شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سٹر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العمال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۱
حصہ اول، دوم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہ

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 799 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

...... ملنے کے پتے ......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اے۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 HALLIWELL ROAD
BOLTON BL1 3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ اس نے ہمیں دینِ اسلام کی اہم ومفید کتب کی اشاعت وترویج کی توفیق عطا فرمائی اس پر جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ کنز العُمّال جو نبی کریم ﷺ کی قولی وعملی ہدایات پر مشتمل بے مثال مجموعہ ہے۔ ذخیرۂ احادیث میں اس کی افادیت ہر دور میں مسلّم رہی۔ امت نے بھرپور اس سے استفادہ کیا اور بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب کنز العُمّال کے حوالے سے خالی نہیں۔ اصل کتاب سے استفادہ عربی میں ہونے کے باعث علماء تک محدود تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ کو جنہوں نے اس عظیم مجموعہ کو بزبانِ اردو منتقل کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے پہلی حدیث کا ترجمہ خود اپنے قلم سے لکھ کر دیا باقی ترجمہ ذمہ دار علماء

مولانا محمد اصغر فاضل جامعہ دار العلوم کراچی — مولانا محمد یوسف تنولی فاضل ومتخصص جامعہ دار العلوم کراچی

مولانا عامر شہزاد فاضل ومتخصص جامعہ دار العلوم کراچی — مولانا سلمان اکبر فاضل جامعہ احسن العلوم کراچی

کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس طرح نو سال کی محنت وعرق ریزی کے بعد ۱۶ جلدوں پر مشتمل ذخیرہ کا ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا یہ محض اللہ کا فضل واحسان ہے اس پر جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

احادیث کا ترجمہ آسان عام فہم وسلیس انداز میں کیا گیا، احادیث کے حوالہ جات نقل کرتے ہوئے رواۃِ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا۔ مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دار الافتاء جامعۃ الرشید نے مکمل ترجمہ پر نظر ثانی اور بالاستیعاب موازنہ کیا جابجا عنوانات کا اضافہ کیا جس سے بحمد اللہ اس ترجمہ کی افادیت میں اور اضافہ ہو گیا۔ مفتی احسان اللہ شائق صاحب نے قارئین کی سہولت کے لیے ایک مبسوط مقدمہ تحریر فرمایا جس سے کتاب کی اہمیت وافادیت کے ساتھ ساتھ مصنف رحمہ اللہ کا بھی جامع تعارف شاملِ کتاب ہے۔ مزید یہ کہ جناب مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب کے فرزند مولانا ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب جو وفاقی اردو یونیورسٹی میں شعبۂ علومِ اسلامی کے پروفیسر ہیں کا ایک مضمون ”صاحب کنز العمال علی المتقی الہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر احوال وآثار“ کے عنوان سے شاملِ کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت بخشے اور قارئین کے لیے ذریعۂ علم ومعرفت بنائے اور ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کے تعاون سے یہ علمی کام پایۂ تکمیل کو پہنچا اور ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

الحمد للہ کتاب کو ظاہری وباطنی خوبیوں سے آراستہ کر کے اہلِ علم واردو داں مسلمانوں کی خدمت میں بزبانِ اردو پہلی بار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سید المرسلین کی سچی محبت وکامل اتباع نصیب فرمائے۔

والسلام طالبِ دُعا

ناشر

فہرست عنوانات......حصہ اول

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوانات......حصہ دوم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

مقدمہ کنز العمال اردو

از

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی أمابعد

علم حدیث شروع کرنے سے پہلے حدیث کے متعلق بعض اہم امور اور ضروری باتیں معلوم ہونا ضروری ہیں جن سے حدیث اور اس کی شرح سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ایسی بعض باتوں کو یہاں اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

حدیث کا لغوی معنی:

حدیث لغت کے اعتبار سے ہر قسم کے کلام کو کہا جاتا ہے۔ لغت عرب کے مشہور امام علامہ جوہری نے اپنی کتاب ''صحاح'' میں حدیث کے معنی اس طرح بیان کئے ہیں کہ:

الحدیث:الکلام قلیلہ و کثیرہ و جمعہ احادیث.

حدیث قلیل اور کثیر کلام کو کہا جاتا ہے اسکی جمع احادیث ہے۔

حدیث کی اصطلاحی تعریف:

اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافعالہ وتقریراتہ.

حدیث رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کو کہا جاتا ہے۔ تقریرات سے مراد صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی عمل کیا آپ نے منع نہیں فرمایا تو یہ اس عمل کے جائز ہونے کی دلیل ہے، اس کو حدیث تقریری کہا جاتا ہے۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ''فتح المغیث'' میں اس طرح تعریف فرمائی کہ:

والحدیث ضدالقدیم، واصطلاحا ماأضیف الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قولا لہ او فعلا لہ او تقریرا او صفۃ حتی الحرکات والسکنات فی الیقظۃ والمنام.

حدیث کی وجہ تسمیہ:

حدیث کو حدیث کیوں کہا جاتا ہے؟ اس سلسلہ میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے یہ توجیہ بیان فرمائی ہے کہ لفظ حدیث ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ

رَبِّکَ فَحَدِّثْ﴾ سے ماخوذ ہے کہ یہاں نعمت سے مراد شرائع کی تعلیم ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن شرائع کی تعلیم فرمائی ہے ان کو آپ دوسروں تک پہنچائیں، آپ ﷺ کے اقوال وافعال کا نام "حدیث" رکھا گیا ہے۔ مقدمة فتح الملهم

استاذ محترم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زیدمجدہم فرماتے ہیں کہ احقر کے نزدیک صاف اور بے غبار بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال کے لئے لفظ "حدیث" کو مخصوص کر لینا استعارۃ العام للخاص کی قبیل سے ہے اور اس استعارہ کے ماخذ خود رسول اللہ ﷺ کے بعض ارشادات ہیں، جن میں خود آپ ﷺ نے اپنے افعال واقوال کے لیے لفظ "حدیث" استعمال فرمایا، چنانچہ ارشاد ہے:

حدثوا عني ولا حرج. صحیح مسلم کتاب الزهد ۲ ۴۱۴

اسی طرح ارشاد ہے:

من حفظ علی امتي اربعین حدیثا في امر دینها بعثه الله فقیها و کنت له یوم القیامة شافعا و شهیدا

مشکوة کتاب العلم في الفصل الثالث: ص ۳۲

بہر حال ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اقوال وافعال نبی کو حدیث کہنا کوئی نئی اصطلاح نہیں بلکہ خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے لہذا اس سلسلہ میں دوراز کار توجیہات کی کوئی حاجت نہیں۔ درس ترمذی: ۱ /۱۹

چند متقارب الفاظ:

حدیث کے معنی میں چند الفاظ اور مستعمل ہوتے ہیں یعنی، روایت، اثر، خبر اور سنت، صحیح یہ ہے کہ یہ تمام الفاظ علماء حدیث کی اصطلاح میں مرادف ہیں اور انہیں ایک دوسرے کے معنی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے، بعض حضرات نے ان اصطلاحات میں فرق بھی کیا ہے، البتہ جہاں تک روایت کا تعلق ہے اس کا اطلاق بالاتفاق حدیث کے لغوی مفہوم پر ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ حدیث صرف آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال اور احوال کو کہتے ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک دونوں میں تباین کی نسبت ہے کہ حدیث آنحضرت ﷺ کے اقوال اور افعال کا نام ہے اور خبر آپ کے سوا دوسرے لوگوں کے اقوال وافعال کا، اور بعض کے نزدیک دونوں کے درمیان عموم خصوص کی نسبت ہے خبر عام ہے اور آنحضرت ﷺ اور دوسرے حضرات کے اقوال وافعال کو بھی شامل ہے اور حدیث صرف آنحضرت ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔ فقہاء خراسان، حدیث موقوف کو اثر، اور حدیث مرفوع کو خبر یا حدیث کہتے ہیں۔

علم حدیث کی تعریف:

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے علم حدیث کی یہ تعریف کی ہے:

هو علم يعرف به اقوال رسول الله صلی الله علیه وسلم وافعاله واحواله.

علم حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال اور احوال کو پہچانا جائے۔

حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے "فتح المغیث" میں یہ تعریف کی ہے:

معرفة ما اضیف الی النبي صلی الله علیه وسلم قولا له او فعلا او تقریرا او صفة

رسول اللہ ﷺ کی طرف جو قول یا فعل یا حالت یا اوصاف منسوب ہیں ان کو پہچاننا۔

علم حدیث کی اقسام:

علامہ ابن الاکفانی رحمہ اللہ نے ارشاد القاصد میں لکھا ہے کہ علم حدیث کی ابتداء دو قسمیں ہیں:

۱.....علم روایۃ الحدیث ۲..... علم درایۃ الحدیث

علم روایۃ الحدیث کی تعریف یہ ہے:

ھو علم بنقل اقوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وافعالہ واحوالہ بالسماع المتصل وضبطھا وتحریرھا.

اور علم درایۃ الحدیث کی تعریف یہ ہے کہ:

ھو علم یتعرف بہ انواع الروایۃ واحکامھا وشروط الروایۃ واصناف المرویات واستخراج معانیھا.

لہٰذا کسی حدیث کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ وہ فلاں کتاب میں فلاں سند سے فلاں الفاظ کے ساتھ مروی ہے، یہ علم روایۃ الحدیث ہے اوراس حدیث کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ وہ خبر واحد ہے یا مشہور، صحیح ہے یا ضعیف، متصل ہے یا منقطع، اس کے رجال ثقہ ہیں یا غیر ثقہ ونیز اس حدیث سے کیا احکام مستنبط ہوتے ہیں اور کوئی تعارض تو نہیں ہے اگر ہے تو کیونکر رفع کیا جاسکتا ہے؟ یہ سب باتیں علم درایۃ الحدیث سے متعلق ہیں۔

علم حدیث کا موضوع:

علم حدیث کا موضوع آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہیں اس حیثیت سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

چنانچہ علامہ کرمانی شارح بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

موضوع علم الحدیث ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حیث أنہ رسول.

آپ ﷺ کے افعال واقوال علم روایت الحدیث کا موضوع ہیں اور سند ومتن علم درایت حدیث کا۔

وقال السیوطی رحمہ اللہ، موضوع علم الحدیث فھو السند والمتن.

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے سند اور متن حدیث ہی کو علم حدیث کا موضوع قرار دیا (تدریب الراوی ص۵)۔

علم حدیث کی غرض وغایت:

الاھتداء بھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

یعنی علم حدیث کی غرض رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اتباع ہے۔ اب دین کا مدار علم حدیث پر ہے، کیونکہ اصل دین قرآن پاک تو مجمل ہے اس کی تبیین اور توضیح کی ضرورت ہے اور وہ احادیث ہی سے ہوسکتی ہے، قرآن پاک میں نماز وزکوٰۃ کا تو ذکر ہے لیکن ان کی رکعات اور تعداد وغیرہ کچھ مذکور نہیں یہ سب احادیث سے ثابت ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ قرآن پاک متن ہے حدیث شرح تو قرآن پاک جو مدار دین ہے اس کو سمجھنے کے لیے حدیث کا پڑھنا اہم ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث پڑھنے کے لیے ایک غرض یہ کافی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا کلام ہے اور ہم محب رسول ہیں اور آپ سے سچی محبت کے دعویدار ہیں لہٰذا آپ کے کلام کو محض اس لیے پڑھنا چاہئے کہ ایک محبوب کا کلام ہے اور جب اس کو محبت کے ساتھ پڑھا جائے تو ایک قسم کی لذت وحلاوت اور رغبت پیدا ہوگی جیسے اگر کوئی عشق میں پھنسا ہوا ہو اور اس کے معشوق کا خط آجائے تو اگر وہ حدیث پاک کے بھی سبق میں ہوگا پہلے اس کو پڑھے گا اور اگر کھانے کے درمیان آجائے تو کھانا بند کردے گا اور نماز کے اوقات میں جیب پر نظر رہے گی تو جب اس ناپاک خط کو پڑھنے کا اتنا شوق اور ذوق ہے تو پھر حضور ﷺ کا پاک کلام تو اس سے بدرجہا قابل صد اہتمام ہے۔ ماخوذ از تقریر بخاری

علم حدیث کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے ایسے خوش نصیبوں کے حق میں دعاء فرمائی ہے جو علم حدیث پڑھنے پڑھانے امت تک پہنچانے کا مشغلہ اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

عن زیدبن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: نضر اللہ امراء سمع منا حدیثا فحفظه وبلغه غیره فرب حامل فقه لیس بفقیه. کتاب العلم والعلماء: ص ۳۹

رسول اللہ ﷺ نے دعاء دی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وتروتازہ رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرے پھر دوسروں تک پہنچائے، کیونکہ بعض حدیث کو یاد کرنے والے حدیث کے معنی اور مفہوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے۔

عن محمد بن سیرین قال نبئت أن ابابکرة حدث قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی فقال: الافلیبلغ الشاهد منکم الغائب فانه لعله أن یبلغه من هو اوعیٰ له منه أو من هو احفظ له.

کتاب العلم والعلماء: ۴۱/۱۱

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تم میں سے موجود لوگ میری احادیث کو دوسرے لوگوں تک پہنچائیں کیونکہ ہوسکتا ہے جس تک حدیث پہنچائی جارہی ہے وہ زیادہ سمجھدار اور دین کو زیادہ محفوظ کرنے والا ہو۔

وروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "اللهم ارحم خلفائی قلنا یارسول اللہ! ومن خلفاءک؟ قال الذین یأتون من بعدي یروون احادیثي ویعلمونها الناس." اخرجه الهیثمی فی مجمع الزوائد: ۱۲۶/۱

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو سکھلائیں گے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلوة.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں تو حدیث کے پڑھنے پڑھانے وغیرہ کا مشغلہ اختیار کرنے میں اس فضیلت کے حصول کا زیادہ موقع ہے۔

حدیث روایت کرنے میں احتیاط کی ضرورت:

حدیث پڑھنا، پڑھانا یقیناً بہت ہی اجر وثواب کا کام ہے، اسی طرح حدیث روایت کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات عام کرنا بھی ضروری ہے جس کی تعلیم اوپر کی احادیث میں موجود ہے۔ تاہم جس روایت کے متعلق یقین نہ ہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے اس کو حدیث کہہ کر روایت کرنا یا یہ کہ کسی جھوٹی بات کو حدیث کہہ کر بیان کرنا بڑا گناہ ہے اس پر سخت وعید آئی ہے۔

عن سمرة بن جندب ومغیرة بن شعبه رضی اللہ عنهما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من حدث عنی بحدیث یری أنه کذب فهو احد الکاذبین. رواه مسلم

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جھوٹی حدیث روایت کی وہ بھی جھوٹ باندھنے والوں کے حکم میں ہوگا۔

وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار. رواه الترمذی، مشکوة کتاب العلم: ۳۵/۱

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث روایت کرنے میں احتیاط سے کام لو صرف وہی حدیث روایت کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو، کیونکہ جو کوئی میری طرف جھوٹی حدیث منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

خلاصہ یہ ہے کہ صحیح حدیث کا علم حاصل کرنا، اس پر عمل کرنا، آگے امت تک پہنچانا انتہائی ضروری ہے۔ اس کو چھپانا، روگردانی کرنا جائز نہیں۔ نیز فضائل بیان کرنے کے شوق میں جھوٹی حدیث بنانا یا صوفیہ وغیرہ کے اقوال یا سنی سنائی بات کو حدیث کہہ کر آگے بیان کرنا یہ بھی بڑا گناہ ہے۔ اس لئے علماء طلبہ اور دین کی اشاعت کرنے والے حضرات کو چاہئے کہ جب کوئی روایت سنئے تو پہلے اس روایت کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرے، کسی مستند کتاب میں دیکھے اور کسی معتبر عالم سے اس کا مفہوم سمجھ لے اس کے بعد آگے بیان کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ غلط بات آگے پہنچانے کی وجہ سے ثواب کی بجائے الٹا عذاب کا مستحق قرار پائے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حاصل ہو تو دونوں ہی باتوں پر عمل کرنا آسان ہے۔

اللھم انا نسئلک علما نافعا وعملا صالحا وقلبا خاشعا منیبا.

حجیۃ الحدیث:

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث، قرآن کریم کے بعد دین کا دوسرا اہم ماخذ ہے، لیکن بیسویں صدی کے آغاز میں جب مسلمانوں پر مغربی اقوام کا سیاسی، نظریاتی تسلط بڑھا تو کم علم مسلمانوں کا ایسا طبقہ وجود میں آیا جو مغربی افکار سے بے حد مرعوب تھا، وہ یہ سمجھتا تھا کہ دنیا میں ترقی بغیر تقلید مغرب کے حاصل نہیں ہوسکتی، لیکن اسلام کے بہت سے احکام اس کے راستہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے، اس لیے اس نے اسلام میں تحریف کا سلسلہ شروع کر دیا، تاکہ اسے مغربی افکار کے مطابق بنایا جاسکے، اس طبقہ کو ''اہل تجدد'' کہا جاتا ہے، ہندوستان میں سرسید احمد خان، مصر میں طٰہٰ حسین، ترکی میں ضیاء گوک الپ اس طبقہ کے رہنما ہیں، اس طبقہ کے مقاصد اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتے تھے جب تک حدیث کو راستہ سے نہ ہٹایا جائے، کیونکہ احادیث میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق ایسی مفصل ہدایات موجود ہیں جو مغربی افکار سے صراحۃً متصادم ہیں، چنانچہ اس طبقہ کے بعض افراد نے حدیث کو حجت ماننے سے انکار کیا، یہ آواز ہندوستان میں سب سے پہلے سرسید احمد خان اور ان کے رفیق مولوی چراغ علی نے بلند کی، لیکن انہوں نے انکار حدیث کے نظریہ کو علی الاعلان اور بوضاحت پیش کرنے کی بجائے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جہاں کوئی حدیث اپنے مدعا کے خلاف نظر آئی اس کی صحت سے انکار کر دیا...... خواہ اس کی سند کتنی ہی قوی کیوں نہ ہو اور ساتھ ہی کہیں کہیں اس بات کا بھی اظہار کیا جاتا رہا کہ یہ احادیث موجودہ دور میں حجت نہیں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ بعض مقامات پر مفید مطلب احادیث سے استدلال بھی کیا جاتا رہا، اسی ذریعہ سے تجارتی سود کو حلال کہا گیا، معجزات کا انکار کیا گیا، پردہ کا انکار کیا گیا، اور بہت سے مغربی نظریات کو سند جواز دی گئی۔

ان کے بعد نظریہ انکار حدیث میں اور ترقی ہوئی اور یہ نظریہ کسی قدر منظم طور سے عبداللہ چکڑالوی کی قیادت میں آگے بڑھا اور وہ ایک فرقہ کا بانی تھا جو اپنے آپ کو ''اہل قرآن'' کہتا تھا، اس کا مقصد حدیث سے کلیۃً انکار کرنا تھا، اس کے بعد اسلم جیراج پوری نے اہل قرآن سے ہٹ کر اس نظریہ کو اور آگے بڑھایا، یہاں تک کہ غلام احمد پرویز نے اس فتنہ کی باگ دوڑ سنبھالی اور اسے ایک منظم نظریہ اور مکتب فکر کی شکل دیدی، نوجوانوں کے لیے اس کی تحریر میں بڑی کشش تھی، اس لیے اس کے زمانہ میں یہ فتنہ سب سے زیادہ پھیلا، یہاں ہم اس فتنہ کے بنیادی نظریات پر مختصر گفتگو کریں گے۔ منکرین حدیث کی طرف سے جو نظریات اب تک سامنے آئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں:

۱...... رسول کریم ﷺ کا فریضہ صرف قرآن پہنچانا تھا، اطاعت صرف قرآن کی واجب ہے، آپ ﷺ کی اطاعت ''من حیث الرسول'' نہ صحابہ پر واجب تھی اور نہ ہم پر واجب ہے (معاذ اللہ) اور وحی صرف متلو ہے اور وحی غیر متلو کوئی چیز نہیں ہے، نیز قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے حدیث کی حاجت نہیں۔

۲...... آنحضرت ﷺ کے ارشادات صحابہ پر تو حجت تھے لیکن ہم پر حجت نہیں۔

۳...... آپ ﷺ کے ارشادات تمام انسانوں پر حجت نہیں، اس لیے ہم انہیں ماننے کے مکلف نہیں۔

منکرین حدیث خواہ کسی طبقہ یا گروہ سے متعلق ہوں ان کی ہر تحریر ان تین نظریات میں سے کسی ایک کی ترجمانی کرتی ہے، اس لیے ہم ان

متضاد نظریات میں سے ہر ایک پر مختصر کلام کرتے ہیں۔

نظریہ اولیٰ کی تردید:

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا﴾

اس آیت میں ارسال رسول کے علاوہ ''وحیا'' ایک مستقل قسم ذکر کی گئی ہے، یہی وحی غیر متلو ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

﴿وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ﴾

اس میں ''القبلة'' سے مراد بیت المقدس ہے، اوراس کی طرف رخ کرنے کے حکم کو باری تعالیٰ نے جعلنا کے لفظ سے اپنی جانب منسوب فرمایا، حالانکہ پورے قرآن میں کہیں بھی بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم مذکور نہیں، لامحالہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ تھا اور اسے اپنی طرف منسوب کرکے اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ وحی غیر متلو کا حکم بھی اسی طرح واجب التعمیل ہے جس طرح وحی متلو کا۔

﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ﴾

اس آیت میں لیالی رمضان کے اندر جماع کرنے کو خیانت سے تعبیر کیا گیا اور بعد میں اس کی اجازت دیدی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم یہ واضح کررہا ہے کہ اس سے پہلے حرمت جماع کا حکم آیا تھا، حالانکہ یہ حکم قرآن کریم میں کہیں مذکور نہیں، لامحالہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ تھا، اوراس کی مخالفت قرآن کریم کی نظر میں خیانت تھی۔

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ﴾ (الی قوله تعالی) ﴿وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ﴾

یہ آیت غزوۂ احد کے موقع پر نازل ہوئی اوراس میں یہ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں نزول ملائکہ کی پیشنگوئی فرمائی تھی، حالانکہ یہ پیشنگوئی قرآن میں کہیں مذکور نہیں، ظاہر ہے کہ وہ وحی غیر متلو کے ذریعہ تھی۔

﴿وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ﴾

اس میں بھی جس وعدہ کا ذکر ہے وہ وحی غیر متلو کے ذریعہ ہوا تھا، کیونکہ قرآن کریم میں کہیں مذکور نہیں۔

﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ﴾

اس میں صاف مذکور ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کا پورا واقعہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر ظاہر فرمادیا اور قرآن میں کہیں یہ واقعہ مذکور نہیں، لامحالہ یہ وحی غیر متلو کے ذریعہ تھا۔

﴿سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ﴾

اس میں یہ مذکور ہے کہ منافقین کے غزوۂ خیبر میں شریک نہ ہونے کی پیشنگوئی اللہ تعالیٰ نے پہلے سے فرمادی تھی، ظاہر ہے کہ یہ پیشنگوئی بھی وحی غیر متلو کے ذریعہ تھی، کیونکہ قرآن میں کہیں اوراس کا ذکر نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کے فرائض منصبی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾

ان آیتوں میں صاف طور پر فرمایا کہ آپ کا مقصد پیغام پہنچادینا نہیں بلکہ تعلیم کتاب وحکمت کی تشریح بھی تھا ظاہر بات ہے قرآن کریم کی تشریح کے لیے اپنی طرف سے کوئی بات کرنے کی ضرورت پیش آئے گی اگر آپ کی بات حجت نہ ہوں تو تعلیم کا کیا فائدہ ہے؟

یہ بات بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ قرآن کریم میں زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق جو ہدایات دی گئی ہیں وہ عموماً بنیادی احکام پر مشتمل ہیں ان احکام کی تفصیلات اور ان پر عمل کرنے کے طریقے سب احادیث نے بتائے، نماز پڑھنے کا طریقہ اور اسکے اوقات اور تعداد رکعات کی تعیین، ان میں سے کوئی چیز بھی قرآن میں مذکور نہیں ہے، اگر احادیث حجت نہیں تو ﴿اقیموا الصلوة﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز قائم کرو، اس پر عمل کا کیا طریقہ ہوگا؟ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ صلاة کے معنی عربی لغت کے اعتبار سے تحریک الصلوین ہے لہذا ﴿اقیموا الصلوة﴾ کا مطلب رقص کے اڈے قائم کرو تو اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ لہذا قرآن پر عمل کرنے کے لیے حدیث کو حجت ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

نظریہ ثانیہ کی تردید:

اس نظریہ کے مطابق احادیث صحابہ کے لیے حجت تھیں، لیکن ہمارے لیے حجت نہیں، یہ نظریہ اتنا بدیہی البطلان ہے کہ اس کی تردید کے لیے کسی تفصیل کی ضرورت نہیں، اس کا خلاصہ تو یہ نکلتا ہے کہ معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کی رسالت صرف عہد صحابہ تک مخصوص تھی، حالانکہ مندرجہ ذیل آیات اس کی صراحۃً تردید کرتی ہیں:

۱ ..... ﴿یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾

۲ ..... ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا﴾

۳ ..... ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾

۴ ..... ﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا﴾

اس کے علاوہ بنیادی سوال یہ ہے کہ فہم قرآن کے لیے تعلیم رسول ﷺ کی حاجت ہے یا نہیں؟

اگر نہیں ہے تو رسول کو بھیجا ہی کیوں گیا؟ اور اگر ہے تو عجیب معاملہ ہے کہ صحابہ کو تو تعلیم کی حاجت ہو اور ہمیں نہ ہو، حالانکہ صحابہ کرام نے نزول قرآن کا خود مشاہدہ کیا تھا اسباب نزول سے وہ پوری طرح خود بخود واقف تھے، نزول قرآن کا ماحول ان کے سامنے تھا۔ اور ہم ان سب چیزوں سے محروم ہیں۔

نظریہ ثالثہ کی تردید:

منکرین حدیث یہ کہتے ہیں احادیث حجت تو ہیں لیکن ہم تک قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں تو یہ کہنا بالکل باطل ہے کہ احادیث حجت تو ہیں لیکن ہم تک قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں، اس نظریہ کے بطلان پر مندرجہ ذیل دلائل ہیں:

ہم تک قرآن بھی انہی واسطوں سے پہنچا ہے جن واسطوں سے حدیث آئی ہے، اب اگر یہ واسطے نا قابل اعتماد ہیں تو قرآن سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں گے، منکرین حدیث اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ قرآن نے ﴿انا له لحافظون﴾ کہہ کر اپنی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے، حدیث کے بارے میں ایسی کوئی ذمہ داری نہیں لی گئی، لیکن اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ ﴿انا له لحافظون﴾ کی آیت تو ہم تک انہی واسطوں سے پہنچی ہے، جو بقول آپ کے نا قابل اعتماد ہیں، تو اس کی کیا دلیل ہے کہ یہ آیت کسی نے اپنی طرف سے نہیں بڑھائی، دوسرے اس میں قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا گیا ہے اور قرآن باتفاق اصولیین نام ہے نظم اور معنی دونوں کا۔ اس لیے یہ آیت صرف الفاظ قرآن کی نہیں بلکہ معانی قرآن کی حفاظت کی بھی ضمانت لیتی ہے اور معانی قرآن کی تعلیم حدیث میں ہوئی۔ (ماخوذ از مقدمۃ درس ترمذی، وارشاد القاری شرح بخاری)

خلاصہ یہ ہے کہ منکرین حدیث کے تمام اعتراضات لغو اور باطل ہیں، حدیث دین کی بنیاد قرآن کی تشریح ہیں، وحی غیر متلو ہے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر دین وایمان نامکمل ہے، بلکہ حدیث کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔

تدوین حدیث:

تدوین حدیث کے بارے میں بعض لوگ اس مغالطہ میں ہیں کہ یہ تیسری صدی ہجری میں مدون ہوئی ہیں، یہ خیال محض غلط ہے۔ ابتداء

اسلام میں باقاعدہ کتابت سے ممانعت تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ اس وقت قرآن کریم باقاعدہ مدون نہ ہوا تھا اس لیے قرآن وحدیث دونوں مستقل طور پر لکھی جائیں تو دونوں میں گڈمڈ ہو جانے کا خطرہ تھا، لیکن انفرادی طور پر احادیث لکھنے کی نہ صرف اجازت تھی بلکہ خود آنحضرت ﷺ نے بعض موقع پر اس کا حکم فرمایا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قيدوا العلم بالكتابة قلت وما تقييده قال كتابته.

مستدرک: ۱/۱۰۶، کتاب العلم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم کو کتابت کے ذریعے محفوظ کرو۔ تو صحابہ نے عرض کیا قید بالکتابۃ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ لکھ لیا جائے۔

وعن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم خطب فذكر قصة فى الحديث فقال ابوشاه اكتب لى يارسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اكتبوا لابى شاة وفى الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح. ترمذی: ۲/۱۰۷، ابواب العلم

چنانچہ بہت سے صحابہ کرام نے احادیث کا مجموعہ جمع کر لیا تھا ان میں سے چند یہ ہیں:

۱.... الصحيفة الصادقة: لعبدالله بن عمرو بن العاص.

۲.... صحيفة علی: ابوداؤد ۱/۲۷۸ کتاب المناسک باب تحريم المدينة کے تحت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول منقول ہے، ماکتبنا عن رسول الله الا القران ومافى هذه الصحيفة.

۳.... کتاب الصدقة

اس میں زکوٰۃ، صدقات، عشر وغیرہ کے احکام تھے، ان احادیث کا آنحضرت ﷺ نے املا کروایا تھا۔

۴.... صحف انس بن مالک.

۵.... صحيفة ابن عباس.

۶.... صحيفة سعد بن عبادة.

۷.... صحيفة ابی هريرة.

۸.... صحيفة جابر بن عبدالله.

یہ چند مثالیں اس بات کو واضح کرنے کے لیے کافی ہیں کہ عہد رسالت ﷺ اور عہد صحابہ میں کتابت حدیث کا طریقہ خوب اچھی طرح رائج ہو چکا تھا، ہاں یہ درست ہے کہ تدوین حدیث کی یہ تمام کوششیں انفرادی نوعیت کی تھیں، اس کے علاوہ حفاظت حدیث کے لیے حفظ روایت کا طریقہ بھی استعمال کیا گیا، نیز تعامل یعنی رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال بزجنبہا عمل کر کے اسے یاد کرتے تھے بہت سے صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کوئی عمل کیا اور اس کے بعد فرمایا:

هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل.

یہ طریقہ بھی حفظ حدیث کا نہایت قابل اعتماد طریقہ ہے۔

بہر حال عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا، انہوں نے محسوس کیا کہ اگر باقاعدہ طور پر حدیث کو مدون نہ کیا جائے تو علم حدیث کے مٹنے کا خطرہ ہے، چنانچہ انہوں نے مدینہ طیبہ کے قاضی ابوبکر ابن حزم کے نام خط لکھا، جس میں ان کو حکم دیا:

انظر ماكان من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكتبه فانى خفت دروس العلم وذهاب العلماء.

صحیح بخاری: ۱/۲۱، باب کیف یقبض العلم

کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث جہاں مل جائیں ان کو لکھ لو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ علماء کی وفات سے علم مٹ جائے گا۔

چنانچہ ان کی نگرانی میں تدوین حدیث کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا جس کے نتیجے میں کئی کتابیں وجود میں آئیں:

۱۔ کتب ابی بکر بن حزم.

۲۔ رسالة سالم بن عبداللہ فی الصدقات

۳۔ دفاتر الزهري

۴۔ کتاب السنن لمكحول وغيره.

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات ۱۰۱ھ میں ہوئی۔ اس وقت تک حدیث کی یہ ساری کتابیں وجود میں آچکی تھیں۔ اس سے ثابت ہوا یہ کہنا غلط ہے کہ تدوین حدیث کا عمل تیسری صدی ہجری کا ہے، بلکہ دور صحابہ سے ہی حدیث محفوظ کرنے کا سلسلہ جاری تھا، جس پر مذکورہ بالا تحریر شاہد ہے۔

اس کے بعد بعض محدثین نے فتاوی صحابہ کو الگ کر کے صرف احادیث رسول کو جمع کرنا شروع کیا، ایسی کتابوں کو ''مسند'' سے موسوم کیا گیا۔ جن میں سب سے پہلے ابوداود طیالسی (۲۰۴ھ) نے لکھا، اور سب سے جامع انداز میں امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) نے لکھا۔

احادیث جمع کرنے کے مختلف ادوار:

پھر تیسری صدی ہجری آگئی امام اسحاق بن راہویہ (م ۲۳۸ھ) مجلس حدیث میں احادیث لکھوار ہے تھے، دوران درس انہوں نے فرمایا: ''اس وقت کسی حدیث پر عمل اس کی سند دیکھے بغیر ممکن نہیں، کاش کوئی صحیح احادیث کو ایک جگہ جمع کر دے، تاکہ عام مسلمان بغیر سند دیکھے اس پر اعتماد کر سکیں، یہی بات امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح کا سبب بنی، اور انہوں نے باقاعدہ یہ کام شروع کر دیا، پھر اسی تیسری صدی میں امام مسلم نے اپنی صحیح، اور امام ابوداود، امام نسائی امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن تحریر کیں امام ابن الجارود نے ''المنتقی'' اور امام ابویعلی نے مسند لکھی۔

چوتھی صدی ہجری میں امام دارقطنی نے سنن دارقطنی امام طبرانی نے اپنی معاجم ثلاثہ (صغیر، اوسط، کبیر) اور مسند الشامیین لکھیں۔

پانچویں صدی میں امام بیہقی نے ''سنن کبریٰ'' ''شعب الایمان'' اور معرفۃ السنن والاثار تصنیف کیں۔

چھٹی صدی ہجری میں امام بغوی نے ''شرح السنۃ'' کے نام سے احادیث کا مجموعہ اپنی اسناد سے تحریر کیا۔

ساتویں صدی میں علامہ ضیاء الدین مقدسی نے ''الاحادیث المختارۃ'' کے نام سے صحیح احادیث کا مجموعہ لکھا۔

اپنی مستقل اسناد کے ساتھ احادیث کا یہ آخری مجموعہ ہے۔ اس کے بعد انہی مجموعات پر مختلف انداز اور جہات سے کام ہوا۔

چھٹی صدی ہجری میں امام ابن اثیر جزری (م ۶۰۶ھ) نے ''جامع الاصول'' لکھ کر چھ بنیادی کتابوں کی احادیث کو ایک ساتھ جمع کر دیا۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداود، موطا

ساتویں صدی میں امام منذری نے ترغیب وترہیب کی احادیث کو یکجا کر دیا۔

آٹھویں صدی میں امام ہیثمی نے مجمع الزوائد لکھ کر طبرانی کی معاجم ثلاثہ، مسند بزار، مسند ابی یعلی اور مسند احمد بن حنبل کی ان احادیث کو جمع کیا جو صحاح ستہ میں نہیں تھیں۔

نویں صدی میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے تمام احادیث کو الف بائی ترتیب سے جمع کرنے کی کوشش کی۔

دسویں صدی میں امام علی متقی ہندی نے ان احادیث کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا۔ اور اسے کنز العمال کا نام دیا۔

گیارہویں صدی میں اور عظیم الشان کام ہوا، امام محمد بن سلیمان المغربی نے صحاح ستہ، موطا، دارمی، مسند احمد، مسند بزار مسند ابی یعلی اور طبرانی کی معاجم ثلاثہ) چودہ کتابوں کی احادیث کو سند اور مکررات کو حذف کر کے ایک ساتھ جمع کر دیا۔ جس کا نام جمع الفوائد رکھا۔ ابھی تک منظر عام پر آنے والی کتب میں یہ سب سے جامع اور مختصر مجموعہ ہے جو صرف چار جلدوں میں میسر ہے۔ یہ ہے عشق رسول، اور اسلاف کا میراث نبوت سے گہرا تعلق، اور حقیقت میں یہی وراثت نبوت ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں:

کل العلوم سوی القرآن مشغلة
الا الحدیث وعلم الفقه فی الدین
العلم ما کان فیه قال حدثنا
وما سوی ذاک وساوس الشیاطین

یہ تو علم حدیث کے ایک شعبہ ''متون حدیث'' کی مختصر روداد ہے دو اور بڑے شعبے جن کے تحت بیسیوں فنون ہیں ان کا ذکر ابھی ہوا ہی نہیں۔

حدیث کے دو اہم فنون:

۱.....مصطلحات الحدیث ۲.....اسمائے رجال

یہ دو بھی عظیم الشان طویل الذیل موضوع ہیں جن کے تحت کئی فن ہیں۔ مصطلحات میں مصطلح حدیث پر الگ کتابیں، موضوعات پر الگ، ضعاف پر الگ، صحاح پر الگ، مراسیل پر الگ، متواتر پر الگ، احادیث قدسیہ پر الگ، آداب الطالب والمحدث پر الگ، الغرض مصطلحات حدیث کی پچاس سے زائد انواع ہیں سب پر مستقل کتابیں ہیں۔

اسماء الرجال کا فن:

اور اسمائے رجال: یہ علم تو مسلمانوں کے لئے قابل صد افتخار ہے، کفار بھی اس پر حیرت واستعجاب میں مبتلا ہیں محدثین کی محنت دیکھئے ثقات پر الگ کتابیں، ضعفاء راویوں پر الگ کتابیں، مختصرات، مطولات، ضبط اسماء پر الگ کتابیں جن شہروں کا انہوں نے سفر کیا ان پر الگ کتابیں، انکی تاریخ وفات کے لئے الگ کتابیں القاب اور وجوہ القاب پر الگ تصنیفات، یہاں ان علوم کا تعارف مقصود نہیں، اتنا بتانا ہے کہ محدثین کرام نے کیسے محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ نیندیں قربان کیں، وطن کو چھوڑا، بھوک پیاس، گرمی سردی برداشت کی، بعض نے اس کے لئے شادی کو بھی ترک کردیا، تفصیل کا موقع نہیں؛ آپ خطیب بغدادی کی ''الرحلة فی طلب الحدیث'' اور شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی ''صبر العلماء علی شدائد العلم والتحصیل'' اور ''العلماء العزاب الذین آثروا العلم علی الزواج'' اور امام اہل سنہ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب ''شوق حدیث'' اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اتنی والہانہ محبت یہ رسول اللہ کا معجزہ ہے، اور امت کا عشق رسول ہے جن کو یہ فلسفہ معلوم ہوگیا تھا:

عاشقاں را درد دل بدیاری باید کشید
داغ یار وغصہ اغیاری باید کشید
دردل شبہائے کاراز اشتیاق دو دوست
آہ سر دونا مہائے زاری باید کشید

بعض کتب حدیث کے مصنفین کے حالات

''کتاب الآثار''

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا نام نعمان ہے، ابوحنیفہ کنیت ہے اور امام اعظم لقب ہے، والد کا نام ثابت اور دادا کا نام زوطی ہے۔
پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ ائمہ اربعہ میں امام اعظم رحمہ اللہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ تابعی ہیں، دو صحابی رسول ﷺ سے آپ کی ملاقات ثابت ہے:

۱..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول ﷺ متوفی ۹۳ھ

۲..... حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ متوفی ۱۰۰ھ

امام صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں حاصل کی پھر کوفہ کے مشہور عالم امام حماد رحمہ اللہ کے درس میں مکمل دو سال شریک ہوئے اور پوری توجہ سے علم فقہ حاصل کیا، اس کے ساتھ حدیث پڑھنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا تھا، حدیث میں امام صاحب کے مشہور اساتذہ، امام شعبی رحمہ اللہ، سلمہ بن کہیل، محارب بن دثار، ابواسحاق بن سبیعی رحمہم اللہ، عون بن عبداللہ، سماک بن حرب، ابراہیم بن محمد رحمہ اللہ، عدی بن ثابت اور موسیٰ بن ابی عائشہ رحمہم اللہ ہیں۔ ۱۲۰ھ میں جب آپ کے استاذ حضرت حماد رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو اہل کوفہ نے استاذ کی جانشینی کے لیے تمام شاگردوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا انتخاب کیا اور درخواست کی کہ مسند درس کو مشرف فرمائیں۔

امام صاحب رحمہ اللہ نے ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے کچھ اصرار کے ساتھ یہ درخواست قبول فرمائی اور بڑے استقلال سے درس دینے لگے، تھوڑے ہی دنوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی قابلیت نے تمام اسلامی دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور دور دور سے طلبہ ان کی درسگاہ میں آنے لگے، اور شاگردی کا سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔

امام صاحب کے اوصاف کا اجمالی خاکہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد قاضی ابویوسف رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید نے کہا کہ امام حنیفہ رحمہ اللہ کے کچھ اوصاف بیان کرو، قاضی صاحب نے امام صاحب رحمہ اللہ کے اخلاق و عادات پر ایک مختصر مگر جامع تقریر کی جو حسب ذیل ہے:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت با اخلاق اور پرہیز گار بزرگ تھے، اوقات درس کے علاوہ زیادہ وقت خاموش رہتے تھے، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی گہرے غور و فکر میں مصروف ہیں، اگر کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اس کا جواب دیدیتے تھے ورنہ خاموش رہتے، نہایت سخی اور فیاض تھے، کبھی کسی کے آگے کوئی حاجت نہیں لے گئے، اہل دنیا سے حتی الامکان بچتے تھے اور دنیوی جاہ و عزت کو حقیر سمجھتے تھے، کبھی کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے، اگر کسی کا ذکر آتا تو بھلائی سے یاد کرتے تھے، بہت بڑے عالم اور مال کی طرح علم کے خرچ کرنے میں بھی فیاض تھے۔

تدوین فقہ حنفی:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے چند مخصوص شاگردوں کا انتخاب کیا، جن میں قاضی ابویوسف، داؤد طائی، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ بہت ممتاز ہیں، مسائل کے استنباط اور فقہ کی تدوین کے لیے ایک مجلس قائم فرمائی اس مجلس نے ۱۲۱ھ میں کام شروع کیا اور امام صاحب رحمہم اللہ کی وفات

۱۵۰ھ تک جاری رہا۔
امام صاحب رحمہ اللہ کی آخری عمر قید خانہ میں گزری، وہاں بھی یہ کام جاری تھا، غرض یہ کہ کم وبیش تیس سال کی مدت میں یہ عظیم الشان کام انجام کو پہنچا اور مسائل فقہ کا ایک ایسا مجموعہ تیار کر لیا گیا جس میں "باب الطہارۃ" سے لے کر "باب المیراث" تک تمام مسائل موجود تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت حدیث:

امام اعظم رحمہ اللہ کو فقہ کے مدون اول ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت حدیث میں بھی اولیت کا مرتبہ حاصل ہے، چنانچہ "کتاب الآثار" اس کا شاہد عدل ہے۔ اس کتاب میں پہلی بار احادیث کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا، علم حدیث میں اس کا پایہ بہت بلند ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے چالیس ہزار احادیث میں سے اس کتاب کا انتخاب فرمایا ہے۔ **ذکرہ المؤفق في مناقب امام ابو حنیفه۔**
اس کتاب کے کئی نسخے ہیں، بروایت امام محمد، بروایت امام ابو یوسف، بروایت امام زفر رحمہم اللہ اور یہ کتاب "مؤطا امام مالک" سے زمانہ کے اعتبار سے مقدم ہے، ادھر یہ بھی ثابت ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تالیفات سے استفادہ کیا، اس لیے یہ کتاب اپنی طرز تدوین میں مؤطا امام مالک کی اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔
یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ علم حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی براہ راست مرتب کردہ کتاب یہی "کتاب الآثار" ہے اس کے علاوہ مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نام سے جو مختلف کتابیں ملتی ہیں وہ خود امام صاحب کی تالیف نہیں ہیں، بلکہ آپ کے بعد بہت سے حضرات محدثین نے آپ کی مسندات تیار کیں، بعد میں علامہ خوارزمی رحمہ اللہ نے ان تمام مسانید کو ایک مجموعہ میں یکجا کر دیا جو جامع المسانید لا مام الاعظم کے نام سے مشہور ہے اور اس وقت برصغیر پاک وہند میں جو مسند امام اعظم رحمہ اللہ درس نظامی کے نصاب میں داخل ہے۔ یہ درحقیقت امام عبداللہ حارثی کی تالیف ہے جس کا اختصار علامہ حصکفی رحمہ اللہ نے کیا اور ملا محمد عابد سندھی رحمہ اللہ نے اس کی ابواب فقہیہ پر ترتیب دی ہے۔

وفات حسرت آیات:

رجب ۱۵۰ھ میں قید خانہ کے اندر ہی خلیفہ منصور نے امام صاحب کو زہر دلوایا امام صاحب نے زہر کے اثر کو محسوس کیا اور شاگردوں کو وصیت کی کہ مجھے خیزران کے مقبرہ میں دفن کیا جائے، پھر سجدہ میں گر گئے اسی حالت میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
تاریخ وفات ۱۵/رجب ۱۵۰ھ ہے۔ **ماخوذ از مقدمہ مسند امام اعظم/درس ترمذی**

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بہت مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

نام:...... محمد، کنیت ابوعبداللہ، والد کا نام اسماعیل، دادا کا نام ابراہیم بن مغیرہ آپ کے پردادا مغیرہ حاکم بخارا امام جعفی کے ہاتھ مشرف بہ اسلام ہوئے۔
ولادت:...... ۱۳شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ پیدا ہوئے۔
حالات:...... آپ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے آپ کی والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بینائی عطا فرما دی، امام بخاری کو بچپن سے ہی حدیثیں یاد کرنے کا شوق تھا۔ سولہ سال کی عمر میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی تمام کتابوں کو یاد کر لیا۔ پھر اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے

بھائی احمد بن اسماعیل کیساتھ حج کے لیے تشریف لے گئے۔حج کے بعد والدہ اور بھائی واپس آ گئے مگر آپ حجاز مقدس میں حدیث پڑھنے کے لیے رک گئے، پھر آپ نے مکہ، کوفہ، بصرہ، بغداد، مصر، واسط، الجزائر، شام، بلخ، ہرات اور نیشاپور وغیرہ کا سفر کیا۔

خواب اور بخاری شریف کی تصنیف:

امام بخاری رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ تشریف فرما ہیں آپ کے جسد اطہر پر مکھیاں بیٹھنا چاہتی ہیں مگر امام بخاری ان مکھیوں کو اڑا دیتے ہیں اس کی تعبیر یوں ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے صحیح بخاری لکھوائی۔آپ نے چھ لاکھ حدیثوں میں سے انتخاب کر کے سولہ برس کی محنت شاقہ کے ساتھ تصنیف فرمائی۔بخاری میں کل احادیث نو ہزار بیاسی (۹۰۸۲) ہیں۔اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو دو ہزار سات سو اکسٹھ (۲۷۶۱) ہیں۔امام بخاری ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل فرماتے اور دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر لکھتے تھے، آپ کے شاگردوں کی تعداد نوے ہزار ہے۔

وفات:...... باسٹھ (۶۲) برس کی عمر میں شب شنبہ عید الفطر کی رات میں عشاء کی نماز کے وقت ۲۵۶ھ میں وفات پائی اور خرتنگ نامی گاؤں میں جو سمرقند سے دس میل کے فاصلہ پر ہے وہاں مدفون ہوئے۔

ارباب چمن مجھ کو بہت یاد کریں گے
ہر شاخ پہ اپنا ہی نشان چھوڑ دیا ہے

امام مسلم رحمہ اللہ کے مختصر حالات

نام:...... مسلم، کنیت ابوالحسین، والد کا نام حجاج تھا اور لقب عساکر الدین ہے بنی قشیر قبیلہ کی نسبت کی وجہ سے قشیری کہلاتے تھے، نیشاپور کے رہنے والے ہیں، جو خراسان کا بہت ہی خوب صورت اور مردم خیز شہر ہے۔

ولادت:...... ۲۰۲ھ میں یا ۲۰۴ھ بعض نے ۲۰۶ھ کہا ہے، بارہ سال کی عمر سے احادیث کو یاد کرنا شروع کر دیا۔طلب حدیث کے لیے عراق، حجاز، شام، بصرہ اور مصر وغیرہ کا سفر کیا۔

اساتذہ:...... آپ کے استاذوں میں سے امام احمد بن حنبل، یحیی بن یحیی نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مسلمہ وغیرہ، آپ کے شاگردوں میں امام ترمذی اور ابوبکر بن خزیمہ وغیرہ شامل ہیں۔تین لاکھ احادیث امام مسلم کو ازبر یاد تھیں۔

وفات:...... ۵۵ سال کی عمر میں ۲۵ رجب المرجب ۲۶۱ھ کو انتقال ہوا اور نیشاپور کے محلہ نصیر آباد میں مدفون ہوئے۔امام مسلم نے اپنی کتاب میں مکررات کے بعد ۴ ہزار احادیث جمع کی ہیں۔

لاش یہ عبرت یہ کہتی ہے میر
آئے تھے دنیا میں اس دن کے لیے

امام ترمذی رحمہ اللہ کے مختصر حالات

نام وولادت:...... آپ کا نام محمد، کنیت ابوعیسیٰ، بوغ جو شہر ترمذ سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے وہاں ۲۰۹ھ میں ۱۷ رجب کو پیدا ہوئے۔

اساتذہ:...... آپ نے امام بخاری و مسلم جیسے قابل قدر اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا اور علم حدیث کے حصول کے لیے ہزاروں میل

کا سفر کیا۔

وفات:......۱۷ رجب شب دوشنبہ ۲۷۹ھ کو انتقال ہوا اور ترمذ شہر میں مدفون ہوئے۔

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
زجام دہر مئے کل من علیہا فان

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

نام:......سلیمان، والد کا نام اشعث بن شداد بن عمرو ہے۔

ولادت:......۲۰۲ھ کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی:......آپ نے بھی حصول علم کے لیے دور دراز کا سفر کیا اور پھر اپنے زمانے کے یکتا محدث بن گئے۔ آپ کے اساتذہ میں ہزاروں محدثین ہیں، پھر عمر بھر آپ حدیث کا درس دیتے رہے اس لیے آپ کے شاگردوں کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ ان کے شاگردوں میں امام ترمذی اور نسائی جیسے محدث بھی ہیں۔

بغداد کے ایک بڑے عالم سہل بن عبداللہ تستری ایک دن امام ابوداؤد کی ملاقات کے لیے آئے انہوں نے کہا: اپنی زبان باہر نکالیے انہوں نے زبان باہر نکالی تو انہوں نے ان کی زبان کو بوسہ دیا اور کہا کہ آپ اس زبان سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو بیان کرتے ہیں۔

وفات:......۷۳ سال کی عمر میں ۱۴ شوال ۲۷۵ھ بصرہ ہی میں انتقال ہوا۔

تعداد روایات:......امام ابوداؤد کو پانچ لاکھ احادیث یاد تھیں جن میں سے انہوں نے اپنی اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث کو جمع کیا۔

آہ اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں
رخصت اے بزم جہاں! سوئے وطن جاتا ہوں میں

امام نسائی رحمہ اللہ کے حالات

نام:......احمد، آپ خراسان کے علاقہ نساء کے رہنے والے تھے اس لیے نسائی کہتے ہیں۔

ولادت:......۲۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی:......آپ نہایت عابد وزاہد آدمی تھے، صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ متعدد مرتبہ زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے، امراء، اور سلاطین کے درباروں سے سخت متنفر اور ایسے لوگوں کی ملاقاتوں سے ہمیشہ پرہیز کیا کرتے تھے۔

وفات:......آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب بیان کئے جس پر خارجیوں نے اتنا مارا کہ اسی میں انتقال ہوگیا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو صفاء ومروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔ آپ کی وفات ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں ہوئی۔ بقول شاعر

ہزاروں منزلیں ہوں گی، ہزاروں کارواں ہوں گے
بہاریں ہم کو ڈھونڈیں گی نہ جانے ہم کہاں ہوں گے

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات

نام:......محمد، کنیت ابوعبداللہ، ربعی قزوینی نسبت ہے۔ مگر عام طور سے ابن ماجہ کے نام سے مشہور ہیں ایک قول یہ ہے کہ ماجہ ان کی والدہ کا نام ہے۔

ولادت:......آپ ایران کے شہر قزوین میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی:......علم حدیث کے حصول کے لیے حجاز، عراق، شام، خراسان، بصرہ، کوفہ، بغداد، دمشق وغیرہ کا سفر کیا۔ پھر عمر بھر علم حدیث کے درس وتدریس کا مشغلہ رہا اور بلند پایہ محدثین میں شمار ہوئے۔

وفات:......۲۱ رمضان ۲۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ محمد بن علی قرمان اور ابراہیم بن دینار وراق دو بزرگوں نے آپ کو غسل دیا۔ آپ کے بھائی ابوبکر نے آپ کو قبر میں اتارا۔

تعداد روایات:......پندرہ سو ابواب میں چار ہزار روایات کو ان کی مناسبت سے بیان فرمایا ہے۔

امام دارمی رحمہ اللہ کے مختصر حالات

حقیقت میں زمانہ میں وہی خوش تقدیر
نام مرنے پہ بھی مٹتا نہیں جن کا زنہار

نام:......عبداللہ، کنیت ابومحمد، والد کا نام عبدالرحمٰن دارمی ہے۔

ولادت:......سمرقند میں ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ قبیلہ بنی تمیم میں ایک خاندان دارم بن مالک بن حنظلہ کی طرف نسبت کی وجہ سے دارمی کہلاتے ہیں۔

وفات:......۲۵۵ھ میں چوہتر سال کی عمر میں ہوئی۔ ماخوذ از بستان المحدثین لشاہ عبدالعزیز: ۱۷۰ وروضۃ الصالحین

امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

آپ کا نام مالک بن انس بن مالک بن ابوعامر بن عامر بن الحارث بن غیمان بن خثیل ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے چنانچہ یحیٰ بن بکیر نے جو امام مالک کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں یہی بیان کیا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ شکم مادر میں معمول سے زیادہ رہے اس مدت کو بعض نے دو سال بیان کیا اور بعض نے تین سال۔

آپ کی وفات ۱۷۹ھ میں ہوئی۔

حدیث میں آپ کی مایہ ناز کتاب ''موطا'' کو تقریباً ایک ہزار آدمیوں نے آپ سے سنا اور حدیث میں آپ سے سند لی ہے آپ کے وصال کے بعد اس کتاب کو دنیائے اسلام میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی اور اہل اسلام اس سے فیضیاب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

ماخوذ از بستان المحدثین، ومقدمۃ مظاہر حق جدید

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کے حالات

نام:......عبدالرحمٰن، لقب جلال الدین سیوطی
ولادت:......یکم رجب ۸۴۹ھ

عام حالات

آٹھ سال سے کم عمر میں حفظ قرآن سے فارغ ہوکر، عمدہ منہاج، اصول الفیۃ ابن مالک وغیرہ کتابیں حفظ یاد کیں۔ پھر مختلف شیوخ سے علوم وفنون کی تکمیل کے بعد ۸۷۱ھ میں افتاء کا کام شروع کیا۔ ۸۷۲ھ سے املاء حدیث میں مشغول ہوگئے۔

آپ اپنے زمانے میں علم حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ نے خود فرمایا کہ ''مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا شاید اس وقت اس سے زیادہ نہ مل سکیں۔''

استغناء، بے نیازی:......دنیوی مال ودولت کی طرف سے آپ کی طبیعت میں اس قدر استغناء تھا کہ امراء واغنیاء آپ کی زیارت کو آتے اور تحفے تحائف، ہدایا واموال پیش کرتے مگر آپ کسی کا ہدیہ قبول نہ کرتے۔

حالی دل انسان میں ہے گم دولت کونین
شرمندہ کیوں غیر کے احسان وعطاء سے

تصانیف:......علامہ سیوطی رحمہ اللہ کثیر التالیف علماء میں سے تھے۔ امت کے لیے اپنی تصنیفات کا گرانقدر مجموعہ چھوڑا ہے۔ جن کی فہرست، حسن المحاضرہ، تالیف سیوطی میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حدیث میں آپ کی تصنیف:......الجامع الکبیر، جامع صغیر، زوائد الجامع، حدیث کی بہت جامع کتاب ہیں۔ جن پر مزید اضافہ، علامہ علی متقی رحمہ اللہ کی کنز العمال ہے۔ جنکی تفصیلات آئندہ صفحات میں مذکور ہوں گی۔

وفات:......علامہ سیوطی رحمہ اللہ ہاتھ کے ورم میں مبتلاء ہوکر آخر شب جمعہ ۱۹ جمادی الاولی ۹۱۱ھ میں روح قفص عنصری سے پرواز کرکے آشیانہ قدس میں پہنچ گئی۔ بستان المحدثین، شذرات الذهب

حدیث کی بعض اصطلاحات اور ان کی تعریفات

صحابی:......الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنا بہ ومات علی الاسلام. معرفۃ الصحابہ ۵۹/۱

صحابی اس خوش نصیب انسان کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں نبی کریم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو اور ایمان کی حالت میں اس کا انتقال ہوا ہو۔

تابعی:......من لقی الصحابی من الثقلین　مؤمنا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومات علی الاسلام. الکشاف ۳۶۲/۱

تابعی اس خوش نصیب شخص کو کہتے ہیں جس کو بحالت ایمان کسی صحابی سے شرف ملاقات حاصل ہوا ہو اور ایمان ہی پر خاتمہ ہوا ہو۔

تبع تابعی:......تبع تابعی ان حضرات کو کہتے ہیں کہ جنہوں نے بحالت ایمان کسی تابعی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر فوت ہوئے ہوں۔

حدیث باعتبار الفاظ کے دو چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے: سند یا اسناد اور متن

سند یا اسناد:......الطریق الموصولة الی المتن.
متن حدیث کے اس سلسلہ روایت یعنی نبی کریم ﷺ سے لے کر صاحب کتاب تک حدیث کو روایت کرنے والوں کے سلسلہ کو سند یا اسناد کہتے ہیں۔

متن:......هو الفاظ الحدیث التی تتقوم بها المعانی. ظفر الامانی ۲۳
حدیث کے ان الفاظ کو متن کہتے ہیں جو نبی کریم ﷺ سے اب تک بجنسہ نقل ہوتے چلے آئے ہوں۔ مثلاً
حدثنا ابو الیمان قال: أخبرنا شعیب قال: حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: "والذی نفسی بیده لایؤمن أحدکم حتی أکون أحب الیه من والده وولده والناس اجمعین"
اس حدیث میں "حدثنا" سے "ابی ہریرۃ" تک اسناد اور اس کے بعد سے آخر تک متن ہے۔
بلحاظ اسناد حدیث کی تین قسمیں ہیں:

مرفوع:......ماأضیف الی النبی صلی الله علیه وسلم من قول أو فعل أو تقریر.
جس حدیث کی روایت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ تک پہنچتا ہے اسے حدیث مرفوع کہتے ہیں۔
جیسے کہا جائے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ نے یہ کام کیا، نبی کریم ﷺ نے اس قول وفعل پر تقریر فرمائی، یعنی سکوت فرمایا۔ یا یہ کہا جائے کہ یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً ثابت ہے۔ یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو مرفوع کہا، تو اس حدیث کو جس کی سند نبی کریم ﷺ پر جا کر ختم ہوتی ہو، حدیث مرفوع کہا جائے گا۔

موقوف:......مایروی عن الصحابة رضی الله عنهم من أقوالهم أو أفعالهم أو تقریراتهم
جس حدیث کی روایت کا سلسلہ صحابی پر پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے حدیث موقوف کہتے ہیں۔ مثلاً
اس طرح کہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس طرح کہا، یا ایسے ہی کہا جائے کہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

مقطوع:......ماجاء عن التابعین موقوفا علیهم من أقوالهم أو أفعالهم أو تقریراتهم
جس حدیث کی سند تابعی تک پہنچ کر ختم ہو جائے اسے حدیث مقطوع کہتے ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک "موقوف اور مقطوع" کو اثر بھی کہتے ہیں، یعنی اس طرح "حدیث" کا اطلاق تو صرف نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال، اور تقریر پر ہوگا اور صحابی وتابعی کے اقوال، افعال اور تقریر کو "اثر" کہا جائے گا۔

روایت کے اعتبار سے حدیث کی پانچ قسمیں ہیں:
۱..... متصل　　۲..... منقطع　　۳. معضل　　۴..... معلق　　۵..... مرسل

حدیث متصل:......هو الحدیث الذی لم یسقط من سنده راوٍ من الرواة. توجیه النظر ۵۵۳/۲
اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے راوی شروع سے آخر تک پورے ہوں اور درمیان میں سے کوئی راوی چھوٹ نہ گیا ہو۔

حدیث منقطع:......مالم یتصل اسناده بأی وجه کان سواء کان المتروک واحدا أو أکثر وسواء کان السقوط فی موضع واحد أو أکثر.
اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی اسناد سے دو یا دو سے زائد راوی ایک ہی مقام سے بتصرف یا بلاتصرف مصنف ساقط ہوں۔

حدیث معلق:......ماحذف من مبدأ اسناده واحد أو أکثر
وہ حدیث ہے جس کی اوائل سند سے بتصرف مصنف ایک یا متعدد راوی ساقط ہوں۔

حدیث مرسل:......اس حدیث کو کہیں گے جس کی اخیر سند سے تابعی کے بعد کوئی راوی ساقط ہو۔

جیسے کوئی تابعی حدیث روایت کرتے ہوئے کہے کہ قال رسول اللہ ﷺ۔

مرتبہ اور درجہ کے اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہیں:

۱..... صحیح: جو اعلی مرتبہ کی حدیث ہوتی ہے۔

۲..... حسن: جو اوسط مرتبہ کی ہوتی ہے۔

۳..... ضعیف: جو ادنی درجہ کی ہوتی ہے۔

حدیث صحیح:..... هو الحديث الذي يكون متصل الاسناد من أوله الى منتهاه بنقل العدل الضابط عن مثله ولا يكون فيه شذوذ ولا علة. توجيه النظر

وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی مصنف کتاب سے لے کر آنحضرت ﷺ تک سب کے سب صاحب عدالت اور صاحب ضبط ہوں نیز حدیث کی روایت کے وقت مسلمان عاقل بالغ ہوں۔

صاحب عدالت کا مطلب یہ ہے کہ وہ صاحب تقوی اور تقدس ہو جھوٹ نہ بولتا ہو گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو اور اگر بتقاضائے بشریت کبھی گناہ کبیرہ صادر ہو گیا پھر اس سے توبہ کر لی ہو۔ گناہ صغیرہ سے حتی الامکان اجتناب کرتا ہو اور ان پر ددام نہ کرتا ہو۔ اسباب فسق وفجور سے پرہیز کرتا ہو۔ صاحب مروت ہو یعنی ایسے کام نہ کرتا ہو جو اسلامی معاشرہ میں معیوب سمجھے جاتے ہوں مثلاً بازار میں ننگے سر گھومنا۔ سرراہ سب کے سامنے بیٹھ کر پیشاب کرنا راستہ چلتے ہوئے یا ہر سر بازار کھڑے ہو کر کھانا پینا وغیرہ۔

صاحب ضبط کا معنی یہ ہیں کہ وہ نہایت ہوشیار اور سمجھدار ہو قوی حافظہ رکھتا ہو تا کہ حدیث کے الفاظ پختہ یاد رکھ سکے اور روایت حدیث کے وقت کسی قسم کی بھول چوک اور شک وشبہ کی گنجائش نہ رہ سکے۔

مصنف کتاب سے لے کر آنحضرت ﷺ تک جتنے راوی ہیں اگر ان صفات وخصوصیات کے معیار پر پورے اترتے ہوں تو ان کی روایت کردہ حدیث "صحیح" کہلائے گی۔

اب اگر یہ تمام صفتیں راوی میں پوری پوری پائی جائیں گی تو اس کی روایت کردہ حدیث کو "صحیح لذاتہ" کہیں گے۔

لیکن راوی میں اگر ان صفات میں سے کسی شق سے کوئی کمی یا قصور ہو اور وہ کمی اور قصور کثرت طرق سے پوری ہو جاتی ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث کو "صحیح لغیرہ" کہیں گے۔

حدیث حسن:..... مصنف کتاب سے لے کر آنحضرت ﷺ تک رواۃ میں سے کسی ایک راوی میں مذکورہ بالا صفات میں سے کسی میں کوئی کمی یا قصور ہو اور وہ کثرت طرق سے پوری بھی نہ ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث کو "حدیث حسن" کہا جاتا ہے۔

حدیث ضعیف:..... هو مالم يجمع صفات الحديث الصحيح ولا صفات الحديث الحسن.

حدیث صحیح اور حدیث حسن کی مذکورہ بالا شرائط میں سے ایک یا زیادہ شرائط اگر راوی میں مفقود ہوں مثلاً حدیث کا راوی صاحب عدالت نہیں ہے یا صاحب ضبط نہیں ہے تو اس کی روایت کردہ حدیث ضعیف کہلائے گی۔

بایں حیثیت کہ ہم تک پہنچی، حدیث کی چار قسمیں ہیں:

۱..... متواتر ۲..... مشہور ۳..... عزیز ۴..... غریب

متواتر:..... هو خبر عن محسوس أخبر به جماعة بلغوا في الكثرة مبلغا تحيل العادة تواطؤهم على الكذب فيه.

توجيه النظر ۱/۱۰۹

وہ حدیث ہے جس کو ابتداء سے انتہاء تک یکساں بلاتعین عدد اسانید کثیرہ سے اتنے راویوں نے روایت کیا ہو کہ جن کا جھوٹ پر متفق ہونا یا ان سے اتفاقیہ بھی جھوٹ کا صادر ہونا عقلاً محال ہو۔

مشہور:..... هو خبر جماعه لم يبلغوا في الكثرة مبلغا يمنع تواطؤهم على الكذب فيه. توجيه النظر ۱/۱۱۱

یعنی جو خبر متواتر کی طرح نہ ہو یا وہ حدیث غیر متواتر جس کے راوی ہر طبقہ میں کم از کم تین یا تین سے زیادہ ہوں، بعض محدثین کے نزدیک ''مشہور'' کو ''مستفیض'' بھی کہتے ہیں۔

عزیز:......مایرویه اثنان عن اثنین فی کل طبقة.

وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں کم از کم دو ضرور ہوں۔

غریب:......مایتفرد بروایته شخص واحد فی أی طبقة کان.

وہ حدیث ہے جس کی اسناد میں کسی جگہ صرف ایک ہی راوی ہو جس کا کوئی شریک نہ ہو، غریب کو ''فرد'' بھی کہتے ہیں۔

باعتبار اختلاف رواۃ کے حدیث کی چار قسمیں ہیں:

شاذ:......ماروا ه الثقة أوالصدوق مخالفا من هو أرجح منه لمزید ضبط أو کثرة عدد أو مرجح سواهما.

وہ حدیث ہے جس کا راوی تو ثقہ ہو مگر وہ کسی ایسے ثقہ راوی کی حدیث کے خلاف ہو، جو ضبط وغیرہ وجوہ ترجیح میں اس سے بڑھا ہوا ہو۔

محفوظ:......وہ حدیث ہے جس کا راوی اوثق ہو مگر وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو ضبط وغیرہ وجوہ ترجیح میں اس سے کم تر ہو۔ یعنی شاذ کے مقابل حدیث کو ''محفوظ'' کہتے ہیں۔

منکر: مایرویه غیر الثقة مخالفا لمن هو أرجح منه توجیه النظر ۱/۵۱۵

وہ حدیث ہے جس کا راوی ضعیف ہو اور وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو قوی راوی ہو یعنی منکر کے مقابل حدیث کو معروف کہتے ہیں۔

معروف:......ماروا ه المقبول مخالفا للضعیف (قواعد علوم الحدیث ص۴۲)

وہ حدیث ہے جس کا راوی قوی ہو اور وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو ضعیف ہے۔

مضطرب: وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔

مقلوب:......وہ حدیث ہے جس میں بھول سے متن یا سند کے اعتبار سے تقدیم وتاخیر واقع ہو گئی ہو یعنی لفظ مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کیا گیا ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی ذکر کیا گیا ہو۔

اصطلاحات حدیث کا یہ اجمالی تعارف ہے۔ یوں تو حدیث کی اصطلاحات بہت زیادہ ہیں، جو حدیث کی مختلف تقسیم پر مبنی ہیں لیکن ان سب کا یہاں ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا اور دوسرے یہ کہ صرف ان ہی اصطلاحات پر اکتفا کر لیا جائے تو اس کتاب کے سمجھنے اور حدیث کی حقیقت کو جاننے کے لیے کافی ہوگا نیز دوسری تمام اصطلاحات کا سمجھنا بھی عوام کے لیے بہت مشکل ہوگا اس لیے ان ہی اصطلاحات کی تعریفات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

صحاح ستہ:......فن حدیث کی وہ چھ کتابیں جو باعتبار نقل حدیث کے اعلیٰ درجہ کی ہیں اور جن کی نقل کردہ احادیث محدثین کی تحقیق اور نقد ونظر کی کسوٹی پر سب سے اعلیٰ اور صحیح مرتبہ کی ثابت ہوئی ہیں ''صحاح ستہ'' کہلاتی ہیں: بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف صحاح ستہ میں شامل ہیں۔

بعض حضرات بجائے ابن ماجہ شریف کے مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کو صحاح ستہ میں شمار کرتے ہیں، بخاری اور مسلم کے علاوہ صحاح ستہ کی دیگر کتب میں صحیح، حسن، ضعیف تینوں درجے کی احادیث ہیں جن کی تشریح وتوضیح ہر ایک صاحب کتاب نے اپنی اپنی جگہ کر دی۔

جامع: حدیث کی وہ کتاب جس میں تفسیر، عقائد، آداب، احکام، مناقب، سیر، فتن، علامات قیامت وغیرہ ہر قسم کے مسائل کی احادیث مندرج ہوں۔ جیسے بخاری، ترمذی،

سنن: وہ کتاب جس میں احکام کی احادیث فقہی ابواب کی ترتیب کے موافق بیان ہوں، جیسے سنن ابی داود، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ

مسند:......وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی ترتیب رتبی یا ترتیب حروف ہجاء یا تقدم وتاخر اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور

ہوں۔ جیسے مسند احمد، مسند دارمی

معجم:...... وہ کتاب ہے جس کے اندر وضع احادیث میں ترتیب اساتذہ کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ جیسے معجم طبرانی۔

جزء:...... وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ کی احادیث یکجا جمع ہوں، جیسے جزء القراء ۃ وجزء رفع الیدین للبخاری رحمہ اللہ تعالیٰ وجزء القرأۃ للبیھقی

مفرد:...... وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک شخص کی کل مرویات ذکر ہوں۔

غریب:...... وہ کتاب ہے جس میں ایک محدث کے متفردات جو کسی شیخ سے ہیں، وہ ذکر ہوں۔ عجالہ نافعہ ص: ۱۴ عرف الشذی

مستخرج:...... وہ کتاب جس میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو، جیسے مستخرج ابوعوانہ۔

مستدرک:...... وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی شرط کے موافق اس کی رہی ہوئی حدیثوں کو پورا کر دیا گیا ہو، جیسے مستدرک حاکم۔

الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ

دوسری تقسیم:...... کتب حدیث کی مقبول وغیر مقبول ہونے کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں:

پہلی قسم:...... وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں صحیح ہیں، جیسے مؤطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، صحیح حاکم، مختارہ ضیاء مقدسی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن عوانہ، صحیح ابن سکن، منتقیٰ ابن جارود۔

دوسری قسم:...... وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث، صحیح وحسن وضعیف ہر طرح کی ہیں مگر سب قابل احتجاج ہیں، کیونکہ ان میں جو حدیثیں ضعیف ہیں وہ بھی مرتبہ میں حسن کے قریب ہیں، جیسے سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، مسند احمد۔

تیسری قسم:...... وہ کتابیں ہیں جن میں حسن، صالح، منکر ہر نوع کی حدیثیں ہیں، جیسے:

۱...... سنن ابن ماجہ ۲...... مسند طیالسی

۳...... زیادات ابن احمد بن حنبل ۴...... مسند عبدالرزاق

۵...... مسند سعید بن منصور ۶ مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ

۷...... مسند ابویعلیٰ موصلی ۸ مسند بزار

۹...... مسند ابن جریر ۱۰...... تہذیب ابن جریر

۱۱...... تفسیر ابن جریر ۱۲...... تاریخ ابن مردویہ

۱۳...... تفسیر ابن مردویہ ۱۴...... طبرانی کی معجم کبیر

۱۵...... معجم صغیر ۱۶...... معجم اوسط

۱۷...... سنن دارقطنی ۱۸...... غرائب دارقطنی

۱۹...... حلیہ ابی نعیم ۲۰...... سنن بیہقی

۲۱...... شعب الایمان بیہقی

چوتھی قسم:...... وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں ضعیف ہیں الا ماشاء اللہ۔ جیسے نوادر الاصول حکیم ترمذی، تاریخ الخلفا، تاریخ ابن نجار، مسند الفردوس دیلمی، کتاب الضعفاء عقیلی، کامل ابن عدی، تاریخ خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر

پانچویں قسم:...... وہ کتابیں ہیں جن سے موضوع حدیث معلوم ہوتی ہیں جیسے موضوعات ابن جوزی، موضوعات شیخ محمد طاہر نہروانی وغیرہ۔

رسالہ فی مایجب حفظہ للناظر مولفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دھلوی رحمہ اللہ

شیخین:...... حضرات صحابہ کرام میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو اور محدثین کے نزدیک امام بخاری اور امام مسلم اور فقہاء کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کو شیخین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ تدریب الراوی حاشیہ: ۹۹، ۱۰۰

متفق علیہ:......محدثین کی اصطلاح میں متفق علیہ کا مطلب جس حدیث پر امام بخاری اور امام مسلم متن اور سند دونوں میں متفق ہوں یا بعض کے نزدیک دونوں ایک ہی صحابہ سے روایت کریں۔سبل السلام: ۱/۱۶

حفظ حدیث میں مسابقت

جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ صحابہ کرام نے احادیث کو حفظ یاد کرنے کا بہت اہتمام فرمایا ہے اور متعدد صحابہ کرام نے احادیث کا مجموعہ تیار کر لیا تھا بعد کے زمانہ میں بھی حفظ حدیث کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ یہاں ایسے لوگوں کی ایک مختصر فہرست لکھی جاتی ہے، تاکہ بعد میں آنے والے ان کی اقتداء کریں۔

صحابہ کے علاوہ احادیث کو حفظ کرنے والے حضرات کے اسمائے گرامی

اس امت کے جن افراد نے رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت میں احادیث کو حفظ کیا اس کی مثالیں ایک دو نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں تھی ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱......سلیمان بن مہران الاعمش المتوفی ۱۴۸ھ ان سے چار ہزار احادیث مروی ہیں اور وہ سب زبانی بیان کرتے تھے۔

تاریخ خطیب بغدادی: ۹/۵

۲......امام محمد بن سلام المتوفی ۲۲۷ھ ان کو پانچ ہزار احادیث یاد تھیں، محدث عجلی فرماتے ہیں کہ ان کو سات ہزار احادیث یاد تھیں۔

تہذیب التہذیب: ۹/۲۲۲

۳......امام عبدالرحمن بن مہدی ان کو دس ہزار احادیث یاد تھیں۔تذکرۃ الحفاظ: ۱/۲۴۳

۴......امام ابوحاتم کو بھی دس ہزار احادیث یاد تھیں۔تہذیب التہذیب: ۴/۸۴

۵......امام محمد بن عیسیٰ بن نجیح المتوفی ۲۲۴ھ کو چالیس ہزار حدیثیں یاد تھیں۔تذکرۃ الحفاظ: ۳۵۵

۶......محدث محمد بن موسیٰ المتوفی ۳۲۱ھ کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔تہذیب التہذیب: ۹/۲۹۴

۷......امام عبدان رحمہ اللہ المتوفی ۳۰۶ھ کو بھی ایک لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔میزان الاعتدال: ۳/۱۰۱

۸......امام بخاری ۲۵۶ھ کو تین لاکھ حدیثیں یاد تھیں، جن میں سے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح۔(تذکرۃ الحفاظ: ۲/۲۳۳

۹......امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔(تذکرۃ الحفاظ: ۲/۲۳۱

۱۰......امام مسلم کو تین لاکھ احادیث یاد تھیں۔تاریخ خطیب بغدادی: ۴/۴۱۹

حفاظ محدثین کی لاکھوں مثالیں ہیں طوالت کے خوف سے چند پر اکتفاء کیا گیا ہے:

اپنا کیا حال ہے اسلاف کی حالت کیا تھی
اپنی توقیر ہے کیا ان کی وجاہت کیا تھی

قریب کے زمانے میں احادیث کو یاد کرنے والے چند حضرات کے اسماء گرامی

قریب کے زمانے میں بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کو یاد کیا ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱......مولانا شیخ فتح محمد تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو چار ہزار احادیث یاد تھیں، اور وہ اورنگزیب عالمگیر المتوفی ۱۱۱۸ھ کے بارے میں فرماتے ہیں

کہ ان کو بارہ ہزار احادیث یاد تھیں۔ رسالۃ الانفاء: ص ۱۷ بابت ماہ رمضان ۱۳۵۶ھ

۲..... مجدد الف ثانی کے پوتے شیخ محمد فرخ کو ستر ہزار احادیث متن اور سند کے ساتھ یاد تھیں۔ نظام تعلیم و تربیت: ص ۱۲۳

۳..... شیخ حسین بن محسن القاری کو بخاری شریف کی مشہور شرح، فتح الباری کی چودہ جلدیں حفظ یاد تھیں۔

رسالہ الرحیم بابت ماہ جولائی ۱۹۶۵ء

۴..... مولانا داؤد کشمیری متوفی ۱۰۹۷ھ ان کو مشکوۃ زبانی یاد تھی اس وجہ سے علماء وقت ان کو مشکاتی کہا کرتے تھے۔ نزھۃ الخواطر

۵ گجرات کے ایک آدمی جن کا نام محدث تاج الدین تھا ان کو بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحاح ستہ زبانی یاد تھیں۔

نزھۃ الخواطر: ۴/۸۱۲

۶..... حضرت حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے بارے میں مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک والے فرماتے ہیں کہ ان کو بخاری شریف حفظ یاد تھی۔ حقائق السنن

گہر جو دل میں نہاں ہیں خدا ہی دے تو ملیں
اسی کے پاس ہے مفتاح اس خزانے کی

یہ چند پر ہی اکتفاء کر دیا ہے حالانکہ اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

حفظ حدیث میں عورتوں کا کارنامہ

دین کا علم حاصل کرنا اس کی تبلیغ واشاعت میں مردوں کی طرح عورتوں کا بھی حصہ رہا ہے، صحابہ کرام کی طرح صحابیات نے بھی اس میدان میں حصہ لیا ہے، چنانچہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی ایک دو نہیں ہزاروں عورتیں ہیں جنہوں نے احادیث کو حفظ یاد کیا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے تذکرۃ الحفاظ میں حافظات حدیث کے نام لکھے ہیں:

۱..... حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما
۲ ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
۳ ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
۴ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما
۵ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا
۶..... حضرت زینب بنت ابوسلمہ مخزومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۷ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ رضی اللہ عنہا
۸..... حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۹ حضرت ام عطیہ نسیبہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۱۰..... ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ہند مخزومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۱۱ حضرت ام حرام بنت ملحان انصاری رضی اللہ عنہا
۱۲..... ان کی بہن ام سلمہ رضی اللہ عنہا
۱۳..... حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پردہ لٹکا ہوا رہتا تھا جس کے پیچھے سے وہ حدیث بیان فرماتی رہتی تھیں۔

قاہرہ کی مشہور محدثہ نفیسہ حدیث کا درس دیتی تھیں جن کے درس سے امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی فائدہ اٹھایا۔

بخاری کے مشہور نسخوں میں سے ایک نسخہ احمد کی بیٹی کریمہ کا ہے جو اپنے وقت کی استاذ حدیث تھیں۔

چھٹی صدی کے مشہور محدث علی بن عساکر کے اساتذہ میں سے زیادہ مقدار خواتین اساتذہ کی ہے، علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ام احمد زینب چوراسی سال کی عمر تک احادیث پڑھاتی رہیں۔ نیز فرماتے ہیں:

"وازدحم علیها الطلبة." ان کے یہاں طلبہ کا اژدھام رہتا تھا۔

نیز ام عبداللہ زینب کمال الدین کے بارے میں لکھا ہے:

وتکاثروا علیها وتفردت وروت کبارا رحمها الله.

ان کے یہاں طلبہ کی بڑی تعداد آتی تھی وہ بہت سی احادیث روایت کرنے میں منفرد تھیں انہوں نے حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کا درس دیا۔

احادیث کو صحیح وضعیف قرار دینے کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ احادیث صحیحہ صرف صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں منحصر ہیں، نیز بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جو حدیث صحیحین میں نہ ہو وہ لازماً کمزور ہوگی اور وہ کسی حال میں بھی صحیحین کا معارضہ نہیں کر سکتی، حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے، کیونکہ کسی حدیث کی صحت کا اعتبار اس کے بخاری یا مسلم میں ہونے پر نہیں بلکہ اس کی اپنی سند پر ہے، خود امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں احادیث صحیحہ کا استیعاب نہیں کیا، لہٰذا یہ عین ممکن ہے کہ کوئی حدیث صحیحین میں نہ ہو اور اس کے باوجود اس کا رتبہ سند کے اعتبار سے صحیحین کی بعض احادیث سے بھی بلند ہو، مثلاً مولانا عبدالرشید نعمانی نے "ماتمس الیہ الحاجۃ" میں ابن ماجہ کی بعض ایسی روایات نقل کی ہیں جن کے بارے میں محدثین کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کی سند بخاری کی سند سے بھی افضل ہے۔ لہٰذا صحیحین کو جو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کہا جاتا ہے وہ مجموعی اعتبار سے نہ کہ ہر ہر حدیث کے اعتبار سے، اس مسئلہ کی مزید تفصیل کے لیے حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی "انهاء السكن الى من يطالع اعلاء السنن" قابل دید ہے۔

حدیث کو صحیح کہنے کا مطلب

حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب ہم کسی حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نفس الامر میں بھی یقیناً صحیح ہو بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں صحیح کی وہ فنی شرائط موجود ہیں جو محدثین نے صحیح کے لیے مقرر کی ہیں، لہٰذا ظن غالب یہ ہوتا ہے کہ وہ نفس الامر میں بھی صحیح ہوگی، اس لیے کہ نفس الامر کی صحت کا یقین تواتر کے بغیر نہیں ہوتا، لہٰذا صحیح میں بھی یہ احتمال موجود ہے کہ نفس الامری طور پر کوئی غلطی رہ گئی ہو، کیونکہ خطاء ونسیان ثقہ سے بھی ممکن ہے اور اس کا امکان ہے کہ کسی راوی سے کوئی وہم ہوا ہو، البتہ اس احتمال پر عمل اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ اس احتمال کا ثبوت دوسرے قرائن ودلائل قویہ سے نہ ہو جائے، لہٰذا اگر دوسرے دلائل قویہ اس بات پر دلالت کرتے ہوں کہ اس حدیث صحیح پر کسی راوی کو وہم ہوا ہے تو اس حدیث کو ترک کیا جا سکتا ہے، مثلاً یہ کہ زیادہ صحیح احادیث اس کے معارض ہوں یا وہ حدیث قرآن کریم کی کسی واضح آیت کے خلاف ہو، اسی طرح جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں حدیث ضعیف ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نفس الامر میں بھی واقعۃً جھوٹی ہے، بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں صحیح یا حسن کی فنی شرائط نہیں پائی جاتی جن کی وجہ سے وہ اتنی قابل اعتماد نہیں ہے کہ اس پر کسی شرعی مسئلہ کی بنیاد رکھی جا سکے، ورنہ یہ احتمال موجود ہے کہ ضعیف راوی نے بالکل سچی بات نقل کی ہو، اس لیے کہ ضعیف راوی ہمیشہ غلطی نہیں کرتا لیکن اس احتمال پر عمل اس وقت تک جائز نہیں جب تک دوسرے دلائل قویہ اس کو ثابت نہ کر دیں اب بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی مجتہد کے پاس ایسے دلائل قویہ موجود ہوتے ہیں جن کی بناء پر وہ اس ضعیف احتمال کو راجح قرار دے کر کسی حدیث صحیح کو ترک کر دیتا ہے، یا حدیث

ضعیف کو اختیار کرتا ہے تو اس صورت میں اس کو حدیث صحیح کا تارک یا حدیث ضعیف پر عامل نہیں کہا جاسکتا یہ بات ایک مثال سے واضح ہوگی:
امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''کتاب العلل'' میں لکھا ہے کہ میری کتاب میں دو حدیثیں ایسی ہیں کہ جن پر کسی فقیہ کا عمل نہیں ہے، ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظھر والعصر وبین المغرب والعشاء بالمدینۃ من غیر خوف ولامطر. ترمذی: ۱/۴۷ باب ماجاء فی الجمع بین الصلوتین

حالانکہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث قابل استدلال ہے، دوسری حدیث امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہے:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من شرب الخمر فاجلدوہ فان عادفی الرابعۃ فاقتلوہ.

ترمذی: ۱/۲۰۹ ابواب الحدود باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ

حالانکہ یہ حدیث بھی قابل استدلال ہے ان دونوں حدیثوں کے ظاہر کو باجماع امت ترک کردیا گیا ہے، کیونکہ دوسرے دلائل تو یہ ان کے خلاف موجود تھے، لیکن ان حدیثوں کے ترک کرنے کی وجہ سے کسی کو بھی تارک سنت نہیں کہا گیا۔
اسی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''ابواب النکاح باب ماجاء فی الزوجین المشرکین یسلم احدھما'' میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت نقل کی ہے:

ردالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا علی ابی العاص بن الربیع بعد ست سنین بالنکاح الاول ولم یحدث نکاحا.

اس حدیث کا صریح تقاضا یہ ہے کہ اگر زوجہ مشرکہ کے اسلام لانے کے چھ سال بعد بھی اس کا پرانا شوہر مسلمان ہوجائے تو نکاح جدید کی ضرورت نہیں، حالانکہ اس پر کسی فقیہ کا عمل نہیں، چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

ھذا الحدیث لیس باسنادہ بأس ولکن لا نعرف وجہ الحدیث ولعلہ قد جاء ھذا من قبل داؤد بن الحصین من قبل حفظہ.

یہاں پر امام ترمذی رحمہ اللہ نے ایک حدیث صحیح میں راوی کے وہم کے احتمال کو دوسرے دلائل کی وجہ سے راجح قرار دیا ہے۔
اس کے برعکس حدیث ضعیف پر بعض اوقات دوسرے دلائل کی وجہ سے عمل کرلیا جاتا ہے، چنانچہ اسی باب میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے عمرو بن شعیب رحمہ اللہ کی روایت نقل کی ہے:

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردابنتہ زینب علی ابی العاص بن الربیع بمھر جدید ونکاح جدید.

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ھذا حدیث فی اسنادہ مقال والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم الخ (ثم قال) وھوقول مالک بن أنس والاوزاعی والشافعی واحمد واسحاق.

کیا ان تمام ائمہ کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ عامل ''بالحدیث الضعیف'' ہیں، ظاہر ہے کہ ان حضرات نے حدیث کو اس لیے اختیار کیا کہ دوسرے دلائل سے اس کی تائید ہورہی تھی، لہٰذا اگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کسی مقام پر حدیث ضعیف کو دوسرے دلائل کی وجہ سے اختیار کریں تو وہ تنہا نشانہ ملامت کیسے ہوسکتے ہیں؟ یہ بحث تفصیل کے ساتھ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی کتاب ''انہاء السکن'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ماخوذ از مقدمہ درس ترمذی

فضائل کے باب میں حدیث ضعیف

تین شرائط کے ساتھ مقبول ہے۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ''تدریب الراوی'' میں اور حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے ،القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع'' میں حافظ ابن حجر سے نقل کیا ہے کہ حدیث ضعیف فضائل کے باب میں تین شرائط کے ساتھ مقبول ہوتی ہے:

۱... اس کا ضعیف ہونا بہت شدید نہ ہو۔ فیخرج من انفرد من الکذابین والمتھمین بالکذب ومن فحش غلطه.

۲... اس کا مضمون شریعت کے اصول ثابتہ میں سے کسی اصل معمول بہ کے تحت داخل ہو۔

فیخرج مایخترع بحیث لایکون له اصل اصلا

۳ ان لایعتقد عندالعمل به ثبوته، بل یعتقد الاحتیاط لئلاینسب الی النبی صلی الله علیه وسلم مالم یقله

یعنی اس پر عمل کرتے ہوئے یقینی ثبوت کا اعتقاد نہ رکھے بلکہ احتیاط کا اعتقاد رکھے، تاکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ ہو جائے جو آپ علیہ السلام نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔

اور اس مسئلہ کی پوری تفصیل علامہ عبدالحی لکھنوی کی کتاب ''الاجوبۃ الفاضلۃ'' میں موجود ہے۔

محدث کبیر شیخ علی بن حسام الدین متقی برہان پوری رحمہ اللہ

امام کبیر شیخ المشائخ، محدث اعظم، علی بن حسام بن عبدالملک بن قاضی خان متقی شاذلی، مدنی، چشتی، برہانپوری، مہاجر مکی جو کہ جنت المعلاۃ مکہ مکرمہ کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

ولادت:...... ۸۸۵ھ میں ہندوستان کے شہر برہان پور میں پیدا ہوئے آٹھ سال کی عمر میں ان کے والد صاحب انہیں لے کر شیخ بہاؤالدین صوفی برہان پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ نے انہیں اسی عمر میں بیعت فرما کر حلقہ ارادت میں داخل فرمالیا، جوانی کی عمر تک شیخ بہاؤالدین رحمہ اللہ کے ساتھ منسلک رہے پھر انؒ کے انتقال کے بعد ان کے فرزند ارجمند شیخ عبدالحکیم برہان پوری رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے، اور سلوک کے مراحل طے فرمائے۔ اور انہوں نے علی متقی رحمہ اللہ کو سلسلہ چشتیہ میں خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ پھر مزید پختگی کی خاطر دوسرے شیوخ کی تلاش میں مختلف شہروں کا سفر کیا۔ بالآخر شیخ حسام الدین متقی ملتانی رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچے دو سال تک مستقل ان کی خدمت میں رہے۔ انہی سے تفسیر بیضاوی اور عین العلم کتابیں پڑھیں اور ورع وتقویٰ کے زیور سے آراستہ ہوئے۔

سفر حرمین:...... پھر حرمین کا سفر کیا، مکہ مکرمہ میں شیخ ابوالحسن شافعی بکری رحمہ اللہ سے حدیث پڑھی، اور انہی سے طریقہ قادریہ شاذلیہ ومدنیہ حاصل کیا۔ نیز شیخ محمد بن محمد سخاوی مصری رحمہ اللہ اور شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور مکہ مکرمہ ہی میں بیت اللہ شریف کے مجاور ہو گئے۔

ہندوستان کا سفر:...... پہلی مرتبہ محمود شاہ صغیر گجراتی کے عہد میں آئے۔ جو شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے مرید تھے، اصفی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے شیخ جب ہندوستان پہنچے تو محمود شاہ گجراتی نے شیخ کا بہت اکرام کیا۔ اور ان کی ہر طرح کی خاطر تواضع کی اور بہت سے ہدایا وتحائف سے نوازا پھر موسم حج میں مکہ مکرمہ واپس پہنچ گئے۔

مسافر خانہ کی تعمیر:...... مکہ پہنچ کر ''سوق اللیل'' میں ایک کشادہ مسافر خانہ تعمیر فرمایا، جس میں سندھ کے مسافرین قیام فرماتے تھے، اس طرح شیخ مسافروں کی کفالت بھی فرماتے اور ان کی مالی مدد بھی فرماتے تھے۔ سلطان کی طرف سے ایک بڑی جاگیر مسافر خانہ کے لیے کردی گئی۔ جو شیخ اور ان کے متعلقین کے خرچہ کے لیے کافی تھی۔ اور محمود شاہ نے سلطان سلیمان بن سلیم بن بایزید بن محمد رومی رحمہ اللہ کو شیخ کے متعلق خط

لکھا وہ بھی شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور شیخ سے دعا کی درخواست کی اس طرح بہت جلد مکہ مکرمہ میں شیخ کو شہرت حاصل ہوئی۔

دوسری مرتبہ سفر ہندوستان:...... دوسری مرتبہ شیخ ہندوستان تشریف لائے۔اور محمود شاہ کے مہمان ہوئے اب کی دفعہ شیخ نے اپنی آمد کا یہ مقصد بتایا کہ حکومتی امور کا جائزہ لیا جائے۔اور جو قوانین شریعت کے خلاف ہوں انہیں شریعت کے مطابق بنایا جائے۔سرکاری عہدہ اور منصب پر بیٹھ کر عدل وانصاف قائم کریں۔رعایا کے حقوق ادا کریں۔محمود شاہ نے یہ ارادہ سن کر خوشی کا اظہار کیا۔اور شیخ کو اختیارات بھی سونپ دیئے۔شیخ علی متقی رحمہ اللہ نے بہت سے اصلاحات فرمائی،لیکن کچھ عرصہ کے بعد دیکھا کہ ارکان سلطنت ان سے ناراض ہیں حکم عدولی کر رہے ہیں رشوت کا دور شروع ہو رہا ہے۔اور محمود شاہ بھی شیخ سے اعراض کر کے ارکان سلطنت کا ساتھ دے رہا ہے۔یہ حالات دیکھ کر شیخ مایوس ہو کر مکہ مکرمہ لوٹ آئے۔

خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت

شیخ متقی رحمہ اللہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان کے ایک شاگرد سے منقول ہے کہ میں نے شیخ کی زندگی ہی میں رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا جبکہ وہ خود مکہ معظمہ میں تھے۔میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ میرے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جو میں کر سکوں،تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ بس تم شیخ علی متقی کی اتباع کرتے رہو،ان کے اعمال وافعال کا ملاحظہ کر کے ان کی پیروی کرو،اس خواب میں بڑی فضیلت کی بات یہ ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے علی متقی رحمہ اللہ کو شیخ کا لقب دیا۔

علامہ حضرمی رحمہ اللہ نے "النور السافر" میں لکھا کہ شیخ علی متقی بہت پرہیزگار تھے،عبادات میں انتہائی محنت کرنے والے تھے۔گناہوں کے کاموں سے بہت اجتناب کرنے والے،ایک دفعہ ۲۷ رمضان المبارک شب جمعہ کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی،تو عرض کیا کہ اس زمانہ میں لوگوں میں افضل کون ہے؟ تو آپ نے شیخ متقی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "تم ہو" عرض کیا پھر کون ہے؟ تو فرمایا کہ ہندستان میں محمد بن طاہر ہیں۔

مناقب پر لکھی ہوئی کتاب

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے حالات زندگی پر مشتمل ایک بہت عمدہ کتاب،علامہ عبدالقادر فاکہی رحمہ اللہ نے لکھی: "القول النقی فی مناقب المتقی"،جس میں آپ کے پورے حالات زندگی کو جمع کیا گیا۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کی بعض کتب کے مقدمہ میں شیخ کے حالات پر ایک عبارت ہے اس کو بعینہ یہاں نقل کی جائے تا کہ اہل علم اس سے استفادہ کر سکے:

قال: بسم الله الرحمن الرحيم، الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين، أما بعد فيقول الفقير الى الله تعالىٰ على بن حسام الدين الشهير بالمتقى انه خطر فى خلدى أن أبين للأصحاب من أول أمرى الى آخره، فاعلموا رحمكم الله أن الفقير لما وصل عمرى الى ثمان سنين جاء فى خاطر والدى رحمه الله أن يجعلنى مريدا لحضرة الشيخ باجن، قدس الله سره! فجعلنى مريدا، وكان طريقه طريق السماع وأهل الذوق والصفاء، فبايعنى على طريق المشايخ الصوفية، وأخذت عنه وأنا ابن ثمان سنين، ولقننى الذكر الشيخ عبدالحكيم بن الشيخ باجن، قدس سره! وكنت فى بداية أمرى أكتسب بصنعة الكتاب لقوتى وقوت عيالى وسافرت الى البلدان، فلما وصلت الى الملتان صحبت الشيخ حسام الدين وكان طريقه طريق المتقين فصحبته ماشاء الله، ثم لما

وصلت الی مكة المشرفة صحبت الشيخ أبا الحسن البكری الصديقی قدس الله سره، وكان له طريق التعلم والتعليم، وكان شيخا عارفا كاملا فی الفقه والتصوف، فصحبت ماشاء الله ولقننی الذكر وحصل لی من هذين الشيخين الجليلين. عليهما الرحمة والغفران. من الفوائد العلمية والذوقية التی تتعلق بعلوم الصوفية، فصنفت بعد ذلك كتبا ورسائل، فأول رسالة صنفتها فی الطريق سميتها "تبيين الطريق الی الله تعالیٰ" وآخر رسالة صنفتها سميتها" غاية الكمال فی بيان أفضل الأعمال" فمن من الطلبة حصل منهما رسالة ينبغی له أن يحصل الأخری ليلازم بينهما فی القصد، انتهیٰ، قال الحضرمی: وبالجملة فما كان هذا الرجل الا من حسنات الدهر، وخاتمة أهل الورع، ومفاخر الهند، وشهرته تغنی عن ترجمته، وتعظيمه فی القلوب يغنی عن مدحته انتهی.

تصانیف:...... شیخ علی متقی رحمہ اللہ کی تصانیف بھی بہت ہیں، چھوٹی اور بڑی ملا کر تقریبا ۱۰۰ ہونگی، سب سے پہلی تصنیف ''تبیین الطریق الی اللہ تعالیٰ'' دوسرے رسالہ کا نام ''غایۃ البیان فی أفضل الاعمال'' رکھا۔ سب سے مشہور کتاب ''کنز العمال فی سنن الاقوال والاعمال'' ہے، جس کا تذکرہ ہم مستقل عنوان کے تحت کریں گے۔

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے بارے میں علماء کرام کی آرا

علامہ شعرانی رحمہ اللہ نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں لکھا ہے کہ ۹۴۵ھ میں، میں ان کے پاس تھا، وہ میری طرف دیکھتے رہے اور میں ان کی طرف دیکھتا رہا وہ، بہت بڑے علم والے تھے، زاہد، متقی پرہیزگار تھے، جسم کے لحاظ سے دبلے پتلے تھے، نہایت کم گو، عزلت پسند، اس زمانہ میں پیرانہ سالی کی وجہ سے وہ گھر سے صرف حرم پاک نماز جمعہ کے لیے نکلتے۔ اور صفوف کی ایک جانب کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے۔ پھر تیزی کے ساتھ گھر واپس لوٹ جاتے۔

واقعہ:...... ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ مجھے اپنے گھر لے گئے، تو میں نے وہاں اللہ والوں کی ایک جماعت دیکھی کہ ہر فقیر اپنی مخصوص جگہ بیٹھا ہوا ہے، کوئی تلاوت میں مشغول ہے تو کوئی ذکر و شغل میں۔ کوئی مراقبہ میں ہے، کوئی علمی کتاب کا مطالعہ کر رہا ہے، مکہ معظمہ میں میں نے اس جیسا منظر نہیں دیکھا اس وقت ان کے پاس کئی تالیفات تھیں، ایک علامہ سیوطی کی، جامع الصغیر کی ترتیب (۲) مختصر النہایہ فی اللغۃ

اور مجھے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا قرآن کریم کا نسخہ دکھایا ایک ورق میں پورا قرآن تھا، ہر سطر میں، چوتھائی پارہ لکھا ہوا تھا۔ پھر مجھے چاندی کا ایک درہم دیا اور فرمایا کہ آپ اس شہر میں اسکو خرچ کریں پھر میں پورے موسم حج میں، اس کو خرچ کرتا رہا اور بہت مال خرچ کیا کس طرح کیا وہ ناقابل بیان ہے۔

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے علمی کارناموں میں سب سے بڑا کارنامہ یہ کتاب ہے، جس میں احادیث مبارکہ کے گرانقدر مجموعہ کو سنن کی ترتیب پر جمع فرمایا، اسکی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ اصل کتاب تو یہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی ہے۔ امام سیوطی رحمہ نے تمام احادیث کو یکجا کرنے کی غرض سے ایک تالیف کرنے کا ارادہ فرمایا، جس کا نام ''الجامع الکبیر'' رکھا جو اسی نام سے آج بھی موجود ہے۔ اس میں صرف آپ علیہ السلام کی قولی احادیث کو الفبائی ترتیب پر مرتب فرمایا ہے وہ احادیث جن میں سبب حدیث یا کوئی سوال یا افعال کا تذکرہ بھی ہے اسے علیحدہ طور پر لکھا۔ پہلی قسم کو قسم الاقوال دوسری قسم کو قسم الافعال کا نام دیا۔ قسم الافعال کی ترتیب مسانید صحابہ کی ترتیب پر رکھی، پہلے خلفاء اربعہ کی مسانید پھر عشرہ مبشرہ اس طرح پھر باقی صحابہ

امام سیوطی رحمہ اللہ نے اسی جامع الکبیر کی قسم الاقوال سے مختصر احادیث کا انتخاب فرمایا۔ اور اسے ''جامع صغیر'' کا نام دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد اسی ''جامع صغیر'' پر استدراک کر کے ''زوائد الجامع'' کے نام سے کتاب لکھی، اسکی ترتیب بھی ''جامع صغیر'' کی ترتیب پر تھی۔

علامہ علی متقی رحمہ اللہ کی بہترین کوشش

۱..... علامہ متقی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے ''جامع صغیر'' اور ''زوائد جامع صغیر'' کی احادیث کو فقہی ترتیب دے کر ایک کتاب بنا دیا اس کا نام ''منہج العمال فی سنن الاقوال'' رکھا۔

۲..... پھر متقی رحمہ اللہ کو خیال ہوا کہ جو احادیث قسم الاقوال سے سیوطی رحمہ اللہ نے ''جامع صغیر'' میں نقل نہیں کیں انہیں بھی فقہی ترتیب دے کر اس کا نام ''الاکمال منہج العمال'' رکھا۔ اس طرح امام متقی کی دو کتابیں ہو گئیں:

(۱)..... منہج العمال جس میں جامع صغیر اور زوائد کی احادیث فقہی ترتیب پر تھیں۔

(۲)..... الاکمال جس میں قسم الاقوال کی بقیہ احادیث کو فقہی ترتیب دی۔

۳..... بعد میں علامہ متقی نے ان دونوں کتابوں کو ملا کر ایک تیسری کتاب بنا دی لیکن ان دنوں میں امتیاز برقرار رکھا، منہج العمال کی احادیث کو پہلے ذکر فرمایا اور بقیہ احادیث کو بعد میں الاکمال کے نام کے تحت ذکر فرمایا۔ اور مجموعے کا نام ''غایۃ العمال فی سنن الاقوال'' رکھا۔

اس طرح جامع کبیر کی قسم الاقوال کی تمام احادیث کی فقہی ترتیب حاصل ہو گئی، علامہ متقی نے پھر قسم الافعال کو بھی فقہی ترتیب دے دی اس طرح پچھلی تمام کتابوں کو ملا کر ایک کتاب بن گئی، جس کی ترتیب اسی طرح ہوئی سب سے پہلے منہج العمال کی احادیث، پھر الاکمال کی پھر قسم الافعال کی، اس طرح پوری جامع کبیر کی احادیث مع بہت سی زائد حدیثوں کے، فقہی ترتیب کے ساتھ ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' کے نام سے معرض وجود میں آ گئی۔ وللہ الحمد۔

کنز العمال کے بارے میں علماء کے اقوال

۱..... شیخ چلپی رحمہ اللہ:

شیخ چلپی رحمہ اللہ نے ''کشف الظنون'' میں علامہ سیوطی رحمہ کی جمع الجوامع (جامع صغیر) کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا: '' کہ شیخ علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین ہندی رحمہ اللہ جو ''متقی'' کے نام سے مشہور ہیں، انہوں نے ''الجامع الکبیر'' کو اسی طرح مرتب فرمایا جس طرح جامع الصغیر کو مرتب فرمایا ہے۔ اور اس کا نام کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' رکھا۔ اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ ائمہ حدیث کی مرتب کردہ بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کر کے احادیث کو حاصل کیا۔ انہوں نے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع کیا اس سے زیادہ کسی نے جمع نہیں کیا۔
نزهة الخواطر

۲..... عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ:

علامہ عبدالحق بن سیف اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے ''اخبار الاخیار'' میں لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن بکری شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ علامہ سیوطی کا سارے جہاں پر احسان ہے اور علامہ متقی رحمہ اللہ کا سیوطی پر احسان ہے۔ نزهة الخواطر

۳..... امام کنانی رحمہ اللہ:

امام کنانی متوفی ۱۳۴۵ھ فرماتے ہیں: ''امام سیوطی رحمہ اللہ کی جامع کبیر کا تکملہ جمع الجوامع ہے، اس میں انہوں نے تمام احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا علاوہ ازیں وہ تکمیل سے قبل انتقال فرما گئے۔
پھر اس کتاب کو شیخ علاء الدین المتقی ہندی رحمہ اللہ نے فقہی ترتیب دی۔ الرسالة المستطرفة ۱۴۹

۴..... حاجی خلیفہ:

امام سیوطی رحمہ اللہ نے مقدمہ میں ذکر فرمایا کہ انہوں نے تمام احادیث کو جمع کر دیا لیکن تمام احادیث کے احاطہ کا دعویٰ، بعید از قیاس ہے کیونکہ تمام روایات تک رسائی ناممکن بات ہے۔ کشف الظنون ۱۱/۴۶۹

۵..... احمد عبدالجواد:

احمد عبدالجواد نے لکھا کہ امام سیوطی کی ''الجامع الکبیر'' احادیث نبوی ﷺ کا سب سے بڑا مجموعہ ہے، احادیث کا اتنا بڑا مجموعہ کہیں اور نہیں ہے۔ جس نے امام سیوطی کی جامع کا مطالعہ کر لیا گویا اس نے احادیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کر لیا۔ مقدمه جامع کبیر

۶..... وفات حسرت آیات:

بہر حال علامہ علی متقی ''جو بیک وقت ظاہری و باطنی دونوں طرح کے علوم کے امین تھے، ماہ جمادی الاولیٰ ۹۷۵ھ بروز منگل بوقت سحر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے، مکہ مکرمہ میں انتقال ہوا وہیں جنت المعلاۃ میں، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی قبر کے قریب پہاڑی کے دامن میں دفن ہوئے۔

دونوں حضرات کی قبروں کے درمیان بند راستہ ہے ایک ایسی جگہ میں، جسے "ناظر الخیش" کہا جاتا ہے، کل عمر مبارک ۸۷سال یا نوے برس تھی۔

اللهم اغفر له وارحمه وعافيه وادخله فی جنات النعیم برحمتک یاارحم الراحمین.

الجامع الکبیر، اور کنز العمال کا ماخذ:

علامہ شیخ علی متقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام سیوطی کی ایک تحریر مجھے ملی ہے، جس میں مذکور ہے:

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

اس فہرست میں ان کتب کا تذکرہ ہے جن کا میں نے جمع الجوامع کی تالیف کے وقت مطالعہ کیا، یہ فہرست اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اگر کتاب مکمل ہونے سے پہلے موت آگئی تو کوئی دوسرا شخص اس کتاب کو میرے طریقہ پر مکمل کر سکے جب ان کو میری کتب کے مراجع کا علم ہوگا تو وہ ان کے علاوہ دیگر کتب کے مطالعہ سے مستغنی ہوگا۔

صحاح ستہ ہیں اور ان کے علاوہ کتب یہ ہیں:

۱.....موطا امام مالک

۲..... مسند شافعی

۳..... مسند الطیالسی

۴..... مسند احمد

۵..... مسند عبدبن حمید

۶..... مسند الحمیدی

۷.....مسند ابی عمران العدنی

۸..... معجم البغوی

۹..... معجم ابن قانع

۱۰..... فوائد سمویہ

۱۱.....المختارہ للضیاء مقدسی

۱۲.....طبقات ابن سعد

۱۳..... تاریخ دمشق لابن عساکر

۱۴..... معرفة الصحابة للباوردی

۱۵.....المصاحف الباوردی

۱۶..... فضائل قرآن لابن الضریس

۱۷.....الزهد لابن مبارک

۱۸.....الزهد لهناد سری

۱۹.....المعجم الکبر للطبرانی

۲۰.....المعجم الاوسط للطبرانی

۲۱.....المعجم الصغیر للطبرانی

۲۲.....مسند ابی یعلی

۲۳..... تاریخ بغداد للخطیب

۲۴.....الحلیة لابی نعیم

۲۵.....الطب النبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۶.....فضائل الصحابہ لابی نعیم

۲۷.....کتاب الھدی لابی نعیم

۲۸..... تاریخ بغداد لابن نجار

۲۹.....الالقاب للشیرازی

۳۰.....الکنی لابی احمد الحاکم

۳۱..... اعتلال القلوب للخرائطی

۳۲..... الابانة لابی نصر عبداللہ بن سعید ابن حاتم السجزی

۳۳..... الافراد للدار قطنی

۳۴..... عمل الیوم واللیلة لابن السنی

۳۵.....الطب النبوی لابن السنی

۳۶.....العظمة لابن الشیخ

۳۷.....الصلاۃ لمحمد مروزی

۳۸..... نوادرالاصول للحکیم ترمذی

۳۹..... الامالی لابی القسام الحسین بن ھبة اللہ ابن صبری

۴۰.....ذم الغیبة لابن ابی الدنیا

۴۱..... ذم الغضب لابن ابی الدنیا

۴۲.....المستدرک لابی عبدالحاکم

۴۳..... السنن الکبریٰ للبیھقی

۴۴..... شعب الایمان للبیھقی

۴۵.....المعرفة للبیھقی

۴۶..... البعث للبیھقی(۴۷) دلائل النبوۃ للبیھقی

۴۸..... الاسماء والصفات للبیھقیؒ

۴۹..... مکارم الاخلاق للخرائطی

۵۰..... مساوی الاخلاق للخرائطی

۵۱.....مسندالحارث لابی اسامہ

۵۲ ......مسندابی بکربن ابی شیبه

۵۳......مسندمسدد

۵۴......مسنداحمدبن منیع

۵۵...... مسنداسحاق بن راهویه

۵۶......صحیح ابن حبان

۵۷......فوائدتمام الخلیعات(۵۸) الغیلانیات

۵۹......المخلصیات البجلاء للخطیب

۶۰......الجامع للخطیب

۶۱...... مسندالشباب القضاعی

۶۲......تفسیر ابن جریر

۶۳......مسند الفردوس للدیمی

۶۴......مصنف عبدالرزاق

۶۵......مصنف ابن ابی شیبه

۶۶ الترغیب فی الذکر لابن شاهین، انتهی.

❁❁❁❁❁

کنز العمال کے متعلق ایک جامع تبصرہ

''کنز العمال'' کے بارے میں علماء کاملین اور محدثین کے اقوال سے واضح ہوا کہ یہ ذخیرہ احادیث کا ایک عظیم مجموعہ ہے۔ امت کے ایک بڑے طبقہ نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ بلکہ یوں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ بعد کے مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا ہر ایک کسی نہ کسی درجہ میں ''کنز العمال'' سے ضرور استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے دور کی کوئی بھی دینی کتاب کنز العمال کی روایات سے خالی نہیں کہیں نہ کہیں کنز العمال کا حوالہ ضرور ہوگا۔

یہ اس کتاب کی قبولیت کی علامت ہے احادیث رسول اللہ ﷺ کا یہ عظیم ذخیرہ اس قدر قابل قبول ہونے میں امت مسلمہ کے دو عظیم محسن علامہ سیوطی اور علامہ علی متقی رحمہ اللہ کے اخلاص وتقوی کا اس میں بڑا دخل ہے جیسا کہ پہلے ان خداترس عظیم ہستیوں کے حالات سے اندازہ ہوا کہ انہوں نے امت مسلمہ کی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرنے میں انتہائی کوشش کی، ان کی پوری کوشش رہی کہ امت ظاہری علوم کے ساتھ باطنی علوم سے بھی آراستہ ہو جائے انہوں نے اس کی خاطر ذخیرہ احادیث کا یہ مجموعہ تیار کیا اور امت محمدیہ ﷺ پر عظیم احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مزید قبولیت سے نوازے۔

باقی اس کتاب کی بعض احادیث پر سند کے لحاظ سے کلام ہے۔ لیکن فضائل، وعظ اور امثال وعبر کے متعلق ضعیف احادیث بھی چند شرائط کے ساتھ علماء کے نزدیک مقبول اور قابل تحمل ہوتی ہیں جیسا کہ اوپر تفصیل سے مذکور ہوا۔ اس لئے علماء امت کو حق ہے ان روایات پر سند کے اعتبار سے کس درجہ کا کلام ہو ملاحظہ فرما کر فیصلہ کریں۔

کنز العمال کا اردو ترجمہ

اب تک ذخیرہ احادیث کا یہ عظیم مجموعہ عربی زبان ہی میں تھا۔ اس کتاب سے براہ راست استفادہ بھی علماء ہی تک محدود تھا۔ اللہ تعالیٰ دارالاشاعت کراچی کے مالک جناب خلیل اشرف عثمانی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کروایا۔ یہ اردو دان طبقہ پر ان کا احسان ہے کہ یہ کام آٹھ نو سال کی محنت سے پایہ تکمیل کو پہنچا اور احادیث مبارکہ کی اس عظیم کتاب تک رسائی کو انہوں نے ممکن بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔

وضاحت:۔۔۔۔۔۔ باقی ترجمہ کے ساتھ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث کی مختصر تشریح بھی ہو جائے، تاکہ حدیث کا ترجمہ اور مفہوم دونوں واضح ہو جائیں، اس کے باوجود اگر کہیں ابہام رہ گیا ہو اور مطلب سمجھنے میں الجھن پیدا ہو رہی ہو تو ایسے مقام کو نشان زدہ کر کے مستند علماء کرام سے مطلب سمجھ لیا جائے۔ تاکہ غلط فہمی کی بنیاد پر کوئی خلاف واقعہ غلط بات رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو جائے۔

خصوصاً بعض باتیں خالص علمی نوعیت کی ہوتی ہیں ان کو سمجھنے کے لیے علم دین میں مہارت تامہ ضروری ہے، اس کے بغیر ان مقامات کو سمجھنا دشوار ہوتا ہے، ایسے مواقع خاص طور پر قابل توجہ ہیں تاکہ ان کو اپنے فہم سے سمجھنے کی بجائے قابل اعتماد علماء کی طرف رجوع کیا جائے۔

سعادت کی بات

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم نے کنز العمال کے اردو میں ترجمہ کے ارادے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور خود اپنے ہاتھ سے ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ بھی فرمایا اور اس کام کی تکمیل کے لیے دعاء بھی فرمائی۔ اب ان کی دعاؤں کی برکت سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

ترجمہ کرنے والے علماء کی جماعت

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ ترجمہ کا یہ عظیم کام علماء کی ایک جماعت کی محنت سے پایہ تکمیل کو پہنچا ہے اور انہوں نے ایک جگہ بیٹھ کر یہ ترجمہ نہیں کیا بلکہ مختلف شہروں کے رہنے والے علماء نے ملکر یہ کام انجام دیا ہے۔ اصل کتاب سولہ جلدوں پر مشتمل ہے کسی کے حصے میں ایک جلد آئی کسی کے حصے میں دو ایسا بھی ہوا کہ کسی کے حصہ میں تین جلدیں آئیں میں نے دو جلدوں کے ترجمہ کے علاوہ تمام جلدوں پر ممکنہ حد تک نظر ثانی کی اور عنوانات کا اضافہ کیا۔ بعض مقامات کے ترجمہ میں معمولی ردوبدل بھی کیا۔ اب یہ سولہ حصے آٹھ جلدوں میں چھپ کر منظر عام پر آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ اصل کتاب کی طرح اس ترجمہ کو بھی امت کے حق میں نافع بنائے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین آمین.

العبد احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ
خادم افتاء و تدریس
جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی
۴ رجب ۱۴۳۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحب کنز العمال علی متقی الھندی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر احوال وآثار

از مولانا ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب زید مجدہم پروفیسر شعبہ علوم اسلامی وفاقی اردو یونیورسٹی

نام ونسب اور ابتدائی حالات:

آپ کا اسم گرامی علی بن حسام الدین بن عبد الملک بن قاضی خان ہے''المتقی'' آپ کا لقب، جبکہ قادری، شاذلی، مدینی، چشتی صوفیانہ مسلک ومشرب تھا۔

آبائی وطن ہندوستان کا مشہور علاقہ برہان پور تھا۔ برہان پور (دکن) میں ۸۸۵ھ ۱۴۸۰ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔

ابتدائی حالات کے مطابق صغر سنی میں جبکہ ان کی عمر صرف آٹھ سال تھی، شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت کے ولی کامل، حضرت شیخ باجن چشتی برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور ان کے حلقہ ارادت میں داخل کرایا۔

انہی ایام میں ان کے والد بزرگوار شیخ حسام الدین کا انتقال ہوگیا، والد کے انتقال کے بعد کچھ عرصے آغاز شباب میں کسب معاش کے لئے ملازمت اختیار کی تھوڑا بہت دنیا کا ساز وسامان جمع کیا، اسی اثناء میں عنایت حق اور ہدایت الٰہی کے جذبے نے شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جانب کھینچا، جس کی بناء پر متاع دنیا کی بے ثباتی وناپائیداری ان کی آنکھوں میں سماگئی۔

بعد ازاں موصوف نے اپنے شیخ عبد الحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر مشائخ چشتیہ کا خرقۂ خلافت زیب تن کیا۔

طلب علم کے لئے سفر:

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی فطرت میں چونکہ عزیمت، بلند ہمتی، تقوی وپرہیزگاری قدرت کی جانب سے ودیعت کی گئی تھی۔ اس بناء پر ان کی طبیعت رسمی مشیخت جو درویشان زمانہ کا ایک دستور بن گئی تھی، قائم نہ ہوئی، وہ مطلوب حقیقی اور مقصد اعلیٰ کے حصول کے درپے رہی۔

بعد ازاں موصوف اپنے وقت کے مشہور بزرگ، محدث اور عالم دین حضرت شیخ حسام الدین المتقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ملتان پہنچے، ان کی صحبت پائی جس کے بعد مسلسل دو سال ان کی صحبت میں حاضر رہ کر''تفسیر بیضاوی اور دیگر کتب پڑھیں۔

سیرت وکردار، اوصاف وکمالات:

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت تھی کہ کسی مسجد میں فروکش نہیں ہوتے تھے، مکان کرایہ پر لیتے اور اس میں قیام کرتے تھے، موصوف کی عادت تھی کہ دو تھیلے اپنے ساتھ رکھتے تھے، ایک تھیلے میں اشیائے خورد ونوش اور دوسرے تھیلے میں قرآن کریم اور سفر میں مطالعہ کے لئے چند ضروری کتابیں ساتھ رکھتے تھے۔

ان میں سے ایک کتاب''عین العلم''تھی، جس کے متعلق اپنے مریدوں کے لئے ان کی وصیت تھی کہ اس کتاب کو سفر وحضر میں اپنے ساتھ رکھو، یہ سالک راہ کے لئے کافی اور تمام کتابوں سے مستغنی کرنے والی ہے۔

موصوف اپنے ہمراہ پانی کا ایسا مشکیزہ رکھتے تھے کہ جس سے قضائے حاجت، کھانا پکانے، وضو کرنے اور پانی پینے کے بعد اتنا باقی رہتا تھا

کہ اگر غسل کی حاجت پیش آئے تو نہایا جاسکے اسے وہ اپنی کمر پر لاد لیتے تھے، صاف پانی سے پہلے برتن پاک صاف کرتے، پھر اپنے ہاتھ سے کھانا پکاتے تھے، آپ نے اللہ سے یہ عہد کیا ہوا تھا کہ اللہ کے سوا کسی غیر سے مدد نہیں مانگیں گے، جو کام خود کرنے پر قادر ہوں گے، وہ کسی اور سے نہیں لیں گے، بالفرض کسی کی احتیاج ہی پیش آجاتی تو پہلے اسے کچھ دیتے، پھر اسے کام کے لئے کہتے تھے۔

صفائی و پاکیزگی، یکسوئی اور یاد الٰہی میں صحرا نوردی کرتے، شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ سلوک و طریقت، طہارت و پاکیزگی نفس اور تزکیۂ باطن کے لئے جدوجہد میں مصروف رہا کرتے تھے۔ موصوف کا جسم و جثہ جوڑ اور ہڈیاں جو انسانی جسم میں اساس کی حیثیت رکھتی ہیں۔ نہایت مضبوط اور توانا تھیں، آخر عمر میں ریاضت و مجاہدہ اور کم خوری کے باعث ہڈیوں کا صرف ڈھانچا ہی رہ گیا تھا۔ اس زمانے میں کتابت گزر اوقات کا واحد ذریعہ تھی، خلق خدا کی صحبت سے گریزاں رہتے، کوئی ساتھ رہنے اور خدمت کرنے کی درخواست کرتا تو قبول نہیں کرتے تھے۔

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق صدر حسن جو شیخ موصوف حضرت شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کے خدمت گزاروں اور ارادت مندوں میں تھا، اسے موصوف نے مدتوں اپنے پاس جگہ دی، اس کی خدمت گزاری کو قبول نہ کیا، لیکن وہ آپ کا حقیقی ارادت مند اور سچا عاشق تھا، آپ کتنی ہی بے رخی کرتے، وہ حاضر خدمت رہتا، کئی مرتبہ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ اس سے چھپ گئے، جوتوں کے نشانات الٹے بنا کر دوسرے راستے پر چلے، تاکہ وہ نہ پاسکے کئی مرتبہ وہ آپ کو نہیں پاسکا، مگر وہ آپ کی طلب اور جستجو میں کسی نہ کسی جگہ پا ہی لیتا، آخر موصوف کو یقین کامل ہوگیا کہ یہ اللہ کا بھیجا ہوا ہے، پھر اسے اپنی خدمت میں رہنے کی اجازت دے دی۔

دیار ہند میں شیخ علی متقی کی شہرت و مقبولیت:

قیام ملتان کے بعد حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ہندوستان میں احمد آباد گجرات میں گزارا، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اس زمانے میں موصوف کی قبولیت اور شہرت کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ تشریف لے جاتے، خلق خدا ان کے پیچھے ہو جاتی، اور دیوانہ وار ان کے سامنے ایسے گرتی، جیسے پروانہ شمع پر گرتا ہے موصوف اپنے حجرے کا دروازہ بند کئے یاد الٰہی میں مصروف رہتے، کسی کو آنے کا راستہ اور موقع نہیں دیتے تھے، کوئی زیارت کے لئے حاضر خدمت ہوتا تو خدام اندر سے باہر آکر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے اس کی تسلی اور دل جوئی کی خاطر دعا کرتے اور بعد ازاں اسے رخصت کرتے تھے۔

صرف نماز کے اوقات میں آپ کی زیارت ہوتی تھی۔ موصوف کبھی کبھی فارغ اوقات میں جنگل کی طرف جاتے، نہر اور دریا کے کنارے ایک گوشے میں یاد الٰہی میں مصروف رہا کرتے تھے

تصنیف و تالیف کا آغاز:

احمد آباد میں قیام کے دوران ہی ایک روز ''تبیین الطریق'' کی تصنیف و تالیف کا خیال دل میں موجزن ہوا، یہ رسالہ شیخ موصوف کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔

مکۂ معظمہ کی جانب ہجرت اور مستقل اقامت:

والی گجرات سلطان بہادر کے دور حکمرانی تک آپ احمد آباد گجرات میں قیام پزیر رہے، لیکن جب ہمایوں نے ۹۴۱ھ/۱۵۳۴ء میں بہادر شاہ کو شکست دی تو آپ ہندوستان سے مکۂ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً ۳۵ برس تک قیام پذیر رہے۔ مکۂ معظمہ میں قیام کے دوران شیخ ابوالحسن الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ شہاب الدین احمد بن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ سے علم حدیث حاصل کیا، اور قادری شاذلی سلسلوں سے وابستہ

ہوگئے، اس حوالے سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

نامور علماء، محدثین اور صوفیاء کی خدمت میں حاضری:

''مکۂ معظمہ میں شیخ محمد بن محمد سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جواس عہد کے نامور بزرگ تھے، سلسلۂ قادریہ وسلسلۂ شاذلیہ کا جو شیخ نورالدین ابوالحسن علی حسن شاذلی پر منتہی ہوتا ہے اور سلسلۂ مدینیہ کا جو شیخ ابومدین شعیب مغربی تک پہنچتا ہے، حضرت علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے خرقۂ خلافت پہنا، مکۂ معظمہ میں اقامت اختیار کی، اور عالم کو طاعات، ریاضات ومجاہدات کے انوار سے منور کیا، دینی علوم کی اشاعت ومعارف کی فیض رسانی سے دنیا کو مستفید فرمایا، فن حدیث وتصوف میں کتابیں اور رسائل تصنیف کئے۔ ان کے آثار، تصانیف وتالیفات دیکھ کر اور ان کے کمال اور ورع وتقوی کے قصے سن کر عقل حیران ہوتی اور یقینی طور پر یہ فیصلہ کرتی ہے کہ یہ تمام باتیں بغیر توفیق الٰہی اور برکت خداوندی کے کمال مرتبت واستقامت اور رتبۂ ولایت پر ممتاز ہوئے بغیر انجام نہیں پاسکتیں۔''

قیام مکہ کے دوران شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ دومرتبہ گجرات (ہندوستان) تشریف لائے، اور وہاں کے حاکم سلطان محمود شاہ ثالث کو تلقین فرمائی کہ وہ شریعت اسلامی کو مکمل طور پر نافذ کرے۔

احادیث نبوی ﷺ سے تعلق ووابستگی:

حدیث نبوی ﷺ سے تعلق خاطر اور وابستگی کا یہ عالم تھا کہ موصوف اس کے درس وتدریس اور سنن واحادیث کی طلب اور جستجو میں ہمہ وقت مصروف عمل رہتے تھے، اس سلسلے میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

''شیخ متقی زیادہ تر رسالت مآب ﷺ کی سنن واحادیث کی جستجو میں مصروف رہتے تھے، حتی کہ زندگی کے آخری لمحات میں جب انسان کو بمقتضائے عادت بشری چلنا پھرنا اور حرکت کرنا بھی مشکل ہوجاتا ہے، شیخ موصوف جانکنی کے عالم میں اس مبارک عمل میں مشغول رہے، چنانچہ پرواز روح کے وقت تک موصوف نے ''جامع کبیر'' کا مطالعہ نہیں چھوڑا''۔

حدیث نبوی ﷺ سے قلبی تعلق اور شغف کا یہ عالم تھا کہ وفات سے چند لمحات قبل بھی آپ نے فرمایا: ''آخیر سانس تک کتب حدیث کا مقابلہ جاری رکھنا، حدیث کی کتابیں ہمارے سامنے سے نہ ہٹانا، آپ نے فرمایا! ''آخیر سانس کی نشانی یہ ہے کہ جب تک ہماری شہادت کی انگلی ذکر کے ساتھ حرکت کرتی رہے اور جب انگلی حرکت کرنا چھوڑ دے تو سمجھ لینا کہ روح پرواز کرگئی ہے، چنانچہ آخیر سانس تک یہی صورت دیکھنے میں آئی کہ شہادت کی انگلی مسلسل حرکت میں تھی، دوسرے کسی عضو میں حس وحرکت اور زندگی کا اثر نہیں رہا تھا مگر یہی ایک انگلی تھی کہ جو ذکر الٰہی کے ساتھ اس کی حرکت جاری تھی۔''

آپ کے زہد وتقوی، ذکر وفکر، علم وفضل، عشق رسول ﷺ اور اتباع سنت کی بناء پر بے شمار لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں مشغول ہوئے، ایک صوفی منش بزرگ، ولی کامل، متبحر عالم اور بلند پایہ محدث کی حیثیت سے حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا تقریباً نوے سال کی عمر میں بوقت سحر جمادی الاولی ۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء کو مکۂ معظمہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی تاریخ وفات ''قضی نحبہ'' سے نکلتی ہے، علاوہ ازیں ''شیخ مکہ'' اور ''متابعت نبی ﷺ'' سے بھی آپ کی تاریخ وفات نکلتی ہے۔

خواب میں زیارت رسول ﷺ سے شرف یابی اور بشارات نبوی ﷺ:

حضرت شیخ علی متقی کے عظیم مناقب میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ انہیں خواب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، یہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب اور جمعہ کی رات تھی۔ اس موقع پر انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس زمانے میں لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم ہو۔انہوں نے عرض کیا کہ پھر کون سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہندوستان میں محمد بن طاہر۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اسی رات حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوئے، انہوں نے بھی یہی خواب دیکھا، یہی سوال کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ یہی جواب عنایت فرمایا، بعدازاں شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ و مربی حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تا کہ ان کے سامنے اس خواب کا ذکر کریں۔اس موقع پر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا! تم نے بھی وہی خواب دیکھا ہے، جو میں نے دیکھا ہے۔

علامہ شعرانی ''طبقات الکبریٰ'' میں لکھتے ہیں:

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ خوف خدا رکھنے والے عابد و زاہد علماء میں سے تھے، میں ۹۴۷ھ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ نہایت کمزور اور نحیف بدن کے تھے، بکثرت بھوکا رہنے کے باعث ان کے جسم پر گوشت نظر نہیں آتا تھا، وہ بہت زیادہ خاموش مزاج اور تنہائی پسند تھے، اخیر عمر میں پیرانہ سالی اور کمزوری کے باعث وہ گھر سے نہیں نکلتے تھے، سوائے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے، جو وہ حرم شریف میں صفوں کے ایک جانب ادا کیا کرتے تھے، پھر نماز کے بعد تیزی سے واپس لوٹ جاتے تھے، میں ان کے گھر میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ فقرائے صادقین کی ایک جماعت کمرے کے چاروں طرف بیٹھی ہوئی تھی، ان میں سے ہر ایک یاد الٰہی میں مشغول تھا، ان میں سے کوئی تلاوت میں مصروف تھا، کوئی ذکر الٰہی میں بعض ان میں مراقبے میں مصروف تھے، جبکہ بعض حضرات علم کے مطالعے میں مشغول و منہمک تھے۔ مجھے مکۃ معظمہ میں شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کسی نے متاثر نہیں کیا۔

جلالت شان اور علمی مقام و مرتبہ:

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی منزلت اور جلالت شان کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ شیخ ابن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے بلند پایہ فقہاء و علماء میں سے تھے، اور مکۃ معظمہ میں ''شیخ الاسلام'' کے مرتبہ و منصب پر ممتاز تھے، وہ حضرت علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی دور کے اساتذہ میں سے تھے، اس کے باوجود حال یہ تھا کہ اگر انہیں کسی حدیث کے معنی سمجھنے میں توقف و تردد ہوتا تو وہ شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کسی کو بھیج کر دریافت فرماتے تھے کہ آپ نے ''جمع الجوامع'' کی تبویب میں اس حدیث کو کہاں رکھا ہے؟ یعنی یہ حدیث ''جامع الکبیر'' میں کہاں مذکور ہے، کس باب میں ذکر کی گئی ہے؟ تا کہ اس باب سے اس حدیث کے معنی سمجھے جا سکیں۔ وہ بارہا اپنے آپ کو ان کا حقیقی تلمیذ کہا کرتے تھے، اخیر عمر میں ان کے مرید ہوئے اور خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

علمائے حرمین کی نظر میں شیخ علی متقی کا مقام:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ''زاد المتقین'' میں رقمطراز ہیں:

''اس دور کے تمام اکابر و مشائخ مکہ حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آتے تھے، وہ آپ کے فضل و کمال کے معترف، عظمت شان و جلالت قدر پر متفق تھے، اس زمانے میں حجاز کے عوام و خواص جس طرح مشائخ سلف کو یاد کرتے تھے، اسی طرح انہیں یاد کرتے اور ان کا نام لیتے تھے''۔

موصوف مزید لکھتے ہیں: ''تصنیف کتب و اشاعت علوم سے قطع نظر، جس کی توفیق و سعادت بعض علمائے ظاہر کو بھی ہوتی ہے مگر ریاضات مجاہدات، کرامات، محاسن اخلاق، قابل تعریف اوصاف، رسوخ اعمال و افعال و استقامت احوال، شریعت کی پیروی، سنت کی اتباع، ظاہری و باطنی آداب کی نگہداشت، ورع و تقویٰ میں کمال احتیاط کے جو واقعات حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں، وہ ان کے حقیقی احوال

اور کمالات باطنی پر سب سے بڑی دلیل ہیں۔
شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان اور علمی مقام و مرتبے کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے معاصرین اور علمائے متاخرین تمام کے تمام آپ کی عظمت اور بلند مقام کے قائل نظر آتے ہیں۔ علامہ عبدالقادر العیدروسی نے ''النور السافر من اخبار القرن العاشر'' اور ابن العماد الحنبلی نے ''شذرات الذهب'' میں آپ کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا ہے؟

''كان من العلماء العاملين وعباد الله الصالحين، على جانب عظيم من الورع والتقوى والاجتهاد ورفض السوى، وله مصنفات عديدة، وذكر واعنه اخبارا حميدة رحمه الله تعالى''.

جبکہ علامہ عبدالحیٔ الحسینی نے ''نزهة الخواطر'' میں شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کو ''الشیخ الامام العالم الکبیر المحدث'' جیسے بلند القاب سے یاد کیا ہے۔
جبکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''زاد المتقین'' اور ''اخبار الاخیار'' میں آپ کے فضائل و مناقب، محاسن و کمالات، علمی مقام اور جلالت شان کا بہت مفصل، مبسوط اور جامع تذکرہ کیا ہے۔

چند مشہور اور نامور تلامذہ:

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ اور تلامذہ میں نامور علماء، محدثین، فقہاء اور صوفیائے کرام کے نام نظر آتے ہیں۔ آپ کے حلقۂ درس سے مستفید ہونے والوں کی ایک طویل فہرست ہے، جن میں محدث دیار ہند شیخ جمال الدین محمد بن طاہر محدث پٹنی رحمۃ اللہ علیہ (۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۵۲/۱۶۴۲ء) شیخ عبدالوہاب متقی، شیخ رحمت اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

مختلف اسلامی علوم پر گراں قدر تصانیف:

حضرت شیخ علی المتقی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات اور تصانیف کا دائرہ خاصا وسیع ہے، تفسیر، حدیث اور تصوف ان کے خاص موضوع رہے، موصوف دیار ہند کے کثیر التصانیف علماء میں سے ہیں۔
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:
''شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد رسائل اور کتابیں تصنیف کی ہیں، جو سالکان طریقت و طالبان آخرت کے لئے وقت کا بہترین سرمایہ اور درستی احوال کے لئے بہت معاون و مددگار ہیں، ان کی چھوٹی بڑی عربی تصنیفات و تالیفات کی مجموعی تعداد سو سے متجاوز ہے، ان کی سب سے پہلی تصنیف ''رسالہ تبیین الطرق'' اور دوسری ''مجموعہ حکم کبیر'' ہے۔ یہ بہت جامع کتاب ہے، جو کچھ تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے اس کا یہ خلاصہ اور آیات واحادیث واقوال مشائخ کی جامع ہے''۔
حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب قابل ذکر ہیں:

- ......البرهان الجلي في معرفة الولي
- ......البرهان في علامات مهدي آخر الزمان
- ......الفصول شرح جامع الاصول
- ......المواهب العلية في جمع الحكم القرآنية والحديثية
- ......ارشاد العرفان وعبارة الايمان
- ......النهج الاتم في ترتيب الحكم

- ۔۔۔۔۔الوسيلة الفاخرة في سلطة الدنيا والآخرة
- ۔۔۔۔۔الرق المرقوم في غايات العلوم
- ۔۔۔۔۔تلقين الطريق في السلوك لما الهمه الله سبحانه
- ۔۔۔۔۔جوامع الكلم في المواعظ والحكم
- ۔۔۔۔۔شؤن المنزلات
- ۔۔۔۔۔شمائل النبي صلى الله عليه وسلم
- ۔۔۔۔۔غاية العمال في سنن الاقوال
- ۔۔۔۔۔كنز العمال في سنن الاقوال والافعال
- ۔۔۔۔۔منهج العمال في سنن الاقوال
- ۔۔۔۔۔مختصر النهايه
- ۔۔۔۔۔نعم المعيار والمقياس لمعرفة مراتب الناس
- ۔۔۔۔۔هداية ربي عند فقد المربي

''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال''

ایک عظیم علمی کارنامہ:

''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' حضرت شیخ علی متقی رحمہ اللہ کا عظیم علمی اور دینی کارنامہ ہے، احادیث نبوی کے اس مبسوط، جامع اور مقبول ومعتمد اول کتاب کو ہر دور میں عظمت ومقبولیت اور شہرت حاصل رہی ہے۔ یہ احادیث نبوی ﷺ کا جامع ترین وہ عظیم مجموعہ ہے جسے شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) کی شہرۂ آفاق کتاب ''جمع الجوامع'' جسے ''الجامع الکبیر'' اور ''جامع المسانید'' کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، فقہی ابواب پر مرتب کیا، جس کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔

''حق بات یہ ہے کہ اس کتاب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں کیسا کام کیا اور کیا خدمات انجام دی ہیں۔ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سنن واحادیث کے معانی، اس کے ادراک وترتیب اور الفاظ کے سمجھنے میں انہیں کیسی بصیرت حاصل تھی۔

موصوف مزید لکھتے ہیں: ''بعد ازاں شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ایک انتخاب کیا، جس میں بیشتر مکررات کو حذف کیا، جس سے وہ نہایت درجہ واضح ومنقح کتاب بن گئی ہے''۔

دسویں صدی ہجری کے مشہور محدث شیخ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عالم پر احسان ہے، انہوں نے ''جمع الجوامع'' جیسی جامع اور مبسوط کتاب لکھ کر احادیث نبوی ﷺ کے ذخیرے کو یکجا مرتب اور مدون کر کے عظیم خدمت انجام دی۔ جبکہ علامہ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر احسان ہے کہ انہوں نے ''کنز العمال'' جیسی مقبول ومعتمد اول کتاب مدون فرمائی۔

”جمع الجوامع“ کنز العمال کا بنیادی ماخذ ومرجع

”کنز العمال“ کی عظمت واہمیت جاننے کے لئے اس کے اصل منبع ومصدر ”جمع الجوامع“ کی عظمت واہمیت سے واقفیت ضروری ہے۔

”جمع الجوامع“ کے مؤلف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نامور مؤلف، بلند پایہ مفسر محدث، فقیہ، ادیب، شاعر، مورخ اور لغوی ہی نہ تھے بلکہ اپنے عہد کے مجدد بھی تھے، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نویں صدی ہجری کے بعد سات علوم (۱) تفسیر (۲) حدیث (۳) فقہ (۴) نحو (۵) معانی (۶) بیان (۷) علم بدیع جن میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو اجتہاد کا دعوی تھا، اسلامی دنیا کی کسی زبان میں ایسی کوئی کتاب نہیں مل سکے گی، جس میں سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کتاب کا حوالہ موجود نہ ہو۔ علامہ موصوف کی شخصیت افادۂ علمی، وسعت نظر، کثرت معلومات، کثرت تالیفات اور استحضار علم میں مثالی شخصیت اختیار کر گئی تھی۔

میرے والد گرامی معروف محقق مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی ”تذکرۂ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ“ میں لکھتے ہیں: ”مشرق ومغرب میں کہیں کسی زبان میں آج کوئی بڑے سے بڑا دانش ور و محقق جو اسلامی علوم، حدیث، تفسیر، فقہ، اصول، رجال، سیر، نحو ولغت اور اسلامی تاریخ کسی موضوع پر قلم اٹھائے، اسے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات سے استفادہ کئے بغیر چارہ نہیں، یہ ان کا ایسا علمی فیضان ہے جو کم ہی کسی کو نصیب ہوا ہے“۔

کتب حدیث میں ”جمع الجوامع“ کا مقام ومرتبہ

مختلف اسلامی علوم پر ساڑھے پانچ سو سے زائد کتب کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تالیفات میں ”جمع الجوامع“ کو کیا مقام ومرتبہ حاصل ہے؟ اس کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ ”جمع الجوامع“ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات میں علمی شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے، موصوف نے اس کے سوا اگر کوئی اور کتاب نہ لکھی ہوئی تو تنہا یہ ایک کتاب ہی ان کی شہرت وبقا اور جلالت علمی کے لئے کافی تھی۔ ”جمع الجوامع“ امت مسلمہ پر ان کا بہت بڑا احسان ہے۔

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

خود شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

"انی وقفت علی کثیر ممادونه الائمة من کتب الحدیث، فلم ارفیها اکثر جمعا ولا اکبر نفعا من کتاب "جمع الجوامع" الذی الفه الامام العلامة عبد الرحمن جلال الدین السیوطی رحمة الله علیه سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه حیث جمع فیه من الاصول الستة وغیرها الآتی ذکرها عند رموز الکتاب وأودع فیه من الاحادیث الوفا ومن الآثار صنوفا واجاده مع کثرة الجدوی وحسن الافادة".

ائمہ فن حدیث نے جو بہت سی کتابیں مدون کی ہیں، ان پر میری نظر ہے، میں نے ان میں سے ”جمع الجوامع“ جسے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالی ان کی قبر کو ٹھنڈا رکھے اور جنت میں انہیں اعلی مقام عطا فرمائے، اس میں صحاح ستہ اور دوسری کتابیں جن کی علامتیں انہوں نے بتائیں ہیں، سب ہی جمع کر دی ہیں، اس میں مختلف اصناف کی ہزار ہا احادیث وآثار یکجا کیے ہیں کتاب کو خوب سے خوب تر اور مفید بنایا ہے۔ اس کتاب کی جامعیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ علامہ سیوطی نے پچاس سے زیادہ حدیث کی کتابوں سے اسے مرتب کیا ہے، اور کوئی موضوع حدیث اس میں نقل نہیں فرمائی۔

''جمع الجوامع'' کی انفرادیت اور عظمت ومقبولیت:

جبکہ حافظ سید عبدالحی کتانی ''فہرس الفہارس والاثبات'' میں لکھتے ہیں

''علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی اہم اور عظیم تالیفات میں سے جو مسلمانوں پر ان کے عظیم احسانات میں سے ہے ان کی کتاب جامع صغیر ہے، اور اس سے زیادہ مبسوط 'جامع کبیر' ''جمع الجوامع'' ہے، جس میں ہزاروں کی تعداد میں احادیث نبویہ ﷺ کو حروف معجم پر مرتب کیا ہے اور یہی دونوں وہ واحد معجم ہیں جو آج مسلمانوں میں متداول اور رواج پذیر ہیں۔

جن سے وہ نبی اکرم ﷺ کے فرامین کو پہچانتے ہیں۔ ان کی تخریج کرنے والوں کو جانتے، احادیث کے مرتبہ ومقام کا فی الجملہ علم حاصل کرتے ہیں۔

علامہ شیخ صالح عقیلی نے اپنی کتاب ''العلم الشائخ'' میں اظہار حیرت کے بعد لکھا ہے کہ کوئی بھی محدث رسول اللہ ﷺ کی تمام احادیث یکجا جمع کرنے کے درپے نہیں ہوا، یہ سعادت شاید اللہ تعالیٰ نے بعض متاخرین علماء کے لیے مقدر فرمائی تھی، اس نے یہ اعزاز وشرف علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کو بخشا۔ اور انہی کو اس کا اہل بنایا، اس اہم کام میں ان کا کوئی سہیم وشریک قریب دکھائی نہیں دیتا۔

جیسا کہ علامہ سیوطی اپنی کتاب ''جمع الجوامع'' میں نمایاں نظر آتے ہیں۔

جمع الجوامع کی وجہ تسمیہ اور سال تالیف:

''کنز العمال کا بنیادی ماخذ'' جمع الجوامع'' حدیث کی مبسوط کتابوں کی جامع ہے، اس لیے یہ ''جمع الجوامع'' اور ''جامع کبیر'' کے نام سے بھی موسوم ہے۔ بعض قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تالیف کا آغاز ۹۰۴ھ میں اور اختتام ۹۱۱ھ تک ہوا جو علامہ سیوطی کا سن وفات ہے۔ اس کی ترتیب وتدوین کا کام جاری رہا۔

''جمع الجوامع'' دو حصوں میں منقسم ہے، پہلے حصے میں قولی حدیثوں کو جمع کیا گیا ہے اور دوسرے حصے میں احادیث فعلی وغیرہ کا بیان ہے، علامہ سیوطی آغاز مقدمہ میں رقمطراز ہیں:

''جمع الجوامع کی قولی حدیثوں کا حصہ جن میں ہر حدیث کے اول لفظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے احادیث کو نقل کیا گیا ہے کام پایۂ تکمیل کو پہنچا تو میں نے باقی حدیثوں کو جو اس شرط سے خالی تھیں یا قول وفعل دونوں کی جامع تھیں، یا سبب مراجعت وغیرہ پر مشتمل تھیں، انہیں جمع کرنا شروع کیا تاکہ یہ کتاب تمام موجود حدیثوں کی جامع بن جائے۔

احادیث نبوی ﷺ کا گراں قدر مجموعہ:

اس کتاب میں حافظ سیوطی نے تمام احادیث نبوی ﷺ کے حصر واستیعاب کا ارادہ کیا ہے، موصوف فرماتے ہیں:

''قصدت فی جمع الجوامع الاحادیث النبویة باسرھا.''

میرا ارادہ تمام احادیث نبویہ کو ''جمع الجوامع'' میں جمع کرنا ہے۔ شیخ عبدالقادر شاذلی رحمہ اللہ المتوفی ۹۳۵ھ دیباچہ ''المجامع'' میں علامہ سیوطی سے روایت کرتے ہیں:

یقول اکثر مایوجد علی وجه الارض من الاحادیث النبویة القولیة والفعلیة مأتاالف حدیث ونیف فجمع المصنف منها مأة ألف حدیث فی هذا الکتاب یعنی ''الجامع الکبیر''.

موصوف فرماتے ہیں: روئے زمین پر زیادہ سے زیادہ جو قولی اور فعلی حدیثیں پائی جاتی ہیں، وہ دو لاکھ سے متجاوز ہیں، علامہ سیوطی نے ان

میں سے ایک لاکھ حدیثیں اس کتاب یعنی "جامع کبیر" (جمع الجوامع) میں جمع کی ہیں۔

کنز العمال کی عظمت واہمیت:

"جمع الجوامع" کی عظمت واہمیت اور جامعیت وافادیت اپنی جگہ مسلم ہے تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کی ترتیب ہرگز ایسی نہ تھی جس سے ہر خاص وعام کو پورا پورا فائدہ ہوسکتا، اس سے وہی حضرات مستفید ہوسکتے تھے اور ہوسکتے ہیں جنہیں متعلقہ حدیث کے راوی کا نام معلوم ہو، یا حدیث کا ابتدائی جزء یاد ہو، اس کے برعکس جنہیں ان باتوں کا علم نہیں، وہ کما حقہ کتاب کے استفادے سے قاصر ہیں۔ اس امر کا کما حقہ احساس ان کے معاصر عارف ہندی ومسند حرم شیخ علی المتقی کو ہوا، چنانچہ انہوں نے "جمع الجوامع" کو ابواب فقہ پر مرتب کیا۔

کنز العمال کی فقہی اسلوب میں تبویب وتدوین:

شیخ علی المتقی "کنز العمال" کی فقہی انداز میں تبویب وتدوین کا سبب بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"لکن عاریا عن فوائدجلیلة (منها) ان من اراد ان یکشف منه حدیثا وهو عالم بمفهومه لایمکنه الا ان حفظ رأس الحدیث ان کانا قولیا اور اسم راویه ان کان فعلیا ومن لا یکون کذلک تعسر علیه ذلک.

ومنها ان من اراد ان یحفظ ویطلع علی جمیع احادیث البیع مثلا واحادیث الصلوة او الزکوة او غیرها، لم یمکنه ذلک ایضا، الا اذا قلب جمیع الکتاب ورقة ورقة وهذا ایضا عسیر جدا.

لیکن (جمع الجوامع) اہم فوائد سے خالی تھی، منجملہ ان کے یہ کہ جو کسی حدیث کے مفہوم سے واقف ہو اور وہ اسے تلاش کرنے کا خواہشمند ہو تو اس کے لیے اس متعلقہ حدیث کا نکالنا ممکن نہیں، ہاں اگر اسے اس حدیث قولی کا وہ کلمہ جس کی اسے تلاش ہے، یاد ہو، یا راوی کا نام اگر وہ حدیث فعلی ہے، تو پھر اس کی تلاش مشکل نہیں۔ اور جسے یاد نہ ہو اس کے لیے تلاش کرنا بہت مشکل ہے۔

انہی فوائد میں سے یہ ہے کہ جو یہ چاہے کہ خرید وفروخت، نماز یا زکوۃ وغیرہ کی تمام احادیث کا احاطہ کرے اور وہ ان سے واقف ہو تو اس کے لیے بھی یہ ممکن نہیں، مگر اس صورت میں کہ وہ (بالاستیعاب) پوری کتاب اور مکمل جلدوں کی ورق گردانی کرے اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کی بناء پر شیخ علی متقی نے "جمع الجوامع" کے پہلے حصے "جامع صغیر" کو ابواب فقہ پر مرتب کیا، اور اس کا نام "منہج العمال فی سنن الاقوال" رکھا۔

بعد ازاں علی متقی ہندی نے زوائد جامع صغیر کو ابواب فقہ پر ترتیب دیا اور اس کا نام "الاکمال لمنہج العمال فی سنن الاقوال" رکھا۔

پھر ان دونوں کو یکجا کر کے "غایۃ العمال فی سنن الاقوال" سے موسوم کیا۔ اور جب مولف موصوف نے کتاب کا ایک حصہ مکمل کر لیا تو "جمع الجوامع" کا دوسرا حصہ جو فعلی احادیث پر مشتمل تھا مرتب کیا، اور پوری کتاب کے ابواب کو "جامع الاصول" کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی پر ترتیب دے کر اس کا نام "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" رکھا۔ اور ۹۵۷ھ میں گویا پوری کتاب "جمع الجوامع" کو ابواب فقہ پر مرتب کر کے اس سے استفادہ آسان کر دیا۔

عالم اسلام میں کنز العمال کی شہرت ومقبولیت:

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے اس کام اور عظیم خدمت کی بناء پر احادیث نبوی کے اس مبسوط، انتہائی اہم اور جامع ترین مجموعہ حدیث کو جسے "کنز العمال" کے نام سے جانا جاتا ہے، امت میں بے پناہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہے، احادیث نبوی اور مدون کی گئی کتب میں اسے بے پناہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ کتب حدیث میں اس کی عظمت واہمیت اور افادیت ہر سطح پر مسلم ہے، کتب حدیث میں حضرت شیخ علی متقی کے خلوص دینی

جذبے اور اس عظیم کام کی اہمیت نے اس کی شہرت اور مقبولیت کو چار چاند لگائے۔ متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل اس عظیم کتاب کو ذخیرۂ حدیث میں جو مقام حاصل ہے، وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

''کنز العمال'' اسلامی دنیا سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ یہ پہلی مرتبہ مجلس دارۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن سے ۱۳۱۲ھ میں آٹھ ضخیم جلدوں میں مولانا وحید الزمان حیدر آبادی کی تصحیح سے شائع کی گئی تھی۔

۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء میں مطبع مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن سے دوبارہ شائع ہوئی۔ بعد ازاں مؤسسۃ الرسالہ بیروت سے شیخ بکر حیانی اور صفوۃ السقا کی تحقیق سے ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء میں ۱۶ ضخیم جلدوں میں شائع کی گئی۔ اس کے بعد کئی دیگر اداروں سے شائع ہو چکی ہے۔ اس سے متعلق تفصیل عبد الجبار عبد الرحمن کی کتاب ذخائر التراث العربی مطبوعہ جامعۃ البصرہ عراق اور مستشرق یوسف الیان سرکیس کی کتاب ''معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ'' (مطبوعہ قاہرہ) میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

ندیم مرعشی اور اسامہ مرعشی نے ''کنز العمال'' کا انڈیکس ''المرشد الی کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں تیار کیا تھا، جسے مؤسسۃ الرسالہ بیروت نے شائع کیا۔

کنز العمال کے اردو ترجے کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جاتی رہی، صحاح ستہ اور احادیث نبوی کی بعض دیگر اہم کتب نہ صرف اردو بلکہ دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمے کے بعد شائع ہو چکی ہیں، کنز العمال جیسی ضخیم اور کئی جلدوں پر مشتمل اس کتاب کو اردو کے قالب میں ڈھالنا، ترجے کی تمام رعایتوں کو ملحوظ رکھنا اور اسے اعلیٰ معیار اور دیدہ زیب انداز میں شائع کرنا جس کی بدولت اس کی افادیت مزید عام ہو سکے بلاشبہ ایک عظیم علمی اور دینی خدمت ہے، میری معلومات کے مطابق ''کنز العمال'' کا بتمام وکمال اور کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل اس عظیم ذخیرہ حدیث کا ترجمہ نہ صرف اردو بلکہ دنیا کی تمام عالمی زبانوں میں ہونا چاہئے اولین ترجمہ اس حوالے سے ملک کے معروف علمی واشاعتی ادارے ''دارالاشاعت'' کے مدیر محترم خلیل اشرف عثمانی لائق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے یہ عظیم خدمت انجام دی۔ بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اللہ عزوجل ''جمع الجوامع'' کے مولف علامہ جلال الدین سیوطی (جن کی کتاب کنز العمال کا بنیادی مرجع وماخذ ہے) مولف کتاب شیخ علی المتقی الھندی، مترجم، ناشر اور خود اس راقم الحروف کے لیے بخشش ومغفرت کا ذریعہ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شفاعت کا وسیلہ بنائے۔'' کنز العمال کی شہرت ومقبولیت اور عظمت وافادیت کو مزید عام فرمائے۔ (آمین)

مولانا ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، کراچی

۸ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

کتاب ایمان واسلام......الاقوال

کتاب اول......ایمان واسلام کے متعلق

اس میں تین ابواب ہیں۔

پہلا باب......ایمان واسلام کی حقیقی اور مجازی تعریف کے بیان

یہ باب چھ فصلوں پر مشتمل ہے۔پہلی فصل ایمان کی حقیقت کے بارے میں ہے۔

فصل اول......ایمان کی حقیقت

۱......ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، جنت، جہنم اور میزان پر ایمان لاؤ، اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔شعب الایمان للبیھقی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲......ایمان یہ ہے کہ دل میں معرفت رکھو، زبان سے اقرار کرو اور اعضاء سے عمل بجالاؤ۔طبرانی بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔دیکھئے......التعقبات ۲، التنزیہ ۱/۱۵۱، التنکیت والافادہ ۱۵، الجامع المصنف ۲۹، جنۃ المرتاب ۲۵۔

۳ اللہ عزوجل پر ایمان لانا زبان سے اقرار کرنے، دل سے یقین رکھنے اور اعضاء سے عمل بجالانے کا نام ہے۔

الالقاب للشیرازی، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴......دل اور زبان سے ایمان حاصل ہوتا ہے اور جان و مال سے ہجرت۔الاربعین لعبدالخالق بن زاھر الشحابی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:......یعنی ایمان دل کی تصدیق اور زبان کے ساتھ شہادتین کے اقرار سے حاصل ہوتا ہے۔اور دیارِ کفر سے دیارِ اسلام کی طرف ہجرت جان اور مال کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

۵......ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں، اس سے ملاقات پر، اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔بخاری، مسلم، ابن ماجہ، مسنداحمدبروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

چار باتوں کا حکم اور چار سے ممانعت

۶......میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، میں تمہیں حکم کرتا ہوں اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانے کا۔ کیا تمہیں معلوم ہے اللہ عزوجل پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب ہے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دینا۔اور تمہیں حکم کرتا ہوں نماز قائم کرنے کا، زکوٰۃ ادا کرنے کا، رمضان کے روزے رکھنے کا، اور جہاد میں حاصل کردہ مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنے کا۔اور تمہیں منع کرتا ہوں شراب کے لئے بنائے گئے ان چار برتنوں کو استعمال کرنے سے کدو کے برتن سے، کھجور کی جڑ کے

بنائے ہوئے برتن سے، سبز رنگ کے گھڑے سے، تارکول کے ساتھ ملمع سازی کئے ہوئے برتن سے، ان باتوں کو ذہن نشین کرلو اور اپنے آس پاس لوگوں کو بھی خبردار کردو۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی نسائی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:...... آپ ﷺ نے چار امور کے متعلق حکم کا وعدہ فرمایا تھا لیکن پھر پانچ شمار کروائے اس کے جواب میں شارح بخاری علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چونکہ مخاطبین وفد عبدالقیس تھے، جن کی کفار مضر سے جنگ چھڑی رہتی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے بطور زائد فائدہ کے ادائے خمس کا حکم بھی فرمادیا۔ اور ان کی آمد کب ہوئی؟ اس کے متعلق قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وفد عبدالقیس فتح مکہ کے سال آپ ﷺ کے مکہ کی طرف کوچ فرمانے سے قبل آپ کی خدمت میں بغرض تعلیم اسلام حاضر ہوا تھا۔ اور ان کی تعداد کل چودہ تھی، جن کے اسماء گرامی کے لئے رجوع کیجئے۔ الدیباج لعبدالرحمن السیوطی: ج ا ص ۲۴

الدبّاء...... عرب خشک کدو کو اندر سے کھوکھلا کر کے اس میں شراب بناتے تھے جس سے شراب اچھی بنتی تھی، اسی کا نام حدیث میں الدباء استعمال کیا گیا ہے۔

النقیر...... اور کھجور کے تنے کی جڑ کو کھوکھلا کر کے اس میں بھی شراب سازی کرتے تھے۔ اس کا نام حدیث میں النقیر استعمال کیا گیا ہے۔ اور بقیہ دو قسم کے برتنوں پر سبز یا سرخ رنگ یا تارکول کی ملمع سازی کر کے ان میں شراب سازی کرتے تھے۔ اور درحقیقت یہ حکم شراب سے انتہائی درجہ احتیاط برتنے کے لئے دیا تھا۔ کیونکہ حرمت شراب کا حکم تازہ تازہ نازل ہوا تھا۔ کہ کہیں ان برتنوں سے دوبارہ شراب کی طرف دھیان نہ جائے۔ اسی وجہ سے جب عام مسلمانوں کے دلوں میں شراب کی نفرت اچھی طرح جاگزیں ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی عام اجازت مرحمت فرمادی۔ اب جمہور علماء ان برتنوں کی ممانعت کی تنسیخ کے قائل ہیں۔

۷...... میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اموال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور تمہیں منع کرتا ہوں شراب کے لئے بنائے گئے ان چار برتنوں کو استعمال کرنے سے کدو کے برتن سے، سبز رنگ کے گھڑے سے، تارکول کے ساتھ ملمع سازی کیے ہوئے برتن سے، کھجور کی جڑ کے بنائے ہوئے برتن سے۔ مسند احمد، مسلم، بروایت ابو سعید

۸...... آدمی کے ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ یہ کہے: میں اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

لذت ایمان نصیب ہونا

۹...... جو شخص اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوا، یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی بروایت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

۱۰...... جس شخص نے تین کام انجام دے لئے یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔ محض ایک اللہ عزوجل کی عبادت کی، لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا، دل کی خوشی کے ساتھ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ بوڑھا جانور دیا، نہ بے وقعت۔ مریضہ نہ بے مصرف۔ بلکہ اپنے اوسط درجہ کا مال دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم سے بہترین مال کا سوال کرتا ہے اور نہ ردی مال کا حکم کرتا ہے اور نہ تمہیں اپنے نفسوں کی برائی جتانے کا حکم کرتا ہے۔ ابو داؤد بروایت عبداللہ بن معاویہ الغامری

الھرمة...... ایسی بوڑھی اونٹنی کو کہتے ہیں: جس کے دانت گر چکے ہوں اور اس کا لعاب منہ میں نہ ٹھہرتا ہو۔

الدَّرِنہ...... گھٹیا مال کو کہتے ہیں۔ اصل لفظ الدَّرِنہ ہی ہے۔ معاجم احادیث کی کتب میں اسی طرح مذکور ہے جبکہ بعض کتب میں الودینہ لفظ ہے الشرط اللئیمہ ایسے بے کار و بے مصرف جانور کو کہتے ہیں جو بہت زیادہ چھوٹا ہو یا بہت بڑا۔ بکری کے انتہائی کمسن بچوں کو بھی کہتے ہیں۔

١١......ایمان تمنااور تزئین سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ ایمان تو وہ ہے جو دل میں راسخ ہو جائے۔اور عمل اس کی تصدیق کرنے لگ جائے۔

ابن النجار، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث میں تمنا وتزئین سے مراد محض زبان سے ایمان کا اقرار کرنا مراد ہے۔کیونکہ تمنا قرآۃ کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔جیسے فرمان باری ہے اِذَا تَمَنّٰی الخ یعنی جب آپ ﷺ قرآن کی تلاوت فرماتے ہیں۔سو حدیث بالا میں دل کی گہرائی میں ایمان کو راسخ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔لیکن حدیث ضعیف ہے۔

١٢......ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی اور کوئی بندہ ایمان کی حقیقت اس وقت تک نہیں پاسکتا، جب تک کہ یہ بات اچھی طرح نہ جان لے، کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز چوک کرنے والی نہ تھی اور جو نہ پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔

مسند احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

الاکمال

١٣......ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب اور اس کے نبیوں پر ایمان لاؤ، اور تقدیر پر ایمان لاؤ۔

النسائی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وابوذر رضی اللہ عنہ

١٤......ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب پر، نبیوں پر، موت پر، موت کے بعد زندہ کئے جانے پر ایمان لاؤ اور جنت، جہنم اور حساب ومیزان پر ایمان لاؤ۔اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔پس جب تم نے یہ کام انجام دے دیا تو یقیناً ایمان لا چکے۔

مسند احمد، بروایت ابو عامر رضی اللہ عنہ وابو مالک رضی اللہ عنہ، النسائی، بروایت انس رضی اللہ عنہ، ابن عساکر، بروایت عبدالرحمن ابن غنم رضی اللہ عنہ

١٥......جس شخص میں چار باتیں ہوں گی، یقیناً مؤمن ہوگا۔اور جو شخص تین باتوں پر ایمان لایا اور ایک کو چھوڑ دیا، بلا شبہ وہ کافر ہوگا۔اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں محمد ﷺ اللہ کا رسول ہوں اور یہ کہ مرنے کے بعد اس کو ضرور اٹھایا جائے گا اور اچھی بری تقدیر پر بھی ایمان لائے۔تمام، سمویہ، ابن عساکر، بروایت ابو سعید

١٦......چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر ایمان لائے بغیر آدمی ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

١......اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔

٢......میں اللہ کا رسول ہوں، جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔

٣......یہ کہ اس کو ضرور مرنا ہے، پھر مرنے کے بعد ضرور اٹھایا جائے گا۔

٤......اور ہر طرح کی تقدیر پر ایمان رکھے۔ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

کونسا اسلام افضل ہے؟

١٧......اسلام یہ ہے کہ تیرا دل اسلام لے آئے اور مسلمان تیری زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے محفوظ ہو جائیں۔آپ سے پوچھا گیا! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا! ایمان، دریافت کیا گیا! ایمان کیا ہے؟ فرمایا! ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔دریافت کیا گیا! کون سا ایمان افضل ہے؟ فرمایا! ہجرت۔دریافت کیا گیا! ہجرت کیا ہے؟ فرمایا! تم گناہوں کو چھوڑ دو۔دریافت کیا گیا! کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا! جہاد۔دریافت کیا گیا! جہاد کیا ہے؟ فرمایا! جہاد یہ ہے کہ جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو، تم ان سے قتال کرو۔دریافت کیا گیا! کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا! جس جہاد میں مجاہد کا گھوڑا زخمی

ہوجائے اوراس کا خون بہہ جائے۔ پھران کے بعد دوعمل سب سے افضل ہیں۔ الا یہ کہ کوئی انہی جیسا عمل کرے، مقبول حج یا عمرہ۔

مسند احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو بن عبسہ، رجالہ ثقات

۱۸۔ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تم لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرو، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو اگر اس کے سفر کی وسعت ہو۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۔ اسلام ظاہر میں ہوتا ہے اور ایمان دل میں۔ ابن ابی شیبہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۔ مثل راستہ کی علامات کے اسلام کی علامات اور سر اور دیگر اعضا بھی ہیں اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا اور تمام روزے رکھنا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

۲۱۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۲۔ اس دین کی اصل اسلام ہے اور جو اسلام لے آیا، اس کی جان و مال محفوظ ہوگئے۔ اور اس دین کا ستون نماز ہے۔ اور اس کی سربلندی جہاد ہے، اس کو نہیں پاسکتا مگر افضل ترین آدمی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۳۔ اسلام ہر عیب سے پاک ہے۔ اور دین کی تین بنیادیں ہیں، جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے، جس نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کیا وہ کافر ہے۔ اس کا خون حلال ہے۔ لاالہ الااللہ کی شہادت، فرض نماز، رمضان کے روزے۔ مسند ابویعلی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مسند ابویعلی میں حضرت ابن عباس کی اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد حضرت ابن عباس کا یہ فرمان منقول ہے کہ بقیہ دو فریضے زکوۃ اور حج اگر وسعت مال کے باوجود ادانہ کرے تو وہ بھی کافر ہے، مگر اس کا خون حلال نہیں۔ اور یہی روایت الطبرانی فی الکبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قرار دی گئی ہے۔ مگر اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اپنا موقوف قول مروی نہیں ہے۔

۲۴۔ اے عدی ابن حاتم! اسلام لے آ، مامون ہوجائیگا۔ شہادت دے اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور ہر تقدیر پر، خواہ اچھی ہو یا بری، پسندیدہ ہو یا کڑوی کسیلی، ایمان لے آ۔ ابن ماجہ، بروایت عدی ابن حاتم

۲۵۔ اسلام نام ہے نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے، بیت اللہ کا حج کرنے، رمضان کے روزے رکھنے اور جنابت سے غسل کرنے کا۔

ابوداؤد بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۔ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، فریضۂ زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی ذر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۷۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لاالہ الااللہ کی شہادت، نماز اور رمضان کے روزے۔ جس شخص نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کردیا وہ کافر ہے۔ اس کا خون حلال ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جہاد اور صدقہ، عمل صالح ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۹۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لاالہ الااللہ کی شہادت، اور اس بات کی شہادت کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جہاد اور صدقہ عمل صالح ہیں۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰ ...... اسلام کی بنیاد اس چیز پر رکھی گئی ہے کہ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی جائے اور جو کچھ آپ ﷺ اللہ کے پاس سے لائے ہیں، اس کا اقرار کیا جائے اور اس بات کا اقرار بھی کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے، جہاد جاری ہے اور جب تک کہ مسلمانوں کی آخری جماعت آئے وہ بھی دجال سے قتال کرے گی۔ ان کو اپنے مقصد سے کسی ظالم کا ظلم ہٹا سکے گا نہ کسی عادل کا عدل۔ وہ لاالٰہ الااللہ کہنے والے ہوں گے۔ پس ان کی، کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرنا۔ نہ ہی ان پر شرک کا حکم عائد کرنا۔ اور اسلام کی بنیاد تقدیر پر بھی ہے، کہ خواہ اچھی ہو یا بری، اس کے من جانب اللہ ہونے پر یقین رکھا جائے۔ ابن النجار، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱ ... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! اسلام کے دس حصے ہیں۔ اور خائب وخاسر ہو وہ شخص، جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

پہلا! ... لاالٰہ الااللہ کی شہادت ہے۔

دوسرا! ... نماز ہے، اور وہ پاکیزگی ہے۔

تیسرا! ...... زکوٰۃ ہے اور وہ فطرت ہے۔

چوتھا! ...... روزہ ہے، اور وہ جہنم سے ڈھال ہے۔

پانچواں! ... حج ہے۔ اور وہ شریعت ہے۔

چھٹا! ...... جہاد ہے، اور وہ غزوہ ہے۔

ساتواں! ...... امر بالمعروف ہے، اور وہ وفاداری ہے۔

آٹھواں! ... نہی عن المنکر ہے، اور وہ حجت ہے۔

نواں! ... جماعت ہے، اور وہ الفت ہے۔

دسواں! ...... اطاعت ہے، اور وہ حفاظت ہے۔

فوائد ابونعیم محمد بن احمد العجلی. تاریخ قزوین للرّافعی من طریق اسحاق الدبری عن عبدالرّزاق عن معمر عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۲ ... اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ اسلام ایک حصہ ہے۔ نماز ایک حصہ ہے۔ زکوٰۃ ایک حصہ ہے۔ بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے۔ جہاد ایک حصہ ہے۔ رمضان کے روزے ایک حصہ ہیں۔ امر بالمعروف ایک حصہ ہے۔ نہی عن المنکر ایک حصہ ہے۔ اور خائب وخاسر ہو وہ شخص، جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

النسائی، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حسنہ. المسند لابی یعلی، الدارقطنی فی الافراد. الرافعی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳ ... اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اسلام میں فرض فرمائی ہیں، اگر کوئی صرف تین بجالائے تب بھی وہ اس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ حتیٰ کہ تمام پر پیراعمل ہو۔! نماز، زکوٰۃ، رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔

الکبیر للطبرانی بروایت عمارۃ بن حزم وحسنہ، مسند احمد والبغوی بروایت زیاد بن نعیم

۳۴ ... مثل راستہ کی علامات کے اسلام کی علامات ہیں۔ انہیں میں سے ہے! اللہ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا، بنی آدم کو سلام کرنا، اگر انہوں نے سلام کا جواب دیدیا تو فرشتے تم پر اور ان پر رحمت بھیجیں گے اور اگر انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا تو فرشتے تم پر رحمت بھیجیں گے اور ان پر لعنت، یا ان کے لئے خاموش رہیں گے۔ اور جب گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو بھی سلام کرو۔ اور جس سے کوئی ایک چیز کم ہوئی۔ یقینا

اسلام کے حصوں میں سے ایک حصہ اس سے چھوٹ گیا۔ اور جس نے تمام کو چھوڑ دیا، بلاشبہ اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔

عمل الیوم واللیلة لابن السنی. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی هریرہ رضی الله عنه

۳۵......میں تمہارے پاس خیر کے سوا کچھ نہیں لایا۔ میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرو۔ لات اور عزیٰ بتوں کو چھوڑ دو۔ دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھو۔ سال بھر میں ایک ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ اپنے مالداروں سے اموال صدقات وزکوٰۃ وصول کرو اور اپنے فقراء کو دو۔ مسند احمد بروایت رجل من بنی عامر

۳۶ ......اے عدی بن حاتم! اسلام لے آ ماً مون ہو جائے گا۔ دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟ فرمایا: لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ اور تقدیر پر ایمان لے آؤ، اچھی ہو یا بری، پسندیدہ ہو یا ناپسند۔ ابن ماجه بروایت ابن عدی

عدی بن حاتم کے اسلام کا قصہ

۳۷......اے عدی بن حاتم! اسلام لے آ، ماً مون ہو جائے گا۔ دریافت کیا! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: تم اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔ اور تقدیر پر ایمان لے آؤ، اچھی ہو یا بری، پسندیدہ ہو یا ناپسند۔ اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہوسکتی...... حتیٰ کہ کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح ہوں۔ اے عدی بن حاتم! ایک وقت آئے گا کہ ایک عورت حیرہ سے تنہا چل کر اس بیت اللہ کا طواف کرے گی۔ اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہوسکتی...... حتیٰ کہ کوئی شخص مال سے بھرا تھیلا اٹھائے آئے گا اور کعبہ کا طواف کرے گا، مگر کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو اس مال کو قبول کرلے۔ آخر کار وہ شخص اس تھیلے کو زمین پر مارتا ہوا پکارے گا! کاش!...... تو نہ ہوتا۔ کاش!...... تو مٹی ہوتا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الخطیب، ابن عساکر، بروایت عدی ابن حاتم

حدیث کا پس منظر

یہ عدی بن حاتم شروع میں اسلام سے سخت بیزار تھے، خود فرماتے ہیں: جب تک میں اسلام سے بہرہ مند نہ ہوا تھا آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے متعلق میرے اندر سب سے زیادہ بغض بھرا ہوا تھا۔ پھر جب حضور نے ایک لشکر ہماری طرف روانہ فرمایا تو میں وہاں سے فرار ہو کر سرزمین شام چلا گیا۔ وہاں بھی یہ اطلاع موصول ہوئی کہ خالد بن ولید ہماری طرف متوجہ ہونے کو ہیں، تو میں وہاں سے فرار ہو کر سرزمین روم کی طرف کوچ کر گیا۔ یہ تھے کہ اسلام سے اپنا دامن بچائے پھر رہے تھے۔ مگر ہدایت ان کے مقدر میں لکھی جا چکی تھی۔ لہٰذا فرماتے ہیں میں سرزمین روم میں تھا کہ میری پھوپھی میری تلاش میں وہاں پہنچ گئیں۔ اور اپنی داستان سرائی کرتے ہوئے کہا اے عدی بن حاتم تم ہمیں چھوڑ کر یہاں پہنچ گئے اور ہم پر خالد بن ولید نے لشکر کشی کی اور ہم کو قیدی بنا کر حضور کی خدمت میں پہنچا دیا آپ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں نے عرض کیا اے محمد! میرے والد ہلاک ہوگئے اور میرے محسن مجھے چھوڑ گئے ہیں مجھے تو آزادی بخش دیجئے (آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے محسن کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: عدی بن حاتم) آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو اللہ اور اس کے رسول سے فرار ہونے والا ہے۔ یہ کہہ کر آپ تشریف لے گئے اور مزید کوئی گفتگو نہ فرمائی تین یوم تک یہی مکالمہ رہا پھر آپ کے پاس کچھ مال پہنچا تو آپ نے مجھے یہ سواری جس پر میں سوار ہوں عنایت کی اور میں تمہارے پاس چلی آئی۔ لہٰذا اے عدی بن حاتم تم محمد کے پاس چلو اور اسلام سے اپنے حصہ کا دامن بھرلو...... کہیں تمہاری قوم کا کوئی فرد اس نعمت کے حصول میں تم سے سبقت نہ لے جائے۔ آخر میں ان کے اصرار پر لوٹ آیا۔ جب میں مدینہ پہنچا تو لوگوں میں غلغلہ مچ گیا کہ عدی بن حاتم آ گئے (عدی بن حاتم آ گئے) میں حضور کی خدمت میں پہنچا آپ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم تم اللہ اور اس کے رسول سے کیوں بھاگے پھر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا میں اپنے دین کو لئے پھر رہا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے دین کو جانتا ہوں تم اسلام سے محض اس لئے اعراض کر رہے ہو کہ اسلام کے نام لیوا کس مپرسی اور غربتِ حالی کا شکار ہیں۔ یاد رکھو...... ایک ایسا وقت ضرور آئے گا کہ اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہوسکتی (حتیٰ کہ

کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح ہوں۔اے عدی بن حاتم! ایک وقت آئے گا کہ ایک عورت حیرہ سے تنہا چل کر اس بیت اللہ کا طواف کرے گی)اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہو سکتی ..... حتیٰ کہ کوئی شخص مال سے بھرا تھیلا اٹھائے آئے گا اور کعبہ کا طواف کرے گا،مگر کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو اس مال کو قبول کرلے۔آخر کار وہ شخص اس تھیلے کو زمین پر مارتا ہوا پکارے گا! کاش! (تو نہ ہوتا) کاش! تو مٹی ہوتا۔

آخر اللہ نے اپنے پیغمبر کے فرمان کو سچ کر دکھایا۔اور جس اسلامی لشکر نے کسریٰ کے خزانے پر غارت گری کی میں بذات خود اس میں لشکر میں شریک تھا اور میں نے ایسی عورت کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا جس نے حیرہ کے دور دراز مقام سے تن تنہا چل کر بغیر کسی خوف وخطر کے کعبہ کا طواف کیا۔اور خدا کی قسم آپ ﷺ کی تیسری بات بھی روز روشن کی صادق ہوگی اور ضرور مسلمانوں پر کشادگی کا ایسا وقت آئے گا کہ کوئی مال کو قبول کرنے والا نہ ملے گا۔خلاصہ از المعجم الاوسط ج ۶ ص ۳۶۰

۳۸..... اسلام یہ ہے کہ تم لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔نماز قائم کرو۔زکوٰۃ ادا کرو۔رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر اس تک جانے کی وسعت ہو۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۹..... اسلام یہ ہے کہ تم اپنی ذات اللہ عزوجل کے سپرد کردو۔اور شہادت دو کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اور نماز قائم کرو۔زکوٰۃ ادا کرو۔ماہ رمضان کے روزے رکھو۔اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر اس تک جانے کی وسعت ہو۔اگر تم نے یہ کام سرانجام دے لئے تو تم مسلمان ہو گئے۔مسند احمد، نسائی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مسند احمد، بروایت ابو عامر وابو مالک رضی اللہ عنہما نسائی، بروایت انس رضی اللہ عنہ ابن عساکر بروایت عبدالرحمن بن غنم

۴۰..... اسلام یہ ہے کہ تم لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔نماز قائم کرو۔زکوٰۃ ادا کرو۔بیت اللہ کا حج وعمرہ کرو۔جنابت سے غسل کرو۔وضو کامل طریقے سے کرو۔رمضان کے روزے رکھو۔ ابن حبان، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۴۱..... اسلام شہادت ہے اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ عزوجل کا رسول ہوں، اور یہ کہ تم اچھی بری تمام تقدیروں پر ایمان لاؤ۔نسائی بروایت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۴۲..... اسلام یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، روزے رکھو، حج ادا کرو، امر بالمعروف، نہی عن المنکر بجالاؤ اور اپنے گھر والوں کو سلام کرو۔جس نے کسی ایک چیز کو چھوڑ دیا، اس نے اسلام کا ایک حصہ چھوڑ دیا۔اور جس نے سب کو چھوڑ دیا..... اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ابن ماجہ، مستدرک، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اسلام کے دس حصے ہیں

۴۳..... اسلام کے دس حصے ہیں۔اور نامراد ہوا وہ شخص جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

پہلا..... لاالٰہ الا اللہ کی شہادت، اور یہ ملت ہے۔

دوسرا..... نماز اور یہ فطرت ہے۔برطابق منتخب کنز العمال خزانہ ہے۔

تیسرا..... زکوٰۃ ہے، اور وہ مال کی پاکیزگی ہے۔

چوتھا..... روزہ ہے، اور وہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے۔

پانچواں..... حج ہے، اور وہ شریعت ہے۔

چھٹا..... جہاد ہے، اور وہ غزوہ ہے۔

ساتواں..... امر بالمعروف ہے، اور وہ وفاداری ہے۔

آٹھواں..... نہی عن المنکر ہے، اور وہ حجت ہے۔

نواں۔۔۔ جماعت مسلمین ہے، اور وہ الفت ہے۔

دسواں۔۔۔ اطاعت ہے، اور وہ حفاظت ہے۔ الطبرانی فی الکبیر والاوسط، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

اس روایت میں ایک راوی حامد بن آدم المروزی ہیں، جو واضع حدیث ہیں۔

۴۴۔۔۔ اسلام ظاہر میں ہوتا ہے اور ایمان دل میں۔ اور تقویٰ دل میں، دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، بروایت انس رضی اللہ عنہ اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۴۵۔۔۔ آگاہ رہو! شاید تم اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ سکو۔ اپنے پروردگار کی عبادت بجالاؤ، پنجگانہ نماز ادا کرتے رہو، ماہ رمضان روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، دل کی خوشی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور جب تمہیں کوئی حکم دوں، بجالاؤ۔ (بمطابق منتخب کنز العمال)! اپنے حاکم کا حکم بجالاؤ۔ اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ محمد بن نصر، بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۴۶۔۔۔ کیا تم نہیں سنتے؟ اپنے پروردگار کی عبادت کرو، پنجگانہ نماز ادا کرو، ماہ صیام کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو، اور جب تمہیں کوئی حکم دوں، بجالاؤ (بمطابق منتخب کنز العمال) اپنے حاکم کا حکم بجالاؤ۔ اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

مسند احمد، ابن منیع، ابن حبان، الدار قطنی، مستدرک، سنن سعید ابن منصور، بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۴۷۔۔۔ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور یاد رکھو ہر مسلمان کی جان و مال مسلمان پر حرام ہے۔ اے حکیم بن معاویہ! یہ تمہارا دین ہے، تم جہاں بھی ہو تمہیں کافی ہوگا۔

ابن ابی عاصم والبغوی، الطبرانی فی الکبیر، مستدرک، بروایۃ معاویۃ بن حکیم عن معاویۃ النمیری عن ابیہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا! یارسول اللہ! آپ کے پروردگار نے آپ کو کس چیز کے ساتھ مبعوث فرمایا؟ تب آپ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔

۴۸۔۔۔ کہو! میں نے اپنی ذات کو اللہ عزوجل کے سپرد کیا اور اس کے لئے یکسو ہوا، اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور جان رکھو! ہر مسلمان کی جان و مال مسلمان پر حرام ہے۔ دونوں بھائی بھائی ہیں، باہم مددگار ہیں۔ اور یاد رکھو! کسی مشرک کے مسلمان ہو جانے کے بعد، اللہ تعالیٰ اس کے کسی عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے۔۔۔ تاوقتیکہ وہ مشرکوں سے علیحدہ ہو کر مسلمانوں سے نہ آملے۔

نسائی، مستدرک، بروایت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ ان صحابی نے حضور اکرم ﷺ سے اسلام کی علامات دریافت کی تھیں، تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔

۴۹۔۔۔ تم شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تمہارے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور یہ کہ تمہیں آگ میں جل جانا اس سے کہیں زیادہ محبوب ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، اور کسی سے بھی خواہ وہ صاحب قرابت ہو اللہ ہی کے لئے محبت کرو۔ پس جب تم اس حال کو پہنچ جاؤ گے تو یقیناً ایمان تمہارے دل میں یوں داخل ہو جائے گا، جس طرح کہ تپتے دن میں پیاسے کو پانی سے محبت ہو جاتی ہے۔

مسند احمد، بروایت ابورزین العقیلی

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حدیث کے راوی صحابی نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا تھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ تب حضور اکرم ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔ اور کیا ہی خوب فرمایا تھا۔

۵۰۔۔۔ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج اور عمرہ کرو۔ امیر کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اور تم ظاہر کے مکلف ہو، لہٰذا کسی کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ پڑو۔

ابن حبان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

پس منظر! ایک شخص نے عرض کیا تھا! یارسول اللہ ...... مجھے نصیحت فرمایئے: تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا بات ارشاد فرمائی تھی۔

۵۱...... کیاتم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے ہیں۔ ان کی باتوں کو محفوظ کرلو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے (جب سے یہ میرے پاس آنا شروع ہوئے ہیں کبھی بھی مجھ پر مشتبہ نہیں ہوئے) سوائے اس مرتبہ کے۔ اور اس مرتبہ میں نے ان کو اس وقت پہچانا جب وہ منہ موڑ کر چل دیئے۔ ابن حبان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اکثر و بیشتر حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔ اور جب بھی تشریف لاتے آپ ﷺ روز روشن کی مانند ان کو جان لیتے۔ مگر اس مرتبہ نہ پہچان سکے۔ اور یہ وہی مشہور واقعہ ہے، جس میں حضور نے مشہور حدیث حدیث جبرئیل ارشاد فرمائی تھی۔

فصل دوم...... ایمان کے مجازی معنی اور ایمان کے حصے

۵۲ ...... ایمان کے ستر سے کچھ زائد حصے ہیں۔ سب سے افضل لاالٰہ الااللہ، اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳ ...... ایمان کے ستر سے کچھ زائد حصے ہیں۔ اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۴ ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں۔ ترمذی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۵ اللہ تعالیٰ کے ایک سو سترہ اخلاق ہیں۔ اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہوگیا، جنت میں داخل ہوگا۔

مسند ابویعلی عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۵۶...... ایمان کے ستر سے کچھ زائد دروازے ہیں، اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور سب سے اعلیٰ لاالٰہ الااللہ ہے۔

ترمذی، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۷ ایمان صبر اور فیاضی کا نام ہے۔ مسند ابویعلی، الطبرانی فی الکبیر، فی مکارم الاخلاق بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۵۸...... ایمان حرام اشیاء اور نفسانی خواہشات سے عفت اور پاکدامنی کا نام ہے۔ الحلیہ لابی نعیم بروایت محمدابن نضر الحارثی مرسلاً

۵۹ ایمان اور عمل دو بھائی ہیں، دونوں ایک چیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔

السنۃ لابن شاھین، بروایت علی رضی اللہ عنہ

اس لئے کہ ایمان جو تصدیق قلبی کا نام ہے عمل کے بغیر بے فائدہ ہے۔ اور ایمان جو تصدیق قلبی کا نام ہے اس کے بغیر عمل کا فائدہ متصور ہی نہیں ہوسکتا۔

۶۰ ایمان اور عمل دو ساتھی ہیں کوئی ایک دوسرے کے بغیر درست نہیں رہ سکتا۔ ابن شاھین بروایت محمد بن علی، مرسلاً

۶۱ ایمان دو نصف حصوں کا نام ہے، نصف صبر میں ہے اور نصف شکر میں۔ شعب الایمان للبیھقی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

لوگوں کی دو قسمیں ہیں نعمت و آسائش کے پروردہ، ان کے لئے شکر باعث اجر ہے۔ اور مشقت و مصیبت کے آزردہ، ان کے لئے صبر باعث اجر ہے۔

۶۲...... جب تم میں سے کسی سے اس کے بھائی کے بارے میں پوچھا جائے کہ کیا وہ مؤمن ہے؟ تو اس کو اس کے ایمان میں شک نہ کرنا چاہئے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

۶۳ سب سے سلامت اسلام والا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ ابن حبان بروایت جابر رضی اللہ عنہ حدیث صحیح ہے۔

۶۴..... سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مستدرک، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۶۵..... سب سے اعلیٰ ایمان یہ ہے کہ انسانیت تجھ سے مامون ہو جائے اور سب سے اعلیٰ اسلام یہ ہے کہ انسانیت تیرے ہاتھ اور تیری زبان سے محفوظ ہو جائے اور سب سے اعلیٰ ہجرت یہ ہے کہ تم برائیوں کو چھوڑ دو اور سب سے اعلیٰ جہاد یہ ہے کہ تم شہید ہو جاؤ اور تمہارا گھوڑا زخمی ہو جائے۔

الطبرانی الاوسط، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

ابن النجار نے بھی اپنی تاریخ میں اس کو روایت کیا ہے، اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اور سب سے اعلیٰ زھد یہ ہے کہ اپنی روزی پر تمہارا دل مطمئن ہو اور سب سے اعلیٰ دعا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی عافیت کا سوال کرو۔

۶۶..... سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، الحلیہ لابی نعیم بروایت عبادہ بن الصامت

مضمونِ حدیث بلاشبہ ایک وقیع بات پر مشتمل ہے، لیکن اس کے ایک راوی پر کلام کیا گیا ہے۔

۶۷..... ایمان کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت کرو، اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت کرو، اپنی زبان کو اللہ عزوجل کے ذکر میں رطب اللسان رکھو، اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرو دوسروں کے لئے بھی وہ ناپسند کرو اور اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو۔ الکبیر للطبرانی، بروایت معاذبن جبل رضی اللہ عنہ

۶۸..... ایمان کی پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی شخص میں ان میں سے کوئی نہ ہو تو اس کا ایمان ہی نہیں، حکم الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرنا، فیصلہ الٰہی پر راضی برضا رہنا، اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے سپرد کرنا، اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنا، مصیبت کے پہلے جھٹکے میں صبر کرنا۔

البزار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

عدم ایمان سے کلیۃً ایمان کی نفی نہیں ہے، بلکہ ایمان کامل کی نفی ہے۔ اور مصیبت کے پہلے جھٹکے میں صبر کرنا یہ فرمان رسول ایک عورت کو صبر کی تلقین کے وقت بھی ارشاد ہوا تھا۔ جس کے متعلق علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایۃ الاحکام اور مسلم میں محض صدمہ کا ذکر ہے۔ اس صورت میں ہر مرتبہ صدمہ کے تازہ ہونے پر اجر ہوگا۔ لیکن کامل اجر پہلے صدمہ کے وقت ہی ہوگا۔

۶۹..... ایمان کی بلندی چار باتوں میں ہے حکم الٰہی پر صابر رہنا، تقدیر پر راضی رہنا، اخلاص کے ساتھ اللہ عزوجل پر توکل کرنا اور پروردگار کا فرماں بردار رہنا۔ الحلیہ لابی نعیم، سنن سعید ابن منصور، بروایت ابو الدردا رضی اللہ عنہ

۷۰..... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد، اس کے والد اور تمام انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

ایمان کی نفی سے کمالِ ایمان کی نفی مراد ہے۔

۷۱..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے..... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد، اور اس کے والد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ مسند احمد، بخاری، مسند ابی یعلی، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۲..... جس شخص میں تین باتیں ہوں گی، یقیناً ایمان کا ذائقہ چکھے گا..... اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ کوئی چیز اس کو محبوب نہ ہو۔ اپنے دین سے پھرنے کی بجائے آگ میں جل جانا اس کو محبوب ہو۔ اور کسی سے محبت کرے تو اللہ عزوجل کے لئے اور نفرت کرے تو اللہ عزوجل کے لئے۔

سمویہ، الکبیر للطبرانی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۷۳..... الاکمال ایمان کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت کرو، اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت کرو اور اپنی زبان کو اللہ عزوجل کے ذکر میں رطب اللسان رکھو۔ ابن مندہ، ایاس ابن سہل الجہنی

۷۴..... افضل ایمان صبر اور فیاضی کا نام ہے۔ التاریخ للبخاری، من حدیث عبیدبن عمیر عن ابیہ، الدیلمی، عن معقل بن یسار

۷۵..... افضل ایمان اچھا اخلاق ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت، عمرو بن عبسہ

۷۶..... افضل اسلام والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ. الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو بن عبسہ. ابو داؤد الطیالسی، الدارمی، عبدبن حمید، مسند ابی یعلی، الطبرانی فی الاوسط والصغیر بروایت جابر رضی اللہ عنہ. الطبرانی فی الکبیر، بخاری ومسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۷ ..... افضل اسلام والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔اور سب سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور سب سے اچھی نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔اور سب سے افضل صدقہ تنگدست شخص کا ہے۔

ابن نصر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۷۸..... اللہ تعالیٰ کے ایک سوسترہ اخلاق ہیں۔اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہوگیا، جنت میں داخل ہوگا۔

ابوحامد بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۷۹..... اللہ تعالیٰ کے ایک سوسترہ اخلاق ہیں۔اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہوگیا، جنت میں داخل ہوگا۔

ابوداؤد الطیالسی، الحکیم، مسند ابی یعلی، بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے، بحوالہٗ کلام بالا۔

۸۰..... اللہ عزوجل کی ایک سبز زبرجد کی لوح مبارک ہے، جو عرش کے نیچے رکھی ہے۔جس میں لکھا ہے!

''میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں میں نے تین سودس سے کچھ اوپر خلق پیدا کئے جو شخص ان میں سے کوئی ایک خلق کے ساتھ اور لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کے ساتھ آئے گا جنت میں داخل ہوگا۔''

الطبرانی فی الاوسط وابو شیخ فی العظمۃ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

توحید کا اقرار کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونا

۸۱..... اللہ تعالیٰ کے تین سوپندرہ اوصاف ہیں۔اور رحمٰن کی ذات فرماتی ہے: میری عزت کی قسم! میرا کوئی بندہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ ان اوصاف میں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوتو اس کو جنت میں ضرور داخل کروں گا۔الحکیم، بروایت ابوسعید

۸۲..... رحمٰن عزوجل کے سامنے ایک لوح مبارک ہے جس میں تین سوپندرہ اوصاف ہیں رحمٰن فرماتے ہیں میری عزت وجلال کی قسم میرا کوئی بندہ ان اوصاف میں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوا آئے تو وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔عبد بن حمید: بروایت ابو سعید

۸۳ ایمان تین سو تیس اوصاف کا نام ہے۔اگر کوئی ایک کے ساتھ بھی متصف ہوگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

الطبرانی فی الکبیر والاوسط، ابن حبان، ابن النجار بروایۃ المغیرہ بن عبدالرحمن بن عبید عن ابیہ عن جدہ

۸۴..... ایمان کے ستر یا بہتر دروازے ہیں سب سے اعلیٰ لا الٰہ الا اللہ ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ابن حبان، بروایۃ المغیرہ بن عبدالرحمن بن عبید عن ابیہ عن جدہ وضعّف

۸۵..... آدمی مؤمن نہیں ہوسکتا..... حتیٰ کہ اس کا دل اس کی زبان کے برابر نہ ہوجائے اور اس کی زبان دل کے برابر نہ ہوجائے۔اور اس کا عمل اس کے قول کی مخالفت نہ کرے۔اور اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہوجائے۔ابن بلال فی مکارم الاخلاق

۸۶ یقیناً ایمان اسی شخص کے دل میں ٹھہرتا ہے جو اللہ عزوجل سے محبت رکھتا ہے۔

الدیلمی، ابن النجار بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۷   ایمان مجرد ہے اس کی زینت حیا ہے اس کا لباس تقویٰ ہے اس کا سرمایہ عفت ہے۔

ابن النجار بروایت ابو هريرة رضي الله عنه. الخرائطي في مكارم الاخلاق بروايت وهب ابن منبه

۸۸... تین چیزیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں۔ تنگدستی میں خرچ کرنا، عالم کو سلام کرنا اور اپنے نفس سے انصاف کرنا۔

ابوحامد، الطبراني في الكبير البزار، بروايت عمار رضي الله عنه

بزار نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے۔

۸۹   تین خصلتوں کو جس نے جمع کرلیا بلاشبہ اس نے ایمان کی خصلتوں کو جمع کرلیا تنگدستی میں خرچ کرنا، اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور عالم کو سلام کرنا۔ الحلیه بروايت عمار رضي الله عنه

خرچ کرنے کا مصرف عام ہے خواہ اہل وعیال پر کیا جائے یا کسی مفلس وتنگدست پر۔ علامہ نووی فرماتے ہیں یہاں اگر عالم کو سلام کی تاکید ہے تو دوسرے مقام پر آیا ہے کہ سلام کرو ہر مسلمان شخص کو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہیں۔ اور سلام کو خوب رواج دو۔ اور یہی چیز باہمی فسادات کا قلع قمع کرنے والی بھی ہے۔

اور اپنے نفس سے انصاف کرو: اس ارشاد نبوی کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ذات سے جو حقوق متعلق ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی مت کرو، خواہ خالق خداوندی کے حقوق ہوں یا بندگانِ خالق کے، سب کو بکمالہ ادا کرو۔ اور اپنے نفوس پر زائد از طاقت بوجھ ڈالنے سے بھی گریز کرو۔ نیز اپنے لئے ایسا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حامل نہیں۔

۹۰   جس نے اللہ عزوجل کے لئے محبت کی، اللہ عزوجل کے لئے نفرت کی، اللہ عزوجل کے لئے عطا کیا اور اللہ عزوجل ہی کے لئے منع کیا تو یقیناً اس نے ایمان مکمل کرلیا۔ مسند احمد، بروايت معاذبن انس

۹۱   قسم ہے اللہ کی ... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد، اور اس کے والد سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔ مستدرک بروايت فاطمه بنت عتبه

۹۲   تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔

مسند احمد، بروايت عبدالله بن هشام

۹۳   تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی ذات سے اور میرے اہل اس کے اہل سے اور میرا خاندان اس کے خاندان سے اور میری آل اس کی آل سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔

الطبراني في الكبير، شعب الايمان للبيهقي: بروایة عبدالرحمن بن ابی ليلیٰ عن ابيه

۹۴   تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت نہ کرنے والا بن جائے۔

مسند احمد، بروايت انس رضي الله عنه

۹۵   کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی خیر وبھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

الخرائطي في مكارم الاخلاق بروايت انس رضي الله عنه

۹۶   تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہوجائے۔ ابن عساکر، بروایةاسید بن عبدالله بن زيدالقسري عن ابيه عن جده

۹۷   بندہ اس وقت تک مشرّف بایمان نہیں ہوسکتا، تاوقتیکہ اس کی زبان اور دل یکساں نہ ہوجائیں اور جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی تکالیف سے محفوظ نہ ہوجائے۔ اور اس کا عمل اس کے قول کی مخالفت نہ کرے۔ ابن النجار بروايت انس رضي الله عنه

۹۸   بندہ اچھی طرح ایمان کو اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک کہ اس کی محبت ونفرت اللہ عزوجل ہی کے لئے نہ ہوجائے پس جب وہ

اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت ونفرت کرنے لگے تو وہ اللہ عزوجل کی جانب سے ولایت کا مستحق ہوگیا، اور میرے بندوں میں سے میرے اولیا اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں انکا ذکر کرتا ہوں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو بن الحمق

۹۹..... بندہ ایمان کی حقیقت کا اس وقت تک حقدار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا غصہ اور ناراضگی اللہ عزوجل کے لئے نہ ہو جائے پس جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ ایمان کی حقیقت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور میرے محبوب اور میرے اولیاء وہ لوگ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں انکا ذکر کرتا ہوں۔ الطبرانی فی الاوسط، بروایت عمرو بن الحمق

اللہ کے لئے محبت اللہ کے لئے نفرت ایمان کی علامت ہے

۱۰۰ بندہ کامل طرح ایمان کا حقدار اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی محبت ونفرت اللہ عزوجل ہی کے لئے نہ ہو جائے پس جب وہ اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت ونفرت کرنے لگے تو وہ اللہ عزوجل کی جانب سے ولایت کا مستحق ہوگیا، اور میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔

مسند احمد، بروایت عمرو بن الحمق

۱۰۱..... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ مسند ابی یعلی، ابن حبان، سنن سعید ابن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲..... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ یقین نہ کرلے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ چوک جانے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تھی۔ ص ۴۱ الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر، بروایت ابوالدردا رضی اللہ عنہ

۱۰۳..... ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے مامون نہ ہو جائے۔

ابن عساکر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۴..... کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ ابن جریر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵ اسلام کو آراستہ کرو، اس طرح کہ تم اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت کرو اور اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان بروایت المرا...

۱۰۶..... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کرسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور جب تک کہ اپنے مذاق اور سنجیدہ پن میں بھی اللہ عزوجل سے نہ ڈرے۔ المعرفۃ لابی نعیم بروایت ابی ملیکہ الدارمی

۱۰۷..... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کرسکتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ پیدا ہو جائیں تنگدستی میں خرچ کرنا، اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور سلام کرنا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت عمار بن یاسر. الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸..... کھانا کھلاؤ، اور ہر ایک کو سلام کرو خواہ جان پہچان ہو یا نہیں۔

احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ اسلام میں کیا چیز بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ان کو مذکورہ بالا جواب ارشاد فرمایا تھا۔

فصل سوم......ایمان واسلام کی فضیلت میں

اس فصل کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ.....شہادتین کی فضیلت میں

۱۰۹..... اللہ عز وجل قیامت کے روز میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے۔ پھر اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ ہر دفتر انتہاء نظر تک پھیلا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ شاید اعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کردیا ہو؟ وہ عرض کرے گا! نہیں پروردگار..... پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تیرے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار..... پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا..... پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں اشھد ان لاالٰہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ درج ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے! جا اس کو وزن کرالے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار! اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پرزہ کیا کرے گا؟ کہا جائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا..... اور پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا..... اور کاغذ کا وہ پرزہ اس قدر روزنی ہوجائے گا کہ وہ تمام دفتر اڑتے پھریں گے، بے شک اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز وزنی نہیں۔ مسند احمد، مستدرک، شعب الایمان للبیھقی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰..... قیامت کے روز میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا۔ پھر اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے کھولے جائیں گے۔ ہر دفتر انتہاء نظر تک پھیلا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! شاید اعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کردیا ہو؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تیرے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ یا تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ آدمی خوفزدہ ہوکر عرض کرے گا نہیں پروردگار۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا..... پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں اشھد ان لا الٰہ الااللہ واشھدان محمدًا عبدہ ورسولہ درج ہوگا۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے جا اس کو وزن کرالے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار! اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پرزہ کیا کرے گا؟ کہا جائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا..... اور پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا..... اور پھر کاغذ کا وہ پرزہ اس قدر روزنی ہوجائے گا کہ وہ تمام دفتر اڑتے پھریں گے۔

بخاری، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمرو

۱۱۱..... لوگوں کو یہ مژدہ سنادو کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ تنہا و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو وہ شخص جنت میں داخل ہوجائے گا۔ مسند ابی یعلی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲..... اے ابوہریرہ! بطور نشانی میرے یہ دو جوتے لے جاؤ، اور اس دیوار کے پیچھے جو بھی ایسا شخص ملے کہ وہ دل کے یقین کے ساتھ لا الٰہ الااللہ کی شہادت دیتا ہو تو اس کو جنت کی خوشخبری سنادو۔ مسلم، بروایت ابو ھریرہ

۱۱۳..... اے ابن خطاب جاؤ! لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مؤمنین کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، بروایت، عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۴..... اے ابن عوف! اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ مؤمن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

ابو داؤد، بروایت العرباض

فاسق شخص سے بھی دین کا کام لیا جاتا ہے

۱۱۵.... اے بلال! کھڑے ہو اور لوگوں میں اعلان کردو کہ مؤمن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کسی فاسق شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کروالیتے ہیں۔ بخاری. بروایت ابو هریره رضی الله عنه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ خیبر میں بغرضِ جہاد حضور ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ایک شخص جو اسلام کا دعویدار تھا، آپ ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جہنمی ہے۔ پھر جب جنگ کا بازار گرم ہوا تو اسی شخص نے اسلام کی حمایت میں خوب شدت کے ساتھ جنگ کی...... حتیٰ کہ اس کو کاری زخم لگا۔ اس شخص کی اسلام کی راہ میں یہ جانفشانی دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعجب کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر بارگاہِ نبوت میں سوال کیا گیا یا رسول اللہ! جس شخص کے متعلق آپ نے جہنمی ہونے کا حکم عائد فرمایا ہے، اس نے تو راہِ خدا میں آج اپنی جان کی بازی لگادی ہے۔ لیکن آپ ﷺ اپنی رائے مبارک پر قائم رہے۔ انجام کار اس شخص نے جنگ کے زخم سے عاجز آکر خودکشی کرلی۔ اور یہ خبر بارگاہِ رسالت میں پہنچی تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اے بلال! کھڑے ہو اور لوگوں میں اعلان کردو کہ مؤمن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کسی فاسق شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کروالیتے ہیں۔

۱۱۶.... جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کے ساتھ مجھ سے اس طرح ملے کہ اس میں کچھ شک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مسنداحمد، مسلم، بروایت، ابوهریره رضی الله عنه

۱۱۷.... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو بندہ موت کے وقت اس کو کہہ لیتا ہے...... وہ کلمہ اس کے اعمال ناموں کے لئے نور بن جاتا ہے۔ اور اس کا جسم اور روح موت کے وقت اس کلمہ کی وجہ سے خوشی اور تروتازگی پاتے ہیں۔

نسائی، ابن ماجه، الصحيح لابن حبّان بروایت طلحه رضی الله عنه

۱۱۸.... لوگوں کو خوشخبری سنادو کہ جس نے لا اله الا الله وحده لا شریک له کہہ لیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

نسائی، بروایت سهل بن حنیف. وبروایت زید بن خالد الجهنی

۱۱۹.... ہرگز کوئی بندہ قیامت کے روز اللہ کی رضاء کے لئے لا اله الا الله کہتا ہوا نہ آئے گا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے۔

مسنداحمد، بخاری، بروایت عتبان بن مالک

۱۲۰.... کسی بھی بندہ نے لا الٰـہ الا الله کا اقرار نہیں کیا...... پھر اسی پر مرگیا مگر وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو...... خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

مسنداحمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه، بروایت ابوذر رضی الله عنه

یہ مضمون مختلف احادیث میں آیا ہے۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں: کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا شخص مراد ہے جو قبل از وفات توبہ تائب ہوجائے۔ اور دیگر محدثین کے نزدیک حدیث عموم پر محمول ہے کہ دخولِ جنت عام ہے خواہ اول وہلہ میں ہوجائے یا اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد۔

۱۲۱.... چھوڑو...... میری امت کے عارفین محدَّثین کو، نہ تم ان کو جنت میں پہنچا سکتے نہ جہنم میں۔ بس ان کا فیصلہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی قیامت کے روز فرمائیں گے۔ خطیب، بروایت علی رضی الله عنه

محدَّثین دال کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ مراد وہ خاصانِ خدا ہیں جن کے دلوں میں ملاِ اعلیٰ کی طرف سے الہام والقاء کیا جاتا ہے۔ مراد ایسے مجذوب اور مغلوب الحال افراد ہیں جن سے بسا اوقات خلافِ شرع امور مشاہدہ میں آتے ہوں۔ تو تم ایسے افراد سے تعرض نہ کرو، اور نہ ان پر کسی قسم کا حکم عائد کرو...... بلکہ ان کا معاملہ خدا کے سپرد کردو۔

۱۲۲۔۔۔ ایسا کوئی نفس نہیں جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو اور دل کے یقین کے ساتھ اس کی گواہی دیتا ہو مگر اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبّان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۔۔۔ کسی بھی بندہ نے لاالہ الااللہ کا اقرار نہیں کیا، پھر اسی پر مر گیا مگر وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔مسند احمد، مسلم بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۲۴۔۔۔ ایسا کوئی شخص نہیں جو لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو پھر وہ جہنم میں داخل ہو جائے یا جہنم کی آگ اس کو جلادے۔مسلم، بروایت عتبان بن مالک

۱۲۵۔۔۔ اے معاذ بن جبل! ایسا کوئی بندہ نہیں جو دل کے اخلاص کے ساتھ لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو مگر اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے۔حضرت معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اطلاع نہ دے دوں؟ ان کو خوشخبری مل جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، تب تو وہ بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۶۔۔۔ جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا جس نے لاالہ الااللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں جو کے وزن برابر بھی خیر ہو۔اور پھر ہر اس شخص کو نکالا جائے گا۔جس نے لاالٰہ الااللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں گندم کے وزن برابر بھی خیر ہو۔اور پھر ہر اس شخص کو بھی نکال لیا جائے گا جس نے لاالہ الااللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں مکئی کے دانے کے وزن برابر بھی خیر ہو۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

جہنم کے ساتوں دروازوں کا بند ہونا

۱۲۷۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔جس شخص نے بھی میری توحید کا اقرار کیا۔۔۔ وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔الشیرازی، بروایت علی رضی اللہ عنہ۔

حدیث معنی عمدہ کلام پر مشتمل ہے، امام رازی اس کے رموز واسرار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ میں چوبیس حروف ہیں، دن رات میں بھی چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔لہٰذا جو شخص دن رات میں کسی وقت ان کلمات کو کہہ لے گا: اللہ تعالیٰ اس کے دن رات کے تمام گناہ معاف فرمادیں گے۔اور لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ میں سات کلمات ہیں، اور جہنم کے بھی سات باب ہیں لہٰذا جو اس کلمہ کو سچے دل سے کہہ لے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کے ساتوں باب بند فرمادے گا۔

۱۲۸۔ لاالٰہ الااللہ والوں پر موت میں وحشت ہوگی نہ قبر میں۔اور نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کوئی وحشت ہوگی۔گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ پڑھ رہے ہیں!

الحمدللہ الذی اذھب عنّا الحزن. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۹۔۔۔ جس شخص نے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، بروایت عبادہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۔۔۔ جس شخص نے لاالہ الااللہ کی شہادت دی، وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔مسند البزار، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۔۔۔ خوشخبری سنو اور اپنے گرد وپیش لوگوں کو بھی سنادو۔جس شخص نے دل کے اخلاص کے ساتھ لاالہ الااللہ کی شہادت دی، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی بروایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۔۔۔ جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ، جس شخص نے لاالہ الااللہ کہا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابوبکر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۔ جب قیامت کا روز ہوگا میں عرض کروں گا پروردگار! ہر اس شخص کو جنت میں داخل کردیجئے، جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی ہو، پھر

ایسے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہر اس شخص کو بھی جنت میں داخل کردو، جس کے دل میں کچھ بھی ایمان ہو۔
بخاری، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

شہادتین کی فضیلت......از الاکمال

۱۳۴..... جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ، جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا، اس کے لئے جنت ہے۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو..... خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو الدردا

یہ مضمون کئی احادیث میں آیا ہے۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا شخص مراد ہے جو قبل از وفات توبہ تائب ہو جائے۔ اور دیگر محدثین کے نزدیک حدیث عموم پر محمول ہے کہ دخول جنت عام ہے خواہ اول وہلہ میں ہو جائے یا اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد۔

۱۳۵..... جب مسلمان بندہ لا الـــــہ الا اللہ کہتا ہے تو وہ کلمہ آسمان پر حرکت میں آ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پروردگار کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں ٹھہر جا وہ عرض کرتا ہے کیسے ٹھہر جاؤں..... جبکہ میرے قائل کی بخشش نہیں ہوئی تو پروردگار فرماتے ہیں! جس کی زبان پر تو جاری ہوا اس کی بخشش کر دی گئی۔ الدیلمی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۶..... جب بندہ اشہـد ان لا الـہ الا اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے میرے ملائکہ دیکھو میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا اس کا کوئی پروردگار نہیں۔ پس میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی بخشش کر دی۔ ابن عساکر، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۷..... اپنے ہاتھ بلند کرو اور کہو! لا الـہ الا اللہ والـحمد للہ اے اللہ آپ نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ بھیجا ہے اور مجھے اس کا حکم دیا ہے اور اس پر میرے ساتھ جنت کا وعدہ کیا ہے اور بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔ اور مجھ سے خوشخبری سن لو کہ تمہاری مغفرت کر دی گئی۔
مسند احمد، نسائی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، السنن لسعید ابن منصور، بروایت یعلی بن شداد عن ابیہ وعبادۃ بن الصامت

حدیث ثابت ہے۔

۱۳۸..... اشہـد ان لا الـہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ. جو بندہ اس کلمہ کے اقرار کے ساتھ اللہ سے ملے گا تو اس کو قیامت کے روز جہنم کی آگ سے بچا لیا جائے گا۔ مسـند احـمـد، ابـن سـعـد، البـغـوی، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی، المستدرک للحاکم، السنن لسعید ابن منصور، بروایت عبدالرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری عن ابیہ

۱۳۹..... اشہـد ان لا الـہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ۔ جو بندہ قیامت کے روز ان کے اقرار ساتھ اللہ سے ملے گا اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا، خواہ وہ کیسے اعمال لائے۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت عبدالرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری عن ابیہ

۱۴۰..... اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ.
جو بندہ دل کی حقیقت اور گہرائی کے ساتھ ان کلمات کو کہے گا اللہ عزوجل ضرور اس کو جہنم کی جھلس سے بھی نجات دیدیں گے۔

نسائی، الکنی للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۱..... باری تعالیٰ کے استحضار کے ساتھ میں شہادت دیتا ہوں کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ اشہـد ان لا الـــــہ الا اللہ واشہـد ان محـمـد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہو اور وہ مر جائے تو ضرور وہ جنت کی راہ پر چل پڑے گا۔ میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ایسے ستر ہزار افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے جن پر حساب ہوگا نہ عذاب۔ اور مجھے امید ہے کہ جب تک تم اور تمہارے نیک

آباءاور ازواج اور آل جنت میں اپنا مقام نہ بنالیں، تب تک وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

مسند احمد، الصحیح لابن حبان، البغوی، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت رفاعہ بن رفاعہ الجھنی

اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۴۲..... جان لے! کہ جوشخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوا مرے تو جنت میں داخل ہوگا۔

طبرانی، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، المسند لابی یعلی، الحلیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۳..... بے شک اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام فرمادیا ہے جو اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ کہے۔

مسند احمد، بروایت محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۴..... جاؤ! لوگوں میں اعلان کردو کہ جو دل کے یقین یا اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دے، اس کے لئے جنت ہے۔

ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبان، السنن لسعید ابن منصور، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۵..... بے شک اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام فرمادیا ہے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے۔

عبد بن حمید، بروایت عبادہ بن صامت

۱۴۶..... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے کوئی لا الـــہ الا اللہ کے ساتھ اس طرح نہ آئے گا کہ اس کے ساتھ کچھ خلط ملط نہ کرتا ہو، مگر یہ کہ جنت اس کے لئے واجب ہو جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لا الـــہ الا اللہ کے ساتھ کچھ خلط ملط کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! دنیا کی حرص اور اس کو جمع کرنے کی لالچ اور اس کو روک رکھنے کی عادت، باتیں تو انبیاء کی سی کریں لیکن اعمال سرکشوں کے سے ہوں۔ الحکیم بروایت زید بن ارقم

۱۴۷..... زمین تو اس سے بھی بدتر کو قبول کرلیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ لا الـــــہ الا اللہ کی عظمت وحرمت کو دکھائیں۔ ابن ماجہ، بروایت عمران بن حصین۔ اس روایت کا عبرتناک پس منظر ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر مشرکین کے مقابلہ میں روانہ فرمایا، جس میں میں بھی شریک تھا۔ مشرکین سے شدت کی خون ریزی ہوئی۔ دوران جنگ مسلمانوں کا ایک سپاہی کسی مشرک پر حملہ آور ہوا اور وہ مشرک مسلمان کے نرغہ میں پھنس گیا، مشرک نے فوراً کلمہ لا الـــــہ الا اللہ پڑھا اور پکارا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ لیکن اس مسلمان نے پھر بھی اس پر حملہ کر کے اس کو تہ تیغ کرڈالا۔ بعد میں یہ شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا تم نے کیوں نہیں اس کا شکم چاک کر کے دیکھ لیا کہ وہ سچے دل سے کلمہ پڑھ رہا ہے؟ جب تم کو اس کے دل کا حال معلوم نہ تھا تو کیوں تم نے اس کی زبان پر اعتبار نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے دو تین مرتبہ ایسا فرمایا۔ پھر آپ نے سکوت فرمالیا۔ کچھ عرصہ بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ تو ہم نے اس کو سپرد خاک کردیا۔ مگر آئندہ روز اطلاع ملی کہ اس شخص کی نعش زمین سے باہر پڑی ہے۔ ہم نے خیال کیا کہ شاید کسی دشمن نے اپنی عداوت نکالی ہے۔ اور ہم نے اس کو دوبارہ دفن کردیا۔ اور اپنے غلاموں کو نگرانی پر مامور کردیا۔ لیکن آئندہ روز پھر وہی سابقہ پیش آیا اور اس کی نعش باہر پڑی ملی۔ ہم نے سوچا شاید نگرانوں کی آنکھ لگ گئی ہو اور کسی نے ان کی غفلت میں ایسا کردیا ہو۔ لہٰذا دوبارہ دفن کرنے کے بعد ہم نے بذاتہ اس کی قبر کی نگرانی کی۔ مگر صبح پھر اس کی نعش قبر سے باہر پڑی ملی۔ اب ہمیں یقین ہو چلا کہ یہ قدرت کی طرف سے ہے۔ اور لا الـــــہ الا اللہ کے قائل کو قتل کرنے کا انجام ہے۔ ہم نے اس واقعہ کو بارگاہ رسالت میں پیش کیا..... تب آپ ﷺ نے حدیث کے یہ عبرت انگیز کلمات ارشاد فرمائے: زمین تو اس سے بھی بدتر کو قبول کرلیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ کی عظمت وحرمت کو دکھائیں۔

۱۴۸..... جب میری امت کا کوئی بندہ لا الـــہ الا اللہ محـمـد رسول اللہ کہتا ہے تو اس کے گناہ یوں مٹ جاتے ہیں، جس طرح سیاہ تحریر سفید

سیال سے مٹ جاتی ہے۔اور جب بندہ اشھد ان لا الہ الااللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں۔اور جب فرشتوں کی کسی صف کے قریب سے اس کا گزر ہوتا ہے۔اور وہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو پروردگار اس کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔السجزی فی الابانہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

یہ حدیث بہت ہی ضعیف ہے۔

۱۴۹ ..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے، وہ ہے: لا الہ الا اللہ۔

الحلیہ، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۱۵۰ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

مسند احمد، المسند لابی یعلی، ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

راویانِ حدیث ثقہ ہیں۔

۱۵۱ ..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، کوئی بندہ اس کو موت کے وقت نہیں کہتا مگر اس بندہ کی روح نکلتے وقت اس کلمہ کی وجہ سے نئی زندگی پاتی ہے۔اور وہ کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ثابت ہوگا۔وہ ہے لا الہ الا اللہ۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، المسند لابی یعلی، المستدرک للحاکم، بروایت طلحہ بن عبیداللہ

حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۵۲ ..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا اور پھر اسی پر مرجاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیتے ہیں۔الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت عثمان عن عمر رضی اللہ عنہ

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۵۳ ..... مجھے امید ہے کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ: لا الہ الااللہ کی شہادت دیتا ہوا وفات پاجائے ..... اللہ اسے اپنے عذاب سے دوچار نہ فرمائیں گے۔الدیلمی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۱۵۴ مجھے امید ہے کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ: لا الہ الااللہ کی شہادت دیتا ہوا وفات پاجائے ..... اللہ اسے اپنے عذاب سے دوچار نہ فرمائیں گے۔الدیلمی، الخطیب، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔الجامع المصنف

۱۵۵ ..... جس نے اپنے دل اور زبان کی سچائی سے لا الہ الااللہ کہا وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

ابن النجار، بروایت عقبہ بن عامر عن ابی بکر

۱۵۶ ..... سب سے پہلی چیز جس کو اللہ عزوجل نے سب سے پہلی کتاب میں تحریر فرمایا وہ یہ ہے! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میری رحمت غضب سے سبقت کرگئی ہے۔جو گواہی دے اشھد ان لا الہ الااللہ و أن محمداً عبدہ و رسولہ اس کے لئے جنت ہے۔

الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۷ ..... جنت کی گراں مایہ قیمت: لا الہ الا اللہ ہے۔اور نعمت کی قیمت الحمد للہ ہے۔الدیلمی، بروایت الحسن عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۸ ..... مجھے جبرئیل نے بیان کیا! کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔ابن عساکر، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۵۹ جہنم پر حرام ہے وہ شخص جو اللہ کی خوشنودی کے لئے لا الہ الا اللہ کہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عتبان بن مالک

۱۶۰..... جو شخص اس بات کی شہادت دیتا ہوا آیا کہ! اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو آگ پر حرام ہے کہ اس کو جلائے۔ مسدد، ابن النجار، بروایت ابی موسیٰ

۱۶۱..... جب موسیٰ علیہ السلام کو ان کے پروردگار نے توراۃ عطا کی، موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا! پروردگار مجھے کوئی ایسی دعا تلقین کر دیجئے جس سے میں آپ کو پکارا کروں؟ ارشاد ہوا: لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ہمیں یاد کیا کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا پروردگار! یہ کلمہ تو ساری ہی مخلوق کہتی ہے..... میں تو ایسی چیز کا طلبگار ہوں جو میرے لئے خاص ہو..... جس سے میں تجھے یاد کیا کروں؟ ارشاد ہوا! اے موسیٰ: تمام آسمانوں اور ان کے اندر بسنے والی مخلوق، اور تمام سمندروں اور ان کے اندر بسنے والی مخلوق کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں صرف اس کلمہ کو رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ المسند لابی یعلی، بروایت ابو سعید

۱۶۲..... اسی کلمہ میں ساری نجات ہے، جس کو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت۔

الطبرانی فی الاوسط، عن الزھری عن سعید رحمۃ اللہ علیہ بن المسیب عن عبداللہ بن العاص رضی اللہ عنہ عن عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ راوی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اس دین کی نجات کس چیز میں ہے؟ تب سرکار دو عالم ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۱۶۳..... جو کلمہ میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا، جس شخص نے بھی وہ کلمہ جان کنی کے وقت کہہ لیا۔ یقیناً اس کے لئے آسانی کر دی جائے گی اور وہ روح نکلتے وقت ایک نئی زندگی محسوس کرے گا۔ ابن عساکر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴..... جس شخص نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا، جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا..... مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا، سو وہ کلمہ اس کے لئے نجات دہندہ ثابت ہوگا۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، المسند لابی یعلی، شعب الایمان، بروایت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۱۶۵..... اس سے تمہاری نجات کے لئے وہ کلمہ کافی ہے، جو میں نے اپنے چچا پر ان کی موت کے وقت پیش کیا تھا، مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا۔

مسند احمد، المسند لابی یعلی بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب ﷺ سے استفسار کیا تھا کہ جو وسوسے وغیرہ شیطان ہمارے دلوں میں ڈال دیتا ہے ان کے کفارہ کے لئے کیا چیز کافی ہے؟ تو حضور سرکار دو عالم ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔ اور کیا ہی خوب فرمایا۔

کلمہ توحید کا اقرار دخول جنت کا سبب ہے

۱۶۶..... جبرئیل علیہ السلام میری اونٹنی کی مہار تھامے چل رہے تھے..... جب میں سہل زمین پر پہنچا تو میری طرف متوجہ ہو کر کہا: خوشخبری سنو اور اپنی امت کو بھی دو! کہ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کا اقرار کر لیا..... جنت میں داخل ہو گیا۔ تو میں خوشی سے مسکرایا اور اللہ اکبر کہا۔ پھر کچھ آگے چلے تو جبرئیل دوبارہ میری طرف متوجہ ہوئے، اور کہا خوشخبری سنو اور اپنی امت کو بھی دو! کہ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کا اقرار کر لیا..... جنت میں داخل ہو گیا۔ اور اللہ نے اس پر آگ حرام فرما دی۔ تو میں پھر خوشی سے مسکرایا اور اللہ اکبر کہا۔ اور اپنی امت کے لئے اس پر مسرور و فرحاں ہو گیا۔ الطبرانی فی الاوسط، تمام، ابن عساکر، بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔

۱۶۷..... اللہ عز وجل نے فرمایا! لا الٰہ الا اللہ میرا کلام ہے۔ اور میں ہی اللہ ہوں۔ پس جس نے اس کا اقرار کر لیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا

اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا، وہ میرے عقاب سے مامون ہو گیا۔ ابن النجار، بروایت علی رضی اللہ عنہ روایت سے متعلق کلام اور رموز واسرار کے لئے گزشتہ حدیث نمبر ۱۲۷ ملاحظہ کیجئے۔

۱۶۸ ...... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے سو جس نے اس کو کہا میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔

ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنه

۱۶۹ ...... میں بارگاہ رب العزت میں عرض کروں گا پروردگار! جس نے بھی لا الـــه الا اللہ کہا، اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمائیے؟ ......

ارشاد ہوگا یہ ہمارے ذمہ ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنه

۱۷۰ ...... اللہ تعالیٰ تمہارے جھوٹ کو تمہاری، لا الہ الا اللہ کی سچائی کے ساتھ دھو دیں گے۔ عبدبن حمید بروایت انس رضی اللہ عنه

پس منظر! حضور اکرم ﷺ نے کسی سے پوچھا اے فلاں! تم نے فلاں فلاں کام کیا؟ اس نے کہا نہیں، قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ کام نہیں کیا۔ جبکہ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ اس نے وہ کام کیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۱ ...... اللہ تعالیٰ تمہارے جھوٹ کا، تمہاری لا الہ الا اللہ کی سچائی کے ساتھ کفارہ فرمادیں گے۔

المسند لابی یعلی، بروایت انس رضی اللہ عنه

پس منظر! حضور اکرم ﷺ نے کسی سے پوچھا! تم نے فلاں کام کرلیا؟ اور آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ اس نے وہ کام کیا ہے۔ مگر اس نے کہا نہیں، قسم ہے اللہ کی، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے نہیں کیا۔ پھر آپ مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲ ...... میں نے ایک فرشتہ سے ملاقات کی، اس نے مجھے خبر دی! جو شخص لا الـــه الا اللہ کی شہادت دیتا ہوا انتقال کر جائے اس کے لئے جنت ہے۔ میں بار بار کہتا رہا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ کر۔ بروایت ابو ذر رضی اللہ عنه

۱۷۳ ...... ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے اور آسمانوں اور زمین کی کنجی لا الہ الا اللہ ہے۔ الکبیر للطبرانی بروایت معقل بن یسار

۱۷۴ ...... جب اللہ عزوجل نے جنت عدن کو پیدا فرمایا..... جو اللہ کی تخلیقات میں پہلی چیز ہے، تو اللہ نے اس کو فرمایا کلام کر! وہ گویا ہوئی: لا الـــه الا اللہ محمد رسول اللہ۔ یقیناً مؤمن لوگ فلاح پا گئے۔ بے شک جو شخص میرے اندر داخل ہوا، کامیاب ہو گیا۔ اور جو جہنم میں گیا نا[illegible] ہو گیا۔

طاہر بن محمد بن الواحد المفسر فی کتاب فضائل التوحید والرافعی بروایت انس ر[illegible] اللہ عنه

۱۷۵ ...... جب اللہ عزوجل نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں وہ وہ اشیاء پیدا فرمائیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا نہ کسی دل پ[illegible] کا خیال گذرا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو فرمایا! مجھ سے کلام کر! وہ گویا ہوئی ..... یقیناً مؤمن لوگ فلاح پا گئے۔

الکبیر للطبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

اور المستدرک للحاکم میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں ہر بخیل اور ریاکار پر حرام ہوں۔

۱۷۶ ...... لا الہ الا اللہ والوں پر قبروں میں وحشت ہوگی نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت۔ گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت لا الہ الا اللہ والوں کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی قبروں سے نکلتے ہوئے اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور یہ پڑھ رہے ہیں:

الحمدللہ الذی اذھب عنا الحزن

ابو داؤد، شعب الایمان، وقال غیر قوی، الاربعین لاسماعیل بن عبدالغافر الفارسی۔ ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

حدیث ضعیف ہے۔

...... لا الہ الا اللہ والوں پر موت میں وحشت ہوگی نہ حشر میں۔ اور نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کوئی وحشت ہوگی۔ گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ پڑھ رہے ہیں۔

الحمدللہ الذی اذھب عنا الحزن

حدیث ضعیف ہے۔

۱۷۸..... ایسا کوئی شخص نہیں جو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو پھر جہنم کی آگ اس کو جلادے۔الحلیہ، بروایت عتبان بن مالک
حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹..... جو بندہ لاالٰـہ الا اللہ سومرتبہ کہے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔اوراس روز اس کے عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہوسکتا،الا یہ کہ کوئی اسی جیسا عمل کرے یا اس سے بھی زیادہ۔

الکبیر للطبرانی بروایت ابوالدردا رضی اللہ عنہ

حدیث میں ایک راوی ضعیف ہے۔

۱۸۰..... میں مسلسل اپنے پروردگار سے سفارش کرتا رہوں گا ..... حتیٰ کہ عرض کروں پروردگار! ہراس شخص کے بارے میں میری سفارش قبول فرمایئے،جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔ پروردگار فرمائیں گے: نہیں محمد! یہ تمہارا حق نہیں ہے۔ یہ میرا حق ہے۔میری عزت کی قسم! میرے حلم کی قسم! میری رحمت کی قسم! میں آج جہنم میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ چھوڑوں گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔

المسند لابی یعلی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱..... کسی بندہ نے اخلاص کے ساتھ لاالٰـہ الا اللہ نہیں کہا مگر وہ کلمہ اوپر جاتا ہے اوراس کو کوئی حجاب مانع نہیں ہوتا لہٰذا جب وہ بارگاہ الٰہی میں پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قائل کی طرف نظر فرماتے ہیں۔اوراللہ پر حق ہے کہ جب بھی کسی اپنے توحید پرست کی طرف نظر فرمائیں تو اس پر رحمت فرمائیں۔

الخطیب بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۲..... نہیں ہے کوئی ایسا بندہ جو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو مگر وہ جنت میں داخل ہوگا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟..... خواہ ابوالدردا کی ناک خاک آلود ہو۔مسند احمد، المسند لابی یعلی، ابوداؤد، الصحیح لابن حبّان بروایت ابوالدردا رضی اللہ عنہ

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں: کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا شخص مراد ہے جو قبل از وفات توبہ تائب ہوجائے۔اوردیگر محدثین کے نزدیک حدیث عموم پر محمول ہے کہ دخولِ جنت عام ہے خواہ اول وہلہ میں ہوجائے یا اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد۔

۱۸۳..... نہیں ہے کوئی بندہ جو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہواوراسی پر انتقال کر جائے مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا خواہ اس نے چوری کی ہواور زنا کیا ہو؟ آپ نے فرمایا! خواہ اس نے چوری کی ہواور زنا کیا ہو۔اور جب میں نے چوتھی مرتبہ بھی یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا! خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔مسند احمد، بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۸۴..... جو بندہ لاالٰـہ الا اللہ سومرتبہ کہے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔اوراس روز اس کے عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہوسکتا،الا یہ کہ کوئی اسی جیسا عمل کرے یا اس سے بھی زیادہ۔

ابوالشیخ والدیلمی، بروایت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۸۵..... جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے! میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں..... جو اس کا قائل ہوا میں اس کو عذاب نہ کروں گا۔

الدیلمی بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۸۶..... عرش پر لکھا ہوا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو اس کا قائل ہوا، میں اس کو عذاب سے دوچار نہ کروں گا۔

الاربعین لاسماعیل بن عبدالغافر الفارسی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۷..... جس کا انتقال کے وقت لا الٰہ الا اللہ پر خاتمہ ہوا، وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ابن عساکر، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۸..... جس کی تمنا اور خواہش ہو کہ جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہوجائے۔تو اس کی موت اس حال میں آنی چاہئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو۔اوروہ لوگوں سے بھی وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے چاہتا ہو۔

الکبیر للطبرانی، الحلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹..... جس شخص نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اور اس کی زبان اس کے ساتھ مانوس ہوگئی اور اس کا دل اس پر مطمئن ہوگیا، تو جہنم کی آگ اس کو جھلسانہ سکے گی۔ سمویہ، ابن مردویہ، شعب الایمان، المتفق والمفترق للخطیب رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی قتادہ

۱۹۰..... جو دل کے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دے، جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الصحیح لابن حبان، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

ابن حبان نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۹۱..... جس شخص نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی جہنم کی آگ اس کو نہ کھا سکے گی۔ مسند احمد، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲..... جس شخص نے دل کی سچائی کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دی اور اسی پر مرگیا، اللہ عزوجل اس کو جہنم پر حرام کردیں گے۔

الدارقطنی۔ فی الافراد۔ السنن لسعید ابن منصور، بروایت النضر بن انس رضی اللہ عنہ عن ابیہ

حضرت نضر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو لکھنے کا حکم فرمایا۔ اس کے علاوہ کی حدیث لکھنے کا حکم نہ دیا۔

۱۹۳..... جس شخص نے لا الہ الا اللہ کی شہادت دی اور فجر کی نماز کی محافظت کی اور کسی ناجائز خونریزی سے اپنے ہاتھ رنگین نہ کیے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ السنن لسعید ابن منصور، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۹۴..... جس شخص نے لا الہ الا اللہ کی شہادت دی ..... یہی اس کے لئے نجات ثابت ہوگی۔

المسند لابی یعلی ابن منیع، عن ابن عمر عن عمر عن ابی بکر

۱۹۵..... جو شخص دل کے اخلاص کے ساتھ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ کا قائل ہوا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت ابو الدرداء، الباوردی، ابن مندہ، بروایت ابوسعید بن وایل الجذامی

۱۹۶..... جس نے دل کے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور اس نے نماز قائم کی، روزے رکھے، زکوۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج کیا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ الطبرانی فی الاوسط بروایت عتبان بن مالک

۱۹۷..... جس نے دل کے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اس کو جہنم کی آگ چھونہ سکے گی۔

الکبیر للطبرانی، الخلعی، شعب الایمان، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل۔ ابن خزیمہ بروایت عبد اللہ بن سلام

۱۹۸..... جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور دوبارہ اٹھائے جانے، اور حساب کتاب پر ایمان لایا، جنت میں داخل ہوگا۔ الامالی لابن صصری بروایت راعی النبی ﷺ

جنت کے سو درجات ہیں

۱۹۹..... جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کی، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائیں خواہ وہ شخص ہجرت کرے یا اسی جگہ بیٹھا رہے، جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ آپ ﷺ سے کسی صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں لوگوں میں اس خوشخبری کا اعلان نہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! نہیں: لوگوں کو عمل کرنے دو، بے شک جنت کے سو درجات ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان جتنی مسافت ہے۔ اور سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے اسی پر عرش الٰہی قائم ہے۔ اور وہ جنت کے وسط میں ہے (اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں) اور جب تم اللہ سے کسی چیز کا سوال کرو تو جنت الفردوس

ہی کا سوال کرو۔ الکبیر للطبرانی، بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۰۰ جس شخص نے یوں لا الہ الا اللہ کی شہادت دی کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہوتو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۰۱.....جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا، اس کے اعمال نامہ کی برائیاں دھل جاتی ہیں۔ الا یہ کہ دوبارہ ان کا مرتکب ہو۔

الخطیب بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲.....جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور بآنگ بلند کہا تو اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں۔ ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

کلمہ طیبہ میں اخلاص

۲۰۳ .....جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴ جس شخص نے اس بات کی شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں جنت میں داخل ہوگا۔ ابوالدرداء کہتے ہیں! میں نے دریافت کیا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ آپ نے فرمایا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ جب تین مرتبہ یہی سوال وجواب ہوا تو تیسری مرتبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا..... خواہ ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔

مسند احمد، نسائی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ۔ بروایت ابوالدردا

حدیث صحیح ہے۔

۲۰۳.....جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ دریافت کیا گیا اخلاص کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا! وہ کلمہ تمہیں اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے روک دے۔ الحکیم، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ الحلیہ بروایت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۲۰۶.....جس شخص نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا! اخلاص کا کیا مطلب ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا! جو اللہ عزوجل نے تم پر حرام فرما رکھا ہے، ان سے تم باز آ جاؤ۔ الخطیب، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷..... جس شخص نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہا۔ اور اس پر اس کا دل مطمئن ہو گیا۔ اور اس کی زبان اس کے ساتھ مانوس ہو گئی اور اشہد ان محمد رسول اللہ کا بھی قائل ہوا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرما دیں گے۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت سعد بن عبادہ

۲۰۸ جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا خواہ اس نے زنا کیا ہو، اور چوری کی ہو۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت سلمہ بن نعیم الاشجعی

۲۰۹ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کو کوئی گناہ نقصان نہ پہنچا سکے گا، جس طرح کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے کوئی نیکی نفع نہیں پہنچا سکتی۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے! حدیث ضعیف انظر: التنزیہ: ج ۱ ص: ۱۵۳

دخول جنت رحمت الٰہی سے ہوگا

۲۱۰ ..... جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دی

جاتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! یا رسول اللہ! تب تو ہم میں کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! بعض لوگ اس قدر نیکیاں لائیں گے کہ اگر کسی پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو وہ پہاڑ بھی دب جائے۔ لیکن پھر اس پر اللہ کی نعمتوں میں سے کوئی ایک نعمت آ جائے گی اور وہ تمام نیکیاں ان نعمتوں کے عوض برابر ہو جائیں گی۔ پھر اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت کا معاملہ فرمائیں گے۔

المستدرک للحاکم، بروایت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ عن ابیہ عن جدہ

۲۱۵ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوا آئے، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبادة بن الصامت

۲۱۶ جس شخص کی موت لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہوئے آئے، اس کے لئے مغفرت الٰہی حلال ہو جاتی ہے۔

الخطیب، بروایت جابر رضی اللہ عنہ، ابن عساکر، بروایت بریدہ

لیکن اس روایت میں یحییٰ بن عباد نامی ایک راوی ضعیف ہے۔

۲۱۷ جس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ وہ دل کے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مسند الامام احمد، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۱۸ جو شخص دل کی یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہوا، جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۱۹ عوام الناس میں ندا دے دو کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

ابن عساکر، بروایت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۲۲۰ کلمہ لا الٰہ الا اللہ، اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی عزت وعظمت والا کلمہ ہے۔ جس نے اخلاص کے ساتھ کہہ لیا، اس کے لئے تو جنت واجب ہوگئی اور جس نے نفاق کے ساتھ کہا اس کی بھی جان اور مال تو محفوظ ہو ہی گئے۔ لیکن بالآخر اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

ابن النجار، بروایت دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۲۱ کلمہ لا الٰہ الا اللہ، پروردگار کی ناراضگی سے پناہ میں رکھتا ہے۔ جب تک کہ لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کی حقیقت پر ترجیح نہ دیں۔ لیکن اگر لوگ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے لگیں اور پھر لا الٰہ الا اللہ کہیں تو یہ کلمہ ان پر رد کر دیا جاتا ہے اور اللہ عزوجل فرماتے ہیں تم جھوٹ بولتے ہو۔

الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۲۲ کلمہ لا الٰہ الا اللہ مسلسل پروردگار عزوجل کے غضب کو لوگوں سے روکتا رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ اپنی دنیا کو سنوارنے کے لئے دین کو ضائع نہ کرنا شروع ہو جائیں (لیکن جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے) اور پھر وہ اپنی زبانوں پر یہ کلمہ جاری کریں، تو ان کو کہا جاتا ہے! نہیں نہیں اب تم اس کے اہل نہیں رہے۔ ابن النجار، بروایت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۲۳ لا الٰہ الا اللہ ہمیشہ اپنے کہنے والے کو نفع دیتا رہتا ہے۔ جب تک کہ اس کی اہانت نہ کی جائے۔ اور اس کے حق کی اہانت یہ ہے کہ معاصی کا دور دورہ ہو جائے مگر ان کو روکنے اور بند کرنے والا کوئی نہ ہو۔ الحاکم فی التاریخ بروایت ابان عن انس

۲۲۴ لا الٰہ الا اللہ کہنا مسلسل اللہ پاک کی ناراضگی کو بندوں سے دور رکھتا ہے حتیٰ کہ جب وہ اس منزل پر پہنچ جائیں کہ انہیں پرواہ نہ رہے کہ ان کی دینی حالت کس قدر انحطاط کا شکار ہے، بلکہ وہ صرف اپنی دنیا درست ہونے پر مطمئن ہو جائیں اور پھر اپنی جھوٹی زبانوں سے یہ کلمہ کہیں تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں تم جھوٹ کہتے ہو۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۵ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہوا آئے کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق

نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر اور حساب کتاب پر ایمان لائے، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ النسائی، البغوی، ابن عساکر بروایت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ راعی النبی ﷺ

۲۲۶ لا الٰہ الا اللہ اپنے کہنے والے سے مصیبتوں کے ننانوے دروازوں کو بند رکھتا ہے، جن میں سب سے کم رنج وغم ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۲۷۔۔۔۔ کلمہ لا الٰہ الا اللہ، اللہ عزوجل کے ہاں انتہائی عزت وتکریم والا کلمہ ہے ۔۔۔۔ اس کا عمدہ وقابل رشک مقام ہے جس نے اس کو اخلاص کے ساتھ کہہ لیا، اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس نے نفاق کے ساتھ کہا، اس کی بھی جان اور مال محفوظ تو ہو گئے۔ لیکن کل اس کی اللہ عزوجل سے ملاقات ہوگی تو اللہ عزوجل اس کا احتساب فرمائیں گے۔' ابونعیم بروایت عیاض الاشعری

۲۲۸۔۔۔۔ لا الٰہ الا اللہ نصف میزان ہے اور الحمد للہ اس کو بھر دیتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت شداد بن اوس

۲۲۹۔ میں مسلسل اپنے پروردگار سے سفارش کرتا رہوں گا کرتا رہوں گا، حتی کہ عرض کروں گا پروردگار! ہر ایسے شخص کے بارے میں میری سفارش قبول فرمائیے، جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔ کہا جائے گا: نہیں محمد! یہ تمہارا حق نہیں ہے، نہ اور کسی کا۔ یہ میرا حق ہے! میں آج جہنم میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ چھوڑوں گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۰ کوئی بندہ اس حال میں نہیں مرتا کہ وہ دل کے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے رہا ہو مگر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مسند بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۳۱ اے بلال! لوگوں میں ندا دیدو کہ جس شخص نے اپنی موت سے ایک سال قبل یا ایک ماہ قبل یا ایک جمعہ قبل یا ایک دن قبل یا ایک گھڑی قبل ہی کیوں نہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! پھر تو لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے؟! آپ ﷺ نے فرمایا! خواہ بھروسہ کرلیں۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت بلال رضی اللہ عنہ

اس روایت میں منہال بن خلیفہ منکر الحدیث ہے۔ لہٰذا اس روایت پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

۲۳۲ اے سہیل بن البیضاء! جس نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دی، اللہ عزوجل اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ اور اس کے لئے جنت واجب فرمادیں گے۔

عبد بن حمید، مسند الامام احمد، ابن ابی شیبہ، المسند لابی یعلی، الصحیح لابن حبان، البغوی، ابن قانع بروایت سہیل بن البیضاء

۲۳۳ قیامت کے روز ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر میزان بھی لائی جائے گی، اور اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ ہر دفتر انتہائے نظر تک پھیلا ہوگا۔ جن میں اس کی خطائیں اور گناہ ہوں گے ۔۔۔۔ پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ پھر آدھے پور جتنا کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں اشھد ان لاالٰہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ درج ہوگا۔ اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا ۔۔۔۔ اور پھر کاغذ کا وہ پرزہ اس کی تمام خطاؤں اور گناہوں پر بھاری ہو جائے گا۔

عبد بن حمید بروایت ابن عمرو

۲۳۴ قیامت کے روز اللہ عزوجل ارشاد فرمائیں گے! لا الٰہ الا اللہ والوں کو میرے عرش کے قریب کردو، کیونکہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۵ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے سو جو اس میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔

ابن النجار، عن علی بن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۶ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں! میں اللہ ہوں اور لا الٰہ الا اللہ میرا کلمہ ہے۔ جس نے اس کو کہہ لیا، میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا اور جو میری جنت میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا اور قرآن میرا کلام ہے اور مجھ سے نکلا ہے۔

الخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

حصہ دوم...... ایمان کے متفرق فضائل کے بیان میں

۲۳۷...... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا! اپنی امت کو خوشخبری دیدیجئے، کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے استفسار کیا! اے جبرئیل خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ فرمایا! جی ہاں، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ خواہ اس نے شراب کیوں نہ پی ہو۔

بخاری، مسلم مسند الامام احمد الجامع للترمذی، النسائی، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۲۳۸...... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے، اور خوشخبری دی، کہ آپ کی امت سے جو شخص اس حال میں مرا، کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ فرمایا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ بخاری، مسلم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۳۹...... جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا! آپ کی امت سے جو شخص اس حال میں مرا، کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ فرمایا جی ہاں، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ بخاری، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۴۰...... جب اللہ تبارک وتعالیٰ توحید پرست لوگوں کو ان کے کسی گناہ کی وجہ سے جہنم میں داخل فرمائیں گے، تو وہاں ان کو موت دے دیں گے۔ پھر جب ان کو نکالنے کا ارادہ فرمائیں گے، اس گھڑی ان کو تھوڑا سا عذاب چکھادیں گے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۱ اعمال میں سب سے افضل، اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا ہے۔ پھر جہاد، پھر گناہوں سے مبرا حج۔ اور بقیہ تمام اعمال کی باہمی فضیلت یوں ہے، جس طرح طلوع شمس سے غروب شمس تک سارا دن ایک سا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عامر اعمال کی افضلیت کا دارومدار احوال واشخاص پر ہے اسی وجہ سے دیگر احادیث میں اس سے مختلف مضمون بھی آیا ہے۔ اور بقیہ اعمال کے ہم رتبہ ہونے کے لئے دن کی مثال پیش فرمائی۔

کامیاب مسلمان

۲۴۲...... فلاح پا گیا وہ شخص جسے اسلام کی ھدایت مل گئی۔ اور بقدر کفایت روزی مل گئی۔ اور پھر وہ اس پر قناعت پسند بھی بن گیا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت فضالۃ بن عبید

۲۴۳...... اسلام اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ ابن سعد بروایت زبیر رضی اللہ عنہ، وبروایت جبیر بن مطعم

۲۴۴...... اسلام نرم ومہربان سواری ہے۔ لہٰذا اپنے لئے سوار بھی ایسا ہی منتخب کرتی ہے۔ مسند احمد، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۴۵...... اسلام بڑھتا ہے۔ مگر گھٹتا نہیں۔ مسند الامام احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم، بیہقی، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۴۶...... اسلام ہمیشہ بلند رہتا ہے۔ کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ الرویانی، الدارقطنی، بیہقی، الضیا بروایت عائذ بن عمر

۲۴۷...... کیا تمہیں علم نہیں ہے؟ کہ اسلام اپنے سے پہلے برے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔ اور حج بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمرو بن العاص

۲۴۸ واہ کیا ہی خوشی کی بات ہے اس شخص کے لئے، جس نے مجھے پایا، پھر مجھ پر ایمان لایا۔ اور اس شخص کے لئے بھی جو مجھے نہ پائے

۔۔۔ مگر پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔ ابن النجار، بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

بن دیکھے ایمان کی فضیلت

۲۴۹۔۔۔ واہ۔۔۔ کس قدر خوشی کی بات ہے اس شخص کے لئے، جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔ لیکن اس شخص کے لیے تو کس قدر خوشی کی بات ہے! کس قدر خوشی کی بات ہے! کس قدر خوشی کی بات ہے! جو مجھ پر ایمان لایا باوجودیکہ اس نے مجھے دیکھا نہیں۔

مسند الامام احمد، بروایت ابی سعید

۲۵۰۔۔۔ کیا ہی خوشی کی بات ہے ایک بار، اس شخص کے لئے! جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔ اور اس کے لئے تو سات بار بے انتہا خوشی کی بات ہے! جس نے مجھے دیکھا نہیں، مگر پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔

بخاری، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ مسند الامام احمد، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۱۔۔۔ خوشی کی بات ہے ایک بار اس شخص کے لیے! جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔ لیکن اس شخص کے لیے تین مرتبہ خوشی کی بات ہے! جس نے مجھے دیکھا نہیں، مگر پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔ الطیالسی، عبد بن حمید بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۵۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے ابن آدم! جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے آس لگائے رکھے گا، اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گا، میں تجھ سے سرزد ہونے والے گناہوں کو معاف کرتا رہوں گا۔ اگرچہ تو آسمان و زمین بھر گناہوں کے ساتھ بھی مجھ سے ملے گا، میں بھی آسمان و زمین بھر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔ اور تیری مغفرت کرتا رہوں گا۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔

۲۵۳۔۔۔ پروردگار عزوجل فرماتے ہیں! گناہوں کے بخشنے پر جس کو میری قدرت کا یقین ہو، میں اس کی مغفرت کرتا رہوں گا، جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۵۴۔۔۔ تمہارے پروردگار عزوجل نے فرمایا ہے! میں اس بات کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے۔ لہٰذا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ پس جو شخص میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے ڈرا اور اس سے باز رہا تو میرا اس کو بخش دینا بھی مجھے زیب دیتا ہے۔

مسند الامام احمد، الجامع للترمذی، النسائی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۵۔۔۔ یقیناً وہ شخص فلاح و کامرانی پا گیا، جس کا دل ایمان میں مخلص ہو گیا۔ اور اس نے اپنے دل کو سلیم الطبع کر لیا۔ اپنی زبان کو سچ کا عادی بنایا۔ اپنے نفس کو مطمئن کر لیا۔ اپنی روش حیات درست کر لیا۔ اپنے کانوں کو حق سننے کا عادی بنایا۔ اور اپنی آنکھوں کو چیزوں کا تکنے والا بنایا۔ مسند الامام احمد، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۵۶۔۔۔ جس طرح شرک کے ساتھ کوئی نیکی سودمند نہیں، یونہی ایمان کے ساتھ کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔

خطیب بغدادی، بروایت عمر رضی اللہ عنہ۔ الحلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۷۔۔۔ جس کے دل میں یہ بات پختگی اور یقین ہو گیا، کہ اللہ عزوجل اس کا پروردگار ہے۔ اور میں اس کا پیغمبر ہوں۔ اللہ عزوجل اس کو آگ پر حرام فرما دیں گے۔ مسند البزار، بروایت عمران

۲۵۸۔۔۔ جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند الامام احمد، بخاری، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۹ ...... جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۶۰ ...... بغیر عمل ایمان مقبول، نہ بغیر ایمان کوئی عمل سودمند۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۱ ...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں کرتے، مگر سرکش اور اللہ پر جرات کرنے والے کو، جو لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کردے۔

ابن ماجہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۲ ...... اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مؤمن کی نیکی کم نہیں کرتے، بلکہ دنیا میں بھی اس کا بدلہ عطا کرتے ہیں اور آخرت میں اس پر ثواب مرحمت فرماتے ہیں۔ مگر کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں نمٹا دیتے ہیں۔ اور جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہیں ہوتی، جس کا بدلہ وہ اچھا پائے۔ مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۳ اگر کوئی مرد مؤمن مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی یہودی یا نصرانی کو جہنم میں دھکیل دیتے ہیں۔

الصحیح لابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی موسی

۲۶۴ ...... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، گویا وہ میرے سرہانے کھڑے ہیں، اور میکائیل علیہ السلام میرے پائینتی کھڑے ہیں۔ ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے! ان کی کوئی مثال بیان کرو ...... دوسرے نے مجھے مخاطب ہو کر کہا! سنئے آپ کے کان تو سنتے رہیں اور آپ کا دل سمجھتا رہے! کہ آپ کی مثال اور آپ کی امت کی مثال ایک ایسے بادشاہ کی طرح ہے، جس نے ایک گھر بنوایا، اور اس میں ایک کمرہ بنوایا۔ پھر ایک قاصد بھیجا ...... جو لوگوں کو دعوت پر بلالائے۔ پس کچھ لوگوں نے تو دعوت کو قبول کیا اور کچھ نے چھوڑ دیا۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ تو بادشاہ ہیں اور وہ گھر اسلام ہے۔ اس میں بنایا گیا کمرہ جنت ہے۔ اور اے محمد! آپ اللہ کے قاصد ہیں۔ لہٰذا جس نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا، وہ اسلام میں داخل ہو گیا، اور جو اسلام میں داخل ہو گیا، جنت میں داخل ہوا، اور جو جنت میں داخل ہوا وہاں کی نعمتیں کھائے گا۔

بخاری الجامع للترمذی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۶۵ ...... جب بندہ اسلام سے مشرف ہو اور پھر پوری طرح اسلام کو اپنی زندگی میں بھی ڈھال لے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر خطا جو اس سے سرزد ہوئی تھی، کا کفارہ فرما دیتے ہیں۔ اور اس کے بعد اس کے ساتھ یہ معاملہ ہوتا ہے کہ اس کو ہر نیکی کے بدلہ دس نیکیاں ملتی ہیں، جو سات سو تک بڑھ سکتی ہیں۔ لیکن برائی صرف ایک گناہ ہی رہتی ہے۔ بلکہ امید ہے کہ اللہ پاک اس سے بھی درگذر فرمادیں۔

بخاری النسائی بروایت ابی سعید

۲۶۶ جب تم میں سے کوئی اسلام پر اچھی طرح کاربند ہو جاے، تو اس کی ہر نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔ لیکن برائی صرف ایک گنا رہتی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے جا ملے۔ مسند الامام احمد، بخاری ومسلم بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۶۷ ...... جب بندہ مسلمان ہو جائے اور پھر پوری طرح اسلام کو اپنی زندگی میں بھی ڈھال لے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر نیکی جو اس نے انجام دی تھی، اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ہر برائی جو اس سے صادر ہوئی تھی، اس کو مٹا دیتے ہیں۔ پھر یوں بدلہ دیا جاتا ہے، کہ ایک نیکی دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھ جاتی ہے۔ اور برائی صرف ایک گناہ رہتی ہے بلکہ امید ہے کہ اللہ پاک اس سے بھی درگذر فرمادیں۔

الصحیح لابن حبان، النسائی بروایت ابی سعید

۲۶۸ ...... اعمال میں سب سے افضل، اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا ہے۔ پھر جہاد، پھر گناہوں سے مبرا حج۔ اور بقیہ تمام اعمال کی باہمی فضیلت یوں ہے جس طرح طلوع شمس سے غروب شمس تک سارے دن کی ایک سی حیثیت ہے۔ مسند الامام احمد، بروایت ماعز

۲۶۹ ...... سب سے افضل عمل، اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا ہے۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۷۰ ...... اللہ تبارک وتعالیٰ توحید پرست بندوں کو جہنم میں اگر عذاب دیں گے، تو وہ ان کے ایمان کی کمی کے بقدر دیں گے پھر ان کے ایمان کے

سبب، ہمیشہ کے لئے ان کو جنت میں داخل فرمادیں گے۔الحلیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۱۔۔۔۔ بے شک جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوسکتا ہے۔اور ایام منیٰ کھانے پینے کے دن ہیں۔

مسندالامام احمد، النسائی، ابو داؤد الطیالسی، بروایت بشر بن سحیم بروایت کعب بن مالک

۲۷۲۔۔۔۔ بے شک جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوسکتا ہے۔اور اللہ پاک کسی فاسق شخص کے ذریعہ بھی اس دین کی مدد کروا لیتے ہیں۔

مسندالامام احمد، النسائی، بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

روایت سے متعلق اہم امور حدیث ۱۱۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷۳۔۔۔۔ جو مجھ پر ایمان لایا۔اسلام سے بہرہ مند ہوا۔اور ہجرت کی، میں اس شخص کے لئے جنت کے آس پاس گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے بین وسط میں گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے اعلیٰ بالا خانوں میں گھر کا ذمہ دار ہوں۔پس جو ان اعمال میں پورا اترا، اس نے خیر کا کوئی کام نہ چھوڑا، اور شر کے لئے کوئی رہنے کی جگہ نہ چھوڑی۔پس جہاں چاہے انتقال کرے۔

النسائی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بیھقی، بروایت فضالۃ بن عبید

۲۷۴۔۔۔۔ افضل اسلام ملت ابراہیمی والا ہے۔الاوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۷۵۔۔۔۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔خواہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرے، یا اسی سرزمین میں بیٹھا رہے، جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

مسندالامام احمد، بخاری بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

ناحق قتل دخول جہنم کا سبب ہے

۲۷۶۔۔۔۔ جو شخص اس حال میں آیا کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا رہا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، رمضان کے روزے رکھے، اور کبائر سے بچتا رہا، تو یقیناً اس کے لئے جنت ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا! کبائر کیا چیز ہیں؟ فرمایا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، مسلم جان کو ناحق قتل کرنا، جنگ کے روز پشت دے کر بھاگنا۔

مسندالامام احمد، النسائی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابی ایوب

۲۷۷۔۔۔۔ جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی باندی کے بیٹے ہیں، اور اس کی نشانی ہیں، جن کو اللہ نے مریم علیہا السلام میں القاء کیا۔اور اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں۔اور جنت حق ہے۔جہنم حق ہے۔دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے۔تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے میں داخل فرمادیں گے، خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

مسندالامام احمد، بخاری ومسلم بروایت عبادۃ بن الصامت

۲۷۸۔۔۔۔ جس شخص نے دنیا سے اس حال میں کوچ کیا کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ مخلص ایمان والا تھا، خالص اسی کی عبادت کرتا تھا، نماز قائم کرتا تھا، زکوٰۃ ادا کرتا تھا۔۔۔۔ تو اللہ کی قسم! اس کی یہ موت اس حال میں آئی ہے کہ اللہ پاک اس سے راضی تھے۔

ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۹۔۔۔۔ جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا، تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو مرا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔مسندالامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۰۔۔۔۔ قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس امت کا خواہ کوئی یہودی ہو یا نصرانی، جس نے بھی میرے متعلق سنا۔۔۔۔ اور

پھر یونہی مرگیا، میری دعوت پر ایمان نہ لایا، تو یقیناً وہ اصحاب جہنم میں داخل ہوگا۔

مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

زندہ درگور کرنے کا برا انجام

۲۸۱..... زندہ درگور کرنے والی اور ہونے والی دونوں جہنم میں ہوں گی۔ اِلا یہ کہ زندہ درگور کرنے والی بعد میں اسلام کو پالے اور اس سے وابستہ ہوجائے۔ مسند الامام احمد، النسائی بروایت سلمۃ بن یزید الجعفی سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔ اور ہم نے عرض کیا کہ ہماری والدہ ملیکہ زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کیا کرتی تھی، مہمان نوازی کرتی تھی اور اس طرح کے دیگر نیک کام انجام دیتی تھی۔ وہ زمانہ جاہلیت ہی میں انتقال کرگئی ..... تو کیا یہ خیر کے کام اس کے لئے کچھ سودمند ثابت ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ ہم نے مزید عرض کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ہماری ایک بہن بھی تھی، جس کو ہماری اس والدہ نے زمانہ جاہلیت کی رسم کے مطابق زندہ درگور کردیا تھا تو کیا ہماری والدہ کے نیک کام اس گناہ کو دھوسکیں گے؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا زندہ درگور کرنے والی اور ہونے والی دونوں جہنم میں ہوں گی۔ اِلا یہ کہ زندہ درگور کرنے والی بعد میں اسلام کو پالے اور اس سے وابستہ ہوجائے۔ قاتلہ کے جہنم جانے کا مسئلہ تو واضح ہے، مگر مقتولہ زندہ درگور ہونے والی کیوں جہنم میں جائے گی؟ اس کی وجہ زندہ درگور ہونا نہیں ہے، بلکہ اس کا مدار اس مسئلہ پر ہے کہ کیا اولادِ مشرکین جہنم میں جائیں گی یا جنت میں؟ اس بارے میں نصوص متعارض ہیں۔

۲۸۲..... اے ابوسعید! جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے راضی ہوگیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور دوسرا عمل، جس کے ذریعہ بندہ جنت کے سو درجات تک پہنچ سکتا ہے، جبکہ ایک درجہ زمین وآسمان کے درمیان جتنا ہے، وہ، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی سعید

۲۸۳..... اے معاذ بن جبل! کیا تجھے پتہ ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ سو جان لو! اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو بندے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اللہ ان کو عذاب نہ دے۔ مسند الامام احمد، بخاری ومسلم الجامع للترمذی، ابن ماجہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۴..... جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا، جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی ہوگا۔ ترمذی، بروایت ابی سعید

۲۸۵..... اللہ تعالیٰ سب سے ہلکے عذاب والے سے فرمائیں! اگر تیرے پاس زمین بھر مال ہو، تو کیا تو اس کے عوض اپنی جان چھڑانا پسند کرے گا؟ بندہ عرض کرے گا! جی پروردگار۔ پروردگار فرمائیں گے! میں نے تجھ سے اس سے بھی ہلکی چیز کا سوال کیا تھا ..... جبکہ تو ابھی آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا! یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ مگر تو شرک کرنے پر مصر رہا۔

بخاری ومسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۶..... قیامت کے روز ایک جہنمی شخص کو کہا جائے گا! اگر تیرے پاس زمین بھر مال ہو، تو کیا تو اس کے عوض اپنی جان چھڑانا پسند کرے گا؟ بندہ عرض کرے گا! بالکل پروردگار۔ پروردگار فرمائیں گے! میں نے تجھ سے اس سے بھی ہلکی چیز پسند کی تھی ..... میں نے تجھ سے عہد لیا تھا، جبکہ تو ابھی آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا! یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا ..... مگر تو شرک کرنے پر مصر رہا۔

مسند الامام احمد، بخاری ومسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۷..... جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ اس امت کے ہر شخص کو ایک ایک کافر عطا فرمائیں گے۔ اور اس کو کہا جائے گا! جہنم میں جانے سے یہ تیرا فدیہ ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ

ہر شخص کی جنت وجہنم دونوں میں ایک ایک جگہ مقرر ہوتی ہے۔ اگر وہ اسلام سے مشرف ہوا اور جنت میں گیا تو اس کی جہنم والی جگہ کافر کو مل جاتی ہے۔ اور اگر کفر کی بدبختی کی وجہ سے جہنم میں گیا تو جنت والی جگہ کسی مسلمان کو مل جاتی ہے۔

۲۸۸۔۔۔جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کے پاس ایک فرشتہ بھیجیں گے، جس کے ساتھ ایک کافر ہوگا۔ فرشتہ مومن سے کہے گا! اے اے مؤمن یہ کافر، یہ تیرا جہنم سے فدیہ ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، الکنی للحاکم، بروایت ابی موسی

۲۸۹۔۔۔اللہ کے نزدیک تمام ادیان میں سب سے زیادہ محبوب دین ملت حنیفہ والا آسان دین ہے۔

مسند الامام احمد، الادب للبخاری۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ النسائی بروایت عمربن عبدالعزیز عن ابیہ عن جدہ

یعنی پہلے انبیاء کی ملل وشرائع کے منسوخ ومبدل ہونے سے قبل یہ ملت بہتر ہے۔ ورنہ وہ منسوخ ومبدل ہونے کے بعد بالکل ناجائز العمل ہیں۔ حنیفیہ کا مطلب ہے کہ باطل سے کلیۃً منحرف ہوکر محض حق کی طرف کامزن ہے۔ اور سمحہ سے مراد آسان وسہل العمل ہے۔

۲۹۰۔۔۔اللہ کے نزدیک تمام ادیان سے زیادہ محبوب دین خالص ملت حنیفیہ والا دین ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ملت حنیفیہ والے دین سے مراد وہ دین ہے، جو باطل سے کلیۃً منقطع ہوکر حق کی طرف مائل ہونے والا ہو۔

۲۹۱۔۔۔سب سے زیادہ محبوب دین اللہ کے نزدیک ملت حنیفہ والا دین ہے۔ پس جب تو میری امت کو دیکھے! وہ ظالم کو ظالم نہیں کہتے، تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

المستدرک للحاکم الغرائب لابی موسیٰ النرسی۔ معرفۃ الصحابہ لابی موسیٰ المدینی۔ روایۃ السند اعن جعفربن الازھربن قریظ عن جدہ عن ابی امہ سلیمان بن کثیربن امیۃ بن سعیدعن ابیہ اسعدعن عبداللہ بن مالک

۲۹۲۔۔۔قیامت کے روز جب اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مخلوقات کو اٹھائیں گے، ایک منادی عرش کے نیچے سے تین مرتبہ ندا دے گا! اے توحید پرست لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرمادیا ہے۔ لہٰذا تم بھی آپس میں ایک دوسرے کو معاف کردو۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب۔ بروایت انس رضی اللہ عنہ

قیامت کے دن توحید پرستوں کی حالت

۲۹۳۔۔۔جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک میدان میں تمام مخلوقات کو اکٹھا فرمائیں گے۔ پھر ہر قوم کے معبودان باطلہ کو اٹھائیں گے، جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے۔ اور وہ معبودان باطلہ اپنے پجاریوں کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے۔ پیچھے صرف توحید پرست لوگ بچ جائیں گے۔ ان سے استفسار کیا جائے گا! کہ تم کس کے منتظر ہو؟ وہ کہیں گے! ہم اپنے اس پروردگار کے منتظر ہیں، جس کی ہم غائبانہ پرستش کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟۔۔۔وہ جواب دیں گے! اگر وہ ہمارا رب چاہے گا، تو ہم اس کو ضرور پہچان لیں گے۔ سو اس وقت پروردگار عزوجل ان پر اپنی تجلی ظاہر فرمائیں گے۔۔۔اور وہ تمام لوگ سجدہ ریز ہوجائیں گے۔ پھر اس عالم میں ان کو مژدہ سنایا جائے گا! اے اہل توحید! اپنے سروں کو اٹھاؤ، پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لئے جنت واجب فرمادی ہے۔ اور تم میں سے ہر ایک کی جگہ جہنم میں کسی یہودی یا نصرانی کو بھیج دیا گیا ہے۔ الحلیہ۔ بروایت ابی موسی

۲۹۴۔۔۔جب قیامت کا روز ہوگا، ایمان اور شرک آئیں گے۔ اور پروردگار کے سامنے بحث وتمحیص کرنے لگیں گے۔ تو پروردگار ایمان کو فرمائیں گے! تو اپنے اہل کو لے کر جنت میں جا۔ التاریخ للحاکم، بروایت صفوان بن عسال

۲۹۵۔۔۔جب تم میں سے کوئی اسلام پر اچھی طرح کاربند ہوجائے، تو اس کی کی ہوئی ہر نیکی دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھا کر لکھ دی جاتی

ہے۔لیکن برائی صرف ایک گناہ لکھی رہتی ہے ... حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے جاملے۔

مسند الامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمة الله عليه بروايت ابی هريرة رضی الله عنه

۲۹۶ ... جب بندہ مسلمان ہو جائے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر نیکی، جو اس نے پہلے کی ہو، اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔اور ہر برائی جو اس سے صادر ہوئی تھی، اس کو مٹا دیتے ہیں۔پھراز سرِ نو معاملہ شروع ہوتا ہے اس طرح کہ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔اور برائی صرف وہی رہتی ہے۔یہاں تک کہ اس کو بھی اللہ معاف فرمادیں۔اور وہ بہت مغفرت کرنے والا ہے۔سمویہ بروایت ابی سعید

۲۹۶ ... اسلام اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۲۶۷ ... جب بندہ مسلمان ہوجائے اور پھر پوری طرح اسلام کو اپنی زندگی میں بھی ڈھال لے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر نیکی جو اس نے انجام دی تھی، اس کو قبول فرمالیتے ہیں اور ہر برائی جو اس سے سرزد ہوئی تھی، اس کا کفارہ فرمادیتے ہیں۔اور اسلام میں وہ جو عمل کرے، اس کے ساتھ یہ معاملہ فرماتے ہیں! کہ ایک نیکی دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھ جاتی ہے۔اور برائی صرف ایک گناہ رہتی ہے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی محو فرمادیں۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت عطا بن یسار مرسلاً

۲۹۹ ... کیا تمہیں علم نہیں ہے؟ کہ اسلام اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔اور حج بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔السنن لسعید، بروایت عمروبن العاص

۳۰۰ ... !اللہ تعالیٰ بندہ کو معاف فرماتے رہتے ہیں، جب تک پردہ حائل نہ ہو۔دریافت کیا گیا! پردہ کیا ہے؟ فرمایا! اس حال میں روح نکلے کہ وہ مشرک ہو۔مسند الامام احمد، بخاری فی التاريخ المسند لابی يعلی، الصحیح لابن حبان، البغوی فی الجعديات، المستدرک للحاکم، السنن لسعید بروایت ابی ذرّ رضی الله عنه

۳۰۱ مسلمان، جب سے اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے تک مسلسل اللہ کی ذمہ داری میں رہتا ہے۔پس اگر اللہ عزوجل سے اس حال میں سامنا ہو کہ اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو، یا اخلاص کے ساتھ استغفار کرتا ہوا آئے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے خلاصی لکھ دیتے ہیں۔البزار بروایت ابی سلمة بن عبدالرحمن عن ابيه ولم يسمع عنه

۳۰۲ نور جب سینے میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کشادہ ہوجاتا ہے۔دریافت کیا گیا! کیا اس کی کوئی علامت ہے؟ جس سے اس کا علم ہوسکے؟ فرمایا! ہاں، دھوکہ کے گھر دنیا سے پہلوتہی کرنا۔دائمی گھر کی طرف متوجہ ہونا۔اور موت کے آنے سے قبل اس کی تیاری کر لینا۔

المستدرک للحاکم وتعقب عن ابن مسعود رضی الله عنه

۳۰۳ ... اے مسہر! اسلام سے دامن گیر ہوجا۔اور اپنے دین کو دنیا کے عوض فروخت نہ کر۔ابن سعد، بروایت الشعبی مرسلاً

۳۰۴ ... اسلام لے آ، سلامتی پاجائے گا۔الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنه

۳۰۵ ... اسلام لے آ، سلامتی پاجائے گا۔دریافت کیا گیا اسلام کیا ہے؟ فرمایا ... اسلام یہ ہے کہ تیرا دل اسلام لے آئے اور مسلمان تیری زبان اور ہاتھ کی ایذا سے محفوظ ہوجائیں۔آپ سے پوچھا گیا! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا! ایمان، دریافت کیا گیا! ایمان کیا ہے؟ فرمایا! ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔دریافت کیا گیا! کون سا ایمان افضل ہے؟ فرمایا! ہجرت۔دریافت کیا گیا! ہجرت کیا ہے؟ فرمایا! تم گناہوں کو چھوڑ دو۔دریافت کیا گیا! کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا! جہاد۔دریافت کیا گیا! جہاد کیا ہے؟ فرمایا! جہاد یہ ہے کہ جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو تم ان سے قتال کرو۔اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، اور بزدلی نہ دکھاؤ، پھر ان کے بعد دو عمل سب سے افضل ہیں۔الا یہ کہ کوئی انہی جیسا عمل کرے، گناہوں

سے میراث پاؤ گے۔شعب الایمان، بروایت ابی قلابہ عن رجل من اھل الشام عن ابیہ

اسلام امن کا مذہب ہے

۳۰۶.....اسلام سے بہرہ مند ہو جاؤ، مأمون ہو جاؤ گے۔اور جان رکھو! کہ ساری دھرتی اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔اور میرا خیال ہے کہ میں تم کو اس سرزمین سے جلاوطن کردوں۔پس جو شخص تم میں سے کچھ مال پائے، اس کو فروخت کرڈالے۔اور جان رکھو! کہ ساری دھرتی اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔بخاری، بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ نے یہود کو جلاوطن کرتے ہوئے ان سے فرمایا تھا۔

۳۰۷.....ایمان جنت کی قیمت ہے۔الحمد للہ تمام نعمتوں کی قیمت ہے۔اور جنت لوگوں میں ان کے اعمال کے مطابق تقسیم ہوگی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۸.....اللہ عزوجل کے تین حرم ہیں، جس نے ان کی حفاظت کی، اللہ تعالیٰ اس کے دین ودنیا کی حفاظت فرمائیں گے۔اور جس نے ان کا خیال نہ رکھا، اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی پرواہ نہیں۔اسلام کی حرمت، میری حرمت، اور میری قرابت کی حرمت۔

الطبرانی فی الکبیر، ابو نعیم، بروایت ابی سعید

۳۰۹.....اسلام ایک کشادہ گھر ہے۔جو اس میں داخل ہو گیا، فراخی پا گیا۔اور ہجرت کشادہ گھر ہے۔جو اس میں داخل ہو گیا، فراخی پا گیا۔اور جس کو اسلام کی دعوت پہنچی، وہ مسلمان ہو گیا، اور ہجرت کی دعوت پہنچی، اس نے ہجرت اختیار کی، تو اس نے خیر کا کوئی کام نہ چھوڑا اور شر کے لئے کوئی جائے فرار نہ چھوڑی۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت فضالۃ بن عبید

۳۱۰.....اسلام اس سے زیادہ باعزت ہے۔اور اسلام بلند ہوتا ہے، مگر اس پر کوئی چیز بلند نہیں ہوتی۔

الرویانی، الدارقطنی، بخاری ومسلم، السنن لسعید، بروایت عائذ بن عمرو المزنی

۳۱۱.....اسلام انسانوں کو پگھلا کر یوں مہذب بنا دیتا ہے، جس طرح آگ لوہے، سونے اور چاندی کو پگھلا کر مہذب بنا دیتی ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

۳۱۲.....بے شک جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہو سکتا ہے۔اور ایام منیٰ کھانے پینے کے ایام ہیں۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت کعب بن مالک

۳۱۳.....میں نے اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کی شادی زینب بنت جحش سے کردی ہے۔اور مقداد کی شادی ضباعہ بنت زبیر سے، تاکہ تم اچھی طرح جان لو کہ، اللہ کے ہاں تم میں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے اچھے اسلام والا ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۴.....جو مجھ پر ایمان لایا۔اسلام سے بہرہ مند ہوا۔اور ہجرت کی، میں اس شخص کے لئے جنت کے آس پاس گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے بیچ وسط میں گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے اعلیٰ بالاخانوں میں گھر کا ذمہ دار ہوں۔پس جو ان اعمال میں پورا اترا، اس نے خیر کا کوئی کام نہ چھوڑا، اور شر کے لئے کوئی رہنے کی جگہ نہ چھوڑی۔پس جہاں چاہے انتقال کرے۔الطبرانی فی الکبیر، ، بروایت فضالۃ بن عبید

۳۱۵.....دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں، جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔اور جو اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۶.....تمہارے پروردگار عزوجل نے فرمایا ہے! اگر میرا بندہ آسمان وزمین بھر گناہوں کے ساتھ بھی مجھ سے ملے گا، میں بھی آسمان وزمین بھر بخشش کے ساتھ اس سے ملوں گا، بشرطیکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدردا

۳۱۷.....اے عمر کھڑے ہواور جاؤ! لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مؤمنین کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔النسائی بروایت، عمر رضی اللہ عنہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۸.....ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا وہ شخص جو اس حال میں انتقال کرے، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، اور طلوع شمس، غروب شمس سے قبل نماز کا اہتمام کرتا ہو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی عمارة بن رویبه

۳۱۹.....نفسِ مسلم کے سوا جنت میں ہرگز کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ابن سعد، الطبرانی فی الکبیر بروایت سلمان الفارسی

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نعمت ایمان ہے

۳۲۰.....بندہ اللہ کی جن نعمتوں کا ذکر کرتا ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب اور پسندیدہ نعمت ایمان ہے۔کہ بندہ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر ایمان لایا اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لایا۔ابونعیم بروایت اسعدبن زرارة بن منده عن اخیه سعید بن زرارة

ابونعیم نے راوی کے بھائی کے شیوخ میں گمان کیا ہے۔ابن النجار، من طریق ابی الرجال عن ابیه عن جده سعد

۳۲۱.....جس کی تمنا ہو کہ اس کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے، اس پر لازم ہے کہ اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔اور لوگوں سے بھی وہی سلوک کرتا ہو جو اپنے لئے چاہتا ہو۔مسندالامام احمد، بروایت ابن عمرو

۳۲۲.....جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے اپنے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہوگیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔اور دوسرے اعمال جن کے ذریعہ بندہ کو اللہ جنت کے سو درجات تک پہنچا سکتا ہے، جبکہ ایک درجہ زمین وآسمان کے درمیان جتنا ہے، وہ دوسرے اعمال، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابی سعید

۳۲۳.....جس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور یقین ہوگیا، کہ اللہ عزوجل اس کا پروردگار ہے، اور میں اس کا پیغمبر ہوں۔اللہ عزّ وجلّ اس کے گوشت کو آگ پر حرام فرما دیں گے۔مسندالبزار، المستدرک للحاکم، عبدالغافر الفارسی فی امالیه، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه، ابن خزیمه، الطبرانی فی الکبیر، الحلیه، الخطیب بروایت عمران بن حصین

۳۲۴.....جو شخص اللہ کی عبادت کرتا رہا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، حق کو سنا اور اس کی اطاعت کی، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے، جس سے وہ چاہے جنت میں داخل فرما دیں گے۔اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا رہا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، حق کو سنا، مگر اس کی اطاعت نہ کی۔تو اللہ عزوجل کی مرضی ہے، خواہ اس پر رحم فرمائیں، یا عذاب دیں۔

مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر بروایت عبادة بن الصامت

۳۲۵.....جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسندالامام احمد، بخاری، بروایت انس رضی اللہ عنه المستدرک للحاکم بروایت معاذوسعیدبن الحارث بن عبدالمطلب معا مسندالامام احمد، بروایت معاذوابی الدرداً معاً

۳۲۶.....جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔اور اس برعکس کے جو اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

شعب الایمان، ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنه

۳۲۷.....جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور پانچ وقت نماز کا پابند ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو، اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔مسندالامام احمد، بروایت معاذ رضی اللہ عنه

۳۲۸.....جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اس

کے ساتھ کوئی گناہ نقصان دہ نہیں۔ اسی طرح اگر شرک کی حالت میں اس سے ملا تو جہنم میں جائے گا۔ اور اس کے ساتھ کوئی نیکی سودمند نہیں۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

حدیث صحیح ہے۔

۳۲۹ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی معصوم الدم کو قتل نہ کیا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی بار نہ ہوگا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۰ قیامت کے روز، جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے پنجگانہ نمازوں کے ساتھ، رمضان کے روزوں کے ساتھ اور جنابت کے بعد غسل کرنے کے ساتھ ملاقات کرے، تو وہ اللہ کا سچا بندہ ہوگا۔ اور جو ان میں سے کسی چیز کی خیانت کے ساتھ ملے تو وہ اللہ کا دشمن ہوگا۔ بروایت ابن عمرو

حدیث ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی حجاج بن رشدین بن سعد ہے، جس کو ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ج ۱ ص ۴۵۔

۳۳۱ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اپنے مال کی زکوٰۃ کی خوشی کے ساتھ ادائیگی کرتا ہو اور حق سنتا اور اس کی اطاعت کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے۔ مسند الامام احمد، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۳۲ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔

مسند الامام احمد، بروایت عبدبن حمید، البغوی، ابن قانع، الطبرانی فی الکبیر، السنن لسعید بروایت سلمة بن نعیم الاشجعی

اس کے لئے اس کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

۳۳۳ خطا کار عارفین کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور ان کو جنت یا جہنم میں داخل نہ کرو، اللہ عزوجل ہی ان کے بارے میں فیصلہ فرمائیں گے۔

الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

جنتی اور جہنمی ہونے کا یقینی علم اللہ کے پاس ہے

۳۳۴ میرے گنہگار موحدین عارفین بندوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور ان کو جنت یا جہنم میں داخل نہ کرو۔ میں خود اپنے علم کے ساتھ ان کے بارے میں فیصلہ کروں گا۔ اور جو گراں باری خود برداشت نہیں کر سکتے ان کو بھی ایسی مشقت میں نہ ڈالو۔ اور بندگانِ خدا کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ لگو، خدا خود ان کا محاسبہ فرمائے گا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت زیدبن ارقم

۳۳۵ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں! میرے گناہگار موحدین عارفین بندوں کو جنت یا جہنم میں داخل نہ کرو۔ حتیٰ کہ پروردگار خود ان کے متعلق فیصلہ فرمائیں گے۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳۶ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی ناجائز خونریزی میں اپنے ہاتھ رنگین نہ کیے ہوں..... تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند الامام احمد، ابن ماجه، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت عقبة بن عامر

۳۳۷ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایمان کی پانچ باتوں کے ساتھ ملا، جنت میں داخل ہو جائے گا۔ پنجگانہ نمازوں کو کامل طہارت، اچھی طرح رکوع وسجود کے ساتھ ادا کرتا ہو۔ رمضان کے روزے رکھتا ہو۔ بیت اللہ جانے کی استطاعت ہو تو حج کرتا ہو۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کرتا ہو، جو اسلام کی فطرت ہے۔ امانت داری رکھتا ہو۔ اور جنابت سے غسل کرتا ہو۔ شعب الایمان، بروایت ابی الدردا

۳۳۸ جو شخص ایمان لانے کے بعد کسی شرک میں مبتلا نہ ہو، فرض نماز ادا کرتا ہو، فرض زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ رمضان کے روزے رکھتا ہو۔ اور حق

سنتا اور اس کی اطاعت کرتا ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت مالک الاشعری

حدیث ضعیف ہے۔

۳۳۹.....جو اس حال میں مرا کہ وہ سچا مؤمن نہ تھا، تو وہ قطعاً کافر ہے۔ابن النجار بروایت سمعان بن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۰.....جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو برابر نہ ٹھہراتا ہو..... پھر خواہ ریت کے ذرات کے برابر گناہ لائے مگر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔ابن مردویہ بروایت ابی الدرداء

۳۴۱.....جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی ناجائز خونریزی میں اپنے ہاتھ رنگین نہ کئے ہوں تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔

الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت جریر الفتن لنعیم بن حمّاد بروایت عقبہ بن عامر

۳۴۲.....جو شخص اس حال میں مرا، تو وہ قیامت کے روز نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا..... جب تک کہ وہ والدین کے ساتھ بدسلوکی سے پیش نہ آتا ہو۔

مسند الامام احمد، بزار محمد بن نصر، ابن مندہ، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان، بروایت عمرو بن مرۃ الجہنی

ایک شخص نے آپ ﷺ سے استفسار کیا! یا رسول اللہ اگر میں شہادت دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔پنج وقتہ نماز ادا کروں۔رمضان کے روزے رکھوں۔زکوٰۃ کی ادائیگی کروں تو مجھے کیا اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا۔

۳۴۳.....جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کے مغفرت حلال ہوگئی۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت نواس بن سمعان

حدیث حسن ہے۔

۳۴۴.....جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عقبہ بن عامر

۳۴۵.....جس کا اس حال میں انتقال ہوا، کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، تو اس کو کہا جائے گا! جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔ابو داؤد الطیالسی، مسند الامام احمد، ابن مردویہ، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۴۶.....جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

ابن عساکر، بروایت عبادۃ بن الصامت

۳۴۷.....جس کا اس حال میں انتقال ہوا، کہ اس کو یقین تھا کہ اللہ کی ذات برحق ہے، جنت میں داخل ہو جائے گا۔

المسند لابی یعلی بروایت عثمان بن عفان

۳۴۸.....جو اس حال میں مرا کہ اس کو تین باتوں کا یقین تھا! کہ اللہ کی ذات برحق ہے، قیامت برحق ہے، اور اللہ عزوجل قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کو دوبارہ اٹھائیں گے..... جنت میں داخل ہو جائے گا۔الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۴۹.....جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو جنت اس کے لئے واجب ہوگی۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت، معاذ رضی اللہ عنہ

۳۵۰.....جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو ہمسر ٹھہراتا تھا، جہنم میں داخل ہو جائے گا۔اور پنجگانہ نمازیں درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہیں، جب تک کبائر سے بچتا رہے۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۵۱.....اے عمر! جا کر لوگوں میں اعلان کردو! جو کوئی اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہوا انتقال کر جائے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور جہنم کی آگ اس پر حرام فرمادیں گے۔عبد بن حمید، المسند لابی یعلی، السنن لسعید، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۵۲۔۔۔ دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں، جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور جو اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

الطبراني في الكبير، بروايت عمارة بن رويبه

۳۵۳۔۔۔ جنت میں کافر داخل نہ ہوگا اور جہنم میں مؤمن داخل نہ ہوگا۔ الفردوس للديلمي رحمة الله عليه، بروايت ابي شريح

۳۵۴ اہل الشرک کو اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ میسر نہیں۔

ابو داؤد، بخاري ومسلم، بروايت ابن عمر رضي الله عنه

۳۵۵۔۔۔ جس طرح اسلام کے ساتھ کوئی گناہ نقصان دہ نہیں، یونہی شرک کے ساتھ کوئی عمل سودمند نہیں۔ الحلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۵۶ اے معاذ! کیا تم نے اس کی بات سنی، جو آج میرے پاس آیا ہے۔ میرے پروردگار کی طرف سے آنے والے ایک فرشتے نے مجھے خوشخبری دی ہے! جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کیا! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! انہیں چھوڑ دو، پل صراط سے سب گذریں گے۔

الطبراني في الكبير، بروايت معاذ رضي الله عنه

۳۵۷ اے معاذ! جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اطلاع نہ دیدوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! انہیں چھوڑ دو، تاکہ وہ اعمال میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ الطبراني في الكبير، الحلية، بروايت انس رضي الله عنه

۳۵۸۔۔۔ اے عرب کی جماعتو! میں تمام مخلوق کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ان کو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی دعوت دیتا ہوں، اور اس بات کے اقرار کرنے کی، کہ میں اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہوں۔ اور یہ کہ تم بیت اللہ کا حج کرو، بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ کے روزے رکھو، یعنی رمضان کے۔ پس جس نے میری دعوت پر لبیک کہا! اس کے لئے بطور مہمان نوازی اور ثواب کے جنت ہے۔ اور جس نے میری دعوت سے روگردانی کی، اس کے لئے ہر طرف سے آگ ہے۔

ابن عساكر، بروايت محمدبن الحارث بن هاني بن مدلج بن المقدادبن زمل بن عمروبن العذري عن آبائه عن زمل بن عمرو

۳۵۹ اے سائب تم ایام جاہلیت میں جو نیک اعمال کرتے تھے، وہ اس وقت قبول نہ ہوتے تھے مگر آج وہ تمہاری جانب سے قبول کئے جارہے ہیں۔ مسند الامام احمد، ابن سعد، الطبراني في الكبير، بروايت سائب بن ابي سائب

۳۶۰ اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کے لئے بہتر ہو۔ اگر وہ اسلام میں رکنا چاہیں، تو اسلام وسیع وکشادہ مذہب ہے۔

ابن سعد، الطبراني في الكبير، البغوي، بروايت، مجمع بن عتاب بن شمير عن ابيه

۳۶۱ لوگ تم سے اور تمہارے آباؤ اجداد سے بہتر ہیں۔ اللہ، اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ ان سے راضی ہو چکا ہے۔ الطبراني في الكبير، بروايت مالك بن ربيعة السلولي

۳۶۲ اے معاذ! اگر اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے ہاتھ کسی مشرک کو ہدایت بخش دیں، تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مسند الامام احمد، بروايت معاذ رضي الله عنه

۳۶۳ اللہ عزوجل کسی بندہ کے عمل سے اس وقت تک راضی نہیں ہوتے، جب تک کہ اس کے قول سے راضی نہ ہوں۔

الفردوس للديلمي رحمة الله عليه، بروايت انس رضي الله عنه

۳۶۴ جب قیامت کا روز ہوگا، اللہ پاک ہر مؤمن کو ایک یہودی یا نصرانی دیں گے، اور اس کو کہا جائے گا! جہنم میں جانے سے یہ تیرا فدیہ ہے۔

الصحيح للامام مسلم رحمة الله عليه، بروايت ابي موسى

فصل چہارم...... ایمان اور اسلام کے احکام میں

یہ فصل دوفرع پر مشتمل ہے۔ پہلی فرع شہادتین کے اقرار میں۔

۳۶۵...... ان سے قتال جاری رکھو: حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا...... تو اپنی جان اور مال کومحفوظ کرلیا۔ مگران کے حق کی وجہ سے۔ اوران کا حساب اللہ پر ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۳۶۶...... جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا۔ اور ماسوائے اللہ کے جن کی بھی پرستش کی جاتی ہے، سب کا انکار کردیا ...... تو اللہ تعالیٰ اس کے مال اور جان کومحترم کردیں گے۔ اوراس کا حساب اللہ پر ہے۔

مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت والد ابی مالک الاشجعی

۳۶۷...... کسی ایسے مسلمان کا خون کرنا حلال نہیں ہے، جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیتا ہو۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ اس نے احصان کے بعد زنا کیا ہو، تو اس کو سنگسار کیا جائے گا۔ یا اللہ اوراس کے رسول سے جنگ مول لی ہو، تو اس کو قتل کیا جائے گا، یا سولی لٹکایا جائے گا۔ یا اس سرزمین سے جلاوطن کردیا جائے گا۔ یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

ابو داؤد، ترمذی، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۸...... کسی ایسے مسلمان کا خون کرنا حلال نہیں ہے، جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیتا ہو۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو۔ یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ یا وہ اپنے دین کو ترک کرکے جماعت مسلمین سے بچھڑ گیا ہو۔ (مرتد ہوگیا ہو)۔ مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۹...... جب کوئی کسی شخص کی طرف نیزہ تان لے، اور نیزہ کی نوک مدمقابل کے عین سینہ میں ہو، اس وقت وہ مدمقابل شخص، لا الٰہ الا اللہ کہہ لے تو صاحب نیزہ کو چاہیے کہ اس سے اپنا نیزہ دور کرلے۔ الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الحلیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۰...... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں ...... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ اگر انہوں نے، لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا ...... مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اوران کا حساب اللہ پر ہے۔

الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت ابو مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۱...... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ جاری رکھوں ...... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا...... تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا ...... مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اوران کا حساب اللہ پر ہے۔

بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۲...... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ جاری رکھوں ...... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں، اور جو کچھ میں لایا ہوں، مجھ سمیت، اس پر ایمان لائیں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا ...... تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا ...... مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اوران کا حساب اللہ پر ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۳۷۳...... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں ...... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ اگر انہوں نے اس کو کہہ لیا، تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا ...... مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اوران کا حساب اللہ پر ہے۔ بخاری ومسلم بروایت ابی ہریرہ۔ یہ خبر متواتر ہے۔

شہادتین کا اقرار!......از الاکمال

۳۷۴ ... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ جاری رکھوں ... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں، ہمارے قبلہ کا رخ کریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں، ہماری نماز قائم کریں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا ... تو ان کی جان و مال ہم پر حرام ہوگئے مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اور آئندہ جو مسلمانوں کے لئے سود مند ہے، وہ ان کے لئے بھی سود مند ہے۔ اور جو مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہے، وہ ان کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔

مسند الامام احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی

حدیث حسن صحیح اور غریب ہے۔ الصحیح لابن حبان، الدارقطنی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۷۵ ... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں ... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ اگر انہوں نے، لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ استفسار کیا گیا! ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا! محصن ہونے کے باوجود اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو۔ یا ایمان کے بعد کفر کا مرتکب ہوا ہو۔ یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو۔ تو اس کو ان وجوہ کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی بکرہ وابن جریر بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔

۳۷۶ ... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔

ابن ماجہ، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۷۷ ... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں ... حتیٰ کہ وہ نماز قائم کریں اور شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا ... تو اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا، مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ تمام بروایت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۳۷۸ ... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں ... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔ المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنہ بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۷۹ ... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں ... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ اگر انہوں نے، لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگر کسی حق کی وجہ سے۔ البغوی بروایت رجل من بلقین

۳۸۰ ... قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کسی ایسے شخص کا خون حلال نہیں ہے، جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ اسلام سے برگشتہ ہوکر کافروں سے جاملا ہو، یا وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا مرتکب ہوا ہو، یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو۔ تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ ابن النجار بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۸۱ ... کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں ہے، مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ اسلام سے برگشتہ ہوگیا ہو، محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہوا ہو، یا بغیر قصاص کے کسی جان کو مارڈالا ہو۔ ابن عساکر، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا وعمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

تین باتوں کے سوا کسی مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے

۳۸۲ ... تین باتوں کے سوا کسی کا خون حلال نہیں۔ جان کے بدلہ جان۔ شادی شدہ زنا کار ... ایمان سے مرتد ہونے والا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمار رضی اللہ عنہ

۳۸۳ ... کسی اہل قبلہ کا خون حلال نہیں۔ مگر ایسے شخص کا، جس نے کسی کو قتل کرڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ شادی شدہ زنا کار

اور جماعت سے کٹ جانے والا (مرتد)۔المستدرک للحاکم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۴ تین شخصوں کے سوا کسی کو قتل نہ کیا جائے گا۔جس نے کسی کو قتل کر ڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا اور وہ شخص جو محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو۔اور اسلام کے بعد مرتد ہونے والا شخص۔المستدرک للحاکم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۵ تین باتوں کے سوا کسی کو قتل کرنا درست نہیں۔ایسا شخص جس نے کسی کو قتل کر ڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔اور اسلام کے بعد مرتد ہونے والا شخص۔اور وہ شخص جو احصان کے بعد حد کا مستوجب ہوا، اس کو سنگسار کیا جائے گا۔

المستدرک للحاکم، ابو داؤد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

ارتداد کے احکام

۳۸۶ جو شخص اپنے دین سے برگشتہ ہو گیا، اس کو قتل کر ڈالو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت عصمۃ بن مالک

مرتد وہ شخص ہے، جو اسلام کے دائرہ سے نکل کر کفر کے ظلمت کدہ میں چلا جائے۔احناف کے نزدیک اس کا یہ حکم ہے، کہ اس پر اسلام کی دعوت دوبارہ پیش کی جائے اور اس کے اشکالات، جن کی وجہ سے وہ اسلام سے منحرف ہوا ہے، ان کو دور کیا جائے، اگرچہ یہ واجب نہیں ہے کیونکہ اسکو اسلام کی دعوت پہلے پہنچ چکی ہے۔لیکن مستحب ضرور ہے۔اور یہ بھی مستحب ہے کہ اسکو تین یوم کے لئے قید کر دیا جائے، تاکہ اسکو کچھ مہلت مل جائے۔اور بعض اہل علم کے نزدیک مہلت مرتد کی طلب پر منحصر ہے۔ورنہ مہلت کی ضرورت نہیں۔جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مہلت دینا واجب ہے۔انجام کار اگر وہ راہ راست پر آ جائے تو یہی اسلام کا مطلوب ہے، ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے۔

مرتد عورت کا حکم! اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کیا جائے بلکہ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائے اس کو قید میں ڈالے رکھا جائے اور ہر تیسرے دن اس کو بطور تنبیہ مارا جائے تاکہ وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں آ جائے لیکن اگر کوئی شخص کسی مرتد عورت کو قتل کر دے تو قاتل پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔

۳۸۷ جس نے اپنے دین کو بدل ڈالا، اس کو قتل کر ڈالو۔مسند الامام احمد، بخاری، بروایت، ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۸۸ ماخوذ از اکمال اللہ کے نزدیک شدید ترین قابل نفرت شخص، وہ ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر کا مرتکب ہو گیا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۸۹ کوئی شخص ایمان سے اس چیز کا انکار کیے بغیر خارج نہیں ہو سکتا، جس کا اقرار کر کے وہ اسلام میں داخل ہوا تھا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

۳۹۰ جو شخص اسلام سے برگشتہ ہو جائے، اس کو اسلام میں لوٹ آنے کی دعوت دو۔سو اگر وہ توبہ تائب ہو جائے، تو اس کو قبول کر لو۔لیکن اگر وہ تائب نہ ہو تو اس کی گردن اڑا دو۔اور اگر کوئی عورت اسلام سے برگشتہ ہو جائے، تو اس کو بھی دعوت دو، اگر وہ تائب ہو جائے قبول کر لو۔اور اگر انکار کرے تو مزید اس کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کرو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۹۱ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے، یا اپنے دین سے پھر جائے، تو اس کو قتل کر ڈالو۔لیکن اللہ کے بندوں کو اللہ کے عذاب یعنی آگ کے ساتھ عذاب میں مت ڈالو۔المصنف لعبدالرزاق، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۹۲ جس نے اپنے دین کو بدل ڈالا، اس کو قتل کر ڈالو۔اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی توبہ قبول نہیں فرماتے جو اسلام کے بعد کفر کا مرتکب ہوا ہو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۳۹۳ جو شخص اپنے دین سے لوٹ جائے، اس کو قتل کر دو۔لیکن اللہ کے بندوں کو اللہ کے عذاب یعنی آگ کے ساتھ عذاب میں مت ڈالو۔

الصحیح لابن حبان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۹۴..... جو اپنے دین کو تبدیل کردے، اس کی گردن اڑادو۔ الشافعی، بخاری ومسلم، بروایت زیدبن اسلم

دوسری فرع ..... ایمان کے متفرق احکام میں

۳۹۵..... جب آدمی مشرف بایمان ہوجائے، تو وہ اپنی زمین اور مال کا مالک وحقدار ہے۔ مسند الامام احمد، بروایت صخر بن العیلة

۳۹۶..... جس شخص نے قرآن کی ایک آیت کا بھی انکار کیا، اس کی گردن اڑانا حلال ہوگیا۔ اور جس نے لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک له وان محمدًا عبدہ ورسوله کہہ دیا تو اب کسی کو اسے قتل کرنے کا کوئی حق نہ رہا۔ الا یہ کہ وہ خود کسی قابلِ حد گناہ کو پہنچ جائے، تو پھر اس پر حد قائم کی جائے گی۔ ابن ماجه، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۳۹۷..... کسی مسلمان کا مال حلال نہیں ہے، مگر اس کے دل کی خوشی کے ساتھ۔ ابو داؤد، بروایت حذیفة الرقاشی

۳۹۸..... جس نے ہماری نماز ادا کی، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا ..... پس وہ مسلمان ہے۔ اس کو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ حاصل ہے۔ سو اس کے بارے میں اللہ کے ذمہ کی اہانت نہ کرو۔ بخاری، النسائی، بروایت انس رضی اللہ عنه

۳۹۹..... کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے، مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہوا ہو، یا اسلام سے برگشتہ ہوگیا ہو، یا ایسا شخص جس نے کسی کو ناحق قتل کرڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ مسند الامام احمد، النسائی، ترمذی، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت عثمان، مسند الامام احمد، النسائی بروایت عائشه رضی اللہ عنہا

۴۰۰..... جب وہ اسلام سے بہرہ مند ہوجائیں گے، تو ضرور تصدیق کریں گے اور جہاد کریں گے۔ ابو داؤد، بروایت جابر رضی اللہ عنه

مسلمان کی حرمت کعبہ سے زیادہ ہے

۴۰۱..... اے خدا کے گھر، کعبۃ اللہ! تو کتنا عمدہ ہے۔ اور تیری خوشبو بھی کتنی عمدہ ہے۔ تو کتنی عظیم شان والا ہے؟ اور تیری عزت کتنی بلند ہے؟ لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، ایک مؤمن کی عزت وحرمت پروردگار عزوجل کے ہاں تیری عظمت وحرمت سے بڑھ کر ہے۔ اس کا مال اور خون بہت محترم ہے۔ ابن ماجہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس روایت میں نصر بن محمد ایک راوی ہے جس کو امام ابوحاتم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ لیکن ابن حبان نے اس کی توثیق فرمائی ہے۔ بقیہ دیگر رواۃ ثقہ ہیں۔ مصباح الزجاجه ج ۴ ص ۱۶۴

۴۰۲..... تمام مؤمنین کی جان ہم رتبہ اور ایک سی ہے۔ اور وہ اپنے ماسوا غیر مسلموں کے خلاف ہم پلہ اور ایک ہاتھ ہیں۔ ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ آگاہ رہو! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔ اور نہ کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔ یاد رکھو! جس نے کوئی بدعت جاری کی، اس کا وبال وہی اٹھائے گا۔ اور جس نے کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی شخص کو پناہ میسر کی، اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

ابو داؤد، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت علی رضی اللہ عنه

تمام مؤمنین کی جان ہم رتبہ اور ایک سی ہے! اس کا مطلب ہے کہ قصاص اور دیت میں تمام مسلمان یکساں ہیں۔ شریف اور رذیل میں، چھوٹے اور بڑے میں، عالم اور جاہل میں، تنگ دست اور مالدار میں، مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سب کا خون رنگ کی مانند مساوی ہے، ہر ایک کی دیت یکساں ہے۔ اور ہر ایک کو دوسرے کے بدلہ قتل کیا جائے گا۔

آگے فرمایا! وہ اپنے ماسوا غیر مسلموں کے خلاف ہم پلہ اور ایک ہاتھ ہیں۔ یعنی جس طرح ایک ہاتھ پورے جسم کے دفاع کے لئے حرکت میں آجاتا ہے اور پورے جسم کی نمائندگی کرتا ہے، اسی طرح تمام مسلمان آپس میں متحد اور یک جان ہیں۔

آگے فرمایا ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی عام

مسلمان بھی کسی کافر کو امن اور پناہ دیدے، تو تمام مسلمانوں پر اس کی جان و مال محفوظ ہو جاتی ہے۔

پھر فرمایا! کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل نہ کیا جائے گا، یہاں ,,کافر،، سے مراد ذمی کافر ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ذمی کافر جزیہ ٹیکس ادا کر کے اسلامی سلطنت کا وفادار شہری بن گیا ہے اور اسلامی سلطنت نے اس کے جان و مال کی حفاظت کا عہد و ضمان کر لیا ہے تو جب تک وہ ذمی ہے اور اپنے ذمی ہونے کے منافی کوئی کام نہیں کرتا اس کو کوئی مسلمان قتل نہ کرے بلکہ اس کی حفاظت کو ذمہ داری سمجھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی قانون وحکومت کی نظر میں ایک ذمی کے خون کی بھی وہی قیمت ہے جو ایک مسلمان کی قیمت ہے لہذا اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کو ناحق قتل کر دے تو اس کے قصاص میں اس قاتل مسلمان کو قتل کر دینا چاہئے جیسا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔

اس نکتہ سے حدیث کے اس جملہ ”کافر کے بدلے میں مسلمان کو نہ مارا جائے“ کا مفہوم بھی واضح ہو گیا کہ یہاں ,,کافر،، سے مراد حربی کافر ہے، نہ کہ ذمی! حاصل یہ ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی مسلمان کو حربی کافر کے قصاص میں تو قتل نہ کیا جائے گا لیکن ذمی کے قصاص میں قتل کیا جائے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی بھی مسلمان کو کسی بھی کافر کے قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا، خواہ وہ کافر حربی ہو یا ذمی۔

۴۰۳ تمام مسلمانوں کا خون مساوی ہے۔ ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ انکا دور والا مسلمان بھی تمام مسلمانوں پر حق رکھتا ہے۔ اور وہ غیر مسلموں کے خلاف ہم پلہ ہیں۔ انکا طاقتور اپنے کمزور کو سہارا دیتا ہے۔ اور انکا شہسوار جنگ میں شریک نہ ہونے والے اپنے مسلمان بھائی کو مال غنیمت میں ساتھ رکھتا ہے۔ پس! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے۔ اور نہ کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے۔ ابوداؤد، ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

انکا دور والا مسلمان بھی تمام مسلمانوں پر حق رکھتا ہے۔ اور دور والا مسلمان بھی حق رکھتا ہے، اس جملہ کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان نے جو دار الحرب سے دور رہا ہے، کسی کافر کو امان دے رکھی ہے تو ان مسلمانوں کے لئے جو دار الحرب کے قریب ہیں یہ جائز نہیں ہے کہ اس مسلمان کے عہد امان کو توڑ دیں اور اس کافر کو کوئی گزند پہنچائیں۔

دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مسلمانوں کا لشکر دار الحرب میں داخل ہو جائے اور مسلمانوں کا امیر لشکر کے ایک دستے کو کسی دوسری سمت بھیج دے اور پھر وہ دستہ مال غنیمت لے کر واپس آئے تو وہ مال غنیمت صرف اسی دستے کا حق نہیں ہوگا، بلکہ وہ سارے لشکر کو تقسیم کیا جائے گا۔ یعنی دور والا بھی اس میں شامل ہے۔

۴۰۴ مسلمان کا مال بھی یونہی محترم ہے، جس طرح اس کا خون محترم ہے۔ الحلیه، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

دھوکہ سے قتل کی ممانعت

۴۰۵ ایمان اپنے حامل یعنی مؤمن کو اس بات سے منع کرتا ہے کہ وہ کسی کو اس کی غفلت میں ناگہاں قتل کر دے۔ لہذا کوئی مؤمن کسی کا خون دھوکہ دہی سے نہ بہائے۔ التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، ابوداؤد، المستدرک للحاکم. بروایت ابی هریره رضی الله عنه. مسند الامام احمد، بروایت الزبیر رضی الله عنه ومعاویه رضی الله عنه

۴۰۶ مؤمن کی پشت محفوظ ہے، مگر ایمان ہی کے کسی حق کی وجہ سے۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت عصمة بن مالک

۴۰۷ مسلمان کا سب کچھ مسلمان پر حرام ہے۔ اس کا مال، اس کی آبرو اور اس کا خون سب کچھ محترم ہے۔ آدمی کے شر کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ابوداؤد، ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۴۰۸ کسی قوم کے مال مویشی، دوسروں پر حرام ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی امامة

۴۰۹ ... جس نے اسلام میں اپنی زندگی کو اچھی طرح سنوارا، اس سے زمانۂ جاہلیت کی لغزشوں کی باز پرس نہ ہوگی۔ اور جس نے زمانۂ اسلام میں بھی برائی کو جاری رکھا، اس سے اول و آخر کی باز پرس ہوگی۔ بخاری ومسلم، ابن ماجه، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۴۱۰ ... اسلام کے دامن سے وابستہ ہو جا، خواہ تجھے ناپسند ہو۔ مسند الامام احمد، المسند لابی یعلی والضیاء بروایت انس رضی الله عنه

ایمان کے متفرق احکام میں ...... مأخوذ از اکمال

۴۱۱ ... اے قتادہ! پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو، اور کفر کے بالوں سے نجات حاصل کرو۔

الطبرانی فی الکبیر، ابن شاهین، بروایت قتادة الرهاوی

۴۱۲ ... اے واصلۃ! جاؤ، اور کفر کے بال منڈوا کر آؤ۔ اور پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو۔

تمام، ابن عساکر، المستدرک للحاکم بروایت واصلة

۴۱۳ ... پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو، اور کفر کے بالوں سے نجات حاصل کرو۔

الصغیر للطبرانی رحمة الله علیه، الحلیه، بروایت واصلة۔

۴۱۴ ... ایک عورت بھی مسلمانوں پر کسی کو پناہ دے سکتی ہے۔ ترمذی، حسن غریب بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۱۵ ... اے لوگو! مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے ... حتیٰ کہ تم خود سن لو۔ اور مسلمانوں پر ان کا کوئی ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، السنن للبیهقی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، بروایت ام سلمه رضی الله عنها

۴۱۶ ... مسلمانوں پر ان کا کوئی ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت انس رضی الله عنه مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو، الطبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمه رضی الله عنها

۴۱۷ ... مسلمانوں کے حق میں ان کا کوئی بھی شخص کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

مسند الامام احمد، بروایت ابی عبیدہ رضی الله عنه، مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی امامة

۴۱۸ ... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔ نہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ اور نہ کسی مصیبت میں اس کو بے آسرا چھوڑتا ہے۔ اور اگر عرب کے شرفاء، معززین اور آزاد کردہ طبقہ آپس میں محبت کرنے لگے، تو ان کو اس کے سوا چارہ کار نہیں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۴۱۹ ... ایمان کسی کا اس کی غفلت میں خون بہانے سے آڑ ہے۔ لہٰذا کسی مؤمن کا خون دھوکہ دہی سے نہ بہایا جائے۔ مسند الامام احمد، المستدرک للحاکم، الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاویه رضی الله عنه، الصحیح لابن حبان، البغوی فی الجعدیات، الاوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت الزبیر بن العوام، ابن ابی شیبه، بخاری فی التاریخ، ابوداؤد، المستدرک للحاکم، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۲۰ ... اے صخر! جب کوئی قوم اسلام کے آغوش میں آ جاتی ہے، تو اپنے خون اور اموال کو محفوظ کر لیتی ہے۔

ابن سعد، مسند الامام احمد، الدارمی، البغوی، ابن قانع، الطبرانی فی الکبیر، بروایت صخر بن العیلة

۴۲۱ ... ایمان اور عمل دو ساتھی ہیں، اللہ تعالیٰ کسی ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔

سنن فی التاریخ، الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت علی رضی الله عنه

۴۲۲ ... ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ ابن النجار بروایت عبدالله بن ابی اوفی

۴۲۳ ... نماز ایمان ہے، جس نے اس کے لئے اپنے دل و دماغ کو فارغ کر لیا، بہمہ تن اس کے اوقات اور اس کے سنن کی محافظت کی، تو وہ مؤمن ہے۔ ابن النجار بروایت ابی سعید

۴۲۴..... اھل ذمہ جن اموال، حشم وخدم، علاقوں، زمین اور چوپایوں کے ساتھ اسلام لائیں، وہ انہی کے لئے برقرار رہیں گے۔ اور پھر ان پر ان چیزوں میں صرف صدقہ زکوٰۃ عائد ہوگی۔ السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت بریدۃ

۴۲۵..... اہل ذمہ جن اموال، حشم وخدم، علاقوں، زمین اور چوپایوں کے ساتھ اسلام لائیں، وہ انہی کے لئے برقرار رہیں گے۔ اور پھر ان پر ان چیزوں میں صرف صدقہ زکوٰۃ عائد ہوگی۔ مسند الامام احمد، بروایت سلیمان بن بریدہ عن ابیہ

۴۲۶ اہل کتاب میں سے جو شخص اسلام لے آیا، اس کو دوہرا اجر نصیب ہوگا۔ اور جو حقوق ہمیں حاصل ہیں، اس کو بھی حاصل ہوں گے۔ اور جو بات ہمارے لئے نقصان دہ ہے، اس کے لئے بھی نقصان دہ ہوگی۔ اور جو مشرک اسلام لے آئے، اس کو اکہرا اجر نصیب ہوگا۔ اور جو حقوق ہمیں حاصل ہیں، اس کو بھی حاصل ہوں گے۔ اور جو بات ہمارے لئے نقصان دہ ہے، اس کے لئے بھی نقصان دہ ہوگی۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی امامہ

۴۲۷..... اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ تم کہو کہ! میں نے اپنی ذات اللہ کے سپرد کی، اس کی طرف اپنا رخ کرلیا۔ اس کے لئے ہمہ تن یکسو ہوگیا۔ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ ہر مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ہر دو مسلمان بھائی بھائی ہیں، باہم مددگار ہیں۔ جان لو! اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتے، جو اسلام سے بہرہ مند ہونے کے بعد اس سے رشتہ توڑ لے حتی کہ وہ دوبارہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں سے نہ آ ملے۔ آہ! دیکھو تو سہی میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے ہٹا رہا ہوں، اور تم ہو کہ اس میں گرے جارہے ہو۔ آگاہ رہو! میرا رب مجھے بلانے والا ہے۔ آگاہ رہو میرا رب مجھ سے سوال کرے گا! کیا تم نے میرے بندوں تک پیغام پہنچادیا؟ میں عرض کروں گا! ہاں پروردگار میں نے ان تک آپ کا پیغام پہنچادیا ہے۔ پس اے لوگو! جو حاضرین ہیں وہ غائبین تک یہ دعوت پہنچادیں۔ یاد رکھو! تم کو بلایا جانے والا ہے، اس حال میں کہ تمہارے مونہوں پر بندش لگی ہوگی۔ پھر سب سے پہلے کسی کا جو عضو گویا ہوگا، وہ اس کی ران اور ہتھیلی ہوگی۔

یہ تمہارا دین ہے۔ جہاں چلے جاؤ تمہارے لئے کافی ہوگا۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابیہ عن جدّہ

۴۲۸..... آہ! تم قیامت کے روز لا الٰہ الا اللہ کو کیا جواب دوگے؟ الطبرانی فی الکبیر، بروایت اسامۃ ابن زید رضی اللہ عنہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت اسامہ فرماتے ہیں! کہ میں نے ایک شخص کو اس حال میں نیزہ پار کردیا تھا کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پکار اٹھا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے مذکورہ بالا وعید فرمائی۔

۴۲۹..... نہیں تم اس کو قتل نہ کرو! ورنہ وہ تمہاری طرح معصوم الدم ہو جائے گا تمہارے اس کو قتل کرنے سے پیشتر۔ اور تم اس کی طرح مباح الدم ہو جاؤ گے، اس کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے پیشتر۔

مسند الامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، مسند البزار، بروایت المقداد بن عمرو الکندی

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں سوال کیا تھا، کہ یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے..... اگر میری کسی کافر سے مڈبھیڑ ہو، اور ہم باہم برسرپیکار ہو جائیں، لڑائی کے دوران وہ میرے ہاتھ پر تلوار کا وار کر کے اس کو کاٹ ڈالے، اور پھر میرے حملہ سے بچنے کے لئے وہ کسی درخت کی آڑ لے لیتا ہے اور اس وقت کہتا ہے میں اللہ کے لئے مسلمان ہوا۔ تو کیا میں اب اس کو قتل کرسکتا ہوں؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرما۔

۴۳۰..... جو شخص اسلام میں اچھا کردار اپنالے، اس سے زمانہ جاہلیت کی لغزشوں کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی۔ اور جو اسلام میں بھی برائی کا شیوہ نہ چھوڑے، اس سے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۴۳۱..... جو اسلام سے وابستہ ہوگیا، اس پر جزیہ نہیں ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۳۲..... جو شخص کسی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا، وہی اس کا مولیٰ ہے۔ المصنف لعبدالرزاق بروایت تمیم الداری، اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۴۳۳..... جو شخص کسی کے ہاتھوں مشرف باسلام ہوا، وہی اس کا مولیٰ ہے۔ اور میرا ہاتھ بھی اس کے ساتھ ہے۔

السنن لسعید، بروایت راشدبن سعدمرسلا

۴۳۴..... جس کا دین مسلمانوں کے دین کے مخالف ہو، اس کا سر قلم کردو۔ اور جب کوئی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے دے، تو اب اس کے خلاف کسی کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اِلا یہ کہ وہ کسی جرم کا مرتکب ہو جائے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۳۵..... تم عرب کے کسی علاقے سے گذرو اور تم کو وہاں اذان کی آواز سنائی دے، تو ان سے تعرض نہ کرو، اور جن علاقوں میں اذان کی آواز سنائی نہ دے، ان کو اسلام کی دعوت دو، اگر وہ دعوت قبول نہ کریں تو ان سے جہاد کرو۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت خالدبن سعیدبن العاص

۴۳۶..... افسوس اے ابوسفیان! میں تمہارے پاس دین و دنیا کی فلاح لے کر آیا ہوں۔ پس اسلام لا کر تم محفوظ ہو جاؤ۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ

۴۳۷..... روئے زمین میں کوئی کچا پکا گھر نہ رہے گا، مگر اللہ اس میں کلمۂ اسلام کو داخل کریں گے، عزیز کی عزت کے ساتھ، اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ۔ یا تو اسلام کی بدولت ان کو عزت نصیب ہوگی، کہ وہ اسلام سے بہرہ مند ہو جائیں گے۔ یا اسلام کی وجہ سے ان کو رسوائی کا سامنا ہوگا، کہ اس کے آگے جزیہ دے کر سرنگوں ہوں گے۔

مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، السنن للبیهقی رحمة اللہ علیه، المستدرک للحاکم بروایت المقدادبن الاسود

۴۳۸..... اسلام میں کوئی فقیر و گمنام شخص نہ رہے گا، مگر اسلام کو وہ اپنے قبیلہ تک پہنچا کر رہے گا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت کثیربن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

عہد و پیمان کا لحاظ رکھنا

۴۳۹..... تمام مؤمنین کی جان ہم رتبہ اور ایک سی ہے۔ ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عاید ہوتی ہے۔ اور آگاہ رہو! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔ اور نہ کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔ اور دو مختلف ملتوں والے باہم ایک دوسرے کے وارث نہیں قرار دیئے جاسکتے۔ اور کسی عورت سے اس کی پھوپھی کے عقد میں ہوتے ہوئے نکاح نہیں کیا جاسکتا، نہ اس کی خالہ کے عقد میں ہوتے ہوئے نکاح کیا جاسکتا۔ اور عصر کے بعد غروب شمس تک کوئی نماز نہیں۔ اور کوئی عورت کسی ذی محرم کے بغیر تین رات سے زیادہ عرصہ کا سفر نہیں کرسکتی۔ السنن للبیهقی رحمة اللہ علیه، بروایت عائشه

۴۴۰..... تمام مسلمانوں کا خون مساوی ہے۔ اور وہ غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

۴۴۱..... تمام مسلمان غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ اور ان کا خون مساوی ہے۔ ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور آگاہ رہو! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔ اور نہ کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔ المصنف لعبدالرزاق، بروایت الحسن

۴۴۲..... تمام مسلمان اپنے غیروں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ ان کا ادنیٰ شخص ان کے کسی دور دراز شخص کے بارے میں ذمہ داری اٹھا سکتا ہے۔ ان کا شہ سوار جنگ میں شریک نہ ہونے والے اپنے مسلمان بھائی کو مال غنیمت میں ساتھ رکھتا ہے۔ اور ان کا طاقتور اپنے کمزور کو سہارا دیتا ہے۔

العسکری فی الامثال، عمروبن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۴۳..... تمام مسلمان غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ اور ان کا خون مساوی ہے۔ ابن ماجه، الطبرانی فی الکبیر، بروایت معقل بن یسار

۴۴۴ تمام مسلمانوں کا خون مساوی ہے۔اور وہ غیر مسلموں کے خلاف ہم پلہ ہیں۔ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ان کا دور والا مسلمان بھی تمام مسلمانوں پر حق رکھتا ہے۔ابن ماجه، بروایت ابن عباس رضی الله عنه

اللہ تعالیٰ کی شکل وشباہت منزہ ہے

۴۴۵ جس شخص نے اللہ کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی، یا گمان کیا کہ اللہ کے مشابہ کوئی چیز ہے،تو وہ یقیناً مشرکین میں داخل ہے۔

ابو نعیم عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس

فصلِ پنجم......بیعت کے احکام میں

۴۴۶ میں ان چیزوں پر تم سے بیعت لیتا ہوں، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔زنا کاری سے باز رہو۔اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو۔اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو۔جس نے اس بیعت کی پاسداری کی اس کا اجر اللہ پر ہے۔اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہوگیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے خواہ معاف فرمادے خواہ عذاب دے۔

مسند الامام احمد، بخاری و مسلم، ترمذی، النسائی، بروایت عبادة بن الصامت

۴۴۷ میں اس بات پر تجھ سے بیعت لیتا ہوں کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔فرض نماز قائم کرے۔زکوٰۃ ادا کرے اور ہر مسلمان کا بھلا چاہے۔اور شرک سے بری رہے۔مسند الامام احمد، النسائی، بروایت جریر

۴۴۸ اپنے اس پروردگار کو یاد کرو، کہ اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے،اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہیں اس مصیبت سے چھٹکارا دلائے۔اور اگر تم کسی بے آب وگیاہ جنگل میں راہ بھٹک جاؤ اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہیں سیدھی راہ لگادے۔اور اگر تم قحط سالی میں مبتلا ہو جاؤ اور اس کو پکارو تو وہ تمہارے لئے نباتات اگادے۔مسند الامام احمد، ابو داؤد، بیهقی، بروایت ابی جریر

حاکم کی اطاعت

۴۴۹ میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں، میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو،اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو۔اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔اس شخص کی سنو اور اطاعت کرو، جس کو اللہ نے تم پر حاکم وامیر بنایا۔

اور تمہیں منع کرتا ہوں بے فائدہ بحث وتمحیص سے، کثرت سوال سے، اضاعتِ مال سے۔الحلیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۵۰ کیا تم اس بات پر میری بیعت نہیں کرتے، کہ اللہ کی عبادت کروگے،اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔پانچوں نمازوں کی پابندی کروگے۔فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی کروگے۔سنوگے اور اطاعت کروگے۔اور لوگوں کے آگے دستِ سوال دراز نہ کروگے۔

الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، النسائی، بروایت عوف بن مالک

۴۵۱ حاضر کو غائب تک یہ بات پہنچادینا چاہئے۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت وابصة

۴۵۲ ہجرت کا زمانہ مہاجرین کے ساتھ پورا ہوگیا۔اب میں اسلام اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔

بخاری و مسلم، بروایت مجاشع بن مسعود

۴۵۳......آؤ! میری بیعت کرو، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔ زنا کاری سے باز رہو۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو۔ اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو۔ جس نے اس بیعت کی پاسداری کی اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہوگیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے خواہ معاف فرمادے خواہ عذاب دے۔ بخاری، بروایت عبادة بن الصامت

عورتوں کی بیعت

۴۵۴......میں عورتوں کے ہاتھ کو نہیں چھوتا۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت عقیلة بنت عبید

۴۵۵......میں تم سے بیعت نہ لوں، جب تک کہ تو اپنی ہتھیلیوں کی حالت تبدیل نہ کرلے گی، گویا درندوں کی ہتھیلیاں ہیں۔

ابو داؤد، بروایت عائشه رضی الله عنها

بیعت رضوان

۴۵۶......جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، ان اشخاص میں سے کوئی جہنم میں داخل نہ ہوگا۔

مسندالامام احمد، ابو داؤد، ترمذی، بروایت جابر رضی الله عنه. الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت ام مباشر

۴۵۷......جس نے درخت کے نیچے بیعت کی، وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا، سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ ترمذی، بروایت جابر

بیعت رضوان......از اکمال

۴۵۸......تم سب کی مغفرت کردی گئی، سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ المستدرک للحاکم، بروایت جابر

بیعت کے احکام

۴۵۹......میں تجھ سے بیعت لیتا ہوں کہ تو اللہ کی عبادت کرے گا، نماز قائم کرے گا۔ زکوٰۃ ادا کرے گا۔ مسلمان کی خیرخواہی کرے گا۔ اہل شرک سے جدا رہے گا۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابی الیسر

۴۶۰......میں ان چیزوں پر تم سے بیعت لیتا ہوں، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اللہ نے جس نفس کو محترم قرار دیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو۔ زنا کاری سے باز رہو۔ چوری نہ کرو۔ اور شراب نوشی نہ کرو۔ اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہوگیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے۔ اور جو ان گناہوں سے باز رہا، تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، هناد عن، عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۶۱......میں اس سے بیعت لیتا ہوں جہاد پر، اور آئندہ کے لئے فرض ہجرت کا عمل منقطع ہو چکا ہے۔

السنن للبیهقی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت یعلی بن امیة

۴۶۲......اہل ہجرت ہجرت کا ثواب حاصل کر کے چلے گئے۔ اب میں صرف اسلام اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔

الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت مجاشع بن مسعود

۴۶۳......جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے کوئی بیعت نہ کی تھی، وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسندالامام احمد، ابن سعد، بروایت ابن عمر

۴۶۴.....جو شخص بغیر امام کے مرا، وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت، معاویة

۴۶۵.....تم میں سے بارہ افراد میری طرف نکل آؤ، جو اپنی قوم کی نمائندگی کریں گے۔ جس طرح عیسیٰ بن مریم کے حواری تھے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کو آگے کیا جائے گا، کیونکہ جبرئیل علیہ السلام افراد کو منتخب فرمائیں گے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، بروایت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ بیعت عقبہ میں شامل افراد کو حضور ﷺ نے یہ حکم فرمایا تھا۔

تین باتوں پر بیعت کرنا

۴۶۶ تم میں سے کون ان تین آیتوں پر میری بیعت کرتا ہے؟ کہہ دیجئے! آؤ میں تم کو پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا حرام فرمایا ہے؟ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ جس نے اس کی پابندی کی، اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جس نے کچھ کوتاہی کی، اور اللہ نے دنیا ہی میں اس کی گرفت فرمائی، تو یہ اس کی سزا اور کفارہ ہوگی۔ اور جس کو اللہ نے آخرت تک مہلت عطا کی، اس کا حساب اللہ پر ہے، خواہ باز پرس کریں خواہ معاف فرمادیں۔

عبد بن حمید فی تفسیرہ، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن مردویہ، المستدرک للحاکم بروایت عبادة بن الصامت

۴۶۷.....تم میں سے جو ان تین آیتوں پر میری بیعت کرتا ہے۔ کہہ دیجئے! آؤ میں تم کو پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا حرام فرمایا ہے؟ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ جس نے اس کی پابندی کی، اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جس نے کچھ کوتاہی کی، اور اللہ نے دنیا ہی میں اس کی گرفت فرمائی، تو یہ اس کی سزا اور کفارہ ہوگی۔ اور جس کو اللہ نے آخرت تک مہلت عطا کی، اس کا حساب اللہ پر ہے، خواہ باز پرس کریں خواہ معاف فرمادیں۔

المستدرک للحاکم بروایت عبادة بن الصامت

۴۶۸.....اے عبادۃ! امیر وقت کی سنو اور اطاعت کرو، حالات خواہ کیسے ہوں۔ (تنگی ہو، یا آسانی) تمہیں اچھا محسوس ہو، یا ناگوار۔ خواہ وہ تم پر اوروں کو ترجیح دیں، یا تمہارا اموال کھا جائیں اور تمہیں سزا دیں (ہر حال میں ان کی اطاعت کرو) الا یہ کہ اللہ کی کھلم کھلا نافرمانی ہو تو پیچھے ہٹ جاؤ۔

الصحیح لابن حبان او الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبادبن الصامت

آٹھ باتوں پر بیعت کرنا

۴۶۹.....کیا تم بھی انہی چیزوں پر میری بیعت نہیں کرتے، جن پر عورتوں نے میری بیعت کی ہے؟ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔ زناکاری سے باز رہو، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو۔ اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو۔ اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مواخذہ ہوگیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے خواہ معاف فرمادے خواہ عذاب دے۔

النسائی، ابن سعد، بروایت عبادة بن الصامت

۴۷۰.....بہرحال جس چیز کا میں تم سے اپنے پروردگار کے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کی عبادت بجالاؤ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جس چیز کا میں تم سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے اپنی حفاظت کرتے ہو، ان سے میری بھی حفاظت کرو۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۴۷۱.....بہرحال جس چیز کا میں تم سے اپنے پروردگار کے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس پر ایمان لاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جس چیز کا میں تم سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میری پیروی کرو..... میں تمہیں سیدھی راہ پر لگادوں گا۔ اور میں اپنے

اور اپنے مہاجرین اصحاب کے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اپنے درمیان ہمارے ساتھ غم خواری سے پیش آؤ، اور جن چیزوں سے اپنی حفاظت کرتے ہو، ان سے ہماری بھی حفاظت کرو۔ اگر تم ان کاموں میں پورے اترے تو تمہارے لئے اللہ کے ذمہ جنت ہے۔ بمطابق منتخب کنز العمال! پھر ہم نے اپنے ہاتھ دراز کردیئے اور آپ کی بیعت کرلی۔ الطبرانی فی الکبیر . بروایت ابن مسعود

۴۷۲ میں تم سے بیعت نہ لوں گا جب تک کہ تم اس بات پر بیعت نہ کرو کہ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آؤ گے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت جریر

۴۷۳ اے خواتین! میں تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی۔ چوری نہ کروگی۔ زنا کاری سے باز رہوگی۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کروگی۔ کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کروگی۔ اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کروگی۔ خواتین نے عرض کیا! جی بالکل۔ آپ نے فرمایا! یہ کہو جس قدر ہم سے ہوسکا۔ مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت عائشه بنت قدامه بن مظعون

۴۷۴ ... غالباً حضرت سودا رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہوکر آپ ﷺ نے فرمایا! جاؤ پہلے خضاب لگا آؤ، پھر تم سے بیعت لوں گا۔

ابن سعد الطبرانی فی الکبیر ، بروایت سودا رضی الله عنها

۴۷۵ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ ابن سعد بروایت اسماء بنت یزید

یعنی جب خواتین نے بیعت کے وقت ہاتھ میں ہاتھ لیکر مردوں کی طرح بیعت کرنے کی درخواست کی تب آپ ﷺ نے یہ جواب مرحمت فرمایا۔

۴۷۶ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو عہدو پیمان اللہ نے ان سے لئے ہیں، میں بھی ان سے وہی عہدو پیمان لیتا ہوں۔

مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت اسماء بنت یزید

۴۷۷ ... میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ اور سو عورتوں سے بھی میری یہی بات ہے، جو ایک عورت سے ہے۔

ابن سعد بروایت عبداللّٰہ بن الزبیر مسندالامام احمد، ترمذی حسن صحیح ۔النسائی، ابن سعد، الطبرانی فی الکبیر السنن للبیهقی رحمة الله علیه، بروایت امیمة بنت رقیقه

ابن ماجہ نے اس کا شروع حصہ روایت فرمایا ہے۔

۴۷۸ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ اور ہزار عورتوں سے بھی میری یہی بات ہے، جو ایک عورت سے ہے۔

ابن سعد بروایت ام عامر اشهلیه

۴۷۹ ... میں تم عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو عہدو پیمان اللہ نے تم سے لئے ہیں، میں بھی تم سے وہی عہدو پیمان لیتا ہوں۔

ابن سعد، بروایت اسماء بنت یزید

فصل ششم......ایمان بالقدر کے بارے میں

۴۸۰ ...... ایمان بالقدر تو حید پرستی کا نظام ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۸۱ ...... ایمان بالقدر رنج وغم کو زائل کرتا ہے۔ المستدرک للحاکم فی تاریخه القضاعی بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۸۲ ...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! جو بندہ میری قضاوقدر پر راضی نہیں ..... اسے چاہئے کہ میرے سوا اپنا کوئی اور خدا تلاش کرے۔

شعب الایمان، بروایت انس رضی الله عنه

۴۸۳ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! جو بندہ میرے قضا یعنی فیصلہ پر راضی نہیں، اور میری نازل کردہ بلا پر اسے صبر نہیں، تو اسے چاہئے کہ میرے سوا اپنا کوئی اور خدا تلاش کرلے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی هندالداری

۴۸۴ ... جس نے تقدیر کو جھٹلایا، اس نے میرے لائے ہوئے دین کو جھٹلایا۔ ابو داؤد، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۴۸۵۔ تقدیر خدا کا راز ہے۔ سو جو شخص اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لایا، میرا ذمہ اس سے بری ہے۔

المسند لابی یعلی۔ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

انسان ازل سے تقدیر کے مسئلہ میں الجھتا آیا ہے، لیکن کبھی اس کی حقیقت کی تہہ تک رسائی نہ ہو سکی۔ اور بھلا خدا کے راز کی جھلک بھی کوئی پا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ اس معاملہ میں محض سرِ تسلیم خم کئے بغیر چارہ کار نہ سمجھے۔ اور اس میدان میں حرف زنی سے ہمیشہ احتراز کرے۔

۴۸۶۔۔۔۔ جو شخص اللہ کے فیصلہ قضاءِ الٰہی پر راضی نہ ہوا اور تقدیر خداوندی پر ایمان نہ لایا، وہ اللہ کے سوا کوئی اور خدا تلاش کرلے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۴۸۷۔۔ کوئی تدبیر واحتیاط تقدیر خداوندی کو نہیں ٹال سکتی۔ المستدرک للحاکم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۸۸۔۔۔۔ تقدیر توحید پرستی کا نظام ہے۔ پس جو اللہ کی توحید کا قائل ہوا، اور تقدیر الٰہی پر ایمان لایا یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس

۴۸۹۔۔۔۔ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ان کی عمریں، ان کے اعمال، ان کے رزق کی مقدار بھی لکھ دی۔

خطیب بغدادی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۹۰ اللہ عزوجل نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو شکم مادر سے ہی مؤمن پیدا فرمایا تھا، اور فرعون کو بھی شکم مادر سے ہی کافر پیدا فرمایا تھا۔

ابو داؤد، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۴۹۱۔۔۔۔ نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں نیک بخت ہو گیا تھا۔ اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو گیا تھا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۹۲۔۔۔۔ اللہ پاک ہر بندے کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں، عمر، رزق، زندگی، جائے قیام اور سعید یا شقی۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدرداء

۴۹۳۔۔۔۔ اللہ پاک ہر بندے کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ عمل، عمر، رزق، زندگی، جائے قیام۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدرداء

۴۹۴۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کی چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ پیدائش، اوصاف واخلاق، رزق، مدت زندگی۔

ابن عساکر، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۴۹۵۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ تمام اعداد وشمار اور دنیا کے امور کے متعلق آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے فیصلہ فرما کر فارغ ہو چکے ہیں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

۴۹۶۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ ابن آدم کی چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ پیدائش، اوصاف واخلاق، رزق، مدت زندگی۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مسعود

۴۹۷۔۔۔۔ آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ تمام اعداد وشمار کو مقرر کرنے اور دنیا کے تمام امور کے متعلق فیصلہ فرمانے سے فارغ ہو چکے ہیں۔ مسند الامام احمد، ترمذی، بروایت ابن عمر

۴۹۸۔۔۔۔ آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے، جبکہ عرش خداوندی ابھی پانی پر مستقر تھا، اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے اعداد وشمار مقرر فرما دیئے۔ اور ان کو لکھ دیا۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر

۴۹۹۔۔۔۔ ہر چیز تقدیر سے متعلق ہے، حتیٰ کہ عجز اور عقل مندی بھی۔

مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۰۰ ابن آدم جس طرح موت سے بھاگتا ہے، اگر اسی طرح رزق سے بھاگے، تو رزق بھی اس کو یونہی ہر جگہ پہنچتا ہے، جس طرح موت اس کی تاک میں لگی ہوتی ہے۔الحلیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۵۰۱ اگر اسرافیل، جبرئیل، میکائیل اور عرش خداوندی اٹھانے والے فرشتے مجھ سمیت تیرے لئے دعا کریں، تب بھی تیری شادی اس عورت سے ہوکر رہے گی جو تیرے لئے لکھی جاچکی ہے۔ابن عساکر، بروایت محمد السعدی

۵۰۲ جو فیصلہ لکھا جاچکا ہے، وہ ہوکر رہے گا۔الدارقطنی، فی الافراد، الحلیہ بروایت انس۔

۵۰۳ تم میں سے کوئی ایک دوسرے سے زیادہ کمانے والا نہیں ہے۔ بے شک اللہ نے مصیبت اور موت کو لکھ دیا ہے۔ اور رزق اور عمل کو تقسیم فرمادیا ہے۔ لہٰذا لوگ اپنے اپنے انجام کی طرف کھنچے چلے جارہے ہیں۔الحلیہ بروایت ابن مسعود

۵۰۴ مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی، مگر وہ اس وقت سے میری قسمت میں لکھی جاچکی تھی، جبکہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی کے قالب میں تھے۔

ابن ماجہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۰۵ زیادہ رنج وغم نہ کیا کر، جو تیری تقدیر میں لکھ دیا گیا، وہ ہوکر رہے گا۔ اور جو رزق تیرے نام لکھا جاچکا وہ بھی تجھ تک پہنچ کر رہے گا۔

الصحیح لابن حبان، بروایت مالک بن عبادۃ. البیہقی فی القدر بروایت ابن مسعود

۵۰۶ جب تک تمہارے سر حرکت میں ہیں، رزق سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً انسان کو جب اس کی ماں نے جنم دیا تھا وہ اس وقت ایک نازک حالت میں تھا، کہ سرخ رنگ تھا، اس کے جسم پر کوئی چھلکا تک نہ تھا۔ لیکن رزق رساں پروردگار الٰہی نے پھر بھی اس کو رزق پہنچایا۔

مسند الامام احمد، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، الضیا بروایت حبہ وسوا ابنی خالد

۵۰۷ رزق انسان کو موت سے زیادہ شدت کے ساتھ طلب کرتا ہے۔القضاعی بروایت ابی الدرداء

۵۰۸ جب قدرت الٰہی کسی بندہ کو راہ سے بھٹکانا چاہتی ہے، اس کی تدبیروں کو نظروں سے اوجھل کردیتی ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عثمان

تقدیر تدبیر پر غالب رہی ہے

۵۰۹ جب پروردگار عزوجل اپنے فیصلہ اور تقدیر کو نافذ فرمانا چاہتے ہیں، عقل مندوں کی عقلوں کو سلب فرمالیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ فیصلہ اور تقدیر نافذ ہوجاتی ہے، تو ان کی عقلوں کو واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے سر سے پانی گذرنے کے بعد وہ نادم و پشیمان نظر آتے ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الدیلمی

۵۱۰ جب اللہ تعالیٰ کسی امر کو نافذ فرمانا چاہتے ہیں، تو ہر دانشور کی دانش کو سلب فرمادیتے ہیں۔خطیب، بروایت ابن عباس

۵۱۱ اللہ تعالیٰ جب کسی حکم کو جاری فرمانا چاہتے ہیں تو لوگوں کی عقل زائل فرمادیتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ حکم جاری ہوجاتا ہے تو ان کی عقل واپس لوٹادی جاتی ہے۔ اور وہ ندامت کے مارے حیران پریشان رہ جاتے ہیں۔

ابو عبدالرحمن السلمی فی سنن الصوفیۃ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ

۵۱۲ جب پروردگار کسی چیز کو پیدا فرمانا چاہتا ہے، کوئی چیز اس کے لئے رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ التیخ للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ۔ بروایت ابی سعید

۵۱۳ عمل کرتے رہو...... ہر انسان کو اسی کی توفیق ملتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس وعمران بن حصین

۵۱۴ عمل کرتے رہو...... ہر انسان اس بات پر کاربند ہوتا ہے، جس کی اس کو ہدایت ملتی ہے۔الطبرانی فی الکبیر بروایت عمران بن حصین

۵۱۵ ہر انسان جس چیز کے لئے پیدا ہوا ہے، وہ اس کے لئے آسان کردی جاتی ہے۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابی الدرداء

۵۱۶... ہر انسان کو اسی کی توفیق ملتی ہے جس کے لئے وہ پیدا ہوا ہے۔

مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد، بروایت عمران. ترمذی، بروایت عمر. مسند الامام احمد، بروایت ابی بکر

۵۱۷... دونوں مقام میں سے جس کے لئے اللہ نے کسی کو پیدا فرمایا ہوتا ہے، اسی کے لئے عمل کرنے کی اس کو توفیق ملتی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمران

۵۱۸... اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں، وہ بھلائی کو پہنچ جاتا ہے۔ مسند الامام احمد، بخاری، بروایت ابی ہریرہ

۵۱۹... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے متعلق کوئی فیصلہ فرمادیتے ہیں، اس کے فیصلہ کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔

ابن قانع بروایت شرحبیل بن السمط

۵۲۰... مادر رحم میں جب نطفہ پر بیالیس راتیں بیت جاتی ہیں، اللہ عز وجل اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں۔ وہ اس کی صورت تشکیل دیتا ہے۔ اس کے کان، آنکھیں، جلد، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ بارگاہ خداوندی سے دریافت کرتا ہے! اے پروردگار! یہ جان مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے۔ پروردگا! اس کی زندگی کتنی ہے؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے ... پروردگا! اس کا رزق کتنا ہے؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ اور پھر فرشتہ اس صحیفہ کو ہاتھوں میں لئے نکلتا ہے، اور اس حکم الٰہی میں کوئی کمی بیشی نہیں کرسکتا۔

الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۲۱... مادر رحم میں جب نطفہ پر چالیس راتیں گزر جاتی ہیں۔ تو ایک فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔ اور بارگاہ الٰہی سے پوچھتا ہے! اے پروردگار! یہ جان مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر اللہ تعالیٰ مشیت کے مطابق اس کو مذکر یا مؤنث کردیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے ... پروردگار! اس کو درست اور صحیح سالم پیدا کرنا ہے یا کچھ تبدیلی کرنا ہے؟ پروردگار اس کے متعلق بھی فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے ... پروردگار! اس کی زندگی کتنی ہے؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کے اوصاف کیسے ہوں گے؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیت کے مطابق اس کو نیک بخت یا بد بخت پیدا فرماتے ہیں۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۲۲... نطفہ کے رحم مادر میں چالیس رات تک مستقر رہنے کے بعد ایک فرشتہ اس کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ اور پروردگار سے دریافت کرتا ہے! اے پروردگار! یہ جان نیک بخت ہے یا بد بخت؟ مذکر ہے یا مؤنث؟ تو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتے ہیں۔ اور وہ لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کا عمل، زندگی، مصیبت، رزق، اور اس کی موت کا وقت تک لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جاتا ہے۔ اور آئندہ اس میں کچھ کمی بیشی نہیں کی جاسکتی۔ مسند الامام احمد، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۲۳... نطفہ جب چالیس دن اور رات تک رحم مادر میں قرار پکڑے رہتا ہے، تو اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے، وہ دریافت کرتا ہے! اے پروردگار! یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ وہ بتا دیا جاتا ہے۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے ... پروردگار سعید ہے یا شقی؟ پھر وہ بھی بتا دیا جاتا ہے۔

مسند الامام احمد، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۵۲۴... جب تم میں سے کسی کی رحم مادر میں تخلیق کی جاتی ہے، تو چالیس دن میں وہ ایک نطفہ کی شکل میں آتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ منجمد خون کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتے ہیں اور اس کو چار باتوں کا حکم کیا جاتا ہے ... کہ لکھو! اس کا عمل، رزق، زندگی اور اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ یقیناً بعض اوقات کوئی شخص اہل جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے ...

... حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر نوشتہ خداوندی غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہل جہنم کے عمل کر لیتا ہے۔ اور انجام کار جہنم میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور بعض اوقات کوئی شخص اہل جہنم کے اعمال کرتا رہتا ہے ... حتی کہ اس کے اور جہنم

کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر نوشتۂ خداوندی غالب آ جاتا ہے۔ اور وہ اہل جنت کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ بخاری ومسلم بروایت ابن مسعود

اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے

۵۲۵.... بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کہ وہ اہل جہنم میں شامل ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً اہل جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کہ وہ اہل جنت میں شامل ہوتا ہے۔ بخاری ومسلم، بروایت سھل بن سعد

اور بخاری نے یہ اضافہ فرمایا ہے! اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

۵۲۶.... کیا تم جانتے ہو ان دو کتابوں کی حقیقت کیا ہے؟ یہ کتاب پروردگار رب العالمین کی ہے، اس میں اہل جنت اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور یہ کتاب پروردگار رب العالمین کی ہے، اس میں اہل جہنم اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ پس درست رہو اور قریب قریب رہو۔ بے شک صاحب جنت کا خاتمہ اہل جنت کے عمل پر ہوگا۔ خواہ وہ کیسے ہی اعمال کرتا رہے۔ اور بے شک صاحب جہنم کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل پر ہوگا۔ خواہ وہ کیسے ہی اعمال کرتا رہے۔ اللہ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق جہنم میں۔ مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، النسائی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۲۷.... اچھے اعمال بجالاتے رہو.... اگر انجام کار اچھا رہا تو یہی نوشتۂ الٰہی اور تقدیر الٰہی تھا۔ اور کاش کاش کی بات مت کرو، کیونکہ جس نے ایسا کرنا شروع کر دیا، یقیناً اس پر شیطانی عمل کا اثر ہو گیا۔ خطیب بروایت عمر

اولاد آدم سے عہد

۵۲۸.... اللہ تعالیٰ نے آدم کی تمام اولاد کو آدم کی پشت سے نکالا، اور ان سے شہادت لی کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں سب نے بیک زبان کہا کیوں نہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے دو مٹھیاں بھریں اور ایک کے بارے میں فرمایا! یہ جنت میں جائیں گے۔ اور دوسری کی بارے میں فرمایا! یہ جہنم میں جائیں گے۔ اور اھل جنت کو اہل جنت کے اعمال کی توفیق ہوگی اور اہل جہنم کو اہل جہنم کے اعمال کی توفیق ہوگی۔

مسند البزار، الطبرانی فی الکبیر بیھقی فی الاسماء بروایت ھشام بن حکیم

۵۲۹.... اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا! پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں دست قدرت پھیرا تو اس سے ان کی اولاد کا ایک گروہ نکلا اللہ نے فرمایا! میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یہ جنتی عمل کریں گے۔ اللہ نے پھر ان کی پشت پر اپنا دست قدرت پھیرا تو اس ان کی اولاد کا دوسرا گروہ نکلا اللہ نے فرمایا! میں نے ان کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یہ جہنمی عمل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ جس بندہ کو جنت کے لئے پیدا فرماتے ہیں، اس کو اس کے عمل میں مصروف فرما دیتے ہیں۔ حتی کہ وہ جنتی اعمال پر مرتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس بندہ کو جہنم کے لئے پیدا فرماتے ہیں، اس کو اس کے عمل میں مصروف فرما دیتے ہیں۔ حتی کہ وہ جہنمی اعمال پر مرتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل فرما دیتے ہیں۔

مالک، مسند الامام احمد، ابو داؤد، ترمذی، المستدرک للحاکم، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۵۳۰.... اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا اور ان کی تمام اولاد کو ان کی پشت سے نکالا اور فرمایا! یہ جنت کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور یہ جہنم کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مسند الامام احمد، ابو داؤد، ترمذی، بروایت عبدالرحمن ابن قتادۃ السلمی

۵۳۱.... اللہ پاک نے ایک مٹھی بھری اور فرمایا! یہ میری رحمت سے جنت میں جائیں گے۔ پھر دوسری مٹھی بھری اور فرمایا! یہ جہنم میں جائیں

گے۔اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔المسند لابی یعلی، انس رضی اللہ عنہ

۵۳۲..... اللہ نے ایک قوم پر احسان فرمایا، اوران کو خیر سجھائی، پھر اپنی رحمت میں ان کو داخل فرمالیا۔ اور دوسری قوم کو آزمائش میں جکڑ ا اوران کو رسوا کرڈالا، اور مذموم حرکتوں میں انکو مبتلا کر دیا۔ پس اب وہ اس آزمائش کے جال سے نکل نہیں پاتے۔ اور پروردگار ان کو عذاب فرمائیں گے اور یہ ان کے بارے میں پروردگار کا عین عدل ہے۔الدارقطنی فی الافراد، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳۳..... یہ دومشت ہیں۔ایک جہنم میں جائے گی، اور ایک جنت میں۔مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ

۵۳۴..... اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا اور جہنم کو پیدا فرمایا۔ اور اُس کے اہل بھی پیدا فرمائے، اور اس کے اہل بھی پیدا فرمائے۔

الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۵..... یقیناً اہل جنت کو اہل جنت کے اعمال میسر ہوں گے۔ اور اہلِ جہنم کو اہل جہنم کے اعمال میسر ہوں گے۔

ابو داؤد، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۵۳۶..... ہر بشر کا دنیا میں رزق مقدر ہے۔ جو لامحالہ اس کو حاصل ہو کر رہے گا۔ سو جو اس پر راضی ہو گیا، اسے اس میں برکت ہوگی اور فراخی میسر ہوگی۔ اور جو اس پر راضی نہ ہوا، اسے اس رزق میں برکت ہوگی نہ فراخی میسر ہوگی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۳۷..... اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین وآسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان پر اپنی رحمت برسائیں، تو اس کی یہ رحمت ان کے اعمال کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔

اور اگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے، تو پروردگار اس کو اس وقت تک ہرگز قبول نہ فرمائیں گے۔ ..... جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے، اور اس بات کا یقین نہ رکھے کہ تجھ کو پہنچنے والی مصیبت ہرگز ٹلنے والی نہ تھی، اور جس سے تو محفوظ رہا، وہ ہرگز تجھ کو پہنچنے والی نہ تھی۔ اور اگر اس کے سوا کسی اعتقاد پر تیری موت آئی تو تو سیدھا جہنم میں جائے گا۔مسند الامام احمد، بروایت زید بن ثابت. مسند الامام احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد، الصحیح لابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی بن کعب و زید بن ثابت و حذیفۃ و ابن ماجہ

۵۳۸ کوئی جاندار نفس ایسا نہیں ہے، جس کے لئے اللہ نے جنت اور جہنم دونوں میں جگہ نہ بنائی ہو..... اور اس کے لئے شقاوت یا سعادت نہ لکھ دی ہو۔استفسار کیا گیا! تو کیا ہم بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا نہیں، عمل کرتے رہو..... اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہ بیٹھو۔ کیونکہ ہر شخص جس کام کے لئے پیدا ہوا ہے اسی کی اس کو توفیق ہوتی ہے۔ پس سعادت مندوں کے لئے سعادت مندوں کے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ اور بدبختوں کے لئے بدبختوں کے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں۔مسند الامام احمد، بخاری و مسلم، بروایت علی

۵۳۹..... جس نے تقدیر کے بارے میں حرف زنی کی، اس سے قیامت کے روز باز پرس ہوگی۔ اور جس نے اس بارے میں سکوت اختیار کیا اس سے اس کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی۔ابن ماجہ بروایت عائشہ

کاش، کاش شیطانی عمل ہے

۵۴۰ طاقتور مؤمن اللہ کے نزدیک کمزور مؤمن سے بہتر اور پسندیدہ ہے۔ اور ہر ایک میں خیر ہے۔ جو چیز تیرے لئے سودمند ہو اس کو سمیٹ لے۔ اور اللہ سے نصرت کا طلبگار رہ۔ لاچار اور مایوس ہو کر مت بیٹھ۔ اگر کوئی مصیبت پہنچ جائے تو یوں مت کہہ کہ کاش! اگر یوں کر لیتا، تو یوں نہ ہوتا۔ بلکہ یوں کہہ! اللہ نے تقدیر میں یہی لکھا تھا جو ضرور وقوع پذیر ہونا تھا۔ کیونکہ کاش کاش، شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

مسند الامام احمد، ابن ماجہ، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۴۱..... کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا ..... جب تک کہ خیر وسوئے تقدیر پر اس کا ایمان مستحکم نہ ہو۔ اور اس بات کا یقین نہ رکھے کہ اس

کو پہنچنے والی مصیبت ہرگز ٹلنے والی نہ تھی، اور جس سے وہ محفوظ رہا، وہ ہرگز اس کو پہنچنے والی نہ تھی۔ ترمذی، بروایت جابر

۵۴۲..... کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا (جب تک کہ چار باتوں پر اس کا ایمان کامل نہ ہو) لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دے۔ اور اس بات کی شہادت دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ موت اور بعث بعد الموت پر ایمان رکھے۔ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔ مسند الامام احمد، ترمذی، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت علی رضی اللہ عنه

حدیث کے رواۃ ثقہ ہیں۔ سنن الترمذی ج ۱ ص ۴۵۲

۵۴۳ اے ابوھریرہ! جو تیرے ساتھ بیتنے والا ہے، اس پر تقدیر کا قلم خشک ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس پر مضبوط رہ یا ہٹ جا۔

بخاری، النسائی بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنه

۵۴۴..... اے عائشہ! اللہ نے جنت کے لئے پیدا فرمایا ہے، وہ جب اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے، تبھی سے اللہ نے ان کو جنتی لکھ دیا تھا۔ مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیه، ابو داؤد، ابن ماجه بروایت عائشه

۵۴۵..... بسا اوقات آدمی زمانہ دراز تک اہلِ جنت کے اعمال پر کاربند رہتا ہے۔ لیکن خاتمہ اہلِ جہنم کے اعمال پر ہوجاتا ہے۔ اور بسا اوقات آدمی زمانہ دراز تک اہلِ جہنم کے اعمال پر کاربند رہتا ہے۔ لیکن خاتمہ اہل جنم کے اعمال پر ہوجاتا ہے۔

الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیه، بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۵۴۶..... مجھے تو محض داعی اور مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور ہدایت میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ابلیس کو محض جھوٹی ملمع سازی کرنے والا بنا کر پیدا کیا گیا ہے۔ ورنہ کسی کی ضلالت اور گمراہی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ الضعفاء للعقیلی رحمة اللہ علیه، ابو داؤد، بروایت عمر

۵۴۷ آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا باہم مناظرہ ہوا۔ اور آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ خطیب بغدادی بروایت انس

۵۴۸..... آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا باہم مناظرہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آپ ہی وہ برگزیدہ شخص ہیں، جن کو اللہ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور پھر روح پھونکی اور آپ کو ملائکہ سے سجدہ کروایا اور جنت میں سکونت بخشی۔ پھر آپ نے اپنے گناہ کی بدولت ہم کو اور اپنے آپ کو جنت سے نکلوایا؟ اور ان کو اس سے محروم کر دیا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! اے موسیٰ کیا تم وہی ہو..... جن کو اللہ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا؟ اپنے ساتھ کلام کے لئے چنا؟ اور آپ پر توراۃ نازل کی، اور اس کے باوجود آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں، جو اللہ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے پہلے لکھ دی تھی؟ بالآخر آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

مسند الامام احمد، بخاری و مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنه

آدم و موسیٰ علیہما السلام میں مناظرہ

۵۴۹..... موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی! اے پروردگار! مجھے آدم کی زیارت کروایئے، جنھوں نے اپنے کو اور ہم تمام لوگوں کو جنت سے نکلوایا؟ اللہ نے انکو آدم کی زیارت کروادی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آپ ہی ہمارے جدامجد آدم علیہ السلام ہیں؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! جی ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آپ میں اللہ نے روح پھونکی؟ اور آپ کو تمام اسماء سکھلائے۔ اور فرشتوں کو حکم کیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں؟ پھر کیوں آپ نے ہم کو اور اپنے آپ کو جنت سے نکلوایا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! تم کون ہو؟ فرمایا میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا! کیا بنی اسرائیل کے پیغمبر موسیٰ، جن سے اللہ تعالیٰ نے پس پردہ کلام کیا؟ فرمایا جی ہاں۔ دریافت کیا! کیا تم نے توراۃ میں نہیں پایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں میری پیدائش سے قبل یہ میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ فرمایا جی ہاں۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا! تو پھر کس وجہ سے تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو، جو اللہ نے مجھ سے پہلے میرے لئے فیصل کر دی تھی؟ تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

ابو داؤد، بروایت عمر رضی اللہ عنه

۵۵۰... اللہ تعالیٰ تمام اعداد وشمار اور دنیا کے جمیع امور کے متعلق آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے فیصلہ فرما کر فارغ ہو چکے ہیں۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

۵۵۱...... اللہ تعالیٰ چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کران سے فارغ ہو چکے ہیں۔ پیدائش، اوصاف واخلاق، رزق، مدت زندگی۔

ابن عساکر، بروایت انس

۵۵۲...... اللہ پاک ہر بندے کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کران سے فارغ ہو چکے ہیں عمل، عمر، رزق، زندگی، جائے قیام۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی افرع

فرقۂ قدریہ ومرجیہ کی مذمت میں

۵۵۳...... اس امت کے مجوسی تقدیر خداوندی کو جھٹلانے والے ہیں۔لہٰذا اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں، تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔ اور اگر مر جائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔اور اگر ان سے ملاقات ہو جائے، تو ان کو سلام نہ کرو۔ابن ماجه، بروایت جابر

۵۵۴...... ہر امت میں کچھ مجوسی لوگ ہوتے ہیں۔اور اس امت کے مجوسی، وہ لوگ ہیں جو اللہ کی تقدیر کا انکار کرتے ہیں: لہٰذا اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں، تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔اور اگر مر جائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ مسندالامام احمد، بروایت ابن عمر

۵۵۵...... ہر امت میں کچھ مجوسی لوگ ہوتے ہیں۔اور اس امت کے مجوسی، وہ لوگ ہیں جو اللہ کی تقدیر کا انکار کرتے ہیں: لہٰذا اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں، تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔اور اگر مر جائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔اور وہ دجال کے گروہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ضرور ان کا انہی کے ساتھ حشر فرمائیں گے۔بخاری ومسلم، النسائی، بروایت حذیفه

۵۵۶...... یہ امت مسلسل خیر کے قریب رہے گی۔ جب تک کہ ولدان اور تقدیر کے مسئلہ میں نہ الجھے۔الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس

۵۵۷...... عنقریب میری امت میں ایسی اقوام آئیں گی، جو تقدیر کا انکار کریں گی۔

مسندالامام احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۵۵۸...... میری امت کی دو جماعتوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ مرجیۂ اور قدریہ بخاری فی التاریخ، النسائی، ابن ماجه، بروایت ابن عباس رضی الله عنه، بروایت جابر. خطیب، بروایت ابن عمر رضی الله عنه الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی سعید

۵۵۹...... میری امت کی دو جماعتوں کو قیامت کے روز میری شفاعت حاصل نہ ہو گی۔

مرجیۂ اور قدریہ الحلیه. بروایت انس. الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت واثلةعن جابر

۵۶۰...... میری امت کی دو جماعتیں قیامت کے روز حوض پر مجھ سے نہ مل سکیں گی۔اور نہ جنت میں داخل ہو سکیں گی۔

قدریہ اور مرجیہ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت انس

۵۶۱...... میں اپنی امت کو انتہائی سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں کبھی نہ الجھیں۔خطیب، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۵۶۲...... میں اپنی امت کو انتہائی سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں کبھی نہ الجھیں۔اور اس مسئلہ کے متعلق اخیر زمانہ میں امت کے بدترین افراد الجھیں گے۔ابو داؤد، بروایت ابی ابو هریره رضی الله عنه

۵۶۳...... ستر انبیاء کی زبانی قدریہ پر لعنت کی گئی ہے۔الدارقطنی فی العلل، بروایت علی

۵۶۴...... قدریہ کے ساتھ نشست وبرخاست بھی نہ رکھو، اور نہ ان سے بات چیت کرنے میں پہل کرو۔

مسندالامام احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت عمر

۵۶۵...... قدریہ سے احتراز کرو، کیونکہ وہ نصاریٰ کا گروہ ہے۔ابن ابی عاصم، الطبرانی فی الکبیر، ابو داؤد، بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۵۶۶ ... اس امت کے مجوسی قدریہ ہیں: لہٰذا اگر وہ بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ ابو داؤد، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۶۷ ... اپنے بعد میں اپنی امت کے بارے میں دو خصلتوں سے ڈرتا ہوں، تقدیر کا انکار، اور ستارہ شناسی کی تصدیق۔

ابو داؤد، بروایت فی کتاب النجوم بروایت انس

یعنی ستارہ شناسوں (نجومیوں) سے غیب کی باتیں پوچھنا اور ان کی تصدیق کرنا۔

۵۶۸ ... تقدیر کے متعلق آخری بحث ومباحثہ کرنے والے آخر زمانہ میں میری امت کے بدترین افراد ہوں گے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۶۹ ... قیامت کے روز ایک منادی ندا دے گا ..... اے وہ لوگو! جو اللہ کے دشمن ہیں کھڑے ہو جائیں، اور وہ قدریہ کی جماعت ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمر

ایمان بالقدر ...... از اکمال

۵۷۰ ... اچھے اعمال بجالاتے رہو ..... اگر انجام کار اچھا رہا تو جان لو کہ یہی نوشتۂ الٰہی اور تقدیر الٰہی تھا۔ اور کاش کاش کی بات مت کرو، کیونکہ جس نے ایسا کرنا شروع کر دیا یقیناً اس پر شیطانی عمل کا اثر ہو گیا۔ خطیب، بروایت عمر خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو المتفق والمفترق میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: جس نے کاش کاش کرنا شروع کر دیا! اس نے شیطانی عمل کو اپنی جان پر مسلط کر لیا۔ لیکن اس روایت میں اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ ایک راوی ہیں، جو متروک ہیں۔

۵۷۱ ... جب پروردگار کسی نطفہ کو پیدا فرمانا چاہتے ہیں، تو رحم والا فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار یہ شقی ہوگا یا سعید؟ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ سرخ رنگت ہوگا یا سیاہ؟ پھر پروردگار فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ اور فرشتہ ہر اس خیر یا شر امر کو اس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے، جس سے بھی مستقبل میں اس کا سابقہ پیش آئے گا حتیٰ کہ غلہ کی مقدار جو اس کے نصیب میں ہے، وہ بھی لکھ دی جاتی ہے۔

ابن جریر، الدارقطنی فی الافراد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۷۲ ... جب رحم مادر میں نطفہ پر بہتر دن بیت جاتے ہیں تو رحم والا فرشتہ آتا ہے اور اس کا گوشت، ہڈیاں، کان اور آنکھیں بناتا ہے۔ پھر بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! یہ شقی ہوگا یا سعید؟ پھر پروردگار اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ اور فرشتہ اس کا رزق، عمر اور عمل لکھ لیتا ہے اور پھر نکل جاتا ہے۔ الباوردی بروایت ابی الطفیل عامر بن واثلہ بروایت حذیفۃ بن اسید

۵۷۳ ... جب نطفہ پر پینتالیس راتیں بیت جاتی ہیں فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! مذکر ہوگا یا مؤنث؟ پھر پروردگار فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ پھر بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! اے پروردگار! یہ شقی ہوگا یا سعید؟ پروردگار فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ پھر بارگاہ خداوندی میں اس کے رزق، عمر اور عمل کے متعلق سوال کرتا ہے اور فرشتہ اس وحی کو لکھ لیتا ہے۔ اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آئندہ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۷۴ ... اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو رحم میں پیدا ہونے والی جان پر وکیل بنایا ہے۔ وہ فرشتہ پھر بارگاہ خداوندی میں ہر مرحلہ کی تبدیلی پر عرض کرتا ہے! اے پروردگار! وہ نطفہ کی شکل میں ہے۔ اے پروردگار! اس نطفہ نے اب منجمد خون کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اے پروردگار! اس نے اب لوتھڑے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمانا چاہتے ہیں! تو فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! یہ شقی ہوگا یا سعید؟ اے پروردگار یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ اے پروردگار! اس کا رزق کتنا ہوگا؟ اے پروردگار! اس کی عمر کتنی ہوگی؟ پھر فرشتہ حکم خداوندی کے مطابق مادر رحم میں ہی یہ چیزیں لکھ لیتا ہے۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند الامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

ابوعوانہ عن عبداللہ بن ابی بکر بن انس عن جدہ عن حذیفہ بن اسید

۵۷۵ ... جب نطفہ رحم مادر میں استقرار پکڑ لیتا ہے، اور اس پر چالیس یوم گزر جاتے ہیں تو رحم کا فرشتہ آتا ہے اور اس کی ہڈیاں، گوشت، خون، بال، کھال، کان اور آنکھ وغیرہ سب چیزوں کی صورت بناتا ہے۔ فرشتہ پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ یہ شقی ہوگا یا سعید؟ تو پروردگار اپنی مشیت کے مطابق جو چاہتے ہیں، فرماد یتے ہیں۔ اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آئندہ قیامت تک اس کو کھولا نہیں جائے گا۔

الطبرانی فی الکبیر۔ بروایت حذیفہ بن اسید

۵۷۶ ... جب تم میں سے کسی کی رحم مادر میں تخلیق کی جاتی ہے، تو چالیس دن میں وہ ایک نطفہ کی شکل میں آتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ منجمد خون کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتے ہیں اور اس کو چار باتوں کا حکم کیا جاتا ہے کہ لکھ! اس کا عمل، رزق، زندگی اور اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ یقیناً بعض اوقات کوئی شخص اہلِ جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے..... حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر نوشتۂ خداوندی غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہلِ جہنم کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات کوئی شخص اہلِ جہنم کے اعمال کرتا رہتا ہے..... حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر نوشتۂ خداوندی غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہلِ جنت کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

مسند الامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۵۷۷ ..... جب نطفہ کو بیالیس راتیں بیت جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو رحم میں پیدا ہونے والی جان پر وکیل بنایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا فرمانا چاہتے ہیں، تو فرشتہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماد یتے ہیں۔ فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آئندہ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ الطبرانی فی الکبیر۔ بروایت حذیفہ بن اسید

۵۷۸ ..... مادرِ رحم میں جب نطفہ پر چالیس راتیں گزر جاتی ہیں۔ تو ایک فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔ اور بارگاہِ الٰہی سے پوچھتا ہے! اے پروردگار! یہ جان مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر اللہ تعالیٰ مشیت کے مطابق اس کو مذکر یا مؤنث کر دیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے پروردگار! اس کو درست اور صحیح سالم پیدا کرنا ہے یا کچھ تبدیلی کرنی ہے؟ پروردگار اس کے متعلق بھی فیصلہ فرماد یتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے پروردگار! اس کو شقی لکھوں یا سعید؟

پھر پروردگار عزوجل اپنی مشیت کے مطابق اس کو نیک بخت یا بدبخت پیدا فرماتے ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر۔ بروایت حذیفہ بن اسید

۵۷۹ ..... اللہ تعالیٰ ہر پیدا ہونے والی جان کے متعلق، اس کے مادرِ رحم میں ہی فیصلہ فرماد یتے ہیں، کہ وہ نیک بخت ہوگا یا بدبخت۔

ابونعیم عن ثابت الحارث الانصاری

۵۸۰ ..... کوئی جی دار نفس ایسا نہیں ہے، جس کے لئے اللہ نے جنت اور جہنم دونوں میں جگہ نہ بنائی ہو۔ اور اس کے لئے شقاوت یا سعادت نہ لکھ دی ہو۔ استفسار کیا گیا! تو کیا ہم بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا نہیں عمل کرتے رہو اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہ بیٹھو۔ کیونکہ ہر شخص جس کام کے لئے پیدا ہوا ہے اسی کی اس کو توفیق ہوتی ہے۔ پس سعادت مندوں کے لئے سعادت مندوں کے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ اور بدبختوں کے لئے بدبختوں کے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیۃ کریمہ تلاوت فرمائی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی یعنی جس نے عطا کیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی۔

مسند الامام احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔ بروایت علی

۵۸۱ ..... آدمی اہلِ جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ جبکہ کتاب میں وہ جہنمی لکھا ہوتا ہے۔ لہٰذا موت سے چند لمحات قبل اس کی حالت بدل جاتی ہے اور وہ اہلِ جہنم کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اور مر کر جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اس کے برعکس آدمی اہلِ جہنم کے عمل کرتا

رہتا ہے۔ جبکہ کتاب میں وہ جنتی لکھا ہوتا ہے۔ لہٰذا موت سے چند لمحات قبل اس کی حالت بدل جاتی ہے اور وہ اہل جنت کے عمل شروع کردیتا ہے۔ اور مرکر جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ مسند الامام احمد، بروایت عائشہ

۵۸۲ بعض اوقات آدمی اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ جبکہ وہ اہل جہنم میں شامل ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس کے برعکس آدمی اہل جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے۔ جبکہ وہ اہل جنت میں شامل ہوتا ہے۔ اور روح نکلتے وقت شقاوت یا سعادت مسلط ہوجاتی ہے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، الحلیۃ، عن اکثم بن ابی الجون

۵۸۳ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش سے قبل ایک کتاب لکھی تھی، اور وہ اللہ کے پاس عرش پر موجود ہے۔ اور تمام مخلوق کی تقدیر اس کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ ابن مردویہ، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس

۵۸۴ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو ظلمت اور تاریکی کے سائے میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنے نور کی بارش کی۔ جس کو نور پہنچ گیا، اس نے ہدایت پائی۔ اور جس کو وہ نور نہ پہنچا، گمراہ ہوا۔ اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ قلم علم باری پر خشک ہوگیا ہے۔

مسند الامام احمد، ترمذی حسن، ابن جریر، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم، بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۸۵ اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے اہل بھی چھوٹے بڑے قبیلوں کی صورت میں پیدا فرمایا۔ اور اب ان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ اور جہنم کو پیدا فرمایا اور اس کے اہل بھی چھوٹے بڑے قبیلوں کی صورت میں پیدا فرمایا۔ اور اب ان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ سو عمل کرتے رہو، ہر شخص کو وہی عمل میسر آتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔

الخطیب بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۸۶ اللہ تعالیٰ نے ایک مشت اپنے دائیں دست قدرت سے بھری اور دوسری بائیں دست قدرت سے بھری اور فرمایا! یہ اس کے لئے ہے اور یہ اس کے لئے۔ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی عبداللہ

۵۸۷ اللہ عزوجل فرماتے ہیں! میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ میں نے ہی خیر کو پیدا کیا، اور جس کے حق میں چاہا تیں نے اسکو مقدر کیا۔ کیا ہی بہتری ہے، اس کے لئے جس کو میں نے خیر کے لئے پیدا کیا، اور خیر کو اس کے لئے پیدا کیا۔ اور خیر کو اس کے ہاتھوں سے جاری کردیا۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ میں نے ہی شر کو پیدا کیا، اور جس کے حق میں چاہا میں نے اسکو مقدر کیا۔ افسوس! حسرت ہے اس شخص کے لئے، جس کو میں نے شر کے واسطے پیدا کیا اور شر کو اس کے واسطے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں سے شر کو جاری کردیا۔ ابن النجار بروایت ابی امامہ

۵۸۸ اللہ عزوجل فرماتے ہیں! میں اپنے بندوں پر زمین میں زلزلہ برپا کرتا ہوں سو اس زلزلہ میں جن مؤمنین کی روح قبض کرتا ہوں، یہ زلزلہ ان کے لئے باعث رحمت ہوتا ہے۔ اور یہی ان کی موت کا مقررہ وقت ہوتا ہے۔ اور اس زلزلہ میں جن کافروں کی روح قبض کرتا ہوں، یہ زلزلہ ان کے لئے باعث عذاب اور رسوائی ہوتا ہے۔ اور یہی ان کی موت کا مقررہ وقت ہوتا ہے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت عروہ بن رویم مرسلا

۵۸۹ تم کسی پر رشک اور تعجب مت کرو جب تک کہ اس کا خاتمہ اعمال نہ دیکھ لو۔ بسا اوقات کوئی پرہیزگار اپنی زندگی کے عرصہ دراز تک نیک عمل انجام دیتا رہتا ہے حتیٰ کہ اگر اسی پر خاتمہ ہوجائے تو سیدھا جنت میں داخل ہو۔ لیکن پھر اس کی زندگی نیا موڑ اختیار کرتی ہے، اور وہ برے اعمال میں منہمک ہوجاتا ہے۔ اور بعض مرتبہ کوئی بندہ عرصہ دراز تک برائیوں میں مبتلا رہتا ہے، حتیٰ کہ اگر اسی پر اس کا خاتمہ ہوجائے تو سیدھا جہنم میں جائے، مگر آخر میں اس کی زندگی کی کایا پلٹ ہوتی ہے اور وہ نیک اعمال میں مصروف ہوجاتا ہے۔ اور جب پروردگار کسی بندہ کا بھلا چاہتے ہیں تو اس کو موت سے قبل عمل میں مصروف فرمادیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیسے عمل میں مصروف فرمادیتے ہیں؟ فرمایا نیک عمل کی توفیق عطا فرمادیتے ہیں۔ اور اسی پر اس کی روح قبض کرلیتے ہیں۔

مسند الامام احمد، عبد بن حمید، ابن ابی عاصم، ابن منیع، بروایت ضیاء مقدسی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۵۹۰......بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً لوگوں کی نگاہوں میں اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہلِ جہنم میں شامل ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً لوگوں کی نگاہوں میں اہل جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہلِ جنت میں شامل ہوتا ہے۔ اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

مسند الامام احمد، بخاری، الطبرانی فی الکبیر، الدارقطنی فی الافراد بروایت سھل بن سعد

۵۹۱......رزق بندہ کو یونہی تلاش کرتا ہے، جس طرح موت اس کو تلاش کرتی ہے۔

۵۹۲......کوئی بندہ طویل ترین مدت تک مؤمن رہتا ہے۔ پھر مزید طویل ترین مدت تک مؤمن رہتا ہے۔ اور پھر انتقال کر جاتا ہے، مگر اس کے باوجود اللہ عزوجل اس پر برافروختہ اور ناراض ہوتے ہیں۔ اور بعض مرتبہ اس کے برعکس کوئی بندہ طویل ترین مدت تک کافر رہتا ہے۔ پھر مزید طویل ترین مدت تک کافر رہتا ہے۔ اور پھر انتقال کر جاتا ہے، مگر اس کے باوجود اللہ عزوجل اس سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔ اور جو اس حال میں مرا کہ طعنہ زنی اور چغل خوری، اور بندگانِ خدا کو برے القاب سے ستانا اس کی عادت تھی، تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی یہ نشانی مقرر فرمائیں گے کہ اس کے دونوں ہونٹوں کو اس کی ناک پر داغ دیں گے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۹۳......اگر تم اس درخت کے پاس نہ آتے تو یقیناً بہر صورت یہ کھجوریں تمہارے پاس آجاتیں۔

الطبرانی فی الکبیر، شعب الایمان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۹۴......بندہ اپنی عمر کے طویل زمانہ تک یا بلکہ پوری زندگی تک اہل جنت کے عمل انجام دیتا رہتا ہے جبکہ وہ اللہ کے ہاں اہلِ جہنم میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور کبھی بندہ طویل زمانہ تک یا اپنی زندگی کے بیشتر زمانہ تک اہلِ جہنم کا عمل کرتا ہے، جبکہ وہ اللہ کے ہاں اہل جنت میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ خطط، بروایت عائشہ رضی اللہ عنھا

۵۹۵......بندہ مؤمن پیدا ہوتا ہے اور مؤمن بن کر جیتا ہے۔ لیکن کافر ہو کر مرتا ہے۔ اور کبھی اس کے عکس بندہ کافر پیدا ہوتا ہے اور کفر کی حالت میں جیتا ہے، مگر مؤمن ہو کر مرتا ہے۔ بسا اوقات بندہ ایک زمانہ تک عمل کرتا رہتا ہے۔ لیکن پھر کتاب کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ شقاوت کی موت مرتا ہے۔ اور بسا اوقات اس کے برعکس بندہ ایک زمانہ تک شقاوت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ لیکن پھر کتاب کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ سعادت کی موت مرتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

۵۹۶......سب سے بڑا خوف اپنی امت کے بارے میں جو مجھے دامن گیر ہے، وہ یہ ہے کہ لوگ ستارہ شناسوں کی تصدیق کرنا شروع ہو جائیں گے۔ اور تقدیرِ خداوندی کا انکار کرنا شروع ہو جائیں گے۔ اور جب تک خیر و بد، خوشگوار و تلخ تقدیر پر کامل ایمان نہ رکھیں گے، ہرگز ایمان کی حلاوت نہ پائیں گے۔ ابن النجار بروایت انس

۵۹۷......میری امت اس دین کو مسلسل مضبوطی کے ساتھ تھامے رہے گی، تاوقتیکہ وہ تقدیر کو نہ جھٹلائیں۔ اور جب وہ تقدیر کو جھٹلانے لگیں گے تو یہی ان کی ہلاکت کا زمانہ ہوگا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی موسیٰ

۵۹۸......پروردگار کی سب سے پہلے تخلیق شدہ چیز قلم ہے۔ پھر جب پروردگار نے اسکو پیدا کر لیا تو اس سے فرمایا! لکھ......اس نے دریافت کیا کیا لکھوں؟ فرمایا! تقدیر لکھ۔ پس جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا تھا، سارا اس گھڑی لکھ دیا گیا۔

ابو حاتم، ابن ابی شیبہ، ابن منیع، ابن جریر، المسند لابی یعلی الطبرانی فی الکبیر، السنن لسعید، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۵۹۹......تم سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کا سبب ان کا اپنے انبیاء سے کثرتِ سوال اور آپس میں اختلاف کرنا تھا۔ اور یاد رکھو کوئی شخص اس وقت تک ہرگز مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو

۶۰۰......تم فلاح کے بارے میں جھگڑتے ہوئے دو حصوں میں بٹ گئے۔ جبکہ اسی وجہ سے تم سے پہلی اقوام قعرِ ہلاکت میں جا گریں۔ سنو! یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہلِ جہنم اور ان کے آباواجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہوا ہے! ان میں سے کبھی ایک فرد کی کمی بھی نہیں ہو سکتی۔ اور ایک فریق جنت میں ہے۔ اور ایک فریق جہنم میں۔

اور یہ کتاب بھی رحمٰن ورحیم کی ہے۔ اس میں اہلِ جنت اور ان کے آباواجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور آخر میں

لکھا ہوا ہے ان میں سے کبھی ایک فرد کی بھی کمی نہیں ہوسکتی۔ اور ایک فریق جنت میں ہے۔ اور ایک فریق جہنم میں۔

الدارقطني في الافراد بروایت ابن عباس رضی الله عنه

حدیث مذکور کا پس منظر یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لائے، تو دیکھا کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تقدیر کے مسئلہ میں الجھ رہے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ خطاب فرمایا۔

۶۰۱ اہل جنت اپنے اور اپنے آباء کے اسماء کے ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس میں قیامت تک کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ اہل جہنم اپنے اور اپنے آباؤ اور قبائل کے اسماء کے ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس میں قیامت تک کوئی زیادتی نہیں ہوسکتی۔ کبھی سعادت مندوں پر بھی شقاوت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان پر آوازے کسے جاتے ہیں کہ دیکھو ان کو، دیکھو ان کو۔ لیکن پھر فضل خداوندی ہوتا ہے۔ اور سعادت ان پر چھا جاتی ہے۔ اور شقاوت کی ظلمت سے ان کو نکال لاتی ہے۔ اور کبھی اہل شقاوت پر بھی سعادت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی تعریفیں کی جاتی ہیں! کہ دیکھو انکو، دیکھو انکو۔ لیکن پھر عدل خداوندی ہوتا ہے۔ اور شقاوت ان پر چھا جاتی ہے۔ اور سعادت سے انکو نکال لاتی ہے۔ سو ہر ایک کو اسی کی توفیق حاصل ہوتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ الطبراني في الكبير، بروایت عبدالله بن بسر

۶۰۲ کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ پروردگار رب العالمین کی کتاب ہے، اس میں اہل جنت اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہوا ہے! کبھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ جبکہ اس امر سے فراغت ہو چکی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا! سیدھے رہو اور قریب قریب رہو، کیونکہ صاحب جنت کا خاتمہ اہل جنت کے عمل پر ہوگا۔ خواہ پہلے کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ اور صاحب جہنم کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل پر ہوگا۔ خواہ پہلے کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ تمہارا رب بندوں کے فیصلوں سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اور تمہارا رب مخلوق سے بھی فارغ ہو چکا ہے۔ ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق جہنم میں۔ اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ ابن جریر بروایت رجل من الصحابه

۶۰۳ قریب ہے کہ تم کہیں مرجئیہ نہ بن جاؤ، میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا! یا محمد اپنی امت کی خبر لیجئے۔ وہ راہ سے ہٹ رہی ہے۔

الطبراني في الكبير، بروایت ثوبان

راوی کہتے ہیں! چالیس صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین قدر اور جبر کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور مذکورہ خطاب فرمایا۔

۶۰۴ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ اور ان کی عمریں، اعمال اور رزق بھی لکھ دیئے۔ الخطیب بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۶۰۵ اے ابن خطاب! تمام چیزوں کے فیصلوں سے فراغت ہو چکی ہے، اور ہر ایک اسی کے موافق عمل میں مصروف ہے۔ سعادت مند سعادت کے عمل انجام دے رہا ہے اور اہل شقاوت شقاوت کا عمل انجام دے رہا ہے۔

مسند الامام احمد، ترمذی، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

پس منظر..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں سوال کیا تھا کہ بندہ جو عمل سرانجام دیتا ہے، وہ از سر نو معاملہ ہوتا ہے یا پہلے سے اس کے بارے میں خدا کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

اس حدیث پر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اور صحیح کا حکم جاری فرمایا ہے۔

۶۰۶ جس کے بارے میں قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے، اور امور تقدیر جاری ہو چکے ہیں۔ عمل کرتے رہو (کیونکہ ہر ایک کو اسی کی توفیق حاصل ہوتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیۃ کریمہ تلاوت فرمائی فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى یعنی جس نے عطا کیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی، ہم اس کو نیک کام میں سہولت دیں گے۔

عبدبن حمید، ابن شاهین، ابن قانع بروایت بشیربن کعب العدوی

پس منظر..... ایک سائل نے آپ ﷺ سے سوال کیا! یا رسول اللہ! انسان عمل کس تحریک کی بناء پر انجام دیتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ

جواب مرحمت فرمایا۔

اس حدیث کے مرسل ہونے کو ترجیح دی گئی ہے، کیونکہ راوی اول کی آپ ﷺ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، ابو عوانۃ، الصحیح لابن حبان بروایت جابر

۶۰۷ ... اللہ عزوجل فرماتے ہیں! میری معرفت کی علامت میرے بندوں کے دلوں میں ہے۔

۶۰۸ ... مجھے جبرئیل نے کہا اللہ عزوجل فرماتے ہیں! اے محمد جو شخص مجھ پر ایمان لایا، مگر خیر وشر تقدیر پر ایمان نہ لایا، تو وہ میرے سوا اپنا کوئی اور پروردگار تلاش کرلے۔ الشیرازی فی الالقاب، بروایت علی رضی اللہ عنہ

اس روایت میں محمد بن عکاشہ الکرمانی ہے۔

۶۰۹ ... شقی اور سعید ہر ایک کے متعلق قلم چل چکا ہے۔ اور چار چیزوں سے فراغت پاچکا ہے۔ تخلیق، اخلاق، رزق اور عمر۔

الدیلمی بروایت ابن مسعود

۶۱۰ ... آخر زمانہ میں میری امت پر تقدیر ایک باب منکشف ہوگا، جس کا کوئی سدّ باب نہ ہوسکے گا۔ تمہیں اس سے نجات کے لئے یہی آیت کفایت کرسکے گی۔

ماأصاب من مصيبة فى الارض ولا فى انفسكم إلا فى كتاب

کوئی مصیبت دھرتی پر اور خود تم پر نہیں پڑتی، مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں ہے۔

الدیلمی بروایت سلیم بن جابر الهجیمی

۶۱۱ ... آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے تمام تقدیروں کو مقدر کردیا ہے، اور ان کو لکھ دیا ہے۔

مسند الامام احمد، ترمذی، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث کو حسن صحیح اور غریب لکھا ہے۔

۶۱۲ ... آدم علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا! آپ وہی آدم ہیں، جن کو اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا، اور اپنی جنت میں رہائش بخشی، اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا۔ پھر آپ نے جو کیا، کیا۔ اور اپنی ذریت کو جنت سے نکلوادیا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! آپ وہی موسیٰ ہیں؟ جن کو اللہ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا، اور آپ کو اپنے ساتھ شرف کلام سے بخشا، اور آپ کو راز ونیاز کے لئے اپنے قریب کیا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! جی ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا! کیا میرا وجود مقدم ہے یا تقدیر کا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تقدیر کا۔ اور آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت جندب وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۳ ... اگر کوئی بندہ رزق سے فرار ہو... تو رزق اس کو موت کی طرح تلاش کرے گا۔ ابن عساکر، بروایت ابی الدرداء

۶۱۴ ... اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین وآسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان پر اپنی رحمت برسائیں، تو اس کی یہ رحمت ان کے اعمال کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔

اور اگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے، تو پروردگار اس کو اس وقت تک ہرگز قبول نہ فرمائیں گے۔ جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے، اور اس بات کا یقین نہ رکھے کہ تجھ کو پہنچنے والی مصیبت ہرگز ٹلنے والی نہ تھی، اور جس سے تو محفوظ رہا، وہ ہرگز تجھ کو پہنچنے والی نہ تھی۔ اور اگر اس کے سوا کسی اعتقاد پر تیری موت آئی تو تو سیدھا جہنم میں جائے گا۔ ابو داؤد الطیالسی۔ مسند الامام احمد، بروایت زید مسند الامام احمد، عبد بن حمید ترمذی، المسند لابی یعلی، الصحیح لابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، ضیاء المقدسی شعب الایمان، بروایت ابی بن کعب و زید بن ثابت وحذیفۃ وابن مسعود رضی اللہ عنہ۔

۶۱۵ ... اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین وآسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان کو اپنی رحمت میں داخل

فرمائیں، تواس کی یہ رحمت ان کے گناہوں سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔لیکن وہ جسے چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے،کسی کوعذاب کے شکنجہ میں جکڑتا ہے اورکسی پر رحم فرماتا ہے۔جس کوعذاب سے دوچار کرتا ہے، بالکل برحق کرتا ہے۔اورجس پراپنی رحمت نچھاور کرتا ہے، وہ بھی برحق ہے۔اوراگرتو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے،تو وہ تجھ سے اس وقت تک ہرگز قبول نہ کیا جائے گا!جب تک کہ تو اچھی بری تقدیر پرایمان نہ لائے۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمران بن حصین

۶۱۶.....نہیں ہے ایسا کوئی نفس، جوموت کی آغوش میں چلا جائے،اور چیونٹی برابر بھی اس کی کوئی نیکی اللہ کے پاس ہو،مگراللہ تعالیٰ اس کوبھی گارے سے لیپ کرر کھیں گے۔الطبرانی فی الکبیر بروایت معاذ

گارے سے لیپ کرر کھنا کنایہ ہے اس کواچھی طرح محفوظ رکھنے سے۔

۶۱۷ ... جس نے دنیا میں تقدیر کے متعلق حرف زنی کی،اس سے قیامت کے روز باز پرس ہوگی۔اوراگراس سے لغزش ہوگئی تو ہلاک ہوجائے گا۔اورجس نے اس بارے میں سکوت اختیار کیا اس سے اس کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی۔

الدارقطنی، فی الافراد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۱۸ دونوں مقام میں سے جس کے لئے اللہ نے کسی کو پیدا فرمایا ہوتا ہے،اسی کے لئے عمل کرنے کی اس کوتوفیق ملتی ہے۔

مسندالامام احمد، بروایت عمران بن حصین

۶۱۹ .....جوشخص اللہ کے فیصلہ قضاءالٰہی پر راضی نہ ہوااور تقدیر خداوندی پرایمان نہ لایا،وہ اللہ کے سوا کوئی اورخدا تلاش کرلے۔

الخطیب، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۲۰ .....ٹھہرو!ٹھہرو!اے امت محمد، یہ دوگہری وادیاں ہیں،دوتاریک گڑھے ہیں،جوش واضطراب سے جہنم میں نہ گرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!سنو!یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔اس میں اہلِ جنت اوران کے آباواجداداورامہات اوران کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔تمہارا پروردگار بندوں کے فیصلہ جات سے فارغ ہوچکا ہے۔تمہارا پروردگار فارغ ہوچکا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!سنو!یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔اس میں اہلِ جہنم اوران کے آباواجداداورامہات اوران کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔تمہارا پروردگار فارغ ہوچکا ہے۔تمہارا پروردگار فارغ ہوچکا ہے۔تمہارا پروردگار فارغ ہوچکا ہے۔ میں حجت قائم کرچکا، میں تمہیں ڈراچکا۔اے اللہ!میں تیرا پیغام رسالت پہنچاچکا۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدرداء، وواثلة، وابی امامه، وانس

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم فرماتے ہیں!رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم تقدیر سے متعلق بحث وتمحیص میں مصروف تھے، یہ دیکھ کرآپ ﷺ نے مذکورہ خطاب فرمایا۔

۶۲۱ ... ایسی کسی چیز میں جلد بازی سے کام مت لو،جس کے متعلق تمہارا گمان ہے کہ تم جلد بازی کے ساتھ اس کوحاصل کرلوگے،خواہ اللہ نے اس کوتمہارے لئے مقدر نہ کیا ہو۔اوراسی طرح ایسی کسی چیز میں تاخیر سے کام مت لو،جس کے متعلق تمہارا گمان ہے کہ تمہاری تاخیر کے ساتھ وہ چیز تمہارے سر سے ٹل جائے گی،خواہ اللہ نے اس کوتمہارے لئے مقدر کردیا ہو۔الطبرانی فی الکبیر بروایت معاذ

۶۲۲ تقدیر کے متعلق بحث نہ کرو، کیونکہ یہ اللہ کا راز ہے،پس اللہ کے راز کواس پرافشاء کرنے کی کوشش نہ کرو۔

الحلیه، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۲۳ ....کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا......جب تک کہ تقدیر خداوندی پرایمان نہ لائے۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت سهل بن سعد

۶۲۴ ... کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اچھی بری تقدیر پرایمان نہ لائے۔مسنداحمد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۲۵ ....مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی،مگروہ اس وقت سے میری قسمت میں لکھی جاچکی تھی،جبکہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی کے قالب میں تھے۔

ابن ماجه، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

پس منظر!راوی کہتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب ﷺ سے استفسار کیا یارسول اللہ!آپ کوہرسال اس زہریلی بکری سے

تکلیف پہنچتی ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔

۶۲۶..... کوئی بندہ اللہ سے ڈرنے کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتا..... جب تک کہ یقین نہ کرلے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز چوک کرنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ الخطیب، بروایت انس

۶۲۷..... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حلاوت نہیں پاسکتا..... جب تک کہ یقین نہ کرلے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز خطا ہونے والی نہ تھی۔ ابی عاصم، السنن لسعید، بروایت انس

۶۲۸..... کوئی تدبیر واحتیاط تقدیر خداوندی کو نہیں ٹال سکتی۔ لیکن دعا نازل شدہ اور غیر نازل شدہ ہر مصیبت کے لئے سودمند ہے، کیونکہ کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو دعا اس سے جا ملتی ہے، اور یوں وہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے کو پچھاڑنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ابو داؤد، المستدرک للحاکم وتعقب و الخطیب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۲۹..... اے زبیر! رزق عرش خداوندی سے زمین کی گہرائیوں تک کھلا ہوا ہے۔ اور اللہ ہر بندہ کو اس کی ہمت اور وسعت کے بقدر رزق عطا کرتا ہے۔ الحلیہ، بروایت الزبیر رضی اللہ عنہ

۶۳۰..... اے سراقہ! جس بات پر تقدیر کا قلم خشک ہو چکا ہے، اور تقادیر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کے لئے عمل کرتے رہو..... یقیناً ہر ایک کو اسی کی توفیق ہوتی ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، سراقۃ بن مالک

۶۳۱..... اے لڑکے! اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ اور جان لے اور جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ہی کے آگے دست سوال دراز کر۔ اور جب مدد مانگے تو اللہ ہی سے مدد مانگ کہ اگر ساری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تجھ کو کوئی نفع پہنچائے..... جبکہ اللہ نے وہ نفع تیرے حق میں نہیں لکھا، تو تمام لوگ اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اور اگر ساری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تجھ کو کوئی ضرر پہنچائے..... جبکہ اللہ نے وہ ضرر تیرے حق میں نہیں لکھا، تو تمام لوگ اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ ہر چیز کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ قلم خشک ہو چکے ہیں۔ صحیفے ہمیشہ کی لئے لپیٹ دیئے گئے ہیں۔ شعب الایمان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فراخی اور خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھنا

۶۳۲..... اے لڑکے! کیا میں تجھ کو ایسی بات نہ بتاؤں، جو تیرے لئے نفع رساں ہو..... اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ فراخی وخوشحالی میں اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے سختی وشدت میں یاد رکھے گا۔ یہ یقین کرلے کہ جو مصیبت تجھ کو پہنچی ہے وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ اور یقین کر کہ اگر تمام مخلوق اس بات پر مجتمع ہو جائے کہ تجھے کوئی چیز عطا کرے، مگر پروردگار کی یہ منشاء نہ ہو تو وہ تمام لوگ اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اور اگر تمام مخلوق تجھ سے کوئی چیز چھیننا چاہے، مگر پروردگار وہ چیز تجھے عطا کرنا چاہے، تو ساری مخلوق اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہو سکتی۔

قیامت تک رونما ہونے والی تمام چیزوں کو قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔ اور یاد رکھ! جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ہی کے آگے دست سوال دراز کر۔ اور جب مدد مانگے تو اللہ ہی سے مدد مانگ۔ اور جب تو کسی سے حفاظت اور پناہ طلب کرے تو اللہ ہی سے طلب کر۔ شکر اور یقین کے ساتھ اللہ کی عبادت کر۔ جان لے! کہ ناپسند اور کراہت آمیز چیز پر صبر کرنا خیر کثیر کا باعث ہے۔ اور نصرتِ خداوندی بھی صبر پر موقوف ہے۔ کشادگی مصیبت وکرب کے ساتھ ہے۔ اور ہر تنگی کے ساتھ دوگنا آسانی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ. الصحیح لابن حبان، بروایت ابی سعید

۶۳۳..... اے نوجوان! کیا میں تجھے نفع دینے والی چند باتوں کا تحفہ نہ دوں؟ اور نہ سکھاؤں؟ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ اور جب تو مدد مانگے تو اللہ ہی سے مدد مانگ۔

اور جان لے! قیامت تک رونما ہونے والی تمام چیزوں کو قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔ اگر تمام مخلوقات تیرے لئے کسی چیز کا ارادہ کریں جو تیرے لئے نہ لکھی گئی ہو، تو وہ تمام مخلوقات اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہو سکتیں۔ اور جان لے! نصرتِ خداوندی صبر پر موقوف ہے۔ کشادگی مصیبت وکرب کے ساتھ ہے۔ اور ہر تنگی کے ساتھ دوگنا آسانی ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبداللہ بن جعفر

۶۳۴ ...اے کعب... یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔ الصحیح لابن حبان، بروایت کعب بن مالک

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک نے آں حضرت ﷺ سے استفسار کیا تھا، کہ یا رسول اللہ! کیا جو ہم دواؤں کے ساتھ علاج کرتے ہیں، اور جھاڑ پھونک کرتے ہیں یا دیگر اشیا جن کو ہم بطور تدابیر استعمال کرتے ہیں، وہ تقدیرِ خداوندی کو ٹال سکتی ہیں؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۶۳۵ ..... جس بات کا فیصلہ کر دیا گیا (وہ واقع ہو کر رہے گی)۔ الدارقطنی فی الافراد، الحلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

فرع! قدریہ اور مرجیہ کی مذمت میں ......از الاکمال

۶۳۶ ..... اللہ عزوجل نے مجھ سے قبل جتنے پیغمبروں کو بھی مبعوث فرمایا، ہر ایک کے بعد اس کی امت میں مرجیہ اور قدریہ ضرور پیدا ہوئے۔ جو ان کے بعد ان کی امتوں کو غلط راہوں پر ڈالتے رہے۔ آگاہ رہو! کہ اللہ عزوجل نے مرجیہ اور قدریہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے۔ خبردار! میری یہ امت، امتِ مرحومہ ہے۔ اس پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا، اس کا عذاب تو دنیا ہی میں ہے، سوائے میری امت کے دو گروہوں کے، جو جنت میں قطعاً داخل ہی نہ ہوں گے، مرجیہ اور قدریہ۔ ابن عساکر، بروایت معاذ

آپ ﷺ کا ارشاد! کہ اس امت پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا، اس کا عذاب تو دنیا ہی میں ہے، اس کا مقصود ہے کہ آخرت میں ان کو دائمی عذاب نہ ہوگا، جو گناہگار ہیں وہ بالآخر جنت میں ضرور داخل ہو جائیں گے سوائے مرجیہ اور قدریہ کے...... کہ وہ تقدیر کے انکار کی بنا پر کفر کے مرتکب ہوں گے اور پھر کفر کی وجہ سے دائمی عذاب کی لعنت میں گرفتار ہوں گے۔

۶۳۷ ..... میری امت کے دو گروہوں پر اللہ تعالیٰ نے ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے، قدریہ اور مرجیہ۔ جو کہتے ہیں کہ ایمان فقط زبان سے اقرار کا نام ہے، جس میں عمل ضروری نہیں۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حذیفہ

۶۳۸ ..... مرجیہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت کی گئی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ایمان قول بلا عمل کا نام ہے۔ حاکم فی التاریخ، بروایت ابی امامہ

۶۳۹ ..... اللہ تعالیٰ نے جس بھی پیغمبر کو مبعوث فرمایا، اس کی امت میں قدریہ اور مرجیہ ضرور رہے۔ جو ان کی امت کو خراب کرتے رہے۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے قدریہ اور مرجیہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ ابوداؤد بروایت ابن مسعود

۶۴۰ ..... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قبل جس پیغمبر کو مبعوث فرمایا اور اس کی امت سیدھی راہ پر جمع ہوئی، تو ضرور مرجیہ اور قدریہ نے ان کے درمیان دراڑیں ڈال دیں۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے قدریہ اور مرجیہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے، اور ان میں سے آخری میں ہوں۔

ابن الجوزی فی الواهیات بروایت ابی ہریرہ

۶۴۱ ..... میری امت کے چار گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ ہے نہ جنت میں کوئی حصہ۔ نہ انہیں میری شفاعت نصیب ہوگی۔ اور نہ پروردگار ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائیں گے، نہ ان سے ہمکلام ہوں گے۔ بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا مرجیہ، قدریہ، جہمیہ اور رافضیہ۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس

اس روایت میں ایک راوی اسحاق بن نجیح ہے۔

۶۴۲ ..... میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، اہلِ قدر اور اہلِ رجاء۔ ابوداؤد، بروایت معاذ

۶۴۳ میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، مرجیہ اور قدریہ۔ دریافت کیا گیا! مرجیہ کون ہیں؟ فرمایا! جو ایمان میں محض قول

کے قائل ہیں اور عمل کا انکار کرتے ہیں۔ دریافت کیا گیا! قدریہ کون ہیں؟ فرمایا! جو شر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر نہیں مانتے۔

السنن للبیھقی رحمة اللہ علیه، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۶۴۴..... میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، قدریہ اور مرجیہ۔ ان سے جہاد کرنا مجھے فارس دیلم اور روم والوں کے ساتھ جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت ابی سعید

۶۴۵..... ہر امت میں مجوسی گذرے ہیں۔ اور میری اس امت کے مجوسی قدریہ ہیں۔

الشیرازی فی الالقاب، بروایت جعفر بن محمد بروایت ابیه عن جده

۶۴۶..... قدری شخص کی ابتداء مجوسیت سے ہو کر زندیقیت پر انتہاء ہوتی ہے۔ ابو نعیم بروایت انس

۶۴۷..... قدریہ میری امت کے مجوسی ہیں۔ الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه فی تاریخه بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۴۸..... ہر امت میں مجوسی گذرے ہیں۔ اور قدریہ میری اس امت کے مجوسی ہیں۔ پس جب وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو انکے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ مسند احمد بروایت ابن عمر

۶۴۹..... میری امت کے یہودی مرجیہ ہیں، پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ﴾

''سو جو ظالم تھے، انہوں نے اس لفظ کو جس کا انکو حکم دیا گیا تھا بدل کر اور لفظ کہنا شروع کر دیا۔''

ابو نصر ربیعه بن علی العجلی فی کتاب هدم الاعتزال والرافعی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۶۵۰..... شاید تم میرے بعد ایک عرصہ تک زندہ رہو..... حتیٰ کہ ایسی قوم کو پاؤ جو پروردگارِ عالم کی قدرت کو جھٹلائے گی اور اس کے بندوں کو گناہوں پر اکسائے گی..... ان کی باتوں کا ماخذ اور سرچشمہ نصرانیت ہوگا۔ سو جب ایسی صورتِ حال پیدا ہو جائے تو ان سے تم اللہ کے لئے بیزاری کا اظہار کردو۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۶۵۱..... اولاً جو چیز دین کو اوندھا کرے گی اور اس کا حلیہ بگاڑے گی جس طرح کہ برتن کو اوندھا کر دیا جاتا ہے، وہ لوگوں کا قدرتِ خداوندی میں کلام کرنا ہوگا۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۵۲..... قدریہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ خیر اور شر ہمارے ہاتھوں کا کرشمہ ہے۔ ایسے لوگوں کو میری شفاعت شمہ بھر نصیب نہ ہوگی۔ میرا ان سے کوئی تعلق، نہ انکا مجھ سے کوئی تعلق۔ ابو داؤد، بروایت انس

۶۵۳..... اس امت میں بھی مسخ واقع ہوگا، آگاہ رہو! اس کا ظہور تقدیر کے جھٹلانے والے زندیقوں میں ہوگا۔

مسند احمد۔ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۵۴..... عنقریب آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی، جو تقدیر کو جھٹلائے گی۔ وہ اس امت کے مجوسی ہوں گے۔ پس اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں تو ان کی عیادت کو نہ جانا۔ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہونا۔ ابو داؤد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۵۵..... میرے بعد ایک قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی۔ خبردار! جو ان کو پائے وہ ان سے قتال کرے۔ میں ان سے بری ہوں، اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ ان سے جہاد کرنا، ترک اور دیلم کے کافروں سے جہاد کی مانند ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت معاذ

۶۵۶..... عنقریب آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی، جو کہیں گے! تقدیر کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ پس اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں تو ان کی عیادت کو نہ جانا۔ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہونا۔ یقیناً وہ دجال کا گروہ ہے۔ اور اللہ پر لازم ہے کہ ان کا انہی کے ساتھ حشر فرمائے۔ ابو داؤد الطیالسی، بروایت حذیفه

۶۵۷..... ایک قوم آئے گی جو کہے گی تقدیر کی کچھ حقیقت نہیں ہے، پھر وہ لوگ زندیقیت کے مرتکب ہوں گے۔ سو اگر تمہارا ان سے سامنا ہو جائے تو انکو سلام نہ کرو۔ اور اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ

ہوئے۔یقیناوہ دجال کا گروہ ہے۔حاکم فی تاریخہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۵۸ ... دو جماعتیں، جنت میں داخل نہ ہوں گی۔قدریہ اور مرجیہ۔ ابو داؤد، بروایت ابی بکر

۶۵۹ میری امت کے دو گروہ جنت میں داخل نہ ہوں گے،قدریہ اور حروریہ۔ ابو داؤد، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۶۰ اگر فرقۂ قدریہ یا مرجیہ کا کوئی شخص مرجائے،اور تین یوم بعد اس کی قبر کو کھودا جائے تو یقیناً اس کا رخ قبلہ رو نہ ملے گا۔

المستدرک للحاکم، بروایت معروف الخیاط عن واثلہ

اس روایت میں معروف نامی جو راوی ہے، بہت زیادہ منکر الحدیث ہے۔لہٰذا اس روایت کی صحت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

از سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۶۶۱ کوئی امت سوائے شرک باللہ کے کسی اور گناہ کی وجہ سے قعر ہلاکت میں نہ پڑی، اور شرک کی ابتداء محض تکذیب بالقدر سے ہوئی۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۲ کوئی امت سوائے شرک باللہ کے کسی اور گناہ کی وجہ سے قعرِ ہلاکت میں نہ پڑی، اور کوئی امت شرک کی نجاست میں اس وقت تک نہ ملوث ہوئے جب تک کہ تکذیب بالقدر میں مبتلا نہ ہوئے۔

الطبرانی فی الکبیر، تمام، ابن عساکر بروایت یحیٰی بن القاسم عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۳ جس نے ہمت اور استطاعت کو اپنی ذات پر منحصر سمجھا اس نے کفر کیا۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس

۶۶۴ جو کہے کہ تقدیر کی حقیقت کچھ نہیں،اس کو قتل کر ڈالو۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۶۶۵ جس نے تقدیر کو جھٹلایا یا محفوظ رہا اس نے میرے لائے ہوئے دین سے کفر کیا۔ ابو داؤد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۶ ... تجھے موت اس وقت تک نہیں آسکتی، جب تک کہ ایسی قوم کے بارے میں نہ سن لے جو تقدیر کا انکار کرے گی اور بندوں کو گناہوں میں مبتلا کرے گی ..... اپنی بات کا محور اور مرکز نصاریٰ کی کا قول بنائے گی۔ پس تو اللہ کے لئے ان سے بیزاری کا اظہار کر دینا۔

الخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۷ یہ دین کا امر مسلسل درست قائم رہے گا، جب تک کہ لوگ اولاد اور تقدیر کے متعلق بحث و مباحثہ نہ کریں۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۸ شیطان نے ایک مرتبہ ملک شام میں کاؤں کاؤں کی، جس کے نتیجہ میں شام کی دو تہائی آبادی تقدیر کی منکر ہو چلی۔

السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۶۶۹ ..... قیامت کے روز ایک منادی ندا دے گا خبردار! آج اللہ کے دشمن کھڑے ہو جائیں،اور وہ قدریہ ہیں۔ابن راھویہ، المسند لابی یعلی

فصل ہفتم ...... مؤمنین کی صفات میں

۶۷۰ ... مؤمن کے اخلاق میں سے ہے کہ وہ دین میں قوی ہو۔نرمی و مہربانی میں احتیاط پیش نظر ہو۔اس کا ایمان یقین کے ساتھ متصف ہو۔علم کا حریص ہو۔ناراضگی میں شفقت کا دامن نہ چھوٹے۔تونگری میں میانہ روی کو اختیار کرے۔فاقہ کشی کی حالت میں استغناء اور جمال کو ملحوظ رکھے۔حرص وطمع سے محفوظ رہے۔حلال پیشہ کو اپنا وطیرہ بنائے۔بھلی بات پر مستقیم رہے۔راہ ھدایت میں خوشی کے ساتھ گامزن رہے۔ شہوت اور ہوس پرستی کا غلام نہ ہو۔مشقت زدہ پر رحم کھائے۔

بندگانِ خدا میں سے مؤمن بندہ کبھی [illegible] ظلم روا نہیں رکھتا۔دوست کے بارے میں گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔امانت میں خیانت کا مرتکب نہیں ہوتا۔حسد، طعن تشنیع اور لعنت بازی سے کوسوں دور رہتا ہے۔حق بات کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے، خواہ اس موقع پر موجود نہ

ہو۔ برے القاب کے ساتھ کسی مسلمان کو ستاتا نہیں ہے۔

نماز میں خشوع وخضوع کے ساتھ مستغرق ہوتا ہے۔ ادائیگی زکوۃ میں سبک روی کرتا ہے۔ حوادثات اور سختیوں میں وقار وسکینت کا دامن اس سے نہیں چھوٹتا۔ خوشی وآسانی کے مواقع پر شکرگزار رہتا ہے۔ موجود پر قانع رہتا ہے۔ غیر موجود کا دعویٰ نہیں کرتا۔ غصہ میں ظلم کی نہیں ٹھان بیٹھتا۔ کسی نیک کام میں بخل کو آڑے نہیں آنے دیتا۔ حصولِ علم کی خاطر لوگوں سے میل جول رکھتا ہے۔ لوگوں سے قابلِ فہم گفتگو کرتا ہے۔ اس پر ظلم وستم ڈھایا جائے تو صبر کرتا ہے..... حتیٰ کہ رحمن خود اس کا انتقام لیتا ہے۔ الحکیم بروایت جندب بن عبداللہ

۶۷۱ ... مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، ، ترمذی، الصحیح لمسلم. بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ. مسند احمد، الصحیح لمسلم، بروایت جابر بخاری ومسلم، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۲ مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

مسند احمد. الصحیح المسلم، ترمذی، عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۳ ... مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الضیا بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۷۴ مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ اور مؤمن مؤمن کا بھائی ہے۔ اس کے مال، متاع کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ الأدب للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابو داؤد، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۵ ... مؤمن مؤمن کے لئے مضبوط عمارت کی مانند ہے، کہ اس کا بعض حصہ دوسرے بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔

بخاری ومسلم، ترمذی بروایت ابی موسی

۶۷۶ جب مؤمن مؤمن سے ملاقات کرتا ہے تو وہ دونوں ایک عمارت کی مثل ہوتے ہیں جس کے ارکان ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی موسی

۶۷۷ مؤمن صرف وہی شخص ہے، جس سے لوگ اپنی جان اور اپنے مال کے متعلق بے خوف وخطر ہو جائیں۔ اور اصل مہاجر وہ شخص ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو ترک کردے۔ ابن ماجہ. بروایت فضالہ

۶۷۸ مؤمن خندہ پیشانی کے ساتھ مرتا ہے۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، ترمذی، بروایت بریدہ

۶۷۹ مؤمن محبت والفت رکھتا ہے، اور جو کسی سے محبت والفت نہ رکھے اور نہ خود اس قابل ہو کہ کوئی اس سے محبت والفت رکھے تو اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے۔ مسند احمد، بروایت سہل بن سعد

مؤمن محبت سے کام لیتا ہے

۶۸۰ مؤمن خود بھی محبت والفت رکھتا ہے اور دوسرے بھی اس سے محبت رکھتے ہیں، اور جو کسی سے محبت والفت نہ رکھے اور نہ خود اس قابل ہو کہ کوئی اس سے محبت والفت رکھے تو اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اور لوگوں میں سب سے بھلا شخص وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع رساں ہو۔ الدار قطنی فی الافراد. الضیاء بروایت جابر

۶۸۱ مؤمن غیرت کھاتا ہے اور اللہ سب سے زیادہ غیرت مند ہے۔ الصحیح المسلم، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۸۲ مؤمن غیر ضرر رساں اور کریم صفت ہوتا ہے۔ اور فاسق شخص دھوکہ باز اور کمینہ صفت ہوتا ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، المستدرک للحاکم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۸۳ مؤمن ہر حال میں خیر وبھلائی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اس کا سانس پہلوؤں کے درمیان سے یوں آسانی کے ساتھ نکلتا ہے، کہ وہ اللہ عز وجل کی حمد کر رہا ہوتا ہے۔ النسائی. بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۸۴.....اہل ایمان میں کوئی مؤمن بمنزلہ سر کے ہے جسم کے مقابلہ میں۔ مؤمن اہل ایمان کے لئے یوں تڑپ اٹھتا ہے، جس طرح سر کی تکلیف کی وجہ سے پورا جسم بے چین ہوجاتا ہے۔ مسند احمد، بروایت سھل بن سعد

۶۸۵.....مؤمن کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ المستدرک للحاکم، بروایت سعید

۶۸۶.....مؤمن اپنے شانہ پر ہلکا بار رکھتا ہے۔ الحلیه، شعب الایمان، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنه

۶۸۷ جومؤمن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے، اوران کی ایذاءرسانیوں پرصبر کرتا ہے..... وہ اس مؤمن سے بدرجہا بہتر ہے جو لوگوں سے دور ہے اوران کی ایذاءرسانیوں پرصبر نہ کرسکے۔

مسند احمد، الأدب للبخاری رحمة اللہ علیه، بخاری ومسلم، ابن ماجه، عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۸۸ مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، جواس کی خیرخواہی سے کبھی نہیں اکتاتا۔ ابن النجار، عن جابر

۶۸۹.....مؤمن کودنیا میں کوئی بھی تکلیف پہنچے اسے کوئی افسوس نہیں، افسوس تو کافر کو ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

مؤمن کوافسوس اس لئے نہیں ہے کہ اس کواس کا اجرآخرت میں ضرور ملے گا، بخلاف کافر کے، کہ اگراس کودنیا میں کوئی مصیبت پہنچی ہے توآخرت میں اس کا کوئی مداوانہ ہوگا۔

۶۹۰.....مؤمن عقل مند، سمجھداراور ہوشیار رہتا ہے۔ القضاعی بروایت انس رضی اللہ عنه

۶۹۱ مؤمن سہل طبیعت اورنرم خوعادت کا مالک ہوتا ہے۔ حتی کہ اس کی نرمی ومہربانی کی وجہ سے تمہیں اس کی بیوقوفی کا خیال گزرے گا۔

شعب الایمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنه

۶۹۲ مؤمن بےضرراورسادہ طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔ سوجوشخص اسی حال پراس دنیا سے کوچ کرجائے وہ کتنا سعادت مند ہے۔

مسند البزار، بروایت جابر

۶۹۳ مؤمن سراسرنفع رساں ہوتا ہے، اگرتم اس کے ساتھ چلوگے توتم کونفع پہنچائے گا۔ اگراس سے مشورہ کروگے نفع پہنچائے گا۔ اگراس کے ساتھ شرکت کروگے نفع پہنچائے گا۔ الغرض اس کا ہرکام نفع رساں ہوتا ہے۔ الحلیه، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۹۴ مؤمن لوگ سہل اورنرم طبیعت جیسے اوصاف کے مالک ہوتے ہیں نکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند، اگراسکو ہانکا جاتا ہے توفرمانبرداری کے ساتھ چل دیتا ہے۔ اوراگرکسی سخت چٹان پربٹھایا جاتا ہے تووہاں بھی بیٹھ جاتا ہے۔

ابن المبارک، بروایت مکحول مرسلاً شعب الایمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنه

۶۹۵ تمام مؤمنین ایک فرد کی مانند ہیں، اگراس کا محض سرتکلیف زدہ ہوتا ہے تب بھی اس کا ساراجسم اس کی وجہ سے بخاراور بیداری کے ساتھ پریشان ہوجاتا ہے۔ الصحیح المسلم، بروایت النعمان بن بشیر

مؤمن جسم واحد کی طرح ہے

۶۹۶.....تمام مؤمنین ایک فرد کی مانند ہیں، اگراس کا محض سرتکلیف زدہ ہوتا ہے، توساراجسم تکلیف کی لپیٹ میں آجاتا ہے، اوراگرآنکھ تکلیف زدہ ہوتی ہے تب بھی ساراجسم تکلیف کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ مسند احمد، الصحیح المسلم، بروایت النعمان بن بشیر

۶۹۷ ایمان کسی کا اس کی غفلت میں محض بہانے سے آڑ ہے لھذا کسی مؤمن کا خون دھوکہ دہی سے نہ بہایا جائے۔

التاریخ للبخاری رحمة اللہ علیه، ابوداؤد، المستدرک للحاکم، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنه، عن الزبیر عن معاویه

۶۹۸.....اللہ نے انکارفرمادیا ہے کہ اپنے مؤمن بندے کے جسم پربلاء وتکلیف کی کوئی نشانی باقی چھوڑے۔

الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت انس رضی اللہ عنه

۶۹۹... جب تجھے تیری نیکی اچھی محسوس ہو اور برائی سے تو دل گرفتہ ہو تو تو مؤمن ہے۔

مسند احمد الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه الصحیح لابن حبان المستدرک للحاکم شعب الإیمان الضیاء بروایت ابی امامة

۷۰۰... جس کو نیکی اچھی محسوس ہو اور برائی سے دل گرفتہ ہو تو وہ مؤمن ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی موسٰی رضی الله عنه

۷۰۱... مؤمن کی اس کے چہرے پر تعریف کی جاتی ہے تو ایمان اس کے دل میں بڑھتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه المستدرک للحاکم بروایت اسامة بن زید

۷۰۲... لوگوں میں سب سے زیادہ غم والا وہ مؤمن شخص ہے جو اپنی دنیا و آخرت دونوں کی فکر کرے۔ ابن ماجه بروایت انس رضی الله عنه

۷۰۳... مؤمنین میں افضل ترین شخص ہے وہ جس کے اخلاق سب میں عمدہ ہوں۔

ابن ماجه المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۰۴... مؤمنین میں افضل تر وہ شخص ہے جب وہ اللہ سے مانگے اسے عطا ہو۔ اور جب لوگوں کی طرف سے اسے نہ دیا جائے تو وہ بھی بے پرواہ ہو جائے۔

التاریخ للخطیب رحمة الله علیه بروایت ابن عمرو

۷۰۵... مؤمنین میں افضل تر وہ شخص ہے جب فروخت کرے تب بھی نرمی برتے اور جب خریدے تب بھی نرمی برتے۔ جب فیصلہ کرے تب بھی نرمی کرے۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی سعید

۷۰۶... شیطان مؤمن سے اس طرح مذاق کرتا ہے جس طرح سفر میں کوئی اپنے اونٹ سے کرتا ہے۔

مسند احمد الحکیم ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۷۰۷... مؤمنین پر لازم ہے کہ ایک دوسرے کے لئے آزردہ خاطر ہوں جیسے سارا جسم محض سر کی تکلیف سے بیمار ہو جاتا ہے۔

ابو الشیخ فی التوبیخ بروایت محمد بن کعب مرسلا

۷۰۸... مؤمن کو تو دیکھے گا کہ جس عمل کی طاقت رکھتا ہے اس میں انتہائی محنت و مشقت کرے گا اور جس کی طاقت نہیں رکھتا اس پر حسرت وافسوس کرے گا۔ مسند احمد فی الزهد بروایت عبید بن عمر مرسلاً

۷۰۹... عصا اٹھانا مؤمن کی علامت ہے۔ اور انبیاء کی سنت ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

۷۱۰... مؤمن کا بھی عجیب معاملہ ہے۔ اس کے سارے کام خیر ہیں۔ یہ بات صرف مؤمن ہی کو حاصل ہے۔ اگر اس کو راحت پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے، یہ سراسر خیر ہے۔ اور اگر اس کو مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے، اور یہ سراسر خیر ہے۔ مسند احمد الصحیح المسلم بروایت صهیب

۷۱۱... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے مؤمن بندے مجھے بعض ملائکہ سے بھی زیادہ پسند ہیں۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۷۱۲... مؤمن اللہ کے ہاں بعض ملائکہ سے بھی زیادہ مکرم ہے۔ ابن ماجه بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۷۱۳... اللہ کے ہاں مؤمن سے زیادہ مکرم کوئی شیء نہیں۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۱۴... مؤمن کا دل حلوان کو پسند کرتا ہے۔

شعب الإیمان بروایت ابی امامة. التاریخ للخطیب رحمة الله علیه بروایت ابی موسی رضی الله عنه

۷۱۵... مؤمن کے چار دشمن ہیں۔ مؤمن جو اس پر رشک کرتا ہے۔ منافق جو اس سے بغض رکھتا ہے۔ شیطان جو اس کی گمراہی کے درپے ہے۔ کافر جو اس کے قتل کی ٹھانے رہتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۷۱۶... نہ ہوا اور نہ قیامت تک کوئی مؤمن ہوگا مگر اس کا ہمسایہ اس کو ضرر نہ پہنچائے گا۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت علی

۷۱۷... مؤمن اگر گوہ کے بل میں بھی چلا جائے وہاں بھی اللہ اس کے لئے ایذاء رساں پیدا کر دیں گے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه شعب الإیمان بروایت انس رضی الله عنه

۷۱۸۔۔۔۔مؤمن اگر سمندر میں کسی لکڑی پر بیٹھا ہو وہاں بھی اللہ اس کے لئے ایذاءرساں پیدا کردیں گے۔ ابن ابی شیبہ بروایت

۷۱۹۔۔۔۔نہ ہوا اور نہ قیامت تک کوئی مؤمن ہوگا مگر اس کا ہمسایہ اس کو گزند پہنچائے گا۔ابوسعید النقاش فی معجمہ وابن النجار بروایت علی رضی اللہ عنہ

۷۲۰۔۔۔۔مؤمن۔۔۔۔طعنہ زن،لعنت کرنے والا اور فحش گو نہیں ہوتا۔

مسنداحمد الأدب للبخاری رحمۃ اللہ علیہ د الصحیح لابن حبان المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۷۲۱۔۔۔۔مؤمن خیر کے سننے سے کبھی سیر نہیں ہوگا حتیٰ کہ جنت میں چلا جائے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ الصحیح لابن حبان بروایت ابی سعید

۷۲۲۔۔۔۔ہم محبت سے بڑھ کر مؤمن کے سوا کسی چیز کو نہیں جانتے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۲۳۔۔۔۔مؤمن ایک ہی سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔مسنداحمد بخاری ومسلم السنن لأبی داؤد رحمۃ اللہ علیہ ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسنداحمد ابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۲۴۔۔۔۔افضل الناس وہ مؤمن ہے جو دو کریم کے درمیان ہو۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت کعب بن مالک

۷۲۵۔۔۔۔مؤمنین کی ارواح آپس میں ایک دن رات کی مسافت سے مل لیتی ہیں،جبکہ ابھی ایک دوسرے کے چہرے نہیں دیکھے ہوتے۔

الأدب للبخاری رحمۃ اللہ علیہ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

مؤمن ہر حال میں نافع ہے

۷۲۶۔۔۔۔مؤمن کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگر تو اس کے ساتھ بیٹھے گا تو تجھے نفع دے گا اگر ساتھ چلے گا نفع دے گا اگر اس سے شرکت کرے گا نفع دے گا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۲۷۔۔۔۔مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے،اس سے جو لے لو اس کی ہر شے نفع دہ ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۲۸۔۔۔۔مؤمن مؤمن سے ملتا اور سلام کرتا ہے تو ان کی مثال عمارت کی سی ہے جو ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہے۔

التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۷۲۹۔۔۔۔مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے اچھا کھاتا ہے اور اچھا پھل دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ الصحیح لابن حبان بروایت ابی رزین

۷۳۰۔۔۔۔مؤمن کی مثال نرم بالی کی ہے جو کبھی جھک جاتی ہے تو کبھی سیدھی ہوجاتی ہے۔المسند لأبی یعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۷۳۱۔۔۔۔مؤمن کی مثال نرم بالی کی ہے جو کبھی سرخ ہوجاتی ہے اور کبھی زرد ہوجاتی ہے۔اور کافر صنوبر کی طرح ہے۔

مسنداحمد بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۷۳۲۔۔۔۔مؤمن کی مثال نرم بالی کی ہے جو کبھی سیدھی اور سرخ ہوجاتی ہے۔اور کافر کی مثال صنوبر کی طرح ہے۔جو ہمیشہ سیدھا اکڑا رہتا ہے لیکن کبھی اچانک یوں اکھڑ جاتا ہے کہ احساس تک نہیں ہوتا۔مسنداحمد بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۷۳۳۔۔۔۔مؤمن کی مثال کھیتی کے نوخیز پودے کی سی ہے۔ہوا آتی ہے تو اس کو جھکنے پر مجبور کردیتی ہے۔جب ہوا پرسکون ہوجاتی ہے تو وہ سیدھا ہوجاتا ہے۔اسی طرح مؤمن کو مصائب وحالات جھکا دیتے ہیں اور کافر صنوبر کی طرح ہے۔کہ ہمیشہ سیدھا اکڑا ہوتا ہے پھر بھی اللہ ہی جب چاہے اس کی بیخ کنی فرمادیتے ہیں۔

تلاوت کرنے والے مومن کی مثال

۷۳۴..... ایسے مؤمن کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا رہتا ہے، اترج لیموں کے پھل کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو بھی عمدہ، اور ذائقہ بھی عمدہ۔ اور اس مؤمن کی مثال جو تلاوت قرآن سے غافل ہے، کھجور کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو تو کچھ نہیں ہوتی، مگر اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، خوشبو دار پھول کی طرح ہے، جس طرح بخاری، مسلم کی خوشبو تو عمدہ ہوتی ہے، پر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا ایلوے کی طرح ہے۔ جس کی بو بھی بد اور ذائقہ بھی کڑوا۔

مسند احمد، بخاری و مسلم، بروایت ابی موسی

۷۳۵..... مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے، کھائے بھی عمدہ شے اور دے بھی عمدہ شے۔ اور اگر کسی بوسیدہ لکڑی پر بیٹھ جائے تو لکڑی ٹوٹے بھی نہ۔ اور مؤمن کی مثال پگھلے ہوئے سونے کی طرح ہے۔ اگر تم اس کو پھونکو تو سرخ ہو جائے، اور وزن کرو تو وزن بھی کم نہ ہو۔

شعب الایمان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۳۶..... مؤمن کی مثال ظاہراً اجڑے گھر کی ہے، لیکن اگر تم اس میں داخل ہو تو سنورا پاؤ۔ اور فاسق کی مثال رنگین اور اونچے مقبرے کی طرح ہے۔ دیکھنے والے کو دلکش لگے، مگر اس کا باطن بدبو سے پُر ہے۔ شعب الایمان، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۳۷..... مؤمنوں کی باہمی محبت اور شفقت ورحمت کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔ اگر اس کا ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو سارا جسم اس کی وجہ سے بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت النعمان بن بشیر

۷۳۸..... مسلمان تو وہی شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ الصحیح المسلم، بروایت جابر

۷۳۹..... مسلمان تو وہی شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مؤمن وہی شخص ہے جس سے انسانیت اپنے جان ومال کے بارے میں مطمئن ہو۔ مسند احمد، ترمذی، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۴۰..... مسلمان تو وہی شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ شخص ہے جو پروردگار کی منہیات سے باز رہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۴۱..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ ابو داؤد، بروایت سوید بن الحنظلہ

۷۴۲..... مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے آئینہ ہے۔ جب اس کے ذریعہ اپنی کسی غلطی پر مطلع ہوتا ہے تو اس کی اصلاح کر لیتا ہے۔

ابن منیع بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

آئینہ کی خاصیت ہے کہ وہ اپنے مقابل چہرے کے عیوب کو صرف مقابل ہی پر ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا مسلمان کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے عیوب کو صرف اسی پر بغرضِ اصلاح پیش کرے۔

۷۴۳..... تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، کسی کو کسی پر کوئی برتری نہیں مگر تقویٰ کی وجہ سے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حبیب بن خراش

۷۴۴..... تو نے سچ کہا! واقعی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت سوید بن حنظلہ

۷۴۵..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم روا رکھتا نہ اس کے ساتھ گالی گلوچ سے پیش آتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں مشغول ہوتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی مشقت ومصیبت دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو مصیبتوں سے چھٹکارا نصیب فرمائیں گے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۴۶..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، دونوں کو پانی اور درخت کافی ہے۔ اور دونوں فتنہ انگیز پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

ابو داؤد، بروایت صفیہ و دحیبہ دختران علیبہ

غالباً مقصود یہ ہے کہ مسلمان مسلمان کو ان چھوٹی موٹی چیزوں میں انکار نہیں کرتا بلکہ ضرورت کے موقع پر مہیا کر دیتا ہے۔ دوسرا حصہ! دونوں فتنہ انگیز پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں: میں فتنہ انگیز سے مقصود شیطان لعین ہے۔ یعنی برائی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

۷۴۷..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس سے خیانت کا مرتکب ہوتا ہے نہ اس کے ساتھ غلط بیانی سے کام لیتا ہے اور نہ اسکو رسوا کرتا ہے مسلمان پر ہر مسلمان کی آبرو، مال ومتاع اور اس کی جان حرام ہے۔ اور تقویٰ یہاں ہے۔ دل کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اور آدمی کے شر کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حقارت سے پیش آئے۔ ترمذی. بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۴۸..... مؤمن وہ ہے جس سے انسانیت امن میں ہو، اور مسلمان تو وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو برائی کو خیر باد کہہ دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کوئی ایسا بندہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، جس کی ایذا رسانیوں سے اس کے ہمسائے محفوظ نہ ہوں۔

مسند احمد، النسائي، المسند لابي يعلي، الصحيح لابن حبان، المستدرک للحاکم العسکری فی الامثال بروایت انس رضی اللہ عنہ

۷۴۹..... سنو! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ مؤمن شخص کون ہے؟ مؤمن وہ ہے، جس سے لوگ اپنے مال اور جان کے بارے میں مطمئن ہوں۔ اور مؤمن وہ ہے جس سے انسانیت امن میں ہو، اور مسلمان تو وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مجاہد وہ شخص ہے، جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے۔ اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور معاصی سے اجتناب کرے۔

الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت فضالۃ بن عبید

۷۵۰..... مسلمانوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے، جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مسند احمد، الصحیح لابن حبان، الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت جابر. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الخرائطی بروایت عمیر بن قتادہ اللیثی

۷۵۱..... سب سے افضل اسلام اس مسلمان کا ہے، جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ابن النجار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۵۲..... مؤمن وہ شخص ہے، جس کا نفس اس سے مشقت میں ہو، لیکن انسانیت اس سے راحت وآرام میں ہو۔

ابو نعیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

۷۵۳..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم وستم ڈھاتا ہے۔ نہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! دو محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی نہیں ہوتی مگر کسی ایک کے گناہ کی وجہ سے۔ جان لو! مسلمان آدمی پر اس کے بھائی کے لئے چھ حق لازم ہیں۔ جب اسکو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے۔ مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس کی عیادت کو جائے۔ وہ غائب ہو یا حاضر، اس کے ساتھ خیر خواہی رکھے۔ ملاقات ہو تو اسکو سلام کرے۔ دعوت دے تو اسکو قبول کرے۔ اور مر جائے تو جنازے کے ساتھ جائے۔

مسند احمد، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۵۴..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ جب اس سے ملاقات ہو تو اس کے سلام کا جواب دے، جیسا اس نے سلام کیا ہو یا اس سے بھی بڑھ کر۔ جب اس سے کوئی مشورہ طلب کرے تو اس کی خیر خواہی مطلوب رکھے۔ جب وہ اپنے دشمنوں کے خلاف مدد طلب کرے تو اس کی مدد کو جائے۔ جب اس سے درست راہ بیان کرنے کو کہے تو اس کو آسان اور سہل راہ سمجھا دے۔ جب دشمن کے خلاف سزا طلب کرے تو اس کی بات کو پورا کر دے، لیکن اگر مسلمان کے خلاف طلب کرے تو انکار کر دے۔ اگر ڈھال طلب کرے تو دے دے۔ اور حقیر اشیاء کے سوال کو رد نہ کرے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا! یا رسول اللہ حقیر اشیاء کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! پتھر، پانی، اور لوہا وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر استفسار کیا! یا رسول اللہ لوہے سے کون سا لوہا مراد ہے؟ فرمایا! پیتل کی ہانڈی اور پھاوڑے کا پھل جس سے لوگ لکڑی وغیرہ کاٹتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر استفسار کیا! یا رسول اللہ پتھر سے کون سا پتھر مراد ہے؟ فرمایا! پتھر کی ہانڈی۔

يعقوب بن سفيان، الباوردی، ابن السكن، ابن قانع بروايت الحارث ابن شريح النميری

۷۵۵..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم روا رکھتا، نہ اس کو رسوا کرتا ہے، اور تقویٰ یہاں ہے۔ دل کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے: اور دو محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی نہیں ہوتی مگر کسی ایک کی طرف سے نئی بات پیدا ہونے کے ساتھ، اور وہ نئی بات سراسر شر ہوتی ہے۔

مسنداحمد، البغوی، ابن قانع بروايت رجل من بنی سبط

۷۵۶..... مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، جب وہ کہیں سفر پر روانہ ہو جاتا ہے تو اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے سامان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اور مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ الخرائطی فی مكارم الاخلاق بروايت المطلب بن عبدالله بن حنطب

۷۵۷..... مؤمن آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ اور ایک دوسرے کو چاہنے والے ہیں خواہ ان کے وطن اور جسم جدا جدا ہوں۔ اور فاسق لوگ ایک دوسرے کو دھوکہ دینے والے ہیں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی فکر میں رہتے ہیں خواہ ان کی جائے سکونت اور جسم ایک جگہ ہوں۔

عبدالرزاق الجيلی فی الاربعين بروايت انس. الفردوس للديلمی رحمة الله عليه بروايت علی

۷۵۸..... تو مؤمنوں کو باہمی محبت اور شفقت و رحمت میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ اگر اس کا ایک عضو تکلیف میں پڑ جائے تو سارا جسم اس کی وجہ سے بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ الصحيح للبخاری رحمة الله عليه، بروايت النعمان بن بشير

۷۵۹..... تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر ایک عضو میں کوئی تکلیف ہو جائے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

الامثال للرامهرمزی بروايت النعمان بن بشير

۷۶۰..... تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، اگر اس کی آنکھ آشوب زدہ ہو تو سارا جسم شکایت آمیز ہو جاتا ہے۔ اور اگر سر میں درد ہو تب بھی سارے جسم میں تکلیف کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ الصحيح للامام مسلم رحمة الله عليه، بروايت النعمان بن بشير

۷۶۱..... اہل ایمان کے مقابلہ میں مؤمن کی مثال ایسی ہے جیسے پورے جسم کے مقابلہ میں سر کی مثال، مؤمن اہل ایمان کی تکلیف کی وجہ سے ایسے ہی پریشان ہو جاتا ہے، جس طرح سر جسم کے کسی بھی حصہ کی وجہ سے درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله عليه، بروايت سهل بن سعد

۷۶۲..... مؤمن کا مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا جسم میں سر کا مرتبہ، جسم کے کسی حصہ میں کوئی بھی تکلیف ہو جائے تو سر میں بھی تکلیف کی ٹیس اٹھنے لگتی ہیں۔

ابن قانع، ابن عساكر، ابونعيم، بروايت بشير بن سعد ابو النعمان

لیکن اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۷۶۳..... اہل ایمان کے مقابلہ میں مؤمن کی مثال ایسی ہے جیسے پورے جسم کے مقابلہ میں سر کی مثال، مؤمن اہل ایمان کی تکلیف کی وجہ سے ایسے ہی پریشان ہو جاتا ہے، جس طرح سر جسم کے کسی بھی حصہ کی وجہ سے درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ابن النجار بروايت سهل بن سعد

۷۶۴..... اہل ایمان کے مقابلہ میں مؤمن کا مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا جسم میں سر کا مرتبہ، جب بھی جسم میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو سر میں درد ہو جاتا ہے۔ اور جب سر میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔ ابن السنی فی الطب بروايت قيس بن سعد

۷۶۵ ... مؤمن اور اس کے بھائی کی مثال دو ہتھیلیوں کی مانند ہے، کہ ہر ایک دوسری ہتھیلی کو صاف کرتی ہے۔

ابن شاهين بروايت دينار عن انس

۷۶۶ ... مؤمنوں کو چاہئے کہ وہ آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں کہ جب اس کے کسی ایک عضو کو شکایت پہنچتی ہے تو سارا جسم تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔الكبير للطبراني رحمة الله عليه، بروايت النعمان ابن بشير

۷۶۷ ... مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، کہ جب بھی اس سے میل جول ہوتا ہے، اس کے سامان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے سامان کی حفاظت کرتا ہے۔

ابو داؤد، العسكري، السنن للبيهقي رحمة الله عليه، ابن جرير بروايت ابو هريرة رضي الله عنه

۷۶۸ ... مؤمن اپنے مؤمن بھائی کا آئینہ دار ہے۔العسكري في الامثال

۷۶۹ ... جو مؤمن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے، اور ان کی ایذا رسانیوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مؤمن سے بدرجہا بہتر ہے جو لوگوں سے دور ہے اور ان کی ایذا رسانیوں پر صبر نہ کر سکے۔شعب الايمان، عن ابن عمر رضي الله عنه

۷۷۰ ... مؤمنین کی ارواح آپس میں ایک یوم کی مسافت سے ملاقات کر لیتی ہیں، جبکہ ابھی دونوں نے ملاقات نہیں کی ہوتی۔

مسند احمد، الدارقطني بروايت ابن عمر رضي الله عنه

۷۷۱ ... مؤمن خود بھی محبت والفت رکھتا ہے، اور دوسرے لوگ بھی اس سے محبت والفت رکھتے ہیں۔ اور اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے، جو خود کسی سے محبت رکھے نہ اس سے کوئی محبت رکھے۔ اور لوگوں میں بہترین انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچائے۔

الدارقطني في الافراد، الخمعي بروايت جابر

۷۷۲ ... مؤمن کا مؤمن کے پاس آنا تازگی و خوشگواری ہے۔ اور مؤمن کا کافر کے پاس آنا حجت ہے۔ اور مؤمن کا نور اہل آسمان کے لئے چمکتا دمکتا ہے۔الديلمي بروايت ابن عباس رضي الله عنه

۷۷۴ ... جس نے تین باتوں میں عار محسوس نہ کی وہ مرد مؤمن ہے، اہل و عیال کی خدمت، فقراء کے ساتھ نشست و برخاست اور ان کے ساتھ کھانا پینا۔ یہ اہل مؤمنین کی علامات میں سے ہیں جن کے بارے میں حق جل مجدہ نے فرمایا:

اُولٰئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

یہی مؤمنین حق ہیں۔الديلمي بروايت ابو هريرة رضي الله عنه

۷۷۵ ... مؤمن کے اخلاق میں سے ہے کہ جب گفتگو کرے تو اچھی گفتگو کرے۔ اور جب اسے کچھ کہا جائے تو توجہ کے کان سے سنے۔ اور جب اس سے ملاقات ہو تو خوش روئی سے ملے۔ اور وعدہ کرے تو وفا کرے۔الديلمي بروايت انس

۷۷۶ ... دو خصلتیں کسی منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں، وقار کے ساتھ خاموشی اختیار کرنا، دین میں فقہ یعنی سمجھ بوجھ پیدا کرنا۔

ابن المبارك عن ابي محمد بن عبد الله بن مسلم [illegible]

۷۷۷ ... مؤمن ایسا نرم مزاج ہوتا ہے کہ تم اسکو اس کی نرمی و مہربانی کی وجہ سے بیوقوف خیال کرو گے۔

شعب الايمان، الثقفي في الثقفيات، الديلمي بروايت ابو هريرة رضي الله عنه

۷۷۸ ... مؤمن ایسا شخص ہوتا ہے، اپنے بھائی پر وسعت و فراخی کرتا ہے، اور منافق تنگی و ترشی رکھنے والا ہوتا ہے جو اپنے بھائی پر تنگی کرتا ہے۔ مؤمن ابتداءً سلام کرتا ہے۔ اور منافق منتظر رہتا ہے کہ دوسرا خود مجھے سلام کرے۔الدارقطني في الافراد بروايت انس

۷۷۹ ... مؤمن اپنے اہل و عیال کی خواہش کے مطابق کھاتا ہے۔

۷۸۰ ... مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔الطبراني في الكبير، بروايت سمرة

۷۸۱ ... مؤمن اگر کسی چوہے کے بل میں بھی چلا جائے تو اللہ تعالیٰ وہاں بھی اس کے لئے موذی ہمسایہ پیدا فرما دیتے ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

لیکن اس روایت میں ابومعین الحسن بن الحسن الرازی متفرد ہیں۔

۷۸۲۔ نہ کوئی مؤمن گزرا، نہ آئندہ گزرے گا مگر اس کو کسی ایذارساں ہمسائے سے ضرور سابقہ پڑے گا۔ ابوسعد سعید بن محمد بن علی بن عمر النقاش الاصبہانی فی معجمہ، ابن النجار بروایت عبداللہ بن احمد بن عامر عن ابیہ عن علی الرضا عن آبائہ عن علی

لیکن میزان میں مصنف نے فرمایا ہے کہ یہ نسخہ جس سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے، من گھڑت اور باطل ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔ مذکورہ عبداللہ یا اس کے والد کی طرف سے وضع شدہ ہے۔

۷۸۳۔ مؤمنوں میں سب سے افضل وہ مؤمن ہے، جس کا قلب مخموم یعنی حسد و کینہ وغیرہ سے پاک صاف ہو، اور اس کی زبان سچائی کی عادی ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا! یارسول اللہ یہ مخموم القلب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! وہ شخص جو متقی، گناہوں کی آلائش سے پاک صاف ہو، حسد اور کینہ وغیرہ سے پاک دل رکھتا ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے پھر استفسار کیا! ان صفات کے حامل شخص کے بعد کس کا مرتبہ ہوسکتا ہے؟ تو فرمایا! وہ لوگ جو دنیا سے غافل اور آخرت کو محبوب رکھنے والے ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے پھر استفسار کیا! ان کے بعد کس کا مرتبہ ہوسکتا ہے؟ تو فرمایا! وہ مؤمن جو عمدہ اخلاق سے متصف ہو۔

الحکیم، الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۸۵۔ مؤمنین میں سب سے افضل وہ مؤمن ہے کہ جب وہ سوال کرے تو عطا کیا جائے بمطابق منتخب کنزالعمال! اگر اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کردے اور اگر اس کو محروم رکھا جائے تو مستغنی ہوجائے۔ خطیب، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۷۸۶۔ بے شک مؤمن کو راستہ سے کوئی تکلیف دہ شئی دور کرنے پر بھی اجر ملتا ہے۔ سیدھی راہ پر گامزن رہنے میں بھی اجر ملتا ہے۔ کسی سے اچھی گفتگو کرنے پر بھی اجر ملتا ہے۔ دودھ کا عطیہ دینے میں بھی اجر ملتا ہے۔ ... حتیٰ کہ اس بات پر بھی اجر ملتا ہے کہ اس نے کپڑے میں سامان لپیٹ رکھا تھا اس نے اس کو چھونے کے لئے ہاتھ لگایا تو ہاتھ سامان کی جگہ سے چوک گیا تو اس ذرا سی دیر کی پریشانی پر بھی اجر ملتا ہے۔

المسند لابی یعلی، بروایت انس

۷۸۷۔... کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا؟ مجھے پروردگار کے اپنے بندے کے لئے فیصلہ پر تعجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے لئے جو بھی فیصلہ فرماتے ہیں وہ اس کے لئے سراسر خیر کا باعث ہوتا ہے۔ اور ایسا کوئی بندہ نہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ سراسر خیر کا فیصلہ فرمائیں سوائے مسلم بندہ کے۔ الحلیہ بروایت صہیب

۷۸۸۔... اللہ کا فیصلہ مسلم بندہ کے لئے عجیب تر ہے۔ کہ اگر اس کو کوئی خیر پہنچتی ہے، تو شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازتے ہیں۔ اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازتے ہیں۔ اور اللہ نے جو فیصلہ بھی مسلمانوں کے لئے فرمایا خیر کا سرچشمہ ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت صہیب

۷۸۹۔...... مؤمن کے لئے اللہ کے فیصلہ پر مجھے تعجب ہے کہ اگر اس کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو وہ اللہ کی حمد کرتا ہے، اور اس کا شکر بجالاتا ہے۔ اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کی حمد کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ اور مؤمن کو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے ...... حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی اجر دیا جاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے۔ مسند احمد، عبد بن حمید، السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت سعد بن ابی وقاص

۷۹۰۔...... مؤمن کی مثال اس درخت کی ہے جس کا پتہ نہیں گرتا: یعنی کھجور۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۹۱۔...... مسلمان شخص کی مثال اس درخت کی سی ہے، جس کا پتہ گرتا ہے نہ جھڑتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۹۲۔...... مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے۔ جو کھاتی بھی عمدہ شے ہے اور دیتی بھی عمدہ شے ہے۔ اگر کسی چیز پر بیٹھ جائے تو اس کو توڑتی ہے نہ خراب کرتی ہے۔ اور مؤمن کی مثال سونے کے اس عمدہ ٹکڑے کی ہے، جس کو بھٹی میں خوب پھونکا گیا ہو تو وہ عین عمدہ ہو کر نکلے، اور پھر وزن کیا

جائے تو وزن بھی کم نہ ہو۔الرامھرمزی فی الامثال، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۹۳..... مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے۔اگر مؤمن کے ساتھ تم باہم مشورہ کروتو وہ تم کو نفع پہنچائے گا اور اگر اس کے ساتھ چلو گے تب بھی تم کو نفع پہنچائے گا۔الرامھرمزی فی الامثال، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی لیث بن سلیم ہیں۔

۷۹۴..... قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! کہ مؤمن کی مثال تو سونے کے اس ٹکڑے کی ہے، جس پر اس کا مالک بھٹی میں خوب پھونکے مگر وہ متغیر ہو نہ کم وزن ہو۔اور قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مؤمن کی مثال تو شہد کی مکھی کی سی ہے۔جو کھاتی بھی عمدہ شئی ہے اور دیتی بھی عمدہ شئی ہے۔اگر کسی چیز پر بیٹھ جائے تو اسکو توڑتی ہے نہ خراب کرتی ہے۔

شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۹۵..... طاقت ور مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے۔اور کمزور مؤمن کی مثال کھیتی کے نوخیز پودے کی سی ہے۔

الرامھرمزی، الدیلمی، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی ابورافع الصائغ ہیں۔

۷۹۶..... مؤمن کی مثال اس شاخ کی ہے، جو کبھی تند ہوا سے جھک جاتا ہے، تو کبھی سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔اور کفر کی مثال صنوبر کے تناور درخت کی ہے، جو کبھی آخر کار یوں گر پڑتا ہے کہ احساس بھی نہیں ہو پاتا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمار

۷۹۷..... یہ درخت مؤمن کی مثال ہے، جب وہ خشیت خداوندی سے لرز جاتا ہے تو اس کے گناہ محو ہو جاتے ہیں اور نیکیاں یوں ہی باقی رہ جاتی ہیں۔

الصحیح لابن حبان بروایت العباس

مؤمن کی مثال جنگل میں پڑے ہوئے اس پر کی ہے، جس کو ہوائیں کبھی کہیں اڑاتی ہیں تو کبھی کہیں۔مسند البزار بروایت انس

۷۹۸..... مؤمن کی مثال کھیتی کے اس نوخیز پودے کی ہے، جس کو ہوائیں کبھی آکر سیدھا کرتی ہیں، تو دوبارہ جھکا دیتی ہیں..... حتیٰ کہ اس کی مدت پوری ہونے کا وقت آ پہنچتا ہے۔اور کافر کی مثال صنوبر کے اس توانا اور اپنی جڑ پر سیدھے کھڑے ہوئے درخت کی ہے، جس کو کوئی چیز ہل نہیں دے سکتی۔حتیٰ کہ ایک ہی مرتبہ وہ ہمیشہ کے لئے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔الرامھرمزی فی الامثال بروایت کعب بن مالک

مؤمن بندہ کی شہرت

۷۹۹..... کیا تم جانتے ہو کہ مؤمن کون ہے؟ مؤمن وہ شخص ہے جس کی موت اس وقت تک نہ آئے جب تک کہ اس کے کان جی بھر کر اپنی مطلوب ومحبوب شے نہ سن لیں۔اور فاسق وہ شخص ہے، جس کی موت اس وقت تک نہ آئے جب تک کہ اس کے کان اپنی ناپسند ومکروہ شے اچھی طرح نہ سن لیں۔اور اگر اللہ کا کوئی بندہ ستر کمروں کے اندر بیٹھ کر اللہ کی عبادت کرے، اور ہر کمرہ پر لوہے کا دروازہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عمل کے عظمت کی چادر ضرور زیب تن فرمائیں گے۔حتیٰ کہ وہ لوگوں سے بیان کر کے اژدھام نہ کروائے۔

المستدرک للحاکم فی تاریخہ بروایت انس

۸۰۰..... میری امت کا کوئی بندہ نیکی انجام نہیں دیتا اور اس کے نیکی ہونے کو نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور اچھے اجر سے نوازتے ہیں۔اور کسی بندہ سے کوئی لغزش صادر نہیں ہوتی اور اس کو اس کے برائی ہونے کا یقین ہوتا ہے اور وہ اللہ سے استغفار کرتا ہے، اور جانتا ہے کہ اس کے سوا کوئی مغفرت نہیں کر سکتا تو ایسا بندہ یقیناً مؤمن ہے۔مسند احمد، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی رزین العقیلی

پس منظر! صحابی راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا! کہ کیسے مجھے علم ہو کہ میں مؤمن ہوں؟ تو آپ ﷺ نے یہ جواب مرحمت فرمایا۔

۸۰۱... جو معصیت سے ڈرتا ہے اور نیکی کی امید رکھتا ہے وہ مؤمن ہے۔ ابن النجار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۰۲ جو معصیت سے ڈرتا ہے اور نیکی کی امید رکھتا ہے پس یہ اس کے مؤمن ہونے کی علامت ہے۔

الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ فی التاریخ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۸۰۳ ...جس شخص کو اس کا گناہ نادم اور پریشان کردے وہ مؤمن ہے۔ الطبرانی فی الکبیر المستدرک للحاکم بروایت علی

۸۰۴... جس شخص کو اپنا گناہ برا محسوس ہو اور نیکی سے دل خوش ہو تو وہ مؤمن ہے۔ الطبرانی فی الکبیر المستدرک للحاکم عن ابی امامہ تمام بروایت ابی امامہ وعمرو المسند لابی یعلی ابوسعید السمان فی مشیختہ بروایت عمر

یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۰۵ جس شخص کو اپنا گناہ برا محسوس ہو اور نیکی سے دل خوش ہو تو یہ اس کے مؤمن ہونے کی علامت ہے۔

البخاری فی التاریخ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۸۰۶... جس سے کوئی برائی سرزد ہوئی اور سرزد ہونے کے وقت اس کا دل اسکو ملامت کررہا تھا، یا کوئی نیکی کی، اس پر اس کا دل خوش ہوا تو وہ مؤمن ہے۔ مسند احمد۔ المستدرک للحاکم الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی موسی

۸۰۷... مؤمن پراگندہ بال، گرد آلود، اجڑی ہوئی حالت دو پرانے کپڑے جسم پر ڈالے ہوئے اگر اللہ پر کوئی قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو قسم سے بری فرمادیں گے۔ ابن ابی عاصم، السنن لسعید، بروایت انس

۸۰۸ مؤمن پر دو قسم کے خوف مسلط رہتے ہیں۔ سابقہ گناہ، معلوم نہیں اللہ عزوجل اس کے بارے میں کیا فیصلہ صادر فرمائیں گے۔ اور بقیہ لمحاتِ زندگی، معلوم نہیں اس میں کن کن ہلاکت خیز گناہوں سے واسطہ پڑے گا۔ ابن المبارک بلاغا

۸۰۹ مؤمن پانچ سخت حالات کے درمیان زندگی بسر کرتا ہے، مؤمن اس سے حسد رکھتا ہے۔ منافق اس سے نفرت اور بغض رکھتا ہے۔ کافر اس سے قتال کے درپے ہوتا ہے۔ خود اس کا نفس اس سے نزاع کرتا رہتا ہے۔ اور شیطان لعین ان کو گمراہ کرنے کے لئے گھات لگائے رہتا ہے۔ ابن لال عن ابان عن انس

۸۱۰ مؤمن کا گھر سرکنڈوں کا ہوتا ہے۔ کھانا سوکھے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ کپڑے پھٹے پرانے اور بوسیدہ ہوتے ہیں۔ پراگندہ بال سر ہوتا ہے۔ لیکن اس کا دل خشوع سے پر اور خدا سے لولگائے ہوتا ہے۔ اور کوئی چیز اس سے سلامتی کے بغیر صادر نہیں ہوتی۔

الدیلمی عن ابان عن انس

۸۱۱... مؤمن کی زبان پر ایک فرشتہ خداوندی ہوتا ہے، جو کلام کرتا ہے۔ اور کافر کی زبان پر ایک شیطان ہوتا ہے، جو ہرزہ سرائی کرتا ہے۔ اور مؤمن اللہ کا حبیب ہے، اللہ اس کے کام بناتا ہے۔ الدیلمی عن ابان عن انس

۸۱۲..... مؤمن عقل مند، ذہین محتاط، شبہات سے اجتناب کرنے والا، ثابت قدم، متین و باوقار، عالم اور پرہیزگار ہوتا ہے۔ اور منافق نکتہ چیں، عیب گو، بے رحم، کسی شبہ سے اجتناب کرنے والا نہ حرام سے احتراز کرنے والا، رات کو لکڑیاں چننے والے کی مانند، جس کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ کہاں سے کمایا؟ کہاں خرچ کیا؟ الدیلمی عن ابان عن انس

۸۱۳..... مؤمن دنیا میں اجنبی مسافر کی طرح ہے۔ جو دنیا کے معززین سے انس حاصل کرتا ہے نہ اس کے شرپسند لوگوں کی شکایت کرتا ہے۔ عوام الناس اس کے پاس اڈتے آتے ہیں، لیکن وہ اپنے حال میں مستغرق رہتا ہے۔ انسانیت اس سے امن میں ہوتی ہے، لیکن خود اس کا جسم اس کی طرف سے مشقت میں پڑا ہوتا ہے۔ ابونعیم بروایت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۱۴ ... مؤمن کو قرآن نے اس کی اکثر خواہشات سے باز رکھا ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت معاذ

گریہ وزاری کرنے والے

۸۱۵..... میری امت کے بہترین لوگ جن کی مجھے ملا اعلیٰ نے خبر دی، وہ لوگ ہیں جو ظاہراً تو اپنے رب کی رحمت کی وجہ سے ہنستے ہیں۔لیکن درونِ دل اپنے رب کے عذاب کی وجہ سے گریہ وزاری کرتے ہیں۔خدا کے پاکیزہ گھروں یعنی مساجد میں صبح وشام اللہ کو یاد کرتے ہیں۔اپنی زبانوں سے اللہ کو امید وبیم کی حالت میں پکارتے ہیں۔اپنے ہاتھوں کو پست وبلند کرتے ہوئے اس سے بھیک مانگتے ہیں۔دل کی گہرائیوں کے ساتھ اس کو بار بار یاد کرتے ہیں۔آہ! لوگوں پر ان کا بوجھ انتہائی خفیف ہے۔لیکن اپنی ذات کو انہوں نے گراں بار کر رکھا ہے۔چیونٹی کی مانند اللہ کی دھرتی پر عاجزی کے ساتھ نیچے قدم چلتے ہیں نہ مدح سرائی سے ان کو کوئی سروکار بر طابق منتخب! نہ اتراہٹ وبڑائی جتاتے ہیں وقار وسکینت کے ساتھ قدم اٹھاتے ہیں۔خدا سے فریاد کے وقت وسیلہ کا سہارا بناتے ہیں۔تلاوتِ قرآن ان کا مشغلہ ہے۔راہِ خدا میں قربانیوں سے تقرب حاصل کرتے ہیں۔موٹا جھوٹا جو میسر ہو خوشی سے زیب تن کر لیتے ہیں۔آہ! ایسے ہی بندوں کے جلو میں خدا کے نگہبان فرشتے حاضر رہتے ہیں۔یہ لوگ خدا کی عطا کردہ فراست سے بندگان خدا کے چہروں کو پڑھ لیتے ہیں۔دنیا میں عبرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ان کے جسم دنیا میں، تو قلوب آخرت میں مستغرق ہوتے ہیں۔انہیں کوئی فکر دامنگیر نہیں ہوتی سوائے آگے کے۔انہوں نے اپنی قبروں کا توشہ تیار کر لیا ہے۔اپنے راستے کا اجازت نامہ ساتھ لے لیا ہے۔مقام محشر میں خدا کے سامنے کھڑے ہونے کی تیاری کر لی ہے۔پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی!

﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ﴾

یہ اس لئے کہ جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور میرے عذاب سے ڈرا۔الحلیہ، المستدرک للحاکم

لیکن اس پر علامہ بیہقی نے شعب الایمان میں کلام فرمایا ہے۔اور ابن النجار نے عیاض بن سلیمان کے طریق سے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔علامہ ذھبی نے فرمایا یہ حدیث عجیب اور منکر ہے۔عیاض کے متعلق نہیں معلوم کہ وہ کون تھا؟

۸۱۶..... اے معاذ! مؤمن حق کے ہاتھوں اسیر ہوتا ہے۔وہ بخوبی جانتا ہے کہ اس کے کان، نگاہ، زبان، ہاتھ، پاؤں، شکم اور شرم گاہ پر بھی ایک نگہبان ہے۔بے شک مؤمن کو قرآن نے اکثر خواہشات سے روک رکھا ہے۔اور اللہ کے حکم سے از خود اپنے اور اپنی مہلک خواہشات کے درمیان آڑ بن چکا ہے۔یقیناً مؤمن کا دل اللہ کے عذاب کی طرف سے مطمئن نہیں ہوتا۔نہ اس کا ہیجان سکون پاتا ہے نہ اس کی اضطرابی کیفیت تسکین ملتی ہے وہ اسی حالت میں حیران و پریشان رہتا ہے..... حتیٰ کہ وہ پل صراط سے پار ہو جائے۔اس کو صبح وشام موت کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔پس تقویٰ اس کا ہم سفر ساتھی ہے۔قرآن اس کا رہنما ہے۔خوف اس کا تازیانہ ہے۔شوق اس کی سواری ہے۔تدبیر واحتیاط اس کا ساتھی ہے۔اللہ سے ڈرنا اس کا شعار ہے۔نماز اس کی پناہ گاہ ہے۔روزہ اس کی ڈھال ہے۔صدقہ اس کی جان کا نذرانہ ہے۔سچائی اور راست بازی اس کی امیر وفرمانروا ہے۔حیاء اس کا وزیر ہے۔اور ان تمام باتوں کے پس پردہ اس کا پروردگار گھات لگائے ہوئے ہے۔

اے معاذ! قیامت کے روز مؤمن سے اس کی تمام کاوشوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا..... حتیٰ کہ اس کے آنکھ میں سرمہ لگانے کے متعلق بھی استفسار کیا جائے گا۔اے معاذ! میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں، جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔اور تجھے بھی ان چیزوں سے باز رکھنا چاہتا ہوں، جن سے جبرئیل نے مجھے باز رکھا۔پس میں تم کو قیامت کے روز ایسی صورتِ حال میں نہ پاؤں کہ جس کام کی تمہیں خدا کی طرف سے توفیق ملی ہے، اس میں تم سے کوئی زیادہ سعادت مند ہو۔الحلیہ، بروایت معاذ

۸۱۷..... اے خدا کے گھر! یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت باشرف اور باعظمت بنایا ہے۔لیکن مؤمن تجھ سے حرمت میں بڑھا ہوا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۱۸۔۔۔مرحبا اے خانۂ خدا کس قدر تیری عظمت ہے اور کس قدر تیری حرمت ہے؟ لیکن مؤمن تجھ سے حرمت میں بڑھا ہوا ہے۔

شعب الایمان ابو داؤد بروایت ابن عباس

۸۱۹۔۔۔اے کلمۂ لاالٰہ الا اللہ تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے۔ لیکن مؤمن تجھ سے ترمت میں بڑھا ہوا ہے۔ اللہ نے تجھے محترم بنایا اور مؤمن کے بھی مال، جان اور آبرو کو محترم قرار دیا ہے۔ نیز یہ کہ اس کے ساتھ کوئی بدگمانی رکھی جائے اس کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۲۰۔۔۔اے کعبہ! تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے؟ اور اے حجر اسود! تیرا کتنا عظیم حق ہے؟ لیکن اللہ کی قسم! تم دونوں سے مؤمن کا حق زیادہ ہے۔

الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۱۔۔۔مؤمن اللہ کے نزدیک مقرب ملائکہ سے زیادہ باعزت ہے۔ ابن النجار بروایت حکامۃ حدثنا عن اخبہ مالک بن دینار عن انس

۸۲۲۔۔۔مؤمن شبہات کے مواقع پر ٹھہر جاتا ہے۔ الدیلمی بروایت انس

۸۲۳۔۔۔مؤمن اللہ کے اس نور کے ساتھ دیکھتا ہے، جس سے وہ پیدا کیا گیا۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

مومنین کی تین قسمیں

۸۲۴۔۔۔مؤمنین دنیا میں تین قسموں کے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر کسی شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوئے، اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کیا۔ اور وہ لوگ جن سے انسان اپنے اموال وجان کے بارے میں مطمئن ہوں۔ پھر وہ شخص جس کے سامنے کوئی لالچ ظاہر ہو، مگر وہ اللہ عزوجل کی رضاء کے خاطر اس کو ترک کر دے۔ مسند احمد، الحکیم بروایت ابی سعید

حدیث حسن ہے۔

۸۲۵۔۔۔مؤمن کی ہر روز ایک دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔ تمام فی جزء من حدیثہ بروایت ابی سعید

۸۲۶۔۔۔مؤمن کی خوشبو سے بہتر کوئی خوشبو نہیں ہے۔ اور اس کی خوشبو سارے آفاق میں مہکتی ہے۔ اور اس کی خوشبو اس کا عمل اور اس پر شکر ہے۔

ابو نعیم بروایت انس

۸۲۷۔۔۔مؤمن کی مثال ظاہراً اجڑے گھر کی ہے، لیکن اگر تم اس میں داخل ہو تو سنورا پاؤ۔ اور فاسق کی مثال رنگین اور اونچے مقبرے کی طرح ہے۔ دیکھنے والے کو دلکش لگے، مگر اس کا باطن بدبو سے پر ہے۔ ابو نعیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۸۔۔۔مؤمن مؤمن ہو سکتا نہ اس کا ایمان کامل ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ اس میں تین خصلتیں پیدا نہ ہو جائیں۔ تحصیل علم، مصائب پر صبر، نرمی کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا۔ اور تین باتیں منافق ہی میں پائی جاسکتی ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ ابو نعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۲۹۔ وہ شخص کامل الایمان مؤمن نہیں ہے، جو مصیبت کو نعمت نہ سمجھے۔ اور نرمی وآسانی کو مصیبت نہ سمجھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے، تو فرمایا کہ: ہر مصیبت کے بعد نرمی وفراخی اور ہر نرمی وفراخی کے بعد بلاء ومصیبت تو آتی ہی ہے۔ فرمایا: کوئی مؤمن کامل الایمان نہیں ہوتا سوائے نماز کی حالت کے۔ کیونکہ اس وقت وہ مکمل سنجیدگی وغم میں ہوتا ہے۔ عرض کیا وہ کیسے کیونکر؟ تو فرمایا اس لئے کہ بندہ نماز میں اللہ سے مناجات کرتا ہے اور غیر نماز میں ابن آدم سے گفتگو کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۳۰۔۔۔مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، ابو داؤد، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر۔ ابو داؤد الطیالسی، ابن ماجہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ

علیه. الحکیم بروایت انس رضی الله عنه. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت کثیر بن عبدالله عن ابیه عن جده

۸۳۱..... مؤمن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جا سکتا۔ العسکری فی الامثال، ابن عساکر، الحلیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

اس سے ماقبل حدیث میں بھی ڈسے جانے کا ذکر تھا۔ ظاہراً کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا، مگر ماقبل حدیث میں ڈنگ کے لئے لفظ لدغ استعمال ہوا ہے، جو منہ سے ڈسنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس حدیث میں 'لسع' کا لفظ استعمال ہوا ہے، جو ڈنک سے ڈسنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نیز لدغ سانپ کے لئے اور لسع بچھو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۸۳۲..... مؤمن ہر بات کا عادی ہو سکتا ہے، مگر جھوٹ اور خیانت کا عادی نہیں ہو سکتا۔ شعب الایمان، بروایت عبدالله بن ابی اوفی

۸۳۳..... مؤمن تمام خصلتوں کا عادی ہو سکتا ہے، سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔ مسند احمد بروایت ابی امامه

۸۳۴..... مؤمن کی طبیعت ہر کام پر مصر ہو سکتی ہے مگر جھوٹ اور خیانت۔

الدارقطنی فی الافراد ابوداؤد، السنن للبیهقی رحمة الله علیه، ابن النجار بروایت سعد

۸۳۵..... مؤمن ہر خصلت کا عادی ہو سکتا ہے، سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔ مسند البزار بروایت سعد

حدیث حسن ہے۔

۸۳۶..... مؤمن ہر خصلت کا عادی ہو سکتا ہے، سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۸۳۷..... اے ابو امامہ! بعض مؤمنین کے لئے میرا دل نرم پڑ جاتا ہے۔ مسند احمد. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، تمام بروایت ابی امامه

۸۳۸..... اللہ نے تہیہ فرما لیا ہے کہ مؤمن کو ضرور ایسی جگہ سے رزق نوازیں گے، جہاں اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۸۳۹..... مؤمنوں کی موت ان کی پیشانی پر رکھی رہتی ہے۔ البزار بروایت ابن مسعود

یعنی وہ موت کے لئے ہر گھڑی توشہ تیار رکھتے ہیں۔

۸۴۰..... مؤمن کی روح دھیرے دھیرے نکلتی ہے۔ اور میں گدھے کی موت کی مانند مرنے کو پسند نہیں کرتا، جو اچانک موت ہوتی ہے۔ اور کافر کی روح اس کی باچھوں سے نکلتی ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن مسعود

آپ ﷺ کی روح بھی سہج سہج نکلی تھی۔ اسی وجہ سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! حضور کی جان کنی کے عالم کو دیکھنے کے بعد اگر میں کسی کے متعلق سنتی ہوں کہ اس کی موت بھدو ء آ گئی تو مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ اس صورت حال میں انسان کوئی وصیت وغیرہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

۸۴۱..... مؤمن خیر کی بات سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا ... حتیٰ کہ اس کا آخری ٹھکانہ جنت ہو جائے۔

الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الایمان، السنن لسعید عن ابی اسید

فصل ...... منافقین کی صفات میں

۸۴۲..... منافق کی تین علامات ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ بخاری و مسلم، النسائی، ترمذی بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۸۴۳..... منافق کی علامات یہ ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو اور وعدہ کرے تو وفا نہ کرے۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی بکر

۸۴۴..... ہمارے اور منافقوں کے درمیان امتیاز کرنے والی علامت! عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے، وہ ان دو نمازوں میں حاضر ہونے

کی طاقت نہیں رکھتے۔السنن لسعید بروایت سعیدبن المسیب مرسلاً

۸۴۵.....زرد رنگ کے چہرے والوں سے اجتناب کرو، کیونکہ اگر یہ کسی بیماری یا بیداری کی وجہ سے نہیں ہے تو ضرور یہ ان کے دلوں میں مسلمانوں سے حسد کی وجہ سے ہے۔الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۸۴۶.....جب تم کسی شخص کا چہرہ زرد رنگ دیکھو، جس کی کوئی وجہ یا بیماری نہ ہوتو یہ اس کے دل میں اسلام کی طرف سے کھوٹ کی وجہ سے ہے۔

ابن السنی ابونعیم فی الطب بروایت انس

لیکن دیلمی نے یہاں کچھ جگہ بیاض چھوڑی ہے۔

۸۴۷.....جب بندہ کا فسق وفجور پورا ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنی آنکھوں کا مالک ہے جتنا چاہے گریہ وزاری کرے۔

ابوداؤد بروایت عقبه بن عامر

۸۴۸.....جس شخص میں یہ چار باتیں ہونگی، وہ خالص منافق ہوگا۔اگر کوئی ایک خصلت ہوگی تو نفاق کی ایک خصلت ہوگی، حتیٰ کہ اس کو ترک کرے۔جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، معاہدہ کرے تو دھوکہ دہی کرے، اور لڑائی کے وقت گالی گلوچ اختیار کرے۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۸۴۹.....جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی، وہ خالص منافق ہوگا۔اگر کوئی ایک خصلت ہوگی تو نفاق کی ایک خصلت ہوگی..... حتیٰ کہ اس کو ترک کرے۔جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو، جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، معاہدہ کرے تو دھوکہ دہی کرے، اور لڑائی کے وقت گالی گلوچ اختیار کرے۔بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۸۵۰.....مؤمن کا رونا اس کے دل سے ہوتا ہے۔اور منافق کا رونا دماغ کی عیاری سے ہوتا ہے۔

الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الحلیه بروایت حذیفه

۸۵۱.....منافق میں تین خصلتیں ہوتی ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔مسندالبزار بروایت جابر

۸۵۲.....منافق اس بکری کی مانند ہے، جو دو ریوڑوں کے درمیان حیران پریشان چکر لگاتی ہے، اور معلوم نہیں ہو پاتا کہ وہ کس ریوڑ کے ساتھ ہے؟

مسنداحمد، النسائی، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۸۵۳.....جو شخص خشیۂ خداوندی کا وہ درجہ لوگوں میں ظاہر کرے جو اس کو حاصل نہیں ہے تو وہ شخص منافق ہے۔

ابن النجار بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۸۵۴.....منافق اپنی آنکھوں کا مالک ہے، روئے جتنا چاہے۔الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت علی

۸۵۵.....جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا، خواہ وہ روزے رکھے، نماز ادا کرے، حج وعمرہ کرے۔اور کہے کہ میں مسلم ہوں، وہ خصلتیں یہ ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔رُستہ فی الایمان، ابوالشیخ فی التوبیخ بروایت انس

رستہ! عبدالرحمٰن بن عمر ابی الحسن الزہری الاصبہانی کا لقب ہے۔

۸۵۶.....میرے ساتھیوں میں بارہ اشخاص منافق ہیں، جن میں سے آٹھ تو قطعاً جنت میں داخل نہیں ہو سکتے الا یہ کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو۔مسنداحمد، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت حذیفه

۸۵۷.....میری امت کے بارہ افراد منافق ہیں، وہ جنت میں داخل ہوں گے نہ اس کی خوشبو پائیں گے..... حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو۔ان کیلئے یہی مصیبت کافی ہے، کہ جہنم کا ایک چراغ ان کی پشت پر ظاہر ہوگا اور ان کے سینوں سے طلوع ہوگا۔

الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت حذیفه

۸۵۸۔۔۔ چھوڑو مجھے اے عمر! مجھے دونوں چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے۔ مجھے کہا گیا ہے!

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ.

آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں برابر ہے۔ اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں گے، تب بھی اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔

اگر مجھے علم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے زائد استغفار کرنے سے ان کی بخشش ہو جائے گی تو میں زیادہ بھی کر لیتا۔

ترمذی، النسائی، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۸۵۹۔۔۔ میں فلاں اور فلاں شخص کے متعلق خیال نہیں کرتا کہ انہیں ہمارے دین کے بارے میں کچھ علم ہوگا۔

ترمذی، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ

۸۶۰۔۔۔ منافق کو اپنا سردار مت کہو: اگر تم نے منافق کو اپنا سردار تسلیم کر لیا تو یقیناً تم نے خدا کو ناراض کر دیا۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، بروایت بریدہ

۸۶۱۔۔۔ جس شخص نے کسی منافق کو اے ہمارے سردار! کے ساتھ مخاطب کیا بے شک اس نے اپنے رب کو غضب دلایا۔

المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت بریدہ

منافق کو صرف سردار کہہ کر پکارنا ہی ممنوع نہیں ہے، بلکہ کسی طرح بھی اس کی تعظیم جائز نہیں ہے۔

الاکمال

۸۶۲۔۔۔ منافقین کی بعض علامات ہیں جن کے ذریعہ وہ پہچانے جاتے ہیں، ان کا سلام لعنت ہوتا ہے۔ طعام لوٹ کا ہوتا ہے۔ ان کی غنیمت مال غنیمت میں خیانت کرنا ہوتا ہے۔ مساجد سے دور ہی رہتے ہیں۔ نمازوں میں شریک نہیں ہوتے، مگر بالکل آخر میں۔ ناحق بڑائی کرتے ہیں۔ محبت والفت خود رکھتے ہیں نہ ان سے کوئی رکھتا ہے۔ رات کو سخت اور کھردرے ہو جاتے ہیں۔ دن کو شور وغوغا برپا کئے رکھتے ہیں۔

مسند احمد، ابن نصر، ابو الشیخ، ابن مردویہ، شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۶۳۔۔۔ منافق میں تین خصلتیں ہوتی ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت جابر

۸۶۴۔۔۔ جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہوگا، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر دو صفات تو اس سے ختم ہو جائیں مگر صرف ایک باقی رہ جائے کیا تب بھی وعید ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اس میں نفاق کا ایک شعبہ باقی رہے گا جب تک کہ ایک صفت بھی باقی ہے۔

ابن النجار بروایت ابی ہریرہ

۸۶۵۔۔۔ جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا، خواہ وہ روزے رکھے، نماز ادا کرے، حج وعمرہ کرے۔ اور کہے کہ میں مسلم ہوں، وہ خصلتیں یہ ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے۔ ابن النجار بروایت انس۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۶۶۔۔۔ منافق کی علامات یہ ہیں! جب بات کرے جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ اور جب تو اس کے پاس امانت رکھوائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

منافق کی خصلتیں یہ ہیں! جب بات کرے جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ اور جب تو اس کے پاس امانت رکھوائے

تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کس طرح؟ فرمایا! جب وہ گفتگو شروع کرتا ہے تو اپنے دل میں خیال بٹھالیتا ہے کہ غلط بیانی سے کام لے گا۔ جب وعدہ کرتا ہے تو اسی وقت یہ تہیہ کرلیتا ہے کہ اسکو وفا نہ کرے گا۔ جب امانت اس کو سونپی جاتی ہے تو جبھی سے دل میں خیانت کرنے کا عزم کرلیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت سلمان

۸۶۸..... ہمارے اور منافقوں کے درمیان امتیاز کرنے والی علامت اعشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے۔ وہ ان دونمازوں میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ الشافعی، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عبدالرحمن بن حرملۃ عن قتادہ مرسلا

۸۶۹..... مؤمن، منافق اور کفر کی، مثال تین نفوس پر مشتمل ایک جماعت کی سی ہے، جو چلتے چلتے ایک نہر تک پہنچے۔ پہلے مؤمن نہر میں اترا اور عبور کر گیا۔ پھر منافق نہر میں اترا حتی کہ وہ جب مؤمن کے قریب پہنچنے لگا تو کافر نے آواز دی! اوہ، میرے پاس آجاو ورنہ مجھے تیری ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ مؤمن نے بھی اس کو آواز دی کہ میرے پاس یہ یہ چیزیں ہیں تجھے دوں گا ادھر آ جا، اب منافق حیران پریشان دونوں کو دیکھ رہا ہے مگر کوئی فیصلہ نہیں کرپارہا، وہ اسی پریشانی میں تھا کہ ایک موج نے آکر اس کو غرق کردیا۔ تو یوں منافق شک وشبہ میں رہا حتی کہ اس کو موت نے آ ڈبوچا۔ تو یہی مثال منافق کی ہے۔ ابن جریر بروایت قتادہ مرسلا

دوسرا باب..... کتاب وسنت کو لازم پکڑنے کے بیان میں

۸۷۰..... اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ اور میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ النسائی، بروایت جابر

۸۷۱..... اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ اور میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ ترمذی، بروایت جابر

۸۷۲..... میں تمہارے درمیان دو خلیفہ چھوڑے جارہا ہوں کتاب اللہ، یہ اللہ کی رسی آسمان اور زمین کے درمیان تک پہنچی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ اور کتاب اللہ اور میرا خاندان باہم کبھی جدا نہ ہوگا حتی کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت زید بن ثابت

۸۷۳..... میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے، وہ ہے کتاب اللہ، یہ اللہ کی رسی آسمان اور زمین کے درمیان تک پہنچی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ اور کتاب اللہ اور میرا خاندان باہم کبھی جدا نہ ہوگا۔ حتی کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔ سو خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہو؟ ترمذی، بروایت زید بن ارقم

۸۷۴..... میں تمہیں اللہ کے تقویٰ اور امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ خواہ تم پر کسی حبشی غلام کو امیر مقرر کردیا جائے۔ یقیناً جو میرے بعد عرصہ تک حیات رہا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، سو تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت تھامنا لازم ہے۔ ان کو مضبوطی سے تھام لو اور کچلیوں سے خوب سختی کے ساتھ پکڑلو۔ اور نئے پیدا شدہ امور سے ہمیشہ اجتناب کرو، بے شک ہر نئی چیز بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت العرباض بن ساریۃ

امام ترمذی روایت کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سنن الترمذی ج ۵ ص ۴۴

۸۷۵..... میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان کو تھامنے کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور میری سنت اور ان دونوں چیزوں کے درمیان کبھی افتراق وانتشار نہیں ہوسکتا حتی کہ یہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔

ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات بروایت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۷۶..... میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان کو تھامنے کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ دونوں چیزیں باہم کبھی جدا نہیں ہوسکتی..... حتی کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

احادیث سے انکار خطرناک بات ہے

۸۷۷..... خبردار! قریب ہے کہ کسی شخص کے پاس میری حدیث پہنچے، اور وہ مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو، اور کہے! ہمارے تمہارے درمیان کتاب اللہ کافی ہے، ہم اس میں جو حلال پائیں گے اسکو حلال قرار دیں گے، اور جو حرام پائیں گے اسکو حرام قرار دیں گے۔
تو لوگو! یاد رکھو یہ شخص غلط کہہ رہا ہے بلکہ جو اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا، وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ نے حرام قرار دیا۔
ترمذی، عن المقدام بن معدیکرب

۸۷۸..... مجھے معلوم نہ ہو کہ کسی شخص کے پاس میری حدیث پہنچے اور وہ مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور کہے میں تو قرآن پڑھتا ہوں اور اس طرح وہ میری سنت سے اعراض کرے۔ یاد رکھو! جو میری طرف سے اچھی بات کہی گئی ہے، اس کا قائل میں ہوں۔ لہٰذا وہ بھی قرآن کی طرح قابلِ عمل ہے۔
ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۷۹..... میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ اس کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم یا ممانعت پہنچے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، بس ہم جو کتاب اللہ میں پائیں گے اسی کی اتباع کریں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت ابی رافع

۸۸۰..... خبردار آگاہ رہو! مجھے کتاب دی گئی ہے، اور اس کے ساتھ اسی کے مثل کچھ اور دیا گیا ہے۔ خبردار شاید کوئی پیٹ بھرا مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور یہ کہے! تم پر صرف اس قرآن کو تھامنا کافی ہے۔ جو اس میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو۔ اور جو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو۔ خبردار! تمہارے لئے اہلی گدھا حلال ہے، نہ کوئی ذی ناب درندہ حلال ہے۔ اور کسی معاہد ذمی شخص کا لقطہ بھی حلال نہیں، الا یہ کہ اس کا مالک اس سے بے پرواہ ہوجائے۔ اور جو کسی قوم کے پاس پہنچے تو ان پر اس کی مہمان نوازی لازم ہے۔ اگر وہ اپنا یہ ذمہ نہ نبھائیں، تو اس کے لئے جائز ہے کہ ان سے اپنی مہمان نوازی کی خاطر زبردستی کچھ وصول کرلے۔ مسند احمد، ابو داؤد بروایت المقدام بن معدیکرب

۸۸۱..... کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر ٹیک لگائے یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو حرام نہیں فرمایا، سوائے اس کے جو اس قرآن میں ہے۔ سو آگاہ و خبردار رہو! اللہ کی قسم! میں نے بھی بعض چیزوں کا حکم کیا ہے، اور نصیحت کی ہے، اور بعض چیزوں سے منع کیا ہے۔ وہ بھی قرآن کی طرح ہیں یا زیادہ۔..... اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہوجاؤ، نہ ان کی عورتوں کو مارنا، نہ ان کے پھلوں کو کھانا، جبکہ وہ اپنے ذمہ کے فرض کو ادا کرچکے ہوں۔ ابو داؤد، بروایت العرباض

۸۸۲..... قریب ہے کہ کوئی شخص اپنی مسہری پر بیٹھا ہوا میری حدیث بیان کرتا ہوا کہے! ہمارے تمہارے درمیان کتاب اللہ کافی ہے، ہم اس میں جو حلال پائیں گے اسکو حلال قرار دیں گے، اور جو حرام پائیں گے اسکو حرام قرار دیں گے۔
تو لوگو! یاد رکھو یہ شخص غلط کہہ رہا ہے بلکہ جو اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا، وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ نے حرام قرار دیا۔
مسند احمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت المقدام بن معدیکرب

۸۸۳..... کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیلا جائے جانے گا حالانکہ ابھی تو میں تمہارے درمیان ہوں؟
الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بروایت محمود بن لبید

۸۸۴..... میری امت میں فساد برپا ہونے کے وقت جو میری سنت کو تھامے رکھے گا، اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔
کک فی تاریخہ بروایت محمد بن عجلان عن ابیہ

۸۸۵..... جس بات کا میں نے تم کو حکم دیا ہے، اس کو لے لو۔ اور جس بات سے تم کو روکا ہے، اس سے باز آجاؤ۔
ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۸۶.....جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے منحرف ہوا یقیناً اس نے اسلام کی مالا یعنی ہار کو اپنی گردن سے نکال پھینکا۔
مسند احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

قرآن کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم

۸۸۷.....یقیناً عنقریب فتنہ برپا ہوگا۔ استفسار کیا گیا! تو اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا! کتاب اللہ، اس میں ماقبل کی خبریں ہیں تو مابعد کی پیشین گوئی بھی ہے، یہ تمہارے درمیان اختلافات کا حکم اور فیصلہ ہے، یہ فیصلہ کن قول ہے کوئی ہزل گوئی نہیں ہے۔ جس نے اس کو سرکشی کی وجہ سے ترک کیا، اللہ اس کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔ اور جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گمراہ کر دیں گے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسّی ہے۔ دانائی کا تذکرہ ہے۔ سیدھی راہ ہے۔ خواہشاتِ نفسانیہ اس میں کج روی پیدا نہیں کرسکتیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ زبانیں اس کے ساتھ ملتبس نہیں ہوتیں۔ بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات کا خزانہ ختم نہیں ہوتا۔ یہ وہی کلام ہے جس سے جن بھی دور نہ رہ سکے، قرآن سنا تو بے ساختہ پکار اٹھے! ہم نے عجیب کلام سنا، جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جس نے یہ کہا سچ کہا۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، عدل وانصاف کا فیصلہ کیا۔ جو اس پر عمل بجالایا اجر پا گیا۔ جس نے اس کی دعوت دی، اس کو سیدھی راہ کی رہنمائی مل گئی۔ ترمذی، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۸۸.....لو خوشخبری سنو! یہ قرآن ہے، اس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دستِ قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ پس اس کو مضبوطی سے تھام لو، پھر تم ہرگز ہلاک نہ ہوؤ گے، اور نہ اس کے بعد کبھی گمراہ ہوگے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جبیر

۸۸۹.....میرے پاس جبرئیل تشریف لائے، اور کہا اے محمد یقیناً آپ کے بعد امت آزمائش میں مبتلا ہوگی۔ میں نے ان سے کہا! تو اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی اے جبرئیل؟ کہا اللہ کی کتاب، اس میں ماقبل کی خبریں ہیں تو مابعد کی پیشین گوئی بھی ہے تمہارے درمیان اختلافات کا حکم اور فیصلہ ہے۔ اللہ کی مضبوط رسّی ہے۔ سیدھی راہ ہے۔ فیصلہ کن قول ہے، کوئی ہزل گوئی نہیں ہے۔ جس کسی سرکش نے اس کو ترک کیا، اللہ اس کو تباہ کر دیں گے۔ جس نے اس کے سوا علم تلاش کیا اللہ اس کو گمراہ کر دیں گے۔ بار بار دہرانے سے اس کا لطف کم نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات کا خزانہ ختم نہیں ہوتا۔ جو اس کی بات کرتا ہے، سچ کہتا ہے۔ اور جو اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے، عین عدل وانصاف کا فیصلہ کرتا ہے۔ جو اس پر کاربند ہوتا ہے، اجر پاتا ہے۔ اور جو اس کے ذریعہ تقسیم کرتا ہے، انصاف کرتا ہے۔ مسند احمد، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۹۰.....جیسے تم جانتے ہو، پڑھتے رہو۔ اگلے لوگوں کو اسی بات نے برباد کیا کہ وہ اپنے انبیاء کے متعلق اختلاف کرنے لگے۔

ابن جریر فی تفسیرہ بروایت ابن مسعود

۸۹۱.....یاد رکھو! تم سے پہلی اقوام اس وقت تک ہلاک نہ ہوئیں، حتیٰ کہ ان بحث وتمحیص میں پڑ گئے۔ کلام الٰہی کا بعض حصہ بعض حصہ کے ساتھ ملا کر کہنے لگے، اس طرح جو حلال پاؤ، اس کو حلال سمجھو اور حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو، اور جو مشتبہ اس پر فقط ایمان لے آؤ۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمرو

۸۹۲.....تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو اسی عہد پر مجھ سے آ ملے، جس پر جدا ہوا تھا۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۸۹۳.....بنی اسرائیل نے از خود ایک کتاب لکھ لی اور اسی کی اتباع کرنے لگے، اور توراۃ کو پس پشت ڈال دیا۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی موسیٰ

۸۹۴.....باہم اختلاف میں مت پڑو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا تو اسی چیز نے ان کو تباہ کر ڈالا۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود

۸۹۵۔۔۔ آپس میں اختلاف مت کرو۔۔۔ ورنہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف پڑ جائے گا۔ مسند احمد، ابوداؤد، النسائی بروایت البراء

۸۹۶۔۔۔ سنو! میری مثال، ایک شخص ہے، جس نے آگ کا الاؤ روشن کیا، جب آگ روشن ہوگئی تو آگ پر منڈلانے والے یہ پروانے اس کے گرد وپیش جھومنے لگے، اور آ آ کر اس میں گرنے لگے۔ اب وہ آدمی ان کو پکڑ پکڑ کر پیچھے ڈال رہا ہے۔ لیکن وہ پروانے اس پر غالب آرہے ہیں اور آگ میں گر رہے ہیں۔ تو یہی میری اور تمہاری مثال ہے۔ میں تم کو کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے بچا رہا ہوں، کہ بچو اس آگ سے! بچو اس آگ سے! لیکن تم ہو کہ مجھ پر بڑھ بڑھ کے اس میں گرے جارہے ہو۔ مسند احمد، ترمذی، بخاری و مسلم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۸۹۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت اور علم مجھے عطا فرما کر بھیجا، اس کی مثال اس موسلا دھار بارش کی سی ہے، جو کسی زمین پر برسی۔ اب اس زمین کے ایک حصہ نے جو صاف ستھرا تھا اس پانی کو اپنے اندر جذب کیا۔ اور اس کے نتیجہ میں نباتات اگائے اور دوسری گھاس پھونس اگائی۔ اور زمین کا ایک دوسرا حصہ جو نشیبی اور سخت تھا اس نے بھی پانی کو اپنے اندر روک لیا، اللہ نے اس کے ذریعہ لوگوں کو نفع پہنچایا اور انہوں نے اس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور اپنی اپنی زمینوں کو بھی سیراب کیا۔ اس کے علاوہ زمین کا ایک اور حصہ تھا جو بالکل چٹیل تھا، پانی کو اپنے اندر روکتا تھا نہ نباتات اگاتا تھا۔

تو یہ مثال ہے اس شخص کی، جس کو اللہ نے دین کا علم عطا کیا اور جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے، اس کے ساتھ اس نے خوب نفع اٹھایا، خود بھی سیکھا اور اوروں کو بھی سکھایا۔ اور مثال ہے اس شخص کی، جس نے اس کی طرف توجہ کے لئے سر تک اوپر نہ اٹھایا۔ اور نہ اللہ کی اس ہدایت کو قبول کیا، جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ بخاری و مسلم، بروایت ابی موسی

۸۹۸۔۔۔ امابعد! اے لوگو! بلاشبہ میں بھی ایک انسان اور بشر ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔ تو دیکھو! میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، کتاب اللہ جو ہدایت ونور کا سرچشمہ ہے۔ جس نے اس کو تھام لیا اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو یقیناً وہ ہدایت پر گامزن ہو چلا۔ اور جس نے اس کو بھلا دیا، گمراہ ہوگیا۔ سو اللہ کی کتاب کو تھام لو اور مضبوطی سے اس کو پکڑ لو۔ اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، ان کے بارے میں میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کہ ان کا خیال رکھنا۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت زید بن ارقم

دین اسلام پاکیزہ دین ہے

۸۹۹۔۔۔ تمام ادیان میں اللہ کے نزدیک محبوب ترین دین تمام آلائشوں سے پاک اور صاف ستھرا دین دینِ محمدی ہے جو ملت ابراہیمی کا پرتو ہے۔

۹۰۰ مجھے سیدھا اور توحید والا دین دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور جس نے میری سنت کی مخالفت کی اس کا مجھ سے واسطہ نہیں۔

حطیب بروایت جابر

۹۰۱۔۔۔ جب میرے اصحاب کا ذکر کیا جائے، تو اس کو لے لو اور جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو اس کو بھی لے لو۔ اور جب تقدیر کا ذکر کیا جائے اس کو بھی لے لو۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود وبروایت ثوبان۔ ابوداؤد، بروایت عمر

۹۰۲۔۔۔ جب تم میری طرف سے کوئی حدیث سنو، جس سے تمہارے دل مانوس ہوں، اور تمہارے بال اور کھال اس سے نرم پڑ جائیں اور تم محسوس کرو کہ وہ حدیث تمہارے اذہان سے قریب تر ہے، تو پس میں اس کے زیادہ لائق ہوں۔ یعنی واقعی وہ میرا کلام ہے

اور اگر ایسی کوئی حدیث سنو، جس سے تمہارے دل نامانوس ہوں، اور تمہارے بال اور کھال اس سے وحشت محسوس کریں، اور تم خیال کرو کہ وہ حدیث تمہارے اذہان سے دور ہے تو میں بھی اس سے دور ہوں۔ یعنی وہ میرا کلام نہیں ہے۔

مسند احمد، المسند لابی یعلی، بروایت ابی اسید یا ابی حمید

علم دین کو چھپانا گناہ ہے

۹۰۳..... جب بدعتوں کا ہر طرف چرچا ہو جائے۔ اور اس امت کا آخری طبقہ اول طبقہ کو لعن طعن کرنے لگے، تو چاہیے کہ جس کے پاس علم ہو وہ اس کو عام کرے۔ اگر اس نے اس روز علم کو چھپایا، تو گویا اس نے محمد پر نازل شدہ دین کو چھپایا۔ ابن عساکر، بروایت معاذ

۹۰۴..... جب آخری زمانہ ہوگا اور ہوس وخواہشات خوب ہو جائیں گی، تو ایسے وقت تم پر لازم ہے کہ دیہات والوں اور عورتوں کا دین لے کر بیٹھ جاؤ۔

الصحیح لابن حبان فی الضعفاء الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۰۵..... جب اس امت کا آخری طبقہ اول طبقہ کو لعن طعن کرنے لگے، تو اس وقت جس نے میری حدیث کو مخفی رکھا، اس نے اس دین کو مخفی رکھا جو اللہ عزّ وجلّ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔ ابن ماجه، بروایت جابر

۹۰۶..... جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں، میری پیروی کرتے رہو۔ اور تم پر کتاب اللہ کا تھامنا لازم ہے، اس کے حلال کو حلال جانو اور اس کے حرام کو حرام جانو۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت عوف بن مالک

۹۰۷..... میری حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر موافق نکلے تو سمجھ لو کہ وہ میری ہی حدیث ہے، اور میں ہی اس کا قائل ہوں۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت جوبان

۹۰۸..... جان لے اے بلال! جس نے میری کسی ایک سنت کو زندہ کیا، جو میرے بعد بھلائی جا چکی تھی، تو اس کو اس پر تمام عمل کرنے والوں کا اجر ملے گا، بغیر ان کے اجر میں کمی کئے۔ اور جس نے کوئی بدعت جاری کی، جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہیں تھے تو اس کو اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا گناہ ہوگا، بغیر ان کے گناہ میں کچھ بھی کمی کئے۔ ترمذی، بروایت عوف بن مالک

۹۰۹..... میری امت کبھی کسی گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔ سو جب تم اختلاف کو دیکھو تو تم پر سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کی اتباع لازم ہے۔

ابن ماجه، بروایت انس رضی الله عنه

۹۱۰..... سنت تو دو ہی ہیں، نبی کی یا امامِ عادل کی۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۹۱۱..... صاحبِ سنت اگر اچھا عمل کرے تو اس سے قبول کیا جائے گا۔ اور اگر کچھ خلط ملط ہو جائے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

التاریخ للخطیب رحمة الله علیه فی المؤتلف بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۱۲..... تم سے پہلے لوگ کتاب میں اختلاف کرنے کے باعث ہلاک ہو گئے۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۱۳..... یقیناً آج تم ایک دین کے حامل ہو۔ اور میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امم پر فخر کروں گا۔ پس تم میرے بعد الٹے پاؤں واپس نہ پھر جانا۔ مسند احمد، بروایت جابر

۹۱۴..... میری اور اس چیز کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجی ہے، ایک شخص کی مانند ہے۔ جو ایک قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا! اے قوم میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے۔ اور میں کھلم کھلا تم کو اس سے ڈرانے والا ہوں۔ سو نجات کی راہ پکڑو، نجات کی راہ پکڑو۔ پس ان میں سے ایک قوم نے اس کی اطاعت کی اور رات کے آخری پہر ہی کوچ کر گئے، اور اطمینان وسکون کے ساتھ نجات پا گئے۔

اور دوسری قوم نے اس کی تکذیب کی۔ اور اپنے اپنے مقام پر جمے رہے، آخر کار صبح صبح دشمن کے لشکر نے ان کو آ لیا، اور ان کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا، اور ان کی بیخ کنی کر ڈالی۔ سو یہ مثال ہے اس جماعت کی، جس نے میری اتباع کی اور میرے لائے ہوئے دین کی اتباع کی۔ اور اس جماعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اور میرے لائے ہوئے دین حق کی تکذیب کی۔

بخاری ومسلم، بروایت ابی موسی

۹۱۵..... یہ امت ایک عرصہ تک کتاب اللہ پر عمل پیرا رہے گی۔ پھر ایک عرصہ سنت رسول اللہ پر عمل پیرا رہے گی۔ پھر اپنی رائے پر عمل شروع

کردے گی، سو جب وہ اپنی رائے کو قابلِ عمل ٹھرا لے گی، تو یہی وقت ہوگا کہ خود بھی گمراہ ہوگی، اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گی۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ

۹۱۶.... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے کثرت سے سوال کرنا اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنا شروع کر دیا تھا۔ پس جب میں تم کو کوئی حکم کروں تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔ اور جب کسی چیز سے تم کو منع کروں تو باز آجاؤ۔ مسند احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، النسائی، ابن ماجہ، بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ

۹۱۷.... میں نے اپنے پروردگار سے اپنے بعد اپنے اصحاب کے درمیان واقع ہونے والے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تھا: تو مجھ پر وحی کی گئی کہ اے محمد! تیرے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں۔ بعض بعض سے زیادہ روشن ہیں۔ سو جس نے ان کے اختلافی پہلو سے بھی کچھ لیا وہ بھی میرے نزدیک ہدایت پر گامزن ہے۔ السجزی فی الابانة وابن عساکر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۹۱۸.... مسلسل بنی اسرائیل کا معاملہ اعتدال پذیر رہا.... حتیٰ کہ ان میں حرام کاری کی وجہ سے بچے پیدا ہونے لگے۔ اور دیگر مفتوح اقوام کی باندیوں سے پیدا ہونے والے بچوں کی کثرت ہوگئی، تو تب بنی اسرائیل اپنی رائے پر فیصلے کرنے لگے اور خود بھی گمراہ ہوئے دوسروں کو بھی گمراہ کر ڈالا۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے

۹۱۹.... میرے بعد بری بری خصلتیں جنم لیں گی۔ پس جس کو تم دیکھو کہ جماعت سے جدا ہو رہا ہے، یا امتِ محمد یہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے، تو خواہ وہ کوئی شخص ہو اس کو قتل کر ڈالو۔ بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور جماعت سے جدا ہونے والے کو شیطان ایڑ مارتا ہے۔ النسائی، الصحیح لابن حبان، بروایت عرفجه

۹۲۰.... تم میرے پاس سے مجتمع ہو کر جا رہے ہو، مگر افسوس کل روزِ قیامت کو منتشر ہو کر آؤ گے۔ اور اسی تفرقہ بازی نے تم سے پہلی اقوام کو تباہ کیا۔

مسند احمد، بروایت سعد

صراط مستقیم کی مثال

۹۲۱.... اللہ نے سیدھی راہ کی مثال بیان فرمائی ہے، کہ اس راہ کے جانبین میں دو دیواریں ہیں۔ دیواروں میں دروازے کھلے ہوئے ہیں، اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں، اور عین اس سیدھی راہ کے سرے پر ایک منادی ہے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے! اے انسانو! سب سیدھے رستے پر چلے آؤ، اور ادھر ادھر دروازوں میں نہ مڑو۔ اور اس راہ کے اوپر کی طرف بھی ایک منادی پکار رہا ہے، اور جب کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو وہ منادی پکار اٹھتا ہے! تف ہو تجھ پر: اس دروازے کو مت کھول اگر کھولے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔

پس یہ راہ اسلام کی سیدھی راہ ہے۔ اور اس کے جانبین کی دیواریں حدود اللہ ہیں۔ کھلے ہوئے دروازے اللہ کے محارم ہیں۔ اور راہ کے سرے پر کھڑا منادی، کتاب اللہ ہے۔ اور راہ کے اوپر کھڑا منادی واعظ اللہ، یعنی ہر سلیم الطبع انسان کا ضمیر ہے۔

هسم، المستدرک للحاکم بروایت نواس

۹۲۲.... میں تمہیں ایک روشن ملت پر چھوڑے جا رہا ہوں۔ جس کی رات بھی دن کے مانند روشن و چمکدار ہے۔ اس ملت سے میرے بعد کوئی منحرف نہ ہوگا، مگر وہی جس کے مقدر میں ہلاکت ہے۔ جو تم میں سے میرے بعد حیات رہا، وہ بہت سے اختلافات کو رونما دیکھے گا۔ پس تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کو لازم ہے، جس کو تم جانتے ہو۔ اپنی کچلی کے ساتھ مضبوطی سے اس کو تھام لینا۔ اور تم پر ہر حال میں امام کی اتباع لازم ہے، خواہ تم پر کسی حبشی غلام کو ہی کیوں نہ امیر بنا دیا جائے۔ کیونکہ مؤمن تو نکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند ہے، اس

کو جہاں ہانکا جائے، خاموشی سے چل دیتا ہے۔مسند احمد، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت عرباض

۹۲۳..... کتاب اللہ، اللہ کی رسّی ہے۔ جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ابن ابی شیبه، ابن جریر بروایت ابی سعید

۹۲۴..... ہر ایسی شرط جو کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے۔ خواہ سو شرائط کیوں نہ ہوں؟

البزار، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۹۲۵..... اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی؟ جب دین میں تم چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگے؟ جس چاند کو بس آنکھوں سے بینا شخص ہی دیکھ پائے گا۔ابن عساکر بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۹۲۶..... تمہاری کیا شان ہوگی جب دین میں تم کو چاند کی مانند دیکھا جائے گا۔ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۷..... اگر موسیٰ علیہ السلام بھی نازل ہوں اور تم ان کی اتباع کرنے لگ جاؤ۔اور مجھے چھوڑ دو، تو یقیناً تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ نبیوں میں سے میں تمہارے لئے منتخب کیا گیا۔اور اقوام میں سے تم میرے لئے منتخب کئے گئے۔شعب الایمان بروایت عبدالله بن الحارث

فرقہ ناجیہ کی پہچان

۹۲۸..... ضرور میری امت پر بھی وہی حالات پیش آئیں گے، جو بنی اسرائیل پر پیش آئے، جس طرح کہ ایک جوتا دوسرے جوتے کی ہو بہو نقل ہوتا ہے۔حتیٰ کہ اگر ان کے کسی فرد نے علانیہ اپنی ماں کے ساتھ بدفعلی کی تھی، تو میری امت کا بھی کوئی فرد اس کا مرتکب ہوگا۔اور بنی اسرائیل بہتر گروہوں میں بٹ گئے تھے تو میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی۔اور سوائے ایک کے سب گروہ جہنم میں جائیں گے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے پوچھا وہ ایک کون سا گروہ ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا! وہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر پیرا عمل ہوگا۔

بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۲۹ جس کسی امت نے اپنے پیغمبر کے بعد باہم نزاع و اختلاف کیا، اس کے اہلِ باطل اہلِ حق پر غالب آگئے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۳۰..... جس نے کتاب اللہ کی اتباع کی، سو اللہ نے اس کو ہدایت سے نواز دیا اور قیامت کے روز سخت حساب سے بچالیا۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۹۳۱..... جس نے اللہ کے سلطان کی عزت و توقیر کی، قیامت کے روز اللہ اس کی عزت و توقیر فرمائیں گے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی بکرة

۹۳۲..... جس نے دھرتی پر اللہ کے سلطان کی اہانت کی، اللہ اس کی اہانت فرمائیں گے۔ترمذی بروایت ابی بکرة

۹۳۳..... جس نے میری سنت کو زندہ کیا، اس نے مجھ سے محبت رکھی۔اور جس نے مجھ سے محبت رکھی اس کو جنت میں میرا ساتھ نصیب ہوگا۔

السجزی بروایت انس

۹۳۴..... جس نے میری سنت کو لیا وہ مجھ سے ہے۔اور جس نے میری سنت سے اعراض کیا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۳۵..... جس نے سنت کو تھام لیا، جنت میں داخل ہوگیا۔الدارقطنی فی الافراد بروایت عائشه رضی الله عنها

۹۳۶..... میری امت میں فساد برپا ہونے کے وقت جو میری سنت کو تھامے رکھے گا، اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابوهریره رضی الله عنه

۹۳۷... میری سنت کو تھامنے والا جبکہ میری امت نزاع واختلاف کا شکار ہوگی، ایسا ہے جیسا کہ انگارے کو تھامنے والا۔

الحکیم بروایت ابن مسعودؓ

۹۳۸... اے لوگو! میرے ساتھ کسی چیز کو مت جوڑو، جو میں نے حلال کیا وہ درحقیقت اللہ نے حلال کیا اور جو میں نے حرام کیا وہ درحقیقت اللہ نے حرام کیا۔ ابن سعد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۳۹... میری محبت کسی قلب میں جاگزیں نہیں ہوئی، مگر اللہ نے اس کے جسم کو جہنم پر حرام کر دیا۔ الحلیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۴۰... خوشخبری سنو! کیا تم شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور یہ اللہ کا قرآن ہے، اس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ پس اس کو مضبوطی سے تھام لو، پھر تم ہرگز گمراہ ہو گے نہ ہلاک ہو گے۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان، بروایت شریح الخزاعی

۹۴۱... بے شک شیطان مایوس ہو گیا ہے کہ تمہاری اس سرزمین میں اس کی عبادت کی جائے۔ لیکن اس کے سوا جن اعمال کا تمہیں بھی خطرہ ہے ان میں وہ اپنی اطاعت کئے جانے پر راضی ہو گیا ہے۔ سو انتہائی محتاط رہو۔ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑو گے، وہ اللہ کی کتاب، اور تمہارے نبی کی سنت ہے۔ بے شک ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں ہے، الا یہ کہ وہ خود اپنی رضا ورغبت سے دوسرے کو کچھ دیدے۔ اور ظلم وستم نہ ڈھاؤ۔ اور میرے بعد کافر ہو کر نہ پھر جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۹۴۲... میں تم میں کتاب اللہ چھوڑے جا رہا ہوں، یہ اللہ کی رسی ہے۔ جو اس کے پیچھے چلا ہدایت پر گامزن ہوا۔ اور جس نے اس کو ترک کیا گمراہی کے راستے پر جا پڑا۔ ابن ابی شیبہ، الصحیح لابن حبان، بروایت زید بن ارقمؓ

۹۴۳... میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑو گے، وہ اللہ کی کتاب ہے۔ اس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت، اور کتاب اللہ اور میرا خاندان باہم کبھی جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔ الماوردی بروایت ابی سعید

۹۴۴... قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔ تو دیکھو! میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، کتاب اللہ جو اللہ کی رسی ہے۔ آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ سو خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان کے کیسا سلوک کرتے ہو۔ ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسند احمد، المسند لابی یعلی بروایت ابی سعید

۹۴۵... میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑو گے، وہ اللہ کی کتاب، اور میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ اور یہ دونوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔

عبد بن حمید، ابن الانباری بروایت زید بن ثابت

حوض کوثر کی صفت

۹۴۶... میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں، اور تم میرے پاس حوض پر آؤ گے۔ جس کی چوڑائی صنعاء سے بصریٰ تک ہوگی۔ اس میں ستاروں کی طرح ان گنت سونے چاندی کے آبخورے ہوں گے۔ پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں عظیم چیزوں کے بارے میں کیا رویہ ہے۔ پوچھا گیا وہ دو عظیم چیزیں کیا ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا بڑی تو کتاب اللہ ہے، جس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی لغزش میں مبتلا ہو گے، نہ کبھی گمراہی میں پڑو گے۔ اور اس سے چھوٹی چیز میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ اور یہ دونوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔ اور اس چیز کا میں نے ان سے

لئے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا۔اور تم ان دونوں سے آگے بڑھنے کی بھی مت سوچنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔اور نہ ان کو کچھ سکھانے کی کوشش کرنا، کیونکہ وہ تم سے زیادہ اعلم ہیں۔الطبرانی فی الکبیر بروایت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۴۷ ... میں تم میں دو خلیفہ چھوڑے جارہا ہوں، کتاب اللہ جو اللہ کی رسی ہے۔آسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔اور یہ یہ دونوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے..... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت زیدبن ارقم

۹۵۱..... میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑو گے، وہ اللہ کی کتاب، اور میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ابن ابی شیبہ، الخطیب فی المتفق والمفترق بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۲ ... گویا میرا بلاوا آ گیا ہے۔اور میں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، کتاب اللہ جو اللہ کی رسی ہے۔آسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔اور یہ یہ دونوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں کے بارے میں کیا رویہ ہے؟

المسند لابی یعلی، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی سعید

۹۵۳ گویا میرا بلاوا آ گیا ہے۔اور میں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، ایک کا مرتبہ دوسرے سے بڑھا ہوا ہے۔کتاب اللہ اور میرا گھرانہ اہل بیت۔پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں کے بارے میں کیا رویہ ہے۔اور یہ دونوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں۔اور جس کا میں مولیٰ علی بھی اس کے مولی۔اے اللہ جو ان سے محبت رکھے آپ بھی اس سے محبت رکھئے۔اور جو ان سے دشمنی رکھے آپ بھی اس سے دشمنی رکھئے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت ابی الطفیل عن زیدبن ارقم

۹۵۴ اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑو گے، وہ اللہ کی کتاب، اور اس کے نبی کی سنت ہے۔بخاری ومسلم، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۹۵۵ ... اللہ کی کتاب، اور میری سنت دونوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔

ابو نصر السجزی فی الابانہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

لیکن صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔

۹۵۶ ... کتاب اللہ، اللہ کی رسی ہے جو آسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ابن ابی شیبہ، ابن جریر بروایت ابی سعید

۹۵۷ ... قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آ جائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔تو تمہارا میرے متعلق کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا! آپ مکمل طور پر ہمارے ساتھ خیر خواہی فرما چکے۔آپ ﷺ نے فرمایا! کیا تم شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔اور یہ کہ جنت حق ہے۔جہنم حق ہے۔دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا ہم ضرور اس کی شہادت دیتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا! اور میں بھی تمہارے ساتھ شہادت دیتا ہوں۔

توجہ سے میری بات سنو! میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں، اور تم میرے پاس حوض پر آؤ گے۔جس کی چوڑائی صنعاء سے بصریٰ تک ہوگی۔اس میں ستاروں کی طرح لاتعداد سونے چاندی کے آبخورے ہوں گے۔پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں عظیم چیزوں کے بارے میں کیا رویہ ہے۔پوچھا گیا وہ دو عظیم چیزیں کیا ہیں یارسول اللہ؟ فرمایا! بڑی تو کتاب اللہ ہے، جس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی لغزش میں مبتلا ہو گے، نہ کبھی گمراہی میں پڑو گے۔دوسرا میرا خاندان۔اور مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں کبھی باہم جدا نہ ہوں گے، حتیٰ کہ یہ حوض پر میرے پاس آجائیں۔اور اس چیز کا میں نے ان کے لئے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا۔سو تم ان دونوں سے آگے بڑھنے کی بھی مت سوچنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔نہ ان کی

متعلق کوتاہی کرنا۔ نہ ان کو کچھ سکھانے کی کوشش کرنا، کیونکہ وہ تم سے زیادہ اعلم ہیں۔ اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں۔ اور جس کا میں مولی علی بھی اس کے مولی ہیں۔ اے اللہ جو ان سے محبت رکھے آپ بھی اس سے محبت رکھئے۔ اور جو ان سے دشمنی رکھے آپ بھی اس سے دشمنی رکھئے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی الطفیل بروایت زید بن ارقم

۹۵۸.....اے لوگو! مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ کسی نبی نے اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر جتنی زندگی سے زیادہ زندگی نہیں پائی۔ سو قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔ اور مجھ سے بھی سوال ہوگا اور تم سے بھی سوال ہوگا۔ تو تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا ہم شہادت دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ ادا کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! کیا تم شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اور یہ کہ جنت حق ہے۔ جہنم حق ہے۔ موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ قبروں کے مردوں کو دوبارہ اٹھائیں گے۔ اے انسانو! اللہ میرا مولا ہے۔ اور میں مؤمنین کا مولی ہوں، ان کے نفوس سے زیادہ ان پر ولایت رکھتا ہوں پس جس کا میں مولی ہوں علی بھی اس کے مولی ہیں۔ اے اللہ جو نہیں دوست رکھے آپ بھی ان کو دوست رکھئے۔ اور جو ان سے دشمنی رکھے آپ بھی ان سے دشمنی رکھئے۔ میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں، اور تم میرے پاس حوض پر آؤ گے۔ جس کی چوڑائی صنعاء سے بصریٰ تک ہوگی۔ اس میں ستاروں کی طرح لاتعداد سونے چاندی کے آبخورے ہوں گے۔ اور جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے ان دو عظیم چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا۔ کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا رویہ رہا؟ ان میں سے بڑی اللہ کی کتاب ہے، جس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دستِ قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور دوسرا میرا خاندان اہل بیت ہے۔ اور مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں کبھی ختم نہ ہوں گے، حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آئیں۔

الحکیم الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی الطفیل عن حذیفہ بن اسید

۹۵۹.....اے لوگو! کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر جتنی زندگی پائی۔ سو قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ تم اس کے بعد ہرگز کبھی گمراہی میں نہ ہوگے، اور وہ اللہ کی کتاب ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت زید بن ارقم

۹۶۰..... جب تک میں تمہارے درمیان ہوں، میری اطاعت کرتے رہو..... اور جب گزر کر جاؤں تو کتاب اللہ کو لازمی طور پر تھام لینا۔ اس کے حلال کو حلال، اور حرام کو حرام قرار دیتے رہنا۔ عنقریب قرآن پر ایک زمانہ آئے گا، کہ وہ ایک رات میں مصاحف اور قلوب سے نکل جائے گا۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۶۱ میں محمد امی پیغمبر ہوں۔ میں محمد امی پیغمبر ہوں۔ میں محمد امی پیغمبر ہوں۔ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ آئے گا۔ مجھے ابتدائی کلمات، اختتامی کلمات اور جامع کلمات دیئے گئے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ جہنم کے کتنے داروغے ہیں، اور حاملین عرش کی کیا تعداد ہے۔ اور میرے رب میں اپنے لیے اور اپنی امت کے لئے عافیت کا طلبگار ہوں سو جب تک میں تمہارے درمیان ہوں، مجھ سے سن سن کر اطاعت کرتے رہو۔ جب مجھے اٹھا لیا جائے..... تو کتاب اللہ کو لازم پکڑ لو۔ اس کے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام۔ مسند احمد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۶۲..... سب سے افضل بات کتاب اللہ کی ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور سب سے بدتر امر دین میں نئی پیدا کردہ باتیں ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل وعیال کے لئے ہے۔ اور جس نے قرض یا بے آسرا اہل وغیرہ چھوڑے اس کا بوجھ میرے ذمہ ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۳.....سب سے سچی بات کتاب اللہ کی ہے، سب سے عمدہ طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور سب سے بدترین امر دین میں نئی پیدا کردہ باتیں ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ مسند احمد، بروایت ابن مسعود

۹۶۴.....کتاب اللہ پر عمل کرتے رہو، جو بات مشتبہ ہوجائے اسکو اہل علم سے دریافت کرلو وہ تمہیں خبر دیں گے۔ اور توراۃ اور انجیل پر بھی ایمان لاؤ۔ اور اس فرقان پر بھی ایمان لاؤ، اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ یہ شفاعت کنندہ اور مقبول الشفاعۃ بھی ہے۔ اور ایسا مزاحم ہے جس کی مزاحمت

تسلیم کی جاتی ہے۔المستدرک للحاکم، بروایت معقل بن یسار

۹۶۵..... قرآن پر عمل پیرا رہو۔اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتے رہو۔اس کی اقتداء کو لازم پکڑلو۔اس کی کسی بات کا انکار ہرگز کبھی نہ کرنا۔جو بات مشتبہ ہوجائے، اس کو میرے کوچ کرجانے کے بعد اللہ عزوجل اور اہل علم پر پیش کرو، وہ تمہیں خبردیں گے۔توراۃ انجیل زبور اور جو کچھ دیگر انبیاء کو دیا گیا ہے ان سب پر ایمان لاؤ۔لیکن قرآن اور جو کچھ اس میں ہے، وہ تمہیں کافی ہے۔یہ شفاعت کنندہ اور مقبول الشفاعۃ بھی ہے۔اور ایسا مزاحم ہے جس کی مزاحمت تسلیم کی جاتی ہے۔آگاہ رہو، ہر آیت کا قیامت کے دن اپنا نور ہوگا، اور مجھے اول ذکر سے سورۂ بقرہ دی گئی ہے۔موسیٰ کی تختیوں سے طٰہٰ اور طواسین عطا کی گئی ہیں۔تحت العرش خزانہ سے سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی اختتامی آیات دی گئی ہیں۔اور مفصل کی سورتیں بطور نفل عطا کی گئی ہیں۔

محمدبن نصر، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم، بخاری ومسلم، ابن عساکر بروایت معقل بن یسار

۹۶۶..... تم پر قرآن تھامنا لازم ہے، کیونکہ وہ رب العالمین کا کلام ہے۔اسی سے اس کا صدور ہوا ہے۔اس کی متشابہ آیات پر ایمان لاؤ۔اور اس کی امثال سے عبرت پکڑو۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر

اور اس میں ایک راوی کدیمی ہیں..... جن کے الفاظ یہ ہیں! کیا تم کو اسی بات کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا تم اسی لئے پیدا کئے گئے ہو کہ کتاب اللہ کے حصوں کو ایک دوسرے پر لے کر آپس میں بحث کرو؟ دیکھو میں جس بات کا حکم کروں اسے بجالاؤ۔جس سے منع کروں اس سے باز آجاؤ۔

نصر المقدسی فی الحجۃ بروایت ابن عمرو

۹۶۷..... کیا اسی بات کا تم کو حکم دیا گیا ہے؟ کیا تم سے یہی مطلوب تھا؟ تم سے پہلے جو لوگ ہلاکت میں پڑے، انہوں نے بھی اسی طرح کتاب اللہ کے حصوں کو ایک دوسرے پر لے کر آپس میں بحث کرنا شروع کردیا تھا۔پس جس بات کا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے، اس پر کاربند ہوجاؤ۔اور جس بات سے منع کیا ہے، اس سے باز آجاؤ۔الدارقطنی فی الافراد، الالقاب للشیرازی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

راوی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک قوم کو دیکھا کہ باہم تقدیر کے مسئلہ میں الجھے ہوئے ہیں، تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۹۶۸..... کیا اسی کا تم کو حکم دیا گیا ہے؟ کیا یہی چیز دے کر مجھے تمہارے پاس بھیجا گیا ہے؟ پہلے کے لوگ بھی اسی وجہ سے قعر ہلاکت میں پڑے جب انہوں نے ایسے مسائل میں جھگڑنا شروع کردیا۔سو میں تم کو انتہائی سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ تم ان مسائل میں مت الجھو۔

ترمذی، بروایت		ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔ترمذی

۹۶۹..... کیا اسی بات کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں؟ کیا اسی بات کا تم کو حکم ملا ہے؟ خبردار! میرے بعد کافر بن کر الٹے پاؤں نہ پھر جانا کہ ایک دوسرے کا سر قلم کرنے لگو۔مسند البزار، ابن الضریس، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید مثلہ

۹۷۰..... تم سے پہلے لوگوں کے ہلاک ہونے کا سبب یہی تھا کہ انہوں نے اسی طرح کتاب اللہ کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ معارضانہ پیش کرکے بحث وتمحیص کا دروازہ کھول لیا تھا۔حالانکہ کتاب اللہ اس طرح نازل ہوئی ہے کہ یہ آپس کے ایک دوسرے حصوں کی تصدیق کرتی ہے۔اور اس کا کوئی حصہ کسی حصہ کی تردید یا تکذیب ہرگز نہیں کرتا۔پس اس کے متعلق جس بات کا تم کو علم ہو اس کو زبان پر لاسکتے ہو اور اگر علم نہیں ہے تو اس کو عالم کے سپرد کردو۔شعب الایمان، بروایت ابن عمرو

۹۷۱..... پہلے لوگوں کو محض ان کے اختلاف نے تباہی تک پہنچایا۔الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۲..... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء سے اختلاف کرنا شروع کردیا تھا۔پس جب میں تم کو کوئی حکم کروں تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔اور جب کسی چیز سے تم کو منع کروں تو بمت وسعت کے مطابق اس سے باز آجاؤ۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۳..... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے کثرت سے سوال کرنا اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنا شروع کر دیا تھا۔ پس جب میں تم کو کوئی حکم کروں تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔ اور جب کسی چیز سے تم کو منع کروں تو باز آجاؤ۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت المغیرہ

عمل سے بچنے کے لئے سوالات نقصان دہ ہیں

۹۷۴..... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے کثرت سے اپنے انبیاء سے سوال کرنا اور ان سے اختلاف کرنا شروع کر دیا تھا۔ پس جب تم کو کوئی حکم دیا جائے تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔ اور جب کسی چیز سے منع کیا جائے تو اس سے باز آجاؤ۔ اور جس بات کے متعلق میں تمہیں بتاؤں کہ وہ من جانب اللہ ہے تو اس میں کسی شک وشبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔

الصحیح لإبن حبان بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۹۷۵..... اگر میں تم پر اشیاء کو یوں حرام قرار دینے لگ جاؤں تو تم شدت اور سختی کی وجہ سے بھسم ہو کر رہ جاؤ۔ کیونکہ اشیاء کو حرام قرار دینے کی پہاڑ بھی طاقت نہیں رکھتے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت سمرة

۹۷۶..... عنقریب میری امت کے بعض لوگ آئیں گے، جو قرآن میں بعض مواضع سے دوسرے بعض مواضع پر اشکال کریں گے۔ تاکہ اس کو باطل قرار دے سکیں، اور اس کی متشابہ آیات میں غور وخوض کریں گے۔ اور وہ اس زعم باطل میں گرفتار ہوں گے کہ وہی اپنے رب کے دین میں سیدھی راہ پر گامزن ہیں۔ ہر دین میں مجوسی چلے آئے ہیں، اور میری امت کے مجوسی یہی لوگ ہیں، جو جہنم کے کتے ہیں۔

ابن عساکر بروایت البحتری بن عبید عن ابیه عن ابی هریرہ رضی الله عنه

۹۷۷..... تمہیں کیا ہوا کہ کتاب خداوندی کی آیات کو دوسری آیات پر تضاد میں پیش کرتے ہو؟ جبکہ اسی وجہ سے اگلی اقوام ہلاک ہوئیں۔

مسند احمد، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۷۸..... ذرا ٹھہر واے قوم! تم سے پہلی اقوام اسی وجہ سے تباہ وبرباد ہوئیں، کہ وہ اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے لگیں۔ اور کلام خداوندی کی آیات میں معارضہ پیش کرنے لگیں۔ بے شک قرآن یوں نازل نہیں ہوا کہ اس کی آیات آپس میں معارض ہوں، بلکہ اس کی آیات تو آپس میں ایک دوسرے مضمون کی تصدیق کرتی ہیں۔ سو جس کا تم کو علم ہو اس پر عمل بجالاؤ، اور جس سے ناواقف ہو اس کو کسی عالم پر پیش کر دو۔

۹۷۹..... جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو! جو متشابہ آیات کی تحقیق وجستجو میں سرگرداں ہیں تو جان لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے تشخیص فرمائی ہے۔ پس ان سے اجتناب کرو۔ مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه، بروایت عائشه رضی الله عنها

۹۸۰..... اللہ عزّ وجل نے بعض فرائض مقرر فرمائے ہیں، ان کو پس پشت نہ ڈال بیٹھو، اور بعض حدود بھی مقرر فرمائی ہیں ان سے کبھی تجاوز نہ کرو، اور بعض اشیاء کو حرام قرار دیا ہے سو ان کے قریب بھی نہ پھٹکنا، اور بہت سی اشیاء سے بغیر کسی بھول اور نسیان کے محض تم پر نظر رحمت کرتے ہوئے سکوت فرمایا ہے، سو ان کے متعلق کھود کرید میں نہ پڑو۔ الطبرانی فی الکبیر، الحلیه، بخاری ومسلم بروایت ابی ثعلبة الخشنی

۹۸۱..... اللہ عزّ وجل نے بعض فرائض مقرر فرمائے ہیں، ان کو پس پشت نہ ڈال بیٹھو، اور بعض حدود بھی مقرر فرمائی ہیں ان سے کبھی تجاوز نہ کرو، اور بعض اشیاء کو حرام قرار دیا ہے سو ان کے قریب بھی نہ پھٹکنا، اور بہت سی اشیاء سے بغیر کسی بھول اور نسیان کے محض تم پر نظر رحمت کرتے ہوئے سکوت فرمایا ہے، سو ان کی خاطر مشقت میں نہ پڑو، بلکہ ان کو قبول کر لو۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۹۸۲..... کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر ٹیک لگائے یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی حرام کردہ اشیاء کے سوا کچھ بھی حرام نہیں فرمایا؟ حالانکہ میں نے بھی بعض اشیاء کا حکم دیا ہے اور نصیحت کی ہے، اور کئی اشیاء سے منع کیا ہے۔ اور وہ بھی قرآن کی طرح ہیں یا اس سے

بھی مرتبہ میں بڑھ کر آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں فرمایا کہ تم کسی اہلِ کتاب کے گھر اس کی اجازت کے بغیر داخل ہو ، ان کی عورتوں کو مارنا، نہ ان کے پھلوں کو کھانا حلال فرمایا، جبکہ وہ اپنے ذمہ کے فرض کو ادا کر چکے ہوں۔

ابو داؤد، بخاری و مسلم، بروایت العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

۹۸۳　قریب ہے کہ تمہارا کوئی فرد مسہری پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے تو وہ اس کی تکذیب کرے اور کہے کہ یہ رسول اللہ کا کہا، ترک کردو..... صرف قرآن کے فرمان کو لو۔

ابو نصر السجزی فی الابانہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ. ابو نصر بروایت ابی سعید

حدیث غریب ہے۔

۹۸۴ ..... معاہدین کے اموال بغیر حق کے تمہارے لئے حلال نہیں۔ بعض لوگ آئیں گے اور کہیں گے! ہم جو کتاب اللہ میں حلال پائیں گے اس کو حلال قرار دیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اس کو حرام قرار دیں گے۔ سو آگاہ رہو! میں معاہدین ذمیوں کے اموال کو اور ہر ذی ناب درندہ اور جن چوپایوں سے بیگار لی جاتی ہے، ان کو حرام قرار دیتا ہوں ماسوا ان کے جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت المقدام

۹۸۵ ..... میں تمہارے کسی شخص کو یوں نہ پاؤں کہ اس کے پاس میری حدیث پہنچے اور وہ تکیہ پر سہارا لئے ہوئے ہو اور کہے مجھے اس کے بجائے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ پس آگاہ رہو! میری طرف سے جو بھلی بات تم کو پہنچے خواہ وہ میں نے کہی ہو یا نہ کہی ہو، اسے میرا ہی قول سمجھو۔ اور جو شر بات میری طرف سے تم کو پہنچے تو یاد رکھو کہ میں کبھی کوئی شر کی بات نہیں کیا کرتا۔ مسند احمد، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۸۶ ..... عنقریب تمہارا کوئی فرد یوں کہے گا! یہ کتاب اللہ ہے جو اس میں حلال ہے، ہم اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور جو اس میں حرام ہے ہم اس کو حرام قرار دیتے ہیں۔ خبردار! جس کو میری حدیث پہنچے اور وہ اس کی تکذیب کردے تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول اور اس حدیث کے مبلغ کی بھی تکذیب کردی۔ ابو نصر السجزی فی الابانہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۹۸۷ ..... اللہ کی قسم! لوگ میری طرف کسی چیز کو منسوب نہ کریں میں کسی چیز کو حلال کرتا اور نہ حرام، مگر جو اللہ نے اپنی کتابِ مقدس میں حرام فرما دیا۔

الشافعی، ابن سعد بخاری و مسلم بروایت عقبۃ بن عمیر اللیثی مرسلاً

۹۸۸ ..... لوگ مجھ پر کسی چیز کو نہ ڈالیں، میں کسی چیز کو حلال نہیں کرتا مگر جو اللہ نے حلال فرمایا اور کسی چیز کو حرام نہیں کرتا مگر جو اللہ نے حرام فرمایا۔

الشافعی، ابن سعد بخاری و مسلم بروایت عقبہ

۹۸۹ ..... مجھ پر کسی چیز کا بار نہ ڈالو میں کسی چیز کو حلال نہیں کرتا مگر جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور کسی چیز کو حرام نہیں کرتا مگر جو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۹۰ ..... لوگ میری طرف کسی چیز کو منسوب نہ کریں میں ان کے لئے کسی چیز کو حلال کرتا اور نہ حرام، مگر جو اللہ نے حرام فرما دیا۔

الشافعی، بخاری و مسلم فی المعرفۃ بروایت طاؤس

یہ حدیث مرسل ہے۔

۹۹۱ ..... اے انسانو! اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر اپنی کتاب نازل فرمائی۔ اور اس میں حلال کو حلال فرمایا اور حرام کو حرام۔ سو جو اپنی کتاب میں اپنے پیغمبر کی زبان سے حلال فرمایا وہ تا قیامت حلال رہے گا، اور جو اپنی کتاب میں اپنے پیغمبر کی زبان سے حرام فرمایا وہ تا قیامت حرام رہے گا۔

ابو نصر السجزی فی الابانہ بروایت انس بن عمیر اللیثی

یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے۔

حدیث رسول کا کتاب اللہ سے موازنہ

۹۹۲... آگاہ رہو! اسلام کی چکی اپنے دائرہ میں رواں ہے، آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا! میری حدیث کا کتاب اللہ سے تقابل کرو، سو جو موافق پاؤ تو جان لو کہ وہ حدیث مجھ سے صادر ہوئی ہے اور میں ہی اس کا قائل ہوں۔

الطبرانی فی الکبیر، سمویہ بروایت ثوبان

۹۹۳... یہود سے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کے جواب میں مبالغہ کیا اور کمی بیشی کی...... حتیٰ کہ کفر کے مرتکب ہوگئے۔ اور عنقریب میری احادیث کی کثرت سے ترویج ہوجائے گی، پس تمہارے پاس جو میری حدیث پہنچے تو کتاب اللہ پڑھو اور حدیث کو کتاب اللہ پر قیاس کرو سو اگر موافق پاؤ تو جان لو کہ میں ہی اس حدیث کا قائل ہوں اور اگر وہ حدیث کتاب اللہ کے ناموافق پاؤ تو سمجھ لو کہ میں اس کا قائل نہیں ہوسکتا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۹۴... عنقریب بہت سے راویانِ حدیث میری طرف سے احادیث روایت کریں گے، سو تم ان احادیث کو کتاب اللہ پر پیش کرنا اگر وہ کتاب اللہ سے مطابقت رکھتی ہوں تو ان کو لے لینا، ورنہ ترک کر دینا۔ ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

۹۹۵... تم کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ قریب زمانہ میں تمہارا سابقہ ایسی قوم سے پڑے گا، جو میری احادیث سے بہت محبت رکھتی ہوگی۔ تو جس شخص نے میری طرف سے ایسی بات نقل کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ شخص اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اور جو شخص کچھ احادیث وغیرہ یاد کرے تو وہ اس کو آگے بیان کردے۔

ابن الضریس بروایت عقبۃ بن عامر، مسنداحمد، المستدرک للحاکم، بروایت ابی موسی الغافقی

۹۹۶... کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ عنقریب تمہارا سابقہ ایسی قوم سے پڑے گا، جو میری احادیث کو بہت چاہیں گے، سو جس کی سمجھ میں بات آجائے وہ اس کو بیان کردے اور جس نے مجھ پر افتراء بازی کی وہ اپنا ٹھکانہ اور گھر جہنم میں بنالے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت مالک بن عبداللہ الغافقی

۹۹۷... آگاہ رہو! عنقریب فتنہ رونما ہوگا۔ دریافت کیا گیا یارسول اللہ اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا! کتاب اللہ، اس میں تم سے ماقبل اور مابعد کی خبریں ہیں۔ اور تمہارے درمیان وقوع پذیر اختلاف کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ کن قول ہے، نہ کہ یاوہ گوئی۔ جس نے اس کو سرکشی کی وجہ سے ترک کیا، اللہ اس کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔ اور جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گمراہ کردیں گے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ دانائی کا تذکرہ ہے۔ سیدھی راہ ہے۔ خواہشاتِ نفسانیہ اس میں کج روی پیدا نہیں کرسکتیں۔ زبانیں اس میں ملتبس نہیں ہوسکتیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دھرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات کا خزانہ ختم نہیں ہوتا۔ یہ وہی کلام ہے جس سے جن بھی باز نہ رہ سکے، قرآن سنا تو بے ساختہ پکار اٹھے! ہم نے بہت ہی عجیب کلام سنا، جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لائے۔ جس کا بھی یہ کلام ہے سچا کلام ہے۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، عدل وانصاف کا فیصلہ کیا۔ جو اس پر عمل بجالایا اجر پا گیا۔ جس نے اس کی دعوت دی، اسے سیدھی راہ کی رہنمائی مل گئی۔ ترمذی، بروایت علی رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۹۹۸... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا، جس میں معیشت معصیت کے سوا باقی نہ رہ سکے گی...... حتیٰ کہ آدمی جھوٹ اور قسم بازی سے بھی دریغ نہ کرے گا۔ سو جب ایسا زمانہ سر پر منڈلائے تو راہِ فرار اختیار کرو۔ دریافت کیا گیا کس طرف راہ فرار اختیار کریں یارسول اللہ! فرمایا: اللہ اور اس کی کتاب مقدس اور اس کے پیغمبر کی سنت کی طرف راہ پکڑو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۹۹۹... کیا حال ہوگا ایسی قوم کا، جو عیاش و مالدار لوگوں کو حسرت زدہ نگاہوں سے تکتے ہیں؟ اور عبادت گذار بندگانِ خدا کو حقارت کی نظر سے

دیکھتے ہیں؟ اور اپنی ہوس وخواہشات کے موافق قرآن پر عمل کرتے ہیں، اور خواہشات کے مخالف احکام کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، یوں وہ قرآن کے بعض حصوں پر ایمان لاتے ہیں تو بعض حصوں کی تکفیر کرتے ہیں، اور جو عمل، رزق، عمر وغیرہ ایسے اعمال ان کے مقدر میں بغیر سعی ومحنت کے لکھ دیئے گئے ہیں محض ان پر اکتفا کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور جو عظیم اجر، اور نہ ختم ہونے والی تجارت، سعی ومحنت پر موقوف ہے اس سے کتراتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن منده فی غرائب شعبه، الحلیه، شعب الایمان، الخطیب عن ابن مسعود رضی الله عنه

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موضوع احادیث میں شمار کیا ہے۔

۱۰۰۰۔۔۔۔۔جس نے کتاب اللہ کی پیروی کی اللہ عزوجل اسے قعر ضلالت سے نکال کر نور ہدایت سے نوازیں گے۔ اور روز قیامت حساب کتاب کی شدت سے مامون فرمائیں گے۔ اور یہ اس لئے کہ فرمان باری ہے ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی﴾ سو جس نے میری ہدایت کی اتباع کی، وہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۰۱۔۔۔۔۔اے حذیفہ! تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم کتاب اللہ کو تھام لو، اس کو سیکھو، اور اس کے فرمودات پر عمل پیرا ہو جاؤ۔

شعب الایمان، بروایت حذیفه رضی الله عنه

صحابہ کی پیروی راہ نجات ہے

۱۰۰۲۔۔۔۔۔خبردار! تم کو اللہ کی کتاب مل چکی ہے، اب اس پر عمل کرنا لازم ہوگیا ہے۔ کسی کو اس کے ترک کرنے کا کوئی عذر نہیں۔ سو اگر کوئی بات کتاب اللہ میں نظر نہ آئے تو میری سنت جاریہ کو پکڑو۔ اور اگر اس کے متعلق میری سنت نہ پاؤ تو پھر میرے اصحاب کے قول کو لازم پکڑ لو۔ بے شک میرے اصحاب آسمان کے تاروں کی مانند ہیں، کسی کی راہ بھی تھام لو ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔ اور میرے اصحاب کا اختلاف تمہارے لئے باعث رحمت ہے۔

بخاری ومسلم فی المدخل، ابونصرالسجزی فی الابانه، الخطیب، ابن عساکر، الدیلمی بروایت سلیمان بن ابی کریمه عن جویبرعن الضحاک عن ابن عباس رضی الله عنهما

سلیمان اور جویبر دونوں راوی حدیث ضعیف ہیں۔ اور ابونصر السجزی نے بھی اس حدیث کو غریب فرمایا ہے۔

۱۰۰۳۔۔۔۔۔یہ کیسی تمہاری لکھی ہوئی تحریرات میرے پاس پہنچتی ہیں۔ کیا کتاب اللہ کی موجودگی میں کسی اور کتاب کے لکھنے کی گنجائش ہے؟ قریب ہے کہ اللہ اپنی کتاب کی وجہ سے غضبناک ہو جائے۔ عنقریب رات کے وقت اس پر نظر ثانی فرمائیں گے تو کسی کسی ورق پر یا کسی دل پر کوئی نقش باقی نہیں چھوڑیں گے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں گے اس کے دل میں ''لا الہ الا اللہ'' کو باقی رکھیں گے۔

طبرانی فی الاوسط بروایت ابن عمر رضی الله عنهما)

۱۰۰۴۔۔۔۔۔اے لوگو! یہ کون سی ہے جس کو تم لکھ رہے ہو؟ کیا کتاب اللہ کے ہوتے ہوئے اور کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی وجہ سے غضبناک ہو اور کسی کاغذ میں یا کسی ہاتھ میں کوئی چیز نہ چھوڑے، سب کو ملیا میٹ کردے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! اس زمانہ میں مومن مرد اور عورت کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائے گا تو اس کے دل میں لا الہ الا اللہ کو باقی رکھے گا۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۰۵۔۔۔۔۔مجھ سے قرآن کے سوا نہ لکھو۔ سو جس نے قرآن کے سوا لکھا ہو وہ اس کو محو کردے۔ اور بنی اسرائیل سے مروی روایات کو روایت کرلیا کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ مسند البزار، بروایت ابی هریره

۱۰۰۶۔۔۔۔۔اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تم سے صدق بیانی سے کام لیں گے تو تب بھی تم ان کو جھٹلاؤ گے۔ یا وہ تم سے غلط بیانی کریں گے تو شاید تم ان کو سچا جان لو۔۔۔۔۔ لہٰذا تم پر قرآن کو تھامنا لازم ہے۔ کیونکہ اس میں تم سے اگلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تم سے بعد والوں کی بھی خبریں ہیں، اور تمہارے باہمی جھگڑوں کے فیصلے ہیں۔ ابن عساکر بروایت ابن مسعود

۱۰۰۷.....اہل کتاب سے کسی چیز کی بابت سوال نہ کرو، وہ ہرگز تمہارے لئے ہدایت رساں نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ خود گمراہ ہو چکے ہیں۔لہذا ممکن ہے کہ تم کسی باطل بات پر ان کی تصدیق کرنے لگو یا کسی حق بات پر ان کو جھٹلانے لگو۔اور مزید برآں جان رکھو! اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے درمیان حیات ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے سوا چارۂ کار نہ ہوتا۔

شعب الإيمان، الفردوس للديلمي رحمة الله عليه ابو نصر السجزي في الابانة بروايت جابر

۱۰۰۸.....اپنے دینی مسائل کے استفسار کے لئے اہل کتاب سے رجوع مت کرو، کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور تم سے اگلی اقوام کو بھی کھلی گمراہی کی راہ پر ڈال چکے ہیں۔ کرر، بروايت ابي اسلم الحمصي عن ابي مالك عن الزهري عن انس رضي الله عنه

دین میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں

۱۰۰۹.....اے ابن خطاب! کیا تم اس ملت میں حیران وشک زدہ ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں یہ خالص اور صاف ستھری ملت تمہارے پاس لایا ہوں۔لہذا تم اہل کتاب سے کسی مسئلہ کے متعلق سوال مت کرو، ممکن ہے کہ وہ تم سے حق بیانی سے کام لیں مگر تم ان کی تکذیب میں مبتلا ہو جاؤ۔ یا وہ دروغ گوئی کریں مگر تم ان کی تصدیق کرنے لگو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام بھی حیات ہوتے تو انکو بھی میری اتباع کے سوا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا۔ مسند احمد ابن ماجه بروايت ابن عباس رضي الله عنهما
روایت بالا کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور انور ﷺ کی خدمت عالیہ میں اہل کتاب کی کتاب کا ایک نسخہ لے کر حاضر خدمت ہوئے، جس کی وجہ آنحضرت ﷺ غضبناک ہو گئے اور آپ نے مندرجہ بالا وعید ارشاد فرمائی۔

۱۰۱۰.....تم بھی یونہی حیران وسرگرداں پھرو گے، جس طرح یہود ونصاریٰ حیران وپریشان ہوئے۔حالانکہ میں ایسی خالص اور صاف ستھری ملت تمہارے پاس لایا ہوں کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے درمیان حیات ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے سوا گنجائش نہ ہوتی۔

الصحيح لإبن حبان، بروايت ابن جابر رضي الله عنه

۱۰۱۱.....قسم ہے اس ہستی کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر تمہارے درمیان موسیٰ علیہ السلام بھی آ موجود ہوں اور پھر تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرنے لگو تو ضرور تم انتہائی دور کی گمراہی میں جا گرو گے۔ آگاہ رہو تم تمام امم میں سے میرے لئے منتخب کر دیئے گئے ہو اور میں تمام انبیاء میں سے تمہارے لئے منتخب کیا جا چکا ہوں۔

ابن سعد، مسند احمد، الحاكم في الكنى، الكبير للطبراني رحمة الله عليه، شعب الإيمان، بروايت عبدالله بن ثابت الانصاري. الكبير للطبراني رحمة الله عليه، بروايت ابي الدرداء، شعب الإيمان بروايت عبدالله بن الحارث

۱۰۱۲.....قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے لئے رونما ہو جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کو تھام لو تو یقیناً تم سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ گے۔اور اگر موسیٰ علیہ السلام حیات ہوں اور وہ میری نبوت کو پالیں تو ضرور میری پیروی کریں۔

الدارمي بروايت جابر

۱۰۱۳.....قسم ہے اس پروردگار کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمہارے پاس یوسف صدیق علیہ السلام بھی آ جائیں، جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور پھر تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرنے لگو تو بے شک گمراہی میں جا پڑو گے۔

المصنف لعبدالرزاق، شعب الإيمان، بروايت الزهري مرسلاً

۱۰۱۴.....میری اتباع کرلو آباد ہو جاؤ گے۔۔ور ہجرت کرلو تو اپنی اولاد کو عظمت وبزرگی کے وارث کر دو گے۔

العسكري في الامثال بروايت انس رضي الله عنه

اس میں عباس بن بکار ایک راوی ہے، جو ضعیف ہے۔

۱۰۱۴ ... میری، تمہاری اور دیگر انبیاء کی مثال اس جماعت کی سی ہے ..... جو چلتے چلتے ایک ایسے بے نشان جنگل میں جا پہنچی۔ کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہو پارہا کہ اب تک قطع کی ہوئی مسافت زیادہ ہے یا باقی ماندہ۔ حتیٰ کہ وہ اسی سرگردانی میں تھک ہار چکے، زادِ راہ ختم ہو چکی۔ آخر جنگل کے درمیان بے آسرا گر پڑے۔ اب انہیں اپنی ہلاکت کا کامل یقین ہو گیا ہے۔ اسی یاس وقنوط کی حالت میں ان پر ایک بہترین پوشاک زیب تن کئے شخص کا گذر ہوا جس کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہیں۔ اسے دیکھ کر اہل جماعت آپس میں کہنے لگے یہ شخص تازہ تازہ کسی شاداب وتر وتازہ جگہ سے آیا ہے، یہ سوچ کر وہ اس کی طرف گئے۔ اس خوش عیش نے اس جماعت سے دریافت کیا یہ تمہارا کیا ماجرا ہے؟ کہنے لگے! تم دیکھ رہے ہو ہم انتہائی لاغر وناتواں ہو چکے ہیں، ہمارا زادِ سفر ختم ہو چکا ہے۔ اور جنگل کے درمیان بے آسرا پڑے ہیں، ہمیں یہ تک نہیں معلوم کہ کتنا سفر طے کر چکے ہیں؟ اب تک قطع کی ہوئی مسافت زیادہ ہے یا باقی ماندہ؟ اس خوش پوشاک نے کہا کہ اگر میں تمہیں کسی بہتے چشمے اور سرسبز وشاداب باغ میں اتار دوں تو میرا کیا صلہ ہوگا؟ اہل جماعت نے کہا ہم تمہیں منہ مانگا دیں گے۔ خوش عیش بھلا کیا تم مجھے اس بات کا عہد وپیمان دیتے ہو کہ میری نافرمانی نہ کرو گے؟ اہل جماعت نے اس شخص کو کامل یقین دلایا کہ وہ اس کی کسی حکم میں نافرمانی نہ کریں گے۔ آخر اس بھلے شخص نے ان کو شاداب باغات اور جاری چشموں کی جگہ پہنچا دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ نیک شخص بولا اب اٹھو اور ان باغات سے بڑھ کر عمدہ وشاداب باغات اور اس پانی سے بہتر پانی کی طرف چلو! اس پر قوم کے سر برآوردہ اشخاص بولے: یہی ہمارے لئے کافی ہے، ہم تو قریب تھا کہ اس پر بھی قادر نہ ہوتے۔ لیکن دوسرے کچھ لوگ بولے: کیا تم نے پہلے اس شخص سے قول وقرار نہ کئے تھے! کہ ہم تیری اطاعت سے منہ نہ موڑیں گے، اب اس کی پاسداری کیوں نہیں کرتے؟ اس نے پہلی بار تم سے سچ بولا تھا اور ضرور یہ دوسری بات بھی پہلی کی طرح سچی ہوگی لہٰذا وہ اس خیر خواہ کے ساتھ چل دیئے۔ اور اس نے انہیں پہلی سے کہیں بدرجہا بہتر جگہ پر جا اتارا وہاں پانی کے میٹھے چشمے بہہ رہے تھے، اور سرسبز وشادابی اپنے عروج پر تھی۔ اور پچھلے جن لوگوں نے اس کی اطاعت سے سرتابی کی تھی، ان پر دشمن نے راتوں رات آکر یلغار کی حتیٰ کہ ان کی صبح اس حالت میں ہوئی کہ کچھ تہ تیغ ہو گئے اور بقیہ اسیر ہو گئے۔

الامثال للرامهرمزی، ابن عساکر بروایت ابن المبارک. قال بلغنی الحسن وقال ابن عساکر هذا مرسل وفيه انقطاع بروایت ابن المبارک والحسن

۱۰۱۶ میرے پاس گزشتہ رات دو فرشتے آئے، ایک میرے سرہانے اور دوسرا پائینتی بیٹھ گیا۔ ایک نے دوسرے سے کہا: اس کی اور اس کی امت کی کوئی مثال بیان کرو۔ دوسرا گویا ہوا: اس کی اور اس کی امت کی مثال اس مسافر قوم کی سی ہے، جو چلتے چلتے ایک بے آب وگیاہ جنگل کے سرے پر جا پہنچی لیکن ان کے ساتھ زادِ راہ نہیں ہے جس سے جنگل کو قطع کر سکیں یا واپس اپنے مستقر پر پہنچ سکیں۔ اسی پیچ وتاب میں تھے کہ ایک سنورے بالوں والا یمنی چادر میں ملبوس شخص کا ان پر گذر ہوا۔ اور ان کی حالت زار پر ترس کھاتے ہوئے ان سے کہنے لگا: آؤ میں تم کو شاداب باغیچوں اور جاری پانی کے حوضوں پر اتار دوں۔ وہ چل دیئے۔ اور اس سرسبز مقام پر عیش وعشرت کے ساتھ کھاتے پیتے خوب فربہ ہو گئے۔ پھر اس ہمدرد نے ان کو دوبارہ کہا: کیا میں تمہارے پاس تمہاری سابقہ پریشانی اور پراگندہ ہیئت میں نہیں آیا تھا اور تم سے صدق بیانی سے کام لیا تھا؟ وہ بیک آواز بولے بے شک۔ اس پر اس شخص نے کہا تو آؤ اب! تمہارے آگے اس بھی کہیں زیادہ سرسبز عمدہ زمین اور بہتے چشمے ہیں۔ سو میری اتباع کرو۔ ایک جماعت نے کہا: بے شک یہ سچ گو انسان ہے، خدا کی قسم ہم اس کی ضرور پیروی کریں گے۔ دوسری جماعت انجام سے بے خبر بولی ہم تو اسی پر خوش ہیں، اور یہیں قیام کریں گے۔ المستدرک للحاکم، بروایت سمرة

۱۰۱۷ کیا میں تم کو اپنی اور پروردگار کے فرشتوں کی سرگذشت نہ سناؤں جو آج رات میرے ساتھ بیتی ہے۔ وہ میرے پاس آئے اور مجھ پر چھا گئے، میرے سرہانے، پائینتی، اور دائیں بائیں بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے! اے محمد ﷺ تیری آنکھ سوتی رہے مگر دل نہ سوئے۔ اور تیرا دل وہی کرے جو ہم کہیں۔ پھر ایک نے کہا: محمد ﷺ کے لئے کوئی مثال بیان کرو، دوسرے نے کہا: ان کی مثال اس شخص کی سی ہے، جس نے ایک گھر بنایا۔ اور ایک پیغام رساں کو بھیجا کہ جا کر لوگوں کو بلا لائے۔ پس جس نے داعی کی پکار پر لبیک کہا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور وہاں کی دعوت میں شریک ہوا۔ اور جس نے داعی کی پکار پر توجہ نہ دی وہ گھر میں داخل نہ ہو سکا اور نہ شریک دعوت ہو سکا۔ اور سردار بھی اس پر غضبناک

ہوا۔سو جان لو! سردار تو اللہ ہے۔محمد داعی ہے۔جس نے محمد کی دعوت پر لبیک کہا جنت میں داخل ہو گیا اور وہاں کی مرغوبات سے تناول کیا۔اور جس نے محمد کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ جنت میں داخل ہو سکا نہ وہاں کی نعمتوں سے متمتع ہو سکا۔

التاریخ للحاکم، الدیلمی بروایت عبدالرحمن بن سمرة

۱۰۱۸ ... میں بیداری وخواب کی حالت کے درمیان تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ایک دوسرے سے مخاطب ہوا کہ اس کی کوئی مثال بیان کرو... تو دوسرے نے جواب دیا: ایک سردار نے گھر بنایا، اور دعوت کا اہتمام کیا۔پھر کسی منادی کو بھیجا کہ لوگوں کو بلا لائے۔سو سردار اللہ ہے، گھر جنت ہے، دعوت اسلام ہے اور داعی محمد ﷺ ہیں۔الامثال للرامھرمزی، بروایت جویبر عن الضحاک وغیرہ

۱۰۱۹ مجھے کہا گیا: آپ کی آنکھ سوتی رہے، دل جاگتا رہے اور کان سنتے رہیں۔پس میری آنکھ سوگئی، میرا دل جاگتا رہا اور میرے کان سنتے رہے۔پھر کہا گیا: ایک سردار نے گھر بنایا پھر دستر خوان کا اہتمام کیا اور ایک پیغام رساں کو بھیجا، سو جس نے داعی کی پکار پر لبیک کہا گھر میں داخل ہو گیا اور وہاں کے دستر خوان سے کھایا اور جس نے داعی کے بلاوے کا لحاظ نہ کیا وہ گھر میں داخل ہو سکا اور نہ وہاں کی دعوت کھا سکا۔اور سردار بھی اس پر ناراض ہوا۔پس اللہ سردار ہے۔اسلام گھر ہے۔جنت دستر خوان ہے۔داعی محمد ﷺ ہیں۔

ابن جریر بروایت ابی قلابه، مرسلاً الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، عن ابی قلابه عن عطیه عن ربیعه الجرشی

۱۰۲۰ ... مجھے کہا گیا! اے محمد آپ کی آنکھ سوتی رہے۔آپ کے کان سنتے رہیں۔لیکن دل آپ کا بیدار رہے۔پس میری آنکھ سوگئی۔میرا دل بیدار رہا۔اور میرے کان سنتے رہے۔ابن سعد بروایت ابی بکربن عبدالله بن ابی مریم، مرسلاً

۱۰۲۱ ایک سردار نے گھر بنایا اور دعوت کا اہتمام کیا پھر ایک قاصد کو بھیجا۔سو سردار تو جبار عزوجل کی ذات ہے۔دعوت قرآن ہے۔گھر جنت ہے۔قاصد میں ہوں۔اور قرآن میں میرا نام محمد ہے۔انجیل میں احمد ہے۔توراۃ میں احید ہے۔اور احید میرا نام اس وجہ سے ہے کہ میں اپنی امت کو جہنم سے چھٹکارا دلاؤں گا۔پس تم عرب کے ساتھ اپنے دل کی گہرائیوں سے محبت رکھو۔

ابن عدی، ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

اس میں ایک راوی اسحاق بن بشر متروک ہے۔لہٰذا حدیث ضعیف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والا

۱۰۲۲ اے لوگو! کیا تمہیں علم ہے کہ میری اور تمہاری کیا مثال ہے؟ سو میری اور تمہاری مثال اس قوم کی سی ہے، جسے کسی آنے والے دشمن کا خوف ہو۔جسکی وجہ سے انہوں نے ایک آدمی کو دشمن کی خبر لانے کے لئے بھیجا۔ابھی قوم اسی پریشان کن حالت میں تھی کہ اس قاصد نے دشمن کو دیکھ لیا اور اپنی قوم کو ڈرانے کے لئے متوجہ ہوا۔لیکن قاصد کو یہ خطرہ دامن گیر ہوا کہ کہیں اس کے اطلاع دینے سے قبل ہی دشمن میری قوم پر حملہ نہ کر بیٹھے۔اس خطرہ کے پیش نظر قاصد نے دور ہی سے کپڑے کو زور زور سے ہلانا اور چلانا شروع کر دیا! اے لوگو! تم گھیر لئے گئے... اے لوگو! تم گھیر لئے گئے... اے لوگو! تم گھیر لئے گئے۔مسند احمد، الرویانی، السنن لسعید، بروایت عبداللہ بن یزید

۱۰۲۳ میں تمہیں تین باتوں کا حکم کرتا ہوں۔اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں۔ایک تو حکم کرتا ہوں کہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔اور یہ کہ فرماں برداری کا دامن نہایت مضبوطی سے تھامے رہو... حتیٰ کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے فیصلہ کن امر آپہنچے اور تم اسی حالت پر کاربند ہو۔اور تیسری بات یہ کہ ان صاحب اقتدار حاکموں سے خیر خواہی رکھو جو تمہیں اللہ کے اوامر کا حکم دیں۔اور تمہیں لایعنی بحث ومباحثہ، کثرت سوال، اور اضاعۃ مال سے منع کرتا ہوں۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت عمران مالک الانصاری

۱۰۲۴ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتوں میں راضی ہوا اور تین باتوں میں ناراض ہوا۔تمہارے لئے راضی ہوا کہ تم اس کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کوئی ساجھی قرار نہ دو، اور یہ کہ سب مل کر اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاؤ، اور اللہ نے جن بندوں کو تم

پرولایت عطا کی ہے...... ان کی سنو اور اطاعت کرو۔ اور تمہارے لئے ناپسند کیا، بحث وتمحیص کو، کثرتِ سوال کو، مال کے ضائع کرنے کو۔

البغوی بروایت ابن جعدیہ

۱۰۲۵...... دو کی جماعت تنہا شخص سے، تین کی دو سے، چار کی تین سے بہتر ہے۔ پس جماعت کو تھامے رہو، کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ میری تمام امت کو ہدایت کے سوا کسی بات پر جمع نہیں فرماتے۔ اور یاد رکھو! حق سے دور ہر شخص جہنم میں گرنے والا ہے۔

ابن عساکر عن البحتری ابن عبید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ

۱۰۲۶...... شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے، جس طرح بیڑیا ادھر ادھر بدکی ہوئی تنہا بکری کو دبوچ لیتا ہے، شیطان بھی جماعت سے برگشتہ شخص کو یونہی اپنے جال میں پھانس لیتا ہے۔ لہٰذا ٹکڑیوں میں بٹنے سے کلی اجتناب کرو۔ اور جماعت اور عامۃ الناس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور اللہ کے گھر مسجد کو لازم پکڑ لو۔ المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، بروایت معاذ

۱۰۲۷...... جس طرح بھڑیا بکری کا دشمن ہے، اسی طرح شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے۔ اور اپنے ریوڑ سے جدا ہونے والی، بھٹکی ہوئی بکری کو بھیڑیا پکڑ لیتا ہے۔ پس تم بھی جماعت کو اور اس سے الفت رکھنے کو، عام الناس کو اور مساجد کو لازم پکڑ لو۔ اور گروہوں میں منتشر ہو جانے سے بچو۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السجزی فی الابانہ بروایت معاذ

۱۰۲۸...... اے لوگو! جماعت کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور فرقہ بازی سے اجتناب کرو۔ مسند احمد، بروایت رجل

۱۰۲۹...... میری امت گمراہی پر ہرگز کبھی جمع نہیں ہو سکتی۔ سو تم لوگ اجتماعیت قائم کئے رکھو۔ اور بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۳۰...... پروردگار عز وجل میری امت کا مسئلہ کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائیں گے۔ پس سوادِ اعظم بڑی جماعت کی اتباع کرو۔ اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔ جو تنہا ہوا تنہا ہی جہنم کی نذر کیا جائے گا۔

الحکیم ابن جریر، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما المستدرک للحاکم ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۳۱...... اللہ کا دستِ نصرت جماعت پر ہے۔ اور جماعت سے کٹ جانے والوں کو شیطان ایڑ مارتا رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عرفجہ

مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا

۱۰۳۲...... اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور جب کوئی شخص جماعت سے کٹ جاتا ہے تو شیطان اس کو اچک لیتا ہے، جس طرح بھیڑیا ریوڑ سے بھاگی ہوئی بکری کو اچک لیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن قانع، الدار قطنی، فی الافراد، المعرفۃ لابی نعیم بروایت اسامہ بن شریک

۱۰۳۳...... جس کو خواہش ہو کہ وسطِ جنت میں گھر بنائے اس کو لازم ہے کہ جماعت کو مضبوطی سے تھامے رہے۔ اور بے شک شیطان تنہا شخص کے ہمراہ ہوتا ہے، اور دو سے دور بھاگتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۳۴...... جس نے جماعت کے ساتھ وابستگی رکھتے ہوئے کوئی نیک عمل کیا، اللہ اس کو قبول فرمائیں گے اور کوئی لغزش بھی صادر ہوئی تو اس کو درگذر فرمادیں گے۔ اور جو تفرقہ بازی کا خواہشمند ہوا، پھر کوئی نیک عمل انجام دیا، اللہ اس کو قبول نہ فرمائیں گے۔ اور اگر وہ کسی غلطی کا مرتکب ہوا، تب تو اس کو چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ منتخب کرلے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۳۵...... جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی نکلا، اس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے نکال دیا...... حتیٰ کہ وہ واپس جماعت میں آ جائے۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس پر کوئی امیرِ جماعت نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۳۶..... جس نے عصائے اسلام کو توڑ ڈالا، جبکہ تمام مسلمان باہم مجتمع تھے، تو بلاشبہ اس نے اسلام کی مالا اپنی گردن سے اتار پھینکی۔

الامثال للرامهرمزی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المتفق اوالمفترق للخطیب بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۳۷..... جو بالشت بھر بھی مسلمانوں سے علیحدہ ہوا، یقیناً اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے نکال پھینکا۔ اور جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس پر امام کا ہاتھ نہ تھا تو بے شک اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ اور جو کسی اندھے گمراہی کے جھنڈے تلے عصبیت کی دعوت دیتا ہوا یا عصبیت کی نصرت کرتا ہوا مرا تو بے شک جاہلیت کی موت مرا۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۳۸..... جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا، اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے نکال دیا۔ اور اپنے جھنڈے کو جدا کرنے والے قیامت کے روز ان جھنڈوں کو اپنے پس پشت نصب کئے ہوں گے۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ امام جماعت کی سرپرستی میں نہ تھا تو وہ بلاشبہ جاہلیت کی موت مرا۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۳۹..... جو مسلمان جماعت سے ایک بالشت بھی کٹ گیا، جہنم میں داخل ہو گیا۔ المستدرک للحاکم، بروایت معاویه رضی الله عنه

۱۰۴۰..... جس شخص نے امت سے علیحدگی اختیار کی، یا ہجرت کے بعد اعرابیت اختیار کرتے ہوئے جاہلیت میں آ گیا، تو اب اس کے پاس نجات کے لئے کوئی حجت نہ رہی۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۴۱..... جو جماعت سے جدا ہوا اور امارتِ اسلامی کی اہانت کی، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ کے ہاں اس کی کوئی وقعت نہ ہو گی اور انتہائی پست مرتبہ ہو گا۔ مسند احمد، المستدرک للحاکم، حذیفه رضی الله عنه

۱۰۴۲..... جو آدمی بالشت برابر جماعت سے منحرف ہوا وہ یقیناً اسلام ہی کو چھوڑ بیٹھا۔ النسائی، بروایت حذیفه

۱۰۴۳..... جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی وہ اپنے چہرہ کے بل جہنم میں گرے گا، اس لئے کہ فرمانِ باری ہے:

امن یجیب المضطر اذا دعاه ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض

کون ہے جو مضطر حال کو جواب دیتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے؟ اور وہ اس کی پریشانی کو دور کرتا ہے۔ اور تم کو زمین کی خلافت سونپتا ہے۔ پس خلافت من جانب اللہ ہے، اگر بھلی ہے تو وہ اس کو بھی لے جائے گا، اور اگر بری ہے تو اس کا مؤاخذہ کرے گا۔ سو تم پر اللہ کے حکم کے مطابق اطاعت واجب ہے۔ الخطیب، بروایت سعد بن عبادة

۱۰۴۴..... جو جماعت سے کنارہ کش ہو جائے اس کو قتل کر ڈالو۔ الخطیب بروایت ابن مسعود

۱۰۴۵..... جس نے میری امت میں تفرقہ ڈالا درانحالیکہ وہ سب باہم مجتمع تھے، تو اس کی گردن اڑا دو خواہ وہ شخص جو بھی ہو۔

ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت اسامةبن شریک

۱۰۴۶..... جو شخص خلافت پر جھگڑا کرے اس کو قتل کر ڈالو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ الدیلمی بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۱۰۴۷..... جس کو میری حدیث پہنچی پھر اس نے اس کی تکذیب کی تو درحقیقت اس نے تین کی تکذیب کی، اللہ کی، اس کے رسول کی، اور حدیث بیان کرنے والے کی۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه ابن عساکر بروایت جابر رضی الله عنه

۱۰۴۸..... جس نے دین میں اپنے خیال سے حرف زنی کی، اس نے مجھ پر تہمت عائد کی۔ الدیلمی بروایت انس

۱۰۴۹..... دین میں قیاس آرائی مت کرو، کیونکہ دین میں قیاس کو دخل نہیں۔ اور سب سے پہلے قیاس کرنے والا شخص ابلیس تھا۔

الدیلمی بروایت علی رضی الله عنه

اس سے اس قیاس کی مذمت مقصود نہیں جو مجتہدین امت کرتے آئے ہیں۔ کیونکہ وہ درحقیقت قرآن وحدیث کے مخفی احکام سے پردہ اٹھانے کا نام ہے۔ اور شیطان نے قیاس اس طرح کیا کہ آدم کی اصل مٹی ہے اور میں آگ سے پیدا کردہ ہوں، اور مٹی کی فطرت پستی ہے اور آگ کی فطرت اوپر اٹھنا ہے۔ تو بھلا ایک عالی و بلند چیز مشت خاک کو کیوں سجدہ کرے؟

۱۰۵۰..... جس نے میری حدیث میں قیاس بازی سے کام لیا اس نے مجھ پر تہمت لگائی۔ الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

۱۰۵۱...... جس نے اپنی رائے سے دین میں کلام کیا، اس نے دین میں مجھکو تہمت زدہ کیا۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے مزید دو فرقے زیادہ ہوں گے۔ اور سب سے زیادہ مضرت رساں فرقہ، دین میں اپنی رائے سے حرف زنی کرنے والا ہوگا۔ وہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دیں گے۔ اور اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام بتلائیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الکامل لابن عدی رحمة اللہ علیہ، الحلیہ۔ کرر، بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ
حدیث ضعیف ہے۔

۱۰۵۳...... بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ ستر فرقے قعرِ ہلاکت میں پڑے، صرف ایک فرقہ نجات یافتہ تھا۔ اور میری امت بہتر فرقوں میں منتشر ہوجائے گی، صرف ایک فرقہ نجات پائے گا۔ استفسار کیا گیا یارسول اللہ وہ فرقہ کونسا ہے؟ فرمایا! جماعت، جماعت۔

مسند احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴ اہل کتاب نے اپنے دین میں بہتر فرقے بنالئے تھے اور یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک فرقہ کے۔ اور وہ جماعت ہے۔ اور میری امت میں سے ایسے فرقے نکلیں گے، کہ ہوائے نفسانی وخواہشات ان کی رگ وپے میں اس طرح سرایت کرجائے گی، جس طرح کسی کو کوئی پاگل کتا کاٹ لے۔ پس یہ بیماری ان کی رگ رگ اور ہر ہر جوڑ میں داخل ہوجائے گی۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت معاویة رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵...... بنی اسرائیل اکہتر ملتوں میں بٹ گئے تھے۔ اور بے شک گردشِ لیل ونہار اسی طرح جاری وساری رہے گی...... حتیٰ کہ میری امت بھی اسی طرح پارہ پارہ نہ ہوجائے۔ اور ان میں سے ہر فرقہ جہنم رسید ہوگا سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔

عبد بن حمید بروایت سعد بن وقاص

۱۰۵۶...... میری امت ستر سے زائد فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں امت کے لئے سب سے زیادہ ضرر رساں فرقہ وہ ہوگا جو اپنی رائے سے مسائل کو قیاس کریں گے، پس حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ابن عساکر، بروایت عوف بن مالک

۱۰۵۷...... میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔ سوائے ایک کے سب جہنم میں جائیں گی، اور وہ ایک جماعت وہ ہے جس پر آج میں اور میرے اصحاب کاربند ہیں۔ الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸...... میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہوجائے گی، سب سے زیادہ فتنہ انگیز فرقہ وہ ہوگا جو دین کے مسائل اپنی رائے سے حل کریں گے۔ پس حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیں گے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت عوف بن مالک

۱۰۵۹ جبرئیل علیہ السلام تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور تمہارے دین کی حفاظت کی تجدید کررہے ہیں۔ یقیناً تم لوگ اپنے پیش روؤں کے نقش قدم پر اس طرح ہو بہو چلو گے، جس طرح جوتا جوتے کے کلیۃً ہم مثل ہوتا ہے۔ اور عین انہی کی طرح ہوجاؤ گے۔ جس طرح بالشت بالشت کے، بازو بازو کے اور ہاتھ ہاتھ کے بالکل ہم مثل ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوئے تھے تو ضرور تم بھی گوہ کے بل میں داخل ہوگے۔ آگاہ رہو قوم بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کی نبوت میں ستر فرقوں میں بٹ گئی تھی۔ تمام گمراہی پر مجتمع تھے، سوائے ایک فرقہ کے اور وہ اسلام اور اس کی جماعت تھی۔ پھر تم بھی بہتر فرقوں میں بٹ جاؤ گے اور سوائے ایک کے تمام گمراہی کے رستہ پر ہوں گے۔ اور وہ ایک ناجی فرقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۱۰۶۰ میری امت پر بھی وہ تمام حالات گذریں گے، جو بنی اسرائیل پر گزرے، اس طرح ہم مثل ہوں گے جس طرح جوتا جوتے کے ہم مثل ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر ان کے کسی شخص نے علانیہ اپنی ماں سے بدکاری کی تو تم میں سے بھی ضرور ایسا کوئی شخص پیدا ہوگا جو ایسی حرکت کرے گا۔ بے شک بنی اسرائیل بہتر ٹکڑوں میں منقسم ہوگئے تھے، اور عنقریب میری امت تہتر ٹکڑوں میں منقسم ہوجائے گی۔ سب جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ سوائے ایک کے۔ استفسار کیا گیا وہ ایک کونسا فرقہ ہے؟ فرمایا: وہ جس پر میں اور میرے اصحاب کاربند ہیں۔

المستدرک للحاکم، ابن عساکر بروایت ابن عمرو

۱۰۶۱......ضرور تم پچھلے لوگوں کی راہ اختیار کرو گے۔ بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام پر ستر فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ اور تمام گمراہ ہونے سوائے ایک فرقہ کے اور وہ ایک فرقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔ پھر یہ بنی اسرائیل عیسیٰ مسیح علیہ السلام پر اکہتر فرقوں میں بٹ گئے۔ اور سوائے ایک کے تمام گمراہی کی راہ لگے، اور وہ ایک فرقہ حلقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔ اور یقیناً تم بہتر فرقوں میں منتشر ہو جاؤ گے، اور سوائے ایک کے تمام گمراہ ہوں گے۔ اور وہ ایک فرقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔

المستدرک للحاکم، بروایت کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ

۱۰۶۲......میں تمہیں ایک روشن اور صاف ملت پر چھوڑ رہا ہوں، اس کی رات بھی اس کے دن کی مانند روشن ہے۔ میرے بعد اس سے وہی منحرف نہ ہوگا سوائے تباہ و برباد ہونے والے کے۔ اور جو میرے بعد بھی حیات رہا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ پس ایسے وقت تم کو جو میری سنن معلوم ہوں ان کو اور خلفاء راشدین کی سنن کو مضبوطی سے تھام لینا۔ اور امیر کی سمع و طاعت کو اپنا شعار بنانا خواہ وہ امیر سیاہ فام حبشی غلام کیوں نہ ہو، ان باتوں کو اپنی کیچلیوں سے پکڑ لو۔ بے شک مؤمن نکیل پڑے اونٹ کی مانند ہے اس کو جہاں ہانکا جائے وہ چل پڑے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت العرباض

۱۰۶۳......اے گروہ قریش! میرے بعد تم اس خلافت کے والی بنائے جاؤ گے، سو تم اسلام کے سوا کسی حالت پر اپنی جان نہ دینا۔ اور تمام آپس میں ایک ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہنا۔ اور ٹکڑوں ٹکڑوں میں نہ بٹ جانا اور دیکھو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو باہم انتشار کا شکار ہو چلے...... حالانکہ ان کے پاس پہلے واضح نشانیاں بھی آ چکی تھیں۔ اور ان کو اسی بات کا پابند کیا گیا تھا کہ وہ خالص ایک اللہ کی پرستش کریں گے، ہر طرف سے کٹ کر اسی کے لئے دین کو خالص کریں گے، نماز قائم کریں گے، اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے۔ اور یہی دین مستقیم ہے۔ اے جماعتِ قریش! میرے اصحاب اور ان کی اولاد سے میرے رشتے ناطے کا خیال رکھنا، انصار اور آلِ انصار پر اللہ رحم فرمائے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ، بروایت کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ

۱۰۶۴......میں تم سے عہد و پیمان لیتا ہوں کہ نماز قائم کرتے رہنا، زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے رہنا۔ بیت الحرام کا حج کرتے رہنا۔ رمضان کے روزے رکھنا، اور اس ماہ مقدس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اور یاد رکھو! کہ مسلمان اور ذمی شخص کے خون و مال کی حرمت قائم رکھنا، اِلّا یہ کہ کسی حق کی وجہ سے اس کو جائز رکھا جائے۔ اور اللہ کی اطاعت کرتے رہنا۔

شعب الایمان، بروایت قرۃ بن دعموص

۱۰۶۵......میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ میری اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑ لو۔ اور انتہائی مضبوطی سے ان کو تھام لو۔ اور اگر کسی حبشی غلام کو بھی تم پر امارت دی جائے...... اس کی بھی سنو اور اطاعت کرو۔ بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔

البغوی من طریق سعید بن خیثم بروایت شیخ من اھل الشام

۱۰۶۶......آج تم ایک دین برحق پر قائم ہو اور دیکھو! میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کناں ہوں گا۔ پس میرے بعد اس دین سے منہ موڑ کر الٹے پاؤں نہ پھر جانا۔ مسند احمد، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷......تم امت مرحومہ و مغفورہ ہو، سو ثابت قدم رہو! اور خلافت اسلام سے وابستہ رہو۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت مالک الاشعری

۱۰۶۸......روزِ قیامت تم میں مجھ سے قریب ترین وہ شخص ہوگا، جو دنیا سے اسی حالت میں کوچ کر جائے۔ جس حالت میں میں اس کو چھوڑ کر گیا تھا۔

مسند احمد، ابن سعد، ھناد، الحلیہ، بخاری و مسلم، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹......آج کے روز تم اپنے پروردگار کی واضح دلیل پر قائم ہو۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کر رہے ہو۔ اور راہ خدا میں جہاد بھی کر رہے ہو۔ پھر عنقریب تم میں دو نشے سرایت کر جائیں گے۔ عیش و عشرت کا نشہ اور جہالت کا نشہ۔ اور عنقریب تم ان حالات کی طرف منتقل ہو جاؤ گے۔ دنیا کی محبت تمہارے اندر گھر کر جائے گی۔ پس جب یہ صورتِ حال پیدا ہو جائے تو تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھو گے۔ اور راہِ خدا میں جہاد بھی

تم سے چھوٹ جائے گا۔ایسے دن اپنے ظاہر و باطن میں کتاب وسنت کو تھامنے والے سابقین اولین کا مرتبہ پائیں گے۔

الحکیم عن الصلت بن طریف عن شیخ من اهل المداین

۱۰۷۰..... آج کے روز تم اپنے پروردگار کی واضح دلیل پر قائم ہو۔امر بالمعروف نہی عن المنکر کررہے ہو۔اور راہِ خدا میں جہاد بھی کررہے ہو..... پھر عنقریب تم میں دو نشے سرایت کر جائیں گے۔جہالت کا نشہ،اور دنیاوی زندگی کی محبت کا نشہ۔اور عن قریب تمہاری یہ دینی حالت بدل جائے گی۔پھر تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھو گے۔اور راہِ خدا میں جہاد بھی تم سے چھوٹ جائے گا،اس دن کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ پر قائم لوگوں کے لئے پچاس صدیقوں کا اجر ہوگا۔صحابہ کرام نے استفسار کیا! یارسول اللہ وہ پچاس صدیق ہم میں سے یا ان میں سے؟ فرمایا نہیں بلکہ تم میں سے۔الحلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ۔الحلیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱..... میری امت کے فتنہ وفساد میں مبتلا ہونے کے وقت جو میری سنت کو تھامے رکھے گا،وہ شہید کا اجر پائے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، الحلیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۰۷۲..... جس نے دنیا میں اللہ کے سلطان کا اکرام کیا،قیامت کے روز اللہ اس کا اکرام فرمائیں گے۔اور جس نے دنیا میں سلطان الٰہی کی توہین کی اللہ قیامت کے روز اس کو ذلیل فرمائیں گے۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، الرویانی الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی بکرة رضی الله عنه

۱۰۷۳..... جس نے روئے زمین پر سلطانِ الٰہی کی اہانت کی اللہ اس کی تذلیل فرمائیں گے۔اور جس نے روئے زمین پر اللہ کے سلطان کی توقیر و عزت کی اللہ اس کا اکرام فرمائیں گے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی بکرة رضی الله عنه

۱۰۷۴..... جو سلطانِ الٰہی کی طرف اس مذموم ارادے سے چلے کہ اس کو ذلیل کرے گا،اللہ قیامت کے روز اس عذاب سے اس کو ذلیل فرمائے گا جو اس کے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔السجزی فی الاہانہ بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۷۵..... سب سے اول فرقہ جو روئے زمین پر سلطان کی اہانت کی غرض سے چلے گا،اللہ اس کو قیامت سے قبل ہی قعرِ مذلت میں ڈال دیں گے۔الدیلمی بروایت حذیفه رضی الله عنه

اتباع سنت دخول جنت کا سبب ہے

۱۰۷۶..... اس پروردگار کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے..... تم سب جنت میں داخل ہوگے،سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا اور اللہ کی اطاعت سے بدکے ہوئے اونٹ کی طرح نکل گیا۔پوچھا گیا یارسول اللہ جنت میں داخل ہونے سے کس کو انکار ہوگا؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا،اور جس نے نافرمانی کی درحقیقت اس نے انکار کیا۔بمطابق اوسط للطبرانی کے وہ جہنم میں داخل ہوا۔الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۰۷۷..... اپنے اہلِ ملت کی تکفیر نہ کرو..... خواہ وہ کبائر کے مرتکب ہوں! اور ہر امام کی اقتداء میں نماز پڑھو۔اور ہر میت پر نماز پڑھو۔اور ہر امیر کے ماتحت جہاد کرو۔ابن عمشلیق فی جزئه، ابن النجار بروایت واثلة

۱۰۷۸..... کسی اہلِ قبلہ کو محض کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو..... خواہ وہ کبائر کے مرتکب ہوں،اور ہر امام کی اقتداء میں نماز پڑھو،اور ہر امیر کے ماتحت جہاد کرو۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت، عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۰۷۹..... اللہ رحم فرمائے اس شخص پر جو اہلِ قبلہ کے متعلق حرف زنی کرنے سے اپنی زبان کو روک لے۔اِلا یہ کہ اپنی مقدور بھر سعی کے موافق عمدہ طریق سے کلام کرے۔ابن ابی الدنیا فی الصمت، بروایت هشام بن عروة، معضلاً

ہدایا قبول کرنے کی شرط

۱۰۸۰۔۔۔ ہدایا وعطایا وصول کرتے رہو، جب تک کہ وہ عطایا ہی رہیں، مگر جب وہ دین کے معاملہ میں رشوت بن جائیں تو ہاتھ روک لو۔ اور فقر وفاقہ اس سلسلہ میں رکاوٹ ثابت نہ ہوں۔ آگاہ رہو! کہ عنقریب کتاب اور امام جدا ہوجائیں گے مگر تم کتاب کو نہ چھوڑنا۔ خبردار! عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے، جو اپنے لئے تو بہتر فیصلے کریں گے، مگر دوسروں کے لئے ایسے فیصلے نہ کریں گے، اگر تم ان کی نافرمانی کروگے تو وہ تم کو تہِ تیغ کرڈالیں گے اور اگر تم ان کی اطاعت کروگے تو وہ تم کو گمراہ کرڈالیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا یارسول اللہ پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا: جس طرح عیسیٰ ابن مریم کے اصحاب نے کیا۔۔۔ وہ آریوں سے چیر دیئے گئے اور سولیوں پر لٹکائے گئے۔ اور جان رکھو! اللہ کی اطاعت میں مرجانا، اللہ کی معصیت میں زندگی گزارنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۔۔۔ عطایا وصول کرتے رہو (جب تک کہ وہ عطایا رہیں) مگر جب وہ رشوت بن جائیں تو ترک کردو۔ اور میں تم کو نہ پاؤں کہ فقر وفاقہ تم کو ان کے وصول کرنے پر مجبور کردے۔ خبردار بنی مرجیہ کی چکی چل پڑی ہے۔ اور اسلام کی چکی بھی چل رہی ہے۔ اور یاد رکھو! کتاب اور امام عنقریب جدا جدا ہوجائیں گے، سو تم کتاب اللہ کے ساتھ ہولینا۔۔۔ جہاں بھی وہ جائے۔ اعنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے، اگر تم ان کی اطاعت کروگے تو وہ تم کو گمراہ کرڈالیں گے۔ اور اگر تم ان کی نافرمانی کروگے تو وہ تم کو تہِ تیغ کرڈالیں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا یارسول اللہ پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا: جس طرح عیسیٰ ابن مریم کے اصحاب نے کیا۔۔۔ وہ آریوں سے چیر دیئے گئے اور سولیوں پر لٹکائے گئے (اور جان رکھو!) اللہ کی اطاعت میں مرجانا، اللہ کی معصیت میں زندگی گزارنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

ابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۸۲۔۔۔ تین باتیں سنت کی ہیں: ہر امام کے پیچھے نماز ادا کرنا، تجھ کو نماز کا ثواب ضرور ملے گا، وہ اگر باطل پر ہوگا تو اس کو گناہ ہوگا۔ اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کرنا، تجھ کو جہاد کا ثواب ملے گا، وہ اگر باطل پر ہوگا تو وہ اپنا گناہ خود اٹھائے گا۔ اور ہر توحید پرست پر نمازِ جنازہ ادا کرنا۔۔۔ خواہ وہ خودکشی کا مرتکب کیوں نہ ہو۔ الدار قطنی، الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۸۳۔۔۔ عمل کے بغیر قول کا اعتبار نہیں۔ اور نیت کے بغیر قول کا اعتبار اور نہ ہی عمل کا اعتبار۔ اور احیاء سنت کے بغیر قول عمل اور نیت کسی چیز کا اعتبار نہیں۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۔۔۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا۔۔۔ جب تک کہ اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہوجائیں جو میں لے کر آیا ہوں۔

الحکیم، ابونصر السجزی فی الابانۃ، الخطیب عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

ابونصر فرماتے ہیں حدیث حسن اور غریب ہے۔

۱۰۸۵۔۔۔ جس نے امر خلافت کو میری معصیت کے ساتھ حاصل کیا میں اس کی امیدوں کو خاک میں ملادوں گا اور اور حوادث وخطرات کو اس کے قریب تر کردوں گا۔ تمام، ابن عساکر، بروایت عبداللہ بن بشر المازنی

۱۰۸۶۔۔۔ میری احادیث بعض بعض کو اسی طرح منسوخ کرتی ہیں۔۔۔ جس طرح قرآن بعض بعض کو منسوخ کرتا ہے۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۔۔۔ احمقوں میں احمق ترین اور گمراہی کے گڑھے میں سب سے زیادہ دھنسنے والی وہ قوم ہے جو اپنے نبی کی تعلیمات سے اعراض کرکے دوسرے نبی کی تعلیمات کی خواہشمند ہوجائے۔ اور خود کو دوسری امت میں شامل ہونا پسند کرے۔

الدیلمی بروایت یحیی بن جعدۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸ بنی اسرائیل باہمی نزاع واختلاف کا شکار ہوگئے پھر مسلسل اسی اختلاف وانتشار کی حالت میں تھے کہ آخر انہوں نے اختلاف کو رفع کرنے کے لئے اپنے دو نمائندوں کو حکم وفیصل بنا کر بھیجا۔ مگر وہ دونوں خود بھی گمراہی کا شکار ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہی کے راستے پر لگا دیا۔ اور یقیناً یہ امت بھی عنقریب افتراق وانتشار کا شکار ہو جائے گی۔ اور یہ باہمی اختلاف ونزاع اسی طرح برقرار ہوگا کہ وہ دو فیصل بھیجیں گے لیکن وہ دونوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور اپنے متبعین کو بھی گمراہ کردیں گے۔ بخاری ومسلم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹ بنی اسرائیل نے اپنی طرف سے ایک کتاب لکھ کر توراۃ کو پس پشت ڈال دیا، اور اسی کی اتباع میں لگ گئے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰ جب تم کسی نوجوان کو دیکھو کہ مسلمان کی ہیئت وتہذیب کو اپنائے ہوئے ہے، تنگدستی وفراخی ہر حال میں تو وہ تم میں بہترین انسان ہے۔ اور اگر کسی کو اس حالت میں دیکھو کہ دراز مونچھیں لئے ہوئے کپڑوں کو گھسیٹ رہا ہے۔ پس وہ تم میں بدترین شخص ہے۔

الدیلمی بروایت ابی امامہ

۱۰۹۱ جس بات کے متعلق میں تم کو یہ اطلاع دوں کہ وہ منجانب اللہ ہے تو اس میں شک وتردد کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ البزار بروایت ھرر

۱۰۹۲ سن کر اطاعت کرنے والے فرمانبردار کے خلاف کوئی حجت نہیں اور سن کر نافرمانی کرنے والے عاصی کے حق میں کوئی حجت نہیں۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ

فصل......فی البدع

۱۰۹۳ گھبراہٹ میں مبتلا کر دینے والا امر اور کمر توڑنے والا گراں بار اور ایسا شر جو نہ ختم ہونے والا ہو وہ بدعتوں کا غلبہ وظہور ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت الحکم بن عمیر

۱۰۹۴ حاملین بدعت جہنمی کتے ہیں۔ ابو حاتم الخزاعی فی جزئہ بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵ اہل بدعت شر الخلائق لوگ ہیں۔ الحلیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶ سنت کا کوئی معمولی سا عمل بھی بدعت کے بہت زیادہ عمل سے بدرجہا بہتر ہے۔

الرافعی بروایت ھریرہ. الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اغیار کی سنتوں پر عمل پیرا ہو۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۹۸ کسی قوم نے کوئی بدعت ایجاد نہیں کی مگر اس کے مثل سنت ان سے اٹھالی گئی۔ مسند احمد، بروایت غضیف بن الحارث

۱۰۹۹ جو شخص اس امت میں کوئی نئی چیز جاری کرے گا جس کا پہلے وجود نہ تھا تو اس کا دائمی گناہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتا رہے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۰۰ کسی امت نے اپنے پیغمبر کی وفات کے بعد کوئی اپنے دین میں کوئی بدعت ایجاد نہیں کی مگر وہ اس کے مثل کھو بیٹھی۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، غضیف بن الحارث

۱۱۰۱ جس نے ہمارے اس دین میں کوئی بات پیدا کی جو اس میں داخل نہیں تو وہ بلاشبہ مردود ہے۔

بخاری ومسلم، المسند لأبی یعلی، السنن لأبی داؤد رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۰۲ جس نے کسی بدعتی شخص کی توقیر وعزت کی، یقیناً وہ اسلام کو ڈھانے میں مددگار بنا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عبداللہ بن بشیر

۱۱۰۳...... اللہ نے کسی بدعتی شخص کے عمل کو قبول فرمانے سے انکار فرمادیا ہے...... جب تک کہ وہ اس بدعت سے کنارہ کش نہ ہوجائے۔

ابن ماجه، السنة لابن عاصم، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۱۰۴...... کسی بدعتی سے دنیا کا پاک ہوجانا درحقیقت اسلام کی کھلی فتح ہے۔

الخطیب، الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، السنن لسعید، بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۰۵...... پروردگار عزّ وجلّ نے صاحب بدعت کے لئے توبہ کا دروازہ بند کردیا ہے۔

ابن فیل، الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان، المسند لأبی یعلی، الضیاء بروایت انس رضی الله عنه

بدعتی شخص چونکہ بدعت کو عین دین خیال کرکے انجام دیتا ہے اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ یہی مطلب ہے حدیث بالا کا ورنہ توبہ سے ہر گناہ معاف ہوجاتا ہے۔

۱۱۰۶...... اسلام اولاً پھلتا پھولتا جائے گا۔ پھر اس کی ترویج میں وقفہ آجائے گا...... سو یاد رکھو! اس عرصہ میں جو بدعت وغلو کی طرف مائل ہوئے وہی درحقیقت جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما، عائشه رضی الله عنها

۱۱۰۷...... جب بھی اہل بدعت غلبہ پائیں گے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کی زبان سے بھی ان پر حجت تام فرمادیں گے۔

حاکم فی التاریخ، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۱۰۸...... اللہ تعالیٰ کسی بدعتی شخص کی نہ نماز قبول فرماتے، نہ روزہ، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، اور نہ ہی کوئی فرض...... حتیٰ کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے، جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال دیا جاتا ہے۔ ابن ماجه، بروایت حذیفه رضی الله عنه

۱۱۰۹...... جس نے ہمارے دین کے علاوہ کوئی بدعت رائج کی وہ بالکل مردود ہے۔ السنن لأبی داؤد، بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۱۱۰...... جس داعی نے کسی کو کسی چیز کی دعوت دی تو وہ داعی روزِ قیامت اس چیز کے ساتھ کھڑا ہوگا اور وہ اس کے ساتھ اس طرح لازم ہوگی کہ اس سے جدا نہ ہوسکے گی۔ خواہ کسی نے کسی کو دعوت دی ہو۔ التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، الدارمی، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت انس رضی الله عنه. ابن ماجه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۱۱...... اسلام میں جبر و اکراہ اور تعذیب رسانی نہیں اور نہ آبادیوں سے دور جانے کا حکم اور نہ دنیا سے کنارہ کشی اور رہبانیت کا حکم ہے۔

شعب الإیمان، بروایت طاوس. مرسلاً

حدیث میں خزام، زمام، سیاحۃ اور تبتّل کے الفاظ آئے ہیں، خزام اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالنے کو کہتے ہیں، جس کو محاورۃً اردو کے مطابق ''ناک میں نتھ ڈال دی'' بھی کہتے ہیں۔ یعنی اس کو مجبور و بے بس کردیا۔ اور زمام کا بھی یہی مطلب ہے اور اس کا معنی لگام وعنان ڈالنا۔ دونوں کا مقصود ایک ہی ہے۔ سیاحۃ سے یہاں مقصود آبادیوں سے دور چلے جانا اور تجرد کی زندگی اپنانا ہے۔ تبتّل کا بھی یہی مطلب ہے۔

بدعت و تشیع...... الاکمال

۱۱۱۲...... اتباع کرتے رہو...... اور کسی نئی بدعت میں نہ پڑو بے شک یہ دین تمہارے لئے کافی ووافی ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۱۱۳...... بدعات سے کلیۃً اجتناب کرو۔ یقیناً ہر بدعت صریح گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

ابن عساکر بروایت رجل

۱۱۱۴...... جب کوئی شخص بدعت کو اپنا شیوہ بنالیتا ہے، تو شیطان اس سے کنارہ کش ہوجاتا ہے۔ اور وہ عبادت میں منہمک ہوجاتا ہے۔ اور شیطان اس پر خشوع وخضوع اور خشیت طاری کردیتا ہے۔ ابو نصر بروایت انس رضی الله عنه

درحقیقت کسی صاحب بدعت شخص کے قعرِ مذلت وگمراہی میں پڑنے کے لئے شیطان کا یہ کامیاب ترین حربہ ہے۔ بدعتی شخص اپنی ان کیفیات باطنیہ کو دیکھ کر اپنے حق ہونے کا پختہ یقین کر لیتا ہے۔ اور پھر اسے توبہ کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کا کوئی عمل ہی قبول نہیں فرماتے۔ اس طرح گمراہی کا یہ جال اپنی گرفت کو بدعتی شخص کے گرد سخت کرتا جاتا ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

۱۱۱۵......اللہ تعالیٰ کسی بدعتی شخص کا نہ روزہ قبول فرماتے، نہ نماز، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، اور نہ ہی کوئی فرض...... حتیٰ کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے، جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال دیا جاتا ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶......اللہ تعالیٰ نے توبہ کو بدعتی سے پردہ میں مستور فرما دیا ہے۔ شعب الإیمان

اور ایک روایت میں احتجب کے بجائے حجب کا لفظ آیا ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

اور ایک روایت میں احتجر کا لفظ آیا ہے۔ جس کے مطابق معنی یہ ہے: پروردگار عز وجل نے صاحب بدعت کے لئے توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ ابن قیل فی جزئہ، شعب الإیمان، الإبانہ، کر، ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷......جو بدعت پر عمل پیرا ہوتا ہے شیطان اس کی عبادتوں میں رخنہ ڈالنے سے پہلوتہی کر لیتا ہے۔ اور اس پر خشوع وخضوع اور خشیت طاری کر دیتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸......جس نے میری امت کو دھوکہ میں مبتلا کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ دھوکہ دہی کیا؟ فرمایا: ان کے لئے کوئی بدعت ایجاد کرے اور پھر وہ لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

الدارقطنی فی الافراد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹......کسی سنت کا رواج اس وقت تک ختم نہیں ہوتا جب تک کہ اسی کے مثل کسی بدعت کی نحوست طاری نہ ہو جائے...... حتیٰ کہ سنت معدوم ہو جاتی ہے اور بدعت کا دور دورہ ہو جاتا ہے، اور پھر سنت سے بے بہرہ شخص بدعت ہی کو عین دین سمجھ کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ سو جان لو! جس نے میری کسی مردہ و معدوم سنت کو زندہ کیا تو اس کو اس کا بھی اجر ملے گا اور جو بھی آئندہ اس سنت پر عمل پیرا ہوتے رہیں گے...... سب کا ثواب اس کو ملے گا۔ اور عمل کرنے والوں کے ثواب سے بھی کچھ کمی نہ کی جائے گی۔ اور جس نے کسی بدعت کو رواج دیا اس کا وبال تو اس پر ہوگا ہی بلکہ آئندہ جو بھی اس پر عمل کرتے رہیں گے سب کے گناہوں کا وبال اور مصیبت بھی اس پر پڑے گی، لیکن ان عمل کرنے والوں سے بھی کسی گناہ کو کم نہ کیا جائے گا۔ ابن الجوزی فی الواهیات بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

بدعتی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

۱۱۲۰......جس نے کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی یا اپنے کو کسی غیر باپ کی طرف منسوب کیا یا کسی غلام نے اپنے کو کسی غیر مولی کی طرف منسوب کیا تو اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام فرشتوں کی لعنت ہے۔ روز قیامت اللہ اس کا کوئی فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۱۲۱......جس نے اس امت میں کوئی بدعت پیدا کی وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ اس کا وبال اس کو نہ پہنچ جائے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المتفق والمفترق للخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۱۲۲......جس نے بالشت بھر بھی جماعتِ مسلمین کی مخالفت کی، اس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے نکال پھینکا۔

المستدرک للحاکم، بروایت ابی ذرّ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳......جو کسی بدعتی شخص کی تعظیم کے لئے قدم بھرتا ہے وہ یقیناً عمارتِ اسلام کو مسمار کرنے کا مددگار بنتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴.....ایک قوم آئے گی جو سنت نبی کو نیست ونابود کردے گی اور دین میں انتہائی غلو بازی سے کام لے گی۔اس پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، فرشتوں اور جمیع مسلمانان کی لعنت ہے۔الدیلمی بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۲۵.....اہل بدعت لوگ جہنمی کتے ہیں۔الدار قطنی فی الافراد بروایت ابی امامه رضی الله عنه

۱۱۲۶.....اہل بدعت شریر ترین مخلوق ہیں۔الحلیه، ابن عساکر، بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۲۷.....تو اور تیری جماعت جنت میں جائے گی اور عن قریب ایک قوم آئے گی جس کا لقب رافضی ہوگا جب تمہارا ان سے مقابلہ ہو تو ان کو قتل کرو کیونکہ وہ مشرکین ہیں۔الحلیه، بروایت علی رضی الله عنه

الصارم المسلول علی شاتم الرسول ج ۳ ص ۱۰۹۸-۷-۶ پر اس مضمون کی کئی احادیث ذکر کی گئی ہیں اور ان میں رافضیہ فرقہ سے متعلق مزید وضاحت مذکور ہے۔منجملہ یہ بھی ہے کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کریں گے۔

۱۱۲۸.....آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جن کا نام رافضی پڑ جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ بیٹھیں گے۔اور اسلام کو پھینک دیں گے۔سو ان سے قتال کرو، وہ مشرک ہیں۔عبدبن حمید، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۱۱۲۹.....تمہارا کیا خیال ہے ایسی قوم کے بارے میں جن کے قائدین وپیشوا تو جنت میں جائیں گے مگر ان کے متبعین وپیروکار جہنم واصل ہوں گے.....صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا: خواہ وہ متبعین اپنے پیشواؤں کا سا عمل کریں؟ فرمایا: خواہ وہ اپنے پیشواؤں کا سا عمل کریں۔یہ پیشوا خدا کے فیصلہ کے مطابق جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کے متبعین نئی نئی باتیں ایجاد کرنے کی بدولت جہنم جائیں گے۔

سمویه بروایت جندب البجلی رضی الله عنه

الباب الثالث.....تتمہ کتاب الایمان

کتاب الایمان کا تتمہ چھ فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول.....صفات کے بیان میں

۱۱۳۰.....اللہ کا دایاں دست مبارک خیرات سے پُر ہے۔اس کو کوئی خرچ کم نہیں کرسکتا۔دن رات وہ بہتا ہے۔کیا تم سوچ سکتے ہو کہ جب سے اللہ نے ارض وسماوات کو پیدا کیا کس قدر خرچ کرچکا ہے؟ لیکن اب تک اس کے خزانہ یمین میں کوئی سر مو بھی کمی نہیں آئی۔اس کا عرش پانی پر ہے۔اور اس کے دوسرے دست مبارک میں میزان ہے، جس کو بالا وپست کرتا رہتا ہے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۳۱.....اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔اس کو خرچ کرنے سے ذرہ بھر کمی واقع نہیں ہوتی۔وہ دن رات بہتا ہے۔کیا خیال ہے کہ جب سے اللہ نے ارض وسماوات کو پیدا کیا کس قدر خرچ کرچکا ہے؟ لیکن اب تک اس کے خزانہ یمین میں کوئی سر مو بھی کمی نہیں ہوئی۔اس کا عرش پانی پر ہے۔اور اس کے دوسرے دستِ مبارک میں میزان ہے، جس کو پست وبالا کرتا رہتا ہے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۱۳۲.....تف ہو تجھ پر! اگر اللہ نہ چاہے تو اس کے آگے کسی کی سفارش نہیں چل سکتی۔اللہ تو اس سے بہت عظیم ہے۔افسوس! تجھے کیا علم! کہ اللہ کیسی عظیم ہستی ہے؟ اللہ عرش پر ہے، اور وہ عرش آسمانوں پر ہے۔اور اس کی زمین قبہ کی مانند ہے۔اور وہ عرش، خدائی جبروت وسطوت کی وجہ یوں چرچراتا ہے، جس طرح کجاوہ سوار کی وجہ سے چرچراتا ہے۔السنن لأبی داؤد بروایت جبیر بن مطعم

۱۱۳۳..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: جس نے ایک نیکی انجام دی اس کے لئے اس کا دس مثل ہے۔ یا میں اس میں بھی اضافہ کرسکتا ہوں۔ اور جس سے کوئی لغزش سرزد ہوگئی تو اس کی سزا اسی کے مثل ہے، بلکہ عین ممکن ہے کہ میں اس کو بھی بخش دوں۔ اور جس نے زمین کی وسعتوں بھر گناہ کئے پھر مجھ سے اس حال میں آملا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا تو میں اس کے لئے اسی قدر مغفرت عطا کروں گا۔ اور جو بالشت بھر بھی میرے قریب آیا میں ہاتھ بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور جو ہاتھ بھر مجھ سے قریب ہوا میں باع بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور جو میری طرف چل کر آیا میں اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔ مسند احمد، ابن ماجه، الصحیح لمسلم، بروایت ابی ذرّ رضی اللہ عنه

۱۱۳۴..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔ اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اور اگر تو میری طرف چل کر آئے میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه، بروایت انس رضی اللہ عنه

۱۱۳۵..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ کسی مجلس میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف سبقت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه، ابن ماجه، بروایت هریره

اللہ تعالیٰ بندہ کی توجہ سے خوش ہوتا ہے

۱۱۳۶..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور اللہ اپنے بندے کی توبہ سے بے انتہاء خوش ہوتا ہے تمہارے اس شخص سے بھی زیادہ جو کسی بیابان جنگل میں اپنی گمشدہ سواری کو پالے۔ اور جو بالشت بھر بھی میرے قریب آیا میں ہاتھ بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور جو ہاتھ بھر مجھ سے قریب ہوا میں باع بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور اگر میری طرف چل کر آیا میں اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔ الصحیح لمسلم، بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۱۳۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف سبقت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه، بروایت انس رضی اللہ عنه وبروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه. الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، بروایت سلمان

۱۱۳۸..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے بندے میرے اٹھ کھڑا ہوجا میں تیری طرف چل کر آؤں گا میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

مسند احمد، بروایت رجل

۱۱۳۹..... اللہ عزوجل سوتے ہیں اور نہ سونا ان کو زیب دیتا ہے۔ ترازو کو پست وبالا کرتے رہتے ہیں۔ دن سے قبل ہی رات کے اعمال اس کی بارگاہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور رات سے قبل دن کے اعمال پہنچ جاتے ہیں۔ اس کا پردہ نور ہے، اگر وہ اپنے پردے کو منکشف فرمادے تو اس کے چہرے کی کرنیں ہر اس چیز کو جلا کر بھسم کردے جہاں تک باری تعالیٰ کی نظر جائے۔

الصحیح لمسلم، ابن ماجه، بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۱۴۰۔۔۔۔۔ جب تمہاری اپنے کسی بھائی سے لڑائی ہو جائے تو اس کو چہرے پر مارنے سے حتی الوسع احتراز کرے۔

مسنداحمد، بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۴۱۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر نہ مارے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۲۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر مارنے سے احتراز کرے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

عبد بن حمید بروایت ابی سعید

۱۱۴۳۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر مارنے سے احتراز کرے، کیونکہ انسان کی صورت رحمن کی صورت پر پیدا کی گئی ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۴۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر مارنے سے احتراز کرے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، عبدبن حمید، المسندلأبی یعلی، الدارقطنی فی الافراد۔السنن لسعید، بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۴۵۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے اور نہ کسی کو یوں بددعا دے کہ اللہ تیرے چہرے کو برا کرے، یا تیرے جیسے چہروں کا برا کرے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، الدار قطنی فی الصفات، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ ابن عساکر بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۶۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے کیونکہ انسان کی صورت رحمن کی صورت پر پیدا کی گئی ہے۔

الدارقطنی فی الصفات بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۷۔۔۔۔۔ جب تم کسی کو زدوکوب کرو تو چہرے کو بچاؤ کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔المصنف لعبدالرزاق، بروایت قتادہ مرسلا

۱۱۴۸۔۔۔۔۔ کسی کی شکل وصورت کو برا بھلا مت کہو۔ کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ اوردوسری روایت کے مطابق رحمن کی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۴۹۔۔۔۔۔ کسی کی صورت کو برا بھلا مت کہو۔ کیونکہ ابن آدم رحمن کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، کرر، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۵۰۔۔۔۔۔ کوئی تم میں اپنے کسی بھائی کو یوں ہرگز بددعا نہ دے کہ اللہ تیرے چہرے کو برا کرے، یا تیرے جیسے چہروں کا برا کرے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ۔الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۵۱۔۔۔۔۔ میں نے اپنے پروردگار کو سب سے اچھی صورت میں دیکھا: تو مجھے پروردگا نے فرمایا: اے محمد! کیا جانتا ہے کہ ملا اعلی کے فرشتے کس بات میں بحث ومباحثہ کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: پروردگار! کفارات کے بارے میں۔ فرمایا کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: کراہت وتنگی کے باوجود وضوء کو کامل طریقہ سے ادا کرنا۔ نماز کی طرف قدموں کا اٹھانا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عبیداللہ بن ابی رافع بروایت ابیہ

۱۱۵۲۔۔۔۔۔ میں نے اپنے رب کو ایک نوجوان کی صورت میں دیکھا، جس کے بال کانوں کی لوتک آئے ہوئے تھے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابوزرعہ سے منقول ہے کہ یہ حدیث صحیح وثابت ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ خواب پر محمول ہے۔ اسی طرح آنے والی اس

قسم کی تمام احادیث خواب پر محمول ہیں۔

۱۱۵۳..... میں نے اپنے ربّ کو ایک نوجوان کی صورت میں دیکھا، جس کے بال طویل وشاداب تھے۔ سونے کے دو جوتے پہنے ہوئے تھا اور چہرے پر بھی سونے کی چادر تھی۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ فی السنة بروایت ام الطفیل

۱۱۵۴ میں نے اپنے پروردگار کو ایک نوجوان کی صورت میں فردوس کے حظیرة القدس یعنی جنت میں دیکھا، اس پر ایک ایسا منور تاج تھا جو نظروں کو خیرہ کئے دے رہا تھا۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ فی السنة بروایت معاذ بن عفراء

اللہ کے کسی ولی کو ایذا مت دو

۱۱۵۵..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی اس نے مجھے جنگ کے لئے دعوت مبارزت دیدی۔ اے ابن آدم میرے پاس جو ہے وہ اس وقت تک تجھے نہیں مل سکتا جب تک کہ میرے فرض کردہ اوامر کو ادانہ کرلے۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی نگاہ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے۔ پس جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔ اور جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھ سے مدد کا طلب گار ہوتا ہے تو میں اس کی مدد کرتا ہوں۔ اور میرے نزدیک بندے کی محبوب ترین عبادت ہردم میرا خیال رکھنا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الحلیہ، فی الطب، بروایت ابی امامہ

۱۱۵۶..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے کسی ولی کو خوف زدہ کیا اس نے مجھے کھلے عام جنگ کی دعوت دی۔ اور کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل نہیں کرسکتا۔ اور بندہ مسلسل نفلی عبادات میں مشغول رہتا ہے تو وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔ اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اس کے لئے میں کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہوں اور اس کا حمایتی و مددگار بن جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔ اور مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔ اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آپہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔ اور اس کے سوا چارہ کار نہیں۔ اور بعض میرے بندے اپنے لئے کسی عبادت کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں مگر میں اس بات کے پیش نظر اس دروازے کو اس پر بند رکھتا ہوں کہ کہیں وہ عجب میں مبتلا نہ ہوجائے۔ اور یہ اس کے لئے تباہی کا پیش خیمہ بن جائے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو غنی و مالداری کے سوا کوئی چیز راس نہیں آتی۔ اگر میں ان کو فقر میں مبتلا کردوں تو وہ ان کو فتنہ و فساد کا شکار کردے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو فقر ہی درست رکھتا ہے اگر میں ان کو غنی و مالداری بخش دوں تو یہی ان کی تباہی کا ذریعہ بن جائے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کے لئے صحت و تندرستی خیر کا باعث بنتی ہے، اگر میں ان کو بیماری میں مبتلا کردوں تو یہ بیماری ان کو خراب کردے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کو بیماری ہی مناسب رہتی ہے۔ اگر میں ان کو صحت و تندرستی عنایت کردوں تو وہ فساد و خرابی کا شکار ہوجائیں۔ میں اپنے بندوں کے دلوں کا بھید جانتے ہوئے ان کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں میں علیم و خبیر ذات ہوں۔ ابن عساکر

اس میں ایک راوی حسن بن یحیی الخشنی۔ یہ راوی کمزور ہے۔ الحسن بن یحیی الخشنی واہ، المقتنی فی سرد الکنی ج ۱ / ص ۳۷۸

۱۱۵۷ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے ولی کو ایذاء دی اس نے مجھ سے جنگ مول لے لی۔ اور کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل نہیں کرسکتا۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ پھر میں اس کی نگاہ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے۔ اور اس

کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔اور مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آ پہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔ مسند احمد، الحکیم المسند لأبی یعلی، الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، ابو نعیم فی الطب، السنن للبیهقی رحمة الله علیه فی الزهد، ابن عساکر بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۱۵۸..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل نہیں کرسکتا۔اور بندہ مسلسل نفلی عبادات میں مشغول رہتا ہے تو تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ پھر میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے۔

اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور اگر مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔

ابن السنی فی الطب، بروایت سمویه

۱۱۵۹..... اللہ عزوجل فرماتے ہیں: کوئی بندہ میرا تقرب اس سے بڑھ کر حاصل نہیں کرسکتا کہ وہ ان فرائض کی ادائیگی کرے جو میں نے اس پر فرض کردیئے ہیں۔الخطیب ابن عساکر بروایت علی رضی الله عنه

۱۱۶۰..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کردیا۔اور میں اپنے اولیاء کی نصرت میں سب سے زیادہ سرعت سے کام لیتا ہوں۔اور ان کے لئے اس حملہ آور شیر کی طرح غضب ناک ہوتا ہوں۔اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آ پہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔اور اس کے سوا چارہ کار نہیں۔اور کسی بندے نے دنیا کی بے رغبتی سے بڑھ کر میری عبادت نہیں کی۔اور نہ کسی بندہ نے میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل کیا۔اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے، حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اس کے لئے میں کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہوں اور اس کا حمایتی و مددگار بن جاتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔اور بعض میرے بندے اپنے لئے کسی عبادت کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں مگر میں اس بات کے پیش نظر اس دروازے کو اس پر بند رکھتا ہوں کہ کہیں وہ عجب میں مبتلا نہ ہوجائے۔اور یہ اس کے لئے تباہی کا پیش خیمہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو غنی و مالداری کے سوا کوئی چیز راس نہیں آتی۔اگر میں ان کو فقر میں مبتلا کردوں تو وہ ان کو فتنہ و فساد کا شکار کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو فقر ہی درست رکھتا ہے اگر میں ان کو غنی و مالداری بخش دوں تو یہی ان کی تباہی کا ذریعہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کے لئے صحت و تندرستی خیر کا باعث بنتی ہے، اگر میں ان کو بیماری میں مبتلا کردوں تو یہ بیماری ان کو خراب کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کو بیماری ہی مناسب رہتی ہے۔اگر میں ان کو صحت و تندرستی عنایت کردوں تو وہ فساد و خرابی کا شکار ہوجائیں۔ میں اپنے بندوں کے دلوں کا بھید جانتے ہوئے ان کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں میں علیم و خبیر ذات ہوں۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاولیاء الحکیم وابن مردویه الحلیه فی الاسماء، ابن عساکر بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۶۱..... اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت مول لی اس نے مجھے محاربت کی دعوت دیدی اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آ پہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔اور بسا اوقات میرا دوست مؤمن مجھ سے غنیٰ کا سوال کرتا ہے، لیکن میں اس کو فقر و فاقہ میں رکھتا ہوں۔اگر میں اس کو غنیٰ و تونگری عطا کردوں تو یہ اس کے لئے انتہائی برا ثابت ہو۔اور بسا اوقات میرا مؤمن دوست مجھ سے فقر و فاقہ کا متمنی ہوتا ہے، لیکن میں اس کو فراخی و کشادگی سے نہیں نکالتا۔اور اگر میں اس کو فقر و فاقہ کی مصیبت چکھادوں تو یہ اس کے لئے مصیبت و فتنہ کا باعث بن جائے۔

اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میرے عالی شان کی قسم! میرے حسن جمال جہاں آراء کی قسم! اور میرے بلند مرتبہ کی قسم! میرا جو بندہ میری خواہش وچاہت کے آگے اپنی خواہشات کی بھینٹ چڑھاتا ہے، اوران کوقربان کرتا ہے..... تو میں اس کی موت کاوقت اس کی نگاہوں میں پہلے سے پھیر دیتا ہوں۔ اورارض وسماوات کواس کے لئے رزق رسانی پر مأمور کردیتا ہوں۔ اور ہر تاجر کی تجارت سے بڑھ کر میں اس کا ضامن وکفیل بن جاتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنها

۱۱۶۲..... تمام آسمان وزمین اللہ کی مٹھی میں ہیں۔ الدیلمی بروایت ابی امامه رضی الله عنه

۱۱۶۳..... اللہ کا دایاں دستِ مبارک خیر سے پُر ہے۔ اس کو کوئی خرچ کم نہیں کرسکتا۔ دن رات وہ بہتا ہے۔ کیا تم سوچ سکتے ہو کہ جب سے اللہ نے ارض وسماوات کو پیدا کیا کس قدر خرچ کرچکا ہے؟ لیکن اب تک اس کے خزانہ یمین میں کوئی سرمو بھی کمی نہیں آئی۔ اس کا عرش پانی پر ہے۔ اوراس کے دوسرے دستِ مبارک میں میزان ہے، جس کو پست وبالا کرتا رہتا ہے۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۱۶۴..... بے شک تمام بنی آدم کے قلوب ایک قلب کی مانند اللہ کی دوانگلیوں کے درمیان ہیں، جس طرح چاہے الٹتا ہے۔

المستدرک للحاکم، بروایت جابر رضی الله عنه

۱۱۶۵..... بے شک تمام بنی آدم کے قلوب ایک قلب کی مانند اللہ کی دوانگلیوں کے درمیان ہیں، جب چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے ان کو دیکھ لیتا ہے۔ ابن جریر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۶۶..... ہر آدمی کا دل رحمن کی دوانگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ چاہے تو اس کو کج رو کردے، اور چاہے تو سیدھا مستقیم رکھے۔ اور ہر دن میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے، اقوام کو رفعت عطا کرتا ہے اور دوسری بعض کو پستی میں دھکیلتا رہتا ہے۔ اور قیامت تک یہی معاملہ جاری وساری ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت نعیم بن همار

۱۱۶۷..... اے ام سلمہ! کوئی ایسا آدمی نہیں ہے مگر اس کا دل اللہ تعالیٰ کی دوانگلیوں کے درمیان ہے، وہ اپنی مشیت سے اس کو مستقیم رکھے یا کج رو کردے۔ الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت ام سلمه رضی الله عنها

۱۱۶۸..... کوئی ایسا دل نہیں ہے جو رحمن کی دوانگلیوں کے درمیان معلق نہ ہو، وہ اپنی مشیت سے اس کو مستقیم رکھے یا کج رو کردے۔ اور میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہے، اس کو قیامت تک اوپر نیچے کرتا رہے گا۔ ابن جریر، الدیلمی، بروایت سمرةبن فاتک الأسدی

۱۱۶۹..... تمام میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہیں۔ وہ کسی قوم کو بلند کرتا ہے تو کسی کو پستی کا شکار کرتا ہے۔ اور بنی آدم کا دل پروردگار عزوجل کی انگلیوں میں سے دوانگلیوں کے درمیان ہے۔ جب چاہے ٹیڑھا کردے اور جب چاہے سیدھا کردے۔

ابن قانع، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن منده فی غرائب شعبة الدیلمی، ابن عساکر بروایت سبرة وقیل سمرة بن فاتک اخی خریم بن فاتک المستدرک للحاکم، بروایت النواس بن سمعان

۱۱۷۱..... مسلسل جہنم میں ڈالا جاتا رہے گا اور مسلسل پکارتی رہے گی هل من مزید حتیٰ کہ رب العزت اپنا قدم مبارک اس میں رکھ دیں گے تو جہنم کے بعض حصے بعض حصوں میں گھس جائیں گے۔ اور جہنم چیخ اٹھے گی تیری عزت کی قسم! تیرے کرم کی قسم! بس! بس! اور جنت میں آخر تک فراخی وکشادگی باقی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک جنت کو پُر فرمانے کے لئے دوسری مخلوق پیدا فرمائیں گے۔ اوران کو جنت کے باقی بچ جانے والے حصوں میں سکونت عطا فرمائیں گے۔ مسند احمد، عبدبن حمید، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، حسن غریب، النسائی، ابوعوانه، الصحیح لابن حبان، بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۷۲..... جہنم آخر تک زیادتی کی طلب گار رہے گی حتیٰ کہ جبار الٰہی اس میں اپنا قدم رکھ دیں گے، تو اس کے حصے ایک دوسرے میں اٹ جائیں گے۔ اور جہنم قط! قط! بس! بس! پکار اٹھے گی۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۷۳..... مسلسل جہنم میں ڈالا جاتا رہے گا اور مسلسل پکارتی رہے گی هل من مزید حتیٰ کہ رب العزت اپنا قدم مبارک اس میں رکھ دیں گے اور وہ بس! بس! پکار اٹھے گی۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۷۴... جہنم میں مسلسل اس کے اہل کوڈالا جاتا رہے گا... اور وہ ھل من مزید کی صدا بلند کرتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آ کیں گے اور اپنا قدم مبارک اس میں رکھ دیں گے اور وہ بس! بس! پکار اٹھے گی۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۷۵ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے بندے میرے اٹھ کھڑا ہو! میں تیری طرف چل کر آؤں گا میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

مسند احمد۔ بروایت رجل

اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی فضیلت

۱۱۷۶... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔ اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اور اگر تو میری طرف چل کر آئے میں تیری کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔

مسند احمد، عبد بن حمید بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۷۷ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔ اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اور اگر تو میری طرف چل کر آئے میں تیری کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔

مسند احمد، عبد بن حمید بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸... تمہارے پروردگار عز وجل نے فرمایا ہے: نیکی کی جزاء دس گناہ ہوگی اور بدی کی سزا ایک گناہ ہی رہے گی۔ بلکہ ممکن ہے کہ میں اس کو بھی معاف فرما دوں۔ اور جو زمین بھر گناہوں کے ساتھ مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ رکھتا ہو تو میں بھی اس سے زمین بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ جس نے نیکی کا فقط ارادہ ہی کیا اور اس کو انجام نہ دیا اس کے لئے بھی نیکی لکھ دی جائے گی۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور اس کا مرتکب نہ ہوا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جو میرے بالشت بھر قریب آئے گا تو میں ہاتھ بقدر اس کی طرف بڑھوں گا اور اگر کوئی ہاتھ بقدر میری طرف آئے گا تو میں ایک گز اس کے قریب آؤں گا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹ جو بندہ اللہ کی طرف ایک بالشت سبقت کرے گا اللہ اس کی طرف ایک ہاتھ سبقت فرمائیں گے۔ اور جو اللہ کی طرف ایک ہاتھ بڑھے گا اللہ اس کی طرف ایک گز بڑھیں گے۔ اور جو اللہ کی طرف چلتے ہوئے متوجہ ہوگا اللہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے متوجہ ہوں گے۔ اور اللہ بزرگ و برتر ہیں۔ اور اللہ بزرگ و برتر ہیں۔ ابن ابی خیثمہ، البغوی، ابن السکن، ابونعیم فی المعرفۃ بروایت ابی زیاد الغفاری وم اللہ غیرہ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابونعیم، الحسن بن سفیان بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۰ جو بندہ اللہ کی طرف ایک بالشت سبقت کرے گا اللہ اس کی طرف ایک ہاتھ سبقت فرمائیں گے۔ اور جو اللہ کی طرف ایک ہاتھ بڑھے گا اللہ اس کی طرف ایک گز بڑھیں گے۔ اور جو اس کی طرف چل کر آئے گا وہ اس کی طرف دوڑ کر آئے گا۔

مسند احمد، بروایت ابی سعید

۱۱۸۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔ اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اور اگر تو میری طرف چل کر آئے میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

ابن شاھین فی الترغیب بروایت ابن عباس

اس میں معمر بن زائدۃ ایک راوی ہیں جن کی حدیث کا متابع نہیں ہے۔

۱۱۸۲..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف سبقت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

طبرانی، مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، بروایت قتادہ الصحیح للبخاری رحمة الله علیه عن النیمی عن انس عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۸۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم میری طرف اٹھ کھڑا ہو! میں تیری طرف چل کر آؤں گا میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا، اے ابن آدم! اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے گا تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں گا۔ اور اگر تو اپنے دل میں کسی نیکی کو پیدا کرے گا خواہ اسے انجام نہ دیا ہوگا تو میں اس کی نیکی لکھ دوں گا۔ اور اگر تو اس پر عمل کرلے گا تو اس کا دس گناہ اجر لکھ دوں گا۔ اور اگر تو کسی بدی کا خیال دل میں کرے گا لیکن میرا خوف تجھے ارتکاب سے رکاوٹ بن جائے گا تو اس کا کوئی گناہ نہ لکھوں گا۔ اور اگر وہ گناہ سرزد ہو ہی گیا تو اس کو ایک گناہ ہی لکھوں گا۔

المستدرک للحاکم، ابن النجار بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۱۱۸۴..... اللہ عزوجل بندوں کے ہجوم یاس وقنوط اور ان کی طرف بڑھتی ہوئی اپنی رحمت کا موازنہ کرتے ہوئے بندوں پر تعجب فرماتے ہیں۔

الخطیب بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۱۸۵..... وہ سفید بادلوں میں تھا۔ ان بادلوں کے نیچے ہوا تھی پھر پروردگار نے اپنا عرش پانی پر پیدا فرمایا۔

ابن جریر، ابوالشیخ فی العظمة، بروایت ابی رزین

صحابی فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ آسمان وزمین کی پیدائش سے قبل ہمارا پروردگار کہاں تھا؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

اللہ عزوجلّ کی ذات سے متعلق گفتگو کی ممانعت.....الاکمال

۱۱۸۶..... قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ لوگ اپنے رب کے متعلق بحث ومباحثہ میں مشغول نہ ہوجائیں۔

ابونصر والدیلمی بروایت ابو هریرة رضی الله عنه

۱۱۸۷..... قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ خدا کے بارے میں بحث آرائی کرتے ہوئے لوگ علی العلان خدا کا انکار نہ کرنے لگ جائیں۔ المستدرک للحاکم فی تاریخه، الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه. بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۸۸..... عنقریب لوگوں کے قلوب شر سے پُر ہوجائیں گے..... حتیٰ کہ شر لوگوں کے درمیان ہر طرف پھوٹ پڑے گا، ہر ہر دل میں جگہ بنالے گا۔ لوگ ہر ہر چیز کے متعلق بحث وتمحیص میں مبتلا ہوجائیں گے..... حتیٰ کہ کہیں گے اگر تمام اشیاء سے قبل اللہ تھا تو اللہ سے قبل کیا تھا؟ پس جب تم کو یہ کہیں تو تم کہنا ہر چیز سے قبل اللہ تھا اور اللہ سے قبل کچھ نہ تھا۔ اور وہی تمام چیزوں کے آخر میں بھی ہے۔ اس کے بعد کچھ نہیں۔ اور وہ ہر چیز پر غالب وبالا ہے۔ اس سے اوپر کچھ نہیں۔ اور وہی باطن بھی ہے اس سے ورے اور رازکی شی کچھ نہیں۔ اور ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ پس اگر پھر بھی وہ لوگ اس بارے میں سوال آرائی کریں تو ان کے چہروں کی طرف تھوک دو۔ اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو ان کو تہ تیغ کرڈالو۔

الدیلمی بروایت ابی سعید رضی الله عنه

فصلِ ثانی......اسلام کی قلت وغربت کے بارے میں

۱۱۸۹ ......اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بکھر جائے گا۔مسند احمد، بروایت فیروز الدیلمی

۱۱۹۰ اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بکھر جائے گا۔ جب بھی کوئی حلقہ اسلام ٹوٹے گا تو لوگ اس کے ساتھ والے حکم کو تھام لیں گے۔اور سب سے پہلے اسلام کے مطابق فیصلہ کرنا چھوڑ دیا جائے گا اور سب سے آخر میں نماز کو ترک کر دیا جائے گا۔

مسند احمد، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابی امامه رضی الله عنه

۱۱۹۱ ......اسلام اونٹ کے بچہ کی مانند نوخیزی و کس مپرسی کے عالم میں اٹھا۔پھر اس کے سامنے کے ثنائی دانت نکلے۔پھر برابر کے رباعی دانت نکلے۔پھر رباعی کے بعد والے دانت نکلے۔پھر اسلام اپنے عنفوانِ شباب کے آخری مرحلہ پر آیا اور اس کے پچھلی والے دانت بھی نکل آئے۔مسند احمد، بروایت رجل اس روایت کے راوی غالباً حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ہیں۔اور روایت میں اسلام کو ایک اونٹ کے بچے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس کی ارتقائی منازل کو بیان کیا گیا ہے۔آخری مرحلہ بزول کا فرمایا حالتِ بزول میں اونٹ آٹھویں سال میں داخل ہوجاتا ہے اور یہ اس کی قوت کا انتہائی زمانہ ہوتا ہے۔اسی وجہ سے دوسرے مقام پر اس روایت کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بزول کے بعد سوائے نقصان وتنزلی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔یعنی عنقریب اسلام اس حالت میں پہنچ کر حاملینِ اسلام کی زبوں حالی کی وجہ سے اپنا عروج واقبال کھو بیٹھے گا۔

۱۱۹۲......اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا،سو خوشخبری ہو! غرباء کے لئے۔

الصحیح لمسلم، ابن ماجه، بروایت ابو هریره رضی الله عنه.النسائی، ابن ماجه، بروایت ابن مسعود، ابن ماجه بروایت انس رضی الله عنه.الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت سلمان وسهل بن سعد وابن عباس رضی الله عنهما

حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حاملین اسلام فقط غرباء رہ جائیں گے بلکہ غربت اجنبیت کے معنی میں ہے یعنی اسلام اور اس کے احکام کو نامانوس اور تعجب کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا کہ یہ پرانے وقتوں کی دقیانوسیت کہاں سے آگئی۔

۱۱۹۳ ......اسلام غربت واجنبیت کے ساتھ شروع ہوا اور عنقریب اسی طرح اجنبیت کی حالت میں لوٹ جائے گا۔اور صرف مسجدوں کی حدود تک اس طرح منحصر ہوکر رہ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ کر چلا جاتا ہے۔الصحیح لمسلم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۱۹۴ ......بے شک دین سرزمین حجاز کی طرف یوں سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ کر چلا آتا ہے۔اور دین ارضِ حجاز کو قلعہ بنا کر اس میں یوں جگہ پکڑ لے گا جس طرح اپنے ریوڑ سے بچھڑی ہوئی پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کی طرف لپک کر قلعہ بند ہوجاتی ہے۔یقیناً دین غربت واجنبیت کے عالم میں اٹھا اور اسی طرح غربت کے عالم میں واپس ہوجائے گا۔پس خوشخبری ہو غرباء کے لئے جو میرے بعد میری سنن کو زندہ کریں گے۔الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت عمرو بن عوف المزنی

۱۱۹۵ عنقریب دین اسی سرزمین مکہ کی طرف واپس آجائے گا، جہاں سے نکلا تھا۔ابن النجار، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۹۶ حق کی طلب وتلاش غربت ہے۔ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ یعنی حق کو قبول کرنا اور اس کی راہ میں قدم اٹھانا ماند پڑ گیا ہے۔

۱۱۹۷ ایمان مدینہ کی طرف یوں لپک آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک آتا ہے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، ابن ماجه، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

الاکمال

۱۱۹۸۔۔۔اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا، سوخوشخبری ہو! غرباء کے لئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ فرمایا جو دین کے فساد کے وقت اس کی اصلاح کریں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت سھل بن سعد. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الابانہ، بروایت عبدالرحمان ابن السنۃ

۱۱۹۹۔۔۔اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا، سوقرب قیامت میں خوشخبری ہو غرباء کے لئے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت مجاھد. مرسلاً

۱۲۰۰ اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا۔ سوایسے دن خوشخبری ہو غرباء کے لئے، جب لوگ فتنہ وفساد کا شکار ہوجائیں گے۔ اور قسم ہے اس ہستی کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے! کہ ایمان ان دو مسجدوں کی طرف اس طرح سمٹ کر منحصر ہوجائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک آتا ہے۔ مسنداحمد، السنن لسعید، بروایت سعد بن ابی وقاص

۱۲۰۱ اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا۔ سوایسے دن خوشخبری ہو غرباء کے لئے، جب لوگ فتنہ وفساد کا شکار ہوجائیں گے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ایمان مدینہ کی طرف یوں تیزی سے آئے گا جس طرح سیلاب نشیب میں آنا فانا اتر جاتا ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اسلام ان دو مسجدوں کی طرف اس طرح سمٹ کر منحصر ہوجائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک کر داخل ہوجاتا ہے۔ عبدالرحمن بن سنۃ الاسجعی

۱۲۰۲ اسلام مکہ ومدینہ کے درمیان ہی منحصر ہوکر رہ جائے گا۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں محبوس ہوکر رہ جاتا ہے۔ پھر اسی اثناء میں عرب اپنے اعراب لوگوں سے اعانت کے طلب گار ہوں گے تو اس آواز پر پیش روں میں سے صلاح کار اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے معزز واخیار لوگ نکلیں گے اور پھر ان کے اور روم کے مابین جنگ چھڑ جائے گی۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عبدالرحمن بن سنۃ

۱۲۰۳ قریب ہے کہ اسلام دوسرے شہروں کو چھوڑ کر مدینہ میں آجائے۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں آگھرتا ہے۔

الرامھرمزی فی الامثال بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۴ اسلام مدینہ کی طرف یوں تیزی سے آئے گا جس طرح سیلاب نشیب میں آنا فانا اتر جاتا ہے۔ الخطیب بروایت عائشہ رضی اللہ عنھا

فصل سوم......دل کے خطرات وتغیر کے بیان میں

۱۲۰۵ دل بادشاہ ہے۔ دیگر جمیع اعضاء اس کے لشکری ہیں۔ پس جب بادشاہ درست ہوتا ہے تو اس کے لشکری بھی درست رہتے ہیں۔ جب بادشاہ بگڑ جاتا ہے تو لشکری بھی بگڑ جاتے ہیں۔ دونوں کان نہ بھرنے والے برتن ہیں، آنکھ اسلحہ ہے۔ زبان ترجمان ہے، دونوں ہاتھ دوپر ہیں، دونوں ٹانگیں دوقاصد ہیں، جگر رحمت ہے، تلی ضحک وقہقہ ہے، دونوں گردے مکر وخدع ہیں، پھیپھڑا نفس ہے۔

شعب الایمان، بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۶ دونوں آنکھیں دور ہنما ہیں۔ دونوں کان نہ بھرنے والے برتن ہیں۔ زبان ترجمان ہے۔ دونوں ہاتھ دوپر ہیں۔ دونوں ٹانگیں دوقاصد ہیں۔ جگر رحمت ہے، تلی ضحک وقہقہ ہے، دونوں گردے مکر وخدع ہیں۔ دل بادشاہ ہے۔ پس جب بادشاہ درست ہوتا ہے تو اس کی عوام بھی درست رہتی ہے۔ جب بادشاہ بگڑ جاتا ہے تو عوام بھی بگڑ جاتی ہے۔

ابوالشیخ فی العظمۃ ابونعیم فی الطب، بروایت ابی سعید. الحکیم بروایت عائشہ

۱۲۰۷..... بعض اہل ارض اللہ کے لئے ظروف ہیں۔اور اس کے نیکوکار بندوں کے دل اللہ کے گھر ہیں۔اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ جو سب سے زیادہ نرم و مہربان ہو۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عیینۃ

۱۲۰۸..... جنت میں ایسی اقوام داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کی طرح نرم و آشفتہ ہوں گے۔

مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹..... ہر دل پر ایک بادل سایہ فگن ہوتا ہے۔چاند کی مانند! کہ چاند اپنی آب و تاب پر ہوتا ہے کہ اچانک بادل اس کی روشنی پر چھا جاتا ہے۔پھر بادل چھٹتا ہے تو دوبارہ چاند ضوءفشاں ہو جاتا ہے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰..... دل کو دل اس کے ہر آن الٹنے پلٹنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔دل کی مثال چٹیل صحراء میں کسی درخت کی جڑ سے اٹکے پر کی مانند ہے، جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ

۱۲۱۱..... دل کی مثال صحراء میں پڑے ہوئے پر کی مانند ہے، جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔ابن ماجہ، بروایت ابی موسیٰ

۱۲۱۲..... ابن آدم کا دل اس ہانڈی سے زیادہ الٹتا پلٹتا ہے، جو شدت غلیان سے جوش مار رہی ہو۔

مسنداحمد، المستدرک للحاکم، بروایت المقداد بن الاسود

۱۲۱۳..... ابن آدم کا دل چڑیا کی مانند ہے، جو دن میں سات سے زیادہ مرتبہ بدلتا ہے۔شعب الإیمان، بروایت ابی عبیدۃ الجراح

۱۲۱۴..... ابن آدم کا دل چڑیا کی مانند ہے، جو دن میں سات سے زیادہ مرتبہ الٹتا پلٹتا ہے۔

ابن ابی الدنیافی الاخلاص، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان، بروایت ابی عبیدۃ

۱۲۱۵..... ہر آدمی کا دل رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔چاہے تو سیدھا مستقیم رکھے، اور چاہے تو اس کو کج رو کر دے۔اور ہر دن میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے، اقوام کو رفعت عطا کرتا ہے اور دوسری بعض کو پستی میں دھکیلتا رہتا ہے۔اور قیامت تک یہی معاملہ جاری وساری ہے۔

مسنداحمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت النواس

۱۲۱۶..... تمام دل اللہ کے ہاتھوں میں ہیں وہ ان کو الٹتا پلٹتا ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۷..... بے شک تمام بنی آدم کے قلوب ایک قلب کی مانند اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔جیسے چاہے وہ ان کو الٹتا پلٹتا ہے۔

مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۱۸..... اے ام سلمہ! کوئی ایسا آدمی نہیں ہے مگر اس کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، وہ اپنی مشیت سے اس کو مستقیم رکھے یا کج رو کر دے۔الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۹..... جو بھی قلب سلیم کا مالک ہوتا ہے، اللہ اس پر رحم کھاتا ہے۔الحکیم بروایت یزید

۱۲۲۰..... وہ شخص اندھا نہیں ہے، جس کی بصارت زائل ہو جائے، بلکہ اندھا تو وہ ہے جس کی بصیرت زائل ہو جائے۔

الحکیم، شعب الإیمان، بروایت عبداللہ بن الجراد

۱۲۲۱..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تمہاری وہ حالت و کیفیت جو میری مجلس میں ہوتی ہے، ہر دم برقرار رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔اور اپنے پروں کے ساتھ تم پر سایہ فگن ہو جائیں۔لیکن اے حنظلۃ! یہ تو وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ، بروایت حنظلۃ الأسدی

الاکمال

۱۲۲۲ جب آدمی کا دل درست ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم درست ہوتا ہے۔ جب دل خبیث ہو جائے تو پورا جسم خباثت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب. بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳ ...انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ صحیح ہوتا ہے تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے۔ جب وہ بیمار پڑ جاتا ہے تو سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔ابن السنی، ابونعیم فی الطب، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، شعب الایمان. بروایت النعمان بن بشیر

۱۲۲۴ ...زمین میں اللہ کے کچھ برتن ہیں۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب برتن وہ ہیں جو نرم وصاف ستھرے ہوں۔ اور اللہ کے یہ برتن زمین میں اللہ کے صالحین بندوں کے قلوب ہیں۔الحلیہ، بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵ ... زمین میں اللہ کے کچھ برتن ہیں، یادرکھو! وہ قلوب ہیں۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب برتن وہ ہیں جو نرم وصاف ستھرے ہوں اور مضبوط ہوں۔ بھائیوں کے لئے نرم و مہربان ہوں اور گناہوں سے صاف ستھرے ہوں۔ اور اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں مضبوط وسخت ہوں۔

الحکیم بروایت سعد بن عبادہ

۱۲۲۶ ...قلوب چار قسم کے ہیں:

ایک تو وہ قلب جو صاف ستھرا ہو، جیسے چراغ روشن ہو۔ وہ مؤمن کا قلب ہے اور اس میں نور کا چراغ روشن ہے۔

دوسرا وہ قلب جو پردہ میں مستور اور بند ہو، کافر کا قلب ہے، اس پر کفر کا پردہ پڑا ہوا ہے۔

اور تیسرا وہ قلب جو اوندھا ہو، منافق کا دل ہے کہ وہ اولاً ایمان سے آراستہ ہوا لیکن پھر کفر وانکار کی ظلمت میں اوندھا ہو گیا۔

چوتھا وہ قلب جو خلط ملط ہو، وہ ایسا قلب ہے جس میں بیک وقت ایمان کی روشنی بھی ہے اور نفاق کی ظلمت بھی، اس میں ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ترکاری، جس کو عمدہ پانی شادابی میں فراوانی کرتا رہتا ہے۔ اور اس میں نفاق کی مثال اس ناسور زخم کی ہے، جس کو پیپ اور خون مزید بڑھاتے رہتے ہیں۔ پس دونوں طاقتوں میں سے جو غالب آ گئی، قلب اسی کا مسکن بن جائے گا۔

مسند احمد، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

حدیث صحیح ہے۔ابن ابی شیبہ، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

حدیث موقوف ہے۔ابن ابی حاتم بروایت سلمان موقوفاً

۱۲۲۷ ... ہر دل پر ایک بادل سایہ فگن ہوتا ہے۔ چاند کی مانند! کہ چاند اپنی آب وتاب پر ہوتا ہے کہ اچانک بادل اس کی روشنی پر چھا جاتا ہے۔ پھر بادل چھٹتا ہے تو دوبارہ چاند ضوء فشاں ہو جاتا ہے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸ ...اس دل کی مثال چٹیل صحراء میں پڑے ہوئے پر کی مانند ہے، جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔

شعب الایمان. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. بروایت ابی موسی

۱۲۲۹ ...دل کی مثال چٹیل صحراء میں پڑے ہوئے پر کی مانند ہے، جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔

شعب الایمان. ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل......شیطان اور اس کے وساوس کے بیان میں

۱۲۳۰ ... تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا؟ بندہ کہتا ہے اللہ نے پیدا کیا، شیطان کہتا ہے اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال سے وابستہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ تو یہ کلمہ اس کے وسوسہ کو دفع

کردے گا۔مسند احمد، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

اس کے رواۃ ثقہ ہیں. مجمع الزوائد ج ۱ ص ۳۳

۱۲۳۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تیری امت مسلسل بحث وتمحیص میں مبتلا رہے گی۔ حتیٰ کہ کہنے لگے گی: تمام مخلوق کوتو اللہ نے پیدا کیا لیکن اللہ کوکس نے پیدا کیا؟مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲ لوگ مسلسل اس سوال آرائی کا شکار رہیں گے کہ اللہ تو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہوا پھر اللہ کوکون پیدا کرنے والا ہے؟

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳... شیطان کے پاس سرمہ ہے۔چاٹنے والی شی ہے۔اور سنگھانے والی شے ہے۔چاٹنے والی شی تو جھوٹ ہے۔سونگھانے والی شے غصہ ہے۔اور اس کا سرمہ نیند ہے۔شعب الایمان، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۴...... شیطان کے پاس سرمہ ہے۔چاٹنے والی شی ہے۔پس جب وہ کسی کو وہ سرمہ لگادیتا ہے تو اس پر نیند مسلط ہوجاتی ہے۔اور جب وہ چاٹنے والی شی سے کسی کو چٹواتا ہے تو اس کی زبان ہذیان اور جھوٹ بازی میں محو ہوجاتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المصنف لعبدالرزاق، بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۵ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ یہ کس نے پیدا کیا؟ یہ کس نے پیدا کیا؟حتیٰ کہ کہتا ہے: تیرے رب کوکس نے پیدا کیا؟پس جب وہ اس پر پہنچے تو اس کو اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے۔بخاری ومسلم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۶ ممکن ہے کہ لوگ آپس میں سوال آرائی کریں حتیٰ کہ ان میں سے کوئی فرد یہ کہے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا پھر اللہ کوکس نے پیدا فرمایا؟پس جب لوگ یہ کہنے لگیں تو تم کہو:

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

اللہ تن تنہا ہے۔بے نیاز ہے۔اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ ہی اس کو جنم دیا گیا، اور نہ اس کا کوئی ثانی وہمسر ہے۔

پھر وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔اور شیطان مردود کے وساوس سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔

السنن لأبی داؤد، ابن السنی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۷ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ آسمان کوکس نے پیدا کیا؟وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔شیطان کہتا ہے اچھا زمین کوکس نے پیدا کیا؟وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کوکس نے پیدا کیا؟تو جب تم میں سے کسی وایسی صورت حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ .الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۳۸ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا؟بندہ کہتا ہے اللہ نے پیدا کیا، شیطان کہتا ہے اللہ کوکس نے پیدا کیا؟تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ تو یہ کلمہ اس کے وسوسہ دفع کردے گا۔ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

شیطانی وسوسہ کی مدافعت

۱۲۳۹ شیطان نے بہت سے پھندے اور جال ہیں۔اور اس کے پھندے اور جال اللہ کی نعمتوں پر اترانا اور اس کی عطایا پر شیخی بگھارنا، بندگان الٰہی پر اپنی بڑائی جتانا، اور اللہ کی ناپسندیدہ اشیاء میں خواہشات کے پیچھے پڑنا۔ابن عساکر بروایت النعمان بن بشیر

۱۲۴۰ ابن آدم پر شیطان کا کچھ اثر ہوتا ہے اور فرشتہ کا کچھ اثر ہوتا ہے۔جب شیطان کا اثر ہوتا ہے تو وہ شر کا القاء کرتا ہے اور حق کی تکذیب کرنے والا بنا دیتا ہے۔اور جب فرشتہ کا اثر ہوتا ہے تو وہ خیر کا وعدہ کرتا ہے اور حق کا تصدیق کنندہ بنا دیتا ہے۔پس جب کوئی اس صورت کو محسوس

کرے تو اس کو جاننا چاہئے، کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور پھر اس کا شکر کرنا چاہئے۔ اور جو پہلی صورت محسوس کرے تو اسے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے۔ الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، النسائی، الصحیح لابن حبان، بروایت ابن مسعود

۱۲۴۱..... لوگ مسلسل باہم سوال وجواب کا سلسلہ جاری رکھیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جو ایسی بات پائے تو کہہ دے: امنت بالله ورسوله۔ السنن لأبی داؤد، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۲۴۲..... تم میں سے کوئی ایسا متنفس نہیں ہے جس کے ساتھ دو رقیب ہمہ وقت ساتھ نہ ہوں ایک جنوں میں سے دوسرا فرشتوں میں سے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہوگیا ہے، اب مجھے سوائے خیر کے کسی بات حکم نہیں کرتا۔ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۲۴۳..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہوگیا ہے۔

الصحیح لمسلم، بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۲۴۴..... یوں مت کہہ: شیطان کا ناس ہو، برا ہو۔ کیونکہ اس سے وہ شیخی میں آکر پھول جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک کمرے کے بقدر پھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے میں نے اس کو اپنی قوت وطاقت کے بل بوتے زیر کرلیا۔ بلکہ اس کو اس کے بجائے بسم اللہ کہہ لینی چاہئے، کیونکہ جب بندہ بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان حقیر وچھوٹا ہوتا ہوتا مثل مکھی کے ہوجاتا ہے۔

مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، النسائی، المستدرک للحاکم، بروایت والد ابی الملیح

۱۲۴۵..... جو شخص یہ وساوس محسوس کرے، اس کو چاہئے کہ تین بار کہے: امنت بالله ورسوله۔ کیونکہ یہ کلمہ ان وساوس کو دفع کردے گا۔

۱۲۴۶..... شیطان اس بات سے کلیۃً مایوس ہوگیا ہے کہ اب نمازی اس کی پرستش کریں گے۔ لیکن مسلمانوں کے آپس میں پھوٹ ڈالنے اور فتنہ وفساد برپا کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت جابر رضی الله عنه

الاکمال

۱۲۴۷..... تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ شیطان کہتا ہے اچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورتِ حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت بالله ورسوله۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۲۴۸..... لوگوں میں یہ سوال اٹھے گا کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، عن ابی هریره رضی الله عنه

۱۲۴۹..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تیری امت مسلسل بحث وتمحیص میں مبتلا رہے گی..... حتیٰ کہ کہنے لگے گی: تمام مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا لیکن کو کس نے پیدا کیا؟ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، وابو عوانه بروایت انس رضی الله عنه

۱۲۵۰..... شیطان اس سے باز نہ آئے گا کہ تم میں سے کسی سے کہے: کس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا؟ وہ کہے گا اللہ نے۔ شیطان کہے گا: تجھ کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہے گا اللہ نے۔ شیطان کہے گا اور اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب کوئی اس بات کو محسوس کرے تو یوں کہہ لے: آمنت بالله ورسوله۔ الصحیح لابن حبان، بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۲۵۱..... لوگ مسلسل اس بات کو دھرائیں گے کہ اللہ ہر چیز سے پہلے تھا لیکن اللہ سے پہلے کیا تھا؟

النسائی، بروایت المحرر بن ابی هریرة عن ابیه

حدیث ضعیف ہے۔

۱۲۵۲..... لوگ مسلسل ہر ہر چیز کے متعلق بحث وتمحیص میں مبتلا ہوجائیں گے۔ حتیٰ کہ کہیں گے اگر تمام اشیاء سے قبل اللہ تھا تو اللہ سے قبل کیا تھا؟ پس جب تم کو یہ کہیں تو تم کہنا: ہر چیز سے قبل اللہ تھا اور اللہ سے قبل کچھ نہ تھا۔ اور وہی تمام چیزوں کے آخر میں بھی ہے۔ اس کے بعد کچھ نہیں۔ اور وہ ہر چیز پر غالب وبالا ہے۔ اس سے اوپر کچھ نہیں۔ اور وہی باطن بھی ہے اس سے ورے اور راز کی شی کچھ نہیں۔ اور وہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

۱۲۵۳..... لوگ مسلسل اس سوال کو دھرائیں گے کہ اللہ ہر چیز سے پہلے تھا لیکن اللہ سے پہلے کیا تھا؟

مسند احمد، کرر بروایت ابی هريرة رضی الله عنه

۱۲۵۴..... لوگ مسلسل اس سوال کو دھرائیں گے کہ اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا؟ سمويه بروايت انس رضی الله عنه

۱۲۵۵..... انسان کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ شیطان کہتا ہے اچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت بالله ورسوله

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروايت ابن عمرو اس میں ایک راوی ابن لہیعہ بھی ہیں۔ مجمع الزوائد ج ۱/ص ۳۲

۱۲۵۶..... اس کے ساتھ مؤمن کو آزمایا جاتا ہے؟ المسند لأبی یعلی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ سے وسوسہ کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے تین بار اللہ اکبر کہا اور یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۲۵۷..... یہ تو عین ایمان ہے۔ شیطان اولاً اس سے ہلکا حملہ کرتا ہے اگر اس سے بندہ محفوظ رہا تو پھر اس میں پڑ جاتا ہے۔

النسائی، بروايت عمار بن الحسن المازنی عن عمه عن عبدالله بن زيد بن عاصم

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آپ ﷺ سے وسوسہ کے بارے میں عرض کیا کہ اتنے کریہہ وخسائس وساوس ہم کو گھیرتے ہیں کہ ثریا آسمان سے گرادیا جانا ہمیں اس سے زیادہ پسند ہے کہ ان وساوس کو نوک زبان پر لایا جائے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۲۵۸..... یہ تو واضح اور روشن ایمان ہے۔ مسند احمد، بروايت عائشه رضی الله عنها

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آپ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں وساوس کا شکوہ کیا: تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروايت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۲۵۹..... یہ تو صریح ایمان ہے۔ الصحیح لمسلم، السنالنسانی لأبی داؤد، النسائی، بروايت ابو هريره رضی الله عنه. الأوسط للطبرانی رحمة الله عليه، بروايت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۲۶۰..... اس کلام سے تو مؤمن ہی کا سابقہ پڑتا ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروايت ام سلمه رضی الله عنها

ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں عرض کیا: کہ میں اپنے نفس میں ایسے ایسے خیالات محسوس کرتا ہوں کہ اگر ان کو زبان پر لاؤں تو میرے اعمال حبط وضائع ہوجائیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔ اس کی اسناد میں سیف بن عمیرہ ہیں علامہ ازدی فرماتے یہ متکلم فیہ راوی ہیں۔

مجمع الزوائد ج ۱/ص ۳۴

۱۲۶۱..... اللہ اکبر حمد وثناء اسی کے لئے ہے، جس نے اس کے مکر وخدع کو محض وسوسہ تک محدود کردیا۔

مسند احمد، السنن لأبی داؤد بروايت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۲۶۲..... تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے شیطان کی قدرت کو تم پر وسوسہ اندازی ہی تک محدود رکھا۔

ابو داؤد الطيالسی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإيمان، بروايت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۲۶۳..... تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہیں، شیطان اس بات سے بالکل مایوس ہوگیا ہے کہ میری اس سرزمین میں اس کی پرستش کی جائے، وہ

فقط تمہارے حقیر اعمال کو برباد کرنے پر راضی ہو گیا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں ایسے خیالات ووساوس پاتا ہوں کہ ان کو زبان پر لانے سے مجھے کوئلہ بن جانا زیادہ محبوب ہے۔تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۲۶۴ وسوسہ صریح ایمان ہے۔محمدبن عفان الأذرعی فی کتاب الوسوسہ عن ابراھیم

۱۲۶۵ ...نماز میں وساوس کا گھیرنا صریح ایمان ہے،اور یہ وساوس کسی مؤمن کو نہیں چھوڑتے۔الأوزاعی بروایت عقیل بن مدرک السلمی

۱۲۶۶ ...ابلیس کی کتے کی طرح ایک سونڈ ہوتی ہے۔جس کو وہ ابن آدم کے قلب پر ڈالے رکھتا ہے۔اس کے ذریعہ سے وہ اس قلب میں شہوات اور لذات کی رغبت ڈالتا رہتا ہے۔اور طرح طرح کی تمنائیں دلاتا ہے۔اوراس کے قلب پر وسوسہ انگیزی کرتا ہے... حتیٰ کہ اس کو اپنے رب کی ذات کے متعلق شکوک وشبہات کا شکار بنالیتا ہے۔پھر اگر بندہ یہ دعا پڑھ لے:

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم واعوذ باللہ ان یحضرون إن اللہ ھو السمیع العلیم

کہہ لے تو شیطان ہڑ بڑا کر اپنی سونڈ فوراً کھینچ لیتا ہے۔الدیلمی بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۲۶۷ ...وسوسہ انداز شیطان کی پرندے کی مانند ایک چونچ ہوتی ہے، جب ابن آدم اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو وہ شیطان اپنی چونچ کے ذریعہ سے قلب کے کان میں وسوسہ اندازی شروع کر دیتا ہے، پھر جب ابن آدم اللہ کا ذکر کرنے لگتا ہے تو وہ شیطان پیچھے ہٹ آتا ہے اور اپنی سونڈ کھینچ لیتا ہے۔اسی وجہ سے اس کا نام وسواس پڑ گیا ہے۔ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۱۲۶۸ ... ہر دل کے لئے ایک وسوسہ انداز شیطان ہوتا ہے پس جب وہ شیطان دل کا پردہ پھاڑ دیتا ہے،تو اس بندہ کی زبان اسی کے بول بولتی ہے۔اور بندہ کو شیطانی خیالات گھیر لیتے ہیں۔لیکن اگر وہ پردہ نہ پھاڑ سکے اور نہ زبان اس زیر اثر کلام کرے تو تب کوئی حرج نہیں ہے۔

الدیلمی، ابن عساکر، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

اس روایت میں ایک راوی محمد بن سلیمان بن ابی کریمۃ ہیں، علامہ عقیلی ان کے متعلق فرماتے ہیں یہ شخص ایسی باطل احادیث بیان کرتا ہے جن کا کوئی ثبوت نہیں۔

نماز میں ہوا خارج ہونے کا وسوسہ

۱۲۶۹ ...شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ اپنی نماز میں مشغول ہوتا ہے، شیطان اس کی مقعد کو کھولتا ہے اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوگئی ہے، اور اس کا وضوء ٹوٹ گیا ہے۔حالانکہ اس کا وضوء نہیں ٹوٹا ہوتا، تو جب کسی کو یہ صورت پیش آئے تو وہ نماز سے نہ لوٹے جب تک کہ اپنے کانوں سے اس کی آواز نہ سن لے یا اس ریح کی بو کا احساس نہ ہو جائے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۷۰ ...شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس کی دبر کے پاس چونچ مارتا ہے، تو وہ اس وقت تک نماز سے نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا ریح کے نکلنے کا یقینی احساس نہ ہو جائے۔یا خود عمداً ایسا نہ کر لے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۷۱ ...جب تم میں سے کوئی نماز میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور جس طرح کوئی اپنے جانور کو کچوکے لگاتا ہے اسی طرح شیطان اس کو کچوکے لگاتا ہے، جب وہ پرسکون ہو جاتا ہے تو اس کو اپنی سرین کے قریب آواز محسوس ہوتی ہے تاکہ وہ شک میں مبتلا ہو جائے سو جب کوئی ایسی صورت سے دوچار ہو اور اس کو شک گزرے کہ کچھ خارج ہوا ہے یا نہیں؟ تو وہ وضو کے لئے مسجد سے ہرگز نہ نکلے، جب تک کہ آواز نہ سن لے یا ریح محسوس نہ کر لے۔مسند احمد، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۷۲..... جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور جس طرح کوئی اپنے جانور کو کچو کے لگاتا ہے اسی طرح شیطان اس کو کچو کے لگاتا ہے، جب وہ پرسکون ہو جاتا ہے تو شیطان اپنی لگام اور کڑوں کے ساتھ اس سے کھیلتا ہے۔

مسنداحمد، ابوالشیخ فی الثواب بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۷۳..... جب تجھے یہ وسوسہ گزرے تو تو اپنی شہادت کی انگلی اپنی دائیں ران میں چبھوے اور: بسم اللہ کہہ لے، پس یہ شیطان کے لئے چھری ہے۔ الحکیم، الباوردی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی الملیح عن ابیہ

۱۲۷۴..... یوں مت کہہ: شیطان کا ناس ہو، برا ہو۔ کیونکہ اس سے وہ شیخی میں آکر پھول جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک کمرے کے بقدر پھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے میں نے اس کو اپنی قوت وطاقت کے بل بوتے زیر کرلیا۔ بلکہ اس کو اس کے بجائے بسم اللہ... کہہ لینی چاہئے، کیونکہ جب بندہ بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان حقیر وچھوٹا ہوتا ہوتا مثل مکھی کے ہو جاتا ہے۔

مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، النسائی، المسندلأبی یعلی، الباوردی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ، المستدرک للحاکم، الدار قطنی فی الأفراد، السنن لسعید، بروایت ابی الملیح عن ابیہ۔ مسنداحمد، البغوی، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی تمیمہ الھجیمی عن ردیف النبی ﷺ

۱۲۷۵..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔

مسنداحمد، المسندلأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۷۶..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ اور نہ آپ؟ فرمایا ہاں نہ میں باقی بچا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہو گیا ہے اور مجھے خیر کے سوا کوئی حکم نہیں کرتا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۷۷..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ: اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔ اور تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے عمل کے زور پر جنت میں داخل ہو جائے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ؟ فرمایا ہاں نہ میں، لیکن اللہ نے مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے۔

الصحیح لابن حبان، البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت شریک بن طارق

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں شریک کی اس کے سوا کسی اور روایت سے واقف نہیں۔

۱۲۷۸..... کوئی بھی بندہ جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو وہ مخلوق خدا کے دواطراف میں گھرا ہوتا ہے۔ مخلوق خدا اپنے ہاتھ پھیلائے منہ کھولے اس کی ہلاکت کی تاک میں ہوتی ہے۔ اگر اللہ نے اس کی نگہبانی کے لئے حفاظتی فرشتے مقرر نہ کئے ہوتے تو مخلوق خدا اس کو ہلاک کر ڈالتی۔ نگہبان فرشتے مسلسل ان کو دفع کرتے رہتے ہیں۔ اللہ عزوجل فرشتگان کو حفاظت کا حکم فرمادیتے ہیں، اور وہ ہر اس ہلاکت خیز بلاء ومصیبت کو اس سے ٹالتے رہتے ہیں جو لوح محفوظ میں اس کے مقدر میں نہیں لکھی ہوتی۔ لیکن جو مصیبت اس کے مقدر میں لکھی جاچکی ہے، اس کو فرشتے ہرگز دور نہیں کرتے۔ اگر ابن آدم ان شیاطین وغیر مرئی مخلوق کو دیکھ لے جو اس کو نقصان دہی کے درپے ہوتی ہیں تو یوں محسوس کرے گا جس طرح پہاڑوں وادیوں ہر جگہ میں کسی مردار پر مکھیوں کے بھٹ کے بھٹ اٹے پڑے ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن عمرو

۱۲۷۹..... مؤمن کی نگھبانی کے لئے تین سو ساٹھ فرشتے مامور ہوتے ہیں، جو اس سے ہر غیر مقدر بلاء ومصیبت کو ہٹاتے رہتے ہیں۔ ان میں سے نو فرشتے آنکھ کی حفاظت کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح اس کی حفاظت کرتے ہیں جس طرح گرمی کے دن شہد کے پیالہ سے مکھیوں کو بار بار دور کیا جاتا ہے۔ اگر وہ ان دیکھی مخلوق تم پر ظاہر ہو جائے تو یوں محسوس کروگے کہ پہاڑوں وادیوں ہر جگہ میں بلا ئیں اپنے ہاتھ

پھیلائے منہ کھولے اس کی ہلاکت کی تاک میں ہیں۔ اور اگر بندہ کو پلک جھپکنے تک اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو شیاطین اس کو اچک لیں۔

ابن ابی الدنیافی مکائد الشیطان، ابن قانع، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

شیطان وسوسے میں ڈالتا ہے

۱۲۸۰......شیطان مجھ پر آگ کے شرارے ڈال رہا تھا تا کہ میری نماز خراب کرے میں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو مجھ سے چھوٹ نہ پاتا حتیٰ کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا۔ اور مدینہ کے بچے اس کو دیکھتے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ، المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، الباوردی، السنن لسعید، بروایت جابربن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۸۱......شیطان نے نماز میں میرے سامنے سے گزرنا چاہا، میں نے اس کو گردن سے دبوچ لیا......حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ اور اللہ کی قسم! اگر میرے بھائی سلیمان کی بات نہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا۔ اور مدینہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔ الدار قطنی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بخاری ومسلم، بروایت جابربن سمرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت سلیمان کو جنوں پر حکومت حاصل تھی۔ اور انہوں نے دعا فرمائی کہ یا اللہ مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔ اس وجہ سے حضور ﷺ نے ابلیس جن کو نہ پکڑا کہ کہیں ان کی اس حکمرانی میں یک گونہ مجھے شرکت حاصل نہ ہو، یہ محض محبت اور قلبی تعلق کی خاطر آپ نے ایسا فرمایا۔

۱۲۸۲......دشمنِ خدا ابلیس میرے پاس آگ کا اک شعلہ لے کر آیا تا کہ میرے چہرے پر ڈال دے، میں نے تین بار کہا: اعوذ باللہ منک پھر میں نے تین بار کہا: العنک بلعنۃ اللہ التامّۃ. لیکن وہ پیچھے نہ ہٹا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ لوں لیکن اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ شیطان صبح کو جکڑا ملتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔ الصحیح لمسلم، النسائی، بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۲۸۳......اس شیطان نے میرے قدموں پر آگ کا ایک شعلہ ڈال دیا تا کہ میری نماز فاسد کردے، لیکن میں نے اس کو جھڑک دیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا۔ اور مدینہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

پس منظر:......حضور اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سامنے کسی چیز کو دھتکارنے لگے، پھر نماز سے فراغت کے بعد ہمارے سوال کرنے پر مذکورہ ارشاد صادر فرمایا۔

۱۲۸۴......شیطان میرے پاس آیا اور مجھ سے بار بار مخاصمت کرنے لگا میں نے اس کو حلق سے پکڑ لیا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں نے اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس نہ کی۔ اور اللہ کی قسم! اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ مسجد میں پڑا ملتا۔ ابن ابی الدنیافی مکائدالشیطان عن الشعبی. مرسلاً

۱۲۸۵......کاش تم مجھے اور ابلیس کو دیکھ لیتے کہ میں نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور مسلسل اس کا گلا گھونٹتا رہا......حتیٰ کہ میں نے اس کے تھوک کی خنکی اپنی ان دوانگلیوں پر محسوس کی۔ اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ صبح کو جکڑا ملتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔ پس اگر کوئی ایسا کرسکتا ہے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان نماز کے دوران کوئی نہ آئے تو وہ اس پر عمل کرے۔

مسنداحمد، بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۸۶......شیطان نماز میں میرے سامنے سے گزرا، میں نے اس کو پکڑا اور گردن سے دبوچ لیا......حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ اور وہ کہنے لگا! اوہ ماردیا، ماردیا۔ اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ جکڑا ملتا اور مدینہ کے بچے اس کی طرف دیکھ رہے ہوتے۔ مسنداحمد، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعودد رضی اللہ عنہ

۱۲۸۷ شیطان میرے پاس آیا میں نے اس کو جھڑک دیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا۔ اور مدینہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔ المستدرک للحاکم، بروایت عتبہ ابن مسعود

۱۲۸۸..... میں صبح کی نماز کے لئے نکلا، مسجد کے دروازے پر مجھے شیطان ملا۔ اور مجھ سے مزاحم ہوا حتیٰ کہ میں نے اس کے بالوں کے لمس کو محسوس کیا پھر میں نے اس پر قابو پالیا اور اس کا گلا گھونٹا ۔ حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو مقتول پڑا ملتا، لوگ اس کی طرف دیکھتے۔ عبد بن حمید وابن مردویہ بروایت ابی سعید

شیطان کا تاج پہنانا

۱۲۸۹..... صبح کے وقت ابلیس اپنے لشکر کو بھیجتا ہے۔ کہتا ہے: جس نے آج کسی مسلمان کو گمراہ کیا ہوگا میں اس کو تاج پہناؤں گا۔ پس اس کے کارندے اس کے پاس اپنی سرگزشت لاتے ہیں، ایک کہتا ہے میں ایک شخص کو ورغلانے میں مسلسل مصروف رہا ۔ حتیٰ کہ بالآخر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالی۔ شیطان کہتا ہے کہ یہ کوئی اہم کام سرانجام نہیں دیا ممکن ہے کہ یہ دوبارہ شادی کرلے۔ پھر دوسرا آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے آج میں مسلسل اس پر محنت میں مصروف رہا ۔ حتیٰ کہ اس نے اپنے والدین سے رشتہ توڑ لیا۔ شیطان کہتا ہے کہ یہ کوئی اہم کام سرانجام نہیں دیا ممکن ہے کہ وہ پھر حسن سلوک کرنے لگ جائے۔ پھر ایک اور آگے آتا ہے اور کہتا ہے میں فلاں بندے کے ساتھ مسلسل مصروف رہا حتیٰ کہ وہ شرک میں مبتلا ہو ہی گیا، شیطان کہتا ہے ہاں تو ہی تو واقعی کوئی کام کر آیا ہے، پھر شیطان اس کو تاج پہناتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۲۹۰ ..... ابلیس اپنے عرش کو سمندر پر بچھاتا ہے۔ اور اپنے گرد و پیش پردے حائل کر لیتا ہے، یوں وہ اس ہیئت کے ساتھ اللہ عزوجل کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر اپنے لشکر کو پھیلاتا ہے، اور پوچھتا ہے فلاں آدمی کو کون گمراہ کرے گا؟ دو شیطان کھڑے ہوتے ہیں، ابلیس ان کو کہتا ہے میں ایک سال کی تمہیں مہلت دیتا ہوں اگر تم نے اس کو گمراہ کر دیا تو میں تم سے تکلیف کو دور کر دوں گا ورنہ دونوں کو سولی چڑھادوں گا۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن عساکر بروایت ابی ریحانة

فصلِ پنجم ..... جاہلیت کے اخلاق اور حسب ونسب پر فخر کی مذمت

۱۲۹۱..... جب تم کسی کو جاہلیت کی نسبتوں پر فخر وشیخی جتلاتے دیکھو، اسے دور کردو اور اس کو کسی کنیت کے ساتھ بھی مت پکارو۔

مسند احمد، النسائی، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الضیاء بروایت ابی شرح

کنیت عرب میں بطور عزت کے خطاب کے استعمال ہوتی تھی۔ اس وجہ سے اس کے ساتھ ایسے شخص کو پکارنے سے منع کیا گیا۔

۱۲۹۲..... جب تم کسی کو جاہلیت کی نسبتوں پر فخر وشیخی جتلاتے دیکھو، اسے دور کردو اور اس کو کسی کنیت جو عزت کا خطاب ہے، اس کے ساتھ بھی مت پکارو۔ مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت ابی

۱۲۹۳..... جو شخص اپنی عزت وتوقیر کی خاطر اپنے نو کافر آباء کے ساتھ نسبت جتلائے، وہ جہنم میں انہی کے ساتھ دسواں ہوگا۔

مسند احمد، السنن لأبی داؤد، بروایت ابی ریحانه

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں۔ مسند احمد کے رجال صحیح ہیں مجمع ج ۸ ص ۸۵

۱۲۹۴..... اللہ نے تم سے جاہلیت کے تفاخر اور آباء واجداد پر فخر وغرور کو دفع کر دیا ہے۔ مؤمن متقی ہو یا فاسق شقی، تم سب آدم کے بیٹے ہو۔ اور آدم کی تخلیق مٹی سے ہے۔ پس لوگوں کو اپنے قبیلوں پر فخر وغرور کرنا ترک کر دینا چاہئے۔ ایسے کفر کی حالت میں چلے جانے والے لوگ جہنم کے کوئلے

ہیں۔یا وہ،ان گبریلے جانوروں سے بھی زیادہ جو غلاظت وگندگی کو اپنی ناک سے سونگھتے پھرتے ہیں،اللہ کے نزدیک ذلیل ترین ہیں۔

مسند احمد، السنن لأبی داؤد، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

شرح فحم، کوئلہ الجعل الذی یدھدہ الخرا بانفہ

یعنی وہ گبریلا کی مانند جانور جو گندگی میں منہ مارتا ہو۔النھایہ فی غریب الحدیث ج ۱ رص ۲۷۷

۱۲۹۵۔۔۔۔۔اقوام وقبائل والے اپنے مردہ آباءواجداد پر فخر سے باز آجائیں۔ایسے کفر کی حالت میں چلے جانے والے لوگ جہنم کے کوئلے ہیں۔یا وہ، ان گبریلے جانوروں سے بھی زیادہ جو غلاظت وگندگی کو اپنی ناک سے سونگھتے پھرتے ہیں،اللہ کے نزدیک ذلیل ترین ہیں۔اللہ نے تم سے جاہلیت کے تفاخر اور آباءواجداد پر فخر وغرور کو دفع کردیا ہے۔مؤمن متقی ہو یا فاسق شقی،سب آدم کے بیٹے ہیں۔اور آدم کی تخلیق مٹی سے ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶۔۔۔۔۔اے لوگو!اللہ نے تم سے جاہلیت کے تفاخر اور آباءواجداد پر فخر کے ساتھ اپنی عظمت جتانے کو ختم فرمادیا ہے۔سو تمام لوگ فقط دو قسموں پر منقسم ہیں:پارسا ومتقی شخص،یہ اللہ کے ہاں باعزت ومکرم ہے۔دوسرا فاسق وفاجر شخص،یہ اللہ کے ہاں پست مرتبہ ہے۔اور سب انسان آدم کے فرزند ہیں۔اور آدم کو اللہ نے مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

۱۲۹۷۔۔۔۔۔عہد موسوی علیہ السلام میں دوشخصوں نے اپنا اپنا حسب ونسب بیان کیا،ایک نے کہا میں فلاں ابن فلاں ابن فلاں ہوں،اس طرح اس نے سات پشتوں کو گنوایا۔اور دوسرے سے کہا:تو بتا!تیری ماں گم ہو،تو کون ہے؟دوسرے نے کہا میں فلان ابن فلاں اسلام کا فرزند ہوں۔اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ ان کو کہو!اے نو پشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو تو انہی نو کے ساتھ جہنم میں دسواں بن کر جائے گا۔اور اے دو پشتوں تک اپنے نسب پر اکتفاء کرنے والے تو جنت میں ان کا تیسرا ساتھی ہوگا۔

النسائی، شعب الإیمان، الضیاء بروایت ابی

عبداللہ بن احمد نے اس کو روایت کیا اس کے اصحاب روایت صحیح کے اصحاب ہیں سوائے یزید بن زیاد بن ابی الجعد کے،اور وہ بھی ثقہ راوی ہے۔

مجمع ج ۸ رص ۸۵

الاکمال

۱۲۹۸۔۔۔۔۔عہد موسوی علیہ السلام میں دوشخصوں نے اپنا اپنا حسب ونسب بیان کیا،ایک کافر تھا دوسرا مسلم تھا۔کافر نے نو آباء تک اپنا نسب بیان کیا۔مسلم نے کہا:میں فلان ابن فلاں ہوں اور باقی سے اپنی براءت کا اظہار کرتا ہوں۔تو موسیٰ کا فرستادہ منادی آپہنچا اور کہنے لگا:اے اپنے نسب بیان کرنے والو!تمہارے متعلق فیصلہ کردیا گیا ہے،لہٰذا اے کافر!نو پشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو تو انہی نو کے ساتھ جہنم میں دسواں بن کر جائے گا۔اور اے مسلم!دو مسلم پشتوں تک اپنے نسب پر اکتفاء کرنے والے تو نے ان کے ماسوا سے برأت کا اظہار کیا تو جنت میں ان کا تیسرا ساتھی ہوگا۔تو مسلم ہے اور باقی سے مبرّا ہے۔شعب الایمان، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۲۹۹۔۔۔۔۔عہد موسوی علیہ السلام میں دوشخصوں نے اپنا اپنا حسب ونسب بیان کیا،ایک کافر تھا دوسرا مسلم تھا۔کافر نے کہا میں فلان ابن فلاں ہوں اس طرح اس نے سات پشتوں کو گنوایا۔پھر دوسرے سے کہا:تو بتا!تیری ماں گم ہو تو کون ہے؟دوسرے نے کہا میں فلان ابن فلاں ہوں اور باقی سے اپنی براءت کا اظہار کرتا ہوں۔موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں میں منادی کروائی اور ان کو جمع کیا،پھر فرمایا:تمہارے متعلق فیصلہ کردیا گیا ہے، لہٰذا اے نو پشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو جہنم میں ان کی دس کی تعداد پوری کرے گا۔اور اے دو باپوں تک اپنے نسب پر اکتفاء کرنے والے!تو اہل اسلام کا فرزند ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ.موقوف، رجال احد اسانید الطبرانی رجال الصحیح.مجمع ج۸ص ۸۶

۱۳۰۰۔۔۔ تمہارے یہ انساب کسی کے لئے گالی اور برتری کی چیز نہیں ہیں۔اے بنو آدم! تم ان پر صاع کی طرح ہو،اب تم اس کو بھرو۔کسی کو کسی پر فوقیت و برتری حاصل نہیں، مگر تقوی وعمل صالح کے ساتھ۔کسی کے برا و بدنسب ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ فاحش، ہزیان گو، بخیل اور بزدل ہو۔مسنداحمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عقبۃ بن عامر شرح،انتم بنو آدم کطف الصاع ان تملئوہ

اس کی وضاحت یہ ہے کہ ''طف الصاع'' ایسے صاع یعنی برتن کو کہتے ہیں جو بھرنے کے قریب تر ہو لیکن مکمل بھرا ہوا نہ ہو۔تو مقصود یہ ہے کہ اے بنی آدم تم سب نسبت میں ان بھرے صاع کی طرح ایک باپ کی اولاد ہو یعنی ہم درجہ و ہم رتبہ ہو،اور باقی ماندہ صاع کو پر کرنا تمہارے اپنے اپنے عمل پر موقوف ہے۔الفائق: ج ۲/ص ۳۶۴

۱۳۰۱۔۔۔ تمہارے یہ انساب کسی کے لئے گالی اور برتری کی چیز نہیں ہیں۔ تم سب بنو آدم ہو،اور بس۔کسی کو کسی پر فوقیت و برتری حاصل نہیں۔ مگر دین وتقوی کی وجہ سے۔کسی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ فاحش، ہذیان گو،اور بخیل ہو۔

شعب الایمان، بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۲۔۔۔ جو قبائل کے ساتھ اپنی فاخرانہ نسبت کرے،اس کو انہی کے ساتھ کردو اور اس کو کنیت کے ساتھ مت پکارو۔ابن ابی شیبہ، بروایت ابیّ

۱۳۰۳۔۔۔ جو جاہلیت کی نسبتوں پر فخر وشیخی جتائے،اسے دور کردو اور اس کو کسی کنیت کے ساتھ بھی مت پکارو۔

مسنداحمد، الصحیح لابن حبان، الرؤیانی فی الأفراد، بروایت ابیّ

۱۳۰۴۔۔۔ ایام جاہلیت میں مرجانے والے اپنے آباء پر فخر و گھمنڈ مت کرو،قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے!یہ گندگی میں منہ مارنے والا گبریلا کی مانند جانوران سے بدرجہا بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المصنف لعبدالرزاق، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۵۔۔۔ ایام جاہلیت میں مرجانے والے اپنے آباء پر فخر و گھمنڈ مت کرو،قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جانؐ ہے! یہ گندگی میں منہ مارنے والا گبریلا کی مانند جانوران ایام جاہلیت میں مرجانے والوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسنداحمد، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں مسند احمد کے رجال صحیح ہیں۔مجمع ج۸ /ص ۸۵

فصلِ ششم......متفرقات کے بیان میں

۱۳۰۶۔۔۔ ہر نومولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔حتی کہ وہ بات چیت کرنے کے لائق ہوتا ہے،پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔المسند لأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بیہقی، بروایت الأسود ابن سریع

۱۳۰۷۔۔۔ ہر نومولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔پوچھا گیا: اور اس سے قبل جو مر گئے؟ فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے،جس پر وہ عمل کرنے والے تھے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

شرح:......یعنی جو بچے سن شعور تک پہنچنے سے قبل وفات پا گئے اور وہ کافروں کے بچے ہیں ان کا کیا ہوگا؟ تو اس معاملہ کو حضور ﷺ نے اللہ کے سپرد فرما دیا۔اور یہی محتاط اور مناسب طریقہ ہے۔

۱۳۰۸۔۔۔ ہر نومولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔جس طرح جانور درست اعضاء والا بچہ جنتا ہے،کیا تم اس میں کوئی نک کٹا یا کوئی اور عضو کٹا دیکھتے ہو؟ بخاری ومسلم، السنن لأبی داؤد، بروایت، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۹۔۔۔ کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا،اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا،اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی

کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی قاتل قتل کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

مسند احمد، النسائی، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۳۱۰..... کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی ڈاکہ زن کسی اعلیٰ شے پر ڈاکہ ڈالتے وقت مؤمن نہیں ہوتا جب کہ لوگ اس کی طرف بے بس نظریں اٹھائے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، النسائی، ابن ماجه، بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

مسند احمد میں یہ اضافہ ہے کہ: اور کوئی خیانت کے وقت مؤمن نہیں ہوتا۔ سو اجتناب کرو، اجتناب کرو۔

۱۳۱۱..... کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ لیکن اس کے بعد تو بہ پیش ہوتی ہے۔ الصحیح لمسلم، ۳، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۳۱۲..... ایمان کی مثال قمیص کی سی ہے، جس کو کبھی زیب تن کر لیا جاتا ہے اور کبھی اتار پھینکا جاتا ہے۔ ابن قانع بروایت معدان

نہایت ضعیف روایت ہے۔ المعیرص: ۱۲۲

۱۳۱۳..... ایمان تمہارے شکم میں مثل بوسیدہ کپڑے کے پرانا ہو جاتا ہے، پس اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے قلوب میں ایمان کو تازہ کر دے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت، ابن عمر رضی الله عنهما

حدیث کی اسناد حسن ہے۔ مجمع، ج ا رص ۵۲

۱۳۱۴..... اللہ تعالیٰ نے ظلمت وتاریکی میں اپنی مخلوق پیدا فرمائی پھر ان پر اپنا نور ڈالا، سو جس کو وہ نور پہنچا ہدایت یاب ہوا اور جو رہ گیا وہ گمراہ ہوا۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۳۱۵..... تم پچھلی خیر کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے ہو۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، بروایت حکیم بن حزام رضی الله عنه

شرح:..... یعنی زمانہ جاہلیت میں تم نے جو خیر کے امور سرانجام دیئے تھے ان کا ثواب تم کو حاصل ہوگا۔

۱۳۱۶..... اگر مجھ پر دس یہودی ایمان لے آئیں تو تمام یہودی ایمان لے آئیں۔

الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

یہاں دس یہود سے ان کے علماء مراد ہیں دوسری روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اور اس سے یہودیوں کی ہٹ دھرمی بیان کرنا مقصود ہے۔ اور درحقیقت حدیث مذکور قرآن کی اس آیت کی وضاحت وتفسیر ہے:

لتجدنّ اشد الناس عداوة للذین امنوا الیهود

یعنی اے نبی! تم مؤمنوں کے لئے سب سے سخت دشمن یہود کو پاؤ گے۔

۱۳۱۷..... جس کو اللہ کی طرف سے کوئی بات پہنچی مگر اس نے اس کی تصدیق نہ کی تو وہ اس کو حاصل نہ کر سکے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت انس رضی الله عنه

۱۳۱۸..... اللہ حکیم ہے۔ اور اسی کی طرف سب حکم لوٹتے ہیں۔

السنن لأبی داؤد، النسائی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت هانی بن یزید

۱۳۱۹..... ہر موجد اور اس کی ایجاد کا موجد وصانع اللہ ہے۔

البخاری رحمة الله علیه فی خلق افعال العباد المستدرک للحاکم، البیهقی فی الأسماء بروایت حزیفه رضی الله عنه

۱۳۲۰..... تم سے قبل لوگوں کو اس طرح دین کے بارے میں ستایا جاتا کہ ایک شخص کو پکڑا جاتا اور زمین میں گڑھا کھود کر اس کے اندر اس کو ڈالا جاتا اور اوپر سے سر پر آرا رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس کو اس کے دین سے منحرف نہ کر سکتے تھے۔ اسی طرح لوہے کی کنگھیوں سے اس کے بدن کو چھلنی کرتے ہوئے اس کی ہڈیوں اور پٹھوں تک پہنچا دیتے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس کو اس کے دین سے منحرف نہ

کر سکتے تھے۔ اور اللہ کی قسم! یہ دین مکمل و تام ہو کر رہے گا...... حتیٰ کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک خدا کے سوا کسی اور کے خوف کو دامن گیر کئے بغیر چلا جائے گا اور بھیڑیئے سے بکریوں کو امن ملے گا۔ لیکن تم عجلت باز ہو۔

مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، بروایت خباب رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱...... جاؤ اور پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو اور ان کفر کے بالوں سے نجات حاصل کرو۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت واثلة رضی اللہ عنہ

۱۳۲۲...... اپنے سے ان کفر کے بالوں کو دور کرو (اور سنت ختنہ کی ادائیگی کرو)۔ مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، بروایت ابی کلیب

الاکمال

۱۳۲۳ ...... ایمان قمیص کی طرح ہے، جس کو آدمی کبھی زیب تن کر لیتا ہے اور کبھی اتار پھینکتا ہے۔

الحکیم وابن مردویہ عن عتبة بن عبداللہ بن خالد بن معدان عن ابیہ عن جدہ

ضعیف روایت ہے۔ المغیر ص:۱۲۲

۱۳۲۴...... کوئی بندہ زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا اور کوئی بندہ چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی قاتل قتل کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

الضعفاء للعقیلی رحمة اللہ علیہ مسنداحمد، النسائی، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اور المصنف لعبدالرزاق نے اس کا اضافہ کیا ہے کہ کوئی ڈاکہ زنی کے وقت بھی مؤمن نہیں رہتا۔

۱۳۲۵...... کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا مسندالبزار بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۲۶...... کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی آدمی شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اس حالت میں ایمان اس سے سلب کر لیا جاتا ہے۔ اور اس وقت تک نہیں لوٹتا جب تک کہ وہ توبہ کر لے، پس اگر وہ توبہ کر لیتا ہے (تو پروردگار اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں) اور ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔ الحلیہ، بروایت ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

زنا کے وقت ایمان سلب ہو جانا

۱۳۲۷...... کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی آدمی چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور نہ کسی کی ذی شرف شی پر ڈاکہ ڈالتے وقت مؤمن رہتا پس اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو پروردگار اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ مسندالبزار، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الخطیب، من طریق عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وابی ہریرة رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۸...... کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اس سے ایمان نکل جاتا ہے پس اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۲۹...... کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ ایمان اللہ کے ہاں اس سے بہت مکرم و معزز ہے۔ مسند البزار بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۰...... جس نے زنا کا ارتکاب کیا وہ ایمان سے نکل گیا۔ جس نے بغیر اکراہ وجبر کے شراب نوشی کی وہ ایمان سے نکل گیا۔ اور جس نے کسی اعلیٰ

شی پڑ ڈاکہ ڈالا حالانکہ لوگ اس کی طرف بے بس نظریں اٹھائے دیکھ رہے ہیں، وہ بھی ایمان سے نکل گیا۔ ابن قانع عن شریک غیر منسوبہ

۱۳۳۱۔۔۔۔۔۔مؤمن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو اپنے احاطہ میں بندھا ہوا ہے۔ چکر لگاتا ہے پھر اپنے مرکز کی طرف عود کر آتا ہے۔ اسی طرح مؤمن بھول سے خطا کر بیٹھتا ہے، لیکن پھر ایمان کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا متقی لوگوں اور معروف مؤمنین کو کھلایا کرو۔

ابن المبارک، مسنداحمد، المسندلأبی یعلی، الصحیح لإبن حبان، الحلیه، شعب الإیمان، السنن لسعید، بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۳۳۲۔۔۔۔۔۔مؤمن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو اپنے احاطہ میں بندھا ہوا ہے۔ چکر لگاتا ہے پھر اپنے مرکز کی طرف عود کر آتا ہے۔ اسی طرح مؤمن کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے، لیکن پھر ایمان کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا نیک، متقی لوگوں کھلایا کرو۔ اور اپنی نیکی و بھلائی کا رخ مؤمنین کی طرف خاص رکھا کرو۔ الرامهرمزی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۳۳۳۔۔۔۔۔۔کسی مؤمن کو اس کے ایمان سے کوئی گناہ نہیں نکال سکتا۔ اسی طرح کسی کافر کو کوئی احسان کفر سے نہیں نکال سکتا۔

الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

۱۳۳۴۔۔۔۔۔۔اے انسانو! اللہ سے ڈرو! صبر کا دامن تھامے رکھو! بے شک اللہ کی قسم! تم سے قبل کسی مؤمن کے سر پر آرا رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے دین سے منحرف نہ ہوتا تھا۔ سو اللہ سے ڈرو! وہی تمہارے لئے کشادگی فراہم کرے گا اور تمہارے کام بنائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت خباب رضی الله عنه

۱۳۳۵۔۔۔۔۔۔جس نے کسی کھوٹ کے بغیر اللہ اور اس کے رسول سے سچی محبت رکھی، اور مؤمنین سے ملا اور ان سے بھی سچی محبت رکھی اور امرِ جاہلیت یعنی کفر اس کے نزدیک آگ میں ڈالے جانے کی طرح ہو گیا تو یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا یا فرمایا اس نے ایمان کی بلندی پالی۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت المقدادبن الأسود

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

۱۳۳۶۔۔۔۔۔۔ہر پیدا ہونے والا بچہ ''خواہ کسی کافر کے ہاں جنم لے یا مسلم کے ہاں'' وہ فطرتِ اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور ان کو ان کے دین اصلی سے بھٹکاتے ہیں۔ پس یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اور ان کو اللہ کے ساتھ ان باطل معبودان کو شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں، جن کے لئے اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ الحکیم بروایت انس رضی الله عنه

۱۳۳۷۔۔۔۔۔۔ہر انسان کو اس کی ماں فطرت پر جنم دیتی ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ پس اگر ماں باپ مسلمان ہوں تو نومولود بھی مسلمان ہوتا ہے۔ اور ہر بچہ جب اس کی ماں اس کو جنم دیتی ہے تو اس کو شیطان شرمگاہ کے پاس کچوکے لگاتا ہے۔ سوائے مریم اور اس کے فرزند کے۔ شعب الإیمان، بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۱۳۳۸۔۔۔۔۔۔ہر نومولود فطرت پر جنم پاتا ہے۔ اور اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں، جیسے اونٹ کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم اس میں کوئی ناک کان کٹا پاتے ہو؟ بلکہ تم خود ہی اس کا ناک یا کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو بچپن ہی کی حالت میں وفات پا جائے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔؟ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔

مسنداحمد، بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۱۳۳۹۔۔۔۔۔۔انسان کے افضل الإیمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کو اس بات کا کامل یقین ہو جائے کہ وہ جہاں بھی ہو۔ اللہ اس کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔ شعب الإیمان، بروایت عبادۃبن الصامت رضی الله عنه

۱۳۴۰۔۔۔۔۔۔بندہ کا افضل ایمان یہ ہے کہ اس کو اس بات کا کامل یقین ہو جائے کہ وہ جہاں بھی ہو، اللہ اس کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔

الحکیم، بروایت عبادۃبن الصامت رضی الله عنه

۱۳۴۱۔۔۔ تم پچھلی خیر کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے ہو۔المستدرک للحاکم بروایت عبادۃبن الصامت رضی اللہ عنہ

شرح:۔۔۔۔۔۔یعنی زمانہ جاہلیت میں تم نے جو خیر کے امور سرانجام دیئے تھے ان کا ثواب تم کو حاصل ہوگا۔

۱۳۴۲۔۔۔ پچھلے اجر کے ساتھ تم مسلمان ہوئے ہو۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت صعصعۃ بن ناجیہ

۱۳۴۳۔۔۔اللہ عزوجل یہود پر اس بات سے شدت غضب میں آ گئے کہ انہوں نے عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا۔اور نصاریٰ پر اس وجہ سے غضب نازل کیا کہ انہوں نے مسیح کو اللہ کا بیٹا گردانا۔اوران لوگوں پر اللہ شدید ترین غضبناک ہوئے جنہوں نے میرا خون بہایا اور میرے اہل کے بارے میں مجھے ایذاء پہنچائی۔ابن النجار بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۴۴۔۔۔اصنام جاہلیت میں سے سوائے ذوالخلصہ کے اور کوئی بت باقی نہ رہا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جریر

یہ اس زمانہ میں فارس کے شہروں میں پایا جاتا تھا۔

۱۳۴۵۔۔۔ضرور بالضرور یہ امر اسلام جاری وساری رہے گا۔۔۔۔جب تک کہ گردش لیل ونہار جاری ہے۔اور اللہ عزوجل کسی پختہ اور ناپختہ مکان کو نہ چھوڑیں گے۔۔۔۔بلکہ ہر گھر میں اس دین کو داخل فرمادیں گے۔معزز کو اس کی عزت کے ساتھ،ذلیل کو اس کی ذلت کے ساتھ۔یعنی اسلام ومسلمین کو اس کے ساتھ عزت سے ہمکنار فرمائیں گے۔اور کفر وکافرین کو اس کے ساتھ ذلیل ورسوا کریں گے۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت تمیم رضی اللہ عنہ

۱۳۴۶۔۔۔جو سر پر تلوار لٹکتے ہوئے اسلام لایا،اس شخص کا ہمسر نہیں ہوسکتا جو اپنی خوشی ورغبت کے ساتھ اسلام لایا۔

ابونعیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۴۷ اگر علماء یہود میں سے دس افراد بھی مجھ پر ایمان لے آئیں تو روئے زمین کے تمام یہودی مجھ پر ایمان لے آئیں۔

مسند احمد، بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۴۸۔۔۔جس یہودی یا نصرانی نے میری بات سنی لیکن میری اتباع نہ کی(وہ جہنم میں جائے گا)۔

الدارقطنی فی الأفراد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۴۹ میری امت میں سے کسی نے یا یہودی یا نصرانی نے میری بات سنی لیکن مجھ پر ایمان نہ لایا وہ جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔

مسنداحمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۱۱۳۵۰ تم میں سے کوئی کسی کو یوں نہ کہے کہ اس کو میرا دوست نہیں جانتا۔۔۔۔جب تک کہ اس کو علم نہ ہوجائے کہ وہ مؤمن ہے۔

الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۵۱۔۔۔اے برادر تنوخ!میں نے کسریٰ کو خط لکھا تھا،مگر اس نے اس کو پھاڑ ڈالا۔اب اللہ اس کو اور اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گا۔اور میں نے شاہ نجاشی کو دعوت نامہ لکھا تھا اس نے بھی پھاڑ ڈالا۔اللہ اس کو اور اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گا۔اور اے تنوخ!میں نے تیرے ساتھی ہرقل کو بھی ایک دعوت نامہ لکھا تھا اور اس نے اس کو محفوظ رکھا۔سو جب تک زندگی میں اچھائی کو اختیار کیے رکھے گا،لوگ مسلسل اس سے جنگ کی حالت پائیں گے۔مسنداحمد، بروایت التنوخی قاصد ھرقل

حدیث میں جس نجاشی کا تذکرہ ہے یہ دوسرا نجاشی ہے اس سے پہلے والا نجاشی جس کا نام ''اصحمہ'' تھا،حضور پر ایمان لے آیا تھا اس نے مسلمانوں کو پناہ میسر کی تھی اور اسی کی حضور نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی تھی۔

۱۳۵۲۔۔۔اے قتادہ بیری کے پتوں اور پانی سے غسل کرو اور زمانہ کفر کے یہ بال اتروا آؤ۔بروایت قتادہ الرھاوی

۱۳۵۳۔۔۔بیری کے پتوں اور پانی سے غسل کرو اور اپنے سے کفر کے یہ بال منڈوادو۔الصغیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت واثلۃ

۱۳۵۴ اے واثلہ!جاؤ اور کفر کے بال اپنے سے دھوڈالو اور پانی وبیری کے پتوں سے غسل کرلو۔

تمام، ابن عساکر بروایت واثلۃ رضی اللہ عنہ

کتاب الإیمان و الإسلام من قسم الأقوال و الأفعال

چار ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول ...... ایمان واسلام کی حقیقت اور مجاز میں

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔

فصل اول ...... ایمان کی حقیقت کے بیان میں

۱۳۵۵ ..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ یحییٰ بن یعمر، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے، کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس کے جسم پر دو سفید کپڑے تھے۔ متناسب الأعضاء اور اچھی شکل وصورت کا مالک تھا۔ اس نے آکر آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے قریب ہوسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہوجاؤ قریب۔ تو وہ شخص قریب ہوتے ہوتے اتنا قریب آگیا کہ اس کے گھٹنے رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں سے آملے۔ پھر اس نووارد نے عرض کیا: کیا میں کچھ سوال کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: کروسوال۔ عرض کیا: مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے؟ فرمایا اس بات کی شہادت دینا! کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس شخص نے عرض کیا: تو کیا میں ان افعال کی ادائیگی کے بعد مسلمان ہوجاؤں گا؟ فرمایا: جی ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس پر ہم کو تعجب پیدا ہوا کہ وہ شخص سائل ہونے کے باوجود جو کہ لاعلم ہوتا ہے تصدیق کررہا ہے۔ گویا اس کو پہلے اس کا علم تھا۔ پھر اس شخص نے سوال کیا یارسول اللہ! مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ اور اس کے ملائکہ اور فرشتوں اور رسولوں اور بعث بعد الموت پر ایمان لاؤ اور اس بات پر کہ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ سائل نے عرض کیا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا میں مؤمن ہوجاؤں گا؟ فرمایا: جی ہاں۔ سائل نے پھر سوال کیا: مجھے قیامت کے متعلق خبر دیجئے؟ فرمایا: اس کے متعلق مسئول کو سائل سے زیادہ علم نہیں ہے، یہ ان اشیاء خمسہ میں سے ہے، جن کا علم ماسوا اللہ کے کسی کو نہیں۔ بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ وہی بارش برساتا ہے، الخ۔ اس پر سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ابو داؤد الطیالسی

۱۳۵۶ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان نیت اور زبان سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ہجرت جان ومال کے ذریعہ ہوتی ہے۔ الدار قطنی فی الأفراد فرماتے ہیں کہ اس کی روایت میں ابوعصمہ نوح بن مریم متفرد ہے اور وہ کذاب ہے۔ لہٰذا اس روایت کا اعتبار نہیں۔

۱۳۵۷ محارب بن دثار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حضور ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک سفید لباس میں ملبوس، عمدہ خوشبو میں بسا ہوا شخص حاضر ہوا، اور اس نے آکر اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہا: ایمان کیا ہے، یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ پر، یوم آخرت پر، ملائکہ پر، کتاب اللہ پر، اور انبیاء پر ایمان لاؤ۔ نیز جنت اور جہنم پر ایمان لاؤ، اور اس بات پر ایمان لاؤ کہ تقدیر اچھی اور بری برحق ہے۔ سائل نے عرض کیا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا میں مؤمن ہوجاؤں گا؟ فرمایا: بالکل۔ سائل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس پر ہم کو تعجب پیدا ہوا کہ وہ شخص سائل ہونے کے باوجود آپ کی تصدیق کررہا ہے۔ سائل نے پھر سوال کیا اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو، ماہ صیام کے روزے رکھو۔ جنابت سے غسل کرو۔ سائل نے عرض کیا: تو کیا میں ان افعال کی ادائیگی کے بعد مسلمان ہوجاؤں گا؟ فرمایا: بالکل۔ سائل نے پھر سوال کیا:

احسان کیا چیز ہے؟ فرمایا: تم اللہ کے لئے یوں عمل کرو، گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو۔۔۔۔ پس اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے، وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ سائل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر سوال کیا: وقوعِ قیامت کب ہوگا؟ فرمایا: اس کے متعلق مسئول سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ سائل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر سائل منہ موڑ کر چل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سائل کو میرے پاس حاضر کرو، اور اس کو تلاش کرو۔ لیکن اصحاب رسول اس پر قادر نہ ہو سکے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ تمہیں تمہارا دین سمجھانے آئے تھے۔ اور سوائے اس مرتبہ کے، اس سے قبل جب بھی کسی صورت میں میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کو پہچان لیا۔ رستہ فی الإیمان

۱۳۵۸۔۔۔۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں کے ایک مجمع کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے گرد و پیش بیٹھے ہوئے تھے، کہ اچانک ایسا شخص حاضر مجلس ہوا، جس پر نہ تو آثار سفر تھے، اور نہ ہی وہ اہل شہر میں سے تھا۔ وہ اہلِ مجلس کو عبور کرتا رہا حتیٰ کہ عین رسول اکرم ﷺ کے سامنے آ کر دوزانو بیٹھ گیا، جس طرح ہم میں سے کوئی نماز میں بیٹھتا ہے۔ اور پھر اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ دیئے۔ پھر کہا: اے محمد! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو، کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج وعمرہ کرو، جنابت سے غسل کرو، وضوء کو تام کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ سائل نے عرض کیا: تو کیا میں ان افعال کی ادائیگی کے بعد مسلمان ہو جاؤں گا؟ فرمایا: بالکل۔ سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا اے محمد! پھر پوچھا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر، کتابوں اور رسولوں پر ایمان لاؤ۔ نیز جنت، جہنم اور میزان پر ایمان لاؤ، اور بعث بعد الموت پر ایمان لاؤ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ سائل نے عرض کیا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا میں مؤمن ہو جاؤں گا؟ فرمایا: جی۔ پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ الملا لکائی بخاری ومسلم فی البعث

۱۳۵۹۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے اخیر زمانہ میں ایک نوجوان سفید لباس میں ملبوس آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آ کر استفسار کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا: بے شک۔ پھر اجازت طلب کی: کہ کیا میں آپ کے قریب ہو سکتا ہوں؟ فرمایا: قریب آ سکتے ہو! پھر اس شخص نے اپنے ہاتھ آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیئے۔ پھر اس نووارد نے مکرر استفسار کیا: کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا یقیناً۔ دو مرتبہ یہ مکالمہ ہوا۔ پھر سائل نے سوال کیا: اسلام کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ تنہا معبود ہے اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، پھر پوچھا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور یوم آخرت اور ہر طرح کی تقدیر پر ایمان لاؤ۔ پھر پوچھا احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت یوں کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، پس اگر تم نہیں دیکھ رہے، وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ سائل نے عرض کیا اگر میں کیفیت کو پالوں تو کیا میں محسن شمار ہوں گا؟ فرمایا: بالکل۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بیان کیا: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم سے سوال کیا: کیا آپ وہی آدم ہیں۔۔۔۔ کہ اللہ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا؟ اور پھر آپ کو مسجودِ ملائکہ بنایا؟ اگر آپ اس عصیان کا ارتکاب نہ فرماتے تو آپ کی اولاد میں سے کوئی جہنم میں داخل نہ ہوتا! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ وہی موسیٰ علیہ السلام ہیں؟ جن کو اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے ساتھ کلام کرنے کے لئے منتخب فرمایا؟ اس کے باوجود تم مجھ پر ایسی چیز کے متعلق کیسے ملامت کر رہے ہو جبکہ اللہ نے اس کو میری پیدائش سے قبل میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ الغرض دونوں کا مناظرہ ہوا اور حضرت آدم، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ ابن جریر

۱۳۶۰۔۔۔۔از مسند علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: جب سے اللہ نے آدم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تب سے ایمان یہی چلا آ رہا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دینا اور اس بات کا اقرار کرنا کہ ہر قوم کے لئے اللہ کے ہاں سے جو شریعت اور طریقہ نازل ہوا ہے، سب برحق ہے۔ اور کوئی اقرار کنندہ اپنی شریعت کو چھوڑنے والا نہیں ہو سکتا، لیکن غفلت وتساہل کی بناء پر اس کو ضائع کرنے والا ہو سکتا ہے۔ ابن جریر فی تفسیرہ

ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے

۱۳۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا: کہ ایمان کس چیز کا نام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قلبی معرفت، اقرار باللسان اور عمل بالأعضاء کا نام ہے۔ ابو عمرو بن حمدان فی فوائدہ

۱۳۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل میں یقین رکھنے اور اعضاء کے ساتھ عمل بجالانے کا نام ہے۔ اور یہ گھٹتا و بڑھتا رہتا ہے۔ ابن مردویہ

اس کی اسنادی حیثیت ضعیف ہے۔

۱۳۶۳..... از مسند علقمہ رضی اللہ عنہ ابن سوید بن علقمہ بن الحارث، ابی سلیمان الدارانی سے روایت کرتے ہیں، کہ ابوسلیمان الدارانی نے کہا میں نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن الحارث سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے جد امجد علقمہ بن الحارث سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، اور میں اپنی قوم کے حاضر ہونے والے دیگر افراد سمیت ساتواں شخص تھا، ہم نے حضور ﷺ کو سلام عرض کیا، آپ نے جواب مرحمت فرمایا۔ پھر ہم نے حضور سے گفتگو کی، آپ کو ہماری گفتگو خوشگوار گزری تو آپ نے پوچھا تم کون سے قبیلے کے لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا ہم مؤمن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے اس قول ایمانی کی حقیقت کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: پندرہ باتیں اس قول کی حقیقت ہیں۔ پانچ کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا تھا۔ اور دیگر پانچ ہمیں آپ کے قاصدوں کے ذریعہ معلوم ہوئیں۔ اور آخری پانچ وہ ہیں جن کے ساتھ ہم زمانہ جاہلیت میں متصف ہو گئے تھے۔ اور ہم اب تک ان باتوں پر عمل پیرا ہیں، الا یہ کہ آپ کسی کی ممانعت فرمادیں..... آپ نے استفسار فرمایا: میری کہی ہوئی پانچ باتیں کونسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور پانچویں یہ کہ اچھی و بری تقدیر پر بھی ایمان لائیں۔ آپ نے فرمایا: اور وہ پانچ جو میرے قاصدوں نے کہیں..... کونسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: آپ کے قاصدوں نے ہم کو حکم دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ تن تنہا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اور آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ کہ ہم فرض نماز قائم کریں۔ فرض زکوۃ ادا کریں۔ ماہ رمضان کے روزے رکھیں۔ اور اگر جانے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج بھی کریں۔ آپ نے مزید استفسار فرماتے ہوئے کہا اور وہ پانچ باتیں کونسی ہیں جن کو تم نے زمانہ جاہلیت میں اپنایا؟ ہم نے عرض کیا: فراخی کے وقت شکر کرنا، مصیبت کے وقت صبر کرنا، ملاقات کے وقت سچ بولنا، قضاء الٰہی پر راضی رہنا اور دشمنوں پر مصیبت آن پڑے تو اس پر خوشی نہ کرنا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو بڑے فقیہ و ادیب لوگ ہیں۔ ان خصال کو اپنانے سے ممکن ہے کہ نبوت کی فضیلت پالیں۔ پھر آپ ہماری طرف مسکراتے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں مزید پانچ باتوں کی تم کو بطور خاص نصیحت کرتا ہوں! تا کہ اللہ تمہارے لئے خیر کی تمام خصلتیں مکمل فرمادے..... جس چیز کو نہ کھانا ہو اسے جمع نہ کرو۔ جس جگہ رہائش اختیار نہ کرنی ہو اس کی تعمیر نہ کرو۔ جو چیز کہ کل کو تم سے چھوٹ جانے والی ہے اس میں مقابلہ بازی نہ کرو۔ اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم کو جانا ہے۔ اور اس میں رغبت و کوشش کرو، جس کی طرف تم کو کوچ کرنا ہے اور جہاں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔ المستدرک للحاکم

۱۳۶۴..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک اعرابی کی صورت میں رسول اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے۔ رسول اکرم ﷺ اس صورت میں ان کو پہچان نہ سکے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، یوم آخرت پر، ملائکہ پر، کتاب اللہ پر، نبیوں پر اور بعث بعد الموت پر ایمان لاؤ، نیز اچھی بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اگر میں ان پر ایمان لے آؤں تو کیا میں مؤمن ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: اسلام کیا ہے؟ یہ کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ ماہ صیام کے

روزے رکھو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر میں ان کو بجالاؤں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت یوں کرو کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو..... پس اگر یہ کیفیت نہیں حاصل ہوتی اور تم اللہ کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام لوٹ گئے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کی تلاش میں نکلے، مگر نہ پاسکے۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ بمطابق دوسری روایت کے، تمہیں تمہارا امرِ دین سکھانے آئے تھے۔ کرر

فصلِ دوم ..... اسلام کی حقیقت کے بیان میں

۱۳۶۵..... از مسند صدیق رضی اللہ عنہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کو اسلام سکھاتے تھے۔ اور فرماتے تھے: اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اللہ کی فرض کردہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو، کیونکہ اس کی کوتاہی میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اور اپنے نفس کی خوشی کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کرو۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھو۔ اور جس کو خلافت سونپی گئی ہو، اس کی سنو اور اطاعت کرو۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبه، رسته ففی الإیمان، ابن جریر

۱۳۶۶..... از مسندِ عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسن سے مروی ہیکہ ایک اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور کہا اے امیر المؤمنین! مجھے دین کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اور تم ظاہر کے مکلف ہو، لہٰذا کسی کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ پڑو۔ اور ہر ایسی چیز کے اختیار کرنے سے اجتناب کرو جس سے حیا کی جاتی ہے۔ پھر اگر تم اللہ سے ملاقات کرو تو کہہ دینا مجھے ان باتوں کا عمر نے حکم دیا تھا۔

شعب الإيمان، الأصبهاني في الحجة

علامہ بیہقی نے فرمایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ حضرت حسن نے حضرت عمر کو نہیں پایا۔ سعید بن عبدالرحمٰن الجمحی کے حوالہ سے آئندہ آنے والی مسند ابن عمر میں یہ حدیث اس مرسل مذکور سے زیادہ اصح ہے۔

۱۳۶۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایمان کی زیب و زینت چار اشیاء ہیں۔ نماز، زکوٰۃ، جہاد اور امانت داری۔ ابن ابی شیبه

۱۳۶۸..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور کہا اے امیر المؤمنین! مجھے دین کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اور تم ظاہر کے مکلف ہو، لہٰذا کسی کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ پڑو۔ اور ہر ایسی چیز کے اختیار کرنے سے اجتناب کرو جس سے حیا کی جاتی ہے۔ پھر اگر تم اللہ سے ملاقات کرو تو کہہ دینا مجھے ان باتوں کا عمر نے حکم دیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ ان باتوں کو مضبوطی سے تھام لو۔ پھر جب پروردگار سے ملاقات ہو تو جو جی آئے کہو۔

الكامل لابن عدي رحمة الله عليه، شعب الإيمان، اللالكائي

ایمان کی مضبوطی چار چیزوں میں

۱۳۶۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کی مضبوطی چار اشیاء ہیں۔ اپنے وقت پر نماز قائم کرنا، نفس کی رضاء و رغبت کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا، صلہ رحمی کرنا اور عہد کی پاسداری کرنا۔ سو جس نے ان میں سے کسی کو ترک کر دیا اس نے اسلام کا ایک مضبوط کڑا چھوڑ دیا۔

ابويعلى الخليلي في جزء من حديثه

۱۳۷۰......ازمسند علی رضی اللہ عنہ حضرت علی وحضرت ابو زبیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بناء تین چیزوں پر ہے۔ اہلِ ''لاالٰہ الا اللہ'' سوتم کسی کلمہ گو کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو۔ اور نہ ان پر شرک کرنے کی شہادت دو۔ اور تقادیر کے منجانب اللہ ہونے کی معرفت...... خواہ اچھی ہوں یا بری۔ اور یہ کہ جب سے اللہ نے محمد کو مبعوث کیا...... تب سے آخری مسلم جماعت تک جہاد جاری وساری رہے گا۔ کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل اس کو گزند نہ پہنچا سکے گا۔ الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه

علامہ طبرانی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ثوری، ابن جریج اور اوزاعی سے اسماعیل کے سوا کوئی اور روایت کرنے والا نہیں ہے۔

عن اسماعیل بن یحی التیمی عن سفیان بن سعید عن الحارث عن علی وعن الأوزاعی عن یحی بن ابی کثیر عن سعید بن المسیب عن علی وعن ابن جریج عن ابی الزبیر عن رسول اللہ ﷺ

۱۳۷۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کے قائم ہونے کے تین سہارے ہیں۔ ایمان، نماز اور جماعت۔ پس کوئی نماز ایمان کے بغیر مقبول نہیں۔ پھر جس نے ایمان اختیار کیا، نماز ادا کی۔ اور جس نے نماز ادا کی، جماعت کے ساتھ شامل ہوا۔ اور جو جماعت سے بالشت بھر بھی جدا ہوا، اس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے نکال پھینکا۔ ابن ابی شیبه فی الإیمان، اللالکائی

حدیث کے الفاظ ''انما الإیمان ثلاثۃ اثافی'' کا ترجمہ کیا گیا ہے: ایمان کے قائم ہونے کے تین سہارے ہیں۔ اثافی اُثْفِیَۃ کی جمع ہے۔ اثافی چولہے کے تین کونے جن پر ہانڈی رکھی جاتی ہے۔ اس مناسبت سے اس کا ترجمہ سہارا کیا گیا ہے۔ مختار الصحاح ج ۱/ ص ۳۶

۱۳۷۲......جنابِ حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی کہ: نماز ایمان کا ستون ہے۔ جہاد عمل کی کوہان ہے۔ اور زکوٰۃ اس کو پختہ کرتی ہے۔ یہ فرمان آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ابو نعیم فی عوالیه

۱۳۷۳......ازمسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بوڑھا اعرابی، جس کو علقمہ بن علاثہ کہا جاتا تھا، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ! میں ایک انتہائی بوڑھا آدمی ہوں اور قرآن سیکھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ لیکن اس بات کی عین یقین کے ساتھ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ پھر جب وہ بوڑھا آپ کی خدمت سے اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی فقیہ ہے، یا فرمایا تمہارا ساتھی فقیہ ہے۔ ابن عساکر

۱۳۷۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضور ﷺ سے زیادہ سوال کرنے سے ممانعت کی گئی تھی تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی، کہ آپ کے پاس کوئی دیہاتی شخص آ کر سوال کرے اور ہم بھی اسے سنیں۔ تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! ہمارے پاس تیرا ایک قاصد آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ تم اس بات کا دعویٰ کرتے ہو کہ اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ کیا یہ سچ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ دیہاتی نے پوچھا: آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا اللہ نے۔ یہاتی نے پھر پوچھا: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا اللہ نے۔ پھر پوچھا: ان پہاڑوں کو ان کی جگہ کس نے نصب کیا؟ فرمایا اللہ نے۔ پوچھا: اس میں ان منافع کو کس نے رکھا؟ فرمایا اللہ نے۔ پھر دیہاتی نے کہا پس آپ کو اس ذات کی قسم! اور اس کا واسطہ! جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا پہاڑوں کو نصب کیا اور ان میں منافع کو رکھا...... کیا واقعی اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: بالکل۔ دیہاتی نے کہا: اور آپ کے قاصد کا خیال ہے کہ ہمارے دن و رات میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں؟ فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے کہا: آپ کو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث فرمایا: کیا واقعی اللہ نے اس کا آپ کو حکم فرمایا ہے؟ فرمایا بالکل۔ دیہاتی نے کہا: اور آپ کے قاصد کا یہ بھی خیال ہے کہ ہم پر ایک سال میں ایک ماہ کے روزے فرض کیے گئے ہیں؟ فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے کہا: آپ کو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث فرمایا: کیا واقعی اللہ نے اس کا آپ کو حکم فرمایا ہے؟ فرمایا بالکل۔ پھر دیہاتی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث فرمایا میں اس میں کچھ بھی کمی زیادتی نہ کروں گا۔ پھر جب دیہاتی چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے سچ بولا ہے تو جنت میں ضرور داخل ہو جائے گا۔ کرر

۱۳۷۵......تم ''لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ اور لوگوں کے لئے بھی اس چیز سے کراہت کرو جس سے اپنی ذات کے

لئے کراہت کرتے ہو۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت جریر

پس منظر......ایک شخص نے آکر حضور ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے یہ جواب عنایت فرمایا۔

۱۳۷۶.....ازمسند جریر جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے اسلام سکھائیے! آپ نے فرمایا: تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ماہ صیام کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ اور لوگوں کے لئے بھی اس چیز سے کراہت کرو جس سے اپنی ذات کے لئے کراہت کرتے ہو۔ ابن جریر

۱۳۷۷.....ازمسند حکیم بن معاویۃ النمیری حکیم رضی اللہ عنہ بن معاویۃ سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا! یارسول اللہ! ہمارے رب نے آپ کو کس بات کے ساتھ مبعوث کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور ہر مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ اے حکیم بن معاویۃ یہ تیرا دین ہے۔ تو جہاں بھی ہو یہ تیرے لئے کافی ہے۔ ابو نعیم

دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند ہو

۱۳۷۸.....ازمسند سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک مغیرۃ بن سعد بن الأخرم اپنے والد سے یا اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ سے کچھ سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا، مجھے بتایا گیا کہ آپ میدانِ عرفات میں ہیں۔ میں آپ کے پاس پہنچا اور اونٹنی کی مہار میں نے تھام لی۔ آپ کے اصحاب یہ دیکھ کر مجھ پر چیخے! مگر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو! معلوم ہو کہ اس کی کیا حاجت ہے؟ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا کوئی عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت سے قریب تر اور جہنم سے بعید تر کر دے؟ آپ نے فرمایا: گرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ پھر آپ نے کچھ سکوت اختیار کیا اور پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو لوگوں سے اپنے لئے چاہتے ہو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب ناقہ کی زمام چھوڑ دو۔ ابن جریر

۱۳۷۹.....ازمسند عبداللہ بن الشخیر عبداللہ بن عامر المنتفق سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کے متعلق خبر ملی تو میں آپ کی تلاش میں نکلا۔ کسی نے مجھے کہا کہ آپ ﷺ وادی منیٰ میں ہیں یا میدانِ عرفات میں۔ میں آپ کے پاس پہنچا اور آپ کی سواری کی نکیل میں نے تھام لی۔ پھر میں نے کہا میں آپ سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا! یہ کہ مجھے کیا چیز جہنم سے نجات دلائے گی اور کیا چیز جنت میں دخول کا سبب بنے گی۔ پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: گرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو۔ فریضۂ زکوٰۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ اور لوگوں کا جو سلوک اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی ان کے ساتھ بھی کرو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب سواری کا راستہ چھوڑ دو۔ الدیلمی

۱۳۸۰.....ازمسند ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دین پانچ اشیاء کا نام ہے۔ ان میں سے اللہ کسی کو دوسری کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ اور اللہ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اور جنت و جہنم پر اور اس موت کے بعد ایک مرتبہ دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا۔ یہ ایک چیز ہوئی۔ اور دوسری نماز ہے اور پنج گانہ نماز اسلام کا ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان کو نماز و زکوٰۃ جو تیسرا رکن ہے کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔ اور جس نے ان کو انجام دیا لیکن رمضان کے روزے جو چوتھا رکن ہے عمداً چھوڑ دیئے، تب بھی اللہ ایمان کو قبول نہ فرمائیں گے۔

اور جس نے ان چاروں اشیاء کو انجام دیا اور اس کے لئے حج کی کشادگی میسر ہوئی لیکن اس نے حج نہیں کیا اور نہ اس کی طرف سے اس کے اہل نے حج بدل کیا، تو اللہ اس کے ایمان کو قبول فرمائیں گے اور نہ نماز کو، اور نہ ہی زکوٰۃ اور روزوں کو قبول فرمائیں گے۔ آگاہ رہو..... حج اللہ کے فریضوں میں سے ایک فریضہ ہے۔ اور اللہ فرائض میں سے کسی کو کسی کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔ ابن جریر

اس کی اسنادی حیثیت ضعیف ہے۔

۱۳۸۱..... از مسند عبدالرحمن بن غنم لأشعری عبدالرحمن بن غنم سے مروی ہے، وہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام اس صورت میں تشریف لائے جس میں آپ پہلے سے ان کو پہچانتے نہ تھے۔ اور انہوں نے آکر آپ ﷺ کے گھٹنوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور کہا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنی ذات اللہ کے سپرد کر دو۔ ''لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر میں ان کو بجالاؤں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: ایمان کیا ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، یوم آخرت پر، ملائکہ پر، کتاب اللہ پر، انبیاء پر، ممات پر اور حیات بعد الممات پر، ایمان لاؤ۔ نیز حساب کتاب پر، میزان پر اور جنت وجہنم پر ایمان لاؤ۔ اور ہر بھلی و بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر میں یہ کرلوں تو کیا میں مؤمن ہو جاؤں گا؟ فرمایا جی۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: احسان کیا ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ سے یوں ڈرو گویا اسے دیکھ رہے ہو..... جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: قیامت کب واقع ہوگی یا رسول اللہ؟ فرمایا سبحان اللہ! سبحان اللہ! غیب کی پانچ باتوں کو اللہ کے ماسوا کوئی نہیں جانتا۔ اور اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ خود سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

ان اللہ عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم مافى الأرحام وماتدرى نفس ماذا تكسب غدا وماتدرى نفس بأى ارض تموت

''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ وہی بارش نازل کرتا ہے۔ اور رحموں میں جو کچھ ہے اس کو جانتا ہے۔ اور کل آئندہ کو کوئی جی کیا کمانے والا ہے؟ کوئی نہیں جانتا۔ اور کوئی جی نہیں جانتا کہ اس کی کہاں موت آئے گی۔''

اور اگر تم قبل از قیامت کے متعلق کچھ جاننا چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس کی کیا علامات ہیں؟ وہ یہ ہیں کہ جب باندی اپنی مالکہ کو جنم دینے لگے، اور عمارتیں فلک بوس ہونے لگیں، اور تو ننگے پاؤں والے فقیر لوگوں کو دیکھے کہ وہ لوگوں کی گردنوں کے مالک بنے بیٹھے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ لیکن پھر وہ سائل شخص منہ موڑ کر چلا گیا آپ ﷺ نے پوچھا سائل کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ہم پھر اس کا راستہ نہیں پا سکے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ اور جب بھی وہ میرے پاس آئے میں نے ان کو پہچان لیا سوائے آج کی اس صورت کے۔ ابن عساکر

قیامت کے روز ہر سے سوال ہوگا

۱۳۸۲..... از مسند معاویہ بن حیدۃ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس اپنی ان انگلیوں کے شمار برابر قسم اٹھا کر آیا ہوں، اس بات پر کہ میں آپ کی اتباع کروں گا اور نہ آپ کے دین کی اتباع کروں گا، کیونکہ آپ ایسی بات لائے ہیں جو میں نہیں سمجھ سکا سوائے اس کے اب اللہ اور اس کا رسول جو کچھ سکھا دیں۔ پس اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے رب نے کس بات کے ساتھ تجھ کو مبعوث کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا اسلام کے ساتھ۔ میں نے کہا اسلام کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم ''لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ شرک سے قطعاً جدا ہو جاؤ، اور ہر مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ دونوں بھائی بھائی ہیں۔ باہم

مددگار ہیں۔ جس نے اسلام کے ساتھ کسی کو شریک کیا اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائیں گے۔ اور میرا رب مجھے بلانے والا ہے۔ پھر مجھ سے سوال کرے گا کہ میرے بندوں کو دعوت پہنچادی یا نہیں؟ پس تم میں سے حاضرین غائبین کو یہ دعوت پہنچادیں۔ اور تم قیامت کے روز مونہوں پر مہر لگے ہوئے بلائے جاؤ گے۔ پس سب سے پہلے جو کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا وہ ران اور ہاتھ ہیں، میں نے کہا یارسول اللہ! کیا یہ ہمارا دین ہے؟ فرمایا ہاں اور تم جہاں ہوگے یہ تمہیں کافی ہوگا۔ اور تم اس حالت میں جمع کئے جاؤ گے کہ کچھ تم میں سے مونہوں کے بل آئیں گے اور کچھ قدموں پر اور کچھ سوار ہو کر آئیں گے۔ شعب الإیمان

۱۳۸۳...... عروة بن رویم، معاویہ بن حکیم القشیری سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق اور دین برحق کے ساتھ مبعوث کیا کہ میں آپ تک اس وقت تک نہیں آیا جب تک کہ اپنی قوم کو ان دونوں ہاتھ کی انگلیوں کے شمار برابر حلف نہیں دیا کہ میں آپ کی اتباع کروں گا اور نہ آپ پر ایمان لاؤں گا، اور آپ کی تصدیق بھی نہ کروں گا۔ سو میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بتائیے کہ اللہ نے آپ کو کس بات کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسلام کے ساتھ۔ میں نے پوچھا اسلام کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنی ذات اللہ کے سپرد کردو۔ اس کے لئے اپنے نفس کو فارغ کرلو۔ پوچھا پھر ہماری ازواج کا ہم پر کیا حق ہے؟ فرمایا جب تم کو کھانا ملے تو ان کو بھی کھلاؤ اور جب تمہیں پہننے کو ملے تو انہیں بھی پہناؤ۔ چہرے پر نہ مارو۔ برا بھلا نہ کہو اور ان سے جدائی گھر سے باہر نہ کرو۔ جبکہ تم ان سے صحبت کر چکے ہو اور وہ تم سے عہد واثق بھی لے چکی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ تم وہاں سوار، پیدل اور مہرزدہ چہروں کے بل پیش کئے جاؤ گے۔ اور اول چیز جو کلام کرے گی وہ اس کی ران ہوگی۔ کرر

۱۳۸۴...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب فرماتے تھے کہ اسلام کے مضبوط کڑے...... لا الہ الا اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، اور اللہ کے قائم کردہ مسلمان حاکم کی اطاعت کرنا۔ رستہ فی الإیمان

۱۳۸۵...... سوید بن حجیر سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ سے عرفہ ومزدلفہ کے درمیان ملا تو میں نے آپ کی ناقہ کی نکیل تھام لی اور کہا مجھے ایسا عمل بتادیجئے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کردے؟ فرمایا: اگرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ فرض نماز قائم کرو۔ فریضہ زکوۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ اور لوگوں کا جو سلوک اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی ان کے ساتھ بھی کرو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب ناقہ کی لگام چھوڑ دو۔ ابن جریر

فصلِ سوم...... ایمان کے مجازی معنی اور حصوں کے بیان میں

۱۳۸۶...... از مسند عمر رضی اللہ عنہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور کہا کہ اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا...... جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی ذات سے اس کے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم آپ مجھے میری جان اور میرے اہل سے زیادہ محبوب ہیں۔ المدنی ورستہ فی الإیمان

۱۳۸۷...... از مسند علی رضی اللہ عنہ علاء بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین ایمان کیا ہے۔؟ فرمایا ایمان چار ستونوں پر قائم ہے، صبر، عدل، یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۸۸...... قبیض بن جابر الأسدی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین ایمان کیا ہے۔؟ فرمایا ایمان چار ستونوں پر قائم ہے، صبر یقین، جہاد اور عدل۔ پھر صبر کے چار شعبے ہیں، شوق، خوف، زہد اور انتظار۔ جو جنت کا مشتاق ہوا وہ شہوتوں سے کنارہ کش ہوگیا۔ اور جس کو جہنم کا خوف دامن گیر ہوا وہ محرمات کے ارتکاب سے باز آگیا۔ اور جس نے دنیا کی حقیقت کو دیکھ لیا اس پر دنیا کے مصائب آسان ہوگئے۔ اور یہی زہد ہے۔ اور جو موت کا منتظر ہوا، امورِ خیر کی طرف سرعت سے رواں ہوا۔

اور یقین کے بھی چار شعبے ہیں، ذہانت میں غور وفکر کرنا، دانائی وحکمت کو سمجھنا، عبرت انگیزی اختیار کرنا، اگلے لوگوں کی سنت اپنانا۔ سو جس نے ذہانت میں غور وتدبر سے کام لیا حکمت ودانائی کو جان گیا۔ اور جس نے حکمت ودانائی کو پالیا اس نے عبرت حاصل کر لی۔ اور جس نے عبرت حاصل کر لی وہ درحقیقت اولین میں شمار ہے۔ اور عدل کے بھی چار شعبے ہیں، تعمق فہم، رونق علم، شریعت حکم، روضۂ حلم۔ سو جس نے تعمق فہم سے کام لیا، اس نے جمیع علوم کی تفسیر کر لی۔ اور جس نے علم کو جان لیا، اس نے احکام شرائع کی معرفت حاصل کر لی۔ اور جو احکام شریعت پر مستحکم ہوا، اس نے دین میں کوئی کمی نہ چھوڑی اور وہ لوگوں میں بھی راحت وفراخی کے ساتھ جی سکے گا۔ اور جہاد کے بھی چار شعبے ہیں، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، ہر کام میں سچائی اور فاسقین کے فسق سے بغض۔ سو جس نے معروف ونیکی کا حکم دیا، اس نے مؤمن کی پشت پناہی کی۔ اور جس نے منکر وشنیع بات سے منع کیا، اس نے منافق کی ناک مٹی میں ملادی۔ اور جس نے ہر کام میں سچائی اختیار کی، اپنے پر پڑنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا۔ اور جس نے فاسقین سے ان کے فسق کی وجہ سے بغض رکھا، اور اللہ ہی کے لئے غضب آلود ہوا، اللہ اس کے لئے غضب ناک ہوا۔

اس کے بعد سائل کھڑا ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر اقدس کو بوسہ دیا۔

ابن ابی الدنیا فی الأمر بالمعروف ونھی عن المنکر، اللالکائی، کرر

اسلام کی بنیاد چار چیزوں پر

۱۳۸۹ خلاس بن عمرو سے مروی ہے فرمایا کہ ہم حضرت علی بن ابی طالب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس خزاعہ قبیلہ کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے رسول اکرم ﷺ سے اسلام کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اسلام کی بناء چار چیزوں پر ہے، صبر، یقین، جہاد اور عدل۔ پھر صبر کے چار شعبے ہیں، شوق، خوف، زہد اور انتظار۔ جو جنت کا مشتاق ہوا وہ شہوتوں سے کنارہ کش ہوگیا۔ اور جس کو جہنم کا خوف دامن گیر ہوا وہ محرمات کے ارتکاب سے باز آ گیا۔ اور جس نے دنیا کی حقیقت کو دیکھ لیا اس پر دنیا کے مصائب آسان ہوگئے۔ اور یہی زہد ہے۔ اور جو موت کا منتظر ہوا، امور خیر کی طرف سرعت رواں ہوا۔

اور یقین کے بھی چار شعبے ہیں، ذہانت میں غور وفکر کرنا، دانائی وحکمت کو سمجھنا، عبرت انگیزی اختیار کرنا، اگلے لوگوں کی سنت اپنانا۔ سو جس نے ذہانت میں غور وتدبر سے کام لیا، حکمت ودانائی کو جان گیا۔ اور جس نے حکمت ودانائی کو پالیا اس نے عبرت حاصل کر لی۔ اور جس نے عبرت حاصل کر لی سنت کا متبع ہوگیا۔ اور جس نے سنت کی اتباع کر لی وہ درحقیقت اولین میں شمار ہے۔ اور جہاد کے بھی چار شعبے ہیں، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، ہر کام میں سچائی اور فاسقین کے فسق سے بغض۔ سو جس نے معروف ونیکی کا حکم دیا، اس نے مؤمن کی پشت پناہی کی۔ اور جس نے منکر وشنیع بات سے منع کیا، اس نے منافق کی ناک مٹی میں ملادی۔ اور جس نے ہر کام میں سچائی اختیار کی، اپنے پر پڑنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا اور اس نے اپنے دین کی حفاظت کر لی۔ اور جس نے فاسقین سے ان کے فسق کی وجہ سے بغض رکھا، اور اللہ ہی کے لئے غضب آلود ہوا، اللہ اس کے لئے غضب ناک ہوا۔ عدل کے بھی چار شعبے ہیں گہری سوچ وبچار، علم کی فراوانی، احکام سے متعلق شریعت اور حلم وبردباری کی شادابی۔ سو جس نے گہرے غور وتدبر سے کام لیا اس نے مجمل واِجمال کی وضاحت حاصل کر لی۔ اور جس نے ذخیرہ علم کا محفوظ کر لیا، اس نے احکام سے متعلق شریعت کو جان لیا۔ اور جو حلم وبردباری کے شاداب باغ میں اترا وہ دین میں کامل رہا اور وہ لوگوں میں بھی ہنسی خوشی بسر کرے گا۔ الحلیہ

فرمایا کہ خلاس بن عمرو نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور حارث نے اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مختصراً روایت کیا ہے۔ اور قبیصہ بن جابر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنے قول سے روایت کیا ہے۔ اور علاء بن عبدالرحمن نے بھی حضرت علی سے اپنے قول کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۳۹۰ ...... از مسند ایاس بن سہل الجہنی رحمۃ اللہ علیہ ایاس بن سہل الجہنی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے

نبی! کونسا ایمان افضل ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے لئے محبت کرو اور اللہ ہی کے لئے نفرت رکھو.....اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں تر وتازہ رکھو۔ابن مندہ، ابونعیم ایاس بن سہل الجہنی رحمۃ اللہ علیہ کو بعض متأخرین نے صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔لیکن بندہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا خیال ہے کہ یہ تابعین میں سے ہیں۔

۱۳۹۱.....از مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایمان کا کونسا کڑا مضبوط ترین ہے؟ فرمایا اللہ ہی کے لئے محبت اور اللہ ہی کے لئے نفرت۔ شعب الإیمان

۱۳۹۲.....از مسند جابر رضی اللہ عنہ محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: صبر وسخاوت۔المسند لأبی یعلی، شعب الإیمان

۱۳۹۳.....حضرت حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: صبر وسخاوت۔

المسند لأبی یعلی، شعب الإیمان

۱۳۹۴... حضرت حسن ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ایمان صبر وسخاوت کا نام ہے اور صبر اللہ کے محرمات سے اجتناب کرنا اور فرائض الٰہی کی ادائیگی کرنا۔شعب الإیمان

۱۳۹۵.....از مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا بتاؤ! ایمان کا مضبوط ترین کڑا کونسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ ہی کے لئے دوستی کا رشتہ استوار کرنا، اور اللہ ہی کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے کسی سے نفرت کرنا۔شعب الإیمان

۱۳۹۶.....مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ ہی کے لئے دشمنی مول لو اور اللہ ہی کے لئے دوستی رکھو۔کیونکہ ولایت الٰہی اس کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی۔اور کوئی شخص ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا خواہ نماز روزوں کی کتنی ہی کثرت کرلے.....جب تک کہ وہ اس بات کو نہ پالے یعنی اللہ ہی کے لئے دشمنی ودوستی۔شعب الإیمان

۱۳۹۷.....از مسند عمار رضی اللہ عنہ فرمایا جس میں تین خصائل پیدا ہو گئے اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا یا فرمایا تین باتیں ایمان کی تکمیل ہیں، تھوڑے میں سے تھوڑا خرچ کرنا، اپنی جان سے انصاف کرنا، عالم کو سلام کرنا۔ابن جریر

خرچ کرنے کا مصرف عام ہے خواہ اہل وعیال پر کیا جائے یا کسی مفلس وتنگدست پر۔علامہ نووی فرماتے ہیں یہاں اگر عالم کو سلام کی تاکید ہے تو دوسرے مقام پر آیا ہے کہ سلام کرو ہر مسلمان شخص کو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہیں۔اور سلام کو خوب رواج دو۔اور یہی چیز باہمی فسادات کا قلع قمع کرنے والی بھی ہے۔

اور اپنے نفس سے انصاف کرو: اس ارشاد نبوی کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ذات سے جو حقوق متعلق ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی مت کرو، خواہ خالق خداوندی کے حقوق ہوں یا بندگانِ خالق کے، سب کو بکمالہ ادا کرو۔اور اپنے نفوس پر زائد از طاقت بوجھ ڈالنے سے بھی گریز کرو۔نیز اپنے لئے ایسا دعوی نہ کرو جس کے تم حامل نہیں۔

۱۳۹۸.....از مسند عمار رضی اللہ عنہ فرمایا جس میں تین خصائل پیدا ہو گئے اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا، تنگدستی میں بھی خرچ کرنا یعنی اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے خرچ کرنا، اور اپنی جان سے انصاف کرنا.....مثلاً کسی کو سلطان وقت کے پاس اس وقت تک نہ لے جائے جب تک کہ خود اس کو قصوروار نہ گردان لے، اور عالم کو سلام کرنا۔ابن جریر

۱۳۹۹.....حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا تین باتیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں۔جس نے ان کو جمع کرلیا اس نے یقیناً ایمان کو جمع کرلیا۔تھوڑے میں سے تھوڑا خرچ کرنا اس بات پر اعتماد رکھتے ہوئے کہ اللہ اس کا عمدہ بدل ضرور دے گا۔اور اپنی جان سے انصاف کرنا (مثلاً لوگوں کو قاضی کے پاس بغیر جرم کے نہ کھینچنا)۔اور عالم کو سلام کرنا۔مکرر

۱۴۰۰.....از مسند عمیر بن قتادہ اللیثی۔عبداللہ بن عبید اللیثی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دریں اثناء

کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور استفسار کیا کہ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا: صبر و سخاوت۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ فرمایا وہ جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے مسلمان محفوظ رہیں۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: جو برائیوں سے ہجرت یعنی کنارہ کشی کرلے۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: جس میں خون بہہ پڑے اور گھوڑا زخمی ہوجائے۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: کم میں سے بھی خرچ کرنا۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان

۱۴۰۱..... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا ایمان کی بلندی چار چیزوں میں ہے: حکم الٰہی پر صابر رہنا، قضاء پر راضی رہنا، توکل میں اخلاص رکھنا اور رب کے آگے جھکا رہنا۔ ابن عساکر

۱۴۰۲..... حضرت ابورزین کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا:

تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ گردانو! اور تمہارے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور تمہیں آگ میں جل جانا اس سے کہیں زیادہ محبوب ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، اور کسی سے بھی خواہ وہ غیر صاحب نسب ہو، اللہ ہی کے لئے محبت کرو۔ پس جب تم اس حال کو پہنچ جاؤ گے تو یقیناً ایمان تمہارے دل میں یوں داخل ہوجائے، جس طرح کہ تپتے دن میں پیاسے کو پانی کی محبت دل میں گھر کر جاتی ہے۔ ابن عساکر

۱۴۰۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا ایمان افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا پوچھا گیا پھر کیا افضل ہے؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پوچھا گیا پھر کیا؟ فرمایا گناہوں سے پاک حج۔ النسائی

فصلِ چہارم.....شہادتین کی فضیلت میں

۱۴۰۴..... از مسند صدیق رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول ﷺ حضور ﷺ کی وفات پر سخت غمزدہ اور افسوسناک تھے..... حتیٰ کہ لوگ طرح طرح کے وساوس کا شکار ہورہے تھے۔ میں بھی انہی میں سے تھا۔ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ نے اپنے نبی کو اٹھالیا اور میں اس دین کی نجاۃ کے متعلق سوال نہ کرسکا! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بارے میں سوال کرچکا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجھ سے جس نے وہ کلمہ قبول کرلیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا لیکن انہوں نے انکار فرمادیا تھا پس وہی اس دین کی نجاۃ ہے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، المسند لأبی یعلی فی الأفراد، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان، السنن لسعید

۱۴۰۵..... عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے دل میں یہ تمنا اٹھی کہ کاش میں نے آپ ﷺ سے سوال کرلیا ہوتا کہ شیطان ہمارے دلوں میں جو وسوسے ڈالتا ہے اس کے لئے کیا چیز نجات دہندہ ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے آپ سے پوچھ چکا ہوں! آپ نے فرمایا تھا کہ اس کی نجات یہ ہے کہ تم وہی کلمہ کہو..... جس کا میں نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت حکم دیا تھا، کہ اس کو کہہ لیں مگر انہوں نے نہیں کیا۔ مسند احمد، المسند لأبی یعلی، السنن لسعید

۱۴۰۶..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بات کی نجاۃ کس چیز میں ہے، جس میں ہم ہیں؟ فرمایا: جس نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیدی یہی اس کے لئے نجاۃ ثابت ہوگا۔

المسند لأبی یعلی، ابن منیع، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، الدار قطنی فی الأفراد

۱۴۰۷..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ نکل کر جاؤ اور لوگوں میں منادی کردو کہ جس نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی! میں نکلا تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ ملے اور مجھ سے سوال کیا تو میں نے خبر دیدی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ کے پاس واپس جائیں اور آپ ﷺ سے کہیں کہ لوگوں کو عمل کرنے دیجئے کیونکہ مجھے خوف

ہے کہ لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔ میں حضور ﷺ کے پاس واپس آیا اور آپ کو حضرت عمر کی بات کہی، آپ نے فرمایا عمر نے سچ کہا پس میں رک جاتا ہوں۔ المسند لأبی یعلی، اللالکائی فی الذکر

اس میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز متروک ہے۔ نیز حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب احادیث میں سے یہ حدیث بہت غریب ہے۔ لیکن حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث محفوظ ہے۔

۱۴۰۸ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیکہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بات کی نجاۃ کس چیز میں ہے؟ فرمایا اسی کلمہ میں جس کو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے انکار فرمادیا تھا وہ ''لا إلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت ہے۔ دوسری جگہ محمد کی بجائے ''انی'' کا لفظ ہے۔ معنی میں کوئی تفاوت نہیں۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابو مسہر فی نسختہ

لا الٰہ الا اللہ نجات دہندہ ہے

۱۴۰۹..... ابووائل سے مروی ہے کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت ابوبکر کی طلحہ بن عبیداللہ سے ملاقات ہوئی تو طلحہ نے آپ سے پوچھا کہ میں نے ایک کلمہ کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے سنا تھا کہ وہ جنت کو واجب کرنے والا ہے، مگر مجھے اس کلمہ کے متعلق سوال کرنے کی نوبت نہیں آئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ کلمہ جانتا ہوں وہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

ابن راھویہ، المسند لأبی یعلی، ابن منیع، الدار قطنی فی الأفراد، المعرفہ لأبی نعیم

اس کے رواۃ ثقہ لوگ ہیں۔

۱۴۱۰..... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا اس امر کی نجاۃ کس چیز میں ہے؟ فرمایا: جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کرلیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا، مگر انہوں نے انکار فرمادیا تھا، تو وہ کلمہ اس کے لئے نجاۃ ثابت ہوجائے گا۔

المسند لأبی یعلی، المحاملی فی امالیہ

۱۴۱۱ محمد بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان پر گزر ہوا اور ان کو وہ سلام کیا، مگر انہوں نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس کی شکایت کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان سے پوچھا: کیا بات ہے تم نے اپنے بھائی کے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عثمان نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں نے ان کا سلام سنا ہی نہیں، میں تو اپنے آپ میں مگن تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کن خیالات میں محو تھے؟ عرض کیا: شیطان کے خلاف کچھ خیالات تھے وہ میرے نفس میں ایسے ایسے خیالات القاء کررہا تھا، کہ جن کو میں روئے زمین کے خزانوں کے عوض بھی اپنی زبان پر بھی لانا پسند نہیں کرتا۔ جب شیطان میرے دل میں ایسے وساوس پیدا کرتا ہے تو میرے دل میں تمنا اٹھتی ہے کہ کاش میں ان سے نجاۃ کے متعلق حضور سے سوال کرچکا ہوتا..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تھی اور اس سے نجاۃ کے متعلق بھی سوال کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس سے نجاۃ کے لئے تم وہی کلمہ کہو جو میں نے اپنے چچا پر ان کی موت کے وقت پیش کیا تھا، مگر انہوں نے انکار فرمادیا تھا۔ المسند لأبی یعلی

علامہ بوصیری زوائد العشرہ میں اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔

۱۴۱۲..... ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے ہمارے قلوب میں جنم لینے والے وساوس کے بارے میں سوال کیا تھا آپ نے فرمایا لا إلٰہ الا اللہ کی شہادت ہے۔ ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات

۱۴۱۳..... امام زہری رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے، سعید عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، عبداللہ عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے، وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امر کی نجاۃ اسی کلمہ میں ہے، جو میں نے اپنے چچا ابوطالب پر ان کی موت کے وقت پیش کیا تھا وہ ہے لا إلٰہ الا اللہ کی شہادت۔ خطط

۱۴۱۴..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب سے سنا وہ طلحہ بن عبیداللہ کوفرمار ہے تھے کہ کیابات ہے کہ جب سے حضور ﷺ کی وفات ہوئی ہے..... میں تمہیں پراگندہ وغبار آلود اور پریشان دیکھ رہا ہوں؟ شاید تمہیں اپنے چچازاد بھائی کی امارت سے گرانی گزری ہے؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا معاذ اللہ ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو شخص موت کے وقت اس کو کہہ لے وہ روح نکلتے وقت ایک نئی روح اور تازگی محسوس کرے گا اور وہ کلمہ قیامت کے روز اس کے لئے نور ثابت ہوگا۔ لیکن پھر میں رسول اللہ ﷺ سے اس کلمہ کے بارے میں پوچھ نہ سکا، اور نہ آپ نے مجھے اس کی خبر دی پس یہی بات میرے لئے پریشان کن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کلمہ میں جانتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا اللہ ہی کے لئے اس پر تمام تعریفیں ہیں، وہ کونسا کلمہ ہے؟ فرمایا وہ وہی کلمہ **لا إلہ الا اللہ** ہے جو آپ ﷺ نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے سچ کہا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، النسائی، المسند لأبی یعلی، الدار قطنی فی الأفراد. المعرفہ لأبی نعیم رواہ مسند احمد، المسند لأبی یعلی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، ابو نعیم، السنن لسعید. عن طلحہ بن عمر رضی اللہ عنہ

کیا آپ کو چچازاد کی امارت سے گرانی گزری ہے؟ اس سے خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ مراد ہے۔

۱۴۱۵..... حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی بندہ تہہ دل سے اس کو نہیں کہتا کہ وہ پھر اسی پر مرجائے مگر اللہ اسکو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کونسا کلمہ ہے؟ وہ وہی کلمہ اخلاص ہے جو اللہ نے محمد اور اس کے اصحاب کے لئے لازم کیا۔ اور وہ وہی کلمہ تقویٰ ہے، جس پر اللہ کے نبی نے اپنے چچا ابوطالب کو اصرار کیا وہ **لا إلہ الا اللہ** کی شہادت ہے۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الشافعی، ابن خزیمہ الصحیح لابن حبان، بخاری ومسلم، المستدرک للحاکم فی البعث، السنن لسعید

۱۴۱۶..... یحییٰ بن طلحہ بن عبیداللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ کو غمگین والم زدہ دیکھا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیابات ہے؟ فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں۔ اور دوسری روایت کے مطابق میں ایسے کلمات جانتا ہوں۔ جن کو کوئی بندہ موت کے وقت نہیں کہتا مگر اس کو کشادگی مل جاتی ہے۔ اور دوسری روایت کے مطابق اللہ اس کو مصیبت سے نجات وکشادگی میسر فرمادیتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے اس کا چہرہ منور وروشن ہوجاتا ہے۔ اور وہ خوش کن چیزیں دیکھتا ہے۔ لیکن میں اس کے بارے میں قسمت سے سوال نہ کرسکا..... حتیٰ کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ کونسا کلمہ ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کوئی کلمہ اس کلمہ سے بہتر جانتے ہو جس کی طرف رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت بلایا تھا حضرت طلحہ چونک کر بولے ہاں وہی! اللہ کی قسم ہاں وہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ **لا إلہ الا اللہ** ہے۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الجوھری فی امالیہ

۱۴۱۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں لوگوں میں منادی اعلان کردوں کہ جس نے اخلاص کے ساتھ اس بات کی شہادت دیدی کہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں'' وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! تب تو لوگ اعتماد کر کے بیٹھ جائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا پھر چھوڑ دو۔

المسند لأبی یعلی، ابن جریر، الصحیح لابن حبان

زوجہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طلحہ رضی اللہ عنہ پر گزر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیابات ہے کہ میں تم کو پریشان وپراگندہ ہیئت دیکھ رہا ہوں کیا تم کو اپنے چچازاد کی امارت ناگوار گزری ہے؟ حضرت طلحہ نے عرض کیا ہرگز نہیں لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی اس کو اپنی موت کے وقت کہہ لے تو وہ کلمہ اس کے صحیفہ اعمال کے لئے نور ثابت ہوگا، اور اس کے جسم وروح موت کے لمحہ میں اس کی وجہ سے ایک نئی روح اور فرحت محسوس کریں گے۔ لیکن میں آپ ﷺ سے اس کلمہ کو پوچھ نہ سکا..... حتیٰ کہ آپ کی وفات ہی ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں وہ

وہی کلمہ ہے، جو آپ ﷺ نے اپنے چچا پر ان کی موت کے وقت پیش کیا تھا۔ اور آپ کو اگر اس سے زیادہ نجات دینے والا کوئی اور کلمہ معلوم ہوتا تو ضرور اس کا حکم فرماتے۔ النسائی، ابن ماجه، البغوی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن خزیمه، المسند لأبی یعلی، الصحیح لإبن حبان، المروزی فی الجنائز، ابن منده فی غرائب شعبة، السنن لسعید

۱۴۱۸..... از مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت انس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: نہیں مجھے خوف ہے کہ لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔ ابن النجار

۱۴۱۹..... از مسند عبداللہ بن سلام عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو لا إلٰــه الا الله کی شہادت دیتے ہوئے سنا اور اس کے ساتھ آپ فرما رہے تھے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو بندہ اس کی شہادت دے گا وہ جہنم سے بری قرار پائے گا۔

ابو الشیخ فی الأذان

۱۴۲۰..... یوسف بن عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ محو سفر تھے، کہ آپ ﷺ نے ایک قوم کی بات سنی، وہ آپ سے دریافت کر رہی تھی کہ یا رسول اللہ! کونسا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا، راہ خدا میں جہاد کرنا، اور گناہوں کی آلائش سے پاک حج کرنا۔ پھر آپ نے وادی میں کسی کو سنا کہ وہ ''اشهد ان لاالٰه الاالله واشهد ان محمدا رسول الله'' کہہ رہا تھا، آپ نے فرمایا میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ کوئی اس کلمہ کی شہادت نہ دے گا مگر وہ شرک سے بری ہو جائے گا۔ ابن عساکر

۱۴۲۱..... از مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما..... اللہ عزّ وجلّ قیامت کے روز میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے۔ پھر اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ ہر دفتر انتہا نظر تک پھیلا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ شاید اعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کر دیا ہو؟ وہ عرض کرے گا! نہیں پروردگار..... پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تیرے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار..... پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا..... پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں اشهد ان لاالٰه الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله درج ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے! جا اس کو وزن کرالے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار! اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پرزہ کیا کرے گا؟ کہا جائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا ... اور پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا..... اور کاغذ کا وہ پرزہ اس قدر وزنی ہو جائے گا کہ وہ تمام دفتر اڑتے پھریں گے..... بے شک اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی شی وزن نہیں رکھتی۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، حسن غریب. المستدرک للحاکم، شعب الإیمان، بروایت ابن عمرو رضی الله عنه

۱۴۲۲..... علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اے میرے بندو! جو میرے پاس اس حال میں آیا کہ اخلاص کے ساتھ لا إلٰــه الا الله کی شہادت دے رہا ہو تو وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا۔ اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔ ابن عساکر

۱۴۲۳..... عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نابینا انسان ہوں، میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان کیچڑ وغیرہ کا پانی پڑتا ہے، تو میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور میرے گھر کی مسجد میں ایک مرتبہ نماز ادا فرمادیں، تاکہ میں اس مقام کو نماز کے لئے منتخب کرلوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ میں کرلوں گا۔ پھر آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے اپنے ساتھ چلنے کا فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ

کے ساتھ چل دیئے۔آپ عتبان بن مالک کے گھر پہنچ کر اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی۔پھر اجازت ملنے پر اندر داخل ہو گئے۔پھر آپ نے بیٹھنے سے قبل دریافت کیا کہ تم کہاں مجھ سے نماز پڑھوانا چاہتے ہو؟ حضرت عتبان کہتے ہیں میں نے اپنی مطلوبہ جگہ کی طرف اشارہ کر دیا۔پھر نماز سے فراغت کے بعد ہم نے آپ کو خزیرہ گوشت اور آٹے سے تیار شدہ کھانے پر روک لیا، جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔پھر اہل محلہ کو بھی آپ کی آمد کی اطلاع ہو گئی اور آپ سے ملاقات کی خواہش میں لوگوں کا جم غفیر ہو گیا حتیٰ کہ گھر لوگوں سے بھر گیا۔آپ ﷺ نے دریافت کیا: مالک بن الدخشن یا الدخیشن کہاں ہے؟ مجمع میں سے ایک شخص نے کہا: وہ منافق آدمی ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔حضور ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کہو، کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضاء کا متلاشی ہے۔لوگوں نے کہا ہم تو یا رسول اللہ اس کے چہرے اور اس کی باتوں کو منافقین ہی کی طرف مائل دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا کہنا مناسب نہیں، کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضاء کا طالب ہے۔لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بے شک۔پھر آپ نے فرمایا: قیامت کے روز کوئی شخص اللہ کی رضاء کے لئے لا الہ الا اللہ کہتا ہوا نہ آئے گا، مگر اس کو آگ پر حرام کر دیا جائے گا۔المصنف لعبدالرزاق

۱۴۲۴۔۔۔۔حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ کا قائل کوئی شخص جہنم میں نہ داخل ہو گا۔

رواہ ابن عساکر

۱۴۲۵ اے ابوذر! لوگوں میں خوشخبری پہنچا دو کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابو داؤد الطیالسی، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

فضائل الایمان متفرقہ

۱۴۲۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم اور تم پہلے بنی عبد مناف کہلاتے تھے آج سے ہم فقط بنی عبداللہ ہیں۔

الشیرازی فی الألقاب

۱۴۲۷ ازمسند حصین بن عوف الخثعمی، حصین بن عوف الخثعمی سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس جمعہ کے روز پہنچے تو آپ ﷺ نے ہم سے سوال کیا کہ ہم کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا بنی عبد مناف۔آپ نے فرمایا نہیں تم بنی عبداللہ ہو یعنی اللہ کے بندے ہو اور اب آباء واجداد پر فخر کرنا ترک کر دو! الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جھم البلوی

۱۴۲۸۔۔۔ازصدیق رضی اللہ عنہ۔طارق بن الشہاب رافع بن الطائی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو ہدایت دے کر مبعوث فرمایا، لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔بعض تو ایسے ہیں کہ وہ اسلام میں داخل ہوئے تو اللہ نے ان کو ہدایت سے نوازا، اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو اسلام میں تلوار کے ذریعہ مجبور کیا گیا پھر اللہ نے اسی کی بدولت ان کو ظلم وستم کا نشانہ بننے سے امان بخشی، اور یہ سب اللہ کے اعوان وانصار ہیں، اور اللہ کے عہد اور ذمہ میں اللہ کے ہمسائے ہیں۔اور جو ان پر ظلم کرے گا وہ درحقیقت اللہ کے ذمہ کو توڑنے والا ہو گا۔ابن راھویہ، ابن ابی عاصم، البغوی، ابن خزیمہ

۱۴۲۹ سعید بن عامر جویریہ بن اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ کسی یوم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ابوسفیان سے سخت کلامی ہو گئی۔ابوقحافہ والد ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو ابوسفیان کو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اے ابا جان اللہ نے اسلام کے ذریعہ بعض گھرانوں کو ہدایت سے سرفراز فرمایا، اور بعض کو پست ورسوا کیا۔سو میرا گھرانہ ان گھرانوں میں شامل ہے، جن کو رفعت عطا کی گئی۔اور ابوسفیان کا گھرانہ ان گھرانوں میں ہے، جن کو اللہ نے پست ورسوا کیا۔ابن عساکر

۱۴۳۰۔۔۔ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ سے مروی ہے کہ قبیلہ خولان کا ایک شخص اسلام سے مشرف ہو گیا تو اس کی قوم نے اس کو کفر میں داخل کرنا چاہا اور اس پر ظلم ڈھایا۔ حتیٰ کہ اس کو آگ میں ڈال دیا، لیکن ان کے جسم کے فقط وہ حصے جل سکے جن کو پہلے وضوء کا پانی مس نہ ہوتا تھا۔وہ

شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لئے بخشش کی دعا مانگو، اس شخص نے عرض کیا آپ زیادہ حق دار ہیں تو آپ نے فرمایا تم آگ میں ڈالے گئے، لیکن آگ تم کو نہ جلا سکی۔ پھر آپ نے ان کے لئے استغفار کیا۔ پھر وہ شخص وہاں سے چلے آئے اور ملکِ شام میں سکونت اختیار کر لی۔ لوگ ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دینے لگے۔ ابن عساکر

آگ کا نہ جلانا

۱۴۳۱..... شرحبیل بن مسلم الخولانی سے مروی ہے کہ اسود بن قیس بن ذی الخمار نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر اس نے ابی مسلم الخولانی کو پیغام بھیجا، وہ اس کے پاس پہنچے تو اسود نے ان سے پوچھا کیا تم میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت دیتے ہو؟ ابومسلم الخولانی نے فرمایا میں نے سنا نہیں کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اسود نے کہا کیا تم محمد کے رسول اللہ ہونے کی شہادت دیتے ہو؟ ابومسلم نے فرمایا: بالکل۔ اس پر اسود نے آگ بھڑکانے کا حکم دیا، پھر ابومسلم کو اس میں ڈال دیا۔ لیکن آگ ان پر کچھ بھی اثر انداز نہ ہو سکی۔ اسود بن قیس کو کسی نے مشورہ دیا کہ اگر تم اس شخص کو اپنے ہاں سے نہ نکالو گے تو یہ تمہارے پیروکاروں کو بھی تم سے گمراہ کر دے گا۔ تو اسود نے ان کے نکلنے کا حکم دے دیا۔ یہ مدینہ تشریف لائے، اس وقت آپ ﷺ کی وفات ہو چکی تھی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کی ذمہ داری سونپ دی گئی تھی۔ ابومسلم نے اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر بٹھایا۔ اور اتر کر مسجد کے ستون کے عقب میں نماز ادا کرنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عمر بن الخطاب کی نظر ان پر پڑ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر ان کی طرف آئے۔ اور دریافت کیا کس علاقے کے باشندے ہو؟ ابومسلم نے کہا اہلِ یمن سے تعلق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اس شخص کا کیا ہوا جس کو کذاب اسود نے نذرِ آتش کر دیا تھا؟ عرض کیا: وہ عبداللہ بن ثوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم ہی وہ شخص ہو؟ عرض کیا: اللہ کا فضل ہے ہاں میں وہی شخص ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے لپٹ پڑے اور رو دیئے، پھر ان کو لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور اپنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان ان کو بٹھا لیا۔ فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھے موت سے قبل امت محمدیہ میں وہ شخص دکھا دیا، جس کے ساتھ ابراہیم خلیل اللہ کا سا سلوک ہوا لیکن آگ اس کو گزند نہ پہنچا سکی۔ ابن عساکر

۱۴۳۲..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر مسلمان کا پشت پناہ ہوں۔

الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بخاری و مسلم

۱۴۳۳..... عقبہ بن عامر، حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ پر یقین تام رکھتے ہوئے وفات کر جائے تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ ابن مردویہ

۱۴۳۴..... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ سے منقول ہے کہ لوگوں میں فصیح ترین اور اعلم باللہ وہ شخص ہوگا، جو اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تعظیم وحرمت میں تمام لوگوں سے سخت اور زیادہ محبت کرنے والا ہوگا۔ الحلیہ

۱۴۳۵..... از مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ حضور ﷺ باہر نکلنے لگے تو دروازے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو پایا۔ فرمایا: اے معاذ! عرض کیا لبیک یارسول اللہ۔ فرمایا جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں؟ فرمایا چھوڑ دو! تاکہ اعمال میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی سعی و کوشش جاری رکھیں، کیونکہ مجھے ان کے اعتماد کر کے بیٹھے رہنے کا خوف ہے۔ الحلیہ

۱۴۳۶..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو خوشخبری سنا دو کہ جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، جنت میں داخل ہو جائے گا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں لوگ بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں۔ تو فرمایا پھر چھوڑ دو۔ الحلیہ، المسند لأبی یعلی

۱۴۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی جزاء وانعام جس پر اللہ نے توحید کا انعام فرمایا، جنت ہی ہے۔ ابن النجار

۱۴۳۸ ... از مسند بشر بن سحیم الغفاری۔ بشر بن سحیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور لوگوں میں نداء کردو کہ جنت میں مسلم جان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ یا فرمایا مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ اور ایام تشریق کھانے پینے کے ایام ہیں۔ ان میں روزہ نہ رکھو۔

ابو داؤد الطیالسی، ابن جریر، ابونعیم، ابن عساکر

ایام تشریق پانچ ایام ہیں۔ عیدین اور عید الاضحیٰ کے بعد کے تین یوم۔

۱۴۳۹ ... بشر بن سحیم سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایام حج میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ جنت میں مسلم جان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ یا فرمایا مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ اور یہ کھانے پینے کے ایام ہیں۔ یعنی ایام تشریق۔ ابن جریر

۱۴۴۰ ... از مسند جابر بن عبداللہ۔ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! دو واجب کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ الدیلمی

۱۴۴۱ ... از مسند الجارود بن المعلی۔ الجارود العبدی سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ایک دین پر کاربند ہوں، اب اگر میں اپنا دین ترک کر کے آپ کا دین اپنالوں تو کیا مجھے یہ پروانہ مل سکتا ہے کہ اللہ مجھے آخرت میں عذاب نہ فرمائیں؟ فرمایا: جی ہاں۔ ابونعیم

۱۴۴۲ از مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا: جس کی خواہش ہو کہ اس کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے ... تو اس کی موت اس حال میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اور لوگوں کے ساتھ بھی وہی سلوک روا رکھے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ ابن جریر

۱۴۴۳ از مسند عقبہ بن عامر الجہنی۔ عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اور ہر دن ہم میں سے کسی کی اونٹوں کو چرانے کی باری ہوتی تھی۔ تو جس دن میری باری آئی، میں لوٹا تو دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ ایک حلقہ میں اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے فرما رہے ہیں کہ: جس نے اچھی طرح وضوء کیا، پھر دو رکعات نماز اللہ ہی کی رضاء کے لئے ادا کیں ... تو اللہ اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔ یہ سن کر میں نے خوشی کے مارے اللہ اکبر کہا۔ پیچھے سے کسی نے میرے شانوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا میں متوجہ ہوا تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ موجود ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عامر اس سے پہلی بات اس سے زیادہ افضل وخوش کن ہے۔ میں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوا اور اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرتی ہو تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ ابن النجار

۱۴۴۴ ... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں بارہ سواروں کے ساتھ چلا ... حتیٰ کہ ہم دربار رسول ﷺ میں پہنچ گئے۔ پھر میرے رفقاء نے کہا: ہمارے پیچھے سے کون ہمارے اونٹوں کو چرائے گا تاکہ ہم آپ ﷺ کے ملفوظات سے کچھ اقتباس کر آئیں؟ پس جب وہ جائے گا تو تب ہم سننے جائیں گے۔ میں نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا۔ اور چند یوم کرتا رہا۔ پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید میں دھوکہ میں پڑ گیا ہوں کہ جو میرے ساتھی سنتے ہوں گے وہ مجھے کہاں نصیب ہوگا؟ اور وہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سیکھتے ہوں گے میں اس سے محروم رہ جاتا ہوں۔ تو پھر میں بھی ایک دن حاضر ہوا، ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے وضوء کامل طریقہ سے ادا کیا وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جائے گا، جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ میں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا، تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس سے قبل کا کلام سن لیتے تو اس سے زیادہ تعجب کرتے۔ میں نے عرض کیا مجھے سنایئے، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی اس حال میں وفات آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اللہ اس کے لئے

جنت کے تمام دروازے کھول دیتے ہیں، جس سے وہ چاہے داخل ہو جائے، اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلے تو میں آپ ﷺ کے سامنے رخ پر بیٹھ گیا۔لیکن آپ ﷺ نے مجھ سے اپنا رخ زیبا موڑ لیا۔میں پھر سامنے آ گیا آپ ﷺ نے پھر چہرہ اقدس موڑ لیا کئی مرتبہ ایسا ہوا آخر چوتھی مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ مجھ سے بے رخی کیوں فرمارہے ہیں؟ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تجھے ایک محبوب ہے یا بارہ؟ پھر میں نے یہ صورتِ حال دیکھی تو میں لوٹ گیا۔

رواہ ابن عساکر

۱۴۴۵......عمرو بن مرۃ الجہنی فرماتے ہیں: قبیلہ قضاعہ کا ایک شخص حضور انور ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں شہادت دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور پنجگانہ نماز ادا کروں، ادائیگی زکوۃ کروں، ماہِ صیام کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں میں قیام کروں تو میں کون ہوں گا؟ فرمایا: تم صدیقین اور شہداء میں شامل ہو جاؤ گے۔یا فرمایا: جو اس حالت میں وفات پا جائے وہ صدیقین اور شہداء میں شامل ہوگا۔ابن مندہ، ابن عساکر، ابن الجارود

۱۴۴۶......از مسند کعب رضی اللہ عنہ بن مالک۔کعب رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے انہیں اور اوس بن الحدثان کو ایام تشریق میں یہ پیغام دے کر اعلان کرنے کے لئے بھیجا'' کہ جنت میں مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔اور ایامِ منیٰ''۔اور بمطابق دوسری روایت کے ایامِ تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ابن جریر، ابونعیم

۱۴۴۷......از مسند معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل۔معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل سے مروی ہے کہ میں ایک گدھے پر، جس کا نام عفیر تھا، رسول اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔حضور ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔فرمایا: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی پرستش کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو اس کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو اس کو اپنے عذاب سے مامون رکھے۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں؟ فرمایا: ان کو خوشخبری مت سناؤ، ممکن ہے کہ وہ اسی پر اعتماد و بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔ابن عساکر

۱۴۴۸......از مسند ابی ثعلبہ الخشنی۔ابی ثعلبہ الخشنی سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے۔اور مسجد میں داخل ہوکر دوگانہ ادا کی۔اور آپ کو یہ بات محبوب تھی کہ جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد جا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔پھر حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف لے جاتے، پھر ازواجِ مطہرات کے ہاں جاتے۔تو اسی طرح ایک مرتبہ سفر سے واپسی کے بعد حضرت فاطمہ کے ہاں ازواجِ مطہرات سے قبل تشریف لے گئے۔پہنچے تو دروازے پر ہی حضرت فاطمہ سے سامنا ہو گیا۔حضرت فاطمہ آپ ﷺ کے چہرہ انور کو بوسہ دینے لگیں، اور دوسرے الفاظ میں آپ ﷺ کے دہانِ منہ مبارک اور آنکھوں کو بوسہ دینے لگیں۔اور ساتھ میں رونے لگیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے، کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ میں دیکھ رہی ہوں کہ فقر و افلاس کی وجہ سے آپ کا چہرہ انور فق ہو گیا ہے۔اور آپ کے کپڑے بھی بوسیدہ ہو چکے ہیں...... آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! مت رو، بلاشک اللہ نے تیرے والد کو ایسے امر پر مبعوث فرمایا ہے، کہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھر باقی نہ رہے گا کچا نہ پکا، مگر اللہ اس میں اسلام کو ضرور داخل فرما دیں گے۔معزز کی عزت کے ساتھ، اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ۔حتی کہ یہ اسلام وہاں تک جا پہنچے گا، جہاں تک کہ رات اپنے تاریکی کے پردے ڈالتی ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ، المستدرک للحاکم

۱۴۴۹......از مسند ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔کثیر بن عبداللہ ابو ادریس سے اور وہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی اور پھر اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا تو اللہ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے، خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا اپنے شہر میں۔بمطابق دوسرے الفاظ کے، اسی سرزمین میں وفات کر گیا ہو جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو خوشخبری نہ پہنچا دیں؟ فرمایا: جنت میں سو مراتب ہیں ہر دو مرتبوں کے مابین زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے۔اللہ نے ان مراتب کو راہِ خدا کے مجاہدین کے لئے تیار کیا ہے۔مجھے مؤمنین پر مشقت کا خوف ہے۔اور میں اس قدر سواریاں بھی

نہیں پاتا کہ سب کو مہیا کردوں، اور ان کو میرے جہاد میں جانے کے بعد پیچھے رہ جانے پر گرانی بھی گزرے گی ..... اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو میں کسی غزوہ سے کبھی پیچھے نہ رہتا۔ اور میری تمنا ہے کہ میں راہِ خدا میں قتل ہو جاؤں پھر زندگی ملے اور پھر قتل ہو جاؤں۔

النسائی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن عساکر

۱۴۵۰..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایک حدیث بیان کرنے سے یہ خوف مانع ہے کہ کہیں تم سعی وعمل میں نرم وست نہ پڑ جاؤ، وہ حدیث یہ ہے کہ میں تم کو خوشخبری سناتا ہوں کہ ''جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، تو وہ جنت میں ضرور داخل ہو جائے گا''۔ ابن عساکر

۱۴۵۱..... از مسند بدیل بن ورقاء۔ سلمہ کہتے ہیں: میرے والد بدیل بن ورقاء نے ایک خط حوالہ کر کے فرمایا: اے فرزند یہ رسول اللہ کا خط ہے، اگر تم اس کو محفوظ رکھو تو تم ہمیشہ خیر و بھلائی میں رہو گے ..... جب تک کہ یہ اللہ کا نام تمہارے درمیان موجود ہے۔ قال ابن ابی عاصم ثنا عبدالرحمٰن ابن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن بشر بن عبدالله عن ابیه عبدالله بن سلمة ابن بدیل بن ورقاء. حدثنی ابی عن ابیه عبدالرحمٰن عن ابیه محمد بن بشر بن عبدالله عن ابیه عبدالله بن سلمة عن ابیه سلمة قال..... الخ

۱۴۵۲..... تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی سفر درپیش تھا تو فرمایا: ہم رات کی تاریکی میں سفر جاری رکھیں گے، لہٰذا ہمارے ساتھ کوئی لاغر سواری یا اڑیل سواری والا ہم رکاب نہ ہو۔ لیکن اس کے باوجود ایک شخص ایک اڑیل ناقہ پر ہمارے ساتھ ہو لیا۔ اور انجام کار اسی ناقہ نے اس کو پچھاڑا اور گرا دیا اور اس کی ران ٹوٹ گئی..... پھر اسی تکلیف میں وہ چل بسا۔ آپ ﷺ نے اس پر نمازِ جنازہ ادا کی اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دو! کہ جنت کسی عاصی کے لئے حلال نہیں۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، بروایت زیاد بن نعیم

۱۴۵۳..... عمارۃ بن حزم، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: جو شخص ایمان کی چار چیزوں کے ساتھ آیا، وہ مسلمانوں میں شمار ہو گا اور جو کسی ایک کو ترک کر آیا، اس کو بقیہ تین کوئی نفع نہ دیں گی۔ میں نے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا نماز، روزہ، صومِ رمضان اور حج۔ ابن عساکر

۱۴۵۴..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسولِ اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر ہم رکاب تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے ساتھ خلوت میں ہوتے ہو تو مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ اعلم ہیں، پھر فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی پرستش کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ آپ نے پھر فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے یہ کام کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ ہے کہ وہ ان کو جنت میں داخل فرما دے۔ ابن عساکر

۱۴۵۵..... ابن المنتفق یا ابوالمنتفق سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھ سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کیا تو میں مکہ میں آپ کی تلاش کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ منٰی میں ہیں۔ میں منٰی میں آپ کے پاس پہنچا وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ میدانِ عرفات میں ہیں۔ میں وہاں آپ کے پاس پہنچا..... اور آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا مجھے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا راستہ چھوڑ دو! لیکن آپ ﷺ نے فرمایا آدمی کو چھوڑ دو..... پھر میں لوگوں سے چھوٹ کر آپ کے پاس پہنچا اور آپ کی سواری کی نکیل یا فرمایا لگام تھام لی اور ہم دونوں کی سواریوں کی گردنیں آپس میں مل گئیں اور آپ ﷺ نے مجھے بالکل منع نہ فرمایا پھر میں نے عرض کیا میں آپ سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا! یہ کہ مجھے کیا چیز جہنم سے نجات دلائے گی اور کیا چیز جنت میں دخول کا سبب بنے گی۔ پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: اگرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ سو یاد رکھ! کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو۔ فریضہ زکوٰۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ اور بیت اللہ کا حج و عمرہ کرو۔ اور لوگوں کا جو سلوک اپنے لئے پسند کرتے ہو، وہی

سلوک ان کے ساتھ بھی کرو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب سواری کا راستہ چھوڑ دو۔

مسند احمد، ابن جریر، البغوی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۵۶۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات عوام الناس چاند کو دیکھ کر کہنے لگے: کیسا خوبصورت چاند ہے؟ کتنا بارونق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اس وقت تمہاری کیسی شان ہوگی، جب تم دین میں مثل چودھویں رات کے چاند کے ہوگے؟ اور تمہاری وقعت کا صحیح اندازہ کوئی صاحب بصیرت ہی کر سکے گا۔ ابن عساکر، الدیلمی اس کی اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فصلِ پنجم۔۔۔۔۔۔اسلام کے حکم میں

شہادتین کا حکم۔۔۔۔۔۔از مسند اوس بن اوس الثقفی

۱۴۵۷۔۔۔۔اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم مسجد کے ایک قبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ کے ساتھ اس نے کچھ سرگوشی کی۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کیا بات ہوئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان کو کہو کہ اسے تہ تیغ کر ڈالیں۔ لیکن آپ نے اس کو پھر واپس بلایا اور کہا: شاید وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو! اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ تب آپ نے فرمایا: تو ان کو کہیں کہ اسے چھوڑ دیں، کیونکہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نہیں کہہ لیتے۔۔۔۔ پس جب وہ یہ کہہ لیں تو ان کا خون اور ان کا مال محترم ہو جائے گا الا یہ کہ اسی کا کوئی حق ہو، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ ابوداؤد الطیالسی، مسند احمد، الدارمی، الطحاوی

۱۴۵۸۔۔۔۔عبداللہ بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور آپ کے ساتھ سرگوشی کی حالت میں ایک منافق کی گردن اڑانے کی اجازت کا خواہشمند ہوا۔ آپ نے با نگ بلند فرمایا: کیا وہ لاالہ الااللہ کی شہادت نہیں دیتا؟ عرض کیا شہادت تو دیتا ہے لیکن اس کی شہادت کا کیا اعتبار؟ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت نہیں دیتا؟ عرض کیا شہادت تو دیتا ہے لیکن اس کی شہادت کا کیا اعتبار؟ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ نماز ادا کرتا ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس کی کیا نماز؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: انہی لوگوں کے متعلق قتال سے ممانعت کی گئی ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، الحسن بن سفیان

۱۴۵۹ از مسند نامعلوم شخص۔ نعمان بن سالم کسی صاحب رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسجد کے قبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ قبہ کے ایک ستون کو تھام کر ہمیں کچھ بیان فرمانے لگے۔۔۔۔ اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ اس نے کچھ سرگوشی کی۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیا بات ہوئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اس کو لے جاؤ اور قتل کر دو۔۔۔۔ جب وہ شخص پشت دے کر چل دیا تو آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ بلایا اور کہا: شاید وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو! اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ تب آپ نے فرمایا: تو ان کو کہیں کہ اسے چھوڑ دیں، کیونکہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نہیں کہہ لیتے۔۔۔۔ پس جب وہ یہ کہہ لیں تو ان کا خون اور ان کا مال محترم ہو جائے گا الا یہ کہ اسی کا کوئی حق ہو، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۶۰۔۔۔۔اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ حرقات پر حملہ کیا۔ میں نے ایک شخص کو جالیا اس نے لاالہ الااللہ کہا مگر میں نے اس کو نیزہ مار دیا۔ لیکن پھر میرے دل میں اس سے خلجان پیدا ہوا۔ اور میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے لاالہ الااللہ کہا، اس کے باوجود تم نے اس کو قتل کر ڈالا؟

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے اسلحہ کے خوف سے وہ کہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے اس کا سینہ کیوں نہ چیر کر دیکھ لیا، تاکہ تمہیں علم ہو جاتا کہ اس نے اس خوف سے کلمہ کہا تھا یا نہیں؟ تمہارا کون حامی ہوگا جب قیامت کے روز "لا الٰہ الا اللہ" آئے گا؟ آپ ﷺ اس کو بار بار دھراتے رہے۔ حتیٰ کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں اسی دن اسلام قبول کرتا۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه، مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه خ، الصحیح لمسلم، العدنی، السنن لأبی داؤد، النسائی، ابوعوانه، الطحاوی، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم، بخاری ومسلم

کاش میں اسی دن اسلام قبول کرتا، اس قول کی وجہ یہ پیش آئی کہ اسی دن اسلام قبول کرنے سے میرا یہ فعل معاف ہو جاتا کیونکہ اسلام تمام گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ میں اس سے قبل اسلام کی حالت میں نہ ہوتا بلکہ اسی دن اسلام قبول کرتا۔ اور اس طرح مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے جنگ میں شرکت ہوتی اور نہ یہ قتل مجھ سے سرزد ہوتا۔

۱۴۶۱ ۔۔۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص پر ہتھیار اٹھایا اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا، اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا مگر پھر بھی میں نے اس کو جلدی سے ختم کر ڈالا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا، اس کے باوجود تم نے اس کو قتل کر ڈالا؟ تم کیا کرو گے جب قیامت کے روز "لا الٰہ الا اللہ" آئے گا؟ آپ واس کو بار بار دھراتے رہے۔ حتیٰ کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں اسی گھڑی اسلام کو قبول کرتا۔ الدار قطنی، البزار

مصنف فرماتے ہیں: ابوعبدالرحمان السلمی عن اسامۃ کا طریق کہیں اور نہیں ہے۔

۱۴۶۲ ۔۔۔ اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اور ایک انصاری شخص نے مرداس بن نہیک پر تلوار سونت لی، اس نے کہا "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ" لیکن ہم اس سے ہٹے نہیں ۔۔۔ حتیٰ کہ ہم نے اس کو قتل کر ڈالا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ کو اس کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: اے اسامہ! لا الٰہ الا اللہ" کے مقابلہ میں تیرا کون ساتھ دیگا میں نے عرض کیا اس نے قتل سے بچاؤ کے لئے یہ کہا تھا۔ آپ نے پھر فرمایا: اے اسامہ! لا الٰہ الا اللہ" کے مقابلہ میں تیرا کون ساتھ دے گا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم! آپ اسی بات کو دھراتے رہے۔۔۔ حتیٰ کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں اس سے قبل اسلام کی حالت میں نہ ہوتا بلکہ اسی دن اسلام قبول کرتا۔ اور اس طرح یہ قتل مجھ سے سرزد نہ ہوتا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ عہد دیا کہ آئندہ میں کسی لا الٰہ الا اللہ" کے قائل کو ہرگز قتل نہ کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد، اے اسامہ۔ میں نے عرض کیا جی آپ کے بعد۔ ابن عساکر

۱۴۶۳ ۔۔۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز مجھے اس خصم اور مدمقابل کے سوا کسی اور کا اس قدر خطرہ نہیں جس قدر اس خصم اور مدمقابل کا خطرہ ہے کہ قیامت کے روز اس کی گردن کی رگیں خون کا فوارہ ابل رہی ہوں اور وہ مجھے میزان کے پاس گھیر لے۔ اور بارگاہ ذوالجلال میں فریاد کرے۔۔۔ کہ پروردگار اپنے اس بندے سے پوچھ! کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اور میں اس کے متعلق نہ کہہ سکوں کہ یہ کافر تھا، کہ کہیں رب ذوالجلال فرمائیں کیا تم میرے بندے کو مجھ سے زیادہ جانتے تھے؟ ابونعیم

۱۴۶۴ ۔۔۔ از مسند عقبۃ بن مالک۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک سریہ کسی مہم پر روانہ فرمایا۔ اس سریہ نے ایک قوم پر حملہ کیا۔ دوران جنگ اس قوم کا ایک شخص جدا ہو کر بھاگ کھڑا ہوا۔ سریہ کا بھی ایک سپاہی اس کے تعاقب میں تلوار سونتے ہوئے روانہ ہو گیا۔ اس بچ کر بھاگ نکلنے والے نے پیچھے ان کو آواز دی کہ میں مسلمان ہوں۔ لیکن اس سپاہی نے اس کے باوجود اس کو قتل کر ڈالا۔ یہ بات حضور ﷺ تک پہنچی، حضور ﷺ نے اس پر سخت تنبیہ ونکیر فرمائی۔ آپ کے تنبیہ فرمانے کے دوران ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس مقتول نے وہ بات اپنے قتل سے محفوظ ہونے کے لئے کہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے اور اس کے ہم خیال افراد سے اعراض فرما لیا۔ پھر دوبارہ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے قتل سے اپنی حفاظت کی غرض سے کہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے اور اس کے ہم خیال افراد سے اعراض فرما لیا۔ اور اپنے خطبہ میں شروع ہو گئے۔ لیکن اس شخص سے نہ رہا گیا تو اس نے پھر وہی بات کہی کہ اس نے قتل سے اپنی حفاظت کی غرض سے کہا تھا۔ پھر آپ ﷺ اس شخص کی

طرف متوجہ ہوئے اور ناگواری آپ کے رخ انور سے عیاں تھی، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے قاتل کے لئے مجھ سے ممانعت فرمادی ہے۔

الخطیب فی المتفق و المفترق

۱۴۶۵..... مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میرا اور کسی مشرک کا ٹکراؤ ہو جائے، اور دونوں جانبین سے تلواریں چل پڑیں۔ اور وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے، پھر جب میں اس کی طرف حملہ کی غرض سے بڑھوں تو وہ لا الہ الا اللہ کہہ لے، تو میں اس کو قتل کر دوں یا یونہی چھوڑ دوں؟ فرمایا: چھوڑ دے۔ میں نے عرض کیا اگر چہ اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں خواہ اس نے ایسا کر دیا ہو۔ دو یا تین بار میرا اور آپ کا یہی مکالمہ ہوا..... پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو قتل کرتے ہو جبکہ وہ اس سے قبل لا الہ الا اللہ کہہ چکا ہے تو تم اس کے مثل سزاوار قتل ہو جاتے ہو اس کے لا الــــہ الا اللہ کہنے سے قبل۔ اور وہ تمہارے مثل معصوم الدم ہو جائے گا تمہارے اس کو قتل کرنے سے قبل۔ الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن لأبی داؤد، النسائی

شرح:..... فرمایا: اگر تم اس کو قتل کرتے ہو جبکہ وہ اس سے قبل لا الــــہ الا اللہ کہہ چکا ہے۔ لہذا وہ مسلمان ہے، اور مسلمان کو قتل کرنا موجب قصاص ہے لہذا اب اس کو قتل کرنے سے قصاص لازم آئے گا۔ اور وہ تمہارے مثل معصوم الدم ہو جائے گا تمہارے اس کو قتل کرنے سے قبل۔ کیونکہ جب تک تم نے اس کو قتل نہیں کیا تم پر قصاص نہیں بلکہ تمہارا خون کرنا حرام ہے۔ تو اب وہ بھی مسلمان ہونے کے ناطہ سے معصوم الدم ہے۔

ارتداد اور اس کے احکام

۱۴۶۶..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ عبدالرحمٰن القاری فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے لوگوں کے حالات کے متعلق خیریت دریافت کی، تو اس نے خبر دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کہ کیا تمہارے درمیان کوئی نیا حادثہ رونما ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! ایک شخص اسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کا مرتکب ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ عرض کیا ہم نے اسے جا کر قتل کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کہ کیا تم نے اس کو تین یوم مہلت کی غرض سے محبوس رکھا تھا؟ اور ہر دن اس کو عمدہ کھانا مثلاً چپاتی وغیرہ کھلائی تھی؟ پھر اس کے بعد تم نے اس سے توبہ طلب کی تھی؟ شاید وہ تائب ہو جاتا اور اللہ کے امر دین میں واپس آ جاتا..... اے اللہ! میں اس موقعہ پر حاضر تھا، اور نہ میں نے اس کا حکم دیا، اور بات مجھ تک پہنچی تو میں اس پر راضی بھی نہیں تھا۔

مالک، الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، الغریب لابی عبید، بخاری و مسلم

مرتد وہ شخص ہے، جو اسلام کے دائرہ سے نکل کر کفر کے ظلمت کدہ میں چلا جائے۔ احناف کے نزدیک اس کا یہ حکم ہے، کہ اس پر اسلام کی دعوت دوبارہ پیش کی جائے اور اس کے اشکالات، جن کی وجہ سے وہ اسلام سے منحرف ہوا ہے، کو دور کیا جائے، اگر چہ یہ واجب نہیں ہے کیونکہ اسکو اسلام کی دعوت پہلے پہنچ چکی ہے۔ لیکن مستحب ضرور ہے۔ اور یہ بھی مستحب ہے کہ اسکو تین یوم کے لئے قید کر دیا جاے، تا کہ اسکو کچھ مہلت مل جاے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک مہلت مرتد کی طلب پر منحصر ہے۔ ورنہ مہلت کی ضرورت نہیں۔ جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مہلت دینا واجب ہے۔ انجام کار اگر وہ راہ راست پر آ جاے تو یہی اسلام کا مطلوب ہے، ورنہ اسکو قتل کر دیا جاے۔

مرتد عورت کا حکم! اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کیا جائے بلکہ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائے اس کو قید میں ڈالے رکھا جائے اور ہر تیسرے دن اس کو بطور تنبیہ مارا جائے تا کہ وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں آ جائے لیکن اگر کوئی شخص کسی مرتد عورت کو قتل کر دے تو قاتل پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔

۱۴۶۷..... عمرو رحمۃ اللہ علیہ بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو

رضی اللہ عنہ بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سوال لکھا کہ ایک شخص اسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کا مرتکب ہوا، اور پھر اسلام قبول کر کے دوبارہ کفر کا مرتکب ہوا ہے...... حتیٰ کہ اس نے یہ حرکت کئی مرتبہ کی۔ تو اب اس کا اسلام لانا قبول کیا جائے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ: جب تک اللہ اس سے اسلام کو قبول فرماتا ہے...... تم بھی قبول کرتے رہو! یعنی ہر بار اس کا اسلام قبول کرلو۔ اور اب اس کو اسلام پیش کرو اگر وہ قبول کرتا ہے تو چھوڑ دو، ورنہ اس کی گردن اڑا دو۔

مسدد ابن الحکم

۱۴۶۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فتح کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ اور قبیلہ بکر بن وائل کے چھ افراد اسلام لانے کے بعد مرتد ہوگئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ان کی متعلق پوچھا: بکر بن وائل کے اس گروہ نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! وہ قوم اسلام سے برگشتہ ہوکر مشرکوں سے جا ملی ہے۔ لہٰذا اب ان کو قتل کے سوا چارہ کار نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ان کو اسلام کی حالت میں پالوں تو مجھے یہ ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے خواہ وہ سونا چاندی ہو۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ ان کو پالیں تو آپ ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمائیں گے؟ آپ نے مجھے فرمایا: میں ان پر وہی دروازہ پیش کروں گا، جس سے وہ نکل گئے ہیں کہ وہ دوبارہ اس میں داخل ہو جائیں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو میں ان کے اسلام کو قبول کرلوں گا...... ورنہ ان کو قید خانہ کے سپرد کردوں گا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۶۹...... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتدہ کو دومۃ الجندل میں اس کے غیر اہل مذہب کے ہاتھوں فروخت کردیا تھا۔ المصنف لعبدالرزاق

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ کسی حکمت وسیاست پر مبنی تھا۔

۱۴۷۰...... ازمسند عثمان رضی اللہ عنہ۔ ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جو ایمان کے بعد اپنی خوشی سے کفر کا مرتکب ہوجائے اس کو قتل کیا جائے گا۔ بخاری ومسلم

۱۴۷۱...... سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن موسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مرتد کو تین مرتبہ اسلام کی دعوت پیش فرماتے تھے۔ پھر عدم قبول کی صورت میں اس کو قتل فرمادیتے تھے۔ بخاری ومسلم

۱۴۷۲...... سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن موسیٰ سے مروی ہے کہ ان کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی جانب سے یہ خبر پہنچی کہ کسی انسان نے ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کیا۔ آپ نے اس کو تین مرتبہ اسلام کی طرف دعوت دی، لیکن اس نے انکار کیا، تو آپ نے اس کو قتل فرمادیا۔

المصنف لعبدالرزاق، بخاری ومسلم

۱۴۷۳...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اہل عراق کی ایک قوم جو اسلام سے برگشتہ ہوگئی تھی، کو پکڑا۔ اور ان کے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھا، حضرت عثمان نے جواب میں لکھا کہ ان پر دین حق اور لا الٰــــہ الا اللہ کی شہادت پیش کرو۔ اگر وہ قبول کرلیتے ہیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ ورنہ ان کو قتل کرڈالو۔ المصنف لعبدالرزاق، بخاری ومسلم

۱۴۷۴...... ابوعثمان النہدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شخص سے، جو اسلام کے بعد کفر کا مرتکب ہوگیا تھا، ایک مہینہ تک توبہ کا مطالبہ فرماتے رہے۔ آخر تک وہ انکار کرتا رہا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل فرمادیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۷۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرتد سے تین مرتبہ توبہ قبول کی جائے گی۔ اس کے بعد بھی کفر کا مرتکب ہو تو اس کو قتل کردیا جائے گا۔ بخاری ومسلم

۱۴۷۶...... ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اس لشکر میں شامل تھا، جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنی ناجیہ کی طرف بھیجا تھا۔ ہم وہاں پہنچے ہم نے ان کو تین گروہوں میں بٹا ہوا پایا۔ امیر لشکر نے ان میں سے ایک گروہ سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے نصاری تھے، پھر ہم نے اسلام قبول کرلیا اور اب اسی پر ثابت قدم ہیں۔ دوسرے گروہ سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے بھی نصاری تھے، اور اب تک

اسی پر ثابت قدم ہیں۔ تیسرے گروہ سے پوچھا، تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے نصاریٰ تھے، پھر ہم نے اسلام قبول کر لیا لیکن پھر اپنے سابق مذہب نصرانیت کی طرف لوٹ گئے ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس سے بہتر دین اور کوئی نہیں پایا۔ امیر لشکر نے اس تیسرے گروہ سے فرمایا: تم اسلام لے آؤ۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ امیر لشکر نے فرمایا: جب میں اپنے سر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیروں تو تم ان پر بلّہ بول دینا۔ انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور مرتدین کے جنگجوؤں کو تہ تیغ کر دیا اور ان کی آل و اولاد کو قید کر لیا۔ یہ قیدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ پھر مستقلۃ بن ہبیرۃ آیا اور اس نے ان تمام قیدیوں کو دو لاکھ دراہم میں خرید لیا۔ پھر صرف ایک لاکھ پیش کئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وصول فرمانے سے انکار کر دیا۔ مستقلہ نے اپنے دراہم لئے اور ان قیدیوں کو آزاد کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جاملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا آپ وہ دراہم وصول فرمائیں۔ لیکن آپ نے فرمایا رہنے دو۔ اور آپ نے ان سے کچھ تعرض نہ کیا۔ بخاری و مسلم

۱۴۷۷ ... عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ قبیلہ بنی عجل کے ایک شخص مستورد بن قبیصہ کو آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد نصرانیت اختیار کر لی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تمہارے متعلق مجھے کیا خبر ملی ہے؟ اس نے کہا میری طرف سے آپ کو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر موصول ہوئی ہے کہ تم نے نصرانیت اختیار کر لی ہے؟ اس نے کہا: میں دینِ مسیح علیہ السلام پر قائم ہو گیا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دینِ مسیح علیہ السلام پر تو میں بھی قائم ہوں، تیرا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی مخفی بات کہی، جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو ماریں اور روندیں۔ تو اس کو اتنا مارا گیا کہ وہ جان گنوا بیٹھا۔ میں نے اپنے برابر بیٹھے ہوئے ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس نے آہستہ سے کیا کہا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ: اس نے کہا تھا کہ میرا تو مسیح ہی پروردگار ہے۔ الدار قطنی، بخاری و مسلم

مرتد کا قتل

۱۴۷۸ ... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ کسی دن میرے پاس ایک ایسا یہودی بیٹھا تھا جو پہلے مسلمان تھا پھر یہودیت اختیار کر لی تو اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور کہا جب تک تم اس یہودی کی گردن نہ اڑاؤ گے میں تمہارے پاس ہرگز نہ بیٹھوں گا۔ چونکہ اس سے قبل اس کو چالیس یوم تک اسلام کی طرف دوبارہ لوٹ آنے کی مسلسل دعوت دی جاتی رہی تھی۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۷۹ ... از مسند ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے عیینہ بن حصین کو زمین کا ایک ٹکڑا بطور جاگیر کے عطا فرمایا تھا۔ لیکن جب حضور ﷺ کی وفات کے بعد عیینہ دوبارہ کافر ہو گیا، تو حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے وہ زمین اس سے واپس لے لی۔ عیینہ دوبارہ مسلمان ہو گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تا کہ اس کو جاگیر دوبارہ واپس کر دی جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک رقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام لکھ دیا کہ اس کو اس کی زمین واپس کر دی جائے۔ یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وہ خط لے کر پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ خط پھاڑ دیا اور فرمایا کہ اگر تم اسلام سے مرتد نہ ہوتے تو تم کو زمین ضرور مل جاتی لیکن اب زمین واپس نہیں ہو سکتی۔ عیینہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ امیر آپ ہیں یا وہ عمر؟ انہوں نے وہ خط لے کر پھاڑ دیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان شاء اللہ امیر وہی ہیں۔ انہوں نے جو فیصلہ کیا وہ میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر اور سودمند ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۸۱ ... معمر بن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: کہ مرتد عورت کو قیدی بنایا جائے گا اور فروخت کر دیا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مرتدین کی خواتین کے ساتھ یہی سلوک فرمایا تھا، کہ ان کو فروخت کر ڈالا تھا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۸۱ ... یزید بن ابی مالک الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو، جس کا نام ام قرفہ لیا جاتا تھا، اس

کے مرتد ہونے کی بناء پر اس کو قتل کرڈالا۔السنن لسعید، بخاری ومسلم

۱۴۸۲......سعید بن عبدالعزیز التنوخی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک عورت، جس کا نام ام قرفہ لیا جاتا تھا، اسلام کے بعد کفر کی مرتکب ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے توبہ طلب کی مگر اس نے توبہ کرنے سے انکار کردیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کرڈالا۔

الدار قطنی، بخاری ومسلم

احکام متفرقہ

۱۴۸۳......ازمسند عمر رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا لوگوں کے ساتھ ہمیں وہی غرض ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی کہ وہ نماز قائم کرتے رہیں اور ادائیگی زکوۃ کرتے رہیں اور رمضان کے روزے رکھتے رہیں......اور پھر ان کی بقیہ زندگی میں ان کو ان کے رب کے حوالہ کرکے ان کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔

ابو محمد بن عبداللہ بن عطا الإبراهيمی فی کتاب الصلاۃ

۱۴۸۴......ابی عون محمد بن عبید الثقفی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں دونوں نے فرمایا: جب کوئی شخص مسلمان ہوجائے اور وہ زمین کا مالک ہوتو ہم اس سے جزیہ لینا ختم کردیں گے۔ فقط زمین کا خراج وصول کریں گے۔ابن ابی شیبہ

مسلمان کفار پر طاقت کے بل غلبہ حاصل کرلیں اور علاقہ کو فتح کرلیں تو امام وقت کو دو اختیار حاصل ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ کافروں سے زمین لے لے اور مسلمانوں میں تقسیم کردے۔ دوسرا اختیار یہ ہوتا ہے کہ کافروں کو ہی زمین واپس کردے اور ان کے افراد پر فردا فردا کچھ لازم کردے اور ان کی زمینوں پر خراج لازم کردے، یعنی پیداوار میں سے کچھ حصہ۔بدایہ ج ۱ / ص ۱۱۶

۱۴۸۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ اگر کسی مشرک کے پاس کوئی غلام ہو، پھر وہ غلام اسلام قبول کرلے تو اس غلام کو اس کے مشرک مالک سے چھین لیا جائے گا اور کسی مسلمان کے ہاتھوں فروخت کردیا جائے گا اور اس کی قیمت اس مشرک مالک کو لوٹا دی جائے گی۔

ابن ابی شیبہ

۱۴۸۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ اسلام میں گرجا گھری اور خصی ہوجانے کا کوئی تصور نہیں۔ابو عبیدۃ

گرجا گھری سے مقصود، دنیا سے کٹ کر بالکل علیحدہ ہوجانے کی مذمت مقصود ہے۔ اور خصی ہونے سے ممانعت کا مطلب ہے کہ آدمی نکاح سے اجتناب کرنے کے لئے خصی ہوجائے۔ یہ دونوں چیزیں نصاری نے خود اختیار کی تھیں۔ اسلام میں ان کا کوئی تصور نہیں ہے۔

۱۴۸۷......ابوامامہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا: گھوڑوں کو جنگ کے لئے سدھاؤ۔ اور عجمیوں کے اخلاق سے اجتناب کرو۔ خنزیروں کے ماحول سے بچو۔ اور اس بات سے قطعاً احتراز کرو کہ تمہارے درمیان کہیں صلیب آویزاں نہ ہو۔ابو عبیدہ

۱۴۸۸......عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ اہل شام کے ایک شیخ نے ان کو خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے ایک اہل کتاب عورت کو جو کسی مسلمان سے حاملہ ہوئی تھی، اس کے شکم کے مسلمان بچہ کی وجہ سے مسلمانوں ہی کے قبرستان میں دفن کیا۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بخاری ومسلم

۱۴۸۹......ازمسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے خالد بن الولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ خالد بن الولید نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ لیکن وہ اپنی زبان کی وجہ سے اچھی طرح یوں کہنے پر قادر نہ ہوسکے کہ: اسلمنا یعنی ہم مسلمان ہوگئے۔ بلکہ ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلنے لگے: صبأنا، صبأنا۔ یعنی ہم اپنے پرانے دین سے پھر گئے، ہم اپنے پرانے دین سے پھر گئے۔ حضرت خالد ان کا مطلب سمجھ نہ سکے وہ سمجھے کہ انہوں نے دین قبول کرنے سے انکار کردیا ہے، لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنے اور قیدی بنانے لگ گئے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو ایک ایک قیدی حوالہ کردیا......حتی کہ ایک دن خالد بن ولید کہنے لگے کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے۔ میں نے

کہا اللہ کی قسم میں اپنے قیدی کو ہرگز قتل نہ کروں گا..... اور نہ میرے حامی ساتھیوں میں سے کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ ہم اسی حال میں حضور ﷺ کے پاس پہنچے اور خالد بن الولید کا ماجرا آپ کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ حضور ﷺ نے سنتے ہی اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور کہا: اے اللہ! میں خالد بن الولید کے اس فعل سے بری الذمہ ہوں۔ اے اللہ! میں خالد بن الولید کے اس فعل سے بری الذمہ ہوں۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۹۰..... از مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ۔ ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ ابن عساکر

۱۴۹۱　از مسند ابی الطویل۔ ابی الطویل سطر الممد ودیا شطب الممد ود سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی رائے ہے کہ اگر کسی شخص نے ہر طرح کے گناہ انجام دیئے ہوں، کوئی گناہ اس کے کرنے سے نہ رہا ہو، کوئی خواہش نفسانی ایسی نہ ہو، جس کو اس نے لبیک کر پورا نہ کیا ہو۔ تو اب فرمائیے کہ کیا ایسے شخص کے لئے بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے؟ فرمایا کیا تم مسلمان ہو؟ عرض کیا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اس نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور اسی طرح اللہ اکبر کہتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

رواہ ابن عساکر

داجۃ یہاں مہمل المغنی ہے جس طرح پانی وانی میں وانی غیر مقصود لفظ ہے۔ الغریب لابن قتیبہ ج ا رص ۴۱۰

۱۴۹۲　مسند علی رضی اللہ عنہ۔ ابی الھیاج الاسدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: میں تم کو اسی کام کے لئے بھیج رہا ہوں، جس کام کے لئے حضور ﷺ نے مجھے بھیجا تھا یعنی تم جاؤ اور کسی گھر میں کوئی مورتی نہ چھوڑو مگر اس کا نام و نشان تک مٹا ڈالو۔ اور نہ کسی قبر کے قبہ کو اونچا چھوڑو مگر اس کو زمین کے برابر کر دو۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، العدنی، السنن لسعید، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه، الدورقی، ابن جریر

۱۴۹۳..... از مسند طلق رضی اللہ عنہ بن علی۔ طلق رضی اللہ عنہ بن علی فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ ہمارے دیس میں ایک گرجا گھر ہے۔ ہمیں آپ اپنا وضو کا بچا ہوا پانی عطا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اور وضو شروع فرمایا، اور کلی کر کے ہمارے برتن میں ڈال دی۔ پھر فرمایا کہ یہ اپنے ساتھ اپنے علاقہ میں لے جاؤ اور وہاں پہنچ کر اس گرجا گھر کو مسمار کر ڈالو اور اس جگہ اس پانی کو چھڑک دو۔ پھر اس جگہ مسجد بنالو۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۹۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایسی نصرانیہ عورت کے لئے، جو کسی نصرانی کے عقدِ نکاح میں آئی تھی لیکن ابھی نصرانی نے اس سے مجامعت نہیں کی تھی کہ وہ عورت مشرف با اسلام ہوگئی، فرمایا: کہ دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور عورت کو کچھ بھی مہر نہ ملے گا۔

المصنف لعبدالرزاق

میاں بیوی دونوں مسلمان ہو جائیں تو نکاح برقرار رہے گا

۱۴۹۵..... ابن جریج سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ نے لوگوں کو اسلام سے قبل کے نکاح، طلاق اور میراث پر برقرار رکھا تھا؟ فرمایا ہمیں اس کے سوا کچھ خبر نہیں پہنچی کہ آپ نے انہی سابقہ عقدوں کو برقرار رکھا۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۹۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے خاوندوں کے درمیان تفریق وجدائی کر دی ہے۔ حبیبہ بنت ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان ابن عبدالدار، یہ خاتون پہلے خلف بن سعد بن عامر بن بیاضۃ الخزاعی کے عقدِ نکاح میں تھی۔ پھر الاسود بن الخلف کے عقدِ نکاح میں چلی گئیں۔ اور فاختہ بنت الاسود بن

عبدالمطلب بن اسد، یہ پہلے امیہ بن خلف کے عقد نکاح میں تھیں، پھر ابوقیس بن الأسلت ایک انصاری شخص کے عقد میں آ گئیں۔ اور ملیکہ بنت خارج بن سنان بن ابی خارج، یہ پہلے زبان بن سنان کے عقد میں تھیں، پھر منظور بن زبان بن سنان کے عقد میں آ گئیں۔ اور جب اسلام طلوع ہوا تو قیس بن حارث بن عمیرة الأسدی کے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: کہ چار کو اپنے پاس رکھ لو اور بقیہ کو طلاق دے کر فارغ کر دو۔ اور صفوان بن امیہ بن خلف کے پاس چھ عورتیں تھیں۔ اور عروہ بن مسعود کے پاس دس عورتیں تھیں۔ اور سفیان بن عبداللہ الثقفی کے پاس نو عورتیں تھیں۔ اور ابوسفیان بن حرب کے پاس چھ عورتیں تھیں۔ المصنف لعبدالرزاق

فصلِ ششم......عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت

۱۴۹۷......عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے اس ہاتھ پر بیعت ہوا کہ میں جہاں تک ہو سکا سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ ابن سعد

۱۴۹۸...... عمیر بن عطیہ اللیثی کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے بیعت کے لئے حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! اپنا ہاتھ بڑھایئے ''اللہ اس کو ہمیشہ بلند رکھے'' میں آپ کی اللہ اور اس کے رسول کی سنت پر بیعت کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دست اقدس بڑھا دیا اور فرمایا: ہمارے لئے تم پر حجت ہے اگر تم اس بیعت کی پاسداری نہ کرو۔ اور تمہارے لئے ہم پر حجت ہے۔ اگر ہم تمہاری صحیح رہنمائی نہ کریں۔ ابن سعد

۱۴۹۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے کہ میں مدینہ آیا اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو چکی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کاندھوں پر خلافت کا بار آن پڑا تھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ سے بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میرے امیر سے بیعت نہیں ہوئے، اس کی بیعت میری بیعت ہے۔ ابن سعد

یعنی تمہارے علاقے میں میرے مقرر کردہ عامل و امیر کی بیعت کرنا میری بیعت کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس کو میں نے بیعت پر اپنا وکیل و نائب بنایا ہے اور وکیل سے بیعت ہونا درحقیقت مؤکل سے بیعت ہونا ہوتا ہے۔

۱۵۰۱...... بشر بن قحیف سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا، اور ان الفاظ میں آپ سے بیعت ہونے لگا: کہ ہر اس چیز میں جو میری طبیعت کے موافق یا مخالف ہے، میں آپ سے بیعت ہوتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ یوں کہو کہ جس قدر مجھ سے ممکن ہے، اس کے مطابق میں آپ سے بیعت ہوتا ہوں۔ ابن سعد کیوں کہ ہر چیز میں کما حقہ اطاعت بجالانا بسا اوقات انسانی وسعت سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس صورت میں وعدہ شکنی لازم آتی ہے۔

۱۵۰۲......بشر بن قحیف سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کے پاس حاضر ہوا دیکھا کہ آپ کھانا کھانے میں مشغول ہیں۔ اسی اثناء میں ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں آپ سے بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے میرے امیر کی بیعت نہیں کی؟ عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا اس کی بیعت میری بیعت ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: لیکن میری خواہش ہے کہ میرے ہاتھوں کو آپ کے ہاتھوں کا لمس نصیب ہو۔ حاضرین مجلس بھی کھانے میں چونکہ شریک تھے، اس لئے فرمایا: اللہ کے بندو! ہڈیوں سے سارا گوشت اچھی طرح نوچ لیا کرو پھر آپ بھی اس میں منہمک ہوئے۔ اور ہڈی صاف کر کے ایک طرف ڈال دی اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پونچھا اور پھر فرمایا میں تم سے بیعت لیتا ہوں کہ تم سنتے رہو گے اور اطاعت کرتے رہو گے۔ ابن جریر

۱۵۰۳......ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے انصار کی خواتین کو ایک گھر میں جمع فرمایا۔ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ کر کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے، میں تمہارے پاس تمہارے رسول کا رسول یعنی قاصد بن کر آیا ہوں۔ پھر فرمایا: کیا تم ان باتوں پر میری بیعت کرتی ہو...... کہ بدکاری نہ کرو گی؟ چوری نہ کرو گی؟ اپنی اولاد کو قتل

نہ کروگی؟ اور اپنے ہاتھوں پیروں سے کوئی جھوٹ گھڑ کر نہ لاؤ گی؟ اور کسی نیکی کے کام میں نافرمانی نہ کروگی؟ ہم سب عورتوں نے کہا: بالکل، پھر ہم نے اپنے ہاتھ کمرے میں پھیلا دیئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمرے سے باہر اپنا ہاتھ دراز کرلیا۔ اور اس کے علاوہ ہم کو یہ حکم بھی دیا کہ ہم حائضہ اور قریب البلوغ عورتوں کو بھی نماز عیدین میں شریک کیا کریں۔ اور جنازوں کے پیچھے جانے سے ہم کو ممانعت فرمائی۔ اور فرمایا کہ ہم پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے۔ کسی عورت نے کہا کہ وہ نیکی کی بات کونسی ہے، جس کی مخالفت نہ کرنے کا ہم سے عہد لیا گیا؟ فرمایا: یہ کہ تم مرنے والوں پر نوحہ بازی نہ کرو۔

ابن سعد، عبدبن حمید، الکجی فی سننہ، المسندلأبی یعلی، الکبیرللطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ، بخاری ومسلم، السنن لسعید

اپنے ہاتھوں پیروں سے کوئی جھوٹ گھڑ کر نہ لاؤ گی۔ یہ محاورہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ کسی سے بدکاری کے نتیجہ میں اولاد پیدا ہوئی اور اس کو شوہر کے سر تھونپ دیا کہ یہ تمہارے تعلق سے ہے۔ پھر ہم نے اپنے ہاتھ کمرے میں پھیلا دیئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمرے سے باہر اپنا ہاتھ دراز کرلیا۔ اس کا مطلب ہے کہ حضرت عمر کمرے سے باہر تھے اور عورتیں اندر تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کے ہاتھوں کو دیکھا یا چھوا، اور نہ ہی عورتوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو دیکھا یا چھوا۔ بلکہ جانبین سے ہاتھ پھیلا کر محض بیعت کی شکل اختیار کرلی تھی۔

۱۵۰۴..... از مسند عثمان رضی اللہ عنہ۔ سلیم ابی عامر سے مروی ہے کہ الحمراء کا ایک وفد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور وہ اس بات پر آپ رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئے کہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ نماز قائم کریں گے۔ زکوۃ ادا کریں گے۔ رمضان کے روزے رکھیں گے۔ اور مجوسیوں کی عید میں کسی طرح کی بھی شرکت سے باز رہیں گے۔ پھر جب انہوں نے ان باتوں پر اقرار کرلیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیعت لے لی۔ مسند احمد فی السنۃ

۱۵۰۵..... از مسند اسود بن خلف الخزاعی۔ محمد بن الأسود بن خلف سے مروی ہے کہ ان کے والد اسود نے ان کو قرن عصقلہ کے پاس یہ روایت بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو لوگوں سے بیعت لیتے ہوئے دیکھا کہ مرد اور عورتیں، بچے اور بوڑھے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام اور شہادتین پر آپ سے بیعت ہوئے۔ روایت کے ایک راوی عبداللہ بن عثمان بن خثیم کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ شہادۃ کیا چیز ہے؟ تو محمد بن الأسود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شہادت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

مسنداحمد، البغوی، ابن السکن، المستدرک للحاکم، ابونعیم

۱۵۰۶..... از مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ میں اس ہاتھ سے آپ ﷺ سے اپنی سعی وامکان بھر سمع وطاعت پر بیعت ہوا۔ ابن جریر

۱۵۰۷..... از مسند جریر رضی اللہ عنہ۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آپ سے انہی باتوں پر بیعت ہوئے جن باتوں پر عورتیں آپ سے بیعت ہوئیں۔ اور جس نے مرتے دم تک ان باتوں میں کمی کوتاہی نہ کی، آپ ﷺ اس کے لئے جنت کے ضامن بنے۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس سے کوئی کوتاہی سرزد ہوئی تھی، لیکن اس پر حد خداوندی کا اجراء ہوگیا تھا تو وہ حد اس کے لئے کفارہ ثابت ہوگی۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس سے کوئی کوتاہی سرزد ہوئی تھی، اور اس پر پردہ پڑا رہا تو اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہے۔

ابن جریر، الکبیرللطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۰۸..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے نماز اور ہر مسلمان سے خیر خواہی کا برتاؤ رکھنے پر بیعت لی۔

ابن جریر رضی اللہ عنہ

ہر مسلمان پر خیر خواہی کا حکم

۱۵۰۹..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے اسلام پر بیعت ہونے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مزید اور یہ کہ تم ہر مسلمان سے خیر خواہی کا سلوک رکھو گے۔ ابن جریر رضی اللہ عنه

۱۵۱۰..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں سمع وطاعت پر آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں..... خواہ مجھے خوشگوار ہو یا ناگوار ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی استطاعت رکھتے ہو یا فرمایا کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو؟ یوں کہنے سے احتراز کرو اور یوں کہو جس قدر مجھ سے ہو سکا..... پھر آپ ﷺ نے مجھے منجملہ دیگر باتوں کے ساتھ اس بات پر بیعت فرمالیا کہ تمام مسلمانوں سے خیر خواہی کا برتاؤ کرو گے۔ ابن جریر

۱۵۱۱..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اپنا دست اقدس پھیلایئے تا کہ ہم آپ کی بیعت کریں؟ اور ساتھ میں شرط بھی عائد فرما دیجئے کیونکہ آپ مجھ سے زیادہ شرط کو جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو، مسلمانوں کے خیر خواہ رہو، اور مشرکین سے جدائی اختیار کرو۔ ابن جریر

۱۵۱۲..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے اس بات پر بیعت لی کہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک رکھو گے اور کافروں سے قتال جاری رکھو گے۔ ابن جریر

۱۵۱۳..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے اس بات پر بیعت ہوا کہ نماز قائم کروں گا، زکوٰۃ ادا کروں گا، اور ہر مسلمان سے خیر خواہی رکھوں گا۔ ابن جریر

۱۵۱۴..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے سمع وطاعت اور ہر مسلمان سے خیر خواہی رکھنے پر بیعت ہوا۔ ابن جریر

طاقت کے مطابق اطاعت گذاری

۱۵۱۵..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جریر! اپنا ہاتھ دراز کرو، حضرت جریر نے عرض کیا: کس بات کے لئے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی ذات اللہ کے سپرد کردو، اور ہر مسلمان سے خیر خواہی رکھو۔ حضرت جریر نے رخصت طلب کی کہ یا رسول اللہ! جس کی میں استطاعت رکھوں؟ تو آپ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ یہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی عقل مندی تھی جس کی وجہ سے ان کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہ رخصت متعین ہوگئی۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه

۱۵۱۶..... از مسند سہل بن سعد الساعدی۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور ابوذر رضی اللہ عنہ، عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت، ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ، محمد رضی اللہ عنہ بن مسلمہ اور ایک اور چھٹا شخص تھا، ہم حضور ﷺ سے اس بات پر بیعت ہوئے کہ ہمیں اللہ کے بارے میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ لیکن چھٹے شخص نے اس بیعت سے ہاتھ کھینچ لیا اور آپ ﷺ نے بھی اس سے بیعت واپس لے لی۔ الشاشی، ابن عساکر

۱۵۱۷..... از مسند عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت۔ عبادۃ بن الولید، عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کی اس بات پر بیعت کی کہ تنگدستی ہو یا فراخی، خوشگواری ہو یا ناگواری، اور خواہ ہم پر لوگوں کو ترجیح دی جائے ..... ہر حال میں ہم امیرِ وقت کی بات سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔ اور اہلِ حکومت سے حکومت کے لئے منازعت نہ کریں گے۔ اور جہاں کہیں ہوں گے (حق بات) کہنے سے دریغ نہ کریں گے اللہ کے لئے کسی کام میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال ہرگز نہ کریں گے۔

ابن ابی شیبه، ابن جریر، الخطیب فی المتفق و المفترق

۱۵۱۸..... عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے کہ عقبہ اولی میں ہم کل گیارہ افراد تھے۔ ہم حضور ﷺ سے عورتوں کی بیعت پر بیعت ہوئے، اور ابھی جہاد فرض نہ ہوا تھا۔ تو ہم نے بیعت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ چوری نہ کریں گے۔ بدکاری نہ کریں گے۔ کوئی جھوٹ گھڑ کر نہ لائیں گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گے۔ اور کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گے۔ سو جس نے ان کی پاسداری کی..... اس کے لئے جنت ہے۔ اور جس نے کچھ دھوکہ دہی سے کام لیا اس کا حساب اللہ پر ہے، چاہے تو عذاب دے یا مغفرت فرمادے۔ پھر آئندہ سال بھی اس بیعت کی تجدید کرنے کے لئے واپس آئے۔ ابن اسحاق، ابن جریر، ابن عساکر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں سے بیعت لینے کا حکم فرمایا اور اس میں جن جن باتوں پر بیعت لی گئی مردوں سے بھی ان باتوں پر بیعت لی جاتی تھی، یہی مطلب ہے کہ ہم عورتوں کی بیعت پر بیعت ہوئے گا۔

۱۵۱۹..... عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے، فرمایا کہ میں ان ساتھیوں میں سے ہوں، جنہوں نے عقبہ اولی میں حضور ﷺ کی بیعت کی۔ اور فرمایا کہ ہم ان باتوں پر آپ سے بیعت ہوئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ چوری نہ کریں گے۔ بدکاری نہ کریں گے۔ اور کسی جان کو قتل نہ کریں گے جس کو اللہ نے محترم قرار دیا ہو، مگر کسی حق کی وجہ سے۔ اور نہ لوٹ مار کریں گے۔ اور نہ نافرمانی کریں گے۔ اور اگر ہم ان پر عملدر آمد رہے تو ہمارے لئے جنت ہے۔ اگر کسی چیز میں خیانت کے مرتکب ہوئے تو اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

الصحیح لمسلم

۱۵۲۰..... عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے، کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے یونہی عہد و پیمان لیا، جس طرح عورتوں سے لیا تھا۔ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ بدکاری نہ کرو گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے۔ ایک دوسرے پر بہتان طرازی نہ کرو گے۔ کسی نیکی کا حکم کروں تو میری نافرمانی نہ کرو گے۔ اور جو کسی قابل حد جرم کا مرتکب ہوا، اور اس کو دنیا ہی میں اس کی سزا مل گئی تو یہ سزا اس کے گناہ کے لئے کفارہ ثابت ہوگی۔ اور جس کی سزا آخرت پر ٹل گئی..... تو اس کا حساب اللہ پر ہے، چاہے تو عذاب سے دوچار کرے یا مغفرت فرمادے۔ دوسرے الفاظ میں چاہے رحم فرمادے۔ الرؤیانی، ابن جریر، ابن عساکر

۱۵۲۱..... عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس بات پر بیعت کرو، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ چوری نہ کرو گے۔ بدکاری نہ کرو گے۔ جس نے ان عہد کو نبھایا اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جو ان میں سے کسی بات کا مرتکب ہوا، اور دنیا ہی میں اس کو سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے لئے کفارہ ہوگی۔ اور جو کسی بات کا مرتکب تو ہوا مگر اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے، چاہے تو عذاب سے دوچار کرے یا مغفرت فرمادے۔ ابن جریر

۱۵۲۲..... از مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے سمع وطاعت پر بیعت ہوتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ استطاعت بھر کی قید عائد کرلو۔ ابن جریر

۱۵۲۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے سمع وطاعت پر بیعت ہوتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ جس قدر تم میں استطاعت ہے۔ النسائی

از مسند عتبۃ بن عبدالسلمی۔ عتبۃ بن عبد سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ سے سات بار بیعت ہوا پانچ طاعت پر اور دو محبت پر تھیں۔ البغوی، ابو نعیم، ابن عساکر

بیعت عقبہ کا واقعہ

۱۵۲۴..... از مسند عقیل بن ابی طالب۔ عم رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا حضور ﷺ پر سے گزر ہوا اس وقت تک حضرت عباس رضی اللہ عنہ مسلمان نہ ہوئے تھے۔ آپ ﷺ بیعت عقبہ کے نقبائے رفقاء سے محو تکلم تھے۔ حضرت عباس آپ کی آواز پہچان کر اپنی سواری سے

اتر آئے اور سواری باندھ کر رفقاء رسول ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔اور کہنے لگے: اے اوس وخزرج کی جماعتو! یہ میرا بھتیجا ہے۔تمام انسانوں میں مجھے محبوب ترین ہے۔سو اگر تم اس کی تصدیق کرتے ہو، اور اس پر ایمان لاتے ہو، اور مکہ سے نکال کر اپنے ہاں بسانا چاہتے ہو ... تو میرا دل کرتا ہے کہ میں تم سے کچھ عہد وپیمان لوں، جس سے میری جان مطمئن ہوجائے۔وہ یہ کہ تم اس کے ساتھ کبھی رسوا نہ کرنا۔اس کو دھوکہ نہ دینا۔یقیناً تمہارے گرد وپیش یہودی آباد ہیں، اور وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔اس وجہ سے میں اس بھتیجے کے بارے میں ان کے مکروخداع سے مامون نہیں ہوں۔

اسعد بن زرارہ کو عباس کی باتیں شاق گذریں۔کیونکہ حضرت عباس نے گویا ان پر اور ان کے رفقاء پر الزام عائد کیا تھا۔تو اسعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں ان کو جواب دوں ... میری کسی بات سے آپ کے سینہ اطہر کو کوئی ٹھیس نہ پہنچے گی۔اور آپ کو ناگوار گذرنے والی کسی بات سے میں تعرض نہ کروں گا۔فقط آپ کی دعوت پر ہمارے لبیک کہنے کی صداقت اور آپ پر ایمان لانے کی حقانیت واضح کروں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جواب تو دو لیکن کسی تہمت زدہ بات سے احتراز کرو۔

اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی طرف رخ کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہر دعوت کا ایک راستہ ہوتا ہے ... خواہ وہ نرم ہو یا دشوار گزار ہو۔آج آپ نے ہمیں ایسی دعوت دی ہے، جس سے لوگ ترش روئی کے ساتھ پیش آرہے ہیں۔وہ دعوت لوگوں پر سخت اور گراں بار ہے۔آپ نے ہمیں ہمارے دین کو چھوڑ کر اپنے دین میں آنے کی دعوت دی ہے۔یقیناً یہ انتہائی کٹھن مرحلہ ہے ... لیکن اس کے باوجود ہم نے آپ کی دعوت پر صدق دل سے لبیک کہا۔اور آپ نے ہم کو لوگوں سے رشتہ ناطہ، ہر طرح کی قرابت داری، قریب کی ہو دور کی ہو ... جو بھی آپ کی دعوت میں آڑے بنے اس سے قطع تعلق کا حکم فرمایا، یہ بھی یقیناً بہت سخت اور انتہائی دشوار مرحلہ ہے ... لیکن اس کے باوجود ہم نے ہر طرح کی مخالفت مول لے کر آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔اور آپ نے ہم کو دعوت دی، جبکہ ہم ایک عزت منداور شان وشوکت اور طاقت والی جماعت ہیں، کوئی ہم پر فتح یابی کی طمع نہیں کرسکتا، چہ جائیکہ ایک ایسا شخص جس کو اس کی قوم نے تنہا چھوڑ دیا ہو، اس کے چچاؤوں نے اس کو بے آسرا کر کے دوسروں کے حوالہ کر دیا ہو ... وہ ہم پر سرداری کرے۔یا رسول اللہ بلاشبہ یہ انتہائی مشکل اور صبر آزما مرحلہ ہے، لیکن اس کے باوجود ہم نے آپ کی دعوت پر سرور وفرحت کے ساتھ لبیک کہا۔بے شک یہ تمام مراحل لوگوں کے نزدیک سخت اور ناپسند ہیں ... سوائے ان اشخاص کے، جن کی بھلائی کے لئے اللہ نے عزم فرمالیا ہو۔اور جن کے لئے بہترین انجام مطلوب ومقصود ہوجائے۔اور ہم نے اس بھلائی کی طرف اپنی زبانوں اور اپنے قلب وجگر کے ساتھ آپ کو لبیک کہا، جو آپ نے لاکر پیش فرمایا ہم اس پر ایمان لائے، اور اس معرفت کے ساتھ تصدیق کی جو ہمارے دلوں کی اقلیم میں جگہ پکڑ چکی ہے۔پس ہم اس پر آپ سے بیعت ہوتے ہیں اور اللہ سے بیعت ہوتے ہیں جو ہمارا اور آپ کا پروردگار ہے، اس حال میں کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھوں پر۔اور ہمارے خون آپ کے مقدس خون کے لئے نچھاور ہیں۔ہمارے ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ہم ہر اس چیز سے آپ کی حفاظت کریں گے، جس سے اپنی جانوں کی اور اپنے بچوں اور عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ہم اگر ان عہد وپیمان کی وفاداری کریں تو درحقیقت اللہ سے وفاداری کرنے والے ہوں گے۔اور ہم اس وفاداری سے سعادت مند ونیک بخت ہوجائیں گے۔اور اگر ہم خدانخواستہ غدر کریں تو بلاشبہ یہ اللہ کے ساتھ غدر ہوگا، اور ہم اس کی وجہ سے شقی وبدبخت ہوجائیں گے۔بس یہ ہمارا صدق واخلاص ہے، یا رسول اللہ! اور اللہ ہی ہمارا مددگار ہے۔

پھر حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کہ اے حضور ﷺ کے متعلق ہم پر اعتراض کرنے والے! اللہ بہتر جانتا ہے جو آپ کے دل میں ہے ... آپ نے کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور لوگوں میں مجھے محبوب ترین ہے! تو ہم نے قریب اور دور کے سب رشتے ناطے اور قرابت داری آپ ﷺ کے لئے توڑ لی ہیں۔اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔اللہ نے اپنے طرف سے ان کو بھیجا ہے۔یہ کذاب نہیں ہیں۔اور جو یہ لے کر آئے ہیں کسی بشر کے کلام کے مشابہ نہیں ہے۔اور جو آپ نے ذکر کیا کہ اس کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہوگا جب تک آپ ہم سے عہد وپیمان نہ لے لیں ... تو یہ بات ہم رسول اللہ کے لئے کسی پر رد نہیں کریں گے بلکہ جو عہد

وپیمان آپ لینا چاہیں بالکل لیں۔

پھر حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ اپنے لئے جو عہد ہم سے لینا چاہیں ضرور لیں۔ اور اپنے رب کے لئے جو بھی شرط ہم پر عائد فرمانا چاہیں ضرور فرمائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا میں اپنے رب کے لئے تم سے یہ شرط لیتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کروگے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ اور جن چیزوں سے اپنی جان، اولاد اور عورتوں کی حفاظت کرتے ہو ان سے میری ذات کی حفاظت بھی تمہارے ذمہ ہے۔ رفقاء نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ کو اس کا پختہ عہد دیتے ہیں۔ ابو نعیم. عن ابی اسحاق السبیعی عن الشعبی وعن عبداللہ بن عمیر عن عبداللہ بن عمر عن عقیل بن ابی طالب. ومحمد بن عبداللہ بن اخی الزہری عن الزہری ان العباس بن عبدالمطلب مرّ بالنبی ﷺ

۱۵۲۶... از مسند عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ۔ عوف بن مالک الاشجعی سے مروی ہے کہ ہم نو یا آٹھ یا سات افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں ہوتے، یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ سے پہلے بیعت ہو چکے ہیں، اب دوبارہ کس بات پر بیعت ہوں؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کی عبادت کروگے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ گردانو گے۔ پنجگانہ نمازوں کا اہتمام کروگے۔ پھر آپ نے آہستہ آواز سے فرمایا اور یہ کہ کبھی کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کروگے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد ان ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس کا کوڑا نیچے گرا ہو اور اس نے کسی سے اٹھانے کے لئے کہا ہو۔ الرؤیانی، ابن جریر، ابن عساکر

۱۵۲۷ مجاشع رضی اللہ عنہ بن مسعود سے مروی ہے کہ میں اور میرا بھائی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سے ہجرت پر بیعت لیجئے۔ فرمایا ہجرت اپنے اہل کے ساتھ گذر گئی۔ میں نے عرض کیا پھر ہم کس بات پر آپ سے بیعت ہوں؟ یارسول اللہ! فرمایا: اسلام اور جہاد پر۔ راوی حدیث ابو عثمان مالک کہتے ہیں میں مجاشع کے بھائی سے ملا اور ان سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا مجاشع سچ کہتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ، من مسند مالک بن عبداللہ الخزاعی عن ابی عثمان مالک عن مجاشع بن مسعود

۱۵۲۸... از مراسیل شعبی۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس حضور ﷺ کے ہمراہ انصار کے پاس گئے۔ اور انصار سے فرمایا: بات شروع کرو لیکن بات کو زیادہ طول مت دو۔ جاسوسوں کی آنکھیں تمہاری نگرانی کر رہی ہیں۔ اور مجھے تم پر کفار قریش کا بھی خطرہ ہے۔ تو حاضرین مجلس میں سے ایک شخص جس کی کنیت ابوامامہ تھی، اور وہ ان دنوں میں انصار کے خطیب سمجھے جاتے تھے۔ اور ان کا نام اسعد بن زرارہ تھا۔ وہ بات کرنا شروع ہوئے، اور آپ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سے اپنے رب کے لئے سوال کیجئے۔ اور اپنی ذات کے لئے سوال کیجئے۔ اور اپنے اصحاب کے لئے بھی سوال کیجئے؟ اور ساتھ میں یہ بھی فرمادیجئے کہ ہم کو اس پر کیا ثواب حاصل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اپنے رب کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اپنی ذات کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر ایمان لاؤ، اور ان چیزوں سے میری حفاظت کرو جن سے تم اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہو۔ اور میں اپنے اصحاب کے لئے تم سے سوال کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ تم غم خواری کا معاملہ کرو۔ انصار نے عرض کیا اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لئے کیا ثواب ہوگا؟ فرمایا تمہارے لئے اللہ کے ذمہ جنت واجب ہوگی۔

ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۱۵۲۹ از مراسیل عروۃ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بیعتِ عقبہ میں جب رسول اکرم ﷺ ستر انصاری صحابہ کرام سے وفاداری کا حلف لے رہے تھے تو اس وقت حضرت عباس بن عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا دست اقدس تھاما ہوا تھا اور آپ نے انصار سے آپ ﷺ کے لئے کچھ معاہدے لئے اور چند شرائط بھی عائد کیں۔ اور اللہ کی قسم یہ اسلام کے طلوع کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا۔ اور ابھی تک کسی نے اعلانیہ اللہ کی عبادت نہ کی تھی۔ ابن عساکر

بیعت رضوان کا ذکر

۱۵۳۰... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیعت شجرہ خصوصاً حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر کفار نے واقعۃً عثمان کو قتل کردیا ہے تو میں ان سے کئے معاہدہ کو توڑتا ہوں۔ پھر ہم آپ ﷺ سے بیعت ہوئے۔ بیعت میں صراحۃً موت کا ذکر نہ تھا بلکہ ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم میدانِ جنگ سے آخر دم تک راہ فرار اختیار نہ کریں گے۔ اور اس وقت ہماری تعداد تیرہ سو کے قریب تھی۔ الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر

۱۵۳۱... محمد بن عثمان بن حوشب اپنے والد عثمان سے اور عثمان محمد کے دادا یعنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو ظاہر فرمادیا تو میں نے چالیس شہسواروں کا دستہ عبد شر کی ہمراہی میں آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ یہ قافلہ مدینہ پہنچا تو عبد شر نے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم سے کہا کہ تم میں سے محمد کون ہے؟ اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم نے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کردیا۔ عبد شر نے کہا کہ آپ فرمائیے کہ ہمارے پاس کیا لائے ہیں؟ اگر وہ سچ ہوا تو ہم آپ کی اتباع کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، جانوں کا احترام کرو، امر بالمعروف کرو، نہی عن المنکر کرو۔ عبد شر نے کہا بے شک یہ چیز تو بہت اچھی ہے۔ لائیے اپنا ہاتھ دراز کیجئے۔ (تا کہ میں آپ سے بیعت ہو جاؤں) آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا: عبد شر یعنی شر کا بندہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم عبد خیر ہو یعنی خیر کے بندے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے عبد خیر کو حوشب ذی ظلیم کے لئے جواب لکھوا کر بھیجا۔ تو حوشب بھی ایمان لے آئے۔ ابن مندہ ابن عساکر

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حوشب ذی ظلیم نے آنحضرت ﷺ کا مبارک زمانہ تو پایا لیکن زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ بذریعہ جریر بن عبداللہ مراسلت بھی فرمائی۔ اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہوئے آگے ذکر فرماتے ہیں کہ احمد بن محمد نے ذی ظلیم الھانی حوشب کو حضور ﷺ کے زمانہ سے متصل طبقہ محدثین میں شمار کیا اور فرمایا کہ یہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور چونکہ نبی اکرم ﷺ ان کی تعریف فرما گئے تھے، تو اس حوالہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو پہچان لیا۔

۱۵۳۲... ایاس بن سلمہ اپنے والد سلمہ سے روایت کرتے ہیں: کہ قریش نے خارجۃ بن کرز کو بطور ہراول دستہ کے آپ ﷺ کی طرف بھیجا تا کہ آپ کی عسکری قوت کے احوال و کوائف لے کر آئے۔ تو یہ اس مہم سے واپس آیا اور آپ ﷺ اور آپ کی عسکری کی مدح وثناء کرنے لگا۔ قریش نے اس کو کہا کہ تو ایک دیہاتی آدمی ہے، انہوں اپنے اسلحہ وغیرہ کی جھنکار سے تجھے مرعوب کرلیا، اسی میں تیرا دل اُڑ گیا ہے۔ پھر قریش نے عروۃ بن مسعود کو اس غرض کے لئے بھیجا۔ یہ آ کر آپ ﷺ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا: اے محمد! یہ کیا بات ہے؟ تم اللہ کی طرف دعوت دیتے ہو...... اور اپنی قوم کے پاس اوباش قسم کے لوگوں کا انبوہ جمع کرلائے ہو؟ کوئی پتہ نہیں وہ کون ہیں کون نہیں ہیں۔ اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس طرح تم صلہ رحمی کا ناطہ توڑو، اور اہلِ قرابت کی حرمتوں کو پامال کرو، ان کی جانوں اور مالوں سے کھیلو۔

حضور ﷺ نے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا: بلکہ میری آمد کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں ٹوٹے ہوئے رشتوں کو پھر سے جوڑ دوں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ میری قوم والوں کو ان کے دین سے بہتر دین مرحمت فرمائے۔ اور ان کو ان کی معیشت سے اعلیٰ معیشت عطا فرمائے۔

یہ شخص بھی بالآخر آپ کی مدح وثناء گاتے ہوئے واپس پہنچا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد ان مسلمان قیدیوں پر، جو مشرکین کے ہاتھوں میں تھے، ظلم وستم کی چکی سخت ہوگئی۔ تو حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا: اے عمر! کیا تم اپنے مسلمان قیدی بھائیوں کو میرا پیغام پہنچا سکتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! نہیں کیونکہ اللہ کی قسم! مکہ میں مجھ سے بڑے خاندان والا کوئی نہیں ہے۔ اور میری وجہ سے ان کو گزند پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس مہم پر روانہ فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہو کر مشرکین کے

لشکر میں جا پہنچے۔ مشرکین نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نازیبا برتاؤ کیا اور آپ کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ پھر آپ کے چچازاد ابان بن سعید نے آپ کو پناہ دیدی۔ اور اپنے پیچھے زین پر بٹھالیا۔ پھر آپ کے اترنے پر آپ کے چچازاد نے کہا: اے ابن عم! کیا بات ہے کہ میں تمہیں بہت زیادہ منکسرالمزاج دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اپنے ازار کو بہت زیادہ اونچا کر رکھا ہے؟ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ازار اس وقت نصف پنڈلیوں تک تھا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ساتھی (حضور ﷺ) کا ازار اسی طرح ہوتا ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ میں کسی مسلمان قیدی کو آپ ﷺ کا پیغام پہنچائے بغیر نہ چھوڑا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ادھر ہم لوگ دوپہر کے وقت قیلولہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے نداء دی: کہ اے لوگو! بیعت کی طرف بڑھو (بیعت کی طرف بڑھو)۔ جبرئیل امین کوئی حکم خداوندی لے کر اترے ہیں۔ تو ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف تیزی سے لپکے۔ آپ ﷺ ببول کے درخت کے سایہ میں تھے، تو وہیں ہم آپ ﷺ سے بیعت ہوئے۔ اور یہی واقعہ ہے جس کے متعلق فرمان الٰہی ہے:

﴿لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذیبا یعونک تحت الشجرۃ﴾

''اے پیغمبر! جب مؤمن تم سے درخت کے نیچے بیعت ہو رہے تھے، تو اللہ ان سے خوش ہوا۔''

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بیعت میں آپ ﷺ نے حضرت عثمان کی جانب سے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرے ہاتھ سے بیعت لی۔ لوگوں نے کہا ابو عبداللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مبارک ہو کہ وہ تو بیت اللہ کے طواف میں مشغول ہوں گے، اور ہم ادھر اس سعادت سے محروم ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اتنے سالوں تک بھی وہاں ٹھہرے رہیں..... پھر بھی میرے بغیر ہرگز طواف نہ کریں گے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۱۵۳۳ ابو عقیل زھرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ھشام سے روایت کرتے ہیں، اور عبداللہ بن ھشام نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ مبارک پایا تھا تو ان کی والدہ زینب بنت حمید ان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر گئیں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس کو بیعت فرما لیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی یہ بچہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے سر پر اپنا دست شفقت پھیرا۔ اور ان کے لئے دعا بھی فرمائی۔ اور یہ عبداللہ بن ہشام اپنے جمیع اہل خانہ کے لئے ایک بکری قربانی کرتے تھے۔ ابن عساکر

۱۵۳۴..... عقبہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ نے عقبہ کی کھوہ میں یوم اضحیٰ کو عہد و پیمان لیا۔ ہم ستر اشخاص تھے۔ میں ان میں سب سے کم سن تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تشریف لا کر فرمایا: مختصر بات کرو، کیونکہ مجھے تم پر کفار قریش کا خطرہ ہے۔

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے اپنے رب کے لئے سوال کیجئے۔ اپنی ذات کے لئے سوال کیجئے۔ اور اپنے اصحاب کے لئے بھی سوال کر لیجئے۔ اور یہ بھی بتادیجئے کہ ہمارے لئے اللہ پر اور آپ پر کیا اجر ہوگا؟ فرمایا: میں اپنے رب کے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور تم سے سوال کرتا ہوں کہ میری اطاعت و فرماں برداری کرو۔ میں تمہیں سیدھی راہ دکھاؤں گا۔ اور میں اپنے اور اپنے اصحاب کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ہم سے غم خواری کا سلوک کرو۔ اور جن خطرات سے اپنی حفاظت کرتے ہو، ان سے ہماری بھی حفاظت کرو۔ جب تم یہ کر لوگے تو تمہارے اللہ اور میرے ذمہ جنت کا وعدہ ہے۔ انصار فرماتے ہیں پھر ہم نے اپنے ہاتھ دراز کئے اور آپ ﷺ سے بیعت ہو گئے۔ ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۱۵۳۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: بیعت رضوان میں سب سے پہلے جو شخص نبی اکرم ﷺ سے بیعت ہوا، وہ ابو سنان بن وھب الاسدی تھے۔ پہلے یہ بیعت ہوئے اس کے بعد لوگوں کا تانتا بندھ گیا اور سب نے ان کے بعد بیعت کی۔ ابن ابی شیبہ

الفصل السابع ...... ایمان بالقدر کے بیان میں

۱۵۳۶ ازمسند صدیق رضی اللہ عنہ۔طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے. وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عبداللہ سے سنا، وہ بھی فرمارہے تھے کہ ان کے والد عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! عمل کے بارے میں فیصلہ کیا جاچکا ہے؟ یا عمل ازسرنو انجام پاتا ہے۔ فرمایا: نہیں بلکہ عمل کے متعلق فیصلہ سے فراغت ہوگئی ہے۔ عرض کیا پھر عمل کرنے کا فائدہ؟ فرمایا ہر انسان کو اسی عمل کی توفیق ہوتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابوزکریا ابن مندہ فی جزء من روی عن النبی ا ھو و ولدہ و ولد ولدہ

۱۵۳۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ کا کیا خیال ہے کہ زناء کا تعلق بھی تقدیر سے ہے؟ فرمایا: بالکل۔ وہ شخص کہنے لگا: تو اللہ نے اس کو مقدر میں لکھا پھر اس کی وجہ سے مجھے عذاب بھی کرتا ہے؟ فرمایا: بالکل، اے غیر مختون عورت کے بیٹے! اگر میرے پاس ابھی کوئی شخص ہوتا تو میں اس کو حکم کرتا کہ وہ تیری ناک کاٹ دیتا۔

ابن شاھین و اللا لکائی معاً فی السنۃ

عرب عورتوں میں ختنہ کا رواج تھا۔ وہ پردہ بکارت سے اوپر ایک جھلی کو کٹوا دیتی تھیں۔ اور غیر مختون عورت کے بیٹے! بسا اوقات ان کے ہاں برا بھلا کہتے وقت استعمال کرتے تھے۔

۱۵۳۸..... عبدالرحمٰن بن سابط کہتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے ایک مخلوق کو پیدا فرمایا۔ پھر وہ اس کی مٹھی میں آ گئی۔ اللہ نے دائیں ہاتھ والی مخلوق کو فرمایا: تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور دوسرے ہاتھ والی مخلوق کو فرمایا: تم جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ تو قیامت تک اسی کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ حسین بن اصرم فی الاستقامۃ. و اللالکائی فی السنۃ

۱۵۳۹..... محمد بن عکاشہ الکرمانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں سلمہ نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں عبداللہ بن کعب نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں عبداللہ بن عباس نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہم سے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ وہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے اپنے محبوب محمد ﷺ سنا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے جبرئیل امین علیہ السلام سے سنا۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے میکائیل علیہ السلام سے سنا۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے اسرافیل علیہ السلام سے سنا۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے لوح محفوظ سے سنا لوح محفوظ کہتا ہے اللہ کی قسم میں نے قلم سے سنا۔ قلم کہتا ہے اللہ کی قسم! میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں..... جو مجھ پر ایمان لایا لیکن اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لایا تو وہ میرے سوا کوئی اور پروردگار تلاش کرلے، میں اس کا پروردگار نہیں ہوں۔ الحافظ ابو الحسین علی بن الفضل المقدسی. فی مسلسلاتہ

اس روایت میں محمد بن عکاشہ کذاب راوی ہے۔ ابوالقاسم محمد بن عبدالواحد نے اس روایت کو اپنے اس رسالہ میں ذکر کیا ہے جس کی احادیث کی اسناد میں چار چار صحابہ کرام راوی ہیں۔ اور عقبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محدث ابوالقاسم بن بشکوال نے فرمایا کہ اس حدیث شریف کی اسناد میں چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہیں: اور وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، اور عبداللہ بن کعب بن مالک کی صحابیت میں اختلاف ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک ان کی صحابیت تسلیم ہے۔ تو اس طرح یہ اس روایت کے چار صحابہ میں سے چوتھے صحابی شمار ہوں گے۔ اور اس طرح کی اسناد نادر الوجود ہیں۔

۱۵۴۰..... عبداللہ بن شداد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اللہ نے دو مٹھی مخلوق پیدا فرمائی اور ان

دائیں والوں کو فرمایا تم جنت میں خوشی کے ساتھ داخل ہو گئے۔ اور ان بائیں والوں کو فرمایا: تم جہنم میں جاؤ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

حسین فی الإستقامة

۱۵۴۱... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ایک دعا تھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صبح وشام مانگا کرتے تھے:

اللھم اجعل خیر عمری آخرہ وخیر عملی خواتمہ وخیر ایامی یوم القاک.

''اے اللہ میری عمر کا بہترین حصہ آخری حصہ بنا۔ اور میرے اعمال میں عمدہ ترین اعمال خاتمے کے وقت کے بنا۔ اور میرے لئے بہترین دن وہ دن بنا جس میں میری آپ سے ملاقات ہو''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ یہ دعا مانگتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور ''ثانی اثنین فی الغار'' ہیں؟ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی بسا اوقات زمانہ بھر اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، لیکن اس کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل پر ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات آدمی عرصہ دراز تک اہل جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے لیکن اس کا خاتمہ اہل جنت کے عمل پر ہو جاتا ہے۔ رواہ حسین

۱۵۴۲... سفیان بن عیینہ اپنی جامع میں عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا فرمائی اور وہ دو مٹھی میں آ گئی۔ دائیں ہاتھ والوں کو فرمایا تم جنت میں خوشی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور بائیں ہاتھ والوں کو فرمایا: تم جہنم میں جاؤ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

تقدیر کے متعلق بحث کرنے کی ممانعت

۱۵۴۳... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ یحییٰ بن یعمر فرماتے ہیں سب سے پہلے تقدیر کے متعلق بصرہ میں جس نے بحث آرائی کی وہ معبد الجہنی تھا۔ تو میں حمید بن عبدالرحمن الحمیری کے ہمراہ نکلا۔ ہمارا ارادہ حج یا عمرہ کا تھا۔ ہم نے کہا کاش اگر کوئی صاحب رسول ﷺ مل جائے تو ہم ان سے تقدیر کے متعلق بحث کرنے والوں کے بارے میں سوال کریں۔ تو اتفاق سے ہمارا سامنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے کہ ہم نے آپ کو جا لیا، ہم میں سے ایک آپ رضی اللہ عنہ کی دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب ہو گیا۔ میرا غالب خیال یہی تھا کہ میرا ساتھی گفتگو کرنے کا موقع مجھے دے گا لہٰذا میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! ہمارے دیار میں چند ایسے لوگ سر ابھار رہے ہیں، جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ اور علم کی باتیں کرتے ہیں۔ پھر اور بھی ان کے کچھ حالات سنوائے۔ نیز یہ کہ ان کا خیال ہے کہ تقدیر کا کوئی وجود نہیں، بلکہ ہر کام از سر نو انجام پاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان کو یہ خبر دے دینا کہ میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں، میں ان سے بری، اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اور قسم ہے اس ہستی کی، کہ عبداللہ بن عمر جس کی قسم اٹھایا کرتا ہے! کہ اگر ان میں سے کوئی شخص احد پہاڑ برابر سونے کا مالک ہو، اور وہ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالے..... تب بھی وہ اس کی جانب سے اس وقت تک ہرگز شرفِ قبولیت کو نہ پہنچے گا، جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بیان کیا کہ میرے والد عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے مجھے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر مجلس تھے کہ ایک ایسا شخص ہمارے پاس آیا کہ اس کے کپڑے انتہائی سفید، اور بال گھنے سیاہ تھے۔ اس کے جسم پر آثار سفر بھی نہ تھے۔ اور ہم میں سے کوئی شخص بھی ان کو پہچانتا نہ تھا۔ وہ اس قدر نبی ﷺ کے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے۔ اور آپ ﷺ کی رانوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔ پھر کہنے لگا اے محمد مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم ''لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اگر جانے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہمیں اس کی بات سے تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے اور پھر خود ہی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر استفسار کیا: مجھے خبر دیجئے کہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر،

یوم آخرت پر ایمان لاؤ۔اور ہر بھلی وبری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی یوں عبادت کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو...... ورنہ وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ پھر کہا: مجھے قیامت کے متعلق خبر دیجئے کہ کب واقع ہوگی؟ فرمایا: اس بارے میں مسئول سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ پھر کہا: اچھا مجھے اس کی علامات کے متعلق خبر دیجئے؟ فرمایا: یہ کہ باندی اپنی مالکہ کو جنم دینے لگے، اور عمارتیں فلک بوس ہونے لگیں۔ پھر وہ سائل شخص چلا گیا۔ پھر میں کچھ وقت ٹھہرا رہا پھر آپ ﷺ نے پوچھا اے عمر! جانتے ہو سائل کون تھا؟ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ جبرئیل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الصحیح لمسلم، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، الصحیح لابن حبان، ق فی الدلائل

ابن خزیمہ اور ابن حبان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ کہ تم نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ حج وعمرہ کرو۔ غسل پاکی کرو۔ اور وضوء کو تام کرو۔ اور ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اور ابن حبان میں اس بات کا اضافہ ہے: لیکن اگر تم چاہو تو میں تم کو اس کی علامات کی خبر دے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب تم دیکھو کہ فقیر لوگ، ننگے پاؤں والے، ننگے جسموں والے لمبی لمبی عمارتوں کے بنانے میں مقابلہ بازی کررہے ہیں، اور وہ بادشاہ بن بیٹھے ہیں۔ پوچھا گیا: کہ ''ما العالۃ الحفاۃ العراۃ'' یعنی یہ فقیر لوگ، ننگے پاؤں والے، ننگے جسموں والے کون ہیں؟ فرمایا: عرب۔ اور یہ کہ تم باندی کو دیکھو کہ وہ اپنی مالکہ کو جنم دینے لگی ہے، تو جان لو کہ یہ قیامت کی علامات ہیں۔ اور الجامع الترمذی کے الفاظ یہ ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ مجھ سے تین یوم بعد ملے تو مجھ سے دریافت کیا کہ اے عمر! جانتے ہو سائل کون تھا؟ پھر فرمایا: یہ جبرئیل تھے، تمہیں تمہارے دین کی بات سکھانے آئے تھے۔

اور بخاری کے الفاظ یہ ہیں: اور باندیاں اپنی آقاؤں کو جنم دینے لگیں گی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اس سائل کو تلاش کرکے لاؤ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کو تلاش کیا۔ لیکن وہاں اس کے کچھ آثار بھی نہ پاسکے۔ پھر آپ ﷺ ایک دن یا دو یا تین دنوں تک ٹھہرے رہے پھر پوچھا: اے ابن الخطاب! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟...... پھر آگے وہی تفصیل ہے۔

''باندیاں اپنی آقاؤں کو جنم دینے لگیں گی'' کا مطلب یہ ہے کہ ماں جس اولاد کو جنم دے گی وہ اولاد ماں کی اس قدر نافرمان اور سرکش اور اس پر اپنا حکم چلانے والی ہوگی گویا ماں اس کی باندی ہے اور وہ اولاد اس کی آقا ہے۔ گویا ماں نے بیٹے کو کیا جنم دیا...... بلکہ اپنے مالک کو جنم دے دیا۔ یہ مطلب ہے کہ باندیاں اپنی آقاؤں کو جنم دینے لگیں گی۔

۱۵۴۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مزینہ یا جہینہ کے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! ہم کس بناء پر عمل کرتے ہیں! کیا عمل اس وجہ سے کرتے ہیں کہ اس کے متعلق فیصلہ ہوگیا اور وہ گزر گیا کہ انسان اس کو ضرور انجام دے گا؟۔ یا عمل از سرِ نو ہوتا ہے؟ کہ پہلے کوئی فیصلہ نہیں ہوا بلکہ انسان کی مرضی پر منحصر ہے کہ کرے یا نہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسی کے مطابق ہوتا ہے جو اس کے متعلق حکم صادر ہوچکا اور گزر گیا۔ تو اسی شخص نے یا قوم کے کسی اور فرد نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر عمل کا کیا فائدہ؟ فرمایا: اہل جنت کو اہلِ جنت ہی کے عمل میں لگایا جاتا ہے۔ اور اہلِ جہنم کو اہلِ جہنم ہی کے عمل میں لگایا جاتا ہے۔

مسند احمد، السنن لأبی داؤد، الشاشی، السنن لسعید

۱۵۴۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم جو عمل کرتے ہیں...... یہ از سرِ نو ہوتا ہے یا اس سے فراغت ہوگئی ہے؟ فرمایا اس کے بارے میں پہلے فیصلہ ہوچکا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تو کیوں نہ پھر ہم توکل کرکے بیٹھ جائیں؟ فرمایا ابن خطاب! عمل کرتا رہ۔ ہر شخص کو اسی کی توفیق ملتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ جو اہلِ سعادۃ سے ہے، وہ سعادت ہی کا عمل کرتا ہے۔ اور جو اہلِ شقاوت سے ہے وہ شقاوت ہی کا عمل کرتا ہے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد

مسدد نے اس روایت کو یہاں تک روایت کیا ہے ''وقد فرغ منہ'' یعنی اس کے بارے میں پہلے فیصلہ ہوچکا ہے۔ اور مزید یہ اضافہ بھی ہے۔ ''قلت ففیم العمل؟ قال لاینال الا بالعمل قلت اذا نجتھد'' یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر عمل کا کیا فائدہ؟

فرمایا: وہ نوشتہ تقدیر یعنی تقدیر کا فیصلہ بھی عمل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ عرض کیا تب تو ہم خوب سعی ومحنت کریں گے۔ الشاشی، قط فی الأفراد، الرد علی الجهمیه لعثمان بن سعید الدارمی، السنن لسعید، خلق افعال العبادللبخاری رحمة الله علیه، ابن جریر، الإستقامة لحسین

۱۵۴۶.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

"فمنهم شقی ومنهم سعید"

"ان میں بعض بد بخت ہیں اور بعض سعید"۔

تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی! ہم عمل کس بناء پر کریں آیا اس بنا پر کہ فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ کون شقی ہوگا اور کون سعید؟ یا نہیں ہوا؟ فرمایا بلکہ ہر چیز کے فیصلہ سے فراغت ہوگئی ہے۔ اور قلم ان پر چل چکے ہیں اے عمر! لیکن ہر ایک اسی عمل میں مصروف ہوتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، حدیث حسن غریب. المسندلأبی یعلی ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویه

۱۵۴۷.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیا اللہ کی حمد وثناء بیان کی، پھر کہا اللہ جس کو ہدایت پر گامزن رکھنا چاہے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جس کو وہی گمراہ کردے اس کو کوئی سیدھی راہ پر نہیں لاسکتا۔ اس موقعہ ایک عیسائی راہب نے، جو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھا تھا، فارسی میں کچھ بات کہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ترجمان سے دریافت کیا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس کا خیال ہے کہ اللہ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اللہ کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے۔ دیکھ اللہ ہی نے تجھے پیدا کیا پھر اسی نے اب تجھ کو گمراہ کررکھا ہے۔ اور وہی تجھے جہنم رسید بھی کرے گا ان شاء اللہ۔ اگر میں مصالحت نہ کرچکا ہوتا تو ابھی تیری گردن اڑا دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ نے آدم کو تخلیق فرمایا تو اسی وقت اس کی ذریت کو چیونٹیوں کی شکل میں پھیلایا۔ اور اہل جنت اور ان کے اعمال لکھ دیئے۔ اور اہل جہنم اور ان کے اعمال لکھ دیئے۔ پھر اللہ نے فرمایا یہ مخلوق اس کیلئے ہے اور وہ اس کے لئے۔ تو تبھی سے لوگ مختلف بٹ گئے ہیں، اور ان کی تقدیر بھی مختلف ہے۔

ابوداؤد فی کتاب القدریة، ابن جریر، ابهن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابوالقاسم بن بشران فی امالیه، الرد علی الجهمیه لعثمان بن سعید الدارمی، الإستقامة لحسین، اللالکائی فی السنة الأصبهانی فی الحجة، ابن خسر، مسند ابی حنیفه

۱۵۴۸.... عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ سے ذکر کیا گیا چند لوگ تقدیر کے متعلق بحث آرائی کرتے ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے قعر ھلاکت میں پڑے کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں الجھنے لگ گئے۔ اور قسم ہے اس ہستی کی جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے کہ آئندہ میں کوئی بھی دو شخصوں کو تقدیر کے مسئلہ میں گفتگو کرتے نہ دیکھوں ورنہ ان کی گردن تن سے جدا کردوں گا۔ تو لوگ سر جھکائے اس مسئلہ سے بالکل خاموش ہوگئے۔ پھر اس میں حرف زنی کسی نے نہ کی.... حتیٰ کہ پھر حجاج کے زمانہ میں ملک شام میں یہ بولنے والا معبد الجہنی پیدا ہوا۔

الإستقامة لحسین، اللالکائی، ابن عساکر

۱۵۴۹.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ ہر چیز تقدیر کے ساتھ معلق ہے، حتیٰ کہ کم ہمتی اور دانائی بھی۔ سفیان رحمة الله علیه

آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا مناظرہ

۱۵۵۰.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! آدم علیہ السلام سے میری ملاقات کرائیے، جنہوں نے ہم کو اپنے سمیت جنت سے نکلوایا؟ تو اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ان کا سامنا کروادیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہی ہمارے باپ آدم ہیں؟ فرمایا: جی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہی میں اللہ نے اپنی

روح پھونکی؟ اور تمام اسماء کی آپ کو تعلیم دی؟ اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: جی بالکل۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر کس بات نے آپ کو اس پر اکسایا کہ آپ نے ہم کو بھی اور اپنے آپ کو بھی جنت سے نکلوایا؟

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اور تم کون ہو؟ کہا میں موسیٰ ہوں۔ فرمایا: کیا تم وہی بنی اسرائیل کے پیغمبر ہو، جن کو اللہ نے اپنے ساتھ بغیر کسی قاصد کے صرف پردے کے حجاب میں کلام کرنے کا شرف بخشا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا تو کیا تم نے اپنی کتاب میں نہیں پایا کہ یہ فیصلہ تو میری تخلیق سے قبل ہی میرے لئے لکھ دیا گیا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی ہاں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تو پھر کس بات پر تم مجھے ملامت کرتے ہو کیا ایسی بات پر جسکا فیصلہ مجھ سے پہلے ہو گیا تھا۔

حضور ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا: پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

السنن لأبی داؤد، ابن ابی عاصم فی السنة، ابن جریر، ابن خزیمة، ابو عوانه، الشاشی، ابن منده فی الرد علی الجهمیه، الأجری فی الثمانین، الأصبهانی فی الحجة، السنن لسعید

۱۵۵۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس امر تقدیر کو اس حال میں پایا کہ مخلوق کی پیدائش سے قبل ہی اس کے متعلق فیصلہ سے فراغت ہو گئی ہے۔ اور مال کے جمع ہونے سے قبل اس کی تقسیم کر دی گئی ہے۔ اور لوگ تقدیر الٰہی کے موافق کھینچے چلے جا رہے ہیں۔ اور کوئی جی موت کے گھاٹ نہیں اترتا مگر اللہ کے ہاں اس پر حجت ہوتی ہے، اب وہ چاہے تو اس کو عذاب کرے اور چاہے تو مغفرت کرے۔

الإستقامة لحسین

۱۵۵۲..... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم بقیع الغرقد (جنت البقیع) میں کسی جنازہ کے ساتھ تھے، کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ کے گرد و پیش بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی، جس سے آپ زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی نگاہ اٹھائی، اور فرمایا: کوئی ایسا جی نہیں ہے، جس کے لئے جنت یا جہنم کا ٹھکانہ نہ لکھ دیا گیا ہو، جس کے لئے شقی یا سعید ہونا نہ لکھ دیا گیا ہو۔ قوم نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر کیوں نہ ہم اپنے متعلق لکھے ہوئے پر ٹھہر جائیں؟ اور عمل چھوڑ بیٹھیں؟ کیونکہ جو اہلِ سعادت سے ہوگا وہ سعادت ہی کی طرف لوٹے گا۔ اور جو اہلِ شقاوت سے ہوگا وہ شقاوت ہی کی طرف لوٹے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ عمل کرتے رہو..... ہر ایک کو مصروف کر دیا گیا ہے۔ سو جو اہلِ شقاوت سے ہے، اسے اہلِ شقاوت ہی کے عمل کی توفیق دی گئی ہے۔ اور جو اہلِ سعادت سے تعلق رکھتا ہے اسے اہلِ سعادت ہی کے عمل کی توفیق دی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فأما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسره للیسری﴾

''سو جس نے راہِ خدا میں عطا کیا، اور پرہیزگاری اختیار کی، اور نیکی کی بات کو سچ مانا تو ہم اس کو آسان راستے کی توفیق دیں گے۔''

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، الصحیح لمسلم، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، النسائی، ابن ماجه، خشیش فی الإستقامة، المسند لأبی یعلی، الصحیح لابن حبان، شعب الإیمان

۱۵۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، اور فرمایا: ایک کتاب ہے جس میں اللہ نے اہلِ جنت اور ان کے اسماء اور انساب لکھے ہیں۔ اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! قیامت تک کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ پھر فرمایا: ایک کتاب اور ہے جس میں اللہ نے اہل جہنم اور ان کے اسماء اور انساب لکھے ہیں۔ اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! قیامت تک کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ صاحب جنت کا خاتمہ اہلِ جنت ہی کے عمل پر ہوگا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ صاحب جہنم کا خاتمہ اہل جہنم ہی کے عمل پر ہوگا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ کبھی اہل سعادت میں اہلِ شقاوت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے..... حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس بری طرح ان بدبختوں کے ہو بہو ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر سعادت ان کو جالیتی ہے اور ان کو اس سے نجات دیتی ہے۔ اور کبھی اہل شقاوت میں اہل سعادت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے..... حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر نیک بختوں کے مشابہ ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر شقاوت ان کو جالیتی ہے اور ان کو اس سے نکال لاتی ہے۔ جس کے لئے اللہ نے ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں سعید ہونا لکھ دیا ہے، اس

کواللہ دنیا سے نہیں نکالے گا، جب تک کہ اس کو موت نے قبل اہل سعادت کے عمل میں نہ لگادے..... خواہ وہ وقت اونٹنی کے دودھ دوہنے کی دودھاروں کے درمیانی وقفہ کے بقدر ہو۔ اور جس کے لئے اللہ نے ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں شقی ہونا لکھ دیا ہے، اس کو اللہ دنیا سے نہیں نکالے گا، جب تک کہ اس کو موت سے قبل اہل شقاوت کے عمل میں نہ لگادے..... خواہ وہ وقت اونٹنی کے دودھ دوہنے کی دودھاروں کے درمیانی وقفہ کے بقدر ہو۔ پس اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابوسهل الجند یسابوری فی الخامس من حدیثه

۱۵۵۴..... حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم کو خطبہ دیا اس میں فرمایا: اس شخص کا ہم سے کوئی سروکار نہیں جو اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ رکھے۔ ابن بشران

۱۵۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم کوئی جی دار نفس ایسا نہیں ہے، جس کے لئے بدبختی یا نیک بختی نہ لکھ دی گئی ہو۔ یہ سن کر ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! پھر عمل کس لئے کریں؟ فرمایا عمل کرتے رہو..... کیونکہ ہر شخص کو اسی عمل کی توفیق ملتی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ السنة لابن ابی عاصم

تقدیر مبرم کا ذکر

۱۵۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ امر مبرم کو بھی دفع فرمادیتے ہیں۔ جعفر الفریابی فی الذکر امر مبرم

تقدیر دو حصوں میں منقسم ہوتی ہے امر مبرم امر معلق، امر مبرم کا مطلب ہے جس کا وقوع قطعی و یقینی ہو۔ اور امر معلق کا مطلب ہے جو بندہ کے اختیار پر محمول ہو کہ اگر وہ ایسا کرے گا تب تو اس کا وقوع ہوگا ورنہ نہیں۔

۱۵۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کسی کے قلب میں اخلاص کے ساتھ ہرگز اس وقت تک جگہ نہیں بنا سکتا جب تک کہ وہ مکمل یقین کے ساتھ، جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو، اس بات کا یقین نہ کرلے کہ جو چیز اس کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ اور ہر شی تقدیر کے ساتھ مقرر ہے۔ اللالکائی

۱۵۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ان کے پاس کسی نے تقدیر کا مسئلہ چھیڑا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت اور اس کے برابر والی انگلی اپنے منہ میں ڈالی اور پھر ہتھیلی کے میں ان کو پھیرا اور فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ ان دوانگلیوں کے ساتھ یہ لکھنا بھی یقیناً علم الکتاب یعنی لوح محفوظ میں تھا۔ اللالکائی

مقصود یہ ہے کہ انسان کا ہر عمل خواہ اختیاری ہو یا غیر اختیاری سب تقدیر کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔

۱۵۵۹..... جعفر بن محمد اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک ایسا شخص ہے جو مشیت یعنی قدرت میں کلام کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر مخاطب ہوئے اور فرمایا: اے اللہ کے بندے! بتا کہ اللہ نے جب چاہا تجھے پیدا کیا یا تو نے جب چاہا تب تجھے پیدا کیا؟ عرض کیا کہ جب اللہ نے چاہا پیدا کیا۔ دریافت فرمایا: جب وہ چاہتا ہے تب تجھے بیمار کرتا ہے یا جب تو چاہتا ہے تب تجھے بیمار کرتا ہے؟ عرض کیا جب وہ چاہتا ہے تب بیمار کرتا ہے۔ فرمایا: جب وہ چاہے گا تجھے موت دے گا یا جب تو چاہے گا تب تجھے موت دے گا؟ عرض کیا جب وہ چاہے گا موت دے گا۔ فرمایا پھر جہاں وہ چاہے گا، تجھے داخل کرے گا یا جہاں تو چاہے گا داخل کرے گا؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس کے سوا کوئی اور جوب دیتے تو میں تمہارا یہ سر قلم کر دیتا جس میں یہ دو آنکھیں ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿وماتشاؤون الاان یشاء اللہ﴾..... ﴿هو اهل التقوی و اهل المغفرة﴾

”تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو خدا کو منظور ہو۔ وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے۔“

ابن ابی حاتم الأصبهانی، اللالکائی، الخلعی فی الخلعیات

قضاء وقدر کا مطلب

۱۵۶۰ محمد بن زکریا العلائی سے مروی ہے کہ ہم کو عباس بن البکار نے بیان کیا وہ حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس تشریف لائے، تو آپ کے اصحاب میں سے ایک شیخ نے کھڑے ہو کر سوال کیا: اے امیر المؤمنین! ہمیں بتائیے کہ کیا ہمارا شام کی طرف یہ سفر کرنا قضاء وقدر کے موجب تھا؟ فرمایا قسم ہے اس ہستی کی! جس نے دانے کو چاک کیا، جان کو پیدا کیا، ہم نے کوئی وادی طے کی، اور نہ کوئی ٹیلہ عبور کیا مگر سب قضاء وقدر کے موجب تھا۔ شیخ نے عرض کیا پھر تو میں اللہ کے ہاں اپنی جہد وسعی پر ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کسی بلندی کو عبور کرنے اور کسی نشیب میں اترنے پر بھی اجر عظیم مرحمت فرمائیں گے۔ اور یہ یاد رکھو! کہ تم اپنے کسی بھی معاملہ میں کرہاً و جبراً مصروف نہیں کئے جاتے! اس پر شیخ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین تو کیا قضاء وقدر ہم کو اس طرف نہیں کھینچتی؟ فرمایا افسوس! شاید تم اس کو قضاء لازمی اور تقدیر حتمی سمجھ بیٹھے ہو؟ اگر یہ بات ہوتی تو خوشخبری و وعید کالعدم ہو جاتیں۔ اور کارخانہ ثواب وعذاب بے کار ہو جاتا۔ اور اللہ کی طرف سے کسی گناہ گار پر کوئی ملامت ہوتی، اور نہ ہی کسی محسن پر کوئی مدحت ہوتی۔ اور کوئی محسن احسان کی وجہ سے گناہ کی بجائے ثواب کا زیادہ مستحق نہ ہوتا۔ لہٰذا یہ بات کہ انسان مجبور محض ہو کر عمل سرانجام دیتا ہے۔ بتوں کے پجاریوں کی بات ہے۔ اور شیطان کے کارندوں، رحمان کے دشمنوں کی بات ہے۔ اور یہ لوگ اس امت کے مجوسی اور قدریہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے خیر کا اختیار بخشا، اور شر سے ڈرایا۔ اور کسی کو مغلوب و بے بس کر کے گناہ کروایا، اور نہ ہی کسی سے جبراً اطاعت کروائی۔ اور نہ کسی کو مکمل مالک بنا دیا۔ اور نہ آسمان وزمین اور ان میں نظر آنے والی اشیاء کو بے مقصد پیدا کیا۔ یہ خیال کہ سب یونہی بے مقصد ہے، اور حساب کتاب کا وجود نہیں ان لوگوں کا ہے جو کفر کے مرتکب ہوئے۔ سو ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو جہنم کے انکاری ہیں۔ شیخ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! پھر کیا ہماری یہ آمد ورفت قضاء وقدر تھی؟ فرمایا یہ اللہ کا امر اور اس کی حکمت تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وقضی ربک الاتعبدوا الا ایاہ﴾

''تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم محض اسی کی پرستش کرو۔'' ابن عساکر

اس روایت کے دونوں راوی محمد بن زکریا العلائی اور عباس بن البکار کذاب ہیں۔

۱۵۶۱ حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے۔ فرمایا: یہ انتہائی تاریک راہ ہے، اس پر مت چل۔ عرض کیا: اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے، فرمایا: یہ اتھاہ گہرا سمندر ہے، اس میں مت گھس۔ عرض کیا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے۔ فرمایا: یہ اللہ کا راز ہے، اس سے پردہ اٹھانے کی کوشش مت کر۔ عرض کیا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے۔ فرمایا: اے سائل! اچھا بتا، جیسے پروردگار نے چاہا، تجھے پیدا کیا؟ یا جیسے تو نے چاہا پیدا کیا؟ عرض کیا جیسے اللہ نے چاہا پیدا کیا۔ فرمایا اور جیسے اللہ نے چاہا تجھے کام میں لگایا یا جیسے تو نے چاہا اس کے مطابق تجھے کام میں لگایا؟ عرض کیا: جیسے اس نے چاہا کام میں لگا دیا۔ فرمایا قیامت کے روز جس حالت میں وہ چاہے گا تجھے اٹھائے گا یا جس حالت میں تو چاہے گا ویسے اٹھائے گا؟ عرض کیا: جس حالت میں وہ چاہے گا اٹھائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: اے سائل! بتا: کیا تو اللہ سے، جو تیرا رب ہے عافیت مانگتا ہے یا نہیں؟ عرض کیا ضرور۔ فرمایا تو کس چیز سے عافیت مانگتا ہے، آیا اس مصیبت سے جس نے تجھے گھیر رکھا ہے یا اس مصیبت سے جس نے کسی اور کو پریشان کر رکھا ہے؟ عرض کیا اس مصیبت سے جس نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ پھر فرمایا: اے سائل! تیرا اعتقاد ہے کہ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی پر عمل پیرا ہونے کی قوت صرف اس ہستی کی بدولت ہے؟ بتا وہ کون سی ہستی ہے؟ عرض کیا: اللہ...... جو عالی شان اور عظیم المرتبت ہے۔ فرمایا بس اسی کی تفسیر جان لے تیرا مقصود حل ہو جائے گا عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ نے جو آپ کو سکھایا مجھے بھی سکھا دیجئے۔ فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے کہ بندہ کو طاعت خداوندی کی قدرت ہے اور نہ ہی معصیت

خداوندی کی قوت، وہ دونوں معاملوں میں اللہ کا محتاج ہے۔اے سائل! بتا کیا اللہ کی مشیت وارادے کے ساتھ تیری مشیت بھی شامل ہے، پھر اگر تو کہتا ہے کہ تیری مشیت اللہ کی مشیت کے تابع ہے تو بس تجھے اپنی مشیت مشیت ایزدی کی طرف سے کفایت کرے گی۔اور اگر خدانخواستہ تیرا یہ خیال ہے کہ تیری مشیت مستقل بالذات ہے جس میں خدائی مشیت کو کوئی دخل نہیں پھر تو یقیناً اللہ کے ساتھ اس کی مشیت میں دعوی ءشرک کا مرتکب ہو چکا ہے۔اے سائل! اللہ ہی زخمی کرتا ہے پھر وہی اس کی دوا کرتا ہے۔تو دوا دارو کا سرچشمہ وہی ہے تو داء ومرض بھی اسی کی طرف سے ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سائل سے دریافت کیا کیا اب اللہ کے امر قدرت کو سمجھے؟ شیخ نے کہا: جی بالکل۔ پھر آپ نے دیگر حاضرین کو مخاطب ہو کے فرمایا: اب جا کے تمہارا بھائی مسلمان ہوا ہے، اٹھو اور اس سے مصافحہ کرو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے پاس کوئی قدری شخص وہ جس کا عقیدہ ہو کہ انسان مجبور محض ہے ہوتا تو میں اس کی گردن دبوچتا ...... اور اس کو گلا گھونٹتے گھونٹتے مار ڈالتا۔ کیونکہ بے شک یہ لوگ اس امت کے یہودی، نصرانی اور مجوسی ہیں۔ابن عساکر

۱۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ ہر بندہ پر نگہبان فرشتے مقرر ہیں۔ جو اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں، کہ کہیں اس پر کوئی دیوار نہ آ گرے۔ یا یہ کسی کنویں میں گر کر ہلاک نہ ہو جائے۔ یا کوئی جانور اس پر حملہ نہ کر بیٹھے حتیٰ کہ جب تقدیر کا لکھا آ جاتا ہے تو فرشتے اس کی راہ چھوڑ دیتے ہیں، اور پھر جو اللہ کو منظور ہوتی ہے، وہ مصیبت اس کو آ لیتی ہے۔السنن لأبی داؤد فی القدر

۱۵۶۳..... ابو نصیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص ہاتھ میں نیزہ تھامے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم تو اس کو نہ پہچان سکے، مگر آپ رضی اللہ عنہ پہچان گئے۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین؟ فرمایا: جی! عرض کیا: آپ اس وقت..... میں بے دھڑک نکلتے ہیں۔ جبکہ آپ سے جنگ چھڑی ہوئی ہے؟ فرمایا: اللہ کی طرف سے ایک ڈھال میری حفاظت پر مامور ہے جو میرے لئے قلعہ گاہ بھی ہے۔ پس جب نوشتۂ تقدیر آ جائے گا تو کوئی چیز مفید نہ رہے گی۔ بے شک کوئی انسان ایسا نہیں ہے، جس پر کوئی نگہبان فرشتہ مقرر نہ ہو۔ کوئی بھی جانور یا کوئی اور شے اسے گزند پہنچانے کا ارادہ کرتی ہے تو وہ فرشتہ اسے کہتا ہے کہ ہٹو! ہٹو! پس جب قدرت کا فیصلہ آ جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کی راہ چھوڑ دیتا ہے۔ابو داؤد فی القدر، ابن عساکر

ہر آدمی پر حفاظتی فرشتے مقرر ہیں

۱۵۶۴..... یعلی بن مرۃ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رات میں مسجد جا کر نوافل ادا فرماتے تھے۔ تو ہم آپ کی چوکیداری کی غرض سے حاضر ہوئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا کس چیز نے تمہیں بٹھا رکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہم آپ کی چوکیداری کر رہے ہیں۔ فرمایا: کیا آسمان والوں سے میری حفاظت کر رہے ہو یا زمین والوں سے؟ ہم نے عرض کیا زمین والوں سے۔ فرمایا زمین میں کوئی شی نقصان رساں نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ آسمان پر اس کا فیصلہ نہ کر دیا جائے۔ بے شک کوئی انسان ایسا نہیں ہے، جس پر دو نگہبان فرشتے مقرر نہ ہوں۔ جو اس سے ہر مصیبت کو دفع کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو اس کی حفاظت سپرد کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کی تقدیر آ جاتی ہے، پس جب اس کی تقدیر آ جاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف سے ایک ڈھال میری حفاظت پر مامور ہے جو میرے لئے قلعہ گاہ ہے۔ سو جب میرا وقت آ جائے گا تو مجھ سے یہ حفاظت اٹھ جائے گی۔ اور بے شک کوئی شخص ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں چکھ سکتا جب تک وہ اس بات کا یقین نہ کر لے کہ جو چیز اس کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ابو داؤد فی القدر، خشیش فی الاستقامة، ابن عساکر

۱۵۶۵..... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی کی آخری رات آئی، تو آپ اپنی جگہ ٹھہرتے نہ تھے۔ اہل خانہ کو تشویش لاحق ہوئی، اور وہ آپس میں آپ کو روکنے کے لئے حیلہ سازی کرنے لگے۔ پھر جمع ہو کر آپ کو رک جانے کے لئے واسطے دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک کوئی انسان ایسا نہیں ہے، جس پر دو نگہبان فرشتے مقرر نہ ہوں۔ جو اس سے ہر غیر

مقدر مصیبت کو دفع کرتے رہتے ہیں یا فرمایا جب تک کہ تقدیر نہیں آجاتی۔ پس جب تقدیر آجاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف گئے اور شہید کردیئے گئے۔ ابوداؤد فی القدر، ابن عساکر

۱۵۶۶..... ابی مجلز سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز میں مشغول تھے۔ اس شخص نے آکر عرض کیا اپنی حفاظت کا کچھ خیال کیجئے کیونکہ مراد کے لوگ آپ کے قتل کے در پے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہر آدمی پر دو نگہبان فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو اس کی ہر غیر مقدر مصیبت کی طرف سے حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ پس جب تقدیر آجاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور موت خود انسان کے لئے ایک ڈھال اور قلعہ گاہ ہے۔

ابن سعد، ابن عساکر

۱۵۶۷..... محمد بن ادریس الشافعی، یحییٰ بن سلیم سے۔ اور یحی جعفر بن محمد سے۔ جعفر اپنے والد عبداللہ بن جعفر سے۔ عبداللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: انسان کے اندر عجیب ترین شے اس کا دل ہے۔ جو حکمت و دانائی کا ذخیرہ ہے تو اس کی اضداد کے لئے بھی جائے پناہ ہے۔ اگر اس میں امید کوآسرا ملتا ہے تو طمع اس کو مجبور کردیتی ہے۔ اور اگر طمع بھڑکتی ہے تو حرص اس کو ہلاک کرڈالتی ہے۔ اور اگر یاس و ناامیدی کا ہجوم اس میں گھر بساتا ہے تو حسرت وافسوس اس کو قتل کئے دیتا ہے۔ اور اگر اس پر غصہ طاری ہوتا ہے، تو غضبنا کی اس میں بھڑک اٹھتی ہے۔ اور اگر اس کو رضاء بالقضاء کی سعادت میسر ہوتی ہے تو یہ اپنی حفاظت سے غافل ہوجاتا ہے۔ اور اگر خوف اس پر مسلط ہوتا ہے تو یہ حزن وملال کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ اگر اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو آہ، واویلا! اس کو کاٹ ڈالتا ہے۔ اگر یہ مال حاصل کرلیتا ہے تو غنیٰ واسراف اس کو سرکشی میں مبتلا کئے دیتے ہیں۔ اگر اس کو فاقہ کاٹتا ہے تو بلاء ومصیبت اس کو گھیر لیتی ہے۔ اور اگر بھوک اس کو لاچار کرتی ہے تو ضعف وکسمپرسی اس کو لے بیٹھتی ہے۔ الغرض ہر کمی اس کے لئے مضر ہے۔ اور ہر طرح کی فراوانی اس کے بگاڑ وفساد کا سرچشمہ ہے۔

ایک شخص جو جنگ جمل میں آپ کے ہمراہ تھا کھڑا ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے، فرمایا: یہ اتھاہ گہرا سمندر ہے، اس میں مت گھس۔ اس نے پھر اصرار کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے، فرمایا: یہ خدائی راز ہے اس کی کلفت میں مت پڑ۔ اس نے پھر اصرار کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے، فرمایا: اگر تم نہیں مانتے تو سنو کہ یہ دو راہوں کے درمیان ایک راہ ہے۔ جس میں کلی جبر ہے، اور نہ مکمل اختیار وتفویض۔ اس نے عرض کیا: امیر المؤمنین! یہاں ایک شخص آپ کے پاس حاضر ہے، جس کا خیال ہے کہ ہر شی کا تعلق بندہ کی استطاعت کے ساتھ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو سامنے لاؤ لوگوں نے اس کو کھڑا کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار چار انگلیوں کئے برابر نیام سے سونتی اور اس سے دریافت فرمایا: کیا تم اللہ کے ساتھ ہوکر استطاعت رکھنے کا دعوی کرتے ہو یا اللہ کے بغیر استطاعت رکھنے کا دعوی کرتے ہو؟ اور یاد رکھو کسی ایک کے متعلق بھی ہاں کہی تو تم مرتد ہوجاؤ گے اور پھر میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ اس شخص نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! تو پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: کہو کہ میں استطاعت رکھتا ہوں اللہ کی مدد سے اگر وہ چاہتا ہے تو مجھے اس کا مالک بنادیتا ہے۔ الحلیہ

۱۵۶۸..... یحی بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی گئی کہ کیا ہم آپ کی حفاظت نہ کریں؟ فرمایا: موت انسان کی حفاظت کرتی ہے۔ الحلیہ یعنی جب تک موت کا وقت نہ آئے تو کوئی چیز گزند ونقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تو گویا موت ہی اس کی حفاظت کرتی ہے۔

۱۵۶۹..... از مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابوالاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ میرا اہل القدر تقدیر کے منکرین سے جھگڑا ہوگیا ہے، حتی کہ انہوں نے مجھے تنگ کرڈالا ہے۔ لہٰذا مجھے کوئی حدیث سنائیے! شاید اس کے ذریعہ اللہ مجھے نفع دے۔ فرمایا: اگر میں کچھ کہوں تو شاید تمہارے کانوں کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑے، گویا تم اس کو سنی ان سنی کردو۔ میں نے عرض کیا: میں اس لئے حاضر [illegible] تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تبارک وتعالیٰ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین والوں

کوعذاب میں مبتلا فرمادیں تو اس کا ذرہ بھر ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان سب کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے تو اس کی رحمت سب کے گناہوں پر حاوی ہوگی۔ جیسا کہ اس ذات نے خود فرمایا:

یعذب من یشاء ویرحم من یشاء

''وہ جس کو چاہے عذاب دے اور جس کو چاہے رحم کرے۔''

وہ جس کو بھی عذاب سے دوچار کرے، عین برحق ہے۔ اور جس پر بھی رحم کرے، عین برحق ہے۔

اگر سارے پہاڑ سونے یا چاندی کے ہوجائیں اور وہ شخص جو اچھی بری تقدیر کا منکر ہے، ان کو راہِ خدا میں صرف کرڈالے تو تب بھی کچھ نفع نہ دے۔ اب تم جاؤ اور دیگر صحابہ سے بھی سوال کرو۔ ابوالأسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مسجد کی طرف نکلا تو وہاں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو پایا۔ میں نے دونوں سے سوال کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا اے ابی! اس کو بتاؤ۔ حضرت ابی نے فرمایا: آپ ہی فرمائیں اے ابوعبدالرحمٰن! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عین اسی کے مثل فرمایا جو حضرت عمران بن حصین فرما چکے تھے، کچھ بھی کمی بیشی نہ فرمائی، گویا انہی سے سن کر جواب دیا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا اے ابی! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: بالکل۔ ابن جریر

۱۵۷۰۔۔۔ از مسند اکثم بن الجون الخزاعی رضی اللہ عنہ۔ ابونہیک رحمۃ اللہ علیہ، شبل بن خلید المزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ اکثم بن ابی الجون سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! فلاں شخص قتال میں بڑا ہی جرأت مند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو جہنمی ہے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر وہ فلاں شخص اپنی عبادت اور جدوجہد اور نرم رویہ کے باوجود جہنمی ہے تو ہم کس کھاتے میں ہوں گے؟ فرمایا یہ محض نفاق کی عجز وانکساری ہے۔ اور یہ جہنم میں جائے گی۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم قتال میں ان کی خاص نگرانی رکھتے تھے تو دیکھا کہ اس کے پاس سے کوئی بھی شہسوار یا پیادہ پا گزرتا ہے تو یہ اس پر کود کر حملہ آور ہوجاتا ہے۔۔۔۔ حتیٰ کہ یہ زخموں سے چور ہوگیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر ہم بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! وہ تو شہید ہوا جاتا ہے؟ تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ تو بالآخر جب وہ زخموں کی تاب نہ لاسکا تو اس نے اپنی تلوار تھامی اور عین اپنے سینے کے درمیان رکھی اور پھر اس پر اپنا زور صرف کرڈالا۔۔۔۔ حتیٰ کہ وہ تلوار اس کی پشت سے جانکلی۔ اکثم بن ابی الجون الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اہلِ جنت کا عمل کرتا رہتا ہے، جبکہ وہ جہنمیوں میں داخل ہوتا ہے۔ اور کبھی آدمی اہلِ جہنم کا عمل کرتا رہتا ہے، جبکہ وہ جنتیوں میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن روح نکلتے وقت اس کو شقاوت یا سعادت آلیتی ہے۔ اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ ابن مندہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابونعیم

ریش تھامنے کا واقعہ

۱۵۷۱۔۔۔ از مسندِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن علی بن مسلم الفقیہ نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبدالعزیز بن احمد نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوعمرو عثمان بن ابی بکر نے اپنی ریش تھامے ہوئے خبر دی، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن اسحاق العبدی نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں احمد بن مہران نے اپنی ریش تھامے ہوئے خبر دی، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سلیمان بن شعیب الکلیسانی نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں شہاب بن خراش نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یزید الرقاشی نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو اپنی ریش مبارک تھامے ہوئے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اچھی بری، شیریں وتلخ ہر طرح کی تقدیر پر ایمان نہ

لائے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ریش مبارک کو مٹھی میں پکڑتے ہوئے فرمایا: میں بھی ہر تقدیر پر خواہ اچھی ہو یا بری، اور شیریں ہو یا تلخ، ایمان لاتا ہوں۔ اور سنو! آدمی بسا اوقات عرصہ دراز تک اہلِ جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے۔ پھر اس کے سامنے جنت کی راہوں میں سے کوئی راہ پیش آ جاتی ہے۔ اور وہ اس پر گامزن ہو جاتا ہے...... حتیٰ کہ پھر اسی پر اس کی موت آتی ہے۔ اور یہ محض اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے مقدر میں یہی لکھا تھا۔ اور بسا اوقات آدمی عرصہ دراز تک اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ پھر اس کے سامنے جہنم کی راہوں میں سے کوئی راہ پیش آ جاتی ہے۔ اور وہ اس پر گامزن ہو جاتا ہے...... حتیٰ کہ پھر اسی پر اس کی موت آتی ہے۔ اور یہ محض اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے مقدر میں یہی لکھا تھا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت الغرس بن عمیرۃ

مسئلہ تقدیر میں بحث کرنا گمراہی ہے

۱۵۷۲...... حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ چالیس اصحاب رسول ﷺ جمع ہوئے اور قدر و جبر میں گفتگو کرنے لگے۔ انہی میں حضرات شیخین یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اسی اثناء میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! اپنی امت کی خبر لیجئے، وہ گمراہ ہو رہی ہے۔ آپ ﷺ اسی گھڑی ان کے پاس پہنچے۔ حالانکہ اس وقت آپ کبھی نہیں نکلتے تھے۔ صحابہ کرام کو یہ بات اجنبی محسوس ہوئی۔ اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ غصہ کی وجہ سے سرخی میں بھڑک رہا تھا۔ اور آپ کے رخسار مبارک ایسے محسوس ہو رہے تھے گویا ان پر ترش انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہتھیلیاں اور بازو خوف کے مارے پھڑ پھڑا اٹھے، اور وہ سب اپنی آستینیں چڑھاتے ہوئے اٹھے اور لجاجت آمیز لہجے میں بولے: یارسول اللہ! ہم اللہ اور اس کے رسول کے آگے تائب ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ تم جہنم کو اپنے پر واجب کر بیٹھتے۔ میرے پاس ابھی جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کی خبر لیجئے، وہ گمراہ ہو رہی ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۷۳...... از مسند زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے دل میں تقدیر کی طرف سے کچھ خلجان واقع ہو گیا ہے، لہٰذا مجھے کچھ بیان کیجئے تا کہ وہ میرے دل کو صاف کر دے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تبارک وتعالیٰ تمام آسمان اور زمین والوں کو عذاب میں مبتلا فرما دیں تو اس کا ذرہ بھر ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان سب کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے تو اس کی رحمت سب کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی۔ اور اگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تب بھی اللہ اس کو تجھ سے اس وقت تک ہرگز قبول نہ فرمائیں گے، جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ اور اس بات کا اچھی طرح یقین نہ کرلے کہ جو چیز تجھ کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ اور اگر تو اس کے علاوہ کسی اور عقیدہ پر مر گیا تو تو جہنم واصل ہوگا۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی بعینہ اسی کے مثل بات بیان فرمائی۔ پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی بعینہ اسی کے مثل بات بیان فرمائی۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی بعینہ اسی کے مثل نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان فرمائی۔ ابن جریر

۱۵۷۴...... از مسند سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ۔ سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک شخص جو عظیم مسلمانوں میں سے تھا، اس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں مسلمانوں کی حمایت میں لڑتے ہوئے خوب مشقت اٹھائی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو فرمایا: جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ تو قوم کا ایک شخص اس کی ٹوہ میں لگ گیا۔ دیکھا کہ وہ اسی سخت جانفشانی میں ہے، مشرکین پر حملوں میں سب سے زیادہ سخت ہے۔ حتیٰ کہ وہ زخمی ہو گیا۔ لیکن تکلیف و مصیبت کی تاب نہ لاتے ہوئے اس نے موت کی از خود آرزو کی اور اپنی تلوار کی نوک عین سینے کے درمیان رکھدی...... حتیٰ کہ وہ اس کے شانوں سے جانکلی۔ تو یہ شخص جو اس کی ٹوہ میں تھا، تیزی سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض

کیا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ جبکہ وہ ہم میں سب سے زیادہ مسلمانوں کی حمایت میں مشقت اٹھانے والا تھا تو میں نے کہا کہ یہ شخص اس حالت پر نہیں مرسکتا۔ پس جب وہ زخمی ہوگیا تو اس نے از خود موت کی جلد آرزو کی۔ اور اپنے آپ کو قتل کر ڈالا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اہل جنت کا عمل کرتا رہتا ہے، جبکہ وہ جہنمیوں میں داخل ہوتا ہے۔ اور کبھی آدمی اہل جہنم کا عمل کرتا رہتا ہے، جبکہ وہ جنتیوں میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ السنن لابی داؤد

۱۵۷۵۔۔۔ از مسند عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ۔ ولید بن عبادۃ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو ان کے فرزند نے پوچھا: اے اباجان مجھے کچھ وصیت فرمادیجئے! فرمایا: اے بیٹے اللہ سے ڈرتے رہو۔۔۔ اور تم اللہ سے ڈرنے کا مقام اس وقت تک پیدا نہیں کرسکتے جب تک کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ اور اللہ پر اس وقت تک ہرگز ایمان نہیں لاسکتے جب تک کہ اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لاؤ۔ اور اس بات کا یقین نہ کرلو کہ جو چیز تجھ کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تقدیر یہی ہے۔ سو جو اس کے علاوہ پر مرا، اللہ اس کو جہنم میں داخل فرمادیں گے۔ ابن عساکر

۱۵۷۶ از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں میں کوئی شئے لئے ہوئے باہر تشریف لائے۔ پھر آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ کھولا اور فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہل جنت کی تعداد اور ان کے حسب ونسب وغیرہ کے ہیں۔ اور اسی پر ان کو اٹھایا جائے گا۔

کبھی بھی اس میں کوئی کی بیشی نہیں ہوسکتی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ کھولا اور فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہل جہنم کی تعداد اور ان کے حسب ونسب وغیرہ کے ہیں۔ اور اسی پر ان کو اٹھایا جائے گا۔ کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ کبھی اہل شقاوت میں اہل سعادت کا طریقہ رائج ہوجاتا ہے۔۔۔ حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر نیک بختوں کے مشابہ ہوگئے ہیں۔ لیکن پھر شقاوت ان کو جالیتی ہے اور ان کو اس سے نکال لاتی ہے۔ کبھی اہل سعادت میں اہل شقاوت کا طریقہ رائج ہوجاتا ہے۔۔۔ حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس بری طرح ان بدبختوں کے ہوبہو ہوگئے ہیں۔ لیکن پھر سعادت ان کو جالیتی ہے اور ان کو اس سے نجات دیتی ہے۔ پس اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ پس اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ ابن جریر

۱۵۷۷۔۔۔ از مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اول شئے جو اسلام کو اوندھا کردے گی جس طرح کہ برتن کو اوندھا کردیا جاتا ہے، وہ لوگوں کا تقدیر کے بارے میں گفتگو کرنا ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۵۷۸۔۔۔ ابن الدیلمی سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے آپ کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ قلم خشک ہوچکا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اللہ نے انسانوں کو تاریکی میں پیدا کیا۔ پھر اپنے نور میں سے ان پر نور ڈالا۔ سو جس کو چاہا اس کو وہ نور پہنچا اور جس کو چاہا نہیں پہنچا۔ اور پہنچنے والوں میں سے نہ پہنچنے والوں کو اللہ نے اچھی طرح جان لیا ہے۔ سو جس کو نور پہنچا وہ ہدایت یاب ہوا۔ اور جس کو خطا کر گیا وہ گمراہ ہوا۔ تو اس موقعہ پر میں کہتا ہوں کہ قلم خشک ہوچکا ہے۔

رواہ ابن جریر

۱۵۷۹۔۔۔ از مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ چار چیزوں سے فراغت ہوچکی ہے۔ تخلیق، اخلاق، رزق، اور موت۔ ابن عساکر

۱۵۸۰۔۔۔ راشد بن سعد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قتادہ السلمی نے بیان کیا جو اصحاب رسول ﷺ میں سے تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا پھر ان کی پشت سے ان کی تمام اولاد کو لیا اور فرمایا یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کس لئے کریں؟ فرمایا: تقدیر کے وقوع کے لئے۔ ابن جریر

۱۵۸۱۔۔۔ از مسند محمد بن عطیہ بن عروۃ السعدی۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منقول ہے کہ محمد بن عطیہ کو عروہ بن محمد السعدی سے

ملاقات حاصل ہے لہٰذا دونوں کے درمیان انقطاع نہ ہوگا۔ اور عروہ اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک عورت سے نکاح کرنے کا خواہشمند ہوں سو میرے لئے دعا فرمایئے، آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا اس نے تین مرتبہ کہا اور ہر مرتبہ آپ ﷺ نے اعراض فرمایا۔ پھر آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمانے لگے کہ اگر اسرافیل علیہ السلام، جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور حاملینِ عرش مجھ سمیت تیرے لئے دعا مانگیں تب بھی تیرا نکاح اسی عورت سے ہوگا جو تیرے لئے لکھ دی گئی ہے۔ ابن مندة، حدیث غریب ہے۔ ابن عساکر

۱۵۸۲ ...... از مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ۔ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، حسان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اہلِ دمشق نے حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کو پھلوں کی کمی کی شکایت کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان باغوں کی دیواروں کو طویل کر دیا ہے، اور ان پہ پہریداری سخت کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے اوپر سے وباء آگئی ہے۔ ابن جریر

۱۵۸۳ ...... ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی رائے ہے کہ جو ہم عمل کرتے ہیں ان کے وقوع کا فیصلہ ہو چکا ہے یا وہ عمل از سر نو ہوتا ہے؟ فرمایا: اس کے فیصلے سے فراغت ہو چکی ہے۔ عرض کیا پھر فیصلہ ہو جانے کے بعد عمل کیسے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی کو اسی عمل میں لگایا جاتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ ابن جریر

۱۵۸۴ ...... حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ دمشق نے حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کو پھلوں کی کمی کی شکایت کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان باغوں کی دیواروں کو طویل کر دیا ہے، اور ان پر پہریداری سخت کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے اوپر سے وباء آگئی ہے۔

رواہ ابن عساکر

۱۵۸۵ ...... از مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: اے ابوذر! اس شخص سے امید و آس قطع مت کر، جو شر میں لگا ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ خیر کی طرف لوٹ آئے اور پھر اسی حالت پر اس کی موت آجائے۔ اور کسی خیر پر کاربند شخص سے بھی مطمئن مت ہو، ممکن ہے کہ وہ شر کی طرف واپس چلا جائے اور ان پر اس کی موت آجائے۔ یہ بات ذہن نشیں رکھ تاکہ یہ بات تجھے لوگوں سے اعراض کر کے اپنے آپ میں مشغول کر دے۔ ابن السنی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۶ ...... از مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آدم و موسیٰ علیہما السلام کا مناظرہ ہوا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، آپ موسیٰ ہیں جن کو اللہ نے کسی وقت میں تمام مخلوق میں سے منتخب کیا؟ اور اپنے پیغامات کے ساتھ تمہیں مبعوث کیا؟ پھر تم نے کیا جو کیا یعنی ایک جان کو قتل کر ڈالا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا آپ وہی ہیں ناں! کہ اللہ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا؟ اور پھر آپ کو مسجودِ ملائکہ بنایا؟ پھر اپنی جنت میں آپ کو سکونت بخشی؟ پھر آپ نے کیا جو کیا؟! اگر آپ وہ نہ کرتے تو آپ کی ذریت بھی جنت میں داخل ہو جاتی؟ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کیا تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جس کا وقوع میری تخلیق ہی سے قبل مقدر ہو چکا تھا؟ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: پس آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ ابن شاہین فی الافراد

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ واحد روایت ایسی ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام اولاً حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قتل کا الزام وارد کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۵۸۷ ...... ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے جنت کو تخلیق فرمایا، تو اس کے اہل کو بھی ان کے خاندان اور قبائل کے ساتھ تخلیق فرمایا۔ سو ان میں کسی ایک فرد کی زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کمی۔ عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کس لئے؟ فرمایا: عمل کرتے رہو کیونکہ ہر شخص کو اسی کی توفیق ہوتی ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ الخطیب

۱۵۸۸ ...... اے ابوہریرۃ! جو تم کو پیش آنے والا ہے، قلم اس پر خشک ہو چکا ہے۔ پس اسی پر اختصار کر لو یا چھوڑ دو۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹ ... از مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو چند اصحاب رضی اللہ عنہ کو تقدیر کا ذکر کرتے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دو جانبوں میں بٹ گئے ہو اور ہر ایک اپنی جانب کی گہرائی میں اتر گیا ہے۔ اسی میں تو تم سے قبل اہل کتاب تباہ ہوئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی دن آپ نے ایک کتاب نکالی اور اس کو پڑھتے ہوئے فرمایا: یہ کتاب رحمٰن ورحیم کی ہے۔ اس میں اہل جہنم کے نام ان کی آباء و جداد اور خاندان و قبائل کے ناموں سمیت درج ہیں اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا۔ ان میں کوئی کمی متصور نہیں۔ ایک فریق جنت میں اور دوسرا جہنم میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک اور کتاب نکالی اور فرمایا: یہ رحمٰن ورحیم کی ہے۔ اس میں اہل جنت کے نام ان کی آباء، ولجداد اور خاندان و قبائل کے ناموں سمیت درج ہیں۔ اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا۔ ان میں کسی فردِ واحد کی بھی متصور نہیں۔ ایک فریق جنت میں اور دوسرا جہنم میں ہے۔ ابن جریر

۱۵۹۰ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ پھر اپنا دست مبارک اپنی پشت کے پیچھے لاکر مجھے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تجھے ایسی باتیں نہ بتاؤں کہ اگر تو ان کی حفاظت رکھے تو اللہ تیری حفاظت رکھے؟ اللہ کے حقوق کی رعایت کر، تو تو اس کو ہر کٹھن وقت میں اپنے سامنے پائے گا۔ اقلام خشک ہو چکے ہیں۔ اور صحائف اٹھ چکے ہیں۔ پس جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر۔ اور جب تو مدد کا محتاج ہو تو اللہ ہی سے مدد کا طلب گار ہو۔ اور قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر ساری امت اس امر پر متفق ہو جائے کہ تجھے کسی چیز کا ضرر پہنچائے تو ہرگز وہ تجھ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی مگر اسی چیز کا جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دی ہے۔ اور اگر ساری امت تجھے نفع رسانی کا ارادہ کرے تو ہرگز تجھ کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی مگر اسی چیز کا جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دی ہے۔ السنن لابی داؤد

۱۵۹۱ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم وموسیٰ علیہما السلام کی ملاقات ہوئی پھر موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا آپ وہی آدم ہیں ناں! کہ اللہ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا؟ اور پھر آپ کو مسجودِ ملائکہ بنایا؟ پھر اپنی جنت میں آپ کو سکونت بخشی؟ پھر آپ نے ہم کو جنت سے نکلوادیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہی موسیٰ ہیں ناں کہ اللہ نے آپ کو اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا اور آپ کو راز و نیاز کے لئے اپنا قرب بخشا؟ اور آپ پر توراۃ نازل کی۔؟ پس میں آپ سے اس ذات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کو یہ سب عطا فرمایا کہ کتنا عرصہ قبل یہ میرے لئے لکھ دیا گیا تھا؟ فرمایا میں تورات میں اس کو آپ سے دو ہزار سال قبل لکھا پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

۱۵۹۲ ... از مسند عمران بن حصین رضی اللہ عنہ۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اہل جنت کا اہل جہنم سے امتیاز کر دیا گیا ہے؟ فرمایا: بالکل۔ عرض کیا پھر عمل کس لئے؟ فرمایا: عمل کرتے رہو ...... کیونکہ ہر شخص کو اسی کی توفیق ہوتی ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ ابن عساکر وابن جریر

۱۵۹۳ ... ابی مجلز سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے عرض کیا اپنی حفاظت کا کچھ خیال کیجئے کیونکہ لوگ آپ کے قتل کے درپے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہر آدمی پر دو نگہبان فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو اس کی ہر غیر مقدر مصیبت کی طرف سے حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ پس جب تقدیر آ جاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور موت خود انسان کے لئے ایک ڈھال اور قلعہ گاہ ہے۔ ابن جریر

۱۵۹۴ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کہ لوگوں کی راہ مت اپناؤ۔ آدمی طویل عرصہ تک اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ اگر وہ مرجائے تو تم یقینا کہو کہ وہ جنتی ہے۔ لیکن پھر وہ علم الٰہی کی وجہ سے منقلب ہو جاتا ہے۔ اور اہل جہنم کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور اسی حالت پر مر کر جہنم واصل ہو جاتا ہے۔ اور کبھی آدمی طویل عرصہ تک اہل جہنم کے عمل کرتا رہتا۔ لیکن پھر وہ علم الٰہی کی وجہ سے منقلب ہو جاتا ہے۔ اور اہلِ جنت

کے عمل شروع کر دیتا ہے اور اسی پر مر کر اہلِ جنت میں سے ہو جاتا ہے۔ پس اگر تم ضرور کرنا ہی چاہتے ہو تو مردوں پر کرو نہ کہ زندوں پر۔

خشیش فی الإستقامة، ابن عبدالبر

۱۵۹۵......از مسند رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ۔ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اصحابِ مجلس نے ایک قوم کا ذکر چھیڑا کہ اس کا کہنا ہے کہ اللہ نے اعمال کے ماسوا ہر چیز کو مقدر فرمایا ہے۔ عمرو کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت سے زیادہ غضبناک کبھی نہیں دیکھا...... حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شدتِ غضب سے کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا لیکن پھر ٹھنڈے ہو گئے۔ اور فرمایا: ان کو کہو: کہ مجھے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک قوم ہوگی جو اللہ اور قرآن کا انکار کرے گی، لیکن ان کو اس بات کا شعور بھی نہ ہوگا۔ جس طرح یہود و نصاریٰ نے کفر کا ارتکاب کیا: رافع کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ پر فداء ہوں یہ کس طرح ہوگا؟ فرمایا: وہ بعض تقدیر کا اقرار کریں گے تو بعض کا انکار کریں گے۔ میں نے عرض کیا وہ کیا کہیں گے؟ فرمایا: خیر اللہ کی طرف سے ہے اور شر ابلیس کی طرف سے، اور پھر وہ اس پر قرآن پڑھیں گے اور اس سے غلط استدلال کریں گے۔ اور یوں وہ ایمان و معرفت کے بعد قرآن کا بھی انکار کریں گے، اس میں میری امت کو ان کی طرف سے بغض و عداوت اور جنگ و جدال بھی پیش آئے گی۔ یہ اپنے وقت میں اس امت کے زندیق لوگ ہوں گے۔ سلطان وقت کا ظلم و ستم ان کا سایہ اور پناہ گاہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر طاعون کی وباء مسلط فرما دیں گے جو ان کی کثرت کو فناء کر دے گی۔ پھر ان کو زمین میں دھنسایا جائے گا۔ اور بہت کم اس سے بچ سکیں گے۔ مؤمن اس وقت قلیل تعداد ہوں گے۔ ان کی خوشی بھی شدتِ غم سے عبارت ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان اکثر منکرین کی صورتوں کو بندروں اور خنزیروں کی صورت سے مسخ فرما دیں گے۔ پھر اسی حالت میں خروج دجال ہوگا۔ پھر آپ ﷺ رو پڑے، ہم بھی آپ کے رونے کی وجہ سے رو پڑے اور عرض کیا آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ فرمایا: ان کی بیخ کنی پر رحم کھاتے ہوئے کہ ان مبتلائے عذاب میں عبادت گزار تہجد گزار بھی ہوں گے۔ اور یہ پہلے لوگ نہ ہوں گے جنہوں نے تقدیر کے انکار میں یہ بات کہی ہوگی، جس کے بوجھ کو اٹھاتے ہوئے ان کے ہاتھ شل ہو گئے۔ بلکہ اکثر بنی اسرائیل تقدیر کے جھٹلانے کی وجہ سے ہی گرفتار ہلاکت ہوئے۔ کہا یارسول اللہ! میں آپ پر فداء ہو جاؤں! مجھے بتائیے کہ کیسے تقدیر پر ایمان لایا جائے؟ فرمایا: اللہ وحدہ پر ایمان لاؤ، اور اس بات پر کہ اس کے ساتھ کوئی بھی ضرر و نفع رسانی کا مالک نہیں ہے، اور جنت و جہنم پر ایمان لاؤ۔ اور اس بات پر ایمان لاؤ کہ اللہ نے تخلیقِ خلق سے قبل ہی تقدیر کو پیدا فرما دیا تھا۔ پھر مخلوق کو پیدا فرمایا۔ اور جس کو چاہا جنت کا اہل بنایا اور جس کو چاہا جہنم کا اہل بنا دیا اور یہ بلا شک و شبہ اس کی طرف سے سراسر عدل و انصاف ہے۔ اور ہر ایک اسی پر عمل پیرا ہے جو اس کے لئے طے ہو چکا ہے۔ اور وہ اپنی تقدیر کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ فرمایا۔

علامہ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو عمرو بن شعیب سے دو طریق کے ساتھ روایت فرمایا۔ پہلے میں حجاج بن نصیر ضعیف ہے۔ اور دوسرے میں ابن لہیعہ ہے۔ سو حدیث حسن ہے۔ اور حارث عقیلی نے اس کو دوسرے دو طریق کے ساتھ انہی سے روایت کیا۔ عقیلی اور علامہ خطیب نے اس کو المسند لابی یعلی المتفق والمفترق میں حارث کے طریق سے روایت کیا اور اس کی اسناد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں نئی ایک مجہول رواۃ ہیں۔

فرع......فرقہ قدریہ کے بیان میں

۱۵۹۷......از مسندِ علی رضی اللہ عنہ۔ حاتم بن اسماعیل سے مروی ہے کہ میں جعفر بن محمد کے پاس تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ اور کہنے لگی اے رسول اللہ کے فرزند! ہمیں بتائیے کہ ہم میں سے کس کی بات شر انگیز ہے؟ فرمایا: لاؤ تمہیں کیا بات پیش آئی؟ وہ کہنے لگے ہم میں سے ایک قدری ہے، اور دوسرا مُرجی ہے، اور تیسرا خارجی ہے۔ حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے میرے

والد محمد نے بیان کیا، وہ اپنے والد علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ اپنے والد حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد بزرگوار حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ امامۃ البا علی رضی اللہ عنہ کو فرما رہے تھے کہ تو کسی قدری کے پاس بیٹھ اور نہ ہی کسی مرجی کے پاس، اور نہ کسی خارجی کے پاس بیٹھ۔ وہ دین کو یوں اوندھا کرنے والے ہیں جس طرح برتن کو اوندھا کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح غلو بازی سے کام لینے والے ہیں جس طرح یہود ونصاری نے غلو بازی سے کام لیا۔ ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی قدری ہیں۔ پس ان کی جماعت میں نہ جاؤ۔ خبردار! وہ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جائیں گے۔ اور اگر میرے رب کا مجھ سے وعدہ نہ ہوتا کہ میری امت میں خسف زمین میں دھنسایا جانا نہیں ہوگا تو وہ اس دنیا میں ضرور خسف میں مبتلا ہو جاتے۔ اور مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خوارج دین سے یوں دور نکل گئے ہیں جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اور وہ اپنی قبروں میں کتوں کی شکل میں ہو جائیں گے۔ اور روز قیامت بھی کتوں ہی کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔ اور یہ جہنم کے کتے ہیں۔ اور مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے دو گروہوں کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی، مرجیہ اور قدریہ۔ قدریہ وہ ہیں جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں، اور وہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ اور مرجیہ وہ ہیں جو قول وعمل میں تفریق کرتے ہیں۔ اور یہ اس امت کے یہودی ہیں۔ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء

مرجیہ کہتے ہیں کہ جس طرح کفر کے ساتھ کوئی عمل مقبول نہیں اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی معصیت مضر نہیں۔ فقط ایمان قول کا نام ہے۔ عمل کی حاجت نہیں اس طرح یہ عمل اور قول میں فرق کرتے ہیں: جبکہ ایمان عمل اور قول ہر دو کا نام ہے۔

قدریہ کے چہرے مسخ ہوں گے

۱۵۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے، کہ لوگ تقدیر کا انکار کرنے لگیں گے۔ حتی کہ کوئی عورت سامان لینے بازار نکلے گی اور واپس آ کر دیکھے گی کہ اس کے شوہر کا چہرہ تقدیر کے انکار کی وجہ سے مسخ ہو چکا ہے۔ اللالکائی

۱۵۹۹ ... از مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ ابوالزاهریۃ سے مروی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص، جن کو حضور ﷺ ان کے والد عمرو بن العاص پر بھی فوقیت دیتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ ہمارے پاس آئے اور قدریہ کے متعلق حدیث بیان فرمائی۔ ابن عساکر

۱۶۰۰ از مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا ''العادیات ضبحا'' ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم! جو ہانپ اٹھتے ہیں۔ سورہ العادیات کیا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا۔ وہ شخص آئندہ روز پھر حاضر ہوا اور عرض کیا ''الموریات قدحا'' وہ جو پتھر پر نعل مار کر آگ نکالنے والے ہیں کیا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے پھر اس سے اعراض برتا۔ پھر تیسرے روز حاضر ہوا اور عرض کیا ''المغیرات صبحا'' جو صبح کو چھاپہ مارنے والے ہیں کیا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے چھڑی کے ساتھ اس کے سر سے عمامہ اور ٹوپی اتاری تو دیکھا کہ وہ گھنے بالوں والا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں اس کو بالوں سے بے نیاز پاتا تو اس سر کو اڑا دیتا جس میں اس کی دو آنکھیں ہیں۔ حاضرین مجلس گھبرا گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا میری امت میں عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ تعارض میں پیش کریں گے تا کہ اس کو باطل کریں اور اس میں متشابہ آیات جن کی مراد صرف اللہ کو معلوم ہے ان سے تعرض کریں گے۔ اور وہ خیال کریں گے کہ ان کا دین میں اپنا نیا راستہ ہے۔ اور ہر دین میں مجوسی ہوتے ہیں اور یہ لوگ اس امت کے مجوسی اور جہنم کے کتے ہوں گے۔ آپ فرماتے تھے کہ وہ قدری ہوں گے۔ ابن عساکر اس روایت میں ایک راوی البختری بن عبید ضعیف ہے۔

۱۶۰۱..... از مراسیل محمد بن کعب القرظی۔ محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ یہ آیات اہل قدر کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں: ﴿ان المجرمین فی ضلال و سعر۔ الخ﴾ کہ یقیناً مجرمین گمراہی اور جہنم میں ہیں۔ابن عساکر

۱۶۰۲..... از مراسیل مکحول رحمۃ اللہ علیہ۔ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیلان سے فرمایا: افسوس تجھ پر اے غیلان! مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ اس امت میں غیلان نامی ایک شخص ہوگا جو شیطان سے زیادہ اس پر ضرررساں اور بھاری ہوگا۔

ابو داؤد فی القدر، ابن عساکر

۱۶۰۳..... از مراسیل مکحول رحمۃ اللہ علیہ۔ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیلان سے فرمایا: افسوس تجھ پر اے غیلان! مجھے رسول اللہ ﷺ سے روایت پہنچی ہے کہ اس امت میں غیلان نامی ایک شخص ہوگا جو شیطان سے زیادہ اس پر ضرررساں اور بھاری ہوگا۔ تو تو اللہ سے ڈر اور وہ نہ بن۔ اللہ نے جو پیدا کرنا ہے وہ لکھ دیا ہے اور جس پر خلق کو عمل کرنا ہے وہ بھی لکھ دیا ہے۔ابو داؤد فی القدر

آٹھویں فصل.....مؤمنین کی صفات میں

۱۶۰۴..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا تم مؤمن کو کذاب نہ پاؤ گے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت، شعب الإیمان

۱۶۰۵..... حارث بن سوید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں میں منافق نہ ہو جاؤں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا منافق اپنے نفس پر نفاق کا خوف نہیں کرتا۔ابن خسرو

۱۶۰۶..... محمد بن سلیم، یعنی ابو ھلال رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابان نے حسن سے یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تم نفاق کا خوف کرتے ہو؟ مجھے بھی اس سے امن نہیں ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا دھڑکا لگا رہتا تھا۔جعفر الفریابی فی صفۃ المنافقین

۱۶۰۷..... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا مؤمن مؤمن آپس میں ایک دوسرے کے لئے خیر خواہ اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ خواہ ان کے مراتب میں تفاوت ہو۔ اور فاسقین ایک دوسرے کے لئے دھوکہ باز اور خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں، خواہ ان کے اجسام ایک جگہ جمع ہوں۔الدیلمی

۱۶۰۸..... از مسند نضلۃ بن عمرو الغفاری۔ محمد بن معن بن نضلۃ اپنے والد معن سے اور وہ محمد کے دادا یعنی اپنے والد نضلۃ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مقام مران میں ملے۔ ان کے ساتھ چند اونٹ تھے۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک برتن میں دودھ دوھا اور آپ کو پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے صرف اس ایک برتن کے دودھ کو نوش فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر میں سات مرتبہ نہ پیوں تو میں سیر ہی نہیں ہوتا۔ اور نہ میرا پیٹ بھرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر فی تاریخہ، ابن مندہ البغوی

سات آنتوں کا یہ مطلب نہیں کہ حقیقت میں وہ سات آنتیں رکھتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ چونکہ اللہ کے نام سے ابتداء نہیں کرتا جس کی وجہ شیطان اس کے ساتھ شریکِ طعام ہو جاتا ہے۔

۱۶۰۹..... ابی امامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن دنیا میں چار طرح کے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ مؤمن کے ساتھ جو اس سے رشک اور مسابقت کی کوشش رکھتا ہے۔ منافق، جو اس سے بغض رکھتا ہے۔ کافر، جو اس کے قتل کے درپے ہوتا ہے۔ شیطان، اس کے تو مؤمن حوالہ ہی کر دیا جاتا ہے۔ابن عساکر

۱۶۱۰..... از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت

کی سی ہے۔ اگر تم اس کے ساتھ رہو گے تو وہ تمہیں نفع پہنچائے گا۔ اور اگر اس سے مشاورت کرو گے تب بھی نفع پہنچائے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ مجالست کرو گے تب بھی نفع پہنچائے گا۔ الغرض اس کی ہر شان نفع مند ہے۔ اسی طرح کھجور کی بھی ہر چیز نفع مند ہے۔ شعب الایمان

۱۶۱۱ ۔۔۔ جہجاہ الغفاری سے مروی ہے کہ میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ جو اسلام لانا چاہتے تھے، آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر مغرب کی نماز میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: کہ ہر شخص اپنے ساتھ بیٹھنے والے کا ہاتھ تھامنے کا مقصد تھا کہ اپنے اپنے ساتھ ایک ایک مہمان یا مستحق شخص لے جائے اور اس کی خاطر مدارات کرے۔ تو مسجد میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی باقی نہ رہا، میں چونکہ بہت طویل قد وقامت والا تھا میرے سامنے کوئی نہ آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے۔ میرے لئے بکری کا دودھ دوہا تو میں اس کو پی گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سات مرتبہ دوہا میں سب پی گیا۔ چونکہ اس میں حضور ﷺ کا بھی حصہ تھا تو آپ ﷺ کی باندی ام ایمن بولی: اللہ بھوکا ہی رکھے اسے، جس نے آج رسول اللہ ﷺ کو بھوکا رکھا۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: رکو! رکو! ام ایمن، اس نے اپنا ہی رزق کھایا ہے۔ اور ہمارا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر صبح ہوئی تو آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم جمع ہوئے۔ تو کوئی آدمی بیان کرنے لگا کہ اس کی کیا خاطر تواضع ہوئی۔ میں نے بھی کہا کہ آپ ﷺ نے میرے لئے سات مرتبہ دودھ دوھا اور میں سب پی گیا۔ اور ایک ہانڈی کھانا مزید میرے لئے تیار کیا گیا وہ بھی کھا گیا۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی۔ اور آپ ﷺ نے پھر فرمایا۔ کہ ہر شخص اپنے ساتھ بیٹھنے والے کا ہاتھ تھام لے۔ تو مسجد میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی باقی نہ رہا، میں چونکہ بہت طویل قد وقامت والا تھا میرے سامنے کوئی نہ آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے۔ میرے لئے بکری کا دودھ دوہا تو میں اسد فعہ اسی کو پی کر سیر ہو گیا۔ ام ایمن بولی: یا رسول اللہ! کیا یہ ہمارا وہی مہمان نہیں ہے؟ فرمایا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن بات یہ ہے کہ آج رات اس نے مؤمن کی آنت میں کھایا ہے۔ اور اس سے پہلے کافر کی آنت میں کھاتا رہا ہے۔ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے تو مؤمن ایک آنت میں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابونعیم

۱۶۱۲ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن میٹھا خوشگوار طبیعت کا ہوتا ہے۔ اور میٹھے کو پسند کرتا ہے۔ اور جس نے اس کو اپنے پر حرام کیا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اللہ کی کسی نعمت کو اور پاکیزہ اشیاء کو اپنے پر حرام نہ کرو۔ کھاؤ پیو اور شکر ادا کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو عقوبت الٰہی تمہیں لازم ہو جائے گی۔ الدیلمی

منافقین کی صفات

۱۶۱۳ ۔۔۔ از مسند حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نفاق کیا چیز ہے؟ فرمایا: آدمی اسلام کا دعویٰ تو کرے مگر اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ ابن جریر

۱۶۱۴ ۔۔۔ ابویحییٰ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ منافق کون ہے؟ فرمایا: وہ جو اسلام کی باتیں تو کرے مگر اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۱۵ ۔۔۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آج جو منافقین تمہارے ساتھ ہیں یہ ان سے بدترین منافقین ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھے۔ کیونکہ وہ تو اپنا نفاق مخفی رکھتے تھے۔ اور یہ اپنے نفاق کا اعلان کرتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۱۶ ۔۔۔ ابوالبختری سے مروی ہے کہ ایک شخص نے یوں بددعا کی کہ اے اللہ منافقین کو ہلاک فرما! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ سب ہلاک ہو گئے تو کیا تم اپنے دشمنوں سے آدھے نہ ہو جاؤ گے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۱۷ ۔۔۔ از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تمہارا اور ابو انیس کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا ہمارا اور اس کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس سے ملاقات کرتے

ہیں تو اس کی دل پسند باتیں کرتے ہیں۔ اور جب اس کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو کچھ اور کہتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو اس کو نفاق شمار کرتے تھے۔ ابن عساکر

۱۶۱۸...... از مسندِ عبداللہ بن عمرو۔ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ جس شخص میں یہ تین باتیں پائی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اس کے نفاق کی شہادت دو، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ اور جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ اور جو ایسا ہو کہ جب بات کرے تو سچائی اختیار کرے۔ اور وعدہ کرے تو وفا کرے اور جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس کو ادا کردے۔ تو ایسے شخص کے متعلق مؤمن ہونے کی شہادت دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن النجار

۱۶۱۹...... از مسند عمار رضی اللہ عنہ۔ عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ تین اشخاص کے حق کی اہانت کوئی کھلا منافق ہی کرسکتا ہے، امام عادل، بھلائی کی تعلیم دینے والا معلم اور وہ جس پر اسلام میں بڑھاپے کی سفیدی طاری ہوگئی ہو۔ ابن عساکر

۱۶۲۰...... سلیم بن عامر، معاویہ رضی اللہ عنہ الہذلی سے، جو اصحاب رسول ﷺ میں سے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ منافق نماز پڑھتا ہے تب بھی اللہ کو جھٹلاتا ہے۔ اور صدقہ کرتا ہے تب بھی اللہ کو جھٹلاتا ہے۔ اور قتال کرتا ہے، تو قتل ہوجانے پر جہنم جاتا ہے۔ ابن النجار

۱۶۲۱...... صلۃ بن زفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے منافقین کو کیسے جان لیا؟ جب کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ان کو نہ جان سکا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ بھی اس سے لاعلم رہے؟ فرمایا ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلا جارہا تھا تو آپ ﷺ اپنی سواری ہی پر سوگئے۔ میں نے کچھ لوگوں کو سنا کہ اگر ہم اس محمد ﷺ کو سواری سے گرادیں تو اس کی گردن ٹوٹ جائے گی اور اس طرح ہم اس سے آرام پاجائیں گے۔ تو یہ سن کر میں ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان چلنے لگا اور باآوازِ بلند قرآت کرنے لگا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوگئے۔ اور آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حذیفہ۔ آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: اور یہ کون ہیں؟ میں نے ان کو گنواتے ہوئے کہا کہ فلاں فلاں...... آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اور وہ جو کچھ کہہ رہے تھے تم نے سنا؟ میں نے عرض کیا: جی اور اسی وجہ سے میں آپ کے اور ان کے درمیان چلنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ منافق ہیں فلاں فلاں اور تم کسی کو بتانا مت۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

حضور ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو منافقین کے نام بتادیئے تھے۔ اور یہ اس وجہ رسول اللہ ﷺ کے رازداں کہلاتے تھے۔

منافقین کے جنازے میں شرکت نہ کرنا

۱۶۲۲...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا میرے پاس سے گذر ہوا میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے حذیفہ! فلاں کا انتقال ہوگیا اس کے جنازہ میں حاضری دو۔ یہ کہہ کر آپ چلے گئے۔ جب مسجد سے نکلنے کے قریب ہوئے تو پھر مجھ پر نظر پڑی تو دوبارہ میرے پاس لوٹ آئے دیکھا کہ میں ابھی تک بیٹھا ہوا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ جان گئے کہ جنازہ کسی منافق کا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ میرے پاس آکر کہنے لگے اے حذیفہ! میں تم کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں خدارا بتادو کہ کیا میں بھی انہی منافق قوم میں تو شامل نہیں ہوں؟ میں نے کہا اللہ مددگار ہو، آپ ان میں شامل نہیں ہیں لیکن آئندہ آپ کے بعد ہرگز کسی کو برأت نامہ پیش نہیں کروں گا۔ پھر میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں بہہ پڑی ہیں۔ ابن عساکر

بابِ دوم...... کتاب وسنت کو تھامنے کا بیان

۱۶۲۳...... از مسند صدیق رضی اللہ عنہ۔ عبیداللہ بن ابی زید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی مسئلہ کی بابت سوال کیا جاتا تو اگر وہ قرآن میں صراحۃً موجود ہوتا آپ رضی اللہ عنہ اس سے جواب مرحمت فرمادیتے۔ اور اگر قرآن میں نہ ہوتا اور حدیث

رسول میں ہوتا تو اس سے جواب مرحمت فرمادیتے۔اور اگر قرآن وحدیث دونوں میں نہ ہوتا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہوتا تو اس سے جواب مرحمت فرمادیتے۔اور اگر ان میں سے کسی میں نہ ہوتا تو اپنی رائے سے جواب دے دیتے۔

ابن سعد فی السنة، العدنی وابن جریر

۱۶۲۴..... عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: آگاہ رہو! کہ جو طریقہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے دو ساتھیوں نے جاری کر دیا وہ عین دین ہے۔ہم اس سے ابتداء کرتے ہیں تو اسی پر انتہا بھی کرتے ہیں۔اور ان کے ماسوا کے طریقہ کو ہم مؤخر کر دیتے ہیں۔ابن عساکر

۱۶۲۵..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔خالد بن عرفطہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالقیس کے ایک شخص کو آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا تم فلاں عبدی ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔آپ رضی اللہ عنہ نے لکڑی کے ساتھ اس کو مارا۔آدمی نے کہا اے امیر المؤمنین میرا کیا قصور ہے؟ فرمایا بیٹھ جاؤ، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر ان آیات کی تلاوت فرمائی:

آلر تلک آیات الکتاب المبین .....تا..... الغافلین.

"آلر، یہ کھلی کتاب کی آیات ہیں....."

آپ نے ان آیات کی تین بار تلاوت فرمائی۔اور تین بار اس شخص کو بھی مارا۔اس نے کہا اے امیر المؤمنین میرا کیا قصور ہے؟ فرمایا: تم نے ہی کتاب دانیال کو نقل کر کے لکھا ہے؟ اس نے عرض کیا تو آپ اور حکم دیدیجئے میں اس کی اتباع کرلوں گا۔فرمایا جاؤ اور اس کو گرم پانی اور اون کے ساتھ مٹا ڈالو۔اور اس کو قطعاً نہ پڑھو اور نہ کسی اور کو پڑھاؤ۔اگر مجھے اطلاع مل گئی کہ تم نے اس کو پڑھا یا کسی کو پڑھایا ہے تو سخت سزا دوں گا۔

نزول قرآن سے دوسری آسمانی کتابیں منسوخ ہوگئیں

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کا اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے اہل کتاب کا ایک نسخہ تیار کر کے چمڑے میں لپیٹ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا ایک کتاب کا نسخہ ہے، جو میں نے تیار کیا ہے، تاکہ ہمارے علم میں مزید اضافہ ہو جائے۔یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس قدر غضبناک ہوئے کہ آپ کے دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے۔پھر لوگوں کو جمع کرنے کے لئے نماز کا اعلان کیا گیا۔انصار نے کہا تمہارے نبی غضب ناک ہوگئے ہیں، اسلحہ لو! اسلحہ لو! لوگوں نے جلدی سے منبر رسول کو گھیر لیا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے جامع ترین اور آخری کلمات دیئے گئے ہیں۔اور مجھے کلام کا خلاصہ اور نچوڑ دیا گیا۔اور میں تمہارے پاس صاف ستھری شریعت لے کر آیا ہوں۔پس تم تذبذب اور تردد کا شکار مت ہو جاؤ، اور یہ مضطرب لوگ یہود و نصاری تمہیں حیران پریشان نہ کردیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبک رسولاً۔کہ میں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور آپ کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے۔

المسند لأبی یعلی ابن المنذر، ابن ابی حاتم الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه. نصر المقدسی. السنن لسعید فی الحجة

اور اس کا ایک اور طریق بھی ہے۔

۱۶۲۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے توراۃ کی تعلیم کے متعلق سوال کیا، فرمایا تم اس کو نہ سیکھو بلکہ جو تم پر نازل کیا گیا ہے اسی کو سیکھو اور اس پر ایمان لاؤ۔شعب الایمان

حدیث ضعیف ہے۔

دوسری آسمانی کتابیں محرف ہیں

۱۶۲۷... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ دین میں اپنی رائے کو بیچ سمجھو، کیونکہ میں نے اپنے آپ کو بھی دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے امر میں بیچ رائے ہوں۔ وہ لوگ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حق سے سرمو انحراف کرنے والے نہ تھے۔ اور یہ ابی جندل کے واقعہ والا دن ہے۔ کہ مصالحت نامہ آپ ﷺ اور اہل مکہ کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اہل مکہ کہنے لگے آپ ہمیں کیا خیال کرتے ہیں اگر یہ لکھا گیا تب تو ہم نے آپ کی بات کی تصدیق کرلی۔ لہٰذا وہی لکھئے جو پہلے سے لکھتے آرہے ہیں۔ یعنی باسمک اللھم۔ آپ ﷺ اس پر راضی ہوگئے لیکن میں نے ان کو انکار کر دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب میں راضی ہو گیا ہوں تو بھی تم انکار کرتے ہو؟

البزار، ابن جریر فی الأفراد، ابو نعیم فی المعرفة، اللالکائی فی السنة، الدیلمی

۱۶۲۸... جبیر بن نفیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے زمانہ حیات میں چلا اور خیبر پہنچا۔ وہاں ایک یہودی کو پایا جو ایک بات کہتا تھا جو مجھے بہت پسند آئی میں نے اس کو کہا: کیا تم یہ بات میرے لئے لکھ دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا: تو میں ایک چمڑا لے کر اس کے پاس پہنچا اور وہ مجھے لکھوانے لگا۔ جب میں لوٹا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے ایک یہودی کو بہت اچھی بات کہتے ہوئے پایا تھا میرا خیال ہے آپ کے بعد کسی اور نے ایسی بات نہیں کہی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: امید ہے تم نے وہ لکھ لی ہوگی؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا لاؤ۔ تو میں گیا اور وہ تحریر لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو اور اس کو پڑھ کر سناؤ۔ میں نے تھوڑی دیر اس کو پڑھا، پھر آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل چکا ہے۔ پھر تو مجھ پر ایسی گھبراہٹ طاری ہوئی کہ مزید اس کا ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ پھر میں نے وہ تحریر آپ ﷺ کو دیدی۔ آپ ﷺ اس کے ایک ایک حرف کو اپنے لعاب مبارک سے محو فرمانے لگے۔ اور ساتھ ساتھ یہ فرمارہے تھے: ان لوگوں کے پیچھے نہ پڑو یہ تو راہ بھٹک چکے ہیں۔ اس طرح آپ ﷺ نے اس سارے کو مٹا ڈالا۔ الحلیہ

۱۶۲۹... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے کتاب نازل فرمائی۔ اور کچھ فرائض مقرر کئے، سوان میں کمی نہ کرو۔ اور کچھ حدود متعین فرمائی ہیں ان کو تبدیل مت کرو۔ اور کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے سوان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اور کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا ہے، بغیر کسی بھول کے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے سو اسے قبول کرو۔ اور اپنی رائے کو فوقیت دینے والے سنتوں کے دشمن ہیں۔ ان لوگوں کی یادداشت سے میری سنتیں سلب ہو جاتی ہیں، اور انکے لئے ان کو محفوظ رکھنا عاجز کر دیتا ہے۔ اور پھر یہ بات بھی ان سے سلب کرلی جاتی ہے کہ وہ لاعلمی کا اظہار کرسکیں پھر وہ سنن کا اپنی رائے سے مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ سوان سے بچو! بے شک حلال واضح ہے۔ اور حرام واضح ہے۔ اور ممنوع چراگاہ کے اردگرد چرانے والا قریب ہے کہ چراگاہ میں پھنس جائے۔ پس آگاہ رہو ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ اور اللہ کی چراگاہ روئے زمین پر اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ نصر اس روایت میں ایک راوی ایوب بن سوید ضعیف ہے۔

۱۶۳۰... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رائے زنی وقیاس کرنے والوں سے اجتناب کرو۔

مسند احمد فی السنة فی اتباع الکتاب والسنة وذم الرای، وابو عبید فی الغریب

۱۶۳۱... میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہم نے مدائن شہر فتح کیا تو وہاں مجھے ایک کتاب دریافت ہوئی، جس میں بہت عمدہ کلام ہے۔ پوچھا کیا اللہ کا کلام ہے؟ عرض کیا نہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دُرّہ منگوایا اور اس کو زدوکوب کرنے لگے۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

الر تلک آیات الکتاب المبین انا انزلناہ قرآنا عربیا..... تا..... وان کنت من قبلہ لمن الغافلین

''الر! یہ روشن کتاب کی آیات ہیں۔ ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے..... اور تم اس سے پہلے بے خبر تھے۔''

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے علماء اور پادریوں کی کتابوں پر اس قدر جھک گئے کہ توراۃ اور انجیل کو چھوڑ بیٹھے۔حتیٰ کہ وہ دونوں کتابیں مٹ گئیں۔اور ان کے اندر کا علم بھی چلا گیا۔نصر

۱۶۳۲..... ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ کوفہ میں ایک شخص دانیال علیہ السلام کی کتابیں تلاش کرتا تھا۔ اور یہ اس کی عادت وطبیعت تھی۔ تو اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حکم آیا کہ اس کو ان کے پاس پیش کیا جائے۔ تو یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر دُرّہ اٹھالیا اور یہ آیات تلاوت فرمانے لگے۔

آلر تلک آیات الکتاب المبین.....تا.....الغافلین.

اس نے کہا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود سمجھ گیا اور عرض کرنے لگا اے امیر المؤمنین! مجھے چھوڑ دیجئے اللہ کی قسم! میں ان کتابوں میں سے کوئی کتاب نذرِ آتش کئے بغیر نہ چھوڑوں گا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے چھوڑ دیا۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن الضریس فی فضائل القرآن، العسکری فی المواعظ، الخطیب

۱۶۳۳..... عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سب سے سچی بات اللہ کی ہے۔ اور آگاہ رہو سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور بدترین امورنئی پیدا کردہ بدعتیں ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور آگاہ رہو جب تک لوگ علم کو اپنے بڑوں سے حاصل کرتے رہیں گے اور چھوٹا بڑے پر کھڑا نہ ہوگا..... خیر میں رہیں گے۔ اور جب چھوٹا بڑے پر کھڑا ہوجائے گا تو خیر مفقود ہوجائے گی۔

اللالکائی فی السنة

۱۶۳۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کے شبہات کو لے کر تم سے جھگڑیں گے، تو تم ان کو سنتوں کے ساتھ پکڑنا۔ یقیناً سنتوں کا عالم کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا ہے۔

الدارمی، نصر المقدسی فی الحجة، اللالکائی فی السنة، ابن عبدالبر فی العلم، ابن ابی زمنین فی اصول السنة، الأصبهانی فی الحجة، ابن النجار

۱۶۳۵ ..... ازمسند علی رضی اللہ عنہ۔ ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ کے پاس قرآن کے سوا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کچھ ہے؟ فرمایا: نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چاک کیا اور جان کو پیدا کیا۔ کہ قرآن کی سمجھ بوجھ اور اس صحیفہ کے سوا کچھ نہیں۔ میں نے عرض کیا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت اور قیدی کی رہائی کے احکام اور ایک یہ بات کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے۔ ابوداؤد الطیالسی، المصنف لعبدالرزاق. الحمیدی. مسند احمد. العدنی والدارمی. الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه خ، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه، النسائی، ابن ماجه، المسند لأبی یعلی. ابن قانع. ۴. ابن الجارود، الطحاوی وابن جریر

۱۶۳۶ ..... حارث اعور رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، میرا مسجد سے گذر ہوا تو دیکھا کہ لوگ بحث ومباحثہ میں مشغول ہیں۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ بحث ومباحثہ میں مصروف ہیں؟ آپ نے تاکیداً دریافت فرمایا: کیا واقعی وہ ایسا کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے آپ فرمارہے تھے کہ عنقریب ایک فتنہ رونما ہوگا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا: اللہ کی کتاب، جس میں تم سے پہلے اور بعد والے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے درمیان کے اختلاف کا فیصلہ ہے۔ اور یہ فیصلہ کن کتاب ہے نہ کہ ہزل گوئی۔ جس نے بڑائی کی وجہ سے اس کو ترک کردیا اللہ اس کو ہلاک فرمادے گا۔ اور جس نے اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گمراہ کردے گا۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ اور یہ ذکر اور دانائی کا کلام ہے۔ اور یہ سیدھا راستہ ہے۔ خواہشاتِ نفسانیہ اس میں کجی پیدا کرسکتیں ہیں اور نہ ہی اس میں زبانوں کا التباس ہوسکتا ہے۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار پڑھنے سے اس کی تروتازگی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہ وہی ہے کہ جنوں نے اس کو سنا تو رہ نہ سکے اور بے اختیار پکار اٹھے:

﴿انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به﴾

''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا، جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لے آئے۔''

جس نے اس کے ساتھ بات کی، سچ بات کی۔ جس نے اس پر عمل کیا، اجر پایا۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، عدل وانصاف کا تقاضہ پورا کیا۔ اور جس نے اس کی طرف دعوت دی، وہ ہدایت کی راہ پر گامزن ہوا۔

اے اعور! اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ ابن ابی شیبة، الدارمی، حمید بن زنجویه فی ترغیبه، الدورقی ومحمدبن نصر فی الصلاۃ، ابن حاتم، ابن الأنباری فی المصاحف، ابن مردویه، شعب الإیمان. الصحیح للترمذی رحمة الله علیه

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد مجہول ہے۔ اور حارث کی حدیث میں کلام ہے۔

۱۶۳۷۔۔۔۔۔کندہ کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ نجران کا ایک پادری آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے جگہ کشادہ فرمادی۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ اس (نصرانی) کے لئے کشادگی فرماتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ جب رسول ﷺ کے پاس آتے تھے تو آپ ﷺ بھی ان کے لئے کشادگی فرماتے تھے۔

پھر حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے اس نصرانی سے پوچھا کہ اے اسقف! اب نصرانیت کتنے فرقوں میں بٹ چکی ہے؟ اس نے کہا بے شمار فرقوں میں بٹ چکی ہے، جو میرے شمار کرنے سے باہر ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے زیادہ میں جانتا ہوں کہ کتنے فرقوں میں نصرانیت بٹ چکی ہے، اگرچہ یہ نصرانی ہے۔ وہ اکہتر فرقوں میں بٹ چکی ہے۔ اور یہودیت بہتر فرقوں میں بٹ چکی ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ ملتِ حنیفیہ تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتر جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ العدنی

۱۶۳۸۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ اور سب سے بدترین فرقہ وہ ہوگا جو ہمارے اندر تحریف کرے گا اور اس دین سے جدا ہو جائے گا۔ الحلیه

سنت کی پیروی کرنے والا خیر میں ہے

۱۶۳۹۔۔۔۔۔جری بن کلیب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ کسی چیز کا حکم فرمارہے ہیں اور حضرت عثمان اس سے منع فرمارہے ہیں۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ دونوں کے درمیان کچھ رنجش ہے؟ فرمایا: خیر کے سوا کچھ نہیں۔ لیکن ہم میں سب سے زیادہ خیر والا وہ ہے جو اس دین کی زیادہ اتباع کرنے والا ہے۔ مسدد، ابو عوانه، الطحاوی

۱۶۴۰۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزوں کے ساتھ کوئی عمل شرف قبولیت نہیں پاسکتا، شرک، کفر، اور کتاب وسنت کو چھوڑ کر رائے زنی کرنا۔ لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ رائے کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت کو ترک کر کے اپنی رائے پر عمل کرنے لگو۔ ابن بشران

۱۶۴۱۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہود اکہتر فرقوں میں بٹ چکے تھے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ چکے تھے۔ اور تم تہتر فرقوں میں بٹ جاؤ گے اور ان میں سب سے خبیث ترین فرقہ وہ ہوگا جو جدا گروہ بنالے گا یا فرمایا جو شیعہ جدا گروہ ہو جائے گا۔

ابن ابی عاصم

۱۶۴۲۔۔۔۔۔سوید بن غفلة سے مروی ہے، فرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے چلا جارہا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ بنی اسرائیل نے باہم اختلاف کیا۔۔۔۔۔ پھر وہ اسی اختلاف پر قائم رہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے دو آدمیوں کو ثالث وفیصل بنایا، لیکن وہ دونوں خود بھی گمراہ ہوگئے اور انہوں نے اپنے متبعین کو بھی گمراہ کردیا۔ اور عنقریب یہ امت بھی اختلاف وانتشار کا شکار ہوگی اور ان کا اختلاف جاری ہوگا کہ یہ دو آدمیوں کو فیصل وثالث بن کر بھیجیں گے لیکن یہ دونوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور اپنے

متبعین کو بھی گمراہ کریں گے۔السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ فی الدلائل

۱۶۴۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوعمر! یہود کتنے فرقوں میں بٹ گئے تھے؟ میں نے عرض کیا: میں اس سے لاعلم ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اکہتر فرقوں میں۔ اور وہ سوائے ایک فرقہ کے سب جہنم میں جائیں گے، صرف وہ ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا۔ اور اس امت کے بارے میں جانتے ہو کہ یہ کتنے فرقوں میں بٹ جائے گی؟ میں نے عرض کیا! نہیں، فرمایا تہتر فرقوں میں اور سوائے ایک فرقہ ناجی کے سب جہنم میں جائیں گے۔ اور نیز یہ امت بارہ فرقوں میں بھی بٹے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا اور تو بھی اسی میں سے ہے۔ابن عساکر

اس روایت میں ایک راوی عطاء بن مسلم الخفار ضعیف ہے۔

۱۶۴۴..... سلیم بن قیس العامری سے مروی ہے، فرمایا کہ ابن الکوا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنت و بدعت اور جماعت وفرقہ بازی کے متعلق سوال کیا! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب مرحمت فرمایا: اے ابن الکوا! تو نے اچھا سوال یاد کیا ہے، سو اس کا جواب بھی ذہن نشیں کر لے۔ سنت! اللہ کی قسم سنت تو صرف محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور بدعت وہ ہے جو اس سنت سے کنارہ کش طریقہ ہو۔ اور جماعت! اللہ کی قسم! اہل حق سے اجتماعیت قائم رکھنا ہے۔ خواہ ان کی تعداد تھوڑی کیوں نہ ہو؟ اور فرقہ انگیزی! اہل بطلان سے اجتماعیت رکھنا ہے، خواہ ان کی تعداد کثیر ہو۔

رواہ العسکری

۱۶۴۵　حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عنقریب ایک قوم رونما ہوگی۔ جو تم سے جھگڑے گی۔ تو تم سنتوں کے ساتھ ان کا تعاقب کرنا! کیونکہ اصحاب سنن ہی کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والے ہیں۔اللالکائی فی السنۃ، الأصبھانی فی الحجۃ

۱۶۴۶..... ابوالطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کہ انبیاء کے لائق ترین افراد وہ ہیں، جو ان کی پیش کردہ شرائع سے بخوبی واقف ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی﴾

''ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ نبی آخر الزماں''۔آل عمران ۶۸

یعنی محمد ﷺ اور آپ کے متبعین۔ سو ان میں تغیر وتبدل کی کوشش مت کرو۔ اور محمد ﷺ کا دوست وہ ہے جو اللہ کا مطیع ہے اور محمد ﷺ کا دشمن وہ ہے جو اللہ کا عاصی ہے۔ خواہ آپ سے اس کی قرابت ورشتہ داری ہو۔اللالکائی

۱۶۴۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ کی امت آپ کے بعد فتنہ وفساد میں مبتلا ہو جائے گی؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ اس سے خلاصی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا: کتاب خداوندی، جو غالب و برتر ہے۔ باطل اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا، سامنے سے اور نہ ہی پیچھے سے۔ یہ صاحب حکمت ولائق حمد ذات کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ابن مردویہ

۱۶۴۸..... عبداللہ بن الحسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو حکم اور فیصلہ کنندگان کے بارے میں فرمایا: کہ میں تمہیں حکم بناتا ہوں اس شرط پر کہ تم کتاب اللہ سے رجوع کرو گے۔ اور تمام کتاب اللہ میرے حق میں ہے۔ پس اگر تم نے حل فیصلہ میں کتاب اللہ سے رجوع نہ کیا تو تمہاری حکومت کالعدم ہو جائے گی۔ابن عساکر

۱۶۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا امام وحاکم قریش سے ہوں گے۔ اور جس نے بالشت بھر بھی جماعت سے دوری اختیار کی، سو اس نے اسلام کی مالا اپنی گردن سے نکال پھینکی۔بخاری ومسلم

۱۶۵۰　محمد بن عمر بن علی اپنے والد عمر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو چیز میں تمہارے درمیان چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم اسے تھامے رہو گے تو ہرگز گمراہی میں نہ پڑو گے۔ کتاب اللہ! یہ ایک رسی ہے جس کا ایک سرا خدا کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے اور میرے اہل بیت کے ہاتھوں میں ہے۔ابن جریر

حدیث صحیح ہے۔

۱۶۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انسانو! کیا بات ہے کہ تم اس راہ سے اعراض کررہے ہو؟..... جس پر تمہارے پیش روگامزن تھے، اور تمہارے نبی کی سنت بھی اسی کی راہ بتاتی ہے۔ یقیناً تم سے پہلے لوگ اسی بناء پر ہلاک کئے گئے کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ ٹکرانا شروع کردیا تھا۔ نصر

۱۶۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ابن النجار

۱۶۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور فرمایا: اے محمد! تیری امت تیرے بعد اختلاف کا شکار ہوجائے گی۔ میں نے دریافت کیا: پھر اس سے گلوخلاصی کی کیا صورت ہے؟ اے جبرئیل علیہ السلام! فرمایا: کتاب خداوندی۔ جو ہر سرکش کو تباہ کردے گی۔ اور جو اس کو مضبوطی سے تھام لے گا نجات پاجائے گا۔ جو اس کو چھوڑ بیٹھے گا برباد ہوجائے گا۔ یہ فیصلہ کن قول ہے۔ ہزل گوئی نہیں ہے۔ ابن مردویہ

۱۶۵۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ اللہ تجھے عین جنت کے درمیان میں سکونت بخشے؟ تو پھر تجھ پر جماعت کا دامن تھامنا لازم ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۵۵..... عبداللہ بن ربیعۃ سے مروی ہے انہوں نے ایک نصرانی کی بات ذکر کی، کہ کچھ لوگ ملک شام میں ایک نصرانی کے گرد جمع ہوگئے تو اس نے ان کو آپ ﷺ کے بعد آنے والے خلفاء کی صفات بیان کی۔ پھر یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کو پہنچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے نصرانی کی باتیں دریافت کیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بلوایا، اور ان سے دریافت فرمایا: کہ مجھے فلاں نصرانی کی بات بتاؤ۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ایک نصرانی کا واقعہ بتایا جو آپ ﷺ کے مبارک عہد میں آپ ﷺ کے پاس وفد نجران کے ہمراہ آیا تھا۔ اور آپ ﷺ نے لوگوں کے اس نصرانی سے سوال کرنے کو ناپسند فرمایا تھا۔ ابن عساکر

حدود اللہ کی پابندی کرنا

۱۶۵۶..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں لہٰذا ان کو ضائع مت کرو۔ اور کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں ان کے قریب بھی مت جاؤ۔ اور کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، سو ان کی حرمت کو مت توڑو۔ اور بہت سی چیزوں کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا ہے، بغیر کسی بھول کے سو ان کی تکلیف میں مت پڑو، یہ اللہ کی رحمت ہے اس کو قبول کرلو۔ آگاہ رہو! تقدیر: اچھی ہو یا بری، ضرر رساں ہو یا نفع رساں اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ وہ کسی بندے کو تفویض کی گئی اور نہ ہی بندے کی مشیت کو کامل اختیار دیا گیا۔ ابن النجار

۱۶۵۷..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انسانو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے تھام لو تو میرے بعد ہرگز کبھی گمراہی کا شکار نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک کا رتبہ دوسری سے بڑھا ہوا ہے۔ وہ کتاب اللہ ہے، جو اللہ کی رسی ہے۔ آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور میری آل۔ یہ دونوں چیزیں آپس میں کبھی جدا نہ ہوں گی حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آئیں۔ ابن جریر

۱۶۵۸ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ اور یہ کہ شر ہے۔ (یعنی یہ کہا کرتے کہ اپنی طرف سے رائے زنی کرنا شر ہے) اپنی آراء کو غلط سمجھو۔ اور جماعت کو مضبوطی سے تھامو۔ کیونکہ اللہ امت محمد ﷺ کو کسی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۵۹..... معمر رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن سلام سے دریافت فرمایا: کہ بنی اسرائیل کتنے فرقوں بٹ گئی تھی؟ عرض کیا اکہتر یا بہتر فرقوں میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت بھی اسی قدر یا اس سے بھی مزید ایک فرقہ زیادہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سوائے ایک کے سب جہنم میں جائیں گے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۶۶۰ از مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر راہِ الٰہی اور راہِ سنت لازم ہے۔ پس روئے زمین پر کوئی بندہ ایسا نہیں جو راہِ الٰہی اور راہِ سنت گامزن ہو، اور وہ رحمٰن کا ذکر کرے اور اس کی آنکھیں خشیت خداوندی سے چھپ پڑیں تو اللہ ایسا نہیں ہے کہ اس کو عذاب کرے۔ اور روئے زمین پر کوئی بندہ ایسا نہیں جو راہِ الٰہی اور راہِ سنت گامزن ہو، اور وہ اللہ کا ذکر کرے اور اس پر خوفِ خداوندی سے کپکپی طاری ہو جائے، تو اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی خشک پتوں والا درخت ہے، اور بادِ صرصران کو خوب جھاڑ دیتی ہے۔ تو اسی طرح اس بندہ کے گناہوں کو بھی اللہ تعالیٰ ختم فرما دیتے ہیں جس طرح درخت سے یہ پتے گرتے ہیں۔ اور راہ الٰہی میں معاش کی فکر کرنا راہِ الٰہی کے سوا میں جہاد کرنے سے بھی افضل و بہتر ہے۔ سو دیکھو! کہ جہاد ہو یا فکر معاش انبیاء اور ان کی سنت کے مطابق اختیار کرو۔

اللالکائی فی السنة

۱۶۶۱.....از مسند انس بن مالک۔ یوسف بن عطیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہمیں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، مطر الورق رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ الداناج رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ گھر کے دروازہ سے حجرہ شریف میں جانے کے لئے نکلے تو ایک قوم کو دیکھا کہ قرآن کے بارے میں بحث ومباحثہ کر رہے ہیں، کیا اللہ نے اس اس آیت میں یوں نہیں فرمایا؟ کیا اللہ نے اس اس آیت میں یوں نہیں فرمایا؟ رسول اللہ ﷺ نے حجرہ کا دروازہ اس غصہ کے عالم میں کھولا کہ گویا آپ کے رخِ زیبا پر کسی نے انار کے دانے نچوڑ دیئے ہوں۔ پھر فرمایا: کیا اسی کا تم کو حکم ملا ہے؟ کیا یہی تمہارا مقصود و مراد ہے۔ اسی طرح تو تم سے پہلے لوگ قعرِ ہلاکت میں پڑے۔ کہ انہوں کتاب اللہ کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ ٹکرانا شروع کر دیا تھا۔ تم کو اللہ نے جس بات کا حکم فرمایا: اس کی پیروی کر لو۔ اور جس بات سے منع فرمایا ہے اس سے باز آ جاؤ۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے کسی کو بھی تقدیر کے متعلق بحث کرتے نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ حجاج بن یوسف کا زمانہ آیا تو سب سے پہلے معبد الجھنی نے اس میں کلام شروع کیا، تو حجاج بن یوسف نے اس کو پکڑوا کر تہ تیغ کر دیا۔

اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: حضور ﷺ اپنے گھر سے نکلے تو ایک قوم کو سنا کہ تقدیر کے بارے مذاکرہ کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ ان کے پاس اس حال میں تشریف لے گئے، گویا آپ کے رخِ زیبا پر کسی نے انار کے دانے نچوڑ دیئے ہوں۔ پھر فرمایا: کیا اسی لئے تم پیدا کئے گئے ہو؟ کیا یہی تم سے مقصود و مطلوب ہے؟ اسی طرح کی باتوں کی وجہ سے تو تم سے پہلے لوگ قعرِ ہلاکت میں پڑے۔ دیکھو! تم کو اللہ نے جس بات کا حکم فرمایا: اس کی پیروی کر لو۔ اور جس بات سے منع فرمایا ہے اس سے باز آ جاؤ۔ بس۔

الدارقطنی فی الأفراد، الشیرازی فی الألقاب، ابن عساکر

۱۶۶۲.....از مسندِ بریدۃ بن الحصیب الأسلمی۔ بریدۃ بن الحصیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے تو تین مرتبہ نداء دی کہ اے لوگو! میری اور تمہاری مثال اس قوم کی سی ہے، جو کسی دشمن سے خوف زدہ ہے کہ کہیں وہ ان پر حملہ آور نہ ہو جائے۔ تو انہوں نے اپنے ایک فرستادہ کو اس غرض سے بھیجا کہ وہ ان کے پاس دشمن کی خبر لائے۔ وہ اسی حال پر تھے کہ فرستادہ نے دشمن کو دیکھ لیا۔ وہ اپنی قوم کو متنبہ کرنے کے لئے متوجہ ہوا تو اسے یہ خطرہ دامن گیر ہوا کہ کہیں دشمن اس کے ڈرانے سے پہلے ہی ان کو نہ جالے۔ تو اس نے اپنے کپڑے اتارے اور چلاتا ہوا پہنچا کہ لوگو! تم گھیر لئے گئے۔ تم گھیر لئے گئے۔ تم گھیر لئے گئے۔ الرامھرمزی فی الأمثال

عرب کے زمانہ جاہلیت میں انتہائی درجہ پر کسی خطرہ سے آگاہ کرنا مقصود ہوتا تو اعلان کنندہ لباس اتار کر ہاتھوں میں لئے خبردار کرتا ہوا آتا تھا۔

۱۶۶۳.....از مسند بشیر رضی اللہ عنہ بن ابی مسعود۔ ابن حلبس سے مروی ہے کہ بشیر رضی اللہ عنہ بن ابی مسعود نے، جو اصحابِ رسول میں سے تھے، فرمایا: جماعت کو مضبوطی سے تھام لو۔ کیونکہ اللہ امتِ محمد ﷺ کو کسی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔ ابو العباس الأصم فی الثالث من فوائده

۱۶۶۴.....از مسندِ جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ۔ عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے دستِ مبارک میں تلوار اور قرآن شریف تھا، اور وہ فرما رہے تھے: کہ ہمیں حضور ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ جو اس کی مخالفت کرے، ہم اس کو اس سے اڑا دیں۔ ابن عساکر

۱۶۶۵.....ازمسندِ الحارث بن الحارث الأشعری رحمۃ اللہ علیہ۔الحارث بن الحارث الأشعری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تم کو پانچ باتوں کا حکم دوں: جہاد کرو۔امیر کی بات سنو۔اس کی اطاعت کرو۔ہجرت اختیار کرو۔اور جماعت! کہ جس نے جماعت سے ایک کمان کے بقدر بھی دوری اختیار کرلی تو اس کی نماز قبول ہوگی اور نہ روزہ۔اور یہ لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی مالک الأشعری

۱۶۶۶ ازمسندِ حذیفہ رضی اللہ عنہ۔حذیفہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ جس نے ایک بالشت جماعت سے بُعد اپنایا اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے نکال پھینکا۔ابن ابی شیبہ

۱۶۶۷.....ازمسندِ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔زید بن ثابت حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے اندر اپنے دو نائب چھوڑے جارہا ہوں۔کتاب اللہ اور میرے اہل بیت۔یہ دونوں اکٹھے میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ابن جریر

۱۶۶۸.....ازمسندِ ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: جس نے ایک بالشت جماعت سے بُعد اپنایا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ابن ابی شیبہ

ایک زمانہ آئے گا سونا چاندی نافع نہ ہوگا

۱۶۶۹.....ازمسندِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اس جماعت اور طاعت کو مضبوطی سے تھام لو۔کیونکہ یہ وہی اللہ کی رسی ہے، جس کا اس نے حکم فرمایا ہے۔اور جو امور تمہیں جماعت میں ناپسند محسوس ہوں وہ فرقہ بازی کے محبوب اعمال سے بھی بہتر ہیں۔اللہ نے کسی چیز کو پیدا نہیں فرمایا، مگر اس کی انتہاء بھی مقرر فرمادی۔سو یہ دین بھی تام ہو چکا ہے، لہذا اب یہ نقصان وزوال کی طرف لوٹے گا۔اور اس کی علامت یہ ہے کہ قرابت ورشتہ داری منقطع ہوں گی۔مال ناحق وصول کیا جائے گا۔خونریزی ہوگی۔صاحب قرابت قرابت کا شکوہ کرے گا مگر خود اس کا خیال نہ کرے گا۔بھکاری پھریں گے مگر ان کے ہاتھ میں کچھ نہ دیا جائے گا۔اسی دوران زمین گائے کی مانند ڈکارے گی، ہر انسان یہ محسوس کرے گا کہ یہ آواز ان کے علاقہ کی طرف سے آرہی ہے۔پھر اسی اثناء میں زمین اپنے جگر گوشے یعنی سونے چاندی باہر نکال پھینکے گی۔لیکن اس کے بعد سونا سودمند ہوگا اور نہ ہی چاندی۔ابن ابی شیبہ

۱۶۷۰.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے آنے کا فرمایا: تو ہم دونوں چل پڑے ..... حتیٰ کہ ایک جگہ پہنچے، تو رسولِ اکرم ﷺ نے ایک خط کھینچا اور مجھے فرمایا: اس کے درمیان ہی رہنا، اگر اس سے باہر نکلے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔تو میں اس میں ٹھہر گیا اور آپ ﷺ چلے گئے۔یا فرمایا تھوڑی دور گئے۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کے ہیولے دیکھے چکی کی طرح گھومتے ہوئے۔ان پر کپڑے بھی نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی شرم گاہیں بھی نظر نہیں آتی۔اونچے اونچے قد آور ہیں۔جسموں پر معمولی معمولی سا گوشت ہے۔وہ آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سوار کرایا اور رسول اللہ ﷺ ان پر قرآن کی تلاوت فرمانے لگے۔اور کچھ میرے اردگرد چکر لگانے لگے حتیٰ کہ وہ میری حد سے تجاوز کرنے لگے تو میں ان سے سخت گھبرا گیا اور بیٹھ گیا، غالباً آپ نے یہی فرمایا یا جو کچھ بھی فرمایا۔پھر جب صبح کی پو پھٹی تو وہ جانے لگے۔رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ تکان سے بوجھل اور تکلیف میں مبتلا تھے شاید انہوں نے آپ کو سوار کرا رکھا تھا اسی وجہ سے طبیعت گراں بار ہوگئی تھی۔آکر آپ ﷺ نے فرمایا: میری طبیعت بھاری ہوگئی ہے، پھر آپ ﷺ میری گود میں سر اقدس رکھ کر استراحت پذیر ہوگئے۔پھر دوبارہ کچھ ہیولے نمودار ہوئے، اب کے ان کے جسموں پر سفید لباس تھے، قد آور جسموں کے مالک تھے۔رسول اللہ ﷺ پر مدہوشی طاری ہو چکی تھی۔تو اس دفعہ میں پہلے سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا ہو گیا۔پھر ان میں سے کسی نے کہا: اس نے یعنی آپ ﷺ نے بھلی چیز عطا کی ہے، یہی کہا یا شاید کچھ اور کہا۔پھر کہا: اس کی آنکھیں سورہی ہیں یا کہا کہ اس کی آنکھ سورہی ہے۔اور دل اس کا بیدار ہے۔پھر انہوں آپس میں کہا کہ آؤ! اب اس کی کوئی مثال بیان کریں۔ہم مثال بیان کرتے ہیں اور تم اس کی تعبیر بیان کرو یا تم مثال بیان کرو

اور ہم اس کی تعبیر بیان کرتے ہیں۔تو بعض نے کہا: اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی سردار نے قلعہ نما عمارت تعمیر کروائی، پھر لوگوں کی طرف کھانے کے لئے دعوت بھیجی۔ سو جس نے اس کی دعوت کو قبول نہ کیا سردار اسے عذاب کرے گا۔ پھر دوسروں نے اس کی تعبیر کہی کہ سردار تو اللہ رب العالمین ہے۔اور قلعہ نما عمارت اسلام ہے۔کھانا جنت ہے۔اور یہ نبی ﷺ داعی ہے۔سو جس نے اس کی اتباع کی، وہ جنت میں جائے گا۔اور جس نے اتباع نہ کی، وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔

پھر آپ ﷺ بیدار ہوگئے۔اور مجھ سے دریافت کیا اے ام عبد! تم نے کیا کچھ دیکھا؟ عرض کیا ایسا ایسا ماجرا دیکھا۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جو کچھ کہا مجھ سے کچھ بھی مخفی نہ رہا۔اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ملائکہ کا ایک گروہ تھا یا فرمایا وہ ملائکہ تھے یا جو اللہ چاہے، وہی تھے۔

ابن عساکر

۱۶۷۱..... ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: لوگوں کو کیا ہوگیا؟ کہ رسول اللہ ﷺ کی قرابت بھی حوض پر نفع مند نہیں ہوگی، اور لوگ کہیں گے: یا رسول اللہ! میں فلاں ابن فلاں ہوں، میں کہوں گا: نسب تو میں جان گیا ہوں لیکن تم نے میرے بعد نیا دین بنالیا تھا اور الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ابن النجار

۱۶۷۲..... از مسند عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ الجہنی۔عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر شراب سے زیادہ دودھ کا خوف ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ کیسے یا رسول اللہ! فرمایا: وہ دودھ پسند کرتے ہیں اور عیش و عشرت میں نماز کی جماعتوں سے دور ہو جاتے ہیں۔اور ان کو ضائع کرتے ہیں۔نعیم بن حماد فی الفتن

۱۶۷۳..... عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ستارہ شناسوں سے کچھ مت پوچھو۔اور نہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرو۔اور میرے اصحاب میں سے کسی کو سب وشتم نہ کرو۔یہ چیز محض ایمان ہے۔الخطیب فی کتاب النجوم

فصل...... بدعت کے بیان میں

۱۶۷۴..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب ایسے لوگ آئیں گے، جو دجال کی تکذیب کریں گے۔اور مغرب سے طلوع شمس کا انکار کریں گے۔عذاب قبر کا انکار کریں گے۔شفاعت کا انکار کریں گے۔حوض کا انکار کریں گے۔اور اس قوم کا انکار کریں گے، جو جہنم سے جھلس جانے کے بعد نکلیں گے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، الحارث، بخاری ومسلم فی البعث

۱۶۷۵..... از مسند حکم بن عمیر الثمالی۔موسیٰ بن ابی حبیب حکم بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھبراہٹ میں مبتلا کردینے والا امر، کمر توڑ دینے والا بوجھ، اور نہ ختم ہونے والا شر بدعتوں کا غلبہ ہے۔الحسن بن سفیان، ابو نعیم

۱۶۷۶..... از مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ابراہیم بن ہدبہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی صاحب بدعت کو دیکھو، تو ترش روئی کے ساتھ اس سے پیش آؤ۔کیونکہ اللہ ہر صاحب بدعت سے بغض رکھتے ہیں۔ان میں سے کوئی پل صراط سے نہیں گزرے گا مگر وہ جہنم میں پت جھڑ کے پتوں کی طرح ٹوٹ ٹوٹ کر گریں گے، جیسے ٹڈیوں اور مکھیوں کے جھٹ گرتے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۱۶۷۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ میں دو جماعتوں کو جانتا ہوں جو جہنم میں جائیں گی۔ایک وہ قوم جس کا کہنا ہے: ایمان سارا محض کلام ہے۔جس میں عمل کی ضرورت نہیں۔اور یہ مرجیہ کا عقیدہ ہے۔اور دوسری قوم جو کہے گی کہ پانچ نمازوں کی کیا ضرورت ہے؟ دو نمازیں کافی ہیں۔ابن جریر

۱۶۷۸..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرمایا: تین جماعتیں ہیں جن کا امت محمد ﷺ سے کوئی واسطہ نہیں۔بخیل، المنانی (احسان جتانے

والا) اور قدری (تقدیر کا منکر)۔ابن عساکر

باب سوم...... کتاب الایمان کا تتمہ وملحقات

فصل...... صفات کے بیان میں

۱۶۷۹..... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ارشاد حق سبحانہ وتقدس ہے کہ کوئی بندہ اس چیز کی ادائیگی کے سوا مجھ سے کسی اور چیز کے ساتھ زیادہ قرب نہیں پا سکتا جو میں نے خود اس پر فرض کر دی ہے۔ الخ ابن عساکر

۱۶۸۰..... از مسند انس رضی اللہ عنہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے، اور آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے، اور حضرت جبرئیل اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے میرے دوست کو خوف زدہ کیا یا دوسرے الفاظ میں میرے دوست کی اہانت کی اس نے مجھے کھلے عام جنگ کی دعوت دیدی۔ اور کوئی بندہ اس چیز کی ادائیگی کے سوا مجھ سے کسی اور چیز کے ساتھ زیادہ قرب نہیں پا سکتا جو میں نے خود اس پر فرض کر دی ہے۔ اور بندہ مسلسل نفلی عبادات میں مشغول رہتا ہے تو وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔ اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اس کے لئے میں کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہوں اور اس کا حمایتی ومددگار بن جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔ اور مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔ دوسرے الفاظ میں مجھے پکارتا ہے پس میں اس کو جواب دیتا ہوں۔ وہ مجھ سے سوال کرتا ہے اور میں اسے عطا کرتا ہوں۔ اور وہ میرے لیے مخلص ہو جاتا ہے تو میں اس کے لئے مخلص وخیر خواہ ہو جاتا ہوں۔ اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آ پہنچتا ہے، پھر وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔ اور اس کے سوا چارہ کار نہیں۔ اور بعض میرے بندے اپنے لئے کسی عبادت کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں مگر میں اس بات کے پیش نظر اس دروازے کو اس پر بند رکھتا ہوں کہ کہیں وہ عجب وپندار نفس میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اور یہ اس کے لئے تباہی کا پیش خیمہ بن جائے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا ایمان ان کو غنی ومالداری کے سوا کوئی چیز راس نہیں دیتا۔ اگر میں ان کو فقر میں مبتلا کر دوں تو وہ ان کو فتنہ وفساد کا شکار کر دے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا ایمان ان کو فقر ہی میں درست رکھتا ہے اگر میں ان کو غنی ومالداری بخش دوں تو یہی ان کی تباہی کا ذریعہ بن جائے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان ان کے لئے صحت وتندرستی کو خیر کا باعث بناتا ہے، اگر میں ان کو بیماری میں مبتلا کر دوں تو یہ بیماری ان کو خراب کر دے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان ان کو بیماری ہی میں مناسب رکھتا ہے۔ اگر میں ان کو صحت وتندرستی عنایت کر دوں تو وہ فساد وخرابی کا شکار ہو جائیں۔ میں اپنے بندوں کے دلوں کا بھید جانتے ہوئے ان کی تدبیر کرتا ہوں میں علیم وخبیر ذات ہوں۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الأولیاء، الحلیہ، ابن عساکر

اس میں صدقۃ بن عبداللہ ہے جس کو امام احمد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور امام ابوحاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ محدثین میں صدق کا مرتبہ رکھتے ہیں یعنی کسی قدر ضعف ہے، لیکن قدریہ ہونے کا شبہ ہونے کی وجہ سے اس موضوع تقدیر کی روایت ان سے درست نہیں۔ اور علامہ ذھبی کہتے ہیں کہ ان کی روایت کو بیان کرنے کی گنجائش ہے لیکن ان سے استدلال درست نہیں ہے۔ اس کے لئے اور نیز ان راوی کے متعلق مفصل جرح وقدح کے لئے دیکھئے سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۳۱۶۔

۱۶۸۱ از مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ زبیر سے مروی ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پل صراط پر سے گزرنے کے متعلق پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ شرط کہ ہر مؤمن اس سے ضرور گزرے گا، مؤمنین کے لئے ہنستے مسکراتے پوری ہو جائے گی۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد الطیالسی فی الصفات

۱۶۸۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

اس پر آپ ﷺ کے بعض اہلِ خانہ نے سوال کیا یارسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر خوف کرتے ہیں، جبکہ ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لے آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دل ہمہ وقت رحمن کی انگلیوں میں سے دوانگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ اور رحمن یوں کرتا رہتا ہے، انگلیوں کو حرکت دیتے ہوئے فرمایا۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۳.....ازمسندِ ابی رزین العقیلی۔ ﴿وسع کرسیه السموات والأرض﴾ کی تفسیر کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: کہ کرسی جائے قدمین ہے۔ اور عرش کی وسعت کا اندازہ کوئی شئی نہیں کرسکتی۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۴.....ازمسند نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان الکلابی۔ نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر دل رب العالمین کی انگلیوں میں سے دوانگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ چاہے تو وہ اس کو سیدھا مستقیم رکھے اور چاہے تو کج رو کردے۔ تو رسول اللہ ﷺ اسی وجہ سے فرماتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور میزان تقدیر اللہ کے ہاتھ میں ہے اس کو پست وبالا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ دل اس کی انگلیوں کے درمیان ہے۔ چاہے تو اسے سیدھا رکھے، چاہے تو اسے ٹیڑھا کردے۔ اور میزان اس کے ہاتھ میں ہے۔ سو وہ اقوام کو رفعت عطا کرتا ہے اور پست کرتا ہے، اور قیامت تک یہی معاملہ جاری وساری ہے۔

الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۵.....ازمسندِ ابی رزین العقیلی۔ ابی رزین العقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب بندے کی یاس وقنوط اور اپنی رحمت اس کے قریب ہونے پر مسکراتا ہے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا پروردگار بھی مسکراتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا پروردگار مسکرائے تو ہم خیر سے ہرگز محروم نہ ہوں گے۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۶.....شہر بن حوشب سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ جب آپ کے پاس ہوتے تو آپ کی دعا اکثر کیا ہوتی تھی؟ فرمایا آپ کی دعا اکثر یہ ہوتی تھی:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

پھر آپ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: اے ام سلمۃ! ہر آدمی کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دوانگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ چاہے تو وہ اس کو سیدھا مستقیم رکھے اور چاہے تو کج رو کردے۔ ابن ابی شیبه

۱۶۸۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ اور یہ دعا مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ ابن آدم کا دل اللہ کی انگلیوں کے درمیان ہے۔ چاہے تو وہ اسے ہدایت کی طرف پلٹ دے اور چاہے تو اسے گمراہی کی طرف لوٹادے، تو وہ یوں پلٹ دینے پر قادر ہے۔

ابن ابی شیبه

اسلام اپنے شباب کو پہنچا

۱۶۸۸.....ازمسندِ عمر رضی اللہ عنہ۔ ایک شخص سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کی مجلس میں موجود تھا کہ آپ رضی

اللہ عنہ نے اپنے کسی ہم نشیں سے فرمایا: تم نے حضور ﷺ کو اسلام کی صفت کس طرح بیان کرتے ہوئے سنا؟ اس نے کہا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اسلام اونٹ کے بچہ کی مانند نوخیزی و کسمپرسی کے عالم میں اٹھا۔ پھر اس کے سامنے کے ثنائی دانت نکلے۔ پھر برابر کے رباعی دانت نکلے۔ پھر رباعی کے بعد والے دانت نکلے۔ پھر اسلام اپنے عنفوانِ شباب کے آخری مرحلہ بزول پر آیا اور اس کے کچلی والے دانت بھی نکل آئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ بزول کے بعد سوائے نقصان وتنزلی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔

مسنداحمد، المسند لأبی یعلی، بروایت رجل

اس روایت میں مجھول راوی غالباً حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور روایت میں اسلام کو ایک اونٹ کے بچے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس کی ارتقائی منازل کو بیان کیا گیا ہے۔ آخری مرحلہ بزول کا فرمایا حالتِ بزول میں اونٹ آٹھویں سال میں داخل ہوجاتا ہے اور یہ اس کی قوت کا انتہائی اور بڑھاپے کا ابتدائی زمانہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے روایت کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بزول کے بعد سوائے نقصان وتنزلی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔ یعنی عنقریب اسلام اس حالت میں پہنچ کر حاملینِ اسلام کی زبوں حالی کی وجہ سے اپنا عروج واقبال کھو بیٹھے گا۔

۱۶۸۹ ...... از مسندِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام اجنبی و پردیسی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی طرح لوٹ جائے گا جس طرح اٹھا تھا۔ سو غرباء کے لئے خوشی کا مقام ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ غرباء کون ہیں؟ فرمایا: اپنے دین کی حفاظت کے لئے اس کو لے کر گناہوں کے مقام سے راہِ فرار اختیار کرنے والے۔ ان کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ اٹھائے گا۔ ابن عساکر

۱۶۹۰ ...... از مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: اسلام کی تلوار میں کند پڑ گیا تو پھر اس کو کبھی کوئی چیز درست نہ کر سکے گی۔ ابن عساکر

یعنی اسلام کا انحطاط شروع ہو گیا تو پھر اس کی ترقی رُوبہ زوال ہی رہے گی۔

۱۶۹۱ ...... از مسندِ عبدالرحمٰن بن سمرة بن حبیب العبسی۔ عبدالرحمٰن بن سمرة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اسلام ان دو مسجدوں کی طرف اس طرح سمٹ کر منحصر ہوجائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک کر داخل ہوجاتا ہے۔ اور ایمان مدینہ کی طرف یوں تیزی سے آئے گا جس طرح سیلاب نشیب میں آنا فانا اتر جاتا ہے۔ پھر اسی اثناء میں عرب اپنے اعراب گنوار لوگوں سے اعانت کے طلب گار ہوں گے تو ان کی آواز پر پیش روں میں سے صلاح کار اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے معزز واخیار لوگ اپنے مددگاروں کے ہمراہ نکلیں گے اور پھر ان کے اور روم کے مابین جنگ چھڑ جائے گی۔ لیکن جنگ ان پر حالت شکست میں الٹ جائے گی۔ پھر یہ انطاکیہ کے نشیبی مقام پر جمع ہوں گے اور وہاں جنگ چھڑے گی۔ اور تین دنوں تک جنگ کے شعلے بھڑکیں گے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ دونوں فریقوں سے مدد اٹھالیں گے...... حتیٰ کہ خون کا بازار اس قدر گرم ہوگا کہ گھوڑوں کے پاؤں مکمل خون میں ڈوب جائیں گے۔ تب ملائکہ بارگاہِ رب العزت میں عرض کریں گے اے الٰہ! تو کیوں اپنے بندوں کی مدد نہیں فرمارہا؟ پروردگار فرمائیں گے: ابھی ان کے شہداء کی تعداد بڑھنے دو۔

پھر ان کے ایک تہائی لوگ شہادت پالیں گے۔ اور ایک تہائی نصرت یاب ہوجائیں گے اور ایک تہائی سختیء جنگ کی شکایت کرتے ہوئے منہ موڑ کر چلے جائیں گے اور یہ لوگ زمین میں دھنس جائیں گے۔

تب اہلِ روم کہیں گے کہ ہم تمہیں اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ تم ہماری اصل کے (عجمی) لوگوں کو ہمارے سپرد نہ کردو...... تو عرب عجم سے کہیں گے کہ جاؤ تم اہلِ روم کے ساتھ شامل ہوجاؤ۔ عجم کہیں گے: کیا ایمان کے بعد کفر کے مرتکب ہوتے ہو؟ کہ پہلے ہم کو اپنی حمایت میں جنگ کی چکی میں پیسا اور اب انہی اغیار دشمن کے حوالہ کرتے ہو؟ تب عرب ان کی حمیت میں غضبناک ہوں گے۔ اور روم پر حملہ آور ہوجائیں گے۔ اور قتال کریں گے۔ اور اس وقت اللہ بھی غصہ میں آئیں گے اور اپنی تلوار و نیزہ چلائیں گے۔ دریافت کیا گیا اے عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہ! اللہ کی تلوار و نیزہ کیا ہے؟ فرمایا: مؤمن کی تلوار و نیزہ۔ پھر تمام اہلِ روم نیست و نابود ہو جائیں گے۔ سوائے کسی مخبر کے کوئی بچ کر نہ جا سکے گا۔ پھر یہ مسلمان روم کے شہروں کا رخ کریں گے۔ اور اس کے قلعوں اور شہروں کو فقط ''اللہ اکبر'' کی گونج ہی سے فتح کر لیں گے۔ تکبیر کہیں گے تو اس کی دیواریں گر پڑیں گی۔ ایک بار تکبیر کہیں گے تو اس کی ایک دیوار گر پڑے گی۔ ایک اور بار تکبیر کہیں گے تو دوسری دیوار بھی گر جائے گی۔ صرف بحیری دیوار گرنے سے رہ جائے گی۔ پھر یہ رومیہ کی طرف بڑھیں گے اور اس کو بھی تکبیر کے ساتھ فتح کر لیں گے۔ اور اس دن غنیمت کا مال کثرت کی وجہ سے اندازے کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ابو نعیم

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پانچ بڑی جنگیں چھڑیں گی دو ہو چکی ہیں اور بقیہ تین میں سے پہلی ترک کے ساتھ عظیم جنگ ہوگی۔ دوسری اعماق میں یعنی اہلِ روم کے ساتھ جس کا ابھی ذکر ہوا۔ تیسری دجال کے ساتھ۔ ان کے بعد جنگ نہ ہوگی۔ اور روایت بالا کے شروع میں حضرت ابن عمرو کا کچھ فرمان جو یہاں مذکور نہیں ہے وہ یہ ہے کہ روم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو قدرتاً بہت جلد جوانی کی منازل طے کرے گا وہ روم کی سلطنت کا مالک بنے گا اور کہے گا کہ یہ مسلمان آخر کب تک ہمارے علاقوں پر قابض رہیں گے سو یا تو میں نہ رہوں یا اس مذہب کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالوں گا۔ اس کے مقابلے میں مصر شام وغیرہ کے لوگ نکلیں گے جن کے ساتھ عجم بھی ہوں گے یہ دیارِ عرب میں جمع ہو کر روم کے خلاف جنگ ترتیب دیں گے۔ اور عرب کے اعراب کو بھی مدد کے لئے پکاریں گے جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ یہ جنگوں میں سے سب سے عظیم ترین جنگ ہوگی۔ جس میں جیت بالآخر مسلمانوں کی ہوگی۔ اس فتح سے فراغت ہوتے ہی مسلمانوں کو خوش کن خبر ملے گی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں یہ لوگ بیت المقدس میں مقامِ ایلیاء پر آپ علیہ السلام سے جا کر ملیں گے۔ اور ان کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔

خلاصہ از ''الفتن، لنعیم بن حماد''

فصل......دل اور اس کے تغیرات کے بیان میں

۱۶۹۲......از مسندِ عمر رضی اللہ عنہ۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انقطاعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو بسا اوقات حاضر دماغ رہتا ہو اور نہ حاضر عقل، اور اس کی یادداشت بھی برقرار نہ رہتی ہو؟ اور بسا اوقات اس کا دماغ اور عقل کام کرنے لگ جاتے ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہم نشینوں نے کہا: ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل بھی چاند کی مانند گرہن ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ کیفیت دل پر طاری ہوتی ہے تو اس کا دماغ، عقل اور یادداشت بھی ماؤف ہو جاتی ہے۔ اور جب اس کیفیت کے بادل دل سے چھٹتے ہیں تو دماغ، عقل اور یادداشت سب دوبارہ لوٹ آتی ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاسراف

۱۶۹۳......حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں کسی نے ذکر کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: کہ میں اپنے دل کا تو مالک نہیں ہوں۔ لیکن اس کے سوا میں عدل کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہوں۔ ابن جریر

۱۶۹۴......از مسند انس رضی اللہ عنہ۔ زید الرقاشی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر خوف کرتے ہیں، جبکہ ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لے آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے انگلیوں سے اشارہ فرمایا: یعنی دل ہمہ وقت رحمٰن کی انگلیوں کے درمیان متحرک رہتا ہے۔

ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی الصفات

۱۶۹۵..... حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یارسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر ڈرتے ہیں، جبکہ ہم آپ پر ایمان لے آئے ہیں اور آپ کے لائے ہوئے دین پر یقین کرلیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا جانو! تمام مخلوق کے دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔

الدار قطنی فی الصفات

۱۶۹۶..... ازمسند حنظلۃ بن الربیع الأسیدی۔ حنظلۃ الأسیدی، جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبین میں شامل ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے جنت وجہنم کا ذکر کیا تو ہم پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ گویا ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں کھڑا ہوا، اور اپنے اہل خانہ کی طرف چلا گیا۔ اور وہاں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہنسی کھیل میں مشغول ہو گیا۔ پھر مجھے حضور ﷺ کی محفل میں طاری ہونے والی وہ کیفیت یاد آگئی۔ میں نکلا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور عرض کیا: اے ابوبکر! (اوہ) میں تو منافق ہو گیا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: ہم جب نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہم سے جنت وجہنم کا تذکرہ فرماتے ہیں تو گویا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ پھر جب ہم وہاں سے نکلتے ہیں تو اولاد اور بیویوں کے ساتھ لہو ولعب اور بے کار چیزوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ پھر میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حنظلۃ! اگر اہل وعیال کے پاس بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار رہے جو میرے ہاں ہوتی ہے تو فرشتے تم سے بستروں پر مصافحہ کرنے لگیں۔ دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: لیکن اے حنظلۃ! یہ تو وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔ الحسن بن سفیان، ابونعیم

۱۶۹۷..... حنظلۃ الأسیدی، سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اہل وعیال کے پاس بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار رہے جو میرے ہاں ہوتی ہے تو فرشتے تم پر اپنے پروں کا سایہ کرنے لگیں۔ ابوداؤد الطیالسی، ابونعیم، ۴

اللہ تعالیٰ طلب مغفرت کو پسند فرماتے ہیں

۱۶۹۸..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے قلوب پر رقت طاری ہوتی ہے؟ اور دنیا سے ہم بے رغبت ہوتے ہیں؟ اور آخرت کا شوق ہمارے دلوں پر طاری ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس سے جانے کے بعد بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار رہے جو میرے ہاں ہوتی ہے تو فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں۔ اور راہ چلتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔ لیکن اگر تم سے گناہ ہونے معدوم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ دوسری ایسی قوم کو لا بسائے گا جو گناہ کی مرتکب ہوگی حتیٰ کہ ان کے گناہ آسمان سے باتیں کرنے لگیں گے۔ پھر وہ اللہ سے مغفرت کے طلبگار ہوں گے، تو ان سے جو کچھ بھی سرزد ہوا، ان سب کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے اور اسے کوئی پرواہ نہیں۔ ابن النجار

۱۶۹۹..... حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے قلوب پر رقت طاری ہوتی ہے؟ اور دنیا سے ہم بے رغبت ہوتے ہیں؟ اور آخرت کا شوق ہمارے دلوں پر طاری ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسی حال پر رہو..... جو میرے ہاں ہوتا ہے، تو فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں۔ اور راہ چلتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔ لیکن اگر تم سے گناہ ہونے معدوم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ دوسری ایسی قوم کو لا بسائے گا جو گناہ کی مرتکب ہوگی حتیٰ کہ ان کے گناہ آسمان سے باتیں کرنے لگیں گے۔ پھر وہ اللہ سے مغفرت کے طلبگار ہوں گے، تو ان سے جو کچھ بھی سرزد ہوا، ان سب کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے اور اسے

کوئی پرواہ نہیں۔ابن النجار

۱۷۰۰۔۔۔۔از مسندِ عبداللہ بن رواحۃ۔حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحۃ میرا ہاتھ تھام کرفرماتے تھے: آؤ کچھ دیر ایمان تازہ کرلیں۔کیونکہ دل اس ہانڈی سے زیادہ، جوشدتِ جوش سے ابل رہی ہو، متغیر ہوتا رہتا ہے۔ابو داؤد الطیالسی

۱۷۰۱۔۔۔حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحۃ ب مجھ سے ملاقات کرتے تو فرماتے عویمر! آؤ بیٹھو، چندگھڑی مذاکرہ کریں۔تو ہم کچھ دیر بیٹھ کر ایمان کا مذاکرہ کرتے۔پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ یہ ایمان کی مجلس ہے۔اور ایمان کی مثال قمیص کی سی ہے۔کہ کبھی تم پہنی ہوئی قمیص کو اتارتے ہو۔اور کبھی اتاری ہوئی قمیص کو پہن لیتے ہو۔دل اس ہانڈی سے، جوشدت جوش سے ابل رہی ہو، زیادہ الٹ پلٹ ہوتا ہے۔ابن عساکر

۱۷۰۲۔۔۔۔۔از مسند ابن عمرو رضی اللہ عنہ۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تمام بنی آدم کے دل ایک دل کی مانند رحمٰن کی انگلیوں میں سے دوانگلیوں کے درمیان رہتے ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے ان کو الٹتا پلٹتا ہے۔پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا الى طاعتک

اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دل اپنی طاعت وفرماں برداری کی طرف پھیر دے۔ابن عساکر

۱۷۰۳۔۔۔ازمسندِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ دل کو کسی بات پر مجبور نہ کر کیونکہ دل کو جب مجبور کیا جاتا ہے تو وہ اندھا ہوجاتا ہے۔محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسه

فصل......شیطان اور اس کے وساوس کے بیان میں

۱۷۰۴۔۔۔ازمسندِ طلحہ رضی اللہ عنہ۔ابورجاء العطاردی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔اور ہلکی نماز پڑھائی۔ہم نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: مجھے وساوس نے گھیرلیا تھا۔المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۵۔۔۔ازمسند زبیر رضی اللہ عنہ۔ابورجاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو ہلکی نماز پڑھائی۔عرض کیا گیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: مجھے وساوس جلد گھیر لیتے ہیں۔المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۶۔۔۔حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں ایک شخص نے کہا: اے اصحابِ رسول! یہ تم لوگوں کی کیا بات ہے کہ تم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھاتے ہو؟ فرمایا: ہمیں وساوس جلد گھیر لیتے ہیں۔ابن عساکر، ابن النجار

۱۷۰۷۔۔۔ازمسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ میں اپنے دل میں ایسے ایسے وساوس پاتا ہوں کہ مجھے ان کو ظاہر کرنے سے جل کر کوئلہ بن جانا زیادہ محبوب ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں! یقیناً شیطان مایوس ہوگیا ہے کہ اس زمین میں اس کی دوبارہ پرستش کی جائے گی۔لیکن وہ تمہارے چھوٹے چھوٹے اعمال سے راضی ہوگیا ہے۔ابن راھویہ

۱۷۰۸۔۔۔۔۔ازمسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے وسوسہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عینِ ایمان ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن عساکر

۱۷۰۹۔۔۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے آپ ﷺ سے ایسے کسی شخص کے بارے میں سوال کیا، جو اپنے دل میں ایسے وسوسے جنم پاتا ہے کہ اس کو وہ وساوس زبان پر لانے سے زیادہ محبوب ہے کہ وہ آسمان سے نیچے گرے اور پرندے اس کو اچک لیں؟ فرمایا: یہ عین ایمان ہے۔یا فرمایا: یہ واضح ایمان ہے۔ابن عساکر

۱۷۱۰..... ازمسند عبید بن رفاعۃ۔ مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت پر شیطان کا اثر ہوگیا۔شیطان نے اس کے اہل خانہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس کا علاج صرف فلاں راہب کے پاس ہے۔اور راہب صومعہ میں رہتا تھا۔اس عورت کے اہل خانہ نے اس راہب سے مسلسل بات چیت کی، حتیٰ کہ اس راہب نے عورت کو قبول کرلیا۔پھر شیطان اس راہب کے پاس آکر وسوسہ اندازی کرنے لگا حتیٰ کہ وہ راہب عورت کے ساتھ غلط کاری میں ملوث ہوگیا اور اس کو حاملہ کردیا۔پھر شیطان آکر کہنے لگا کہ اس کے اہل خانہ آئیں گے تو تو رسوا و فضیحت ہوجائے گا۔لہٰذا ایسا کر کہ اس عورت کو قتل کر کے دفن کردے جب وہ آئیں تو کہہ دینا کہ وہ مرگئی تھی، میں نے اس کو دفن کردیا ہے۔سو اس نے ایسا ہی کیا اور اس کو قتل کر کے دفن کردیا۔اس کے اہل خانہ آئے تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ اس نے خود قتل کر کے اسے دفن کیا ہے۔انہوں نے آکر اس سے یہ سوال کیا۔اس نے کہا وہ مرگئی تھی، میں نے اس کو دفن کردیا ہے۔شیطان نے اس راہب کو مزید ورغلایا کہ دیکھ! میں ہی اس عورت پر اثر انداز ہوا تھا۔اور اس کے اہل خانہ کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ اس کا علاج صرف تیرے پاس ہے۔پھر میں نے تجھے وسوسہ میں مبتلا کیا، کہ اس کو قتل کر کے دفن کردے۔پھر میں نے ہی اس کے اہل خانہ کے دل میں ڈالا کہ تو نے اس کو خود قتل کر کے دفن کردیا ہے۔تو اب تو میری قوت کا اندازہ کرہی چکا ہے۔سو اب اگر تو میری بات مان لے تو میں تجھے نجات دلوا سکتا ہوں۔بس مجھے دو سجدے کردے۔راہب نے شیطان کو دو سجدے کردیئے۔یہی مطلب ہے اس فرمانِ باری کا:

﴿کمثل الشیطان اذقال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء منک﴾

''شیطان کی مثال تو یہ ہے کہ وہ انسان کو کہتا ہے کہ کفر کر! جب وہ کفر کرلیتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری ہوں۔''

ابن ابی الدنیافی مکائدالشیطان، ابن مردویہ، شعب الایمان

۱۷۱۱..... عبید بن رفاعۃ الزرقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے نماز اور قرآت میں وسوسہ ڈالتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کا نام خنزیر ہے۔پس جب تجھے اس کا احساس ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ لے۔المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مسنداحمد، الصحیح لمسلم

۱۷۱۲..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں ایسے وساوس محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہمیں دنیا اور اس کا ساز و سامان مل جائے تب بھی ہم اس کے عوض ان خیالات کو زبان پر لانا پسند نہیں کریں گے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی تم ایسے خیالات پاتے ہو؟ عرض کیا جی یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو خالص ایمان ہے۔محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة

۱۷۱۳..... شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں اپنے ماموں کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔میرے ماموں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ام المؤمنین! ہم میں سے کوئی شخص اپنے نفس میں ایسی بات پاتا ہے، کہ اگر اس کو ظاہر کرے تو اس کو قتل کردیا جائے اور اگر مخفی رکھے تو اس کی آخرت خراب ہونے کا سوال ہے؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا: اس کا احساس بھی مؤمن ہی کو ہوتا ہے۔محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة ایمان کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

۱۷۱۴..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ آدمی کی فقاہت میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اس بات کا اندازہ رکھے کہ دین کی فقہ و سمجھ بوجھ میں اضافہ ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے؟ اور آدمی کی فہم و دانائی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ شیطان کے حملے کس کس جانب سے ہو رہے ہیں؟ محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة

۱۷۱۵..... ازمسند نامعلوم۔امام زھری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بنی حارثہ انصار کے یحییٰ نامی کسی شخص نے ان کو خبر دی کہ حضور ﷺ کے کچھ صحابہ کرام حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے، کہ ہم شیطان کے ایسے وسوسے اپنے سینوں میں پاتے ہیں، کہ ہم میں سے کوئی ثریا ستارے کی بلندی سے نیچے گرے..... اس کو یہ اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ اس وسوسہ کو زبان پر لائے۔آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا واقعی تم یہ خیال پاتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔فرمایا: یہ تو کھلا ایمان ہے۔شیطان تو اس سے بھی نیچے گرانا چاہتا ہے لیکن بندہ اگر اس سے محفوظ رہ جائے تو اس میں مبتلا کردیتا ہے۔محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة

۱۷۱۶..... ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں دورانِ حج ایک حلقہ میں پہنچا تو اس میں ایسے دو شخصوں کو پایا جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا۔ دونوں بھائی تھے۔ میرا گمان ہے کہ ان میں سے ایک کا نام محمد تھا۔ وہ دونوں وسوسہ کے متعلق آپ ﷺ سے منقول حدیث کا مذاکرہ کرر ہے تھے۔ کہ کسی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر کوئی آسمان سے نیچے گر جائے، اس کو یہ اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ وہ ان وساوس کو نوکِ زبان پر لائے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ بات تم کو پیش آئی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی یارسول اللہ! فرمایا: یہ تو عینِ ایمان ہے۔ ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس موقعہ پر کہا: کاش! اللہ مجھے اس عین سے بھی نجات دے دے۔ اس پر ان دونوں بھائیوں نے مجھے سختی سے جھڑکا اور اس سے منع کیا، کہا کہ ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث نقل کرر ہے ہیں اور تو ہے کہ اللہ مجھے اس سے بچا کر راحت میں رکھے۔ البغوی

حدیث غریب ہے۔

۱۷۱۷..... عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ شیطان انسان کو وضوء، بال اور ناخنوں جیسی معمولی معمولی باتوں میں مشغول رکھتا ہے۔ السنن لسعید

۱۷۱۸..... ھشیم کہتے ہیں کہ ہمیں عوام بن حوشب نے خبر دی، وہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ وسوسہ اندازی سب سے پہلے وضوء میں شروع ہوتی ہے۔ السنن لسعید

فصل ...... اخلاقِ جاہلیت کی مذمت میں

۱۷۱۹..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص، جس کو قبیصہ کہا جاتا تھا، سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم بصرہ کے ایک مقامِ الخزیبہ میں عتبہ بن غزوان کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے سورۃ البقرۃ کے اصحاب کے حوالہ سے لوگوں کو پکارنا شروع کیا۔ ادھر دوسرا آدمی بھی آلِ شیبان کے حوالہ سے لوگوں کو پکارنے لگا اور یہ جاہلیت کا تفاخر وغرور تھا تو میں اس پر حملہ آور ہوا۔ اس نے بھی مجھ پر نیزہ تان لیا اور کہنے لگا مجھ سے دور رہو۔ میں نے اس کے نیزے کو اپنی کمان پر لیا۔ اور اس کی ڈاڑھی اپنی مٹھی میں تھام لی۔ اور اسے پکڑ کر حضرت عتبہ کے پاس لے آیا۔ عتبہ نے ان کو محبوس کر لیا۔ اور اس کی روداد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ خلافت میں لکھ بھیجی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب ارسال فرمایا: کہ اگر وہ تمہارا قیدی ہے اور جاہلیت کے دعوی پر مصر ہے تو اس کی گردن اڑا دیتے، لیکن اگر وہ محض نظر بند ہے تو اس کو دعوت دو۔ اور اس سے بیعت لو، اور اس کی راہ چھوڑ دو۔ محمد بن شیبان القزار فی حزبه

۱۷۲۰..... فضلۃ الغفاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو ایک شخص کو اپنی بڑائی کا دعوی کرتے ہوئے سنا کہ: میں بطحاء (وادیٔ مکہ) کا فرزند ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا: اگر تو صاحبِ دین ہے تو تو واقعی مکرم ہستی ہے۔ اور اگر تو صاحبِ عقل وفراست ہے، تب بھی تو صاحبِ مروّت وعزت ہے۔ اور اگر تو صاحبِ مال ہے تو بھی تو صاحبِ شرافت ہے۔ اور اگر یہ کچھ بھی نہیں تو تیرے اور ایک گدھے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ الدینوری، العسکری فی الأمثال

۱۷۲۱..... از مسندِ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہدِ نبوی ﷺ میں دو شخص آپس میں حسب نسب بیان کرنے لگے۔ ایک نے کہا میں فلاں بن فلاں بن فلاں ہوں۔ لیکن بتا تو کون ہے؟ تیری ماں تجھے کھو بیٹھے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عہدِ موسوی علیہ السلام میں دو آدمی آپس میں حسب نسب بیان کرنے لگے، الخ۔ ابن ابی شیہ، عبد بن حمید

آگے حدیث مکمل ذکر نہیں کی، چونکہ مکمل حدیث پچھلے ابواب میں گزر چکی ہے۔

۱۷۲۲..... از ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرمایا: ہم کو حکم ہے، کہ جب ہم کسی کو جاہلیت کی طرف نسبت کرتے

دیکھیں تو اس کو باپ کے سوا، انہی کے ساتھ لازم ملزوم کردیں۔ اور اس کو کنیت کے ساتھ نہ پکاریں۔

ابن عساکر، الخطیب فی المتفق والمفترق، النسائی، عمم، السنن لسعید، المسند لأبی یعلی

۱۷۲۳۔۔۔۔عمرو رحمۃ اللہ علیہ بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ بن شعبۃ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے درمیان بات بڑھ گئی۔ حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ نے ان کو برا بھلا کہا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس، اے ھصیص! عمرو رضی اللہ عنہ کے کسی جدامجد کا نام ہے مجھے مغیرۃ برا بھلا کہتا ہے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے فرزند عبداللہ بن عمرو نے اپنے والد سے عرض کیا: اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے جاہلی قبائل والا دعویٰ کیا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے نادم ہو کر تمیں غلام آزاد کئے۔

ابن عساکر

۱۷۲۴۔۔۔۔ازمسند معاویۃ بن حیدۃ رضی اللہ عنہ۔ بہز بن حکیم اپنے والد حکیم سے اور حکیم بہز کے دادا یعنی اپنے والد معاویۃ رضی اللہ عنہ بن حیدۃ سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: حضور ﷺ کے پاس دو آدمی فخر بازی کرنے لگے۔ ایک بنی مضر سے تھا دوسرا یمن سے تعلق رکھتا تھا۔ یمانی نے کہا: میں حمیر سے ہوں نہ کہ مضر و ربیع سے ہوں۔ اس کو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تیرے نصیبہ وشرافت کی بدبختی ہے، تیرے دادا کی ہلاکت ہے اور تیرے پیغمبر سے تیری دوری ہے۔ ابن عساکر

۱۷۲۵۔۔۔۔ازمسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا: جب اہل نزار عصبیت میں کہنے لگیں: اے نزار! اور اہل یمن کہنے لگیں: اے قحطان! تو ضرور شر اتر آتا ہے۔ اور مدد و نصرت اٹھ جاتی ہے۔ اور جنگ مسلط کردی جاتی ہے۔ ابو نعیم

۱۷۲۶۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اور یوں کہنے لگا: معزز وشرفاء کے فرزند کو اجازت دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو اجازت دیدو۔ آنے پر اس سے دریافت فرمایا: تو کون ہے؟ کہا: میں فلاں بن فلاں بن فلاں ہوں اور یوں زمانہ جاہلیت کے کئی اشراف ومعززین کے نام گنوائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں تو یوسف علیہ السلام بن یعقوب علیہ السلام بن اسحاق علیہ السلام بن ابراہیم علیہم السلام ہے؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: پھر معزز وشرفاء کے فرزند تو وہ ہیں۔ تو بدترین لوگوں کا فرزند ہے، جن کا شمار اہل جہنم میں ہوتا ہے۔ المستدرک للحاکم

۱۷۲۷۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ کہ ایک مہاجری نے انصاری کو کسی بات پر دھتکار دیا۔ انصاری نے حمایت کے لئے پکارا: اے انصار۔۔۔۔ مہاجری نے بھی پکارا: اے مہاجرین۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا: یہ کیا جاہلیت کے نعرے لگ رہے ہیں؟ لوگوں نے حقیقت حال کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعوے چھوڑ دو، یہ انتہائی متعفن اور غلیظ ہیں۔

تو چونکہ حضور ﷺ کے ہجرت فرمانے کے وقت مہاجرین قلیل تعداد میں تھے۔ پھر مہاجرین کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ اور یہ بات بھی عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کو پہنچی جو پہلے ہی سے مہاجرین کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خار کھائے بیٹھا تھا تو اس نے اپنے لوگوں سے پوچھا کیا واقعی ایسا ہوا ہے؟ اچھا! جب ہم مدینہ پہنچیں گے تو ہم معزز وشرفاء لوگ ان رذیلوں کو وہاں سے دربدر کردیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چھوڑ و اس کو، لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوں گی، کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

چوتھا باب۔۔۔۔۔امورِ متفرقہ کے بیان میں

۱۷۲۸۔۔۔۔ازمسند عمر رضی اللہ عنہ۔ سعید بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر موصول ہوئی کہ ملک شام میں ایک شخص اپنے مؤمن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کے امیر کو پیغام بھیجا کہ اس کو میرے پاس بھیج دو۔ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تو اپنے مؤمن ہونے کا مدعی ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: تفوہ! وہ

کیسے؟ عرض کیا کیا آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین اصناف کے لوگ نہ تھے؟ مشرک، منافق، مؤمن۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کن میں سے تھے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی بات کو سمجھ گئے اور ازراہِ خوشی اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ شعب الإیمان

یہود کے میلہ اور تہوار میں شرکت کی ممانعت

۱۷۲۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا: دشمنِ خدا لوگوں، یعنی یہود کی عید ومحافلِ سرور میں جانے سے اجتناب کرو۔

التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، بخاری ومسلم

۱۷۳۰..... حضرت قتادۃ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو دعوی کرے کہ "میں عالم ہوں" درحقیقت وہ جاہل ہے۔ اور جو مؤمن ہونے کا دعوی کرے وہ کافر ہے۔ رستہ فی الإیمان حدیث غیر ثابت وموضوع ہے۔ دیکھئے: الملتی لا اصل لھا فی الإحیاء ص ۲۹۲۔ نیز دیکھئے: تحذیر المسلمین، ۱۱۲ا۔ اور بہت سی کتب میں اس کو ضعیف وموضوع قرار دیا گیا ہے، جن کا ذکر موجب طوالت ہے۔ ان کے حوالہ جات کی تفصیل کے لئے رجوع فرمایئے: موسوعۃ الأحادیث والآثار الضعیفۃ والموضوعۃ ج ۱۰۔ ص ۱۵۴۔

۱۷۳۱..... سعید بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر موصول ہوئی کہ ملکِ شام میں ایک شخص اپنے مؤمن ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کے امیر کو پیغام بھیجا کہ اس کو میرے پاس بھیج دو۔ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تو اپنے مؤمن ہونے کا مدعی ہے؟ عرض کیا آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین اصناف کے لوگ نہ تھے؟ مؤمن، کافر، منافق؟۔ تو اللہ کی قسم میں کافر نہیں ہوں اور نہ میں نے نفاق کیا؟ حضرت عمر نے اس کی بات پر ازراہِ خوشی فرمایا: ہاتھ دو۔

ابن ابی شیبه فی الإیمان

۱۷۳۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا: دشمنِ خدا لوگوں، یعنی یہود ونصاری کی عیدوں میں ان کے مجمع کو جانے سے اجتناب کرو۔ کیونکہ ان پر خدائے تعالی کی ناراضگی اترتی ہے تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ تم پر بھی نہ اتر جائے۔ اور یہ کہ تم ان کے باطن سے تو واقف ہو نہیں پھر کہیں انہی کے رنگ میں نہ رنگ جاؤ۔ التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، شعب الإیمان

۱۷۳۳..... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بن قیس سے مروی ہے، کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی جامع مسجد کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی آدمی چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور نہ کسی کی ذی شرف شی پر ڈاکہ ڈالتے وقت، حالانکہ لوگ اس کی طرف نگاہیں بھرے دیکھ رہے ہوتے ہیں، مؤمن رہتا۔ اور کوئی آدمی شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

ایک شخص نے سوال کیا: اے امیر المؤمنین! تو کیا جس نے زناء کیا، کفر کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ رخصت کی احادیث کو مبہم رکھیں۔ کوئی مؤمن زناء کے وقت مؤمن نہیں رہتا جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ زناء اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ اسی طرح کوئی آدمی چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ چوری اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ اسی طرح کوئی آدمی شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ شراب نوشی اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ اسی طرح کسی کی ذی شرف شی پر ڈاکہ ڈالتے وقت مؤمن نہیں رہتا، حالانکہ لوگ اس کی طرف نگاہیں بھرے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ ڈاکہ زنی اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الصغیر للطبرانی رحمة الله علیه

اس میں ایک راوی اسماعیل بن یحیی التیمی متروک ومتہم ہے لہذا اس کا اعتبار نہیں۔

۱۷۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرمایا: کہ ایمان دل میں ایک سپید نکتہ کی مانند شروع ہوتا ہے۔ پھر جیسے جیسے ایمان بڑھتا ہے

تو وہ سپیدی بھی پھیلتی جاتی ہے۔پس جب ایمان کامل ہوجاتا ہے تو سارادل سپید اور صاف شفاف ہوجاتا ہے۔اورنفاق دل میں ایک سیاہ نکتہ کی مانند شروع ہوتا ہے۔پھر جیسے جیسے نفاق بڑھتا جاتا ہے، وہ دل کی سیاہی بھی بڑھتی جاتی ہے۔پس جب نفاق کامل ہوجاتا ہے تو سارادل سیاہ پڑجاتا ہے۔اللہ کی قسم اگر تم کسی مؤمن دل کو چیر کر دیکھو تو اس کو سپید پاؤ۔اور اگر تم کسی منافق دل کو چیر کر دیکھو تو اس کو سیاہ پاؤ گے۔

ابن المبارک فی الزهد، ابو عبید فی الغريب، رستة وحسين فی الإستقامة، شعب الإيمان، اللالكائی فی السنة، الأصبهانی فی الحجة

اللہ تعالیٰ کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء

۱۷۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا۔اور آپ سے سوال کیا کہ ہمارا رب کب سے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ کا رنگ غصہ کی وجہ سے بدل گیا۔اور فرمایا: جب کچھ نہ تھا وہ تب بھی تھا۔اور جس طرح ازل میں تھا اسی طرح آج بھی ہے۔اور وجود وعدم کی کیفیات کچھ نہ تھیں وہ تب سے ہے۔نہ ابتداء تھی اور نہ ہی کوئی انتہاء تھی، وہ تب سے ہے۔اس کی ذات کے آگے تمام غایات ختم ہیں۔بلکہ وہی ہر غایت کی غایت ہے۔

اس معجزانہ کلام نے یہودی پر وہ اثر کیا کہ اس نے اسلام قبول کرلیا۔ابن عساکر

۱۷۳۶..... الأصبغ بن نباتة سے مروی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی حاضر ہوا۔اور کہنے لگا: یا امیر المؤمنین! اللہ کب سے موجود ہوا؟ ہم اس کی طرف لپکے اور اس قدر اس کو زدوکوب کیا، کہ قریب تھا کہ اس کی جان لے بیٹھتے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسکو چھوڑ دو۔پھر خود اس سے مخاطب ہوئے، کہ اے یہود کے بھائی! جو میں تجھے کہوں اسے اپنے کانوں سے سن۔اور دل میں اس کو محفوظ رکھ۔میں تجھے تیری کتاب ہی سے، جو موسیٰ بن عمران علیہ السلام لے کر آئے، جواب دوں گا۔اگر تو نے اپنی کتاب پڑھ کر یاد رکھی ہوگی تو تو میری بات کو اسی کی مانند پائے گا۔

سن ''وہ کب وجود میں آیا'' یہ اس ذات کے متعلق پوچھا جاسکتا ہے، جو پہلے موجود نہ ہو۔پھر وجود میں آئی ہو۔بہر حال جو ہستی لازوال ہو، وہ بغیر کسی کیفیت کے ہوتی ہے۔اور بغیر حدوث وجود میں آئے موجود ہوتی ہے۔وہ ہمیشہ سے لازوال ہے۔وہ ابتداء سے بھی پہلے سے ہے۔اور انتہاء سے بھی آخر میں ہے۔وہ بغیر کسی کیفیت وغایت وانتہاء کے لازوال ہے۔اس پر تمام غایات منقطع ہوجاتی ہیں۔وہ ہر غایت کی غایت ہے۔

اس بات کو سن کر یہودی رو پڑا۔اور عرض کیا یا امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! یہ بات حرفاً حرفاً توراۃ میں موجود ہے۔سو اب میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ الاصبهانی فی الحجة

۱۷۳۷..... محمد بن اسحٰق، نعمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ چالیس یہودی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمیں اپنے رب کے اوصاف بیان کرو، جو آسمان میں ہے۔کہ وہ کن کیفیات کے ساتھ ہے؟ کیسے وجود پذیر ہوا؟ کب ہوا؟ اور کس چیز پر وہ مستوی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہ یہود! سنو مجھ سے۔اور یہ پرواہ نہ کرو کہ کسی اور سے بھی سوال کروگے۔

میرا پروردگار عزوجل وہ ایسی اول ترین ہستی ہے، جس کی کسی چیز سے ابتداء نہیں ہوئی۔جس کی کسی چیز سے ترکیب نہیں ہوئی۔وہ کسی موہومی کیفیت کا نام نہیں۔اور نہ ہی کسی جسمانی ہیولے کا نام ہے، جو نظروں میں قریب ودور ہوسکتا ہو۔وہ کسی پردے میں محجوب نہیں کہ جگہ کا محتاج ہو۔وہ کسی حادثے دوقوعہ سے وجود پذیر نہیں ہوا، کہ اس کو فانی کہا جاسکے۔بلکہ وہ اس بات سے عظیم وبالاتر ہے کہ اشیاء کی کیفیات، خواہ جو بھی ہوں، کے ساتھ متصف ہو۔وہ زوال پذیر ہوا، اور نہ کبھی ہوگا۔نہ اس کی ایک شان فنا ہوکر دوسری سے تبدیل ہوگی۔آخر اس کو کس طرح اجسام واشباہ کے ساتھ متصف کیا جاسکتا ہے؟ اور کیسے فصیح ترین زبانوں کے ساتھ اس کی صفات بیان کی جاسکتی ہیں؟ وہ اشیاء میں داخل ہی نہیں تھا کہ کہا جائے کہ اس نے وجود پالیا۔اور نہ کسی چیز سے اس کی بناء ہوئی کہ کہا جائے وہ بن گیا۔بلکہ وہ ہر کیفیت سے آزاد ہے۔وہ شہ رگ سے قریب

تر ہے۔جسم وشباہت میں ہرشی سے بعید تر ہے۔اس پر بندوں کا ایک لحظہ، اور ایک لفظ کا نکلنا، ایک قدم کا قریب ہونا، اور ایک قدم کا دور ہونا، خواہ انتہائی تاریک رات کے آخری پہر میں ہو تب بھی ان چیزوں کی نقل وحرکت اللہ سے مخفی نہیں رہتی۔ چودھویں رات کے ماہتاب اور بھڑکتے دن کے آفتاب کے اپنے اپنے محوروں کی گردش کا کوئی لحہ، روشنی وشعاعوں سمیت اس سے پوشیدہ نہیں ہوتا۔اپنی ظلمتوں سمیت آنے والی رات اور اپنی ضیاء پاشیوں سمیت جانے والے دن کی کوئی کیفیت اس سے اوجھل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اپنی قدرت تکوینیہ میں جو چاہے، اس پر پوری طرح حاوی ومحیط ہے۔وہ ہر کون ومکان، ہرلحہ وگھڑی، ہر انتہاء ومدت کو خوب خوب جاننے والا ہے۔مدت وغایت صرف مخلوق پر مسلط ہے۔حدود کا دائرہ اس کے سواء ہر ایک کو محیط ہے۔اس نے اشیاء کو پہلے سے کسی طے شدہ اصول کے مطابق تخلیق نہیں فرمایا۔اور نہ اپنے سے اول ترین اشیاء کی مدد سے پیدا کیا۔ بلکہ جس کو جیسے چاہا پیدا کیا اور اس کی تخلیق کو مکمل قائم فرمایا، اور اس کی صورت گری کی۔اور بہترین صورت بنائی۔ وہ اپنی شان میں یکتا ہے۔کسی شی کی اس کو رکاوٹ نہیں۔اس کو اپنی مخلوق کی طاعت سے ذرہ بھر نفع نہیں۔پکارنے والوں کی حاجت روائی کرنا اس کا وطیرہ ہے۔ملائکہ آسمان وزمین کی وسعتوں میں اس کی اطاعت پر سرافگندہ ہیں۔بوسیدہ ہو جانے والے مردوں کے ذرہ ذرہ کا علم اس کو یوں ہے، جس طرح جیتے جی پھرنے والوں کے متعلق اس کا علم۔ بلند وبالا آسمانوں کے اندر جو کچھ ہے، اس کو اسی طرح معلوم ہے، جس طرح پست زمینوں کے ذرات تک کا علم ہے۔اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے، اس کو آوازوں کے اختلاط سے چنداں حیرانی پریشانی کا سامنا نہیں۔طرح طرح کی بولیاں اس کو ایک دوسرے سے مشغول نہیں کرتیں۔وہ ہر طرح کی مختلف آوازوں کو سنتا اور بھر پور سمجھتا ہے۔وہ بغیر اعضاء وجوارح کے ان کے ساتھ مانوس ہے۔صاحب تدبیر، بصیر اور تمام امور کا بخوبی جاننے والا ہے۔زندہ پائندہ ہے، ہر عیب سے منزہ ہے۔اس نے موسیٰ علیہ السلام سے اعضاء والات کے بغیر اور ہونٹ اور دیگر مخارج اصوات کے بغیر کلام کیا۔وہ پاکیزہ وعالی شان ہر طرح کی کیفیات سے مبرّا ومنزہ ہے۔جس نے گمان کیا کہ ہمارا الٰہ ممدود ومحدود ہے، وہ درحقیقت اپنے خالق ومعبود سے جاہل ہے۔اور جس نے کہا کہ کون ومکان اس کو گھیرے ہوئے ہیں، وہ حیران پریشان اور ملتبس رہے گا۔وہ تو بلکہ اس کے برعکس ہر مکان کو گھیرے ہوئے ہے۔پس اگر اے مکلف انسان! تو رحمٰن کی صفات قرآن کے خلاف بیان کرسکتا ہے تو تو اتنا ہی کر کے دکھا کہ ہمیں جبریئل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کی صفات اور شکل وصورت بیان کردے؟ صد افسوس تو اپنی مثل مخلوق کی ہیئت وصفت بیان نہیں کرسکتا تو خالق ومعبود کی ہیئت وصفت بیان کرنے پر کیسے آمادۂ ہمت ہوا؟ تو ان ہیئت والات کے رب کی صفت کا ادراک ہی نہیں کرسکتا؟ چہ جائے کہ اس ذات کا ادراک کرے، جسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اور جو کچھ آسمان وزمین میں ہے، اور ان کے درمیان ہے وہ سب اسی کا ہے۔اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔الحلیہ

صاحب حلیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نعمان کی حدیث ہے۔ابن اسحاق نے بھی اس کو اسی طرح مرسلاً روایت کیا ہے۔

۱۷۳۸...... از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یوں کہنے کو ناپسند فرماتے تھے کہ میں اس اس بات میں اسلام لایا۔ کیونکہ اسلام تو محض اللہ ہی کے لئے۔المصنف لعبد الرزاق

اسلام کے معنی ہیں کسی کے آگے کلی طور پر سرِ تسلیم خم ہو جانا۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس معنی کے خیال سے لفظِ اسلام کو دوسرے کے لئے استعمال کرنے کو ناپسند جانتے تھے۔

۱۷۳۹...... فضالۃ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرمایا: اسلام تین کمروں پر مشتمل ہے۔نیچے والا، اوپر والا اور بالا خانہ۔ نیچے والا اسلام ہے۔یعنی اس کے فرائض وواجبات۔اوپر والا کمرہ نوافل کا ہے۔اور بالا خانہ جہاد ہے۔ابن عساکر

۱۷۴۰...... از مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ۔ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کہ قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ایمان قمیص کی مانند ہے کہ آدمی کبھی اس کو زیب تن کر لیتا ہے اور کبھی اتار پھینکتا ہے۔المصنف لعبد الرزاق

۱۷۴۱...... مراسیل سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ۔فرمایا: بندہ جب کسی شی کے متعلق کہتا ہے کہ اللہ کو پہلے اس کا علم نہ تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ اس بات سے عاجز ہو گیا کہ جان لیتا کہ میرا رب جانتا ہے۔ابن عساکر

۱۷۴۲...... مراسیل قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ۔حضرت قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ رسول اکرم ﷺ نے بنی نجران کے پادری سے فرمایا: اے ابو الحارث

اسلام لے آ! اس نے کہا: میں دین حق کا مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اسلام لے آ! اس نے کہا: میں آپ سے پہلے ہی مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ اسلام سے تجھے تین باتیں مانع ورکاوٹ ہیں۔ اللہ کے لئے تیرا اولاد کو ماننا، تیرا خنزیر کھانا، اور تیرا شراب پینا۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۴۳..... مسور بن مخرمۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کو ظاہر فرمایا اور پھر ایک وقت تمام اہل مکہ مسلمان ہو گئے، جبکہ ابھی نماز بھی فرض نہیں ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ اگر آپ سجدہ والی آیت تلاوت فرما کر سجدہ کرتے تو سب لوگ سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔ حتیٰ کہ کثرت ازدھام کی وجہ بعض لوگ سجدہ نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن پھر سردارانِ قریش طائف سے آ گئے ولید بن مغیرۃ ابوجہل وغیرہ تو انہوں نے ان لوگوں کو کہا تم اپنے آبائی دین کو چھوڑ بیٹھے ہو؟ پھر یہ لوگ کافر ہو گئے۔ ابن عساکر

۱۷۴۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص حبشی باندی لئے حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی ہے اور اس کے ذمہ ایک مؤمن جان آزاد کرنا واجب ہے تو کیا یہ اس کی طرف سے کفایت کرے گی؟ آپ ﷺ نے اس باندی کے مؤمنہ ہونے کی تصدیق کرنے کے لئے اس سے باندی پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ باندی نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ باندی نے عرض کیا: اللہ کے رسول۔ تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: اسی کو آزاد کر دو، کیونکہ یہ بھی مؤمنہ ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۴۵..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے پاس باندی تھی جو اس کی بکریاں چراتی تھی۔ ریوڑ میں مالک کی ایک ایسی بکری بھی تھی جو اسے بہت مرغوب وپسندیدہ تھی۔ جس کے متعلق مالک کا ارادہ تھا کہ وہ بکری آپ ﷺ کو ہدیہ کر دے گا۔ لیکن سوء اتفاق سے بھیڑیے نے آ کر اسی بکری پر حملہ کیا اور اس کے تھن کھینچ لئے۔ مالک کو غصہ آیا تو اس نے چرواہی باندی کو منہ پر طمانچہ رسید کیا۔ لیکن پھر نادم ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اس کے ذمہ پہلے سے ایک مؤمن جان آزاد کرنا واجب تھا۔ تو طمانچہ مارتے وقت اسے خیال آیا کہ اب اسی کو آزاد کر دیا جائے؟ آپ ﷺ نے اس باندی کو بلوایا اور اس سے سوال کیا: کیا تو لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتی ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی بھی کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی بھی کہ مرنا اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا برحق ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی بھی کہ جنت وجہنم برحق ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ تو اس کے بعد آپ ﷺ نے مالک کو فرمایا: اس کو آزاد کر سکتے ہو اور روکنے کا بھی اختیار ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۷۴۶..... یحی بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی باندی کو تھپڑ رسید کر دیا تھا۔ پھر وہ اسے لے کر بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے اس کی آزادی کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اس باندی کے مؤمنہ ہونے کی تصدیق کرنے کے لئے اس باندی سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ باندی نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ باندی نے عرض کیا: اللہ کے رسول۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ پھر آپ نے بعث بعد الموت اور جنت وجہنم کا تذکرہ بھی فرمایا پھر اس شخص سے فرمایا: اسی کو آزاد کر دو، کیونکہ یہ بھی مؤمنہ ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

الکتاب الثانی

از حرفِ ہمزہ۔ ذکر واذکار از قسم الأقوال

یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔

بابِ اول..... ذکر اور اس کی فضیلت کے بیان میں

۱۷۴۷..... اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اعمال نامہ لکھنے کے سوا زمین میں گھومتے پھرتے ہیں، وہ اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ ایسی قوم

کو جو ذکر اللہ میں مشغول ہو، پالیتے ہیں تو آپس میں پکارتے ہیں: آؤ تمہارا مقصود مل گیا۔ پھر وہ ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ایک دوسرے کے اوپر صف بندی کرتے ہوئے آسمان تک جا پہنچتے ہیں۔ پھر فرشتے ختم مجلس پر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے احوال کو بخوبی جانتا ہے، کہ بتاؤ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری تسبیح وتحمید اور تکبیر وتمجید کر رہے تھے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں: تیری عبادت میں اور زیادہ منہمک ہو جاتے اور خوب تیری بڑائی بیان کرتے اور تیری تسبیح کثرت سے کرتے۔ ارشاد ہوتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے جنت کے طلب گار تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں: اور زیادہ اس کی حرص کرتے، اور شدت سے اس کی طلب میں لگ جاتے۔ ارشاد ہوتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں: اور زیادہ اس سے دور بھاگتے، اور مزید اس کا خوف ان میں پیدا ہو جاتا۔ ارشاد ہوتا ہے: گواہ رہنا کہ میں نے ان سب کی مغفرت کر دی ہے۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: کہ ایک شخص ان میں شامل نہیں تھا لیکن اپنی کسی حاجت سے ان کے پاس آیا تھا؟ ارشاد ہوتا ہے: یہ ایسی قوم ہے، کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸..... سب سے افضل ذکر "لا الٰہ الا اللہ" ہے۔ اور سب سے افضل دعاء "الحمد للہ" ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹..... ذکر اللہ کی نعمت ہے۔ اس کی توفیق میسر ہو تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت نبیط بن شریط

۱۷۵۰..... وہ ذکر جس کو نگہبان فرشتے بھی نہ سن سکیں اس ذکر پر، جس کو وہ فرشتے سن سکیں ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شعب الإیمان، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۵۱..... اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲..... اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل یہ ہے کہ تیری موت اس حال میں آئے کہ تیری زبان ذکر اللہ میں تر ہو۔

الصحیح لابن حبان، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان بروایت معاذ

۱۷۵۳..... اس کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگ جائیں۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۴..... اس کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو کہ منافق لوگ تمہیں کہنے لگیں کہ یہ ریاء کار لوگ ہیں۔

السنن لسعید، مسند احمد فی الزھد، شعب الإیمان بروایت ابی الجوزاء مرسلاً

۱۷۵۵..... اللہ کا ذکر کرو کہ یہ تمہارے مطلوب کام میں مددگار ہے۔ ابن عساکر بروایت عطاء بن ابی مسلم مرسلاً

۱۷۵۶..... اللہ کا ذکر یوں کرو کہ منافق لوگ تمہیں کہنے لگیں کہ یہ ریاء کار لوگ ہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۷..... مضمحل انداز میں اللہ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے دریافت کیا گیا کہ اس کا کیا مطلب؟ فرمایا: مخفی وپست آواز میں ذکر۔

ابن المبارک فی الزھد بروایت ضمرۃ بن حبیب مرسلاً

۱۷۵۸..... قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وسعادت مندوہ شخص ہوگا، جس نے دل کے اخلاص اور گہرائی کے ساتھ "لا الٰہ الا اللہ" کہا ہوگا۔ الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۹..... قیامت کے دن سب سے افضل المراتب بندے، اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہوں گے۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۷۶۰ سب سے افضل علم "لاالٰہ الا اللہ" ہے۔ اور سب سے افضل دعا استغفار ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۷۶۱ "لاالٰہ الا اللہ" کی شہادت کثرت سے ادا کیا کرو قبل اس کے کہ تمہارے اور اس کے درمیان کوئی موت کا پردہ حائل ہو جائے۔ اور اپنے مردوں کو اس کی تلقین کیا کرو۔ المسند لابی یعلی، الکامل لابن عدی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۷۶۲ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر ہر اس شخص کو حرام فرما دیا ہے، جس نے اللہ کی رضا کے لئے "لاالٰہ الا اللہ" کہا ہو۔

بخاری ومسلم بروایت عتبان بن مالک رضی الله عنه

۱۷۶۳ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب تک کہ وہ میرا ذکر کرتا رہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر سے متحرک رہیں۔ مسند احمد، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۷۶۴ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا جو بھی بندہ میرا ذکر کرتا ہے، تو وہ اپنے دوست اللہ سے ملاقات کر رہا ہوتا ہے۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت عمارة بن زعکرة

۱۷۶۵ ہر شی کی انتہا مقرر ہے۔ اور بنی آدم کی انتہا موت ہے۔ پس تم پر اللہ کا ذکر لازم ہے۔ کیونکہ یہ تمہاری مشکل آسان کرے گا اور تم کو آخرت کی رغبت دلائے گا۔ البغوی بروایت جلاس بن عمرو

۱۷۶۶ بندہ اپنے مولیٰ کے قریب ترین رات کے آخری پہر میں ہوتا ہے۔ پس اگر تجھ سے ہو سکے تو اس گھڑی میں اللہ کو ضرور یاد کر۔

النسائی، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه، عمرو بن عبسة

۱۷۶۷ کیا میں تم کو سب سے بہتر عمل، جو تمہارے مالک کے نزدیک پاکیزہ عمل ہے، اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ ترقی کا سبب ہے، اور اللہ کی راہ میں سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی افضل ہے، اور یہ کہ دشمنوں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو اور تم ان کی گردن اڑاؤ اور وہ تمہاری گردن اڑائیں، اس سے بھی بڑھ کر عمل..... وہ اللہ کا ذکر ہے۔

المستدرک للحاکم، بخاری ومسلم، ابن ماجه، النسائی بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۷۶۸ "لاالٰہ الا اللہ" کی کثرت کے ساتھ اپنے ایمانوں کو تازگی بخشتے رہا کرو۔

مسند احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۷۶۹ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا: کہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ "لاالٰہ الا اللہ" میرا قلعہ ہے۔ جو اس میں داخل ہو گیا، وہ میرے عذاب سے مامون ومحفوظ ہو گیا۔ ابن عساکر بروایت علی رضی الله عنه

۱۷۷۰ ملک الموت ایک قریب المرگ شخص کے پاس حاضر ہوئے۔ اس کے اعضاء کو ٹٹول کر دیکھا لیکن کسی عضو سے کوئی نیک عمل انجام شدہ نہیں پایا۔ پھر دل کو دیکھا، اس میں بھی کچھ بھلائی نہ ملی۔ اس کے جبڑوں کو دیکھا تو وہاں دیکھا کہ اس کی زبان کا کنارہ تالو کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ اور وہ "لاالٰہ الا اللہ" کہہ رہا تھا۔ اللہ نے اسی کلمہ اخلاص پر اس کی بخشش فرما دی۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب المحتضرین، شعب الایمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۷۷۱ بہترین ذکر، ذکر خفی ہے۔ اور بہترین رزق وہ ہے، جو بقدر کفایت ہو۔ مسند احمد، شعب الایمان بروایت سعد

۱۷۷۲ بہترین عمل یہ ہے کہ دنیا سے تیرا اس حال میں کوچ ہو کہ تیری زبان ذکر الٰہی میں رطب اللسان ہو۔ الحلیه بروایت عبدالله بن بشر

۱۷۷۳ منفردون یعنی لوگوں سے بچھڑ کر ذکر اللہ ہی کے ہو کر رہ جانے والے سبقت لے گئے۔ یہ ذکر ان سے گناہوں کے بوجھ کو ہٹادے گا۔ سو وہ قیامت کے روز ہلکے پھلکے حاضر ہوں گے۔

بخاری ومسلم، المستدرک للحاکم بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۷۷۴۔۔۔۔۔ چلو اس جمدان پہاڑ پر! ذکر اللہ کے شیدائی جو اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں مرد ہوں یا عورتیں سب پر سبقت لے گئے۔

مسند احمد بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۔۔۔۔ شیطان ابن آدم کے دل پر اپنا منہ لگائے وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ پس جب بندہ اللہ عز وجل کا ذکر کرتا ہے تو فوراً علیحدہ ہو جاتا ہے۔ پھر جب غافل ہوتا ہے تو دوبارہ اپنی سونڈ ڈال دیتا ہے۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶ اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ذکر اللہ سے محبت ہے۔ اور اللہ سے بغض کی علامت اللہ عز وجل کے ذکر سے بغض ہے۔

شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۷ ہر چیز کے لئے ایک صیقل ہوتا ہے۔ جو اس کے زنگ یا کسی بھی طرح کے میل کچیل کو زائل کرتا ہے اور دل کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اور اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی شی نہیں۔ خواہ تو تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔

شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۸۔۔۔ جس نے "لا الہ الا اللہ" کہا، یہ اپنے قائل کو اس کی زندگی میں موت سے پہلے کسی بھی دن کسی ناگہانی آفت سے نفع دے گا۔

البزار شعب الایمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۹ جس نے اخلاص کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ البزار بروایت ابی سعید

۱۷۸۰۔۔۔۔ جس شخص کا آخری کلام "لا الہ الا اللہ" ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱ "لا الہ الا اللہ" سے کوئی عمل بازی نہیں لے جا سکتا اور نہ یہ کسی گناہ کو باقی چھوڑتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت ام ھانی رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۔۔۔ شیطان ابن آدم کے دل پر اپنی سونڈ لگائے وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ پس جب بندہ اللہ عز وجل کا ذکر کرتا ہے تو فوراً علیحدہ ہو جاتا ہے۔ پھر جب غافل ہوتا ہے تو دوبارہ اپنی سونڈ ڈال دیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا، شعب الایمان، المسند لأبی یعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

اولیاء اللہ کی پہچان

۱۷۸۳ اللہ کے اولیاء وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ الحکیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۸۴ تم میں افضل ترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو شخص دیکھنے کی وجہ سے اللہ یاد آجائے۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ اور میری امت کے شریر ترین لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔

مسند احمد بروایت عبدالرحمن بن عاصم او ابن غنم الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عبادۃ بن الصامت

۱۷۸۶ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ اور تم میں شریر ترین لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ شعب الایمان ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۸۷ تم میں بہترین انسان وہ ہے کہ شخص اس کا دیکھنا ہی تم کو خدا کی یاد تازہ کر دے۔ اور اس کا بولنا تمہارے علم میں اضافہ کا باعث

ہو۔اوراس کاعمل تم کوآخرت کی رغبت دلائے۔الحکیم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۸۸.....سنو! کیا میں تم کو تم میں بہترین لوگوں کی خبر نہ دوں؟ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔

مسنداحمد، ابن ماجه بروایت اسماء بنت یزید

۱۷۸۹..... کچھ لوگ یادِالٰہی کی چابیاں ہیں کہ ان کو دیکھو تو از خود اللہ یاد آجاتا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰....."لاالٰہ الااللہ" جنت کی قیمت ہے۔الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ،ابن مردویہ بروایت انس رضی اللہ عنہ۔

عبد بن حمید فی تفسیرہ عن الحسن مرسلا

۱۷۹۱.....شروع وقت میں تم پر اللہ کا ذکر اور درود لازم ہے،اس سے اللہ عزوجل تمہارے عمل کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت عرباض

۱۷۹۲.....تم پر "لاالــــہ الااللہ" اور استغفار لازم ہے۔دونوں کی خوب کثرت کرو،کیونکہ ابلیس کہتا ہے:میں نے لوگوں کو گناہوں میں تباہ و برباد کردیا۔لیکن انہوں نے بھی مجھے "لاالـہ الااللہ" اور استغفار کے ساتھ تباہ و برباد کردیا۔پس جب میں نے یہ صورت دیکھی تو ان کو ایسی خواہشات میں ہلاک کردیا کہ وہ اپنے آپ کو ہدایت یاب ہی سمجھتے رہیں گے۔المسندلأبی یعلی بروایت ابی بکر

۱۷۹۳.....مجالسِ ذکر کا مال غنیمت جنت ہے۔مسند احمد،الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴.....تین چیزوں میں غفلت ہوتی ہے۔ذکر اللہ سے،صبح کی نماز کے بعد طلوع شمس تک،اورانسان کی اپنے دین کے بارے میں غفلت۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:اے ابن آدم! فجر وعصر کے بعد چند گھڑی مجھے یاد کرلیا کر،میں تیری ان کے درمیانی اوقات میں کفایت کروں گا۔

الحلیة، المصنف لعبدالرزاق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:کوئی بندہ مجھے اپنے دل میں یاد نہیں کرتا مگر میں اس کو اپنے ملائکہ کی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔اور کوئی بندہ کسی مجلس میں مجھے یاد نہیں کرتا مگر میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کو یاد کرتا ہوں۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:اے بندے جب تو مجھے خلوت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی تجھے خلوت میں یاد کرتا ہوں۔اور اگر تو مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اور زیادہ یاد کرتا ہوں۔شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸.....دوکلمات ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کے مرتبے کی تو عرش تلے انتہاء ہی نہیں ہے۔اور دوسرا آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کردیتا ہے۔"لاالٰہ الااللہ" اور "اللہ اکبر"۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

فجر اور عصر کے بعد ذکر کرنا

۱۷۹۹.....میں کسی قوم کے ساتھ نمازِ صبح کے بعد طلوعِ شمس تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہوں یہ مجھے دنیا اور اس کے سازوسامان سے زیادہ محبوب ہے۔اور کسی قوم کے ساتھ عصر کے بعد سے غروبِ شمس تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہوں یہ مجھے دنیا اور اس کے سازوسامان سے زیادہ محبوب ہے۔

شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰.....میں کسی ایسی قوم کے ساتھ صبح کی نماز سے طلوعِ شمس تک بیٹھ جاؤں،جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے اولاد اسماعیل کے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔اوراسی طرح میں کسی ایسی قوم کے ساتھ عصر کے بعد سے غروبِ شمس تک بیٹھ جاؤں،جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو یہ بھی مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ الصحیح لابن حبان، ابوداؤد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱.....ہر چیز کی ایک چابی ہوتی ہے۔اور آسمانوں کی چابی "لاالٰہ الااللہ" کہنا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معقل بن یسار

۱۸۰۲... کوئی شخص اگر اپنے گھر میں بیٹھا دراہم تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا بہتر ہے۔

الأوسط للطبراني رحمة الله عليه بروايت ابي موسىٰ رضي الله عنه

۱۸۰۳... ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔ابو الشيخ بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۱۸۰۴... کوئی صدقہ ذکر اللہ سے افضل نہیں ہے۔الأوسط للطبراني رحمة الله عليه بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۱۸۰۵... کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو سو مرتبہ "لا الـــه الا الله" کہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاندکی مانند دمکتا ہوگا۔اور اس دن اس عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل اوپر نہیں جاتا، الا یہ کہ کوئی اس کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تعداد میں یہ کلمہ کہے۔الكبير للطبراني رحمة الله عليه بروايت ابي الدرداء رضي الله عنه

۱۸۰۶... اہل جنت کو اس گھڑی کے سوا کسی چیز پر حسرت وافسوس نہیں ہوگا، جس میں وہ ذکر اللہ سے غافل رہے ہوں گے۔

الكبير للطبراني رحمة الله عليه، شعب الإيمان بروايت معاذ رضي الله عنه

۱۸۰۷... کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی مگر آسمان سے ایک منادی نداء دیتا ہے کہ اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔

مسنداحمد، الضياء بروايت انس رضي الله عنه

۱۸۰۸... کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی، پھر وہ فارغ ہوتی ہے، مگر یہاں تک ان کو کہا جاتا ہے کہ اٹھو! اللہ نے تمہارے گناہوں کی مغفرت کردی۔اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔الكبير للطبراني رحمة الله عليه، شعب الإيمان بروايت سهيل بن الحنظلية

۱۸۰۹... کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہو کر نہیں بیٹھتی، پھر جب وہ جدا ہوتی ہے تو ان کو کہا جاتا ہے اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔

الحسن بن سفيان بروايت سهيل بن الحنظلية

۱۸۱۰... جو قوم کسی مجلس میں جمع ہو کر اللہ کا ذکر، نبی ﷺ پر درود بھیجے بغیر اٹھ جاتی ہے، وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن حسرت وافسوس کا باعث بنے گی۔مسنداحمد، الصحيح لا بن حبان بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۱۸۱۱... کوئی قوم کسی مجلس میں نہیں بیٹھتی، پھر وہ اللہ کا ذکر کرتی ہے اور نہ نبی ﷺ پر درود بھیجتی ہے، مگر ان پر یہ وبال ونقصان ہوگا کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب کرے یا مغفرت فرمادے۔الصحيح للترمذي رحمة الله عليه، ابن ماجه بروايت ابو هريره رضي الله عنه وابي سعيد

۱۸۱۲... جو قوم کسی مجلس میں جمع ہو کر اللہ کا ذکر کئے بغیر اور نبی ﷺ پر درود بھیجے بغیر اٹھ جاتی ہے، تو وہ ایسا ہے جیسے بدبودار مردار پر سے اٹھے ہوں۔

الطيالسي، شعب الإيمان بروايت جابر رضي الله عنه

۱۸۱۳... جو قوم کسی مجلس میں جمع ہو کر اللہ کا ذکر کئے بغیر اور نبی ﷺ پر درود بھیجے بغیر اٹھ جاتی ہے، تو وہ ایسا ہے جیسے بدبودار مرے ہوئے گدھے پر سے اٹھے ہوں۔مسنداحمد بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۱۸۱۴... ابن آدم نے ذکر اللہ کے سوا ایسا کوئی عمل انجام نہیں دیا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو۔

مسند احمد بروايت معاذ رضي الله عنه

۱۸۱۵... کسی بندے نے اخلاص کے ساتھ "لا الــه الا الله" کبھی نہیں کہا مگر اس کلمہ کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔حتیٰ کہ وہ عرش پر پہنچ جاتا ہے جب تک کہ بندہ کبائر سے اجتناب کرتا رہے۔

الصحيح للترمذي رحمة الله عليه بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۱۸۱۶... "لا اله الا الله" سے بڑھ کر کوئی ذکر افضل نہیں ہے۔اور استغفار سے بڑھ کر کوئی دعا افضل نہیں ہے۔

الكبير للطبراني رحمة الله عليه بروايت ابن عمر رضي الله عنهما

قطعہ زمین کا مقر رہونا

۱۸۱۷۔۔۔ جس کسی قطعہ زمین پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے، وہ قطعہ زمین اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمین سے لے کر اپنی انتہاء تک خوش ہو جاتا ہے۔اور زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کناں ہوتا ہے۔اور جب مؤمن بندہ کسی زمین کو نماز کے لئے منتخب کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ زمین اس کے لئے سنور جاتی ہے۔ابو الشیخ فی العظمة بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸ وہ گھر جس میں اللہ کا نام لیا جائے، آسمان والوں کے لئے اس طرح چمکتا ہے، جس طرح زمین والوں کے لئے ستارے چمکتے ہیں۔

ابونعیم فی المعرفة بروایت سابط

۱۸۱۹ ۔۔۔ ابن آدم پر جو گھڑی بھی بغیر ذکر اللہ کے بیت جاتی ہے، وہ اس کے لئے قیامت کے روز حسرت وافسوس کا سبب بنے گی۔

الحلیه، شعب الإیمان بروایت عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰۔۔۔۔ وہ گھر جس میں اللہ کا نام لیا جائے، اور وہ گھر جس میں اللہ کا نام نہ لیا جائے۔زندہ اور مردہ کے مثل ہے۔

بخاری ومسلم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۔۔۔ مجالس ذکر پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔اور ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔اور اللہ عزوجل عرش پر ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔الحلیه بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲ جو قوم اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے، ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے۔اور اللہ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔ابن ماجہ، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۔۔۔ کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی، مگر ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے۔اور اللہ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔الصحیح لابن حبان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴ کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی، مگر ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے۔اور اللہ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۵۔۔۔ جنت کی چابیاں "لا الہ الا اللہ" کی شہادت ہے۔مسند احمد بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶ جس نے اللہ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کا ذکر کیا۔خواہ اس کی نماز روزے اور تلاوت قرآن قلیل ہی ہو۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت واقد

۱۸۲۷ جس نے کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا، وہ نفاق سے بری ہوگیا۔الصغیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۔۔۔ جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔الدار قطنی بروایت عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۹۔۔۔ جو کسی چیز سے محبت رکھتا ہے، طبعاً کثرت کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۰۔۔۔ جس شخص نے اللہ کا ذکر کیا، پھر خشیت کی وجہ سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں ۔۔۔ حتیٰ کہ زمین پر بھی کچھ قطرات گر گئے، تو اللہ قیامت کے روز اس کو عذاب نہ فرمائیں گے۔المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۱۔۔۔ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ غازیوں کے ہمراہ جہاد میں صبر کرنے والا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔نصیحة الداعیة ص ۲۰

۱۸۳۲ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال یوں ہے جیسے غازیوں کے ہمراہ قتال کرنے والے کی۔اور غافلین کے درمیان

اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے تاریک گھر میں چراغ۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال اس سرسبز و شاداب درخت کی سی ہے جو پت جھڑ درختوں کے جھنڈ میں ہو۔ جن کے پتے سردی کی وجہ سے جھڑ گئے ہوں۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ٹھکانہ بھی شناخت کروا دیتے ہیں۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی اللہ تعالیٰ ہر انسان و جانور کی تعداد برابر مغفرت فرماتے ہیں۔ الحلیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ص ۲۹۰۹۔ الکشف الالٰہی ص ۳۹۷۔

۱۸۳۳... خلوت میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ کفار کی صفوں کے درمیان دشمنوں کو للکارنے والا۔

الشیرازی فی الألقاب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

حدیث میں ضعف ہے۔

۱۸۳۴ میں طہارت کے بغیر اللہ کے ذکر کو ناپسند سمجھتا ہوں۔

ابوداؤد، النسائی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت مهاجر بن قنفذ

۱۸۳۵ لوگوں میں عظیم ترین درجات کے مالک، اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں۔ شعب الایمان بروایت ابی سعید

۱۸۳۶... ہر حال میں اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ کیونکہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کو کوئی شئی محبوب نہیں اور بندے کے لئے بھی دنیا و آخرت میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب سے زیادہ نجات دلانے والی نہیں۔ شعب الایمان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷... اللہ کا ذکر شفاء ہے اور لوگوں کا ذکر بیماری ہے۔ شعب الایمان بروایت مکحول مرسلاً

حدیث ضعیف ہے۔

۱۸۳۸... صبح یا شام میں اللہ کا ذکر، جہاد میں تلواریں توڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے التنزیہ ج ۲ ص ۳۲۷۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۳۷۔ ذیل اللآلی ۱۶۹

۱۸۳۹... وہ لوگ جو اپنی زبان اللہ کے ذکر میں تروتازہ رکھتے ہیں وہ جنت میں ہنستے مسکراتے داخل ہو جائیں گے۔

ابو الشیخ فی الثواب بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کثرت کلام قساوت قلب کا سبب ہے

۱۸۴۰... ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام سے اجتناب کرو۔ کیونکہ ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام دل کو قساوت کا شکار کر دیتا ہے۔ اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور قسی القلب سخت دل شخص ہے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۴۱... تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر میں تروتازہ رہے۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجه، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت عبداللہ بن بسر

۱۸۴۲... اے لوگو! اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ راجفہ صور اول گویا کہ آ چکا۔ اس کے پیچھے پیچھے رادفہ صور ثانی بھی آ گیا ہے۔ راجفہ آ چکا۔ اس کے پیچھے پیچھے رادفہ بھی آ گیا ہے۔ کیونکہ موت آئی تو ان سمیت آ گئی۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت ابی

راجفہ صور اول پھونکے جانے کا نام ہے، جس کا معنی زلزلہ و بھونچال ہے۔ کیونکہ صور اول کی وجہ سے اس سے بھی ہونے کی کیفیت پیدا ہوگی، اور تمام مخلوق فنا کے گھاٹ اتر جائے گی۔ پھر چالیس سال بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا جس کو رادفہ کہا گیا جس کے معنی پیچھے آنے والا۔ چونکہ اول کے بعد یہ آئے گا اور اس سے تمام مردے جی اٹھیں گے۔

۱۸۴۳۔۔۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو، جس نے مجھے کسی دن بھی یاد کیا ہو یا کسی موقع پر مجھ سے ڈرا ہو۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت انس رضی الله عنه

۱۸۴۴۔۔۔اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں، تو اس کا نام و مرتبہ عظیم و برتر ہو جاتا ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت معاویه رضی الله عنه

الاکمال

۱۸۴۵۔۔۔قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے بلند مرتبہ وہ لوگ ہوں گے، جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ پوچھا گیا! کہ فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے کون ہیں؟ فرمایا: وہ جو کفار و مشرکین سے اس قدر شمشیر زنی کریں کہ ان کی شمشیر ٹوٹ جائے، اور خون آلود ہو جائے۔ تو اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والا اس سے بھی افضل درجہ میں ہوگا۔ مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔ ابن الشاهین فی الذکر بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۸۴۶۔۔۔فرمایا ان میں سب سے زیادہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والا!

مسنداحمد الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت معاذبن انس رضی الله عنه

حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مجاہد سب سے زیادہ اجر کا مستحق ہے؟ اور کون سا روزہ دار سب سے زیادہ اجر کا مستحق ہے؟ اسی طرح نماز، زکوۃ، حج، اور صدقہ سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے سب کے جواب میں مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۸۴۷۔۔۔اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ کیونکہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کو کوئی شے محبوب نہیں اور بندے کے لئے بھی دنیا و آخرت میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز خوف و ڈر سے زیادہ نجات دلانے والی نہیں۔ لوگوں کو جس طرح ذکر کا حکم دیا گیا ہے، اگر وہ اس پر جمع ہو جائیں تو راہِ خدا میں کوئی جہاد کرنے والا نہ رہے۔

شعب الإیمان بروایت معاذ رضی الله عنه حدیث ضعیف ہے۔

۱۸۴۸۔۔۔ہر چیز کے لئے ایک صیقل ہوتا ہے۔ جو اس کے زنگ یا کسی بھی طرح کے میل کچیل کو زائل کرتا ہے اور دلوں کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اور اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی شے نہیں۔ خواہ تو تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔

شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۸۴۹۔۔۔کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل، جو پاکیزہ، اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ ترقی کا سبب ہے، اور اللہ کی راہ میں سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی افضل ہے، اور یہ کہ تمہاری صبح کو دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو اور تم ان کی گردن اڑاؤ اور وہ تمہاری گردن اڑائیں، اس سے بھی بڑھ کر عمل۔۔۔۔وہ اللہ کا ذکر ہے۔ شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۸۵۰۔۔۔صبح و شام اللہ کا ذکر، جہاد میں تلواریں توڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اور خوب مال لٹانے سے بھی۔

ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابن عمر رضی الله عنهما۔ ابن ابی شیبه

موقوفاً ضعیف ہے۔ دیکھئے التنزیہ ج ۲ ص ۳۲۷۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۳۷۔ ذیل اللآلی ۱۴۹

۱۸۵۱۔۔۔کسی آدمی نے ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی عمل عذابِ خداوندی سے زیادہ نجات دینے والا نہیں کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا: نہ جہاد فی سبیل اللہ۔ الا یہ کہ تم اپنی تلوار کے ساتھ اس قدر لڑو کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر دوسری کے ساتھ لڑو، اور وہ بھی ٹوٹ جائے۔ پھر تیسری کے ساتھ لڑو، اور وہ بھی ٹوٹ جائے۔

ابن ابی شیبه، مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۸۵۲۔۔۔تم میں سے جو شخص اس بات سے عاجز ہو کہ رات کی مشقت برداشت کرے، اور مال خرچ کرنے سے بھی بخل رکاوٹ ہو، اور دشمن

ستے جہاد کرنے سے بزدلی مانع ہو، تو اس کو چاہئے کہ وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان، ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۳۔ تم میں سے جو شخص رات کی مشقت برداشت کرنے سے ڈرتا ہو، اور دشمن سے جہاد کرنے سے بھی خوف مانع ہو، اور مال خرچ کرنے سے بھی بخل رکاوٹ ہو، تو اس کو چاہئے کہ وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔ ابن الشاہین فی الترغیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۴۔ تم میں سے جو شخص رات کی مشقت برداشت کرنے سے لرزتا ہو، اور مال خرچ کرنے سے بھی بخل مانع ہو، اور دشمن سے جہاد کرنے سے بھی بزدلی آڑے آئے۔ تو اس کو چاہئے کہ کثرت کے ساتھ سبحان اللہ وبحمدہ کہتا رہے۔ کیونکہ یہ اللہ کے نزدیک اس کی راہ میں سونے چاندی کے پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن الشاہین، ابن عساکر بروایت ابی امامۃ

۱۸۵۵۔ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ دوران جہاد راہ فرار اختیار کرنے والوں کے درمیان، جہاد میں صبر کرنے والا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔ تنقیۃ الدامیۃ ص ۲۰

ذاکرین کی مثال

۱۸۵۶۔ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ دوران جہاد راہ فرار اختیار کرنے والوں کے درمیان، جہاد میں صبر کرنے والا۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے تاریک گھر میں چراغ۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اس کا ٹھکانہ شناخت کروادیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اس سے عذاب کو دفع کردیا جاتا ہے۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو ہر انسان وحیوان کے برابر اجر ملتا ہے۔ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے، واللہ تعالیٰ ایسی نظر سے دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد اس کو عذاب نہ فرمائیں گے۔ اور بازار میں اللہ کا ذکر کرنے والے کے لئے ہر بال کے بدلے، قیامت کے دن ملاقات کے وقت ایک ایک نور ہوگا۔

شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۵۷۔ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال یوں ہے جیسے غازیوں کے ہمراہ قتال کرنے والے کی۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے تاریک گھر میں چراغ۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال اس سرسبز وشاداب درخت کی سی ہے جو پت جھڑ درختوں کے جھنڈ میں ہو۔ جن کے پتے سردی کی وجہ سے جھڑ گئے ہوں۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی اللہ تعالیٰ ہر انسان وجانور کی تعداد برابر مغفرت فرماتے ہیں۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ٹھکانہ بھی شناخت کروادیتے ہیں۔

الحلیۃ، شعب الایمان، ابن صصری فی امالیہ، ابن النجار، ابن الشاہین فی الترغیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

فرمایا کہ حدیث صحیح الاسناد اور عمدہ متن لیکن غریب وضعیف الفاظ پر مشتمل ہے۔

۱۸۵۸۔ ذکر راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے سوگنا زیادہ اجر رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۹۔ ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔ نیز روزوں سے بہتر ہے۔ ابو الشیخ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۶۰۔ اگر کوئی شخص اپنے حجرہ میں بیٹھ کر دراہم خرچ کررہا ہو اور دوسرا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا بہتر ہے۔

ابن الشاہین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

... جو ... راوی ہے جس سے امام مسلم نے روایت کی ہے۔ لیکن امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

۱۸۶۱۔ ذکر راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے سات سوگنا زیادہ اجر رکھتا ہے۔

ابن الشاہین فی الترغیب فی الذکر بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنہ

ابن لہیعۃ کے سوا اس روایت میں کوئی متکلم فیہ راوی نہیں ہے۔

۱۸۶۲..... جو تم اللہ کا ذکر کرتے ہو، تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل یہ سب عرشِ خداوندی کے گرد محوِ گردش رہتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کی مانند ان کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اس طرح وہ اپنے پڑھنے والے کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔ تو کیا اب بھی کوئی یہ پسند نہ کرے گا کہ رحمن کے ہاں ہمیشہ اس کا کوئی ذکر کرانے والا رہے۔ الحکیم بروایت النعمان بن بشیر

۱۸۶۳..... جو تم اللہ کا ذکر کرتے ہو، تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل یہ سب عرشِ خداوندی کے گرد محوِ گردش رہتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کی مانند ان کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اس طرح وہ اپنے پڑھنے والے کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔ تو کیا اب بھی کوئی یہ پسند نہ کرے گا کہ رحمن کے ہاں ہمیشہ اس کا کوئی ذکر کرانے والا رہے۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت النعمان بن بشیر

۱۸۶۴..... جس طرح دونوں ہونٹ پر آپس میں نہیں ملتے، اسی طرح کوئی آسمان اس کلمہ کو اوپر جانے کے لئے بند نہیں ہوتا، حتیٰ کہ وہ عرش پر جا پہنچتا ہے۔ اور شہد کی مکھی کی مانند اس کی آواز ہوتی ہے، وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتا ہے۔ الدیلمی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۶۵..... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اے موسیٰ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ تیرے گھر میں رہوں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے آگے سجدہ میں گر پڑے۔ اور عرض کیا: پروردگار! آپ میرے ساتھ میرے گھر میں رہیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ: کیا تجھے علم نہیں کہ جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور بندہ جہاں کہیں مجھے تلاش کرتا ہے، پالیتا ہے۔

ابن الشاهين فی الترغیب فی الذکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی محمد بن جعفر المدائنی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے کبھی روایت نہیں کرتا۔ اور محمد بن جعفر المدائنی سلام بن مسلم المدائنی سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان کی روایت زید العمی سے روایت کرتے ہیں جو قوی نہیں ہے۔

۱۸۶۶..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ مجھے خلوت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو خلوت میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۸۶۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندہ مجھے اپنے دل میں یاد نہیں کرتا مگر میں اس کو ملائکہ کی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اور کوئی بندہ کسی مجلس میں مجھے یاد نہیں کرتا مگر میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۶۸..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسکو اس سے بہتر اور بڑی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ ابن ابی شیبہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۶۹..... تمہارے پروردگار عزوجل کا فرمان ہے: بندہ جب تک میرا ذکر کرتا رہتا ہے، اور اس کے ہونٹ میرے لئے متحرک رہتے ہیں، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ذکر کرنے والا اللہ کا محبوب ہے

۱۸۷۰..... موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: اے پروردگار! میں جاننا چاہتا ہوں کہ کونسا بندہ تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تا کہ میں بھی اس سے محبت رکھوں۔ فرمایا: جب تو کسی کو دیکھے کہ وہ کثرت کے ساتھ میرا ذکر کر رہا ہے، تو سمجھ لے کہ میں نے ہی اس کو اس میں مصروف کیا ہے۔ اور میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور جب تو کسی بندہ کو دیکھے کہ وہ میرا ذکر نہیں کر رہا تو جان لے کہ میں نے ہی اس کو اس سے باز رکھا ہے۔ اور میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔ الدارقطنی فی الافراد، ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۷۱..... موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ ربّ العزت میں عرض کیا: اے پروردگار! کیا تو مجھ سے قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشیاں اور مناجات کروں؟ یا دور ہے کہ میں تجھے پکاروں؟ کیونکہ میں تیری آواز کو محسوس کر رہا ہوں، پر تجھے نہیں دیکھ پا رہا! سو تو کہاں ہے؟ اللہ نے فرمایا: میں

تیرے پیچھے بھی ہوں اور آگے بھی۔ تیرے دائیں بھی ہوں تو بائیں بھی۔ اے موسیٰ! جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کا ہمنشیں ہوتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ الدیلمی بروایت ثوبان

۱۸۷۲..... اللہ عزوجل فرماتے ہیں: جب بندہ زیادہ تر میرے ساتھ مشغول رہتا ہے تو میں اس کا مطلوب اور اس کی لذت اپنا ذکر بنا دیتا ہوں۔ پس جب اس کا مطلوب اور اس کی لذت میرا ذکر ہو جاتا ہے تو اسے مجھ سے عشق ہو جاتا ہے۔ اور مجھے اس سے عشق ہو جاتا ہے۔ جب یہ منزل آ جاتی ہے تو میں اپنے اور اس کے درمیان سے پردے اٹھا دیتا ہوں۔ اور پھر اکثر وقت اس پر یہ کیفیت طاری کر دیتا ہوں اسی وجہ سے جب اور لوگ غفلت و بھول چوک کا شکار ہو جاتے ہیں تو وہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کا کلام انبیاء کے کلام کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ یہی مردانِ حق ہیں۔ یہی ہیں کہ جب میں روئے زمین والوں پر عذاب مسلط کرنا چاہتا ہوں لیکن پھر ان کا خیال آتا ہے اور میں اہلِ زمین سے عذاب کو ہٹا لیتا ہوں۔ الحلیہ المسند لأبی یعلینن الحسن مرسلاً

۱۸۷۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے سوال نہیں کر سکتا تو میں اس کو مانگنے سے قبل ہی عطا کر دیتا ہوں۔

الحلیہ، الدیلمی بروایت حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۷۴..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے سوال نہیں کر سکتا تو میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ فی خلق افعال العباد، ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر، ابو نعیم فی المعرفۃ. شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما المصنف لعبدالرزاق بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۷۵..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے سوال نہیں کر سکتا تو میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ ابن ابی شیبہ بروایت عمرو بن مرۃ مرسلاً

۱۸۷۶..... اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے سیر کرتے ہیں۔ اور ذکر کے حلقے تلاش کرتے ہیں۔ پس جب کسی ذکر کے حلقہ پر ان کا گزر ہوتا ہے تو آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں: آؤ بیٹھ جاؤ! پھر جب قوم دعا میں مشغول ہوتی ہے تو وہ ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ جب قوم والے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو یہ بھی ان کے ساتھ آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ فارغ ہو جاتے ہیں تو یہ آپس میں ایک دوسرے کو ان کے متعلق کہتے ہیں: ان کے لئے خوشی کا مقام ہے کہ یہ بخشے بخشائے واپس لوٹ رہے ہیں۔ ابن النجار بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ذکر کی مجالس جنت کے باغات ہیں

۱۸۷۷..... فرشتگانِ خدا کی کچھ جماعتیں فارغ رہتی ہیں۔ یہ زمین پر ذکر کی مجالس میں ٹھہرتی ہیں۔ سو تم جنت کے باغات میں چرا کرو۔ دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کہاں ہیں؟ فرمایا: ذکر کی مجالس۔ پس تم بھی صبح و شام اللہ کے ذکر میں مشغول رہو۔ اور اپنے دلوں کو بھی اس کے ذکر سے منور کرو۔ جو اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ جاننا چاہتا ہو، اس کو چاہئے کہ اپنے ہاں اللہ کا مرتبہ دیکھ لے! کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ کو اسی مرتبہ میں رکھتے ہیں جس میں بندہ اپنے دل میں اللہ کو مرتبہ دیتا ہے۔

عبد بن حمید، الحکیم، المستدرک للحاکم. ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۷۸..... اللہ تعالیٰ کے کچھ فاضل فرشتے ذکر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ جہاں ذکر ہو رہا ہوتا ہے وہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ذکر کی کسی مجلس میں پہنچتے ہیں تو اوپر تلے صف بندی کرتے ہوئے عرشِ خداوندی تک چلے جاتے ہیں۔ پھر فرشتے ختمِ مجلس پر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے احوال کو بخوبی جانتا ہے، کہ کہاں سے آ رہے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیرے بندوں کے پاس سے جو تجھ سے جنت طلب کر رہے تھے، جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے، اور تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کے طلب گار تھے۔ ارشاد ہوتا ہے: وہ جنت طلب کر رہے تھے، لیکن اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے، لیکن اگر

جہنم دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ پس میں نے ان سب کی مغفرت کردی ہے۔ عرض کرتے ہیں: پروردگار! آپ کا ایک گناہ گار بندہ ان میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی حاجت کے لئے آیا تھا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: یہ ایسے ہم نشیں ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۔ ابن الشاھین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ذکر میں یہ حدیث احسن اور اصح السند ہے۔

۱۸۷۹...... آپ ﷺ نے اپنے سامنے بیٹھی ایک مجلس کے متعلق فرمایا: یہ اللہ کا ذکر کر رہے تھے تو سکینہ مثل قبہ کے ان پر اتر رہی تھی، جب ان کے قریب پہنچی تو ان میں سے ایک شخص نے کوئی باطل بات کہہ دی جس سے وہ دوبارہ اٹھالی گئی۔ ابن عساکر بروایت سعد بن مسعود مرسلاً

۱۸۸۰...... ہر ایسی مجلس جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، ملائکہ اس کو گھیر لیتے ہیں: حتیٰ کہ کہتے ہیں اللہ تمہیں برکت دے، ذکر اور زیادہ کرو۔ ذکر ان میں بڑھتا رہتا ہے، اور فرشتے ان پر پر پھیلائے رہتے ہیں۔ ابو الشیخ بروایت ابو هريره رضى الله عنه

۱۸۸۱...... کوئی قوم اللہ کے ذکر پر جمع نہیں ہوتی، مگر ملائکہ ان پر چھا جاتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔

حدیث ضعیف ہے۔

رزق الله التميمي في المجلس الذى املاه باصبهاني عن ابيه عبدالوهاب عن ابيه ابى الحسن عبدالعزيز عن ابيه بكر بن الحارث عن ابيه اسد عن ابيه سليمان عن ابيه الاسود عن ابيه صفيان عن ابيه يزيد، عن ابيه اكينة عن ابيه الهيثم عن ابيه عبدالله التميمى، ورواه ابن النجار من طريقه، قال الذهبى اكثر هؤلاء الآباء لا ذكر لهم فى تاريخ ولا فى اسماء الرجال العلاء فى الوشى المعلم له

۱۸۸۲...... اے لوگو! فرشتگانِ خدا کی کچھ جماعتیں زمین پر ذکر کی مجالس میں آتی اور ٹھہر جاتی ہیں۔ سو تم جنت کے باغات میں چرا کرو۔ دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کہاں ہیں؟ فرمایا: ذکر کی مجالس۔ پس تم بھی صبح و شام اللہ کے ذکر میں مشغول رہو۔ اور اپنے دلوں کو بھی اس کے ذکر سے منور کرو۔ جو اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ جاننا چاہتا ہو، اس کو چاہئے کہ اپنے ہاں اللہ کا مرتبہ دیکھ لے! کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ کو اسی مرتبہ میں رکھتے ہیں جس میں بندہ اپنے دل میں اللہ کو مرتبہ دیتا ہے۔ المستدرک للحاکم،

ابن ماجہ نے اس پر کلام فرمایا ہے۔ مسند البزار، الأوسط للطبرانى رحمة الله عليه، شعب الإيمان، ابن عساكر بروايت جابر رضى الله عنه

۱۸۸۳...... میں نے تم سے کسی قسم تم پر کسی تہمت وشک کی وجہ سے نہیں لی، بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ انہوں نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہے ہیں۔

مسند احمد، ابن ابى شيبه، الصحيح لمسلم، الصحيح للترمذى رحمة الله عليه، النسائى، الصحيح لابن حبان بروايت معاوية رضى الله عنه

۱۸۸۴...... جب تمہارا جنت کے باغات سے گذر ہو تو وہاں بیٹھ جایا کرو۔ دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا: اہلِ ذکر کے حلقے۔

ابن الشاهين بروايت ابو هريره رضى الله عنه

۱۸۸۵...... جب تمہارا جنت کے باغات سے گذر ہو تو ان میں خوب چرا کرو، دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا: اہل ذکر کے حلقے۔ مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابن الشاهين فى الترغيب فى الذكر، شعب الإيمان بروايت انس رضى الله عنه

۱۸۸۶...... کہاں ہیں بازی لے جانے والے؟ جو محض اللہ کے ذکر ہی کے ہو رہے؟ جو جنت کے باغات میں چرنا چاہے، ذکر خوب کیا کرے۔

الكبير للطبرانى رحمة الله عليه بروايت معاذ رضى الله عنه

۱۸۸۷...... جو جنت کے باغات میں چرنا چاہے، اس کو چاہئے کہ ذکر زیادہ کیا کرے۔

ابن ابى شيبه، الكبير للطبرانى رحمة الله عليه بروايت معاذ بن جبل

۱۸۸۸...... کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی، مگر آسمان سے ایک منادی انہیں ندا دیتا ہے کہ اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔

مسند احمد، المسند لأبى يعلى، الأوسط للطبرانى رحمة الله عليه، السنن لسعيد بروايت انس رضى الله عنه

۱۸۸۹...کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے مجتمع نہیں ہوتی مگر آسمان سے ایک منادی انہیں نداء دیتا ہے کہ اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔ اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ شعب الإیمان بروایت عبداللہبن معقل

۱۸۹۰...کوئی قوم اللہ کے ذکر پر مجتمع نہیں ہوتی مگر پھر وہ اٹھتی ہے تو ان کو کہا جاتا ہے اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔

الحسن بن سفیان بروایت سھل بن الحنظلیة

۱۸۹۱...جو قوم اللہ عز وجل کا ذکر محض اس کی رضاء کے لئے کرنے بیٹھتی ہے تو ان کو آسمان سے نداء دی جاتی ہے: اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔ اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲ جو قوم اللہ عز وجل کا ذکر محض اس کی رضاء جوئی کے لئے کرتی ہے تو ان کو آسمان سے نداء دی جاتی ہے: اٹھو! میں نے تمہاری بخشش کردی اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ العسکری فی الصحابة، ابو موسی بروایت الحنظلیةالعشمی

حدیث ضعیف ہے۔

۱۸۹۳...قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایسی اقوام کو اٹھائیں گے، کہ ان کے چہروں میں نور عیاں ہوگا، وہ لولوءکے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ لوگ رشک آمیز نگاہیں ان پر اٹھائیں گے۔ لیکن وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ وہ تو محض اللہ کی محبت میں مختلف قبائل اور مختلف علاقوں کے لوگ ہوں گے، جو اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوئے ہوں گے۔ اور اس کا ذکر کرتے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۹۴...ذکر اللہ کے ساتھ کثرتِ کلام کرو۔ کیونکہ ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام دل کو قساوت کا شکار کردیتا ہے۔ اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور قسی القلب سخت دل شخص ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵...ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام سے اجتناب کرو۔ کیونکہ ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام دل کو قساوت کا شکار کردیتا ہے۔ اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور قسی القلب سخت دل شخص ہے۔ الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ،

نیز فرمایا حدیث غریب ہے۔ ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر، شعب الإیمان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶...اے حفصہ کثرتِ کلام سے اجتناب کر، کیونکہ ذکر اللہ کے سوا دل کو مردہ کردیتا ہے۔ پس تجھ پر ذکر اللہ کے ساتھ کثرت کلام ضروری ہے، کیونکہ یہ چیز دل کو زندہ رکھتی ہے۔ الدیلمی بروایت حفصة رضی اللہ عنہا

۱۸۹۷...اس قدر اللہ کا ذکر کرو کہ کہا جانے لگے: تم توریاکار ہو۔ ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸...اس کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ منافق تمہیں کہنے لگیں: تم توریاکار ہو۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد، شعب الإیمان بروایت ابی الجوزاء مرسلا

۱۸۹۹...اس امت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ اور اس امت کے شریر ترین لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الأخلاق من طریق عبدالرحمن بن غنم عن ابی مالک الأشعری

۱۹۰۰...کیا میں تمہیں اس امت کے بہترین افراد نہ بتاؤں! وہ لوگ ہیں جب لوگ ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو اللہ کی یاد آجاتی ہے۔ اور جب ان لوگوں کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ بھرپور معاونت کرتے ہیں۔

ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت محمد بن عامر بن ابراھیم الأصبھانی عن ابیہ عن نھشل عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

یہ اسناد کمزور اور ناقابلِ اعتماد ہے۔

۱۹۰۱...اے لوگو! کیا میں تمہارے بہترین افراد کی نشاندہی نہ کروں! وہ لوگ ہیں کہ محض ان کا دیکھنا ہی تم کو خدا کی یاد تازہ کردے۔ اور کیا میں تمہارے شریر ترین افراد کی نشاندہی نہ کروں؟ لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں

پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت اسماء رضی الله عنها بنت یزید

۱۹۰۲..... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں میں میرے دوست، اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب ترین افراد وہ ہیں کہ میرے ذکر کے ساتھ ان کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کیا جاتا ہے۔الحکیم، الحلیه بروایت عمرو بن الجموح

۱۹۰۳..... یہ کہ شام ہو یا صبح ہر دم تمہاری زبان اللہ عزوجل کی یاد میں تروتازہ رہے۔ابن النجار بروایت معاذ رضی الله عنه

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کونسا عمل سب سے بہتر؟ اور اللہ اور اس کے رسول کے اقرب ترین ہے؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۰۴..... وہ لوگ، جو اللہ کے ذکر میں رطب اللسان رہتے ہیں۔وہ جنت میں ہنستے مسکراتے داخل ہوں گے۔

ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابی ذر رضی الله عنه. ابو الشیخ فی الثواب بروایت ابی الدرداء رضی الله عنہ ابن ابی شیبه. موقوفاً

سب سے افضل ترین عمل

۱۹۰۵..... کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ قیامت کے روز اہل ارض میں سب سے افضل ترین عمل کس کا ہوگا! وہ شخص جو ہر روز اخلاص کے ساتھ سو بار "لاالٰه الا اللّٰہ وحدہ لاشریک له" کا ورد کرے۔ الا یہ کوئی اس سے زیادہ یہ عمل کرے۔وہ اس سے بڑھ سکتا ہے۔

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۰۶..... تم ساری رات دن سمیت ذکر کرو، اور سارا دن رات سمیت ذکر کرو..... کیا میں تجھے اس سے بھی بڑھ کر عمل نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے کہ تم ان کلمات کا ورد کرو:

الحمدللہ عدد ماخلقَ، والحمدُللہ مِلأ ماخلق، والحمدللہ عدد مافی السمواتِ والارض، والحمدُللہ عدد مااحصی کتابه، والحمدُللہ عددِ کلِ شیءٍ، والحمدللہ ملأ کلِ شیءٍ، وسبحان اللہ عدد ماخلقَ، وسبحان اللہ ملأ ماخلقَ، وسبحان اللہ عددَ مافی السمواتِ والأرض، وسبحان اللہ عددَ مااحصی کتابُهُ، وسبحان عقبک من بعدِک

"تمام تعریفیں مخلوقات کی تعداد بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔تمام تعریفیں مخلوق بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔آسمان وزمین میں جو کچھ ہے، سب کی تعداد برابر اللہ کی بڑائی ہو۔لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی بڑائی ہو۔ہر چیز کے بقدر اللہ کی بڑائی ہو۔ہر چیز بھر تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہوں۔مخلوقات کی تعداد بھر اللہ کی پاکی ہو۔مخلوق بھر اللہ کی پاکی ہو۔آسمان وزمین میں جو کچھ ہے، سب کی تعداد برابر اللہ کی پاکی ہو۔لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی پاکی ہو۔ہر چیز کی تعداد برابر اللہ کی پاکی ہو۔ہر چیز بھر اللہ کی پاکی ہو۔تم ان کلمات کو سیکھ لو اور اپنے علاوہ اوروں کو بھی سکھاؤ"۔

النسائی، وابن خزیمة الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه وسمویه وابن عساکر، السنن لسعید عن ابی أمامة، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه.

۱۹۰۷..... موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا: اے پروردگار! مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھا، جس کے ذریعہ میں تجھے یاد کیا کروں اور اس کے وسیلہ تجھ سے مانگا کروں۔ارشادِ باری ہوا: اے موسیٰ علیہ السلام! "لاالٰه الا اللّٰہ" کہا کر۔عرض کیا: اے پروردگار! یہ کلمہ تو تیرے سب بندے کہتے ہیں۔ارشادِ باری ہوا: "لاالٰــــه الا اللّٰہ" کہا کر۔عرض کیا: اے پروردگار! بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔لیکن میں تو ایسا کلمہ جاننا چاہتا ہوں، جو آپ میرے لئے خاص کردیں۔ارشادِ باری ہوا: اے موسیٰ علیہ السلام! اگر ساتوں آسمان اور ان میں میرے سوا جو کچھ آباد ہے، اور ساتوں زمین ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں، اور دوسرے پلڑے میں "لاالٰــــه الا اللّٰہ" رکھ دیا جائے تو "لاالٰــــه الا اللّٰہ" والا پلڑا ان سب

پر بھاری ہو جائے گا۔ المسندلابی یعلی، الحکیم، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، الحلیہ فی الأسماء بروایت ابی سعید

۱۹۰۸۔۔۔ "لاالٰہ الااللہ" سے افضل کوئی ذکر نہیں۔ اور استغفار سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۹۰۹۔۔۔ جو بندہ "لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی چوتھائی جان جہنم سے آزاد فرما دیتے ہیں۔ اور جو اس کلمہ کو دو مرتبہ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی نصف جان جہنم سے آزاد فرما دیتے ہیں۔ اور جو بندہ اس کلمہ کو چار مرتبہ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے مکمل آزادی مرحمت فرما دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی لدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۔۔۔ اے معاذ دن میں تو اللہ کا کتنا ذکر کرتا ہے؟ کیا تو دس ہزار بار ذکر کرتا ہے؟ تو کیا میں اس سے آسان کلمات نہ بتاؤں۔ کہ وہ دس ہزار اور دس ہزار سے بھی زیادہ ثواب رکھتے ہوں گے۔ وہ یہ ہے کہ تم یوں کہو:

لاالٰہ الااللہ مخلوقِ خدا کے برابر۔ لاالٰہ الااللہ عرش خداوندی کے برابر۔ لاالٰہ الااللہ آسمانوں کے برابر۔ لاالٰہ الااللہ مزید اس کے بقدر۔ اور اللہ اکبر اسی کے بقدر الحمدللہ اسی کے بقدر۔ اس اس قدر کے کوئی فرشتہ نہ اور کوئی اس کو شمار کر سکے۔ ابن النجار بروایت ابی شبل بروایت اپنے دادا کے جو صحابی رسول تھے۔

۱۹۱۱۔۔۔ اے معاذ! کیا بات ہے کہ تم ہر صبح ہمارے پاس نہیں آتے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کے پاس حاضر ہونے سے قبل ہر صبح کو سات ہزار بار تسبیح کرتا ہوں۔ فرمایا: کیا میں اس سے آسان کلمات نہ بتاؤں، جو میزان میں اس سے بھی زیادہ وزنی ہوں گے؟ جن کا ثواب فرشتے شمار کر سکیں گے اور نہ ہی اہل ارض۔ تو کہو:

لاالٰہ الااللہ، اللہ کی رضاء برابر۔ لاالٰہ الااللہ عرش خداوندی کے برابر۔ لاالٰہ الااللہ مخلوقِ خدا کے برابر لاالٰہ الااللہ آسمانوں بھر لاالٰہ الااللہ زمین بھر لاالٰہ الااللہ آسمان وزمین کے درمیان جو کچھ ہے سب کے برابر۔ ابن برکان، الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۔۔۔ ہر شجر وحجر کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ مسنداحمد فی الزھد بروایت عطاء بن بسار مرسلاً

۱۹۱۳۔۔۔ تو جہاں کہیں ہو اللہ کا ذکر کرتا رہ۔ لوگوں کے ساتھ عمدہ اخلاق سے ساتھ پیش آ۔ جب بھی کوئی برائی سرزد ہو جائے اس کے بعد کوئی نیکی انجام دے لے، تا کہ وہ اس برائی کو محو کر دے۔ ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۔۔۔ اے بندگانِ خدا! ذکر الٰہی کرتے رہو۔ کیونکہ بندہ جب سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور دس بار پڑھنے سے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور سو بار پڑھنے سے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور جو زیادہ کرتا ہے اللہ اس کا اجر بھی زیادہ کرتا ہے۔ اور جو اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوتا ہے، اللہ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ ابن شاھین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

رواہ الخطیب اور اس میں یہ اضافہ مذکور ہے: جس کی سفارش حدود اللہ نافذ کرنے میں حائل ہوتی، وہ اللہ کی سلطنت میں اللہ سے ضد اور دشمنی کرتا ہے۔ اور جس نے بغیر علم کے کسی خصومت وجھگڑے میں حمایت و مدد کی، اس نے اللہ کی ناراضگی مول لے لی۔ اور جس نے کسی مؤمن مرد یا عورت کو تہمت زنی کی، اللہ اس کو ردغۃ الخبال جہنمیوں کے خون و پیپ سے بھری ہوئی جہنم کی وادی میں قید فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ اس کا سبب وعذر لائے۔ اور جو اپنے اوپر قرض لے کر مرا، اس کی نیکیوں میں سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ کیونکہ وہاں درہم ودینار نہ ہوں گے۔

التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

ذکر الٰہی شکر کی بجا آوری ہے

۱۹۱۵۔۔۔ پروردگار عزوجل فرماتے ہیں: اے ابن آدم جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو درحقیقت میرا شکر ادا کرتا ہے۔ اور جب مجھ سے غفلت وبھول

میں پڑ جاتا ہے تو میری ناشکری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

ابن الشاهين في الترغيب في الذكر، الخطيب، الديلمي، ابن عساكر بروايت ابو هريره رضي الله عنه

لیکن اس روایت میں ایک راوی المعلی بن الفضل ہے، جس کی احادیث منکر و نا قابلِ قبول ہوتی ہیں۔

۱۹۱۶..... ابلیس نے کہا: اے پروردگار! تو نے اپنی اور مخلوق کا رزق مقدر فرمادیا، لیکن میرا رزق کیا ہے؟ ارشادِ باری ہوا: جس پر میرا نام نہ لیا جائے، وہ تیرا رزق ہے۔ ابوالشيخ في العظمةبروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۱۹۱۷..... ابلیس نے کہا: اے پروردگار! تو نے اپنی ہر مخلوق کی روزی اور معیشت مقرر فرمادی میرا رزق کیا ہے؟ ارشادِ باری ہوا: جس پر میرا نام نہ لیا جائے، وہ تیرا رزق ہے۔ الحليه بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۱۹۱۸..... کوئی شکار شکار ہوتا ہے تو محض اس وجہ سے کہ اس کے ذکر کرنے میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو پیدا فرمادیتے ہیں۔ اور ایک فرشتہ بھی اس پر مقرر فرمادیتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتا ہے..... یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ اور اسی طرح کوئی درخت بھی اسی وقت کٹتا ہے، جب اس کے ذکر کرنے میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ اور یونہی کسی شخص کو نا گوار بات تبھی پیش آتی ہے، جب اس سے کوئی گناہ سرزد ہوجاتا ہے۔ اور جن گناہوں کو اللہ تعالیٰ درگذر فرمادیتے ہیں وہ تو بہت زیادہ ہیں۔

ابن عساكربروايت ابي بكرالصديق رضي الله عنه وعمر رضي الله عنه معاً

مصنف علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ اور اس کی اسناد میں دو راوی بالکل ضعیف و مجہول ہیں۔

۱۹۱۹ کوئی شکار شکار نہیں ہوتا ہے، اور کوئی درخت نہیں کٹتا..... مگر ترکِ تسبیح کی وجہ سے۔ اور ہر مخلوق خدا کی تسبیح کرتی ہے، اور اس کی ادائیگی میں اپنی تخلیق شدہ کیفیت سے بدل جاتی ہے۔ کبھی تم بھی بعض چیزوں کو سنتے ہوگے، وہی تسبیح ہوتی ہے۔

ابونعيم بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۱۹۲۰..... کوئی شکار شکار نہیں ہوتا ہے، اور کوئی شاخ نہیں کٹتی، اور کوئی درخت نہیں کٹتا..... مگر قلتِ تسبیح کی وجہ سے۔

ابن راهويه بروايت ابي بكر رضي الله عنه

اس روایت کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

۱۹۲۱..... تمام جانور خواہ وہ جوویں، مچھر، ٹڈی، گھوڑے، خچر اور گائیں وغیرہ سب کی موت تسبیح سے متعلق ہوتی ہے۔ جب ان کی تسبیح ختم ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی ارواح قبض فرمالیتے ہیں۔ اور ملک الموت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔

الضعفاء للعقيلي رحمة الله عليه، ابوالشيخ بروايت انس رضي الله عنه

علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت غیر ثابت الاُصل ہے۔ اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار فرمایا ہے۔

۱۹۲۲..... جس قطعہ زمین پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے، وہ قطعہ زمین اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمین سے لے کر اپنی انتہاء تک خوش ہوجاتا ہے۔ اور زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کناں ہوتا ہے۔ اور جب مؤمن بندہ کسی زمین کو نماز کے لئے منتخب کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ زمین اس کے لئے سنور جاتی ہے۔ ابن الشاهين في الترغيب في الذكر بروايت انس رضي الله عنه

اس روایت میں ابن موسیٰ بن عبیدہ الربذی، یزید الرقاشی سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۹۲۳..... وہ گھر جس میں اللہ کا نام لیا جائے، اور وہ گھر جس میں اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ زندہ اور مردہ کے مثل ہے۔

مسنداحمد، الصحيح لمسلم، الصحيح لابن حبان بروايت يزيد عن ابي بردةعن ابي موسى رضي الله عنه

۱۹۲۴..... جس نے اللہ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کا ذکر کیا۔ خواہ اس کی نماز روزے اور تلاوتِ قرآن قلیل ہی ہوں۔ اور جس نے اللہ کے ذکر کو ترک کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی خواہ اس کی نماز روزے اور تلاوتِ قرآن بہت زیادہ کیوں نہ ہوں۔ الحسن بن سفيان، الكبير للطبراني رحمة الله عليه، ابن عساكر بروايت واقدمولی رسول الله صلى الله عليه وسلم، السنن لسعيد، شعب الإيمان بروايت ابن ابي عمران مرسلاً

۱۹۲۵.....جس نے کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا، وہ نفاق سے بری ہو گیا۔

ابن الشاهين في الترغيب في الذكر بروايت ابو هريره رضي الله عنه

اس روایت کے راوی ثقہ لوگ ہیں۔

۱۹۲۶.....اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ذکر اللہ سے محبت ہے۔ اور اللہ سے بغض کی علامت، اللہ عزوجل کے ذکر سے بغض ہے۔

ابن الشاهين في الترغيب في الذكربروايت انس رضي الله عنه

یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۲۷.....جب تک تو ذکر خدا میں مشغول رہے گا نماز وعبادت میں رہے گا، خواہ تو کھڑا ہو یا بیٹھا، بازار میں ہو یا مجلس میں، یا جہاں کہیں بھی ہو۔

شعب الإيمان بروايت يحي بن ابي كثير. مرسلاً

۱۹۲۸.....اے مؤمنوں کی خواتین! تم پر تہلیل وتسبیح اور تقدیس لازم ہے۔ اور غفلت میں نہ پڑو، ورنہ رحمت سے بھی محروم ہو جاؤ گی۔ اور انگلیوں کے پوروں پر شمار کیا کرو، کیونکہ ان اعضاء سے بھی سوال ہوگا اور یہ کلام کریں گے۔

مسنداحمد، ابن سعدٗ، الكبير للطبراني رحمة الله عليه بروايت هانيء بن عفان عن امه حميضة بنت ياسر عن جدتها يسيرة

۱۹۲۹.....وہ ذکر جس کو نگہبان فرشتے بھی نہ سن سکیں، اس ذکر پر جس کو وہ فرشتے سن سکیں ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

ابن ابي الدنيا، شعب الإيمان بروايت عائشه رضي الله عنها

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۳۰.....اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو۔ یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا ہو۔

ابن الشاهين في الترغيب في الذكرشعب الإيمان بروايت انس رضي الله عنه

اس میں ایک راوی مبارک بن فضالۃ ہے، جس کو ایک جماعت نے ثقہ دوسری نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۳۱.....قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب عنقریب مجمع کو اہل کرم کا علم ہو جائے گا! وچھا جائے گا: اہل کرم کون ہیں؟ ارشاد ہوگا: وہ جو مساجد میں اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ مسند احمد، المسند لأبي يعلى، السنن لسعيد، الصحيح لابن حبان، ابن الشاهين في الترغيب في الذكرشعب الإيمان بروايت ابي سعيد رضي الله عنه

۱۹۳۲.....تم کیا باتیں کر رہے تھے؟ میں نے دیکھا کہ رحمت تم پر نازل ہو رہی ہے، تو مجھے بھی خواہش ہوئی کہ تمہارے ساتھ اس میں شریک ہو جاؤں۔

المستدرک للحاكم بروايت سلمان رضي الله عنه

آپ رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھے ہوئے ذکر اللہ میں مشغول تھے، کہ آپ ﷺ کا ان کے پاس سے گزر ہوا اور آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

باب دوم......اسماء حسنیٰ کے بیان میں

۱۹۳۳.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء گرامی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، جو ان کو یاد کرلے جنت میں داخل ہوگا۔

بخاري ومسلم، الصحيح للترمذي رحمة الله عليه، ابن ماجه بروايت ابو هريره رضي الله عنه ابن عساكر بروايت عمر رضي الله عنه

۱۹۳۴.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء گرامی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، جو ان کو یاد کرلے جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ بخاري ومسلم بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۱۹۳۵.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء گرامی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ اور جو بندہ ان کے ساتھ اللہ کو یاد کرنے

گا،اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔الحلیہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶.....اللہ تعالیٰ کے ایک کم ننانوے نام ہیں جس نے ان کے ساتھ دعا کی اللہ اس کو قبول فرمائیں گے۔

ابن مردویہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جوان کو یاد کرلے جنت میں داخل ہوگا۔

ترجمہ:......وہ اللہ ہے۔جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔نہایت مہربان۔بہت رحم کرنے والا۔بادشاہ۔ہرعیب سے پاک۔ہرآفت سے سلامت رکھنے والا۔امن دینے والا۔نگہبانی کرنے والا۔زبردست۔بدی کو طاقت سے دفع کرنے والا۔بڑائی کا مالک۔پیدافرمانے والا۔ٹھیک ٹھیک بنانے والا۔صورت بنانے والا۔بہت بخشنے والا۔غلبہ رکھنے والا۔خوب دینے والا۔رزق رساں۔بڑافیصلہ کرنے والا۔بہت جاننے والا۔رزق وغیرہ تنگ کرنے والا۔وسعت وفراخی بخشنے والا۔پست کرنے والا۔بلند کرنے والا۔عزت دینے والا۔ذلت دینے والا۔سننے والا۔دیکھنے والا۔اٹل فیصلہ والا۔عین انصاف کرنے والا۔بھیدوں کا جاننے والا۔مکمل خبر رکھنے والا۔بردبار۔عظمت کا مالک۔بے انتہاء بخشنے والا۔قدردان،اورتھوڑے پر بہت عطا کرنے والا۔بلند مرتبہ والا۔بہت بڑا۔حفاظت کرنے والا۔خوراک رساں۔حساب کرنے والا۔بڑی بزرگی والا۔بے مانگے عطافرمانے والا۔نگران۔دعاؤں کا قبول کرنے والا۔وسعت والا۔بڑی حکمت والا۔بہت محبت والا۔بڑی بزرگی والا۔زندہ کرکے قبروں سے اٹھانے والا۔حاضر وموجود۔اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت۔کام بنانے والا۔قوت والا۔نہایت قوت والا۔کارساز۔مستحق حمد۔ذرہ ذرہ کا شمار رکھنے والا۔پہلی بار پیدا کرنے والا۔دوبارہ پیدا کرنے والا۔زندہ کرنے والا۔موت دینے والا۔ہمیشہ زندہ۔سب کی ہستی قائم رکھنے والا۔بالفعل ہرکمال سے متصف۔بزرگی والا۔ایک۔بے نیاز۔بہت زیادہ قدرت والا۔آگے بڑھانے والا۔پیچھے ہٹانے والا۔سب سے اول۔سب سے آخر۔آشکارا۔پوشیدہ۔پوری کائنات کا متولی۔صفات مخلوق سے برتر۔بہت بڑا محسن۔بہت توبہ قبول فرمانے والا۔انعام کرنے والا۔انتقام لینے والا۔معاف فرمانے والا۔بہت شفقت رکھنے والا۔پورے ملک کا مالک۔بزرگی وبخشش والا۔بڑاانصاف والا۔سب کو جمع کرنے والا۔سب سے بے نیاز۔دوسروں کو غنی بنانے والا۔روکنے والا۔نقصان پہنچانے والا۔نفع پہنچانے والا۔سب کو روشن کرنے والا۔ہدایت دینے والا۔بے مثال پیدافرمانے والا۔ہمیشہ رہنے والا۔سب کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا۔ہدایت والا۔بہت برداشت کرنے والا۔

الاکمال

۱۹۴۰.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں،تمام قرآن میں ہیں۔جس نے ان کو یاد کرلیا جنت میں داخل ہوگا۔

ابن جریر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فصل.....اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں

۱۹۴۱.....اللہ کا اسم اعظم ان دوآیتوں میں ہے:

﴿والٰهكم الله واحد لا اله الا هو الرحمٰن الرحيم﴾

﴿آلم الله لا اله إله الا هو الحي القيوم﴾

مسنداحمد،الصحیح للترمذی رحمة الله علیه،ابن ماجه بروایت اسماء بنت یزید

۱۹۴۲ اللہ کا اسم اعظم وہ،جس کے ذریعے سے جودعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔اوروہ قرآن کی تین سورتوں میں ہے۔البقرة،ال عمران،طه

ابن ماجه،المستدرک للحاکم.الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی امامة

۱۹۴۳ اللہ کا اسم اعظم وہ، جس کے ذریعہ سے جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے، وہ اس آیت میں ہے:

﴿قل اللهم مالک الملک﴾ الخ۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۹۴۴ اللہ کا اسم اعظم وہ، جس کے ذریعہ سے جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے، جو مانگا جائے، عطا ہوتا ہے، وہ حضرت یونس بن متی کی دعا لاالٰه الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ہے۔ابن جریر بروایت سعد

۱۹۴۵ اللہ کا اسم اعظم سورۂ حشر کی آخری چھ آیات ہیں۔الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۹۴۶ اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ نے مجھے وہ اسم بتادیا ہے، جس کے ذریعہ جب بھی دعا کی جائے، قبول ہوتی ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ فرمایا: اے عائشہ! وہ تیرے لئے مناسب نہیں ہے۔ابن ماجه بروایت عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۱۹۴۷ کیا میں تمہیں اللہ کا اسم اعظم بتاؤں؟ وہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے۔ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس کے بارے میں فرمان باری نہیں سنا:

﴿ونجیناه من الغم و کذالک ننجی المؤمنین﴾

''اور ہم نے اس یونس کو نجات دی۔اسی طرح ہم اور مؤمنین کو بھی نجات دیتے ہیں۔''

اور جو مسلمان بھی اس دعا کو اپنے مرض میں چالیس مرتبہ پڑھے گا اگر اس کی اسی مرض میں موت آگئی تو شہادت کی موت مرے گا اور اگر صحت یاب ہو گیا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔المستدرک للحاکم بروایت سعد

۱۹۴۸ اس نے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے، جس کے ذریعہ جو مانگا جاتا ہے، عطا ہوتا ہے۔اور جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے، قبول ہوتی ہے۔ابن ابی شیبه، مسنداحمد، ابوداؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه ، النسائی، ابن ماجه، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، السنن لسعید بروایت انس رضی الله عنه

حضور ﷺ نے کسی شخص کو یوں دعا کرتے سنا تھا:

اللهم انی اسئلک بأن لک الحمد لااله الا انت وحدک لاشریک لک المنان بدیع السموات والأرض ذوالجلال والإکرام

''اے اللہ میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تمام تعریفیں تجھے ہی لائق۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو تنہا ہے۔تیرا کوئی ساجھی نہیں۔تو احسان کرنے والا ہے۔آسمان وزمین کو بے مثل پیدا کرنے والا ہے۔بڑی بزرگی وعظمت والا ہے۔اے ہمیشہ زندہ اے ہر شے کو سنبھالنے والے!''

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۴۹ تو نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا تھا، جس کے ذریعہ جو مانگا جاتا ہے، عطا ہوتا ہے۔اور جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے، قبول ہوتی ہے۔ابن ابی شیبه، ابن ماجه، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت بریدة

حضور ﷺ نے کسی شخص کو یوں دعا کرتے سنا تھا:

اللهم انی اسئلک بأنک انت الله لااله الا انت الأحد الصمد، الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا احد

''اے اللہ میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو تنہا و بے نیاز ہے۔جس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ خود اس کو جنم دیا گیا ہے۔''

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۵۰......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تو نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا، جس کے ذریعہ جب دعا کی جاتی ہے، قبول ہوتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ جو مانگا جاتا ہے، عطا ہوتا ہے۔

مسنداحمد، النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت انس رضی اللہ عنہ

اللھم انی اسئلک بأن لک الحمد لاالہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والأرض ذوالجلال والإکرام

"اے اللہ میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تمام تعریفیں تجھے ہی لائق۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بڑا شفقت فرمانے والا اور احسان کرنے والا ہے۔ آسمان وزمین کو بے مثل پیدا کرنے والا ہے۔ اے بڑی بزرگی وعظمت والے! اے ہمیشہ زندہ! اے ہر شے کو سنبھالنے والے!"

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

تیسرا باب......الحوقلۃ کے بیان میں

۱۹۵۱......کیا میں تم کو وہ کلمہ نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے خزینۂ جنت سے ہے؟ یہ کہ تم کہو:

"لاحول ولاقوۃ الاباللہ"

"بندہ جب یہ کلمہ کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ مسلمان ہوگیا اور میرے سامنے سر تسلیم خم ہوگیا۔"

المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲......کیا میں تم کو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ وہ "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت قیس بن سعد بن عبادۃ

۱۹۵۳......"لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔

الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۴......"لاحول ولاقوۃ الاباللہ" اہل آسمان کا کلام ہے۔ التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵......جس پر اللہ نے کوئی نعمت نازل فرمائی ہو، اور وہ اس کو آئندہ بھی باقی رکھنا چاہتا ہو تو اس کو کثرت سے "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" پڑھنا چاہئے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶......"لاحول ولاقوۃ الاباللہ" ننانوے بیماریوں کی دواء ہے۔ جن میں سے ادنیٰ بیماری رنج وغم ہے۔

ابن ابی الدنیافی الفرج عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷......"لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، المسند لأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ایوب

۱۹۵۸......"لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۹......جنت میں کثرت سے درخت اگاؤ۔ کیونکہ اس کا پانی میٹھا اور اس کی مٹی عمدہ ہے۔ تو "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" پڑھ کر کثرت سے درخت اگاؤ۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۹۶۰.....کیا میں تمہیں "لاحول ولاقوة الاباللہ" کی تفسیر نہ بتاؤں؟ وہ یہ کہ مجھے کسی معصیت سے بچنے کی طاقت اللہ کی حفاظت کے بغیر نہیں ہے۔اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے سوانہیں ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہی بتایا ہے، اے ابن ام عبد۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ. ابن النجار بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۶۱.....''لاحول ولاقوة الاباللہ'' کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت جابر رضی اللہ عنه

۱۹۶۲.....''لاحول ولاقوة الاباللہ'' کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ اور جو اس کو کثرت سے پڑھے گا، اللہ اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائیں گے اور جس کی طرف اللہ نظرِ رحمت فرمائیں، اسے دونوں جہاں کی بھلائیاں میسر ہوگئیں۔

ابن عساکر بروایت ابی بکر رضی اللہ عنه

حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے: ذخیرة الحفاظ ۶۲۳۔ کشف الخفاء ۵۰۲۔

۱۹۶۳..... روئے زمین پر کوئی ایسا بندہ نہیں ہے، جو کہے:

"لاالہ الااللہ واللہ اکبر لاحول ولاقوة الاباللہ"

''مگر اس کی تمام خطاؤں کا کفارہ ہوجائے گا.....خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے بقدر ہوں۔''

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۹۶۴.....اے ابوذر! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ "لاحول ولاقوة الاباللہ" ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه، النسائی، ابن ماجه، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۹۶۵.....اے حازم "لاحول ولاقوة الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

ابن ماجه، بروایت حازم بن حرملة الأسلمی رضی اللہ عنه

۱۹۶۶.....اے عبداللہ بن قیس! تجھے ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں، جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ وہ "لاحول ولاقوة الاباللہ" ہے۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۹۶۷.....''لاحول ولاقوة الاباللہ'' کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے سے ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت جابر رضی اللہ عنه

۱۹۶۸.....''لاحول ولاقوة الاباللہ'' اپنے پڑھنے والے سے ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔

ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۹۶۹　''لاحول ولاقوة الاباللہ'' جس نے کہا، اس کے لئے یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سے سب سے ہلکی غم ہے۔

المستدرک للحاکم، بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۷۰　''لاحول ولاقوة الاباللہ'' کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اور اس میں ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سے سب سے اول بیماری غم ہے۔ میسرة بن علی فی مشیخته بروایت بهزبن حکیم عن ابیه عن جده

۱۹۷۱.....''لاحول ولاقوة الاباللہ'' جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جس نے اس کو کہا: اللہ تعالیٰ اس سے ستر شرور دفع فرمادیں گے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، ابن عساکر، بروایت بهزبن حکیم عن ابیه عن جده

۱۹۷۲..... جب بندہ "لا الــہ الا اللہ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے سچ کہا اور جب بندہ "لا الــہ الا اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کہتا ہے تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوتی۔

المستدرک للحاکم فی تاریخه، اسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الأربعین، الدیلمی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنه

۱۹۷۳..... کیا میں تجھے جنت کا دروزہ نہ بتاؤں؟ وہ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" ہے۔ مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن سعد، المستدرک للحاکم، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، شعب الإیمان بروایت قیس بن سعد بن عبادة، مسنداحمد بروایت معاذ رضی اللہ عنه

۱۹۷۴..... جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر میرا گذر ہوا تو آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ پھر ان کے بتانے پر کہ یہ محمد ﷺ ہیں انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور مجھے سلام کیا۔ اور کہا اپنی امت کو کہنا: کہ جنت میں کثرت سے درخت اگالیں۔ کیونکہ اس کی مٹی عمدہ ہے۔ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ

شعب الإیمان بروایت ابی ایوب

جنت میں درخت لگائیں

۱۹۷۵..... جس رات مجھے سیر کرائی گئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر میرا گذر ہوا تو آپ علیہ السلام حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ کہا: محمد۔ اس پر انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور مجھے سلام کیا۔ اور کہا اپنی امت کو کہنا: کہ جنت میں کثرت سے درخت اگالیں۔ کیونکہ اس کی مٹی عمدہ ہے۔ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ.

مسنداحمد، المسند لأبی یعلی، الصحیح لإبن حبان، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، السنن لسعید بروایت ابی ایوب

۱۹۷۶..... جس رات مجھے سیر کرائی گئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر میرا گذر ہوا تو آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ کہا: محمد۔ اس پر انہوں نے کہا اے محمد! اپنی امت کو کہنا: کہ جنت میں کثرت سے درخت اگالیں۔ کیونکہ اس کی مٹی عمدہ ہے۔ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ"

الصحیح لابن حبان بروایت ابی ایوب

۱۹۷۷..... کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ولا ملجأ من اللہ الا الیه ہے۔

شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنه

۱۹۷۸..... کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت زیدبن اسحاق

۱۹۷۹..... کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت معاذ رضی اللہ عنه

۱۹۸۰ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ یہ کہ تم کثرت سے "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کہا کرو۔

عبدبن حمید، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت زیدبن ثابت رضی اللہ عنه

۱۹۸۱ اے ابوب! کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے! وہ یہ کہ کثرت سے "لاحــــول ولاقــــوۃ الا باللہ" کہا کرو۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابی ایوب رضی اللہ عنه

۱۹۸۲..... جو جنت کے خزانے چاہتا ہو، اس پر "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" لازم ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، ابن النجار بروایت فضالة بن عبید

۱۹۸۳..... ”لاحول ولاقوۃ الاباللہ“ کے بغیر آسمان سے کوئی فرشتہ اتر سکتا ہے اور نہ چڑھ سکتا ہے۔

الدیلمی من طریق صفوان بن سلیم بروایت انس بن مالک عن ابی بکر الصدیق عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴..... اے معاذ! کیا میں تمہیں ”لاحول ولاقوۃ الاباللہ“ کی تفسیر نہ بتاؤں؟ وہ یہ کہ مجھے کسی معصیت سے بچنے کی طاقت اللہ کی حفاظت کے بغیر نہیں ہے۔ اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے سوا نہیں ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہی بتایا ہے، اے معاذ!

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

باب چہارم ..... تسبیح کے بیان میں

۱۹۸۵..... ہر دن، جب بندگانِ خدا صبح کرتے ہیں، ایک منادی نداء دیتا ہے: مقدس بادشاہ کی پاکی بیان کرو۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الزبیر

۱۹۸۶..... ہر روز بندوں کی صبح کے وقت، ایک منادی نداء دیتا ہے: پاک ہے، وہ ذات، جو تمام سلطنتوں کا مالک اور مقدس صفات کا حامل ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الزبیر

۱۹۸۷..... ہر صبح کے اجالے میں ایک چیخنے والا چیختا ہے: اے مخلوقِ خدا! مقدس بادشاہ کی پاکی بیان کرو۔ المسند لابی یعلی، ابن السنی الزبیر

۱۹۸۸..... جس نے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہا، اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹..... جس رات مجھے سیر کرائی گئی، ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی امت کو میرا اسلام دیجیو گا اور یہ خبر بھی، کہ جنت کی مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہے۔ وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت ” سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر “ہیں۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۰..... لیلۃ الاسراء میں، میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرا اسلام لبنا اور ان کو یہ خبر دینا، کہ جنت کی مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہے۔ وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت” سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ“ ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱..... جس نے” سبحان اللہ وبحمدہ“ سو مرتبہ کہا، اس کی تمام خطائیں محو کر دی جائیں گی۔ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، النسائی ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲..... اللہ کو محبوب کلام، یہ ہے کہ بندہ ”سبحان اللہ وبحمدہ“ کہے۔

مسند احمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳..... اللہ کے نزدیک محبوب کلمات چار ہیں ”سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر“ تم کسی کے ساتھ ذکر کی ابتدا کرو، کوئی حرج نہیں۔ مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴..... چار کلمات افضل الکلام ہیں: ”سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر“ کسی سے ابتداء کرو، تمہیں کوئی ضرر نہیں۔

ابن ماجہ، بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵..... افضل ترین کلام ”سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر“ ہے۔ مسند احمد، بروایت رجل

۱۹۹۶..... ”سبحان الملک القدوس، رب الملائکۃ والروح جللت السموات والأرض بالعزۃ والجبروت“

پاک ہے وہ ذات جو ملک کا مالک اور ہر عیب سے منزہ ہے۔ ملائکہ اور روح الامین جبرئیل کا پروردگار ہے۔ بے شک تو نے آسمان وزمین

کو اپنی عزت وطاقت کے ساتھ عظیم کر دیا۔ کثرت سے پڑھا کرو۔

ابن السنی الخرائطی فی مکارم الأخلاق، ابن عساکر بروایت البراء رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷..... "سبحان اللہ و بحمدہ" یہ دو متصل کلمے کثرت سے کہا کرو۔ التاریخ للحاکم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸..... ہم کو حکم ہے، کہ فرض نمازوں کے بعد تینتیس بار "سبحان اللہ" اور تینتیس بار "الحمدللہ" اور چونتیس بار "اللہ اکبر" کہا کریں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹..... اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے چار کلمات کو منتخب فرمالیا ہے "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" سو جو شخص "سبحان اللہ" کہتا ہے، اس کیلئے بیس نیکی لکھی جاتی ہیں۔ اور بیس خطائیں مٹائی جاتی ہیں۔ اور جو "اللہ اکبر" کہتا ہے اس کو بھی اسی قدر اجر ملتا ہے۔ اور جو "لاالٰہ الااللہ" کہتا ہے اس کو بھی اسی قدر اجر ملتا ہے۔ اور جو اپنی طرف سے "الحمدللہ رب العالمین" کہتا ہے، اس کیلئے تین نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور تیس خطائیں مٹائی جاتی ہیں۔ مسند احمد، المستدرک للحاکم، الضیاء بروایت ابی سعید وابی ہریرہ رضی اللہ عنہما

۲۰۰۰..... کیا میں تجھے اس سے بہتر شجرکاری نہ بتاؤں؟ "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کہہ لے۔ ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۱..... "سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔ "الحمدللہ" اس کو بھر دیتا ہے۔ "لاالٰہ الااللہ" اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں، حتیٰ کہ اس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۰۰۲..... بہترین کلمات چار ہیں "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کسی سے ابتداء کرو کوئی ضرر نہیں۔

ابن النجار بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۳..... "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الااللہ واللہ اکبر" خطاؤں کو اسی طرح ختم کر دیتا ہے، جس طرح درخت موسمِ سرما میں تند و تیز ہواؤں کی وجہ سے پتے گرا دیتے ہیں۔ مسند احمد، الحلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۴..... تجھ پر "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" لازم ہے۔ کیونکہ یہ کلمات گناہوں کو اس طرح ساقط کر دیتے ہیں، جیسے درخت پتوں کو۔ ابن ماجہ، بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵..... تم پر "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ" یہ پانچ کلمے لازم ہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۶..... اے خواتین! تم پر "سبحان اللہ، لاالٰہ الااللہ اور سبحان الملک القدوس" کا ورد لازم ہے۔ اور ان کو اپنی انگلیوں کے پوروں پر شمار کرنے کا معمول بناؤ۔ کیونکہ ان سے بھی سوال ہوگا اور ان کو بلوایا جائے گا۔ غفلت میں نہ پڑو ورنہ تم بھی رحمت سے محروم ہو جاؤ گی۔

النسائی، المستدرک للحاکم بروایت یسیرۃ

۲۰۰۷..... دو کلمے ایسے ہیں، جو زبان پر ہلکے ہیں۔ میزان میں گرانقدر ہیں۔ رحمٰن کے ہاں محبوب ترین ہیں۔

"سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم"

مسند احمد، ابن ماجہ، بخاری ومسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸..... مجھے "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کہنا، ان تمام چیزوں سے بدرجہا محبوب ہے، جن پر آفتاب اپنی کرنیں ڈالتا ہے۔ مسند احمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹..... کوئی شکار دامِ صیاد نہیں آتا اور کوئی درخت نہیں کاٹا جاتا، مگر محض ان کی تسبیح کو ضائع کرنے کی وجہ سے۔

الحلیہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰..... اللہ کو وہی کلام محبوب ہے، جس کو ملائکہ نے پسند فرمایا ہے، یعنی "سبحان ربی وبحمدہ، سبحان ربی وبحمدہ، سبحان ربی

وبحمدہ: الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، الصحیح لابن حبان بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱ ... اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے تمہارے لئے چار کلمات پسند فرمائے ہیں۔وہ قرآن تو نہیں، مگر قرآن میں سے ہیں: "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر" الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲ ... "الحمدللہ، سبحان اللہ، لاالہ الااللہ اور اللہ اکبر" سے بندہ کے گناہ یوں جھڑتے ہیں، جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳ "سبحان اللہ اور اللہ اکبر" صدقہ سے افضل ہیں۔بخاری ومسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۱۴ ... "سبحان اللہ وبحمدہ" سو بار کہو۔جس نے اس کو ایک بار کہا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اور جس نے دس بار کہا، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اور جس نے سو بار کہا، اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔جو اضافہ کرتا جائے گا، اللہ بھی اس کو اجر میں اضافہ کرتے جائیں گے۔اور جو اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوگا، اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۰۱۵ میں نے اور نہ مجھ سے قبل انبیاء نے "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر" سے بہتر کوئی تسبیح نہیں کہی۔

الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۶ جس نے صبح کی نماز کے بعد سو بار "سبحان اللہ" کہا اور سو بار "لا الہ الااللہ" کہا، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔ النسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷ بخل جس کو مال خرچ کرنے کی اجازت دیتا ہو اور نہ ہی اس میں رات کی مشقت برداشت کرنے کی ہمت ہو، تو اس کو "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھنا چاہئے۔ابو نعیم فی المعرفة بروایت عبداللہ بن حبیب

۲۰۱۸ ... "سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔"الحمدللہ" اس کو بھر دیتا ہے۔اللہ اکبر آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کردیتا ہے۔طہارت نصف ایمان ہے۔روزہ نصف صبر ہے۔مسند احمد، شعب الایمان، بروایت رجل من بنی سلیم

۲۰۱۹ "سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔"الحمدللہ" اس کو بھر دیتا ہے۔اللہ اکبر آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کردیتا ہے۔روزہ نصف صبر ہے۔طہارت نصف ایمان ہے۔الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت رجل من بنی سلیم

۲۰۲۰ "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر" مومن کے گناہوں کو یوں کھا جاتا ہے، جس طرح عضو کو سڑا دینے والی بیماری ابن آدم کے پہلو میں اس کو کھا جاتی ہے۔الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۰۲۱ ... "سبحان اللہ" نصف ایمان ہے۔"الحمدللہ" میزان کو بھر دیتا ہے۔اللہ اکبر آسمان وزمین کو کو پر کردیتا ہے۔لاالہ الااللہ کے لئے اللہ تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوتی۔السجزی فی الإبانة بروایت ابن عمرو، ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۲۲ اللہ کے نزدیک محبوب کلام "سبحان اللہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر، لاحول ولاقوة الا باللہ سبحان اللہ وبحمدہ" ہے۔البخاری فی الأدب بروایت ابی ذر

۲۰۲۳ ... اللہ کے نزدیک محبوب کلام چار ہیں "سبحان اللہ، والحمدللہ ولا الہ الااللہ" "کسی سے ابتداء کرو کوئی ضرر نہیں۔

اپنے کسی لڑکے کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھو۔کیونکہ تم پوچھو گے: کیا وہ وہاں ہے؟ مجیب کہے گا نہیں۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الصحیح لمسلم، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، ابن شاھین فی الترغیب فی

الذکر بروایت سمرۃبن جندب رضی اللہ عنہ

یسار کا معنی سہولت۔ رباح کا معنی نفع مند۔ نجیح کا معنی کامیاب۔ اورافلح بھی اسی کے ہم معنی ہے۔ تو مثلاً نجیح کے جواب میں کہا جائے گا کہ وہ نہیں ہے۔ تو گویا اس کے متعلق معنی کالحاظ کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ کامیاب نہیں ہے۔

۲۰۲۴..... افضل الکلام چار کلمات ہیں "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" تم کسی کے ساتھ ذکر کی ابتداء کرو کوئی حرج نہیں۔

ابن ابی شیبہ. الصحیح لابن حبان، بروایت سمرۃبن جندب رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵..... جب میں تم کو حدیث کہوں تو چار کلمات پر چنداں اضافہ نہ کرنا۔ وہ چار کلمات سب سے عمدہ کلام ہیں۔ قرآن نہیں ہیں۔ تم کسی کے ساتھ ذکر کی ابتداء کرو کوئی حرج نہیں۔ "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" ابوداؤد الطیالسی بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶..... کیا میں تمہیں اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمہ کا پتہ نہ بتاؤں؟ وہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

الصحیح لمسلم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷..... اللہ کے کو پسندیدہ کلمہ یہ ہے کہ بندہ سبحان ربی وبحمدہ کہے۔ النسائی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸..... چار کلمات کہنے میں جنبی کو ممانعت ہے اور نہ کسی حائضہ کو "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر"

التاریخ للحاکم رحمۃ اللہ علیہ. ابوالشیخ. الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹..... جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو اللہ تو تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے سچ کہا کہ میری پاکی اور حمد بیان کی، جس کی تسبیح میرے سوا کسی اور کے لئے زیب نہیں۔ الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۰..... جب تو نے سبحان اللہ کہا تو اللہ کا ذکر کیا پس اللہ نے بھی تیرا ذکر کیا۔ اور جب تو نے الحمدللہ کہا تو اللہ کا شکر ادا کیا پس اللہ تعالیٰ تیری نعمت میں مزید اضافہ فرمائیں گے۔ اور جب تو نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو یہ ایسا کلمہ توحید ہے، کہ جو اس کو بغیر شک وشبہ اور بغیر بڑائی وسرکشی کے کہے، اللہ اس کو جہنم سے آزاد فرمادیتے ہیں۔ التاریخ للحاکم رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحکم بن عمیر الثمالی

۲۰۳۱..... "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ" یہ باقیاتِ صالحات باقی رہنے والے اعمال ہیں۔ جو گناہوں کو ایسے ہی گراتے ہیں، جیسے درخت پتوں کو۔ نیز یہ جنت کے خزانے سے ہیں۔

الرامھرمزی فی الأمثال بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

اس روایت میں عمر بن راشد یمانی ایک راوی ہے، جس کو "المغنی" میں ضعیف شمار کیا ہے۔

۲۰۳۲..... اللہ تعالیٰ نے تم میں اخلاق کو اسی طرح تقسیم فرمادیا ہے، جس طرح تمہارے درمیان رزق کو تقسیم فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مال ہر شخص کو عطا فرماتا ہے، خواہ اس سے محبت ہو یا نہیں۔ لیکن ایمان اس کو عطا فرماتا ہے، جس سے محبت ہو۔ سو جب وہ کسی سے محبت فرماتا ہے تو اس کو ایمان سے نوازتا ہے۔

باقیات الصالحات

بخل جس کو مال خرچ کرنے کی اجازت دیتا ہو اور نہ ہی اس میں رات کی مشقت برداشت کرنے کی ہمت ہو اور دشمن سے جہاد کرنے سے بھی خوف مانع ہو تو اس کو چاہئے کہ "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" کثرت سے پڑھا کرے۔ کیونکہ یہ کلمات آگے سے، دائیں بائیں سے اور پیچھے سے حفاظت کریں گے۔ اور یہی باقیاتِ صالحات باقی رہنے والے اعمال ہیں۔

شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳..... "لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمدللہ اور سبحان اللہ" گناہوں کو ایسے ہی گراتے ہیں، جیسے اس درخت کے پتے۔ اے

ابوالدرداء! ان کو محفوظ کرلے، اس سے قبل کہ تیرے اور ان کے درمیان کوئی شے حائل ہوجائے۔ کیونکہ یہ باقیات صالحات ہیں۔ نیز یہ جنت کے خزانے سے ہیں۔ ابن عساکر بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴..... "لاالہ الااللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر گناہوں کو ایسے ہی زائل کرتے ہیں، جیسے اس درخت کے پتے گررہے ہیں۔

ابن صھری فی امالیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵..... تجھ پر "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ" لازم ہے۔ کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے ہی گراتے ہیں، جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶..... بندہ "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ مسلمان ہوگیا اور میرے آگے سر تسلیم خم ہوگیا ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷..... بندہ جب ان کلمات کو کہتا ہے تو ایک فرشتہ ان کو اپنے پر میں رکھ کر آسمان کی طرف نکلتا ہے اور ملائکہ کی کسی جماعت پر سے گزرتا ہے تو وہ ملائکہ ان کلمات پر اور ان کے قائلین پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے آگے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں: "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ" اور بندہ کا "سبحان اللہ" کہنا، اللہ کو تمام نقائص سے منزہ گردانا ہے۔

ابن ابی شیبہ بروایت موسیٰ بن طلحۃ مرسلاً

درست لفظ غالباً تنزیہ اللہ ہے۔

۲۰۳۸..... جنت میں چٹیل میدان ہے۔ لہٰذا اس میں کثرت سے شجر کاری کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی شجر کاری کیا ہے؟ فرمایا: "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر"۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سلمان

۲۰۳۹..... لیلۃ الاسراء میں، میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور ان کو یہ خبر دینا، کہ جنت کی مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہے۔ وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ" ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰..... جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، ساتویں آسمان پر ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرا سلام دیجئے گا اور یہ خبر بھی، کہ جنت کا پانی میٹھا ہے۔ اس کا پینا خوشگوار ہے۔ جنت وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر" ہیں۔ ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱..... جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا، اس کے درخت وغیرہ "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ" قرار دیئے۔ پھر جنت کو مخاطب ہوکر فرمایا: اے جنت مؤمنین فلاح پاگئے۔ تو مجھ سے کلام کر! جنت حکم ربی سے گویا ہوئی: آپ اللہ ہیں۔ آپ کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ آپ ہمیشہ زندہ رہنے والے اور ہر شے کو قائم فرمانے والے ہیں۔ اور یقیناً جو مجھ میں داخل ہوا، سعادت وفیروز مند ہوا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنی عزت اور مخلوق پر اپنی بڑائی کی قسم اٹھاتا ہوں! کہ اے جنت تجھ میں زناء پر مصر شخص، ہروقت شراب کا دھت اور چغل خور داخل نہ ہوں گے۔ الشیرازی فی الألقاب بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲..... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا: اے پروردگار! جو تیری حمد بیان کرے، اس کی کیا جزاء ہے؟ فرمایا: حمد شکر کی چابی ہے۔ شکر حمد کو رب العالمین کے عرش تک لے جاتا ہے۔ پھر سوال عرض کیا: اور جو تیری تسبیح سبحان اللہ کرے، اس کی کیا جزا ہے؟ فرمایا: تسبیح کی حقیقت اللہ رب العالمین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳..... میں تمہارے لئے اس سے سہل وآسان اور افضل چیز بتاتا ہوں:

سبحان اللہ عدد ماخلق فی السماء، سبحان اللہ عدد ماخلق فی الأرض سبحان اللہ عدد ماھو خالق واللہ اکبر مثل ذالک الحمدللہ مثل ذالک ولاحول ولاقوۃ الاباللہ مثل ذالک

آسمانوں میں جو پیدا کیا، اس کے بقدر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ زمین میں جو پیدا کیا، اس کے بقدر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آئندہ اللہ پاک جو پیدا فرمانے والے ہیں اس کے بقدر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ اور اللہ اکبر بھی اسی کے مثل۔ الحمد للہ بھی اسی کے مثل۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی اسی کے مثل۔ ابو داؤد

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ ایک عورت کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ اس کے آگے گٹھلیاں اور کنکریاں رکھی ہیں اور وہ ان پر تسبیح کررہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۴۴..... تم ساری رات، دن سمیت ذکر کرو، اور سارا دن، رات سمیت ذکر کرو..... کیا میں تجھے اس سے بھی بڑھ کر عمل نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے کہ تم ان کلمات کا ورد کرو:

سبحان اللہ عددَ ماخلقَ، وسبحان اللہ ملأماخلقَ، وسبحان اللہِ عددَ مافی الأرض والسماء، سبحان اللہ ملأمافی الأرض والسماء، سبحان اللہ عددَ ماأحصی کتابُہُ، سبحان اللہ عدد کلِ شیءٍ والحمدللہ مثل ذالک

مخلوقات کی تعداد بھر اللہ کی پاکی ہو۔ مخلوق بھر اللہ کی پاکی ہو۔ آسمان وزمین میں تمام تعریفیں مخلوقات کی تعداد بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔ تمام تعریفیں مخلوق بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے، سب کی تعداد برابر اللہ کی پاکی ہو۔ آسمان وزمین بھر اللہ کی پاکی ہو۔ لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی پاکی ہو۔ ہر چیز کے بقدر اللہ کی پاکی ہو۔ ہر چیز بھر اللہ کی پاکی ہو۔ اسی کے بقدر اللہ کی تعریف ہو۔ الصحیح لابن حبان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۵..... تم نے جو چار کلمات تین مرتبہ دھرائے، وہ تمہارے تمام ذکر واذکار سے افضل ہیں:

سبحان اللہ عدد خلقہ، سبحان اللہ رضاء نفسہ، سبحان اللہ زنۃ عرشہ، سبحان اللہ مداد کلماتہ. والحمدللہ مثل ذالک.

اللہ کی مخلوق کی تعداد کے مطابق اس کی پاکی ہو۔ اس قدر اس کی پاکی بیان کرتا ہوں جس سے وہ خوش ہوجائے۔ اس کے عرش کے وزن کے بقدر اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ اس کے تمام کلمات کے بقدر اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ اسی قدر اس کی تعریف وثناء کرتا ہوں۔ مسند احمد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۰۴۶..... کیا تم میں سے کوئی ہر روز جبلِ احد کے بقدر سونا نہیں کما سکتا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کون اس کی ہمت رکھ سکتا ہے یا رسول اللہ! فرمایا: تم سب اس کی ہمت رکھتے ہو! سبحان اللہ احد سے بڑھ کر ہے۔ لاالٰہ الا اللہ احد سے بڑھ کر ہے۔ اللہ اکبر احد سے بڑھ کر ہے۔ الحمد للہ احد سے بڑھ کر ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. الرافعی. ابن النجار بروایت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۲۰۴۷..... کیا میں تم کو حضرت نوح علیہ السلام کی، حالتِ مرگ میں کی ہوئی اپنے بیٹے کو وصیت نہ سناؤں؟ انہوں نے فرمایا: میں تجھے چار کلمات دیئے جارہا ہوں۔ آسمان وزمین کا قیام انہی کے مدار پر ہے۔ اللہ کے ہاں پہنچنے والے کلمات میں سب سے اول ہیں۔ اور نکلنے والے کلمات میں سے بھی سب سے آخر میں ہیں۔ اگر تمام بنی آدم کے اعمال ان کے ساتھ وزن کئے جائیں تو یہ کلمات ان سے زیادہ وزن دار ہوں گے۔ سوان پر عمل کر۔ اور ان کو مضبوطی سے تھام لے..... حتیٰ کہ تو مجھ سے آملے وہ کلمات یہ ہیں:

سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر

قسم ہے اس ذات والا صفات کی، جس کے ہاتھ میں نوح کی جان ہے! اگر آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے من میں ہے اور جو ان کے نیچے ہے سب کا ان کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو یہ کلمات ان سے وزن دار نکلیں گے۔ الحکیم، الدیلمی بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸..... کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں، جو نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھائے تھے! انہوں نے بیٹے کو فرمایا۔ میں تجھے لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر کا حکم کرتا ہوں۔ کیونکہ اگر سارے آسمانوں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے۔ تب بھی اس کلمہ کا وزن ان سے زیادہ ہوگا۔ اور اگر سب آسمان اس کے مقابلہ میں ایک حلقہ ہوجائیں تو یہ سب کو توڑ کر نکل جائے

گا۔اور میں تجھے سبحان اللہ وبحمدہٖ کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ ساری مخلوق کی نماز وتسبیح ہے۔اسی کی بدولت سب کو رزق مہیا ہوتا ہے۔

ابن ابی شیبہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹......دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے اور میزانِ عمل میں بھاری اور رحمٰن کے ہاں محبوب ہیں سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ. ابن ابی شیبہ. الصحیح لمسلم. الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. الصحیح لابن حبان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰ ''سبحان اللہ'' نصف میزان ہے۔''الحمدللہ'' اس کو بھر دیتا ہے۔لاالٰہ الااللہ آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کر دیتا ہے۔ طہارت نصف ایمان ہے۔نماز نور ہے۔زکوٰۃ برہان ہے۔صبر روشنی ہے۔قرآن حجت ہے تیرے حق میں یا تیرے خلاف۔ہر انسان صبح کو نکلتا ہے اور اپنی جان فروخت کرآتا ہے۔یا تو اس کو جہنم سے آزاد کرانے والا ہوتا ہے یا شیطان کے ہاتھوں فروخت کر کے اس کو قعرِ ہلاکت میں دھکیل دیتا ہے۔عبدالرزاق بروایت ابی سلمۃ بن عبدالرحمن

سو غلام آزاد کرنے والا

۲۰۵۱......جس نے سو مرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' کہا اس کے لئے سو غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔اور جس نے سو مرتبہ ''الحمدللہ'' کہا اس کے لئے سو گھوڑے مع زین ولگام کے راہِ خدا میں دینے کا ثواب ہوگا۔اور جس نے سو مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہا اس کے لئے سو اونٹ مکہ میں قربان کرنے کا ثواب ہوگا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲......جس نے صبح وشام ہر دو وقت ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' سو سو مرتبہ کہا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۳...... ''اللہ اکبر'' سو بار کہو، وہ تیرے لئے سو اونٹ اپنے پالان سمیت جو مکہ کو ہو لئے ہوں، ان سے بھی بہتر ہے۔''الحمدللہ'' سو بار کہو، وہ تیرے لئے سو گھوڑے مع زین ولگام کے راہِ خدا میں دینے سے بھی بہتر ہے۔''سبحان اللہ'' سو بار کہو، وہ تیرے لئے بنی اسماعیل کے سو غلام اللہ کے لئے آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے۔اور لاالٰہ الااللہ کہو، تجھے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔اور کوئی عمل اس سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔

مسند احمد او الحلیہ بروایت ام ہانی

۲۰۵۴ ''سبحان اللہ'' سو بار کہو، وہ تیرے لئے اللہ کے واسطے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔''الحمدللہ'' سو بار کہو، وہ تیرے لئے سو گھوڑے مع زین ولگام کے راہِ خدا میں دینے کے برابر ہوگا۔''اللہ اکبر'' سو بار کہو، وہ تیرے لئے سو اونٹ اپنے پالان سمیت جو مکہ کو ہو لئے ہوں، کے برابر ہوگا۔اور لاالٰہ الااللہ کہہ کر اللہ کی وحدانیت کہو، تو شرک کے بعد تجھے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ

شرک کے بعد تجھے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔یعنی شرک کے سوا ہر گناہ قابلِ معافی ہوگا نہ کہ قابلِ ہلاکت۔

۲۰۵۵......جس نے سو مرتبہ ''لا الٰہ الااللہ'' کہا، اور سو مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہا، اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

الأدب للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶......تین کلمات کا کہنے والا یا فرمایا کرنے والا خائب وخاسر نہیں ہوگا۔ہر فرض نماز کے بعد تینتیس بار ''سبحان اللہ''. تینتیس بار ''الحمدللہ'' چونتیس بار ''اللہ اکبر'' ابن النجار بروایت کعب بن عجرۃ

گناہوں کی بخشش ہوگی

۲۰۵۷ جس نے غروب شمس کے وقت ستر بار "سبحان اللہ" کہا اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

الدیلمی بروایت بھزبن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۰۵۸ جس نے کہا، اس کے لئے جنت میں ہزار درخت اگادیئے جائیں گے جن کی جڑیں سونے کی اور شاخیں موتیوں کی اور خوشے کنواری عورتوں کے پستان کی مانند مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہوں گے۔ جب بھی ان سے کچھ توڑا جائے گا، پھر دوبارہ وہ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ جائے گا۔ التاریخ للحاکم الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث موضوع ہے۔ اس کی اصل نہیں۔ دیکھئے المتناھیہ ۱۳۹۲

۲۰۵۹ جس نے ایک بار اللہ عزوجل کی تسبیح کی یعنی سبحان اللہ کہا۔ یا ایک بار حمد کی یعنی 'الحمدللہ' کہا۔ یا ایک بار 'لا الہ الا اللہ' کہا۔ یا ایک بار 'اللہ اکبر' کہا، اس کے لئے جنت میں ایک درخت اگادیا جاتا ہے۔ جس کی جڑیں موتیوں سے جڑا ہوا سرخ یاقوت ہوتا ہے۔ اور خوشے کنواری عورتوں کے پستان کی مانند شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم ہوتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سلمان

۲۰۶۰ جس نے سبحان اللہ العظیم کہا، اس کے لئے جنت میں ایک درخت اگ آتا ہے۔ اور جس نے قرآن پڑھا اور اس کو مضبوطی سے تھاما اور جو اس میں ہے، اس پر عمل کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے والدین کو ایسا تاج پہنائیں گے، جس کی روشنی چاند کو ماند کرنے والی ہوگی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱ سبحان اللہ کہنا اللہ کو ہر عیب سے منزہ قرار دینا ہے۔ الدیلمی بروایت طلحۃ

۲۰۶۲ اے پروردگار تو ہر عیب سے پاک ذات ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۳ پاک ہے وہ ذات سلطنت و بزرگی والی، پاک ہے وہ ذات عزت وقدرت والی، پاک ہے وہ ذات جو زندہ کبھی اس کو فنا نہیں۔

الدیلمی بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

باب پنجم ...... استغفار اور تعوذ کے بیان میں

یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول ...... استغفار کے بیان میں

۲۰۶۴ استغفار نامہ اعمال میں نور بن کر چمکتا رہتا ہے۔ ابن عساکر۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاویۃ بن جندب

۲۰۶۵ جس کی منشاء خواہش ہو کہ اس کا نامہ اعمال اس کے لئے خوشگوار ثابت ہو تو اس کو چاہئے کہ اس میں استغفار کی کثرت کرے۔

شعب الایمان، الضیاء بروایت زبیر

۲۰۶۶ جس نے ہر فرض نماز کے بعد اللہ سے یوں استغفار کیا:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع وتوبہ تائب ہوتا ہوں۔ تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ

کیوں نہ ہو؟ المسند لأبی یعلی. ابن السنی بروایت البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶..... جس نے ہر روز ستر بار اللہ سے استغفار کیا، اس کو جھوٹے لوگوں میں سے نہ لکھا جائے گا۔ اور جس نے ہر رات ستر بار اللہ سے استغفار کیا، اس کو غافلین میں نہ شمار کیا جائے گا۔ ابن السنی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۶۷..... جس نے مؤمن مرد و عورتوں کے لئے استغفار کیا، اس کے لئے ہر مؤمن مرد و عورت کے بدلے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت عبادة رضی اللہ عنه

۲۰۶۸..... جس نے مؤمن مرد و عورتوں کے لئے ہر روز ستائیس بار اللہ سے استغفار کیا، اس کو مستجاب الدعوات میں لکھا جائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کے طفیل اہلِ ارض کو رزق رسانی ہوتی ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۲۰۶۹..... جس نے استغفار کی کثرت کی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل آسان فرما دیں گے اور ہر تنگی سے نجات کا راستہ فراہم فرمائیں گے۔ اور اس کو ایسی ایسی جگہ سے روزی پہنچے گی جہاں اس کا وہم و گمان تک نہ جائے گا۔

مسند احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۰۷۰..... اللہ کی قسم! میں ہر روز ستر سے زیادہ مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں توبہ استغفار کرتا ہوں۔

الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنه

۲۰۷۱..... استغفار گناہوں کو مٹا دینے والا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت حذیفة رضی اللہ عنه

۲۰۷۲..... شیطان نے کہا: تیری عزت و جلال کی قسم، اے پروردگار! میں تیرے بندوں کو جب تک روح ان کے جسموں میں موجود ہے، بہکاتا رہوں گا۔ پروردگار نے فرمایا: میری عزت و جلال کی قسم، میں بھی، جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے، بخشش کرتا رہوں گا۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، المستدرک للحاکم بروایت ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۰۷۳..... پروردگار بندے پر ازراہِ رحمت و محبت تعجب فرماتا ہے، جب وہ کہتا ہے: اے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، اور جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔ ابو داؤد. الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه بروایت علی رضی اللہ عنه

۲۰۷۴..... دل بھی لوہے کی مانند زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ ان کی جلاء استغفار ہے۔

الحکیم، الکامل لابن عدی رحمة اللہ علیه بروایت انس رضی اللہ عنه

۲۰۷۵..... میرے دل پر بھی پردہ سا آ جاتا ہے۔ اور میں ایک دن میں سو سے زائد بار استغفار کرتا ہوں۔

مسند احمد، الصحیح لمسلم. ابو داؤد، النسائی بروایت اغر المزنی

۲۰۷۶..... اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، میں ہر دن میں سو سے زائد بار توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ البغوی بروایت اغر

۲۰۷۷..... میں ایک دن میں ستر سے زائد بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنه

۲۰۷۸..... میں اللہ سے ایک دن میں ستر سے زائد بار توبہ کرتا ہوں۔ النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت انس رضی اللہ عنه

۲۰۷۹..... میں نے کوئی دن ایسا بسر نہیں کیا، جس میں اللہ سے سو بار استغفار نہ کی ہو۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

۲۰۸۰..... اگر تم استغفار کی کثرت کر سکتے ہو تو دریغ نہ کرو۔ کیونکہ اللہ کے ہاں اس سے زیادہ نجات دہندہ اور محبوب کوئی شے نہیں ہے۔

الحکیم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۲۰۸۱..... اللہ نے میری امت کے لئے مجھ پر دو امان نازل کی ہیں:

وما کان اللہ لیعذبهم وانت فیهم وما کان اللہ معذبهم وهم یستغفرون

"جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا اور جب تک وہ اپنے گناہوں پر استغفار کرتے رہیں گے

تب بھی اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔''
سو جب میں گذر جاؤں گا تو قیامت تک کے لئے عذاب الٰہی سے امن کے واسطے تمہارے اندر استغفار چھوڑ جاؤں گا۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۲۰۸۲..... کیا میں تجھے سید الاستغفار نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے:

اللهم انت ربی لااله الاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عهدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شر ماصنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انه لایعفر الذنوب الاانت

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اپنی ہمت و وسعت کے بقدر تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقراری ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔''

جو بندہ شام کو یہ کہتا ہے اور پھر صبح سے قبل اس کی موت آ جاتی ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جو بندہ صبح کو یہ کہتا ہے اور پھر شام سے قبل اس کی موت آ جاتی ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت شداد بن اوس

۲۰۸۳..... جس نے استغفار کو اپنے لئے لازم کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نجات کا راستہ فراہم فرمائیں گے اور ہر مشکل آسان فرمادیں گے۔ اور اس کو ایسی ایسی جگہ سے روزی پہنچائیں گے، جہاں اس کا وہم و گمان تک نہ ہوگا۔ ابوداؤد، ابن ماجه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۰۸۴..... کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں، کہ جب تم انہیں کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں گے، خواہ پہلے ہو چکی ہو۔ کہو:

لااله الاالله العلی العظیم لااله الاالله الحلیم الکریم لااله الاالله سبحان رب السموات ورب العرش العظیم الحمدلله رب العالمین

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عالی شان اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بردبار اور کریم ذات ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ہر عیب سے پاک اور آسمانوں کا رب اور عرشِ عظیم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔'' الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت علی رضی الله عنه

خطیب نے اس کو ان الفاظ میں روایت کیا ہے: جب تم ان کلمات کو کہو التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ گے اور ذرات کے برابر تمہارے گناہ ہوں گے تب بھی اللہ تمہاری ساری خطاؤں کو بخش دیں گے۔

۲۰۸۵..... سب سے بہتر دعا استغفار ہے۔ التاریخ للحاکم رحمة الله علیه. بروایت علی رضی الله عنه

۲۰۸۶..... میری امت کے بہترین افراد وہ ہیں، کہ جب ان سے برائی سرزد ہو جاتی ہے تو استغفار کر لیتے ہیں۔ اور جب ان سے کوئی نیکی کا کام انجام پا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں۔ اور جب سفر پر گامزن ہوتے ہیں تو خدا کی رخصت قبول کرتے ہوئے نماز میں قصر اور روزوں میں افطار کرتے ہیں۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت جابر رضی الله عنه

۲۰۸۷..... کیا میں تجھے سید الاستغفار نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے:

اللهم انت ربی لااله الاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عهدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شر ماصنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انه لایغفرالذنوب الاانت

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اپنی ہمت و وسعت کے بقدر تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقراری ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے

والا کوئی نہیں۔''

جس نے دن کے وقت اس کلمہ کو دل کے یقین کے ساتھ کہا اور پھر شام سے قبل موت نے آلیا تو وہ اہل جنت میں شمار ہوگا۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ النسائی بروایت شداد بن اوس

نسائی میں یہ اضافہ ہے کہ اور جس نے اس کلمہ کو رات کے وقت دل کے یقین کے ساتھ کہا اور پھر صبح سے قبل موت نے آلیا تو وہ اہل جنت میں شمار ہوگا۔

۲۰۸۸۔۔۔ واہ کیا ہی خوشی کا مقام ہوگا اس شخص کے لئے جو اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پائے گا۔

ابن ماجہ بروایت عبداللہ بن بسر۔ الحلیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ مسند احمد فی الزھد بروایت ابی الدرداء موقوفا

۲۰۸۹ ہر مرض کی دواء ہے۔ اور گناہوں کی دواء استغفار ہے۔ الصحیح لمسلم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰ ولی بندہ یا بندی ہر دن اللہ سے ستر بار استغفار نہیں کرتے، مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے سات سو گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اور خائب وخاسر ہو وہ بندہ اور بندی جو دن ورات میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ کرتا ہو۔ شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۔۔۔ جو بندہ حالتِ سجدہ میں تین مرتبہ کہتا ہے ''اللھم اغفرلی'' تو اس کے سر اٹھانے سے قبل ہی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت والد ابی مالک الاشجعی

الاکمال

۲۰۹۲ کیا میں تمہیں تمہارا مرض اور اس کی دوا نہ بتاؤں؟ تمہارا مرض گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۔۔۔ زمین میں دو امن تا مے ہیں۔ میں امن ہوں۔ اور استغفار امن ہے۔ مجھے تو اٹھالیا جائے گا۔ لیکن استغفار والا امن باقی رہ جائے گا۔ پس تم پر ہر نئے وقوعہ اور ہر گناہ کے وقت استغفار لازم ہے۔ الدیلمی بروایت عثمان بن ابی العاص

درحقیقت یہ حدیث آیت ذیل کی تفسیر ہے:

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون

''جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا اور جب تک وہ اپنے گناہوں پر استغفار کرتے رہیں گے تب بھی اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔''

۲۰۹۴۔ بندہ مستقل عذاب الٰہی سے امن میں ہوتا ہے، جب تک کہ وہ اپنے گناہوں پر استغفار کرتا رہے۔

ابن عساکر بروایت یعقوب بن محمد بن فضالۃ بن عبید عن ابیہ عن جدہ

۲۰۹۵ ادائیگی حقوق اور حفظ امانات میرا اور مجھ سے قبل انبیاء کا قرض رہا ہے۔ اور تم کو وہ چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو تم سے قبل کسی امت کو نہیں عطا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے استغفار کو قرب کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور تمہاری پانچ نمازوں کو اذان واقامت کے ساتھ بنایا ہے، تم سے پہلے کسی امت نے ان کو نہیں پڑھا۔ سو اپنی نمازوں پر محافظت کرو۔ اور جو بندہ فرض نماز کے بعد دس بار استغفار کرے گا تو اس کے اپنی جگہ سے کھڑے ہونے سے قبل اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ وہ ریت کے ذرات سے اور تہامہ کے پہاڑوں سے بھی زیادہ ہوں۔

التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں: یہ روایت بہت ہی منکر ناقابل اعتبار ہے۔ ابو عمرو القاسم بن عمر بن عبداللہ بن مالک بن ابی ایوب الانصاری

۲۰۹۶۔۔۔ جب بندہ اللہ سے یوں استغفار کرتا ہے:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں''۔

تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو؟

التاریخ للخطیب رحمة اللہ علیہ. ابن النجار بروایت دینار، ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷ بندہ سے گناہ سرزد ہوجاتا ہے تو کہتا ہے: اے پروردگار! میری بخشش فرمادے، فرشتے کہتے ہیں اے رب! بندے کو یہ گناہ زیب نہیں دیتا۔ پروردگار عزوجل فرماتے ہیں: لیکن مجھے زیب دیتا ہے کہ میں اس کی بخشش کردوں۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸ کوئی بندہ غروبِ شمس کے وقت جب دن کا اعمال نامہ بند ہوتا ہے، استغفار نہیں کرتا مگر اس سے پہلے کے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔

الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

غروب شمس کے وقت استغفار کرنا

۲۰۹۹ جو بندہ غروبِ شمس کے وقت ستر بار استغفار کرلے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اور انشاء اللہ کوئی بندہ دن ورات میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ نہ کرتا ہوگا۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰ ابلیس نے اپنے رب کو کہا: تیری عزت وجلال کی قسم، اے پروردگار! میں تیرے بندوں کو جب تک روح ان کے جسموں میں موجود ہے، بہکاتا رہوں گا۔ پروردگار نے فرمایا میری عزت وجلال کی قسم، میں بھی، جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے بخشش کرتا رہوں گا۔

الحلیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱ ماہِ رجب میں کثرت کے ساتھ استغفار کرو۔ کیونکہ اس ماہ کی ہر گھڑی میں اللہ کی طرف جہنم سے لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے اور بہت سے اللہ کے شہر ہیں، جن میں وہی داخل ہوسکتے ہیں، جو ماہِ رجب میں روزے رکھیں۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

حدیث نہایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۱۶۔ التنزیہ ج ۲ ص ۳۳۵۔ ذیل اللآلی ۱۵۵۔ الفوائد المجموعۃ ۱۳۶۱

۲۱۰۲ دل بھی لوہوں کی مانند زنگ آلود ہوجاتے ہیں۔ ان کی جلا استغفار ہے۔ شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳ ہر زنگ کے لئے کوئی جلا بخشنے کی چیز ہوتی ہے۔ اور دلوں کی جلا بخش چیز استغفار ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴ جس نے ہر نماز کے بعد اللہ عزوجل سے ستر مرتبہ استغفار کیا، اس کے کئے ہوئے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اور وہ دنیا سے اس وقت تک نہ جائے گا جب تک کہ اپنی جنتی بیویوں اور اپنے محلات کو نہ دیکھ لے۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵ جس نے ستر مرتبہ استغفار کیا، اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ بخش دیں گے اور خائب وخاسر ہو وہ شخص، جو ایک دن رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کرے۔ الحسن بن سفیان الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶ جس نے تین بار کہا:

استغفر اللہ العظیم الذی لاالہ الاھو الحی القیوم واتوب الیہ

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں، جو عظیم ہے، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں''۔

تو اس کے تمام گناہ خواہ وہ ریت کے ذرات، سمندر کے جھاگ اور آسمان کے تاروں سے زیادہ ہوں۔ ابن عساکر بروایت ابی سعید

۲۱۰۷ جس نے تین بار کہا:

استغفر اللہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار رہوں،، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شی اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں''۔
تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو؟

المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸ جس نے سبحان اللہ وبحمدہ، واستغفر اللہ واتوب الیہ کہا، تو اس کلمہ کو اسی طرح لکھ دیا جاتا ہے، جس طرح کہنے والے نے کہا۔ پھر اس کو عرشِ خداوندی پر معلق کردیا جاتا ہے۔ تاکہ بندہ کے کئے ہوئے گناہ معاف کرتا رہے، حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملے اور وہ اس کو اسی طرح مہرزدہ پائے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹... جس نے کہا:
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار رہوں'' جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شے اسی کے سہارے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں''۔
تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو؟ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ غریب ہے۔

ابن سعد. البغوی. ابن منده. الباوردی. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. السنن لسعید. ابن عساکر بروایت بلال بن یسار عن زیدمولی رسول اللہ ﷺ عن ابیہ عن جدہ.

قال البغوی میں بلال کی کوئی اور حدیث نہیں جانتا۔

ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ومعاذ موقوفاً علیہم

۲۱۱۰... اللہ کے ہاں بلند مقام کا کلمہ یہ ہے:
اللھم انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت ذنبی ولا یغفر الذنوب الا انت ای رب فاغفرلی
''اے اللہ تو میرا رب ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کرلیا۔ سو میں اپنے گناہ کا معترف ہوں۔ اور تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں ہے۔ پس اے رب میرے گناہ معاف فرمادے''

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی مالک الأشعری

۲۱۱۱ تم سید الاستغفار سیکھو:
اللّٰھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت
''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اپنی ہمت و وسعت کے بقدر تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقراری ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں''۔

عبدبن حمید. ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة. السنن لسعید. المسند لأبی یعلی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲... بہترین دعا استغفار ہے۔ اور بہترین عبادت لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ الحاکم فی التاریخ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳ میں اللہ سے دن میں ستر بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔ ابن ماجہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴... میں اللہ سے دن میں سو بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔

ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ. ابن السنی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵..... میں اللہ سے دن میں ستر سے زیادہ بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔مسند احمد بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶..... اے حذیفہ! تو استغفار کرنے سے کہاں رہ گیا؟ میں تو دن رات میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

مسند احمد، النسائی، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد الطیالسی، وھنا ابوداؤد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، المسند لأبی یعلی، الرویانی، شعب الإیمان، الحلیہ، السنن لسعید بروایت حذیفۃ رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں تیز زبان آدمی ہوں تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب فرمایا۔

۲۱۱۷..... اے لوگو! اللہ سے توبہ استغفار کرتے رہا کرو، میں بھی دن رات میں سو یا سو سے زائد بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ بروایت ابی بردۃ عن رجل من المھاجرین، الحکیم بروایت ابی بردۃ عن الأغر

دوسری فصل.....تعوذ کے بیان میں

۲۱۱۸..... جس نے اللہ کی پناہ مانگی، اس نے مضبوط جائے پناہ مانگی۔مسند احمد بروایت عثمان وابن عمر

۲۱۱۹..... عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ مانگو۔مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔زندگی وموت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔الصحیح لمسلم، النسائی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰..... شیطان کو برا بھلا کہنے کی بجائے، اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔الملخص بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱..... جن کلمات کے ساتھ تعوذ کیا جاتا ہے..... کیا میں ان میں سب سے افضل کلام نہ بتاؤں؟ وہ قرآنی دوسورتیں ہیں "قل اعوذ برب الفلق اورقل اعوذ برب الناس" ہیں۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃبن عامر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اس کو کہہ لے تو جو وساوس وہ محسوس کرتا ہے، سب دفع ہو جائیں گے۔"اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" کہ اگر اس کو کہہ لے تو وساوس دور ہو جائیں گے۔مسند احمد، بخاری ومسلم، النسائی بروایت سلیمان بن صرد

۲۱۲۳..... اعوذباللہ الذی لا الہ الاانت الذی لاتموت، والجن والإنس یموتون.

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تجھے کبھی فنا نہیں۔جبکہ جن وانس ہر مخلوق فنا کے گھاٹ اترنے والی ہے۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۱۲۴..... اعیذک باللہ الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد منْ شر ماتجد یاعثمان

"اے عثمان! میں تجھے اس بیماری سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، جو یکتا وبے نیاز ہے۔جس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ اس کو جنم دیا گیا ہے۔اور کوئی اس کا ہمسر وثانی نہیں۔"

ان کلمات کے ساتھ تعوذ کر۔تو نے ایسے کلمات کے ساتھ تعوذ نہیں کیا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

مریض خود تعوذ کرے تو اعیذک باللہ کے بجائے اعوذباللہ کہے۔

۲۱۲۵..... اعیذک باللہ الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد من شر ماتجد یاعثمان

"میں تجھے اس بیماری سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، جو یکتا وبے نیاز ہے۔جس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ اس کو جنم دیا گیا ہے۔اور کوئی اس کا ہمسر وثانی نہیں۔"

یہ سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔جس نے اس کے ساتھ تعوذ کیا، اس نے اللہ کی اس نسبت کے ساتھ تعوذ کیا جس سے وہ اپنے لئے خوش ہے۔الحکیم بروایت عثمان

الاکمال

۲۱۲۶ ... اے ابوذر! انس وجن کے شیاطین سے خدا کی پناہ مانگو۔عرض کیا: یارسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔عرض کیا: یارسول اللہ! نماز کیا ہے؟ فرمایا: بہترین عمل مقرر کیا گیا ہے۔کوئی کم کرے یا زیادہ۔عرض کیا: یارسول اللہ! روزہ؟ فرمایا: کفایت شعاری کا سبق انگیز فرض ہے۔عرض کیا: یارسول اللہ! صدقہ؟ فرمایا: وہ عمل ہے جس میں اضافہ دراضافہ ہوتا ہے۔اور اللہ کے ہاں کوئی کمی نہیں۔عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: تھوڑے میں سے تھوڑا خرچ کرنا۔اور فقیر کو رازداری کے ساتھ دینا۔عرض کیا: کون سے نبی اول اول تھے؟ فرمایا: آدم۔عرض کیا: سب سے اول نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے؟ فرمایا: جی ہاں اور ان پر کلام یعنی صحیفہ بھی پیش کیا گیا تھا۔عرض کیا: رسول کتنے گذرے ہیں؟ فرمایا: تین سودس سے کچھ زائد۔عرض کیا یارسول اللہ! آپ پر جو نازل کیا گیا، اس میں عظیم ترین شے کونسی ہے؟ فرمایا: آیۃ الکرسی۔ابوداؤد الطیالسی. مسنداحمد. النسائی. المسند لأبی یعلی. المستدرک للحاکم. شعب الایمان، السنن لسعید بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ. مسنداحمد. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷ ... جب شیطان پر لعنت کی جاتی ہے تو وہ کہتا ہے: وہ تو پہلے سے ملعون ہے، جس پر تو لعنت کررہا ہے۔اور لیکن اگر اعوذ باللہ پڑھ کر اس سے اللہ کی پناہ مانگو تو وہ کہتا ہے: تو نے میری کمر توڑدی۔الدیلمی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸ ... آدمی کو جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا تو جہنم سکڑ جائے گی اور اس کے حصے ایک دوسرے میں گھس جائیں گے۔اس کیفیت کے ساتھ گویا وہ اس شخص کو اپنے اندر جگہ دینے سے انکار کرے گی۔رحمن اس سے دریافت فرمائیں گے: کیا بات ہے؟ وہ کہے گی: یہ شخص مجھ سے پناہ مانگتا تھا۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو چھوڑ دو۔الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۱۲۹ ... اے حابس! جن کلمات کے ساتھ تعوذ کیا جاتا ہے ... کیا ان میں سب سے افضل کلام نہ بتاؤں؟ وہ قرآنی دوسورتیں ہیں "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" یہ معوذتین ہیں۔شعب الایمان بروایت ابوحابس الجھنی

۲۱۳۰ ... اے عقبہ! ان کے ساتھ تعوذ کرو۔کیونکہ کسی متعوذ نے ان جیسے کلام کے ساتھ تعوذ نہیں کیا۔یعنی سورۃ المعوذتین۔

ابوداؤد. شعب الایمان بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱ ... میں تیری ناراضگی سے تیری رضاء کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تیرے غضب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تیرے عذاب سے تیری رحمت کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔میں کماحقہ تیری مدح وثناء کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔بس تو ایسا ہی ہے، جیسا تو نے خود اپنی توصیف بیان فرمائی۔الدار قطنی فی الافراد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۲ ... میں تیری ناراضگی سے تیری رضاء کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔میں کماحقہ تیری مدح وثناء کرنے تک رسائی نہیں پاسکتا۔

المستدرک للحاکم السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۳ ... میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔زندگی وموت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔المستدرک للحاکم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۴ ... میں اس دل سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو ڈرے نہیں۔اور اس علم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو نفع نہ دے۔اور اس دعا سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو سنی نہ جائے۔اور اس نفس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو کبھی سیر نہ ہو۔اور بھوک سے، کہ وہ برا ساتھی ہے۔

ابن ابی شیبہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵ ... میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔اور ہلاکت سے اہل جہنم کے لئے۔ابن ماجہ. ابوداؤد بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلی

۲۱۳۶ میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ زندگی و موت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ ابن ابی شیبہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷ میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ عرض کیا گیا: کیا آپ کفر کو قرض کے برابر ٹھہراتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔
مسند احمد، عبد بن حمید، المسند لأبی یعلیٰ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، السنن لسعید بروایت ابی سعید

بابِ ششم......آپ ﷺ پر درود کے بیان میں

۲۱۳۸ میرے پاس میرے پروردگار کا ایک قاصد آیا اور کہا: آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک درود بھیجے گا، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس برائیاں مٹادیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔ مسند احمد السنن لسعید بروایت ابی طلحة رضی الله عنه

۲۱۳۹ ہر جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی الله عنه الکامل لابن عدی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه. السنن لسعید بروایت الحسن وخالدبن معدان

۲۱۴۰ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ وہ ملائکہ کی حاضری کا دن ہے۔ اور کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ ضرور مجھ پر پڑھنے والے کی فراغت تک پیش کردیا جاتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۴۱ ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوتا ہے وہی مجھ سے قریب تر ہوتا ہے۔ شعب الإیمان بروایت ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۴۲ ہر جمعہ کے دن اور اس کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ جو ایسا کرے گا میں روز محشر اس کے لئے گواہ اور شفاعت کنندہ ہوں گا۔
شعب الایمان بروایت انس رضی الله عنه

۲۱۴۳ مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ اور میرے لئے درجہ و وسیلہ طلب کرو۔ کیونکہ میرے رب کے ہاں میرا مقام وسیلہ پر فائز ہونا تمہارے لئے شفاعت کا باعث ہوگا۔
ابن عساکر بروایت الحسن بن علی رضی الله عنه

۲۱۴۴ لوگوں میں بخیل ترین شخص وہ ہے، جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ الحارث بروایت عوف بن مالک

۲۱۴۵ روز محشر مجھ سے قریب تر وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔
التاریخ للبخاری رحمة الله علیه. الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، الصحیح لابن حبان بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۱۴۶ لوگوں میں بخیل شخص وہ ہے، جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔
مسند احمد. الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، النسائی بروایت الحسن بن علی رضی الله عنه

۲۱۴۷ تم جہاں کہیں بھی ہو، مجھ پر درود بھیجو۔ کیونکہ مجھ پر تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔
الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت الحسن بن علی رضی الله عنه

۲۱۴۸ ہلاک ہو وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص جس پر ماہ رمضان آجائے اور اس کی بخشش سے قبل چلا جائے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور وہ اس کو اس کی خدمت کی بدولت جنت میں داخل نہ کرادیں۔ الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی الله عنه

۲۱۴۹ مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور ثابت ہوگا۔ سو جس نے جمعہ کے روز مجھ پر اسی مرتبہ درود بھیجا اس کے اسی سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ الأزدی فی الضعفاء الدار قطنی فی الأفراد بروایت ابو ھریرہ رضی الله عنه

حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۵۶۴

۲۱۵۰۔ کہو: ترجمہ! اے اللہ محمد اور آل محمد پر درود نازل فرمایئے، جیسے کہ آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر جہاں میں درود نازل فرمایا۔ بے شک آپ مستحق حمد اور بزرگ صفات ذات ہیں۔ السنن للبیهقی رحمة الله علیه. ابو داؤد النسائی' ابن ماجه بروایت کعب بن عجرہ

۲۱۵۱..... بخل کے لیے اتنا کافی ہے کہ کسی کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ السنن لسعید بروایت الحسن مرسلاً

۲۱۵۲ اس شخص کے بخل میں کوئی دقیقہ نہیں، جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

شعب الإیمان بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۲۱۵۳ ... ہر دعا پردے میں ہوتی ہے جب تک کہ نبی ﷺ پر درود بھیجا جائے۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه. شعب الإیمان بروایت علی رضی الله عنه موقوفاً

۲۱۵۴..... میری امت کا کوئی بندہ صدق دل کے ساتھ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔ اور اس کی دس برائیاں محو فرماتا ہے۔ الحلیه بروایت سعید بن عمیر الأنصاری

۲۱۵۵... کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ملائکہ اس پر اس وقت کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا اضافہ کرے۔ مسند احمد' ابن ماجه' الضیاء بروایت عامر بن ربیعة

۲۱۵۶..... کس قدر ظلم ہے کہ کسی شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ المصنف لعبدالرزاق بروایت قتادۃ مرسلاً

۲۱۵۷..... جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، وہ یقیناً شقی انسان ہے۔ ابن السنی بروایت جابر رضی الله عنه

۲۱۵۸..... جس کے پاس میرا ذکر ہو، اور وہ مجھ پر درود بھیجنے سے خطا کر جائے تو وہ شخص جنت کا راستہ بھی خطا کر جائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت الحسین

۲۱۵۹۔ جس کے پاس میرا ذکر ہو، اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے۔ کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ النسائی بروایت انس رضی الله عنه

۲۱۶۰ جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا در حقیقت وہ جنت کا راستہ خطا کر گیا۔ ابن ماجه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۱۶۱ ...کوئی مجھ پر سلام نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ میں لوٹاتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابو داؤد بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۲۱۶۲ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

مسند احمد. الصحیح لمسلم. ۳ بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۲۱۶۳ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس برائیاں محو فرماتا ہے۔ اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔ مسند احمد. الأدب للبخاری رحمة الله علیه' النسائی' المستدرک للحاکم بروایت انس رضی الله عنه

۲۱۶۴. جس نے صبح و شام کے وقت مجھ پر دس بار درود بھیجا روز قیامت اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۱۶۵..... جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا اسے میں خود سنوں گا اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

شعب الإیمان بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۲۱۶۶ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھیں گے۔ اور قیراط احد کے برابر ہوگا۔

المصنف لعبدالرزاق بروایت علی رضی الله عنه

۲۱۶۷......مجھ پر درود پڑھو۔ کیونکہ مجھ پر تمہارا درود تمہارے لئے زکوٰۃ و پاکیزگی ہے۔

ابن ابی شیبۃ، ابن مردویہ بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۶۸......مجھ پر درود پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔ بروایت ابن عمرو وابوھریرہ رضی اللہ عنھما

۲۱۶۹......مجھ پر درود پڑھو اور دعا میں خوب الحاح وزاری کرو اور کہو۔

مسنداحمد، النسائی. ابن سعد، سمویہ البغوی، الباروردی ابن قانع. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت زید بن خارجۃ

۲۱۷۰......اللہ کے انبیاء ورسل پر درود پڑھو۔ کیونکہ ان کو بھی اللہ ہی نے مبعوث فرمایا تھا، جس طرح مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ ابن ابی عمر، شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۷۱......جب تم مجھ پر درود کا تذکرہ کرو تو دیگر انبیاء پر بھی درود پڑھو۔ کیونکہ وہ بھی مبعوث کئے گئے ہیں جیسے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔

الشاشی. ابن عساکر بروایت وائل بن حجر

۲۱۷۲......میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اے محمد! کیا آپ اس پر خوش نہیں کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا: آپ پر آپ کی امت کا کوئی فرد ایک بار درود نہیں بھیجے گا مگر میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا۔ آپ کی امت کا کوئی فرد آپ پر ایک بار سلام نہیں کرے گا مگر میں اس پر دس سلامتی بھیجوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس پر کیوں خوش نہ ہوں؟ اے پروردگار!

مسنداحمد. النسائی. الصحیح لابن حبان. المستدرک للحاکم الضیاء بروایت ابی طلحۃ

۲۱۷۳......میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اے محمد! آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک درود بھیجے گا، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس برائیاں مٹا دیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرما دیں گے۔ اور فرشتہ بھی اس کو یوں ہی دعا دے گا جس طرح اس نے آپ پر درود بھیجا۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! وہ فرشتہ کونسا ہے؟ جواب دیا کہ جب سے اللہ نے آپ کو پیدا فرمایا ہے آپ کی بعثت تک آپ پر دو فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں کہ جو بھی آپ کی امت کا فرد آپ پر درود بھیجے تو وہ فرشتہ اس کو کہے: اللہ بھی تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۴......میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد! کیا آپ اس پر خوش نہیں کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا: آپ پر آپ کی امت کا کوئی فرد ایک بار درود نہیں بھیجے گا مگر میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا۔ آپ کی امت کا کوئی فرد آپ پر ایک بار سلام نہیں کرے گا مگر میں اس پر دس سلامتی بھیجوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس پر کیوں خوش نہ ہوں؟ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۵......جس کی خواہش ہو کہ اس کا اعمال نامہ بڑی ترازو میں تلے، تو اسے چاہئے کہ جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں کہے:

''اے اللہ! محمد پر اور آپ کی ازواج امہات المؤمنین پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے گھر والوں پر یونہی درود و رحمت بھیج، جس طرح آپ نے آل ابراہیم پر بھیجا۔ بے شک آپ ستودہ صفات بزرگ ہستی ہیں''۔ النسائی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۶......ہر جمعہ کے دن اور اس کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ الشافعی بروایت صفوان بن سلیم

۲۱۷۷......جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتے ہیں، جن کے ساتھ چاندی کے صحیفے اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ جمعرات دن کو اور جمعہ کی رات کو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والے کا نام لکھتے ہیں۔ ابن عساکر بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۸......جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ جمعہ کے دن جو مجھ پر درود پڑھا جاتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابی مسعود الأنصاری

۲۱۷۹......جمعہ کے دن اور اس کی شب مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بیھقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۸۰......جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۱۸۱ مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو کیونکہ اللہ نے میری قبر کے ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے۔ پس جب میری امت کا کوئی فرد مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: اے محمد! فلاں بن فلاں نے اس وقت آپ پر درود پڑھا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابی بکر

الاکمال

۲۱۸۲ مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا سبب ہے۔ اور اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ جسے ایک شخص کے سوا کوئی نہیں حاصل کر سکتا۔ اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔ هنا ابو داؤد البزار بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۱۸۳ ... ان کلمات کو جبرئیل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں شمار کیا اور کہا کہ اس طرح یہ پروردگار رب العزت کی طرف سے نازل کئے گئے ہیں:

''اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر سلامتی نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر سلامتی نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔''

شعب الایمان حدیث ضعیف ہے۔ الدیلمی بروایت عمر رضی الله عنه

۲۱۸۴ ... کہو:

''اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر سلامتی نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔'' شعب الایمان حدیث ضعیف ہے۔ الدیلمی بروایت عمر رضی الله عنه

۲۱۸۵ ... کہو:

''اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ اور محمد اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم پر جہاں میں برکت نازل فرمائی۔''

اور سلام کس طرح بھیجو گے وہ تم کو معلوم ہے۔ عبدالرزاق بروایت محمد بن عبدالله بن یزید

۲۱۸۶ ... کہو:

''اے اللہ اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔'' مسند احمد. بروایت بریدة

حدیث ضعیف ہے۔

۲۱۸۷ ... کہو

''اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔''

اور سلام کس طرح بھیجو گے وہ تم کو معلوم ہے۔ ابن عساکر بروایت الحکم بن عبدالله عن القاسم عن عائشه رضی الله عنها

پس منظر! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں جمعہ کی رات اور دن کو آپ پر کثرت سے درود پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ اور ہمارے پڑھنے کا سب سے اچھا درود وہی ہے جو آپ پسند کریں تو آپ بتائیے ہم کونسا درود پڑھیں تب آپ ﷺ نے ارشاد بالا فرمایا۔

اس روایت کا راوی الحکم انتہائی جھوٹا شخص ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی تمام مرویات من گھڑت ہیں۔

۲۱۸۸ جس نے محمد ﷺ پر درود بھیجا اور یوں کہا:

''اے اللہ! ان کو قیامت کے روز اپنے پاس مقرب ٹھکانہ بخشئے، تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

مسند احمد۔ ابن قانع بروایت رویفع بن ثابت

۲۱۸۹ جس نے کہا:

''اے اللہ! محمد پر درود نازل فرما اور ان کو قیامت کے روز اپنے پاس مقرب ٹھکانہ بخشئے، تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔'' مسند احمد. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، البغوی بروایت رویفع بن ثابت

۲۱۹۰ اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ جسے ایک شخص کے سوا کوئی نہیں حاصل کر سکتا۔ اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، ابن مردویه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۱۹۱ ... اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگو۔ کیونکہ کوئی بندہ دنیا میں میرے لئے اس کی دعا نہیں کرتا مگر قیامت کے روز میں اس کے لئے گواہ اور سفارشی بنوں گا۔ ابن ابی شیبه، الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، ابن مردویه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

اس میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدۃ ہے۔

۲۱۹۲ جس نے اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ ابن النجار بروایت انس رضی الله عنه

۲۱۹۳ ... جب تم مجھ پر درود پڑھو تو اچھی طرح درود پڑھو۔ کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ وہ مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ بمطابق منتخب کے آئندہ حدیث اس کے ساتھ متصل ہے۔ اس صورت میں اس کا حوالہ اس کے لئے کافی ہے۔

۲۱۹۴ ... کہو:

''اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں سید المرسلین پر نازل فرما، جو امام المتقین، خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بندے اور رسول ہیں امام الخیر، قائد الخیر اور امام الرحمۃ ہیں۔ اے اللہ! ان کو اس مقام محمود پر فائز فرما، جس پر اولین و آخرین رشک کریں گے۔''

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ روایت آپ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہو۔

۲۱۹۵ تم مجھ پر اپنے ناموں اور علامات کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو، سو مجھ پر اچھی طرح درود پڑھو۔

عبدالرزاق بروایت مجاهد رحمة الله علیه

یہ حدیث مرسل و صحیح ہے۔

۲۱۹۶ ... کوئی بندہ میری قبر کے پاس مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر اللہ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ اور اس بندہ کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفالت کر دی جاتی ہے۔ اور قیامت کے روز میں اس کے لئے گواہ اور شفاعت کنندہ بنوں گا۔

شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۱۹۷ ... جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اس کو سنوں گا اور جس نے دور سے پڑھا، اللہ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ اور اس بندہ کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفالت کر دی جاتی ہے۔ اور میں اس کے لئے گواہ اور شفاعت کنندہ

ہوں گا۔شعب الإیمان. الخطیب بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۱۹۸.....جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اس کو سنوں گا اور جس نے دور سے پڑھا، اس کا بھی مجھے علم ہو جائے گا۔

ابو الشیخ بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۱۹۹..... میری قبر کو عید نہ بناؤ۔ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود و سلام بھیجو۔ تمہارا درود و سلام مجھ تک پہنچ جائے گا۔

الحکیم بروایت علی بن الحسین عن ابیه عن جده

میری قبر کو عید نہ بناؤ، کا مطلب ہے کہ اس کو اس قدر مرجع نہ بناؤ کہ اس پر شرک و بدعت پرستی شروع کردو۔ جیسا کہ فی زمانہ اولیاء کے مقبروں کے ساتھ سلوک کیا جارہا ہے۔

۲۲۰۰.....کوئی مجھ پر سلام نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ میں لوٹاتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابو داؤد، السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۲۰۱.....کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ملائکہ اس پر اس وقت تک کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا اضافہ کرے۔شعب الإیمان بروایت عامر بن ربیعة

۲۲۰۲.....تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم کی تخلیق ہوئی۔ پھر اسی میں ان کی روح قبض ہوئی۔ اسی میں صور اول وثانی پھونکا جائے گا۔ سو اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، تمہارا درود مجھ پر پیش کردیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا درود پڑھنا آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ فرمایا: اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام فرمادیئے ہیں۔

مسند احمد. ابن ابی شیبه. النسائی. ابو داؤد. ابن ماجه. الدارمی. ابن خزیمه، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه. السنن للبیهقی رحمة الله علیه. السنن لسعید بروایت اوس بن اوس الثقفی

مصنف نے یہی روایت ''کتاب الصلاۃ'' میں بیان کی تو وہاں شداد بن اوس راوی کا حوالہ دیا ہے۔ امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مصنف کا وہم ہے۔

۲۲۰۳.....کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ملائکہ اس پر اس وقت کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا اضافہ کرے۔شعب الایمان بروایت عامر بن ربیعة

۲۲۰۴ کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ایک فرشتہ اسے لے کر آسمان پر جاتا ہے، حتیٰ کہ رحمٰن کی بارگاہ میں اس کو پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کو میرے بندے کی قبر پر لے جاؤ، یہ اس کے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرے گا اور میرے بندے کی آنکھیں اس سے ٹھنڈی ہوں گی۔الدیلمی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۰۵.....جس نے مجھ پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پس تمہارا اختیار ہے، اس میں کمی کردیا اضافہ کرو۔

الحاکم فی الکنیٰ، شعب الإیمان بروایت عامر بن ربیعة

۲۲۰۶.....جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا کثرت کرے۔

شعب الإیمان بروایت ابی طلحة

۲۲۰۷.....جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس پر ایک فرشتہ مقرر ہے، جو اس درود کو مجھ تک پہنچائے گا۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی امامه رضی الله عنه

۲۲۰۸.....جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے، وہ مجھ درود پڑھے اور جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

ابو داؤد الطیالسی. النسائی، ابن السنی بروایت انس رضی الله عنه

۲۲۰۹.....جبرئیل علیہ السلام میرے پاس میرے رب کی طرف سے خوشخبری لے کر آئے اور کہا اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ کو خوشخبری

سناؤں کہ آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار درود نہیں پڑھے گا مگر اللہ اور اس کے فرشتے اس پر دس بار رحمتیں بھیجیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس ابی طلحۃ

۲۲۱۰۔۔۔۔۔۔جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: کہ جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار رحمتیں بھیجیں گے۔اور جو آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار سلامتی بھیجیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی طلحۃ

۲۲۱۱۔۔۔۔۔۔جبرئیل ابھی میرے پاس آئے اور کہا اپنی امت کو خوشخبری سنایئے کہ جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی۔اور دس درجات بلند کئے جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ بھی اس کو یوں ہی جواب مرحمت فرمائیں گے، جس طرح اس نے کہا۔اور وہ درود آپ پر روزِ قیامت پیش کیا جائے گا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ عنہ

۲۲۱۲۔۔۔۔۔۔جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ آپ کے رب فرماتے ہیں: کیا آپ اس سے خوش نہیں ہیں؟ آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار درود نہیں پڑھے گا مگر میں اللہ اس پر دس بار رحمتیں بھیجوں گا۔اور آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار سلام نہیں بھیجے گا مگر میں اللہ اس پر دس بار سلامتی بھیجوں گا۔النسائی بروایت عبداللہ بن ابی طلحۃ عن ابیہ

۲۲۱۳۔۔۔۔۔۔جبرئیل ابھی میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی۔اور دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ابن النجار، السنن لسعید بروایت سھل بن سعد

۲۲۱۴۔۔۔۔۔۔مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں بھیجے گا۔

الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ فی تاریخہ بروایت عبدالرحمن بن عوف

پس منظر:۔۔۔۔۔۔حضور ﷺ نے ایک مرتبہ سجدہ انتہائی طویل فرمایا۔پھر جب آپ ﷺ نے سجدہ سے سرِ اقدس اٹھایا تو آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے اس حدیث کے مانند الفاظ ارشاد فرمائے۔علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخین کی شرائط پر اترتی ہے۔لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سجدہ شکر کے متعلق اضافہ بھی صحت کو پہنچتا ہے یا نہیں واللہ اعلم۔

۲۲۱۵۔۔۔۔۔۔جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیں گے۔

مسند احمد، الصحیح لابن حبان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۱۶۔۔۔۔۔۔میرے پاس میرے پروردگار کا ایک قاصد آیا اور خبر دی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے۔شعب الایمان بروایت ابی طلحۃ

ایک بار درود دس رحمتوں کا سبب ہے

۲۲۱۷۔۔۔۔۔۔مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے۔

ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۱۸۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی آواز سننے کی طاقت دی اور وہ قیامت تک کے لئے میری قبر پر کھڑا ہے۔کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا، مگر وہ فرشتہ اس کے نام اور اس کے والد کے نام کے ساتھ مجھے کہتا ہے کہ اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ضمانت دی ہے کہ میں اس پر ہر درود کے بدلے دس بار رحمت بھیجوں۔ابن النجار بروایت عمار بن یاسر

۲۲۱۹۔۔۔۔۔۔جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو آپ کی امت کی طرف سے کیا عطا کیا اور آپ کی امت کو آپ کی بدولت کیا عطا ہوا؟ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائیں گے۔

اور جو آپ پر سلام بھیجے گا اللہ اس پر سلامتی فرمائیں گے۔ ابن عساکر بروایت عبدالرحمن بن عوف

۲۲۲۰۔۔۔ میں جب بستان میں داخل ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: اے محمد میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں بھی اس پر سلامتی بھیجوں گا۔ اور جو آپ پر درود بھیجے گا میں بھی اس پر رحمت نازل کروں گا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں بطور شکرانہ کے اللہ کے لئے سجدہ ریز ہو گیا۔

مسند احمد۔ السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ۔ المستدرک للحاکم بروایت عبدالرحمن بن عوف

۲۲۲۱۔۔۔ مجھ سے جبرئیل نے کہا: جو آپ پر درود بھیجے گا اس کو دس نیکیاں ملیں گی۔ البخاری فی تاریخہ ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۲۲۔۔۔ مجھ سے جبرئیل نے کہا: آپ کی امت کا جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں بھی اس کے لئے دس بار دعائے رحمت کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔ ابن قانع بروایت ابی طلحۃ

۲۲۲۳۔۔۔ میری امت کا کوئی فرد اپنے دل کی سچائی سے مجھ پر ایک بار درود نہیں بھیجے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔ اور اس کی دس برائیاں مٹادیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی بردۃ بن یسار

۲۲۲۴۔۔۔ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر ستر بار رحمت بھیجیں گے۔ وہ کمی کرے یا کثرت کرے۔

مسند احمد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۲۲۵۔۔۔ اور مجھے کیا مانع ہے؟ جبکہ جبرئیل علیہ السلام ابھی میرے ہاں سے نکل کر گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے خوشخبری دی ہے، کہ جو بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور اس کی دس برائیاں مٹادی جائیں گی۔ نیز جیسے اس نے درود پڑھا، وہ اسی طرح مجھ کو پیش کردیا جائے گا اور اس کا جواب بھی مجھ پر لوٹایا جائے گا۔

عبدالرزاق بروایت ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ انتہائی مسرور وخوش ہیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۲۲۶۔۔۔ اے ابوطلحہ! مجھے کیا مانع ہے، کہ میں یوں خوشی نہ کروں؟ جبکہ جبرئیل علیہ السلام ابھی ابھی مجھ سے جدا ہو کر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: اے محمد! آپ کے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ اور یہ فرمایا: آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک درود بھیجے گا، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس برائیاں مٹادیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔ اور اس درود کے عرش باری تک پہنچنے کے لئے کوئی انتہاء نہیں ہوگی۔ اور وہ درود جب بھی کسی فرشتہ کے پاس سے گذرے گا وہ کہے گا: اس کے قائل کے لئے بھی دعائے رحمت کرو۔ جس طرح اس نے محمد پر رحمت کی دعا کی۔ الخطیب بروایت انس رضی اللہ عنہ عن ابی طلحۃ

فرمایا کہ ابوالجنید الحسین بن خالد الضر یر اس روایت میں متفرد تنہا ہیں، اور چونکہ وہ ثقہ نہیں ہیں لہٰذا ان کے تفرد پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

۲۲۲۷ اے عمار! اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی آواز سننے کی طاقت دی اور وہ میری موت سے قیامت تک کے لئے میری قبر پر کھڑا ہے۔ کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا، مگر وہ فرشتہ اس کے نام اور اس کے والد کے نام کے ساتھ مجھے کہتا ہے کہ اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر ہر درود کے بدلے دس بار رحمت نازل فرمائیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمار بن یاسر

۲۲۲۸۔۔۔ اے لوگو! قیامت کی ہولناکیوں اور اس کے سخت مقامات سے تم میں سب سے زیادہ نجات یافتہ وہ شخص ہوگا، جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ کثرت سے درود خوانی کرتا ہوگا۔ اللہ اور اس کے ملائکہ کے لئے یہی چیز کافی تھی، تبھی فرمایا:

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی

''اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں''۔
اسی وجہ سے مؤمنین کو اس کا حکم دیا تا کہ اس پران کو اجر سے نوازے۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنه
۲۲۲۹ جس کی خواہش ومنشا ہو کہ کل روز قیامت اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ وہ اس پر خوش ہو تو اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود کی کثرت کرے۔الدیلمی بروایت عائشه رضی اللہ عنها
۲۲۳۰ تب تو اللہ تعالیٰ تیرے دنیا وآخرت کے سارے غموں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔مسند احمد. عبدبن حمید
کسی شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں اپنے نفلی نماز کا سارا وقت آپ پر درود کے لئے صرف کردوں تو کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔عبدان۔ابن شاهین
ایوب بن بشر الانصاری سے منقول ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عزم کیا ہے کہ اپنا سارا نفلی وقت آپ پر درود کے لئے وقف کردوں تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه
محمد بن حبان بن منقذ عن ابیہ عن جدہ طریق سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں اپنے نفلی نماز کا سارا وقت آپ پر درود کے لئے صرف کردوں تو کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔شعب الایمان
محمد بن یحییٰ بن حبان مرسلاً نیز فرمایا یہ مرسل حدیث عمدہ سند کے ساتھ ہے۔
۲۲۳۱ ... علم الفرائض کا اہتمام کرو۔ کیونکہ یہ بیس غزوات سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔اور مجھ پر درود پڑھنا ان سب کے برابر ہے۔

الدیلمی بروایت عبداللہ بن الجراد

۲۲۳۲ جس نے مجھ پر دن میں سو مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائیں گے۔ ستر آخرت سے اور تیس دنیا سے متعلق ہوں گی۔

ابن النجار بروایت جابر رضی اللہ عنه

۲۲۳۳ ... جس نے مجھ پر دن میں ہزار مرتبہ درود پڑھا، وہ اس دنیا سے کوچ نہ کرے گا۔حتیٰ کہ اس کو جنت کی بشارت نہ مل جائے۔

ابو الشیخ بروایت انس رضی اللہ عنه

۲۲۳۴ ... جب جمعہ کا دن اور اس کی رات ہو، مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔الشافعی فی المعرفة بروایت صفوان بن سلیم
۲۲۳۵ ... جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ جمعہ کے دن کا تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

المستدرک للحاکم. شعب الایمان بروایت ابی مسعود الأنصاری

۲۲۳۶ ... جمعہ کے روشن دن اور اس کی روشن رات کو مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابوهریره رضی اللہ عنه

۲۲۳۷ ... روز قیامت ہر مقام پر تم میں سے مجھ سے قریب ترین شخص وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اور اس کی رات میں سو مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائیں گے۔ ستر آخرت سے اور تیس دنیا سے متعلق ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیں گے جو اس درود کو لے کر میری قبر میں آئے گا جس طرح تمہارے لئے کوئی ہدیہ لے کر آتا ہے۔اور پھر وہ فرشتہ پڑھنے والے کا اور اس کے والد کا نام اور قبیلہ تک کا نام لے کر مجھے خبر دے گا۔اور میں اس کو اپنے پاس موجود ایک سفید بیاض میں محفوظ کرلوں گا۔شعب الایمان' ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنه
۲۲۳۸ ... اللہ تعالیٰ کے کچھ ملائکہ ہیں جو نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔وہ صرف جمعہ کے دن اور اس کی رات کو زمین پر اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کی دوات اور نور کی بیاض ہوتی ہیں۔وہ صرف مجھ پر پڑھا گیا درود لکھتے ہیں۔الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ
۲۲۳۹ ... جس نے مجھ پر جمعہ کے دن درود پڑھا، یہ اس کے لئے قیامت کے روز میرے پاس شفاعت بنے گا۔

الدیلمی بروایت عائشه رضی اللہ عنها

۲۲۴۰۔۔۔ جس نے مجھ پر جمعہ کے دن میں سومرتبہ درود پڑھا، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر وہ ساری مخلوق کو تقسیم کردیا جائے تو سب کو محیط ہوجائے۔الحلیہ بروایت علی بن الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ

۲۲۴۱۔۔۔ جس نے مجھ پر جمعہ کے دن میں دوسومرتبہ درود پڑھا، اس کے دوسوسال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

الدیلمی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۲۴۲۔۔۔ جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اور اس کی رات میں سومرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سوحاجات پوری فرمائیں گے۔ ستر آخرت سے اور تیس دنیا سے متعلق ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیں گے جو اس درود کو لے کر میری قبر میں آئے گا جس طرح تمہارے لئے کوئی ہدیہ لے کر آتا ہے۔ اور میری موت کے بعد بھی میرا علم حیات کی طرح کامل درست ہے۔

الدیلمی بروایت حکامۃ عن ابیھا عن عثمان بن دینار عن اخیہ مالک بن دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۲۴۳۔۔۔ جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود پڑھا یعنی اس میں لکھا تو ملائکہ اس وقت تک اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے جب تک وہ درود وہاں لکھا ہوا ہے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۴۴۔۔۔ جب تم رسولوں پر درود پڑھوتو مجھ پر بھی پڑھو کیونکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۴۵۔۔۔ اللہ کے دیگر انبیاء ورسل پر بھی درود پڑھو۔ جیسے مجھ پر پڑھتے ہو۔ کیونکہ ان کو بھی اللہ ہی نے مبعوث فرمایا تھا، جس طرح مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ابو الحسین احمد بن میمون فی فوائدہ. الخطیب بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۴۶۔۔۔ لوگوں میں بخیل ترین شخص وہ ہے، جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۴۷۔۔۔ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

المستدرک للحاکم فی تاریخہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۲۴۸۔۔۔ جبرئیل علیہ السلام نے سوئے عرش سے مجھے نداء دی: اے محمد! رحمٰن عزوجل آپ کو فرماتا ہے: جس کے روبرو آپ کا تذکرہ ہو، اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، وہ شخص جہنم واصل ہوگا۔الدیلمی بروایت عبداللہ بن الجراد

۲۲۴۹۔۔۔ جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کی راہ بھی بھٹک جائے گا۔شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۵۰۔۔۔ جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کی راہ بھی بھٹک جائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما، عبدالرزق بروایت محمدبن علی مرسلا

۲۲۵۱۔۔۔ کوئی قوم اللہ عزوجل کے ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی اور پھر اپنے نبی پر درود پڑھے بغیر مجلس برخاست کردیتی ہے، تو وہ مجلس روز قیامت ان کے لئے وبالِ جان ہوگی۔ اور کوئی قوم ذکر اللہ کے بغیر اٹھ جاتی ہے تو وہ مجلس بھی ان کے لئے حسرت وشرمندگی کا باعث بنے گی۔

المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۵۲۔۔۔ مجھے سوار کے پیالہ کی مانند محض ضرورت کی شیء نہ بناؤ۔ کہ سوار پیالہ میں پانی بھرتا ہے اور اس کو کسی جگہ لٹکا دیتا ہے۔ پھر اپنے کام سے فراغت پر پیالہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اگر پینے کی خواہش ہوتی ہے تو پی لیتا ہے۔ اور اگر پینے کی طلب نہیں ہوتی تو اس سے ہاتھ منہ دھولیتا ہے۔ لیکن اگر اس کی بھی ضرورت نہیں ہوتی تو اس کو زمین پر انڈیل دیتا ہے۔ سو اپنے رسول کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو بلکہ اپنی دعا کے اول وآخر اور گاہے بگاہے مجھے یاد رکھو۔شعب الإیمان بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۲۵۳۔۔۔ مجھے سوار کے پیالہ کی مانند وہی ضرورت کی شیء نہ بناؤ۔ کہ جب مسافر سفر کا قصد کرتا ہے تو ضروریاتِ سفر لیتا ہے۔ اور پیالہ کو پانی سے لبریز کرلیتا ہے۔ پھر اگر وضوء کی حاجت ہوتی ہے تو وضوء کرلیتا ہے۔ اور اگر پینے کی طلب ہوتی ہے تو پی لیتا ہے۔ لیکن اگر اس کی بھی ضرورت

نہیں ہوتی تو اس کو زمین پر انڈیل دیتا ہے۔ بلکہ اپنی دعا کے اول وآخر اور درمیان میں اور گاہے بگاہے مجھے یاد رکھو۔

عبدالرزاق، عبدبن حمید بروایت جابر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۲۵۴۔۔۔ مجھے سوار کے پیالہ کی مانند نہ بناؤ کہ وہ پیالہ کو پانی سے لبریز کرلیتا ہے۔ پھر اگر پینے کی طلب ہوتی ہے تو پی لیتا ہے۔ ورنہ بہادیتا ہے۔ بلکہ اپنی دعا کے اول وآخر اور درمیان میں مجھے یاد رکھو۔ ابن النجار بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۲۵۵۔۔۔ تین مواقع پر مجھے یاد نہ کرو۔ کھانے پر بسم اللہ کہتے وقت۔ جانور ذبح کرتے وقت اور چھینک آنے پر۔

السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عبدالرحمن بن زید العمی عن ابیہ مرسلاً

حدیث ضعیف ہے۔

۲۲۵۶ تین مواقع پر مجھے یاد نہ کرو۔ چھینک آنے پر۔ جانور ذبح کرتے وقت اور تعجب کے وقت۔ المستدرک للحاکم فی تاریخہ

باب ہفتم ...... تلاوتِ قرآن اور اس کے فضائل کے بیان میں

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے۔

فصلِ اول فضائل قرآن میں

۲۲۵۷۔۔۔ جب کوئی شخص اپنے رب سے ہم کلام ہونا چاہے تو قرآن کی تلاوت میں مشغول ہوجائے۔

التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۵۸ بندہ جب قرآن ختم کرتا ہے، تو ختم قرآن کے موقعہ پر ساٹھ ہزار ملائکہ قاری کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمرو بن شعیب

۲۲۵۹۔۔۔ میری امت کے برگزیدہ لوگ حاملین قرآن، اصحابِ قرآن اور شب زندہ دار ہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۶۰ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار شخص وہ، جو سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتا ہو۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۶۱۔۔۔ لوگوں میں سب سے غنی افراد حاملینِ قرآن۔ جن کے سینوں میں اللہ نے قرآن کو آباد کردیا ہے۔

ابن عساکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۲۶۲ آنکھوں کو بھی عبادت کا حصہ دو۔ یعنی قرآن میں دیکھو اور اس میں غور وتدبر کرو اور اس کے عجائبات سے درس عبرت لو۔

الحکیم، الصحیح لابن حبان بروایت ابی سعید

۲۲۶۳۔۔۔ افضل ترین عبادت، تلاوتِ قرآن ہے۔ ابن قانع بروایت اسیر بن جابر۔ السجزی فی الإبانۃ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۶۴۔۔۔ میری امت کی افضل ترین عبادت، تلاوتِ قرآن ہے۔ شعب الایمان بروایت النعمان بن بشیر

۲۲۶۵۔۔۔ میری امت کی افضل ترین عبادت، نظروں کے ساتھ تلاوتِ قرآن ہے۔ الحکیم بروایت عبادۃ بن الصامت

۲۲۶۶ قرآن کا ماہر، نیکوکار کاتبِ قرآن فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ شخص جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور مشقت اٹھاتا ہے، اس کو دہرا

اجر ہوگا۔بخاری ومسلم، ابوداؤد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۶۷...... وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں ماہر ہے۔وہ کاتبین، نیکوکار اور سردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔اور وہ شخص جو قرآن کو مشقت سے ساتھ پڑھتا ہے، اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۶۸ قرآن کا قاری خیانت دار ہونا ناممکن ہے۔ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۶۹ ...قرآن سیکھو۔اس کو پڑھو اور پھر سنو۔قرآن کی مثال ایسی ہے کہ جس شخص نے اس کو سیکھا پھر پڑھا اور اس کے ساتھ رات کو نوافل میں پڑھتے ہوئے قیام کیا...... وہ شخص مشک کی اس تھیلی کی مانند ہے، جس کا منہ کھلا ہوا ہے۔اور اس کی خوشبو سارے مکان میں مہک رہی ہے۔اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کو سیکھا۔پھر سینے میں لئے ہوئے سوگیا وہ اس مشک کی تھیلی کی مانند ہے، جس کا منہ بند ہو۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ ،النسائی، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۷۰ قرآن پڑھو اور اس پر عمل پیرا رہو۔اس سے اعراض نہ کرو۔نہ اس میں خیانت سے کام لو۔اس کے ساتھ دنیا نہ کھاؤ اور نہ اس کو مال جمع کرنے کا ذریعہ بناؤ۔مسنداحمد، المسند لأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان، بروایت عبدالرحمن بن شبل

۲۲۷۱ ...قرآن پڑھو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب سے دوچار نہیں کرتے، جس نے قرآن کو یاد رکھا ہو۔تمام بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۲۷۲ جنت کے درجات، آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہیں۔سو جو قاریءِ قرآن جنت میں داخل ہوا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

ابن مردویہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۷۳...... جنت کے درجات، آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہیں۔سو جو قاریءِ قرآن جنت میں داخل ہوا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

شعب الإیمان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۷۴ حاملینِ قرآن کا احترام کرو۔جس نے ان کا احترام کیا، گویا میرا احترام کیا۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۲۷۵ ...اللہ تعالیٰ اس قرآن کی بدولت بہت سی اقوام کو رفعت و بلندی عطا فرماتے ہیں اور بہت سی اقوام کو پستی و ذلت کا شکار کرتے ہیں۔

الصحیح لمسلم، ابن ماجہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۲۷۶...... جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں ہے، وہ ویران واجڑے گھر کی مانند ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۷۷ ...انسانوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے گھروالے ہیں۔وہ اہل اللہ اور اس کے خواص ہیں۔

مسنداحمد، النسائی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۷۸ اہلِ قرآن اہل اللہ اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ابو القاسم بن حیدر فی مشیختہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۲۷۹ اہلِ قرآن اہل اللہ ہیں۔الخطیب فی روایۃ مالک بن انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۰...... صاحبِ قرآن کی ہر ختم پر دعا قبول ہوتی ہے۔اور جنت میں ایک درخت ہے۔اگر کوا اس کی جڑ سے اڑے تو بڑھاپے تک اس کی شاخوں کی انتہاء تک نہیں پہنچ سکے گا۔التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۱ صاحبِ قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے۔اب اس کا اختیار ہے، خواہ دنیا میں عجلت سے کام لے یا آخرت کے لئے کچھ مانگ لے۔

ابن مردویہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۲۸۲ ایک فرشتہ قرآن پر مامور ہے۔جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ فرشتہ اس کو درست کرکے اوپر لے جاتا ہے۔ابوسعید السمان فی مشیختہ، الرافعی فی تاریخہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۳...... ایک فرشتہ قرآن پر مامور ہے۔جو عجمی یا عربی قرآن پڑھتا ہے اور اس کو درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ فرشتہ اس کو درست کرکے صحیح حالت میں اوپر لے جاتا ہے۔الشیرازی فی 'الألقاب' بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۴.....قاری جب قرآن پڑھتا ہے اور چھوٹی یا بڑی غلطی کرتا ہے یا وہ عجمی ہے تو فرشتہ اس کو اسی طرح لکھتا ہے، جس طرح نازل کیا گیا تھا۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۲۸۵ یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے۔ سو جتنا ہو سکے لے لو۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے

۲۲۸۶..... ہر میزبان اپنا دسترخوان پیش کرنا پسند کرتا ہے۔ اور اللہ کا دسترخوان قرآن ہے۔ سو اس کو مت چھوڑو۔ شعب الإیمان بروایت سمرة

۲۲۸۷..... تم اللہ کے پاس اس سے بہتر کوئی شی نہیں لے جا سکتے، جو خود اس سے نکلی ہے۔ یعنی قرآن۔

مسند احمد فی الزهد الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت جبیر بن نفیر مرسلاً. المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۲۲۸۸ اہل قرآن اہل جنت کے نقباء وسرداران ہوں گے۔ الحکیم بروایت ابی مامة

۲۲۸۹ حاملین قرآن قیامت کے روز اہلِ جنت کے نقباء ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت الحسین بن علی رضی الله عنه

۲۲۹۰..... قرآء لوگ اہلِ جنت کے سردار ہوں گے۔ ابن جمیع فی معجمه الضیاء بروایت انس رضی الله عنه

۲۲۹۱..... وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے، اہلِ آسمان کے لئے ایسے چمکتا ہے، جیسے اہلِ ارض کے لئے ستارے۔

شعب الإیمان بروایت عائشه رضی الله عنها

۲۲۹۲..... حاملِ قرآن منازلِ جنت پر آخر تک ترقی کرتا جائے گا۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت عثمان

۲۲۹۳..... کتاب اللہ کے حامل کے لئے مسلمانوں کے بیت المال میں ہر سال دو سو دینار ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت سلیک الغطفانی

۲۲۹۴..... حاملِ قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہے۔ جس نے اس کی توقیر و عزت کی، اس نے اللہ کی توقیر و عزت کی۔ اور جس نے اس کی اہانت کی، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابی امامة رضی الله عنه

اس روایت میں ایک راوی الکدیمی ہے جو اہلِ صدق میں سے نہیں ہے۔ الجرح والتعدیل ج۸ ص ۱۲۲

۲۲۹۵..... حاملینِ قرآن اولیاء اللہ ہیں۔ جس نے ان سے دشمنی مول لی، اس نے درحقیقت اللہ سے جنگ مول لی۔ جس نے ان سے دوستی نبھائی، درحقیقت اللہ سے دوستی کی۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، ابن النجار بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۲۹۶ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور اس کو سکھائیں۔ ابن ماجہ بروایت سعد

۲۲۹۷ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کو پڑھیں اور اس کو پڑھائیں۔ ابن الضریس۔ ابن مردویه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۲۹۸..... کیا ہی خوشی کا مقام ہے، اس شخص کے لئے، جو قیامت کے روز اس حال میں اٹھایا جائے کہ اس کا اندر قرآن علم الفرائض اور علم دین سے پُر ہو۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۲۹۹ حاملِ قرآن کی فضیلت اس شخص پر جو حاملِ قرآن نہیں ہے، ایسی ہے جیسے خالق کی فضیلت مخلوق پر۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۳۰۰..... قرآن کو مضبوطی سے تھام لو۔ اس کو امام اور پیشوا بناؤ۔ کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے۔ وہی اس کا منبع ہے اور وہی معاد۔ سو اس کی متشابہ آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ اور اس کے امثال سے عبرت حاصل کرو۔

ابن شاهین فی السنة، ابن مردویه بروایت علی رضی الله عنه

۲۳۰۱..... قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے رحمٰن کی فضیلت تمام مخلوق پر۔

المسند لأبی یعلی فی معجمه شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۳۰۲..... قرآن دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت، اس شخص پر جو بغیر دیکھے قرآن پڑھ رہا ہے، ایسی ہے جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔

ابی عبید فی فضائله بروایت بعض الصحابة

۲۳۰۳..... نماز میں قرآن کی تلاوت غیر نماز کی حالت سے فضیلت رکھتی ہے۔ اور غیر نماز میں قرآن کی تلاوت دیگر تسبیح وتکبیر پر فضیلت رکھتی ہے۔ اور تسبیح صدقہ سے فضیلت رکھتی ہے۔ صدقہ روزے سے فضیلت رکھتا ہے۔ اور روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، شعب الإیمان بروایت عائشه رضی الله عنها

۲۳۰۴..... آدمی کا یادداشت کے زور پر تلاوتِ قرآن ہزار درجہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور قرآن میں دیکھ کر تلاوت دو ہزار درجہ تک فضیلت پالیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه. شعب الإیمان بروایت اوس بن اوس الثقفی

۲۳۰۵..... تیرا دیکھ کر قرآن پڑھنا یادداشت کے زور پر پڑھنے سے ایسے ہی زیادہ فضیلت رکھتا ہے، جیسے فرض نفل پر فضیلت رکھتا ہے۔

ابن مردویه بروایت عمرو بن اوس

۲۳۰۶..... قرآن ایسا شفاعت کنندہ ہے، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور ایسا مدعی ہے، جس کا دعویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس نے اس کو اپنے آگے آگے رکھا، یہ اس کو جنت تک پہنچا دے گا۔ اور جس نے اس کو پسِ پشت ڈال دیا، اسے جہنم تک ہانک کر آئے گا۔

الصحیح لابن حبان، شعب الإیمان بروایت جابر رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

حدیث ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۰

۲۳۰۷..... قرآن ایسی غنیٰ و مالداری ہے، جس کے حصول کے بعد فقر و افلاس کا شائبہ نہیں۔ اور اس کے بغیر غنی کا تصور نہیں۔

المسند لأبی یعلی محمد بن نصر بروایت انس رضی الله عنه

۲۳۰۸..... قرآن دس لاکھ ستائیس ہزار حروف کا مجموعہ ہے۔ جس نے اس کو صبر اور ثواب کی امید کے ساتھ پڑھا اس کیلئے ہر حرف کے بدلہ ایک حورِ عین ہوگی۔ الصغیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عمر رضی الله عنه

حدیث ضعیف ہے۔ المغیر ۱۰۶

۲۳۰۹..... قرآن کھلا نور ہے، حکمت و دانائی کا ذکر ہے اور راہِ مستقیم ہے۔ شعب الإیمان بروایت رجل

۲۳۱۰..... قرآن دواء ہے۔ السجزی فی الابانه۔ القضاعی بروایت علی رضی الله عنه

۲۳۱۱..... قرآن کی ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے اور تمہارے گھروں میں ایک روشن چراغ ہے۔ الحلیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۳۱۲..... اگر قرآن کسی چمڑے میں ہو تو آگ اس کو جلا نہ سکے گی۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عقبة بن عامر وبروایت عصمةبن مالک

۲۳۱۳..... اگر قرآن کو کسی چمڑے میں بند کر دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے نہ جلائیں گے۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابوهریره رضی الله عنه

۲۳۱۴..... ہر ختم قرآن پر دعا قبول ہوتی ہے۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی الله عنه

۲۳۱۵..... حاملِ قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابی امامة

۲۳۱۰ جس نے قرآن کی ایک آیت کی طرف سننے کے لئے کان لگائے، اس کے لئے ایک ایسی نیکی لکھی جائے گی، جو چند در چند ہوتی جائے گی۔ اور جس نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی، وہ روز قیامت اس کے لئے نور ثابت ہوگی۔

مسند احمد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۱۷ ..... جس کو اللہ نے اپنی کتاب یاد کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی، پھر اس نے کسی اور دنیاوی شان وشوکت والے کے متعلق گمان کیا کہ وہ اس سے افضل النعمت ہے۔ تو درحقیقت اس نے افضل ترین نعمت کی حقارت وناقدری کی۔

التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ شعب الإیمان بروایت رجاء الغنوی مرسلاً

۲۳۱۸ ..... جس نے قرآن کو محفوظ کیا، اللہ تعالیٰ اس کو اس کی عقل کے ساتھ متمتع فرماتے رہیں گے حتیٰ کہ اس کا وقت آخری آجائے۔

الکامل لإبن عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۱۹ ..... جو شخص صبح کے وقت ختم قرآن کرے ملائکہ شام تک اس کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔ اور جو شام کو ختم کرے اس کے لئے صبح تک دعا گو رہتے ہیں۔ الحلیہ بروایت سعد

۲۳۲۰ ..... کوئی قوم کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت ورد نہیں کرتی، مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس موجود ملائکہ سے کرتے ہیں۔ ابو داؤد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۲۱ ..... قرآن پڑھتے رہو، اجر پاؤ گے۔ میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ لام ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ میم ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ اس طرح کل تیس نیکیاں ہوئیں۔

ابو جعفر النحاس فی الوقف والإبتداء والسجزی فی الإبانۃ التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۲۱ جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے ایک نیکی ہے۔ اور ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے۔ میم ایک حرف ہے۔

التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۲۳ ..... قرآن کی مثال مشک کی اس سربند تھیلی کی طرح ہے۔ کہ اگر تم اس کا منہ کھولو گے تو مشک کی خوشبو مہک جائے گی۔ ورنہ مشک اپنی جگہ بھی ہے۔ اسی طرح قرآن ہے پڑھو، ورنہ سینے میں بند رہے گا۔ الحکیم بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

۲۳۲۴ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ صبح تڑکے وادی بطحان وعقیق جائے اور دو سرخ، کوہان والی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے؟ تو وہ شخص صبح سویرے مسجد کو جائے اور کتاب اللہ کی دو آیات پڑھ کر یا سیکھ کر آجائے۔ یہ اس کے لئے ان دو اونٹنیوں سے درجہا بہتر ہے۔ اسی طرح تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار چار سے اسی طرح اونٹنیوں کی تعداد سے آیات کی تعداد بہتر ہے۔

مسند احمد الصحیح لمسلم۔ ابو داؤد بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۳۲۵ ..... کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر لوٹے تو وہاں تین موٹی تازی گابھن اونٹنیاں پائے۔ پس کسی کا تین آیات پڑھنا، تین موٹی تازی گابھن اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ الصحیح مسلم، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۲۶ ..... قرآن کے ساتھ تبرک لو کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحکم بن عمیر

۲۳۲۷ حامل قرآن جو اس پر عمل پیرا ہو، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانتا ہو وہ اپنے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی تھی، ان کی شفاعت کا حقدار ہوگا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۳۲۸ قرآن قیامت کے روز فق رنگ شخص (کسی بیماری یا بیداری کی وجہ سے اڑے ہوئے رنگ کے چہرے والے) کی صورت میں آئے گا۔ اور اپنے ساتھی سے کہے گا: میں نے تیری راتیں بیدار رکھیں، تیرے دن پیاسے رکھے۔ ابن ماجہ۔ المستدرک للحاکم بروایت بریدۃ

قرآن پڑھنے والے کو تاج پہنایا جائے گا

۲۳۲۹۔۔۔قرآن قیامت کے روز آئے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس کو خلعت عزت سے نوازیں۔ پھر اس پڑھنے والے کو ایک تاج پہنادیا جائے گا۔ قرآن کہے گا اے اللہ مزید اضافہ فرمائیے! پھر اس کو مکمل خلعت عزت زیب تن کردی جائے گی۔ قرآن کہے گا اے اللہ! اب اس کو اپنی رضاء وخوشنودی کا پروانہ عطا کردیجئے۔ تو پروردگار اس سے راضی وخوش ہوجائیں گے اور اس کو کہا جائے گا: پڑھتا جا چڑھتا جا۔ اور اس کو ہر حرف کے عوض ایک نیکی دی جائے گی۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۳۰۔۔۔صاحب قرآن کو کہا جائے گا پڑھتا جا چڑھتا جا۔ اور دھیرے دھیرے یونہی پڑھ، جیسے دنیا میں پڑھتا تھا۔ تیری منزل وہ آخری درجہ ہے جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہو۔ مسند احمد۔ ابن ماجہ۔ الصحیح لابن حبان۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن عمرو

۲۳۳۱۔۔۔صاحب قرآن جب جنت میں داخل ہوگا، اس کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور ترقی کرتا جا۔ تو وہ ہر آیت پر ایک ایک درجہ ترقی کرتا جائے گا۔ حتیٰ کہ اپنے پاس محفوظ کلام اللہ میں سے آخری آیت پڑھے۔ مسند احمد۔ ابن ماجہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۳۳۲۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت اور قرآن کی وجہ سے سوال نہیں کرسکتا تو میں اس کو مانگنے والوں سے افضل عطا کرتا ہوں۔ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے رحمٰن کی فضیلت تمام مخلوق پر۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۳۳۳۔۔۔جو شخص قرآن پڑھنے کے بعد اس کو بھول جائے، اسے قیامت کے روز کٹے ہوئے ہاتھ پاؤں والا اور بغیر حجت کے اٹھایا جائے گا۔

مسند احمد۔ الدارمی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ۔ الصحیح لابن حبان بروایت سعد بن عبادۃ

۲۳۳۴۔۔۔جس نے قرآن پڑھا پھر حفظ کیا اور اس کی نگہداشت رکھی۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا۔۔۔۔۔اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد، جن کے لئے جہنم واجب ہوچکی تھی، کے لئے اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابن ماجہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۳۵۔۔۔جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے روز ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی اس آفتاب کی روشنی کو ماند کرنے والی ہوگی۔ تو پھر خود عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

مسند احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۳۶۔۔۔قرآن کو سفر میں ساتھ مت لے جاؤ، مجھے خطرہ ہے کہ کہیں دشمن اس کو نہ چھین لے۔ الصحیح لمسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۳۷۔۔۔اس مؤمن کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، اس اترجہ پھل کی مانند ہے، جس کی خوشبو بھی عمدہ اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور اس مؤمن کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے۔ جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن خوشبو ومہک سے محروم ہوتا ہے۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، ریحانہ پھول کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو عمدہ لیکن ذائقہ تلخ۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا ایلوے کی طرح ہے۔ ذائقہ تلخ تو خوشبو بھی ندارد۔

اچھے ہم نشیں کی مثال مشک والے کی طرح ہے۔ اگر مشک نہ لگی تو خوشبو ضرور پہنچے گی۔ اور برے ہم نشیں کی مثال لوہار کی دھونکنی والے کی مانند ہے۔ اگر کوئی شعلہ نہ لگا دھواں تو پہنچ کر رہے گا۔ ابو داؤد، النسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۳۸۔۔۔اس مؤمن کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، اس اترجہ پھل کی مانند ہے، جس کی خوشبو بھی عمدہ اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور اس مؤمن کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے۔ جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن خوشبو ومہک سے محروم ہوتا ہے۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، ریحانہ پھول کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو عمدہ لیکن ذائقہ تلخ۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا ایلوے کی طرح ہے۔ ذائقہ تلخ

تو خوشبو بھی ندارد۔مسند احمد، بخاری ومسلم ۴ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

حسد صرف دو قسم لوگوں پر جائز ہے

۲۳۳۹ غبطہ ورشک دو شخصوں کے سوا کسی میں جائز نہیں۔ایک وہ، جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہا۔ دوسراوہ شخص، جس کو اللہ نے مال خوب عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرنے میں مصروف ہو۔

مسند احمد. بخاری ومسلم. الصحیح للترمذی رحمة الله علیه. ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۳۴۰.....غبطہ ورشک دو شخصوں کے سوا کسی میں جائز نہیں۔ایک وہ، جس کو اللہ نے قرآن سکھایا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مصروف ہو۔اس کا پڑوسی اس کو سنے اور کہے: کاش مجھے بھی یہ عطا ہوتا تو میں بھی یوں ہی عمل کرتا۔دوسراوہ شخص، جس کو اللہ نے مال خوب عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کو راہِ حق میں خرچ کرنے میں مصروف ہو۔تو کوئی اس کو دیکھ کر کہے: کاش مجھے بھی یہ عطا ہوتا تو میں بھی یوں ہی عمل کرتا۔

مسند احمد. الصحیح للبخاری رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

الاکمال

۲۳۴۱.....اہلِ قرآن اہل اللہ ہے۔خطیب فی روایة مالک من طریق محمدبن بزیع المدنی عن مالک عن الزهری عن انس رضی الله عنه
ابن بزیع مجہول راوی ہے۔اور میزان میں اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ باطل راوی ہے۔

۲۳۴۲..... انسانوں میں دو گروہ اللہ تعالیٰ کے اہل ہیں۔دریافت کیا گیا: وہ کون ہیں! فرمایا: وہ اہل اللہ اور اس کے خواص لوگ ہیں۔

ابو داؤد الطیالسی. مسند احمد. النسائی. ابن ماجه. الدارمی. ابن الضریس. العسکری فی الأمثال. المستدرک للحاکم، الصحیح لابن حبان. الحلیه بروایت انس رضی الله عنه. ابن النجار بروایت النعمان بن بشیر

۲۳۴۳.....حاملینِ قرآن کی توقیر وعزت کرو، جس نے ان کی عزت کی، اس نے اللہ کی توقیر وعزت کی۔خبردار! ان حاملینِ قرآن کی حق تلفی نہ کرنا۔کیونکہ وہ اللہ کے ہاں ایسے مرتبہ پر فائز ہیں کہ قریب تھا وہ انبیاء ہو جاتے، مگر ان کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔

الدیلمی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۳۴۴.....حامل قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہے۔جس نے اس کی توقیر وعزت کی، اس نے اللہ کی توقیر وعزت کی۔اور جس نے اس کی اہانت کی، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابی امامة رضی الله عنه
اس روایت میں ایک راوی الکدیمی ہے جو اہلِ صدق میں سے نہیں ہے۔ الجرح والتعدیل ج ۸ ص ۱۲۲

۲۳۴۵ .....حاملین قرآن کلام اللہ سکھانے والے ہیں اور اللہ کے نور کو پہنچنے والے ہیں۔جس نے ان سے دوستی کی، درحقیقت اللہ سے دوستی کی۔جس نے ان سے دشمنی مول لی، اس نے درحقیقت اللہ سے جنگ مول لی۔

المستدرک للحاکم فی تاریخه بروایت علی رضی الله عنه

۲۳۴۶.....جس نے تہائی قرآن یاد کرلیا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا اس نے تہائی امر نبوت حاصل کرلیا۔اور جس نے نصف قرآن یاد کرلیا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا اس نے نصف امرِ نبوت حاصل کرلیا۔اور جس نے مکمل قرآن یاد کرلیا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا اس نے مکمل امرِ نبوت حاصل کرلیا۔

ابن الأنباری فی المصاحف. شعب الإیمان بروایت الحسن مرسلا

۲۳۴۷.. جس نے قرآن پڑھا، اس نے نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا۔صرف یہ کہ اس پر وحی نہیں اترتی۔صاحب قرآن

کو ہرگز زیب نہیں دیتا کہ کسی غصہ ور کے ساتھ غصہ کرے۔اور کسی جاہل کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے۔جبکہ اس کے سینے میں اللہ کا کلام ہے۔
المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابن عمرو

جنت میں صاحب قرآن کا اونچا مقام

۲۳۴۸۔۔۔جس نے تہائی قرآن یاد کرلیا اس کو تہائی امر نبوت عطا کردیا گیا۔اور جس نے نصف قرآن یاد کرلیا اس کو نصف امر نبوت عطا کردیا گیا۔اور جس نے دو تہائی قرآن یاد کرلیا اس کو دو تہائی امر نبوت عطا کردیا گیا اور جس نے مکمل قرآن یاد کرلیا اس کو مکمل امر نبوت عطا کردیا گیا۔صرف یہ کہ اس پر وحی نہیں اترتی۔اور اس کو کہا جائے گا پڑھتا جا چڑھتا جا۔پھر وہ ہر آیت پر ایک ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا۔حتیٰ کہ قرآن کا آخری مقام آجائے گا۔پھر اس کو کہا جائے گا کہ اپنی مٹھی بند کر۔وہ مٹھی بند کرے گا۔پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا جانتے ہو تمہاری مٹھی میں کیا ہے؟ دیکھے گا تو ایک ہاتھ میں جنت الخلد کا پروانہ اور دوسری میں جنت النعیم کا پروانہ ہے۔

ابن الأنباری فی المصاحف، شعب الایمان، ابن عساکر بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو من گھڑت روایات میں شمار کیا ہے۔لیکن یہ بات درست نہیں۔

الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۴۹۔۔۔جس نے قرآن پڑھا،اس نے نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا۔صرف یہ کہ اس پر وحی نہیں اترتی۔اور جس نے قرآن پڑھا، پھر اس نے کسی اور دنیاوی شان وشوکت والے کے متعلق گمان کیا کہ وہ اس سے افضل نعمت ہے۔تو درحقیقت اس نے ذلیل و پست چیز کو عظیم خیال کیا۔اور افضل ترین نعمت کی حقارت و ناقدری کی۔اور حامل قرآن کو مناسب نہیں کہ کسی بے وقوف کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے۔اور یہ کہ کسی غصہ ور کے ساتھ غصہ کرے۔اور کسی سخت طبع کے ساتھ سختی وتیزی کا سلوک کرے۔بلکہ اسے چاہئے کہ فضیلت قرآنیہ کی وجہ سے عفو درگزر سے کام لے۔

محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عنہ موقوف

۲۳۵۰۔۔۔جس نے قرآن پڑھا، پھر اس نے کسی اور دنیاوی شان وشوکت والے کے متعلق گمان کیا کہ وہ اس سے افضل نعمت ہے۔تو درحقیقت اس نے ذلیل و پست چیز کو عظیم خیال کیا۔اور افضل ترین نعمت کی حقارت و ناقدری کی۔اور حامل قرآن کو مناسب نہیں کہ کسی سخت طبع کے ساتھ سختی و تیزی کا سلوک کرے۔اور نہ یہ کہ کسی جاہل کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے۔بلکہ اسے چاہئے کہ عظمت قرآنیہ کی وجہ سے عفو درگزر سے کام لے۔الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۵۱۔۔۔تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔ابن عساکر بروایت عثمان

۲۳۵۲۔۔۔تم میں بہترین اور معزز شخص وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔ابن عساکر بروایت عثمان

۲۳۵۳۔۔۔تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔اور قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔نیز یہ کہ یہ قرآن کا منبع بھی وہی ذات قدسی ہے۔ابن الضریس، شعب الایمان بروایت عثمان

۲۳۵۴۔۔۔تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۵۵۔۔۔تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔حامل قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے وہ جو مانگتا ہے قبول ہوتا ہے۔

شعب الایمان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۵۶۔۔۔یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے۔سو جتنا ہو سکے، سیکھ لو۔اور یہ قرآن اللہ کی رسی اور واضح نور ہے۔شفاء دینے والا نفع مند ہے۔جس نے اس کو تھاما وہ محفوظ ہوگیا۔جس نے اس کی پیروی کی،اس کے لئے نجات دہندہ ہے۔اس کی راہ کج نہیں ہوتی، جس کو درست کیا جائے۔نہ جادہ حق سے منحرف ہوتی کہ اس کو واپس لایا جائے۔اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔بار بار دھرانے سے بوسیدہ نہیں ہوتا۔اس کی تلاوت

کرو۔ اللہ تمہیں ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں مرحمت فرمائے گا۔ میں نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ لام ایک حرف ہے۔ اور میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ ٹانگ پر ٹانگ دھرے نخوت وغرور سے سورۂ بقرہ کو ترک کئے بیٹھا ہے۔ اس کی تلاوت کرو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے، جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ گھروں میں سے خالی وویران گھر وہ دل ہے، جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔

ابن ابی شیبه. محمد بن نصر. ابن الأنباری فی کتاب المصاحف، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۳۵۷...... افضل ترین عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔ ابن قانع بروایت اسیر بن جابر التمیمی۔ ابونصر السجزی فی الإبانة بروایت انس رضی الله عنه

۲۳۵۸...... میری امت کی افضل ترین عبادت دیکھ کر تلاوتِ قرآن کرنا ہے۔ الحکیم بروایت عبادة بن الصامت

۲۳۵۹...... میری امت کی افضل ترین عبادت قرآتِ قرآن ہے۔ شعب الإیمان السجزی فی الإبانة بروایت النعمان بن بشیر

۲۳۶۰...... قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ ابن الضریس بروایت شهر بن حوشب مرسلاً

۲۳۶۱...... قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ کیونکہ وہی اس کا منبع وسرچشمہ ہے اور وہی انتہاء ومعاد۔

ابن النجار بروایت عثمان

تم اس کے پاس ہرگز اس سے بہتر چیز نہیں لے جاسکتے جو خود اس کی ذات سے نکلی ہے یعنی قرآن۔

المستدرک للحاکم بروایت جبیر بن نفیر عن ابن عامر

قرآن پاک افضیلت کا بیان

۲۳۶۲...... قرآن اللہ کے سوا ہر چیز سے افضل ہے۔ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ جس نے قرآن کی توقیر کی، اس نے اللہ کی توقیر کی۔ جس نے قرآن کی توقیر نہ کی، اس نے اللہ کے حق کی اہانت کی۔ اللہ کے ہاں قرآن کی حرمت وعظمت ایسی ہے، جیسے کہ والد کے ہاں اپنی اولاد کی۔ قرآن ایسا شفاعت کنندہ ہے، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور ایسا مدعی ہے، جس کا دعویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے قرآن نے شفاعت کی، سن لی گئی۔ جس کے خلاف جھگڑا کیا، اسے تسلیم کیا گیا۔ جس نے اس کو اپنے آگے آگے رکھا، یہ اس کو جنت تک پہنچادے گا۔ اور جس نے اس کو پس پشت ڈال دیا، اسے جہنم تک ہانک کر آئے گا۔ حاملینِ قرآن ہی اللہ کی رحمت کے سائے میں ہیں۔ اس کے نور کے ساتھ متصف ہیں۔ کلام الٰہی کو سیکھنے والے ہیں۔ جس نے ان سے دشمنی مول لی، اس نے درحقیقت اللہ سے جنگ مول لی۔ جس نے ان سے دوستی نبھائی، درحقیقت اللہ سے دوستی کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے حاملینِ کتاب اللہ! اس کی کتاب کی عزت وعظمت قائم کرو، اور اللہ کی اس پکار کا جواب دو۔ وہ تم سے بڑھ کر محبت کرے گا اور اپنی مخلوق کے ہاں بھی تم کو ہر دلعزیز کردے گا۔ سننے کے لئے قرآن کی طرف کان لگانے والے سے دنیا کی تکلیف دفع کردی جاتی ہے۔ اور پڑھنے والے سے آخرت کی مصیبت دفع کردی جاتی ہے۔ قرآن کی ایک آیت سننے والے کے لئے یہ سونے کے پہاڑ سے بہتر ہے۔ اور قرآن کی ایک آیت تلاوت کرنے والے کے لئے یہ آسمان کے تلے کی تمام اشیاء سے بہتر ہے۔ قرآن میں ایک سورت ہے، جس کو اللہ کے ہاں عظیمہ سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو اللہ کے ہاں بلایا جائے گا اور یہ سورت اس کے لئے قبیلہ ربیعہ ومضر سے زیادہ افراد کے بارے میں شفاعت کرے گی۔ اور یہ "سورۃ یٰسٓ" ہے۔

السجزی فی الإبانة بروایت عائشه رضی الله عنها.

یہ حدیث حسن ہے اس کی اسناد میں مقبول سے کم سے کم درجہ راوی نہیں ہے۔ الحکیم بروایت محمد بن علی، مرسلاً

المستدرک للحاکم فی تاریخه بروایت محمد بن الحنفیه عن علی بن ابی طالب موصولاً

۲۳۶۳...... قرآن اللہ کے ہاں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب سے زیادہ محبوب ہے۔ ابونعیم بروایت ابن عمرو

۲۳۶۴ قرآن کے ساتھ تبرک لو کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن قانع بروایت الحکیم بن عمیر

۲۳۶۵ ... خود اللہ سے جو چیز نکلی ہے، بندہ اس کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ اللہ کا زیادہ تقرب حاصل نہیں کر سکتا، یعنی قرآن۔

مطین. ابن مندہ بروایت زیدبن ارطاۃ عن جبیربن نوفل رضی اللہ عنہ

۲۳۶۶ ... بندے اس کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ اللہ کا زیادہ تقرب حاصل نہیں کر سکتے ... جو خود اس سے نکلی ہے، یعنی قرآن۔

ابن السنی بروایت زیدبن ارطاۃ عن ابی امامۃ

۲۳۶۷ ... قرآن کو مضبوطی سے تھام لو۔ کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے۔ وہی اس کا منبع ہے۔ اور اس کے امثال سے عبرت حاصل کرو۔

ابوعمرو الدانی فی طبقات القراء بروایت علی رضی اللہ عنہ

اس کی اسنادی حیثیت کمزور ہے۔

۲۳۶۸ ... تم پر قرآن سیکھنا، اس کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اس کے عجائبات میں غور وفکر کرنا لازم ہے۔ اس طرح تم جنت کے عالی درجات تک رسائی پالوگے۔ ابوالشیخ وابونعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۶۹ ... قرآن سیکھو۔ اس کے عجائب کی جستجو کرو۔ اس کے عجائب فرائض ہیں۔ فرائض حدود ہیں۔ حدود حلال، حرام نا قابل تاویل آیات واحکام، مشتبہ المعنی آیات اور امثال کو محیط ہیں۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ نا قابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ اور امثال سے عبرت حاصل کرو۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

قرآن کے مختلف مضامین

۲۳۷۰ ... قرآن مختلف مضامین پر نازل ہوا ہے، امر، نہی، حلال، حرام، محکم اور متشابہ وغیرہ۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کرو۔ جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہو۔ محکم یعنی نا قابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ یعنی مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ۔ اور یوں کہو "ہم اس پر ایمان لے آئے اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔"

الدیلمی بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۳۷۱ ... اول کتاب ایک ہی عنوان اور ایک ہی لغت میں نازل ہوئی تھی۔ جبکہ قرآن سات عنوان اور سات لغات پر نازل ہوا ہے۔ نہی، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کرو۔ جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہو۔ امثال سے عبرت حاصل کرو۔ محکم یعنی نا قابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ یعنی مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ۔ اور یوں کہو "ہم اس پر ایمان لے آئے اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۷۲ ... قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ علم الفرائض میراث سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ کیونکہ مجھے ایک وقت اٹھالیا جائے گا۔ اور علم بھی اٹھ جائے گا فتنے رونما ہوجائیں گے ... دین سے اس قدر لاعلمی ہوجائے گی کہ دو آدمیوں کا کسی میراث کے مسئلہ میں اختلاف ہوجائے گا لیکن کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ملے گا۔ السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ. المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۷۳ ... کتاب اللہ سیکھو اور اس کی نشر وتوزیع کا کام انجام دو۔ اس کی حفاظت کرو اور اس کو خوش الحانی سے پڑھو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے فوراً نکل جانے والا ہے، اونٹنی کے اپنی رسی سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان، شعب الإیمان بروایت عقبۃبن عامر رضی اللہ عنہ

۲۳۷۴ ... قرآن سیکھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ اور جو آسانی سے ہوسکے پڑھو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں

کے سینوں سے فوراً نکل جانے والا ہے، اونٹنی کے اپنی رسی سے بھی زیادہ۔

جان لو جس نے رات کے پہر پچاس آیات کی تلاوت کر لی، اسے غافلین میں شمار نہ کیا جائے گا۔ جس نے سو آیات کی تلاوت کر لی، اسے قانتین اطاعت شعار بندوں میں لکھا جائے گا۔ اور جس نے دوسو آیات کی تلاوت کر لی، اس رات کے متعلق قرآن اس کے خلاف حجت نہیں کرے گا۔ اور جس نے رات کے وقت پانچ سو سے ہزار تک آیات کی تلاوت کر لی، اس کے لئے جنت کا خزانہ ہوگا۔

ابو نصر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۷۵...... لو یاد رکھو! جس نے قرآن سیکھا اور اسے اوروں کو سکھایا اور اس پر عمل پیرا ہو، پس میں اس کو جنت تک لے جانے کا ذمہ دار اور رہنما ہوں۔

ابن عساکر بروایت ابراهیم بن هدبة عن انس رضی اللہ عنہ

قرآن سیکھنے سکھانے کی فضیلت

۲۲۷۶...... جس نے قرآن سیکھا اور اسے اوروں کو سکھایا۔ اس کے احکام کو لیا، تو میں اس کے لئے شفاعت کنندہ اور جنت کی راہ بتانے والا ہوں گا۔ ابن عساکر بروایت ابی هدبة عن انس رضی اللہ عنہ

۲۲۷۷...... اے علی! قرآن سیکھ، اور لوگوں کو سکھا۔ تجھے ہر حرف پر دس نیکیاں ملیں گی۔ اگر اسی پر مرا تو شہید مرے گا۔ اے علی! قرآن سیکھ، اور لوگوں کو سکھا۔ اگر اسی پر مرا تو ملائکہ تیری قبر کا طواف کیا کریں گے، جیسے انسان بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ ابو نعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۲۷۸...... قرآن سیکھو اور اس کی تلاوت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر حرف پر دس نیکیاں عطا فرمائیں گے۔ اور میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے۔

ابن الضریس بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۲۷۹...... قرآن سیکھو اور اس کی بدولت اللہ سے جنت کا سوال کرو قبل اس کے کہ وہ قوم آجائے، جو اس کی بدولت دنیا کا سوال کریں گے۔ قرآن پڑھنے والے تین طرح کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو اس کے ساتھ دوسروں پر فخر وغرور کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو اس کے ذریعہ کھاتا ہے۔ تیسرا وہ، جو اسے محض اللہ کے لئے پڑھتا ہے۔ ابن نصر، شعب الإیمان بروایت ابی سعید

۲۲۸۰ جو قرآن پڑھے، وہ اس کے ذریعہ اللہ سے سوال کرے۔ عنقریب ایسی اقوام آئیں گی، جو قرآن پڑھیں گی اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گی۔ ابن ابی شیبہ، ابوداؤد الطیالسی، شعب الإیمان، مسند البزار بروایت عمر بن حصین

۲۲۸۱...... جس نے قرآن کو جوانی میں پڑھا، یہ اس کے گوشت پوست اور رگ وپٹے میں رچ جائے گا۔ جس نے اس کو بڑھاپے میں پڑھا، یہ اس سے نکلے گا وہ دوبارہ پڑھے گا تو یوں بھی دگنا اجر پائے گا۔ المستدرک للحاکم، التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ المرھبی فی طلب العلم، ابو نعیم، شعب الإیمان، المصنف لعبدالرزاق، ابن النجار، المسند لأبی یعلیٰ عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۸۲...... جس نے کسی شخص کو قرآن پڑھا دیا، وہ اس کا آقا ہے۔ لیکن اب اسکو رسوا نہ کرے اور نہ اس پر اوروں کو ترجیح دینے لگ جائے۔

شعب الإیمان بروایت حماد

۲۲۸۳...... جس نے ایک آیت یا دین کا ایک مسئلہ کسی کو سکھا دیا، اللہ اس کے لئے ثواب کی ایک مٹھی بھر دیں گے۔ اور اللہ کے ہاں اس سے افضل کوئی شیء نہیں جو خود اس کی ذات سے وابستہ ہے۔ الحلیہ بروایت الأوزاعی مرسلاً

۲۲۸۴...... جس نے کسی غلام کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھادی وہ اس کا مولی ہے۔ لیکن اس کو لائق نہیں کہ اس کو اب رسوا نہ کرے اور نہ اس پر اوروں کو ترجیح دینے لگ جائے۔ اگر ایسا کرے گا تو اسلام کے مضبوط رشتے کو کاٹنے والا ہوگا۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ، شعب الإیمان ابن النجار بروایت ابی امامۃ

۲۲۸۵...... جس نے کسی کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھادی وہ آیت اس کو قیامت کے روز پائے گی اور اس کے ساتھ ہنس مسکرائے گی۔ بشرطیکہ

اس شخص نے اس پر کوئی اجرت نہ لی ہو۔ ابن النجار بروایت ابی امامۃ

۲۳۸۶.....جس نے اپنی اولاد کو قرآن سکھایا اللہ تعالیٰ اس والد کو ایسا ہار پہنائیں گے جس پر اولین و آخرین سب رشک کریں گے۔

ابونعیم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۸۷.....جس نے قرآن پڑھا، اس کو سیکھا اور اس پر عمل کیا، قیامت کے روز اس کو ایسا تاج پہنایا جائے گا، جو چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ اس کے والدین کو ایسا لباس پہنایا جائے گا، ساری دنیا جس کی قیمت پیش کرنے سے قاصر ہوگی۔ وہ عرض کریں گے ہمیں کس وجہ سے یہ فضیلت لباس دیا گیا کہا جائے گا تمہاری اولاد کے قرآن یاد کرنے کی وجہ سے۔ المستدرک للحاکم بروایت عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

۲۳۸۸.....ایک فرشتہ قرآن پر مامور ہے۔ جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ فرشتہ اس کو درست کر کے اوپر لے جاتا ہے۔

ابو سعید السمان فی مشیختہ، والرافعی فی تاریخہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۸۹.....جس نے قرآن پڑھا اور اچھا کر کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض چالیس نیکیاں ہوں گی۔ اور جس نے کچھ صحیح اور کچھ غلط پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض بیس نیکیاں ہوں گی۔ اور جس نے مجبوراً سارا غلط پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوں گی۔

ابو عثمان الصابونی فی المأتین، شعب الایمان بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۳۹۰.....جس نے قرآن پڑھا اور اچھا کر کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض بیس نیکیاں ہوں گی۔ اور جس نے مجبوراً سارا بغیر تجوید کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوں گی۔ شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۹۱.....جس نے قرآن کو تجوید سے پڑھا، اس کو شہید کا ثواب ہوگا۔ ابونعیم بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۳۹۲.....جس نے قرآن پڑھا اور اچھا کر کے نہ پڑھ سکا اس پر ایک فرشتہ مامور ہے جو اس کو ویسے ہی درست لکھے گا جیسے نازل ہوا تھا اور اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر اس نے کچھ صحیح اور کچھ غلط پڑھا اس پر دو فرشتے مامور ہیں وہ اس کے لئے ہر حرف کے عوض بیس نیکیاں لکھیں گے۔ اور اگر اس نے سارا قرآن اچھا کر کے پڑھا اس پر چار فرشتے مامور ہیں وہ اس کے لئے ہر حرف کے عوض ستر نیکیاں لکھیں گے۔

ابن الأنباری فی الوقف بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۹۳.....جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت تلاوت کی، وہ روزِ قیامت اس کے لئے نور ثابت ہوگی۔ جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت کی طرف سننے کے لئے کان لگائے، اس کے لئے ایک ایسی نیکی لکھی جائے گی، جو چند در چند ہوتی جائے گی۔

شعب الایمان بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۹۴.....جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اللہ ایک نیکی لکھ دیں گے۔ اور میں نہیں کہتا کہ "بسم اللہ" سارا ایک حرف ہے۔ بلکہ باء، سین، میم جدا جدا حرف ہیں۔ اور میں نہیں کہتا کہ "الٓم" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف، لام، میم جدا جدا حرف ہیں۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۳۹۵.....جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اللہ ایک نیکی لکھ دیں گے۔ اور میں نہیں کہتا کہ "الٓم ذالک الکتاب" ایک ہی ہے۔ بلکہ الف، لام، میم، ذال، لام، کاف جدا جدا حرف ہیں۔ المصنف لعبدالرزاق بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۳۹۶.....جس نے قرآن پڑھا، اس کے لئے اللہ ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھ دیں گے۔ اور جس نے قرآن سنا، اس کے لئے اللہ ہر حرف کے عوض ایک نیکی لکھ دیں گے۔ اور اس کو ان لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو پڑھتے جائیں گے اور منازل ترقی عبور کرتے جائیں گے۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۹۷.....قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قرآن کی ایک آیت سننا سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ اور ایک آیت پڑھنا عرش کے تلے کی تمام اشیاء سے افضل ہے۔ ابوالشیخ، والدیلمی بروایت صہیب

۲۳۹۸.....جس نے قرآن پڑھا اور شب و روز اس کی تلاوت کی۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا..... اللہ تعالیٰ اس کے گوشت و خون کو

جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ اور کاتبین، نیکوکار اور سردار فرشتوں کی رفاقت میسر فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ قرآن اس کے لئے حجت ہوگا۔الصغیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۹۹......جس نے قرآن پڑھا، اللہ پر لازم ہے کہ آگ اس کو نہ کھائے۔ بشرطیکہ اس نے اس میں خیانت نہ کی ہو۔ اس کے ساتھ دنیا نہ کھائی ہو۔ اس کے ذریعہ دکھاوے وریاکاری میں مبتلا نہ ہوا ہو اور اس کو کسی غیر کے سپرد نہ کردیا ہو۔الدیلمی بروایت ابی عتبة الحمصی

۲۴۰۰......یہ قرآن جو تمہارے ہاں آویزاں ہیں تمہیں غفلت میں نہ ڈال دیں کہ تم ان کو بھول جاؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جس نے قرآن کو محفوظ کر رکھا ہو۔الحکیم بروایت ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۴۰۱......اللہ اس بندے کو عذاب نہ فرمائیں گے جس نے قرآن کو یاد کر رکھا ہو۔الدیلمی بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۲......اگر قرآن کو کسی چمڑے میں کردیا جائے اور آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ اس کو جلا نہ سکے گی۔مسنداحمد بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۳......اگر قرآن کسی چمڑے میں ہو تو آگ اس کو جلا نہ سکے گی۔ابن الضریس. الحکیم بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۴......اگر قرآن کسی چمڑے میں ہو تو آگ اس کو چھو نہ سکے گی۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت سھل بن سعد. شعب الإیمان بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۵......جس نے قرآن مصحف شریف قرآن میں دیکھ کر پڑھا، اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جس نے قرآن مصحف شریف میں دیکھے بغیر پڑھا، اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔الکامل لابن عدی رحمة اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت اوس الثقفی

۲۴۰۶......جس نے مصحف شریف میں دیکھنے پر پابندی ودوام کیا جب تک دنیا میں رہے گا اس کو آنکھوں سے فائدہ پہنچتا رہے گا۔

ابو الشیخ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۰۷......جس نے قرآن دیکھ کر پڑھا اس کی بینائی محفوظ رہے گی۔ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۴۰۸......جس نے ہر روز قرآن کی دوسو آیات دیکھ کر پڑھیں، اس کی قبر کے آس پاس والی سات قبروں کے لئے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے والدین سے عذاب ہلکا کردیں گے خواہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

ابی داؤد فی المصاحف، الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

اس روایت میں اسمٰعیل بن عیاش، یحییٰ بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔ اور محدثین کا خیال ہے کہ اسمٰعیل کی روایت حجازیین سے درست نہیں ہوتی بخلاف شامیین کے۔ لیکن علامہ شمس الدین ذھبی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں میں فی الجملہ ان کی روایت کو قابل استدلال تسلیم نہیں کرتا۔من تکلم فیه. ج ۲ ص ۴۷

۲۴۰۹......جس نے دوسو آیات کی تلاوت کرلی اس نے بہت بڑا عمل انجام دیا۔ابو نعیم بروایت المقدام

۲۴۱۰......جس نے راہِ خدا میں ہزار آیات کی تلاوت کرلی، قیامت کے روز اس کا نام نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائے گا۔ جن کی رفاقت کا کیا ہی کہنا؟الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، مسنداحمد ابن السنی، المستدرک للحاکم، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۲۴۱۱......جس نے رات کے پہر چالیس آیات کی تلاوت کرلی، اسے غافلین میں شمار نہ کیا جائے گا۔ اور جس نے سو آیات کی تلاوت کرلی، اسے قانتین اطاعت شعار بندوں میں لکھا جائے گا۔ اور جس نے دوسو آیات کی تلاوت کرلی، اس رات کی بابت قرآن اس کے خلاف حجت نہیں کرے گا۔ اور جس نے رات کے وقت پانچ سو آیات کی تلاوت کرلی، اس کے لئے جنت کا خزانہ ہوگا۔

شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۴۱۲......جس نے رات کو تیس آیات کی تلاوت کی، اس رات کوئی درندہ یا چور اس کو ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ بلکہ وہ اور اس کے اہل خانہ اور مال سب خیروعافیت میں رہیں گے حتیٰ کہ صبح ہوجائے۔الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۴۱۳...... جس نے رات کو "الم سجدہ، اقتربت الساعۃ، تبارک الذی" ان تین سورتوں کی تلاوت کی، تو یہ اس کے لئے شیطان اور اس کے شر سے حفاظت کا ذریعہ بنیں گی اور اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے درجات بلند فرمائیں گے۔ ابوالشیخ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۱۴ جس نے دل کی یادداشت کے ساتھ یاد کیے کر قرآن کا ختم کیا، اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں ایک درخت عطا فرمائیں گے۔

ابن مردویہ بروایت ابن الزبیر

۲۴۱۵...... جس نے دل کی یادداشت کے ساتھ یاد کیے کر قرآن پڑھا حتیٰ کہ پورا کرلیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک ایسا درخت اگا دیں گے، اگر کوئی کوا اس کے پتے میں انڈے دے۔ پھر وہ اٹھے اور اڑنے لگے تو اس کو موت آجائے گی مگر اسی پتے کی مسافت قطع نہیں ہو سکے گی۔

الرافعی بروایت حذیفۃ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم تعقب شعب الإیمان وابن مردویہ بروایت ابن الزبیر

سات دن میں ختم قرآن

۲۴۱۶...... جس نے سات دن میں قرآن ختم کرلیا، اللہ اس کو محسنین میں لکھ دیں گے۔ لیکن تین دن سے کم میں ختم نہ کرو بلکہ جو پڑھنے میں نشاط ورغبت محسوس کرے تو وہ حسنِ تلاوت میں وقت لگائے۔ الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۴۱۷...... جس نے سات دن میں قرآن ختم کیا تو یہ مقربین کا عمل ہے۔ اور جس نے پانچ دن میں قرآن ختم کیا تو یہ صدیقین کا عمل ہے۔ اور جس نے تین دن میں قرآن ختم کیا تو یہ نبیین کا عمل ہے اور پُر از مشقت ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم اس کی طاقت رکھو گے۔ الا یہ کہ کوئی رات بھر مشقت اٹھائے، یا سورۃ شروع کرلے اور اس کو آخر تک پہنچانے کا ارادہ کرلے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا تین دن سے کم میں بھی ختم کیا جاسکتا ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ جو پڑھنے میں نشاط ورغبت محسوس کرے تو وہ حسنِ تلاوت میں وقت لگائے۔

الحکیم بروایت مجاہد مرسلا

۲۴۱۸... جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اور جماعتِ مسلمین کے ساتھ ہی مرگیا اللہ اس کو قیامت کے روز کاتبین فرشتوں کے ساتھ اٹھائیں گے۔ ابونصر السجزی فی الإبانۃ بروایت معاذ

حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۱۹... جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اور جماعتِ مسلمین کے ساتھ ہی مرگیا اللہ اس کو قیامت کے روز کاتبین اور سردار فرشتوں کے ساتھ اٹھائیں گے۔ اور جس نے قرآن پڑھا اور وہ اس میں اٹکتا ہے لیکن پھر بھی چھوڑتا نہیں تو اس کو دگنا اجر ہوگا۔ اور جو قرآن کا حریص ہے لیکن اس کو پڑھ بھی نہیں سکتا اور چھوڑتا بھی نہیں، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس کے خاندان کے اشراف ومعزز لوگوں میں اٹھائیں گے۔ اور ان کو مخلوق پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہوگی جیسی سرخاب کو تمام پرندوں پر ہے۔ اور جیسے چراگاہ میں چشمہ کو آس پاس کی ساری زمین پر فوقیت ہوتی ہے۔ پھر ایک منادی نداء دے گا: کہاں ہیں وہ لوگ، جن کو جانوروں کا چرانا میری کتاب کی تلاوت سے مانع نہیں ہوتا تھا؟ وہ کھڑے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کو کرامت وعزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پروانۂ نور اس کے دائیں ہاتھ اور پروانۂ خلد بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس کے والدین مسلمان ہوں گے تو ان کو دنیا اور اس کے ساز وسامان سے قیمتی جوڑا پہنایا جائے گا۔ وہ کہیں گے: یہ کس سبب سے؟ کہا جائے گا: تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ ابن زنجویہ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ شعب الإیمان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۴۲۰ جس نے قرآن پڑھا اور دن رات اس کی تلاوت کی۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا... اللہ تعالیٰ قرآن اس کے گوشت پوست اور رگ وپٹھے میں بسا دیں گے۔ اور کاتبین، نیکوکار اور سردار فرشتوں کی رفاقت میسر فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ قرآن اس کے لئے حجت ہوگا۔ اور قرآن بارگاہِ رب العزت میں کہے گا: اے پروردگار! ہر شخص دنیا میں عمل کرکے اپنی اجرت لیتا تھا سوائے اس شخص کے۔ یہ شب وروز مجھ ہی میں مصروف رہتا تھا۔ میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا تھا۔ پس پروردگار! اس کو نواز دیجئے۔ پھر اس شخص

کو بادشاہی کا تاج پہنایا جائے گا اور عزت وکرامت کا حلہ زیب تن کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن سے فرمائیں گے: کیا اب تو راضی ہے؟ وہ کہے گا: پروردگار! میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ کا خواہشمند تھا۔ تب اللہ تعالیٰ پروانہ سلطنت اس کے دائیں اور پروانۂ ابدالآباد بائیں ہاتھ میں مرحمت فرمائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ قرآن سے فرمائیں گے: کیا اب تو راضی ہے؟ وہ کہے گا: پروردگار! جی پروردگار! اب میں راضی ہوں۔
اور جو شخص اس قرآن کو سن رسیدگی کے بعد حاصل کرے گا اور اس میں اٹکے گا اللہ تعالیٰ اس کو دھرا اجر مرحمت فرمائیں گے۔

شعب الإيمان بروايت ابوهريره رضي الله عنه

۲۴۲۱..... جو شخص اپنے بیٹے کو قرآن پڑھائے، تو قیامت کے روز اس کے والدین کو بادشاہت کا تاج اور ایسا لباس پہنائیں گے، کہ کسی انسان کی نظر سے ایسا لباس نہ گذرا ہوگا۔ ابن عساكر بروايت ابان بن ابي عياش. عن رجاء بن حيوة عن معاذ بن جبل

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے۔ ابان راوی ضعیف ہے۔ نیز رجاء کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

۲۴۲۲..... قرآن اپنے قاری کے لئے قیامت کے روز کیا ہی بھلا شفاعت کنندہ ہوگا؟ بارگاہِ رب العزت میں کہے گا: اس کے ساتھ اکرام کا معاملہ فرمائیے! اس کو عزت وکرامت کا تاج پہنادیا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا پروردگار! ابھی اور اضافہ فرمائیے۔ پھر اس کو عزت وکرامت کا مکمل لبادہ پہنادیا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا پروردگار! اب یوں اور اضافہ فرمائیے، کہ اس کو اپنی رضاء کا پروانہ عطا کردیجئے۔ کیونکہ اللہ کی رضاء کے بعد کوئی شے بڑی نہیں۔ ابونعيم بروايت ابو هريره رضي الله عنه. ابن ابي شيبه عنه موقوفاً

۲۴۲۳..... قیامت کے دن صاحبِ قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا: یارب! اس کو خلعت مرحمت فرمائیے۔ اس کو عزت وکرامت کا تاج پہنادیا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا پروردگار! اب یوں اور اضافہ فرمائیے، کہ اس کو اپنی رضاء کا پروانہ عطا کردیجئے۔ تو پروردگار اس کو رضاء کا پروانہ عطا فرمادیں گے۔ اور اس کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا اور اس کو ہر آیت کے بدلے ایک ایک نیکی عطا کی جائے گی۔

بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۲۴۲۴..... جنت کے درجات کی تعداد آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہے۔ قارئینِ قرآن میں سے جو فرد جنت میں داخل ہوگا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

ابن مردويه بروايت عائشه رضي الله عنها

جنت کے درجات کی تعداد

۲۴۲۵..... جنت کے درجات کی تعداد آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہے۔ ہر آیت کے مقابلہ میں ایک ایک درجہ ہے۔ قرآن کی آیات چھ ہزار دو سو سولہ ہیں۔ جنت کے ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کی مسافت ہے۔ اس طرح یہ جنتی شخص قرآن کے ذریعہ جنت کے اعلیٰ علیین سب سے بلند درجہ تک پہنچ جائے گا۔ جس کے ستر ہزار ستون ہیں۔ اور وہ مکمل عمارت ایک یاقوت ہے۔ جو کئی دن ورات کی مسافت سے روشن نظر آتا ہے۔ الديلمي بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۲۴۲۶..... قرآن دس لاکھ ستائیس ہزار حروف کا مجموعہ ہے۔ جس نے اس کو صبر اور ثواب کی امید کے ساتھ پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے بدلے ایک حور عین ہوگی۔ الأوسط للطبراني رحمة الله عليه. ابن مردويه. ابونصر السجزي في الإبانةبروايت عمر رضي الله عنه

حدیث ضعیف ہے مصنف فرماتے ہیں ابونصر کی روایت سند ومتن دونوں ضعف رکھتے ہیں۔ نیز اس میں قرآن کے مضمون کی مخالفت بھی ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ تلاوت منسوخ ہوگئی ہو جبکہ مضمون کی افادیت یونہی موجود ثابت ہو۔

خلاصہ کلام: ..... احقر عرض کرتا ہے حدیث ضعیف ہے، دیکھئے: المغیر ۱۰۶۔

۲۴۲۷..... جس نے حالتِ قیام میں نماز میں قرآن پڑھا، اس کے لئے ہر حرف کے عوض سو نیکیاں ہوگی۔ جس نے بیٹھ کر نماز میں قرآن پڑھا، اس کے لئے ہر حرف کے عوض پچاس نیکیاں ہوگی۔ جس نے بغیر نماز کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوگی۔ جس نے قرآن

کوسنا اس کے لئے ہر حرف کے عوض ایک نیکی ہوگی۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۴۲۸......نماز میں قرآن پڑھنا غیرِ نماز میں قرآن پڑھنے سے افضل و بہتر ہے۔غیرِ نماز میں قرآن پڑھنا دوسرے ذکر واذکار سے بہتر ہے۔ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔صدقہ روزے سے بہتر ہے۔روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔عمل کے بغیر قول کا اعتبار نہیں۔عمل اور قول ہر دو کا نیت کے بغیر اعتبار نہیں۔عمل،قول اور نیت کسی چیز کا اتباع سنت کے بغیر اعتبار نہیں۔ ابو نصر السجزی فی الإبانةبروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث کا مضمون وسند ہر دو ضعیف ہیں۔

۲۴۲۹......جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف سنا،اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔دس خطائیں محو کی جائیں گی۔دس درجات بلند کئے جائیں گے۔جس نے بیٹھ کر نماز میں قرآن پڑھا،اس کے لئے ہر حرف کے عوض پچاس نیکیاں لکھی جائیں گی۔پچاس خطائیں محو کی جائیں گی۔پچاس درجات بلند کئے جائیں گے۔

اور جس نے حالتِ قیام میں نماز میں قرآن کا ایک حرف پڑھا،اس کے لئے اس کے عوض سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔سو خطائیں محو کی جائیں گی۔سو درجات بلند کئے جائیں گے۔اور جس نے اتنا پڑھا کہ ختم تک پہنچا دیا اللہ اس کی دعا قبول فرمائیں گے خواہ تاخیر کیوں نہ ہو جائے۔

الکامل لابن عدی رحمة اللہ علیه، شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۴۳۰......جو قرآن کی فاتحہ میں یعنی کسی کے قرآن شروع کرتے وقت حاضر ہوا وہ گویا کہ راہِ خدا میں کسی معرکہ کی فتح میں شریک ہوا۔جو ختمِ قرآن پر حاضر ہوا وہ گویا کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے موقعہ پر حاضر ہوا۔محمد بن نصر۔ابن الضریس بروایت ابی قلابة مرسلاً

۲۴۳۱......جو قرآن کی فاتحہ میں حاضر ہوا وہ گویا کہ راہِ خدا میں لڑے جانے والے معرکوں کی فتح میں شریک ہوا۔جو ختمِ قرآن پر حاضر ہوا وہ گویا کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے موقعہ پر حاضر ہوا۔ابوالشیخ۔الدیلمی بروایت مختلف اسناد کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

۲۴۳۲......قرآن پڑھتا رہ،قرآن پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔

مسند احمد۔الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه۔الصحیح لمسلم بروایت البراء رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے سورۂ کہف کی تلاوت کی تو گھر میں بندھا ایک جانور بدکنے لگا دیکھا تو ایک بادل سا چھایا ہوا ہے۔اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

سورۂ کہف کی فضیلت

۲۴۳۳......اے اسید پڑھتا رہتا۔کیونکہ ملائکہ تیری آواز سن رہے تھے۔اگر تو یوں ہی پڑھتا رہتا تو آسمان و زمین کے درمیان بادل کا سا سائبان رونما ہو جاتا،جسے تمام لوگ دیکھتے اور اس میں ملائکہ ہوتے۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت محمود بن لبید عن اسید بن حضیر

حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر سے مروی ہے کہ انہوں نے رات کے پہر تلاوت شروع کی۔ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا،وہ اپنے دائرے میں چکر کاٹنے لگا۔تو انہوں نے تلاوت موقوف کر دی اور حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۲۴۳۴......اے اسید پڑھتا رہتا۔کیونکہ یہ تو ایک فرشتہ تھا،جو قرآن سن رہا تھا۔المصنف لعبدالرزاق رحمة اللہ علیه الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابی سلمة حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر شب کو نماز میں مشغول تھے۔وہ خود فرماتے ہیں:اچانک میں نے دیکھا کہ مجھے ابر کے ٹکڑے نے ڈھانپ لیا اور اس میں چراغ سے جل رہے ہیں۔تو میں نے نماز موقوف کر دی۔اور حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۲۴۳۵......کوئی قوم مجتمع ہو کر کتاب اللہ کا آپس میں دور نہیں کرتی،مگر وہ اللہ کی مہمان بن جاتی ہے۔اور ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔یہاں تک کہ وہ اس مجلس سے کھڑے ہو جائیں یا کسی اور گفتگو میں مصروف ہو جائیں۔

اور جو بندہ اس خطرہ کے پیشِ نظر، کہ کہیں علم ناپید ہو جائے، علم کی تلاش وجستجو میں نکل کھڑا ہوا۔ یا کوئی بندہ اس خوف کے دامن گیر ہونے پر کہ کہیں علم مٹ جائے، اس کو لکھنے اور نقل کرنے کی غرض سے نکلا...... وہ شب و روز جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف غازی کی طرح ہوگا۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ جائے، اس کا حسب نسب اس کو کبھی آگے نہیں بڑھا سکتا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الرزین

۲۴۳۶...... اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کوئی قوم مجتمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں اس کا درس نہیں دیتی، مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر اپنے پاس حاضر ملائکہ سے فرماتے ہیں۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ جائے، اس کا حسب نسب اس کو کبھی آگے نہیں بڑھا سکتا۔ المصنف لعبدالرزاق بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۴۳۷...... جس گھر میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کی جاتی ہے، اس مبارک گھر میں ملائکہ حاضری دیتے ہیں۔ شیاطین اور آسیبی اثرات وہاں سے دفعان ہو جاتے ہیں۔ اس گھر والوں میں وسعت و فراخی خوب ہو جاتی ہے۔ خیر بڑھ جاتا ہے، شر کم ہو جاتا ہے۔ اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی...... شیاطین اور برے اثرات اس گھر میں ڈیرہ ڈال لیتے ہیں۔ ملائکہ وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اس گھر والوں کے مال و رزق وغیرہ میں عسرت و تنگدستی ہو جاتی ہے۔ خیر کم ہو جاتا ہے۔ شر بڑھ جاتا ہے۔

محمدبن نصر بروایت انس رضی الله عنهٔ ابن ابی شیبه. محمد بن نصر بروایت ابو هریره رضی الله عنه موقوفا

۲۴۳۸...... یحییٰ بن زکریا علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرمایا: اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے: اس کی کتاب پڑھو...... اور اس کی کتاب پڑھنے والوں کی مثال یوں ہے کہ ایک قوم اپنے قلعہ میں ہے۔ ان کا دشمن اس قلعہ کا رخ کرتا ہے۔ اہلِ قلعہ قلعہ کے ہر ہر گوشہ میں پہرا بٹھا دیتے ہیں۔ دشمن آکر جس جانب کا بھی رخ کرتا ہے وہاں محافظین قلعہ کو چوکس پاتا ہے، جو اس کو ہر اطراف سے دھکیل دیتے ہیں۔ تو بس یہی مثال قرآن پڑھنے والوں کی ہے۔ جو اپنے قلعہ و حفاظت گاہ میں محفوظ و پر امن ہیں۔

السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت علی رضی الله عنه

۲۴۳۹...... اے معاذ! اگر تو خواہشمند ہے...... سعادت مندوں کی زندگی کا! شہیدوں کی موت کا! یومِ حشر کی نجات کا! یوم خوف سے امن کا! تاریکیوں کے دن روشنی کا! تپتے دن سائے کا! پیاس و تشنگی کے دن سیرابی کا! بے سروسامانی کے دن وزن اعمال کا! گمراہی و بھٹکنے کے دن سیدھی راہ کا! تو...... تو قرآن کو سینے سے لگا اور اس کو پڑھ۔ بے شک وہ رحمٰن کا ذکر ہے۔ شیطان سے حفاظت ہے اور میزان عمل میں گراں وزن ہے۔

الدیلمی بروایت غضیف بن الحارث

۲۴۴۰...... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: جس کو تلاوتِ قرآن نے مجھ سے دعا و سوال کرنے سے مشغول رکھا، میں اس کو شکر گذاروں سے افضل عطا کروں گا۔ ابن الأنباری فی الوقف وابو عمرو الدانی فی طبقات القراء بروایت ابی سعید

۲۴۴۱...... دل بھی لوہے کی مانند زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ان کی جلاء کیا ہے؟ فرمایا: تلاوتِ قرآن۔

محمد بن نصر، الخرائطی فی اعتلال القلوب، الحلیه، شعب الإیمان، الخطیب بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۲۴۴۲...... اس کی تلاوتِ قرآن کریم عنقریب اسکو اس سے روک دے گی۔ السنن لسعید بروایت جابر رضی الله عنه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی حدیث کہتے ہیں آپ ﷺ کو کسی نے کہا کہ فلاں شخص رات کو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے لیکن صبح کو چوری کرتا ہے تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۴۴۳...... جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تفسیر و معانی کو بھی جان لیا لیکن پھر بھی اس پر عمل نہ کیا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

ابو نعیم بروایت انس رضی الله عنه

قرآن کریم کی شفاعت

۲۴۴۴ ۔ روزِ قیامت قرآن آدمی کے حلیہ میں آئے گا۔ پس ایک شخص کو پیش کیا جائے گا، جس نے اس قرآن کو آدمی کے حلیہ میں اٹھا رکھا ہوگا۔ لیکن اس اٹھانے والے نے اس کا حق نہ ادا کیا ہوگا۔ تو وہ اس کے خلاف مدعی بنے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے اٹھایا۔ لیکن یہ برا اٹھانے والا ہے۔ اس نے میری حدود کو پامال کیا۔ میرے فرائض کو ضائع کیا۔ میری نافرمانی کا ارتکاب کیا۔ میری طاعت کو خیر آباد کہا۔ سو اس طرح قرآن اس کے خلاف طرح طرح کے الزامات عائد کرے گا۔ آخر اس کو کہا جائے گا: تمہارا اختیار ہے، اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا اور اس وقت تک نہیں چھوڑے گا ..... جب تک کہ اس کو منہ کے بل جہنم میں نہ گرادے۔ پھر ایک نیکو کار شخص کو لایا جائے گا اس نے بھی اس کو اٹھا رکھا ہوگا۔ اور اس کے حقوق کی حفاظت کی ہوگی۔ اس کے لئے اس پر سوار قرآن حمایتی بن کر سامنے آئے گا اور کہے گا: اس نے مجھے اٹھایا اور میری حدود کی رعایت کی۔ میرے فرائض پر عمل کیا۔ میری نافرمانی سے اجتناب کیا۔ میری طاعت کا متبع رہا۔ اس طرح قرآن اس کے حق میں طرح طرح کی خوبیاں شمار کرائے گا۔ حتیٰ کہ اسے کہا جائے گا جا تیرا اختیار ہے، اس کے ساتھ جو چاہے کر۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا اور اس وقت تک نہیں چھوڑے گا..... جب تک کہ اس کو ریشم کا حلّہ زیبِ تن نہ کرادے اور بادشاہت کا تاج اس کے سر پر نہ رکھوادے اور جام شراب نہ پلوادے۔ ابن ابی شیبہ. ابن الضریس بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۴۴۵ ..... جس نے کسی امیر کے پاس حرص کے تقاضا سے کتاب اللہ پڑھی، اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے اس پر لعنت فرمائیں گے۔ اور پھر اس پر یہ ایک لعنت دس لعنتیں بن کر برسیں گی۔ اور روز قیامت قرآن اس سے جھگڑے گا۔ تب یہ شخص اپنی ہلاکت کو روئے گا۔ انہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے "آج اپنے لئے صرف ایک ہلاکت پر اکتفاء نہ کرو بلکہ اپنے لئے بہت سی ہلاکتیں پکارو۔ الآیۃ۔

المسند لأبی یعلی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

دیلمی کی روایت میں ایک راوی عمرو بن بکر السکسکی ہے۔ اور یہ راوی غیر معتبر ہے اس کی مرویات منکر ہیں۔ مزید تفصیل دیکھئے میزان الاعتدال ج ۵ ص ۳۰۰۔

۲۴۴۶ چاہت ورشک دو شخصوں کے سوا کسی میں جائز نہیں۔ ایک وہ، جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہا۔ دوسرا وہ شخص، جس کو اللہ نے مال خوب عطا کیا ہو اور وہ دن ورات اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔

محمد بن نصر فی الصلاۃ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۴۴۷ ..... قرآن پڑھنے والے کے لئے فقر وافلاس کا شائبہ نہیں۔ اور اس کے بغیر غنی کا تصور نہیں۔ ابن ابی شیبہ بروایت الحسن مرسلاً

۲۴۴۸ ..... اے حاملینِ قرآن! اہل آسمان اللہ کے ہاں تمہارا ذکر کرتے ہیں۔ پس تم مزید خوب کتاب اللہ کی تلاوت کر کے اس کے ہاں مقام محبت پیدا کرو۔ اور وہ اپنی محبوبیت کے ساتھ ساتھ اپنے بندوں کے ہاں بھی تم کو محبوب بنادے۔ ابو نعیم بروایت صہیب

۲۴۴۹ ..... جس نے قرآن پڑھنا شروع کیا لیکن حفظ کرنے سے قبل ہی موت نے اسے آلیا، تو اس کی قبر میں ایک فرشتہ اس کو پڑھائے گا حتیٰ کہ وہ حافظ ہو جائے۔ ابو الحسن بن بشران فی فوائدہ وابن النجار بروایت ابی سعید

۲۴۵۰ ..... جس نے قرآن پڑھا۔ اپنے رب کی حمد وثناء کی۔ اپنے پیغمبر ﷺ پر درود بھیجا۔ اور اپنے رب سے استغفار کی، تو اس نے خیر کو صحیح جگہ تلاش کر لیا۔ شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۵۱ جس نے قرآن کی ایک آیت پڑھی اسے جنت میں ایک درجہ نصیب ہوا اور نور کا چراغ اس کے لئے روشن ہوا۔

شعب الایمان بروایت ابن عمرو

۲۴۵۲.....جس نے حدِ بلوغت سے قبل ہی قرآن پڑھ لیا، اسے بچپن ہی میں حکمت ودانائی عطا ہوگئی۔

ابن مردویہ. شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۴۵۳.....جس نے قرآن یاد کرلیا اللہ کے ہاں اس کی ایک دعا ضرور قبول ہوگی اب اس کا اختیار ہے خواہ دنیا ہی میں اس سے کچھ مانگ لے یا آخرت کے لئے کچھ مانگ کر ذخیرہ کر لے۔عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا بروایت جابر رضی اللہ عنه

۲۴۵۴.....جو اولین وآخرین کا علم جمع کرنے کا خواہشمند ہو، وہ قرآن میں غور وتدبر کرے۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنه

۲۴۵۵.....قرآن کا ماہر، نیکوکار کاتب قرآن فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔اور وہ شخص، جو قرآن کو پڑھتا ہے اور مشقت اٹھاتا ہے، اس کو دہرا اجر ہوگا۔

الصحیح لابن حبان بروایت عائشه رضی اللہ عنها

۲۴۵۶.....جس شخص کو قرآن اور ایمان کی دولت عطا ہوئی، وہ اس اترجہ پھل کی مانند ہے، جس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی عمدہ۔اور جو شخص قرآن اور ایمان ہر دو کی دولت سے محروم رہا وہ ایلوے کی طرح ہے۔ذائقہ تلخ تو خوشبو بھی ندارد۔اور اس شخص کی مثال، جس کو ایمان تو عطا ہوا لیکن قرآن کی دولت سے محروم ہے کھجور کی مانند ہے۔جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن خوشبو ومہک نہیں ہوتی۔اور اس شخص کی مثال، جس کو قرآن عطا ہوا لیکن ایمان کی دولت سے محروم ہے، ریحانہ پھول کی طرح ہے۔جس کا ذائقہ تلخ لیکن خوشبو عمدہ۔الصحیح لابن حبان بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

۲۴۵۷.....قرآن اور انسانوں کی مثال..... اس پیاسی زمین اور بارش کی سی ہے۔جو بنجر ومردہ ہوچکی تھی۔اللہ نے اس پر بارش برسائی تو وہ زمین لہلہا اٹھی۔اللہ نے مزید موسلا دھار بارش برسائی۔تو زمین مزید شاداب وتروتازہ ہوگئی۔مینہ مسلسل برستا رہا.....حتیٰ کہ وادیاں بہہ پڑیں اور زمین کی سوتوں سے بیج نکل آئے اور اگنا شروع ہوئے۔اللہ نے زمین سے اس کی زیب وزینت اور انسانوں اور جانوروں کا رزق نکالا۔تو بس قرآن نے بھی انسانوں کے ساتھ یہی برتاؤ کیا۔ابو نعیم والدیلمی بروایت ابی سعید

۲۴۵۸.....کوئی مؤمن مرد یا عورت ایسا نہیں جس کا جنت میں کوئی نائب نہ ہو۔اگر مؤمن قرآن پڑھتا ہے تو وہ اس کے لئے محل تعمیر کرتا ہے۔اگر تسبیح کرتا ہے تو اس کے لئے درخت اگاتا ہے۔مؤمن اگر قرآن وتسبیح کی رسد رسانی سے رک جاتا ہے تو وہ بھی رک جاتا ہے۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیه فی تاریخه. الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنه

اس میں ایک راوی یحییٰ بن حمید ہے، ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی مرویات درست نہیں۔

۲۴۵۹.....اول کتاب ایک ہی عنوان اور ایک ہی لغت میں نازل ہوئی تھی۔جبکہ قرآن سات عنوان اور سات لغات میں نازل ہوا ہے۔نہی، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کرو۔جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہو۔امثال سے عبرت حاصل کرو۔محکم یعنی ناقابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔متشابہ یعنی مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ۔اور یوں کہو "ہم اس پر ایمان لے آئے اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔

ابن حزم. الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیه. المستدرک للحاکم. ابو نصر السجزی فی الإبانة بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۴۶۰.....تم پر تلاوتِ قرآن لازم ہے۔شعب الایمان

واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو شکایت کی کہ اس کے حلق میں تکلیف ہے تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

۲۴۶۱.....اللہ عزوجل نے کوئی ایسی آیت نازل نہیں کی، جس کا ظاہری وباطنی معنی نہ ہو۔ہر حرف کی ایک حد ہے اور ہر حد کی ابتداء ہے۔

ابو عبید فی فضائله. ابو نصر السجزی فی الإبانة بروایت الحسن مرسلا

۲۴۶۲.....قرآن محض تلاوت کا نام نہیں علم محض روایت کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ قرآن ہدایت اور علم درایت سمجھنے کا نام ہے۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنه

۲۴۶۳.....جنت میں ایک نہر ہے، جس کو ریان کہا جاتا ہے۔اس پر مرجان کا ایک شہر آباد ہے۔اس کے سونے چاندی کے ستر ہزار دروازے ہیں۔وہ حاملِ قرآن کے لئے ہوگا۔ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنه

اس میں ایک راوی کثیر بن حکیم متروک ہے۔

۲۴۶۴..... حاملینِ قرآن اہلِ جنت کے نقباء ہیں جن کا درجہ سردار سے قدرے کم ہوتا ہے اور شہداء اہلِ جنت کے دل ہیں۔ اور انبیاء اہل جنت کے سردار ہیں۔ ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۴۶۵..... قرآن سارا درست ہے۔ البخاری رحمۃ اللہ علیہ فی تاریخہ بروایت رجل صحابی

۲۴۶۶..... قرآن کسکسہ یا کشکشہ میں نازل نہیں ہوا بلکہ خالص عربی میں نازل ہوا ہے۔ ابونعیم بروایت بریدۃ

عرب ہی کا قبیلہ بنی بکر سین کو کاف سے اور قبیلہ تمیم شین کو کاف سے بدل دیتا تھا۔ یہ کسی بھی وجہ سے ہو، فصاحت سے مانع ہے۔ اس وجہ قرآن میں اس کو استعمال نہیں کیا گیا۔ الغریب لابن قتیبہ ج ۲ / ص ۴۰۴

۲۴۶۷..... قرآن اس شخص پر مشکل اور دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں کراہت و گرانی رکھتا ہو۔ اور آسان ہے اس شخص پر جو اس کا متبع ہو۔ اور یہ فیصلہ کن قول ہے۔ اور میری حدیث بھی اس شخص پر مشکل اور دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں کراہت و گرانی رکھتا ہو۔ لیکن جس نے میری حدیث کو مضبوطی سے تھاما اور اس کو سمجھا، حفظ کیا تو یہ بھی قرآن کے ساتھ آئے گی۔ اور جس نے قرآن و حدیث میں سستی و کاہلی برتی، اس نے دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھایا۔ ابونعیم بروایت الحکم بن عمیر

قرآن و حدیث سے محبت کرو

۲۴۶۸..... قرآن اس شخص پر دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں گرانی رکھتا ہو۔ اور آسان ہے اس شخص پر جو اس کا متبع ہو۔ اور میری حدیث بھی اس شخص پر دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں کراہت رکھتا ہو۔ لیکن اپنے متبع پر آسان ہے۔ جس نے میری حدیث کو سنا سمجھا اور حفظ کیا۔ پھر اس پر عمل بھی کیا تو یہ حدیث روزِ قیامت قرآن کے ساتھ آئے گی۔ جس نے میری حدیث میں لاپرواہی کا ثبوت دیا اس نے قرآن میں بھی تساہل سے کام لیا اور جس نے قرآن و حدیث میں سستی و کاہلی برتی، اس نے دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھایا۔

الخطیب فی الجامع بروایت الحکم بن عمیر الثمالی

۲۴۶۹..... قرآن مختلف مراتب و حیثیات رکھتا ہے۔ پس تم عمدہ حیثیات میں اس کے حامل بن جاؤ۔ ابونعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۷۰..... قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے۔ پس صاحب قرآن محارمِ الٰہیہ سے اجتناب کر کے اپنے رب کی عظمت کرے۔

ابونعیم بروایت جویبر عن الضحاک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۷۱..... تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ صبح تڑکے وادی، بطحان و عقیق جائے اور دو سرخ، کوہان والی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے؟ تو وہ شخص صبح سویرے مسجد کو جائے اور کتاب اللہ کی دو آیات پڑھ کر یا سیکھ کر آجائے۔ یہ اس کے لئے ان دو اونٹنیوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ اسی طرح تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار چار سے، اسی طرح اونٹنیوں کی تعداد سے آیات کی تعداد بہتر ہے۔

ابوداؤد، المسند لابی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۴۷۲..... آگاہ رہو..... جو اپنے رب کا مشتاق ہے وہ اس کا کلام سنے۔ کیونکہ قرآن کی مثال مشک کی اس تھیلی کی سی ہے جس کا منہ کھول دیا گیا ہو اور اس کی خوشبو و مہک ہر سو پھوٹ پڑی ہو۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۷۳..... کیا میں تم کو تجارت میں اس سے زیادہ نفع اٹھانے والا نہ بتاؤں، وہ شخص جو قرآن کی دس آیات سیکھ لے۔

المسند لابی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، شعب الایمان، السنن لسعید بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۴۷۴..... قرآن ایسا شفاعت کنندہ ہے، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور ایسا مدعی ہے، جس کا دعویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ قیامت کے دن

جس کے لئے قرآن نے شفاعت کردی وہ نجات پا گیا۔ اور اس روز جس کے خلاف دعویٰ کردیا اللہ اس کو جہنم میں اوندھا گرادیں گے۔

محمد بن نصر بروایت انس رضی اللہ عنه

۲۴۷۵..... جب صاحب قرآن اپنی قبر سے اٹھے گا یہ قرآن خوبرو نوجوان کی شکل میں اس سے ملے گا اور کہے گا کیا تو مجھے جانتا ہے؟ وہ نفی میں جواب دے گا۔ قرآن کہے گا میں تیرا ساتھی قرآن ہوں۔ میں نے تجھے گرمیوں شدید دوپہر میں تشنہ رکھا تیری راتوں کو بیدار رکھا اور ہر شخص دنیا میں تجارت کر کے اپنا نفع لیتا تھا۔ سو آج میں تیرے لئے ہر تجارت سے زیادہ نفع مند بنوں گا۔ پھر پروانہ سلطنت اس کے دائیں اور پروانہ ابدالآباد بائیں ہاتھ میں مرحمت کردیا جائے گا۔ اور اس کے سر پر وقار وعظمت کا تاج رکھ دیا جائے گا اور اس کے والدین کو ایسا لباس زیب تن کیا جائے گا۔ کہ ساری دنیا اس کی قیمت نہیں ہوسکتی۔ والدین کہیں گے یہ کس وجہ سے؟ کہا جائے گا: تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ پھر اس کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر ترقی کرتا جا تو جب تک وہ پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا خواہ سبک روی سے پڑھے یا دھیرے دھیرے۔ ابن ابی شیبه، محمدبن نصر، ابن الضریس بروایت بریدة

۲۴۷۶..... قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے پاس آئے گا جس وقت وہ اس کے سخت محتاج ہوں گے۔ وہ مسلمان سے کہے گا: میں وہی ہوں جس سے تم محبت کرتے تھے اور اس کی جدائی تم پر شاق گذرتی تھی۔ جو تمہیں بھوکا پیاسا اور مسلسل محنت ومشقت میں ڈالے رکھتا تھا۔ وہ بندہ کہے گا: شاید تو قرآن ہے؟ پھر قرآن اس کو ساتھ لے کر پروردگار عزوجل کے ہاں پہنچے گا۔ پھر پروانہ سلطنت اس کے دائیں اور پروانہ ابدالآباد بائیں ہاتھ میں مرحمت کردیا جائے گا۔ اور اس کے سر پر وقار وعظمت کا تاج رکھ دیا جائے گا اور اس کے والدین کو ایسا لباس زیب تن کیا جائے گا، کہ ساری دنیا کئی گنا ہو کر بھی اس کی قیمت نہیں ہوسکتی۔ والدین کہیں گے یہ کس وجہ سے جبکہ ہمارے اعمال تو اس درجہ تک نہ تھے؟ کہا جائے گا: تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ ابن الضریس بروایت ابی امامة

۲۴۷۷..... اول کتاب ایک ہی عنوان اور ایک ہی لغت میں نازل ہوئی تھی۔ جبکہ قرآن سات عنوان اور سات لغات پر نازل ہوا ہے۔ نہی، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جان۔ جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کر۔ جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہ۔ محکم یعنی ناقابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہ۔ متشابہ مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ اور توقف اختیار کرو۔ امثال سے عبرت حاصل کر۔ اور جان رکھو یہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عمربن سلمة

۲۴۷۸..... جس دل میں کچھ بھی قرآن نہیں وہ ویران واجڑے گھر کی مانند ہے۔ مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، نیز فرمایا: حسن صحیح ہے۔

ابن منیع، ابن الضریس، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، ابن مردویه، شعب الإیمان، السنن لسعید بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۴۷۹..... جو قرآن کو اونچی آواز سے پڑھتا ہے وہ اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور جو پست آواز میں قرآن پڑھتا ہے وہ خفیہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی امامة

۲۴۸۰..... بے شک کمترین وبے وقعت گھر وہ ہے جس میں کچھ بھی کلام الٰہی نہیں۔ قرآن پڑھتے رہو، ہر حرف پر دس نیکیاں ملیں گی۔ میں نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف۔ لام۔ میم جدا جدا حرف ہیں۔ شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۴۸۱..... مؤمنین کے گھر عرش والوں کے ہاں روشن چراغ ہیں، جن کو ساتوں آسمان کے ملائکہ مقربین جانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: یہ مؤمنین کے گھر ہیں جن میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔ الحکیم بروایت ابو هریره رضی الله عنه وابی الدرداء رضی الله عنه

۲۴۸۲..... اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بہت سی اقوام کو رفعت وبلندی عطا فرماتے ہیں اور بہت سی اقوام کو پستی وذلت کا شکار کرتے ہیں۔

الصحیح لابن حبان بروایت عمر رضی الله عنه

۲۴۸۳..... اللہ تعالیٰ غضب میں نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو ملائکہ غضب الٰہی کی وجہ سے تسبیح میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ پھر جب

پروردگار زمین کی طرف دیکھتے ہیں اور بچوں کو قرآن پڑھتا پاتے ہیں تو خوشی سے بھر جاتے ہیں۔

الكامل لابن عدى رحمة الله عليه، الشيرازى فى الألقاب، الديلمى، ابن عساكر بروايت ابن عمر رضى الله عنهما

مصنف فرماتے ہیں حدیث منکر ہے۔ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو من گھڑت احادیث میں شمار کیا ہے۔

۲۴۸۴..... جب اللہ تعالیٰ غضب میں آتے ہیں تو ملائکہ غضب الٰہی کی وجہ سے تسبیح میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ پھر جب پروردگار حاملین قرآن کی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے بھر جاتے ہیں۔الديلمى بروايت ابن عمر رضى الله عنهما

۲۴۸۵..... اللہ تعالیٰ قرآن کے لئے توجہ فرماتے ہیں اور اس کو اس کے اہل سے سنتے ہیں۔الديلمى بروايت ابن عمر رضى الله عنهما

۲۴۸۶..... جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بذات خود قرآن کی تلاوت فرمائیں گے، تو لوگوں کو محسوس ہوگا آج سے پہلے کبھی سنا ہی نہیں۔پھر مؤمنین اس کو یاد کرلیں گے اور منافقین بھول جائیں گے۔الديلمى بروايت ابوهريره رضى الله عنه

۲۴۸۷..... قرآن کا اکرام کرو۔اس کو کچے پکے پتھروں پر نہ لکھو۔ بلکہ ایسی اشیاء پر لکھو جن سے مٹایا جاسکے، اور اس کو تھوک سے نہ مٹاؤ بلکہ پانی سے مٹاؤ۔الديلمى بروايت عائشه رضى الله عنها

۲۴۸۸..... جب حامل قرآن مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتے ہیں اس کا گوشت نہ کھانا۔زمین عرض کرتی ہے: الٰہی! میں کیسے اس کا گوشت کھا سکتی ہوں؟ جبکہ تیرا کلام اس کے پیٹ میں ہے۔الديلمى بروايت جابر رضى الله عنه

۲۴۸۹..... اللہ کی رسی قرآن ہے۔الديلمى بروايت زيدبن ارقم رضى الله عنه

فصل دوم..... سور و آیات قرآنیہ اور بسم اللہ کے فضائل میں

۲۴۹۰..... "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ہر کتاب کی مفتاح ہے۔الخطيب فى الجامع بروايت ابى جعفر مرسلاً

۲۴۹۱..... ہر مہتم بالشان امر، جس کی ابتداء "بِسْمِ اللّٰهِ سے نہ کی جائے، وہ بے برکت رہتا ہے۔

عبدالقادر الرهاوى فى الأربعين بروايت ابو هريره رضى الله عنه

الاکمال

۲۴۹۲..... سنو، کیا میں تمہیں ایسی آیت نہ بتاؤں، جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے بعد میرے سوا کسی پر نازل نہیں ہوئی..... وہ "بسم الله الرحمٰن الرحيم" ہے۔الكبير للطبرانى رحمة الله عليه بروايت سليمان بن بريدة عن ابيه

۲۴۹۳..... مسجد سے نہ نکلنا..... تاوقتیکہ میں تمہیں ایک سورۃ کی ایسی آیت نہ بتاؤں، جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے بعد میرے سوا کسی پر نازل نہیں ہوئی۔پھر آپ ﷺ نے اسی شخص سے دریافت کیا: تم کس چیز سے اپنی نماز وقرآت کی ابتداء کرتے ہو؟ عرض کیا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" سے فرمایا: بس یہی یہی۔الأوسط للطبرانى رحمة الله عليه بروايت بريدة

حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۹۴..... جس نے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" چھوڑ دی اس نے کتاب اللہ کی ایک آیت چھوڑ دی۔مجھ پر ام الکتاب کی جو آیات نازل ہوئیں انہی میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" بھی ہے۔الديلمى بروايت طلحة بن عبيدالله

سورۂ فاتحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ○ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ○ آمین

۲۴۹۵.....سورۂ فاتحہ تہائی قرآن کے مساوی ہے۔عبدبن حمید بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۹۶.....اللہ تعالیٰ نے انجیل وتوراۃ میں بھی ام القرآن جیسی سورت نازل نہیں فرمائی اوروہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے۔اس میں جو بندے کے سوال ہیں وہ اس کو عطا ہوں گے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۴۹۷.....قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! قرآن میں، نہ زبور میں، نہ انجیل میں اور نہ فرقانِ حمید میں ام القرآن کی مثل کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔اوروہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں،اور قرآنِ عظیم جو مجھے عطا کیے گئے۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۹۸.....فاتحۃ الکتاب اس چیز کی طرف سے بھی کفایت کرتی ہے جس کے لئے قرآن کافی نہیں۔اگر فاتحۃ الکتاب کو ایک پلے میں اور قرآن کو دوسرے پلے میں رکھ دیا جائے تو فاتحہ قرآن پر سات مرتبہ بھاری ہوگی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۴۹۹.....فاتحۃ الکتاب زہر سے بھی شفاء دیتی ہے۔السنن لسعید، الصحیح لابن حبان اوشعب الایمان بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ ابوالشیخ فی الثواب بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ و ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۵۰۰.....فاتحۃ الکتاب ہر بیماری سے شفاء ہے۔شعب الایمان عبدالملک بن عمیر مرسلاً

۲۵۰۱.....فاتحۃ الکتاب عرش کے نیچے خزانے سے نازل کی گئی ہے۔ابن راھویہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۰۲.....بندہ کسی گھر میں فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی پڑھ لے تو اس دن اس گھر والوں کو کسی انسان یا جن کی نظرِ بد نہیں لگ سکتی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمران بن حصین

۲۵۰۳.....افضل القرآن فاتحۃ الکتاب ہے۔المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۰۴.....چار چیزیں عرش کے نیچے خزانے سے اتری ہیں،ام الکتاب سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی،سورۂ بقرہ کی اختتامی آیات اور سورۂ کوثر۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابوالشیخ، الضیاء بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کا جہاں بھی ذکر ہو اس سے اٰمن الرسول سے آخر تک کی آیات مراد ہیں

۲۵۰۵.....الحمدللہ رب العالمین ام القرآن،ام الکتاب اور سبع المثانی بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہے۔

ابوداؤد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فاتحہ بندہ اور رب کے درمیان منقسم ہے

۲۵۰۶.....اللہ نے مجھ پر جن چیزوں کا خاص احسان فرمایا ہے،انہی میں مجھے فرمایا: میں تجھے فاتحۃ الکتاب عطا کرتا ہوں اور یہ میرے عرش

کے نیچے خزانوں میں سے ہے۔اس کو میں نے اپنے اور تیرے درمیان نصف نصف تقسیم کرلیا ہے۔

ابن الضریس، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

نصف نصف تقسیم کرلیا ہے۔یعنی الحمد سے مالک یوم الدین میں رب کی توصیف وثناء ہے۔ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہے اور اھدنا سے آخر تک بندہ کے لئے دعا ہے۔

۲۵۰۷۔۔۔ام القرآن اپنے سواہرشیء کا بدل ہوسکتی ہے۔لیکن اس کا بدل کوئی شے نہیں ہوسکتی۔الدار قطنی، المستدرک للحاکم بروایت عبادۃ

۲۵۰۸۔۔۔کیا میں تمہیں قرآن کی سورتوں میں سب سے بہتر سورت نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین ہے۔

مسند احمد بروایت عبداللہ بن جابر البیاض

۲۵۰۹۔۔۔ہر مہتم بالشان اور اہم کام، جس کی ابتداء "الحمدللہ" سے نہ کی جائے، وہ بے برکت رہتا ہے۔بیھقی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۱۰۔۔۔ہر ذی شان اور اہم کام، جس کی ابتداء الحمدللہ اور مجھ پر درود سے نہ کی جائے وہ بے برکت اور دم بریدہ انجام تک نہ پہنچنے والا رہتا ہے۔اس سے ساری برکت اٹھ جاتی ہے۔الرھاوی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۱۱۔۔۔ہر مہتم بالشان جس میں الحمد للہ سے ابتداء نہ کی جائے وہ ادھورا رہتا ہے۔ابو داؤد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۱۲۔۔۔آمین بندگانِ مؤمنین کی زبان پر رب العالمین کی مہر ہے۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی الدعاء بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

یعنی دعا اور سورۂ فاتحہ کے اخیر میں آمین کہنا، گویا اس کی قبولیت پر اللہ سے مہر لگوالینا ہے۔

الاکمال

۲۵۱۳۔۔۔قرآن میں سب سے عظیم سورت الحمدللہ رب العالمین ہے۔بروایت ابی سعید بن المعلی

۲۵۱۴۔۔۔کیا میں تجھے افضل القرآن نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین ہے۔

سمویہ، ابن ابی شیبہ، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان ضض بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۱۵۔۔۔اے عبداللہ بن جابر! کیا میں تمہیں فرقان کی سورتوں میں سب سے بہترین سورۃ نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین ہے۔

مسند احمد، السنن لسعید بروایت عبداللہ بن جراد البیاضی

عبداللہ بن جراد البیاضی کے متعلق کوئی ذکر نہیں کہ وہ کیسا شخص تھا لہٰذا اس کی روایت درست نہیں۔میزان ج ۲/ص ۴۰۰

۲۵۱۶۔۔۔اے جابر! کیا میں تمہیں وہ بہترین سورۃ نہ بتاؤں، جو قرآن میں نازل ہوئی ہے۔وہ فاتحۃ الکتاب ہے۔اس میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔

شعب الإیمان بروایت جابر

۲۵۱۷۔۔۔کیا میں تمہیں وہ بہترین سورۃ نہ بتاؤں جو توراۃ میں اور نہ زبور میں، اور نہ ہی انجیل وقرآن میں نازل ہوئی؟ عرض کیا کیوں نہیں۔تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ عرض کیا فاتحۃ الکتاب۔فرمایا بس وہی وہی۔اور یہ بار بار دھرائی جانے والی سورت ہے۔یا اور قرآن مجھے عطا کیا گیا ہے۔

عبدبن حمید، الدارمی، ابن خزیمہ، الزوائد لابن احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۲۵۱۸۔۔۔تورات وانجیل میں ام القرآن جیسی کوئی سورت نہیں۔اور یہ بار بار دھرائی جانے والی سورت ہے۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے۔اس میں جو بندے کے سوال ہیں وہ اس کو عطا ہوں گے۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب

۲۵۱۹..... الحمدللہ رب العالمین سات آیات ہیں ان میں سے ایک "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ہے۔اور یہ سبع مثانی اور قرآن کریم ہے۔یہی ام القرآن ہے۔یہی فاتحۃ الکتاب ہے۔السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ بروایۃ ، ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔النافلۃ ص ۱۴۵

۲۵۲۰.....اللہ نے مجھ پر جن چیزوں کا خاص احسان فرمایا ہے، انہی میں مجھے فرمایا: میں تجھے فاتحۃ الکتاب عطا کرتا ہوں اور یہ میرے عرش کے نیچے خزانوں میں سے ہے۔اس کو میں نے اپنے اور تیرے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔

ابن الضریس، شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

نصف نصف تقسیم کرلیا ہے۔یعنی الحمد سے مالک یوم الدین میں رب کی توصیف وثناء ہے۔ایاک نعبد وایاک نستعین مشترک ہے اور اھدنا سے آخر تک بندہ کے لئے دعا ہے۔

۲۵۲۱.....فاتحۃ الکتاب عرش کے نیچے خزانوں میں سے نازل ہوئی ہے۔الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۲۲.....جس نے ام القرآن اور قل ھو اللہ احد پڑھی، گویا اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔ ابونعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

سورۃ البقرۃ

۲۵۲۳.....قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرۃ ہے۔اور اس میں عظیم ترین آیت آیۃ الکرسی ہے۔شیطان جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی سن لے، اس سے نکل جاتا ہے۔الحارث وابن الضریس، محمد بن نصر بروایت الحسن مرسلاً

۲۵۲۴.....اپنے گھروں میں سورۃ البقرۃ پڑھا کرو، کیونکہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہو۔

المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۲۵.....قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرۃ ہے۔اور افضل ترین آیت آیۃ الکرسی ہے۔البغوی فی معجمہ بروایت ربیعۃ الجرشی

۲۵۲۶.....جس نے اپنے گھر میں رات کے پہر سورۃ البقرۃ پڑھی، شیطان اس گھر میں تین رات تک داخل نہ ہوگا۔اور جس نے اس کو اپنے گھر دن میں پڑھا تین دن تک داخل نہ ہوگا۔

المسند لأبی یعلی، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت سھل بن سعد

۲۵۲۷.....ہر چیز کی کوہان بلندی ہوتی ہے۔اور قرآن کی کوہان سورۃ البقرۃ ہے۔اس میں ایک آیت ہے، جو آیاتِ قرآنیہ کا سردار ہے۔وہ آیۃ الکرسی ہے۔الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۲۸.....مجھے پہلے صحائف سے سورۃ البقرۃ دی گئی اور الواحِ موسیٰ علیہ السلام یعنی انجیل کی تختیوں سے، طٰہٰ، طواسین اور حوامیم عطا کی گئی ہیں۔اور سورۃ الفاتحۃ اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا کی گئیں۔

التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابن الضریس بروایت الحسن مرسلاً

۲۵۲۹.....مجھے یہ سورۃ البقرۃ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہیں، جو پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ۔مسنداحمد بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۵۳۰.....اپنے گھروں میں سورۃ البقرۃ پڑھا کرو۔اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔

شعب الایمان بروایت الصلصال بن دھمس

۲۵۳۱.....جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔شعب الایمان بروایت الصلصال

۲۵۳۲.....جس سورت میں "بقرۃ" گائے کا ذکر ہے، وہ سورت قرآن کا خیمہ ہے۔اس کو سیکھو۔اس کا سیکھنا موجب برکت۔اس کا ترک کرنا

موجبِ حسرت ہے۔ باطل لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۲۵۳۳... مجھے آیۃ الکرسی تحت العرش سے ملی ہے۔ التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، ابن الضریس بروایت الحسن مرسلاً

۲۵۳۴... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔

الصحیح لإبن حبان بروایت ابی امامة

۲۵۳۵...... جس نے رات کے پہر سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھیں، یہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔ بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۵۳۶...... آیۃ الکرسی چوتھائی قرآن ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب

۲۵۳۷...... دو آیتیں وہی قرآن ہیں۔ وہ شفاعطا کرنے والی ہیں۔ اللہ ان کو بہت محبوب رکھتا ہے۔ وہ سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۵۳۸... سورۃ البقرۃ کی ان دو آخری آیات کو پڑھو۔ میرے رب نے مجھے یہ عرش کے نیچے سے عطا کی ہیں۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عقبة بن عامر

۲۵۳۹... قرآن کی سب سے عظمت والی آیت آیۃ الکرسی ہے۔ سب سے عدل والی آیت "ان الله یأمر بالعدل و الإحسان" الخ۔ سب سے خوف زدہ کرنے والی آیت "فمن یعمل مثقال ذرة خیراً یره، ومن یعمل مثقال ذرةشراً یره"۔ سب سے زیادہ امید رساں اور دل کو تقویت بخش آیت "قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله" ہے۔

الشیرازی فی الألقاب، ابن مردویه، الهروی فی فضائله بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۵۴۰...... اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کا اختتام ایسی دو آیات پر فرمایا ہے، جو اس نے مجھے تحت العرش خزانے سے عطا کی ہیں۔ پس تم خود بھی ان کو سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ وہ درود، قرآن اور دعا سب کچھ ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۲۵۴۱...... اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب لکھی؟ جو عرش کے پاس ہے۔ اسی سے دو آیات نازل کیں جن پر سورۃ بقرہ کا اختتام فرمایا۔ یہ دو آیات کسی گھر میں نہیں پڑھی جاتی مگر شیطان تین رات تک اس گھر کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔

بخاری و مسلم، النسائی، المستدرک للحاکم، المسندلأبی یعلیٰن النعمان بن بشیر

۲۵۴۲...... جس نے رات کے پہر سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھیں، یہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

مسند احمد بخاری ومسلم ابن ماجه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

سورۃ آلِ عمران

۲۵۴۳...... جس نے روزِ جمعہ کو وہ سورت پڑھی، جس میں الِ عمران یعنی حضرت عمران اور ان کی دختر مریم علیہا السلام علیہ السلام اور نواسے عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کا ذکر ہے، تو غروب شمس تک اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر رحمت بھیجیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۵۴۴... قرآن پڑھو کیونکہ یہ روزِ قیامت اپنے اصحاب کے لئے شفاعت گار بن کر آئے گا۔ دو روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ و سورۃ آل عمران پڑھو۔ کیونکہ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی یا صف در صف پرندوں کے غول کی مانند آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی حمایت میں جھگڑیں گی۔ سورۃ البقرۃ پڑھو۔ کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اور ترک کرنا باعث حسرت وندامت ہے۔ باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔ مسنداحمد. الصحیح لمسلم بروایت ابی اما مة

۲۵۴۵... قرآن اور اس کے اپنے پڑھنے والے آئیں گے۔ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران آگے آگے ہوں گی وہ یوں ہوں گی گویا بادل کے دو

ٹکڑے ہیں اور ان کے بیچ سے روشنی پھوٹ رہی ہے۔ یا دو سیاہ بادل ہیں۔ یا صف در صف پرندوں کے دو غول ہیں جو اپنے صاحبان کی طرف سے جھگڑ رہے ہیں۔ مسند احمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت النواس بن سمعان

۲۵۴۶..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو خائب وخاسر نہ فرمائیں گے جو رات کے اندھیرے میں اٹھے اور نماز شروع کردے اور اس میں سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران شروع کردے۔ پس مرد مؤمن کے لئے سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کیا ہی عظیم خزانہ ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۵۴۷..... قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرۃ ہے۔ اور افضل ترین آیت آیۃ الکرسی ہے۔ البغوی فی معجمہ بروایت ربیعۃ الجرشی

۲۵۴۸..... سورۃ البقرۃ قرآن کی کوہان اور اس کی بلندی وعظمت ہے۔ اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی اسی ملائکہ نازل ہوتے ہوئے ہیں۔ اور "اللہ لا الٰہ الاھو الحی القیوم" عرش کے نیچے سے نازل ہوئی ہے۔ اور اسی تک پہنچتی ہے۔ اور سورۂ یٰس قرآن کا دل ہے۔ کوئی شخص اللہ کی رضاء اور آخرت سنوارنے کے لئے نہیں پڑھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتے ہیں۔ اس کو اپنے مردوں پر بھی پڑھا کرو۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابو الشیخ بروایت معقل بن یسار

۲۵۴۹..... ہر شیء کی ایک کوہان یعنی عظمت وبلندی کی چیز ہوتی ہے۔ قرآن کی کوہان اور اس کی بلندی وعظمت سورۃ البقرۃ ہے۔ جس نے اپنے گھر میں رات کے پہر سورۃ البقرۃ پڑھی، شیطان اس گھر میں تین رات تک داخل نہ ہوگا۔ اور جس نے اس کو اپنے گھر دن میں پڑھا تین دن تک داخل نہ ہوگا۔ المسند لأبی یعلیٰ، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان، السنن لسعید بروایت سھل بن سعد

۲۵۵۰..... قرآن پڑھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی ہاتھ میں میری جان ہے! کہ جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے، شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے۔ الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۵۵۱..... میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ ٹانگ پر ٹانگ دھرے نخوت وغرور سے گا نا گا رہا ہے اور سورۂ بقرہ کو ترک کئے بیٹھا ہے۔ اس کی تلاوت کرو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے، جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ گھروں میں سے خالی و ویران گھر وہ دل ہے، جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔ شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۵۲..... جس سورت میں 'بقرۃ'' گائے کا ذکر ہے، وہ سورت قرآن کا خیمہ ہے۔ اس کو سیکھو۔ اس کا سیکھنا موجبِ برکت ہے اور اس کا ترک کرنا موجبِ حسرت ہے۔ باطل لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۵۵۳..... اپنے گھروں میں سورۃ البقرۃ پڑھا کرو۔ اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔ شعب الإیمان بروایت الصلصال

۲۵۵۴..... جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔

شعب الإیمان بروایت محمد بن نصر عن الصلصال بن دھمس عن ابیہ عن جدہ

۲۵۵۵..... جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔ ابو نعیم بروایت ابن عمرو

آیۃ والھکم..... از الاکمال

۲۵۵۶..... مردود سرکش جنوں کے لئے سورۃ البقرۃ کی ان دو آیات ''والھکم الٰہ واحد'' سے بڑھ کر کوئی سخت چیز نہیں ہے۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

آیۃ الکرسی......از الاکمال

۲۵۵۷... سورۃ البقرۃ جس میں قرآن کی تمام آیات کی سردار آیت ہے کسی گھر میں نہیں پڑھی جاتی، مگر شیطان اس سے نکل جاتا ہے۔ اور وہ سردار آیت آیۃ الکرسی ہے۔ المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۵۸......البقرۃ جس میں قرآن کی تمام آیات کی سردار آیت ہے۔ کسی ایسے گھر میں نہیں پڑھی جاتی جس میں شیطان ہومگر وہ اس سے نکل جاتا ہے۔ اور وہ سردار آیت آیۃ الکرسی ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۵۹......اے ابومنذر! کیا جانتے ہو کہ قرآن میں سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟ عرض کیا: آیۃ الکرسی۔ فرمایا: اے ابومنذر! یہ علم تجھے مبارک ہو۔ قسم ہے اس ہستی کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس کی ایک زبان ہوگی دو ہونٹ ہوں گے اور یہ پایۂ عرش کے پاس خداوندِ بادشاہ کی پاکی بیان کررہی ہوگی۔ ابو داؤد الطیالسی، مسنداحمد، عبدبن حمید. شعب الإیمان بروایت ابی بن کعب

اس روایت کا شروع حصہ عن ابی سے یا ابا المنذر تک مسلم، ابوداؤد اور مستدرک للحاکم نے بھی ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۰... قرآن کی سب سے عظمت والی آیت آیۃ الکرسی ہے۔ سب سے عدل والی آیت "ان اللہ یامر بالعدل والإحسان" الخ۔ سب سے خوف زدہ کرنے والی آیت "فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ، ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ"۔ سب سے زیادہ امید رساں اور دل کو تقویت بخش آیت "قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ" ہے۔

الشیرازی فی الألقاب، ابن مردویہ، الھروی فی فضائلہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۶۱......بہرحال وہ سچ کہہ گیا اگرچہ وہ ہے جھوٹا ہے کیا جانتا ہے مسلسل تین راتوں سے کون تیرا مخاطب تھا عرض کیا نہیں، فرمایا وہ شیطان تھا۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۶۲......وہ تجھ سے سچ کہہ گیا اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی اسید

۲۵۶۳......مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہیں، جو پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئی۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۶۴... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، دوسری نماز تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔ اور اس پر نبی یا صدیق یا شہید کے سوا کسی نے بھی مواظبت نہیں کی۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۶۵... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، دوسری نماز تک وہ اللہ کی حفاظت اور ذمہ میں رہے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحسین بن علی رضی اللہ عنہ. الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۶۶... جس نے آیۃ الکرسی پڑھی اللہ کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ فرمائے گا۔ الخطیب بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۲۵۶۷......جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، ذوالجلال والإکرام کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ کرے گا۔ اور یہ شخص انبیاء و رسل کی طرف سے لڑنے والے کی طرح ہوگا جو حتیٰ کہ شہید ہوگیا ہو۔ الحکیم بروایت زید لمروزی

سند روایت میں انقطاع ہے۔

ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا

۲۵۶۸......جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، ذوالجلال والإکرام کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ کرے گا۔ اور یہ شخص انبیاء و رسل کی

طرف سے لڑنے والے کی طرح ہوگا جو حتی کہ شہید ہوگیا ہو۔ ابن السنی والدیلمی بروایت ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۵۶۹...... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شیء مانع نہیں۔ اور جس نے اس کو بستر پر لیٹتے وقت پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے گھر اور اس کے پڑوسی کے گھر اور آس پاس کے گھروں کی حفاظت فرمائیں گے۔

شعب الایمان بروایت علی رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۷۰...... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے حائل نہیں ہوگی۔

ابن السنی بروایت ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۵۷۱...... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔ وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہوجائے گا۔ شعب الایمان بروایت الصلصال

۲۵۷۲...... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور قل ھو اللہ احد پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۵۷۳...... مجھے سورۃ البقرۃ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا کی گئیں ہیں۔ اور یہ مجھ سے قبل کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

مسند احمد، شعب الایمان، السنن لسعید بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کا جہاں بھی ذکر ہو اس سے امن الرسول سے آخر تک کی آیات مراد ہیں۔

۲۵۷۴...... جس نے رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری آیات ختم تک پڑھیں اس کے لئے یہ اس رات کے نوافل کی طرف سے کافی ہوجائیں گی۔

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سورۂ ال عمران......از الاکمال

۲۵۷۵...... جس نے ال عمران کی آیات "من شھد اللہ انه لا اله الا ھو والملائکة واولو العلم...... تا عند اللہ الإسلام" تک پڑھیں پھر کہا وانا اشھد بما شھد اللہ به واستودع اللہ ھذہ الشھادۃ وھی لی عند اللہ ودیعة "اور میں بھی شہادت دیتا ہوں جس کی اللہ شہادت دیتے ہیں اور اپنی یہ شہادت اللہ کے ہاں بطور امانت رکھواتا ہوں۔" تو جب قیامت کا دن ہوگا اور اس بندے کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس بندے نے میرے پاس ایک امانت رکھوائی تھی اور میں سب سے زیادہ عہد کے وفا کرنے کا حق دار ہوں۔ پس میرے بندے کو جنت میں داخل کردو۔ ابو الشیخ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۷۶...... افسوس اس شخص پر جس نے یہ آیت پڑھی:

"ان فی خلق السماوات والأرض" الخ ال عمران ۱۹۰

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

لیکن اس میں کچھ غور وفکر نہ کیا۔ الدیلمی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

دو روشن سورتیں......از الاکمال

۲۵۷۷ دو روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ وسورۃ ال عمران پڑھو۔ کیونکہ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی یا صف درصف پرندوں کے دو غولوں کی مانند آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی حمایت میں جھگڑیں گی۔ سورۃ البقرۃ پڑھو۔ کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ

برکت اور ترک کرنا باعث حسرت وندامت ہے۔ باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۵۷۸..... سورۃ البقرۃ پڑھو۔ کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت اور ترک کرنا باعث حسرت وندامت ہے۔ باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔ دو روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ وسورۃ آل عمران پڑھو۔ کیونکہ وہ روز حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی یا صف در صف پرندوں کے دوغولوں کی مانند آئیں گی۔ جب صاحب قرآن اپنی قبر سے اٹھے گا یہ قرآن خوبرو نوجوان کی شکل میں اس سے ملے گا اور کہے گا کیا تو مجھے جانتا ہے؟ وہ نفی میں جواب دے گا۔ قرآن کہے گا میں تیرا ساتھی قرآن ہوں۔ میں نے تجھے گرمیوں کی شدید دوپہر میں تشنہ رکھا تیری راتوں کو بیدار رکھا اور ہر شخص دنیا میں تجارت کر کے اپنا نفع لیتا تھا۔ سو آج میں تیرے لئے ہر تجارت سے زیادہ نفع مند بنوں گا۔ پھر پروانہ سلطنت اس کے دائیں اور پروانہ ابدالآباد بائیں ہاتھ میں مرحمت کر دیا جائے گا۔ اور اس کے سر پر وقار وعظمت کا تاج رکھ دیا جائے گا اور اس کے والدین کو ایسا لباس زیب تن کیا جائے گا۔ کہ ساری دنیا اس کی قیمت نہیں ہو سکتی۔ والدین کہیں گے یہ کس وجہ سے؟ کہا جائے گا: تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ پھر اس کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر ترقی کرتا جا تو جب تک وہ پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا خواہ سبک روی سے پڑھے یا دھیرے دھیرے۔ مسند احمد، الدارمی، الرویانی، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت عبداللہ بن زید او بریدۃ عن ابیہ

ابن ماجہ نے اس کو مختصراً روایت کیا ہے۔

۲۵۷۹..... قرآن اور اس کے اپنے پڑھنے والے آئیں گے۔ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران آگے آگے ہوں گی وہ یوں ہونگی گویا بادل کے دو ٹکڑے ہیں اور ان کے بیچ سے روشنی پھوٹ رہی ہے۔ یا دو سیاہ بادل ہیں۔ یا صف در صف پرندوں کے دوغول ہیں جو اپنے صاحبان کی طرف سے جھگڑ رہے ہیں۔ مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت النواس بن سمعان

سورۃ الانعام..... از الاکمال

۲۵۸۰..... اس سورت نے ملائکہ سے افق کو بھر دیا۔ یعنی سورۃ الانعام نے۔ المستدرک للحاکم تعقبہ شعب الإیمان بروایت جابر

السبع الطّوال

۲۵۸۱..... اللہ تعالیٰ نے مجھے تورات کے بدلے سبع مثانی عطا کیں۔ اور انجیل کے بدلے رآءات سے طواسین تک عطا کیں۔ اور زبور کے بدلے طواسین وحوامیم کی درمیانی سورتیں عطا کیں۔ مزید حوامیم اور مفصل کے ساتھ مجھے افضیلت عطا ہوئی، یہ سورہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

محمد بن نصر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۸۲..... مجھے تورات کے بدلے سبع مثانی عطا ہوئیں۔ اور زبور کے بدلے مئین عطا ہوئیں۔ اور انجیل کے بدلے مثانی عطا ہوئیں۔ اور مفصل مجھے زائد عطا کی گئیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ب بروایت واثلۃ

۲۵۸۳..... جس نے سبع طوال کو یاد کر لیا یہ بہت بہتر ہے۔ المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۵۸۴..... جس نے قرآن کی سبع اُوَل یاد کر لیں وہ بہت بہتر ہے۔ مسند احمد، الخطیب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۵۸۵..... مجھے تورات کے بدلے رب نے سبع مثانی عطا کیں۔ انجیل کے بدلے مئین عطا فرمائیں۔ مفصل کے ساتھ مجھے فضیلت

عطا کی۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سورۃ ھود علیہ السلام

٢٥٨٦۔ مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں نے سفید بالوں والا کردیا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃبن عامر رضی اللہ عنہ
آپ ﷺ کا یہ فرمان مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں نے سفید بالوں والا کردیا اس بناء پر ہے کہ ان سورتوں میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے۔ اور بہنوں سے مراد دوسری چند سورتیں ہیں جن کا ذیل کی احادیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

٢٥٨٧۔ ... مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں سورۃ الواقعہ،سورۃ الحاقۃ،سورۃ کورت نے سفید بالوں والا کردیا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سھل بن سعد

٢٥٨٨۔۔۔۔۔ مجھے ھود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کردیا۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما. المستدرک للحاکم بروایت ابی بکر. ابن مردویہ بروایت سعد

٢٥٨٩۔۔۔۔۔ مجھے بڑھاپے سے قبل ہی سورۂ ھود اور اس کی بہنوں نے سفید بالوں والا کردیا۔ابن مردویہ بروایت ابی بکر

٢٥٩٠۔ ... مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں سورۃ الواقعہ،سورۃ القارعۃ،سورۃ الحاقۃ،سورۃ کورت اور سورۂ سأل سائل نے سفید بالوں والا کردیا۔

ابن مردویہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

٢٥٩١۔۔۔۔۔ مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں اور اگلی اقوام کے حالات نے بوڑھا کردیا۔(ابن عساکر بروایت محمد بن علی مرسلا) اگلی اقوام کے حالات نے بوڑھا کردیا ... سورۂ ھود میں اگلی اقوام کے حالات مذکور ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔

٢٥٩٢۔۔۔۔۔ مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں اور قیامت کے ذکر اور اگلی اقوام کے حالات نے بوڑھا کردیا۔

الزوائد لابن احمد، ابو الشیخ فی تفسیرہ بروایت ابی عمران الجونی مرسلا

سورۂ سبحان

٢٥٩٣۔۔۔۔۔ آیۃ العزت "الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا" الخ، بنی اسرائیل ١١١ ہے۔جس کا معنی ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا۔یہ سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ بن انس

الاکمال

٢٥٩٤۔ ... جس نے صبح یا شام کو" قل ادعوا اللہ او داعوا الرحمن" بنی اسرائیل ١١٢ کو سورت کے اخیر تک پڑھا اس دن اور رات اس کا دل مردہ نہ ہوگا۔ترجمہ آیت کہ دو تم خدا کو جس نام سے پکارو اللہ سے یا رحمٰن سے اس کے سب نام اچھے ہیں۔

الدیلمی بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

سورۃ الکھف

٢٥٩٥۔۔۔۔۔ کیا میں تم کو ایسی سورت نہ بتاؤں جس کی عظمت سے آسمان وزمین کا خلاء بھی پر ہے۔اور اس کے لکھنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے۔اور جو اس کو جمعہ کے روز پڑھتا ہے، دوسرے جمعہ تک اور مزید تین یوم کے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔اور جو شخص سوتے

وقت اس کی آخری پانچ آیات پڑھ لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جس وقت بھی وہ چاہے بیدار فرما دیتے ہیں۔ وہ سورت سورۃ الکہف ہے۔

ابن مردویه بروایت عائشه رضی الله عنها

۲۵۹۶.....سورۃ الکہف کو تورات میں ''حائلہ'' کہا گیا کیونکہ یہ اپنے قاری اور جہنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۵۹۷.....سورۃ الکہف، جس کو تورات میں ''حائلہ'' کہا گیا یہ اپنے قاری اور جہنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

شعب الإیمان، الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۲۵۹۸.....جس نے جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے گھر کے درمیان تک نور روشن فرما دیں گے۔

شعب الإیمان بروایت ابی سعید

۲۵۹۹.....جس نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات پڑھیں، وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه او النسائی بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۶۰۰.....جس نے سورۃ الکہف کی اول تین آیات پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۶۰۱.....جس نے سورۃ الکہف کی اول دس آیات حفظ کرلیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

مسند احمد، الصحیح لمسلم، ابوداؤد، النسائی بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

الاکمال

۲۶۰۲.....کیا میں تم کو ایسی سورت نہ بتاؤں جس کی عظمت سے آسمان و زمین کا خلاء بھی پُر ہے۔ اور اس کے لکھنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے۔ اور جو اس کو جمعہ کے روز پڑھتا ہے، دوسرے جمعہ تک اور مزید تین یوم کے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو شخص سوتے وقت اس کی آخری پانچ آیات پڑھ لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جس وقت بھی وہ چاہے بیدار فرما دیتے ہیں۔ وہ سورت سورۃ الکہف ہے۔

ابن مردویه الدیلمی بروایت عائشه رضی الله عنها

۲۶۰۳.....جس نے سورۃ الکہف کی دس آیات پڑھ لیں، وہ از سر تا پا ایمان سے بھر جائے گا اور جس نے اس کو جمعہ کی رات پڑھا اس کے لئے صنعاء و بصریٰ کے درمیان جتنا نور ہوگا اور جس نے اس کو جمعہ کے دن جمعہ سے پہلے یا اس کے بعد پڑھا اس کی دوسرے جمعہ تک حفاظت کی جائے گی۔ اگر ان دونوں جمعوں کے درمیان خروج دجال ہو گیا تو وہ اس کا پیچھا نہ کر سکے گا۔ ابو الشیخ بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

اس میں ایک راوی سوار ہے۔

۲۶۰۴.....جس نے کہف جمعہ کے دن پڑھی وہ آٹھ دن تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اگر دجال نکلا اس سے بھی مامون رہے گا۔

ابن مردویه، السنن لسعید بروایت علی رضی الله عنه

۲۶۰۵.....جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھی، اس کے قدموں سے آسمان تک نور چمکے گا جو قیامت کے دن اس کے لئے روشن ہو جائے گا۔ اور دونوں جمعوں کے درمیانی گناہوں کی بخشش کر دی جائے گی۔ ابن مردویه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۶۰۶.....جس نے سورت الکہف پڑھی... تین دن تک گناہوں سے محفوظ رہے گا۔ ابن النجار بروایت ابی رضی الله عنه

۲۶۰۷.....جس نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات پڑھیں، وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

ابو عبیده فی فضائله، مسند احمد، الصحیح لمسلم، النسائی، ابن ماجه، الصحیح لابن حبان بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۶۰۸..... جس نے سورۃ الکہف کی اول تین آیات پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

حدیث حسن وصحیح ہے۔

۲۶۰۹..... جس نے سوتے وقت کہف کی دس آیات پڑھیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اور جس نے کہف کی آخری آیات سوتے وقت پڑھیں، قیامت کے دن وہ ازسرتاپا نور میں نہایا ہوگا۔ ابن مردویہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۶۱۰..... جس نے سورۃ الکہف پڑھی، جیسے وہ نازل ہوئی تھی، تو قیامت کے دن اس کے مقام سے مکہ تک نور ہی نور ہوگا۔ اور جس نے اس کی آخری دس آیات پڑھ لیں اور پھر دجال آ گیا تو وہ اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت ابی سعید

۲۶۱۱..... جس نے سورۃ الکہف کا اول وآخر پڑھا قیامت کے دن وہ ازسرتاپا نور میں ہوگا۔ اور جس نے اس کو مکمل پڑھا اس کے لئے آسمان تا زمین نور ہی نور ہوگا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن السنی ابن مردویہ بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۲۶۱۲..... جس نے سورۃ الکہف پڑھی، جیسے وہ نازل ہوئی تھی، تو اس کے پڑھنے کے مقام سے مکہ تک نور ہی نور ہوگا۔ اور جس نے وضو کے وقت "سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک" اے اللہ میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں سو میں آپ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ تو ان کلمات کو ایک تختی پر لکھ کر عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا حتیٰ کہ اس کا پڑھنے والا قیامت کے دن اس کو پالے گا۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید

۲۶۱۳..... جس گھر میں سورۃ الکہف پڑھی جاتی ہے شیطان اس رات گھر اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ، ابوالشیخ فی الثواب بروایت عبداللہ بن مغفل

۲۶۱۴..... سورۃ الکہف، جس کو تورات میں "حائلہ" کہا گیا یہ اپنے قاری اور جہنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ الدیلمی بروایت ابن عمرو

اس میں سلیمان بن قارع منکر الحدیث ہے۔

۲۶۱۵ سورۃ الکہف جب نازل ہوئی اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۱۶ اگر میری امت پر سورۂ کہف کی آخری آیات کے سوا کچھ نازل نہ ہوتا، تب بھی یہی ان کے لئے کافی تھا۔ ابونعیم بروایت ابی حکیم

سورۃ الحج

۲۶۱۷..... سورۃ الحج کو بقیہ قرآن پر دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔

المستدرک للحاکم، ابوداؤد فی مراسیلہ حقق بروایت خالدبن معدان

۲۶۱۸..... سورۃ الحج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔ سو جو یہ سجدے بھی ادا نہ کرے تو وہ ان کو نہ پڑھے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، المستدرک للحاکم، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃ بن عامر

قد افلح یعنی سورۃ المؤمنون

۲۶۰۹..... مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں، جس نے ان پر عمل کیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ شروع آیت "قد افلح" سے دس آیات تک۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۲۰ ... مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں، جس نے ان پر عمل کیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ "قد افلح" سے دس آیات تک۔
مسند احمد المستدرک للحاکم بروایت عمر رضی اللہ عنہ

الحوامیم...... ہر وہ سورت جس کی ابتداء حم سے ہو

۲۶۲۱ ... حوامیم سات ہیں۔ جہنم کے دروازے بھی سات ہیں۔ ہر حامیم ایک ایک دروازے پر کھڑی ہو جائے گی۔ اور کہے گی: اے اللہ! جو بھی مجھ پر ایمان لایا اور میری قرآت کی اسے اس دروازے سے داخل نہ کیجئے۔ شعب الایمان بروایت الخلیل بن مرة مرسلاً

۲۶۲۲ ... حوامیم قرآن کا ریشم ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۶۲۳ ... حوامیم جنت کے باغات ہیں۔ ابن مردویہ بروایت سمرة

سورۂ یٰسٓ

۲۶۲۴ ... ہر شے کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسٓ ہے۔ جس نے یٰسٓ پڑھی اللہ اس کی قرآت پر دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔
الدارمی، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۲۵ ..... جس نے ہر رات یٰسٓ پڑھی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۲۶ ... جس نے رات کو یٰسٓ پڑھی صبح کو بخشش شدہ اٹھے گا۔ الحلیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۶۲۷ ..... جس نے ایک بار یٰسٓ پڑھی گویا دو مرتبہ قرآن پڑھ لیا۔ شعب الایمان بروایت ابی سعید

۲۶۲۸ ... جس نے ایک بار یٰسٓ پڑھی گویا دس مرتبہ قرآن پڑھ لیا۔ شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۲۹ ..... جس نے اللہ کی رضا کے لئے یٰسٓ پڑھی اللہ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادے گا۔ پس اس کو اپنے مردوں پر بھی پڑھا کرو۔
شعب الایمان بروایت معقل بن یسار

سورۃ الزمر

۲۶۳۰ ... مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ مجھے ساری دنیا اس آیت کے عوض دے دی جائے: "قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ" مسند احمد بروایت ثوبان

سورۃ الدخان

۲۶۳۱ ..... جس نے کسی رات حم الدخان پڑھی، وہ صبح کو اس حال میں اٹھے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہوں گے۔
الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۳۲ ..... جس نے جمعہ کی رات حم الدخان پڑھی، اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔
الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ والنسائی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۳۳ ..... جس نے کسی رات حم الدخان پڑھی، اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن الضریس بروایت الحسن مرسلاً

2634 جس نے جمعہ کی رات یا اس کے دن حم الدخان پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔
الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

انا فتحنا......یعنی سورۃ الفتح

2635 اس رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے ہر اس شیء سے زیادہ محبوب ہے، جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔ وہ ہے "انافتحنالک فتحامبینا" مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بخاری ومسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

2636 مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب ہے۔ وہ ہے "انافتحنالک فتحامبینا"
الصحیح لمسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

"اقتربت الساعۃ"......یعنی سورۂ قمر

2637 "اقتربت" کا قاری کو تورات میں المبیضہ کہا گیا ہے۔ یعنی جس دن بہت سے چہرے سیاہ پڑے ہوں گے اس دن اس کا قاری سفید چہرے والا ہوگا۔ شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سورۃ الرحمٰن

2638 ہر ایک شے کی دلہن ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن سورۃ الرحمٰن ہے۔ شعب الایمان بروایت علی رضی اللہ عنہ

2639 میں نے لیلۃ الجن میں سورۂ رحمٰن جنوں پر پڑھی تھی۔ وہ تم سے زیادہ اچھا جواب دینے والے نکلے۔ میں جب بھی 'فبای الاء ربکما تکذبن' "تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟" پڑھتا وہ کہتے' ولا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد' "پروردگار ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

سورۃ الواقعۃ

2640 جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی، اسے فاقہ کبھی نہ چھو سکے گا۔ شعب الایمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

2641 اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورۃ الغنی ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

2642 سورۃ الحدید اور سوۃ الواقعہ کا پڑھنے والا آسمانوں اور زمینوں میں فردوس کا رہائشی پکارا جاتا ہے۔
شعب الایمان الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت فاطمہ رضی اللہ عنہ

سورۃ الحشر

2643 جس نے سورۂ حشر کی آخری آیت دن یا رات کے کسی پہر پڑھ لیں اور اسی دن یا رات اس کا انتقال ہوگیا تو اس نے اپنے لئے جنت واجب کرلی۔ الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سورۃ الطلاق

۲۶۴۴......اے ابوذر! میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر ساری انسانیت اس کو لے لے تو یہ سب کو کفایت کر جائے گی۔ وہ ہے: "ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب" کہ جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنادیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائیں گے، جہاں اس کا وہم وگمان تک نہ ہوگا۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجۃ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

سورۃ تبارک الذی

۲۶۴۵......قرآن کی ایک سورت تیس آیات پر مشتمل ہے۔ وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتی ہے حتیٰ کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

مسند احمد، الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۴۶......کتاب اللہ کی ایک سورت جو تیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتی ہے......حتیٰ کہ اس کو جہنم سے نکلوا کر جنت میں داخل کرادیتی ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۴۷......یہ عذاب قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے، یعنی تبارک الذی۔ الخ

صحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۶۴۸......میری خواہش ہے کہ تبارک الذی بیدہ الملک ہر مؤمن کے دل میں ہو۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۶۴۹......سورۃ تبارک عذاب قبر کو روکنے والی ہے۔ ابن مردویہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سورۃ اذا زلزلت

۲۶۵۰...... اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے۔ اور قل یاایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ النسائی، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۶۵۱ جس نے اذا زلزلت پڑھی اس کو نصف قرآن کا ثواب حاصل ہوگا اور جس نے قل یاایھا الکفرون پڑھی اس کو چوتھائی قرآن کا ثواب حاصل ہوگا۔ اور جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی اس کو تہائی قرآن کا ثواب حاصل ہوگا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

الھاکم التکاثر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ○ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِر ○ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

عِلْمَ الْيَقِيْنِO لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَO ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِO ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ O

۲۶۵۲......الھاکم التکاثر پڑھنے والا عالمِ ملکوت میں حقِ شکر ادا کرنے والا پکارا جاتا ہے۔

الفردوس للديلمي رحمة الله عليه بروايت اسماء بنت عميس

قل ھو اللہ احد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌO اَللّٰهُ الصَّمَدُO لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْO وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌO

۲۶۵۳......قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

مالك مسنداحمد الصحيح للبخاري رحمة الله عليه ابوداؤد الصحيح للترمذي رحمة الله عليه بروايت ابي سعيد رضي الله عنه. الصحيح للبخاري رحمة الله عليه بروايت قتادة الصحيح لمسلم بروايت ابي الدرداء رضي الله عنه. الصحيح للترمذي رحمة الله عليه ابن ماجه بروايت ابو هريره رضي الله عنه النسائي بروايت ابي ايوب. مسنداحمد ابن ماجه بروايت ابي مسعود الأنصاري. الكبير للطبراني رحمة الله عليه بروايت ابن مسعود رضي الله عنه ومعاذ رضي الله عنه. مسنداحمد ام كلثوم بنت عقبة. البزار بروايت جابر رضي الله عنه. ابوعبيدة بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۲۶۵۴......قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قل یاایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

الكبير للطبراني رحمة الله عليه، المستدرك للحاكم بروايت ابن عمر رضي الله عنهما

۲۶۵۵......جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی گویا اس نے تہائی قرآن پڑھا۔ مسنداحمد، النسائي، الضياء بروايت ابي رضي الله عنه

۲۶۵۶......جس نے قل ھو اللہ احد تین بار پڑھی گویا اس نے پورا قرآن پڑھا۔ الضعفاء للعقيلي رحمة الله عليه بروايت رجاء الغنوي

۲۶۵۷......جس نے قل ھو اللہ احد دس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔

مسنداحمد بروايت معاذبن انس رضي الله عنه

۲۶۵۸......جس نے قل ھو اللہ احد بیس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔ ابن زنجويه بروايت خالد بن يزيد

۲۶۵۹......جس نے قل ھو اللہ احد پچاس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔

ابن نصر بروايت انس رضي الله عنه

۲۶۶۰......جس نے نماز یا غیر نماز میں سو دفعہ قل ھو اللہ احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے برأت کا پروانہ لکھ دیں گے۔

الكبير للطبراني رحمة الله عليه بروايت فيروز

۲۶۶۱......جس نے قل ھو اللہ احد سو بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادیں گے، بشرطیکہ وہ چار باتوں سے اجتناب کرتا رہے ناحق خونریزی۔ ناجائز مال۔ زناکاری اور شراب نوشی۔ الكامل لابن عدي رحمة الله عليه، شعب الإيمان بروايت انس رضي الله عنه۔

۲۶۶۲......جس نے قل ھو اللہ احد دو سو بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے دو سو سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔

شعب الإيمان بروايت انس رضي الله عنه

۲۶۶۳......جس نے دن میں دو سو بار قل ھو اللہ احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھ دیں گے الا یہ کہ اس پر کوئی قرض ہو۔

المصنف لعبدالرزاق، شعب الإيمان بروايت انس رضي الله عنه

یعنی قرض اور حقوق العباد کسی عبادت سے معاف نہیں ہوں گے۔

۲۶۶۴......جس نے قل ھو اللہ احد ہزار بار پڑھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنی جان خرید لی۔
الخیازجی فی فوائدہ بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۶۶۵......ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کی بنیاد قل ھو اللہ احد پر قائم ہے۔تمام بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۶۶...... شمار کرنا، میں تم پر ابھی تہائی قرآن پڑھتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے قل ھو اللہ احد پڑھی۔اور فرمایا: یاد رکھو یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔
مسند احمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۶۷ بے شک سورۃ الاخلاص قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔الحلیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۶۶۸ کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے ایک حصہ قل ھو اللہ احد ہے۔مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۶۶۹......کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے۔کیونکہ جس نے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد پڑھی اس نے اس رات تہائی قرآن پڑھ لیا۔مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی ایوب

۲۶۷۰......قل ھو اللہ احد اور معوذتین صبح وشام تین تین بار پڑھ لینا یہ تیرے لئے ہر شے سے کافی ہو جائے گا۔عبداللہ بن خبیب

۲۶۷۱ ......قل ھو اللہ احد اللہ عزوجل کا حسب ونسب ہے۔الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۷۲......جس نے ہر دن میں دوسو بار قل ھو اللہ احد پڑھی، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، الا یہ کہ اس پر کوئی قرض ہو۔الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ
یعنی قرض اور حقوق العباد کسی عبادت سے معاف نہیں ہوں گے۔

معوذتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

۲۶۷۳ ......مجھ پر چند ایسی آیات نازل ہوئیں ہیں، جن کی مثال کوئی نہیں دیکھی گئی۔"قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس"
الصحیح لمسلم، مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، النسائی بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۷۴ ...... معوذتین پڑھو کیونکہ تم نے ان جیسی کوئی سورت نہ پڑھی ہوگی۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت عقبۃ بن عامر
یعنی "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس"

۲۶۷۵ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: کہو! قل اعوذ برب الفلق میں نے پڑھ دی پھر کہا کہو! قل اعوذ برب الناس تو میں نے وہ بھی پڑھ دی۔مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۶۷۶ ...... اللہ کے ہاں قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ بلیغ چیز نہیں پڑھی گئی۔النسائی بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۷۷......اے عقبہ! سب سے بہترین دو سورتیں نہ بتاؤں؟ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ' ہیں۔اے عقبہ! جب بھی

سونے اور اٹھنے لگوتو ان کو پڑھ لیا کرو۔ کسی سائل نے ان سے بہتر سوال اور کسی پناہ مانگنے والے ان جیسی پناہ نہیں مانگی۔

مسند احمد، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۷۸۔۔۔ اے عقبہ! ان کے ساتھ تعوذ کر، کسی نے ان جیسی آیات سے تعوذ نہ کیا ہوگا۔ ابن ماجہ بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۷۹۔۔۔ اے عقبہ! قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہہ کیونکہ ان جیسی آیات سے تعوذ نہ کیا ہوگا۔

النسائی بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۸۰۔۔۔ ہر فرض نماز کے بعد معوذات پڑھ۔ ابو داؤد الصحیح لابن حبان بروایت عقبۃ بن عامر

بقیہ متفرق سورتوں کے فضائل......از الاکمال

طٰہٰ

۲۶۸۱۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ اور یٰس کو آدم کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل پڑھا۔ ملائکہ نے اس قرآن کو سنا تو پکار اٹھے! واہ خوشخبری ہو اس امت کو جس پر یہ قرآن نازل ہوگا اور خوشخبری ہو ان سینوں کو جو اس کو یاد رکھیں گے۔ اور خوشخبری ہو ان زبانوں کو جو اس کو پڑھیں گی۔

الدارمی، ابن ابی عاصم، ابن خزیمہ، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ، شعب الإیمان، الخطیب فی المتفق والمفترق بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔۔۔ اس روایت میں ابراہیم بن المہاجر بن مسمار منکر الحدیث ہے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ان کی گرفت فرمائی ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

سورۃ المؤمنین......از الاکمال

۲۶۸۲۔۔۔ اگر کوئی شخص دل کے یقین کے ساتھ ان آیات کو "افحسبتم انما خلقناکم عبثا" الخ۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یونہی بے کار پیدا کئے گئے ہو؟ آخر آیت تک۔ پہاڑ پر بھی پڑھو تو وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے۔ الحلیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۶۸۳۔۔۔ جو شخص اپنے گھر میں "الم تنزیل الکتاب لاریب فیہ من رب العالمین" تو تین دن تک شیطان اس گھر کا رخ نہ کرے گا۔ الدیلمی بروایت ابی فروۃ الأشجعی

۲۶۸۴۔۔۔ جس نے "الم تنزیل السجدۃ اور تبارک" دونوں سورتیں سونے سے قبل پڑھیں تو عذاب قبر سے نجات پا جائے گا اور فتنہ انگیزوں سے بھی مامون رہے گا۔ اور جس نے سورۂ کہف کی دس آیات پڑھیں وہ از سرتا قدم ایمان سے لبریز ہو جائے گا۔

ابو الشیخ، الدیلمی بروایت البراء رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی مصعب متروک جس کا اعتبار نہیں۔

۲۶۸۵۔۔۔ یٰس پڑھو۔۔۔ کیونکہ اس میں دس برکات وفوائد ہیں۔ کوئی بھوکا اس کو پڑھے تو سیر ہو جائے۔ کسی ننگے پر پڑھی جائے تو لباس میں ملبوس ہو جائے۔ مجرد پڑھے تو شادی ہو جائے۔ خوف زدہ پڑھے تو امن پا جائے۔ رنجیدہ وغمگین پڑھے تو مسرور وخوش ہو جائے۔ مسافر پڑھے تو سفر میں مدد ہو۔ کوئی اپنی کسی گمشدہ شے پر پڑھے تو اس کو پالے۔ میت پر پڑھی جائے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔ تشنہ لب پڑھے تو سیراب ہو جائے۔ اور مریض پڑھے تو چنگا بھلا ہو جائے۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

روایت میں مسعدۃ ابن الیسع کذاب شخص ہے۔

سورۂ یٰسٓ

۲۶۸۶.....تورات میں اس کو معمہ کہا گیا ہے یعنی اپنے پڑھنے والے کو دنیا وآخرت کی کامیابیاں دلانے والی اور اس سے دنیا وآخرت کی مشقت ومصیبت دور کرنے والی۔ آخرت کی ہولنا کیوں کو دفع کرنے والی۔ اسی کو الدافعہ اور القاضیہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ یہ اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی اور تکلیف کو دور کرتی ہے۔ اس کی تمام حاجات پوری کرتی ہے۔۔ جو اس کو پڑھے یہ اس کے لئے دس حجوں کے برابر ہوگی۔ جو اس کو محض سنے، یہ اس کے لئے ہزار دینار راہ خدا میں دینے کے برابر ہوگی۔ جو اس کو لکھ کر اس کا پانی نوش کرے اس کے شکم میں ہزار بیماریوں کی دوائیں، ہزار نور، ہزار یقین، ہزار برکات اور ہزار رحمتیں داخل ہو جائیں گی، اور اس سے ہر کھوٹ اور بیماری نکال لی جائے گی۔

الحکیم، شعب الإیمان بروایت ابی بکر

حدیث ضعیف ہے۔

۲۶۸۷.....تورات میں ایک سورت ہے جس کو عزیزہ اور اس کے پڑھنے والے کو عزیز کہا گیا ہے۔ وہ یٰسٓ ہے۔ الدیلمی بروایت صهیب

۲۶۸۸.....جس نے یٰس لکھی پھر اس کو گھول کر پی لیا اس کے شکم میں ہزار نور، ہزار برکات اور ہزار بیماریوں کی دوائیں داخل ہو جائیں گی۔ اور اس سے ہزار بیماریاں نکل جائیں گی۔ الرافعی بروایت علی رضی اللہ عنه

۲۶۸۹.....جس نے یٰسٓ پڑھی، گویا اس نے دس بار قرآن پڑھا۔ شعب الإیمان بروایت حسان بن عطیه مرسلاً

۲۶۹۰.....جس نے اللہ کی رضاء کے لئے رات کو یٰسٓ پڑھی اللہ رات ہی کو اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی اللہ عنه

۲۶۹۱.....جس نے اللہ کی رضاء کے لئے رات کو یٰسٓ پڑھی، اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

الصحیح لابن حبان السنن لسعید بروایت الحسن عن جندب البجلی، الدارمی، الضعفاء للعقیلی رحمة اللہ علیه، ابن السنی، ابن مردوویه بروایت الحسن بروایت ابو هریره رضی اللہ عنه درست ہے۔

۲۶۹۲.....جس نے یٰسٓ پڑھی، گویا اس نے دو بار قرآن پڑھا۔ شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی اللہ عنه

۲۶۹۳.....جس نے رات کو یٰسٓ پڑھی، وہ یٰسٓ کے سوا بقیہ قرآن پر دس درجہ زیادہ ہوگی۔ اور جس نے اس کو شروع دن میں پڑھا پھر اپنی حاجت پیش کی تو اس کی حاجت روائی ہوگی۔ ابو الشیخ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۶۹۴.....جس نے جمعہ کے روز یٰسٓ اور صافات پڑھیں، پھر اللہ سے اپنا سوال مانگا اس کو ضرور عطا ہوگا۔

ابن ابی الدنیافی فضائله، ابن النجار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

لیکن ابن النجار کی روایت ضعیف ہے۔

سورۃ الزمر

۲۶۹۵.....میں تم پر سورۃ الزمر کی آخری آیات پڑھتا ہوں، جو ان پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ پس جس کو رونا نہ آئے وہ رونے کی کوشش کرے۔ پھر آپ ﷺ نے "وماقدروا اللہ حق قدرہ" سے آخر سورت تک پڑھا۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت جریر

۲۶۹۶.....جو چاہتا ہو کہ جنت کے باغات میں کھائے پئے اور گھومے پھرے وہ حوامیم کی تلاوت کرے۔

ابونعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

حوامیم وہ سورتیں جن کی ابتداء میں حمٓ آتا ہے۔

سورۃ الدخان

۲۶۹۷...... جو جمعہ کی رات سورۃ الدخان پڑھے، صبح کو مغفرت کی حالت میں اٹھے گا اور حور عین سے اس کا عقد کیا جائے گا۔

الدیلمی بروایت ابی رافع

۲۶۹۸...... جو جمعہ کی رات سورۃ حمٓ الدخان اور سورۂ یٰسٓ پڑھے، صبح کو مغفرت کی حالت میں اٹھے گا۔ ابن الضریس شعب الإیمان، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ضعیف ہے۔

الواقعہ

۲۶۹۹...... اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورۃ الغنی ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۰۰...... جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی اسے کبھی فاقہ کشی کی نوبت نہ آئے گی۔ اور جس نے ہر رات ''لااقسم بیوم القیامۃ'' پڑھی، وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند دمکتا ہوگا۔

ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۰۱...... جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی اسے کبھی فاقہ کشی کی نوبت نہ آئے گی۔

ابن السنی، شعب الإیمان، ابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سورۃ الحدید

۲۷۰۲...... سورۃ الحدید سہ شنبہ منگل کے روز نازل ہوئی۔ اور اللہ نے لوہے کو بھی اسی دن پیدا کیا اور ابن آدم نے اپنے بھائی کو اسی دن قتل کیا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

سورۃ الحشر

۲۷۰۳...... جس نے سورۂ حشر کا اخیر حصہ ''لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل'' آخر تک پڑھا اور اسی رات انتقال ہو گیا تو شہادت کی موت مرا۔

ابو الشیخ بروایت ابی امامۃ

سورۃ الملک تیس آیات

۲۷۰۴...... سورۃ الملک عذاب قبر کو روکتی ہے۔ اور تورات میں اس کا نام مانعہ ہے۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۰۵...... قرآن میں ایک سورۃ جو صرف تیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے...... حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کرواتی ہے۔ اور وہ سورۂ تبارک ہے۔ الصغیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۰۶...... قرآن میں ایک سورۃ جو تیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہتی ہے حتیٰ کہ اس کی مغفرت

کردی جاتی ہے۔اوروہ" تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔الصحیح لابن حبان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۰۷ قرآن میں ایک سورۃ جوتیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کے لئے مسلسل شفاعت کرتی ہے حتی کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔اوروہ" تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔

مسنداحمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۰۸ میں کتاب اللہ میں ایک ایسی سورت پاتا ہوں، جوتیس آیات کی ہے۔جواس کوسونے سے قبل پڑھےاس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔تیس برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔اورتیس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جواس پراپنے پر پھیلائے رکھتا ہےاوراس کے بیدارہونے تک ہرمصیبت سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔اوروہ قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے۔ اوروہ" تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۰۹ اللہ تعالیٰ نے اس سے زیادہ امیدوڈھارس بندھانے والی کوئی آیت نازل نہیں فرمائی:"ولسوف یعطیک ربک فترضی"۔ آپ کارب آپ کوعنقریب اس قدرعطا کرے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔تو میں نے یہ وعدہ قیامت کے روزاپنی امت کے فائدہ کے لئے ذخیرہ کررکھا ہے۔الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ اس میں ایک راوی حرب بن شریح ہے جس میں قدرے ضعف ہےاور بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

سورۃ القدر

۲۷۱۰ ..... جس نے" انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" پڑھی، یہ چوتھائی قرآن کے برابرہوگی۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

لم یکن یعنی سورۃ البینۃ

۲۷۱۱ اللہ تعالیٰ"لم یکن الذین کفروا" کی قرأت سنتے ہیں،توفرماتے ہیں: میں اپنے بندے کوخوشخبری دیتا ہوں کہ میری عزت کی قسم! میں تجھے جنت میں ایسا ٹھکانہ مرحمت کروں گا کہ توخوش ہوجائے گا۔ابونعیم فی المعرفۃ

اس طریق سے..... عبداللہ بن اسلم، ابن شہاب سے، وہ اسماعیل بن ابی حکیم المدنی سے، پھر بنی فضیل کے کسی شخص سے۔مصنف فرماتے ہیں یہ روایت منقطع ہے درمیان میں کوئی راوی چھوٹا ہوا ہے۔کیونکہ اسماعیل تابعی ہیں۔اورحافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ بنی فضیل کے کسی شخص پرموقوف ہو۔لیکن اس سے صرف نظرکریں تب بھی عبداللہ آخری راوی کوامام دارقطنی نے ضعیف قراردیا ہے۔

سورۃ الزلزلۃ

۲۷۱۲ ..... جس نے رات کواذازلزلت الأرض زلزالھا پڑھی یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابرہوگی۔اورجس نے قل یاایھا الکفرون پڑھی یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابرہوگی۔اورجس نے قل ھواللہ احد پڑھی یہ اس کے لئے تہائی قرآن کے برابرہوگی۔

ابن السنی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

سورۃ الھاکم

۲۷۱۳ کیاتم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ ہرروزایک ہزارآیات قرآنیہ پڑھ لیا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس

میں اس کی ہمت ہو سکتی ہے؟ فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس کی ہمت بھی نہیں رکھتا کہ الھاکم التکاثر پڑھ لیا کرے۔

المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۱۴... جس نے رات کو ہزار آیات پڑھیں، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا، کہ پروردگار اس سے مسکراتے ہوئے پیش آئیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کون ہزار آیات کے پڑھنے کی قدرت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور اس کے بعد الھاکم التکاثر آخر تک پڑھی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا کہ یہ ہزار آیات کے برابر ہے۔

الدیلمی رضی اللہ عنہ، الخطیب فی المتفق والمفترق بروایت عمر.

لیکن فرماتے ہیں یہ حدیث غیر ثابت لا أصل ہے۔

۲۷۱۵... میں تم پر ایک سورۃ پڑھتا ہوں، جو اس پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ پس جس کو رونا نہ آئے وہ رونے کی کوشش کرے۔

شعب الإیمان بروایت عبدالملک بن عمیر مرسلا

۲۷۱۶ میں تم پر سورۃ الھاکم پڑھتا ہوں، جو اس پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ میں اس کو دوبارہ پڑھتا ہوں جو اس پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی، پس جس کو رونا نہ آئے وہ رونے کی کوشش کرے۔ الحاکم والمنتخب، شعب الإیمان

یہ روایت جریر سے ضعیف ہے۔

الکافرون

۲۷۱۷... قل یاایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اذا زلزلت چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۱۸... جس نے قل یاایھا الکفرون پڑھی گویا اس نے چوتھائی حصہ قرآن پڑھا۔ جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی گویا اس نے تہائی حصہ قرآن پڑھا۔

شعب الإیمان بروایت سعد

۲۷۱۹... جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ دو سورتیں قل یاایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد ہوں تو اس پر حساب کتاب نہ ہوگا۔ ابونعیم بروایت زیدبن ارقم

قل ھو اللہ احد

۲۷۲۰... تمہیں کیا بات مانع ہے کہ ہر رات قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرو۔ یہ پورے قرآن کے برابر ہے۔

ابن الأنباری فی المصاحف بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۲۱... جس نے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد پڑھ لی گویا تہائی قرآن پڑھ لیا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۲۲... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یعنی قل ھو اللہ احد.

الصحیح لابن حبان بروایت ابی سعید

۲۷۲۳... کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟ عرض کیا: ہم واقعی اس سے عاجز اور ضعیف ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے ایک حصہ قل ھو اللہ احد ہے۔

مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۷۲۴......کیا کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت بڑی محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: وہ قل ھو اللہ احد پڑھے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، المسند لأبی یعلی بروایت ابی سعید. الصحیح لابن حبان، ابن السنی، الحلیۃ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود. شعب الإیمان بروایت ابی ایوب. الخطیب بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۲۵......کیا تم میں سے کوئی اس بات کی ہمت نہیں رکھتا کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟

۲۷۲۶......کیا ہی بہترین ہیں دو سورتیں قل ھو اللہ احد یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ قل یاایھا الکفرون یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۲۷۲۷......کوئی اس وقت تک نہ سوئے جب تک کہ تہائی قرآن نہ پڑھ لے! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: کیا اس کی طاقت بھی نہیں رکھتا کہ قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پڑھ لیا کرے؟ المستدرک للحاکم شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۲۸......جس نے ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی گویا تہائی قرآن پڑھ لیا۔ جس نے دو بار پڑھ لی گویا دو تہائی قرآن پڑھ لیا۔ اور جس نے تین بار پڑھ لی گویا پورا قرآن پڑھ لیا۔ الرافعی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۷۲۹......جس نے رات یا دن میں تین بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی تو یہ قرآن کی مقدار ہوگی۔ ابن النجار بروایت کعب بن عجرہ

۲۷۳۰......جس نے تین بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی گویا پورا قرآن پڑھ لیا۔ الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت رجاء الغنوی

۲۷۳۱......جس نے دس بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تب تو ہم بہت گھر بنالیں گے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ اور اچھا عطا کرنے والا ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن السنی بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۲......جس نے ہر فرض نماز کے بعد دس بار قل ھو اللہ احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی رضاء و مغفرت واجب فرمادیں گے۔

ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۳......جس نے فجر کے بعد کے بعد بارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھی گویا اس نے چار بار قرآن پڑھ لیا۔ اور یہ اس دن روئے زمین پر متقی ترین شخص ہوگا بشرطیکہ تقویٰ اختیار کئے رکھے۔ شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۳۴......جس نے صبح کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل سو بار قل ھو اللہ احد پڑھی، اس روز اس کے لئے پچاس صدیقین کا عمل لکھا جائے گا۔ البراء بن عازب اس میں ایک راوی سلیمان بن ربیع ہیں وہ کادح بن رحمۃ سے روایت میں ضعیف ہے اور خود کادح کذاب شخص ہے۔ لہٰذا اس روایت پر اعتماد نہیں۔

۲۷۳۵......جس نے نماز کی طرح کامل وضوء و طہارت کے ساتھ سورۂ فاتحہ سے ابتداء کر کے سو بار قل ھو اللہ احد پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر حرف پر دس نیکی لکھیں گے۔ اور ہر حرف پر دس برائیاں مٹائیں گے اور ہر حرف پر دس درجات بلند فرمائیں گے۔ اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔ اور اس دن اس کے لئے سارے بنی آدم کے اعمال کے بقدر ثواب لکھیں گے۔ اور اس کا یہ عمل ایسا ہوگا گویا کہ قرآن تینتیس بار پڑھا۔ نیز شرک سے برائت اور ملائکہ کا قرب، شیطان سے بعد لکھ دیں گے۔ اور اس کے لئے عرش کے نزدیک کچھ آوازیں ہوں گی جو اپنے پڑھنے والے کا ذکر کریں گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھیں گے اور جب اس کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھ لیں گے تو کبھی اس کو عذاب سے دوچار نہ کریں گے۔ الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۶......کوئی مسلم بندہ مرد یا عورت ایسا نہیں جو دن و رات میں دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔ ابن السنی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۷۔۔۔۔۔۔جو شخص عرفہ کی شام ہزار مرتبہ قل هو الله احد پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو جو بھی مانگے عطا فرمادیں گے۔

ابو الشیخ بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۷۳۸۔۔۔۔۔۔جس نے ایک بار قل هو الله احد پڑھی، اس پر برکت نازل کی جائے گی۔ اگر دو مرتبہ پڑھی اس پر اور اس کے اہلِ خانہ برکت نازل کی جائے گی۔ اگر تین مرتبہ پڑھی، تو اس پر اور اس کے اہلِ خانہ اور اس کے ہمسایوں پر بھی برکت نازل کی جائے گی۔ اگر بارہ مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں بارہ گھر بنائیں گے۔ اور محافظ فرشتے آپس میں کہیں گے چلو اپنے بھائی کے گھر دیکھ کر آئیں۔ اگر سو مرتبہ پڑھی تو پچیس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے خون اور اموال کے۔ اگر دو سو مرتبہ پڑھی تو پچاس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے خون اور اموال کے۔ اگر تین سو مرتبہ پڑھی تو چار ایسے شہیدوں کا ثواب لکھ دیں گے، جن کے گھوڑے زخمی ہو گئے ہوں اور انکا خون بہہ گیا ہو۔ اگر ہزار مرتبہ پڑھ لی تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ جنت میں اپنا گھر نہ دیکھ لے۔

ابن عساکر بروایت ابان عن انس رضی الله عنه

۲۷۳۹۔۔۔۔۔۔جس نے گھر میں داخل ہوتے وقت قل هو الله احد پڑھ لی، اس کے گھر اور اس کے ہمسایوں کے ہاں سے فقر وافلاس اٹھ جائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت جریر

۲۷۴۰۔۔۔۔۔۔تیری اس سے محبت تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔ یعنی قل هو الله احد سے۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه تعلیقاً، الدارمی، عبدبن حمید، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه حسن غریب المسند لأبی یعلی، ابن خزیمه، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، ابن السنی بروایت انس رضی الله عنه

۲۷۴۱۔۔۔۔۔۔جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: اے محمد! معاویہ بن معاویہ مزنی وفات پا گئے ہیں کیا آپ ان کی نماز پڑھنا پسند کرتے ہیں؟ پھر جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر مارا جس سے درمیان کے تمام شجر وحجر صاف ہو گئے اور ان کے جنازہ کی چارپائی سامنے آ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ملائکہ کی دو صفوں کے ساتھ ان پر نماز پڑھی ہر صف ستر ہزار ملائکہ پر مشتمل تھی۔ میں نے کہا اے جبرئیل! ان کو یہ مقام کس وجہ سے حاصل ہوا؟ کہا ان کی قل هو الله احد کے ساتھ محبت کی وجہ سے، یہ آتے جاتے، بیٹھے اور کھڑے ہر حال میں اس کو پڑھتے رہتے تھے۔

سمویه، السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

المعوذتین

۲۷۴۲۔۔۔۔۔۔مجھ پر آج رات ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جن کی مثل کوئی نہیں دیکھی گئی۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

النسائی بروایت عقبة بن عامر

۲۷۴۳۔۔۔۔۔۔دو سورتوں کی کثرت کیا کرو، اللہ تعالیٰ ان کی بدولت تمہیں آخرت میں بلند درجات تک پہنچا دے گا وہ معوذتین ہیں۔ جو قبر کو روشن کرتی ہیں اور شیطان کو بھگاتی ہیں۔ نیکیوں اور درجات میں اضافہ کراتی ہیں۔ میزان عمل کو وزن دار کرتی ہیں اور اپنے پڑھنے والے کو جنت کا رستہ دکھلاتی ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۴۴۔۔۔۔۔۔اے جابر! "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھ۔ تو نے ان کی مثل کوئی سورت نہ پڑھی ہو گی۔

النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت جابر رضی الله عنه

۲۷۴۵۔۔۔۔۔۔اے عقبہ بن عامر! تو نے کوئی سورت اللہ کے ہاں "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" سے زیادہ محبوب اور زیادہ پہنچ والی نہیں پڑھی ہو گی! پس اگر تجھ سے ہو سکے کہ یہ تجھ سے نماز میں نہ چھوٹیں تو کر لے۔

الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت عقبه بن عامر

۲۷۴۶ تو نے اللہ کے ہاں قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ مرتبہ والی کوئی سورت نہ پڑھی ہوگی۔

الصحیح لابن حبان، شعب الإیمان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبہ بن عامر

۲۷۴۷ کسی سائل نے معوذتین جیسا سوال نہیں کیا اور کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ نہیں مانگی۔ ابن ابی شیبہ بروایت عقبہ بن عامر

فصلِ سوم......تلاوت کے آداب میں

۲۷۴۸ لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب قرآن پڑھے تو اس میں رنجیدہ وسنجیدہ ہو۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۴۹ لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب قرآن پڑھے تو اس میں رنجیدہ ہو۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۵۰......لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب تو اس کو پڑھتا دیکھے تو سمجھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔

محمدبن نصر فی کتاب الصلاۃ، شعب الإیمان، التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما. السجزی فی الإبانۃ بروایت ابن عمرو الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۷۵۱ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں سوان کو مسواک کے ساتھ صاف کرلیا کرو۔

ابونعیم فی کتاب السواک والسجزی فی الإبانۃ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۷۵۲......اپنے مونہوں کو مسواک کے ساتھ صاف کرو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔

الکجی فی سننہ بروایت وضین مرسلا لسجزی فی الإبانۃ عنہ عن بعض الصحابۃ

۲۷۵۳......اپنے مونہوں کو مسواک کے ساتھ صاف کرو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔ شعب الإیمان بروایت سمرۃ

۲۷۵۴......صاحبِ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی طرح ہے۔ اگر وہ اس کی نگہبانی کرے گا تو روکے رکھے گا اور چھوڑے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔ مالک، مسنداحمد، بخاری ومسلم، النسائی، ابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۵۵ قرآن کی حفاظت کرتے رہو، میری جان کے مالک کی قسم! وہ لوگوں کے دلوں سے اونٹ کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی نکل جانے والا ہے۔ مسنداحمد، بخاری ومسلم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۷۵۶......کتاب اللہ سیکھو اور اس کی نگہبانی کرو اور اس کو خوش الحانی سے پڑھو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! وہ اونٹنی کے اپنی رسی سے زیادہ جلد نکل جانے والا ہے۔ مسنداحمد بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۷۵۷......قرآن کی دیکھ بھال رکھو۔ وہ لوگوں کے دلوں سے جانور کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی نکل جانے والا ہے۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۵۸ آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور پست آواز سے قرآن پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ ابوداؤد الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ النسائی بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ۔ المستدرک للحاکم بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۷۵۹......کم سن بچے کا قرآن حفظ کرنا ایسا ہے جیسے پتھر پر نقش۔ اور سن رسیدہ کا قرآن حفظ کرنا ایسا ہے جیسے پانی پر لکھنا۔

الخطیب فی الجامع بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۶۰......جس کی خواہش ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے تو وہ قرآن دیکھ کر پڑھے۔

الحلیہ، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۶۱ ..... کبھی اس میں تو کبھی اُس میں، یعنی قرآن اور شعر۔ ابن الأنباری فی الوقف بروایت ابی بکرة

۲۷۶۲ ..... اللہ تعالیٰ اس حسن الصوت بندے کی آواز زیادہ اہتمام سے سنتے ہیں جو قرآن کو اچھی آواز میں سنوار سنوار کر اور اونچی آواز سے پڑھے، بنسبت اس شخص کے جو اپنی گانے والی باندی کا گانا سن رہا ہو۔

الصحیح لابن حبان' المستدرک للحاکم' شعب الإیمان بروایت فضالة بن عبید

۲۷۶۳ ..... اللہ تعالیٰ اچھی وبلند آواز میں قرآن پڑھنے والے ایک نبی کی آواز پر جتنا کان لگاتے ہیں، اتنا کسی چیز پر کان نہیں لگاتے۔

مسند احمد' ابو داؤد' بخاری ومسلم' النسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۶۴ ..... حسین آواز قرآن کی زینت ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۶۵ ..... اپنی اچھی آواز کے ساتھ قرآن پڑھو۔ کیونکہ حسن صوت قرآن کے حسن کو نکھار دیتا ہے۔

الدارمی ابن نصر فی الصلاة بروایت البراء

۲۷۶۶ ..... قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت بخشو۔ مسند احمد' ابو داؤد' النسائی الصحیح لابن حبان المستدرک للحاکم بروایت البراءؓ۔ ابو نصر السجزی فی الإبانة بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. الدار قطنی فی الأفراد' الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ الحلیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۷۶۷ ..... قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت بخشو، کیونکہ حسن صوت قرآن کے حسن کو دوبالا کر دیتا ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت البراء

۲۷۶۸ ..... ہر چیز کا زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور عمدہ آواز ہے۔ المصنف لعبدالرزاق، الضیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۶۹ ..... وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو سنوار کر نہ پڑھے۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' مسند احمد' ابو داؤد' الصحیح لابن حبان' المستدرک للحاکم بروایت سعد' ابو داؤد بروایت ابی لبابة بن المنذر' المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ' ابو داؤد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۷۷۰ ..... قرآن ہر حال میں پڑھو، اِلا یہ کہ تم غسل کی حاجت میں ہو۔ ابوالحسن بن صخر فی فوائدہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۷۷۱ ..... ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر دس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر ہفتہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ بس اس سے کم دن میں پورا نہ کرو۔

بخاری ومسلم' ابو داؤد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۷۲ ..... ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر پچیس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر پندرہ دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر دس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر ہفتہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ اور جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھ لیا اس نے قرآن کو سمجھا نہیں۔

مسند احمد بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۷۳ ..... چالیس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۷۴ ..... پانچ دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۷۵ ..... اگر ہو سکے تو تین دن میں قرآن پڑھ لو۔ مسند احمد الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سعد بن المنذر

۲۷۷۶ ..... قرآن پڑھتا رہ جب تک کہ وہ تجھے منع کرے اور باز رکھے۔ پس اگر وہ تجھے منع نہیں کرتا تو تو قرآن نہیں پڑھ رہا۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ مقصود یہ کہ اپنے من میں قرآن کی تاثیر پیدا کرو کہ وہ تمہیں گناہوں سے روکنے لگ جائے اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہو رہی تو اس کو پیدا کرو۔ یہ مطلب نہیں کہ اس کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤ۔

۲۷۷۷ ..... قرآن حزن وملال کے ساتھ پڑھو، کیونکہ یہ اسی طرح نازل ہوا ہے۔

المسند لأبی یعلیٰ' الحلیہ' الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت بریدة

۲۷۷۸..... قرآن پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس سے مانوس رہیں۔ جب اضطراب پیدا ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔

مسند احمد، بخاري ومسلم، النسائي بروايت جندب

یہ حکم ایسے لوگوں کے لئے ہے جو قرآن پڑھنے کے دلدادہ ہیں، ان کو اگر وقتی نامانوسیت پیدا ہو جائے تو کچھ وقفہ کرلیں۔ ورنہ جو لوگ پڑھتے ہی نہیں ان کو چاہئے کہ ذرا جبر کرکے پہلے قرآن سے محبت وانس پیدا کریں۔

۲۷۷۹..... عرب کے لہجے اور آواز میں قرآن پڑھو۔ اہل کتاب اور فساق لوگوں کے لہجے اختیار کرنے سے اجتناب کرو۔ عنقریب میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے، جو قرآن کو گانے اور اہل کتاب اور نوحہ کرنے والوں کی طرح پڑھیں گے۔ یہ قرآن ان کے حلقوں سے آگے نہیں بڑھے گا۔ ان کے دل فتنہ زدہ ہوں گے اور جن کو ان کی آواز اچھی لگے گی ان کو بھی فتنہ میں مبتلا کریں گے۔

الأوسط للطبراني رحمة الله عليه، شعب الإيمان بروايت حذيفة رضي الله عنه

۲۷۸۰..... قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ کی رضاء وخوشنودی کے متلاشی رہو، قبل اس سے کہ ایک ایسی قوم آئے، جو قرآن کے الفاظ کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے، لیکن وہ اس کا معاوضہ دنیا ہی میں جلد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور آخرت کی تاخیر چھوڑ دیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد بروايت جابر رضي الله عنه

۲۷۸۱..... قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھو اور اس کے معانی وغرائب میں غور کرو۔

ابن ابي شيبة، المستدرك للحاكم، شعب الإيمان بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۲۷۸۲..... قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھو اور اس کے معانی وغرائب میں غور کرو۔ اس کے غرائب ہی اس کے فرائض وحدود ہیں۔ کیونکہ قرآن پانچ عنوان میں نازل ہوا ہے، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ پس حلال پر عمل کرو۔ حرام سے اجتناب برتو۔ محکم صریح المعنی کے پیچھے لگو ان پر عمل اور غور وفکر کرو۔ اور متشابہ غیر واضح المعنی پر بغیر کھوج میں پڑے ایمان لے آؤ۔ اور امثال سے عبرت پکڑو۔

شعب الإيمان بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۲۷۸۳..... روزمرہ کی اپنی گفتگو صاف لہجے میں کیا کرو تاکہ قرآن بھی اچھا کرکے پڑھ سکو۔

ابن الأنباري في الوقف والمرهبي في فضل العلم بروايت ابي جعفر معضلا

۲۷۸۴..... جب تم میں سے کوئی قرآن ختم کرے تو یہ دعا پڑھے" اللهم انس وحشتي في قبري "اے اللہ مجھے قبر میں سامانِ انس عطا فرما۔

الفردوس للديلمي رحمة الله عليه بروايت ابي امامة

۲۷۸۵..... جب صاحبِ قرآن کھڑا ہو کر دن رات اس کو پڑھتا رہتا ہے تو اس کو یاد رہتا ہے۔ اور اگر اس کی نگہبانی نہ کرے تو بھول جاتا ہے۔

محمدبن نصر في الصلاة بروايت ابن عمر رضي الله عنهما

۲۷۸۶..... اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ یعنی قرآن کے اول سے سفر شروع کرتا ہے اور آخر تک پہنچتا ہے تو پھر آخر سے اول کی طرف چل پڑتا ہے۔ گویا جیسے ہی منزل پائی پھر کوچ کرلیا۔

الصحيح للترمذي رحمة الله عليه بروايت ابن عباس رضي الله عنهما، ابو داؤد بروايت زرارة بن ابي اوفى مرسلا

یہ اصح ہے۔

۲۷۸۷..... قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ سے سوال کرو قبل اس سے کہ ایسی قوم آئے جو اس کو پڑھ کر لوگوں کے آگے دستِ سوال دراز کرے۔

مسند احمد، شعب الإيمان، الكبير للطبراني رحمة الله عليه بروايت عمران بن حصين

۲۷۸۸..... لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب تو اس کو پڑھتا دیکھے تو سمجھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔

ابن ماجه بروايت جابر رضي الله عنه

۲۷۸۹..... یہ حزن وکرب کے عالم میں نازل ہوا، پس جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو بتکلف رویا کرو۔ اور اس کو حسنِ صوت کے

ساتھ پڑھو۔ جواس کوسنوار کرنہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ابن ماجه، محمد بن نصر في كتاب الصلاة ،شعب الإيمان بروايت سعد

۲۷۹۰ مجھ پر قرآن کا ایک حصہ اترا،تو میں نے اسے پورا کرنے سے قبل نکلنے کو ناپسند خیال کیا۔

مسنداحمد، ابوداؤد، ابن ماجه بروايت اويس بن حذيفة

۲۷۹۱ دیکھو! تم میں ہر کوئی اپنے رب سے مناجات کرتا ہوگا سو آپس میں ایک دوسرے کو ایذاء رسانی سے اجتناب کرو۔اور ایک دوسرے سے بلند آواز میں قرآءت نہ کرو۔مسنداحمد، ابوداؤد، المستدرک للحاکم بروایتِ ابی سعید

۲۷۹۲ جو شخص سورۃ التین والزیتون پڑھے اوراس کے ختم " الیس الله باحکم الحاکمین " پر پہنچے تواس کو کہنا چاہئے "بلی وانا علی ذالک من الشاھدین" آیت کے آخر حصہ کا معنی ہے: کیا اللہ حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟ جس کا جواب دے: کیوں نہیں میں بھی اس پر شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہی احکم الحاکمین ہیں۔اور جو سورۂ قیامہ پڑھے اور آخر میں اس آیت پر پہنچے "الیس ذالک بقادر علی ان یحی الموتی " تو کہے 'بلی'۔ آیت کے آخر حصہ کا معنی ہے: کیا وہ اللہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ تو جواب دے کیوں نہیں۔اور جو سورۂ مرسلات پڑھے اور آخر میں اس آیت پر پہنچے" فبای حدیث بعدہ یؤمنون "تو کہے 'امنا باللہ'. آیت کے آخر حصہ کا معنی ہے: اس بات کے سوا اور کس بات پر ایمان لاؤ گے؟ جواب ہم اللہ پر ایمان لے آئے۔ ابوداؤد، الصحيح للترمذى رحمة الله عليه بروايت ابو هريره رضى الله عنه

۲۷۹۳ .....اللہ فلاں بندہ پر رحم کرے،اس نے مجھے فلاں آیت یاد دلائی جو میں فلاں سورۃ سے بھول گیا تھا۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد بروايت عائشه رضى الله عنها

الاکمال

۲۷۹۴.....قرآن پڑھو اور حالتِ گریہ طاری کرو۔اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو۔اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو اچھی طرح نہ پڑھے۔

ابن نصربروايت سعدبن ابى وقاص

۲۷۹۵.....اللہ تعالیٰ اس عمدہ آواز شخص کے قرآن پڑھنے پر کان لگاتا ہے جو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھ رہا ہو۔

المصنف لعبدالرزاق بروايت البراء

۲۷۹۶ قرآن عالمِ حزن ہی میں نازل ہوا ہے۔سو اس کو حزن وملال کے ساتھ پڑھو۔ابن مردويه بروايت ابن عباس رضى الله عنهما

۲۷۹۷ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابى شيبه، ابوداؤد الطيالسي،مسنداحمد ،عبدبن حميد ،العدني والدارمي، ابوداؤد وابوعوانة، الصحيح لابن حبان، المستدرک للحاکم ،السنن للبيهقي رحمة الله عليه. السنن لسعيد بروايت سعد بن ابى وقاص، ابوداؤد. البغوى وابن قانع الكبير للطبرانى رحمة الله عليه، السنن للبيهقي رحمة الله عليه بروايت ابى لبابة بن عبدالمنذر، الخطيب وابن نصر في الإبانة المستدرک للحاكم، السنن للبيهقي رحمة الله عليه بروايت ابو هريره رضى الله عنه، الكبير للطبراني رحمة الله عليه، المستدرک للحاكم ابو نصر في الإبانة بروايت ابن عباس رضى الله عنهما.ابونصر بروايت ابن الزبير.ابن النضر وابو نصر، المستدرک للحاكم بروايت عائشه.الخطيب في المتفق والمفترق بروايت انس رضى الله عنه

۲۷۹۸.....اللہ تعالیٰ اتنا کسی چیز میں کان نہیں لگاتے جتنا اس بندہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو قرآن کو عمدہ آواز سے پڑھ رہا ہو۔

المصنف لعبدالرزاق بروايت ابى سلمة مرسلا وابونصر السجزى في الإبانة بروايت ابى سلمة

۲۷۹۹..... اللہ تعالیٰ اتنا کسی چیز میں کان نہیں لگاتے جتنا اس بندہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو قرآن کو عمدہ آواز سے پڑھ رہا ہو۔

ابن ابى شيبه بروايت ابى سلمة

۲۸۰۰..... اللہ تعالیٰ اتنا کسی چیز میں کان نہیں لگاتے جتنا اس بندہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو قرآن کو بلند آواز اور خوش الحانی سے پڑھ رہا ہو۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۱..... افسوس تجھ پر اے شہاب! تو قرآن کو اچھی آواز میں کیوں نہیں پڑھتا؟ ابونعیم بروایت زید بن ارقم عن سالم بن ابی سلام

۲۸۰۲..... قرآن تو اسی شخص سے سنا جاتا ہے جو رغبت اور خوفِ الٰہی سے پڑھ رہا ہو۔

ابن المبارک بروایت طاؤس مرسلاً. ابونصر السجزی فی الإبانة عن طاؤوس عن ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

قرآن کی اشاعت کرنے کا حکم

۲۸۰۳..... اہلِ قرآن قرآن کے ساتھ تکیہ نہ لگاؤ۔ اور جیسا کہ اس کا حق ہے، اس کی شب وروز تلاوت کرو۔ اس کی نشر واشاعت کرو۔ خوش الحانی سے پڑھو۔ اس میں غور وفکر کرو یقیناً تم فلاح پا جاؤ گے اور دنیا ہی میں اس کی اجرت طلب نہ کرو کیونکہ آخرت میں اس کا ثواب ملنے والا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان، ابونعیم، ابن عساکر بروایت عبیدة الملیکی

۲۸۰۴..... اپنے منہ صاف ستھرے رکھو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۰۵..... قرآن پڑھتے رہو جب تک انس محسوس کرتے رہو جب طبیعت بے چین ہو تو اٹھ جاؤ۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ الحلیہ بروایت جندب

۲۸۰۶..... قرآن تجوید کے ساتھ پڑھو۔ الرافعی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۷..... پڑھتا رہ اے معاذ! اور التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ جھٹکے نہ مار۔ التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸..... جس طرح حفظ کرنا سیکھتے ہو اسی طرح خوش الحانی اور عمدہ آواز پیدا کرنا بھی سیکھو۔ الدیلمی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹..... اپنے بھائی کی رہنمائی کرو۔ المستدرک للحاکم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو غلط قرآن پڑھتے سنا تو آپ ﷺ نے دوسرے اصحاب کو فرمایا۔

۲۸۱۰..... جب قرآن کی کوئی آیت مشتبہ ہو جائے کہ یہ لفظ مؤنث ہے یا مذکر تو قرآن کو دیکھ کر یاد کرو۔

ابن قانع بروایت بشیر او بشیر بن الحارث

۲۸۱۱..... جب کوئی رات کو نفل نماز کے لئے کھڑا ہو لیکن قرآن پڑھنے سے عاجز ہو جائے، پتہ نہ چلے کہ کیا پڑھ رہا ہے؟ تو وہ واپس سو جائے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسند احمد، الصحیح لمسلم، ابوداؤد، ابن ماجة، الصحیح لابن حبان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲..... افضل الأعمال منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ پوچھا گیا اس کا مطلب تو فرمایا: یعنی قرآن ختم کر کے پھر شروع کرنا۔

محمد بن نصر من طریق ابن المبارک

۲۸۱۳..... ہمیں اسکندریہ کے ایک شخص نے حدیث بیان کی: افضل الأعمال منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ یعنی قرآن کے اول سے سفر شروع کرتا ہے اور آخر تک پہنچتا ہے تو پھر آخر سے اول کی طرف چل پڑتا ہے۔ گویا جیسے ہی منزل پائی پھر کوچ کر لیا۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اس پر المستدرک للحاکم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تعاقب فرمایا۔

۲۸۱۴..... تجھ پر منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ یعنی قرآن کے اول سے سفر شروع کرتا ہے اور آخر تک پہنچتا ہے تو پھر آخر سے اول کی طرف چل پڑتا ہے۔ گویا جیسے ہی منزل پائی پھر کوچ کر لیا۔ شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۵..... فرمایا: ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: بیس راتوں میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: دس راتوں میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: فرمایا: سات رات میں ایک قرآن پڑھ

لواوراس سے زیادہ مت کرو۔الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ' الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۸۱۴ ابو داؤد بروایت ابن عمرو

۲۸۱۶... فرمایا: ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: تین راتوں میں ایک قرآن پڑھ لو۔

ابو داؤد' الحلیہ بروایت ابن عمرو

۲۸۱۷...... چالیس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ حسن غریب بروایت ابن عمرو

۲۸۱۸... پانچ دن میں ایک قرآن ختم کرلو۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمرو

۲۸۱۹... اتنا بوجھ نہ اٹھا جس کو سہار نہ سکے۔ بلکہ تم پر سجدے لازم ہیں۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ' ابن عساکر بروایت ابی ریحانۃ

انہوں نے عرض کیا کہ قرآن مجھ سے چھوٹ جاتا ہے اور پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

۲۸۲۰ قرآن پڑھو اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرو۔الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱... قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ کی رضاء وخوشنودی کے متلاشی رہو قبل اس سے کہ ایک ایسی قوم آئے، جو قرآن کے الفاظ کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے، لیکن وہ اس کا معاوضہ دنیا ہی میں جلد حاصل کریں گے اور آخرت سے سروکار نہ رکھیں گے۔

ابن ابی شیبہ بروایت محمد بن المنکدر مرسلاً

۲۸۲۲ تیرے قرآن دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت، بغیر دیکھے قرآن پڑھنے پر ایسی ہے، جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔

ابن مردویہ بروایت عثمان بن عبداللہ بن اوس الثقفی بروایت عمرو بن اوس

۲۸۲۳ کیا بات ہے میں تم کو بالکل خاموش دیکھ رہا ہوں؟ جواب دینے میں تم سے جن زیادہ بہتر تھے۔ میں جب بھی "فبأی الآء ربکما تکذبن" "تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟" پڑھتا وہ کہتے "لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد" پروردگار ہم تیری سی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں۔

الحسن بن سفیان، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴... کوئی آنکھ ایسی نہیں جو تلاوتِ قرآن سے اشکبار ہو جائے، مگر وہ قیامت کے دن ٹھنڈی ہو جائے گی۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵... یوں مت کہو کہ سورۃ البقرۃ سورۃ آل عمران۔ جس کا معنی ہے گائے کی سورت آل عمران کی سورت۔ بلکہ یوں کہا کرو وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے۔ اسی طرح تمام قرآن میں کہا کرو۔شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ ضعیف

۲۸۲۶ ... مجھے قرآن سناؤ عرض کیا یا رسول اللہ! میں اور آپ کو قرآن سناؤں؟ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے! فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں کسی اور سے سنوں۔الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ' الصحیح لمسلم' ابو داؤد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

تم دیکھ رہے ہو میں نے اللہ کے فضل سے بیتی رات کو سبع طوال پڑھیں۔

ابن خزیمہ' المسند لابی یعلیٰ' الصحیح لابن حبان' المستدرک للحاکم' شعب الإیمان' السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

فصل......تلاوت کے مکروہات اور چند حقوق کے بیان میں

۲۸۲۷... میری امت میں ایسی قوم بھی آئے گی، جو قرآن کو ردی کھجوروں کی طرح پڑھے گی۔المسند لابی یعلی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸... اس نے قرآن کو سمجھا نہیں، جس نے تین دن سے کم میں قرآن پورا کر دیا۔

ابو داؤد' الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ' ابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۲۹ قرآن کو طہارت کے بغیر مت چھوؤ۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ' الدار قطنی' المستدرک للحاکم بروایت حکیم بن حزام

۲۸۳۰ قرآن کو باوضو شخص کے سوا کوئی نہ مس کرے۔ابو داؤد' الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۳۱..... یوں کہنا کتنا برا ہے میں نے فلاں آیت بھلادی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھول گئی یا بھلادی گئی۔

مسنداحمد، السنن للبیهقی رحمة الله علیه، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۳۲..... کوئی یوں کہے میں نے فلاں فلاں آیت بھلادی۔ بلکہ اسے بھلادی گئی۔الصحیح لمسلم بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۳۳..... مجھ پر اپنی امت کے اجر پیش کئے گئے۔حتیٰ کہ اس تنکے کا اجر بھی، جو کسی مسجد سے نکال دے۔اور مجھ پر اپنی امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے اور میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی نے کوئی سورت یاد کی پھر بھلادی۔

ابو داؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

۲۸۳۴..... نہیں کوئی شخص جو قرآن سیکھے پھر اسے بھلادے مگر وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی حالت میں ملاقات کرے گا۔

الصحیح لمسلم، الدارمی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت سعد بن عبادة

۲۸۳۵..... نہیں کوئی شخص جو قرآن پڑھے پھر اسے بھلادے مگر وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی حالت میں ملاقات کرے گا۔

ابو داؤد بروایت سعد بن عبادة

۲۸۳۶..... قرآن میں جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں جھگڑنا کفر ہے۔الطیالسی، شعب الإیمان بروایت ابن عمرو

۲۸۳۷..... قرآن میں جھگڑا و جدال کرنا کفر ہے۔ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۸۳۸..... قرآن میں تنازعہ کرنا کفر ہے۔ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۸۳۰..... قرآن میں تنازعہ سے ممانعت کی گئی ہے۔السجزی فی الإبانة بروایت ابی سعید

۲۸۴۰..... دشمنان دین کی سرزمین میں قرآن لے کر سفر کرنے سے ممانعت کی گئی ہے۔بخاری ومسلم ابوداؤد ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۸۴۱..... جس نے قرآن کی تعلیم پر ایک کمان بھی لی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کی کمان گلے میں ڈالیں گے۔

الحلیه، بیهقی بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۸۴۲..... جس نے قرآن پر اجرت لی، بس قرآن سے اس کا یہی حصہ ہوگا۔الحلیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۸۴۳..... جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے کھاتا ہے، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا اس کا چہرہ محض ہڈیوں کی کھوپڑی ہوگی، اس پر گوشت نام کی کوئی شے نہ ہوگی۔شعب الإیمان بروایت بریده

۲۸۴۴..... وہ قرآن پر ایمان ہی نہیں لایا، جس نے اس کی حرام کردہ اشیاء کو حلال ٹھہرایا۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت صهیب رضی الله عنه

۲۸۴۵..... دنیا میں غریب ترین چار چیزیں ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں وہ قرآن، جو کسی ظالم کے سینے میں ہے۔کسی قوم کے محلّہ کی وہ مسجد، جس میں نماز نہ ادا کی جاتی ہو۔کسی گھر میں وہ قرآن جس کی تلاوت نہ کی جاتی ہو۔اور وہ نیکوکار شخص، جو برے لوگوں کے ساتھ رہ رہا ہو۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

الاکمال

۲۸۴۶..... عظیم ترین گناہ جو قیامت کو میری امت کا میرے سامنے آئے گا وہ کتاب اللہ کی وہ سورت ہوگی جو کسی کو یاد تھی لیکن اس نے بھلادی۔

محمد بن نصر بروایت انس رضی الله عنه

۲۸۴۷..... مجھ پر گناہ پیش کئے گئے۔لیکن میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو قرآن عطا ہوا پھر اس نے اسے چھوڑ دیا۔

ابن ابی شیبه بروایت الولید بن عبدالله بن ابی مغیث

۲۸۴۸..... نہیں کوئی شخص جو قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے مگر وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی حالت میں ملاقات کرے گا۔

محمد بن نصیر بروایت سعد بن عبادة

۲۸۴۹..... یوں کہنا کتنا برا ہے میں نے فلاں آیت بھلا دی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی۔ قرآن کو یاد کرتے رہو، پس قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے فوراً نکل جانے والا ہے، بنسبت جانور کے اپنی رسی سے زیادہ جلد۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ، الصحیح لمسلم، النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۰..... قرآن کی نگہبانی کرتے رہو۔ یہ جلد نامانوس ہو جانے والا ہے۔ وہ اونٹ کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی لوگوں کے سینوں سے نکل جانے والا ہے۔ اور کوئی یوں ہرگز نہ کہے: میں نے فلاں آیت بھلا دی، یا بھول گیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی۔

محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابن ابی شیبہ موقوفاً

۲۸۵۱..... کوئی یوں ہرگز نہ کہے: میں نے فلاں آیت بھلا دی، یا بھول گیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی۔ کیوں کہ وہ نہیں بھولتا بلکہ بھلا دیا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۲..... قرآن کی نگہبانی کرتے رہو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے جلد نکل جانے والا ہے، اس بدکے ہوئے جانور سے زیادہ جلد جو اپنی رسی سے چھوٹ کر اپنی جگہ پہنچ جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الخطیب بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ موقوفاً

۲۸۵۳..... قرآن کی نگہبانی کرتے رہو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ جانور کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی لوگوں کے سینوں سے نکل جانے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۴..... قرآن کی مثال جب اس کی کوئی نگہبانی کرتا ہو اور دن رات اس کو پڑھتا ہو اس اونٹ کی طرح ہے جس کو اس کے مالک نے رسی سے باندھ رکھا ہے۔ پس اگر باندھے رکھے گا تو حفاظت کرلے گا ورنہ رسی چھوڑے گا تو اونٹ فوراً نکل جائے گا۔ سو اسی طرح قرآن ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ، الصحیح لمسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۵۵..... قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی مانند ہے۔ اگر اس کا مالک اس کی رسی کی حفاظت رکھے گا تو روکے رکھے گا ورنہ غفلت میں پڑے گا تو وہ چلا جائے گا۔ تو جب صاحب قرآن اس کو شب و روز پڑھتا رہے گا یاد رہے گا چھوڑ بیٹھے گا تو بھلا دیا جائے گا۔

الرامھرمزی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۵۶..... شیطان کو بھگا! شیطان کو بھگا! شیطان کو بھگا! اے عمر! قرآن سارا درست ہے۔ جب تک کہ مغفرت کو عذاب نہ بنائے اور عذاب کو مغفرت نہ بنائے۔ البغوی بروایت اسحاق بن حارثة الأنصاری عن ابیہ عن جدہ

یعنی شیطان کے وسوسہ میں پڑ کر بہت زیادہ تیر کی مانند سیدھا کرنے کے پیچھے لگ کر تلاوت ترک نہ کر دو بلکہ معنی صحیح ادا ہونے کا لحاظ رکھو۔

۲۸۵۷..... اے عمر! قرآن سارا درست ہے۔ جب تک کہ مغفرت کو عذاب نہ بنائے اور عذاب کو مغفرت نہ بنائے۔

مسند احمد، سمویہ بروایت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحة عن ابیہ عن جدہ

۲۸۵۸..... قرآن میں اختلاف و تنازعہ کرنے کو چھوڑ دو۔ تم سے قبل امتیں بھی تبھی ملعون ہوئیں جب انہوں نے قرآن میں اختلاف کرنا شروع کر دیا۔ بے شک قرآن میں اختلاف و انتشار کفر ہے۔ ابو نصر السجزی فی الإبانة

۲۸۵۹..... قرآن کے ساتھ جھگڑا مت کرو۔ اور نہ بعض کو بعض کے ساتھ ٹکراؤ۔ اللہ کی قسم مؤمن جھگڑتا ہے غالب آجاتا ہے اور منافق جھگڑتا ہے تو ماخوذ ہوتا ہے۔ اور اس سے غلط رائے قائم کرنے کی جوابدہی کرنا ہوتی ہے۔ الدیلمی بروایت عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ عن جدہ

۲۸۶۰..... قرآن میں جھگڑا مت کرو۔ بے شک قرآن میں اختلاف و انتشار کفر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت زید بن ثابت، الحسن بن سفیان بروایت سعد مولی عمرو بن العاص

حسن بن سفیان کے متعلق تابعی ہونے کا قول ہے۔

۲۸۶۱ ۔۔۔ اے قوم! تم سے قبل امتیں بھی اسی وجہ سے قعر ہلاکت میں پڑیں۔ قرآن تو بعض بعض کی تصدیق ہی کرتا ہے۔ پس قرآن کو آپس میں بعض کو بعض کے ساتھ مت ٹکراؤ۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابن عمرو

ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے پاس تشریف لائے دیکھا کہ وہ قرآن میں جھگڑ رہے ہیں تو آپ نے یہ فرمایا۔

۲۸۶۲ قرآن کا کچھ حصہ بھی دشمن کی سرزمین میں مت لے جاؤ۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف بروایت ابن عمرو صحیح ہے۔

۲۸۶۳ ۔۔۔ دشمنانِ دین کی سرزمین میں قرآن لے کر سفر نہ کرو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن اس کو چھین نہ لے۔

الحلیه، ابن ابی داؤد فی المصاحف، المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر

۲۸۶۴ اگر تو نے اس پر کمان لی، تو گویا جہنم کی کمان لی۔ بیہقی بروایت ابی بن کعب ضعیف ہے

کہتے ہیں میں نے کہا: میں نے کسی کو قرآن سکھایا تھا اس نے مجھے یہ کمان ہدیہ کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب فرمایا۔

۲۸۶۵ تیرے شانوں کے درمیان ایک انگارہ ہے جو تو گردن میں ڈالے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، المستدرک للحاکم، السنن للبیهقی رحمة اللہ علیه بروایت عبادة بن الصامت

عرض کیا: میں نے کسی کو قرآن سکھایا تھا اس نے مجھے یہ کمان ہدیہ کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب فرمایا۔

۲۸۶۶ ۔۔۔ اگر تو چاہتا ہے کہ اس کے بدلے جہنم کی آگ کی ایک کمان اپنی گردن میں ڈالے تو قبول کر لے۔

مسند احمد، ابن منیع، عبد بن حمید، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، المستدرک للحاکم، السنن لسعید، السنن للبیهقی رحمة اللہ علیه، ابوداؤد، ابن ماجه، المسند لابی یعلی بروایت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنه

۲۸۶۷ ۔۔۔ اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تجھے آگ کی ایک کمان گردن میں ڈالے، تو قبول کر لے۔ الحلیه بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنه

ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۲۸۶۸ جس نے قرآن کی تعلیم پر ایک کمان لے لی، اللہ تعالیٰ اسے آگ کی ایک کمان گردن میں ڈالے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۲۸۶۹ جس نے قرآن کی تعلیم پر اجرت لی، اس نے اپنی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں جلد وصول کر لیا۔ اب قیامت کے دن قرآن اس سے جھگڑے گا۔

ابونعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۸۷۰ ۔۔۔ قرآن تین حصوں میں ہے۔ حلال، اس کی اتباع کرو۔ حرام، اس سے اجتناب کرو۔ متشابہ، جس کا معنی تم پر مشتبہ ہو جائے، اسے اس کے عالم کے سپرد کر دو۔ الدیلمی بروایت معاذ رضی اللہ عنه

۲۸۷۱ جس نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اور وہ باوضو تھا تو اسے چاہئے کہ دوبارہ وضو کرے۔

الدیلمی بروایت ابو هریره رضی اللہ عنه

۲۸۷۲ میری امت کی ہلاکت کتاب اور دودھ میں ہے۔ کتاب میں یوں کہ وہ اسے پڑھتے ہیں اور اپنی طرف سے اس کی غلط تاویل کرتے ہیں اور دودھ میں یوں کہ اس کو اتنا پسند کرتے ہیں کہ اس کے لئے دیہاتوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور پھر جمعوں جماعتوں کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

مسند احمد، شعب الایمان، ابونصر السجزی فی الابانة بروایت عقبه بن عامر

۲۸۷۳ ۔۔۔ جنبی حالت میں قرآن مت پڑھ۔ البزار بروایت علی رضی اللہ عنه وابی موسی رضی اللہ عنه

۲۸۷۴ قرآن کو ناپاکی کی حالت میں مت چھوؤ۔ ابن ابی داود فی المصاحف بروایت عثمان بن العاص

۲۸۷۵ اللہ لعنت کرے اس پر جس نے یہ کیا۔ قرآن کو اس کی جگہ رکھو۔ الحکیم بروایت عمر بن عبدالعزیز

حضور ﷺ زمین پر پڑے ہوئے قرآن کے ٹکڑے کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے اس کے مرتکب پر لعنت فرمائی۔

۲۸۷۶...... کتاب کو پاؤں کے ساتھ مت مٹاؤ۔ ابو نصر السجزی فی الإبانة

حدیث غریب ہے۔

۲۸۷۷...... اے حاملِ قرآن! قرآن کے ساتھ زینت اپنا۔ اللہ تجھے مزین کرے گا۔ اور لوگوں کے لئے اس کو زینت مت بنا، اللہ تجھے ذلیل ومعیوب کردے گا۔ حاملِ قرآن کو چاہئے کہ رات کو طویل نماز پڑھے۔ اور لوگوں میں طویل حزن وملال والا ہو جبکہ لوگ خوش ہوں اور قہقہے مار رہے ہوں۔

۲۸۷۸...... ایک دوسرے پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ یہ بات نمازی کو ایذاء پہنچاتی ہے۔ الخطیب بروایت جابر رضی اللہ عنه

۲۸۷۹...... ہاں میں اس کو بطن سے پڑھتا ہوں اور تم اس کو پشت سے پڑھتے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا بطن سے پڑھنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: میں اس کو پڑھتا ہوں اور غور وفکر کرتا ہوں اور اس پر عمل کرتا ہوں اور تم پڑھتے ہو تو یوں استغنائی اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا۔

محمد بن نصر عن عمیر بن ھانی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے! کہ ہم خلوت میں جب قرآن پڑھتے ہیں تو وہ کیفیات محسوس نہیں کرتے جو آپ کرتے ہیں؟ تب آپ نے یہ فرمایا۔

حاملین قرآن کی تین قسمیں

۲۸۸۰...... حاملینِ قرآن تین طرح کے ہیں۔ ایک، جس نے اس کو ذریعۂ تجارت بنالیا۔ دوسرا، جس نے اس کو فخر ومباہات کا ذریعہ بنالیا وہ منبر پر گانے بجانے کی طرح خوب فخر کرتا ہے کہتا ہے اللہ کی قسم مجھ سے غلطی نہیں ہوسکتی کوئی ایک حرف بھی مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا۔ تو یہ گروہ میری امت کے بدترین گروہ ہیں۔ اور ایک اور گروہ نے اس کو اٹھایا اور اس کا سینہ اس کے ساتھ ٹھنڈا ہوا اور اس کے دل میں اس کا الہام ہوا اور اس نے اپنے دل کو محراب بنالیا۔ پس یہ عافیت میں ہے لیکن اس کا نفس مصیبت میں ہے۔ اور ایسے لوگ میری امت میں کبریت احمر کی طرح قلیل التعداد ہیں۔

ابو نصر السجزی فی الإبانة و ابن السنی و الدیلمی بروایت الحسن عن انس رضی اللہ عنه

ابو نصر کہتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور اس کو مؤمل بن عبدالرحمٰن کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ اور اس میں کلام ہے۔ البتہ حسن سے ان کا قول محفوظ ہے۔

۲۸۸۱...... حاملینِ علم دنیا میں انبیاء کے خلفاء اور آخرت میں شہداء ہیں۔ الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما

۲۸۸۲...... قرآن کے قاری تین ہیں۔ ایک وہ شخص، جس نے قرآن پڑھا اور اس کو سامانِ رزق بنالیا بادشاہوں کے ہاں اس کی حرمت کو پامال کیا۔ لوگوں کو اس کے ذریعہ مائل کیا۔ دوسرا وہ شخص، قرآن پڑھا اس کے حروف کو خوب خوب سیدھا کیا۔ لیکن اس کی قائم کردہ حدود کو ضائع کردیا۔ تو قارئین قرآن کے یہ گروہ بہت ہیں اللہ ان کو برکت نہ دے۔ اور ایک وہ شخص ہے جس نے قرآن سیکھا اور اس کو اپنے دل کے مرض کی دواء بنایا۔ پس قرآن نے اس کی راتوں کو بیدار رکھا اس کے دنوں کو پیاسا رکھا۔ وہ لوگ مسجدوں میں کھڑے رہتے ہیں اپنے لباس میں سہارا لئے اس میں غور وفکر کرتے ہیں۔ پس یہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بلاؤں اور خطرات کو ٹال دیتے ہیں۔ دشمنوں کو دفع کردیتے ہیں۔ آسمان سے بارش نازل کرتے ہیں۔ پس اللہ کی قسم! یہ قرآء کبریت احمر سے زیادہ نایاب ہیں۔

الصحیح لابن حبان فی الضعفاء، ابو نصر السجزی فی الإبانة والدیلمی بروایت بریدة

سجزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث میں ضعف ہے۔ اس کو احمد بن متیم کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ بھی متکلم فیہ ہے۔

شعب الإیمان بروایت الحسن رحمة اللہ علیه

اللہ کے فضل و کرم سے جزء اوّل مکمل ہوا۔ اب اس کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا جزء شروع ہورہا ہے، اس کی پہلی فصل تفسیر کے بیان میں ہے

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ دوم

مترجم

محمد اصغر مغل

فاضل جامعہ دارالعلوم، کراچی

فصل چہارم...... تفسیر کے بیان میں

مذکورہ فصل قرآن اور اس کے فضائل سے متعلق ساتویں باب کی فصلوں میں سے مذکورہ باب حرف الہمزہ کی دوسری کتاب کتاب الاذکار میں سے ہے۔

کتاب الاذکار قسم الاقوال میں سے ہے۔ جوکہ کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال کی ایک قسم ہے۔

۲۸۸۳... سورۂ فاتحہ۔ الحمدللہ رب العالمین یعنی سورۂ فاتحہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیتیں ہیں جو مجھے قرآن عظیم کے ساتھ عطا کی گئی ہیں۔ بخاری، ابوداؤد، بروایت سعید بن المعلیٰ

تشریح:...... نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ تلاوت کی جاتی ہے۔ اس لئے اس کو "السبع المثانی" بار بار پڑھی جانے والی سات آیت کا نام دیا گیا۔

۲۸۸۴... السبع المثانی سے مراد فاتح الکتاب ہے۔ (المستدرک للحاکم بروایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

تشریح:...... سورۂ فاتحہ کو فاتحہ الکتاب اس لئے کہا گیا کیونکہ یہ کتاب اللہ کے لئے بمنزلہ دروازہ کے ہے اس سے کتاب اللہ کا افتتاح ہوتا ہے۔

۲۸۸۵... سورۂ فاتحہ میں "مغضوب علیھم" "جن پر غضب (خداوندی) کیا گیا سے مراد قوم یہود ہے۔ اور "الضالین" "گمراہ ہو جانے والے سے مراد نصاریٰ ہیں۔ ترمذی بروایت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

تشریح:...... یہود سب کچھ جانتے ہوئے بھی ہٹ دھرمی سے حق کا انکار کرتے تھے اس وجہ سے ان پر خدا کا غضب اترا جبکہ نصاریٰ کی جہالت کی وجہ سے حق سے منحرف ہوگئے۔ یہود کو ہٹ دھرمی کا یہ ثمرہ ملا کہ حق کی طرف ان کا آنا بہت محال ہوگیا جبکہ نصاریٰ سے جب بھی جہالت کی دبیز تہہ ہٹی وہ حق کی طرف آتے گئے۔ مذکورہ تین احادیث سورۂ فاتحہ سے متعلق وارد ہوئی ہیں جو مستند اسناد سے مروی ہیں۔

۲۸۸۶... سورۂ بقرہ۔ بنی اسرائیل کو کہا گیا:

ادخلوا الباب سجداً وقولوا حطة بقرہ: ۵۸

"(شہر کے) دروازے میں (عاجزی کے ساتھ) جھکتے ہوئے اور مغفرت (مغفرت) کہتے ہوئے داخل ہو۔"

لیکن انہوں نے بات کو بدل دیا اور اپنی سرینوں کے بل اکڑتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے حبة فی شعيرة (حبة فی شعيرة) گندم جو میں، گندم جو میں۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

(اصل کے حاشیہ اور منتخب کنزالعمال اور نسخۂ انتظامیہ کے حواشی میں ابوسعید ہے۔ م)

تشریح:...... مذکورہ فرمان قوم بنی اسرائیل سے متعلق نازل ہوا تھا جب کہ وہ ایک ہی قسم کا کھانا "من وسلوی" کھاتے کھاتے اکتا گئے تو موسیٰ علیہ السلام سے کہہ کر خدا سے دعا کرائی کہ ان کو دیگر اقسام کے کھانے بھی عطا کئے جائیں۔ تب پروردگار نے ان کو شہر میں داخل ہونے کا حکم فرمایا۔ یہ لوگ خدا کے حکم کا تمسخر اڑاتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔

امت محمدیہ ﷺ معتدل امت ہے

۲۸۸۷... وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدًا بقرة ۱۴۳

اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔ (اور رسول تم پر گواہ بنیں) قیامت کے روز نوح اور ان کی امت آئے گی۔ اللہ پاک نوح علیہ السلام کو فرمائیں گے: کیا تم نے پیغام رسالت پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں اے پروردگار! پروردگار ان کی قوم سے پوچھیں گے کیا تم کو پیغام مل گیا تھا؟ وہ کہیں گے: نہیں ہمارے پاس کوئی نبی نہیں آیا۔ پروردگار حضرت نوح علیہ السلام سے دریافت فرمائیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام محمد (ﷺ) اور آپ ﷺ کی امت کا نام لیں گے۔ یہی مذکورہ فرمان الٰہی کا مطلب ہے۔ پھر امت کو بلایا جائے گا اور تم پیغمبر کے حق میں پیغام رسالت پہنچانے کی گواہی دو گے اور میں تم پر گواہی دوں گا۔ مسند احمد، بخاری ترمذی، نسائی، ابن ماجه بروایت ابوسعید رضی الله عنه

اس حدیث کی مزید وضاحت ذیل کی حدیث سے ہوتی ہے۔

۲۸۸۸ قیامت کے روز ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ فقط ایک امتی ہوگا اور کسی نبی کے ساتھ دو امتی ہوں گے اور کسی نبی کے ساتھ تین امتی ہوں گے۔ اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ ہوں گے پس اس نبی سے کہا جائے گا کیا تم نے اپنی قوم کو پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہے گا جی ہاں۔ پھر اس کی قوم کو بلایا جائے گا۔ ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم کو اس نے پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے نہیں۔ تب پیغمبر سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کون گواہ ہے؟ وہ کہے گا: محمد ﷺ اور اس کی امت۔ پس محمد ﷺ اور اس کی امت کو بلایا جائے گا۔ ان سے پوچھا جائے گا کیا اس پیغمبر نے اپنی قوم تک پیغام خداوندی پہنچا دیا تھا؟ امت محمدیہ عرض کرے گی جی ہاں! امت محمدیہ سے پوچھا جائے گا: تمہیں اس بات کا کیسے علم ہوا؟ وہ کہیں گے ہمارے نبی نے ہمیں خبر دی تھی کہ تمام رسولوں نے اپنی قوموں تک پیغام خداوندی پہنچا دیا ہے۔ لہٰذا ہم نے اپنے پیغمبر (محمد ﷺ) کی تصدیق کی۔ پس یہی اس فرمان باری (و کذلک جعلناکم) کا مطلب ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجه بروایت ابوسعید خدری رضی الله عنه

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا لطیفہ

۲۸۸۹ حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر بقره: ۱۸۷

حتیٰ کہ رات کے سیاہ دھاگے سے صبح کا سفید دھاگہ واضح ہو جائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو تمہارا تکیہ بڑا طویل وعریض ہے۔ اس سے مراد تو رات کی تاریکی اور دن کی سفیدی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، بروایت عدی رضی الله عنه بن حاتم

روایت کے متعلق جب مذکورہ حکم نازل ہوا کہ اس وقت تک کھانے پینے کی اجازت ہے۔ تو ایک صحابی اس کا لفظی معنی مراد لیتے ہوئے اپنے تکیے کے نیچے دو دھاگے ایک سفید اور سیاہ رکھ کر سو گئے کہ جب تک یہ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہو جائیں کھانے پینے کی گنجائش ہے۔

صبح کو جب یہ واقعہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گوش گذار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا تکیہ تو بہت لمبا چوڑا ہے جس کے نیچے رات اور دن آ گئے۔ اس سے مراد صبح کی شفق کا رات کی تاریکی سے ممتاز ہونا ہے۔

۲۸۹۰ آل عمران۔ ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا۔ آل عمران: ۹۷

اور لوگوں پر اللہ کے لئے اس کے گھر کا حج ہے۔ جو شخص اس کی راہ کی طاقت رکھتا ہو۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: سبیل توشہ اور سواری ہے۔

الشافعي، ترمذي، ابن عمر رضي الله عنه سنن البيهقي عائشه رضي الله عنها

تشریح:..... یعنی جو شخص آنے جانے کے خرچ اور سواری کی طاقت رکھتا ہو اور پیچھے رہ جانے والے اہل وعیال کے خرچ کا بندوبست کرکے بیت اللہ کو جا سکتا ہو اس پر حج فرض ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے فقہی کتب ملاحظہ فرمائیں۔

امانت داری کا حکم

۲۸۹۱.....القنطار سے مراد ہزار اوقیہ ہے۔المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

تشریح:.......ومنهم من ان تأمنه بقنطار يؤده اليك ومنهم من ان تأمنه بدينار لايؤده اليك .آل عمران:۷۵

اور بعض اہل کتاب وہ ہیں کہ اگر تو ان کے پاس امانت رکھے (قنطار) ڈھیر مال کا تو ادا کردیں تجھ کو اور بعضے ان میں وہ ہیں کہ اگر تو ان کے پاس امانت رکھے ایک اشرفی تو ادا نہ کریں۔

اوقیہ سات مثقال کا ایک مقرر وزن ہوتا ہے۔جو رطل کا بارہواں حصہ بنتا ہے۔

حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ میں سے کچھ تو ایسے امانت دار ہیں کہ اگر ان کے پاس ہزار اوقیہ کے برابر سونا بھی امانتاً رکھوادیا جائے تو واپس کردیں گے۔

۲۸۹۲.....قنطار بارہ ہزار اوقیہ ہے اور ہر اوقیہ آسمان وزمین کے درمیان کے خزانے سے بہتر ہے۔

ابن حبان، ابن ماجه بروايت ابوهريره رضى الله عنه

تشریح:.......یعنی جو امانت واپس کردی جائے اس کا ثواب آسمان وزمین کے درمیان کے خزانے کو راہ خدا میں خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

۲۸۹۳.....قنطار بارہ ہزار اوقیہ ہے۔ابن جرير بروايت ابى رضى الله عنه

کلام:.......اس روایت کو سنداً ضعیف کہا گیا ہے۔دیکھئے ضعيف الجامع ۴۱۴۴

۲۸۹۴.....قنطار بارہ ہزار دینار ہیں۔ابن جرير بروايت مرسلاً از حسن

کلام:.......ضعیف ہے۔ضعيف الجامع ۴۱۴۲

۲۸۹۵.....سورۃ الانعام۔اللہ پاک یہود پہ لعنت فرمائے۔اللہ تعالیٰ نے جب ان پر چربیوں کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو پگھلا کر فروخت کیا اور اس کے پیسے سے کھانے لگے۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ابن ماجه، ترمذى، ابو داؤد، نسائى بروايت جابر رضى الله عنه. بخارى، مسلم بروايت ابوهريرة رضى الله عنه، مسند احمد، بخارى، مسلم، نسائى، ابن ماجه، عمر رضى الله عنه

تشریح:.......ومن البقر والغنم حرمنا عليهم شحومهما الا ماحملت ظهورهما اوالحوايا اوما اختلط بعظم(۱۴۶)

اور گائے اور بکری میں سے حرام کی تھی ان کی چربی مگر جو لگی ہو پشت پر یا آنتوں پر یا جو چربی ملی ہو ہڈی کے ساتھ۔

اللہ عزوجل نے یہود بنی اسرائیل پر بطور سزا مذکورہ جگہوں کے علاوہ گائے اور بکری کی چربی حرام قرار دی تھی۔مگر انہوں نے اس کو پگھلا کر تیل بنایا اور اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھانے پینے لگے۔جیسے کہ آجکل بعض لوگ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو مختلف حیلے بہانوں سے استعمال کرتے ہیں۔ان پر آپ ﷺ نے مذکورہ حدیث میں لعنت فرمائی ہے۔

مسلمانوں کے لئے مذکورہ چربی بالکل حلال ہے جو کہ یہود کے لئے حرام کی گئی تھی۔

۲۸۹۶.....طوفان موت ہے۔ابن جرير، ابن ابى حاتم، ابن مردويه بروايت عائشه رضى الله عنها

تشریح:.......فارسلنا عليهم الطوفان ۔الاعراف:۱۳۳

پھر ہم نے بھیجا ان پر طوفان۔

فاخذهم الطوفان وهم ظالمون .العنكبوت:۱۴

پھر پکڑا ان کو طوفان نے اور وہ ظالم تھے۔

مذکورہ آیات میں طوفان سے مراد موت کو قرار دیا گیا ہے۔

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ٣٦٦٠

۲۸۹۷...... (سورۃ الاعراف) اصحاب الاعراف وہ قوم ہے جو اپنے آباء واجداد کی معصیت کی وجہ سے خدا کی راہ میں قتل ہوئے۔ لہٰذا جہنم میں جانے سے ان کو خدا کی راہ میں مرنے نے روک لیا اور جنت میں جانے سے ان کے ان کے آباء واجداد کی معصیت نے روک لیا۔

السنن لسعيد بن منصور، عبد بن حميد ابن منيع، الحارث، الطبرانی فی الكبير، السنن للبيهقی بروايت عبدالرحمن المزنی

کلام:...... مذکورہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعيف الجامع ٨٨٤

۲۸۹۸...... جب حواء علیہا السلام حاملہ ہوئیں تو ابلیس ان کے پاس آیا۔ حضرت حواء کا کوئی بچہ زندہ نہ بچتا تھا۔ ابلیس نے آپ کو کہا: بچے کا نام عبدالحارث رکھ دینا، پھر وہ بچہ جئے گا۔ حضرت حواء نے بچے کا نام عبدالحارث رکھا تو واقعی وہ جیا۔ یہ شیطان کے بہکانے سے ہوا۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم ایضاء بروايت حضرت سمرة بن جندب

تشریح مع کلام:...... فلما تغشها حملت حملاً خفيفاً فمرت به .الاعراف: ۱۸۹

جب مرد نے عورت کو ڈھانکا تو حمل رہا ہلکا سا حمل تو چلتی پھرتی رہی اس کے ساتھ۔

اس آیت کی تفسیر میں مذکورہ روایت نقل کی جاتی ہے۔ صرف امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے جس کے متعلق امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ تین وجہ سے معلول ہے (لہٰذا اس سے دلیل پکڑنا درست نہیں)۔

اس کے علاوہ باقی آثار ہیں اور غالباً وہ اہل کتاب سے ماخوذ ہیں۔ چنانچہ آیت میں جو آگے فرمان ہے کہ پھر وہ ماں باپ بچے کی پیدائش کے بعد شرک کرنے لگتے ہیں اس سے مراد حضرت آدم اور حضرت حواء علیہما السلام نہیں ہو سکتے کیونکہ پیغمبروں سے شرک جیسا بڑا گناہ سرزد ہونا محال ہے۔ شروع آیت میں حضرت آدم وحواء علیہما السلام ہی کا ذکر ہے بعد میں علم سے جنس کی طرف تحویل ہوئی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں بعض مقامات پر ایسا ہوا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ تفسير عثمانی بذيل. سورة الاعراف: ۱۸۹

۲۸۹۹...... سورۃ الانفال۔ آگاہ رہو! طاقت پھینکنے میں ہے۔ آگاہ رہو! طاقت پھینکنے میں ہے۔ آگاہ رہو طاقت پھینکنے میں ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه بروايت عقبه بن عامر رضی الله عنه

ترمذی میں یہ اضافہ منقول ہے: خبردار! عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین فتح فرمائے گا۔ اور تم مشقت سے بچ جاؤ گے۔ پس کوئی شخص اپنے تیر وکمان اور دیگر اسلحہ جات سے کھیلنا نہ بھولے۔

تشریح:...... وما رميت اذ رميت ولكن الله رمی (الانفال: ۱۷)

اور (اے محمد!) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

مذکورہ آیت میں رمی سے متعلق فرمانِ باری کی توضیح وشرح مذکورہ بالا روایت میں کی گئی ہے۔

۲۹۰۰...... اے ابی جب میں نے تم کو پکارا تو کس چیز نے تمہیں مجھے جواب دینے سے روکا اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر وحی فرمائی ہے، کیا اس میں یہ حکم نہیں پاتے:

استجيبو الله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم .الانفال: ۲۴

اللہ اور رسول کی پکار کا جواب دو جب وہ تمہیں پکاریں اس کام کے لئے جس میں تمہاری زندگی ہے۔

(مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم بروايت ابوهريره رضی الله عنه

تشریح:...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ان کو آواز دی وہ نماز کی وجہ سے جواب نہ دے پائے تو بعد میں آپ ﷺ نے ان کو یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۰۱...... سورۃ التوبہ۔ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔ ترمذی بروايت علی رضی الله عنه

۲۹۰۲..... چھوڑو مجھے اے عمر! مجھے اختیار دیا گیا تھا چنانچہ میں نے اختیار کرلیا۔ مجھے کہا گیا:

استغفرلهم ان تستغفرلهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم. التوبہ: ۸۰

تم ان کے لئے بخشش مانگو یا نہ مانگو (بات ایک ہے) اگر ان کے لئے ستر دفعہ بھی بخشش مانگو گے تو بھی خدا ان کو نہ بخشے گا۔

پھر فرمایا:.....اگر مجھے علم ہوتا کہ ستر دفعہ سے زیادہ استغفار کرنے پر اس کی مغفرت ہو جائے گی تو زیادہ بھی استغفار کرتا۔

ترمذی، نسائی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:.......رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو آپ علیہ السلام نے اپنی قمیص میں اس کو کفن دلایا اور اپنا لعاب مبارک اس کے منہ میں ڈالا۔ نماز جنازہ پڑھی اور دعائے مغفرت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا دامن مبارک پکڑ کر التجاء کی کہ اس منافق کو اس قدر اعزاز نہ بخشیں تب آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

پھر بعد میں ارشاد خداوندی نازل ہوا:

''اور (اے پیغمبر!) ان میں سے کوئی مرجائے تو کبھی اس کے (جنازے) پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جاکر) کھڑے ہونا''

سورۃ التوبہ: ۸۴

۲۹۰۳.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا اور فرمایا:

استغفرلهم او لاتستغفرلهم ان تستغفرلهم سبعين مرة. التوبہ: ۸۰

چنانچہ میں ستر سے زیادہ مرتبہ بھی استغفار کروں گا۔ مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۹۰۴.....''السائحون'' سے مراد صائمون یعنی روزہ دار ہیں۔ (مستدرک الحاکم بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح:.......فرمان الٰہی ہے: التائبون العبدون الحامدون السائحون الخ. التوبہ: ۱۱۲

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے۔

یعنی قرآنی آیت میں ''السائحون'' سے مراد الصائمون روزہ دار ہیں۔

کلام:.......یہ روایت معلول ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۸۲۔ ضعیف الجامع ۳۳۴۰۔

فرعون کا ایمان غیر معتبر ہے

۲۹۰۵.....سورۂ یونس۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تو وہ بولا میں ایمان لایا اس بات پر کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس ذات کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! آپ مجھے اس وقت دیکھتے کہ میں نے سمندر کی کیچڑ اٹھائی اور اس کے منہ میں ٹھونسنے لگا۔ اس ڈر سے کہ کہیں اس پر خدا کی رحمت نہ آجائے۔ مسند احمد، ترمذی بروایت ابن عباس

کلام:.......الجامع المصنف ۴۲ میں اس روایت پر جرح کی گئی ہے۔

۲۹۰۶.....مجھے جبرئیل نے کہا: آپ مجھے اس وقت دیکھتے میں سمندر کی کیچڑ لے کر فرعون کے منہ میں ٹھونس رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت الٰہی نہ پہنچ جائے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۳۰۔

۲۹۰۷.....سورۃ الاسراء۔ زوال شمس سے مراد سورج کا ڈھلنا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:.......سورۃ الاسراء آیت ۸۷ میں نمازوں کے اوقات کا ذکر ہے، فرمان الٰہی ہے:

اقم الصلوة لدلوک الشمس الى غسق الليل وقرآن الفجر. الاسراء: ۸۷

(اے محمد) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔
مذکورہ حدیث میں 'دلوک' لفظ کی تشریح ہے کہ اس کے معنی زوال اور ڈھلنے کے ہیں۔
کلام:...... ضعیف الجامع ۳۱۷۶ پر اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۹۰۸...... ہر انسان کی قسمت (کا پرندہ) اس کی گردن میں ہے۔ ابن جریر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

تشریح:...... فرمان الٰہی ہے:

وکل انسان الزمنه طائره في عنقه. الاسراء: ۱۳
اور ہر آدمی کو ہم نے اس کے اعمال (بصورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیئے ہیں۔
یعنی ہر انسان کے عمل اس کی گردن میں آویزاں ہیں جو قیامت میں کھلی کتاب کی شکل میں ہوں گے۔

۲۹۰۹...... ہر بندے کی قسمت اس کی گردن میں ہے۔ عبد بن حمید بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۹۱۰ ...... سورۃ الکہف۔ جس بچے کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا جس دن اس کو پیدا کیا گیا کافر پیدا کیا گیا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دیتا۔ مسلم، ترمذی، ابو داؤد بروایت ابی رضی اللہ عنہ

تشریح:...... سورۃ الکہف آیت ۸۴ میں اس واقعہ کا ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دونوں جا رہے تھے راستے میں ایک بچہ ملا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ اس طرح کے دو اچھنبے واقعے اور پیش آئے بعد میں حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بچہ قتل کرنے کی وجہ بتائی کہ اگر وہ مزید زندہ رہتا تو اپنے والدین کو بھی کفر میں مبتلا کر دیتا۔

۲۹۱۱...... سورۂ مریم۔ الورود سے مراد دخول ہے۔ کوئی نیک بچے گا نہ فاجر مگر جہنم (کے راستے) میں ضرور داخل ہوگا۔ پس وہ مؤمنین پر ٹھنڈی اور باعث سلامتی ہو جائے گی، جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ مؤمنوں کی ٹھنڈک کی وجہ سے جہنم کی چیخیں نکلیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ متقین کو اس سے نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں اوندھے منہ چھوڑ دیں گے۔

مسند احمد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

تشریح:...... فرمان الٰہی ہے:

وان من منكم الاواردها كان على ربك حتمامقضياً.
اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اس کو اس پر گزرنا ہوگا۔ یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔
ثم ننجي الذين اتقوا ونذر الظالمين فيها جثيا. مريم ۷۱، ۷۲
پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔
مذکورہ حدیث اس آیت کریمہ کی تشریح ہے۔ جس میں ہر شخص کے پل صراط سے گزرنے کا ذکر ہے۔
کلام:...... علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف الجامع ۶۱۰۶ پر اس روایت کو ضعیف شمار کیا ہے۔

۲۹۱۲...... جب پروردگار عزوجل کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو جبرئیل کو فرماتے ہیں:
میں فلاں شخص کو محبوب رکھتا ہوں تم بھی اس سے محبت رکھو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان میں اعلان کرتے ہیں۔ پھر اس کی محبت زمین والوں (کے دلوں) میں اتر جاتی ہے۔ پس یہی فرمان باری عزاسمہ:

ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن وداً. مريم: ۹۶
بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے خدا ان کی محبت (مخلوقات کے دل میں) پیدا کر دے گا۔
آگے فرمایا: اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت فرماتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں: میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان میں اس کا اعلان فرما دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے زمین (والوں کے دلوں میں) اس سے نفرت

پیدا ہو جاتی ہے۔ ترمذی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۹۱۳..... سورۃ المؤمنون۔ تم میں سے ہر شخص کے دو گھر ہیں۔ ایک جنت میں اور دوسرا جہنم میں۔ پس جب وہ مر کر جہنم میں داخل ہوتا ہے تو اہل جنت اس کے گھر کے وارث بن جاتے ہیں۔ یہی فرمان باری ہے:

اُولٰئک ھم الوارثون. المؤمنون: ۱۰

یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں۔ ابن ماجہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

رملہ فلسطین کا ذکر

۲۹۱۴..... ''الربوۃ'' سے مراد الرملہ ہے۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ بروایت مرۃ البھری رضی اللہ عنہ

تشریح وکلام:..... فرمان الٰہی ہے:

وجعلنا ابن مریم وامہ اٰیۃ واٰوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین. المؤمنون: ۵۰

اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور ان کی ماں کو (اپنی) نشانی بنایا تھا۔ اور ان کو رہنے کے لائق ایک اونچی جگہ میں جہاں نتھرا ہوا پانی جاری تھا پناہ دی تھی۔

آیت میں ربوۃ مقام کا جو ذکر ہے اس سے رملہ فلسطین کا شہر مراد ہے۔ یہی حدیث کا مطلب ہے لیکن اس روایت کو ضعیف الجامع ۳۱۴۸ پر ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

شاید یہ وہی ٹیلہ یا اونچی زمین ہو جہاں وضع حمل کے وقت حضرت مریم تشریف رکھتی تھیں۔ چنانچہ سورۂ مریم کی آیات ''فناداھا من تحتھا ان لا تحزنی قدجعل ربک تحتک سریا وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا'' دلالت کرتی ہیں کہ وہ جگہ بلند تھی۔ نیچے چشمہ یا نہر بہہ رہی تھی۔ اور کھجور کا درخت نزدیک تھا (کذا فسرہ ابن کثیر رحمہ اللہ) لیکن عموماً مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح کے بچپن کا واقعہ ہے۔ ایک ظالم بادشاہ ہیرودوس نامی نجومیوں سے سن کر کہ حضرت عیسیٰ کو سرداری ملے گی لڑکپن ہی میں ان کا دشمن ہو گیا تھا اور قتل کے درپے تھا۔ حضرت مریم الہام ربانی سے ان کو لے کر مصر چلی گئیں اور اس ظالم کے مرنے کے بعد پھر شام واپس چلی آئیں۔ چنانچہ ''انجیل متی'' میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے اور مصر کا اونچا ہونا باعتبار رودنیل کے ہے ورنہ غرق ہو جاتا اور ''ماء معین'' رودنیل ہے بعض نے ''ربوہ'' (اونچی جگہ) سے مراد شام یا فلسطین لیا ہے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ جس ٹیلہ پر ولادت کے وقت موجود تھیں وہیں اس خطرہ کے وقت بھی پناہ دی گئی ہو۔ واللہ اعلم۔ بہر حال اہل اسلام میں کسی نے ''ربوہ'' سے مراد کشمیر نہیں لیا۔ نہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں بتلائی۔ البتہ ہمارے زمانہ کے بعض زائغین نے ''ربوہ'' سے کشمیر مراد لیا ہے اور وہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بتلائی ہے جس کا کوئی ثبوت تاریخی حیثیت سے نہیں۔ محض کذب و دروغ بیانی ہے۔ محلّہ ''خان یار'' شہر سری نگر میں جو قبر ''یوز آسف'' کے نام سے مشہور ہے اور جس کی بابت ''تاریخ اعظمی'' کے مصنف نے محض عام افواہ نقل کی ہے کہ ''لوگ اس کو کسی نبی کی قبر بتاتے ہیں وہ کوئی شہزادہ تھا اور دوسرے ملک سے یہاں آیا'' اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بتانا پرلے درجہ کی بے حیائی اور سفاہت ہے۔ ایسی اٹکل پچو قیاس آرائیوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کو باطل ٹھہرانا بجز خبط اور جنون کے کچھ نہیں اگر اس قبر کی تحقیق مطلوب ہو اور یہ کہ ''یوز آسف'' کون تھا تو جناب منشی حبیب اللہ صاحب امرتسری کا رسالہ دیکھو جو خاص اس موضوع پر نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھا گیا ہے اور جس میں اس مہمل خیال کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ عنا وعن سائر المسلمین احسن الجزاء. بحوالہ تفسیر عثمانی

کلام:..... حدیث بالا ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۴۸۔

۲۹۱۵..... سورۃ النور۔ فاحشائیں وہ عورتیں ہیں جو اپنا نکاح بغیر گواہوں کے خود ہی کر لیتی ہیں۔ ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام :...... ضعیف الترمذی ۱۸۸ ۔ ضعیف الجامع ۲۳۷۵۔

۲۹۱۶ ..... سورۃ النحل ۔ بلقیس کے ماں باپ میں سے ایک جن تھا۔

ابو الشیخ فی العظمة، ابن مردویه فی التفسیر ۔ ابن عساکر بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنه

کلام :...... ضعیف ہے ۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۱ ۔ ضعیف الجامع ۵۱۷۵ ۔ الضعیفۃ ۱۸۱۸ ۔

۲۹۱۷ ..... سورۃ القصص ۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کونسی مدت پوری کی تھی؟ فرمایا: دونوں میں سے کامل اور تام۔

مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی الله عنه

تشریح :...... سورۃ القصص میں آیت ۲۲ سے ۲۸ تک میں اس واقعہ کا ذکر ہے جس کی طرف حدیث میں اشارہ ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس مہر پر کر دیا تھا کہ تم آٹھ سال تک میرا کام کاج کرو گے ۔ اور اگر تم دس سال پورے کر دو تو تمہاری مرضی میری طرف سے کوئی دباؤ نہیں ۔ لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس سال پورے فرمائے۔

۲۹۱۸ ..... سورۃ الروم ۔ البضع تین سے نو تک پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر، ابن مردویه بروایت دینار بن مکرم

تشریح :...... سورۃ الروم کی ابتدائی آیات میں بضع سنین کا لفظ آیا ہے جس کے معنی ہیں چند سال ۔ اس چند سے یعنی بضع سے کیا مراد ہے اس کا مطلب حدیث بالا میں بیان کیا گیا ہے۔

۲۹۱۹ ..... کیا نہیں شمار کیا تم نے اے ابوبکر؟ بضع تو تین سے نو سال پر بولا جاتا ہے ۔ ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

تشریح :...... فرمان باری ہے:

الم تر ان الفلک تجری فی البحر بنعمة الله لیریکم من ایته. لقمان: ۳۱

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا کی نعمت (مہربانی) سے کشتیاں دریا میں چلتی ہیں تا کہ وہ تم کو اپنی کچھ نشانیاں دکھائے۔

اس آیت میں سمندر میں کشتیوں کا چلنا اور نہ ڈوبنا خدا کی نعمت قرار دیا ۔ اس نعمت کے لفظ پر حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ اور سب سے بڑی نعمت جہنم سے خلاصی اور جنت میں دخول ہے ۔ اور بے شک یہی سب سے بڑی نعمت ہے جس کے طفیل خدا کا دیدار بھی میسر ہوگا اور اس کی رضاء حاصل ہوگی۔

کلام :...... ضعیف الجامع ۵۲۹۶۔

پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

۲۹۲۱ ..... پانچ چیزیں ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہے ۔ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے ۔ وہ بارش کب برسائے گا، وہی جانتا ہے جو (ماؤں کے) رحموں میں ہے اور کوئی نفس یہ نہیں جانتا کل وہ کیا کمائے گا ۔ (اور اسے کل کیا کچھ پیش آئے گا) اور کوئی نفس یہ نہیں جانتا کہ کس جگہ مرے گا۔

مسند احمد، الرویانی، بروایت بریدہ رضی اللہ عنه

تشریح :...... سورۃ لقمان کی آخری آیات کی ترجمان یہ حدیث ہے۔

۲۹۲۲ ..... غیب کی چابیاں ہیں ۔ جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ۔ کوئی نہیں جانتا کہ کل کو کیا ہوگا سوائے اللہ کے ۔ نیز اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب واقع ہوگی ۔ کوئی نفس یہ نہیں جانتا کہ کل کو کیا کمائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کون سی زمین میں مرے گا ۔ سوائے اللہ کے اور یہ بھی کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی سوائے اللہ کے۔

مسند احمد، بخاری بروایت ابن عمر رضی الله عنه

حضور ﷺ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت

۲۹۲۳..... میں تجھے ایک بات ذکر کروں گا اور تو اس میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرنا حتیٰ کہ اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

یاایها النبی قل لازواجك...الی قوله عظیمًا. ترمذی، نسائی، ابن ماجه بروایت عائشه رضی الله عنها

تشریح:..... حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب ہو کر مذکورہ ارشاد فرمایا تھا کہ خدا کا یہ حکم نازل ہوا ہے اس میں غور کر کے والدین سے مشورہ کر کے مجھے جواب دینا فرمان الٰہی کا ترجمہ ہے:

"اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی خواہش رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور اچھی طرح سے رخصت کروں۔ اور اگر تم خدا اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (جنت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکی کرنے والی ہیں ان کے لئے خدا نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ بعض بیویوں نے حضور علیہ السلام فداہ ابی وامی سے زیادہ نان ونفقہ کا مطالبہ کیا تھا۔"

احزاب: ۲۸-۲۹

جس کی وجہ سے حضور علیہ السلام تنگ دل ہوئے تو عرش والے کو بھی بیویوں کا مطالبہ ناگوار گزرا اس لئے فرمان نازل کیا۔

چونکہ حضور علیہ السلام کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی اس لئے آپ علیہ السلام نے انکو فرمایا کہ فیصلہ میں جلدی نہ کرنا اور والدین سے مشورہ کر لینا کیونکہ وہ یہی مشورہ دیں گے کہ اللہ ورسول کو نہ چھوڑو۔ بلکہ تھوڑی دنیا پر قناعت کرلو۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فوراً فرمایا اس میں مشاورت کی کیا ضرورت میں آپ کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتی، زندگی جیسے بھی گزرے گزار لوں گی۔ اس جواب پر آپ ﷺ فداہ ابی وامی، بہت خوش ہوئے۔

ساٹھ سال کی زندگی بڑی مہلت ہے

۲۹۲۴..... سورۃ فاطر۔ جب قیامت کا روز ہوگا نداء دی جائے گی: کہاں ہیں ساٹھ سال عمر والے؟ اور یہ وہی عمر ہے جس کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

اولم نعمرکم مایتذکر فیه من تذکر. فاطر: ۳۷

کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا۔

الحکیم، المعجم الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی بروایت ابن عباس رضی الله عنه

کلام:..... یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۸۔

۲۹۲۵..... ہمارا سابق تو سابق ہے۔ ہمارا میانہ رو نجات یافتہ ہے۔ اور ہمارا ظالم مغفرت پائے گا۔

ابن مردویه والبیهقی فی البعث بروایت عمر رضی الله عنه

تشریح:..... فرمان الٰہی ہے: ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینامن عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرت باذن الله. فاطر: ۳۲

پھر ہم نے ان لوگوں (امت محمدیہ) کو کتاب کا وارث بنایا جن کو اپنے بندوں میں سے منتخب کیا تو کچھ ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ خدا کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

مذکورہ حدیث اسی فرمان الٰہی کی تفسیر ہے۔

کلام:......اس حدیث پر ضعف کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۳۔ضعیف الجامع ۳۱۹۹

۲۹۲۶......سورۃ السجدۃ۔لوگوں نے پہلے کہہ لیا لیکن پھر اکثروں نے انکار کردیا۔پس جو موت تک اس پر ثابت قدم رہے وہی لوگ استقامت والے ہیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ۔ بروایت انس رضی اللہ عنہ)

تشریح:......فرمان الٰہی ہے:

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولاتحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون. حٰمٓ السجدۃ: ۳۰

''جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ''

مذکورہ بالا حدیث اسی فرمان ایزدی کی تشریح وتفسیر ہے۔

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۷۹۔

۲۹۲۷......سورۃ الواقعۃ۔اگر کوئی فرش کی بالائی سے پھینکا جائے تو وہ سو سال کے عرصہ میں نیچے پہنچ کر جگہ پکڑے گا۔یہی فرمان الٰہی ہے''وفرش مرفوعۃ''(واقعہ ۳۴) اور اونچے بچھونے۔المعجم الکبیر بروایت حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۸۲۶ پر اس روایت کو ضعیف شمار کیا ہے۔

۲۹۲۸......(نئی جوانی پر) اٹھائی گئی وہ عورتیں ہیں جو دنیا میں بوڑھی چندھیائی اور پیپ زدہ آنکھوں والی تھیں۔ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

فرمان الٰہی ہے:

انا انشأنٰھن انشآء. فجعلنٰھن ابکاراً. عربا اترابًا. لاصحٰب الیمین. ۳۵۔۳۷

''ہم نے اٹھالیاان عورتوں کو ایک اچھی اٹھان پر کیاان کو کنواریاں پیار دلانے والیاں(اور) ہم عمر اصحاب الیمین کے لئے۔''

مذکورہ آیت کی تشریح وتفسیر ہی سے متعلق حدیث بالا وارد ہوتی ہے۔

کلام:......روایت سنداً ضعیف کے درجہ میں ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۹۷۔

ادبار نجوم کی تفسیر

۲۹۲۹......سورۃ طور۔فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت (سنتیں) ادبار النجوم (ستاروں کا پیٹھ دے کر چلے جانا) ہے اور مغرب کے بعد دو رکعت (سنتیں) ادبار السجود (سجدہ کے بعد والی) ہیں۔مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح:......فرمان الٰہی ہے:

وسبح بحمد ربک حین تقوم. ومن اللیل فسبحہ وادبارَ النجوم. (الطور: ۴۸، ۴۹

''اور پاکی بیان کر اپنے رب کی خوبیاں جس وقت تو اٹھتا ہے۔اور کچھ رات میں لوگ اس کی پاکی اور پیٹھ پھیرتے وقت تاروں کے۔''

دوسری جگہ فرمان باری ہے:

ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود. ق ۴۰

اور کچھ رات میں بول اس کی پاکی۔اور پیچھے سجدہ کے۔

مذکورہ فرمان نبوی ﷺ ان دو فرمادات الٰہیہ کی تفسیر ہے۔یعنی ستاروں کے جانے (ادبار النجوم) کے بعد پاکی بیان کر یعنی صبح کی دو سنتیں ادا

کر۔اور(ادبارالسجود)سجدہ کے بعدیعنی مغرب کی نمازادا کرنے کے بعدپاکی بیان کریعنی دوسنتیں ادا کر۔

مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۱۶۵۔

۲۹۳۰......ادبارالنجوم فجر سے پہلے دورکعات ہیں اورادبارالسجود مغرب کے بعددورکعات ہیں(الخطیب التاریخ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ)

کلام:......ضعیف الجامع ۲۴۸۔ضعیف الترمذی ۶۴۵۔الضعیفۃ ۲۱۷۸۔

۲۹۳۱......سورہ القمر۔مہینے کا آخری بدھ دائمی منحوس دن ہے۔

وکیع فی الغرر. ابن مردویہ فی التفسیر، التاریخ للخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح:......فرمان الٰہی ہے:

كذبت عاد فكيف كان عذابي ونذر. انا ارسلنا عليهم ريحاصرصرا في يوم نحس مستمر

سورہ قمر:۱۸. ۱۹

''عادنے بھی تکذیب کی تھی۔سو(دیکھ لو)میرا عذاب اورڈرانا کیسا ہوا۔ہم نے ان پر سخت منحوس دن میں آندھی چلائی۔''

یہ دن اگرچہ بدھ کا ہولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر بدھ یا مہینے کا آخری بدھ منحوس ہوجائے۔یہ منحوس ہونا صرف عادقوم کے لئے ہی تھا۔کیونکہ اس روز وہ تباہ وبرباد ہوئے۔اب اگراس دن کسی قوم یافرد کوخدا کی نعمتیں ملیں تو یہی دن اس کے لئے باعث خیراورنیک فال ہوگا۔اور حدیث بالاسراسر ضعیف اورمن گھڑت ہے۔

کلام:......حدیث مذکورموضوع اورمن گھڑت ہے۔دیکھئے اسنی المطالب ۲۔الاتقان ۱۵۹۵ تحذیرالمسلمین ۱۲۷۔التنزیہ ۲/۵۵۔ضعیف الجامع ۳۔الضعیفۃ ۱۵۸۱۔الکشف الالٰہی ۱۱۹۔کشف الخفاء ۳۔اللآلی ۱/۴۸۵۔الموضوعات ۲/۷۳۔النوافح ۸۔

۲۹۳۲......سورۃ القلم۔العتل الزنیم سے مرادفاحش اورلئیم(کمینہ)انسان ہے۔ابن ابی حاتم بروایت مرسلاً موسی بن عقبہ

تشریح:......سورۃ القلم کی ابتدائی آیات میں کافر کی صفات میں مذکورہ الفاظ آئے ہیں۔جن کی تشریح حدیث میں کی گئی۔

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۴۷۔

۲۹۳۳......العتل ہر بڑے پیٹ والا،بڑے حلق والا،بہت کھانے پینے والا،مال جمع کرنے والا اور مال میں بخل کرنے والا ہے۔

ابن مردویہ بروایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۴۸۔

جبرائیل علیہ السلام کا دیدار

۲۹۳۴......سورۃ المدثر۔مجھ سے وحی ایک زمانہ تک منقطع رہی۔ایک مرتبہ میں جارہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔میں نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی۔دیکھا تو وہی فرشتہ جوغارحراء میں مجھے ملاتھا۔آسمان وزمین کے درمیان ایک(عظیم)تخت پر(جلوہ افروز)ہے۔میں گھبراہٹ کے مارے زمین پرگھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔اورزمین بوس ہوگیا۔پھر میں(اس فرشتے کے جانے کے بعد)خدیجہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیااوربولا:"وترونی وترونی"مجھے چادراڑھاؤ۔چنانچہ مجھے چادراڑھادی گئی پھرجبرئیل علیہ السلام(دوبارہ)تشریف لائے اور مجھے لات لگاکر کہنے لگے:

یاایها المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطهر والرجز فاهجر .سورۃ المدثر ابتدائی آیات

اے(محمد)جوچادرلپیٹے پڑے ہو۔اٹھواور(لوگوں کو)ڈراؤ۔اوراپنے پروردگارکی تعریف بیان کرواوراپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔اورناپاکی

سے دور رہو۔ الطیالسی، مسند احمد، صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۹۳۵..... الصعود: آگ کا ایک پہاڑ ہے۔ کافر اس پر ستر سال تک چڑھے گا۔ پھر اسی طرح (اتنے عرصے میں) اترے گا۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

تشریح:..... سورۃ المدثر کی ۱۷ نمبر آیت میں کافر سے متعلق فرمان الٰہی ہے: سارھقه صعوداً ہم اسے صعود پر چڑھائیں گے۔ اس صعود کی تشریح مذکورہ بالا حدیث میں فرمائی گئی ہے۔

کلام:..... ضعیف الترمذی ۶۵۷۔ ضعیف الجامع ۳۵۵۲۔ پر اس کو ضعیف شمار کیا گیا ہے۔

۲۹۳۶..... سورۃ النازعات۔ فرعون نے دو کلمات (کفر) کہے تھے۔ ایک ماعلمت لکم من اله غیری (القصص: ۳۸) میں اپنے سوا تمہارے لئے کوئی معبود نہیں جانتا اور دوسرا کلمہ انا ربکم الاعلی (النازعات: ۲۴) میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ ان دونوں کلمات کے درمیان چالیس سال کا عرصہ تھا۔ فاخذه الله نکال الآخرة والاولی. پھر اللہ نے اس کو پکڑ لیا آخرت اور دنیا کے عذاب میں۔

ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۲۶۷۔

۲۹۳۷..... سورۃ المطففین۔ ویل (للمکذبین) (جھٹلانے والوں کے لئے ویل ہے) ویل جہنم میں ایک وادی ہے۔ کافر اس پر ستر سال تک نیچے گرتا رہے گا پھر جا کر وہ اس کی گہرائی میں گرے گا۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم بروایت ابو سعیدخدری رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الترمذی ۶۱۷۔ ضعیف الجامع ۶۱۴۸۔

گناہگار کے دل میں سیاہ نقطہ

۲۹۳۸..... "الران" جس کا اللہ نے اپنے فرمان میں ذکر کیا: کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون. مطففین: ۱۴ دیکھو یہ جو (اعمال بد) کرتے ہیں۔ ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم، نسائی ابن ماجه، ابن حبان، شعب للبیهقی بروایت ابو هریره رضی اللہ عنہ

تشریح:..... تفسیر روح المعانی میں اس آیت کے ذیل میں یہ حدیث مکمل ذکر کی گئی ہے جس سے اس کا مطلب یونہی طرح سمجھ آجاتا ہے۔ فرمان نبوی علیہ السلام ہے: بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے پس اگر وہ توبہ کر لے اور اس گناہ کو چھوڑ کر اللہ سے استغفار کر لے تو اس کا صیقل وصاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ (بجائے توبہ واستغفار کے) دوبارہ گناہ کرتا ہے تو وہ سیاہ نقطہ زیادہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ہوتے ہوتے اس کا پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ پس یہی ران ہے یعنی زنگ۔

۲۹۳۹ سورۃ البروج۔ الیوم الموعود (جس دن کا وعدہ کیا گیا) وہ قیامت کا دن ہے۔ اور الشاھد (حاضر ہونے والا) جمعہ کا دن ہے۔ (جو تمام لوگوں کے پاس حاضر ہو جاتا ہے) اور المشهود (جس دن لوگ (عرفہ) میں داخل ہوتے ہیں) وہ عرفہ کا دن ہے۔ اور جمعہ کا دن اللہ نے ہمارے لئے ذخیرہ کیا ہے (جو کسی اور قوم کو نہیں ملا) اس طرح صلاۃ الوسطیٰ عصر کی نماز بھی ہمارے لئے ذخیرہ کر رکھی تھی۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ

۲۹۴۰..... الیوم الموعود قیامت کا دن ہے۔ الیوم المشهود عرفہ کا دن ہے اور الشاہد جمعہ کا دن ہے۔ اور اس سے افضل کسی دن پر سورج طلوع ہوتا ہے نہ غروب۔ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بندۂ مسلمان اللہ سے خیر کی دعا نہیں کرتا مگر اللہ اس کو ضرور قبول فرماتے ہیں اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر اللہ پاک اسے ضرور پناہ عطا فرماتے ہیں۔ ترمذی، السنن للبیهقی بروایت ابو هریره رضی اللہ عنہ

تشریح:...... وہ خیر کی گھڑی جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان ہے اور عصر اور مغرب کے درمیان۔

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۹۷ میں ضعف کے حوالہ سے اس روایت پر کلام کیا گیا ہے۔

۲۹۴۱..... الشاھد عرفہ کا دن ہے اور جمعہ کا دن اور المشہود قیامت کا دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۴۲۷۔

۲۹۴۲..... سورۃ الطارق۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو چار اشیاء کا ضامن بنایا ہے (کہ ان کی حفاظت کریں) نماز، زکوۃ، روزہ اور جنابت سے غسل کرنا۔ اور سرائر ہیں۔ جن کے متعلق فرمان بری ہے:

یوم تبلی السرائر. سورہ الطارق

جس دن رازوں کو کھول دیا جائے گا۔ شعب الایمان للبیھقی بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۹۴۳..... سورۃ الفجر۔ دس راتوں سے مراد ضحیٰ قربانی والے ماہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ وتر عرفہ کا دن ہے شفع قربانی کا دن ہے۔

مستدرک الحاکم، مسند احمد بروایت جابر رضی اللہ عنہ

تشریح:...... فرمان الٰہی ہے:

والفجر ولیال عشر والشفع والوتر

قسم ہے دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی۔

یعنی ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتوں کی قسم ہے اور شفع (جفت) کی یعنی قربانی کے دن کی جو دس ذوالحجہ ہوتا ہے اور طاق عرفہ کی قسم ہے جو ذوالحجہ ہوتا ہے۔

کلام:...... دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۶۲۔

۲۹۴۴ عشرہ سے مراد عشرۃ ذی الحجہ ہے۔ وتر عرفہ کا دن ہے اور شفع قربانی کا دن ہے۔ (مسند احمد، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۵۰۸۔

۲۹۴۵..... سورۃ الشمس۔ لوگوں میں سب سے بد بخت قوم ثمود کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا تھا۔ اور آدم کا وہ بیٹا (قابیل) جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ زمین پر کوئی خون نہیں بہایا جاتا مگر اس کا گناہ اس کو بھی ملتا ہے کیونکہ وہی پہلا شخص ہے جس نے قتل کی سنت جاری کی۔

الطبرانی فی الکبیر مستدرک الحاکم، حلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۷۸۔ الضعیفۃ ۱۹۸۷۔

۲۹۴۶..... سورۃ الم نشرح۔ ایک مشکل دو آسانیوں پر کبھی غالب نہیں آسکتی۔ فرمان الٰہی ہے: **ان مع العسر یسراً ان مع العسر یسراً.** بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ مستدرک الحاکم بروایت مرسلاً حسن رضی اللہ عنہ

تشریح:...... قرآنی آیت کے طرز کلام اور عربی گرامر کے اصول کے لحاظ سے واقعی یہ مطلب نکلتا ہے کہ ایک تنگی کے ساتھ دو آسانیاں ہیں اور دو آسانیوں پر ان شاء اللہ ایک تنگی غالب نہیں آسکتی لیکن یہ کلام حدیث کا نہیں ہے بلکہ بزرگوں سے منقول ہے اس کو حدیث کہنا موضوع اور خود ساختہ ہے کنز العمال میں بعض بعض مقامات پر ایسی روایات درج ہیں۔ انشاء اللہ ہم ان سے آگاہ کرتے چلیں گے وبعونہ سبحانہ وتعالیٰ۔

کلام:...... یہ روایت حدیث نہیں ہے۔ خود ساختہ اور من گھڑت حدیث ہے۔ دیکھئے الاتقان ۱۴۷۳۔ اسنی المطالب ۱۱۶۲۔ تذکرۃ الموضوعات ۱۹۰۔ التمییز ۱۳۲۔ الشذرۃ ۷۵۰۔ ضعیف الجامع ۴۷۸۴ الضعیفۃ ۱۴۰۳۔ الغمازنہ ۲۱۹۔ الکشف الالٰھی ۷۳۰۔ کشف الخفاء ۲۰۷۹۔ مختصر المقاصد ۸۱۲۔ المشتھر ۵۱۔ المقاصد الحسنۃ ۸۷۷۔ النوافح ۱۵۲۱۔

۲۹۴۷ ..... اگر ایک تنگی آجائے اور اس سوراخ میں داخل ہو جائے پھر آسانی آکر اس سوراخ میں داخل ہو جائے تو یقیناً تنگی کو نکال باہر کرے گی۔

مستدرک الحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف۔ الاتقان ۱۵۰۸، ضعیف الجامع ۴۸۲۰۔

۲۹۴۸ ..... اگر تنگی کسی سوراخ میں داخل ہو جائے (یعنی نکلنے کا نام نہ لے تب بھی) آسانی آکر اس کو نکال دے گی۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ..... الاتقان ۱۵۰۸، ضعیف الجامع ۴۸۳۴۔

۲۹۴۹ سورۃ الزلزال۔ یومئذ تحدث اخبارھا۔ جس دن زمین اپنی سب چیزیں بیان کر دے گی۔ کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں۔ اس کی خبریں یہ ہیں کہ یہ ہر بندے اور بندی پر گواہی دے گی ہر اس عمل کی جو اس نے اس کی پشت پر کیا ہوگا۔ زمین کہے گی اس نے مجھ پر فلاں فلاں دن یہ عمل کیا۔ یہ اس کی خبریں ہیں۔ مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۹۵۰ ..... سورۃ العادیات۔ (سورۃ میں ہے کہ انسان اپنے رب کا کنود ہے) الکنود وہ شخص ہے جو اکیلا کھائے اپنے ساتھ والوں سے روکے اور اپنے غلام کو مارے۔ الطبرانی فی الکبیر۔ بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۳۰۴ ضعیف ہے۔

امت میں فتح کی علامت کا دیکھنا

۲۹۵۱ ..... سورۃ النصر۔ میرے رب نے مجھے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں علامت (فتح) دیکھوں گا۔ پس جب میں وہ دیکھوں تو یہ کلمات کثرت سے پڑھوں گا۔ سبحان اللہ وبحمدہ. استغفر اللہ واتوب الیہ. چنانچہ میں نے وہ علامت (فتح) دیکھ لی۔ فرمان الٰہی ہے:

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا.

جب اللہ کی مدد اور فتح مکہ آجائے اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتا دیکھ لے (اور یہی نشانی ہے آپ ﷺ کے دنیا سے جانے کی) تو اپنے رب کی حمد بیان کر اور اس سے استغفار کر بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۹۵۲ ..... سورۃ الاخلاص۔ الصمد (بے نیاز) وہ ذات ہے جس کا جوف (پیٹ) نہ ہو۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۵۸۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۴۴۔

۲۹۵۳ ..... المعوذتین۔ فلق جہنم میں منہ ڈھکا ہوا ایک کنواں ہے۔ ابن جریر، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۹۵۴ ..... فلق جہنم میں ایک قید خانہ ہے جس میں سرکش اور تکبروں کو قید کیا جائے گا۔ جہنم اس قید خانہ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہے۔

ابن مردویہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۹۵۵ اے عائشہ! اس غاسق سے اللہ کی پناہ مانگو۔ یہ وہی غاسق (رات کو چھانے والا اندھیرا) ہے۔

(مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

فصل ..... (رابع) کے متعلقات کی ایک فرع

۲۹۵۶ ..... قرآن دس حروف (یہاں حروف سے مضامین مراد ہیں) پر نازل کیا گیا ہے۔ (بشیر) خوشخبری دینے والا۔ (نذیر) ڈرانے والا۔

(ناسخ) حکم بدلنے والا۔ (منسوخ) تبدیل شدہ حکم (موعظۃ) نصیحت والا۔ (مثل) مثالوں والا۔ (محکم) واضح اور کھلے حکم والا۔ (متشابہ) مخفی معنی والا۔ حلال اور حرام۔ السجزی فی الابانہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۳۳۹۔

۲۹۵۷.....جس نے اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کیا پھر وہ درست بھی ہوا تب بھی اس نے خطا کی۔

ترمذی، ابو داؤد، نسائی بروایت جندب رضی اللہ عنہ

سلف صالحین کے اقوال کا لحاظ کرنا

تشریح:.....قرآن کی تفسیر اور اس کے معنی وہی بیان کرنے چاہئیں جو تفاسیر میں سلف صالحین سے منقول ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے احادیث اور قرآن کو ملحوظ رکھ کر تشریح کی ہے۔ اپنی طرف سے بیان کردہ تشریح وتفسیر درست بھی ہو تب بھی بیان کرنے والا خطا کار ہے۔ کیونکہ اس نے کلام اللہ پر جسارت اور جرات کا مظاہرہ کیا کہ وہ خدا کے کلام کو از خود سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

۲۹۵۸ جس نے بغیر علم کے قرآن میں کوئی بات کہی وہ ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ ابو داؤد، ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۹۵۹ قرآن کا ہر وہ مضمون جس میں قنوت کا ذکر ہو اس سے مراد اطاعت وفرمانبرداری ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت محل کلام ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۲۵۔

۲۹۶۰..... قرآن کی ترتیب وتدوین تمام من جانب اللہ ہے۔ جبرئیل میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حکم دیا کہ اس آیت (ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان) (النحل: ۹۰) کو فلاں سورت کی اس جگہ رکھوں۔ مسند احمد، بروایت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ

تشریح:.....قرآن پاک ایسی آسمانی کتاب ہے جو تئیس سال کے عرصے میں موقع بموقع حسب ضرورت نازل ہوئی ہے۔ نزول قرآن موجودہ ترتیب کے مطابق نہیں ہوا۔ یہ ترتیب بعد میں من جانب اللہ نازل کردہ ہے۔

کلام:.....ضعیف الجامع ٦٦۔

۲۹۶۱ میرا کلام (حدیث رسول) اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کرسکتا۔ اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کرسکتا ہے اور اللہ کا کلام بعض بعض کو منسوخ کرسکتا ہے۔ الکامل لابن عدی سنن دارقطنی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے۔ ذخیرة الحفاظ ۴۴۰٦، ضعیف الجامع ۴۲۸۵، الکشف الالھی ٦٧٠، المتناهية ١٩٠، المغير ١١١

۲۹۶۲ .....ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفے رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئے۔ تورات چھ رمضان کو نازل ہوئی۔ زبور شریف اٹھارہ ۱۸ رمضان کو نازل ہوئی۔ اور قرآن شریف چوبیس ۲۴ رمضان کو نازل ہوا۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت واثلہ رضی اللہ عنہ

تشریح:.....قرآن ایک مرتبہ آسمان دنیا پر مذکورہ تاریخ میں نازل ہوگیا جبکہ روئے زمین پر محمد ﷺ پر تئیس سال کے عرصے میں وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔ جبکہ دیگر کتب سماوی اور صحائف پیغمبروں پر ایک ایک مرتبہ ہی نازل ہوئے ہیں۔

۲۹۶۳..... اسماعیل علیہ السلام کی زبان ناپید ہوگئی تھی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اسے لے کر میرے پاس آئے اور مجھے یاد کرادی۔

العظریف فی جزئہ. ابن عساکر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:.....یعنی قرآن پاک اصل عربی زبان میں نازل شدہ ہے جو اسماعیل علیہ السلام کی زبان ہے۔

کلام:.....روایت ضعیف الجامع۔ ۱۹۱۹۔ الضعیفة ۴٦۵۔

۲۹٦۴..... اے ابن آدم! کیا تو جانتا ہے تمام نعمت کیا ہے؟ تمام نعمت جہنم سے خلاصی اور جنت کا داخلہ ہے۔

مسند احمد، ادب البخاری، ترمذی بروایت معاذ بن الأکوع

نوٹ:...... ماقبل میں بیان کردہ حدیث ۲۹۲۰ پر اس کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

۲۹۶۶..... جهد البلاء قلة الصبر۔ اشدترین مصیبت ظلماً قتل کیا جانا ہے۔

ابو عثمان الصابونی المائتین. فردوس للدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

تشریح:...... جبکہ یہی روایت قلة الصبر کے الفاظ کے ساتھ بھی منقول ہے جس کے معنی ہوں گے عظیم ترین مصیبت صبر کا فقدان ہے۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۶۴۰۔

تفسیر (قرآن کریم) زوائد جامع صغیر۔

۲۹۶۷..... سورۂ فاتحہ۔ الصراط المستقیم یعنی سیدھا راستہ دین اسلام ہے۔ حج کا راستہ ہے اور راہ خدا میں غزوہ و جہاد کرنا ہے۔

الفردوس للدیلمی بروایت جابر رضی الله عنه

۲۹۶۸..... اے عدی بن حاتم! کیا تو اس بات سے بھاگتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہنا پڑے گا؟ بتا کیا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ کیا تو اللہ اکبر کہنے سے بھاگ رہا ہے بتا کیا اللہ سے بڑی کوئی شے ہے؟ (یاد رکھ!) یہود پر غضب خداوندی اترا (اور وہ مغضوب علیہم کے مصداق ٹھہرے) اور نصاریٰ راہ راست سے بھٹکے (اور وہ الضالین کے مصداق ٹھہرے)۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت عدی بن حاتم

رب العالمین سے ہمکلامی

۲۹۶۹..... تیرے رب نے فرمایا ہے: اے ابن آدم! تجھ پر سورۂ فاتحہ کی سات آیات نازل کی گئی ہیں۔ تین میرے لئے ہیں اور تین تیرے لئے جبکہ ایک آیت میرے اور تیرے درمیان ہے۔

الحمد لله رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ ملک یوم الدین میرے لئے ہیں اور ایاک نعبد و ایاک نستعین میرے اور تیرے درمیان ہے، تیری طرف سے تو عبادت ہے اور مجھ پر تیری مدد لازم ہے۔ اور اهدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیهم۔ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین تیرے لئے ہیں۔ الامام الطبرانی فی الصغیر. بروایت ابی بن کعب رضی الله عنه

۲۹۷۰..... سورۃ البقرہ۔ یہ تورات کی تاریکی اور دن کی سفیدی ہے یعنی فرمان الٰہی: الخیط الابیض من الخیط الاسود (سفید دھاری سیاہ دھاری سے ممتاز ہو جائے)۔ بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد بروایت عدی بن معاتم رضی الله عنه رضی الله عنه

نوٹ:...... اس روایت کی تشریح اسی جلد میں حدیث نمبر ۲۸۸۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۹۷۱..... الرفث کے معنی الاعرابہ اور تعریض للنساء بالجماع کے ہیں یعنی عورتوں سے فحش کلام کرنا اور صحبت و جماع کے لئے ان کے درپے ہونا اور فسوق تمام قسم کے گناہوں کو شامل ہے اور "الجدال" کسی شخص کا اپنے ساتھ والے سے جھگڑنا۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی الله عنه

تشریح:...... فرمان ایزدی عزوجل ہے:

فمن فرض فیهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔ بقرہ: ۱۹۷

"پھر جس نے لازم کرلیا ان (ایام حج) میں حج تو بے حجاب ہونا جائز نہیں عورت سے اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑا کرنا حج کے زمانہ میں۔"

مذکورہ آیت میں رفث فسوق اور جدال تین الفاظ آئے ہیں جن کی تشریح مذکورہ حدیث میں کی گئی ہے۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۱۵۷۔

۲۹۷۲..... مؤمن کی نیکی بیس لاکھ تک بڑھادی جاتی ہے۔ (الدیلمی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

۲۹۷۳..... القنطار سو رطل ہیں اور رطل بارہ اوقیہ ہے اور اوقیہ سات دینار ہیں اور دینار چوبیس قیراط کا ہے۔ الدیلمی بروایت جابر رضی الله عنه

نوٹ:...... ۲۸۹۱ پر روایت کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

کلام:۔۔۔۔۔۔اس روایت کے روایت میں ایک راوی خلیل بن مرہ ہیں جن کو امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔لہٰذا اس بنا پر یہ روایت محل کلام اور ضعیف ہے۔

تکالیف گناہوں کا کفارہ ہے

۲۹۷۴۔۔۔۔سورۃ النساء۔اے عائشہ!اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ بندہ کو یوں دیتا ہے کہ اس کو بخار، بڑھاپا اور سامان گم ہونا وغیرہ پیش آجاتا ہے۔کوئی سامان اپنی آستین (جیب) میں رکھتا ہے پھر دیکھتا ہے تو گم پاتا ہے لیکن پھر اس کو پالیتا ہے۔اس طرح (معمولی تکالیف میں) وہ مؤمن اپنے گناہوں سے یوں نکل آتا ہے جس طرح بھٹی سے سرخ سونا (صاف ستھرا) نکال لیا جاتا ہے۔ابن جریر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:۔۔۔۔۔۔فرمان الٰہی ہے:من یعمل سوئا یجزبه. جو کوئی برا عمل کرے گا اس کی سزا پائے گا۔اس آیت کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بالا فرمان جواب دیا۔

۲۹۷۵۔۔۔۔سورۃ المائدہ۔جس کے پاس گھر اور خادم ہو وہ بادشاہ ہے۔الزبیر بن بکر فی الموفقیات، ابن جریر بروایت مرسلازید بن اسلم

۲۹۷۶۔۔۔۔اے اہل مدینہ!اللہ تعالیٰ شراب کا تذکرہ فرمارہے ہیں میں نہیں جانتا ممکن ہے اس کے بارے میں کوئی حکم نازل فرمادیں۔پھر (کچھ عرصہ) بعد میں فرمایا اے اہل مدینہ!اللہ تعالیٰ نے مجھ پر شراب کی حرمت نازل کردی ہے۔پس جو شخص یہ آیت جانتا ہو اور اس کے پاس شراب ہو وہ اس میں سے نہ پئے۔شعب الایمان للبیھقی بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

شراب کی حرمت میں حکمت وتدبیر الٰہی

تشریح:۔۔۔۔۔۔فرمان الٰہی ہے:

یاایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والأزلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ٥ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون. المائدۃ: ۹۰، ۹۱

''اے ایمان والو!شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں۔سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈلوادے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہئے۔''

''انصاب'' اور ''ازلام'' کی تفسیر اسی سورت کی ابتداء میں ''وماذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام'' کے تحت میں گزر چکی ہے۔

اس آیت سے پہلے بھی بعض آیات خمر (شراب) کے بارہ میں نازل ہوچکی تھیں۔اول یہ آیت نازل ہوئی۔یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما (بقرہ: رکوع ۲۷) گو اس سے نہایت واضح اشارہ تحریم خمر کی طرف کیا جارہا تھا مگر چونکہ صاف طور اس کے چھوڑنے کا حکم نہ تھا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا اللھم بین لنا بیاناً شافیاً اس کے بعد دوسری آیت آئی یاایھا الذین امنو لاتقربو الصلوٰۃ وانتم سکاری الیٰ آخر الآیۃ (نساء رکوع ۶) اس میں بھی تحریم خمر کی تصریح نہ تھی۔ گو نشہ کی حالت میں نماز کی ممانعت ہوئی اور یہ قرینہ اسی کا تھا کہ غالباً یہ چیز عنقریب کلیۃ حرام ہونے والی ہے۔مگر چونکہ عرب میں شراب کا رواج انتہاء کو پہنچ چکا تھا اور اس کا دفعۃً چھڑا دینا مخاطبین کے لحاظ سے سہل نہ تھا اس لئے نہایت حکیمانہ تدریج سے اولاً قلوب میں اس کی نفرت بٹھلائی گئی

اور آہستہ آہستہ حکم تحریم سے مانوس کیا گیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دوسری آیت کو سن کر پھر وہی لفظ کہے اللھم بین لنا بیانا شافیا آخرکار مائدہ کی یہ آیتیں جو اس وقت ہمارے سامنے ہیں "یاایھا الذین امنوا" سے "فھل انتم منتھون" تک نازل کی گئیں جس میں صاف صاف بت پرستی کی طرح اس گندی چیز سے بھی اجتناب کرنے کی ہدایت کی گئی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ "فھل انتم منتھون" سنتے ہی چلا اٹھے "انتھینا انتھینا" لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے، مےخانے برباد کر دیئے۔ مدینے کی گلی کوچوں میں شراب پانی کی طرح بہتی پھرتی تھی۔ سارا عرب اس گندی شراب کو چھوڑ کر مغفرت ربانی اور محبت واطاعت نبوی کی شراب طہور سے مخمور ہو گیا اور ام الخبائث کے مقابلہ پر حضور ﷺ کا یہ جہاد ایسا کامیاب ہوا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ جس چیز کو قرآن کریم نے اتنا پہلے اتنی شدت سے روکا تھا آج سب سے بڑے شراب خوار ملک امریکہ وغیرہ اس کی خرابیوں اور نقصانات کے محسوس کر کے اس کے مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ فللہ الحمد والمنتہ۔

۲۹۷۷..... تمہاری قوم کی اونٹنیوں نے صحیح کانوں والے بچے جنے ہوں کیا تم چھری لے کر ان کے کان کاٹ دو گے پھر کہو گے یہ بحیرہ اس کا دودھ ہے۔ بتوں کے نام اور ان کی کھالیں کاٹ دو گے اور کہو گے یہ حروم (حرام) ہیں پھر تم ان کو اپنے اوپر اور اپنے اہل وعیال پر حرام کر لو گے، جس کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔ اللہ کا بازو تمہارے بازو سے زیادہ مضبوط ہے اور اللہ کی چھری تمہاری چھری سے زیادہ تیز ہے۔

مسند احمد، الطبرانی فی الکبیر ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، بروایت ابی الاحوص عن ابیہ

تشریح:...... مشرکین عرب کسی جانور کا دودھ بتوں کے نام وقف کر دیا کرتے تھے اس کو بحیرہ کہتے تھے۔ اور کسی جانور کو بت کے نام وقف کر کے اس کا کھانا اور اس سے کسی بھی طرح کا نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے۔ اس کی ممانعت مذکورہ حدیث میں کی گئی ہے۔ یہ حدیث سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۰۳ کی تشریح ہے۔ جبکہ آیت میں اور بھی انواع مذکور ہیں جن کو مشرکین اپنے لئے حرام تصور کرتے تھے۔ مذکورہ آیت کی تفسیر میں مزید تفصیل ملاحظہ کیجئے۔ آخر میں حدیث میں سمجھایا گیا ہے کہ اگر یوں کان کاٹ کر یا کھال کاٹ کر کوئی چیز حرام کی جا سکتی ہے تو کیا خدا یہ نہیں کر سکتا اس کا بازو اور اس کی چھری تمہارے بازو اور تمہاری چھری سے زیادہ طاقتور ہیں۔

۲۹۷۸..... عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے مناظرہ کیا اور اپنے رب پر غالب آگئے اور اللہ ہی نے ان کو (غالب آنے کے لئے) صحت دلیل تلقین فرمائی تھی۔ لقولہ: أأنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ. الخ. الدیلمی بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

واذقال اللّٰہ یعیسی ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ قال سبحانک مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم مافی نفسی ولا اعلم مافی نفسک انک انت علام الغیوب ۔ ماقلت لھم الا مآامرتنی بہ ان اعبدوا اللّٰہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم. المائدہ: ۱۱۸،۱۱۶

"اور اس وقت کو بھی یاد رکھو جب خدا فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے مجھے کب شایاں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہو گا تو تجھ کو معلوم ہو گا (کیونکہ) جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا بے شک تو علام الغیوب ہے۔ میں نے ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا ہے وہ یہ کہ تم خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ اور جب تک میں ان میں رہا ان (کے حالات) کی خبر رکھتا رہا جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو تو ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو (تیری مہربانی ہے) بے شک تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔"

مذکورہ حدیث انہی آیات کی تفسیر وتشریح ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام پر انعامات الٰہیہ

۲۹۷۹...... جب قیامت کا دن ہوگا انبیاء اوران کی امتوں کو بلایا جائے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلایا جائے گا اللہ پاک ان کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کا اقرار فرمائیں گے۔ اللہ پاک فرمائیں گے:

یعیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک اذأیدتک بروح القدس.

جب خدا (عیسیٰ سے) فرمائے گا: اے عیسیٰ بن مریم! میرے ان احسانوں کو یاد کر جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے جب میں نے روح القدس (جبرئیل) سے تمہاری مدد کی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

أأنت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ۔

کیا تم نے لوگوں کو کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو معبود بنالو؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا انکار فرمائیں گے کہ میں نے ہرگز ایسا نہیں کہا تھا۔ پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے سوال کیا جائے گا وہ کہیں گے: جی ہاں انہی نے ہم کو حکم دیا تھا۔ (اس بات کو سن کر غم وغصہ کی وجہ سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بال (کھڑے ہوکر) اس قدر لمبے ہوجائیں گے کہ آپ کے سر اور بدن کے ایک ایک بال کو ایک فرشتہ تھامے گا پھر اللہ تعالیٰ کے روبرو ہزار سال تک ان کا حساب کتاب ہوگا حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حجت نصاریٰ پر غالب آجائے گی۔ پھر نصاریٰ کے لئے (ایک صلیب بلند کی جائے گی جس کے پیچھے چل کر وہ جہنم میں داخل ہوجائیں گے۔ ابن عساکر بروایت ابی بردہ بن ابی موسیٰ عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۲۹۸۰...... سورۃ الانعام۔ بہرحال یہ آنے والا تھا لیکن بعد میں ٹال دیا گیا۔ مسند احمد، ترمذی بروایت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص

فائدہ:...... جب فرمان الٰہی نازل ہوا:

قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابًا من فوقکم. الانعام: ۶۵

''کہہ دے اس کو قدرت ہے اس پر کہ عذاب بھیجے تم پر۔''

تو نبی کریم ﷺ نے اس پر مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تم پر عذاب بھیجنے پر پوری طرح قادر ہے لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے تم پر بھیجنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

کلام:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن غریب قرار دیا ہے یعنی ایک طریق سے یہ روایت حسن ہے اور قابل اعتبار۔

۲۹۸۱...... لم یلبسوا ایمانھم بظلم کا یہ مطلب نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان علیہ السلام کی بات نہیں سنی: ان الشرک لظلم عظیم. بخاری، مسلم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... فرمان الٰہی ہے:

الذین اٰمنو ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اؤلئک لھم الامن وھم مھتدون۔

جو لوگ یقین لے آئے اور نہیں ملایا اپنے ایمان میں کوئی ظلم انہی کے واسطے ہے دلجمعی اور وہی ہیں سیدھی راہ پر۔

جب مذکورہ فرمان باری نازل ہوا تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا شخص ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا یہاں ظلم سے شرک مراد ہے یعنی ایمان لانے کے بعد شرک سے کلی اجتناب برتا۔ یونہی حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا تھا: اے بیٹے شرک نہ کرنا۔ اللہ کی قسم شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ سورئہ لقمان: ۱۳

۲۹۸۲...... ہلاکت ہو بنی اسرائیل کی۔ اللہ نے ان پر چربیوں کو حرام کیا۔ انہوں نے ان کو نرم کیا اور اس کو فروخت کرکے اس کے پیسے سے کھانے

لگے۔ یونہی تم (مسلمانوں) پراللہ نے شراب حرام فرمائی ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

یہود کے نقش قدم پر چلنے کی ممانعت

فائدہ:...... نبی ﷺ کا فرمان ہے تم بھی ان کے قدم بقدم چلو گے اگر وہ (یہود) ایک سوراخ میں گھسے تھے تم بھی اس میں گھسو گے۔ اللہ معاف فرمائے آج مسلمان بھی شراب کو مختلف ناموں اور مختلف شکلوں میں استعمال کرنے لگے ہیں۔ نشہ آور شے ہر طرح حرام ہے اس سے احتراز واجب ہے۔

۲۹۸۳..... یہود پر اللہ لعنت فرمائے۔ یہود پر اللہ لعنت فرمائے۔ یہود پر اللہ لعنت فرمائے۔ گائے اور بکریوں کی جو چربیاں ان پر حرام کی گئی تھیں انہوں نے ان کو لے کر پگھلایا اور اپنی کھانے والی اشیاء کے بدلے فروخت کردیا۔ (یادرکھو!) شراب حرام ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔ شراب حرام ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔ شراب حرام ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔ (مسند احمد بروایت عبدالرحمن بن غنم

۲۹۸۴..... اللہ یہود پر لعنت فرمائے ان پر بکریوں کی چربی حرام کی گئی تو وہ اس کی قیمت کھانے لگے۔

مسند ابی یعلی هشیم بن کلیب الشاشی، مستدرک الحاکم، سنن سعید بن منصور بروایت اسامه بن زید رضی الله عنه

۲۹۸۵..... اللہ عزوجل نے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے اس دروازے کا عرض (چوڑائی) ستر سال کی مسافت کے بقدر ہے۔ وہ باب التوبہ ہے۔ وہ بند نہیں ہوگا جب تک کہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو اور یہی فرمان باری عزوجل ہے:

یوم یأتی بعض اٰیات ربک لاینفع نفسًا ایمانها. الانعام: ۱۵۸

جس روز تمہارے پروردگار کی نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہ لایا ہوگا اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا۔

ابن زنجویه بروایت صفوان بن عسال

۲۹۸۶..... اے عائشہ رضی اللہ عنہا! ان الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا. الانعام: ۱۵۹

جنہوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں اور ہوگئے بہت سے فرقے۔ ایسے لوگ بدعت والے اور خواہش پرست لوگ ہیں۔ ان کی کوئی توبہ نہیں (گمراہی پر قائم رہتے ہوئے) میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔

الطبرانی فی الصغیر بروایت عمر رضی الله عنه

۲۹۸۷..... اے عائشہ رضی اللہ عنہا! جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور وہ بہت سے گروہوں میں بٹ گئے وہ بدعت اور گمراہی میں پڑنے والے ہیں۔ (گمراہیوں میں پڑے ہوئے) ان کی کوئی توبہ قبول نہیں جب کہ ہر گناہ گار کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے سوائے ان اصحاب البدعت اور خواہش پرستوں کے۔ میں ان سے بری ہوں وہ مجھ سے بری ہیں۔

الحکیم ابن ابی حاتم، ابوالشیخ فی التفسیر، حلیة الاولیاء، شعب للبیهقی بروایت عمر رضی الله عنه

اصحاب الیمین، اصحاب الشمال

۲۹۸۸..... سورۃ الاعراف۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا فرمائی اور فیصلہ فرمادیا او پیغمبروں سے عہد لیا۔ اس وقت اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ اللہ نے اہل یمین کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیا اور اصحاب الشمال کو بائیں ہاتھ میں لیا اور رحمن کے دونوں ہاتھ یمین (صاحب برکت) ہیں۔ پھر فرمایا: اے اصحاب الیمین! (انہوں نے جواب میں عرض کیا) لبیک ربنا وسعدیک. حاضر ہیں ہم اے پروردگار! اور تمام بھلائیاں تجھ ہی سے ہیں۔ پروردگار نے فرمایا: الست بربکم " کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے پروردگار! بے شک آپ ہی ہمارے

پروردگار ہیں۔ (اصل نسخہ میں آئندہ کا اضافہ نہیں لیکن منتخب کنزالعمال یہ اضافہ موجود ہے۔) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے اصحاب الشمال! انہوں نے عرض کیا: حاضر ہیں اے ہمارے پروردگار! اور تو ہی تمام سعادتوں کا سرچشمہ ہے۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے اصحاب الاعراف! انہوں نے بھی عرض کیا لبیک ربنا وسعدیک۔ فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ منتخب کنزالعمال

پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط کر دیا۔ کسی نے ان میں سے کہا: اے پروردگار! ہمیں (اچھوں اور بروں کو) ایک دوسرے کے ساتھ کیوں خلط ملط کر دیا؟ ارشاد خداوندی ہوا: تمام لوگوں کے سامنے ان کے اپنے اپنے اعمال ہیں جن پر ہر ایک کاربند ہے۔ (یہ سب سوال و جواب میں نے اس لئے کیا) کہیں تم قیامت کے دن کہو ہم اس سے غافل تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو آدم علیہ السلام کی پشت میں لوٹا دیا۔ پس اہل جنت جنت ہی کے اہل ہیں اور اہل جہنم جہنم ہی کے لائق ہیں۔ کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ! (جب جنت اور جہنم ہر ایک کے لئے اس کے اہل لکھے جا چکے ہیں) پھر عمل کا کیا فائدہ؟ فرمایا: ہر قوم اپنے مرتبہ (جنت یا جہنم) کے مطابق ہی عمل کرتی ہے۔

عبد بن حمید، الضعفاء للعقیلی، العظمت لابی الشیخ، ابن مردویہ بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

نوٹ:......اس حدیث مضمون کی مکمل تفصیل سورۃ الاعراف ۱۷۲ پر تفاسیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۸۹ پر یہ روایت معمولی اختلاف کے ساتھ نقل کی گئی ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۲۹۸۹......جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور ان کا فیصلہ کر دیا (کہ کون جنت یا جہنم میں جائے گا تو) پھر اہل یمین (جنت والوں) کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیا اور اہل شمال (جہنم والوں) کو بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا: اے اصحاب الیمین۔ اصحاب الیمین نے جواب دیا لبیک وسعدیک۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ بولے: بے شک آپ ہمارے رب ہیں۔ پھر فرمایا: اے اصحاب الشمال: اصحاب الشمال بولے: لبیک وسعدیک فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ عرض کیا بے شک آپ ہمارے رب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو باہم خلط ملط کر دیا۔ ایک نے سوال کیا: یارب! ان کو آپس میں ملا جلا کیوں دیا۔ فرمایا: ہر ایک کے اپنے اپنے اعمال ہیں (جن سے وہ ممتاز ہو جائیں گے)۔ اب تم یہ نہ کہہ سکو گے قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے لاعلم تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سب کو آدم کی پشت میں واپس کر دیا۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:......دیکھئے ۲۷۸۹ ذخیرۃ الحفاظ۔

۲۹۹۰......اللہ پاک موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ یقیناً سنی ہوئی خبر کا حال خود آنکھوں دیکھا جیسا نہیں ہوتا۔ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ ان کی قوم گمراہ ہو چکی ہے۔ تب (غصہ میں) تورات کی تختیاں نہیں پھینکی لیکن جب واپس آ کر خود دیکھا اور ان کا معائنہ کیا تو (غصہ کے مارے) تورات کی تختیاں پھینک دیں۔ مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

نوٹ:......سورۃ الاعراف آیت ۱۵۰ پر یہ واقعہ مذکور ہے۔

حواء علیہ السلام کی نذر

۲۹۹۱......حضرت حواء کا بچہ زندہ نہ رہتا تھا۔ پھر آپ نے نذر مانی کہ اگر اس کا بچہ جئے گا تو اس کا نام عبدالحارث رکھیں گی۔ چنانچہ ان کا بچہ زندہ رہا اور حوا نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا۔ اور یہ سب شیطان کے بہکاوے کی وجہ سے تھا۔ مستدرک الحاکم بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

نوٹ:......اسی جلد کے گذشتہ صفحات میں حدیث ۲۸۹۸ پر اس حدیث کی مکمل تفصیل وتشریح ملاحظہ فرمائیں۔

۲۹۹۲......سورۃ البراءۃ۔ المتربصون وہ گناہ گار ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ الدیلمی بروایت عبداللہ بن جراد

فائدہ:......سورۂ براءت ۹۸ میں اللہ پاک بدو منافقین کی مذمت کرتے ہوئے ذکر فرماتے ہیں کہ وہ تم مسلمانوں پر مصیبت پڑنے کے منتظر رہتے ہیں یتربص بکم الدوائر ایسے لوگ فقط نام کے مسلمان ہیں ورنہ وہ خدا کے ہاں منافق اور جہنم کے مستحق ہیں۔

۲۹۹۳......سورۂ یونس۔ اللہ عزوجل قیامت کے دن ایک منادی کو کھڑا کریں گے جو اہل جنت کو نداء دے گا جس کی نداء اول وآخر سب لوگ سنیں گے۔ وہ کہے گا:

اللہ تعالیٰ نے تم سے حسنیٰ اور زیادتی کا وعدہ فرمایا تھا، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

للذین احسنو الحسنیٰ وزیادۃ. یونس: ۲۶

''جن لوگوں نے نیکوکاری کی تھی ان کے لئے بھلائی ہے اور (مزید براں) اور بھی۔''

پس حسنیٰ جنت ہے اور زیادتی رحمٰن کے چہرے کی زیارت ہے۔ ابن جریر بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۹۹۴......جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا، اے محمد! آپ مجھے دیکھتے کہ میں ایک ہاتھ سے فرعون کو ڈبو رہا تھا اور دوسرے سے اس کے منہ میں کیچڑ ٹھونس رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس کے کلمہ پڑھنے کی وجہ سے اس کو خدا کی رحمت نہ پہنچ جائے اور اس کی بخشش کردی جائے۔

ابن جریر، شعب الایمان للبیہقی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

نوٹ:......یہی روایت گذشتہ صفحات میں رقم الحدیث ۲۹۰۵ کے تحت گزر چکی ہے۔

۲۹۹۵......جبرئیل علیہ السلام فرعون کے منہ میں کیچڑ ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لے جس کی وجہ سے اللہ اس پر رحم نہ فرمادیں۔

ابن جریر، مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۹۹۶......مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! تیرا پروردگار اس قدر کسی پر غضب ناک نہیں ہوا جس قدر کہ فرعون پر ہوا جب اس نے یہ کہا: انا ربکم الاعلیٰ. میں تمہارا سب سے بڑا پروردگار رہوں۔ پس جب وہ غرق ہونے لگا اور اس نے خدا کو پکارنا چاہا تو میں اس کا منہ بند کرنے لگا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت الٰہی نہ پہنچ جائے۔ ابن عساکر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۹۹۷......جبرئیل علیہ السلام فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ لے۔

مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۹۹۸......سورۂ ھود۔ الاوّاہ کے معنی سے مراد خشوع کرنے والا اور عاجزی کرنے والا ہے۔

ابن جریر بروایت عبداللہ بن شداد بن الھاد مرسلاً

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب. سورہ ھود: ۷۵

''بے شک ابراہیم بڑے تحمل والے نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔''

اس آیت میں اواہ کا لفظ آیا ہے۔ اسی کی تشریح مذکورہ بالا حدیث میں مقصود ہے۔

مؤمنین اور کافرین کی شفاعت کرنے والے

سورۂ ابراہیم۔ جب اللہ پاک اولین وآخرین کو جمع فرمائیں گے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما کر فارغ ہوجائیں گے تو مؤمنین عرض کریں گے: ہمارا پروردگار ہمارے درمیان فیصلہ فرماچکا ہے۔ پس کون ہمارے رب کے ہاں ہماری شفاعت کا بیڑہ اٹھائے گا؟ پھر آپس میں کہیں گے: چلو آدم علیہ السلام کے پاس چلتے ہیں۔ وہ ہمارے والد ہیں۔ اللہ نے ان کو اپنے دست مبارک سے پیدا فرمایا ہے اور ان کو ہم کلام ہونے کا شرف بخشا ہے۔

لہٰذا تمام مؤمنین ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان سے بات چیت کریں گے کہ وہ چل کر ان کی شفاعت کریں! حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ (وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو) نوح علیہ السلام ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے۔ ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کا پتہ بتائیں گے۔ موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حوالہ دیں گے پھر مؤمنین عیسیٰ کے پاس آئیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں تم کو نبی امی کے پاس جانے کا کہتا ہوں (انشاء اللہ وہاں سے تم ناامید نہ ہوں گے)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: چنانچہ مؤمنین میرے پاس آئیں گے۔

پس اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اپنے سامنے کھڑے ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے۔

چنانچہ میرے بیٹھنے کی جگہ ایسی خوشبو سے معطر ہوجائے گی جو کبھی کسی نے نہ سونگھی ہوگی۔ پھر میں اپنے پروردگار عزوجل کے حضور میں حاضر ہوں گا (منتخب میں ہے پھر میں اپنے پروردگار کی ثناء بیان کروں گا۔ پس پروردگار مجھے سفارش کا موقعہ عنایت فرمائیں گے۔ اور مجھے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک نور سے منور فرمادیں گے۔

پھر کافر کہیں گے کہ مؤمنوں کو تو ان کا سفارشی مل گیا ہمارا کون سفارشی بنے گا؟ پس وہ ابلیس ہی ہوسکتا ہے جس نے ہمیں گمراہ کیا ہے چنانچہ وہ ابلیس کے پاس آئیں گے اور اس کو کہیں گے: مؤمنوں نے تو اپنے لئے سفارشی پالیا پس تو بھی کھڑا ہو اور ہمارے لئے سفارش کر۔ کیونکہ تو نے ہی ہمیں سیدھے راستے سے بھٹکایا تھا۔ چنانچہ وہ اٹھے گا تو اس کی جگہ سخت ترین بدبو سے متعفن ہوجائے گی۔ ایسی بدبو کبھی کسی نے نہ سونگھی ہوگی۔ پھر وہ جہنم میں جانے کے لئے بہت موٹا ہوجائے گا۔ فرمان الٰہی ہے:

ویقول الشیطان لماقضی الامر ان اللہ وعدکم وعدالحق ووعدتکم فاخلفتکم. ابراھیم: ۲۲

جب (حساب کتاب کا) فیصلہ ہوچکے گا تو شیطان کہے گا (جو) وعدہ خدا نے تم سے کیا تھا (وہ تو) سچا (تھا) اور (جو) وعدہ میں نے تم سے کیا تھا وہ جھوٹا تھا۔ ابن المبارک، ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردویہ، ابن عساکر بروایت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر

کلام: ...... علامہ علاء الدین ہندی (مؤلف کنز العمال) فرماتے ہیں: اس روایت میں ایک راوی عبدالرحمن بن زیاد ضعیف ہے۔

امت کے بہترین لوگ

۳۰۰۰　میری امت کے بہترین لوگ جیسا کہ مجھے ملاء اعلیٰ (فرشتوں کی جماعت) نے خبر دی وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے پروردگار کی رحمت کی فراخی اور کشادگی پر کھلے بندوں ہنستے اور خوش ہوتے ہیں۔ جبکہ اس کے عذاب کے ڈر سے چھپ چھپ کر روتے ہیں۔ پاکیزہ گھروں یعنی مساجد میں صبح وشام اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ شوق اور ڈر میں اپنی زبانوں کے ساتھ اس کو پکارتے ہیں۔ ہاتھ اٹھا اٹھا کر اس سے مانگتے ہیں دلوں کے ساتھ خدا کے حضور بار بار متوجہ ہوتے ہیں۔ ان کا بوجھ لوگوں پر ہلکا ہے۔ اپنی جانوں پر زیادہ ہے۔ زمین پر عاجزی کے ساتھ ننگے پاؤں یوں چلتے ہیں جیسے چیونٹی رینگتی ہے نہ اکڑ نہ اتراہٹ۔ اطمینان اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں۔ وسیلہ (طفیل انبیاء و بزرگان دین) کے ذریعے خدا کی بارگاہ میں قرب حاصل کرتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ خدا کی راہ میں قربانیاں دیتے ہیں۔ موٹا جھوٹا پہنتے ہیں۔ اللہ کی جانب سے ان پر فرشتے حاضر رہتے ہیں۔ نگہبان آنکھ ان کی حفاظت کرتی ہے۔

بندوں کو اندر سے جانتے ہیں۔ زمین اور کائنات میں غور وفکر کرتے ہیں۔ ان کی جانیں دنیا میں جبکہ دل آخرت میں اٹکے ہوتے ہیں۔ ان کو آگے کے سوا کوئی فکر نہیں۔ انہوں نے قبروں کے لئے سامان سفر تیار کرلیا ہے۔ آخرت کے سفر کے لئے پروانہ (ویزا) حاصل کرلیا ہے۔ خدا کے آگے کھڑے ہونے کے لئے مستعد ہوچکے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید

''یہ انعام اس شخص کے لئے ہے جو میرے آگے کھڑا ہونے سے ڈرا اور میری سزا سے ڈرا''

حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم ابن النجار، بروایت عیاض بن سلیمان

کلام:......امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر اور ناقابل اعتبار ہے۔ اس کا راوی عیاض کا کچھ علم نہیں وہ کون ہے؟ جبکہ ابن النجار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوموسیٰ مدینی نے ان (عیاض راوی) کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔ امام حاکم نے اس کو روایت کیا ہے حافظ نے ان کی گرفت فرمائی ہے اور اس کو غلط قرار دیا ہے۔

۳۰۰۱...... مؤمن گواہی دیتا ہے کہ لاالٰہ الااللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جانتا ہے کہ محمد اپنی قبر میں (بقید حیات وسالم جسم) ہیں اور یہ فرمان باری عزوجل کا مطلب ہے:

یثبت اللّٰہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ. ابراھیم:۲۷

خدا مؤمنوں کے دلوں کو (صحیح اور) پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا۔

صحیح ابن حبان بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۰۰۲......(وہ پانی) اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا وہ اس سے کراہت کرے گا۔ جب وہ پانی اس کے منہ کے قریب ہوگا اس کا چہرہ جھلس جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی جب اس کو پئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کٹ کر اس کے پاخانہ کے مقام سے نکل جائیں گی۔

ترمذی، مستدرک الحاکم بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے: **ویسقیٰ من ماء صدید. ابراھیم:۱۷**

اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا (اور وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا

مذکورہ حدیث اسی آیت مبارکہ کی تفسیر ہے۔ **(اعاذنا اللّٰہ من ماء جھنم)**

کلام:......امام ترمذی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ وقال غریب۔

۳۰۰۳...... (ایک وقت) اہل جہنم کہیں گے: چلو ہم صبر کرتے ہیں۔ پھر وہ پانچ سو سال صبر کریں گے۔ لیکن جب دیکھیں گے کہ یہ صبر ان کے کسی کام کا نہیں تو پھر کہیں گے آؤ ہم چیخ وپکار کریں۔ چنانچہ وہ پانچ سو سال تک چیخ وپکار کرتے رہیں گے۔ جب وہ دیکھیں گے کہ ان کا رونا دھونا بھی انہیں کچھ فائدہ نہیں دے رہا ہے تب وہ کہیں گے، فرمان الٰہی ہے:

سواء علینا اجزعنا ام صبرنا مالنا محیص. ابراھیم:۲۱

اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے حق میں برابر ہے۔ کوئی جگہ (چھٹکارے اور) رہائی کی ہمارے لئے نہیں ہے۔

الطبرانی فی الکبیر روایت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک

۳۰۰۴......سورۃ النحل۔ قیامت سے قبل مغرب کی طرف سے تم پر ایک سیاہ بادل چھا جائے گا جیسے تلوار کی ڈھال ہو۔ وہ آسمان کی طرف بلند ہوتا ہوا پھیلتا رہے گا حتیٰ کہ سارے آسمان کو بھر دے گا۔ پھر ایک منادی نداء دے گا اے لوگو!

اتی امر اللّٰہ فلا تستعجلوہ. النحل:۱

خدا کا حکم (عذاب) آپہنچا تو اس کے لئے جلدی مت کرو۔

پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے: دو شخص کپڑا پھیلائیں گے لیکن اس کو لپیٹ نہ پائیں گے۔ کوئی شخص اپنے حوض کی لیپائی کرے گا لیکن کبھی اس سے کچھ پی نہ سکے گا اور کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہے گا مگر کبھی بھی اس کو پی نہ سکے گا۔ (کیونکہ اس سے پہلے ہی خدا کا عذاب ان کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ **الطبرانی فی الکبیر بروایت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر**

۳۰۰۵...... قیامت سے قبل تم پر مغرب کی جانب سے ایک سیاہ بادل ڈھال کی مانند آئے گا، وہ آسمان کی طرف بلند ہوتا جائے گا حتیٰ کہ سارا آسمان اس بادل سے چھپ جائے گا۔ پھر ایک منادی نداء دے گا: اے لوگو! لوگ اس آواز کو سن کر متوجہ ہوں گے اور ایک دوسرے کو کہیں گے ہم نے یہ آواز سنی؟ کوئی ہاں کرے گا اور کوئی شک کرے گا۔ وہی آواز پھر بلند ہوگی، اے لوگو! تم نے سنا؟ لوگ کہیں گے: ہاں ہاں۔ چنانچہ نداء آئے گی اے لوگو! اتی امر اللّٰہ فلا تستعجلوہ (النحل:۱) اللہ کا حکم (عذاب) آپہنچا ہے پس جلدی نہ کرو۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی

جس کے دست قدرت میں میری جان ہے دو شخصوں نے کپڑا کھولا ہوگا (جس طرح کپڑا فروش خریدار کو معائنہ کرانے کے لئے تھان کھولتے ہیں) پھر وہ لپیٹ نہ پائیں گے۔ ایک شخص نے اپنے حوض کا چونا کیا ہوگا لیکن وہ اس سے پانی پی نہ سکے گا اور ایک شخص نے اپنی اونٹنی کا دودھ نکالا ہوگا لیکن وہ پی نہ پائے گا اس طرح تمام لوگ اپنے اپنے روزمرہ کے کاموں میں مشغول ہوں گے (کہ حکم عذاب آجائے گا)۔

مستدرک الحاکم بروایت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر

۳۰۰۶ ... سورۃ الاسراء۔ اس (وقت پڑھے جانے والے قرآن) پر دن اور رات کے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

ترمذی حسن صحیح بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... تہجد میں پڑھے جانے والے قرآن کی فضیلت مذکورہ حدیث صحیح میں بیان کی گئی ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

ان قرآن الفجر کان مشھودًا. الاسراء: ۷۸

بے شک صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔

اس وقت رات کے فرشتے انسان کے اعمال نامہ دن کے فرشتوں کے حوالہ کر کے واپس جاتے ہیں۔ گویا اس مقرب وقت میں دن اور رات کے ملائکہ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور تہجد میں قرآن سنتے ہیں۔ اسی وجہ سے منقول ہے کہ تہجد صالحین کا شعار ہے۔ ہر نیک انسان کو اسے اپنی زندگی کا جزو لازم پڑھا جانے والا بنانا چاہئے۔

۳۰۰۷ ...... سورۃ الکہف۔ خضر علیہ السلام نے لڑکے کو دیکھا تو اس کا سر تھام کر اس کی گردن کو جھٹکا دیا اور اسے قتل کر دیا اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا فرمان الٰہی ہے:

أقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس. سورۃ الکھف

(موسیٰ نے) کہا آپ نے ایک بے گناہ شخص کو (ناحق) بغیر قصاص کے مار ڈالا۔ ابوداؤد بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۰۰۸ ..... وہ لڑکا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا وہ کافر پیدا ہوا تھا اور اس کے والدین کو اس کی محبت دلوں میں جاگزیں ہوگئی تھی۔

السنن لدارقطنی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ عن ابی رضی اللہ عنہ

۳۰۰۹ ...... اللہ پاک موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائیں، اگر آپ جلدی نہ فرماتے تو (خضر) اس سے زیادہ قصے بیان فرماتے۔

مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۱۰ ...... قیامت کے روز ایک انتہائی لمبے چوڑے، بہت زیادہ کھانے اور پینے والے شخص کو حاضر کیا جائے گا۔ لیکن وہ اللہ کے ہاں مچھر کے پر سے زیادہ وزن نہیں رکھے گا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

فلانقیم لھم یوم القیامۃ وزناً. الکھف: ۱۰۵

پس ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔

الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیھقی. بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے کیونکہ ابن عدی کی کتاب الکامل ضعیف احادیث پر مشتمل ہے۔ نیز ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۳۹ پر بھی اس روایت کا ضعف ملاحظہ فرمائیں۔ جبکہ شعب الایمان میں صحیح ضعیف وغیرہ ہر طرح کی روایات ہیں۔

۳۰۱۱ ...... سورۃ مریم۔ بچوں نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو کہا آؤ کھیلیں کودیں! یحییٰ علیہ السلام نے (جو اس وقت تک بچے تھے) فرمایا کہا ہم کھیل کود کے لئے پیدا کئے گئے ہیں؟ آؤ ہم نماز پڑھنے چلتے ہیں۔ پس یہی فرمان خداوندی ہے:

واتیناہ الحکم صبیًا. مریم: ۱۲

اور ہم نے ان (یحییٰ علیہ السلام) کو لڑکپن ہی میں دانائی عطا کی تھی۔

التاریخ للحاکم بروایت نھشل بن سعید عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

مومن کی قبر کی حالت

۳۰۱۲ ... سورۂ طٰہٰ۔ مومن کی قبر کے اندر ایک سبز باغ میں ہوتا ہے۔ جو ستر ہاتھ تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ اور چودھویں رات کے چاند کی مانند اس کے لئے قبر روشن کر دی جاتی ہے۔ کیا تم جانتے ہو یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی: فان لہ معیشۃ ضنکاً (طٰہٰ ۱۲۴) اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی۔ یہ عذاب قبر کے بارے میں ہے۔ قسم ہے میری جان کے مالک کی! اس پر ننانوے اژدھے ایسے مسلط کر دیئے جائیں گے جن میں سے ہر ایک اژدہے کے نو سر ہوں گے۔ وہ اس پر دھنکارتے رہیں گے، ڈستے رہیں گے اور اس کو ہر بار گوشت آتا رہے گا (اور وہ اس کو کھاتے رہیں گے)۔ الحکیم بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... یہ روایت حکیم ترمذی کی ہے جو انہوں نے نوادر الاصول میں بیان فرمائی ہے اور غیر مستند ہے۔

جہنمیوں کی تعداد میں کثرت

۳۰۱۳ ... سورۂ حج۔ کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟۔ (روح المعانی میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواباً عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں) پھر فرمایا یہ دن وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو فرمائیں گے: اے آدم علیہ السلام! کھڑا ہو اور جہنم کا حصہ نکال۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے اے پروردگار! جہنم کا حصہ کتنا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم کا حصہ ہیں اور ایک جنت کے لئے ہے۔

یہ بات مسلمانوں کو شاق گزری تب آپ ﷺ نے فرمایا: سیدھے سیدھے رہو، قریب قریب رہو اور مجھ سے خوشخبری سنو! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا جانور کے ہاتھ میں معمولی گھاس۔ اور یقین کرو تمہارے ساتھ دو ایسی چیز پیدا کی گئی ہیں جو کسی کے ساتھ بھی ہوں اس کو کثیر تعداد کر دیتی ہیں۔ یاجوج ماجوج اور جن وانس کے کفار۔ (اور نو سو ننانوے انہی میں سے ہوں گے اور ایک مسلمانوں میں سے ہوگا انشاء اللہ)۔ عبد بن حمید، مستدرک الحاکم بروایت انس

فرمایا: جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الناس اتقوربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم. الحج: ۱

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، بے شک قیامت کا جھٹکا عظیم شے ہے۔

تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد صادر فرمایا۔

مسند احمد، السنن الترمذی حسن صحیح، الطبرانی فی الکبیر، مستدرک الحاکم، بروایت عمران بن حصین مستدرک ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۱۴ ... اللہ عزوجل قیامت کے دن ایک منادی کو کھڑا فرمائیں گے جو نداء دے گا: اے آدم! اللہ پاک آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی اولاد میں سے جہنم کے لئے حصہ نکالئے۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے: اے پروردگار! کتنے میں سے کتنا؟ کہا جائے گا: ہر سو میں سے ننانوے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو لوگوں میں تمہاری کیا نسبت ہے؟ تم لوگوں میں (تعداد کے اندر یوں ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل۔

مسند احمد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

امت محمدیہ کی کثرت

فائدہ: ...... دوسری روایات میں آیا ہے کہ امت محمدیہ تمام امتوں میں سب سے زیادہ تعداد والی ہے، جب یہ قیامت کے روز سامنے آئے گی تو

افق کو بھر دے گی۔ جبکہ مذکورہ حدیث میں قلت کی طرف اشارہ ہے۔ دونوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں آدم علیہ السلام سے لے کر آخری آنے والے تمام مسلمانوں کے لئے کہا گیا ہے کہ یہ سب دوسری قوموں کی نسبت اونٹ کے جسم میں تل کے برابر ہیں۔ دوسرے تمام کفار اور یاجوج ماجوج اور جن کفار یہ سب اس قدر تعداد میں ہوں گے جیسے تل کے مقابلے میں پورا جسم۔ پھر تمام مسلمانوں میں امت محمدیہ کے مسلمان اسی قدر زیادہ ہیں جیسے ایک تل کے مقابلہ میں پورا جسم۔ دیگر تمام انبیاء کے مسلمان امتی تل کی مانند ہیں اور امت محمدیہ ﷺ کے امتی پورے جسم کے مانند ہیں۔ **الحمدللہ علی ذلک۔**

۳۰۱۵ قیامت کے روز اللہ عزوجل آدم علیہ السلام کو فرمائیں گے، کھڑے ہو اور اپنی اولاد میں سے (ہر ہزار میں سے) نوسو ننانوے جہنم کے لئے اور ایک جنت کے لئے نکال دے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری امت دیگر امتوں میں کالے بیل کے جسم میں سفید بال کی مانند ہے۔ مسند احمد بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۰۱۶ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز فرمائیں گے: اے آدم! اٹھ اور اپنی اولاد میں سے (ہزار میں سے) نوسو ننانوے جہنم کے لئے اور ایک جنت کے لئے نکال۔ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت رنجیدہ خاطر ہوئے اور رونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے سر اٹھاؤ، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری امت دیگر امتوں کے مقابلہ میں یوں ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم میں سفید بال۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ان دونوں حدیثوں میں امت محمدیہ کی نسبت سفید بال کی بتائی گئی ہے۔ یہاں تمام اقوام کے تمام لوگوں جن وانس اور یاجوج ماجوج کے مقابلہ میں یہ نسبت ملحوظ ہے۔ اس سے سابقہ تشریح مزید واضح ہو جاتی ہے۔

۳۰۱۷ ہاں، اور جو شخص ان مقامات پر سجدہ نہ کرے تو وہ ان کی تلاوت بھی نہ کرے۔ ابو داؤد بروایت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر

فائدہ:......حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا سورۃ حج میں دو سجدے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد صادر فرمایا۔

ابلیس کو سب سے پہلے آگ کا لباس پہنایا جائے گا

۳۰۱۸ سورۃ الفرقان۔ سب سے پہلے جس شخص کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے۔ اس کے کاندھے پر وہ لباس ڈال دیا جائے گا اور وہ اس واپنے پیچھے پیچھے گھسیٹتا چلا جائے گا اور اس کے پیروکار اس کے پیچھے پیچھے ہیں گے۔ ابلیس یہ ندا دیتا ہوگا: ہائے ہلاکت و بربادی! اس کے پیروکار بھی یہی پکارتے ہوں گے: ہائے ہلاکت و بربادی! حتیٰ کہ شیطان ابلیس جہنم کے کنارے جا کھڑا ہوگا اور وہ اور اس کے پیروکار اپنی تباہی و بربادی کو کوس رہے ہوں گے۔ تب ان کو کہا جائے گا۔

لاتدعوا الیوم ثبورًا واحدًا وادعوا ثبورًا کثیرًا۔ الفرقان ۱۴۔

آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت محل کلام ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۱۴۳۔

۳۰۱۹ ''اقترن'' قرن چالیس سال کا عرصہ کہلاتا ہے۔ ابن جریر بروایت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً

فائدہ......فرمان الٰہی ہے:

وعادو ثمود واصحاب الرس وقرونا بین ذلک کثیرًا۔ الفرقان: ۳۸

اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور ان کے درمیان بہت سے زمانے والوں کو ہلاک کیا۔

آیت بالا میں فرمایا گیا ہے کہ ہم نے بہت سے زمانے والوں کو ہلاک کیا۔ اس کے لئے لفظ قرون استعمال کیا جو قرن کی جمع ہے اور قرن

کے بارے میں حدیث بالا میں وضاحت کی گئی ہے کہ قرن چالیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔

۳۰۲۰...... سورۃ القصص۔ اللہ عزوجل نے تورات کے زمین پر نازل کرنے کے بعد آسمانی عذاب کے ساتھ کسی قوم، اہل زمانہ، امت اور کسی بستی والوں کو ہلاک نہیں کیا۔ سوائے اس ایک بستی کے جس کے اہل کو اللہ عزوجل نے بندروں کی شکل کر دی تھی۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

ولقد اتینا موسی الکتاب من بعد ما اھلکنا القرون الاولیٰ. القصص: ۴۳

''اور ہم نے پہلی امتوں کے ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ کو کتاب دی۔''

نسائی، ابن المنذر، مستدرک الحاکم. ابن مردویہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۳۰۲۱...... اگر تم سے سوال کیا جائے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کون سی مدت پوری کی تھی؟ تو کہو دونوں میں سے بہتر اور کامل اور اگر سوال کیا جائے کہ موسیٰ نے دونوں بہنوں میں کس سے شادی کی تھی؟ تو کہو چھوٹی سے، جو موسیٰ کو بلانے آئی تھی اور اسی نے اپنے والد (شعیب علیہ السلام) کو کہا تھا: اے ابا جان اس کو مزدوری پر رکھ لیجئے۔ الرویانی بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ

نوٹ: ...... سورۃ القصص آیت ۲۲ تا ۲۸ پر اس واقعہ کی مکمل تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

۳۰۲۲...... اگر اس دن فرعون کہہ دیتا یہ بچہ (موسیٰ) میری بھی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جس طرح تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ جیسا کہ اس کی بیوی (آسیہ) نے کہا تھا تو اللہ پاک ضرور اس کو بھی ہدایت سے نواز دیتے جیسے اس کی بیوی کو نوازا تھا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے ہی ہدایت سے محروم کر دیا گیا تھا اللہ نے اسے محروم ہی رکھا۔ فی المبتدأ الاسحاق بن بشر، ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... فرمان عزوجل ہے:

وقالت امرات فرعون قرۃ عین لی ولک. القصص: ۹

اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ بچہ) میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اس کے جواب میں فرعون نے کہا تھا کہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا میرے لئے یہ آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں ہے۔ کیونکہ یہ پیغمبر کی بے ادبی تھی۔ بے ادب محروم ماند از فضل رب

اس وجہ سے اللہ نے اس کی گستاخی کی بدولت اس کو ہدایت سے محروم کر دیا۔ اللہ پاک ہمیں انبیاء و اولیاء کی بے ادبی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

۳۰۲۳...... سورۃ لقمان۔ کیا تم جانتے ہو تمام نعمت کیا ہے؟ تمام نعمت (نعمت کی انتہاء) جنت کا داخلہ اور جہنم سے نجات ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

نوٹ: ...... حدیث ۲۹۲۰ پر یہ روایت گزر چکی ہے تفسیر وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

استغفار سے گناہ مٹ جاتا ہے

۳۰۲۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ﷺ سے سوال کیا: فرمان الٰہی: واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ (لقمان: ۲۰) اور اللہ نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔ کا کیا مطلب ہے؟ حضور علیہ السلام نے جواب ارشاد فرمایا:

ظاہری نعمتیں تو اسلام اور تمہارا اچھا اخلاق اور خدا کا تمہیں دیا ہوا رزق ہے۔ جبکہ باطنی نعمتیں اے عباس کے فرزند! وہ ہیں کہ پروردگار نے تمہارے عیوب لوگوں سے پردہ میں رکھے۔ نیز یہ کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں نے مؤمن کی وفات کے بعد اس کے مال کا ایک تہائی حصہ اس کے لئے چھوڑ دیا ہے (کہ وہ چاہے تو اس کو راہ خدا میں وصیت کر جائے) جس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو بخش دوں گا۔ نیز پروردگار

فرماتے ہیں: میں مؤمن مردوں اور عورتوں کو اس کے لئے استغفار میں لگا دیتا ہوں اور اس کے ایسے ایسے گناہ چھپا لیتا ہوں کہ اگر اس کے گھر والوں کو بھی اس کا علم ہو جائے تو وہ اس کو چھوڑ دیں۔ (یہ خدا کی باطنی نعمتیں ہیں)۔

ابن مردویہ، شعب الایمان للبیھقی، الدیلمی، ابن النجار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۲۵..... (جبرئیل علیہ السلام انسانی شکل میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت دیگر صحابہ کرام بھی خدمت میں موجود تھے انہی کی تعلیم کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! مجھے قیامت کا بتایئے کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے ذیل کا فرمان ارشاد فرمایا:

سبحان اللہ! یہ غیب کی پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا: ان اللہ عندہ علم الساعۃ، وینزل الغیث، ویعلم مافی الارحام، وماتدری نفس ماذاتکسب غدًا وماتدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر۔

لقمان: آخری آیت

خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی بے شک خدا ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے۔

مذکورہ آیت تلاوت فرما کر آپ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم کو قیامت کی علامات بتا دیتا ہوں نہ کہ حتمی وقت۔ وہ یہ کہ تو باندی کو دیکھے گا کہ وہ اپنے آقا کو جنے گی۔ (یعنی اولاد ماں پر یوں حکم چلائے گی گویا وہ ان کی باندی ہے نہ کہ ماں) اور تم بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ بلند و بالا عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔ اور تم ننگوں اور بھوکوں کو لوگوں کا سردار بنتے دیکھو گے۔ پس یہ قیامت کی علامات اور اس کی نشانیاں ہیں۔ مسند احمد، مسند البزار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ. مسند احمد بروایت ابی عامر رضی اللہ عنہ وابی مالک رضی اللہ عنہ، ابن عساکر بروایت ابن تمیم رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶..... بنی عامر کے ایک شخص نے حضور ﷺ سے بہت سے سوالات کئے پھر عرض کیا: کیا علم کی کوئی ایسی شے باقی ہے یا رسول اللہ! جس کا آپ کو بھی علم نہیں ہے؟ تب رسول اکرم ﷺ نے ذیل کا فرمان ارشاد فرمایا:

ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذاتکسب غداً وماتدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر. لقمان: آخری آیت

خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی بے شک خدا ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے۔

مسند احمد، عن رجل من بنی عامر

۳۰۲۷ سورۃ الاحزاب۔ یہ ایک پوشیدہ بات تھی اگر تم اس کے بارے میں سوال نہ کرتے تو میں تم کو نہ بتاتا، اللہ عزوجل نے دو فرشتے مجھ پر مقرر فرمائے ہیں۔ کسی بھی مسلمان بندے کے پاس میرا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ بندہ مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ دو فرشتے اس سے کہتے ہیں: اللہ تیری مغفرت کرے اور اللہ اور دوسرے فرشتے ان دو فرشتوں کو کہتے ہیں: آمین۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت حکم بن عبداللہ بن خطاف عذام انیس بنت الحسین بن علی عن ابیہ

فائدہ:..... فرمان الٰہی ہے:

ان اللہ وملائکۃ یصلون علی النبی. الاحزاب: ۵۶

اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔

اس آیت کے متعلق صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا۔ جس کے بارے میں آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۳۰۲۸ سورۃ سبا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی امر (کام) کو وحی فرمانا چاہتے ہیں تو اس کا کلام کرتے ہیں پس جب پروردگار (وحی کا) کلام

فرماتے ہیں تو آسمانوں پر سخت کپکپی طاری ہو جاتی ہے بوجہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے۔ اور جب آسمان والے اس کلام کو سنتے ہیں تو بے ہوش ہو جاتے ہیں اور پھر (ہوش میں آنے کے بعد) سجدے میں گر جاتے ہیں۔ پھر سب سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ ان کو وحی فرماتے ہیں۔ جبرئیل اس وحی کو لے کر فرشتوں کے پاس آتے ہیں۔ جس جس آسمان پر ان کا گزر ہوتا ہے اس کے اہل جبرئیل علیہ السلام سے سوال کرتے ہیں: ہمارے رب نے کیا فرمایا؟ اے جبرئیل! جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ نے حق کہا اور وہ بلند شان والی بڑی ذات ہے۔ چنانچہ تمام فرشتے جبرئیل علیہ السلام کی طرح ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس حکم کو لے کر آسمان وزمین میں جہاں کا حکم ہوتا ہے لے کر جاتے ہیں۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ فی العظمة، ابن مردویه، البیهقی فی الاسماء والصفات، الطبرانی فی الکبیر بروایت نواس بن سمعان

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

یعلم مایلج فی الارض ومایخرج منها وما ینزل السماء ومایعرج فیها وهو الرحیم الغفور. سورہ سبا: ۲

جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے سب اس کو معلوم ہے اور وہ مہربان اور بخشنے والا ہے۔

ومایـنـزل من السماء اور جو آسمان سے اترتا ہے یعنی کائنات میں تصرف کے حوالہ سے ہر حکم خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے اس کے متعلق مذکورہ حدیث میں تشریح بیان کی گئی ہے۔

سلیمان علیہ السلام کے سامنے درخت اگنا

۳۰۲۹ اللہ کے پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام جب بھی اپنے جائے نماز میں کھڑے ہوتے اپنے آگے ایک نیا درخت اگا دیکھتے۔ آپ اس سے پوچھتے: تیرا نام کیا ہے؟ وہ عرض کرتا: یہ نام ہے۔ آپ دریافت فرماتے: کس چیز کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو؟ درخت کہتا: فلاں فلاں کام کے لئے مجھے پیدا کیا گیا ہے۔

چنانچہ اگر وہ دوا کے لئے استعمال کا ہوتا تو اس کے لئے لکھ لیتے اور اگر اگانے کے لئے ہوتا تو اس کو اگا لیتے۔ یونہی ایک مرتبہ آپ علیہ السلام نماز ادا فرما رہے تھے کہ سامنے ایک نیا درخت دیکھا آپ نے اس کا نام پوچھا تو اس نے خرنوب بتایا۔ آپ نے پوچھا تم کس کام کے لئے پیدا ہوئے ہو؟ درخت نے عرض کیا: اس گھر کو ویران اور خراب کرنے کے لئے۔ تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں التجاء کی: اے اللہ! میری موت کو جنوں پر مخفی رکھ! تاکہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب کا علم نہیں جانتے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اس درخت میں سے لاٹھی بنائی اور اس پر ٹیک لگالی۔ (اور آپ کی روح قبض ہوگئی) پھر دیمک نے آپ کی لاٹھی اندر سے کھوکھلی کردی اور اس میں ایک سال کا عرصہ لگ گیا پھر لاٹھی ٹوٹی اور آپ کا لاشہ زمین پر گرا۔ تب انسانوں کو معلوم ہوا کہ جن اگر غیب کا علم جانتے تو ایک سال تک کام کی مشقت میں مبتلا نہ رہتے۔ چنانچہ جنوں نے دیمک کا شکر ادا کیا۔ پس اسی شکرانہ میں جن اسکے پاس پانی پہنچاتے ہیں جہاں کہیں بھی وہ ہوں۔

مستدرک الحاکم، ابن السنی، الطب لابی نعیم، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

فائدہ:......خرنوب اور خروب کانٹے دار ببول کے درخت کی مانند ایک درخت ہے جس پر سینگوں کی طرح کے بدمزہ پھل لگتے ہیں۔ اس کے پتے ہمیشہ رہتے ہیں۔ جانوروں کے چارے کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں یہ درخت پایا جاتا ہے۔ کتب تفسیر میں اس کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

کلام:......روایت ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۰۳۳۔

۳۰۳۰ سبا زمین کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا۔ سبا عرب کا ایک مرد تھا جس کی دس نرینہ اولاد تھی۔ چھ ان میں سے صاحب برکت اور سعادت

مند نکلے اور چار بد بخت۔المعجم الکبیر، مستدرک الحاکم

فائدہ:.......اس کی تشریح دوسری روایات میں یوں آئی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ! ہمیں سبا کا بتایئے (جس کے نام پر قرآن کی سورت ہے) کہ وہ کیا شئی ہے؟ کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الکامل لابن عدی، مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ، الطبرانی فی الکبیر بروایت یزید بن حصین السلمی

۴۰۳۱..... سورۂ فاطر۔فرمان الٰہی ہے:

ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات باذن اللہ. فاطر: ۳۲

پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا تو کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ روی اور کچھ خدا کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

(آخری قسم) آگے نکل جانے والے وہ لوگ ہیں جو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔اور (درمیانی قسم) میانہ رو وہ لوگ ہیں جن سے آسان حساب کتاب لیا جائے گا۔اور اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے (پہلی قسم) وہ لوگ ہیں جو محشر میں آخر تک روکے جائیں گے۔آخر میں پروردگار اپنی رحمت کے ساتھ ان کے گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔پس یہی لوگ ہیں جو کہیں گے:

الحمدللہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامة من فضلہ لایمسنا فیھا نصب و لایمسنا فیھا لغوب. فاطر: ۳۴۔۳۵

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا۔بے شک ہمارا پروردگار بخشنے والا (اور) قدر دان ہے۔جس نے اپنے فضل سے ہم کو ہمیشہ کے رہنے کے گھر میں اتارا یہاں نہ تو ہم کو رنج پہنچے گا اور نہ ہمیں تھکان ہی ہوگی۔

مسند احمد، بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

دیدار الٰہی کا ذکر

۴۰۳۲..... سورۂ یٰسٓ۔(روزمرہ کی طرح) اہل جنت اپنی عیش وعشرت میں مصروف ہوں گے کہ اچانک نور روشن ہوگا۔وہ اپنا سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ پروردگار اوپر سے ان کو دیکھ رہے ہیں۔پروردگار فرمائیں گے: السلام علیکم یا اھل الجنة۔یہی پروردگار کا فرمان ہے:

سلام قولاً من رب رحیم. یٰسٓ: ۵۸

پروردگار مہربان کی طرف سے سلام۔

پس پروردگار ان کو دیکھیں گے اور کسی نعمت کی طرف ذرہ بھر التفات نہ کریں گے۔مسلسل وہ دیدار الٰہی کرتے رہیں گے۔حتیٰ کہ پروردگار فرمائیں گے۔اور پروردگار باقی رہے گا اور اس کی برکتیں اہل جنت کے گھروں میں رہیں گی۔ابن ماجہ، نسائی، ابن ابی الدنیا فی صفة اھل الجنة الشریعة لابن ابی حاتم والآجری، ابن مردویہ، السنن لسعید بن منصور بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۳۳۔مع اختلاف یسیر فی ترتیب الموضوعات ۱۱۴۴، ۱۱۴۵۔التنزیہ ۲/۳۸۴۔القدسیہ ۶۴۔اللآلی ۲/۴۶۰۔

۴۰۳۳..... سورۃ الصافات۔جو شخص کسی کو کسی کام کی دعوت دے گا وہ قیامت کے دن اس کے ساتھ کھڑا رہے گا اور ہرگز جدا نہ ہوگا (جب تک

اس دعوت کے بارے میں سوال نہ کرلے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وقفوھم انھم مسئولون. الصافات: ۲۴

اوران کو ٹھہرائے رکھو ان سے (کچھ) پوچھنا ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۳۴..... جو کسی کو کسی چیز کی طرف بلائے گا قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا اس کے ساتھ کھڑا رہے گا اور اس سے جدا نہ ہوگا خواہ کسی نے کسی کو بھی بلایا ہو۔ پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وقفوھم انھم مسئولون. البخاری فی التاریخ، سنن الدارمی، ترمذی غریب، مستدرک الحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے: ضعیف الترمذی ۶۳۲۔ ضعیف الجامع ۵۱۷۰۔

۳۰۳۵..... سورۂ ص۔ الاوّاب یعنی خدا کی طرف رجوع کرنے والا وہ شخص ہے جو بیت الخلاء میں (بھی) اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے پس اللہ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ مسند الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۳۶..... داؤد علیہ السلام نے اس مقام پر توبہ کے لئے سجدہ کیا تھا اور ہم اس مقام پر سجدۂ شکر ادا کرتے ہیں۔

القدیم للشافعی بروایت عمر بن ذر عن ابیہ مرسلاً

فائدہ:..... سورۂ ص میں آیت ۲۴ پر سجدہ ہے اسی کے متعلق فرمایا کہ یہ سجدۂ شکر ہے اور اس مقام پر سجدہ کرنا واجب ہے۔

کلام:..... ضعاف الدارقطنی ۳۵۵۔

۳۰۳۷..... تم نے اچھا دیکھا ہے اور اچھا ہی ہوگا تمہاری آنکھ سوگئی اور (اب) نبی کی توبہ کو یاد کرو۔ اور تم اس کے ساتھ مغفرت تلاش کرو۔ اور ہم بھی تمہارے لئے اسی شئی کی جستجو کرتے ہیں جس کی تم کرتے ہو۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کافر کے اعمال صالحہ کا بدلہ

۳۰۳۸..... سورۂ غافر۔ جس کسی مسلمان یا کافر نے کوئی اچھائی اور نیکی کی ہوگی اللہ پاک اس کو اس کا بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کافر کو کیا بدلہ ملے گا؟ فرمایا: اگر اس نے صلہ رحمی کی ہوگی یا کوئی صدقہ کیا ہوگا یا کوئی بھی نیک عمل کیا ہوگا تو اللہ پاک اس کو اس کے بدلہ میں مال، اولاد، صحت و تندرستی اور اس طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: پھر آخرت میں اس کو کیا بدلہ ملے گا؟ فرمایا: عذاب در عذاب۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ادخلوا آل فرعون اشد العذاب. سورۂ غافر: المؤمن ۴۶

فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کردو۔

مستدرک، شعب للبیھقی، الخمرانطی فی مکارم، ابن شاھین بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۳۹..... سورۃ السجدۃ۔ پہلے لوگوں نے (کلمہ ایمان) کہہ لیا۔ پھر ان میں سے اکثر نے کفر کیا۔ پس جو اسی کلمہ پر مرا اور ثابت قدم رہا وہ صاحب استقامت لوگوں میں سے ہے۔ ترمذی غریب، نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

نوٹ:..... گذشتہ صفحات میں ۲۹۰۶ رقم الحدیث پر یہی روایت گزر چکی ہے تشریح و فائدہ اس مقام پر ملاحظہ فرمائیں۔

کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۷۹۔

۳۰۴۰..... سورۃ الشوریٰ۔ اے عثمان! تم سے پہلے کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ له مقالید السموات والارض (الشوریٰ: ۱۲) آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں اس کی کیا تفسیر ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا) اس کی تفسیر لاالٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الاول والآخر

والظاهر والباطن بيده الخير يحي ويميت وهو على كل شيء قدير ۔ (یہ یعنی آسمانوں اور زمین کی کنجیاں یہی ہیں) اے عثمان! صبح وشام جس شخص نے یہ کلمات دس دس مرتبہ کہہ لئے اللہ پاک اس کو چھ خصلتیں عطا فرمائے گا۔ پہلی یہ کہ ابلیس اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔ دوسری ایک قنطار اس کو اجر مرحمت فرمائے گا (یعنی ہزار اوقیہ)۔ تیسری خصلت یہ کہ جنت میں اس کا درجہ بڑھا دیا جائے گا۔ چوتھی یہ کہ حورعین سے اس کی شادی کروادی جائے گی۔ پانچویں یہ کہ موت کے وقت بارہ ہزار فرشتے اس کے استقبال کے لئے حاضر ہوں گے۔ چھٹی خصلت یہ کہ اللہ پاک اس کو اتنا اجر عطا فرمائیں گے گویا اس نے قرآن، تورات، انجیل اور زبور سب کی مکمل تلاوت کرلی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کو حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا ایسے حج وعمرہ کا جو بارگاہ خدا میں قبول کر لئے گئے ہوں۔ پس اگر وہ اس دن مرا تو شہداء کے زمرے میں اٹھایا جائے گا۔

يوسف القاضي في سننه، مسند ابي يعلى، الضعفاء للعقيلي، ابن ابي ليلة، ابن مردويه، نسائي في الاسماء بروايت عثمان رضي الله عنه

کلام:...... مصنف فرماتے ہیں علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع روایات میں شمار کیا ہے۔ اور یہ غیر تسلیم شدہ امر ہے۔

۳۰۴۱...... سورۂ دخان۔ ہر مؤمن کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے اس کا عمل آسمان پر چڑھتا ہے اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے۔

پس جب بندۂ مؤمن وفات پاجاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔ یہی اس فرمان باری کا مطلب ہے:

فمابكت عليهم السماء والارض. سورة دخان: ۲۹

پھر نہ تو آسمان ان پر رویا نہ زمین۔ ترمذی، غريب ضعيف بروايت انس رضي الله عنه

کلام:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد اس کو غریب اور ضعیف قرار دیا ہے۔ لہٰذا یہ غیر مستند ہے۔

۳۰۴۲...... سورۃ الاحقاف۔ قوم عاد جس ہوا سے ہلاک ہوئے وہ ہوا اللہ تعالیٰ نے ان پر صرف انگوٹھی کے بقدر چھوڑی تھی۔ اس ہوا نے قوم عاد کے اہل دیہات اور ان کے مویشیوں کو اٹھایا اور زمین وآسمان کے درمیان لے گئی۔ پس جب قوم عاد کے شہر والوں نے اپنے اوپر بھرا ہوا بادل دیکھا تو کہنے لگے یہ بادل ہم پر پانی برسائے گا۔ لیکن ہوا نے ان پر دیہات والوں کو اور ان کے مویشیوں کو اٹھا کر پھینکا (اور اہل دیہات اور اہل شہر سب کو نیست ونابود کردیا)۔ مسند ابي يعلى، الكبير للطبراني بروايت ابن عمر رضي الله عنه

نوٹ:...... سورۃ الاحقاف ۲۱ تا ۲۶ ایک پورا رکوع اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ تفاسیر میں رجوع فرمائیں۔

۳۰۴۳...... سورۃ محمد۔ ہر بندہ کے چہرہ پر دو آنکھیں ہیں جن سے وہ دنیا کے معاملات کو دیکھتا ہے اور دو آنکھیں دل میں ہیں جن سے وہ آخرت کو دیکھتا ہے۔ لہٰذا جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمالیتے ہیں تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھلوا کر دیتے ہیں۔ پس وہ ان غائب کی چیزوں کو مشاہدہ کرتا ہے جن کا اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔

چنانچہ وہ غیب پر غیب کے ساتھ ایمان لے آتا ہے۔ اور اگر خدا کو اس کے ساتھ بھلائی منظور نہ ہوتی تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ام على قلوب اقفالها. سورہ محمد: ۲۴

یا (ان کے) دلوں پر تالے لگ گئے ہیں۔ مسند الديلمي عن معاذ رضي الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے کیونکہ مسند الفردوس علامہ دیلمی کی ضعیف مرویات کا مجموعہ ہے۔

۳۰۴۴...... سورۃ الحجرات: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يا ايها لناس انا خلقنا كم من ذكر و انثى وجعلنا كم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عندالله اتقاكم

سورة الحجرات: ۱۳

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کی شناخت کرو (اور) خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔
پس کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت نہیں، نہ کسی گورے کو کسی کالے پر فضیلت ہے مگر تقویٰ کے ساتھ۔ اے گروہ قریش! تم دنیا کو کاندھے پر لادے ہوئے نہ آنا کہ اور لوگ آخرت کو لے کر آئیں میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے کوئی فائدہ نہیں کر سکتا۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت عداد بن خالد

فائدہ:...... عداد بن خالد مقام رنیح میں وفات پانے والے آخری صحابی رسول ہیں۔ اللہ پاک ہم کو تقویٰ کے ساتھ برتری عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۰۴۵..... سورۂ طور۔ اللہ تعالیٰ مؤمن کی اولاد کو بھی مؤمن تک بلند فرما دیں گے حتیٰ کہ اس کے درجہ میں اولاد کو بھی جگہ عطا فرما دیں گے۔ خواہ اس سے عمل میں کم تر کیوں نہ ہو۔ تا کہ اس طرح مؤمن کی آنکھ ٹھنڈی ہو۔ مسند الفردوس للدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
فائدہ:...... یہ روایت اگرچہ مسند الدیلمی کی ہے لیکن قرآن پاک سے اس مضمون کی تائید ہوتی ہے فرمان الٰہی ہے:

والذین امنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنابهم ذریتهم ومالتنهم من عملهم من شیء. الطور ۲۱
''اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی (راہ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی ہم ان کی اولاد کو بھی (ان کے درجے) تک پہنچا دیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کمی نہ کریں گے۔''

بڑی آنکھوں والی حور

۳۰۴۶..... سورۃ الرحمٰن۔ ''حور'' جنتی حور گوری اور بڑی بڑی آنکھوں والی ہوگی، اس کی آنکھوں کی سفیدی انتہائی سفید اور سیاہی انتہائی ہوگی۔ بڑی بڑی پلکیں یوں ہوں گی گویا باز کے پر وہ یوں صاف شفاف چمکتی ہوں گی گویا صدف میں موتی جس کو ابھی کسی نے چھوا تک نہ ہو۔

وہ ''خیرات حسان'' ہیں (نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں) ہیں جو عمدہ اخلاق کی مالک ہیں۔ ایسے خوبصورت چہروں کی مالک ہیں گویا چھپا کر رکھے گئے انڈے۔ اور ان کی کھال ایسی نازک اور پتلی ہوگی جیسے انڈے کے اندر کی جھلی۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۰۴۷..... گویا وہ (حوریں) یاقوت اور مرجان ہیں۔ ان کے چہرے آئینوں سے زیادہ صاف شفاف ہوں گے جن میں چہرہ دیکھا جا سکتا ان پر کم تر سے کم تر موتی جو ہوگا وہ مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔ ایک حور پر ستر ستر لباس ہوں گے۔ لیکن ایسے نفیس کہ نظر ان سب میں سے گزر کر اس کی پنڈلی کے گودے تک پہنچے گی۔ مستدرک بروایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

۳۰۴۸..... هل جزاء الاحسان الا الاحسان (رحمن: ۶۰) نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں۔ کیا تم جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے جس پر ہم نے توحید کے ساتھ انعام فرمایا اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ ابو نعیم والدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۴۹..... اللہ عزوجل نے سورۂ رحمٰن میں یہ آیت اجمالاً نازل فرمائی تھی، کافر اور مسلمان دونوں کے لئے:

هل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ ابو الشیخ، ابن مردویه، شعب الایمان للبیهقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۹۷۔

۳۰۵۰..... سورۃ الواقعۃ: اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو دو قسموں میں پیدا کیا ہے اور مجھے ان دونوں میں سے اچھی قسم میں شامل فرمایا ہے۔ پس فرمان باری تعالیٰ میں انہی دو اقسام کی طرف اشارہ ہے:

اصحاب الیمین واصحاب الشمال. الواقعة

دائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے۔

چنانچہ میں اصحاب الیمین یعنی دائیں ہاتھ والوں میں سے ہوں۔ اور داہنے ہاتھ والوں میں سے بھی بہترین لوگوں میں سے ہوں۔ اسی طرح پروردگار سبحانہ وتعالیٰ نے گھروں کی بھی دوقسمیں بنائی ہیں اور مجھے ان میں سے اچھے گھر والا بنایا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

واصحاب المیمنة مااصحاب المیمنة واصحاب المشئمة مااصحاب المشئمة والسابقون السابقون.

سورة الواقعة: ۸۔۱۰

تو داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی چین میں) ہیں اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (گرفتار عذاب) ہیں۔ اور آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا ہی کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں۔

پس میں سابقین میں سے بہتر ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو قبائل میں تقسیم فرمایا۔ چنانچہ مجھے بہترین قبیلہ کا فرد بنایا۔ اور وہ یہ فرمان الٰہی ہے:

وجعلناکم شعوبا وقبائل. حجرات: ۱۳

اور ہم نے تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔

سو میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ صاحب التقویٰ ہوں۔ اور خدا کے ہاں سب سے زیادہ مکرم ہوں لیکن مجھ کو اس پر کوئی بڑائی مطلوب نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو گھروں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین گھر والا بنایا۔ فرمان باری عزاسمہ ہے:

انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا. الاحزاب: ۳۳

اے (رسول کے) گھر والو! خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (میل کچیل) دور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے۔

الطبرانی فی الکبیر، ابن مردویہ، ابو نعیم والبیھقی فی الدلائل بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

جنتی فرش کی اونچائی

۳۰۵۱ قسم ہے اس پاک پروردگار کی جس کی مٹھی میں میری جان ہے جنتی فرش کی اونچائی ایسے ہے جیسے آسمان وزمین کے درمیان کا فاصلہ۔ اور آسمان وزمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

مسند احمد، مسلم اصل نسخہ میں مسلم کا حوالہ ہے لیکن منتخب میں نہیں ہے۔ **ترمذی غریب، نسائی، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، العظمة لابی الشیخ، البیھقی فی البعث، ابن ماجه الضیاء المقدسی بروایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ**

فائدہ:۔۔۔۔۔۔فرمان الٰہی ہے **وفرش مرفوعة** جنتی بلند ہوں گے۔ اس آیت کی تشریح میں یہ حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ ۲۹۲۷ رقم الحدیث پر یہ وضاحت گزر چکی ہے۔

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۱۰۹ پر روایت پر کلام کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ روایت محل کلام ہے۔

۳۰۵۲۔۔۔۔۔۔اگر جنتی فرش کی بلندی سے کوئی شے گرائی جائے تو نیچے تک سو سال میں پہنچے گی۔ **الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی امامه رضی اللہ عنہ**

کلام:۔۔۔۔۔۔دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۲۶۔

۳۰۵۳۔۔۔۔۔۔فرمان الٰہی ہے: **فی سدر مخضود** (واقعة) بغیر کانٹوں کی بیری (میں وہ عیش کریں گے) اللہ تعالیٰ اس کے کانٹوں کو ختم فرمادیں گے۔ اور ہر کانٹے کی جگہ پھل پیدا فرمادیں گے۔ وہ بیری ایسے پھل اگائیں گی کہ ہر پھل میں بہتر بہتر ذائقے ہوں گے اور ہر ذائقہ دوسرے ذائقے سے مختلف ہوگا۔ **مستدرک الحاکم، البعث للبیھقی بروایت ابی امامه رضی اللہ عنہ**

۳۰۵۴۔۔۔۔۔۔سورۃ الانفطار۔ جب اللہ تعالیٰ کسی جان کو پیدا فرمانا چاہتے ہیں تو آدمی عورت سے جماع کرتا ہے۔ پس اس شخص کا پانی اس کی ہر رگ

اور پٹھے میں پہنچ جاتا ہے۔ جب ساتواں دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پانی کو عورت میں جمع فرماتے ہیں پھر اس کے اور آدم علیہ السلام کے درمیان تمام پرکھوں کی رگوں کو حاضر کرتے ہیں پھر فی ایّ صورۃ ماشاء رکبک (الانفطار) جس صورت میں چاہتے ہیں اس کو جوڑ دیتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ بات مستفاد ہوتی ہے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ آدم علیہ السلام تک اپنے کسی نہ کسی باپ دادے وغیرہ کی شکل سے مشابہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر قریبی باپ دادا، بہن بھائی وغیرہ کی شکل پر ہوتا ہے ورنہ اوپر کسی نہ کسی کے مشابہ ہوتا ہے جو والدین کے علم میں نہیں ہوتا۔

الطبرانی فی الکبیر، ابو نعیم فی الطب بروایت مالک بن الحویرث

۳۰۵۵..... نطفہ جب رحم مادر میں ٹھہر جاتا ہے تو اللہ پاک اس کے اور آدم علیہ السلام کے درمیان کے تمام نسبوں کو حاضر فرماتے ہیں اور پھر ان صورتوں میں سے کسی بھی صورت میں اس کو پیدا فرمادیتے ہیں۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

فی ای صورۃ ماشاء رکبک جس صورت میں چاہا اس کو ترکیب دیا۔ بخاری فی التاریخ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن شاھین، ابن قانع، الباوردی، الطبرانی فی الکبیر، ابن مردویہ بروایت موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ

۳۰۵۶..... سورۃ المطففین۔ اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین۔ المطففین

وہ لوگ اٹھائے جائیں گے ایک عظیم دن (میں پیشی) کے لئے۔ جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

تمہارا یہ سوال کہ لوگ رب العالمین کے حضور (کتنے عرصے) کھڑے ہوں گے اور مؤمن کو اس مقام پر کیا مشقت پیش آئے گی تو جان لو کہ قیامت کے دن ایک ہزار سال تک تو کسی کو (خدا سے بولنے اور وہاں سے ٹلنے کی) اجازت نہیں ہوگی۔ پھر مؤمن کی دو قسمیں ہیں مؤمنین سابقین تو ان دو شخصوں کی طرح ہیں جو آپس میں سرگوشی کرنے لگیں اور ان کی بات چیت لمبی ہوجائے پھر وہ مڑ کر جنت میں داخل ہوجائیں۔

جنت اور جہنم کے درمیان ایک حوض ہے اس کے کنارے ایک طرف جنت پر ہیں اور دوسری طرف جہنم پر۔ اس حوض کی لمبائی اور چوڑائی ایک ایک ماہ کی مسافت کے بقدر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس حوض میں چاندی اور شیشوں کے پیالے ہیں۔ جو شخص اس حوض سے ایک مرتبہ پانی پی لے گا وہ پیاس محسوس کرے گا اور نہ بھوک حتیٰ کہ بندوں کے درمیان حساب کتاب ہوکر فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ المعجم الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

مؤمن کی بیماری دفع درجات کا سبب ہے

۳۰۵۷..... سورۃ الانشقاق۔ اے عائشہ! کیا نہیں جانتی کہ مؤمن کو جو تکلیف پہنچتی ہے جو کانٹا لگتا ہے پس اس سے اس کے برے عمل کو معاف کردیا جاتا ہے اور جس سے حساب کیا گیا وہ گرفتار عذاب ضرور ہوگیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا تو یہ فرمان ہے:

فسوف یحاسب حسابًا یسیرًا۔ الانشقاق

پس عنقریب آسان حساب کتاب لیا جائے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف پیشی ہوگی اے عائشہ! ورنہ جس سے بھی حساب ہوا وہ مبتلائے عذاب ضرور ہوگیا۔

ابو داؤد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۵۸..... مؤمن کو اس کے اپنے برے عمل کے بدلے مرض، مشقت اور مصیبت دی جاتی ہے (تاکہ اس کے برے عمل معاف ہوجائیں)۔ اے عائشہ! قیامت کے دن جس شخص سے بھی حساب لیا گیا وہ عذاب میں پکڑا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتے:

یحاسب حسابًا یسیرًا

اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ فرمایا یہ صرف (خدا کے سامنے) پیشی (اور حضوری) ہے۔ ورنہ جس سے پوچھ گچھ کی گئی وہ عذاب میں جکڑ لیا گیا۔ ابن جریر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۵۹...... کیا تو جانتی ہے یہ حساب کیا ہے؟ جس سے حساب کتاب میں پوچھ گچھ اور تفتیش کی گئی وہ خدا کے سامنے مورد الزام ٹھہر گیا۔

مستدرک الحاکم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں دعا کر رہی تھی: اے اللہ مجھ سے آسان حساب کیجئے گا! اسی دوران رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گذر ہوا۔ (تو میری دعا سن کر مذکورہ ارشاد صادر فرمایا)

۳۰۶۰...... سورۃ الفجر۔ تمہاری موت کے وقت فرشتہ اس آیت کو کہے گا۔ الحکیم بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول ﷺ کے سامنے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی گئی:

یاایتها النفس المطمئنة......الفجر

تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آیت کس قدر عمدہ ہے!!! تو آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۳۰۶۱...... سورۃ الشمس۔ اذانبعث اشقاها (الشمس) جب اس قوم کا ایک سرکش، بدخواور رذیل انسان ابی زمعہ کی طرح کا کھڑا ہوا (اور اس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں)۔ (مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی بروایت عبداللہ بن زمعۃ، اصل نسخہ میں عبداللہ بن ابی ربیعہ ہے)

۳۰۶۲...... صالح علیہ السلام کی اونٹنی (کو مار ڈالنے) کے لئے اپنی قوم کا ایک بڑا اور سرکش انسان ابوزمعہ کی طرح کا آگے بڑھا۔

بخاری بروایت عبداللہ بن زمعہ

۳۰۶۳...... سورۃ الم نشرح۔ اگر مشکل اور تنگی ایک سوراخ میں ہو تو اس میں آسانی اور کشادگی بھی ضرور داخل ہوگی حتی کے اس تنگی کو نکال دے گی۔ پھر آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی:

ان مع العسر یسرًا (الم نشرح) بے شک تنگی کے ساتھ آسانی (بھی) ہے۔

المعجم الکبیر، ابن مردویه بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ...... الاتقان ۱۵۰۸۔ ضعیف الجامع ۴۸۳۴۔ ضعیف ہے۔

۳۰۶۴...... العادیات۔ کیا تم جانتے ہو الکنود کیا ہے وہ رب کا ناشکرا ہے۔ جو کہیں بھی اکیلا رہتا ہے، اپنے ساتھ والوں سے بخل کرتا ہے، اپنا اوج (شکم) بھرتا ہے اور اپنے غلام کو بھوکا پیٹ رکھتا ہے۔ مصیبت میں قوم (کی مدد نہیں کرتا اور ان) کو کچھ دیتا نہیں ایسے لوگوں میں سے ایک ولید بن مغیرہ بھی ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

۳۰۶۵...... سورۃ النصر۔ اے ابن مسعود (اس سورت میں) مجھے اپنی موت کی خبر سنائی گئی ہے۔ مسند احمد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... سورۂ نصر آخری نازل ہونے والی آیات میں سے ہے جس کا مضمون حضور علیہ السلام کو آپ کے سفر آخرت کی یاد دلاتا ہے۔ کیونکہ جب افواج کی افواج لوگ مسلمان ہونے لگے اور مکہ فتح ہوگیا اور لوگوں کو خدا سے روشناس کرادیا گیا تو آپ کو حکم ملا کہ بس اب خدا کی طرف رجوع کرو اور بقیہ اوقات توبہ واستغفار میں صرف کرو۔

تفسیر کے ذیل میں۔

از الاکمال

۳۰۶۶...... قرآن تین جگہ نازل ہوا ہے۔ مکہ، مکہ مدینہ اور شام۔ ابن عساکر بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... زیادہ تر قرآن پاک مکہ اور مدینہ میں نازل ہوا شام میں صرف اس وقت نازل ہوا ہے جب آپ ﷺ نے بغرض جہاد تبوک کا سفر

کیا تھا اور شام تشریف لے گئے تھے۔

۳۰۶۷..... مجھ پر تین مقامات میں قرآن نازل کیا گیا: مکہ مدینہ اور شام۔ یعقوب بن سفیان، ابن عساکر بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل

ملحق باب۔ اس میں تین فروع ہیں۔

پہلی فرع..... قرأت سبعہ کے بیان میں

۳۰۶۸..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا تھا۔ پھر میں نے ان سے رجوع کیا اور مزید حرفوں کا تقاضا کرتا رہا اور وہ بڑھاتے رہے حتی کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... سات حروف سے کیا مراد ہے اس میں انتہائی زیادہ اختلافات ہیں۔ ان میں سے اکثر اختلافات تفصیل کے ساتھ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب علوم القرآن میں بیان فرمائے ہیں۔ پھر راجح ترین قول کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جس کو ہم ذیل میں من وعن بغیر کسی ترمیم کے نقل کرتے ہیں۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

''سبعۃ احرف'' کی راجح ترین تشریح

ہمارے نزدیک قرآن کریم کے ''سات حروف'' کی سب سے بہتر تشریح اور تعبیر یہ ہے کہ حدیث میں ''حروف کے اختلاف'' سے مراد ''قراءتوں کا اختلاف'' ہے اور سات حروف سے مراد ''اختلاف قرأت'' کی سات نوعیتیں ہیں، چنانچہ قراءتیں تو اگرچہ سات سے زائد ہیں، لیکن ان قراءتوں میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں، وہ سات اقسام میں منحصر ہیں، (ان سات اقسام کی تشریح آگے آ رہی ہے)۔

ہمارے علم کے مطابق یہ قول متقدمین میں سے سب سے پہلے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ملتا ہے، مشہور مفسر قرآن علامہ نظام الدین قمی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر غرائب القرآن میں لکھتے ہیں کہ احرف سبعہ کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب منقول ہے اس سے مراد قراءات میں مندرجہ ذیل سات قسم کے اختلافات ہیں:

۱..... مفرد اور جمع کا اختلاف، کہ ایک قرأت میں لفظ مفرد آیا ہو اور دوسری میں صیغہ جمع، مثلاً وتمت کلمۃ ربک، اور کلمات ربک۔

۲..... تذکیر و تانیث کا اختلاف، کہ ایک میں لفظ مذکر استعمال ہوا اور دوسری میں مؤنث جیسے لا یقبل اور لا تقبل۔

۳..... وجوہ اعراب کا اختلاف، کہ زیر زبر وغیرہ بدل جائیں۔ مثلاً ھل من خالق غیر اللہ اور غیر اللہ

۴..... صرفی ہیئت کا اختلاف، جیسے یعرشون اور یعرشون۔

۵..... ادوات (حروف نحویہ) کا اختلاف، جیسے لکن الشیاطین اور لکن الشیاطین۔

۶..... لفظ کا ایسا اختلاف جس سے حروف بدل جائیں، جیسے تعلمون اور یعلمون اور ننشزھا اور ننشرھا،

۷..... لہجوں کا اختلاف، جیسے تخفیف، تفخیم، امالہ، مد، قصر، اظہار اور ادغام وغیرہ۔

النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ: غرائب القرآن ور غائب الفرقان، ھاش ابن جریر، ص ۲۱ ج ۱ المطبعۃ المیمنۃ مصر

پھر یہی قول علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ، قاضی ابوبکر بن الطیب باقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور محقق ابن الجزری رحمہم اللہ نے اختیار فرمایا ہے (ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ، ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال، فتح الباری،

ص ۲۵ و ۲۶ ج ۹، اور اتقان ص ۴۷ ج ۱ میں موجود ہیں۔ اور قاضی ابن الطیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول تفسیر القرطبی رحمۃ اللہ علیہ ص ۴۵ ج ۱ میں دیکھا جاسکتا ہے) محقق ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ جو قرأت کے مشہور امام ہیں اپنا یہ قول بیان کرنے سے قبل تحریر فرماتے ہیں:

''میں اس حدیث کے بارے میں اشکالات میں مبتلا رہا، اور اس پر تیس (۳۰) سال سے زیادہ غور وفکر کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس کی ایسی تشریح کھول دی جو ان شاء اللہ صحیح ہوگی''۔ النشر فی القراءات العشر، ص ۲۶ ج ۱

یہ سب حضرات اس بات پر تو متفق ہیں کہ حدیث میں 'سات حروف' سے مراد اختلاف قرأت کی سات نوعیتیں ہیں، لیکن پھر ان نوعیتوں کی تعیین میں ان حضرات کے اقوال میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک نے قرأت کا استقراء اپنے طور پر الگ کیا ہے، ان میں جن صاحب کا استقراء سب سے زیادہ منضبط مستحکم اور جامع ومانع ہے، وہ امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں، کہ قرأت کا اختلاف سات اقسام میں منحصر ہے:

۱.....اسماء کا اختلاف، جس میں افراد، تثنیہ وجمع اور تذکیر وتانیث دونوں کا اختلاف داخل ہے، (اس کی مثال وہی تمت کلمة ربک ہے، جو ایک قرأت میں تمت کلمات ربک بھی پڑھا گیا ہے)۔

۲.....افعال کا اختلاف، کہ کسی قرأت میں صیغہ ماضی ہو، کسی میں مضارع اور کسی میں امر (اس کی مثال ربنا باعد بین اسفارنا ہے کہ ایک قرأت میں اس کی جگہ ربنا بعد بین اسفارنا بھی آیا ہے)۔

۳.....وجوہ اعراب کا اختلاف، جس میں اعراب یا حرکات مختلف قراءتوں میں مختلف ہوں (اس کی مثال ولا یضار کاتب اور لا یضار کاتب اور ذو العرش المجید اور ذو العرش المجید)۔

۴.....الفاظ کی کمی بیشی کا اختلاف، کہ ایک قرأت میں کوئی لفظ کم اور دوسری میں زیادہ ہو (مثلاً ایک قرأت میں وماخلق الذکر والانثیٰ ہے اور دوسری میں والذکر والانثی ہے اور اس میں وماخلق کا لفظ نہیں ہے، اسی طرح ایک قرأت میں تجری من تحتها الانهر اور دوسری میں تجری تحتها الانهر)

۵.....تقدیم وتاخیر کا اختلاف، کہ ایک قرأت میں کوئی لفظ مقدم اور دوسری میں موخر ہے (مثلاً وجاءت سکرة الموت بالحق اور جاءت سکرة الحق بالموت)

۶.....بدلیت کا اختلاف، کہ ایک قرءات میں ایک لفظ ہے اور دوسری قرأت میں اس جگہ دوسرا لفظ (مثلاً ننشزها اور ننشرها، نیز فتبینوا، فتثبتوا اور طلح اور طلع)

۷.....لہجوں کا اختلاف، جس میں تفخیم، ترقیق، امالہ، قصر، مد، ہمز، اظہار اور ادغام وغیرہ کے اختلافات شامل ہیں۔ الفتح الباری ص ۲۴ ج ۹ (مثلاً، موسیٰ ایک قراءت میں امالہ کے ساتھ ہے، اور اسے موسیٰ کی طرح پڑھا جاتا ہے، اور دوسری میں بغیر امالہ کے ہے)۔

علامہ ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ابوطیب رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ وجوہ اختلاف بھی اس سے ملتی جلتی ہیں، البتہ امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کا استقراء اس لئے زیادہ جامع معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف چھوٹا نہیں ہے۔ اس کے برخلاف باقی تین حضرات کی بیان کردہ وجوہ میں آخری قسم یعنی لہجوں کا اختلاف تو بیان کیا گیا ہے، لیکن الفاظ کی کمی بیشی، تقدیم وتاخیر اور بدلیت کے اختلافات کی پوری وضاحت نہیں ہے، اس کے برخلاف امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کے استقراء میں یہ تمام اختلافات وضاحت کے ساتھ جمع ہوگئے ہیں، محقق ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے تیس سال سے زائد غور وفکر کرنے کے بعد سات احرف کو سات وجوہ اختلاف پر محمول کیا ہے انہوں نے بھی امام ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کا قول بڑی وقعت کے ساتھ نقل فرمایا ہے، اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ ان کے مجموعی کلام سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ انہیں امام ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کا استقراء خود اپنے استقراء سے بھی زیادہ پسند آیا ہے (النشر فی القراءات العشر، ص ۲۷ و ۲ ج ۱) اس کے علاوہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے ان تینوں اقوال میں امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کے استقراء کو ترجیح دی ہے، کیونکہ انہوں نے علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کر کے لکھا ہے کہ ھذا وجه حسن (یہ

اچھی توجیہ ہے) پھر امام ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ سات وجوہ بیان کر کے تحریر فرمایا ہے:

قلت وقد اخذ کلام ابن قتیبہ ونقحہ

میرا خیال ہے کہ امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن قتیبہ کا قول اختیار کر کے اسے اور نکھار دیا ہے۔ فتح الباری ص ۲۴ ج ۹

آخری دور میں شیخ عبدالعظیم الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہی کے قول کو اختیار کر کے اس کی تائید میں متعلقہ دلائل پیش کئے ہیں۔

مناھل العرفان فی علوم القرآن ص ۱۵۴ تا ۱۵۶ ج ۱

بہرکیف! استقراء کی وجوہ میں تو اختلاف ہے لیکن اس بات پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ، محقق ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی باقلانی پانچوں حضرات متفق ہیں جو سات نوعیتوں میں منحصر ہیں۔

احقر کی ناچیز رائے میں "سبعۃ احرف" کی یہ تشریح سب سے زیادہ بہتر ہے، حدیث کا منشاء یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ کو مختلف طریقوں سے پڑھا جاسکتا ہے اور یہ مختلف طریقے اپنی نوعیتوں کے لحاظ سے سات ہیں۔ ان سات نوعیتوں کی کوئی تعیین چونکہ کسی حدیث میں موجود نہیں ہے اس لئے یقین کے ساتھ تو کسی کے استقراء کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ حدیث میں وہی مراد ہے لیکن بظاہر امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کا استقراء زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ موجودہ قراءات کی تمام انواع کو جامع ہے۔

اس قول کی وجوہ ترجیح

"سبعۃ احرف" کی تشریح میں جتنے اقوال حدیث تفسیر اور علوم قرآن کی کتابوں میں بیان ہوئے ہیں۔ ہمارے نزدیک ان سب میں یہ قول (کہ سات حروف سے مراد اختلاف قرأت کی سات نوعیتیں ہیں) سب سے زیادہ راجح، قابل اعتماد اور اطمینان بخش ہے اور اس کی مندرجہ ذیل وجوہ ہیں:

۱..... اس قول کے مطابق "حروف" اور "قرأت" کو دو الگ الگ چیزیں قرار دینا نہیں پڑتا، علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال میں ایک مشترک الجھن یہ ہے کہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت میں دو قسم کے اختلافات تھے، ایک حروف کا اختلاف اور دوسرے قرأت کا اختلاف، حروف کا اختلاف اب ختم ہوگیا، اور قرأت کا اختلاف باقی ہے، حالانکہ احادیث کے اتنے بڑے ذخیرہ میں کوئی ایک ضعیف حدیث بھی ایسی نہیں ملتی جس سے یہ ثابت ہو کہ "حروف" اور "قرأت" دو الگ الگ چیزیں ہیں، احادیث میں صرف حروف کے اختلاف کا ذکر ملتا ہے اور اسی کے لئے کثرت سے "قراۃ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اگر "قرأت" ان "حروف" سے الگ ہوتیں تو کسی نہ کسی حدیث میں ان کی طرف کوئی اشارہ تو ہونا چاہئے تھا آخر کیا وجہ ہے کہ "حروف" کے اختلاف کی احادیث تو تقریباً تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں، اور قرأت کے جداگانہ اختلاف کا ذکر کسی ایک حدیث میں بھی نہیں ہے؟ محض اپنی قیاس سے یہ کہہ دینا کیوں کر ممکن ہے کہ اختلاف حروف کے علاوہ قرآن کریم کے الفاظ میں ایک دوسری قسم کا اختلاف بھی تھا؟

مذکورہ بالا قول میں یہ الجھن بالکل رفع ہوجاتی ہے، اس لئے کہ اس میں "حروف" اور "قرأت" کو ایک ہی چیز قرار دیا گیا ہے۔

۲..... علامہ بن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر یہ ماننا پڑتا ہے کہ سات حروف میں سے چھ حروف منسوخ یا متروک ہوگئے، اور صرف ایک حرف قریش باقی رہ گیا، (موجودہ قرأت اسی حرف قریش کی ادائیگی کے اختلافات ہیں) اور اس نظریہ کی قباحتیں ہم آگے تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے مذکورہ بالا آخری قول میں یہ قباحتیں نہیں ہیں، کیونکہ اس کے مطابق ساتوں حروف آج بھی باقی اور محفوظ ہیں،

۳..... اس قول کے مطابق "سات حروف" کے معنی بلاتکلف صحیح ہوجاتے ہیں جبکہ دوسرے اقوال میں یا "حروف" کے معنی میں تاویل کرنی پڑتی ہے یا "سات" کے عدد میں۔

۴..... "سبعۃ احرف" کے بارے میں جتنے علماء کے اقوال ہماری نظر سے گذرے ہیں، ان میں سب سے زیادہ جلیل القدر اور عہد رسالت ﷺ

سے قریب تر ہستی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، اور وہ علامہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق اسی قول کے قائل ہیں۔

۵...... علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور محقق ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ دونوں علم قرأت کے مسلم الثبوت امام ہیں، اور دونوں اسی قول کے قائل ہیں، اور مؤخر الذکر کا یہ قول پہلے گذر چکا ہے کہ انہوں نے تیس (۳۰) سال سے زائد اس حدیث پر غور کرنے کے بعد اس قول کو اختیار کیا ہے۔

اس قول پر وارد ہونے والے اعتراضات اور ان کا جواب

اب ایک نظر ان اعتراضات پر بھی ڈال لیجئے جو اس قول پر وارد ہو سکتے ہیں یا وارد کئے گئے ہیں:

۱...... اس پر ایک اعتراض تو یہ کیا گیا ہے کہ اس قول میں جتنی وجوہ اختلاف بیان کی گئی ہیں وہ زیادہ تر صرفی اور نحوی تقسیمات پر مبنی ہیں، حالانکہ آنحضرت ﷺ نے جس وقت یہ حدیث ارشاد فرمائی اس وقت صرف ونحو کی یہ فنی اصطلاحات اور تقسیمات رائج نہیں ہوئی تھیں، اس وقت اکثر لوگ لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتے تھے ایسی صورت میں ان وجوہ اختلاف کو ''سبعۃ احرف'' قرار دینا مشکل معلوم ہوتا ہے، حافظ ابن حجر نے یہ اعتراض نقل کر کے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ:

ولا یلزم من ذلک توھین ماذھب الیہ ابن قتیبۃ رحمۃ اللّٰہ علیہ لاحتمال ان یکون الانحصار المذکور فی ذلک وقع اتفاقًا وانما اطلع علیہ بالاستقراء وفی ذلک من الحکمۃ البالغۃ مالایخفی

فتح الباری، ص ۲۴ ج ۹

''اس سے ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی کمزوری لازم نہیں آتی۔ اس لئے کہ یہ ممکن ہے کہ مذکورہ انحصار اتفاقاً ہو گیا ہو، اور اس کی اطلاع استقرار کے ذریعے ہوگئی ہو۔ اور اس میں جو حکمت بالغہ ہے وہ پوشیدہ نہیں۔''

ہماری ناچیز فہم کے مطابق اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ عہد رسالت میں یہ اصطلاحات رائج نہ تھیں۔ اور شاید یہی وجہ ہو کہ آنحضرت ﷺ نے ''سبعۃ احرف'' کی تشریح اس دور میں نہیں فرمائی۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ فنی اصطلاحات جن مفاہیم سے عبارت ہیں وہ مفاہیم تو اس دور میں بھی موجود تھے، اگر آنحضرت ﷺ نے ان مفاہیم کے لحاظ سے وجوہ اختلاف کو سات میں منحصر قرار دے دیا ہو تو اس میں کیا تعجب ہے؟ ہاں اس دور میں اگر سات وجوہ اختلاف کی تفصیل بیان کی جاتی۔ تو شاید عامۃ الناس کی سمجھ سے بالاتر ہوتی، اس لئے آپ ﷺ نے اس کی تفصیل بیان فرمانے کے بجائے صرف اتنا واضح فرما دیا کہ یہ وجوہ اختلاف کل سات میں منحصر ہیں بعد میں جب یہ اصطلاحات رائج ہو گئیں تو علماء نے استقراء تام کے ذریعہ ان وجوہ اختلاف کو اصطلاحی الفاظ سے تعبیر کر دیا، یہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ کسی خاص شخص کے استقراء کے بارے میں یقین کامل سے یہ کہنا تو مشکل ہے کہ رسول اقدس ﷺ کی مراد یہی تھی، لیکن جب مختلف لوگوں کا استقراء یہ ثابت کر رہا ہے کہ وجوہ اختلاف کل سات ہیں تو اس بات کا قریب قریب یقین ہو جاتا ہے کہ ''سبعۃ احرف'' سے آپ ﷺ کی مراد سات وجوہ اختلاف تھیں، خواہ ان کی تفصیل بعینہ وہ نہ ہو جو بعد میں استقراء کے ذریعہ معین کی گئی ہے، بالخصوص جبکہ ''سبعۃ احرف'' کی تشریح میں کوئی اور صورت معقولیت کے ساتھ بنتی ہی نہیں ہے۔

سات حروف کے ذریعہ کیا آسانی پیدا ہوئی؟

(۲)...... اس قول پر دوسرا اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم کو سات حروف پر اس لئے نازل کیا گیا، تا کہ امت کے لئے تلاوت قرآن میں آسانی پیدا کی جائے، یہ آسانی علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر تو سمجھ میں آتی ہے، کیونکہ عرب میں مختلف قبائل کے لوگ تھے اور ایک قبیلے کے

لئے دوسرے قبیلے کی لغت پر قرآن پڑھنا مشکل تھا لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے اس قول پر تو ساتوں حروف ایک لغت قریشی ہی سے متعلق ہیں، اس میں یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ جب قرآن کریم ایک ہی لغت پر نازل کرنا تھا تو اس میں قرأت کا اختلاف باقی رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟

اس اعتراض کی بنیاد اس بات پر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تلاوت قرآن میں سات حروف کی جو سہولت امت کے لئے مانگی تھی اس میں قبائل عرب کا اختلاف لغت آپ ﷺ کے پیش نظر تھا، حافظ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بناء پر ''سات حروف'' کو سات لغات عرب'' کے معنی پہنائے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ بات ہے جس کی تائید کسی حدیث سے نہیں ہوتی، اس کے برعکس ایک حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ نے صراحت و وضاحت کے ساتھ یہ بیان فرمادیا ہے کہ سات حروف کی آسانی طلب کرتے ہوئے آپ ﷺ کے پیش نظر کیا بات تھی؟ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم جبريل عند الحجار المرؤه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبريل: اني بعثت الى امة اميين فيهم الشيخ الفاني والعجوز الكبيرة والهلام، قال فمرهم فليقرء وا القرآن على سبعة احرف. بحواله النشر في القراءت العشر، ص ۲۰ ج ۱

''رسول اللہ ﷺ کی ملاقات مروہ کے پتھروں کے قریب حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: میں ایک ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہوں جس میں لب گور بوڑھے بھی ہیں، اور بچے بھی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو حکم دیجئے کہ وہ قرآن کو سات حروف پر پڑھیں''۔

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی دوسری روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا:

اني بعثت الى امة اميين منهم العجوز والشيخ والكبير والغلام والجارية والذى لم يقرأ كتابا قط

جامع الترمذى رحمة الله عليه، ص ۱۳۸ ج ۲، قرآن محل کراچی

''مجھے ایک ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہے، جن میں بوڑھیاں بھی ہیں، بوڑھے بھی، بن رسیدہ بھی، لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی اور ایسے لوگ بھی جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی''۔

اس حدیث کے الفاظ صراحت اور وضاحت کے ساتھ بتلا رہے ہیں کہ امت کے لئے سات حروف کی آسانی طلب کرنے میں آنحضرت ﷺ کے پیش نظر یہ بات تھی کہ آپ ﷺ ایک امی اور ان پڑھ قوم کی طرف مبعوث ہوئے ہیں، جس میں ہر طرح کے افراد ہیں، اگر قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صرف ایک ہی طریقہ متعین کردیا گیا تو امت مشکل میں مبتلا ہو جائے گی، اس کے برعکس اگر کئی طریقے رکھے گئے تو یہ ممکن ہوگا کہ کوئی شخص ایک طریقے سے تلاوت پر قادر نہیں ہے تو وہ دوسرے طریقے سے انہی الفاظ کو ادا کردے، اس طرح اس کی نماز اور تلاوت کی عبادات درست ہو جائیں گی، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بوڑھوں، بوڑھیوں یا ان پڑھ لوگوں کی زبان پر ایک لفظ ایک طریقہ سے چڑھ جاتا ہے اور اس کے لئے زیر زبر کا معمولی فرق بھی دشوار ہوتا ہے، اس لئے آپ ﷺ نے یہ آسانی طلب فرمائی کہ مثلاً کوئی شخص معروف کا صیغہ ادا نہیں کرسکتا تو اس کی جگہ دوسری قرأت کے مطابق مجہول کا صیغہ ادا کرلے، یا کسی کی زبان پر صیغہ مفرد نہیں چڑھتا تو وہ اسی آیت کو صیغہ جمع سے پڑھ لے، کسی کے لئے لہجہ کا ایک طریقہ مشکل ہے تو دوسرا اختیار کرلے، اور اس طرح اس کو پورے قرآن میں سات قسم کی آسانیاں مل جائیں گی۔

آپ نے مذکورہ بالا حدیث میں ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ اس میں آنحضرت ﷺ نے سات حروف کی آسانی طلب کرتے وقت یہ نہیں فرمایا کہ میں جس امت کی طرف بھیجا گیا ہوں وہ مختلف قبائل سے تعلق رکھتی ہے، اور ان میں سے ہر ایک کی لغت جدا ہے، اس لئے قرآن کریم کو مختلف لغات پر پڑھنے کی اجازت دی جائے، اس کے برخلاف آپ ﷺ نے قبائلی اختلافات سے قطع نظر ان کی عمروں کا تفاوت اور ان کے امی ہونے کی صفت پر زور دیا، یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سات حروف کی آسانی دینے میں بنیادی عامل قبائلی کا لغوی اختلاف نہ تھا، بلکہ امت کی ناخواندگی کی پیش نظر تلاوت میں ایک عام قسم کی سہولت دینا پیش نظر تھا، جس سے امت کے تمام افراد فائدہ اٹھا سکیں۔

سبعہ احرف کی وضاحت

(۳)..... اس قول پر تیسرا اعتراض یہ ہوسکتا ہے کہ اختلاف قرأت کی جو سات نوعیتیں بیان کی گئی ہیں وہ خواہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یا ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کی ہوئی ہوں یا علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ، محقق ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ابو الطیب رحمۃ اللہ علیہ کی، بہر حال ایک قیاس اور تخمینہ کی حیثیت رکھتی ہیں، اسی وجہ سے ان حضرات میں سے ہر ایک نے ان سات وجوہ اختلاف کی تفصیل الگ الگ بیان کی ہے، ان کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ کیونکر باور کرلیا جائے کہ آنحضرت ﷺ کی مراد یہی تھی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ''سبعۃ احرف'' کی کوئی واضح تشریح کسی حدیث یا کسی صحابی کے قول میں نہیں ملتی، اس لئے اس باب میں جتنے اقوال ہیں، ان سب میں روایات کو مجموعی طور پر جمع کر کے کوئی نتیجہ نکالا گیا ہے اس لحاظ سے یہ قول زیادہ قرین صحت معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس پر کوئی بنیادی اعتراض واقع نہیں ہوتا، روایات کو مجموعی طور پر دیکھنے کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ اس اختلاف قرأت کی سات نوعیتیں ہیں، رہی ان نوعیتوں کی تعیین وتشخیص، سواس کے بارے میں ہم پہلے بھی یہ عرض کرچکے ہیں کہ اسے معلوم کرنے کا ذریعہ استقراء کے سوا اور کوئی نہیں، امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کا استقراء ہمیں جامع و مانع ضرور معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ ہم کسی کے استقراء کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضور ﷺ کی مراد یہی تھی لیکن اس سے یہ اصولی حقیقت مجروح نہیں ہوتی کہ ''سبعۃ احرف'' سے آنحضرت ﷺ کی مراد اختلاف قرأت کی سات نوعیتیں تھیں، جن کی تفصیل کا یقینی علم حاصل کرنے کا نہ ہمارے پاس کوئی راستہ ہے اور نہ اس کی کوئی چنداں ضرورت ہے۔

۴　اس قول پر چوتھا اعتراض یہ ممکن ہے کہ اس قول میں ''حروف سبعہ'' سے الفاظ اور ان کی ادائیگی کے طریقوں کا اختلاف مراد لیا گیا ہے، معانی سے اس میں بحث نہیں ہے، حالانکہ ایک روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد سات قسم کے معانی ہیں، امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

کان الکتاب الاول ینزل من باب واحد علی حرف واحد ونزل القران من سبعۃ ابواب علی سبعۃ احر[ف] زاجر وامر وحلال وحرام ومحکم ومتشابہ وامثال. الخ

پہلے کتاب ایک باب سے ایک حرف پر نازل ہوتی تھی اور قرآن کریم سات ابواب سے سات حروف پر نازل ہوا۔ وہ سات حروف یہ ہیں:

۱　زاجر (کسی بات سے روکنے والا)　　۲　آمر (کسی چیز کا حکم دینے والا)

۳..... حلال　　۴　حرام

۵..... محکم (جس کے معنی معلوم ہیں)　　۶..... متشابہ (جس کے یقینی معنی معلوم نہیں)　　۷..... امثال

اسی بناء پر بعض علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے سات حروف کی تفسیر سات قسم کے معنی سے کی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ بالا روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہے، امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی سند پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، حالانکہ ابوسلمہ کی ملاقات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں ہوئی۔ مشکل الآثار، ص ۱۸۵ ج ۴

اس کے علاوہ قدیم زمانہ کے جن بزرگوں سے اس قسم کے اقوال منقول ہیں، ان کی تشریح کرتے ہوئے حافظ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ان کا مقصد ''سبعۃ احرف'' والی حدیث کی تشریح کرنا نہیں تھا، بلکہ ''سبعۃ احرف'' کے زیر بحث مسئلہ سے بالکل الگ ہوکر یہ کہنا چاہتے تھے کہ قرآن کریم اس قسم کے مضامین پر مشتمل ہے۔ تفسیر ابن جریر، ص ۱۵ ج ۱

رہے وہ لوگ جنہوں نے ''سبعۃ احرف'' والی حدیث کی تشریح ہی میں اس قسم کی باتیں کہی ہیں، ان کا قول بالکل بدیہی البطلان ہے، اس لئے کہ پیچھے جتنی احادیث نقل کی گئی ہیں، ان کو سرسری نظر ہی سے دیکھ کر ایک معمولی عقل کا انسان بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ حروف کے اختلاف سے

مراد معانی اور مضامین کا اختلاف نہیں، بلکہ الفاظ کا اختلاف ہے چنانچہ محقق علماء میں سے کسی ایک نے بھی اس قول کو اختیار نہیں کیا، بلکہ اس کی تردید کی ہے۔ تفصیلی تردید کیلئے ملاحظہ ہو الاتقان ص ۴۹ ج ۱ نوع ۱۶، اور النشر فی القراء ات العشر لابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۵ ج ۱ بشکریہ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب از علوم القرآن

آپ کا پروردگار آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی امت کو سات حرفوں پر قرآن پڑھائیے۔ پس ان میں سے جس حرف پر بھی وہ قرآن پڑھیں گے درست کریں گے۔ ابو داؤد، نسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب

۳۰۷۵... میرے پاس جبرئیل (پیغامبر وحی) اور میکائیل (کائنات کا نظام سنبھالنے والے دونوں فرشتے) حاضر ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام میرے دائیں طرف بیٹھ گئے اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف۔ جبرئیل علیہ السلام فرمانے لگے: اے محمد! قرآن ایک حرف پر پڑھو۔ میکائیل علیہ السلام بولے! آپ زیادتی طلب کیجئے۔ چنانچہ میں نے کہا: مجھے مزید حروف عطا کریں۔ جبرئیل علیہ السلام بولے: دو حرفوں پر پڑھو۔ میکائیل علیہ السلام پھر مجھے مخاطب ہوئے: زیادتی طلب کرو۔ میں نے کہا: مزید اضافہ کرو۔ جبرئیل علیہ السلام بولے: تین حرفوں پر پڑھو۔ میکائیل علیہ السلام بولے: زیادتی طلب کرو۔ میں نے کہا: مزید اضافہ کرو۔ اسی طرح اضافہ ہوتا رہا حتی کہ جبرئیل علیہ السلام سات حرفوں پر پہنچ گئے اور فرمایا: سات حرفوں (یعنی سات قرأت) پر قرآن پڑھو۔ ہر ایک کافی شافی ہے۔ مسند احمد، عبد بن حمید، نسائی، مسلم بروایت ابی بن کعب، مسند احمد، المعجم الکبیر بروایت ابی بکرۃ، ابن الضریس بروایت عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت

قرآن کریم کی سات لغات

۳۰۷۶... میرے پروردگار نے میری طرف پیغام بھیجا کہ قرآن ایک حرف پر پڑھو، میں نے اپنی امت پر آسانی کا سوال کیا تو مجھے دو حرفوں پر پڑھنے کا حکم ملا۔ میں نے مزید آسانی کا سوال کیا تو فرمایا کہ سات حرفوں پر قرآن پڑھو۔ اور تمہارے لئے ہر مرتبہ سوال کرنے پر ایک ایک دعا قبول کی جاتی ہے۔ پس میں نے کہا اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے ذخیرہ کر لی ہے جس دن ساری مخلوق حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف امید لگائیں گے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... حضور علیہ السلام نے تین مرتبہ خدا سے حروف میں زیادتی کا سوال کیا تا کہ امت پر نرمی اور آسانی ہو۔ اللہ پاک نے تین کے بجائے سات حروف پر پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور مزید ہر مرتبہ سوال کرنے پر ایک دعا کی قبولیت بھی نوازی۔ چونکہ آپ علیہ السلام نے تین مرتبہ سوال کیا تھا لہٰذا تین دعائیں قبول ہونے کی بشارت سنائی پہلی دو دعائیں تو آپ علیہ السلام نے اپنی امت کی مغفرت کے لئے فرمالیں جبکہ تیسری قیامت میں ساری مخلوق کیلئے محفوظ فرمالی۔ جزی اللہ عنا محمدا ماھو اھلہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۰۷۷... جو شخص چاہتا ہو کہ قرآن کو بعینہ اسی طرح پڑھے جس طرح وہ نازل ہوا ہے تو وہ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) کی قرأت پر قرآن پڑھے۔

مسند احمد، مسلم، مستدرک بروایت ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۷۸... اے ابی! اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے خدا سے رجوع کیا کہ میری امت پر نرمی کا معاملہ فرمائیں تو مجھے دوبارہ وحی فرمائی کہ دو حرفوں پر قرآن پڑھو۔ میں نے پھر نرمی کا مطالبہ کیا تو اللہ پاک نے تیسری مرتبہ وحی فرمائی کہ سات حروف پر قرآن پڑھو۔ اور فرمایا تمہارے لئے ہر مرتبہ جو تم نے سوال کیا ایک دعا مقبول ہے تو میں نے عرض کیا: اللھم اغفر لامتی۔ اللھم اغفر لامتی اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے ذخیرہ کر لی جس دن ساری مخلوق حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف آس لگائے ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۳۰۷۹... اے ابی! مجھ پر سات حروف میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔ نسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۳۰۸۰......اے ابی! مجھے ایک حرف یا دو حرفوں پر قرآن پڑھایا گیا۔ میرے ساتھ والے فرشتے نے مجھے کہا: کہو دو حرفوں پر۔ میں نے کہا دو حرفوں پر۔ چنانچہ مجھے کہا گیا دو حرفوں پر یا تین حرفوں۔ فرشتے نے پھر کہا: کہو تین حرفوں پر۔ میں نے کہا تین حرفوں پر حتیٰ کہ (رخصت) سات حرفوں پر پہنچ گئی پھر کہا کہ ان میں ہر ایک کافی شافی ہے اگر تم نے سمیع، علیم، عزیز اور حکیم ذات کو کہا۔ جب تک کہ آیت عذاب کو رحمت کے ساتھ اور رحمت کو عذاب کے ساتھ ختم نہ کیا۔ ابو داؤد بروایت ابی رضی اللہ عنہ

فائدہ:......قرأت کا اختلاف جب تک ہے جیسا کہ شروع میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہوا اس وقت قرآن رحمت ہی رحمت اور شافی کافی ہے۔ لیکن اگر آیت رحمت کو عذاب کے ساتھ یا اس کے برعکس کر دیا تو یہ باعث عذاب ہے۔

۳۰۸۱......قرآن کو چار اشخاص سے حاصل کرو۔ ابن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم سے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ترمذی، مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۸۲......قرآن تو سات حروف پر پڑھایا جاتا ہے اور تم قرآن میں جھگڑا مت کرو۔ کیونکہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

مسند احمد بروایت ابی جھیم

۳۰۸۳......قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

مسند احمد، ترمذی بروایت ابی رضی اللہ عنہ. مسند احمد بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۴ قرآن سات ابواب سے سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔ المعجم الکبیر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......سات ابواب سے سات مضامین مراد ہیں مثلاً امر، نہی، حلال، حرام، بشیر، نذیر اور ناسخ منسوخ وغیرہ یا جنت کے سات دروازے مراد ہیں اور ثانی الذکر معنی زیادہ قرین قیاس ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ یہ سات قرأت جنت کے سات دروازوں سے نکلی ہیں اور سات احرف سے مراد سات قرأت مراد ہیں۔

۳۰۸۵...... قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا جو شخص ان میں سے کسی ایک حرف پر پڑھنا شروع کر دے وہ دوسرے حرف کی طرف منتقل نہ ہو بوجہ پہلے سے منہ موڑ کر۔ المعجم الکبیر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی کسی قرأت سے اکتا کر دوسری قرأت شروع نہ کر دے۔ اسی طرح جب نماز میں ایک قرآت پر قرآن شروع کیا تو آخر تک وہی قرأت برقرار رکھے۔

کلام:......روایت پر ضعف کا کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۲۷۔

۳۰۸۶......قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ ہر حرف کے لئے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور ہر حرف کے لئے ایک حد ہے اور مطلع ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ. مسلم برقم ۸۱۸

۳۰۸۷...... قرآن تین حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ مسند احمد، المعجم الکبیر، مستدرک بروایت سمرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۷۷۔ ضعیف الجامع ۱۳۳۵۔

۳۰۸۸ قرآن تین حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ لہٰذا تم اس میں اختلاف نہ کرو۔ اور اس میں جھگڑا نہ کرو۔ کیونکہ ہر ایک حرف مبارک ہے۔ پس تم کو جیسے قرآن پڑھایا جائے ویسے ہی پڑھتے رہو۔ ابن الضریس بروایت سمرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۳۶۔

۳۰۸۹ قرآن عظیم تفخیم کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ ابن الانباری فی الوقت، مستدرک بروایت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت

فائدہ:......تفخیم سے مراد لہجوں کا اختلاف ہے۔ اور تفخیم سے لغوی مراد الفاظ کو پر کر کے پڑھنا بھی ہے یعنی جو حروف تجوید میں مفخم ہیں ان کو تفخیم کے ساتھ یعنی پر کر کے پڑھنا۔

کلام:......روایت محل کلام ہے، مسند نہیں۔ دیکھئے الکشف الالٰہی ۱۰۵۔

الاکمال

۳۰۹۰..... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: قرآن ایک حرف پر پڑھو۔

ابن منیع، سنن سعید بن منصور بروایت سلیمان بن صرد

۳۰۹۱..... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: قرآن سات حروف پر پڑھو۔ ابن الضریس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۹۲..... مجھے حکم ہے کہ قرآن سات حروف پر پڑھوں۔ ان میں سے ہر ایک حرف کافی شافی ہے۔ ابن جریر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۳..... قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے اور قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔ پس جو تم کو معلوم ہے اس پر عمل کرتے رہو اور جس بات سے جاہل ہو اس کو اسکے عالم پر پیش کرو۔ ابن جریر، ابن حبان، الحجة لنصر المقدسی، الابانه، الخطیب بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت ھشام بن حکیم رضی اللہ عنہ قریشی صحابی کسی قرأت پر قرآن پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو اس کو مختلف پایا جبکہ دونوں کو حضور علیہ السلام نے سکھایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوت میں لے گئے۔ ایسے مواقع پر آپ علیہ السلام نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۰۹۴..... قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے ہر ایک حرف شافی اور کافی ہے۔ ابن جریر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۹۵..... قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ جس حرف پر بھی پڑھو گے درست ہوگا۔

(مسند احمد، ابن جریر، الکبیر، الابانه بروایت ام ایوب رضی اللہ عنہا

۳۰۹۶..... قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے آمر (حکم دینے والا) زاجر (روکنے والا) ترغیب (خوشخبری دینے والا) ترہیب (ڈرانے والا) جدل (مناظرہ کرنے والا) قصص اور مثالیں۔ ابن جریر بروایت ابی قلابہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس حدیث اور اس کی دوسری روایات اور اقوال سے بعض علماء نے سات حروف سے سات قرأت مراد نہیں لی ہیں بلکہ سات معانی اور مضامین مراد لئے ہیں۔ یہ رائے محل نظر اور بدیہی البطلان ہے۔ کیونکہ اس مضمون کی مرویات سے مراد صرف قرآن کے مضامین بیان کرنا مقصود ہیں نہ کہ قرأت۔ یہ دونوں بالکل جداگانہ چیزیں ہیں۔ کیونکہ حروف سے متعلق پیچھے جس قدر مرویات گزری ہیں سرسری نظر میں ان سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان سے الفاظ کا اختلاف مراد ہے نہ کہ معانی کا۔ نیز مضامین سے متعلق روایت جیسا کہ ابھی گزری اکثر درجہ صحت سے نیچے ہیں اور وہ بھی کم ہیں جبکہ حروف سے متعلق مرویات جن سے قرأت مراد ہیں تواتر کے ساتھ کثیر تعداد میں منقول ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۰۹۷..... قرآن چار حروف پر نازل کیا گیا ہے ایک تو حلال وحرام ہے اس سے جہالت کی وجہ سے کوئی معذور نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اور ایک تفسیر ہے جو عرب تفسیر کریں اور وہ تفسیر جو علماء بیان کریں۔ اور ایک حرف متشابہ ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ اور اللہ کے سوا جو اس کو جاننے کا دعویٰ کرے وہ کاذب ہے۔ ابن جریر، الابانه بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں نظر ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابن جریر، وابن المنذر اور ابن الانباری نے الوقت میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

۳۰۹۸..... اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ میں نے عرض کیا: اے پروردگار! میری امت پر آسانی کا معاملہ فرمائیے۔ پروردگار نے فرمایا: دو حرفوں پر پڑھاؤ۔ اور (پھر) مجھے حکم دیا کہ سات حرفوں پر قرآن پڑھاؤ۔ جو جنت کے سات دروازوں سے نکلے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔ ابن جریر بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۳۰۹۹..... قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس تم قرآن میں نزاع مت کرو کیونکہ اس میں نزاع کفر ہے۔

ابن جریر والباوردی. ابونصر فی الابانه بروایت ابن جهیم بن الحارث بن الصمة الانصاری

۳۱۰۰..... قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس جو حرف آسان لگے اس پر قرآن پڑھو۔ بخاری، نسائی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۰۱..... قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس جس حرف کی تم تلاوت کرو صحیح ہے۔ لیکن اس میں نزاع مت کرو۔ کیونکہ اس میں نزاع کفر ہے۔
الکبیر، الابانہ، لابی نصر عن عمر رضی اللہ عنہ وبن العاص

۳۱۰۲..... یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس (کسی حرف پر بھی) پڑھو کوئی حرج نہیں۔ لیکن رحمت کے ذکر کو عذاب کے ساتھ نہ جمع کرو اور نہ عذاب کا ذکر رحمت کے ساتھ۔ ابن جریر بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

نوٹ:.......۳۰۸۰ رقم الحدیث پر اسی مضمون کی روایت گذری ہے تشریح ملاحظہ فرمالیں۔

۳۱۰۳..... یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے پس جس حرف کو پڑھو درستی پر رہو گے لیکن اس میں جھگڑا مت کرو۔ کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ مسند احمد، بروایت عمر رضی اللہ عنہ وبن العاص

۳۱۰۴..... یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس میں نزاع مت کرو۔ کیونکہ اس میں نزاع باعث کفر ہے۔
البغوی فی المشکوٰۃ شعب الایمان للبیہقی بروایت ابی جہیم الانصاری

۳۱۰۵..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی امت سات حروف پر قرآن پڑھے گی۔ پس جو شخص ایک حرف پر قرآن پڑھے وہ ایسے ہی اپنے علم کے مطابق پڑھتا رہے اور اس سے دوسرے حرف کی طرف نہ لوٹے۔ دوسرے لفظوں میں آپ نے فرمایا: آپ کی امت میں ضعیف بھی ہیں۔ پس جو ایک حرف پر شروع کرے وہ اس سے اکتا کر (متنفر ہو کر) دوسرے حرف پر پڑھنا نہ شروع کردے۔
مسند احمد، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۶..... ہمارے قرآنوں کو قریش یا ثقیف کے لڑکوں کے علاوہ اور کوئی نہ قریب لگیں۔
الخطیب بروایت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......جن دنوں میں قرآن لکھا جارہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ قریش اور ثقیف کے نوجوان ہی قرآن پاک لکھوائیں ان کی فصیح زبان ہونے کی وجہ سے۔ ورنہ یہ مطلب نہیں کہ ان کے علاوہ اور کوئی چھوئے بھی نہ۔

کلام:.......اس کو متفرد بیان کرنا صرف احمد بن ابی العجوز سے منقول ہے۔ یعنی یہ حضور ﷺ سے منقول ہونا موصوف کے علاوہ کسی اور سے ثابت نہیں۔ جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ قول ثابت اور محفوظ ہے۔

فائدہ:.......اس زمانے میں پڑھے لکھے حضرات زیادہ تر انہی دو قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے اس وجہ سے ایسا فرمایا۔ کیونکہ ان پڑھ قرآن کو کچھ کا کچھ پڑھیں گے۔ لہٰذا پڑھے لکھے حضرات خود پڑھ کر ان پڑھوں کو پڑھائیں اس کے بعد ان کے لئے مصاحف قرآن چھونے کی اجازت ہے۔ اس مضمون کی تائید ذیل کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

۳۱۰۷..... میں جبرئیل علیہ السلام سے مراء (قباء) کے پتھروں کے پاس ملا۔ میں نے کہا: اے جبرئیل علیہ السلام! مجھے ایسی ان پڑھ قوم کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد، عورت، غلام، لونڈی اور قریب المرگ بوڑھے ہیں جو کتاب نہیں پڑھ سکتے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا، قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ مسند احمد، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

دوسری فرع.....سجدۂ تلاوت کے بیان میں

۳۱۰۸..... جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے پھر اس موقع پر سجدہ بھی کر لیتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ کر روتا ہوا کہتا ہے: ہائے تباہی و بربادی! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ملا، اس نے سجدہ کر لیا پس اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور مجھے سجدہ کا حکم ملا لیکن میں نے انکار کر دیا پس میرے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۹..... سورۂ ص میں موجود سجدہ داؤد علیہ السلام نے توبہ کے واسطہ کیا تھا اور ہم یہ سجدہ (پروردگار کے) شکر میں ادا کرتے ہیں۔

الکبیر، حلیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۱۰..... یہ ایک نبی کی توبہ ہے یعنی سورۂ ص کا سجدہ۔ ابوداؤد، مستدرک بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

تیسری فرع......حفظ قرآن کی نماز کے بیان میں

کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کے ساتھ اللہ تجھے نفع دے جس کو تو آگے سکھائے اس کو بھی نفع دے۔ جمعہ کی رات کو چار رکعات پڑھ۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسٓ تلاوت کر۔ دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورۂ دخان تلاوت کر۔ تیسری رکعت میں فاتحہ اور سورۂ الٓمٓ تنزیل سجدہ تلاوت کر اور چوتھی رکعت میں سورۂ تبارک الذی تلاوت کر۔ پس جب تو آخری رکوت کے قعدہ میں تشہد سے فارغ ہو جائے تو اللہ کی حمد وثناء کر، تمام پیغمبروں پر درود پڑھ۔ اور مؤمنین کے لئے استغفار کر۔

پھر یہ دعا پڑھو۔

اللھم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف مالا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی، اللھم بدیع السموات والارض ذالجلال والاکرام والعزة التی لاترام، اسئلک یااللہ یارحمن بجلالک ونور وجھک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو الذی یرضیک عنی واسألک ان تنور بالکتاب بصری وتطلق بہ لسانی وتفرج بہ عن قلبی، وتشرح بہ صدری وتستعمل بہ بدنی وتقوینی علی ذلک وتعیننی علیہ۔ فانہ لا یعیننی علی الخیر غیرک ولا یوفق لہ الا انت۔

''اے مجھ پر رحم فرما کہ میں گناہوں کو چھوڑ دوں جب تک تو مجھے زندہ رکھے۔ اور مجھ پر رحم فرما کہ میں غیر مفید کاموں میں نہ لگوں اور مجھے ان کاموں میں مشغول رکھ جو تجھ کو مجھ سے راضی کریں۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، بزرگی اور عظمت کے مالک اور ایسی عزت کے مالک جو کبھی سرنگوں نہ ہوگی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے رحمن! تیرے جلال کے طفیل، تیرے چہرے کے نور کے صدقہ یہ کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کرنے میں لازم کر دے جیسے کہ تو نے مجھے وہ کتاب سکھائی ہے اور مجھے توفیق بخش کہ میں اس کی اسی طرح تلاوت کرتا رہوں جس طرح تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب کے ساتھ میری آنکھوں کو منور کر دے، میری زبان کو کھول دے، میرے دل کو کھول دے اور میرا سینہ کشادہ کر دے، اسی کتاب میں میرے بدن کو مصروف رکھ اور اس کتاب پر مجھ کو قوت دے اور میری مدد فرما دے کیونکہ کسی خیر کے کام پر تیرے سوا کوئی میری مدد نہیں کر سکتا اور تیرے سوا کوئی خیر کی توفیق نہیں بخش سکتا۔''

یہ عمل تو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ تک کر، ان شاء اللہ تو کتاب اللہ کو حفظ کر لے گا اور جو مؤمن یہ عمل کرے گا انشاء اللہ وہ حفظ کرنے سے پیچھے نہ رہے گا اور اس کا حفظ خطا نہ ہوگا۔ ترمذی، الکبیر، مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات (خود ساختہ) احادیث میں شمار کیا ہے۔ مؤلف کتاب الجامع الصغیر علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیکن ان کی یہ بات صائب نہیں ہے۔

نیز اس روایت پر ضعف کا کلام کرتے ہوئے الکشف الالٰہی ۱۰۸ اور ضعیف الجامع ۲۱۷۲ میں یہ روایت ذکر کی گئی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

قوت حافظہ کا نسخہ

۳۱۱۲ ..... اے ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت) میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاں جن کے ساتھ اللہ تجھے نفع دے اور یہ کلمات تو جس کو سکھائے اس کو بھی نفع دے اور جو تو سیکھے تیرے سینے میں از بر کردے۔

پس جب جمعہ کی رات ہو اگر ہو سکے تو رات کے آخری تیسرے پہر میں کھڑا ہو جا کیونکہ یہ وقت فرشتوں کی حضوری کا ہے اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا سوف استغفر لکم ربی انه هو الغفور الرحیم میں عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے استغفار کروں گا۔ لہٰذا انہوں نے جمعہ کی رات (اس گھڑی) میں دعا کی۔ لیکن اگر اس وقت نہ ہو سکے تو درمیان رات میں کھڑا ہو جا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو شروع رات میں کھڑا ہو جا۔ اور چار رکعات نماز پڑھ۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور یٰسٓ پڑھ۔ دوسری میں فاتحہ اور سورۂ دخان پڑھ تیسری میں فاتحہ اور الٓمٓ تنزیل السجدۃ پڑھ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ اور تبارک الذی پڑھ۔ پس جب تو تشہد سے فارغ ہو جائے تو اللہ کی حمد کر اور اچھی طرح اس کی ثناء بیان کر اور مجھ پر اچھی طرح درود بھیج اور تمام انبیاء پر درود بھیج اور اللہ سے تمام مؤمن مردوں اور عورتوں اور اپنے بھائیوں کے لئے استغفار کر جو تجھ سے پہلے جا چکے ہیں۔ پھر آخر میں یہ دعا پڑھ:

اللهم ارحمني بترک المعاصي ابدًا ماابقيتني وارحمني ان اتكلف مالايعنيني وارزقني حسن النظر فيمايرضيک عني، اللهم بديع السموات والارض ذالجلال والاكرام والعزة التي لاترام اسالک ياالله يارحمٰن بجلالک ونور وجهک ان تنور بكتابک بصري وان تطلق به لساني وان تفرج به عن قلبي وان تشرح به صدري وان تعمل به بدني فانه لايعينني على الحق غيرک ولايؤتيه الاأنت ولاحول ولاقوة الابالله العلي العظيم.

اے ابوالحسن! اللہ کے حکم سے تم یہ عمل تین یا پانچ یا سات جمعوں تک کرو۔ قسم ہے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کرنے والے کی! یہ عمل کسی مؤمن کو حفظ سے خطا نہیں کرے گا۔

ترمذی حسن غریب، الکبیر ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، مستدرک وتعقب بروایت ابن عباس رضی الله عنه

کلام: .... ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع من گھڑت احادیث میں شمار کیا ہے۔ لیکن ان کا یہ کہنا محل نظر ہے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر اور شاذ ہے۔ اور مجھے اس کے موضوع ہونے کا اندیشہ ہے۔ مؤلف کتاب فرماتے ہیں واللہ مجھے اس روایت کی عمدہ سند نے متحیر کر دیا ہے۔

اس کو امام ترمذی نے ابن عباس عن علی کے طریق سے روایت کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے نکلا جاتا ہے اور میں اس پر قادر نہیں ہو پاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تجھے بھی اور جس کو سکھائے اسے بھی اللہ ان کے ساتھ نفع بخشے اور جو تو سیکھے اسے تیرے سینے میں مضبوط کر دے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بالکل یا رسول اللہ!

آٹھواں باب

دعا کے بارے میں۔ اس کی چھ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......دعا کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں

۳۱۱۳......دعا ہی عبادت ہے۔مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، الادب للبخاری، ترمذی، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک بروایت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر. مسند ابی یعلی، بروایت براء رضی اللہ عنہ

فائدہ:......عبادت سے مقصود خدا کے سامنے انتہائی درجہ کا تذلل اور خشوع وخضوع ہے جو دعا میں بدرجہ اتم حاصل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا گیا ہے کہ خدا مانگنے سے خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے۔

۳۱۱۴......دعا عبادت کا مغز ہے۔ابن ماجہ، ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے احادیث القصاص ۴۴۔ضعیف الترمذی:۶۶۹۔ضعیف الجامع ۳۰۰۳ المشتہر ۱۷۸ النصیحۃ الداعیہ ۲۱۔

۳۱۱۵......عبادات میں سب سے اشرف عبادت دعا ہے۔البخاری فی الادب بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶......دعا رحمت (الٰہی) کی چابی ہے، وضو نماز کی چابی ہے اور نماز جنت کی چابی۔الفردوس للدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے ۳۰۰۴۔

۳۱۱۷......دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔مسند ابی یعلی، مستدرک بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف اور محل نظر ہے دیکھئے الاتقان ۷۷۷۔تبییض الصحیفۃ ۲۳۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۰۱ ضعیف الجامع ۳۰۰۱۔ الضعیفۃ ۱۷۹ النصیحۃ الداعیہ ۲۱۔

۳۱۱۸......دعا قضا کو بھی ٹال دیتی ہے۔نیکی رزق میں زیادتی کا سبب بنتی ہے اور بندہ اپنے گناہ کے سبب سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

مستدرک الحاکم بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ

کلام:......اسنی المطالب ۶۷۲۔المشتہر ۱۷۸۔ ضعیف الجامع ۳۰۰۶۔

۳۱۱۹......دعا اللہ کے لشکروں میں سے ایک مسلح لشکر ہے جو قضاء کو ٹال دیتا ہے باوجود اس کے حتمی ہونے کے۔

ابن عساکر بروایت نمیر بن اوس مرسلاً

کلام:......دیکھئے روایت کا ضعف: الاتقان ۷۸۰۔ضعیف الجامع ۳۰۰۰۔الضعیفۃ ۱۸۹۹۔

۳۱۲۰......دعا کثرت سے کرو کیونکہ قضائے مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔ابو الشیخ بروایت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......قضاء سے مراد تقدیر اور تقدیر ہے دو قسموں پر منحصر ہے تقدیر معلق اور تقدیر مبرم۔ تقدیر معلق کسی بھی کام کے ساتھ معلق ہوتی ہے مثلاً بندہ اگر خیر کا کام کرے گا تو اس کے لئے یہ بھلائی ہے ورنہ یہ برائی۔ اور تقدیر مبرم حتمی تقدیر کہلاتی ہے یعنی فلاں مصیبت بندہ پر پہنچ کر رہے گی۔ تو دعا تقدیر معلق تو کیا تقدیر مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔ لیکن کوئی شے خدا کے علم سے باہر نہیں ہے۔

کلام:......ضعیف الجامع ۱۱۰۲۔

۳۱۲۱......دعا بلا ومصیبت کو دفع کر دیتی ہے۔ابو الشیخ فی الثواب بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۰۰۵۔ النوافح ۴۳۷۔

۳۱۲۲......دعا نازل شدہ مصیبت اور غیر نازل شدہ مصیبت دونوں میں سود مند ہے۔پس اے اللہ کے بندو! تم پر دعا لازم ہے۔

مستدرک الحاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۳... کوئی حذر (احتیاط) قدر (تقدیر) سے نہیں بچا سکتی۔ لیکن دعا نازل شدہ اور غیر نازل شدہ دونوں مصیبتوں سے نفع دیتی ہے۔ پس اے بندگان خدا دعا کو چمٹ جاؤ۔ مسند احمد. مسند ابی یعلی، الکبیر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... دیکھئے ضعیف حدیث: الشذرة ۴۲۶۔ ضعیف الجامع ۴۷۸۵۔ المقاصد الحسنۃ ۴۸۲۔

۳۱۲۴... اللہ تعالیٰ رحیم، زندہ اور کریم ہے وہ حیا کرتا ہے کہ بندہ اس کی طرف دونوں ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی لوٹا دے۔ اور ان میں کچھ خیر نہ ڈالے۔

مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۲۵... اللہ تعالیٰ اس شخص پر غصہ ہوتے ہیں جو اللہ سے سوال نہ کرے اور یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں کرتا۔ (کیونکہ باقی سب مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں)۔ فردوس بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۷۱۔

۳۱۲۶... جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ پاک اس پر غضب ناک ہوتے ہیں۔ ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۲۷... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو مجھ سے دعا نہیں کرتا میں اس پر ناراض ہوتا ہوں۔ المواعظ للعسکری بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۰۵۵۔

۳۱۲۸... تمہارا پروردگار زندہ اور کریم ہے وہ حیا کرتا ہے کہ بندہ اس کے آگے ہاتھ پھیلائے اور وہ ان کو خالی لوٹا دے۔

ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۱۱۔

دعا کا آخرت کے لئے ذخیرہ ہونا

۳۱۲۹... کوئی شخص دعا نہیں کرتا مگر وہ قبول کی جاتی ہے یا تو دنیا میں ہی جلد اس کو مقصود عطا کر دیا جاتا ہے یا وہ دعا آخرت کے لئے ذخیرہ کر لی جاتی ہے یا اس کے گناہوں میں بقدر دعا کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جب تک کہ وہ گناہ کی دعا نہ کرے اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے کہ کہے میں نے تو پروردگار سے دعا کی مگر قبول نہ ہوئی۔ ترمذی کتاب الدعوات بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۳۰... جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے سب دروازے کھل گئے اور اللہ عزوجل سے اس سے اچھی کوئی دعا نہیں مانگی گئی۔ کہ کوئی اس سے عافیت کی دعا کرے۔ دعا پیش آمدہ اور غیر پیش آمدہ دونوں مصیبتوں کے لئے نفع دہ ہے۔ پس اے بندگان خدا تم پر دعا لازمی ہے۔ ترمذی، مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۲۰۔

۳۱۳۱... بندہ پر جب دعا کھول دی جائے تو وہ اپنے پروردگار سے دعا کرے کیونکہ پروردگار اس کو قبول فرماتا ہے۔

ترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ، الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۰۳۴۔

۳۱۳۲... بندہ جب کہتا ہے یا رب! یا رب! تو پروردگار فرماتے ہیں: لبیک عبدی سل تعط بندے! میں حاضر ہوں سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔ ابن ابی الدنیا فی الدعا بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۱۱۔

۳۱۳۳... لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز شخص وہ ہے جو دعا سے عاجز ہو جائے اور سب سے بخیل وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل سے کام لے۔ الصغیر للطبرانی، شعب للبیہقی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۳۴.....عبادات میں افضل عبادت دعا ہے۔

مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ. الکامل لابن عدی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ. ابن سعد بروایت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر

۳۱۳۵.....اللہ تعالیٰ زندہ اور سخی ذات والے ہیں وہ حیا کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اس کے آگے ہاتھ اٹھائے تو ان کو خالی اور نا کام واپس لوٹا دیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

۳۱۳۶.....تمام نیکیاں آدھی عبادت ہیں اور دوسری آدھی عبادت دعا ہے۔ ابن صغری فی امالیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع: ۱۸۲۰۔

۳۱۳۷.....نیکی کا سارا عمل نصف عبادت ہے اور دعا نصف عبادت ہے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا دل دعا میں مشغول فرمادیتے ہیں۔ ابن منیع عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۸۰۹۔

۳۱۳۸.....اللہ پاک بندے کی اس حاجت میں برکت دے جس کے لئے وہ زیادہ سے زیادہ دعا کرے۔ خواہ وہ دعا اس کو عطا کردی جائے یا اس سے منع کردیا جائے۔ شعب للبیہقی، الخطیب بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۰۲۔

۳۱۳۹.....ہر شخص اپنے رب سے اپنی حاجت کا سوال کرے حتیٰ کہ اگر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کے لئے بھی اپنے رب سے سوال کرے۔

ترمذی، ابن حبان بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الترمذی: ۷۱۵، ضعیف الجامع ۴۹۴۶۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۰۶۔ الضعیفۃ ۱۳۶۲۔ کشف الخفاء ۱۵۰۲۔

۳۱۴۰.....ہر شخص اپنے رب سے اپنی ضرورت کا سوال کرے۔ حتیٰ کہ نمک اور جوتے کے تسمہ کا سوال بھی اللہ سے کرے۔

ترمذی بروایت ثابت البنانی مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۹۴۵۔ النوافح ۱۵۹۴۔

۳۱۴۱.....اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کرو حتیٰ کہ نمک کا بھی۔ شعب للبیہقی بروایت بکربن عبداللہ المزنی مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۷۶۔

۳۱۴۲.....اللہ سے ہر چیز کا سوال کرو۔ حتیٰ کہ تسمے کا بھی۔ کیونکہ اگر اللہ آسانی نہ فرمائے گا تو اس کا حصول بھی دشوار ہوگا۔

مسند ابی یعلی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۷۷۔ الضعیفۃ ۱۳۶۳۔

۳۱۴۳.....کوئی چیز اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ مکرم نہیں۔ مسند احمد، الادب للبخاری، ترمذی مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.....اسنی المطالب ۱۲۰۲۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۶۱۔ مختصر المقاصد ۸۴۷۔

۳۱۴۴.....اللہ تعالیٰ بندہ کو دعا کی اجازت نہیں دیتے جب اس کی قبولیت کی اجازت نہیں دیتے۔

حلیۃ الاولیاء. بروایت انس رضی اللہ عنہ　　الادب للبخاری. وفی الاصل

کلام:.....ضعیف ہے دیکھئے: اسنی المطالب ۱۲۲۸۔ ضعیف الجامع ۴۹۹۲۔ النوافح ۱۶۷۶۔

۳۱۴۵.....کسی قوم نے اپنی ہتھیلیاں اللہ کے آگے بلند نہیں کی کسی شے کا سوال کرنے کے لئے مگر اللہ پر ان کا یہ حق ہے کہ ان کے سوال کو ان کے ہاتھ میں رکھ دے۔ الکبیر بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۰۷۰۔

دعا سے مصیبت ٹل جاتی ہے

۳۱۴۶..... جو شخص اللہ سے کسی شے کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو وہ شے عطا فرمادیتے ہیں یا اس سے اس کے مثل برائی اور مصیبت دفع کردیتے ہیں جب تک وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔مسند احمد، نسائی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۴۷ دعا سے عاجز مت ہو جاؤ۔کیونکہ کوئی بھی دعا کے ساتھ ہلاک نہیں ہوا۔مستدرک الحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۱۴_ضعیف الجامع ۶۲۴۶_الضعیفۃ ۸۴۳_النواضح ۲۵۹۷۔

۳۱۴۸.....قضاء کو دعا کے سوا کوئی شئی نہیں ٹال سکتی اور عمر میں نیکی کے سوا کوئی شئی اضافہ نہیں کرسکتی۔ترمذی، مستدرک بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:.....کشف الخفاء ۱۲۹۷۔

۳۱۴۹.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!اے ابن آدم!تین چیزیں ہیں۔ایک میرے لئے ایک تیرے لئے اور ایک دونوں کے لئے۔میرے لئے یہ ہے کہ تو میری عبادت کر اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔تیرے لئے یہ ہے کہ تو جو بھی نیک عمل کرے گا میں اس کا تجھ کو بدلہ دوں گا اور تو مغفرت مانگے گا تو میں غفور رحیم ہوں۔اور تیرے لئے اور میرے لئے مشترک شے یہ ہے کہ تو دعا کر اور مانگ اور مجھ پر اس کا قبول کرنا اور عطا کرنا ہے۔الکبیر بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۰۵۸۔

۳۱۵۰.....بندہ جب دعا کرتا ہے اور (محسوس کرتا ہے کہ) وہ دعا قبول نہیں ہوئی تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

الخطیب بروایت ھلال بن یساف مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۹۱۔

از الاکمال

۳۱۵۱..... دعا ہی عبادت ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، الادب للبخاری، ترمذی حسن صحیح، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک، شعب الایمان للبیھقی بروایت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر۔مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۱۵۲.....دعا نفع دیتی ہے نازل شدہ اور غیر نازل شدہ ہر مصیبت سے۔پس اے اللہ کے بندو!تم پر دعا لازم ہے۔

ابن النجار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۵۳.....تم میں سے جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے سب دروازے کھل گئے اور اللہ کے ہاں محبوب ترین دعا عافیت کی ہے جو اس سے مانگی جائے۔بے شک دعا آئی ہوئی مصیبت اور بعد میں آنے والی مصیبت ہر ایک کے لئے نفع دہ ہے۔اے بندگان خدا!تم دعا کو لازم پکڑلو۔ترمذی، کتاب الدعوات رقم ۳۵۴۲ غریب، مستدرک وتعقب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۰ ۵۷۔

۳۱۵۴.....جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے قبولیت کے دروازے بھی کھل گئے۔(مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۳۱۵۵.....اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتے کہ کسی بندے کے لئے دعا کا دروازہ کھولیں اور پھر قبولیت کا دروازہ بند کرلیں، اللہ اس سے بہت سخی ہیں۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......تذکرۃ الموضوعات ۵۶۔ ترتیب الموضوعات ۹۹۸۔ اللآلی ۲/۳۵۴۔ الموضوعات ۳/۱۷۱۔

۳۱۵۶.....جب اللہ پاک کسی بندے کی دعا قبول فرمانا چاہتے ہیں تو اس کو دعا کی اجازت دیتے ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۵۷.....اللہ عزوجل فرماتے ہیں: اگر بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر مجھ سے سوال نہیں کرتا تو میں اس پر غضب ناک ہوتا ہوں۔ ابوالشیخ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۵۸.....تقدیر کو صرف دعا ہی ٹالنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اور عمر میں اضافہ نیکی کے سوا کسی اور شئی سے ممکن نہیں۔ بے شک بندہ اپنے کردہ گناہوں کے سبب رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الکبیر بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ

۳۱۵۹.....دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہیں ہوسکتا۔ ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۶۰.....جو اللہ سے دعا نہیں کرتا اللہ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......دیکھئے المعلۃ ۳۶۳۔

۳۱۶۱.....اے انس! دعا کی کثرت کرو۔ بے شک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔ ابوالشیخ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۶۲.....اے بیٹے! دعا کثرت سے کیا کرو کیونکہ دعا قضائے مبرم کو بھی رد کردیتی ہے۔

(الخطیب، ابن عساکر، الاحادیث السباعیہ للحافظ ابی محمد عبدالصمد، والرافعی بروایت انس رضی اللہ عنہ

نوٹ:.......۱۳۲۰ پر قضائے مبرم کے معنی ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۶۳.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ایک شئی میرے لئے ہے اور ایک شئی تیرے لئے اور ایک دونوں کے لئے۔ میرے لئے یہ ہے کہ تو میری عبادت کر اور کسی کو میرے ساتھ شریک نہ ٹھہرا۔ اور تیرے لئے یہ ہے کہ تو جو بھی عمل کرے میں تجھے اس کا پورا پورا بدلہ دوں۔ اور دونوں کے لئے یہ ہے کہ تو دعا مانگ اور میں قبول کروں گا۔ ابوداؤد بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۵۸۔

۳۱۶۴.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے نامۂ اعمال میں دیکھ جس نے مجھ سے جنت کا سوال کیا ہے اس کو جنت دیتا ہوں اور جس نے جہنم سے پناہ مانگی ہے اس کو جہنم سے پناہ دیتا ہوں۔ حلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۶۵.....اللہ تعالیٰ حیاء فرماتے ہیں کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور اللہ سے ان میں خیر کی بھیک مانگے لیکن اللہ اس کو ناکام لوٹادے۔

مسند احمد، الکبیر، ابن حبان، مستدرک بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

۳۱۶۶. تمہارا رب حی (زندہ اور) کریم (سخی) ہے وہ حیاء کرتا ہے کہ بندہ جب اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹادے لہٰذا پروردگار ان میں خیر ڈال کر رہتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۶۷.....اے لوگو! تمہارا پروردگار زندہ اور سخی ذات ہے اس کو اس بات سے شرم آتی ہے کہ تم میں سے کوئی اس کی طرف ہاتھوں کو اٹھائے اور وہ ان کو خالی لوٹادے۔ مسند ابی یعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

دعا مانگنے والا ناکام نہیں ہوتا

۳۱۶۸.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندہ سے شرم کرتا ہوں کہ وہ میری طرف ہاتھ اٹھائے اور میں ان کو خالی لوٹادوں۔ ملائکہ کہتے ہیں اے ہمارے معبود! وہ شخص اس دعا کی قبولیت کا اہل نہیں ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں: لیکن میں اہل التقویٰ اور اہل المغفرت ہوں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو بخش دیا ہے۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۶۹......بندہ کو دعا کے صلہ میں تین میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے۔ یا اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یا کوئی خیر اس کے لئے کسی (ضروری وقت کے واسطے) رکھ دی جاتی ہے۔ یا اس کو (اس دعا کی قبولیت کی شکل میں) اس کا اجر جلد ہی دے دیا جاتا ہے۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۷۰...... جو بھی بندہ کسی حاجت میں اپنا چہرہ اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرماتے ہیں یا تو دنیا ہی میں یا آخرت کے لئے ذخیرہ کرتے ہیں اور جسے جلد ہی نہیں ملتی وہ کہتا ہے کہ میں نے دعا کی پھر دعا کی اور میں نہیں دیکھتا کہ وہ قبول ہوئی ہو۔

مستدرک حاکم، شعب الایمان، بیھقی بروایت ابوھریرۃ

۳۱۷۱......کوئی بندۂ مسلمان ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے جس میں نہ کوئی گناہ ہو اور نہ قطع رحمی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو وہ شے عطا فرماتے ہیں اور یوں جلد ہی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے یا اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے یا اس کے مثل اس سے کوئی برائی دفع کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تب تو ہم خوب زیادہ دعا کریں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا اللہ بھی اس سے زیادہ دینے والا اور اچھا دینے والا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبدبن حمید، مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۳۱۷۲......کسی بندہ نے کبھی یا رب! تین مرتبہ نہیں کہا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں ضرور فرمایا: لبیک عبدی اے بندے میں حاضر ہوں۔ پس جو اللہ چاہے وہ جلدی دیتا ہے اور جو چاہے بعد کے لئے رکھ دیتا ہے۔ الدیلمی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۷۳......جب کوئی دعا کرتا ہے اور وہ قبول نہیں ہوتی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

الخطیب بروایت ھلال رضی اللہ عنہ بن یساف مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۴۹۱۔

۳۱۷۴......لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز شخص وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو اور سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

(الصغیر للطبرانی، شعب للبیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۷۵...... ہر دن اور رات میں اللہ کے ہاں اس کے غلام اور باندیوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے اور ہر مسلمان کی (دن رات میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے۔ حلیہ بروایت حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

الفصل الثانی......دعا کے آداب میں

۳۱۷۶......اللہ سے دعا کرو اور قبولیت کا یقین رکھو۔ اور جان رکھو کہ اللہ لہو لعب میں مشغول کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

ترمذی، مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......منہ سے انسان خدا کو یاد کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا ہے لیکن دل کہیں اور مشغول ہے فرمایا ایسے شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ دعا کے لازمی آداب میں سے ہے کہ پوری توجہ کے ساتھ خدا کی طرف مشغول ہو کر دعا مانگے۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۸۹۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۶۔

۳۱۷۷......جب کوئی (اپنے پروردگار سے) تمنا کرے تو خوب کثرت کے ساتھ مانگے کیونکہ وہ اپنے رب سے سوال کر رہا ہے۔

الاوسط للطبرانی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۷۸......جب تم میں سے کوئی شخص تمنا کرے تو دیکھ لے کہ وہ کس چیز کی (خدا سے) تمنا کر رہا ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ اس کی امیدوں میں سے کیا لکھ دیا جاتا ہے۔ مسند احمد، الادب المفرد، شعب الایمان للبیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۸ ۔ضعیف الجامع ۴۳۸ الضعیفۃ ۲۲۵۵۔

۳۱۷۹......جب کوئی شخص دعا کرے تو عزم اور پختگی کے ساتھ مانگے اور یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرمادے۔ بے شک کوئی اس کو مجبور نہیں کرسکتا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ)

۳۱۸۰...... جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو آمین بھی کہے۔ الکامل لابن عدی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۲ ۔ضعیف الجامع ۴۹۰ ۔الضعیفۃ ۱۸۰۴۔

فرشتوں جیسا لباس پہننا

۳۱۸۱......جب کوئی شخص اپنے کسی غائب بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ دعا کرنے والے کو کہتا ہے: تجھے بھی اس کے مثل عطا ہو۔

الکامل لابن عدی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۳ ۔کشف الخفاء ۱۳۰۲۔

۳۱۸۲......جب تم میں سے کوئی شخص اپنے رب سے سوال کرے اور پھر قبولیت کو محسوس کرے تو یہ دعا پڑھے:

الحمدللّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کی نعمت کے طفیل اچھی چیزیں تام ہوتی ہیں۔

اور جو شخص محسوس کرے کہ دعا کی قبولیت میں دیر ہوگئی ہے تو کہے:

الحمدللّٰہ علی کل حال

ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ الدعوات للبیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۳۷ ۔الضعیفۃ ۱۳۴۰۔

۳۱۸۳......جب تم اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو۔ کیونکہ وہ جنت کا درمیان ہے۔ الکبیر بروایت العرباض

۳۱۸۴......اللہ سے فردوس کا سوال کرو۔ وہ جنت کا بیچ ہے اور اہل فردوس عرش کا چرچرانا سنیں گے۔

مستدرک، الکبیر بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۷۳۔

۳۱۸۵......اے سعد! ایک کے ساتھ (ایک کے ساتھ)۔ مسند احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......حضرت سعد رضی اللہ عنہ دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ کررہے تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک کے ساتھ اشارہ کرو کیونکہ پروردگار ایک ہے۔

۳۱۸۶......ایک ایک۔ ابوداؤد، نسائی، مستدرک، مسندابی یعلی، سنن سعید بن منصور، بروایت سعد رضی اللہ عنہ، ترمذی، نسائی، مستدرک، بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۸۷...... جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگنا چاہے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے پھر نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجے پھر جو چاہے دعا کرے۔

ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک، السنن للبیھقی بروایت فضالۃ بن عبید

۳۱۸۸......لوگوں سے کثرت کے ساتھ اپنے لئے بھلائی کی دعا کراؤ۔ کیونکہ بندہ نہیں جانتا کہ کس شخص کی زبان پر اس کے لئے دعا قبول ہوجائے گی اور اس پر رحم کردیا جائے گا۔ الخطیب فی رواۃ مالک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۸۲۶۔

۳۱۸۹......اپنی ساری زندگی (خدا سے) خیر طلب کرتے رہو۔ اور اللہ کی رحمت کے مواقع تلاش کرتے رہو۔ بے شک اللہ کی رحمت کے بھی مواقع ہیں جو اس کے بندگان کو نصیب ہوتے ہیں۔ اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے عیوب کو ڈھانپے رکھے اور تمہارے ڈر اور خوف کو امن بخشے۔

الفرج لابن ابی الدنیا، الحکیم، شعب للبیهقی بروایت انس رضی اللہ عنہ، شعب البیهقی بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۹۰۲۔

۳۱۹۰......بہترین افضل دعا بندہ کی اپنے لئے دعا ہے۔ مستدرک الحاکم بروایت عائشہ رضی اللہ عنها

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۰۸، الضعیفة ۱۵۶۳۔

۳۱۹۱......یہ قلوب برتن ہیں۔ ان سب میں سے اچھا برتن وہ ہے جو سب سے بڑا ہے۔ جب تم اس سے سوال کرو تو قبولیت کا یقین رکھو۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا جو غفلت اور لاابالی پن کے ساتھ دعا کرے۔ الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۲۷۔

۳۱۹۲ موافق (اور اچھی) دعا یہ ہے کہ بندہ یوں کہے:

اللھم انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی یارب فاغفرلی ذنبی انک ربی فانه لایغفر الذنوب الاانت۔

اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں مجھ سے اپنی جان پر بہت ظلم ہوا میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ اے پروردگار! میرے گناہ بخش دے۔ بے شک تو ہی میرا رب ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے۔

محمد بن نصر فی الصلاۃ بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۲۴۔

۳۱۹۳......اللہ پاک بندہ پر تعجب (اور فخر) فرماتے ہیں جب وہ کہتا ہے: پروردگار! تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔ مجھ سے اپنی جان پر بہت ظلم ہوا۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ لہٰذا پروردگار فرماتے ہیں: میرا بندہ جانتا ہے کہ کوئی اس کا رب ہے جو مغفرت بھی کرتا ہے اور عذاب بھی دیتا ہے۔ مستدرک، ابن السنی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۱۹۴......آدمی کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ کہے:

اللھم اغفرلی وارحمنی وادخلنی الجنة

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخلہ نصیب فرما۔ الکبیر بروایت السائب بن یزید

۳۱۹۵......ہم بھی یہی دعا کرتے تھے۔ ابو داؤد، بروایت بعض صحابہ رضی اللہ عنهم. ابن ماجه بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی جنت کی مانگ اور جہنم سے پناہ۔

۳۱۹۶......آہستہ دعا کرنا اعلانیہ ستر دعائیں کرنے کے برابر ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۹۷۸۔

۳۱۹۷......دعا کرنے والا اور آمین کرنے والا اجر میں (برابر کے) شریک ہیں۔ قاری اور سننے والا اجر میں (برابر کے) شریک ہیں۔ یونہی عالم اور متعلم (اجر میں برابر کے) شریک ہیں۔ الفردوس للدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے، دیکھئے: اسنی المطالب ۶۶۷، التمییز ۷۸، الشذرہ: ۴۱۹، ضعیف الجامع ۲۹۹۶، کشف الخفاء ۱۲۸۱، مختصر المقاصد ۴۴۷، المقاصد الحسنہ ۴۷۷، النواضح ۳۲۷۔

عافیت کی دعا اہم ہے

۳۱۹۸.....عافیت کا اپنے غیر کے لئے سوال کر تجھے عافیت عطا کی جائے گی۔الترغیب للاصبھانی بروایت عمر رضی اللہ عنه
کلام:......ضعیف الجامع ۸۹۹۔
۳۱۹۹.....سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ایسا کر سکتے ہو۔تم نے یوں کیوں نہیں کہا:
اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقناعذاب النار
''اے اللہ! ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''
مسند احمد، الادب المفرد، مسلم، ترمذی، نسائی بروایت انس رضی اللہ عنه
فائدہ:......ایک صحابی بیمار ہو گئے اور بالکل چوزے کی مانند کمزور ہو گئے۔آپ ﷺ اس کی عیادت کو گئے اور پوچھا تم کیا دعا مانگتے ہو؟ اس نے عرض کیا میں دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ جو سزا تو نے مجھے دینی ہے وہ آخرت کی بجائے دنیا ہی میں دے دے۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔
۳۲۰۰.....افضل دعا یہ ہے کہ تو اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفو (و درگزر) اور عافیت کا سوال کرے کیونکہ جب یہ دونوں چیزیں دنیا میں تجھے مل گئیں تو یقیناً تو کامیاب ہو گیا۔(مسند احمد، هناد، ابو داؤد، ترمذی، بروایت انس رضی اللہ عنه
کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۰۶۔
۳۲۰۱.....کوئی دعا بندہ اس دعا سے افضل نہیں کرتا:
اللّٰھم انی اسئلک العفو والعافیة فی الدنیا والآخرة.
اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی اللہ عنه
۳۲۰۲.....اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کر۔مسند احمد، ترمذی بروایت عباس رضی اللہ عنه
۳۲۰۳.....اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافی کا سوال کر۔اگر تم کو دنیا میں عافیت مل گئی۔پھر آخرت میں بھی عافیت مل گئی تو یقیناً تو کامیاب ہو گیا۔ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنه
کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۶۹۔
۳۲۰۴.....دنیا و آخرت میں اللہ سے عافیت کا سوال کر۔التاریخ للبخاری، مستدرک بروایت عبداللہ بن جعفر)
۳۲۰۵.....اے عافیت والے! تمام امیدیں اور حسرتیں تجھ پر منتہی ہوتی ہیں۔
الاوسط للطبرانی شعب البیهقی بروایت ابی هریره رضی اللہ عنه
۳۲۰۶ اور رسول اللہ بھی تیرے ساتھ عافیت کو محبوب رکھتے ہیں۔الکبیر بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنه
کلام:......الکشف الالٰہی ۱۱۰۶۔ضعیف الجامع ۶۱۲۰۔
۳۲۰۷.....کلمۂ اخلاص کے بعد تم کو عافیت جیسی کوئی چیز نہیں دی گئی۔پس اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔
شعب البیهقی بروایت ابی بکر رضی اللہ عنه
کلام:......ضعیف الجامع ۴۷۵۶۔
۳۲۰۸.....عافیت کی دعا کثرت کے ساتھ کیا کرو۔مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه
۳۲۰۹.....اللہ سے عفو اور عافیت کا سوال کرو۔کیونکہ ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز کسی کو عطا نہیں کی گئی۔
مسند احمد ترمذی بروایت ابی بکر رضی اللہ عنه

دعا کے جامع الفاظ

۳۲۱۰...(اے عائشہ!) دعا کے لئے جامع جملے اپناؤ اور یوں کہو!

اللھم انی اسئلک من الخیر کله، عاجله واجله، ماعلمت منه، وما أعلم. واعوذبک من الشر کله، ماعلمت منه وومالم اعلم واسألک الجنة، وماقرب الیها، من قول اوعمل، واعوذبک من النار، وما قرب الیها من قول أوعمل واسئلک مما سألک به محمد، واعوذبک مماتعوذ به محمد وما قضیت لی من قضاء فاجعل عاقبته لک رشدا.

''اے اللہ! میں آپ سے تمام خیروں کا سوال کرتا ہوں جلد والی اور دیر والی، میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں آپ سے تمام شرور کی پناہ چاہتا ہوں جو میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں آپ سے جنت کا اور ہر اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو اس کے قریب کردے قول ہو یا عمل۔ اور میں آپ کی جہنم سے پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس قول وعمل سے جو اس کے قریب کردے اور آپ سے ہر اس شئی کا سوال کرتا ہوں جس کا محمد (ﷺ) نے آپ سے سوال کیا اور ہر اس چیز سے پناہ چاہتا ہوں جس سے محمد (ﷺ) نے پناہ مانگی ہے۔ اے پروردگار! تو جو بھی میرے لئے فیصلہ فرمائے اس کا انجام کار اپنی طرف رہنمائی بنا۔'' الادب المفرد بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۲۱۱ اگر میں تمہارے لئے اس میں بھلائی جانوں گا تو ضرور تم کو سکھاؤں گا۔ اس لئے کہ افضل دعا وہ ہے جو دل سے آہ وزاری کے ساتھ نکلے۔ پس ایسی دعا سنی جاتی ہے اور قبول کیا جاتی ہے خواہ وہ دعا تھوڑی کیوں نہ ہو۔ الحکیم بروایت معاذ رضی الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۹۲۔

۳۲۱۲...اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب دعا کوئی نہیں کہ بندہ کہے:

اللھم ارحم امة محمد رحمة عامة

اے اللہ! امت محمد (ﷺ) پر رحمت عامہ کے ساتھ رحم فرما۔ الخطیب فی التاریخ بروایت ابی ھریرہ رضی الله عنه

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۷۴۔ ضعیف الجامع ۱۷۵۱۔ الضعیفة ۲۱۰۶۔ الکشف الالٰہی ۸۴۰۔ المغیر ۱۲۱۔

۳۲۱۳...اللہ تعالیٰ کی طرف ایک فرشتہ ہر اس شخص پر مقرر ہے جو کہے: یاارحم الراحمین جو شخص تین مرتبہ یہ کہتا ہے وہ فرشتہ اس کو کہتا ہے: ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہیں کہو (جو کہنا ہے)۔ مستدرک بروایت ابی امامه رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۱۹۵۷۔

۳۲۱۴ ایک شخص نے یاارحم الراحمین خوب خوب کہا۔ چنانچہ اس کو نداء دی گئی ہم نے تیری پکار سن لی، بول! تیری کیا حاجت ہے؟

فی الثواب عن ابی الشیخ بروایت ابی ھریرہ رضی الله عنه

۳۲۱۵......دعا بارگاہ خداوندی میں جانے سے رکی رہتی ہے حتیٰ کہ محمد (ﷺ) اور آپ کے اہل بیت پر درود نہ پڑھا جائے۔

ابوالشیخ بروایت علی رضی الله عنه

کلام:......۳۰۰۲ ضعیف الجامع۔

۳۲۱۶ اپنے گھٹنوں کے بل اٹھو! اور پھر کہو یارب! یارب! ابوعوانه والبغوی (فی المشکوۃ بروایت سعید رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۰۶۔

۳۲۱۷ اس دعا کو لازم پکڑلو:

اللھم انی اسئالک باسمک الاعظم ورضوانک الاکبر

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اسم اعظم اور تیری رضائے اکبر کے ساتھ۔ بے شک یہ اللہ کے اسماء میں سے اسم ہے۔''
البغوی، ابن قانع، الکبیر بروایت حمزہ بن عبدالمطلب

۳۲۱۸..... یا ذا الجلال والاکرام کے ساتھ چمٹ جاؤ۔
ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ. مسنداحمد، ترمذی، مستدرک بروایت ربیعہ رضی اللہ عنہ بن عامر

۳۲۱۹..... جو شخص اللہ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جنت میں داخل کر۔ اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جہنم سے پناہ دے۔ مستدرک، نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۰..... جو اس بات کو پسند کرتا ہو کہ مصیبتوں اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کی جائے تو وہ سہولت اور نرمی میں بھی کثرت سے دعا کرے۔
ترمذی، مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... الالحاظ ۶۸۱۔

۳۲۲۱..... کشادگی میں اللہ کو یاد رکھ وہ شدت میں تجھے یاد رکھے گا۔ ابی القاسم بن بشران فی امالیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۲..... تم میں سے ہر شخص کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے۔ کہ (مثلاً) یوں کہے: میں نے دعا کی تھی مگر قبول نہ ہوئی۔
بخاری ومسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۳..... بندہ اپنی حاجت طلب کرتا ہے لیکن اللہ وہ حاجت ٹال دیتا ہے صبح کو وہ لوگوں پر بدگمانی کرتا ہے کہ کس نے میری برائی چاہی ہے؟ (کون میرا دشمن)۔ الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۵۶۔ وفیہ من شبعی۔

۳۲۲۴..... انسان کو چاہئے کہ وہ دیکھتا رہے کہ وہ کس چیز کی تمنا کر رہا ہے اس کو نہیں معلوم کہ کونسی آرزو اس کے لئے لکھ دی جاتی ہے۔
ترمذی بروایت ابی سلمہ

کلام:..... ضعیف الترمذی ۳۵۷۔ ضعیف الجامع ۴۹۶۱۔

۳۲۲۵..... اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ اللہ پاک پسند کرتے ہیں کہ اس سے سوال کیا جائے۔ اور افضل عبادت کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔
ترمذی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۴۰..... الشذرۃ ۱۷۵۔ ضعیف الترمذی ۷۰۲۔ ضعیف الجامع ۲۳۷۸۔ الضعیفۃ ۴۹۲۔ کشف الخفاء ۱۵۰۷۔ المشتہر ۱۷۷، ۱۷۹۔ المقاصد الحسنۃ ۱۹۵۔ موضوعات الاحیاء ۲۲۷۔

۳۲۲۶..... اللہ سے علم نافع کا سوال کرو۔ اور اس علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو نفع نہ دے۔ ابن ماجہ، شعب البیہقی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷..... اللہ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو۔ جو جنت میں اعلیٰ درجہ ہے اس کو صرف ایک شخص ہی پا سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔ ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۸..... اللہ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو۔ بے شک جو بندہ دنیا میں یہ مقام خدا سے میرے لئے مانگتا ہے میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ یا سفارشی ہوں گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الاوسط بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹..... اللہ سے ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کے ساتھ سوال کرو اور ہتھیلیوں کی پشت کے ساتھ سوال نہ کرو۔ الکبیر بروایت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ہاتھ پلٹ کر الٹے ہاتھوں سے دعا نہیں مانگنی چاہئے بلکہ سیدھے ہاتھوں کے ساتھ دعا مانگے۔

۳۲۳۰..... ہتھیلیوں کے باطن کے ساتھ اللہ سے دعا کرو اور ہتھیلیوں کے پشت کے ساتھ سوال نہ کرو۔ پھر جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہتھیلیاں اپنے منہ پر پھیر لیا کرو۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۳۷۴۔ الکشف الالٰہی ۴۲۸۔

۳۲۳۱..... جب تو اللہ سے دعا کرے تو اپنے ہاتھوں کے اندرونی حصے کے ساتھ دعا کر اور ہاتھوں کی پشت کے ساتھ نہ کر۔

ابو داؤد، بروایت مالک بن یسار الکوفی

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۱

نیز فرمایا: پھران ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیا کرو۔الکبیر، مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۳.....واجب کرلی اگر اس نے آمین کے ساتھ دعا ختم کی۔ابو داؤد بروایت ابی زبیر النمیری

فائدہ:......اس روایت کے دو مطلب ممکن ہیں پہلا یہ کہ اس نے دعا کی قبولیت واجب کرلی اور دوسرا مطلب یہ کہ جنت واجب کرلی۔لہٰذا مطلب زیادہ قرین قیاس ہے۔اور دوسرا مطلب علامہ مناوی کی فیض القدیر سے ماخوذ ہے۔

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۱۱۔

۳۲۳۴ جب کوئی سوال کرے تو کثرت کے ساتھ کرے۔بے شک وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے۔

ابن حبان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:......یعنی ایک ہی شئی کو بار بار الحاح وزاری کے ساتھ مانگے اور خدا سے کمی کا خوف نہ رکھے جس قدر چاہے مانگے۔

۳۲۳۵..... جب کوئی دعا مانگنا چاہے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھالے اور ہتھیلیوں کا اندر سامنے کرلے اور قبلہ رو ہو جائے بے شک خدا اس کے بالکل سامنے ہے۔الاوسط بروایت عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۵۷.....الضعیفۃ ۲۳۳۸۔

حرام خوری قبولیت دعا سے مانع ہے

۳۲۳۶.....اے انسانو! اللہ پاک ہیں اور پاکیزہ شئے کو ہی قبول فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو بھی اس چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو فرمایا ہے:

یاایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً انی بما تعملون علیم۔

اے رسولو! پاکیزہ اشیاء کھاؤ اور اچھے عمل بجالاؤ بے شک جو تم کرتے ہو میں جانتا ہوں۔

اور فرمایا:

یاایھا الذین اٰمنوا کلوا من الطیبات ما رزقناکم۔

اے ایمان والو! پاکیزہ اشیاء کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں۔

اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا: کہ ایک شخص ہے جو لمبے سفر کرتا ہے، پراگندہ حال ہے، پراگندہ بال ہے۔اپنے ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھا کے یارب! یارب! پکارتا ہے۔لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔پینا حرام ہے۔لباس حرام ہے، حرام سے وہ پلا ہے پھر کہاں اس کی دعا قبول ہوگی۔مسند احمد، مسلم، ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......سفر میں دعا قبول ہوتی ہے پراگندہ حال اور پراگندہ بال انسان پر زیادہ رحم آتا ہے یعنی اس شخص کی ظاہری کیفیت ایسی ہے کہ اس کی دعا فوراً قبول ہو جائے لیکن حرام کھانے پینے پہننے کی وجہ سے اس کی دعا قبول نہیں ہورہی۔معاذ اللہ۔

۳۲۳۷..... اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے عیوب کو چھپا رکھے۔اور تمہارے ڈر اور خوف کو امن بخشتا ہے۔

مکارم الاخلاق وللخرائطی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۸..... تو نے اللہ سے مقررہ مدتوں، معین دنوں اور تقسیم شدہ رزق کا سوال کیا ہے۔وقت سے پہلے اللہ تعالیٰ کوئی شئے نہیں اتارتے اور وقت

آنے کے بعد کوئی شے مؤخر نہیں فرماتے۔ پس اگر تو اللہ سے جہنم اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا تو تیرے لئے زیادہ بہتر اور افضل تھا۔

(مسند احمد، سنن سعید بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہ روایت صحیح مسلم کتاب القدر رقم الحدیث ۲۶۶۳ پر بھی ہے۔ اور یہ خطاب حضور اکرم ﷺ حضرت ام حبیبہ کو فرمارہے تھے۔

۳۲۳۹...... روئے زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ سے کوئی دعا مانگے مگر یہ کہ اللہ پاک اس کو وہ عطا فرماتے ہیں یا اس کے مثل اس سے برائی دفع فرماتے ہیں جب تک کہ گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ مچائے کہ کہے میں نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی۔ (ترمذی بروایت عبادہ رضی اللہ عنہ بن الصامت)

۳۲۴۰...... بندہ کی دعا مسلسل قبول ہوتی رہتی ہے جب تک گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جب تک جلدی نہ کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ جلدی کیا ہے؟ فرمایا: وہ کہے کہ میں نے دعا کی تھی مگر مجھے نظر نہیں آتا کہ میری دعا قبول ہوئی ہو۔ پس وہ اس وقت اکتا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔

مسلم بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۴۱...... کوئی بندہ ایسا نہیں جو ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ اس کی بغلیں نظر آجائیں اور پھر وہ اللہ سے سوال کرے مگر یہ کہ اللہ پاک اس کو عطا کردیتے ہیں جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ کہے: میں نے سوال کیا تھا اور (کئی بار) سوال کیا تھا لیکن مجھے کچھ نہیں ملا۔

ترمذی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الترمذی ۳۲۷۔ ضعیف الجامع ۵۲۰۴۔

دعا میں گڑگڑانا چاہئے

۳۲۴۲...... (خدا سے) سوال (کرنے کا طریقہ) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے سامنے تک اٹھائے اور استغفار یہ ہے کہ تو ایک انگلی سے اشارہ کرے اور خدا کے آگے گڑگڑانا اور آہ وزاری کرنا یہ ہے کہ تو ہاتھوں کو پورا پھیلائے۔ ابوداؤد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۴۳...... اے انسانو! اپنی جانوں پر نرمی کرو تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ تم ایسی ہستی کو پکارتے ہو جو خوب سننے والی اور تمہارے بالکل قریب ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد بروایت ابو موسی رضی اللہ عنہ

۳۲۴۴...... اے لوگو! تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ کسی غائب کو۔ جس کو تم پکار رہے ہو وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے درمیان ہے۔

ترمذی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۳۸۲۔

۳۲۴۵...... اے علی! اللہ سے ہدایت اور درستی کا سوال کرو۔ اور ہدایت کے ساتھ سیدھے راستے کی ہدایت یاد رکھو اور درستی سے اپنے تیروں کے نشانے کی درستی یاد رکھو (مسند احمد، نسائی مستدرک بروایت علی رضی اللہ عنہ)۔ (نیز دیکھئے صحیح مسلم کتاب الذکر ۲۷۲۵۔)

۳۲۴۶...... کہو: اللھم اھدنی وسددنی. اور ہدایت کے راستے کی ہدایت اور درستی سے تیر کے نشانے کی درستی یاد رکھو۔

مسلم، ابوداؤد بروایت علی رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۲۴۷...... اللہ سے سوال کرو ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ کے ساتھ۔ اور ہتھیلیوں کی پشت کے ساتھ سوال مت کرو۔

الکبیر بروایت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۴۸...... ایک ایک۔ ابوداؤد، نسائی مستدرک، السنن لسعید بن منصور بروایت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص

فائدہ:...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دعا کرتے ہوئے دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا۔ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے: ایک ایک۔ترمذی، حسن غریب، نسائی، مستدرک، شعب البیهقی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۴۹...... تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو رحمتیں پیدا فرمائی تھیں دنیا پر صرف ایک رحمت نازل فرمائی ہے جس کی بدولت تمام مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آتی ہے جن ہو۔ انسان ہو یا بہائم۔ جبکہ رحمت کے ننانوے حصے اللہ نے اپنے پاس رو کے رکھے ہیں۔ اب تم ہی بتاؤ یہ شخص زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟ جو یہ کہتا ہے:

اللهم ارحمنی ومحمدا ولا تشرک فی رحمتنا احدًا

”اے اللہ! مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما۔ اور ہمارے ساتھ کسی اور کو اس رحمت میں شریک نہ فرما۔“

مسند احمد، ابو داؤد، السنن للبیهقی، الباوردی، الکبیر، مستدرک، السنن لسعید بن منصور بروایت جندب رضی الله عنه

۳۲۵۰...... جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو خوب رغبت اور شوق کے ساتھ دعا کرے۔ بے شک کوئی شے اس ذات کو بھاری نہیں۔

ابن حبان بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۵۱...... جب بندہ دعا کرتا ہے اور اپنی انگلی کے ساتھ (اوپر کی طرف) اشارہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے خلوص کے ساتھ مجھے یاد کیا ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

پختہ اعتقاد کے ساتھ دعا

۳۲۵۲...... جب تم اللہ عزوجل سے سوال کرو تو خوب عزم اور پختگی کے ساتھ سوال کرو۔ بے شک کوئی شے اس کے لیے مشکل نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۵۳...... تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کرے میری مغفرت فرما اگر تو چاہے: بلکہ عزم اور پختگی کے ساتھ سوال کرے، بے شک کوئی اس کو مجبور نہیں کر سکتا۔ (اگر وہ چاہے گا تب ہی عطا کرے گا۔ لیکن وہ رحیم ہے ضرور عطا کرے گا)۔ مصنف ابن ابی شیبه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۵۴...... جب تم اللہ سے سوال کرو تو ہاتھوں کے بطن کے ساتھ سوال کرو۔ پھر ان کو یونہی نہ چھوڑ دو جب تک کہ ان کو اپنے منہ پر نہ پھیر لو۔ کیونکہ اللہ پاک ان میں برکت ڈال دیتا ہے۔ ابن نصر بروایت ولید بن عبدالله بن ابی مغیث

۳۲۵۵...... جب تم اللہ سے سوال کرو تو ہتھیلیوں کے سامنے کے حصے کے ساتھ سوال کرو اور پشت کے ساتھ سوال نہ کرو۔ پھر ان کو اپنے چہروں پر پھیر لو۔

ابن ماجه، الکبیر، مستدرک الحاکم، بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۲۵۶...... اللہ کے آگے ہاتھوں کو اٹھانا عاجزی اور مسکنت سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فما استکانوا لربهم وما یتضرعون۔

وہ اپنے رب کے آگے جھکے نہیں اور نہ انہوں نے عاجزی کی۔ مستدرک، السنن للبیهقی بروایت علی رضی الله عنه

۳۲۵۷...... بندہ مسلسل خیر (کے دائرے) میں رہتا ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے کہ یوں کہنے لگے: میں نے پروردگار سے دعا کی اور کئی بار کی مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ مسند احمد، سمویه بروایت انس رضی الله عنه

۳۲۵۸...... دعا میں پہلے عمومیت اور پھر تفصیل کرو۔ عموم اور خصوص کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان جتنی دوری ہے۔

ابو داؤد فی مراسیله، الخطیب فی التاریخ بروایت عمرو بن شعیب

فائدہ:...... یعنی پہلے سب مسلمانوں کے لئے دعا کرو پھر خاص اپنے لئے کرو۔ اس طرح تمام مسلمان دعا میں شامل ہو جائیں گے۔ جس طرح آسمان و زمین کے درمیان اکثر مخلوق آ جاتی ہے اسی طرح پہلے عام مسلمانوں کے لئے پھر اپنے لئے کرنے سے تمام مسلمان شریک فی

الدعا ہو جائیں گے۔

۳۲۵۹.....(رحمت خداوندی کو) عام کرو اور خاص نہ کرو۔ بے شک عموم اور خصوص کے درمیان یونہی فاصلہ ہے جیسے آسمان وزمین کے درمیان۔

الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۶۰.....اللہ پاک تعجب فرماتا ہے جنت کے علاوہ سوال کرنے والے پر، غیر اللہ کے نام پر دینے والے پر، جہنم کے علاوہ کسی اور شے سے پناہ مانگنے والے پر۔ التاریخ للخطیب بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۳۲۶۱.....مؤمن بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں تم اس کو جواب نہ دو۔ (اور فی الحال اس کی دعا قبول نہ کرو) میں چاہتا ہوں کہ اس کی آواز مزید سنوں۔ اور جب فاجر شخص اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں: اے جبرئیل! اس کی حاجت جلد پوری کردو میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔ ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......اس روایت میں ایک راوی اسحاق بن ابی فروۃ ہے جو متروک ہے، قابل اعتبار نہیں۔

۳۲۶۲.....کافر اللہ عزوجل سے اپنی حاجت مانگتا ہے تو اس کی حاجت پوری کردی جاتی ہے اور مؤمن اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اس کی حاجت روائی میں دیر کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس پر ملائکہ شکوہ کرتے ہیں۔ تو اللہ پاک فرماتے ہیں: میں نے کافر کی ضرورت اس لئے پوری کردی تاکہ وہ مجھے نہ پکارے اور نہ مجھے یاد کرے کیونکہ مجھے اس سے نفرت ہے۔ اور میں اس کی آواز سے بھی نفرت کرتا ہوں۔ اور مؤمن کے لئے دیریوں کی تاکہ وہ مجھے پکارنا نہ چھوڑ دے بلکہ مجھے یاد کرتا رہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اس کی آہ وزاری کو بھی محبوب رکھتا ہوں۔

الخلیلی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کافر کی دعا بھی قبول ہوتی ہے

۳۲۶۳.....جبرئیل علیہ السلام بنی آدم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مقرر ہیں۔ جب کوئی کافر بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے جبرئیل! اس کی حاجت پوری کردے۔ میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔ اور جب کوئی بندۂ مؤمن دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے جبرئیل! اس کی حاجت روک رکھ۔ میں مزید اس کی پکار سننا چاہتا ہوں۔ بن النجار بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۶۴.....بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے اور اللہ اس سے محبت رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: اے جبرئیل! اس بندہ کی حاجت پوری کر مگر کچھ تاخیر کے ساتھ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی آواز کو سنوں۔ دوسرا بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے اور اللہ اس کو مبغوض رکھتا ہے تو جبرئیل سے فرماتا ہے: اے جبرئیل! اس کی حاجت جلد پوری کر۔ میں اس کی آواز نہیں سننا چاہتا۔ ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ وجابر رضی اللہ عنہ

کلام:.......اس روایت میں بھی اسحاق بن عبد ابی فروہ متروک راوی ہے۔

۳۲۶۵.....بندہ تجارت اور امارت کی طرف مشغول ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر سے اس کو دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں میرے بندے سے یہ (تجارت وامارت) دور کردو۔ کیونکہ اگر میں اس کے لئے اس کا فیصلہ کردوں گا تو اس کو جہنم میں داخل کرنا پڑے گا۔ پس وہ صبح کرتا ہے اس حال میں کہ وہ پڑوسیوں پر بدگمانی کرتا ہے کہ کس نے میرے خلاف بددعا کی ہے۔

حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ. حلیۃ الاولیاء بروایت ابن مسعود موقوفا

۳۲۶۶.....تمہارا رب حی اور کریم ہے وہ حیاء کرتا ہے جب کوئی بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے کہ اس کو خالی لوٹادے اور ان میں کوئی خیر نہ ڈالے۔ پس جب کوئی ہاتھ اٹھائے تو یوں کہے: یاحی یا قیوم. لاالہ الاانت تین مرتبہ (پھر دعا کرے) پھر جب آخر میں ہاتھ اٹھائے تو اپنے چہرے پر وہ خیر پھیر لے۔ الکبیر للطبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۶۷.....تمہارا رب حی کریم ہے وہ شرم کرتا ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی ہاتھ لوٹادے اور ان میں کوئی خیر نہ رکھے۔ پس

بندہ کو چاہئے کہ خوب اصرار کے ساتھ دعا کرے اور جب کوئی پریشانی لاحق ہو تو کہے:

حسبی اللہ ونعم الوکیل

اللہ مجھے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔الدار قطنی فی الافراد بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۶۸..... تمہارا پروردگار زندہ سخی ہے وہ حیاء کرتا ہے کہ بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور وہ اس کو خالی لوٹا دے اور ان میں کوئی خیر نہ ڈالے۔سو جب پھر جب اپنے ہاتھ واپس کرے تو یہ خیر اپنے چہرے پر پھیر لے۔ الکبیر للطبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۶۹..... دعا آسمان پر جانے سے رکی رہتی ہے حتی کہ نبی (ﷺ) پر درود نہ بھیجا جائے۔ چنانچہ جب نبی (کریم ﷺ) پر درود پڑھ لیا جاتا ہے تو وہ دعا آسمان پر چلی جاتی ہے۔الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۷۰..... ہر دعا اور اللہ کے درمیان ایک پردہ حائل رہتا ہے حتی کہ نبی اور اس کی ال پر درود پڑھ لیا جائے۔ پس جب درود پڑھ لیا جاتا ہے تو وہ حجاب شق ہو جاتا ہے اور دعا (بارگاہ رب العزت میں) داخل ہو جاتی ہے ورنہ واپس لوٹا دی جاتی ہے۔الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۷۱..... کوئی دعا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ بندہ یوں کہے:

اللھم انی اسألک المعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ

اے اللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔الکبیر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... عافیت بہت جامع لفظ ہے جس کا مطلب ہے تمام شرور، فتنوں اور مصیبتوں سے حفاظت اور تمام بھلائیوں کا حصول میسر ہو۔ عافانا اللہ فی الدارین۔

۳۲۷۲..... تو نے اللہ سے بلاء کا سوال کیا ہے، عافیت کا سوال کرو۔ترمذی حسن غریب معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص خدا سے صبر سے سوال کر رہا تھا۔ چونکہ مصیبت آئے گی تو صبر کا موقع بھی میسر ہوگا اس لئے آپ علیہ السلام نے اس شخص کو مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۳۲۷۳..... دنیا میں بندہ کو جو چیزیں عطا کی گئی ہیں ان میں سب سے افضل عافیت ہے۔ اور جو بندہ کو آخرت میں ملے گا اس میں سب سے افضل مغفرت ہے اور خود بندہ کو اس کی ذات کی طرف سے جو اچھائیاں میسر ہیں ان میں سب سے افضل نصیحت پذیری ہے۔ جس سے قوم بھلائی پالیتی ہے۔الحکیم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۷۴..... یہی تو ہم گنگناتے ہیں۔ (ابوداؤد بروایت بعض صحابہ رضی اللہ عنہم)

فائدہ:..... قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص سے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نماز میں (بطور دعا) کیا پڑھتے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا: میں تشہد پڑھ کر کہتا ہوں:

اللھم انی اسألک الجنۃ واعوذبک من النار۔

باقی میں آپ کی طرح اچھی دعا تو مانگ نہیں سکتا اور نہ معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح مانگ سکتا ہوں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ہم بھی یہی دعا مانگتے ہیں۔ابن ماجہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ. مسند احمد بروایت رجل من سلیم

۳۲۷۵..... رسول اللہ (ﷺ) بھی تیرے ساتھ عافیت کو پسند کرتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی الضعفاء للعقیلی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

عافیت کی دعا مانگنا

فائدہ:..... ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے عافیت میسر ہو اور میں شکر ادا کرتا رہوں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے بنسبت اس بات کہ مصیبت

میں مبتلا ہو جاؤں اور پھر صبر کروں تو آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

کلام:......اس میں ایک راوی ابراہیم بن البراء بن النضر بن انس ہیں۔ علامہ عقیلی فرماتے ہیں اس کا کوئی تابع نہیں ہے اور مذکورہ راوی صرف اسی حدیث کے ذیل میں جانے جاتے ہیں۔ نیز وہ ثقہ راویوں کی طرف سے باطل روایات سناتے ہیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔

۳۲۷۶......سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ اس کی سہار رکھتے ہو تم نے یوں کیوں نہیں کہا:

ربنا اتنا في الدنيا حسنه وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، الادب المفرد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابی یعلی، ابن حبان، شعب الایمان للبیهقی بروایت انس رضی الله عنه

فائدہ:......ایک شخص انتہائی بیمار ہو گیا حتیٰ کہ چوزے کی طرح کمزور نکل آیا۔ نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کو گئے۔ اور پوچھا تم کیا مانگتے تھے؟ کیا سوال کرتے تھے؟ کیا اپنے رب سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا: میں اللہ سے یہ مانگتا تھا کہ اے اللہ تو مجھے آخرت میں جو سزا دینا چاہتا ہے وہ دنیا ہی میں دے دے۔ تب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ بالا فرمان ارشاد فرمایا۔

۳۲۷۷......اللہ سے سوال کرو دنیا و آخرت میں عفو، عافیت اور یقین کا بے شک یقین کے بعد کسی بندے کو عافیت سے بہتر کوئی شے نہیں ملی۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبه، مستدرک بروایت ابی بکر رضی الله عنه

۳۲۷۸......اللہ سے عفو و عافیت کا سوال کرو۔ ابن سعد بروایت ایوب رضی الله عنه

فائدہ:......حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی دعا بتائیے تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا:

۳۲۷۹......کہو: اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عني۔

اے اللہ تو درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کرنے کو پسند کرتا ہے پس میرے گناہوں سے درگزر کر اور مجھے معاف فرما۔

ترمذی حسن صحیح، ابن ماجه، مستدرک الحاکم بروایت عائشه رضی الله عنها

فائدہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو اس رات میں کیا دعا مانگوں۔ تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۲۸۰......کلمہ اخلاص (لا الہ الا اللہ کہنے) کے بعد عافیت جیسی کوئی چیز تم کو عطا نہیں کی گئی۔ پس اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابی یعلی، العدنی شعب الایمان للبیهقی، السنن لسعید بن منصور بروایت ابی بکر رضی الله عنه

۳۲۸۱......کسی بندے نے اللہ سے عافیت سے زیادہ خدا کو محبوب شی کا سوال نہیں کیا۔ مصنف ابن ابی شیبه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۳۲۸۲......اے عباس! آپ میرے چچا ہیں لیکن میں آپ کو خدا کی طرف سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن آپ اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کریں۔ مسند احمد، ابن سعد، الکبیر للطبرانی بروایت علی بن عبدالله بن عباس عن ابیه عن جده

فائدہ:......حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی نفع دہ شے سکھائیے: تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۲۸۳......اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! عافیت کی دعا کثرت کے ساتھ مانگو۔

الکبیر للطبرانی مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۲۸۴......کوئی بندہ مؤمنین اور مؤمنات کے لئے دعا نہیں کرتا مگر ہر مؤمن مرد و عورت جو گذر گئے یا آئیں گے سب کی طرف سے اللہ پاک اس کے لئے یہ دعا لوٹاتے ہیں۔ عبدالرزاق عن معمر بن ابان بروایت انس رضی الله عنه

۳۲۸۵......اے ابن آدم تو اللہ کی سزا کی سہار نہیں رکھتا۔ تو نے یوں کیوں نہیں کہا:

ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ هناد عن الحسن مرسلاً

نوٹ:......رقم الحدیث ۳۲۷۶ ملاحظہ فرمائیں۔

۳۲۸۶......کوئی شخص یہ نہ کہے: "لقنی حجتی" اے اللہ مجھے میری حجت تلقین فرما۔ کیونکہ کافر کو بھی اس کی حجت تلقین کی جاتی ہے (خواہ وہ غلط ہو) بلکہ یوں کہو: مجھے موت کے وقت ایمان کی حجت تلقین فرما۔ الاوسط للطبرانی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۸۷...... اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے۔ بلکہ تم ایک خوب سننے والی دیکھنے والی ذات کو پکار رہے ہو، جس کو تم پکار رہے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے زیادہ تم سے قریب ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۳۲۸۸...... مسلم کی دعا تین باتوں میں ایک نتیجہ ضرور لاتی ہے۔ یا تو اس کا سوال پورا کر دیا جاتا ہے (یا اس کے مثل اور کوئی مصیبت ٹال دی جاتی ہے یا اس دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے)۔

۳۲۸۹...... مسلمان کی دعا تین باتوں میں سے ایک بات ضرور حاصل کرتی ہے یا تو اس کو مانگا ہوا عطا کر دیا جاتا ہے۔ السنن لسعید بن منصور

۳۲۹۰...... اللہ پاک قیامت کے دن مؤمن کو بلائیں گے حتی کہ اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور فرمائیں گے: اے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ مجھ سے مانگ میں قبول کروں گا تو کیا تو نے مجھ سے دعا کی تھی؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں میرے رب! پروردگار فرمائیں گے: تو نے مجھ سے کوئی دعا نہیں کی مگر میں نے وہ قبول کر لی تھی۔ کیا فلاں دن تو نے مجھ سے یہ دعا نہیں کی تھی اس مصیبت پر جو تجھے پیش آئی تھی؟ کہ میں وہ مصیبت تجھ سے ہٹادوں۔ چنانچہ میں نے وہ مصیبت تجھ سے دفع کر دی تھی؟ بندہ عرض کرے گا: بے شک پروردگار! (ایسا ہی ہوا تھا) پروردگار فرمائیں گے۔ یہ تو میں نے جلد دنیا میں ہی قبول کر لی تھی۔ لیکن ایک دن تو نے مجھ سے یہ دعا کی تھی اس مصیبت کے لئے جو تجھ پر نازل ہوئی تھی کہ میں اس میں کوئی کشادگی پیدا کر دوں مگر تو نے کوئی آسانی اور کشادگی نہیں دیکھی؟ بندہ عرض کرے گا: بے شک اے پروردگار! پروردگار فرمائیں گے: میں نے اس کے بدلہ جنت میں تیرے لئے یہ ذخیرہ کر دیا ہے۔ اسی طرح تو نے مجھ سے ایک ضرورت پوری کرنے کا سوال کیا تھا فلاں فلاں دن لیکن تو نے وہ ضرورت پوری ہوتی نہیں دیکھی۔ پس میں نے اس کے بدلہ تیرے لئے جنت میں یہ ذخیرہ کر دیا ہے۔ پس بندۂ مؤمن نے اللہ سے جو بھی دعا کی ہوگی پروردگار اس کو بیان فرمائیں گے یا تو اس کے لئے دنیا میں پوری کر دی ہوگی یا آخرت میں ذخیرہ کر دی ہوگی۔ اس مقام پر بندہ کہے گا: کاش! دنیا میں مجھے اپنی کسی دعا کے بدلہ کوئی چیز نہ ملی ہوتی۔

مستدرک الحاکم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... الضعیفۃ ۸۸۶۔ القدسیہ الضعیفۃ ۸۰۔

الفصل الثالث...... دعا کے ممنوعات کے بیان میں

۳۲۹۱...... اپنی جان پر بددعا نہ کرو سوائے خیر کے۔ کیونکہ ملائکہ اس پر امین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد بروایت ام سلیم رضی اللہ عنہا

۳۲۹۲...... اپنی جان پر بددعا نہ کرو۔ اور نہ اپنی اولاد پر بددعا کرو۔ اور نہ اپنے خادموں پر بددعا کرو۔ نہ اپنے اموال پر بددعا کرو۔ اللہ کے ہاں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں جو تمنا کی جائے وہ قبول کی جاتی ہے۔ ابوداؤد بروایت جبر رضی اللہ عنہ

۳۲۹۳...... موت کی دعا نہ کرو اور نہ اس کی تمنا کرو۔ پس جس کو دعا کئے بغیر چارہ نہ ہو تو وہ یوں کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو مجھے زندہ رکھ! اور جب وفات میرے لئے بہتر ہو تو وفات دے دے۔ نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۹۴...... تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے۔ اور اس کے آنے سے پہلے خود اس کی دعا نہ کرو۔ بے شک موت کے ساتھ بندہ کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ اور مؤمن اپنی زندگی میں بھلائی ہی میں اضافہ کرتا ہے۔ مسند احمد، مسلم بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۹۵...... عنقریب ایک قوم آئے گی جو دعا میں حد سے تجاوز کرے گی۔ مسند احمد، ابوداؤد بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۳۲۹۶...... کسی نازل شدہ مصیبت پر کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر موت کی تمنا کئے بغیر چارہ کار نہ ہو تو وہ یوں کہے:

اللھم احینی ماکانت الحیاۃ خیراً لی وتوفنی اذاکانت الوفاۃ خیراًلی

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه، ابو داؤد، نسائی، ترمذی بروایت انس رضی الله عنه

۳۲۹۷ جب کوئی دعا کرے تو یوں نہ کہے اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرمادے۔ بلکہ تاکید اور اصرار کے ساتھ سوال کرے اور خوب رغبت ظاہر کرے۔ بے شک اللہ کے لئے کوئی شے عطا کرنا بڑا نہیں۔

الادب المفرد بروایت ابی سعیدخدری رضی الله عنه، ابن ماجه، (مسلم)بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۹۸ کوئی شخص ہرگز یوں دعا نہ کرے: اے اللہ! میری مغفرت فرما اگر تو چاہے۔ اے اللہ مجھ پر رحم فرما اگر تو چاہے۔ اے اللہ! مجھے رزق دے اگر تو چاہے۔ بلکہ عزم واصرار کے ساتھ اپنا سوال کرے بے شک کوئی اس ذات کو مجبور نہیں کرسکتا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

دعا میں عموم رکھے

۳۲۹۹......تو نے ایک وسیع شئی کو تنگ کردیا ہے۔نسائی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

فائدہ:......ایک دیہاتی مسجد نبوی میں داخل ہوا آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ اعرابی نے نماز پڑھی پھر فارغ ہو کر دعا کرنے لگا:

اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور اس رحمت میں ہمارے ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کو مخاطب ہو کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۰۰ اس سے ہلکا مت کر۔ابو داؤد بروایت عائشه رضی الله عنها

فائدہ:......ایک شخص نے چوری کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر بددعا کی تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا جس کا مطلب ہے اس پر بددعا کر کے اس کے گناہ کو کم کرو گی لہٰذا بددعا نہ کرو وہ خود ہی گناہ کی سزا پائے گا۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۲۲۰۔

۳۳۰۱...... بے شک تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو تنگ کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائی ہیں۔ اس سے رحمت نازل فرمادی جس کی بدولت تمام مخلوق جن وانس حتیٰ کہ جانور بھی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ جبکہ ننانوے حصے اللہ ہی کے پاس ہیں۔ اب تم بتاؤ یہ شخص زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ۔ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک بروایت جندب رضی الله عنه

نوٹ:...... ۳۲۹۹ پر اس حدیث کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

ممنوعات دعا......ازالاکمال

۳۳۰۲ اس کو ہلکا مت کر۔مصنف ابن ابی شیبه، ابو داؤدبروایت عائشه رضی الله عنها

نوٹ:......۳۳۰۰ پر روایت گزر چکی ہے۔

۳۳۰۳...... قوم نماز کے اندر دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے باز آجائے کہیں ان کی بینائی اچک لی جائے۔(بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وکعب بن مالک رضی اللہ عنہ)

کلام:...... یہ روایت صحیح ہے اگرچہ اس کا حوالہ درج نہیں کیا گیا۔ یہ روایت بخاری ومسلم میں مروی ہے۔

الفصل الرابع ...... دعا کی قبولیت کے بیان میں

باعتبار مخصوص دعاؤں اور اوقات کے۔

مخصوص ومقبول دعائیں

۳۳۰۴ چار دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ حاجی کی دعا جب تک وہ سفر حج سے واپس نہ لوٹے۔ غازی کی دعا جب تک وہ واپس نہ آئے، مریض کی دعا جب تک وہ صحت یاب نہ ہو اور (مسلمان) بھائی کی (مسلمان) بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔ الفردوس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... غائبانہ دعا سے مراد جیسا کہ اس فصل کی اکثر احادیث میں آئے گا اس سے مراد کسی مسلمان کی بھی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرے۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۵۱۔

۳۳۰۵...... چار لوگوں کی دعائیں قبول ہیں۔ امام عادل کی (یعنی عادل حکمران کی)، اس شخص کی جو اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرے مظلوم کی دعا اور اس شخص کی دعا جو اپنے والدین کے لئے دعا کرے۔ حلیۃ الاولیاء بروایت واثلۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۵۲۔

۳۳۰۶...... قبولیت میں تیز ترین دعا غائب کی غائب کے لئے دعا ہے۔ (یعنی کسی کی بھی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے)۔

الادب المفرد، الکبیر للطبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۴۱۔

۳۳۰۷...... کوئی دعا اجابت میں تیز نہیں غائب کی غائب کے سوا۔ ترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۰۶۵۔ ضعیف الترمذی ۳۳۸۔

۳۳۰۸...... آزمائش میں مبتلا مؤمن کی دعا کو غنیمت جانو۔ ابو الشیخ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۳۰۹...... پانچ دعائیں قبول کی جاتی ہیں: مظلوم کی دعا حتیٰ کہ وہ بدلہ لے لے۔ حاجی کی دعا حتیٰ کہ وہ واپس آجائے، غازی کی دعا حتیٰ کہ واپس آجائے، مریض کی دعا حتیٰ کہ صحت یاب ہو جائے۔ اور بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔

شعب الایمان للبیھقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۵۰۔ الضعیفۃ ۱۳۶۴۔

۳۳۱۰...... مسلمان بندہ کی اپنے غیر موجود بھائی کے لئے دعا قبول ہے۔ اس کے سر پر ایک فرشتہ نگران ہوتا ہے جب بھی مسلمان بندہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے وہ کہتا ہے آمین اور تجھے بھی اس کے مثل حاصل ہو۔

۳۳۱۱...... جو شخص اپنے غائب بھائی کے لئے دعا کرتا ہے اس پر مقرر فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لئے بھی یہ دعا قبول ہو۔

مسلم، ابوداؤد بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۳۱۲...... جس نے اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کی وہ رد نہیں کی جائے گی۔ البزار بروایت عمران بن حصین

۳۳۱۳...... والد کی دعا حجاب تک پہنچ جاتی ہے۔ ابن ماجہ بروایت ام حکیم

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۸۴۳۔ ضعیف الجامع ۲۹۷۷۔

۳۳۱۴...... والد کی دعا اولاد کے لئے ایسے ہے جیسے نبی کی دعا امت کے لئے۔ الفردوس بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......روایت ضعیف ہے دیکھئے: اسنی المطالب ۶۵۷۔تحذیر المسلمین ۱۳۶۔ضعیف الجامع ۲۹۷۶۔الکشف الالٰہی ۳۸۸۔کشف الخفاء ۱۲۹۹۔اللؤلؤ المرصوع ۱۹۹۔المغیر ۶۱۔

۳۳۱۵.......محسن کے لئے احسان مند شخص کی دعا رد نہیں کی جاتی۔الفردوس بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۵۴۔ضعیف الجامع ۲۹۷۵۔المغیر ۶۲۔

۳۳۱۶.......غائب کی غائب کے لئے دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے سر پر موکل فرشتہ کہتا ہے امین اور تیرے لئے بھی۔

ابوبکر فی الغیلانیات بروایت ام کرز

مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

۳۳۱۷.......دو دعائیں ایسی ہیں ان کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔مظلوم کی دعا اپنے بھائی کے لئے اسکی عدم موجودگی میں دعا۔

الکبیر للطبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۹۸۶۔

۳۳۱۸.......ہر چیز کے لئے خدا سے حجاب ہے سوائے لا الہ الا اللہ کی شہادت کے اور والد کی اولاد کے لئے دعا کے۔

ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۴۲۳۱۔

۳۳۱۹.......تین اشخاص ایسے ہیں کہ اللہ پر لازم ہے کہ ان کی دعا رد نہ فرمائے۔روزہ دار کی حتیٰ کہ وہ روزہ کھول لے۔مظلوم کی حتیٰ کہ وہ بدلہ لے لے۔اور مسافر کی حتیٰ کہ وہ واپس آجائے۔البزار بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۵۲۲۔الشتہر ۱۹۰۔

۳۳۲۰.......تین دعائیں قبول ہیں۔روزہ دار کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

(الضعفاء للعقیلی، شعب الایمان للبیهقی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۲۱.......تین دعاؤں کی قبولیت میں شک نہیں۔مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اولاد کے لئے دعا۔

ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۲۲.......تین دعائیں قبول ہی قبول ہیں ان میں کوئی شک نہیں والد کی اولاد کے لئے دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

مسند احمد، الادب المفرد، ابو داؤد، ترمذی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۲۳.......تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں: والد کی اولاد کے لئے دعا، روزہ دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔

الثلاثیات لابی الحسن بن مهرویه، ایضاء بروایت انس رضی الله عنه

۳۳۲۴.......تین لوگوں کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں: والد، مسافر اور مظلوم۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی بروایت عقبه بن عامر

۳۳۲۵.......تین لوگوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتی: عادل حکمران، روزہ دار حتیٰ کہ وہ افطار کرلے اور مظلوم کی دعا۔اللہ پاک اس کو بادلوں سے اوپر اٹھالیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور رب تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں تیری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۲۶.......تین لوگوں کی دعائیں اللہ پاک رد نہیں فرماتے: اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والا، مظلوم اور عادل امام۔

شعب الایمان للبیهقی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

مخصوص اوقات اور احوال میں قبولیت دعا

۳۳۲۷.....جس نے فرض نماز ادا کی اس کی دعا قبول ہے۔ جس نے قرآن پاک ختم کیا اس کی دعا قبول ہے۔

الکبیر بروایت عرباض رضی اللہ عنہ

۳۳۲۸ بندہ اپنے رب سے قریب ترین سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعا کرو۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۲۹..... جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو جلدی سے دعا کی طرف بڑھو۔ اور حوائج کی طلب میں صبح صبح لگ جاؤ۔ اے اللہ! میری امت کو صبح کے وقت میں برکت عطا فرما۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، التاریخ للخطیب، ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰ جب تم میں سے کوئی نماز سے فارغ ہو جائے تو چار دعائیں پہلے مانگے پھر جو چاہے دعا کرے۔

اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم، وعذاب القبر، وفتنة المحیا والمحات وفتنة المسیح الدجال۔

''اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب جہنم سے، عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔''

السنن للبیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ)

۳۳۳۱ دو ساعتیں (اوقات) ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور بہت کم کسی دعا کرنے والے کی دعا رد کی جاتی ہے۔ نماز کے وقت اور اللہ کی راہ میں قتال کیلئے صف بندی کے وقت۔ الکبیر للطبرانی بروایت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۳۳۳۲..... صبح کی نماز میں اللہ سے اپنی حوائج کا سوال ضرور کرو۔ مسند ابی یعلی بروایت ابی رافع

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۷۵ .....الضعیفة ۱۹۰۸۔

۳۳۳۳..... پانچ چیزوں کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ قرآت قرآن کے وقت، دو لشکروں کی مڈ بھیڑ کے وقت، بارش ہوتے وقت، مظلوم کی پکار کے وقت اور اذان کے وقت۔ الاوسط للطبرانی بروایت بن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۴۶۴۔

۳۳۳۴..... چار مواقع پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں: راہ خدا میں قتال کے لئے صفوں کی مڈ بھیڑ کے وقت، نزول بارش کے وقت، نماز کھڑی ہوتے وقت اور کعبہ کو دیکھتے وقت۔ الکبیر للطبرانی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۴۶۵۔

۳۳۳۵..... تین اوقات مسلمان کے لئے ہیں۔ ان میں وہ جو بھی دعا کرتا ہے قبول کی جاتی ہے جب تک کہ وہ قطع رحمی یا کسی گناہ کی دعا نہ کرے، مؤذن کے نماز کیلئے اذان دیتے وقت جب تک کہ وہ خاموش ہو، لڑائی کے لئے دو صفوں کی مڈ بھیڑ کے وقت جب تک اللہ ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہ فرما دیں اور بارش برستے وقت جب تک کہ وہ تھمے۔ حلیة الاولیاء بروایت عائشہ رضی اللہ عنھا

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۵۲۴۔

تین مواقع میں دعا رد نہیں ہوتی

۳۳۳۶..... تین مواقع پر دعا رد نہیں کی جاتی: ایک شخص جنگل میں ہو اس کو اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھ رہا ہو، وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ (اس موقع پر اس کی دعا رد نہیں کی جاتی) دوسرا وہ شخص جس کے ساتھ والی قوم قتال کے وقت بھاگ جائے لیکن وہ ثابت قدم رہے (اس موقع پر اس کی دعا رد نہیں کی جاتی اور تیسرا وہ شخص جو رات کے آخری پہر میں کھڑا ہو، (اور خدا کی بارگاہ میں نماز پڑھے اور دعا کرے اس کی دعا بھی رد نہیں

کی جاتی۔ابن مندہ، ابونعیم فی الصحابہ بروایت ربیعہ رضی اللہ عنہ بن وقاص

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۸۷۔

۳۳۳۷......دو دعائیں مسترد نہیں کی جاتیں: اذان کے وقت کی دعا اور جنگ کے اس موقع پر جب ایک دوسرے کے ساتھ روبرو برسر پیکار ہو جائیں۔

ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک بروایت سھل رضی اللہ عنہ بن سعد

۳۳۳۸......دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں: اذان کے وقت کی دعا اور بارش کے نیچے کی جانے والی دعا۔

مستدرک الحاکم بروایت سھل رضی اللہ عنہ بن سعد

۳۳۳۹...... دعا کی قبولیت کی جستجو کرو: لشکروں کی مڈبھیڑ کے وقت، نماز قائم ہوتے وقت اور بارش نازل ہوتے وقت۔

الشافعی، البیہقی فی المعرفۃ بروایت مکحول رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً

۳۳۴۰......ہر ختم قرآن کے موقع پر دعا قبول کی جاتی ہے۔حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۱۹......الضعیفۃ ۱۲۲۴، الکشف الالٰہی ۵۵۲، کشف الخفاء ۱۷۸۶۔

۳۳۴۱......رقت طاری ہوتے وقت دعا کو غنیمت جانو۔ (بے شک یہ رحمت ہے)۔الفردوس بروایت ابی رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۹۷۹ کشف الخفاء ۴۴۰۔

۳۳۴۲......منادی جب نداء (یعنی اذان) دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۳۴۳......جب نماز کے لئے نداء دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

مسند الطیالسی، مسند ابی یعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۴۴......اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ (مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان بروایت انس رضی اللہ عنہ)

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۰۰، ضعیف الترمذی ۴۵۷۔یہ مکمل روایت کا ایک طرف ہے دوسرا طرف یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! پھر ہم کیا دعا کریں؟ فرمایا: اللہ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرو۔

۳۳۴۵......اذان اور اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔پس اس وقت دعا کرو۔مسند ابی یعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۴۶......اذان (اور اقامت) کے درمیان دعا قبول کی جاتی ہے۔ (مستدرک الحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ)

۳۳۴۷...... مؤذن کے اذان دینے کے وقت دعا قبول کی جاتی ہے پس اقامت تک کے وقت میں دعا رد نہیں کی جاتی۔

الخطیب فی التاریخ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۱۷۔

۳۳۴۸......جب سائے ڈھلنے لگیں، (گرمی کی تپش سے) روحوں کو سکون ملنے لگے اس وقت اللہ سے اپنی حوائج (ضروریات) کو طلب کرو، بے شک یہ اوابین (خدا کی طرف رجوع کرنے والوں) کی گھڑی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین کے لئے بخشش فرمانے والے ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۲۹۔

۳۳۴۹......جب سائے اترنے لگیں اور روحیں ٹھنڈی ہونے لگیں تو اللہ سے اپنی ضروریات کا سوال کرو۔بے شک یہ اوابین کی گھڑی ہے۔

مصنف عبدالرزاق بروایت ابی سفیان مرسلاً حلیۃ الاولیاء بروایت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۲۔ضعیف الجامع میں ارواح کی جگہ اریاح کا لفظ ہے اس صورت میں معنی ہوگا جب ہوائیں چلنے لگیں اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے۔

۳۳۵۰۔۔۔۔سایوں کے ڈھلتے وقت دعا کی جستجو کرو۔ حلیة الاولیاء بروایت سهل رضی الله عنه بن سعد

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نداء

۳۳۵۱۔۔۔۔جب رات کا ایک پہر یا دو پہر گزر جاتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: ہے کوئی سائل جس کو عطا کیا جائے ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے، ہے کوئی مغفرت کا طلبگار اس کی مغفرت کی جائے۔ حتیٰ کہ صبح کی پو پھٹ جاتی ہے۔

مسلم بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۵۲۔۔۔۔اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں حتیٰ کہ رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو فرماتے ہیں: میرے بندے میرے سوا کسی سے سوال نہ کریں۔ جو مجھ سے سوال کرے گا میں اس کی دعا قبول کروں گا، جو مجھ سے سوال کرے گا میں اس کو عطا کروں گا، جو مجھ سے مغفرت چاہے گا میں اس کی مغفرت کروں گا حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ ابن ماجه بروایت رفاعه الجهنی

۳۳۵۳۔۔۔۔ہمارے پروردگار تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں جس وقت رات کا ایک پہر باقی رہ جاتا ہے۔ پھر پروردگار فرماتے ہیں: کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں قبول کروں گا، کون مجھ سے سوال کرتا ہے، میں اس کو عطا کروں گا، کون مجھ سے مغفرت کا خواہاں ہے میں اس کی مغفرت کروں گا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۵۴۔۔۔۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں، جس وقت رات کا ایک تہائی حصہ گذر جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں: میں ہوں بادشاہ! میں ہوں بادشاہ! کون ہے جو مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار قبول کروں گا، کون ہے جو مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کروں گا، کون ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہے میں اس کی بخشش کروں گا۔ یوں ہی (سماں بندھا) رہتا ہے۔ حتیٰ کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔

مسلم، ترمذی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۵۵۔۔۔۔رات کے آخری تہائی کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول جلال فرماتے اور پھر فرماتے ہیں کون ہے مجھ سے دعا مانگتا ہے۔ میں اس کی دعا قبول کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے (اپنی ضرورت) سوال کرتا ہے۔ میں اس کا سوال پورا کروں گا؟ پھر پروردگار اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہیں اور آواز دیتے ہیں: کون ہے جو قرض دے ایسی ذات کو جو مفلس نہیں ہے اور نہ کم کرنے والی ہے؟

مسلم بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۵۶۔۔۔۔اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول (کی تجلی) فرماتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے: ہے کوئی سائل جس کو میں عطا کروں؟ ہے کوئی بخشش کا طلبگار میں اس کی بخشش کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں۔۔۔۔حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

کلام:۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۷۵۔ ولیس فیه حتی یطلع الفجر، المعلة ۸۱ ولیس فیه هل من تائب فاتوب علیه۔

۳۳۵۷۔۔۔۔نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پس ایک منادی نداء دیتا ہے: ہے کوئی مانگنے والا؟ اس کی دعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل؟ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ ہے کوئی مبتلائے رنج وغم؟ اس کا رنج وغم دور کیا جائے۔ پس کوئی مسلمان دعا کرنے والا نہیں رہتا مگر اللہ پاک اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔ سوائے اس زانیہ کے جو اپنی فرج کیلئے (ادھر اُدھر) پھرتی ہے اور عشر (ٹیکس) وصول کرنے والے کے۔

الکبیر للطبرانی بروایت عثمان بن ابی العاص

۳۳۵۸۔۔۔۔ہاتھ اٹھائے جائیں نماز میں، اور جب کعبہ پر نظر پڑے اور صفاء مروہ پر، اور عرفہ کی رات، اور مزدلفہ میں اور جمرتین (شیطانوں کو کنکری مارتے وقت) اور میت پر۔ السنن للبیهقی بروایت ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔ہاتھ اٹھانے سے مراد ہے کہ ان مواقع پر دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ اور نماز میں بغیر ہاتھ اٹھائے دعا مانگی جائے آخری رکعت میں تشہد کے بعد۔ اور بقیہ مواقع پر ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۴۲۲۔

۳۳۵۹.....ہمارا پروردگار تبارک وتعالیٰ ہررات جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے میں اس کی دعا قبول کروں گا۔کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو عطا کروں گا،کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کروں گا۔بخاری ومسلم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

مخصوص مقبول دعائیں.....از الاکمال

۳۳۶۰.....جب بندہ اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اور تجھے بھی اس کے مثل عطا ہو۔

مکارم الاخلاق للخرائطی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۶۱.....افضل دعا غائب کی غائب کے لئے دعا ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابن عمرو

۳۳۶۲.....آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں قبول ہے۔دعا کرنے والے پر موکل فرشتہ آمین کہتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے خیر کی دعا کرتا ہے اور کہتا ہے تیرے لئے بھی۔مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ وام الدرداء رضی اللہ عنہا

۳۳۶۳.....تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں:والد کی دعا اولاد کے لئے،روزہ دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔

کتاب الثلاثیات لابی الحسن بن مہرویہ الریحانی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۶۴.....مظلوم کی دعا ہر صورت قبول ہے،خواہ وہ گناہ گار ہو۔اس کا گناہ اس کی ذات کے لئے وبال ہے۔

الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ، مکارم الاخلاق، الخطیب (فی التاریخ) بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۳۔

۳۳۶۵.....مظلوم کی دعا بادلوں سے اوپر اٹھالی جاتی ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں:میری عزت کی قسم!میں تیری ضرور مدد کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد ہو۔ابن حبان بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۶۶.....دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں:مظلوم کی دعا اور آدمی کی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔

الکبیر للطبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۹۸۶۔

۳۳۶۷.....کوئی قوم جمع ہوکر دعا نہیں کرتی کہ ایک دعا کرے اور بقیہ آمین کہتے رہیں مگر اللہ پاک ان سب کی دعا قبول فرماتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی بروایت السنن للبیہقی بروایت حبیب بن سلمہ الفہری

۳۳۶۸.....اے سلمان!مصیبت زدہ کی دعا قبول ہوتی ہے،لہٰذا تو دعا کر،اور چاہے دعا کر تو دعا کر میں امین کہتا ہوں۔

الدیلمی بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

دعاؤں کی قبولیت کے مواقع.....از الاکمال

۳۳۶۹.....سات مواقع کے علاوہ ہاتھ نہ اٹھائے جائیں:نماز شروع کرتے وقت،مسجد حرام میں داخلہ کے وقت،بیت اللہ کو دیکھتے وقت،صفا پر کھڑے ہوتے وقت،مروہ پر کھڑے ہوتے وقت،عرفہ کی رات لوگوں کے ساتھ عبادت کے لئے کھڑے ہوتے وقت،مزدلفہ میں،مقامین پر (حجر اسود اور مقام ابراہیم پر) اور شیطانوں کو کنکری مارتے وقت۔الکبیر للطبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... الاسرار المرفوعة ۲۷۲، الضعيفة ۱۰۵۴، اللطيفة ۴۳۔

مختلف احوال اور اوقات میں دعاؤں کی قبولیت...... از الاکمال

۳۲۷۰... جب تم اپنے دلوں میں رقت (خوف خدا یا رونا وغیرہ) محسوس کرو تو دعا کرنے کو غنیمت جانو۔ الديلمي بروايت ابن عمر رضي الله عنه

۳۲۷۱... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر دعا کھول دیتے ہیں تو اس کو چاہئے کہ (خوب) دعا کرے بے شک اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔

الحكيم الحاكم في التاريخ بروايت انس رضي الله عنه

کلام:...... ضعيف الجامع ۷۰۳۔

۳۲۷۲... اذان کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے اور اقامت کے وقت کوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔

مصنف ابن ابی شيبه، ابن النجار عن انس رضي الله عنه

۳۲۷۳... آگاہ رہو! اذان واقامت کے درمیان کوئی دعا رد نہیں کی جاتی لہٰذا اس وقت دعا مانگو۔

مسند ابی یعلی. السنن لسعيد بن منصور بروايت انس رضي الله عنه

۳۲۷۴... خبردار! اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ہم کیا دعا مانگیں؟ فرمایا: اللہ سے دنیا وآخرت کی عافیت کا سوال کرو۔ ترمذی حسن عن انس رضي الله عنه

۳۲۷۵... اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی پس دعا کرو۔

مصنف ابن ابی شيبه، ابن حبان، ابی یعلی، ابن السنی، السنن لسعيد بن منصور عن انس رضي الله عنه

۳۲۷۶... آدمی نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور دعا کرتا ہے پس اس کے لئے اور اس کے پیچھے والوں کے لئے مغفرت کر دی جاتی ہے۔

الكبير للطبراني عن ابی امامه رضي الله عنه

کلام:...... ضعيف الجامع ۱۴۵۹۔

۳۲۷۷... جس نے وضوء کیا اور اچھی طرح وضوء کیا پھر دو رکعات نماز ادا کی پھر اپنے پروردگار سے دعا میں مشغول ہو گیا تو اس کی دعا ضرور قبول ہوگی خواہ جلد ہو یا بدیر۔ پس تم نماز میں ادھر ادھر التفات کرنے سے مکمل طور پر بچو۔ بے شک اس کی نماز نہیں جو ادھر ادھر التفات کرے۔ پس اگر (ایسی کسی بری عادت سے) مغلوب ہو جاؤ تو اس کو نفل نماز تک رکھو۔ اور فرائض میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔

مسند احمد، الكبير للطبراني، ابن النجار عن ابی الدرداء رضي الله عنه

۳۲۷۸... جو اللہ سے اپنی دنیا وآخرت کی کسی حاجت کا طالب ہو وہ عشاء کی نماز میں اس کا طلب کرے۔ بے شک یہ نماز تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی۔ الديلمي عن عيسى بن عبدالله عن ابيه عن جده عن علي

۳۲۷۹... جس کو اللہ سے کوئی حاجت مطلوب ہو، وہ فرض نماز کے بعد اللہ سے اپنی حاجت مانگے۔ ابن عساكر عن ابی موسى رضي الله عنه

۳۲۸۰... نمازی جب بھی نماز پڑھتا ہے تو حوریں اس کو ڈھانپ لیتی ہیں۔ پس اگر وہ نماز پڑھ کر اٹھ جاتا ہے اور اللہ سے حوروں کا سوال نہیں کرتا تو وہ حوریں اس پر تعجب کرتی ہوئی اس سے جدا ہو جاتی ہیں۔ ابن شاهين عن جابر رضي الله عنه

۳۲۸۱... ہر ایسی نماز جس میں مؤمنین اور مؤمنات کے لئے دعا نہ کی جائے تو وہ نماز بغیر ہاتھ پاؤں والی ہے۔ الشيخ عن انس رضي الله عنه

۳۲۸۲... مغرب وعشاء کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ ابو الشيخ عن انس رضي الله عنه

۳۲۸۳... چار مواقع پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں اللہ کی راہ میں لشکروں کی مڈبھیڑ کے وقت، مینہ برستے وقت، نماز کھڑی ہوتے وقت اور کعبہ کو دیکھتے وقت۔ الكبير للطبراني، السنن للبيهقي عن ابی امامه رضي الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۴۶۴۔

۳۳۸۴..... ہاتھ اٹھادیئے جائیں جب تو بیت اللہ کو دیکھے، صفا اور مروہ پر، عرفہ میں، مزدلفہ میں، شیطانوں کو کنکری مارتے وقت اور جب نماز کھڑی ہو۔ ابوالشیخ فی الافراد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۸۵..... افطار کے وقت مؤمن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ الالقاب للشیرازی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دعا

۳۳۸۶..... کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا نہیں کرتا کہ اللھم اخی فلان فاغفر لہ اے اللہ! میرے فلاں بھائی کی مغفرت فرما ملائکہ کہتے ہیں امین اور تیرے لئے بھی۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۳۸۷..... جس نے اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کی اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے سلام میں پہل کی اس کے لئے بھی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ ابوالشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۳۸۸..... جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے تو اللہ عزوجل آسمان دنیا پر اتر آتے ہیں اور آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فرماتے ہیں: ہے کوئی سائل اس کا سوال پورا کیا جائے؟ اسی طرح (وقت گذرتا) رہتا ہے حتیٰ کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۳۸۹..... جب رات کا ایک حصہ گذر جاتا ہے یا رات کا تہائی حصہ گذر جاتا ہے تو ایک منادی کو اللہ حکم دیتے ہیں وہ نداء دیتا ہے: ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی سائل اس کا سوال پورا کیا جائے؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ اس کی مغفرت کی جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا اس کی توبہ قبول کی جائے؟ مسند ابی یعلی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۳۳۹۰..... جب نصف رات بیت جاتی ہے اللہ عزوجل آسمان دنیا پر جلوہ فرماتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے: میرے سوالی بندے کسی سے سوال نہ کریں، پس کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہتا ہے میں اس کی مغفرت کرتا ہوں، کون ہے جو مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کا سوال پورا کرتا ہوں..... حتیٰ کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ السنن للدار قطنی، مسند احمد، نسائی، سس الدارمی، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابن حبان، البغوی، الباوردی، محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی عن رفاعۃ بنت عرابہ الجھنی

۳۳۹۱..... جب ایک تہائی رات گزر جاتی ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اتر آتے ہیں اور مسلسل یہ فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی پکارنے والا اس کی پکار سنی جائے، کیا ہے کوئی سائل اس کا سوال پورا کیا جائے، کیا ہے کوئی گناہ گار مغفرت چاہنے والا اس کی مغفرت کی جائے، کیا ہے کوئی بیمار شفاء چاہنے والا اس کو شفاء دوں..... حتیٰ کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ ابن جریر عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۹۲..... اللہ عزوجل آسمان دنیا کے دروازے کھول دیتے ہیں پھر اپنے ہاتھ پھیلا کر فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی بندہ مجھ سے سوال کرنے والا میں اس کو عطا کروں گا۔ اسی طرح (پروردگار فرماتے رہتے ہیں) حتیٰ کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۳۹۳..... رمضان میں اول وآخر تہائی رات گزرنے کے بعد ایک منادی نداء دیتا ہے: کیا ہے کوئی سائل اس کو عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی گناہوں کی بخشش چاہنے والا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا اس کی توبہ قبول کی جائے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۹۴..... رات میں ایک ایسی گھڑی ہے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پس پروردگار فرماتے ہیں: ہے کوئی سائل میں اس کو عطا کروں، ہے کوئی داعی میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی بخشش کا طلبگار میں اس کی بخشش قبول کروں۔

ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام رات کے وقت نکلے اور فرمایا: رات کے وقت کوئی شخص اللہ سے کسی شے کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس

کو وہ شے عطا فرماتے ہیں سوائے جادوگر اور عشر وصول کرنے والے کے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۳۳۹۵..... حضرت داؤد علیہ السلام رات کی ایک گھڑی میں اپنے اہل خانہ کو جگا دیتے اور فرماتے: اے آل داؤد! کھڑے ہو اور نماز پڑھو۔اس گھڑی میں دعا قبول کی جاتی ہے۔سوائے ساحر اور عشار کی دعا کے۔مسند ابی یعلی، ابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص

۳۳۹۶..... داؤد علیہ السلام رات کی ایک گھڑی میں اپنے گھر والوں کو جگا دیتے تھے اور فرماتے تھے: اے آل داؤد! کھڑے ہو کر نماز پڑھو اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتے ہیں سوائے جادوگر اور عشر وصول کرنے والے کے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

فائدہ:..... عشر وصول کرنے والے بعض اوقات عوام پر ظلم کرتے ہیں۔رشوت ستانی کے ساتھ کم زیادہ کرتے ہیں۔ورنہ ناجائز بوجھ ڈالتے ہیں۔اور اگر عدل کے ساتھ عشر وصول کیا جائے تب کوئی حرج نہیں جس کی شریعت نے اجازت دی ہے۔تفصیل کے لئے کتب فقہ دیکھی جائیں۔

کلام:..... الضعیفۃ ۱۹۶۲۔

۳۳۹۷..... ہر رات اللہ عزوجل آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: ہے کوئی دعا کرنے والا جس کی دعا میں قبول کروں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا میں اس کی مغفرت کروں۔الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۳۳۹۸..... اللہ عزوجل سماء عالی سے آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی سائل؟ کیا ہے کوئی مغفرت کا خواہاں؟ کیا ہے کوئی دعا مانگنے والا؟ حتیٰ کہ جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو اللہ عزوجل اوپر بلند ہو جاتے ہیں۔الکبیر للطبرانی، البغوی عن ابی الخطاب رضی اللہ عنہ

۳۳۹۹..... جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور فرماتے ہیں: کون مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں گا، کون مجھ سے استغفار کرتا ہے میں اس کی بخشش کروں گا، کون مجھ سے مصیبت کا چھٹکارا چاہتا ہے میں اس کی مصیبت دور کروں گا، کون مجھ سے رزق مانگتا ہے میں اس کو رزق عطا کروں گا۔

۳۴۰۰..... جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور فرماتے ہیں: کون مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں گا، کون مجھ سے استغفار کرتا ہے میں اس کی بخشش کروں گا، کون مجھ سے مصیبت کا چھٹکارا چاہتا ہے میں اس کی مصیبت دور کروں گا، کون مجھ سے رزق مانگتا ہے میں اس کو رزق عطا کروں گا..... حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ابن النجار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۰۱..... جب رات ایک تہائی باقی رہ جاتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: کون مجھ سے مصیبت کی خلاصی چاہتا ہے میں اس کی مصیبت ختم کروں گا، کون رزق کا سوال کرتا ہے میں اس کو رزق فراہم کروں گا، کون مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کروں گا۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۰۲..... جب آخری تہائی رات باقی بچ جاتی ہے تو رحمن تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اپنا ہاتھ پھیلا کر ارشاد فرماتے ہیں: ہے کوئی دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی بخشش کا طلبگار میں اس کی بخشش کروں۔حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے تو پروردگار اپنے عرش پر مستوی ہو جاتے ہیں۔البغوی من عبدالمحمید بن سلمہ عن ابیہ عن جدہ

۳۴۰۳..... آخری رات اور فرض نمازوں کے بعد۔ترمذی حسن، نسائی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون (سے وقت) دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب عنایت فرمایا۔

اخری رات میں دعا

۳۴۰۴..... آخر رات کا پیٹ۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص نے عرض کیا رات کے کس حصے میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۳۴۰۵..... آخر رات کا حصہ اور بہت کم اس کو (آباد) کرنے والے ہیں۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، الرویانی، السنن لسعید بن منصور عن ابن ذر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: رات کے کس پہر کا قیام (بہتر اور) افضل ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۳۴۰۶...... آخر رات کا حصہ پھر مقبول نماز ہے (یعنی تہجد) حتیٰ کہ فرض نماز پڑھ لی جائے۔ اس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج ایک نیزے یا دو نیزوں کے بقدر بلند ہو جائے۔ پھر مقبول نماز ہے۔ (یعنی اشراق کے نوافل) حتیٰ کہ ہر شئی کا سایہ ایک نیزے کے بقدر ہو جائے پھر کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ زوال شمس ہو جائے۔ پھر مقبول نماز ہے۔ (زوال کے نوافل) حتیٰ کہ ہر شے کا سایہ ایک نیزے یا دو نیزے کے بقدر ہو جائے۔ پھر کوئی نماز نہیں۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف عن ابیہ. مسند احمد. الکبیر للطبرانی، عن مرۃ بن کعب البھزی

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رات کے کس حصے میں دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا جواب مرحمت فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں دعا زیادہ سنی جاتی ہے اس کے بعد تہجد کی نماز ہے فجر (کے فرض) سے پہلے تک۔ پھر اشراق کی نماز ہے اس کے بعد چاشت کی نماز ہے یہ زوال شمس سے پہلے کی دو نفل نمازیں ہیں جبکہ چاشت کی نماز کا حدیث میں ذکر نہیں۔ اس کے بعد زوال شمس ہے پھر زوال شمس کے نفل ہیں۔ یعنی رات کے آخری حصے میں اور دن کے ان اوقات میں نفل نمازیں ہیں اور ان کے بعد دعا قبول کی جاتی ہے۔

۳۴۰۷ رات کے آخری حصے کا حکم، اس میں جس قدر ہو سکے نفل نماز پڑھو۔ بے شک اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں حتیٰ کہ صبح کی نماز کا وقت ہو جائے۔ پھر (نفل سے) رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اور طلوع ہو کر ایک یا دو نیزوں کے بقدر بلند ہو جائے۔ کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور کفار اس کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ پھر (یہ اشراق کا وقت ہے) جو چاہے نماز پڑھے۔ یہ نماز بھی فرشتوں کی حضوری کی ہے۔ حتیٰ کہ عصر کی نماز پڑھی جائے۔ (اس کے درمیان سوائے زوال کے وقت کے سارا وقت نوافل کا ہے) پھر عصر کے بعد (نفل سے) رک جا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور کفار سورج کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ ابوداؤد الکبیر للطبرانی مستدرک الحاکم عن عمرو بن عبسۃ

فائدہ:...... حضرت عمرو بن عبسہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! رات کا کون سا حصہ زیادہ دعا سنے جانے کے لائق ہے؟ تو آپ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔ (مستدرک میں امام حاکم نے یہ اضافہ نقل فرمایا ہے)۔ پھر جب تو وضو کرے تو پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھولے، کیونکہ جب تو ہاتھوں کو دھوئے گا تو تیرے (ہاتھوں کے) گناہ تیری انگلیوں کے پوروں سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تو اپنا چہرہ دھوئے گا تو تیرے (چہرے کے) گناہ تیرے چہرے سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تو کلی کرے گا اور ناک صاف کرے گا تو تیرے نتھنوں سے گناہ نکل جائیں گے پھر جب تو سر کا مسح کرے گا تو سر کے بالوں کے سروں سے گناہ نکل جائیں گے۔ اور جب تو پاؤں دھوئے گا تو پاؤں سے تیرے گناہ نکل جائیں گے۔ پس اگر تو اپنی جگہ بیٹھا رہے تو تیرے وضو کا ثواب رہے گا اور اگر تو اٹھ کر اپنے رب کو یاد کرے اور اس کی حمد و ثناء کرے اور دل کی توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو تو اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا گویا آج تیری ماں نے تجھے جنم دیا ہے۔

۳۴۰۸ جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور فرماتے ہیں: کیا میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں گا۔ کیا کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے؟ جو مجھے یاد کرے میں اس کی بخشش کردوں گا۔ کیا کوئی رزق کی تنگی میں مبتلا ہے؟ کیا کوئی مظلوم ہے؟ جو مجھے یاد کرے، میں اس کی مدد کروں گا۔ کیا کوئی قیدی ہے؟ میں اس کو رہا کروں گا۔ پس صبح تک یہ سماں بندھا رہتا ہے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے پھر اللہ عزوجل اپنی کرسی پر بلند ہو جاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۳۴۰۹...... رات کی آخری تین گھڑیوں میں پروردگار عزوجل اترتے ہیں اور پہلی گھڑی میں کتاب (تقدیر) میں نظر فرماتے ہیں جو چاہتے ہیں مٹا دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں باقی رکھتے ہیں۔ دوسری گھڑی میں جنات عدن میں نظر فرماتے ہیں یہ وہ مسکن ہے جس میں رہنے والا انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ رہے گا۔ اس میں وہ وہ نعمتیں ہیں جو کسی نے نہیں دیکھیں، نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گذرا۔ پھر پروردگار آخری گھڑی میں اترتے ہیں اور فرماتے ہیں: کوئی مغفرت چاہنے والا نہیں ہے میں اس کی مغفرت کروں۔ کوئی سائل نہیں ہے میں اس کا سوال

پورا کروں۔کوئی دعا مانگنے والانہیں ہے اس کی دعا قبول کروں۔حتیٰ کہ پھر فجر طلوع ہوجاتی ہے۔اور یہ خدا کا فرمان ہے:

وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھوداً. الاسراء:۷۸

''پس اللہ، رات کے ملائکہ اور دن کے ملائکہ اس وقت جلوہ افروز ہوتے ہیں۔''

ابن جریر، ابن ابی حاتم، الکبیر للطبرنی، ابن مردویه عن الدرداء رضی الله عنه

کلام:......المتناھیۃ ۲۱۔

۳۴۱۰...... جب رات کا آخری نصف یا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔اور فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا۔کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو عطا کروں گا۔کون ہے جو مجھ سے اپنی مغفرت چاہے میں اس کی مغفرت کروں گا۔(پروردگار یہ اعلان فرماتے رہتے ہیں) حتیٰ کہ صبح کی سفیدی رونما ہوجاتی ہے اور قاری فجر کی نماز سے لوٹ آتا ہے۔ابن النجار عن ابی ھریرہ رضی الله عنه

پانچویں فصل......مختلف اوقات کی دعائیں

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع......رنج وغم اور مصیبت کی دعاؤں کے بارے میں

۳۴۱۱ ...... جب تم میں سے کسی کو کوئی غم یا تکلیف پہنچے تو وہ کہے: اللّٰہ اللّٰہ ربی لاشرک به شیئاً اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔الاوسط للطبرانی عن عائشه رضی الله عنها

۳۴۱۲...... جب تم پر کوئی کرب نازل ہو یا کوئی مشقت یا مصیبت پڑے تو یوں کہو: اللّٰــه ربنا لاشریک لـه۔ اللہ ہمارا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۷۰۸۔

۳۴۱۳...... جب کسی کو رنج یا غم لاحق ہو تو وہ سات مرتبہ کہے: الله الله ربی لاشرک بـه شیأ۔ (اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۷۔

۳۴۱۴ ...... جب کسی کو بادشاہ سے خوف ہو تو وہ یہ دعا پڑھے:

اللھم رب السموات ورب الرش العظیم، کن لی جارًا من شر فلان بن فلان، وشر الجن والانس وأتباعھم ان یفرط احد منھم أو أن یطغی، عزجارک وجل ثناء ک ولااله غیرک

''اے آسمانوں کے پروردگار! اور عرش عظیم کے پروردگار! تو مجھے فلاں بن فلاں کے شر سے امن دے اور جن وانس اور ان کے پیروکاروں کے شر سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر سرکشی کرے۔تیری پناہ عزت والی ہے، تیری ثناء عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۷۔الضعیفۃ ۲۴۰۰۔

۳۴۱۵...... جب تجھے کسی بادشاہ یا کسی کا بھی خوف ہو تو یہ دعا پڑھ:

لاالـه الاالـلّٰـه الـحلیم الـکریم، سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش العظیم، لااله الاانت،

عزجارک وجل ثناء ک و لاالہ غیرک۔

کلام:.....ضعیف الجامع ۹ ۷۴۔

۳۴۱۶..... جب کسی کوکوئی رنج وغم یا بیماری یا کوئی سختی یا تنگی پہنچے تو تین مرتبہ کہے: اللہ اللہ ربی لااشرک بہ شیئا

کلام:.....ضعیف الجامع ۷۰۷۔

۳۴۱۷..... جب تو کسی مشکل میں پڑ جائے تو کہہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

پس اللہ تعالیٰ اس کے طفیل ہر طرح کی مصیبت و پریشانی دور کردے گا۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۷۲۷۔

۳۴۱۸..... جب تم کسی بڑی مشکل میں پھنس جاؤ تو کہو

حسبنا اللہ ونعم الوکیل. ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۷۲۹۔

۳۴۱۹..... مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جس کے ساتھ انہوں نے (خدا کو) پکارا جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے: لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ کسی مسلمان بندے نے اس کلمہ کے ساتھ کسی چیز کی دعا نہیں کی مگر اللہ نے اس کو قبول کیا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم. شعب الایمان للبیہقی. ایضاء عن سعد رضی اللہ عنہ

کلام:.....تکمیل النفع۔

۳۴۲۰..... کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم پر دنیا کا کوئی کرب یا مصیبت نازل ہوجائے تو ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعا پڑھ کر دعا مانگے اس سے وہ کرب اور مصیبت ضرور دفع کردی جائے گی۔ ابن ابی الدنیا فی الفرج، مستدرک عن سعد رضی اللہ عنہ

۳۴۲۱..... کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تو مصیبت کے وقت کہے:

اللہ اللہ ربی لااشرک بہ شیئا. مسند احمد. ابو داؤد. ابن ماجہ عن اسماء بنت عمیس

۳۴۲۲..... جس کو کوئی رنج وغم یا بیماری اور کوئی سختی پہنچے اور وہ کہے: اللہ اللہ ربی لااشرک بہ شیئا. تو اللہ پاک اس سے ہر تکلیف دور فرمادیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت عمیس

مصیبت کے وقت کی دعا

۳۴۲۳..... مصیبت زدہ شخص کو یہ دعائیہ کلمات کہنے چاہئیں:

اللہم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لاالہ الاانت۔

اے اللہ میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں لہٰذا مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے نفس کے حوالہ نہ کر اور میرے تمام کام بنادے۔ بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مسند احمد، الادب المفرد. ابو داؤد. ابن حبان عن ابی بکرۃ

۳۴۲۴..... ہر مشکل دور کرنے کے کلمات یہ ہیں:

لاالہ الااللہ الحلیم الکریم، لاالہ الااللہ العلی العظیم لاالہ الااللہ رب السموات السبع، ورب العرش الکریم

ابن ابی الدنیا فی الفرج عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۴۲۵..... مجھے جب بھی کوئی کرب (رنج) لاحق ہوا تو جبرئیل نے آکر کہا: اے محمد! کہو.

توكلت على الحي الذى لايموت والحمدلله الذى لم يتخذ ولدًا ولم يكن له شريك فى الملك ولم يكن له ولى من الذل وكبره تكبيرًا۔

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۲۸۔

رنج وغم اور مصیبت کے وقت کی دعائیں......از الاکمال

۳۴۲۶...... جب تجھ کو شیطان یا کوئی بادشاہ رنج وغم میں مبتلا کرے تو یوں کہہ لیا کر:

يامن يكفي من كل احد، ياواحد من لاواحد له، ياسند من لاسند له انقطع الرجاء الامنك، كفني مما انا فيه، واعني على ماانا عليه، مما قد نزل بي، بجاه وجهك الكريم، وبحق محمد عليك امين۔

"اے وہ ذات! جو ہر ایک سے کافی ہے، اے اکیلے! جس کو کسی کا سہارا نہیں، اے سب کے لئے آسرا بننے والے! جس کو کسی کا کوئی آسرا نہیں، ہر طرف سے امیدیں ٹوٹ گئی ہیں سوائے تیرے، پس تو مجھے اس مشکل سے آزادی دے جس میں میں مبتلا ہوں۔ مجھے اس کام پر قوت دے جس پر میں قائم ہوں اس مصیبت سے بچاتے ہوئے جو مجھ پر نازل ہوگئی ہے۔ اپنی کریم ذات کے طفیل اور اس حق کے طفیل جو تجھ پر محمد (ﷺ) کا ہے۔ امین۔" الديلمي عن عمر رضي الله عنه وعلي رضي الله عنه

۳۴۲۷...... جب تو کسی سے خوف زدہ ہو تو یوں کہہ:

اللهم رب السموات السبع ومافيهن، ورب العرش العظيم، رب جبرئيل وميكائيل واسرافيل كن لي جارا من فلان واشياعه، ان يفرطوا علي، أوان يطغوا علي ابداً، عز جارك وجل ثناءك ولااله الاانت، ولاحول ولاقوة الابك

"اے ساتوں آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کے رب! اور عرش عظیم کے رب! جبرئیل علیہ السلام میکائیل اور اسرافیل کے رب! تو مجھے فلاں شخص اور اس کے پیروکاروں سے اپنی پناہ میں لے لے۔ کہ کبھی مجھ پر تعدی کریں یا سرکشی کریں۔ بے شک تیری پناہ مضبوط ہے تیری ثناء عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور ہر نیکی کی قوت اور بدی سے اجتناب تیرے سوا ممکن نہیں۔"

الخرائطي في مكارم الاخلاق عن ابن مسعود رضي الله عنه

۳۴۲۸...... میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جس کو کوئی غم زدہ شخص کہہ لے تو اللہ عزوجل اس کا غم زائل فرما دیتے ہیں وہ کلمہ میرے بھائی یونس نے کہا تھا:

فنادىٰ في الظلمات ان لااله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين۔ الانبياء: ۸۷

پھر اس نے تاریکیوں میں (ہم کو) پکارا: کہ بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

ابن السني في عمل يوم وليلة عن سعد رضي الله عنه

۳۴۲۹...... میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں انہیں تو مصیبت کے وقت کہہ لیا کر:

الله الله ربي لااشرك به شيئاً

اللہ! اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن اسماء بنت عميس

۳۴۳۰...... اے آل عبدالمطلب! جب تم پر کوئی کرب، مصیبت، مشقت یا تنگی پہنچے تو یوں کہا کرو:

الله الله ربنا لا شريك له۔ الكبير للطبراني عن ابن عباس رضي الله عنه

۳۴۳۱...... جس نے ہر روز چار مرتبہ یہ کلمات کہہ لئے اللہ پاک اس سے ہر برائی دور کر دیتے ہیں:

اشھد ان اللّٰہ ھو الحق المبین وانہ یحیی ویمیت وان الساعۃ اتیۃ لاریب فیھا وان اللّٰہ یبعث من فی القبور

"میں گواہی دیتا ہوں اللہ کی ذات ہی حق ہے اور کھلی ذات ہے۔ وہی جلاء بخشتا ہے اور موت دیتا ہے۔ بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں اور بے شک اللہ پاک قبروں میں سے مردوں کو اٹھائیں گے۔" الحاکم فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۳۲ فراخی وکشادگی کے کلمات یہ ہیں:

لاالہ الااللّٰہ الحلیم الکریم، لاالہ الااللّٰہ العلی العظیم، لاالہ الااللّٰہ رب السموات السبع ورب العرش الکریم

ابن ابی الدنیا فی الفرج عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۴۳۳ جو بندہ یہ کلمات کہے اللہ پاک اس کا رنج وغم زائل فرما دیتے ہیں:

اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم، اکفنی کل مھم من حیث شئت ومن این شئت

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن علی رضی اللہ عنہ

۳۴۳۴ جس مسلمان کو کوئی رنج یا غم لاحق ہو پس وہ یہ دعا پڑھے:

اللھم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک، ماض فی حکمک، عدل فی قضائک، اسئلک بکل اسم ھولک، سمیت بہ نفسک، اوانزلتہ فی کتابک اوعلمتہ احدا من خلقک اواستأثرت بہ فی علم الغیب عندک، ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی، ونور بصری، وجلاء حزنی، وذھاب ھمی۔

"اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی (اور باگ ڈور) تیرے ہاتھ میں ہے، میری ذات میں تیرا حکم جاری ساری ہے، تیرا فیصلہ میرے متعلق عدل پر مبنی ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر اس نام کے ساتھ جو تو نے اپنی ذات کے لئے موسوم فرمایا یا تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا تو نے اسے علم غیب میں رکھنے کو ترجیح دی۔ میں اس نام کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے، میری آنکھوں کا نور بنادے، میرے رنج کو زائل کرنے والا بنادے، میرے غم کا علاج بنادے۔"

اللہ پاک ضرور اس کے رنج کو زائل فرمادیں گے اور اس کے بدلے خوشی عنایت فرمائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم یہ کلمات یاد نہ کرلیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور ہر وہ شخص جو بھی ان کلمات کو سنے یاد کرے۔

(مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للدار قطنی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

۳۴۳۴ جس شخص کو کوئی رنج یا غم پہنچے تو وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے:

اللھم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک، فی قبضتک ناصیتی بیدک، ماض فی حکمک، عدل فی قضاءک، اسالک بکل اسم ھولک، سمیت بہ نفسک اوانزلتہ فی کتابک، اوعلمتہ احدامن خلقک اواستأثرت بہ فی علم الغیب عندک، ان تجعل القرآن ربیع قلبی ونور بصری وجلاء حزنی وذھاب ھمی۔

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ شخص تو قابل رشک ہے جس کو یہ کلمات یاد ہو گئے! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم بھی یہ کلمات پڑھا کرو اور دوسروں کو بھی سکھایا کرو۔ بے شک جس نے یہ کلمات کہے اور دوسروں کو سکھائے اللہ پاک اس کا رنج زائل فرمادیں گے اور اس کی خوشی دراز فرمادیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۳۴۳۵ جس کو کوئی رنج وغم لاحق ہو وہ یہ کلمات کہے:

اللھم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک، فی قبضتک ناصیتی بیدک، ماض فی حکمک، عدل

فی قضاء ک، اسألک بکل اسم ھو لک، سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک. أو علمتہ احدا من خلقک أو استأثرت بہ فی علم الغیب عندک، ان تجعل القرآن ربیع قلبی ونور بصری وجلاء حزنی وذھاب غمی۔

کسی غمزدہ بندے نے یہ کلمات نہیں کہے مگر اللہ پاک نے ضرور اس کے رنج کو خوشی سے تبدیل کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم ان کو یاد نہ کرلیں؟ فرمایا: ہاں ضرور ان کو سیکھ لو۔ مسند ابی یعلی، ابن السنی، ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۴۳۶ ... جس شخص نے آیت الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات (امن الرسول سے آخر تک) کسی بھی مصیبت کے وقت تلاوت کیں اللہ پاک ضرور اس کی مدد فرمائے گا۔ ابن السنی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۳۴۳۷ ... جس شخص نے یہ کلمات کہے:

لاالہ الااللہ قبل کل شیء ولاالہ الااللہ بعد کل شیء ولاالہ الااللہ یبقی، ویفنی کل شیء

ہر چیز سے قبل لاالہ الااللہ ہے اور ہر چیز کے بعد لاالہ الااللہ ہے اور لاالہ الااللہ ہی باقی رہے گا اور ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

تو ضرور اس کو رنج وغم سے عافیت دی جائے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... الضعیفۃ ۴۲۷۔

۳۴۳۸ ... لاالہ الااللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ، وتبارک اللہ رب العرش العظیم والحمدللہ رب العالمین. (یہ کلمات فراخی وکشادگی کے ہیں)۔ مسند احمد. ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ. ابن حبان، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۴۳۹ ... اے ابی طالب کے فرزند! (علی رضی اللہ عنہ) میں تجھے غم زدہ دیکھ رہا ہوں تو اپنے کسی گھر والے کو کہہ کہ وہ تیرے کان میں اذان کہے۔ بے شک یہ رنج کی دوا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۴۴۰ ... اے علی! جب تجھے کوئی پریشان کن معاملہ پیش آجائے یہ کلمات پڑھا کر:

اللھم احرسنی بعینک التی لاتنام، واکنفنی بکنفک الذی لایرام واغفرلی بقدرتک علی فلااھلک وانت رجائی، رب کم من نعمۃ انعمتھا علی اقل لک عندھا شکری وکم من بلیۃ ابتلیتنی بھا، قل لک عندھا صبری فیامن قل عند نعمتہ شکری فلم یحرمنی ویامن قل عند بلیتہ صبری فلم یخذلنی ویامن رانی علی الخطایا فلم یفضحنی، یاذاالمعروف الذی لاینقضی ابداً ویاذاالنعماء التی لاتحصی ابداً، اسألک ان تصلی علی محمد، وعلی آل محمد وبک ادرأ فی نحور الاعداء والجبارین

الفردوس عن علی رضی اللہ عنہ

"اے اللہ! میری حفاظت فرما اپنی اس آنکھ کے ساتھ، جو کبھی نہیں سوئی۔ مجھے اپنے اس سایہ میں حفاظت دے جو کبھی ڈھلتا نہیں۔ میری مغفرت فرما اپنی اس قدرت کے ساتھ جو تجھے مجھ پر حاصل ہے۔ جس کے صلہ میں میں ہلاکت سے بچ جاؤں اور بے شک تو ہی میری امیدوں (کا محور) ہے۔ کتنی نعمتیں تو نے مجھ پر انعام فرمائی ہیں، جن کا مجھ سے شکر بھی ادا نہ ہوسکا۔ کتنی مصیبتیں ہیں جن کے ساتھ تو نے میری آزمائش کی مگر میں ان پر صبر میں پورا نہ اتر سکا۔ اے وہ ذات جس کی نعمتوں پر میں نے صبر نہ کیا مگر اس کے باوجود اس نے مجھے ان نعمتوں سے محروم نہ فرمایا۔ اے وہ ذات جس کے مصائب پر مجھ سے صبر نہ ہوسکا مگر اس نے رسوا نہ کیا۔ اے وہ ذات جس نے مجھے گناہوں میں آلودہ دیکھا مگر مجھے فضیحت وشرمندہ نہ کیا۔ اے وہ ذات جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ اے ان نعمتوں کی مالک ذات جو کبھی شمار نہیں کی جاسکتیں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل پر (میری طرف سے) درود (وسلام) نازل فرما۔ اور تمام دشمنوں اور سرکشوں کے مقابلہ میں میرا پروردگار ہوجا۔" الفردوس عن الدیلمی.

۳۴۴۱ ..... اے علی! جب تو کسی مشکل میں پڑ جائے تو یہ کلمات کہا کر:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم لاحول و لاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم

یقیناً اللہ پاک ان کلمات کے طفیل جن مصیبتوں کو بھی چاہے گا دور کر دے گا۔الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ وفیہ عمرو بن شمر

۳۴۴۲۔۔۔ یہ کہا کر:

سبحان اللّٰہ الملک القدوس، رب الملائکۃ والروح جللت السموات والارض بالعزۃ والجبروت۔

پاک ہے اللہ کی ذات جو مالک ہے اور ہر تقدیس کے لائق ہے۔ ملائکہ اور جبرئیل امین کا رب ہے۔(اے پروردگار!) بے شک تو نے آسمانوں اور زمین کو اپنی عزت اور طاقت کے ساتھ عظمت بخشی ہے۔الکبیر للطبرانی عن البراء رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ایک شخص نے اپنی وحشت (اور تنہائی) کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے جواب عنایت فرمایا۔

۳۴۴۳۔۔۔کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جو تجھ سے ہر تکلیف اور بیماری کو دفع کر دیں گے تو یہ کہا کر:

توکلت علی الحی الذی لایموت والحمدللّٰہ الذی لم یتخذ ولدًا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرًا

''میں نے اس ذات پر بھروسہ کیا جو کبھی مرے گی نہیں اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے اپنے لئے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی شریک ہے اور نہ وہ عاجز و ناتواں ہے نہ کسی مددگار کا محتاج، پس تو اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتا رہ۔''

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۴۴۔۔۔حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل ہر خوف زدہ کے لئے پناہ ہے۔ابونعیم عن شداد بن اوس

کلام:۔۔۔۔۔۔کشف الخفاء ۱۱۳۴۔ضعیف الجامع ۲۷۱۳۔

دوسری فرع۔۔۔۔۔نماز کے بعد کی دعائیں

۳۴۴۵۔۔۔کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو تھام لو تو اپنے سے سابقین کو پالو اور تم سے پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں۔اور تم اپنے ساتھ والوں میں سب سے بہترین لوگ بن جاؤ، سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے۔لہٰذا ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کہا کرو۔عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۴۶۔۔۔دوباتیں ایسی ہیں جن پر کسی بھی مسلمان نے پابندی کی تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو جائے گا۔اور وہ دونوں نہایت آسان ہیں اور ان کا عمل بھی قلیل ہے۔پس ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کہا جائے۔پس زبان پر تو یہ ڈیڑھ سو کلمات ہوئے لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار ہوئے۔پھر جب (رات کو) بستر پر جائے تو اللّٰہ اکبر چونتیس مرتبہ، الحمدللّٰہ تینتیس مرتبہ اور سبحان اللّٰہ تینتیس مرتبہ کہا جائے یہ زبان پر سو کلمات ہوئے لیکن میزان میں ایک ہزار۔پس کون شخص دن رات میں ڈھائی ہزار برائیاں کرے گا۔

مسند احمد، الادب المفرد، ابن ماجہ، ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۴۴۷۔۔۔سو بار اللّٰہ اکبر کہہ، سو بار الحمدللّٰہ، اور سو بار سبحان اللّٰہ۔ یہ تیرے لئے اس سے زیادہ ثواب کی چیز ہے کہ تو سو گھوڑے زین اور لگام لگے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے دے،اور اس سے بہتر ہے کہ تو سو اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کرے اور اس سے بہتر ہے کہ تو سو غلام اللہ کے لئے آزاد کرے۔ابن ماجہ عن ام ھانی

۳۴۴۸۔۔۔دس بار سبحان اللّٰہ پڑھ، دس بار الحمدللّٰہ پڑھ اور دس بار اللّٰہ اکبر پڑھ پھر جو چاہے اللہ سے مانگ بے شک وہ فرماتا ہے میں نے قبول کیا۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۲۴۳۔

سو بار سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۳۴۴۹ سو بار سبحان اللہ کہہ، یہ تیرے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ سو بار الحمدللہ کہہ، یہ تیرے لئے سو گھوڑے زین اور لگام لگے ہوئے جہاد کے لئے اللہ کی راہ میں دینے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ اور سو بار اللہ اکبر کہہ، یہ تیرے لئے ایسا ہے جیسے تو نے سو اونٹ قلادہ لگے ہوئے اللہ کی راہ میں قربان کئے۔ اور سو بار لاالہ الا اللہ کہہ یہ زمین و آسمان کے درمیان کے خلاء کو ثواب سے بھر دے گا اور اس دن اس سے بڑھ کر کوئی عمل آسمان پر نہیں جا سکتا، الا یہ کہ اور کوئی بھی تیرے جیسا یہ عمل کرے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ام ہانی

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۳۳۴۔

۳۴۵۰.....اللہ اکبر، سبحان اللہ والحمدللہ، ولاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سو بار یہ کلمات پڑھے تو اگر اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تب بھی اللہ پاک اس کو معاف فرما دے گا۔

مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۲۶۳۔

ہر نماز کے بعد کی تسبیحات

۳۴۵۱.....ہر نماز کے بعد میں پڑھے جانے والے کلمات جن کا پڑھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا وہ یہ ہیں: تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر (ہر فرض نماز کے بعد)۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۳۴۵۲ کیا میں ایسی شے نہ بتاؤں جس کو کرنے سے تم اپنے سے آگے والوں کو پالو اور اپنے بعد والوں سے آگے نکل جاؤ۔ ہر فرض نماز کے بعد الحمدللہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور (اللہ اکبر) چونتیس بار پڑھو۔ ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۴۵۳.....کیا میں تم کو ایسی چیز نہ سکھاؤں جس کے ذریعے تم آگے والوں کو پہنچ جاؤ اور کوئی تم سے افضل نہ رہے سوائے اس شخص کے جو تیرے جیسا عمل کرے۔ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمدللہ ہر فرض نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار پڑھو۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۵۴.....تم سے بدر کے یتیم لوگ آگے نکل گئے ہیں لیکن میں تمہیں ایسا عمل بتاؤں گا جو اس سب سے بہتر ہوگا پس تم ہر فرض نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہو، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمدللہ کہو۔ اور (ایک بار) لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کہو۔ ابو داؤد عن ام الحکم بنت الزبیر رضی اللہ عنہ

۳۴۵۵ ... اے ابوذر! میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں جن کو تو کہے تو (عمل میں) تو اپنے سے آگے والے کو پالے اور تجھے کوئی نہ پا سکے الا یہ کہ کوئی اور بھی یہی عمل کرے۔ ہر نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہہ۔ تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمدللہ اور ایک بار یہ پڑھ خاتمہ کر لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ جو یہ عمل کرے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۴۵۶ ... اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ اے معاذ! میں تجھے یہ وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد یہ کہنا نہ چھوڑ:

اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک عن معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل

۳۴۵۷.... میں تجھے ایسے عمل کی خبر دیتا ہوں اگر تو اس پر عمل کرے تو اپنے سے آگے والوں کو پالے اور اپنے پیچھے والوں کو پیچھے چھوڑ دے سوائے اس شخص کے جو تیرے جیسا عمل کرے پس ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ، تینتیس بار اللہ اکبر اور چونتیس بار الحمدللہ پڑھ۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، الضیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۴۵۸.....

۳۴۵۹.... جب تم نماز پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو سبحان اللہ تینتیس مرتبہ کہو، الحمدللہ تینتیس مرتبہ، اللہ اکبر چونتیس مرتبہ اور لاالہ الااللہ دس مرتبہ۔ اس کے ساتھ تم ان لوگوں کو پالو گے جو تم سے (نیکیوں میں) آگے نکل گئے ہیں۔ اور جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان سے بھی تم آگے نکل جاؤ گے۔ ترمذی، نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... بعض غریب صحابہ نے مالداروں کے متعلق عرض کیا کہ وہ صدقہ وخیرات کے ذریعے ہم سے آگے نکل گئے ہیں تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشادفرمایا۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۸، ضعیف النسائی ۷۴، المشتہر ۱۲۹۔

۳۴۶۰..... جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہا، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہا جو ننانوے تسبیحات ہوئیں پھر ایک مرتبہ یہ کلمات کہہ کر سو کی تعداد پوری کر لی:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

تو اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی طرح زیادہ ہوں۔

مسند احمد، مسلم، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۶۱.... اے نمازی تو نے بہت جلدی کر لی، نماز پڑھ کر اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد کیا کرو پھر مجھ پر درود پڑھا کرو اور پھر دعا کیا کرو۔

ترمذی۔ نسائی عن فضالہ بن عبید

۳۴۶۲.... لاالہ الااللہ وحدہ' لاشریک لہ'لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔ جس شخص نے یہ کلمات مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ کہہ لئے تو اللہ پاک اس کے لئے مسلح فرشتے بھیجیں گے جو اس کی (جن و) شیاطین سے صبح تک حفاظت کریں گے۔ (جنت) واجب کرنے والی دس نیکیاں لکھیں گے۔ دس ہلاک کردینے والی برائیاں اس سے مٹائیں گے اور دس مسلمان غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب اسے مرحمت ہوگا۔ ترمذی عن عمارۃ بن شبیب مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۳۹۔

۳۴۶۳..... جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد، گھٹنے مڑنے کی حالت میں اور کسی سے بات کرنے سے قبل یہ کلمات دس مرتبہ کہے:

لاالہ الااللہ وحدہ' لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، یحی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔ تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، دس درجے بلند کردیئے جائیں گے اور وہ اس پورے دن ہر مکروہ وناپسندیدہ بات سے حفاظت میں رہے گا اور شیطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی اور کوئی گناہ اس کو نہیں پاسکے گا سوائے شرک باللہ کے۔

ترمذی ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الترمذی ۶۸۸۔

چاشت کی نماز کی فضیلت

۳۴۶۴۔۔۔۔فرض نماز پڑھ کر اٹھنے سے پہلے جو شخص نماز کی جگہ بیٹھا رہے اور کسی سے بات چیت کئے بغیر ذکر و تسبیح میں مشغول رہے حتی کہ چاشت کی دو رکعت پڑھے تو اس کی تمام خطائیں معاف کردی جائیں گی خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔ابو داؤد عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ابی داؤد ۲۸۰،ضعیف الجامع ۵۷۹۵۔

۳۴۶۵ جب تم فرض نماز پڑھ لو تو ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہو:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

پس کہنے والے کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر لکھا جائے گا۔الرافعی فی التاریخ عن البراء

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۷۵۔

۳۴۶۶ جب آدمی اپنی نماز سے فارغ ہوجائے تو کہے"رضیت باللّٰہ ربًا وبالاسلام دینًا وبالقرآن امامًا"یعنی میں راضی ہوں اس پر کہ اللہ ہمارا رب ہے،اسلام ہمارا دین اور قرآن ہمارا امام۔پس اللہ پر بھی لازم ہوگا کہ وہ اس کے قائل کو راضی کرے۔

الابانہ للسجزی عن الزبیر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۶،الضعیفۃ ۹۷۰۔

۳۴۶۷۔۔۔۔جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو کسی سے بات کرنے سے قبل سات مرتبہ یہ پڑھ:اللھم اجرنی من النار اے اللہ!مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے۔پس اگر تو اسی دن مرگیا تو اللہ تعالیٰ تیرے لئے جہنم سے پناہ لکھ دیں گے۔یونہی جب مغرب کی نماز پڑھ لے تو کسی سے بات چیت کرنے سے قبل اللھم اجرنی من النار پھر سات مرتبہ پڑھ۔پس اگر تو اسی رات مرگیا تو اللہ تعالیٰ تیرے لئے جہنم سے پناہ لکھ دیں گے۔

مسند احمد،ابو داؤد،ترمذی عن الحارث التیمی

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۷۱،الضعیفۃ ۱۶۲۴۔

نماز کے بعد کی دعائیں۔۔۔۔۔ازالاکمال

۳۴۶۸۔۔۔۔موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور دریافت فرمایا:جو شخص آیت الکرسی اتنی اتنی مرتبہ پڑھے اس کے لئے کیا اجر ہے؟تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اجر کی نوعیت بیان فرمائی۔لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام(اتنی مرتبہ پڑھنے کی)طاقت نہیں رکھ سکے۔چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے اس(کے پڑھنے)سے عاجز و کمزور نہ فرما۔حضرت جبرئیل علیہ السلام دوبارہ نازل ہوئے اور فرمایا:آپ کا پروردگار آپ کو فرماتا ہے:جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہہ لئے تو رات دن میں چوبیس گھنٹے ہیں،ان میں ہر گھنٹے میں اس بندے کی طرف سے سات کروڑ نیکیاں آسمان پر جائیں گی اور فرشتے ان نیکیوں کو لکھنے میں صور پھونکے جانے کے دن تک لکھتے رہیں گے۔وہ کلمات یہ ہیں:

اللھم انی اقدم الیک بین یدی کل نفس ولمحۃ ولحظۃ وطرفۃ یطرف بھا اھل السموات واھل الارض فی کل شی ھو فی علمک کائن اوقدکان،اقدم الیک بین یدی ذلک کلہ

اس کے بعد پوری آیت الکرسی پڑھے۔

"اے اللہ!ہر لحہ ہر گھڑی اور ہر پل میں اہل آسمان وزمین جو پل پل گذار رہے ہیں اور ماضی میں اور مستقبل میں جس قدر لحات وہ گذاریں اس قدر آپ کے روبرو میں آیۃ الکرسی پڑھتا ہوں۔"الحکیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۴۶۹۔۔۔۔جب تو نماز پڑھ لے تو ہر فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ کہہ، چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہہ اور ایک مرتبہ لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۴۷۰۔۔۔۔کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں۔ جس کے ذریعے تم اپنے سے آگے والوں کو پالوگے اور تم سے بعد والے تم کو نہ پا سکیں گے۔ اور تم ان سب سے افضل ہوگے جن کے درمیان تم ہو اس شخص کے سوا جو اسی کے مثل پڑھ لے۔ وہ یہ ہے کہ تم فرض نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھو۔ بخاری، مسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۷۱۔۔۔۔کیا میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تو اس کو تھام لے تو تجھ سے سبقت کرنے والوں کو تو پالے گا اور تجھ سے پیچھے والے تجھے نہ پاسکیں گے۔ سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے۔ پس ہر نماز (فرض) کے بعد چونتیس مرتبہ (آخر میں) اللہ اکبر کہہ، تینتیس مرتبہ (سب سے پہلے) سبحان اللہ کہہ اور (درمیان میں) تینتیس مرتبہ الحمدللہ کہہ۔

مسند احمد، الکنیٰ للحاکم، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

۳۴۷۲۔۔۔۔کیا میں تم کو ایسی شئے نہ بتاؤں اگر تم اس پر عمل پیرا ہو جاؤ تو تم اپنے سے سبقت کرنے والوں کو پالو اور تم سے پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں اور تم اپنے اردگرد کے لوگوں میں سب سے بہترین ہو جاؤ سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے۔ پس تم ہر فرض نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۷۳۔۔۔۔کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہہ لے گا تو (عمل میں) اپنے سے سابقین کو پالے گا لیکن تجھ سے پیچھے والے تجھ کو نہیں پہنچ پائیں گے سوائے اس شخص کے جو تیرے جیسا عمل کرے۔ پس تو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہہ، تینتیس، مرتبہ الحمدللہ کہہ، تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہہ اور آخر میں ایک مرتبہ یہ کلمات ادا کر:

لاالہ الااللہ وحدہ' لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد ولہ الشکر وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

شیطان کے شر سے حفاظت

۳۴۷۴۔۔۔۔لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

ابن عساکر عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

جس شخص نے صبح کو یہ کلمات نماز کے بعد دس مرتبہ کہہ لئے اللہ پاک اس کے لئے ان کلمات کے عوض دس نیکیاں لکھیں گے، دس خطائیں معاف فرمائیں گے، دس درجات اس کے بلند فرمائیں گے اور دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ثواب لکھا جائے گا اور یہ کلمات اس کے لئے شام تک شیطان سے حفاظت کا سبب بنیں گے۔ اور جس شخص نے یہ کلمات شام کو کہہ لئے تو صبح تک اس کو یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۴۷۵۔۔۔۔اے ام سلیم! جب تو فرض نماز پڑھ لے تو سبحان اللہ دس مرتبہ کہہ، اللہ اکبر دس مرتبہ، اور الحمدللہ دس مرتبہ۔ اس کے بعد جو چاہے اللہ سے سوال کر۔ بے شک پروردگار اس کے جواب میں تین بار فرماتے ہیں: ہاں۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۷۶۔۔۔۔جو بندہ ہر نماز کے بعد اپنے ہاتھ پھیلا کر۔ یہ کہے:

اللھم الٰھی والٰہ ابراھیم واسحاق ویعقوب الٰہ جبریل ومیکائیل واسرافیل اسئالک: ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وان تعصمنی فی دینی فانی مبتلی، وتنالنی برحمتک فانی مذنب، وتنفی عنی الفقر فانی مسکین۔

تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کے ہاتھوں کو نامراد نہ لوٹائے۔

ترجمہ کلمات:.......اے اللہ! اے میرے معبود! اے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے معبود! اے جبریل میکائیل اور اسرافیل کے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری دعا قبول کر! میں مجبور ہوں اور میری میرے دین میں مدد فرما بے شک میں آزمائش میں مبتلا ہوں۔ مجھے اپنی رحمت عطا فرما میں گناہ گار ہوں۔ مجھ سے فقر و فاقہ کی تنگی دور فرما میں مسکین ہوں۔

ابن السنی، ابو الشیخ الدیلمی، ابن عساکر، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......روایت ضعیف ہے دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۵۸۔ التنزیہ ۲/۳۳۴..... ذیل اللآلی ۱۸۲۔ الضعیفۃ ۲۱۔

۳۴۷۷...... ہر نماز کے بعد معوذات (سورۂ فلق اور سورۃ الناس) پڑھو۔

الکبیر للطبرانی، ابو داؤد، ابن حبان عن عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر

۳۴۷۸...... جب تم نماز پڑھ لو تو اللہ میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو، پوچھا گیا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: جنت کا اعلیٰ ترین درجہ، اس کو ایک شخص کے سوا کوئی حاصل نہیں کرسکتا ہے اور مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۷۹...... جس نے ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ دعا کی قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی:

اللهم اعط محمدًا الوسيله واجعل فى المصطفين محبته وفى العالمين درجته وفى المقربين ذكر داره

"اے اللہ! محمد (ﷺ) کو (مقام) وسیلہ عطا فرما اور اپنے برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت کو جاگزیں فرما اور مقربین میں ان کا ذکر (عام) فرمادے۔" الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... غالباً دعا میں دار کا لفظ زائد ہے۔ اس لئے ترجمہ میں دار بمعنی گھر کا معنی ذکر نہیں کیا گیا۔

۳۴۸۰...... جب شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا کی اس نے اپنے لئے مجھ پر شفاعت واجب کرلی اور اس کے لئے جنت واجب ہوگئی:

اللهم اعط محمدًا الدرجة والوسيلة، اللهم اجعل فى المصطفين محبته وفى العالمين درجته وفى المقربين ذكره۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۴۸۱...... جس کو یہ بات خوشگوار ہو کہ قیامت کے دن بڑے میزان میں اس کا عمل تولا جائے تو پس وہ ہر نماز سے لوٹتے وقت یہ پڑھا کرے:

سبحان ربک رب العزة عما يصفون وسلم على المرسلين والحمدلله رب العالمين پاک ہے تیرے رب کی ذات جو عزت کا مالک ہے۔ ہر اس عیب سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۴۸۲...... جس شخص نے ہر نماز کے بعد یہ کہا: **سبحان ربک رب العزة عما يصفون، وسلام على المرسلين، والحمدلله رب العالمين**۔ تو بے شک اس نے بڑے ترازو میں اپنا عمل تلوایا۔ الکبیر للطبرانی عن زید رضی اللہ عنہ بن ارقم

۳۴۸۳...... جس نے نماز سے اٹھتے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے تو وہ مغفرت کی حالت میں اٹھے گا:

سبحان الله العظيم وبحمده ولاحول ولاقوة الابالله۔

ابن السنی، عمل یوم ولیلۃ للحسن بن علی بن شبیب المعمری، ابو الشیخ، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۸۴...... جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے جنت کا سوال نہیں کرتا تو جنت کہتی ہے: افسوس اس پر، کیا اس کے لئے اچھا نہ ہوتا اگر یہ اللہ سے جنت کا سوال کرلیتا۔ یونہی جب بندہ نماز پڑھ کر جہنم سے اللہ کی پناہ نہیں مانگتا تو جہنم کہتی ہے: ہائے افسوس! کیا اس کے لئے اچھا نہ ہوتا اگر یہ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگ لیتا۔ الدیلمی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

تیسری فرع......صبح وشام کی دعاؤں کے بارے میں

۳۴۸۵......جب تم میں سے کوئی شخص صبح کرے تو یہ کلمات کہے:

اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیا وبک نموت والیک المصیر۔

''اے اللہ تیری قدرت کے ساتھ ہم صبح کرتے ہیں اور شام کرتے ہیں اور تیری قدرت کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور مرتے ہیں۔ اور تیری طرف ہمارا اٹھ کانا ہے۔''

اور جب شام ہو تو یہ کلمات کہے:

اللھم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیا وبک نموت والیک النشور۔

ترمذی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔

۳۴۸۶......جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

اللھم مااصبح بی من نعمة أوباحد من خلقک فمنک وحدک لاشریک لک ولک الحمد ولک الشکر علی ذلک۔

اے اللہ! جو بھی نعمت مجھے حاصل ہے یا تیری کسی بھی مخلوق کو حاصل ہے وہ سب تیری طرف سے ہے، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں پس تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اور اس پر تیرا (لاکھ لاکھ) شکر ہے۔ اس نے سارے دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے یہ کلمات شام کو کہے اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔ ابو داؤد، ابن حبان، ابن السنی، شعب الایمان للبیھقی عن عبداللہ بن غنام

۳۴۸۷......جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظھرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتھا وکذلک تخرجون۔

سورۃ الروم ۱۸، ۱۹

تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو خدا کی تسبیح کرو۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی تعریف ہے۔ اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو (تب بھی)۔ وہی زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور (وہی) مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔ (پس جس نے صبح کے وقت مذکورہ آیات پڑھ لیں) اس نے اس دن کی فوت شدہ چیزوں کو پالیا اور جس نے یہی آیات شام کو پڑھیں اس نے اس رات کی فوت شدہ چیزوں کو پالیا۔ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۳۳۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۵۸، ضعیف ابی داؤد ۱۰۸۱۔

۳۴۸۸......جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور دس درجات اس کے بلند کر دیئے جاتے ہیں اور وہ شام تک شیطان سے اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ اور جب شام کے وقت یہ کلمات کہے تو تب بھی یہی ثواب ملتا ہے (اور وہ شیطان سے اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے) حتیٰ کہ صبح کرلے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی عیاش الزرقی

۳۴۸۹.....جس نے شام کے وقت یہ کلمات تین مرتبہ کہے:

بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیءٌ فی الارض ولافی السماء وھو السمیع العلیم

اللہ کے نام کے ساتھ (شام کرتا ہوں) جس کے نام کے ساتھ کوئی شے نقصان نہیں دے سکتی زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ تو صبح تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی۔ اور جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہی کلمات پڑھے تب بھی کوئی مصیبت اس کو نہیں پہنچ سکتی حتی کہ شام کرے۔ ابوداؤد، ابن حبان عن عثمان رضی اللہ عنہ

۳۴۹۰.....جس نے صبح وشام تین تین بار یہ کلمات پڑھے:

رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینًا وبمحمد نبیا

میں اللہ پر رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔ تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن رجل

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۷۴۴۔

فجر کے بعد کے اعمال

۳۴۹۱.....جس نے صبح کے وقت تین بار یہ کلمات کہے: اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم۔ اور پھر سورہ حشر کی آخری تین آیات تلاوت کیں تو اللہ پاک ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرماتے ہیں جو شام تک اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں اور اگر وہ اس دن مرگیا تو شہید مرے گا اور اگر شام کو یہ سب پڑھے تو بھی (صبح تک) یہی مرتبہ ملے گا۔ مسند احمد، ترمذی عن معقل بن یسار

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۷۳۲، ضعیف الترمذی ۵۶۰۔

۳۴۹۲.....اللھم انا اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک بانک اللہ لاالہ الاانت وحدک لاشریک لک وان محمداً عبدک ورسولک۔

"اے اللہ! ہم نے صبح کی اور ہم آپ کو گواہ بناتے ہیں اور آپ کے حاملین عرش فرشتوں کو اور تمام فرشتوں کو اور آپ کی تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ بے شک آپ ہی معبود ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ اکیلے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں اور محمد آپ کے بندے اور رسول ہیں۔"

جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے تو اس دن جو گناہ بھی اس سے سرزد ہوئے اللہ ان کو معاف فرما دیں گے اور جس نے یہ کلمات شام کے وقت کہے تو صبح تک جو گناہ اس سے سرزد ہوئے اللہ ان کو بھی بخش دیں گے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۷۲۹۔

۳۴۹۳.....اللھم انی اصبحت اشھدک واشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ الذی لاالہ الا انت وان محمدا عبدک ورسولک۔

جس شخص نے صبح یا شام کے وقت ایک مرتبہ مذکورہ کلمات پڑھے اللہ پاک اس کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد فرما دیں گے۔ جس نے دو مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ پاک اس کا نصف حصہ جہنم سے آزاد فرما دیں گے، جس نے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ پاک اس کے تین چوتھائی حصے جہنم سے آزاد فرما دیں گے اور جس نے چار مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ پاک اس کو سارا جہنم سے آزاد فرما دیں گے۔ ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الادب ۱۹۳۔

۳۴۹۴.....جب تم میں سے کوئی صبح یا شام کرے تو وہ یہ کلمات پڑھے:

اصبحنا واصبح الملک للّٰہ رب العالمین، اللھم اسألک خیر ھذا الیوم فتحہ ونصرہ ونورہ وبرکاتہ وھداہ واعوذبک من شرمافیہ وشرماقبلہ وشرمابعدہ۔

ہم اور ساری سلطنت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر کا، کشادگی کا، مدد کا، نور کا، اس دن کی برکتوں اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس دن کے شر سے، اس سے پہلے کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے۔ابو داؤد عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۳۴۹۵۔۔۔۔۔جب تم صبح کرو تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھو:

اللھم انت ربی لاشریک لک اصبحنا واصبح الملک للّٰہ لاشریک لہ

یونہی جب شام ہو تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھو۔یہ کلمات درمیانی اوقات کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جائیں گے۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۸۰

۳۴۹۶۔۔۔۔۔جب تو صبح کرے تو یہ کلمات پڑھ:

سبحان اللّٰہ وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ ماشاء اللّٰہ کان ومالم یشألم یکن اعلم ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر وان اللّٰہ قد احاط بکل شئی علماً

''پاک ہے اللہ، اور تمام تعریفوں کا سزاوار ہے، اس کی مدد کے بغیر کسی بدی سے حفاظت نہیں اور اس کی مدد کے بغیر کسی نیکی کی طاقت نہیں۔جو اللہ چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز کو اللہ نے اپنے علم کے احاطے میں محیط کر رکھا ہے۔''

جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے شام تک وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا اور جس نے شام کو یہ کلمات پڑھے وہ صبح تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔ابو داؤد عن بعض بنات النبی ﷺ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ابی داؤد ۱۰۸۰، ضعیف الجامع ۴۱۲۱۔

۳۴۹۷۔۔۔۔۔جس نے ہر دن کی ابتداء میں اور ہر رات سے پہلے یہ کلمات تین بار پڑھے اس کو کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی:

بسم اللّٰہ الذی لایضرمع اسمہ شیءٌ فی الارض ولافی السماء وھو السمیع العلیم۔

ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۳۴۹۸۔۔۔۔۔تجھے کیا مانع ہے کہ جو میں تجھے وصیت کروں تو اس کو سن اور اس پر عمل کر، صبح وشام یہ کہا کر:

یاحي یاقیوم برحمتک أستغیث اصلح لی شأنی کلہ ولاتکلنی الی نفسی طرفۃ عین۔

''اے زندہ! اے ہر شے کو قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے لئے تجھے پکارتا ہوں میرے تمام حالات درست فرما اور مجھے ایک پل کے لئے بھی اپنے نفس کے حوالہ نہ کر۔'' نسائی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۹۹۔۔۔۔۔جس نے صبح وشام سو بار یہ کہا: سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر حاضر نہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے یہی عمل کیا یا اس سے زیادہ کیا۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۰۰۔۔۔۔۔جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے۔

رضیت باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا وبحمدنبیاً

اللہ پر حق ہے کہ اس کو راضی کرے۔ترمذی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۷۳۵، ضعیف الترمذی ۶۷۲۔

۳۵۰۱ ... جس شخص نے صبح یا شام کے وقت یہ کہا:

اللھم انت ربی لاالٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لایغفر الذنوب الا انت۔

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، تیرے وعدہ وعہد پر قائم ہوں جس قدر مجھ سے ہوسکے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے عمل کے شر سے، میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں نیز اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، پس تو مجھے بخش دے، یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ اگر وہ اسی دن یا اسی رات کو مرگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔'' مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن بریدہ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... المعلۃ ۳۷، لیکن یہ روایت بخاری میں بھی تخریج کی گئی ہے لہٰذا بخاری کے حوالہ سے مستند ہے۔

۳۵۰۲ جس شخص نے صبح کے وقت سورئہ حم المؤمن (فصلت) الیہ المصیر تک (یعنی شروع کی چند آیات تلاوت کیں اوران کے ساتھ آیۃ الکرسی بھی پڑھی تو ان آیات کی بدولت شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔ اور جس نے یہ آیات شام کے وقت تلاوت کیں اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔ ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۶۹، ضعیف الترمذی ۵۴۰۔

۳۵۰۳ ... جس نے سو بار سبحان اللہ صبح کو کہا اور سو بار شام کو کہا تو وہ (ثواب میں) اس شخص کے مثل ہوگا جس نے سو حج کیے۔ جس نے الحمدللہ سو بار صبح کو اور سو بار شام کو کہا گویا اس نے سو گھوڑے اللہ کی راہ میں بغرض جہاد دیئے، یا فرمایا کہ اس نے سو غزووں میں شرکت کی، جس نے سو بار لاالٰہ الا اللہ صبح کو اور سو بار شام کو کہا گویا اس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کئے۔ اور جس نے سو بار اللہ اکبر صبح کو کہا اور سو بار شام کو کہا تو کوئی شخص اس دن اس سے اچھا عمل لے کر نہیں آسکتا الا یہ کہ کوئی یہی عمل اس کے بقدر یا اس سے زیادہ انجام دے۔

ترمذی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۶۷۵، ضعیف الجامع ۵۶۱۹، الضعیفۃ ۱۳۱۹۔

۳۵۰۴ ... اگر تو نے شام کو یہ کہہ لیا ہوتا تو تجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا:

اعوذبکلمات اللّٰہ التامات من شر ما خلق۔

میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی ہر پیدا کردہ شے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ مسلم، ابی داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۰۵ سنو! اگر وہ شام کے وقت یہ کلمات کہہ لیتا: اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شر ماخلق تو صبح تک اس کو بچھو کا ڈسنا کچھ بھی نقصان نہ دیتا۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۰۶ ... جب بھی صبح ہو اور شام ہو یہ کہہ لیا کر: بسم اللّٰہ علی دینی ونفسی وولدی واھلی ومالی۔ میں اللہ کا نام لیتا ہوں اپنے دین پر، اپنی جان پر، اپنی اولاد پر، اپنے اہل خانہ پر اور اپنے مال پر۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۱۰۲۔

۳۵۰۷ ... جب صبح ہو تو یہ کہا کر: بسم اللّٰہ علی نفسی واھلی ومالی۔ پھر تیری کوئی شی ضائع نہ کی جائے گی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۴۰۹۶۔

۳۵۰۸ جس نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کہا: اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شر ماخلق اس رات اس کو بچھو کا ڈنک کوئی نقصان نہیں دے سکتا۔ ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل......مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعائیں

۳۵۰۹.....جب کوئی شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

الحمدللّٰہ الذی عافانی ممابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر من عبادہ تفضیلا

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت میں رکھا جس کے ساتھ تجھے مبتلائے مصیبت کیا اور اپنے بہت سے بندوں پر فضیلت بخشی۔''

یوں اس نعمت کا شکر ادا ہو جائے گا۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۱۰.....جب کوئی شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی پر کوئی مصیبت پڑی دیکھے تو اللہ کی حمد کرے لیکن اس کو کان میں نہ پڑنے دے۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۹۷۔

۳۵۱۱.....جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ پڑھا: الحمدللّٰہ الذی عافانی ممابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً تو اس کو وہ مصیبت ہرگز نہ پہنچے گی۔ ترمذی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۱۲.....جو کسی مصیبت والے کو دیکھے اور یہ دعا پڑھے الحمدللّٰہ الذی عافانی ممابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً تو اس کو زندہ رہنے تک اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائے گا خواہ وہ کیسی مصیبت ہو۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن السنی. شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۵۸۹۔

فائدہ:.....یہ دعا آہستہ آواز میں پڑھے جس کا مبتلائے مصیبت زدہ کو پتہ نہ چلے۔ کیونکہ اس سے اس کی دل شکنی ہوگی جو گناہ ہے۔ جیسا کہ روایت نمبر ۳۵۱۰ میں بھی اس کی ممانعت آئی ہے اور خواہ دنیاوی مصیبت ہو کوئی بیماری وغیرہ یا دینی مصیبت ہو گناہ وغیرہ تو ہر موقع پر اس دعا کو پڑھے۔

۳۵۱۳.....جب کوئی کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھے تو (دل میں یا آہستہ آواز کے ساتھ) یوں کہے:

الحمدللّٰہ الذی عافانی ممابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر من عبادہ تفضیلاً

شعب الایمان عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۱۴.....جو کسی کو تکلیف زدہ دیکھے تو یہ پڑھے:

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً۔

چنانچہ اللہ پاک اس پڑھنے والے کو اس تکلیف سے عافیت میں رکھیں گے خواہ وہ کیسی بھی تکلیف کیوں نہ ہو۔

ابن شاھین عن عبداللہ بن ابان بن عثمان بن حذیفہ بن اوس عن ابیہ ابان عن ابیہ عثمان عن جدہ حذیفہ بن اوس

۳۵۱۵.....جو کسی مبتلائے مصیبت شخص کو دیکھے تو یہ پڑھے:

الحمدللّٰہ الذی عافانی ممابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً۔

تو یہ دعا اس نعمت کے لئے شکرانہ ہوگی۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰۶۔

از الاکمال

صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہنے کی فضیلت اوراد و وظائف

۳۵۱۶...... جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی اور اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہا اور سورۂ انعام کی اول تین آیات پڑھیں تو اللہ پاک ستر فرشتے اس کے لئے مقرر فرمائے گا جو اس کے لئے اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے اور اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے تا قیامت۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۵۱۷...... جس نے صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھا:

اشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ الٰھا واحدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ کفوا احد

اللہ پاک اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ ابن السنی عن تمیم الداری

۳۵۱۸...... جو شخص صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ مکمل پڑھے تو اس کے لئے جنت میں ایک قلعہ تیار کیا جائے گا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی عبدالرحمن السلمی

۳۵۱۹...... جو بندہ صبح کی نماز پڑھ کر اٹھتے وقت (یا واپس آتے وقت) سات مرتبہ یہ پڑھ لے:

لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ ولاحیۃ ولااحتیال ولامنجا ولاملجأ الاالیہ۔

بدی سے احتراز، نیکی کی قوت اللہ کے بغیر ممکن نہیں (اس سے بچنے کے لئے) کوئی حیلہ کارگر نہ فرار ممکن اور نجات کی جگہ اور نہ پناہ کی جگہ مگر اس کے پاس ہے۔

تو اس سے ستر طرح کی مصیبتیں دفع کردی جائیں گی۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۲۰...... میں تجھے ایسی دعا سکھاتا ہوں جو تو صبح کی نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اللہ پاک دنیا میں تجھ سے جذام، برص، فالج اور اندھا پن ختم فرمادیں گے۔ یوں پڑھا کر:

اللھم اھدنی من عندک وانصر علی من رزقک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من برکاتک

اے اللہ مجھے اپنے پاس سے ہدایت دے، اپنے فضل سے مجھ پر فضل فرما، مجھ پر اپنی رحمت تام فرما اور اپنی برکتیں مجھ پر نازل فرما۔

ابو الشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۲۱...... اے قبیصہ! (صحابی کا نام) جب صبح ہو اور تو فجر پڑھ لے تو یہ دعا چار بار پڑھ۔

سبحان اللّٰہ العظیم ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

اللہ پاک عزوجل تجھے چار چیزیں دنیا میں یہ عطا فرمائیں گے: تو جنون، جذام، برص اور فالج سے محفوظ ہوجائے گا۔ اور آخرت کے لئے یہ پڑھا کر:

اللھم اھدنی من عندک وافض علی من رزقک وانشر علی من رحمتک

اگر اس نے یہ کلمات قیامت کے دن پورے پالئے یعنی کسی وجہ سے ان کو چھوڑا نہیں اور بھولا نہیں تو قیامت کے روز وہ جنت کے جس دروازے پر آئے گا اس کو کھلا پائے گا۔ ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۵۲۲...... اے قبیصہ! جب صبح کی نماز سے فارغ ہوجائے تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھا کر:

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ

پس جب تونے یہ کہہ لیا تو اندھے پن، جذام اور برص سے امن پالے گا۔ نیز یہ پڑھ:

اللھم اھدنی من عندک وافض علی من فضلک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من برکاتک

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۵۲۳.....جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔

اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اولاد اسماعیل کا ذکر اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ اس قدر حسب نسب غلام کس قدر گراں قیمت ہوں گے اور پھر اسی قدر ان کا ثواب زیادہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۵۲۴.....جس نے صبح کی نماز کے بعد گھٹنے کھولنے سے قبل (یعنی اٹھنے سے قبل) سو مرتبہ یہ پڑھا:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر

وہ شخص اس دن روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے یہی عمل کیا یا اس سے زیادہ کیا۔

ابن السنی. الکبیر للطبرانی، السنن لسعیدبن منصور عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۵۲۵.....لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر۔

جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد اٹھنے سے قبل دس مرتبہ کہا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور دس درجے بلند کئے جائیں گے۔ اور اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دو غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ ابن النجار عن عثمان رضی اللہ عنہ

۳۵۲۶.....لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ جس نے صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ پاک اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، دس درجے بلند کردیئے جائیں گے اور اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دو غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ نیز یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے حفاظت کا سبب بنیں گے۔

التاریخ للخطیب عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۲۷.....جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ ابن ماجہ، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۸۲۸۔

۳۵۲۸.....جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد گھٹنے مڑے ہونے کی حالت میں کسی سے بات کرنے سے قبل دس مرتبہ یہ کلمات کہے:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر۔

اللہ پاک اس کے لئے ہر مرتبہ پڑھنے کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں مٹائیں گے، دس درجے بلند فرمائیں گے اور ہر مرتبہ کے عوض اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور یہ کلمات اس کے لئے صبح اور شیطان سے حفاظت کا سبب بنیں گے اور ہر ناپسندیدہ شے سے اس کے لئے بچاؤ ہوں گے اور وہ کوئی عمل (اچھا یا برا) ایسا نہیں کرسکے گا جو ان کلمات پر غالب آجائے سوائے شرک باللہ کے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن غنم

۳۵۲۹..... لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر۔
جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے اللہ پاک اس کو ہر بار کے عوض دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں مٹائیں گے، دس درجے بلند فرمائیں گے اور قیامت کے دن اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہوگا۔ اور جس نے عصر کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے اس کے لئے بھی یہی ثواب ہوگا۔ ابن صصری عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۵۳۰..... جس نے فجر اور عصر کی نماز کے بعد لاالہ الااللہ اور سبحان اللہ کہا اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرمادیں گے۔

الدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۳۵۳۱..... جس نے صبح کی نماز کے بعد لوٹتے وقت کسی سے بات کرنے سے قبل دس مرتبہ یہ پڑھا:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر

اس کو سات فضیلتیں عطا کی جائیں گی۔ دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، دس درجات بلند کردیئے جائیں گے، دس جانوں کے آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا، شیطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی، ہر ناپسندیدہ بات سے بچارہے گا اور اس کو شرک باللہ کے سوا کوئی گناہ لاحق نہ ہو سکے گا۔ اور جس نے مغرب کی نماز سے لوٹتے وقت یہ پڑھا اس کے لئے رات بھر یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

ابن السنی الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۵۳۲..... جس نے مغرب اور صبح کی نماز سے لوٹنے سے قبل اور پاؤں اٹھانے سے قبل (یعنی اسی ہیئت پر) بیٹھے ہوئے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھ لے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

تو اللہ پاک ہر ایک کے بدلے اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں مٹائیں گے۔ دس درجات اس کے لئے بلند کئے جائیں گے، ہر مکروہ سے اس کے لئے حفاظت ہوگی، شیطان مردود سے بچا رہے گا اور کوئی گناہ اس کو نہیں پہنچ سکے گا سوائے شرک کے۔ نیز وہ عمل میں تمام لوگوں سے افضل ہوگا۔ مسند احمد، عن عبدالرحمن بن غنم

۳۵۳۳..... جب تو مغرب کی نماز سے لوٹے تو سات مرتبہ یہ پڑھ لیا کر:

اللّٰھم اجرنی من النار بے شک اگر تو نے یہ پڑھا اور اسی رات انتقال کر گیا تو تیرے لئے جہنم کی آزادی کا پروانہ لکھ دیا جائے گا اور جب صبح کی نماز پڑھ لے تب بھی سات مرتبہ یہ پڑھا کر، کیونکہ اگر اس دن تو مر گیا تو تیرے لئے جہنم سے پروانہ لکھ دیا جائے گا۔

ابوداؤد عن ابن مسلم بن الحارث التمیمی عن ابیہ

کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۱۰۸۴۳۔

۳۵۳۴..... جس نے: لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر صبح کی نماز کے بعد پڑھا اللہ پاک اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں محو فرمائیں گے، دس درجے بلند فرمائیں گے، اولاد اسماعیل میں سے دو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، جہنم سے یہ کلمات حجاب بن جائیں گے، شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے حتیٰ کہ شام ہو جائے۔ اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھے تب بھی یہی ثواب ہوگا اور یہ کلمات اس کے لئے صبح تک شیطان سے حفاظت کا سبب بنیں گے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۳۵..... جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد قعدہ کی شکل میں رہتے ہوئے کسی سے بات کرنے سے قبل دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل

شیءٍ قدیر۔
اس کے لئے ہر مرتبہ کے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹائے جائیں گے، دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ یہ کلمات اس کے لئے ہر مکروہ چیز سے آڑ بنیں گے، شیطان مردود سے حفاظت ثابت ہوں گے اور ان کلمات کا ایک دفعہ پڑھنا اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ جس کی قیمت بارہ ہزار ہے۔ اور اس دن اس کو کوئی گناہ لاحق نہ ہو سکے گا سوائے شرک باللہ کے۔ اور جس نے مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات (دس مرتبہ) پڑھے اس کے لئے بھی یہی ثواب ہوگا۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

فجر اور عصر کے بعد کے معمولات

۳۵۳۶..... جس شخص نے فجر اور عصر کی نماز کے بعد تین تین مرتبہ یہ کلمہ پڑھا:
استغفر اللہ الذی لاالہ الاھو الحی القیوم و اتوب الیہ۔ اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں۔

ابن السنی و ابن النجار عن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۵۳۷..... جو بندہ صبح کی نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرنے بیٹھ جائے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ تو یہ عمل اس کے لئے جہنم سے پردہ اور آڑ کا سبب ہوگا۔ ابن السنی عن الحسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ

۳۵۳۸..... جس نے فجر کی نماز پڑھی اور اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا تو یہ (نیک عمل) اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جائے گا۔

ابن السنی، ابن النجار، شعب الایمان للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۵۳۹..... جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا تو اللہ پاک اس کے اور جہنم کے درمیان پردہ حائل فرمادیں گے۔ شعب الایمان للبیھقی عن السید الحسن رضی اللہ عنہ

۳۵۴۰..... جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر کسی سے بات چیت کئے بغیر سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھی اس دن اس کو کوئی گناہ نہ لاحق ہوگا اور شیطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت میں مروان بن سالم الغفاری ایک راوی ہے جو متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

۳۵۴۱..... جس نے صبح کی نماز جماعت والی مسجد میں پڑھی پھر وہیں ٹھہرا رہا حتیٰ کہ چاشت کا وقت ہوا اس کے لئے اس حاجی کے برابر ثواب ہوگا جس نے حج اور عمرہ کیا اور دونوں مقبول ہوئے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ و عتبہ بن عبد معاً

۳۵۴۲..... جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے پھر وہیں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نفل پڑھے تو وہ حج اور عمرے کے ثواب کے ساتھ لوٹے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۵۴۳..... جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر بیٹھ گیا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

ابن السنی، ابن النجار عن سھل رضی اللہ عنہ بن معاذ عن ابیہ

اشراق کی فضیلت

۳۵۴۴..... جس نے فجر کی نماز ادا کی پھر اپنی جگہ بیٹھا رہا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کی تو اللہ پاک اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرمادیں گے وہ اس کو جھلسا بھی نہ سکے گی۔ شعب الایمان للبیھقی عن الحسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ

۳۵۴۵..... جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا پھر دو یا چار رکعت نماز ادا کی تو اس کی جلد کو جہنم کی آگ چھو نہ

سکے گی۔شعب الایمان للبیھقی عن الحسن بن علی

۳۵۴۶... جس نے صبح کی نماز ادا کی اور کسی سے گفتگو کرنے سے قبل سو بار سورۂ اخلاص پڑھی تو ہر مرتبہ پڑھنے پر اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔الکبیر للطبرانی، ابن السنی عن واثلہ

۳۵۴۷... جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے اور دنیا کی کسی چیز میں بے کار مشغول نہ ہو بلکہ اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہے حتیٰ کہ وہ چاشت کی چار رکعات نوافل پڑھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا گویا آج اس کی ماں نے اس کو جنا ہے۔

ابن السنی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۵۴۸... جس نے فجر کی نماز جماعت میں شامل ہو کر پڑھی اور اپنی جگہ بیٹھا رہا اور سو بار قل ھو اللہ احد پڑھی تو اللہ تعالیٰ اور اس کے مابین جو گناہ ہیں جن پر کوئی اور واقف نہیں اللہ پاک سب کو معاف فرمادیں گے۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... یہ حدیث غریب (ضعیف) ہے اس کی اسناد صحیح ہے، ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن برزہ اس کو حارث بن ابی اسامہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۵۴۹... یاد رکھ! میں صبح کی نماز پڑھ کر اپنی اس جگہ بیٹھا رہوں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ چار غلام آزاد کروں۔اور عصر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہوں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے یہ مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۵۵۰... جو فجر کی نماز پڑھے پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے تو اللہ کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور ان کا درود اس کے لئے یہ ہے کہ وہ اس کے لئے یہ دعا کرتے ہیں: اللھم اغفرلہ اللھم اغفرلہ۔اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔

مسند احمد، ابن جریر و صححہ، شعب الایمان للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۵۵۱... میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھا رہوں جو صبح سے طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتی رہے یہ مجھے ہر اس شے سے زیادہ پسند ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔اور میں اللہ کا ذکر کرتا رہوں عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آٹھ غلام آزاد کروں جن میں سے ہر ایک کی دیت (خون کی قیمت) بارہ ہزار (دینار) ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ. شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۵۲... میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھا رہوں جو صبح کی نماز سے طلوع شمس تک بیٹھی اللہ کا ذکر کرتی رہے یہ میرے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔اور میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو عصر سے غروب شمس تک اللہ کا ذکر کرتی رہے مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ابو داؤد، ابونعیم فی المعرفۃ، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۵۳... جو لوگ فجر کی نماز کے بعد بیٹھ کر طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتے رہیں۔ان کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایسے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے جن میں سے ہر ایک کی قیمت بارہ ہزار (دینار) ہو۔اسی طرح وہ لوگ جو عصر سے مغرب تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان کے ساتھ مجھے بیٹھنا اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار ایسے غلام آزاد کروں جن میں سے ہر ایک کی قیمت بارہ ہزار (دینار) ہو۔مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۵۴... میں (حضور اقدس سرکار دو عالم ﷺ) صبح کی نماز پڑھوں پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے یہ مجھے اللہ کی راہ میں عمدہ گھوڑے باندھنے سے زیادہ محبوب ہے صبح کی نماز سے طلوع شمس ہونے تک۔

مسند احمد، البغوی، الحسن بن سفیان، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن سھل بن سعد الساعدی. الکبیر للطبرانی عن العباس بن عبدالمطلب

۳۵۵۵... میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں طلوع فجر سے طلوع شمس تک اللہ اکبر کہتا رہوں، الحمد للہ کہتا رہوں، لا الہ الا اللہ پڑھتا رہوں اور اس کی تسبیح (سبحان اللہ) کرتا رہوں یہ مجھے اولاد اسماعیل علیہ السلام کا غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔اور میں اللہ کا ذکر کرتا رہوں عصر کی نماز

کے بعد سے غروب شمس تک، یہ مجھے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۵۵۶..... میں صبح کی نماز پڑھوں پھر وہیں بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہوں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے یہ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ پسند ہے، جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔ عبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۳۵۵۷..... جس نے صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھا:

سبحان اللہ عدد خلقه سبحان اللہ رضا نفسه، سبحان اللہ زنة عرشه، والحمدللہ مثل ذلک ولا اله الا اللہ مثل ذلک۔

''سبحان اللہ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، سبحان اللہ اس قدر جس سے وہ راضی ہو، سبحان اللہ اس کے عرش کے وزن کے برابر، اور الحمدللہ بھی اسی قدر، اور لا الہ الا اللہ بھی اسی قدر۔''

یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب اس کو حاصل ہو جائے۔ نیز ملائکہ اس کے لئے گذرتے دنوں تک ثواب لکھتے رہیں گے اور جو اس نے کہا ہے پھر بھی اس کے ثواب کو شمار نہیں کر پائیں گے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس میں ایک راوی ابو ہرمز غیر معروف ہے۔ جس سے روایت کی استنادی حیثیت مجروح ہوتی ہے۔

فجر کے بعد پڑھنے کے دس کلمات

۳۵۵۸..... جس نے صبح کی نماز کے بعد دس کلمات کہے وہ ان کے ساتھ اپنے لئے اللہ کو کافی اور خوب بدلہ دینے والا پائے گا۔ پانچ کلمات دنیا کے لئے ہیں اور پانچ آخرت کے لئے:

حسبی اللہ لدینی، حسبی اللہ لما اهمنی، حسبی اللہ لمن بغی علی، حسبی اللہ لمن حسدنی، حسبی اللہ لمن کادنی بسوء، حسبی اللہ عندالموت، حسبی اللہ عندالمیزان حسبی اللہ عندالمسألة فی القبر، حسبی اللہ فی القبر، حسبی اللہ عند الصراط، حسبی اللہ لا اله الا هو علیه توکلت والیه انیب۔

''اللہ مجھے میرے دین کے لئے کافی ہے۔ اس کام کے لئے جو مجھے درپیش ہے، اللہ مجھے کافی ہے اس شخص کی طرف سے جو مجھ پر ظلم کرے، اللہ مجھے کافی ہے اس شخص کی طرف سے جو مجھ سے حسد میں مبتلا ہے، اللہ مجھے کافی ہے اس شخص کی طرف سے جو میرے ساتھ برائی کا ارادہ رکھے، اللہ مجھے کافی ہے قبر میں سوال جواب کے لئے اللہ مجھے کافی ہے قبر میں اللہ مجھے کافی ہے پل صراط پر۔ اللہ مجھے (ہر کام میں) کافی ہے بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں (ہر کام میں) رجوع کرتا ہوں۔'' الحکیم عن بریدہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... کشف الخفاء ۱۱۳۴۔

۳۵۵۹..... مغرب کی اذان کے وقت یہ پڑھا کر:

اللهم هذا اقبال لیلک وادبار نهارک واصوات دعائک وحضور صلواتک اسألک ان تغفرلی۔

''اے اللہ! یہ وقت تیری رات کی آمد ہے، تیرے دن کے جانے کا ہے، تجھے پکارنے والوں کی آواز ہے، تیری رحمتوں کا نزول ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری بخشش فرما۔''

مصنف ابن ابی شیبہ، ترمذی غریب، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۲۳۔

صبح یا شام یا کسی ایک وقت پڑھی جانے والی دعائیں ......از الاکمال

شام کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

۳۵۶۰......اے اللہ! یہ تیری رات کی آمد ہے، تیرے دن کا جانا ہے، تجھے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں سو مجھے بخش دے۔

ابو داؤد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے مغرب کی اذان کے وقت کی کوئی دعا سکھائیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ کلمات ارشاد فرمائے۔

اللھم ھذا اقبال لیلک و ادبار نھارک واصوات دعاتک فاغفرلی۔

۳۵۶۱......جب شام ہوئی تو تم نے یہ کلمات کیوں نہیں کہے:

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات کلھا من شر ما خلق۔

میں اللہ کے نام (مکمل) کلمات کے ساتھ اس کی ہر پیدا کردہ شے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں پھر تم کو صبح تک کوئی شے ضرر نہیں پہنچا پاتی۔

الحکیم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۶۲......اگر وہ شام کے وقت یہ کہہ لیتا ہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو اس کو بچھو کا ڈسنا ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتا حتیٰ کہ صبح ہو۔ ابن ماجہ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۶۳......کاش اگر وہ شام کے وقت تین بار یہ کلمات کہہ لیتا:

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شر ما خلق تو اس کو ہرگز کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۶۴......جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

صلی اللّٰہ علی نوح وعلی نوح السلام۔

اللہ پاک نوح علیہ السلام پر رحمتیں بھیجے اور نوح علیہ السلام پر سلامتی بھیجے۔ ابن عساکر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۲۱۱، ترتیب الموضوعات ۹۹۴، التعقبات ۴۶، التنزیہ ۳۲۴/۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۶۹، اللآلی ۳۴۷/۲، اللطیفۃ ۸۳، الموضوعات ۱۶۸/۳۔

۳۵۶۵......جس نے شام کے وقت کہا:

رضیت باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا۔

اس نے یقیناً ایمان کی حقیقت پالی۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن عطاء بن یسار. مرسلاً

صبح کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں ......الاکمال

۳۵۶۶......جس نے صبح کے وقت یہ کہا: لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللہ نے اس کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

ابن السنی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۵۶۷......جس نے صبح کے وقت یہ کہا: رضیت باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن اماما تو اللہ پر حق ہے کہ قیامت کے

دن اس کو راضی کرے۔ابن النجار عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۳۵۶۸..... جو شخص صبح کے وقت ہزار بار سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو یقیناً اس نے اللہ سے اپنی جان کو خرید لیا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۵۶۹..... جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا: رضیت باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیًا تو میں ضامن ہوں کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا۔الکبیر للطبرانی عن المنذر

۳۵۷۰..... جس نے صبح کے وقت کہا: الحمدللّٰہ الذی تواضع کل شی لعظمتہ۔تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی عظمت کے آگے ہر شے سرنگوں ہے۔تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔الکبیر للطبرانی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۵۷۱..... اصبحنا علی فطرۃ الاسلام، وکلمۃ الاخلاص وعلی سنۃ نبینا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم وملۃ أبینا ابراھیم حنیفا مسلما وماکان من المشرکین۔

ہم نے صبح کی اسلام کی فطرت کلمہ اخلاص، سنت نبی محمد ﷺ اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی امت پر جو مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

مسند احمد عن ابی بن کعب

۳۵۷۲..... اصبحنا واصبح الملک للّٰہ، والحمدللّٰہ، ولاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، اللھم انانسالک خیر ھذا الیوم وخیر مابعدہ، ونعوذبک من شرھذا الیوم وشرمابعدہ، اللھم انی اعوذبک من الکسل، وسوء الکبر، واعوذبک من عذاب القبر۔

ہم اور ساری سلطنت اللہ کے لئے ہیں تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر طرح کی تعریف ہے۔اے اللہ! ہم تجھ سے اس دن کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس کے بعد کی بھلائی کا۔اور ہم تجھ سے اس دن اور اس کے بعد کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور برے بڑھاپے سے (جو دوسروں کا محتاج کردے) اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔ابوداؤد، الکبیر للطبرانی عن البراء

۳۵۷۳..... جس نے صبح کے وقت کہا:

ربی اللّٰہ لاالٰہ الاھو، علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ماشاء اللّٰہ کان ومالم یشألم یکن، ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم، اشھد ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر، وان اللّٰہ قد احاط بکل شیءٍ علمًا، اعوذ باللّٰہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض إلاباذنہ، من شر کل دابۃ انت آخذ بنا صیتھا ان ربی علی صراط مستقیم۔

''میرا رب اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، وہی عرش عظیم کا رب ہے، جو وہ چاہتا ہے ہو جاتا ہے جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، ہر طرح کی طاقت اور قوت اللہ ہی کے ساتھ ہے جو عالی شان اور عظمت کا مالک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطے میں کر رکھا ہے میں اسی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے اپنی اجازت کے بغیر روک رکھا ہے ہر جاندار کے شر سے جس کی پیشانی اے اللہ! تیرے قبضہ میں ہے۔بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔'' ابن السنی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

پس اس شخص کو اسکی جان میں اس کے اہل میں اور اس کے مال میں کوئی ناپسندیدہ شے لاحق نہ ہوگی۔

۳۵۷۴..... اللھم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل ومحمد نعوذبک من النار۔

اے اللہ! اے جبرئیل، میکائیل اسرافیل اور محمد ﷺ کے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ابن السنی، الکبیر للطبرانی، الدار قطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن مبشر بن الملیح بن ابی اسامہ عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:......(مبشر کے دادا رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعات ادا کیں تو آپ ﷺ کو مذکورہ دعا کرتے ہوئے سنا:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو نقل کرنے میں مبشر متفرد ہیں۔

۳۵۷۵......اے ام ہانی! جب صبح ہو جائے تو سو بار اللہ کی تسبیح کر (سبحان اللہ! سبحان اللہ!) سو بار تہلیل کر (لاالہ الااللہ! لا الہ الا اللہ!)، سو بار حمد الٰہی بیان کر (الحمدللہ! الحمدللہ) اور سو بار تکبیر کہہ (اللہ اکبر! اللہ اکبر!) بے شک سو بار تسبیح سو اونٹوں کے برابر ہے جن کو تو اللہ کی راہ میں ہدیہ کرے اور سو بار تہلیل اگلے پچھلے کسی گناہ کو نہیں چھوڑتی۔ (الکبیر للطبرانی عن ام ہانی)

صبح وشام کی دعائیں......از الاکمال

۳۵۷۶......جس نے صبح کے وقت دس بار کہا: لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر اللہ عزوجل اس کے لئے ایک مرتبہ پڑھنے کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں ختم فرمائیں گے، دس درجات بلند فرمائیں گے اور یہ کلمات اس کے لئے بمنزلہ دس غلاموں کے آزاد کرنے کے ہوں گے، شروع دن سے آخر دن تک اس کے لئے حفاظت کا سبب بنیں گے اور وہ اس دن کوئی ایسا (برا عمل) نہیں کرے گا جو ان پر غالب آسکے اور اگر یہ کلمات شام کو کہے تو تب بھی یہی ثواب ہے۔

مسند احمد، السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب

فائدہ:......اور اسی دن وہ کوئی ایسا عمل نہ کر سکے گا جو ان پر غالب آسکے یعنی ان کلمات کی برکت سے ایسے گناہوں سے محفوظ رہے گا جو ان کلمات کے ثواب کو باطل کر دے۔

۳۵۷۷......جس شخص نے صبح کے وقت تین بار یہ کلمات پڑھے:

اللھم لک الحمد لاالہ الا انت، انت ربی وانا عبدک آمنت بک مخلصاً لک دینی، اصبحت علی عھدک ووعدک مااستطعت، اتوب الیک من شیء عملی، واستغفرک لذنوبی، التی لایغفرھا الا انت۔

''اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو میرا رب ہے، میں تیرا بندہ ہوں میں تجھ پر ایمان لایا، تیرے لئے اپنے دین کو خالص کیا۔ اپنی طاقت کے بقدر میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے ہر برے عمل سے تیرے جناب میں توبہ کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں جن کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔''

پس اگر وہ اسی روز انتقال کر گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے اور اسی رات انتقال کر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۵۷۸......جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا: اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اس کو شام تک شیطان سے امن دے دیا جائے گا۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۷۹......جس نے صبح کے وقت کہا:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

اللہ پاک اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں اس کی محو فرما دیں گے، یہ کلمات اس کے لئے دس غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور اللہ پاک اس کو شیطان سے حفاظت مرحمت فرما دیں گے اور جس نے رات کے وقت یہ کلمات پڑھے تب بھی یہی ثواب ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۵۸۰......اگر تو شام کے وقت یہ کہہ لیتا:

امسینا وامسی الملک للہ کلہ والحمدللہ کلہ اعوذ بالذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الاباذنہ من شر ماخلق وذرأ ومن شر الشیطان وشرکہ۔

''ہم اور ساری خدائی اللہ کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں میں اس ذات کی پناہ مانگتا ہوں جس نے اپنی اجازت کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور نکالی اور شیطان کے شر سے اور اس کو اللہ کے ساتھ شریک کرنے سے۔''

اگر تو یہ کلمات شام کو کہہ لیتا تو صبح تک ہر شیطان سے ہر کاہن سے اور ہر جادوگر سے محفوظ ہو جاتا اور اگر تو نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے ہوتے تو اسی طرح شام تک محفوظ رہتا۔ابن السنی عن ابن عمرو

۳۵۸۱ کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ کس وجہ سے اللہ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو (الذی وفی) کا خطاب دیا (یعنی جس نے پورا پورا کر دیا) اس لئے کہ وہ ہر صبح و شام یہ کہا کرتے تھے۔

سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظھرون

سورۃ الروم: ۱۸

تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو خدا کی تسبیح کرو اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو۔ (اس وقت بھی اللہ کی تسبیح کیا کرو)۔

مسند احمد، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الکبیر للطبرانی، البیھقی فی الدعوات عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۸۲......اے ابوایوب! جس وقت تم کو صبح ہو تو دس بار یہ پڑھا کرو:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد لاشریک لہ۔

جو مسلمان بندہ ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھے اللہ پاک اس کے لئے (ہر مرتبہ کے عوض) دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں معاف کر دیں گے اور قیامت کے دن اس کو دس غلام آزاد کرنے سے زیادہ ثواب حاصل ہوگا اور اگر شام کو یہ کلمات پڑھے تو بھی یہی ثواب ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۵۸۳......جس شخص نے یہ آیات قرآنی پڑھی:

اللھم انت ربی لاالہ الا انت، علیک توکلت وانت رب العرش الکریم، ماشاء اللہ کان ومالم یشأ لم یکن ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ احاط بکل شیء علما۔ اللھم انی اعوذبک من شر نفسی ، ومن شر کل دابۃ، انت آخذبنا صیتھا ان ربی علی صراط مستقیم۔

''اے پروردگار! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھی پر میں نے بھروسہ کیا، اور تو ہی عرش کریم کا رب ہے، جو اللہ نے چاہا وہ ہوا جو نہیں چاہا محتاج وجود رہا، کوئی بھی طاقت اور قوت اللہ کے بغیر ممکن نہیں جو عالی شان اور عظمت والا ہے، بے شک میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ ہی نے ہر چیز کو اپنے علم کے دائرے میں محیط کر رکھا ہے۔اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہو اپنے نفس کے شر سے، ہر چلنے والی چیز کے شر سے، جس کی پیشانی کو تو نے پکڑ رکھا ہے، بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔''

اس کو شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اس کو صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۵۸۴......کوئی بندہ مسلم صبح کو یہ نہیں کہتا: الحمدللہ ربی اللہ لاشرک بہ شیئاً، واشھد ان لاالہ الااللہ مگر شام تک اس کے گناہوں

کی مغفرت کی جاتی ہے۔ اور کوئی بندہ شام کو یہ نہیں کہتا مگر صبح تک اس کی مغفرت کی جاتی ہے۔

ابن سعد، الفردوس، الکبیر للطبرانی، المعجم لابی القاسم البغوی الباوردی، الافراد للدار قطنی، ابن السنی

کلام:...... مذکورہ کتب میں یہ روایت ابان بن ابی عیاش عن الحکم بن حیان المحاربی عن ابان المحاربی کے طریق سے منقول ہے۔ آخر الذکر ابان المحاربی حضور ﷺ کے پاس آنے والے مشہور وفد وفد عبدالقیس میں سے ہیں۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ان سے مروی کوئی اور روایت معلوم نہیں۔ علامہ ابن حجر اصابہ میں فرماتے ہیں ان سے ایک روایت اس کے علاوہ اور بھی مروی ہے، علامہ دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابان بن ابی عیاش اس روایت کو نقل کرنے میں متفرد ہیں۔ اور یہ ضعیف بھی ہیں اور یہ روایت ایسی ہے جس کو حکم بن حیان روایت کرتے ہیں ابان رضی اللہ عنہ سے اور حکم سے روایت کرتے ہیں ابان بن ابی عیاش اور یہ ابان بن ابی عیاش چونکہ ضعیف راوی ہے اس لئے روایت محل کلام ہے۔)

۳۵۸۵...... جس نے صبح وشام تین تین بار یہ کلمات پڑھے: **بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیءٌ فی الارض ولا فی السمآء وھو السمیع العلیم۔** اس کو اس دن اور رات میں کوئی حادثہ اور نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۳۵۸۶...... **لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔**

جس شخص نے صبح وشام سو سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو کوئی شخص اس سے افضل عمل نہیں لے کر آسکتا سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ مرتبہ یہ پڑھے۔ ابن السنی، الخطیب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ. مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

یہ روایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے یعنی انہی کی بیان کردہ ہے انہوں نے نبی ﷺ کی طرف اس روایت کی نسبت نہیں کی۔

۳۵۸۷...... جو صبح وشام یہ پڑھے:

ربی اللہ توکلت علیہ، وھو رب العرش العظیم، لاالہ الااللہ العلی العظیم، ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن، اعلم ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیءٍ علما۔

پھر انتقال کر جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔ ابن السنی عن بریدہ رضی اللہ عنہ

۳۵۸۸...... جو شخص ہر روز صبح وشام سات سات مرتبہ ذیل کے کلمات پڑھا کرے اللہ پاک اس کے دنیا وآخرت کے کام بنا دے گا، ان کلمات کو ادا کرنے میں خواہ دل ساتھ دے یا نہ دے زبان سے ادا کرلے:

حسبی اللہ لاالہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔

ابن السنی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۵۸۹...... جس نے صبح کے وقت یہ کہا:

الحمدللہ ربی، لااشرک بہ شیئًا اشھد ان لاالہ الااللہ

وہ سارا دن مغفرت کی حالت میں گذارے گا اور جس نے شام کے وقت کہا وہ پوری شام مغفرت کی حالت میں بسر کرے گا۔

ابن السنی عن عمر رضی اللہ عنہ وبن معدی کربؓ

۳۵۹۰...... جس نے صبح کے وقت کہا:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، یہ کلمات دس غلام آزاد کرنے جیسے ہوں گے اور اس پڑھنے والے کی سارے دن حفاظت کریں گے حتیٰ کہ شام ہو۔ اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو صبح تک یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

ابن السنی عن ابن عباس

۳۵۹۱..... جس شخص نے صبح کے وقت لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔ دس مرتبہ کہا اس کے لئے سونیکیاں لکھی جائیں گی، سو برائیاں مٹائی جائیں گی، اور ایک غلام آزاد کرنے کے بقدر ثواب لکھا جائے گا۔ اور سارا دن اس کی حفاظت کی جائے گی۔ اور جس نے شام کے وقت کہا اس کے لئے بھی یہی ثواب ہے۔ ابن السنی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... گذشتہ روایات میں اسی کلمہ کے بدلہ میں دس نیکیاں فرمائی گئی ہیں۔ جبکہ اس روایت میں سونیکیوں کا ذکر ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فرمان عزوجل ہے:

من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا۔ جو ایک نیکی لے کر حاضر ہو پس اس کے اس کے مثل دس نیکیاں ہیں۔ تو پہلی روایات میں اصل نیکیاں مراد ہیں جبکہ اس روایت میں خدا کے فضل سے ایک کا دس گنا اجر مراد ہے، جس سے دس نیکیاں سو ہو جائیں گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۵۹۲..... جس نے صبح کے وقت لاالٰہ الا اللّٰہ کہا پھر شام کے وقت بھی کہا تو ایک منادی آسمان سے نداء دے گا: آخری کلمہ کو پہلے کے ساتھ ملاؤ اور دونوں کے درمیان جو بھی (گناہ وغیرہ) ہے اس کو چھوڑ دو۔ الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

۳۵۹۳..... جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے:

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات التی لایجاوزھن بر ولا فاجر، من شر ماخلق وبرأ وذرأ۔

میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک تجاوز کر سکتا ہے اور نہ فاجر۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی اور ظاہر کی۔

ان کلمات کے بدولت وہ شخص جن وانس سب کے شر سے محفوظ رہے گا اور اگر کوئی شی اس کو ڈس لے تو اس کو کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ تکلیف ہوگی حتیٰ کہ شام ہو۔ اور اگر شام کے وقت یہ کلمات کہے تو صبح تک یہی فضیلت حاصل ہوگی۔ ابو الشیخ عن عبدالرحمن بن عوف

۳۵۹۴..... جس شخص نے سبحان اللّٰہ وبحمدہ سو بار پڑھا طلوع شمس سے قبل اور پھر غروب شمس سے قبل تو یہ اس کے لئے سو اونٹ قربان کرنے سے افضل ہوگا۔ (الدیلمی عن ابن عمرو)

۳۵۹۵..... جس شخص نے صبح کے وقت پھر شام کے وقت تین تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے: رضیت باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیاً..... تو اللہ پر قیامت کے دن اس کا یہ حق ہوگا کہ اس کو راضی کرے۔

عبدالرزاق، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن سعد، الرویانی، البغوی، مستدرک الحاکم، (ق) البیھقی فی حل عن ابی سلام عن رجل خادم للنبی ﷺ۔ ابن قانع عن ابی سلام عن سابق خادم للنبی ﷺ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۳۴۔

۳۵۹۶..... جس شخص نے صبح وشام کے وقت یہ کہا:

اللھم انت ربی لاالٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت فاغفرلی انہ لایغفر الذنوب الا انت۔

پس اگر وہ اسی دن یا اسی رات مر گیا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ابن سعد عن شداد بن اوس

۳۵۹۷..... جس شخص نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمہ پڑھا: اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم۔ پھر سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں تو اللہ پاک ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرمائیں گے کہ وہ اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں حتیٰ کہ شام ہو۔ نیز اگر وہ اسی دن مرا تو شہید مرے گا۔ اور جس نے یہ وظیفہ شام کے وقت پڑھا تو یہی ثواب ہوگا۔

مسند احمد، ترمذی حسن غریب، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، شعب الایمان للبیھقی عن معقل بن یسار

کلام:..... روایت قدرے ضعیف ہے امام ترمذی اس کو حسن غریب بتاتے ہیں جبکہ ذیل کی کتب میں اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے

ضعیف الجامع ۵۷۳۲، ضعیف الترمذی ۵٦٠

شہادت کی موت

۳۵۹۸..... جس نے صبح کے وقت کہا:

اللھم انت ربی لاالٰہ الاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک مااستطعت، اعوذبک من شر ماصنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی، فانہ لایغفر الذنوب الاانت۔

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جس قدر مجھ سے ہو سکے۔ پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کیئے کے شر سے میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس مجھے بخش دے یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

پھر اگر وہ اسی دن مرگیا تو شہید مرے گا اور رات کو کہا اور اسی رات مرگیا شہید مرے گا۔

مسند ابی یعلی. ابن السنی، عن سلیمان بن بریدہ عن ابیہ

۳۵۹۹..... جس نے صبح اور شام دونوں وقت چار چار مرتبہ یہ دعا پڑھی اور (اسی دن یا رات) مرگیا تو جنت میں داخل ہوگا:

اللھم انی اشھدک وملائکتک وحملة عرشک وجمیع خلقک، انک انت اللہ لاالٰہ الا انت وحدہ لاشریک لک وان محمدًا عبدک ورسولک۔

اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں، تیرے ملائکہ کو گواہ بناتا ہوں، تیرے حاملین عرش کو گواہ بناتا ہوں، تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے، تیرے ساتھ کوئی شریک نہیں، نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (ﷺ)۔ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۳۶۰۰..... جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ کہا: اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ماخلق تو شام تک اس کو بچھو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جس نے شام کے وقت تین مرتبہ کہا تو صبح تک اس کو بچھو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

الکامل لابن عدی، الابانہ لابی نصر السجزی)عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۰۱..... جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا: ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ اشھد ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر۔ تو اس کو اس دن کی بھلائی دی جائے گی اور اس دن کے شر سے محفوظ رکھا جائے گا۔ اور جس نے رات کے وقت پڑھا اس کو اس رات کی بھلائی ملے گی اور اس رات کا شر اس سے دفع کر دیا جائے گا۔ ابن السنی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۰۲..... جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ دعا مانگی:

اللھم اصبحت منک فی نعمة وعافیة وستر، فاتم علی نعمتک وعافیتک وسترک فی الدنیا والآخرة

''اے اللہ! میں تیری نعمت، عافیت اور تیری پردہ پوشی میں صبح (وشام) کرتا ہوں پس دنیا وآخرت میں مجھ پر اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی تام عطا فرما۔''

جو شخص صبح وشام تین تین بار یہ دعا مانگا کرے تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ اس کو یہ چیزیں تام کر دے۔

ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۰۳..... جس نے صبح کے وقت دس مرتبہ کہا:

لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر

تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، دس درجے بلند کئے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لئے چار غلام

آزاد کرنے کے برابر ہوں گے، شیطان سے اس کی حفاظت کا سبب بنیں گے حتیٰ کہ شام ہو۔ اور جس نے مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ کہا تو صبح تک اس کو یہ فضیلت حاصل ہوگی۔ ابن حبان عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۶۰۴۔۔۔ جس نے صبح کی نماز پڑھ کر یہ ورد پڑھا:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ‘ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ یہ کلمات دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور شام تک شیطان سے حفاظت کا سبب ہوں گے۔ اور جس نے یہ کلمات شام کو کہے تو بھی یہی ثواب ہے حتیٰ کہ صبح ہو۔

ابن حبان عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۶۰۵۔۔۔ جس نے صبح وشام تین تین بار یہ پڑھا: **اللھم انی امسیت** (اور صبح کے وقت اصبحت) **اشھد انھا مااصبحت بنا من عافیۃ ونعمۃ فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد.** اے اللہ میں شہادت دیتا ہوں کہ ہمیں جو بھی نعمت اور عافیت میسر ہے وہ تیری طرف سے ہے صرف تیری طرف سے، تیرا کوئی شریک نہیں پس تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔

تو اس نے اس دن یارات میں جو بھی نعمتیں اس کو میسر ہیں سب کا شکرادا کردیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن بکیر بن الاخلس مرسلا

۳۶۰۶۔۔۔ اے فاطمہ! کیا بات ہے میں تمہیں صبح وشام یہ کہتے ہوئے نہیں سنتا:

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث، اصلح لہ شانی کلہ، ولا تکلنی الی نفسی۔

”اے حیّ (زندہ!) اے قائم کرنے والے تیری رحمت کے ساتھ میں تجھے پکارتا ہوں میرے تمام خیالات درست کر اور مجھے اپنے نفس کے حوالہ نہ کر۔“

کلام:۔۔۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۵۳۔

۳۶۰۷۔۔۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ اپنی امت کو کہو کہ وہ صبح وشام اور سوتے وقت دس دس بار یہ پڑھا کریں: **لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ۔** یہ چیز نیند کے وقت ان کی دنیاوی مصیبتیں دفع کردے گی، شام کے وقت شیطان کے مکروفریب کو دفع کردے گی اور صبح کے وقت میں اس پر اپنا غضب ٹھنڈا کردوں گا۔

الدیلمی عن ابی بکر

چھٹی فصل۔۔۔۔۔ جامع دعاؤں کے بیان میں

۳۶۰۸۔۔۔ **اللھم انی أسألک رحمۃ من عندک، تھدی بھا قلبی، وتجمع بھا أمری وتلم بھا شعثی وتصلح بھا غائبی، وترفع بھاشاھدی، وتزکی بھا عملی، وتلھمنی بھا رشدی، وترد بھا ألفتی وتعصمنی بھا من کل سوء اللھم أعطنی ایمانا ویقینالیس بعدہ کفر، ورحمۃ أنال بھا شرف کرامتک فی الدنیا والآخرۃ، اللھم انی اسألک الفوز فی القضاء ونزل الشھداء وعیش السعداء والنصر علی الاعداء، اللھم انی انزل بک حاجتی وان قصر رأیی وضعف عملی افتقرت الی رحمتک، فاسألک یاقاضی الامور ویاشافی الصدور کماتجیر (۱) بین البحور، ان تجیرنی من عذاب السعیر ومن دعوۃ الثبور (۲) ومن فتنۃ القبور، اللھم ماقصر عنہ رأیی ولم تبلغہ نیتی ولم تبلغہ مسألتی من خیر وعدتہ أحداً من خلقک اوخیر أنت معطیہ أحداً عبادک، فانی أرغب الیک فیہ، وأسألک برحمتک رب العالمین، اللھم ذاالحبل الشدید والامر الرشید، أسألک الأمن یوم الوعید والجنۃ یوم الخلود مع المقربین الشھود الرکع السجود الموفین بالعھود انک رحیم ودود، وانک تفعل ماترید، اللھم اجعلنا ھادین مھتدین غیر ضالین ولا مضلین، سلمًا لأولیائک وعدواً لاعدائک نحب بحبک من أحبک**

ونعادی بعداوتک من خالفک، اللهم هذا الدعاء وعليك الاجابة وهذا الجهد وعليك التكلان، اللهم اجعل لی نوراً في قلبي ونوراً في قبري، ونوراً من بين يدي، ونور من خلفي، ونور عن شمالي ونوراً من فوقي، ونوراً من تحتي، ، ونوراً في سمعي، ونوراً في بصري ونوراً في شعري، ونوراً في بشري، ونوراً في لحمي، ونوراً في دمي ونوراً في عظامي، اللهم أعظم لي نوراً وأعطني نوراً واجعل لي نوراً سبحان الذي تعطف(۱)بالعز وقال به، سبحان الذي لبس المجد وتكرم به، سبحان الذي لاينبغي التسبيح الاله، سبحان ذي الفضل والنعم سبحان ذي المجد والكرم، سبحان ذي الجلال والاكرام.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اس کی بدولت تو میرے دل کو ہدایت بخش، میرے معاملات کو ٹھیک کر، میری پریشانی کو مبدل بآرام کر، میرے غائب کی اصلاح کر، میرے حاضر کو رفعت عطا کر، میرے عمل کو پاکیزہ بنا، میری ہدایت مجھے سجھا، میری الفت چین کو واپس کر، ہر برائی سے میری حفاظت کر، اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر جس کے بعد کفر نہ لوٹے، ایسی رحمت عطا کر جس کی بدولت میں دنیا وآخرت کی عزت وکرامت حاصل کرلوں، اے اللہ! میں تجھ سے تقدیر کی کامیابی کا سوال کرتا ہوں، شہیدوں کی سی مہمان نوازی مانگتا ہوں، سعادت مندوں کی زندگی طلب کرتا ہوں دشمنوں پر مدد مانگتا ہوں اے اللہ! میں تیرے حضور میں اپنی حاجت رکھتا ہوں اگر چہ میری رائے کوتاہ ہے، میرا عمل کمزور ہے، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، اے تمام فیصلوں کو نمٹانے والے! اے سینوں کو شفاء بخشنے والے! جسے تو منجد ہار کے بیچ پناہ دیتا ہے مجھے بھی جہنم کے عذاب سے پناہ دے، ہلاکت کی دعا سے پناہ دے، قبر کے عذاب سے پناہ دے، اے اللہ! جس بات سے میری رائے کمزور ہے اور اس کو میرا خیال نہیں پہنچا اور میں نے اس کا سوال نہیں کیا خواہ کوئی بھی ایسی خیر ہو ، جس کا تو نے کسی سے وعدہ کیا ہو، یا کسی کو بھی وہ خیر عطا کی ہو پس میں بھی اس میں رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں، تیری رحمت کی بدولت اے رب العالمین اے اللہ! مضبوط رسی والے! درست کام والے! میں تجھ سے امن کا سوال کرتا ہوں وعید والے دن اور جنت کا سوال کرتا ہوں ہمیشگی والے دن، ان مقربین خاص کے ساتھ جو تیرے حضور میں جھکنے والے ہیں، پیشانی ٹیکنے والے ہیں، اپنے عہد و پیمان کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو مہربان ہے محبت کرنے والا ہے اور تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہم کو ہدایت قبول کرنے والا اور ہدایت کی راہ دکھانے والا بنانہ کہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا۔ ہمیں اپنے اولیاء کا دوست بنا، اپنے دشمنوں کا دشمن بنا، ہم تیری محبت کے ساتھ ان سے محبت کریں جن کو تو محبوب رکھتا ہے اور تیری دشمنی کے ساتھ دشمنی کریں تیرے دشمنوں سے۔ اے اللہ! یہ ہماری تجھ سے دعا ہے اور تجھ پر اس کی قبولیت ہے۔ یہ ہماری محنت وکاوش ہے اور تجھ پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر، میری قبر کو منور کر، میرے آگے نور کر، میرے پیچھے نور کر، میرے بائیں نور کر، میرے دائیں نور کر، میرے اوپر اور نیچے نور کر، میرے کانوں میں میری آنکھوں میں، میرے بالوں میں، میرے چہرے میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور کر دے۔ اے اللہ! میرے لئے نور کو زیادہ کر اور مجھے نور عطا فرما۔ اور مجھے سراپا نور بنا دے، پس پاک ہے وہ ذات جو عزت وکرامت کے ساتھ مہربان ہوا اور اسی کا معاملہ کیا، پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لباس پہنا اور اس کے ساتھ مکرم اور معزز ہوا۔ پاک ہے وہ ذات کہ پاکی بیان کرنا اسی کے لئے ہے۔ پاک ہے فضل اور نعمت عطا کرنے والی ذات، پاک ہے بزرگی اور کرامت والی ذات، پاک ہے بزرگی اور کرم والا۔

ترمذی، الصلاة محمد بن نصر، الكبير للطبراني، البيهقي في الدعوات عن ابن عباس رضي الله عنه)

کلام:......امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے دیکھئے ترمذی کتاب الدعوات رقم الحدیث ۳۴۱۵

۳۶۰۹......اللهم انی اعوذبک من علم لاينفع، وقلب لا يخشع ودعاء لايسمع، ونفس لاتشبع ومن الجوع فانه بئس الضجيع (۱) ومن الخيانة فانها بئست البطانة (۲) ومن الكسل والبخل والجبن ومن الهرم وان أرد الى ارذل العمر، ومن فتنة المحيا والممات، اللهم انا نسألك قلوبا اواهة مخبتة منيبة في سبيلك، اللهم نسألك عزائم مغفرتك ومنجيات أمرك، والسلامة من كل اثم والغنيمة من كل بر، والفوز والنجاة من النار.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو روئے نہ، ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، بھوک سے بے شک وہ برا ساتھی ہے، خیانت سے وہ بری نیت ہے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، بڑھاپے سے، انتہائی بڑھاپے کی عمر سے، دجال کے فتنے سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے، اے اللہ! ہم تجھ سے ایسے دلوں کا سوال کرتے ہیں جو رجوع کرنے والے ہیں، عاجزی کرنے والے ہیں اور تیری راہ میں لگنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے تیری کامل مغفرت کا سوال کرتے ہیں، تیرے نجات دینے والے امر کا سوال کرتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں ہر نیکی کے حصول کا سوال کرتے ہیں، جنت کی کامیابی کا اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۶۱۰......اللهم انی اسالک من الخير كله عاجله وآجله، ماعلمت منه ومالم أعلم، وأعوذبک من الشر كله عاجله وآجله ما علمت منه ومالم أعلم، اللهم انی أسالک من خير ماسالک عبدک ونبيک، وأعوذبک من شر مااستعاذمنه عبدک ونبيک، اللهم انی اسالک الجنة وما قرب اليها من قول أوعمل، وأعوذبک من النار وماقرب اليها من قول أوعمل، وأسالک أن تجعل كل قضاء قضيته لی خيراً.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی مکمل خیر کا سوال کرتا ہوں وہ جلد ہو یا بدیر، میرے علم میں ہو یا نہیں میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے مکمل شر سے وہ جلد ہو یا بدیر، جو میرے علم میں ہے یا نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تجھ سے تیرے بندے اور نبی نے کیا۔ اور ہر اس شی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی نے پناہ مانگی۔ اے اللہ! میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس نیک عمل کا اور قول کا جو جنت کے قریب کردے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اور ہر اس برے عمل اور قول سے جو جہنم کے قریب کردے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر فیصلہ جو تو نے میرے لئے کردیا ہے اس کو خیر والا بنا۔ ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۳۶۱۱......اللهم بعلمک الغيب وقدرتک علی الخلق، أحيني ماعلمت الحياة خيراً لی وتوفنی اذا علمت الوفاة خيراً لی، اللهم وأسالک خشيتک فی الغيب والشهادة، وأسالک كلمة الاخلاص فی الرضا والغضب، وأسالک القصد فی الفقر والغنی، وأسالک نعيما لاينفد، وأسالک قرة عين لاتنقطع، وأسالک الرضابالقضاء، وأسالک برد العيش بعد الموت، وأسالک لذة النظر الی وجهک، والشوق الی لقائک فی غير ضر مضرة، ولافتنة مضلة، اللهم زينا بزينة الايمان، واجعلنا هداة مهدين.

ترجمہ:......اے اللہ! اپنے غیب کے علم اور مخلوق پر اپنی قدرت کے طفیل مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میرے لئے زندگی بہتر ہو اور جب تو جانے کہ موت میرے لئے بہتر ہے تو مجھے موت دے دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے خشیت کا سوال کرتا ہوں غیبوبۃ میں اور حضوری میں۔ اے اللہ! میں تجھ سے کلمہ اخلاص کا سوال کرتا ہوں رضا میں اور ناراضگی میں۔ اے اللہ میں تجھ سے میانہ روی اور اعتدال کا سوال کرتا ہوں فقر میں اور مالداری میں ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو منقطع نہ ہو۔ اے اللہ! میں تیرے ہر فیصلہ پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے موت کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں۔ تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں کسی ضرر رساں تکلیف اور گمراہ کن تاریک فتنے کے بغیر۔ اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ مزین فرما اور ہادی اور ہدایت یافتہ بنا۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن عمار رضی الله عنه بن ياسر

۳۶۱۲......اللهم متعنی بسمعی وبصری حتی تجعلهما الوارث منی وعافنی فی دينی وفی جسدی، وانصرنی ممن ظلمنی حتی ترينی فيه ثاری اللهم انی أسلمت نفسی اليک، وفوضت أمری اليک، والجأت ظهری اليک وخليت (۲) وجهی اليک لاملجا منک الا اليک، آمنت برسولک الذی أرسلت وبكتابک الذی أنزلت.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے میرے کانوں، آنکھوں کے ساتھ نفع دے حتی کہ ان کو میرا وارث بنا۔ (کہ میرے نفع کی چیز دیکھیں اور میرے نفع کی چیز سنیں)۔ اور مجھے میرے دین میں اور میرے جسم میں عافیت و سلامتی دے اور مجھ پر ظلم کرنے والے سے میری مدد فرما۔ حتی کہ میرا بدلہ اس

میں نظر آئے۔

اے اللہ! میں اپنا نفس تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کرتا ہوں۔ اپنی ٹیک تجھ پر کرتا ہوں۔ اپنا چہرہ صرف تیری طرف کرتا ہوں۔ نہیں کوئی ٹھکانا مگر تیرے پاس۔ میں تیرے رسول پر ایمان لایا جس کو تو نے معبوث کیا اور تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی۔

مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۳۶۱۳..... اللهم اليک أشكو ضعف قوتي وقلة حيلتي، وهواني على الناس، ياأرحم الراحمين الى من تكلني؟الى عدو يتجهمني؟أم الى قريب ملكته أمري، ان لم تكن ساخطاًعلي فلا ابالي، غير ان عافيتک أوسع لي، اعوذبنور وجهک الكريم الذي أضاء ت له السموات وأشرقت له الظلمات وصلح عليه أمر الدنيا والآخرة، أن تحل علي غضبک أوتنزل علي سخطک ولک العتبى حتى ترضى، ولاحول ولا قوة الابک.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں اپنی کمزوری کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور قلت حیلہ وتدبیر کی اور لوگوں کے نزدیک اپنے بے وقعت ہونے کی۔ اے ارحم الراحمین! آپ مجھے کس کے حوالہ کرتے ہیں، ایسے دشمن کے جو مجھے دیکھ کر ترش رو ہوتا ہے؟ یا ایسے قریبی عزیز کے پاس جس کو تو نے میرے معاملات کا مالک بنادیا لیکن اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ تیری عافیت میرے لئے کافی ہے۔ میں تیرے چہرے کو نور کے طفیل جس کی بدولت آسمان روشن ہوگئے تاریکیوں کے پردے چھٹ گئے اور دنیا وآخرت کے معاملے سلجھ گئے اس بات سے کہ مجھ پر تیرا غضب اترے یا تیری ناراضگی اترے۔ تیری خوشامد فرض ہے حتیٰ کہ تو راضی ہو اور ہر طرح کی طاقت وقوت تیرے ساتھ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن جعفر

فائدہ:...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع میں عرفہ کی رات آپ نے یہ دعا مانگی تھی۔ بندہ اصغر عرض کرتا ہے کہ طائف سے واپسی پر بھی حضور ﷺ نے یہ دعا مانگی تھی جب آپ کے جوتے خون سے لہولہان ہوگئے تھے۔ **فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم۔**

۳۶۱۴..... اللهم انک تسمع كلامي وترى مكاني وتعلم سري وعلانيتي لايخفى عليک شي من أمري، وأناالبائس الفقير المستغيث المستجير والوجل المشفق المقر المعترف بذنبه، أسألک مسألة المسكين، وأبتهل اليک ابتهال المذنب الذليل وادعوک دعاء الخائف الضرير، دعاء من خضعت لک رقبته وفاضت لک عبرته وذل لک جسمه، ورغم لک أنفه اللهم لاتجعلني بدعائک شقيا، وكن لي رؤفاًياخير المسؤلين وياخير المعطين.

ترجمہ:...... اے اللہ! تو میری بات سنتا ہے اور میری جگہ بھی خوب دیکھتا ہے، میرے اندر کو اور باہر کو بخوبی جانتا ہے، کوئی شی تجھ پر مخفی نہیں۔ میں تنگدست، فقیر، فریادگو، امن کا خواہاں، خدا سے ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا معترف، مسکین کی مانند تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ذلیل گناہ گار کی مانند تجھ سے گڑگڑاتا ہوں اور بیمار خوفزدہ کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں، جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور تیرے لئے اس کے آنسو بہہ رہے ہیں اور تیرے لئے اس کا جسم پگھل رہا ہے، تیرے لئے اس کی ناک خاک آلود ہے، پس اے اللہ! مجھے میری دعا میں نامراد نہ کر میرے لئے مہربان ثابت ہو اے سب سے بہتر عطا کرنے والے اور سب سے اچھے مسئول۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۱۵..... اللهم أقسم لنا من خشيتک ماتحول به بيننا وبين معاصيک ومن طاعتک ماتبلغنا به جنتک، ومن اليقين ماتهون علينا مصائب الدنيا، ومتعنا بأسماعنا(وأبصارنا وقوتنا ماأحييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا على من ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولاتجعل مصيبتنا في ديننا، ولاتجعل الدنيا أكبر همنا ولامبلغ علمنا، ولا تسلط علينا من لايرحمنا.

ترجمہ:...... اے اللہ! اپنی خشیت ہمیں عطا فرما، جس کی بدولت آپ ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان آڑ بن جائیں اور تیری ایسی اطاعت ہم کو حاصل ہوجائے جو ہمیں جنت پہنچادے، (اور اپنی ذات کا) ایسا یقین نصیب فرما جس کی وجہ سے ہماری مصیبتیں ہم پر

آسان ہو جائیں۔ اور جب تک ہم زندہ ہیں ہمیں ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہماری طاقت کے ساتھ نفع دے۔ اور ان کو ہمارا وارث بنا، اور جو ہم پر ظلم ڈھائے تو اس سے ہمارا بدلہ تو لے اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما، ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں حارج نہ ہونے دے دنیا کو ہمارا سب سے اہم مقصد نہ بنا اور نہ ہمارے علم کا مبلغ بنا۔ اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کھائے۔

ترمذي، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضي الله عنه

۳۶۱۶.....اللهم اجعل في قلبي نورًا. وفي لساني نورًا، وفي بصري نورًا، وفي سمعي نورًا، وعن يميني نورًا، وعن يساري نورًا، ومن فوقي نورًا، ومن تحتي نورًا، ومن أمامي نورًا، ومن خلفي نورًا، واجعل لي في نفسي نورًا، واعظم لي نورًا.

ترجمہ:.......اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری زبان میں نور کر، میری آنکھوں میں نور کر، میرے کانوں میں نور کر، میرے دائیں اور بائیں نور کر، میرے اوپر نیچے نور کر، میرے آگے اور پیچھے نور کر اور میری جان میں نور کر اور میرے لئے نور کو زیادہ سے زیادہ کر۔

مسند احمد، بخاري، مسلم، نسائي، عن ابن عباس رضي الله عنه

۳۶۱۷.....اللهم اجعلني أخشاک حتى كأني أراک، وأسعدني بتقواک ولا تشقني بمعصيتک وخرلي (۱) في قضائک، وبارک لي في قدرتک (۲) حتى أحب تعجيل ما أخرت ولا تأخير ما عجلت، واجعل غناى في نفسي. وأمتعني بسمعي وبصري، واجعلهما الوارث مني، وانصرني على من ظلمني، وأرني فيه ثاري، وأقر بذلک عيني

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے اپنی ذات سے ایسا ڈرنے والا بنا گویا میں تجھے دیکھ رہا ہوں، مجھے اپنے تقویٰ کی دولت کے ساتھ نیک بخت بنا اور گناہوں کی نحوست کے ساتھ مجھے بدبخت نہ بنا۔ اپنا فیصلہ میرے لئے خیر کا کر، میری تقدیر اور قسمت میں برکت عطا فرما، تاکہ میں اس کی جلدی نہ چاہوں جو تو نے میرے لئے مؤخر کر دیا ہے اور اس کی تاخیر نہ چاہوں جو تو نے میرے لئے جلد مقرر کر دیا، اور میرے دل کو غنی اور مالدار بنا، میرے کانوں اور آنکھوں کے ساتھ مجھے نفع اندوز کر، اور ان کو میرے لئے وارث بنا، اور مجھ پر ظلم کرنے والے سے میری مدد فرما اور اس میں مجھے اپنا انتقام دکھا، اور اس کے ساتھ میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر۔ الاوسط للطبراني عن ابي هريرة رضي الله عنه

۳۶۱۸.....اللهم انى اعوذبک من الكسل والهرم والمأثم والمغرم ومن فتنة القبر وعذاب القبر، ومن فتنة النار. ومن شر فتنة الغنى وأعوذبک من فتنة الفقر، واعوذبک من فتنة المسيح الدجال اللهم اغسل عني خطاياى بالماء والثلج والبرد ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس، وباعد بيني وبين خطاياى كما باعدت بين المشرق والمغرب.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں پستی سے، بڑھاپے سے، گناہ سے، تاوان، قبر کے فتنے اور عذاب سے جہنم کے فتنے اور عذاب سے، اور مالداری کے فتنے سے، اور اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فقر و فاقہ کے فتنے سے، مسیح الدجال کے فتنے سے، اے اللہ! میری خطاؤں کو دھو دے پانی سے، برف سے اور اولوں سے، میرے دل کو خطاؤں سے یوں دھو دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کر رکھا ہے۔

بخاري، مسلم، ترمذي، نسائي، ابن ماجه، عن عائشه رضي الله عنها

۳۶۱۹.....اللهم انى اعوذبک من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم وعذاب القبر وفتنة الدجال. اللهم آت نفسي تقواها وزكها أنت خير من زكاها أنت وليها ومولاها، اللهم انى اعوذبک من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، بخل سے، بڑھاپے سے، قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے، اے اللہ! میرے نفس کو صاحب تقویٰ بنا، اور اس کا تزکیہ کر، آپ بہترین تزکیہ فرمانے والے ہیں۔ آپ ہی نفس کے

مالک اور والی ہیں اے اللہ میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو خشوع نہ کرے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔مسند احمد، عبد بن حمید، مسلم، نسائی، عن زید بن ارقم

۳۶۲۰.....اللهم اغفرلي ماقدمت وما اخرت، وما أسررت وما أعلنت، اللهم اغفرلي خطيئتي وجهلي واسرافي أمري ومـا أنـت أعلم به مني، اللهم اغفرلي خطاى وعمدى وهزلي وجدى وكل ذلك عندى أنت المقدم وأنت المؤخر وأنت على كل شيء قدير.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھ سے جو گناہ سرزد ہوئے پہلے یا بعد میں، پوشیدہ یا اعلانیہ سب کو معاف فرما۔اے اللہ! میری خطاؤں کو، میرے جان بوجھ کر کیے ہوئے گناہوں کو، میرے مذاق میں یا سنجیدگی میں کیے ہوئے گناہوں کو معاف فرما اور ہر طرح کے گناہ معاف فرما۔اے اللہ! تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے۔اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔بخاری، مسلم عن ابی موسی

۳۶۲۱.....اللهم رب جبريل وميكائيل واسرافيل ومحمد، نعوذبك من النار.

ترجمہ:.......اے اللہ! اے جبریل، میکائیل، اسرافیل اور محمد کے رب! ہم جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

الكبير للطبراني عن والد ابي المليح واسمه عامر بن اسامه

فائدہ:.......عامر رضی اللہ عنہ بن اسامہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی پھر میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

۳۶۲۲.....اللهم انى اعوذبك من علم لاينفع، وعمل لايرفع ودعاء لا يسمع.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو فائدہ نہ دے اور ایسے عمل سے جو تیری بارگاہ میں شرف باریابی نہ پاسکے اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۳۶۲۳.....اللهم انى أسألك من الخير كله، ماعلمت منه ومالم أعلم وأعوذبك من الشر كله، ماعلمت منه ومالم أعلم.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی خیر کا سوال کرتا ہوں، میرے علم میں ہو یا نہیں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے شر سے میرے علم میں ہو یا نہیں۔الطيالسی، الكبير للطبرانی عن جابر بن سمره رضی الله عنه

۳۶۲۴.....اللهم أحسن عاقبتنا في الأمور كلها، وأجرنا من خزى الدنيا وعذاب الآخرة.

ترجمہ:.......اے اللہ! تمام کاموں میں ہمیں اچھا انجام عطا فرما۔اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن بسربن ارطاة

۳۶۲۵.....اللهم انك سألتنا من أنفسنا مالا نملكه الابك، اللهم فأعطنا منها مايرضيك عنا.

ترجمہ:.......اے اللہ! تو نے ہم سے ہمارے نفسوں (کی پاکیزگی) کا سوال کیا ہے جس کے ہم مالک نہیں سوائے تیری مدد کے۔پس ہمیں اپنے نفسوں سے وہ اعمال عطا فرما جن سے تو راضی ہو جائے۔ابن عساكر عن ابی هريره رضی الله عنه

۳۶۲۶.....اللهم اجعلني من الذين اذا أحسنو استبشروا، واذا اساؤا استغفروا.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو نیکی کرنے پر خوش ہوتے ہیں اور ان سے برائی سرزد ہو جائے تو استغفار کرتے ہیں۔

ابن ماجه، شعب الايمان للبيهقی عن عائشه رضی الله عنها

۳۶۲۷.....اللهم اغفرلي وارحمني وألحقني بالرفيق الأعلى.

ترجمہ:.......اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملادے۔

بخاری ومسلم، ترمذی عن عائشه رضی الله عنها

۳۶۲۸ ..... اللهم انی اعوذبک من شر ماعملت ومن شرما لم أعمل.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کئے ہوئے عمل کے شر سے اور جو عمل نہیں کیا اس کے شر سے۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۳۶۲۹ ..... اللهم اعنی علی غمرات الموت وعلی سکرات الموت.

ترجمہ: ...... اے اللہ! موت کی اندھیریوں میں اور موت کی سختیوں میں میری مدد فرما۔

ترمذی، مستدرک الحاکم ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۳۶۳۰ ..... اللهم زدنا ولاتنقصنا، وأکرمنا ولاتهنا، وأعطنا ولاتحرمنا، وآثرنا ولاتوثر علینا، وأرضنا وارض عنا.

ترجمہ: ...... اے اللہ! ہمیں زیادہ کر، ہمیں کم نہ کر، ہماری عزت واکرام میں اضافہ کر اور ہمیں ذلت ورسوائی کے حوالہ نہ کر، ہمیں عطا کر اور محروم نہ کر، ہمیں اوروں پر ترجیح دے نہ کہ اوروں کو ہم پر ترجیح دے اور ہم سے راضی ہو جا اور ہم کو بھی راضی کر دے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن عمر رضی الله عنه

۳۶۳۱ ..... اللهم انی اعوذبک من قلب لایخشع، ومن دعاء لایسمع ومن نفس لا تشبع، ومن علم لا ینفع، أعوذبک من هؤلاء الأربع.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو عاجزی نہ کرے، ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ترمذی، نسائی، عن ابن عمر رضی الله عنه ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریره رضی الله عنه نسائی عن انس رضی الله عنه

۳۶۳۲ ..... اللهم ارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبه عندک، اللهم مارزقتنی مما أحب، فاجعله قوة لی فیما تحب، اللهم ومازویت عنی مما احب فاجعله فراغاً لی فیما تحب

ترجمہ: ...... اے اللہ! اپنی محبت ہمیں عطا فرما، اور ان لوگوں کی محبت عطا فرما جن کی محبت تیرے ہاں نفع دے، اے اللہ جو تو نے میری پسندیدہ چیزیں مجھے عطا کی ہیں ان کو اپنی عبادت میں میرے لئے قوت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! جو تو نے مجھ سے میری پسندیدہ چیزوں کو دور کیا ہے ان کو اپنی عبادت میں میرے لئے فراغت کا ذریعہ بنا۔ ترمذی عن عبدالله بن یزید الخطمی

۳۶۳۳ ..... اللهم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فی رزقی.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما، میرے گھر میں کشادگی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

ترمذی عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۳۴ ..... اللهم انی اعوذبک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاة نقمتک وجمیع سخطک.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمتوں کے زائل ہونے سے، تیری عافیت کے چلے جانے سے، تیرے عذاب کے اچانک اترنے سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی، عن ابن عمر رضی الله عنه

۳۶۳۵ ..... اللهم انی أسألک الثبات فی الأمر. وأسألک عزیمة الرشد وأسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک وأسألک لساناً صادقاً وقلباً سلیماً وأعوذبک من شر ما تعلم، وأسألک من خیر ما تعلم واستغفرک مما تعلم انک انت علام الغیوب.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تجھ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، سیدھے راستے کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمتوں کے شکر کا سوال کرتا ہوں، تیری اچھی عبادت کا سوال کرتا ہوں، سچی بات اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو تجھے معلوم ہے اور ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تجھے معلوم ہے اور اپنے ہر اس گناہ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ بے شک

تو علام الغیوب ہے۔ترمذی، نسائی، عن شداد بن اوس

۳۶۳۶.....اللھم لک أسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک أنبت وبک خاصمت، اللھم انی اعوذ بعزتک لااله الا أنت ان تضلنی أنت الحی القیوم الذی لایموت، والجن والانس یموتون.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری خاطر اسلام لایا، تجھ پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسہ کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیرے لئے لڑائی مول لی، اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہ ہونے سے بچا تو زندہ اور ہر شئی کو تھامنے والا ہے جو کبھی نہیں مرے گا، تمام جن وانسان مرجائیں گے۔مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۳۷.....اللھم لک الحمد کالذی تقول وخیراًمانقول، اللھم لک صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک ربی تراثی، اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر ووسوسة الصدروشتات الأمر، اللھم، أسألک من خیر ماتجی به الریاح واعوذبک من شر ما تجی به الریح.

ترجمہ:.......اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں جیسا تو کہتا ہے اور ہم کہتے ہیں: اے اللہ! ہم میری نماز، میری عبادت، میری زندگی اور موت تیرے لئے ہے تیرے ہاں میرا ٹھکانا ہے اور اے رب میری ساری مدح تیرے لئے ہے۔اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے، دل کے وسوسہ سے اور معاملات کے بگڑنے سے۔اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان چیزوں کی بھلائی کی جو ہوائیں لے کر آتی ہیں اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔ترمذی، شعب الایمان للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۶۳۸.....اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما.الحمدللّٰه علی کل حال وأعوذباللّٰه من حال اهل النار.

ترجمہ:.......اے اللہ! جو تو نے مجھے علم دیا ہے اس کے ساتھ مجھے بہرہ مند فرما اور مجھے وہ علم سکھا جو مجھے نفع دے۔اور مجھے علم میں زیادتی دے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہر حال میں اور اے اللہ میں اہل جہنم کے حال سے پناہ مانگتا ہوں۔ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریره رضی اللہ عنہ

۳۶۳۹.....اللھم اجعلنی اعظم شکرک واکثرذکرک واتبع نصیحتک واحفظ وصیتک.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے بہت زیادہ شکر کرنے والا بنا، اپنا بہت زیادہ ذکر کرنے والا بنا، اپنی نصیحت قبول کرنے والا بنا اور اپنی وصیت یاد رکھنے والا بنا۔ترمذی عن ابی هریره رضی اللہ عنہ

۳۶۴۰.....اللھم انی أسألک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یامحمد انی أتوجه بک الی اللّٰه فی حاجتی هذه لتقضی لی، اللھم فشفعه فی

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد (ﷺ) کے وسیلہ تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔اے محمد! میں تیرے وسیلہ سے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری کردی جائے۔اے اللہ! پس ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

ترمذی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن عثمان بن حنیف

۳۶۴۱.....اللھم انی اعوذبک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی وشر قلبی ومن شرمنی.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ابوداؤد، مستدرک عن شکل

۳۶۴۲.....اللھم عافنی فی بدنی، اللھم عافنی فی سمعی، اللھم عافنی فی بصری، اللھم انی اعوذبک من الکفروالفقر، اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر، لااله الا انت.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے اپنے بدن کی سلامتی نصیب کر، اے اللہ مجھے اپنے کانوں کی سلامتی نصیب کر، اے اللہ! مجھے میری نگاہوں کی سلامتی نصیب کر، اے اللہ میں کفر سے اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔بے شک تیرے سوا کوئی

عبادت کے لائق نہیں۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی بکرة

۳۶۴۳......اللهم انی أسالک عیشة نقیة، ومیتة سویة ومرداًغیر مخزی ولافاضح.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صاف ستھری زندگی کا اور اچھی موت کا اور ایسے حشر کا جس میں مجھے نہ کوئی رسوائی ہو اور نہ فضیحت۔

البزار، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۴۴......اللهم ان قلوبنا وجوارحنا بیدک لم تمسکنا منها شیئا فاذا فعلت ذلک بهمافکن انت ولیهما.

ترجمہ:......پروردگار! ہمارے دل اور ہمارے اعضاء سب تیرے ہاتھ میں ہیں، تو نے ہمیں ان میں سے کسی چیز کا مالک نہیں بنایا۔پس اب تو ہی ان کو درست رکھ۔حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۴۵......اللهم اصلح لی دینی الذی هو عصمة أمری، وأصلح لی دنیای التی فیها معاشی، وأصلح لی آخرتی التی فیها معادی واجعل الحیاة زیادة لی فی کل خیر، واجعل الموت راحة لی من کل شر.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے دین کو صحیح کر جو میری زندگی کا محافظ ہے، میری دنیا بھی صحیح کر جس میں میری زندگی ہے، میری آخرت صحیح کر جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اس زندگی کو میرے لئے ہر خیر و بھلائی میں زیادتی کا سبب بنا اور موت کو ہر شے سے راحت کا ذریعہ بنا۔

مسلم عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۴۶......اللهم انی أسالک الهدی، والتقی والعفاف والغنی.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور غنیٰ کا سوال کرتا ہوں۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۴۷......اللهم استر عورتی، وآمن روعتی، واقض عنی دینی.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے عیب کی پردہ پوشی فرما، میرے خوف کو امن دے اور میرے قرض کا انتظام فرما۔

الکبیر للطبرانی عن خباب رضی اللہ عنہ

۳۶۴۸......اللهم اجعل حبک أحب الأشیاء الی، واجعل خشیتک أخوف الأشیاء عندی، واقطع عنی حاجات الدنیابالشوق الی لقائک واذااقررت اعین اهل الدنیا من دنیاهم، فاقررعینی من عبادتک.

ترجمہ:......اے اللہ! اپنی محبت کو سب چیزوں سے زیادہ محبوب کر میرے لئے، اپنی خشیت اور اپنے خوف کو سب چیزوں سے زیادہ خوف والی کر، مجھے اپنی ملاقات کا ایسا شوق دے جو دنیا کی خواہشات کو مجھ سے ختم کر دے اور جب تو اہل دنیا کی آنکھیں ان کی دنیا سے ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کر۔لیة الاولیاء عن الهیثم بن مالک الطائی

۳۶۴۹......اللهم انی اعوذبک من شر الاعمیین السیل والبعیر الصؤول.

ترجمہ:......اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں دو اندھی چیزوں سے سیلاب اور حملہ آور اونٹ سے۔الکبیر للطبرانی عن عائشہ بنت قدامه

۳۶۵۰......اللهم انی أسالک الصحة والعفة والامانة وحسن الخلق والرضا بالقدر.

ترجمہ:......اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صحت، عافیت، امانت داری، حسن اخلاق اور تیری تقدیر پر راضی رہنے کا۔

البزار الکبیر للطبرانی عن عمرو

۳۶۵۱......اللهم انی اعوذبک من یوم السوء ومن لیلة السوء، ومن ساعة السوء ومن صاحب السوء، ومن جار السوء، فی دار المقامة.

ترجمہ:......اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے دن سے، بری رات سے، برے گھڑی سے، برے ساتھی سے، برے پڑوسی سے رہنے کے گھر میں۔الکبیر للطبرانی عن عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر

۳۶۵۲......اللهم انی اعوذبرضاک من سخطک، وبمعافاتک من عقوبتک وأعوذبک منک، لاأحصی ثناء

علیک، أنت کما أثنیت علی نفسک.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری رضاء کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں، تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

مسلم، ابن ماجہ ابو داؤد، نسائی، ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۵۳.....اللھم لک الحمد شکراً و لک المن فضلاً.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیرے شکر میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تمام احسانات کا فضل آپ ہی کی طرف سے ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن کعب بن عجرہ

۳۶۵۴.....اللھم انی أسألک التوفیق لمحابک من الاعمال، وصدق التوکل علیک، وحسن الظن بک.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیرے محبوب اعمال کی تجھ سے توفیق طلب کرتا ہوں نیز تیری ذات پر سچا بھروسہ طلب کرتا ہوں، اور تیرے ساتھ حسن ظن (اچھا گمان) رکھنے کا سوال کرتا ہوں۔حلیة الاولیاء عن الاوزاعی مرسلاً.الحکیم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۵۵ اللھم افتح مسامع قلبی لذکرک، وارزقنی طاعتک وطاعة رسولک وعملاً بکتابک.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے دل کے کانوں کو اپنے ذکر کے لئے کھول دے اور مجھے اپنی اطاعت اپنے رسول کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق عنایت کیجئے۔الاوسط للطبرانی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۶۵۶.....اللھم انی أسألک صحة فی ایمان، وایماناً فی حسن خلق ونجاحاً یتبعه رحمة منک وعافیةً ومغفرةً منک ورضواناً.

ترجمہ:......اے اللہ میں تجھ سے ایمان میں صحت کا اور حسن خلق میں ایمان کا سوال کرتا ہوں۔ نیز ایسی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جس کا نتیجہ تیری رحمت، عافیت، مغفرت اور تیری رضامندی پر نکلتا ہو۔الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۵۷.....اللھم انی أسألک ایماناً یباشر قلبی، ویقیناً صادقاً حتی اعلم انه لا یصیبنی الاما کتبت لی. ووصلنی من المعیشة بما قسمت لی.

ترجمہ:......اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں بس جائے، اور ایسے سچے یقین کا سوال کرتا ہوں کہ میں ہر پہنچنے والی مصیبت کو تیری طرف سے سمجھوں، اور مجھے میری معیشت اور روزی پر جو تو نے میرے لئے تقسیم کر دی راضی کر دے۔

البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۵۸.....اللھم الطف لی فی تیسیر کل عسیر، فان تیسیر کل عسیر علیک یسیر، وأسألک الیسر والمعافاة فی الدنیا والآخرة.

ترجمہ:......اے اللہ! ہر مشکل آسان کرنے میں مجھ پر مہربان ہو جا۔ بے شک ہر مشکل آسان کرنا تجھ پر آسان ہے۔ اور میں تجھ سے دنیا و آخرت میں آسانی اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۵۹.....اللھم اعف عنی انک عفو کریم

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے معاف فرما بے شک تو معاف کرنے والا کریم (بادشاہ) ہے۔الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۶۰.....اللھم طھر قلبی من النفاق، وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانة، فانک تعلم خائنة الاعین وماتخفی الصدور.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر، میرے عمل کو ریاء سے پاک کر، میری زبان کو جھوٹ سے پاک کر اور میری آنکھوں کو خیانت سے پاک کر، بے شک تو آنکھوں کی خیانت کو اور جو دلوں میں چھپا ہوا ہے سب جانتا ہے۔

الحکیم، الخطیب فی التاریخ عن ام معبد الخزاعیہ

۳۶۶۱......اللھم ارزقنی عینین ھطالتین، تشفیان القلب بذروف الدموع من خشیتک قبل ان تکون الدموع دماً، والاضراس جمراً.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے خوب برسنے والی دو آنکھیں عطا فرما، جو تیرے خوف سے آنسو بہا بہا کر دل کو شفاء بخشیں قبل اس سے کہ آنسو خون ہوجائیں اور ڈاڑھیں زنگارہ ہوجائیں (قیامت میں)۔ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۶۲......اللھم عافنی فی قدرتک، وادخلنی فی رحمتک. واقض اجلی فی طاعتک، واختم لی بخیر عملی واجعل ثوابہ الجنة.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے اپنی قدرت میں عافیت بخش، مجھے اپنی رحمت میں داخل کر، میری عمر اپنی اطاعت میں پوری کر، میرا خاتمہ اچھے عمل پر کر اور اس کا ثواب جنت میں بنادے۔ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۶۳......اللھم غننی بالعلم وزینی بالحلم واکرمنی بالتقوی وجملنی بالعافیة.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے علم کے ساتھ مالدار کر، بردباری کے ساتھ مجھے مزین فرما، تقویٰ کے ساتھ مجھے باعزت بنا اور عافیت کے ساتھ مجھے حسن وجمال بخش۔ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۶۴......اللھم انی اسألک من فضلک ورحمتک، فانہ لا یملکھا الا انت.

ترجمہ:......اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک ان دونوں چیزوں کا تو ہی مالک ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ. حلیة الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۳۶۶۵......اللھم حجة لا ریاء فیھا ولا سمعة.

ترجمہ:......اے اللہ! ایسا حج نصیب فرما جس میں نہ کوئی ریا ہو اور نہ دکھاوا۔ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۶۶۶......اللھم انی اعوذبک من خلیل ماکر عیناہ تریانی وقلبہ یرعانی، ان رأی حسنة دفنھا وان رأی سیئة اذاعھا.

ترجمہ:......اے اللہ! میں مکار دوست سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو آنکھوں سے مجھے دیکھے اور دل میں مجھ سے فریب رکھے۔ اگر میری کوئی نیکی دیکھے تو دفن کردے اور اگر کوئی برائی دیکھے تو پھیلادے۔(ابن النجار عن سعید المعتبری مرسلاً

۳۶۶۷......اللھم اغفرلی ذنوبی وخطایای کلھا، اللھم انعشنی واجبرنی واھدنی لصالح الأعمال والأخلاق فانہ لایھدی لصالحھا ولایصرف سیئھا الا أنت.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے تمام گناہ اور تمام خطائیں معاف فرما، اے اللہ مجھے بلندی نصیب کر، مجھے مضبوط کر، مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت بخش۔ بے شک نیکی کی ہدایت دے نہیں سکتا اور برائی سے بچا نہیں سکتا تیرے سوا کوئی اور۔

الکبیر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۶۶۸......اللھم رب جبریل ومیکائیل، ورب اسرافیل، اعوذبک من حر النار ومن عذاب القبر.

ترجمہ:......اے اللہ! جبرئیل، میکائیل کے رب! اور اسرافیل کے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کی تپش سے اور قبر کے عذاب سے۔

نسائی، عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۶۹......اللھم انی اعوذبک من غلبة الدین، وغلبة العدو، ومن بوار الایم، ومن فتنة المسیح الدجال.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے تسلط سے، شادی کے بغیر رہنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

الدارقطنی فی الافراد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۷۰......اللھم انی اعوذبک من التردی والھدم والغرق والحرق واعوذبک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت،

وأعوذبک أن أموت فی سبیلک مدبراً، وأعوذبک أن أموت لدیغا.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گر کر ہلاک ہونے سے دب کر ہلاک ہونے سے، غرق ہونے سے اور جل جانے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے ورغلائے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تیری راہ میں پشت پھیرتے ہوئے مروں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ڈسا ہوا مروں۔ نسائی، مستدرک الحاکم عن ابی الیسر

۳۶۷۱......اللهم انی اعوذبک من منکرات الاخلاق، والاعمال والاهواء والادواء

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے اخلاق سے، برے اعمال سے، بری خواہشات سے اور امراض سے۔

ترمذی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عم زیادبن علاقه

۳۶۷۲......اللهم متعنی بسمعی وبصری، واجعلهماالوارث منی وانصرنی علی من ظلمنی، وخذمنه بثاری.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں کے ساتھ فائدہ پہنچا اور ان کو میرا وارث بنا، اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا انتقام لے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۷۳......اللهم انی أسألک غنای وغنی مولای.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے اپنی مالداری اور اپنے مالک کی مالداری کا سوال کرتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی حرمه مالک بن قیس المازنی الانصاری

۳۶۷۴......اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفة عین، ولاتنزع عنی صالح ماأعطیتنی.

ترجمہ:......اے اللہ! ایک پل کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر اور جو نیک شی تو نے مجھے دی ہو اس کو مجھ سے مت چھین۔

البزار عن ابن عمر

۳۶۷۵......اللهم اجعلنی شکوراً، واجعلنی صبوراً، واجعلنی فی عینی صغیراً وفی أعین الناس کبیرًا.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے شاکر بنا، مجھے صابر بنا اور مجھے اپنی نگاہ میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا بنا۔ (البزار عن بریده رضی الله عنه

۳۶۷۶......اللهم انک لست باله استحدثناه، ولابرب ابتدعناه ولاکان لنا قبلک من اله نلجا الیه ونذرک، ولاأعانک علی خلقنا أحد فنشرکه فیک، تبارکت وتعالیت.

ترجمہ:......اے اللہ! تو کوئی ایسا معبود نہیں ہے جس کو ہم نے خود ایجاد کرلیا ہو، نہ ایسا پروردگار ہے جس کو ہم نے کھوج نکالا ہو، نہ تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود تھا کہ ہم اس کی پناہ میں آجائیں اور تجھے چھوڑ دیں اور نہ ہی ہماری تخلیق پر تیری کسی نے مدد کی کہ ہم اس کو آپ کا شریک ٹھہرائیں تو بابرکت اور اس بات سے بلند ہے۔ الکبیر للطبرانی عن صهیب رضی الله عنه

۳۶۷۷......اللهم أصلح ذات بیننا، وألف بین قلوبنا، واهدنا سبل السلام، ونجنا من الظلمات الی النور، وجنبنا الفواحش ماظهر منها ومابطن، اللهم بارک لنا فی أسماعنا، وأبصارنا وقلوبنا وأزواجنا وذریاتنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم، واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بها قابلین لها وأتمها علینا.

ترجمہ:......اے اللہ! ہمارے درمیان اصلاح کر، ہمارے دلوں میں الفت پیدا کر، ہمیں سلامتی کے راستوں کی ہدایت کر، ہمیں تاریکیوں سے نور کی طرف نجات دے اور ہمیں فحش کاموں سے بچا وہ کھلے ہوں یا پوشیدہ، اے اللہ ہمارے کانوں میں ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں، ہمارے جوڑوں میں، اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما۔ اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔ اور ہم کو اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا بنا، اپنی تعریف کرنے والا بنا، ان نعمتوں کو قبول کرنے والا بنا اور ان نعمتوں کو ہم پر کامل کر۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی الله عنه

۳۶۷۸......اللهم واقیة کواقیة الولید.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! ہماری حفاظت فرما جس طرح چھوٹے بچے کی حفاظت کی جاتی ہے۔

التاریخ للبخاری، مسند ابی یعلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۔۔۔۔۔اللهم احفظني بالاسلام قائماً، واحفظني بالاسلام قاعداً واحفظني بالاسلام راقداً، ولاتشمت لي عدوا ولا حاسداً، اللهم اني أسألک من کل خير خزائنه بيدک، وأعوذبک من کل شر خزائنه بيدک.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما میرے کھڑے ہوئے، میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما۔ میرے بیٹھے ہوئے، میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما میرے بولتے ہوئے اے اللہ کسی حاسد یا دشمن کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیروں کا سوال کرتا ہوں بے شک خیر کے تمام خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تمام قسم کے شرور سے کیونکہ شر کے بھی تمام خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۔۔۔۔۔اللهم انا نسألک موجبات رحمتک، وعزائم مغفرتک والسلامة من کل اثم، والغنيمة من کل بر، والفوز بالجنة، والنجاة من النار.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت واجب کرنے والے اسباب کا سوال کرتے ہیں، تیری مغفرت کو لازم کرنے والے اسباب کا سوال کرتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں، ہر نیکی ملنے کا سوال کرتے ہیں، جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۸۱۔۔۔۔۔اللهم اني اعوذبک من العجز والکسل والجبن والبخل والهرم والقسوة والغفلة والعيلة والذلة والمسکنة، وأعوذبک من الفقر والکفر والفسوق والشقاق والنفاق والسمعة والرياء وأعوذبک من الصمم والبکم والجنون والجذام والبرص وشیء من الاسقام.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے سستی سے، بزدلی سے، بخل سے، بڑھاپے سے، دل کی سختی سے، غفلت کا شکار ہونے سے، (اہل وعیال کے ہمت شکن) بوجھ سے اور ذلت ومسکنت سے، اور اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر وفاقہ سے، کفر وفجور سے، اختلاف اور نفاق سے، ریاء اور دکھلاوے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بہرے پن سے، گونگے پن سے، پاگل پن سے،، جذام اور برص سے اور تمام برے امراض سے۔ مستدرک الحاکم، البیہقی فی الدعاء عن انس رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲ اللهم اجعل أوسع رزقک علی عند کبر سني وانقطاع عمري.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میرے رزق کی خوب کشادگی کا زمانہ میرا بڑھاپا اور آخری عمر بنا۔ مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۸۳۔۔۔۔۔اللهم اني أسألک العفة والعافية في دنياي وديني وأهلي ومالي، اللهم استر عورتي وآمن روعتي واحفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي، وأعوذبک أن أغتال من تحتي.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں اپنی دنیا اور دین میں، اہل اور مال میں پاکدامنی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب ڈھانپ دے، میرے خوف کو زائل فرما۔ آگے سے، پیچھے سے، دائیں اور بائیں سے اور اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اچانک نیچے سے عذاب میں اچک لیا جاؤں۔ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۔۔۔۔۔اللهم اني أسألک باسمک الطاهر الطيب المبارک الأحب اليک الذي اذادعيت به أجبت واذاسئلت به أعطيت واذا استرحمت به رحمت واذا استفرجت به فرجت.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تیرے پاکیزہ، طیب، مبارک اور تیرے محبوب نام سے تجھے پکارتا ہوں کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول ہوتی ہے اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ سوال پورا کیا جاتا ہے اور جب تجھ سے رحمت طلب کی جاتی ہے تو تو رحمت بھیجتا ہے اور جب تجھ سے کشادگی طلب کی جاتی ہے کشادگی مرحمت فرماتا ہے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۸۵..... اللهم انی اعوذبوجهک الکریم واسمک العظیم من الکفر والفقر.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تیرے کریم چہرے کے طفیل اور تیرے عظیم نام کے طفیل تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور فقر وفاقہ سے۔

الکبیر للطبرانی فی السنة عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۳۶۸۶..... اللهم لا یدرکنی زمان ولا تدرکوا زماناً لا یتبع فیه العلیم، ولا یستحیافیه من الحلیم، قلوبهم قلوب الاعاجم، وألسنتهم ألسنة العرب.

ترجمہ:...... اے اللہ! (میری دعا ہے کہ) مجھے ایسا زمانہ نہ پائے اور نہ تم ایسے زمانہ کو پاؤ کہ جس میں عالم کی اتباع نہ کی جائے اور حلیم (بردبار) سے شرم نہ کی جائے۔ ان لوگوں کے قلوب عجمیوں کے ہوں گے لیکن ان کی زبانیں عرب کی ہوں گی۔

مسند احمد، عن سهل بن سعد (مستدرک الحاکم عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۸۷..... اللهم انی اعوذبک من فتنة النساء وأعوذبک من عذاب القبر.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عورتوں کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

اعتلال القلوب للخرائطی عن سعد رضی الله عنه

۳۶۸۸..... اللهم انی اعوذبک من الفقر والقلة والذلة، وأعوذبک من أن أظلم أو أظلم.

ترجمہ:...... اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فقر وفاقہ سے اور قلت وذلت سے۔ اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۸۹..... اللهم انی أعوذبک من الجوع فانه بئس الضجیع، وأعوذبک من الخیانة، فانها بئست البطانة.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے بے شک وہ برا ساتھی ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے بے شک وہ بری نیت ہے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۹۰..... اللهم انی أعوذبک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اختلاف سے، نفاق سے اور برے اخلاق سے۔ ابوداؤد، نسائی عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۹۱..... اللهم أعوذبک من البرص، والجنون والجذام، شیٔ ءومن الاسقام.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص سے، جنون سے، جذام سے اور تمام برے امراض سے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۳۶۹۲..... اللهم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة، وفی الآخرة حسنة، وقنا عذاب النار.

ترجمہ:...... اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر، آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

بخاری ومسلم عن انس رضی الله عنه

۳۶۹۳..... اللهم انی أعوذبک من الهم والحزن، والعجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین، وغلبة الرجال.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج وغم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے اور قرض کے کمر توڑ دینے اور لوگوں کے ہجوم کرنے سے۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۳۶۹۴..... اللهم انی أعوذبک من العجز والکسل والجبن والبخل والهرم وأعوذبک من عذاب القبر وأعوذبک من فتنة المحیا والممات.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، بخل سے اور بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔ مسند احمد، بخاری ومسلم عن انس رضی الله عنه

۳۶۹۵۔۔۔۔اللھم انی أعوذبک من عذاب القبر، وأعوذبک من عذاب النار، وأعوذبک من فتنة المحیا والممات، وأعوذبک من فتنة المسیح الدجال.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے، تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب جہنم سے، تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے۔ بخاری، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۶۔۔۔۔ان تغفر اللھم تغفر جما وای عبدلک لاألما

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! اگر تو معاف کرتا ہے تو تمام گناہ معاف فرما اور کون سا تیرا بندہ ایسا ہو سکتا ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۹۷۔۔۔۔چہرے سیاہ پڑ گئے۔ (مسلم عن سلمہ بن الاکوع۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۳۶۹۸۔۔۔۔میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اللہ عزوجل آپ کو حکم دیتا ہے کہ ان کلمات کے ساتھ آپ دعا مانگیں ان میں سے ایک چیز آپ کو ضرور ملے گی:

اللھم انی أسألک تعجیل عافیتک وصبراً علی بلیتک، وخروجاً من الدنیا الی رحمتک.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تجھ سے تیری جلد عافیت کا، تیری مصیبت پر صبر کا اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف نکل جانے کا سوال کرتا ہوں۔ ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۰۷۔

۳۶۹۹۔۔۔۔میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد کہو، میں نے کہا: کیا کہوں؟ فرمایا کہو:

أعوذ بکلمات اللہ التامات، التی لایجاوز ھن بر ولافاجر، من شر ماخلق وذرأوبرأ، ومن شر ما ینزل من السماء، ومن شر ما یعرج فیھا، ومن شر ما ذرأ فی الارض وبرأومن شر ما یخرج منھا، ومن شر فتنة اللیل والنھار، ومن شر کل طارق یطرق، الا طارقاًیطرق بخیر یارحمن.

''میں اللہ کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جس سے کوئی نیک تجاوز کر سکتا اور نہ بد، ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان پر چڑھتی ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں اگتی ہے، رات اور دن کے شر سے اور ہر رات کو آنے والی ہر شی کے شر سے سوائے اس کے جو خیر کے ساتھ آئے اے ارحم الراحمین۔''

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، عن عبدالرحمن بن خنبش

۳۷۰۰۔۔۔۔اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ خوب اچھی دعا کرو، پس یہ کہو:

اللھم أعنا علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک.

''اے اللہ! ہماری مدد کر اپنے ذکر پر، اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔''

مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۔۔۔۔اپنی دعا میں یہ کہا کرو:

اللھم ارزقنی لذة النظر الی وجھک والشوق الی لقائک.

''اے اللہ! مجھے اپنے چہرے کو دیکھنے کی لذت عطا کر اور اپنی ملاقات کا شوق عطا کر۔'' الحکیم عن زید بن ثابت

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۴۹۔

۳۷۰۲۔۔۔۔بہترین دعا یہ ہے کہو:

اللھم ارحم امة محمد رحمة عامة.

''اے اللہ! امت محمد پر رحمت عام کر۔'' الحاکم فی التاریخ عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۵۸۔ تنزیہ ۲/۳۳۶، ذیل اللآلی ۱۵۶ ضعیف الجامع ۱۰۰۷

۳۷۰۳...... ایک شخص نے یا ارحم الراحمین کے لفظ کے ساتھ خوب گریہ وزاری کی۔ پس اس کو آواز دی گئی: میں نے تیری آواز سنی بولو تمہاری کیا حاجت ہے؟ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی هريرة رضی الله عنه

۳۷۰۴...... الیک ربی حببنی وفی نفسی لک ربی ذللنی. وفی أعین الناس عظمنی ومن سيئ الاخلاق جنبنی.

ترجمہ:...... اے پروردگار! مجھے اپنی محبت عطا کر اور مجھے اپنی نگاہ میں ذلیل کر اور لوگوں کی نگاہ میں عظیم کر اور برے اخلاق سے مجھے بچا۔

ابن لال عن ابن مسعود رضی الله عنه

۳۷۰۵...... تیری دنیا کے لئے پس جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز کے بعد سبحان العظیم وبحمده ولاحول ولاقوة الابالله تین مرتبہ پڑھ، اس کی وجہ سے اللہ پاک تجھے چار مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا: جنون، جذام، اندھے پن اور فالج سے۔

اور اپنی آخرت کے لئے یہ کہہ:

اللهم اهدنی من عندک وافض علی فضلک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من بر کاتک۔

''اے اللہ! مجھے اپنے پاس سے ہدایت دے، مجھ پر اپنا فضل فرما، مجھ پر اپنی رحمت نازل فرما اور اپنی برکات کا نزول فرما۔''

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی قیامت کے دن ان کو پورا پورا لے کر آئے تو یہ کلمات اس کے لئے جنت کے چار دروازے ضرور کھلوائیں گے، وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ ابن السنی عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۲۴۲۔

۳۷۰۶...... کیا میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں جو تو دن رات اللہ کا ذکر کرے تو تو ان سب سے بڑھ جائے:

الحمدلله عدد ماخلق الله، والحمدلله مل ء ماخلق الله والحمدلله مل ء مافی السموات ومافی الارض، والحمدلله عدد مااحصی کتابه والحمدلله عدد مل ء مااحصی کتابه، والحمدلله عدد کل شیء والحمدلله مل ء کل شیء، وتسبیح الله مثلهن.

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس قدر جس قدر اللہ نے مخلوق پیدا کی۔ (الحمدللہ اللہ کی مخلوق بھر کر، الحمدللہ آسمانوں اور زمین کو بھر کر، الحمدللہ اس قدر جس قدر اللہ کی کتاب (تقدیر) شمار کرے اور الحمدللہ اس قدر بھر کے جس قدر اللہ کی کتاب (تقدیر) شمار کرے۔ الحمدللہ ہر چیز کی تعداد کے بقدر اور الحمدللہ ہر چیز بھر۔ اور اللہ کی تسبیح (سبحان اللہ) بھی اسی قدر) تو ان کلمات کو یاد کرلے اور اپنے بعد آنے والوں کو بھی یاد کرادے۔'' الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۳۷۰۷...... کیا میں تجھے اس سے آسان شے نہ بتاؤں جو اس سے افضل بھی ہو:

سبحان الله عدد ماخلق فی السماء، وسبحان الله عدد ماخلق فی السماء، وسبحان الله عدد ماخلق فی الأرض وسبحان الله عدد ماخلق بین ذلک. وسبحان الله عدد ماهو خالق، والله أکبر مثل ذلک، والحمدلله مثل ذلک، ولااله الاالله مثل ذلک، ولاحول ولا قوة الا بالله مثل ذلک.

ترمذی. نسائی. ابوداؤد. ابن حبان. مستدرک الحاکم عن سعد رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۵۵۔

۳۷۰۸...... کیا میں تم کو ایسی شے نہ بتاؤں جو ان تمام دعاؤں کو جمع ہو تم یہ کہو:

اللهم انا نسألک من خیر ماسألک منه نبیک محمد، ونعوذبک من شر مااستعاذ منه نبیک محمد. وأنت المستعان وعلیک البلاغ. ولاحول ولاقوة الا بالله

ترجمہ:......اے اللہ! ہم تجھ سے ہر وہ خیر مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگیں، اور ہر اس چیز سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد نے پناہ مانگی۔ تجھ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے اور تجھی پر (مدد) پہنچانا ہے۔ اور ہر طرح کی طاقت اور مدد اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔
ترمذی عن ابی امامه رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۶۵۔

۳۷۰۹......کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو تو کہتی رہے:

ألا أعلمک کلمات تقولینها: سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه، سبحان الله عدد خلقه، سبحان الله رضا نفسه سبحان الله رضا نفسه، سبحان الله رضا نفسه، سبحان الله زنة عرشه سبحان الله زنة عرشه، سبحان الله زنة عرشه، سبحان الله مداد کلماته سبحان الله مداد کلماته، سبحان الله مداد کلماته.

''سبحان اللہ مخلوق کی تعداد کے برابر، سبحان اللہ مخلوق کی تعداد کے برابر، سبحان اللہ مخلوق کی تعداد کے برابر، سبحان اللہ اللہ کی رضاء کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کی رضاء کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کی رضاء کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے عرش کے وزن کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے عرش کے وزن کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے عرش کے وزن کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے کلمات کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے کلمات کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے کلمات کے بقدر۔'' ترمذی، نسائی، ابن حبان عن جویریه رضی الله عنه

۳۷۱۰......جس قدر تو نے تسبیح بیان کی کیا میں ایک ہی کلمہ اس سے زیادہ ثواب والا نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! ضرور بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہا کر:

سبحان الله عدد خلقه

سبحان اللہ اللہ کی مخلوق کی تعداد کے بقدر۔ ترمذی، عن صفیه رضی الله عنه. ابو داؤد، مستدرک الحاکم

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۶۷۔

۳۷۱۱......یوں کہا کر:

اللهم انی أعوذبک من شر سمعی، ومن شر بصری، ومن شر لسانی، ومن شر قلبی، ومن شر منی.

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے، اور اپنی منی کے شر سے۔'' مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن شکل

۳۷۱۲......کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں کہ اللہ پاک اسی کو وہ کلمات سکھاتا ہے جس کو خیر دینے کا ارادہ کرتا ہے۔ اور پھر کبھی ان کو بھلاتا نہیں۔ یوں کہا کر:

اللهم انی ضعیف فقونی فی رضاک ضعفی وخذ الی الخیر بناصیتی، واجعل الاسلام منتهی رضای، اللهم انی ضعیف فقونی، وانی ذلیل فأعزنی، وانی فقیر فارزقنی.

''اے اللہ! میں ضعیف ہوں، مجھے اپنی رضا میں قوی کر، بھلائی کے کام کی طرف میری پیشانی کھینچ، اسلام کو میری رضاء وخوشی کی انتہائی چیز کر، اے اللہ میں ضعیف ہوں مجھے قوی کر، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے اور میں فقیر ہوں مجھے رزق دے۔''

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه. مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم عن بریده

کلام:......تکمیل النفع ۷۔ ضعیف الجامع ۲۱۷۱۔

۳۷۱۳......**اللهم الهمنی رشدی واعذنی من شر نفسی.**

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے میری بھلائی کی راہ دکھا اور مجھے اپنے نفس کے شر سے بچا۔ ترمذی عن عمران بن حصین

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۰۹۸۔

۳۷۱۴.....یوں کہو:

اللھم استر عوراتنا وامن روعاتنا.

''اے اللہ! ہمارے عیوب چھپادے اور ہمارے ڈر اور خوف کو زائل فرما۔'' مسند احمد عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۱۱۸۔

۳۷۱۵.....اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شی، منزل التوراۃ والانجیل والقرآن، فالق الحب والنوی أعوذبک من شر کل شیء أنت آخذ بناصیته، أنت الأول لیس قبلک شیء، وأنت الآخر لیس بعدک شیء، وانت الظاھر فلیس فوقک شیء، وأنت الباطن فلیس دونک شیء، اقض عنی الدین، وأغننی من الفقر.

ترجمہ:.....اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ آپ ہی سب سے پہلے ہیں آپ سے پہلے کچھ نہیں، آپ سب سے آخر ہیں آپ کے بعد کچھ نہیں، آپ اوپر اور ظاہر ہیں آپ سے اوپر کچھ نہیں، آپ ہی باطن اور اندر ہیں آپ سے زیادہ اندر اور باطن کچھ نہیں، پس میرے قرض کو اتار دے اور مجھے فقر سے نجات دے۔

ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنه

۳۷۱۶.....یوں کہہ:

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی.

''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس مجھے بھی معاف فرما۔''

ترمذی ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن عائشه رضی اللہ عنھا

۳۷۱۷.....کہہ:

سبحان اللہ عدد ماخلق من شیء۔

جس قدر اللہ نے مخلوق پیدا کی اس قدر سبحان اللہ۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن صفیه رضی اللہ عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۱۲۲۔

۳۷۱۸.....حضرت داؤد علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم انی أسالک حبک وحب من یحبک، والعمل الذی یبلغنی حبک، اللھم اجعل حبک أحب الی من نفسی وأھلی ومن الماء البارد.

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری اور ان لوگوں کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کی محبت جو تیری محبت پیدا کرے، اے اللہ! اپنی محبت مجھے میری جان سے میرے اہل وعیال سے اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ کردے۔''

ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۳۷۱۹.....تم سے ملنے کے بعد میں نے چار کلمات کہے ہیں اگر ان کا وزن کیا جائے ان کلمات کے ساتھ جو آج سارے دن تم نے کہے ہیں تو وہ چار کلمات زیادہ وزنی نکلیں گے:

سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقه ورضاء نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته.

سبحان اللہ وبحمدہ اللہ کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی رضاء کے بقدر، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات

کی تعداد کے برابر۔مسلم، ابوداؤد عن جویریة رضی اللہ عنہ

۳۷۲۰۔۔۔ کسی مسلمان نے اللہ سے تین بار جنت کا سوال نہیں کیا مگر جنت نے اس کے جواب میں کہا:

اللهم أدخله الجنة، ولااستجار رجل مسلم الله من النار ثلاثًا الاقالت النار: اللهم أجره مني.

اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور کسی مسلمان نے اللہ کی پناہ نہیں مانگی جہنم سے تین بار مگر جہنم نے اس کے جواب میں کہا:

اے اللہ! اسے مجھ سے پناہ دیدے۔ مسند احمد، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک عن انس رضی الله عنه

۳۷۲۱۔۔۔ جس شخص نے لاالٰه الاالله وحده لاشریک له' له الملک وله الحمد وهو علی کل شیءٍ قدیر۔ ایک دن میں سو مرتبہ کہا یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو برائیاں مٹائی جائیں گی، اس پورے دن میں شیطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔ حتیٰ کہ شام ہوجائے اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر حاضر نہیں ہوسکتا مگر یہ کہ کوئی اس سے زیادہ یہی کلمات کہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۷۲۲۔۔۔ جس نے لاالٰه الاالله وحده لاشریک له' له الملک وله الحمد وهو علی کل شیءٍ قدیر دس مرتبہ کہا وہ اس شخص کے مثل ہوگا جس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کئے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ)

۳۷۲۳۔۔۔ جس نے کہا: رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۳۷۲۴۔۔۔ جس نے یہ کلمات دس مرتبہ کہے: اشهد ان لاالٰه الاالله وحده لاشریک له الهًا واحدًا احدًا حمدًا لم یتخذ صاحبة ولاولدًا ولم یلد ولم یکن له کفوًا احد، اللہ پاک اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیں گے۔

مسند احمد، ترمذی عن تمیم الداری رضی الله عنه

کلام:۔۔۔ المتناهیة ۱۳۹۸۔

۳۷۲۵۔۔۔ جس نے دس بار یہ کلمہ پڑھا: لاالٰه الاالله وحده لاشریک له' له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیءٍ قدیر۔ گویا اس نے ایک قید جان آزاد کردی۔ مسند احمد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن البراء رضی الله عنه

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۵۷۴۰۔

۳۷۲۶۔۔۔ اے دلوں کو ثابت قدم رکھنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن النواس بن سمعان

۳۷۲۷۔۔۔ اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه. ترمذی عن شهاب الجرمی. عن جابر رضی الله عنه

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۶۴۶۴۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعا

۳۷۲۸۔۔۔ اے ابوبکر کہو:

اللهم فاطر السموٰات والارض. عالم الغیب والشهادة، لااله الا أنت رب کل شیءٍ وملیکه، أعوذبک من شر نفسي ومن شر الشیطان وشرکه، وأن أقترف علی نفسي سوءًا أوأجره الی مسلم.

''اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کے جاننے والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر چیز کا رب ہے اور

اس کا مالک ہے۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر کوئی برائی لگاؤں یا کسی مسلمان کی طرف برائی منسوب کروں۔" بخاری، مسلم عن ابن عمرو. ترمذی رقم الحدیث ۳۵۱۶

۳۷۲۹..... رب ولا تعن علی، وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی، واھدنی ویسر ھدای لی، وانصرنی علی من بغی علی، اللھم اجعلنی لک شاکراً، لک ذاکراً، لک راھباً، لک مطواعاً، لک مخبتاً، الیک واھا منیباً، رب تقبل توبتی، واغسل جوبتی، وأجب دعوتی وثبت حجتی، واھد قلبی، وسدد لسانی واسلل سخیمة قلبی.

ترجمہ:..... اے پروردگار! میری مدد فرما اور مجھ پر کسی کی مدد نہ فرما، میری نصرت فرما اور مجھ پر کسی کی نفرت نہ فرما، میرے لئے حیلہ وتدبیر فرما اور مجھ پر کسی کا حیلہ وتدبیر کارگر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے آسان کر، جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرما، اے اللہ، مجھے اپنا شکر گزار بنا، اپنے سے ڈرنے والا بنا، اپنا فرماں بردار بنا، اپنی طرف رجوع کرنے والا اور گڑگڑانے والا بنا۔ پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو دے، میری دعا قبول فرمالے، میری حجت اور دلیل کو مضبوط کر، میرے دل کو ہدایت کر، میری زبان کو درست کر اور میرے دل کے کینہ اور میل کچیل کو دور کر دے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، نسائی، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۳۷۳۰..... رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم۔

ترجمہ:..... اے پروردگار! میری مغفرت فرما میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۰۸۷۔

۳۷۳۱..... رب اغفرلی، وتب علی انک انت التواب الغفور. ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

ترجمہ:..... اے پروردگار! میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

۳۷۳۲..... رب اغفر وارحم واھدنی للسبیل الاقوم۔

ترجمہ:..... پروردگار میری مغفرت فرما، رحم فرما، اور مجھے سیدھے راستے کی ہدایت نصیب فرما۔ مسند احمد عن ام سلمه رضی اللہ عنها

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۰۸۸۔

۳۷۳۳..... کہہ:

اللھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی، واجعل علانیتی صالحة، اللھم انی أسألک من صالح ماتوتی الناس من المال والاھل والولد، غیر الضال ولا المضل.

"اے اللہ! میرے پوشیدہ کو میرے ظاہر سے بہتر بنا، میرے ظاہر کو نیک بنا، اے اللہ! میں تجھ سے نیک مال، نیک اولاد اور نیک اہل خانہ کا سوال کرتا ہوں جو گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کریں۔" ترمذی عن عمر رضی اللہ عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۷۰۹۴، ضعیف الترمذی ۷۲۲۔

۳۷۳۴..... اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادة رب کل شیء وملیکه، أشھد أن لا اله الا أنت، أعوذبک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکه.

ترجمہ:..... اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب کے اور حاضر کے جاننے والے! ہر چیز کے رب! اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے۔

بستر پر پڑھنے کی دعا

صبح وشام اس دعا کو پڑھ کر اور جب بستر پر جائے تب بھی پڑھا کر۔

(مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم، بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۳۵......اللهم انی أسالک نفساً مطمئنة تؤمن بلقائک وترضی بقضائک، وتقنع بعطائک.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے نفس مطمئنہ کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات پر ایمان رکھے، تیرے فیصلہ پر راضی رہے اور تیری عطاء پر قناعت پذیر ہو۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۹۹۔

۳۷۳۶ ......اللهم انی ضعیف فقونی، وانی ذلیل فاعزنی، وانی فقیر فارزقنی.

ترجمہ:......اے اللہ! میں ضعیف ہوں مجھے قوی فرما، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے، میں فقیر ہوں مجھے رزق دے۔

مستدرک الحاکم عن بریدہ رضی اللہ عنہ

۳۷۳۷......اللهم مغفرتک أوسع من ذنوبی، ورحمتک أرجی عندی من عملی.

ترجمہ:......اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے وسیع تر ہے اور تیری رحمت کی مجھے اپنے عمل سے زیادہ امید ہے۔

مستدرک الحاکم، الضیاء عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۰۱۔

۳۷۳۸ .... اللهم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی. فان هؤلاء تجمع لک دنیاک وآخرتک

ترجمہ:......اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت اور روزی دے۔

یہ دعا تیرے لئے دنیا وآخرت کی بھلائیوں کو جمع کردے گی۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن طارق الاشجعی

۳۷۳۹ .... اللهم انی ظلمت نفسی، ظلماً کثیراً وانه لایغفر الذنوب الاأنت فاغفرلی مغفرةً من عندک وارحمنی انک أنت الغفور الرحیم.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا اور بہت زیادہ ہوا اور بے شک گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ پس مجھے اپنی طرف سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک آپ مغفرت کرنے والے مہربان ہیں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو ابن ابی بکر

الاکمال

۳۷۴۰......اللهم انک لست باله استحد ثناک ولابرب یبید ذکرہ ولا کان معک اله ندعوہ ونتضرع الیه، ولاأعانک علی خلقنا أحد فنشر که فیک.

ترجمہ:......اے اللہ! تو ایسا خدا نہیں ہے جس کو ہم نے ایجا کرلیا ہو اور نہ ایسا رب ہے جس کا ذکر نا پید ہو جائے اور نہ آپ کے ساتھ کوئی معبود ہے جس کو ہم پکاریں اور اس کی طرف آپ وزاری کریں۔ اور نہ ہماری تخلیق میں آپ کی کسی نے مدد کی کہ اس کو ہم آپ کا شریک کریں۔

ابو الشیخ فی العظمة عن صهیب رضی اللہ عنہ

۳۷۴۱...... اللهم انی أعوذبک من شر ماتجیء به الرسل. وشر ما تجیء به الریح.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو پیغامبر لے کر آئیں اور ہر اس چیز کے شر سے جو ہوائیں لے کر آئیں۔

ابو الشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۲..... اللھم انی أسألک الرضا بالقضاء، وبرد العیش بعد الموت ولذة النظر الی وجھک، والشوق الی لقائک من غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تجھ سے رضا بالقدر کا سوال کرتا ہوں، موت کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں، آپ کے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں جو بغیر کسی تکلیف اور بغیر کسی تاریک فتنے کے ہو۔

الکبیر للطبرانی عن فضالہ بن عبید

۳۷۴۳..... اللھم اجعل فی بصری نوراً، واجعل فی سمعی نوراً واجعل فی لسانی نوراً، واجعل فی قلوبی نوراً، واجعل عن یمینی نوراً واجعل عن شمالی نوراً، واجعل من أمامی نوراً، واجعل من خلفی نوراً واجعل من فوقی نوراً، واجعل من أسفل منی نوراً، واجعل لی یوم ألقاک نوراً، واعظم لی نوراً.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میری آنکھوں میں نور کر، میرے کانوں میں نور کر، میری زبان میں نور کر، میرے دل میں نور کر، میرے دائیں اور بائیں نور کر، میرے آگے اور پیچھے نور کر، میرے اوپر اور نیچے نور کر اور جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں گا اس دن کو میرے لئے نور کر اور میرے لئے نور کو زیادہ کردے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴..... اللھم اجعلنی من الذین اذا أحسنوا استبشروا، واذا أساوا استغفروا.

ترجمہ: ...... اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جب وہ نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب ان سے گناہ سرزد ہوں تو استغفار کریں۔

مسند احمد، بخاری، شعب الایمان للبیھقی، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۳۷۴۵..... اللھم ارزقنی اللھم اھدنی.

اے اللہ! مجھے رزق اور توفیق دے اور مجھے ہدایت نصیب کر۔ ابن ابی عاصم، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶..... اللھم انی اعوذبک من الفقر وعذاب القبر، وفتنة المحیا وفتنة الممات.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر سے اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی وقاص

۳۷۴۷..... اللھم انی أعوذبک من الکسل والھرم والجبن والبخل وسوء الکبر، وفتنة الدجال وعذاب القبر.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، بزدلی سے، بخل سے، بدترین بڑھاپے سے، دجال کے فتنے سے اور عذاب قبر سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸..... اللھم انی أعوذبک من البخل، وأعوذبک من الجبن وأعوذبک من أرد الی أرذل العمر، وأعوذبک من فتنة الدنیا، وأعوذبک من عذاب القبر.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ رذیل عمر کو پہنچوں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

بخاری، مسلم، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن حبان عن سعد بن ابی وقاص

۳۷۴۹..... اللھم انی اعوذبک من بطن لا یشبع، وأعوذبک من صلاة لاتنفع أعوذبک من دعاء لا یسمع، وأعوذبک من قلب لا یخشع.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے شکم سے جو سیر نہ ہو، تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی نماز سے جو نفع نہ دے، تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی

دعا سے جو کہ نہ جائے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع نہ کرے (خدا کو یاد نہ کرے اور روئے نہ)۔

ابن حبان، سمویہ، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۳۷۵۰.....اللهم استر عورتي و آمن روعتي، واقض ديني.

ترجمہ:.......اے اللہ! میرے عیب کو چھپادے میرے خوف کو امن دے اور میرے قرض کو اتار دے۔

بقی بن مخلد، ابن منده، ابو نعیم عن ابن جندب عن ابیه

۳۷۵۱..... اللهم أحسن عاقبتي في الأمور كلها، وأجرني من خزي الدنيا وعذاب الآخرة.

ترجمہ:.......اے اللہ! تمام کاموں میں مجھے اچھائی نصیب کر، مجھے دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

پس جس شخص نے یہ دعا ہمیشہ لازم کرلی تو اس کو زندگی میں کوئی مصیبت درپیش نہ ہوگی۔الکبیر للطبرانی عن بسر بن ارطاة

۳۷۵۲.....اللهم انی أعوذبک من قلب لا يخشع، ومن دعاء لايسمع ونفس لاتشبع.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو خاشع نہ ہو، ایسی دعا سے جو مسموع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابن جریر

۳۷۵۳..... اللهم لا تخزني يوم البأس، ولا تخزني يوم القيامة.

ترجمہ:..... اے اللہ! مجھے جنگ کے دن رسوانہ کر اور قیامت کے دن مجھے رسوانہ کر۔

ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم، السنن لسعید بن منصور عن ابی قرصافه رضی الله عنه

۳۷۵۴..... اللهم لا تخزنا يوم القيامة ولا تفضحنا يوم اللقاء.

ترجمہ:.......اے اللہ! ہم کو قیامت کے دن رسوانہ کر اور اپنی ملاقات کے وقت فضیحت نہ کر۔ابن عساکر عن ابی قرصافی

۳۷۵۵..... اللهم لاسهل الا ماجعلته سهلا، وانت تجعل الحزن اذا شئت سهلا.

ترجمہ:.......اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں ہے سوائے اس چیز کے جس کو تو آسان کرے۔ اور جب تو چاہتا ہے تو ہر رنج وغم کو آسان کردیتا ہے۔عن ابن ابی عمرو، ابن حبان، ابن السنی فی عمل یوم ولیلة.السنن لسعید بن منصور عن انس رضی الله عنه

۳۷۵۶..... اللهم اليک أشكو ضعف قوتي، وقلة حيلتي، وهواني على الناس، يا أرحم الراحمين الى من تكلني الى عدو يتجهمني، أم الى قريب ملكته أمري، ان لم تكن ساخطاً علي فلا ابالي، غير أن عافيتک أوسع لي أعوذ بنور وجهک الكريم، الذي أضاءت لي السموات، وأشرقت له الظلمات وصلح عليه أمر الدنيا والآخرة، ان تحل علي غضبک أوتنزل علي سخطک، ولک العتبى حتى ترضى، ولا حول ولا قوة الا بک.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تجھ سے شکایت کرتا ہوں اپنی قوت کی کمزوری کی، اپنے حیلہ کی کمی کی اور لوگوں پر اپنی کمزوری کی۔ اے ارحم الراحمین تو مجھے کس دشمن کی طرف بھیجتا ہے جو مجھے دیکھ کر ترش رو ہوتا ہے یا تو مجھے کسی رشتہ دار کی طرف بھیج کر مجھے اس کے حوالہ کردیتا ہے۔ اے پروردگار! اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں، ہاں مگر تیری عافیت نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ پس میں تیرے چہرے کے نور کی پناہ مانگتا ہوں جس کے نور سے سارے آسمان روشن ہوگئے۔ ساری ظلمتیں جھٹ کر روشن ہوگئیں اور اس کی کرنوں سے دنیا و آخرت کے معاملے سدھر گئے اس بات سے کہ مجھ پر تیرا غضب اترے، یا تیری ناراضگی اترے، تجھے منانا اس وقت تک فرض ہے جب تک تو راضی نہ ہو۔ یقیناً کسی بدی سے پھرنے کی طاقت ہے اور نہ کسی نیکی کے انجام دینے کی قوت مگر خدا تیرے ﷺ۔

الکبیر للطبرانی فی السنة عن عبدالله بن جعفر

۳۷۵۷..... اللهم أغنني بالعلم، وزيني بالحلم، وأكرمني بالتقوى وجملني بالعافية.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے علم کی دولت سے مالا مال کر، حلم و بردباری کے ساتھ مجھے رونق بخش، تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ مجھے معزز

کر۔ (اور عافیت وامن کے ساتھ مجھے خوبصورتی بخش)۔ الرافعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸... اللھم عافنی فی قدرتک، وأدخلنی فی رحمتک، واقض أجلی فی طاعتک، واختم لی بخیر عملی، واجعل ثوابه الجنة.

ترجمہ:...... اے اللہ! مجھے اپنی تقدیر میں عافیت والا کر، اپنی رحمت میں داخل کر، میری زندگی کا چراغ اپنی اطاعت میں گل کر، میرا خاتمہ میرے سب سے اچھے عمل پر کر اور اس کا ثواب جنت بنا۔ السنن للبیهقی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹... اللھم آمن روعتی، واستر عورتی، واحفظ أمانتی واقض دینی.

ترجمہ:...... اے اللہ! میرے خوف کو امن دے، میرے عیب کو پردہ دے، میری امانت کو حفاظت دے اور میرے قرض کو ادائیگی دے۔

ابن مندہ، ابو نعیم عن حنظلہ بن علی الاسلمی. مرسلاً

۳۷۶۰... اللھم انی أسألک باسمک الطاهر الطیب المبارک الأحب الیک، الذی اذا دعیت به أجبت، واذا سئلت به أعطیت، واذا استرحمت به رحمت واذا استفرجت به فرجت.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تیرے پاکیزہ، طیب بابرکت اور تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نام کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس کے ساتھ تجھے جب بھی پکارا جائے تو جواب دیتا ہے، جب سوال کیا جائے تو عطا کرتا ہے، جب تجھ سے رحمت طلب کی جائے تو تو رحم کرتا ہے اور جب تجھ سے کشادگی طلب کی جائے تو کشادگی کرتا ہے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۶۱... اللھم متعنی بسمعی وبصری، واجعلهما الوارث منی.

ترجمہ:...... اے اللہ! مجھے میری شنوائی اور بینائی سے نفس اٹھانے کی توفیق دے اور ان کو میرا وارث بنا۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن الشخیر

۳۷۶۲... اللھم لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه.

ترجمہ:...... اے اللہ! تیرے ہی لئے حمد، حمد کثیر طیب اور مبارک۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ

۳۷۶۳... اللھم انی أعوذبک من الهم والکسل وعذاب القبر.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم سے، سستی سے، اور عذاب قبر سے۔ ترمذی حسن غریب عن ابی بکرة

۳۷۶۴... اللھم أقسم لنا من خشیتک ماتحول به بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ماتبلغنا به جنتک، ومن الیقین ما تهون علینا مصیبات الدنیا ومتعنا بأسماعنا وأبصارنا وقوتنا ما أحییتنا، واجعله الوارث منا واجعل ثأرنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا، ولا تجعل الدنیا أکبر همنا ولامبلغ علمنا، ولا تسلط علینا من لا یرحمنا.

ترجمہ:...... اے اللہ! ہمیں اپنی ایسی خشیت عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، ہمیں اپنی ایسی اطاعت نصیب کر جو ہم کو تیری جنت میں پہنچا دے، ایسا یقین دے جس کے ساتھ تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور ہماری طاقت کے ساتھ نفع دے جب تک تو ہم کو زندہ رکھے۔ اور ان کو ہمارا وارث بنا (کہ جب عمر اخیر آجائے تو یہ درست حالت پر کام کرتے رہیں) اے اللہ! جو ہم پر ظلم کرے ہمارا انتقام اس میں دکھا، ہمارے دشمن پر ہماری مدد فرما، ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں نہ کر، دنیا کو سب سے بڑی فکر اور علم کی انتہا نہ کر اور ہم پر ایسے لوگوں کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔

ابن المبارک، ترمذی، حسن، ابن السنی فی عمل یوم ولیلة، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۶۵... اللھم رب جبریل ومیکائیل، ورب اسرافیل، أعوذبک من حر النار ومن عذاب القبر.

ترجمہ:...... اے اللہ! اے جبریل، میکائیل کے رب! اور اسرافیل کے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کی آگ سے اور قبر کے عذاب سے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

روایت حسن غریب ہے۔

۳۷۶۶.....اللھم انی أعوذبک من الشیطان الرجیم وھمزہ ونفخہ ونفشہ.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے، اس کے کچھ کے لگانے سے، اس کے پھونکنے اور تھوکنے سے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۶۷.....اللھم حبب الموت الی من یعلم انی رسولک.

ترجمہ:.......اے اللہ! موت ہر اس شخص کے لئے محبوب چیز بنادے جس کو معلوم ہو کہ میں تیرا رسول ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۳۷۶۸.....اللھم انک تاخذ الروح من بین العصب والقصب والانامل، اللھم أعنی علی الموت، وھونہ علی.

ترجمہ:.......اے اللہ! تو موت کو کھینچ نکالتا ہے پٹھوں، ہڈیوں اور انگلیوں کے درمیان سے۔اے اللہ! میری موت پر مدد فرما اور اس کو میرے لئے آسان کردے۔ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن طعمۃ بن غیلان الجعفی

کلام:.......طعمۃ بن غیلان الجعفی یہ کوفی ہیں اور امام ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار فرمایا ہے۔تھذیب التھذیب ۵/۱۳

۳۷۶۹.....اللھم انی أسألک الصحۃ والعفۃ والامانۃ وحسن الخلق والرضا بالقدر.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صحت، عفت، امانت داری، حسن اخلاق اور تقدیر پر رضامندی کا۔

ھناد البزار، الخرائطی فی مکارم الاخلاق.الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو.ابن قانع عن زید بن خارجہ

۳۷۷۰.....اللھم انی اعیذھم بک من الکفر والضلالۃ والفقر الذی یصیب بنی آدم.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں ان کو تیری پناہ میں دیتا ہوں کفر سے، گمراہی سے، اور بنی آدم کو پہنچنے والے فقر وفاقہ سے۔

الکبیر للطبرانی عن بلال بن سعدعن ابیہ

۳۷۷۱.....اللھم اغفرلنا وارحمنا وارض عنا وتقبل منا وادخلنا الجنۃ، ونجنا من النار، وأصلح لنا شأننا کلہ، قیل زدنا قال أو لیس قد جمعنا الخیر.

ترجمہ:.......اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہوجا، اور ہم سے (نیکیوں کو) قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات دے اور ہمارے تمام حالات درست فرما۔کسی نے کہا ہمارے لئے اور دعا کردیجیے؟ فرمایا: کیا ہم نے تمام بھلائیوں کو جمع نہیں کرلیا۔مسند احمد، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۷۷۲.....اللھم اغفرلی ذنوبی وخطأی وعمدی، اللھم انی استھد یک لأرشد أمری وأعوذبک من شر نفسی.

ترجمہ:.......اے اللہ! میرے تمام گناہوں کو معاف فرما بھول چوک کے ساتھ مجھ سے سرزد ہوئے ہوں یا میں نے جان بوجھ کر کیے ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے کام میں سیدھے راستے کی ہدایت طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص وامرأۃ من قریش

۳۷۷۳.....اللھم انی أعوذبوجھک الکریم واسمک العظیم، من الکفر والفقر.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیرے کریم چہرے اور تیرے عظیم نام کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کفر اور فقر سے۔

الکبیر للطبرانی فی السنۃ عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۳۷۷۴.....اللھم انصرنی علی من بغی علی وأرنی ثاری ممن ظلمنی وعافنی فی جسدی، ومتعنی بسمعی وبصری، واجعلھما الوارث منی.

ترجمہ:.......اے اللہ! میری مدد فرما اس شخص پر جو مجھ پر زیادتی کرے، میرا قصاص اس شخص میں دکھا جو مجھ پر ظلم کرے، مجھے میرے جسم میں

تندرستی وعافیت دے، میری شنوائی اور بینائی کے ساتھ مجھے فائدہ دے اور ان کو میرا وارث بنا (کہ بڑھاپے میں یہ صحیح رہیں)۔

الباوردی عن سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ

۳۶۷۵......اللهم انی أعوذبک من الصمم والبکم. وأعوذبک من المأثم والمغرم، وأعوذمن موت النعم. وأعوذبک من موت الهرم وأعوذبک من موت الهدم، وأعوذبک من الجوع، فانه بئس الضجیع. وأعوذبک من الخیانة. فانها بئست البطانة.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بہرے پن سے، گونگے پن سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور تاوان میں پڑنے سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں لاچاری و بڑھاپے کی موت سے، میں پناہ مانگتا ہوں دب کر مرنے سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بھوک سے، بے شک وہ برا ساتھی ہے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے وہ اندر کا برا ساتھی ہے۔ابن النجار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۷۶......اللهم زینی بالعلم، وأکرمنی بالتقوی، وجملنی بالعافیة.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے علم کے ساتھ مزین کر، تقویٰ کے ساتھ عزت دے اور عافیت کے ساتھ خوبصورت کر۔

ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۷۷......اللهم انی أسألک التوفیق لمحابک من الاعمال وصدق التوکل علیک، وحسن الظن بک.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے اپنے محبوب اعمال کی توفیق دے، اپنی ذات پر سچا بھروسہ دے اور اپنی ذات کے ساتھ مجھے ہمیشہ نیک گمان رکھ۔

محمد بن نصر، حلیة الاولیاء عن الاوزاعی، مرسلاً، الحکیم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸......اللهم انی أعوذبک من فتنة النار، ومن عذاب القبر ومن شر الغنی والفقر.

ترجمہ:......اے اللہ! میں جہنم کے فتنے سے، قبر کے عذاب سے اور مالداری وفقر کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۷۹......اللهم انی أعوذمن الأربع: من علم لا ینفع، ومن قلب لا یخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعا لایسمع.

ترجمہ:......اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں: ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو عاجزی نہ کرے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰......اللهم انی أعوذبک من الهدم، وأعوذبک من التردی وأعوذبک من الغم والغرق والحرق والهرم، وأعوذبک أن یتخبطنی الشیطان عندالموت، وأعوذبک أن أموت فی سبیلک مدبّراً، وأعوذبک أن أموت لدیغا.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں دب کر مرنے سے، میں تیری پناہ چاہتا ہوں گر کر ہلاک ہونے سے، میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے، غرق آب ہونے سے، جل جانے سے اور بڑھاپے سے۔ تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے چھوئے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیری پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مروں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ (بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں کے) ڈسنے سے ہلاک ہو جاؤں۔(مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی الیسر

۳۶۸۱......اللهم انی أعوذبک من الکسل والهرم، وفتنة الصدر وعذاب القبر.

ترجمہ:......اے اللہ! میں سستی سے، بڑھاپے سے، سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲......اللهم انک رب عظیم لا یسعک شیء مما خلقت، وانت تری ولاتری، وأنت بالمنظر الأعلی، وأن لک الآخرة والأولی، ولک الممات والمحیا، وأن الیک المنتهی والرجعی، نعوذبک، أن نذل ونخزی اللهم انک سألتنا من أنفسنا ما لا نملکه الا بک، فاعطنا منها ما یرضیک عنا.

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔اے اللہ! تو عظیم پروردگار ہے، تیری مخلوق میں سے کوئی مجھے کافی نہیں، تو سب کو دیکھتا ہے لیکن تو کسی کو دکھتا نہیں (تو کسی کو نظر نہیں آتا) ہر چیز تیرے سامنے واضح ہے، آخرت و دنیا دونوں تیرے ہاتھ میں ہیں، موت اور زندگی تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری طرف ہر چیز کی انتہاء اور لوٹنا ہے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ ہم ذلت و رسوائی سے دوچار ہوں۔ اے اللہ! تو نے ہم سے ہماری جانوں کا سوال کیا ہے جن کے ہم مالک نہیں سوائے تیری توفیق اور مدد کے، پس ہمیں وہ اعمال دے جو آپ کو ہم سے راضی کردیں۔ الدیلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۳۷۸۳۔۔۔۔اللهم انی أسألک بأسمائک الحسنی، ماعلمت منها وما لم أعلم، وباسمک العظيم الأعظم، وباسمک الکبير الاکبر.

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اسماء حسنیٰ کے ساتھ مجھے معلوم ہوں یا نہیں، تیرے عظیم اسم اعظم کے ساتھ اور تیرے سب سے بڑے نام کے ساتھ۔ (پس مجھے میری اس دعا میں نامراد نہ کر)۔ الدیلمی عن انس رضی الله عنه

۳۷۸۴۔۔۔۔اللهم انی أسألک بنعمتک السابغة علی، وبلائک الحسن الذی ابتليتنی به، وفضلک الذی فضلت علی أن تدخلنی الجنة بمنک وفضلک ورحمتک.

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس نعمت کے طفیل جو مجھ پر برس رہی ہیں، تیری اس آزمائش کے طفیل جس کے ساتھ تو نے میری آزمائش کی اور تیرے اس فضل کے طفیل جو تو نے مجھ پر کیا یہ کہ مجھے اپنے احسان، فضل اور رحمت کے ساتھ اپنی جنت میں داخلہ نصیب کر۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۳۷۸۵۔۔۔۔اللهم انی أسألک بوجهک الکريم، وأمرک العظيم، أن تجيرنی من النار والکفر والفقر.

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کریم چہرے اور تیرے عظیم امر کے ساتھ کہ مجھے جہنم سے، کفر سے اور فقر وفاقہ سے نجات دے دے۔ الدیلمی عن ابی بکرة رضی الله عنه

۳۷۸۶۔۔۔۔اللهم انی أعوذبک من موت الفجاءة ومن لدغ الحية ومن السبع، ومن الحرق والغرق، ومن أن أخر علی شیء، اويخر علی شیء ومن القتل عند فرار الزحف.

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اچانک موت سے، سانپ اور درندے کے ڈسنے سے، جلنے سے، غرق آب ہونے سے، اس بات سے کہ میں کسی چیز پر گروں یا مجھ پر کوئی چیز گرے اور جنگ سے بھاگتے ہوئے قتل ہونے سے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۳۷۸۷۔۔۔۔اللهم انی أسألک علماً نافعاً وعملاً متقبلاً.

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۳۷۸۸۔۔۔۔اللهم أنفعنی بما علمتنی، وعلمنی ما ينفعنی.

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔اے اللہ! جو تو نے مجھے علم دیا ہے اس کے ساتھ مجھے نفع دے اور مجھے اس چیز کا علم دے جو مجھے نفع دے۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۳۷۸۹۔۔۔۔اللهم انی أسألک ايماناً دائماً، وهدياً قيماً، وعلماً نافعاً.

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تجھ سے دائمی ایمان، سیدھی راہ اور علم نافع کا سوال کرتا ہوں۔ حلية الاولياء عن انس رضی الله عنه

۳۷۹۰۔۔۔۔اللهم انی أعوذبک من شر من يمشی علی بطنه، ومن شر من يمشی علی رجلين، ومن شر من يمشی علی أربع.

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں پیٹ کے بل رینگنے والے جانوروں کے شر سے، دو ٹانگوں پر چلنے والوں کے شر سے اور چار ٹانگوں پر چلنے والوں کے شر سے۔ الکبير للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۳۷۹۱۔۔۔۔اللهم اغفرلی ماقدمت وما أخرت، وما أسررت، وما أعلنت، وما أنت أعلم به منی، أنت المقدم وأنت

المؤخر، لا الٰہ الا انت.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میری مغفرت فرما جو مجھ سے پہلے ہوا یا بعد میں ہوا، چھپ کر ہوا یا اعلانیہ ہوا اور تو ہی اس کو مجھ سے زیادہ بخوبی جاننے والا ہے۔تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۹۲۔۔۔۔اللھم انی أعوذبک ان أموت هماً اوغماً، وأن أموت غرقاً، وأن يتخبطني الشيطان، عند الموت، وأن أموت لديغاً.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کسی رنج اور صدمے میں مرنے سے، غرق ہو کر مرنے سے، مرتے وقت شیطان کے بہکانے سے اور کسی زہریلے جانور کے ڈس کر مرنے سے۔مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۹۳۔۔۔۔۔اللھم اجعلنا من عبادك المنتخبين، الغر المحجلين الوفد المتقبلين

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! ہم کو منتخبین، الغر المحجلین، الوفد المتقبلین میں سے بنا۔پوچھا گیا یا رسول اللہ منتخبین کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کے پرہیز گار بندے۔پوچھا گیا الغر المحجلین کیا ہے۔فرمایا: وہ لوگ جن کے اعضاء وضو (قیامت میں) چمک رہے ہوں گے۔پوچھا گیا الوفد المتقبلین کیا ہے، فرمایا: وہ لوگ جو اپنے انبیاء کے ساتھ وفد کی صورت میں اللہ کے ہاں حاضر ہوں گے۔مسند احمد عن وفد عبدالقیس

۳۷۹۴۔۔۔۔۔اللھم انی أسالك حبك وحب من يحبك والعمل الذي يبلغني حبك، اللھم اجعل حبك أحب الي من نفس وأهلي والماء البارد.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت کا، ان لوگوں کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کا جو تیری محبت عطا کرے۔اے اللہ! اپنی محبت مجھے اپنے نفس، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ کر دے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۷۹۵۔۔۔۔۔اللھم آمن روعتي، واحفظ أمانتي واقض ديني.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میرے خوف کو امن وسکون دے، میری امانت کی حفاظت فرما اور میرے قرض کو ادا فرما۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن حنظلۃ بن علی

۳۷۹۶۔۔۔۔۔اللھم ما أعطيتني مما أحب فاجعله قوةً لي على ما تحب وما زويت عني مما أحب فاجعله فراغاً لي فيما تحب، اللھم أعطني ما أحب واجعله خيراً، واصرف عني ما أكره، وحبب الي طاعتك، وكره الي معصيتك.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! جو میری پسندیدہ شئی تو نے مجھے عطا کی ہے اس کو میرے لئے قوت کا سبب بنا ان چیزوں میں جو تجھے محبوب ہیں۔اور جو میری پسندیدہ چیز تو نے مجھ سے پھیر دی ہے اس کو فراغت کا سبب بنا ان چیزوں کے لئے جو تجھے محبوب ہیں۔اے اللہ! میری چاہت مجھے عطا کر اور اس کو میرے لئے باعث خیر بنا، میری ناپسندیدہ چیز کو مجھ سے پھیر دے، اپنی اطاعت مجھے محبوب کر دے اور اپنی معصیت مجھے ناگوار کر دے۔

الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۹۷۔۔۔۔۔اللھم وفقني لما تحب وترضى من القول والعمل والفعل والنية والهدى، انك على كل شيء قدير.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! مجھے اس قول، عمل، فعل، نیت اور ہدایت کی توفیق دے جس کو تو محبوب رکھے اور اس سے تو راضی ہو۔(بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے)۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۹۸۔۔۔۔۔اللھم أشرب الايمان قلبي، كما أشربته روحي، ولا تعذب شيئاً من خلقي بشيء كتبت علي، فانك قادر علي

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! ایمان کو میرے دل میں یوں بسا دے جس طرح میری روح تو نے اس میں بسا رکھی ہے اور کسی چیز پر جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے مجھے عذاب نہ دے بے شک تو مجھ پر پوری طرح قادر ہے۔الدیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۹۹.....اللهم أعوذبک من حال أهل النار.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں اہل جہنم کے حال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔الخرائطي في مكارم الاخلاق عن عمران بن حصين

۳۸۰۰.....اللهم انی أعوذبک من الكسل والهرم والمغرم والماثم وأعوذبک من فتنة الدجال، وأعوذبک من عذاب القبر، وأعوذبک من عذاب النار.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی، بڑھاپے سے، چٹی اور گناہ سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے سے، تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے۔الخرائطي عن ابن عمر رضي الله عنه

۳۸۰۱.....اللهم ارزقنا من فضلك، ولا تحرمنا رزقك، وبارک لنا فيما رزقتنا، واجعل غنانا في أنفسنا، واجعل رغبتنا فيما عندک.

ترجمہ:.......اے اللہ! ہمیں اپنا فضل عطا کر، اپنے رزق سے محروم نہ کر، جو رزق تو نے ہم کو دیا ہے اس میں برکت ڈال، ہمارے دلوں کو مالدار بنا اور ہماری رغبت وحرص اس چیز میں کر جو تیرے پاس ہے۔حلية الاولياء السنن لسعيد بن منصور عن ابن عباس رضي الله عنه

۳۸۰۲.....اللهم لاتجعل قبری وثنا يصلي اليه، فانه اشتد غضب الله على قوم اتخذوا قبور أنبياهم مساجد.

ترجمہ:.......اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنا جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے، بے شک اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا ہے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔عبدالرزاق عن زيد بن اسلم. مرسلاً

۳۸۰۳.....اللهم باعد بيني وبين خطاياى، كما باعدت بين المشرق والمغرب، اللهم نقني من الخطايا، كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس اللهم اغسلني من خطاياى بالماء والثلج والبرد.

ترجمہ:.......اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس قدر دوری کردے، جس قدر تو نے مشرق ومغرب کے درمیان دوری فرمائی ہے۔اے اللہ! مجھے خطاؤں سے یوں صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔اے اللہ میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھودے۔مصنف ابن ابی شيبة، مسند احمد، بخاري، مسلم، ابو داؤد، نسائي، ابن ماجه عن ابی هريرة رضي الله عنه

۳۸۰۴.....اللهم انی اسالک علماً نافعاً، وأعوذبک من علم لا ينفع.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع کا سوال کرتا ہوں اور ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے۔

ابن ماجه، ابن حبان، لاسنن لسعيد بن منصور، الاوسط للطبراني عن جابر، الاوسط للطبراني عن ابی هريرة رضي الله عنه

۳۸۰۵.....اللهم اغفرلي ذنبي كله، دقة وجله، سره وعلانيته أوله وآخره.

ترجمہ:.......اے اللہ! ہلکے، بڑے، پوشیدہ، اعلانیہ اول وآخر میرے تمام گناہ معاف کردے۔حلية الاولياء عن ابی هريرة رضي الله عنه

۳۸۰۶.....اللهم طهرني بالثلج والبرد، والماء البارد، اللهم طهر قلبي من الخطايا كما طهرت الثوب الابيض من الدنس، وباعد بيني وبين ذنوبي كما باعدت بين المشرق والمغرب، اللهم انی أعوذبک من قلب لا يخشع، ونفس لا تشبع، ودعاء لا يسمع، وعلم لا ينفع، اللهم انی أعوذبک من هؤلاء الاربع، اللهم انی أسألک عيشة نقية وميتة سوية ومرداً غير مخزى.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے دھودے، اے اللہ! میرے دل کو خطاؤں سے یوں دھودے، جس طرح تو نے سفید کپڑوں کو میل کچیل سے دھودیا، میرے اور گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا فاصلہ تو مشرق اور مغرب کے درمیان کردیا ہے۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو خاشع نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسی دعا سے جو مسموع نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔اے اللہ! میں تیری ان چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں۔اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگی، آسان موت اور ایسے حساب کتاب کا سوال کرتا ہوں جس میں کوئی رسوائی اور ذلت نہ ہو۔مسند أحمد، عن عبدالله بن ابی اوفی

۳۸۰۷......اللهم ان قلوبنا وجوارحنا بيدك، لم تملكنا منها شيئاً فاذا فعلت ذلك بها فكن أنت وليها.

ترجمہ:......اے اللہ! ہمارے قلوب اور اعضاء تیرے ہاتھ میں ہیں، تو نے ان میں سے کسی چیز کا ہم کو مالک نہیں بنایا پس جب تو ہی ان کا مالک ہے تو ان کی نگہبانی فرما۔ مسند احمد، عن عبدالله بن ابی اوفیٰ

۳۸۰۸......اللهم انى استغفرك واتوب اليك، فتب على انك أنت التواب الغفور.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں اور تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں پس میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔ السنن للدارقطني عن ابن عمر رضي الله عنه

۳۸۰۹......اللهم انى أسألك الهدى والتقى والعفاف والغنى.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور مالداری کا سوال کرتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابن مسعود رضي الله عنه

۳۸۱۰......اللهم لا تجعل لفاجر عندى نعمةً أكافيه بها في الدنيا والآخرة.

ترجمہ:......اے اللہ! کسی فاجر کی مجھ پر کوئی نعمت اور نیکی نہ ہونے دے جس کا بدلہ مجھے دنیا و آخرت میں دینا پڑے۔ الديلمي عن معاذؓ

۳۸۱۱......اللهم انفعنى بما علمتنى، وعلمنى ما ينفعنى، وارزقنى علماً ينفعنى.

ترجمہ:......اے اللہ! تو نے جو مجھے سکھایا ہے اس کے ساتھ مجھے نفع دے، جو مجھے نفع دینے والی چیز ہے وہ سکھا دے اور مجھے ایسا علم مرحمت فرما جو مجھے نفع دے۔ مستدرك الحاكم عن انس رضي الله عنه

۳۸۱۲......اللهم انى أسألك موجبات رحمتك، وعزائم مغفرتك والسلامة من كل اثم، والغنيمة من كل بر، والفوز بالجنه، والنجاة من النار

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری رحمت کو واجب کرنے والے اسباب، تیری مغفرت کو یقینی بنانے والے اسباب، ہر گناہ سے سلامتی، ہر نیکی کا حصول، جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔ مستدرك الحاكم عن ابن مسعود رضي الله عنه

۳۸۱۳......اللهم اجعل حبك أحب الأشياء الى، واجعل خشيتك أخوف الأشياء عندى. واقطع عنى حاجات الدنيا بالشوق الى لقائك واذا أقررت أعين أهل الدنيا من دنياهم، فاقرر عينى من عبادتك.

ترجمہ:......اے اللہ! اپنی محبت مجھے تمام محبوب چیزوں سے زیادہ کردے، اپنے خوف کو تمام چیزوں سے زیادہ خوفزدہ کردے، تیری ملاقات کے شوق سے دنیا کی تمام خواہشات مجھ سے ختم کردے، اور جب تو اہل دنیا کی آنکھیں ان کی دنیا کے ساتھ ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کردے۔ حلية الاولياء عن الهيثم بن مالك الطائى

۳۸۱۴......اللهم حاسبنى حساباً يسيراً، قيل ما الحساب اليسير؟قال: ينظر فى كتابه ويتجاوز عنه، انه من نوقش الحساب يومئذ هلك وكل ما يصيب المؤمن كفر الله عنه من سيئاته حتى الشوكة تشوكه.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لے! پوچھا گیا آسان حساب کیسا ہے؟ فرمایا: پس اس کی کتاب (اعمال نامہ میں دیکھا جائے گا) اور اس سے درگذر کردیا جائے گا۔ ورنہ اس دن جس سے پوچھ تاچھ کی گئی وہ ہلاک ہوگیا اور ہر تکلیف جو مؤمن کو آتی ہے، اللہ پاک اس کے بدلے میں اس کے گناہ معاف کرتے ہیں حتیٰ کہ اگر اس کو کانٹا چبھ جائے تب بھی۔

مستدرك الحاكم، شعب الايمان للبيهقى عن عائشه رضى الله عنها

۳۸۱۵......اللهم جنبنى منكرات الأعمال والاخلاق والاهواء والادواء.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے برے کاموں، برے اخلاق، خواہشات (نفسانی) اور بیماریوں سے محفوظ فرما۔

الحكيم، الكبير للطبرانى، مستدرك الحاكم عن زياد بن علاقه عن عمه

۳۸۱۶......اللهم اغفرلي ما أخطأت، وما عمدت، وماأسررت وما أعلنت وما جهلت.

ترجمہ:......اے اللہ! جو گناہ مجھ سے بھول چوک سے سرزد ہوئے، جو گناہ جان بوجھ کر کیے، جو گناہ چھپ کر کیے یا اعلانیہ کیے اور جو گناہ جہالت کی وجہ سے کیے سب کو معاف فرما۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۳۸۱۷......اللهم انی أعوذبک من الشک بعد اليقين، وأعوذبک من شر الشيطان الرجيم، وأعوذبک من عذاب يوم الدين.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں یقین کے بعد شک میں پڑنے سے، تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قیامت کے دن کے عذاب سے۔ ابن صصری فی امالیہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۳۸۱۸......اللهم انی أعوذبک من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم والقسوة والغفلة والعيلة والذلة، وأعوذبک من الفقر والكفر والفسوق والشقاق والنفاق والسمعة والرياء، وأعوذبک من الصمم والبكم والجنون والجذام والبرص وسیء الأسقام.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے اپنی پناہ میں رکھ عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، کنجوسی سے، بڑھاپے سے، قساوت قلبی سے، غفلت سے، اہل وعیال کے بوجھ سے، اور ذلت کا شکار ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں فقر وفاقہ سے، کفر وفسوق سے، نزاع اور اختلاف سے، نفاق سے، ریاء اور دکھاوے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بہرا ہونے سے، گونگا ہونے سے، جنون سے، جذام سے برص سے اور تمام بری بیماریوں سے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۸۱۹...... اللهم انی أسألک غناى وغنى مولاى.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے اپنے اور اپنے مالک کے مالدار ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی حرمہ

۳۸۲۰......اللهم أنت الأول لاشیء قبلک، وأنت الآخر لاشئی بعدک، أعوذبک من شر كل دابة ناصيتها بيدک، وأعوذبک من الاثم والكسل، ومن عذاب النار، ومن عذاب القبر، ومن فتنة الغنى وفتنة الفقر، وأعوذبک من المأثم والمغرم، اللهم نق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس، اللهم بعد بيني وبين خطيئتي، كما بعدت بين المشرق والمغرب، هذا ما سأل محمد ربه، اللهم انی أسألک خير المسألة وخير الدعاء وخير النجاح وخير العمل وخير الثواب وخير الحياة وخير الممات، وثبتني وثقل موازيني، وحقق ايماني، وارفع درجتي وتقبل صلاتي، واغفرخطيئتي، وأسألک الدرجات العلى من الجنة آمين اللهم انی أسألک فواتح الخير وخواتمه وجوامعه، وأوله وآخره، وظاهره وباطنه، والدرجات العلى من الجنة آمين، اللهم نجني من النار، ومغفرةً بالليل والنهار، والمنزل الصالح من الجنة آمين، اللهم انی أسألک خلاصاً من النار سالماً، وادخلني الجنة آمناً، اللهم انی أسألک أن تبارک لي في نفسي وفي سمعي وفي بصري وفي روحي وفي خلقي وفي خلقي وأهلي وفي محياى ومماتي، اللهم وتقبل حسناتي، وأسألک الدرجات العلى من الجنة آمين.

ترجمہ:......اے اللہ! تو ہی سب سے پہلے تھا تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے، سستی سے، جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، مالداری کے فتنے سے، اور فقر کے فتنے سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور چٹی کے جگہ سے۔ اے اللہ! میرے دل کو خطاؤں سے یوں صاف کردے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کردیا۔ اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کردیا ہے۔ انہی چیزوں کا محمد نے اپنے رب سے سوال کیا ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھی چیز کا، اچھی دعا کا، اچھی کامیابی کا، اچھے عمل کا، اچھے ثواب کا، اچھی زندگی اور اچھی موت کا۔ (اے اللہ!) مجھے ثابت قدم رکھ، میرے پلڑے کو بھاری کر، میرے ایمان کو مضبوط کر، میرے درجہ کو بلند کر، میری نماز کو قبول کر اور میری خطاؤوں کو بخش دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے خیر کو کھولنے والے اسباب، خیر کو مکمل کرنے والے اسباب اور خیر کے جامع اسباب کا سوال کرتا ہوں، نیز خیر کے اول اور خیر کے ظاہر و باطن کا اور جنت کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے جہنم سے نجات دے، دن ورات کی مغفرت دے اور جنت میں اچھا ٹھکانہ دے۔ اے اللہ! مجھے جہنم سے سلامتی کے ساتھ چھٹکارا دے، اور جنت میں امن کے ساتھ داخلہ دے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری جان میں، میرے سننے میں، میرے دیکھنے میں، میری روح میں، میری خلقت میں، میرے اخلاق میں، میرے اہل میں، میری زندگی میں اور میری موت میں برکت دے۔ اے اللہ میری نیکیوں کو قبول فرما اور مجھے جنت میں اعلیٰ درجے نصیب فرما۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۸۲۱...... اللهم انی أعوذبک من الهم والحزن، والعجز والکسل والبخل والجبن، وضلع الدین، وغلبة الرجال.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے، عاجزی وسستی سے، بزدلی وکنجوسی سے اور قرض کے کمر توڑنے اور لوگوں کے ہجوم کرنے سے۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی حسن غریب عن انس رضی اللہ عنه

۳۸۲۲...... اللهم أجرنی من النار وویل لأهل النار.

ترجمہ:...... اے اللہ! مجھے جہنم سے پناہ دے، بے شک اہل جہنم کے لئے ہلاکت وبربادی ہے۔

ابن قانع، ابونعیم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیه

۳۸۲۳...... اللهم أسألک عیشة نقیةً ومیتةً سویةً، ومرداً غیر مخزی ولا فاضح.

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگی، اچھی موت اور ایسے حشر کا سوال کرتا ہوں جس میں نہ رسوائی ہو اور نہ فضیحت۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۳۸۲۴...... اللهم أنت أمرت بالدعاء وتکفلت بالاجابة، لبیک اللهم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة والملک، لاشریک لک أشهدانک فرد واحد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً أحد وأشهدان وعدک حق، ولقاء ک حق، والجنة حق، والنار حق، وان الساعة آتیة لا ریب فیها وانک تبعث من فی القبور.

ترجمہ:...... اے اللہ! تو نے دعا کا حکم فرمایا اور قبولیت اپنے ذمہ لی سو ہم حاضر ہیں اے اللہ! ہم حاضر ہیں، حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں اور تمام نعمتیں تیرے ہاتھ میں ہیں، ساری سلطنت آپ کی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تو تنہا ذات ہے، بے نیاز ہے، جس نے کسی کو جنم دیا اور نہ اس کو جنم دیا گیا اور نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔

اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ برحق ہے، تیری ملاقات برحق ہے، جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے بے شک قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ اور بے شک تو قبروں میں پڑے مردوں کو دوبارہ جی اٹھائے گا۔ (ابن ابی الدنیا فی الدعاء، ابن مردویہ فی الاسماء والصفات، الاصبہانی فی الترغیب عن جابر رضی اللہ عنہ) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۳۸۲۵...... اللهم متعنی من الدنیا بسمعی وبصری وعقلی.

ترجمہ:...... اے اللہ! مجھے (جب تک میں دنیا میں ہوں) میرے سننے دیکھنے اور میری عقل کو سلامت رکھ!

شعب الایمان للبیهقی، ضعیف عن جریر

۳۸۲۶...... اللهم أصلح لی سمعی وبصری.

ترجمہ: ...... اے اللہ! میرے سننے اور دیکھنے کی اصلاح فرما۔ الادب المفرد للبخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۳۸۲۷ ..... اللهم أمتعني بسمعي وبصري وعقلي، واجعله الوارث مني وانصرني على من ظلمني، وأرني منه ثأري.

ترجمہ: ...... اے اللہ! مجھے میرے کانوں، میری آنکھوں اور میری عقل کے ساتھ نفع دے اور ان کو میرا وارث بنا (کہ مرتے وقت تک سلامت رہیں) اور میری مدد فرما اس شخص پر جو مجھ پر ظلم کرے اور میرا انتقام اس میں ظاہر کر۔ الافراد للدارقطنی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۲۸ ..... اللهم أمتعني بسمعي وبصري حتى تجعلهما الوارث مني وعافني في ديني وفي جسدي وانصرني ممن ظلمني حتى تريني منه ثأري اللهم اني أسلمت نفسي اليك، وفوضت أمري اليك وألجأت ظهري اليك وخليت وجهي اليك، لاملجأ ولا منجا منك الا اليك، آمنت برسولك الذي أرسلت وبكتابك الذي أنزلت.

ترجمہ: ...... اے اللہ! مجھے میری شنوائی اور بینائی کے ساتھ نفع اندوز کر حتی کہ ان کو میرا وارث کردے۔ مجھے میرے دین اور میرے جسم میں عافیت وسلامتی دے میری مدد فرما ان لوگوں سے جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا حتیٰ کہ ان میں انتقام کا نشان دکھا۔ اے اللہ! میں اپنی جان تجھے سونپتا ہوں، اپنا کام تجھے سپرد کرتا ہوں، تیری طرف اپنی ٹیک لگاتا ہوں اور اپنا چہرہ یکسوئی کے ساتھ تیری طرف کرتا ہوں۔ تجھ سے بھاگ کر کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ نجات کی جگہ مگر تیرے ہی پاس میں تیرے رسول پر ایمان لایا جس کو تو نے مبعوث کیا اور تیری کتاب پر ایمان لایا جس کو تو نے نازل کیا۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۳۸۲۹ ..... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! میں آپ کے پاس ایسے کلمات لے کر آیا ہوں جو پہلے کسی کے پاس نہیں لایا۔ پس یہ کہہ:

یامن أظهر الجميل وستر القبيح، ولم يؤاخذ بالجريرة، ولم يهتك الستر ياعظيم العفو والصفح، وياصاحب كل نجوى. ويا منتهى كل شكوى. ويا مبتدىء النعم قبل استحقاقها يا رباه ويا سيداه ويا أمنيتاه ويا غاية رغبتاه أسالك أن لا تشوه خلقي بالنار.

"اے وہ ذات جس نے خوبصورت کو باہر کیا اور قبیح وبدصورت کو چھپایا۔ (گناہ کی) جرأت پر مؤاخذہ نہیں کیا اور پردہ کو چاک نہیں کیا۔ اے عظیم معاف کرنے والے اور درگذر کرنے والے! اے ہر سرگوشی کو جاننے والے! اے ہر شکایت کو پہنچنے والے! اے نعمتوں کے سرچشمے! اے ربا! اے سردار! اے میری امید! اے سب سے آخری خواہش! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے جسم کو آگ پر نہ بھون۔" الدیلمی عن ابی رضی اللہ عنہ

۳۸۳۰ ..... اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ خوب دعا کرو پس تم یہ دعا کرو:

اللهم اعنا على شكرك وذكرك وحسن عبادتك.

اے اللہ! اپنے شکر پر، اپنے ذکر پر اور اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد کر۔

مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۳۱ ..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو یہ کلمات سکھا دیتے ہیں پھر اس کو یہ کلمات بھلاتے نہیں:

اللهم اني ضعيف فقوفي رضاك ضعفي، وخذ الى الخير بناصيتي، واجعل الاسلام منتهى رضاي وبلغني برحمتك الذي أرجو من رحمتك.

اے اللہ! میں ضعیف ہوں پس اپنی رضامندی میں میرے ضعف کو قوی فرما۔ میری پیشانی خیر کی طرف کھینچ، اسلام کو میری خوشی کی انتہاء بنا اور مجھے اپنی رحمت عطا فرما جس کی میں امید رکھتا ہوں۔ الافراد للدار قطنی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۳۲ ..... اللهم اني ضعيف فقوني وذليل فاعزني، وفقير فاغنني وارزقني.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! میں ضعیف ہوں مجھے قوی کر، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے اور میں فقیر ہوں مجھے مالدار کر اور رزق دے۔

ابن عساکر عن البراء رضی اللہ عنہ

۳۸۳۳۔۔۔۔۔اے ماموں! بیٹھ جاؤ۔ بے شک ماموں بھی والد ہے۔ اے ماموں! کیا میں آپ کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اللہ پاک جس بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں اس کو وہ کلمات سکھا دیتے ہیں۔ پس یہ کہیے:

اللھم انی ضعیف فقوفی رضاک ضعفی وخذالی الخیر بناصیتی، واجعل الاسلام منتھی رضای وبلغنی برحمتک الذی أرجو من رحمتک. الافراد للدارقطنی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۳۸۳۴۔۔۔میں تجھے پانچ ہزار نیکیاں دوں یا تجھ کو پانچ کلمات سکھاؤں جن میں تیرے دین اور تیری دنیا کی بھلائی ہے۔ یوں کہہ:

اللھم اغفرلی ذنبی، ووسع لی خلقی وطیب لی کسبی وقنعنی بما رزقتنی، ولا تذھب طلبی الی شیء صرفتہ عنی.

''اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما، میرے اخلاق کشادہ کر، میرا ذریعہ معاش پاکیزہ کر، جو رزق تو نے مجھے دیا ہے اس پر مجھے قناعت پسند کر اور مجھے ایسی چیز کی طلب میں نہ لگا جو تو نے مجھ سے پھیر دی ہے۔'' ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۳۸۳۵۔۔۔۔افضل دعا لا الٰہ الا اللہ ہے اور افضل ذکر الحمدللہ ہے۔ شعب الایمان للبیھقی، ابن النجار

۳۸۳۶۔۔۔ایک شخص یاارحم الراحمین کے ساتھ خوب گڑگڑایا، اس کو نداء دی گئی میں نے تیری پکار سن لی تیری کیا حاجت ہے؟

ابوالشیخ فی التواب عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۳۷۔۔۔یہ دعا لازم پکڑلو:

اللھم انی اسئلک باسمک الاعظم ورضوانک الاکبر۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اسم اعظم اور تیری رضائے اکبر کے ساتھ سوال کرتا ہوں (پھر دعا کرے) بے شک یہ اللہ کے اسماء میں سے ایک (اہم) اسم ہے۔

البغوی الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات عن ابی مرثد بن کنانہ عن خلیفہ عن حمزہ بن عبدالمطلب

۳۸۳۸۔۔۔۔جبرئیل علیہ السلام بڑی اچھی صورت میں ہنستے مسکراتے ہوئے آئے اس طرح پہلے کبھی نہ آئے تھے اور فرمایا: السلام علیک یا محمد! میں نے کہا: وعلیک السلام یا جبریل! جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اللہ عزوجل نے مجھے ایک تحفہ دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل علیہ السلام! کیا ہے وہ ہدیہ؟ فرمایا: وہ عرش کے نیچے کے خزانے کے کلمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ آپ کو معزز فرمایا ہے۔ میں نے کہا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ فرمایا:

یامن أظھر الجمیل وستر القبیح یامن لا یواخذ بالجریرۃ، ولا یھتک الستر یا عظیم العفو، یاحسن التجاوز، یاواسع المغفرۃ، یا باسط الیدین بالرحمۃ، یا صاحب کل نجوی، ویا منتھی کل شکوی، یاکریم الصفح، یا عظیم المن یا مبتدیء بالنعم قبل استحقاقھا، یاربنا، ویاسیدنا، ویا مولانا، ویا غایۃ رغبتنا أسألک یااللہ ان لا تشوی.

''اے وہ ذات جس نے اچھی شی کو ظاہر کیا اور قبیح کو چھپالیا، اے وہ ذات جس نے گناہ پر مواخذہ نہ کیا اور پردہ کو چاک نہیں کیا اے عظیم معاف کرنے والے! اے بہترین تجاوز کرنے والے! اے وسیع مغفرت والے! اے رحمت بھرے دونوں ہاتھ پھیلانے والے! اے ہر ایک سرگوشی کرنے والے کے ساتھی! اے ہر شکوہ کی انتہاء! اے کریم درگذر کرنے والے! اے عظیم احسان کرنے والے! اے پیغمبر حق کے انعام کرنے والے! اے ہمارے رب! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مولا! اے ہماری آخری رغبت! اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے آگ کا عذاب مت دے۔ میں نے کہا ان کلمات کا ثواب

(غالباً روایت آگے بھی ہے لیکن یہاں متروک ہے)۔'' مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

اس روایت پر ضعیف کے حوالہ کلام کیا گیا ہے۔

۳۸۳۹......ایک فرشتہ ہر اس شخص پر مقرر ہے جو بھی تین بار یا ارحم الراحمین کہے تو فرشتہ کہتا ہے: ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہو چکے ہیں لہٰذا اپنا سوال کر۔مستدرک الحاکم عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۸۴۰......اللہ تعالیٰ کا ایک سمندر ہے نور سے بھرا ہوا۔ اس کے گرد و پیش نور کے ملائکہ ہیں جو نور کے پہاڑوں پر (متمکن) ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں نور سے لبریز ڈول ہیں۔ وہ ملائکہ اس سمندر کے پاس اللہ تعالیٰ کی ان الفاظ میں تسبیح کرتے رہتے ہیں:

سبحان ذی الملک والملکوت، سبحان ذی العزة والجبروت، سبحان الحی الذی لایموت، سبوح قدوس رب الملائکة والروح.

پاک ہے ملک اور ملکوت والی ذات، پاک ہے عزت اور طاقت والی ذات، پاک ہے وہ زندہ جو کبھی مرے گا نہیں، وہ نرا پاک ہے (بذات خود) مقدس ہے، ملائکہ اور روح (امین جبریل علیہ السلام) کا پروردگار ہے۔

جس شخص نے یہ کلمات دن میں، یا مہینے میں، یا سال میں، یا ساری زندگی میں ایک مرتبہ بھی کہہ لے اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں یا وہ جنگ سے بھاگا ہو۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......التنزیہ ۳۲۶/۲......ذیل اللآلی ۱۴۷۔

فرشتوں کی دعا

۳۸۴۱......کسی مقرب فرشتے نے دعا مانگی اور نہ کسی نبی مرسل نے مگر اس نے اپنی دعا میں ضرور یہ کہا:

اللھم بعلمک الغیب وبقدرتک علی الخلق، أحینی ماعلمت الحیاة خیراً لی، وتوفنی اذا علمت الوفاة خیراً لی، وأسألک خشیتک فی الغیب والشھادة، وکلمة الحکم فی الغضب والرضا، والقصد فی الفقر والغنی وأسألک نعیماً دائماً لاینفد، وقرة عین لا ینقطع، وبرد العیش بعدالموت وأسألک النظر الی وجھک الکریم والشوق الی لقائک فی غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة، اللھم زینا بزینة الایمان واجعلنا ھداةً مھتدین.

''اے اللہ! تیرے غیب کو جاننے اور مخلوق پر قادر ہونے کے سبب تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور جب تو جانے کے موت میرے لیے بہتر ہے تو مجھے موت دیدے۔ اور میں تجھ حالت غائب میں اور حالت حضوری میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں غصہ اور خوشی ہر حالت میں کلمہ انصاف کا سوال کرتا ہوں، فقر اور مالداری ہر حالت میں اعتدال پسندی اور میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو منقطع نہ ہو، موت کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں، تیرے کریم کو دیکھنے کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں جو بغیر کسی ضرر رساں تکلیف اور بغیر کسی گمراہ کن فتنے کے شوق ہو۔ اے اللہ! ہم کو ایمان کے ساتھ مزین کر اور ہم کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔'' ابن عساکر عن عمار بن یاسر

۳۸۴۲......میرا ارادہ ہو رہا ہے کہ تجھے چند کلمات کا تحفہ دوں، جن کا تو رحمٰن سے سوال کرے اور رحمٰن سے ان کلمات کی قبولیت کی امید رکھے اور دن رات تو ان کو اپنی دعا میں کہا کرے:

یوں کہہ:

اللھم انی أسالک صحة فی ایمان، وایماناً فی حسن خلق، ونجاحاً یتبعه فلاح ورحمةً منک وعافیة ومغفرةً منک ورضواناً.

اے اللہ! میں تجھ سے (حالت) ایمان میں صحت کا سوال کرتا ہوں، حسن اخلاق کے ساتھ ایمان کا سوال کرتا ہوں اور ایسی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جہنم سے نجات، میری رحمت، تیری عافیت ومغفرت اور تیری رضاء مندی مجھے حاصل ہو جائے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنه

۳۸۴۳.....اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے کھجور کے ایک وسق (ایک سوبیس کلو) کا حکم دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تجھے اس سے بہتر کلمات سکھا دیتا ہوں۔یہ پڑھ:

اللھم احفظنی بالإسلام قاعداً واحفظنی بالاسلام راقداً، ولا تطع فی عدواً ولا حاسداً، وأعوذبک من شر ما أنت آخذ بناصیة، وأسالک من الخیر الذی هو بیدک.

اے اللہ! میرے بیٹھے ہوئے، اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما، میرے سوئے ہوئے میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما اور میرے بارے میں میرے کسی حاسد یا دشمن کی بات قبول نہ فرما۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔اور تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے ہاتھ میں ہے۔

ابن حبان، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، السنن لسعید بن منصور عن عمر رضی اللہ عنه

۳۸۴۴.....کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائیں:

اللھم اغفرلی خطأی وعمدی وھزلی وجدی ولا تحرمنی برکة ما أعطیتنی، ولا تفتنی فیما حرمتنی.

اے اللہ! بھول سے سرزد ہوئے گناہ، جان بوجھ کر کئے ہوئے گناہ، مذاق میں کیے ہوئے گناہ اور سنجیدگی میں کیے ہوئے گناہ سب کو معاف فرما۔اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس کی برکت سے مجھے محروم نہ کر۔اور جس شی سے مجھے محروم رکھا ہے اس کی آزمائش میں مجھے مبتلا نہ کر۔مسند ابی یعلی، حلیة الاولیاء عن ابی رضی اللہ عنه بن کعب

۳۸۴۵.....جس بندے نے بھی کہا:

لاالٰہ الااللّٰہ الکریم الحلیم، سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم والحمدللّٰہ رب العالمین۔

تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اس کو جہنم کی آگ پر حرام کردے۔الدیلمی عن علی رضی اللہ عنه

۳۸۴۶.....تم میں سے کوئی بھی شخص احد پہاڑ کے برابر عمل کرنے سے کسی بھی دن عاجز نہ ہو۔صحابہ نے عرض کیا: اس کی کون ہمت کر سکتا ہے؟ فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس کی ہمت کر سکتا ہے۔صحابہ نے عرض کیا وہ کیسے؟ فرمایا: سبحان اللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔لاالٰہ الااللّٰہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے، اللّٰہ اکبر کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ابن حبان، ابن مردویہ عن عمران رضی اللہ عنه بن حصین

۳۸۴۷.....اے بنت ابی بکر! کیا میں تجھے جامع دعا نہ بتاؤں؟ یوں کہہ:

اللھم انی أسالک من الخیر کلة عاجله وآجله، ما علمت منه ومالم أعلم، اللھم انی أسالک الجنة وما قرب الیھا من قول وعمل، اللھم انی أسالک مما سالک رسولک، وأعوذبک مما استعاذ بک منه رسولک: اللھم ما قضیت لی فاجعل عاقبته رشداً.

اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیروں کا سوال کرتا ہوں جلد ہو یا بدیر، میرے علم میں ہوں یا نہیں۔

اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور اس قول وعمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کردے۔

اے اللہ! جو تجھ سے تیرے رسول نے مانگا میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز سے جس سے تیرے رسول

نے پناہ مانگی۔ اے اللہ! تو نے میرے لئے جو بھی فیصلہ کردیا ہے اس کا انجام کار میرے لئے بہتر بنا۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۸۴۸..... اللہ اللہ ربی لااشرک بہ شیئاً۔ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

ابن ماجہ عن اسماء بنت عمیس

۳۸۴۹..... اے حی! اے قیوم! میری دعا قبول فرما۔ نسائی، جعفر الفریابی فی الذکر عن انس رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح۔

۳۸۵۰..... اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، بسم اللّٰہ علی نفسی و دینی، بسم اللّٰہ علی أھلي ومالي، بسم اللّٰہ علی کل شيء أعطاني ربی بسم اللّٰہ خیر الأسماء، بسم اللّٰہ رب الأرض ورب السماء، بسم اللّٰہ الذی لایضرمع اسمہ داء، بسم اللّٰہ افتتحت وعلی اللّٰہ توکلت، اللّٰہ اللّٰہ ربی لا أشرک بہ أحداً، أسألک بخیر، اللّٰہ من خیرک الذی لایعطیہ أحد غیرک، عزجارک وجل ثناؤک، ولاالٰہ الا انت، اجعلنی فی عیاذک وجوارک من کل سوء، ومن الشیطان الرجیم، اللھم انی استجیرک من جمیع کل شيء خلقت، واحترس بک منھن، وأقدم بین یدی (بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم، قل ھواللّٰہ أحد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یو لد ولم یکن لہ کفوًا أحد) من أمامي ومن خلفي، وعن یمیني وعن شمالي، ومن فوقي ومن تحتي۔

ترجمہ:..... اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر، بسم اللّٰہ اپنے نفس اور اپنے دین پر، بسم اللہ اپنے اہل اور اپنے مال پر، بسم اللہ ہر اس چیز پر جو مجھے میرے رب نے عطا کی، بسم اللہ اللہ کا سب سے بہتر نام ہے، اللہ کے نام سے جو زمین کا رب ہے اور جو آسمان کا رب ہے۔ اللہ کے نام سے جس کو کوئی بیماری نقصان نہیں دے سکتی، اللہ کے نام سے میں افتتاح کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اللہ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا، میں تجھ سے خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے سوا کوئی عطا نہیں کرسکتا، تیرا پڑوس باعزت ہے اور تیری ثناء عظیم ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ مجھے ہر برائی سے اور شیطان مردود سے تو اپنے پناہ گزینوں اور پڑوسیوں میں سے کرلے۔

اے اللہ! میں تمام تیری پیدا کردہ مخلوق سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ان سے تیری حفاظت میں آتا ہوں۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ قل ھواللّٰہ احد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد کو اپنے آگے، اپنے پیچھے، اپنے دائیں، اپنے بائیں، اپنے اوپر اور اپنے نیچے کرتا ہوں۔ اور سورۂ اخلاص کو چھ جہات میں سے ہر جہت میں ایک ایک مرتبہ پڑھے۔

ابن سعد، ابن السنی، فی عمل یوم ولیلۃ عن ابان بن عن انس رضی اللہ عنہ

مختصر جامع دعا

۳۸۵۱..... آدمی کو دعا کرنے کے لئے یہ کہنا کافی ہے:

اللھم اغفرلی وارحمنی وادخلنی الجنۃ۔

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل فرما۔ لکبیر للطبرانی عن السائب بن یزید

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۳۲۲۔

۳۸۵۲..... تم یوں کہا کرو:

اللھم انا نسألک بما سألک بہ محمد عبدک ورسولک ونستعیذک مما استعاذ منہ عبدک ورسولک۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ہر چیز کا سوال کرتے ہیں جس کا آپ کے بندے اور رسول محمد (ﷺ) نے آپ سے سوال کیا اور ہر اس چیز سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں جس سے آپ کے بندے اور رسول محمد (ﷺ) نے آپ کی پناہ مانگی۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۸۵۳......میرے پاس محبوب جبرئیل علیہ السلام آئے اور اپنا ایک ہاتھ میرے سینے پر اور دوسرا شانوں پر رکھا۔ میں نے سینے والے کی ٹھنڈک شانوں کے درمیان محسوس کی اور شانوں والے ہاتھ کی ٹھنڈک سینے میں محسوس کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! بڑائی بیان کر بڑی اور بلند ذات کی، یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہو اور اولین اور آخرین کے پروردگار کی پاکی بیان کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامه رضی الله عنه

فائدہ:......یعنی سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی تسبیح کرتے رہو۔

۳۸۵۴......رب أعط نفسي تقواها، وزكها أنت خير من زكاها أنت وليها ومولاها.

ترجمہ:......اے پروردگار! مجھے میرے نفس کا تقویٰ عطا فرما، اس کا تزکیہ فرما بے شک آپ سب سے اچھے تزکیہ فرمانے والے ہیں اور آپ ہی اس کے والی اور مولیٰ ہیں۔ مسند احمد، عن عائشه رضی الله عنها

۳۸۵۵......خلقت ربنا فسويت، وقدرت ربنا فقضيت، وعلى عرشك استويت، وأمت وأحييت، وأطعمت وأسقيت، وأرويت وحملت في برك وبحرك، على فلكك وعلى دوابك وعلى أنعامك، فاجعل لي عندك وليجةً، واجعل لي عندك زلفي وحسن مآب، واجعلني ممن يخاف مقامك ووعيدك، ويرجو لقاءك، واجعلني اتوب اليك توبةً نصوحاً، وأسألك عملاً متقبلاً وعملاً نجيحاً وسعياً مشكوراً، وتجارةً لن تبور.

ترجمہ:......اے رب! تو نے ہم کو پیدا کیا اور صحیح بنایا۔ تو نے ہماری تقدیر لکھی اور فیصلہ کیا، اپنے عرش پر مستوی ہوا تو نے ہی مارا اور زندہ کیا، تو نے ہی کھلایا اور پلایا اور سیراب کیا۔ تو نے ہی خشکی اور تری میں ہم کو سوار کیا، اپنی کشتیوں، چوپاؤں اور جانوروں پر سوار کیا پس مجھے اپنے پاس خصوصیت نصیب کر، اپنے ہاں میرے لئے عمدہ مقام اور اچھا ٹھکانا بنا، مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے آگے کھڑا ہونے سے اور تیری وعید سے ڈرتے ہیں اور تیری ملاقات کی امید رکھتے ہیں، مجھے اپنی بارگاہ میں سچی توبہ کرنے والا بنا، اے اللہ! میں تجھ سے مقبول اور کامیاب عمل اور ایسی کوشش کا سوال کرتا ہوں جس کی قدر کی جائے۔ اور ایسی تجارت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔

الدیلمی عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۸۵۶......میں تم کو ایسی چیز بتاتا ہوں جو ان تمام دعاؤں کو جمع کرلے گی تم یوں کہو:

اللهم انا نسألك مما سألك نبيك محمد عبدك ورسولك، ونستعيذك مما استعاذ به منك محمد عبدك ورسولك، وأنت المستعان وعليك البلاغ، ولاحول ولا قوة الا بالله.

اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس چیز کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے نبی تیرے بندے اور تیرے رسول محمد (ﷺ) نے تجھ سے سوال کیا ہے۔ اور تیری پناہ چاہتے ہیں ہر اس چیز سے جس سے تیرے بندے اور تیرے رسول محمد (ﷺ) نے تجھ سے پناہ مانگی ہے۔ بے شک تجھ سے ہی مدد کا سوال ہے اور تجھی پر مدد کرنا ہے اور ہر طرح کی طاقت وقوت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

الکبیر للطبرانی الدار قطنی عن ابی امامه رضی الله عنه

۳۸۵۷......مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: جب آپ کو کسی دن یا رات یہ خواہش ہو کہ اللہ کی عبادت کروں جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے تو یہ دعا کریں:

اللهم لك الحمد حمدًا دائمًا مع خلودك، ولك الحمد حمدًا لا منتهى له دون مشيئتك، ولك الحمد حمدًا لايريد قائله الا رضاك، ولك الحمد حمدًا ملياً عند كل طرفة عين وتنفس كل نفس.

اے اللہ! تمام طرح کی حمد تیرے لئے ہیں ہمیشہ ہمیشہ تیرے ساتھ تمام طرح کی حمد تیرے لئے ہیں جن کی انتہاء نہ ہو سوائے تیری

مشیت کے۔ تمام حمد تیرے لئے ہیں جن کے قائل کا ارادہ فقط تیری رضاء ہو اور تمام طرح کی حمد تیرے لیے بھری ہوئی ہیں جب بھی کوئی آنکھ جھپکے اور جب بھی کوئی جان سانس لے۔ الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۸۵۸..... یہ پانچ تسبیحات پڑھا کرو: لاالہ الااللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمدللہ، اورتبارک اللہ یہ ایسے پانچ کلمات ہیں کوئی چیز ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ (انہی پر) اللہ نے ملائکہ کی پیدائش کی، انہی کی بدولت آسمان کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور انہی کلمات کے ساتھ انسانوں اور جنوں کی جبلت بنائی اور انہی کی بنیاد پر اپنے فرائض مقرر کیے۔ الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۹..... دس مرتبہ کہہ: اللہ اکبر، اللہ پاک فرمائیں گے یہ میرے لیے ہیں۔ دس مرتبہ کہہ: سبحان اللہ، اللہ پاک فرمائیں گے یہ میرے لیے ہیں۔ پھر کہہ: اللھم اغفرلی، اے اللہ میری مغفرت فرما۔ اللہ پاک فرمائیں گے: میں نے (مغفرت) کردی۔

الکبیر للطبرانی عن سلمیٰ امرأۃ ابی رافع

۳۸۶۰..... وہ کلمے جو زبان پر آسان ہیں جس کو بھی عطا کردیئے گئے، اس کی دنیا وآخرت کے کاموں کے لیے کافی ہوجائیں گے۔ پس بندہ یہ کہے: اللھم ارزقنی وارحمنی ممن رحمہ۔ اے اللہ! مجھے رزق دے اور مجھ پر رحم فرما (اور ان لوگوں میں سے مجھے کردے) جن پر آپ نے رحم فرمایا۔ اس کہنے والے سے اللہ پاک جہنم کا عذاب دور کردیں گے اور دنیا وآخرت کی مشقت سے اس کو کافی ہوجائیں گے۔

الحاکم فی التاریخہ عن علی رضی اللہ عنہ

۳۸۶۱..... جبرئیل علیہ السلام جب بھی میرے پاس تشریف لائے ان دو کلموں کا مجھے حکم دیا:

اللھم ارزقنی طیبا واستعملنی صالحًا۔

اے اللہ! مجھے رزق طیب دے اور نیک کام میں مجھے مشغول رکھ! الحکیم عن حنظلہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۴۹۔

۳۸۶۲..... جو شخص دن کے شروع میں اور رات کے شروع میں یہ دعا پڑھے اللہ پاک اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھیں گے:

بسم اللّٰہ ذی الشأن عظیم البرھان شدید السلطان، ماشاء اللّٰہ کان، وأعوذ باللّٰہ من الشیطان.

اللہ کے نام کے ساتھ (یہ دن اور رات شروع کرتا ہوں) جو بڑی شان والا ہے، عظیم برہان والا ہے، مضبوط بادشاہ ہے، جو چاہتا ہے وہ ہوجاتا ہے اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔ الحاکم فی تاریخہ، ابن عساکر عن زبیر بن عوام

۳۸۶۳..... کہو:

اللھم استرعوراتنا وآمن روعاتنا۔

اے اللہ ہمارے عیوب پر پردہ ڈال اور ہمارے خوف کو تسکین بخش۔ مسند احمد، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۱۱۸۔

۳۸۶۴..... ہر بندہ یہ دعا پڑھے:

الحمدللّٰہ عدد ماخلق، والحمدللہ ملأ ماخلق، والحمدللّٰہ عدد ما فی السموات والأرض. والحمدللّٰہ عدد ما أحصی کتابہ، والحمدللہ عدد کل شیء، وسبحان اللّٰہ مثلھن.

الحمدللہ مخلوق کے بقدر، الحمدللہ مخلوق بھر کر، الحمدللہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کے بقدر، الحمدللہ جس قدر اللہ کی کتاب (تقدیر) نے شمار کیا ہے اسی قدر اور الحمدللہ ہر چیز کے بقدر سبحان اللہ بھی اسی کے بقدر۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۸۶۵..... جو شخص دعا میں خوب محنت کرنا چاہے وہ یہ کہے:

اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

اے اللہ! میری مدد کر اپنے ذکر پر اپنے شکر پر اور اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر۔ ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۶۶..... جو شخص ان پانچ کلمات کو پڑھ کر کوئی بھی اللہ سے سوال کرے اللہ پاک اس کو وہ ضرور عطا فرمائیں گے:

لاالہ الااللّٰہ. واللّٰہ اکبر، لاالہ الااللّٰہ، وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک، ولہ الحمد، وھو علی کل شیٔ قدیر، لاالہ الااللّٰہ ولاقوۃ الاباللہ. الکبیر للطبرانی عن معاویہ رضی اللہ عنہ

۳۸۶۷..... جس نے:

لاالہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم.

تین مرتبہ پڑھا گویا اس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔ الدولابی، ابن عساکر عن الزھری. مرسلاً

۳۸۶۸..... جس نے:

لاالہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب السموات ورب العرش العظیم.

تین مرتبہ پڑھا گویا اس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔ ابن عساکر عن الزھری مرسلاً

۳۸۶۹..... جس نے لاالہ الااللّٰہ کہا، اللہ کے ہاں اس کے لیے ایک عہد (اور میثاق) لکھ دیا گیا۔ جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا، اس کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۷۰..... جس نے یہ پڑھا:

لاالہ الا أنت سبحانک عملت سوءاً وظلمت نفسی، فاغفرلی فانک أنت خیر الغافرین.

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ذات ہے، مجھ سے برائی سرزد ہوئی اور میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے بے شک سب سے اچھا بخشنے والا ہے۔

تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۸۷۱..... جس نے دن میں تین مرتبہ صلوات اللہ علی آدم کہا یعنی اللہ کی رحمتیں ہوں آدم علیہ السلام پر۔ تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، خواہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ اور وہ شخص جنت میں آدم علیہ السلام کا ساتھی ہوگا۔

جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب الفردوس والدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ..... تذکرۃ الموضوعات: ۸۹۔ التنزیہ ۳۳۶/۲ ..... ذیل اللآلی ۱۹۶۔

۳۸۷۲..... جس شخص نے بغیر کسی زبردستی اور گھبراہٹ کے (خوشی کے ساتھ) سبحان اللّٰہ وبحمدہ تو اللہ پاک اس کے لیے دو ہزار نیکیاں لکھیں گے۔ الدیلمی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۷۳..... جس نے یہ کلمات کہے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر، ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ، وسبحان اللّٰہ وبحمدہ والحمدللّٰہ ولاالہ الا اللّٰہ واللّٰہ أکبر

اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الاربعین عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۷۴..... جس نے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، إلٰھاً واحداً صمداً لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً أحد.

گیارہ مرتبہ پڑھا اللہ پاک اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور جس نے زیادہ پڑھا اللہ پاک اس کے لیے اضافہ فرمائیں گے۔

عبدبن حمید، الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ. حلیۃ الاولیاء ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۳۸۷۵......اللهم انی اشهدک واشهد ملائكتك، وحملة عرشک واشهد من فی السموات، واشهد من فی الأرض انک أنت الله الذی لا اله الا انت وحدک لا شریک لک، واکفر من ابی ذلک من الأولین والآخرین، واشهد ان محمداً عبدک ورسولک.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں، تیرے ملائکہ اور حاملین عرش کو گواہ بناتا ہوں، جو آسمانوں میں ہیں ان کو گواہ بناتا ہوں اور جو زمین میں بستے ہیں ان کو گواہ بناتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور جو بھی اس بات کا انکار کریں اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے سب کو جھٹلاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔

جس نے یہ کلمات (عربی) ایک مرتبہ کہے اللہ پاک اس کا ایک تہائی جہنم سے آزاد کردیں گے، جس نے دو مرتبہ یہ کلمات کہے اللہ پاک اس کا دو تہائی حصہ جہنم سے آزاد کردیں گے اور جس نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے اللہ پاک اس کو بالکل جہنم سے آزاد فرمادیں گے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی هریرہ رضی الله عنه وعن سلمان رضی الله عنه

۳۸۷۶......جس نے ہر روز اللهم اغفرلی وللمؤمنین والمؤمنات کہا (یعنی اے اللہ میری مغفرت فرما، اور تمام مومنوں اور مومنات کی مغفرت فرما) تو ہر مومن (مرد و عورت) کے بدلے اس کو ایک ایک نیکی ملے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی الله عنها

۳۸۷۷......جس نے ایک دن میں سو مرتبہ پڑھا:

لااله الاالله وحده لاشریک له' له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

کوئی شخص اس سے آگے نہیں نکل سکتا اس سے پہلے ہو یا بعد میں، سوائے اس شخص کے جو اس سے افضل عمل کرے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۳۸۷۸......جس نے یہ پڑھا:

اللهم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة، انی اعهدک الیک فی هذه الحیاة الدنیا: انی أشهد أن لا اله الا أنت وحدک لا شریک لک وأن محمداً عبدک ورسولک، فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر وتباعدنی من الخیر، وانی لا أثق الا برحمتک، فاجعل لی عندک عهداً توفینیه یوم القیامة انک لا تخلف المیعاد.

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کو جاننے والے میں تجھ سے اس دنیوی زندگی میں عہد کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے حوالہ کردیا تو گویا مجھے شر کی طرف دھکیل دیا اور خیر سے دور تر کردیا۔ مجھے تیری رحمت کے سوا کسی چیز کا بھروسہ نہیں، پس اپنے پاس میرا یہ عہد رکھ لے اور قیامت کے دن اس کو پورا کردینا بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کردیتے ہیں۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنه

۳۸۷۹......جس نے یہ پڑھا:

الحمدلله الذی تواضع کل شیءٍ لعظمته والحمدلله الذی ذل کل شیءٍ لعزته والحمدلله الذی خضع کل شیءٍ لملکه والحمدلله الذی استسلم کل شیءٍ لقدرته.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی عظمت کے آگے ہر چیز سرنگوں ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی عزت کے آگے ہر چیز ذلیل ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی سلطنت کے سامنے ہر چیز سر جھکائے ہوئے ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس کی قدرت کے آگے ہر چیز فرماں بردار ہے۔

اس کو کہنے والے کے لیے اللہ پاک ہزار نیکیاں لکھیں گے، ہزار درجے بلند فرمائیں گے اور ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرمائیں گے جو قیامت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام :...... اس روایت میں ایک راوی ایوب بن نہیک منکر الحدیث ہیں، جس کی بناء پر روایت مجروح ہے۔

۳۸۸۰...... جس نے دن میں سو مرتبہ:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

پڑھا تو اس دن میں وہ شخص تمام لوگوں سے افضل ہوگا سوائے اس شخص کے جو اسی کے مثل عمل کرے۔ یا اس سے بھی زیادہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۸۱...... جس نے:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت، وھو علی کل شیء قدیر۔

پڑھا اس حال میں کہ اس کی روح اس میں خالص ہے، اس کی زبان سچی ہے اور اس کا دل بھی اس کی تصدیق کرتا ہے تو تمام آسمان ان کلمات کے لیے کھل جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ پروردگار اہل دنیا میں سے صرف اس کلمہ کو کہنے والے کی طرف نظر کرتے ہیں۔ اور بندہ کا یہ حق ہے کہ پروردگار جب بھی اس کو دیکھیں تو اس کا سوال پورا کردیں۔ الحکیم عن ایوب بن عاصم قال حدثنی رجلان من الصحابة

۳۸۸۲...... جس نے:

لاالہ الااللہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

دس بار پڑھا تو اس کے لیے یہ کلمات دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۳...... جس نے:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔

ایک مرتبہ یا دس مرتبہ کہا تو اس کے لیے یہ ایک غلام یا دس غلام آزاد کرنے کے مثل ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۴...... جس نے پڑھا:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شیء قدیر۔

اس کے لیے ایک یا دو غلام آزاد کرنے کے مثل ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۵...... جس نے:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔

دس مرتبہ پڑھا اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۶...... جس نے دن میں ایک مرتبہ یہ پڑھا:

سبحان القائم الدائم، سبحان الحی القیوم، سبحان الحی الذی لایموت، سبحان اللہ العظیم وبحمدہ سبوح قدوس ربنا ورب الملائکة والروح، سبحان العلی الأعلی سبحانہ وتعالی۔

پاک ہے قائم ودائم، پاک ہے زندہ اور تھامنے والا، پاک ہے وہ زندہ جو کبھی مرے گا نہیں، پاک ہے اللہ عظیم، اسی کے لیے ہیں تمام تعریفیں، وہی پاکی کے لائق ہے، وہی تقدیس کے لائق ہے، وہ ملائکہ اور روح (الامین جبرئیل علیہ السلام) کا رب ہے، پاک ہے بلند ذات جو سب سے بلند وبالا ہے۔

یہ پڑھنے والا شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے۔

ابن شاهین فی الترغیب، ابن عساکر عن ابان عن انس رضی اللہ عنہ

۳۸۸۷..... جس نے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھوالحی الذی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر.

پڑھااوراللہ کے سوا کچھ مقصود نہ رکھاتواللہ پاک اس کو نعمت کے باغات میں داخل کردیں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۸۸..... جس نے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر.

دس مرتبہ پڑھااس کے لیے یہ کلمات اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۹..... جس نے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر.

پڑھا گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کردیئے۔الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۹۰..... لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر.

جس نے ایک بار سبحان اللہ کہااور دودھ کے لیے کوئی جانور دیایا کھجور کے خوشہ کا ہدیہ کیا تو ایک جان (آزاد کرنے) کے برابر ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:......عرب میں دودھ کا جانور صرف دودھ پینے کے لیے کسی کو دے دیتے تھے پھر دودھ خشک ہوجانے کے بعد واپس لے لیتے تھے۔اسی طرح کھجور کا درخت پھلوں کے موسم میں کھجور کھانے کے لیے دے دیتے تھے۔اسی کی مذکورہ حدیث میں بہت ترغیب آئی ہے۔

۳۸۹۱..... جس نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر. پڑھا کوئی عمل اس سے آگے نہیں نکل سکتا اور نہ ہی کوئی برائی باقی رہی۔الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۸۹۲..... جس نے دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھا:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شیءٍ قدیر.

اس کے لیے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ. مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن مسعود موقوفاً

۳۸۹۳..... جس نے لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر کہا یہ کلمات اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۹۴..... جس نے رضیتُ باللہ رباً، وبالاسلام دیناً، وبمحمدنبیاً. کہا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن حبان، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۳۸۹۵..... جس نے لاالہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔کہا تو اللہ پاک اس کی تصدیق میں فرماتے ہیں لاالہ الاانا — وانا اکبر ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں۔اور جب بندہ کہتا ہے: لاالہ الااللّٰہ وحدہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے۔تو اللہ پاک فرماتے ہیں لاالہ الاانا وانا وحدی. ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تنہا ہوں۔اور جب بندہ کہتا ہے لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو اللہ پاک فرماتے ہیں لاالہ الاانا وحدی لاشریک لی. ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں تنہا ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔اور جب بندہ کہتا ہے: لاالہ الااللّٰہ لہ الملک ولہ الحمد اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ساری بادشاہت اسی کے لیے ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں

ہیں۔تو اللہ پاک اس کے جواب میں فرماتے ہیں لاالہ الا انالی الملک ولی الحمد ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میری ہے ساری بادشاہت اور میرے لیے ہیں سب تعریفیں۔

جب بندہ کہتا ہے: لاالہ الااللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہر طرح کی حاقت وقوت اللہ ہی کے پاس ہے۔تو اللہ پاک فرماتے ہیں: لاالہ الا انا ولاحول ولا قوۃ الابی. ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور ہر طرح کی طاقت وقوت میرے ہی پاس ہے۔

جو شخص ان کلمات کو اپنی زندگی میں پڑھتا رہا اور مرض موت میں بھی پڑھا تو جہنم کی آگ اس کو نہیں کھا سکے گی۔

ترمذی حسن عن ابی سعید وابی ھریرۃ رضی اللہ عنھما

۳۸۹۶..... جس نے دن میں سو مرتبہ: لاالہ الااللہ الملک الحق المبین اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، برحق ہے، کھلی ذات ہے، تو یہ کلمہ پڑھنے والے کے لیے فقروفاقہ سے امان ہوگا، قبر کی وحشت میں مونس وغم خوار ہوگا، پڑھنے والا اس کی بدولت مالداری پائے گا اور جنت کے دروازہ کو کھٹکھٹائے گا۔

الشیرازی فی الالقاب من طریق ذی النون المصری عن سالم الحواص والخطیب والدیلمی والرافعی وابن النجار من طریق الفضل بن غالم عن مالک بن انس. کلاھما عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ عن علی رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... فضل بن غانم فرماتے ہیں اگر کوئی انسان اس حدیث کے حصول کے لیے خراسان تک کا سفر کرے تب بھی کم ہے۔

حلیۃ من طریق اسحاق ب زریق عن سالم الخواص عن مالک

۳۸۹۷..... جس نے دن میں یا رات میں یا مہینے میں ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

لاالہ الااللہ وحدہ واللہ أکبر لاالہ الااللہ وحدہ لاالہ الااللہ لاشریک لہ، لاالہ الااللہ، لہ الملک ولہ الحمد لاالہ الااللہ، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ.

پھر وہ مر گیا اسی دن یا اسی رات یا اسی ماہ میں تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۸۹۸..... جس نے دس مرتبہ یہ پڑھا:

أشھد أن لاالہ الااللہ، وحدہ لاشریک لہ الھًا واحدًا صمدًا لم یتخذ صاحبۃً ولا ولدًا، ولم یکن لہ کفوًا أحد.

اللہ پاک اس کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھ دیں گے۔

مسند احمد، ترمذی، غریب لیس بالقوی، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم عن تمیم الداری

کلام:..... ضعیف الترمذی ۶۸۷۔ضعیف الجامع ۵۷۲۷۔حدیث ضعیف ہے۔

۳۸۹۹..... جس نے لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر. ہزار مرتبہ پڑھا یہ عمل قیامت کے دن ہر ایک کے عمل سے اوپر ہو کر آئے گا سوائے نبی کے عمل کے اور اس شخص کے عمل کے جو اس سے زیادہ یہ پڑھے۔

اسماعیل بن عبدالغافر فی الاربعین عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۳۹۰۰..... جس نے یہ پڑھا: جز اللہ محمدًا عنا ماھو اھلہ اللہ پاک محمد (ﷺ) کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے جس کے وہ اہل ہیں۔ اس نے ستر لکھنے والے فرشتوں کو ایک ہزار دنوں تک مشقت میں ڈال دیا (جب تک وہ اس کا ثواب لکھتے رہیں گے)۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... الضعیفۃ ۱۰۷۷۔

۳۹۰۱..... جس نے یہ کہا:

اللهم اعنی علی اداء شكرک وذكرک وحسن عبادتک۔
اے اللہ! میری مدد فرما اپنے شکر کی ادائیگی پر، اپنے ذکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔ تو اس نے خوب اچھی دعا کر لی۔

الخطيب عن ابی سعيد رضی الله عنه

۳۹۰۲...... اگر کسی نے کہا:

لااله الا أنت سبحانک عملت سوء اً وظلمت نفسي فتب علی انک أنت التواب الرحيم.
تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ذات ہے، مجھ سے برائی سرزد ہوئی میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا۔ پس میری توبہ قبول فرما بے شک آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔
اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگر چہ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے پیٹھ دے کر بھاگا ہو۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنه

۳۹۰۳...... جس نے: لااله الاالله کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے الحمدلله کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے الله اکبر کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ابن شاهين فی الترغيب فی الذکر عن ابی هريره رضی الله عنه

۳۹۰۴...... جس نے ایک بار الله اکبر کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی، بیس برائیاں مٹائی جائیں گی، جس نے ایک مرتبہ سبحان الله کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی، بیس برائیاں مٹائی جائیں گی اور جس نے ایک مرتبہ الحمدلله کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس برائیاں مٹائی جائیں گی۔ شعب الايمان للبيهقی عن ابی هريره رضی الله عنه

۳۹۰۵...... جس نے اس دعا کو لازم پکڑ لیا وہ کسی مصیبت کے پہنچے بغیر اس دنیا سے رخصت ہو جائے گا:

اللهم احسن عاقبتنا فی الامور كلها واجرنا من خزی الدنياوعذاب الآخرة۔
اے اللہ! تمام امور میں ہمیں اچھا انجام نصیب فرما اور ہم کو دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے نجات دے۔

الكامل لابن عدی عن بسر بن ارطاة

عبادت کا حق ادا کرنا

۳۹۰۶...... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جب آپ کو چاہت ہو کہ کسی رات یا دن اللہ کی عبادت ایسی کروں جیسی کرنا چاہیے تو آپ یوں کہیں:

اللهم لک الحمد حمدًا كثيرًا خالدًا مع خلودک ولک الحمد حمدًا لا منتهی له دون علمک، ولک الحمد حمداً لا منتهی له دون مشيئتک، ولک الحمد حمداً لا أجر لقائله الا رضاک.
اے اللہ! تمام حمدیں تیرے لیے ہیں حمد کثیر، جو ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں اور تیرے لیے ایسی حمد ہے جس کی انتہاء نہ ہو تیرے علم کے اندر اندر اور تیرے لیے حمد ہیں جن کی انتہاء نہ ہو آپ کی مشیت کے بغیر اور تیرے لیے ہے حمد جس کے قائل کا اجر تیری رضاء کے سوا کچھ نہ ہو۔ شعب الايمان للبيهقی منقطع عن علی رضی الله عنه

۳۹۰۷...... لااله الاالله الحليم الكريم، سبحان الله رب العرش الكريم، الحمدلله رب العالمين، اللهم اغفرلی، اللهم تجاوزعنی، اللهم اعف عنی فانک عفو غفور.
ترجمہ:...... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار اور کریم ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرش کریم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ میری مغفرت فرما، اے اللہ! مجھ سے درگذر فرما، اے اللہ! مجھے معاف فرما بے شک تو معاف فرمانے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے۔ نسائی، ابن عساكرعن عبدالله بن جعفر

فائدہ:.....عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں مجھے میرے چچا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو یہ کلمات سکھائے تھے:

لاالٰہ الااللہ وحدہ أعز جندہ، ونصر عبدہ، وغلب الاحزاب وحدہ، فلا شیء بعدہ.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جواکیلا ہے، جس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی مدد کی، تمام جماعتوں کو اکیلے شکست دی پس اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۹۰۸.....ہر شخص دن ورات کو دو ہزار نیکیاں کرنے سے درگذر نہ کرے، پس وہ سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ کہہ لے یہ ہزار نیکیاں ہوئیں (اسی طرح شام کو پڑھے)۔ انشاء اللہ وہ اس دن اس قدر گناہ نہیں کرے گا۔ اور اس نیکی کے علاوہ بھی وہ بہت نیکیاں کرے گا (انشاء اللہ)۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم وتعقب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۹۰۹.....یا عدتی عند کربتی، ویا صاحبی عند شدتی، ویا ولی نعمتی، یا الٰھی والٰہ آبائی لا تکلنی الی نفسی فاقترب من الشر، واتباعد من الخیر، وآنسنی فی قبری من وحشتی، واجعل لی عھداً یوم القیامۃ مسؤلاً.

ترجمہ:.....اے ہر مصیبت کے وقت میرے مطلوب! اے سختی کے وقت میرے ساتھی! اے میری نعمتوں کے مالک! اے میرے اور میرے آباء واجداد کے معبود! مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر کیونکہ میں شر کے قریب اور خیر سے دور ہو جاؤں گا، قبر میں میری وحشت کے لیے انیس بن جا، اور میرے عہد کو قیامت کے دن مسئول (پورا) کر۔ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۹۱۰.....اے اسلام اور اہل اسلام کے والی! مجھے اسلام کے ساتھ وابستہ رکھ حتیٰ کہ میں تجھ سے آملوں۔

الاوسط للطبرانی، الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۳۹۱۱.....اے اعرابی! جب تو کہے گا سبحان اللہ تو اللہ پاک فرمائیں گے: تو نے سچ کہا۔ اور جب تو کہے گا: الحمدللہ تو اللہ پاک فرمائیں گے تو نے سچ کہا۔ اور جب تو کہے گا: لاالٰہ الااللہ تو اللہ پاک فرمائیں گے: تو نے سچ کہا۔ اور جب تو کہے گا: اللّٰہ اکبر تو اللہ پاک فرمائیں گے: تو نے سچ کہا اے میرے بندے! اور جب تو کہے گا: اللھم اغفرلی تو اللہ پاک فرمائیں گے: میں نے (مغفرت) کردی۔ اور جب تو کہے گا: اللھم ارحمنی تو اللہ پاک فرمائیں گے میں نے (رحمت) کردی۔ اور جب تو کہے گا اللھم ارزقنی تو اللہ پاک فرمائیں گے: میں نے (رزق دے دیا)۔ شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۹۱۲.....اے سعد! تو نے اس گھڑی میں ایسے کلمات کے ساتھ دعا کی ہے کہ اگر تو سارے روئے زمین کے لوگوں کے لیے دعا کرتا تب بھی قبول کرلی جاتی، پس خوشخبری ہو تجھے اے سعد! اس کلمہ کی:

سبحانک لاالٰہ إلا انت یاذالجلال والاکرام. الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۹۱۳.....اے شداد بن اوس جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ سونا چاندی جمع کرنے لگے ہیں تو تو ان کلمات کا خزانہ جمع کرنا شروع کردے:

اللھم انی أسألک الثبات فی الأمر، وأسألک عزیمۃ الرشد، وأسألک شکر نعمتک، وأسألک حسن عبادتک، وأسألک یقیناً صادقاً، وأسألک قلباً سلیماً ولساناً صادقاً وأسألک من خیر ما تعلم وأعوذبک من شر ما تعلم، واستغفرک لما تعلم انک أنت علام الغیوب.

اے اللہ! میں دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، مضبوط سیدھے راستے کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمت کے شکر کا سوال کرتا ہوں، تیری اچھی عبادت کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس شئی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں ان گناہوں سے جو تیرے علم میں ہیں بے شک تو غائب کا جاننے والا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن شداد بن اوس

۳۹۱۴...اے علی! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہے تو تیری مغفرت کردی جائے:

لاالہ الاالله العلي العظيم، لااله الاالله الحليم الكريم سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش العظيم، والحمدلله رب العالمين. مسند احمد. مستدرک الحاکم عن علی رضی الله عنه

۳۹۱۵...اے علی! کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں تو وہ دعا کرے تو اگر چیونٹیوں کے برابر بھی تیرے سر پر گناہ ہوں تب بھی سب معاف کردیئے جائیں گے، پس یہ کہا کر:

اللهم لااله الاأنت الحليم الكريم تباركت سبحان رب العرش العظيم.

الكبير للطبراني عن عمرو بن مره وزيد بن ارقم معا

۳۹۱۶...اے عائشہ تو کامل اور جامع کلمات کو تھام لے، یوں کہا کر:

اللهم اني أسألک من الخير كله عاجله وآجله، ما علمت منه وما لم أعلم، وأعوذبک من الشر كله عاجله وآجله، ما علمت منه وما لم أعلم، وأسألک الجنة، وما قرب اليها من قول وعمل، وأعوذمن النار وما قرب اليها من قول وعمل، وأسألک من خير ما سألک منه عبدک ورسولک محمد صلى الله عليه وسلم، واستعيذک مما استعاذ منه عبدک ورسولک محمد صلى الله عليه وسلم. واسألک ما قضيت لي من أمر أن تجعل عاقبته رشداً.

"اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی خیر کا سوال کرتا ہوں جلد اور بدیر، میرے علم میں ہو اور میرے علم میں نہ ہو اور تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے شر سے جلدی اور بدیر، میرے علم میں ہو اور جو میرے علم میں نہ ہو، اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور ہر اس قول وعمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب تر کردے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم اور ہر اس قول وعمل سے جو جہنم کے قریب کردے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور رسول محمد ﷺ نے مانگی اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز سے جس سے تیرے بندے اور تیرے رسول محمد ﷺ نے تیری پناہ چاہی۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو نے میرے لیے جو بھی فیصلہ کردیا ہے اس کا انجام کار میرے لیے بہتر کردے۔"

مستدرک الحاکم، ابن عساکر عن عائشه رضی الله عنها

۳۹۱۷...اے عائشہ میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جو تمام آسمان وزمین والوں کی تسبیح کے برابر ہوں یا ان سے بھی افضل ہوں پس تو یہ کہا کر:

سبحان الله العظيم وبحمده وأضعاف مايسبحه جميع خلقه، كما يحب وكما يرضى وكما ينبغي له.

پاک ہے اللہ عظمت والا اسی کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں اور جس قدر تمام مخلوق اس کی تسبیح کرتی ہے، اس سے کئی گناہ اس کی تسبیح کرتا ہوں۔ جیسے وہ پسند کرے، جیسے وہ راضی ہو اور جس طرح اس کے لیے مناسب ہو۔

الدارقطني في الافراد عن عائشه رضي الله عنها

کلام:...اس روایت کو ھمام بن سلمہ سے نقل کرنے میں سلیمان بن الربیع متفرد ہیں۔ اور ھمام بن مسلم الزاہد کے متعلق ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث میں سرقہ کرتے ہیں اور یہ کوفی ہیں اور ان سے سلیمان بن الربیع النہدی روایت کرتے ہیں۔

ميزان الاعتدال ۴/۳۰۸

۳۹۱۸...اے فاطمہ! سن جو میں تجھے وصیت کروں، یہ کہا کر:

ياحي ياقيوم برحمتک أستغيث، فلا تكلني الى نفسي طرفة عين وأصلح لي شاني كله.

"اے زندہ! اے تھامنے والے! تیری رحمت کے ساتھ میں فریاد کرتا ہوں پس مجھے اپنے نفس کے حوالہ نہ کر ایک پل کے لیے بھی اور میرے تمام حالات درست کردے۔" الكامل لابن عدى، شعب الايمان للبيهقي عن انس رضي الله عنه

کتاب الاذکار من الاقوال

حرف ہمزہ (أ) کی دوسری کتاب...... کتاب الاذکار...... از قسم الافعال

باب...... ذکر اور اس کی فضیلت کا بیان

مسند عمر رضی اللہ عنہ

۳۹۱۹... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی جانوں کو لوگوں کے ذکر میں مشغول نہ کرو کیونکہ یہ فتنہ ہے بلکہ تم اللہ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

ابن ابی الدنیا

۳۹۲۰... ابی حنیفہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن کثیر سے وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو تسبیح وتہلیل میں مشغول پایا تو (بے ساختہ) بول اٹھے: یہی ہے یہی ہے رب کعبہ کی قسم! پوچھا گیا یہی کیا ہے؟ فرمایا:

کلمة التقوی و کانوا احق بها و اهلها۔

یہی کلمہ تقویٰ ہے اور یہ لوگ اس کے حق دار اور اس کے اہل ہیں۔ ابن خسرو

۳۹۲۱... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسا اوقات ایک دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑتے اور فرماتے: ٹھہرو ہم ایمان میں اضافہ کرلیں پھر وہ سب (مل کر) اللہ کا ذکر کرتے۔ اللالکائی فی السنة

۳۹۲۲... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر اللہ کا ذکر لازم ہے، وہ شفاء ہے۔ اور لوگوں کے ذکر سے بچو وہ بیماری ہے۔

مسند احمد، فی الزهد، هناد، ابن ابی الدنیا فی الصمت

۳۹۲۳... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا:

اے پروردگار! میں چاہتا ہوں کہ مجھے وہ لوگ معلوم ہو جائیں جن سے تو محبت کرتا ہے تاکہ میں بھی ان سے محبت کروں۔ اللہ پاک نے فرمایا: جب تو میرے کسی بندے کو کثرت کے ساتھ میرا ذکر کرتے ہوئے دیکھے تو (سمجھ لے کہ) میں نے اس کو اس کام میں لگایا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اور جب تو کسی بندے کو دیکھے کہ وہ میرا ذکر نہیں کرتا تو (سمجھ لے کہ) میں نے اس کو اس سے روکا ہے اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔ العسکری فی المواعظ

کلام:... اس روایت میں ایک راوی عنبۃ القرشی ہے جو متروک اور ناقابل اعتبار ہے۔

ذکر اللہ دلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے

۳۹۲۴... (مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)۔ (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اس کے صیقل کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: کتاب اللہ کی کثرت کے ساتھ تلاوت اور ذکر اللہ کی کثرت۔ ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر

۳۹۲۵..... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صبح وشام اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلواریں توڑنے اور دن رات مال خرچ کرنے سے بہتر ہے۔
مصنف ابن ابی شیبہ

۳۹۲۶..... (مسند عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کثرت کے ساتھ اللہ عزوجل کا ذکر کرو۔ اور کسی کو ہرگز ساتھی مت بناؤ سوائے اس شخص کے جو اللہ کے ذکر پر تمہاری مدد کرے۔ شعب الایمان للبیھقی

۳۹۲۷..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ذکر کی مجالس علم کو زندگی بخشنے والی جگہیں ہیں اور یہ مجالس دلوں میں خشیت خداوندی اجاگر کرتی ہیں۔
رواہ ابن عساکر

۳۹۲۸..... (مسند عبداللہ بن مغفل) ابن النجار فرماتے ہیں ہمیں محمد بن محمد الحداد، عبدالحکیم بن ظفر الثقفی واحمد بن محمد الخرقی وطاہر بن محمد بن طاہر ابوالمعالی تینوں نے خبر دی کہ ہمیں ابومحمد رزق اللہ بن عبدالوہاب التمیمی نے کہا کہ مجھے میرے والد ابوالفرج عبدالوہاب نے کہا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد عبدالعزیز سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد ابوبکر الحارث سے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد اسد سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد اسعود سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سفیان سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد یزید سے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد عبداللہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:
کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لیے جمع نہیں ہوتی مگر (اللہ تعالیٰ کے) ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت (خداوندی) ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔

ذکر اللہ سے زبان کو تر رکھنا

۳۹۲۹..... (مسند معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں آخری کلام جس پر میں رسول اکرم ﷺ سے جدا ہوا یہ تھا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک ترین ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم صبح وشام اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں تر رکھو۔
ابن النجار

۳۹۳۰..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخری کلمہ جس کے بعد میں رسول اکرم ﷺ سے جدا ہوا یہ ہے کہ میں نے عرض کیا کون سا عمل بہتر ہے اور اللہ اور اس کے نزدیک کرنے والا ہے؟ فرمایا: تم صبح وشام اس حال میں گذارو کہ تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر میں تر رہے۔
ابن النجار

۳۹۳۱..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ہر حال میں کثرت کے ساتھ اللہ عزوجل کا ذکر کرو، بے شک کوئی عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب اور بندہ کو دنیا وآخرت میں برائیوں سے زیادہ نجات دینے والا اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی اور نہیں ہے۔ پوچھا گیا نہ قتال فی سبیل اللہ؟ فرمایا: اگر اللہ کا ذکر نہ ہوتا تو قتال فی سبیل اللہ کا حکم بھی نہ دیا جاتا۔ اگر تمام انسانیت اللہ عزوجل کے نزدیک پر جیسا کہ اس کا حکم ہے اکٹھی ہو جائے تو اللہ پاک اپنے بندوں پر قتال فرض نہ کرتے۔ بے شک اللہ کا ذکر تم کو قتال فی سبیل اللہ سے نہیں روکتا بلکہ اس میں تمہاری مدد کرتا ہے۔ پس تم کہو: لا الہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر اور سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ اور کہو تبارک اللّٰہ، یہ پانچ کلمات ایسے ہیں جن کی ہمسری کوئی شئی نہیں کر سکتی۔ انہی پر اللہ نے ملائکہ کو پیدا کیا، انہی کی وجہ سے اللہ نے آسمان کو بلند کیا، زمین کو بچھایا، انہی کے ساتھ انسانوں اور جنوں کی جبلت رکھی اور ان پر اللہ نے اپنے فرائض مقرر کیے۔

اللہ پاک اپنا ذکر صرف اسی سے قبول فرماتے ہیں جو تقویٰ اختیار کرے اور اپنے دل کو پاک کرے۔ پس تم اللہ کا اکرام کرو (یوں کہ) ایسی باتوں میں اللہ تم کو مشغول نہ دیکھے جن سے تم کو منع کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ کا ذکر ہم کو جہاد سے کافی نہیں ہے؟ فرمایا: جہاد تو ذکر اللہ سے کافی نہیں ہے اور نہ جہاد ذکر اللہ کے بغیر درست ہوسکتا۔ جہاد ذکر اللہ کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔ خوش خبری ہے اس شخص

کے لیے جو جہاد میں کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔ (کیونکہ جہاد کے دوران) ہر کلمہ ستر ہزار نیکیاں رکھتا ہے اور ہر نیکی دس گنا (ہر حال میں) ہو جاتی ہے۔ اور اللہ کے ہاں اس قدر ثواب ہے، جس کو اللہ کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنا؟ فرمایا: (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنا بھی اسی قدر زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ذکر اللہ سب سے زیادہ آسان عمل ہے، فرمایا: اللہ کریم ہے۔ اس نے لوگوں پر سب سے زیادہ آسان شئی کو فرض کیا ہے لیکن پھر بھی لوگ کفر و ناشکری کرتے ہیں۔ چنانچہ جب لوگوں نے اللہ کی رحمت (ذکر اللہ) کو قبول نہیں کیا تو اللہ نے ان کے ساتھ جہاد کا حکم دیا، یہ چیز مؤمنین پر سخت ہوئی اور اللہ نے انجام کار جہاد کو مؤمنین کے لیے بہتر کر دیا اور کافروں کے لیے عذاب کر دیا۔

ابن عسكري في اماليه عن معاذ رضي الله عنه

ذاکرین قابل فخر ہیں

۳۹۳۲..... (معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما)۔ خالد بن الحارث سے مروی ہے کہ ہم لوگ نصف النہار کے وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت معاویہ نے ہم کو دیکھا تو فرمایا:

ہم لوگ بھی نصف النہار کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہارا پروردگار عزوجل تمہاری وجہ سے اپنے ملائکہ پر فخر فرما رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: دیکھو ان بندوں کو یہ میرا ذکر کر رہے ہیں، پس میں نے بھی ان کے لیے جنت واجب کر دی۔

ابن شاهين في لترغيب في الذكر

کلام:...... اس روایت میں ایک راوی جنادہ بن مروان ہے جو ضعیف راوی ہے۔

۳۹۳۳..... (مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)۔ حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: چلو، مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا: مفردون کون ہیں؟ فرمایا: جو اللہ کے ذکر میں غرق ہو جاتے ہیں (اور ان کو پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ ان کو کیا کہتے ہیں) ذکر ان سے ان کے گناہوں اور خطاؤں کا بوجھ اتار دیتا ہے۔ پس وہ قیامت کے دن بالکل ہلکے پھلکے ہوں گے۔ ابن شاهين في الترغيب في الذكر

کلام:...... اس روایت میں ایک راوی محمد بن اشرس النیسابوری ہے جو متروک ہے اور یہ روایت کرتا ہے ابراہیم بن رستم سے جو منکر الحدیث ہے جو روایت کرتا ہے عمر بن راشد سے جو ضعیف ہے۔ (ان رواۃ کی بناء پر روایت ضعیف ہے)۔

۳۹۳۴..... (نامعلوم راوی کی مسند) واصل بن مرزوق الذھلی سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے بنی مخزوم کے ایک شخص نے جس کی کنیت ابوشعل ہے اپنے دادا سے روایت کیا، ان کے دادا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے تھے۔ وہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: اے معاذ! تم ہر روز کتنا اللہ کا ذکر کرتے ہو؟ کیا تم دس ہزار بار اللہ کا ذکر کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں اس قدر اللہ کا ذکر کرتا ہوں۔ فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو تجھ پر اس سے زیادہ آسان ہوں اور دس ہزار سے زیادہ ثواب رکھتے ہوں اور مزید دس ہزار سے زیادہ ثواب رکھتے ہوں۔ تم یہ پڑھا کرو:

لاالـه الاالـلّه عـدد كـلـمـات الله، لااله الاالله عدد خلقه، لااله الاالله زنة عرشه، لااله الاالله ملأ سـمـوتـه، لااله الاالـلّه مثل ذلك معه، والله اكبر مثل ذلك معه والحمدلله مثل ذلك معه، لايحصيه ملك ولاغيره۔

لاالہ الااللہ اللہ کے کلمات کے بقدر، لاالہ الااللہ اللہ کی مخلوق کے بقدر، لاالہ الااللہ اللہ کے عرش کے ہم وزن، لاالہ الااللہ آسمانوں کو بھر کر، لاالہ الااللہ اس تمام کے بقدر، اللہ اکبر اس کے بقدر اس کے ساتھ اور الحمد للہ بھی اسی قدر اس کے ساتھ۔ ابن النجار

۳۹۳۵..... ام انس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کچھ وصیت فرمائیے! تو آپ ﷺ نے

فرمایا: معاصی کو چھوڑ دو، یہ افضل ترین ہجرت ہے۔ فرائض کی حفاظت کرو، یہ افضل ترین جہاد ہے اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرو، بے شک کل کو تم اللہ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں لاسکتی جو اس کو ذکر اللہ کی کثرت سے زیادہ محبوب ہو۔ ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر

۳۹۳۶..... حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اسلام کو تازہ کرتے رہو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کے ساتھ۔ رواہ الدیلمی

ذکر اللہ محبوب ترین عمل ہے

۳۹۳۷..... (مسند معاذ رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

اے لوگو! (کثرت کے ساتھ) ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو۔ کوئی عمل اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں اور ہر برائی سے نجات دینے والی دنیا و آخرت میں اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز نہیں۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ کا ذکر نہ ہوتا تو جہاد فی سبیل اللہ کا حکم بھی نہ ہوتا۔ اگر لوگوں کو جو ذکر اللہ کا حکم ہے تمام انسان اس پر عمل کرتے تو اللہ کو جہاد کا حکم نازل نہ کرنا پڑتا۔ اور اللہ کا ذکر لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ سے نہیں روکتا۔ بلکہ ان کی مدد کرتا ہے۔ پس کہو: لا الٰہ الا اللہ اور کہو: الحمدللہ، اور کہو: سبحان اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، واللہ اکبر. کوئی چیز ان کلمات کی برابری نہیں کرسکتی، انہی پر اللہ نے ملائکہ کو پیدا کیا، انہی کی وجہ سے اللہ نے آسمانوں کو پھاڑا، زمین کو بچھایا، جن وانس کو پیدا کیا، ان پر فرائض مقرر کیے، اور اللہ پاک اپنا ذکر اسی سے قبول فرماتے ہیں جس کے قلب کو پاکیزہ کیا اور اس کو صاف ستھرا کیا۔ پس تم اللہ کا اکرام کرو بایں طور کہ وہ تم کو ایسی حالت میں نہ دیکھے جس سے اس نے منع کیا ہے۔ بے شک اللہ نے اس کا تم سے عہد لیا ہے۔ ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر

کلام:..... اس میں ایک راوی بکر بن خنیس ہے جو متروک ہے۔

ذاکرین سبقت کرنے والے ہیں

۳۹۳۸..... نیز اسی طرح ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: سابقین کہاں ہیں؟ میں نے کہا: کچھ لوگ گذر گئے اور کچھ لوگ رہ گئے۔ آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: اللہ کے ذکر کی وجہ سے سبقت کرنے والے کہاں ہیں؟ جو پسند کرے کہ جنت کے باغات میں چرے وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔ ابن شاهین. موسیٰ عن عبیدہ الربذی

کلام:..... موسیٰ بن عبیدہ ربذی جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں، جن کی وفات ۱۵۳ھ میں ہوئی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی حدیث نہیں لی جاتی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہیں۔ میزان الاعتدال ۲۱۳/۴

۳۹۳۹..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخری کلمہ جس پر میں رسول اکرم ﷺ سے جدا ہوا تھا یہ تھا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کون سا عمل اللہ کے ہاں محبوب ترین ہے؟ دوسری روایت میں ہے کون سا عمل بہتر اور اللہ کے ہاں قریب ہے؟ فرمایا: اس حال میں تیری موت آئے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے رطب اور تر ہو۔ ابن شاهین وابن النجار

ذکر کے آداب

۳۹۴۰..... (ابن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

اگر تم سے یہ ہوسکے کہ جب بھی اللہ کا ذکر کرو تو پاکیزہ ہو تو ایسا ہی کرو۔ رواہ ابن جریر

باب......اللہ کے اسماء حسنٰی کے بیان میں

فصل......اسم اعظم کے بارے میں

۳۹۴۱......ابوالقاسم سعید بن محمد المؤدب، ابی المسعو داحمد بن محمد بن الحلبی، ابومنصور محمد بن محمد بن عبدالعزیز العنکری، علی بن احمد الشروطی وابوسہل محمود، احمد بن الحسین المعدل، ابوعبداللہ محمد بن الفضل الاخباری سلف بن العوامی، محمد بن احمد، الکاتب، احمد بن القاسم، احمد بن ادریس بن احمد بن نصر ابن مزاحم، عبیداللہ بن اسماعیل، عمرو بن ثابت عن ابیہ ثابت عن البراء بن عازب:

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا اور اس کے رسول کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ مجھے اللہ کا وہ خاص اسم اعظم بتایئے جو خصوصیت کے ساتھ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے۔ اور آپ ﷺ کو خصوصیت کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا تھا۔ اوران کو رحمن عزوجل نے یہ نام دے کر بھیجا تھا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس دیئے پھر فرمایا: اے براء! جب تم چاہو کہ اللہ کو اس کے اسم اعظم کے ساتھ پکارو تو سورۂ حدید کی اول چھ آیات (علیم بذات الصدور) تک اور سورۂ حشر کی آخری چار آیات پڑھو پھر اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو:

یامن ھوھکذا اسالک بحق ھذہ الأسماء أن تصلی علی محمد و آل محمد۔

اے وہ ذات جو عظیم صفات کے ساتھ متصف ہے میں تجھ سے ان اسماء کے حق کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ محمد اور ال محمد (ﷺ) پر درود بھیج (اور میری یہ دعا قبول کر۔)

اس کے بعد جو تیرا ارادہ ہو وہ کہہ۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تیری حاجت ضرور قبول کی جائے گی۔ ابو داؤد

کلام:......المغنی کتاب میں مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عمرو بن ثابت رافضی (شیعہ) ہیں جو خود اس بات کے قائل ہیں۔

۳۹۴۲......(مسند انس رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا (نماز کے بعد) اس نے دعا مانگی:

اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت وحدک لاشریک لک المنان بدیع السمٰوات والارض، یاذالجلال والاکرام یاحی یا قیوم۔ اسألک الجنۃ واعوذبک من النار۔ زادابن عساکر

"اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس طفیل کہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، اے ذالجلال والاکرام! اے حی! اے قیوم! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

اس شخص کی یہ دعا سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اس شخص نے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے۔ (بخاری ومسلم کے الفاظ ہیں)

قریب تھا کہ یہ شخص اللہ کے اس نام کے ساتھ پکارتا جس کے ساتھ جب بھی کوئی دعا کی گئی قبول ہوئی۔ جب بھی کوئی سوال کیا گیا پورا ہوا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، بخاری ومسلم، السنن لسعید بن منصور

۳۹۴۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ابی عیاش کے پاس سے گذرے وہ نماز پڑھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے

اللھم ان لک الحمد لاالہ الاانت المنان بدیع السموات والارض ذالجلال والاکرام

رسول اکرم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے

ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ کے اس نام کے ساتھ دعا مانگی ہے جس کے ساتھ دعا کی گئی تو قبول ہوئی اور جب سوال کیا گیا تو پورا ہوا۔
رواہ ابن عساکر

۳۹۴۴.....(ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) رسول اکرم ﷺ ایک صحابی کے پاس تشریف لائے وہ یہ دعا مانگ رہے تھے:

اللھم انی اسئلک بان لک الحمد، لا الہ الا انت، الحنان المنان بدیع السموات والارض ذوالجلال والاکرام۔

آپ نے اس کو فرمایا تو نے اللہ سے اس کے اس نام کے ساتھ مانگا ہے جس کے ساتھ جب بھی کوئی دعا کی گئی قبول ہوئی اور جب بھی اس کے ساتھ سوال کیا گیا پورا ہوا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۹۴۵.....محمد رحمۃ اللہ علیہ بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ بن عازب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب سے سوال کیا میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں مجھے خصوصیت کے ساتھ وہ افضل ترین چیز بتائیں جو خصوصیت کے ساتھ آپ کو ﷺ نے بتائی ہو۔ اور حضور ﷺ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خصوصیت کے ساتھ بتائی ہو۔ اور جبرئیل علیہ السلام کو اللہ نے وہ چیز دے کر بھیجا ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے براء! جب تم چاہو کہ اللہ کو اس کے اسم اعظم کے ساتھ پکارو تو پہلے سورۂ حدید کی پہلی (چھ اور چار) آخر سورۂ حشر آیات تلاوت کرو پھر کہو: اے وہ ذات جو ان صفات والی ہے اور کوئی ایسی نہیں ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد پر درود بھیج اور میرا یہ کام کردے۔ اللہ کی قسم! اے براء! اگر اس طرح تو مجھ پر بھی بددعا کرے گا مجھے بھی دھنسا دیا جائے گا۔

ابو علی عبدالرحمن بن محمد النیسابوری فی فوائدہ

باب.....لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت کے بیان میں

۳۹۴۶.....(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے معاذ! جانتے ہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی تفسیر کیا ہے؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لاحول عن معصیۃ اللہ الا بقوۃ اللہ، ولا قوۃ علی طاعۃ اللہ الا بعون اللہ۔

اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی ہمت صرف اللہ کی قوت کے ساتھ ممکن ہے اور اللہ کی اطاعت پر قوت بھی صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے شانے پر مار کر فرمایا: اے معاذ! اسی طرح میرے محبوب (فرشتے حضرت) جبرئیل علیہ السلام نے اللہ سے روایت کر کے مجھے بتایا ہے۔ رواہ الدیلمی

اس روایت کی سند درست ہے۔

۳۹۴۷.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضور اکرم ﷺ تشریف فرما تھے، میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا اور میں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے اس کی تفسیر نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی معصیت سے اجتناب صرف اللہ کی حفاظت سے ہو سکتا ہے اور اللہ کی اطاعت کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے میرے شانے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ام عبد مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یونہی خبر دی ہے۔ ابن النجار

۳۹۴۸.....(ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس رات رسول اکرم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی

گئی، حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو لے کر حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کے پاس سے گذرے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ محمد (ﷺ) ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو کہو کہ جنت میں کثرت کے ساتھ درخت لگالیں، جنت کی زمین بہت وسیع ہے اور اس کی مٹی بھی بہت عمدہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ ابونعیم وابن النجار

۳۹۴۹..... (ابوذر رضی اللہ عنہ) یاابا ذر! کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ وہ **لاحول ولاقوۃ الاباللہ** ہے۔

الدارقطنی، مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، الرویانی، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ. مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۹۵۰..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوست نے وصیت کی تھی میں **لاحول ولا قوۃ الاباللہ** پڑھا کروں۔

ابن النجار

نوٹ:..... احادیث جلد اول کے تیسرے باب میں ۱۹۶۰، ۲۹۶۴، ۱۹۷۴ سے ۱۹۷۶ اور ۱۹۷۴ نمبرات پر گذر چکی ہیں۔

باب..... تسبیح کے بیان میں

۳۹۵۱..... (مسند ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ) میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک بڑے پروں والا کوا لایا گیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی شکار شکار کیا جاتا ہے یا کوئی بھی درخت کاٹا جاتا ہے تو صرف ان کے خدا کی تسبیح چھوڑ دینے کی وجہ سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الزھد للامام احمد

۳۹۵۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو (بطور سزا کے کوڑے) مارنے کا حکم دیا۔ ان میں سے ایک بسم اللہ کہنے لگا اور دوسرا سبحان اللہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مارنے والے کو فرمایا:

افسوس تجھ پر! تسبیح کرنے والے پر (ہاتھ) ہلکا رکھ بے شک تسبیح صرف مؤمن ہی کے دل میں ٹھہر سکتی ہے۔ شعب الایمان

۳۹۵۳..... سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ تسبیح (کے دانوں) پر تسبیح کر رہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بجائے اس کے لیے یہ بہتر تھا کہ وہ ان کلمات کو پڑھ لیتا:

سبحان اللہ ملء السموات وملء الارض وملء ماشاء من شیٍٔ بعد

الحمدللہ ملء السموات وملء الارض وملء ماشاء من شیٍٔ بعد

اللہ اکبر ملء السموات والارض وملء ماشاء من شیٍٔ بعد

سبحان اللہ، آسمانوں، زمین اور ان کے بعد جو رب چاہے سب کے بقدر

الحمد للہ، آسمانوں، زمین اور ان کے بعد جو رب چاہے سب کے بقدر

اللہ اکبر آسمانوں، زمین اور ان کے بعد جو رب چاہے سب کے بقدر۔ مصنف ابن بی شیبہ

۳۹۵۴..... حسین بن خیر بن حوثرہ بن یعیش الموفق بن ابی النعمان الطائی الحمصی، اپنی اس سند کے ساتھ، ابوالقاسم عبدالرحمن بن یحییٰ بن ابی النفاش، عبداللہ بن عبدالجبار الخبائری، الحکم بن عبداللہ بن خطاف، الزبیدی، ابی واقد روایت کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ (ملک شام کے سفر میں) مقام جابیہ پر اترے تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ بنی ثعلب کا ایک شخص حاضر خدمت ہوا۔ جس کا نام روح بن حبیب تھا۔ وہ اپنے ساتھ ایک پنجرہ میں شیر کو قید کر کے لایا تھا۔ اس نے وہ پنجرہ حضرت عمر رضی اللہ

عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے اس کے ناب (نوکیلے دانت) اور پنجے توڑ دیئے ہیں؟ لوگوں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے الحمدللہ پڑھا اور فرمایا:

میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے جب بھی کوئی جانور اپنی تسبیح میں کمی کر دیتا ہے اس کو شکار کر لیا جاتا ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شیر کو حکم دیا: اے قسورۃ! (شیر) اللہ کی عبادت کر۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو آزاد کر دیا۔

کلام:.......اس روایت میں حکم اور ان سے روایت کرنے والے عبداللہ بن عبدالجبار الخفائری دونوں ضعیف راوی ہیں۔ جبکہ ان سے قبل مذکور شروع کے دو راوی مجہول ہیں۔

ذکر اللہ میں مصائب سے حفاظت

۳۹۵۵.....اسی مذکورہ مسند کے ساتھ مروی ہے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر مجلس تھا، آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک کوا لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سالم پروں کے ساتھ دیکھا تو الحمدللہ پڑھا۔ پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

کوئی شکار شکار نہیں ہوتا مگر تسبیح میں کمی کی وجہ سے، ورنہ اللہ پاک (اگر وہ تسبیح کرتا ہے تو) اس کے ناب (نوکیلے دانت یا پنجے وغیرہ) اگا دیتے ہیں اور ایک فرشتہ اس پر نگران مقرر کر دیتے ہیں جو اس کی تسبیح (روز و شب) شمار کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ قیامت کو وہ (اپنی تسبیحات کے ساتھ) پیش ہو۔ اور نہ کوئی رشیہ دار درخت کاٹا جاتا ہے۔ (مگر اس کے تسبیح چھوڑ دینے کی وجہ سے) اور اکثر و بیشتر اللہ پاک معاف کرتے رہتے ہیں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے کوے! اللہ کی عبادت کیا کر! پھر آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:.......یہ روایت منکر (ناقابل اعتبار ہے) کیونکہ روایت میں شروع کے مذکورہ دو راوی مجہول الحال ہیں اور ان کے بعد کے دو راوی حکم بن عبداللہ اور الخبائری ضعیف ہیں۔

۳۹۵۶..... (حضرت علی رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو سبحان اللہ اور لاالہ الااللہ کا تو علم ہے لیکن الحمدللہ کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسا کلمہ ہے جو اللہ پاک نے اپنے لیے پسند کر لیا ہے اور چاہتے ہیں کہ اس کو (خوب) کہا جائے۔

۳۹۵۷.....ابی ظبیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن الکواء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سبحان اللہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: یہ ایسا کلمہ ہے جس پر اللہ پاک اپنے لیے راضی ہو گئے ہیں اور اس میں ہر برائی سے اللہ کی پاکی کا بیان ہے۔

العسکری فی الامثال

۳۹۵۸.....ابی ظبیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن الکواء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: لاالہ الااللہ اور الحمدللہ کو تو ہم جان گئے باقی سبحان اللہ کیا شے ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسا کلمہ ہے جو اللہ نے اپنے لیے پسند کیا ہے۔

ابوالحسن البکائی

۳۹۵۹.....(سعد رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ دن میں ہزار نیکیاں روز کر لیا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم میں سے کوئی بھی (دن میں) ہزار نیکیاں کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہر روز سو بار سبحان اللہ (وغیرہ) کہہ لیا کرے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ہزار برائیاں مٹا دی جائیں گی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، مسلم، ترمذی، ابن حبان، ابو نعیم

۳۹۶۰..... (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور ﷺ کے ساتھ چلا جارہا تھا۔ آپ ﷺ کا گذر ایک درخت کے پاس سے ہوا، جس کے پتے سوکھ چکے تھے نبی اکرم ﷺ نے ایک لاٹھی جو آپ کے ساتھ تھی درخت پر ماری، جس سے درخت کے پتے گرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

سبحان اللہ، الحمدللہ، اور لا الٰہ الا اللہ گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جیسے یہ درخت پتوں کو گرارہا ہے۔ ترمذی

۳۹۶۱..... (عمار رضی اللہ عنہ) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ کتنا اچھا ہے کہ بندہ یہ کلمہ کہے: **سبحان اللہ عدد کل ماخلق اللہ۔** اللہ کی تمام مخلوقات کے بقدر سبحان اللہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۲..... (ابوامامۃ الباہلی)۔ حضرت ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ نے اس حال میں دیکھا کہ میرے (کچھ پڑھنے کی وجہ سے) ہونٹ ہل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں ہونٹ ہلا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ وہ اس سے زیادہ ثواب والی ہو کہ اگر تم رات بھر ذکر کرتے رہو حتیٰ کہ دن کردو اور دن بھر ذکر کرتے رہو حتیٰ کہ رات کردو۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے نبی! تو آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو:

الحمدللہ عدد ماخلق والحمدللہ ملء ماخلق والحمدللہ عدد مافی السموات والارض والحمدللہ عدد مااحصی کتابہ والحمدللہ عدد کل شیء والحمدللہ ملء کل شیء سبحان اللہ عدد ماخلق وسبحان اللہ ملء ماخلق وسبحان اللہ عدد مافی السموات والارض وسبحان اللہ عدد مااحصی کتابہ وسبحان اللہ عدد کل شیء وسبحان اللہ ملء کل شیء

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں یہ کلمات اپنے بعد آنے والوں کو بھی سکھاؤں۔

الرویانی، ابن عساکر

باب......استغفار اور تعوذ کے بیان میں

استغفار

۳۹۶۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو: **استغفر اللہ واتوب الیہ** کہتے سنا تو فرمایا: افسوس تجھ پر ان کے ساتھ انکی بہن کو بھی ملا: **فاغفرلی وتب علی** ۔احمد فی الزھد، ھناد

فائدہ:......استغفر اللہ واتوب الیہ کا معنی ہے اے اللہ! میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں لہٰذا اس کے بعد یہ کہنا ضروری ہے: فاغفرلی وتب علی۔ میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما۔

۳۹۶۴..... (علی رضی اللہ عنہ) علی بن ربیعہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے سواری پر سوار کرایا اور حرہ کی جانب مجھے لے چلے۔ (راستے میں) اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر کہنے لگے:

اللھم اغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب احد غیرک

اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور ہنسنے لگے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنے رب سے استغفار کیا پھر میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے (ایک مرتبہ) اپنے پیچھے سوار کرایا پھر حرہ کی طرف لے چلے۔ پھر آسمان کی طرف سر اقدس اٹھا کر یہی دعا کی:

اللھم اغفرلی ذنوبی فانه لایغفر الذنوب احد غیرک

پھر میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے؟ تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے رب کے ہنسنے کی وجہ سے ہنس پڑا، رب تعالیٰ اپنے بندے پر تعجب (اور فخر) کرتے ہوئے ہنستے ہیں کہ بندہ جانتا ہے اس کے سوا کوئی اس کے گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن منیع یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۹۶۵..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

استغفار وسعت کا ذریعہ ہے

مجھے تعجب ہے ایسے شخص پر جو نجات کے باوجود ہلاک ہو جائے۔ پوچھا گیا نجات کیا ہے؟ فرمایا: استغفار۔ الدینوری

۳۹۶۶..... ''الفرج بعد الشدۃ'' کتاب میں ابو علی التنوخی فرماتے ہیں: ایوب بن عباس بن حسن جن کے والد عباس خلیفہ مکتفی کے اھواز پر وزیر تھے فرماتے ہیں ہم سے علی بن ہمام نے ایک سند کے ساتھ جس کو میں بھول گیا بیان کیا کہ ایک دیہاتی شخص نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے زندگی کی تنگی، مال کی کمی اور اہل وعیال کی کثرت کی شکایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تم استغفار کو لازم پکڑو۔ کیونکہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

استغفروا ربکم انه کان غفاراً۔

اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ مغفرت کرنے والا ہے۔

چنانچہ (اعرابی چلا گیا اور کچھ دنوں بعد اعرابی واپس آیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ سے بہت استغفار کیا، لیکن میں) جن حالات کا شکار ہوں ان سے خلاصی کی صورت نہ نکلی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم نے اچھی طرح استغفار نہ کیا ہوگا؟ اعرابی نے عرض کیا: پھر آپ ہی مجھے سکھا دیجیے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی نیت خالص رکھو، اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور یوں کہو:

اللھم انی استغفرک من کل ذنب قوی علیه بدنی بعافیتک، أونالته قدرتی بفضل نعمتک، أوبسطت الیه یدی بسابغ رزقک، أواتکلت فیه عند خوفی منک علی أناتک، أوو ثقت بحلمک أوعولت فیه علی کرم عفوک، اللھم انی استغفرک من کل ذنب خنت فیه أمانتی، أوبخست فیه نفسی، أوقدمت فیه لذاتی، أو آثرت فیه شهواتی، أوسعیت فیه لغیری، أواستغویت فیه من تبعنی أوغلبت فیه بفضل حیلتی اذا حلت فیه علیک مولای فلم تغلبنی علی فعلی اذا کنت سبحانک کارهاً لمعصیتی، لکن سبق علمک فی اختیاری واستعمالی مرادی، وایثاری فحلمت عنی فلم تدخلنی فیه جبراً ولم تحملنی علیه قهراً، ولم تظلمنی شیئاً، یا أرحم الراحمین، یا صاحبی عند شدتی. یا مونسی فی وحدتی، یا حافظی فی نعمتی، یاولی فی نفسی یا کاشف کربتی، یا مستمع دعوتی، یا راحم عبرتی، یا مقیل عثرتی یا الھی بالتحقیق، یارکنی الوثیق، یا جاری اللصیق یا مولای الشفیق یا رب البیت العتیق، أخرجنی من خلق المضیق الی سعة الطریق وفرج من عندک قریب وثیق، واکشف عنی کل شدة وضیق واکفنی ما اطیق وما لاأطیق، اللھم فرج عنی کل هم وغم وأخرجنی من کل حزن وکرب یا فارج الهم وکاشف الغم ویا منزل القطر ویا مجیب دعوة المضطرین یا رحمن الدنیا والآخرة ورحیمهما، صل علی خیرتک من خلقک محمد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وآله الطیبین الطاهرین، وفرج عنی ما قد ضاق به صدری وعیل منه صبری وقلت فیه حیلتی وضعفت له قوتی، یا کاشف کل ضر وبلیة ویا عالم کل سر وخفیة یاأرحم الراحمین، أفوض أمری الی اللّٰه، ان اللّٰه بصیر بالعباد، وما توفیقی الاباللّٰه علیه

توكلت وهو رب العرش العظيم.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیرے حضور معافی مانگتا ہوں اپنے ہر گناہ سے، آپ کی عافیت کی وجہ سے جس پر میرا بدن قوی ہوگیا۔ تیری نعمت کے سبب میں گناہ پر قادر ہوا، تیری نعمت کی کثرت کی وجہ سے میں گناہ کی طرف بڑھا، گناہ کے وقت تیرے خوف کو بھول کر تیری امید پر بھروسہ کر بیٹھا، تیری بردباری پر بھروسہ کرلیا، تیری معافی اور درگذر کی تاویل کر کے گناہ میں غرق ہوگیا۔ اے اللہ! میں اپنے ہر گناہ سے تیری جناب میں معافی مانگتا ہوں۔ جس میں میں نے اپنی امانت میں خیانت کا ارتکاب کیا، اپنے نفس پر ظلم کیا، اپنی لذتوں کو آگے رکھا، اپنی شہوتوں کو ترجیح دی، دوسرے کے لیے کوشش کی (اور تیری نافرمانی ہوئی)، اپنے پیچھے چلنے والوں کی وجہ سے گناہ کے دھوکے میں پڑ گیا، حیلے بہانوں کے ساتھ گناہوں میں پڑ گیا، لیکن تو نے مجھے پھر بھی اپنے عذاب میں مغلوب نہیں کیا، باوجود اس کے کہ اے پروردگار تو میرے گناہ کو ناپسند کرتا تھا۔ تیرے علم میں پہلے سے تھا کہ میں گناہ کے راستے کو اختیار کروں گا اور بری راہ کو ترجیح دوں گا۔ لیکن تو نے پھر بھی میرے ساتھ بردباری کی۔ اور یقیناً تو نے مجھے جبراً گناہ کی دلدل میں نہیں ڈالا، نہ مجھے زبردستی اس پر مجبور کیا اور نہ ذرہ بھر بھی ظلم کیا اے ارحم الراحمین! اے ہر مصیبت کے وقت کے ساتھی! اے تنہائی کے انیس! اے نعمتوں کے محافظ! اے میرے اندر کے دوست! اے کرب و مصیبت کو دور کرنے والے! اے میری پکار کو سننے والے! اے میرے آنسوؤں پر رحم کھانے والے! اے میری لغزش کو درگذر کرنے والے! اے میرے برحق مولیٰ! اے میرے مضبوط پشت پناہ! اے میرے قریب ترین اور میرے اندر جاری! اے محبت کرنے والے آقا!

اے بیت عتیق کے پروردگار! مجھے تنگی کے حلقہ سے کشادگی کے راستے کی طرف نکال، اپنے ہاں سے جلد کشادگی و فراخی فرما۔ ہر تنگی و سختی کو مجھ سے دور فرما، ہر چیز میں میری کفایت فرما، میری طاقت میں ہو یا نہیں، اے اللہ! مجھ سے ہر رنج اور غم کو کھول دے۔ اے بارش برسانے والے! اے مجبوروں کی پکار سننے والے! اے دنیا و آخرت کے رحمٰن و رحیم صلوۃ وسلام نازل فرما اپنی مخلوق کے بہترین شخص حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی پاکیزہ آل پر۔ اور جس تنگی میں میرا دل مضطر ہے، جس پر میرے صبر کا پیمانہ چھلک رہا ہے، جس میں میری تدبیر کمزور پڑ گئی ہے میری قوت جواب دے گئی ہے اس مصیبت و تنگی کو مجھ سے ختم فرما۔ اے ہر نقصان، آزمائش کو ختم کرنے والے! اے ہر راز و پوشیدہ کو جاننے والے! یا ارحم الراحمین! میں اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ اور میری توفیق اللہ ہی کے ساتھ ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

اعرابی کہتے ہیں: میں نے اس دعا کو کئی مرتبہ پڑھا اور اللہ نے مجھ سے ہر طرح کے غم اور تنگی و مشکل کو ختم کردیا، رزق کو کشادہ کردیا اور مشقت و پریشانی بالکل زائل فرمادی۔ ابن النجار

۳۹۶۷.....(انس بن مالک) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: استغفار کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم استغفار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ستر دفعہ پورا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم نے (ستر دفعہ) پورا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ستر دفعہ استغفار کیا اس کے سات سو گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ تباہ و برباد ہو جو ایک دن و رات میں سات سو گناہ کرے۔

ابن النجار

۳۹۶۸.....(حذیفہ رضی اللہ عنہ) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میری زبان بہت تیز ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم استغفار کرنے سے کہاں رہ گئے تھے۔ میں تو دن میں سو سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹.....(ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے اعمال نامہ میں استغفار کا ذخیرہ پایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰.....(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کے بعد میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ آپ سے زیادہ استغفر اللہ و اتوب الیہ کرتا ہو۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر رضی اللہ عنہ

التعوذ

۳۹۷۱......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ پانچ چیزوں سے (تعوذ) پناہ مانگا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من البخل والجبن وفتنۃ الصدر وعذاب القبر وسوء العمر۔

اے اللہ! میں بخل، بزدلی، دل کے فتنے، قبر کے عذاب اور بری عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، الشاشی، ابن جریر، ابن حبان، السنن لیوسف القاضی، مکارم الاخلاق للخرائطی، الدار قطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۳۹۷۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو یوں اعاذہ کرتے تھے:

اعیذ کمابکلمٰت اللّٰہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ۔

اے میں تم دونوں کو شیطان، وسوسہ انداز اور ہر بری نگاہ سے اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔حلیۃ الاولیاء

۳۹۷۳......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد دس بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی تو اللہ پاک اس کے پاس دو فرشتے بھیجیں گے جو اس کے گھر کی حفاظت کریں گے حتیٰ کہ شام ہو جائے۔اور جس نے مغرب کے بعد تعوذ پڑھا اس کو بھی صبح تک یہ فائدہ رہے گا۔ابو عمرو الزاھد محمد بن عبدالواحد فی فوائدہ

کلام:......اس روایت میں ایک راوی حارث بن عمران حمل جعفری ہیں، جن کے متعلق امام ابن حبان فرماتے ہیں یہ حدیث گھڑتے ہیں۔

۳۹۷۴.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آٹھ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے: رنج، غم، عجز، سستی، بزدلی، بخل، قرض کے بوجھ اور دشمن کے غلبہ سے۔رواہ ابن عساکر

۳۹۷۵ (مسند زید بن ثابت) (زید رضی اللہ عنہ بن ثابت سے مروی ہے کہ) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی پناہ مانگو جہنم کے عذاب سے، ہم نے کہا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جہنم کے عذاب سے، پھر فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے، کھلے اور چھپے فتنوں کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے۔ہم نے کہا (ہم ان سب فتنوں سے) اور دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۳۹۷۶.....(مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد یوں تعوذ فرمایا (پناہ مانگا) کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من عذاب النار واعوذبک من الفتن باطنھا وظاھرھا واعوذبک من الاعور الکذاب۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں پوشیدہ اور ظاہری فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں کانے جھوٹے (دجال) سے۔رواہ ابن جریر

۳۹۷۷......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز کے بعد چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے: قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے، خفیہ اور کھلے فتنوں سے اور دجال سے۔رواہ ابن جریر

جن، آسیب وغیرہ کے اثرات سے تعوذ

۳۹۷۸......(ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا ایک دیہاتی آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرا ایک بھائی ہے جس کو کچھ تکلیف ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کیا تکلیف ہے؟ عرض کیا: اس پر اثرات

ہیں! فرمایا اس کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اعرابی اپنے بھائی کو لایا اور نبی علیہ السلام کے سامنے بٹھادیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کو سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی اول چار آیات والھکم اللہ واحد لاالہ الا ھو الرحمٰن الرحیم آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات، آل عمران کی یہ مکمل آیت :شھد اللہ انہ لاالہ الا ھو سورۂ اعراف کی یہ مکمل آیت :ان ربکم اللہ، سورۂ المؤمنون کی آخری آیات فتعالیٰ اللہ الملک الحق سے آخر تک، سورۂ جن کی یہ مکمل آیت :وانہ تعالیٰ جد ربنا، سورۂ صافات کی پہلی دس آیات، سورۂ حشر کی آخری تین آیات، سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کیں۔

چنانچہ آدمی یوں چنگا بھلا کھڑا ہوگیا گویا اس کو کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔(مسند احمد، مستدرک الحاکم، الترمذی فی الدعوات

۳۹۷۹.... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بزدلی، بخل، زندگی وموت کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

۳۹۸۰.....(مراسیل مکحول) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو جن آپ پر انگار پھینکنے لگے۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! ان کلمات کے ساتھ تعوذ (پناہ مانگو)۔(چنانچہ آپ نے ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگی تو) جن وشیاطین سے آپ کی حفاظت ہوگئی۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شرما خلق التی لایجاوزھن بر ولا فاجر من شرما ینزل من السماء وما یعرج فیھا، ومن شرما بث فی الارض ومایخرج منھا ومن شر اللیل والنھار ومن شر کل طارق الاطارقا یطرق بخیریا رحمن۔

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے تام ان کلمات کے ساتھ تمام مخلوق کے شر سے جن کلمات کو کوئی نیک تجاوز کرسکتا اور نہ بد۔ اور ہر اس شر سے جو آسمان سے اترے اور جو آسمان میں چڑھے۔ ہر اس شر سے جو زمین میں پھیلے اور جو زمین سے نکلے، رات اور دن کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اس کے جو خیر کے ساتھ آئے۔ یا رحمٰن۔مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:......مکحول ثقہ ہیں۔ کئی صحابہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور نبی کریم ﷺ سے مرسلاً (صحابی کا واسطہ چھوڑ کر) روایت کرتے ہیں۔

باب......حضور ﷺ پر درود پڑھنے کے بیان میں

۳۹۸۱.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ ایک شخص آیا اور سلام عرض کیا۔ نبی ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا، خندہ پیشانی کے ساتھ اس سے پیش آئے اور نبی کریم ﷺ نے (اس کے جانے کے بعد) فرمایا: اے ابوبکر یہ تمام اہل ارض کے عمل کے مقابلہ میں عمل کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟ فرمایا: یہ شخص ہر صبح کو مجھ پر ساری مخلوق کے بقدر مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پھر عرض کیا: وہ کیسے؟ فرمایا: یہ درود پڑھتا ہے:

اللھم صل علی محمد النبی عدد من صلی علیہ من خلقک وصل علی محمد النبی کماینبغی لنا ان نصلی علیہ وصل علی محمد النبی کما امرتنا ان نصلی علیہ۔

اے اللہ! محمد پیغمبر پر اس قدر درود نازل فرما جس قدر تیری تمام مخلوق اس پر درود بھیجتی ہے۔ محمد پر ایسا درود نازل فرما جیسا کہ ہمارے لیے درود بھیجنا مناسب ہے اور محمد پیغمبر پر اس طرح درود نازل فرما جس طرح آپ نے ہم کو حکم دیا ہے۔ الدارقطنی فی الافراد، التاریخ لابن النجار

کلام:......امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔ سلیمان بن الربیع الھدی اس کو کادح بن روحہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں یہ سلیمان بن الربیع متروک راوی ہیں۔ جب کہ کادح کے متعلق اردح وغیرہ

فرماتے ہیں یہ کذاب ہے۔ حافظ ابن حجر ''اللسان'' میں فرماتے ہیں، ابن عدی کہتے ہیں اس شخص کی عام احادیث غیر محفوظ ہیں، اس کی مسندات میں کوئی تابع ہے اور نہ متون میں۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ شخص مسعر رحمۃ اللہ علیہ اور ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے موضوع احادیث روایت کرتا ہے میں نے اس حدیث کو کتاب الموضوعات میں داخل کیا ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ اگر اس حدیث کا کوئی تابع یا شاہد (نظیر) موجود ہو تو یہ روایت موضوع ہونے کے کلام سے نکل جائے گی۔ (لیکن بہرصورت ضعیف ہے)۔

۳۹۸۲..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ پانی کو بجھاتی ہے، نبی ﷺ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت رکھنا جانوں کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے یا فرمایا: اللہ کی راہ میں تلوار چلانے سے زیادہ افضل ہے۔ التاریخ للخطیب الترغیب للاصبھانی

۳۹۸۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ اپنی حاجت کے لیے باہر نکلے دیکھا کہ کوئی آپ کے ہمراہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے۔ چنانچہ پانی سے بھرا ہوا چمڑے کا ایک برتن لے کر پیچھے گئے۔ قریب پہنچ کر دیکھا کہ آپ ﷺ ایک چبوترے پر سجدہ ریز ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب سے ہٹ کر پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حتی کہ نبی ﷺ نے سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے عمر! تم نے اچھا کیا جو مجھے سجدہ میں دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے اور یہ فرما گئے ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور

۳۹۸۴..... حضرت سعید بن المسیب (جو انتہائی ثقہ تابعی ہیں) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دعا آسمان اور زمین کے درمیان تھمی رہتی ہے اور اوپر نہیں جاتی حتی کہ آپ پر درود نہ بھیجا جائے۔ ترمذی

۳۹۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان رکی رہتی ہے اور اوپر نہیں جاسکتی جب تک کہ نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے۔ ابن راھویہ

سند صحیح ہے۔

۳۹۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو اس کی دعا آسمان وزمین کے درمیان رکی رہتی ہے، پس جب وہ آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو دعا آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔

الدیلمی، عبدالقادر الرھاوی فی الاربعین

کلام:..... اس مضمون کی روایت جیسا کہ اوپر گزریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہیں اور مرفوع کے حکم میں ہیں اور سنداً مرفوع سے زیادہ صحیح ہیں۔

۳۹۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر دعا آسمان پر جانے سے رکی رہتی ہے حتی کہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا جائے۔ پس جب نبی کریم پر درود پڑھا جاتا ہے تو دعا اوپر بلند ہو جاتی ہے۔ الرھاوی

۳۹۸۸..... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر دعا آسمان پر جانے سے رکی رہتی ہے، حتی کہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر درود بھیجا جائے۔ عبیداللہ بن محمد بن حفص العیشی فی حدیثہ، الاربعین لعبدالقادر الرھاوی. الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی

۳۹۸۹..... سلامۃ الکندی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی ﷺ پر یہ درود پڑھنے کے لیے سکھاتے تھے:

اللھم داحی المدحوات، وباریء المسموکات وجبار أھل القلوب علی خطراتھا شقیھا وسعیدھا، اجعل شرائف صلواتک زنوامی برکاتک ورأفۃ تحننک علی محمد عبدک ورسولک الخاتم لما سبق، والفاتح لما أغلق، والمعین علی الحق بالحق، والواضع والدامغ لجیشات الاباطیل، کما حمل فاضطلع بأمرک

بطاعتک مستوفزاً في مرضاتک غير نكل عن قدم ولا وهن في عزم، واعياً لوحيک، حافظاً لعهدک، ماضياً على نفاذ أمرک، حتى أورى قبساً لقابس، به هديت القلوب بعد خوضات الفتن والاثم بموضحات الاعلام، ومسرات الاسلام ونائرات الأحكام، فهو أمينک المأمون وخازن علمک المخزون، وشهيدک يوم الدين، وبعيثک نعمةً ورسولک بالحق رحمة، اللهم افسح له مفسحاً في عدنک، واجزه مضاعفات الخير من فضلک، مهنآت له غير مكدرات، من فوز ثوابک المعلول وجزيل عطائک المخزون، اللهم أعل على بناء الناس بناء ه، وأكرم مثواه لديک ونزله وأتمم له نوره، واجزه من ابتغائک له مقبول الشهادة ومرضى المقالة ذا منطق عدل، وكلام فصل، وحجة وبرهان.

ترجمہ:......اے اللہ! پست چیزوں کو بچھانے والے! بلند چیزوں کو اٹھانے والے! اے بد بخت اور نیک اہل قلوب کو خطرات پر کمر بستہ کرنے والے! اپنے شرف والے درود، اپنی بڑھنے والی برکتیں اور اپنی نرمی ومہربانیاں اپنے اور اپنے رسول محمد خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر نازل فرما۔ جو بند دروازوں کو کھولنے والے ہیں، حق کے مددگار ہیں، باطل پرستوں کے لشکروں کی بیخ کنی کرنے والے ہیں، ان پر جیسا بھی بوجھ لادا گیا وہ آپ کے حکم کو لے کر کمر بستہ ہوگئے، آپ کی رضاء مندی کو حاصل کیا، (خدا کے عطا کردہ) مرتبے سے پیچھے ہٹے اور نہ کسی عزم میں کمزوری دکھائی، آپ کی وحی کو محفوظ کیا، آپ کے عہد کی پاسداری کی، آپ کے حکم کے نفاذ میں (ہر مشکل سے) گذرتے رہے، حتی کہ (حق کا) شعلہ جلا دیا۔ آپ کے ذریعہ فتنوں اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے دلوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔

حق کی نشانیاں واضح ہوگئیں، اسلام کے پردے کھل گئے اور احکام خداوندی روشن ہوگئے۔ اے اللہ! پس وہ (پیغمبر) تیری امانت کا سچا امانت دار ہے، تیرے علم کے خزانے کا خازن ہے، قیامت کے دن تیرا گواہ ہے۔

اے اللہ! اپنے باغ عدن میں اس کے لیے خوب خوب کشادگی کر، اپنے فضل سے اس کو خیر در خیر عطا کر، اپنے ثواب کی کامیابی اور اپنی عطاء کے خزانے سے نواز کر خوشیاں اور تہنیت اس کے لیے جاری کردے۔

اے اللہ! سب لوگوں کے مرتبے پر اس کا مرتبہ بلند کردے، اپنے پاس اچھا ٹھکانہ اور عمدہ مہمانی کے ساتھ اس کا اکرام کر، اپنے نور کو اس کے لیے کامل کردے، اپنی رضا مندی کے صلہ اس کو مقبول الشہادت حق گو اور حجت ودلیل کے ساتھ فیصلہ کن کلام کرنے والا بنا۔

الاوسط للطبراني، ابو نعيم في عوالي سعيد بن منصور

۳۹۹۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر سو مرتبہ درود پڑھا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ نور علی نور ہوگا لوگ (مارے رشک کے) کہیں گے: یہ کیا عمل کرتا تھا۔ شعب الایمان للبیھقی

۳۹۹۱......امام حاکم نے علوم الحدیث میں ابوبکر بن ابی حازم حافظ کوفہ، علی بن احمد بن الحسین العجلی، حرب بن الحسن الطحان، یحییٰ بن مساور الخیاط، عمرو بن خالد، زید بن علی بن الحسین بن علی، علی بن الحسین، حسین رضی اللہ عنہ بن علی، علی بن ابی طالب پر ایک راوی کہتا ہے مجھ بیان کرنے والے نے میرے یہ کلمات شمار کرائے اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضور ﷺ نے میرے ہاتھ میں شمار کرا کے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں یہ کلمات شمار کرائے اور فرمایا: مجھے رب العزت نے اس طرح فرمایا ہے:

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد، كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم، انک حميد مجيد، اللهم بارک على محمد وعلى آل محمد، كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انک حميد مجيد، اللهم وترحم على محمد وعلى آل محمد، كما ترحمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انک حميد مجيد، اللهم وتحنن على محمد وعلى آل محمد، كم تحننت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انک حميد مجيد، اللهم وسلم على محمد وعلى آل محمد، كما سلمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انک حميد مجيد.

ترجمہ:......اے اللہ محمد اور آل محمد پر درود (رحمت) نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل فرمایا۔ بے شک تو سزاوار حمد اور بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد اور آل محمد پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائی ہیں۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگ ذات ہے۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگ ذات ہے۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر مہربانیاں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر مہربانیاں نازل فرمائیں بے شک تو لائق حمد اور بزرگ ذات ہے۔ اے اللہ! محمد اور آل محمد پر سلام نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر سلام نازل کیا بے شک تو لائق حمد اور بزرگ ذات ہے۔ شعب الایمان للبیھقی عن الحاکم

فائدہ:......یہ حدیث قطع نظر اسنادی حیثیت کے جس کو ذیل میں کلام کے عنوان کے تحت بیان کریں گے، حدیث مسلسل ہے، حدیث مسلسل کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرماتے وقت کوئی خاص ہیئت اختیار فرمائی مثلاً داڑھی مبارک ہاتھ میں لے لی۔ پھر ہر راوی نے آگے حدیث بیان کرتے ہوئے اس ہیئت کا لحاظ کیا اور آپ علیہ السلام کی نقل کرتے ہوئے داڑھی کو ہاتھ میں لے کر تو یہ حدیث حدیث مسلسل باللحیہ کہلائی۔

اسی طرح مذکورہ بالا روایت حدیث مسلسل بالید ہے۔ اس میں جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو حدیث سنائی تو آپ علیہ السلام کلمات حدیث کو اپنے ہاتھوں پر شمار کرتے رہے۔ پھر حضور نے آگے بیان فرمائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر شمار کرتے رہے۔ اسی طرح آخر راوی تک یہ کیفیت مسلسل رہی اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ آخری راوی نے یونہی روایت نقل کر کے اپنی کتاب علوم الحدیث میں نقل کی، ان سے مؤلف کتاب ہذا نے نقل کی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کلام:......امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس طرح ہم تک یہ روایت پہنچی ہے۔

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس کو تیمی، ابن المفضل اور ابن مسدی نے اپنی مسلسلات میں تخریج کیا ہے۔ نیز قاضی عیاض نے الشفاء میں اور دیلمی نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے عراقی رحمۃ اللہ علیہ ترمذی کی شرح میں فرماتے ہیں اس روایت کی سند بہت ہی ضعیف ہے۔ عمرو بن خالد کوفی کذاب اور حدیثیں بنانے والا انسان ہے، یحیی بن مسافر ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے تکذیب کی ہے حرب بن الحسن الطحان کو ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے اور فرمایا اس کی یہ حدیث کوئی سندی حیثیت سے اہمیت نہیں رکھتی۔ حافظ ابن حجر اپنی امالی میں فرماتے ہیں: میرا اعتقاد ہے کہ یہ حدیث کسی کی خود ساختہ ہے۔ نیز اس میں مسلسل تین راوی ضعیف ہیں۔ ایک وضاع (گھڑنے والا) کہا گیا ہے، دوسرا کذب (جھوٹ) کے ساتھ متہم ہے اور تیسرا متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آخری دو راوی ایسے ہیں جن کے مثل دوسرے مستند رواۃ بھی حدیث نقل کرتے ہیں یعنی ان کی متابعت کی جاتی ہے۔

چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں یہ سند ذکر کی ہے:

قال نبأنا ابوعبدالرحمن السلمی، ابوالفضل، محمد بن عبدالله الشیبانی، ابوالقاسم علی بن محمد بن الحسن بن لاس، تطا جدی لابی سلیمان بن ابراهیم بن عبید المحاربی، نصر بن مزاحم المنقری، ابراهیم بن زبرقان، عمرو بن خالد.

یہ سب حضرات مذکورہ سند کی طرح کہتے ہیں ہم سے بیان کرنے والے نے بیان کیا اور میرے ہاتھ پر وہ کلمات شمار کرائے۔

ابراہیم بن زبرقان کو ابن معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔ جبکہ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے ساتھ دلیل نہیں پکڑی جا سکتی لیکن متابعت میں اس کو درست قرار دیا جا سکتا ہے۔ مؤلف علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے یہی روایت ایک دوسرے طریق سے بھی پائی ہے جو انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور یہ سند انس رضی اللہ عنہ کے ذیل میں عنقریب آئے گی۔

نوٹ:......۳۹۹۸ رقم الحدیث پر یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۳۹۹۲......اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

آگاہ رہو ہر چیز کی کوہان (یعنی بلندی) ہوتی ہے اور ہماری بلندی جنت الفردوس کے پہاڑ ہیں جو فردوس کے درمیان ہیں (ان پر) سفید اور سرخ لولو کے بغیر جوڑ کے محل ہیں۔ اور سفید لولو میں ستر ہزار محل ہیں۔ جو ابراہیم اور آل ابراہیم کے گھر ہیں۔

پس جب تم محمد (ﷺ) پر درود بھیجو تو ابراہیم اور آل ابراہیم پر بھی درود بھیجو۔ تلخیص المتشابه للخطيب البغدادي

۳۹۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یوں پڑھو:

اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابرااهیم وعلی ال ابراهیم انک حمیدمجید وبارک علی محمد وعلیٰ ال محمد کمابارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید

ابن مردویه. التاریخ للخطیب رحمة الله علیه

۳۹۹۴..... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو:

اللهم صل محمد وعلی ال محمد وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت وبارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم ان حمید مجید۔

اے اللہ! محمد اور آل محمد پر درود (رحمتیں) اور برکتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔

رواہ ابو نعیم

۳۹۹۵..... (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد سے باہر دیکھا۔ چنانچہ میں چلتا ہوا آپ ﷺ کے پیچھے پہنچا۔ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے مجھے محسوس نہیں کیا اور آپ چلتے رہے حتیٰ کہ ایک باغ میں داخل ہو گئے اور قبلہ رو ہوئے اور سجدہ میں پڑ گئے اور بہت ہی لمبا سجدہ کیا، جب کہ میں آپ کے پیچھے تھا۔ آخر مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ شاید آپ اسی حالت میں وفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ میں آگے ہوا اور میں نے سر نیچے کر کے آپ کے چہرۂ انور کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور پوچھا: کیا بات ہے؟ اے عبدالرحمن! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے سجدہ بہت لمبا کر دیا تو مجھے خطرہ ہوا کہ شاید اللہ نے آپ کی روح قبض فرمالی ہے۔ اس لئے میں دیکھنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے مجھے باغ میں داخل ہوتا دیکھا تھا اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے اور فرما گئے کہ (اے محمد) میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: جس نے آپ پر سلام بھیجا میں اس پر سلام بھیجوں گا اور جس نے آپ پر درود بھیجا میں اس پر درود بھیجوں گا۔ رواہ ابن النجار

۳۹۹۶..... (عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف) عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرہ پر خوشی نکھر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے انہوں نے فرمایا: اے محمد آپ کو بشارت ہو اس نعمت کی جو اللہ نے آپ کی طرف سے آپ کو عطا فرمائی ہے اور آپ کی امت کو آپ کی طرف سے عطا فرمائی ہے۔

جس نے آپ پر درود پڑھا اللہ اس پر رحمت بھیجے گا اور جس نے آپ پر سلام بھیجا اللہ اس کو سلامت رکھے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۹۷..... (ابی رضی اللہ عنہ بن کعب) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رات کا دو تہائی حصہ بیت جاتا تو حضور اقدس ﷺ کھڑے ہوتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، ہلا ڈالنے والی شی آگئی اور اس کے پیچھے والی بھی آگئی۔ موت اپنے ساز و سامان لے آئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو! میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم چاہو، اگر اور زیادہ کرلو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: نصف حصہ؟ فرمایا: جو تم چاہو، اگر اور زیادہ کرلو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی حصہ؟ فرمایا جو تم چاہو، اگر اور زیادہ کرلو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: تب تو میں اپنا سارا وقت آپ پر درود بھیجنے میں گزاروں گا۔ آپ

ﷺ نے فرمایا: پھر یہ چیز تمہارے غموں کو کفایت کرے گی۔ اور تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، ابن منیع حسن، الرویانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعیدبن منصور

۳۹۹۸... (مسند انس رضی اللہ عنہ) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ابوالمعالی فضل بن سہل، والدہ الشیخ ابوالفرج سہل ابن بشر بن احمد الاسفرائنی، ابونصر محمد بن یحیٰی بن حازم الہمذانی ابوالحفص الجیری، سمرقند، عبد بن حمید الکشی، یزید بن ہارون الوسطی، حمید الطویل، انس بن مالک کی مسلسل بالید سند کے ساتھ روایت پہنچی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں: میرے ہاتھ میں جبرئیل علیہ السلام نے شمار کروائے فرمایا: اس طرح مجھے میکائیل علیہ السلام نے شمار کرایا اور وہ فرماتے ہیں اسی طرح مجھے اسرافیل علیہ السلام نے شمار کرایا اور وہ فرماتے ہیں: مجھے پروردگار رب العالمین نے ارشاد فرمایا تو میں نے ہاتھ پر ان کلمات کو شمار کیا، فرمایا: یوں کہو

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم ارحم محمداوال محمد کمارحمت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم وتحنن علی محمد وعلی آل محمد، کما تحننت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

رواہ ابن عساکر

۳۹۹۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں ان کے پاس جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے اور فرمایا: تیرا رب پروردگار تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: آپ کی امت میں سے جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر دس بار درود (رحمت) بھیجوں گا۔

رواہ ابن النجار

۴۰۰۰... (اوس بن حدثان) سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بن ورد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت اوس بن حدثان رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا:

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے۔ لیکن کسی کو ساتھ آتا ہوا نہ پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کو تنہا جاتے ہوئے دیکھ کر گھبرا گئے (کہیں کوئی دشمن درد آزار نہ ہو جائے) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کا برتن لے کر پیچھے چل دیئے۔ آگے جا کر آپ کو ایک چبوترے پر (سجدہ میں) پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ آخر حضور اکرم ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اے عمر! تم نے بہت اچھا کیا کہ مجھے سجدہ میں دیکھ کر ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے محمد! جو آپ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور دس درجات اس کے بلند فرمائے گا۔ رواہ ابونعیم

۴۰۰۱ (حبان بن منقذ) حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں ایک تہائی حصہ آپ پر درود بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو۔ عرض کیا: دو تہائی حصہ؟ فرمایا: ہاں اگر تم چاہو، عرض کیا: میں اپنا سارا حصہ آپ پر درود بھیجوں؟ فرمایا: تب تو تمہارے دنیا وآخرت کے سب کام بن جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

ایک مرتبہ درود پر دس رحمتیں

۴۰۰۲ (سہل رضی اللہ عنہ بن سعد) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ (باہر) تشریف لائے تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو سامنے پایا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ سے ملے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ میں آپ کے چہرے میں خوشی کے اثرات دیکھ رہا ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے، انہوں نے فرمایا: اے محمد! جو آپ پر ایک بار درود بھیجے گا (ﷺ) اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا دس برائیاں مٹائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔

رواہ ابن النجار

۴۰۰۳ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انبیاء کے سوا کسی پر درود بھیجنا مناسب (جائز) نہیں۔
مصنف عبدالرزاق

۴۰۰۴ ..... (ابن عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ ایک شخص کو پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں لائے اور گواہی دی کہ اس نے ہماری ایک اونٹنی چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے (سزا کا) حکم فرمادیا۔ جب اس کو لے جانے لگے تو وہ یہ درود پڑھنے لگا:

اللھم صل علی محمد حتی لایبقی من صلواتک شیء وبارک علی محمد حتی لایبقی من برکاتک شیء وسلم علی محمد حتی لایبقی من سلامک شیء

''اے اللہ محمد پر درود بھیج حتیٰ کہ آپ کے درود میں سے کچھ باقی نہ رہے اور برکتیں بھیج حتیٰ کہ برکتوں میں سے کچھ باقی نہ رہے اور سلام بھیج حتیٰ کہ آپ کے سلام میں سے کچھ باقی نہ رہے۔''

اس شخص کا یہ درود پڑھنا تھا کہ اونٹنی بول اٹھی: اے محمد! یہ شخص میری چوری سے بری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون واپس لائے گا؟ چنانچہ اہل مسجد میں سے ستر (کے قریب) آدمی گئے اور اس کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا۔ حضور ﷺ نے اس سے پوچھا: یہ تم جاتے ہوئے کیا پڑھ رہے تھے؟ چنانچہ اس نے اس درود کے بارے میں عرض کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی میں نے دیکھا کہ مدینہ کی گلیوں میں ملائکہ کا ہجوم اس قدر بڑھ گیا کہ قریب تھا وہ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہوجاتے۔ پھر فرمایا: تم پل صراط پر پہنچو گے تو تمہارا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چمکتا ہوگا۔ الکبیر للطبرانی فی الدعاء الدیلمی

۴۰۰۵ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ درود شریف اور دعا پڑھا کرتے تھے:

اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین، وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدک ورسولک امام الخیر، وقائد الخیر رسول الرحمة، اللھم ابعثه مقاماً محموداً، یغبطه فیه الأولون والآخرون، اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید.

''اے اللہ! اپنے درود، اپنی رحمت اور اپنی برکتیں سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین، تیرے بندے اور تیرے رسول، خیر کے امام اور قائدہ رسول الرحمت محمد پر نازل فرما۔ اے اللہ! ان کو مقام محمود عطا فرما، جس پر اولین وآخرین سب رشک کریں گے، اے اللہ محمد اور آل محمد پر درود نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ بے شک آپ لائق حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔ اے اللہ! محمد اور آل محمد پر برکات کا نزول فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکات نازل فرمائیں۔ بے شک آپ لائق حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔'' الکبیر للطبرانی

۴۰۰۶ (کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ آپ پر سلام کیسے بھیجا جائے یہ تو ہم نے جان لیا (آپ یہ بتائیں کہ) ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: یوں کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید، اللھم وبارک علی محمد وعلی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید.

اے اللہ! محمد اور آل محمد پر درود (رحمت) بھیج جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ لاریب آپ سزاوار حمد اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکات کا نزول فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکات نازل

فرمائیں، بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگی والے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۴۰۰۷..... (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو انتہائی خوش پایا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آج سے پہلے آپ کو اس قدر خوش نہیں دیکھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا:

میں کیوں خوش نہ ہوں، جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور اس وقت نکل کر گئے ہیں انہوں نے مجھے خوش خبری دی ہے کہ ہر بندہ جو آپ پر درود پڑھے گا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے۔ اور وہ درود جیسے اس نے پڑھا ہوگا (مجھ پر) پیش کیا جائے گا اور جو دعا اس نے (میرے لیے) کی ہوگی اس کو بھی اس کے مثل لوٹائی جائے گی۔

مصنف عبدالرزاق

۴۰۰۸..... حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو آج ایسے حال میں دیکھ رہا ہوں جو آج سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیا مانع ہے (اس خوشی سے) ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ اور فرما گئے ہیں: اپنی امت کو خوش خبری دے دیجیے کہ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مندمل کی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے، اللہ پاک کہنے والے پر اس کے کلمات کے مثل لوٹائیں گے اور قیامت کے دن آپ کو یہ کلمات پیش کیے جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی

۴۰۰۹..... حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضور ﷺ کے پاس گئے خوشی آپ کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔ آپ کو کہا گیا: یارسول اللہ! ہم آپ کے چہرے میں ایسی رونق دیکھ رہے ہیں جو ہم نے پہلے نہیں دیکھی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میرے پاس فرشتہ آیا تھا اس نے کہا ہے: آپ کا پروردگار فرماتا ہے: کیا آپ راضی نہیں ہیں یا کیا یہ بات آپ کو راضی نہیں کرتی کہ آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا میں اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں گا اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔ تو میں نے کہا: کیوں نہیں (میں بہت راضی اور خوش ہوں)۔ الکبیر للطبرانی

۴۰۱۰..... ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو خوش دل اور پر رونق چہرہ محسوس کیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج سے زیادہ میں نے آپ کو کبھی خوش دل نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واقعی، اور مجھے اس خوشی سے کیا مانع ہے کہ فرشتے نے مجھے خبر دی ہے کہ جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اس پر میں (اللہ) اور ملائکہ دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔ اور جس نے آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجا میں اور ملائکہ اس پر دس بار سلام بھیجیں گے۔ الکبیر للطبرانی

۴۰۱۱..... ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس گیا، میں نے دیکھا آپ اس قدر خوش ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج سے زیادہ میں نے آپ کو کبھی خوش نہیں دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوطلحہ! میں کیوں نہ خوش ہوں، ابھی میرے پاس سے جبرئیل علیہ السلام گئے ہیں۔ وہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے خوشخبری لے کر آئے تھے، انہوں نے کہا: اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا تھا کہ میں آپ کو یہ بشارت دوں کہ کوئی ایک آپ کا امتی ایسا نہیں ہے جو آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے مگر اللہ پاک اور ملائکہ اس پر دس مرتبہ رحمت نہ بھیجیں گے۔ الکبیر للطبرانی

۴۰۱۲..... ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ کے چہرۂ انور سے خوشی کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اتنا خوش دل اور ہنس مکھ آج سے پہلے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہ میں خوش ہوں اور میرا چہرہ نہ کھلے جبکہ ابھی جبرئیل علیہ السلام مجھ سے جدا ہو کر گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا:

اے محمد! جو آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا۔ اللہ پاک اس کے لیے دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں مٹائیں گے اور دس درجے بلند فرمائیں گے۔ اور فرشتہ اس شخص کو ویسا ہی جواب دے گا جیسا اس نے آپ کے لیے پڑھا ہوگا۔ میں نے کہا: اے جبرئیل علیہ السلام! وہ کون سا فرشتہ ہے؟ فرمایا: اللہ پاک نے ایک فرشتہ آپ پر مقرر فرمایا ہے جب سے کہ آپ پیدا ہوئے ہیں (قیامت میں) آپ کو

اٹھائے جانے تک جب بھی کوئی ایک مرتبہ آپ کا امتی درود پڑھے گا تو وہ فرشتہ اس پڑھنے والے کو کہے گا وانت صلی اللّٰہ علیک۔ اور اللہ تجھ پر بھی رحمت بھیجے۔الکبیر للطبرانی عن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ

۴۰۱۳..... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھ گئے۔ بشیر بن سعد جو کہ ابوالنعمان بن بشیر ہیں انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ نے ہم کو آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ پس ہم کیسے آپ پر درود پڑھیں یارسول اللہ!

آپ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے ہم نے دل میں کہا: کاش انہوں نے سوال نہ کیا ہوتا۔ لیکن پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں پڑھو:

اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كماصليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كمابار كت على ابراهيم في العالمين انك حميد مجيد۔

اور سلامت تم جانتے ہو۔ (یعنی حضوری میں سلام یارسول اللہ اور..... السلام علی رسول اللہ)۔

مؤطاامام مالک، مصنف ابن ابی شیبه، مصنف عبدالرزاق، عبد بن حمید، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی

۴۰۱۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اصحاب نبی ﷺ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم روشن رات اور روشن دن کو (جمعہ کی رات جمعہ کا دن) آپ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھیں اور جو درود آپ کو محبوب ہو وہی ہم پڑھنا چاہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یوں پڑھا کرو:

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كماصليت على ابراهيم و آل ابراهيم وارحم محمد و آل محمد كمارحمت ابراهيم و آل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كمابار كت على ابراهيم انك حميد مجيد۔

اور سلام تو تم جانتے ہو۔رواہ ابن عساکر

باب.....قرآن کے بیان میں

فصل.....فضائل قرآن کے بیان میں

۴۰۱۵..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص کثرت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: جا کتاب اللہ (قرآن پاک) سیکھ۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عرصہ تک اس کو نہ دیکھا۔ پھر وہ آیا اور گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خفاء تھا اس نے کہا: میں نے کتاب اللہ سے یہ بات پائی ہے کہ عمر کے دروازے کے بغیر چارۂ کار نہیں۔مصنف ابن ابی شیبه

۴۰۱۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: ہر مسلمان کو چھ سورتیں یاد کرنا ضروری ہیں۔ جن میں سے دو سورتیں صبح کی نماز کے لیے، دو مغرب کی نماز کے لیے اور دو عشاء کی نماز کے لیے۔مصنف عبدالرزاق

فائدہ:..... عام مسلمان کے لیے بالکل آخری اور لازمی درجہ بیان فرمایا صبح کی نماز میں یعنی دو سنتوں کے لیے پھر مغرب کی دو سنتوں کے لیے اور پھر عشاء کی دو سنتوں کے لیے۔ فرض چونکہ امام کے پیچھے پڑھے گا۔ اور بقیہ سنتوں میں اپنی چھ میں سے پڑھ لے گا۔

۴۰۱۷..... قرظہ بن کعب انصاری فرماتے ہیں: ہم چند لوگوں نے کوفہ جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صرار (مدینہ سے عراق جاتے ہوئے تین میل پر ایک پرانا کنواں تھا) تک ہمیں رخصت کرنے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں وضو کیا اور دو مرتبہ اعضاء وضو کو

دھویا۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو میں کیوں تم کو رخصت کرنے یہاں تک آیا۔ ہم نے عرض کیا: ہاں، ہم چونکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں۔ فرمایا: تم ایسی قوم کے پاس جارہے ہو جہاں شہد کی مکھی کی طرح قرآن کی آواز گونجتی رہتی ہے لہٰذا تم لوگ احادیث کے ساتھ ان کو قرآن سے مت روک دینا ان کو قرآن کے ساتھ مشغول رہنے دو اور رسول اللہ ﷺ کی روایات کم سناؤ۔ پس اب جاؤ اور میں بھی تمہارا ساتھی ہوں۔

ابن سعد رضی اللہ عنہ

۴۰۱۸ ...... ابی نضرہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ہمیں اپنے رب تعالیٰ کا شوق زندہ کرو۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت فرمانے لگے۔ (کچھ دیر میں) لوگوں نے عرض کیا: نماز (کا وقت ہوا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ہم نماز میں نہیں ہیں۔ ابن سعد

۴۰۱۹ ...... کنانہ عدوی سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے گورنروں کو لکھا: کہ حاملین قرآن (اہل علم) کو میرے پاس بھیجو تاکہ میں ان کو مزید رتبہ اور عطیہ دوں اور ان کو چاردانگ عالم میں بھیجوں تاکہ وہ لوگوں کو قرآن سکھائیں۔

چنانچہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے آپ کو لکھا کہ میرے حاملین قرآن (قرآن کو جاننے اور یاد رکھنے والے) تین سو سے کچھ اوپر ہوگئے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ خط لکھا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از بندۂ خدا عمر بطرف عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اور ان کے ہمراہی حاملین قرآن۔

السلام علیکم!

امابعد! یہ قرآن تمہارے لیے باعث اجر ہے اور تمہارے مرتبہ کو بلند کرنے والا ہے اور عنداللہ ذخیرۂ اجر ہے۔ تم اس کی اتباع کرو (کہ اس کے احکامات پر عمل کرو) اور یہ تمہاری اتباع نہ کرے (کہ اپنی مرضی کے مطابق اس کو ڈھال لو) بے شک قرآن نے جس کی اتباع کی قرآن اس کو گدی میں مارے گا اور جہنم میں پھینک دے گا۔ اور جس نے قرآن کی اتباع کی قرآن اس کو فردوس کے باغات میں لے جائے گا۔ پس یہ قرآن تمہارا سفارشی بننا چاہئے اگر ہوسکے۔ تمہارا مخالف نہ ہونا چاہیے۔ بے شک قرآن کی جس نے سفارش کردی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور قرآن جس کے ساتھ جھگڑا اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔ جان لو! یہ قرآن ہدایت کا سرچشمہ اور علم کی روشنی ہے۔ یہ پروردگار عزوجل کی سب سے نئی کتاب ہے۔ اللہ پاک اس کی بدولت اندھی آنکھوں کو کھول دیتا ہے۔ بہرے کانوں اور تالے پڑے ہوئے دلوں کو وا کردیتا ہے۔ جان رکھو! جب بندہ رات کو اٹھتا ہے۔ مسواک کرتا ہے اور وضوء کرتا ہے پھر اللہ اکبر کہہ کر قرآن پڑھنا شروع کردیتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ کر کہتا ہے: تلاوت کر، تلاوت کر، تو نے بہت اچھا پڑھا اور تیرے لیے بہت اچھا ہوا اور اگر صرف وضوء کرتا ہے اور مسواک نہیں کرتا تو فرشتہ صرف اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس سے تجاوز (کر کے اس کے منہ سے منہ) نہیں کرتا۔ یاد رکھو! نماز کے ساتھ قرآن کی تلاوت (یعنی نماز میں قرآن پڑھنا) چھپا ہوا خزانہ ہے اور بہترین موضوع ہے جس قدر ہوسکے خوب قرآن پڑھو۔

بے شک نماز نور ہے، زکوٰۃ برہان (راہ نما) ہے، صبر روشن ہے، روزہ ڈھال ہے اور قرآن تمہارے حق میں حجت ہے یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ پس قرآن کا اکرام کرو اور اس کی اہانت مت کرو۔ بے شک جس نے قرآن کا اکرام کیا اللہ اس کا اکرام کرے گا اور جس نے اس کی اہانت کی اللہ اس کو ذلیل کردے گا۔ جان لو! جس نے قرآن کی تلاوت کی، اس کو یاد کیا، اس پر عمل کیا، اور جو کچھ اس میں ہے اس کی اتباع کی تو اللہ کے ہاں اس کی دعا قبول ہے چاہے تو وہ دنیا میں اس کو جلد حاصل کرلے ورنہ وہ اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ ہو جائے گی۔ اور جان لو! جو اللہ

کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ابن زنجویہ

۴۰۲۰..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ نے یمن کی طرف ایک وفد روانہ فرمایا اور ان پر امیر انہی میں سے ایک شخص کو جو سب سے کم سن تھا مقرر فرمایا: لیکن قافلہ رکا اور سفر پر روانہ نہ ہوسکا۔ انہی میں سے ایک شخص نبی کریم ﷺ سے ملا آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے فلانے! تو گیا کیوں نہیں اب تک؟ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ہمارے امیر کی ٹانگ میں تکلیف ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ اس امیر کے پاس تشریف لائے اور بسم اللہ وباللہ اعوذ باللہ وبعزۃ اللہ وقدرتہ من شر مافیھا سات دفعہ پڑھ کر اس پر دم کیا۔ چنانچہ وہ شخص بالکل تندرست ہوگیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس شخص کو ہم پر امیر بناتے ہیں جو ہم میں سب سے کم سن (کم عمر) ہے۔ نبی ﷺ نے اس کا قرآن یاد رکھنا ذکر کیا۔ تو ایک بوڑھے نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میں قرآن پڑھ کر غفلت کا شکار رہوں گا اور اس کو رات کو اٹھ کر پڑھ نہیں سکوں گا تو میں ضرور قرآن یاد کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کر بلکہ قرآن سیکھ۔ قرآن کی مثال تھیلی کی ہے۔ جس کو تو نے مشک سے بھر رکھا ہو اور اس کا منہ باندھ دیا ہو۔ پس اگر تم اس کو کھولو گے تو تم کو مشک کی خوشبو ملے گی اور اگر نہ کھولو گے تب بھی مشک رکھی تو رہے گی۔ پس یہی مثال قرآن کی ہے پڑھے یا تیرے سینے میں رہے۔ الدارقطنی فی الافراد، الاوسط للطبرانی، البغوی فی مسند عثمان

کلام:..... مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ یحیٰ بن سلمہ بن کہیل سے اس روایت کو ارطاۃ بن حبیب کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کیا ہو۔ نیز محدثین کا خیال ہے کہ یہ حدیث میں انہی کے ساتھ تھے۔ الغرض یہ حدیث ضعیف ہے۔

۴۰۲۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور ﷺ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو قرآن سیکھتے ہوئے دیکھا ہے؟ (ابن زنجویہ) اس کی سند حسن ہے۔

۴۰۲۲ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تمہارے دل پاک ہوجائیں تو کبھی کلام اللہ سے سیر نہ ہوں۔

الامام احمد فی الزہد، ابن عساکر

۴۰۲۳ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ہمارے دل پاک ہوجائیں تو کبھی اللہ کے ذکر سے نہ اکتائیں۔ (ابن المبارک فی الزھد

۴۰۲۴ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہترین لوگ اور سب سے افضل لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔ المواعظ للعسکری

۴۰۲۵ (علی رضی اللہ عنہ) کلیب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں لوگوں کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی تو فرمایا: خوشخبری ہے ان لوگوں کو، یہ لوگ حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ابن منیع، الاوسط للطبرانی

۴۰۲۶ فرزدق (مشہور شاعر) کہتے ہیں: میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں غالب بن صعصعہ ہوں۔ (فرزدق کا نام ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: بہت سے اونٹوں کے مالک! عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اپنے اونٹوں کا کیا کیا؟ عرض کیا: حقوق اور حوادثات وغیرہ ان کو کھاگئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر کے راستے میں چلے گئے۔ پھر پوچھا: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض کیا: میرا بیٹا اور یہ (بھی) شاعر ہے۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کو کچھ سنائیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو قرآن سکھاؤ، یہ اس کے لیے شعر سے بہتر ہے۔

ابن الانباری فی المصاحف، الدینوری

۴۰۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

زندگی میں کوئی بھلائی نہیں سوائے سننے اور سن کر یاد کرنے والے کے اور بولنے والے عالم کے۔ اے لوگو! تم آرام اور سکون کے زمانے میں ہو۔ اور زمانہ تیز رفتاری کے ساتھ جارہا ہے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ دن ورات مل کر ہر نئی شے کو پرانا و بوسیدہ کررہے ہیں ہر دور کو قریب کررہے ہیں۔ ہر وعدہ کو قریب لارہے ہیں۔ پس وسیع میدان کو عبور کرنے کے لیے تیاری کرلو۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یانبی اللہ! الھدنہ کیا ہے؟ مصیبت وآزمائش اور انقطاع۔ پس جب تم پر معاملات مشتبہ ہوجائیں

تاریک رات کے حصوں کی طرح تو قرآن کو لازم پکڑ لینا یہ ایسا سفارشی ہے، جس کی سفارش قبول ہوئی۔ایسا جھگڑا کرنے والا ہے جس کی بات مانی جائے جس نے اس کو اپنا امام بنایا یہ اس کو جنت میں داخل کردے گا اور جس نے اس کو پس پشت ڈال دیا یہ اس کو جہنم میں پھینک دے گا۔ یہ بہتر کے راستے کی طرف راہ دکھانے والا ہے۔ یہ فیصلہ کن کلام ہے کوئی مذاق نہیں، اس کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، ظاہر حکم ہے اور باطن علم ہے۔ یہ ایسا سمندر ہے، جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوئے، علماء اس سے کبھی سیر نہیں ہوتے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ یہ سیدھا راستہ ہے یہ ایسا حق ہے کہ جن بھی اس کے قائل ہوئے بنا نہ رہ سکے، جب انہوں نے اس کو سنا تو (بے ساختہ) پکار اٹھے:

انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ۔

ہم نے عجیب قرآن سنا جو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے۔جس نے قرآن کے ساتھ بات کی اس نے سچ کہا۔جس نے اس پر عمل کیا اجر پایا۔جس نے قرآن کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔جس نے اس پر عمل کیا اسے سیدھے رستے کی ہدایت ملی۔اس میں ہدایت کے چراغ ہیں، حکمت کے منارے ہیں اور یہ حجت کی راہ دکھانے والا ہے۔العسکری

۴۰۲۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اس شخص کی مثال جس کو قرآن عطا کیا گیا لیکن ایمان کی دولت سے محروم رہا ریحانہ عطا ہوا لیکن اس نے قرآن حاصل نہیں کیا کھجور کی مثال ہے جس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو کچھ نہیں۔اس کی مثال جس کو قرآن اور ایمان دونوں عطا کیے گئے اترنج کی ہے (نارنگی یا اس کے مثل کا کوئی پھل) جس کا ذائقہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی اعلیٰ۔اور اس شخص کی مثال جس کو قرآن ملا اور نہ ہی ایمان ایلوے کی ہے جس کا ذائقہ (بدمزہ اور) کڑوا اور اس کی بو بھی گندی۔الفضائل لابی عبید

۴۰۲۹۔ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: تم پر قرآن لازم ہے۔اس کو اپنا امام اور قائد بناؤ۔ بے شک یہ رب العالمین کا کلام ہے، اسی سے نکلا ہے اور اسی کی طرف لوٹے گا۔رواہ ابن مردویہ

کلام:......روایت کی سند ضعیف ہے۔

کثرت تلاوت رفع درجات کا سبب ہے

۴۰۳۰۔ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر قرآن کی تعلیم اور کثرت کے ساتھ اس کی تلاوت لازم ہے۔تم اس کے طفیل تم جنت میں بلند درجات اور کثیر عجائبات حاصل کرو گے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے درمیان رحم سے متعلق ایک آیت ہے، جس کی بناء پر ہر مؤمن ہماری محبت رکھتا ہے۔پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

قل لا اسألکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ

(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے میں تم سے اس پر کسی کا سوال نہیں کرتا سوائے رشتہ داری میں محبت کا۔پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ کے والد بنو ہاشم سے تھے، آپ کی والدہ بنی زہرہ سے تھیں اور آپ کی دادی بنی مخزوم سے تھیں پس میری رشتہ داری میں میرا خیال رکھو۔

ابن مردویہ، ابن عساکر

۴۰۳۱۔ ...ابوالقاسم خضر بن حسن بن عبداللہ، ابوالقاسم بن ابی علی، علی بن محمد جبائی، ابونصر عبدالوہاب بن عبداللہ، ابومحمد عبداللہ بن احمد بن جعفر النہاوندی المقری المکی، ابوعلی حسین بن بندار، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حفص بن عبید الطنافسی، ابوعمرو المقری حفص بن عمر الدوری، سوار بن تحشم، حماد بن سلمہ، ثابت کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حاملین قرآن! آسمانوں والے اللہ کے پاس تمہارا ذکر کرتے ہیں پس تم اللہ کی کتاب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرکے اللہ کے ہاں محبوبیت کا درجہ حاصل کرو۔وہ تم سے محبت کرنے لگا اور اپنے بندوں کے ہاں تم کو محبوب کردے گا۔اے حاملین قرآن! تم اللہ کی رحمت کو خصوصیت سے ساتھ پانے والے ہو، کلام اللہ کو سکھانے والے ہو اور اللہ کا قرب پانے والے ہو۔جس نے اہل قرآن سے دوستی کی اس نے اللہ سے دوستی کی

جس نے ان کے ساتھ دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی۔ قرآن کے قاری سے دنیا کی مشقت ومصیبت دفع کردی جاتی ہے اور قرآن سننے والے سے آخرت کی مصیبت دفع کردی جاتی ہے۔ پس اے حاملین قرآن! قرآن کو زیادہ حاصل کرو اور اللہ کے ہاں محبوب بن جاؤ اور اس کے بندوں کے ہاں بھی محبت پاؤ۔

۴۰۳۲۔۔۔۔۔کثیر بن سلیم سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! قرآن کی قرأت سے غفلت نہ کرو۔ قرآن دل کو زندہ کرتا ہے فاحشات اور برے کاموں سے اور بدکاری سے روکتا ہے۔ قرآن کے ساتھ پہاڑ بھی چل پڑتے ہیں۔

اے بیٹے! موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرو۔ دنیا سے بے رغبتی ہوجائے گی اور آخرت میں دل لگ جائے گا۔ بے شک آخرت دائمی ٹھکانہ ہے اور دنیا دھوکے کا گھر ہے اس کے لیے جو اس کے ساتھ دھوکہ میں پڑ جائے۔ رواہ الدیلمی

۴۰۳۳۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہر رمضان میں جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے۔ جس رات آپ قرآن سناتے تھے۔ اس کی صبح کو آپ خوشگوار ہوا سے زیادہ سخی ہوتے تھے، اس دن آپ ﷺ سے جو سوال کیا جاتا آپ ﷺ اس کو پورا کرتے تھے۔

رواہ ابن جریر

۴۰۳۴۔۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے نبی ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ نیز فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بازار سے گھر کی طرف لوٹے تو قرآن کھول کر اس کی تلاوت کرے، بے شک اس کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

رواہ ابن ابی داؤد

اس میں ایک راوی نور ہے مولیٰ جعدہ بن ہبیرہ۔

۴۰۳۵۔۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے گھر واپس آئے تو قرآن پاک کھول کر اس کی تلاوت کرے۔ اللہ اس کے لیے ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھیں گے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف کے بدلے دس نیکیاں ہیں، لام کے بدلے دس نیکیاں ہیں اور میم کے بدلے دس نیکیاں ہیں۔ رواہ ابن ابی داؤد

اس روایت میں بھی ثوار ہے۔

قرآن کے ایک حرف کا انکار بھی کفر ہے

۴۰۳۶۔۔۔۔۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے قرآن کے ایک حرف کا انکار کیا اس نے سارے قرآن کا انکار کیا اور جس نے قرآن کی قسم اٹھائی اس پر ہر آیت کے مقابلے میں ایک قسم لازم ہوگئی۔ مصنف عبدالرزاق

۴۰۳۷۔۔۔۔۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن سفارشی ہے اور اس کی سفارش قبول ہے اور قرآن جھگڑا کرنے والا ہے اور اس کا جھگڑا تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس نے اس کو امام مانا یہ اس کو جنت میں داخل کردے گا اور جس نے اس کو پیچھے رکھا یہ اس کو جہنم میں دھکیل دے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۴۰۳۸۔۔۔۔۔(نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

کچھ لوگ اللہ کے گھر والے ہیں۔ پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ اہل قرآن ہیں۔ رواہ ابن النجار

۴۰۳۹۔۔۔۔۔(ابوذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: لوگوں میں سب سے مالدار کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا سفیان بن حرب، کسی نے کہا عبدالرحمن بن عوف، کسی نے کہا عثمان بن عفان۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار لوگ حاملین قرآن (قرآن کے وہ حافظ جو اس کو سمجھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں) جن کے پیٹ میں اللہ نے قرآن رکھ دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۴۰۔۔۔۔۔ابوالقمراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مسجد نبوی ﷺ میں گروہ در گروہ بیٹھے گفتگو کررہے تھے کہ اچانک حضور ﷺ اپنے کسی حجرے سے نکل

کر مسجد میں تشریف لائے اور حلقوں کی طرف دیکھا پھر قرآن (پڑھنے) والوں کے حلقے میں بیٹھ گئے اور فرمایا: اسی مجلس میں بیٹھنے کا مجھے حکم ملا ہے۔
ابو عمرو الدانی فی طبقات القراء وابن مندہ

۴۰۴۱.....(مراسیل محمد رحمۃ اللہ علیہ بن علی رضی اللہ عنہ بن حسین رضی اللہ عنہ) ابو جعفر محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب بھی دو آدمی حسب ونسب اور دینداری میں برابر ہوتے ہیں تو ان میں عند اللہ افضل زیادہ ادب کرنے والا ہوتا ہے۔ (یعنی لوگوں کے نزدیک بھی مؤدب اور عبادات میں بھی مؤدب)۔

ابو جعفر سے پوچھا گیا: کہ اس کا ادب تو لوگوں کے نزدیک محفل ومجلس میں معتبر ہوتا ہے، اللہ عز وجل کے ہاں افضلیت کس بناء پر حاصل ہوئی؟ فرمایا: وہ قرآن کو ادب کے ساتھ اسی طرح پڑھتا ہے جس طرح وہ نازل ہوا اور اسی طرح صاف صاف الفاظ کے ساتھ وہ اللہ سے دعا بھی کرتا ہے چونکہ بسا اوقات آدمی غلط پڑھ جاتا ہے تو اللہ کے پاس اس کا عمل نہیں پہنچتا۔ رواہ ابن عساکر

ذیل القرآن

۴۰۴۲.....حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی وحی لکھتا تھا۔ جب آپ اس کو سمیعا لکھواتے تو وہ سمیعاً علیماً لکھ دیتا۔ اور جب سمیعا علیما لکھواتے تو سمیعا بصیرا لکھ دیتا۔ اس شخص نے سورۂ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ رکھی تھی۔ اس نے سارا قرآن پڑھ رکھا تھا۔ لیکن (معاذ اللہ!) پھر یہ شخص نصرانی ہوگیا۔ اور کہنے لگا: میں محمد کے ہاں جو چاہتا تھا لکھ دیتا تھا۔ پھر اس کا انتقال ہوا تو دفن کیا گیا لیکن زمین نے اس کو باہر پھینک دیا۔ پھر دفن کیا گیا تو پھر پھینک دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے خود اس کو زمین پر پڑا ہوا دیکھا۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۰۴۳.....حضرت ثابت (بنانی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں ایک شخص قبیلہ بنی النجار کا تھا، جس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ رکھی تھی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی وحی لکھا کرتا تھا۔ پھر وہ بھاگ گیا اور اہل کتاب کے ساتھ مل گیا۔ اہل کتاب نے اس کو آگے کیا اور کہنے لگے دیکھو یہ شخص رسول اللہ (ﷺ) کی وحی لکھتا تھا۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجب ہوا ابھی کچھ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ اللہ نے ان لوگوں کے درمیان اس کی گردن توڑ دی۔ لوگوں نے اس کے لیے گڑھا کھودا اور اس میں ڈال دیا لیکن زمین نے اس کو باہر پھینک دیا۔ (ایسا کئی بار ہوا تو) آخر لوگوں نے اس کو باہر پڑا ہوا چھوڑ دیا۔ فی کتاب عذاب القبر

مرتد کو زمین نے قبول نہیں کیا

۴۰۴۴.....حمید الطویل روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے لئے وحی لکھا کرتا تھا۔ اس شخص نے سورۂ بقرہ پڑھ رکھی تھی۔ اور ہم میں جب کوئی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لیتا تھا تو بہت معتبر سمجھا جاتا تھا۔
حضور ﷺ اس کو لکھواتے غفورا رحیما تو وہ کہتا: علیما حکیما لکھوں؟ آپ فرماتے لکھو جو چاہو۔ آپ اس کو علیماً حکیماً لکھواتے تو وہ پوچھتا سمیعا بصیرا لکھوں؟ آپ فرماتے جیسے چاہو لکھو۔ پھر وہ شخص اسلام سے پھر گیا اور مشرکوں کے ساتھ جا ملا۔ وہاں جا کر کہنے لگا میں محمد کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں اس کے پاس جو چاہتا لکھ دیتا تھا۔
پھر وہ شخص مر گیا آپ ﷺ نے فرمایا زمین اس کو قبول نہ کرے گی۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس جگہ گئے جہاں وہ مرا تھا تو اس کو زمین پر پڑا ہوا پایا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا یہ اس کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے کئی بار اس کو دفن کرلیا مگر زمین اس کو قبول ہی نہیں کرتی۔ ق فیه

فصل......سورتوں اور آیات کے بیان میں

بسم اللہ کے فضائل

۴۰۴۵..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: ایک شخص نے یقین کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو اس کی مغفرت کردی گئی۔ الجامع للبیہقی

۴۰۴۶..... ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن کے ساتھ نازل نہیں ہوئی اور نبی ﷺ نے اس کو کسی موقع پر نہیں لکھوایا حتیٰ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اس وقت نبی علیہ السلام نے بسم اللہ لکھوائی۔ فرمایا اب تک اس کی حقیقت معلوم نہ ہوئی اب پتہ چلا کہ یہ قرآن کی آیت ہے۔

مصنف عبدالرزاق

۴۰۴۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے متعلق سوال کیا: جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس کے اور اللہ کے سب سے بڑے نام کے درمیان کوئی چیز نہیں جس طرح آنکھ کی سیاہ وسفید پتلی کے درمیان کچھ نہیں۔ رواہ ابن النجار

۴۰۴۸..... عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے السبع المثانی (سات بار بار پڑھی جانے والی آیات) کے بارے میں سوال کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الحمدللہ رب العالمین (یعنی السبع المثانی سورۂ فاتحہ ہے) کہا گیا کہ سورۂ فاتحہ تو چھ آیات کی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی آیت ہے۔ (یعنی اس کو بھی یہ فضیلت حاصل ہے کہ یہ بار بار پڑھی جاتی ہے)۔

الدارقطنی، بخاری ومسلم، ابن البشران فی امالیہ

۴۰۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں جب کوئی سورت شروع فرماتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔ نیز فرمایا کرتے تھے: جس نے اس کو نہیں پڑھا اس نے (ہر سورت کو) ادھورا چھوڑ دیا۔ اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ بسم اللہ السبع المثانی کا تمہ ہے۔ الثعلبی

الفاتحہ

۴۰۵۰..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فاتحۃ الکتاب (سورۂ فاتحہ چونکہ یہ بھی کتاب اللہ کا افتتاح ہے اس لیے اس کو فاتح کہا گیا ہے) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ سورت عرش کے نیچے کے خزانے سے نازل کی گئی ہے۔ ابن راھویہ

۴۰۵۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ مکہ میں تحت العرش خزانے سے نازل کی گئی۔ الثعلبی والواحدی

۴۰۵۲ (ابی بن کعب) رسول اللہ ﷺ نے فاتحۃ الکتاب پڑھی پھر فرمایا: تمہارا پروردگار ارشاد فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ پر سات آیات نازل کی ہیں۔ تین میرے لیے ہیں تین تیرے لیے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے۔ میرے لیے الحمدللہ رب العالمین. الرحمٰن الرحیم اور مالک یوم الدین ہیں۔ اور میرے تیرے درمیان مشترک آیت یہ ہے ایاک نعبد وایاک نستعین. یعنی تو عبادت کرے اور میں تیری مدد کروں۔ اور تیرے لیے آخری تین آیات یہ ہیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ الاوسط للطبرانی، بخاری، مسلم

اس روایت کو زہری سے صرف سلیمان بن ارقم روایت کرتے ہیں۔

فائدہ:...... سبحان اللہ! کیا خدا کا کلام حکمت سے بھرا ہے پہلی تین آیات خدا کی تعریف پر ہیں چوتھی آیت کا پہلا حصہ جو تین آیتوں سے ملا ہوا ہے وہ بھی خدا کی تعریف ہے ایاک نعبد ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ جبکہ دوسرا حصہ وایاک نستعین اور ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں بندہ کے کام کے لیے۔ ہے پھر اسی نسب سے آخری تین آیات بندہ کے لیے دعائیں ہیں۔ اس طرح اول ساڑھے تین آیات خدا کے لیے ہوئیں اور آخری ساڑھے تین آیات بندے کے لیے۔ وللہ الحمد والمنة۔

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

۴۰۵۳   ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی سورت نہ سکھاؤں جو تورات میں نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں نازل کی گئی؟ میں نے عرض کیا: ضرور! فرمایا: میری خواہش ہے کہ تم اس (سامنے غالباً مسجد نبوی کے) دروازے سے نہ نکلو حتی کہ وہ سورت سیکھ لو۔ پھر نبی ﷺ کھڑے ہوگئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور آپ ﷺ مجھ سے بات کرتے رہے جبکہ میرا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں تھا۔ میں جان بوجھ کر آہستہ آہستہ چل رہا تھا کہ کہیں آپ مجھے وہ سورت بتانے سے پہلے دروازے سے نکل نہ جائیں۔ جب میں دروازے کے قریب پہنچ گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سورت جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنادی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم اور ہم نے آپ کو سات بار بار پڑھنے والی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا۔ یہ مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔

بخاری ومسلم فی کتاب وجوب القرآن فی الصلاۃ

۴۰۵۴...... (ابن عباس رضی اللہ عنہ) ولقد اتیناک   سبعا من المثانی کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام القرآن بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ساتویں آیت ہے (جبکہ چھ آیات سورۂ فاتحہ کی ہیں) ان کو اللہ نے خصوصیت سے تمہارے لیے نازل کیا ہے اور تم سے قبل کسی امت کے لیے نازل نہیں کیا۔ عبدالرزاق فی المصنف

۴۰۵۵ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ نے مجھ پر ایسی سورت نازل فرمائی ہے، جو مجھ سے پہلے انبیاء و مرسلین میں سے کسی پر نازل نہیں فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے نماز میں سورۂ فاتحہ اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان مشترک رکھی ہے۔ پس بندہ جب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے مجھے دو لطیف اور خوبصورت ناموں کے ساتھ پکارا ہے۔ ایک دوسرے سے زیادہ لطیف ہے۔ الرحیم زیادہ لطیف ہے بنسبت الرحمن کے۔ اور دونوں ہی لطیف المعانی ہیں۔ پھر جب بندہ پڑھتا ہے: الحمدللہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میرا شکر ادا کیا اور میری حمد کی ہے۔ پھر بندہ کہتا ہے: رب العالمین. تو اللہ پاک فرماتے ہیں: میرا بندہ گواہی دیتا ہے کہ میں رب العالمین (تمام جہانوں کا پروردگار) ہوں۔ جن، انس، ملائکہ اور شیاطین اور تمام مخلوقات کا رب ہوں، ہر چیز کا رب اور ہر چیز کا خالق ہوں۔ پس جب بندہ کہتا ہے: الرحمن الرحیم تو پروردگار فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ بندہ جب کہتا ہے: مالک یوم الدین. (یعنی اللہ قیامت کے دن کا مالک ہے) تو پروردگار فرماتے ہیں: میرے بندے نے گواہی دی ہے کہ قیامت کے دن کا میرے سوا کوئی مالک نہیں ہے۔ اور یوں میرے بندے نے میری ثناء و بڑائی بیان کی ہے۔

جب بندہ کہتا ہے: ایاک نعبد (یعنی تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں) تو اللہ پاک فرماتے ہیں یہ میرے اور بندے دونوں کے لیے ہے ایاک نعبد میرے لیے ہے اور ایاک نستعین اس کے لیے۔ پس اب بندہ جو بھی مانگے گا میں اس کو دوں گا۔ اھدنا الصراط المستقیم یعنی ہمیں اسلام کا سیدھا راستہ دکھا۔ کیونکہ اسلام کے علاوہ کوئی راستہ سیدھا نہیں جو توحید سے خالی ہو۔ صراط الذین انعمت علیھم ...... یعنی ان لوگوں

کا راستہ جن پر انعام کیا یعنی نبیوں اور مؤمنوں کا راستہ۔ کیونکہ انہی پر نبوت اور ایمان کا انعام ہوا ہے۔ غیر المغضوب علیھم یعنی جن لوگوں پر تیرا غضب ہوا ہے ان کے علاوہ لوگوں کا راستہ دکھا۔ اور وہ لوگ یہود ہیں۔ ولا الضالین یہ نصاریٰ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کے بعد گمراہ کر دیا۔ پس ان کی معصیت کے سبب اللہ نے ان پر غضب نازل کیا اور ان میں سے بندر، خنزیر اور شیطان کے پیروکار بنا دیئے۔ یہ لوگ دنیا وآخرت میں بدترین لوگ ہیں جو جہنمی ٹھکانے والے ہیں۔ سیدھے راستے سے گمراہ ہیں جو کہ مؤمنین کا راستہ ہے۔ پس جب امام کہے ولا الضالین تو تم کہو امین۔ تو اللہ پاک تمہاری یہ دعا قبول فرمائیں گے۔

میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد! یہ (سورت) تیری اور تیری پیروکار امت کے لیے جہنم سے نجات کا سبب ہے۔ شعب الایمان للبیھقی

کلام:...... اس روایت کی سند میں ضعف اور انقطاع ہے جس کی بناء پر یہ روایت ضعیف ہے نیز اس روایت میں ابن عباس کے اقوال کو بھی مرفوع حدیث میں درج کر دیا گیا ہے۔

سورۂ بقرہ

۴۰۵۶...... (آیۃ الکرسی) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور اکرم ﷺ کو اسی منبر کی لکڑیوں پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اس کو جنت میں جانے سے موت کے سوا کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اور جس نے بستر پر لیٹتے وقت پڑھا اللہ پاک اس کے گھر، اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے اردگرد کے گھروں کی حفاظت فرمائے گا۔ شعب الایمان للبیھقی

۴۰۵۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آیات قرآنیہ کی سردار اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ہے۔ یعنی آیت الکرسی۔

ابن الانباری فی المصاحف، مصنف عبدالرزاق

۴۰۵۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اسلام میں پیدا ہو یا صاحب عقل ہے اور آیۃ الکرسی اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم الخ پڑھے بغیر کوئی رات گذارے۔ کاش! تم کو اس کی اہمیت معلوم ہوتی۔ یہ آیت تمہارے نبی کو عرش کے نیچے خزانے سے عطا کی گئی ہے۔ تمہارے نبی سے قبل یہ آیت کسی کو عطا نہیں کی گئی اور میں کبھی کوئی رات بسر نہیں کرتا مگر تین دفعہ آیت الکرسی ضرور پڑھتا ہوں۔ ایک مرتبہ عشاء کے بعد دو رکعتوں میں (سے کسی ایک میں) دوسری مرتبہ وتر میں اور تیسری مرتبہ جب بستر پر جاتا ہوں۔ تب پڑھتا ہوں۔ ابو عبید فی فضائلہ، مصنف ابن ابی شیبہ، الدارمی، محمد بن نصر، ابن الضریس

۴۰۵۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی کو عقل مند نہیں سمجھتا جب تک کہ وہ ہر رات آیۃ الکرسی نہ پڑھے۔ اگر تم کو معلوم ہو جاتا کہ اس میں کیا کچھ ہے تو تم کبھی اس کو نہ چھوڑتے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے خزانے سے عطا کی گئی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میں نے جب رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا تب سے اس کو پڑھے بغیر کبھی کوئی رات نہیں گذاری۔

الدیلمی، شیخ شیوخنا الحافظ شمس الدین بن الجزری فی کتاب اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب مسلسلاً

کلام:...... اس روایت کا ہر راوی کا کہنا ہے کہ جب سے میں نے یہ روایت سنی ہے کسی رات اس کو نہیں چھوڑا۔ اور یہ روایت صالح الاسناد ہے۔ اللہ پاک ہم کو بھی اس روایت کے تسلسل اور اس کی لڑی میں ایک مہرہ بنا دے۔ امین۔

۴۰۶۰...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ ہمارے درمیان فضائل قرآن پر گفتگو چل پڑی۔ (کہ سب سے افضل سورت یا آیت کون سی ہے؟) ایک شخص نے کہا سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت کسی نے کہا: کھیعص اور طٰہٰ۔ کسی نے کہا: یٰس اور تبارک الذی۔ یونہی آگے پیچھے بات کرتے رہے۔ حاضرین مجلس میں ایک علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے کوئی بات نہیں فرمائی۔ آخر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سب خاموش ہو گئے؟ تم کو آیت

الکرسی نہیں معلوم کیا؟ عبداللہ کہتے ہیں: ہم نے کہا: اے ابوالحسن! اس کے بارے میں آپ نے جو کچھ نبی کریم ﷺ سے سنا ہو ہمیں بھی سنایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

انبیاء کے سردار آدم ہیں۔ عرب کے سردار محمد ہیں (ﷺ)، فارس کے سردار سلمان ہیں، روم کے سردار صہیب ہیں، حبشہ کے سردار بلال ہیں، درختوں کا سردار بیری کا درخت ہے، مہینوں کا سردار حرم والے ماہ ہیں، (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) جب کہ بعد میں شرعی حرمت ختم کر دی گئی تھی اور ماہ صیام کو سب سے زیادہ افضل قرار دیا گیا) دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے، کلاموں کا سردار قرآن ہے، قرآن کی سردار سورۃ البقرہ ہے۔ اور سورۃ البقرہ کی سردار آیت آیت الکرسی ہے۔ اس میں پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔

ابو عبداللہ منصور بن احمد الهروی فی حدیثه و الدیلمی

ابن عساکر نے اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مختصراً روایت کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم آیۃ الکرسی کی فضیلت نہیں جانتے؟ اس میں پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمہ میں ستر برکات ہیں۔

روایت میں ایک راوی مجالد بن سعید ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیس بشیء. ان کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور کئی ایک محدثین نے کہا ہے یہ ضعیف ہے۔

۴۰۶۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری ایک (کھجوریں سکھانے کی) جگہ تھی۔ جہاں ہر روز جاتا تھا ایک مرتبہ کھجوریں کم پائیں تو میں نے ایک رات وہاں چوکیداری کی۔ دیکھا کہ ایک جانور ہے جو لڑکے کی مانند دکھائی دے رہا ہے۔ میں نے اس کو سلام کیا اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے پوچھا تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا: جن۔ میں نے اس کو اپنا ہاتھ پکڑانے کو کہا تو اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دیا۔ اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی مانند تھا۔ اور اس کے بال بھی کتے کے بال کی طرح تھے۔ میں نے اس سے پوچھا کیا جنوں کے جسم ایسے ہی ہوتے ہیں؟ اس نے میرے جواب کے بجائے کہا: جنوں کو یہ بات معلوم ہے کہ میں ان میں اس وقت سب سے زیادہ قوت والا ہوں۔ میں نے اس سے اس چوری کی وجہ پوچھی تو بولا: ہم نے سنا تھا آپ صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں تو ہم کو خواہش ہوئی کہ آپ کا طعام کھانا چاہئے۔ آیۃ الکرسی جو سورۂ بقرہ میں ہے۔ جس نے اس کو شام سے پڑھا صبح تک ہم سے حفاظت میں رہا اور جس نے صبح پڑھا شام تک ہم سے حفاظت میں رہا۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ صبح کو رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا سارا ماجرا کہہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: صدق الخبیث۔ خبیث نے سچ کہا۔

نسائی، الحارث، مستدرک الحاکم، الرویانی، العظمة لابی الشیخ، الکبیر للطبرانی، الحاکم و ابونعیم فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور

۴۰۶۲..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کتاب اللہ میں کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ ابی رضی اللہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حتی کہ نبی ﷺ نے تین بار ان سے یہ سوال کیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخر میں نے عرض کیا: اللّٰہ لاالٰہ الا ھو الحی القیوم۔ پھر حضور ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوالمنذر! تم کو علم مبارک ہو۔ مسلم

افضل ترین آیت

۴۰۶۳..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ کی کونسی آیت تم کو سب سے زیادہ عظمت والی معلوم ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللّٰہ لاالٰہ الا ھو الحی القیوم۔ آپ ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور

فرمایا: تجھ کو علم مبارک ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں، یہ عرش کے پائے کے پاس کھڑی ہو کر مالک الملک کی پاکی بیان کرتی ہے۔

ابن الضريس في فضائله، الروياني، ابن حبان، ابو الشيخ في العظمة، الكبير للطبراني، مستدرك الحاكم

۴۰۶۴.... (اسقع البکری رضی اللہ عنہ) ابن ماکولا اسقع البکری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس مہاجرین کی اوطاق میں تشریف لائے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! قرآن میں کونسی آیت سب سے زیادہ عظیم ہے؟ فرمایا: اللّٰہ لاالٰہ الا ھو الحی القیوم ۔التاريخ للبخاري، الكبير للطبراني، المعرفة لابي نعيم

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اس کو عبدان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۰۶۵.... (سورۂ بقرہ کی آخری آیات) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی کو عقل مند نہیں سمجھتا کہ وہ بغیر سورۂ بقرہ کی آیات پڑھے سو جائے۔ بے شک وہ آیات عرش کے خزانے سے نازل کی گئی ہیں۔الدارمي، مسدد، محمد بن نصر. ابن الضريس، ابن مردويه

فائدہ:...... سورۂ بقرہ کی آخری آیات سے مراد امن الرسول سے آخر تک ہے۔

۴۰۶۶.... (آل عمران) (عثمان رضی اللہ عنہ) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے کسی رات آل عمران کا آخری حصہ پڑھا اس کے لیے وہ رات عبادت میں گذاری ہوئی لکھی جائے گی۔رواه الدارمي

فائدہ:...... سورۂ آل عمران کے آخری حصہ سے مراد آخری رکوع ہے جو آیت نمبر ۱۹۰ ان في خلق السموات سے آخر سورت تک ہے۔

۴۰۶۷.... (الزہراوان) (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے بقرہ آل عمران اور نساء یہ تینوں سورتیں ایک رات میں پڑھ لی اس کو قانتین (خدا کے تابعداروں) میں لکھ دیا جائے گا۔

ابو عبيد، السنن لسعيد بن منصور، عبد بن حميد، شعب الايمان للبيهقي

۴۰۶۸.... (الانعام) (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورۃ الانعام قرآن کا مغز ہے۔

ابو عبيد في فضائل القرآن، الدارمي، محمد بن نصر في كتاب الصلاة ابو الشيخ في تفسيره

۴۰۶۹.... (علی رضی اللہ عنہ) ابوالفضل بزیع بن عبید بن بزیع البزاری المقری، سلیمان بن موسیٰ، سلیم بن عیسیٰ، حمزہ بن حبیب الزیات، سلیمان الاعمش، یحییٰ بن وثاب، ابوعبدالرحمٰن السلمی، علی بن ابی طالب۔

ہر ایک راوی سے بیان کرنے والا پانچ آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور سننے والے سے پوچھتا ہے کیا کافی ہے؟ لیکن وہ جواب میں زیادتی کی خواہش ظاہر کرتا ہے تو وہ یہی بات اپنے محدث کی طرف منسوب کرتا ہے آخر میں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تجھے یہ کافی ہونا چاہیے اسی طرح قرآن پانچ پانچ آیتیں ہو کر نازل ہوا ہے۔ اور جس نے پانچ پانچ آیتیں کر کے قرآن یاد کیا وہ اس کو نہیں بھولے گا سوائے سورۃ انعام کے، یہ پوری کی پوری نازل ہوئی تھی۔ اس کو لے کر ہزار فرشتے آئے تھے اور ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے ان کی مشایعت کرنے آئے تھے۔ اسی شان و شوکت کے ساتھ انہوں نے یہ سورت نبی ﷺ پر نازل کی۔ یہ سورت جب بھی کسی بیمار پر پڑھی گئی اس کو ضرور شفاء نصیب ہوئی۔شعب الايمان للبيهقي، الخطيب في التاريخ، ابن النجار

کلام:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس میں غیر معروف راوی ہیں۔ میزان میں ہے کہ هذا موضوع علی سلیم۔ کہ یہ روایت امام سلیم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے گھڑی گئی ہے۔ نیز بزیع غیر معروف راوی ہے۔ میزان ۱/۳۰۷۔

۴۰۷۰.... (سورۃ المؤمنون) (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرے کے قریب شہد کی مکھیوں بھنبھناہٹ کی مانند آواز سنائی دیتی۔ (اسی طرح ایک مرتبہ) ہم کچھ دیر ٹھہرے آپ ﷺ قبلہ رو ہوئے اور اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی:

اللهم زدنا ولا تنقصنا واكرمنا ولا تهنا وآعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا توثر علينا وارض عنا وارضنا

اے اللہ ہم میں زیادتی فرما، کمی نہ فرما، ہمارا اکرام فرما، ہمیں توہین کے حوالہ نہ کرے، ہمیں عطا کر، محروم نہ کر، ہمیں ترجیح دے، ہم پر کسی کو ترجیح نہ دے، ہم سے راضی ہوجا اور ہمیں بھی راضی کردے۔

پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: مجھ پر دس آیات نازل ہوئی ہیں۔ جس نے ان پر عمل کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے قد افلح المؤمنون پڑھنا شروع کی حتیٰ کہ دس آیات ختم فرمادیں۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، مسند احمد، ترمذی، نسائی

امام نسائی فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔

ابن المنذر بالعقیلی فی الضعفاء مستدرک الحاکم، البیهقی فی الدلائل، ابن مردویه، السنن لسعید بن منصور

۴۰۷۱۔۔۔حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے قد افلح المؤمنون (یعنی سورۂ مؤمنون) کی پہلی دس آیات پڑھیں، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ رواہ ابن مردویه

۴۰۷۲۔۔۔(السبع الطوال) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی رات کچھ تکلیف محسوس کی۔ صبح ہوئی تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا: تکلیف کا اثر آپ کے چہرے پر واضح (کیوں) ہے؟ فرمایا: الحمدللہ! تم جس حال پر مجھے دیکھ رہے ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس رات السبع الطوال (شروع کی سات طویل سورتیں) پڑھی تھیں۔ رواہ ابن جویر

۴۰۷۳۔۔۔(سورۂ طٰہٰ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے سب سے پہلے سورۂ طٰہٰ سیکھی تھیں میں جب بھی یہ پڑھتی تھی:

طه انزلنا علیک القرآن لتشقی۔

طٰہٰ ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ شقی ہوجائیں۔ تو رسول اکرم ﷺ یہ ضرور فرماتے: اے عائشہ! میں شقی نہیں ہوا۔

رواہ ابن عساکر

۴۰۷۴۔۔۔(سورۂ یٰسٓ)۔ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ یٰس کو سنا اس کے لیے راہ خدا میں بیس دینار خرچ کرنے کا اجر لکھا جائے گا۔ اور جس نے سورۂ یٰس کو پڑھا اس کے لیے بیس مقبول حج کے برابر ہوگا اور جس نے سورۂ یٰس کو لکھ کر پیا اس کے پیٹ میں سو نور، سو رحمتیں اور سو برکتیں لکھی جائیں گی اور اس کے دل سے ہر طرح کا کھوٹ اور بیماری نکال دی جائے گی۔ رواہ ابن مردویه

کلام:۔۔۔اس روایت کی سند کمزور ہے۔

سورۂ یٰسین کی فضائل

۴۰۷۵۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یٰس پڑھ، یٰسٓ میں دس برکات ہیں۔ جس بھوکے نے اس کو پڑھا سیر ہوا۔ جس پیاسے نے پڑھا سیراب ہوا۔ جس ننگے نے پڑھا ملبوس ہوا۔ جس مجرد (بے نکاحے) نے پڑھا شادی کے بندھن میں جڑا۔ جس خوف زدہ نے پڑھا امن پایا۔ جس قیدی نے پڑھا آزاد ہوا۔ جس مسافر نے پڑھا اس کو سفر میں مدد نصیب ہوئی۔ جس مقروض نے سورۂ یٰس کو پڑھا اس کا قرض ادا ہوا۔ کسی گم شدہ شے والے نے پڑھا تو اس کو پالیا۔ اور جس میت پر اس سورت کو پڑھا گیا اس سے عذاب ہلکا کردیا گیا۔

رواہ ابن مردویه

۴۰۷۶۔۔۔(سورۃ الصافات) (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ چاہے کہ بڑے ترازو میں اس کا عمل تولا جائے تو وہ یہ آیت تین بار پڑھا کرے۔ ابن زنجویه فی ترغیبه

۴۰۷۷۔۔۔(سورۃ الفتح) (مسند عمر رضی اللہ عنہ)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں نے ایک شے کے بارے میں آپ سے تین بار سوال کیا۔ مگر آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ میں نے اپنے دل میں اپنے آپ کو ملامت کی: تیری ماں گم

ہو خطاب کے بیٹے! تو نے رسول اللہ ﷺ کو سوال کر کے تنگ کر دیا۔
چنانچہ پھر میں نے اپنی سواری آگے بڑھائی کہ کہیں میرے خلاف کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔ اچانک ایک آواز اٹھی: اے عمر! میں پلٹا اور ڈرا کہ کہیں میرے بارے میں کچھ نازل تو نہیں ہو گیا۔ لیکن حضور ﷺ نے فرمایا: گذشتہ رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا اور دنیا کی سب چیزوں سے محبوب ہے۔ وہ سورت ہے: انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر

سورة الفتح. مسند احمد، بخاري، ترمذي، نسائي، مسند ابي يعلي، صحيح ابن حبان، ابن مردويه، الدلائل للبيهقي

۴۰۷۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر سورۃ الفتح نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا سے زیادہ محبوب ہے: انا فتحنا لک فتحا مبینا (اس سورت میں آپ کو فتح مکہ اور اگلے پچھلے گناہوں کی معافی کا وعدہ دیا گیا ہے۔) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ نے واضح کر دیا ہے جو آپ کے ساتھ کرم ہونے والا ہے۔ ہمارے لیے کیا ہو گا؟ تو یہ فرمان نازل ہوا: لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات۔ تاکہ وہ مؤمن اور مؤمنات کو جنت میں داخل کرے۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابي شيبه، مسند احمد، عبد بن حميد، مسلم، ترمذي، ابن جرير، ابن مردويه، المعرفة لابي نعيم

۴۰۷۹..... (سورۃ ق) ام ہاشم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے سورۃ ق والقرآن المجید کو رسول اللہ ﷺ کی زبان سے (سن سن کر) یاد کی ہے۔ جب آپ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دیتے تو اس کو پڑھتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۰۸۰..... (سورۃ تبارک) (انس رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس نے معاصی کی تمام راہوں پر سفر کیا ہو گا۔ مگر وہ اللہ کو ایک مانتا ہو گا۔ اور قرآن کی بھی صرف ایک سورت سیکھی ہو گی۔ اس کو جہنم کا حکم سنا دیا جائے گا۔ اس کے پیٹ سے پرندے کی مانند کوئی چیز نکل کر اڑ جائے گی۔ وہ کہے گی: اے اللہ! تیرے نبی پر مجھے نازل کیا گیا تھا اور تیرا یہ بندہ بھی میری تلاوت کرتا تھا چنانچہ وہ سورت مسلسل اس کی شفاعت میں رہے گی حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کر دے گی اور نجات دہندہ سورۃ تبارک الذی ہے۔ رواہ الدیلمی

۴۰۸۱ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) قرۃ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص کی وفات ہوئی اس کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ قرآن کی ایک سورت اس کی طرف سے جھگڑنے لگی حتیٰ کہ اس نے سب کو روک دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اور مسروق (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد) نے دیکھا تو وہ سورۃ سورۃ تبارک الذی (سورۃ الملک) تھی۔

البيهقي في كتاب عذاب القبر

۴۰۸۲..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورۃ تبارک نے اپنے پڑھنے والے کے لئے جھگڑا کیا حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کرا دیا۔

البيهقي في كتاب عذاب القبر

۴۰۸۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سورۃ تبارک الذی سورۃ مانع ہے یہ اللہ کے حکم سے قبر کے عذاب کو منع کرتی ہے۔ (اور روتی ہے)۔ عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے اس شخص نے میرے اندر سورۃ تبارک الذی کو محفوظ کر رکھا ہے لہٰذا یہاں سے عذاب کو راستہ نہیں مل سکتا۔ عذاب پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو پاؤں کہتے ہیں: اس شخص کے ہمارے ساتھ کھڑے ہو کر سورۃ تبارک الذی پڑھتا رہا ہے لہٰذا یہاں سے تم کو راستہ نہیں مل سکتا۔ پس اللہ کے حکم سے یہ سورت قبر کے عذاب کو روک دیتی ہے۔ یہ سورت تورات میں بھی ہے۔ جس نے اس کو رات کو پڑھا اس نے بہت زیادہ (قرآن پڑھا) اور اچھا کیا۔ البيهقي في عذاب القبر

۴۰۸۴ (سورۃ اعلیٰ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سورت سبح اسم ربک الاعلیٰ کو پسند کرتے تھے۔

مسند احمد، البزار، الدورقي، ابن مردويه

کلام: اس روایت میں ایک راوی ثویر بن ابی فاختہ ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔

سورۃ تکاثر کی فضیلت

۴۰۸۵.....(سورۃ تکاثر)(مسند عمر رضی اللہ عنہ) المتفق والمفترق کتاب میں خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں اسماعیل بن رجاء نے کہا کہ ابوالحسن علی بن الحسن بن اسحاق بن ابراہیم بن المبارک الفرغانی، ابوالعباس، احمد بن عیسیٰ المقری، ابوجعفر محمد بن جعفر الانصاری، یحییٰ بن بکیر المخزومی، مالک بن انس، حبیب بن عبدالرحمن بن حفص بن عاصم کی سند سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے ایک رات میں ایک ہزار آیات پڑھیں وہ اللہ سے ہنستے ہوئے چہرے کے ساتھ ملاقات کرے گا۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کون ہے جو ہزار آیات ایک رات میں پڑھ سکے۔ حضور ﷺ نے اس کے جواب میں بسم اللہ پڑھ کر پوری سورۃ الھاکم التکاثر پڑھی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ (چھوٹی سی) سورت ایک ہزار آیات کے برابر ہے۔

الخطيب في المتفق والمتفرق

کلام:.....مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو یحییٰ بن بکیر سے روایت کرنے والا راوی مجہول ہے۔ اور حدیث غیر ثابت ہے۔

۴۰۸٦.....(سورۃ الاخلاص)(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد دس بار سورۃ اخلاص پڑھی اس کو کوئی گناہ لاحق نہ ہوگا خواہ شیطان طاقت صرف کرے۔ السنن لسعيد بن منصور، ابن الضريس

۴۰۸۷.....عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں تم کو پورا قرآن سناتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار سورۃ اخلاص پڑھی۔ علي بن حرب الطائي في الثاني من حديثه

۴۰۸۸.....(المعوذتین) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ نے اذان دی اور اقامت کہی اور مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کرلیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے (دو رکعتوں میں) معوذتین پڑھی۔ نماز کے بعد فرمایا: کیا دیکھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دیکھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی سوؤ یا اٹھو تو ان کو ضرور پڑھو۔ مصنف ابن ابی شیبه

۴۰۸۹.....حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا: اے عقبہ بن عامر! قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرو، جو تجھے محروم کرے تو اسے عطا کرو۔ ظلم کرنے والے کو معاف کر۔

فرماتے ہیں: میں پھر آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا: اے عقبہ بن عامر! میں تجھے ایسی سورتیں نہ سکھادوں جن کے مثل اللہ پاک نے کوئی سورت نہ تورات میں نازل کی اور نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن میں۔ پس ان پر کوئی رات ایسی نہ گذرنی چاہیے جس میں تو ان کو نہ پڑھے۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان سورتوں کو پڑھنے کا حکم دیا ہے تب سے کوئی رات مجھ پر ایسی نہیں گذری جس میں نے ان کو نہ پڑھا ہو۔

اور مجھ پر لازم ہے کہ میں ان کو کبھی نہ چھوڑوں کیونکہ آپ ﷺ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۹۰ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کی مہار تھامے چل رہا تھا کہ مجھے آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی سوار ہوجاؤ اے عقبہ۔ مجھے خوف ہوا کہ آپ ﷺ کی سواری پر کیسے سوار ہوں۔ لیکن پھر ڈر گیا کہیں نافرمان نہ ہوجاؤں۔ چنانچہ میں سوار ہوا اور تھوڑی دیر بعد اتر گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوگئے۔ میں دوبارہ آپ کی سواری کی مہار تھامے چلنے لگا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ مخاطب ہوکر فرمانے لگے: اے عقبہ! میں سب سے بہترین دو سورتیں تم کو نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ یارسول اللہ! ضرور بتائیے! تو آپ نے فرمایا: قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ عقبہ فرماتے ہیں پھر جب صبح کی نماز کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے نماز میں یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر آپ کا گذر میرے پاس سے ہوا تو فرمایا: اے عقبہ! کیا دیکھا (ان

سورتوں کی اہمیت کو)؟ پس جب بھی سوؤ یا اٹھو تو ان کو ضرور پڑھو۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۹۱.....(جامع سورتیں)(مسند صدیق رضی اللہ عنہ)۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بڑھاپا آپ پر تیزی کے ساتھ چھا رہا ہے؟ فرمایا: مجھے سورۂ ھود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

مسدد، مسند ابی یعلی، ابن المنذر، ابو الشیخ، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، ابن مردویہ، الصابونی فی المائتین ابن عساکر

۴۰۹۲.....حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بڑھاپا آپ پر جلدی آ گیا؟ فرمایا: مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں حاقہ، واقعہ، عم یتساءلون اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ نے بوڑھا کر دیا۔ (کیونکہ ان میں عذاب کا ذکر ہے)۔ (البزار، ابن مردویہ)

۴۰۹۳.....حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے سر کو کس چیز نے سفید کر دیا؟ فرمایا: ھود اور اس کی بہن سورتوں نے مجھے بڑھاپے سے قبل بوڑھا کر دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اس کی بہن کون سی ہیں؟ فرمایا: **اذا وقعت الواقعة، عم یتساءلون** اور اذا الشمس کورت انہوں نے مجھے بڑھاپے سے قبل بوڑھا کر دیا۔ رواہ ابن مردویہ

۴۰۹۴ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ النساء پڑھ لی اس کو اللہ کے ہاں حکماء میں سے لکھا جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیہقی

۴۰۹۵..... مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سورۂ بقرہ، سورۂ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الحج، اور سورۃ النور سیکھو، کیونکہ ان میں (احکامات اور) فرائض ہیں۔

مستدرک الحاکم شعب الایمان للبیہقی

۴۰۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: سورۃ البراءت سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۃ النور سکھاؤ اور ان کو زیور میں چاندی پہناؤ۔

فضائل القرآن لابی عبید، السنن لسعید بن منصور، التفسیر لابی الشیخ، شعب الایمان للبیہقی

فصل.....تلاوت کے آداب میں

۴۰۹۷..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ)۔ابو صالح سے مروی ہے۔ دور خلافت صدیق میں یمن کا وفد (مدینہ) آیا اور قرآن سن کر رونے لگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی (پہلے) اسی طرح تھے، (قرآن سن کر رو پڑتے تھے) پھر ہمارے قلوب سخت ہو گئے۔ حلیۃ الاولیاء

۴۰۹۸ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مریم پڑھی پھر سجدہ فرمایا۔ بعد میں فرمانے لگے: سجدہ تو کر لیا رونا کہاں گیا۔ ابن ابی الدنیا فی البکاء، ابن جریر، ابن ابی حاتم، شعب الایمان للبیہقی

۴۰۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے اپنی آوازوں کو قرآن پڑھتے ہوئے اچھا رکھو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۱۰۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب سورۂ اعلیٰ **سبح اسم ربک الاعلی** (اپنے رب کی تسبیح بیان کر) پڑھتے تو فرماتے **سبحان ربی الاعلی** - پاک ہے میرا رب بلند شان والا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۱۰۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے: قرآن پڑھو اور اس کے طفیل اللہ سے سوال کرو۔ اس سے قبل کہ کوئی قوم اس کو پڑھ کر لوگوں سے سوال کرے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... اللہ پاک ہمیں اس سے محفوظ فرمائے در حقیقت یہ وہی زمانہ ہے جس میں لوگ اللہ کا کلام پڑھ کر لوگوں سے بھیک مانگتے ہیں۔

۴۱۰۲ محمد بن المنتشر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو فرمایا: اے فلاں سورۃ الحجر پڑھ کر سناؤ اس شخص نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! آپ کو بھی تو یاد ہے؟ فرمایا میرے پاس تمہارے جیسی آواز نہیں ہے۔

شعب الایمان للبیہقی، مسند ابی عبد اللہ الحسین بن خسرو

۴۱۰۳　محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ساتھ تھے اور قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے۔ پھر آپ حاجت کے لیے کھڑے ہوگئے۔ پھر واپس لوٹے تو قرآن پڑھتے ہوئے آئے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین آپ قرآن پڑھ رہے ہیں اور وضوء نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کس نے یہ فتویٰ دیا ہے؟ کیا مسیلمہ نے؟

مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، فضائل القرآن لابی عبید، ابن سعد، ابن جریر

فائدہ:...... بغیر وضوء کے قرآن کی تلاوت جائز ہے۔ لیکن قرآن کو چھونا جائز نہیں۔ مسیلمہ کافر تھا اور اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔

۴۱۰۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ قاری کو سفید کپڑوں میں دیکھوں۔ مؤطا امام مالک

۴۱۰۵...... علامہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: ایک شخص نے قرآن پاک لکھا اور ہر آیت کے ساتھ اس کی تفسیر بھی لکھ دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے وہ قرآن پاک منگوایا اور قینچی کے ساتھ اس کو دو ٹکڑے کر کے (شہید) کر دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۱۰۶...... حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں: ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ تم لوگ سورۃ النساء، احزاب اور النور سیکھو۔ ابو عبید

۴۱۰۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جب تک تمہارے دل جمے رہیں قرآن پڑھتے رہو اور جب مختلف ہو جائیں (اور اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں) تو اٹھ کھڑے ہو۔ ابو عبید، شعب الایمان للبیہقی

۴۱۰۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوتے تو قرآن پاک کھول کر تلاوت کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی داؤد

۴۱۰۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا ہوا اور قرآن پڑھنا اس کو دشوار ہو تو سو جائے۔ مسدد

۴۱۱۰...... (عثمان رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھ پر کوئی بھی رات یا دن گذرے تو میں قرآن کھول کر ضرور پڑھوں۔ الزہد للامام احمد، ابن عساکر

۴۱۱۱...... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مغرب وعشاء کے درمیان لوگ تیز آواز میں ایک دوسرے پر قرآن پڑھیں۔ مسند احمد

۴۱۱۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب قرآن پڑھتے تو پست آواز میں پڑھتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تو بلند آواز میں پڑھتے تھے۔ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ مختلف سورتوں سے کچھ کچھ حصہ پڑھتے تھے۔

یہ بات حضور ﷺ کو ذکر کی گئی تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم پست آواز میں کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا: میں اس ذات کو سناتا ہوں جس سے مناجات کرتا ہوں۔ (اور وہ دل تک کی آواز کو سنتا ہے آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم تیز آواز میں قرآن کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا: میں شیطان کو ڈراتا ہوں اور اونگھنے والوں کو جگاتا ہوں۔ آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس سورت سے اور اس سورت سے کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا: کیا آپ نے ایسا کچھ سنا کہ میں غیر قرآن قرآن کے ساتھ ملا کر پڑھتا ہوں؟ فرمایا: نہیں، تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تب سارا ہی اچھا ہے۔ (جہاں سے بھی پڑھوں)۔

مسند احمد، الشاشی، سمویہ، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۴۱۱۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص عشاء سے پہلے اور اس کے بعد (جب لوگ عشاء کی سنتیں اور نوافل وغیرہ پڑھتے ہیں) بلند آواز سے قرآت کرے۔ جس سے اپنے ساتھیوں کو نماز میں مغالطہ پیدا کرے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو عبید فی فضائل القرآن، مسدد، مسند ابی یعلی، الدورقی السنن لسعید بن منصور

۴۱۱۴...... عیسیٰ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورہ سبح اسم ربک الاعلی پڑھی۔ جب نماز پوری ہوگئی تو آپ سے پوچھا گیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ یہ قرآن میں ہے؟ پوچھا: وہ کیا: عرض کیا: سبحان ربی الاعلی؟ فرمایا نہیں ہمیں اس کو پڑھنے کا حکم ملا تھا (سبح اسم ربک الاعلی کہ اپنے رب کی جو بلند ذات والا ہے تسبیح بیان

کر) سو میں نے اس حکم کی تعمیل کی ہے بس۔المصاحف لابن الانباری

۴۱۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں (جن پر قرآن چلتا ہے) پس ان کو مسواک کے ساتھ پاک صاف رکھو۔ابو نعیم فی کتاب السواک السجزی فی الابانه

۴۱۱۶..... عبد خیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز میں سنا کہ انہوں نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا پھر سبحان ربی الاعلی پڑھا۔عبدالرزاق، الفریابی، مصنف ابن ابی شیبه، ابو عبید فی فضائله، عبد بن حمید

۴۱۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ سے ورتل القرآن ترتیلا (کہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو) کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کو واضح کر کے پڑھو، شعر کی طرح ٹکڑے ٹکڑے مت کرو، اس کے عجائبات پر ٹھہر جاؤ، اس کے ساتھ اپنے دلوں کو زخمی کرو اور محض آخری سورت تک پہنچنے کو مقصد نہ بناؤ۔العسکری

۴۱۱۸..... حجر بن قیس المدری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے پاس رات گذاری میں نے آپ کو رات کی نماز (تہجد) میں پڑھتے سنا: افرأیتم ماتمنون ء انتم تخلقونه ام نحن الخالقون۔ (دیکھو تو جس (نطفے) کو تم (عورتوں کے حمل میں) ڈالتے ہو، کیا تم اس (سے انسان) کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔ یہ آیات پڑھ کر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: بل انتم تزرعونه ام نحن الزارعون۔ بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم بوتے ہو، کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: بل انت یارب نہیں پروردگار آپ ہی اگاتے ہیں۔ پھر جب آپ نے تین مرتبہ پڑھا: افرأیتم الماء الذی تشربون ء انتم ام نحن المنزلون بھلا دیکھو کہ جو پانی تم پیتے ہو، کیا تم اس کو بادل سے نازل کرتے ہو یا ہم نازل کرتے ہیں۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: بل انت یا رب نہیں پروردگار! بلکہ آپ ہی نازل کرتے ہیں۔ پھر جب آپ نے پڑھا: افرأیتم النار التی تورون۔ء انتم انشأتم شجرتها ام نحن المنشون بھلا دیکھو تو جو آگ تم درخت سے نکالتے ہو، کیا تم نے اس کو درخت سے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: بل انت یارب! نہیں پروردگار! آپ ہی پیدا کرتے ہیں۔عبدالرزاق، ابو عبید فی فضائله، ابن المنذر، مستدرک الحاکم، البیهقی فی السنن

۴۱۱۹..... (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) عبدالکریم بن امیہ کہتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ (قرآن) کھولتے تھے۔الجامع لعبدالرزاق

تین راتوں میں پورا قرآن پڑھنا

۴۱۲۰..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں تین راتوں میں پورا قرآن پڑھتا ہوں۔ابن لسعد، ابن عساکر

۴۱۲۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور آل الحکم بن ابی العاص میں سے ایک شخص سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور ایک سورت تلاوت فرمائی جس میں ایک آیت آپ بھول گئے۔ پھر پوچھا کیا مجھ سے کچھ چھوٹ گیا؟ لیکن لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا ان پر اللہ کی کتاب پڑھی جاتی ہے لیکن ان کو پتہ نہیں چلتا کہ ان پر کیا پڑھا گیا ہے؟ اور کیا چھوڑا گیا ہے؟ بنی اسرائیل کا بھی یہی حال تھا، اللہ کی خشیت ان کے دلوں سے نکل گئی تھی۔ ان کے دل غائب ہو گئے تھے اور خالی جسم حاضر رہتے تھے۔ آگاہ رہو اللہ عزوجل کسی بندے کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتے جب تک وہ جسم کے ساتھ دل کو بھی حاضر نہ رکھے۔رواہ الدیلمی

۴۱۲۲..... (انس رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن ابی بکر سے مروی ہے کہ زیاد النمیری قراء کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ زیاد کو قرآن پڑھنے کی درخواست کی گئی۔ زیاد نے بلند آواز کے ساتھ قرآن پڑھنا شروع کیا اور یہ یوں بھی بلند آواز کے مالک تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

۴۱۲۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم جب رات کو کھڑے ہوتے تو نہایت پست آواز میں قرآن پڑھتے تھے۔ عرض کیا

گیا: یا رسول اللہ! قرآن پڑھتے ہوئے آپ اپنی آواز کو بلند کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ناپسند ہے کہ اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اذیت پہنچاؤں۔ رواہ ابن النجار

۴۱۲۴ ... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم لوگ قرآن کی تلاوت کررہے تھے۔ ہمارے بیچ عجمی اور دیہاتی لوگ بھی تھے۔ آپ علیہ السلام نے کان لگا کر (مختلف لوگوں کے) قرآن سنے۔ پھر فرمایا پڑھتے رہو، سب صحیح ہے۔ عنقریب ایک قوم آئے گی وہ قرآن کو تیر کی طرح سیدھا کرے گی وہ دنیا ہی میں اس کا بدلہ چاہیں گے اور آخرت کی امید نہیں رکھیں گے۔ رواہ ابن النجار

۴۱۲۵ ... (جابر بن عبداللہ بن رناب السلمی رضی اللہ عنہ) کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی و اذاسألک عبادی عنی فانی قریب اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو (کہہ دیجئے کہ) میں قریب ہوں۔ اور پکار والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو نے ہم کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور قبولیت کی ذمہ داری خود کی ہے۔ پس ہم حاضر ہیں، اے اللہ! ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، بے شک تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں اور تمام نعمتوں کا مالک تو ہے، ساری سلطنت تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، اے پروردگار! میں گواہی دیتا ہوں تو اکیلا رب ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنم دیا اور نہ ہی اس کا کوئی ثانی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، قیامت آنے والی ہے، جس میں کوئی مشائبہ نہیں اور بے شک تو قبروں میں پڑے مردوں کو ضرور جی اٹھائے گا۔ سلمان رضی اللہ عنہ

۴۱۲۶ ... علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی کٹیا سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: یا ابا عبداللہ! اگر آپ وضوء کرتے اور فلاں فلاں سورت پڑھ کر سنا دیتے! حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فی کتاب مکنون لایمسہ الاالمطھرون (یہ قرآن) کتاب محفوظ میں ہے اور اس کو صرف پاک لوگ چھوتے ہیں۔ چنانچہ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھا جس کا ہم نے تقاضا کیا تھا۔ مصنف عبدالرزاق

۴۱۲۷ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے اچھا پڑھنے والا کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جب پڑھے تو یوں لگے گویا وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

کلام: ... اس روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

نیز یہ روایت مسعر سے موصول بیان کرنے میں اسماعیل بن عمر البجلی منفرد ہیں جو اصبہان میں تھے انہوں نے روایت موصول بیان کی ہے۔ ورنہ ان کے علاوہ سب نے اس روایت کو عن مسعر مرسلا عن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے اور اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نام مذکور نہیں۔

اسماعیل بن عمر البجلی جو ابن عباس کا ذکر کرتے ہیں ان کو المغنی میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

قرآن کی مسلسل تلاوت

۴۱۲۸ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا عمل افضل ترین ہے؟ فرمایا: الحال المرتحل۔ عرض کیا: الحال المرتحل کون ہے؟ وہ قرآن پڑھنے والا جو قرآن شروع کرے اور آخر تک پہنچے اور پھر آخر سے شروع میں آجائے۔ یونہی قرآن میں اترتا رہے اور چلتا رہے۔ الامثال للرامھرمزی

۴۱۲۹ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی۔ (کیا وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو زندہ کرے) پڑھتے تو فرماتے: سبحانک اللھم۔ پاک ہے تو اے اللہ۔ (بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے)۔ اور جب آپ

سبح اسم ربک الاعلی (پاکی بیان کر اپنے بلند شان والے) رب کی پڑھتے تو فرماتے: سبحان ربی الاعلی پاک ہے میرا رب بلند شان والا۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۱۳۰۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں سورۂ بقرہ کو ٹھہر ٹھہر کر اچھی طرح پڑھوں مجھے اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ پورے قرآن کو جلدی جلدی پڑھ ڈالوں۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۱۳۱۔۔۔۔۔(ابن عمر) حضرت نافع (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور آزاد کردہ غلام) کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن کو صرف پاک حالت میں پڑھتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۱۳۲۔۔۔۔۔سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباسؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا: کہ ہم وضوء ٹوٹنے کے بعد پانی چھوئے بغیر قرآن پڑھ لیتے ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۱۳۳۔۔۔۔۔(مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (مجھے) فرمایا: ایک مہینے میں ایک قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا پچیس دنوں میں قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: اچھا بیس دنوں میں پڑھ لیا کر۔ عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پندرہ دنوں میں قرآن پڑھ لیا کر۔ عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: دس دن میں قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پانچ دنوں میں قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا: (پس اس سے زیادہ) نہیں۔ رواہ ابن عساکر

سات راتوں میں ختم قرآن

۴۱۳۴۔۔۔۔۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: قرآن کیسے پڑھوں؟ فرمایا: سات راتوں میں پڑھ لیا کر۔ میں مسلسل کم کرواتا رہا حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک دن اور ایک رات میں پڑھ لیا کرو۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۱۳۵۔۔۔۔۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے قرآن پاک جمع کر لیا میں اس کو ایک رات میں پڑھ لیا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک ماہ میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! چھوڑ یئے مجھے! میں اپنی طاقت اور جوانی کو کام میں لاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیس دنوں میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! چھوڑ یئے مجھے، میں اپنی طاقت اور جوانی کو کام میں لاؤں۔ فرمایا: دس دنوں میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! چھوڑ یئے مجھے، میں اپنی طاقت وقوت کو کام میں لاؤں۔ فرمایا سات راتوں میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے چھوڑ یئے، میں اپنی طاقت وجوانی کو کام میں لاؤں۔ لیکن آپ ﷺ نے انکار فرما دیا۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۴۱۳۶۔۔۔۔۔(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن میں ہمیشہ نظر رکھا کرو۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۱۳۷۔۔۔۔۔(مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے جب آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے ملنے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ سے قرآن کا کچھ حصہ چھوٹ گیا ہے اور میں اس پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۱۳۸۔۔۔۔۔(معاذ رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا جنبی (جس پر غسل فرض ہو) قرآن پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اگر وہ پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔ میں نے عرض کیا: اور حائضہ؟ فرمایا: ہاں (پڑھ سکتی ہے)۔ میں نے عرض کیا: نافسہ (بچہ جنم دینے والی عورت ایام ناپاکی میں) فرمایا: ہاں (پڑھ سکتی ہے)۔ کوئی بھی اللہ کا ذکر چھوڑے اور نہ اس کی کتاب کی تلاوت کسی بھی حال میں میں نے عرض کیا: لوگ تو اس کو ناپسند خیال کرتے ہیں؟ فرمایا: جو اس کو ناپسند کرتا ہے وہ بچنے کے لیے کرتا ہے اور جو اس سے منع کرتا ہے اور وہ بغیر علم

کے ایسا کرتا ہے اور جو اس سے منع کرتا ہے وہ بغیر علم کے ایسا کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسی کسی بات سے منع نہیں فرمایا۔ رواہ ابن جریر
کلام:...... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۴۱۳۹...... (ابوامامہ رضی اللہ عنہ) ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کے حج کرنے کے بعد میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ اکثر وبیشتر **لااقسم بیوم القیامۃ** کی تلاوت فرماتے تھے اور جب آپ (آخری آیت) **ألیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی** کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ پڑھتے تو میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا: **بلی وانا علی ذلک من الشاھدین**۔ کیوں نہیں۔ اور میں اس پر شاہد ہوں۔ رواہ ابن النجار

۴۱۴۰...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے مسجد میں اعتکاف کیا۔ آپ اپنے معتکف میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو بلند آواز سے قرآن پڑھتے سنا۔ آپ نے اپنے معتکف کا پردہ اٹھایا اور فرمایا: خبردار! ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کررہا ہے۔ لہٰذا کوئی کسی کو ایذاء نہ دے۔ اور قرآن پڑھتے ہوئے نماز میں یا غیر نماز میں ایک دوسرے سے اپنی آواز بلند نہ کرے۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۱۴۱...... (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں نے تم کو سنا ہے کہ تم پست آواز میں قرآن پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں جس سے مناجات کرتا ہوں اس کو سناتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں نے تم کو سنا ہے کہ تم تیز آواز میں قرآن پڑھتے ہو؟ عرض کیا: میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور اونگھنے والوں کو جگاتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے بلال! میں نے تم کو سنا ہے کہ تم کچھ سورت سے کچھ یوں قرآن پڑھتے ہو؟ عرض کیا: یہ (سارا) پاکیزہ کلام ہے جو اللہ پاک ایک دوسرے سے ملاتا ہے۔ تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سب صحیح ہو۔ رواہ ابن عساکر

تلاوت معتدل آواز سے ہو

۴۱۴۲...... (مراسیل سعید رحمۃ اللہ علیہ بن المسیب) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ (مشہور عبادت گذار ثقہ تابعی) فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کا حضرت ابوبکر پر گذر ہوا وہ نماز پڑھ رہے تھے اور پست آواز میں قرأت کررہے تھے حضرت عمر پر گذر ہوا تو وہ بلند آواز میں قرأت کررہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے تو وہ ملا جلا کر قرآن پڑھ رہے تھے۔ صبح ہوئی تو سب آپ ﷺ کے گرد جمع ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گذرا تھا تم پست آواز میں قرأت کررہے تھے۔ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ میں اس کو سنا رہا تھا جس سے میں سرگوشی کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تھوڑی سی آواز بلند رکھا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر میں تمہارے پاس سے گذرا تھا تم تیز آواز کے ساتھ قرآن پڑھ رہے تھے؟ عرض کیا: جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں رحمٰن کو سنا رہا تھا، شیطان کو بھگا رہا تھا اور اونگھتے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ آواز پست رکھا کرو۔ پھر فرمایا: اے بلال میں تمہارے پاس سے گذرا تم کبھی اس سورت سے اور کبھی اس سورت سے پڑھ رہے تھے؟ عرض کیا جی ہاں آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ میں اچھے کو اچھے کے ساتھ ملا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ہر سورۃ کو اسی طرح پڑھو۔ مصنف عبدالرزاق

فائدہ:...... مراسیل سے مراد وہ احادیث ہیں جن کو تابعی صحابہ کے واسطے کو چھوڑ کر نبی ﷺ سے روایت منسوب کرتا ہے۔

۴۱۴۳...... (مراسیل طاؤس) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے اچھی تلاوت والا کون ہے؟ فرمایا: جب تو اس کی قرأت سنے تو تجھے محسوس ہو کہ وہ خدا سے ڈر رہا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۱۴۴...... (مراسیل عطاء) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ نماز میں پست آواز میں قرأت کررہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ بلند آواز میں قرأت کررہے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا وہ مختلف سورتوں سے ملا ملا کر پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں نے تجھے پڑھتے ہوئے سنا تم پست آواز میں پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: میں اپنے

رب سے مناجات کررہا تھا۔اس لیے پست آواز میں پڑھ رہا تھا۔آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر! میں نے تم کو سنا تم بلند آواز میں قرآن پڑھ رہے تھے۔انہوں نے عرض کیا: میں شیطان کو بھگا رہا تھا۔اور سونے والوں کو جگا رہا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے بلال! میں نے تم کو سنا کبھی اس سورت سے اور کبھی اس سورت سے پڑھ رہے تھے۔انہوں نے عرض کیا: میں اچھے کو اچھے کے ساتھ ملا رہا تھا۔تب آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک نے اچھا کیا۔الجامع لعبد الرزاق

۴۱۴۵۔۔۔(مراسیل الزہری رحمۃ اللہ علیہ) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے حذافہ مجھے مت سنا بلکہ اللہ کو سنا۔رواہ عبدالرزاق

۴۱۴۶۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سورۂ رحمٰن تلاوت فرمائی حتیٰ کہ اس سورت کو ختم کر دیا پھر فرمایا: کیا بات ہے میں تم کو خاموش دیکھ رہا ہوں۔جن تم سے زیادہ اچھا جواب دینے والے تھے۔میں جب بھی ان پر یہ آیت پڑھتا: فبای الاء ربکما تکذبان تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تو جن کہتے: و لابشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد۔ اے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے۔پس تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔الحسن بن سفیان

۴۱۴۷۔۔۔(مسند قیس بن ابی صعصعہ) آپ کا نام عمرو بن زید ہے۔آپ صحابی رسول ہیں۔قیس بن ابی صعصعہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھوں۔فرمایا پندرہ دنوں میں۔انہوں نے عرض کیا: میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ قوی پاتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ہفتہ میں پڑھ لیا کرو۔عرض کیا میں اس سے زیادہ اپنے کو قوی پاتا ہوں۔یہ سن کر آپ ﷺ چپ ہوگئے۔پھر آپ چلے گئے۔قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اب میں پندرہ راتوں میں ختم قرآن کرتا ہوں اور کاش کہ میں نے آپ ﷺ کی رخصت قبول کرلی ہوتی۔ابن مندہ، ابن عساکر

۴۱۴۸۔۔۔یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھا تو سبحان ربی الاعلی کہا۔پھر (دوسری رکعت میں) هل اتاک حدیث الغاشیه۔ پڑھی۔شعب الایمان للبیہقی

فصل۔۔۔۔۔قرآن کے حقوق کے بیان میں

۴۱۴۹۔۔۔(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا حروف قرآن کی تفسیر کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا، کون سی زمین مجھے چھپائے گی، میں کہاں جاؤں گا اور کیا کروں گا اگر میں نے کتاب اللہ کے حرف کے بارے میں وہ بات کہی جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں درست نہیں۔

ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:۔۔۔۔۔۳۰۶۸ نمبر حدیث کے ذیل میں حرف قرآن کی تفسیر ملاحظہ کریں۔اس مذکورہ حدیث میں اس بات کی سختی سے ممانعت کی طرف اشارہ ہے جو بات معلوم نہ ہو قرآن کے بارے میں قطعاً نہ کہی جائے ورنہ یہ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔کے زمرے میں شمار ہوگا۔ عافانا اللہ منه

۴۱۵۰۔۔۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد عالی ہے اگر میں کتاب اللہ میں ایسی کوئی بات کہوں جو میں نے سنی نہ ہو تو کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین مجھے چھپائے گی؟ مسدد

۴۱۵۱۔۔۔قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کہوں تو کون سا آسمان ہے جو مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین ہے جو مجھے چھپالے گی۔شعب الایمان للبیہقی

۴۱۵۲۔۔۔لیث بن سعد روایت کرتے ہیں ابوالا زہر سے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مجھے ایک آیت حفظ کرنے سے زیادہ پسند ہے کہ اس کو تجوید کے ساتھ اچھی طرح پڑھوں۔

ابو عبید فی فضائل القرآن، کتاب الاشراف لابن ابی الدنیا، الایضاح للانباری

۴۱۵۳.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنبی اور حائضہ کو قرآن نہ پڑھنا چاہیے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند الدارمی

۴۱۵۴.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا: وفاکھة وابا (جنتیوں کے لیے میوے اور چارے ہوں گے) پھر فرمایا: فاکھة تو ہم نے جان لیا، یہ ابا کیا ہے؟ پھر فرمایا: ٹھہرو۔ ہم کو تکلف (از خود معنی بیان) لازم نہیں ہے کہ تو ضرور ابا کے معنی جان لے جو تم کو معلوم ہو اس پر عمل کرو اور جس کو نہیں جانتے اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کردو۔ السنن لسعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، ابو عبید فی فضائلہ، ابن سعد، عبد بن حمید، ابن المنذر، المصاحف لابن الانباری، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی، ابن مردویہ

۴۱۵۵.....ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ''ابا'' کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ہمیں اس کو ضرور جاننے کا مکلف نہیں کیا گیا اور نہ اس کا حکم دیا گیا۔ رواہ ابن مردویہ

قرآن کے مطلب اخذ میں نفسانی خواہشات سے اجتناب کرنا

۴۱۵۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ قرآن (اللہ کا) کلام جو اس کی جگہیں ہیں وہاں اس کو رکھو۔ اور اس میں اپنی خواہشات کی اتباع نہ کرو۔

احمد فی الزھد، البیھقی فی الاسماء والصفات

۴۱۵۷.....ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک اعرابی مدینہ آیا (جو اس وقت اسلامی دنیا کا دار الخلافہ تھا) اعرابی نے کہا: جو اللہ نے محمد پر نازل کیا ہے مجھے کون سکھائے گا؟ ایک شخص نے ایک دیہاتی کو سورہ براءت سکھائی اور یہ آیت یوں پڑھائی ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ اور ورسولہ کو ورسولِہ زیر کے ساتھ پڑھا۔ جس کے معنی یہ ہو گئے کہ اللہ مشرکین اور رسول سے بری ہے۔ چنانچہ اعرابی نے کہا: کیا اللہ رسول سے بری ہے؟ اس اعرابی نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں مدینہ میں آیا، مجھے قرآن کا کچھ علم نہیں تھا۔ سو میں نے کہا مجھے کون قرآن سکھائے گا؟ اس شخص نے مجھے سورہ براءت سکھائی اور یوں پڑھائی ان اللہ بریء من المشرکین ورسولہ میں نے کہا اگر اللہ ہی رسول سے بری ہو تو میں اور زیادہ رسول سے بری ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اعرابی یہ آیت یوں نہیں ہے اعرابی نے پوچھا: اور کیسے ہے یا امیر المؤمنین! فرمایا: ان اللہ بریء من المشرکین ورسولہ ہے جس کا معنی ہے اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہیں۔ اعرابی نے کہا: اللہ کی قسم میں بھی مشرکین سے بری ہوں جن سے اللہ اور اس کا رسول بری ہیں۔

پھر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم جاری کیا کہ کوئی شخص قرآن نہ پڑھائے سوائے زبان کے جاننے والے عالم کے۔ اور پھر آپ نے ابو الاسود رحمۃ اللہ علیہ کو نحو (عربی گرامر) لکھنے کا حکم فرمایا۔ ابن الانباری فی الوقف والابتداء

۴۱۵۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ پس میں تم کو نہ پاؤں کہ اپنی خواہشات کے ساتھ اس پر جھک جاؤ (کہ اس کی تفسیر و تشریح اپنی خواہشات کے مطابق کرنے لگو)۔ الدارمی، الروعی الجھیمة لعثمان بن سعید، الاسماء والصفات للبیھقی

۴۱۵۹.....حضرت حسن سے مروی ہے کہ چند لوگ مصر میں (گورنر) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کرنے گئے۔ انہوں نے کہا: ہم کتاب اللہ کے کچھ احکام دیکھتے ہیں جن پر عمل کرنے کا حکم ہے مگر ان پر عمل نہیں کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں امیر المؤمنین (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے ملاقات کریں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ (مدینہ) آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ حضرت عبداللہ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین مصر میں کچھ لوگ مجھ سے ملے تھے وہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ کے احکامات جن پر عمل کرنے کا حکم ہے عمل نہیں کیا جا رہا ہے وہ آپ سے اس بارے میں ملنے آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ

عنہ نے فرمایا: ان سب کو جمع کر کے میرے پاس لاؤ۔ حضرت عبداللہ ان سب کو حضرت عمر کے پاس لے آئے۔ حضرت عمر نے ان میں سب سے ادنی (کمتر) شخص کو آگے کیا اور پوچھا: میں تجھے اللہ کا اور اسلام کے حق کا واسطہ دیتا ہوں، بتا کیا تو نے پورا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ پوچھا: کیا اس میں کچھ یاد بھی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ پوچھا: کیا اپنی آنکھ میں کچھ یاد رکھا؟ (یعنی نگاہوں اور خیالوں میں کچھ یاد ہے؟) عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اچھا کچھ الفاظ قرآن کے یاد ہیں؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا کچھ اثرات قرآن کے محفوظ ہیں؟ عرض کیا: نہیں۔ پھر شروع سے آخر تک سب لوگوں سے آپ نے یہ سوالات کیے۔ لیکن سب سے یہی جواب ملے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: عمر کی ماں عمر کو گم کردے۔ کیا تم لوگ (اپنی اس حالت کے باوجود) اپنے امیر کو اس کا مکلف کرتے ہو کہ وہ سب لوگوں کو کتاب اللہ پر جمع ہونے کا مکلف کردے۔ ہمارے رب کو معلوم ہے کہ ہم سے سیئات (چھوٹے) گناہ سرزد ہوجاتے ہیں اسی وجہ سے فرمایا:

ان تجتنبوا کبائر ماتنهون عنه نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما

اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو جن سے تم کو روکا جاتا ہے تو ہم تم سے تمہاری (چھوٹی) برائیاں معاف کردیں گے اور تم کو اچھے ٹھکانے میں داخل کردیں گے۔

پھر پوچھا کیا اہل مدینہ کو علم ہے کہ تم کس بارے میں یہاں آئے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اگر ان کو بھی علم ہوجاتا تو تم کو سبق سکھاتا۔

رواه ابن جرير

۴۱۶۰..... عبادہ بن نسی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: قرآن کے نسخوں کی خرید و فروخت مت کرو۔ رواه ابن ابی داود

قرآن کریم سے متعلق فضول سوالات سے اجتناب کرنا

۴۱۶۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام سے مروی ہے کہ صبیغ العراقی نے مسلمان لشکروں میں قرآن کے متعلق چند غیر ضروری چیزوں کے بارے میں سوالات کرنا شروع کیے۔ حتی کہ وہ (اس طرح کے فضول) سوالات کرتا ہوا مصر میں آگیا۔ آخر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین کے پاس بھیج دیا۔ اور ایک قاصد کو (اس کے بارے میں) خط دے کر بھیجا۔ جب قاصد خط لے کر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ نے خط پڑھا تو پوچھا کہاں ہے وہ شخص؟ عرض کیا: سواری پر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھو اگر وہ چلا گیا تو تجھے بڑی سخت سزا دوں گا لہٰذا جلدی اس کو لے کر آ! چنانچہ قاصد (جلدی کے ساتھ) اس کو لے کر حاضر ہوا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اس سائل صبیغ عراقی سے پوچھا: تو کس چیز کے بارے میں سوال کرتا پھر رہا ہے؟ اس نے اپنے سوالات بیان کیے۔

راوی ابن عمر کے غلام کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے اس ایک شخص کو چھڑی لانے کے لیے بھیجا۔ چنانچہ پھر چھڑی کے ساتھ اس کو اس قدر مارا اس قدر مارا کہ اس کی کمر (پھڑوں کا) چھتہ بنا کر چھوڑا۔ پھر اس کو چھوڑا اور وہ کچھ عرصہ بعد صحت یاب ہوگیا پھر بلا کر پہلے کی طرح خوب مارا۔ پھر چھوڑ دیا حتی کہ وہ صحت یاب ہوگیا۔ پھر بلایا تاکہ سہ بارہ اس کو سزا دیں۔ اس بار صبیغ عراقی نے کہا: یا امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تو اچھی طرح قتل کردیجیے اور اگر آپ میری دوا دارو کرنا چاہتے ہیں تو وہ میں بالکل صحت یاب ہوں۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے وطن جانے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اور وہاں کے امیر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا اس شخص کے ساتھ کوئی نہ اٹھے بیٹھے۔

لوگوں سے یہ قطع تعلقی اس کو (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دی گئی سزا سے بھی زیادہ) سخت دشوار گذری۔ چنانچہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ شخص درست ہوگیا ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کو لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے کی اجازت دے دو۔ الدارمی، ابن عبدالحکیم، ابن عساکر

۴۱۶۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو لے کر دشمن کی سرزمین میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے کہیں دشمن

اس کو نہ لے لے (اور بے حرمتی کرے) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم تمام (اسلامی) شہروں میں لکھ بھیجا۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۱۶۳..... اسیر بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ (امیر لشکر) سعد رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا ہے کہ جو قرآن پڑھ لے میں اس کو سردار بنادوں گا۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! افسوس! کیا کتاب اللہ ان رتبوں کی محتاج ہے۔

ابو عبید، علی بن حرب الطائی فی الثانی من حدیثہ

۴۱۶۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن کو اچھی طرح (تجوید کی رعایت کے ساتھ) پڑھو جس طرح تم اس کو حفظ کرتے ہو۔

ابو عبید وابن الانباری فی الایضاح

۴۱۶۵..... حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے قرآن کا ایک نسخہ پایا جو اس نے باریک قلم کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا یہ (اتنا سا پورا قرآن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو یہ بات ناگوار لگی اور اس شخص کو مارا اور فرمایا کتاب اللہ کی عظمت کرو۔ چنانچہ جب آپ مصحف (بڑا لکھا ہوا قرآن) دیکھتے تو خوش ہوجاتے۔ ابو عبید

۴۱۶۶..... ابی کنانہ قرشی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ مجھے تمہاری طرف سے ایسی بات پہنچی ہے کہ اگر تم اس سے پہلے ہی مرجاتے تو تمہارے لیے بہت اچھا ہوتا۔ اور (امیر شہر) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو لوگ قرآن کو ظاہراً (بغیر دیکھے یادداشت کے بل پر) پڑھتے ہیں ان کا مجھے بتاؤ۔ ابن سعد رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس حدیث کی شرح وتوضیح بندہ پر واضح نہ ہوسکی۔ کسی صاحب علم کی نظر سے یہ روایت گذرے تو بندہ کو ضرور مطلع کرے جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ محمد اصغر۔ دارالاشاعت۔

۴۱۶۷..... ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بالکل تنہا تھے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے جی میں کچھ سوچنے لگے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: یہ امت کیسے منتشر ہوسکتی ہے جب کہ ان کی کتاب ایک ہے، نبی ایک ہے اور قبلہ بھی ایک ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین ہم پر قرآن نازل ہوا، ہم نے اس کو پڑھا اور سمجھ لیا کہ کس بارے میں نازل ہوا ہے۔

اب ہمارے بعد ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھے گی لیکن اس کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ کس بارے میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ہر قوم کی الگ رائے ہوگی تو ان میں اختلاف پیدا ہوگا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جھڑکا اور ڈانٹ دیا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لوٹ گئے۔ (پھر بعد میں بلایا اور ان کی بات کو صحیح سمجھا پھر فرمایا: اپنی بات دہراؤ۔ السنن لسعید، شعب الایمان للبیھقی، الجامع للخطیب

فائدہ:..... اللہ پاک ہمیں اپنی رائے سے کلام اللہ میں حرف زنی کرنے سے بچائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دور عمر رضی اللہ عنہ میں نوعمر لڑکے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے علم پر اعتماد تھا۔ اسی وجہ سے بھری محفل میں جہاں بڑے بڑے اکابر صحابہ ہوتے تھے وہاں بھی آپ رضی اللہ عنہ ان کو بلاتے اور ان کی رائے کو اہمیت دیتے تھے۔

اسی وجہ سے جب آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا تو ان کو بلایا اور بالآخر اس کو درست قرار دیا۔

۴۱۶۸..... سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس پہنچے دیکھا کہ وہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا: ہم قرآن پڑھ رہے ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں۔ فرمایا: ایک دوسرے سے پوچھ کر صحیح پڑھتے رہو اور غلطی نہ کرو۔ السنن لسعیدبن منصور، ابن الانباری فی الایضاح، شعب الایمان للبیھقی

۴۱۶۹..... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب تشریف لائے تو ان کو کہا گیا:

یا امیر المؤمنین! ہم ایک ایسے آدمی سے ملے ہیں جو قرآن کی مشکل آیات کے بارے میں سوال کرتا پھر رہا ہے (جن کی صحیح تشریح خدا ہی کو معلوم ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً دعا کی: اے اللہ! مجھے اس شخص پر قدرت دیدے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ یونہی بیٹھے لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے کہ اچانک وہی شخص آگیا، اس پر کپڑے اور ایک چھوٹا سا

عمامہ تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فارغ ہوگئے تو اس شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! والذاریات ذروأ فالحاملات وقرأ بکھیرنے والیوں کی قسم! جو اڑا کر بکھیرتی ہیں۔ پھر بوجھ اٹھاتی ہیں۔ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تو ہی وہ شخص ہے؟ پھر آپ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے کاندھوں سے کپڑا گرا گرا تنا مارا اتنا مارا کہ اس کے سر سے عمامہ گر گیا۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے، اگر میں تجھے گنجا سر پاتا تو تیری گردن ہی اڑا دیتا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا: اس کو کپڑے پہناؤ اور سوار کر کے اس کو یہاں سے نکالو اور اس کے شہر پہنچا کر آؤ۔ پھر وہاں کا خطیب کھڑے ہو کر اعلان کر دے کہ صبیغ علم کی تلاش میں نکلا تھا لیکن خطا کھا گیا۔

(چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی گئی اور اس کی وجہ سے) وہ شخص جو کہ اپنی قوم کا سردار تھا مسلسل ذلت کا شکار رہا اور اسی حال میں مر گیا۔

ابن الانباری فی المصاحف نصر المقدس فی الحجة، اللالکائی ابن عساکر

فائدہ:...... قرآن کی جن آیات کی تشریح وتوضیح صحیح احادیث وغیرہ میں منقول نہیں ہے ان کی توضیح کی کھوج میں لگنا ممنوع ہے۔ جس سے عقائد میں خلل پڑتا ہے۔ اور ایسی کھوج کرنے والوں کو اللہ نے گمراہ قرار دیا ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ اگر تو گنجے سر والا ہوتا تو تیری گردن اڑا دیتا اس سے سر منڈوانے کی ممانعت مقصود نہیں بلکہ اس زمانے میں ایک گمراہ فرقہ حروریہ تھا جو سر منڈواتا تھا اور بہت اختلاف کا شکار تھا۔ ان کی پیش گوئی حدیث میں بھی کی گئی تھی۔

۴۱۷۰......سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بنی تمیم کا ایک شخص جس کو صبیغ بن عسل کہا جاتا تھا مدینہ آیا۔ اس کے پاس چند کتابیں تھیں۔ وہ لوگوں سے قرآن کے متشابہات (جن کے صحیح معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں مثلاً سورتوں کے پہلے کلمات صٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ اور ان کے علاوہ جن کے لفظی معنی تو معلوم ہیں لیکن ان کی حقیقت اللہ ہی کو معلوم ہے۔)

کے بارے میں سوالات کرنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پہنچی تو اس کو بلوایا اور کھجور کی دو چھڑیاں اس کے لیے تیار کرلیں۔ چنانچہ جب وہ آیا تو آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں اللہ کا بندہ عمر ہوں۔ پھر آپ نے اشارہ کیا اور ان دو چھڑیوں کے ساتھ اس کو مارنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اس کو زخمی کر دیا اور خون اس کے چہرے پر بہنے لگا۔ آخر اس نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! بس کافی ہے اللہ کی قسم! جو میرے سر میں (خناس) تھا وہ نکل گیا ہے۔

مسند الدارمی، نصر والاصبهانی معاً فی الحجة، ابن الانباری، اللالکائی، ابن عساکر

۴۱۷۱......ابو العدبس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک شخص آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ما الجوار الکنس (سیر کرتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں) سے کیا مراد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھڑی اس کے عمامہ پر ماری اور اس کو سر سے گرادیا۔ اور فرمایا: کیا تو حروری تو نہیں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے اگر میں تجھے گنجا سر پاتا تو تیرے سر کی کھال بھی اتار دیتا۔ الکنیٰ للحاکم

۴۱۷۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے صبیغ الکوفی کو قرآن کے حرف کے بارے میں پوچھنے پر اس قدر مارا کہ خون اس کی پیٹھ سے تیز بہہ رہا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۳......ابی عثمان النہدی سے مروی ہے وہ صبیغ سے روایت کرتے ہیں صبیغ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے والمرسلات، والذاریات، والنازعات (وغیرہ) کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سر سے کپڑا ہٹاؤ۔ اس نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ بال دو رخ سنورے ہوئے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تو گنجے سر والا ہوتا تو میں یہ سر ہی اڑا دیتا جس میں تیری دو آنکھیں ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کو (جہاں صبیغ رہتا تھا) لکھا کہ صبیغ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بند کر دو۔ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے بعد یہ حال تھا کہ اگر ہم سو آدمی جمع ہوتے اور صبیغ آجاتا تو ہم وہاں سے سب جدا ہو جاتے۔

الحجة لنصر المقدسی، ابن عساکر

۴۱۷۴..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ کو لکھا کہ صبیغ سے قطع تعلق کردو۔ اور اس کے عطیات اور وظیفے بند کردو۔ ابن الانباری فی المصاحف، ابن عساکر

قرآن کلام کا اللہ خالق ہے

۴۱۷۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا اور وہ سوال کرنے لگا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور اس کو کپڑوں کے ساتھ کھینچ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب کردیا اور فرمایا: اے ابوالحسن! آپ سن رہے ہیں یہ کیا کہہ رہا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مجھ سے قرآن کے بارے میں سوال کررہا تھا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسا کلمہ ہے جس کا بعد میں بہت شور ہوگا۔ اگر میں والی ہوتا آپ کی جگہ تو اس کی گردن اڑا دیتا۔ الحجة لنصر

۴۱۷۶..... محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: کچھ قرآن کا تجوید کے ساتھ پڑھنا کچھ قرأتوں کے حفظ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن الانباری فی الایضاح

۴۱۷۷..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور تجوید کے ساتھ پڑھا اس کو اللہ کے ہاں ایک شہید کا اجر ہے۔ ابن الانباری

۴۱۷۸..... سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض گورنروں کو لکھا: لوگوں کو عطیات ان کے قرآن پڑھے ہونے کے حساب سے دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے جن کو صرف فوج میں جانے کی رغبت تھی وہ بھی سیکھنے لگے ہیں۔ تب آپ نے حکم فرمایا کہ لوگوں کو مودت ومحبت اور (رسول کی) صحابیت پر عطیات دو۔ ابو عبید

۴۱۷۹..... حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے علم اور قرآن والو! علم اور قرآن پر پیسے وصول نہ کرو۔ ورنہ زانی لوگ تم سے پہلے جنت میں داخل ہوجائیں گے۔

الجامع للخطیب رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۸۰..... اسحاق بن بشر القریشی کہتے ہیں ہمیں ابن اسحاق نے خبر دی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا النازعات غرقا (جو ڈوب کر کھینچنے والے ہیں) کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ جواب دیا میں اہل بصرہ میں سے قبیلہ بنی تمیم کی شاخ بنی سعد سے تعلق رکھتا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا: تم تو ظالم قوم میں سے ہو۔ تم کو تمہارے عامل (گورنر) کے پاس روانہ کرتا ہوں وہ تمہیں سزا دے گا۔ پھر آپ نے چھڑی کے ساتھ اس کی ٹوپی اتار کر دیکھا کہ بڑے بڑے بال ہیں۔ پھر فرمایا: خدانخواستہ اگر تم گنجے سر والے ہوتے تو میں کچھ نہ پوچھتا (اور تمہاری گردن مار دیتا) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (گورنر) بصرہ کو لکھا کہ اصبغ بن علیم تمیمی ان چیزوں کے تکلفات میں پڑ گیا ہے جن کی اس کو ضرورت نہیں اور جس کا اس کو حکم دیا گیا تھا اس چیز کو اس نے ضائع کردیا ہے۔ میرا یہ خط تم کو ملے تو اس کے ساتھ خرید وفروخت نہ کرنا، مریض ہوجائے تو اس کی عیادت نہ کرنا اور مرجائے تو اس کے جنازے میں حاضر نہ ہونا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ اہل مجلس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ عزوجل نے تم کو پیدا کیا ہے اور وہ تمہارے ضعف اور تمہاری کمزوری کو خوب جانتا ہے، چنانچہ اس نے تم میں سے اپنا ایک رسول بھیجا اور (اس کے توسط) تم پر کتاب نازل کی، اس میں تمہارے لیے کچھ حدود مقرر فرمائیں اور تم کو حکم دیا کہ ان حدود سے ہرگز تجاوز نہ کرنا، کچھ فرائض مقرر کیے اور ان کی اتباع کا حکم دیا اور کچھ محرمات رکھے اور تم کو ان کے ارتکاب سے منع کیا اور کچھ چیزوں کو چھوڑ دیا ان کو بھولے سے ہرگز نہیں چھوڑا، پس تم ان کے تکلفات میں نہ پڑو۔ ان کو تم پر رحمت کرتے ہوئے

چھوڑا ہے۔

راوی کہتے ہیں: چنانچہ اصبغ بن علیم کہتا تھا: میں بصرہ آیا اور پچیس ۲۵ دن وہاں ٹھہرا اور (لوگ مجھ سے اس قدر متنفر ہوگئے کہ) مجھے کسی سے مل جانے سے مرجانا اچھا لگتا تھا۔ آخر اللہ نے اصبغ کے دل میں توبہ کا خیال پیدا کیا۔ چنانچہ اصبغ کہتے ہیں: میں ابوموسیٰ اشعری کے پاس آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تھے میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے مجھ سے منہ پھیرلیا۔ میں نے عرض کیا: اے منہ پھیرنے والے! میری توبہ اس ذات نے قبول کرلی ہے جو تجھ سے اور عمر سے بھی بہتر ہے۔ پس میں اللہ عزوجل سے اپنے ان گناہوں کی توبہ کرتا ہوں جن کے ساتھ میں نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کو ناراض کررکھا تھا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت عمر کو لکھ بھیجی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا اس نے سچ کہا لہٰذا تم اپنے بھائی کے ساتھ (اچھا) معاملہ کرو۔ نصر فی الحجة

۴۱۸۱..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ولید بن مسلم کہتے ہیں میں نے مالک رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پاک کے اجزاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے ایک قرآن پاک نکال کر دکھایا اور فرمایا: میرے والد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن کو جمع کیا تھا اور تبھی اس کو اجزاء (پاروں میں) تقسیم کیا تھا۔ البیھقی

۴۱۸۲..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن مسلم کہتے ہیں میں اور دو شخص میرے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں گئے اور پھر نکلے اور پانی کا برتن لیا اور پانی کو چھوا (ہاتھ دھوئے) اور قرآن پڑھنے لگے۔

ہمیں یہ بات عجیب اور ناپسند لگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ حاجت کی جگہ جا کر قضاء حاجت کرتے پھر نکل کر ہمارے ساتھ گوشت کھاتے پھر قرآن کی تلاوت کرتے اور تلاوت سے کوئی چیز ان کو روکتی نہ تھی۔ اور نہ جنابت۔

ابو داؤد الطیالسی، الحمیدی، العدنی، ابو داؤد، الترمذی، البیھقی فی السنن، ابن ماجه، ابن جریر، ابن خزیمه، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، الدار قطنی، الآجری فی اخلاق حملة القرآن، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

فائدہ:..... قرآن کو بغیر چھوئے تلاوت کرنا بغیر پانی کے بھی درست ہے۔

۴۱۸۳..... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن کی ایک سورت میں ہمارا اختلاف ہوگیا۔ میں نے کہا: اس سورت کی پینتیس آیات ہیں (یا) چھتیس آیات ہیں۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرگوشی کررہے تھے۔ ہم نے عرض کیا: ہمارا قرآن میں اختلاف ہوگیا ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تم کو حکم دیتے ہیں کہ قرآن کو اسی طرح پڑھو جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے۔ مسند احمد، ابن منیع، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور

۴۱۸۴..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی چھوٹی چیز میں قرآن لکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیھقی۔

۴۱۸۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جو اسلام میں پیدا ہوا اور قرآن پڑھا تو اس کے لیے ہر سال بیت المال میں سے دوسو دینار وظیفہ ہے چاہے تو دنیا میں لے لے چاہے آخرت میں لے۔ شعب الایمان للبیھقی

۴۱۸۶..... سالم بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہر شخص کے لیے دو دو ہزار (درہم) مقرر فرمائے تھے جو قرآن پڑھ لے۔ شعب الایمان للبیھقی

۴۱۸۷..... زاذان اور ابی البختری سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کون سی زمین اٹھائے گی اگر میں کتاب اللہ میں ایسی کوئی بات کہوں جو میرے علم میں نہیں۔ العلم لابن عبداللہ

۴۱۸۸..... ابراہیم بن ابی الفیاض البرقی سے مروی ہے کہ ہمیں سلیمان بن بزیع نے خبر دی ہے کہ مالک بن انس عن یحییٰ بن سعید الانصاری عن سعید بن المسیب کی سند کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے بعد بھی ہمارے سامنے نئے نئے مسائل پیدا ہوں گے جن کے بارے میں قرآن نازل نہ ہوگا اور نہ ان کے متعلق ہم نے آپ سے کچھ سنا ہوگا (تب ہم کیا کریں؟) فرمایا: اس کے لیے تم مؤمنوں میں سے عالموں یا فرمایا عابدوں کو جمع کرنا اور اس مسئلہ کو باہمی مشاورت کے ساتھ طے کرنا اور محض کسی ایک کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ العلم لابن عبداللہ

کلام: ...... ابن عبدالبر فرماتے ہیں امام مالک کے واسطے سے یہ حدیث معروف نہیں ہے مگر اسی سند کے ساتھ۔ اور درحقیقت امام مالک کی حدیث میں اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی اور کی حدیث میں۔

نیز اس روایت کے راوی ابراہیم البرقی اور سلیمان بن بزیع قوی راوی نہیں ہیں۔ (الخطیب فی رواۃ مالک رحمۃ اللہ علیہ)

نیز یہ روایت امام مالک سے منقول ہونا ثابت نہیں ہے۔ الدارقطنی فی غرائب مالک

نیز فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں ابراہیم اس کو سلیمان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور امام مالک سے پہلے کے دونوں راوی ضعیف ہیں۔

میزان میں ہے ابوسعید بن یونس نے فرمایا کہ مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والا سلیمان بن بزیع منکر الحدیث ہے۔

میزان الاعتدال ۲/۱۹۷

خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عبدالبر کا کلام لسان میں حکایت کیا ہے اور اس میں قلت سے اپنی رائے کا اضافہ نہیں کیا۔ اور مالک کی حدیث سے اس راوی کا منکر ہونا واضح ہے۔

مؤلف سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن عبدالبر کا یہ کہنا کہ مالک کے علاوہ کسی اور کی حدیث میں بھی اس روایت کی کوئی اصل نہیں تو اس بات میں شبہ ہے کیونکہ یہی روایت میں نے ایک دوسرے طریق سے بھی پائی ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: احمد، شباب العصفری، نوح بن قیس، ولید بن صالح محمد بن حنفیہ کی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ہم کو کوئی مسئلہ پیش آجائے جس میں امر یا نہی کسی چیز کا بیان نہ ہو تو اس کے متعلق آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اپنے فقہاء اور عبادت گذاروں سے مشورہ کرنا اور کسی خاص شخص کی رائے کو جاری نہ کرنا۔

کلام: ...... علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو ولید سے صرف نوح روایت کرتا ہے۔ اور نوح سے امام مسلم اور چاروں ائمہ (ترمذی، نسائی، ابوداؤد اور ابن ماجہ) نے روایت نقل کی ہے۔ نیز الکاشف میں منقول ہے کہ نوح کو ثقہ کہا گیا ہے اور وہ حسن حدیث ہے میزان میں کہا ہے کہ وہ صالح الحال ہے، نیز امام احمد اور ابن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی نے فرمایا لاباس بہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور ولید کو ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے خلاصہ کلام اس طریق سے یہ روایت حسن اور صحیح ہے۔

۴۱۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کلام اللہ کو چھوٹی چیز میں لکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ ابوعبید، ابن ابی داؤد

فائدہ: ...... ہمارے زمانہ میں قرآن کے چھوٹے چھوٹے نسخے جو متعارف ہیں ان سے احتراز کرنا چاہیے بڑے بڑے نسخے میں جس میں کتاب اللہ کی تعظیم ہے استعمال کرنے چاہئیں۔

۴۱۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے قرآن کو چھوٹے چھوٹے نسخوں میں نہ لکھو۔ رواہ ابن ابی داؤد

حالت جنابت میں قرآن پڑھنا جائز نہیں

۴۱۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: (بغیر وضوء) قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب تک جنبی نہ ہو۔ جنبی حالت میں نہیں، اور ایک حرف بھی نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، السنن للبیهقی

۴۱۹۲..... ایاس بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے بیار بھائی! اگر تو زندہ رہا تو (دیکھے گا کہ) قرآن کو تین قسم کے لوگ پڑھیں گے، ایک قسم اللہ عزوجل کے لیے پڑھے گی۔ دوسری دنیا کے لیے اور تیسری قسم محض اختلاف اور جھگڑے کے لیے پڑھے گی۔

پس اگر ہوسکے تو اسی قسم میں سے بننا جو اللہ عزوجل کے لیے قرآن پڑھے۔ الآجری فی الاخلاق حملة القرآن، نصر المقدسی فی الحجة

۴۱۹۳ ..... (مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو قرآن پڑھایا اس نے ہدیہ میں مجھے ایک کمان پیش کی۔ یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے وہ کمان لے لی تو سمجھو کہ تم نے جہنم کی ایک کمان لے لی۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لہٰذا میں نے وہ کمان واپس کردی۔

ابن ماجه، الرویانی، السنن للبیهقی ضعیف السنن لسعید بن منصور

۴۱۹۴ ..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو قرآن کی ایک سورت سکھائی اس آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑا یا قمیص ہدیہ کی۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب نے حضور ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے وہ کپڑا لے لیا تو سمجھو آگ کا کپڑا پہن لیا۔ (عبد بن حمید) روایت کے سب راوی ثقہ ہیں۔

۴۱۹۵ ..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم قرآنوں کو سجانے اور مساجد کو مزین کرنے لگ جاؤ گے تو تم پر بددعا لازم ہے۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۱۹۶ ..... عطیہ بن قیس سے مروی ہے: اہل شام کا ایک قافلہ اپنے لیے قرآن کا نسخہ لکھنے کے لیے مدینہ آیا۔ وہ لوگ اپنے ساتھ طعام اور سالن (یعنی خورد ونوش) کا سامان بھی لے کر آئے۔

جو لوگ ان کے لیے قرآن پاک لکھتے تھے وہ ان کو اپنا طعام کھلاتے تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ ان پر قرآن پڑھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے اہل شام کا کھانا کیسا پایا؟ عرض کیا: میرا خیال تھا کہ جب تک قوم کا کام پورا نہ ہوگا ان کا کھانا سالن وغیرہ کچھ نہ چکھوں گا۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۱۹۷ ..... (مسند انس رضی اللہ عنہ بن مالک) حضور ﷺ کے ہاں ایک شخص کا دوسرے سے جھگڑا ہوگیا۔ آپ ﷺ نے ایک کو فرمایا: تم کھڑے ہوجاؤ۔ تمہارے پاس کوئی شہادت نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں لوٹنے والا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم قرآن کو مذاق ٹھہراتے ہو۔ بے شک وہ شخص قرآن پر ایمان ہی نہیں لایا جس نے اس کے محرمات کو حلال جانا۔ رواہ ابو نعیم

فائدہ: ..... نبی کریم ﷺ کا حکم ماننا فرض ہے جس کا خدا نے حکم دیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ چونکہ اس نے نبی کی نافرمانی کرکے خدا کے فرمان کو ٹھکرایا اسی وجہ سے اس کو مذکورہ فرمان فرمایا۔

۴۱۹۸ ..... انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ باہر نکلے اور بلند آواز کے ساتھ پکارا۔

اے حامل قرآن! اپنی آنکھوں کو گریہ وزاری کا سرمہ پہناؤ جب سرکش لوگ ہنستے ہوں، اور رات کے وقت کھڑے ہوکر گذارو جب اور لوگ سورہے ہوں۔ دن کو روزہ رکھو جب اور لوگ کھاپی رہے ہوں۔ جو تجھ پر ظلم کرے اس کو معاف کردے، جو تجھ سے کینہ رکھے اس سے کینہ نہ رکھو اور جو تمہارے ساتھ جہالت کرے تم اس کے ساتھ جہالت نہ برتو۔ الدیلمی، ابن منده

قرآن سے دنیا نہ کمائے

۴۱۹۹ ..... (مسند طفیل بن عمرو الدوسی) ذی النورین اسماعیل بن عیاش، عبد ربہ بن سلیمان کی سند کے ساتھ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھایا۔ میں نے ان کو ہدیہ میں ایک کمان پیش کی۔ وہ صبح کو کمان کاندھے پر لٹکائے نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا:

اے ابی! یہ کمان کس نے تم کو دی؟ انہوں نے طفیل بن عمرو الدوسی کا نام لیا اور بتایا کہ میں نے ان کو قرآن پڑھایا تھا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم نے یہ جہنم کا ایک ٹکڑا لٹکا لیا ہے۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور ہم ان کا کھانا کھاتے ہیں؟ فرمایا: کھانا تو تیرے

علاوہ کسی اور کے لیے بنایا ہوا اور تم حاضر ہو جاؤ تو تب تمہارے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر وہ کھانا خاص تمہارے لیے بنایا گیا ہو تو تب اگر تم نے کھایا تو اپنے آخرت کے حصے سے کھایا۔ البغوی

کلام:.......حدیث غریب ہے، عبدربہ بن سلیمان بن زیتون اہل حمص سے ہیں اور ان کا سماع حضرت طفیل رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔

رواہ ابن عساکر

۴۲۰۰......(مسند عبادۃ بن الصامت) رسول اکرم ﷺ اکثر اوقات (دینی فرائض میں) مشغول رہتے تھے۔ جب کوئی شخص ہجرت کر کے آپ کی خدمت میں آتا تو آپ قرآن پڑھانے کے لیے اس کو ہم میں سے کسی شخص کے سپرد کر دیتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو میرے سپرد کیا۔ جو گھر میں میرے ساتھ بھی رہتا تھا، میں اس کو عشاء کا کھانا کھلاتا اور پھر قرآن پڑھاتا۔ پھر وہ اپنے گھر لوٹ گیا اور اس نے خیال کیا کہ میرا اس پر کوئی حق ہے۔ لہٰذا اس نے ایک کمان مجھے ہدیہ میں پیش کی۔ میں نے اس سے اچھی لکڑی کی کمان نہیں دیکھی تھی۔ اور نہ اس سے زیادہ اچھی لچک والی! چنانچہ میں یہ کمان لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: یہ تو نے انگارہ اپنے کاندھوں کے درمیان لٹکا رکھا ہے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی

۴۲۰۱......(مسند عبداللہ بن رواحۃ) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو رسول اکرم ﷺ نے جنبی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۲۰۲......(مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: قرآن کا نسخہ خریدلو مگر فروخت نہ کرو۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۲۰۳......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قرآن کے نسخے بیچنے (والوں کے بارے میں) سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں وہ اپنے ہاتھ کی اجرت لیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۲۰۴......عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا میں اپنے بچھونے پر قرآن پاک رکھ سکتا ہوں، جس پر میں جماع کرتا ہوں، محتلم ہوتا ہوں اور میرا پسینہ بھی اس پر گرتا ہے۔ فرمایا: ہاں۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۲۰۵......(مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ قرآن کو دشمن کی زمین میں سفر پہ نہ لے جایا جائے۔ کہیں وہ اس کو لے لیں۔ (اور بے حرمتی کریں)۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۲۰۶......آپ ﷺ نے قرآن لے کر دشمن کی سرزمین میں سفر کرنے سے منع فرمایا اس خوف سے کہ کہیں دشمن اس کو چھین لے۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۲۰۷......حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے مفصل (قرآن کی طویل سورت) کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا قرآن کی کون سی سورت مفصل نہیں ہے، لہٰذا یوں کہا کرو مختصر سورت چھوٹی سورت (بڑی سورت)۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۲۰۸......(مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کے نسخے صرف مصری لوگ (جو اچھا لکھتے تھے) لکھیں۔

رواہ ابن ابی داؤد

۴۲۰۹......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھو اور جو قرآن نہیں ہے اس کو قرآن کے ساتھ نہ ملاؤ۔ رواہ ابن ابی داؤد

قرآن کو اچھی تجوید کے ساتھ پڑھنا

۴۲۱۰......مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قرآن لایا گیا جو سونے کے ساتھ آراستہ و مزین تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے اچھی چیز جس کے ساتھ قرآن کو مزین کیا جائے وہ اس کی اچھی تلاوت ہے۔

حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی طرح ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور پوچھا: کیا قرآن کو

الٹا پڑھا جاسکتا ہے۔ فرمایا: الٹے دل کا شخص ہی الٹا قرآن پڑھ سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۲۱۲.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کوفہ کے کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا۔ ان کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ قرآن میں اختلاف نہ کریں، نہ اس میں باہم جھگڑا کریں، بے شک قرآن مختلف حکموں کا حامل نہیں ہوسکتا۔ اور اگر کثرت کے ساتھ اس کو پڑھا جائے تو وہ بھولتا ہے اور ختم ہوتا ہے۔ فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس میں ایک ہی شریعت بیان کی گئی ہے جو اسلام ہے۔ اسلام کے فرائض، حدود اور اوامر اس میں بیان کیے گئے ہیں۔ اگر دو قراءتوں میں ایسا ہو کہ ایک قراءت ایک حکم دیتی ہے دوسری قراءت اس سے منع کرتی ہے تو یہ اصل اختلاف ہے۔ لیکن قرآن میں ایسا نہیں بلکہ قرآن تمام قراءتوں کو اتفاق کے ساتھ جامع ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ فقہ وعلم کے ساتھ تمہارے اندر بہترین لوگ پیدا ہو چکے ہیں۔ اگر مجھے یہ اونٹ ایسے کسی شخص کے پاس پہنچا سکتے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی تعلیمات کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو میں ضرور اس کا ارادہ کرتا تا کہ اس کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کراوں۔

مجھے معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ہر سال ایک مرتبہ قرآن پڑھا جاتا تھا اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال دو مرتبہ آپ پر قرآن پڑھا گیا۔ میں جب بھی آپ کو قرآن سناتا تھا آپ فرماتے تھے: میں قرآن اچھا پڑھتا ہوں۔ پس جو مجھ سے میری قراءت سیکھ لے وہ اس سے اعراض کر کے اس کو نہ چھوڑے بے شک جس نے قرآن کی ایک قراءت کا بھی انکار کر دیا اس نے پورے قرآن کا انکار کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

نوٹ:.......۳۰۶۸ نمبر حدیث کے ذیل میں قرآت قرآن کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۱۳..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم آپ سے دس آیات سیکھ لیتے تھے تو بعد کی دس آیات اس وقت تک نہ سیکھتے تھے جب تک ہمیں پہلی دس آیات کی حقیقت معلوم نہ ہو جاتی تھی۔ پوچھا گیا: یعنی عمل نہ کر لیتے تھے جب تک؟ فرمایا: ہاں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۱۴.....(مسند عوف بن مالک الاشجعی) عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے ساتھ ایک شخص رہتا تھا جس کو انہوں نے قرآن پڑھایا تو اس نے پھر ایک کمان ہدیہ کی۔ عوف رضی اللہ عنہ نے نبی ؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عوف! کیا تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ تیرے کاندھوں کے درمیان جہنم کا انگارہ ہو۔ الکبیر للطبرانی

۴۲۱۵..... (مسند نامعلوم) ابوعبدالرحمٰن السلمی رحمۃ اللہ علیہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ایسے ایک صحابی نے بتایا جو ہم کو قرآن پڑھاتا تھا کہ جب ہم آپ ﷺ سے قرآن کی دس آیات سیکھ لیتے تھے تو جب تک ہم ان میں موجود علم اور عمل کو حاصل نہ کر لیتے تھے، اگلی دس آیات نہ سیکھتے تھے۔ یوں ہم نے علم وعمل دونوں پالیے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۲۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کوئی ایک آیت یا اس سے زیادہ نازل ہوتی تو مؤمنین کا ایمان اور خشوع بڑھ جاتا۔ وہ آیت ان کو جس بات سے روکتی وہ اس سے رک جاتے تھے۔

الامالی لابی بکر محمد بن اسماعیل الوراق، المواعظ للعسکری، ابن مردویہ

روایت کی سند حسن (عمدہ) ہے۔

قرآن کے حصے......پارے

۴۲۱۷ (مسند اوس ثقفی رضی اللہ عنہ) اوس بن حذیفہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم قبیلہ بنوثقیف کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ احلافیین حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہر گئے اور مالکیین کو رسول اللہ ﷺ نے قبہ میں ٹھہرایا۔

آپ ﷺ عشاء کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے کبھی ایک پاؤں پر کبھی دوسرے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اکثر آپ قریش کی تکالیف کا ذکر فرماتے تھے کہ ہم مکہ میں انتہائی کمزور حالت میں تھے، پھر جب مدینہ آئے تو ہم نے قوم (قریش) سے انصاف لیا پس جنگ کا ڈول کبھی ہم پر گھوم جاتا اور کبھی ان پر۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مقررہ وقت سے کچھ دیر سے تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ جس وقت تشریف لاتے تھے اس سے کچھ تاخیر ہوگئی؟ فرمایا: مجھ پر قرآن کا کچھ حصہ نازل ہوا تھا تو میں نے چاہا کہ نکلنے سے پہلے اس کو آگے پڑھادوں یا فرمایا پورا کردوں۔ خیر صبح کو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے قرآن کے حصوں کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کیسے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم تین تین، پانچ پانچ، سات سات، نونو، گیارہ گیارہ، اور تیرہ تیرہ آیات اور پوری پوری سورت کرکے پڑھتے ہیں اور سیکھتے ہیں۔

ابو داؤد الطيالسي، مسند احمد، ابن جرير، الكبير للطبراني، ابو نعيم

ختم قرآن کے آداب

۴۲۱۸۔۔۔(مسند ابی رضی اللہ عنہ) عکرمہ بن سلیمان کہتے ہیں میں نے اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین کے سامنے قرآن پڑھا جب میں سورۂ والضحیٰ پر پہنچا تو فرمایا اب ہر سورت کے ختم پر اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ (اللّٰہ اکبر کہویا اللّٰہ اکبر لاالٰہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر کہو) کیونکہ میں نے عبداللہ بن کثیر سے قرآن پڑھا اور میں والضحیٰ پر پہنچا تو انہوں نے مجھے ایسا ہی فرمایا اور بتایا کہ انہوں نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی ایسا فرمایا اور فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی ایسا فرمایا اور فرمایا کہ میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا اور فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم فرمایا ہے۔ مستدرک الحاكم، ابن مردويه، شعب الايمان للبيهقي

۴۲۱۹۔۔۔(مسند انس رضی اللہ عنہ بن مالک) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قرآن ختم فرماتے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرکے دعا کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۲۰۔۔۔(مرسل علی بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ) (زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ المعروف زین العابدین رحمہ اللہ جب قرآن پاک ختم فرمالیتے تو کھڑے ہوکر اللہ کی خوب حمد وثناء کرتے۔ پھر یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله رب العالمين، والحمدلله الذى خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور، ثم الذين كفروا بربهم يعدلون، لااله الاالله، وكذب العادلون بالله، وضلوا ضلالا بعيدا، لااله الاالله وكذب المشركون بالله من العرب المجوس واليهود والنصارى والصابئين، ومن ادعى لله ولدا أوصاحبة أوندا أوشبيها أومثلا أوسميا أوعدلا، فأنت ربنا أعظم من أن تتخذ شريكا فيما خلقت، (والحمدلله الذى لم يتخذ صاحبة ولا ولدا، ولم يكن له شريك في الملك، ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا) الله أكبر كبيرا، والحمدلله كثيرا، وسبحان الله بكرة وأصيلا، و(الحمدلله الذى أنزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا قيما) قرأها الى قوله (ان يقولون الا كذبا) (الحمدلله الذى له ما في السموات ومافي الارض وله الحمد في الآخرة وهو الحكيم الخبير. يعلم ما يلج في الارض) الآية و(الحمدلله فاطر السموات والأرض) الآيتين (والحمدلله وسلام على عباده الذين اصطفى آ الله مع الله خير اما يشركون) بل الله خير وأبقى وأحكم وأكبر وأجل وأعظم مما يشركون (والحمدلله بل أكثرهم لايعلمون) صدق الله، وبلغت رسله وأنا على ذلكم من الشاهدين، اللهم صل على جميع الملائكة والمرسلين، وارحم عبادك المؤمنين، من أهل السموات والأرض. واختم لنا بخير وافتح لنا بخير وبارك لنا في القرآن العظيم، وانفعنا بالآيات والذكر الحكيم، ربنا تقبل منا انك أنت السميع العليم

شعب الايمان للبيهقي عن علي بن الحسين مرسلا

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منقطع ہے اور اس کی سند کمزور ہے۔ محدثین نے فضائل اور دعاؤں کے بارے میں بہت تساہل سے کام لیا ہے اور اکثر غیر مستند او مبنی بر کذب احادیث بھی درج کردی ہیں۔

۴۲۲۱.... زر بن حبیش سے مروی ہے میں نے شروع سے آخر تک پورا قرآن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پڑھا جب میں حوامیم (حم سے شروع ہونے والی سورتوں) پر پہنچا تو فرمایا: تو قرآن کی دلہنوں تک پہنچ گیا ہے۔ جب میں حمعسق کی بائیسویں ۲۲ آیت والذین امنوا واعملوا الصالحات فی روضات الجنات پر پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے حتی کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا اور مجھے فرمایا اے زر! میری دعا پر آمین کہتا جا۔ پھر دعا کی:

اللهم انی أسألک اخبات المخبتين، واخلاص الموقنين، ومرافقة الأبرار واستحقاق حقائق الايمان، والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم ووجوب رحمتك، وعزائم مغفرتك، والفوز بالجنة، والنجاة من النار.

اے اللہ! میں عاجزی کرنے والوں کی عاجزی مانگتا ہوں، یقین والوں کا ایمان مانگتا ہوں، نیکوں کا ساتھ مانگتا ہوں، ایمان کے حقائق مانگتا ہوں، ہر نیکی کا حصول چاہتا ہوں، ہر برائی سے پناہ چاہتا ہوں، تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزیں اور تیری یقینی مغفرت مانگتا ہوں، جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔

پھر فرمایا: اے زر! تو بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کر، مجھے میرے محبوب حضور ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ختم قرآن کے موقع پر ان کلمات کو پڑھا کروں۔ رواہ ابن النجار

فصل.....تفسیر کے بیان میں

سورۃ البقرۃ

۴۲۲۲.... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام روحاء میں اترے تو وہاں لوگوں کو دیکھا کہ وہاں پڑے ہوئے پتھروں کی طرف بھاگ بھاگ کر جارہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: نبی اکرم علیہ السلام ﷺ نے ان پتھروں پر نماز پڑھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ سفر میں گذرتے ہوئے سوار ہی رہے تھے۔ ایک وادی سے گذرے تو نماز کا وقت ہوگیا آپ نے وہاں نماز پڑھ لی اور بس پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہود کے پاس ان کے وعظ کے دن جاتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کہنے لگے تمہارے ساتھیوں میں سے تم ہمارے ہاں سب سے زیادہ باعزت ہو۔ کیونکہ تم ہمارے پاس آتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: وہ تو میں صرف اس لیے تمہارے پاس آجاتا ہوں کہ میں اللہ کی کتابوں پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ کس طرح ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں۔ تورات قرآن کی تصدیق کرتی ہے اور قرآن تورات کی۔

چنانچہ اسی طرح میں ایک دن یہودیوں کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا کہ حضور ﷺ ہمارے قریب سے گذرے۔ پھر میں نے یہودیوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھا: کہ تم اپنی کتاب میں کیا پڑھتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول ہیں یا نہیں؟ یہودیوں نے کہا: ہاں وہ اللہ کے رسول ہیں۔ میں نے ان کو کہا: اللہ کی قسم تم تو ہلاک ہوگئے۔ تم جاننے بوجھنے کے باوجود کہ وہ اللہ کے رسول ہیں ان کی اتباع نہیں کرتے۔ یہودیوں نے کہا: ہم کیوں ہلاک ہوں ہم نے ان سے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس وحی کون سا فرشتہ لے کر آتا ہے تو انہوں (یعنی آپ علیہ السلام) نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام۔ تو وہ ہمارے دشمن فرشتے ہیں کیونکہ وہ سختی و ہلاکت کے فرشتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اچھا تمہارے نزدیک کون سا فرشتہ اچھا ہے؟ یہود نے جواب دیا میکائیل علیہ السلام، جو رحمت اور بارش وغیرہ لے کر آتے ہیں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں: میں نے ان سے پوچھا: اچھا

ان دونوں کاان کے رب کے ہاں کیا مقام ہے۔ کہنے لگے: ایک خط کے دائیں جانب رہتا ہے اور دوسرا بائیں جانب۔ میں نے کہا: جبرئیل علیہ السلام کو یہ ہرگز روانہیں ہے کہ وہ میکائیل علیہ السلام سے دشمنی رکھیں اور نہ میکائیل علیہ السلام کے لیے حلال ہے کہ وہ جبرئیل علیہ السلام کے دشمن سے دوستی رکھیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ دونوں فرشتے اور ان کے پروردگار سلامتی والے ہیں ان کے لیے جو ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے لیے دشمن ہیں جو ان سے دشمنی رکھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرا ارادہ تھا کہ جو کچھ میں نے یہودیوں سے بات چیت کی ہے اس کی خبر آپ ﷺ کو دوں۔ لیکن آپ ﷺ نے پہلے ہی فرمایا: کیا میں تم کو وہ آیت نہ سناؤں جو ابھی ابھی نازل ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا: ضرور! یارسول اللہ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

من کان عدواللّٰہ وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکٰل فان اللّٰہ عدو للکافرین۔

جو شخص خدا کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا خدا دشمن ہے۔ البقرہ ۹۸

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ میں یہود کے پاس سے صرف اس لیے اٹھا تھا تا کہ آپ کو اس بات کی خبر دوں جو میری اور ان کی ایک دوسرے کے ساتھ ہوئی۔ لیکن یہاں آکر پتہ چلا کہ اللہ پاک مجھ سے سبقت لے گئے ہیں۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو فرمایا: اسی وجہ سے میں اللہ کے دین میں پتھر سے زیادہ سخت ہوں۔ (کہ اللہ کا دین حرف بحرف حق اور سچ ہے)۔ السنن للبیھقی، ابن راھویہ، ابن جریر ابن ابی حاتم

کلام:......اس روایت کی سند صحیح ہے۔ لیکن امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ مگر سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں اس روایت کو حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے نیز اس روایت کے اور بھی کئی طرق ہیں جو مراسیل میں آئیں گے۔

۴۲۲۳......من ذالذی یقرض اللّٰہ قرضا حسنا کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے۔ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس سے مراد) خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

۴۲۲۴......جب: من ذالذی یقرض اللّٰہ قرضا حسنا نازل ہوئی تو حضرت ابن الدحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! کیا ہمارا رب ہم سے قرض مانگتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ تو حضرت ابن الدحداح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دو باغ ہیں، ایک اونچی زمین میں ہے اور دوسرا نیچی زمین میں۔ چنانچہ دونوں میں سے سب سے اچھا باغ میں اپنے رب کو قرضے میں دیتا ہوں۔ حضرت ابن الدحداح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یتیم تمہارے زیر پرورش ہے وہ اس کا ہوا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کتنے خوشے جنت میں ابوالدحداح کے لیے جھکے ہوں گے۔ الجامع لعبدالرزاق ابن جریر، الاوسط للطبرانی

کلام:......اس روایت میں ایک راوی اسماعیل بن قیس نامی ضعیف ہے۔

۴۲۲۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا ان للّٰہ وانا الیہ راجعون وہ لوگ جب ان پر مصیبت نازل ہوتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ان کی بہترین قیمت (اور بدلہ) اولئک علیھم صلوات من ربھم انہی لوگوں پر ان کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں ہیں، اور اس پر چھونگا (دکاندار جو چونگا بعد میں بطور گاہک کو خوش کرنے کے لیے ڈال دیتے ہیں) واولئک ھم المھتدون اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں، کا پروانہ ہے۔

وکیع السنن لسعیدبن منصور، عبد بن حمید، الغراء لابن ابی الدنیا، ابن المنذر، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی. رستہ

قرآن میں طاغوت سے مراد شیطان ہے

۴۲۲٦......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے "بالجبت والطاغوت" جبت سے مراد جادو اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔

الفریابی، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۲۲۷ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دریافت فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی:

أيو داحدكم ان تكون له جنة من نخيل واعناب الخ. البقرہ: ۲۶۶ مکمل آیت

بھلا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اور اس میں اس کے لیے ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور اسے بڑھاپا آ پکڑے اور اس کے ننھے منھے بچے بھی ہوں تو (اچانک) اس باغ پر آگ بھرا ہوا بگولہ چلے اور وہ جل (کر راکھ کا ڈھیر ہو) جائے۔ اس طرح خدا تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تا کہ تم سوچو (اور سمجھو)۔

لوگوں نے جواب دیا: اللہ زیادہ جانتا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضبناک ہوگئے۔ پھر فرمایا: یوں کہو: ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے دل میں اس سے متعلق کچھ بات ہے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس مالدار کی مثال ہے جو اچھے اور نیک عمل کرے پھر اللہ اس کے پاس شیطان کو بھیجے اور وہ برے اعمال میں غرق ہو جائے اور اس کے تمام نیک اعمال تباہ و برباد ہو جائیں۔ ابن المبارک في الزهد، عبد بن حميد، ابن جرير، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

ابن آدم قیامت کے دن اعمال کا زیادہ محتاج ہوگا

۴۲۲۸ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے گذشتہ رات یہ آیت: **أيو داحدكم ان تكون.** (البقرہ: ۲۶۶) پڑھی اور اس نے رات کو مجھے جگا کر رکھا۔ بتاؤ اس سے کیا مراد ہے؟ حاضرین میں سے کسی نے کہا: اللہ زیادہ جانتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی جانتا ہوں کہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔ میرے پوچھنے کا مطلب ہے کہ اگر کسی کو اس کے بارے میں کچھ علم ہو اور اس نے اس کے متعلق کچھ سنا ہو تو وہ بتائے۔ لیکن تمام لوگ خاموش رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے بھتیجے! کہو اور اپنے آپ کو حقیر مت خیال کرو۔ میں نے عرض کیا: اس سے اعمال مراد ہے۔ فرمایا اور اس عمل سے کیا مراد ہے؟ میں اپنے دل میں آنے والی کہنا چاہتا تھا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تو نے سچ کہا: اس سے عمل مراد ہے، ابن آدم بڑھاپے میں اس کے اہل و عیال زیادہ ہو جاتے ہیں تو وہ باغات (اور مال و دولت) کا زیادہ محتاج ہو جاتا ہے اور اسی طرح وہ قیامت کے دن اپنے اعمال کا بہت زیادہ محتاج ہوگا۔ تو نے سچ کہا، بھتیجے! عبد بن حميد، ابن المنذر

فائدہ: ... یعنی جس طرح انسان اپنے بڑھاپے میں جب وہ کمانے سے محتاج ہوتا ہے اور اہل و عیال کی کثرت ہوتی ہے تو وہ مال و دولت کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اب اگر اس کا مال و دولت تباہ ہو جائے تو اس کا کیا حال ہوگا یونہی انسان دنیا میں نیک اعمالوں کو بداعمالوں کی بھینٹ چڑھا دے تو قیامت کے دن وہ مفلس کیا کرے گا جبکہ اس دن عمل کی اشد ضرورت ہوگی۔

۴۲۲۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اس آیت کی تلاوت کرتے: **واذكروا نعمتي التي انعمت عليكم** میری نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہیں۔

تو فرماتے: یہ قوم تو گذر گئی۔ یعنی اس کے خاص اہل اور اس آیت سے خصوصی طور پر مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

(ابن المنذر و ابن ابی حاتم)

۴۲۳۰ ... **يتلونه حق تلاوته** وہ لوگ اس (کتاب اللہ) کی تلاوت کرتے ہیں جیسا اس کا حق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا جب جنت کے ذکر پر پہنچے تو اللہ سے جنت کا سوال کرے اور جب جہنم کے تذکرے پر پہنچے تو جہنم سے اللہ کی پناہ مانگے۔ ابن ابی حاتم

۴۲۳۱ ... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب یہ آیت تلاوت کرتے:

خالص منافق اور مخلص مؤمن

ومن الناس من یعجبک قوله فی الحیاة الدنیا سے ومن الناس من یشری نفسه مکمل آیت تک۔البقرہ: ۲۰۴ تا ۲۰۷
اور کوئی شخص تو ایسا ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں تم کو دل کش معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنے مافی الضمیر پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین میں دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اس میں فتنہ انگیزی پیدا کرے اور کھیتی کو (برباد) اور (انسانوں اور حیوانوں کی) نسل کو نابود کردے اور خدا فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا۔اور اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے خوف کرتو غرور اس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے سو ایسے کو جہنم سزاوار ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔اور کوئی شخص ایسا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے۔اور خدا بندوں پر بہت مہربان ہے۔

جب مذکورہ آیت تلاوت فرماتے تو کہتے ان دونوں نے ایک دوسرے سے قتال کیا ہے۔عبد بن حمید

فائدہ:......دوسرے شخص سے مراد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہیں اور پہلے سے کوئی کافر و مشرک مراد ہے۔جب حضرت صہیب رضی اللہ عنہ مکہ سے ہجرت مدینہ کے لیے نکلے تو قریش کے کچھ کافر آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑ گئے اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ترکش میں جس قدر تیر ہیں وہ ختم ہو جائیں پھر میری تلوار ٹوٹ جائے اس تک تم میرے قریب نہیں آسکتے اور تم جانتے ہو میں تم میں سب سے زیادہ تیر انداز ہوں اگر تم چاہو تو میں تم کو مال دوں تم میرا راستہ چھوڑ دو۔انہوں نے مال لیا۔یہی دو شخص مراد ہیں۔

۴۲۳۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو طواف سے فراغت کے بعد مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور فرمایا: ھذا مقام ابینا ابراھیم یہ وہ جگہ ہے جہاں ہمارے والد ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! ہم اس مقام کو جائے نماز نہ بنالیں (یعنی ہمیشہ یہاں دوران حج وعمرہ دو رکعت ادا کرلیا کریں) تو اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔

اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔سفیان بن عیینه فی جامعه

۴۲۳۳.....(مسند عثمان رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا:

والذین یتوفون منکم ویذرون أزواجا۔البقرہ: ۲۴۰

اور جو لوگ مر جائیں اور چھوڑ جائیں اپنی عورتیں تو وہ وصیت کریں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک بغیر نکالے گھر سے۔

تو فرمایا: اس (حکم) کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔میں نے عرض کیا: پھر اس کو لکھا کیوں نہیں۔فرمایا: اے بھتیجے! میں کوئی چیز اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔بخاری، السنن للبیھقی

فائدہ:.....پہلے اسلام میں یہی حکم تھا کہ جن عورتوں کے شوہر وفات پا جائیں وہ سال بھر ان کے گھر میں رہیں۔بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور عدت سال کے بجائے چار ماہ دس دن کر دی گئی۔اور اگر ان چار ماہ دس دنوں میں عورت کا حمل ظاہر ہو جائے تو وضع حمل تک عدت دراز ہو جائے گی یعنی وہ وضع حمل تک شادی نہیں کر سکے گی۔اور رہا خرچ اور نفقہ وغیرہ کا سوال تو وہ چونکہ اللہ نے شوہر کی وراثت میں اس کا حصہ مقرر کر دیا اس لیے خرچ اور نفقہ کا بندوبست اس میراث سے کرے گی۔

اور حضرت ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ کا پوچھنا کہ اس کو لکھا یا چھوڑا کیوں نہیں۔اس کا مطلب تھا یا تو اس مقام پر یہ وضاحت کر دیتے اس آیت کو

لکھتے ہی نہیں۔ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کو جمع فرمایا تھا اور غیر قرآن تفسیر وغیرہ کو نکال دیا تھا اور خالص قرآن لکھار ہنے دیا تھا۔ اس وجہ سے انہوں نے یہ سوال کیا۔ غفر اللہ خطایای۔

۴۲۳۴۔۔۔۔۔فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون۔ البقرہ

ترجمہ:۔۔۔۔۔پس ہلاکت ہے ان کے لیے اس سے جو ان کے ہاتھ لکھتے ہیں اور ہلاکت ہے اس سے جو وہ کماتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں ویل پہاڑ ہے۔ اور یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ انہوں نے تورات کو بدل ڈالا۔ جو اچھا لگا اس میں بڑھا دیا جو برا لگا مٹا دیا اور انہوں نے محمد (ﷺ) کا نام بھی تورات سے مٹا ڈالا۔ رواہ ابن جریر

۴۲۳۵۔۔۔(علی رضی اللہ عنہ) لاینال عھدی الظالمین۔ البقرہ

ترجمہ:۔۔۔۔۔میرا عہد ظالم لوگ نہ پاسکیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے اس آیت کے ذیل میں نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لاطاعۃ الا فی معروف۔

اطاعت صرف نیکی (کے کام) میں ہے۔ وکیع فی تفسیر، ابن مردویہ

۴۲۳۶۔۔۔۔واذ یرفع ابراھیم القواعد الخ. البقرہ

ترجمہ:۔۔۔۔۔اور جب ابراہیم بیت (اللہ) کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے اس آیت کے ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (بیت اللہ کی تعمیر کے وقت) ایک بادل آیا اور بیت اللہ کے حصے پر چھا گیا اس بادل میں ایک سر تھا جو کہہ رہا تھا بیت اللہ کو اس حصے پر اٹھاؤ۔ چنانچہ ہم نے اسی حصے پر اس کو اٹھایا۔ رواہ الدیلمی

آدم علیہ السلام کا سوسال تک رونا

۴۲۳۷۔۔۔۔۔فتلقی آدم من ربہ کلمات

پھر آدم نے اپنے رب (کی طرف) سے (چند) کلمات پائے۔ (جن سے ان کی توبہ قبول ہوئی) سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے آدم علیہ السلام کو ھند میں اتارا، حواء کو جدہ میں اتارا، ابلیس کو میسان میں اتارا اور سانپ کو اصفہان میں۔ اس وقت سانپ کے اونٹ کی مانند چار پائے ہوتے تھے۔ آدم علیہ السلام ہند میں سوسال تک اپنے گناہ پر روتے رہے۔ پھر اللہ پاک نے ان کی طرف جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور ارشاد فرمایا:

اے آدم! کیا میں نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ کیا میں نے خود تجھ میں روح نہیں پھونکی؟ کیا میں نے ملائکہ سے تجھے سجدہ کرا کے عظمت نہیں بخشی؟ کیا اپنی امت میں سے حواء کے ساتھ تیری شادی نہیں کی؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: ضرور! کیوں نہیں۔ فرمایا: پھر یہ رونا کیسا ہے؟ عرض کیا: میں کیوں نہ روؤں جبکہ مجھے رحمٰن کے پڑوس سے نکال دیا گیا، فرمایا: تم ان کلمات کو لازم پکڑ لو۔ اللہ پاک تمہاری توبہ قبول فرمالیں گے اور تمہارے گناہ کو بخش دیں گے:

اللھم انی اسالک بحق محمد وآل محمد، سبحانک، لا الہ الا انت عملت سوءاً وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم اللھم انی اسالک بحق محمد وآل محمد عملت سوء او ظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم۔

اے اللہ! میں تجھ سے محمد اور آل محمد کے حق کے ساتھ سوال کرتا ہوں، تو پاک ذات ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھ سے برا عمل ہوا

اور اپنی جان پر ظلم ہوا، پس میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات آدم نے اپنے رب سے پائے تھے۔ رواہ الدیلمی

کلام: ...... روایت موضوع ہے۔ اس کی سند بے کار ہے جس میں ایک راوی حماد بن عمر النصی ہے جو عن السری عن خالد کے طریق سے روایت کرتا ہے۔ یہ دونوں راوی بالکل واہی اور غیر معتبر ہیں۔

۴۲۳۸ ...... قولوا للناس حسناً (البقرہ)

ترجمہ: ...... لوگوں سے اچھی (طرح) بات کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یعنی تمام لوگوں سے (مسلمان ہوں یا کافر) اچھی طرح بات کرو۔ شعب الایمان للبیہقی

۴۲۳۹ ...... فولوا وجوھکم شطر المسجدالحرام۔

ترجمہ: ...... اپنے چہرے مسجد حرام کی حصے کی طرف کرلو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شطر سے مراد جہت ہے یعنی مسجد حرام کی جہت کرلو۔

عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، المجالس للدینوری رحمۃ اللہ علیہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۴۲۴۰ ...... وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ۔ البقرہ

ترجمہ: ...... اور جو طاقت نہیں رکھتے (روزے کی) ان پر فدیہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے وہ بوڑھا شخص مراد ہے جو (قریب الرگ ہو اور روزے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزہ نہ رکھے بلکہ ہر دن مسکین کو کھانا کھلادے۔ رواہ ابن جریر

فائدہ: ...... یعنی جس شخص کی زندگی کی امید دم توڑ گئی ہو اور وہ فی الوقت روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا وہ صدقہ فطر کے برابر یعنی تقریباً پونے دو سیر غلہ (گندم) صدقہ کردے یا ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلادے۔

۴۲۴۱ ...... واتموا الحج والعمرۃ للہ۔ البقرہ

ترجمہ: ...... حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں: یعنی اپنے گھر سے احرام باندھ کر چلو۔ وکیع، مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، التفسیر لابن جریر، ابن ابی حاتم الطحاوی، النحاس فی ناسخہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۴۲۴۲ ...... فما استیسر من الھدی۔ البقرہ

ترجمہ: ...... جو قربانی آسانی کے ساتھ میسر آئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد بکری (یا اس کے مثل جانور) ہے۔

مؤطا امام مالک مصنف ابن ابی شیبہ، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر فی التفسیر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، نسائی

۴۲۴۳ ...... ففدیۃ من صیام أو صدقۃ او نسک۔ البقرہ:۱۹۶

ترجمہ: ...... تو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی سے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں روزہ تین دن ہیں صدقہ تین صاع چھ مسکینوں کو دینا ہے اور قربانی بکری کی ہے۔

فائدہ: ...... یہ حج وعمرہ کے بیان کے ذیل میں ہے۔ یعنی اگر کوئی حالت احرام میں مریض ہو جائے یا اس کے سر میں کوئی چوٹ یا کسی قسم کا درد ہو تو بقدر ضرورت احرام کے مخالف کام کرلے مثلاً بال کٹوالے اور اس مخالف احرام فعل کے ارتکاب میں مذکورہ تین طرح کے بدلوں میں سے کوئی ایک ادا کردے۔

۴۲۴۴ ...... فاذا امنتم فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج۔ البقرہ:۱۹۶

ترجمہ:......پس جب تم مامون ہو جاؤ تو جو شخص فائدہ اٹھائے عمرہ کے ساتھ حج کی طرف۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر وہ عمرہ کو اس قدر مؤخر کرے کہ حج کے ساتھ ملا دے تو اس پر قربانی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۴۵......فصیام ثلاثة ایام فی الحج۔

ترجمہ:......پس ایام حج میں تین روزے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایام حج میں تین ایام سے مراد یوم الترویہ سے قبل اور یوم الترویہ اور یوم عرفہ ہے۔ پس اگر ان دنوں میں نہ رکھ سکے تو ایام تشریق میں روزے رکھے۔ التاریخ للخطیب، عبد بن حمید، ابن جریر فی التفسیر، ابن ابی حاتم

فائدہ:......یعنی جو شخص حج وعمرہ اکٹھا کرے جس طرح کے ہمارے دیار کے لوگ جو خارج حرم ہیں کرتے ہیں ان پر بطور شکرانے کے قربانی ہے۔ بکری یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ۔ اگر طاقت سے باہر ہو تو دس روزے رکھے اس طرح کہ سات، آٹھ اور نو ذی الحجہ کو تین روزے رکھے۔ اور سات ایام حج کے بعد۔ تین روزے ایام حج میں ضروری ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عرفہ سے قبل تین روزے نہ رکھ پائے تو عرفہ کے بعد ایام تشریق میں رکھ لے۔ اور جو شخص میقات کے اندر یعنی حرم میں رہتا ہو اس کے لیے افراد حج کا حکم ہے یعنی صرف حج کرنا۔ اس کے لیے یہ قربانی یا اس کے متبادل کا حکم نہیں۔

۴۲۴۶ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ۔ البقرہ: ۲۰۳

ترجمہ:......پھر جو چلا گیا جلدی دو ہی دن میں تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو جلدی چلا گیا دو دن میں اس کا یہ گناہ بخش دیا جائے گا اور جو ٹھہر گیا تیسرے دن تک اس پر کوئی گناہ نہیں اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:......یعنی منی میں تین دن ٹھہرنا افضل ہے لیکن اگر کوئی دو دن ٹھہرا تب بھی جائز ہے اور اگر تین دن ٹھہرا تو یہ افضل ہے۔ اس پر کا ہے کا گناہ۔

۴۲۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

واذا قیل له اتق الله ... ومن الناس من یشری نفسه تک۔

پھر فرمایا: رب کعبہ کی قسم ان دونوں نے (نیکی و بدی کے ساتھ) قتال کیا۔ وکیع، عبد بن حمید، فی تاریخه، ابن جریر، ابن ابی حاتم

نوٹ:......حدیث ۴۲۳۱ پر یہ حدیث بمعہ ترجمہ قرآنی آیات کے ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۴۸......فان فآء وا۔ البقرہ: ۲۲۶

ترجمہ:......پس اگر وہ لوٹیں۔

فائدہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الفئی لوٹنے سے مراد جماع ہے۔ (عبد بن حمید) یعنی اگر شوہر بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھالے تو چار مہینے کے اندر فاء والوٹ گئے یعنی جماع کرلیا یا راضی ہو گئے۔ تو طلاق نہ ہو گی۔

۴۲۴۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے الفئی سے مراد رضامندی ہے۔ ابن المنذر

تین طلاق کے بعد عورت حلال نہیں

۴۲۵۰......فان طلقها فلا تحل له من بعد۔ البقرہ

ترجمہ:......پس اگر اس کے بعد طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں حتیٰ کہ دوسرے سے نکاح کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد تیسری طلاق ہے۔ ابن المنذر

۴۲۵۱ حتی تنکح زوجا غیرہ ۔ البقرہ

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔ حتیٰ کہ وہ اس کے غیر شوہر سے نکاح کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس وقت تک حلال نہ ہوگی حتیٰ کہ اس کو بقر کی طرح ہلا ڈالے۔

فائدہ: ۔۔۔۔۔۔ یعنی پہلا شوہر تین طلاق دے دے اور عورت دوسرے شوہر سے نکاح کر لے تو جب یہ دوسرا شوہر اچھی طرح جماع نہ کرے کہ جس طرح کنواری عورت کو شوہر اچھی طرح رغبت کے ساتھ جماع کرتا ہے اس طرح اسی مطلقہ کو خوب ہلا نہ ڈالے وہ پہلے شوہر کے لیے حلال نہ ہوگی۔

۴۲۵۲ ... محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ (ان کے والد) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات سمجھ نہ آرہی تھی:

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجًا غیرہ فان طلقها فلا جناح علیهما ان یتراجعا۔

پس اگر وہ طلاق دے دے تو اس کے لیے حلال نہ ہوگی حتیٰ کہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے پھر اگر وہ طلاق دے دے تو ان کو رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے قرآن پڑھا پھر مجھے سمجھ آیا کہ جب اس کو دوسرا شوہر طلاق دیدے تو وہ پہلے تین طلاق دینے والے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک الگ مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں رجل مذاء تھا یعنی مجھے مذی بہت آتی تھی۔ (بیوی سے بوس و کنار کرتے وقت شرم گاہ سے معمولی قطرات خارج ہوتے ہیں جو منی کے علاوہ اور اس سے پہلے آتے ہیں) مجھے حیاء آتی تھی کہ نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق سوال کروں۔ کیونکہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی۔ چنانچہ میں نے مقداد بن اسود کو کہا انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں صرف وضو ہے۔

عبد بن حمید

۴۲۵۳ ... الذی بیدہ عقدۃ النکاح ۔ البقرہ: ۲۳۷

ترجمہ: ۔۔۔۔۔۔ جس کے ہاتھ میں نکاح کا عقد ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد شوہر ہے۔

وکیع، سفیان، فریابی، ابن ابی شیبہ، عبدبن حمید، ابن جریر، الدارقطنی، شعب للبیهقی

فائدہ: ۔۔۔۔۔۔ یہاں اس طلاق کا بیان ہے کہ اگر شوہر عورت کو چھونے سے قبل ہی طلاق دیدے تو مہر کا نصف حصہ ادا کر دے۔ یا عورت معاف کرنا چاہے تو وہ اس کی حقدار ہے اور اگر مرد پورا ہی مہر دیدے تو بہت اچھا ہے ورنہ نصف لازمی ہے۔ آیت میں ہے یا معاف کر دے وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے یعنی شوہر معاف کر دے درگذر کرے اور نصف کی بجائے پورا مہر دیدے۔

۴۲۵۴ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے **الصلاۃ الوسطیٰ** سے مراد ظہر (دن) کی نماز ہے۔ ابن المنذر

فائدہ: ۔۔۔۔۔۔ فرمان الٰہی ہے:

صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے

حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی ۔ البقرہ: ۲۳۸

نمازوں کے خصوصاً درمیانی نماز کی محافظت کرو اسی فرمان کے متعلق یہ اور ذیل کی روایات ہیں۔

۴۲۵۵ ۔۔۔۔۔۔ زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور عبیدہ سلمانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے میں نے عبیدہ کو کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ سے الصلاۃ الوسطیٰ (درمیانی نماز) کے بارے میں سوال کریں۔ (کہ وہ کون سی نماز ہے) چنانچہ حضرت عبیدہ نے سوال کیا تو حضرت علی رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس کو صبح کی نماز سمجھتے تھے۔ مگر ایک مرتبہ ہم اہل خیبر کے ساتھ قتال میں مصروف تھے، انہوں نے لڑائی کو اس قدر طول دیا کہ ہم کو نماز سے روک دیا حتیٰ کہ غروب شمس کا وقت ہوگیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس قوم کے دلوں کو بھر دے جنہوں نے ہم کو (الصلاۃ الوسطی) نماز سے اور کام میں مشغول کر دیا اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔ اس دن ہم کو معلوم ہوا کہ الصلاۃ الوسطی سے مراد ظہر کی نماز ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۵۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الصلاۃ الوسطی سے مراد عصر کی نماز ہے۔ جس میں سلیمان علیہ السلام سے تاخیر ہوئی تھی۔

وکیع، سفیان، فریابی، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، مسدد، ابن جریر، شعب الایمان للبیہقی

فائدہ:...... زیادہ اصح یہی قول ہے کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔ اور سلیمان علیہ السلام کی بھی یہی نماز قضاء کے قریب ہوئی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے گھوڑوں کو دیکھ رہے تھے کہ اس مشغولیت میں عصر کی نماز میں تاخیر ہوگئی اور سورج غروب کے قریب ہوگیا تو آپ نے بعد میں اس تاخیر کی سزا میں اپنے گھوڑے اللہ کی راہ میں قربان کیے اور ان کو ایک ایک کر کے تلوار سے کاٹنے لگے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۲۵۷...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ الصلاۃ الوسطی سے مراد عصر کی نماز ہے۔ الدمیاطی، فی کتاب الصلاۃ الوسطیٰ الموسوم بہ کشف المغطا، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۴۲۵۸...... (مالک رحمۃ اللہ علیہ) حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں علی اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول پہنچا ہے کہ الصلاۃ الوسطی سے مراد صبح کی نماز ہے۔ السنن للبیہقی

۴۲۵۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر مؤمنہ عورت آزاد ہو یا باندی اس کے لیے متعہ (کپڑے کا جوڑا) ہے۔ پھر آپ نے فرمان الٰہی تلاوت فرمایا:

وللمطلقات متاع بالمعروف حقا علی المتقین۔ (۲۴۱)

طلاق یافتہ عورتوں کے لیے قاعدے کے موافق سامان (کپڑا وغیرہ) ہے (یہ) متقیوں پر لازم ہے۔ ابن المنذر

۴۲۶۰...... السکینہ ایسی شفاف ہوا ہے جس میں ایک صورت ہوتی ہے اور انسان کے چہرے کی مانند چہرہ ہوتا ہے۔

ابن جریر، سفیان بن عیینہ فی تفسیر ھما، الازرقی، مستدرک الحاکم، الدلائل للبیہقی، ابن عساکر

۴۲۶۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: السکینۃ ایک تیز ہوا جس کے دو سر ہوتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۲۶۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس (بادشاہ) نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ پروردگار کے متعلق مناظرہ کیا تھا وہ نمرود بن کنعان تھا۔ ابن ابی حاتم

عزیز علیہ السلام سو سال کے بعد دوبارہ زندہ ہوئے

۴۲۶۳...... او کالذی مر علی قریۃ۔

ترجمہ:...... یا اس شخص کی مانند جو بستی پر گذرا۔ البقرہ: ۲۵۹

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے پیغمبر حضرت عزیز علیہ السلام اپنے شہر سے نکلے۔ آپ اس وقت نوجوان تھے۔ آپ کا گذر ایک بستی پر ہوا جو ویران و برباد ہو چکی تھی اور ان کے گھروں کی چھتیں نیچے پڑی تھیں۔ تو حضرت عزیز علیہ السلام نے ازراہ تعجب فرمایا:

انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا فاماتہ اللہ مأتہ عام ثم بعثہ۔ البقرہ: ۲۵۹

اللہ پاک اس کو کیسے زندہ فرمائے گا۔ پھر اللہ نے اس کو سو سال تک موت دی، پھر اس کو اٹھایا اور فرمایا: پہلے تو حضرت عزیز کی آنکھ پیدا فرمائیں اور وہ اپنی ہڈیوں کی طرف دیکھنے لگے کہ ایک دوسری کے ساتھ جڑ رہی ہیں پھر ان پر گوشت چڑھا پھر اس میں روح پھونکی گئی۔ پھر

حضرت عزیز علیہ السلام سے پوچھا گیا: تم کتنے عرصے تک یوں رہے؟ آپ علیہ السلام اپنے شہر چل کر تشریف لائے۔ آپ اپنے ایک پڑوسی کو نوجوان چھوڑ کر گئے تھے۔ اب آئے تو دیکھا کہ وہ بوڑھا ہو چکا ہے۔ عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، البعث للبیهقی

۴۲۶۴۔۔۔ یآ ایھاالذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم۔ البقرہ:۲۶۷

اے ایمان والو! جوتم نے کمایا اس پاکیزہ مال میں سے خرچ کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد تو سونا چاندی ہے یعنی جو سونا چاندی حلال طریقے سے کمایا اس کی ذکوٰۃ ادا کرو۔ اور اسی آیت کے بقیہ حصہ، فرمایا: ومما اخرجنالکم من الارض اوران چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں سے نکالیں، سے مراد گندم کھجور وغیرہ زمین کی فصلیں ہیں جن میں ذکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۶۵۔۔۔ عبیدہ سلمانی سے مروی ہے کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

یاایھاالذین امنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم. البقرہ:۲۶۷

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت زکوٰۃ فرض کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ایک شخص اپنے کھجوروں کے ڈھیر کی طرف بڑھتا ہے اور اچھا اچھا مال ایک طرف نکال دیتا ہے۔ جب لینے والا آتا ہے تو اس کو (بچی کھچی) ردی کھجور دیتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ نے فرمایا:

ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ولستم باخذیه الا ان تغمضوا فیه اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تم کو دی جائیں تو) بجز اس کے کہ (لینے کے وقت) آنکھیں بند کرلو ان کو کبھی نہ لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود اس کو جبر کیے بغیر نہ لو۔ اور خدا کے ہاں اس کو صدقہ کرو۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۶۶۔۔۔ (اسامہ رضی اللہ عنہ) زہرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے (ہم میں سے) کچھ لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس یہ سوال بھیجا کہ الصلاۃ الوسطی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: یہ ظہر کی نماز ہے جو رسول اللہ ﷺ دن کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ ابو داؤد الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبه، بخاری فی التاریخ، مسند ابی یعلی، الرویانی، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

۴۲۶۷۔۔۔ زبرقان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ قریش کے ایک قافلہ پر زید بن ثابت کا گذر ہوا۔ یہ لوگ سب اکٹھے تھے۔ انہوں نے اپنے دو غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجے تاکہ وہ آپ رضی اللہ عنہ سے الصلاۃ الوسطی کے بارے میں سوال کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ظہر کی نماز ہے۔ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز (کڑی) دوپہر میں پڑھتے تھے۔ آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتی تھیں۔ لوگ اپنے کاروبار اور تجارت وغیرہ میں مشغول ہوتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حافظوا علی الصلوات والصلاۃ الوسطی۔

نمازوں کی خصوصا درمیانی نماز کی پابندی کرو۔

(اس وجہ سے ظہر کی تاکید نازل ہوئی) لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلا ڈالوں گا۔ (اگر وہ ظہر کی نماز میں حاضر نہ ہوں گے)۔ مسند احمد، نسائی، ابن منیع، ابن جریر، الشاشی، السنن لسعید بن منصور

۴۲۶۸۔۔۔ یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فیه۔

ترجمہ: ۔۔۔۔۔ وہ لوگ آپ سے حرمت والے ماہ میں قتال کا سوال کرتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن بیضاء کو عبداللہ بن جحش کی امارت میں ابواء کی طرف لشکر میں بھیجا وہاں انہوں نے غنیمت حاصل کی اور (مذکورہ) آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ابن مندہ غریب، ابن عساکر

فائدہ: ۔۔۔۔۔ رجب کی آخری تاریخ میں انہوں نے قتال کر کے کافروں کو ہزیمت دی تھی۔ لیکن کافروں نے مسلمانوں پر الزام لگایا کہ انہوں نے تو ذوالقعدہ کی پہلی تاریخ میں قتال کیا ہے اور حرمت کے مہینے ذی قعدہ کو پامال کیا ہے۔ تب اللہ پاک نے یہ آیات نازل فرمائیں کہ کہہ دو حرمت کے ماہ میں قتال گناہ ہے لیکن اس سے بڑا گناہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنا اور اللہ کا کفر کرنا وغیرہ ہے۔

ہاروت اور ماروت کون؟

۴۲۶۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ملائکہ نے اہل دنیا پر نظر ڈالی دیکھا کہ بنی آدم گناہ کر رہے ہیں تو انہوں نے پکارا: اے پروردگار! یہ لوگ کس قدر جاہل ہیں؟ ان لوگوں کو آپ کی عظمت کا علم کس قدر کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم ان کی کھال میں ہوتے تو تم بھی میری نافرمانی کرتے۔ ملائکہ نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ ہم تو آپ کی (ہر وقت) تسبیح کرتے ہیں اور آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

چنانچہ ملائکہ نے اپنے درمیان میں سے دو فرشتوں کو چنا ھاروت اور ماروت کو۔ وہ دنیا پر اترے۔ اور دنیا میں بنی آدم کی شہوات ان میں بھی ڈال دی گئیں۔ ایک عورت ان کے ساتھ پیش آئی۔ اور وہ اپنے آپ کو بچانہ سکے بلکہ معصیت میں مبتلا ہوگئے۔ اللہ عزوجل نے ان کو فرمایا: دنیا کا عذاب اختیار کرتے ہو یا آخرت کا عذاب؟ ایک نے دوسرے سے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے؟ دوسرے نے کہا: دنیا کا عذاب تو آخر ختم ہو ہی جائے گا۔ جبکہ آخرت کا عذاب دائمی ہے۔ چنانچہ ان دونوں نے دنیا کا عذاب اختیار کرلیا۔ پس یہی دونوں فرشتے ہیں جن کا اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے:

وماانزل علی الملکین ببابل هاروت وماروت۔

اور جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتری۔

۴۲۷۰.....لوگوں کے درمیان الصلاۃ الوسطیٰ کا ذکر ہوا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح تمہارے درمیان اختلاف ہو رہا ہے اسی طرح ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے گھر کے صحن میں اختلاف ہوا تھا۔ ہمارے درمیان ایک نیک شخص ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بھی تھے، وہ بولے: میں اس مسئلہ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ پھر وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس گئے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بے تکلف تھے۔ انہوں نے آپ سے اندر آنے کی اجازت لی اور اندر گئے پھر نکل کر ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ اس سے نماز عصر مراد ہے۔

رواہ ابن عساکر

۴۲۷۱.....ابن لبیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے تمام امور جس کے تابع ہیں یعنی نماز کے متعلق جس کے بغیر ہمارا چارہ نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کچھ قرآن پڑھے ہوئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں: انہوں نے پڑھنے کا حکم دیا تو میں نے سورۃ الفاتحہ پڑھ کر سنائی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ سبع مثانی ہے، جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:

ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم۔

اور ہم نے آپ کو سات بار بار پڑھی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے سورۃ المائدہ پڑھ رکھی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تم آیت الوضوء پڑھو۔ میں نے وہ بھی پڑھ کر سنادیں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نماز کے لیے وضوء بھی سمجھ گئے ہوگے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اللہ کا یہ فرمان سنا ہے:

اقم الصلوۃ لدلوک الشمس۔

نماز قائم کرو سورج ڈھلنے کے وقت۔

جانتے ہو دلوک سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا: نصف النہار کے بعد جب آفتاب آسمان کے پیٹ یا جگر سے ڈھل جائے۔ فرمایا: ہاں

اس وقت تم ظہر کی نماز پڑھو۔ اور پھر جب سورج سفید ہی ہو۔ تو اس وقت عصر کی نماز پڑھو۔ جب تم کو ایسا لگے کہ تم سورج کو چھو سکتے ہو (یعنی جب کچھ ٹھنڈا ہو جائے اور اس پر نظر ڈالنا ممکن ہو۔) پھر فرمایا:

جانتے ہو غسق اللیل کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، غروب شمس مراد ہے۔ فرمایا: ہاں پس تم اس کے پیچھے رہو (اور مغرب پڑھ لو) اور جب شفق (روشنی) غائب ہو جائے تو عشاء کی نماز پڑھ لو۔ پھر مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جب رات یہاں سے ایک تہائی رات آجائے اس وقت (عشاء کا وقت ہے) لیکن اگر افق کی سفیدی جانے کے بعد ہی (عشاء) پڑھ لو تو زیادہ افضل ہے۔ اور جب فجر طلوع ہو جائے تو فجر کی نماز پڑھ لو۔ جانتے ہو فجر کیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: تمام لوگ اس کو نہیں جانتے۔ میں نے عرض کیا: وہی فجر ہے نا جب افق سفیدی کے ساتھ چمک اٹھے۔ فرمایا: ہاں اس وقت سے لے کر صبح کی سفیدی تک نماز پڑھ لو۔ پھر سفیدی تک، پھر سفیدی تک۔ اور دیکھو رکوع وسجدہ یوں نہ کرو: کہ جس طرح پرندہ پانی پی کر اڑ جاتا ہے یا کتا اکڑوں بیٹھتا ہے (بلکہ رکوع وسجدہ کو اچھی طرح ادا کرو۔) اور بھول (اور غفلت) سے حفاظت میں رہو۔ حتیٰ کہ تم نماز پڑھ لو۔

ابن لبیبہ کہتے ہیں: پھر میں نے ان سے عرض کیا: مجھے الصلاۃ الوسطیٰ (درمیانی نماز) کے بارے میں بتائیے (کون سی ہے؟) فرمایا: تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

اقم الصلوة لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر۔

نماز قائم کرو سورج ڈھلنے سے رات چھانے تک اور فجر کا قرآن پڑھنا (یاد رکھو) (اس میں پانچوں نمازیں آگئیں)

اور فرمایا:

ومن بعد صلاة العشاء ثلث عورات لکم۔

اور عشاء کی نماز کے بعد تمہارے لیے تین تاریکیاں (حصے ہیں)۔

یوں پانچوں نمازیں ان آیات میں آگئیں پھر فرمایا:

حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطیٰ۔

نمازوں پر محافظت کرو خصوصاً درمیانی نماز پر۔

پس آگاہ رہو وہ عصر کی نماز ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

کیونکہ درمیان میں وہی ہے دو نمازیں اس سے قبل اور دو اس کے بعد ہیں۔

۴۲۷۲ نافع (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد) سے مروی ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بہن) نے اپنے ایک غلام کو جو کتابت کیا کرتا تھا کتابت کے لیے قرآن شریف دیا، اور فرمایا جب تم اس آیت پر پہنچو **حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی** تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب وہ غلام اس آیت پر پہنچ گیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ کے ساتھ وہاں لکھا: **حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلاة العصر وقوموا للّٰہ قانتین** رواہ عبدالرزاق

۴۲۷۳ ...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ عبید بن عمیر دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اللہ عزوجل کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے:

لایؤاخذکم اللّٰہ باللغو فی ایمانکم۔

اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں میں تم سے مؤاخذہ نہیں فرمائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آدمی کہتا نہیں اللہ کی قسم، ہاں اللہ کی قسم۔

فائدہ: ...... یعنی اپنی بات پکی کرنے کے لیے بغیر ارادے کے یونہی قسم کھالے اس پر پکڑ نہیں مثلاً کسی کو دیکھے اور کہے اللہ کی قسم یہ تو زید ہے۔ لیکن وہ زید نہ ہو تو اس پر کچھ پکڑ نہیں۔

سعید بن عمیر نے عرض کیا: ہجرت کب تک ہے؟ فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت (فرض) ختم ہوگئی۔ ہجرت صرف فتح مکہ سے قبل (فرض) تھی۔ جب آدمی اپنے دین کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجرت کر کے آتا تھا۔ پس فتح مکہ کے بعد بندہ جہاں بھی اللہ کی عبادت کرے اسے کوئی نقصان نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۷۴ ہشام بن عروہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرآن میں دیکھا:

حافظوا علی الصلوات والصلاۃ الوسطی وصلاۃ العصر وقوموا للہ قانتین

نمازوں کی محافظت کرو خصوصاً درمیانی نماز یعنی عصر کی، اور اللہ کے لیے تابعدار بن کر کھڑے رہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۲۷۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہلی قرآت میں یوں پڑھا کرتے تھے:

حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلاۃ العصر وقوموا للہ قانتین۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۲۷۶ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کہتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنا غلام حرملہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ وہ درمیانی نماز کے بارے میں سوال کرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ ظہر کی نماز ہے۔ راوی ابوبکر کہتے ہیں چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے درمیانی نماز ظہر ہے۔ معلوم نہیں یہ قول انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لیا تھا یا کسی اور سے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... روایات میں تعرض اپنی جگہ ہے لیکن اکثر روایات نماز عصر پر اتفاق کرتی ہیں بہرصورت درمیانی نماز ظہر ہو یا عصر دونوں کی بلکہ پانچوں کی پابندی ضروری ہے۔

۴۲۷۷..... عبداللہ بن نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تھا کہ میں ان کے لیے قرآن کا نسخہ لکھوں اور جب حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی پر پہنچوں تو ان کو خبر کردوں۔ چنانچہ میں نے ان کو خبر دی تو فرمایا یوں لکھو:

حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلاۃ العصر وقوموا للہ قانتین رواہ عبدالرزاق

۴۲۷۸... سری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی:

واتقوا یوماً ترجعون فیہ الی اللہ الخ. البقرہ

اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۲۷۹ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ (مشہور تابعی) سے منقول ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہجرت کے لیے نکلے۔ ان کے پیچھے قریش کے کچھ مشرک لگ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جانتے ہو میں تم میں سب سے زیادہ تیرانداز ہوں۔ اللہ کی قسم تم میرے قریب نہیں آسکتے جب تک میں اپنے ترکش کا آخری تیر تم پر نہ چلادوں پھر میں تمہارے ساتھ تلوار سے لڑوں گا جب تک وہ میرے ہاتھ میں رہے گی۔ پھر تم جو چاہو کرنا۔ لیکن اگر تم چاہو تو میں مکہ میں اپنے مال کا پتہ تم کو دیتا ہوں تم میرا راستہ چھوڑ دو۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ اس پر معاہدہ ہوگیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مال کا پتہ دیدیا۔ پھر اللہ نے اپنے رسول پر قرآن نازل فرمایا:

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ الخ. البقرہ

اور لوگوں میں بعض وہ ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے اپنی جان خرید لیتے ہیں۔

جب نبی کریم ﷺ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو دیکھا اے ابو یحییٰ تجارت کامیاب ہوگئی اے ابو یحییٰ: تجارت کامیاب ہوئی، اے ابو یحییٰ تجارت کامیاب ہوگئی، پھر آپ نے مذکورہ آیت پڑھ کر سنائی۔ ابن سعد، الحارث، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر

۴۲۸۰ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے (حرمتوں میں سے) شراب کی حرمت نازل ہوئی:

یسألونک عن الخمر والمیسر۔

وہ آپ سے شراب اور جوے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

نماز میں بات چیت ممنوع ہے

۴۲۸۱..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: لوگ نماز میں بات چیت کرلیا کرتے تھے، کوئی بھی آدمی کسی بھائی سے بات کرلیتا تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی:

وقوموا للّٰہ قانتین۔

اللہ کے لیے تابعدار بن کر کھڑے رہو۔

چنانچہ لوگوں نے بات چیت بند کردی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خندق کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: اللہ ان کافروں کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھردے، انہوں نے ہماری صلوۃ الوسطی (یعنی) عصر کی نماز نکلوادی۔

عبدالرزاق، مسند احمد، ابوعبید فی فضائل العدنی، مسلم، نسائی، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابوعوانہ، السنن للبیھقی

۴۲۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوم الاحزاب (خندق کے موقع پر) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ان کافروں کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھردے جیسے انہوں نے ہم کو نماز عصر سے اور کام میں مشغول کردیا حتیٰ کہ سورج غروب گیا۔ اس روز آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی اور سورج غروب ہوگیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۸۵..... زر رضی اللہ عنہ بن حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عبیدہ کو کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صلوۃ الوسطی کے بارے میں سوال کریں۔ چنانچہ (ان کے سوال کرنے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ہم سمجھتے تھے کہ وہ ظہر کی نماز ہے۔ حتیٰ کہ میں نے خندق کے روز نبی اکرم ﷺ سے سنا: انہوں نے ہم کو صلاۃ الوسطی عصر کی نماز سے مشغول کردیا حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہوگیا۔ اللہ ان کی قبروں اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھردے۔ عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن زنجویہ فی ترغیبہ، نسائی، ابن ماجہ، بخاری، ابن جریر، السنن للبیھقی

۴۲۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خندق کے روز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اللہ ان کے گھروں، ان کی قبروں اور ان کے دلوں کو آگ سے بھرے، جیسے انہوں نے ہم کو صلاۃ وسطی سے روک دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، الدارمی، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، ابن جریر، ابن الجارود، ابو عوانہ، السنن للبیھقی

فائدہ:......اس بارے میں جو مختلف روایات ہیں کہ بعض مرویات میں صلاۃ الوسطی سے ظہر مراد ہے اور اکثر مرویات میں عصر مراد ہے اس کی وجہ غالباً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمادی جیسا کہ ۴۲۸۵ نمبر حدیث میں گذرا کہ ہم (صحابہ کرام) پہلے صلاۃ الوسطی سے ظہر کی نماز مراد لیتے تھے لیکن خندق کے روز فرمان رسول سے ہم پر آشکارا ہوگیا کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

۴۲۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

وساوس پر مواخذہ نہیں

ان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللّٰہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء۔

اگر تم وہ کچھ ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اللہ اس کا حساب تم سے کرے گا پھر جس کو چاہے بخش دے گا اور جس کو چاہے عذاب دے گا۔

فرمایا: اس آیت نے ہم کو رنجیدہ کردیا: ہم نے کہا کہ ہمارے دل میں جو (برا) خیال آئے گا کیا اس پر بھی ہم سے حساب ہوگا؟ اور پتہ نہیں پھر کیا بخشا جائے گا کیا نہیں بخشا جائے گا۔ چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کردیا:

لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت۔
اللہ کسی جان کو مکلف نہیں کرتا مگر اس وسعت کے (بقدر)۔ جو اس نے (اچھا) کمایا اس کے لیے ہے اور جو اس نے (برا) کمایا اس کا وبال اس پر ہے۔ عبد بن حمید، ترمذی
یہ روایت بخاری ۵۲۹ اور مسلم ۵۳۱ میں بھی آئی ہے۔

سورۂ آل عمران

۴۲۸۸..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فنحاص نامی یہودی کے پاس مدد لینے کے لیے بھیجا اور اس کو خط بھی لکھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: لوٹنے تک میری مرضی کے بغیر کوئی کام نہ کرنا۔ چنانچہ فنحاص یہودی نے آپ ﷺ کا مکتوب گرامی پڑھا تو کہنے لگا: کیا تمہارا پروردگار محتاج ہو گیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا ارادہ ہوا کہ تلوار نکال لوں۔ لیکن پھر مجھے نبی اکرم ﷺ کا فرمان یاد آ گیا کہ آپ کی مرضی کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھاؤں۔ چنانچہ اس بارے میں اللہ کا فرمان نازل ہوا:

لقد سمع اللّٰہ قول الذین قالوا ان اللّٰہ فقیر ونحن اغنیاء۔
بے شک اللہ نے سنا ان لوگوں کا قول جنہوں نے کہا: اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار۔ ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر
سری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس کے مثل منقول ہے جس کو ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

۴۲۸۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ الخ۔ آل عمران
ترجمہ:..... تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی بھلائی) کے لیے نکالے گئے ہو۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ پاک چاہتا تو یوں فرما دیتا انتم (جس کا مطلب ہوتا تم تمام مسلمان بہترین امت ہو جو لوگوں کے نفع کے لیے نکالے گئے ہو۔) لیکن اللہ نے فرمایا: کنتم اور یہ اصحاب محمد ﷺ کے لیے خاص ہے۔ اور جو لوگ ان کے مثل عمل کریں وہ بھی امت کے بہترین لوگ ہیں۔ جو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے نکالے گئے ہیں۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم

۴۲۹۰..... کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، آپ رضی اللہ عنہ سورۂ آل عمران کی تلاوت فرما رہے تھے۔ پھر فرمایا: یہ سورت احد یہ ہے۔ (جو جبل احد پر نازل ہوئی تھی)۔ پھر فرمایا: ہم احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس سے منتشر ہو گئے۔ پھر میں پہاڑ پر چڑھا تو ایک یہودی کو کہتے ہوئے سنا: محمد قتل ہو گئے۔ میں نے کہا: میں جس کو یہ کہتے ہوئے سنوں گا کہ محمد قتل ہو گئے ہیں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ پھر میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ موجود ہیں اور صحابہ آپ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پھر آل عمران کی یہ آیت نازل ہوئی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ آل عمران
اور محمد میرے رسول ہی تو ہیں ان سے پہلے (بھی) رسول گذر چکے ہیں۔ ابن المنذر

۴۲۹۱..... کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز خطبہ دیا اور آل عمران کی تلاوت فرمائی اور جب اس فرمان تک پہنچے:

ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان۔
بے شک جو لوگ پیٹھ پھیر گئے تم میں سے اس دن (جس دن) دو جماعتوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب احد کا دن تھا ہم لوگ شکست کھانے لگے میں بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گیا۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں پہاڑی بکرے کی مانند دوڑتا پھر رہا ہوں۔ لوگ کہہ رہے ہیں محمد قتل ہو گئے۔ تب میں نے آواز لگائی۔ میں نے جس کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ محمد قتل ہو گئے ہیں میں اس کو قتل کر ڈالوں گا۔ حتیٰ کہ (اس

افراتفری میں) ہم پہاڑ پر جمع ہوگئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۲.... سدی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے والے کسی شخص نے بیان کیا کہ: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یہ فضیلت ہمارے پہلے لوگوں کے لیے ہے نہ کہ آخر والوں کے لیے۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم

۴۲۹۳.... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم سے ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔

پھر فرمایا: اے لوگو! جس کی خواہش ہو کہ اس (آیت میں جس امت کی تعریف بیان کی گئی) اس امت میں سے ہو تو وہ اس میں اللہ کی شرط کو پورا کرے۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:...... شرط آیت ہی میں آگے بیان کردی گئی ہے:

تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ

تم امر بالمعروف کرتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

۴۲۹۴.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہاں ایک اہل حیرہ کا لڑکا ہے جو حافظ اور کاتب ہے، اگر آپ اس کو اپنا کاتب بنالیں (تو اچھا ہو) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو میں مؤمنوں کے اندرونی کاموں کے لیے کتے کو مقرر کروں گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

فائدہ:...... غالباً وہ شخص اہل ایمان میں سے نہ ہو یا اس کے حالات درست نہ ہوں اس لیے ایسا فرمایا: جس سے ایماندار شخص ہی کو سرکاری کام سپرد کرنے کا حکم نکلتا ہے۔

۴۲۹۵.... سیار ابوالحکم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

زین للناس حب الشھوات۔ آل عمران

خواہشات (کی چیزوں) کی محبت لوگوں کے لیے مزین کردی گئی۔ ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

پھر فرمایا: اے پروردگار! اب جبکہ آپ نے خواہشات کو دلوں میں رکھ دیا۔

فائدہ:...... یعنی آپ نے خواہشات کی محبت دلوں میں رکھ کر ان سے منع فرمایا ہے۔ بے شک ان (ناجائز) خواہشات سے وہی شخص رک سکتا ہے جو واقعۃً اللہ سے ڈرتا ہو۔

ہر نبی سے نبی آخرالزماں کی مدد کا عہد لیا

۴۲۹۶.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ نے جب بھی آدم علیہ السلام یا آپ کے بعد جس کو بھی پیغمبر بنا کر بھیجا اس سے محمد ﷺ کے بارے میں یہ وعدہ ضرور لیا کہ اگر وہ تمہاری زندگی میں آگئے تو تم ان پر ایمان ضرور لاؤ گے اور ضرور ان کی مدد کرو گے۔ نیز اپنی قوم سے بھی یہ عہد لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آل عمران کی یہ آیات تلاوت فرمائیں:

واذاخذاللہ میثاق النبین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ ... سے ... الفاسقون تک۔ آل عمران

اور جب اللہ نے نبیوں سے یہ عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس قرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا۔ (خدا نے فرمایا) کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی

تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔اس کے بعد جو اس عہد سے پھر جائیں وہی لوگ بدکردار ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یہ جو خدا نے فرمایا کہ تم اس عہد کے گواہ رہو اس کا مطلب ہے اپنی اپنی امتوں کے سامنے اس پر گواہ رہو اور ان کو بتاؤ اور خدا پیغمبروں پر اور ان کی امتوں پر گواہ ہے۔پس اے محمد اس عہد کے بعد تمام امتوں میں سے جو کوئی بھی آپ سے انحراف کرے گا تو یہی لوگ فاسق ہوں گے۔رواہ ابن جریر

۴۲۹۷..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً۔

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکتوں کی جگہ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے پہلے بھی گھر ہوتے تھے لیکن یہ پہلا گھر اللہ کی عبادت کے لیے بنایا گیا تھا۔(اس سے پہلے عبادت کے لیے گھر نہ ہوتے تھے)۔ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۲۹۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بدر ایک کنواں ہے۔(جس سے جنگ بدر موسوم ہوئی)۔ابن المنذر

۴۲۹۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں ملائکہ کی نشانی گھوڑوں کے آس پاس اور ان کی دموں کے پاس سفید اون (جیسی کوئی شے) نظر آتی تھی۔ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۳۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وسیجزی اللہ الشاکرین۔ اور عنقریب اللہ شکر گذاروں کو (اچھا) بدلہ دے گا۔اس سے مراد اپنے دین پر ثابت قدم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور انکے اصحاب ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ شکر گزاروں کے امیر تھے۔رواہ ابن جریر

۴۳۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیت:

یاایھا الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم۔

''اے ایمان والو! اگر تم اطاعت کرو گے ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا وہ تم کو ایڑیوں کے بل (کفر میں) لوٹادیں گے۔''

کے بارے میں پوچھا گیا: کیا اس سے مراد (مدینہ) ہجرت کرنے کے بعد اپنے گاؤں واپس چلا جانا ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ اس سے مراد (جہاد اور دین کے کام کو چھوڑ کر) کھیتی باڑی میں مشغول ہو جانا مراد ہے۔ابن ابی حاتم

۴۳۰۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کے بارے میں فرمایا: میں مرتد سے تین مرتبہ توبہ قبول کرنے کو کہوں گا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً۔

بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کفر کیا پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر وہ کفر میں زیادہ ہو گئے۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوذر الھروی فی الجامع، السنن للبیھقی

۴۳۰۳..... بنی قصی کے مؤذن عثمان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں سال بھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا۔میں نے کبھی آپ سے برأت یا ولایت کی بات نہیں سنی، مگر یہ فرماتے ہوئے ضرور سنا آپ نے فرمایا: مجھے فلاں اور فلاں شخصوں سے کون دور رکھے گا، ان دونوں نے میری خوشی کے ساتھ بیعت کی، بغیر کسی زور زبردستی کے پھر میری بیعت توڑ دی بغیر میری طرف سے کوئی بات پیدا ہونے کے۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آج کے بعد اس آیت والوں کے ساتھ بھی قتال نہ ہوگا (اگر ان دو کے ساتھ جنگ نہ کی جائے)

وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم۔

اور اگر وہ اپنے قسموں کو توڑ دیں اپنے عہد و پیمان کے بعد۔ابوالحسن البکالی

۴۳۰۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے دونوں رکعات میں (رکوع کے بعد جب سر

اٹھائے) تو (پہلی رکعت میں) ربنالک الحمد پڑھا اور دوسری رکعت میں بددعا:

اللهم العن فلانا وفلانًا دعا علی ناس من المنافقين۔

اے اللہ فلاں فلاں منافقوں پر لعنت فرما۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ليس لک من الامر شیء، أو يتوب عليهم أو يعذبهم فانهم ظالمون۔

آپ کو اس امر (بددعا) کا حق نہیں اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے بے شک وہ ظالم ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۴۳۰۵ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیرے والدان لوگوں میں سے تھے:

الذين استجابوا لله وللرسول من بعد ما اصابهم القرح۔

وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات قبول کی بعد ان کو مصیبت پہنچنے کے۔ رواہ مستدرک الحاکم

مباہلہ کا حکم

۴۳۰۶ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

تعالوا ندع ابناء نا وابناء کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم۔

''آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو اور (تم بلاؤ) تمہارے بیٹوں کو، اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو۔''

چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو، عثمان رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو لائے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: ...... یہ اللہ نے نجران کے نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ کا حکم دیا تھا جس میں یہ حضرات شریک ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۴۳۰۷ (مرسل الشعبی رحمۃ اللہ علیہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران پر (مباہلہ میں) لعنت کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے جزیہ دینا قبول کرلیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس خبر دینے والا اہل نجران کی ہلاکت کی خبر لے آیا تھا اگر ان پر (مباہلہ میں) لعنت پوری ہو جاتی تو وہ اوران کے ساتھ والے حتیٰ کہ درختوں پر چڑیا اور دیگر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے۔

آپ ﷺ اس خبر کے آنے کے اگلے دن حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر چل دیئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی پیچھے پیچھے آرہی تھیں۔ السنن لسعيد بن منصور، مصنف ابن ابی شیبه، عبد بن حميد، ابن جرير

سورۃ النساء

۴۳۰۸ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! من يعمل سوء أيجزبه. جس نے برا عمل کیا اس کا اس کو بدلہ دیا جائے گا۔ اس آیت کے بعد کیسے گناہ سے خلاصی حاصل کی جائے، کیا جو بھی برا عمل سرزد ہوگا اس کی سزا ضرور ملے گی؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری مغفرت کرے اے ابوبکر! کیا تو مریض نہیں ہوتا؟ کیا تو مشقت میں مبتلا نہیں ہوتا؟ کیا تو رنجیدہ خاطر نہیں ہوتا؟ کیا تجھے تکلیف نہیں لاحق ہوتی؟ کیا تجھے ناموافق حالات نہیں پیش آتے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: بس یہی تو دنیا ہی ان گناہوں کا بدلہ ہو جاتی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، هناد، عبد بن حميد، الحارث، العدنی، المروزی، فی الجنائز، الحكيم، ابن جرير، ابن المنذر، مسند ابی یعلی، ابن حبان، ابن السنی فی عمل یوم و ليلة، مستدرک الحاكم، السنن للبیهقی، السنن لسعيد بن منصور

۴۳۰۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

من يعمل سوء أيجزبه، في الدنيا۔

جس نے برا عمل کیا اس کو دنیا ہی میں اس کی سزا دے دی جائے گی۔

مسند احمد، الحكيم، البزار، ابن جرير، الضعفاء للعقيلي، ابن مردويه، الخطيب في المتفق و المفترق

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی اسناد درست ہے۔

۴۳۱۰ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی:

من يعمل سوء أيجزبه ولايجدله من دون الله وليا ولانصيرًا

جس نے برا عمل کیا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا اور وہ اللہ سے بچانے والا کوئی ولی اور نہ کوئی مددگار پائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا میں ایک آیت نہ سناؤں جو ابھی مجھ پر نازل ہوئی ہے: میں نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیت پڑھ کر سنائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ سن کر مجھے اس کے سوا کچھ محسوس نہ ہوا کہ میری کمر ٹوٹ رہی ہے، میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر تمہیں کیا ہوا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، ہم میں سے کسی شخص سے برے عمل نہیں ہوتے؟ تو کیا ہم کو ہمارے ہر عمل کی سزا ملے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم کو اور مؤمنوں کو ان اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جائے گا، حتیٰ کہ تم اللہ سے اس حال میں ملاقات کرو گے کہ تمہارے سر پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور دوسرے (کافر) لوگوں کے یہ بداعمال اللہ پاک جمع کرتے رہتے ہیں اور قیامت کے دن ان کو ان اعمال کا بدلہ ملے گا۔

عبد بن حميد، ترمذی، ابن المنذر

کلام: ..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ کو حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے، مولی بن سباع مجہول ہے، یہ حدیث اس سند کے علاوہ دوسری سندوں سے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

۴۳۱۱ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ جب یہ آیت: **من يعمل سوء أيجزبه** نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جو بھی عمل ہم سے سرزد ہوگا اس پر ہمارا مؤاخذہ کیا جائے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا تم کو یہ یہ تکالیف پیش نہیں آتیں؟ پس یہی تکالیف ان گناہوں کا کفارہ ہیں۔ **رواه ابن جرير**

۴۳۱۲ ..... مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ رسالت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آیت کس قدر سخت ہے؟ **من يعمل سوء ايجزبه**. آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر دنیا کے مصائب، امراض اور رنج وغم یہ گناہوں کی جزاء ہیں۔

السنن لسعيد بن منصور، هناد، ابن جرير، ابو داؤد، حلية الاولياء، ابومطيع في اماليه

جہنمیوں کی کھالیں تبدیل ہوں گی

۴۳۱۳ ..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ آیت تلاوت کی گئی:

كلمانضجت جلودهم بدلناهم جلوداً غيرها۔

جب بھی ان کی کھالیں پک (کر گل سڑ) جائیں گی ہم دوسری کھالیں ان کو بدل دیں گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی تفسیر یہ ہے کہ ہر گھڑی میں سو مرتبہ ان کی کھالیں بدلی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے یونہی سنا ہے۔

ابن ابی حاتم. الاوسط للطبرانی، ابن مردويه

مسند حدیث ضعیف ہے۔

۴۳۱۴ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ آیت تلاوت کی:

کلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودًا غيرها۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس کی تفسیر معلوم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! وہ تفسیر بیان کرو۔ اگر وہ تفسیر ہماری حضور ﷺ سے سنی گئی تفسیر کے مطابق ہوئی تو ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ چنانچہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہر گھڑی میں جہنمی کی کھال ایک سو بیس مرتبہ تبدیل کی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے یونہی سنا ہے۔

رواہ ابن مردویہ

۴۳۱۵ ... محمد بن المنتشر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہا: میں کتاب اللہ کی سخت ترین آیت کو جانتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مارے تعجب کے) اس کو مارنے کے لیے لپکے۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ کو کیا ہوا! میں نے اس آیت کے بارے میں کھود کرید کی تو معلوم کرلیا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں وہاں سے چلا آیا۔ جب اگلا دن ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی شخص سے پوچھا: بتاؤ وہ کون سی آیت ہے، جس کا تم گذشتہ روز ذکر کر رہے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا:

من يعمل سوءًا يجزبه۔

جس نے برا عمل کیا اس کو اس کا بدلہ ضرور دیا جائے گا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: پس ہم میں سے جو بھی برا عمل کرے گا اس کو اس کی سزا ضرور ملے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو ہمارا یہ حال ہو گیا تھا کہ ہمیں نہ کھانا کچھ فائدہ دیتا تھا اور نہ پینا۔ حتیٰ کہ اللہ پاک نے اس کے بعد یہ آیت نازل فرمائی اور نرمی پیدا کی:

ومن يعمل سوءًا أويظلم نفسه ثم يستغفر الله يجدالله غفورًا رحيمًا۔

جس نے برا عمل کیا یا اپنی جان پر کوئی ظلم کیا پھر اللہ سے مغفرت مانگی تو وہ اللہ کو مغفرت کرنے والا (اور) مہربان پائے گا۔ ابن راهويه

امانت کی ادائیگی

۴۳۱۶ ... ان الله يأمركم ان تؤدوا الامانات الى أهلها۔

ترجمہ: ...... اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل کو ادا کردو۔

ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان بن طلحہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فتح مکہ کے دن کعبۃ اللہ کی چابی لے لی تھی۔ پھر آپ ﷺ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور جب واپس لوٹے تو نکلتے ہوئے مذکورہ آیت تلاوت فرمارہے تھے پھر آپ ﷺ نے حضرت عثمان کو بلایا اور ان کو چابی واپس کردی۔ (اور پھر اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کعبۃ اللہ سے نکل رہے تھے اسی وقت آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تھی اس سے پہلے ہم نے یہ آیت آپ سے نہیں سنی تھی۔ ابن جرير، ابن المنذر

۴۳۱۷ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمان باری تعالیٰ: کتاب الله عليكم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ چار ہیں۔ رواہ ابن جرير

فائدہ: ... فرمان ایزدی ہے:

والمحصنت من النساء الاماملكت ايمانكم كتاب الله عليكم واحل لكم ماوراء ذلكم　الخ

اور خاوند والی عورتیں مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ۔ حکم ہے اللہ کا تم پر اور حلال ہیں تم کو سب عورتیں ان کے سوا۔ پیچھے سے ان عورتوں کا بیان ہو رہا ہے جن کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے۔ لہٰذا جو عورتیں دوسرے مردوں کے نکاح میں ہیں ان کے ساتھ نکاح کرنا بھی قطعاً حرام ہے۔ مگر جو باندیاں ملکیت میں آجائیں ان کی الگ شرائط ہیں اس کا تعلق والمحصنت سے نہیں ہے کہ دوسرے خاوند والی تمہاری ملکیت

کی باندی تمہارے لیے بلکہ یہ مطلقاً حلال عورتوں کا بیان ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان وہ چار ہیں کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے جو فرمایا ہے ''اور حلال ہیں تم پر یہ سب عورتیں ان کے سوا'' اس کی تشریح مقصود ہے یعنی ان سب عورتوں میں سے چار آزاد عورتوں کے ساتھ نکاح کر سکتے ہو اور تمہاری مملوکہ باندیاں بغیر نکاح و بغیر تعداد کے ان کے علاوہ ہیں۔

۴۳۱۸.....عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے غلام بخدۃ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے بازار میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سر جھکا کر ایک کھجور کا حصہ اٹھایا اور اس کو مٹی سے صاف کیا۔ پھر ایک حبشی کے مشکیزے کے قریب سے گذر ہوا تو اس کو فرمایا: یہ لے منہ میں ڈال لے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ (جو قریب ہی موجود تھے) بولے: امیر المؤمنین یہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (کھجور کا) تھوڑا سا ٹکڑا ہے یا ذرہ ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، یہ ذرہ سے زیادہ بڑا ٹکڑا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مجھے سورۂ نساء میں مذکور فرمان الٰہی خوب سمجھ آ گیا:

ان اللّٰہ لایظلم مثقال ذرۃ، وان تک حسنۃ یضاعفھا ویؤت من لدنہ اجراً عظیما۔

''بے شک اللہ حق نہیں رکھتا کسی کا ایک ذرہ برابر اور اگر نیکی ہو تو اس کو دوگنا کر دیتا ہے۔ اور دیتا ہے اپنے پاس سے بڑا ثواب۔''

کہ نیکی ایک ذرہ بھر ہوتی ہے لیکن اللہ پاک اس کو اپنی طرف سے بڑھا چڑھا کر اجر عظیم بنا دیتا ہے۔

۴۳۱۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن کی کوئی آیت مجھے اس آیت سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

ان اللّٰہ لایغفران یشرک بہ ویغفرمادون ذلک لمن یشاء

بے شک اللہ مغفرت نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور مغفرت کر دے گا اس کے سوا جس کی چاہے۔

الفریابی، مستدرک الحاکم، ترمذی حسن غریب ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللہ تعالٰی

شراب کے اثرات

۴۳۲۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے کھانا تیار کیا اور ہم کو دعوت پر بلایا۔ دعوت میں ہمیں شراب بھی پلائی (ابھی تک حرمت شراب کا حکم نازل نہ ہوا تھا) چنانچہ شراب میں ہم نے اپنا اثر دکھایا۔ اور نماز کا وقت بھی ہو گیا۔ امامت کے لیے حاضرین نے مجھے آگے کر دیا۔ میں نے قرآت میں یوں پڑھا:

قل یاایھا الکفرون لااعبد ماتعبدون ونحن نعبد ماتعبدون۔

جبکہ اصل میں یہ نہیں ہے جس کا معنی ہے اور ہم عبادت کرتے ہیں ان بتوں کی جن کی تم عبادت کرتے ہو

چنانچہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل کیا:

یاایھا الذین آمنو لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ماتقولون. سورۃ النساء

اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ اس حال میں کہ تم مدہوش ہو حتی کہ تم جان لو جو تم کہہ رہے ہو۔

عبد بن حمید، ابوداؤد، ترمذی حسن صحیح غریب، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۴۳۲۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بالجبت والطاغوت۔ سورۃ النساء

میں جبت سے مراد جادو اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔

الفریابی، السنن لسعید بن منصور، عبدبن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم ورستہ

۴۳۲۲.....ابن سمعانی ذیل میں فرماتے ہیں ہمیں ابوبکر ہبۃ اللہ بن الفرج، ابوالقاسم یوسف بن محمد بن یوسف الخطیب، ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن

عمرو بن تمیم مؤدب، علی بن ابراہیم بن علان، علی بن محمد بن علی، احمد بن الہیثم الطائی، حدثنا ابی عن ابیہ عن مسلم بن کہیل عن ابی صادق عن علی بن ابی طالب کی سند سے روایت پہنچی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ کی وفات کے تین یوم بعد جب آپ کے جسم اطہر کو دفن کر چکے تو ایک دیہاتی آیا اور آتے ہی نبی اکرم ﷺ کی قبر سے لپٹ گیا اور قبر کی مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا اور بولا: یارسول اللہ! آپ نے کہا، ہم نے سنا۔ آپ نے اللہ سے لیا، ہم نے آپ سے لیا اور یہ بھی اسی میں سے ہے جو اللہ نے آپ پہ نازل فرمایا:

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وک فاستغفروا اللّٰه واستغفر لهم الرسول. النساء: ۶۴

لوجدوا اللّٰه توابارحيما. النسائی

اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھتے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول خدا بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔ اور میں نے بھی اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لیے اللہ سے مغفرت مانگیں۔ چنانچہ قبر سے آواز آئی: تیری مغفرت کردی گئی۔

کلام:...... علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "المغنی" میں الہیثم بن عدی الطائی کو متروک کیا گیا ہے۔ جس کی بناء پر روایت محل کلام ہے۔

کنز العمال ج ۲ ص ۳۸۶

۴۳۲۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری (صحابی) نے ان کی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کی دعوت کی۔ دعوت میں شراب بھی پلائی۔ ابھی تک شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔ مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی اور نماز میں قل یاایھاالکفرون سورت تلاوت کی۔ (اور شراب کی مدہوشی کی وجہ سے کچھ کا کچھ پڑھا) چنانچہ اس پر قرآن نازل ہوا:

یاایھا الذین اٰمنوا لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ماتقولون. النساء: ۴۳

مؤمنو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو جب تک (ان الفاظ کو) جو منہ سے کہو سمجھنے نہ لگو نماز کے پاس نہ جاؤ۔

۴۳۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "فاذا احصن" عورت کا احصان اس کا اسلام ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو کوڑے مارے جائیں۔ ابن ابی حاتم

فائدہ:...... سورۃ النساء آیت ۲۵ میں لونڈی کے ساتھ نکاح کے احکام کا بیان ہے۔ جس میں فاذا احصن کے ساتھ یہ حکم بیان ہوا ہے کہ اگر وہ نکاح کے بعد بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں تو آزاد کے مقابلے میں غلام اور باندی کی نصف سزا ہے۔

پھر حدیث میں احصان سے اسلام مراد بتا کر یہ بیان فرمایا کہ نکاح ہو یا نہ ہو، لیکن مسلمان ہو تو غلام اور باندی پر نصف سزا ہے۔ اور وہ پچاس کوڑے ہیں۔ اس صورت میں فاذا احصن سے حصن اسلام میں داخل ہونا مراد ہوگا اور حدیث وقرآن میں تعارض نہ ہوگا۔

کنز العمال عربی ج ۲ ص ۳۸۷

کلام:...... حدیث منکر ہے۔

۴۳۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اکبر الکبائر (سب سے بڑا گناہ) کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا: اللہ کے مکر (عذاب) سے بے خوف ہوجانا، روح اللہ (اللہ کی مہربانی) سے مایوس ہونا اور اللہ کی رحمت سے ناامید ہوجانا سب سے بڑا گناہ ہے۔ ابن المنذر

۴۳۲۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کبیرہ (بڑے) گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، (ناحق) قتل کرنا، مال یتیم کھانا، پاکدامن کو تہمت لگانا، جنگ (اسلامی لڑائی) سے بھاگنا، ہجرت کے بعد مدینہ چھوڑنا، جادو کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، سود کھانا، جماعت اسلام میں پھوٹ ڈالنا اور امام وقت کی بیعت توڑنا۔ ابن ابی حاتم

فائدہ:..... ہجرت کے بعد مدینہ چھوڑنا، جس وقت اسلام کے شروع میں ہجرت فرض تھی۔ اس وقت اگر کوئی مدینہ ہجرت کرنے کے بعد واپس اپنے گاؤں دیہات میں سکونت اختیار کر لیتا تو یہ واقعی کبیرہ گناہ تھا۔ لیکن جب آٹھ ہجری میں مکہ فتح ہوگیا اور ہجرت کی فرضیت منسوخ ہوگئی تو یہ

بھی گناہ کبیرہ نہ رہا۔

۴۳۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت کو لے کر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے فلاں ابن فلاں انصاری شوہر نے اس کو اس قدر مارا ہے کہ اس کا اثر اس کے چہرے میں نمایاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ لیکن اس پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

الرجال قوامون علی النساء بمافضل اللہ بعضھم علی بعض۔ النساء: ۳۴

مرد عورتوں پر مسلط اور حاکم ہیں اس لیے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لیے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

یعنی مرد ادب سکھانے کے لیے عورتوں پر اپنا حق رکھتے ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے (مردوں کو عورتوں کے مارنے سے متعلق) ایک حکم کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ پاک نے کچھ اور ارادہ فرمالیا۔ رواہ ابن مردویہ

حکم مقرر کرنے کا حکم

۴۳۲۸..... عبیدۃ سلمانی سے مروی ہے کہ ایک مرد اور اس کی بیوی (امیر المؤمنین) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہر ایک کے ساتھ (ان کی اپنی اپنی برادری) کے کچھ لوگ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو سامنے آنے کا حکم سنایا۔ دونوں گروہوں نے اپنے میں سے ایک ایک ثالث آگے کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کو فرمایا: تم جانتے ہو تم پر کیا چیز لازم ہے؟ تم پر یہ لازم ہے کہ اگر تم سمجھو کہ وہ دونوں اکٹھے ہو سکتے ہیں تو ان کو اکٹھا کر دو۔ اور اگر تم سمجھتے ہو کہ ان کے حق میں جدائی بہتر ہے تو جدائی کرادو۔ چنانچہ عورت نے کہا: میں اللہ کی کتاب پر راضی ہوں جو بھی فیصلہ کرے خواہ میرے خلاف ہو یا میرے حق میں میں اس کے حق میں ہوں۔ جبکہ مرد بولا: جدائی تو مجھے منظور نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو غلط بولتا ہے۔ اللہ کی قسم تجھے بھی اس عورت کی طرح اقرار کرنا ہوگا (کہ مجھے ہر صورت میں اللہ کا حکم منظور ہے)۔

الشافعی، عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، شعب الایمان للبیھقی

فائدہ:..... فرمان الٰہی ہے:

فلا وربک حتی یحکموک فی ما شجر بینھم ثم لایجدوا فی انفسھم حرجاً مماقضیت ویسلموا تسلیما۔ سورۃ النساء: ۶۵

قسم ہے تیرے رب کی! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل تنگ نہ کریں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مؤمن نہ ہوں گے۔

اس آیت بالا کی تشریح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرد کو یہ حکم فرمایا۔ اور جو حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا خدا نے حکم فرمایا ہے کہ میاں بیوی میں تنازعہ بڑھ جائے تو دونوں اپنی اپنی طرف سے ایک ایک ثالث مقرر کر دیں اور وہ جو بہتر سمجھیں فیصلہ کر دیں۔

۴۳۲۹..... محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو حکم (ثالث) مقرر فرما دیتے تھے: ایک مرد کی طرف سے اور دوسرا عورت کی طرف سے۔ عورت کا ثالث (نمائندہ) مرد کو کہتا: اے فلاں! تجھے اپنی بیوی میں کیا برائی نظر آئی ہے؟ مرد کہتا: مجھے اس سے یہ یہ شکایت ہے۔ عورت کا نمائندہ اسے کہتا: کیا خیال ہے اگر وہ ان برائیوں سے دور ہو جائے اور تیری مرضی کے مطابق چلنے لگے تو کیا تو اس کے بارے اللہ سے ڈرے گا اور اس کا حق جو تجھ پر لازم ہے: نان نفقے اور لباس کے بارے میں پورا ادا کرے گا؟ پس وہ مرد کہتا: ہاں۔ تب پھر مرد کا نمائندہ عورت سے بات کرتا: اے فلانی! تجھے اپنے شوہر میں کیا عیب دیکھا؟ وہ کہتی: مجھے اس سے یہ شکایت ہے۔ چنانچہ مرد کا نمائندہ بھی عورت کے نمائندے کی طرح پوچھ گچھ کرتا اور عورت اس پر رضامند ہو جاتی تو دونوں نمائندے دونوں کو اکٹھا کر دیتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دونوں نمائندے میاں بیوی کو اکٹھا کر سکتے ہیں اور دونوں جدا کرنے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔

رواہ ابن جریر

۴۴۳۰ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ایک نمائندہ ایک فیصلہ کر دے لیکن دوسرا وہ فیصلہ نہ کرے تو پہلے کا حکم بھی کالعدم ہوگا حتیٰ کہ دونوں کسی بات پر متفق ہو جائیں۔ السنن للبیھقی

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

وان خفتم شقاق بینھمافا بعثوا حکماً من اھلہ وحکمامن اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللّٰہ بینھما ان اللّٰہ کان علیمًا خبیرًا ـ النساء: ۳۵

اور اگر تم کو معلوم ہو کہ میاں بیوی میں ان بن ہے تو ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو۔ وہ اگر صلح کرانا چاہیں گے تو خدا ان میں موافقت پیدا کر دے گا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا سب کچھ جانتا ہے اور سب باتوں سے خبردار ہے۔

مذکورہ چار احادیث اسی بات کی شرح میں بیان کی گئی ہیں۔

۴۴۳۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

والصاحب بالجنب. النساء: ۳۶

اور حسن سلوک کرو پہلو کے پڑوسی کے ساتھ اس سے مراد بیوی ہے۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، السنن للبیھقی

۴۴۳۲......**ولاجنبا الاعابری سبیل** اور نہ جنبی حالت میں (نماز کے پاس جاؤ) الایہ کہ بحالت سفر ہو۔ (اور پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مسافر ہو اور اس کو جنابت لاحق ہو جائے تو وہ تیمم کر کے نماز پڑھتا رہے جب تک پانی نہ ملے۔ الفریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، السنن للبیھقی

۴۴۳۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **اللمس** سے مراد جماع (ہم بستری) ہے۔ لیکن اللہ پاک نے اس کو کنیت (اشارے) کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، شعب الایمان للبیھقی

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

أو لمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداطیباً ـ النساء: ۴۳

یا تم عورتوں کو چھولو (یعنی ہم بستری کر لو) اور پانی نہ لاؤ تو پاک مٹی لو اور منہ اور ہاتھوں کا مسح (کر کے تیمم) کر لو۔

مذکورہ حدیث اسی آیت کی تفسیر بیان کرتی ہے۔

۴۴۳۴.... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا:

وان امرأۃ خافت من بعلھا نشوزاً أواعراضاً الخ. النسائی: ۱۲۸

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو میاں بیوی پر کچھ گناہ نہیں کہ کسی قرارداد پر صلح کر لیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہ علم اسی لیے ہے کہ اسی سے نفع اٹھایا جائے۔ ایسے ہی سوالات کیا کرو۔ پھر فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ مثال کے طور پر ایک شخص کی دو بیویاں ہیں۔ ایک عورت بوڑھی ہوگئی ہے یا وہ بدصورت ہے اور شوہر اس کو الگ کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت مرد سے اس قرارداد پر صلح کر لے کہ وہ اس کے پاس ایک رات جبکہ دوسری کے پاس کئی (متعین) راتیں قیام کرے لیکن اس کو اپنے سے الگ نہ کرے۔ اگر عورت کو اس پر اطمینان ہو تو مرد کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر اگر عورت اچھی حالت پر لوٹ آئے تو مرد پھر دونوں کے درمیان برابری کرے۔

- ابو داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، الصابونی فی المأتین، السنن للبیھقی

۴۴۳۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کے بارے میں فرمایا: اگر میں ہوتا تو تین مرتبہ اس کو توبہ کرنے کی ترغیب دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرًا الخ. النساء: ۱۳۷
جولوگ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کو خدا نہ تو بخشے گا نہ سیدھا راستہ دکھائے گا۔ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو ذرالھروی فی الجامع

۴۳۳۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کا حکم تو ہے:
ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً. النسائی: ۱۴۱
اور خدا کافروں کو ہرگز مؤمنوں پر غلبہ نہ دے گا۔
جبکہ کفار ہم سے لڑتے ہیں اور غالب آجاتے ہیں اور پھر لڑتے ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہوجا! قریب ہوجا! قریب! پھر فرمایا: (پوری آیت پڑھو)
فاللہ یحکم بینکم یوم القیامۃ ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً.
تو خدا قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور خدا کافروں کو مؤمنوں پر ہرگز غلبہ نہ دے گا۔
مستدرک الحاکم، الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، البعث للبیھقی

۴۳۳۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً سے مراد ہے آخرت میں اللہ مؤمنوں پر کافروں کو غلبہ نہ دے گا۔رواہ ابن جریر

۴۳۳۸......والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم۔النساء: ۲۴
ترجمہ:......اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (قید ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضے میں آجائیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ آیت بالا کی تفسیر میں فرماتے ہیں مشرک عورتیں جب قید ہو کر آجائیں تو (جس کے حصے میں شرعاً آئیں) اس کے لیے حلال ہو جاتی ہیں (خواہ وہ اپنے وطن میں شادی شدہ ہوں)۔الفریابی، ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی

کلالہ کی میراث کا حکم

۴۳۳۹......حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قرآن کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے:
یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الخ. النساء: ۱۷۶
اے پیغمبر لوگ تم سے (کلالہ کے بارے میں) حکم (خدا) دریافت کرتے ہیں۔
یعنی یہ مکمل آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی۔اور یہی آیت سورۃ النساء کی آخری آیت ہے۔مصنف بن ابی شیبہ

۴۳۴۰......حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا زید کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔اور اس کو کہو کہ ہڈی، دوات اور تختی بھی لیتے آؤ۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا: لکھو:
لایستوی القاعدون من المؤمنین والمجاھدون فی سبیل اللہ۔النساء: ۹۵
جو مسلمان (گھروں میں) بیٹھ رہتے (اور لڑنے سے جی چراتے) ہیں اور کوئی عذر نہیں رکھتے وہ اور جو خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑتے ہیں وہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔
ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے تو آنکھوں میں تکلیف ہے۔تو سیاہی خشک ہونے سے قبل یہ نازل ہوا غیرا ولی الضرر یعنی جن کو کوئی تکلیف اور عذر نہ ہو۔

ہجرت کے موقع پر قریش کا انعام مقرر کرنا

۴۶۴۱۔۔۔۔۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان فرمایا کہ (ہجرت رسول کے موقع پر) قریش نے حضور ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لانے والے کے لیے چالیس اوقیہ کا انعام رکھا۔ چنانچہ میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ قریش نے جن کے بارے میں انعام مقرر کیا ہے وہ دونوں تیرے قریب ہیں، فلاں فلاں جگہ پر۔ چنانچہ میں اپنے گھوڑے کے پاس پہنچا جو چراہ گاہ میں چر رہا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا اور اپنا نیزہ نکال لیا۔ میں تیز رفتاری کے ساتھ بار بار نیزے کو بلند کر رہا تھا کہ کہیں دوسرے لوگ ان دونوں کو مجھ سے پکڑ لیں۔ جب میں نے ان دونوں کو دیکھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کو فرمایا: یہ باغی (تلاش کرنے والا) ہے جو ہم کو تلاش کر رہا ہے۔ حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور بددعا کی یا اللہ اس کو ہماری طرف سے تو کافی ہو جا جیسے تو چاہے۔ چنانچہ میرا گھوڑا زمین میں دھنسنے لگا حالانکہ وہ سخت (پتھریلی) زمین تھی حتیٰ کہ میں ایک چٹان پر گر گیا۔ پھر حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا: اس ذات سے دعا کیجیے جس نے میرے گھوڑے کے ساتھ یہ حال کیا ہے کہ وہ اس کو خلاصی مرحمت فرمائے۔

اور میں نے آپ سے یہ معاہدہ بھی کیا کہ آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے دعا کی تو گھوڑا زمین سے نکل آیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تم یہ گھوڑا مجھے ہبہ کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ پھر آپ نے مجھے اشارہ کر کے فرمایا: تم یہاں رہو اور لوگوں کو ہم سے اندھا کرو۔ پھر رسول اکرم ﷺ ساحل کے کنارے کنارے چلے گئے۔ میں شروع دن میں (آپ کا دشمن ہو کر) آپ کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ اور دن ڈھلے آپ کا محافظ سا ہی تھا۔ اور آپ نے مجھے یہ بھی فرمایا تھا کہ جب ہم مدینہ میں ٹھکانہ پکڑ لیں اور تم آنا چاہو تو ہمارے پاس چلے آنا۔

چنانچہ جب (کچھ عرصہ بعد) آپ بدر واحد میں کامیاب ہوئے اور گرد و پیش کے لوگ اسلام لے آئے تو مجھے یہ خبر ملی کہ حضور ﷺ نے (میرے قبیلے) بنی مدلج کے پاس خالد بن ولید کی امارت میں لشکر بھیجنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ یہ سن کر میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو گذشتہ حق کا واسطہ دیا۔ لوگوں نے مجھے چپ ہونے کو کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ خالد بن ولید کو میری قوم کے پاس بھیجنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے (یعنی میری قوم سے) صلح کر لیں۔

اگر (عرب کی قریش) قوم اسلام لے آئی تو وہ بھی اسلام لے آئیں گے اور اگر اسلام نہ لائی تو بھی ہماری قوم کے دل ان سے سخت نہ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے خالد بن ولید کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اس کے ساتھ جاؤ اور جو یہ چاہتے ہیں ویسا ہی کرو۔ اگر قریش قوم اسلام لے آئی تو یہ بھی اسلام قبول کر لیں گے۔ تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

ودوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواءً فلا تتخذوا منھم اولیاء الخ

الا الذین یصلون قوماً الی قوم بینکم وبینھم میثاق الخ. النساء: ۸۹-۹۰

وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں (اسی طرح) تم بھی کافر ہو کر (سب) برابر ہو جاؤ تو جب تک وہ خدا کی راہ میں وطن نہ چھوڑ جائیں ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ۔ اگر (ترک وطن کو) قبول نہ کریں تو ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مددگار نہ بناؤ (۸۹) مگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو یا اس حال میں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے رک گئے ہوں تمہارے پاس آ جائیں (تو احتراز کرنا ضروری نہیں) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑ پڑتے پھر اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں تو خدا نے تمہارے لیے ان پر (زبردستی کرنے کی) کوئی سبیل مقرر نہیں کی۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **الذین حصرت صدورھم** جن کے دل لڑنے سے رک جائیں، اس سے مراد بنی صالح ہیں اور جولوگ بنی مدلج کے ساتھ جاملیں ان کے ساتھ بھی مذکورہ صلح ہوگی۔ **ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابو نعیم فی الدلائل** اس روایت کی سند حسن ہے۔

بلاتحقیق کسی اقدام سے ممانعت

۴۳۴۲...... ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم کو ابوخالد احمر نے عن ابن اسحاق عن یزید بن عبداللہ بن ابی قیط عن القعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا ہے،

عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کو حضور ﷺ نے اضم (قبیلے) کی طرف ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ ہم سے عامر بن اضبط نے ملاقات کی اور اسلام والا سلام کیا۔ چنانچہ ہم اس کو تکلیف پہنچانے سے رک گئے لیکن محلم بن جثامہ نے اس پر ہتھیار اٹھالیا اور قتل کر ڈالا اور اس کا اونٹ، لباس اور ہتھیار قبضے میں کرلیا۔ جب ہم مدینہ آئے تو حضور ﷺ کو محلم کی ساری خبر سنائی تب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللّٰہ فتبینوا...... الخ۔ النساء: ۹۴

مؤمنو! جب تم خدا کی راہ میں باہر نکلا کرو تو تحقیق سے کام لیا کرو اور جو شخص تم سے سلام علیک کرے اس سے یہ کہو کہ تم مؤمن نہیں ہو اور اس سے تمہاری غرض یہ ہو کہ دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرو۔ سو خدا کے نزدیک بہت سی غنیمتیں ہیں، تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے، پھر خدا نے تم پر احسان کیا۔ تو (آئندہ) تحقیق کرلیا کرو۔ اور جو عمل تم کرتے ہو خدا کو سب کی خبر ہے۔ النساء: ۹۴

۴۳۴۳...... سدی عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خالد بن ولید بن مغیرہ مخزومی کو ایک لشکر دے کر بھیجا۔ سریہ (لشکر) میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر بھی تھے۔ یہ لشکر نکلا اور جس قوم کے پاس پہنچنے کا ارادہ تھا صبح کے قریب وہ ان کے پاس پہنچے۔ لہٰذا یہ لشکر پہلے ہی ایک جگہ ٹھہر گیا۔ اس قوم کو کسی نے ڈرایا اور وہ راتوں رات جہاں ممکن ہوا بھاگ گئے۔ لیکن ان میں سے ایک شخص وہیں رک گیا اور وہ اور اس کے اہل خانہ اسلام لاچکے تھے۔ وہ ان کو سوار کرکے لشکر کے پاس لایا اور بولا تم یہیں ٹھہرو میں آتا ہوں۔ پھر وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے اے ابوالیقظان! میں اور میرے گھر والے اسلام لاچکے ہیں۔ اگر میں یہیں ٹھہرا رہا تو مجھے کچھ فائدہ ہے، آپ مجھے امان دے سکتے ہیں؟ جبکہ میری قوم آپ کا سنتے ہی بھاگ چکی ہے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا تم یہیں ٹھہر سکتے ہو میں تم کو امان دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ چلا گیا۔ صبح کو حضرت خالد نے قوم پر لشکر کشی کی تو وہاں اس کے علاوہ کوئی نہ ملا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو فرمایا اس شخص پر تمہارا کوئی اختیار نہیں، یہ اسلام لاچکا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس کو امان دیتے جبکہ امیر میں ہوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں اس کو امان دیتا ہوں اگرچہ تم امیر ہو۔ آدمی ایمان لاچکا ہے۔ اگر یہ چاہتا تو جاسکتا تھا۔ جیسے اس کے ساتھی چلے گئے۔ لیکن میں نے اس کو ٹھہرنے کا کہا ہے۔ دونوں صحابیوں کا اس کے بارے میں تنازعہ کھڑا ہوگیا حتیٰ کہ ایک دوسرے کو کچھ کچھ کہنے لگے۔

جب دونوں حضرات مدینہ آئے تو رسول اکرم ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی امان کو جائز قرار دیا۔ لیکن ساتھ ہی عام ممانعت بھی فرمادی کہ کوئی شخص امیر کے ہوتے ہوئے امان نہ دے۔ یہاں بھی دونوں حضرات حضور ﷺ کے سامنے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! دیکھئے یہ غلام آپ کے پاس مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو یہ مجھے یوں نہ کہہ سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خالد! بس کرو عمار کو چھوڑو، جو عمار سے بغض رکھے گا اللہ عزوجل اس سے بغض رکھے گا۔ جو عمار کو لعنت کرے گا اللہ اس پر لعنت کرے گا۔ پھر عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر چل دیئے۔ چنانچہ خالد رضی اللہ عنہ کو بھی تنبیہ ہوئی اور وہ ان کے پیچھے پیچھے گئے اور عمار رضی

اللہ عنہ کے کپڑے پکڑ کر ان کو راضی کرنے لگے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ خالد رضی اللہ عنہ سے رضامند ہوگئے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول ذلک خیر واحسن تاویلاً۔ النساء: ۵۹

اے مؤمنو! خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔ اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو جائے تو اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۴۴۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجا۔ لشکر میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ لشکر قریش کے کسی قبیلے یا قبیلہ قیس کی طرف بھیجا گیا تھا۔ جب لشکر قوم کے قریب پہنچ گیا تو کسی نے جا کر قوم کو حملہ آور لشکر کی خبر دی۔ لہٰذا وہ سب بھاگ گئے سوائے ایک شخص اور اس کے اہل خانہ کے، چونکہ وہ اپنے گھر والوں سمیت اسلام قبول کر چکا تھا۔ وہ شخص (سوار ہو کر لشکر کے پاس آیا اور) اپنے گھر والوں کو بولا تم یہیں کجادے میں ٹھہرو، میں ابھی آتا ہوں۔ چنانچہ وہ شخص چل کر لشکر میں داخل ہوا اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوالیقظان! میں اپنے گھر والوں سمیت اسلام قبول کر چکا ہوں کیا یہ میرے لیے فائدہ مند ہوگا۔ یا پھر میں بھی اپنی قوم کی طرح راہ فرار اختیار کرلوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا: تو اپنے گھر ٹھہر جا تجھے امن ہے۔ چنانچہ وہ شخص اپنے اہل خانہ کے ساتھ لوٹ گیا اور اپنے ٹھکانہ پر ٹھہر گیا۔ صبح کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر لشکر کشی کی تو دیکھا کہ ساری قوم راتوں رات نکل چکی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس ایک باقی رہ جانے والے شخص کو پکڑ لیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم کو اب اس شخص پر کوئی اختیار نہیں۔ میں اس کو امن دے چکا ہوں۔ اور یہ بھی اسلام قبول کر چکا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا اس سے کیا تعلق؟ میرے امیر ہوتے ہوئے بھی آپ اس کو کیسے امن دے سکتے ہو؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے اس کو امن دیا ہے حالانکہ آپ امیر ہیں۔ یہ آدمی چونکہ اسلام لا چکا ہے اگر یہ چاہتا تو اپنی قوم کی طرح جا سکتا تھا۔ یونہی بات بڑھ گئی اور دونوں حضرات میں تنازعہ کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ جب مدینہ واپس آئے تو دونوں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا سارا حال سنایا جس کو انہوں نے امان دی تھی۔ حضور ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی امان کو درست قرار دیا۔ لیکن اسی روز آپ ﷺ نے عام ممانعت بھی فرما دی کہ کوئی شخص اپنے امیر کی موجودگی میں کسی کو امان اور پناہ نہ دے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان حضور کی موجودگی میں بھی تنازعہ اٹھ گیا اور ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ یہ غلام آپ کے پاس مجھے گالی دیتا ہے، اللہ کی قسم! آپ اگر یہاں نہ ہوتے تو یہ مجھے کچھ نہ کہہ سکتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے خالد! رک جاؤ عمار کو کچھ کہنے سے۔ جو عمار سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے اور جو عمار پر لعنت کرتا ہے اللہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر چل دیئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بھی اٹھ کر ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے کپڑے پکڑ لیے اور ان کو راضی کرتے رہے کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ راضی ہوگئے۔ اسی بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئیں:

یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول...... الخ۔ النساء: ۵۹۔ ابن عساکر

یہ حدیث سند حسن کے ساتھ منقول ہے۔

۴۴۴۵......یونس بن محمد بن فضالہ ظفری اپنے والد محمد بن فضالہ سے روایت کرتے ہیں، یونس کہتے ہیں میرے والد اور میرے دادا حضور ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ ایک نبی کریم ﷺ ان کے قبیلہ بنی ظفر میں تشریف لائے۔ بنی ظفر کی مسجد میں ایک چٹان پر بیٹھ گئے۔ آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل اور کچھ دوسرے اصحاب تھے۔ آپ ﷺ نے قاری کو حکم دیا کہیں سے قرآن پڑھیں۔ قاری جب اس آیت پر پہنچا:

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیداً۔ النسائی: ۴۱

بھلا اس دن کیا حال ہوگا جب ہرامت سے حال بتانے والے کو بلائیں گے اور آپ کو ہر حال بتانے کے لیے گواہ طلب کریں گے۔

یہ سن کر آپ ﷺ رو پڑے حتیٰ کہ آپ کی ریش مبارک اور آپ کا جسم اطہر بھی لرزنے لگا۔ آپ نے فرمایا: اے پروردگار! میں جن لوگوں کے درمیان ہوں ان پر گواہی دیتا ہوں پھر جن کو میں نے دیکھا نہیں ان پر میں کیسے گواہی دوں گا۔

ابن ابی حاتم، حسن بن سفیان، البغوی، الکبیر للطبرانی، المعرفة لابی نعیم، ابن النجار

حدیث حسن ہے۔

سورۃ المائدہ

۴۳۴۶.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس آیت

احل لکم صید البحر و طعامه. مائده: ۹۶

حلال کیا گیا تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا طعام۔

کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سمندر کا شکار وہ ہے جس پر تم قابو پاؤ اور اس کا طعام وہ ہے جو سمندر تمہاری طرف پھینک دے۔

ابو الشیخ. ابن مردویه

سمک طافی حلال نہیں

فائدہ:.....پانی کی موجیں جس سمندری جانور کو باہر پھینک دے وہ حلال ہے۔ لیکن سمک طافی یعنی وہ مچھلی اور سمندری جانور جو سمندر میں مرکر الٹا ہوجائے اور پانی کے اوپر الٹا پڑا ہو وہ حلال نہیں ہے۔

۴۳۴۷.....عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے:

احل لکم صید البحر و طعامه۔ المائده: ۹۶

تمہارے لیے دریا (کی چیزوں) کا شکار اور ان کا کھانا حلال کردیا گیا۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: سمندر کا شکار وہ ہے جس کو ہمارے ہاتھ شکار کریں اور سمندر کا طعام وہ ہے جو سمندر باہر پھینک دے۔

(روایت کے) دوسرے الفاظ یہ ہے طعامه کل مافیه یعنی سمندر کا طعام ہر وہ چیز جو سمندر میں ہے۔ اور ایک اور (روایت کے) الفاظ یہ ہیں: طعامه میتة سمندر کا طعام اس کا مردار ہے۔ مصنف عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

فائدہ:.....تینوں معانی درست ہیں لیکن تمام صورتوں سے وہ مردار مستثنیٰ ہے جو سمندر میں مرکر اوپر آجائے اور پانی پر الٹا ہوجائے۔ یہ حرام ہے۔

۴۳۴۸.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

احل لکم صید البحر و طعامه متاعا لکم۔ المائده: ۹۶

فرمایا:.....طعامہ سے مراد وہ ہے جو سمندر (باہر) پھینک دے۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۴۳۴۹.....ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سمندر کے مردہ جانور کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور سمندر کا مردار حلال ہے۔ الدارقطنی فی العلل، ابو الشیخ صحیح، ابن مردویه، السنن للبیهقی

فائدہ:.....سمندر کا بلکہ ہر پانی کا جانور مردہ ہی کھایا جاتا ہے وہ بغیر ذبح کیے حلال ہوتا ہے۔

۴۳۵۰..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہو، اگر ہم یہود پر وہ نازل ہوتی تو اس دن کو ہم عید کا دن بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں استفسار فرمایا تو یہودی نے کہا:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ المائدہ: ۳

آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کا دین پسند کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں یہ آیت کس دن حضور ﷺ پر نازل ہوئی اور کس گھڑی نازل ہوئی۔ جمعہ کے دن عرفہ کی شام کو یہ نازل ہوئی تھی۔ (اور یہ ہماری عید ہی کا دن ہے)۔

مسند احمد، مسند الحمیدی، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

فائدہ:...... امام قرطبی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں یہ آیت ہجرت کے دسویں سال جمعہ کے دن عصر کے بعد نازل ہوئی اور اس دن عرفہ کا دن بھی تھا اور حضور ﷺ کا حجۃ الوداع تھا۔ آپ ﷺ اپنی اعضباء نامی اونٹنی پر عرفات کے میدان میں لوگوں کو حجۃ الوداع کا خطبہ دے رہے تھے، اسی حال میں یہ آیت نازل ہوئی اور اس وحی کی وجہ سے اونٹنی پر اس قدر بوجھ پڑا قریب تھا کہ (اس کی پسلیاں) ٹوٹ جاتی حتیٰ کہ اونٹنی بیٹھ گئی۔

تفسیر القرطبی ۶/ ۶۱ ذیل ایت ۹۳ المائدہ

دین اسلام مکمل دین ہے

۴۳۵۱..... ابوالعالیہ سے مروی ہے ہم لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے کہ لوگوں نے اسی آیت کا ذکر کیا "الیوم اکملت لکم دینکم" ایک یہودی شخص نے کہا: اگر ہم کو معلوم ہو جاتا یہ آیت کس دن نازل ہوئی تو ہم اس دن کو یوم العید بنا لیتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے اس دن کو ہمارے لیے (پہلے ہی سے) عید کا دن اور سب سے پہلا دن بنا دیا۔ یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی تھی اس سے اگلا دن قربانی کا دن تھا۔ پس اللہ نے اس دن اپنا امر دین کامل اور مکمل کر دیا اور ہم نے بھی جان لیا کہ اس (دن) کے بعد (دین کا) معاملہ کمی ہی کا شکار ہوگا۔ ابن راھویہ، عبد بن حمید

فائدہ:...... عرفہ کا دن ہمارے لیے بڑی عید کا پیش خیمہ ہے اور اسی دن جمعہ کا دن بھی تھا جو تخلیق میں سب سے اول دن ہے اور فضیلت میں تمام دنوں کا سردار ہے اور یہ جو فرمایا کہ اس کے بعد دین کمی کا شکار ہوگا۔ کیونکہ ہر شے تکمیل کے بعد فور زوال کی طرف دوڑنا شروع ہو جاتی ہے جس طرح چاند چودھویں رات کو مکمل ہوتے ہی گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور آج تک دین میں کس قدر کمی واقع ہو چکی ہوگی۔ اللھم احفظنا فی دیننا۔

۴۳۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔ آل عمران ۹۷

اور لوگوں پر خدا کا حق (فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی قدرت رکھے وہ اس کا حج کرے۔

تو لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال (حج فرض) ہے؟ آپ ﷺ جواباً خاموش رہے۔ لوگوں نے پھر پوچھا: کیا ہر سال (حج فرض) ہے؟ آپ ﷺ پھر بھی خاموش رہے۔ لوگوں نے تیسری بار پوچھا: کیا ہر سال (حج فرض) ہے؟

تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اگر میں ہاں کر دیتا تو (ہر سال واجب) ہو جاتا۔ پھر اس پر سورۃ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

یا ایھا الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم الخ۔ المائدہ: ۱۰۱

مؤمنو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر (ان کی حقیقتیں) تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ اور اگر قرآن

کے نازل ہونے کے ایام میں ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر بھی کر دی جائیں گی۔ (اب تو) خدا نے ایسی باتوں (کے پوچھنے) سے درگذر فرمایا ہے اور خدا بخشنے والا بردبار ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، مسند ابی یعلی، عقیلی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، الخطیب فی التاریخ، مستدرک الحاکم، الدارقطنی

کلام:......امام ترمذی اس روایت کو اس سند کے ساتھ ضعیف قرار دیتے ہیں۔ امام عقیلی نے بھی اس کو الضعفاء میں ذکر فرمایا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام حاکم نے اپنی مستدرک میں اس روایت پر (سندا) کلام نہیں کیا حالانکہ اس کی سند میں ضعف اور انقطاع ہے۔ انتہی (لیکن یہ روایت اور طرق سے بھی مروی ہے روایت کا مضمون صحیح اور مستند ہے)۔ کنز العمال ج ۲ ص ۴۰۰

۴۳۵۳ اليوم اكملت لكم دينكم۔ المائدہ:۳

آج میں نے تم پر اپنا دین کامل کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت آپ ﷺ پر عرفہ کے دن شام کو نازل ہوئی جس وقت آپ کھڑے (ہو کر خطبہ دے رہے) تھے۔ ابن جریر، ابن مردویه

۴۳۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے وقت وضوء فرماتے تھے اور یہ آیت پڑھتے تھے:

یاایها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلاۃ. الخ. المائدہ:۶

اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں (دھولیا کرو)۔

ابن جریر، النحاس فی ناسخه

فائدہ:......اگر چہ یہ حکم بے وضوء ہونے کی حالت میں ہے۔ لیکن چونکہ اس آیت میں مطلقا یہ حکم فرمایا گیا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کمال تقویٰ وطہارت کی بناء پر ہر نماز کے وقت نیا وضوء فرماتے تھے۔ رضی اللہ عنہ و ارضاہ۔

۴۳۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وارجلکم کو (فتح کے ساتھ) پڑھا اور فرمایا یہ حکم غسل کی طرف لوٹ گیا ہے۔

السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

فائدہ:......چونکہ مذکورہ آیت میں پہلے منہ اور ہاتھ دھونے کا حکم ہے پھر مسح کا حکم ہے پھر پاؤں کا حکم ہے۔ اگر ارجلکم میں لام کو کسرہ (زیر) کے ساتھ پڑھیں تو پاؤں کے مسح کا حکم مراد ہوتا (موزے پہننے کی صورت میں) لیکن صحیح وارجلکم فتح (زبر) کے ساتھ ہے جس کا مطلب ہوگا پاؤں بھی دھونے کے حکم میں ہیں۔ یہی مطلب ہے عاد الی الغسل کا۔

قابیل اور ہابیل کا واقعہ

۴۳۵۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب آدم کے ایک بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تو حضرت آدم علیہ السلام رونے لگے اور فرمایا:

تغیرت البلاد ومن علیها

شہر اور ان پر بسنے والے بدل گئے۔

فلون الارض مغبر قبیح

زمین کا رنگ بھدا اور غبار آلود ہو گیا۔

تغیر کل ذی لون وطعم

ہر رنگ اور ذائقہ پھیکا پڑ گیا۔

وقل بشاشة الوجه المليح

خوبصورت چہروں کی تروتازگی بھی جاتی رہی۔

حضرت آدم علیہ السلام کو جواباً کہا گیا:

اباهابيل قدقتلا جميعا

اے ابابیل کے باپ! تیرے دونوں بیٹے قتل ہوگئے۔

وصار الحي بالميت الذبيح

زندہ بھی ذبح کیے ہوئے مردار کی طرح ہوگیا۔

وجاء بشرة قد كان منه

وہ (قاتل) ایسا شر لے کر آیا جو اسی سے شروع ہوا ہے۔

على خوف فجاء بها يصيح

اب وہ خوف زدہ ہے اور چیخ وپکار کرتا ہے۔رواہ ابن جریر

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

واتل عليهم نبأابني آدم بالحق۔ المائدہ:۲۷

اور (اے محمد) ان کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے حالات (جو بالکل) سچے (ہیں) پڑھ کر سنادو۔

سورۂ مائدہ کی ۲۷ تا ۳۱ آیات میں آدم علیہ السلام کے انہی دو بیٹوں کا مفصل واقعہ مذکور ہے۔جس کی مزید تفصیل تفسیر کی کتب میں بیان کی گئی ہے۔یہاں اس واقعہ سے متعلق حضرت آدم علیہ السلام کے کچھ اشعار ذکر کیے گئے ہیں۔امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ان کو ذکر کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے کوئی شعر نہیں کہا۔اور شعر کہنے کی ممانعت آپ ﷺ سمیت تمام انبیاء کو ہے۔ہاں اتنا ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے سریانی زبان میں اپنے بیٹے کی وفات پر بطور غم ومرثیہ کے کچھ باتیں کہیں۔جو سریانی زبان میں مرتب ہوگئیں۔

پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو مرثیہ کے یہ کلمات یاد رکھنے کی تلقین کی یہ کلمات وراثتاً منتقل ہوتے ہوتے یعرب بن قحطان تک پہنچے (اور یہی یعرب عربی زبان کے اول موجد تھے) پھر ان کلمات کو عربی زبان میں شعری طرز پر نقل کرلیا گیا۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان اشعار کو یعرب کی طرف منسوب کرنا بھی درست نہیں۔

تفسیر القرطبی ۶/۱۴۰) وانظر الابیات فی (میزان الاعتدال ۱/۱۵۴

۴۳۵۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے "السحت" کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد رشوت ہے، پوچھا گیا حکم میں؟ فرمایا: تب تو کفر ہے۔عبد بن حمید

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

سمعون للكذب اكلون للسحت الخ. المائدہ:۴۲

(یہ لوگ) جھوٹی باتیں بنانے کے لیے جاسوسی کرنے والے اور رشوت کا حرام مال کھانے والے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر مذکورہ حدیث ہے۔نیز فرمایا: حکم میں کفر ہے۔سائل کا پوچھنے کا مقصد تھا کہ اگر رشوت سرکاری حکام لیں تب اس کا حکم ہے فرمایا: (ان کے لیے یہ رشوت لینا) کفر ہے۔

حرام خوری کے آٹھ دروازے

۴۳۵۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابواب السحت (حرام خوری کے دروازے) آٹھ ہیں سب سے بڑی حرام خوری حکام کا رشوت لینا ہے اور زانیہ کی کمائی، نر کو جفتی کرانے کی اجرت، مردار کی قیمت، شراب کی قیمت، کتے کی قیمت، حجام کی کمائی اور کاہن (نجومی) کی اجرت یہ سب حرام خوری کے باب ہیں۔ابو الشیخ

۴۳۵۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین۔(المائدہ کا معنی بیان فرماتے ہیں مؤمن اپنے دین والوں کے ساتھ نرم رویہ اور کافروں کے لیے سخت رویہ ہیں، نیز فرمایا مؤمنوں کے لیے دین میں جو بھی مخالف ہیں مؤمن ان کے لیے سخت ہیں۔رواہ ابن جریر

ڈاکوؤں کی سزا

۴۳۶۰... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی فزارہ کے کچھ لوگ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو لاغری اور کمزوری کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو رہے تھے۔حضور ﷺ نے ان کو بیت المال کی اونٹنیوں کا دودھ پینے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ اونٹنیوں کا دودھ پیتے رہے حتیٰ کہ صحت یاب ہو گئے۔لیکن پھر انہوں نے اونٹنیاں چرالیں اور ان کو لے کر بھاگ گئے۔ان کی تلاش میں لوگوں کو دوڑایا گیا۔آخر وہ پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے گئے۔آپ ﷺ نے ان کے (مخالف سمتوں سے) ہاتھ پاؤں کٹوا کر ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھر وادی۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تب یہ آیت نازل ہوئی:

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً الخ. المائدہ:۳۳

جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں۔یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر حضور ﷺ نے ڈاکوؤں کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروانا بند کر دی۔رواہ عبدالرزاق

۴۳۶۱... زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

میں اس شخص کو جانتا ہوں جس نے سب سے پہلے بحیرہ جانوروں کی رسم ڈالی۔وہ بنی مدلج کا ایک شخص تھا اس کے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔اس نے دونوں اونٹنیوں کے کان کاٹ ڈالے اور ان کا دودھ پینا اور ان کا گوشت کھانا حرام قرار دیدیا۔میں نے اس کو جہنم میں دیکھا کہ وہ دونوں اونٹنیاں اپنے کھروں کے ساتھ اس کو روندتی پھرتی ہیں اور اپنے مونہوں کے ساتھ اس کو کاٹتی پھرتی ہیں۔اور میں اس شخص کو بھی جانتا ہوں جس نے سب سے پہلے سائبہ جانوروں کی رسم ڈالی، تیروں کے حصے مقرر کیے اور ابراہیم علیہ السلام کے عہد کو بگاڑ دیا وہ عمرو بن لحی ہے۔میں نے اس کو جہنم میں دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں کھینچتا پھرتا ہے۔اور اس کی آنتوں کی وجہ سے اہل جہنم کو بھی بڑی تکلیف کا سامنا ہے۔

عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:... فرمان الٰہی ہے:

ماجعل اللہ من بحیرة ولا سائبة ولا وصیلة ولا حام. المائدہ:۱۰۳

خدا نے نہ تو بحیرہ کچھ چیز بنایا ہے اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام۔

بحیرہ عرب کے مشرکین اونٹنی کے کان کاٹ کر چھوڑ دیتے تھے، یہ بتوں کی نذر ہو جاتی تھی اس کا دودھ پینا ممنوع ہو جاتا تھا سائبہ وہ جانور جو

بتوں کے نام پر چھوڑیا جاتا۔ وصیلہ وہ اونٹنی جو مسلسل مادہ بچے جنے درمیان میں کوئی نر بچہ نہ ہوا سے بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ حام ایسا نر اونٹ جو خاص تعداد میں جفتی کر چکا ہو اسکو بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ یہ سب طریقے کفر و شرک تھے۔ کیونکہ خدا کی حلال کردہ چیز کو حرام ٹھہرانا کفر اور بتوں کی نذر کرنا شرک ہے۔

۴۳۶۲..... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بنی سلیم کے کچھ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اسلام لا چکے ہیں لیکن ہم کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ (جس کی وجہ سے ہم مریض ہو گئے ہیں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: تم (مدینہ سے باہر) میری اونٹنیوں میں چلے جاؤ وہ صبح و شام تمہارے پاس آئیں گی تم ان کا دودھ پیتے رہنا۔ چنانچہ وہ گئے لیکن انہوں نے حضور ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ نے سزا میں ان کی شکل بگاڑ دی تب یہ حکم نازل ہوا:

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا الخ. المائدہ: ۳۳

ایک حدیث سے پہلے اس کا ترجمہ گذر چکا ہے۔

پیشاب پینا حرام ہے

۴۳۶۳..... عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ سے اونٹوں کے ابوال (پیشاب) کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت سعید بن جبیر (ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد) نے محاربین (ڈاکوؤں) کا قصہ سنایا فرمایا کہ کچھ لوگ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے: ہم اسلام پر آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بیعت لے کر ان کو اسلام میں داخل کرلیا۔ لیکن یہ لوگ جھوٹے تھے۔ اسلام لانا ان کا مقصد ہرگز نہ تھا۔ چنانچہ یہ بولے کہ ہم کو مدینے کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹنیاں (مدینے کے باہر) صبح شام تمہارے پاس آتی رہیں گی تم ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔ (یہ ان کے علاج کے لیے تجویز فرمایا تھا)۔

لہٰذا وہ لوگ چلے گئے اور یونہی معاملہ چلتا رہا حتی کہ ایک دن ایک شخص چیختا پکارتا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا ان لوگوں نے آپ کے چرواہے کو قتل کر دیا ہے اور آپ کے اونٹوں کو بھگا کر لے گئے ہیں۔ حضور ﷺ نے حکم دیا تو لوگوں میں اعلان کر دیا گیا اللہ کے شہسوارو! سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ بغیر ایک دوسرے کا انتظار کیے سوار ہو کر ان کے تعاقب میں چل دوڑ گئے۔ پیچھے پیچھے رسول اللہ ﷺ بھی چل دیئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان ڈاکوؤں کی تلاش میں ان کے ٹھکانے تک پہنچ ہی گئے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان ڈاکوؤں کو قید کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں لائے۔ تب اللہ پاک نے مذکورہ حکم نازل فرمایا:

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا الخ. المائدہ ۳۳

ترجمہ بیت چکا۔

فرمایا: ان کی سزاؤں میں سے جلاوطنی کا حکم جو آیا اس کا مطلب ہے کہ مسلمانوں کی سرزمین سے نکال کر ان کے اپنے وطن میں چھوڑ دیا جائے۔

نبی ﷺ نے (آیت نازل ہونے سے پہلے) ان کو یہ سزا دی تھی کہ ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے، سولی دی اور آنکھوں میں گرم سلائی پھروادی۔ (یہ سزا زائد تھی)۔

اس طرح ان کا حلیہ بگڑ گیا۔ لیکن پھر کبھی اس کے بعد اور نہ اس سے پہلے آپ نے ایسی سزا دی بلکہ سب کو مثلہ کرنے سے یعنی کسی کی شکل بگاڑنے سے منع فرمادیا۔

حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی یہ روایت اسی طرح بیان کرتے ہیں مگر وہ بھی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کو قتل کے بعد جلوا دیا تھا۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بنی سلیم کے لوگ تھے، کچھ قبیلہ عرینہ کے تھے اور کچھ بجیلہ کے تھے۔

رواہ ابن جریر

۴۳۶۴......(مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) اسود بن ہلال سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا ان دو آیتوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔ حٰمٓ السجدۃ: ۳۰

اور جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔

والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم۔ الانعام: ۸۳

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔

لوگوں نے کہا: وہ لوگ جنہوں نے اللہ کو اپنا رب مانا پھر اس پر پکے ہو گئے۔ یعنی کوئی گناہ نہ کیا اور دوسری آیت کا مطلب اور انہوں نے اپنے ایمان کو کسی گناہ کے ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے غیر محل پر ان کو محمول کر دیا (یعنی صحیح نہیں بتایا) صحیح مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کو اپنا رب مانا پھر کسی اور معبود بتوں وغیرہ کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور دوسری آیت کا مطلب اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا۔

ابن راھویہ، عبد بن حمید، الحکیم، ابن جریر، ابن المنذر، مستدرک الحاکم، ابوالشیخ، ابن مردویہ، حلیۃ الاولیاء، اللالکائی فی السنۃ

۴۳۶۵......اسود بن ہلال سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس فرمان:

الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم۔ الانعام: ۸۳

کی تفسیر میں فرمایا: یعنی انہوں نے اپنے ایمان کو گناہ کے ظلم کے ساتھ نہیں ملایا۔ رستہ

کلام:......پہلی روایت راجح ہے۔ کیونکہ رستہ خواہ ثقہ راوی ہیں لیکن امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ان کے حالات میں منفرد ہونے کا کلام فرماتے ہیں۔

میزان الاعتدال ۲/۵۷۹

۴۳۶۶......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ کو فرمایا: اے عائشہ!

ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا۔ الانعام: ۱۵۹

جن لوگوں نے اپنے دین میں بہت سے راستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے۔

اے عائشہ! یہ لوگ اس امت کے بدعت اور خواہش پرست لوگ ہیں۔ ان کی توبہ بھی نہیں۔ اے عائشہ! ہر گناہ گار کے لیے توبہ ہے مگر بدعت و خواہش پرستوں کے لیے نہیں، میں ان سے بری ہوں اور یہ مجھ سے بری ہیں۔

الحکیم، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن شاھین فی السنۃ، الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، ابن مردویہ، ابونصر السجزی فی الابانہ، شعب الایمان للبیھقی، ابن الجوزی فی الواھیات، الاصبھانی فی الحجۃ

کلام:......امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو واہیات میں سے قرار دیا ہے۔ نیز الحکیم کی روایت بھی ضعیف ہوتی ہے۔

۴۳۶۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ولم یلبسوا ایمانھم بظلم۔ الانعام: ۸۳

اور انہوں نے شرک کے ساتھ اپنے ایمان کو خلط ملط نہیں کیا۔ ابو الشیخ

۴۳۶۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک فرقہ خارجیہ کا شخص آیا اور بولا:

الحمدللہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون۔ الانعام: ۱

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور اندھیرے اور روشنی بنائی پھر بھی کافر (اور چیزوں کو) خدا کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

پھر بولا کیا ایسا نہیں ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالکل۔ پھر وہ خارجی چلا گیا۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اور

فرمایا: یہ اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (ابن ابی حاتم) واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

۴۳۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان:

الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم۔ الانعام: ۸۳

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاص ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ اس امت کے بارے میں نازل نہیں ہوا۔

الفریابی، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن مردویه

فائدہ:...... یہ مطلب نہیں کہ اسی صفت کے حامل امت میں نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس آیت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی تعریف مقصود ہے۔

۴۳۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان الذین فرقوا کی بجائے فارقوا دینهم پڑھا۔

الفریابی، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن مردویه، ابن جریر، ابن المنذر

فائدہ:...... مشہور قرآت تو یہی ہے فرقوا دینهم جس کا معنی ہے انہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قرآت جس کو بعد میں امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا فارقوا دینهم ہے جس کا معنی ہے وہ اپنے دین سے نکل گئے۔

۴۳۷۱..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ: ولم یلبسوا ایمانهم بظلم کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہیں ملایا۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابو الشیخ فی تفاسیرهم

۴۳۷۲..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ بیمار تھے۔ ہم آپ ﷺ کی عیادت کرنے کو گئے۔ آپ عدنی چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے ہم سمجھے کہ آپ ﷺ نیند فرما رہے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے چہرے سے چادر ہٹائی اور فرمایا:

اللہ یہود پر لعنت کرے وہ بکری کی چربی کو تو حرام رکھتے ہیں لیکن اس کی قیمت کھا لیتے ہیں۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں: ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت سے کھانے لگے۔

السنن لسعید بن منصور، الحارث، ابن ابی شیبه، الشاشی، المعرفة لابی نعیم، مسند ابی یعلیٰ

نوٹ:...... دیکھئے اسی جلد میں روایت نمبر ۲۹۸۲۔

اسلام اور تقویٰ ہی مدار عزت ہے

۴۳۷۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (سرداران عرب میں سے) اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بلال، عمار، صہیب، اور خباب بن ارت جیسے غریب صحابہ کے درمیان تشریف فرما ہیں انہوں نے ان غریب صحابہ کو دیکھ کر ناک بھوں چڑھائی۔ پھر آپ ﷺ سے خلوت میں ملے اور بولے: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے ایک الگ مجلس بنالیا کریں، جس سے غریب ہماری فضیلت کو جان لیں۔ کیونکہ عرب کے (وفود وقبائل) آپ کے پاس آتے رہتے ہیں تو ہم اس بات سے شرمندہ ہوتے ہیں کہ وہ ہم کو غلام طرز کے لوگوں کے ساتھ بیٹھا دیکھیں۔ لہٰذا جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوں تو ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیجیے۔ اور جب ہم فارغ ہو کر چلے جائیں تو چاہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ آپ ﷺ (ان کے اسلام کی طرف مائل ہونے کے خیال سے) حامی بھر بیٹھے۔ انہوں نے کہا پھر آپ ہمارے لیے معاہدہ لکھوا دیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک صحیفہ منگوایا تاکہ ان کو معاہدہ لکھوا دیں اور ساتھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی لکھنے کے لیے طلب کیا۔ صحابہ کہتے ہیں آپ نے اس کام کا ارادہ ہی کیا تھا اور ہم مسجد کے ایک کونے میں

بیٹھے تھے کہ آپ علیہ السلام پر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیات پڑھ کر سنائیں:

ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی ۔۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔فتکون من الظالمین. تک۔سورۃ الانعام: ۵۲

اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں، اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو۔ان کے حساب کی جواب دہی تم پر کچھ نہیں۔اور تمہارے حساب کی جواب دہی ان پر کچھ نہیں۔اگر ان کو نکالو گے تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۴۳۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوجہل نے رسول ﷺ کو کہا: ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ جو چیز آپ پیش کرتے ہیں ہم اس کو جھٹلاتے ہیں۔تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۔ الانعام: ۳۳

یہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے بلکہ ظالم خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔

ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

سورۃ الاعراف

۴۳۷۵۔۔۔۔(مسند عمر رضی اللہ عنہ) مسلم بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ. الاعراف: ۱۷۲

اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کروالیا: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں۔(کہ تو ہمارا پروردگار ہے) تاکہ قیامت کے دن (یہ نہ) کہنے لگو کہ ہم کو تو اس کی خبر نہ تھی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ سے بھی اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تھا اور میں نے آپ ﷺ کو یہ جواب دیتے ہوئے سنا تھا کہ:

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور ان کی اولاد نکل آئی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ان کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔یہ لوگ اہل جنت کے اعمال کریں گے۔پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور ان کی اولاد نکل آئی۔پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ان کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے۔یہ لوگ جہنم ہی کے اعمال کریں گے۔

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر عمل کی کیا ضرورت؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک نے جس بندے کو جنت کے لیے پیدا کیا اس کو اہل جنت کے اعمال میں لگا دیا (وہ عمل کرتا کرتا) ایک دن اہل جنت کے اعمال پر مر جائے گا۔چنانچہ اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔اور اللہ پاک نے جس بندے کو جہنم کے لیے پیدا کیا، اس کو اہل جہنم کے اعمال میں غرق کر دیا حتیٰ کہ وہ اہل جہنم کے اعمال میں سے کسی عمل پر مر جائے گا اور اللہ پاک اس کو جہنم برد کر دیں گے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، عبد بن حمید، التاریخ للبخاری، ابوداؤد، ترمذی

امام نسائی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، ابن مندہ فی الرد علی الجھمیہ، الاستقامۃ للخشیش، الشریعۃ للآجری، ابوالشیخ، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنۃ للالکائی، البیھقی فی الاسماء والصفات، السنن لسعید بن منصور

۴۳۷۶۔۔۔۔مدینہ کے ایک شخص ابومحمد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے: واذ اخذ ربک من بنی آدم من

ظھورھم کے بارے میں سوال کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی تمہاری طرح نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح ان میں پھونکی۔ پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور آدم علیہ السلام کی (ساری جنتی) اولاد نکالی۔ پھر فرمایا: میں نے ان کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت پر دوسرا ہاتھ پھیرا اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں (اور بابرکت) ہیں۔ پھر تمام جہنمی اولاد نکلی اور ان کو فرمایا: میں نے ان کو لوگوں کے لیے پیدا کیا ہے یہ لوگ جو میں چاہوں گا عمل کریں گے پھر میں ان کا خاتمہ ان کے سب سے برے عمل پر کروں گا اور (اس کی وجہ سے) ان کو جہنم میں داخل کردوں گا۔

ابن جریر، ابن منده فی الرد علی الجهمیة

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والا پہلا راوی یا تو مسلمۃ بن یسار ہے یا نعیم بن ربیعہ۔

۴۳۷۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو اس کی عظمت کی وجہ سے اس پہاڑ کے چھ ٹکڑے اڑ گئے۔ تین مدینہ میں جاگرے اور تین مکہ میں۔ مدینہ میں احد، ورقان اور رضویٰ گرے۔ جبکہ مکہ میں ثبیر، حرائم اور جبل ثور گرے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ...... یہ روایت موضوع اور باطل ہے۔ دیکھئے: احادیث مختارۃ ۱۲، ترتیب الموضوعات: ۱۶، التنزیہ ۱/۱۴۳، الضعیفۃ ۱۶۲، الفوائد المجموعۃ ۱۲۷۲، اللآلی ۱/۲۳، ۲۴، مختصر الاباطیل ۱۲، الموضوعات ۱/۱۲۰۔

موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر

۴۳۷۸..... **فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا وخر موسیٰ صعقا. الاعراف: ۱۴۳**

جب ان کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (انوار ربانی کی تجلیات نے) اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: موسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے یہ آواز سنائی: انی انا اللّٰہ میں ہی تمہارا معبود ہوں۔ یہ عرفہ کی رات تھی۔ جس پہاڑ پر موسیٰ علیہ السلام کھڑے تھے وہ موقف میدان عرفات میں تھا جو سات ٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا۔ ایک ٹکڑا ان کے سامنے گرا، جس کے پاس امام عرفہ کے روز کھڑا ہوتا ہے۔ تین ٹکڑے مدینہ میں گرے طیبہ احد، اور رضویٰ، ایک شام میں طور سینا گرا۔ اس کو طور اس لیے کہا گیا کیونکہ یہ ہوا میں اڑ کر شام پہنچا تھا۔ رواہ ابن مردویہ

۴۳۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے الواح (تورات کی تختیاں) لکھیں تو موسیٰ علیہ السلام تختیوں پر قلم چلنے کی آواز سن رہے تھے۔

عبد بن حمید، ابن جریر، ابوالشیخ

۴۳۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے اللہ کا کلام سنا:

ان الذین اتخذوا العجل سینالهم غضب من ربهم وذلة فی الحیاة الدنیا وکذلک نجزی المفترین.

سورۃ الاعراف: ۱۵۲

جن لوگوں نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا تھا ان پر پروردگار کا غضب واقع ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت (نصیب ہوگی) اور ہم جھوٹ باندھنے والوں کو، ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا کہ (بنی اسرائیل کی) قوم نے ایک جھوٹ باندھا اور میں خوب سمجھتا ہوں کہ اس کی ذلت ان کو پہنچے گی۔ ابن راھویہ

بنی اسرائیل کی بے ہوشی کا واقعہ

۴۳۸۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ تو ہارون اور ان کے بیٹے کو لے کر (فلاں) پہاڑ کی غار میں چلا جا۔ ہم ہارون کی روح قبض کرنا چاہتے ہیں۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور ابن ہارون رحمۃ اللہ علیہ چل پڑے۔ جب غار تک پہنچ گئے اور اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک چارپائی بچھی ہوئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر جا کر تھوڑی دیر کے لیے لیٹے پھر اٹھے اور فرمایا: اے ہارون واہ! کتنی اچھی جگہ ہے یہ! چنانچہ ہارون علیہ السلام اس چارپائی پر لیٹ گئے۔ لیٹے تو ان کی روح قبض کر لی گئی۔ چنانچہ موسیٰ اور ابن ہارون علیہ السلام رنجیدہ وغم زدہ اپنی قوم کے پاس واپس لوٹے۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: ہارون کہاں ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: وہ انتقال کر چکے ہیں۔ بنی اسرائیل بولے نہیں، بلکہ آپ نے ان کو قتل کر دیا ہے۔ آپ جانتے تھے کہ ہم ان سے محبت رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: افسوس تم پر! کیا میں اپنے بھائی کو قتل کروں گا۔ حالانکہ میں نے اللہ سے سوال کر کے ان کو اپنا وزیر بنوایا تھا اگر میں ان کو قتل کرتا تو ان کے بیٹے بھی میرے ساتھ تھے وہ مجھے ایسا کرنے دیتے؟ بنی اسرائیل بولے: نہیں آپ ان سے حسد کرتے تھے (کہ ان سے زیادہ محبت رکھتے ہیں)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اچھا تم ستر آدمی اپنے منتخب کرلو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو لے کر اسی غار کے لیے چل پڑے راستے میں دو آدمی بیمار پڑ گئے۔ لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا اور نشانی کے لیے کوئی نشان لگا دیا پھر موسیٰ علیہ السلام، ابن ہارون اور بنی اسرائیل غار میں حضرت ہارون تک پہنچے۔ بنی اسرائیل کے لوگوں نے حضرت ہارون علیہ السلام سے پوچھا: اے ہارون آپ کو کس نے قتل کیا؟ حضرت ہارون (حکم خدا سے) بول پڑے اور فرمایا: مجھے کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ میں اپنی موت مرا ہوں۔

تب بنی اسرائیل کے ان منتخب افراد نے کہا اے موسیٰ! تم کیا فیصلہ کرتے ہو؟ بلکہ تم اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ ہم سب (ستر) افراد کو اپنا نبی بنالے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ ان سب کو اور پیچھے رہ جانے والے دو آدمیوں کو بھی پکڑ لیا اور یہ سب بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

جبکہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر دعا کرنے لگے:

رب لو شئت اھلکتم من قبل وایای اتھلکنا بما فعل السفھاء منا۔ الاعراف: ۱۵۵

اے پروردگار! اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا، کیا تو اس فعل جو ہم میں سے بے وقوفوں نے کیا ہے کی سزا میں ہمیں ہلاک کر دے گا!

چنانچہ اللہ پاک نے ان کو زندہ کر دیا پھر یہ اپنی قوم کی طرف انبیاء ہو کر لوٹے۔

عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

۴۳۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے جانے کے بعد اکہتر ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے جن میں ایک کے سوا سب جہنم میں داخل ہوئے۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے۔ جن میں ایک کے سوا سب جہنم میں گئے۔ یہود کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ومن قوم موسیٰ امة یھدون بالحق وبه یعدلون۔ الاعراف: ۱۵۹

اور قوم موسیٰ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

اور اللہ پاک نے نصاریٰ کے بارے میں فرمایا:

منھم امة مقتصدة۔ المائدہ: ۶۶

اور ان (نصاریٰ بنی اسرائیل) میں کچھ لوگ میانہ رو ہیں۔

ان دونوں امتوں کے یہ مذکورہ لوگ نجات پانے والے ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ہمارے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا:

وممن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون۔ الاعراف: ۱۸۱

اور ہماری مخلوقات میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

فرمایا: اس امت کے یہ لوگ نجات یافتہ ہیں۔ ابن ابی حاتم، ابوالشیخ

سورۂ انفال

۴۳۸۳ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: تم کو یہ آیت دھوکہ میں نہ ڈالے:

ومن یولهم یومئذ دبره۔

اور جس نے اس دن اپنی پیٹھ پھیری۔

فرمایا: یہ جنگ بدر کے بارے میں نازل ہوئی تھی اس میں ہر مسلمان کے لیے فئہ (جماعت) تھا۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم

فائدہ: ......آیت میں جنگ سے بھاگنے والوں کے لیے وعید ہے کہ جو جنگ سے بھاگا وہ اللہ کا غضب لے کر بھاگا الا یہ کہ وہ پلٹ کر حملہ کرنا چاہتا ہو یا مرکزی جماعت میں مل کر لڑنا چاہتا ہو۔ وہ اس وعید میں شامل نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت جنگ بدر کے بارے میں نازل ہوئی تھی اس سے یہ نہ سمجھو کہ کسی صحابی رسول نے جنگ سے پیٹھ پھیری ہو بلکہ اگر کسی نے بھی پیٹھ پھیری تھی وہ فئہ (جماعت) میں ملنے کے لیے پھیری تھی اور میں مسلمانوں کی فئہ (جماعت میں) تھا۔

۴۳۸۴......**ان شر الدواب عندالله الصم البکم الذین لایعقلون۔** الاعراف: ۲۲

ترجمہ: ...... بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں جو نہیں سمجھتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت فلاں شخص اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ابن ابی حاتم

فائدہ: ...... یہ آیت بنی عبدالدار کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ بخاری عند تفسیر الانفال

۴۳۸۵ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لیلۃ الفرقان وہ رات تھی جس کی صبح میں (جنگ بدر میں) دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ اور وہ جمعہ کی رات تھی اور سترہواں رمضان تھا۔ رواہ ابن مردویہ

فائدہ: ......فرمان باری از اسمہ ہے:

وماانزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان والله علی کل شیء قدیر۔ سورة الانفال: ۴۱

(اگر تم اس اللہ پر) اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو حق و باطل میں فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں مڈبھیڑ ہوئی اپنے بندے (محمد ﷺ پر نازل فرمائی اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ یعنی جس دن جنگ بدر ہوئی جمعہ کی رات سترہ ۱۷ رمضان کو اسی رات اللہ نے محمد ﷺ کے لیے آسمان اول پر پورا نازل فرمادیا تھا۔ اور اس دن کو یوم الفرقان کا خطاب اس لیے دیا گیا کیونکہ اسی دن حق باطل کے درمیان معرکہ بدر میں فرق ہوگیا تھا۔

مال غنیمت حلال ہے

۴۳۸۶......حضرت سعد (بن وقاص) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر کے دن مجھے ایک تلوار ملی میں اس کو لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ تلوار مجھے (بطور زائد انعام کے) عطا فرمادیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اسے وہیں رکھ دو جہاں سے اٹھائی

ہے۔تب فرمان الٰہی نازل ہوا:

یسألونک عن الانفال. الانفال: ۱

وہ لوگ آپ سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کی قرآت میں الانفال فتح کے ساتھ ہے۔المعرفۃ لابی نعیم

۴۳۸۷......حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے جنگ بدر کے دن مسلمانوں کی ایک جماعت لڑائی کے لیے نکلی اور ایک جماعت آپ ﷺ کے ساتھ رہی۔پھر لڑنے والی جماعت غنیمت کے اموال اور دوسری چیزیں جو لڑائی میں ہاتھوں لگی تھیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پھر یہ غنیمت کا مال تقسیم کر دیا گیا۔لیکن جس جماعت نے قتال نہیں کیا تھا اس کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا گیا۔چنانچہ نہ لڑنے والی جماعت نے بھی حصہ کا مطالبہ کیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔یوں ان کے درمیان بات بڑھ گئی۔تب اللہ پاک نے قرآن نازل فرمایا:

یسئلونک عن الانفال قل الانفال للّٰہ والرسول فاتقوا اللّٰہ واصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللّٰہ ورسولہ۔

سورۃ الانفال: ۱

(اے محمد مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہہ دو کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

چنانچہ اس حکم کے نزول کے بعد یہ مصالحت ہوئی کہ جس جماعت کو مال ملا تھا وہ انہوں نے واپس کیا (اور پھر رسول خدا رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق دوبارہ تقسیم ہوئی)۔ رواہ ابن عساکر

مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مجھے حجاج بن سہیل نصری نے سنائی حضرت حجاج بن سہیل کی ہیبت اور وقار کی وجہ سے میں اس کی سند کے بارے میں بھی سوال نہ کر سکا۔ (کہ وہ ضعیف سند سے کہاں روایت کریں گے!)

۴۳۸۸......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ فرمان نازل ہوا:

یاایھا الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار۔ الانفال: ۱۵

اے ایمان والو! جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو جیسے اللہ پاک نے کہا ہے۔اور جب یہ آیت نازل ہوئی:

ان اللّٰہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء۔ النساء: ۱۱۶

''اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا (گناہ) جس کو چاہے گا بخش دے گا۔''

تب بھی یہی فرمایا کہ کہو جس طرح اللہ نے کہا ہے۔الخطیب فی المتفق والمفترق

کلام:......اس روایت میں جبارۃ بن المغلس ضعیف راوی ہے۔کنز عربی ج ۲ ص ۴۱۶

سورۃ التوبہ

۴۳۸۹......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سورۂ براءت دے کر اہل مکہ بھیجا کہ آئندہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کر سکے گا اور نہ بیت اللہ کا ننگے بدن کوئی طواف کرے گا۔اور جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا۔جس شخص کا رسول اللہ ﷺ سے کوئی معاہدہ ہو وہ اس مدت تک مؤثر ہوگا۔اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے برأت کا اعلان کرتے ہیں۔چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سورۂ براءت اور ان اعلانات کو لے کر چلے گئے آپ کے جانے کے تین یوم بعد حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم ابوبکر سے جا کر ملو۔اور ان کو میرے پاس واپس بھیج دو اور یہ پیغام تم پہنچاؤ۔چنانچہ تعمیل ارشاد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی چلے گئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو رو پڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم آیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا:

تمہارے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں آیا۔ بس میرے دل میں خیال آیا تھا کہ اس پیغام کو میں خود پہنچاؤں یا میرے (گھر والوں میں سے) متعلق کوئی شخص یہ پیغام پہنچائے۔ مسند احمد، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، الدار قطنی فی الافراد

۴۳۹۰...... بنی قصی کے مؤذن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ پورا ایک سال رہا میں نے کبھی آپ کو کسی سے براءت یا ولایت کا اظہار کرتے نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے فلاں اور فلاں دو اشخاص سے کون محفوظ رکھے گا انہوں نے خوشی کے ساتھ میری بیعت کی پھر میری طرف سے کوئی بات پیدا ہوئے بغیر انہوں نے میری بیعت توڑ دی، اللہ کی قسم پھر ان لوگوں سے بھی قتال نہ ہوگا؟

وان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم الخ. التوبہ: ۱۲

اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے پیشواؤں کے ساتھ جنگ کرو۔ ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں۔ عجب نہیں کہ باز آجائیں۔ ابوالحسن البکالی

قیامت کے روز نعمت کے متعلق سوال ہوگا

۴۳۹۱...... یزید بن ہارون سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا اور دوران خطبہ ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) ایک بندہ کو لایا جائے گا۔ جس پر اللہ نے انعام کیا ہوگا اور اس کے مال میں فراوانی عطا کی ہوگی۔ اس نے اپنے بدن کو خوب سنوارا ہوگا لیکن اپنے رب کی نعمت کا انکار کیا ہوگا۔ اس کو اللہ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اس سے پوچھا جائے گا: تو نے اس دن کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ اور کیا آگے بھیجا ہے؟ پس وہ ایسی کوئی نیکی نہ پائے گا جو اس نے آگے بھیجی ہو۔ وہ (اپنی مفلسی کو دیکھ کر) اتنا روئے گا کہ اس کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر اس سے باز پرس میں اس کو عار دلائی جائے گی اور رسوا کیا جائے گا کہ تو نے اللہ کی فرماں برداری کو ضائع کر دیا چنانچہ پھر وہ خون کے آنسو روئے گا۔ پھر اس کو عار دلائی جائے گی اور ذلیل کیا جائے گا تو وہ اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہنیوں تک کھا جائے گا۔ پھر اس کو اللہ کی اطاعت نہ کرنے پر مزید ذلیل ورسوا کیا جائے گا پھر وہ اس قدر چیخ و پکار کرے گا کہ اس کی آنکھ کے ڈھیلے اس کے رخساروں پر گر جائیں گے۔ اور اس کا ایک ڈھیلہ فرسخ در فرسخ (آٹھ کلومیٹر کے قریب) ہوگا۔ اس کو پھر مزید ذلیل ورسوا کیا جائے گا تب وہ بے اختیار پکار اٹھے گا: یا رب! مجھے جہنم میں بھیج دے! اس جگہ سے مجھے چھٹکارا دے دے اور یہی فرمان الٰہی ہے:

الم یعلموا انه من یحادد اللّٰه ورسوله فان له نار جهنم خالدًا فیها ذلک الخزی العظیم۔ براءت: ۶۳

کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ جو شخص خدا اور اس کے رسول سے مقابلہ کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم کی آگ (تیار) ہے، جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا یہ بڑی رسوائی ہے۔ ابو الشیخ

۴۳۹۲...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی رسول اکرم ﷺ کو اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بلایا گیا۔ چنانچہ آپ چلے گئے اور اس کے جنازے کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ آپ نماز پڑھنے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ میں اپنی جگہ سے ہٹ کر آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ کے دشمن عبداللہ بن ابی پر نماز پڑھ رہے ہیں۔ جس نے فلاں دن یہ کہا فلاں دن یہ کہا اور میں اس کے خبیث ایام گنوانے لگا جبکہ رسول اللہ ﷺ مسکراتے رہے۔ حتیٰ کہ میں نے (اس کی) بہت سی باتیں گنوادیں۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عمر مجھ سے ہٹ جاؤ، مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ مجھے کہا گیا ہے:

استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر اللّٰه لهم. التوبہ: ۸۰

آپ ان کے لیے استغفار کریں یا نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر بار استغفار کریں گے تب بھی ہرگز اللہ ان کو معاف نہیں کرے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ اگر میں ستر سے زائد مرتبہ استغفار کروں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں ضرور کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی جنازے کے ساتھ چلے پھر اس کی قبر پر بھی کھڑے رہے حتیٰ کہ اس کی تدفین سے فراغت ہوگئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضور پر جرأت کرنے پر بہت تعجب وافسوس ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ (مجھے ایسا نہیں کرنا تھا) پھر کچھ ہی عرصہ گذرا تھا کہ یہ دو آیات نازل ہوئیں۔

منافق کی جنازہ پڑھنے سے ممانعت

ولاتصل علی احد منهم مات ابدًا ولاتقم علی قبره

اور آپ ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ پس اس کے بعد کبھی رسول اللہ ﷺ نے کسی منافق کی نماز نہیں پڑھی اور نہ کبھی کسی منافق کی قبر پر کھڑے ہوئے حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے آپ کی روح قبض کر لی۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، مسلم، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، ابن مردویه، حلیة الاولیاء السنن للبیهقی

۴۳۹۳..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے اسلام میں ایسی لغزش ہوئی جو کبھی نہ ہوئی۔ حضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا۔ میں نے آپ کے کپڑے کو پکڑ لیا اور بولا اللہ کی قسم! اللہ نے آپ کو اس بات کا حکم نہیں دیا۔ اللہ پاک کا فرمان ہے:

استغفرلهم أو لاتستغفرلهم ان تستغفرلهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم۔

حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے میرے رب نے اختیار دیا ہے فرمایا آپ استغفار کریں یا نہ کریں۔ پھر (نماز کے بعد) حضور ﷺ اس کی قبر کے کنارے بیٹھ گئے۔ لوگ اس کے بیٹے کو کہہ رہے تھے: یا حباب! یوں کر، یا حباب! یوں، آپ ﷺ نے فرمایا: حباب شیطان کا نام ہے تو عبداللہ ہے۔

ابن ابی حاتم

۴۳۹۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرض الموت میں مبتلا ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی عیادت کی۔ جب وہ مر گیا تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔ اللہ کی قسم! ابھی چند راتیں گذری تھیں کہ فرمان نازل ہو گیا:

ولاتصل علی احدمنهم مات ابدًا. التوبه ۸۴

اور آپ ان میں سے کسی ایک کی جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھیں۔ ابن المنذر

۴۳۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سورۂ توبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: یہ عذاب کے قریب سورت ہے۔ اس نے لوگوں پر (کے پردوں) کو کھول دیا قریب تھا کسی کو نہ چھوڑتی۔ ابو عوانه، ابن المنذر، ابو الشیخ، ابن مردویه

۴۳۹۶..... حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابھی سورۂ براءت کا نزول مکمل نہ ہوا تھا کہ ہم نے سمجھ لیا کہ ہم میں سے کوئی نہ رہے گا مگر اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ نازل ہوگا اور اس کا نام فاضحہ رکھا جاتا تھا (یعنی رسوا کرنے والی)۔

رواه ابو الشیخ

۴۳۹۷..... عبید رحمۃ اللہ علیہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن پاک میں کوئی آیت نہ لکھتے تھے جب تک کہ اس پر دو آدمی گواہی نہ دیدیں۔ چنانچہ ایک انصاری شخص سورۂ توبہ کی آخری یہ دو آیتیں لے کر آیا:

لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر تم سے کسی گواہ کا مطالبہ نہ کروں گا رسول اللہ ﷺ اس طرح (ان آیتوں کو پڑھتے) تھے۔

ابن جریر، ابن المنذر، ابو الشیخ

۴۳۹۸..... عباد بن عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حارث بن خزیمہ سورۂ توبہ کی یہ دو آخری آیات لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے: لقد جاء کم رسول من انفسکم سے آخر تک۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارے ساتھ اس پر اور کون گواہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ لیکن اللہ کی قسم میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان آیات کو سنا ہے۔ ان کو یاد کیا ہے اور اچھی طرح حفظ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان آیات کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اگر یہ تین آیات ہوتیں تو میں ان کو علیحدہ سورت کر دیتا۔ پس تم قرآن کی کوئی سورت دیکھو اور اس کے آخر میں ملا دو۔ چنانچہ ہم نے اس کو سورۂ براءت کے آخر میں لاحق کر دیا۔

ابن اسحاق، مسند احمد، ابن ابی داؤد، فی المصاحف

کافر کے حق میں استغفار جائز نہیں

۴۳۹۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا وہ اپنے مشرک والدین کے لیے استغفار کر رہا تھا میں نے اس کو کہا تو ان کے لیے استغفار کر رہا ہے جبکہ وہ مشرک ہیں۔ اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لیے استغفار نہیں کیا (جو مشرک تھے) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص کو دینے کے لیے کوئی جواب نہیں بن پڑا۔ میں نے حضور ﷺ کو یہ بات ذکر کی تو یہ آیت نازل ہوئی:

ماکان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین. التوبہ: ۱۱۳

نبی اور مؤمنوں کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے استغفار کریں۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبہ، ابو الشیخ، ابن مردویہ، الدورقی، السنن لسعید بن منصور، العقیلی فی الضعفاء

۴۴۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سورۂ توبہ کی (ابتدائی) دس آیات نازل ہوئیں تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ آیات دے کر بھیجا کہ جا کر اہل مکہ کو سناؤ۔ پھر نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ابوبکر سے جا کر ملو جہاں بھی وہ ملیں وہ خط ان سے لے لو۔ اور تم خود مکہ جاؤ۔ اور ان کو یہ پڑھ کر سناؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں مقام جحفہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جا ملا۔ اور وہ خط ان سے لے لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ واپس چلے گئے اور جا کر حضور ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے انہوں نے فرمایا یہ پیغام یا تو آپ کو پہنچانا ہو گا یا آپ (کے خاندان) سے کوئی شخص پہنچائے گا۔

ابو الشیخ، ابن مردویہ

فائدہ:..... سورۂ برأت کی ابتدائی دس آیات میں مشرکین کو حرم مکہ میں داخل ہونے سے روکا گیا ہے۔ ان سے جو جو معاہدات ہوئے تھے، اسلام کی کمزوری کی حالت میں ان سے متعین مدت کے بعد اللہ ورسول کی براءت ہے، اس طرح کے احکامات ہیں جن سے جزیرۂ عرب سے مشرکین کا انخلاء شروع ہو گیا تھا۔ اور وہ سرزمین کفر و شرک سے پاک ہونا شروع ہو گئی تھی۔ الحمدللّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات۔

۴۴۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے ان کو سورۂ براءت دے کر مکہ بھیجنا چاہا تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نہ تو صاف زبان کا مالک ہوں اور نہ ہی خطیب ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو میں خود جاؤں، یا پھر تم میرا پیغام لے کر جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر معاملہ ایسا ہے تو پھر میں ضرور جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم میرا پیغام لے کر جاؤ اللہ تمہاری زبان کو مضبوط کرے گا۔ اور تمہارے دل کو ہدایت سے لبریز کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: جاؤ اور وہ

خط پڑھ کر سناؤ۔ نیز فرمایا: عنقریب لوگ تمہارے پاس اپنے فیصلے اور مقدمے لے کر حاضر ہوا کریں گے۔ پس جب کبھی دو فریق تمہارے پاس کوئی فیصلہ لے کر آئیں کبھی ایک کے حق میں فیصلہ نہ کر دینا جب تک دوسرے کی اچھی طرح نہ سن لو۔ اس سے تمہیں اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ اصل صاحب حق کون ہے؟ مسند احمد، ابن جریر

کفار سے براءت کا اعلان

۴۴۰۲......زید بن اثیع سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: آپ کو کیا چیز دے کر حج میں بھیجا گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے چار چیزیں دے کر بھیجا گیا تھا (مسجد حرام) میں مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا، بیت اللہ کا ننگے ہو کر کوئی طواف نہ کرے گا۔ اس سال کے بعد مسجد حرام میں کافر و مسلمان جمع نہ ہوں گے (بلکہ صرف مسلمان ہوں گے) اور جس کا حضور ﷺ سے کوئی معاہدہ ہوا ہو وہ معاہدہ اسی مدت تک مؤثر ہوگا اور جس کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ ہو اس کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے (کہ وہ اس عرصہ میں سرزمین حرم خالی کر دے)۔

الحمیدی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبه، مسند احمد، العدنی، الدارمی، ترمذی وقال حسن صحیح، مستدرک الحاکم، مسند ابی یعلی، ابن المنذر، الدارقطنی فی الافراد، رسته فی الایمان، ابو داؤد، ابن مردویه، السنن للبیهقی

۴۴۰۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یوم النحر (دس ذی الحجہ) ہے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه

۴۴۰۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حج اکبر کا دن یوم النحر ہے۔ (یعنی قربانی کا دن ہی حج اکبر کا دن ہے)۔ ابو داؤد، ترمذی

کلام:...... یہ روایت پہلی سے زیادہ صحیح ہے اس حوالہ سے کہ وہ آپ علیہ السلام تک مرفوع ہے یہ حضرت علی پر موقوف ہے۔ اس کو مرفوع بیان کرنا صرف محمد بن اسحاق سے ہی منقول ہے۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً کئی سندوں سے مذکور ہے۔

کنز العمال ج ۲ ص ۴۲۳

۴۴۰۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار چیزیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کر لی ہیں۔ الصلاۃ الوسطی (یعنی درمیانی نماز سے مراد) عصر کی نماز ہے، حج اکبر کا دن قربانی کا (دسویں ذی الحجہ کا) دن ہے، ادبار السجود سے مغرب کے بعد کی دو رکعات مراد ہیں اور ادبار النجوم سے فجر سے قبل کی دو رکعات مراد ہیں۔ ابن مردویه، بسند ضعیف

فائدہ:......ادبار السجود، فرمان الٰہی ہے:

ومن اللیل فسبحه وادبار السجود۔ ق: ۴۰

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز (مغرب) کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کرو۔ نیز فرمان باری ہے:

ومن اللیل فسبحه وادبار النجوم. الطور: ۴۹

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد (فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے ساتھ) اس کی پاکی بیان کرو۔

۴۴۰۶......ابو الصہباء بکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: وہ عرفہ کا دن ہے۔ (یعنی نو ذی الحجہ)۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:......لیکن اکثر روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حج اکبر کا دن یوم النحر (دس ذی الحجہ) منقول ہے۔

۴۴۰۷......سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابو الصہباء نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حج اکبر کے بارے میں سوال کیا۔ اور اس کے ساتھ الصلاۃ الوسطی اور ادبار النجوم کے بارے میں بھی سوال کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ابو الصہباء! حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پچھلے سال امیر حج

بنا کر بھیجا تھا کہ وہ لوگوں کو حج کرائیں۔انہی کے ساتھ مجھے بھی سورۂ براءت کی چالیس آیات دے کر بھیجا ہم (حج کی مصروفیات میں) چلتے رہے حتیٰ کہ عرفہ کا دن آ گیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دینے لگے۔آپ رضی اللہ عنہ نے حج کی ترغیب دی میقات حج کے احکام بتائے۔پھر فرمایا: یا علی! اٹھ کھڑے ہو اور رسول اللہ ﷺ کا پیغام لوگوں کو پڑھ کر سناؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اٹھ کر لوگوں کو سورۂ براءت کی چالیس آیات پڑھ کر سنائیں۔پھر میں (میدان عرفہ سے فارغ ہو کر) منیٰ گیا اور رمی جمار کی، اونٹ کی قربانی کی، سر منڈوایا اور پھر میں خیموں کے چکر کاٹ کاٹ کر ان کو مذکورہ آیات پڑھ پڑھ کر سناتا رہا۔اس دن میں نے دیکھا کہ اہل جمعہ (مزدلفہ والے) سارے لوگ مسجد حرام میں جمع نہیں ہیں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے راوی ابوالصہباء کو فرمایا: اور تم نے مجھ سے ادبار النجوم کا سوال کیا وہ فجر کی دو (سنت) رکعت ہیں۔اور تم نے صلاۃ الوسطیٰ کے بارے میں سوال کیا وہ عصر کی نماز ہے، جس کے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی آزمائش کی گئی۔الدورقی

فائدہ:......ادبار النجوم سے متعلق گذشتہ ۴۴۰۵ روایت کا فائدہ ملاحظہ کریں۔

سورۂ براءت تلوار کے ساتھ نازل ہوگی

۴۴۰۸......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: سورۂ براءت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیوں نہیں لکھی گئی؟ ارشاد فرمایا: کیونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امان اور پناہ ہے جبکہ سورۂ براءت تلوار کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔
ابو الشیخ و ابن مردویہ

۴۴۰۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے:

وان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم......الخ. توبہ: ۱۲

اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو۔(یہ بے ایمان لوگ ہیں اور) ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں عجب نہیں کہ (اپنی حرکات سے) باز آ جائیں۔

فرمایا جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے ان لوگوں سے قتال نہیں کیا گیا۔رواہ ابن مردویہ

۴۴۱۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار ہزار (درہم) اور اس سے کم خرچے اور نفقے میں شامل ہیں لیکن اس سے اوپر ''کنز'' خزانے کے زمرے میں آتے ہیں۔ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم۔

''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذاب الیم کی خبر سنا دو۔''

یعنی اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو وہ خزانہ باعث عذاب ہے۔

۴۴۱۱......حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سال (یعنی سن نو ۹ ہجری) کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام میں داخل نہ ہو۔سوائے معاہدین اور ان کے خادموں کے۔رواہ ابن مردویہ

۴۴۱۲......حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ (سورۂ توبہ میں) آخری آیت جو نازل ہوئی:

لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ ہے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی

۴۴۱۳......عبداللہ بن فضل ہاشمی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حرہ (کی جنگ) میں میری قوم کو جو مصیبت پیش آئی اس پر مجھے بڑا رنج ہوا۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ

انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اے اللہ! انصار کی مغفرت کر، انصار کی اولاد کی مغفرت کر اور انصار کی اولاد کی مغفرت کر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حاضرین نے پوچھا: یہ زید بن ارقم کون ہیں؟ تو فرمایا: یہ وہ ہستی ہیں جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اس شخص کی کوشش کے ساتھ اللہ نے (اپنا دین) پورا کردیا۔

ابن شہاب فرماتے ہیں ایک منافق شخص نے حضور ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا تو کہنے لگا: اگر یہ شخص سچا ہے تو ہم گدھے سے بھی بدتر انسان ہیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے (اس منافق کی بات سن لی اور) فرمایا: بے شک اللہ کی قسم یہ سچے ہیں اور تو گدھے سے زیادہ بدتر انسان ہے۔ پھر یہ بات حضور ﷺ تک پہنچی تو منافق اپنی بات سے مکر گیا تب اللہ پاک نے رسول ﷺ پر قرآن نازل کیا:

یحلفون باللہ ماقالوا ولقد قالوا کلمة الکفر بعداسلامھم۔ توبہ: ۷۴

یہ خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے (تو کچھ) نہیں کیا، حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ کہا ہے اور یہ اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئے ہیں۔

اور اللہ پاک نے یہ فرمان صرف حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لیے نازل فرمایا تھا۔

الدارقطنی فی الافراد۔ ابن عساکر

۴۴۱۴ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فقاتلوا ائمة الکفر۔ توبہ: ۱۲

ائمہ کفر سے قتال کرو۔

پھر فرمایا: اس کے بعد اس آیت والوں سے قتال نہیں کیا گیا۔ **رواہ ابن ابی شیبہ**

پاکی حاصل کرنے والوں کی تعریف

۴۴۱۵۔۔۔ محمد بن عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے ہم کو فرمایا:

اے قباء والو! پاکیزگی کے بارے میں اللہ نے تمہاری اچھی تعریف فرمائی ہے، مجھے (اس کی وجہ) بتاؤ۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے تورات میں پانی کے ساتھ استنجاء کا حکم دیکھا تھا۔ **مسند احمد، ابو نعیم فی المعرفة**

۴۴۱۶ محمد بن عبداللہ بن سلام اپنے والد عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے پاس ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پاکی میں تمہاری تعریف فرمائی ہے۔

فیه رجال یحبون ان یتطهروا. توبہ: ۱۰۸

اس (مسجد قباء) میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کیا تم مجھے اس کی خبر نہیں دو گے۔ انہوں نے کہا: ہم (مٹی کے بعد) پانی کے ساتھ استنجاء کرتے ہیں اور تورات سے ہمیں یہ چیز ملی ہے۔ **رواہ ابو نعیم**

۴۴۱۷۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اس مسجد میں تشریف لائے جس کی بنیاد تقویٰ (اور اخلاص) پر رکھی گئی تھی یعنی مسجد قباء میں، آپ دروازے کے پاس کھڑے ہوگئے اور فرمانے لگے: اللہ نے پاکی اختیار کرنے میں تمہاری اچھی تعریف فرمائی ہے۔

فیه رجال یحبون ان یتطهروا واللہ یحب المتطهرین۔ ابن ابی شیبہ، ابو نعیم

غزوہ تبوک

۴۴۱۸۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے طائف سے واپسی آنے کے چھ ماہ بعد آپ کو غزوۂ تبوک کا حکم ملا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے ساعۃ العسرۃ (تنگی کی گھڑی) فرمایا: یہ سخت گرمی کے زمانے میں پیش آیا۔ ان ایام میں نفاق (یعنی منافقین) کی بھی کثرت ہوگئی تھی اور ادھر اصحاب صفہ کی تعداد بھی زیادہ ہوگئی تھی، صفہ فاقہ کشوں کا گھر تھا۔ جس کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا وہ یہاں آجاتا تھا۔ ان کے پاس نبی ﷺ اور دیگر مسلمانوں کا صدقہ آتا رہتا تھا۔ اور جب کوئی غزوہ پیش آتا تو مالدار مسلمان آتے اور ایک ایک صفہ کے ساتھی کو ساتھ لے جاتا۔ کوئی زیادہ کو بھی لے جاتا تھا۔ اور ان کو سامان جہاد فراہم کرتا۔ چنانچہ یوں فقراء مسلمین بھی غزوہ میں امراء مسلمین کے شانہ بشانہ شریک ہوتے۔ اور امراء مسلمین کا مقصود سامان فراہم کرنے سے صرف اللہ کی رضا مقصود ہوتی۔

چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ثواب کی غرض سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ مسلمانوں نے اللہ کے ثواب کی خاطر اپنا اپنا مال پیش کیا۔ کچھ (منافق) لوگوں نے بغیر ثواب کی امید کے خرچ کیا۔ فقراء مسلمین کو مالدار مسلمانوں نے سواریاں دیں۔ کچھ لوگ پیچھے رہ گئے۔ سب سے افضل صدقہ جو کسی نے اس دن پیش کیا وہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دوسو اوقیہ (چاندی) اللہ کی راہ میں صدقہ کی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سو اوقیہ (چاندی) دی، حضرت عاصم انصاری نے کھجور کے نوے وسق صدقے میں دیئے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے لگتا ہے شاید حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں کے لیے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے ان سے سوال کیا: کیا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جو خرچ کیا ہے اس سے زیادہ اور اچھا پیچھے گھر والوں کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کتنا؟ عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول نے جو بھلائی اور خیر کا سچا وعدہ کیا ہے وہ ان کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔ اسی طرح ایک انصاری شخص نے ایک صاع (ساڑھے تین سیر کے برابر) کھجور صدقہ میں پیش کیں۔

منافقین نے مسلمانوں کو بڑھ چڑھ کر صدقات پیش کرتے دیکھا تو یہ کام شروع کیا کہ اگر کسی کو زیادہ مال صدقہ کرتے دیکھتے تو اس کے لیے شور کر دیتے یہ تو دکھاوا کر رہا ہے۔ اگر کوئی اپنی طاقت کے بقدر تھوڑا کچھ لے کر آتا تو کہتے کہ یہ خود اس کا زیادہ محتاج ہے جو یہ لے کر آیا ہے۔ چنانچہ جب ابوعقیل ایک صاع کھجور لے کر آئے اور عرض کیا: میں نے رات بھر مزدوری کر کے دو صاع کھجور اجرت کمائی تھی۔ اللہ کی قسم میرے پاس ان دو صاع کھجوروں کے سوا کچھ نہیں۔ اور وہ انتہائی معذرت اور شرمندگی ظاہر کرنے لگے۔ پھر کہا چنانچہ میں ایک صاع یہاں صدقے کے لیے لے آیا اور ایک صاع پیچھے گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔

چنانچہ منافقین نے ان پر آواز کسی کہ یہ تو خود اپنے صاع کا زیادہ محتاج ہے۔ جبکہ یہ منافقین غنی ہوں یا فقیر سب اس بات کی لالچ میں تھے کہ ان اموال صدقات میں سے بھی ان کو حصہ مل جائے۔

جب رسول اللہ ﷺ کے نکلنے کا وقت قریب آیا تو یہی منافقین آگے ہو ہو کر اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت مانگنے لگے۔ گرمی کی شدت کی شکایت کرتے اور غزوہ سے ڈر ڈر کر پیچھے رہ جاتے۔ لڑائی کی صورت میں موت کا فتنہ انہیں بزدل کر رہا تھا۔ الغرض وہ اللہ کے نام کی جھوٹی قسمیں کھا کھا کر عذر اور بہانے تراشنے لگے۔ آخر رسول اللہ ﷺ بھی اجازت دیتے رہے۔ چونکہ آپ ﷺ کو ان کے دلوں کی باتوں کا علم نہ تھا۔

ان منافقین نے مل کر ایک مسجد نفاق بھی بنائی، ابوعامر فاسق ان کا بڑا بنا۔ جو ہرقل کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ کنانہ بن عبد یا لیل اور علقمہ بن علانہ عامری بھی تھے۔ انہی کے بارے میں سورۂ براءت نازل ہوئی جس میں کسی بیٹھنے والے کو جنگ سے پیچھے رہ جانے کی رخصت نہیں تھی۔ اور اس میں یہ حکم بھی نازل ہوا:

انفروا خفافا وثقالا۔

ہلکے ہو یا بوجھل نکلو اللہ کی راہ میں۔

پھر جو بچے کمزور مسلمان تھے جن میں مریض اور فقیر بھی تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی اور عرض کیا کہ یہ تو ایسا حکم ہے جس میں کچھ رخصت نہیں ہے۔ جبکہ منافقین کے گناہ (اور چالبازیاں) چھپے ہوئے تھے، جو بعد میں ظاہر ہوئے۔ بہر کیف پیچھے رہ جانے والوں میں بہت لوگ تھے اور ان کو کوئی عذر بھی نہ تھا اور سورۂ براءت رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ جانے والوں کی شان میں نازل ہوئی۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ تبوک پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ علیہ السلام نے علقمہ بن محرز مدلجی کو (لشکر دے کر) فلسطین بھیجا اور (دوسرا لشکر دے کر) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومۃ الجندل بھیجا۔ اور فرمایا: جلدی جاؤ۔ شاید تم اس کو باہر قضائے حاجت کرتا ہوا پاؤ اور اس کو پکڑ لو۔

چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ گئے اور فرمان رسول کے مطابق دشمن کو اسی حال میں پایا۔ اور اس کو پکڑ لیا۔

ادھر مدینہ میں موجود منافقین کوئی بری خبر (جو مسلمانوں کے لیے باعث خوشی ہوتی) سنتے تو لرز جاتے لیکن جب سنتے کہ مسلمان مشقت اور تنگی میں مبتلا ہیں تو خوش ہوتے اور کہتے تھے کہ ہم جانتے تھے ایسا ہوگا اسی لیے ہم محتاط رہے (اور نہیں گئے)۔ اور جب مسلمانوں کی سلامتی اور مالداری کی خبر سنتے تو رنجیدہ ہو جاتے۔ اور مدینہ میں موجود ہر منافق کے چہرے سے ان کیفیات کا اندازہ ہوتا تھا۔ پس کوئی منافق نہ رہا جو خبیث عمل کے ساتھ اور خبیث رتبے کے ساتھ چھپتا نہ پھر رہا ہو۔ جبکہ ہر بیمار اور لاچار خوشحالی اور فراخی کا انتظار کر رہا تھا جس کا اللہ نے وعدہ فرمایا تھا۔ ادھر سورۂ براءت بھی مسلسل موقع بموقع نازل ہو رہی تھی۔ (جس میں بہت سی خفیہ باتیں ظاہر ہو رہی تھیں) جس کی وجہ سے مسلمان بھی مختلف گمانوں کا شکار تھے اور ڈر رہے تھے کہ کوئی بڑا بوڑھا جس سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہو اور سورۂ توبہ اس کا پردہ فاش کردے اور وہ اسی کے صدمے میں نہ چلا جائے۔ الغرض سورۂ براءت میں ہر عمل کرنے والے کا مرتبہ ہدایت کا یا گمراہی کا آشکارا ہو گیا اور سورۂ براءت کا نزول بھی مکمل ہو گیا۔

ابن عائذ، ابن عساکر

۴۴۱۹..... حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل قباء کو ارشاد فرمایا: وہ کونسی طہارت ہے جس کے ساتھ اس آیت میں تمہاری خصوصیت بیان کی گئی:۔

فيه رجال يحبون ان يتطهروا والله يحب المطهرين۔ توبہ: ۱۰۸

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی بھی حاجت کرنے جاتا ہے تو وہ پانی کے ساتھ (استنجاء ضرور کرتا ہے) صرف مٹی پر اکتفا نہیں کرتا اور پائخانہ کا مقام ضرور دھوتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۴۴۲۰..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی عدی بن کعب کے ایک غلام نے ایک انصاری شخص کو قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت میں بارہ ہزار درہم ادا کیے۔ جس کے بارے میں قرآن نازل ہوا:

ومانقموا الا ان اغناهم الله ورسوله من فضله۔

اور انہوں نے اس کے سوا کوئی عیب نہیں لگایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دیا۔

عبدالرزاق، السنن لسعيد بن منصور، مستدرک الحاکم، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابو الشيخ، ابن مردويه

۴۴۲۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۂ برات کے ساتھ مکہ بھیجا۔ پھر ان کو بلا لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا: اس کو میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص پہنچائے گا۔ ابن ابی شيبه

۴۴۲۲..... (مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

للذين احسنوا الحسنىٰ وزيادة۔ يونس: ۲۶

جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور (مزید برآں) اور بھی۔

کے بارے میں منقول ہے "حسنیٰ" سے مراد جنت اور "زیادۃ" سے مراد خدائے عزوجل کا دیدار ہے۔

ابن ابی شيبه، ابن ابی عاصم فی السنن، ابن جرير، ابن المنذر، ابن خزيمه، ابن منده، وعثمان بن سعيد دارمی معافی الرد علی الجهمية.

الدار قطنی والبیہقی معاًفی الرؤیۃ، ابوالشیخ، ابن مردویہ، ابن ابی زمنین اللالکائی معاً فی السنۃ والآجری فی الشریعۃ، الخطیب فی التاریخ

۴۴۲۳۔۔۔ایفع الکلاعی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عراق کا خراج آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے غلام کے ساتھ خود باہر نکلے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکرادا کیا۔ جبکہ ان کا غلام کہنے لگا: اللہ کی قسم یہ اللہ کا فضل اوراسی کی رحمت سے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے یہ وہ نہیں ہے جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:

قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا الخ۔ یونس: ۵۸

کہہ دو کہ خدا کے فضل اوراس کی مہربانی سے (یہ کتاب نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ ابن ابی حاتم، الکبیر للطبرانی

فائدہ:۔۔۔۔۔۔غلام کا مقصد تھا کہ اس آیت سے اللہ کا فضل اور رحمت مراد ہے جو عراق سے خراج (ٹیکس) میں آیا ہے۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سختی سے تردید کی کہ یہ تو دنیاوی مال ہے اس سے بہتر تو اللہ کی کتاب اوراس کی ہدایت ہے جو درحقیقت خدا کا فضل اوراس کی مہربانی سے کسی کو حاصل ہوتی ہے ورنہ یہ دنیا تو اس کے دوست اور دشمن سب ہی کو مل جاتی ہے۔

۴۴۲۴۔۔۔۔۔۔(علی رضی اللہ عنہ) **ان لھم قدم صدق عند ربھم۔ یونس۔ ۱**

ان کے پروردگار کے ہاں ان کا سچا درجہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مذکورہ فرمان باری کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں یعنی محمد ﷺ ان کے لیے (قیامت کے روز) شفاعت کرنے والے ہیں۔

رواہ ابن مردویہ

خصوصی انعام کا تذکرہ

۴۴۲۵ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ۔ یونس: ۲۶

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور (مزید برآں) اور بھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ''حسنیٰ'' سے مراد جنت اور ''زیادۃ'' سے مراد اللہ رب العزت کا دیدار ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۲۶۔۔۔۔ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ۔

کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: الذین احسنوا یعنی جن لوگوں نے نیکی کی، اس سے مراد اہل توحید ہیں، ''الحسنیٰ'' سے مراد جنت ہے اور ''زیادۃ'' سے مراد اللہ عزوجل کے چہرے کو دیکھنا ہے۔ (ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدارقطنی، والبیہقی معاًفی الرؤیۃ، السنۃ للالکائی)

۴۴۲۷۔۔۔۔''للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ'' کی تفسیر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: ''زیادۃ'' سے مراد جنت کا ایسا بالاخانہ ہے جو ایک ہی موتی سے بنا ہوگا اس کے چار دروازے ہوں گے۔ اس کے دروازے اور دوسرے حصے سب ایک ہی موتی کا حصہ ہوں گے۔

السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، البیہقی فی الرؤیۃ

سورۂ ھود

۴۴۲۸۔۔۔۔(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کشتی (نوح علیہ السلام) جب جودی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی حضرت نوح علیہ السلام نے کوے کو بلایا اور فرمایا: جاؤ مجھے زمین کا حال دیکھ کر بتاؤ۔ کوا گیا وہاں قوم نوح علیہ السلام کے پاس آنے میں دیر کر دی

حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو بددعا دی پھر کبوتر کو بلایا۔ کبوتر آ کر حضرت نوح علیہ السلام کے ہاتھ پر بیٹھ گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو حکم دیا۔ تم زمین پر اترو اور زمین کا حال دیکھ کر مجھے بتاؤ۔ چنانچہ کبوتر نیچے اترا اور تھوڑی دیر بعد چونچ میں ایک ایک پتہ پکڑ کر لایا جس کو منہ سے پھڑ پھڑا رہا تھا کبوتر آ کر کہنے لگا: زمین پر اتر جائیے، زمین میں (پانی خشک ہونے کے بعد) نباتات اگ آئی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کبوتر کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تجھے برکت دے اور اس گھر میں برکت دے جہاں تو ٹھکانہ رکھے۔ اور لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دے۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تیرے پیچھے پڑ جائیں گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ ہمیشہ تیرا سر سونے کا بنا دیتا۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۲۹......عباد بن عبداللہ اسدی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا آپ رضی اللہ عنہ (پارک نما) کشادہ گھاس پر تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا اور اس آیت کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا:

افمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه الخ. هود: ١٧

بھلا جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتے ہوں اور ان کے ساتھ ایک (آسمانی) گواہ بھی اس کی جانب سے ہو۔

کا کیا مطلب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریش کے جس شخص پر بھی استرا چلا ہو (یعنی ہر بالغ شخص) کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن ضرور نازل ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ جان لیں کہ ہم اہل بیت کے لیے اللہ نے محمد ﷺ کی زبان پر کیا انعام گنوائے ہیں تو یہ مجھے اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ یہ پوری جگہ مجھے سونے چاندی کے ساتھ بھر کر مل جائے۔

اللہ کی قسم! اس امت میں ہماری مثال ایسی ہے جیسے نوح علیہ السلام کی قوم میں کشتی نوح۔ اور ہماری مثال اس امت میں ایسی ہے جیسی بنی اسرائیل میں باب حطہ، (جس پر سے گذرنے والا اسرائیلی اپنی مراد کو پہنچا)۔ ابوسهل القطان فی امالیه، ابن مردویه

فائدہ:......یعنی قریش کا ہر شخص اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ محمد ﷺ حق پر ہیں اور جو ہم اصحاب رسول کے ساتھ مل گیا وہ کشتی نوح کی طرح کامیاب ہے۔ لیکن پھر کافر لوگ نہیں مانتے۔

دنیا طلبی کی مذمت

۴۴۳۰......عبداللہ بن معبد سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ہمیں اس آیت کے بارے میں بتائیے:

من كان يريد الحياة الدنيا وزينتها ......سے......وباطل ما كانوه يعملون تک۔ هود: ١٥-١٦

جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دیدیتے ہیں۔ اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کیے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس تجھ پر اس سے وہ شخص مراد ہے جس کا مقصود صرف اور صرف دنیا ہو اور وہ آخرت کا بالکل خیال نہ رکھتا ہو۔ ابن ابی حاتم

۴۴۳۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تنور (جس کا سورۂ ھود میں ذکر ہے) کوفہ کی (جامع) مسجد کے ابواب کندہ کی طرف سے پھوٹا تھا۔

ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ

فائدہ:......جب طوفان نوح علیہ السلام آیا اس کی ابتداء ایک تنور میں پانی نکلنے سے ہوئی تھی جس کے متعلق ارشاد ربانی ہے ''وفار التنور'' اور تنور ابلنے لگا۔ اسی کی تفسیر مذکورہ حدیث میں کی گئی ہے۔

۴۴۳۲......حبۃ العرنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں بیت المقدس جانے کا ارادہ رکھتا ہوں تاکہ وہاں جاکر نماز پڑھوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا: اپنی سواری فروخت کر ڈال، اپنا زاد سفر کھاپی لے۔ اور اسی (کوفہ کی مسجد میں نماز پڑھ لے کیونکہ اس میں ستر سے زائد انبیاء نے نماز پڑھی ہے اور اس سے تنور ابلا تھا۔ ابو الشیخ

۴۴۳۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو (زمین کے اندر) پھاڑتا ہے اور جسم میں روح ڈالتا ہے یہ تمہاری مسجد اسلام کی چار مسجدوں میں سے چوتھی مسجد ہے۔ اس میں دو رکعتیں نماز پڑھنا مجھے دوسری مساجد میں دس رکعات پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ سوائے مسجد حرام اور مسجد نبوی کے۔

اور اسی کے دائیں جانب قبلہ کی طرف سے تنور ابلا تھا۔ ابو الشیخ

فائدہ:......کوفہ کی مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد گرامی فرمایا تھا۔ اور چار مساجد اسلام میں مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد بیت المقدس اور کوفہ کی مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

۴۴۳۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ ''وفار التنور'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے صبح کی روشنی مراد ہے۔ فرمایا: کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ملا تھا کہ جب صبح روشن ہوجائے تو اپنے اصحاب کو لے کر نکل جانا۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

''وفار التنور''. ھود: ۴۰

اور تنور ابل گیا۔

تنور کی مراد کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں: جن میں سے دو قول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مذکورہ روایات میں ذکر ہوئے اور بھی کئی اقوال ہیں جو کتب تفسیر میں منقول ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۴۳۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت نوح علیہ السلام نے سفینہ (یعنی کشتی) میں اپنے ساتھ تمام درختوں (کی اقسام) کو بھی لے لیا تھا۔

اسحاق بن بشر فی المبتداء، ابن عساکر

قبیلہ والوں کے ساتھ رہنے میں فائدہ ہے

۴۴۳۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

آدمی کا قبیلہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے جبکہ اس قدر آدمی اپنے قبیلے کے لیے سودمند نہیں۔ کیونکہ آدمی اگر قبیلے کی حفاظت کرے گا جبکہ قبیلہ آدمی کی حفاظت کرے گا تو قبیلے کے تمام افراد اس کی حفاظت کریں گے۔ اور اپنی محبت، حفاظت اور مدد کے ساتھ اس کو پیش آئیں گے۔ حتیٰ کہ بسا اوقات کوئی کسی آدمی پر غصہ ہوتا ہے تو اس کو کچھ نہیں گردانتا بلکہ اس کے قبیلہ سے رعب رکھتا ہے۔ چنانچہ میں تم کو اس بات کی تائید میں کتاب اللہ کی آیت پیش کرتا ہوں: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سورہ ھود کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

قال لو ان لی بکم قوۃ او آوی الی رکن شدید۔ ھود: ۸۰

(لوط نے) کہا: اے کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا کسی مضبوط (جماعت کے) قلعہ میں پناہ پکڑ سکتا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رکن شدید (جس کی خواہش حضرت لوط علیہ السلام نے کی اس) سے مراد قبیلہ ہے۔ چونکہ لوط علیہ السلام کا ان کی قوم میں کوئی قبیلہ نہ تھا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اللہ نے لوط علیہ السلام کے بعد کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کے مضبوط قبیلے میں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی جو شعیب علیہ السلام کو ان کی قوم نے کہا تھا:

وانا لنراک فینا ضعیفا ولولا رھطک لرجمناک. ھود: ۹۱

اور ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہم میں کمزور بھی ہو اور اگر تمہارے خاندان والے نہ ہوتے تو ہم تم کو سنگسار کر دیتے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم معبود حق کی: وہ لوگ اپنے رب کی عظمت سے نہیں ڈرے مگر شعیب علیہ السلام کے خاندان سے ڈر گئے۔

رواہ ابوالشیخ

سفینۂ نوح علیہ السلام

۴۴۳۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اگر اللہ پاک قوم نوح علیہ السلام میں سے کسی پر رحم فرماتے تو اس بچے کی ماں پر ضرور رحم فرماتے (جس کا قصہ یہ ہے) کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال تک لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ حتیٰ کہ جب آپ علیہ السلام (ان سے مایوس ہو گئے تو آپ علیہ السلام) نے ایک درخت اگایا، جو بڑا ہو گیا اور ہر طرف سے پھیل کر خوب بڑا ہو گیا اور آپ نے اس کو کاٹ کر کشتی بنانا شروع کی۔ لوگ آپ کے پاس سے گذرتے اور اس کے متعلق پوچھ گچھ کرتے۔ آپ علیہ السلام فرماتے: میں کشتی بنا رہا ہوں۔ لوگ اس جواب پر خوب ہنسی مذاق اڑاتے اور کہتے تم خشکی میں کشتی بنا رہے ہو، یہ چلے گی کہاں؟ آپ علیہ السلام صرف یہ جواب دیتے عن قریب تم کو (سب) معلوم ہو جائے گا۔

چنانچہ جب آپ علیہ السلام کشتی بنا کر فارغ ہو گئے، تنور ابل پڑا اور گلی محلوں میں پانی خوب جاری ہو گیا تو اس بچے کی ماں کو اپنے بچے کا بہت خوف ہوا کیونکہ وہ اس سے بہت ہی زیادہ محبت کرتی تھی۔ چنانچہ وہ بچہ کو (چھاتی سے) لگا کر پہاڑ پر چلی گئی۔ پانی جب (پہاڑ سے بھی اونچا ہو کر) اس کے ٹخنوں تک پہنچ گیا تو اس نے بچے کو ہاتھوں میں اٹھا کر بلند کر لیا۔ آخر کار پانی اس ماں کو بھی (بچے سمیت) بہا کر لے گیا پس اگر اللہ پاک اس دن کسی (کافر) پر رحم فرماتا تو اس بچے کی ماں پر ضرور رحم کھاتا۔ مستدرک الحاکم، ابن عساکر

۴۴۳۸..... محمد بن الحنفیہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے جن کی ماں کا نام حنفیہ تھا) کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا:

ویتلوہ شاھد منہ۔ ھود: ۱۷

اور اس کو اللہ کی جانب سے ایک شاہد تلاوت کرتا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اس آیت میں شاہد سے آپ کی ذات مراد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش میں اس سے مراد ہوتا لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد محمد کی زبان ہے۔

ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، الکبیر والاوسط للطبرانی

۴۴۳۹..... افمن کان علی بینة من ربه ویتلوہ شاھد منہ۔ ھود: ۱۷

ترجمہ: ..... بھلا جو اپنے پروردگار کی طرف سے (روشن) دلیل رکھتا ہو اور اس کے ساتھ ایک گواہ بھی اللہ کی جانب سے ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی جانب سے میں گواہ ہوں۔ ابن مردویہ، ابن عساکر

۴۴۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

افمن کان علی بینة من ربه ویتلوہ شاھد منہ۔

میں خدا کی طرف سے (روشن) دلیل پر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس پر گواہ ہیں۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۴۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: قریش کا کوئی شخص ایسا نہیں جس کے بارے میں قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ نازل ہوا ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا: آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا ہے؟ فرمایا: کیا تم سورۃ ھود تلاوت نہیں کرتے:

افمن کان علی بینة من ربه ویتلوہ شاھد منہ۔ ھود: ۱۷

پس جو اپنے رب کی طرف سے (روشن) دلیل پر قائم ہو اور ایک گواہ بھی اس پر اللہ کی جانب سے ہو۔

میں علی بینة من ربه سے حضور ﷺ مراد ہیں اور یتلوہ شاہد منہ سے میں مراد ہوں۔ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابو نعیم فی المعرفة

سورۂ یوسف

۴۴۴۲.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) ولقد همت به۔ یوسف:۲۴

اور اس (زلیخاء) نے اس (یوسف علیہ السلام) کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا۔ برائی کی لالچ کی۔اور کھڑی ہو کر اپنے کو جو یاقوت اور موتیوں کے ساتھ جڑا ہوا تھا اور گھر کے کونے میں رکھا تھا سفید کپڑا ڈھانپنے لگی۔تا کہ اس کے اور بت کے درمیان آڑ ہو جائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا: یہ کیا کر رہی ہو؟ اس نے کہا: میں اپنے معبود سے شرم کرتی ہوں کہ وہ مجھے اس حالت میں دیکھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تو ایسے معبود سے شرم کر رہی ہے جو کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے اور میں اس حقیقی معبود سے شرم نہیں کر رہا ہوں جو ہر جان پر اور اس کے عمل پر نگہبان ہے۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنا یہ مقصود مجھ سے کبھی حاصل نہیں کر سکتیں۔اور یہی برہان ہے۔

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْ لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ۔ یوسف:۲۴

اور اس نے ارادہ کیا اور اس (یوسف علیہ السلام) نے بھی اس کا ارادہ کیا اگر وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتا (تو قریب تھا کہ گناہ میں ملوث ہو جاتا)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ زلیخاء نے مضبوط ارادہ کیا اور عزم کر لیا کہ یہ (گناہ) کرنا ہے۔ جبکہ اس کے اصرار کی وجہ سے یوسف علیہ السلام کے دل میں ارادہ پیدا ہوا جبکہ اس میں واقع نہیں ہوئے اور کرنے کا خیال مضبوط نہیں ہونے دیا اسی کی نشانی یہ ہوئی کہ جب زلیخاء نے اپنے بت پر کپڑا ڈالا تو ان کو تنبیہ ہوئی اور ارادے سے عزم صمیم کے ساتھ ہٹ گئے اور فرمایا تم یہ مقصود مجھ سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتیں۔تفسیر القرطبی ۱۶۶/۹-۱۶۷.مع الاضافه۔

سورۂ رعد

۴۴۴۳.....عباد بن عبداللہ اسدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فرمان الٰہی کے متعلق ارشاد فرمایا:

انما انت منذر ولكل قوم هاد. الرعد:۷

بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک ہادی ہے۔فرمایا: رسول اللہ ﷺ ڈرانے والے ہیں اور میں ہادی (سیدھی راہ دکھانے والا) ہوں۔ابن ابی حاتم

۴۴۴۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

يمحو الله مايشاء ويثبت وعنده ام الكتاب۔ الرعد:۳۹

خدا جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جو چاہتا ہے) قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جواب دیا: میں تجھے اس کے متعلق ایک راز کی بات بتاتا ہوں تم میرے بعد میری امت کو بتانا۔کون ہے اور جس کو یہ لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کو کس طرح قبول نہیں کرتے، صدقہ دینا والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور بھلائی کا کام کرنا جو بدبختی کو نیک بختی سے بدل دیتا ہے اور عمر میں اضافہ کرتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبه

کلام:......یہ حدیث منکر ہے اور اس کی اسناد میں کئی مجہول روات ہیں۔کنز العمال عربی ج ۲ ص ۴۴۱

قدرت کی نشانیاں

۴۴۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا محمد! مجھے اپنے اس معبود کے بارے میں بتایئے ،جس کی طرف آپ لوگوں کو بلاتے ہیں کہ وہ یاقوت کا ہے؟ سونے کا ہے؟ یا اور کسی چیز کا ہے؟ چنانچہ سائل پر بجلی گری اور اس کو جلا ڈالا تب اللہ پاک نے یہ آیت نازل کیا:

ویرسل الصواعق فیصیب بھا من یشاء الخ. الرعد:۳

اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے اور وہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی قوت والا ہے۔رواہ ابن جریر

۴۴۴۶ ۔۔۔الا کباسط کفیه الی الماء لیبلغ فاہ وماھو ببالغه الخ. الرعد:۱۴

سود مند پکارنا تو اللہ ہی کی رضاء کے لیے مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تا کہ (دور ہی سے)اس کے منہ تک آپہنچے ،حالانکہ وہ (اس تک کبھی نہیں) آسکتا اور (اسی طرح) کافروں کی پکار ہے۔رواہ ابن جریر

۴۴۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرمان الٰہی:

له دعوة الحق۔ الرعد:۱۴

اللہ ہی کے لیے حق کی پکار ہے۔

کا مطلب ہے حق کی پکار لا اله الا اللّٰه کی توحید ہے۔ابن جریر ، ابو الشیخ

۴۴۴۸۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

ألابذکر اللّٰه تطمئن القلوب۔ الرعد:۲۸

اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کی یاد سے اس شخص کا دل آرام پاتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہو۔اور مؤمنین کے ساتھ بھی محبت رکھتا ہو غائب ہوں یا حاضر سب کے ساتھ۔

پس آگاہ رہو اللہ کی وجہ سے ہی مؤمنین ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔رواہ ابن مردویه

کلام :۔۔۔۔۔۔اس روایت میں ایک راوی محمد بن اشعث کوفی بھی ہے جو حدیث کے بارے میں تہمت زدہ ہے۔کنز ۲ ص ۴۴۲

۴۴۴۹۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے (افلم ییئس الذین آمنوا) کی بجائے اس کو یوں پڑھا: افلم یتبین الذین آمنوا۔ رواہ ابن جریر

فائدہ :۔۔۔۔۔ترجمہ آیت: کیا مؤمنوں کو معلوم نہیں کہ اگر خدا چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کے راستے پر چلا دیتا۔

ییئس کا معنی کیونکہ یتبین ہے۔اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو یوں تلاوت فرمایا۔

۴۴۵۰۔۔۔۔محمد بن اسحاق عکاشی ،اوزاعی ،محمد بن علی بن حسین ،علی بن حسین ،حسین رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی:

یمحو اللّٰه مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب۔ الرعد:۳۹

خدا جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو (چاہتا ہے) ثابت رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس کی تفسیر بتا کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوں اور تم میرے بعد میری امت کو اس کی تفسیر بتا کر

میری آنکھیں ٹھنڈی کردینا۔ صدقہ کرنا اللہ کی رضاء کے لیے، والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور نیکی اختیار کرنا (نازل شدہ) بدبختی کو (بھی) نیک بختی میں بدل دیتا ہے، عمر میں اضافہ کرتا ہے اور برائیوں (اور مصیبتوں) سے چھٹکارا دیتا ہے۔ اے علی جس کے پاس مذکورہ بھلائیوں میں سے کوئی ایک خصلت (صدقہ والدین کے ساتھ نیکی اور عام نیکی کرنا وغیرہ) ہو تو اللہ پاک اس کو تینوں خصلتیں عطا فرمادیتے ہیں۔

رواہ ابن مردویہ

کلام:...... عکاشی خودساختہ حدیثیں بیان کرتا ہے۔ کنز ۲ ص ۴۴۳

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ شخص منکر الحدیث ہے۔ ابن معین کہتے ہیں کذاب ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ شخص حدیث گھڑتا ہے۔

میزان الاعتدال ۳/ ۷۶/ ۴

سورۂ ابراہیم علیہ السلام

۴۴۵۱...... (مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) وذکرھم بایام اللّٰہ۔ ابراھیم: ۵

(ترجمہ مکمل آیت) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے جاؤ اور ان کو خدا کے ایام یاد دلاؤ اور اس میں ان لوگوں کے لیے جو صابر شاکر ہیں نشانیاں ہیں۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں یعنی ان کو اللہ کی نعمتیں یاد دلاؤ۔

عبد بن حمید، نسائی، زیادات عبداللہ بن احمد بن حنبل، الدارقطنی فی الافراد

۴۴۵۲...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمان باری تعالیٰ:

ألم تر الی الذین بدلوا نعمة اللّٰہ کفراً. ابراھیم: ۲۸

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے خدا کے احسان کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا۔''

کے بارے میں فرمایا: کہ یہ قریش کے دو فاجر قبیلے تھے بنو المغیرہ اور بنو امیہ۔ ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ

۴۴۵۳...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) الم تر الی الذین بدلوا نعمة اللّٰہ کفراً. ابراھیم: ۲۸

کے متعلق فرمایا یہ قریش کے دو فاجر قبیلے ہیں بنو مغیرہ اور بنو امیہ۔ بنو مغیرہ کی جڑ تو اللہ نے جنگ بدر میں کاٹ دی تھی۔ جبکہ بنو امیہ کو ایک وقت تک کے لیے ڈھیل مل گئی ہے۔ ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، الصغیر للطبرانی

اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بدلنے والے

۴۴۵۴...... ابوطفیل سے مروی ہے کہ ابن الکواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قریش کے فاجر لوگ ہیں۔ بدر کا دن ان کے لیے کافی ہوگیا تھا۔ ابن الکواء نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

الذین ضل سعیھم فی الحیاۃ الدنیا۔ الکھف: ۱۰۴

وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی اور وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم اچھا کہہ رہے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ فرقہ حروریہ کے لوگ ہیں۔

عبدالرزاق، الفریابی، نسائی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، البیھقی فی الدلائل

فائدہ:......یعنی ہر گمراہ فرقہ اس زمرے میں داخل ہے جن کی دنیاوی زندگی میں عبادت وریاضت بے کار ہو جاتی ہے اور وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔اہل بدعت وضلالت اور دین میں نئی باتیں داخل کرنے والے اس وعید میں شامل ہیں۔اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

۴۴۵۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا (جن کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے) کہ انہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر کے ساتھ بدل دیا۔فرمایا: وہ (قریش میں) سے بنوامیہ اور ابوجہل کا قبیلہ بنی مخزوم ہے۔رواہ ابن مردویہ

گذشتہ روایات سے اس کا تعارض نہیں کیونکہ بنی مخزوم بنی مغیرہ کے بڑے قبیلے کی ایک شاخ ہے۔اور گذشتہ روایات میں بنی مغیرہ کا ذکر آیا ہے۔

۴۴۵۶...... ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جن لوگوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اس زمرے سے قریش کے علاوہ دوسرے لوگ بری ہیں۔رواہ ابن مردویہ

۴۴۵۷......ابن ابی حسین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو فرمایا: کوئی مجھ سے قرآن (کی تفسیر) کے بارے میں سوال کیوں نہیں کرتا۔پھر فرمایا (میرا تو یہ حال ہے کہ) خدا کی قسم اگر مجھے علم ہوتا کہ کوئی شخص قرآن کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور وہ تمام سمندروں کے پار ہوتا تو میں ضرور اس شخص کے پاس جاتا۔(جبکہ تم کو یہاں پر نعمت میسر ہے اور سوال نہیں کرتے)۔چنانچہ حضرت ابن الکواء نے سوال کیا: وہ کون لوگ ہیں:

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔سورہ ابراھیم: ۲۸

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ مشرک لوگ ہیں۔ان کے پاس اللہ کی (عظیم) نعمت ایمان کی دولت آئی لیکن انہوں نے اس کو ٹھکرا کر اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں ڈال دیا۔ابن ابی حاتم

کافروں کی دین دشمنی

۴۴۵۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے

وان کاد مکرھم لتزول منه الجبال۔ ابراھیم: ۴۶

گو وہ (کافروں کی تدبیریں) ایسی تھیں کہ پہاڑ بھی ان سے ٹل جائیں۔

یعنی کان کی جگہ کاد پڑھ کر اس کے معنی بیان کرتے تھے۔پھر ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی:

جابر سرکش بادشاہوں میں سے ایک جابر بادشاہ نے کہا: میں آخری حد تک اوپر جاؤں گا اور دیکھوں گا آسمانوں میں کیا ہے؟ چنانچہ اس نے گدھے کے بچے لانے کا حکم دیا اور ان کو خوب گوشت کھلایا حتیٰ کہ وہ بڑے مضبوط اور توانا ہو گئے پھر ایک تابوت بنانے کا حکم دیا جس میں دو آدمی سما سکیں۔پھر اس تابوت کے درمیان ایک اونچی لکڑی لگوائی۔

لکڑی کے اوپر سرے پر گوشت بندھوایا۔پھر گدھوں کو تابوت کے اوپر بندھوا دیا۔جبکہ گوشت ان سے اوپر تھا۔اور پہلے اچھی طرح ان کو بھوکا رکھا۔پھر وہ اپنے ساتھی کے ساتھ اندر بیٹھ گیا۔اور گدھوں (کرگسوں) کو کھول دیا چنانچہ وہ گوشت کی طرف لپکے چونکہ بندھے ہوئے تھے اس لیے تابوت کو لے کر اوپر گوشت کی طرف اڑتے رہے۔

جہاں تک اللہ نے چاہا وہ اڑے۔پھر بادشاہ نے اپنے ساتھی کو کہا دروازہ کھول کے دیکھو کیا نظر آتا ہے اس نے دروازہ کھول کر دیکھا اور بولا میں پہاڑوں کو دیکھ رہا ہوں جو مکھی کی طرح نظر آرہے ہیں۔بادشاہ نے دروازہ بند کرنے کو کہا۔گدھ اور اوپر اڑے جس قدر اللہ نے چاہا۔پھر بادشاہ نے کہا: دیکھو، ساتھی نے کھول کر دیکھا اور کہا: مجھے صرف آسمان نظر آرہا ہے اور کچھ نظر نہیں آرہا اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ آسمان قریب ہونے کے بجائے مزید بلند ہوتا جارہا ہے پھر بادشاہ نے (عاجز ہو کر) کہا لکڑی کا رخ نیچے کردو۔گدھ اب گوشت کھانے کے لیے نیچے کو لپکے۔

پھر پہاڑوں نے ان کا پھڑ پھڑانا سنا تو قریب تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل جاتے اسی کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے:
اوران کے مکر اور تدبیریں ایسی تھیں کہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں۔
ابراھیم: ۴۶. عبداللہ بن حمید، ابن جریر. ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری فی المصاحف

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مناظرہ

۴۴۵۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:
جس شخص نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کے پروردگار کے بارے میں مناظرہ کیا اس نے دو گرس (گدھ) کے بچے لیے اور ان کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ موٹے تازہ اور جوان ہو گئے۔ چنانچہ پھر اس نے ہر ایک کی ایک ایک ٹانگ کے ساتھ رسی باندھ کر تابوت کو رسی باندھ دی اور دونوں کو بھوکا رکھا۔ پھر تابوت میں اپنے ساتھ ایک آدمی کو لے کر بیٹھ گیا پھر ایک لاٹھی پر گوشت بندھوا کر تابوت کے اوپر لگوا دی۔ چنانچہ دونوں کرگس اڑے۔ اندر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے دوسرے کو کہا: کیا تم دیکھ رہے ہو؟ اس نے کہا: یہ یہ دیکھ رہا ہوں حتیٰ کہ ایک بلندی پر پہنچ کر کہا: میں دنیا کو مکھی کے مثل دیکھ رہا ہوں۔ پھر اس نے اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ لکڑی سیدھی کر دو (یعنی اس کا رخ نیچے کی طرف کر دو) چنانچہ پھر دونوں نیچے اتر آئے اور یہی فرمان باری کا مطلب ہے:

وان کان مکرهم لتزول منه الجبال۔ ابراھیم: ۴۶

اور اگر چہ ان کی تدبیریں (ایسی تھیں کہ) ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔ رواہ ابن جریر

۴۴۶۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات. ابراھیم: ۴۸

''جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (دوسرے آسمانوں سے بدل دیئے جائیں گے)۔''
اس زمین کو ایسی سفید زمین سے بدل دیا جائے گا جس پر کوئی گناہ نہ ہوا ہوگا اور نہ اس پر کسی کا خون بہایا ہوگا۔ رواہ ابن مردویہ

کلام:.......اس روایت میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا بہن جایہ (بھانجا) سیف بن محمد ہے جو کذاب ہے۔ کنز ج ۲ ص ۴۴۶

سورۃ الحجر

۴۴۶۱.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''السبع المثانی'' سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔ ابن جریر. ابن المنذر

۴۴۶۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی:

ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم۔

اور ہم نے آپ کو سات بار بار پڑھی جانے والی اور قرآن عظیم عطا کیا۔
کے متعلق منقول ہے کہ سات پڑھی جانے والی سے مراد سات ابتدائی طویل سورتیں ہیں۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۶۳.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) طان بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:
کیا تم جانتے ہو جہنم کے دروازے کیسے ہوں گے؟ ہم نے عرض کیا: تمام ان دروازوں جیسے فرمایا نہیں۔ بلکہ اس طرح پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کھولا اور اس پر دوسرا ہاتھ کھول کر دکھایا (یعنی جہنم کے دروازے دائیں بائیں کی بجائے اوپر نیچے ہوں گے)۔

الزھد الامام احمد، عبد بن حمید

۴۴۶۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی:

ونزعنا مافی صدورهم من غل۔ الحجر: ۴۷

اور ہم ان (جنتیوں) کے دلوں سے کھوٹ نکال دیں گے۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں یعنی ہر طرح کی عداوت اور دشمنی ان میں سے نکال دیں گے۔ رواه ابن جرير

۴۴۶۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

فاصفح الصفح الجميل۔ الحجر: ۸۵

تو تم اچھی طرح سے درگذر کرو۔

کے بارے میں تفسیر منقول ہے یعنی تم بغیر عتاب (اور سزا) کے ان سے راضی رہو۔ ابن مردويه، ابن النجار فی تاريخه

۴۴۶۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی:

ولقد آتيناک سبعاً من المثانی والقرآن العظيم۔ الحجر: ۸۷

اور ہم نے آپ کو سات جو دہرا کر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم عطا کیا۔

کے متعلق ارشاد فرمایا اس سے سورۃ فاتحہ مراد ہے۔

الفريابی، شعب الايمان للبيهقی، ابن الضريس فی فضائله، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردويه

دل کا صاف ہونا

۴۴۶۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فرزند موسیٰ بن طلحہ کو فرمایا: مجھے امید ہے کہ میں اور تمہارا باپ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ونزعنا مافی صدورهم من غل اخواناً علی سرر متقابلين۔ الحجر: ۴۷

اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی ہم اس کو نکال کر (صاف کر) دیں گے۔ (گویا) بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہیں۔

ایک ہمدانی شخص نے (طعن کرتے ہوئے) کہا: اللہ انصاف کرنے والا ہے (یعنی یہ مرتبہ آپ کو نہیں ملے گا) یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ چیخ پڑے اور فرمایا: اگر ہم (اصحاب واہل بیت رسول) اس کے اہل نہیں تو اور کون اس کے اہل ہوں گے؟

السنن لسعيد بن منصور، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، عقيلی فی الضعفاء، الاوسط للطبرانی، ابن مردويه، السنن للبيهقی

۴۴۶۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے کہ میں عثمان بن (عفان)، زبیر بن (العوام) اور طلحہ بن (عبید اللہ) ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ونزعنا مافی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلين۔ الحجر: ۴۷

اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی اس کو ہم نکال کر (صاف کر) دیں گے۔ (گویا) بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہیں۔

ابن مردويه، ابن ابی شيبه، السنن لسعيد بن منصور، الفتن لنعيم بن حماد، مسدد، ابن ابی عاصم، الكبير للطبرانی، السنن للبيهقی

فائدہ:.....یعنی جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جو تھوڑی بہت رنجش ہوگی وہ جنت میں صاف ہو جائے گی اور سب آپس میں بھائی بھائی ہوں گے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان ان کو بھی اللہ تعالیٰ بھائی بھائی بنا دیں گے۔

۴۴۷۰..... ونزعنا مافی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔ الحجر: ۴۷
ترجمہ:..... اور ہم ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی نکال دیں گے (گویا) وہ بھائی بھائی ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذکورہ فرمان باری تعالیٰ کے متعلق ارشاد فرمایا: یہ عرب کے تین قبائل کے بارے میں نازل ہوئی ہے: بنی ہاشم، بنی تیم، بنی عدی، اور میرے بارے میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔

ابن مردویہ، القاری فی فضائل الصدیق

فائدہ:..... حضرت علی بن ہاشم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بن تیم اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے۔

(طبقات ابن سعد

خلفاء راشدین کے فضائل

۴۴۷۱..... کثیر النواء سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر (صادق رحمہ اللہ) کو کہا: مجھے فلاں شخص نے علی بن الحسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف سے بیان کیا کہ ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے:

ونزعنا مافی صدورھم من غل اخوانًا علی سرر متقابلین۔ الحجر: ۴۷

تو حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور کن کے بارے میں نازل ہوسکتی ہے ان کے سوا؟ کثیر النوار کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر وہ کونسا کھوٹ تھا۔ فرمایا جاہلیت کا کھوٹ تھا۔ بنی تیم بنی عدی اور بنی ہاشم کے درمیان زمانہ جاہلیت میں کچھ (عناد) تھا۔ پھر جب یہ لوگ اسلام لے آئے تو محبت میں شیر وشکر ہوگئے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہلو میں درد ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ کو گرم کر کر کے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو کو سینکنے لگے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ابن ابی حاتم، ابن عساکر

کلام:..... ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ آل علی رضی اللہ عنہ میں سے عظیم بزرگ تھے۔ اور کثیر النواء یہ کثیر بن اسماعیل النواء شیعہ ہے۔ جس کو ابو حاتم اور امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں یہ تشیع میں غلو کرتا تھا۔ سعدی فرماتے ہیں یہ گمراہ انسان تھا۔ دیکھئے میزان الاعتدال ۳/۴۰۲م ۶۹۱۰۔

۴۴۷۲..... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
اللہ کی قسم! ہم اہل بدر کے بارے میں یہ فرمان خداوندی نازل ہوا:

ونزعنا مافی صدورھم من غل اخوانًا علی سرر متقابلین۔ الحجر: ۴۷

اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی ہم اس کو نکال (کر صاف) کردیں گے۔ (گویا) بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ

سورة النحل

۴۴۷۳..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) واقسموا باللہ جھد أیمانھم لایبعث اللہ من یموت۔ النحل: ۳۸
اور یہ خدا کی سخت قسمیں کھاتے ہیں جو مرجاتا ہے خدا اسے نہیں اٹھائے گا۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ الضعفاء للعقیلی، ابن مردویہ

فائدہ:..... غالباً روایت کے الفاظ مکمل نہیں اس وجہ سے یہ مفہوم نکل رہا ہے ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنے

آپ کو ان لوگوں میں شمار کریں جو بعث بعد الموت کا قائل نہ ہوں۔

۴۴۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی:

ومنکم من یرد الی ارذل العمر۔ النحل: ۷۰

اور تم میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہایت خراب عمر کو پہنچ جاتے ہیں۔

کے متعلق تفسیر منقول ہے کہ خراب عمر سے مراد پچھتر ۷۵ سال کی عمر ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۴۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کچھ لوگوں کے پاس سے گذر ہوا جو آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کس چیز میں مشغول ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم مروت اور اخلاق کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کو (اس موضوع پر) کتاب اللہ کا یہ فرمان کافی نہیں ہے کہ:

ان اللّٰہ یأمر بالعدل والاحسان۔

اللہ تم کو عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

پھر فرمایا: عدل سے مراد انصاف ہے اور احسان انصاف کے بعد مزید انعام کرنا ہے۔ رواہ ابن النجار

شہداء احد کی تعداد

۴۴۷۶..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ احد کے دن مسلمین انصار کے چونسٹھ ۶۴ اور مسلمین مہاجرین کے چھ اشخاص شہید ہوئے۔ انہی چھ میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (حضور ﷺ کے چچا) بھی تھے۔ جن کا حلیہ مشرکین نے انتہائی بیدردی سے بگاڑ دیا تھا۔ انصار کہنے لگے: اگر کبھی اور کوئی دن جنگ کا ملا تو ہم سود کے ساتھ ان کو جواب دیں گے۔ چنانچہ فتح مکہ میں مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب ہوئی (اور تمام کفار و مشرکین مسلمانوں کے زیر دست ہو گئے) تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم نازل فرمایا:

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين۔ النحل: ۱۲۶

اور اگر تم ان کو تکلیف دینا چاہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تکلیف تم کو پہنچی ہے اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے۔

اسی بدلے کے غم میں ایک شخص نے فتح مکہ کے موقع پر کہا: آج کے بعد قریش کا نام ونشان نہ رہے گا۔ لیکن حضور ﷺ نے مذکورہ آیت کی تعمیل میں ارشاد فرمایا:

ہم صبر کریں گے اور سزا نہیں دیں گے لہٰذا تم چار اشخاص کے سوا کسی کو بھی تکلیف پہنچانے سے گریز کرو۔

ترمذی، حسن غریب، حدیث ابی رضی اللہ عنه، زیادات عبداللہ بن احمدبن حنبل، نسائی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن خزیمه، فی الفوائد ابن حبان، الکبیر للطبرانی، ابن مردویه، مستدرک الحاکم، الدلائل للبیهقی

فائدہ:..... حضور ﷺ نے چھ مردوں اور چار عورتوں کے سوا قتل عام سے روک دیا تھا۔ مردوں میں عکرمہ بن ابی جہل، جو بعد میں مسلمان ہو کر عظیم کارنامے انجام دینے والے بنے۔ ہبار بن الاسود، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، مقیس بن صبابہ اللیثی، حویرث بن نقید، عبداللہ بن ہلال بن خطل ادرمی۔ عورتوں میں ھند بنت عتبہ (جس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا اور یہ بعد میں مسلمان ہو گئیں) عمرو بن ہاشم کی باندی سارہ، فرتنا اور قریبہ۔

ان دس افراد میں سے عبداللہ بن ہلال بن خطل، حویرث بن نقید اور مقیس بن صبابہ کو قتل کر دیا تھا۔ دیکھئے الطبقات لابن سعد الجزء الثانی ص ۱۳۷ المطبوعہ دار احیاء التراث۔

سورۃ الاسراء

۴۴۷۷..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) فرمان الٰہی ہے:

لتفسدن فی الارض مرتین ولتعلن علوًا کبیراً. الاسراء: ۴

تم زمین میں دو مرتبہ فساد مچاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (بنی اسرائیل نے پہلی مرتبہ سرکشی میں) زکریا علیہ السلام کو قتل کیا اور دوسری مرتبہ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۷۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی:

فمحونا آیۃ اللیل ۔الاسراء: ۱۲

ہم نے رات کی نشانی کو تاریک کیا۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: رات کی نشانی وہ سیاہی ہے جو چاند میں ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۴۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ مذکورہ آیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: رات اور دن برابر تھے۔ پھر اللہ نے رات کی نشانی کو مٹا دیا چنانچہ وہ تاریک ہوگئی اور دن کی روشنی کو یونہی رہنے دیا جیسے وہ تھی۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب سائے ڈھلنے لگیں اور ہوائیں چل پڑیں تو اس وقت اللہ سے اپنی ضرورتیں مانگو یہ اوابین (اللہ کے نیک بندوں) کی مسالحت ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فانہ کان للاوابین غفوراً ۔الاسراء: ۵

بے شک وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ ابن ابی شیبہ، ھناد

۴۴۸۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دلوک الشمس کے معنی سورج کے غروب ہونا فرمائے ہیں۔ ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۴۸۲..... (مسند سلمان رضی اللہ عنہ) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کی تخلیق میں سب سے پہلے ان کا سر بنایا اور وہ دیکھنے لگے جبکہ (ابھی ان کی تخلیق مکمل نہ ہوئی تھی اور) ٹانگیں باقی تھیں۔ جب عصر کے بعد کا وقت ہوا تو حضرت آدم علیہ السلام دعا کرنے لگے یارب رات سے پہلے پہلے میری پیدائش مکمل فرما دے۔ پس یہی اللہ کے فرمان کا مطلب ہے:

وکان الانسان عجولا ۔الاسراء: ۱۱

اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

اعلانیہ گناہوں کا ذکر

۴۴۸۳..... (مسند صفوان بن عسال) صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی کو کہا: آؤ اس نبی کے پاس چلیں۔ اس نے کہا: اس کو نبی نہ کہو، اگر سن لیا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اور نو کھلی نشانیوں کے بارے میں پوچھا:

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، زنا نہ کرو، چوری نہ کرو، جس جان کو اللہ نے محترم کر دیا اس کو قتل نہ کرو مگر کسی حق کے ساتھ، بادشاہ کے پاس کسی بے وضوء کو نہ لے جاؤ جو اس کو قتل کر دے، جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، پاکدامن پر تہمت نہ لگاؤ، اسلام کی لڑائی کے وقت

پیٹھ دے کر نہ بھاگو اور اے یہودیو! خاص طور پر تمہارے لیے یہ حکم ہے کہ ہفتہ کے دن تجاوز نہ کرو۔

چنانچہ ان یہودیوں نے آپ ﷺ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسے دیئے اور بولے: ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم کو کیا چیز مانع ہے کہ تم میری اتباع نہیں کرتے؟ کہنے لگے: داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی نبی رہے۔ اور ہمیں خوف ہے کہ (اگر ہم نے آپ کی اتباع کرلی تو) یہودی ہم کو قتل نہ کر ڈالیں۔ابن ابی شیبه

۴۴۸۴.....(مسند عبدالرحمن بن عبداللہ ثقفی، معروف بہ ابن ام الحکم) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کو (حضور ﷺ کی) صحبت میسر ہوئی تھی۔

عبدالرحمن بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ مدینہ کی کسی گلی میں تشریف لے جارہے تھے کہ آپ سے کچھ یہودی ملے اور کہنے لگے: اے محمد! روح کیا ہے؟ آپ ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی۔ آپ ﷺ اس پر سہارا دے کر کھڑے ہوگئے اور چہرہ اقدس آسمان کی طرف اٹھالیا۔ پھر فرمایا (فرمان الٰہی ہے):

ویسئلونک عن الروح سے آپ نے قلیلا تک تلاوت فرمائی۔ الاسراء: ۸۵

اور تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ وہ میرے پروردگار کی شان ہے اور تم لوگوں کو (بہت ہی) کم علم دیا گیا ہے۔

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ پاک نے ان کو یہ حکم سنا کر ناراض اور شرمندہ کردیا۔

طلوع فجر سے پہلے دعا کا اہتمام

۴۴۸۵.....(مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل رات کی آخری تین گھڑیوں میں ذکر کھولتے ہیں۔ پہلی گھڑی میں اس کتاب میں نظر فرماتے ہیں جس کو اس کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ جو چاہتے ہیں مٹا دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں لکھا رہنے دیتے ہیں۔ دوسری گھڑی میں جنت عدن کو دیکھتے ہیں یہ اللہ کا وہ گھر ہے جس کو ابھی تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی دل پر اس کا خیال تک گذرا (کہ وہ کیسی ہے اور اس میں کیا کیا ہے) یہ اللہ کا مسکن ہے۔ اس میں بنی آدم میں سے صرف تین قسم کے لوگ رہیں گے۔ انبیاء، صدیقین اور شہداء۔ پھر اللہ تعالیٰ اس جنت کو فرماتے ہیں: خوشی کا مقام ہے اس شخص کے لیے جو تجھ میں رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ تیسری گھڑی میں روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) اور دوسرے فرشتوں کے ساتھ آسمان دنیا پر اترتے ہیں۔ اور روح الامین اور دوسرے فرشتے ہر طرف پھیل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری عزت کی قسم کھڑے ہو جاؤ، پھر بندوں کو ارشاد فرماتے ہیں: کوئی ہے مغفرت چاہنے والا میں اس کی مغفرت کروں؟ کوئی ہے سائل میں اس کو عطا کروں؟ کوئی ہے مانگنے والا میں اس کی پکار کو سنوں..... حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے یہی مطلب ہے ارشاد ربانی کا:

وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشهودا۔ الاسراء: ۷۸

اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح کے وقت قرآن پڑھنا (جہاں ہوتا ہے وہاں) ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

یعنی اس وقت رات اور دن کے ملائکہ اکٹھے ہو کر اس کا قرآن سنتے ہیں۔ اور اللہ پاک بھی اس کا قرآن سنتے ہیں۔ ابن جریر، ابی الدرداء

۴۴۸۶.....ابوجعفر محمد رحمۃ اللہ علیہ بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو چھپا کر آہستہ سے کیوں پڑھتے ہو، اللہ کا نام کس قدر اچھا نام ہے اور اس کو تم پست آواز میں کہتے ہو۔ بے شک رسول اللہ ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے اور قریش آپ کے پاس جمع ہوتے تو بلند آواز کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔ اور قریش پیٹھ دے کر بھاگ جاتے تھے۔ تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

واذا ذکرت ربک فی القرآن وحده ولوا علی ادبارهم نفوراً۔ الاسراء: ۴۶

اور جب قرآن میں اپنے پروردگار یکتا کا ذکر کرتے ہو تو وہ بدک جاتے ہیں اور پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں۔ رواه ابن النجار

۴۴۸۷... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی آنکھیں بنائیں باقی جسم سے پہلے تو انہوں نے عرض کیا: پروردگار! سورج غروب ہونے سے قبل میری باقی تخلیق مکمل فرمادے۔ تب اللہ پاک نے (نازل) فرمایا:

وكان الانسان عجولا۔ اسراء: ۱۱

اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے۔

سورۃ الکہف

۴۴۸۸... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وكان تحته كنز لهما

اوران کے نیچے ان کا خزانہ (مدفون) تھا۔

فرمایا کہ وہ خزانہ ایک سونے کی تختی تھی، جس میں لکھا ہوا تھا:

میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

مجھے تعجب ہے ایسے شخص پر جو تقدیر (خدا) پر ایمان رکھتا ہے۔

اور پھر بھی رنجیدہ خاطر ہوتا ہے، تعجب ہے مجھے ایسے شخص پر جو موت پر ایمان رکھتا ہے پھر بھی خوش ہوتا پھرتا ہے۔ اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو رات ودن کی گردش میں غور وفکر کرتا ہے اور پھر بھی لحہ بہ لحہ پیدا ہونے والے حوادثات سے مطمئن ہے۔

مدفون خزانے کیا تھے؟

۴۴۸۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

وكان تحته كنز لهما۔ الكهف: ۸۲

اوراس کے نیچے ان کا خزانہ (مدفون) تھا۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں وہ خزانہ سونے کی ایک تختی تھی جس میں لکھا ہوا تھا:

لااله الاالله محمد رسول الله۔

تعجب ہے مجھے ایسے شخص پر جو موت کو حق سمجھتا ہے اور پھر بھی خوش ہوتا ہے تعجب ہے مجھے ایسے شخص پر جو دوزخ کو حق سمجھتا ہے اور پھر ہنستا ہے، مجھے تعجب ہے ایسے شخص پر جو تقدیر کو حق سمجھتا ہے اور پھر بھی رنج وغم میں مبتلا ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا کو دیکھتا ہے اور اسی کی اپنے اہل کے ساتھ حشر آرائیاں دیکھتا ہے پھر بھی اس پر مطمئن ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ **شعب الايمان للبيهقى**

۴۴۹۰... سالم بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا حضرت ذوالقرنین نبی تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے پیغمبر ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ ایک غلام تھے۔ دوسرے الفاظ یہ آئے ہیں: وہ ایک مخلص انسان تھے۔ اللہ نے ان کو سچائی عطا فرمائی تھی۔ اور تمہارے اندر ان کی شبیہ یا مثال موجود ہے۔ **رواه ابن مردويه**

۴۴۹۱... ابوالطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن الکواء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کیا کہ وہ نبی تھے یا بادشاہ تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ نبی تھے اور نہ بادشاہ۔ بلکہ وہ اللہ کے نیک بندے تھے۔ انہوں نے اللہ سے محبت

رکھی اللہ نے ان کو محبوب بنالیا۔ انہوں نے اللہ کے لیے خلوص کو اپنایا اللہ نے ان کو خلوص اور سچائی مرحمت فرمائی۔ پھر اللہ نے ان کو ایک قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے آپ کے قرن (یعنی سر) پر مارا جس سے آپ جان بحق ہوگئے۔ اللہ نے آپ کو دوبارہ زندگی بخشی تاکہ آپ اس قوم سے جہاد کریں انہوں نے دوبارہ آپ کے سر کے دوسری طرف مارا اور آپ پھر جان بحق ہوگئے۔ اللہ نے آپ کو پھر ان سے جہاد کے لیے زندہ کردیا۔ اسی وجہ سے آپ کو ذوالقرنین کہا گیا اور تمہارے درمیان ان کی مثال موجود ہے۔

ابن عبدالحکم فی فتوح مصر، ابن ابی عاصم فی السنة، ابن الانباری فی المصاحف، ابن مردویه، ابن المنذر، ابن ابی عاصم

ذوالقرنین کا ذکر

۴۴۹۲..... ابوالورقاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ذوالقرنین کی یہ قرنین کیا چیز تھے؟ (قرن کے معنی سینگ کے آتے ہیں قرنین دوسینگوں والا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا خیال ہوگا کہ وہ سونے یا چاندی کے سینگ تھے۔ درحقیقت اللہ نے ان کو ایک قوم کی طرف مبعوث فرمایا تھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہوکر آپ کے بائیں جانب سر پر چوٹ ماری جس سے آپ جاں بحق ہوگئے۔ اللہ نے آپ کو پھر زندہ کردیا اور لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا: پھر ایک شخص نے کھڑے ہوکر آپ کے سر پر دائیں طرف چوٹ ماری جس سے آپ جاں بحق ہوگئے اسی وجہ سے اللہ نے آپ کو ذوالقرنین فرمایا۔ ابو الشیخ فی العظمة

فائدہ:..... قرن کے معنی سینگ کے علاوہ اور بہت سے آتے ہیں جن میں ایک معنی سر کی ایک جانب بھی ہے جہاں جانوروں کو سینگ نکلتے ہیں چنانچہ دونوں جانبوں کو قرنین کہا گیا ہے اور ذو کا معنی والا ہے اس طرح آپ کا نام ذوالقرنین پڑ گیا۔

۴۴۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے حضرت ذوالقرنین کے بارے میں سوال کیا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: وہ ایک عام بندۂ خدا تھے۔ انہوں نے اللہ سے محبت قائم کی، اللہ نے بھی ان سے محبت قائم کی، انہوں نے اللہ کے لیے سچائی اور خلوص کا راستہ اپنایا اللہ نے ان کو اپنا برگزیدہ کرلیا۔ پھر اللہ نے ان کو اپنی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو اللہ کی طرف بلائیں، چنانچہ انہوں نے ان کو اللہ کی طرف اور اسلام کی طرف دعوت دی۔

آپ کی قوم نے آپ کے سر کے دائیں طرف چوٹ ماری جس سے آپ جاں بحق ہوگئے۔ پھر جتنی مدت اللہ نے چاہا آپ کو یونہی رہنے دیا۔ پھر دوبارہ اٹھایا اور دوسری قوم کی طرف اسلام کی دعوت دینے کے لیے مبعوث فرمایا: چنانچہ انہوں نے حکم کی بجا آوری کی۔ دوسری قوم والوں نے آپ کے سر کے بائیں جانب چوٹ ماری جس کے صدمے سے آپ پھر ہلاک ہوگئے۔ اللہ نے جتنی مدت چاہا (اس بار بھی موت کی چادر میں) لپٹے رہنے دیا۔ پھر اللہ نے ان کو اٹھایا اور بادلوں کو آپ کے تابع کردیا۔ اور ان کے انتخاب میں آپ کو اختیار دیا۔ حضرت ذوالقرنین نے سخت بادلوں کو نرم بادلوں کے مقابلے میں پسند کیا چونکہ وہ برستے نہیں۔

اور نور (روشنی) آپ کے لیے کشادہ کردی اور اسباب کی خوب فراوانی عطا کی دن اور رات آپ کے لیے برابر کردیئے انہی نعمتوں کی بدولت آپ نے زمین کے مشرق و مغرب تمام کو یوں کھنگال ڈالا۔

ابن اسحاق، الفریابی، کتاب من عاش بعد الموت لابن ابی الدنیا، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۴۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ترک کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہر وقت گردش میں رہنے والے لوگ ہیں۔ ان کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں اور یہ یاجوج ماجوج کی قوم میں سے ہیں۔ یہ لوگوں پر غارت گری اور فساد مچانے نکلتے تھے۔ چنانچہ حضرت ذوالقرنین نے آکران کے اور دوسرے لوگوں کے درمیان (سد سکندری نامی) دیوار کھڑی کردی۔ اب وہ (دیوار کے اس پار) زمین میں گھومتے پھرتے ہیں۔ ابن المنذر

یاجوج ماجوج کا ذکر

۴۴۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یاجوج ماجوج دیوار کے پیچھے ہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں مرتا جب تک کہ اس کی اولاد میں سے ہزار افراد پیدا ہو جائیں۔ وہ ہر روز صبح کو دیوار پر آتے ہیں اور اس کو چاٹتے ہیں حتیٰ کہ اس کو انڈے کے چھلکے کی مانند کر کے چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ چلو کل اس کو کھول لیں گے۔ چنانچہ جب وہ اگلے روز صبح کو آتے ہیں تو چاٹنے سے پہلے دیوار جس حالت پر تھی اس پر پاتے ہیں۔

پس یہ لوگ اسی طرح مشقت میں مبتلا رہیں گے حتیٰ کہ ان میں ایک مسلمان پیدا ہوگا۔ پھر جب وہ صبح کو جائیں گے تو یہ مسلمان ان کو کہے گا: بسم اللہ کہو۔ پس وہ بسم اللہ کہہ کر کام شروع کر دیں گے۔ شام کو وہ لوٹنا چاہیں گے اور کہیں گے کل اس کو کھول دیں گے۔ مسلمان ان کو کہے گا ان شاء اللہ کہو۔ چنانچہ وہ ان شاء اللہ پھر وہ صبح کو آئیں گے تو دیوار کو گذشتہ شام کی حالت پر چھلکے کی طرح ہی پائیں گے۔ لہٰذا وہ اس میں بآسانی سوراخ کرلیں گے۔ اور وہاں سے نکل نکل کر انسانوں پر امڈ آئیں گے سب سے پہلے جو نکلیں گے وہ ستر ہزار تعداد میں ہوں گے جن کے سروں پر تاج ہوں گے۔ اس کے بعد وہ فوج در فوج نکلتے ہی جائیں گے۔ پھر وہ تمہاری اس نہر فرات کی طرح کسی نہر پر آئیں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے ان کے پیچھے والی فوج آئے گی تو نہر کو خشک دیکھ کر کہے گی: یہاں کبھی پانی ہوتا ہوگا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فاذاجاء وعد ربی جعله دکاء وکان وعدربی حقا۔ الکهف: ۹۸

جب میرے پروردگار کا وعدہ آجائے گا تو اس کو (ڈھا کر) ہموار کر دے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الدکاء ریت ہے۔ (یعنی اس دیوار کو ریت کا گھروندہ بنا دے گا)۔ ابن ابی حاتم

۴۴۹۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد خداوندی:

قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً الذین ضل سعیهم فی الحیاة الدنیا۔ الخ. الکهف: ۱۰۳-۱۰۴

''کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں۔ وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی برباد ہوگئی۔''

کے متعلق ارشاد فرمایا: یہ وہ راہب لوگ ہیں جنہوں نے گرجوں میں اپنے آپ کو مقید کر لیا ہے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۴۹۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا۔

قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً. الکهف: ۱۰۳

کہہ دو کیا ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میرا خیال ہے کہ ضرور خوارج لوگ انہی میں سے ہیں۔ عبدالرزاق. الفریابی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه

ابوجہل اور اس کے ساتھی کفر کا سرغنہ ہیں

۴۴۹۸..... حضرت مصعب رحمۃ اللہ علیہ بن سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ ایک شخص نے (میرے والد صحابی رسول) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تم کفر کے سرغنہ لوگوں میں سے ہو! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا تو جھوٹ بولتا ہے، وہ تو ابوجہل اور اس کے ساتھی ہیں۔ اس شخص نے پوچھا اچھا وہ لوگ وہی ہیں جن کے بارے میں فرمان خداوندی ہے:

الذین ضل سعیهم فی الحیاة الدنیا وهم یحسبون انهم، یحسنون صنعًا. الکهف: ۱۰۴

وہ لوگ جن کی سعی دنیا میں بے کار ہوگئی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں۔
حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ ان (یعنی ابوجہل اور اس کے اصحاب) کے بارے میں تو یہ فرمان الٰہی ہے:
أولئک الذین کفروا بآیات ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلانقیم لھم یوم القیامۃ وزنا. الکھف:۱۰۵
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کے سامنے جانے سے انکار کیا تو ان کے اعمال ضائع ہوگئے اور ہم قیامت کے دن ان کے لیے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

سب سے زیادہ علم والا کون؟

۴۴۹۹ ... (مسند ابی رضی اللہ عنہ) حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ آپ علیہ السلام نے سوال کیا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ اللہ پاک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس جواب سے ناراض ہوگئے کہ یہ کیوں نہیں کہا اللہ زیادہ جانتا ہے کہ لوگوں میں کہ کون زیادہ علم والا ہے؟۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ دونوں سمندروں کے سنگم پر میرا ایک بندہ ہے وہ تجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میرے لیے اس سے ملاقات کا کیا ذریعہ ہے؟ فرمایا: تھیلے میں ایک مچھلی لو۔ (اور سفر پر چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہوجائے وہی تمہاری منزل ہے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک نوجوان یوشع بن نون کو بھی لے لیا۔ دونوں نے ایک تھیلے میں مچھلی بھی ساتھ کرلی۔ حتیٰ کہ جب وہ ایک چٹان پر پہنچے تو لیٹ کر سوگئے۔ مچھلی تھیلے سے نکل کر سمندر میں چلی گئی اور اس کے جانے کا نشان سمندر میں باقی رہ گیا۔ اسی نشان پر موسیٰ علیہ السلام اور یوشع علیہ السلام کو بہت تعجب ہوا۔ پھر دونوں باقی دن اور رات سفر کرتے رہے اگلے دن صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت یوشع علیہ السلام کو فرمایا: ہمارا کھانا لاؤ۔ اس سفر میں بڑی تھکاوٹ ہوگئی ہے۔ اور یہ تھکاوٹ اس مقررہ جگہ سے آگے نکلنے کے بعد پہنچی تھی جس جگہ کا اللہ نے ان کو حکم فرمایا تھا چنانچہ جوان نے جواب دیا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم جب چٹان پر تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اسی مقام کی تو ہم کو تلاش تھی۔ چنانچہ دونوں اپنے نشانات قدم پر واپس لوٹے جب وہ واپس چٹان پر پہنچے تو وہاں ایک شخص کو کپڑا اوڑھے لیٹا ہوا پایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تیری سرزمین میں یہ سلام کہاں سے آیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں ہوں موسیٰ۔ خضر علیہ السلام نے پوچھا: بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ موسیٰ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ جو آپ کو علم سکھایا گیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھادیں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کرسکتے۔ اے موسیٰ! میں ایک علم پر ہوں جو اللہ نے مجھے سکھایا ہے۔ جس کو تم نہیں جانتے۔ اور تم بھی اللہ کے علم میں سے ایک علم پر ہو جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا: تم مجھے ان شاء اللہ صابرین میں سے پاؤ گے اور میں آپ کی نافرمانی بھی نہیں کروں گا۔ چنانچہ دونوں ساحل کے کنارے کنارے چلنے لگے راستے میں ایک کشتی ملی کشتی والوں سے بات کی کہ ہم دونوں کو سوار کرلیں۔ چنانچہ کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر کرائے کے دونوں کو سوار کرلیا۔ ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ اور سمندر میں ایک یا دو چونچ ماری۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! میرا اور تمہارا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے اس سمندر سے چڑیا نے ایک یا دو چونچ پانی پی لیا ہوگا۔

پھر حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھاڑ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:
ان لوگوں نے ہم کو بغیر کرائے کے سوار کیا جبکہ آپ نے ان کی کشتی پھاڑ ڈالی تاکہ اس میں سوار لوگ غرق ہوجائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکتے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے بھول ہوگئی اس پر میرا مواخذہ نہ

کیجیے۔ یہ پہلی بار تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھول ہوئی تھی۔ پھر دونوں چل پڑے۔ دیکھا کہ ایک بچہ بچوں کے ساتھ کھیل کود رہا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اوپر سے اس کا سر پکڑا اور گردن توڑ دی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے ایک معصوم جان قتل کر دی بغیر کسی پاداش کے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں نے کہا تھا ناں کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ پھر دونوں آگے چل پڑے۔ حتیٰ کہ ایک بستی میں پہنچے۔ دونوں حضرات نے بستی والوں سے کھانا پانی طلب کیا۔ لیکن انہوں نے ان دو حضرات کی مہمان نوازی کرنے سے یکسر انکار کر دیا۔ پھر دونوں کو ایک دیوار نظر آئی جو قریب تھا کہ گر جاتی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس دیوار کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

اگر تم چاہو تو اس دیوار ٹھیک کرنے کی اجرت لے سکتے ہو۔ تب حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: پس یہ تمہارا اور میرا فراق کا وقت آ گیا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائیں اگر وہ صبر کرتے تو ہمیں ان کے اور بھی واقعات ملتے۔

مسند احمد، الحمیدی، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، شعب الایمان للبیہقی

۴۵۰۰..... (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمان باری تعالیٰ:

فابوا ان یضیفوھما۔ الکھف

بستی والوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔

لیکن مذکورہ بستی والے کمینے لوگ تھے۔ نسائی، الدیلمی، ابن مردویہ

۴۵۰۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خیراً منہ زکاۃ واقرب رحماً۔ الکھف: ۸۱

ان کو اور (بچہ) عطا فرمائے جو پاک طینتی میں بہتر اور محبت میں زیادہ قریب ہو۔ اس کی ماں اس وقت دوسرے بچے کے ساتھ حاملہ ہوگئی۔

۴۵۰۲..... عبدالوہاب بن عطاء الخفاف کہتے ہیں کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا جس پر میں بھی گواہ ہوں کہ اس کا کیا مطلب ہے:

فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔ الکھف۔ آخری آیت

پس جو شخص امید رکھتا ہے اپنے رب کی ملاقات کی وہ عمل کرے اچھا عمل اور اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم سے ابو صالح نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ دمشق کی جامع مسجد میں دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے انہی میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! میں تم پر سب سے زیادہ شرک خفی کا خوف کرتا ہوں۔

جزیرۃ العرب کا شرک سے پاک ہونا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔ پھر فرمایا: کیا تم نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نہیں سنا جب آپ ہمیں الوداع کہنے کے قریب تھے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ اس جزیرے میں اس کی عبادت کی جائے گی۔ لیکن ان اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے گی جن کو تم حقیر

خیال کرتے ہو۔اور وہ اسی پر راضی ہو گیا ہے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاذ! میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہیں سنا: جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحاً و لا یشرک بعبادة ربه احداً۔

تو یہ قوم پر سخت گذری اور ان کو شدت محسوس ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں اس کو کشادگی والا نہ کر دوں؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور، اللہ پاک آپ کو بھی کشادگی مرحمت فرمائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

یہ آیت سورہ روم کی آیت کی طرح ہے:

وما اٰتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عنداللّٰہ۔ الروم: ۳۹

اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو خدا کے نزدیک افزائش نہیں ہوتی۔ پس جس نے دکھاوے کے لیے عمل کیا وہ اس کے لیے نفع دہ ہے اور نہ نقصان دہ۔ رواہ مستدرک الحاکم

سورۂ مریم

۴۵۰۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: نصاریٰ اپنے مذبح خانوں پر پردے کیوں لٹکاتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نصاریٰ اپنے مذبح خانوں اور عبادت گاہوں کو بھی مستور (پردے میں) اس لیے رکھتے ہیں، کیونکہ:

فاتخذت من دونهم حجابا. مریم: ۱۷

تو مریم نے ان کی طرف سے پردہ کر لیا۔ ابن ابی حاتم

متقین کی سواری

۴۵۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا۔ مریم: ۸۵

جس روز ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وفد تو وہ ہوتا ہے جو سوار ہو کر آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو ان کے پاس ایک سفید اونٹنی لائی جائے گی۔ اس کے پر ہوں گے اور وہ اس پر سونے کے کجاوے لگے ہوں گے حتیٰ کہ وہ جنت کے دروازے پر پہنچ جائیں گے۔ دیکھیں گے کہ سونے کے کواڑوں پر سرخ یاقوت کا حلقہ ہے اور جنت کے دروازے پر ایک درخت ہے۔ اس کی جڑ سے دو چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ جب ایک چشمے سے پانی پیتا ہے تو ان کے پیٹ کی تمام گندگی ڈھل جاتی ہے اور دوسرے چشمے میں غسل کرتے ہیں تو کبھی بھی ان کے بال پراگندہ ہوں گے اور نہ ان کی کھال آلودہ ہوگی۔ پھر وہ کواڑ پر لگے حلقے تو کھٹکھٹاتے ہیں۔ اے علی! تم اس حلقہ سے نکلنے والی آواز لو (وہ کیا ہی دلکش آواز ہوتی ہے جس کو سن کر) تمام حوریں متوجہ ہو جاتی ہیں کہ ان کا شوہر آ گیا ہے اور جلدی جلدی وہ تیار ہوتی ہیں پھر دربان کو دروازہ کھولنے بھیجتی ہیں۔ جنتی دربان کو دیکھتا ہے تو (اس کو خدا سمجھ کر) سجدے میں پڑ جاتا ہے۔ دربان اس کو کہتا ہے۔ اپنا سر اٹھاؤ میں تو ایک آپ کا دربان ہوں جو آپ کی خدمت کے لیے مقرر ہوا ہوں۔ چنانچہ دربان اس کے پیچھے پیچھے چل دیتا ہے۔

حوروں کو جلد بازی کی وجہ سے خفت اور پشیمانی ہوتی ہے۔ پھر وہ اپنے یاقوت اور موتیوں کے خیموں میں سے نکلتی ہیں اور اس کے گلے سے لپٹ جاتی ہیں۔ اور ہر ایک کہتی ہے، میں تیری محبت ہوں اور تو میری محبت۔ میں تجھ سے خوش ہوں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ میں ہمیشہ تروتازہ رہوں گی کبھی میری جوانی نہ ڈھلے گی۔ میں ہمیشہ زندہ رہوں گی کبھی نہ مروں گی۔ ہمیشہ تمہارے پاس رہوں گی کبھی جدا نہ ہوں گی۔ پھر جنتی اپنے کمرے میں داخل ہوگا جس کی بنیاد سے چھت تک سو ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ لؤلؤ اور یاقوت پر اس کی بنیاد قائم ہوگی۔ گھر میں کوئی راستہ سرخ ہوگا کوئی سبز اور کوئی زرد کوئی راستہ دوسرے راستے جیسا نہ ہوگا۔ کمرے میں ستر مسہری ہوں گی۔ ہر مسہری پر ستر بستر ہوں گے جن پر ستر حوریں (جلوہ آراء) ہوں گی۔ حوروں پر ستر جوڑے ہوں گے تمام جوڑوں کے پار سے بھی اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔ تمہاری ان راتوں میں سے ایک رات جتنے وقت ان سے جماع پورا ہوگا۔ نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ایک دوسری کے پیچھے بہہ رہی ہوں گی، ان میں نہ خراب ہونے والا اصاف شفاف بغیر گدلے پن کے پانی ہوگا، کچھ نہریں دودھ کی ہونگی جن کا ذائقہ کبھی خراب نہ ہو جو جانوروں کے تھنوں سے نہ نکلا ہوگا۔ کچھ نہریں شراب کی ہوں گی، پینے والوں کے لیے لذت سے بھرپور، جن کو لوگوں نے پیروں کے ساتھ نہ نچوڑا ہوگا۔ کچھ نہریں خالص شہد کی ہوں گی جو وہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے نہ نکلا ہوگا جو پھلوں سے میٹھا ہو۔ پھر جنتی چاہے تو کھڑے ہو کر کھائے چاہے تو بیٹھ کر کھائے اور چاہے تو تکیہ لگا کر کھائے۔ کھانے کو دل چاہے گا تو سفید پرندہ جنتی کے پاس آئے گا وہ اپنے پروں کو اٹھائے گا۔ جنتی اس کے پہلو سے کئی طرح کے گوشت کھائے گا۔ پھر پرندہ اڑ جائے گا۔ فرشتہ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا:

سلام علیکم تلکم الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون۔

تم پر سلام ہو یہ جنت جس کا تم کو وارث بنایا گیا ہے اس کے صلہ میں جو تم عمل کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی صفة الجنة، ابن ابی حاتم، الضعفاء للعقیلی

کلام:......امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ کنز ج ۲ ص ۴۶۴

۴۵۰۵......نعمان بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا. مریم: ۸۵

جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! وہ لوگ اپنے پیروں پر چل کر نہیں آئیں گے اور نہ پیروں پر کھڑے حاضر ہوں گے اور نہ ان کو ہانک کر لایا جائے گا۔ بلکہ جنت کی اونٹنیوں میں سے اونٹنیوں پر بٹھا کر لایا جائے گا۔ مخلوقات نے ان جیسی اونٹنیاں نہیں دیکھی ہوں گی۔ ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے اور ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی وہ ان پر سوار ہو کر آئیں گے۔ ابن ابی شیبه، عبدالله بن احمد بن حنبل فی الزیادات، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، مستدرک الحاکم، البعث للبیهقی

کلام:......نعمان بن سعد ثقہ تابعی ہیں جو حضرت علی، حضرت اشعث بن قیس اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے، لیکن ان سے روایت کرنے والا راوی ضعیف ہے جس کی وجہ سے اس خبر سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔

تهذیب التهذیب ۱۰/ ۴۵۳ بحواله کنز العمال ج ۲ ص ۴۶۵

۴۵۰۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ:

یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا. مریم: ۸۵

جس روز ہم پرہیزگاروں کو خدا کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔

کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! ان کو اپنے قدموں پر کھڑا کر کے پیش نہیں کیا جائے گا، نہ ان کو چلا کر لایا جائے گا۔ بلکہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار کر کے لایا جائے گا۔ مخلوقات نے ان کے مثل اونٹنیاں نہیں دیکھی ہوں گی، ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے، ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی وہ

ان پر بیٹھے رہیں گے حتی کہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ابن ابی داؤد فی البعث، ابن مردویہ

سورۂ طٰہٰ

۴۵۰۷......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے فرمان باری تعالیٰ:

الرحمن علی العرش ستوی۔ طٰہٰ:۵

رحمن عرش پر مستوی ہوا۔

کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ عرش کی آواز کجاوے کی آواز کی طرح نکلتی ہے۔ابن مردویه، الخطیب فی التاریخ، السنن لسعید بن منصور

فائدہ:......خدا کی ذات کا بیان جن احادیث اور قرآنی آیات میں آتا ہے وہ آیات اور احادیث متشابہات کہلاتی ہیں، اسی طرح جن آیات کی مراد صرف اللہ کو معلوم ہے وہ بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔ جن کی کھوج میں لگنا گمراہی ہے۔خدا کی صفات اور تخلیقات میں غور وفکر کا حکم آیا ہے نہ کہ ذات میں۔

۴۵۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (اس قدر عبادت کرتے اور نماز میں کھڑے رہتے کہ) اپنے قدموں کو بدلنے لگ جاتے۔ کبھی اس پاؤں کے سہارے کھڑے ہوتے (اور کبھی اس پاؤں کے سہارے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے)؛ حتی کہ یہ فرمان باری نازل ہوا:

طٰہٰ ماانزلنا علیک القرآن لتشقی. طٰہٰ:۱-۲

طٰہٰ (اے محمد) ہم نے تم پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔البزار

کلام:......روایت کو ضعیف کہا گیا ہے۔ کنز ج ۲ ص ۴۶۶

۴۵۰۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمان الٰہی:

فاخلع نعلیک۔ طٰہٰ:۱۲

(اے موسیٰ) اپنے جوتے اتاریئے۔آپ پاک میدان طوی میں ہیں۔

(میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس لیے جوتے اتارنے کا حکم دیا) کیونکہ وہ دونوں جوتیاں مردار گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔

عبدالرزاق، الفریابی، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

وعظ میں نرم زبان استعمال کرنا

۴۵۱۰......فقولا له قولا لینا۔ طٰہٰ:۴۴

پس اس سے نرمی سے بات کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نرمی سے بات کرنے سے مراد تھا کہ اس کا نام نہ لینا بلکہ اس کو کنیت سے پکارنا۔ ابن ابی حاتم

فائدہ:......جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عطا فرمائی تو فرمایا فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے نرمی سے بات کرنا۔اس کی تفسیر میں کلبی رحمۃ اللہ علیہ، عکرمہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یعنی اس کا نام لینے کے بجائے اس کو کنیت سے پکارنا۔ چونکہ بڑی ہستی کے لیے کنیت کے ساتھ پکارنا یہ عرب کا عام طریقہ تھا۔اسی وجہ سے مدینہ کے یہودی اسلام نہ لانے کے باوجود آپ ﷺ کو یا اباالقاسم کہہ کر پکارتے تھے چونکہ آپ کا رسول ہونا وہ تسلیم نہ کرتے تھے کہ یا رسول اللہ! کہتے۔

اسی وجہ سے معلوم ہوا کہ کسی صاحب مرتبہ کافر کو بطور تعظیم کنیت سے پکارنا جائز ہے۔

فرعون کی کنیت ہیں: ابوالعباس، ابوالولید اور ابو مرہ کے کئی اقوال ہیں۔

۴۵۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی:

ویذھبا بطریقتکم المثلی. طٰہٰ ۶۳

اور تمہارے شائستہ مذہب کو نابود کردیں۔

کے متعلق فرماتے ہیں (فرعون نے موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کے متعلق یہ کہا تھا کہ) وہ دونوں لوگوں کو تمہارے مذہب سے برگشتہ کردیں گے۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۵۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کے پاس (طور پر) جانے کا ارادہ کیا تو سامری (جادوگر) نے بنی اسرائیل کے جس قدر زیوارات ہو سکے جمع کیے اور ان کو ڈھال کر بچھڑے کی شکل بنائی۔ پھر ایک مٹھی اس کے پیٹ میں ڈالی جس سے وہ بچھڑا آواز نکالنے والا بن گیا۔ پھر سامری نے بنی اسرائیلیوں کو کہا:

یہ تمہارا اور موسیٰ کا پروردگار ہے۔

حضرت ہارون علیہ السلام نے ان کو کہا: اے لوگو! کیا پروردگار نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا۔ چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام واپس آئے تو اپنے بھائی ہارون کے سر کو پکڑ کر کھینچا۔ ہارون علیہ السلام نے معذرت کے لیے کہا جو کہا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہا: تیرا مقصد کیا ہے؟ سامری نے کہا:

میں نے رسول (جبرئیل علیہ السلام) کے نشان (قدم) سے ایک مٹھی لے لی تھی۔ جو میں نے اس بچھڑے میں ڈال دی اور یہ کام کرنے کو میرا دل چاہ رہا تھا۔

پھر موسیٰ نے بچھڑے کو لیا اور نہر کے کنارے لے جا کر اس پر بہت مٹی ڈالی۔ (پھر لوگوں نے اس نہر کا پانی پیا) اور جب بھی کوئی ایسا شخص اس پانی کو پیتا جس نے بچھڑے کی عبادت کی تھی تو اس کا چہرہ سونے کی طرح زرد ہو جاتا۔ پھر ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی توبہ کا طریقہ پوچھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ایک دوسرے کو قتل کر کے کفارہ ادا کرو۔ لوگوں نے چھری (اور تلواریں) لے لیں اور ہر ایک اپنے بھائی اور اپنے قریبی کو قتل کرنے لگا اور کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ کہ کس کو قتل کر رہا ہے۔ (ہر گناہ گار نے گردن جھکا دی تھی اور اس کا قریبی اس کو قتل کرتا تھا)۔

حتیٰ کہ ستر ہزار لوگ قتل ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی: ان کو حکم دو کہ اپنے ہاتھ روک لیں۔ پس میں نے قتل ہو جانے والوں کی بخشش کر دی اور رہ جانے والوں کی توبہ قبول کر لی۔ الفریابی، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

سورۃ الانبیاء

۴۵۱۳ (مسند علی رضی اللہ عنہ) نعمان بن بشر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت:

ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولئک عنھا مبعدون. الانبیاء: ۱۰۱

جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے۔

فرمایا: میں ان میں سے ہوں، ابوبکر ان میں سے ہیں، عمر ان میں سے ہیں، عثمان ان میں سے ہیں، زبیر ان میں سے ہیں، طلحہ ان میں سے ہیں، سعد ان میں سے ہیں، اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم بھی ان میں سے ہیں جن کے لیے پہلے سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے۔

ابن ابی عاصم، ابن ابی حاتم، العشاری، ابن مردویہ، ابن عساکر

۴۵۱۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

قلنا یانار کونی برداً وسلاماً علی ابراھیم۔ الانبیاء: ۶۹

ہم نے حکم دیا اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں اگر اللہ پاک سلامتی ہونے کا حکم نہ فرماتے تو وہ اس قدر ٹھنڈی ہو جاتی کہ ٹھنڈک ہی آپ علیہ السلام کو قتل کر دیتی۔

الفریابی، ابن ابی شیبہ، الزھد للامام احمد، عبد بن حمید، ابن المنذر

۴۵۱۶......قلنایانار کونی برداً۔

قوم لوط کے برے اخلاق

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آگ کو یہ حکم ہوا کہ یانار کونی برداً اے آگ ٹھنڈی ہو جا تو وہ اس قدر ٹھنڈی ہوئی کہ اس کی ٹھنڈک آپ کے لیے باعث تکلیف ہوگئی حتیٰ کہ حکم ہوا وسلاماً اور سلامتی والی ہو جا۔ یعنی تکلیف دہ نہ ہو۔ الفریابی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۴۵۱۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس امت میں چھ (مذموم) باتیں قوم لوط کے اخلاق کی ہیں: جلاہق (مٹی کی گولیاں بنا کر کسی کو مارنا، جیسے غلیل میں ڈال کر ماری جاتی ہیں،) سیٹی بجانا، بندق (ہر پھینک کر ماری جانے والی چیز، اسی میں آتش بازی کے پٹاخے آگئے،) انگلیوں کے درمیان کنکر پھنسا کر کسی کو مارنا قمیص کے بٹن کھلے چھوڑ دینا اور مضغ العلک (چیونگم وغیرہ چبانا)۔

ابن ابی الدنیا فی ذم اللاھی، ابن عساکر

۴۵۱۸......انکم وماتعبدون من دون اللہ حصب جھنم۔ الانبیاء: ۹۸

تم اور جس کی تم عبادت کرتے ہو خدا کے سوا جہنم کا ایندھن ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر چیز خدا کے سوا جس کی عبادت کی جائے جہنم میں جائے گی سوائے سورج، چاند اور عیسیٰ علیہ السلام کے۔

۴۵۱۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کطی السجل للکتب۔ الانبیاء: ۱۰۴

میں سجل فرشتہ ہے۔ عبد بن حمید

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے: جس روز ہم آسمانوں کو لپیٹ لیں گے جس طرح سجل کا لپیٹنا کتب کو۔ تو یعنی جس طرح سجل فرشتہ خطوں اور کتابوں کو لپیٹ لیتا ہے اس طرح ہم آسمانوں کو لپیٹ دیں گے۔

۴۵۲۰......فرمان الٰہی ہے:

ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی۔ الانبیاء: ۱۰۱

بے شک جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ رواہ ابن مردویہ

۴۵۲۱......(مرسل سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا پھر ان میں روح پھونکی گئی اور سب سے پہلے ان کے گھٹنوں میں روح آئی تو وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگے۔ تب اللہ پاک نے فرمایا:

خلق الانسان من عجل۔

انسان جلد بازی سے پیدا کیا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

سورۃ الحج

۴۵۲۲......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ حج کرتے اور شرک کی حالت میں ہوتے اور ان کو حنفاء الحاج کہا جاتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حنفآءَ لِلّٰہ غیر مشرکین بہ۔ الحج: ۳۱

صرف ایک خدا کے ہوکر اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا کر۔ ابن ابی حاتم

۴۵۲۳......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

وما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ الحج

اور اللہ نے تم پر دین میں کوئی حرج (تنگی) نہیں رکھی۔

پھر فرمایا قبیلہ مدلج کے کسی شخص کو بلا کر لاؤ۔ پھر اس سے پوچھا: الحرج تمہارے درمیان کس معنی میں آتا ہے؟ اس نے کہا تنگی کے معنی میں۔
السنن للبیہقی

مشروعیت جہاد

۴۵۲۴......محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ (جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ظالموں نے محاصرہ کرلیا تو) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (شاہی) محل کے اوپر سے سر اٹھا کر فرمایا: میرے پاس ایسے کسی شخص کو لاؤ جس کے ساتھ میں کتاب اللہ کو لے کر مناظرہ کروں۔ ظالموں نے صعصعہ بن صوحان کو جو نوجوان تھا پیش کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کو اس جوان کے علاوہ اور کوئی نہ ملا تھا جس کو میرے پاس لے آتے؟ پھر صعصعہ نے آپ سے بات کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اپنی دلیل میں) قرآن پڑھو: اس نے پڑھا:

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللّٰہ علی نصرھم لقدیر۔ الانبیاء: ۳۹

جن مسلمانوں سے (خواہ مخواہ) لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے (کہ وہ بھی لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور خدا (ان کی مدد کرے گا وہ) یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے یہ آیت تمہارے لیے ہے اور نہ تمہارے ساتھیوں کے لیے، بلکہ یہ آیت میرے لیے اور میرے ساتھیوں کے لیے ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن مردویہ، ابن عساکر

۴۵۲۵......عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس صعصعہ بن صوحان نے (اپنے حق میں) یہ آیت پڑھی:

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا۔ الحج: ۳۹

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے یہ آیت میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی، ہم کو ناحق مکہ سے نکال دیا گیا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۲۶......عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمارے بارے میں یہ حکم الٰہی نازل ہوا:

الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق...... تا......عاقبۃ الامور۔ الحج: ۴۰-۴۱

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا) ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور اگر

خدالوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے گرائی جا چکی ہوتیں۔ اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے۔ بے شک خدا توانا (اور) غالب ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو ناحق ہمارے گھروں سے بے گھر کیا گیا پھر ہم کو زمین میں حکومت دی گئی تو ہم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، نیکی کا حکم دیا، اور برائی سے روکا، پس یہ فرمان الٰہی میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوا تھا۔

عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

بیت اللہ کی تعمیر کا ذکر

۴۵۲۷... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا تو آپ علیہ السلام کے ساتھ (ان کے بیٹے اور بیوی یعنی) اسماعیل اور ہاجرہ بھی نکلیں جب مکہ پہنچے تو بیت اللہ کی جگہ ایک بادل کو اپنے سر پر سایہ فگن دیکھا۔ اس بادل میں سر کی مانند کوئی چیز تھی، جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کلام کیا اور کہا:

اے ابراہیم! میرے سائے پر بنیاد رکھو یا فرمایا: میری مقدار کے بقدر بنیاد رکھو۔ اس میں زیادتی نہ کرو نہ کمی کرو۔ پھر جب تعمیر مکمل ہو گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے چلے گئے اور اپنے پیچھے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ہاجرہ علیہا السلام کو چھوڑ گئے۔ اور اسی کی طرف فرمان الٰہی کا اشارہ ہے:

واذبو أنا لابراهيم مكان البيت الخ. الحج: ۲۶

اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف رکھا کرو۔

ابن جرير، مستدرک الحاكم

۴۵۲۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "الایام المعلومات" یوم النحر (قربانی کا دن) اور اس کے بعد کے تین ایام ہیں۔ ابن المنذر

مشروعیت جہاد کی حکمت

۴۵۲۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ آیت محمد ﷺ کے صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے:

ولولا دفع الله الناس الخ. الحج: ۴۰

اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومع اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے گرائی جا چکی ہوتیں۔ اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے۔ بے شک خدا توانا (اور) غالب ہے۔

کیونکہ اگر اللہ پاک محمد کے اصحاب کے ذریعے کافروں کو نہ ہٹاتا تو صومعے، گرجے اور عبادت خانے سب تہس نہس ہو جاتے۔

ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردويه

۴۵۳۰......ثابت بن عوسجہ حضرمی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ستائیس ساتھیوں نے جن میں لاحق الاقمر، عیزار بن جزول اور عطیہ قرظی وغیرہ بھی شامل ہیں بیان کیا کہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت "ولولا دفع اللّٰہ الناس بعضھم ببعض" حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ کیونکہ اگر اللہ پاک اصحاب محمد ﷺ کے ذریعے بعض کو بعض سے نہ ہٹاتا رہتا تو صومع گرجے سب منہدم ہوجاتے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۵۳۱......قیس بن عباد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن رحمٰن کے سامنے فیصلے کے لیے سب سے پہلے میں گھٹنے ٹیکوں گا۔ قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہی (اصحاب محمد) کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

ھذان خصمان اختصموا فی ربھم۔ الحج: ۱۹

یہ دو فریق جنہوں نے اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑا کیا ہے۔

فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے ہوئے تھے۔ انہی میں سے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبید بن الحارث رضی اللہ عنہم اور (مشرکین میں سے) عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ بھی ہیں۔

ابن ابی شیبہ، بخاری، نسائی، ابن جریر، الدورقی، الدلائل للبیہقی

۴۵۳۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت: **ھذان خصمان اختصموا فی ربھم**، یہ دو (فریق) ایک دوسرے کے دشمن اپنے پروردگار (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں۔ ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جو جنگ بدر میں ایک دوسرے کے سامنے آئے تھے۔ حمزہ علی، عبیدۃ بن الحارث (مسلمانوں میں سے تھے اور ان کے مقابلے پر آئے مشرکین کے)۔

عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔ العدنی، عبد بن حمید، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

سورۃ المؤمنون

۴۵۳۳......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حکم الٰہی:

الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ المؤمنون: ۲

جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔

کے متعلق فرماتے ہیں: خاشعون، خشوع دل میں ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ (نماز میں برابر کھڑے ہوئے مسلمان کے لیے) تیرا کاندھا نرم رہے اور تو نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہو۔ ابن المبارک، عبدالرزاق، الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الخشوع لابی قاسم بن مندہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۴۵۳۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی:

فما استکانوا لربھم وما یتضرعون۔ المؤمنون: ۷۶

اور ہم نے ان کو عذاب میں بھی پکڑا تو بھی انہوں نے خدا کے آگے عاجزی نہ کی اور وہ عاجزی کرتے ہی نہیں، کے متعلق ارشاد فرمایا: یعنی وہ لوگ دعا میں عاجزی نہیں کرتے اور اگر وہ اللہ کے لیے عاجزی کرتے تو اللہ ان کی دعا ضرور قبول کرتا (اور انہیں عذاب نہ دیتا)۔

العسکری فی المواعظ

۴۵۳۵......امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے فرمان الٰہی:

وآوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین۔ اور ہم نے ان (مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام) کو ایک اونچی جگہ پر جو رہنے کے لائق تھی اور جہاں (نتھرا ہوا) پانی جاری تھا پناہ دی تھی۔ کے متعلق پوچھا تو امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ربوہ سے مراد نجف کا علاقہ ہے، قرار سے

مراد مسجد اور معین (چشمے) سے مراد نہر فرات ہے۔

پھر فرمایا: کوفہ میں ایک درہم خرچ کرنا دوسری جگہ سو درھم خرچ کرنے کے برابر ہے۔ اور ایک رکعت سو رکعات کے برابر ہے۔ اور جو چاہتا ہے کہ جنت کے پانی سے وضو کرے اور جنت کا پانی نوش کرے تو وہ فرات کا پانی استعمال کرے۔ اس میں جنت کے دو چشمے پھوٹتے ہیں۔ اور ہر رات جنت سے دو مثقال مشک اس میں گرتا ہے۔ اور حضرت امیر المؤمنین (علی کرم اللہ وجہہ) نجف کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے یہ سلامتی کی وادی ہے۔ مؤمنین کی روحوں کی اجتماع گاہ ہے اور مؤمنین کے لیے بہترین ٹھکانہ ہے۔ نیز آپ دعا کیا کرتے:

اللهم اجعل قبری بها۔

اے اللہ میری قبر یہیں بنا۔ رواہ ابن عساکر

ملحوظ: ...... اسی جلد کی روایت نمبر ۲۹۱۴ کے ذیل میں مزید تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ النور

۴۵۳۶ ..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمان الٰہی:

الا الذین تابوا من بعد ذلک واصلحوا۔ النور: ۵

ہاں جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور (اپنی حالت) سنوار لیں تو خدا (بھی) بخشنے والا مہربان ہے۔

کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو لوگ (پاک مرد یا عورت پر تہمت لگائیں اور پھر توبہ) کریں تو ان کی توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ پہلے اپنے آپ کو جھوٹا قرار کریں تب وہ شہادت دینے کے اہل ہوں گے۔ رواہ ابن مردویہ

مکاتب بنانے کا ذکر

۴۵۳۷ ..... فضالہ بن ابی امیہ اپنے والد ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ (وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے شکایت کی۔ پھر ان کے لیے (اپنی بیٹی) حفصہ رضی اللہ عنہ سے دو سو درہم قرض لیا کہ وہ غلام اپنے عطیہ کے وقت ادا کر دے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دراہم کے ساتھ اس کی مدد کی (اور یوں وہ آزاد ہو گیا) فضالہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کو ذکر کی انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاملہ اس فرمان باری کی تعمیل میں کیا:

واتوهم من مال الله الذی آتاکم۔ النور: ۳۳

اور خدا نے جو مال تم کو بخشا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ السنن للبیھقی

فائدہ: ...... اسلام میں کتابت کے معنی یہ ہے کہ کوئی آقا اپنے غلام کو ایک متعین رقم لانے پر مامور کر دے اور اس کے عوض میں اس کو آزاد کرنے کا وعدہ کر لے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے دو سو درہم پر مکاتبت کی۔ لیکن دو سو درہم اس کے لیے حاصل کرنا طویل عرصہ مانگتے تھے۔ اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی فوری آزادی کا طریقہ یہ اختیار فرمایا کہ اپنی بیٹی سے دو سو درہم اس غلام کے لیے قرض لیے وہ دراہم غلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیئے اور غلام خود حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کو ادا کرنے کا ذمہ دار بنا اور اپنی زندگی آزاد گزاری۔

۴۵۳۸ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص مدینے کی گلی میں چلا جا رہا تھا۔ آدمی کی نظر ایک عورت پر پڑی، عورت نے بھی آدمی کو دیکھا۔ دونوں کے دلوں میں شیطان نے بھی وسوسہ ڈالا اور دونوں کے دلوں میں یہ بات آئی کہ وہ مجھے پسند

کرتا ہے اسی لیے اس نے مجھے دیکھا ہے۔ آدمی دیوار کے ساتھ چل رہا تھا اور نظر عورت کے سر پر مرکوز تھی۔ لہٰذا دیوار کے ساتھ ٹکرایا اور اس کی ناک کو چوٹ آ گئی۔ (تب اس کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی اور) اس نے عہد کر لیا کہ اللہ کی قسم! میں اپنی ناک سے خون نہیں دھوؤں گا جب تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ساری داستان نہ سناؤں گا۔ چنانچہ وہ شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا قصہ آپ کی خدمت میں کہہ سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے گناہ کی سزا تھی جو تم کو ملی۔ تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم۔ النور: ۳۰

مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔

گھر کے افراد پر بھی مخصوص اوقات میں اجازت ضروری ہے

۴۵۳۹..... (مسند حضرت علی رضی اللہ عنہ) فرمان الٰہی ہے:

يستأذنكم الذين ملكت ايمانكم۔ النور: ۵۸

تمہارے غلام، لونڈیاں اور جو بچے بلوغت کو نہیں پہنچے تین دفعہ اجازت لیا کریں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اس سے عورتیں مراد ہیں کہ وہ اجازت لے کر داخل ہوا کریں کیونکہ مرد تو اجازت ہی کے ساتھ داخل ہوتے ہیں۔ رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ:...... اسی طرح بالغ مرد و عورت تو اجازت لے کر داخل ہوتے ہیں لیکن لڑکے جو بالغ نہیں ہوئے لیکن بچے بھی نہیں رہے ان کے بارے میں اکثر لوگ چشم پوشی کر جاتے ہیں اس لیے ان کے متعلق بھی حکم خدا ہے کہ وہ اجازت لے کر داخل ہوا کریں۔

لیکن یہ حکم صرف تین اوقات کا ہے، فجر سے پہلے، دوپہر (کو آرام) کے وقت اور عشاء کے بعد کیونکہ ان تین اوقات میں ممکنہ طور پر لوگ گھریلو حالت اور مختصر کپڑوں میں ہوتے ہیں اس لیے اس اوقات میں گھر کے غلام، باندی اور نابالغ لڑکوں کو بھی اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم ہے۔ باقی اوقات میں نہیں کیونکہ اگر باقی اوقات میں بھی یہ حکم ہو تو تنگی کا سامنا ہوگا۔ جبکہ ان کے علاوہ ہر بالغ اجنبی مرد و عورت کو ہر وقت اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم ہے۔

۴۵۴۰..... ابو عبدالرحمٰن سلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمان الٰہی:

فكاتبوهم ان علمتم فيهم خيرًا واتوهم من مال الله الذي آتاكم ولاتكرهوا فتياتكم على البغاء۔

سورۃ النور: ۳۳

اگر تم ان میں (صلاحیت اور) خیر پاؤ تو ان سے مکاتبت کر لو اور خدا نے جو مال تم کو بخشا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاک دامن رہنا چاہیں تو (بے شرمی سے) دنیاوی زندگی کے فوائد حاصل کرنے کے لیے ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو فرماتے ہیں کہ خیر سے مراد مال ہے یعنی اگر وہ مال ادا کرنے کی صلاحیت رکھیں تو ان کے ساتھ مکاتبت کا معاملہ کر لو۔ اور ان کی مالی مدد کرو۔ یعنی ایک چوتھائی حصہ معاف کر دو اور بدکاری پر مجبور نہ کرو اس لیے فرمایا کہ جاہلیت میں لوگ اپنی لونڈیوں سے فحاشی کرواتے تھے جس سے اسلام میں ممانعت کر دی گئی۔ **رواہ ابن مردویہ**

۴۵۴۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ ہجرت کر کے آئے اور انصار نے آپ لوگوں کو اپنے ہاں ٹھکانے دیے تو عرب نے سب کو (یعنی حضور ﷺ اور مہاجروں کے ساتھ تمام انصار کو بھی) ایک ہی تیر کا نشانہ بنا لیا (اور سب مسلمان ان کی آنکھوں میں برابر کے دشمن ہو گئے۔) چنانچہ تمام مسلمان بھی رات دن اسلحہ سازی میں منہمک ہو گئے۔ (تم کیا سمجھتے ہو کہ مدینہ آ کر ہم) سکون کی زندگی بسر کرنے لگ گئے؟ ہم لوگ اللہ ہی سے ڈرتے تھے۔ پھر اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

وعداللہ الذین آمنو منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض ۔ النور
اور اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں جو ایمان لائے تم میں سے اور اچھے اعمال کیے کہ زمین میں ان کو خلافت دے گا۔

ابن المنذر ۔ الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، الدلائل للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۴۵۴۲۔۔۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) ارشاد فرمایا:
اے ابوبکر! کیا خیال ہے اگر تم (اپنی بیوی) ام رومان کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو پاؤ تو کیا کرو گے؟
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: واللہ! اس کا بڑا برا حشر کروں گا۔
پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اور تم اے عمر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں اس کو قتل کر ڈالوں گا۔ پھر حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر پوچھا اور تم اے سہل؟ انہوں نے عرض کیا: میں کہوں گا: اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو اور اللہ کی لعنت ہو پھٹکار پڑی خبیثہ ہے۔ اور ان میں سب سے پہلے اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے یہ خبر دی۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا:
اے ابن البیضاء! تم نے تو قرآن کی تفسیر کر دی:
والذین یرمون ازواجھم ۔ النور: ۶
اور جو لوگ اپنی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں۔

فائدہ:...... حضور ﷺ نے حضرت سہل کے قول کو لعان کے قریب قرار دیا۔ جس کا قرآن میں حکم آیا ہے یعنی مرد اگر اپنی عورت پر تہمت لگائے تو وہ قاضی کے روبرو چار بار قسم کھا کر اس پر بدکاری کا الزام عائد کرے اور عورت بھی چار مرتبہ اپنی پاکی کی قسم اٹھائے پھر قاضی دونوں کے درمیان جدائی کر دے۔

سورۃ الفرقان

۴۵۴۳۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن المغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نسباو صہرا کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میرا خیال ہے نسب کو تو تم جانتے ہو (یعنی آدمی کا اپنا خاندان) اور صہر سسرالی رشتہ دار۔ عبد بن حمید

۴۵۴۴۔۔۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابی مجلز سے مروی ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے کہا میں لوگوں کا نسب بیان کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نسب نہ بیان کرو۔ اس نے کہا اچھا ٹھیک ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے فرمان الٰہی نہیں پڑھا:
وعاداً وثموداواصحاب الرس وقرونابین ذلک کثیراً۔ الفرقان: ۳۸
اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور ان کے درمیان بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر دیا۔ یعنی ان کے درمیان بھی بہت سی جماعتیں ہیں جو ہم کو معلوم نہیں۔
اسی طرح فرمان الٰہی ہے:
الم یاتکم نبأ الذین من قبلکم قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم لایعلمھم الا اللہ۔
کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے قوم نوح، عاد ثمود اور لوگ جو ان کے بعد تھے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ابن الضریس فی فضائل القرآن

فائدہ:...... یعنی جب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تو تم دعویٰ کے ساتھ کئی کئی پشتوں تک کیسے نسب بیان کر سکتے ہو۔

سورۃ القصص

۴۵۴۵.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
موسیٰ علیہ السلام جب مدین تشریف لائے اور وہاں پانی پر پہنچے تو لوگوں کو دیکھا کہ جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں۔ پھر لوگوں نے پانی پلا کر مل کر پتھر کی چٹان سے کنوئیں کا منہ بند کیا۔ جس کو دس آدمی مل کر ہی اٹھا سکتے تھے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ دو عورتیں پیچھے رہ گئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا تمہارا کیا مقصد ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم بھی جانوروں کو پانی پلانے آئی ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جا کر اکیلے ہی وہ پتھر کنوئیں کے منہ سے ہٹایا پھر پانی کھینچا اور ایک ہی ڈول میں سب بکریوں کو سیراب کر دیا۔ دونوں عورتیں لوٹ گئیں اور اپنے باپ کو سارا واقعہ بیان کیا۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام سائے میں بیٹھ گئے اور خدا سے دعا کی:

رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر. القصص

اے پروردگار! میں جو تو میری طرف اتارے اس کا محتاج ہوں۔

چنانچہ ان دونوں میں سے ایک لڑکی شرم وحیاء کی پیکر چلتی ہوئی آئی۔ جس نے اپنے چہرے کو کپڑے کے ساتھ ڈھانک رکھا تھا۔ اور عام بے باک عورتوں کی طرح نہ تھی جو دھڑے کے ساتھ آتی جاتی ہیں۔ آ کر اس نے کہا:

قالت ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ماسقیت لنا۔ القصص

بولی: میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے بدلہ دے اس کا جو تو نے (پانی) پلایا ہمارے لیے (جانوروں کو)

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر اس کے ساتھ چل دیئے اور اس کو فرمایا میرے پیچھے پیچھے چلتی آؤ اور مجھے بول کر راستہ بتاتی جاؤ، کیونکہ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ ہوا سے تمہارے کپڑے اڑے اور تمہارے جسم کی نمائش کر دے۔ پس جب وہ اپنے باپ کے پاس پہنچی تو اس کو سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر:

فقالت احدھما یاأبت استأجرہ ان خیر من استأجرت القوی الامین

ان میں سے ایک بولی! اے ابا جان! اس کو اجرت پر رکھ لو۔ بے شک جس کو آپ اجرت پر رکھیں اس میں قوی (اور) امانت دار زیادہ بہتر ہے۔

لڑکی کے باپ (حضرت شعیب علیہ السلام) بولے: اے بیٹی! تجھے اس کی امانت اور قوت کا کیسے اندازہ ہوا؟ لڑکی بولی: قوت کا اندازہ تو ان کے پتھر اٹھانے سے ہوا۔ جس کو کم سے کم دس آدمی اٹھا سکتے ہیں۔ اور ان کی امانت تو انہوں نے مجھے کہا تھا: میرے پیچھے پیچھے چلی آؤ اور راستہ بتاتی جاؤ۔ مجھے ناپسند ہے کہ ہوا سے کپڑا اڑ کر تمہارا جسم (مجھے) دکھائی دے۔

چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام کو اس وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام میں اور زیادہ رغبت ہوگئی۔ لہٰذا انہوں نے فرمایا:

انی ارید ان انکحک احدی بنتی ھاتین ...... سے ...... ستجدنی ان شاء اللہ من الصالحین۔ تک۔ القصص: ۲۷

میں ارادہ کرتا ہوں کہ تمہارا نکاح کردوں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک سے۔ اس پر کہ تم میری مزدوری کرو آٹھ سال، اگر تم دس پورے کر دو تو یہ (بھلائی) تمہاری طرف سے ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر مشقت ڈالوں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا) آپ مجھے ان شاء اللہ نیکوں میں سے پائیں گے۔ یعنی اچھی صحبت اور اپنے کیے ہوئے وعدہ پر پابند پائیں گے۔

قال ذلک بینی وبینک ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی۔

کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) یہ میرے اور آپ کے درمیان (طے پایا) ہے دونوں مدتوں میں سے جو میں پوری کردوں مجھ پر کوئی زیادتی نہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

واللہ علی مانقول وکیل۔ القصص

اور اللہ اس پر جو ہم نے معاہدہ کیا وکیل ہے۔

چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شادی کردی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ ٹھہرے اور ان کا کام کرتے رہے۔ بکریوں کی چرواہی اور دوسری گھریلو مصروفیات۔ آپ کی شادی (چھوٹی) بیٹی صفورہ سے کی جبکہ اس کی (بڑی) بہن شرقا تھی۔ یہی دونوں پہلے اپنی بکریوں کو چرایا کرتی تھیں۔

الفریابی، ابن ابی شیبہ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۴۵۴۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی:

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض۔

اور ہم نے ارادہ کیا کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور ہو گئے ہیں۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: کہ زمین میں جو کمزور ہو گئے اس سے مراد یوسف علیہ السلام اور اس کی اولاد ہیں۔

ابن ابی شیبہ، فی تفسیر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۵۴۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرمان الٰہی:

ان الذین فرض علیک القرآن لرادک الی معاد ۔القصص

بے شک جس نے آپ پر قرآن (کے احکام) فرض کیا وہ آپ کو واپس اپنی جگہ لوٹا دے گا۔

فرمایا: ہمارا معاد (لوٹنے کی جگہ) جنت ہے۔ مستدرک الحاکم فی تاریخہ، الدیلمی

سورۃ العنکبوت

۴۵۴۸..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے:

فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین۔ العنکبوت: ۳

سو خدا ان کو معلوم کرا دے گا جو (اپنے ایمان میں) سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ پاک لوگوں کو معلوم کرا دے گا۔

ابن ابی حاتم

فائدہ:...... مشہور قرآت فلیعلمن اللہ ہے جس کے معنی ہیں خدا ان کو ضرور معلوم کرلے گا۔ لیکن تمام تفاسیر میں اس کی تفسیر وہی کی جاتی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائی یعنی خدا لوگوں کو معلوم کرا دے گا کیونکہ خدا کو خود تو سب کچھ پہلے سے معلوم ہے۔

سورۂ لقمان

۴۵۴۹..... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تمہارے نبی ﷺ پر کوئی چیز مخفی نہیں رکھی گئی سوائے غیب کی پانچ چیزوں کے۔ وہ پانچ چیزیں سورۂ لقمان کی آخری آیات میں مذکور ہیں۔

ان اللہ عندہ علم الساعۃ الخ۔ لقمان آخری آیت

خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی شخص

نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی بے شک خدا ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ الاحزاب

۴۵۵۰..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بتاؤ سورۃ الاحزاب کتنی (آیتوں پر مشتمل) ہے؟ میں نے عرض کیا: بہتر یا تہتر آیات پر۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریب تھا کہ یہ سورۃ البقرہ جتنی بڑی سورت ہو جاتی اور اس میں پہلے آیۃ الرجم (زانی کو سنگسار کرنے کے حکم پر مشتمل آیات) بھی تھی۔ رواہ ابن مردویہ

۴۵۵۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بیویوں کو حکم فرمایا تھا:

ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى۔ الاحزاب: ۳۳

اور جس طرح پہلی (جاہلیت کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔

بتاؤ کیا جاہلیت بھی کئی ایک ہیں (جو فرمایا گیا کہ پہلی جاہلیت کی طرح زیب و زینت کر کے نہ پھرو۔)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میں نے کسی ایسی چیز کی پہلی نہیں سنی جس کی آخر نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ سے اس کی تصدیق پیش کرو! ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: فرمان الٰہی ہے:

وجاهدو فی اللّٰه حق جهاده۔ الحج: ۷۸

اور اللہ (کی راہ) میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔

اور اس حکم سے مراد ہے کہ جیسا تم نے پہلے جہاد کیا تھا اسی طرح اب بھی جہاد کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں کس کے ساتھ جہاد کا حکم ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: مخزوم اور عبدشمس۔ (یعنی پہلے جنگ بدر میں ان کے سرغنہ لوگوں کو تہ تیغ کیا تھا اب ان کے آخر کو بھی ختم کرو)۔ ابو عبید فی فضائله، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معافی طلب کرنا

فائدہ:..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا جاہلیت کی کئی اقسام ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ کئی تو نہیں مگر پہلی اور آخری ضرور ہیں یعنی ہر چیز میں اول و آخر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جاہلیت اولی ارشاد فرمایا گیا۔

۴۵۵۲..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں فلاں شخص سے نفرت کرتا ہوں۔ اس شخص سے پوچھا گیا کہ کیا بات ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تم سے نفرت کرتے ہیں؟ اسی طرح بہت سے لوگوں نے اس کو یہ بات کہی۔ آخر وہ تنگ ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اے عمر! بتاؤ میں نے اسلام میں کوئی پھوٹ ڈالی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ اس نے پوچھا: میں نے کوئی جرم کیا ہے؟ فرمایا نہیں۔ پوچھا کیا میں نے کوئی شے ایجاد کی ہے؟ فرمایا نہیں۔ آخر اس شخص نے پوچھا: پھر آپ مجھ سے کیوں نفرت کرتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبو فقد احتملو بهتانا واثما مبينا۔ الاحزاب: ۵۸

اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایسے کام کی (تہمت) دیں جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذاء دیں تو انہوں نے بہتان اور

صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔
پھر اس شخص نے کہا: اے عمر! تو نے بھی مجھے اذیت دی ہے اللہ بھی تیری مغفرت نہ کرے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا، اللہ کی قسم! اس نے جھوٹ ڈالی، نہ جرم کیا، نہ بدعت ایجاد کی، پس اے فلاں! مجھے معاف کر دے۔ اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ (امیر المؤمنین) اس شخص کے ساتھ چمٹے رہے حتی کہ اس نے آپ کو معاف کر دیا۔ ابن المنذر

۴۵۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کو دنیا و آخرت میں اختیار دیا تھا نہ کہ طلاق کا اختیار دیا تھا۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل

فائدہ:...... سورۃ الاحزاب کی آیت ۲۸ اور ۲۹ کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا ہے۔

۴۵۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی:

ولا تکونوا کالذین آذوا موسٰی۔ الاحزاب: ۶۹

اور تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جن لوگوں نے (عیب لگا کر) موسیٰ کو رنج پہنچایا۔

کے متعلق وضاحت فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام دونوں جبل پر چڑھے وہاں حضرت ہارون علیہ السلام کو اجل آ پہنچی اور وہ مر گئے۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگایا تم نے ان کو قتل کیا ہے۔ وہ آپ سے زیادہ ہم سے محبت رکھتے تھے۔ اور وہ نرم مزاج انسان تھے۔ یوں بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رنج پہنچایا۔

اللہ پاک نے ملائکہ کو حکم دیا۔ ملائکہ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے لاشے کو اٹھایا اور بنی اسرائیل کی مجالس کے پاس لے گئے اور ملائکہ نے ان کے ساتھ حضرت ہارون کی اپنی آپ موت کی بات چیت کی تب ان کو یقین آیا کہ وہ اپنی موت آپ مرے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو اس الزام سے بری کر دیا۔ جبکہ بنی اسرائیل نے حضرت ہارون علیہ السلام کے جسم کو لیا اور اس کو دفن کر دیا۔ اور حضرت ہارون علیہ السلام کی قبر سب پر مخفی کر دی۔ صرف گدھ کرگس پرندے کو معلوم ہے اور اللہ نے اس کو گونگا بہرہ کر دیا ہے۔

ابن منیع، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ان کے جسموں کو مٹی کھا سکتی ہے اور نہ کوئی اور شی۔ اسی وجہ سے غیر محفوظ جگہوں میں جہاں انبیاء کی قبریں ہیں اللہ پاک نے ان کو مخفی کر دیا ہے تا کہ ہر طرح سے محفوظ رہیں۔ اور جہاں معروف ہیں وہاں اللہ نے منجانب اللہ محافظ مقرر فرما دیئے ہیں۔ اس وجہ سے اجسام انبیاء ہر طرح کی بے حرمتی سے بھی محفوظ ہیں۔

انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا گیا

۴۵۵۵..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمان الٰہی ہے:

واذا خذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح وابراھیم الخ. الاحزاب: ۷

اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے۔ اور عہد بھی ان سے پکا لیا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے نوح علیہ السلام سے عہد لیا ان کے بعد سب سے اول سے پھر سب سے اول سے (اس طرح اول فالاول)۔ ابن ابی عاصم، السنن لسعید بن منصور

۴۵۵۶..... حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا تھا (کہ دنیا اختیار کر لیں یا اللہ اور اس کے رسول کو جس کا ذکر احزاب کی ۲۸ اور ۲۹ آیات میں ہے) تو آپ کی بیویوں نے آپ ﷺ اور اللہ کو اختیار کر لیا تھا لہٰذا اس طرح طلاق واقع نہیں ہوئی۔

مصنف عبدالرزاق

ازواج مطہرات کو اختیار دیا گیا

۴۵۵۷...... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا تو انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو پسند کرلیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے انہی عورتوں پر صبر کیا جس کی وجہ سے اللہ نے ارشاد فرمایا:

لایحل لک النساء من بعد الخ. الاحزاب: ۵۲

(اے پیغمبر!) ان کے سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرلو۔ خواہ ان کا حسن تم کو اچھا لگے۔ مگر جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے۔ (یعنی باندیاں جائز ہیں)۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۵۸...... معمر رحمۃ اللہ علیہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اختیار دیا تھا، ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرلیا۔ پس یہ طلاق شمار نہیں کیا گیا۔

معمر کہتے ہیں مجھے کسی نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے خبر سنائی کہ حضور ﷺ نے اپنی بیویوں کو دنیا و آخرت کے درمیان اختیار دیا تھا نہ کہ طلاق کا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۵۹...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

ہر دن کی ایک نحوست ہوتی ہے، پس تم اس دن کی نحوست کو صدقہ کے ساتھ دفع کر دیا کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: موضع خلف کو پڑھو۔ (پھر خود ہی موضع خلف کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا)

میں نے اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

وما انفقتم من شیء فھو یخلفه۔ اسبأ: ۳۹

اور جو چیز تم خرچ کرو گے وہ اس کا عوض دیدے گا۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور جب تم خرچ نہیں کرو گے تو اللہ تم کو اس کا عوض کیسے دے گا۔ رواہ ابن مردویہ

قوم سبا کا تذکرہ

۴۵۶۰...... (مسند فروہ بن مسیک غطیفی ثم المرادی رضی اللہ عنہ) فروہ غطیفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی قوم کے پیٹھ دینے والوں سے قتال نہ کروں ان لوگوں کو لے کر جو ان میں سے سامنے آئیں۔ (اور میرے ساتھ مل جائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں ضرور کرو۔ فروہ کہتے ہیں پھر میرے دل میں یہ بات آئی اور میں نے عرض کیا: نہیں، وہ تو اہل سبا ہیں۔ وہ بڑی طاقت اور قوت والے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے مجھے اس کا حکم فرمایا اور ان سے لڑنے کی اجازت دی۔

چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلا تو اللہ پاک نے آپ پر (قوم) سبا کے بارے میں (سورۂ سبا کی صورت میں) نازل فرمایا جو نازل فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: غطیفی نے کیا کیا؟ پھر آپ ﷺ نے میری طرف بلانے والے کو بھیجا۔ قاصد نے مجھے دیکھا کہ میں سوار ہو چکا ہوں۔ پھر اس نے مجھے واپس چلنے کو کہا۔ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بیٹھا ہوا پایا۔ آپ ﷺ نے (مجھے) ارشاد فرمایا: (پہلے) قوم کو دعوت دو۔ جو تمہاری دعوت قبول کرلیں تم (ان کا اسلام) قبول کرو اور جو انکار کریں تم ان پر جلدی نہ کرو حتیٰ کہ مجھے آکر بیان نہ کرو۔ پھر قوم میں سے ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ سبا کیا ہے؟ کسی زمین کا نام ہے یا کسی عورت کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

سبا زمین ہے اور نہ کوئی عورت بلکہ سبا ایک مرد تھا۔ جس کے ہاں دس عرب لڑکے پیدا ہوئے۔ چھ دائیں طرف یمن اور اس کی اطراف میں سدھار گئے اور چار بائیں طرف ملک شام چلے گئے۔ چار جو ملک شام گئے وہ لخم، جذام، غسان اور عاملہ تھے۔ اور ملک یمن گئے وہ ازد، کندہ، حمیر، اشعریون، انمار اور مذحج تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! انمار کون ہیں؟ فرمایا: جن سے خثعم اور بجیلہ قبائل ہیں۔

ابن سعد، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی حسن غریب، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

سورۂ فاطر

۴۵۶۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس آیت:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات باذن الله۔ فاطر: ۳۲

کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ خدا کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

کے مثل اپنی طرف ارشاد فرماتے تھے:

ہمارے سابق تو سابق ہمیں ہی (جو نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں اور ہمارے میانہ رو نجات یافتہ ہیں اور ہمارے ظالم لوگ بھی اللہ کی بخشش حاصل کریں گے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، البیہقی فی البعث

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسا اوقات کوئی بات ارشاد فرماتے تھے تو بالکل اسی کے موافق اللہ کا کلام نازل ہوجاتا تھا۔ اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملہم من اللہ بھی کہا گیا ہے یعنی اللہ کی طرف سے ان کو الہام ہوجاتا تھا۔ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ خطاب کا فرزند عمر ہوتا۔ تو انہی موافقات عمر رضی اللہ عنہ میں سے یہ آیت بھی ہے۔

گناہگار مسلمان کی نجات ہوگی

۴۵۶۲..... ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ہمارا سابق تو سابق ہے، ہمارا اعتدال سند نجات پاجانے والا ہے اور ہمارے ظالم کی مغفرت ہوجائے گی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات باذن الله۔ فاطر: ۳۲

پس ان میں سے کچھ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ ان میں سے میانہ رو ہیں اور کچھ نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

العقیلی فی الضعفاء، ابن مردویہ، ابن لآل فی مکارم الاخلاق، الدیلمی

۴۵۶۳..... میمون بن سیاہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

ثم اورثنا الكتب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔

سورہ فاطر: ۳۲

پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا۔ تو کچھ ان میں اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ خدا کے حکم سے آگے نکل جانے والے ہیں۔ یہی بڑا فضل ہے۔

پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا سابق تو سابق ہے اور ہمارا میانہ رو ناجی (نجات والا) اور ہمارا ظالم خدا کی بخشش پانے والا ہے۔

البعث للبیہقی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں میمون بن سیاہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کا کوئی راوی متروک ہے۔

۴۵۶۴... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔

کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں ہمارے سابق جہادی ہیں۔ ہمارے میانہ رو ہمارے شہری لوگ ہیں اور ہمارے ظالم بدو (دیہاتی) ہیں (جو دین سے نابلد رہتے ہیں)۔ السنن لسعيد بن منصور، ابن ابی شيبه، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردويه فی البعث

۴۵۶۵... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اللہ کے فرمان:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات. فاطر: ۳۲

کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: یہ سب اس امت کے (مسلمان) لوگ ہیں اور سب ہی جنت میں جائیں گے۔

السنن لسعيد بن منصور، ابن مردويه، البيهقی فی البعث

۴۵۶۶... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں کو تین اقسام میں کر کے اٹھایا جائے گا۔ اور یہ (تین اقسام) اللہ کے فرمان میں ہیں:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔ فاطر: ۳۲

پھر فرمایا: سابق بالخیرات (لوگوں میں آگے نکل جانے والا) تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مقتصد (میانہ رو) سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور ظالم لنفسہ (اپنی جان پر گناہ کر کے ظلم کرنے والا) اللہ کی رحمت سے جنت میں جائے گا۔ رواه الديلمی

یہ سند مسند الفردوس للدیلمی کی روایت ہے۔

۴۵۶۷... (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد ربانی:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔ فاطر ۳۲

کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

سابق اور مقتصد بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ظالم لنفسہ سے آسان حساب لیا جائے گا پھر وہ جنت میں داخل ہوگا۔

البيهقی فی البعث

فائدہ:... سورۂ فاطر کے باب میں یہ تمام احادیث اسی مضمون پر مشتمل ہیں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کسی حدیث پر روایات کثرت کے ساتھ آ جائیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ اس حدیث کی واقعی اصل ہے۔

سورة الصافات

۴۵۶۸... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمان باری تعالیٰ:

احشروا الذين ظلموا وازواجهم۔ الصافات: ۲۲

جو لوگ ظلم کرتے تھے ان کو اور ان کے ہم جنسوں کو اور جن کی وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کرلو۔

کا مفہوم ہے کہ ایک دوسرے کے ہم مثل مثلاً سود کھانے والے سود کھانے والوں کے ساتھ، زانی زانیوں کے ساتھ اور شراب پینے والے شراب پینے والوں کے ساتھ جمع ہو کر آئیں گے اسی طرح جنت میں جانے والے جنت میں اکٹھے جائیں گے اور جہنم میں جانے والے جہنم میں اکٹھے جائیں گے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شيبه، الفريابی، ابن منيع، عبد بن حميد، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردويه، مستدرک الحاکم، البيهقی فی البعث

۴۵٦٩..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے) ذبح ہونے والے حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور

ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام ہیں

فائدہ:...... مشہور روایات اور کلام اللہ کے سیاق وسباق سے بداہتہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ذبح ہونے والے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں مثلاً یہی آیات لیجیے جن کی تفسیر میں مذکورہ فرمان علی رضی اللہ عنہ ارشاد ہوا: فرمان الٰہی ہے:

وقال انی ذاهب الی ربی سیهدین۔رب هب لی من الصالحین فبشرنه بغلم حلیم فلما بلغ معه السعی، الخ

الصافات: ۹۹-۱۰۲

اور (ابراہیم علیہ السلام) بولے: کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے رستہ دکھائے گا۔ اے پروردگار! مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادت مندوں میں سے (ہو) تو ہم نے ان کو نرم دل لڑکے کی خوش خبری سنائی۔ جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا میں خواب دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کررہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی اور ہم ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کی دعا مانگی اور خدا نے قبول کی اور وہی لڑکا قربانی کے لیے پیش کیا گیا۔ موجودہ تورات سے ثابت ہے کہ جو لڑکا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیدا ہوا وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔ اور اسی لیے ان کا نام ''اسمٰعیل'' رکھا گیا۔ کیونکہ ''اسمٰعیل'' دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ''سمع'' اور ''ایل'' سمع کے معنی سننے کے اور ایل کے معنی خدا کے ہیں۔ یعنی خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سن لی۔ ''تورات'' میں ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اسمٰعیل کے بارے میں میں نے تیری سن لی اس بناء پر آیت حاضرہ میں جس کا ذکر ہے وہ حضرت اسمٰعیل ہیں۔ حضرت اسحٰق نہیں۔ اور ویسے بھی ذبح وغیرہ کا قصہ ختم کرنے کے بعد حضرت اسحٰق کی بشارت کا جداگانہ ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے:

وبشرناه باسحق نبیا الخ معلوم ہوا کہ ''فبشرناه بغلام حلیم۔'' میں ان کے علاوہ کسی دوسرے لڑکے کی بشارت مذکور ہے۔ نیز اسحٰق کی بشارت دیتے ہوئے ان کے نبی بنائے جانے کی بھی خوشخبری دی گئی اور سورۂ ھود میں ان کے ساتھ ساتھ یعقوب علیہ السلام کا مژدہ بھی سنایا گیا۔ جو حضرت اسحٰق کے بیٹے ہوں گے۔ ''ومن وراء اسحق یعقوب'' (ھود: رکوع ۷) پھر کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ حضرت اسحٰق ذبح ہوں۔ گویا نبی بنائے جانے اور اولاد عطا کیے جانے سے بیشتر ہی ذبح کر دیئے جائیں۔ لامحالہ ماننا پڑے گا کہ ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں جن کے متعلق بشارت ولادت کے وقت نہ نبوت عطا فرمانے کا وعدہ ہوا نہ اولاد دیئے جانے کا۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کی یادگار اور اسکی متعلقہ رسوم بنی اسمٰعیل میں برابر بطور وراثت منتقل ہوتی چلی آئیں۔ اور آج بھی اسمٰعیل کی روحانی اولاد ہے۔ (جنہیں مسلمان کہتے ہیں) ان مقدس یادگاروں کی حامل ہے۔ موجودہ تورات میں تصریح ہے کہ قربانی کا مقام ''مورا'' یا ''مریا'' تھا۔ یہود ونصاریٰ نے اس مقام کا پتہ چلانے میں بہت ہی دور دراز کار احتمالات سے کام لیا ہے حالانکہ نہایت ہی اقرب اور بے تکلف بات یہ ہے کہ یہ مقام ''مروہ'' ہے جو کعبہ کے سامنے بالکل نزدیک واقع ہے اور جہاں سعی بین الصفا والمروۃ ختم کرکے معتمرین حلال ہوتے ہیں اور ممکن ہے ''بلغ معه السعی'' میں اسی سعی کی طرف ایماء ہو موطا امام مالک کی ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے ''مروہ'' کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے۔ غالباً وہ اسی ابراہیم علیہ السلام واسمٰعیل علیہ السلام کی قربان گاہ کی طرف اشارہ ہوگا ورنہ آپ ﷺ کے زمانہ میں لوگ عموماً مکہ سے تین میل ''منیٰ'' میں قربانی کرتے تھے۔ جیسے آج تک کی جاتی

ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اصل قربان گاہ "مروہ" تھی۔ پھر حجاج اور ذبائح کی کثرت دیکھ کر منٰی تک وسعت دے دی گئی۔ قرآن کریم میں بھی "ھدیا بالغ الکعبة" اور "ثم محلھا الی البیت العتیق" فرمایا ہے جس سے کعبہ کا قرب ظاہر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

بہرحال قرائن وآثار یہی بتلاتے ہیں کہ "ذبیح اللہ" وہ ہی اسمٰعیل علیہ السلام تھے جو مکہ میں آکر رہے اور وہیں ان کی نسل پھیلی۔ تورات میں یہ بھی تصریح ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اکلوتے اور محبوب بیٹے کے ذبح کا حکم دیا گیا تھا اور یہ مسلم ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام سے عمر میں بڑے ہیں۔ پھر حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی موجودگی میں اکلوتے کیسے ہوسکتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے جواب میں جس لڑکے کی بشارت ملی اسے "غلام حلیم" کہا گیا ہے۔ لیکن حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بشارت جب فرشتوں نے ابتداء خدا کی طرف سے دی تو "غلام علیم" سے تعبیر کیا۔ حق تعالیٰ کی طرف سے "حلیم" کا لفظ ان پر یا کسی اور نبی پر قرآن میں کہیں اطلاق نہیں کیا گیا۔ صرف اس لڑکے کو جس کی بشارت یہاں دی گئی اور اس کے باپ ابراہیم علیہ السلام کو یہ لقب عطا ہوا ہے "ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب" (ھود: رکوع: ۷) اور "ان ابراھیم لا واہ حلیم" (توبہ: رکوع: ۱۴) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہی دونوں باپ بیٹے اس لقب خاص سے ملقب کرنے کے مستحق ہوئے۔ "حلیم" اور "صابر" کا مفہوم قریب قریب ہے۔ اسی "غلام حلیم" کی زبان سے نقل کیا ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ دوسری جگہ صاف فرمایا:

واسماعیل وادریس وذالکفل کل من الصابرین۔ انبیاء: رکوع: ۷

شاید اسی لیے سورۂ مریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صادق الوعد فرمایا کہ ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ کے وعدہ کو کس طرح سچا کر دکھایا۔ بہرحال حلیم، صابر اور صادق الوعد کے القاب کے مصداق ایک ہی معلوم ہوتا ہے یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ وکان عند ربہ مرضیا سورۂ بقرہ میں تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام واسمٰعیل علیہ السلام کی زبان سے جو دعا نقل فرمائی اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امة مسلمة لک۔ بعینہ اسی مسلم کے تثنیہ کو۔ یہاں قربانی کے ذکر میں فلما اسلما کے لفظ سے ادا کر دیا اور ان ہی دونوں کی ذریت کو خصوصی طور پر مسلم کے لقب سے نامزد کیا بے شک اس سے بڑھ کر اسلام وتفویض اور صبر کیا ہوگا جو دونوں باپ بیٹے نے کرنے اور ذبح ہونے کے متعلق دکھایا یہ اسی اسلما کا صلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت کو امت مسلمہ بنایا۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ فرمان علی رضی اللہ عنہ سے متعلق حدیث مذکورہ محل کلام ہے کیونکہ آئندہ کی حدیث جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے اس کے خلاف ہے۔ نیز اس طرح کے اور بہت سے قرائن وشواہد ہیں جن سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں۔

تفسیر عثمانی مع اضافہ

۴۵۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مینڈھا اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں قربان ہوا وہ جمرۂ وسطٰی کے بائیں جانب اترا تھا۔

بخاری فی تاریخہ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت محل کلام ہے جس میں ذبیح اللہ اسحاق علیہ السلام کو فرمایا۔ نیز جس مقام پر قربانی ہوئی وہ مقام اسماعیل علیہ السلام کا مستقر ہے اور کعبۃ اللہ کی بنا میں بھی اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ لہٰذا یہاں قائم ہونے والی سنت بھی اسماعیل علیہ السلام کی یادگار ہے نہ کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی۔

قوم یونس کی تعداد

۴۵۷۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وارسلناہ الی مائة الف أو یزیدون۔ الصافات ۱۴۷

اور ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو لاکھ یا زائد کی طرف بھیجا۔
کے بارے میں پوچھا (کہ زائد سے کتنے زائد مراد ہیں؟) آپ علیہ السلام نے فرمایا بیس ہزار۔

ترمذی غریب، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

فائدہ:......یعنی اگر صرف عاقل بالغ افراد گنتے تو لاکھ تھے جن کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ جبکہ بچے ان کے ماتحت ہو کر آ جاتے ہیں لیکن اگر سب چھوٹوں بڑوں کو شمار کرتے تو زائد تھے۔ یہی مطلب زیادہ قرین قیاس ہے۔

کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

سورۂ صٓ

۴۵۷۲......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے قیامت کا ذکر فرمایا اور بڑی عظمت وشدت کے ساتھ فرمایا۔ اور فرمایا: رحمٰن داؤد علیہ السلام کو فرمائیں گے میرے آگے آؤ۔ داؤد علیہ السلام عرض کریں گے پروردگار! مجھے خوف ہے کہ میری خطائیں میرے قدم نہ پھسلا دیں۔ پروردگار فرمائیں گے: میرے پیچھے سے گذرو۔ داؤد علیہ السلام عرض کریں گے: مجھے خوف ہے کہ کہیں میری خطائیں مجھے نہ پھسلا دیں۔ پروردگار فرمائیں گے: میرا قدم پکڑو۔ پس داؤد علیہ السلام اللہ کا قدم پکڑیں گے اور پھر گذر جائیں گے۔ یہی زلفیٰ ہے۔ جو اللہ نے فرمایا:

وان له عندنا لزلفى وحسن مآب۔ صٓ: ۲۵

اور بے شک (داؤد) کے لیے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔ **رواہ ابن مردویہ**

۴۵۷۳......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے حین سے مراد چھ ماہ کا عرصہ ہے۔ **السنن للبیھقی**

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

ولتعلمن نبأه بعد حين۔ صٓ: ۸۸

اور تم کو اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا۔

نقش سلیمانی

۴۵۷۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام سمندر کے کنارے بیٹھے اپنی انگوٹھی کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اچانک انگوٹھی آپ سے چھوٹ کر سمندر میں گر گئی۔ آپ کی ساری سلطنت آپ کی انگوٹھی میں تھی۔ چنانچہ آپ وہاں سے چل پڑے۔ جبکہ پیچھے ایک شیطان (آپ کی شکل میں) آپ کے گھر رہنے لگا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بڑھیا کے پاس تشریف لائے اور اس کے پاس رہنے لگے۔ (اور ساری داستان سنائی) بڑھیا بولی: اگر تم چاہو تو تم جا کر (روزی) تلاش کرو اور میں گھر کا کام کاج کرتی ہوں۔ اور اگر تم چاہو تو تم گھر کا کام کاج کرو اور میں جا کر روزی تلاش کرتی ہوں۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام روزی کی تلاش میں نکل پڑے۔ آپ علیہ السلام ایک قوم کے پاس آئے جو مچھلی کا شکار کر رہے تھے۔ آپ ان کے پاس بیٹھ گئے۔ انہوں نے کچھ مچھلیاں آپ کو دیں۔ آپ علیہ السلام وہ مچھلیاں لے کر بڑھیا کے گھر لوٹے۔ بڑھیا مچھلیاں کاٹنے لگی تو ایک مچھلی کا پیٹ کاٹا تو اس میں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی نکل آئی۔ بڑھیا نے پوچھا یہ کیا ہے: حضرت سلیمان علیہ السلام (نے بتایا کہ یہی تو میری گمشدہ انگوٹھی ہے) پھر آپ علیہ السلام نے وہ انگوٹھی لے کر پہنی۔ اور آپ کی بادشاہت لوٹ آئی اور تمام انس وجن، شیاطین، چرند پرند اور وحشی جانور آپ کے تابعدار ہو گئے۔ اور جو شیطان آپ کی جگہ لیے بیٹھا تھا وہ بھاگ گیا۔ اور جا کر سمندر

کے ایک جزیرے میں پناہ گزین ہو گیا۔ سلیمان علیہ السلام نے اس کو پکڑنے کے لیے شیاطین کو اس کے تعاقب میں بھیجا۔ انہوں نے (آکر) کہا: ہم اس پر قادر نہیں ہو سکے۔ (ایک حل ہے) وہ ہر ہفتہ میں ایک دن جزیرے کے چشمے پر آتا ہے۔ اور ہم اس کو صرف نشہ کی حالت میں پکڑ سکتے ہیں۔ لہٰذا اس پانی کے چشمے میں شراب ڈالی جائے۔ (چنانچہ یہ تدبیر کی گئی) جب شیطان آیا اور اس چشمے کا پانی پی لیا (تو وہ نرم پڑا) پھر انہوں نے اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی دکھائی جس کو دیکھ کر وہ اطاعت پر آمادہ ہو گیا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو بندھوا کر ایک پہاڑ پر بھیج دیا۔ کہتے ہیں وہ جبل الدخان نامی پہاڑ ہے۔ (دخان کے معنی دھویں کے ہیں) اور اس پہاڑ سے جو دھواں اٹھتا ہے وہ اسی شیطان سے نکلتا ہے اور وہ پانی جو پہاڑ سے گرتا ہے وہ شیطان کا پیشاب ہے۔ عبد بن حمید، ابن المنذر

۴۵۷۵......ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے فرمان الٰہی:

فطفق مسحا بالسوق والاعناق۔ ص: ۳۳

پس شروع ہوئے (تلوار کا ہاتھ پھیرنے) پنڈلی اور گردنوں پر۔

کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردن کاٹنے لگے۔ اسماعیل فی معجمہ، ابن مردویہ

یہ روایت حسن ہے۔

سورۃ الزمر

۴۵۷۶...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کہتے تھے: (دنیا کے) فتنے میں پڑ (کر ہجرت سے رہ جانے) والوں کے لیے کوئی توبہ نہیں۔ لوگ کہتے تھے: جو فتنے میں پڑ گئے ان کی نہ نفل قبول اور نہ فرض۔ اور (ہجرت سے رہ جانے والے لوگ) یہ بات اپنے متعلق کہتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں اور ہمارے ان کے متعلق کہنے کے بارے میں اور خود ان کے اپنی جان کے بارے میں کہنے سے متعلق اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ...... سے...... وانتم لاتشعرون تک۔ الزمر: ۵۳

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے، اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرماں بردار ہو جاؤ پھر تم کو مدد نہیں ملے گی۔ اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو، اس نہایت اچھی (کتاب) کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ آیت ایک خط میں لکھ کر ہشام بن العاص کو روانہ کر دی۔

البزار، الشاشی، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

اس حدیث کی وضاحت ذیل کی حدیث کرتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا موقع

۴۵۷۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ (مدینہ منورہ) ہجرت کرنے کے لیے تیار ہوئے تو میں نے اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن العاص بن وائل نے پروگرام بنایا کہ ہم (ایک ساتھ) مدینہ ہجرت کریں۔ چنانچہ میں اور عیاش تو نکل پڑے جبکہ ہشام فتنہ میں پڑ گئے (یعنی اپنے کسی کام سے پیچھے رہ گئے) پھر ان کو آزمائش بھی پیش آگئی وہ یوں کہ ان کے دو بھائی ابوجہل اور حارث ابن ہشام ان کے پاس

آئے اور کہنے لگے کہ تمہاری ماں نے نذر مانی ہے کہ وہ نہ کسی سائے میں آئیں گی اور نہ سر کو دھوئیں گی جب تک کہ تم کو نہ دیکھ لیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم ان کا مقصد صرف تم کو تمہارے دین سے فتنہ میں ڈال کر روکنا ہے۔ آخر وہ دونوں اس کو لے گئے اور اس کو اپنے فتنے میں پھنسالیا۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا:

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطو من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعاً...... سے...... مثوی للمتکبرین تک۔

میں نے یہ آیت ہشام کو لکھ بھیجیں۔ چنانچہ وہ بھی ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ البزار، ابن مردویہ، السنن للبیهقی

۴۵۷۸...... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

انک میت وانهم میتون (الزمر:۳۰)

(اے پیغمبر!) تم بھی مرجاؤ گے اور یہ بھی مرجائیں گے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:

اے پروردگار! کیا تمام مخلوقات مرجائے گی اور انبیاء باقی رہیں گے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

کل نفس ذائقة الموت ثم الینا ترجعون۔ القرآن

ہر جی موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے، پھر تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔ ابن مردویہ، السنن للبیهقی

۴۵۷۹...... ارشاد خداوندی ہے:

والذی جاء بالحق وصدق به أولئک هم المتقون۔ الزمر:۳۳

اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مذکورہ آیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں سچی بات لانے والے محمد ﷺ ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابن جریر، الباوردی فی معرفة الصحابة، ابن عساکر

فائدہ:...... مشہور قرأت میں والذی جاء بالصدق ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان میں والذی جاء بالحق کے الفاظ ہیں۔ مفہوم ایک ہی ہے۔ شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قرأت میں بالحق کا لفظ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

خواب کی حقیقت کیا ہے؟

۴۵۸۰...... سلیم بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تعجب کی بات ہے کہ کوئی شخص رات بسر کرتا ہے اور ایسی کوئی چیز (خواب میں) دیکھتا ہے جو کبھی اس کے دل میں گذری نہیں۔ لیکن وہ (اٹھتا ہے اور) اپنے خواب کو جیسے ہاتھ سے تھام لیتا ہے۔ اور کوئی شخص خواب دیکھتا ہے تو اس کا خواب کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یا امیر المؤمنین! کیا میں اس کی حقیقت نہ بتاؤں! درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت ویرسل الاخریٰ الی اجل مسمی۔ الزمر ۴۲

خدا لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روح قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں (ان کی روحیں) سوتے میں (قبض کر لیتا ہے) پھر جن پر موت کا حکم کر دیتا ہے ان کو روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک وقت مقرر تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (نیند کی شکل میں) تمام جانوں کی روح قبض کر لیتا ہے۔ پھر جو روحیں اللہ کے پاس ہوتے ہوئے خواب دیکھتی ہیں وہ سچے خواب ہوتے ہیں تو شیاطین ہوا میں ان سے ملتے ہیں اور ان سے جھوٹ بولتے ہیں اور باطل خبریں سناتے ہیں تو پس وہ جھوٹے خواب ہوتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان پر بہت تعجب ہوا (اور ان کی تحسین فرمائی)۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویه، السنن للبیهقی

۴۵۸۱......ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دریافت فرمایا: کون سی آیت سب سے زیادہ وسعت والی ہے؟ تو لوگ ایک ایک دوسرے سے اس کے بارے میں کچھ کچھ کہنے لگے، کسی نے کہا:

ومن یعمل سوءً ا اویظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفوراً رحیما۔ جس نے برا عمل کیا یا اپنی جان پر ظلم کیا پھر اللہ سے بخشش مانگی تو وہ اللہ کو مغفرت کرنے والا مہربان پائے گا۔

الغرض لوگ اس طرح کی آیات بتانے لگے۔ تب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں اس سے زیادہ وسعت والی آیت کوئی نہیں:

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله۔

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو جاؤ۔ رواہ ابن جریر

۴۵۸۲......عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا:

له مقالید السموات والارض۔ الزمر

آسمانوں اور زمین کی چابیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

آسمان وزمین کی چابیاں

حضور ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا:

اے عثمان! تم نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا۔ آسمانوں اور زمین کی چابیاں یہ کلمات ہیں:

لااله الاالله، والله اکبر، وسبحان الله، والحمدلله، واستغفر الله الذی لااله الاهو الاول والآخر والظاهر والباطن، یحیی ویمیت وهو حی لایموت، بیده الخیر، وهو علی کل شیءٍ قدیر۔

اے عثمان! جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے، اس کو دس خصلتیں (خوبیاں) عطا کی جائیں گی۔

پہلی اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

دوسری جہنم کی آگ سے اس کے لیے آزادی لکھ دی جائے گی۔

تیسری دو فرشتے نگہبان اس پر مقرر کر دیئے جائیں گے، جو دن و رات تمام آفات اور بلیات سے اس کی حفاظت کریں گے۔

چوتھی اس کو ایک قنطار (ہزار اوقیہ) اجر عطا کیا جائے گا۔

پانچویں اس شخص کا اجر اس کو ملے گا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کیے۔

چھٹی اس کو ایسا اجر ملے گا گویا اس نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھ لیے۔

ساتویں اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

آٹھویں حورعین سے اس کی شادی کردی جائے گی۔
نویں اس کے سر پر وقار کا تاج پہنا دیا جائے گا۔
دسویں یہ کہ اس کے گھر کے افراد میں سے ستر افراد کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔
پھر آپ ﷺ نے فرمایا:
اے عثمان! اگر ہو سکے تو زندگی میں کسی دن یہ کلمات فوت نہ ہونے دینا۔ تو ان کی بدولت کامیاب ہونے والوں کے ساتھ مل جائے گا اور اولین و آخرین کو پالے گا۔ ابن مردویہ، ابویعلی و ابن ابی عاصم و ابوالحسن القطان فی الطولات، السنن لیوسف القاضی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن السنی، عقیلی فی الضعفاء، البیہقی فی الاسماء والصفات

یہی روایت دوسرے الفاظ میں یوں منقول ہوئی ہے:
جس شخص نے یہ کلمات صبح وشام دس دس بار کہے اس کو چھ خصلتیں (خوبیاں) عطا کی جائیں گی۔
پہلی ابلیس اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کردی جائے گی۔
دوسری ایک قنطار اجر اس کو دیا جائے گا۔
تیسری ایک درجہ جنت میں بلند کیا جائے گا۔
چوتھی حورعین سے اس کی شادی کردی جائے گی۔
پانچویں اس کے پاس بارہ ہزار اور ایک روایت میں بارہ فرشتے حاضر ہوں گے۔
اور چھٹے یہ کہ اس کو اس شخص کا اجر ہوگا جس نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک کی تلاوت کی۔
اور اے عثمان! اس کے ساتھ اس کو اس شخص کا اجر ہوگا جس نے حج اور عمرہ کیا اور دونوں مقبول ہوگئے۔ اور اگر وہ شخص اسی دن مر گیا تو شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

کلام:...... امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں نظر ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس میں نکارت ہے۔ جبکہ امام الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں: میرے خیال میں یہ روایت موضوع (خودساختہ) ہے۔ امام بوخیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے متعلق موضوع ہونے کا کلام کچھ بعید نہیں۔ کنز العمال ج ۲ ص ۴۹۳

سورۃ المؤمن

۴۵۸۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا مؤمن کو قتل کرنے والے کے لیے توبہ ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

غافر الذنوب وقابل التوب۔ الزمر

(اللہ) گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے الا ہے۔ عبد بن حمید

۴۵۸۴..... (علی رضی اللہ عنہ) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومنهم من لم نقصص عليک۔ الزمر

اور ان میں سے کچھ (نبی ایسے ہیں) جن کو ہم نے آپ پر بیان نہیں کیا۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک حبشی غلام کو نبی بنا کر بھیجا تھا وہ انہی انبیاء میں سے تھا جن کے حالات محمد پر نہیں بیان کیے گئے۔ الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ

سورۂ فصلت

۴۵۸۵..... (مسند ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ) سعد بن عمران سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد خداوندی:

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا الزمر: ۳۰

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر ٹھہر گئے۔

کے متعلق ارشاد فرمایا کہ استقامت یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ ابن المبارک فی الزھد، عبدالرزاق، الفریابی، سعد بن منصور، مسدد، ابن سعد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، رستہ فی الایمان

زیادہ بہتر روایت کا مرفوع ہونا ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر نہ فرماتے تھے۔

۴۵۸۶..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا۔الزمر ۳۰

جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں وہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ (ایمان پر) قائم رہے اور لومڑی کی مانند ادھر اُدھر نہ پھرے۔

السنن لسعید بن منصور، ابن المبارک، الزھد للامام احمد، عبد بن حمید، الحاکم، ابن المنذر، رستہ فی الایمان، الصابونی فی المائتین

دلوں پر تالا ہونا

۴۵۸۷..... عبدالقدوس حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ:

وقالوا قلوبنا فی اکنۃ ممن تدعونا الیہ۔فصلت: ۵

اور کہنے لگے: کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے ہمارے دل پردوں میں ہیں۔ کے (شان نزول) کے متعلق فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ قریش اکٹھے ہو کر نبی اکرم ﷺ کے پاس جمع ہو کر آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: تمہیں اسلام قبول کرنے سے کیا چیز رکاوٹ ہے؟ حالانکہ تم اسلام کی بدولت عرب کے سردار بن جاؤ گے۔ مشرکین کہنے لگے: جو آپ کہہ رہے وہ ہماری سمجھ میں آتا ہی نہیں اور نہ ہم کو وہ سنائی دیتا ہے۔ بلکہ ہمارے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ پھر ابوجہل نے کپڑا لے کر اپنے اور حضور ﷺ کے درمیان تان لیا۔ اور کہنے لگا: اے محمد! ہمارے دل پردے میں ہیں اس سے جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو۔ اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم کو دو باتوں کی طرف بلاتا ہوں یہ کہ تم شہادت دیدو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی ساتھی نہیں۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت سنی تو نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور کہنے لگے کہ کیا تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بنالیں یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ پھر وہ ایک دوسرے کو کہنے لگے چلو اور صبر کرو اپنے ہی معبودوں پر یہ تو ایسی چیز مانگی جاتی ہے جو آخری ملت (نصرانیت) میں بھی نہیں تھی۔ یہ بالکل بنائی ہوئی بات ہے۔ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت (کی کتاب) اتری ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے: اے محمد! اللہ آپ کو سلام کہتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ کیا خیال کرتے ہیں ان کے دلوں پر پردہ ہے اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے پس وہ آپ کی بات نہیں سنتے یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ جب آپ قرآن میں اللہ یکتا کا ذکر کرتے ہیں تو نفرت

کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں، اگر وہ اپنی بات میں سچے ہوتے تو اللہ کا یکتا ذکر سن کر نہ بھاگتے درحقیقت یہ لوگ سنتے تو ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اٹھا سکتے کیونکہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ جب اگلا دن ہوا تو انہی میں سے ستر افراد آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے ہم پر اسلام پیش کیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر اسلام پیش کیا تو وہ سب کے سب اسلام لے آئے۔ حضور ﷺ (خوشی سے) مسکرائے اور اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا: کل تو تمہارا خیال تھا کہ تمہارے دلوں پر تالا پڑا ہوا ہے اور تمہارے دل پر پردے ہیں اس چیز سے جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں۔ اور تمہارے کانوں میں بوجھ ہے۔ اور (الحمدللہ) آج تم مسلمان ہوگئے ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے: یارسول اللہ! ہم کل کو جھوٹ بول رہے تھے۔ اللہ کی قسم اگر وہ سچ ہوتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے تھے۔ لیکن اللہ پاک ہی سچا ہے اور بندے اس پر جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ غنی ہے اور ہم فقیر۔

ابو سهل السری بن سهل الجندی سابوری فی الخامس من حدیثه

۴۵۸۸.....فرمان الٰہی ہے:

ربنا ارنا الذین اضلانا۔ فصلت: ۲۹

پروردگار! جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ان کو ہمیں دکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنوں اور انسانوں میں سے یہ دو گمراہ کرنے والے ابلیس اور آدم علیہ السلام کے بیٹے ہیں جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا۔

عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، مستدرک الحاکم

سورۃ الشوریٰ

۴۵۸۹.....(عثمان رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ:

له مقالید السموات والارض۔

آسمانوں اور زمین کی چابیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

سبحان الله والحمدلله، ولااله الاالله، والله اکبر آسمانوں اور زمین کی چابی ہے کو اللہ نے اپنے لیے، اپنے ملائکہ کے لیے، اپنے انبیاء کے لیے اپنے رسولوں کے لیے اور تمام نیک مخلوق کے لیے پسند کیا ہے۔ الحارث، ابن مردویه

کلام:.......اس روایت میں حکیم بن نافع اور عبدالرحمٰن بن واقد دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۴۵۹۰.....(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ نے ایک آیت کی تلاوت فرمائی پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی اور مجھے اس کے بدلے دنیا و مافیہا کا مل جانا بھی پسند نہیں۔ وہ آیت ہے:

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفوعن کثیر۔ شوری ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہو سو تمہارے اپنے فعلوں سے (ہے) اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ نے دنیا میں کسی گناہ کی سزا دیدی تو اللہ پاک ایسے کریم ہیں کہ آخرت میں دوبارہ اس گناہ کی سزا نہیں دیں گے۔ اور اللہ پاک دنیا میں جس گناہ کو معاف کر دیں تو اللہ پاک ایسے نہیں ہیں کہ دنیا میں تو اس گناہ کو معاف کر دیں اور آخرت میں اس پر پکڑ فرمائیں۔ ابن راهویه، ابن مردویه

سزا ایک ہی دفعہ ہوتی ہے

۴۵۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کیا میں کتاب اللہ کی افضل آیت نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے وہ یہ ہے:

وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير شوریٰ: ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے ہے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس کی تفسیر بتاؤں گا۔

پھر فرمایا: اے علی! تم کو دنیا میں جو مصیبت کا مرض پیش آتا ہے یا جو سزا ملتی ہے تو اللہ اس بات سے کریم (اور سخی) ہے کہ آخرت میں دوبارہ سزا دے۔ اور جس گناہ کو اللہ پاک دنیا میں معاف کر دیں تو وہ زیادہ بردبار ہیں اور ایک روایت میں وہ زیادہ عظمت والے ہیں کہ اس کو معاف کرنے کے بعد دوبارہ اس پر پکڑ فرمائیں۔ مسند عبدالله بن احمد بن حنبل، ابن منیع، عبد بن حمید، الحکیم، مسند ابی یعلی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، مستدرک الحاکم

۴۵۹۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ قریش میں اوسط النسب تھے۔ قبائل قریش میں سے کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا جو آپ کے ساتھ اپنی رشتہ داری نہ رکھتا ہو۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قل لااسئلكم عليه اجرًا الا المودة في القربىٰ ۔ شوریٰ: ۲۳

کہہ دو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا مگر (تم کو) قرابت کی محبت (تو رکھنی چاہیے)۔ یعنی بس رشتہ داری کی محبت مجھ سے رکھو اور رشتہ داری میں میری حفاظت کرو۔ ابن سعد

حروف مقطعات کا مفہوم

۴۵۹۳..... ابی معاویہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم میں سے کسی نے حضور ﷺ کو حٰمٓ عٓسٓقٓ کی تفسیر کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی جگہ اچھلے اور عرض کیا: میں نے (سنی ہے) پھر فرمایا: حٰمٓ اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عین کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: **عاين المشركون عذاب يوم بدر**..... یعنی عین سے اشارہ ہے معائنہ کی طرف کہ مشرکین نے بدر کے دن اللہ کے عذاب کا معائنہ کر لیا۔ پوچھا سین کیا ہے؟ فرمایا: **سيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون** عنقریب وہ لوگ جان لیں گے جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ کس کروٹ لوٹتے ہیں۔ پوچھا ق کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: میں تم سب کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا کسی نے آپ ﷺ کو آپ حٰمٓ عٓسٓقٓ کی تفسیر کرتے ہوئے سنا ہے؟ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کودے اور فرمایا: حم اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ پوچھا عین؟ فرمایا **عاين المشركون عذاب يوم بدر**. پوچھا سین؟ فرمایا: **سيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون**. پوچھا: قاف کیا ہے؟ فرمایا: **قارعة من السماء تصيب الناس** ۔ یعنی وہ کھٹکھٹانے والی (صور کی آواز یا کوئی آسمانی عذاب) جو لوگوں پر نازل ہوگی۔

مسند ابی یعلی، ابن عساکر

سورۃ الزخرف

۴۵۹۴..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھا کرتے تھے:

سبحان من سخرلنا ھذا۔ الزخرف۔ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:......اصل قرأت:

سبحان الذی سخرلنا ھذا ہے۔اورمفہوم دونوں کاایک ہے۔

۴۵۹۵...فرمان الٰہی:

الا خلاء یومئذ بعضھم لبعض عدوالا المتقین۔ الزخرف

دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گےسوائے پرہیزگاروں کے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دودوست مؤمن ہوتے ہیں اوردودوست کافر۔مؤمنوں میں سے ایک دوست مرجاتا ہےاس کو جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے وہ اپنے دوست کاذکرکرتا ہےاوردعاکرتا ہے:اے اللہ!میرا فلاں دوست مجھے تیری فرماں برداری اور تیرے رسول کی فرماں برداری کاحکم دیتا تھا، نیز مجھے خیر کاحکم دیتا تھااور برائی سے روکتا تھااور مجھے خبر دیتا تھا کہ میں تجھ سے ایک دن ضرور ملاقات کروں گا۔اے اللہ!پس اس کو گمراہ نہ کرنا میرے بعدحتیٰ کہ تو اس کو بھی وہ سب کچھ دکھادے جو تو نے مجھے دکھایا ہے۔اور تو اس سے بھی راضی ہوجائے جس طرح مجھ سے راضی ہوا ہے۔اللہ پاک اس کو فرماتے ہیں:جا،اگرتو دیکھ لیتا جو ہم نے اس کے لیے تیار کررکھا ہےتو تو بہت ہنستا اور کم روتا۔پھر دوسرا دوست بھی مرجاتا ہے۔دونوں کی روحیں اکٹھی ہوتی ہیں اوران کو کہا جاتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی تعریف کریں لہٰذا ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے یہ بہت اچھا بھائی ہے،بہت اچھا ساتھی ہے،بہت اچھا دوست ہے۔

اور جب دونوں کافروں میں سے ایک مرجاتا ہےتو اس کو جہنم کی خوشخبری دی جاتی ہے۔تب وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے۔اے اللہ!میرا فلاں دوست مجھے تیری نافرمانی اور تیرے رسول کی نافرمانی کا کہتا تھااور مجھے ہر برائی کاحکم دیتا تھااور ہر نیکی سے باز رکھتا تھااور مجھے کہتا تھا کہ میں تجھ سے اے اللہ کبھی نہ ملوں گا۔پس اے اللہ!اس کو میرے بعد ہدایت نہ دیجیے گا حتیٰ کہ تو اس کو بھی وہی (عذاب) دکھائے جو تو نے مجھے دکھایا اور اس پر بھی اسی طرح ناراض ہو جس طرح مجھ سے ناراض ہوا۔پھر دوسرا دوست مرتا ہےاوردونوں کی روحیں اکٹھی ہوتی ہیں تو دونوں کو کہا جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی تعریف کرو۔ہر ایک دوسرے کو کہتا ہے:بہت برا بھائی ہے،بہت برا ساتھی ہےاور بہت برا دوست ہے۔

ابن زنجویہ فی ترغیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، شعب الایمان للبیھقی

۴۵۹۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں قریش کے چندلوگوں کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کرفرمایا:اے علی!اس امت میں تیری مثال عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرح ہے،ان سے بھی ان کی قوم نے محبت میں افراط کیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگ چیخ پڑے اور کہنے لگے:اپنے چچازاد کو عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دیدی۔تب قرآن پاک نازل ہوا۔

ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منه یصدون۔ الزخرف: ۵۷

اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کی مثال دی گئی تو تمہاری قوم کے لوگ اس سے چلا اٹھے۔ابن الجوزی فی الواھیات

کلام:...... حدیث ضعیف لان ابن الجوزی ذکرہ فی الواہیات۔

۴۵۹۷... حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں:یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے:

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومل منه یصدون۔ الزخرف: ۵۷۔ابن مردویہ

۴۵۹۸... عبدالرحمن بن مسعود عبدی سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون۔ الزخرف: ۴۱

پس اگر ہم آپ کو اٹھالیں گےتو ان سے انتقام لےکر رہیں گے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا:اللہ پاک اپنے پیغمبر کو لے گئے اور میں عذاب بن کر اس کے دشمنوں کے بیچ رہ گیا ہوں۔

رواہ ابن مردویہ

سورۃ الدخان

۴۵۹۹..... عباد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کیا آسمان وزمین کسی پر روتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر شخص کی زمین کوئی جائے نماز ہوتی ہے اور آسمان میں اس کے عمل چڑھنے کا کوئی راستہ ہوتا ہے اور آل فرعون کا زمین میں کوئی نیک عمل ہے اور نہ آسمان میں نیک عمل جانے کا کوئی راستہ۔ (جو ان پر روئے جبکہ مومن کے لئے زمین میں جائے نماز کا حصہ اور آسمان میں نیک عمل جانے کا راستہ مومن کے مرنے پر روتا ہے۔) ابن ابی حاتم

سورۃ الاحقاف

۴۶۰۰ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ یہودیوں کے عید کے روز نبی اکرم ﷺ مجھے ساتھ لے کر ان کے کنیسہ میں تشریف لے گئے۔ یہودیوں نے (عید کے روز) ہمارا اپنے ہاں آنا ناگوار محسوس کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا:

اے یہود! تم لوگ مجھے اپنے بارہ آدمی دکھادو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہوں؟ اللہ پاک آسمان کے نیچے رہنے والے ہر یہودی سے اپنے غضب کے عذاب کو ہٹا دے گا جو غضب ان پر اللہ نے نازل کیا ہوا ہے۔ یہود چپ ہو گئے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ مگر پھر کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے سہ بارہ اپنی بات دہرائی مگر پھر بھی سب خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو انکار کرتے ہو لیکن اللہ کی قسم! میں ہی حاشر ہوں، میں ہی عاقب ہوں، میں مقفی نبی مصطفی ہوں (جس کا تمہاری کتاب میں ذکر آیا ہے) تم ایمان لاؤ یا جھٹلاؤ۔

عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ اور میں لوٹنے لگے۔ ہم (کنیسہ سے) نکلنے کے قریب تھے کہ اچانک ہمارے پیچھے ایک شخص آموجود ہوا اور بولا ٹھہریئے اے محمد! پھر وہ اپنے یہودیوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگا: اے یہودیوں کی جماعت! میں کیسا شخص ہوں؟

یہودی کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم اپنے درمیان تم سے زیادہ کوئی کتاب اللہ (تورات) کو جاننے والا نہیں دیکھتے۔ نہ تم سے زیادہ فقیہ اور آپ سے پہلے آپ کے باپ سے زیادہ کسی کو اور نہ آپ کے باپ سے پہلے آپ کے دادا سے زیادہ افضل کسی کو جانتے! پھر اس شخص نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ وہی نبی ہیں جن کو تم تورات میں پاتے ہو۔

پھر یہودی کہنے لگے: تو جھوٹ بولتا ہے پھر وہ اس کے بارے میں برا بھلا کہتے رہے۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو تمہاری یہ بات قبول نہیں کی جاسکتی کیونکہ ابھی تم نے ان کی بہت اچھی طرح تعریف کی ہے۔ لیکن جب وہ ایمان لے آیا تو تم اس کو جھوٹا کہہ رہے ہو اور اس کو برا بھلا کہہ رہے ہو۔ لہٰذا تمہاری یہ بات قبول نہیں کی جائے گی۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ ہم نکلے اور تین افراد تھے میں، رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن سلام۔ پھر اللہ پاک نے ان کے بارے میں یہ نازل فرمایا:

قل ارأیتم ان کان من عنداللہ وکفرتم بہ الخ. الاحقاف: ۱۰

کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو اور تم نے اس سے انکار کیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی کی طرح (کتاب) کی گواہی دے چکا ہے اور ایمان لے آیا ہے۔ اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے) بے شک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ مسند ابی یعلی، ابن جریر، مستدرک الحاکم، ابن عساکر

سورۃ محمد ﷺ

۴۶۰۱۔۔۔۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جوان کو پڑھاتے ہوئے یہ آیت پڑھی:

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها ۔ احقاف: ۲۴

بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے لگ رہے ہیں۔ جوان نے کہا، دلوں پر تو تالے ہی ہوتے ہیں جب تک اللہ پاک نہ کھولے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا:

پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن کا ایک وفد آیا انہوں نے درخواست دی کہ ان کے لیے ایک کتاب (خط) لکھ دی جائے۔ آپ نے عبداللہ بن الارقم کو فرمایا کہ ان کو کتاب لکھ دو۔ انہوں نے کتاب لکھ کر حضور ﷺ کو دکھائی۔ آپ ﷺ نے اس کو درست قرار دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیال ہوتا تھا کہ شاید لوگوں کی ذمہ داری کبھی ان کو سپرد کی جائے گی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسی جوان کے متعلق دریافت کیا لوگوں نے کہا وہ تو شہید ہوگئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے یوں یوں فرمایا اس جوان نے بھی بعینہ یوں ہی کہا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: یوں مجھے معلوم ہوگیا کہ اللہ اس کو ہدایت دے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بیت المال پر امیر مقرر کردیا۔ ابن راھویه، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویه

۴۶۰۲۔۔۔۔ نزال بن سبرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: یا امیر المؤمنین! یہاں ایک قوم ہے جو کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بات کو اس وقت تک نہیں جانتا جب تک وہ وقوع پذیر نہ ہوجائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر پھٹ کار کی ان کی ماں ان کو گم کرے۔ یہ بات کہاں سے کہی ہے انہوں نے؟ کیا وہ قرآن کے اس فرمان کی تفسیر (میں یہ بات) کہتے ہیں:

ولنبلونكم حتى نعلم المجاهدين منكم والصابرين ونبلوا اخباركم. محمد: ۳۱

اور ہم تم کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں، ان کو معلوم کریں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے علم حاصل نہیں کیا وہ ہلاک ہوگیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ بر سر منبر جلوہ افروز ہوئے اللہ کی حمد کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور پھر فرمایا:

اے لوگو! علم حاصل کرلو اور اس پر عمل کرو اور اسے آگے دوسروں کو پڑھاؤ اور جس شخص پر کتاب اللہ کی کوئی بات مشتبہ ہوجائے وہ مجھ سے دریافت کرلے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: اللہ پاک نہیں جانتے جب تک بات وقوع پذیر نہ ہوجائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ولنبلونكم حتى نعلم المجاهدين ۔ الخ سنو! درحقیقت اس کا مطلب ہے ہم جان لیں یعنی ہم دیکھ لیں کہ جس پر جہاد اور صبر فرض کیا ہے اگر وہ جہاد کرتا ہے اور مصیبت پر صبر کرتا ہے اور جو میں نے اس پر لکھ دیا ہے اس کو بجالاتا ہے۔ (اس کو کرتا ہوا دیکھ لیں اور ہم کو سب معلوم ہے کون کیا کرتا ہے؟) ابن عبدالبر فی العلم

سورۃ الفتح

۴۶۰۳۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان خداوندی:

والزمهم كلمة التقوى. الفتح: ۲۶

اور اللہ نے ان کو پرہیزگاری کے کلمہ پر قائم رکھا۔ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں (پرہیزگاری کا کلمہ) لا الہ الا اللہ ہے۔

عبدالرزاق، الفريابی، عبد بن حميد، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاكم، البيهقی فی الاسماء والصفات

۴۶۰۴..... سیف بن عمر عطیہ عن اصحاب علی رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ۔ عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما:

حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمان باری تعالیٰ:

وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ۔ الفتح: ۲۰

خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔

کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: اس سے خیبر کی فتح کے موقع پر ملنے والی غنیمتیں مراد ہیں۔ تم ان کو حاصل کروگے اور بہت جلد وہ تم کو حاصل ہوجائیں گی اور اس کے علاوہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے کفار کے ہاتھ تم سے رک جائیں گے، تاکہ یہ مؤمنوں کے لیے نشانی بن جائے، بعد کے ٹیے اور اللہ کے وعدہ کے پورا ہونے پر دلیل بن جائے۔ اوران کے علاوہ اور دوسری غنیمتیں بھی ہیں: لم تقدروا علیھا تم ان پر قادر نہیں ہو یعنی ان کے علم پر قادر نہیں ہو کہ وہ کب حاصل ہوں گی وہ فارس اور روم کی غنیمتیں ہیں جو اللہ نے تمہارے لیے طے کردی ہیں۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۶۰۶..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

والزمھم کلمۃ التقویٰ. الفتح ۲۶)

اور مؤمنوں کو تقویٰ کا کلمہ لازم کیا۔ فرمایا: وہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

ترمذی، مسند عبداللہ بن احمد بن حبنل، ابن جریر، الدار قطنی فی الافراد، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، البیھقی فی الاسماء والصفات

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے۔ نیز ہم اس روایت کو مرفوع صرف حسن بن قزعہ ہی کی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بھی اس کو مرفوع صرف اسی سند کے ساتھ قرار دیا۔ کنز العمال ج ۲ ص ۵۰۶

سورۃ الحجرات

۴۶۰۷ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول الخ .الحجرات: ۲

اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہوجائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

تو میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ سے ہمیشہ ایک سرگوشی کرنے والے بھائی کی طرح بات چیت کیا کروں گا۔ الحارث والبزار، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

کلام:..... ابن عدی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے کنز ج ۲ ص ۵۰۷۔

زیادہ تقویٰ والا زیادہ مکرم

۴۶۰۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی۔ الحجرات: ۱۳

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کرسکو۔ بے شک تم تمہارا سب سے زیادہ باعزت شخص اللہ کے ہاں تمہارا سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

یہ آیت مکی ہے اور یہ خاص طور پر عرب کے لیے نازل ہوئی ہے۔ عرب کے ہر قبیلے اور ہر قوم کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اور فرمان خداوندی تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تقویٰ والا ہے یعنی شرک سے جو زیادہ بچنے والا ہے وہی زیادہ اللہ کے ہاں اکرام والا ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۶۰۹..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مراسلہ آیا جس میں مکتوب تھا:

یا امیر المؤمنین! ایک شخص جو معصیت کی خواہش ہی نہیں رکھتا اور نہ معصیت کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک شخص معصیت کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا، بتایئے دونوں میں سے کون سا شخص افضل ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھوایا:

جو شخص معصیت کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا (وہ دوسرے سے افضل ہے) کیونکہ ارشاد خداوندی ہے:

اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر عظیم۔ الحجرات: ۳

یہی لوگ ہیں خدا نے ان کے دل تقوی کے لیے آزما لیے ہیں ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ الزھد للامام احمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۶۱۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم نے لوگوں کے دلوں سے شہوات از ادی ہیں۔

شعب الایمان للبیھقی عن مجاھد رحمۃ اللہ علیہ

۴۶۱۱..... (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ الحجرات: ۲

اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو۔

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو عرض کیا: میں آپ سے آئندہ ہمیشہ اس طرح بات کروں گا جس طرح سرگوشی کرنے والا بات کرتا ہے حتیٰ کہ میں اللہ سے جا ملوں۔ ابو العباس السراج

سورۂ ق

۴۶۱۳..... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وجاءت کل نفس معھا سائق وشھید۔ الحجرات: ۲۱

اور ہر شخص (ہمارے سامنے) آئے گا۔ ایک فرشتہ اس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور ایک (اس کے عملوں کی) گواہی دینے والا۔

پھر ارشاد فرمایا: ایک فرشتے (پیچھے سے) اس کو ہانک کر اللہ کے حکم کی طرف لائے گا اور ایک فرشتہ اس کے اعمال پر گواہی دے گا۔

الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الحاکم فی الکنی، نصر المقدسی فی امالیہ، ابن مردویہ، البیھقی فی البعث

۴۶۱۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اہل جنت ہر جمعہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ اور حضور ﷺ نے جنتیوں کو ملنے والی دوسری نعمتوں کا ذکر فرمایا پھر فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: پردے کھول دو۔ چنانچہ پردہ کھولا جائے گا پھر ایک پردہ کھولا جائے گا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جنتیوں کو اپنے چہرے کی زیارت کرائیں گے۔ تب ان کو معلوم ہوگا انہوں نے اس سے پہلے تو کوئی نعمت دیکھی ہی نہیں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولدینا مزید۔ ق: ۳۵

اور ہمارے ہاں اور (بہت کچھ) ہے۔

۴۶۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے فرمان باری تعالیٰ ولدینا مزید (ق:۳۵) کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ پاک جنتیوں کو اپنی تجلی دکھائیں گے۔الرؤیة للبیهقی، الدیلمی

۴۶۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ومن اللیل فسبحه و ادبار السجود۔ ق:۴۰

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کرو۔

ادبار السجود یعنی مغرب کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کیا کرو۔

اور فرمان الٰہی:

ومن اللیل فسبحه و ادبار النجوم۔

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کرو۔

ادبار النجوم یعنی فجر کے فرض سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرو۔السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبه، محمد بن نصر، ابن جریر، ابن المنذر

سورۃ الذاریات

۴۶۱۷..... (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صبیغ تمیمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے الذاریات ذرواً کے بارے میں بتایئے وہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہوائیں ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں کبھی نہ کہتا۔صبیغ نے پوچھا: الحاملات وقراً کیا ہے؟ فرمایا: یہ بادل ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں کبھی نہ کہتا۔صبیغ نے پوچھا: الجاریات یسراً کیا ہے؟ فرمایا: یہ کشتیاں ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو کبھی نہ کہتا۔صبیغ نے پوچھا: المقسمات امراً کیا ہے؟ فرمایا یہ ملائکہ ہیں۔اور اگر میں نے یہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو کبھی نہ کہتا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے صبیغ کو سو درّے مارنے کا حکم دیا (کہ جس بات کی تم سے کوئی پرسش نہیں ہوگی اور نہ فرائض واجبات سے اس کا کوئی تعلق ہے اس میں اپنی محنت کیوں ضائع کر رہے ہو) چنانچہ اس کو سو درے مارے گئے پھر اس کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔وہ صحت یاب ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلا کر سو درے اور لگوائے اور اونٹ پر سوار کرا دیا۔اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (بغداد کے گورنر) کو لکھا: کہ لوگوں کو اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے منع کر دو۔چنانچہ (اس کو شہر بغداد روانہ کر دیا گیا اور) لوگوں نے اس سے میل جول قطعاً بند کر دیا۔پھر ایک دن وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور مضبوط قسم اٹھائی کہ اب وہ ایسی کوئی بات اپنے دل میں نہیں پاتا جو پہلے پاتا تھا۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات لکھ بھیجی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ سچ بولتا ہے لہٰذا لوگوں کے ساتھ میل جول کے لیے اس کا راستہ چھوڑ دو۔

البزار، الدار قطنی فی الافراد، ابن مردویه، ابن عساکر

کلام:...... یہ روایت ۴۱۸۰ رقم الحدیث پر گذر چکی ہے اور اس کی سند کمزور ہے۔کنز العمال ج ۲ ص ۵۱۱

۴۶۱۸..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبیغ تمیمی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے:

الذاریات ذرواً، المرسلات عرفاً اور **النازعات غرقاً** کے بارے میں سوال کیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا سر کھول دیکھا تو بالوں کی دو مینڈھیاں بنی ہوئی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تجھے گنجا سر پاتا (جو کہ گمراہ حروریوں کا طریقہ تھا) تو تیری گردن اڑا دیتا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی مسلمان اس کے ساتھ بات چیت کرے اور نہ اس کے ساتھ

اٹھے بیٹھے۔ الفریابی، ابن الانباری فی المصاحف عن محمد بن سیرین رحمة اللہ علیہ
نوٹ: ......۴۱۷۳ پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

۴۶۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

فتول عنهم فما انت بملوم۔ الذاریات: ۵۴

تو ان سے اعراض کر تم کو (ہماری طرف سے) ملامت نہ ہوگی۔

تو اس نے ہم کو رنجیدہ خاطر کر دیا لیکن اس کے بعد ہی اگلی آیت نازل ہوگئی:

وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین۔ الذاریات: ۵۵

اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مؤمنوں کو نفع دیتی ہے۔

چنانچہ پھر ہمارے دل خوش ہوگئے۔

ابن راھویه، ابن منیع، الشاشی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، الدورقی، شعب الایمان للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

۴۶۲۰..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اس آیت:

فتول عنهم فما أنت بملوم۔ الذاریات: ۵۴

تو ان کے ساتھ اعراض کر تجھے (ہماری طرف سے) کوئی ملامت نہ ہوگی۔

اس سے زیادہ ہم پر کوئی آیت سخت نہیں تھی اور نہ اس سے زیادہ عظیم کوئی اور آیت تھی۔ ہم کہتے تھے کہ اللہ پاک نے یہ حکم ہم سے ناراضگی اور غصہ کی وجہ سے نازل کیا ہے۔ حتیٰ کہ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی:

وذکرفان الذکری تنفع المؤمنین۔ الذاریات: ۵۵

اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مؤمنوں کو نفع دیتی ہے۔ یعنی قرآن کے ساتھ نصیحت کرتے رہو۔ ابن راھویه، ابن مردویه، مسند ابی یعلی

۴۶۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ:

وفی السماء رزقکم وما توعدون۔ الذاریات: ۲۲

اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد بارش ہے۔ رواہ الدیلمی

سورۃ والطّور

۴۶۲۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی وأدبار السجود کے بارے میں منقول ہے کہ یہ مغرب کے بعد کی دو رکعات ہیں اور ارشاد خداوندی وأدبار النجوم فجر سے قبل کی دو رکعات ہیں۔ ابن ابی شیبه، ابن المنذر، محمد بن نصر فی الصلاة

یہ روایت قدرے تفصیل کے ساتھ ۴۶۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۴۶۲۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے دو بیٹوں کے بارے میں سوال کیا جو (پہلے کافر شوہر سے تھے اور) زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چہرے میں غمزدگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: اگر تم ان کا ٹھکانہ دیکھ لو تو خود ہی ان سے نفرت کرنے لگوگی۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ میری وہ اولاد جو آپ سے ہوئی ہے (اور انتقال کر چکی ہے؟) فرمایا: وہ جنت میں ہیں۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مؤمنین اوران کی اولاد جنت میں ہیں اور مشرکین اوران کی اولاد جہنم میں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنابهم ذریتهم

اور جولوگ ایمان لائے اوران کی اولاد بھی (راہ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی۔ ہم ان کی اولاد کوبھی ان کے (درجے) تک پہنچادیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے۔مسند عبدالله بن احمد بن حنبل، ابن ابی عاصم فی السنة

کلام:.......امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جامع المسانید میں فرماتے ہیں: اس کی سند میں محمد بن عثمان ایسا راوی ہے جس کی حدیث قبول نہیں کی جاسکتی اور بچوں کے عذاب کے بارے میں کوئی حدیث صحت کونہیں پہنچتی۔

۴۶۲۴......حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ادبار النجوم کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا یہ فجر سے قبل کی دو رکعات (سنت) مراد ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ سے ادبار السجود کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا مغرب کے بعد کی دورکعات (سنت) مراد ہیں۔ آپ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا وہ یوم النحر (قربانی کا دن یعنی دس ذی الحجہ) ہے، اور آپ رضی اللہ عنہ سے صلاۃ الوسطیٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: وہ عصر کی نماز ہے۔شعب الایمان للبیهقی

نوٹ:....... یہ روایت ۴۴۰۵ رقم الحدیث پر گذر چکی ہے۔

۴۶۲۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ "والبحر المسجور" (طور:۶) قسم ابلتے سمندر کی کے متعلق منقول ہے کہ یہ سمندر عرش کے نیچے ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "والسقف المرفوع" (طور:۵) قسم اونچی چھت کی کے متعلق منقول ہے کہ اس سے مراد چھت ہے۔ابن راهویه، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی

جہنم کہاں واقع ہے؟

۴۶۲۷......سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی شخص سے پوچھا: جہنم کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ ابلتا ہوا سمندر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کو سچا سمجھتا ہوں پھر آپ نے یہ پڑھا: البحر المسجور (طور:۶) قسم ابلتے سمندر کی۔ واذا البحار سجرت (تکویر:۶) اور جب سمندر آگ ہوجائیں گے۔

ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ فی العظمة

۴۶۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے فلاں یہودی سے زیادہ سچا کوئی یہودی نہیں پایا اس کا خیال ہے کہ اللہ کی بڑی آگ (یعنی آتش جہنم) یہ سمندر ہی ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اس میں سورج چاند، اور ستاروں کو ڈال دیں گے۔ پھر اس پر پچھم (باد مخالف) چھوڑ دیں گے جو سمندر کو (آگ کے ساتھ) بھڑکا دے گی۔ابو الشیخ فی العظمة، البیهقی البعث، مستدرک الحاکم

سورۃ النجم

۴۶۲۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک آیت کی تلاوت فرمائی:

عندها جنة المأوى۔ نجم:۱۵

اس (بیری کے درخت) کے پاس رہنے کی بہشت ہے۔

اور فرمایا: یہ رات گذارنے کی جنت ہے۔ابن المنذر، ابن ابی حاتم

سورۃ القمر

۴۶۳۰.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

سیھزم الجمع ویولون الدبر. القمر: ۴۵

عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یہ کون سی جماعت ہے؟ پھر جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تلوار سونتے ہوئے ہیں اور یہ فرمار ہے ہیں:

سیھزم الجمع ویولون الدبر. الاوسط للطبرانی

شکست کھانے والے

۴۶۳۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر یہ فرمان نازل کیا:

سیھزم الجمع ویولون الدبر. القمر: ۴۵

اور ابھی معرکہ بدر پیش نہیں آیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون سی جماعت ہے جو شکست کھا جائے گی۔ پھر جب بدر کا دن پیش آیا اور قریش کے لشکر شکست کھا کھا کر بھاگنے لگے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تلوار سونتے ہوئے ان کے پیچھے جار ہے ہیں اور یہی آیت پڑھ رہے ہیں:

سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

پس مجھے تب معلوم ہوا کہ یہ آیت معرکہ بدر کے لیے (پہلے ہی) نازل ہوگئی تھی۔ ابن ابی حاتم، الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ

۴۶۳۲.....عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

تو میں کہنے لگا یہ کونسی جماعت ہے جو شکست کھائے گی۔

پھر جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اپنی زرہ میں (خوشی سے) اچھل رہے ہیں اور یہی آیت پڑھ رہے ہیں:

سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

عنقریب جماعت شکست کھائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن مجھے اس آیت کی تفسیر معلوم ہوگئی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، ابن راھویہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

ابن راہویہ نے عن قتادہ عن عمر کے طریق سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۴۶۳۳.....(علی رضی اللہ عنہ) ابی الطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن الکواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مجرۃ (طوفان نوح میں پانی جاری ہونے کی جگہ) کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرج السماء یعنی بادل پھٹنے کی جگہیں اور اسی جگہ سے آسمان کے دروازے پانی کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر۔ القمر: ۱۱

پس ہم نے زور کے مینہ سے آسمان کے دہانے کھول دیئے۔الادب المفرد للبخاری، ابن ابی حاتم

سورۃ الرحمٰن

عبادت گذار نوجوان کا قصہ

۴۶۳۴......یحییٰ بن ایوب الخزاعی سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک نوجوان عبادت گذار تھا جو زیادہ تر مسجد میں اپنا وقت گذارتا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر رشک کرتے تھے۔
اس نوجوان کا ایک بوڑھا باپ تھا۔جوان جب بھی عشاء کی نماز پڑھ لیتا تو اپنے والد کے پاس چلا جاتا۔اس کے راستے میں ایک عورت کا گھر پڑتا تھا جو اس پر فریفتہ ہوگئی تھی۔وہ جب بھی گذرتا یہ راستے میں اس کو کھڑی ملتی۔ایک مرتبہ نوجوان گذرا تو عورت اس کو مسلسل بہکانے لگی حتیٰ کہ وہ عورت کے پیچھے پیچھے ہولیا۔جب عورت کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو عورت پہلے داخل ہوگئی جبکہ یہ داخل ہورہا تھا کہ اس کو اللہ یاد آگیا،گویا کہ سامنے سے پردہ چھٹ گیا اور یہ آیت اس کی زبان پر خود بخود جاری ہوگئی:
ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذاھم مبصرون۔
اور نوجوان بے ہوش ہو کر وہیں گر گیا۔عورت نے اپنی باندی کو بلایا اور دونوں نے مل کر اسے اٹھایا اور نوجوان کے گھر کے دروازے پر لٹا آئیں۔جبکہ اس کا والد انتظار میں تھا آخر وہ اس کی تلاش میں نکلا تو اس کو دروازے پر پڑا پایا۔پھر اس نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو بلایا اور انہوں نے ان کو اٹھا کر اندر کیا۔لیکن جوان کو ہوش نہ آیا حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ بھی گذر گیا۔آخر اس کے باپ نے اس کو جھنجھوڑا اور پوچھا اے بیٹے! تجھے کیا ہوا ہے؟ آخر بیٹا بولا:سب خیر ہے۔باپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا تو بیٹے نے ساری بات سنا دی،باپ نے پوچھا:اے بیٹے وہ کونسی آیت ہے؟ بیٹے نے پڑھی اور پھر بے ہوش ہو کر گر گیا۔باپ نے اور دوسرے گھر والوں نے اس کو ہلایا جلایا تو اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔گھر والوں نے اس کو غسل دیا اور (نماز پڑھ کر) رات ہی کو دفن کر دیا۔جب صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ چل کر اس کے بوڑھے باپ کے پاس آئے اور اس کی تعزیت کی اور فرمایا:رات کو مجھے کیوں نہیں بتایا۔باپ نے عرض کیا:امیر المؤمنین!رات کا وقت تھا اس لیے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اچھا ہمیں اس کی قبر پر لے چلو۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگ آپ کے ساتھ جوان کی قبر پر آئے۔اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اے فلاں!ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔(رحمن: ۴۶) اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا (دو جنتیں ہیں)۔
یہ سن کر قبر کے اندر سے جوان نے آواز دی:اے عمر!پروردگار نے مجھے دونوں جنتیں دو مرتبہ عطا فرمادی ہیں۔رواہ مستدرک الحاکم

۴۶۳۵......حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک نوجوان شخص تھا جو اکثر وقت مسجد میں رہتا تھا۔ایک لڑکی اس نوجوان عابد پر عاشق ہوگئی اور اس نوجوان کے پاس اس کی تنہائی میں آئی۔اور اس کو بہلانے پھسلانے کی کوشش کی۔نوجوان کے دل میں بھی اس کا خیال پیدا ہوگیا۔پھر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔نوجوان کا چچا آیا اور اس کو اٹھا کر گھر لے گیا جب نوجوان کو ہوش آیا تو اس نے اپنے چچا سے کہا:اے چچا!حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا اسلام کہو اور پھر پوچھو کہ اس شخص کی کیا جزاء ہے؟ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا (اور گناہ سے باز آگیا) چنانچہ اس کا چچا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود چل کر اس نوجوان کے پاس آئے۔نوجوان کا چچا جیسے ہی جدا ہوا تھا پیچھے سے نوجوان نے ایک اور چیخ ماری تھی اور صدمے سے فوت ہوگیا لہٰذا حضرت عمر اس نوجوان کی میت کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا:تیرے لیے دو جنت

ہیں، تیرے لیے دو جنت ہیں۔ شعب الایمان للبیھقی

۴۶۳۶...... ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو "حور مقصورات فی الخیام" (رحمن: ۷۲) وہ حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں)" کیا ہے؟ پھر فرمایا: وہ خیمے اندر سے کھوکھلے موتیوں کے ہوں گے۔

عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۶۳۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرجان چھوٹے موتی ہیں۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۴۶۳۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی: ھل جزاء الاحسان إلا الاحسان (رحمٰن) بھلائی کا بدلہ بھلائی ہی ہے۔ تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(پروردگار فرماتے ہیں:) جس پر میں نے توحید ماننے کا انعام کیا اس کی جزاء صرف جنت ہی ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۶۳۹...... عمیر بن سعید سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر فرات کے کنارے تھے۔ دیکھا کہ کشتیاں پانی میں جاری ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وله الجوار المنشأت في البحر كالاعلام۔ رحمن: ۲۴

اور جہاز (کشتیاں) بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، المحاملی فی امالیه، الخطیب فی التاریخ

۴۶۴۰...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا "ولمن خاف مقام ربه جنتان" اور اس شخص کے لیے جو خدا کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں تو کیا اگر وہ زناء کرے اور چوری کرے تب بھی اس کے لیے دو جنتیں ہیں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے رب سے ڈر گیا تو نہ زناء کرے گا اور نہ چوری۔ رواہ ابن عساکر

سورۃ الواقعہ

۴۶۴۱...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ارشاد ربانی "خافضة رافعة" کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلند کرنے والی۔ کے متعلق منقول ہے کہ وہ قیامت ہے جو اللہ کے دشمنوں کو جہنم میں گرادے گی اور اللہ کے دوستوں کو جنت میں بلندی و رفعت عطا کرے گی۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم

۴۶۴۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وتجعلون رزقكم" یعنی تم شکر یہ ادا کرتے ہو کہ انکم تکذبون (واقعہ: ۸۲) تم جھٹلانے لگ جاتے ہو۔ اور (بجائے اس کے کہ کہو ہم پر خدا نے رحمت نازل کی) تم کہتے ہو ہم پر فلاں فلاں ستارے کی گردش سے بارش نازل ہوئی۔ مسند احمد، ابن منیع، عبد بن حمید، ترمذی حسن غریب وقدوری موقوفاً، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، عقیلی فی الضعفاء، الخرائطی فی مساوی الاخلاق، السنن لسعید بن منصور

۴۶۴۳...... ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فجر کی نماز میں یہ آیت یوں تلاوت فرمائی:

وتجعلون شكركم انكم تكذبون۔ (رزقکم کی بجائے شکرکم پڑھا) پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے لوٹنے لگے تو فرمایا: مجھے معلوم ہے کوئی نہ کوئی ضرور پوچھے گا کہ یوں کیوں پڑھا؟ تو سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ہی پڑھتے ہوئے سنا۔ جب بارش ہوئی تھی تو لوگ کہتے تھے۔ ہم پر فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے برسات پڑی ہے۔ تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

وتجعلون شكركم انكم تكذبون۔ رواہ ابن مردویه

فائدہ:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی غرض سے رزقکم کی جگہ شکرکم پڑھا تھا اسی وجہ سے خود ہی فرمایا کہ تم مجھ سے ضرور پوچھو گے کہ میں

نے ایسے کیوں پڑھا؟ اس طرح ماقبل میں بعض آیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح تفسیری الفاظ منقول ہیں۔ ان کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ان کو بطور قرآن پڑھتے تھے، بلکہ ان لوگوں کو تفسیر سمجھانے کی غرض سے ایسا پڑھ دیتے تھے۔

۴۶۴۴ حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں پڑھا کرتے تھے: وتجعلون شکرکم انکم تکذبون۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۴۶۴۵ وبست الجبال بسا فکانت ھباء منبثا۔ الواقعہ: ۵-۶

اور پہاڑ ٹوٹ (ٹوٹ) کر ریزہ ریزہ ہو جائیں پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں الھباء المنبث جانوروں کا گرد وغبار ہے اور الھباء المنثور سورج کا وہ غبار ہے جو تم کھڑکی سے آنے والی دھوپ میں اڑتا ہوا دیکھتے ہو۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۴۶۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: وطلح منضود (الواقعہ: ۲۹) اس سے مراد کیلے ہیں۔

عبدالرزاق، الفریابی، ھناد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن مردویہ

۴۶۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت یوں پڑھی وطلع منضود

الواقعہ: ۲۹۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم

فائدہ:...... اصل قرآت وطلح منضود ہے۔ طلع کے معنی شگوفہ کے آتے ہیں۔ اور طلح کے معنی کیلے کے آتے ہیں۔ مشہور قرآت منضود کا معنی ہوگا تہ بہ تہ کیلے۔ اور طلع منضود کا معنی ہوگا تہ بہ تہ شگوفے۔ دونوں قریب المعنیٰ ہیں۔

۴۶۴۸ قیس بن عباد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وطلح منضود پڑھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا طلح کیا ہے؟ طلع کیوں نہیں پڑھتے؟ یوں طلع نضید۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کیا ہم قرآن پاک سے اس (طلح منضود) کو کھرچ دیں؟ فرمایا: آج قرآن میں تم اختلاف ونزاع کا شکار مت بنو (اور جیسا لکھا ہے لکھا رہنے دو، یہ تو تفسیر ہے)

ابن جریر، ابن الانباری فی المصاحف

سورۃ المجادلۃ

۴۶۴۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابویزید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک خولہ نامی (بوڑھی عورت) سے ملے جو لوگوں کے ساتھ جارہی تھی اس نے آپ کو روک کر کھڑا کرلیا۔ آپ بھی ٹھہر گئے اور اس کے قریب ہوگئے، اپنا سر اس کی طرف جھکا دیا اور اپنے ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھ دیئے حتیٰ کہ اس نے اپنی بات پوری کی اور چلی گئی۔ ایک شخص نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ نے قریش کے معزز لوگوں کو اس بڑھیا کی وجہ سے کھڑا کرلیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! جانتے بھی ہو یہ کون ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ عورت ہے اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے اس کا شکوہ سنا۔ یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے اللہ کی قسم! اگر یہ از خود ساری رات مجھ سے جدا ہو کر نہ جاتی تو میں بھی یہاں سے نہ ہٹتا حتیٰ کہ اس کی ضرورت پوری ہوجاتی۔

ابن ابی حاتم، النقض علی بشر المریسی لعثمان بن سعید الدارمی، الاسماء والصفات للبیھقی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رحمدلی کا واقعہ

۴۶۵۰ ثمامہ رحمۃ اللہ علیہ بن حزن ...... سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گدھے پر سوار کہیں تشریف لے جارہے تھے۔ آپ سے ایک عورت نے ملاقات کی اور کہا عمر! ٹھہریئے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ رک گئے۔ عورت نے سختی کے ساتھ آپ کے ساتھ بات چیت کی۔ ایک آدمی

نے کہا: یاامیر المؤمنین! میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں نہ اس کی بات سنوں؟ جبکہ اللہ نے اس کی بات سنی اور اس کے بارے میں قرآن نازل کیا جو بھی نازل کیا:

قدسمع اللّٰہ قول التی تجادلک فی زوجها وتشتکی الی اللّٰہ۔ المجادلہ: ۱

جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث و جھگڑا کرتی ہے اور خدا سے (رنج وملال) کا شکوہ کرتی ہے خدا نے اس کی التجاء سن لی۔

بخاری فی تاریخه، ابن مردویه

۴۶۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کتاب اللہ میں ایک ایسی آیت ہے جس پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ میرے بعد کوئی کرسکا۔ وہ آیت النجویٰ ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا جو میں نے دس دراہم کے بدلے فروخت کر دیا۔ میں جب بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ راز و نیاز کرتا تھا پہلے ایک درہم صدقہ کر دیا کرتا تھا۔ حتی کہ وہ ایک ایک کر کے ختم ہو گئے۔ (اور اس کا اللہ نے حکم دیا تھا):

یاایها الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة. المجادله: ۱۲

مؤمنو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے سے قبل (مساکین کو) کچھ خیرات دے دیا کرو۔

پھر اس آیت پر عمل کرنا منسوخ ہو گیا اور کسی نے عمل نہیں کیا اور اس سے اگلی یہ آیت نازل ہوئی:

أشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات الخ. المجادله: ۱۳

کیا تم اس سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات کر دیا کرو ڈر گئے؟ پھر جب تم نے (ایسا) نہ کیا اور خدا نے تمہیں معاف کر دیا تو (اب) نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن راهویه، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه

نفلی صدقہ جو میسر ہو

۴۶۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایها الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقه. المجادله: ۱۲

اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنے لگو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دیدیا کرو۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا خیال ہے ایک دینار صحیح ہے؟ میں نے عرض کیا: مسلمان اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: نصف دینار؟ میں نے عرض کیا اس کی بھی مسلمان طاقت نہیں رکھتے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے ہی پوچھا بتاؤ کتنا صدقہ ہونا چاہیے؟ میں نے عرض کیا: (کچھ) جو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انک لزهید تم بہت کم پر قناعت کرنے والے ہو۔ پھر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرما دی:

ءأشفقتم ان تقدّموا بین یدی نجواکم صدقات الخ. المجادله: ۱۳

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس اللہ نے میری وجہ سے اس امت سے یہ حکم آسان کر دیا۔ (ابن ابی شیبه، عبد بن حمید، ترمذی حسن غریب، مسند ابی یعلی، ابن جریر، ابن المنذر، الدورقی، ابن حبان، ابن مردوَیه، السنن لسعید بن منصور) گذشتہ روایت میں آیت کا مکمل ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

۴۶۵۳..... امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس شخص نے ظہار کیا وہ خولہ کے شوہر تھے۔ پھر خولہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور ساری خبر سنائی آپ ﷺ نے ان کے شوہر کو بلایا اور پھر اللہ پاک نے ان کے بارے میں یہ فرمان نازل کیا:

قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجھا. المجادلہ: ۱ ابن ابی شیبہ

فائدہ:......ان کے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ تھے۔انہوں نے اپنی بیوی خولہ کو کہہ دیا تھا کہ تو میری ماں کی طرح ہے۔اس سے جاہلیت میں ہمیشہ کے لیے عورت حرام ہو جاتی تھی۔خولہ نے حضور ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے بھی یہی حکم دیا تب وہ بہت گڑگڑائیں اور خدا کے آگے ماتھا ٹیکنے لگیں اور خوب آہ وزاری کی تو اللہ پاک نے ظہار کا حکم نازل کیا کہ یہ کفارہ ادا کر کے میاں بیوی بن سکتے ہیں۔ظہار کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ الحشر

۴۶۵۴.....(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک راہب اپنے صومعہ میں عبادت کیا کرتا تھا۔اور ایک عورت کے کچھ بھائی تھے۔عورت کو کوئی بات پیش آئی جس کی وجہ سے اس کے بھائی اس کو عبادت گذار نوجوان کے پاس لائے اور اسی کے پاس چھوڑ گئے۔عورت نے اپنے آپ کو نوجوان کے لیے پرکشش اور مزین کیا۔عابد کا دل بھی پھسل گیا اور وہ اس کے ساتھ بدکاری میں ملوث ہو گیا۔جس کی وجہ سے عورت حاملہ ہو گئی۔پھر شیطان عابد کے پاس آیا اور اس کو کہا: اس عورت کو قتل کر دے۔کیونکہ اگر اس کے بھائیوں کو اس کے حمل کا پتہ چل گیا تو تو رسوا اور ذلیل ہو جائے گا۔چنانچہ عابد نوجوان نے اس کو قتل کیا اور دفن کر دیا۔اس کے بھائی آئے اور اس کو پکڑ کر لے گئے۔یہ اس عابد کو لے جا رہے تھے کہ شیطان پھر اس عابد کے پاس آیا اور بولا میں نے ہی تجھے یہاں تک پہنچایا ہے اگر تو مجھے سجدہ کر لے تو میں تجھے نجات دلا سکتا ہوں۔آخر عبادت گذار نوجوان نے اس کو سجدہ بھی کر لیا۔اسی کے متعلق اللہ پاک کا ارشاد ہے:

کمثل الشیطان اذقال للانسان اکفر الخ

(منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا۔

عبدالرزاق، الزھد للامام احمد، ابن راھویہ، عبدبن حمیدفی تاریخہ، ابن المنذر، ابن امردویہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی

سورۃ الجمعہ

۴۶۵۵.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جمعہ کے روز ایک تجارتی قافلہ (مسجد نبوی ﷺ کے سامنے) آیا۔جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔لوگ (خطبہ سنتے ہوئے) اٹھ کر قافلہ دیکھنے آگئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے۔پھر یہ آیت نازل ہوئی:

واذا رأوا تجارۃ اولھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما۔ الجمعہ: ۱۱

اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑے کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔مصنف ابن ابی شیبہ

سورۃ التغابن

۴۶۵۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی وہ اپنے نفس کے بخل سے بچ گیا۔ابن المنذر

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون۔ التغابن: ۱۶

اور جو شخص طبیعت کے بخل سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ راہ پانے والے ہیں۔

سورۃ الطلاق

۴۶۵۷...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابوعبید رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ موٹے کپڑے پہنتے ہیں اور سخت کھانا کھاتے ہیں (اور برے حالات کا شکار ہیں) آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار دینار قاصد کے ہاتھ ان کے پاس بھیجے اور قاصد کو کہا: جب وہ یہ دینار لے لیں تو دیکھنا وہ ان کا کیا کرتے ہیں؟ چنانچہ قاصد نے ان کو دینار دیئے انہوں نے وہ لے کر اچھے کپڑے لے کر پہنے اور عمدہ کھانا خرید کر کھایا۔ قاصد نے آکر ساری خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ان پر رحم کرے انہوں نے اس آیت کی تفسیر کر دی ہے:

لینفق ذو سعة من سعته و من قدر علیه رزقه فلینفق مما آتاه اللّٰه. الطلاق: ۷

صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے۔ خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۵۸...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب (ذیل کی) یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آیت مشترک ہے یا مبہم؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا:

و اولات الاحمال اجلهن أن یضعن حملهن۔

اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے۔

یعنی کسی مطلقہ اور جس عورت کا شوہر وفات کر جائے دونوں کے لیے ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدارقطنی، ابن مردویہ

۴۶۵۹...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورہ بقرہ والی آیت عورتوں کی عدت کے بارے میں نازل ہوئی (جو فقط ان عورتوں کی عدت سے متعلق تھی جن کے شوہر وفات کر جائیں) تو لوگ کہنے لگے کہ کچھ عورتیں رہ گئی ہیں جن کی عدت کے بارے میں ابھی حکم نہیں نازل ہوا یعنی وہ چھوٹی عمر اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو حیض نہ آتا ہو یا منقطع ہو گیا ہو اور حمل والی عورتیں ان کی عدت کا حکم نہیں آیا۔ پس اللہ پاک نے یہ حکم نازل فرمایا:

و اللائی یئسن من المحیض من نساء کم الخ. الطلاق: ۴

اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو (ان کی عدت کے بارے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آنے لگا (ان کی عدت بھی یہی ہے) اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے اور جو خدا سے ڈرے گا خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کر دے گا۔ ابن راھویہ، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی

فائدہ:...... جس عورت کو حیض آتا ہو اور اسے طلاق ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ اور جس کو حیض نہیں آتا صغر سنی کی وجہ سے کہ ابھی آنا شروع نہیں ہوا یا کبر سنی کی وجہ سے کہ حیض کا زمانہ ختم ہو گیا ہے تو ان دونوں کی عدت طلاق کی صورت میں تین ماہ ہے۔ اور جس عورت کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ اور جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو اس کو طلاق ہو جائے یا اس کا شوہر وفات کر جائے اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔

۴۶۶۰...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! اللہ پاک فرماتے ہیں:

و اولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن۔

اور حملوں والیوں کی عدت وضع حمل ہے۔

تو کیا جس حاملہ عورت کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت بھی وضع حمل ہے؟ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ہاں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۶۱..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: **و اولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن** کہ کیا یہ تین طلاق والی عورت کے لیے ہے یا اس عورت کے لیے بھی ہے جس کا شوہر وفات کر جائے فرمایا: تین طلاق والی عورت کے لئے بھی اور اس عورت کے لئے بھی جس کا شوہر وفات کر جائے۔

عبدالرزاق، مسند عبداللہ بن احمدبن حنبل، مسند ابی یعلی، ابن مردویہ، السنن لسعید بن منصور

۴۶۶۲..... (ابوذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر تمام لوگ اس کو تھام لیں تو وہ سب کو کافی ہو جائے۔ وہ ہے:

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب۔ الطلاق: ۲-۳

اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (رنج و محن سے) مخلصی کی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہوگا۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن حبان، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

سورۃ التحریم

۴۶۶۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں مسلسل اس بات کی کھوج میں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے بارے میں سوال کروں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے:

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما۔ التحریم

حتی کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ حج کیا۔ جب ہم ایک راستے پر چل رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستے سے ہٹ کر ایک طرف کو چلے تو میں بھی پانی کا برتن لے کر پیچھے ہولیا۔ آپ رضی اللہ عنہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر میری طرف آئے۔ میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور آپ نے وضوء کیا۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! حضور ﷺ کی بیویوں میں سے وہ دو کونسی بیویاں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تعجب ہے تم پر یہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بات کرنے لگے: کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ایسی قوم کے ساتھ یہ چیز سیکھنے لگیں، میرا گھر مضافات مدینہ میں بنی امیہ بن زید کے قبیلے میں تھا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہو گیا۔ وہ بھی مجھے آگے سے جواب دینے لگی۔ یہ بات میں نے عجیب محسوس کی اور کہا تو آگے سے مجھے جواب دیتی ہے۔ تم کو یہ کیوں عجیب لگتا ہے کہ میں تمہاری بات کا جواب دوں جب کہ نبی ﷺ کی بیویاں آپ کے ساتھ تکرار کرتی ہیں اور کوئی کوئی سارا دن رات تک آپ سے بولنا چھوڑ دیتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر میں حفصہ کے پاس گیا اور پوچھا کیا تو رسول اللہ ﷺ کو جواب دیدیا کرتی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر میں نے پوچھا: کیا تم میں کوئی بیوی سارا سارا دن آپ ﷺ سے بات نہیں کرتی اور حتی کہ رات ہو جاتی ہے؟ کہا: ہاں۔ میں نے کہا: تم میں سے جو یہ کرتی ہے وہ تو نامراد ہوگئی اور گھاٹے کا شکار ہوگئی۔ کیا تم اس بات سے مطمئن ہو کر بیٹھ گئی ہو کہ اللہ کا غضب تم پر آجائے اپنے رسول کی وجہ سے۔ تب وہ قطعاً ہلاکت کا شکار ہو جائے گی۔ (بیٹی!) تو رسول اللہ ﷺ کو آگے سے جواب نہ دیا کر اور نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کیا کر۔ تجھے جس چیز کی ضرورت ہوا کرے مجھ سے مانگ لیا کر۔ اور اس بات سے دھوکہ (اور حسد) کا شکار نہ ہو کہ تیری کوئی پڑوسن تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک انصاری کا پڑوسی تھا ہم دونوں نے حضور ﷺ کے پاس جانے کی باری مقرر کی ہوئی تھی۔ ایک دن وہ جاتا اور ایک دن میں جاتا تھا۔ وہ میرے پاس اپنی باری کے دن کی وحی کی خبریں وغیرہ لاتا تھا اور میں بھی اپنی باری کی خبریں اس کو سناتا تھا۔

ان دنوں میں یہ بات لوگوں میں گردش کررہی تھی کہ غسان (بادشاہ) اپنے گھوڑوں کی نعلیں درست کرارہا ہے تاکہ ہم سے برسرپیکار ہو۔ ایک دن میرا ساتھی حضور ﷺ کی خدمت سے آیا اور عشاء کے وقت آکر میرے دروازے پر دستک دی۔ میں نکل کر اس کے پاس آیا۔ اس نے (پریشانی کے عالم میں) کہا بڑا حادثہ پیش آگیا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا؟ کیا غسان (بادشاہ) آگیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑا حادثہ ہوگیا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا حفصہ تو تو نامراد ہوگئی: تیرا ناس ہو۔ پہلے ہی میرا خیال تھا یہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ میں نے صبح کی نماز پڑھ کر اپنے کپڑے پہنے اور (مدینہ کے اندر گیا) اور حفصہ کے پاس پہنچا وہ رو رہی تھی۔

میں نے (چھوٹتے ہی) پوچھا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ حفصہ بولی: مجھے نہیں معلوم! وہ ادھر اوپر اپنے بالا خانے میں ہیں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے غلام (دربان) کے پاس آیا اور اس کو کہا عمر کے لیے اجازت لے کر آؤ۔ غلام اندر جا کر واپس آیا اور بولا میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں آپ کا ذکر کیا تھا۔ مگر آپ ﷺ بدستور خاموش ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ وہاں سے ہٹ کر مسجد میں آپ کے منبر کے پاس آیا وہاں پہلے کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ میں بھی تھوڑی دیر وہاں بیٹھا لیکن پھر اندر کی کشمکش نے مجھ پر غلبہ پالیا اور میں دوبارہ اٹھ کر اس غلام کے پاس آیا اور کہا: عمر کے لیے اجازت لے کر آؤ۔ غلام اندر داخل ہوکر واپس لوٹا اور کہا میں نے آپ کا ذکر کیا لیکن آپ ﷺ بدستور خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں واپس آکر منبر کے پاس بیٹھ گیا۔ لیکن اندر کی پکڑ دھکڑ نے مجھے پھر اٹھا دیا اور غلام کے پاس جا کر عمر کے لیے اجازت لے کر آؤ۔ وہ اندر سے واپس آکر بولا: میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن آپ ﷺ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر واپس لوٹ گئے۔ اچانک ان کو پیچھے سے غلام کی آواز آئی کہ آیئے اندر چلے جائیں آپ کے لیے اجازت مل گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اندر داخل ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ ایک ریتیلی چٹائی پر ٹیک لگائے استراحت فرمارہے تھے۔ چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو میں نمایاں نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ اکبر کہا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں دیکھیں ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ لیکن مدینے آئے تو ایسی قوم سے سابقہ پڑا جنکی عورتیں مردوں پر غالب رہتی ہیں۔ لہٰذا ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے یہ چیز سیکھنا شروع کردی۔ یونہی ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہوگیا لیکن وہ تو مجھے آگے سے (تو تڑاک) جواب دینا شروع ہوگئی۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ تو مجھے جواب دے رہی ہے؟ اس نے کہا: تجھے یہ اجنبی لگ رہا ہے جبکہ اللہ کی قسم حضور ﷺ کی بیویاں آپ کو جواب دیا کرتی ہیں اور کوئی کوئی سارا سارا دن آپ سے بولتی نہیں ہے۔ میں نے کہا نامراد ہو جو ایسا کرتی ہے وہ تو گھاٹے کا شکار ہوگئی۔ کیا وہ اس بات سے مطمئن ہوگئیں کہ ان پر اللہ پاک اپنے پیغمبر کی وجہ سے ناراض ہوجائیں۔ تب تو وہ ہلاک ہوجائیں گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ بات سن کر مسکرادیئے۔ میں نے آگے عرض کیا: پھر میں حفصہ کے پاس گیا اور اس کو کہا: تجھے یہ بات دھوکہ میں مبتلا نہ کرے کہ تیری ساتھن تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ دوبارہ مسکرائے۔ پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (کچھ دیر میں بیٹھ کر) دل بہلانے کی باتیں کروں؟ آپ ﷺ نے اجازت دی تو میں نے کمرے میں ادھر ادھر نظریں گھمائیں اللہ کی قسم! مجھے کمرے میں ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی جس کو دوبارہ نظر ڈالی جائے سوائے چمڑے کی کھالوں کے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے کہ آپ کی امت پر فراخی فرمائے۔ اللہ نے فارس اور روم کو کیا کچھ نہیں دے رکھا حالانکہ وہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ یہ سن کر آپ ﷺ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تو اب تک شک میں ہے؟ ان لوگوں کے لیے اللہ نے ان کی عیش وعشرت دنیا میں جلد عطا کردی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اللہ سے میرے لیے استغفار کردیجیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے درحقیقت بیویوں پر غصہ کی وجہ سے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ پھر اللہ پاک نے آپ ﷺ پر اس بارے میں عتاب نازل کیا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ عبدالرزاق، ابن سعد، العدنی، عبد بن حمید فی تفسیرہ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، التھذیب لابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ، الدلائل للبیھقی

ازواج مطہرات کو طلاق نہیں دی

۴۶۶۴...حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے جدائی اختیار کرلی تو میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو لوگ کنکریوں کو ہاتھ میں لیے بات کررہے تھے کہ حضور ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ یہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے قبل کی بات تھی۔ چنانچہ میں نے دل میں تہیہ کیا کہ میں ان عورتوں کو آج سبق سکھاؤں گا۔ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا اے بنت ابی بکر! تمہاری یہ ہمت ہوگئی کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے لگی ہو۔ عائشہ بولی: اے ابن خطاب میرا اور تمہارا کیا واسطہ! تم جاکر اپنی بیٹی کو کہو۔ چنانچہ میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے پاس آیا اور بولا اے حفصہ! تمہاری یہ ہمت ہوگئی ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔ اللہ کی قسم مجھے علم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے محبت نہیں کرتے اگر (ان کی جگہ) میں ہوتا تو تم کو طلاق دیدیتا۔ حفصہ بہت زیادہ تیز تیز رونے لگی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ بولی: وہ اوپر بالا خانے میں ہیں۔ (یہ ایک اونچی جگہ پر بنا ہوا رسول اللہ ﷺ کا خلوت خانہ تھا) میں وہاں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ کا غلام رباح بالا خانے کی دہلیز پر ایک لکڑی پر پاؤں لٹکائے بیٹھا تھا۔ یہ ایک نوجوان لڑکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس سہارے بلا خانے میں چڑھتے اترتے تھے۔

میں نے اس کو آواز دی اے رباح! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو۔ اس نے کمرے کے اندر دیکھا پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا۔ میں نے پھر آواز دی اے رباح! رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اجازت لو۔ اس نے پھر کمرے کی طرف دیکھا اور پھر مجھے دیکھا اور کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے پھر آواز بلند کرکے کہا اے رباح! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ سمجھ رہے ہیں میں حفصہ کی (حمایت کی وجہ) سے شاید آیا ہوں اللہ کی قسم! آپ ﷺ اگر مجھے اس کی گردن مارنے کا حکم دیں گے تو میں فوراً اس کی گردن اڑادوں گا۔ پھر غلام نے میری طرف ہاتھ کا اشارہ کیا کہ اوپر چڑھ آؤ۔

چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا۔ آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ اس وقت آپ کے جسم پر صرف ایک تہبند تھی، اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا آپ کے جسم اطہر پر نہ تھا۔ چٹائی نے آپ ﷺ کے جسم پر نشانات ڈال رکھے تھے۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی الماری میں دیکھا وہاں بس ایک مٹھی جو صاع کے پیمانے میں رکھی تھی اور اسی جتنے قرظ پتے تھے۔ (جو غالباً جانور کی کھال کی دباغت کے لیے رکھے تھے) اور چند گھونٹ دودھ ایک برتن میں تھا۔ بے اختیار میرے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے ابن الخطاب! کس چیز نے تم کو رلا دیا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں کیوں نہ روؤں؟ چٹائی نے آپ کے جسم پر نشانات ڈال دیئے ہیں اور آپ کی الماری میں بس یہی کچھ ہے جو میں دیکھ رہا ہوں جبکہ وہ قیصر و کسریٰ (شاہان روم و فارس) ہیں جو پھلوں اور نہروں میں عیش کررہے ہیں اور آپ اللہ کے رسول اور اس کے خاص الخاص بندے ہیں اور یہ آپ کی کل متاع ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن الخطاب! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ یہ نعمتیں ہمارے لیے آخرت میں ہوں گی اور ان کے لیے دنیا ہی میں مہیا کردی گئی ہیں؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ میں جب آپ کے پاس حاضر ہوا تھا تو آپ کے چہرے میں غصہ کے تاثرات تھے۔ اس لیے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! عورتوں کی وجہ سے آپ کو کیا تکلیف اور مشقت پیش آئی ہے؟ اگر آپ نے ان کو طلاق دیدی ہے تو اللہ آپ کے ساتھ ہے، ملائکہ، جبرئیل، میکائیل، میں ابوبکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور جو بھی میں نے آپ سے بات کی اور اللہ کی حمد کی اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا تھا اور اللہ پاک نے پھر اپنا کلام کرکے میری تمام باتوں کی تصدیق کردی۔

وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولہ الخ وابکارًا۔ التحریم: ۴-۵

اور اگر تم پیغمبر (کی ایذاء) پر باہم اعانت کروگی تو خدا اور جبرئیل اور نیک کردار مسلمان ان کے حامی (اور دوست دار ہیں) اور ان کے علاوہ (اور) فرشتے بھی مددگار ہیں۔ اگر پیغمبر تم کو طلاق دیدیں تو عجب نہیں کہ ان کا پروردگار تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں دیدے، مسلمان

صاحب ایمان، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گذا، روزہ رکھنے والیاں بن شوہر اور کنواریاں۔

عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ان دو بیویوں نے دیگر تمام ازواج نبی ﷺ کو اپنا ہمنوا کر لیا تھا (حضور سے اپنی بات منوانے کے لیے) چنانچہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ان کو طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مسجد میں گیا تھا وہاں لوگ کنکریاں کریدر ہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اتر کر ان کو خبر سنادوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ فرمایا ٹھیک ہے اگر تم چاہو۔ پھر میں آپ سے مزید بات چیت کرتا رہا حتیٰ کہ غصہ آپ کے چہرہ سے چھٹ گیا آپ کے دانت نظر آنے لگے اور آپ ہنسنے لگے۔ آپ ﷺ کی مسکراہٹ تمام انسانوں سے خوبصورت تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نیچے اترے اور میں دربان لڑکے کے سہارے نیچے اترا جبکہ رسول اللہ ﷺ ((کی طاقت اور پھرتی کا یہ منظر تھا کہ) بغیر کسی سہارے کو چھوئے نیچے اترے گویا ہموار زمین پر چل رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو بالا خانے میں صرف انتیس دن رہے ہیں۔ (جبکہ آپ ﷺ نے ایک ماہ کی قسم کھائی تھی) آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مہینہ انتیس یوم کا بھی ہوتا ہے۔ پھر میں نے مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر بلند آواز میں پکارا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق نہیں دی ہے۔ اور اللہ پاک نے یہ حکم بھی نازل فرمایا:

واذاجاء هم امر من الامن أو الخوف أذاعوا به ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر لعلمه الذين يستنبطونه منهم۔ النساء: ۸۳

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کو پیغمبر اور اپنے سرداروں کے پاس پہنچاتے تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیتے۔ تو یہ تحقیق کرنے والا میں ہی تھا۔ اور اللہ پاک نے پھر اپنے نبی ﷺ کو آیت تخییر نازل کر کے عورتوں کے بارے میں اختیار دے دیا تھا۔ عبد بن حمیدفی تفسیرہ، مسند ابی یعلی، مسلم، ابن مردویہ

بعض کتابوں میں یہاں تک یہ روایت منقول ہے "اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا اور آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے...... یہاں سے...... "میں نے عرض کیا کیوں نہیں میں راضی ہوں"......تک۔

۴۶۶۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم مرالظہر ان پر پہنچے۔ وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیلو (کے جھنڈ) میں قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ میں آپ کی انتظار میں بیٹھ گیا حتیٰ کہ آپ نکلے میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! میں ایک سال سے آپ سے ایک سوال کرنے کی کوشش میں ہوں۔ لیکن مجھے آپ کا رعب و دبدبہ سوال کرنے سے روک دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کیا کر، جب تم کو معلوم ہو کہ میرے پاس اس چیز کا علم ہے تو ضرور سوال کر لیا کر۔ میں نے عرض کیا میں آپ سے دو عورتوں کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔ ہم جاہلیت میں عورتوں کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ان کو اپنے معاملات میں دخل دینے کی اجازت دیتے تھے۔

پھر جب اللہ پاک نے اسلام کا بول بالا کیا اور عورتوں کے بارے میں بھی (ان کے حقوق اور اہمیت کے) احکام نازل کیے۔ اور ان کے لیے حقوق رکھے بغیر اس کے کہ وہ ہمارے کاموں میں دخل دیں۔ پس ایک مرتبہ میں اپنے کام سے بیٹھا تھا۔ کہ مجھے میری بیوی نے کہا: یہ کام یوں یوں ہونا چاہیے۔ میں نے کہا تجھے اس کام سے کیا سروکار؟ اور تو نے کب سے ہمارے کاموں میں دخل دینا شروع کیا ہے؟ تب میری بیوی نے کہا: اے ابن خطاب! کوئی تجھ سے بات نہ کرے جبکہ تیری بیٹی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیدیتی ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ غصہ ہو جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا واقعی وہ ایسا کرتی ہے؟ بیوی نے کہا: ہاں۔ پس میں کھڑا ہو گیا اور سیدھا حفصہ کے پاس آیا۔ اور کہا: اے حفصہ! تو اللہ سے نہیں ڈرتی؟ تو رسول اللہ ﷺ سے بات کرتی ہے حتیٰ کہ وہ غصہ ہو جاتے ہیں؟ افسوس تجھ پر، تو عائشہ کی خوبصورتی اور اس سے رسول اللہ ﷺ کی محبت سے دھوکہ نہ کھا۔ پھر میں ام سلمہ کے پاس آیا۔ اور اس کو بھی اسی طرح کی بات کی۔ وہ بولی: اے ابن خطاب آپ ہر چیز میں داخل ہو گئے ہیں رسول اللہ ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل دینے لگے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک انصاری پڑوسی تھا جب میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے غائب رہتا تو وہ مجلس میں حاضری دیتا

تھا اور جب وہ غائب ہوتا تو میں حاضری دیتا تھا۔ وہ مجھے خبر دیتا اور میں اس کو خبر دیتا تھا۔ اور ہمیں غسان بادشاہ کے سوا کسی اور کے حملے کا خوف نہ تھا۔ اچانک ایک دن میرا ساتھی آیا اور دو مرتبہ ابا حفصہ کہہ کر مجھے پکارا۔ میں نے کہا: (اف! کیا ہو گیا تجھے؟ کیا غسانی بادشاہ آ گیا ہے؟ وہ بولا نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ میں نے کہا حفصہ کی ناک زمین رگڑے کیا وہ جدا ہو گئی ہے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا وہاں ہر گھر میں رونا رویا جا رہا تھا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ اپنے بالا خانے میں فروکش تھے۔ اور دروازے پر ایک حبشی لڑکا کھڑا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اجازت لو۔ چنانچہ اس نے آپ سے میرے لیے اجازت لی اور میں اندر داخل ہوا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، سر کے نیچے کھجور کی چھال بھرا ہوا تکیہ تھا۔ ایک طرف قرظ پتے (جن سے کھال دباغت دی جاتی ہے) اور کھال لٹکی ہوئی تھی۔ پھر میں آپ ﷺ کو خبر دینے لگا کہ میں نے عائشہ اور حفصہ کو کیا کہا ہے۔ آپ ﷺ نے مہینہ بھر اپنی بیویوں کے قریب نہ جانے کی قسم اٹھائی جب انتیسویں رات تھی تو آپ ﷺ اتر کر عورتوں کے پاس گئے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

۴۶۶۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نزدیک:

یاایها النبی لم تحرم مااحل اللّٰه لک تبتغی مرضات ازواجک۔

اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے آپ اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہیں۔ الخ یعنی سورۂ تحریم کا ذکر کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حفصہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ رواہ ابن مردویہ

۴۶۶۷...... ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ کو کہا: تو کسی کو خبر نہ دینا اور ام ابراہیم مجھ پر حرام ہے۔ حفصہ نے کہا: آپ اپنے لیے اللہ کی حلال کردہ شئی کو حرام کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں اس کے قریب نہ جاؤں گا۔ لیکن حفصہ سے یہ خبر دل میں نہ رہی اور اس نے عائشہ کو بتادی۔ پھر اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

قد فرض اللّٰه لكم تحلة ايمانكم۔ التحريم

بے شک اللہ نے تمہارے لیے اپنی قسموں سے حلال ہونا فرض کر دیا۔ الشاشی، السنن لسعید بن منصور

۴۶۶۸...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ دو عورتیں کون ہیں جنہوں نے (حضور ﷺ پر) ایک دوسرے کی مدد کی تھی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ اور حفصہ۔ اس واقعہ کی ابتداء یوں ہوئی تھی ام ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا (جو حضور ﷺ کی باندی اور آپ کے لیے حلال کی تھی) ان سے حضور ﷺ نے حضرت حفصہ کے گھر ان کی باری کے دن میں ہمبستری کی۔ حفصہ کو یہ بات پتہ چل گئی: ایسا کام کیا ہے جو کسی اور بیوی کے پاس نہیں کیا، وہ بھی میرے دن میں، میری باری میں اور میرے ہی بستر پر۔ حضور ﷺ نے حفصہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں اس کو اپنے لیے حرام کرلوں اور کبھی اس کے قریب نہ لگوں؟ حفصہ نے کہا: ہاں۔ پھر حضور ﷺ نے اس کو اپنے لیے حرام قرار دیدیا۔ اور حفصہ کو فرمایا: یہ بات کسی اور کو ذکر نہ کرنا۔ لیکن حفصہ نے عائشہ کو یہ بات بتادی۔ اور پھر اللہ پاک نے اپنے نبی کو یہ بات بتادی اور یہ سورت نازل کی:

یاایها النبی لم تحرم مااحل اللّٰه لک تبتغی مرضات ازواجک۔ تمام آیات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہمیں خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قسم کا کفارہ دیدیا ہے اور اپنی باندی سے بھی ہم بستر ہوتے ہیں۔ ابن جریر، ابن المنذر

۴۶۶۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ چلے جا رہے تھے اور حضرت حفصہ و عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بات چیت کر رہے تھے۔ پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ آ ملے اور ہم نے اس موضوع پر گفتگو بند کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا بات ہے مجھے دیکھ کر تم لوگ خاموش کیوں ہو گئے؟ کس چیز کے بارے میں تم بات چیت کر رہے تھے؟ سب نے کہا: کچھ نہیں یا امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم مجھے ضرور بتاؤ کہ کس بارے میں گفتگو کر رہے تھے؟ تب لوگوں نے کہا: ہم عائشہ، حفصہ اور سودا رضی اللہ عنہما کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ کے کسی گھاس میں تھا کہ عبداللہ بن عمر میرے پاس آیا اور بولا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حفصہ کے پاس پہنچا وہ اپنے آپ کو پیٹ رہی تھی اسی طرح دوسری ازواج مطہرات بھی کھڑی اپنے آپ کو کوس پیٹ رہی تھیں۔ میں نے حفصہ کو کہا: کیا تجھے نبی ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ اگر واقعی نبی ﷺ نے تجھے طلاق دیدی ہے تو یاد رکھ میں کبھی بھی تجھ سے بات نہیں کروں گا۔ کیونکہ انہوں نے پہلے بھی تم کو طلاق دیدی تھی وہ تو صرف میرا لحاظ کر کے تم سے رجوع کرلیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں وہاں سے نکلا۔ لوگ مسجد میں ادھر ادھر حلقے لگائے بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ (پریشانی کی وجہ سے سب افسردہ و پریشان تھے) نبی ﷺ کمرے کے اوپر بالاخانے میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی ایک حلقے میں بیٹھ گیا۔ لیکن میں رنج وغم کی وجہ سے زیادہ دیر بیٹھ نہ سکا اور اٹھ کر اوپر گیا حضور ﷺ کے دروازے پر ایک حبشی غلام بیٹھا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو، کیا عمر اندر داخل ہوسکتا ہے؟ لیکن مجھے کسی نے جواب نہ دیا۔ میں دوبارہ اپنی جگہ آبیٹھا۔ پیچھے سے قاصد آگیا اور اس نے پوچھا: عمر کہاں ہے؟ میں کھڑا ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ دھوپ میں بیٹھے تھے۔ میں سلام کے بعد آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ کے چہرے میں غصے کے کچھ اثرات تھے۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں آپ کے غصہ کو زائل کردوں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ سے بات چیت میں مصروف ہوگیا۔ پھر میں نے آپ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے؟

آپ مجھے دیکھیں! میں حفصہ کے پاس گیا تھا وہ اپنا سینہ پیٹ رہی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تجھے نبی ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ اگر واقعتہ آپ ﷺ نے تجھے طلاق دیدی ہے تو میں تیرے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔ کیونکہ پہلے بھی نبی ﷺ نے تجھ کو طلاق دیدی تھی وہ تو صرف میری وجہ سے رجوع کرلیا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنس دیئے۔ اس طرح میں آپ سے بات چیت کرتا رہا اور غصہ کے اثرات آپ کے چہرۂ انور سے چھٹتے رہے۔

پھر میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ پھر غضب ناک ہوگئے اور مجھے فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں وہاں سے نکل آیا۔ پھر حضور ﷺ انتیس یوم تک یونہی ٹھہرے رہے۔ پھر فضل بن عباس آپ کے پاس سے ایک ہڈی لے کر اترے جس میں لکھا تھا:

یاایھا النبی لم تحرم مااحل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک۔ مکمل سورت تک

پھر نبی کریم ﷺ نیچے اتر آئے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۶۷۰... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اللہ عزوجل کے فرمان:

وان تظاھرا علیہ۔ التحریم

اور اگر وہ دو عورتیں آپ (ﷺ) پر ایک دوسرے کی مدد کریں۔ کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا، لیکن میں آپ کے رعب ودبدبہ کی وجہ سے رک جاتا تھا۔ جب ہم نے حج کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود ہی مجھے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بیٹے! مرحبا ہو، تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھے اللہ عزوجل کے فرمان: وان تظاھرا علیہ کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ دو عورتیں کون تھیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم ان کے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والے کو نہیں پاسکتے۔

ہم لوگ مکہ میں اپنی عورتوں سے زیادہ بات چیت نہیں کرتے تھے۔ جب بھی کسی کو اپنی عورت کی ٹانگیں کھینچنے کی خواہش ہوتی تو وہ بغیر پوچھے اپنی حاجت پوری کرلیتا تھا۔ جب ہم مدینہ آئے اور انصار کی عورتوں سے شادی بیاہ کیے تو وہ ہم سے بات کرتی تھیں اور آگے سے جواب بھی دیدیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ میں نے اپنی عورت کو چھڑی سے مارا تو وہ بولی: اے ابن خطاب! تجھ پر تعجب (وافسوس) ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے تو ان کی بیویاں بات چیت کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر میں حفصہ کے پاس آیا اور اس کو کہا: اے بیٹی! دیکھ! تو رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز کے لیے تنگ نہ کیا کر، نہ ان سے کچھ مانگا کر، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دینار ہیں اور نہ درہم جو اپنی بیویوں کو دیں۔ جب بھی تجھے کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتادیا کر خواہ تیل ہی کی ضرورت ہو۔

رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوجاتے تھے تو لوگ آپ کے اردگرد جمع ہوجاتے حتیٰ کہ جب سورج طلوع ہوجاتا تو پھر ایک ایک کرکے اپنی سب عورتوں کے پاس چکر لگاتے۔ان کو سلام کرتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔اور پھر جس عورت کی باری کا دن ہوتا اس کے ہاں ٹھہر جاتے تھے۔حضرت حفصہ (بنت عمر بن خطاب) کو طائف یا مکہ کا شہد ھدیہ میں کہیں سے آیا ہوا تھا۔نبی کریم ﷺ جب اس کے پاس جاتے تھے تو وہ آپ کو روک لیا کرتی تھی اور جب تک وہ شہد نہ چٹا دیتی اور نہ پلا دیتی آپ کو آنے نہ دیتی تھی۔جبکہ عائشہ اتنی دیر زیادہ ان کے پاس رکنے کو ناپسند کرتی تھی۔چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک حبشی باندی جس کو خضراء کہا جاتا تھا کو کہا کہ جب حضور ﷺ حفصہ کے پاس آئیں تو بھی ان کے پاس چلی جانا اور دیکھنا کہ آپ وہاں کیا کرتے ہیں۔چنانچہ باندی نے آکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شہد کی بات بتائی۔عائشہ نے اپنی تمام ساتھنوں کو کہلا بھیجا اور ساری خبر سنوادی اور یہ ہدایت دی کہ جس کے پاس بھی حضور ﷺ تشریف لائیں تو وہ آپ کو یہ کہے: آپ سے ہمیں مغافیر (گوند) کی بو آرہی ہے۔

چنانچہ حضور ﷺ عائشہ کے پاس داخل ہوئے۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آج آپ نے کوئی چیز کھائی ہے کیا؟ شاید مجھے آپ سے مغافیر (گوند) کی بو محسوس ہورہی ہے۔اور رسول اللہ ﷺ اس بات سے بہت نفرت کرتے تھے کہ ان سے کسی طرح کی ناگوار بو کسی کو آئے۔لہٰذا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شہد ہے اور اللہ کی قسم میں آئندہ اس کو چکھوں گا بھی نہیں۔

پھر ایک مرتبہ جب حضور ﷺ حفصہ کے پاس آئے تو حفصہ نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اپنے والد (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) کے پاس خرچے کے لیے جانے کی حاجت ہے۔مجھے اجازت دیں تو میں ہو آؤں۔آپ ﷺ نے ان کو اجازت دیدی۔پھر آپ ﷺ نے اپنی ایک باندی ماریہ کو پیغام بھیج کر حفصہ کے گھر بلوالیا۔اور ان سے مباشرت کی۔

حفصہ کہتی ہیں (جب میں واپس آئی تو) میں نے دروازہ کو بند پایا۔لہٰذا میں دروازہ کے پاس بیٹھ گئی۔پھر رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے نکلے، پسینہ آپ کی پیشانی سے ٹپک رہا تھا۔آپ نے دیکھا کہ حفصہ رو رہی ہے۔حضور ﷺ نے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ حفصہ نے کہا: آپ نے مجھے اسی لیے اجازت دی تھی۔آپ نے میرے کمرے میں اپنی باندی داخل کی اور پھر اس کے ساتھ میرے ہی بستر پر ہم بستری کی۔آپ نے یہ کسی اور بیوی کے ہاں کیوں نہ کرلیا؟ اللہ کی قسم! یارسول اللہ یہ آپ کے لیے حلال نہیں ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم نے سچ نہیں کہا۔کیا یہ میری باندی نہیں ہے اور کیا اس کو اللہ نے میرے لیے حلال نہیں کردیا؟ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے میں تمہاری رضامندی چاہتا ہوں۔لیکن تم کسی کو اس کی خبر نہ دینا یہ بات تمہارے پاس امانت ہے۔

لیکن جب رسول اللہ ﷺ باہر نکل گئے تو حفصہ نے اپنی اور عائشہ کے درمیان جو دیوار تھی وہ بجائی اور بولی: کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی باندی کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے اور اللہ نے اس باندی سے ہم کو راحت دیدی ہے تب اللہ پاک نے یہ سورت نازل کی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ''وان تظاهرا علیه'' اور اگر تم دونوں نے رسول اللہ پر ایک دوسرے کی اعانت کی سے مراد عائشہ اور حفصہ ہیں۔یہ دونوں ایک دوسرے سے کوئی بات نہ چھپاتی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں آپ ﷺ کے پاس آپ کے بالاخانے میں داخل ہوا اس میں ایک چٹائی پڑی تھی۔اور ایک چمڑے کا مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔آپ چٹائی پر پہلو کے بل لیٹے ہوئے تھے۔چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو میں نمایاں ہوگئے تھے۔آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں دیکھا تو بے ساختہ رو پڑا۔حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! فارس و روم کے لوگ دیباج پر لیٹتے ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو ان کی عیش و عشرت کے سامان دنیا میں مل گئے ہیں۔جبکہ ہمارے لیے آخرت میں یہ سب چیزیں تیار ہیں۔پھر میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کے کیا حال ہیں؟ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ آپ نے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔لیکن میرے اور میری بیویوں کے درمیان کوئی بات ہوگئی تھی جس کی وجہ سے میں نے قسم اٹھالی کہ میں ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں آپ کے پاس سے نکلا اور (جو لوگ پریشانی کی وجہ سے مجتمع تھے ان کو اعلان کیا) اے

لوگو! واپس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی بیویوں کے درمیان کوئی بات ہوگئی تھی جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے (کچھ وقت کے لیے) ان سے دور رہنا پسند کرلیا ہے۔

پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے پاس گیا اور اس کو کہا: اے بیٹی! کیا تو رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کی بات کرتی ہے کہ ان کو غصہ دلا دیتی ہے؟ حفصہ بولی: آئندہ میں آپ ﷺ سے ایسی کوئی بات نہیں کروں گی جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں۔ پھر میں ام سلمہ کے پاس گیا یہ میری خالہ لگتی تھیں لہٰذا میں نے ان کو بھی حفصہ جیسی بات کہی۔ اس نے کہا: تعجب ہے تجھ پہ اے عمر! تو ہر چیز میں بات کرتا ہے! حتیٰ کہ اب تو نے حضور ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل اندازی شروع کردی ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ پر کیوں نہ غیرت کریں جبکہ تمہاری بیویاں تم پر غیرت کرتی ہیں۔

اللہ پاک نے اسی کے بارے میں یہ فرمان بھی نازل کیا:

یاایھاالنبی قل لازواجک ان کنتنی تردن الحیوۃ الدنیا و زینتھا۔ الاحزاب

اے نبی! کہہ دے اپنی بیویوں کو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو سامان دے کر اور خوبصورتی کے ساتھ تم کو رخصت کروں۔ الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ

۴۶۷۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (میری بہن) حفصہ کے پاس گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ شاید تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ تم کو طلاق دی تھی اور پھر میری وجہ سے تم سے رجوع کرلیا تھا۔ اب اللہ کی قسم اگر دوبارہ انہوں نے تم کو طلاق دی تو میں کبھی بھی تم سے بات نہیں کروں گا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں تیرے بارے میں بات نہیں کروں گا۔ مسند البزار، السنن لسعیدبن منصور

۴۶۷۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ تک جدائی اختیار کرلی تھی۔ پھر انتیس دن ہوگئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا: مہینہ پورا ہوگیا ہے اور آپ اپنی قسم سے عہدہ برآ گئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۶۷۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک ماہ تک اپنے بالا خانے میں (بیویوں سے) دور رہے۔ جس وقت حفصہ نے وہ راز عائشہ پر فاش کردیا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتایا تھا۔ اس وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی بیویوں پر غصہ کرتے ہوئے فرمایا تھا میں اب ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ پھر انتیس ایام گذر گئے تو حضور ﷺ زوجہ مطہرہ ام سلمہ کے پاس گئے۔ اور فرمایا کوئی ماہ انتیس یوم کا بھی ہوتا ہے اور وہ ماہ واقعی انتیس یوم کا تھا۔ ابن سعد

۴۶۷۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات آپہنچی کہ آپ کی بیویوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان سے معاملہ کی ٹوہ لینے لگا۔ اور ان کو نصیحت بھی کرتا رہا اور یہ بھی کہتا: **لتنتھین او لیبد لنہ اللہ ازواجا خیرًا منکن** تم عورتیں (اپنی تکلیف رسانی سے) باز آجاؤ ورنہ اللہ اپنے نبی کو تم سے بہتر اور بیویاں دے گا۔

حتیٰ کہ میں زینب کے پاس گیا اس نے مجھے کہا: اے عمر! کیا نبی ﷺ ہمیں نصیحت نہیں کرسکتے۔ جو تو ہمیں کر رہا ہے؟ پھر اللہ پاک نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہی میں ازواج مطہرات کو) حکم نازل فرمایا:

عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرًا منکن۔ الخ

اگر نبی تم کو طلاق دے دے تو قریب ہے اس کا رب اس سے تم سے بہتر اور بیویاں دے دے۔

ابن منیع، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن عساکر

صحیح روایت ہے۔

۴۶۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ وصالح المؤمنین (التحریم) کی تفسیر میں حضور ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

ابن ابی حاتم

۴۶۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **قوا انفسکم واھلیکم نارا۔** (التحریم) اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی

آگ سے بچاؤ کے بارے میں مروی ہے فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خیر اور ادب سکھاؤ۔

عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعیدبن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، مستدرک الحاکم، البیھقی فی المدخل

۴۶۷۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کریم ذات نے کس قدر معاملہ کی تہہ تک کو بیان کیا وعزف بعضه واعرض عن بعض ۔ اور جتلائی نبی نے اس میں سے کچھ اور ٹلا دی کچھ۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ نٓ والقلم

۴۶۷۸..... عبدالرحمٰن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے "العتل الزنیم" کے بارے میں سوال کیا گیا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بداخلاق، چیخنے، چنگھاڑنے والا، بہت زیادہ کھانے پینے والا، پیٹ بھرا، لوگوں پر ظلم کرنے والا، اور بڑے پیٹ والا شخص ہے۔

رواہ ابن عساکر

سورۃ الحاقہ

۴۶۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں گرتا مگر اس ترازو سے تل کر جو فرشتے کے ہاتھوں میں۔ ہاں نوح علیہ السلام کے طوفان کے دن بارش کے نگہبان فرشتے کو چھوڑ اللہ نے پانی کے فرشتے کو حکم دیدیا تھا۔ لہٰذا پانی اس دن اس فرشتے کی نافرمانی کر کے ہر طرف چڑھ دوڑا تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انالما طغی الماء۔

جب پانی سرکش ہو گیا۔

اسی طرح ہوا بھی اس ترازو سے تل کر ہی آتی ہے جو فرشتے کے ہاتھوں میں ہے۔ مگر قوم عاد پر عذاب کے دن ہوا کو اللہ پاک نے خود حکم دیدیا تھا وہ فرشتے کی اجازت کے بغیر نکلی جس کو اللہ نے فرمایا:

بریح صرصر عاتیه۔

تند و تیز نافرمان ہوا۔

یعنی فرشتے کی نافرمانی کر کے قوم پر تیزی سے پھرنے والی ہوا۔ رواہ ابن جریر

سورۃ نوح

۴۶۸۰..... وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ایسے سات صحابہ سے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے روایت کرتے ہیں یہ تمام حضرات حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن اللہ پاک سب سے پہلے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کو بلائیں گے۔ اللہ پاک پہلے قوم سے پوچھیں گے: تم نے نوح کی پکار پر ہاں کیوں نہیں کہی؟ وہ کہیں گے: ہم کو کسی نے بلایا اور نہ کسی نے آپ کا پیغام ہم تک پہنچایا اور نہ ہم کو نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی بات کا حکم دیا اور نہ کسی بات سے منع کیا۔ نوح علیہ السلام عرض کریں گے: یارب! میں نے ان کو دعوت دی تھی جس کا ذکر اولین و آخرین میں حتیٰ کہ خاتم النبیین احمد ﷺ تک پہنچا۔ انہوں نے اس کو لکھا، پڑھا اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی۔

اللہ پاک ملائکہ کو فرمائیں گے: احمد اور اس کی امت کو بلاؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ اپنی امت کے ہمراہ تشریف لائیں گے اور ان کا نور ان کے آگے آگے چلتا ہوگا۔ نوح علیہ السلام محمد اور ان کی امت کو کہیں گے: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی قوم تک پیغام رسالت پہنچا دیا تھا اور ان کو خوب نصیحت کی تھی۔ اور اپنی پوری کوشش کی تھی کہ ان کو جہنم سے بچالوں۔ لیکن یہ میری پکار کو ماننے کے سراو جہرا بجائے دور ہی بھاگتے گئے۔

پس رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کہے گی: ہم اللہ کے حضور شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے جو کہا آپ تمام باتوں میں بالکل سچے ہیں۔ تب قوم نوح کہے گی: اے احمد! آپ کو کیسے یہ علم ہوا جبکہ آپ اور آپ کی امت سب سے آخر میں آنے والے ہیں؟ پس محمد کہیں گے: پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر پوری سورۂ نوح پڑھی۔ پھر آپ کی امت کہے گی: ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ سچا قصہ ہے۔ اللہ پاک بھی فرمائیں گے:

وامتازوا الیوم ایھا المجرمون ۔ یٰس

اے مجرمو! آج کے دن جدا ہو جاؤ۔

پس سب سے پہلے یہ لوگ ممتاز ہو کر جہنم میں جائیں گے۔ رواہ مستدرک الحاکم

سورۃ الجن

۴۶۸۱..... (عمر رضی اللہ عنہ) مسدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وان لو استقاموا علی الطریقة لأسقیناھم ماءً غدقًا لنفتنھم فیه

اور (اے پیغمبر!) یہ (بھی ان سے کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھے راستے پر رہتے تو ہم ان کے پینے کو بہت سا پانی دیتے تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں پانی ہوتا ہے وہاں مال بھی ہوتا ہے اور جہاں مال ہوتا ہے وہاں فتنے (آزمائش) بھی جنم لیتے ہیں۔

عبد بن حمید، ابن جریر

سورۃ المزمل

۴۶۸۲..... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ پر یہ فرمان نازل ہوا:

یاایھا المزمل قم اللیل الا قلیلاً۔ المزمل ۱-۲

اے (محمد!) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو، رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات۔

تو آپ ﷺ ساری ساری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک ورم جاتے۔ پھر آپ ایک قدم اٹھاتے دوسرا رکھتے دوسرا اٹھاتے پہلا رکھتے۔ حتیٰ کہ پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ فرمان نازل کیا:

طه ماانزلنا علیک القرآن لتشقی ۔ طه: ۱-۲

طٰہٰ ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طٰہٰ یعنی طأ الارض بقدمیه کہ اپنے قدموں کو زمین پر رکھو۔ اے محمد! اور (سورۂ مزمل کے آخر میں) نازل کیا:

فاقرؤ واماتیسر من القرآن ۔ المزمل آخری آیت

پس جتنا آسانی سے ہو سکے (اتنا) قرآن پڑھ لیا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یعنی اگر بکری کے دودھ دوہنے کی بقدر بھی با آسانی ہو اسی پر اکتفا کر لیا کرو۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ المدثر

۴۶۸۳.....حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جعلت له مالاً ممدوداً۔ مدثر: ۱۲

اور اس کو میں نے مال کثیر دیا۔

ارشاد فرمایا: کہ اس کو مہینے مہینے بھر کا غلہ ملتا تھا۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدینوری، ابن مردویہ

فائدہ:......ولید بن مغیرہ جو عرب مشرکین کا بہت بڑا مالدار اور اپنے والدین کا اکلوتا فرزند تھا، اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہیں۔

تفسیر عثمانی

۴۶۸۴.....إلا أصحاب اليمين (المدثر: ۳۹) مگر داہنے ہاتھ والے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: (ان نیک لوگوں سے مراد) لمانوں کے بچے ہیں۔ عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

سورۂ عم (نبأ)

۴۶۸۵.....سالم بن ابی الجعد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہلال رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تم لوگ حقب کتنی مقدار کو کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم کتاب اللہ (تورات) میں اس کی مقدار پاتے ہیں اسی سال، سال بارہ ماہ کا، ماہ تیس یوم کا اور ایک یوم ہزار سال کا۔ هناد

اس حساب سے حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ ہوئے۔ فرمان الٰہی ہے:

لبثين فيها احقابا۔ نبأ: ۲۳

کافر لوگ جہنم میں مدتوں پڑے رہیں گے۔

احقاب حقب کی جمع ہے اور کافر لوگ بے شمار حقب تک جہنم میں پڑے رہیں گے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

سورۂ والنازعات

۴۶۸۶.....والنازعات غرقا والناشطات نشطا۔ والسابحات سبحا۔ فالسابقات سبقاً فالمدبرات امراً۔ النازعات: ۱-۵

ترجمہ:......ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں۔ اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں۔ اور ان کی جو تیرتے پھرتے ہیں پھر لپک کر بڑھتے ہیں۔ پھر دنیا کے کاموں کا انتظار کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: النازعات غرقاً یہ وہ فرشتے ہیں جو کفار کی روح نکالتے ہیں۔ والناشطات نشطاً یہ فرشتے کفار کی روحوں کو ان کے ناخنوں اور کھالوں تک سے نکال لیتے ہیں۔ والسابحات سبحاً یہ فرشتے مؤمنین کی روحوں کو لے کر آسمانوں اور زمین کے درمیان تیرتے (یعنی اڑتے) رہتے ہیں۔ فالسابقات سبقا۔ یہ ملائکہ مؤمنوں کی روح کو لے کر ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچاتے ہیں۔ فالمدبرات امراً یہ فرشتے بندگان خدا کے معاملات کا سال بہ سال انتظام کرتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر

۴۶۸۷.... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا جاتا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی:

یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰھا فیم انت من ذکرھا الی ربک منتھٰھا۔ النازعات: ۴۲-۴۴

(اے پیغمبر! لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ سوتم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے رب ہی کو (معلوم ہے)۔ رواہ ابن مردویہ

سورۂ عبس

۴۶۸۸..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ''أبّ'' کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ کیا شے ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین مجھے سایہ دے گی اگر میں کتاب اللہ میں ایسی کوئی بات کہوں جس کو میں نہیں جانتا۔

ابو عبیدہ فی فضائلہ، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید

نوٹ:....... ۴۱۴۹ پر یہی روایت گذر چکی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

وفاکھۃ وابًّا۔ عبس: ۳۱

اور (ہم نے پانی کے ساتھ زمین سے نکالا) میوہ اور چارا۔

اس کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا۔

سورۂ تکویر

۴۶۸۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: واذا النفوس زوجت۔ (تکویر) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جنت میں نیک کو نیک کے ساتھ اور جہنم میں بد کو بد کے ساتھ اکٹھا کر دیا جائے گا۔ یہی مختلف جانوں کا باہم ملنا ہے۔

عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، البیہقی فی البعث

۴۶۹۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ فرمان: واذا الموؤدۃ سئلت۔ (تکویر: ۸) اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنادی گئی ہو پوچھا جائے گا'' کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قیس بن عاصم تیمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں نے اپنے زمانہ جاہلیت میں اپنی آٹھ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا تھا۔ (اب میں اس کے کفارہ میں کیا کروں؟) حضور ﷺ نے فرمایا: ہر ایک کی طرف سے ایک ایک غلام آزاد کر دے۔ قیس نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں تو اونٹوں والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو ہر ایک کی طرف سے ایک ایک اونٹ نحر (قربان) کر دو۔

مسند البزار، الحاکم فی الکنیٰ، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

۴۶۹۱..... حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے: اذا الشمس کورت سورت کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے: علمت نفس مااحضرت تو فرمایا: اس کے لیے مساوی بات ذکر کی گئی ہے۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، اب مردویہ، ابوداؤد الطیالسی

فائدہ:...... سورۂ شمس میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے احوال میں سے ہولناک امور کا بیان کیا کہ جب سورج لپیٹ لیا جائے گا، تارے بے نور ہو جائیں گے اور پہاڑ چلا دیے جائیں گے..... اس طرح اللہ پاک نے تیرہ آیات میں قیامت کی ہولناکی کا احساس دلا کر چودھویں آیت میں سب سے اہم اور مقصود الذکر شئی کو بیان کیا:

علمت نفس ما احضرت ۔ تکویر: ۱۴

(اس وقت) ہر نفس جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

۴۶۹۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری: فلا اقسم بالخنس ۔ (تکویر: ۱۵) ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں'' کے متعلق منقول ہے فرمایا: یہ پانچ ستارے ہیں: زحل، عطارد، مشتری، بہرام، اور زہرہ۔ ان کے علاوہ کواکب میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو مجرہ کو کاٹ سکے۔ ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

۴۶۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد ربانی: فلا اقسم بالخنس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: یہ ستارے رات کو اپنی جگہ آ جاتے ہیں اور دن کو اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں اس لیے نظر نہیں آتے۔

السنن لسعید بن منصور، الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

سورۂ انفطار

۴۶۹۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

یاایھا الانسان ماغرک بربک الکریم ۔ انفطار: ۶

اے انسان! تجھ کو اپنے پروردگار کرم فرما کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ دیا؟

پھر ارشاد فرمایا: انسان کو اس کی جہالت نے پروردگار کریم سے دھوکہ دیا ہے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم، العسکری فی المواعظ

۴۶۹۵..... (مسند رافع بن خدیج) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تیرے ہاں کیا پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ہاں کیا پیدا ہو سکتا ہے؟ لڑکا یا لڑکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کس کے مشابہ ہوگا؟ رافع نے عرض کیا: کس کے مشابہ ہو سکتا ہے؟ اپنی ماں کے یا اپنے باپ کے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بس! یہ مت کہو، کیونکہ نطفہ رحم میں استقرار پکڑتا ہے تو اللہ پاک اس بچے اور آدم علیہ السلام کے درمیان اس کی تمام پشتوں میں کو حاضر کرتے ہیں (اور پھر جس صورت میں چاہتے ہیں اس کو پیدا کر دیتے ہیں) کیا تم نے یہ فرمان خداوندی نہیں پڑھا:

فی ای صورۃ ماشاء رکبک ۔ انفطار: ۸

جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ابن مردویہ، الکبیر للطبرانی عن موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ

کلام:...... اس روایت میں ایک راوی مطہر بن الہیثم طائی ہے جو متروک راوی ہے جس کی بناء پر روایت میں ضعف ہے۔

میزان الاعتدال ۴/ ۱۲۹

سورۃ المطففین

۴۶۹۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان خداوندی: ''نضرۃ النعیم'' (المطففین: ۲۴) (تم کو ان کے چہروں میں نعمت کی تروتازگی معلوم ہوگی) کے متعلق ارشاد فرمایا:

جنت میں ایک چشمہ ہے جنتی اس سے وضو اور غسل کریں گے تو ان پر نعمتوں کی تروتازگی ظاہر ہو جائے گی۔ ابن المنذر

سورۃ انشقاق

۴۶۹۷... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی "لتر کبن طبقا عن طبق". (انشقاق: ۹) تم درجہ بدرجہ (رتبہ اعلیٰ پر) چڑھوگے" کے متعلق فرمایا: حالا بعد حال (یعنی ہر لحہ رتبہ اعلیٰ کی طرف گامزن رہوگے)۔ عبد بن حمید

۴۶۹۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی: اذاالسماء انشقت ۔ (انشقاق: ۱) جب آسمان پھٹ جائے گا کے متعلق ارشاد فرمایا: یعنی آسمان اپنے مجرۃ (یعنی اپنی جگہ) سے پھٹ جائے گا (اور ادھر ادھر بکھر جائے گا)۔ ابن ابی حاتم

سورۃ البروج

۴۶۹۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اصحاب الاخدود کے پیغمبر حبشی تھے۔ ابن ابی حاتم

۴۷۰۰... حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اصحاب الاخدود" کے متعلق مروی ہے کہ یہ لوگ حبشی تھے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۷۰۱... سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے (جو) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (بیٹھے ہوئے تھے) اصحاب الاخدود کا ذکر چھیڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دیکھو تمہارے اندر بھی ان جیسے لوگ ہیں لہٰذا (حق پر قائم رہنے میں) تم لوگ کسی قوم سے عاجز مت ہو جانا۔ عبد بن حمید

۴۷۰۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ مجوسی اہل کتاب ہوا کرتے تھے۔ اپنی کتاب پر عمل کرتے تھے۔ شراب ان کے لیے حلال کی گئی تھی۔ ان کے ایک بادشاہ نے شراب (زیادہ) پی لی۔ شراب نے اس کی عقل خراب کردی اور اس نے اپنی بیٹی یا بہن کے ساتھ جماع کرلیا۔ جب اس کا نشہ کافور ہوا تب بہت نادم و پشیمان ہوا۔ لڑکی کو کہا: افسوس! یہ میں نے تیرے ساتھ کیا کرلیا؟ اس سے نجات کا راستہ کیا ہوگا۔ لڑکی نے کہا: اس سے نجات کا راستہ یہ ہے کہ تو لوگوں کو تقریر کر اور کہہ: اے لوگو! اللہ نے بہنوں اور بیٹیوں سے بھی نکاح حلال کردیا ہے۔ پس جب یہ چیز لوگوں میں عام ہو جائے اور اس فعل میں مبتلا ہو جائیں تب دوبارہ تقریر کر کے ان پر یہ چیز واپس حرام قرار دے دینا۔

چنانچہ بادشاہ تقریر کرنے کے لیے ان کے درمیان کھڑا ہوا اور بولا: اے لوگو! اللہ نے تمہارے لیے بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح حلال کردیا ہے۔ سب لوگوں نے کہا: اللہ کی پناہ ہو! کہ اس پر ہم ایمان لائے یا اس کا اقرار کریں۔ کیا اللہ کا نبی یہ بات لے کر آیا ہے یا اللہ کی کتاب میں یہ بات لکھی ہے۔

آخر بادشاہ اسی عورت کے پاس واپس گیا اور بولا افسوس! تجھ پر لوگوں نے میری اس بات کو مجھ پر رد کردیا ہے۔ عورت بولی اگر وہ انکار کرتے ہیں تو ان پر کوڑا اٹھاؤ۔ بادشاہ نے یہ حربہ بھی آزمایا لیکن پھر بھی لوگ ماننے سے انکار کرتے رہے۔ بادشاہ دوبارہ عورت کے پاس گیا اور کہا میں نے ان پر کوڑے آزما کر بھی دیکھ لیے لیکن پھر بھی وہ مسلسل انکار کررہے ہیں۔ عورت نے کہا: ان پر تلوار سونت لو (مان جائیں گے)۔

بادشاہ نے تلوار کے ساتھ ان کو اقرار پر مجبور کیا لیکن وہ نہ مانے۔ عورت نے کہا: ان کے لیے خندقیں کھدواؤ پھر اس میں آگ بھڑکاؤ۔ پھر جو تمہاری بات قبول کرے اس کو چھوڑ دو اور جو نہ مانے اس کو خندق میں جھونک دو۔ لہٰذا بادشاہ نے خندقیں کھدوائیں اور ان میں خوب آگ بھڑکائی گئی۔ پھر اپنی عوام کو ان پر حاضر کیا پھر جس نے انکار کیا اس کو آگ میں ڈال دیا اور جس نے انکار نہ کیا اور بادشاہ کی بات مان لی اس کو چھوڑ دیا۔ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل کیا ہے:

قتل اصحاب الاخدود تا ولهم عذاب الحريق۔ البروج: ۴-۱۰

خندقوں (کے کھودنے) والے ہلاک کردیئے گئے۔ (یعنی) آگ (کی خندقیں) جس میں ایندھن (جھونک رکھا) تھا۔ جبکہ وہ ان کے (کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جو (سختیاں) اہل ایمان پر کررہے تھے ان کو سامنے دیکھ رہے تھے۔ ان کو مؤمنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب اور قابل ستائش ہے۔ جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے جن لوگوں نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی ان کو دوزخ کا (اور) عذاب بھی ہوگا اور جلنے کا عذاب بھی ہوگا۔ عبد بن حمید

فائدہ:.......ان اصحاب الاخدود سے کون مراد ہیں؟ مفسرین نے کئی واقعات نقل کیئے ہیں۔ لیکن صحیح مسلم، جامع ترمذی، اور مسند احمد وغیرہ میں جو قصہ مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں کوئی کافر بادشاہ تھا۔ اس کے ہاں ایک ساحر (جادوگر) رہتا تھا۔ جب ساحر کی موت کا وقت قریب ہوا۔ اس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ ایک ہوشیار اور ہونہار لڑکا مجھے دیا جائے تو میں اس کو اپنا علم سکھا دوں تا کہ میرے بعد یہ علم مٹ نہ جائے۔ چنانچہ ایک لڑکا تجویز کیا گیا جو روزانہ ساحر کے پاس جا کر اس کا علم سیکھتا تھا۔ راستہ میں ایک عیسائی راہب رہتا تھا جو اس وقت کے اعتبار سے دین حق پر تھا۔ لڑکا اس کے پاس بھی آنے جانے لگا۔ اور خفیہ طور سے راہب کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا، اور اس کے فیض صحت سے ولایت وکرامت کے درجہ کو پہنچا۔ ایک روز لڑکے نے دیکھا کہ کسی بڑے جانور (شیر وغیرہ) نے راستہ روک رکھا ہے جس کی وجہ سے مخلوق پریشان ہے۔ اس نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر دعا کی کہ اے اللہ! اگر راہب کا دین سچا ہے تو یہ جانور میرے پتھر سے مارا جائے۔ یہ کہہ کر پتھر پھینکا جس سے اس جانور کا کام تمام ہوگیا۔ لوگوں میں شور ہوا کہ اس لڑکے کو عجیب علم آتا ہے کسی اندھے نے سن کر درخواست کی کہ میری آنکھیں اچھی کردو۔ لڑکے نے کہا کہ اچھی کرنے والا میں نہیں۔ وہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ اگر تو اس پر ایمان لائے تو میں دعا کروں۔ امید ہے وہ تجھ کو بینا کردے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شدہ شدہ یہ خبریں بادشاہ کو پہنچیں۔ اس نے برہم ہو کر لڑکے کو مع راہب اور اندھے کے طلب کرلیا اور کچھ بحث وگفتگو کے بعد راہب اور اندھے کو قتل کردیا اور لڑکے کی نسبت حکم دیا کہ اونچے پہاڑ پر سے گرا کر ہلاک کردیا جائے۔ مگر خدا کی قدرت جو لوگ اس کو لے گئے تھے وہ سب پہاڑ سے گر کر ہلاک ہوگئے اور لڑکا صحیح وسالم چلا آیا۔ پھر بادشاہ نے دریا میں غرق کرنے کا حکم دیا۔ وہاں بھی یہی صورت پیش آئی کہ لڑکا صاف بچ کر نکل آیا اور جو لے گئے تھے وہ سب دریا میں ڈوب گئے۔ آخر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: کہ میں خود اپنے مرنے کی ترکیب بتلاتا ہوں۔ آپ سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کریں۔ ان کے سامنے مجھ کو سولی پر لٹکائیں اور یہ لفظ کہہ کر میرے تیر ماریں ''بسم اللّٰہ رب الغلام'' (اس اللہ کے نام پر جو رب ہے اس لڑکے کا) چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ اور لڑکا اپنے رب کے نام پر قربان ہوگیا۔ یہ عجیب واقعہ دیکھ کر یکلخت لوگوں کی زبان سے ایک نعرہ بلند ہوا کہ ''آمنا برب الغلام'' (ہم سب لڑکے کے رب پر ایمان لائے) لوگوں نے بادشاہ سے کہا لیجیے۔ جس چیز کی روک تھام کررہے تھے۔ وہی پیش آئی پہلے تو کوئی اکا دکا مسلمان ہوتا تھا اب خلق کثیر نے اسلام قبول کرلیا۔ بادشاہ نے غصہ میں آکر بڑی بڑی خندقیں کھدوائیں اور ان کو خوب آگ سے بھروا کر اعلان کیا کہ جو شخص اسلام سے نہ پھریگا اس کو ان خندقوں میں جھونک دیا جائے گا۔ آخر لوگ آگ میں ڈالے جارہے تھے۔ لیکن اسلام سے نہیں ہٹتے تھے۔ ایک مسلمان عورت لائی گئی جس کے پاس دودھ پیتا بچہ تھا۔ شاید بچہ کی وجہ سے آگ میں گرنے سے گھبرائی۔ مگی بچہ نے خدا کے حکم سے آواز دی ''اماہ اصبری فانک علی الحق'' (اماجان صبر کر کہ تو حق پر ہے)۔ (حوالہ تفسیر عثمانی) واللہ اعلم بالصواب۔

سورۃ الغاشیہ

۴۷۰۳.....(مسند عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) ابو عمران الجونی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک راہب کے پاس سے گذرنے لگے تو اسی کے پاس ٹھہر گئے۔ راہب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھی نے آواز دی اے راہب یہ امیر المؤمنین ہیں۔ چنانچہ وہ متوجہ ہوا۔ دیکھا تو اس راہب کا محنت ومشقت اور ترک دنیا کی وجہ سے عجیب حال تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو دیکھ کر رو پڑے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو

کہا گیا: یہ نصرانی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں لیکن مجھے اس پر خدا کے فرمان کی وجہ سے رحم آ گیا، خدا کا فرمان ہے:

عاملة ناصبة تصلیٰ ناراً حامیة۔ الغاشیہ: ۳-۴

سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے دہکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

لہٰذا مجھے اس کی عبادت میں محنت وریاضت پر رحم آ گیا کہ اس قدر محنت کرنے کے باوجود یہ جہنم میں داخل ہوگا۔

شعب الایمان للبیهقی، ابن المنذر، مستدرک الحاکم

سورۃ الفجر

۴۷۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟

کلا اذا دکت الارض دکا دکا وجاء ربک والملک صفا صفا وجیء یومئذ بجهنم۔ الفجر: ۲۱-۲۳

تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کردی جائے گی اور تمہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آموجود ہوں گے اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی۔

پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کھینچ کر لائیں گے۔ پھر بھی وہ ادھر ادھر آپے سے نکل رہی ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ روکا رکھا ہو تو وہ آسمانوں اور زمین ہر چیز کو جلا دے۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ البلد

۴۷۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ لوگ کہتے ہیں النجدین سے مراد الثدیین ہے۔ فرمایا خیر وشر ہے۔ الفریابی، عبد بن حمید

فائدہ:...... فرمان خداوندی "وهدینه النجدین" (البلد: ۱۰) اور اس (انسان) کو دونوں رستے بھی دکھا دیئے ہیں کہ جب انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اس کو ماں کی چھاتی میں رزق کے دونوں راستے دکھا دیئے جاتے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قول کو ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد خیر وشر کے دو راستے ہیں۔

سورۃ اللیل

۴۷۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ہمارے چہروں کی طرف نظر ڈالی اور پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ معلوم ہے جنت میں اور دوزخ میں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ سورت تلاوت فرمائی:

واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثیٰ ان سعیکم لشتی ...... سے...... الیسری تک۔

سورۃ الکلیل: ۱-۷

رات کی قسم! جب (دن کو) چھپا لے۔ اور دن کی قسم جب چمک اٹھے۔ اور اس (ذات) کی قسم جس نے نر مادہ پیدا کیے کہ تم لوگوں کی کوشش طرح طرح (مختلف) ہے۔ تو جس نے (خدا کے رستے میں مال) دیا اور پرہیزگاری کی اور نیک بات کو سچ جانا اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔

پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ راستہ تو جنت کا ہے۔ پھر آپ نے آگے تلاوت فرمائی:

واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسره للعسری۔ الیل ۸-۱۰

اور جس نے بخل کیا اور وہ بے پرواہ بنا رہا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا اسے تختی میں پہنچائیں گے۔
پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ راستہ جہنم کا ہے۔ رواہ ابن مردویہ

سورۂ اقرأ (علق)

۴۷۰۷..... (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) ابی رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سورۂ اقرأ باسم ربک الذی خلق ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پڑھی ہے اور یہ سب سے پہلی سورت ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۷۰۸..... (مرسل مجاہد رحمۃ اللہ علیہ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی سورت جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی وہ "اقرأ باسم ربک الذی خلق" ہے۔ مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ

سورۃ الزلزال

۴۷۰۹..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابواسماء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوپہر کو کھانا تناول فرما رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ الزلزال: ۷-۸

سو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے ہاتھ روک لیے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جو برائی بھی ہم نے کی ہوگی ہم اس کو ضرور دیکھیں گے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم (اپنی زندگی میں) ناپسندیدہ باتیں دیکھتے ہو وہ (انہی برے اعمال کی) جزاء ہوتی ہیں۔ جبکہ نیکی کو صاحب نیکی کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، عبد بن حمید، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اطراف میں اس کو مسند ابی بکر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔

۴۷۱۰..... ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئیں:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ الزلزال: ۷-۸

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے ہاتھ روک کر پوچھا: یا رسول اللہ! کیا جو بھی نیکی یا برائی ہم سے سرزد ہوگی ہم کو اسے دیکھنا پڑے گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابوبکر! تم کو جو ناپسندیدہ امور پیش آتے ہیں وہ برائی کے بدلے ہیں اور خیر کے بدلے تمہارے لیے ذخیرہ کر لیے جاتے ہیں تم قیامت کے دن ان کو پاؤ گے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ہے۔

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر. الشوریٰ: ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ العادیات

۴۷۱۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان والعادیات ضبحاً کے متعلق مروی ہے کہ حج میں (حاجیوں کو لے) جانے والے اونٹ مراد

ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد گھوڑے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بدر میں ہمارے پاس گھوڑے تھے۔عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

والعادیات ضبحاً۔ فالموریات قدحاً فالغیرات صبحا۔ فأثرن به نقعا فوسطن به جمعا۔ ان الانسان لربہ لکنود۔ العادیات ۱-۶

ان سرپٹ دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں، پھر پتھروں پر (نعل) مار کر آگ نکالیتے ہیں۔پھر صبح کو چھاپا مارتے ہیں۔پھر اس میں گردن اٹھاتے ہیں۔پھر اس وقت (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں۔کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس (اور ناشکرا) ہے۔

عام تراجم میں العادیات ضبحاً کا معنی گھوڑوں ہی سے کیا گیا اور مابعد کا مضمون بھی انہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔یہ گھوڑوں کی قسم بھی ہوسکتی ہے۔جن کے متعلق آیا ہے کہ قیامت تک کے لیے ان کی پیشانی میں خیر رکھ دی گئی ہے اور مجاہدین کی قسم بھی ہوسکتی ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں اور جن کی تعریف وتوصیف کلام اللہ میں جابجا کی گئی ہے۔

۴۷۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: الضبح (کا معنی) گھوڑے کے لیے (ہوتو) ہنہنانا ہے اور اونٹ کے لیے (ہوتو) سانس لیناہے۔ترمذی، ابن جریر

۴۷۱۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں پتھروں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا، اور مجھ سے العادیات ضبحا کے متعلق سوال کیا۔میں نے کہا: گھوڑے جب اللہ کی راہ میں غارت گری کرتے ہیں پھر رات کو اپنے ٹھکانے پر واپس آتے ہیں اور مجاہدین ان کو چارہ ڈالتے ہیں اور آگ جلاتے ہیں۔(ان آیات کا یہی مطلب ہے۔) پھر وہ مجھ سے جدا ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا آپ رضی اللہ عنہ زمزم کے پاس تشریف فرما تھے۔اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے بھی والعادیات ضبحا کے بارے میں سوال کیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تم نے مجھ سے قبل کسی سے اس کے بارے میں سوال کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: جی ہاں۔میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو خدا کی راہ میں غارت گیری کرتے ہیں۔اور اب جاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب میں جا کر آپ کے سر پر کھڑا ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اسلام میں سب سے پہلا معرکہ بدر کا تھا اور اس معرکہ میں ہمارے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ایک گھوڑا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تھا اور ایک حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کا تھا۔پس وہاں (صرف دو گھوڑوں کے لیے) والعادیات ضبحا کیسے ہوسکتا ہے؟ (کیونکہ والعادیات جمع ہے جس میں دو سے زائد مراد ہیں لہٰذا العادیات ضبحا سے مراد عرفہ سے مزدلفہ جانے والی سواریاں مراد ہیں جہاں وہ آگ جلاتے ہیں (فالموریات قدحا اور طعام وشراب کا شغل کرتے ہیں) پھر اگلے دن المغیرات صبحاً مزدلفہ سے منیٰ جانا مراد ہے۔یہی جمع ہے اور فاثرن به نقعاً سے مراد سواریوں کا اپنے کھروں اور پیروں سے زمین روندنا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا اور حضرت علی کے ارشاد مبارک کا قائل ہو گیا۔

رواہ ابن مردویہ

سورۃ الھاکم التکاثر

۴۷۱۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سورۃ الھاکم التکاثر عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

رواہ ابن جریر

۴۷۱۵۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمان خداوندی "ثم لتسألن یومئذعن النعیم" (تکاثر) پھر تم سے ضرور سوال کیا جائے گا اس دن نعمتوں کے بارے میں" کے متعلق منقول ہے، ارشاد فرمایا:

جس نے گندم کی روٹی کھائی، فرات (یا کسی بھی) نہر کا ٹھنڈا پانی پیا اور اس کے پاس رہائش کے لیے گھر بھی ہے پس یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

۴۷۱۶۔۔۔ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اس (فرمان: لو کان لابن آدم وادمن ذھب، یعنی آدم کے لیے اگر ایک وادی سونے کی ہوتو وہ خواہش کرے گا کہ اس کے لیے ایک وادی سونے کی ہو جائے) کو قرآن کی آیت شمار کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ پاک نے سورۃ الھاکم التکاثر نازل فرمادی۔ بخاری

۴۷۱۷۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم لوگوں کو عذاب قبر کے بارے میں شک ہوتا تھا حتیٰ کہ سورۃ الھاکم التکاثر نازل ہوئی۔ (جس سے عذاب قبر کے متعلق ہمارے قلوب میں یقین پیدا ہو گیا)۔

السنن للبیھقی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ، شعب الایمان للبیھقی

سورۃ الفیل

۴۷۱۸۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ابرہہ کے لشکریوں پر) ابابیل پرندے چیل کی شکل میں آئے تھے اور یہ آج تک زندہ ہیں ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں۔ رواہ الدیلمی

کلام:۔۔۔۔روایت ضعیف ہے، دیکھئے: التنزیہ ۱/۲۲۷، ذیل اللآلی ۱۴۔

سورۃ قریش

۴۷۱۹۔۔۔(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں بیت اللہ کے پاس لوگوں کو نماز پڑھائی اور سورۃ قریش کی تلاوت کی اور فلیعبدوا رب ھذاالبیت (پس وہ اس گھر کے پروردگار کی عبادت کریں) پڑھتے ہوئے نماز ہی میں کعبۃ اللہ کی طرف اشارہ کرتے رہے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر

سورۃ ارأیت (ماعون)

۴۷۲۰۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

الذین ھم یراء ون ویمنعون الماعون۔

(وہ ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزیں عاریت نہیں دیتے) کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں یعنی وہ اپنی نماز لوگوں کو دکھاوے کے واسطے پڑھتے ہیں اور فرض زکوۃ بھی ادا نہیں کرتے۔ الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

سورۃ الکوثر

۴۷۲۱۔۔۔(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب یہ سورت نازل ہوئی۔

انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھوالابتر۔ الکوثر

(اے محمد!) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون سی قربانی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ قربانی نہیں ہے بلکہ آپ کو (اس کے ضمن میں) یہ حکم ہے کہ جب آپ نماز کے لیے تکبیر تحریم کہیں تو ہر مرتبہ جب بھی آپ تکبیر کہیں، نئی رکعت شروع کریں اور رکوع سے سر اٹھائیں۔ کیونکہ ہاتھوں کو بلند کرنا آپ کی نماز کا حصہ بھی ہے اور ہم تمام فرشتوں کی نماز کا حصہ ہے جو آسمانوں میں رہتے ہیں۔ کیونکہ ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں ہاتھوں کا اٹھانا استکانہ (عاجزی اور خشوع خضوع) سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: استکانہ کیا شئی ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

فما استكانوا لربهم وما يتضرعون۔

پس انہوں نے اپنے رب کے آگے (خضوع) عاجزی کی اور نہ آہ وزاری کی۔

الاستکانہ خضوع ہے۔ ابن ابی حاتم، الضعفاء لابن حبان، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیھقی

کلام: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند نہایت ضعیف ہے۔

جبکہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ کنز العمال ج ۲ ص ۵۵۷

۴۷۲۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ:

فصل لربک وانحر کے متعلق منقول ہے فرمایا (اس کا مطلب) نماز میں سیدھے ہاتھ کو بائیں بازو کے درمیان رکھ کر دونوں کو سینے پر رکھنا ہے۔ بخاری فی تاریخه، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدار قطنی فی الافراد، ابو القاسم، ابن منده فی الخشوع، ابو الشیخ، ابن مردویه، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی

سورۃ النصر

۴۷۲۳..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابن النجار اپنی تاریخ میں سند ذکر کرتے ہیں: ذاکر کامل المعال، وشریف ابو القاسم علی بن ابراہیم علوی ومحمد بن ہبۃ اللہ بن احمد اکفانی، عبد العزیز احمد کنانی، ابو الحسین احمد بن علی بن محمد دولابی بغدادی خلال، قاضی ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد الغفار بن احمد بن ذکوان، ابو یعقوب اسحاق بن عمار بن حمیش بن محمد بن حمیش، ابو بکر بن محمد ابراہیم بن مہدی، عبد اللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی، صالح بن مسمم ابو ہاشم واسطی، عبد اللہ بن عبید، محمد بن یوسف انصاری، سہل بن سعد کی سند سے مروی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ سورت نازل ہوئی: اذا جاء نصر اللہ والفتح تو گویا آپ کو آخرت کی طرف کوچ کرنے کی خبر سنادی گئی۔ رواہ ابن النجار

فائدہ: ...... یہ ایک بڑی حدیث کا آخری فقرہ ہے جو اوپر درج ہوا، اس سورت میں آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کا آخری وقت آن پہنچا ہے لہٰذا آپ تسبیح واستغفار میں مشغول ہو جائیں۔ دیکھئے بخاری ۶/۲۲۰ بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۵۵۸۔

۴۷۲۴..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے بدر کے اکابر صحابہ کے ساتھ شامل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ اس نوجوان کو ہمارے ساتھ داخل کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ اس کے جتنے تو ہمارے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو تم (اچھی طرح) جانتے ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اور ان کو بلایا اور میرا خیال تھا کہ آپ نے ہم کو صرف اس لیے بلایا ہے تاکہ میری اہمیت ان پر جتلائیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے: **اذا جاء نصر اللہ والفتح**۔ پوری سورت تلاوت فرمائی

پھر پوچھا: اس کی تفسیر کے بارے میں تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ بعض نے کہا: (اس سورت میں) اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کی حمد کریں اور اس سے مغفرت مانگیں اس لیے کہ اس نے ہماری نصرت فرمائی ہے اور ہمیں فتح سے ہمکنار کیا ہے۔ بعض نے کہا: ہمیں کچھ نہیں معلوم اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس! کیا تمہارا بھی خیال یہی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ رسول اللہ ﷺ کے آخری وقت کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ نے آپ کو بتادیا۔ یعنی جب کہ اللہ کی مدد آپ کو آچکی اور مکہ کی فتح بھی نصیب ہوگئی اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہورہے ہیں (تو لہٰذا آپ کی بعثت کا مقصد پورا ہوگیا) اسی لیے یہ آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ پس آپ اپنے رب کی حمد بیان کریں اور اس سے استغفار کرتے رہیں بے شک وہ توبہ کرنے والا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: مجھے بھی اس کی یہی تفسیر معلوم ہے جو تم کو معلوم ہے۔

السنن لسعید بن منصور، ابن سعد مسند ابی یعلی، ابن جریر، ابن المنذر، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ، ابونعیم والبیہقی معاً فی الدلائل

۴۷۲۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی پر اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل فرمائی تو درحقیقت آپ کی وفات کی خبر سنادی۔ فتح مکہ ہجرت کے آٹھویں سال ہوچکی تھی۔ جب آپ ﷺ ہجرت کے نویں سال میں داخل ہوئے تو قبائل بھی دوڑے دوڑے آپ کے ہاتھوں اسلام میں داخل ہونے لگے تھے۔ تب آپ کو احساس ہوگیا کہ وقت اجل کسی بھی لمحے دن یارات کو آسکتا ہے۔ لہٰذا آپ نے جانے کی تیاری شروع فرمادی، سنتوں میں گنجائش پیدا کی، فرائض کو درست کیا، رخصت کے احکام واضح کیے۔ بہت سی احادیث کو منسوخ قرار دیا۔ تبوک کا غزوہ کیا اور اس کے (بہت سے احکام) الوداع کہنے والے کی طرح انجام دیئے۔ الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر

۴۷۲۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پر یہ سورت نازل ہوئی:

اذا جاء نصر اللہ والفتح۔

تو حضور ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج کر ان کو بلایا۔ اور (ان کے آنے پر) ارشاد فرمایا: اے علی!

انہ قد جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبحت ربی بحمدہ واستغفرت ربی انہ کان توابا۔

بے شک اللہ کی مدد آچکی ہے اور (مکہ کی) فتح ہوچکی اور میں نے لوگوں کو اسلام میں فوج درفوج داخل ہوتا دیکھ لیا، پس میں اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرتا ہوں اور اپنے رب سے توبہ واستغفار کرتا ہوں بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد فتنے میں پڑنے ہوئے لوگوں سے بھی اللہ نے جہاد فرض کردیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ! ہم ان کے ساتھ کیسے قتال کریں جبکہ وہ کہیں گے ہم ایمان والے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ان کے دین میں (فتنہ و) بدعت پیدا کرنے کی وجہ سے تم ان سے قتال کرنا اور اللہ کے دین میں بدعت پیدا کرنے والے ہلاک ہی ہوں گے۔ رواہ ابن مردویہ

کلام: ...... روایت کی سند ضعیف ہے۔ کنز ج ۲ ص ۵۲۰

۴۷۲۷۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا: تم جانتے ہو سب سے آخر میں پوری کون سی سورت نازل ہوئی؟ میں نے کہا جی وہ ہے: اذا جاء نصر اللہ والفتح۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۷۲۸۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے (سورۂ نصر) اذا جاء نصر اللہ والفتح۔ نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اکثر وبیشتر یہ کلمات پڑھتے رہتے:

سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفرلی انت التواب الرحیم۔

اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد (وثناء) کرتا ہوں۔ اے اللہ میری مغفرت فرما بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا!

مہربان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۷۲۹.....(ابوسعید الخدری) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ سورت نازل ہوئی: اذاجاء نصر اللّٰہ و الفتح۔ تو رسول اکرم ﷺ نے یہ پوری سورت تلاوت فرما کرارشاد فرمایا: میں اور میرے اصحاب بہترین لوگ ہیں اور (اب مسلمان) لوگ خیر میں ہیں اور فتح کے بعد ہجرت نہیں رہی۔ ابوداؤد الطیالسی، ابونعیم فی امعرفۃ

۴۷۳۰.....حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ سورت نازل ہوئی: اذاجاء نصر اللہ و الفتح تو رسول اللہ ﷺ نے پوری سورت تلاوت فرما کرارشاد فرمایا: (سب مسلمان) لوگ خیر (کا سرچشمہ) ہیں۔ اور میں اور میرے اصحاب (ان سے زیادہ) خیر (کا باعث) ہیں۔ نیز فرمایا: فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں۔ لیکن جہاد اور اچھی نیت ہے۔

مروان بن حکم خلیفہ جس کے سامنے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی وہ بولا تم جھوٹ کہتے ہو۔ حضرت زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما جو تشریف فرما تھے بولے: اس نے سچ کہا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد

۴۷۳۱.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے قبل اکثر و بیشتر یہ دعا پڑھتے تھے: سبحانک اللھم و بحمدک استغفرک واتوب الیک میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیسے کلمات ہیں جو آپ کہنا شروع ہوئے ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جعلت لی علامۃ لامتی اذارأیتھا قلتھا: اذا جاء نصر اللّٰہ و الفتح۔

میرے لیے ان کلمات کی علامت مقرر کی گئی ہے کہ میں جب بھی اس سورت کو دیکھوں تو یہ کلمات پڑھوں۔ واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

رواہ ابن ابی شیبہ

سورۂ تبت (لہب)

۴۷۳۲.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سائے میں میرے سامنے تشریف فرما تھے۔ ابولہب کی بیوی جمیل بنت حرب بن امیہ آئی اس کے پاس دو پتھر بھی تھے۔

ابولہب کی بیوی ام جمیل کی ایذ ارسانی

ام جمیل نے مجھ سے پوچھا: کہاں ہے وہ شخص جس نے میری اور میرے شوہر کی برائی کی ہے؟ اللہ کی قسم! اگر میں اس کو دیکھ لوں تو ان دونوں پتھروں کے ساتھ اس کے بھیجے پیس ڈالوں گی۔ (وہ حضور ﷺ کا پوچھ رہی تھی) اور اس سے پہلے سورۂ لہب تبت یدا ابی لھب نازل ہوئی تھی (جس میں ابولہب اور اس کی بیوی پر لعنت کی گئی تھی) آخر کار میں نے اس کو کہا اے ام جمیل؟ اللہ کی قسم! اس نے تیری برائی کی ہے اور نہ تیرے شوہر کی۔ ام جمیل بولی: اللہ کی قسم! تو جھوٹا نہیں ہے۔ ویسے لوگ یہ کہہ رہے تھے۔ پھر وہ پیٹھ پھیر کر چلی گئی۔ میں نے (اس کے جانے کے بعد) عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے آپ کو دیکھا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اور اس کے درمیان جبرئیل علیہ السلام حائل ہو گئے تھے۔

رواہ ابن مردویہ

۴۷۳۳ (الکلبی عن ابی صالح) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب اللہ پاک نے یہ حکم نازل فرمایا:

وانذر عشیرتک الاقربین۔

اور اپنے رشتہ دار قبیلے (والوں) کو ڈرائیے۔ تو حضور ﷺ نکلے اور مروہ پہاڑی پر چڑھ کر آواز بلند کی: اے آل فہر! الہذا قریش کے لوگ نکل

آئے۔ ابولہب بن عبدالمطلب (آپ ﷺ کے چچا) نے کہا: یہ فہر آگئی ہے بولو! پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل غالب! لہٰذا بنی محارب بن فہر اور بنی حارث بن فہر کے لوگ لوٹ گئے۔ پھر آپ نے آواز دی: اے آل لوی بن غالب: لہٰذا بنی تیم ادرم بن غالب کے لوگ لوٹ گئے۔

پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل کعب بن لوی! لہٰذا بنی عامر بن لوی کے لوگ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل مرہ بن کعب! لہٰذا بنی عدی بن کعب، بنی سہم بن عمرو بن ھصیص بن کعب بن لوی اور ان کے بھائی بنو بنی جمح بن عمرو بن ھصیص بن کعب بن لوی کے لوگ لوٹ کر چلے گئے۔ پھر آپ نے آواز دی: اے آل کلاب بن مرہ! لہٰذا بنی مخزوم بن یقظہ بن مرہ اور بنی تیم بن مرہ کے لوگ چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل عبدالمناف! لہٰذا بنی عبدالدار بن قصی، بنی اسد بن عبدالعزی بنی قصی اور بنی عبد بن قصی کے لوگ چلے گئے (اس طرح پوری قریش قوم میں سے تمام برادریوں والے چھٹ چھٹ کر چلے گئے اور آپ ﷺ کے بالکل قریبی رشتہ دار بنی عبدالمناف رہ گئے) لہٰذا ابولہب آپ کے چچا بولے: یہ صرف عبدالمناف کے لوگ باقی رہ گئے ہیں کہیے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو (خدا سے) ڈراؤں۔ اور تم ہی قریش میں سے میرے قریب ترین رشتہ دار ہو۔ میں تمہارے لیے دنیا کے کسی نفع کا مالک ہوں اور نہ آخرت میں تم کو کچھ حصہ دلا سکتا الا۔ یہ کہ تم لا الہ الا اللہ کہہ لو تو میں تمہارے پروردگار کے پاس تمہارے اس کلمہ توحید کی گواہی دوں گا اور عرب تابع ہو جائیں گے اور عجم تمہارے سامنے جھک جائیں گے۔

یہ سن کر ابولہب بولا: کیا تو نے اسی بات کے لیے ہم کو بلایا تھا۔ تب اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی:

تبت یدا ابی لھب۔ ابی لہب کے ہاتھ ہلاک ہو جائیں۔ الخ۔ ابن سعد

سورۃ الاخلاص

۴۷۳۴..... (ابی بن کعب) مشرکین نے حضور نبی کریم ﷺ کو کہا آپ ہمیں اپنے رب کا نسب بیان کریں (کہ وہ کسی کی اولاد ہے اور آگے اس کی اولاد کون ہے؟) تو اللہ پاک نے **قل ھو اللہ احد** سورۂ اخلاص نازل فرمائی۔ مسند احمد، التاریخ للبخاری، ابن جریر، ابن خزیمہ، البغوی، ابن المنذر، الدارقطنی فی الافراد، ابو الشیخ فی العظمۃ، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء والصفات

سورۃ الفلق

۴۷۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: الفلق جہنم کے گڑھے میں ایک کنواں ہے۔ جو ڈھکا ہوا ہے، جب اس کا منہ کھولا جائے گا تو اس سے ایسی آگ نکلے گی تو جہنم بھی اس کی شدت سے چیخ پڑے گی۔ ابن ابی حاتم

المعوذتین

۴۷۳۶..... (ابی بن کعب) حضرت زر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود معوذتین کے بارے میں کچھ فرماتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود قرآن پاک سے ان کو مٹا دیتے ہیں۔ لہٰذا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہم نے ان دونوں سورتوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کہا گیا تھا کہو (یعنی ان سورتوں کو پڑھو) سو میں نے ان کو کہا۔ (حضرت ابی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پس میں بھی یوں ہی کہتا ہوں جیسا کہ آپ (ﷺ) نے کہا۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں پس ہم بھی کہتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، الحمیدی، بخاری، مسلم، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد

فائدہ:......یعنی نبی کریم ﷺ کو حکم ملا تھا کہ ان سورتوں کو پڑھو سو آپ نے ان کو پڑھا اور نماز میں بھی پڑھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں پس جیسے آپ ﷺ نے ان دونوں سورتوں سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو نماز میں اور نماز سے باہر پڑھا ہم بھی پڑھتے ہیں۔

۴۷۳۷......حضرت زرؒ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے (بھی) رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کہا گیا تھا کہ کہو (یعنی ان سورتوں کو پڑھو) سو میں نے ان کو کہا۔ پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس ہم بھی ان کو کہتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان

تفسیر کے بیان میں

۴۷۳۸......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: حمد کو تو ہم جان گئے جیسے مخلوق ایک دوسرے کی تعریف کرتی ہے (اسی طرح ہم کو اللہ کی تعریف کا حکم ہے) اسی طرح لاالٰہ الااللّٰہ کو بھی ہم جان گئے کہ اللہ کے سوا جن دوسرے معبودوں کی پرستش کی گئی (اس کلمہ میں ان کی عبادت سے ممانعت ہے) اور اللہ اکبر تو نمازی کہتا ہی ہے۔ لیکن یہ سبحان اللہ کیا چیز ہے؟ حاضرین میں سے کسی نے کہا: اللہ اعلم اللہ زیادہ جانتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر بدبخت ہوا گر وہ جانتا نہ ہو کہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یا امیر المؤمنین! یہ ایسا اسم ہے کہ کسی مخلوق کو جائز نہیں کہ اپنے لیے یا خدا کے سوا کسی کے لیے اس کو منسوب کرے۔ یہ اسم مخلوق کے لیے جائے پناہ ہے۔ اللہ پاک چاہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ اسم بولا جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہ ہے اس کی حقیقت۔ ابن ماجه فی تفسیرہ، ابن ابی حاتم، ابن مردویه

فائدہ:......یوں کہنا جائز نہیں سبحان زید سبحان عمر۔ وغیرہ وغیرہ۔

۴۷۳۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہود کو یہود اس لیے کہا گیا کیونکہ انہوں نے کہا تھا: انا ھدنا الیک۔ ہم تیری راہ پر چلتے ہیں (اے اللہ!) پس ہدنا سے ان کا نام یہودی پڑ گیا۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم

جامع تفسیر

۴۷۴۰......(مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوطفیل عامر بن واثلہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ فرمایا: مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں سوال کرو۔ اللہ کی قسم کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق مجھے علم نہ ہو کہ وہ دن میں نازل ہوئی ہے یا رات میں؟ نرم زمین پر نازل ہوئی ہے یا سخت پہاڑ پر۔

لہٰذا ابن الکواء کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین الذاریات ذرواً فرمایا تفقھاً سوال کرو تعنتاً نہیں۔ (یعنی جن آیات کا تعلق مسائل واحکام سے ہو ان کا سوال کرو نہ کہ جو آیات متشابہات ہیں اور ان کی صحیح حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے اپنی سرکشی اور غیر مفید علم بڑھوتری کے لیے ان کا سوال نہ کرو) پھر فرمایا: یہ ہوائیں ہیں (اس کے بعد اگلی آیات کا معنی بھی خود ہی بیان فرما دیا) فالحاملات وقراً سے مراد بادل ہیں الجاریات یسراً سے مراد کشتیاں ہیں۔ فالمقسمات امراً سے مراد ملائکہ ہیں۔ پھر ابن الکواء نے (ایسا ہی ایک سوال اور) پوچھا: چاند میں جو سیاہی ہے وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے (پہلے تنبیہاً) فرمایا: اندھا اندھے پن کے بارے میں سوال کر رہا ہے۔ (جس کی اس کو ضرورت نہیں پھر فرمایا:) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وجعلنا اللیل والنہار اٰیتین فمحونا اٰیۃ اللیل وجعلنا اٰیۃ النہار مبصرۃ۔ الاسراء: ۱۲

اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے۔ رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے رات کی نشانی جو مٹائی ہے وہی چاند کی سیاہی ہے۔

پھر ابن الکواء نے پوچھا: ذوالقرنین نبی تھے یا بادشاہ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دونوں میں سے کچھ نہ تھے۔ اللہ کے ایک بندے تھے اللہ سے محبت کی تو اللہ نے بھی ان کو اپنا محبوب بنالیا۔ اللہ کے لیے اخلاص کو اپنایا تو اللہ نے ان کو اپنا مخلص اور سچا بندہ بنالیا۔ پھر اللہ نے ان کو انکی قوم کی طرف بھیجا تا کہ وہ ان کو سیدھا راستہ دکھائیں۔ انہوں نے آپ کے سر کے دائیں طرف کسی چیز کے ساتھ وار کیا۔ پھر وہ جتنا عرصہ اللہ نے چاہا یوں ہی رہے۔ پھر اللہ نے ان کو اپنی قوم کی طرف (دوبارہ) بھیجا۔ انہوں نے (دوبارہ) آپ کے سر کے بائیں طرف کسی چیز کا وار کر کے ضرب ماری۔ (جس کی وجہ سے ان کو ذوالقرنین کہا گیا) اوران کے دو سینگ نہ تھے بیل کی طرح۔

ابن الکواء نے دریافت کیا: یہ قوس قزح کیا ہے؟ (جو برسات کے دنوں میں آسمان پر رنگ برنگ نکلتی ہے) فرمایا: یہ نوح علیہ السلام اوران کے پروردگار کے درمیان ایک علامت مقرر ہوئی تھی جو غرق ہونے سے امان کی علامت ہے۔

ابن الکواء نے پوچھا: بیت معمور کیا ہے؟ فرمایا: یہ ساتویں آسمان کے اوپر اور عرش کے نیچے اللہ کا گھر ہے۔ جس کو صراح کہا جاتا ہے (یعنی خالص اللہ کا گھر) ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر قیامت تک انکی باری کبھی نہیں آتی۔

ابن الکواء نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا؟ فرمایا: وہ قریش کے فاجر لوگ ہیں جن کا بدر کے دن قلع قمع ہو گیا تھا۔

ابن الکواء نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جن کی سعی دنیا کی زندگانی میں ناکام ہوگئی اور وہ گمان کرتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (فرقہ) حروریہ کے لوگ انہیں میں سے ہیں۔ ابن الانباری فی المصاحف، ابن عبدالبر فی العلم

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

الذین بدلوا نعمة اللّٰه كفرًا واحلوا قومهم دار البوار۔

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اتار دیا۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

الذین ضل سعيهم فى الحياة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعاً۔

وہ لوگ جن کی سعی دنیاوی زندگانی میں بے کار ہوگئی اور وہ گمان کرتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں۔

پہلی آیت سے مراد کفار قریش ہیں جن کے جگر پارے جنگ بدر میں مارے گئے تھے، اور دوسری آیت میں فرقہ حروریہ اور تمام گمراہ فرقے شامل ہیں۔ حروراء کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام تھا جہاں اس فرقے کے سرغنہ لوگوں نے پہلی مجلس کی۔ اسی کی طرف پھر ان کے پیروکاروں کو منسوب کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ لڑی تھی۔

باب......تفسیر کے ملحقات کے بیان میں

منسوخ القرآن آیات

۴۷۴۱... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا بات ہے ہم نازل ہونے والے قرآن میں یہ آیت نہیں پاتے: جاهدوا كما جاهدتم اول مرة۔ جہاد کرو جیسے تم نے پہلی بار جہاد کیا تھا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ساقط ہوگئی ساقط ہونے والے حصوں کے ساتھ۔ (ابوعبید) ملاحظہ فرمائیں اسی جلد میں روایت نمبر ۴۵۵۱۔

۴۷۴۲......(ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم کو

قرآن پڑھ کر سناؤں۔ پھر آپ ﷺ نے ''لم یکن'' (یعنی سورۂ بینہ) تلاوت فرمائی اور یہ آیات تلاوت فرمائیں:

ان ذات الدین عنداللّٰہ الحنیفیة لا المشرکة ولا الیھودیة ولا النصرانیة ومن یعمل خیراً فلن یکفرہ۔

اللہ کے ہاں (خالص) دین (ملت) حنیفیہ ہے۔ نہ شرک پرستی اور نہ یہودیت اور نہ ہی نصرانیت۔ اور جو نیک عمل کرتا ہے اللہ پاک اس کے نیک عمل کی ناقدری نہ فرمائے گا۔

اور آپ ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ کو یہ آیت بھی پڑھ کر سنائی:

لو کان لابن آدم وادلابتغی الیہ ثانیاً ولو اعطی الیہ ثانیا لا بتغیٰ الیہ ثالثاً ولا یملأ جوف ابن آدم الاالتراب ویتوب اللہ علی من تاب۔

اگر ابن آدم کے پاس (سونے کی) ایک وادی ہو تو وہ دوسرے وادی حاصل کرنا چاہے گا اور اگر اس کے پاس دو وادی ہوں تو وہ تیسری وادی حاصل کرنے کی خواہش کرے گا۔ ابن آدم کے پیٹ کو تو (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور اللہ پاک توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۴۷۴۳.....حضرت زر سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے زر! تم سورۃ الاحزاب میں کتنی آیات پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: تہتر آیات ارشاد فرمایا: پہلے یہ سورۂ بقرہ جیسی (لمبی) سورت تھی۔ (سورۂ بقرہ میں کئی سو آیات ہیں) اور اس میں ہم آیت الرجم بھی پڑھتے تھے۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہے: اور سورۂ احزاب کے آخر میں یہ آیۃ الرجم تھی:

الشیخ والشیخة اذازنیا فارجموھما البتة نکالا من اللّٰہ واللّٰہ عزیز حکیم۔

بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت (یعنی ہر شادی شدہ مرد و عورت) جب زناء کریں تو دونوں کو سنگسار کر دو یہ عذاب ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر یہ آیت اٹھالی گئیں جس طرح دیگر آیات اٹھالی گئیں۔

عبدالرزاق، ابو داؤد الطیالسی، السنن لسعید بن منصور، مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن منیع، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۷۴۴.....مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی:

ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشة وساء سبیلاً الامن تاب فان اللّٰہ کان غفوراً رحیمًا۔

(جبکہ الامن تاب فان اللّٰہ کان غفوراً رحیمًا بعد میں قرآن پاک میں نہیں رہا) لہٰذا یہ بات امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کو ذکر کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے عرض کیا: میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی تھی جس وقت آپ کو بقیع میں تالی پیٹنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ تھا۔ مسند ابی یعلی، ابن مردویہ

۴۷۴۵.....ابو ادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سورۂ فتح کی یہ آیات یوں پڑھتے تھے:

اذجعل الذین کفروا قلوبھم الحمیة حمیة الجاھلیة ولو حمیتم کما حمو نفسہ لفسد المسجد الحرام فانزل اللّٰہ سکینتہ علی رسولہ۔

(جبکہ آیت ولو حمیتم کما حموا نفسہ المسجد الحرام منسوخ التلاوت ہو چکی ہے جس کا معنی ہے: اور اگر تم (بھی) کافروں کی طرح جاہلیت کی) حمایت کرتے جیسے انہوں نے اپنی کی تو مسجد حرام خراب ہو جاتی جب یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر سخت غصہ آیا۔ چنانچہ کسی کو بھیج کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ تشریف لے آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیگر چند اصحاب رسول اللہ ﷺ کو بھی بلایا جن میں زید بن ثابت بھی تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو سورۃ الفتح

پڑھ کر سنائے گا؟ لہٰذا حضرت زید ﷺ نے آج کی قراءت کے مطابق سورۃ الفتح کی تلاوت کی۔ لہٰذا (حضرت ابی ﷺ کی آیت کو اس میں بھی نہ پا کر) ان پر مزید غصہ ہوئے۔ حضرت ابی ﷺ نے عرض کیا: میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: یوں بولو: حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ جانتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا رہتا تھا۔ آپ ﷺ بھی مجھے اپنے قریب رکھتے تھے جبکہ آپ تو دروازے پر ٹھہرے رہتے تھے۔ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں لوگوں کو اسی طرح پڑھاؤں جس طرح نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑھایا ہے تو ٹھیک ہے میں پڑھاؤں گا۔ ورنہ میں تازندگی ایک حرف بھی کسی کو نہیں پڑھاؤں گا۔ نسائی، ابن ابی داؤد فی المصاحف، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو غالباً ان آیات کے منسوخ ہونے کا علم نہ تھا اسی وجہ سے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ان آیات کو بھی قرآن کے ساتھ پڑھتے تھے۔ کیونکہ آخری دور میں حضور ﷺ نے من جانب اللہ کچھ آیات کو منسوخ فرمایا اور دیگر احکام میں ردو بدل فرمایا جیسا کہ روایت نمبر ۴۷۲۵ میں گذر چکا۔ لہٰذا اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلفاء راشدین کے زمانہ میں قرآن جمع کیا اور شہادتوں کے ساتھ کیا۔ جس آیت پر کم از کم دو صحابہ شہادت دیتے تھے اسی کو قرآن کا حصہ بنا کر لکھا جاتا تھا۔ اس کوشش سے وہ قرآن جس کو پڑھا جانے کا حکم تھا وجود میں آیا اور قرآن کے منسوخ التلاوت حصص نکال دیئے گئے، جیسا کہ سورۃ الاحزاب کے متعلق روایت نمبر ۴۷۴۳ میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ ہی کا ارشاد گذر چکا ہے۔

لہٰذا حضرت ابی رضی اللہ عنہ بعد میں جن آیات کے قرآن ہونے پر مصرر ہے جبکہ دیگر صحابہ کرام ان کے منسوخ ہونے کے قائل تھے تو زیادہ قریب قیاس توجیہ ہی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بعد کے نسخ کا علم نہ ہو سکا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۴۷۴۶ ...حضرت بجالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک نوجوان پر گذر ہوا وہ قرآن دیکھ کر پڑھ رہا تھا:

النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم وازواجه امهاتهم وهو اب لهم۔

نبی ﷺ مؤمنین کے والی ہیں ان کی جانوں سے زیادہ اور آپ کی بیویاں مؤمنین کی مائیں ہیں اور آپ ان کے باپ ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! اس کو کھرچ دے۔ لڑکا بولا: یہ ابی رضی اللہ عنہ کا مصحف (قرآن) شریف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے اس کے بارے میں سوال کیا انہوں نے عرض کیا: مجھے تو قرآن مشغول رکھتا تھا اور آپ کو بازاروں میں تالے پیٹنے سے فرصت نہ تھی۔ السنن لسعید بن منصور، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... وهو اب لهم یہ منسوخ التلاوت آیت ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی اکابر صحابہ میں شامل تھے۔ ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ الفاظ کہنا آپس کی بے تکلفی کی وجہ سے تھا۔ آپ کے کہنے کا مقصد تھا کہ دور نبوی ﷺ میں میں حضور ﷺ کے ساتھ اکثر اوقات گذارتا تھا جبکہ آپ دنیا کے کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک انصاری پڑوسی کے ساتھ باری طے کر لی تھی ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں انصاری حاضر ہوتا تھا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضری کا شرف حاصل کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۴۷۴۷ ...ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ میں نے یہ آیات تلاوت کیں:

لو کان لا بن آدم وادیان من ذهب لا بتغی الثالث ولا یملاجوف ابن آدم الاالتراب ویتوب الله علی من تاب

اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادی ہوں تو وہ تیسری وادی کی خواہش رکھے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: مجھے ابی رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھایا ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پڑھی ہوئی آیت کے متعلق سوال کی تو انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح پڑھایا تھا۔ مسند احمد، ابو عوانه، السنن لسعید بن منصور

نزول القرآن

۴۷۴۸... (ابن عباس رضی اللہ عنہ) علی بن ابی طلحہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان کی دوراتوں میں نازل ہوئے، زبور داؤد علیہ السلام پر (رمضان کی) چھ (راتوں) میں نازل ہوئی۔ تورات موسیٰ علیہ السلام پر رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نازل ہوئی اور فرقان حمید محمد (ﷺ) پر رمضان چوبیس تاریخ کو نازل ہوا۔

رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ:...... مکمل قرآن پاک لوح محفوظ سے چوبیس رمضان کو نازل ہوا جبکہ حضور ﷺ پر تقریباً تئیس سال کے عرصہ میں ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔

۴۷۴۹... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: (کیا) نبی ﷺ پر مکہ میں دس سال اور مدینہ میں دس سال قرآن نازل ہوا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون کہتا ہے کہ مکہ میں دس سال اور کل پینسٹھ سال قرآن نازل ہوتا رہا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۷۵۰... (عائشہ رضی اللہ عنہا) ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں (بعثت کے بعد) دس ٹھہرے اور آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں دس سال قرآن نازل ہوتا رہا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

جمع القرآن

۴۷۵۱... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اہل یمامہ کے قتال کے بعد بلایا۔ میں پہنچا تو آپ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا: یہ میرے پاس آئے اور مجھ سے قتل (ہوجانے والے صحابہ) کے متعلق بات چیت کی کہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے قرآن کے قاری شہید ہوگئے ہیں۔ نیز یہ کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں دوسری جنگوں میں قرآن کے تمام قاری شہید نہ ہوجائیں۔ اور یوں قرآن ضائع ہوجائے لہٰذا میرا خیال ہے کہ ہم قرآن کو جمع کرلیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات بتا چکے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے پوچھا: ہم وہ کام کیسے کریں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؛ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی میں خیر ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھ پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا جس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر ہوچکا تھا۔ اور جو رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی وہی رائے اس کام میں میری بھی پختہ ہوگئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ بات چیت نہ فرمارہے تھے پھر انہوں نے ہی مجھے ارشاد فرمایا: تم عقل مند نوجوان ہو ہم کو تم پر کسی طرح کی تہمت (اور الزام بھی) نہیں ہے اور تم رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہٰذا تم ہی اس کو جمع کرو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر یہ مجھے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کے منتقل کرنے کا حکم دیتے تو وہ مجھ پر قرآن جمع کرنے سے بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے عرض کیا: آپ لوگ ایسا کام کیسے کررہے ہیں جو حضور ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی میں خیر ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مسلسل اصرار فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ پاک نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا جس کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر فرمادیا تھا اور میں نے بھی

یہی رائے قائم کرلی۔ چنانچہ میں نے مختلف چیزوں کے ٹکڑوں، پتھروں، ہڈیوں جن پر قرآن لکھا تھا اور لوگوں کے سینوں سے قرآن پاک جمع کرنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ میں نے سورۂ براءت کا آخری حصہ خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔ ان کے علاوہ کسی کے پاس میں نے یہ آیات نہیں پائیں۔

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ...... سے آخر سورۃ تک۔

آخر جن صحیفوں میں قرآن پاک جمع کرلیا گیا وہ صحیفے (پلندے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی تک انہی کے پاس رہے۔ حتیٰ کہ اللہ پاک نے ان کو وفات دیدی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی وفات تک یہ صحیفے رہے، پھر ان کی وفات بھی ہوگئی۔ پھر یہ صحیفے حضرت حفصہ بنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ ابوداؤد الطیالسی، ابن سعد، مسند احمد، بخاری، العدنی، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن ابی داؤد فی المصاحف، ابن المنذر، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی

۴۷۵۲..... حضرت صعصعہ سے مروی ہے فرمایا: سب سے پہلے جس شخص نے قرآن جمع کیا اور کلالہ کو وارث قرار دیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی جامع القرآن ہیں

فائدہ:...... یعنی جمع قرآن کا سلسلہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوا۔ کلالہ کو وارث بنایا۔ کلالہ کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی شخص مرجائے اور اس کا والد ہو نہ اولاد جو اس کے مال کی وارث بن سکے۔ بلکہ اس کے قریبی رشتہ دار اس کے بن جائیں اور وہ رشتہ دار بھی کلالہ کہلائیں گے اور مرنے والا بھی اور یہ مال بھی کلالہ ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلالہ کو وارث بنایا اس کا مطلب ہے ان کے زمانہ میں کوئی کلالہ شخص وفات کرگیا لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے دوسرے رشتہ داروں کو اس کی وراثت سونپ دی۔

یستفتونک قل اللّٰہ یفتیکم فی الکلالۃ. الخ. النساء:۱۷۶

کلالہ کے فقہی مسائل مذکورہ آیت کی تفسیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

۴۷۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: مصاحف کے اندر سب سے زیادہ اجر کے مستحق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ سب سے پہلے آپ ہی نے قرآن پاک کو دو تختیوں کے درمیان جمع کیا۔

ابن سعد، مسند ابی یعلی، ابونعیم فی المعرفۃ، خیثمہ فی فضائل الصحابہ فی المصاحف و ابن المبارک معاً بسند حسن

۴۷۵۴..... ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ جب اکثر قراء قرآن شہید ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں قرآن پاک ضائع نہ ہوجائے۔ لہٰذا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم دونوں مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ جو تمہارے پاس کتاب اللہ کا کوئی حصہ دو گواہوں کے ساتھ لے کر آئے اس کو لکھ لو۔ ابن ابی فی المصاحف

۴۷۵۵..... ابن شہاب روایت کرتے ہیں سالم بن عبداللہ اور خارجہ رحمہما اللہ سے کہ:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو کاغذوں میں جمع کیا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس کے دیکھنے کا حکم دیا۔ انہوں نے پہلے تو انکار کیا لیکن پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدد کے ساتھ اس کام کو کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ (قرآن جمع ہونے کے بعد اس کے) اوراق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ پھر ان کی وفات ہوگئی۔ آپ کے بعد وہ اوراق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد وہ اوراق حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے منگوائے تو آپ نے دینے سے انکار کردیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو وعدہ دیا کہ یہ اوراق ان کو واپس کردیئے جائیں گے۔ تب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ اوراق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیج دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھ کر قرآن پاک کے دوسرے نسخے

تیار کرائے پھر اصل اوراق حضرت حفصہ کو واپس کر دیئے۔اور یہ اوراق حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی رہے۔

امام زہری فرماتے ہیں: مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ (خلیفہ) مروان نے بار ہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس اوراق کے لیے پیغام بھجوائے جن میں قرآن لکھا ہوا تھا۔لیکن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مسلسل انکار کرتی رہیں۔جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی (اور یہ اوراق آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے) جب ہم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی مدفین سے فارغ ہوئے تو مروان نے بہت تاکید اور سختی کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیج کر وہ اوراق منگوائے۔لہٰذا حضرت عبداللہ نے وہ اوراق خلیفہ مروان کو بھیج دیئے۔پھر مروان کے حکم سے ان کو پھاڑ کر شہید کر دیا گیا۔اور اس کی وجہ بیان کی کہ ان اوراق میں جو کچھ قرآن تھا وہ دوسرے نسخوں میں لکھ دیا گیا ہے اور اس کو حفظ بھی کر لیا گیا ہے۔مجھے خوف ہے کہ طویل زمانہ گذرنے کے بعد لوگ شک میں مبتلا ہوں گے اور کہیں گے شاید ان نسخوں میں کوئی چیز لکھنے سے رہ گئی ہے۔رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۵۶..... ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اہل یمامہ قتل ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم دونوں مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ۔پس جو شخص قرآن کا کوئی حصہ لے کر آئے اور تم اس کو انکار کرتے ہو لیکن اس پر دو گواہ پیش کر دے تو تم اس کو لکھ لو۔کیونکہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے اصحاب رسول اللہ ﷺ جو قرآن جمع کرنے والے تھے شہید ہوگئے ہیں۔ابن سعد، مستدرک الحاکم

۴۷۵۷..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اس وقت تک جمع قرآن کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔ابن سعد

۴۷۵۸..... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں (لوگوں سے) پوچھا: کسی نے کہا: وہ تو فلاں شخص کے پاس تھی جو جنگ یمامہ میں شہید ہوگئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انا للہ پڑھی اور قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیا۔پس مصحف (یعنی نسخے) میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی قرآن جمع کرایا۔ابن ابی داؤد فی المصاحف

فائدہ:.....اس آیت کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دریافت فرمانا اور پھر صحابہ کو اس کا علم نہ ہونا کہ فلاں کے پاس ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان حضرات کو وہ آیت یاد تھی۔شہید ہونے والے صحابی کے پاس کسی شئی پر لکھی ہوئی تھی۔اس لیے یہ منفی خیال مسترد ہے کہ جب وہ صحابی شہید ہوگئے تو پھر وہ آیت ضائع ہوگئی اور قرآن میں نہیں لکھی گئی۔نیز اس روایت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ دور صدیقی میں جمع قرآن کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔جیسا کہ اس روایت سے گذشتہ روایت میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحتاً ارشاد فرمادیا۔

۴۷۵۹..... یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کا ارادہ کیا۔لہٰذا آپ لوگوں کے بیچ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: جس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن کا کچھ حصہ حاصل کیا ہو وہ اس کو لے کر ہمارے پاس آجائے۔

لوگوں نے قرآن پاک کاغذوں، تختیوں اور ہڈیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا۔اس کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی سے کوئی آیت یا سورت وغیرہ اس وقت تک قبول نہ فرماتے تھے جب تک وہ اس پر دو گواہ پیش نہ کر دے۔لیکن ہنوز یہ کام تکمیل کو نہ پہنچا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوگئی۔پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اپنی خلافت میں) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جس کے پاس کتاب اللہ کی کوئی چیز ہو وہ اسے لے کر ہمارے پاس آجائے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی کسی سے کوئی چیز قبول نہ فرماتے تھے تاوقتیکہ وہ اس پر دو گواہ پیش کر دے۔آخر میں حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ آ لوگوں نے دو آیتیں لکھنے سے چھوڑ دی ہیں۔(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے لکھنے والے رفقاء نے) کہا: وہ کونسی دو آیتیں ہیں؟ خزیمہ نے عرض کیا:

لقد جاء کم رسول من انفسکم الی آخر السورۃ۔ برات

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں تمہارا کیا خیال ہے قرآن کے کس حصے

میں ان کو رکھیں (جہاں حضور ﷺ ان کو رکھتے ہوں) خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ کسی بھی سورت کے آخر میں ان کو رکھ دیں۔ چنانچہ پھر سورۂ براءت کے آخر میں ان دو آیات کو رکھ دیا۔ ابن ابی داؤد، ابن عساکر

۴۷۶۰.....عبداللہ بن فضالہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک لکھنے کا ارادہ فرمایا تو چند اصحاب کو اس پر مامور کر کے فرمایا: جب تمہارا لغت میں اختلاف ہو جائے تو لغت مضر میں اس کو لکھو، کیونکہ قرآن مضر ہی کے ایک شخص پر نازل ہوا تھا۔

رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ:......مضر اور ربیعہ عرب کے دو بڑے قبیلے تھے۔ حضور ﷺ سے تعلق رکھتے تھے۔

۴۷۶۱.....جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہمارے ان مصاحف میں (قرآن پاک کا) املاء قریش کے جوان کروائیں یا پھر ثقیف کے جوان۔ ابو عبید فی فضائلہ، ابن ابی داؤد

نوٹ:......۳۱۰۶ پر یہی روایت گذر چکی ہے۔

۴۷۶۲.....سلیمان بن ارقم روایت کرتے ہیں حسن، ابن سیرین اور ابن شہاب (الزہری) سے اور زہریؒ ان میں سب سے زیادہ حدیث جاننے والے تھے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں:

جنگ یمامہ میں چار سو قراء شہید ہوئے

جنگ یمامہ میں جب قراء قرآن قتل ہو گئے جو لگ بھگ چار سو افراد تھے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان کو عرض کیا: یہ قرآن ہمارے دین کو جمع کرنے والا ہے، اگر یہ قرآن ہی ضائع ہو گیا تو ہمارا دین ہی ضائع ہو جائے گا۔ لہٰذا میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ پورا قرآن ایک کتاب میں جمع کر دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا! انتظار کرو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا ہوں۔ چنانچہ دونوں حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور ان کو اس خیال سے آگاہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں عجلت نہ کرو۔ حتی کہ میں مسلمانوں سے مشورہ کر لوں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے اور ان کو اس بات کی اہمیت روشناس کرائی۔ لوگوں نے کہا: آپ نے ٹھیک سوچا ہے۔ چنانچہ جمع قرآن کا کام شروع ہوا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس کے پاس قرآن کا کوئی حصہ ہو وہ لے آئے۔ حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگیں: جب تم اس آیت: حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ تک پہنچو تو مجھے خبر دیدینا۔ جب وہ لکھتے لکھتے اس مقام پر پہنچے تو (انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی) حضرت حفصہ نے فرمایا: لکھو: والصلاۃ الوسطی وھی صلاۃ العصر۔ یعنی درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ کو فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل ہے؟ حفصہ نے عرض کیا: نہیں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم ایسی کوئی چیز قرآن میں داخل نہیں کی جائے گی، جس پر ایک عورت شہادت دے اور وہ بھی بغیر دلیل کے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لکھو:

والعصر ان الانسان لفی خسر وانہ فیہ الی آخر الدھر۔

قسم زمانہ کی انسان خسارے میں ہیں۔ العصر

اور وہ اس آخر زمانہ تک مبتلا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عربی دیہاتیت کو ہم سے دور رکھو۔ ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:......یہ حضرات تفسیری نکات کو قرآن پاک میں لکھوانا چاہتے تھے، جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سختی سے تردید فرمائی۔ رضی اللہ

عنہم اجمعین۔

۴۷۶۳۔۔۔محمد بن سیف سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن (بصری) سے پوچھا: کہ یہ کیسا قرآن ہے جس میں نقطے لگے ہوئے ہیں؟ فرمایا: کیا تم کو عمر بن خطاب کا مراسلہ نہیں پہنچا کہ دین میں فقہ (سمجھ بوجھ) حاصل کرو، خوب کی تعبیر اچھی دو۔ اور عربیت سیکھو۔

ابو عبید فی فضائلہ، ابن ابی داؤد

جمع قرآن میں احتیاط اور اہتمام

فائدہ:۔۔۔۔۔ پہلے جن مختلف چیزوں پر قرآن لکھا ہوا تھا اس قرآن میں نقطوں کے ساتھ الفاظ کی شکل نہ تھی۔ پھر جمع قرآن کے دوران الفاظ کو نقطوں کے ساتھ لکھا گیا اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ قرآن کا املاء قریشی یا ثقفی نوجوان کروائیں۔ لیکن اس جمع قرآن میں بھی نقطے تو لگا دیئے گئے تھے لیکن اعراب (زبر زیر) وغیرہ نہیں تھے بعد میں اموی دور میں حجاج بن یوسف کی زیر نگرانی اعراب کا کام تکمیل کو پہنچا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۷۶۴۔۔۔خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں لقد جاء کم رسول من انفسکم الی آخر السورۃ آیت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ حضرت زید نے پوچھا تمہارے ساتھ اور گواہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! اور کوئی گواہ مجھے نہیں معلوم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے ساتھ اس پر شہادت دیتا ہوں۔ (اور اس پر گواہ بنتا ہوں)۔

۴۷۶۵۔۔۔ محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے دور میں پانچ انصاری صحابہ نے قرآن جمع کیا: معاذ بن جبل، عبادۃ بن صامت، ابی بن کعب، ابو ایوب اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اجمعین۔ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا دور مبارک آیا تو یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا:

> اہل شام بہت زیادہ ہو گئے ہیں، ان کی آل اولاد بھی کثیر ہو گئی ہے اور یہ لوگ تمام شہروں میں بھر گئے ہیں اور ان کو ایسے لوگوں کی اشد ضرورت ہے جو ان کو قرآن کی تعلیم دیں۔ لہٰذا اے امیر المؤمنین ایسے لوگوں کے ساتھ ان کی مدد فرمائیں جو ان کو قرآن وغیرہ کی تعلیم دیں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان مذکورہ پانچ افراد کو بلایا۔ اور فرمایا: تمہارے شامی بھائیوں نے مجھ سے مدد مانگی ہے کہ میں ان کو قرآن سکھانے کے اور دین کی تعلیم دینے کے لیے کچھ افراد مہیا کروں۔

لہٰذا اللہ تم پر رحم کرے تم میں سے تین افراد اس کام میں میری مدد کریں۔ اگر تم چاہو تو قرعہ اندازی کر لو اور اگر چاہو تو خوشی سے تین افراد نکل پڑو۔ ان حضرات نے جواب دیا: ہم قرعہ اندازی نہیں کرتے۔ یہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ تو بوڑھے ہو گئے ہیں اور یہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہیں لہٰذا معاذ بن جبل، عبادۃ بن صامت اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نکلنے پر آمادہ ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حمص کے شہر سے ابتداء کرو۔ تم لوگوں کو مختلف طبیعتوں پر پاؤ گے کچھ لوگ تو جلد تعلیم سمجھنے والے ہوں گے، پس جب تم دیکھو کہ لوگ آسانی سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو ایک شخص ان کے پاس ٹھہر جائے اور ایک دمشق نکل جائے اور دوسرا فلسطین نکل جائے۔

چنانچہ یہ تین حضرات حمص تشریف لائے۔ اور اتنا عرصہ وہاں رہے کہ ان لوگوں کی تعلیم پر اطمینان ہو گیا پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ تو وہیں ٹھہر گئے اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق کی طرف نکل گئے۔ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فلسطین کوچ کر گئے۔ بعد میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہیں عمواس کے طاعون میں وفات پا گئے۔ عبادہ رضی اللہ عنہ (جو حمص میں تھے حضرت معاذ کی وفات کے بعد) فلسطین گئے اور وہیں وفات پائی اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق ہی رہے اور وہیں وفات پائی۔ ابن سعد، مستدرک الحاکم

۴۷۶۶.....یحییٰ بن جعدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کی کوئی آیت قبول نہ فرماتے تھے جب تک اس پر دو شاہد شاہدی نہ دیدیں۔ چنانچہ ایک انصاری (صحابی) دو آیات لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میں تم سے اس پر تمہارے علاوہ کسی اور کی شاہدی کا سوال نہیں کروں گا۔

لقد جاء کم رسول من انفسکم سے آخر سورت تک۔ برأت. مستدرک الحاکم

۴۷۶۷.....ابواسحاق اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کا کام شروع فرمایا تو پوچھا: اعرب الناس (سب سے زیادہ فصیح اللسان) کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا سعید بن العاص رضی اللہ عنہ۔ پھر پوچھا: اکتب الناس (سب سے زیادہ اچھا لکھنے والا) کون شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ سعید املاء (بولتے) جائیں اور زید لکھتے جائیں۔ پھر ان حضرات نے چار مصاحف (قرآن پاک کے چار نسخے) لکھے۔ ایک کوفہ بھیجا گیا، ایک بصرہ، ایک شام اور ایک حجاز مقدس میں رکھا گیا۔ ابن الانباری فی المصاحف

۴۷۶۸.....اسماعیل بن عیاش عن عمر بن محمد بن زید عن ابیہ۔ عیاش کہتے ہیں انصاری لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: ہم ایک مصحف میں قرآن پاک جمع کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا تمہاری قوم کی زبان میں کچھ غلطی ہے اور مجھے ناپسند ہے کہ تم قرآن میں کوئی غلطی کر بیٹھو حالانکہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ ان کے اوپر تھے۔

فائدہ:.......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ ہم میں بڑے قاری ہیں لیکن ابی کی لحن (غلطی) کی وجہ سے ہم ان کو چھوڑتے ہیں۔ حالانکہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے قرآن حاصل کیا ہے۔ صحیح البخاری ۲۳۰/۶

۴۷۶۹..... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہم یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

الشیخ والشیخۃ فارجموھا۔

خلیفہ مروان نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو کہا: اے زید! کیا ہم اس کو (قرآن پاک میں) نہ لکھ لیں؟ فرمایا: نہیں۔ کیونکہ ہمارے درمیان بھی اس پر بات چیت ہوئی تھی ہمارے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہاری حاجت پوری کر دیتا ہوں۔ ہم نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس کے متعلق پوچھتا ہوں۔ لہٰذا انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آیۃ الرجم لکھوا دیجیے حضور ﷺ نے انکار فرما دیا اور فرمایا: میں اب ایسا نہیں کر سکتا۔

العدنی. نسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی. السنن لسعید بن منصور.

آیات کی ترتیب توفیقی ہے

۴۷۷۰.....(مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: تم نے سورۂ انفال جو سو سے کم آیات والی ہے اور سورۂ توبہ جو سو سے اوپر والی ہے دونوں کو باہم ملا دیا؟ اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی؟ اور یوں ان دونوں کو السبع الطوال (سات بڑی سورتوں) میں سے ایک کر دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور ﷺ پر مختلف تعداد کی آیات پر مشتمل سورتیں نازل ہوتی رہتی تھیں جب آپ پر کوئی بھی آیت نازل ہوئی ہوتی تھی آپ کسی کاتب کو بلاتے اور فرماتے اس کو فلاں سورت میں جس میں ان ان چیزوں کا بیان ہے رکھ دو۔ اسی طرح زیادہ آیات نازل ہوتی تب بھی کسی کو بلاتے اور فرماتے ان کو فلاں فلاں مضمون والی سورت میں رکھ دو۔ سورۂ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں سب سے پہلی سورت تھی۔ اور سورۂ براءت قرآن میں آخر میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے تھی۔

سورہ براءت کے مضامین بھی سورۂ انفال کے مشابہ تھے لہٰذا میں سمجھا کہ براءت بھی انفال کا حصہ ہے۔اسی دوران رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی کہ اس کا تعلق انفال سے ہے۔اس وجہ سے میں نے دونوں کو ملا دیا اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی نہیں لکھی۔اور ان دونوں کو (ایک کرکے) سات بڑی سورتوں میں شامل کر دیا۔

ابو عبید فی فضائلہ، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن المنذر، ابن ابی داؤد، ابن الانباری معافی المصاحف، النحاس فی ناسخہ، صحیح ابن حبان، ابونعیم فی المعرفۃ، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۴۷۷۱......عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورۂ انفال اور سورۂ توبہ کو قرینتین (دوساتھی) کا نام دیا جاتا تھا۔اسی وجہ سے میں نے ان دونوں کو (ایک کرکے) سات بڑی سورتوں میں شامل کر دیا۔

ابو جعفر النحاس فی ناسخہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعیدبن منصور

۴۷۷۲......عسعس بن سلامہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کیا بات ہے سورۂ انفال اور سورۂ براءت کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: سورۃ نازل ہوتی رہتی تھی حتیٰ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہو جاتی پس جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہو جاتی تو دوسری سورت شروع ہو جاتی تھی۔لہٰذا سورۂ انفال نازل ہوئی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی گئی۔

الدارقطنی فی الافراد، مصنف ابن ابی شیبہ

۴۷۷۳......مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے ایسے بہت سے لوگوں کو پایا جن کی موجودگی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف کو جلا دیا لیکن کسی نے اس کو غلط نہیں کہا۔بخاری فی خلق افعال العباد، ابن ابی داؤد ابن الانباری فی المصاحف معاً

۴۷۷۴......عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی دو خصوصیات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ میں بھی نہیں ہیں۔انہوں نے صبر کیا حتیٰ کہ قتل ہو گئے اور تمام لوگوں کو ایک قرآن پاک پر جمع کر دیا۔

ابن ابی داؤد، ابو الشیخ فی السنۃ، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر

فائدہ:......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کا کام شروع کیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں چار نسخے لکھ لیے گئے۔ غالباً ہر ایک میں قراءتوں کا فرق تھا جو مختلف علاقوں کے لیے ان کی سہولت کو سامنے رکھ کر لکھے گئے تھے۔اور ان قرأت کی اجازت رسول اللہ ﷺ سے ثابت تھی لیکن پڑھنے والے آپس میں اختلاف اور نزاع بھی کھڑا کر لیتے تھے۔اسی وجہ سے جنگوں میں جب مجاہدین ایک دوسرے علاقوں کے جمع ہوتے تو قرآن پڑھنے میں ان کے درمیان تنازعہ ہوتا۔لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مصحف پر لوگوں کو جمع کر کے باقی مختلف قرآت کے مصاحف جلوا ڈالے اور امت کو انتشار اور افتراق سے بچا لیا۔رضی اللہ عنہ وارضا۔

اختلافات قرأت اور لغت قریش

۴۷۷۵......زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان جو آرمینیہ اور آذربائیجان کے محاذوں پر اہل عراق کے ساتھ مل کر اہل شام سے لڑ رہے تھے۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو قرآن میں اختلاف کرتے دیکھا تھا۔لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: یا امیر المؤمنین! اس امت کو بچالیں قبل اس سے کہ وہ کتاب اللہ میں اختلاف اور انتشار کا شکار ہو جائیں جیسا کہ یہود ونصاریٰ ہوئے۔چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ تمہارے پاس جو مصحف شریف ہے بھیج دو ہم اس کی نقل کر کے اور مصاحف تیار کریں گے اور پھر آپ کو اصل واپس کر دیں گے۔حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وہ اوراق بھیج دئے جن میں قرآن لکھا ہوا تھا۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بن العاص، حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو پیغام بھیج

کر بلوایا۔ اور حکم دیا کہ ان صحیفوں (اوراق) سے نقل کر کر کے دوسرے مصاحف لکھیں۔ اور (حضرت زید کے علاوہ) تین قریشی صحابیوں کو فرمایا: جب تمہارا اور زید کا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو تم قریشی زبان میں لکھنا۔ کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ آخر میں کئی مصاحف تیار کر لیے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر طرف ایک مصحف شریف بھیج دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ اس کے علاوہ جو صحیفے یا مکمل مصحف شریف جہاں ہو وہ جلا دیئے جائیں۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے خارجہ بن زید نے فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک آیت سورۂ احزاب کی مفقود پائی جو رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا:

من المؤمنين رجال صدقوا ماعاهدوا اللّٰه عليه فمنهم من قضىٰ نحبه و منهم من ينتظر. الاحزاب

لہٰذا میں نے اس کو تلاش کیا اور خزیمہ بن ثابت یا (ان کے بیٹے) ابن خزیمہ کے پاس اس آیت کو پایا اور پھر اس کو اس کی جگہ سورت میں ملا دیا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی وقت ان حضرات کا لفظ التابوت میں اختلاف ہوا (جس کا ذکر سورۂ بقرہ ۲۴۸ میں ہے) قریشی اصحاب نے التابوت کہا جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے التابوہ کہا۔ یہ اختلاف حضرت عثمان کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ حضرت عثمان نے فرمایا: تم التابوت لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

ابن سعد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ابی داؤد ابن الانباری فی المصاحف معاً، الصحيح لابن حبان، السنن للبيهقی

۴۷۷۶ ..... ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دور عثمان رضی اللہ عنہ میں کوئی معلم کسی قرآت پر قرآن پڑھاتا اور کوئی معلم کسی دوسری قرأت پر قرآن پڑھاتا۔ نتیجۃً لڑکے آپس میں ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے اختلاف کرتے۔ حتیٰ کہ بات بڑھتی ہوئی معلموں تک پہنچتی اور معلم بھی ایک دوسرے کی قرأت کا انکار کرتے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تم لوگ میرے قریب ہوتے ہوئے اختلاف اور خطاء کا شکار ہو تو جو مجھ سے دور دوسرے شہروں میں بس رہے ہیں ان میں اور زیادہ سخت اختلاف اور شدید غلطیاں ہوں گی۔ پس اے اصحاب محمد! (ﷺ) لوگوں کے لیے ایک امام (والی حیثیت کا قرآن پاک) لکھ دو (جس کی طرف سب رجوع کریں)۔

ابوقلابہ کہتے ہیں مجھے مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، ابوبکر بن مالک کہتے ہیں یہ مالک بن انس (امام) مالک بن انس کے دادا ہیں۔ مالک بن انس کہتے ہیں میں ان لوگوں میں تھا جن کو قرآن املاء کروایا (اور لکھوایا) جاتا تھا۔ لہٰذا کبھی کسی آیت میں اختلاف ہو جاتا تو ایسے آدمی کو یاد کرتے جس نے اس آیت کو رسول اللہ سے لیا ہوتا تھا۔ کبھی وہ غائب ہوتا یا کسی دیہات میں ہوتا تو کاتبین اس سے ماقبل اور مابعد آیات لکھ لیتے اور اس آیت کی جگہ چھوڑ دیتے۔ حتیٰ کہ وہ صحابی خود آجاتا یا ان کو پیغام بھیج کر بلوالیا جاتا۔ اس طرح جب مصحف شریف کی کتابت سے فراغت ہوئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام شہر والوں کو لکھا: میں نے ایسا ایسا کام کیا ہے اور یہ یہ مٹا دیا ہے پس اس کے مثل جو تمہارے پاس ہو تم اس کو مٹا دو۔ (اور جیسا میں نے لکھا ہے ویسا تم بھی لکھا رہنے دو)۔

ابن ابی داؤد ابن الانباری، رواه الخطيب في المتفق عن ابی قلابه عن رجل من بنی عامر يقال له انس بن مالک القشيری بدل مالک بن انس

۴۷۷۷ ..... سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

کام میں اے لوگو! عثمان کے بارے میں غلو کا شکار مت ہو جاؤ۔ اور ان کے مصاحف کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہ کہو۔ اللہ کی قسم! مصاحف قرآن میں انہوں نے جو کچھ بھی کیا وہ ہماری سب کی رضامندی سے کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا: تم اس قرأت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو کہہ رہے ہیں میری قرأت تمہاری قرأت سے بہتر ہے اور یہ بات کفر کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے کہا آپ ہی بتائیے (امیر المؤمنین عثمان بن عفان!) آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا جائے جس میں کوئی فرق ہو اور نہ اختلاف۔ ہم نے کہا: جو آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔ تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم میں سب سے زیادہ فصیح کون ہے؟ اور سب سے زیادہ اچھا قاری کون ہے؟ کہا: اچھی زبان والے سعید بن العاص ہیں اور سب سے زیادہ قاری زید بن ثابت ہیں۔ چنانچہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے ایک لکھواتا جائے دوسرا لکھتا جائے۔ چنانچہ دونوں حضرات نے حکم کی تعمیل کی اور یوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں اس وقت والی ہوتا تو میں بھی بالکل یہی کرتا جو عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا۔

ابن ابی داؤد، وابن الانباری فی المصاحف، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی

۴۷۷۸..... ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ قرآن بہت زیادہ نازل ہوا تھا۔ لیکن یمامہ کی جنگ میں بہت سے قرآن کو جاننے والے قتل ہو گئے۔ جنہوں نے اس کو حفظ کیا تھا وہ ان کے بعد معلوم ہو سکا اور نہ لکھا جا سکا۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین نے قرآن جمع کیا۔ ہمارے علم کے مطابق اسی چیز نے ان حضرات کو قرآن جمع کرنے پر مجبور کیا تھا۔ لہٰذا ان حضرات نے خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ میں قرآن جمع کیا۔ ان کو یہ خوف دامن گیر تھا کہ کہیں دوسرے معرکوں میں بھی تمام قاری قرآن شہید نہ ہو جائیں جن کے پاس بہت سا قرآن ہے۔ اور یوں وہ اس قرآن کو اپنے ساتھ ہی لے جائیں اور ان کے بعد کوئی قرآن کو جاننے والا نہ بچے۔ پھر اللہ پاک نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو توفیق مرحمت فرمائی کہ پہلے والے نسخے سے کئی نسخے تیار کرا کے اسلامی ملکوں میں بھیجے یوں (مکمل) قرآن پاک مسلمانوں میں پھیل گیا۔ **رواہ ابن ابی داؤد**

فائدہ:..... فرمان الٰہی ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون.

ہم نے اس کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ لہٰذا قرآن پاک کا کوئی حصہ لکھنے سے نہیں رہا۔ جن صحابہ کے پاس قرآن پاک تھا اور وہ شہید ہو گئے اس سے مراد ہے کہ ان کے پاس کسی چیز پر لکھا ہوا تھا اور حضور ﷺ نے ان کو وہ لکھوایا تھا ورنہ دلوں بہت سے صحابہ کرام کے بعد میں بھی محفوظ تھا۔ جمع قرآن میں اس کا اہتمام تھا کہ کس چیز پر لکھے ہوئے سے نقل کریں۔ اور حضور نے ان کو وہ لکھوایا ہو جیسا کہ بعد کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمان ہر ایک کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتے تھے کہ کیا واقعی تم کو یہ رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا ہے۔

۴۷۷۹..... مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم کو نبی ﷺ کا زمانہ بیتے ہوئے تیرہ سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ اور تم قرآن میں شک میں مبتلا ہو۔ کہتے ہو یہ ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے، کبھی کہتے ہو یہ عبداللہ کی قرأت ہے۔ کوئی کہتا ہے واللہ ہم تمہاری قرأت کو تسلیم نہیں کرتے۔ لہٰذا میں تم کو انتہائی تاکید کے ساتھ حکم کرتا ہوں کہ جس شخص کے پاس کچھ بھی قرآن ہو وہ اس کو لے کر آئے۔ پس کوئی ورقہ پر لکھا ہوا قرآن لے کر آتا اور کوئی چمڑے پر لکھا ہوا قرآن پاک لے کر آتا۔ حتی کہ اس طرح قرآن کا اکثر حصہ جمع کر لیا گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس جگہ تشریف لائے (جہاں قرآن پاک لکھا جا رہا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو ایک ایک کر کے بلایا اور ہر ایک کو واسطہ دے دے کر پوچھا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے اور وہ تجھے املاء کروا رہے تھے یہ قرآن کا حصہ ہے؟ وہ کہتا: جی ہاں۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کام سے فارغ ہو گئے تو پوچھا: لوگوں میں سب سے بڑا کاتب کون ہے؟ لوگوں نے حضرت زید بن ثابت رسول اللہ ﷺ کا نام لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح اللسان کون ہے؟ لوگوں نے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم جاری فرمایا کہ سعید املاء کروائیں اور زید کتابت کرتے رہیں۔ پس زید رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی کتابت فرمائی اور اس (ایک مصحف) کے ساتھ کئی مصاحف لکھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں میں پھیلا دیا۔

مصعب بن سعد کہتے ہیں میں نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے یہ کام (بہت) اچھا کیا۔

۴۷۸۰..... مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت ابی، عبداللہ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی قراءت سنی تو لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تمہارے پیغمبر کو وفات پائے ہوئے پندرہ سال کا عرصہ بیت گیا ہے اور تم اب تک قرآن میں اختلاف کا شکار ہو۔ لہٰذا میں تم پر عزم کے ساتھ حکم کرتا ہوں کہ جس کے پاس قرآن کا کچھ بھی حصہ ہو جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو وہ اس کو لے کر میرے پاس آجائے۔ پس لوگ تختی، ہڈی، اور پتھروں جیسی مختلف اشیاء پر لکھا ہوا قرآن لے کر آئے۔ جب بھی کوئی قرآن کا کچھ حصہ لے کر آتا آپ رضی اللہ عنہ اس سے پوچھتے: تو نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: سب سے زیادہ فصیح اللسان کون ہے؟

لوگوں نے حضرت سعید بن العاص کا نام لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا سب سے بڑے کاتب کون ہیں؟ لوگوں نے حضرت زید بن ثابت کا نام لیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ زید لکھیں اور سعید لکھواتے رہیں۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کئی مصاحف لکھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شہروں میں تقسیم کر دیئے مصعب بن سعد فرماتے ہیں: میں نے کسی کو اس کام پر عیب لگاتے نہیں دیکھا۔

۴۷۸۱..... محمد رحمۃ اللہ علیہ بن ابی رضی اللہ عنہ بن کعب فرماتے ہیں: اہل عراق کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور بولے: ہم عراق سے آپ سے ملنے آئے ہیں۔ ہمیں (اپنے والد) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مصحف شریف (قرآن پاک) دکھا دیجیے۔ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ وہ پھر بولے: سبحان اللہ! آپ نکالیے تو سہی۔ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: واقعی اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قبضے میں لے لیا ہے۔ ابو عبید فی الفضائل و ابن ابی داؤد

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جامع القرآن ہیں

۴۷۸۲..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: کوئی آدمی قرآن پڑھتا تھا تو دوسرا اس کو کہتا تھا میں تو اس کا انکار کرتا ہوں جس طرح تم پڑھتے ہو۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذکر کی گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت خطرہ والی اور بہت گراں گذری۔ پس آپ نے قریش اور انصار کے بارہ افراد جمع کیے، جن میں ابی بن کعب، زید بن ثابت، سعید بن العاص رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر سے وہ ڈبہ منگوایا جس میں قرآن پاک تھا۔ اور اسی سے لوگ رجوع کرتے تھے۔

محمد کہتے ہیں: مجھے کثیر بن افلح نے بیان کیا کہ وہ بھی قرآن پاک لکھتے تھے۔ بسا اوقات کسی شئی میں اختلاف ہو جاتا تو اس کو بعد میں لکھنے کے لیے مؤخر کر دیتے تھے محمد کہتے ہیں: میں نے کثیر بن افلح سے پوچھا یہ کیوں؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ محمد کہتے ہیں: میرا گمان ہے اور تم اس کو یقین کا درجہ نہ دینا یہ کہ وہ اس لیے اس اختلاف شدہ حصہ کو لکھنے سے مؤخر کر دیتے تھے تاکہ اپنے درمیان ایسے کسی شخص کو دیکھیں جس نے سب سے آخر میں وہ (رسول اللہ ﷺ سے) سنی ہو۔ اور اس کے قول پر اس کو لکھیں۔ رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ:..... اس گمان کی حقیقت روایت نمبر ۴۷۷۶ میں ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں اس کا واضح جواب گذر چکا ہے۔

۴۷۸۳..... ابی الملیح سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب مصحف شریف لکھنے کا ارادہ کیا تو (حکم دیا کہ) ہذیل (قبیلہ کا فرد) املاء کرائے اور ثقیف (کا فرد) لکھے۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۸۴..... عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن عامر سے مروی ہے فرمایا: جب مصحف شریف کے لکھنے سے فراغت ہوئی تو وہ مصحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا اور فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا اور خوبصورت کام کیا ہے۔ اگرچہ میں اس میں کچھ لحن غلطی دیکھتا ہوں لیکن عرب اس کو اپنی زبانوں کی بدولت جلد اس کو درست کر لیں گے۔ ابن ابی داؤد، ابن الانباری

۴۷۸۵...... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف شریف دیکھا تو فرمایا اس میں کچھ لحن (غلطی) ہے لیکن عرب عنقریب اس کو درست کرلیں گے۔ ابن ابی داؤد، ابن الانباری

۴۷۸۶...... عن قتادہ عن نصر بن عاصم اللیثی عن عبداللہ بن فطیمہ عن یحیٰ بن یعمر کی سند سے مروی ہے کہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن میں کچھ غلطی ہے، جس کو عرب عنقریب اپنی زبانوں کے ساتھ درست کرلیں گے۔

رواہ ابن ابی داؤد

عبداللہ بن فطیمہ کہتے ہیں: یہ ان لکھے ہوئے مصاحف میں سے ایک تھا۔

۴۷۸۷...... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصحف شریف دیکھا تو اس میں کچھ غلطی محسوس کرکے فرمایا: اگر لکھوانے والا قبیلہ ہذیل کا اور لکھنے والا ثقیف کا ہوتا تو یہ غلطی نہ پائی جاتی۔ ابن الانباری وابن ابی داؤد

۴۷۸۸...... آل ابوطلحہ بن مصرف میں کسی سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصاحف کو منبر (رسول) اور قبر (رسول) کے درمیان دفن کروادیا تھا۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۸۹...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جن دوسرے مصاحف میں قرآن پاک نقل کروادیا تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا وہ حضرت زید بن ثابت کو قرآن کا املاء لکھواتے تھے۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ لکھتے تھے اور ان کے ساتھ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن العاص اس کو واضح اعراب کے ساتھ صاف کرتے تھے۔ پس یہ مصحف حضرت ابی اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کی قرأت کے موافق ہے۔ ابن سعد

۴۷۹۰ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو املاء کرانے کا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھنے کا اور حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہما کو اعراب لگانے کا حکم دیا۔ ابن سعد

فائدہ:...... اعراب مکمل زیر زبر پیش لگانے کو نہیں کہا جاتا بلکہ اس کو تشکیل کہا جاتا ہے یعنی لفظ کو مکمل شکل دینا اور یہ کام بعد میں اموی دور میں مکمل ہوا تھا۔ جبکہ اعراب کا تعلق نحو سے ہے یعنی حروف کی آخری شکل کو واضح کرنا۔ یہ کام حضرات سعید بن العاص اور عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ نے انجام دیا تھا۔ رضی اللہ عنہم وارضاہم اجمعین۔

۴۷۹۱ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (مختلف قرأتوں کے) مصاحف شریف جلوا ڈالے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: اگر عثمان رضی اللہ عنہ یہ کام نہ کرتے تو میں ضرور کرتا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ابن ابی داؤد والصابونی المائتین

۴۷۹۲ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کچھ تاخیر کی۔ حضرت ابوبکر کی ان سے ملاقات ہوئی تو پوچھا کیا تم میری امارت کو ناپسند کرتے ہو؟ فرمایا: نہیں، مگر یہ بات ہے کہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ چادر صرف نماز کے لیے اوڑھوں گا۔ حتیٰ کہ میں قرآن پاک جمع نہ کرلوں۔

محمد یہ کہتے ہیں اسی وجہ سے لوگوں کا گمان تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک (تفسیر کے ساتھ) لکھ لیا ہے۔ محمد کہتے ہیں کاش مجھے وہ قرآن پاک مل جاتا تو اس میں بڑا علم پاتا۔ ابن عوف کہتے ہیں میں نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جاننے سے انکار کردیا۔ ابن سعد

۴۷۹۳...... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نے مصاحف لکھے تو ہم نے ایک آیت مفقود پائی جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ میں نے اس کو خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا:

من المؤمنین رجال صدقوا ماعاھدوا اللہ علیہ ...... سے ...... تبدیلا تک۔ الاحزاب

اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ دو شہادتوں کے مالک سمجھے جاتے تھے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا۔ عبدالرزاق، ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۷۹۴..... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ایک آیت مفقود پائی جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ جب مصاحف لکھے گئے تو میں نے اس کو خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔ اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ دوشہادتوں والے کہلاتے تھے۔ وہ آیت تھی:

من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه الخ. ابو نعيم

۴۷۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے محکم حضور ﷺ کے زمانہ میں ہی جمع کر لی تھیں۔ یعنی مفصل۔ مصنف ابن ابی شیبه

مفصلات قرآن

فائدہ:...... سورۃ الحجرات سے آخر قرآن پاک تک کی سورتیں مفصل کہلاتی ہیں انہی کو محکم بھی کہا جاتا ہے۔

۴۷۹۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب انہوں نے جمع قرآن کا کام مکمل کر لیا، عرض کیا: تم نے بہت اچھا کیا اور تم کو اچھی چیز کی توفیق نصیب ہوئی۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد آئیں گے، مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا اور وہ ان معلق اوراق میں جو کچھ ہے اس پر عمل کریں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا کون سے اوراق؟ پھر میری نظر اوپر اٹھی تو میں نے مصحف شریف کے اوراق دیکھے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہت تعجب خیز اور اچھی لگی اور آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے دس ہزار درہم عطا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ تم ہم میں سے ہمارے نبی کی حدیث چھپاؤ گے۔ رواه ابن عساكر

۴۷۹۷..... (مرسل الشعبی رحمۃ اللہ علیہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے عہد میں چھ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک جمع کیا: ابی بن کعب، زید بن ثابت، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، سعید بن عبید اور ابوزید رضی اللہ عنہم اجمعین اور مجمع بن جاریہ نے دو یا تین سورتوں کے علاوہ سارا قرآن حاصل کر لیا تھا۔ ابن سعد، يعقوب بن سفيان، الكبير للطبراني، مستدرك الحاكم

۴۷۹۸..... (مرسل محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ) محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پانچ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک جمع کر لیا تھا۔ معاذ بن جبل، عبادۃ بن الصامت، ابی بن کعب، ابوالدرداء اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم اجمعین۔ مصنف ابن ابی شیبه

۴۷۹۹..... محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں جن لوگوں نے قرآن پاک ختم کر لیا تھا وہ عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔ مصنف ابن ابی شیبه

مصنف فرماتے ہیں: اس روایت کی اسناد میں نظر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن کی آیت ہے

۴۸۰۰..... عن علی رحمۃ اللہ علیہ عن خیر رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے السبع المثانی سات بار بار پڑھی جانے والی آیات کے متعلق سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: الحمد للہ رب العالمین۔ کہا گیا۔ یہ تو چھ آیات کی سورت ہے۔ فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک آیت ہے۔

الدارقطني، السنن للبيهقي، ابن بشران في اماليه

۴۸۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز میں کوئی سورت شروع فرماتے تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس نے سورت میں کمی کر دی اور فرمایا کرتے تھے یہی بسم اللہ تو السبع المثانی کی تکمیل ہے۔ الثعلبی

القرأت

۴۸۰۲.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ)ابوعبدالرحمن سلمی سے روایت ہے کہ ابوبکر،عمر،عثمان،زید بن ثابت،مہاجرین اورانصار کی قرأت ایک ہی تھی۔

ابن الانباری فی المصاحف

یعنی جہاں لفظوں کا اختلاف ہوجاتا ہےاور رجاء کی حیثیت سے الفاظ مختلف ہوجاتے ہیں یہ حضرات اختلاف نہیں فرماتے تھے۔

۴۸۰۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو نماز میں سورۂ فرقان کی تلاوت اس طریقے کے خلاف کرتے سنا جس طریقہ پر مجھے رسول اکرم ﷺ نے پڑھایا تھا۔لہٰذا میں ہشام بن حکیم کو ان کے کپڑوں سے پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں لایا۔اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ان کو سورۂ فرقان اس کے خلاف پڑھتے سنا جس طریقے پر آپ ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی۔پس میں نے ان کو پڑھنے کا حکم دیا تو انہوں نے وہی قرأت پڑھی جو میں نے ان سے سنی تھی۔آپ ﷺ نے ان کی تصویب کرتے ہوئے فرمایا: ٹھیک یونہی نازل ہوا ہے۔پھر آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تم پڑھو: میں نے اپنی قرأت کے مطابق (جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا) پڑھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: یونہی نازل ہوا ہے۔پھر ارشاد فرمایا قرآن تو سات حروف (یعنی سات قرأتوں) پر نازل ہوا ہے۔جو آسان لگے پڑھ لو۔ابو داؤد الطیالسی، ابوعبیدفی فضائل القرآن، مسند احمد، بخاری، مسلم،

ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابوعوانه، ابن جریر، صحیح ابن حبان، السنن للبیهقی

۴۸۰۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ (سورۂ نازعات کی) آیت: ء اذاکنا غطاما ناخرة پڑھتے تھے،نخرۃ کی بجائے۔

السنن لسعید بن منصور، عبدبن حمید

۴۸۰۵.....عمرو بن میمون سے مروی ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی۔آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ تین یوں پڑھی:

والتین والزیتون وطور سیناء (سینین کی جگہ سیناء پڑھا) اور یونہی عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قرأت میں ہے۔

عبدالرزاق، عبدبن حمید، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد

۴۸۰۶.....عبدالرحمن بن حاطب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو عشاء کی نماز پڑھائی اور سورۂ آل عمران شروع کی:

الٓمٓ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیام (القیوم کی جگہ)۔

ابوعبید فی الفضائل، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی داؤد، ابن الانباری فی المصاحف، ابن المنذر، مستدرک الحاکم

۴۸۰۷.....حضرت عمرؓ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: علی ہم میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ابی ہمارے سب سے بڑے قاری ہیں لیکن ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت میں سے کچھ ہم ترک کرتے ہیں کیونکہ ابی کہتے ہیں میں کوئی چیز نہیں چھوڑ سکتا، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ماننسخ من آیة أو ننسهانات بخیر منها۔

ہم کوئی آیت منسوخ نہیں کرتے یا بھلاتے نہیں مگر اس سے اچھی چیز لے آتے ہیں: اور حالانکہ کتاب اللہ ان کے بعد بھی نازل ہوئی ہے (یعنی کتاب اللہ کا ایسا حصہ بھی نازل ہوا ہے جو ان کے علم میں نہیں۔)

بخاری، نسائی، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، ابونعیم فی المعرفة، البیهقی فی الدلائل

۴۸۰۸.....خرشتہ بن الحر سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ ایک تختی لکھی ہوئی دیکھی:

اذانودی للصلاة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ۔ الجمعه

جب نداء دی جائے نماز کے لیے جمع کے دن پس دوڑو اللہ کے ذکر کی طرف۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کو یہ کس نے املاء کروائی ہے؟ میں نے عرض کیا: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی ہم میں سب سے زیادہ منسوخ القرآن کی تلاوت کرتے ہیں تم اس کو (فاسعوا الی ذکر اللّٰہ کی بجائے) فامضوا الی ذکر اللّٰہ پڑھو۔

ابوعبید، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبه، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۰۹...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ فامضوا الی ذکر اللّٰہ پڑھتے سنا۔

الشافعی فی الام، مصنف عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبه، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری، السنن للبیهقی

۴۸۱۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

ومن عنده علم الكتاب۔ الدارقطنی فی الافراد، تمام ابن مردویه

یعنی علم الکتاب کی جگہ عِلمُ الکتاب یا عَلِمَ الکتاب پڑھا۔

۴۸۱۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ (صراط الذین کی جگہ): صراط من انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔

وکیع، ابوعبید، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی داؤد فی الجزء من حدیثه، السنن للبیهقی

۴۸۱۲...... کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پڑھتے سنا: لیسجننه عتی حین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تجھے کس نے یوں پڑھایا؟ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یسجننه حتی حین۔ پڑھو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو لکھا:

سلام علیک! امابعد!

اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا اور اس کو صاف عربی والا قرآن بنایا اور قریش کے قبیلے کی لغت پر نازل فرمایا۔ پس جب میرا یہ خطبہ تمہارے پاس آئے تو لوگوں کو قریش کی لغت پر قرآن پڑھاؤ۔ اور ہذیل کی لغت پر مت پڑھاؤ۔ ابن الانباری فی الوقت، التاریخ للخطیب

۴۸۱۴...... عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یوں پڑھتے سنا:

فی جنات یتساءلون عن المجرمین یا فلان ما سلککم فی سقر۔ (حالانکہ اصل قرأت میں یا فلان کا اضافہ نہیں ہے)

عمرو کہتے ہیں: مجھے لقیط نے خبر دی کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی پڑھتے سنا ہے۔ مصنف عبدالرزاق، عبد بن حمید، عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد علی الزهد للامام احمد بن حنبل، ابن ابی داؤد وابن الانباری معاً فی المصاحف، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۸۱۵...... ابوادریس رحمۃ اللہ علیہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پڑھا کرتے تھے:

اذجعل الذین کفروا فی قلوبهم الحمیة الجاهلیة ولو حمیتم کما حموا نفسه لفسد المسجد الحرام فانزل اللّٰه سکینه علی رسوله۔ سورة الفتح

(جبکہ موجودہ قرأت میں ولو حمیتم کماحموا نفسه لفسد المسجد الحرام کے الفاظ نہیں ہیں۔) چنانچہ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو ان کو یہ بات گراں گذری۔ لہٰذا انہوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا حضرت ابی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو پھر دوسرے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بلایا جن میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے پوچھا: تم میں سے کون شخص سورۂ فتح پڑھے گا؟ چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آج کی قرأت کے مطابق سورۂ فتح پڑھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر غصہ ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: میں کچھ بات کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو! حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ جانتے ہیں کہ میں اکثر حضور ﷺ کے پاس جاتا رہتا تھا اور آپ مجھے (قرآن) پڑھاتے تھے۔ جبکہ آپ دروازے ہی پر رہتے تھے۔ لہٰذا اگر آپ

چاہتے ہیں کہ میں لوگوں کو اسی طرح پڑھاؤں جس طرح مجھے حضور ﷺ نے پڑھایا ہے تو میں پڑھاؤں گا ورنہ میں تاحیات کسی کو ایک حرف بھی نہیں پڑھاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں تم پڑھاؤ۔ نسائی، ابن ابی داؤد فی المصاحف، مستدرک الحاکم

نوٹ: ......۴۷۴۵ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۸۱۶.....ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق کے کچھ لوگوں کے ساتھ سوار ہو کر مدینہ تشریف لائے۔ یہ لوگ اپنے ساتھ مصحف شریف بھی لائے تا کہ اس کو ابی بن کعب، زید بن ثابت، علی رضی اللہ عنہ اور مدینہ کے دوسرے اہل علم پر پیش کر سکیں۔ لہٰذا ایک دن ان کے ایک ساتھی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ آیت پڑھی:

اذجعل الذين كفروا في قلوبهم الحمية حمية الجاهلية (ولوحميتم كما حموا الفسد المسجد الحرام)

(جبکہ آخری خط کشیدہ حصہ مشہور قرأت میں نہیں ہے) لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم کو یہ کس نے پڑھایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے ایک شخص کو کہا کہ ابی بن کعب کو بلا کر لاؤ اور دمشقی ساتھی کو کہا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر کے پاس اپنے اونٹ کو تیل ملتا ہوا دیکھا۔ دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کیا۔ مدنی شخص نے آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بلاوے کا پیغام دیا۔ ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: امیر المؤمنین نے مجھے کیوں بلایا ہے؟ مدنی شخص نے اپنے ساتھ دمشقی شخص کے بارے میں آگاہ کیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دمشقی شخص کو (سرزنش کرتے ہوئے) فرمایا: اے قافلہ والو! تم لوگ مجھے تکلیف پہنچانے سے باز نہیں آؤ گے؟ پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے سمیٹ رکھے تھے اور ہاتھوں پر تیل لگا ہوا تھا (اونٹوں کو لگانے کے لیے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دمشقی ساتھیوں کو فرمایا: پڑھو: انہوں نے اسی طرح پڑھا:

ولو حميتم كما حموا لفسد المسجد الحرام

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ہی ان کو یوں پڑھایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تم پڑھو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عام قرآءت پڑھ کر سنادی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ میں تو اسی کو جانتا ہوں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اے عمر! تم جانتے ہو کہ میں (دربار رسول میں) حاضر رہتا تھا جبکہ تم لوگ غائب رہتے تھے، مجھے بلا لیا جاتا تھا اور تم کو روک دیا جاتا تھا۔ اس کے باوجود میرے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم چاہو تو میں اپنے گھر کو لازم پکڑ لیتا ہوں اور کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔ رواه ابن ابی داؤد

۴۸۱۷ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وان کادمکرھم پڑھتے تھے (وان كان مكرهم کی جگہ)

ابوعبيد، السنن لسعيد بن منصور، ابن جرير، ابن المنذر، ابن الانبارى فى المصاحف

۴۸۱۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہم لوگ یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے:

لاترغبوا عن آباء كم فانه كفر بكم أو ان كفرابكم ان ترغبوا عن آباء كم۔ الكجى فى سننه

۴۸۱۹.....ابن مجلز سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پڑھا:

من الذين استحق عليهم الاوليان۔ سوره

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کذبت تم جھوٹ بولتے ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انت اکذب نہیں، تم مجھ سے بڑے جھوٹے ہو۔ ایک شخص نے کہا: تم امیر المؤمنین کو جھوٹا کہتے ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں امیر المؤمنین کے حق کی تعظیم تم سے زیادہ کرتا ہوں لیکن کتاب اللہ کی تصدیق کرنے کی وجہ سے میں نے ان کی تکذیب کی ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب کرنے میں امیر المؤمنین کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم (ابی رضی اللہ عنہ نے) سچ فرمایا۔ عبد بن حميد، ابن جرير، الكامل لابن عدى

استحق میں تاء پر ضمہ یا فتح پڑھنے کا اختلاف ہوا۔

۴۸۲۰..... ابی صلت ثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ومن یرد اللّٰہ ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقاً حرجا۔ سورہ

جبکہ بعض صحابہ نے آپ کے پاس حرجاً میں راء کو مکسور پڑھا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حرجاً کو راء کو مفتوح پڑھا تھا۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کنانہ کے کسی شخص کو بلاؤ۔ وہ فیصلہ کرے گا اور ہاں وہ مدلجی ہونا چاہیے۔ لہٰذا ایک نوجوان کو لائے آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم الحرجۃ کس کو کہتے ہو؟ جوان نے جواب دیا: ہم لوگ الحرجہ ایسے درخت کو کہتے ہیں جو دوسرے درختوں کے درمیان ہو، کوئی چرنے والا مویشی اس کے قریب جاتا ہے اور نہ کوئی وحشی جانور اور کوئی شے اس کے پاس نہیں جاتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی حال منافق کا ہے اس کے پاس بھی خیر کی کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابوالشیخ

فائدہ:...... جب جوان نے بھی الحرجہ راء کو مفتوح پڑھ کر اس کی تشریح کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید ہوگئی کہ یہ آیت میں: صدرہ ضیقا حرجاً ہے نہ کہ حرجا۔

۴۸۲۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی مگر آپ رضی اللہ عنہ آخر تک سورۂ جمعہ کی آیت یوں پڑھتے رہے:

فامضوا الی ذکر اللّٰہ۔ عبدالرزاق، عبد بن حمید

۴۸۲۲..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ:

فاسعوا الی ذکر اللّٰہ پڑھتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی ہم میں سب سے زیادہ منسوخ التلاوت آیتوں کو جانتے ہیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ: فامضوا الی ذکر اللّٰہ پڑھتے تھے۔ عبد بن حمید

فائدہ:...... موجودہ مشہور قرأت فاسعوا الی ذکر اللّٰہ ہی ہے۔ یہی نہیں دوسری چند جگہ پر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے غیر مشہور قرأت منقول ہیں جو منسوخ ہیں۔

کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب آخری مرتبہ جمع قرآن کا کام ہوا اس وقت مکمل تحقیق کر کے حضور ﷺ سے آخری وقت میں جو تلاوتیں سنی گئیں تھیں ان کے مطابق قرآن پاک لکھا گیا۔ اگرچہ زیادہ تر منسوخ التلاوت آیات کے قاری حضرت ابی رضی اللہ عنہ ہی تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لیکن لازمی نہیں ہے کہ ہر اختلافی مقام پر ان کی قرأت منسوخ ہو۔ جیسا کہ ذیل کی روایت اس بات کی واضح عکاسی کرتی ہے۔

۴۸۲۳..... عمرو بن عامر انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار الذین اتبعوهم باحسان۔ سورہ

الانصار کو مرفوع پڑھا اور اس کے بعد واؤ نہیں پڑھی (جیسا کہ آج کی قرأت میں والانصار والذین) لہٰذا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: والذین اتبعوهم باحسان ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الذین اتبعوهم باحسان ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی (حضرت زید کے مثل جواب میں) فرمایا: والذین اتبعوهم باحسان ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ اپنی اپنی انگلی سے ایک دوسرے کی ناک کی طرف اشارہ کرنے لگے (اور اپنی اپنی بات کو صحیح قرار دینے لگے) آخر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے حضور ﷺ نے یونہی پڑھایا ہے اور آپ تو بے کار بات کے پیچھے پڑ رہے ہیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے، اچھا ٹھیک ہے، اچھا ٹھیک ہے، ہم ابی کی اتباع کرتے ہیں۔

ابو عبید فی فضائلہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ

۴۸۲۴...... (عثمان رضی اللہ عنہ) ابوالمنہال سے مروی ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دن منبر پر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ وہ تمام حروف کافی شافی ہیں۔ وہ شخص کھڑا ہو جائے۔

چنانچہ اس قدر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جو شمار سے باہر تھے۔ انہوں نے اس کی شہادت دی (کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے) تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور میں بھی تمہارے ساتھ شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ یونہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ الحارث، مسند ابی یعلی

۴۸۲۵...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے یہ آیت یوں پڑھی:

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویستعینون اللّٰہ علی مآاصابھم واولئک ھم المفلحون۔ سورہ بقرہ. عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی داؤد وابن الانباری فی المصاحف

۴۸۲۶...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ''الا من اغترف غرفة''. سورہ غرفہ میں غین کو ضمہ (پیش) کے ساتھ پڑھا (اور یہی مشہور آج کی قرأت میں ہے) جبکہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے غرفہ مفتوح بھی منقول ہے۔

السنن لسعید بن منصور

۴۸۲۷...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب مصاحف لکھے گئے تو میں عثمان رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے درمیان قاصد تھا۔ (ایک موقع پر) حضرت زید رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا: لم یتسنہ ہے یا لم یتسن. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لم یتسنہ یاء کے ساتھ ہے۔

سورہ بقرہ. ابوعبیدفی فضائلہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۲۸...... ابوالزاہریہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ کے آخر میں یہ لکھا:

للّٰہ ملک السموات والارض واللّٰہ سمیع بصیر. سورہ مائدہ. ابوعبید فی فضائلہ

۴۸۲۹...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو: وریاشا پڑھتے سنا۔ بجائے: وریشاً کے۔

سورنہ. ابن مردویہ

۴۸۳۰...... حکیم بن عقال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو''ولبثوا فی کھفھم ثلث مائة سنین'' منونۃ پڑھتے ہوئے سنا۔ الخطیب فی التاریخ

۴۸۳۱...... سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ سے لکھوایا: وانی خفت الموالی۔ (خاء اور فاء کے فتحہ اور تاء کے کسرہ کے ساتھ جبکہ اصل قرأت میں وانی خفت الموالی ہے۔) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قرأت کے معنی ہوں گے اور میرے مددگار کمزور پڑ گئے۔ ابوعبید فی فضائلہ، ابن المنذر، ابن اب حاتم

۴۸۳۲...... حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آج کی قرأت جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر دیا ہے یہ آخری موازنہ ہے۔

ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:...... یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی مختلف اشیاء اور لوگوں کے دلوں میں محفوظ قرآن سے موازنہ کر کے مصحف تیار کیے گئے تھے۔ اور یہ ان کے بعد سب سے آخر میں انہی چیزوں کے ساتھ موازنہ کر کے مصحف شریف تیار کیا گیا تھا۔ یہی مطلب زیادہ قرین قیاس ہے جبکہ دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے حضور ﷺ نے آخری دور میں جس طرح قرآن پاک پڑھایا تھا اس کے مطابق یہ مصحف عثمان تیار کیا گیا جس کے مطابق آج قرآن کے تمام نسخے لکھے جاتے ہیں۔

۴۸۳۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے یوں پڑھا:

والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بهم ذریتهم. سورہ. مستدرک الحاکم

۴۸۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ یوں پڑھتے تھے: فانهم لایکذبونک (جبکہ مشہور قرأت فانهم لایکذبونک ہے)۔ سورہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے معنی یہ ارشاد فرماتے تھے: لا یجیئون بحق هوا حق من حقک۔ یعنی وہ لوگ اپنا کوئی ایسا حق پیش نہیں کر سکتے جو آپ کے حق سے زیادہ حق ہو۔ السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

۴۸۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ:

من الذین استحق علیهم الاولیان. تاء کے فتح کے ساتھ پڑھتے تھے۔ الفریابی، ابو عبید فی فضائلہ، ابن جریر

۴۸۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یونہی پڑھا:

من الذین استحق علیهم الاولیان۔ (مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۸۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

وعلم ان فیکم ضعفا نیز یہ پڑھا: کل شی فی القرآن۔ رواہ ابن مردویہ

فائدہ:..... غالباً ضعف کے لفظ میں اختلاف ہے مشہور قرأت میں ضعفاء ہے۔ اس صورت میں معنی ہیں خدا نے جان لیا تم میں کمزوری ہے۔ لہٰذا ضعفاً ضاء کے کسرہ کے ساتھ معنی ہوگا خدا نے جان لیا تم میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اس سورت میں کل شی فی القرآن ضعف کا معنی بھی ٹھیک ہوگا کہ قرآن کی ہر چیز میں اضافہ ہے۔ واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

۴۸۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: ونادی نوح ابنها. ابن الانباری وابو الشیخ

۴۸۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: وعلی اللّٰه قصد السبیل ومنکم جائز (جبکہ اصل قرأت میں ومنها جائز ہے)۔ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھتے تھے:

تسبح له السماوت السبع والارض ومن فیهن تاء کے ساتھ (یعنی تسبح کو تاء کے ساتھ پڑھتے تھے)۔ رواہ ابن مردویہ

۴۸۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھتے تھے:

قال لقد علمت ما انزل هؤلاء الارب السموات۔ سورہ

یعنی رفع کے ساتھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کی قسم اللہ کا دشمن نہیں جانتا تھا بلکہ موسیٰ علیہ السلام ہی جانتے تھے (کہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے ہی اس کو نازل کیا ہے جبکہ علمت کی صورت میں مطلب ہوتا ہے کہ اللہ کا دشمن جانتا ہے)۔

السنن لسعید بن منصور ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۸۴۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یوں پڑھا:

افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی أولیاء

یعنی اَفَحَسِبَ کی جگہ اَفَحَسْبُ پڑھا۔ ابو عبید فی فضائلہ، السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر

۴۸۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

اللّٰه الذی خلقکم من ضعف۔ ابن مردویہ، الخطیب فی التاریخ

۴۸۴۴..... ابو عبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ میں حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں ان کو پڑھا رہا تھا وخاتم النبیین. حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے اور ارشاد فرمایا ان کو خاتم النبیین (ت کے فتحہ کے ساتھ) پڑھاؤ نہ کہ ت کے کسرہ کے ساتھ۔ ابن الانباری معاً فی المصاحف

۴۸۴۵۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا یاویلنا من بعثنا من مرقدنا۔ (جبکہ مشہور قرأت من بعثنا ہے)۔

ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۴۶۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا: ونادوا یامال۔ (مشہور قرأت یامالک ہے)۔رواہ ابن مردویہ

۴۸۴۷۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا فممددۃ (جبکہ مشہور قرأت ممددۃ ہے)۔عبد بن حمید

۴۸۴۸۔۔۔۔عمرو ذی مر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پڑھتے ہوئے سنا:

والعصر۔ ونوائب الدھر ان الانسان لفی خسروانہ فیہ الی آخر الدھر۔

زمانہ کی قسم! اور زمانہ کے حوادثات کی قسم! انسان خسارے میں ہے اور وہ آخر زمانہ تک اس میں ہے۔

الفریابی، ابو عبید فی فضائلہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف، مستدرک الحاکم

۴۸۴۹۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا:

اذا قومک منہ یصدون۔

یعنی یصدون میں ضمہ کی جگہ کسرہ پڑھا اور یہی مشہور قرأت ہے۔رواہ ابن مردویہ

۴۸۵۰۔۔۔۔(مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضرت ابی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں جب سے اسلام لایا میرے دل میں ایک چیز کھٹکنے کا باعث بنی کہ میں نے کوئی آیت پڑھی اور دوسرے نے وہی آیت دوسری قرأت میں پڑھی۔ لہٰذا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ نے مجھے یہ آیت یوں یوں پڑھائی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: کیا آپ نے مجھے یہی آیت اس اس طرح نہیں پڑھائی۔ آپ ﷺ نے ہاں میں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام دائیں طرف آئے اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف آئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: قرآن ایک حرف پر پڑھو۔ میکائیل علیہ السلام نے فرمایا: زیادہ کرو۔ حتیٰ کہ جبرئیل علیہ السلام سات حروف تک پہنچ گئے۔ ہر حرف کافی شافی ہے۔مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن منیع، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور

۴۸۵۱۔۔۔۔ابو العالیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے:

وانظر الی العظام کیف ننشزھا۔ (یعنی ننشزھا کی جگہ ننشرھا) (مسدد) اور یہ حق ہے۔

۴۸۵۲۔۔۔۔حضور ﷺ کی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے عرض کیا: اے جبرئیل علیہ السلام! مجھے ان پڑھ قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جن میں بوڑھیاں، بڑے بوڑھے، غلام، باندی اور ایسے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا۔

ابو داؤد الطیالسی، ترمذی، ابن منیع، الرویانی، السنن لسعید بن منصور

فائدہ:۔۔۔۔۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت حسن صحیح ہے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کئی طریقوں سے منقول ہے۔ خلفاء راشدین اور ان سے قبل حضور اکرم ﷺ کے دور میں امیین ان پڑھ مسلمانوں کی تعداد زیادہ رہی جس کی وجہ سے من جانب اللہ ان کے لیے مختلف قراءتوں پر قرآن پڑھنے کی اجازت دے دی گئی بعد میں جیسے جیسے تعلیم عام ہوگئی اللہ پاک نے تکوینی طور پر قرآن پڑھنا ایک ہی قرأت میں محصور کر دیا۔ اگرچہ تشریعی طور پر اب بھی ہر حرف پر قرآن پڑھنا جائز ہے لیکن چونکہ اس میں امت کے اختلاف اور انتشار کا خدشہ تھا۔ اس لیے خلفاء راشدین ہی کے دور سے ایک قرأت میں قرآن پڑھنے کو زیادہ ترجیح دیا گیا۔

۴۸۵۳۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ احجار المراء کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جن میں قریب المرگ بوڑھے، بڑی بوڑھیاں اور خادم بھی ہیں (جو تعلیم حاصل کرنے سے عاجز ہیں) لہٰذا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ ان کو حکم دیں کہ وہ سات حروف (یعنی قراءتوں) پر قرآن پڑھیں۔مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

نوٹ :.......۳۱۰۷ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۸۵۴..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک آیت پڑھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف پڑھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا آپ نے مجھے یوں یوں نہیں پڑھایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیوں نہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اور آپ نے مجھے یوں یوں نہیں پڑھایا؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ تم دونوں نے اچھا اور عمدہ پڑھا ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ کو کچھ عرض کرنے لگا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر مار کر ارشاد فرمایا اے ابی بن کعب! مجھے قرآن پڑھایا گیا۔ پھر مجھ سے پوچھا گیا: ایک حرف پر یا دو حرف پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے جواب دیا دو حرفوں پر۔ لہٰذا میں نے بھی کہا: دو حرفوں پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے جواب دیا دو حرفوں پر۔ لہٰذا میں نے بھی کہا: دو حرفوں پر۔ پھر پوچھنے والے نے پوچھا: دو حرفوں پر یا تین حرفوں پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا تین حرفوں پر۔ لہٰذا میں نے کہا تین حرفوں پر۔ حتی کہ وہ سات حرفوں پر پہنچ گیا ان میں سے ہر حرف کافی شافی ہے۔ غفورًا رحیمًا کہوں یا سمیعًا علیمًا یا علیمًا سمیعًا اللہ اسی طرح ہے۔ جب تک عذاب کی آیت کو رحمت سے بدل نہ جائے یا رحمت کی آیت کو عذاب سے۔ مسند احمد، ابن منیع، نسائی، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۳۰۸۰ پر روایت گذر گئی۔

۴۸۵۵..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں تھا۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اس نے جو قرأت کی۔ میں نے اس کی تردید کی۔ پھر دوسرا شخص مسجد میں آیا اور نماز میں اس شخص کے خلاف قرأت کی۔ پھر ہم نماز سے فارغ ہو کر سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا اس شخص نے ایسی قرأت کی ہے جس کی میں نے ان پر نکیر کی۔ پھر یہ دوسرا شخص آ کر دوسری طرح قرأت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ دونوں نے پڑھ کر سنایا۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تحسین فرمائی۔ لہٰذا میرے دل میں تکذیب (جھٹلانے کا) خیال سا ہوا جو جاہلیت میں بھی نہیں تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے میری بدلی ہوئی کیفیت ملاحظہ فرمائی تو میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا۔ گویا میں ڈر کے مارے اللہ کو دیکھنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! میرے رب نے مجھے پیغام بھیجا تھا کہ ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ میں نے درخواست کی کہ میری امت پر آسانی کر دیجیے۔ لہٰذا اللہ پاک نے دوسری مرتبہ فرمایا: دو حرفوں پر پڑھاؤ۔ میں نے دوبارہ درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیے۔ اللہ پاک نے تیسری مرتبہ درخواست کی کہ ہر بارے کے بارے تمہاری ایک ایک دعا قبول ہوگی۔ پس میں نے دوبارہ یہ دعا کی: اللھم اغفر لامتی، اللھم اغفر لامتی. اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے ذخیرہ کر لی ہے۔ جس دن تمام مخلوق میری طرف متوجہ ہوگی حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔ مسند احمد، مسلم

۴۸۵۶..... (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) نبی کریم ﷺ بنی غفار کے جوہڑ (تالاب) کے پاس تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے (آکر) فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میری اس طاقت نہیں رکھتی۔ جبرئیل علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سہ بارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ جبرئیل علیہ السلام چوتھی بار تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے جس حرف پر بھی پڑھیں گے درست ہوگا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسلم، ابوداؤد، الدارقطنی فی الافراد

۴۸۵۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھا:

واتقوا یوماً تجزی نفس عن نفس شیئاً۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے لاتجزی پڑھایا ہے اور ولا تقبل منها شفاعة۔ (لاتقبل کی) تاء کے ساتھ

پڑھایا ہے اور ولا یؤخذ منہا عدل (یوخذ کی) یاء کے ساتھ پڑھایا ہے۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۸۵۸۔۔۔ ابی اسامہ اور محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گذرے جو پڑھ رہا تھا:

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے اور آدمی کو کہا دوبارہ پڑھو! اس نے دوبارہ پڑھا تو آپ نے پوچھا: کس نے پڑھایا یہ؟ اس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس چلنے کو کہا۔ لہٰذا دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالمنذر! (ابی رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا تم نے اس شخص کو یہ آیت پڑھائی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سچ کہتا ہے اور میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے یونہی سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تاکیداً پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ پوچھا: حالانکہ آپ غصہ سے (باربار پوچھ رہے) تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! اللہ پاک نے جبرئیل علیہ السلام پر نازل کی، جبرئیل علیہ السلام نے محمد کے قلب پر نازل کی اور اس کے بارے میں خطاب سے ان کی رائے پوچھی اور نہ اس کے بیٹے سے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (باوجودیکہ امیر المؤمنین تھے) وہاں سے ہاتھ اٹھائے ہوئے اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے نکلے۔ ابو الشیخ فی تفسیرہ، مستدرک الحاکم

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اطراف میں فرماتے ہیں اس روایت کی صورت میں مرسل ہے اور میں کہتا ہوں کہ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت کا ایک اور طریق ہے۔

اور اسی کے مثل ابن جریر اور ابوالشیخ وغیرہ نے عمرو بن عامر انصاری سے نقل کیا ہے جس کو ابو عبید نے فضائل میں، سنید، ابن جریر، ابن المنذر، اور ابن مردویہ نے بھی تخریج فرمایا ہے اور یہی طریق صحیح ہے۔ مستدرک الحاکم

۴۸۵۹۔۔۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو پڑھایا:

يقص الحق وهو خير الفاصلين. الدارقطنی فی الافراد، ابن مردویہ

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت پر اختلاف

۴۸۶۰۔۔۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا۔ میں نے سورۂ نحل کی ایک آیت پڑھی مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ میرے برابر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے وہی آیت دوسری طرح پڑھی۔ میں نے اس سے پوچھا: تم کو یہ قرأت کس نے پڑھائی؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کا نام لیا۔ اتنے میں ایک تیسرے شخص نے وہی آیت ہم دونوں کے خلاف طریقے پر پڑھی۔ میں نے پھر دونوں سے پوچھا: تم دونوں کو یہ کس نے پڑھایا؟ دونوں نے حضور اکرم ﷺ کا نام لیا۔ میں نے کہا: میں تم دونوں سے اس وقت تک جدا نہ ہوں گا جب تک تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نہ چلو۔ چنانچہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے آپ کو ساری خبر سنائی آپ نے مجھے پڑھنے کو کہا: میں نے پڑھا تو آپ نے درست قرار دیا۔ پھر دوسرے کو پڑھنے کو کہا اس کے پڑھنے پر بھی اس کو درست قرار دے دیا۔ پھر تیسرے کو پڑھنے کا کہا اس کے پڑھنے پر بھی اس کو درست قرار دیا۔ اس دن میرے دل میں جاہلیت کی طرح کا شک سا پیدا ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس حال میں دیکھا تو فرمایا: شاید تیرے اندر شیطان آگیا ہے۔ پھر آپ نے اپنی ہتھیلی میرے سینے پر مار کر شیطان کو دفع کیا اور دعا کی: اے اللہ اس سے شیطان کو نکال دے۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: رب کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) میرے پاس آیا۔ اور بولا: اے محمد! ایک حرف پر قرآن پڑھو۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرمادے۔ پھر دوبارہ میرے پاس فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد دو حرفوں پر قرآن پڑھو۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرما۔ میرے پاس فرشتہ پھر آیا اور کہا: اے محمد! سات حرفوں پر قرآن پڑھو۔ اور آپ کے لیے ہر مرتبہ دعا کرنے پر ایک سوال پورا کیا جاتا ہے۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار! میری امت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری دعا میں نے قیامت میں شفاعت

کرنے کے لیے مؤخر کردی۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے: ابراہیم علیہ السلام بھی میری شفاعت کے لیے رغبت کریں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۹۰، ۳۰۹۱ اور ۴۸۵۵ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۸۶۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا "قد بلغت من لدنی" مثقلہ (یعنی لام پر تشدید پڑھی من لدنی)۔

ابو داؤد، ترمذی غریب، البزار، ابن جریر، الباوردی، ابن المنذر، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ

۴۸۶۲..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو تغوب فی حمئة پڑھایا۔

ابو داؤد الطیالسی، ابو داؤد، ترمذی غریب، ابن جریر، ابن مردویہ

۴۸۶۳..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے "لتخذت علیہ اجراً" پڑھا۔ مسلم، البغوی، ابن مردویہ

۴۸۶۴..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے پڑھایا: "ولیقولوا درست" یعنی سین کے جزم اور تاء کے فتحہ کے ساتھ۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۸۶۵..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوں پڑھا:

أأن سالتک عن شیء بعدھا۔

یعنی شروع میں دو ہمزہ کے ساتھ۔ ابن حبان، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۸۶۶..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے: اتخت علیہ اجراً پڑھا۔ الباوردی، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۴۸۶۷..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پڑھا:

لوشئت لتخذت علیہ اجراً (یعنی لتخت کی جگہ)۔ رواہ ابن مردویہ

۴۸۶۸..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا: فابوا ان یضیفوھما۔ (یعنی ان تضیفوھما کی جگہ)۔

رواہ ابن مردویہ

۴۸۶۹..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ: فأبوا ان یضیفوھما کے متعلق فرمایا: یہ اہل بستی کمینے لوگ تھے۔ (نسائی، الدیلمی، ابن مردویہ)

فائدہ:..... حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دونوں ایک بستی میں پہنچے تو بستی والوں سے کھانا مانگا انہوں نے انکار کر دیا ان کے متعلق حضور ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۴۸۷۰..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

فوجدا فیھا جدارا ان ینقض فاقامہ فھدمہ ثم قعدیبنیہ۔

(جبکہ مشہور قرأت میں فھدمہ ثم قعدیبنیہ نہیں ہے۔) ابن الانباری فی المصاحف، ابن مردویہ

۴۸۷۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان و ذکرھم بایام اللہ اور ان کو اللہ کے ایام یاد دلایئے۔ کے متعلق ارشاد فرمایا (ایام سے مراد) اللہ کی نعمتیں ہیں۔ عبد بن حمید، نسائی، السنن للبیھقی، ابو داؤد الطیالسی

۴۸۷۲..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے: لیغرق اھلھا پڑھا (جبکہ مشہور قرأت لتغرق اھلھا ہے)۔ ابن مردویہ

۴۸۷۳..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا:

وکان وراء ھم ملک یاخذ کل سفینة صالحة غصبا۔ (مشہور قرأت میں صالحة نہیں ہے)۔ رواہ ابن مردویہ

۴۸۷۴..... ابن ابی حسن اپنے والد کے واسطے اپنے دادا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک فارسی شخص کو پڑھاتے تھے۔ جب ان کو یہ پڑھایا:

ان شجرة الزقوم طعام الاثیم۔ اس نے "طعام الیتیم" پڑھا۔ نبی ﷺ وہاں سے گذرے تو اس کو فرمایا: طعام الظالم کہہ لو۔ اس نے کہہ لیا۔ پس اس (کی برکت) سے اس کی زبان صاف ہو گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! اس کی زبان درست کرو اور اس کو پڑھاؤ تم کو اجر ملے گا۔ بے شک جس نے یہ قرآن نازل کیا اس نے اس میں کوئی غلطی نہیں چھوڑی اور نہ اس نے جس کے ذریعے یہ نازل کیا گیا۔ اور نہ ہی اس نے کوئی غلطی کی جس پر یہ نازل کیا گیا ہے۔ بے شک یہ قرآن واضح عربی میں ہے۔ رواہ الدیلمی

۴۸۷۵۔۔۔۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے: فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون۔ پڑھایا۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۸۷۶ (انس رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی: سب لوگ یوں پڑھتے تھے: مالک یوم الدین۔ (یعنی ملک کی جگہ مالک پڑھتے تھے)۔ رواہ ابن ابی داؤد

رسول اللہ ﷺ پر ہر سال قرآن پیش ہوتا تھا

۴۸۷۷۔۔۔۔ (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابی ظبیان سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہم سے دریافت فرمایا: تم دو قراءتوں میں سے کونسی قرأت کو پہلی شمار کرتے ہو؟ ہم نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کی قرأت کو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر ہر سال ایک مرتبہ قرآن پیش کیا جاتا تھا۔ مگر جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ پر دو مرتبہ قرآن پیش کیا گیا۔ اور اس پیشی پر عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوتے تھے۔ لہٰذا جو قرآن پاک منسوخ ہوا اور تبدیل کر دیا گیا اس پر تو وہ حاضر ہوئے لیکن یہ (آخری بار حاضر ہونا) ان پر شاق ہوا شاید نہیں گئے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے باوجود اپنی فضیلت اور سن رسیدگی کے (اس اہم موقع پر حاضر نہ ہو سکے) اور یہ کام ایسے شخص کے سپرد کر دیا جوان کے بیٹے کے قائم مقام تھے۔ (غالباً زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے)۔ اسی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کی کتابت وغیرہ کا کام حضرت زید بن ثابت کے سپرد کیا کیونکہ وہ حاضر تھے اور عبداللہ غائب رہتے تھے نیز اس لیے بھی کیونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ وحی لکھا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی۔ اور عہد صدیقی میں قرآن لکھ چکے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۴۸۷۸۔۔۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: تمہارے پیغمبر پر قرآن پاک سات دروازوں سے سات حرفوں پر نازل ہوا۔ جبکہ تم سے پہلے کتاب ایک ہی دروازے سے ایک ہی حرف پر نازل ہوتی تھی۔

ابن ابی داؤد، مستدرک الحاکم

۴۸۷۹۔۔۔۔ (ابوالطفیل رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

فمن تبع ھدی۔ (یعنی ھدای کی جگہ ھدی)۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

نوٹ:۔۔۔۔۔ ۳۰۶۸ نمبر روایت کے ذیل حروف سے کیا مراد ہے کی مفصل بحث ملاحظہ فرمائیں۔

القرآء

۴۸۸۰۔۔۔ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) عبید بن میمون مقری کہتے ہیں مجھے ہارون بن مسیب نے کہا: تم کس کی قرأت پر قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے نافع رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا۔ پوچھا نافع نے کس سے پڑھا۔ میں نے کہا: ہمیں نافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہوں نے اعرج عبدالرحمن بن ہرمز پر پڑھا اور اعرج نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر پڑھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر پڑھا۔ ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو قرآن سنایا اور فرمایا مجھے جبرئیل علیہ السلام نے حکم دیا کہ میں تجھ پر قرآن پیش کروں۔ (یعنی سناؤں)۔

الاوسط للطبرانی

۴۸۸۱..... (الشافعی) اسماعیل بن قسطنطین کہتے ہیں میں نے شبل پر پڑھا، شبل نے عبداللہ بن کثیر پر پڑھا۔ عبداللہ کہتے ہیں انہوں نے مجاہد پر (قرآن) پڑھا۔ مجاہد کہتے ہیں: انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر پڑھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے ابی رضی اللہ عنہ پر پڑھا اور ابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ پر پڑھا۔ مستدرک الحاکم، ابن عساکر

۴۸۸۲..... (انس رضی اللہ عنہ) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں معاذ، ابی، سعد اور ابوزید رضی اللہ عنہم نے قرآن پڑھ لیا تھا۔ میں نے پوچھا: ابوزید کون ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے چچاؤں میں سے تھے کوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

باب الدعاء

فصل..... فضائل دعا

۴۸۸۳..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا سے عاجز مت بنو۔ اللہ نے مجھ پر یہ نازل فرمایا: کیا ہے:

ادعونی استجب لکم. سورہ

مجھے پکاروں میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا رب (خود) پکار کو سنتا ہے یا کوئی اور راستہ ہے؟

چنانچہ اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب ۔سورہ

اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے سوال کریں تو (تو کہہ دے) میں (ان کے بالکل) قریب ہوں۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۸۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: (کسی طرح کی تدبیر اور) احتیاط تقدیر کو نہیں ٹال سکتی لیکن دعا تقدیر کو ٹال سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنہم عذاب الخزی فی الحیاۃ الدنیا ومتعناھم الی حین. سورہ یونس: ۹۸

ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ایک مدت تک (فوائد دنیا سے) ان کو نفع اندوز رکھا۔ ابن ابی حاتم، اللالکائی فی السنۃ

۴۸۸۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

دعا مؤمن کی ڈھال ہے اور جب دروازہ کھٹکھٹانا بے تحاشا ہو جائے تو کھول ہی دیا جاتا ہے۔ الخلعی فی الخلعیات

۴۸۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گذر ہوا تو میں یہ کہہ رہا تھا: اللھم ارحمنی آپ ﷺ نے میرے شانوں کے درمیان ہاتھ مارا اور فرمایا: (اللہ کی رحمت کو) عام کرو اور (صرف اپنے لیے) خاص نہ کرو۔ بے شک خصوصی اور عموم کے درمیان آسمان و زمین جیسا فاصلہ ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۲۵۸ پر روایت کی شرح ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۸۷..... (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

دعا میں خوب کوشش (اور کثرت) کرو بے شک جب کثرت سے دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے تو دروازہ آخر کھول دیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فصل......دعا کے آداب میں

۴۸۸۸.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہ گراتے تھے جب تک ان کو اپنے چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔ترمذی، صحیح غریب، مستدرک الحاکم

کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (بمعنی ضعیف) ہے۔حماد بن عیسیٰ اس میں متفرد ہیں اور وہ قلیل الحدیث بھی ہیں اور ضعیف بھی ہیں جن کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔جبکہ امام حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کے مثل اور بھی مرویات ہیں انہی میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ان تمام احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ روایت کو بھی حسن درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

تحفۃ الاحوذی ۳۲۸/۹

۴۸۸۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احجاز الزیت کے پاس ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کے ساتھ دعا کرتے دیکھا، جب آپ دعا سے فارغ ہو گئے تو آپ نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیے۔عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۴۸۹۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

میں اس شخص کو اللہ کے بارے میں تنگ دل پاتا ہوں جو ناممکن شے کے بارے میں اللہ سے سوال کرتا ہے۔کیونکہ اس کی حقیقت تو اللہ نے واضح کر دی ہے۔الدارمی، ابن عبدالبر فی العلم

فتنہ سے پناہ مانگنے کا طریقہ

۴۸۹۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ایک شخص کو فتنہ سے پناہ مانگتے ہوئے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ میں اس کے الفاظ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔پھر اس شخص کو فرمایا: کیا تو اپنے رب سے یہ سوال کر رہا ہے کہ وہ اہل وعیال اور مال و دولت نہ عطا کرے یا فرمایا: اہل واولاد نہ دے۔اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: کیا تو پسند کرتا ہے کہ اللہ تجھے مال اور اولاد نہ دے۔پس جو بھی فتنہ سے پناہ مانگنا چاہئے وہ فتنے کی گمراہیوں سے پناہ مانگے۔ابن ابی شیبہ، ابوعبید

فائدہ:......اللہ پاک نے قرآن پاک میں مال واولاد کو فتنہ ارشاد فرمایا ہے یعنی یہ آزمائش ہیں۔لہٰذا فتنہ سے پناہ مانگنا مال واولاد سے پناہ مانگنا ہے۔لہٰذا یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں گمراہ کرنے والے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اللھم انی اعوذبک من الفتنۃ المضلۃ۔

۴۸۹۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھا لیتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔مستدرک الحاکم

۴۸۹۳.....(عثمان رضی اللہ عنہ) ایک شخص دعا کرتے ہوئے ایک انگلی سے اشارہ کر رہا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطان کے لیے ہتھوڑا ہے۔سفیان الثوری فی الجامع، السنن للبیھقی

۴۸۹۴.....(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ سے ہدایت اور درستی کا سوال کرو۔اور ہدایت کے ساتھ سیدھے راستے کو اور درستی سے تیر کے نشانے کی درستی یاد کرو۔

ابوداؤد الطیالسی، الحمیدی، مسند احمد، العدنی، مسلم، ابوداؤد، نسائی، مسند ابی یعلی، الکجی ویوسف القاضی فی سننھما، جعفر الفریابی فی الذکر، ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی

۴۸۹۵.....حضور ﷺ سے جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ اگر اس کام کو کرنے یا اس چیز کو عطا کرنے کا خیال ہوتا تو نعم

ہاں فرمادیتے۔ اور اگر نہ کرنے کا خیال ہوتا تو خاموش ہوجاتے لیکن لا یعنی نہیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک اعرابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا آپ خاموش رہے۔ اس نے پھر سوال کیا آپ خاموش رہے۔ اس نے تیسری بار بھی سوال کردیا تب آپ ﷺ نے جھڑکنے کے انداز میں فرمایا: اے اعرابی! سوال کر جو بھی چاہتا ہے۔ صحابہ کرام اس کی ذات پر رشک کرنے لگے، صحابہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ جنت مانگے گا۔ لیکن اعرابی نے کہا: میں آپ سے سواری کا جانور مانگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے دیا۔ اعرابی نے پھر کہا: اور میں زاد (یعنی توشہ) کا بھی سوال کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے دیا۔ صحابہ فرماتے ہیں ہمیں اس پر بہت تعجب ہوا کہ (ہر چیز مانگ سکتا تھا لیکن یہ اتنی حقیر چیزوں پر راضی ہوگیا) پھر نبی کریم ﷺ نے اعرابی کے بارے میں فرمایا: اس اعرابی اور بنی اسرائیل کی بڑھیا کے سوالوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ پھر آپ ﷺ نے (اس کی وضاحت میں اس بڑھیا کا قصہ) ارشاد فرمایا:

جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم سمندر عبور کرنے کا ملا اور آپ سمندر تک پہنچے تو جانوروں کے چہرے مڑ گئے (یعنی سمندر نے راستہ نہ دیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے پروردگار! یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ (ادھر سمندر راستہ نہیں دے رہا اور تیرا حکم ہے کہ اس کو عبور کروں) اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: تم یوسف علیہ السلام کی قبر کے پاس جاؤ اپنے ساتھ اس کی ہڈیوں کو لے لو۔ (پھر سمندر تم کو راستہ دے گا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو قبر زمین کے برابر ہوچکی تھی۔ (اور اس کا کوئی نام ونشان نہ تھا) موسیٰ علیہ السلام کو پتہ نہ چل رہا تھا کہ قبر کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: اگر کوئی ہم میں سے ان کی قبر کو جان سکتا ہے تو فلاں بڑھیا ہی ہے جس کو شاید اس کا علم ہو۔

یوسف علیہ السلام کی قبر

موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پیغام بھیج کر بلایا اور پوچھا کیا تو جانتی ہے کہ یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ بڑھیا نے ہاں میں جواب دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اس کا پتہ دو۔ بڑھیا بولی: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! جب تک تم میرا سوال پورا نہ کرو۔ موسیٰ نے فرمایا: بولو تمہیں تمہارا سوال دیا۔ بڑھیا بولی: میں تم سے سوال کرتی ہوں کہ جنت میں جس درجہ میں تم کو جگہ ملے اسی درجہ میں مجھے بھی ٹھکانہ دیا جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم صرف جنت کا سوال کرو۔ بڑھیا بولی نہیں۔ اللہ کی قسم! میں تو تمہارے ساتھ ہی ہونا چاہتی ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام بار بار اس کو منع فرماتے رہے۔ آخر اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی: اس کو اس کا سوال دیدو (یعنی مانگ پورا کر دو) اس سے تمہارے حق میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس کا سوال دیا اور تب بڑھیا نے پتہ بتایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہڈیوں کو نکالا اور سمندر عبور کیا۔ الاوسط للطبرانی، الحرائطی فی مکارم الاخلاق

۴۸۹۶ (سعد رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں دعا میں دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کررہا تھا آپ ﷺ پاس سے گذرے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا ایک (ایک) (یعنی ایک انگلی سے اشارہ کرو)۔ ابن ماجہ

۴۸۹۷ (مسند طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ) ابن ابی الدنیا اپنی کتاب محاسبۃ النفس میں فرماتے ہیں: مجھے عبدالرحمن بن صالح المحاربی عن لیث کی سند سے بیان کیا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ایک شخص نے ایک دن اپنے کپڑے اتارے اور تیز دھوپ میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ اور اپنے نفس کو ڈانٹنے لگا: لے مزہ چکھ جہنم کی آگ کا۔ (لے مزہ چکھ جہنم کی آگ کا) تو رات کو تو مردار بنا پڑا رہتا ہے اور دن کو کام خراب بنا پھرتا ہے۔ اس شخص کی اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ پر نظر پڑی، آپ ایک درخت کے سائے تلے بیٹھے تھے۔

لہٰذا وہ شخص زمین سے اٹھ کر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ پر میرا نفس غالب آگیا تھا (اس وجہ سے اس کو سزا دے رہا تھا) نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا: تیرے لیے آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور اللہ پاک تیرے ساتھ ملائکہ پر فخر فرمارہے ہیں۔ پھر آپ

ﷺ نے اپنے اصحاب کوفرمایا اپنے بھائی سے توشہ حاصل کرلو۔ پس کوئی کہنے لگا اے فلاں! میرے لیے دعا کردے۔ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو فرمایا: تم ان سب کے لیے دعا کردو۔ وہ شخص دعا کرنے لگا:

اللهم اجعل التقوىٰ زادهم واجمع علی الهدی امرهم۔

اے اللہ تقویٰ کوان کا توشہ بنادے اور ہدایت پران کے کام کوجمع کردے۔

نبی ﷺ نے دعا کی: **اللهم سدده** اے اللہ اس کو (دعامیں) درست راہ سجھا۔ پھراس شخص نے یہ دعا (بھی) کی: **واجعل الجنة مآبهم** اور جنت کوان کا ٹھکانہ بنادے۔ ابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس

۴۸۹۸...... (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضوراکرم ﷺ جب کسی کے لیے دعا فرماتے تو اپنی ذات سے ابتداء فرماتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کوذکرفرمایا: اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر، اگر وہ صبر کرتے تو اپنے ساتھی سے بڑی تعجب خیز چیزیں دیکھتے لیکن انہوں نے یہ کہا:

ان سألتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قدبلغت من لدنی عذراً۔ الکهف: ۷۶

اس کے بعد اگر میں (پھر) کوئی بات پوچھوں (یعنی اعتراض کروں) تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا کہ آپ میری طرف سے عذر (کے قبول کرنے میں غایت کو پہنچ گئے)۔

یوں خود ہی انہوں نے اپنے ساتھی کوڈھیل دے دی۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن منیع، ابن قانع، ابن مردویه

فائدہ: ......۴۸۸۶ روایت میں خصوصیت کی بجائے عمومیت کا حکم دیا گیا یعنی سب کے لیے دعا کرو اسی طرح روایت ۴۸۹۷ میں بھی عام دعا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ اس روایت میں اور آنے والی چند روایات میں اس بات کی تعلیم ہے کہ پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اس دعا میں سب کو شامل کرلے: جیسے نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہم پر رحم فرما۔

اللهم افتح لنا ابواب الدعاء واجابتها۔

۴۸۹۹...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا میں کسی کا ذکر کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے۔ ترمذی، حسن غریب صحیح

۴۹۰۰...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ (دعامیں) جب انبیاء میں سے کسی کا ذکر کرتے تو اپنی ذات سے ابتداء فرماتے تھے اور یوں کہتے تھے: اللہ کی رحمت ہو ہم پر، ہود اور صالح پر۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۴۹۰۱...... آپ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ انبیاء میں سے کسی کا ذکر فرماتے تو یوں فرماتے: اللہ پاک ہم پر، ہود پر، صالح پر اور موسیٰ پر رحم فرمائے اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرماتے تھے۔ ابن قانع، ابن مردویه

دنیا وآخرت کی بھلائی مانگئے

۴۹۰۲...... انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس آئے وہ (بیماری اور عبادت ومحنت ومشقت) کی وجہ سے پر نوچے ہوئے چوزے کی طرح پڑا تھا۔

نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: تو اللہ سے کوئی دعا کرتا تھا کیا؟ اس نے عرض کیا: میں دعا کرتا تھا کہ اے اللہ! تو آخرت میں جو مجھے سزا دینا چاہتا ہے وہ دنیا ہی میں دیدے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے یوں کیوں نہیں کہا:

اللهم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ چنانچہ اس نے یہ دعا کی تو اللہ نے

اس کو شفاء بخش دی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۰۳ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر سو دعائیں بھی کرتے تب بھی شروع میں، آخر میں اور درمیان میں یہ دعا ضرور کرتے:

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ رواہ ابن النجار

۴۹۰۴ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس داخل ہوئے، وہ (بیماری کی وجہ سے) گویا ایک پرندہ (کی طرح بے جان) ہوگیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے اپنے پروردگار سے کوئی سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میں یہ دعا کیا کرتا تھا: اے اللہ! تو جو سزا مجھے کل آخرت میں دینا چاہتا ہے وہ آج دنیا ہی میں جلد دے دے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو نے یوں کیوں نہیں کہا:

اللهم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

چنانچہ آدمی نے یہ دعا کی تو وہ (بیماری کی کیفیت اس سے) چھٹ گئی۔ رواہ ابن النجار

۴۹۰۵ ..... اسحاق بن ابی فروہ، یزید الرقاشی کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندۂ مؤمن اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں تم اس کو جواب مت دو۔ میں چاہتا ہوں کہ اور اس کی آواز سنوں۔ اور جب فاجر شخص دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں: اے جبرئیل علیہ السلام! اس کی حاجت جلد پوری کردو میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔

رواہ ابن النجار

۴۹۰۶ ..... (مسند سلمۃ بن الاکوع) سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو جب بھی دعا کرتے دیکھا آپ نے سبحان ربی الاعلی والوھاب پڑھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۹۰۷ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: میں قرآن سیکھنے کی ہمت نہیں رکھتا تو اس کے بدلے مجھے کیا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو:

سبحان اللّٰه، والحمدللّٰه، ولاحول ولا قوة الا باللّٰه، ولااله الااللّٰه، واللّٰه اکبر

آدمی نے کہا: اس طرح اور اس نے پانچوں انگلیاں ملالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو اللہ کے لیے ہیں آدمی نے پوچھا: پھر میرے لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم یوں کہا کرو:

اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وارزقنی۔

پھر آدمی نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کرکے پوچھا: یوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ خیر کے ساتھ بھر لیے۔

مصنف عبدالرزاق

فائدہ: ..... آدمی نے پہلے ایک مٹھی بند کرکے پوچھا کہ اس طرح ان کلمات کو تھام لوں اور ان کو حرز جان بنالوں تو میرے لیے کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ تو فقط پروردگار کی خوشنودی کے لیے ہیں۔ اور تمہارے فائدے کے لیے یہ دعائیں ہیں تب اس نے دونوں مٹھیاں بند کرکے پوچھا: ان دونوں چیزوں کو زندگی سے وابستہ کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور اس طرح تم دونوں ہاتھوں میں خیر بھرلو گے۔

۴۹۰۸ ..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ابتہال یہ ہے: پھر آپ دونوں ہاتھ کھول کر ان کی پشت اپنے منہ کی طرف کرلی اور دعا اس طرح ہے پھر آپ نے دونوں ہاتھ (ہتھیلیاں سامنے کرکے) ڈاڑھی کے نیچے کرلیے۔ اور اخلاص اس طرح ہے پھر انگلی سے اشارہ کرکے دکھایا۔ مصنف عبدالرزاق

فائدہ: ..... ابتہال: یعنی خوب گڑگڑانا اور آہ وزاری کرنا۔ دعا معلوم ہے اور اخلاص یعنی انگلی سے اشارہ کرنا جس طرح تشہد میں کیا جاتا ہے اور دل میں یہ خیال کرنا اے اللہ ایک تجھ کو پکارتا ہوں میری پکار سن لے یہ اخلاص ہے۔

۴۹۰۹......نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تو ایک ہے۔ جب بھی تو انگلی سے اشارہ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کر۔ رواہ عبدالرزاق

۴۹۱۰......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی:

اے اللہ! مجھے میرے شوہر نبی ﷺ سے فائدہ پہنچاتا رہ اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے بھی مجھے فائدہ دیتا رہ۔

نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا: تم نے تو اللہ سے متعین عمروں گنے چنے ایام اور تقسیم شدہ رزق کے بارے میں سوال کیا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک کسی بھی شی کے وقت سے پہلے اس کا فیصلہ فرماتے ہیں اور نہ کسی شی کو اس کے وقت آنے پر مؤخر فرماتے ہیں۔ لہٰذا اگر تم اللہ سے یہ سوال کرتی کہ وہ تم کو قبر کے عذاب اور جہنم کی آگ سے پناہ دے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل ہوتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم، ابن حبان

۳۲۳۸ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۹۱۱......(ابوامامۃ الباہلی) ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے تو ہمارے دلوں میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ ﷺ ہمارے لیے دعا فرمادیں۔ اور آپ ﷺ نے ہمارے لیے واقعتہ دعا فرمادی:

اللّٰهم اغفرلنا وارحمنا، وارض عنا وتقبل منا وادخلنا الجنة ونجنا من النار واصلح لناشأننا كله۔

اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہم سے ہماری دعا قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات مرحمت فرما اور ہمارے تمام کاموں کو اچھا کردے۔

حضور ﷺ یہ دعا فرما چکے تو ہم نے خواہش کی کہ مزید اور دعائیں ہم کو دیدیں۔ ادھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے تمام کاموں کی (دعا کر کے اس) کو جمع کردیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۱۲......(ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

خوشی کے دن اللہ سے دعا کر، ان شاء اللہ وہ رنج وغم کے دن بھی تیری دعا قبول کرے گا۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۹۱۳......(ابوذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

نیکی کے ساتھ تھوڑی سے دعا بھی کافی ہے، جس طرح بہت سے کھانے کے لیے تھوڑا سا نمک کافی ہو جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۱۴...(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب موسیٰ بن عمران علیہ السلام دعا فرماتے تھے تو حضرت ہارون (بن عمران) علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں آمین اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ مصنف عبدالرزاق

دعا میں کوشش ومحنت

۴۹۱۵......(عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا اس قدر مانگتے تھے کہ میں بھی آپ کے ہاتھ اٹھانے سے تھک جاتی تھی:

اللهم انما انا بشر فلاتعذبني بشتم رجل شتمته أو آذيته۔

اے اللہ! میں بھی ایک بشر ہوں اگر میں نے کسی کو برا بھلا کہہ دیا ہو یا کسی کو تکلیف دیدی ہو تو مجھے اس پر عذاب نہ دیجئے گا۔

مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۶......(مرسل طاؤس رحمۃ اللہ علیہ) طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک قوم پر بددعا فرمانے لگے تو اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بہت بلند کردیئے۔ (آپ کے نیچے) اونٹنی چکرانے لگی تو آپ نے ایک ہاتھ سے اونٹنی (کی مہار) تھامی اور دوسرا ہاتھ یونہی آسمان کی طرف بلند رہنے دیا۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۷.....(مرسل عروہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دیہاتی قوم کے پاس سے گذرے، جو اسلام لاچکے تھے۔ اور لشکریوں نے ان کے علاقوں کو تہہ وبالا کردیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے خوب پھیلا کر ان کے لیے دعا کی ایک دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور پھیلایئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں کو چہرے کے سامنے (آخر تک) پھیلا دیا اور آسمان کی طرف بلند نہیں کیا۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۸.....(مرسل الزہری رحمۃ اللہ علیہ) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں اپنے ہاتھوں کو سینے تک بلند کر لیتے تھے۔ پھر (فراغت کے بعد) دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیتے تھے۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ بھی دعا فرماتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

یہی روایت ایک جامع دعا کے ساتھ ۳۲۱۰ پر گذر چکی ہے۔

۴۹۲۰.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ پر جانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے اجازت دیدی اور فرمایا: اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا اور دعا کے وقت ہمیں نہ بھولنا۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، مصنف عبدالرزاق

عافیت کی دعا کی اہمیت

۴۹۲۱.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ پہلے سال ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:

آگاہ رہو! لوگوں میں یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی شئی تقسیم نہیں ہوئی۔ یاد رکھو! سچائی اور نیکی دونوں جنت میں جائیں گی اور جھوٹ اور بدی دونوں جہنم میں جائیں گی۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان فی روضۃ العقلاء، الدارقطنی فی الافراد، السنن لسعید بن منصور

۴۹۲۲.....جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ میں منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو یاد کر کے رونے لگے پھر ارشاد فرمایا: اللہ سے عاقبت کا سوال کرو پھر فرمایا: بے شک یقین کے بعد عافیت کے مثل کوئی چیز کسی کو عطا نہیں کی گئی۔

نسائی، حلیۃ الاولیاء

۴۹۲۳.....حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ بے شک (ایمان کے) یقین کے بعد عافیت سے افضل کوئی شی کسی کو عطا نہیں کی گئی۔ اور شک وشبہ سے بچو، یقیناً کفر کے بعد شک سے زیادہ سخت کوئی چیز کسی کو نہیں دی گئی۔ تم پر سچائی لازم ہے۔ کیونکہ سچائی نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے۔ جھوٹ سے بچو بے شک وہ بدی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔ ابن جریر فی تھذیب الآثار، ابن مردویہ

۴۹۲۴.....اوسط رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے سال رسول اللہ ﷺ میری اس جگہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا: اللہ سے معافاۃ یا فرمایا عافیت کا سوال کرو۔ بے شک یقین کے بعد معافاۃ یا عافیت سے بڑھ کر کوئی افضل شی کسی کو نہیں دی گئی۔ تم پر سچائی لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں جائیں گی۔ جھوٹ سے بچو، کیونکہ وہ بدی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گی۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، بغض نہ رکھو، قطع تعلقی نہ کرو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ اور اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تم کو اس کا حکم دیا ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... عافیت اور معافاۃ دونوں کا ایک ہی مطلب ہے دنیا وآخرت میں ہر طرح کی تکلیف اور پریشانی سے نجات۔

۴۹۲۵..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ (کی وفات کے بعد ان) کی جگہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو پہلے سال موسم گرما میں اسی جگہ کھڑے ہوئے فرماتے سنا: یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دو مرتبہ بہہ پڑیں۔ پھر فرمایا:

میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ سے مغفرت اور دنیا وآخرت میں عافیت اور درگذر کرنے کا سوال کرو۔ مسند ابی یعلی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند جید (عمدہ) ہے۔

۴۹۲۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس منبر (رسول) پر فرماتے سنا: میں نے اسی روز پہلے سال رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا تھا: یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غمگین ہوگئے اور رو پڑے پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کلمہ اخلاص کے بعد تم کو عافیت جیسی کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔

مسند احمد، ابن حبان

۴۹۲۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو یہاں رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ یہی بات پھر دہرائی پھر رو پڑے۔ پھر دہرائی اور پھر رو پڑے پھر فرمایا:

انسانوں کو اس دنیا میں عفو اور عافیت سے بڑھ کر افضل کوئی شی عطا نہیں کی گئی لہٰذا اللہ سے ان دونوں چیزوں کا سوال کیا کرو۔

نسائی، مسند ابی یعلی، الدارقطنی فی الافراد

عافیت کی دعا مانگنا چاہئے

۴۹۲۸..... رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ بن رافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منبر رسول اللہ ﷺ پر فرماتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی یاد میں رو پڑے۔ پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: میں نے اسی گرمیوں میں پہلے سال رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ سے دنیا وآخرت میں عفو، عافیت اور یقین کا سوال کرو۔ مسند احمد، ترمذی حسن غریب

۴۹۲۹..... ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ سہل رحمۃ اللہ علیہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں، حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم لوگ روضۂ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے۔ پھر اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا:

اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہلے سال ان لکڑیوں پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

کسی بندے کو اچھے یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔ پس اللہ سے حسن یقین اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ البزار

سہل کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث مرفوع منقول نہیں ہے۔

۴۸۳۰..... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: لوگوں کو یقین اور عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ پس ان دونوں چیزوں کا اللہ سے سوال کرو۔ مسند احمد

یہ روایت منقطع الاسناد ہے۔

۴۹۳۱..... ثابت بن الحجاج سے مروی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ پہلے سال تمہارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور یہ فرمایا تھا: اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ بے شک کسی بندے کو یقین کے سوا عافیت سے بڑھ کر کوئی شئی نہیں دی گئی۔ اور میں بھی اللہ سے یقین اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ مسند ابی یعلی

کلام:......یہ روایت بھی منقطع الاسناد ہے۔ لیکن امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے متصل اور منقطع بہت سے طریق ہیں جس کی وجہ سے حدیث صحت کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔ بحواله کنز العمال ج ۲ ص ۶۲۷

۴۹۳۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل سے دنیا وآخرت کی عافیت اور مغفرت کا سوال کرو۔

التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

۴۹۳۳......بواسطہ عبداللہ بن جعفر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کونسی دعا سب سے افضل ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ سے مغفرت اور عافیت کا سوال کرو۔ رواه ابن النجار

فائدہ:......بلاشک جب انسان کو دنیا وآخرت کی ہر تکلیف اور مصیبت سے نجات مل جائے اس سے بڑھ کر اور کیا شئی ہو سکتی ہے اور یہی عافیت اور مغفرت کا حاصل ہے۔

۴۹۳۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا نبی اللہ! کونسی دعا افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب سے دنیا وآخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرو۔ بے شک تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ نسائی

۴۹۳۵......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک شخص پر گذر ہوا جو کہہ رہا تھا: اللھم انی اسألک الصبر۔ اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔ تو نے تو اللہ سے مصیبت کا سوال کرلیا ہے، عافیت کا سوال کر۔

اسی طرح آپ ایک دوسرے شخص کے پاس سے گذرے جو کہہ رہا تھا: اللھم انی اسألک تمام النعمة اے اللہ میں تجھ سے کامل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم! جانتا ہے کمال نعمت کیا شئی ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک دعا ہے، میں خیر کی امید سے مانگ رہا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کمال نعمت جنت کا دخول اور جہنم سے نجات ہے۔

یونہی حضور ﷺ کا ایک شخص ک پاس سے گذر ہوا، جو کہہ رہا تھا: یا ذالجلال والاکرام. حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارے دعا قبول ہوگی سوال کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

ممنوع الدعا

۴۹۳۶......(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ اعرابی نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی:

اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی کو اپنی رحمت میں شریک نہ کر۔ نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے ایک وسیع شے کو تنگ کر دیا ہے۔ پھر اعرابی اسی وقت وہاں سے ہٹ کر مسجد کے کونے میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس کی طرف لپکے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ تم کو آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ مشکل پیدا کرنے والا۔

السنن لسعید بن منصور

۴۹۳۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دعا کرتے دیکھا، وہ دعا کرتے ہوئے انگوٹھوں کر پاس والی دونوں انگلیاں اٹھا رہی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تو ایک ہی ہے یوں اس کو دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنے سے منع کیا۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۳۸......شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہل مکہ کے قصہ گو واعظ کو فرمایا دعا میں قافیہ بندی سے اجتناب کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو خوب دیکھا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

دعا کی قبولیت کے اوقات

۴۹۳۹۔۔۔(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارش کے پہلے قطرے سے اپنے سر کھول دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: یہ بارش ہمارے پروردگار کے پاس سے ابھی ابھی آئی ہے جو برکت سے بھرپور ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت میں ایک راوی ایوب بن مدرک ہے جو متروک اور ناقابل اعتبار ہے۔ابن عساکر بحوالہ کنز ج ۲ ص ۶۲۹

۴۹۴۰۔۔۔۔(عطاء) عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: تین وقتوں میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ اذان کے وقت، بارش برستے وقت اور دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ کے وقت۔السنن لسعید بن منصور

۴۹۴۱۔۔۔۔مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ افضل گھڑیاں نماز کے اوقات ہیں لہٰذا ان اوقات میں دعا کرو۔مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۴۲۔۔۔۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب بھی کوئی شخص اللہ کے آگے سجدہ میں پیشانی ٹیکتا ہے اور کہتا ہے: یارب اغفرلی، یارب اغفرلی، یارب اغفرلی، اے پروردگار میری مغفرت فرما، اے پروردگار! میری مغفرت فرما، اے پروردگار! میری مغفرت فرما۔ پھر بندہ سر اٹھاتا ہے تو اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۴۳۔۔۔(مسند حدیر ابی فوزۃ الاسلمی یا السلمی) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بشیر کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کے پاس اصحاب جن میں حدیر ابوفوزہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں دیکھا کہ یہ لوگ جب بھی چاند دیکھتے تو کہتے:

اللھم اجعل شھرنا الماضی خیر شھر وخیر عاقبۃ وارسل علینا شھرنا ھذا بالسلامۃ والاسلام والامن والایمان والمعافاۃ والرزق الحسن۔

اے اللہ! ہمارے اس گذشتہ ماہ کو بہترین ماہ بنا اور بہترین انجام کار بنا۔ اور ہم پر آئندہ ماہ کو سلامتی اور اسلام امن اور ایمان عافیت اور عمدہ رزق کے ساتھ بھیج۔بخاری فی التاریخ، ابن مندہ، الدولابی فی الکنی، ابونعیم، ابن عساکر

فائدہ:۔۔۔۔۔فورہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ایک جماعت نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے تابعین میں ان کو شامل کیا ہے۔الاصابہ۔فرماتے ہیں ابن مندہ فرماتے ہیں صحیح ابوفوزہ ہے۔

۴۹۴۴۔۔۔۔عثمان بن ابی العاتکہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے بھائی زیاد نے بتایا: نبی کریم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے:

اللھم بارک لنا فی شھرنا ھذا الداخل۔

اے اللہ! ہمیں اس آنے والے مہینے میں برکت عطا فرما۔

پھر انہوں نے آگے حدیث ذکر کی اور بتایا کہ اس دعا پر چھ صحابہ کرام جنہوں نے یہ دعا سنی تھی مواظبت فرماتے تھے اور ساتھ حدیر ابوفوزہ سلمہ ہیں جو اس دعا پر مواظبت کرتے تھے۔ابن مندہ، ابن عساکر

قبولیت کے مقامات

۴۹۴۵۔۔۔۔(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ حجر اسود اور باب کے درمیان دعا کرتے تھے:

اللھم انی اسألک ثواب الشاکرین ونزل المقربین ومرافقۃ النبیین ویقین الصدیقین وذلۃ المتقین واخبات الموقنین حتی توفانی علی ذلک یاارحم الراحمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں شکر گذاروں کے ثواب کا، برگزیدہ لوگوں کی مہمانی کا، انبیاء کے ساتھ کا، صدیقین کے یقین کا، متقیوں کی سی عاجزی کا اور اہل یقین کی ضروتنی وکسرنفسی کا حق کہ آپ مجھے اسی حال میں اپنے پاس اٹھالیں یا ارحم الراحمین۔

رواه الديلمی

کلام: ...... اس روایت میں ایک راوی عبدالسلام بن ابی الجنوب ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں راوی متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

مقبولیت کے قریب دعائیں

۴۹۴۶ ... ضابحی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان بھائی کی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے دعا قبول ہے۔ الادب المفرد، زوائد الزهد للامام احمد، الكبير للطبرانی

مخصوص اوقات کی دعائیں

صبح کے وقت کی دعا

۴۹۴۷ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوجاتے۔
دوسری روایت میں ہے جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور سورج طلوع ہوجاتا تو یہ فرماتے:

مرحبا بالنهار الجديد والكاتب والشهيد، اكتبا بسم الله الرحمن الرحيم اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا رسول الله واشهد ان الدين كما وصف الله والكتاب كما انزل الله واشهد ان الساعة آتية لاريب فيها وان الله يبعث من فی القبور۔

خوش آمدید دن کو، کاتب اور گواہ (فرشتوں) کو تم لکھو: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ دین وہ ہے جس کی اللہ نے تعریف کی اور کتاب وہ ہے جو اللہ نے نازل کی اور میں شہادت دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شائبہ نہیں اور اللہ پاک قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کو زندہ کر کے اٹھانے والا ہے۔ الخطيب فی التاريخ، الديلمی، ابن عساكر، السلفی فی انتخاب حديث القرآء

کلام: ...... اس روایت کی اسناد میں ایک راوی زفل العرقی ہے جو ضعیف ہے۔ پورا نام زفل بن عبداللہ ابوعبداللہ المکی جس کو ابن شداد بھی کہا جاتا ہے۔ اہل حدیث کے ہاں ضعیف ہے۔ تہذیب التہذیب ۳/ ۳۴۰

۴۹۴۸ ...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے:

اللهم ما قلت من قول أو حلفت أو نذرت من نذر فمشيئتک بين يدی ذلک كله، ماشئت منه كان، وما لم تشأ لم يكن، فاغفره لی، وتجاوزلی عنه، اللهم من صليت عليه فصلاتی عليه، ومن لعنته فلعنتی عليه۔

اے اللہ! میں جو بات کروں، جو قسم اٹھاؤں یا جو نذر اور منت مانوں سب سے پہلے تیری مشیت چاہتا ہوں جو تو چاہے وہ ہو اور جس میں تیری مشیت نہ ہو وہ نہ ہو۔ پس اس کو میرے لیے معاف فرما اور میری طرف سے اس سے درگذر فرما۔ اے اللہ! جس پر تو رحمت بھیجے اس کو تو پس وہ شخص باقی تمام دن استثناء میں ہوگا۔ (یعنی کوئی قسم اور نذر وغیرہ اس پر لازم نہ ہوگی)۔ مصنف عبدالرزاق

شام کی دعا

۴۹۴۹......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ شام کے وقت رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے تھے:

أمسينا وأمسى الملک لله، والحمدلله ولااله الاالله، وحده' لاشريک له' له الملک وله الحمد، وهو علی کل شیء قدير، اللهم انی أسألک من خير هذه الليلة، وخير ما فيها، وأعوذبک من شرها، وشرمافيها، اللهم انی اعوذبک من الکسل والهرم والکبر وفتنة الدنيا وعذاب القبر.

ہم نے اور تمام سلطنت نے اللہ کے حضور شام بسر کی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے۔ اور اسی کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں اس کی تاخیر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں اس رات کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ مصنف ابن ابی شيبه

صبح وشام کی دعائیں

۴۹۵۰......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ جب بھی میں صبح کروں، شام کروں اور بستر پر لیٹوں تو یہ دعا ضرور پڑھ لوں:

اللهم فاطر السموات والارض، عالم الغيب والشهادة أنت رب کل شیء ومليکه، أشهدأن لا اله الا أنت وحدک لا شريک لک وان محمداً عبدک ورسولک، وأعوذبک من شر نفسی، وشر الشيطان وشرکه، وان اقترف، وان اقترف علی نفسی سوءاً، أوأجره الی مسلم.

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! تو ہر چیز کا رب اور اس کا مالک ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی ساتھی نہیں، محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ (اے اللہ!) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر اور اس کی شرکت سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر کوئی برائی لگاؤں یا کسی مسلمان کی طرف کوئی برائی منسوب کروں۔

مسند احمد، ابن منيع، الشاشی، مسند ابی يعلی، ابن السنی فی عمل يوم وليلة، السنن لسعيد بن منصور

۴۹۵۱......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

أمسينا وأمسی الملک لله الواحد القهار، الحمدلله الذی ذهب بالنهار وجاء بالليل، ونحن فی عافية، اللهم هذا خلق جديد قدجاء فما عملت فيه من سيئة فتجاوز عنها، وما عملت فيه من حسنة فتقبلها، وأضعفها أضعافاً مضاعفة، اللهم انک بجميع حاجتی عالم، وانک علی جميع نجحها قادر، اللهم أنجح الليلة کل حاجة لی، ولا تزدنی فی دنیای، ولا تنقصنی فی آخرتی.

ہم نے اور ساری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی جو واحد ہے، قہار ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو دن کو لے گیا اور رات کو لے آیا اور ہم عافیت میں رہے۔ اے اللہ یہ (رات) تیری نئی مخلوق ہے جو سر پر آگئی ہے جو اس میں مجھ سے برائی سرزد ہو جائے اس سے درگذر کر۔ جو اس میں میں نیک عمل کروں اس کو قبول فرما۔ اور اس میں کئی کئی گنا اضافہ فرما۔ اے اللہ تو میری تمام

حاجتوں کو جانتا ہے۔ میری دنیا کو زیادہ نہ کر (پس میری ضروریات پوری فرمادے اور) میری آخرت میں کمی نہ کر۔
جب صبح ہوئی تب بھی آپ اسی کے مثل کلمات پڑھتے۔ (یعنی فقط امسینا وامسی کی بجائے اصبحنا واصبح پڑھتے)۔

الاوسط للطبرانی، عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۴۹۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم بک نصبح وبک نمسی وبک نحیا وبک نموت والیک النشور۔

اے اللہ! ہم تیرے ساتھ صبح کرتے ہیں اور تیرے ساتھ شام کرتے ہیں، تیرے طفیل زندگی پاتے ہیں اور تیرے حکم سے مرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم اٹھائے جائیں گے۔
شام کے وقت بھی یہی کلمات پڑھتے صرف آخر میں (النشور کی بجائے) المصیر پڑھتے۔ الدورقی، ابن جریر
حدیث صحیح ہے۔

۴۹۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

الحمدللہ علی حسن المساء والحمد علی حسن المبیت والحمدللہ علی حسن الصاح۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اچھی شام پر، اچھی رات پر اور اچھی صبح پر۔
فرمایا: جس نے صبح کو دعا پڑھی اس نے اس رات کا اور اس دن کا شکر ادا کر دیا۔ شعب الایمان للبیھقی

۴۹۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور ﷺ پر نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! اگر تم کو یہ بات اچھی لگے کہ تم کسی رات یا کسی دن اللہ کی ایسی عبادت کرو جیسا کہ اس کا حق ہے تو یہ دعا پڑھو:

اللھم لک الحمد حمدًا کثیرًا مع خلودک، ولک الحمد حمدًا لا منتھی لہ دون علمک، ولک الحمد حمدًا لا منتھی لہ دون مشیئتک، ولک الحمد حمدًا لا أجر لقائلہ الا رضاک.

اے اللہ! بہت بہت زیادہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں تیرے دوام کے ساتھ۔ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں جنکی انتہاء نہ ہو۔ تیری مشیت کے سوا۔ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں جن کے قائل کا اجر تیری رضاء کے سوا کچھ نہ ہو۔ شعب الایمان للبیھقی

کلام:..... حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے نیچے کے راوی کے درمیان کوئی راوی ساقط ہے جس کی وجہ سے روایت منقطع الاسناد ہے۔

بری موت سے بچاؤ کی دعا

۴۹۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس کے دشمنوں پر اس کی مدد ہو، اس کے رزق میں وسعت ہو اور بری موت سے اس کی حفاظت ہو تو وہ شخص یہ دعا صبح وشام تین تین بار پڑھا کرے:

سبحان اللہ ملء المیزان ومنتھی العلم، ومبلغ الرضا، وزنۃ العرش، ولاالٰہ الااللہ ملء المیزان ومنتھی العلم، ومبلغ الرضاء، وزنۃ العرش، واللہ أکبر ملء المیزان ومنتھی العلم، ومبلغ الرضاء، وزنۃ العرش.

میں سبحان اللہ کہتا ہوں میزان بھر کر، خدا کے علم کی انتہاء تک، خدا کی رضاء حاصل ہونے تک اور عرش کے وزن تک۔ میں لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوں میزان بھر کر، علم کی انتہاء کے بقدر، خدا کی رضاء کے حصول تک اور عرش کے وزن کے برابر۔ اور اللہ اکبر کہتا ہوں میزان بھر کر، علم کی انتہاء کے بقدر، رضاء حاصل ہونے تک اور عرش کے وزن کے برابر۔ الدیلمی، نظام الدین المسعودی فی الاربعین

کلام:..... ضعیف روایت ہے دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۵۸، التنزیہ ۲/۳۳۲، ذیل اللآلی ۱۵۲

۴۹۵۶.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ صبح ہو تو یہ دعا پڑھو:

اصبحنا علی فطرة الاسلام و کلمة الاخلاص وسنة نبینا محمد صلی اللہ علیه و آله وسلم وملة ابراهیم ابینا وماکان من المشرکین۔

ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمہ اخلاص پر، اپنے نبی ﷺ کی سنت پر اور اپنے باپ ابراہیم کی ملت حنیفیہ پر جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اور جب شام ہو تب بھی یہی دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل

۴۹۵۷..... (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی صبح و شام کی دعا میں ہمیشہ یہ کلمات پڑھتے دیکھا جن کو آپ نے کبھی نہیں چھوڑا حتیٰ کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ ج ۲ ص ۶۳۶، حدیث نمبر ۴۹۵۷

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل میں اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میری برائیوں کی پردہ پوشی فرما، میرے خوف کو امن عطا فرما، اے اللہ میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے، اور میرے اوپر سے حفاظت فرما۔

اے پروردگار! میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ نیچے سے اچک لیا جاؤں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:.......جبیر بن سلیمان فرماتے ہیں: نیچے سے اچک لیا جاؤں اس سے مراد خسف ہے یعنی دھنس جانا زلزلہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں معلوم نہیں یہ جبیر کا اپنا قول ہے یا نبی ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۵۸..... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اپنے نفس، اپنی اولاد، اپنے اہل اور اپنے مال کے بارے میں انجانا خطرہ لگا رہتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر صبح و شام یہ کلمات پڑھا کر:

بسم اللہ علی دینی ونفسی وولدی واهلی ومالی۔

چنانچہ اس شخص نے یہ کلمات کہنے کی پابندی کی۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: تمہیں جو خطرات لاحق رہتے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، وہ میرے خطرات بالکل زائل ہوگئے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی دعا

۴۹۵۹ (ابوایوب رضی اللہ عنہ) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور ابوایوب کے گھر ٹھہرے۔ رسول اللہ ﷺ نیچے کمرے میں قیام پذیر ہوئے جبکہ ابوایوب کا گھرانہ اوپر کمرے میں تھا۔ جب شام ہوئی اور رات آئی تو ابوایوب کو یہ خیال آنے لگا کہ وہ کمرے کے اوپر ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے نیچے کمرے میں ہیں یوں وہ آپ ﷺ اور وحی کے درمیان ہیں۔ لہٰذا ابوایوب سو نہ سکے اس ڈر سے کہ کہیں (سوتے ہوئے ان کے حرکت کرنے سے) آپ ﷺ پر گرد و غبار نہ گرے اور آپ ﷺ کو اذیت پہنچے۔ جب صبح ہوئی تو یہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! رات بھر میں پلک جھپکا سکا اور نہ ام ایوب۔ حضور ﷺ نے پوچھا وہ کیوں اے ابوایوب؟ عرض کیا: مجھے یہ خیال آتا رہا کہ میں کمرے کے اوپر ہوں اور آپ نیچے ہیں تب میرے حرکت کرنے سے گرد و غبار نیچے نہ گرے یوں میرا حرکت کرنا آپ کو اذیت پہنچائے اور (یوں بھی اوپر ہونے کی وجہ سے) میں آپ کے اور وحی کے درمیان حائل ہوں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب! ایسا نہ کیا کر! پھر فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو صبح وشام دس دس بار پڑھ لیا کرے تو تجھے دس نیکیاں عطا ہوں گی، دس برائیاں تیری مٹادی جائیں، دس درجات تیرے بلند کیے جائیں اور قیامت کے دن وہ کلمات تیرے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر کا باعث بنیں؟ پس تو یہ کہا کر:

لاالٰہ الااللّٰہ، لہ الملک، ولہ الحمد لاشریک لہ ۔الکبیر للطبرانی

۴۹۶۰۔ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت طلق سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر خبر دی کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں جلا۔ پھر دوسرا شخص آیا اور بولا اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ: آگ بھڑک اٹھی تھی۔ لیکن جب وہ آپ کے گھر تک پہنچی تو خود بخود بجھ گئی۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے علم تھا کہ اللہ پاک ایسا نہیں کریں گے۔ لوگوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کونسی بات زیادہ تعجب انگیز ہے، آپ کی یہ بات کہ گھر نہیں جلا یا یہ بات کہ اللہ پاک ایسا نہیں کریں گے کہ میرا گھر جلادیں؟

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ یقین ان کلمات کی وجہ سے تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے تھے کہ جو شخص صبح کو یہ کلمات کہہ لے تو شام تک کوئی مصیبت اس کو نہیں پہنچ سکتی۔ اور جو شخص شام کو یہ کلمات کہہ لے تو صبح تک کوئی مصیبت اس کو لاحق نہ ہوگی۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اللھم أنت ربی لاالہ الا أنت علیک توکلت، وأنت رب العرش الکریم، ماشاء اللّٰہ کان، وما لم یشأ لم یکن، لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم. أعلم أن اللّٰہ علی کل شیء قدیر، وان اللّٰہ قد أحاط بکل شیء علمًا، اللھم انی أعوذبک من شر نفسی، ومن شر دابۃ أنت آخذ بناصیتھا، ان ربی علی صراط مستقیم.

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، میں نے تجھی پر بھروسہ کیا، تو عرش کریم کا پروردگار ہے۔ جو اللہ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کسی چیز سے اجتناب کی اور کسی نیکی کو کرنے کی طاقت صرف اللہ کے بخشنے سے ممکن ہے جو عالی اور عظیم ذات ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطے میں کر رکھا ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور اپنی سواری کے شر سے اس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے۔ الدیلمی، ابن عساکر

فائدہ:...... مسند الفردوس الدیلمی کی روایات ضعیف ہوتی ہیں۔ اس روایت کو المتناھیہ ۱۴۰۰ میں بھی ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی اغلب بن تمیم منکر الحدیث ہے۔ جس کے متعلق میزان الاعتدال ۲۷۳/۱ میں امام بخاری کا قول نقل کیا گیا ہے کہ تمیم منکر الحدیث ہے۔

فرض نمازوں کے بعد کی دعا

۴۹۶۱۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (فرض) نماز کے سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات کہے فرشتہ ان کو ایک ورق میں لکھ کر مہر لگا دیتا ہے پھر قیامت کے دن وہ ان کو پیش کرے گا۔ جب اللہ پاک بندہ کو قبر سے اٹھائیں گے تو وہ فرشتہ یہ کاغذ لے کر اس کے پاس آئے گا اور پوچھے گا: کہاں ہیں عہد و پیمان والے تاکہ ان کو ان کے ساتھ کیے گئے وعدے پورے کیے جائیں؟ وہ کلمات یہ ہیں:

اللھم فاطر السموات والأرض، عالم الغیب والشھادۃ الرحمن الرحیم، انی أعھد الیک فی ھذہ الحیاۃ الدنیا: بأنک أنت اللّٰہ لاالہ الا أنت وحدک لاشریک لک وأن محمدًا عبدک ورسولک، فلا تکلنی الی نفسی، فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء، وتباعدنی من الخیر. وانی لاأثق

الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عهدا عندک تؤدیه الی یوم القیامة، انک لاتخلف المیعاد.

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! نہایت مہربان رحم کرنے والے! میں اس دنیاوی زندگی میں تجھے عہد دیتا ہوں کہ (میں تہہ دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ) تو ہی معبود برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی ثانی نہیں اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ پس مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ کیونکہ اگر تو نے مجھے نفس کے سپرد کر دیا تو تحقیق تو نے مجھے برائی کے بالکل قریب کر دیا اور خیر سے کوسوں دور کر دیا اور مجھے تو تیری رحمت ہی پر بھروسہ ہے، پس تو میرے ساتھ اپنی رحمت کا وعدہ کر لے اور اس کو قیامت کے دن پورا فرما دیجئے گا۔ بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ الحکیم

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے ان کلمات کو اپنے کفن میں لکھنے کا حکم دیا تھا۔

۴۹۶۲..... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: جس شخص کی خواہش ہو کہ بڑے ترازو میں اس کے اعمال تولے جائیں تو وہ نماز سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھ لیا کرے:

سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدلله رب العالمین

پاک ہے پروردگار عزت والا ان چیزوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۳۴۸۱ پر روایت گذر چکی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا

۴۹۶۳..... عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے:

اللهم تم نورک فهدیت، فلک الحمد، وعظم حلمک فعفوت، فلک الحمد وبسطت یدک، فاعطیت فلک الحمد، ربنا وجهک أکرم الوجوه، وجاهک خیر الجاه، وعطیتک أنفع العطایا وأهناها، تطاع ربنا فتشکر، وتعصی ربنا فتغفر، لمن شئت، تجیب المضطر اذا دعاک وتغفر الذنب، وتقبل التوبة، وتکشف الضر، ولا یجزی آلاءک أحد ولا یحصی نعماءک قول قائل

اے اللہ! تیرا نور کامل ہے، جس کے ساتھ تو نے سیدھی راہ دکھائی، پس تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں، تیری بردباری عظیم ہے جس کے ساتھ تو نے مغفرت فرمائی، پس تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ تو نے اپنا دست کرم دراز کیا اور خوب عطا کیا، پس تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری ذات سب سے زیادہ کریم ذات ہے، تیرا رتبہ سب سے بلند رتبہ ہے، تیری عطا سب عطاؤں سے زیادہ نفع مند ہے اور خوشگوار ہے۔ اے رب! تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو قدر کرتا ہے، تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تو جس کی چاہے مغفرت کرتا ہے۔ مضطر (پریشان حال) جب تجھے پکارتا ہے تو تو اس کی پکار سنتا ہے اور تو گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ تو توبہ قبول فرماتا ہے، اور ہر طرح کی مشکل تو ہی دور کرتا ہے اور تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا اور کسی کی گفتگو تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتی۔ جعفر فی الذکر، ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل فی امالیه

۴۹۶۴..... محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کعبۃ اللہ کا طواف فرما رہے تھے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ کا پردہ تھامے ہوئے یوں دعا کر رہا ہے:

یامن لاشغله سمع عن سمع، ویامن لا یغلطه السائلون یامن لا یتبرم بالحاح الملحین أذقنی برد

عفوک وحلاوۃ رحمتک۔

اے وہ ذات جس کو ایک کا سننا دوسرے کے سننے سے نہیں روکتا، اے وہ ذات جس کو سائلین کی کثرت غلطی میں نہیں ڈالتی، اے وہ ذات جو مانگنے والوں کے اصرار سے اکتاتا نہیں (بلکہ خوش ہوتا ہے) مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور اپنی رحمت کی مٹھاس چکھادے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے یہ تیری دعا (کیا عمدہ) ہے! اس شخص نے پوچھا: کیا تو نے سن لی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے کہا: پس ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھ لیا کر۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں خضر کی جان ہے، اگر تجھ پر آسمان کے تاروں اور اس کی بارش کے (قطروں) زمین کی کنکریوں اور اس کی مٹی کے بقدر بھی گناہ ہوں گے تب بھی پلک جھپکنے سے قبل معاف کردیئے جائیں گے۔

الدینوری، ابن عساکر

۴۹۶۵.....(سعد رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

تم میں سے شخص کو چاہیے کہ وہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ (اللہ اکبر) دس مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) اور دس مرتبہ تحمید (الحمدللہ) کہہ لیا کرے۔ پس یہ پانچ نمازوں کی تسبیحات زبان پر ڈیڑھ سو ہونگی، لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار ہوں گی، اور جب کوئی اپنے بستر پر جائے تو چونتیس بار اللہ اکبر تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرے۔ یہ زبان پر تو سو کی تعداد ہوئی لیکن میزان میں ایک ہزار شمار ہوں گی۔ پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا شخص ہوگا جو ایک دن رات میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہو؟ رواہ مستدرک الحاکم

۴۹۶۶.....(انس بن مالک) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انى أشهدبما شهدت به على نفسک، وشهدت به ملائكتک وانبياؤک وأولوا العلم، ومن لم يشهد بما شهدت به فا كتب شهادتي مكان شهادته، أنت السلام، ومنک السلام تباركت ربنا يا ذالجلال والاكرام، اللهم انى أسألک فكاک رقبتي من النار۔

اے اللہ میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ جس قدر تو نے اپنے اوپر شہادت دی، تیرے ملائکہ تیرے انبیاء اور تیرے اہل علم بندوں نے تجھ پر شہادت دی۔ اور جنہوں نے تیری شہادت پر شہادت نہیں ان کے تعداد کے بقدر بھی تجھ پر میں شہادت دیتا ہوں (کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پس میری یہ شہادت اپنی شہادت کی جگہ لکھ رکھ۔ (اے اللہ!) تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی وابستہ ہے۔ تو بابرکت ہے اے ہمارے پروردگار! اے بزرگی وکرامت والے! اے اللہ میں تجھ سے جہنم سے اپنی گلوخلاصی کا سوال کرتا ہوں۔ ابن ترکان فی الدعاء، الدیلمی

بستر پر پڑھنے کی دعا

۴۹۶۷.....(ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد اور بستر پر لیٹنے کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھے:

اللہ اکبر کبیرًا عدد الشفع والوتر وکلمات اللہ التامات والطیبات المبارکات۔

اللہ سب سے بڑا ہے میں اس کی بڑائی بیان کرتا ہوں ہر جفت اور طاق وود کے برابر اور اللہ کے تام کلمات اور پاکیزہ ومبارک صفات کے برابر۔ اسی طرح لا الہ الا اللہ بھی تین بار پڑھے۔

تو یہ کلمات اس کے لیے قبر میں نور ہوں گے، پل صراط پر نور ہوں گے اور جنت کے راستے پر نور ہوں گے حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کروادیں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

اس روایت کی سند حسن (عمدہ) ہے۔

۴۹۶۸..... صلہ بن زفر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے دیکھا:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت وتعالیت یاذالجلال والاکرام۔

صلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی ان کو بھی (نماز کے بعد) یہی کہتے سنا۔ میں نے ان سے عرض کیا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی کلمات پڑھتے سنا ہے جو آپ پڑھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنی نماز کے آخر میں (سلام کے بعد) یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۶۹..... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے متعلق منقول ہے کہ آپ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد صرف اس قدر بیٹھتے تھے کہ یہ دعا پڑھ لیتے:

اللھم انت السلام ومنک السلام والیک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔

مصنف ابن ابی شیبہ۔النسائی برقم ۱۳۳۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دعا

۴۹۷۰..... (معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب تم ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا:

رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

اے پروردگار! میری مدد فرما اپنے ذکر پر، اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔ ابن شاھین۔ نسائی ۱۳۰۴، ۱۵۲۲

۴۹۷۱..... جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد تین مرتبہ یہ استغفار پڑھا:

استغفر اللہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ۔

اللہ پاک اس کے ہر گناہ معاف فرما دیں گے خواہ وہ جنگ میں پیٹھ دے کر بھاگا ہو۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۷۲..... (معاویہ بن ابی سفیان) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد اٹھتے ہوئے یہ پڑھتے ہوئے سنا:

اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد۔

اے اللہ جس کو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔ اور کسی مرتبے والے کی کوئی کوشش اس کو خدا سے کوئی نفع نہیں دے سکتی۔ نسائی۔ مسلم رقم الحدیث ۵۹۳

۴۹۷۳..... (ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من الکفر والفقر وعذاب القبر۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے، فقر و فاقہ سے اور عذاب قبر سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۷۴..... (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں جیسے ہم کرتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس کوئی چیز نہیں جو صدقہ کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو تو اپنے سے آگے نکلنے والوں کو

پالو لیکن تم سے پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں۔سوائے اس شخص کے جو تم جیسا عمل کر سکے۔لہٰذا تم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہو،تینتیس بار الحمدللہ کہو،اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔مصنف ابن ابی شیبہ

۳۴۴۶اور ۳۴۵۴پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

۴۹۷۵......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! مال و دولت والے دنیا وآخرت کا نفع لے گئے۔وہ ہماری طرح روزے رکھتے ہیں،ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں،ہماری طرح جہاد کرتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے،حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم وہ کرو تو اپنے آگے والوں کو پہنچ جاؤ اور پیچھے والے تم کو نہ پہنچ سکیں۔سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے۔تم ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ پینتیس بار الحمدللہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔

مصنف عبدالرزاق

۳۴۷۱پر روایت گذر گئی۔

۴۹۷۶......(ابوذر رضی اللہ عنہ) (حضور ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا) اے ابوذر! میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہے تو اپنے آگے والوں کو پالے اور تیرے بعد والے تجھے نہ پاسکیں سوائے اس شخص کے جو تیرے عمل جیسا عمل کرے۔تو ہر فرض کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہہ،تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور آخر میں ایک مرتبہ:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

صحیح ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

نماز کے بعد کی ایک دعا

۴۹۷۷......(ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) عمرو بن عطیہ عوفی اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز مکمل فرمانے کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اللھم انی أسألک بحق السائلین علیک، فان للسائل علیک حقاً، أیماعبد أوأمة من أھل البر والبحر تقبلت دعوتھم، واستجبت دعاءھم أن تشرکنا فی صالح مایدعونک، وأن تشرکھم فی صالح ما ندعوک، وأن تعافینا وایاھم، وأن تقبل منا ومنھم، وان تجاوزعنا وعنھم، فانا آمنا بما أنزلت، واتبعنا الرسول، فاکتبنا مع الشاھدین.

اے اللہ میں تجھ سے اس حق کے طفیل جو تجھ پر سائلوں کا ہے کو جو غلام یا ندی خشکی یا تری میں ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور ان کی پکار کا جواب دیتا ہے،میں سوال کرتا ہوں کہ ہمیں ان سب کی نیک دعاؤں میں شامل فرما اور ان کو ہماری اچھی دعاؤں میں شریک فرما اور ہمیں اور ان کو اپنی عافیت میں رکھ اور ہماری اور ان کی دعاؤں کو قبول کر۔ہم سے اور ان سے در گذر کر،بے شک ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل فرمایا اور تیرے رسول کی اتباع کرتے ہیں سو ہم کو شاہدین میں لکھ لے۔

نیز حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کوئی آدمی یہ دعا نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو تری والوں اور خشکی والوں سب کی نیک دعاؤں میں شریک فرما دیتا ہے۔رواہ الدیلمی

کلام:......المغنی میں الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عمرو بن عطیہ عصر فی ضعیف راوی ہے۔بحوالہ کنز ج ۲ ص ۲۴۴

۴۹۷۸......(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص فرض نماز کے بعد سو بار لاالٰہ الااللّٰہ، سو بار سبحان اللہ، سو بار الحمدللہ،اور سو بار اللہ اکبر کہے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔مصنف عبدالرزاق

۴۹۷۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ: مالدار لوگ تو نکل گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں مزید اس پر یہ شرف کہ اپنے زائد اموال کو صدقہ کرتے ہیں لیکن ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: میں تم کو ایسے کلمات بتاتا ہوں جب تم ان کو کہو گے تو آگے نکل جانے والوں کو پالو گے اور پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں گے سوائے اس شخص کے جو تم جیسا عمل کرے اس صحابی نے عرض کیا ضرور بتایئے: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہو، تینتیس بار الحمدللہ کہو اور تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر اس کو مکمل کرو:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ، لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد ولہ الشکر۔ وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

ابن عساکر. نسائی برقم ۱۳۵۴

۴۹۸۰...... (گمنام صحابی کی مسند) زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے ایک انصاری صحابی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد یہ سو مرتبہ پڑھتے سنا ہے:

اللھم اغفر وتب علی انک انت التواب الغفور۔

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا (اور) مغفرت فرمانے والا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ یہ روایت صحیح ہے۔

۴۹۸۱...... (عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تھے تو یہ دعا فرماتے تھے:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ مسند البزار

۴۹۸۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت وتعالیت یا ذالجلال والاکرام. رواہ ابن عساکر

۴۹۸۳...... (مرسل عطاء رحمۃ اللہ علیہ) ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے پاس کوئی صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے پہلے صحابی اعمال میں ہم سے سبقت لے گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تم کو ایسی شے نہ بتاؤں جو تم فرض نماز کے بعد کرو اور اس کے ذریعہ سابقین کو پالو اور لاحقین تم کو نہ پاسکیں۔ لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ! سو آپ نے ان کو حکم دیا کہ چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھا کریں۔

راوی فرماتے ہیں: ہمیں ایک آدمی نے خبر دی کہ پھر آپ ﷺ کے پاس کچھ مسکین لوگ آئے انہوں نے کہا: ہم پر اجر میں پہلے لوگ غالب آگئے ہیں، ہمیں کوئی ایسے اعمال بتایئے کہ ہم ان پر غالب آسکیں۔ آپ ﷺ نے ان کو بھی مذکورہ عمل بتایا۔ جب یہ بات مالدار لوگوں کو پہنچی تو انہوں نے بھی اس پر عمل شروع کر دیا۔ مسکینوں نے یہ ماجرا دیکھ کر پھر حضور ﷺ کی خدمت میں درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو فضائل ہیں (جو بھی حاصل کرلے)۔

۴۹۸۴...... (مرسل قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کچھ فقراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال والے اجر لے گئے وہ صدقہ کرتے ہیں ہم صدقہ خیرات نہیں کر سکتے۔ وہ خرچ کرتے ہیں اور ہم خرچ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا بتاؤ اگر مال والوں کے تمام اموال ایک دوسرے کے اوپر رکھ دیئے جائیں کیا وہ اموال آسمان تک پہنچ جائیں گے؟ فقراء نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا میں تم کو ایسی شئی نہ بتاؤں جس کی جڑ زمین میں ہو اور اس کی شاخ آسمان میں تم ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات دس دس بار پڑھا کرو۔ لاالہ الااللّٰہ، واللہ اکبر، سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ۔ بے شک ان کی جڑ زمین اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

عبدالرزاق، ابن زنجویہ

۴۹۸۵...... عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں ابوالاسود نے ابن لہیعۃ سے نقل کیا انہوں نے محمد بن مہاجر مصری سے اور انہوں نے ابن

شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا۔ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔جس شخص نے جمعہ کی نماز کے بعد جب امام سلام پھیر لے تو کسی سے بات کرنے سے قبل سات سات بار سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ لیں تو وہ اس کا مال اور اس کی اولاد آئندہ جمعہ تک حفاظت میں رہیں گی۔مصنف عبدالرزاق

۴۹۸۶.....(مرسل مکحول) مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرے۔رواہ عبدالرزاق

نماز فجر سے پہلے کی دعا

۴۹۸۷.....ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے (میرے والد) عباس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے پاس کسی کام سے بھیجا میں شام کے وقت آپ کے گھر پہنچا۔آپ ﷺ میری خالہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔(میں رات کو وہیں ٹھہر گیا) رات کو رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) ادا کی پھر اس کے بعد دو رکعت سنت فجر ادا کی اس کے بعد یہ دعا کی:

اللهم انی اسألک رحمة من عندک تهدی بها قلبی وتجمع بها امری۔

اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں اس کے طفیل تو میرے دل کو ہدایت دے اور میرے معاملہ کو مجتمع کردے۔

نوٹ:.......علامہ علاء الدین المتقی بن حسام الدین مؤلف کنز العمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کو مکمل جو بڑی طویل ہے اپنی کتاب جامع صغیر میں نقل فرمادیا ہے اور جامع صغیر کے اس موضوع سے متعلق حصہ کو ہم اپنی اس کتاب میں ذکر کرآئے ہیں لہٰذا یہ دعا وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

تنبیہ:.....سو مترجم محمد اصغر عرض کرتا ہے کہ آئندہ کی حدیث نمبر ۴۹۸۸، میں اسی کے قریب الفاظ پر مشتمل دعا منقول ہے نیز جس دعا کے گذرنے کا مؤلف کنز رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے ہیں وہ حدیث ۳۶۰۸ پر گذر چکی ہے۔دونوں دعائیں معمولی فرق کے ساتھ منقول ہیں۔

۴۹۸۸.....ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری خواہش تھی کہ میں حضور ﷺ کی رات کی نماز (تہجد) دیکھوں۔میں نے ایک مرتبہ آپ کی رات کے بارے میں پوچھا: (کہ کس زوجہ محترمہ کے گھر ہے؟)

لہٰذا میمونہ ہلالیہ کا نام بتایا گیا (اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور عرض کیا: میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں) سے ہٹ کر (آپ کی نماز) دیکھنا چاہتا ہوں۔میمونہ نے میرے لیے حجرہ کے ایک کونے میں بستر بچھا دیا۔جب رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز اپنے صحابہ کے ساتھ ادا فرمالی تو اپنے گھر تشریف لائے۔آپ نے میری موجودگی کو محسوس کرلیا۔لہٰذا اپنی بیوی سے پوچھا اے میمونہ! تمہارا مہمان کون ہے انہوں نے عرض کیا: آپ کے چچا کے بیٹے ہیں یا رسول اللہ! عبداللہ بن عباس۔ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر چلے گئے۔جب رات آدھی ہوئی تو آپ اپنے حجرے سے نکلے اور آسمان کی طرف اپنا رخ کرکے فرمایا: آنکھیں سوگئیں، ستارے ڈوب گئے اور تو زندہ ہے اور ہر شئی کو تھام کر رکھے ہوئے ہے۔اس کے بعد آپ واپس اپنے بستر پر چلے گئے۔پھر جب رات کا آخری پہر ہوا پھر دوبارہ حجرے سے نکلے اور آسمان کی طرف منہ کرکے فرمایا: آنکھیں سوگئیں ستارے ڈوب گئے اور اے اللہ تو زندہ ہے اور ہر شئی کو قائم رکھنے والا ہے۔پھر آپ حجرے کے کونے میں رکھے مشکیزہ کے پاس گئے اس کا منہ کھولا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مصلی پر آکر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔تکبیر کہی اور نماز میں کھڑے ہوگئے میں نے کہا آپ تو رکوع کریں گے ہی نہیں۔پھر رکوع اس قدر طویل کیا کہ میں نے کہا آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے نہیں۔پھر آپ نے کمر سیدھی کی اور پھر سجدہ میں چلے گئے حتی کہ میں نے کہا آپ سجدہ سے سر اٹھائیں گے نہیں۔پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے تو میں نے کہا دوبارہ سجدہ میں جائیں گے نہیں پھر سجدہ کیا حتی کہ میں نے کہا اب کھڑے نہیں ہونگے۔پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔ہر رکعت پہلے والی رکعت سے کم ہوتی تھی۔اور ہر دو رکعت کے بعد

سلام پھیرتے تھے۔ پھر آپ نے دو رکعت کے بعد آخر میں تین رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے۔ پہلی رکعت میں کھڑے ہوئے اور جب تیسری رکعت کا رکوع ادا کیا اور رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہوئے تو دعائے قنوت پڑھی:

اللهم انی أسألک رحمةً من عندک تهدی بها قلبي وتجمع بها أمری وتلم بها شعثي، وترد بها ألفتي، وتحفظ بها غيبتي وتزكي بها عملي، وتلهمني بها رشدي، وتعصمني بها من كل سوء وأسألك ايمانًا لايرتد ويقينا ليس بعده كفر، ورحمةً من عندك أنال بها شرف كرامتك في الدنيا والآخرة، أسألك الفوز عند القضاء ومنازل الشهداء وعيش السعداء، ومرافقة الانبياء، انك سميع الدعاء، اللهم انی أسألك ياقاضي الامور، ويا شافي الصدور، كما تجير بين البحور أن تجيرني من عذاب السعير، ومن فتنة القبور، ودعوة الثبور، اللهم ما قصر عنه عملي ولم تبلغه مسألتي من خير وعدته أحدًا من خلقك، أوأنت معطيه أحدًا من عبادك الصالحين، فاسألك وأرغب اليك فيه يارب العالمين، اللهم اجعلنا هداةً مهتدين، غير ضالين ولامضلين، سلمًا لأوليائك، وحربا لاعدائك، نحب بحبك من أحبك، ونعادی بعداوتك من خالفك، اللهم انی أسألك بوجهك الكريم ذی الجلال الشديد، الأمن يوم الوعيد والجنة يوم الخلود، مع المقربين الشهود، الموفين بالعهود، انك رحيم ودود، انك تفعل ما تريد، اللهم هذا الدعاء وعليك الاجابة وهذا الجهد وعليك التكلان، ولا حول ولا قوة الا بك، اللهم اجعل لي نورًا في سمعي وبصري ومخي وعظمي وشعري وبشری ومن بين يدی ومن خلفي، وعن يميني وعن شمالي، اللهم أعطني نورًا وزدني نورًا، وزدني نورًا وزدني نورًا، ثم قال: سبحان من لاينبغي التسبيح الا له، سبحان من أحصى كل شيءٍ بعلمه، سبحان ذی الفضل والطول، سبحان ذی المن والنعم، سبحان ذی القدرة والكرم

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اس کی بدولت تو میرے دل کو ہدایت نصیب کر، میرے معاملات کو ٹھیک کر، میری پریشانی کو مبدل بآرام کر، میری الفت کو واپس لوٹا دے، میرے غائب کی حفاظت کر، میرے عمل کو پاکیزہ کر، اس رحمت کے طفیل مجھے میری بھلائی کا راستہ الہام کر، اس کے طفیل ہر برائی سے میری حفاظت کر، اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر جس کے بعد کفر کا شائبہ نہ رہے، اپنے پاس سے ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعے میں دنیا وآخرت میں تیری کرامت کا شرف پالوں۔ میں فیصلہ کے وقت کامیابی کا، شہداء کے مرتبے کا، سعادت مندوں کی زندگی کا اور انبیاء کی ہم نشینی کا سوال کرتا ہوں، بے شک تو دعا قبول فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! اے تمام معاملوں کا فیصلہ کرنے والے! اے سینوں کو شفاء بخشنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو سمجد ہار کے بیچ پھنسے ہوئے لوگوں کو پناہ دیتا ہے اسی طرح مجھے جہنم کے عذاب، قبر کے فتنے اور ہلاکت کی دعاؤں سے پناہ دیدے۔ اے اللہ! جس چیز میں میرا عمل کمزور ہوا اور اس میں خیر کا سوال بھی نہ کر پایا ہوں اور وہ شی تو نے اپنے کسی بھی مخلوق کو عطا کر دی ہو، یا رب العالمین میں بھی اس میں رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہم کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ہدایت قبول کرنے والا بنا نہ کہ خود گمراہ اور اوروں کو بھی گمراہ کرنے والا بنا۔ ہمیں اپنے اولیاء کا دوست بنا اپنے دشمنوں کا دشمن بنا۔ ہم تیری محبت کے ساتھ ان سے محبت کریں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور تیری دشمنی کے ساتھ ان لوگوں سے دشمنی رکھیں جو تیری مخالفت کرتے ہیں۔ اے اللہ! میں تیری کریم ذات کے طفیل جو بڑی عظمت والی ہے سوال کرتا ہوں عذاب کے دن امن کا ہمیشگی کے دن جنت کا تیرے مقرب بندوں کے ساتھ جو عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔ بے شک جو تو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! یہ میرا سوال ہے اور تجھ پر اس کا قبول کرنا ہے۔ اور یہ میری کوشش ہے اور تجھ پر بھروسہ ہے۔ ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی کی قوت تیری بدولت ممکن ہے۔ اے اللہ! میرے لیے نور پیدا کردے میرے کانوں، آنکھوں، دماغ، ہڈیوں، بالوں اور کھالوں میں اور میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں نور ہی نور روشن کردے۔ اللہ مجھے نور عطا کر، میرا نور زیادہ کر، میرا نور زیادہ کر، میرا نور زیادہ کر۔

پاک ہے وہ ذات جس نے عزت وکرامت کا لباس پہنا اور اسی کے ساتھ معاملہ کیا۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی وکرامت کے ساتھ مہربان ہوا۔ پاک ہے وہ ذات کہ پاکی بیان کرنا اسی کے لیے زیبا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطہ میں کر لیا پاک ہے بزرگی اور قدرت کی مالک ذات، پاک ہے احسان اور نعمتوں کی بارش کرنے والی ذات، اور پاک ہے طاقت اور کرامت والی ذات۔

یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور یوں آپ فجر کی سنتوں سے پہلے وتروں سے فارغ ہوئے پھر فجر کی دو سنتیں ادا کیں اس کے بعد باہر نکل کر لوگوں کو فجر کے فرض پڑھائے۔ رواہ مستدرک الحاکم

۳۶۰۸ پر روایت گذر چکی ہے۔

نماز فجر کے بعد ٹھہرنا

۴۹۸۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ جس کو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا اور پھر انہوں نے لوٹنے میں سرعت کا مظاہرہ کیا۔ ایک شخص جو لشکر میں جانے سے رہ گیا تھا بولا: ہم نے ایسا کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اس قدر جلد واپس آیا اور بے انتہا مال غنیمت بھی ساتھ لایا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی قوم نہ بتاؤں جو اس سے زیادہ مال لے کر اس سے زیادہ جلد واپس آنے والی ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ پس یہ لوگ زیادہ جلد لوٹ کر آتے ہیں اور افضل غنیمت ساتھ لاتے ہیں۔

روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں، فرمایا: وہ لوگ صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے پھر دو رکعات نماز (نفل) ادا کرتے ہیں پھر اپنے گھروں کو لوٹ آتے ہیں یہ لوگ ان سے جلد واپس آنے والے اور ان سے زیادہ مال غنیمت لانے والے ہیں۔ ابن زنجویہ، ترمذی

کلام: ..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے اور ہم کو صرف اسی طریق سے ملی ہے اور اس میں ایک راوی حماد بن ابی حمید ضعیف ہے۔ تحفۃ الاحوذی ۱۰ / ۷ بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۲۵۲

رنج وغم اور خوف کے وقت کی دعا

۴۹۹۱..... (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا جو مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے مجھ سے آنکھیں بند کر لیں اور میرے سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا امیر المومنین! میں ابھی عثمان بن عفان کے پاس سے گذرا تھا میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اپنے بھائی کو سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یاد آ گیا اور انہوں نے فرمایا: ہاں، میں اللہ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ جب آپ میرے پاس سے گذرے تو میں ایک کلمہ کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا اللہ کی قسم میں جب بھی اس کو یاد کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو کوئی پردہ میری آنکھوں اور قلب پر پڑ جاتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ہم کو پہلی دعا کا ذکر کیا۔ لیکن پھر ایک اعرابی نے آ کر آپ ﷺ کو باتوں میں مشغول کر لیا۔ پھر حضور ﷺ کھڑے ہو کر چل دیئے۔ میں بھی آپ کے نقش قدم پر ہولیا۔ لیکن مجھے ڈر لگا کہ کہیں آپ مجھے ملنے سے پہلے گھر میں داخل نہ ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے تیز تیز قدم اٹھائے۔ (قدموں کی آہٹ پر) نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور

پوچھا: کون؟ ابواسحاق! میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے پوچھا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: واللہ! آپ نے ہم سے پہلی دعا کا ذکر کیا تھا پھر وہ اعرابی آگیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں وہ ذی النون (مچھلی والے) کی دعا ہے:

لاالٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔

کسی مسلمان نے ان کلمات کے ساتھ کسی چیز کی دعا نہیں کی مگر وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی فی الدعاء

حدیث صحیح ہے۔

۴۹۹۲..... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے اور فرمایا: اگر مجھ پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہو جائے تو میں یہ کلمات پڑھ لیا کروں:

لاالٰہ الااللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ، وتبارک اللہ رب العرش العظیم والحمدللہ رب العالمین۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بردبار کرم والا ہے، اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ کی ذات بابرکت ہے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالن ہار ہے۔

مسند احمد، ابن منیع، نسائی، ابن ابی الدنیا فی الفرج، ابن جریر وصححہ، ابن حبان، یوسف القاضی فی سننہ، العسکری فی المواعظ، ابونعیم فی المعرفۃ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۳۴۳۹ پر روایت گذر چکی ہے۔

تکلیف اور سختی کے وقت پڑھنے کے کلمات

۴۹۹۳..... عبداللہ بن شداد بن الہاد رحمۃ اللہ علیہ سے عبداللہ بن جعفر کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر اپنی بیٹیوں کو یہ کلمات سکھاتے اور ان کو پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے یہ کلمات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف یا سختی لاحق ہوتی تو آپ ان کلمات کا ورد فرمایا کرتے تھے:

لاالٰہ الااللہ الحلیم الکریم سبحانہ، تبارک اللہ رب العالمین، ورب العرش العظیم، والحمدللہ رب العالمین۔ نسائی، ابونعیم

۳۴۳۲، ۳۹۰۷ پر یہ روایت گذر گئی ہے۔

۴۹۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تم ان کو پڑھو تو تمہاری مغفرت کر دی جائے۔

دوسرے روایت کے الفاظ ہیں: تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا چیونٹیوں کی تعداد کے برابر ہوں پھر بھی وہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے:

لاالٰہ الااللہ العلی الحلیم الکریم، لاالٰہ الااللہ العلی العظیم، سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش الکریم والحمدللہ رب العالمین۔ مسند احمد، العدنی، ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان، ابن ابی الدنیا فی الدعاء، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن جریر وصححہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

حضرت خلعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب خلعیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ کلمات فراخی اور کشادگی کے ہیں۔

۴۹۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو بخت نصر بادشاہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے ان کو قید کیے

جانے کا حکم دیا لہٰذا حضرت دانیال علیہ السلام کو محبوس کر دیا گیا۔ پھر دو شیروں کو (بھوکا رکھ کوان کو شکار پر) بھڑکایا گیا اور ان کو دانیال علیہ السلام کے ساتھ کنویں میں چھوڑ دیا اور پانچ دنوں کے لیے کنویں کا منہ بند کر دیا گیا۔ پانچ دنوں کے بعد کنواں کھولا گیا تو دیکھا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور دونوں شیر کنویں کے ایک کونے میں ہیں اور حضرت دانیال علیہ السلام سے قطعاً چھیڑ چھاڑ نہیں کر رہے۔

بخت نصر نے دانیال علیہ السلام سے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا جو تمہاری حفاظت کا سبب بنا۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا میں نے یہ کلمات پڑھے تھے:

الحمدللّٰہ الذی لاینسی من ذکرہ الحمدللّٰہ الذین لایخیب من دعاہ الحمدللّٰہ الذی لایکل من توکل علیہ الی غیرہ، الحمدللّٰہ الذی ھو ثقتنا حین تنقطع عنا الحیل الحمدللّٰہ الذی ھو رجاء نا حین تسوء ظنوننا باعمالنا، الحمدللّٰہ الذی یکشف ضرنا عند کربنا، الحمدللّٰہ الذی یجزی بالاحسان احساناً الحمدللّٰہ الذین یجزی بالصبر نجاۃ۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو اپنے یاد کرنے والے کو بھولتا نہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس کو پکارنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو اپنے پر بھروسہ کرنے والے کو دوسرے کے سپرد نہیں کرتا، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو ہمارا آسرا اور بھروسہ ہے جب تمام حیلے بے کار ہو جائیں۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو ہماری امیدوں کا مرکز ہے جب ہمارے اعمال پر ہماری امیدوں کی اوس پڑ جائے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو مصیبت کے وقت ہماری مشکل دور کرتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو احسان کا بدلہ احسان سے دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو صبر کے بدلے نجات دیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الشکر

اس روایت کی سند حسن ہے۔

۴۹۹۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ کلمات سکھائے جو بادشاہ کے پاس جاتے ہوئے کہے جائیں یا ہر خوفزدہ کرنے والی وقت کہے جائیں:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب السموات السبع، ورب العرش العظیم والحمدللّٰہ رب العالمین

آپ ﷺ یہ کلمات پڑھ کر:

انی اعوذبک من شر عبادک

''اے اللہ میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں پڑھتے تھے۔'' **الخرائطی فی المکارم الاخلاق**

۳۴۴۹، ۳۹۰۷ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۹۹۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم کسی جنگل میں ہو اور وہاں تم کو درندے کا خوف لاحق ہو تو یہ دعا پڑھو:

اعوذ برب دانیال من شر الاسد۔

اے دانیال اور کنویں کے پروردگار! میں درندے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۴۹۹۸..... محمد رحمۃ اللہ علیہ بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دعا سکھائی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر مشکل پر پڑھتے تھے۔ اور اپنی اولاد کو بھی سکھاتے تھے:

یاکائنات قبل کل شیءٍ افعل بی کذا و کذا۔

اے ہر چیز سے پہلے موجود اور ہر چیز کو وجود دینے والے میرا یہ کام فرما دے۔ **ابن ابی الدنیا فی الفرج**

۴۹۹۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آجاتی تو آپ ایک خالی کمرے میں تشریف لے جاتے اور ان کلمات کو دعا میں پڑھتے:

یا کھیعص یانور یاقدوس یاأولَ الأولین، یاآخر الآخرین، یاحی یاالله یارحمٰن یارحیم یرددها ثلاثاً، اغفرلی الذنوب التی تحل النقم واغفرلی الذنوب التی تغیر النعم، واغفرلی الذنوب التی تورث الندم واغفرلی الذنوب التی تحبس القسم، واغفرلی الذنوب التی تنزل البلاء واغفرلی الذنوب التی تهتک العصم، واغفرلی الذنوب التی تعجل الفناء واغفرلی الذنوب التی تزید الاعداء، واغفرلی الذنوب التی تقطع الرجاء واغفرلی الذنوب التی ترد الدعاء، واغفرلی الذنوب التی تمسک غیث السماء واغفرلی الذنوب التی تظلم الهواء، واغفرلی الذنوب التی تکشف الغطاء.

اے کٓھٰیٰعٓصٓ !اے نور!اے قدوس!اے اولین کے اول!اے آخرین کے آخر!اے زندہ!اے اللہ!اے رحمٰن!اے رحیم!(یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے پھر دعا کرتے) میرے گناہوں کو بخش دے جو تیرے عذاب کا سبب بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو نعمتوں کو غارت کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو ندامت اور پشیمانی کا سبب بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو روزی کی تقسیم روکتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو مصیبت اور بلاء نازل کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو حفاظت کا پردہ چاک کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو ویرانی اور بربادی کو جلالاتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو دشمنوں کا اضافہ کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو امیدوں کو منقطع کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو دعا رد ہوجانے کا ذریعہ بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو رحمت باراں روکتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو فضاء کو آلودہ وتاریک کرتے ہیں اور میرے گناہوں کو بخش دے جو پردے کو پھاڑتے ہیں۔ابن ابی الدنیافی الفرج، ابن النجار

۵۰۰۰......دیلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں شیخ حافظ ابوجعفر محمد بن حسن بن محمد نے بیان کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور اسی طرح پایا ہمیں سلمہ محمد بن الحسین نے خبر دی اور فرمایا: میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا: ہمیں عبداللہ بن موسیٰ سلامی بغدادی نے خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا ہمیں فضل بن عباس کوفی نے خبر دی اور فرمایا: میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، ہمیں عمر بن حفص نے خبر دی اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، مجھے میرے والد حفص نے خبر دی اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، ہمیں جعفر بن محمد نے خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا مجھے میرے والد حسین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا ہمیں علی بن ابی طالب نے بیان کیا اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا مجھے نبی کریم ﷺ نے رنجیدہ خاطر دیکھا تو فرمایا اے ابن ابی طالب! میں تجھے رنجیدہ دیکھتا ہوں اپنے کسی گھر والے کو کہہ کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دے، یہ غم کی دوا ہے۔رواہ الدیلمی

۵۰۰۱......حافظ شمس الدین بن جزری (اپنی کتاب) اسنی المطالب میں مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ذیل میں بیان فرماتے ہیں: ہمیں ہمارے شیخ امام محدث جمال الدین محمد بن یوسف بن محمد بن مسعود سرمدی نے ہمارے روبرو یہ خبر دی کہ ہمارے شیخ امام ابوالثناء محمود بن محمد بن محمود مقری نے ہم کو خبر دی کہ ہم کو ہمارے شیخ ابواحمد عبدالصمد بن ابی الجیش نے خبر دی کہ ہم کو ابومحمد یوسف بن عبدالرحمٰن بن علی نے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد (عبدالرحمٰن بن علی) نے خبر دی کہ ہم کو محمد بن ناصر حافظ نے خبر دی کہ ہم کو ابوبکر محمد بن احمد بن علی بن خلف نے خبر دی کہ ہم کو عبدالرحمٰن سلمی نے خبر دی کہ ہم کو عبداللہ بن موسیٰ سلامی نے خبر دی کہ ہم کو فضل بن عیاش کوفی نے خبر دی کہ ہم کو حسین بن ہارون ضبی نے خبر دی کہ ہم کو عمر بن حفص بن غیاث نے اپنے والد کے توسط سے جعفر بن محمد سے روایت کی اور جعفر نے اپنے والد محمد سے روایت کی۔انہوں نے علی بن الحسین سے، اور علی نے اپنے والد حسین رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے رنجیدہ خاطر دیکھ کر دریافت فرمایا: اے ابن ابی طالب! میں تجھے رنجیدہ دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: ہاں بات ایسی ہے۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے کسی گھر کے فرد کو حکم دے کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دے، کیونکہ یہ (رنج و) غم کی دوا ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے اس پر عمل کیا اور مجھ سے رنج وغم کی ساری کیفیت چھٹ گئی۔حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو آزمایا اور اسی طرح پایا۔(واقعی یہ رنج وغم کی دوا ہے) حفص بن غیاث فرماتے ہیں: میں نے

اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ عمر بن حفص فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ حسین بن ہارون کہتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا واقعۃ ایسا پایا۔ فضل فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ عبداللہ بن موسیٰ فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا، عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا ابوبکر فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابن ناصر کو اس کے متعلق اور کچھ فرماتے نہیں سنا سوا اس کے کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔

ابومحمد یوسف فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ عبدالصمد کہتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا، ابوالثناء فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ ابن الجزری فرماتے ہیں میں نے اپنے شیخ سرمدی کو اس کے سوا کچھ کہتے نہیں سنا کہ میں نے اس کو تجربہ کیا اور ایسا ہی پایا۔

(علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث تقی الدین محمد بن فہد سے سنی تو انہوں نے بڑے اچھے تسلسل سے امام جزری سے اس کا سماع کیا اور میں نے اس کے رجال میں کسی راوی کو ایسا نہیں پایا جس پر کسی کا عیب لگایا جائے۔

۵۰۰۲ ... (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی مصیبت پیش آتی تو یہ کلمات ورد فرماتے:

یاحي یاقیوم بر حمتک استغیث۔

اے زندہ اور (ہر شے کو) تھامنے والے! میں تیری رحمت کے لیے تجھے پکارتا ہوں۔ رواہ ابن النجار

۳۹۱۸ پر روایت گذر چکی۔

۵۰۰۳ ... (حضرت ثوبان مولیٰ حضور ﷺ کے آزاد فرمودہ غلام) ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو یوں فرماتے: اللّٰہ اللّٰہ ربی لااشرک بہ شیئاً دوسرے الفاظ ہیں لاشریک لہ۔ یعنی اللہ! اللہ میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

رواہ ابن عساکر

خوف وگھبراہٹ کے وقت پڑھنا

۵۰۰۴ ... (عبداللہ بن جعفر) حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنی بیٹی کی شادی کی اور ان کو تنہائی میں یہ نصیحت فرمائی: جب تمہاری موت کا وقت قریب ہو یا دنیا کا کوئی گھبرا دینے والا اہم مسئلہ درپیش ہو جائے تو یہ دعا پلے باندھ لینا:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم الحمدللّٰہ رب العالمین۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر، مستدرک الحاکم

۵۰۰۵ ... ابورافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنی بیٹی کی شادی حجاج بن یوسف سے کردی اور اس کو نصیحت فرمائی: جب وہ تیرے پاس آئے تو یہ کلمات پڑھ لینا:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم، والحمدللّٰہ رب العالمین.

عبداللہ بن جعفر کا کہنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی جب کوئی پریشانی والی بات آجاتی تو یہی کلمات پڑھتے تھے۔

ابورافع کہتے ہیں: لہٰذا حجاج اس تک نہیں پہنچ سکا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: ...... حجاج اموی خلافت کا ایک ظالم گورنر تھا۔ جس نے ظلم وزبردستی سے عبداللہ بن جعفر کی بیٹی سے شادی کی لہٰذا لڑکی کو ان کے والد نے یہ مذکورہ دعا سکھائی جس کی بدولت وہ ظالم اپنی مراد نہ پا سکا۔

۵۰۰۶ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم کو ظالم بادشاہ کے روبرو پیش کیا جائے اور تم کو اس کے ظلم کا خوف ہو تو یہ کلمات تین بار پڑھ لو:

اللہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ أعز من خلقه جمیعًا، اللّٰہ اعز مما أخاف وأحذر، أعوذ باللّٰہ الذی لا اله الا هو الممسک السموات السبع أن یقعن علی الارض الا باذنه، من شر عبدک فلان وجنوده واتباعه وأشیاعه، من الجن والانس، اللهم کن لی جارًا من شرهم، جل ثناؤک، وعز جارک، وتبارک اسمک، ولا اله غیرک.

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تمام مخلوق سے زیادہ باعزت ہے، اللہ زیادہ عزت (وطاقت) والا ہے، اس سے جس سے مجھے خوف اور ڈر لاحق ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اپنے حکم کے ساتھ ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکنے والا ہے، فلاں بندے کے شر سے، اس کے لشکروں کے شر سے، اور کے متعبین اور ساتھیوں کے شر سے، جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ اے اللہ! تو ان کے شر سے (مجھے اپنا پڑوس عطا کر) میرے لیے پناہ ثابت ہو، بے شک تیری ثناء اور بڑائی عظیم ہے، تیرا پڑوسی باعزت ہوا، تیرا نام بابرکت ہوا اور بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۰۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے:

لا اله الا اللّٰہ العظیم الحلیم، لا اله الا اللّٰہ الحلیم الکریم لا اله الا اللّٰہ رب العرش العظیم، لا اله الا اللّٰہ رب السموات السبع ورب العرش الکریم ۔رواہ ابن جریر

بھانجا بھی قوم کا فرد ہے

۵۰۰۸ ......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے (بڑے) دروازے کی چوکھٹ پکڑی اور ہم لوگ کمرے میں تھے فرمایا: اے عبدالمطلب کی اولاد! کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: ہماری بہن کا بیٹا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی قوم کی بہن کا بیٹا انہی کا فرد ہوتا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا: اے عبدالمطلب کے بیٹو! جب تم کو کوئی مصیبت آپڑے، یا کوئی سختی یا کسی تنگی کا تم کو سامنا ہو تو یہ کلمات کہہ لیا کرو:

اللّٰہ اللّٰہ لاشریک له ۔ رواہ ابن جریر

۵۰۰۹ ......(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کسی پر کوئی ایسا حاکم مسلط ہو جائے جس کے ظلم وزبردستی کا خوف لگا رہے تو اس کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظیم کن لی جارًا من فلان واحزابه واشیاعه من الجن والانس ان یفرطوا علی وان یطغوا، عز جارک وجل ثناءک ولا اله غیرک۔

اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب! میرا پڑوسی اور مددگار بن جا فلاں شخص سے اور اس کی جماعت سے اور جن وانس میں سے اس کے مددگار ہیں کہ وہ مجھ پر زیادتی کریں اور سرکشی کریں بے شک تیرا پڑوسی باعزت رہے گا، تیری بڑائی عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دعا کی برکت سے تم کو اس کی طرف سے کوئی ناخوشگوار بات نہ پہنچے گی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، اابن جریر

۵۰۱۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی رنج یا غم پیش آتا تھا تو یہ فرماتے تھے:

یاحي یاقیوم برحمتک استغیث ۔ مسند البزار ۳۹۱۸

۵۰۱۱ .. (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب بھی کوئی بندی سات مرتبہ یہ کہتا ہے تو اس کے ہر کام کے لیے اللہ کافی ہو جاتا ہے، خواہ وہ کہنے میں سچا ہو یا جھوٹا:

حسبی اللہ لاالہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۔

مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ: ......یعنی اس کو اس دعا کی اہمیت پر یقین کامل ہو یا اس میں کمزور ہو اور وہ سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ پاک ضرور اس کی مدد فرمائیں گے۔

۵۰۱۲ ..... اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے ہیں جو میں مصیبت کے وقت پڑھتی ہوں:

اللہ اللہ ربی لااشرک بہ شیئاً ۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر ۳۸۴۸

۵۰۱۳ ..... اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی غمزدہ بات پیش آتی یا کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو یہ دعا پڑھتے:

اللہ اللہ ربی لااشرک بہ شیئاً ۔ رواہ ابن جریر

ظالم بادشاہ سے خوف کے وقت پڑھے

۵۰۱۴ .. (علی بن الحسین) عامر بن صالح سے مروی ہے کہ میں فضل بن ربیع کو اپنے والد ربیع کی طرف سے یہ قصہ نقل کرتے ہوئے سنا: کہ جب خلیفہ منصور مدینہ آیا تو اس کے پاس چند لوگوں نے آ کر حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی چغل خوری کی اور بولے وہ تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتا، آپ کی عیب جوئی کرتا ہے اور آپ کو سلام تک کرنا روا نہیں رکھتا۔ خلیفہ منصور نے ربیع کو کہا: اے ربیع! جعفر بن محمد کو میرے پاس لاؤ۔ اگر میں اس کو قتل نہ کروں تو اللہ مجھے قتل کردے۔ ربیع کہتے ہیں میں نے ان کو بلایا اور وہ تشریف لائے اور خلیفہ منصور سے بات چیت کی یہاں تک کہ خلیفہ منصور کا غصہ فرو ہو گیا۔ جب جعفر نکل کر جانے لگے تو میں نے ان سے پوچھا:

اے ابوعبداللہ! آپ نے کوئی دعا پڑھی تھی میں بھی وہ جاننا چاہتا ہوں۔ فرمایا: ہاں۔ میرے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حسین رضی اللہ عنہ (زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے جس کو کسی بادشاہ کے ظلم اور غصہ کا خوف ہو تو وہ یہ دعا پڑھ لے:

اللھم احرسنی بعینک التی لاتنام، واکنفنی بکنفک الذی لایرام واغفرلی بقدرتک علی، والا ھلکت وانت رجائی، فکم من نعمة قد أنعمت بھا علي قل لک عندھا شکری؟ وکم من بلیة قد ابتلیتنی بھا قل لک عندھا صبری، یامن قل عند نعمته شکری فلم یحرمنی، ویا من قل عند بلیته صبری فلم یخذلنی، ویا من رآني علی الخطایا فلم یفضحني ویا ذا النعماء التی لا تحصی ویا ذا الأیادی التی لا تنقضی، أستدفع مکروہ ما أنا فیه، وأعوذبک من شرہ یا أرحم الراحمین.

اے اللہ! میری حفاظت فرما اپنی اس آنکھ کے ساتھ جو سوتی نہیں، مجھے اپنی امان میں رکھ جو کبھی جھکتی اور زائل نہیں ہوتی۔ مجھ پر اپنی قدرت کے باوجود میری مغفرت کر، ورنہ میں تو ہلاکت میں جا پڑوں گا تو ہی میرا آسرا ہے۔ تیری کتنی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر انعام فرمائیں لیکن میں نے ان کا شکر بہت تھوڑا کیا۔ کتنی مصیبتوں کے ساتھ تو نے میری آزمائش کی لیکن میں زیادہ صبر نہ کرسکا۔ اے وہ ذات جس کی نعمتوں کا میں نے بہت کم شکر ادا کیا لیکن پھر بھی اس نے مجھے محروم نہیں کیا اے وہ ذات جس کی آزمائشوں پر میں نے بہت کم صبر کیا لیکن اس نے مجھے شرمندہ نہ کیا۔ اے وہ ذات جس نے مجھے گناہوں میں ملوث دیکھا مگر مجھے رسوا نہ کیا اے نعمتوں والی ذات جس کی نعمتوں کا شمار ممکن نہیں اے احسانوں والے جو کبھی ختم نہیں ہوتے میں تجھ سے اس تکلیف سے نجات مانگتا ہوں

جس میں میں مبتلا ہوں اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا ارحم الراحمین۔ رواہ ابن النجار

۵۰۱۵...... (مرسل ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین) ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: فراخی وکشادگی کے کلمات یہ ہیں:

لاالٰہ الااللّٰہ العلی العظیم، سبحان اللّٰہ رب العرش الکریم، الحمدللّٰہ رب العالمین اللھم اغفرلی وارحمنی وتجاوزعنی واعف عنی فانک غفور رحیم۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عالی (و) عظیم ہے، پاک ہے وہ اللہ عرش کریم کا پروردگار، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگذر فرما اور مجھے معاف فرما بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۱۶...... (درمک بن عمرو عن ابی اسحاق عن البراء۔) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اپنی وحشت (اور تنہائی) کا شکوہ کیا۔ حضور ﷺ نے اس کو یہ وظیفہ زیادہ پڑھنے کی تلقین فرمائی:

سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح، جللت السموات والارض بالعزۃ والجبروت۔

پاک ہے بادشاہ برکت والا جو ملائکہ اور روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) کا رب ہے۔ (اے اللہ بے شک تو) نے آسمانوں اور زمین کو اپنی عزت وطاقت کے ساتھ عظمت بخشی۔

اس آدمی نے یہ کلمات کہے تو اس کی وحشت دور ہوگئی۔

ابن السنی، الاوسط للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن شاھین، ابونعیم، ابن عساکر

کلام:...... المغنی میں ہے درمک بن عمرو کی ابواسحاق سے ایک ہی روایت ہے اور وہ اس میں متفرد ہے۔ میزان میں ہے کہ درمک بن عمرو ابواسحاق سے منکر خبر کو تفرد اروایت کرتا ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (درمک) مجہول ہے۔ علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی حدیث کا کوئی تابع (مثال) نہیں ملتی۔ امام طبرانی فرماتے ہیں: درمک اسی روایت کے ساتھ معروف ہے۔ ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت حسن غریب ہے۔ میزان الاعتدال ۲/ ۲۶ بحوالہ کنز ج ۲ ص ۶۶۳

شیطان سے حفاظت کی دعا

۵۰۱۷...... (زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) ہشام بن عروۃ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلافت پر بیٹھنے سے قبل میرے والد حضرت عروہ بن زبیر کے پاس آئے اور بتایا کہ میں نے گذشتہ رات عجیب قصہ دیکھا۔ میں اپنے مکان کی چھت پر چت لیٹا ہوا تھا۔ میں نے راستے میں چلنے پھرنے کی آوازیں سنیں۔ نیچے جھانک کر دیکھا تو سمجھا کہ شاید چوکیداروں کی جماعت ہے۔ لیکن اچھی طرح دیکھا تو وہ شیاطین (جن) تھے جو دستے کے دستے گھوم رہے تھے۔

حتیٰ کہ وہ سب میرے مکان پچھواڑے میں ویران جگہ پر اکٹھے ہوگئے۔ پھر (بڑا) ابلیس آیا۔ جب سب جمع ہوگئے تو ابلیس نے بلند آواز کے ساتھ پکارا اور سب شیاطین ایک دوسرے سے آگے بڑھ گئے۔ ابلیس نے کہا: عروہ بن زبیر کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ ایک جماعت بولی: ہم۔ پھر وہ گئے اور واپس آئے اور بولے: ہم اس پر کچھ بھی قادر نہیں ہوسکے۔ ابلیس نے پہلے سے زیادہ زوردار چنگھاڑ ماری۔ اور بولا کون عروہ بن زبیر کو سنبھالے گا؟ دوسری جماعت بولی ہم پھر وہ گئے اور کافی دیر کے بعد واپس آئے اور بولے کہ ہم بھی اس پر قادر نہیں ہوسکے۔ اس بار ابلیس اس قدر شدت سے چنگھاڑا میں سمجھا کہ زمین کی چھاتی شق ہوگئی ہے۔ اور سب شیاطین آگے بڑھے۔ ابلیس پھر بولا: کون عروہ بن زبیر کو بہکائے گا؟ اس بار سب شیاطین مل کر بولے: ہم (سب جاتے ہیں) چنانچہ سب شیاطین چلے گئے اور کافی دیر تک واپس نہیں لوٹے پھر واپس آئے اور ہتھیار ڈال کو بولے: ہم سب بھی اس پر قادر نہیں ہوسکے۔ آخر ابلیس بڑے غصے میں چلا گیا اور دوسرے شیاطین بھی اس کے پیچھے پیچھے

چلے گئے۔

حضرت عروہ بن زبیر نے فرمایا: مجھے میرے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے شروع رات میں یا شروع دن میں تو اللہ پاک اس کی ابلیس اور اس کے لشکر سے حفاظت فرماتے ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ذی الشان، عظیم البرھان، شدید السلطان ماشاء اللّٰہ کان اعوذ باللہ من الشیطان
اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، بڑی شان کا مالک ہے، عظیم برہان اور مضبوط بادشاہت والا ہے جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے میں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۵۰۱۸..... ابوالتیاح سے مروی ہے میں نے عبدالرحمٰن بن خنبش سے جو بڑی عمر کے بزرگ تھے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے پوچھا: اس رات رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا جب شیطان آپ کے قریب آ گئے تھے؟ فرمایا: شیاطین مختلف وادیوں سے اکٹھے ہو کر آپ ﷺ کے پاس آ گئے تھے اور پہاڑ بھی آپ پر اتر آئے تھے۔ بڑا شیطان آگ کا شعلہ لے کر آپ کے قریب آیا تا کہ آپ کو اس کے ساتھ جلا دے۔ آپ ﷺ (وقتی طور پر) ان سے مرعوب ہو گئے اور پیچھے ہٹنے لگے تھے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا کہو: آپ ﷺ نے پوچھا: کیا کہوں؟ فرمایا: یہ کہو:

أعوذ بکلمات اللّٰہ التامات التی لایجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما خلق، وذرأ وبرأ، ومن شر ما ینزل من السماء، ومن شر مایعرج فیھا، ومن شر ما ذرأ فی الارض، ومن شر مایخرج منھا، ومن شر فتن اللیل والنھار، ومن شر کل طارق، الاطارقًا یطرق بخیر، یارحمٰن
میں اللہ کے تام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن سے نیک تجاوز کر سکتا اور نہ بد ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور جس کو اس نے وجود بخشا اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور رات و دن کے فتنوں کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اس کے جو خیر ساتھ لائے اے رحمٰن ذات۔
پس آپ کا یہ پڑھنا تھا کہ شیاطین کی آگ بجھ گئی اور اللہ نے ان کو شکست دے دی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، البزار، حسن بن سفیان، ابوزرعدفی مندہ، ابن مندہ، ابونعیم والبیھقی معاً فی الدلائل
روایت صحیح ہے۔

حفاظت کی دعا

۵۰۱۹..... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دعا کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام ظالم بادشاہوں سے اللہ کی حفاظت حاصل کرتے تھے:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، قال اخسئوا فیھا ولا تکلمون، انی أعوذ بالرحمٰن منک ان کنت تقیًا، اخذت بسمع اللّٰہ وبصرہ، وقوتہ علی أسماعکم وأبصارکم وقوتکم، یامعشرالجن والانس والشیاطین والاعراب والسباع والھوام واللصوص، مما یخاف ویحذر فلان بن فلان سترت بینہ وبینکم بسترۃ النبوۃ التی استتروا بھا من سطوات الفراعنۃ، جبریل عن ایمانکم، ومیکائیل عن شمائلکم، محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم أمامکم، واللّٰہ تعالٰی من فوقکم، یمنعکم من فلان بن فلان فی نفسہ وولدہ وأھلہ وشعرہ وبشرہ ومالہ وما علیہ ومامعہ وماتحتہ وما فوقہ: (واذا قرأت القرآن

جعلنابینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابًا مستورًا) الی قولہ (ونفورًا)
اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے: اس جہنم میں چپ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ میں رحمٰن کی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اگر تو ڈرنے والا ہے (اللہ سے) میں اللہ کے سننے، دیکھنے اور اس کی قوت کے ساتھ تمہارے سننے، دیکھنے اور تمہاری طاقت پر مدد پکڑتا ہوں۔

اے جن، انس، شیاطین، بدؤوں، درندوں، (رینگنے والوں اور) چیونٹیوں اور چوروں کے گروہ! جن سے فلاں بن فلاں کو خوف اور خطرہ لاحق ہے میں اس کے اور تمہارے درمیان نبوت کا پردہ حائل کرتا ہوں، جس کے طفیل انبیاء فراعنہ (اور ظالم بادشاہوں) کے ظلم سے محفوظ رہے۔ جبریل تمہارے دائیں ہے، میکائیل تمہارے بائیں، محمد ﷺ تمہارے آگے اور اللہ تمہارے پیچھے ہے پس تم کو فلاں بن فلاں کی جان، اہل وعیال، اولاد، اہل وعیال، بال، کھال، مال، جو اس پر ہے، جو اس کے ساتھ ہے، جو اس کے نیچے ہے اور جو اس کے اوپر ہے سب سے تم کو روکتا اور دھتکارتا ہوں۔

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے درمیان مخفی پردہ کی آڑ کر دیتے ہیں الخ۔

ابن عساکر، وولدہ القاسم فی کتاب آیات الحرز

۵۰۲۰..... (انس رضی اللہ عنہ) ابان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک بار (دعوت کی غرض سے) حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے۔ حجاج نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا مال دکھایا جس میں چار سو گھوڑے تھے، سو گھوڑے دو سال کے بعد تیسرے سال میں داخل تھے، سو گھوڑے دوسرے سال میں داخل تھے، سو گھوڑے پانچویں سال میں داخل تھے اور سو گھوڑے قارح دانت والے تھے۔

پھر حجاج نے کہا: اے انس! کیا تو نے اپنے ساتھی کے پاس کبھی اتنا مال دیکھا تھا۔ اس خبیث کی مراد رسول اللہ ﷺ سے تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالکل، اللہ کی قسم! اس سے بھی اچھا مال دیکھا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تھا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ گھوڑا جو مالک نے اللہ کے راہ میں جہاد کے لیے باندھا ہو۔ اس کے بال، اس کا پیشاب، اس کا گوشت اور اس کا خون قیامت کے دن اسکے میزان کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ دوسرا گھوڑا جس کو کسی نے افزائش نسل کے لیے رکھا ہو اور تیسرا وہ گھوڑا جس کو کسی نے افزائش ریاء، شہرت اور دکھاوے کے لیے باندھا ہو ایسا شخص جہنم میں جائے گا۔ اے حجاج! تیرے تمام گھوڑے اسی تیسری قسم کے ہیں۔

حجاج غضب آلود ہو گیا۔ بولا: اللہ کی قسم! اگر تو نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت نہ کی ہوتی اور امیر المؤمنین نے مجھے تیری رعایت کا خط نہ لکھا ہوتا تو دیکھتا میں تیرے ساتھ کیا کچھ کرتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر گز نہیں (اللہ کی قسم) میں تجھ سے ایسے کلمات کی بدولت پناہ میں آ گیا ہوں کہ اب مجھے کسی بادشاہ کے ظلم کا اور کسی شیطان کی سرکشی کا کا خوف ذرہ بھر نہیں۔ پھر واقعی حجاج کا غصہ چھٹ گیا اور وہ بولا: اے ابوحمزہ! (حجاج نے انس کی کنیت بطور ادب استعمال کی) وہ کلمات مجھے بھی سکھا دیجیے حضرت انس نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہیں، میں تجھے ان کلمات کا اہل نہیں پاتا۔

حضرت ابان رحمۃ اللہ علیہ راوی حدیث فرماتے ہیں جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوحمزہؓ میں آپ سے کوئی سوال کرنا چاہتا ہوں؟ فرمایا: بولو کیا چاہتے ہو؟ ابان رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: وہ کلمات جو آپ سے حجاج نے پوچھے تھے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! میں تم کو ان کا اہل سمجھتا ہوں۔ سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی پھر آپ مجھ سے جدا ہونے لگے تو آپ مجھ سے راضی تھے آپ نے فرمایا: تم نے میری دس سال خدمت کی ہے اور میں تم کو چھوڑ کر جا رہا ہوں اور میں تم سے راضی ہوں۔ لہٰذا تم (کو یہ عطیہ ہے کہ) جب بھی صبح وشام کا وقت ہوا کرے یہ پڑھا کرو:

بسم اللّٰہ، والحمدللّٰہ، محمد رسول اللّٰہ، لاقوۃ الا باللّٰہ، بسم اللّٰہ علی دینی ونفسی، بسم اللّٰہ علی أھلی ومالی، بسم اللّٰہ علی کل شیءٍ أعطانیہ ربی، بسم اللّٰہ خیر الاسماء، بسم اللّٰہ رب الارض

والسماء، بسم الله الذی لایضر مع اسمه داء، بسم الله افتتحت وعلی الله توکلت، لاقوة الاباالله، لاقوة الا بالله، لاقوة الا بالله، والله أکبر، الله أکبر، الله أکبر، لااله الاالله الحلیم الکریم لااله الاالله العلی العظیم، تبارک الله رب السموات السبع ورب العرش العظیم ورب الارضین، وما بینهما، والحمدلله رب العالمین، عزجارک، وجل ثناؤک، ولااله غیرک، اجعلنی فی جوارک من شر کل ذی شر، ومن شر الشیطان الرجیم، ان ولی الله الذی نزل الکتاب وهو یتولی الصالحین، فان تولوا فقل حسبی الله لااله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم. ابوالشیخ فی التواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دعا

۵۰۲۱.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایسے کلمات سکھا دیئے ہیں کہ ان کے طفیل کسی جابر کی سرکشی اور اس کی زور زبردستی مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور اس کے ساتھ وہ کلمات ضروریات کے آسانی کے ساتھ پورا ہونے اور مؤمنوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کا سبب بھی ہیں:

الله أکبر، الله أکبر، الله أکبر، بسم الله علی نفسی ودینی، بسم الله علی أهلی ومالی، بسم الله علی کل شیءٍ أعطانی ربی، بسم الله خیر الأسماء، بسم الله رب الارض والسماء، بسم الله الذی لایضر مع اسمه داء، بسم الله افتتحت وعلی الله توکلت، الله الله ربی لا أشرک به شیئا، أسألک اللهم بخیرک من خیرک الذی لایعطیه غیرک، عزجارک، وجل ثناؤک، ولااله الا أنت: اجعلنی فی عیاذک، وجوارک من کل سوء، ومن الشیطان الرجیم، اللهم انی استجیرک من جمیع کل شیءٍ خلقت، واحترس بک منهن، وأقدم بین یدی: (بسم الله الرحمن الرحیم: قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا أحد) عن امامی ومن خلفی. وعن یمینی وعن شمالی، ومن فوقی وتحتی.

اور سورۂ اخلاص مکمل ایک ایک دفعہ چھ کی چھ جہات کی طرف رخ کر کے پڑھے۔ یعنی دائیں، بائیں، آگے پیچھے، اوپر اور نیچے۔

رواہ مستدرک الحاکم

رزق کی کشادگی کی دعائیں

۵۰۲۲..... سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ضرورت اور فاقہ کشی کی نوبت آگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر آپ سے سوال کرو (تو شاید کوئی صورت نکل آئے) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے دروازے پر آئیں اور دروازہ کھٹکھٹایا حضور کے پاس ام ایمن بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: یہ تو فاطمہ کے دروازے کھٹکھٹانے کا انداز ہے۔ اور وہ ایسے وقت تو ہمارے پاس نہیں آیا کرتی۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اندر تشریف لائیں اور اپنے والد حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان ملائکہ کا کھانا تسبیح تہلیل اور تحمید ہے لیکن ہمارا کھانا کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے: آل محمد کے گھر بھی تیس دنوں سے چولہا نہیں جلا۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں آئی ہیں۔ اگر تم چاہو تو پانچ بکریوں کا ہم تمہارے لیے حکم دے دیتے ہیں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کر:

یااول الاولین، ویاآخر الآخرین، ویاذاالقوۃ المتین، ویاا حم المساکین ویاآرحم الراحمین

چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس ہوگئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا پیچھے کچھ (آرہا) ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں آپ کے پاس سے دنیا لینے گئی تھی اور آخرت لے کر واپس آئی ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بہترین ایام ہیں۔ ابو الشیخ فی جزء من حدیثه

کلام:......اس روایت کے رجال میں کوئی راوی متکلم فیہ نہیں ہے اور سب راوی ثقہ مگر اس کی صورت مرسل کی سی ہے لیکن حضرت سوید بن غفلہ نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنی ہے تو روایت متصل ہے۔

۵۰۲۳.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی ضرورت لے کر حاضر ہوئی۔ حضور ﷺ نے اس کو فرمایا: کیا تم کو اس سے اچھی چیز نہ بتادوں؟ تو سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ پڑھا کر، تینتیس بار لا الٰہ الا اللہ پڑھا کر اور چونتیس بار الحمدللہ پڑھا کر۔ پس یہ سو بار پڑھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ رواہ ابن جریر

کلام:......ضعیف ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۹ ضعیف الادب ۹۸۔

۵۰۲۴.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس کسی شے کا سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ عورت بولی: ضرور، آپ ﷺ نے فرمایا: سوتے وقت تینتیس بار لا الہ الا اللہ پڑھ، چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ یہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ رواہ ابن جریر

۵۰۲۵.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی حاجت ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم سوتے وقت تینتیس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہو، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور چونتیس مرتبہ الحمدللہ کہو، یہ سو کی تعداد ہوئی یہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ ابن جریر، ابن عساکر

کلام:......ضعیف الادب ۹۸ اور ذخیرۃ الحفاظ ۶۹ پر روایت پر ضعف کا کلام کیا گیا ہے۔

۵۰۲۶.....حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس گئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! ان ملائکہ کا طعام تو لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور الحمدللہ وغیرہ ہے، ہمارا طعام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آل محمد کے گھروں میں تیس یوم سے آگ نہیں جلی۔ پھر بھی اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے پانچ بکریوں کا حکم دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں وہ مجھے پانچ کلمات ہی سکھا دیجیے جو آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ یوں کہا کر:

یااول الاولین، ویاآخر الآخرین، ویاذا القوۃ المتین، ویاارحم المساکین ویاارحم الراحمین

ابوالشیخ فی فوائد الاصبهانین، الدیلمی، مستدرک الحاکم

رنج وخوشی کی دعائیں

۵۰۲۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کوئی خوش گوار چیز دیکھ لیتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی بنعمته تتم الصالحات.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کے بدولت اچھی چیزیں انجام پاتی ہیں۔ اور جب آپ ﷺ کوئی ناپسندیدہ شے دیکھ لیتے تو فرماتے: الحمدللہ علی کل حال ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ رواہ ابن النجار

۵۰۲۸.....اعمش رحمۃ اللہ علیہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے کسی بزرگ شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ

پیش آتا تو فرماتے: الحمدللہ المنعم المتفضل الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جب کوئی ناپسندیدہ معاملہ پیش آتا تو فرماتے: الحمدللہ علی کل حال۔ مصنف ابن ابی شیبہ
روایت صحیح ہے۔

مختلف دعائیں

۵۰۲۹.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی اسألک الذی ھو خیر عاقبۃ امری اللھم اجعل ما تعطینی الخیر رضوانک والدرجات العلی فی جنات النعیم۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو میرے لیے بہترین انجام کار ثابت ہو۔ اے اللہ! تو جو مجھے عطا فرمائے اس کو اپنی رضا اور جنت میں اعلیٰ درجات کا سبب بنا۔ الزھد للامام احمد

۵۰۳۰..... معاویہ بن قرہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے۔

اللھم اجعل خیر عمری آخرہ وخیر عملی خواتمہ وخیرا یا می یوم القاک۔

اے اللہ! میری بہترین عمر آخر عمر بنانا اور میرا بہترین عمل آخری عمل بنانا اور میرا بہترین دن وہ دن بنانا جس میں میں تجھ سے ملاقات کروں گا۔ السنن لسعید بن منصور، السنن لیوسف القاضی، الامالی لابی القاسم بن بشران

۵۰۳۱.....ابو یزید مدائنی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جملہ دعاؤوں میں سے یہ الفاظ بھی ہوتے تھے:

اللھم ھب لی ایمانا ویقینا ومعافاۃ ونیۃ۔

اے اللہ! مجھے ایمان، یقین عافیت اور اچھی نیت عطا فرما۔ ابن ابی الدنیا فی الیقین

۵۰۳۲.....ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم اغننا بحلالک عن حرامک واغننا من فضلک عمن سواک

اے اللہ اپنے حلال کے ساتھ حرام سے غنی فرما اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔ العسکری فی المواعظ

۵۰۳۳..... عبدالعزیز ابوسلمہ ماجشون سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی اسألک برحمتک التی لاتنال منک الابالخروج

اے اللہ! اے اللہ میں تیری اس خاص رحمت کا سوال کرتا ہوں جو فقط تیرے راستے میں نکلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ العسکری

۵۰۳۴..... عبدالعزیز ابوسلمہ ماجشون فرماتے ہیں مجھے ایک قابل اعتماد شخص نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اسألک تمام النعمۃ فی الاشیاء کلھا والشکرلک علیھا حتی ترضی وبعد الرضا والخیرۃ فی جمیع مایکون فیہ الخیرۃ بجمیع میسور الأمور کلھا لابمعسورھا یاکریم

(اے اللہ!) میں تجھ سے تمام چیزوں میں کامل نعمت اور ان پر تیرا شکر ادا کرنے کا سوال کرتا ہوں حتیٰ کہ تو راضی ہوجائے اور تیری رضا کے بعد تمام خیری چیزوں میں تمام تر آسانیوں کے ساتھ مکمل خیر کا سوال کرتا ہوں بلا کسی تنگی ومشقت کے اے کریم!

ابن ابی الدنیا فی کتاب الشکر

۵۰۳۵..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو کوئی مصیبت پہنچی وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے شکایت

کی اور عرض کیا کہ ان کے لیے ایک وسق کھجور کا حکم فرما دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے ایک وسق کھجور کا حکم دیدوں اور اگر چاہو تو ایسے کلمات تم کو سکھادوں جو اس سے بھی بہتر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ کلمات بھی سکھا دیجیے اور ایک وسق کھجور کا حکم بھی کر دیجیے (سبحان اللہ) کیونکہ میں بہت حاجت مند ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کر دیتا ہوں۔ پھر فرمایا: کہو:

اللهم احفظني بالاسلام قاعدا واحفظني بالاسلام راقدًا ولاتطع في عدوًا ولاحاسدا واعوذبک من شرما انت آخذ بنا صيتهاوأسألک من الخير الذي هو بيدک کله۔

اے اللہ! میری حفاظت فرما اسلام کے ساتھ جاگتے ہوئے اور میری حفاظت فرما اسلام کے ساتھ سوتے ہوئے اور میرے متعلق کسی دشمن اور کسی حاسد کی بات مت قبول فرما۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں اور تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تمام تیرے ہاتھ میں ہے۔

ابن رنجويه، ابن حبان، الخرائطي في مكارم الاخلاق، الديلمي، السنن لسعيد بن منصور

کلام:...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی اطراف میں اس روایت کے متعلق انقطاع کا حکم فرماتے ہیں۔

۵۰۳۶...... عبداللہ بن خراش اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے خطبہ میں دعا فرماتے ہوئے سنا:

اللهم اعصمنا بحبلک وثبتنا علی امرک وارزقنا من فضلک۔

اے اللہ! اپنی رسی کے ساتھ ہماری حفاظت فرما، اپنے دین پر ہم کو ثابت قدم رکھ اور فضل کی ہمیں توفیق عطا کر۔

اللالامام احمد في الزهد، الروياني، يوسف القاضي في سننه، حلية الاولياء، اللالكائي في السنة، ابن عساكر

۵۰۳۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے:

اللهم ان كتبت عل شقوة أو ذنبا فا محه فانک تمحوماتشاء وتثبت وعندک ام الکتاب واجعله سعادة ومغفرة۔

اے اللہ! اگر تو نے مجھ پر بدبختی یا کوئی گناہ لکھ رکھا ہو تو اس کو مٹا دے، بے شک تو جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھا رہنے دیتا ہے کیونکہ تیرے ہی پاس اصل کتاب ہے اور تو اس کو میرے لیے سعادت اور مغفرت بنا دے۔ عبد بن حميد، ابن جرير، ابن المنذر

۵۰۳۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم اني اعوذبک ان تأخذني علی غرة أوتذرني في غفلة أوتجعلني من الغافلين۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھے دھوکہ میں پڑا ہوا (اچانک) پکڑ لے، یا مجھے غفلت میں پڑا ہوا چھوڑ دے یا مجھے غافلوں میں سے کر دے۔ مصنف ابن ابي شيبه، حلية الاولياء

۵۰۳۹...... اہل خراسان کے میکائیل نامی ایک شیخ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات کو کھڑے ہوتے تو فرماتے:

اے اللہ تو میرے کھڑے ہونے کو جانتا ہے اور میری حاجت کو بھی جانتا ہے، پس مجھے یہاں سے اپنی حاجت میں کامیاب واپس لوٹا اس حال میں کہ میری دعا کامیاب اور مقبول ہو اور میں تیری مغفرت اور رحمت کو ساتھ لے کر واپس لوٹوں۔ پھر جب آپ نماز پوری کر کے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

اللهم لا أری شيئًا من الدنيا يدوم، ولا أری حالا فيها يستقيم، اللهم اجعلني انطق فيها بعلم، واصحت فيها بحکم، اللهم لا تکثرلي من الدنيا فاطغی، ولا تقل لي منها فانسی، وان ماقل وکفی خير مما کثر والهی.

اے اللہ! میں دنیا کی کسی شی کو ہمیشہ رہنے والا نہیں دیکھتا اور نہ اس میں کوئی درست حال دیکھتا ہوں، پس مجھے دنیا میں علم کے ساتھ

بولنے، حکمت کے ساتھ خاموش رہنے والا بنا۔ اے اللہ! دنیا میرے لیے (اس قدر) زیادہ نہ کر کہ میں سرکشی میں پڑ جاؤں اور نہ اس قدر تنگ کر کہ مجھے بھلا دیا جائے اور بے شک تھوڑی چیز جو کافی ہو جائے اس کثیر سے بہتر ہے جو لہو ولعب میں مشغول کر دے۔

۵۰۴۰..... ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اکثر یہ دعا فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا:

اللهم عافنا واعف عنا۔

اے اللہ! ہمیں عافیت میں رکھ اور ہمیں معاف فرمادے۔ الزهد لاحمد

۵۰۴۱..... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم اجعل عملي صالحاً واجعله لک خالصاً ولا تجعل لاحدفيه شيئاً۔

اے اللہ! میرے عمل کو صالح و نیک بنا، اس کو اپنے لیے خاص بنا اور کسی کا اس میں کوئی حصہ نہ رکھ۔ الزهد للامام احمد

۵۰۴۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب یہ دعا کیا کر:

اللهم اجعل سريرتي خيرا من علانيتي واجعل علانيتي صالحة۔

اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنا اور میرے ظاہر کو نیک بنا۔ ابن ابی شیبه، حلیة الاولیاء، یوسف القاضی فی سننه

۵۰۴۳..... عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں یہ کلمات فرماتے تھے:

اللهم توفني مع الابرار ولاتجعلني في الاشرار وقني عذاب النار والحقني بالاخيار۔

اے اللہ! مجھے نیکوں کے ساتھ موت دے، مجھے بروں کے ساتھ مت کر، مجھے جہنم کے عذاب سے بچا اور مجھ نیک لوگوں میں شامل فرما۔

ابن سعد، الادب المفرد للبخاری

۵۰۴۴..... حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب) کو یہ دعا کرتے سنا:

اللهم ارزقني قتلا في سبيلک ووفاة في بلد نبيک۔

اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کر اور اپنے نبی کے شہر میں موت دے۔ میں نے پوچھا: یہ کیسے ممکن ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک چاہتا ہے تو اپنا حکم کہیں سے بھی پورا فرمادیتا ہے۔ ابن سعد، حلیة الاولیاء

فائدہ:...... اللہ پاک نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور ابولؤلؤ مجوسی نے آپ کو فجر کی نماز میں پیٹ میں چھرا گھونپ دیا اور کئی دو تین وار کیے۔ اسی صدمے میں آپ کی موت ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی وہ بھی اپنے نبی کے شہر میں۔

۵۰۴۵..... ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو بیت اللہ کے طواف کے دوران یہ دعا کرتے سنا:

اللهم ان كنت كتبتني في السعادة فأثبتني فيها وان كنت كتبتني في الشقاوة فامحني منها، وأثبتني في السعادة، فانک تمحو ماتشاء وتثبت وعندک أم الكتاب.

اے اللہ! اگر تو نے مجھے سعادت مند لکھ دیا ہے تو یونہی رہنے دے اور اگر مجھے بدبخت لکھ دیا ہے تو اس کو مٹا دے اور مجھے سعادت مند لکھ دے۔ بے شک تو جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور تیرے ہی پاس اصل کتاب ہے۔ اللالکائی

۵۰۴۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے دعا کی:

اللهم اغفرلي ظلمي وكفري۔

ایک شخص نے کہا اے امیر المؤمنین ظلم تو ٹھیک ہے کفر معاف کرنے کا کیا مطلب ہوا؟ فرمایا: اللہ کا فرمان ہے:

ان الانسان لظلوم كفار۔

انسان بڑا ظالم اور ناشکرا ہے۔ ابن ابی حاتم

پانچ چیزوں سے پناہ مانگنا

۵۰۴۷... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر کے اوپر پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے سنا:

اللهم انی أعوذبک من الجبن والبخل، وأعوذبک من العمر، وأعوذبک من فتنة الصدر، وأعوذبک من عذاب القبر.

اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، کنجوسی سے، نیز تیری پناہ مانگتا ہوں (بری) عمر سے، جینے کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔البیھقی فی عذاب القبر

۵۰۴۸..... (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کو بندہ کا سب سے محبوب کلام یہ ہے کہ وہ سجدہ کی حالت میں کہے:

رب انی ظلمت نفسي فاغفرلی ذنوبی انه لایغفر الذنوب الانت۔

پروردگار! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا پس میرے گناہوں کو بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی گناہ کو بخشنے والا نہیں۔

عیاش. یوسف القاضی فی سننه

۵۰۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے پاس گذاری۔ جب بھی آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور بستر پر جاتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انی أعوذ بمعا فاتک من عقوبتک، وأعوذ برضاک من سخطک، وأعوذبک منک، اللهم لااستطیع ثناء علیک، ولو حرصت، ولکن انت کما أثنیت علی نفسک.

اے اللہ! میں تیری عافیت کی پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے، تیری رضاء کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری ثناء کا حق نہیں کر سکتا اگرچہ میں اس کی کوشش کروں۔ ہاں تو نے جیسی اپنی ثناء بیان کی تو اسی طرح ہے۔

نسائی، یوسف القاضی فی سننه الاوسط للطبرانی

۵۰۵۰..... (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم متعنی بسمعی وبصری حتی تجعلهما الوارث منی، وعافنی فی دینی، واحشرنی علی ما أحییتنی، وانصرنی علی من ظلمنی، حتی تربنی منه ثأری، اللهم انی أسلمت دینی الیک، وخلیت وجهی الیک، وفوضت أمری الیک، والجات ظهری الیک، لا ملجأ ولامنجا منک الا الیک، آمنت برسولک الذی أرسلت وبکتابک الذی أنزلت.

اے اللہ مجھے میرے کانوں اور آنکھوں (کو سلامت رکھنے) کے ساتھ نفع دے اور ان کو میرا وارث بنادے (کہ آخر عمر تک سلامت رہیں) مجھے میرے دین میں نفع دے، مجھے انہی اعمال پر زندہ کر کے اٹھا جن پر تو نے مجھے دنیا میں زندہ رکھا، مجھ پر ظلم کرنے والے میں مجھے اپنا بدلہ دکھا، اے اللہ! میں نے اپنا دین تیرے سپرد کیا، اپنا چہرہ صرف تیری طرف متوجہ کیا، اپنا سارا معاملہ تجھے سونپ دیا، اپنی ٹیک (اور امید) تجھ پر لگائی، نہیں کوئی جائے پناہ اور کوئی نجات کی جگہ مگر تیرے پاس۔ میں ایمان لایا اس رسول پر جو تو نے مبعوث فرمایا اور ایمان لایا اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی۔ الاوسط للطبرانی

۵۰۵۱..... حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھ وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے؟ میں نے عرض کیا: ضرور! فرمایا: کہو:

اللھم افتح مسامع قلبی لذکرک وارقنی طاعتک وطاعة رسولک عملا بکتابک۔

اے اللہ! میرے دل کے کانوں کو اپنے ذکر کے لیے کھول دے، مجھے اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق بخش۔ الاوسط للطبرانی

۵۰۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں کہ اگر تو پڑھ لے تو تیرے گناہ جو چیونٹیوں کے برابر ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں تب بھی اللہ پاک ان کو تیرے لیے معاف فرمادے گا اور تیری بخشش کردی جائے گی:

اللھم لا الہ الا انت سبحانک عملت سوءا أو ظلمت نفسی، فاغفرلی، انہ لایغفر الذنوب الا انت۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں نے جو گناہ کیا یا مجھ سے اپنی جان پر جو ظلم ہوا اس کو بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ ابن ابی الدنیا فی الدعا، عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۵۰۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے: اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمات یہ ہیں:

اللھم لا الہ الا أنت، اللھم لا نعبد الا ایاک، اللھم لا نشرک بک شیئا، اللھم انی ظلمت نفسی فاغفرلی، فانہ لا یغفر الذنوب الا أنت.

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ ہم تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، اے اللہ! ہم تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اے اللہ! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا مجھے بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

ھناد، یوسف القاضی فی سننہ

۵۰۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ یہ دعا فرماتے تھے:

أعوذبک من جھد البلاء ودرک الشقاء، وشماتة الأعداء، وأعوذبک من السجن والقید والسوط.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مصیبت کی آزمائش سے، بدبختی کے منڈلانے سے، دشمنوں کے خوش ہونے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قید، بیڑیوں اور کوڑوں سے۔ یوسف القاضی

۵۰۵۵..... حکیم ترمذی اپنی کتاب نوادر الاصول فرماتے ہیں: عمرو بن ابی عمرو، ابو ہمام الدلال، ابراہیم بن طہمان، عاصم بن ابی النجود، زر بن حبیش (کی سند کے ساتھ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اسی دوران میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا: یہ ابوذر ہیں؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے امین للہ (جبرئیل علیہ السلام) کیا تم ابوذر کو جانتے ہو؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ان کو زمین والوں سے زیادہ آسمان والے جانتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ ایک دعا دن میں دو مرتبہ کیا کرتے ہیں۔ جس پر ملائکہ بھی فخر فرماتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی ان کو بلا کر ان سے اس دعا کے بارے میں پوچھ لیں۔

حضور ﷺ نے ان کو بلایا: اے ابوذر! کوئی ایسی دعا ہے جو تم دن میں دو مرتبہ مانگا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ میں نے وہ کسی انسان سے نہیں سنی، بلکہ پروردگار نے مجھے الہام فرمائی ہے اور وہ دعا میں دن میں دو مرتبہ مانگا کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں قبلہ رو ہوتا ہوں پھر جی بھر کر اللہ کی تسبیح وتہلیل اور تحمید وتکبیر کرتا ہوں پھر وہ دعا مانگتا ہوں جو دس کلمات پر مشتمل ہے:

اللھم انی أسالک ایمانا دائما، وأسالک قلبا خاشعا، وأسالک علما نافعا، وأسالک یقینا صادقا، وأسالک دینا قیما، وأسالک العافیة من کل بلیة، وأسالک تمام العافیة، وأسالک دوام العافیة، وأسالک الشکر علی العافیة، وأسالک الغنی علی الناس.

اے اللہ! میں تجھ سے دائمی ایمان کا سوال کرتا ہوں، خشوع کرنے والے دل کا سوال کرتا ہوں، علم نافع کا سوال کرتا ہوں، سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، مضبوط اور سیدھے دین کا سوال کرتا ہوں، ہر مصیبت سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، کامل عافیت کا سوال کرتا ہوں، ہمیشہ رہنے والی عافیت کا سوال کرتا ہوں، عافیت پر شکر کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: قسم اس ذات پاک کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، آپ کا کوئی امتی یہ دعا نہیں کرتا مگر اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں یا مٹی کے ذرات سے زیادہ ہوں۔ اور آپ کا کوئی امت اس دعا کو لے کر خدا کے پاس نہیں آئے گا مگر جنتیں اس کی مشتاق ہوں گی، فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا کریں گے، جنت کے سب دروازے اس کے لیے کھول دیئے جائیں گے اور فرشتے اس کو کہیں گے: اے اللہ کے ولی! جس دروازے میں چاہے داخل ہو جا۔

۵۰۵۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فاتحۃ الکتاب (سورۂ فاتحہ)، آیۃ الکرسی، اور آل عمران کی دو آیات

شهد الله انه لا اله الا هو الخ...... (مکمل آیت)

اور قل اللهم مالک الملک ...... سے ...... وترزق من تشاء بغير الحساب تک　(مکمل آیت)

یہ سب آیات عرش سے متعلق ہیں۔ ان کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ یہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتی ہیں: اے اللہ! تو ہم کو زمین پر اتارتا ہے؟ اور ان لوگوں پر اتارتا ہے جو تیری نافرمانی کرتے ہیں؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے قسم اٹھائی ہے تم کو میرا جو بندہ بھی (فرض) نمازوں کے بعد تلاوت کرے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہوں میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا، اس کو حظیرۃ القدس میں اتاردوں گا، ہر دن اس پر اپنی مخفی نگاہوں کے ساتھ ستر مرتبہ نظر کروں گا۔ اور ہر دن اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا جن میں سب سے ادنیٰ مغفرت ہے، ہر دشمن سے اس کو پناہ دوں گا اور اس کی مدد کروں گا۔ ابن حبان فی الضعفاء، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، ابو منصور السحابی فی الاربعین

کلام:...... امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں ایک راوی حارث بن عمیر متفرد ہے جو ثقہ راویوں کی جانب سے من گھڑت روایتیں پیش کرتا ہے۔ حافظ ابوالفضل عراقی سے اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے روایت کو متقدمین نے ثقہ قرار دیا ہے لیکن متاخرین نے کچھ راویوں میں کلام کیا ہے اور اس میں محل نظر صرف دو اشخاص ہیں: محمد بن زنبور مکی اور حارث بن عمیر۔ دونوں کو کچھ ائمہ نے ثقہ قرار دیا ہے اور اول کو ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور مؤخر الذکر کو امام ابن حبان اور امام حاکم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کو اپنی امالیہ میں ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ ہم حارث میں کسی متقدم کا کوئی طعن نہیں پاتے بلکہ حماد بن زیدان کی تعریف کرتے ہیں جو ان سے بڑے ہیں اور نقاد ابن معید ان کی توثیق فرماتے ہیں۔

نیز ابو حاتم اور نسائی نے بھی ان کی توثیق فرمائی۔ بخاری و ابن حبان نے تعلیقاً ان کو ذکر کیا، دیگر اصحاب سنن نے ان کی روایات لی۔ لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ضعفاء میں شمار کیا اور ان کی توہین میں کافی زیادتی کی ہے۔ اور حارث سے اوپر کے راویوں کے بارے میں تو بات ہی نہیں کی جاسکتی ان کی عظمت شان کی وجہ سے۔ نیز حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کو موضوع شمار کرنے کے حوالہ سے فرماتے ہیں: ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار کر کے افراط کیا ہے شاید انہوں نے اس حدیث کے ثواب کو بہت زیادہ سمجھ لیا تھا ورنہ راوی تو آپ کو معلوم ہو ہی گئے (کہ معمولی اختلاف کے علاوہ سب صحیح ہیں)۔

۵۰۵۷...... فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے:

یا کھیعص اغفرلی۔

اے کھیعص! میری مغفرت فرما۔ ابن ماجہ

کلام:...... یہ روایت موضوع ہے دیکھئے الاباطیل ۶۸۲، تذکرۃ الموضوعات ۷۹، التنزیہ ۲۸۷، ۲۸۸ ضعیف الجامع ۶۱۹، الضعیفۃ ۴۹، ۶۹۸،

الآلی ۱/۲۲۸، الموضوعات ۱/۲۴۵ التعقبات ۷۔

۵۰۵۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: اے محمد! آپ کی امت میں سے جس نے دن میں سو مرتبہ:

لاالٰہ الااللّٰہ الحق المبین پڑھا، اس کو فقر سے نجات ملے گی، قبر کی وحشت میں انسیت ملے گی اور وہ اس کے ساتھ مالداری پائے گا اور جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ رواہ الدیلمی

کلام:.......روایت میں ایک راوی فضل بن غانم ہے جو مالک سے روایت کرتا ہے، ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 'لیس بشئی' اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

دعائے مغفرت

۵۰۵۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہے تو اللہ تیری مغفرت فرمادے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' الحلیم الکریم لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ العلی العظیم سبحان اللّٰہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم، والحمدللّٰہ رب العالمین. رواہ ابن جریر

۵۰۶۰.....عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ دعا میں یہ الفاظ پڑھتے تھے:

ربنا وجھک اکرما لوجوہ وجاھک خیرہ الجاہ۔

اے ہمارے رب تیری ذات سب سے زیادہ کریم اور تیرا مرتبہ سب سے بہترین مرتبہ ہے۔ خشیش بن اصرم فی الاستقامۃ

۵۰۶۱ محمد بن زیاد، میمون بن مہران سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے پانچ ہزار بکریاں دیدوں یا پانچ کلمات سکھادوں، جن سے تمہارا دین اور تمہاری دنیا صحیح ہوجائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ پانچ ہزار بکریاں بھی بہت ہیں لیکن آپ مجھے وہ کلمات سکھادیجئے۔ فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

اللھم اغفرلی ذنبی، ووسع لی خلقی وطیب لی کسبی، وقنعنی، ولا تذھب قلبی الی شی صرفتہ عنی.

اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے اخلاق کو کشادہ فرما، میرا (ذریعہ) معاش پاکیزہ بنا، اپنے رزق پر قناعت دے اور میرے دل کو ایسی چیز کی طرف مائل نہ کر جو تو نے مجھ سے پھیردی ہو۔ رواہ ابن النجار

۵۰۶۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم آمن روعتی، واستر عورتی، واحفظ أمانتی، واقض دینی.

اے اللہ! میرے اندر کو امن دے، میرے عیب پر پردہ ڈال، میری امانت کی حفاظت فرما اور میرے قرض کو ادا فرما۔

الشاشی، السنن لسعید بن منصور

ابونعیم نے اس کو حنظلہ بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۵۰۶۳.....ابوالحسن بن ابی الحدید، ابوالحسن کے دادا ابوعبداللہ، ابوالحسن بن سمسار، ابوبکر بن احمد بن عبداللہ بن ابی دجانہ بصری، محمد بن احمد بن یحییٰ، ابوبکر محمد بن سعید رازی، محمد بن علی بن حمزہ بن حسین بن عبیداللہ بن عباس بن علی، فضل بن محمد بن فضل بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی، ان کے والد محمد بن فضل، محمد بن جعفر بن محمد بن علی عن ابیہ عن جدہ عن علی کی سند سے منقول ہے،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جب بھی خواہش کی کہ جبرئیل علیہ السلام کو کعبۃ اللہ کا پردہ

پکڑے یہ کہتے سنوں:

یاواحد یااحد لاتزل عنی نعمة انعمت بها علی۔

اے واحد! اے احد! تو نے مجھ پر جو نعمت بھی انعام فرمائی ہے اس کو مجھ سے زائل نہ فرما۔ تو میں نے ان کو دیکھ لیا۔

کلام: ......روایت ضعیف ہے، دیکھئے: ضعیف الجامع ۵۰۷۹۔

۵۰۶۴..... سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی ذنوبی لانضرک وان رحمتک ایای لاتنقصک۔

اے اللہ! میرے گناہ تجھے کوئی نقصان دے سکتے اور تیرا مجھ پر رحمت فرمانا تیرے خزانے میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ الدینوری

۵۰۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جب تو مانگے تو تیری بخشش کردی جائے۔ میں نے عرض کیا: ضرور! حضور ﷺ نے فرمایا:

لااله الاالله العلی العظیم، لااله الاالله العلی الکریم، لااله الاالله رب العرش العظیم.

۵۰۶۶..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی أعوذبک من غلبة الدین، وغلبة العدو، وبوار الایم.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبہ سے اور بغیر شادی کے مرنے سے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۶۷..... ہلال بن یساف سے مروی ہے کہ ام الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے:

لااله الاالله وحده لاشریک له، له الملک، وله الحمد، وهو علی کل شیءٍ قدیر سو مرتبہ پڑھا وہ شخص ہر عمل (والے) سے اوپر ہو کر آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس سے بھی زیادہ پڑھے۔ مصنف عبدالرزاق

۵۰۶۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے چھپا کر رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اے عائشہ! تو کامل اور جامع دعائیں پڑھ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کامل اور جامع دعا کے بارے میں پوچھا: حضور ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھو:

اللهم انی أسألک من الخیر کله عاجله وآجله، ماعلمت منه، وما لم أعلم، وأسألک الجنة وما قرب الیها من قول أوعمل، وأعوذ بک من الشر کله عاجله وآجله، ماعلمت منه وما لم أعلم، وأسالک من من خیر ما سالک منه عبدک ورسولک محمد صلی الله علیه وسلم، وأستعیذک مما استعاذ منه عبدک ورسولک محمد صلی الله علیه وسلم، وأسالک ماقضیت لی من أمر أن تجعل عاقبته رشدا.

اے اللہ! میں تجھ سے ہر خیر کا سوال کرتا ہوں ہوں وہ خیر جلدی ہو یا بدیر، میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں تجھ سے جنت کا اور ہر اس قول یا عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کردے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے شر سے وہ جلدی ہو یا بدیر، میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا تجھ سے تیرے بندے اور تیرے رسول ﷺ نے پناہ مانگی۔ نیز میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو نے میرے حق میں جس کام کا فیصلہ کردیا ہے اس کا انجام میرے لیے بہتر بنا۔

رواه مستدرک الحاکم

۵۰۶۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم عافنی فی بصری واجعله الوارث منی، لااله الاالله الحلیم الکریم رب العرش العظیم.

اے اللہ! مجھے میری نگاہ میں عافیت دے اور اس کو میرا وارث بنا۔ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار کریم ہے (اور) عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ رواہ ابن النجار

۵۰۷۰۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی آسمان کی طرف منہ اٹھایا تو یہ ضرور پڑھا:

یامصرف القلوب ثبت قلبی علی دینک۔

اے دلوں کو بدلنے والے میرے دل کو دین پر ثابت قدم رکھ۔ رواہ مستدرک الحاکم

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت پر ضعف کا کلام ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۱۶۔

جامع اور مختصر دعا

۵۰۷۱۔۔۔ عبدالملک بن سلیمان ایک بصری شخص سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا گیا قریب ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے چاہا کہ اس ہدیہ کے کھانے میں عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شریک ہو جائیں۔ لہذا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ دعا جامع اور مختصر پڑھو، یوں پڑھ لو:

اللھم انی أسألک من الخیر کلہ عاجلہ و آجلہ، واعوذبک من الشر کلہ عاجلہ و آجلہ، وما قضیت من قضاء فبارک لی فیہ، واجعل عاقبتہ الی خیر. مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۷۲۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہ دعا سکھائی:

اللھم انی أسألک من الخیر کلہ عاجلہ و آجلہ ما علمت منہ، وما لم أعلم، وأعوذبک من الشر کلہ عاجلہ و آجلہ ما علمت منہ، وما لم أعلم، اللھم انی أسألک من خیر ماسألک منہ عبدک ونبیک، وأعوذبک من شر ماعاذ منہ عبدک ونبیک، اللھم انی أسألک الجنۃ وماقرب الیھا، من قول وعمل، وأعوذبک النار وماقرب الیھا من قول وعمل، وأسألک أن تجعل کل قضاء تقضیہ لی خیرًا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۷۳۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کیا تم دعا میں خوب محنت کرنا چاہتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! فرمایا: یہ پڑھا کرو:

اللھم اعنی علی شکرک وذکرک وحسن عبادتک۔

اے اللہ! میری مدد فرما اپنے شکر پر، اپنے ذکر پر اور اپنی اچھی طرح عبادت پر۔ ابن شاھین

یہ روایت حسن ہے۔

۵۰۷۴۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللھم سألتنا من أنفسنا ما لانملکہ الا بک، اللھم فاعطنا منھا ما یرضیک عنا۔

اے اللہ! تو نے ہم سے ہماری جانوں کا سوال کیا ہے اور ہم ان کے مالک نہیں مگر تیری مدد کے ساتھ، اے اللہ! ہماری جانوں سے ہمیں ایسے اعمال کرنے کی توفیق دے جو تجھے راضی کر دیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۷۵۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم لاتکلنی الی نفسی طرفۃ عین۔

اے اللہ! مجھے ایک پل کے لیے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرما۔ ابوبکر فی الغیلانیات، ابن النجار

۵۰۷۶ ابی قرصافہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اللھم لاتخزنا یوم القیامة ولا تفضحنا یوم اللقاء۔

اے اللہ! قیامت کے دن ہم کو رسوانہ فرما اور ملاقات کے دن ہم کو فضیحت نہ کر۔ ابن عساکر، ابن النجار

۵۰۷۷ زیاد بن الجعد سے مروی ہے کہ میں نے ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللھم لاتخزنا یوم الباس ولاتخزنا یوم القیامة۔ رواہ ابونعیم

۵۰۷۸ یحیی بن حسان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے بنی کنانہ کے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ کو یہی (مذکورہ بالا دعا کے مثل) دعا فرماتے ہوئے سنا۔ رواہ ابونعیم

۵۰۷۹ اے ابو المنذر! دن میں سو بار یہ پڑھا کر:

لاالہ الا اللہ، وحدہ لاشریک لہ لہ الملک، ولہ الحمد، یحیی ویمیت بیدہ الخیر، وھو علی کل شیء قدیر۔

پس تو سب سے افضل شخص ہوگا سوائے اس کے جو تیرے جیسا عمل کرے۔ اور نماز میں کبھی بھی استغفار کرنے سے نہ بھولنا کیونکہ اللہ کی رحمت کے ساتھ یہ استغفار گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ ابونعیم عن ابی المنذر الجھنی

۵۰۸۰ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا۔ آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر یہ دعا کی:

اللھم اغفرلی ذنبی، ووسع لی فی داری، وبارک لی فی رزقی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۵۰۸۱ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے: ج ۲ ص ۲۱۶

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میرے بھائی عبداللہ بن رواحہ پر میرا ایسا کوئی عمل پیش کیا جائے جس سے شرم کی جائے۔ رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ: عبداللہ بن رواحہ جنگ یرموک میں تین علمبرداروں میں سے ایک تھے آپ رضی اللہ عنہ جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے عمل پر رشک فرمایا کرتے تھے اس لیے یہ دعا فرماتے تھے۔

۵۰۸۲ ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا سکھائی اور فرمایا کہو:

اللھم انی اسألک نفسا مطمئنة تؤمن بلقائک وترضی بقضائک۔

اے اللہ! میں تجھ سے نفس مطمئنہ کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات پر ایمان رکھتا ہو اور تیرے فیصلے پر راضی ہو۔ رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۸۳ عمران بن حصین سے مروی ہے کہ حضرت حصین ایمان لانے سے قبل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے: اے محمد! آپ مجھے پڑھنے کے لیے کیا بتاتے ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

اللھم انی اعوذبک من شر نفسی واسألک ان تعزم لی علی ارشد امری۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے سیدھی راہ پر پختہ کر دے۔

اس کے بعد حضرت حصین رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور پھر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میں نے پہلے بھی آپ سے سوال کیا تھا اور اب دوبارہ پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے پڑھنے کے لیے کیا دعا ارشاد فرماتے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو:

اللھم اغفرلی ما اسررت وما اعلنت وما اخطأت وما عمدت وما جھلت وما علمت۔

اے اللہ! مجھے (میرے سب گناہ) بخش دے جو میں نے پوشیدہ کیے ہوں یا اعلانیہ کیے ہوں، بھول چوک سے کیے ہوں یا جان بوجھ

کر کیے ہوں اور جو میرے علم میں نہ ہوں یا میں ان کو جانتا ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۸۴..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے والد حصین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اب تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو انہوں نے جواب دیا: سات معبودوں کی۔ چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کس سے امید اور ڈر رکھتے ہو؟ جواب دیا: جو آسمان میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین! اگر تم اسلام لے آؤ تو میں تم کو دو کلمے بتاؤں گا جو تمہارے لیے نفع دہ ثابت ہوں گے۔ پھر حضرت حصین اسلام لے آئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھا دیجیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو:

اللهم الهمني رشدي وقني شر نفسي۔

اے اللہ مجھے میری بھلائی الہام کرا اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔ الرویانی، ابونعیم، مستدرک الحاکم

۵۰۸۵..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اسلام لے آیا ہوں، آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: کہو:

اللهم اني استهديك لارشد امري واعوذبك من شر نفسي۔

اے اللہ! میں تجھ سے سب سے سیدھی راہ کی ہدایت طلب کرتا ہوں، اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابونعیم

۵۰۸۶..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ہلکی سی نماز پڑھی اور فرمایا: میں نے اس نماز میں ایک دعا مانگی تھی جو نبی اکرم ﷺ مانگا کرتے تھے:

اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على الخلق أحيني ماكانت الحياة خيرًا لي، وتوفني اذا كانت الوفاة خيرًا لي وأسألك خشيتك في الغيب والشهادة وكلمة الاخلاص في الرضا والغضب، وأسألك نعيمًا لاينفد، وقرةَ عين لا تنقطع، وأسألك الرضا بالقضاء، وبرد العيش بعدالموت، ولذةالنظر الى وجهك، والشوق الى لقائك، وأعوذبك من ضراء مضرة، وفتنة مضلة، اللهم زينا بزينة الايمان، واجعلنا هداة مهتدين۔

اے اللہ! تو غیب کو بخوبی جانتا ہے اور مخلوق پر پوری قدرت رکھتا ہے پس جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو مجھے زندہ رکھ: اور مجھے وفات دیدے جب میرے لیے وفات پانا بہتر ہو۔ اور میں تجھ سے غیب اور حضوری میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، اور خوشی وغصہ ہر حال میں سچی بات کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو، آنکھ کی ایسی ٹھنڈک کا جو منقطع نہ ہو، تیرے فیصلے پر رضا قلبی کا، موت کے بعد اچھی زندگی کا، تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا، تیری ملاقات کے شوق کا، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تکلیف دہ نقصان سے اور گمراہ کن فتنے سے، اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ مزین کر، اور ہم کو ہادی و ہدایت یافتہ بنا دے۔ رواہ ابن النجار

۵۰۸۷..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اليك ربي فحببني، وفي نفسي لك ربي فذللني، وفي أعين الناس فعظمني، ومن شيء الاخلاق فجنبني۔

اے اللہ! مجھے اپنا محبوب بنا، اپنے لیے مجھے اپنے آپ میں ذلیل کردے، لوگوں کی نگاہ میں مجھے عظیم کردے اور برے اخلاق سے مجھے بچالے۔ ابن لآل في مكارم الاخلاق

کلام:..... روایت کی سند ضعیف ہے کنز ج ۲ ص ۶۸۸۔

۵۰۸۸..... ابی عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: کہ جب رات رسول اللہ ﷺ نے آپ و فرمایا تھا سوال کرو پورا کیا جائے گا؟ تم نے کیا سوال کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے یہ دعا کی تھی:

اللهم انی أسألک ایماناً لا یرتد، ونعیمًا لا ینفد، ومرافقة نبیک صلی الله علیه وسلم فی أعلی درجة الجنة جنة الخلد.

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو لوٹ نہ جائے، ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور اعلیٰ جنت میں تیرے نبی ﷺ کے ساتھ کا سوال کرتا ہوں۔مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۸۹۔۔۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا بھی تھی:

اللهم انی اسألک الهدی والتقی والعفة والغنی۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور غنیٰ مانگتا ہوں۔رواہ ابن النجار

حضرت ادریس علیہ السلام کی دعا

۵۰۹۰۔۔۔حسن بن ابی حسن سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے گمان ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: اللہ کے پیغمبر حضرت ادریس علیہ السلام ایک دعا کیا کرتے تھے اور وہ دعا بے وقوف لوگوں کو سکھانے سے منع کرتے تھے۔وہ دعا یہ ہے:

یاذالجلال والاکرام، ویاذا الطول، لااله الا أنت ظهر اللاجین، وجار المستجیرین، وأنس الخائفین، انی أسألک ان کنت فی أم الکتاب شقیا، أن تمحو من أم الکتاب شقانی وتثبتنی عندک سعیدا، وان کنت فی أم الکتاب محرومًا مقترًا علی فی رزقی، أن تمحو من أم الکتاب حرمانی، واقتاری وارزقنی واثبتنی عندک سعیدًا موفقاً لخیر کله.

اے بزرگی اور کرم والے! اے طاقت والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو پناہ مانگنے والوں کا پشت پناہ ہے، امن چاہنے والوں کا پڑوسی ہے، خوفزدہ لوگوں کا مونس ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر اصل کتاب (لوح محفوظ) میں میں بدبخت ہوں تو تو اصل کتاب سے میری بدبختی مٹا دے اور مجھے اپنے ہاں سعادت مند لکھ لے۔اگر اصل کتاب میں محروم اور روزی سے تنگدست لکھا ہوں تو تو اس کتاب سے میری محرومی اور میری تنگدستی مٹا دے اور مجھے رزق دے اور اپنے ہاں سعادت مند لکھ لے جس کو تمام خیروں کی توفیق میسر ہو۔رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۹۱۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایک مجلس میں سو سو بار: رب اغفرلی، وتب علی انک انت التواب الرحیم۔ پڑھ لیتے تھے۔نسائی

۵۰۹۲۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی (دعاؤں میں سے) یہ دعا ہوتی تھی:

اللهم زینی بالعلم وأغننی بالحلم وأکرمنی بالتقوی وجملنی بالعافیة.

اے اللہ! مجھے علم کے ساتھ مزین کر، تقویٰ کے ساتھ میرا اکرام کر اور عافیت کے ساتھ مجھے صاحب جمال بنا۔رواہ ابن النجار

۵۰۹۳۔۔۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے سنا ہے:

اللهم انی أسألک الصحة والعفة والأمانة وحسن الخلق والرضا بالقدر.

اے اللہ میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن اخلاق اور رضا بالتقدیر کا سوال کرتا ہوں۔رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۹۴۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا کو بھی نہ چھوڑا کرتے تھے:

اللهم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیه۔

اے اللہ! مجھے میرے رزق پر قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما۔العسکری فی الامثال

۵۰۹۵۔۔۔ (مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح مکتب میں معلم بچوں کو سکھاتا ہے:

اللھم انی أعوذبک من البخل، وأعوذبک من الجبن، وأعوذبک أن أرد الی أرذل العمر، وأعوذبک من فتنة الدنیا وعذاب القبر.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بری عمر تک پہنچا دیا جاؤں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ رواہ ابن جریر

۵۰۹۶۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مجھے کوئی کلمہ سکھا دیں تاکہ میں پڑھتا رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہو:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' اللّٰہ اکبر کبیرًا، والحمدللّٰہ کثیرًا، سبحان اللّٰہ رب العالمین، لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم.

اعرابی نے کہا یہ تو اللہ کے لیے ہوا، میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا تم اپنے لیے یہ کہو:

اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۵۰۹۷۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھا دیں شاید مجھے اللہ پاک اس کے ساتھ کوئی فائدہ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو:

اللھم لک الحمد کله ولک الشکر کله والیک یرجع الامر کله۔ رواہ الدیلمی

۵۰۹۸۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: میں تجھے وہ چیز نہ سکھاؤں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائی ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہو:

اللھم اغفرلی خطئی وعمدی، وھزلی، وجدی، ولاتحرمی برکة مااعطیتنی، ولاتفتنی فیما حرمتنی۔

اے اللہ میرے گناہ بخش دے، بھول چوک والے، جان بوجھ کر کرنے والے، مذاق میں ہونے والے، سنجیدگی میں ہونے والے۔ اور جو تو نے دیا ہے اس کی برکت سے مجھے محروم نہ کر اور جس سے مجھے محروم کیا ہے اس کی آزمائش میں نہ ڈال۔ مسند ابی یعلی

۵۰۹۹۔ ابو محمد اسماعیل بن علی بن اسماعیل الخطبی محمد بن علی بن زید الصائغ، زید م بن حارث کی، حفص بن غیاث، لیث، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! میں آپ کے پاس ایسے کلمات لے کر آیا ہوں جو آپ سے پہلے کسی کے پاس لے کر نہیں آیا۔ آپ یہ کلمات پڑھئے:

یامن اظھر الجمیل، وستر القبیح، ولم یاخذ بالجریرۃ، ولم یھتک الستر، ویاعظیم العفو، ویاکریما المن، ویاعظیم الصفح، ویاصاحب کل نجوی، ویا مبتدئا بالنعم قبل استحقاقھا، ویامنتھی کل شکوی ویارباہ، ویاسیداہ، ویامناہ، ویاغایة رغبتاہ، أسألک أن لا تشوہ وجھی بالنار.

اے وہ ذات! جس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا، بدصورتی کو چھپا دیا، جرم پر پکڑ نہیں کی، پردہ کو چاک نہیں کیا، اے عظیم معافی دینے والے! اے کریم احسان کرنے والے! اے عظیم درگذر کرنے والے! اے ہر راز کے راز دان! اے بغیر حق کے نعمتیں دینے والے! اے ہر شکوہ وفریاد کی آخری امید! اے میرے رب، اے مولا! اے امیدوں کے مرکز! اے آخری سہارے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے چہرے کو آگ میں مت جھلسا۔ عقیلی، الدیلمی

کلام:۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زید راوی کی اس روایت کا کوئی اور تابع (مثل) نہیں ہے اور زید م اس روایت کے علاوہ معروف بھی

نہیں ہیں۔ نیز مغنی میں فرمایا: زید بن حارث کی، حفص بن غیاث سے حدیث روایت کرنے میں متفرد ہے۔ (اس لیے روایت سند امحل کلام ہے)

۵۱۰۰ (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے پچھ دعائیں کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کی ہیں آپ نے اہل قبا کے لیے یہ دعائیں مانگی تھیں:

اللهم لک الحمد فی بلائک وصنیعک الی خلقک، ولک الحمد فی بلائک وصنیعک الی أهل بیوتنا، ولک الحمد فی بلائک وصنیعک الی أنفسنا خاصة، ولک الحمد بما هدیتنا، ولک الحمد بما سترتنا، ولک الحمد بالقرآن، ولک الحمد بالاهل والمال، ولک الحمد بالمعافاة، ولک الحمد حتی ترضی، ولک الحمد اذا رضیت یاأهل التقوی، ویا أهل المغفرة.

اے اللہ! تیری آزمائشوں اور مخلوق کے ساتھ تیرے برتاؤ پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، ہم گھر والوں کے ساتھ تیرے سلوک پر اور تیری آزمائش پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ ہماری جانوں میں تیرے برتاؤ اور تیری آزمائش پر بھی تمام تعریفیں لیے ہیں۔ جو تو نے ہم کو ہدایت دی اس پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ جو تو نے ہماری پردہ پوشی فرمائی اس پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ قرآن کریم پر تمام تعریفوں کا مستحق تو ہی ہے۔ اہل و مال اور ہر طرح کی عافیت پر تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ اس قدر تیرے لیے تعریفیں ہوں کہ تو راضی ہو جائے اے تقویٰ کے اہل! اے مغفرت کرنے والے! الکبیر للطبرانی فی الدعاء الدیلمی

کلام: ...... اس روایت کی سند میں نافع ابو ہرمز متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

۵۱۰۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللهم نامت العیون، وغارت النجوم، وأنت الحی القیوم، لایواری منک لیل ساج، ولاسماء ذات أبراج، ولا أرض ذات مهاد ولابحر لجی، ولا ظلمات بعضها فوق بعض، تدلج علی یدی من تدلج من خلقک تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور.

اے اللہ! آنکھیں سوگئیں، ستارے ڈوب گئے، اور تو زندہ اور ہر شئی کو تھامنے والا ہے، رات اپنی تاریکی میں تجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی، نہ برجوں والا آسمان، نہ بچھونے والی زمین، نہ تاریک سمندر، نہ اس کی تاریکیاں در تاریکیاں تجھ سے کچھ بھی چھپا سکتیں۔ تمام تیری مخلوق تیرے آگے بوجھل اور سرنگوں ہے۔ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید سب جانتا ہے۔

ابن ترکان فی الدعا والدیلمی

۵۱۰۲ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعائیں کیا کرتے تھے:

اللهم انفعنا بما علمتنا وعلمنا ماینفعنا، وزدنا علمًا الی علمنا، الحمدللّٰه علی کل حال، أعوذباللّٰه من حال أهل النار.

اے اللہ! تو نے جو علم ہم کو دیا اسے ہمارے نافع بنا اور ایسا علم ہمیں عطا کر جس سے ہم کو نفع ہو اور ہمارے علم میں مزید ہم کا اضافی فرما، ہر حال میں اللہ کے لیے تعریفیں ہیں، میں اہل نار کے حال سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ الدیلمی

۵۱۰۳ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم یامونس کل وحید، ویاصاحب کل فرید ویا قریبا غیر بعید ویا غالبا غیر مغلوب یاحی یاقیوم، یاذا الجلال والاکرام.

اے اللہ! اے ہر تنہا کے دوست! اے ہر اکیلے کے ساتھی! اے قریب نہ دور ہونے والے! اے غالب کبھی مغلوب نہ ہونے والے! یا حی! یا قیوم! یاذالجلال والاکرام۔ رواہ الدیلمی

۵۱۰۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے

یاولی الاسلام مسکنی به حتی القاک

اے اسلام کے والی ونگہبان مجھے اسلام کے ساتھ مضبوط رکھ حتی کہ میں تجھ سے ملاقات کرلوں۔رواہ ابن النجار

۵۱۰۵۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی أعوذبک من علم لاینفع، وعمل لایرفع، وقلب لایخشع وقول لایسمع.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے عمل سے جو اوپر نہ پہنچے، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی بات سے جو سنی نہ جائے۔رواہ ابن النجار

۵۱۰۶۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ فرمایا کرتے تھے:

اللهم اجعلنی ممن توکل علیک فکفیته، واستهداک فهدیته، واستنصرک فنصرته

اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جنہوں نے آپ پر توکل کیا تو آپ ان کے لیے کافی ہوگئے، آپ سے ہدایت طلب کی تو آپ نے ان کو ہدایت بخشی اور انہوں نے آپ سے مدد مانگی تو آپ نے ان کی مدد کی۔ابن ابی الدنیا فی التوکل

۵۱۰۷۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو اکثر یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:

اللهم آتنا فی الدنیا حسنةً، وفی الآخرة حسنةً وقنا عذاب النار.

اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے، آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔البزار ۴، ۲۰۴، ۲، ۹۴

۵۱۰۸۔۔۔ (بریدہ رضی اللہ عنہ) بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ہیئت پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص کو دیکھ، جو کڑی دھوپ میں پیٹھ اور پیٹ کو زمین پر رگڑ رہا تھا۔اور پکار رہا تھا: اے نفس! رات کو سوتا ہے، دن کو اکڑتا پھرتا ہے پھر بھی امید باندھے بیٹھا ہے کہ جنت میں جائے گا جب اس نے اپنے نفس کو ملامت کرلی تو ہماری طرف اس کی نظر پڑی بولا: بھائیو! اپنی جگہ رہو۔صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم نے کہا: ہمارے لیے دعا کردے اللہ تجھ پر رحم کرے۔اس نے دعا کی:

اللهم اجمع علی الهدی امرهم۔

اے اللہ! ہدایت پر ان کا بات متفق کردے۔

ہم نے کہا، اور دعا دے۔اس نے کہا:

اللهم اجعل التقوی زادهم۔

اے اللہ! تقویٰ کو ان کا توشہ بنادے۔

ہم نے کہا۔۔۔۔۔اور دعا دے۔نبی ﷺ نے بھی فرمایا ان کو اور دعا دے دے۔پھر خود آپ نے ان کے لیے دعا کی:

اللهم وفقه۔

اے اللہ اس کو اچھی دعا کی توفیق دے۔

لہٰذا اس شخص نے اس بار یہ دعا کی:

اللهم اجعل الجنة مثواهم۔

اے اللہ جنت کو ان کا ٹھکانہ بنادے۔ابونعیم

۵۱۰۹۔۔۔ بسر رحمۃ اللہ علیہ بن ارطاۃ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللهم احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرة۔

اے اللہ تمام کاموں میں ہمیں اچھا انجام واختتام دے اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بھی بچالے۔

الحسن بن سفیان وابونعیم

۵۱۱۰۔ (جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم أعني على ديني بدنيائي، وعلى آخرتي بتقوائي، اللهم أوسع علي من الدنيا، وزهدني فيها، ولا تزوها عني وأقر عيني فيها، اللهم انك سألتني من نفسي ما لا أملك الا بك، فاعطني منها مايرضيك منها، اللهم أنت ثقتي حين ينقطع رجائي، حين يسوء ظني بنفسي، اللهم لا تخيب طمعي ولاتحقق حذري، اللهم ان عزيمتك عزيمة لاترد، وقولك قول لايكذب، فأمر طاعتك فلتحل في كل شيء مني أبدا مابقيت، وأمر معاصيك فلتخرج من كل شيء مني، ثم حرم عليها الدخول في كل شيء مني أبدا ما أبقيتني يا أرحم الراحمين.

اے اللہ! میری دنیا کے ساتھ، میرے دین پر مدد فرما، میرے تقویٰ کے ساتھ، میری آخرت پر میری مدد فرما، اے اللہ مجھ پر دنیا کو فراخ کردے اور اس میں مجھے بے رغبت کردے، اس مجھ سے دور نہ کر، میری آنکھیں اس میں ٹھنڈی کردے۔ اے اللہ! تو نے مجھ سے میری جان کا سوال کیا اور میں تیری توفیق کے بغیر اس کا مالک نہیں ہوں۔ پس مجھے اپنی جان سے ایسے اعمال نصیب کر جن سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ جب ساری امیدیں دم توڑ دیتی ہیں اس وقت تو ہی میرا آسرا ہوتا ہے اور جس وقت میرا نفس میرے بارے میں برے برے خیالات کا شکار ہوتا ہے۔ اے اللہ! میری امید کو ناکام نہ کر، میری احتیاط کو ضائع نہ کر، اے اللہ! تیری عزیمت (وفیصلہ) رد نہیں ہوتا۔ تیرا قول جھٹلایا نہیں جا سکتا، پس اے اللہ جب تک میں زندہ ہوں تیری اطاعت کا حکم میری رگ رگ میں اتر جائے۔ اور تیری نافرمانی کا ذرہ ذرہ میری رگ رگ سے نکل جائے۔ اور پھر مجھ پر ان معاصی میں جانا حرام کردے جب تک کہ میں زندہ ہوں۔ یا ارحم الراحمین۔ الکبیر للطبرانی فی الدعا، الدیلمی

کلام: ۔۔۔۔۔اس روایت کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابراہیم مدنی ایک راوی ہے جس کے متعلق امام نسائی فرماتے ہیں لیس بالقوی وہ قوی راوی نہیں ہیں۔

۵۱۱۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے جبیر! یہ گھر میں گیارہ بکریاں ہیں تجھے یہ محبوب ہیں یا وہ کلمات جو جبرئیل علیہ السلام مجھے ابھی سکھا کر گئے ہیں جو تیری دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے ضامن ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں محتاج ہوں اور یہ کلمات بھی مجھے محبوب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں پڑھو:

اللهم أنت الاخلاق العظيم، اللهم انك سميع عليم، اللهم انك غفور الرحيم، اللهم انك رب العرش العظيم، اللهم انك أنت الجواد الكريم، فاغفرلي وارحمني وعافني وارزقني واسترني واجبرني وارفعني واهدني ولا تضلني وادخلني الجنة برحمتك يا أرحم الراحمين.

اے اللہ! تو عظیم پیدا کرنے والا ہے، تو سننے والا جاننے والا ہے، اے اللہ تو مغفرت کرنے والا مہربان ہے، اے اللہ تو عرش عظیم کا پروردگار ہے، اے اللہ تو خوب دینے والا کریم ہے، پس مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے رزق عطا کر، میری پردہ پوشی کر، مجھے بلندی عطا کر، مجھے ہدایت سے نواز دے، مجھے گمراہ نہ ہونے سے اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمالے۔ اے ارحم الراحمین۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کلمات خود بھی سیکھ اور اپنے پیچھے والوں کو بھی سکھا۔ رواہ الدیلمی

۵۱۱۲ زہیر بن ابی ثابت سے مروی ہے وہ ابن جندب سے، وہ اپنے والد جندب سے روایت کرتے ہیں، جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اللهم استر عورتي وآمن روعتي واقض ديني۔

اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔ میرے دل کو اطمینان وسکون نصیب فرما اور میرا قرض ادا کردے۔

ابو نعیم عن ابراہیم بن خباب الخزاعی

۵۱۱۳ (زید بن ارقم رضی اللہ عنہما) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تم کو وہی چیز کہتا ہوں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے کہی (اور تم بھی کہو)

اللھم انی أعوذبک من العجز والکسل، والجبن والبخل والھرم وعذاب القبر، اللھم آت نفسی تقواھا أنت ولیھا وموﻻھا، أنت خیر من زکاھا، اللھم انی أعوذبک من علم لاینفع، ونفس لاتشبع، وقلب لایخشع ودعاء لایستجاب.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، بخل سے، بڑھاپے سے، عذاب قبر سے۔ اے اللہ! مجھے اپنی ذات میں تقویٰ نصیب کر، تو ہی میرے نفس کا مولیٰ اور مددگار رہے، تو ہی اس کی سب سے زیادہ صحیح تربیت کرنے والا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۱۱۴ (شداد بن اوس) مطرف بن عبداللہ بن شخیر بلتقین کے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی شداد بن اوس کے پاس گئے۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

میں تم دونوں کو ایک حدیث بتاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سفر وحضر میں سکھاتے تھے:

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دعا والی حدیث ہم واملا کرائی اور ہم نے لکھ لی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم: اللھم انی أسالک الثبات فی الأمر، وأسالک عریمة الرشد، وأسالک شکر نعمتک، وأسالک حسن عبادتک، وأسالک یقینا صادقا، وأسالک قلبا سلیما، وأسالک من خیر ماتعلم، وأعوذبک من شر ماتعلم، واستغفرک لما تعلم انک أنت علام الغیوب.

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، ہدایت کی راہ پر مضبوطی کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمتوں پر شکر کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، تیری اچھی طرح عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں، سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں، ہر خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے، ہر شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ان گناہوں سے مغفرت مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔ یا ارحم الراحمین۔

شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے شداد بن اوس! جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ سونا چاندی جمع کرنے میں مشغول ہیں تو تو ان کلمات کا خزانہ کرلینا۔ رواہ ابن عساکر

۵۱۱۵ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مجھے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی

اللھم انک لست بآلہ استحدثناہ، ولابرب استبدعناہ، ولا کان لنا قبلک من آلہ نلجأ الیہ وندرک، ولا أعانک علی خلقک أحد فنشرکہ فیک، تبارکت وتعالیت.

اے اللہ! تو ایسا معبود نہیں ہے جس کو ہم نے پیدا کرلیا ہو، نہ ایسا رب ہے جس کو ہم نے ایجاد کرلیا ہو، آپ سے پہلے ہمارا کوئی رب نہ تھا جس کے پاس ہم جائیں اور تجھے چھوڑ دیں، اور نہ مخلوقات کی پیدائش میں تیری کوئی مدد کرنے والا کہ ہم اس کو تیرا شریک ٹھہرائیں۔ بے شک تو بابرکت اور عالی شان ہے۔

حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام بھی یہ دعا کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا

۵۱۱۶ کعب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے لوٹتے تو یہ دعا فرماتے

اللهم اصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمةً، وأصلح لی دنیای التی جعلت فیها معاشی، اللهم انی أعوذ برضاک من سخطک، وأعوذ بعفوک من نقمتک، وأعوذ بک منک، اللهم لامانع لما أعطیت. ولامعطی لما منعت، ولا ینفع ذا الجد منک الجد

اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جس کو تو نے میرے لیے حفاظت کی چیز بنایا ہے۔ میری دنیا کی اصلاح فرما، جس میں تو نے میری روزی رکھی ہے، اے اللہ! میں تیری رضاء کی پناہ چاہتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اے اللہ! جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جس کو تو منع کردے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی صاحب مرتبہ کو کوئی کوشش تجھ سے بچانے میں نفع نہیں پہنچا سکتی۔

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ بھی نماز سے لوٹتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

ابن زنجویه، الرویانی، ابن عساکر

۵۱۱۷..... (طارق اشجعی) ابومالک اشجعی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جبکہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا میں اپنے رب سے دعا مانگتے ہوئے کیا کہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا: کہو:

اللهم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی.

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا کر۔

پھر آپ نے چار انگلیاں جمع کر کے فرمایا (یہ چار دعائیں) تمہاری دنیا و آخرت کی سب بھلائیوں کو سمیٹ لیں گی۔

ابن ابی شیبه، ابن النجار

۵۱۱۸..... (عبداللہ بن جعفر) عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف نکلے تو آپ نے یہ دعا فرمائی تھی:

اللهم انی أعوذ بنور وجهک الذی أضاءت له السموات والارض.

اے اللہ! میں تیرے چہرے کے نور کی جس سے آسمان اور زمین روشن ہوئے پناہ مانگتا ہوں۔ رواه الدیلمی

۵۱۱۹..... عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا میں ارشاد فرمایا:

اللهم تجاوزعنی، اللهم اغف عنی، فانک غفور رحیم.

اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگذر فرما، اے اللہ مجھے معاف فرما بے شک تو مغفرت فرمانے والا ہے۔ رواه الدیلمی

۵۱۲۰..... عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں جب حضرت ابوطالب وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ اپنے پیروں پر چل کر لوگوں کے پاس آئے اور ان کو سلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے جواب بھی نہ دیا۔ پھر آپ لوٹے اور دو رکعات نماز ادا فرمائی اور یہ دعا کی:

اللهم الیک أشکو ضعف قوتی، وقلة حیلتی وهوانی علی الناس، یاأرحم الراحمین، أنت أرحم بی، الی من تکلنی؟ الی عدو یتجهمنی؟ أم الی قریب ملکته أمری؟ ان لم تکن غضبانًا علی فلا ابالی، غیر أن عافیتک هی أوسع لی أعوذ بنور وجهک الذی أشرفت له الظلمات وصلح علیه أمر الدنیا والآخرة، أن ینزل بی غضبک، أویحل علی سخطک، لک العتبی حتی ترضی، ولاحول ولا قوة الا بک.

اے اللہ! میں اپنی قوت کے ضعف کی تجھی سے شکایت کرتا ہوں اور اپنی تدبیر کی قلت اور لوگوں میں اپنی بے وقعتی کا تجھی سے شکوہ کرتا ہوں یا ارحم الراحمین! تو ہی مجھ پر رحم فرمانے والا ہے۔ تو مجھے کن لوگوں کے سپرد کرتا ہے، کیا ایسے دشمن کے جو مجھ پر یلغار کرتا ہے، یا ایسے رشتے دار کے جو میرا مالک بن گیا ہے، لیکن اگر تو مجھ پر غصہ نہیں ہے تو مجھے پھر کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تیری عافیت ہی مجھے سب سے کافی ہے۔ میں تیرے چہرے کے نور، جس سے تمام تاریکیاں روشن ہو گئیں اور جس سے دنیا و آخرت کے کام بن

گئے، کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر تیرا غصہ نازل ہو یا تیری ناراضگی مجھ پر اترے، تجھے منانا فرض ہے جب تک تو راضی نہ ہو، اور کسی بدی سے اجتناب اور کسی نیکی کی قوت تیرے ہی طفیل ممکن ہوسکتی ہے۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر

کلام:...... یہ حدیث ابوصالح قاسم بن لیث رسعَنی کی ہے، ہم نے ان کے سوا کسی کو یہ حدیث بیان کرتے نہیں سنا اور ہم نے صرف انہی سے مروی لکھی ہے۔ الکامل

امام طبرانی نے بھی اس کو روایت کیا ہے جس پر علامہ ہیثمی مجمع ۶/۳۵ میں فرماتے ہیں اس میں ابن اسحاق مدلس ہے لیکن ثقہ ہے اور باقی روات بھی ثقہ ہیں۔

نیز دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۲۶ پر اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

قرض سے حفاظت کی دعا

۵۱۲۱...... (ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذبک من غلبة الدين، وغلبة العدو، ومن بوار الأيم، ومن فتنة المسيح الدجال.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبہ سے، بے نکاح مرنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

البزار، نسائی

۵۱۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہی مجلس میں سو مرتبہ یہ استغفار پڑھ لیتے ہیں:

رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الغفور۔

پروردگار میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے۔ ابن ابی شیبہ ۵۰۹۱

۵۱۲۳...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذبک من شر الاعمیین۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دو اندھی چیزوں کے شر سے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: اے ابوعبدالرحمن! یہ دو اندھی چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: سیلاب اور بھڑ کا ہوا اونٹ۔ الرامھرمزی

۵۱۲۴ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم عافني في قدرتک، وأدخلني في رحمتک، واقض أجلي في طاعتک، واختم لي بخير عملي، واجعل ثوابه الجنة:

اے اللہ! مجھے اپنی قدرت میں عافیت سے رکھ، مجھے اپنی رحمت میں داخل کر، اپنی بندگی میں میری عمر تمام کر، میرے سب سے اچھے عمل پر میرا خاتمہ کر اور اس کا ثواب جنت عطا کر۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... اس میں ایک راوی عبداللہ بن احمد حمصی ہے جس کی حدیث کا تابع نہیں ہے۔ (اس وجہ سے حدیث ضعف محل کلام ہے)

۵۱۲۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی:

(ج ۲ ص ۷۰۰)

اے مصیبت کے وقت کا سہارا، اے سختی کے وقت کا ساتھی! اے میری نعمتوں کے مالک! اے میرے معبود! اے میرے آباء واجداد کے معبود! مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر کیونکہ میں نفس کے حوالہ ہو کر شر کے قریب اور خیر سے دور ہو جاؤں گا۔ اے اللہ قبر کی وحشت میں تو میرا ساتھی بن اور قیامت کے روز پورا کیا جانے والا عہد نصیب کر۔ الحاکم فی التاریخ، الدیلمی ۳۹۰۹

خضر علیہ السلام کی دعا

۵۱۲۶...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثر ہم کو ارشاد فرماتے تھے:

اے میرے صحابیو! کیا چیز تم کو مانع ہے کہ تم اپنے گناہوں کا کفارہ آسان کلمات کے ساتھ ادا کرتے رہو؟ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ کون سے کلمات؟ فرمایا: تم کو میرے بھائی خضر علیہ السلام کی دعا یاد نہیں کیا؟ (صحابی فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا دعا مانگتے تھے؟ فرمایا: وہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم انی أستغفرک لما تبت اليک منه، ثم عدت فيه، واستغفرک لما أعطيتک من نفسی ثم لم أوف لک به، واستغفرک للنعم التی انعمت بها علی فتقويت بها علی معاصيک واستغفرک لکل خير أردت به وجهک فخالطنی فيه ما ليس لک، اللهم لا تخزنی فانک بی عالم، ولا تعذبنی فانک علی قادر.

اے اللہ! میں ان گناہوں سے تیری مغفرت مانگتا ہوں جن سے میں نے توبہ کی اور پھر ان میں مبتلا ہوگیا، اور میں تیری مغفرت مانگتا ہوں کہ میں نے اپنی جان کے متعلق تجھ سے عہدو پیمان کیے لیکن پھر میں ان کو پورا نہ کرسکا۔ اے اللہ! میں تیری مغفرت چاہتا ہوں کہ تو نے مجھ پر اپنی نعمتیں انعام فرمائیں لیکن میں نے ان کو تیری نافرمانی کا ذریعہ بنالیا، میں تیری مغفرت چاہتا ہوں ہر اس خیر کے لیے جو میں نے خالص تیری رضا کے لیے کرنے کا ارادہ کیا مگر اس میں کچھ کھوٹ شامل ہوگیا جو تیرے لیے نہ تھا۔ اے اللہ! مجھے رسوانہ فرما بے شک تو مجھے خوب جاننے والا ہے۔ اور مجھے عذاب نہ کر بے شک تو مجھ پر خوب قادر ہے۔ رواہ الدیلمی

کلام:...... ضعیف روایت ہے دیکھئے: ذیل اللآلی ۱۵۵۔ الضعیفۃ ۱۶۰۴۔

۵۱۲۷...... بندگان خدا میں سے ایک بندہ نے یہ دعائیہ کلمہ کہا:

يا رب لک الحمد کما ينبغی لجلال وجهک ولعظيم سلطانک۔

اے پروردگار! تیرے لیے تعریفیں ہوں جیسی کہ تیری ذات بزرگی اور تیری بادشاہت کی عظمت کے لائق ہوں۔

دو فرشتوں نے ان کلمات (کا ثواب) لکھنے کی کوشش کی، مگر لکھ نہ سکے۔ وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: اے پروردگار! تیرے ایک بندے نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ کیسے اس (کے ثواب) کو لکھیں۔ پروردگار عزوجل نے حالانکہ اپنے بندہ کی بات کو بخوبی جانتا ہے پھر بھی تفاخراً ارشاد فرمایا: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اس نے یہ کلمات تیری بارگاہ میں کہے ہیں:

يا رب لک الحمد کما ينبغی لجلال وجهک ولعظيم سلطانک۔

پروردگار فرماتے ہیں: ان کلمات کو یونہی لکھ لو جیسے اس نے کہے ہیں جب بندہ مجھ سے ملاقات کے لیے آئے گا میں خود اس کو ان کا اجر دوں گا۔

ابن ماجه، شعب الايمان للبيهقی، الکبير للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنهما

الحمدلله الذی بنعمته تتم الکلمات الصالحات وبنعمته ومنه تم الکتاب اللهم لک الحمد کله ولک الشکر کله محمد اصغر غفر الله له۔

تمت شد

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العمال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۲
حصہ سوم چہارم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری حنفی

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 680 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

……… ملنے کے پتے ………

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ از مترجم

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں علم حدیث کی مایہ ناز کتاب ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' کے ترجمہ وتشریح کی توفیق بخشی، دارالاشاعت کے ''مجمع العلماء'' نے اس سے پہلے ''تاریخ ابن کثیر''، ''حلیۃ الاولیاء'' کا اور اب ''کنز العمال'' کا ترجمہ پیش کیا ہے۔

ہمارے حصہ میں ''کنز العمال'' کی تیسری جلد آئی، جو اخلاقیات پر مشتمل ہے، ہم نے اس میں بھی وہی طرز تحریر اختیار کیا ہے جو اس سے قبل، تاریخ ابن کثیر کی ۱۳، ۱۴ ویں اور حلیۃ الاولیاء کی پانچویں جلد میں اختیار کیا ہے، ترجمہ بامحاورہ، زبان سادہ مگر شستہ اور ادبی اختیار کی ہے، ہر حدیث کے بعد تشریح کا خاص التزام کیا گیا ہے، دوران مطالعہ آپ ''اکمال'' کا لفظ بار بار پڑھیں گے، اس سے مراد یہ ہے کہ باب کی وہ احادیث جو پہلے ذکر نہیں کی گئیں، ان احادیث کا اس ''اکمال'' میں ذکر کیا جائے گا۔

اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی علمی فروگزاشت پائیں، تو ضرور اطلاع کریں، اگرچہ ہم نے پورے وثوق، جزم، احتیاط اور ہوش دماغی سے کام لیا ہے پھر بھی سہو ونسیان سے کوئی انسان محفوظ نہیں کیونکہ معاملہ حدیث رسول کا ہے کسی ادبی، تاریخی اور فنی کتاب کا معاملہ نہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ترجمہ کو لوگوں کے لیے ہدایت ورہنمائی کا ذریعہ بنائے اور ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

فقط

عامر شہزاد علوی

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

فہرست عنوانات......حصہ سوم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوانات......حصہ چہارم

حرف ہمزہ کی تیسری کتاب مشتمل بر اخلاق کنز العمال کی اقوال کی قسم

اس کے متعلق دو باب ہیں...... پہلا باب اخلاق اور افعال محمودہ کے متعلق

اخلاق سے مراد دلوں کے اعمال اور افعال سے اعضاء و جوارح کے اعمال مراد ہیں۔ اس کی دو فصلیں ہیں۔

فصل اوّل...... ترغیب کے بیان میں

۵۱۲۸ اچھے اخلاق جنت کے اعمال ہیں۔ طبرانی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ

۵۱۲۹ اچھے اخلاق دس ہیں جو (بعض دفعہ) مرد میں تو ہوتے ہیں (لیکن) اس کا بیٹا ان سے عاری ہوتا ہے اور (بسا اوقات) بیٹے میں ہوتے ہیں جبکہ باپ ان سے محروم ہوتا ہے (کبھی) غلام میں ہوتے ہیں (لیکن) اس کے مالک میں نہیں ہوتے، اللہ تعالیٰ ان اخلاق کو اس کے لیے تقسیم فرماتے ہیں جس کو نیک بخت و سعادت مند بنانا چاہیں:

۱...... گفتگو کی سچائی۔ ۲...... سچی تنگدستی۔ ۳...... مانگنے والے کو دینا۔

۴...... نیکی کر کے بدلہ اتارنا۔ ۵...... امانت کی حفاظت۔ ۶...... رشتہ داری کو قائم رکھنا۔

۷، ۸ پڑوسی اور دوست کے لیے عار محسوس کرنا۔ ۹...... مہمان نوازی کرنا اور ان سب کی بنیاد۔ ۱۰...... شرم و حیاء ہے۔

حکیم بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۳۰...... جس مؤمن کے اخلاق اچھے ہیں وہ کامل ایمان والا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۳۱ جس کے اخلاق اچھے ہوں وہ کامل ترین ایمان والا ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہترین ہو۔

تشریح:...... بظاہر یہاں ایک لفظ چھوٹ گیا ہے "وخیار ھم خیار لنسائھم" زیادہ مناسب ہے۔

علوی، ترمذی، حسن، صحیح ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۳۲ اچھے اخلاق گناہوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے پانی برف کو پگھلا دیتا ہے، اور برے اخلاق اعمال کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ طبرانی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۳۳...... اچھے اخلاق گناہوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۳۴ بے شک اچھے اخلاق برائیوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس عن انس

۵۱۳۵...... اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی رحمت کی لگام ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی موسی

۵۱۳۶...... اچھے اخلاق صرف حیض اور زناء کی پیدائش والے سے چھینے جاتے ہیں۔ فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... ضروری نہیں کہ ہر بد اخلاق حیض و زناء کی پیدائش ہو، بلکہ یہ مذمت و حقارت کے درجہ میں ہے جیسے دوسری احادیث میں آیا ہے کہ

منافق ہی جھوٹ بولتا، وعدہ خلافی کرتا اور امانت میں خیانت سے کام لیتا ہے۔

۵۱۳۷..... اخلاق دین کا برتن ہیں۔ الحکیم عن انس

تشریح:..... جتنے اچھے اخلاق ہوں گے اتنی زیادہ دینداری ہوگی، صرف نماز، روزہ، اور ظاہری اعمال دین نہیں بلکہ دین کے اجزاء ہیں۔

۵۱۳۸..... وہ شخص اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامہ بن شریک

۵۱۳۹..... بے شک نرمی اور خندہ روئی کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ الشیرازی بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۴۰..... خوش اخلاقی اللہ کا سب سے بڑا خلق ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر

۵۱۴۱..... اچھے اخلاق آدھا دین ہیں۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:..... اس واسطے کہ دین کے تمام شعبوں میں خوش اخلاقی کی ضرورت بے حد زیادہ ہے۔

۵۱۴۲..... عمدہ اخلاق بڑھوتری کا باعث ہیں۔ (جبکہ) برے اخلاق نحوست و بے برکتی کا سبب ہیں اور نیکی عمر میں زیادتی واضافہ کا ذریعہ ہے اور صدقہ کرنا بری موت سے روکتا ہے۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر عن رافع بن مکیث

تشریح:..... یہاں دو باتیں قابل لحاظ ہیں، نحوست اور عمر میں اضافہ کا باعث، سو خوب سمجھنا چاہیے کہ نحوست کی ہمارے دین میں کوئی گنجائش نہیں اور نہ یہ ہماری تعلیم ہے، بلکہ مراد بے برکتی ہے دوسری بات عمر میں اضافہ کی تو یہ معاملہ تقدیر سے تعلق رکھتا ہے، جس کا علم فقط اللہ تعالیٰ کو ہے جیسے اللہ تعالیٰ عمر کم کرنے پر قادر ہیں تو عمر کے اضافہ پر بھی انہی کی قدرت ہے۔

۵۱۴۳..... اچھے اخلاق مبارک ہیں اور برے اخلاق نامبارک ہیں۔ ابو داؤد عن رافع بن مکیث

۵۱۴۴..... اچھے اخلاق مبارک اور برے اخلاق نامبارک ہیں، عورت کی اطاعت وفرمانبرداری ندامت و پشیمانی ہے اور صدقہ بری تقدیر کو ہٹا دیتا ہے۔ ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی جب آدمی صرف عورت کی بات کو ترجیح دے اوروں کا مشورہ نہ مانے اور بسا اوقات عورت کی بات اچھے نتائج کی حامل ہوتی ہے جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ☆☆☆ کے مشورہ پر آنحضرت ﷺ نے عمل فرمایا، اور یہاں مراد عورت کی حکمرانی ہے۔

۵۱۴۵..... بے شک آدمی اپنے اخلاق کے ذریعہ اس شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات کو عبادت کرتا ہو اور سخت گرمیوں میں روزے کی وجہ سے پیاسا رہتا ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

تشریح: عمل کا ثواب اور معنی رکھتا ہے اور خود عمل کا ثواب اور ہے جیسے کہ دیوار تلے دب کر مرنے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے لیکن وہ شہید کہلاتا نہیں

۵۱۴۶..... بے شک مؤمن آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور (رات کو نماز میں) کھڑے ہونے والا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

ابو داؤد. ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۴۷..... بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کی بدولت رات کو کھڑے ہونے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات حاصل کر لیتا ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہ

روزے دار کا مرتبہ پانا

۵۱۴۸..... بے شک صحیح مؤمن اپنے اچھے اخلاق اور طبیعت کی سخاوت و کرم نوازی کے ذریعہ روزہ داروں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرنے والوں کا درجہ پالیتا ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۱۴۹..... بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے آخرت کے عظیم درجوں اور اعلیٰ منازل تک پہنچ جاتا ہے جبکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور بندہ اپنے برے اخلاق کے ذریعہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ تک جا پہنچتا ہے حالانکہ وہ عبادت گزار ہوتا ہے۔

سمویہ طبرانی فی الکبیر عن انس

۵۱۵۰......جو چیزیں ترازو میں تولی جائیں گی ان میں سے اچھے اخلاق سب سے زیادہ بوجھل ووزن دار ہوں گے، اس واسطے کہ اچھے اخلاق والا شخص روزہ دار اور نمازی کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ ترمذی عن ابی الدرداء

یہ حدیث ۵۱۹۲ میں بھی آئے گی۔

۵۱۵۱......لوگوں کو اچھے اخلاق سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامہ بن شریک

۵۱۵۲......بے شک سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق ہیں۔ المستغفری فی مسلسلاته وابن عساکر عن الحسن بن علی

۵۱۵۳......بے شک اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کے پاس خزانہ کی صورت میں ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں۔ الحکیم عن العلاء بن کثیر

یہ حدیث مرسل ہے۔

با اخلاق شخص اللہ کا محبوب ہے

۵۱۵۴......مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ بخاری عن ابن عمرو

۵۱۵۵......مؤمنوں میں وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ نرم گوشہ ہو۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۵۶......یہ اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کسی بھلائی کا ارادہ فرمائیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں، اور جسے کسی شر میں مبتلا کرنا چاہیں تو اسے برے اخلاق بخش دیتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۵۷......تو ایسا شخص ہے جس کی بناوٹ اللہ تعالیٰ نے اچھی بنائی سو تو اپنے اخلاق اچھے کر۔ ابن عساکر عن جریر

۵۱۵۸......تم لوگ اپنے اموال کے ذریعہ لوگوں کو وسعت وگنجائش نہیں دے سکتے، البتہ تمہاری خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق ان کی گنجائش کا باعث بن سکتے ہیں۔ البزار، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، بیہقی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۵۹......اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، اے میرے خلیل! اپنے اخلاق اچھے ہی رکھیے گا چاہے کفار کے ساتھ ہوں، آپ نیک لوگوں کے مقامات میں داخل ہوجائیں گے، اس واسطے کہ میری بات پہلے سے ہی اس شخص کے لئے ثابت ہوچکی ہے کہ جو اپنے اخلاق اچھے کرلے گا میں اسے اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا کروں گا اور اسے اپنی پاکیزگی کی جگہ میں ٹھہراؤں گا اور اسے اپنے پڑوس کے قریب رکھوں گا۔

الحکیم طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......یہاں یہ معنی درست نہیں کہ "اپنے اخلاق اچھے کرلیں" کیونکہ انبیاء علیہ السلام اخلاق کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں، بلکہ یہ امر دوام وہمیشگی کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے آپ کے اخلاق پہلے سے اچھے ہیں انہیں باقی رکھئے گا۔

۵۱۶۰......سب سے پہلے جو چیز ترازو میں تلے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۵۱۶۱......اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز ترازو میں زیادہ بوجھل نہ ہوگی۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۶۲......کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کل (قیامت میں) کس پر آگ حرام ہوگی، ہر اس شخص پر جو نرم گو معمولی حیثیت کا قریب اور نرم خو ہو۔

ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۱۶۳......نیکی، اچھے اخلاق ہیں، برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند سمجھے کہ لوگ اس پر مطلع ہوجائیں گے۔

بخاری فی الادب، ترمذی عن النواس بن سمعان

نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ ابر بھی جوڑنے، لطف ومہربانی نیکی اور اچھی صحبت ومعاشرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یہ تمام چیزیں اچھے اخلاق کا مجموعہ ہیں حـــاک متحرک ہونے کے معنی میں ہے یعنی دل میں تردد ہو شرح صدر نہ ہو بلکہ دل میں اس کے گناہ ہونے کا شک اور خوف گزرے۔

۵۱۶۴... آدمی میں خوبصورتی اس کی زبان ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی بن حسین مرسلاً

۵۱۶۵... تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن ابن عمرو

۵۱۶۶... وہ لوگ تم میں سب سے بہتر ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے جھکے ہوں اور تمہاری برے لوگ وہ ہیں جو زیادہ بولتے ہوں جو منہ چیر کر اور باچھیں بگاڑ کر بولتے ہوں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۶۷... جن لوگوں کی عمریں لمبی اور اخلاق اچھے ہوں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔ مسند احمد والبزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۶۸... بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۵۱۶۹... لوگوں کو جو چیزیں دی گئیں ان میں سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق ہیں۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن اسامہ بن شریک

۵۱۷۰... مؤمن آدمی کو جو بہترین چیز دی گئی وہ اچھے اخلاق ہیں، اور آدمی کو جو بری چیز دی گئی وہ برا دل ہے جو اچھی صورت میں ہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن رجال من جھینۃ

۵۱۷۱... تم میں سے ان لوگوں کا اسلام انتہائی اچھا ہے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں جب وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

بخاری فی الادب، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۱۷۲... اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل کی جڑ وبنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن علی رضی اللہ عنہ

۵۱۷۳... اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۷۴... دین کے بعد عقل کی جڑ لوگوں سے محبت کرنا اور ہر نیک وبد سے بھلائی کرنا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن علی

۵۱۷۵... ترازو میں سب سے بھاری چیز اچھے اخلاق ہیں۔ ابن حبان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۷۶... مؤمن کے میزان وترازو میں سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو، فحش پسند اور فضول گو سے نفرت کرتے ہیں۔ بیہقی فی السنن عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۷۷... سب سے افضل عمل اچھے اخلاق ہیں اور جہاں تک ہو سکے تو غضبناک نہ ہو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن العلاء بن الشخیر

۵۱۷۸... قیامت کے روز تم میں سے اس شخص کی مجلس میرے بہت قریب ہوگی جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔

ابن النجار عن علی

۵۱۷۹... کامل ترین ایمان والا وہ مؤمن ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو، جن کے کندھے جھکے ہوں، جو محبت کرتے اور ان سے لوگ محبت کرتے ہوں، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۵۱۸۰... بے شک اللہ تعالیٰ اعلیٰ اخلاق کو پسند کرتے ہیں اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن سہل بن سعد

۵۱۸۱... تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور آخرت میں میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سب سے زیادہ مبغوض اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے برے اخلاق ہیں جو بہت بولنے والے، اور تکبر کرنے والے، باچھیں بگاڑ کر بولنے والے ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۵۱۸۲... قیامت کے روز ان لوگوں کے ٹھکانے میرے زیادہ نزدیک ہوں گے جن کے دنیا میں اخلاق اچھے ہوں گے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کامل ترین ایمان والا

۵۱۸۳......مؤمنوں میں وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، بے شک اچھے اخلاق والا نماز روزے کا درجہ پالیتا ہے۔ البزار عن انس

۵۱۸۴......تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے زیادہ مبغوض اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور ہوں گے جو بہت بولنے اور باچھیں نکال کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے، صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! متفیہقون کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: تکبر کرنے والے۔ ترمذی عن جابر. کتاب البر ۲۰۱۹

۵۱۸۵......قیامت کے روز مؤمن کے میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہ ہوگی، بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو اور فضول بکواس کرنے والے کو ناپسند کرتے ہیں۔ ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۸۶......اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۸۷......اچھے اخلاق کو اختیار کرو کیونکہ لوگوں میں بہترین اخلاق والا بہترین دین والا ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۱۸۸......اچھے اخلاق اور زیادہ خاموشی کو اختیار کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان جیسی دو چیزوں سے بڑھ کر خوبصورتی حاصل نہیں کی۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی اچھے اخلاق اور زیادہ دیر خاموش رہنا خوبصورتی کا باعث ہیں

۵۱۸۹......اچھی گفتگو اور کھانا دینے کی صفت اختیار کرو۔ بخاری فی الادب، حاکم عن ھانی بن یزید

۵۱۹۰......اگر اچھے اخلاق کسی آدمی کی صورت میں لوگوں میں چلتے پھرتے تو وہ نیک آدمی ہوتا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۹۱......جس آدمی کے اللہ تعالیٰ نے اچھے اخلاق بنائے اور اس کی شکل وصورت بھی اچھی بنائی اسے کبھی آگ نہیں کھائے گی۔

طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۹۲......میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ۵۱۵۰ میں گزر گئی ہے۔

۵۱۹۳......اچھے اخلاق آدمی کی سعادت ہیں اور برے اخلاق اس کی بدبختی کا حصہ ہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ

۵۱۹۴......جو شخص نرم پہلو، معمولی اور نرم گو ہو تو اسے اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کردیتے ہیں۔ مستدرک الحاکم، بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۹۵......ہر معمولی حیثیت کا آدمی، نرمی سے گفتگو کرنے والا، نرم پہلو اور لوگوں کے قریب رہنے والا جہنم پر حرام کردیا گیا ہے۔

مسند احمد عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۵۱۹۶......اچھے اخلاق بابرکت ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۹۷......اے اللہ! آپ نے جیسے مجھے اچھی طرح بنایا ایسے ہی میرے اخلاق سنوار دیجئے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۱۹۸......تم میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے عاجزی سے جھکے ہوں جو لوگوں سے محبت کرتے اور لوگ ان سے الفت کرتے ہوں، اور وہ لوگ جو چغلی کھانے والے، بھائیوں میں ناچاقی پیدا کرنے والے اور ان کے لغزشوں

کوڈھونڈنے والے ہیں ناپسندہ ترین ہیں۔ خطیب عن انس

۵۱۹۹ ... تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور وہ لوگ مجھے انتہائی مبغوض اور قیامت کے روز مجھ سے زیادہ دور ہوں گے، جو برے اخلاق والے، زیادہ بولنے والے، باچھیں نکال کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ثعلبه الخشنی. ابن عساکر عن جابر

۵۲۰۰ ... قیامت کے دن جو عمل سب سے زیادہ افضل لایا جائے گا وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۵۲۰۱ ...... وہ مؤمن سب سے افضل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ حلیة الاولیاء ابن عساکر، مستدرک الحاکم عن ابن عمر

۵۲۰۲ ...... وہ مؤمن کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

مسند ابی یعلی، والحاکم فی الکنی، سعید بن منصور عن انس. مسند احمد والدارمی، ابوداؤد، ابن حبان، حاکم. بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه عن جابر. طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی شعب الایمان والخرائطی عن عمیر بن قتادہ اللیثی. والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ذر

۵۲۰۳ ... کامل ترین ایمان والا وہ مؤمن ہے جو تم میں سب سے خوش خلق ہو اور مسلمان تو وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ ابن النجار عن علی

۵۲۰۴ ... قیامت کے روز جو چیز سب سے افضل میزان میں رکھی جائے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنھا

۵۲۰۵ ... تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کے اخلاق انتہائی اعلیٰ ہوں اور وہ اپنے گھر والوں پر بے حد مہربان ہو۔ خطیب عن عائشه

۵۲۰۶ ... کامل ترین ایمان کی نشانی اچھے اخلاق ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۵۲۰۷ ... میزان میں سب سے افضل چیز اچھے اخلاق ہوں گے۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۵۲۰۸ ... مسلمان بندے کو سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق کی صورت میں دی گئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامة بن شریک

۵۲۰۹ ... مسلمان کو افضل ترین چیز اخلاق حسنہ کی صورت میں عطا کی گئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامة بن شریک

۵۲۱۰ ... اللہ تعالیٰ نرمی اور کشادہ روئی کو پسند فرماتے ہیں۔ الشیرازی فی الالقاب والخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۵۲۱۱ ... بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے اور سخت گرمیوں میں پیاسا رہ کر روزہ رکھنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۵۲۱۲ ...... قیامت کے روز تم میں سے وہ شخص زیادہ محبوب اور اس کی مجلس میری مجلس کے بہت قریب ہوگی جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے زیادہ مبغوض اور ان کی مجالس مجھ سے انتہائی دور ہوں گی جو برے اخلاق کے مالک ہیں جو بے حد بولنے والے، باچھیں نکال کر گفتگو کرنے والے اور متکبر ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والخطیب وابن عساکر وسعید بن منصور عن جابر

۵۲۱۳ ...... آخرت میں تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو اچھے اخلاق والے ہیں اور مجھے آخرت میں وہ لوگ بے حد مبغوض اور میری مجلس سے بہت دور ہوں گے جو تم میں سے بد اخلاق ہیں بے حد بولنے والے متکبر۔

مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، ابونعیم، بیھقی فی شعب الایمان والخرائطی عن ابی ثعلبة الخشنی

۵۲۱۴ ... قیامت کے روز تم میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق بے حد اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے قیامت کے دن انتہائی مبغوض ہوں گے جو منہ چیر کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۵۲۱۵ ... تم میں سے اعلیٰ اخلاق والے لوگ مجھے بے حد محبوب ہیں جو عاجزی کرنے والے لوگوں سے محبت کرتے ہیں لوگ ان سے محبت کرتے ہیں اور تم میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ انتہائی ناپسندیدہ ہیں جو چغلخور ہیں بھائیوں میں پھوٹ ڈالتے اور گناہوں سے بری لوگوں کی لغزشوں کو تلاش کرنے والے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه. مر برقم ۵۱۹۸

۵۲۱۶... یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کی نوازش ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں، اور جب اسے ناپسند کرتے ہیں تو اسے برے اخلاق لگا دیتے ہیں۔ العسکری فی الامثال عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۲۱۷... مجھے تو اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔ بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۱۸... مجھے مبعوث کیا گیا تا کہ اچھے اخلاق کو پورا کروں۔ ابن سعد عن مالک بن مالک. بلاغاً

یعنی اعلیٰ اخلاق کا آخری درجہ حضور ﷺ پر ختم تھا، آپ کے اخلاق سے بڑھ کر کوئی شخص اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرسکتا۔

۵۲۱۹... یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، جسے چاہتے ہیں کہ اچھے اخلاق سے نوازیں تو اسے نواز دیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی المنہال

۵۲۲۰... جہنم پر ہر وہ شخص حرام ہے جو معمولی حیثیت کا، نرم گو، نرم اور قریب ہو۔ ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۲۲۱... کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ آگ پر کون حرام ہے؟ ہر قریب، کم حیثیت، نرم گو، نرم طبیعت۔

ترمذی حسن غریب، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود. مر برقم ۵۱۶۲

۵۲۲۲... کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ کل آگ پر کون حرام ہوگا؟ ہر کم حیثیت، نرم گو، قریب اور نرم طبیعت۔

۵۲۲۳... کیا تمہیں نہ بتاؤں تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ قریب کون ہوگا؟ جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ مسند احمد، والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۵۲۲۴... تمہیں نہ بتاؤں تم میں سے زیادہ بہتر کون لوگ ہیں؟ جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۲۵... اسلام اچھے اخلاق کا نام ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید

۵۲۲۶... اچھے اخلاق بڑھاؤ۔ اور برے اخلاق نحوست ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن رافع بن مکیث. مر برقم ۵۱۴۳

۵۲۲۷... ہر کم حیثیت، نرم گفتگو کرنے والا، نرم طبیعت قریب آگ پر حرام ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن معیقیب

۵۲۲۸... اچھے اخلاق والا ہدیہ دیتا ہے اور برے اخلاق کو وہی پھیر دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

... ہدیہ نہ دینا بذات خود ایک بری خصلت ہے لہٰذا ہدیہ دینا اچھے اخلاق والے کا کام ہے یعنی اچھے اخلاق والے سے جب کوئی بداخلاقی سے پیش آتا ہے تو وہ اعلیٰ اخلاق کے ذریعے انہیں پھیر دیتا ہے۔

اچھے اخلاق کی تفسیر

۵۲۲۹... اچھے اخلاق کی تفسیر یہ ہے کہ اسے جتنی دنیا ملے اس پر راضی رہتا ہے اور اگر اسے کچھ نہ ملے تو ناراض نہیں ہوتا۔

ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء

۵۲۳۰... لوگوں سے اپنے اخلاق کے ذریعے میل جول رکھو اور ان کے اعمال میں مخالفت کرو۔ العسکری فی الامثال عن ثوبان

۵۲۳۱... تم میں سے سب سے بہتر سب سے اچھے اخلاق والے ہیں جب دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۳۲... دو مرد جنت میں داخل ہوئے، ان لوگوں کی نماز، روزہ، حج، جہاد اور بھلائی کرنا برابر تھا، ان میں ایک اپنے اچھے اخلاق کی بنا پر اپنے دوست پر اتنی فضیلت رکھتا ہے جیسے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ دیلمی عن ابن عمر

۵۲۳۳... اچھے اخلاق کو اختیار کرو وہ لازماً جنت میں ہوں گے۔ ابن لال عن علی وفیہ داؤد بن سلیمان بن الغازی

۵۲۳۴ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اللہ ہوں، میں نے بندوں کو اپنے علم سے پیدا کیا میں جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کروں اسے اچھے اخلاق

عطا کرتا ہوں، اور جسے کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہوں تو اسے برے اخلاق لگا دیتا ہوں۔ ابو الشیخ عن ابن عمر

۵۲۳۵..... جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میں نے اس دین کو اپنے لیے پسند کیا، اس کی صلاحیت صرف سخی طبیعت اور اچھے اخلاق ہی رکھتے ہیں لہٰذا جب تک اس کے ساتھ رہو اس کا اکرام کرو۔

سمویہ لابن عدی وابونعیم والخرائطی فی مکارم الاخلاق والخطیب فی المتفق والمفترق وابن عساکر، ابن منصور عن جابر وقال عقیلی: لم یتابع علیہ ابراھیم بن ابی بکر بن المنکدر من وجہ یثبت

۵۲۳۶..... حسن اخلاق کمال ایمان ہیں۔ ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۳۷..... جس شخص کی اللہ تعالیٰ اچھی پیدائش اور اچھے اخلاق کیے پھر اسے آگ کھا جائے ایسا نہیں ہو سکتا۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۳۸..... قیامت کے روز اچھے اخلاق سے زیادہ افضل کوئی چیز میزان میں نہیں رکھی جائے گی، آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور رات کو کھڑے ہونے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۳۹..... اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں تین ہیں، جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو، اور جو تم سے ناتا کاٹے اس سے جوڑو۔ حاکم فی تاریخہ عن انس

تنبیہ: آج کل رشتہ داری کا بالکل پاس نہیں، لوگ رشتہ داریاں ختم کر کے خوش ہوتے ہیں اور رشتہ داریاں مضبوط ہوتی ہیں آپس میں بچوں میں رشتے ناتے کرنے سے، کسی سے پوچھو: بھئی کہاں سے بچے کی شادی کی؟ جواب دیتے ہیں غیروں سے، تو پوچھنے والا کہتا ہے بہت اچھا کیا رشتہ دار بس دیکھ لیے یہ کھلی جہالت اور دین سے بغاوت ہے رشتہ داروں کی ستم ظریفیاں برداشت کرنے والا ایک دن ضرور سرخرو ہوگا۔

۵۲۴۰..... جو شخص کم درجہ، دھیما لہجہ، نرم خو اور قریب ہوگا اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الضعف عن ابن مسعود

۵۲۴۱..... وہ مؤمن کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے عمدہ ہوں، اور وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہو۔

مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۲۴۲..... تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۵۲۴۳..... انسان کی سعادت مندی اچھے اخلاق ہیں اور بدبختی برے اخلاق ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سعد

۵۲۴۴..... بندہ اس وقت تک اپنا ایمان مکمل نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اپنے اخلاق اچھے کر لے، اور اپنے غصہ کو ٹھنڈا نہیں کرتا اور یہ کہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرے وہی لوگوں کے لیے پسند کرے، بہت سے لوگ بغیر اعمال کے جنت میں داخل ہوئے لیکن مسلمانوں سے خیر خواہی کی وجہ سے۔

لابن عدی وابن شاھین والدیلمی عن انس

۵۲۴۵..... اے ام عبد کے بیٹے! جانتے ہو کہ کس کا ایمان افضل ترین ہے؟ افضل ترین ایمان اور اچھے اخلاق والے مؤمن وہ ہیں جو عاجزی کرنے والے ہیں، بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرے، اور اس کے پڑوسی اس کی ایذاء رسانیوں سے محفوظ رہیں۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۵۲۴۶..... اے معاذ! برائی (ہو جائے تو اس) کے بعد نیکی کر لیا کرو وہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی، اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

مسند احمد، عن معاذ

۵۲۴۷..... ہر کم حیثیت، نرم گو، قریب اور نرم خو شخص جہنم کے لیے حرام ہے۔ ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۴۸..... میں نے مقداد اور زید کی شادیاں کرائیں تا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت مند ہیں وہ اچھے اخلاق والے ہو جائیں۔

دار قطنی، بخاری، مسلم عن الشعبی مرسلاً

فصل ثانی.....اچھے اخلاق کو حروف تہجی کی ترتیب پر شمار کیا جانے لگا ہے

حرف الالف.....عبادات میں احسان

۵۲۴۹.....احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ایسے عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مسلم ۳ عن عمر. مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۵۰.....اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر، مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ قبول کی جاتی ہے۔ لابن نعیم فی الحلیۃ عن زید بن ارقم

۵۲۵۱.....اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ وہ قبول کی جاتی ہے، صبح اور عشاء کی نماز کی پابندی کرو اور ان میں حاضر رہا کرو، اگر تم جان لو کہ ان دونوں نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو تم ان نمازوں کے لیے دوڑ کر آتے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۵۲.....اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے عمل ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، جب کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے پہلو میں کوئی نیکی کر لیا کرو، پوشیدہ گناہ کے بدلے پوشیدہ نیکی اور اعلانیہ گناہ کے عوض اعلانیہ نیکی۔

۵۲۵۳.....رخصت ہونے والے شخص کی طرح نماز پڑھو، گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس رہو تو مالداری میں گزر بسر کرو گے، ان چیزوں سے بچو جن کی وجہ سے معذرت کی جاتی ہے۔

ابو محمد البراھمی فی کتاب الصلوۃ وابن النجار عن ابن عمر

الاکمال

۵۲۵۴.....احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرو گویا کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جب تم نے ایسا کر لیا تو تم نے ''احسان'' کا درجہ حاصل کر لیا۔

مسند احمد زعفرانی عن ابن عباس. طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر. مسند احمد عن ابی مالک وابی عامر. زعفرانی عن انس. ابن عساکر عن عبدالرحمن بن غنم

۵۲۵۵.....ایسے رہو گویا کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ ابو نعیم عن زید بن ارقم

۵۲۵۶.....اللہ تعالیٰ کی ایسے عبادت کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو، دنیا میں ایسے رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ کو عبور کر رہے ہو۔

ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

اخلاص

۵۲۵۷.....اپنے دین کو خالص کر لو تمہیں تھوڑا عمل بھی کافی رہے گا۔ ابن ابی الدنیا فی الاخلاص، مستدرک عن معاذ

۵۲۵۸.....اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال کو خالص کر لو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لیے خالص عمل ہی قبول کرتے ہیں۔

دارقطنی فی السنن عن الضحاک بن قیس

۵۲۵۹......اللہ تعالیٰ کی عبادت کو خالص کرلو، پنج وقتہ نماز قائم کرو، خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے مہینہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے گھر (بیت اللہ) کا حج کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۶۰...... ایک ہی ذات کے لیے عمل کرو تمام ذاتوں سے تمہاری کفایت ہوجائے گی۔لابن عدی فی الکامل فردوس لدیلمی عن انس

۵۲۶۱......اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتے ہیں جو ان کے لیے خالص ہو اور جس سے ان کی رضا طلب کی گئی ہو۔ نسائی عن ابی امامة

۵۲۶۲...... اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتے لیکن تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔

مسلم ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۵۲۶۳......اعمال برتن کی طرح ہیں، جب اس کا نچلا حصہ بہتر ہو تو اوپر والا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب پیندا خراب ہو تو بالائی حصہ بھی فاسد ہوجاتا ہے۔ابن ماجہ عن معاویة

۵۲۶۴......بندہ جب ظاہر اور پوشیدگی میں نماز پڑھے اور اچھی طرح پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک یہ میرا بندہ سچا ہے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا ریا نہیں بلکہ ریا دکھلاوے کی نیت سے ہوتی ہے۔ملفوظات تھانوی

۵۲۶۵......پوری نیکی یہ ہے کہ ظاہر والا عمل کرو۔طبرانی فی الکبیر عن ابی عامر السکونی

۵۲۶۶......آدمی کی وہ نفل نماز جسے لوگ نہ دیکھ رہے ہوں، اس کی اس نماز سے جو لوگوں کے سامنے ہو پچیس درجہ برابری رکھتی ہے۔ ابویعلی عن صهیب

۵۲۶۷......اس کے لیے دوہرا اجر ہے پوشیدہ کا اجر اور علانیہ کا اجر۔ترمذی، ابن ماجہ ابن حبان، عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۵۲۶۸...... مخلصین کے لیے خوشخبری ہے وہ ہدایت کے چراغ ہیں ان کی وجہ سے ہر چھا جانے والا فتنہ ختم ہوجاتا ہے۔ ابونعیم فی حلیة الاولیاء عن ثوبان

۵۲۶۹......بندہ پوشیدہ سجدے سے بڑھ کر کسی چیز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ابن المبارک عن ضمرة بن حبیب مرسلاً

۵۲۷۰...... جو کام تو لوگوں کے روبرو کرنا ناپسند کرے تو اسے تنہائی میں بھی نہ کر۔ابن حبان عن اسامة بن شریک

۵۲۷۱...... جس نے چالیس دن اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کیے تو حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر ظاہر ہوں گے۔

ابونعیم فی حلیة الاولیاء عن ابی ایوب

۵۲۷۲......جو تم میں سے اس کا ارادہ کرے کہ اس کے اور اس کے دل کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ ایسا کرلے۔ ابوداؤد عن ابی سعید

۵۲۷۳......پوشیدگی اعلانیہ سے افضل ہے اور اعلانیہ اس کے لیے ہے جو اقتداء کا ارادہ کرے۔فردوس ابن عمر

۵۲۷۴......اگر تم میں سے کوئی بند چٹان میں عمل کرے جس کا کوئی دروازہ نہ ہو اور نہ کوئی سوراخ ہو تو اس کا عمل جیسا بھی ہو الوگوں کے لیے نکل آئے گا۔مسند احمد، ابویعلی، ابن حبان، مستدرک عن ابی سعید

۵۲۷۵......جو بندہ کوئی پوشیدہ کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی چادر پہنا دیتا ہے، اگر خیر ہو تو خیر اور شر ہو تو شر۔

طبرانی فی الکبیر عن جندب البجلی

۵۲۷۶...... جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کو اچھا کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات کو کافی ہوجائے گا جس نے اپنا پوشیدہ حال درست کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے علانیہ کو بہتر بنادے گا۔مستدرک فی تاریخہ عن ابن عمرو

۵۲۷۷......تم میں سے جو یہ کرسکے کہ اس کا کوئی نیک عمل پوشیدہ ہو تو وہ ایسا کرلے۔الضیاء عن الزبیر

۵۲۷۸......اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے قوم کی طرف خوش ہوتے ہیں جب نماز میں صف بنائیں اور وہ شخص جو اپنے گھر کی تاریکی میں نماز کے لیے کھڑا ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ میری خاطر کھڑا ہوا میرے سوا وہ کسی کو اپنا عمل نہیں دکھارہا۔ابن النجار عن ابی سعید

۵۲۷۹...... اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو، اور دنیا میں ایسے رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ سے گزررہے ہو۔

ابی نعیم فی حلیۃ عن ابن عمر. مر برقم ۵۲۰۶

الاخلاص ...... من الاکمال

۵۲۸۰..... لوگو! اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال خالص کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل ہی قبول فرماتے ہیں یوں نہ کہو یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور یہ رشتہ داری کے لیے۔ دیلمی عن الضحاک بن قیس

۵۲۸۱..... اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل اور جوان کی رضاجوئی کے لیے کیا گیا ہو قبول فرماتے ہیں۔ سزعفرانی طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۸۲..... جب بندہ اعلانیہ اور پوشیدہ اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میرے بندے نے اچھا کیا۔ الرافعی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۸۳..... پوشیدہ عیاں سے افضل ہے اور جو اقتداء کا ارادہ کرے اس کے لیے اعلانیہ پوشیدگی سے افضل ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۵۲۸۴..... تمہارے لیے دوہرا اجر لکھا گیا، پوشیدگی کا اجر اور اعلانیہ کا اجر۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۵۲۸۵..... تمہارے لیے وہ (عمل) ہے جس میں تم نے ثواب کی امید کی۔ ابن ماجہ عن ابی بن کعب

۵۲۸۶..... اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے جیسے برتن اگر اس کا اوپر والا حصہ اچھا ہو تو اس کا پیندا بھی بہتر ہوتا ہے اور جب بالائی حصہ خراب ہو تو نچلا بھی خراب ہو جاتا ہے۔ ابن عساکر عن معاویہ

۵۲۸۷..... دنیا میں صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گیا تم میں سے کسی کے عمل کی مثال اس برتن کی طرح ہے جس کا بالائی حصہ اچھا ہو تو اس کا نچلا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب اوپر والا حصہ خراب ہو تو نچلا بھی خراب ہو جاتا ہے۔ ابن المبارک والرامھرمزی فی الامثال عن معاویۃ وھو صحیح

۵۲۸۸..... جس کا کوئی پوشیدہ عمل اچھا یا برا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی چادر ظاہر کر دیتا ہے جس سے وہ پہچانا جائے۔

ابو نعیم فی الحلیۃ عن عثمان بن عفان

۵۲۸۹..... جانتے ہو مؤمن کون ہے؟ مؤمن وہ جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو اس کی پسندیدہ چیزوں سے بھر دے، اگر کوئی متقی و پرہیزگار بندہ ستر گھروں میں سے ایک گھر کے درمیان میں بیٹھا ہو ہر گھر کا لوہے کا دروازہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر اوڑھادیں گے یہاں تک کہ لوگ اس کے متعلق باتیں کریں گے اور بہت زیادہ کریں گے، لوگوں نے عرض کیا کیسے زیادہ کریں گے؟ فرمایا: اگر متقی اپنی نیکی میں اضافہ کرسکتا تو زیادہ کرلیتا، اسی طرح فاجر و گنہگار شخص کے بارے لوگ باتیں کریں گے اور خوب کریں گے کیونکہ وہ اگر اپنے گناہ و فجور میں اضافہ کرسکتا تو کرلیتا۔ الحکیم، حاکم فی تاریخہ عن انس

۵۲۹۰..... اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس نے جو عمل بھی پوشیدہ طریقہ سے کیا اللہ تعالیٰ ظاہر میں اس کو اس کی چادر اوڑھادیں گے، اگر اچھا ہوا تو اچھی، برا ہوا تو بری۔ ابن جریر عن عثمان

۵۲۹۱..... تمہارے پاس تمہارے اجر ضرور آئیں گے اگرچہ تم لومڑی کی بل میں ہوئے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن جبیر بن مطعم

کمی زیادتی کے بغیر اعمال میں نرمی اور میانہ روی

۵۲۹۲..... درست رہنمائی، اچھی چال اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں جز ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس

۵۲۹۳..... میری امت کے درمیانی لوگ رحم دل ہوں گے۔ فردوس عن ابن عمر

۵۲۹۴..... مالداری میں میانہ روی کتنی اچھی چیز ہے، فقر و فاقہ اور عبادت میں درمیانی چال کتنی اچھی صفت ہے۔ البزار عن حذیفۃ

۵۲۹۵..... لوگو! میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

ابن حبان، مسند ابو یعلی عن جابر رضی اللہ عنہ

۵۲۹۶.... لوگو! میانہ روی، درمیانی چال اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ۔ ابن ماجہ عن جابر

۵۲۹۷.... اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ۔ بخاری، نسائی، ابن ماجہ البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۹۸.... رہنے دو بس اتنے اعمال کرو جتنی تم میں طاقت ہے اللہ تعالیٰ تو نہیں اکتاتے ہاں تم اکتا جاتے ہو۔

بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۲۹۹.... لوگو! وہی اعمال کرو جن کی تم میں طاقت ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ، اللہ تعالیٰ کو وہ عمل سب سے زیادہ پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۰۰.... وہی عمل کرو جو تمہارے بس میں ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

عبادت طاقت کی بقدر رہو

۵۳۰۱.... اپنے بس کی عبادت کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے ہاں تم تھک جاتے ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۵۳۰۲.... وہی اعمال اختیار کرو جو تمہارے بس میں ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے ہاں تم اکتا جاتے ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۵۳۰۳.... تم میں کوئی وہی عمل اختیار کرے جو اس کی طاقت میں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے تم اکتا جاتے ہو، قریب قریب رہو اور درست راہ اختیار کرو۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء

۵۳۰۴.... مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، وہ ایسی آزمائش سے اُلجھ پڑتا ہے جو اس کے بس میں نہیں ہوتی۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، عن حذیفہ

۵۳۰۵.... تم درمیانی راہ اختیار کرو، درمیانی راہ اختیار کرو، درمیانی راہ اختیار کرو، اس لئے کہ جو بھی اس دین سے مقابلہ کرنے آیا مغلوب رہا۔

مسند احمد، حاکم، بیھقی فی السنن عن بریدۃ

دین کے مستحبات کو اپنے اوپر لازم کر لینا دین سے کشتی لڑانے کے مترادف ہے۔

۵۳۰۶.... لوگوں کو بلاؤ، خوشخبری سناؤ، متنفر نہ کرو، آسانی پیدا کرو سختی نہ کرو۔ مسلم عن ابی موسیٰ

۵۳۰۷.... جب تم لوگوں کے سامنے ان کے رب کے حوالہ سے بات کرو تو ایسی بات نہ کرو جو انہیں خوفزدہ کردے جو ان پر گراں و دشوار گزرے۔

الحسن بن سفیان، طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیھقی فی شعب الایمان عن المقداد بن معد یکرب

۵۳۰۸.... اتنے عمل کی کوشش کرو جتنا تمہارے بس میں ہے اس واسطے کہ بہتر عمل ہے وہ جو دوام سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ابن ماجہ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳۰۹.... اتنے عمل کی تکلیف کرو جو کر سکو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے ہاں تم اکتا جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۱۰.... خبردار اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور خشیت رکھنے والا ہوں۔ مسلم عن عمر بن ابی سلمۃ

۵۳۱۱.... خبردار میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور اس کا خوف رکھنے والا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا اور افطار کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں، سوتا اور شادی کرتا ہوں، جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ بخاری عن انس

۵۳۱۲.... دل اکتا جاتا ہے، اور تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ مدت کی مقدار کیا ہے لہٰذا وہ اتنی ہی عبادت کو منتخب کرے جو اس کے بس میں ہو پھر اس پر مداومت کرے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال زیادہ محبوب ہیں جن پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۵۳۱۳.... میں تم جیسا (افراط تفریط کرنے والا) نہیں ہوں میری رات یوں بسر ہوتی ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن انس . بخاری عن ابن عمرو عن ابی سعید وعن ابی هریرة رضی الله عنهم وعن عائشة رضی الله عنها

۵۳۱۴۔۔۔ قریب رہو، درست رہو اور مژدہ پاؤ، یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی یہاں تک کہ میں بھی اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل میں ڈھانپ لے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرة، مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

یہاں مقصود اللہ تعالیٰ کا استغناء اور اپنی عاجزی کا بیان ہے اور امت کو تعلیم دینا ہے۔

۵۳۱۵۔۔۔ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہیں پہنچا سکتا، نہ مجھے، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپا لے، سو سیدھی راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، کوئی موت کی تمنا نہ کرے، اگر وہ اچھائی کرنے والا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کی خیر میں اضافہ ہو اور اگر برائی کرنے والا ہے تو ہو سکتا ہے اسے ناراضگی سے باز رکھا جائے۔ بخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۳۱۶۔۔۔ تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا اور نہ مجھے، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے لیکن درست رہو، قریب رہو، صبح و شام عمل کرو، اور رات کے کچھ حصہ میں، درمیانی چال اختیار کرو پہنچ جاؤ گے۔ بخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۳۱۷۔۔۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو پے در پے روزے رکھتے ہیں، تم طاقت میں میری طرح نہیں ہو سکتے، آگاہ رہو اللہ کی قسم اگر مجھے ایک ماہ موقع مل جائے تو میں مسلسل روزے رکھوں، حد سے تجاوز کرنے والے اپنی اس کاوش کو چھوڑ دیں۔ مسند احمد مسلم عن انس

تشریح:۔۔۔ کچھ اعمال حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ خاص ہیں جنہیں امتی کر سکتے ہیں اور نہ ان کے بس میں ہیں انہی میں سے مسلسل روزے رکھنا ہے۔ علامہ سیوطی کی کتاب ''الخصائص الکبریٰ'' خاص اس موضوع کی کتاب ہے شریعت نے جو اعمال سب کے لیے مقرر کر دیئے وہ کسی پر بوجھ نہیں۔

اسلام میں رہبانیت نہیں ہے

۵۳۱۸۔۔۔ کچھ لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسی ایسی باتیں کر رہے ہیں، لیکن میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، روزہ افطار کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی کرتا ہوں، جس نے میری روش سے اعراض کیا وہ میری امت سے نہیں۔ مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی عن انس

تشریح:۔۔۔ یہ ان تین اشخاص کے متعلق آپ نے فرمایا جن میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ نماز پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا تیسرے نے کہا میں کبھی شادی نہ کروں گا یہ زندگی پیری میں نصف الموت ہوتی ہے، نہ ہو جب غمخوار اپنا، نہ ہو جب راز داں کوئی ظہور۔

۵۳۱۹۔۔۔ لوگو! جن چیزوں کا تمہیں حکم دیا گیا تم ان سب کی طاقت نہیں رکھتے، لیکن سیدھے رہو، قریب رہو اور خوشخبری پاؤ۔

مسند احمد، ابوداؤد، عن الحکم بن حزن

۵۳۲۰۔۔۔ ان لوگوں کو کیا ہوا جو میرے طریقہ سے بچتے ہیں اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہوں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن عائشه رضی الله عنها

تشریح:۔۔۔ خلاف سنت چاہے کیسی ہی نیکی ہو اس کا انجام برا ہی ہوتا ہے

۵۳۲۱۔۔۔ خبردار! لگاتار روزے نہ رکھا کرو، اس بارے میں تم میری طرح نہیں ہو سکتے، میری رات یوں بسر ہوتی ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لہٰذا اتنا عمل کرو جتنا تمہارے بس میں ہو۔ بخاری مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۳۲۲۔۔۔ پے در پے روزے نہ رکھنا، میں (طاقت میں) تم جیسا نہیں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔ بخاری ترمذی عن انس

۵۳۲۳۔۔۔ پے در پے روزے نہ رکھنا (جسے) پے در پے روزے رکھنے کا (شوق) ارادہ ہو وہ سحری تک مسلسل روزہ رکھے، میں تمہاری ہیئت کی طرح نہیں میری رات تو یوں بسر ہوتی ہے کہ مجھے ایک کھلانے والا کھلاتا اور پلانے والا پلاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد عن ابی سعید

۵۳۲۴۔۔۔ اے عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی کہ تم دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو سو ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ جب تم نے ایسا کیا تو

۱۔۔۔ تمہاری آنکھ لگ جائے گی۔ ۲۔۔۔ تمہاری جان تھک جائے گی۔

لہٰذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو، رات کو قیام بھی کرو اور سوؤ بھی تمہارے بدن کا تمہاری آنکھ کا تمہاری بیوی کا تم سے ملنے والے کا تم پر حق ہے تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ تین دن روزے رکھا کرو یوں تمہارے لیے ہر نیکی دس گنا ہوگی۔ یوں تمہارے لیے پورا زمانہ روزے

(شمار) ہوں گے، انہوں نے عرض کیا: مجھے اس کی طاقت ہے، تو آپ نے فرمایا: اچھا اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزوں جیسے روزے رکھو، اس پر آدھا زمانہ زیادہ نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، عن ابن عمرو

تشریح:...... ان صحابی کی اہلیہ نے حضور ﷺ سے شکایت کی تھی، اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام ؓ سے ایسے اعمال کرا کے امت کے لیے ایک مثال قائم کر دی تاکہ بعد میں کوئی ایسی حرکت کرے تو اس کی روک تھام پہلے سے موجود ہو، پانی کی منڈیر ہو تو وہ ان حدود تک ہی پھیلتا ہے لیکن جب منڈیر اور حدود نہ ہوں تو حسب پھیلاؤ پھیلتا ہے۔

اتباع سنت ہی کامیابی کی کنجی ہے

۵۳۲۵...... اے عثمان! کیا تم نے میرے طریقہ سے اعراض کیا؟ میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، عورتوں سے نکاح کرتا ہوں، عثمان! اللہ سے ڈرو، تمہارے گھر والوں کا اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے، روزہ رکھو اور افطار کرو، نماز پڑھو اور سویا بھی کرو۔

ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۲۶ آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو، خوشخبری دو متنفر نہ کرو، ایک دوسرے کا کہا مانو اور اختلاف نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی موسی

۵۳۲۷ آسانی برکت اور تنگی نحوست ہے۔ فردوس عن رجل

۵۳۲۸ مجھے اللہ تعالیٰ نے پہنچا دینے والا بنا کر بھیجا، مشقت میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۲۹...... اللہ کی قسم! میں امید کرتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں، اور میں اس چیز کو زیادہ جاننے والا ہوں جس کی وجہ سے میں تقویٰ اختیار کروں۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۵۳۳۰ معاملہ دو کاموں کے درمیان، اور سب سے بہتر کام درمیانی راہ ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عمر بن الحارث، بلاغا

۵۳۳۱...... اللہ نے اس امت کے لیے آسانی پسند فرمائی اور تنگی ومشکل ناپسند فرمائی۔ طبرانی فی الکبیر عن محجن بن الادرع

۵۳۳۲ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والے ہیں اور نرمی کو پسند کرتے ہیں، اور نرمی پر وہ کچھ عطا کرتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں کرتے۔

الادب المفرد، ابو داؤد عن عبداللہ بن مغفل، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم عن علی طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ البزار عن انس

۵۳۳۳...... اللہ تعالیٰ ہر چیز میں نرمی پسند کرتا ہے۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۳۴...... اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ گنجائشوں پر بھی ایسے عمل کیا جائے جیسے عزائم (پابندی کے اعمال) پر عمل کیا جاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابو داؤد عن ابن مسعود

۵۳۳۵...... اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصت پر عمل کیا جائے جیسے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمر

۵۳۳۶...... اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصت کو قبول کیا جائے جیسے بندہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو چاہتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء وواثلہ وابی امامہ

۵۳۳۷...... عزائم (پابندی کے اعمال) ادا کرو اور رخصتوں کو قبول کرو، اور لوگ کو چھوڑ دو، تمہاری ان سے کفایت کر دی گئی۔ خطیب عن ابن عمر

۵۳۳۸...... ان رخصتوں کو اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقرر کی ہیں۔ سنن سعید بن منصور، مسلم عن جابر

۵۳۳۹ جس نے اللہ تعالیٰ کی رخصت قبول نہیں کی تو اسے عرفہ کے پہاڑ جتنا گناہ ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمر

۵۳۴۰ رخصتوں پر عمل کرنے والے میری امت کے افضل ترین لوگ ہیں۔ ابن لال عن عمر

۵۳۴۱ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصتوں پر ایسے ہی عمل کیا جائے جیسے ان کے عزائم پر عمل کیا جاتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے یکسو، واضح دین ابراہیمی دے کر بھیجا۔ ابن عساکر عن علی

۵۳۴۲..... اللہ تعالیٰ ہر چیز میں زائد کو پسند کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی۔ابن عساکر عن ابن عمر

۵۳۴۳..... دین تو آسان ہے دین سے کوئی شخص کشتی نہیں لڑتا مگر دین اس پر غالب رہتا ہے لہٰذا درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، خوشخبری پاؤ، صبح شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو۔

بخاری، نسائی، عن ابی هريرة رضی الله عنه. كتاب الايمان باب الدين يسف

۵۳۴۴..... تم اس دین کے معاملہ کو باہم مقابلہ سے نہیں پا سکتے۔ابن سعد، مسند احمد ابن حبان عن ابن الادرع

۵۳۴۵..... تم آسانی پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے، تنگی پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔ترمذی عن ابی هريرة

پہلے دوجگہ گذر چکی ہے ۳۲۹۹، ۴۹۳۶۔

اپنی طرف دین میں سختی ممنوع ہے

۵۳۴۶..... تم اپنی جانوں پر سختی نہ کرو (ورنہ) تم پر سختی کی جائے گی، ایک قوم نے اپنے اوپر سختی کی تو ان پر سختی کی گئی، گرجا گھروں اور یہودی عبادتخانوں میں انہی کے باقی ماندہ لوگ ہیں (رہبانیت (ترک دنیا) کی بدعت انہوں نے ہی ایجاد کی ہم نے ان پر اسے فرض نہ کیا تھا۔

ابو داؤد عن انس

۵۳۴۷..... دین میں انتہا پسندی سے بچنا، اس واسطے کہ تم سے سابقہ لوگ دین میں غلو وانتہا پسندی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجه، حاكم عن ابن عباس

۵۳۴۸..... دین میں (بے جا) گہرائی سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسان بنایا ہے تو اس کے اتنے حصے پر عمل کرو جو تمہارے بس میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ عمل صالح پسند کرتے ہیں جس پر ہمیشگی کی جائے اگر چہ وہ تھوڑا ہو۔ابو القاسم بن بشران فی اماليه عن عمر

۵۳۴۹..... ہر چیز میں تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی ہوتی ہے اگر اس تیزی والا درست رہے اور قریب رہے تو اس کی امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جانے لگیں تو اسے کچھ نہ سمجھو۔ترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه.

۵۳۵۰..... یہ مضبوط دین ہے تو اس میں نرمی سے گھسو۔مسند احمد عن انس

۵۳۵۱..... یہ مضبوط دین ہے اس میں نرمی سے داخل ہو۔

۵۳۵۲..... تمہارا بہترین دین وہ ہے جو زیادہ آسان ہو۔مسند احمد الادب المفرد، طبرانی فی الكبير عن محجن بن الادرع. طبرانی فی الكبير عن عمران بن حصين. طبرانی فی الاوسط، لابن عدی فی الكامل، الضياء عن انس

۵۳۵۳..... تمہارا بہترین دین (جزوی اعتبار سے) وہ ہے جو زیادہ آسان ہو اور بہتر عبادت وہ ہے جو سمجھ کے ساتھ ہو یا بہتر عبادت دین کی سمجھداری ہے۔ابن عبدالبر فی العلم عن انس

۵۳۵۴..... گھڑی گھڑی دلوں کو راحت پہنچاؤ۔ابو داؤد فی مراسيله عن ابن شهاب. مرسلاً. ابوبكر المقری فی فوائده و القضاعی عنه عن انس

۵۳۵۵..... درست رہو اور قریب قریب رہو۔ طبرانی فی الكبير عن ابن عمر

۵۳۵۶..... درست رہو، قریب رہو، خوشخبری پاؤ اور جان رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہ جا سکے گا نہ ہی میں، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے مغفرت ورحمت میں ڈھانپ لے۔مسند احمد، بخاری، مسلم عن عائشه رضی الله عنها

۵۳۵۷..... تم میں سے (جب) کوئی نماز پڑھے تو چستی کی حالت میں پڑھے، جب تھک جائے یا سست پڑ جائے تو بیٹھ جائے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن انس

۵۳۵۸..... سویا کرو جب بیدار ہو جاؤ تو خوب (عبادت) کرو۔ابن حبان عن ابن مسعود

۵۳۵۹۔۔۔۔رات دن سواریاں ہیں آخرت تک پہنچنے کے لیے ان پر سوار ہو۔لابن عدی، ابن عساکر عن ابن عباس

۵۳۶۰۔۔۔۔آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، خوشخبری سناؤ، تنفر نہ کرو۔مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی عن انس

۵۳۶۱۔۔۔۔تم نرمی کو اختیار کرو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اسے مزین کردیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جائے اسے بدزیب کردیتی ہے۔

مسلم عن عائشه، کتاب البر نمبر ۲۵۹۴

۵۳۶۲۔۔۔۔نرمی اختیار کرو، سختی اور فحش گوئی سے بچو۔الادب المفرد عن عائشه رضی الله عنها

۵۳۶۳۔۔۔۔عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی اور اس کے علاوہ پر عطا نہیں کرتا۔

مسلم عن عائشه رضی الله عنها

نرمی پسندیدہ عمل ہے

۵۳۶۴۔۔۔۔اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور نرمی اختیار کرو، اس لیے نرمی جس چیز میں بھی ہوئی اسے آراستہ کردیتی ہے اور جس چیز سے نرمی ختم کردی گئی اسے نازیبا کردیتی ہے۔مسند احمد، ابوداؤد عن عائشه رضی الله عنها

۵۳۶۵۔۔۔۔ذرا نرمی سے اے عائشہ! نرمی اختیار کرو، سختی اور سخت گوئی سے بچو۔بخاری عن عائشه رضی الله عنها

تشریح:۔۔۔۔ان احادیث میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کو مخاطب کرکے نرمی اختیار کرنے کو کہا گیا علامہ مناوی نے الجامع الصغیر کی اپنی شرح میں اس کے سبب ذکر کیے ہیں اول، آپ ایک اونٹنی پر سوار ہوئیں جس میں کچھ سختی تھی تو آپ اسے مارنے اور ڈانٹنے لگیں دوم، یہودیوں نے جب آپ علیہ السلام کو السام علیکم کہا جو بددعائیہ کلمہ ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غصہ ہوگئیں اور فرمانے لگیں تم پر پھٹکار اور لعنت ہو۔

شرح الجامع

۵۳۶۶۔۔۔۔اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور ہر چیز میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔مسند احمد، بخاری مسلم، ابن ماجه عن عائشه

۵۳۶۷۔۔۔۔نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے آراستہ کردیتی ہے اور جس سے نرمی نکال لی جائے تو اسے نازیبا کردیتی ہے۔

عبد بن حمید والضیاء عن انس

۵۳۶۸۔۔۔۔جسے نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے بھلائی کا حصہ دیا گیا، اور جس سے نرمی کا حصہ روکا گیا تو اس کی بھلائی کا حصہ روکا گیا۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۵۳۶۹۔۔۔۔جو نرمی سے محروم رکھا جائے (سمجھو) وہ ہر بھلائی سے محروم رکھا جائے گا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه عن جریر وصحیح مسلم نمبر ۲۵۹۲ کتاب البر

الاکمال

۵۳۷۰۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں اور ہر چیز میں نرمی پسند کرتے ہیں، ہر عاجزی کرنے والے غمگین دل کو چاہتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی بات سکھاتا ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلاتا ہو اور ہر سخت اور غافل دل کو ناپسند کرتے ہیں جو پوری رات سوتا رہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح واپس کرتے ہیں یا نہیں؟الدیلمی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۵۳۷۱۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں اور نرمی کو چاہتے اور پسند کرتے ہیں اور نرمی پر وہ اعانت کرتے ہیں جو سختی پر نہیں کرتے۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن ابی امامه

۵۳۷۲۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اپنی (عطا کردہ) گنجائشوں پر عمل کرنے کو ایسے ہی پسند کرتے ہیں جیسے اپنی نافرمانیوں کو ترک کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے

۵۳۷۳......اللہ تعالیٰ نرمی کو چاہتے اور پسند کرتے ہیں اوراس پروہ کچھ عطا کرتے ہیں جوسختی پرعطانہیں کرتے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

۵۳۷۴......اللہ تعالیٰ نرمی پروہ کچھ عطا کرتے ہیں جوسختی پرعطانہیں کرتے۔طبرانی فی الکبیر عن جریر

۵۳۷۵..... تمہارا بہترین دین وہ ہے جوانتہائی آسان ہو۔مسند احمد عن محجن بن الادرع.مسند احمد عن الاعرابی

۵۳۷۶......تمہارا یہ دین بے حد مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو،اس واسطے کہ (قافلہ سے) کٹ جانے والا نہ کسی سواری کو باقی چھوڑتا ہے اورنہ کسی زمین کوقطع (طے) کرسکتا ہے۔العسکری فی الامثال عن علی

۵۳۷۷......یہ دین انتہائی مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو،اپنے آپ کواللہ تعالیٰ کی عبادت سے متنفر نہ کر،کیونکہ کٹ جانے والا نہ سواری چھوڑتا ہے اورنہ زمین طے کرتا ہے۔بزار، بخاری مسلم العسکری فی الامثال عن جابر وضعف

۵۳۷۸...... یہ دین بے حد مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو،اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت ناپسند نہ کرو،کیونکہ (سفر سے) کٹ جانے والا نہ سفر کرسکتا ہے اورنہ کسی سواری کو باقی چھوڑسکتا ہے۔بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۷۹ ......یہ دین مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو،اپنے نفس میں عبادت کا بغض پیدا نہ کر،کیونکہ کٹ جانے والا نہ سفر کرسکتا ہے اورنہ سواری چھوڑتا ہے ایسے شخص کی طرح عمل کر جس کا گمان ہے کہ وہ کبھی نہیں مرے گا،اوراس شخص جیسا خوف رکھ جسے ڈر ہے کہ کل مرجائے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان، بخاری مسلم والعسکری فی الامثال عن ابن عمرو وفی لفظ یظن انہ لن یموت الاھرماً

۵۳۸۰......تمہارا رب آسانی پیدا کرنے والا آسانی پیدا کرتا ہے توتم بھی آسان عمل کرو،خبردار جواللہ کے دین پر (عمل میں آگے بڑھنے سے) غلبہ پانا چاہے تو دین ہی اس پرغالب ہوگا،اورجواللہ تعالیٰ کا عمل چھوڑدے تووہ اللہ تعالیٰ کوبرالگتا ہے۔ابن قانع عن سوید بن جبلہ

۵۳۸۱ ......آل داؤد کی حکمت میں ہوش مند عقلمند کے لیے عبرت (حاصل کرنے کا سامان) ہے کہ وہ صرف چار گھڑیوں میں اپنے آپ کومشغول رکھے،ایک گھڑی میں اپنے رب سے رازونیاز کرے،ایک گھڑی میں اپنا محاسبہ کرے،ایک گھڑی اپنے ان بھائیوں سے ملے جن سے وہ مشورہ کرتا اوروہ اسے نصیحت کرتے اوراس کے عیوب سے خبردار کرتے ہیں اورایک گھڑی میں اپنے نفس اوراس کے رب کے درمیان جوباتیں پیش آتیں اورجمال رکھتی ہیں کیونکہ اس گھڑی میں بقیہ تمام گھڑیوں کے لیے مدد اورزائد توشہ کے ذریعہ دلوں کے بہلاؤ کا سامان ہے ہوش مند عقلمند کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنی زبان پرقابو رکھنے والا ہو،اپنے زمانہ کی پہچان رکھتا،اپنی حالت کی طرف توجہ کرنے والا (یعنی تقویٰ کے ذریعے ان سے بچنے والا ہو،جیسا کہ امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اس دورکے بھائی عیوب کے جاسوس ہیں) اوراپنے بھائیوں میں سے جس پرسب سے زیادہ بھروسہ ہواس سے (تقویٰ کے ذریعہ) وحشت کرنے والا ہو۔الدیلمی عن ابن مسعود

۵۳۸۲......اس قرآن میں تیزی ہے اورلوگوں میں سستی،توجس کی سستی انصاف اورسنت کے واسطے ہوتوکیا ہی خوب ہے اورجس کی سستی اعراض کی طرف ہوتو وہی لوگ ہلاک ہونے والے ہیں۔بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۳......میں روزہ رکھتا اورافطار کرتا ہوں،نماز پڑھتا اورسوکرآرام کرتا ہوں ہرعمل میں تیزی ہوتی ہے اورہرتیزی میں سستی پیدا ہوتی ہے۔جس کی سستی سنت کی طرف ہوتواس نے ہدایت پائی اورجس کی سستی اس کی طرف ہوتووہ گمراہ ہوا۔

طبرانی فی الکبیر رابونعیم، سعید بن منصور عن جعدۃ بن ھبیرۃ، وھو ابن ام ھانی رحمۃ اللہ علیہ بنت ابی طالب

۵۳۸۴......یہ دین آسان ہے جوبھی اس دین کے ساتھ کشتی کرے گا تو دین ہی اس پرغالب رہے گا،سوسیدھی راہ اختیار کرو،قریب قریب رہو،آسانی پیدا کرو،صبح وشام اوررات کی تاریکی کے کچھ حصہ سے امداد حاصل کرو۔ابن حبان والعسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۵..... کیا تمہیں بتاؤں کہ تمہارے سب سے بہترین لوگ کون ہیں؟ جن کی اسلام کی حالت میں زیادہ عمریں ہوں جب درست راہ اختیار کرلیں۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامت

۵۳۸۶..... کیا تمہیں اس سے زیادہ عجیب چیز نہ بتاؤں؟ اللہ کا رسول تمہارا نبی تمہیں تم سے پہلے اور تمہارے بعد ہونے والے واقعہ کی خبر دیتا ہے، سو سیدھے رہو اور درست راہ اختیار کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے عذاب کی کوئی پروانہیں، عنقریب ایک قوم آئے گی وہ کسی چیز کے ذریعے بھی اپنا دفاع نہ کریں گے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی کبشه

۵۳۸۷..... پے در پے روزے رکھنا چھوڑ دو، کسی نے کہا: آپ تو رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس بات میں میری طرح نہیں ہوسکتے، میں تو اس طرح رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اتنے عمل کی کوشش کرو جس کی تم میں برداشت ہے۔ بخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۳۸۸..... لگاتار روزے نہ رکھا کرو، لوگوں نے کہا: آپ تو رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں، میں تو اس طرح رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۳۸۹..... لوگو! اللہ تعالیٰ کا دین آسان ہے۔ مسند احمد، ابن سعد عن عاصم بن هلال عن غاضرة بن عروة الفقیمی عن ابیه

۵۳۹۰..... ایک دوسرے کا سہارا بنو، ایک دوسرے کی بات مانو، خوشخبری سناؤ متنفر نہ کرو۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۵۳۹۱..... ایک دوسرے کا بازو بنو، ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کرو، آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۵۳۹۲..... اتنی عبادت کو اختیار کرو جو تمہارے بس میں ہو، خبردار کسی ایسی عبادت کی عادت نہ بناؤ جسے بعد میں چھوڑنا پڑے، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے یہ چیز زیادہ ہٹاتی ہے کہ آدمی کسی عبادت کی عادت بنا کر پھر اسے چھوڑ دے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۵۳۹۳..... لوگوں کو آسان بات اختیار کرنے کا کہو، انہیں اکتاہٹ میں نہ ڈالو، کیونکہ ایمان والے آپس میں دوست اور ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔ الدیلمی عن انس

نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی

۵۳۹۴..... درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں مجھے بھی البتہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه و جابر معا

۵۳۹۵..... درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، مژدہ پاؤ اور یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا، اپنے عمل کی بنا، پر لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ بھی یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں نہ میں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے مغفرت و رحمت میں چھپالے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عائشه رضی الله عنها

۵۳۹۶..... قریب قریب رہو، درست راہ اختیار کرو، مژدہ پاؤ اور یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی ہرگز نجات نہیں پاسکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ بھی یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: نہ میں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل میں ڈھانپ لے۔ مسند احمد، مسلم، الدارمی، ابن حبان،

ابو عوانه عن جابر. مسند احمد، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه. مسلم عن عائشه رضی الله عنها

۵۳۹۷..... تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: ہاں مجھے بھی نہیں، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپالے لیکن سیدھی راہ اختیار کرو۔ ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۳۹۸..... درست رہو، خوشخبری پاؤ اس واسطے کہ اللہ عزوجل کو تمہیں عذاب دینے کی جلدی نہیں، عنقریب ایسی قوم آئے گی کہ ان کے پاس کوئی حجت و دلیل نہ ہوگی۔ ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبدالله بن بشر

۵۳۹۹..... درست رہو قریب قریب رہو اور یہ جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے وضو پر ہمیشگی صرف مومن ہی کرتا ہے۔

ابن حبان، بیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان

تشریح:......استجاب مراد ہے کہ ہمیشہ باوضو رہنا خاصہ ایمان ہے کوئی رہے تو رفع درجات کا باعث ہے نہ رہے تو سختی کوئی نہیں محض ترغیب ہے۔

۵۴۰۰......لوگو! وہی عمل اختیار کرو جس کی تمہیں قدرت ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

ابن حبان عن عمران بن حصین

۵۴۰۱......لوگو! وہی عمل اختیار کرو جس کی تمہیں طاقت ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، ہاں تم ہی اکتا جاتے ہو اور ہمیشگی کا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔محمد بن نصر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۰۲......عویمر اور سلمان تجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں، تھک کر سفر نہ کرو ورنہ (قافلہ سے) کٹ جاؤ گے، اپنے آپ کو (مت) روکو ورنہ لوگ تم سے آگے نکل جائیں گے، درمیانی چال اختیار کرو تم قافلہ کی رفتار تک پہنچ جاؤ گے، جس میں تم صبح وشام اور رات کی دو گھڑیوں کو طے کرو گے۔

ابن سعد عن قتادہ مرسلاً

ہر صاحب حق کا حق ادا کرو

۵۴۰۳......اے ابودرداء! تمہارے بدن کا، تمہارے گھر والوں کا، اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے ہر صاحب حق کو اس کا حق دو، سو روزہ رکھو اور افطار کرو (رات) کھڑے ہو کر عبادت کرو اور سویا (بھی) کرو، اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی آیا کرو۔

ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی جحیفۃ

۵۴۰۴......جس بندہ میں دین کی سمجھ کا اضافہ ہو تو اس میں عمل میں میانہ روی کا بھی اضافہ ہوتا ہے۔ابونعیم عن ابن عمر

۵۴۰۵......جب تم (نشاط وچستی کی حالت میں جو کچھ پڑھ رہے ہو اسے) سمجھ رہے ہو تو تمہیں نماز پڑھنی چاہیے اور جب (نیند کی وجہ سے) مغلوب ہو جاؤ تو سو جانا چاہیے۔عبد بن حمید عن انس

تشریح:......کیونکہ معلوم نہیں انسان اپنے لیے بھلائی کی دعا کرتے کرتے شر کی دعا کر بیٹھے۔

۵۴۰۶......جسے دنیا میں نرمی دی گئی اسے آخرت میں فائدہ دے گی۔البغوی عن رجل

۵۴۰۷......جسے نرمی کا حصہ ملا تو اسے خیر کا حصہ عطا کیا گیا اور جسے اس کی نرمی کا حصہ نہیں دیا گیا تو وہ اپنے خیر کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۰۸......جسے اس کی نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کی گئی، اور جسے اس کی نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا تو وہ دنیا اور آخرت کی خیر کے حصہ سے محروم رہا رشتہ داری کو قائم رکھنا، خوش اخلاقی اور اچھا پڑوس شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر میں اضافہ کا باعث ہیں۔

مسند احمد ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح:......بھلائی تو ہر انسان کو ملتی ہی ہے لیکن انسان کچھ ایسی حرکتیں اور اعمال کرتا ہے کہ خیر سے محروم ہو جاتا ہے کسی جگہ مٹھائی بٹ رہی ہو وہاں کوئی شخص گندگی والے ہاتھوں سے مٹھائی لینا چاہے تو اسے کون دے گا؟

۵۴۰۹......جسے اس کی نرمی کا حصہ نہیں ملا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا، اور جسے نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ عطا کیا گیا۔الحکیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۱۰......جس نے میری امت کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے اور جس نے میری امت کو مشقت میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مشقت والا معاملہ فرمائیں گے۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عائشہ

۵۴۱۱......ٹھہر کر اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ پورے دین کے معاملہ میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۱۲۔۔۔ اپنے اوپر اعمال مقرر کر کے سختی نہ کرو تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ اپنے اوپر سختی کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے، تم عنقریب ان کے باقی ماندہ لوگوں کو گرجا گھروں اور یہودی عبادتخانوں میں پاؤ گے۔

ابن قانع، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن سهل بن ابی امامه بن سهل بن حنیف عن ابیه عن جده

۵۴۱۳۔۔۔۔مصیبت آنے سے پہلے (اس میں پھنسنے کی) جلدی نہ کرو، قریب قریب رہو، درست راہ اختیار کرو اور اگر تم نے مصیبت آنے سے پہلے جلدی کی تو سیلاب تمہیں یہاں سے وہاں تر کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۴۱۴۔۔۔ اس رات کی مشقت نہ اٹھاؤ کیونکہ تم اس کی قدرت نہیں رکھتے، اور تم میں سے جب کسی کو (نیند) اونگھ آئے تو اسے سو جانا چاہیے یہ اس کے لیے سلامتی کا باعث ہے۔ الدیلمی عن انس

۵۴۱۵۔۔۔۔نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے آراستہ کردیتی ہے۔ بخاری فی الادب، سعید بن منصور عن انس

۵۴۱۶۔۔۔۔اے ابوبکر! درست اور قریب رہو نجات پاؤ گے۔ ابونعیم فی الحلیة عن ابی بکر

۵۴۱۷۔۔۔۔تم لوگو! وہ تمام امور جن کا تمہیں حکم دیا گیا ہے نہ تو ہرگز کر سکتے ہو اور نہ تمہارے بس کی بات ہے البتہ درست، قریب قریب رہو اور خوشخبری پاؤ۔

سعید بن منصور، مسند احمد، ابوداؤد، ابن سعد وابن خزیمه، ابویعلی والبغوی والباوردی وابن قانع طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل. بخاری، مسلم، سعید بن منصور عن الحکم بن حزن الکلفی

تشریح:۔۔۔۔۔اس واسطے فرائض وواجبات کے علاوہ نوافل باری باری ایک دفعہ کر دینا کافی ہے تمام دن کے نوافل پڑھنا از بس مشکل ہے، اس طرح کچھ لوگ تمام مسنون دعائیں پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں ناکام رہتے ہیں تمام ادعیہ کا ایک ایک دفعہ پڑھ لینا کافی ہے لگاتار صرف چند دعائیں ہی پڑھنا مناسب ہے۔

۵۴۱۸۔۔۔۔ لوگو! اللہ تعالیٰ کا دین (عمل کے لیے) انتہائی آسان ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عروة الفقیمی

تشریح:۔۔۔۔۔رہیں دین کی باریکیاں تو انہیں سمجھنا ہر کس وناکس کا کام نہیں۔

۵۴۱۹۔۔۔۔اے عثمان! ہمیں اللہ تعالیٰ نے رہبانیت (ترک دنیا) کے بدلہ واضح یکسوئی اور ہر بلند جگہ پر تکبیر (اللہ اکبر) کہنا عطا فرمائی ہے، اگر تم ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہو تو ویسا کرو جیسا ہم کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امیة الطائفی عن جده سعید بن العاص

۵۴۲۰۔۔۔۔اے عثمان ہم پر رہبانیت فرض نہیں کی گئی، کیا تم میرے نمونہ کو ناکافی سمجھتے ہو؟ سواللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کی حدود کی حفاظت کرنے والا ہوں۔ عبدالرزاق فی المصنف، طبرانی عن عائشه

۵۴۲۱۔۔۔ اے عثمان! کیا تمہارے لیے میرا نمونہ کافی نہیں؟ تم رات بھر قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو، سو تمہاری اہلیہ اور تمہارے بدن کا (بھی) تم پر حق ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۵۴۲۲۔۔۔۔عثمان! اللہ تعالیٰ نے مجھے رہبانیت دے کر نہیں بھیجا، بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین دین واضح یکسوئی ہے۔

ابن سعد عن ابی قلابه مرسلا

۵۴۲۳۔۔۔۔اے عائشہ! جسے اس کی نرمی کا حصہ دے دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کی گئی، اور جو اپنے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا تو وہ دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب والحکیم والخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابونعیم فی الحلیة وابن النجار عن عائشه رضی الله عنه

۵۴۲۴۔۔۔۔اے عائشہ! اگر نرمی کوئی مخلوق ہوتی تو لوگ اس سے بہتر مخلوق نہ دیکھتے، اور اگر سختی مخلوق ہوتی تو اس سے بری مخلوق نہ دیکھتے۔

الحاکم فی الکنی عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۲۵۔۔۔۔اے عائشہ! نرمی سے کام لیا کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والوں کو عزت پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو انہیں نرمی کے دروازے دکھا دیتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عطاء بن یسار

تشریح: ...... کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ عورتیں بھی اجنبی مردوں کے ساتھ نرمی سے گفتگو کریں، ایسا کرنا خود قرآن کے حکم کے خلاف ہے۔

۵۴۲۶ ..... کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ہاں نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، سو درست رہو، قریب قریب رہو، صبح و شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو، درمیانی راہ اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔

مسند احمد، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۲۷ ..... تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لیکن (تم) درست رہو، قریب رہو، صبح شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو، درمیانی چال چلو (منزل پر) پہنچ جاؤ گے۔ بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۲۸ ..... آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، اور جب تجھے غصہ آئے تو خاموش رہا کر۔ ابن ماجہ ابو داؤد عن ابن عباس

۵۴۲۹ ..... آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا نہ کرو، سکون پیدا کرو، نفرت نہ دلاؤ۔ طبرانی فی الاوسط، مسند احمد، بخاری، مسلم نسائی عن انس

۵۴۳۰ ..... اس آدمی سے میرے اعراض کو تم نے کیا سمجھا؟ میں نے دیکھا کہ دو فرشتے اس کے منہ میں جنت کے میوے ٹھونس رہے ہیں، تو میں سمجھ گیا کہ وہ بھوکا فوت ہوا ہے۔ مسند احمد عن جریر

اخراجات میں نرمی اور میانہ روی

۵۴۳۱ ..... جس نے میانہ روی کی وہ کبھی محتاج نہ ہوا۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۵۴۳۲ ..... میانہ رو محتاج نہیں ہوا۔ دار قطنی، طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۵۴۳۳ ..... میانہ روی آدھی معیشت ہے، اور خوش خلقی آدھا دین ہے۔ خطیب عن انس

۵۴۳۴ ..... خرچ میں میانہ روی آدھی معیشت ہے اور لوگوں سے محبت رکھنا آدھی عقلمندی اور اچھے انداز میں سوال آدھا علم ہے۔

طبرانی فی مکارم الاخلاق، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۵۴۳۵ ..... تدبیر آدھی معیشت، باہمی الفت آدھی عقل، پریشانی آدھا بڑھاپا، عیال کی کمی دو دوائیوں میں سے ایک ہے۔

القضاعی عن علی. فردوس عن انس

۵۴۳۶ ..... تدبیر جیسی عقلمندی نہیں اور بچنے جیسی کوئی پرہیز گاری نہیں، اچھے اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں۔

ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۵۴۳۷ ..... جس نے میانہ روی کی اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دے گا، اور جس نے فضول خرچی کی اسے فقیر کر دے گا، جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور جس نے زبردستی کی اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیں گے۔ البزار عن طلحۃ

تشریح: ...... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں اور غیر اللہ کے نام پر دینا فضول خرچی ہے، اپنی ضرورت کے لیے جتنا خرچ کرے فضول خرچی نہیں۔

۵۴۳۸ ..... معیشت میں نرمی آدمی کی سمجھداری کی دلیل ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۳۹ ..... آدمی اپنی معیشت کو درست کرے یہ اس کی سمجھداری ہے اور جو چیز تیری اصلاح کرے اس کی طلب دنیا کی محبت نہیں۔

ابن عدی فی الکامل، ابن حبان، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۴۰ ..... جس نے گھر بیچ کر اس کی قیمت اسی جیسے گھر میں نہ لگائی تو اللہ تعالیٰ اسے برکت نہ دے گا۔ ابن ماجہ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... اس میں بڑی حکمت ہے جسے تاجر ہی سمجھ سکتے ہیں۔

۵۴۴۱..... جس نے تم میں سے گھر یا زمین بیچی تو وہ جان لے کہ وہ مال اس بات کا مستحق ہے کہ اس میں برکت نہ ہو مگر یہ کہ وہ اسی جیسے (کاروبار) میں لگائے۔ مسند احمد، ابن ماجه عن سعيد بن حريث

۵۴۴۲..... جس نے کسی گھر کی جائیداد بغیر ضرورت بیچ دی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیمت پر ایسا شخص مسلط کر دے گا جو اسے ضائع کر دے گا۔

طبرانی فی الاوسط عن معقل بن يسار

جائیداد فروخت کرنا پسندیدہ عمل نہیں

۵۴۴۳..... جو بندہ کوئی جائیداد بیچ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضائع کرنے والا مسلط کر دیتے ہیں۔ طبرانی فی الكبير عن عمر

۵۴۴۴..... نرمی حکمت کی جڑ و بنیاد ہے۔ القضاعی عن جرير

۵۴۴۵..... معیشت میں نرمی بعض تجارتی کاروبار سے بہتر ہے۔

دارقطنی فی الافراد والاسمعیلی فی معجمه، طبرانی فی الكبير. بيهقی فی شعب الايمان عن جابر

۵۴۴۶..... (معیشت میں) نرمی زیادتی اور برکت (کا ذریعہ) ہے جو نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔ طبرانی فی الكبير عن جرير

۵۴۴۷..... نرمی مبارک، اور سختی نامبارک ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۵۴۴۸..... نرمی مبارک اور سختی بے برکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرمائیں تو ان پر نرمی کا دروازہ داخل کر دیتے ہیں، اس واسطے کہ نرمی جس چیز میں بھی ہوئی اسے مزین کر دیتی ہے اور سختی جس چیز میں بھی ہوئی اسے عیب دار بنا دیتی ہے حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا سبب) ہے اگر حیا کسی مرد کی شکل میں ہوتا تو نیک آدمی ہوتا، فحش گوئی گناہ کا حصہ ہے اور گناہ جہنم میں (پہنچانے کا سبب) ہے اور اگر فحش گوئی مرد ہوتا تو برا مرد ہوتا، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فحش گو بنا کر نہیں بھیجا۔

بيهقی عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۴۹..... اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والے کو پسند کرتے ہیں تو ان پر نرمی داخل کر دیتے ہیں۔

مسند احمد، مسند ابی يعلی، بيهقی عن عائشه رضی الله عنه، البزار عن جابر رضی الله عنه

۵۴۵۱..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اسے معیشت میں نرمی کی توفیق بخشتے ہیں اور جب انہیں برائی سے دوچار کرنا چاہیں تو انہیں معیشت میں سختی دے دیتے ہیں۔ بيهقی فی شعب الايمان عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۵۲..... تم میں کسی کو اللہ تعالیٰ دس دن کی روزی عطا فرما دیتے ہیں پس اگر وہ روکا گیا تو نو دن خیریت سے جیے گا، اور اگر اسے وسعت دی گئی تو نو دن اس پر تنگی کے گزریں گے۔ فردوس عن انس

الاکمال

۵۴۵۳..... معیشت میں نرمی بعض تجارتی (کاروبار) سے بہتر ہے۔ دارقطنی فی الافراد، ابن عساكر عن جابر

۵۴۵۴..... خبردار مال اور خرچ میں اسراف وزیادتی سے بچو اور میانہ روی کو اختیار کرو، اس واسطے کہ وہ لوگ کبھی محتاج نہیں ہوئے جنہوں نے میانہ روی اختیار کی۔ الديلمی عن ابی امامه

۵۴۵۵..... اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے پاس نرمی داخل فرما دیتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی التاريخ وابن ابی الدنيا فی ذم الغضب، بيهقی فی شعب الايمان عن عائشه، ابن ماجه عن جابر

۵۴۵۶..... جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے لیے نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشة

۵۴۵۷......اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے کے لیے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے پر نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشه

۵۴۵۸......جس گھرانے کو بھی نرمی عطا کی گئی تو وہ ان کے لیے نفع بخش ثابت ہوئی، اور جو اس سے محروم رہے ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوئی۔

البغوی و ابونعیم، ابن عساکر عن عبداللہ بن معمر قرشی، قال البغوی ولا اعلم له غیرہ وقال غیرہ هو مرسل

۵۴۵۹......اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو پھوہڑ پنے پر عطا نہیں فرماتا، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے نرمی عطا فرماتے ہیں جو گھرانہ بھی نرمی سے محروم رہا تو وہ (گویا سب کچھ سے) محروم رہا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن جریر

۵۴۶۰......اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں فرماتے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسے نرمی بخشتے ہیں، جو گھرانہ بھی نرمی سے محروم رہا تو وہ محروم رہا۔ طبرانی عن جابر

۵۴۶۱......نرمی مبارک اور حماقت نامبارک ہے اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانہ کو بھلائی دینا چاہیں تو ان پر نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں، نرمی جس چیز میں ہوئی اسے سجا دیتی ہے اور سختی جس چیز میں ہوئی اسے عیب دار بنا دے گی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۶۲......جس نے کوئی گھر بیچ کر اس کی قیمت سے (نیا) گھر نہ خریدا تو اسے برکت نہ ہوگی، نہ اس گھر میں اور نہ قیمت میں آنے والی رقم میں۔

بخاری مسلم عن حذیفه

۵۴۶۳......جس نے کوئی کڑا بیچا اور اسے اس کے بیچنے کے بغیر چارہ نہیں تھا تو اس مال پر ایسا شخص مقرر کر دیا جائے گا جو اسے تلف کر دے گا۔

الحکیم عن عمران بن حصین

۵۴۶۴......زمین اور گھر کے پیسوں میں برکت نہیں دی جاتی، اور نہ وہ پیسے گھر اور زمین میں لگائے جائیں۔

مسند احمد عن سعید بن زید ج ۱ ص ۱۹۰

۵۴۶۵......جس نے مال کا ایک کڑا بیچا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک ضائع کرنے والا مسلط کر دیں گے۔ مسند احمد عن عمران بن حصین

۵۴۶۶......معیشت میں نرمی تمہاری سمجھداری کی علامت ہے۔

ابن عدی فی الکامل بیهقی فی شعیب الایمان عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۵۴۶۷......اے ابوالہیثم دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا، ہمارے لیے بکری کا بچہ ذبح کرو۔ حاکم عن ابن عباس

''انشاء اللہ تعالیٰ'' کہنا

۵۴۶۸......بندے کے کامل ایمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہر چیز میں انشاء اللہ کہا کرے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۴۶۹......حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: اس رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، تو ان کے کسی صحابی نے ان سے عرض کیا: ان شاء اللہ کہیے! اور آپ ان شاء اللہ نہ کہہ سکے، ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جن سکی، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو وہ حانث (قسم توڑنے والے) نہ ہوتے اور ان کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی۔

مسند احمد، بخاری، مسلم نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:......اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بہت بڑے اسکالر لکھتے ہیں، یہ حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میں حضور ﷺ کی حدیث نہیں، لیکن اکثر محدثین نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا، یقینی بات ہے کہ بے سند لوگ سند کی باتیں کہاں تسلیم کرتے ہیں؟

۵۴۷۰.....حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی چار سو بیویاں اور چھ سو لونڈیاں تھیں، ایک دن انہوں نے فرمایا: آج رات میں ہزار عورتوں کے پاس جاؤں گا، جن میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، (اور آپ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے) اور ان شاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ آپ ان کے پاس گئے اور ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جنی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے۔ اور کہاں ان شاء اللہ ان کے اولاد ہوتی، جو کچھ انہوں نے کہا یعنی گھڑ سوار اور وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے۔ خطیب، ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

اس سند میں اسحاق بن بشر کذاب ہے۔

۵۴۷۱.....حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: اس رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، سب کی سب ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دیں گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، آپ کے کسی صحابی نے آپ سے کہا: ان شاء اللہ کہہ دیجئے اور (آپ نے بھولے سے) انشاء اللہ نہ کہا، چنانچہ آپ ان کے پاس گئے، اور ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جن سکی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو حانث نہ ہوتے، اور ان کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی، وہ سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار ہو کر جہاد کرتے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

الاکمال

۵۴۷۲.....اے لوگو! انشاء اللہ کہا کرو خواہ ایک ماہ کے بعد ہو۔ الدیلمی عن ابن عمر

استقامت کا بیان

۵۴۷۳.....استقامت اختیار کرو اور لوگوں کے لیے اپنے اخلاق اچھے کرو۔ طبرانی حاکم بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو

۵۴۷۴.....استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز تمام اعمال کو نہیں گھیر سکتے، اور جان رکھو تمہارے اعمال میں سے سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضوء کی پاسداری صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجه، حاکم، بیهقی فی السنن عن ثوبان، ابن ماجه طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن سلمة بن الاکوع

۵۴۷۵.....استقامت اختیار کرو، کیا ہی اچھی بات ہے اگر تم استقامت اختیار کرو، اور تمہارا سب سے بہتر عمل نماز ہے وضوء پر صرف مؤمن ہی مداومت کرتا ہے۔ ابن ماجه عن ابی امامه، طبرانی عن عبادة بن الصامت

۵۴۷۶.....اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگر چہ وہ کم ہو۔ بخاری و مسلم عن عائشه

۵۴۷۷.....کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن سفیان بن عبدالله الثقفی

الاکمال

۵۴۷۸.....تم نماز پڑھتے پڑھتے ٹھہرے اور روزہ رکھتے رکھتے تانت (کی طرح باریک) ہو جاؤ، پھر تم میں کے دو، تمہیں ایک سے زیادہ پسندیدہ ہوں گے جو استقامت کے درجہ تک پہنچے۔ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن فارس بلخی نے بحوالہ حاتم الاصم انہوں نے شقیق بن ابراہیم بلخی سے انہوں نے ابراہیم بن ادھم سے وہ مالک بن دینار سے وہ ابو مسلم خولانی سے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

ابن عساکر نے اپنے طریق سے فرمایا: مالک بن دینار نے ابو مسلم سے نہیں سنا۔ دیلمی

۵۴۷۹......اگر تم استقامت اختیار کرو گے تو کامیاب رہو گے۔تمام سعید بن منصور عن ثوبان

آپس میں صلح جوئی

۵۴۸۰......کیا تمہیں نماز، روزے اور صدقہ کے اجر سے افضل چیز نہ بتاؤں؟ وہ آپس کی صلح جوئی ہے اس واسطے کہ آپس کا جھگڑا فساد مونڈنے والا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۸۱......آپس کی برائی سے بچو اس واسطے کہ یہ مونڈنے والی ہے۔ترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۵۴۸۲......اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح جوئی کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں میں قیامت کے روز صلح فرمائیں گے۔

ابویعلیٰ فی مسند، حاکم عن انس

۵۴۸۳......سب سے افضل صدقہ آپس کی صلح جوئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۵۴۸۴......آپس کی صلح صفائی عام نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔طبرانی فی الکبیر عن علی

تشریح:......مراد نفل نمازیں ہیں، اس واسطے کہ فرض نمازوں سے افضل کوئی عبادت نہیں، پھر اس طرح کی فضیلتیں موقع محل کے اعتبار سے ہیں ایک شخص کے والدین زندہ ہیں خدمت گزاری کے قابل ہیں ایسے شخص کے لیے والدین کی خدمت جہاد سے افضل ہے، اسی طرح ایک شخص دوسروں میں صلح کر سکتا ہے تو اس کے لیے نوافل نمازوں سے بہتر صلح کرانا ہے۔

الاکمال

۵۴۸۵......کیا میں تمہیں نفل نماز سے زیادہ بہتر چیز کی خبر نہ دوں، (اور وہ) آپس کی صلح صفائی ہے، خبردار آپس میں بغض رکھنے سے بچنا، اس لیے کہ یہ (محبت کو) مونڈنے والی ہے۔دار القطنی فی الافراد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۸۶......کیا میں تمہیں وہ صدقہ نہ بتاؤں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول پسند کرتا ہے؟ آپس کی صلح جوئی جب لوگ فساد و بگاڑ پیدا کریں۔

ابو سعید السمان فی مشیختہ عن انس

۵۴۸۷......آپس کی صلح صفائی عام نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔الدیلمی عن علی

۵۴۸۸......اے ابوایوب! کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ صدقہ جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول راضی ہوتا ہے اس کی جگہ کیا ہے؟ تم لوگوں میں صلح کراؤ جس وقت وہ بگاڑ پیدا کریں، اور انہیں قریب کرو جب ایک دوسرے سے دوری اختیار کریں۔

طبرانی فی الکبیر، ابوداؤد، عبد بن حمید عن ابی ایوب

۵۴۸۹......کیا تمہیں نماز و روزہ سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ (اور وہ) آپس کی صلح صفائی ہے آپس میں بغض رکھنے سے بچو اس واسطے کہ یہ مونڈنے والی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

امانت

۵۴۹۰......امانت لوگوں کے دلوں کے درمیان میں اتری، پھر قرآن مجید نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن وسنت سے جانا، آدمی معمولی سی نیند کرے گا، اور امانت اس کے دل سے لے لی جائے گی، تو اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا، جیسے تم کوئی انگارہ اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ جس سے اس میں آبلہ پڑ جائے، اور اسے پھولا ہوا دیکھو، اور (درحقیقت) اس میں کوئی چیز نہیں۔

جب صبح ہوگی تو لوگ ایک دوسرے سے معاملات لین دین کریں گے، کوئی بھی امانت نہ ادا کر پائے گا، یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں

قبیلہ میں ایک شخص امین ہے (اور ایسا وقت بھی آئے گا) کہا جائے گا فلاں آدمی کتنے صبر والا، کتنا ظریف اور کتنا عقلمند ہے؟ جبکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن حذیفة

۵۴۹۱...... لوگوں میں سب سے پہلے امانت اٹھائی جائے گی، اور سب سے آخری چیز جو باقی رہے گی وہ نماز ہوگی، بہت سے نمازی ایسے ہیں جن میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان عن عمر

۵۴۹۲...... امانت مالداری ہے۔ القضاعی عن انس

۵۴۹۳...... امانت رزق کو کھینچتی ہے اور خیانت فقر و فاقہ کو کھینچتی ہے۔ فردوس عن جابر، القضاعی عن علی

۵۴۹۴...... جو شخص تجھے امین بنائے تو اسے امانت لوٹاؤ، اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس سے خیانت نہ کرو۔

بخاری فی التاریخ، ابو داؤد، ترمذی حاکم، عن ابی هریرة رضی الله عنه، دارقطنی، سعید بن منصور، الضیاء عن انس، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة، دارقطنی عن ابی بن کعب، ابو داؤد عن رجل من الصحابة

۵۴۹۵...... لوگوں سے پہلی چیز امانت اٹھائی جائے گی اور ان کے دین کی آخری چیز جو باقی رہ جائے گی وہ نماز ہے بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ حصہ نہیں۔ الحکم عن زید بن ثابت

۵۴۹۶...... پہلی چیز جو اپنے دین کی تم لوگ گم پاؤ گے وہ امانت ہوگی۔ ابو داؤد عن شداد بن اوس

۵۴۹۷...... جس شخص میں امانت نہیں وہ ایماندار نہیں، اور جو نمازی نہیں اس کا کوئی دین نہیں، دین میں نماز کی حیثیت ایسے ہی ہے جیسے جسم میں سر کا مقام ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

الاکمال

۵۴۹۸...... امانت عزت (کا باعث) ہے۔ الدیلمی عن ثوبان

۵۴۹۹...... امانت رزق کو اور خیانت فقر و فاقہ کو کھینچتی ہے۔ القضاعی عن علی

۵۵۰۰...... جس میں امانت داری (کی صفت) نہیں وہ ایماندار نہیں، اور صدقہ میں (حد سے) تجاوز کرنے والا اسے روکنے والے کی طرح ہے۔

ابن عدی فی الکامل، بخاری مسلم عن انس، طبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامت

تشریح: ...... اس واسطے کہ ایک ہی دفعہ صدقہ کر دینے والے، دوسرے وقت تہی دست ہو کر دوسروں سے کہتے پھرتے ہیں کہ کبھی صدقہ نہ کرو۔

۵۵۰۱...... جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم بغیر ایمان لائے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۵۵۰۲...... جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں ہوتی۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان

۵۵۰۳...... جس میں امانتداری نہیں، اس میں ایمان نہیں، اور جس میں عہد (کی پاسداری) نہیں اس کا کوئی دین نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، کسی بندے کا دین اس وقت تک درست نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کی زبان درست ہو جائے، اور زبان اس وقت تک درست نہیں ہوتی یہاں تک کہ دل درست ہو جائے، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا جس کے پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہوں، کسی نے کہا: یا رسول اللہ! بوائق سے کیا مراد ہے فرمایا: اس کی ظلم و زیادتی، اور جس شخص کو ناجائز طریقہ سے کوئی مال ملا ہو پھر اس نے اس میں سے خرچ کر دیا تو اسے اس میں برکت نہیں دی جائے گی، اور اگر اس میں سے صدقہ کیا تو قبول نہیں کیا جائے گا، اور جو باقی بچا وہ اس کا جہنم (کے لیے) توشہ ہے بے شک خبیث، خبیث کا کفارہ نہیں ہو سکتا، البتہ اچھا مال اچھے کا کفارہ ہو سکتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ثوبان

امانت داری کا خیال رکھنا

۵۵۰۴..... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک امانت کو (مال) غنیمت اور زکوۃ کو تاوان نہ سمجھے گی۔ سعید بن منصور عن ثوبان

۵۵۰۵..... اس امت سے سب سے پہلے امانت اور خشوع اٹھایا جائے گا، یہاں تک کہ تم ایک شخص بھی خشوع کرنے والا نہ دیکھ سکو گے۔

ابن المبارک عن سمرۃ بن جندب مرسلاً

۵۵۰۶..... لوگوں سے سب سے پہلے امانت اٹھائی جائے گی اور ان کے دین کی سب سے آخری چیز جو باقی رہے گی وہ نماز ہے اور بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ حصہ نہیں۔ الحکیم عن زید بن ثابت

۵۵۰۷..... اس دین کی سب سے پہلی چیز جو جائے گی وہ امانت ہے، اور سب سے آخری چیز نماز باقی رہے گی، عنقریب وہ لوگ نماز پڑھیں گے جن میں کوئی خیر نہیں، جس قوم نے زنا کی اجازت دی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کی مستحق ہوئی، اور جس قوم میں آلات موسیقی اور گانا بجانا ظاہر ہوا تو ان کے دل بہرے ہوجاتے ہیں، اور جو قوم تکبر وفخر اختیار کرے گی تو ان کی آنکھیں اندھی ہوجائیں گی، اور جس قوم نے تکبر کی ٹھان لی وہ وحی کے نفع سے محروم ہوجائے گی اور جب انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیا تو ان کے دل اوندھے ہوجائیں اور نوبت یہاں تک کی آجائے گی کہ وہ اچھائی اور برائی کو نہ پہچان سکے گی۔ ابن عساکر عن واصل بن عبداللہ السلامی عمن حدثہ

۵۵۰۸..... جو دنیا کی کسی طمع ولالچ پر قادر ہوا اور پھر اسے ادا کردیا، اور اگر وہ چاہتا تو ادا نہ کرتا، اللہ تعالیٰ اسے حورعین میں سے جس سے چاہے گا شادی کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا

۵۵۰۹..... جو شخص اپنی زبان سے کوئی حق (بات) ظاہر کرتا ہے پھر اس بات پر اس کے بعد عمل کیا گیا تو قیامت تک اس کا اجر جاری رہے گا، اور اسے اللہ تعالیٰ اس کا پورا ثواب بخشے گا۔ مسند احمد عن انس

بتانے والے کو جو ثواب ملے گا اس سے عمل کرنے والے کا ثواب کم نہ ہوگا۔

۵۵۱۰..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہی جائے۔ مسند احمد عن ابی امامہ

۵۵۱۱..... سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید، مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ، مسند احمد، نسائی، بیھقی فی شعب الایمان عن طارق بن شھاب، مرسلاً

۵۵۱۲..... افضل جہاد، ظالم بادشاہ اور جابر امیر کے روبرو انصاف کی بات کہنا ہے۔ خطیب عن ابی سعید

۵۵۱۳..... جہاد چار امور ہیں، نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، صبر کی جگہوں میں سچ بولنا، اور فاسق سے بغض رکھنا۔ حلیۃ الاولیاء عن علی

تشریح:..... فاسق سے بوجہ اس کے فسق کے بغض ہوتا ہے ویسے کسی انسان سے نفرت کی ہرگز اجازت نہیں یہی تکبر کہلاتا ہے۔

۵۵۱۴..... سب سے عظیم جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کرنا ہے۔ ترمذی عن ابی سعید

۵۵۱۵..... اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے عمل سے عوام کو عذاب نہیں دیتا، جب تک کہ عوام خاص لوگوں کو روکنے کی استطاعت رکھتے ہوں، پس جب وہ عوام خاص لوگوں کو نہ روکیں گے تو اللہ تعالیٰ عوام وخواص سب کو عذاب میں مبتلا کردے گا۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عدی بن عمیرۃ

۵۵۱۶..... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے والے کا نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور نہ مجھ پر۔ خطیب عن زید بن ارقم

۵۵۱۷..... لوگ جب برائی کو دیکھنے کے باوجود ختم نہیں کرتے تو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔ مسند احمد عن ابی بکرۃ

۵۵۱۸ گنہگاروں کے ساتھ بغض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، اور انہیں ترش روئی سے ملو، اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہو، اور ان سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو۔ ابن شاهين في الافراد عن ابن مسعود

تشریح:...... اس طرح کی دیگر احادیث کی تشریح پہلے گزر چکی ہے کیونکہ اہل معاصی سے محبت ودوستی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ ہم ان کے ان نامناسب کرتوتوں پر خوش ہیں۔

جہالت محبت نہ کرو

۵۵۱۹...... تم پر دو نشے چھا جائیں گے، زندگی کا نشہ اور جہالت سے محبت، اس وقت تم نہ نیکی کا حکم دو گے اور نہ برائی سے منع کرو گے، اور کتاب وسنت پر عمل کرنے (اجر وثواب میں) مہاجرین اور انصار میں سے سابقین اولین کی طرح ہوں گے۔ حلية الاولياء عن عائشه رضى الله عنها

۵۵۲۰...... یا تو تم نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا (وگرنہ) تم پر تمہی کے برے لوگ مسلط کر دیئے جائیں گے (اس وقت) تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے (مگر) قبول نہ ہوں گی ۔ البزار، طبرانی في الاوسط عن ابی هريرة رضى الله عنه

۵۵۲۱...... نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو قبل اس کے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ کی جائے۔ ابن ماجه عن عائشه

۵۵۲۲...... نیکی کا حکم دیتے رہو اگرچہ تم نیکی نہ کرتے ہو اور برائی سے روکتے رہو اگرچہ تم تمام برائیوں سے نہ بچتے ہو۔ طبرانی في الصغير عن انس

تشریح:...... دعوت وتبلیغ کا یہ خاصہ ہے کہ انسان جس بات کا دوسروں کو حکم دیتا ہے تو وہ خود اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور جس سے دوسروں کو روکتا ہے ایک دن وہ خود بھی اس برائی کو ترک کر دیتا ہے۔

۵۵۲۳ تم میں سے جو شخص نیکی کا حکم دے اس کا طریقہ بھی اچھا ہونا چاہیے۔ بیهقی في شعب الايمان

۵۵۲۴۔ تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے ہٹادے اور اگر یہ نہ کر سکتا ہو تو زبان سے دور کرے اور اگر اس پر بھی بس نہ چلے تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ مسند احمد، مسلم ۴ عن ابی سعيد

تشریح:...... خوب یاد رکھیں! ہاتھ کا استعمال حکومت کا حق ہے زبان سے روکنا علماء کا کام ہے اور دل سے برا جاننا عوام الناس کا، اب اگر کوئی شخص جا کر ناجائز چیزوں کی توڑ پھوڑ شروع کر دے تو اس سے فساد برپا ہوگا۔

۵۵۲۵...... اپنے بے وقوفوں کے ہاتھ تھام لو۔ طبرانی في الكبير عن النعمان بن بشير

ظالم حکمرانوں کا زمانہ

۵۵۲۶...... عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کی کچھ باتیں تم پہچان لو گے اور کچھ تمہیں انجان لگیں گی، سو جس نے ناپسند سمجھا وہ بری ہے اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا، البتہ جس نے رضامندی کا اظہار کر کے ان کی پیروی کی۔ وہ نقصان اٹھانے والا ہے۔ مسلم، ابو داؤد عن ام سلمه

۵۵۲۷...... بنی اسرائیل میں سب سے پہلے فساد اس طرح شروع ہوا کہ جب کوئی شخص کسی سے ملتا (اور اسے برائی میں مبتلا دیکھتا) تو اسے کہتا اے فلاں اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو کام تو کر رہا ہے اس سے باز رہ، یہ تیرے لیے حلال نہیں، پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور اسے منع نہ کرتا، کیونکہ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے اور مجلس میں شریک ہوتا، جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض کی وجہ سے مہر زدہ کر دیئے۔

ایسا ہرگز نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی قسم یا تو تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے، ظالم کا ہاتھ پکڑو گے اور اسے ضرور موڑو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے دل (بھی) بعض کی وجہ سے مہر زدہ کر دے گا، اور تم پر بھی ایسے لعنت کرے گا جیسے ان لوگوں پر کی۔ ابو داؤد عن ابن مسعود

۵۵۲۸...... بنی اسرائیل جب گناہوں میں گھر گئے تو ان کے علماء انہیں منع کرتے مگر وہ باز نہ آتے پھر یہ علماء بھی ان کی مجالس میں بیٹھتے ان کے کھانے پینے میں شریک ہوتے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض کی وجہ سے مہر زدہ کر دیئے، اور حضرت داؤد اور عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی ان پر

لعنت کی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب تک کہ تم لوگوں کو حق بات پر اچھے طریقے سے موڑ نہیں دیتے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن مسعود

۵۵۲۹..... اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی جانب سے کوئی عذاب مسلط کر دے گا، پھر تم اس سے دعائیں مانگتے رہو گے اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ مسند احمد، ترمذی عن حذیفة

۵۵۳۰..... تم پر عنقریب ایسے امراء حکومت کریں گے جن کی تم اچھی اور بری باتیں دیکھو گے سو جس نے انکار کیا وہ بری الذمہ ہے اور جس نے ناپسند کیا وہ سلامت رہا لیکن (خسارہ اس کے لیے) جو رضا مند رہا اور ان کی پیروی کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ام سلمة

۵۵۳۱..... بلکہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ لالچ کی پیروی کی جارہی ہو اور خواہش (نفس) کی اتباع ہورہی ہو اور دنیا کو ترجیح دی جارہی اور ہر شخص اپنی رائے پر خوش ہورہا ہے تو اس وقت بس اپنی فکر کرو، لوگوں کا قصہ چھوڑ دو، کیونکہ تمہارے بعد صبر کے دن ہوں گے، ان میں صبر کرنا ایسے ہی ہوگا جیسے انگارے کو ہاتھ میں لینا، ان ایام میں عمل کرنے والے کو تم جیسے پچاس آدمیوں کے بقدر اجر ملے گا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں کے پچاس مردوں کے عمل کا ثواب؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم میں کے پچاس آدمیوں کا ثواب۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی ثعلبة الخشنی

۵۵۳۲..... مجھ سے پہلے جتنے انبیاء مبعوث ہوئے ان میں سے ہر نبی کے حواری اور صحابی ہوئے ہیں جو اپنے نبی کی سنت پر عمل کرتے اور اس کے طریقہ کی پیروی کرتے، پھر ان کے ایسے ناخلف لوگ ہوئے جو اپنے کہے پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا، تو جو کوئی ان سے اپنے ہاتھ کے ذریعہ جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مؤمن، اور جو ان کے ساتھ اپنے دل کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مؤمن ہے اس کے بعد رائی کے برابر بھی ایمان (کا درجہ) نہیں۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

۵۵۳۳..... جو لوگ حدود اللہ پر کاربند ہیں ان کی اور جو ان میں سستی کرنے والے ہیں ان کی مثال ایک ایسی قوم کی طرح ہے جنہوں نے قرعہ اندازی کے ذریعہ جہاز کی منزلیں مقرر کرلی ہوں کسی کو اوپر والا حصہ ملا اور کسی کو نچلا حصہ، اب نیچے والوں کو جب بھی پانی کی ضرورت پڑتی تو وہ اوپر والوں کے پاس سے گزر کر جاتے، اب جو اوپر والے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں یہ لوگ (بار بار اوپر آکر) تکلیف دیتے ہیں ہم انہیں نہیں چھوڑتے، اور وہ لوگ کہتے ہیں ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیتے ہیں اوپر والوں کو تکلیف نہیں دیتے، اگر یہ انہیں ان کے اس ارادے سے نہ روکیں گے تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے، اور اگر ان کے ہاتھ کو روک لیا تو وہ اور سب بچ جائیں گے۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن النعمان بن بشیر

۵۵۳۴..... تم میں سے کوئی ہرگز اپنے آپ کو حقیر نہ بنائے کہ جب اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کے بارے گفتگو ہورہی ہو تو وہ یوں نہ کہے اے پروردگار مجھے لوگوں کا ڈر تھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے: مجھ سے تمہارا ڈرنا زیادہ حق تھا۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابی سعید

۵۵۳۵..... جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور وہ قوم طاقت وتعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود انہیں نہ روکے تو اللہ تعالیٰ ان پر عمومی عذاب مسلط کردیتے ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد ابن ماجه، ابن حبان عن جریر

۵۵۳۶..... گناہ نہ کرنے والے کے لیے بے برکتی ونحوست کا باعث ہے اگر وہ اسے مٹائے گا تو مصیبت میں مبتلا ہوگا، اس کی نیبت کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اگر اس پر راضی رہا تو اس گناہ میں شریک ہوگا۔ فردوس عن انس

۵۵۳۷..... جب زمین پر کوئی گناہ کیا جائے تو جو اسے دیکھ رہا ہے اس نے انکار کیا تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہاں کوئی شخص نہ تھا، اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اس نے گناہ کو پسند کیا تو ایسا ہے جیسا کہ وہ وہاں موجود تھا۔ بیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله عنه، ابو داؤد عن العرس بن عمیرة

۵۵۳۸..... جو شخص کسی گناہ کے وقت حاضر تھا اور اسے ناپسند سمجھا تو وہ ایسا ہے کہ گویا وہاں تھا ہی نہیں، اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اس گناہ پر راضی تھا تو وہ ایسا ہے گویا وہاں موجود تھا۔ بیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:..... خود سوچ لینا چاہیے کہ گناہ کو پسند کرنے والا گناہ کی بات میں شریک قرار دیا گیا تو جو شخص گناہ میں ملوث ہو تو اس کا کیا انجام ہوگا؟

۵۵۳۹ ۔ گناہ جب پوشیدہ کیا جائے تو صرف کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے اور اس کو روکا نہ جائے تو عام لوگوں کے لیے بھی مضر ہوتا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

برائی سے روکنے کا اہتمام

۵۵۴۰..... جب تو میری امت کو دیکھے کہ وہ ظالم کو ظالم کہنے سے ڈر رہی ہے تو پھر ان سے امانت لے لی گئی۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن ابن عمرو، طبرانی فی الاوسط عن جابر

۵۵۴۱..... جب تم ایسا کوئی کام دیکھو جسے تبدیل کرنے کی تم سکت نہیں رکھتے تو ٹھہرے رہنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود اسے تبدیل فرما دیں گے۔

ابن عدی فی الکامل بیہقی عن ابی امامہ

۵۵۴۲..... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بندے سے ضرور پوچھیں گے یہاں تک کہ اسے یہ بھی پوچھیں گے کہ: تجھے برائی کو دیکھ کر اسے ناپسند سمجھنے سے کس چیز نے روکا، جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے دلیل ثابت کردیں گے تو وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کی امید تھی اور لوگوں سے مجھے اندیشہ تھا۔مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی سعید

۵۵۴۳..... لوگ جب کسی ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہیں روکتے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔

ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، عن ابی بکر

۵۵۴۴ ..... اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے (جس میں) کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو اور اسے کوئی اذیت نہ پہنچے۔

بیہقی فی السنن عن ابی سفیان بن الحارث

۵۵۴۵..... اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو۔

۵۵۴۶..... اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں کمزور کو اس کا حق نہ دیتے ہوں۔

۵۵۴۷ ..... اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے پاک کریں جس کا کمزور اس کے قوی سے اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو۔

۵۵۴۸ ..... اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں ان کے طاقتور سے کمزور کو حق نہ دلوایا جائے۔ابن ماجہ، ابن حبان عن جابر

۵۵۴۹..... وہ قوم پاک نہیں ہوسکتی جس میں ضعیف اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

۵۵۵۰..... تم میں سے ہر کوئی اپنے بھائی کے لیے شیشہ ہے جب اسے کسی مصیبت و تکلیف میں دیکھے اسے ہٹادے۔

ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، کتاب البر رقم ۱۹۳۰

۵۵۵۱..... میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے اجر جیسا اجر دیا جائے گا، وہ لوگ برائی کا انکار کرنے والے ہوں گے۔مسند احمد عن رجل

۵۵۵۲ ..... نیکی کا حکم کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔یعقوب بن سفیان فی مشیختہ، فردوس عن عبداللہ بن جراد

۵۵۵۳..... آدمی کی مناسبت سے جب وہ کوئی برائی دیکھے اور اسے ہٹا نہ سکتا ہو، اللہ تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے کہ وہ اسے برا سمجھنے والا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

الاکمال

۵۵۵۴ ..... اے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو! اس سے پہلے کہ تم مجھ سے دعا کرو اور میں (تمہاری دعا) قبول نہ کروں، اور تم مجھ سے مانگو اور میں تمہیں عطا نہ کروں، اور تم مجھ سے معافی طلب کرو اور میں تمہیں نہ بخشوں۔الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۵۵۵...... اے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو اس سے پہلے کہ تم دعا کرو اور میں تمہاری دعا قبول نہ کروں، مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں عطا نہ کروں، اور مجھ سے مدد مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ بخاری مسلم، والدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۵۵۶...... تم میں سے جس نے برائی دیکھ کر اسے ہاتھ سے روک دیا تو وہ بری الذمہ (ذمہ داری سے اس کی جان چھوٹ گئی) ہے اور جو کوئی اسے ہاتھ سے نہ روک سکتا ہو تو اس نے زبان سے اس برائی کو روکا تو وہ بری ہے اور جو زبان سے بھی نہ روک سکا، اور دل سے اسے (روکنے کا قصد کیا) تو وہ بری ہے اور یہ سب سے کمزور ایمان (کا درجہ) ہے۔ نسائی عن ابی سعید

معلوم ہوا کہ ہر برائی انسان کے بس میں نہیں ہوتی جسے وہ روک سکے اگر ہر برائی کو روکنا لازم ہوتا تو شریعت، ہاتھ زبان اور دل کا درجہ نہ رکھتی!

خواہشات کی پیروی خطرناک ہے

۵۵۵۷...... اے ابوثعلبہ! نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، جب تم دیکھو کہ لالچ کی اتباع کی جارہی ہے اور خواہش کے پیچھے چلا جارہا ہے اور دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے اور جب تم کوئی ایسا معاملہ دیکھو کہ اسے طلب کرنا ضروری ہے تو اپنا خیال رکھو نہیں اور ان کے عوام کو چھوڑ دو، کیونکہ اس کے بعد صبر کے ایام ہیں ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے ہاتھ میں انگارہ تھامنا، ان دنوں میں عمل کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کے اجر جتنا اجر ہے۔

بخاری مسلم عن ابی ثعلبہ

۵۵۵۸...... اے سونے والو! اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے، اے میرے والد کی اولاد! نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، (ابن قانع عن حمید بن حماس عن ابیہ) قال: فرماتے ہیں ہم لوگ سوئے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۵۵۵۹...... نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تم پر واجب ہے، جب تک تمہیں اس بات کا خوف نہ ہو کہ تمہاری طرف وہ چیز آجائے جس سے تم نے روکا ہے سو جب تمہیں اس بات کا خوف ہو تو تمہارے لیے خاموش رہنا حلال ہے۔ ابونعیم والدیلمی عن المسور

۵۵۶۰...... جب تک تمہیں علم نہ ہو، برائی سے روکو اور نہ نیکی کا حکم دو۔ ابن النجار والدیلمی عن ابن عمر

۵۵۶۱...... آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ برائی سے روکے اور نیکی کا حکم دے جب تک اس میں تین خصلتیں پیدا نہیں ہوجاتیں، ایسا دوست جس کا وہ حکم دے رہا ہے، ایسا دوست جس سے وہ روک رہا ہے، ایسا عالم جس کے ذریعے روکے، ایسا طریقہ جس سے وہ روک رہا ہے۔

الدیلمی عن ابن عن انس

تشریح:...... یعنی نرمی سے نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور جس چیز سے روکے اس کا علم رکھتا ہو اور انداز بھی میانہ روہو۔

۵۵۶۲...... تم یا تو خواہ مخواہ نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب مسلط کردے گا، پھر تم اسے پکارو گے تو وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔ بخاری مسلم عن حذیفہ

۵۵۶۳...... تم ضرور بضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا اللہ تعالیٰ عجم کو تم پر مسلط کردے گا، وہ تمہاری گردنیں اڑا دیں گے، وہ اتنے سخت ہوں گے کہ بھاگیں گے نہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن الحسن، مرسلاً

۵۵۶۴...... جو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کا خلیفہ ہے۔

الدیلمی عن ثوبان

قابل رشک بندے

۵۵۶۵...... کیا میں تمہیں ایسے لوگ نہ بتاؤں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء؟ (پھر بھی) انبیاء اور شہداء ان پر رشک کھائیں گے، ان کے ان مقامات

کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا ہوں گے، جو نور سے ہوں گے ان پر وہ بلند کیے جائیں گے؟ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنائیں گے، اور اللہ تعالیٰ کو اس کے بندوں کا محبوب بناتے ہیں وہ زمین میں خیر خواہی کی غرض سے چلتے ہیں کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا کیسے محبوب بناتے ہیں؟ فرمایا: انہیں ایسے کاموں کا حکم دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایسے امور سے روکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، سو جب وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں محبوب بنالیتا ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان و ابو سعید النقاش فی معجمه و ابن النجار عن انس

تشریح:...... انبیاء وشہداء کا رشک کرنا اس معنی میں ہے کہ کاش ہمیں نبوت وشہادت کی نعمت کے ساتھ ساتھ یہ نعمت بھی مل جاتی، جیسے کوئی عالم دین کسی خوش آواز شخص کو دیکھے جو مسجد نبوی ﷺ کا مؤذن ہو تو اسے جو رشک آئے گا وہ بھی اسی طرح کا ہے جیسا انبیاء وشہداء کو ہوا، دیکھیں ''فطرتی اور نفسیاتی باتیں'' مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

۵۵۶۶ ...... میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو انبیاء ہیں نہ شہداء (پھر بھی) انبیاء اور شہداء ان کے مرتبوں پر قیامت کے دن رشک کریں اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق کا اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں تو جب وہ اس پر کار بند ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ بزار عن ابی سعید

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۵۵۶۷ ... تم میں سے کسی کو لوگوں کی ہیبت جب وہ حق دیکھے یا سنے کہنے سے ہرگز نہ روکے۔

مسند احمد و عبد بن حمید، ابو یعلی فی مسنده، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی سعید

۵۵۶۸ تم میں سے کسی کو لوگوں کا خوف ہرگز حق گوئی سے نہ روکے جب اسے اس کا علم ہو۔ ابن النجار عن ابن عباس

۵۵۶۹ ... تم میں سے ہر ایک سے قیامت کے دن جو سوال ہوں گے ان میں یہ بات بھی ضرور پوچھی جائے گی، برائی کو دیکھ کر تمہیں کس چیز نے انکار کرنے سے روکا؟ تو جسے اللہ تعالیٰ دلیل کی تلقین کردیں گے وہ کہے گا اے میرے رب! مجھے آپ کی امید اور لوگوں سے خوف تھا۔

مسند احمد عن ابی سعید

۵۵۷۰ خبردار! تمہیں لوگوں کی ہیبت حق گوئی سے نہ روکے، جب وہ اسے دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمتیں یاد دلائے، وہ کسی وقت کو قریب لاسکتا ہے اور نہ کسی رزق کو دور کرسکتا ہے۔

۵۵۷۱ عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ مؤمن اپنے ہاتھ اور زبان سے اسے نہ ہٹا سکے گا، کسی نے کہا: کیا یہ بات ان کے ایمان کو کم کرے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ہاں اتنا جتنا مشکیزے سے ایک قطرہ کم ہوجائے، کسی نے کہا: ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے دل سے ناپسند سمجھتے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

۵۵۷۲ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو اس سے پہلے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور وہ تمہاری دعا قبول نہ کرے، اس سے پہلے کہ تم اس سے مغفرت طلب کرو اور وہ تمہیں ہرگز نہ بخشے، بے شک نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا کسی وقت کو نہیں ٹالتا، بے شک یہود کے علماء اور نصاریٰ کے راہبوں نے جب امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے انبیاء کی زبانی لعنت کی، اور انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کیا۔

حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی الله عنه

۵۵۷۳ تم سے پہلے بنی اسرائیل کے لوگوں میں سے جب کوئی شخص کسی برائی کا ارتکاب کرتا تو روکنے والا اسے معذرت کرکے روکتا، (مگر) جب آئندہ کل آتی تو اس کے ساتھ بیٹھتا اور کھاتا پیتا، گویا کہ اس نے اسے کسی برائی میں مبتلا دیکھا ہی نہیں، جب اللہ تعالیٰ نے (مہلت دینے کے باوجود) ان کا یہ رویہ دیکھا تو بعض کے دل بعض سے دے مارے اور ان پر حضرت داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبانی لعنت کی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم لازماً نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور برائی کرنے والے کے ہاتھ روک لینا اور اسے پوری طرح حق پر مجبور کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تم

میں سے بعض کے دل بعض سے دے مارے گا اور تم پر بھی ایسے ہی لعنت کرے گا جیسے ان پر کی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۵۵۷۴..... اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں کرتا، کہ ان کے کمزور شخص کو اس کا حق نہ دیا جائے۔

ابن سعد عن یحیی بن جعدة، مرسلاً

۵۵۷۵..... لوگ جب کسی ظالم کو دیکھ کر اس کے ہاتھوں کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔

العدنی والحمیدی، ابوداؤد، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجه، بخاری مسلم عن ابی بکرة

۵۵۷۶..... افضل ترین جہاد، ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کہنی ہے اور افضل ترین جہاد حکم کا کلمہ ظالم بادشاہ کے سامنے کرنا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن واثلة

منکرات کی وجہ سے عمومی عذاب

۵۵۷۷..... جس قوم میں بھی نافرمانیاں کی جائیں، اور وہ غالب اور تعداد میں زیادہ ہوں اور انہوں نے ان گناہوں کو تبدیل نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عمومی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر عن جریر

۵۵۷۸..... جب برائی ظاہر ہو اور لوگ اسے نہ روکیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل کر دیتا ہے، کسی نے عرض کیا: اگر چہ ان میں نیک لوگ ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں انہیں بھی وہ عذاب پہنچے گا جو ان (گنہگاروں) کو پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف رجوع کریں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن، حاکم عن مولاة لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

۵۵۷۹..... میری امت میں جب نافرمانیاں ظاہر ہوں گی، تو اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کر دے گا، کسی نے عرض کیا: کیا اس وقت لوگوں میں نیک لوگ نہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ جو عذاب (عام) لوگوں کو پہنچے گا وہ ان کو بھی پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف رجوع کریں گے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۵۵۸۰..... بنی اسرائیل کا زوال اس طرح واقع ہوا کہ آدمی اپنے بھائی کو کسی معصیت میں مشغول دیکھ کر اسے روکتا، پھر جب آئندہ کل ہوتی تو اسے اس کی معصیت اس کا کھانے پینے اور اس کا ہم مجلس ہونے سے نہ روکتی تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے دے مارے اور ان کے بارے میں قرآن میں نازل فرمایا: (بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی گئی جو کافر ہوئے) تاکہ تم ظالم کا ہاتھ روک لو، اور اسے حق پر پوری طرح جھکا دو۔

ترمذی، ابن ماجه عن ابن مسعود، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجه، عن ابی عبیدة، مرسلاً

۵۵۸۱..... بندوں پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ان کے بچے مساجد میں مسلط کر دے، وہ انہیں روکیں اور وہ باز نہ آئیں۔

الدیلمی عن ابن عباس

۵۵۸۲..... گناہ جب پوشیدہ کیا جائے تو صرف کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے اور اسے روکا نہ جائے تو عوام کو نقصان دیتا ہے۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۵۵۸۳..... وہ قوم بری ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے انصاف قائم نہ کرے، اور بری ہے وہ قوم جس میں گناہوں کا ارتکاب کیا جائے اور وہ روکیں نہیں۔

الدیلمی عن جابر

۵۵۸۴..... وہ قوم انتہائی بری ہے جو شبہات کی وجہ سے حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے، بری ہے وہ قوم جو نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔ ابو الشیخ عن ابن مسعود

۵۵۸۵..... گنہگاروں کے ساتھ بغض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، اور ان سے سخت چہروں سے ملو اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہو، اور ان سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرو۔ ابن شاهین والدیلمی عن ابن مسعود

۵۵۸۶ اپنے بےوقوفوں کے ہاتھ تھام لو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔ابن النجار عن ابی بکر

۵۵۸۷ ...تو کیوں اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتا جس میں کمزور کو اس کا حق نہیں دیا جاتا۔

الشافعی، بخاری مسلم عن یحیی بن جعدة

۵۵۸۸ ...اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے پاک کرے جس میں کمزور کو قوی سے حق نہ دلوایا جائے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۵۵۸۹ ...تمہارا دنیا میں کسی حق گوئی کی وجہ سے جس سے باطل کو ہٹائے یا کسی حق کی مدد کرنے کی غرض سے ٹھہرنا میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہے۔ابونعیم عن عصمة بن مالک

۵۵۹۰ ...اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو پاک نہیں کیا جس میں کمزور ناتواں کا حق نہ لیتے ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن ابی سفیان

۵۵۹۱ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو پاک نہیں کیا جس کا کمزور ناتواں وبےبس قوی سے حق وصول نہ کرسکتا ہو، جس کا قرض خواہ اس سے اپنا حق (لینے) سے پھر جائے اور وہ اس سے راضی بھی ہو تو اس کے لیے زمین کے جانور اور پانی کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں۔اور جس کا قرض خواہ اس سے ناراض ہو کر چلا جائے، تو اس کے لیے ہر شب و روز، جمعہ اور ہر مہینہ میں ظلم لکھا جاتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن خولة بنت قیس

منکرات کو ہاتھ سے روکنا چاہئے

۵۵۹۲ ...قوم میں جو شخص بھی گناہ کرتا ہے اور لوگ اسے ختم کرنے کی طاقت بھی رکھتے ہوں، (اور انہوں نے ایسا نہ کیا تو) اللہ تعالیٰ انہیں مرنے سے پہلے عمومی عذاب میں کرے گا۔ابن النجار عن جریر

۵۵۹۳... قوم میں جو شخص بھی معصیت کا ارتکاب کرتا ہے، اور لوگ اس سے زیادہ اور طاقتور ہوں پھر اس کے معاملہ میں سستی سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کردے گا۔طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

۵۵۹۴ قوم میں جو شخص بھی معصیت کا ارتکاب کرتا ہو، اور لوگ اس پر غالب اور کثرت کے باوجود پھر بھی وہ تبدیلی پیدا نہ کریں۔

ابن عساکر عن ابن مسعود

۵۵۹۵... جس قوم میں کوئی شخص معصیت کا ارتکاب کرے اور لوگ باوجود قدرت اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔بخاری مسلم عن ابی بکر

۵۵۹۶ ...اس شخص کی مثال جو حدود اللہ پر قائم ہو اور جو ان میں سستی کرنے والا ہو اور جو ان میں پڑنے والا ہو ان گروہوں کی مانند ہیں جو کشتی میں ہوں، اور پھر یہ حدیث ذکر کی۔الرامھرمزی عن نعمان بن بشیر

۵۵۹۷ ...اللہ تعالیٰ کی حدود میں سستی کرنے والا، اور حدود اللہ پر قائم اور ان کا حکم دینے والا اور ان سے روکنے والا، اس قوم کی طرح ہیں جنہوں نے قرعہ اندازی سے سمندری کشتی میں منزلیں مقرر کرلی ہوں، بعض کو کشتی کا پچھلا حصہ ملا، اور وہ باقی قافلہ سے دور ہیں، وہ بےوقوف ہیں، وہ جب بھی لوگوں کے پاس پانی لینے کی غرض سے آتے انہیں تکلیف پہنچاتے، اب وہ کہنے لگے ہم قافلہ کی نسبت کشتی کے قریب ہیں، جبکہ ہم پانی سے دور ہیں، اس واسطے ہم قافلہ والوں اور اپنے درمیان کشتی میں سوراخ کرلیتے ہیں، اور جب ہم پانی بھر لیں گے تو اس سوراخ کو بند کردیں گے تو ان جیسے دوسرے بےوقوفوں نے کہا: داخل ہو جاؤ، تو وہ داخل ہوا اور آگے بڑھ کر کلہاڑا اٹھایا اور کشتی کی چوڑائی پر مارنے لگا تو ... میں ... والوں میں سے ایک شخص نے جھانکا، اور اسے قسم دے کر کہا: کیا کررہے ہو؟ تو اس نے کہا: ہم قافلہ کے زیادہ قریب اور اس سے ... ہیں میں اس کشتی کا تختہ کھود رہا ہوں پانی پینے کے بعد اسے بند کردیں گے، تو اس شخص نے کہا: ایسا نہ کر، تب تو تم اور ہم ہلاک ہو جائیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

۵۵۹۸ جس نے کسی بدعت (پر دوام) والے شخص کو ڈرایا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایمان و امن سے بھر دے گا، اور جس نے کسی بدعت

والے کو دھمکایا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا، اور جس نے کسی بدعتی کی توہین کی تو اللہ تعالیٰ اس کا جنت میں درجہ بلند فرمائے گا، اور جو اسے اس طرح ملا کہ اس سے بشاشت کا اظہار کیا تو گویا اس نے اس کی توہین کی جو محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا۔

ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح: ...... انجانے میں شرک میں مبتلا شخص بھی مشرک نہیں کہلاتا چہ جائیکہ بدعت میں مبتلا!

۵۵۹۹ ...... جس نے بدعتی سے بغض کی وجہ سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ اسے امن وایمان سے بھر دے گا، اور جس نے کسی بدعتی کو دھمکایا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ میں امن عطا فرمائیں گے، اور جس نے بدعتی کی توہین کی تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائیں گے، اور جس نے بدعتی کو سلام کیا یا اسے خوشی سے ملایا ایسی حالت اس کا استقبال کیا جس سے وہ خوش ہوا تو اس نے اس شریعت کو کم سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمایا۔ خطیب عن ابن عمر

انہوں نے فرمایا: اس روایت میں حسن بن خالد ابوالجنید اکیلے ہیں جبکہ دوسرے راوی معتبر ہیں۔

۵۶۰۰ ...... جس نے اپنے زبان سے کوئی حق اٹھایا تو اس کا اجر اس وقت تک جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو اسے پورا پورا بدلہ دیں گے۔ سمویہ، حلیۃ الاولیاء عن انس

۵۶۰۱ ...... جس نے کسی قوم کے درمیان کسی معصیت کا ارتکاب کیا، اور وہ ان کی طرح ہے انہوں نے اسے منع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۵۶۰۲ ...... جو کسی کام میں حاضر ہو کر اسے ناپسند سمجھتا ہو تو وہ غائب کی طرح ہے اور جو غائب ہو کر اس سے راضی رہا تو وہ حاضر کی طرح ہے۔

ابویعلی فی مسندہ

بادشاہوں کی اصلاح کا طریقہ

۵۶۰۳ ...... جس کے پاس کسی بادشاہ کے لیے خیر خواہی ہو اور وہ اس سے اعلانیہ بات نہ کرے، (بلکہ) اس کا ہاتھ پکڑے اور تنہائی میں لے جا کر کہے، وہ اگر قبول کر لے (تو فبہا) ورنہ اس نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم، بخاری مسلم، عیاض بن غنم اور ہشام بن حکیم کا ایک ساتھ تعاقب کیا گیا۔

۵۶۰۴ ...... جو مظلوم کے ساتھ چلا تا کہ اس کا حق ثابت کرے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کے قدم ثابت رکھے گا جس دن قدم ڈگمگائیں گے۔

ابوالشیخ وابونعیم عن ابن عمر

۵۶۰۵ ...... اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یقیناً میری امت کے (کچھ) لوگ قبور سے بندروں اور خنزیروں جیسی صورتوں کے ساتھ نکلیں گے یہ انجام ان کی، گناہوں میں مداہنت (سستی سے نکیر اور برانہ کہنا) اور نہی (عن المنکر) سے رکنے، کی وجہ سے ہوگا جبکہ وہ اس کی طاقت بھی رکھتے ہوں گے۔ ابونعیم عن عبدالرحمن بن عوف

۵۶۰۶ ...... وہ امت پاک نہیں ہوتی جس کا ضعیف، قوی سے اپنا حق لاچاری کی حالت میں وصول نہ کر سکے۔

ابن عساکر عن عبداللہ بن ابی سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب

۵۶۰۷ ...... وہ امت پاک نہیں کی جاتی جس میں حق کا فیصلہ نہ ہو اور نہ ضعیف ولاچار شخص قوی سے اپنا حق وصول کر سکے۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء والنقاش فی القضاۃ، ابن عساکر عن ابن [illegible]

۵۶۰۸ ...... وہ قوم پاک نہیں ہوتی، جس میں (حق کا) فیصلہ نہیں کیا جاتا، کہ کمزور ولاچار، طاقتور سے اپنا حق وصول کرے۔

حلیۃ الاولیاء ابوسعید النقاش فی القضاۃ عن [illegible]

۵۶۰۹..... وہ امت پاک نہیں ہوتی جس میں کمزور لاچار شخص کا حق نہ لیا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن مخارق، ابویعلی فی مسندہ عن ابی سعید

۵۶۱۰..... اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں فرماتا، جس میں حق کا فیصلہ نہیں کیا جاتا تاکہ ضعیف ولاچار شخص قوی سے اپنا حق وصول کرے۔

ابوسعید النقاش فی القضاۃ عن معاویہ وابن عمرو معا

۵۶۱۱..... اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتے جس میں ضعیف کے لیے قوی سے اس کا حق نہ لیا جائے۔

النقاش عن عائشۃ وفیہ حکام بن سلم

۵۶۱۲..... اللہ تعالیٰ کے دین کو وہی شخص قائم کرسکتا ہے جو اس کے تمام اطراف کا احاطہ کیے ہوئے ہو۔ ابونعیم عن علی

۵۶۱۳..... آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی، وہ بادشاہ کے پاس حاضر ہوکر اللہ تعالیٰ کے حکم کے برخلاف فیصلہ کریں گے، نہ اسے روکیں گے، سوان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ابونعیم والدیلمی عن ابن مسعود

۵۶۱۴..... کسی مؤمن جان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان کو دیکھے اور اس پر انکار نہ کرے۔ الحکیم عن حسین بن علی

۵۶۱۵..... میں اگر یہ کروں تو مجھ پر یہ چیز واجب ہو، ان پر اس کی کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن معاویہ بن حیدہ

ان کے بھائی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ لوگ کہتے ہیں آپ جس چیز کی طرف بلاتے اس کے برخلاف کرتے ہیں فرماتے ہیں، آپ نے یہ الفاظ ذکر کیے۔

حرف الباء..... بذل المجہود

کمزور کی جانفشانی

۵۶۱۶..... اللہ تعالیٰ عقلمندی کی تعریف اور عاجز وبے وقوف کی ملامت کرتے ہیں، جب تم کسی چیز سے بے بس ہو جاؤ تو کہو: حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل۔ (علامہ شاذلی کی ایک کتاب ''فوائد حسبنا اللّٰہ'' بے حد مفید اور پر از معلومات ہے عامر تقی ندوی)۔

طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۵۶۱۷..... اللہ تعالیٰ بے وقوفی کی ملامت کرتے ہیں لیکن تم عقلمندی کو اختیار کرو، اور جب کسی چیز سے بے بس ہو جاؤ تو کہو: حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل

ابوداؤد عن عوف بن مالک

الاکمال

۵۶۱۸..... بے شک اللہ تعالیٰ بے وقوفی کی ملامت کرتے ہیں سو اپنے کو آخری کوشش تک پہنچاؤ، پھر بھی اگر تم عاجز آجاؤ تو کہو: میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

شکستہ حالی اور درماندگی

۵۶۱۹..... شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم، عن ابی امامہ حارثی

۵۶۲۰..... اللہ تعالیٰ اس درماندہ مؤمن سے محبت کرتا ہے جو جیسے کپڑے پہنے اس کی پروا نہ کرے۔

تشریح:..... یاد رہیں! یہ اس حالت پر محمول ہے جب انسان بے بس ولاچار ہو، لیکن نعمت کے ہونے کے باوجود پھٹے پرانے کپڑے پہننا

ناشکری ہے۔

الاکمال

۵۶۲۱.... کیا تم سنتے ہو کیا تم سنتے ہو، شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے، شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، سعید بن منصور، ابن ماجه عن عبدالله بن ابی امامه عن عبدالله بن کعب بن مالک عن ابی امامة، سعید بن منصور عن عبدالله بن ابی امامة عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن امامة

عبداللہ بن ابی امامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: سعید بن منصور نے فرمایا: اس بات کا احتمال ہے کہ انہوں نے دونوں سے سن رکھا ہو! اورانہوں نے ان کے والد کے حوالہ سے اوران کے والد سے۔

مزی نے کہا: اسے عبداللہ بن منیب، بن عبداللہ بن ابی امامہ عن ابیہ عن محمود بن لبید عن امامہ سے روایت کیا ہے۔

۵۶۲۲.... شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے، شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔مسند احمد، ابن ماجه، طبرانی فی الکبیر، حاکم فی الکنی، بیهقی فی شعب الایمان، ابونعیم، سعید بن منصور عن عبدالله بن ابی امامه وثعلبه الحارثی عن ابیه

۵۶۲۳.... اے ابوذر! کھردرا اور سخت کپڑا پہنا کرو یہاں تک عزت وفخر تمہارے دل میں کوئی راہ نہ پا سکیں۔

ابن منده عن انیس بن الضحاک السلمی قال: غریب فیه انقطاع

حرف التاء...... تقویٰ وپرہیزگاری

۵۶۲۴...... ہر متقی آل محمد ﷺ ہے۔طبرانی فی الاوسط عن انس

تشریح:...... یعنی وہ نبی کریم ﷺ کے اتنا قریب ہوجاتا ہے جیسا کہ قریبی رشتہ دار۔

۵۶۲۵...... جتنا تجھے علم ہے ان باتوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔بخاری فی التاریخ، ترمذی عن یزید بن سلمه الجعفی

تشریح:...... علم ہونے کے باوجود تقویٰ اختیار نہ کرنا بغاوت ہے۔

۵۶۲۶...... لوگوں میں سب سے عزتمند وہ شخص ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔بخاری مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۶۲۷...... جس کی صبح اس حالت میں ہو کہ اس کا ارادہ تقویٰ کا ہو پھر اسی دوران اس سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیتے ہیں۔

ابن عساکر عن ابن عباس

۵۶۲۸...... خوشحالی وتنگدستی میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ابو قرة الزبیدی فی سننه عن طلیب بن عرفة

۵۶۲۹...... جس جگہ ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، گناہ ہوجانے کے بعد نیکی کرلیا کرو، جو اس گناہ کو مٹادے گی، لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی ذر، مسند احمد، ترمذی، بیهقی فی شعب الایمان عن معاذ، ابن عساکر عن انس

حدیث نمبر ۵۲۴۶ میں گزر چکی ہے۔

۵۶۳۰......

۵۶۳۱...... یہ بات تقویٰ کی کان ہے کہ تم جو چیز سیکھ چکے اسے انجانی چیز کی طرف سیکھنے میں لگادو، اور جو چیز جان چکے اس میں نقصان، زیادتی کی کمی ہے، آدمی انجانی چیز میں بے رغبتی کرتا ہے معلوم چیز سے کم فائدہ اٹھاتا ہے۔ خطیب عن جابر

۵۶۳۲...... دیکھو تم گورے اور سیاہ سے افضل نہیں ہاں یہ کہ تم تقویٰ میں اس سے بڑھ جاؤ۔مسند احمد عن ابی ذر

۵۶۳۳..... میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۶۳۴..... حسب مال ہے اور عزت وشرافت تقویٰ میں ہے۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه حاکم عن سمرة

۵۶۳۵..... بہترین توشہ تقویٰ ہے اور دل میں بہترین چیز جس کا القا کیا گیا وہ یقین ہے۔ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۵۶۳۶..... اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، اور ہر اونچی جگہ اللہ اکبر کہنے کا اہتمام کرو۔ ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۶۳۷..... عزت تقویٰ (میں) ہے، شرافت تواضع میں اور یقین بے پرواہی میں ہے یعنی اگر کسی وقت پاس کچھ نہ ہوتو پریشانی وقلق نہ ہو۔

ابن ابی الدنیا فی الیقین عن یحییٰ بن ابی کثیر، مرسلاً

۵۶۳۸..... ہر چیز کی کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان اہل معرفت کے دل ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، بیهقی فی شعب الایمان عن عمر

۵۶۳۹..... وہ کتنا پرہیز گار ہے؟ وہ کس قدر پرہیز گار ہے؟..... ایسا چرواہا جو پہاڑ کی چوٹی میں بکریوں کے درمیان نماز قائم کرتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامه

۵۶۴۰..... جو اللہ تعالیٰ سے اپنی پوری زبان سے ڈرا اور اپنے غصہ کو شفا نہ دی۔ابن ابی الدنیا عن سهل بن سعد

تشریح:..... حدیث سابقہ مضمون کے مطابق ہے یعنی وہ بھی کتنا متقی ہے جس میں یہ اوصاف ہوں۔

۵۶۴۱..... جسے تقویٰ نصیب ہوا تو اسے دنیا وآخرت کی بھلائی ملی۔ابو الشیخ عن عائشه رضی الله عنها

۵۶۴۲..... آدمی اس وقت تک متقین کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ چیز نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں اس ڈر سے کہ جس میں حرج ہے۔ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن عطیة السعدی

تشریح:..... یعنی انسان مباح کاموں کو جب چھوڑ دے تو اسے غیر مباح کاموں سے خود بخود احتیاط برتنی پڑے گی، مثلاً عذر کی بنا پر کھڑے ہو کر پانی پینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں احتیاط کی بناء پر جب بھی وہ بلا عذر کھڑے ہو کر پانی پینا چاہے گا تو اسے یاد آجائے گا۔

۵۶۴۳..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے میں نے جس بات کا تمہیں حکم دیا اور جس بات کی وصیت کی تم نے اسے ضائع کر دیا (اس کی بجائے) تم نے اپنے نسب بلند کیے، آج میں اپنا نسب بلند کروں گا، اور تمہارے نسبوں کو گھٹاؤں گا، متقین کہاں ہیں؟ متقین کہاں ہیں؟ تم میں سب سے عزت والا سب سے زیادہ متقی شخص ہے۔حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۶۴۴..... تم میں سے میرے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جو پرہیز گار ہیں، جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔مسند احمد عن معاذ

۵۶۴۵..... تم میں سے میرے زیادہ نزدیک متقی لوگ ہیں، جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔

تشریح:..... جو بھی ہوں سے خاص نسب کی نفی اور جہاں بھی ہوں سے خاص جگہ کی نفی اس واسطے کہ اکثر لوگ جو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ صرف عالی نسب ہی پرہیز گار ہوتے ہیں یا صرف خاص مقامات وبابرکات کے رہنے والے ہوتے ہیں غلط ہے۔

الاکمال

۵۶۴۶..... لوگوں میں سب سے عزتمند سب سے پرہیز گار ہے۔بخاری ومسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۶۴۷..... متقی اللہ تعالیٰ کے ہاں عزتمند ہے، اور فاجر، بدبخت اللہ تعالیٰ کے ہاں حقیر ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمر

۵۶۴۸..... مرد کی عزت اس کے تقویٰ میں ہے، اس کی جوانمردی عقل میں اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں۔

العسکری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۶۴۹..... دنیا کی عزت مالداری اور آخرت کی عزت تقویٰ ہے (جبکہ) تمہاری پیدائش ایک مرد اور عورت (کے ذریعہ) سے ہے۔

الدیلمی عن ابن عباس

۵۶۵۰..... دنیا کی شرافت مالداری اور آخرت کی شرافت تقویٰ ہے اور تمہاری پیدائش ایک مرد اور عورت سے ہے، تمہارا شرف مالداری، تمہارا کرم تقویٰ، تمہارا حسب اخلاق اور تمہارے نسب اعمال ہیں۔ الدیلمی عن عمر

۵۶۵۱..... لوگ (حضرت) آدم وحوا (علیہما السلام) کی اولاد ہیں، جیسے صاع کا کنارہ (صاع پرانے زمانے میں ایک پیمانہ ہوتا تھا)۔ جسے وہ ہرگز نہ بھر سکیں گے، تم سے تمہارے حسب نسب کے بارے سوال نہیں ہوگا، قیامت کے روز سب سے زیادہ عزت والا تم میں کا سب سے پرہیزگار ہے۔

ابن سعد و ابن جریر عن عقبة بن عامر

۵۶۵۲..... لوگو! تمہارا رب ایک، تمہارا باپ ایک (لہٰذا) کسی عربی کو عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے نہ گورے کو سیاہ پر اور نہ سیاہ کو گورے پر (فضیلت) ہے مگر تقویٰ کی وجہ سے تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا سب سے زیادہ متقی ہے آگاہ رہو کیا میں نے پہنچا دیا؟ (لہٰذا) حاضر شخص غائب تک (یہ بات) پہنچا دے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن جابر

۵۶۵۳..... متقی لوگ سردار، علماء فقہاء قائدین علم کے عہدوں کی ادائیگی کی ذمہ داری کا حساب ان سے لیا جائے گا، ان کے پاس بیٹھنا (باعث) برکت، ان کی طرف دیکھنا نور (دل کا سبب) ہے۔ الخطیب عن عائشه

۵۶۵۴..... متقی لوگ سردار، فقہاء قائدین ہیں، ان کے پاس بیٹھنا (علم میں) اضافہ ہے وہ عالم کہ جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔ الخلیلی عن علی

۵۶۵۵..... تمہارا رب ایک، باپ (آدم) ایک، دین ایک، نبی ایک (لہٰذا) نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر اسی طرح کسی گورے کو کالے پر نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل ہے (مگر بس) تقویٰ کی وجہ سے۔ ابن النجار عن ابی سعید

۵۶۵۶..... اللہ تعالیٰ متقی غنی اور پوشیدہ بندے کو پسند کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، العسکری فی الامثال عن سعد

۵۶۳۰ پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۵۶۵۷..... میرے اہل بیت یہ لوگ نہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میرے قریب ہیں (جبکہ) ایسا نہیں، میرے دوست تم میں سے متقی لوگ ہیں جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں، اے اللہ! میں نے جو ان میں اصلاح کی اس کا فساد نہیں چاہتا اللہ کی قسم! میری امت کو دین سے ایسے ہی ہٹا دیا جائے گا جیسے کھلے میدان میں برتن کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ طبرانی عن معاذ

۵۶۵۸..... لوگوں میں، میرے نزدیک ترین متقی لوگ ہیں سو دیکھ لو، لوگ قیامت کے دن اعمال نہیں لائیں گے، اور تم دنیا لاؤ گے اور میں تم سے اپنا چہرا پھیر لوں گا۔ ابویعلی، ابن ابی عاصم فی الاحاد عن الحکم بن منهال او ابن میناء

۵۶۵۹..... تم میں سے میرے نزدیک متقی لوگ ہیں اگرچہ نسب، نسب سے زیادہ قریب ہے لوگ قیامت کے روز اعمال لائیں گے، اور تم دنیا کو اپنے کندھوں پر لادے آؤ گے تم کہو گے: اے محمد! میں کہوں گا: ہاں اسی طرح، اسی طرح۔ الدیلمی عن معاذ

۵۶۶۰..... تم میں سے میرے نزدیک تر لوگ متقی ہیں، اگر تم وہ ہو تو میرے نزدیک ہو، ورنہ دیکھو، پھر دیکھو، لوگ ہرگز اعمال نہ لائیں، اور تم بوجھ لادے آؤ گے، سو تم سے اعراض کر لیا جائے گا، قریش اہل امانت ہیں جس نے لغزشوں کی وجہ سے ان سے بغاوت کی، اللہ تعالیٰ اسے نتھنوں کے بل گرائے گا۔ حاکم عن اسمعیل بن عبید بن رفاعة الزرقی عن ابیه عن جدّه

۵۶۶۱..... خبردار! تم میں سے فلاں کی اولاد میرے نزدیک نہیں، لیکن میرے نزدیک تر لوگ پرہیزگار ہیں، جو بھی ہوں جہاں بھی ہوں۔

الحکیم عن عمرو بن العاص

پرہیزگاروں کو قرب حاصل ہوگا

۵۶۶۲..... اے اہل قریش! تم میں سے میرے نزدیک ترین لوگ پرہیزگار ہیں، اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو میرے قریب ہو اور اگر تمہارے غیر، اللہ

تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے ہیں تو وہ میرے نزدیک ہیں، یہ (دین کا) معاملہ ہمیشہ تم میں رہے گا جب تم حق پر قائم رہے جب تم اس سے پھر جاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں اسے چھیل دے گا جیسے لاٹھی چھیل دی جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید

۵۶۶۳...... جس چیز کو تم اللہ تعالیٰ سے ڈر کر چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر عطا کر دے گا۔

مسند احمد، نسائی، والبغوی عن رجل من اهل البادية

۵۶۶۴...... تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ واجب ہے، اگر تم کسی قوم (جماعت) کے پاس سے اٹھو اور وہ کوئی ایسی بات کریں جسے سن کر تمہیں خوشی ہو تو ان کے پاس آ جاؤ، اور جب تم ان سے سنو کہ وہ ایسی بات کر رہے ہیں جسے تم ناپسند کرتے ہو تو انہیں چھوڑ دو!

ابن سعد عن ضرغامة بن علية بن حرملة، عن ابيه عن جده

۵۶۶۵...... جس شخص میں تقویٰ نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ الدیلمی عن علی

تشریح:...... اس واسطے کہ دین کے تمام شعبوں میں جب تک پرہیزگاری کو مدنظر نہ رکھا جائے تو کوئی کام صحیح نہج و انداز پر ہو ہی نہیں سکتا۔

۵۶۶۶...... لوگوں تقویٰ کو اختیار کرو تمہارے پاس بغیر پونجی و تجارت کے رزق آئے گا پھر آپ یہ آیت پڑھی: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی جگہ بنا دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا۔ جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر وابن مردویه، حلية الاولياء عن معاذ

۵۶۶۷...... اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت (میں اتنی وسعت ہے کہ وہ) زمین و آسمان (کے خلاء) کو بھر دے، ان میں سے ایک رحمت کو لوگوں میں تقسیم کیا، اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچہ پر مہربانی کرتی ہے، اسی کی وجہ سے وحشی جانور اور پرندے پانی پیتے ہیں، اس کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو متقین کے لیے کر دے گا، اور ان کے لیے ۹۹ درجے بڑھا دے گا۔

حاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۶۶۸...... اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سو حصوں میں پیدا کیا ہے، ایک رحمت لوگوں میں ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں، اور اپنے اولیاء کے لیے ۹۹ حصے ذخیرہ رکھے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن بهزبن حکیم عن ابيه عن جده

۵۶۶۹...... اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے پیدا فرمائے، ایک رحمت (کے حصے) کو مخلوق میں تقسیم کیا، اور ۹۹ حصے قیامت تک کے لیے رکھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

رحمت کے سو حصے

۵۶۷۰...... اللہ تعالیٰ نے جس دن زمین آسمان پیدا فرمائے اس دن رحمت کے سو حصے پیدا فرمائے، ہر رحمت کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے، ان میں سے رحمت (کے ایک حصہ) کو مخلوق میں تقسیم کیا، اور ۹۹ حصے اپنی ذات کے لیے رکھ چھوڑے، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس رحمت (کے حصے) کو بھی واپس کر دیں گے تو پھر سے سو حصے ہو جائیں جس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

حاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۶۷۱...... انسان کا نفس جوان ہے اگرچہ اس کی ہنسلی کی دونوں ہڈیاں بڑھاپے سے بھر جائیں، مگر جس کا دل اللہ تعالیٰ تقویٰ کی وجہ سے صاف کر دے، اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ الحکیم عن مکحول مرسلاً، ابن المبارک عن ابی الدرداء رضی الله عنه، موقوفاً

سنجیدگی، غور و فکر اور سوچ و بچار

۵۶۷۲...... سنجیدگی، میانہ روی، اور اچھی چال نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ عبد بن حمید، طبرانی فی الکبیر، الضیاء عبدالله بن سرجس

۵۶۷۳..... سنجیدگی ہر چیز میں بہتر ہے صرف آخرت کے عمل میں بہتر نہیں۔ ابو داؤد، مستدرک حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن سعد
۵۶۷۴..... سکون اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلدی شیطان کی طرف سے۔ ترمذی عن سھل بن سعد
۵۶۷۵..... میانہ روی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن انس
۵۶۷۶..... جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام میں خوب غور وفکر کرلو، اگر اس کا انجام بہتر ہو تو اسے کر گزرو، اور اگر برا ہو تو ترک جاؤ۔
ابن المبارک فی الزھد عن ابی جعفر عبداللہ بن مسور الھاشمی مرسلاً
۵۶۷۷..... جب تم کسی کام کا ارادہ کرو، سنجیدگی اختیار کرو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے نکلنے کا راستہ دکھا دیں۔
بخاری ادب المفرد، بیھقی فی شعب الایمان عن رجل من بلی
۵۶۷۸..... جس نے سوچ و بچار سے کام لیا تو اس نے درست کام کیا یا اس کے قریب ہوا اور جس نے جلدی اس نے غلطی کی یا غلطی کے قریب ہوا۔
طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر
۵۶۷۹..... جب تم نے سوچ و بچار کرلیا تو تم نے صحیح کام کیا یا تم صحیح بات کے قریب ہوگئے اور جب جلدی سے کام لوگے تو غلطی کروگے یا قریب ہے کہ غلطی میں پڑ جاؤگے۔ بیھقی فی السنن عن ابن عباس
۵۶۸۰..... غور وفکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے تو خوب غور کرلیا کرو۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب و الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلاً

اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ

۵۶۸۱..... میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، اور وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کریں گے نہ فال نکالیں گے نہ جانوروں کو داغیں گے اور وہ صرف اپنے رب پر بھروسہ کریں گے۔
بخاری عن ابن عباس، مسند احمد، مسلم عن عمران بن حصین، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
۵۶۸۲..... میرے سامنے (عالم مثال میں) امتیں پیش کی گئیں، میں نے ایک نبی کے ساتھ ایک جماعت دیکھی، ایک نبی کے ساتھ ایک شخص اور دو آدمی دیکھے، اور ایک نبی کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا، اچانک میرے سامنے ایک بہت بڑا گروہ نمودار ہوا، میں نے سمجھا یہ میری امت ہے، مجھے کہا گیا: یہ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم ہے، البتہ آپ اس کی طرف دیکھیں، میں نے دیکھا کہ بہت بڑا گروہ ہے پھر مجھ سے کہا گیا: اب آپ اس دوسری طرف دیکھیں، تو میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بہت بڑا گروہ ہے تو مجھ سے کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں، جو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں جائیں گے، کسی نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے، اور نہ کسی سے جھاڑ پھونک کراتے ہیں، نہ فال لیتے اور نہ جانوروں کو داغتے ہیں، (بلکہ) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔
مسند احمد بخاری مسلم عن ابن عباس
۵۶۸۳..... میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، جو نہ جانوروں کو داغتے، اور نہ خود کو داغتے ہیں نہ جھاڑ پھونک کرتے اور نہ فال لیتے ہیں (بلکہ) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ البزار عن انس
۵۶۸۴..... تم اگر اللہ تعالیٰ پر ایسے بھروسہ کرو جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح کو خالی پیٹ جاتے اور شام کو پیٹ بھرے واپس جاتے ہیں۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عمر
۵۶۸۵..... اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ اپنے مؤمن بندے کو ایسی جگہ سے رزق دیں جہاں سے اس کا گمان نہیں۔

فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان عن علی

۵۶۸۶..... جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ سب لوگوں سے طاقتور ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ ابن ابی الدنیا فی التوکل عن ابن عباس

۵۶۸۷..... اونٹ کو باندھو اور (پھر) توکل کرو۔ ترمذی عن انس

۵۶۸۸..... اسے بیڑی پہناؤ اور توکل کرو۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عمرو بن امیۃ

۵۶۸۹..... اسے بیڑی ڈالو اور بھروسہ کرو۔ خطیب فی رواۃ مالک وابن عساکر عن ابن عمر

۵۶۹۰..... اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: جو بندہ مخلوق کی بجائے مجھ پر اعتماد کرتا ہے اور میں اس بات کو اس کی نیت سے جانتا ہوں (پھر اگر) آسمان اپنے رہنے والوں سمیت اس کے لئے مکر کرے تو میں پھر بھی اس کے لیے راہ نکال دوں گا اور جو بندہ میرے بجائے مخلوق پر بھروسہ کرتا ہے اور مجھے اس کی یہ بات اس کی نیت سے پتہ ہوتی ہے تو میں اس کے سامنے آسمان کی رسیوں کو کاٹ دیتا ہوں ہوا کو اس کے قدموں تلے سے ہٹا دیتا ہوں، اور جو بندہ میری اطاعت کرتا ہے تو میں اسے مانگنے سے پہلے عطا کر دیتا ہوں، اور مجھ سے بخشش مانگنے سے پہلے اسے بخش دیتا ہوں۔ ابن عساکر عن کعب بن مالک

۵۶۹۱..... اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں (انہیں یاد رکھنا) اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا تو اسے اپنے سامنے پائے گا، جب تو کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا، جان رکھو اگر پوری امت تجھے نفع دینے پر اتفاق کرلے، تو وہ تجھے اس چیز کا نفع ہی دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے۔

اور اگر وہ اس بات پر جمع ہو جائیں کہ تجھے کوئی نقصان پہنچائیں تو اتنا نقصان ہی پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھ رکھا ہے قلم خشک ہو گئے، لکھنے والے صحیفے اٹھا لیے گئے۔ مسند احمد، ترمذی، مستدرک حاکم عن ابن عباس

الاکمال

۵۶۹۲..... اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: مجھے میری عزت کی قسم! جو بندہ میری مخلوق کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرتا ہے مجھے اس کی یہ بات اس کی نیت سے پتہ ہوتی ہے پھر آسمان زمین اپنے باسیوں سمیت اس کے خلاف تدبیر کرے تو میں اس کے لیے نکلنے کی راہ نکال دوں گا۔

اور جو بندہ میرے بجائے مخلوق پر اعتماد کرتا ہے اور مجھے اس کا علم اس کی نیت سے ہوتا ہے تو میں اس کے سامنے سے آسمانی رسیوں کو کاٹ دیتا اور اس کے قدموں تلے سے ٹیک کو ہٹا دیتا ہوں، اور جو بندہ میری اطاعت کرتا ہے تو میں اسے مانگنے سے پہلے عطا کرتا ہوں، دعا مانگنے سے پہلے قبول کرتا ہوں مغفرت طلب کرنے سے پہلے بخشنے والا ہوں۔ تمام وابن عساکر والدیلمی عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ

اس میں یوسف بن السفر متروک ہے جو حدیث میں جھوٹ سے کام لیتا تھا بیہقی نے کہا:

وہ ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جو حدیث وضع کرتے ہیں۔

۵۶۹۳..... جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ داری کے لیے کافی ہوگا، اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا، اور جو دنیا کی طرف لگ گیا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کر دے گا۔ الدیلمی عن عمران بن حصین والشاشی وابن جریر

۵۶۹۴..... اگر تو اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کرے جیسا توکل کرنے کا حق ہے تو تجھے ایسے رزق ملتا جیسے پرندوں کو ملتا ہے خالی پیٹ جاتے ہیں اور سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عمر

۵۶۹۵..... اسے (اونٹ کو) باندھ اور توکل کر۔ ترمذی غریب، ابن خزیمہ، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن انس

یحیٰ بن سعد نے کہا: ان کی احادیث غیر معروف ہیں۔ ابن حبان، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن عمرو بن امیہ الضمری

۵۶۹۶.....عقلمندی کے بعد توکل نصیحت ہے۔ الدیلمی عن عائذ ابن قریظ

تشریح:.....جولوگ اسباب کے ساتھ توکل کرتے ہیں وہی صحیح توکل ہے اور جو بغیر اسباب کے توکل کرتے ہیں وہ توکل نہیں تعطل وفضول کام ہے۔

۵۶۹۷.....جس نے جھاڑ پھونک کی اور داغا تو اس نے (گویا) توکل نہیں کیا۔ طبرانی فی الکبیر بیهقی فی شعب الایمان عن المغیرة بن شعبة

۵۶۹۸.....اسے باندھ اور توکل کر۔ الخطیب فی رواۃ مالک وابن عساکر عن ابن عمر

فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں (اونٹ کو) چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ راوی کا بیان ہے پھر یہ ذکر کیا، اس سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن بجیر بن یسار، خطیب نے کہا: کہ متروک ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن جعفر بن عمرو بن امیه الضمری عن ابیه مثله

۵۶۹۹.....میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا، ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ جھاڑ پھونک کرتے نہ فال لیتے نہ داغتے ہیں (بلکہ) وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، میں نے عرض کی: اے رب میرے لیے ان میں اضافہ فرما، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر ستر میں سے ستر ہزار، میں نے عرض کی اے میرے رب وہ پورے نہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہم تمہارے لیے انہیں دیہاتیوں سے پورا کردیں گے۔ ابن سعد عن عمر بن عمیر

۵۷۰۰.....میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کرتے، نہ فال لیتے، اور نہ داغتے ہیں (بلکہ) اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

بخاری عن ابن عباس، مسند احمد مسلم، عن عمران بن حصین، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه، طبرانی فی الکبیر عن خباب

اسے دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے افراد میں روایت کیا ہے اور اس قول کا اضافہ کیا ہے "وہ نہ فال لیتے اور نہ پسندیدگی کی وجہ سے چھوڑتے ہوں گے یعنی بدشگونی نہیں لیتے ہیں۔

۵۷۰۱.....جنت میں ستر ہزار افراد بغیر حساب کے داخل ہوں گے، جو نہ داغتے ہوں گے نہ جھاڑ پھونک کرتے ہوں گے نہ فال لیتے ہوں گے (بلکہ) اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔ ابونعیم عن خباب ابن الارت

انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں کی تعداد

۵۷۰۲.....میرے سامنے (عالم مثال میں) انبیاء اپنی امتوں کے ساتھ پیش ہوئے، ایک نبی گزرتا تو اس کے ساتھ تین افراد ہوتے، پھر کوئی نبی گزرتا تو اس کے ساتھ ایک ٹولی ہوتی، اور کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت ہوتی اور کوئی نبی ایسا بھی تھا کہ اس کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ میرے سامنے موسیٰ علیہ السلام پیش کیے گئے ان کے ساتھ، بنی اسرائیل کی بھیڑ تھی۔ (انہیں دیکھ کر) مجھے تعجب ہوا، میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو کہا گیا: یہ آپ کے بھائی موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل ہیں، میں نے کہا: میری امت کہاں ہے؟ مجھے کہا گیا: اپنے دائیں طرف دیکھو، میں نے دیکھا کہ ایک شاہراہ کو لوگوں کے چہروں نے بند کررکھا ہے، مجھے پھر کہا گیا: اپنے بائیں طرف دیکھو، میں نے ناگہاں دیکھا تو افق لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا ہے، مجھے کہا گیا: کیا آپ راضی ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر مجھے کہا گیا: ان لوگوں کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر تم سے ہوسکے کہ ان ستر ہزار میں سے ہوجاؤ تو ہوجانا، اور پھر بھی اگر تم سے کوتاہی ہو تو شاہراہ والوں سے ہوجانا، اور مزید اگر کوتاہی کرو تو افق والوں سے ہوجانا، اس واسطے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ بہت بڑی تعداد میں ہوں گے اور ایک دوسرے پر فخر کررہے ہوں گے میں امید کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے میری اتباع کی وہ جنت کا چوتھائی حصہ ہوں گے، مجھے امید

ہے کہ وہ اہل جنت کا نصف ہوں گے، اتنے میں عکاشہ اٹھے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان ستر (ہزار) میں سے بنادے، آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے بنادے، آپ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا، پھر کسی نے کہا: وہ ستر ہزار کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو نہ داغ لگاتے ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے نہ فال لیتے ہیں، اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

عبدالرزاق فی المصنف مسند احمد، طبرانی فی الکبیر مستدرک حاکم، عن ابن مسعود

۵۷۰۳...... جس نے فتنہ کے زمانہ میں کوئی اونٹ پالا یا کوئی خزانہ جمع کیا یا جائیداد اس ڈر سے جمع کی کہ اس پر کوئی مصیبت نہ آجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ خیانت و بددیانتی کرنے والا ہوگا۔ نعیم بن حماد فی الفتن حدثنا المغیرہ عن المھلب و ابی عثمان مرسلاً

غور و فکر

۵۷۰۴...... ہر چیز میں غور و فکر کرو (البتہ) اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو، اس واسطے کہ ساتویں آسمان سے لے کر اس کی کرسی تک سات ہزار نور (کے پردے ہیں) اور وہ ان سے اوپر ہے۔ ابوالشیخ فی العظمة عن ابن عباس

۵۷۰۵...... اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور خوض کرو، (لیکن) اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ ابوالشیخ عن ابی ذر

۵۷۰۶...... مخلوق میں غور کرو، البتہ خالق کے بارے میں غور نہ کرو اس لیے کہ تم اس کا اندازہ لگانے سے قاصر ہو۔ ابوالشیخ عن ابن عباس

۵۷۰۷...... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور کرو، (لیکن) اللہ تعالیٰ کے بارے غور نہ کرو۔

ابوالشیخ، طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۵۷۰۸...... اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور (مگر) اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور و فکر نہ کرو۔ ابوالشیخ حلیة الاولیاء عن ابن عباس

۵۷۰۹...... اپنے دلوں کو سر جھکا کر غور کرنے کا عادی بناؤ زیادہ غور و فکر اور اندازے سے کام لیا کرو۔ فردوس عن الحکم بن عمیر

۵۷۱۰...... ایک گھڑی کا غور و فکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابوالشیخ فی العظمة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۷۱۱...... ایک گھڑی کا سوچ و بچار رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

صالح بن احمد فی کتاب التبصرة عن انس، مرفوعاً. ابوالشیخ فی العظمة عن ابن عباس. موقوفاً

۵۷۱۲...... ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کی جنت و جہنم میں غور و فکر کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر کرتے ہیں برے ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہیں کرتے۔ ابوالشیخ عن نھشل. عن الضحاک عن ابن عباس

تشریح:...... اس روایت اور سابقہ روایتوں میں تعارض معلوم ہو رہا ہے، اول تو یہ روایت ایک کذاب راوی کی وجہ سے قابل استدلال نہیں، دوم امر و نہی میں نہی کو امر پر مقدم رکھا جاتا ہے، اور اگر بالفرض یہ روایت درست ہے تو اسے منسوخ سمجھا جائے گا، یا تفکر فی ذات اللہ کا معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں صفات کے لحاظ سے غور و فکر کرنا۔

۵۷۱۳...... خبردار اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر نہ کرنا، (یہ جملہ اور) اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی عظمت میں غور و فکر کرو۔ یہ جملہ تین بار فرمایا۔

ابوالشیخ فی العظمة عن یونس بن میسرة، مرسلاً

۵۷۱۴...... اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر نہ کرو، (بلکہ) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور و فکر کرو، اس واسطے کہ ہمارے رب نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے دونوں پاؤں سب سے نچلی ساتویں زمین میں ہیں جبکہ اس کا سر اوپر والے ساتویں آسمان سے گزر گیا، اس کے پاؤں اور ٹخنوں کے

درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے اور خالق مخلوق سے عظیم تر ہے۔ابو الشیخ فی العظمة، حلية الاولياء عن عبدالله بن سلام

کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا......از اکمال

۵۷۱۵......اے اہل یمامہ تم مٹی کے عناصر ملانے میں سے سب سے ہوشیار ہو، سو ہمارے لئے مٹی کو ملا دو۔طبرانی فی الکبیر عن طلق بن علی

۵۷۱۶......مٹی میں سے یمامی مٹی کو مقدم رکھو اس واسطے کہ وہ چھونے میں بڑی اچھی ہے۔ابن حبان عن طلق

لوگوں کو ان کے درجات میں رکھنا

۵۷۱۷......لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشة

۵۷۱۸......خیر وشر میں لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو، اوران کا ادب اچھے اخلاق سے کرو۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

تواضع وعاجزی

۵۷۱۹......تواضع انسان کا مرتبہ ہی بڑھاتی ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کردے گا، معاف کرنا انسان کی عزت میں اضافہ کرتا ہے لہٰذا معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دے گا، صدقہ مال کی زیادتی کا باعث ہے لہٰذا صدقہ کیا کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن محمد بن عمیر العبدی

۵۷۲۰......بندہ جب تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک بلند کردیتے ہیں۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۵۷۲۱......جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ بلند کرتے ہیں یہاں تک اسے علیین (انسانوں کا آخری بلند مقام) تک پہنچا دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ بھی تکبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ گھٹا دیتے ہیں بالآخر اسے سب سے کم درجہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک حاکم، عن ابی سعید

۵۷۲۲......اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ (سب) تواضع اختیار کرو، کوئی کسی پر فخر نہ کرے، اور نہ کوئی کسی سے بغاوت کرے۔

مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، عن عیاض بن حمار

۵۷۲۳......اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ تواضع اختیار کرو، تم میں سے کوئی کسی کے خلاف بغاوت نہ کرے۔

بخاری ادب المفرد، ابن ماجه عن انس

۵۷۲۴......یہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع ہے کہ انسان اونچی جگہ بیٹھنے کی بجائے پست جگہ پر بیٹھ جائے۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن طلحة

۵۷۲۵......تواضع اختیار کرو اور مساکین کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ تعالیٰ کے بڑے لوگوں میں ہو جاؤ گے، اور تکبر سے نکل جاؤ گے۔

حلية الاولياء عن ابن عمر

اپنا کام خود انجام دینا

۵۷۲۶......چیز کا مالک اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے اٹھائے البتہ یہ کہ کوئی کمزور ہو اور وہ اس سے عاجز آ رہا ہو تو اسے اس کا مسلمان بھائی امداد دے۔

طبرانی فی الاوسط، ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:...... یعنی جب کوئی شخص بوجھ نہ اٹھا سک رہا ہو تو اس کی امداد کردینی چاہیے۔

۵۷۲۷...... تم تواضع اختیار کرو، اس واسطے کہ تواضع دل میں ہوتی ہے، ہرگز کوئی مسلمان کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے بہت سے کمزور بوسیدہ کپڑوں میں ایسے ہوتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۵۷۲۸...... اس شخص نے تکبر نہیں کیا جس نے اپنے خادم کے ساتھ کھایا اور بازار میں گدھے پر سوار ہوا، اور بکری کو باندھ کر اسے دوھ لیا۔

بخاری ادب المفرد، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

آج کل کے مسلمان ملازم اگر صفائی ستھرائی کا اہتمام کریں تو ان کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں، باقی یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں، گھر میں جب مہمانوں کی کثرت ہوتی ہے تو عموماً لوگ مہمانوں کو کھانا کھلانے میں محو ہو جاتے ہیں اور خادم کو بہت تاخیر سے کھانا دیتے ہیں، ایک تو وہ خالی پیٹ ہوتا ہے دوم رنگی برنگی اشیاء کو للچائی نظروں سے دیکھتا ہے، بعد میں اسے وہی روٹی ساگ دال پات دیا جاتا ہے تو اس کے ذہن میں قورمہ، فروٹ اور کسٹرڈ کا نقشہ جمع ہو جاتا ہے وہ جونہی دال کا لقمہ منہ میں رکھتا ہے تو اس کے لیے نگلنا یوں مشکل ہو جاتا ہے جیسے پتھر کا نگلنا، اس واسطے، خادم کو پہلے کھانا کھلایا جائے، بازار میں گدھے پر سواری، آج کے دور میں موٹر کار سے ادنیٰ درجے کی سواریاں مراد ہیں، مثلاً بائیسکل، رکشہ وغیرہ، بکری کو دوہنے سے مراد گھر کا معمولی کام جسے کرنا مرد حضرات اپنی توہین سمجھتے ہیں، مشرق میں یہ بہت غلط رواج ہے کہ ہندو مسلم سب کے سب عورت کو اپنی نوکرانی اور باندی سمجھتے ہیں معمولی درجہ کا کام بھی خود نہیں کرتے، مثلاً کولر یا گھڑے سے پانی لے کر پینا، شلوار میں ازار بند ڈالنا، بستر سے اٹھتے وقت بستر کی درستگی اور کھانا کھا چکنے کے بعد کھانے کے برتن اٹھانا وغیرہ۔ مزید معلومات کے لیے دیکھیں، فطرتی ونفسیاتی باتیں، مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۵۷۲۹...... ہر آدمی کے سر میں ایک قدر و منزلت کا درجہ فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ آدمی تواضع کرتا ہے تو فرشتہ کو کہا جاتا ہے: اس کا درجہ بلند کرو، اور جب تکبر کرتا ہے تو فرشتہ کو کہا جاتا ہے: اس کا درجہ گھٹادو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، البزار عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۵۷۳۰...... جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کردے گا۔ حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۵۷۳۱...... کھردرا تنگ کپڑا پہنا کرو تاکہ عزت و فخر تم میں کوئی راہ نہ پائے۔ ابن منده عن انیس بن الضحاک

۵۷۳۲...... جوان رہو (معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو جو سخت جان تھے) کھردرا لباس پہنو تیراندازی کرو (یا چلتے قدم تیزی سے آگے بڑھاؤ) اور (کبھی کبھی) ننگے پاؤں چلا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی حدرد

۵۷۳۳...... جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتے ہوئے (شاندار) لباس چھوڑ دیا جبکہ وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے لوگوں کے روبرو بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ وہ ایمان کے عمدہ جوڑوں میں سے جو چاہے گا اسے پہنائیں گے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن معاذ بن انس

الاکمال

۵۷۳۴...... عائشہ! تواضع اختیار کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور تکبر کرنے والے اسے نہیں بھاتے۔

ابو الشیخ عن عائشه رضی اللہ عنها

۵۷۳۵...... جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اسے پست کرے گا۔

ابن منده وابو نعیم عن اوس بن خولی

۵۷۳۶..... جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو میانہ روی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مالدار (یا لوگوں سے لاپرواہ) کردے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالیں گے۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۳۷..... جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرے گا اسے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا، وہ اگرچہ اپنے نفس و ذات میں کمزور ہوگا (لیکن) لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوگا، اور جو تکبر کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ گھٹا دے گا، وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا اگرچہ اپنی ذات میں بڑا ہو یہاں تک کہ وہ ان کے نزدیک کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔ ابو نعیم عن عمر

۵۷۳۸..... جس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے انکساری کے لیے تواضع کی، اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو بڑائی کے لیے سر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گھٹائے گا، اور لوگ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں اپنے اعمال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتے ہیں تو اسے اپنی حفاظت سے باہر کردیتے ہیں، یوں اس کے گناہ ظاہر ہوجاتے ہیں۔ ابو الشیخ عن معاذ

۵۷۳۹..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے لیے اتنی سی تواضع کرتا ہے میں اسے اتنا بلند کردیتا ہوں۔

مسند احمد، ابویعلی، الشاشی، طبرانی فی الصغیر سعید بن منصور عن عمر

تشریح:..... بندے کی تواضع اپنی استطاعت سے اگرچہ کم ہے لیکن حق تعالیٰ کی عطاء سرفرازی اپنی شان کے مطابق ہے۔

۵۷۴۰..... تواضع سے بندہ کا رتبہ ہی بڑھتا ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کرے گا۔ الدیلمی عن انس

۵۷۴۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے حق کے لیے نرمی کی اور میری خاطر تواضع کی اور میری زمین میں تکبر نہ کیا۔ میں اسے اتنا بلند کروں گا یہاں تک کہ اسے علیین تک پہنچادوں گا۔ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۴۲..... ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ ہے جس پر ایک فرشتہ مامور ہے جب وہ بندہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کردیتا ہے اور اگر وہ خود بلند ہو تو اللہ تعالیٰ اسے گھٹا دیتا ہے، کبریائی و بڑائی اللہ تعالیٰ کی چادر ہے سو جو بھی اللہ تعالیٰ سے الجھے گا اسے اللہ تعالیٰ پست کردے گا۔

ابن صصری فی امالیہ عن انس

درجات کی بلندی اور پستی

۵۷۴۳..... ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ (بلندی و پستی) ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے، اور وہ کہتا ہے بلند ہو اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے، اور جب وہ سر اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ فرشتہ کہتا ہے: پست ہو اللہ تعالیٰ تجھے پست کرے۔ ابو نعیم والدیلمی عن انس

۵۷۴۴..... ہر بندے کے سر میں ایک درجہ (بلندی و پستی) فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی وجہ سے بلند کرتا ہے اور فرشتہ کہتا ہے بلند ہو اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے اور جب وہ سر اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ فرشتہ کہتا ہے جھک جا اللہ تعالیٰ تجھے پست کردے۔ ابن صصری فی امالیہ عن انس

۵۷۴۵..... ہر آدمی کے سر میں دو زنجیریں ہوتی ہیں ایک زنجیر ساتویں آسمان تک اور دوسری ساتویں زمین تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے جب وہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زنجیر کے ذریعہ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے اور جب تکبر کرتا ہے اسے زمین والی زنجیر کے ساتھ ساتویں زمین کی طرف جھکا دیتا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والحسن بن سفیان وابن لال والدیلمی عن انس

۵۷۴۶..... جو دنیا میں (تکبر کی بنا پر) اپنا سر اٹھائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گرائے گا، اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے مجمع سے اٹھالے گا، اور کہے گا: اے نیک بندے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری طرف میری طرف، تو ان بندوں میں سے ہے جن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ابن عساکر عن ابی بن کعب

۵۷۴۷.....جو شخص حسب میں اچھی صورت والا ہو، تواضع کرنے سے اسے عیب معلوم نہ ہوتا ہو تو وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے خالص لوگوں میں سے ہوگا۔ ابونعیم عن جابر الحلیة ج ۳ ص ۱۹۰

جھوٹا پانی پینے کی فضیلت

۵۷۴۸.....یہ تواضع کا ایک طریقہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کا جھوٹا (پانی) پیے اور جس نے اپنے بھائی کا جھوٹا پیا تو اس کے ستر درجات بلند ہوں گے، اس کی ستر برائیاں مٹائی جائیں گی اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

الخطیب عن ابن عباس وفیہ نوح بن ابی مریم واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

یہ روایت کہ ''مؤمن کے جھوٹے میں شفا ہے'' ان الفاظ سے ثابت نہیں، مزید تفصیل کے لیے المقاصد الحسنہ ''کشف الخفا'' اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ ''المنار المنیف''۔ بعض لوگ طبعاً دوسروں کا جھوٹا نہیں پیتے، گناہ دل سے نفرت وناگواری پر ہوتا ہے طبعاً کسی بات سے پریشانی پر نہیں ہوتا، مثلاً وضو میں ناک جھاڑنا ایک دینی فعل ہے لہٰذا اگر کوئی شخص گھن کی وجہ سے ناک نہیں جھاڑتا صرف ناک میں پانی ڈالتا ہے اور اسے دل سے برا نہیں سمجھتا تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں، کسی کا باپ بوڑھا ہے اور معذور ہے اسے کھانا کھلانا اور پیشاب وغیرہ کرنا پڑتا ہے لیکن کوئی شخص ایسا ہے کہ اسے گندگی سے نفرت ہے اور وہ منہ نہیں چڑھاتا اور نہ دل میں باپ کی خدمت سے کراہت محسوس کرتا ہے صرف اپنی طبیعت سے مجبور ہے تو اس کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔

۵۷۴۹.....جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر زیب وزینت ترک کردی اور اچھے کپڑے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی وجہ سے اور اس کی رضا جوئی کے لیے چھوڑ دیے تو (بطور انعام) اللہ اپنے لیے یہ حق قرار دیتے ہیں کہ اسے یاقوت کے صندوق　　(بکس) میں سے جنت کے ریشمی کپڑے پہنائیں۔ حلیة الاولیاء

اس کے بدلہ جنت کا جوڑا عطا فرمائیں۔ ابو یعلی، الذھلی الھزوی فی فوائدہ وابن النجار عن ابن عباس

حرف الحاء.....شرم وحیا

۵۷۵۰.....اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کر جیسے تو اپنے قبیلہ کے نیک مردوں سے حیا کرتی ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی امامہ

۵۷۵۱.....تم میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھ والے دو فرشتوں سے حیا کرنی چاہیے، جیسا کہ وہ اپنے نیک پڑوسیوں کے دو مردوں سے حیا کرتا ہے (جبکہ) وہ دونوں فرشتے رات دن اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۵۷۵۲.....اللہ تعالیٰ سے ایسے حیاء کرو جیسا حیا کا حق ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق ایسے ہی تقسیم کیے ہیں جیسے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کیے ہیں۔ بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

۵۷۵۳.....اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسا حیا کا حق ہے، جس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کی جیسا اس کا حق تھا تو وہ سر اور اس کے ارد گرد کی حفاظت کرے، پیٹ اور جن چیزوں پر پیٹ مشتمل ہے اس کی حفاظت کرے، وہ موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے اور جس کا آخرت کا ارادہ ہو وہ دنیا کی زیب وزینت چھوڑ دے، جس نے یہ کام کر لیے تو اس نے حیا یعنی اللہ تعالیٰ سے جو حیا کرنے کا حق ہے وہ حیا کر لی۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

تشریح:.....سر میں آنکھ زبان اور کان شامل ہیں انہیں گناہوں سے بچاؤ، پیٹ کے ارد گرد شرمگاہ ہے ان کی حفاظت، حرام مال کھانے سے حفاظت، دنیا کی وہ زیب وزینت جس میں حد درجہ کا تکلف اور بناؤ سنگار پایا جاتا ہے مثلاً بیوٹی پارلر میں جا کر چہرے اور بالوں کی درستگی کرنا وغیرہ، باقی وہ زیب وزینت جو صفائی میں شامل ہے وہ مطلوب ہے تا کہ کوئی بے ڈھنگا پن نمایاں نہ ہو، صاف کپڑے، سر کے بالوں کی حفاظت، صحت کا

خیال رکھنا یہ سارے امور حکم کے درجہ میں ہیں اس سے آگے بڑھنا نامناسب ہے جس کی طرف حدیث بالا میں تفصیل گزر چکی ہے

۵۷۵۴...... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس سے حیا چھین لیتے ہیں جب اس سے حیا چھین لی جائے تو اسے ناپسندیدہ اور مبغوض ملے گا، اور جب تو اسے اس حالت میں ملے کہ وہ تجھے مبغوض وناپسندیدہ ہو تو اس سے امانت چھین لی جائے گی، اور جب اس سے امانت چھین لی جائے تو اس سے اس حالت میں ملے کہ وہ خائن ہے اور اس سے خیانت کی جاتی ہے تو اس سے رحمت چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھین لی جائے تو اسے اس حال میں ملے گا کہ وہ مردود اور ملعون ہوگا تو اس کے گلے سے اسلام کا قلادہ (ہار) چھین لیا جائے گا۔

ابن ماجه عن ابن عمر

۵۷۵۵...... حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں جب ایک سلب کرلیا جائے تو دوسرا اس کے پیچھے ہو لیتا ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی الله عنه

حیاء اور ایمان کا تعلق

۵۷۵۶...... حیا اور ایمان دونوں جوڑ دیئے گئے ہیں، جب ایک ختم ہوجائے تو دوسرا بھی ختم ہوجاتا ہے۔

حاکم، حلیة الاولیاء، بیهقی فی شعب الایمان عن انس رضی الله عنه

۵۷۵۷...... ہر دین کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیا ہے۔ ابن ماجه عن انس وابن عباس

۵۷۵۸...... حیا ایمان کا حصہ ہے۔ مسلم، ترمذی، عن ابن عمر

۵۷۵۹...... ایمان اور حیا ایک ساتھ ملے ہوئے ہیں دونوں اکٹھے ہی ختم ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ

۵۷۶۰...... حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہیں جب ایک ختم ہو تو دوسرا بھی ختم ہوجاتا ہے۔

حلیة الاولیاء، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی الله عنه

۵۷۶۱...... حیا ہی پورا دین ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن قرة

۵۷۶۲...... حیا ساری کی ساری بھلائی وبہتری ہے۔ مسلم، ابوداؤد عن عمران بن حصین

۵۷۶۳...... حیا سے خیر ہی پیدا ہوتی ہے۔ بخاری مسلم عن عمران بن حصین

۵۷۶۴...... حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا ذریعہ) ہے۔ بے ہودہ گوئی جفا کا حصہ ہے اور جفا جہنم میں (جانے کا ذریعہ) ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

۵۷۶۵ حیا اور کم گوئی ایمان کے دو جز ہیں (جبکہ) بے ہودہ گوئی اور بیان نفاق کے دو جزء ہیں۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی امامة

تشریح:...... مراد ہر وقت کی بڑبڑ اور ٹرٹر ہے، حق بات اگر اچھے انداز سے کرنے والا ہو تو سننے کو بھی جی چاہے۔

۵۷۶۶...... حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں، جب ایک سلب کرلی جائے تو دوسری اس کے پیچھے ہو لیتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی الله عنه

۵۷۶۷ حیا زینت (کا باعث) ہے اور تقویٰ عزت (کا سبب) ہے، بہترین سواری صبر ہے اور اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار عبادت ہے۔

الحکیم عن جابر

۵۷۶۸ حیا ایمان کا حصہ ہے اور میری امت میں سب سے باحیا عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

مطلب یہ کہ باقی لوگ بھی باحیا ہیں لیکن عثمان پر حیا کا غلبہ ہے۔

۵۷۶۹......حیا دس حصے ہیں نو درجے عورتوں میں اور ایک درجہ مردوں میں ہے۔ فردوس عن ابن عمر

۵۷۷۰......میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کرو جیسے اپنی قوم کے نیک شخص سے حیا کرتے ہو۔

الحسن بن سفیان، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن سعید بن یزید بن الازور، مرسلاً

۵۷۷۱......سب سے پہلے اس امت سے حیا اور امانت اٹھالی جائیں گی۔ القضاعی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۷۷۲......حیا اسلام کا ایک طریقہ ہے اور بے ہودہ گوئی آدمی کی ملامت (کا سبب) ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۵۷۷۳......حیا اور کم گوئی ایمان کا حصہ ہیں، اور وہ دونوں جنت کے قریب کرتے ہیں اور جہنم سے دور کرتے ہیں، فحش گوئی اور بے ہودہ گوئی شیطان کی طرف ہیں، اور وہ دونوں جہنم کے قریب کرتے اور جنت سے دور کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامه

تشریح:......خوب سوچ لینا چاہیے کہ فحش اور بے ہودہ گوئی کتنے بڑے گناہ ہیں!

۵۷۷۴......اس امت سے سب سے پہلے امانت اور حیا اٹھالی جائے گی، سو اللہ تعالیٰ سے ان دونوں کا سوال کرو۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

۵۷۷۵......اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد و جز حیا اور اچھے اخلاق ہیں۔ فردوس عن انس

۵۷۷۶......اگر حیا کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ نیک مرد ہوتا۔ طبرانی فی الاوسط، خطیب عن عائشه

۵۷۷۷......جو شخص لوگوں سے حیا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے بھی حیا نہیں کرتا۔ طبرانی فی الکبیر عن انس

تشریح:......بالکل ایسے ہی جیسے جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔

۵۷۷۸......کہا جاتا تھا: لوگوں نے جو نبوت کے کلام سے بات پائی وہ یہ ہے: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی الطفیل

۵۷۷۹......لوگوں نے جو پہلی نبوت کے کلام سے جو بات پائی وہ بات یہ ہے: جب تو بے حیا بن جائے تو جو چاہے کرتا پھر۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ابن ماجه عن ابی مسعود، مسند احمد عن حذیفه

۵۷۸۰......لوگوں نے سابقہ نبوت کی جو آخری بات پائی وہ یہ تھی: جب تو بے حیا ہو جائے تو جو چاہے کر۔

ابن عساکر فی تاریخه عن ابی مسعود، البدری الانصاری

الاکمال

۵۷۸۱......حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا سبب) ہے، اگر حیا کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ نیک مرد ہوتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشه رضی الله عنها

۵۷۸۲......اسے حیا کرنے سے منع نہ کرو چھوڑو اس واسطے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن سالم بن عبداللّٰہ بن عمر عن ابیه

تشریح:......کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو (کم) حیا کرنے کی نصیحت کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا، پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔

۵۷۸۳......ہر چیز کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیاء ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح:......گویا بے حیا شخص کا اسلام سے کوئی سروکار ہی نہیں۔

۵۷۸۴......حیاء خیر کی بات ہی پیدا کرتی ہے۔ الحسن بن سفیان و ابونعیم عن اسیر بن جابر

تشریح:.....حیا جب سراپا بھلائی ہے تو بھلائی سے کونسی برائی رونما ہوتی ہے؟!

۵۷۸۵.....حیا سراسر بھلائی ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن عمران بن حصین

۵۷۸۶.....تجھے حیا سے بھلائی ہی حاصل ہوگی۔ ابن سعد، بخاری فی تاریخه والحسن بن سفیان ابویعلی فی مسنده والبغوی وابن السکن وابن قانع وابونعیم وابن شاهین، ابن ابی شیبه، عن اسیر بن عمرو الکندی وماله غیره

۵۷۸۷.....حیا پاکدامنی اور زبان کی بندش نہ کہ عقل اور دل کی بندش (یہ تینوں اوصاف) ایمان کا حصہ ہیں یہ آخرت میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا میں سے کم کرتی ہیں اور آخرت میں ان کا اضافہ دنیا کے نقصان سے بڑھ کر ہے، جبکہ لالچ فحش اور بے حیائی نفاق سے (پیدا ہوتی) ہیں اور یہ آخرت میں کمی کرتی ہیں اور دنیا میں اضافہ کرتی ہیں اور آخرت میں جو نقصان کرتی ہیں وہ دنیا میں اضافہ سے کئی زیادہ ہے۔

یعقوب بن سفیان، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء بیهقی فی السنن، خطیب، ابن عساکر عن طریق ایاس بن معاویه بن قرة المزنی عن ابیه عن جده

تشریح:.....یعنی حیا، پاکدامنی اور کھل کر بات نہ کرنے سے دنیا کا نقصان تو ہوتا ہے لیکن آخرت میں درجات میں اضافہ ہوتا ہے اس کے برعکس لالچ فحش اور بے حیائی سے دنیاوی منافع تو کچھ وقت کے لیے حاصل ہو جاتے ہیں لیکن آخرت کا نقصان اس سے بڑھ کر ہے۔

۵۷۸۸.....اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے حصے تقسیم کر دیئے ہیں۔

بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

حیاء ظاہر ومخفی ہر حال میں لازم ہے

۵۷۸۹.....جو شخص اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا وہ تنہائی میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا۔ ابونعیم فی المعرفة عن محمد بن الجهم فرماتے ہیں: کہ محمد بن عثمان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ صحابی ہیں۔

تشریح:.....اس لیے کہ نیکی کا جو کام انسان سامنے نہیں کر سکتا وہ تنہائی میں کہاں کرتا ہوگا؟!

۵۷۹۰.....حیا کی کمی کفر (کا باعث) ہے۔ الحکیم والشیرازی، فی الالقاب عن عقبه بن عامر

تشریح:.....وہ پہلے بے حیا بن کے پردۂ اسکرین پر آئی پھر اور آگے بڑھی یہاں تک کہ ہندوستان پہنچی اور دولت وعزت کی طلب میں ایک ہندو سے شادی کر لی یوں بے حیائی کفر کا ذریعہ بن گئی۔

۵۷۹۱.....جس میں حیا نہیں اس کا دین نہیں اور جس کے اندر دنیا میں حیا نہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ دیلمی عن عائشه رضی الله عنها جب دینداری نہیں تو جنت کی حقداری کا ہے کی؟

۵۷۹۲.....نیکی سب کی سب صدقہ ہے اہل جاہلیت کا نبوت کی جس آخری بات سے تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کرتا پھر۔

مسند احمد والرویانی والخطیب، سعید بن منصور عن حذیفه

۵۷۹۳.....انبیاء کی صرف یہی بات باقی رہی، لوگ کہتے ہیں: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔ ابن منده عن ابی مسعود البدری الانصاری یہ حدیث پہلے ۵۷۸۰ میں گزر چکی ہے۔

۵۷۹۴.....جو شخص کوئی بات جو اس نے کہی یا اس سے کہی گئی اور وہ (کہنے یا سننے میں) حیا نہ کرے تو وہ حرامی ہے اس کی ماں ناپاکی حالت میں حاملہ ہوئی۔ طبرانی عن عبیدالله بن عمر بن شویفع عن جده عن شویفع

تشریح:.....یعنی حلالی شخص حیا والی بات سے حیا کرتا ہے اور جسے کوئی پروا نہ ہو تو وہ وہی ہے۔

۵۷۹۵.....لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ شیطان ان کی اولاد میں بھی شرکت کرنے لگیں گے کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، لوگوں نے پوچھا: ہم اپنی اولاد کو ان کی اولاد سے کیسے پہچان سکیں گے؟ آپ نے فرمایا حیا اور مہربانی کی کمی کی وجہ سے۔

ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۹۶۔۔۔ دو عادتیں عرب کے اخلاق سے ہیں جو دین کا ستون ہیں (اور ڈر ہے کہ) عنقریب لوگ انہیں چھوڑ دیں گے، حیا اور اچھے اخلاق۔

ابو الشیخ عن ابن عمر

تشریح:۔۔۔۔۔ عصر حاضر میں یہ خدشہ چڑھتے سورج کی طرح پختہ ہوتا جارہا ہے۔

۵۷۹۷۔۔۔ بندے سے سب سے پہلے حیا چھینی جاتی ہے تو وہ انتہائی ناپسندیدہ اور نفرت زدہ ہوجاتا ہے پھر اس سے امانت چھین لی جاتی ہے تو وہ خیانت کرنے والا اور جس سے خیانت کی جاتی ہے وہ بن جاتا ہے پھر اس سے رحم کو نکال لیا جاتا ہے تو وہ سخت زبان اور سخت دل ہوجاتا ہے اور اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ اور ہارا تار پھینکتا ہے یوں وہ ایسا ملعون شیطان بن جاتا ہے جس پر بہت بہت پھٹکار بھیجی جاتی ہے۔ الدیلمی عن انس

تشریح:۔۔۔۔۔ اس لیے کہا جاتا ہے: چھوٹی چیزیں بڑی چیزوں کی محافظ ہوتی ہیں پتوں سے شاخیں اور شاخوں سے پورے درخت اور مجموعہ درخت سے تنے کی اور تنے سے جڑوں کی حفاظت ہوتی ہے۔

مبغوض شخص کی علامت

۵۷۹۸ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ناپسند کرتے ہیں تو اس سے حیا کھینچ لیتے ہیں سو جب اس سے حیا چھین لیتے ہیں تو تو جب بھی اسے ملے گا تو وہ تجھے انتہائی ناپسند اور مبغوض ہوگا، اور اس سے امانت (بھی) چھین لیتے ہیں پس جب اس سے امانت چھین لیتے ہیں تو پھر اس سے رحمدلی بھی کھینچ لیتے ہیں اور جب اس سے رحمدلی چھین لیتے ہیں تو اس سے اسلام کا قلادہ بھی چھین لیتے ہیں پھر جب بھی تو اسے ملے گا تو اسے دھوکا دینے والا شیطان ہی پائے گا۔ بیھقی عن ابن عمرو

تشریح:۔۔۔۔۔ اپنی سستی اور غفلت سے اپنی نااہلیت کو ثابت کردیا اور ایک عظیم نعمت سے محروم ٹھہرا۔

۵۷۹۹ یوں نہ کہو کہ فلاں شخص کو حیا نے خراب کردیا، اگر تم نے یوں کہا ہوتا کہ حیا نے اسے درست کردیا، تو تم نے سچ کہا ہوتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۸۰۰ اللہ تعالیٰ نے حیا کے دس (۱۰) حصے (لوگوں میں) تقسیم کیے ہیں جس میں سے نو (۹) حصے عورتوں میں رکھے اور مردوں میں ایک ہی حصہ رکھا، اگر ایسی بات نہ ہوتی، تو وہ تمہارے مردوں تلے ایسے ہی گرتی پڑتیں جیسے چوپایوں کی مائیں اپنے نروں تلے گرتی پڑتی رہتی ہیں۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تیزی اور چستی

۵۸۰۱ ۔۔۔ نشاط میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح:۔۔۔۔ کسی جسمانی یا ذہنی بیماری کے علاوہ کی سستی قابل مذمت ہے، جس کی تفصیل فطرتی ونفسیاتی باتیں مطبوعہ نور محمد میں ملے گی۔

۵۸۰۲ نشاط اہل قرآن پہ طاری ہوتی ہے ان کے سینوں میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔ ابن عدی فی الکامل عن معاذ

تشریح:۔۔۔۔ اس سے وہ لوگ خوب اندازہ لگالیں جنہوں نے قرآن مجید یاد کرکے اور بعضوں نے تو کنارے پر پہنچنے سے پہلے ہی ۲۶، ۲۷ پارے یاد کرکے بھلادیا، یہ لوگ اگر اس نعمت کی قدر کرتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

۵۸۰۳ چستی میری امت کے صلحاء اور نیک لوگوں پر ہی ہوتی ہے پھر وہ ڈھل جائے گی۔ فردوس عن انس

تشریح:۔۔۔۔ معلوم ہوا کہ معصیت سے سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے خصوصاً نیکی کے کاموں میں جیسے نماز، ذکر، تلاوت وغیرہ۔

۵۸۰۴۔۔۔ نشاط میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوگی۔ طبرانی عن ابن عباس

۵۸۰۵... میری امت کے بہترین لوگ وہ چست لوگ ہیں کہ جب انہیں غصہ آئے تو وہ اسے پی جاتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

۵۸۰۶... حامل قرآن سے بڑھ کر کوئی شخص نشاط کا حقدار نہیں، اس کے سینہ میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔

ابو نصر السجزی فی الابانة فردوس عن انس

الاکمال

۵۸۰۷... اپنے سینوں میں قرآن جمع کرنے والوں پہ نشاط طاری ہوتی ہے۔ الدیلمی عن معاذ

۵۸۰۸... نشاط وچستی صرف میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس

بردباری اور حوصلہ مندی

۵۸۰۹... انسان بردباری کی وجہ سے روزے دار عبادت گزار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اور وہ جبار لکھا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے گھر والوں کا مالک ہوتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن علی

تشریح:... بردباری کا اجر کتنا عظیم ہے! اور ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے، ایسا کہنے والے فقط اپنے گھر کے شیر ہوتے ہیں۔

۵۸۱۰... بردبار شخص دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ خطیب عن انس

تشریح:... سرداری سے مراد کسی گروہ، جماعت اور قبیلہ کی سرداری مراد ہے۔

۵۸۱۱... (اے اشج) تم میں دو ایسی عادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں بردباری اور حوصلہ مندی۔ مسلم، ترمذی عن ابن عباس

تشریح:... اشج قبیلہ کے سردار تھے، ان کے سر میں زخم کا نشان تھا جس سے ان کا نام پڑ گیا، ان کا قصہ یہ ہوا کہ جب یہ اپنے قبیلہ کے ہمراہ اسلام لانے کی غرض سے مدینہ حاضر ہوئے تو تمام لوگ سامان سنبھالے اور اونٹ باندھے بغیر دربار نبوت میں ملنے کیلئے سفر سے آلودہ کپڑے پہنے جا پہنچے، جبکہ حضرت اشج نے سامان اتارا، اونٹوں کو باندھا اور کپڑے بدل کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو تاخیر کی وجہ بتانے پر آپ علیہ السلام نے ان سے یہ فرمایا۔

۵۸۱۲... اے اشج تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے حلم وحوصلہ مندی۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

۵۸۱۳... قریب تھا کہ حلیم وعقلمند شخص نبی ہو جاتا۔ خطیب عن انس

تشریح:... یعنی ان صفات سے ان کا سینہ صاف ستھرا ہو جاتا اور یہ صفات نبوت کی صفات تھیں لیکن اب خاتم النبیین کے بعد اس کا امکان ہی ختم ہو گیا۔

۵۸۱۴... کسی اذیت کی بات کو سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں، لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد پکارتے ہیں اور اس کے شریک بناتے ہیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ انہیں عافیت میں رکھتا اور انہیں رزق دیتا ہے۔ بخاری مسلم عن ابی موسیٰ

۵۸۱۵... وہ شخص بردبار نہیں جو بھلائی کے ساتھ گزر بسر نہ کرے، جس کے ساتھ اس کی گزر بسر ضروری ہے یہاں تک کہ لیے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس سے نکلنے کا راستہ بنا دے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی فاطمہ الایادی

تشریح:... اسی کا نام تقویٰ ہے کہ کسی چیز کے ہوتے ہوئے اس سے بچنا، سخت گرمی ہے ٹھنڈے پانی کے چشمے موجود، شہروں میں فریج لیکن ان سب کے ہوتے ہوئے روزہ دار شخص صبر کرتا ہے ایک شخص ہے کسی سے میل جول نہیں رکھتا، کسی سے بولتا نہیں، وہ کسی کی غلط بات پر کیا غصہ کرے گا اور کیا برداشت سے کام لے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو مؤمن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مؤمن سے بہتر ہے جو ان سے ملتا

نہیں اور نہ ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے۔

۵۸۱۶...... بردباری و برداشت کس قدر زینت بخشنے والی صفت ہے۔حلیۃ الاولیاء عن انس، ابن عساکر عن معاذ

۵۸۱۷...... جتنا مجھے ستایا گیا اتنا کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔حلیۃ الاولیاء وابن عساکر عن جابر

تشریح:...... اگرچہ ہر نبی کو اذیتیں دی گئیں لیکن انہیں صرف اپنی اپنی قوم سے تکلیف پہنچی جبکہ ہمارے نبی آخرزمان کو اپنی قوم کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب مثلاً یہود ونصاریٰ سے اذیتیں پہنچیں اس لیے آپ کی اذیت دوسروں سے بڑھ کر ہوئی، تفصیل کے لیے دیکھیں ''فطرتی باتیں'' مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی۔

۵۸۱۸...... اللہ تعالیٰ کے لیے جس طرح مجھے ستایا گیا کسی کو نہیں ستایا گیا۔حلیۃ الاولیاء عن انس

۵۸۱۹...... کسی بندے کا گھونٹ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کے گھونٹ سے افضل نہیں، جسے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کی رضا جوئی کے لیے پی جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

تشریح:...... غصہ ہمیشہ خلاف طبیعت کام سے آتا ہے، یہ معاملہ کبھی ہم نشینوں سے پیش آتا ہے اور کبھی اجنبیوں سے، اس واسطے ہم نشینوں میں برداشت سے اور اجنبیوں میں زبان کو قابو میں رکھ کر غصہ کو پینا پڑتا ہے۔

۵۸۲۰...... اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی گھونٹ کا اجر اس غصہ کے گھونٹ سے زیادہ نہیں جسے کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے پی جائے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

غصہ پینے کی فضیلت

۵۸۲۱...... اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ، غصہ کے گھونٹ سے پسندیدہ نہیں جسے کوئی بندہ پی جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ ایمان سے بھر دے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عباس

تشریح:...... مراد سینہ ہے، اس لیے کہ دوسری احادیث میں زبان اور اس کے گردونواح کے اعضاء کو ایک حصہ اور پیٹ اور اس کے آس پاس والے اعضاء ایک حصہ شمار کیے گئے ہیں۔

۵۸۲۲...... جس شخص نے اس حالت میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... قدرت دستی ہو یا زبانی یا قلبی، بعض لوگ غصہ میں ہاتھ لات برساتے ہیں کچھ بے دست وپا زبان سے مدمقابل کو ہٹاتے ہیں اونچی نہ سہی دبے الفاظ میں گالی ہی دے دیتے ہیں اور ایک صفت ایسی ہے جن کے اعضاء ہلتے ہیں نہ زبان میں جنبش ہوتی ہے بس دل سے آہ یا صدا نکلتی ہے ہر ایک کو اس کی قدرت کے مطابق اجر ملے گا۔

۵۸۲۳...... جس شخص نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن وایمان سے بھر دے گا اور جس نے عاجزی وانکساری کی وجہ سے خوبصورت لباس باوجود قدرت کے ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے عزت وشرافت کا لباس پہنائیں گے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کی شادی کرائی تو اللہ تعالیٰ اسے بادشاہ کا تاج پہنائے گا۔ابوداؤد عن وھب

تشریح:...... ہمیشہ خوبصورت یا خستہ لباس پہننا افراط تفریط ہے حدیث میں جس امر کی طرف اشارہ ہے وہ کبھی کبھار کا عمل ہے، جیسا حدیث میں آتا ہے کہ کبھی ننگے پاؤں بھی چل لیا کرو دوسروں کی شادی ضروری نہیں کہ رشتہ تلاش کر کے کرائی جائے، لڑکی والوں کی جہیز دے کر اور لڑکے والوں کی ولیمہ کی رقم دے کر مدد کرنا بھی اس فضیلت میں شامل ہے۔

۵۸۲۴...... جس نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کے روبرو بلائیں گے،

یہاں تک کہ اسے حورعین میں سے جسے وہ چاہے اس کا اختیار دیں گے، اور جتنی چاہیں گے اس سے بیاہ دیں گے۔ عن معاذ بن انس

۵۸۲۵ جس نے اپنے غصہ کو روکا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ ابن ابی الدنیا عن ابن عمر

۵۸۲۶ ...اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی محبت واجب ہوگئی، جسے غصہ دلایا گیا (مگر) اس نے برداشت سے کام لیا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۸۲۷ لغزشوں والا ہی بردبار ہوتا ہے اور صاحب تجربہ ہی حکیم و سمجھدار ہوتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

تشریح: ......لغزشیں کھا کر وہ سمجھتا ہے کہ دوسرے سے بھی لغزش ہو جاتی ہے اس لیے برداشت کرتا ہے، اور بار بار ایک ہی طرح کے کام پیش آنے سے تجربہ ہو جاتا ہے۔

۵۸۲۸ ...اللہ تعالیٰ کے ہاں بلندی تلاش کرو، جو تمہارے ساتھ جہالت کرے، اس سے بردباری کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو۔

ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

تشریح: ......ضروری نہیں کہ جاہل ہی جہالت سے کام لے بسا اوقات پڑھے لکھے بھی جاہل بن جاتے ہیں دینے اور نہ دینے کا معاملہ عموماً پڑوسی رشتہ داروں میں ہوتا ہے، اکثر ناراضگیاں ذاتیات سے اٹھتی ہیں۔

الاکمال

۵۸۲۹ ...کسی چیز کی کسی چیز کی طرف نسبت، بردباری کی علم کی طرف نسبت سے افضل نہیں۔ ابن السنی عن ابی امامة

۵۸۳۰ جہالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عزت نہیں دیتا اور نہ حلم و بردباری کی وجہ سے ذلیل کرتا ہے اور نہ کبھی کسی صدقہ نے مال کو کم کیا ہے۔

ابن شاہین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۸۳۱ ...حوصلہ مندی ہر ایک کام میں بہتر ہے سوائے نیک عمل کے۔ العسکری عن جابر بن محمد

تشریح: ......مفصلاً اس واسطے کہ نیک کام میں تاخیر اکثر اس کے رہ جانے کا باعث بن جاتی ہے، ایک صاحب کا قول ہے:

عجلوا الصلوة قبل الفوت وعجلوا التوبة قبل الموت

نماز کے فوت ہو جانے سے پہلے جلدی کرو اور موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو۔ ملفوظات میا شاہ

۵۸۳۲ ...تین کاموں کے علاوہ ہر کام میں آہستگی درست ہے، اور وہ تین امور یہ ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا لشکر (یعنی جہاد) کے لیے پکارا جائے تو سب سے پہلے دیکھنے والے بنو، اور جب نماز کی اذان ہو جائے تو سب سے پہلے نکلنے والے بنو، اور جب کوئی جنازہ آئے تو اس (کے دفن) میں جلدی کرو پھر اس کے بعد تاخیر بہتر ہے۔ العسکری فی الامثال عن نفیع الحارثی فی مشیخة قومه

تشریح: ......ان تین کے علاوہ اور بھی امور مختلف احادیث میں وارد ہوئے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ بالغ لڑکی جس کے لیے مناسب رشتہ مل رہا ہو اس میں جلدی کرو۔

عجلت پسندی شیطانی عمل ہے

۵۸۳۳ بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی عذر قبول کرنے والا نہیں، اور حمد سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ بیهقی فی شعب الایمان عن انس

۵۸۳۴ ...اے اشج! تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں حوصلہ مندی اور ثابت قدمی۔ مسند احمد عن الوازع بن الزارع

۵۸۳۵ ...اے اشج! تمہاری دو اچھی عادتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔ الباوردی عن الوازع بن الزارع

تشریح: ......جب اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو لازماً پسند ہوں گی۔

۵۸۳۶۔۔۔۔تمہاری دو عادتیں اللہ تعالیٰ کو بڑی پسند ہیں، بردباری اور حیا۔

مسند احمد، بخاری فی الادب و ابن سعد و البغوی، ابن حبان، عن الاشج و اسمه المنذر بن عامر و الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

تشریح:۔۔۔۔مختلف مواقع پر آپ نے انہیں ان کی اچھی عادات پر خوشخبری سنائی۔

۵۸۳۷۔۔۔۔تمہاری دو عادتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں، بردباری اور برقراری۔ مسلم، ترمذی عن ابن عباس، مسلم عن ابی سعید، مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، والبغوی، بخاری مسلم، سعید بن منصور، عن ام ابان بنت الوازع بن الزارع عن جدها، طبرانی فی الکبیر۔ بخاری فی التاریخ عن الاشج، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، ابن منده و ابونعیم عن جویریة العصری

۵۸۳۸۔۔۔۔تمہاری دو خصلتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ٹھہراؤ اور ثابت قدمی۔ طبرانی فی الکبیر عن مزیدة العبدی

۵۸۳۹۔۔۔۔اے امت! تمہاری دو خصلتیں ایسی ہیں جو تم سے پہلی امتوں میں نہ تھیں۔

ابن منده و ابونعیم عن اصبغ بن غیاث بالمعجمة والمثلثة وقیل بالمهملة والموحدة وسنده ضعیف

۵۸۴۰۔۔۔۔دو انوکھی باتیں ہیں: بے وقوف (کے منہ) سے حکمت کی بات (سن کر) قبول کرلو اور سمجھدار سے بے وقوفی کی بات (سن کر) معاف کردو، اس واسطے کہ لغزشوں والا ہی بردبار ہوتا ہے اور تجربے والا ہی حکیم ہوتا ہے۔ الدیلمی عن علی

تشریح:۔۔۔۔انسانی ذہن ایک ریڈار کی مانند ہے جب وہ خالی اور بیدار ہوتا ہے تو فضائے وسیع میں پھرنے والی بے شمار باتوں میں سے کوئی ایک بات اچک لیتا ہے اگر حکمت کی بات بے وقوف کے ذہن میں آجائے تو اوپری لگتی ہے، لیکن حکمت کی بات مؤمن کی میراث ہے جہاں جس سے ملے قبول کرلے اور معیار و کسوٹی اس کے لیے قرآن و حدیث اقوال صحابہ اور پر حکمت ذہانت ہے اسی طرح سمجھدار شخص کے ذہن میں کسی وقت کوئی بے وقوفی کی بات آجاتی ہے، جو سننے والوں کو عجیب لگتی ہے کہ حضرت کیا فرمارہے ہیں ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ہوشیار رہو کبھی شیطان حکیم و سمجھدار شخص کی زبان بولتا ہے

۵۸۴۱۔۔۔۔بردبار صرف برقراری والا اور علم والا صرف لغزش والا اور حکیم و سمجھدار صرف تجربے والا ہی ہوتا ہے۔ العسکری عن ابی سعید

اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے بارے اچھا گمان رکھنا

۵۸۴۲۔۔۔۔اچھا گمان اچھی عبادت کی وجہ سے (پیدا) ہوتا ہے۔ ابوداؤد، حاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح:۔۔۔۔عبادت کی اچھائی دل کی حاضری سے پیدا ہوتی ہے اور یہی چیز آج کل لوگوں میں نہیں رہی جسے خشوع وخضوع سے تعبیر کیا جاتا ہے، بے توجہی سے کی جانے والی عبادت سے قرب کی بجائے بعد پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل اچاٹ ہوجاتا ہے اور جب دل نہ لگے تو عبادت چھوٹ جاتی ہے اس وقت دل میں خیال آتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ بخشے گا نہیں اور یہی بدگمانی ہے۔

۵۸۴۳۔۔۔۔سب سے افضل عبادت، اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ اسکے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو اس کا میرے بارے گمان ہوتا ہے۔

تشریح:۔۔۔۔انسان کا اپنا خیال اس کے لیے بہت سی مشکلات پیدا کردیتا ہے، بہت سے لوگ گھر سے نکلتے ہی یہ سوچ لیتے ہیں آج کسی سے لڑائی ہوگی، اور پھر ہو بھی جاتی ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا ہے کہ اگر ایک انسان جنگل میں جاتے جاتے یہ خیال دل میں جمالے کہ ابھی شیر نکلے گا مجھے زخمی کردے گا، پھر وہ خیال اس پر چھاجائے تو اگرچہ شیر نہ بھی نکلے تب بھی اس کی پیٹھ پر شیر کے پنجے کا نشان پڑجائے گا جس سے خون بھی بہہ نکلے گا جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ہی آسمانی زمینی آفتوں کا نشانہ ہیں تو وہی نشانہ بن جاتے ہیں اور جن کا گمان ہوتا ہے کہ ہمیں کبھی کشادہ رزق نہیں ملے گا تو انہیں کبھی اس کا موقع نہیں ملتا۔

۵۸۴۴۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو گمان وہ میرے بارے رکھتا ہے اگر گمان

اچھا ہے تو معاملہ بھی اچھا اور اگر برا ہے تو معاملہ بھی برا۔ طبرانی فی الاوسط، حلیۃ الاولیاء عن واثلہ

۵۸۴۵.....اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

مسند احمد عن انس، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:.....حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اس یقین سے پکارا کہ یہاں بھی نجات دینے والا فقط میرا رب ہے، تو وہ موت کے منہ سے واپس لوٹ آئے، قارون نے کبھی اس کا خیال کیا اور نہ سوچا اور لوگوں کی نظروں کے سامنے سامنے ہی حیات سے ہاتھ چھڑا کر موت کے منہ میں جا پڑا۔

بندہ کے گمان کے مطابق اللہ معاملہ فرماتا ہے

۵۸۴۶.....اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا، وہ جب اس کے کنارے پہنچا تو مڑ کر دیکھا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میرے رب میرا تو آپ کے بارے میں اچھا گمان ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ، اس واسطے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا اچھا وہ میرے بارے گمان رکھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:.....کہاں جہنم کا طوق نامہ اور کہاں آن کی آن میں جنت و بخشش کا پروانہ!

۵۸۴۷.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! میں ایسا ہی ہوں جیسا تیرا میرے بارے گمان ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں جب تو مجھے یاد کرے گا۔ حاکم عن انس

۵۸۴۸.....اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا، اللہ تعالیٰ کی اچھی عبادت کا حصہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۴۹.....سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں برا گمان رکھنا ہے۔ فردوس عن ابن عمر

۵۸۵۰.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے رکھتا ہے اگر اس نے اچھا گمان کیا تو اس کا (فائدہ) اور اگر برا گمان کیا تو اس کا (نقصان)۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۱.....آدمی کی اچھی عبادت کی وجہ سے اچھا گمان پیدا ہوتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل، خطیب عن انس

۵۸۵۲.....تم میں سے کوئی ہرگز اس حالت میں نہ مرے مگر اللہ تعالیٰ کے بارے اس کا اچھا گمان ہو۔ مسند احمد مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن جابر

تشریح:.....یعنی مرنے سے پہلے اس کی زندگی اس طرح گزرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے نیک گمان رکھتا ہو۔

۵۸۵۳.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا، تو آپ نے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ وہ کہنے لگا: ہرگز ایسا نہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، میں اپنی آنکھ کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۸۵۴.....اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے بارے اچھا گمان رکھو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا وابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۵.....اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے بارے اچھا گمان رکھو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۶.....بندے کے ساتھ، اس کے اللہ تعالیٰ کے بارے گمان کے مطابق معاملہ ہوتا ہے اور وہ قیامت کے روز اپنے دوستوں کے ہمراہ ہوگا۔

ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۷۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔

طبرانی فی الکبیر عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

اس سند میں لطافت یہ ہے کہ اس کے تینوں راوی باپ، بیٹا اور پوتا ہیں جیسے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ والی سند ہے۔

۵۸۵۸۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے گمان رکھتا ہے اگر اچھا گمان رکھے تو اچھا اور برا رکھے تو برا۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن واثلہ بن الاسقع

۵۸۵۹۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے بندے میں اس طرح معاملہ کرتا ہوں جس طرح تو میرے بارے گمان رکھتا ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں گا جب تو مجھے یاد کرے گا۔ حاکم غریب صحیح عن انس

تشریح:۔۔۔۔معیت الٰہی جسم وجان ہیئت ومکان سے پاک ہے ویسے تو ہر مسلمان کو معیت الٰہی حاصل ہے لیکن ذکر کے وقت معیت خاص حاصل ہوجاتی ہے، مثلاً بادشاہ تمام رعایا کا نگران ہوتا ہے مگر جو شخص صبح وشام بادشاہ کے دربار میں حاضری دے اسے پورا اعتماد ہوتا ہے کہ میں بادشاہ کی نظر میں ہوں اور باری تعالیٰ کے ہاں تو معاملہ دل کے تعلق وارتباط کا ہے۔

۵۸۶۰۔۔۔تم میں سے جو بھی مرے وہ اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے حسن ظن ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے نیک گمان رکھنا جنت کی قیمت ہے۔

ابن جمیع، فی معجمہ والخطیب وابن عساکر عن انس، وفیہ ابونواس الشاعر قال الذھبی: فسقہ ظاھر فلیس باھل ان یروی عنہ

تشریح:۔۔۔۔اس لیے کہ حسن ظن ہی تمام عبادات کی جان ہے، اور جنت کی قیمت قرار دینا بطور انعام وفضل ہے ورنہ کوئی عمل جنت کا بدل نہیں ہوسکتا۔

۵۸۶۱۔۔۔جس کے بس میں یہ ہو کہ وہ جب مرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے بارے اس کا گمان اچھا ہو تو وہ ایسا کرلے۔ ابن حبان عن جابر

تشریح:۔۔۔۔مرنا جینا تو کسی کے بس میں نہیں، البتہ حسن ظن رکھنا اختیار میں ہے اور حدیث میں اسی کا حکم ہے یہ چیز حاصل ہوتی ہے علم دین سے یا علماء کی مجالس یا صلحاء کے ہاں حاضری دینے سے۔

۵۸۶۲۔۔۔غصہ ایمان کو اسی طرح خراب کردیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو خراب کردیتا ہے اے معاویہ بن حیدۃ! اگر تم سے یہ ہوسکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہارا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان ہو تو اسی طرح کرنا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے گمان کے مطابق اس سے معاملہ فرماتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر ابن عساکر، عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

حرف الخاء۔۔۔۔۔الخوف والرجاء

خوف وامید

۵۸۶۴۔۔۔۔میں قسم کھاتا ہوں: کہ خوف اور امید جس (کے دل) میں جمع ہوں اور پھر وہ جہنم کی بدبو سونگھے، اور جس (کے دل) میں دونوں جدا ہوں اور وہ دنیا میں جنت کی خوشبو سونگھ لے (یہ نہیں ہوسکتا)۔ بیھقی فی شعب الایمان عن واثلہ

تشریح:۔۔۔۔خوف کی وجہ سے انسان گناہوں سے باز رہتا ہے اور امید کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طلبگار رہتا ہے، جہنم کی بدبو اس میں آگ اور لوگوں کے گلنے سڑنے کی وجہ ہے، اور جنت میں خوشبو مشک وعنبر، اور دیگر نعمتوں کی وجہ سے، جیسے دنیا میں ایک طرف بوچھڑ خانہ ہو اور دوسری طرف کوئی پھل پھول کا باغ ہو۔

۵۸۶۵۔۔۔اللہ تعالیٰ انسان پر اسی کو مسلط کرتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس پر کسی و

مسلط نہ کرے، اور جب کسی سے امید رکھے تو اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے، اگر انسان صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے حوالہ نہ کرے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:...... غیر اللہ سے خوف، خوف مافوق الاسباب مراد ہے یعنی انسان دوسروں سے اس طرح ڈرے جس طرح اللہ تعالیٰ سے ڈرا جاتا ہے، باقی خوف طبعی تو انبیاء میں بھی تھا، دیکھیں موسیٰ علیہ السلام لاٹھی سے بنے سانپ کو دیکھ کر سرپٹ بھاگے، اور غیر اللہ سے امید کا مطلب بھی یہی ہے کہ انسانوں سے ایسی امید رکھی جائے جیسے اللہ تعالیٰ سے رکھی جاتی ہے ورنہ دنیا میں ہم کہتے ہیں: بھئی مجھے آپ سے یہ امید نہ تھی''۔

جیسے بعض بدعتی لوگ جو شرکیہ اعمال کرتے ہیں قبر والوں سے ڈرتے ہیں کہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچائیں گے، یا ان سے یہ امید رکھنا کہ ہمارا فلاں کام بنا دیں گے، چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ، ان سے اس درجہ کا خوف اور ایسی امید رکھنا بالکل غلط ہے۔

۵۸۶۶ ... جنت میں وہی داخل ہوگا جسے اس کی امید ہے اور جہنم سے وہی بچے گا جو اس کا خوف رکھتا ہے اسی پر رحم کیا جاتا ہے جو (دوسروں پر) رحم کرتا ہے۔ بیہقی فی عن ابن عمر

تشریح:...... جسے جنت کی امید ہی نہیں وہ نیک عمل کیونکر کرے اور جسے جہنم کا خوف نہیں وہ برائی سے بچے تو کس لیے؟ لہٰذا امید کے پیچھے جنت اور خوف کے پس پردہ جہنم ہے۔

۵۸۶۷ ... اگر مؤمن کو یہ پتہ چل جائے جو اللہ تعالیٰ کے پاس سزائیں تیار ہیں تو کوئی بھی جنت کی خواہش نہ کرے اور اگر کافر کو یہ پتہ چل جائے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمت ہے تو کوئی بھی جنت سے مایوس نہ ہو۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... علم سے مراد علم عین الیقین ہے اس لیے کہ معلومات تو سب کو ہیں، دیکھیں سزائے زنا رجم وسنگساری جب سر عام دی جائے تو دیکھنے والے اپنی حلال بیوی سے قربت کرنے میں بھی باک محسوس کریں گے۔

۵۸۶۸ ... جس مؤمن کے دل میں امید وخوف جمع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی امید برآری کرلے گا اور خوف سے امن بخشے گا۔

بیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

۵۸۶۹ ... وہ فاجر شخص جسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے زیادہ قریب ہے اس عبادت گزار سے جو ناامید ہے۔

الحکیم والشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود

تشریح:...... گنہگار اس رحمت کی امید پر عبادت میں لگ جائے گا جبکہ عبادت گزار مایوسی کی وجہ سے عبادت ترک کر دے گا۔

۵۸۷۰ ... مجھے میرے خالق سے امید کافی ہے اور میرے لیے دین میری دنیا کے لیے کافی ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابراھیم بن ادھم، عن ابی ثابت، مرسلاً

تشریح:...... امور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے امید اور دنیا کے لیے دینداری کافی ہے۔

۵۸۷۱ ... یہ بھرپور بھلائی اور نیکی کا کام ہے میں اپنے رب سے امید رکھوں۔ ابن سعد وابن عساکر عن العباس

۵۸۷۲ ... اللہ تعالیٰ کا خوف ہر سمجھداری کی بنیاد اور پرہیزگاری تمام اعمال کی ملکہ ہے۔ القضاعی عن انس

تشریح:...... خدا خوفی ہوئی تو گالی سے بچے گا غیبت سے دور رہے گا چغلخوری نہیں کرے گا، تقویٰ ہوا تو پنجوقتہ نماز کی پابندی سے اور کئی برائیاں چھوٹ جائیں گی، ایک نیکی دوسری نیکی کو کھینچتی ہے جیسے ایک برائی سے دوسری معصیت جنم لیتی ہے۔

۵۸۷۳ ... حکمت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ الحکیم وابن لال عن ابن مسعود

۵۸۷۴ ... اللہ تعالیٰ اس آنکھ پر رحم فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور اس آنکھ پر جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بیدار رہی

تشریح:...... آج کے دور میں یا تو کسی کے عشق میں آنکھ روتی ہے یا غفلت سے معصیت میں جاگتی ہے۔

۵۸۷۵ ... دو آنکھوں کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں

چوکیداری کرنے کے لیے بیدار ہوئی۔ابو یعلی فی مسندہ والضیاء عن انس
۵۸۷۶.....دو آنکھیں (جہنم کی) آگ نہیں دیکھیں گے وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈر کر روئی اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نگرانی کرتے ہوئے جاگی۔طبرانی فی الاوسط عن انس

دو آنکھوں پر جہنم حرام ہے

۵۸۷۷.....دو آنکھوں کو (جہنم) کی آگ نہیں پہنچے گی، ایک وہ آنکھ جو رات کے پہر اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے اور ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نگہبانی کرتے ہوئے جاگی ہو۔ترمذی عن ابن عباس
۵۸۷۸.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں اپنے بندے کے لیے دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو میں اسے اس دن ڈراؤں گا جس میں، میں بندوں کو جمع کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن بے خوف کردوں گا جس دن بندوں کو جمع کروں گا۔حلیۃ الاولیاء عن شداد بن اوس
تشریح:.....اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا اور اس کا خوف رکھنا دو متضاد باتیں ہیں اور دو متضاد چیزیں یکجا اور اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں مثلاً دن رات، آگ پانی، اندھیرا اجالا وغیرہ۔
۵۸۷۹.....جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کسی بندے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے پرانے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔سمویہ، طبرانی فی الکبیر عن العباس
۵۸۸۰.....آدمی کے عالم ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اور اس کے جاہل ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے آپ سے خوش ہو۔اپنے جیسا کسی کو نہ سمجھے۔بیہقی فی شعب الایمان، عن مسروق مرسلاً
تشریح:.....بہتیرے علم ہونے کے باوجود خوف خدا نہیں رکھتے معلوم ہوا کہ محض الفاظ ونقوش کا علم معلومات ہی ہیں حقیقی علم وہ ہے جو راہ حق دکھائے، مولانا روم نے فرمایا:

علمیکہ راہ حق ننماید جہالت است

۵۸۸۱.....اگر تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرنے لگ جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تو تمہیں ایسا علم ہو جائے جس کے ساتھ جہالت نہیں، اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ایسی معرفت حاصل ہو جائے جیسا اس کی معرفت کا حق ہے تو تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ٹل جائیں۔الحکیم عن معاذ
تشریح:.....دوسری احادیث میں آتا ہے "من عمل بما علم ورثہ اللہ علم مالم یعلم" جو شخص جتنا جانتا ہے اس کے مطابق عمل کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے نامعلوم باتوں کا علم عطا کردے گا، اسے علم وھبی یا علم لدنی کہتے ہیں انسان جتنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ علم اس کے لیے وبال اور بوجھ ہوتا ہے دعا میں اثر یقین کے اعتبار سے ہوتا ہے جتنا محکم یقین اتنا پر اثر سوال ہوتا ہے۔
۵۸۸۲.....جس مؤمن بندے کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر جتنے آنسو بہہ پڑیں اور پھر اس کے چہرے کی گولائی کو پہنچ جائیں اور اسے کبھی آگ چھولے (ایسا نہیں ہو سکتا)۔ابن ماجہ عن ابن مسعود
۵۸۸۳.....جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے خوفزدہ کردیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے خوفزدہ کردیتا ہے۔الحکیم عن واثلہ
۵۸۸۴.....جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے محفوظ رکھتا ہے۔ابن النجار عن ابن عباس
۵۸۸۵.....جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرا وہ رات کی تاریکی میں داخل ہو گیا، جو رات کی تاریکی میں داخل ہوا وہ (گویا) منزل تک پہنچ گیا، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا بڑا مہنگا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔نسائی حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔۔۔۔یہاں خوف الٰہی کورات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرنے سے تشبیہ دی گئی، سابقہ زمانے میں لوگ میلوں میل لمبے سفر کرتے اور حدی خواں ساتھ ہوتے اور چلتے چلتے پتہ بھی نہ چلتا کہ منزل آجاتی تھی۔

۵۸۸۶۔۔۔۔۔وہ شخص جہنم میں داخل نہ ہوگا جو (اللہ تعالیٰ کے خوف سے) رویا۔نسائی، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۸۷۔۔۔۔۔وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے یہاں تک کہ دودھ واپس تھنوں میں لوٹ جائے اللہ تعالیٰ کے راستے کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں کبھی بھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہوسکتے۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۸۸۔۔۔۔۔تم لوگ غم اختیار کیا کرو اس واسطے کہ یہ دل کی چابی ہے، اور اپنے آپ کو بھوکا پیاسا رکھا کرو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح:۔۔۔۔۔۔کبھی کبھار غم کی حالت اور کبھی کبھار بھوک پیاس کی عادت، اسی بنا پر پورے سال میں صرف ایک ماہ کے روزے فرض ٹھہرے نہ کہ پورے سال کے، لوگوں کے سامنے غمزدہ اور افسردہ چہرہ لے کر پھرنا اچھی بات نہیں، مولانا ابوالکلام آزاد نے غبار خاطر میں فرمایا: کہ زندگی گزارنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو خوش رکھیں انہیں خوش دیکھ کر آپ خود بخود خوش ہوجائیں گے لہٰذا میانہ روی اختیار کریں اور غلو وانتہاپسندی اور یکطرفہ پہلو سے بچیں۔

الخشوع۔۔۔۔۔۔عبادت میں دلجمعی اور عاجزی

۵۸۸۹۔۔۔۔۔لوگوں سے سب سے اولین جو چیز اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہوگی۔طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

۵۸۹۰۔۔۔۔۔اس امت سے سب سے پہلے جو چیز اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہے یہاں تک کہ اے مخاطب تجھے اس امت میں کوئی خشوع والا نظر نہ آئے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۸۹۱۔۔۔۔۔اگر اس شخص کا دل خشوع والا ہوجائے تو اس کے اعضاء بھی خشوع کرنے لگ جائیں۔الحکیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۸۹۲۔۔۔۔۔جس مؤمن کے دل میں خوف اور امید جمع ہوجائیں اللہ تعالیٰ اسے امید عطا فرمائیں گے اور خوف سے امن فرمائیں گے۔

بیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

۵۸۹۳۔۔۔۔۔اگر تم اللہ تعالیٰ کی معرفت ایسے حاصل کرلو جیسا کہ اس کی معرفت کا حق ہے تو تم سمندروں پر چلنے لگو، اور تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ٹل جائیں، اور اگر تم اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرنے لگ جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تو تمہیں وہ علم ہوجائے جس کے ساتھ جہالت نہیں، لیکن اس تک کوئی نہیں پہنچا کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: اور نہ میں، اللہ تعالیٰ اس سے بہت بڑا ہے کہ کوئی اس کے تمام امر کو پہنچے۔ابن السنی عن معاذ

تشریح:۔۔۔۔۔۔اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام عالم الغیب کلی نہ تھے۔

۵۸۹۴۔۔۔۔۔اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مقدار معلوم ہوجائے تو تم اسی پر بھروسہ کرلو اور عمل نہ کرو مگر تھوڑا بہت، اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کی مقدار کا پتہ چل جائے تو تمہیں یہ گمان ہونے لگے کہ تم نجات نہیں پاؤ گے۔الدیلمی عن ابی سعید

تشریح:۔۔۔۔۔۔یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسے کیسے مشکل حالات میں کام بنادیتی ہے اور کیسی باریک اور معمولی بات سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجاتے ہیں۔

۵۸۹۵۔۔۔۔۔میں نے جبرئیل سے کہا: جبرئیل! کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اسرافیل ہنس نہیں رہے ہیں؟ جبکہ میرے پاس جو فرشتہ بھی آیا میں نے اسے ہنستا دیکھا، تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے اس فرشتہ کو اس وقت سے ہنستے نہیں دیکھا جب سے جہنم پیدا کی گئی۔

بیهقی فی شعب الایمان عن المطلب بخاری مسلم

جبرئیل علیہ السلام کا جہنم کے خوف سے رونا

۵۸۹۶..... میرے پاس جبرئیل آئے اور وہ رو رہے تھے، میں نے کہا: آپ کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس وقت سے میری آنکھ خشک نہیں ہوئی جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے اس خوف سے کہ میں اس کی نافرمانی نہ کر بیٹھوں اور اللہ تعالیٰ مجھے اس میں ڈال دے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابی عمران الجونی ،مرسلاً

۵۸۹۷..... جس رات مجھے معراج کرائی گئی تو میں ملاء اعلیٰ سے گزرا (میں نے دیکھا) کہ جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے بوسیدہ ٹاٹ کی طرح ہو رہے ہیں۔ الدیلمی عن جابر

تشریح: ..... جتنا قرب اتنا ہی خوف، جو لوگ خوف خدا سے عاری ہیں اغلب یہی ہے کہ وہ قرب الٰہی سے بھی عاری و خالی ہیں چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔

۵۸۹۸..... اللہ تعالیٰ (اپنی یاد اور خوف میں) غمگین دل کو پسند فرماتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح: ..... سیدنا علی رضی اللہ عنہ عبادت کرتے یوں تڑپ تڑپ کر رہ تے جاتے جیسے کوئی مار گزیدہ ہو یا کسی کے بچھو نے ڈس لیا ہو۔

۵۸۹۹..... توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، جب بندہ اپنے رب کو خوشحالی میں یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت سے نجات دیتا ہے، اور یہ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے لیے کبھی بھی دو امن جمع نہ کروں گا اور نہ اس کے لیے دو خوف یکجا کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن مجھ سے ڈرے گا جس دن میں لوگوں کو جمع کروں گا، اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن بے خوف کر دوں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جنت میں جمع کروں گا تو اس کا امن باقی رہے گا جن لوگوں کو میں نے ہلاک کرنا ہے ان میں اسے ہلاک نہ کروں گا۔ حلیۃ الاولیاء عن شداد بن اوس

۵۹۰۰..... اپنے یار کو تیار کرو اس لیے کہ خوف نے اس کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الخوف، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن سهل بن سعد

۵۹۰۱..... تم میرے پاس اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پوچھنے آئے ہو؟ اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں کسی پر اتنا غضبناک نہیں ہوا جتنا اس بندے پر جو کوئی گناہ کا کام کرنے لگا اور پھر اس گناہ کو میری معافی کے مقابلہ میں بڑا سمجھا، اگر میں عذاب دینے میں جلدی کرتا یا جلدی عذاب دینا میری شان ہوتی تو میں اپنی رحمت سے مایوس لوگوں کو عذاب دیتا، میں اگر اپنے بندوں پر اس وقت رحم کرتا کہ وہ میرے سامنے کھڑے ہونے سے خوف زدہ ہیں تو میں ان کی اس بات کی قدر دانی کرتا، اور میں ان کو اس کے بدلے امن عطا کر دیتا جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔

الرافعی عن ناجیة بن محمد المنتجع عن جده

تشریح: ..... حق تعالیٰ شانہ نہ تو کسی کو یکدم عذاب دیتے ہیں اور نہ عذاب دینے میں جلدی کرتے ہیں بلکہ پہلے مہلت دیتے ہیں۔

۵۹۰۲..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! نہ تو نے مجھے پکارا اور نہ مجھ سے امید رکھی، میں نے تیرے گناہ بخش دیئے، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں اے انسان! اگر تو زمین بھر کر گناہ میرے سامنے لائے اور مجھ سے اس حال میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی چیز شریک نہ کرتا ہو تو میں تجھے زمین بھر مغفرت عطا کروں گا۔ ترمذی، حسن غریب، سعید بن منصور، عن انس، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، ابن النجار عن ابی هریرة رضی الله عنه، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

تشریح: ..... انسان کے گناہ اس کی حد نظر کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی ذات کے مطابق۔

۵۹۰۳... علم (کی ملامت) کے لیے خوف وخشیت (الٰہی) کافی ہے غیبت کے لیے اتنا کافی ہے کہ کسی آدمی میں موجود (عیب) کو یاد کیا جائے۔ابونعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:...... غیبت کو زنا سے بدتر "اشد من الزنا" کہا گیا ہے، اس گناہ کی لت ایسی لوگوں کو پڑی ہے کہ غیبت ہر مجلس میں چٹنی کا مزہ دیتی ہے۔

۵۹۰۴... جس چیز کی تمہیں امید نہیں اس سے بڑھ کر کی امید رکھو، اس واسطے کہ میرے بھائی موسیٰ بن عمران آگ لینے گئے تو اللہ عزوجل نے ان سے کلام کیا۔الدیلمی عن ابن عمر

تشریح:... خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال، آگ لینے گئے پیمبری مل گئی۔

اللہ تعالیٰ کا مواخذہ بہت سخت ہے

۵۹۰۵... اگر میرا رب، میرا اور ابن مریم کا اتنا بھی مواخذہ فرمالے جتنا ان دوانگلیوں کا سایہ ہے یعنی آپ کی دوانگلیاں شہادت والی اور درمیانی انگلی، تو اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب دیتا اور ذرا برابر ہم پر ظلم نہ کرتا۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۰۶... اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا ہمارے گناہوں کی وجہ سے مواخذہ فرمائے، تو ہمیں عذاب دے اور ہم پر ذرا ظلم نہ کرے۔

دارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس لیے فرمایا کہ انبیاء میں سے سب سے قریب ترین ہیں، نیز ان کی پیدائش ونبوت بڑے انوکھے انداز میں ہوئی، اور اہل عرب ان سے بڑی دشمنی کرتے، خود مدینہ میں بسنے والے یہودی اس مرض میں مبتلا تھے اور گردونواح کے عیسائی انہیں الوہیت کے مقام پر فائز سمجھتے تھے اس لیے آپ نے ایسا رویہ اختیار فرمایا جسے عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے انانیت وعناد پر محمول نہ کریں، اور اپنا ذکر پہلے فرمایا۔کلمہ لو داخل کرکے اس طرف بھی اشارہ کردیا، کہ ہمارا کوئی گناہ تو نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی سے کیا بعید، معلوم ہوا انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

۵۹۰۷... جو آنکھ بھی اپنے آنسو سے ڈبڈبائی تو اللہ تعالیٰ اس کے پورے بدن کو آگ پر حرام کردے گا، اور جو قطرہ اس کے رخسار پر پڑا تو اس پر نہ مردنی چھائے گی اور نہ ذلت، اگر کسی امت میں کوئی رونے والا روئے تو ان سب پر رحم کیا جاتا ہے ہر چیز کا ایک وزن اور مقدار ہوتی ہے سوائے ایک آنسو کے، جس سے آگ کے سمندر بجھ جاتے ہیں۔بیہقی عن مسلم بن یسار، مرسلا

تشریح: آنسو کے استثناء سے کوئی حقارت گمان نہ کرے کہ اتنی تھوڑی چیز کا کیا وزن اور کیا مقدار؟ لیکن آگ کے سمندر کا بجھ جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مقدار و وزن کا یہاں کوئی پیمانہ ہی نہیں جو اسے ماپ تول سکے۔

۵۹۰۸... جس بندے کی آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھر آئے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو جہنم کے لیے حرام کردیں گے، اور اگر وہ آنسو اس کے رخسار پر بہہ پڑے، تو اس پر نہ گردوغبار چھائے گا اور نہ ذلت ورسوائی، ہر عمل کا ثواب وبدلہ ہے سوائے آنسوؤں کے، یہ آگ کے سمندروں کو بجھا دیں گے اگر کسی امت میں کوئی شخص روتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے رونے کی وجہ سے اس امت کو نجات دے گا۔

ابوالشیخ عن النضر بن حمید، مرسلا

۵۹۰۹... اللہ تعالیٰ نے انسان پر اسی کو مسلط کیا جس سے انسان خوفزدہ ہوا، اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرتا تو اللہ تعالیٰ اس پر کسی کو مسلط نہیں کرتے اور انسان اسی کے حوالے کیا جاتا ہے جس سے اس کو امید ہوتی ہے اور اگر انسان صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے حوالہ نہ کرے۔الدیلمی عن ابن عمر

۵۹۱۰... جس آنکھ سے بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے مکھی جتنا آنسو نکلے تو اللہ تعالیٰ بڑی گھبراہٹ والے دن سے اسے امن عطا فرمائیں گے۔

ابن النجار عن انس

۵۹۱۱... جس مؤمن کی آنکھ سے اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلا اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو، پھر وہ اس کے چہرے کی گرمی کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کردیں گے۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۵۹۱۲..... جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا، اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔الرافعی عن انس

۵۹۱۳..... اگر آج تمہارے پاس ہر ایسا مؤمن حاضر ہو جس کے ذمہ اتنے گناہ ہوں جیسے مضبوط پہاڑ تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اس شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیں گے، اور یہ اس وجہ سے کہ فرشتے روتے ہیں اور اس کے لیے دعا گو ہوتے ہیں اور کہتے ہیں: اے پروردگار رونے والوں کی نہ رونے والوں کے حق میں شفاعت قبول فرما۔بیھقی فی شعب الایمان عن الھیثم ابن مالک، مرسلاً

۵۹۱۴..... جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہ چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اسے راضی کردے گا۔ابن لال عن علی

۵۹۱۵..... جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے خوفزدہ کردے گا، اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا، اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے ڈراتا ہے۔

ابو الشیخ عن واثلہ، عبدالرحمن بن محمد بن عبدالکریم الکرخی فی امالیہ و الرافعی عن ابن عمر

۵۹۱۶..... اللہ کی قسم! کچھ اقوام جنت کی طرف سبقت و پہل کرگئیں نہ ان کی نمازیں زیادہ ہیں نہ روزے اور عمرے، لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نصیحتوں کو سمجھا، ان کے دل ڈر گئے اور ان کی جانیں مطمئن ہوگئیں، اور اس سے ان کے اعضاء جھک گئے، وہ مخلوق پر پاک مقام اور اچھے درجہ کی وجہ سے لوگوں کے ہاں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں فوقیت لے گئے۔ابن السنی و ابن شاھین و الدیلمی عن علی

۵۹۱۷..... وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا، اور کسی گناہ پر اصرار اور ہمیشگی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا، اور اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئے گا جن سے گناہ سرزد ہوں گے (پھر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے) اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... گناہ کا ہو جانا اگرچہ اتفاقی امر ہے لیکن گناہ پر ڈٹ جانا مستوجب سزا ہے، کسی صاحب نظر نے کیا خوب کہا: لا کبیرۃ مع الاستغفار و لا صغیرۃ مع الاصرار، استغفار کرنے سے کوئی کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتا اور نہ ہمیشگی سے کوئی صغیرہ، صغیرہ نہیں رہتا، بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے۔

اعمال پر بھروسہ نہ کرے

۵۹۱۸..... اے ابن عمر! اپنے والدین کے کیے (اعمال) پر دھوکا میں نہ پڑنا، اس واسطے کہ بروز قیامت بندہ اگر مضبوط پہاڑوں جتنے بھی نیک اعمال لائے گا پھر بھی وہ یہ سوچ رہا ہوگا کہ اس دن کی ہولناکیوں سے نہیں بچ پائے گا۔

اے ابن عمر! اپنے دین کی حفاظت کر اپنے دین کی حفاظت کر، تمہارا تو بس گوشت و خون ہے سو دیکھو تم کس سے (علم دین) حاصل کررہے ہو، جو لوگ دین پر کاربند اور ڈٹے ہوئے ہیں ان سے حاصل کرو، اور ان سے حاصل نہ کرو جو (زبان سے فقط) کہتے ہیں۔

ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

تشریح:..... اس حدیث میں کئی امور ہیں، والدین اور بڑوں کی نیکیوں پر تکیہ نہ کرنا، دینی تعلیم میں اساتذہ کا انتخاب، ایسے لوگوں سے علم دین نہ سیکھا جائے جو صرف زبان کے عالم ہیں اور عمل کے لحاظ سے صفر ہیں، ہمارے استاد مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی ادام اللہ ظلہ نے کیا اچھا جملہ ارشاد فرمایا: کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج کل جونہی علم کا درجہ بڑھتا ہے عمل کا درجہ گھٹتا جاتا ہے جو جتنا بڑا عالم ہوگا اتنا ہی عمل کے میدان میں کمزور ہوگا، اس دنیا میں گنے چنے چند افراد ہیں جن کا قول ان کے فعل کا متضاد و مخالف نہیں مولانا علی میاں ندوی نے طلباء دیوبند کو چند نصائح فرمائے تھے جو "پا جا سراغ زندگی" کے نام سے چھپ چکے ہیں ان میں فرماتے ہیں: اپنے زندہ یا مردہ اکابر میں سے کسی ایک ہستی کو اپنا رہبر بنائیں

اوراس کی زندگی کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لیں۔

۵۹۱۹.....اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مجھے اپنے جلال اور اپنی مخلوق پر برتری کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا، سو جو مجھ سے دنیا میں ڈرا میں اسے اس دن امن بخشوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا میں اسے اس دن ڈراؤں گا۔ ابن عساکر عن انس

۵۹۲۰.....اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا جب وہ دنیا میں مجھ سے نڈر رہا میں اسے قیامت کے دن ڈراؤں گا اور اگر دنیا میں مجھ سے ڈرا تو قیامت کے روز اسے امن بخشوں گا۔

ابن المبارک والحکیم عن الحسن، مرسلاً، ابن المبارک، بیھقی فی شعب الایمان، ابن حبان عن ابی سلمه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۹۲۱..... مؤمن کے لیے مناسب ہے کہ وہ غم کی حالت میں شام گزارے اگر چہ وہ نیکی کرنیوالا ہو، اس واسطے کہ وہ دو خوفوں کے درمیان ہے، ایک وہ گناہ جو اس سے پہلے صادر ہوا، اسے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کیا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کی باقی ماندہ عمر میں کتنے مصائب اس پر آئیں گے اس کا اسے علم نہیں۔ الدیلمی عن ابی امامه الحدیث بطوله، ابن عساکر عن ابی امامه

تشریح:.....مقصود یہ ہے کہ خوف بھی ہو اور ناامیدی بھی نہ ہو بلکہ خوف کے ساتھ ساتھ امید بھی ہو۔

انجام کا خوف.....من الاکمال

۵۹۲۲..... تمہیں کیا پتہ؟ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر مجھے یہ معلوم نہیں میرے ساتھ کیا گزرے گی۔ حاکم عن ابن عباس

تشریح:.....مقصود لوگوں کو خدا کی بے نیازی کی تعلیم دینا ہے، اور حساب کی فکر ہے۔

۵۹۲۳..... تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے اس کا اکرام کیا ہے؟ اسے تو موت آگئی (لیکن) میں اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے خیر کی امید رکھتا ہوں، اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ جبکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میرے ساتھ کیا ہوگا؟ مسند احمد، بخاری عن ام العلاء

تشریح:.....رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی عثمان بن مظعون اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حفصہ بنت عمر کے ماموں کی فوتگی پر آپ تشریف لائے تو وہاں ام العلاء انصاریہ موجود تھیں، انہوں نے حضرت عثمان بن مظعون کے بارے ایسے کلمات کہے جس سے ان کا جنتی ہونا یقینی لگ رہا تھا، آپ نے فرمایا: کسی کے بارے کیا فیصلہ ہوا، کچھ کہا نہیں جا سکتا؟ بہرکیف اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید ہے تاکید کے طور پر آپ نے فرمایا: مجھے بھی اپنے انجام کی خبر نہیں، یاد رکھیں بعض ملحد اور بے دین لوگ اس روایت سے کر بہت اچھلتے کودتے ہیں کہ نبی کو جب اپنے انجام کی خبر نہیں تو انہیں اپنی شریعت پر گویا یقین نہ تھا، اس کا ازالہ یہ ہے کہ انبیاء کو اس بات کا پختہ یقین تھا کہ ہم نجات پائیں گے لیکن خدا تعالیٰ کے سامنے جو پیشی اور پوچھ گچھ کی منازل ہیں ان کا پتہ نہیں کیا کیا ہوگا۔

فروتنی وعاجزی

۵۹۲۴..... بہت سے پراگندہ بال لوگ جنہیں دروازوں سے ہٹایا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۹۲۵..... بہت سے پراگندہ بال، غبار آلود، پرانے کپڑوں والے جن پر لوگوں کی آنکھیں نہیں جمتیں وہ اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔ حاکم، حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:.....کسی کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے کسی کو کیا معلوم؟ کسی کی شکل وصورت سے دل کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

۵۹۲۶..... بہت سے بوسیدہ کپڑوں والے جن کی پروانہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردیں۔

البزار عن ابن مسعود

۵۹۲۷۔۔۔میرے نزدیک وہ مؤمن قابل رشک ہے جو ہلکا پھلکا ہے، اپنی نماز کا حصہ اسے حاصل ہے، اس کی روزی قابل کفایت ہے جس پر وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے تک صبر کیے ہوئے ہے، اچھے طریقہ سے اس نے اپنے رب کی عبادت کی، لوگوں میں اتنا مشہور بھی نہیں، اس کی موت جلدی آئی، اس کی میراث تھوڑی ہے اور اس پر رونے والیاں بھی کم ہیں۔ مسند احمد، ترمذی، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

۵۹۲۸۔۔۔میرے نزدیک سب سے قابل رشک شخص وہ مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہے نماز کا اسے اچھا حصہ ملا ہوا ہے اپنے رب کی اس نے اچھی عبادت کی، اور پوشیدگی میں اس کی اطاعت کی، وہ لوگوں میں چھپا رہتا ہے، انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا، اس کا رزق اتنا ہے جو اس کے لیے کافی ہے اسی پر وہ صبر کیے ہوئے ہے جلدی اس کی موت آئی، اس پر رونے والیاں کم ہیں، اس کی میراث بھی تھوڑی ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم، ابن ماجه عن ابی امامة

۵۹۲۹۔۔۔اللہ تعالیٰ کے سب سے پسندیدہ بندے متقی اور ہلکے پھلکے لوگ ہیں، جب وہ غائب ہوں تو ان کی کمی محسوس نہ ہو، اور جب موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔ حلیة الاولیاء عن معاذ

۵۹۳۰۔۔۔اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند وہ لوگ ہیں جو اجنبی سے لگتے ہیں جو اپنے دین کو بچائے بھاگتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھ اٹھائے گا۔ حلیة الاولیاء عن ابن عمرو

تشریح:۔۔۔۔۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اٹھایا جانا، زہد وورع میں ایک جیسے ہونے کی وجہ سے ہے۔

۵۹۳۱۔۔۔ہر رات ودن اللہ تعالیٰ کے (جہنم سے) آزاد کردہ لوگ ہوتے ہیں ان میں سے ہر بندے کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔

مسند احمد، عن ابی هریرة وابی سعید، سمویه عن جابر

۵۹۳۲۔۔۔اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن انس

جنت کا بادشاہ

۵۹۳۳۔۔۔کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں؟ (سو سنو!) ہر ضعیف وکمزور جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے پھٹے پرانے کپڑوں والا، جس کی پروا نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۹۳۴۔۔۔کیا میں تمہیں اہل جنت سے آگاہ نہ کروں؟ ہر کمزور جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، کیا تمہیں اہل دوزخ سے آگاہ نہ کروں (اور وہ ہر اجڈ شیخی بکھیرنے والا، بداخلاق اور متکبر شخص ہے)۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه

تشریح:۔۔۔۔۔ایسے لوگوں کی تفصیل وعلامات "فطرتی ونفسیاتی باتیں" مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی میں ملے گی۔

۵۹۳۵۔۔۔آدمی کے شر میں مبتلا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

تشریح:۔۔۔۔۔یعنی ناواقف کے سامنے اشارہ کیا جائے کہ جن کا نام سنتے تھے یہ ہیں وہ حضرت!

۵۹۳۶۔۔۔آدمی کے شر میں مبتلا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ دین یا دنیا کے معاملہ میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن انس وعن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۹۳۷۔۔۔وہ شخص مصیبت کے لیے مخصوص ہو گیا جس نے لوگوں کو پہچان لیا (جبکہ) وہ شخص ان میں زندہ رہے کہ لوگ اسے نہ پہچانیں۔

القضاعی عن محمد بن علی مرسلا

تشریح:..... جسے لوگ پہچان لیں اس کا شر میں مبتلا ہونا پہلے بیان ہو چکا اب اس کے متعلق بتا رہے ہیں جو لوگوں کو پہچانتا ہے، وہ اس طرح کہ اسے ہر ایک کی اچھائی برائی خوب معلوم ہوگی جو نیکی اور برائی میں ایک کسوٹی کا کام دے گی۔

۵۹۳۸   ناواقفوں کے لیے خوشخبری ہے، نیک لوگ جو بہت برے لوگوں میں رہتے ہیں، ان کی بات ماننے والے ان کی نافرمانی کرنے والوں سے کم ہیں۔ مسند احمد عن ابن عمرو

تشریح:..... یعنی ان کے موافق کم اور مخالف زیادہ جوان کی غربت اور اجنبیت کی وجہ سے ویسے ہی ناک بھوں چڑھاتے رہتے ہیں خصوصا متکبر شخص کی ایسے سادہ لوح لوگوں سے نہیں لگتی۔

۵۹۳۹   آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جائیں، اگر خیر کا اشارہ ہو تو وہ ذلت کا باعث ہے ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اگر برائی کا اشارہ ہو تو وہ برائی کا سبب ہے۔ مسند احمد عن عمران بن حصین

۵۹۴۰   بہت سے عقلمند ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا امر سمجھ گئے، جبکہ وہ لوگوں کے ہاں حقیر اور بے وقعتی سے دیکھا جاتا ہے (لیکن) وہ کل نجات پائے گا، اور بہت سے خوش طبع زبان، جن کی چال ڈھال بھلی ہے اور وہ بڑی شان والے ہیں اور کل قیامت کے روز ہلاکت میں پڑنے والے ہیں۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

تشریح:..... اس واسطے کہ نہ کسی کو حقیر سمجھا جائے اور نہ بلاوجہ ہر اچھی شکل وصورت والے پر برا گمان کیا جائے۔

الاکمال

۵۹۴۱   میرے دوستوں میں سے میرے نزدیک سب سے قابل رشک شخص وہ ہے جو مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہو، نماز روزے کا اسے حصہ حاصل ہو، اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کی ہو، تنہائی میں اس کی اطاعت کی ہو، لوگوں میں انجان سا ہو اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو، اس کی روزی قابل کفایت ہو، جس پر اس نے صبر کیا ہو، (اچانک) اسے جلدی موت آئے اور اس پر رونے والیاں گنی چنی چند عورتیں ہوں اور اس کی میراث بھی کم ہو۔ طبرانی فی الکبیر، مسند احمد، ترمذی، حسن، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء حاکم، بیهقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن ابی امامة، مر برقم ۵۹۲۹ و ۵۹۳۰

۵۹۴۲   میری امت کے بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ اگر تمہارے دروازے پر ایک درھم یا دینار مانگنے آجائے تو تم میں کا ایک آدمی اسے نہ دے، اور اگر وہ ایک پیسہ مانگے تو وہ بھی نہ دے (جبکہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کردے، اور اگر وہ دنیا میں مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے نہ دے، دنیا کو اسے دینے سے صرف یہی چیز مانع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بے قیمت ہو جائے گا دو بوسیدہ کپڑوں والا، اگر اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔ هناد عن سالم بن ابی الجعد، مرسلاً

تشریح:..... اس حدیث سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ بھیک مانگنی جائز ہے، بلکہ بتانا یہ مقصود ہے کہ اگر وہ معمولی چیز بھی مانگیں تو ان کی کم حیثیتی کی بنا پر کوئی انہیں نہ دے۔

زمین کے بادشاہ کی پہچان

۵۹۴۳   کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ زمین کے بادشاہ کون لوگ ہیں؟ ہر ناتواں جسے کمزور سمجھا جاتا ہے دو بوسیدہ کپڑوں والا، جس کی پرواہ نہیں کی جاتی اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ، مر برقم ۵۹۳۵

۵۹۴۴   کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے سب سے برے بندے نہ بتاؤں؟ (اور وہ سخت گو متکبر شخص ہے) کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے

نہ بتاؤں؟ کمزور جنہیں ضعیف سمجھا جاتا ہے دو بوسیدہ کپڑوں والا، جن کی پروانہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کردے۔ مسند احمد عن حذیفه

۵۹۴۵... کیا تمہیں جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں کہ کون (لوگ) ہیں؟ ہر کمزور، جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، کیا تمہیں جنت والے نہ بتاؤں؟ ہر ناتواں جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، کیا تمہیں جہنم والے نہ بتاؤں؟ ہر اجڈ، بڑائی والا، متکبر، سخت گو اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔

طبرانی، مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، بيهقي عن معبد بن خالد عن حارثه بن وهب الخزاعي، طبراني في الكبير عن معبد بن خالد بن حارثه بن وهب والمستورد الفهري معاً، طبراني في الكبير سعيد بن منصور عن معبد بن خالد عن ابي عبدالله الجدلي عن زيد بن ثابت

۵۹۴۶... ہر پرہیزگار مالدار کے لیے اور ہر پوشیدہ فقیر کے لیے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے (لیکن) لوگ نہیں جانتے۔

العسكري في الامثال عن انس وسنده ضعيف

۵۹۴۷... تھوڑی سے ریا بھی شرک (خفی) ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو (گویا) لڑائی کے لیے للکارا، اور اللہ تعالیٰ ان پرہیزگاروں نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے جو پوشیدہ رہتے ہیں جب وہ غائب ہوجائیں تو ان کی کمی محسوس نہیں کی جاتی، اور جب حاضر ہوں تو بلائے نہیں جاتے، اور نہ پہچانے جاتے ہیں ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ہر گھٹا ٹوپ اندھیرے سے نکل آتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن معاذ

تشریح:... ریا کہتے ہیں دوسرے کے دکھلاوے کی خاطر کوئی کام کرنا، اس میں بس ایک قاعدہ یاد رکھیں کہ جو چیز بھی خوردونوش لباس وزینت کی کی اگر ضرورت سے زائد بے موقع استعمال کی جارہی ہے تو وہ ریا کا سبب بھی بن جاتی ہے مزید تفصیل ''فطرتی ونفسیاتی باتوں'' میں دیکھیں۔

انگلیوں سے اشارہ کرنا

۵۹۴۸... آدمی کے شر (میں مبتلا ہونے) کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، چاہے دین کے بارے چاہے دنیا کے کام میں، البتہ جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ بيهقي في شعب الايمان عن انس، طبراني في الكبير، بيهقي في شعب الايمان عن ابي هريرة رضي الله عنه. الحكيم عن الحسن مرسلاً

۵۹۴۹... آدمی کے شر کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر خیر کا اشارہ ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ خیر کا ہو، پھر بھی اس کے لیے برا ہے، ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے، اور اگر برا ہو تو وہ برا ہے۔

طبراني في الكبير والرافعي عن عمران بن حصين، قال الرافعي: كذافي النسخة وربما كان اللفظ: فهو شرله الامن رحمه الله

۵۹۵۰... بندہ اس وقت تک بھلائی میں رہتا ہے جب تک اس کی جگہ کا پتہ نہ چلے، اور جب اسکے مقام کا علم ہوجائے تو فتنہ اسے آلیتا ہے جس کے سامنے وہ ثابت قدم نہیں رہتا ہاں مگر جسے اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ الديلمي عن انس

۵۹۵۱... میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کا کوئی اگر تمہارے پاس آکر درہم یا دینار مانگے تو وہ اسے نہ دے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کردے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا کی کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کی وجہ سے اسے نہ دے۔ ابن صصري في اماليه عن سالم بن ابي الجعد، مرسلاً

۵۹۵۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

مسند احمد وعبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس

۵۹۵۳۔۔۔ بہت سے پراگندہ بال، غبار آلود بوسیدہ کپڑوں والے جن کی پروانہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

الخطیب عن انس

۵۹۵۴۔۔۔ میری امت میں کچھ مرد ایسے ہوں گے جن کے سر غبار آلود و پراگندہ ہوں گے، ان کے کپڑے میلے کچیلے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔ الدیلمی عن ابی موسی

تشریح:۔۔۔۔۔ یعنی کسی وقت ان پر ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے یہ نہیں کہ وہ نہ کبھی نہاتے ہیں اور نہ کنگھی کرتے ہیں سڑکوں پر پھرتے ایسے لوگوں میں سے اکثر مجذوب پاگل اور دین سے ناواقف ہوتے ہیں۔

۵۹۵۵۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتے رہو تا کہ تمہیں کوئی پہچان نہ سکے، اور یوں تمہیں کوئی تکلیف پہنچے، مجھے اپنے جلال وعزت کی قسم میں تجھے ایک ہزار حوروں سے بیاہوں گا، اور چار سو سال تک تمہارا ولیمہ کروں گا۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، وعنیہ ہانی بن متوکل الاسکندرانی قال فی المغنی مجہول

تشریح:۔۔۔۔۔ عصر حاضر میں اسفار کی کثرت نقل مکانی کی طرح ہے لہٰذا احادیث کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے کوئی ایسا ہی کرنا شروع نہ کرے۔

حرف الراء۔۔۔۔۔ الرضا والسخط

رضامندی اور ناراضگی

۵۹۵۶۔۔۔۔۔ جو اللہ تعالیٰ سے راضی رہا اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہے گا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:۔۔۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تقدیری فیصلہ ہوا اس پر راضی رہے۔

۵۹۵۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ جب بندے سے راضی ہوتا ہے تو سات طریقوں کی بھلائی سے اس کی تعریف کرتا ہے جسے وہ انسان نہیں جانتا، اور جب بندے سے ناراض ہوتا ہے تو سات طرح کے شر سے اس کی مذمت وبرائی کرتے ہیں جسے وہ انسان نہیں جانتا۔ مسند احمد، ابن حبان عن ابی سعید

الاکمال

۵۹۵۸۔۔۔۔۔ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندیاں تلاش کرتا ہے اور برابر اسی کوشش میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جبرئیل! میرا فلاں بندہ اس جستجو میں لگا ہوا ہے کہ وہ مجھے راضی کرے، خبردار میری رحمت اس پر ہے، تو جبرئیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: فلاں شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، اسی بات کو عرش اٹھانے والے اور ان کے آس پاس فرشتے کہتے ہیں، یہاں تک کہ سات آسمانوں والے اسی بات کو کہتے ہیں پھر یہ بات زمین پر اتر آتی ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن ثوبان

تشریح:۔۔۔۔۔ اب بھی اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف رخ نہ کرے تو اس سے بڑھ کر بدبخت کون ہوگا؟ آیئے قارئین اپنے سابقہ گناہوں سے پکی توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں متحد ہو جائیں لنتوب الی اللہ متابا۔

۵۹۵۹۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے صرف رضامندی سے آسانی پیدا کرتا ہے، سو جب اس سے راضی ہو جاتا ہے تو دلائل کو اس کے لیے جاری کردیتا ہے۔ ابن النجار عن المقداد بن الاسود

تشریح:۔۔۔۔۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ انسان کو دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہے یا ناراض تو اس کا ایک معیار

یہ ہے کہ اگر وہ شخص بے ہودہ گوئی میں مبتلا ہے تو یہ ناراضگی کی علامت ہے۔

۵۹۶۰ جو شخص لوگوں کو ناراض کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوں گے، اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیں گے، جبکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرکے لوگوں کی رضامندی چاہے گا تو اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے بگاڑ دے گا۔

بیهقی فی شعب الایمان، ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها

تشریح:...... جس شخص کو یہ بات سمجھ آ گئی تو گویا وہ متقی اور پرہیزگار بن گیا۔

۵۹۶۱ ...... اللہ تعالیٰ کو ناراض کرکے ہرگز کسی کو راضی نہ کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے مقابلہ میں ہرگز کسی کی تعریف نہ کرنا، اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں کی اس کی وجہ سے کسی کی ہرگز مذمت نہ کرنا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور رزق کو کسی حریص کی لالچ کھینچ سکتی ہے اور نہ کسی ناراض ہونے والے کی ناراضگی روک سکتی ہے۔

تشریح:...... اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وانصاف کے ذریعہ راحت وآرام کو (اپنی) رضامندی اور یقین میں رکھتا ہے جبکہ غم وپریشانی کو (اپنی) ناراضگی اور شک میں رکھا ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان، ابن حبان، عن ابن مسعود

اس حدیث میں کئی امور قابل توجہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے مراد، برادری کنبے اور معاشرے کے رسم ورواج کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے احکام سے دانستہ طور پر روگردانی کرنا، اور جو چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے اس پر کسی انسان کی تعریف کرنا، مثلاً مریضوں کو شفا دینا، مصائب سے نجات بخشنا، اولاد دینا، اکثر مشرک لوگ کہتے ہیں: بس بابا حضور کی نظر ہے، جبکہ بابا حضور پر کیا بیت رہی ہے کسی کو پتہ نہیں، اور اگلی چیز یہ فرمائی کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں کی اس پر کسی کی مذمت وبرائی نہ کرنا، کہ یہ منحوس کہاں سے آ ٹپکے، ہمارا چلتا کاروبار بند کر دیا، ہماری تجارت خسارے میں رہی، یہ لوٹ کر کھا گئے، تو ایسے تنگ نظر لوگوں کو خوب سمجھ لینا چاہیے کسی کی لالچ تمہارا رزق اپنی طرف نہیں کھینچ سکتی ہے اور نہ کسی دشمنی کی دشمنی اسے روک سکتی ہے اس کے بعد راحت وآرام کا سبب بتایا کہ قضائے الٰہی اور خداوندی فیصلے پر سر تسلیم خم کرنا، اور یقین کامل رکھنا اس کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور رزق کی تقسیم میں شک غم وپریشانی کا باعث ہے تفصیل کے لیے ''فطرتی نفسیاتی باتیں'' مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۵۹۶۲ تقدیر پر راضی ہونے والے کہاں ہیں؟ شکرگزاری کو تلاش کرنے والے کہاں ہیں؟ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو ہمیشہ کے گھر پر ایمان رکھتا ہے وہ کیسے دھوکے کے گھر کے لیے کوشاں ہے؟ هناد. عن عمرو بن مرة مرسلاً

تقدیر کا حاصل یہی ہے کہ باوجود کوشش، انسان کسی کام سے بے بس ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی تقدیر میں یہ لکھ رکھا ہے کہ کافر رہیں گے تو ان سے کفر کے کام ہی ہوئے اور جس کی تقدیر میں مؤمن ہونا لکھ دیا وہ مرنے سے کچھ دیر پہلے اسلام قبول کر لیتا ہے، اس کی بھرپور تفصیل دیکھنے کے لیے ''بیان القرآن'' از مولانا اشرف علی تھانوی جلد اول ''ختم الله علی قلوبهم'' کی تشریح میں دیکھ لیں۔

۵۹۶۳ ...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو بندہ بھی میرے کیے فیصلہ پر (جو اس کی مرضی کے برخلاف ہو) راضی ہو یا ناراض تو اس کے لیے بہتر ہے۔

ابن شاهین، سعید بن منصور عنه، قال ابن شاهین هذا حدیث غریب لیس فی الدنیا اسنادا حسن منه، قال ابن حجر: وله شواهد من حیث صهیب

کمزوروں، بچوں، بوڑھوں، بیواؤں اور مسکینوں پر رحم کرنا

۵۹۶۴ ...... میری امت کے درمیانے لوگ مہربان ورحم کرنے والے ہیں۔ فردوس عن ابن عمر

۵۹۶۵ جو شخص اہل زمین پر رحم نہیں کرتا تو آسمان والا اس پر رحم نہیں کرتا۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر

کرو مہربانی تم اہل زمین پر خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

۵۹۶۶ ...... جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اور جو بخشتا نہیں اسے بخشا نہیں جاتا، اور جو توبہ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف نہیں کرتا۔

طبرانی فی الکبیر عن جریر

۵۹۶۷ اللہ تعالیٰ اپنے مہربان بندوں پر ہی مہربان ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر

تشریح:... رحمت کی دو قسمیں ہیں خاص، عام، عام رحمت تو کافروں پر بھی ہے جس کی وجہ سے انہیں رزق و باراں ملتی ہے۔

۵۹۶۸ ... اس بندے نے نقصان اٹھایا اور خسارے میں رہا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے مہربانی نہیں رکھی۔

الدولابی، فی الکنی وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر عن عمر وابن حبیب

۵۹۶۹ رحم کرنے والوں پر رحمٰن تبارک وتعالیٰ رحم کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والاتم پر رحم کرے گا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم عن ابن عمر

مسند احمد، ترمذی حاکم میں ان الفاظ کا اضافہ ہے، مہربانی رحمٰن کی (رحمت) کا حصہ ہے، جس نے اسے جوڑا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دے گا۔

۵۹۷۰ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔ بخاری فی ادب المفرد، ابوداؤد عن ابن عمرو

۵۹۷۱ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی عن جریر

۵۹۷۲ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔ مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی عن جریر مسنداحمد، ترمذی عن ابی سعید

۵۹۷۳ بدبخت شخص سے ہی رحم چھین لیا جاتا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۵۹۷۴ جنت میں مہربان شخص ہی داخل ہوگا۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس

تشریح: پہلے گروہ کے ساتھ دخول مراد ہے۔

اہل زمین پر رحم کرنا

۵۹۷۵ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والاتم پر رحم کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر، طبرانی فی الکبیر حاکم عن ابن مسعود

۵۹۷۶ رحم کروتم پر رحم کیا جائے گا، معاف کروتمہیں (بھی) معاف کیا جائے گا، بات کے کچھیلوں کے لیے اور ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنے کیے پر باوجود جاننے کے اصرار کرتے ہیں۔ مسند احمد، حلیة الاولیاء بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

تشریح:... اللہ تعالیٰ بچائے! اس لئے کہا جاتا ہے، کہ برائی سے بچو! جب کسی غلط برائی کی لت پڑ جائے تو انسان اس کا عادی ہو جاتا ہے نشہ کی طرح اس کے کیے بغیر چین نہیں پاتا۔

۵۹۷۷ ... وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ ترمذی عن انس

۵۹۷۸ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کے مرتبہ کو نہ پہچانے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابن عمرو

۵۹۷۹ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم، بڑوں کی عزت، نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہ کرے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن عباس

۵۹۸۰ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر رحم اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانتا ہو۔

مسند احمد، حاکم عن عبادة بن الصامت

۵۹۸۱ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے ہمارے بڑے کا حق نہ پہچانے، وہ ہم میں سے نہیں جو ہمیں دھوکا دے، مؤمن اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ بھلائی و خیر میں سے جو اپنے لیے پسند کرے وہی مؤمنوں کے لیے پسند کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ضمرة

۵۹۸۲ برکت ہمارے بڑوں (کی باتوں اور عمل) میں ہے سو جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

تشریح: ..... برکت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے بزرگوں کی برکت یہ ہے کہ ان کی کشش چشش سے شریعت کی طرف کھچاؤ پیدا ہوتا ہے نہ یہ کہ انسان بے دینی پر اتر آتا ہے۔

الاکمال

۵۹۸۳..... مسکینوں پر رحم کرو۔ مسند احمد عن ابی ذر

۵۹۸۴..... وہ شخص نقصان اور خسارے میں رہا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے رحم نہیں ڈالا۔

الحسن بن سفیان والد ولابی والدیلمی وابن عساکر عن عمرو بن حبیب

تشریح: ..... صفات حمیدہ انسانی قابلیت کی بنا پر عطا ہوتی ہیں جیسے تمام برائیاں پیدائشی طور پر انسان میں نہیں ہوتیں۔

۵۹۸۵..... جسے اس بات کی خوشی ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جہنم کے جوش سے بچائے اور اپنے سائے میں ٹھہرائے تو وہ مسلمانوں سے سخت لہجہ میں بات نہ کرے (بلکہ) ان پر رحم کرے۔ الحسن بن سفیان وابن لال فی مکارم الاخلاق وابوالشیخ فی الثواب، والطیالسی .فی الترغیب. حلیة الاولیاء بیهقی فی شعب الایمان عن ابی بکروھو ضعیف

۵۹۸۶..... جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو بخشتا نہیں اسے بخشا نہیں جاتا، اور جو توبہ نہیں کرتا اس کی توبہ نہیں ہوتی، اور جو پرہیزگاری اختیار نہیں کرتا اسے پرہیزگار نہیں بنایا جاتا ہے۔ ابن خزیمه عن عمر موسلاً

۵۹۸۷..... جو مسلمانوں پر رحم نہیں کرتا، اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتا۔ مسند احمد عن جریر .الخطیب عن الاشعث بن قیس

۵۹۸۸..... اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی مہلت ہے، اگر عاجزی کرنے والے نوجوان، رکوع کرنے والے بوڑھے، سیر چوپائے اور دودھ پیتے بچے نہ ہوتے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تم پر عذاب نازل کردیا جاتا۔ بخاری مسلم والخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه

اور جب لوگ اللہ تعالیٰ کی مہلت کو ضائع کر کے توبہ نہیں کرتے تو ان پر عذاب آواقع ہوتا ہے۔

۵۹۸۹..... اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جنت میں صرف رحم دل ہی داخل ہوگا، صحابہ نے عرض کی: ہم سب تو رحم دل ہیں، آپ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ عام لوگ بھی رحم دل بن جائیں۔ الحکیم عن ابی هریرة رضی الله عنه عن الحسن، مرسلاً

۵۹۹۰..... اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ ابویعلی فی مسنده عن جابر، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

یہ حدیث پہلے ۵۹۸۶ نمبر میں گزر چکی ہے۔

۵۹۹۱..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم میری رحمت کے امیدوار بننا چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ ابوالشیخ، ابن عساکر والدیلمی عن ابی بکر

۵۹۹۲..... جہنم میں ایک پکارنے والا آواز دے گا: اے نرمی کرنے والے، احسان کرنے والے! مجھے جہنم سے نجات دے، تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم دے گا جو اسے نکال لائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے چڑیا پر رحم کیا تھا۔ ابن شاهین عن ابی داؤد

الرحمة بالیتیم ..... یتیم پر رحم

۵۹۹۳..... میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں (ان دو انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔ مسند احمد بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن سهل بن سعد

۵۹۹۴..... مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اور مسلمانوں کا وہ گھر انتہائی برا گھر ہے جس میں کسی یتیم سے بدسلوکی کی جاتی ہے، میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔

بخاری فی الادب المفرد، ابن ماجه، حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:......بہت سے لوگ اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے اس بیوہ عورت سے نکاح کر لیتے ہیں جس کی پہلے سے نابالغ اولاد ہو لیکن بعد میں نبھا نہیں ہو پاتا اور یتیموں کو مارتے پیٹتے اور انہیں طعنہ دیتے ہیں یوں وہ اس وعید کے مرتکب ہو جاتے ہیں اس واسطے اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے، دوسروں کے ذریعہ یتیموں کی جو مدد ہوتی رہے بہتر ہے۔

۵۹۹۵.....تمہارے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے، جس میں یتیم کی عزت کی جاتی ہو۔عقیلی فی الضعفاء، حلیة الاولیاء عن عمر

۵۹۹۶.....میں اور اپنے یا کسی اور کے یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ہوں گے، بیواؤں اور مسکینوں کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔طبرانی فی الاوسط عن عائشة

۵۹۹۷.....اپنے یا غیر کے یتیم کی پرورش کرنے والا، میں اور وہ ان دو (انگلیوں) کی طرح جنت میں ہوں گے۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه، کتاب الزهد، باب الاحسان رقم ۲۹۸۳.

۵۹۹۸..... جس نے کسی ایک یتیم یا دو یتیموں کو جگہ دی پھر (اذیتوں اور اخراجات پر اس نے صبر کیا اور) جو کچھ خرچ کیا اس پر (ثواب) کی امید رکھی تو میں اور وہ جنت میں دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۵۹۹۹.....جس نے یتیم بچے یا بچی سے اچھا سلوک کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔الحکیم عن انس

۶۰۰۰.....جس نے کسی اپنے یا غیر کے یتیم کو (اپنے) ساتھ ملایا اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے لاپرواکر دیا تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عدی بن حاتم

۶۰۰۱..... میں تمہارے لیے دو کمزوروں یعنی یتیم اور عورت کے حق کو حرام قرار دیتا ہوں۔حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۰۰۲.....کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم پڑ جائے اور تمہاری ضرورت پوری ہو؟ (تو سنو یہ کام کرو)۔یتیم پر رحم کرو اس کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرو، اور اسے اپنے کھانے سے کھانا کھلاؤ، تمہارا دل (بھی) نرم پڑ جائے گا اور ضرورت (بھی) پوری ہو جائے گی۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۶۰۰۳.....تمہارے گھروں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کی عزت کی جاتی ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن عمر رضی الله عنه

۶۰۰۴.....لڑکا جب یتیم ہو تو اس کے سر پر اس طرح (چندیا پر) ہاتھ آگے کی طرف پھیرا کرو، اور اگر اس کا باپ (زندہ) ہو تو (پیشانی پر) آگے سے پیچھے (ہاتھ) پھیرا کرو۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

تشریح:......یہ گویا کنایہ ہے کہ جو شخص کسی صدمے سے روتا ہے اس کے آنسو روکنے کے لیے اس طرح تسلی دی جاتی ہے کیونکہ اس کے آنسو تھمتے نہیں، اور غمزدہ انسان کی آنکھیں ادھر نہیں دیکھتیں اور انہیں گویا اس طرح بند کیا جاتا ہے اور خوشی وانبساط کی حالت میں بچہ کو ہوشیار کرنا مقصود ہوتا ہے اور اس کے لیے آنکھیں کھلی رکھنا ضروری ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ آنکھوں کو بند کرنے کے لیے اوپر سے نیچے ہاتھ پھیرا جاتا ہے اور کھولنے کے لیے نیچے سے اوپر واللہ اعلم۔

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا

۶۰۰۵.....یتیم کے سر پر اس طرح آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو، اور جس کا باپ ہو اس کے سر پر اس طرح پیچھے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔

خطیب، ابن عساکر، عن ابن عباس

۶۰۰۶.....جس بچہ کا باپ ہو اس کے سر پر (اس طرح) پیچھے کی طرف اور یتیم کے سر پر آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔

بخاری فی التاریخ عن ابن عباس رضی الله عنه

۶۰۰۷ یتیم کو اپنے قریب کرو، اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو، اس کے سر پر ہاتھ پھیرو، اپنے کھانے سے اسے کھانا کھلاؤ، اس واسطے کہ ایسا کرنے سے تیرا دل نرم ہوگا اور تیری ضرورت پوری ہوگی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۰۸ جنت میں ایک گھر ہے جسے ''دارالفرح'' (فرحت وخوشی کا گھر) کہا جاتا ہے جس میں صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے مؤمنوں کے یتیم بچوں کو خوش کیا ہوگا۔ حمزہ بن یوسف السھمی فی معجمہ وابن النجار عن عقبہ بن عامر

۶۰۰۹ جنت میں ایک گھر ہے جس کا نام ''دارالفرح'' ہے جس میں صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے بچوں کو خوش کیا ہوگا۔

ابن عدی فی الکامل عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۰۱۰ جب تو یہ چاہے کہ دل نرم ہوجائے تو مسکینوں کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر۔

طبرانی فی مکارم الاخلاق. بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۱۱ اللہ تعالیٰ جب بندوں سے انتقام لینے کا ارادہ فرماتے ہیں تو بچوں کو موت دیدیتے ہیں اور عورتوں کو بانجھ کردیتے ہیں یوں انتقام عذاب بن کران پر نازل ہوتا ہے اور کوئی بھی ان میں قابل رحم نہیں رہتا۔ الشیرازی فی الالقاب عن حذیفہ وعمار بن یاسر

۶۰۱۲ اگر اللہ تعالیٰ کے (کچھ) بندے رکوع کرنے والے اور دودھ پیتے بچے اور سیراب ہونے والے چوپائے نہ ہوتے تو تم پر (اللہ تعالیٰ کا) عذاب بہت زور سے ڈال دیا جاتا اور پھر آپس میں مل جاتا۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن مسافع الدیلمی

بوڑھوں اور کمزوروں پر رحم

۶۰۱۳ میری عزت یہ ہے کہ میری امت کی طرف سے بوڑھے شخص کی عزت کی جائے۔ خطیب فی الجامع عن انس

۶۰۱۴ جو نوجوان کسی عمر رسیدہ کی اس کی (زیادہ) عمر کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی ایک ایسا شخص مقرر کردیتے ہیں جو اس (نوجوان) کی عمر (کے آخر) میں اس کی عزت کرے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۰۱۵ برکت (کا باعث) تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۶۰۱۶ (برکت) بھلائی تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ البزار عن ابن عباس

۶۰۱۷ اس امت کی جو مدد کی جاتی ہے تو وہ اس کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے کی جاتی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن سعد

۶۰۱۸ تمہاری مدد تو تمہارے کمزور لوگوں کی دعاؤں اور اخلاص کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن سعد

۶۰۱۹ مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو، اس واسطے کہ تمہاری مدد اور تمہیں رزق کمزوروں کی وجہ سے ملتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۲۰ بیواؤں اور مسکینوں کے لیے محنت کوشش کرنے والا (اجر میں) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا دن میں روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے والے کی طرح ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۰۲۱ وہ گھر اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسند ہے جس میں کسی یتیم سے عزت کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۶۰۲۲ یتیم کو اپنے قریب کر، اس کے سر پر ہاتھ پھیر اور اسے اپنے دسترخوان پر بٹھا تو تمہارا دل نرم ہوگا اور تم اپنی ضرورت پوری کرنے پر قادر ہوجاؤ گے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی عمران الجونی مرسلاً

پڑ جائے گا اور تمہاری ضرورت پوری ہوگی۔ سعید بن منصور، بخاری، مسلم، والخرائطی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
کہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کرنے لگا، تو آپ نے اسے یہ احکام دیئے۔

۶۰۲۴..... میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا چاہے یتیم اس کا (اپنا) رشتہ دار ہو یا کسی اور کا ہو، (لیکن) جب وہ اللہ تعالیٰ سے (یتیم کے مال میں) ڈرنے والا ہو، جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

ابن عدی فی الکامل، الحکیم، طبرانی فی الکبیر، بخاری، مسلم والخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن بنت مرۃ البھزیۃ عن ابیھا

۶۰۲۵..... میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان، عن سھل بن سعد، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

۶۰۲۶..... جس نے اپنے یا کسی اور کے یتیم کی کفالت کی اس کے لیے جنت واجب ہے (اگر اس نے کسی کبیرہ کا ارتکاب نہیں کیا اور مرنے سے پہلے توبہ نہیں کی) مگر یہ کہ اس نے کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کیا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو (جیسے شرک) اور جس کی دونوں عزیز آنکھیں چلی گئی ہوں (نظر و بینائی ختم ہو گئی ہو) تو اس کے لیے جنت واجب ہے مگر یہ کہ اس نے کسی ایسے عمل کا ارتکاب نہ کیا ہو جس کی بخشش نہیں ہوتی۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۰۲۷..... جس نے کسی اپنے یا غیر کے یتیم کی کفالت کی تو اس کے لیے جنت واجب ہے مگر یہ کہ اس نے کسی نا قابل معافی گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو اور جس کی دو آنکھوں کی نظر چلی گئی ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہے بشرطیکہ اس نے کسی نا قابل معافی گناہ کا ارتکاب کیا ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عبا س رضی اللہ عنہ

۶۰۲۸..... جس نے لوگوں میں سے اپنے یا کسی اور کے یتیم کی پرورش کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سعد بنت عمرو الجمحیۃ

۶۰۲۹..... جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کی پرورش کی (یتیم کو) کھانا پینا ملا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے (دوسرے کی اعانت سے) بے نیاز کر دیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دے گا، مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرتا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۰۳۰..... اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو مسلمان کسی یتیم کے قریب ہوتا ہے اور اس (کے ساتھ اچھا سلوک کرے) کی اچھی تربیت کرے اور (رحم دلی سے) اس کے سر پر ہاتھ پھیرے، تو اللہ تعالیٰ ہر بال کے بدلے اس کا درجہ بلند فرماتے اور ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی لکھتے اور ہر بال کے بدلے ایک (صغیرہ) گناہ مٹاتے ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن النجار عن عبداللہ بن ابی اوفی

۶۰۳۱..... جس نے کسی ایک یا دو یتیموں کو جگہ دی پھر صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے، اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں شہادت والی اور درمیانی انگلی کو حرکت دی۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۶۰۳۲..... جس نے کسی یتیم بچے یا بچی سے اچھا برتاؤ کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ الحکیم عن انس

۶۰۳۳..... جس مسلمان نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم بچے کو اس کا کھانا پینا فراہم کیا وہ جنت میں داخل ہوگا، مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرتا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو، اور جس کی دو آنکھوں (سے نظر) کو لے لیا گیا، پھر اس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی (تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میرے پاس اس کے لیے بدلہ جنت ہی ہے کسی نے عرض کی: اس کی دو کریم چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کی دو آنکھیں، جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، ان پر خرچ کیا، اور ان پر رحم کیا، انہیں اچھا ادب دیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، کسی نے عرض کی، (چاہے) دو بیٹیاں ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن عباس

۶۰۳۴...... جو مسلمان کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے، تو جس بال پر اس کا ہاتھ پھرے گا اس کے بدلہ اسے ایک نیکی ملے گی ایک درجہ بلند ہوگا اور اس سے ایک (صغیرہ) گناہ کم ہوجائے گا۔ ابن النجار عن زاهد حامد بن عبدالله بن ابی اوفی

۶۰۳۵...... جو شخص کسی یتیم کے سر پر اللہ تعالیٰ کے لیے ہاتھ پھیرے تو ہر بال کے بدلہ جس پر اس کا ہاتھ پھرے گا، اس کے لیے ایک نیکی ہوگی، جس نے کسی یتیم بچے یا بچی سے اچھا سلوک کیا تو میں اور وہ دونوں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

ابن المبارک، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابی امامه

۶۰۳۶...... جس نے کسی یتیم کے سر پر رحم سے ہاتھ رکھا تو اس کے لیے ہر بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ پھرے گا ایک نیکی ہوگی۔

ابن المبارک عن ثابت بن عملان، بلاغاً

۶۰۳۷...... اگر تجھے اس بات سے خوشی ہو کہ تیرا دل نرم ہو تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا۔

مسند احمد، بخاری مسلم والخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۰۳۸...... جس قوم کے ساتھ ان کی پلیٹ یا پیالہ میں کوئی یتیم کھائے (پئے) تو شیطان ان کی پلیٹ کے پاس نہیں آ سکتا۔

ابن النجار عن ابی موسیٰ

۶۰۳۹...... جس قوم کے ساتھ ان کے پیالے کے پاس کوئی یتیم (پینے کے لیے) بیٹھے تو ان کے پیالے کے نزدیک شیطان نہیں آ سکتا۔

الحارث، طبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ، واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۶۰۴۰...... اس کھانے سے کوئی کھانا زیادہ برکت والا نہیں جس پر کوئی یتیم بیٹھے۔ الدیلمی عن انس

۶۰۴۱...... میں قیامت کے دن یتیم اور معاہد کی طرف سے جھگڑا کروں گا اور میں جس سے جھگڑا کروں گا اس پر غالب رہوں گا۔

الدیلمی عن ابن عمرؓ رضی الله عنه

یہ غالباً حدیث قدسی ہے۔

۶۰۴۲...... تم خاندان والوں کے بارے خوفزدہ رہتی ہو جبکہ میں دنیا اور آخرت میں ان کا نگہبان ہوں۔ طبرانی وابن عساکر عن عبدالله بن جعفر فرماتے ہیں: ہماری ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر ہماری یتیمی کی شکایت کرنے لگیں تو آپ نے فرمایا پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔

۶۰۴۳...... جو کسی یتیم کے مال کا ذمہ دار ہو تو وہ اسے تجارت میں لگائے، اور اسے ایسے ہی نہ رہنے دے تاکہ زکوٰۃ اسے کھا جائے۔

ابن عدی فی الکامل، بخاری مسلم عن ابن عمر

۶۰۴۴...... جس چیز سے بھی تم اپنے بیٹے کے ساتھ تجارت میں شرکت کرو (کر سکتے ہو) جب کہ تم اس کے مال کے ذریعہ اپنا مال بچانے والے اور اس کا مال لگا کر (اپنے لیے) مال کمانے والے نہ ہو۔ طبرانی فی الصغیر، بیهقی فی شعب الایمان عن جابر بن حنظلة بن حذیم کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آ کر عرض کرنے لگا: میں کس چیز میں اپنے یتیموں کے ساتھ شرکت کر سکتا ہوں تو آپ یوں فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۶۰۴۵...... بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔ دارقطنی فی الافراد عن انس

۶۰۴۶...... احتلام ہو جانے کے بعد یتیمی نہیں رہتی، اور لڑکی کو حیض (ماہواری) آچکنے کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔

ابویعلی فی مسنده، والحسن بن سفیان وابن قانع. والباوردی وابن السکن وابونعیم سعید بن منصور عن حنظلة بن حذیم

۶۰۴۷...... اے اللہ! میں دو ضعیفوں یتیم اور عورت کے حق کی معافی چاہتا ہوں۔ ابن ماجه حاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

بوڑھوں اور بیواؤں پر رحم

۶۰۴۳...... یتیم کو اپنے قریب کر، اس سے نرمی سے پیش آ، اس کے سر پر ہاتھ پھیر، اور اپنے کھانے سے اسے کھانا کھلا، اس سے تمہارا دل نرم

۶۰۴۸...... مجھے اپنے ضعیف لوگوں میں تلاش کیا کرو، اس واسطے کہ تمہیں رزق اور تمہاری مدد تمہارے کمزوروں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔
مسند احمد، ابو داؤد، حسن صحیح، نسائی، حاکم، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
یہ حدیث پہلے ۶۰۱۹ نمبر میں گزرچکی ہے۔

۶۰۴۹...... تمہاری مدد تو تمہارے کمزوروں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ابونعیم عن ابی عبیدۃ

۶۰۵۰...... عمر رسیدہ لوگوں کے بارے خیر خواہی کی تلقین کرو اور جوانوں پر رحم کرو۔حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی سعید

۶۰۵۱...... ام سعد کے بیٹے! تجھے تیری ماں روئے، اور تمہیں رزق اور تمہاری مدد تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی کی جاتی ہے۔
مسند احمد عن سعد بن ابی وقاص، مسند الامام احمد . ج ۱ ص ۱۷۳

۶۰۵۲...... وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر رحم اور ہمارے عالم کی عزت نہ کرے۔
العسکری فی الامثال عن عبادۃ بن الصامت

۶۰۵۳...... وہ شخص ہم سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۰۵۴ جو ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے، ہمارے چھوٹوں کے لیے نرم گوشہ نہیں رکھتا اور ہم میں سے رشتہ دار پر رحم نہ کرے تو نہ ہم اس کے اور نہ وہ ہمارا۔ابن عساکر عن بلال بن سعد

۶۰۵۵ انس! چھوٹے پر رحم کرو، بڑے کی عزت کرو تو میرے دوستوں میں سے ہوگے۔العسکری فی الامثال عن انس

تشریح: کچھ لوگوں کے ہاں رواج ہے کہ بڑے سرہانے بیٹھتے ہیں اور چھوٹے ادبا پائنتی کی جانب بیٹھتے ہیں سو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ ادب نام ہے تحفظ مراتب وحدود کا دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائی جائے بس یہی سب سے بڑا ادب ہے پیچھے چلنا، جوتے اٹھالینا اور کھانے میں بڑے کے سامنے پہل نہ کرنا، سب رواجی ادب ہیں۔

حرف الزاء......ای الزہد

دنیا سے بے رغبتی کا بیان

آگے جتنی احادیث آرہی ہیں تمام زہد وورع کے بارے میں ہیں یہ بات پہلے سمجھ لیں کہ زہد وتقشف کا جو مفہوم عام اذہان میں بیٹھا ہوا ہے کہ دنیا سے بالکل لاتعلقی، نہ کسی سے سلام وکلام، ہر وقت منہ بگاڑ کر رکھنا، نہ خوراک کی پروانہ پوشاک کی فکر تو یہ ہرگز مفہوم نہیں، بلکہ اسلامی زہد یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر دنیا کو دل میں نہ بساؤ بس ضرورت کی حد تک اسے کام میں لاؤ اور ترک دنیا جسے رہبانیت سے یاد کیا جاتا ہے اس کی قطعاً اجازت نہیں۔

۶۰۵۶ بے شک اللہ تعالیٰ آخرت کی نیت پر دنیا عطا فرماتے ہیں، اور دنیا کی نیت پر دینے سے انکار فرمایا ہے۔ابن المبارک عن انس

۶۰۵۷ دنیا والوں کے حسب جس کی طرف وہ جاتے ہیں یہ مال ہے۔مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن بریدۃ

تشریح:...... نسب سلسلۂ خاندانی ہے اور حسب خاندانی شرافت کا نام ہے دنیادار جو رب تعالیٰ کو بھول کر مال کی ذخیرہ اندوزی میں مصروف ہیں ان کی دن رات یہی سوچ ہوتی ہے کہ باپ نے اتنے کمائے تھے میرا کاروبار ان سے وسیع تر ہونا چاہیے۔

۶۰۵۸ دنیا کو دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو اس واسطے کہ جس نے اپنی ضرورت وکفایت سے بڑھ کر دنیا لی تو اس نے اپنی موت کا حصہ لیا جس

کے بارے اسے علم نہیں۔فردوس عن انس

۶۰۵۹ ... دنیا میں بے رغبتی کا نام یہ نہیں کہ حلال کو حرام ٹھہرایا جائے اور مال کو ضائع کیا جائے (بلکہ) لیکن دنیا میں بے رغبتی (کا مطلب) یہ ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں جو چیز ہے اس کے مقابلہ میں زیادہ قابل اعتماد نہ ہو، اور جو مصیبت تجھے پہنچے تجھے اس مصیبت کے ثواب کی زیادہ رغبت ہو، وہ مصیبت اگرچہ تیرے لیے باقی رہے۔ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ذر

۶۰۶۰ ... دنیا میں بے رغبتی قلب وبدن کی راحت کا سبب ہے اور اس میں رغبت قلب وبدن کی تکلیف کا باعث ہے۔

طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، بیھقی فی شعب الایمان عن عمر، موقوفا

تشریح:...... جتنا بڑا کاروبار اتنی زیادہ پریشانی، اور ذہنی پریشانی بدنی تکلیف کا سبب ہے، ذہنی بے کلی سے نیند نہیں آئے گی، بدن میں تکلیف وتعب شروع ہو جائے گا تفصیل ''فطرتی ونفسیاتی باتوں'' میں۔

۶۰۶۱ ... دنیا سے بے رغبتی دل وبدن کی راحت کا سبب ہے (جبکہ) دنیا میں رغبت غم وپریشانی کو بڑھاتی ہے۔

مسند احمد، فی الزھد، بیھقی فی شعب الایمان عن طاؤس، مرسلا

۶۰۶۲ ... دنیا سے بے رغبتی قلب وبدن کو راحت پہنچاتی ہے جبکہ دنیا میں رغبت غم وپریشانی کو زیادہ کرتی ہے، اور بے کارگی اور نکما پن دل کو سخت کر دیتا ہے۔القضاعی ابن عمر

جو انسان کبھی پیدل نہ چلا ہوا سے کیا پتہ کہ پاؤں سے چلنے والوں پر کیا گزرتی ہے۔

۶۰۶۳ ... دنیا (میں رغبت کرنے) سے بچو! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ہاروت وماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

الحکیم عن عبداللہ بن بسر المازنی

دوناپسندیدہ چیزوں میں بہتری

۶۰۶۴ ... دو چیزیں ایسی ہیں جنہیں ابن آدم ناپسند کرتا ہے موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ موت اس کے لیے فتنہ سے بہتر ہے، اور وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے، اور مال کی کمی حساب سے کم ہے۔سعید بن منصور، مسند احمد عن محمود بن لبید

تشریح: ... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے فان الحی لا تومن علیہ الفتنۃ کہ زندہ آدمی کسی بھی وقت کسی فتنہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔مشکوۃ ص ۳۲ کتاب العلم مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

۶۰۶۵ ... دنیا سے بچو، اس واسطے کہ یہ ہاروت ماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۶۶ ... دنیا سے بچو اس لیے کہ یہ سرسبز و میٹھی ہے۔مسند احمد فی الزھد عن مصعب بن سعد، مرسلا

۶۰۶۷ ... جب تم یہ چاہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے تو دنیا سے بغض رکھو اور جب یہ چاہو کہ لوگ تم سے محبت کریں تو دنیا کی جو فضول چیزیں تمہارے پاس ہیں ان کی طرف پھینک دو۔خطیب عن ربعی ابن خراش، مرسلا

۶۰۶۸ ... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو اسے دنیا سے بچاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔

ترمذی، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن قتادہ بن نعمان

۶۰۶۹ ... جب تم ایسا شخص دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی (کی صفت ونعمت) عطا کی گئی ہے تو اس کے قریب لگ جاؤ اس واسطے کہ اس (کے دل) کی طرف حکمت ودانائی ڈالی جاتی ہے۔

ابن ماجه، حلية الاولياء، بيهقي في شعب الايمان عن ابي خلاد، حلية الاولياء، بيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۶۰۷۰..... جب میری امت دنیا کو قابل وقعت وعظمت سمجھنے لگے گی تو اسلام کی وقعت وہیبت ان کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہوجائے گی، اور جب آپس میں ایک دوسرے کو سب وشتم کرنا اختیار کرے گی تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گی۔ الحكيم عن ابي هريرة رضي الله عنه

۶۰۷۱..... دنیا (میں دل لگانا اور رغبت کرنا) آخرت والوں کے لیے حرام ہے اور آخرت دنیا والوں کے لیے حرام ہے جبکہ دنیا اور آخرت اللہ والوں کے لیے حرام ہیں۔ مسلم، ابن عساكر عن ابن عباس رضي الله عنه

تشریح:..... اہل اللہ کو فقط رضائے خدا مقصود ہوتی ہے۔

۶۰۷۲..... دنیا میٹھی اور سبز ہے۔ طبراني في الكبير عن ميمونة

۶۰۷۳..... دنیا میٹھی اور تر ہے۔ فردوس عن سعد

۶۰۷۴..... سب سے بڑا گناہ دنیا سے محبت کرنا ہے۔ فردوس عن ابن مسعود

۶۰۷۵..... دنیا میٹھی اور سرسبز ہے، جس نے اسے اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے لیا تو اس کے لیے اس میں برکت دی جائے گی اور بہت سے اپنے نفس کی چاہت کی وجہ سے کسی چیز میں پڑ جاتے ہیں جس میں اس کے لیے قیامت کے روز صرف آگ ہی ہوگی۔

طبراني في الكبير عن ابن عمر رضي الله عنه

حلال کمانا، حلال طریقہ سے خرچ کرنا

۶۰۷۶..... دنیا سبز و میٹھی ہے جس نے اس میں حلال طریقے سے مال کمایا اور صحیح جگہ اسے خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس پر ثواب عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا، اور جس نے ناجائز طریقہ سے مال کمایا اور ناحق خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلت کے گھر میں اتارے گا بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں جہاں انہیں قیامت کے دن آگ ہی ملے گی۔ بيهقي عن ابن عمر رضي الله عنه

۶۰۷۷..... جہاں تک ہو سکے دنیا کے افکار سے فارغ رہو، اس واسطے کہ جس کی سب سے بڑی پریشانی دنیا ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد کے نظام کو بکھیر دے گا اور فقر وفاقہ کو اس کے سامنے رکھ دے گا اور جس کی سب سے بڑی پریشانی آخرت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کو سمیٹے گا اور مالداری وغنا کو اس کے دل میں ڈال دے گا، اور جس بندے نے بھی اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف لگا دیا تو اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دل محبت ورحم سے اس کی طرف پھیر دے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف ہر بھلائی میں جلدی فرمائیں گے۔

طبراني في الكبير عن ابي الدرداء رضي الله عنه

۶۰۷۸..... تین آدمی بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے اپنے کپڑے دھوئے اور ان کپڑوں کے سوا اور کپڑے اس کے پاس نہ تھے، ایک وہ شخص جس کے چولہے پر دو ہنڈیاں نہ دھری گئیں، ایک وہ شخص جس نے پینے کی کوئی چیز مانگی اور اس سے یہ نہیں پوچھا گیا: تمہیں کونسا مشروب چاہیے؟ ابو الشيخ في الثواب عن ابي سعيد

تشریح:..... کپڑوں کا ایک ہی جوڑا رکھنا اس وقت کی بات ہے جب چیزوں کی قلت تھی اور دو ہنڈیوں کا نہ چڑھانے سے مراد فضول اور چٹ پٹے کھانوں کی کثرت سے بچنا ہے، ایک قسم کا مشروب سے بتانا یہ مقصود ہے کہ تعیش سے بچو سادگی کی زندگی اختیار کرو۔

۶۰۷۹..... کسی فاجر شخص کی کسی نعمت پر ہرگز حسرت نہ کرنا اس لیے کہ اس کے واسطے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک قتل کرنے والا ہے جو مرے گا نہیں۔

بيهقي في شعب الايمان عن ابي هريرة رضي الله عنه

۶۰۸۰.....مال واہل میں کثرت ووسعت سے روکا گیا ہے۔مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۰۸۱ دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه،طبرانی فی الکبير ، حاكم عن سلمان،البزار عن ابن عمر

۶۰۸۲.....دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور قحط ہے جب وہ دنیا سے جدا ہوگا تو جیل خانہ اور قحط سے جدا ہوگا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبير ، حلية الاولياء، حاکم عن ابن عمر

دنیا ملعون ہے

۶۰۸۳.....دنیا پر لعنت اور جو کچھ اس میں (سوائے چند چیزوں کے) ہے ملعون ہے البتہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔حلية الاولياء، والضياء عن جابر

۶۰۸۴.....دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ملعون ہے مگر صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کے قریب کرے اور عالم اور طالب علم۔

ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه،بخاری، مسلم، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۶۰۸۵.....دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے اس پر بھی لعنت! مگر صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کے قریب کرے اور عالم اور طالب علم۔

ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۰۸۶.....دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں، اور اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں، اور اس کے لیے وہ جمع کرتا ہے جس کی عقل نہیں۔

مسند احمد، بیهقی فی شعب الايمان عن عائشه رضی الله عنه،بيهقی فی شعب الايمان عن ابن مسعود،موقوفاً

۶۰۸۷.....دنیا پر لعنت ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر صرف نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا یا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔

البزار عن ابن مسعود

۶۰۸۸.....دنیا پر لعنت اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی جائے۔

طبرانی فی الکبير عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۶۰۸۹.....دنیا محمد (ﷺ) اور آل محمد کے لیے مناسب نہیں۔ابو عبدالرحمن السلمی فی الزهد عن عائشه رضی الله عنه

۶۰۹۰.....کسی مؤمن کے لیے دنیا درست نہیں ہوسکتی، کیسے درست ہو جبکہ وہ اس کے لیے قید خانہ اور آزمائش کا سبب ہے۔

ابن لال عن عائشه رضی الله عنها

۶۰۹۱ دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھے پسند کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اسے چھوڑ دے لوگ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔

ابن ماجه، طبرانی فی الکبير، بيهقی عن سهل بن سعد

۶۰۹۲.....لوگوں میں سب سے بڑا زاہد وہ ہے جو قبروں اور بوسیدگی کو نہ بھولے، اور دنیا کی سب سے فضیلت والی زینت وزیبائش کو ترک کردے، اور باقی رہنے والی (زندگی) کو فنا ہوجانے والی پر فوقیت دے اور آئندہ کل کو اپنے دنوں میں شمار نہ کرے، اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرے۔

بيهقی فی شعب الايمان عن الضحاک مرسلاً

۶۰۹۳ جب تم میں سے کوئی اس شخص کو دیکھے جسے مال اور پیدائش میں اس پر فضیلت حاصل ہے تو وہ اس شخص کو دیکھے جو اس سے کم (درجہ) ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:.....ورنہ وہ شخص ناشکری کرے گا اور سمجھے گا مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہی کیا ہے اس پر شکر کروں؟

۶۰۹۴ سب سے افضل مؤمن وہ ہے جس سے سب رغبتی ہو۔فردوس عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:.....یعنی دنیا کی کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو۔

۶۰۹۵.....اے اللہ! جوشخص مجھ پرایمان لایا اور میری تصدیق کی، اور یہ یقین کرلیا کہ جو کچھ میں لے کر آیا وہ آپ کی طرف سے برحق ہے، تو اس کا مال اور اولاد کم کر اور اپنی ملاقات اس کے لیے پسندیدہ کردے، اور اسے جلد موت عطا فرما، اور جو نہ مجھ پر ایمان لایا نہ میری تصدیق کی، اور نہ یہ یقین کیا کہ جو میں لے کر آیا وہ آپ کی طرف سے حق ہے تو اس کی اولاد و مال بڑھادے اور اس کی عمر لمبی کردے۔

ابن ماجه عمرو بن غيلان الثقفي، طبراني في الكبير عن معاذ

تشریح:.......یہ دعا کچھ مخصوص لوگوں کے لیے تھی، اس دور میں کوئی بھی اس دعا کا متحمل نہیں۔

۶۰۹۶.....اے اللہ! جو آپ پر ایمان لایا اور یہ گواہی دی کہ میں آپ کا رسول ہوں، تو اپنی ملاقات اس کے لیے محبوب کردے، اور موت (کی سختی) اس کے لیے آسان فرما، دنیا اس کے لیے کم کر، اور جو آپ پر ایمان نہیں لایا اور نہ یہ گواہی دی کہ میں آپ کا رسول ہوں تو اپنی ملاقات اس کے لیے پسندیدہ نہ فرما، اور نہ موت اس کے لیے آسان فرما، اور اس کی دنیا زیادہ کر۔ طبراني في الكبير عن فضالة بن عبيد

۶۰۹۷.....جب تم یہود یا نصاریٰ میں سے کسی کے لیے دعا کرو تو (یوں) کہو اللہ تعالیٰ تیری اولاد اور مال میں اضافہ فرمائے۔

ابن عدی فی الكامل و ابن عساكر عن ابن عمر رضی الله عنه

۶۰۹۸.....انسان سے جو (فضلہ) خارج ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال بنایا ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الكبير، بيهقی فی شعب الايمان عن الضحاک بن سفيان

۶۰۹۹.....اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو قلیل بنایا ہے اور اس سے باقی بچا بھی تھوڑا ہے جیسے کسی کھڈ میں سایہ دار جگہ پر پانی ہو جس میں سے صاف پانی پی لیا جائے، اور گدلا باقی رہ جائے۔ ابن عساكر عن ابن مسعود

۶۱۰۰.....اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پیدا فرمائی تو اس سے اعراض کیا اور اپنے ہاں اس کی بے قدری کی وجہ سے اسے دیکھا نہیں۔

ابن عساكر عن علی بن الحسين، مرسلاً

دنیا کی بے وقعتی

۶۱۰۱.....اللہ کی قسم! البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے جتنا۔ (یہ بکری کا مردار بچہ جس کے کان چھوٹے ہیں) یہ تمہارے ہاں بے قدر و ذلیل ہے۔ مسند احمد، مسلم ابوداؤد عن جابر

۶۱۰۲.....اللہ تعالیٰ نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں فرمائی جو دنیا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں (ذلیل) ناپسندیدہ ہو، اور اس سے بغض کی وجہ سے، جب سے اسے پیدا کیا (رحمت بھری نگاہ سے) نہیں دیکھا۔ حاكم فی التاريخ عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۱۰۳.....اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا (اس وقت سے) اس سے اعراض کیا، پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں نے تجھے اپنے بروں لوگوں میں ہی اتارا۔ ابن عساكر عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نیک بندوں کو بھی دنیا ملی، جیسے حضرت داؤد و سلیمان، یوسف و خاتم النبین صلی اللہ علی نبینا وعلیہم اجمعین کو عطا ہوئی اور بہت سے صحابہ کرام کو بھی جیسے حضرت یوشع بن نون، حضرت طالوت، حضرت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین، لیکن ان لوگوں نے بقول امام شافعی رحمہ اللہ "جعلوها لجة واتخذوا صالح الاعمال فيها سفناً" اسے گہرا دریا سمجھا اور نیک اعمال کو کشتیاں بنالیا، اس واسطے ضروری ہے کہ دنیا سے نباہ کے لیے نیک اعمال جو سنت نبوی کے مہر زدہ اور تصدیق شدہ ہوں اختیار کیے جائیں۔

۶۱۰۴.....اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو جس سے محبت کرتا ہے دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کو خوف کی وجہ سے (ناموافق) کھانے اور پینے سے محفوظ رکھتے ہو۔ مسند احمد عن محمود بن لبيد، حاكم عن ابی سعيد

۶۱۰۵۔۔۔ بندہ کی جب (بنیادی) پریشانی آخرت ہوتو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد (کواس کے لیے) کافی کردیتا ہے اور غناو مالداری کواس کے دل میں رکھ دیتا ہے وہ صبح وشام غنی رہتا ہے، اور جب بندے کا سب سے بڑا غم دنیا بن جائے تو اس کی جائیداد کو بکھیر دیتا ہے اور فقر وفاقہ کو اس کے سامنے اٹھا کرتا ہے وہ صبح وشام محتاج ہی رہتا ہے۔مسند احمد فی الزھد عن الحسن، مرسلا

۶۱۰۶۔۔۔ ہر چیز کے لیے ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال کی کثرت ہے۔ترمذی، حاکم عن کعب بن عیاض

۶۱۰۷۔۔۔ ان درھم ودینار نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود، ابو داؤد عن ابی موسیٰ

۶۱۰۸۔۔۔ تم میں سے کسی ایک کے لیے دنیا میں اتنا (مال وسامان) کافی ہے جتنا سوار کا توشہ ہوتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن خباب

۶۱۰۹۔۔۔ مال جمع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک خادم اور ایک سواری کافی ہے۔ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ھاشم بن عتبہ

۶۱۱۰۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو انتہائی خوبصورت شکل وصورت میں بھیجا اس سے بڑھ کر جس میں وہ میرے پاس آتے تھے تو وہ کہنے لگے: اے محمد! (ﷺ) اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے فرمارہے ہیں کہ میں نے دنیا کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ کڑوی اور پراگندہ ہو جا اور میرے دوستوں کے لئے تنگ اور سخت ہو جا تاکہ وہ میری ملاقات پسند کریں اس واسطے کہ میں نے اسے اپنے دوستوں کے لئے قید خانہ اور دشمنوں کے لئے جنت بنایا ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان، عن قتادۃ بن النعمان

۶۱۱۱۔۔۔ خبردار! عیش پرستی سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے (پرہیزگار اور دو اللہ سے واقف) بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔

مسند احمد، بیھقی فی شعب الایمان عن معاذ

استاذ محترم مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کا ارشاد ہے: "زیبائش آرائش حرام نہیں لیکن نمائش حرام ہے" انسان رنگ برنگے کھانے وہیں کھاتا ہے جہاں اسے کوئی دیکھنے والا ہو اندھیری رات میں اگر کسی کو بھوک لگے تو وہ کیا کرے گا؟ اسی طرح جنگل میں تھکا ماندہ شخص کون سی ڈش کھائے گا؟ مگر انسان جب کسی فائیو سٹار ہوٹل میں پہنچتا ہے تو کہتا ہے: ایک بریانی، ایک تکہ، ایک کوفتہ، ایک دہی، ایک چپاتی، ایک سلاد، ایک سویٹ ڈش ایک چاول وغیرہ

۶۱۱۲۔۔۔ سونے اور چاندی (کی کثرت) کے لئے ہلاکت ہو۔مسند احمد عن اجل، بیھقی فی شعب الایمان عن عمر

۶۱۱۳۔۔۔ دنیا چھوڑنا بڑے صبر کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار توڑنے سے سخت ہے۔فردوس عن ابن مسعود

۶۱۱۴۔۔۔ دنیا سے لگاؤ ہر برائی کی بنیاد ہے۔بیھقی فی شعب الایمان عن الحسن

تھوڑے پر قناعت

۶۱۱۵۔۔۔ دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی مالک الاشعری

۶۱۱۶۔۔۔ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو دنیا سے بے رغبت ہو اور آخرت کی رغبت رکھنے والا ہو۔بیھقی فی الشعب عن الحسن، مرسلا

۶۱۱۷۔۔۔ دنیا، دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو، جس نے اپنی ضرورت سے زائد دنیا حاصل کی تو اس نے اپنی موت لی، جبکہ اسے معلوم نہیں۔

ابن لال عن انس رضی اللہ عنہ

۶۱۱۸۔۔۔ دو درھم والے کا حساب، ایک درھم والے سے سخت ہوگا اور دو دینار والے کا حساب ایک دینار والے سے سخت تر ہوگا۔

حاکم فی تاریخہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ذر، موقوفا

تشریح:۔۔۔ چاندی سے ڈھالے ہوئے سکے کو درھم اور سونے سے ڈھالے ہوئے کو دینار کہتے ہیں۔

۶۱۱۹۔۔۔ (انسان) اس وقت تک زاہد نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ متواضع ہو جائے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۱۲۰۔۔۔ میرے رب (اللہ تعالیٰ) نے مکہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا کر میرے سامنے پیش کیا تو میں نے عرض کیا اے میرے رب! نہیں بلکہ میں

ایک روز سیر اور ایک روز بھوک سے رہوں، جب میں خالی پیٹ ہوں گا تو آپ کی طرف زاری کروں گا، اور آپ کو یاد کروں گا، اور جب سیر ہوں گا تو آپ کی تعریف اور شکر کروں گا۔ مسند احمد، ترمذی، عن ابی امامة

۶۱۲۱　غنا والا پرواہی یہ ہے کہ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامیدی ہو۔ حلیة الاولیاء القضاعی عن ابن مسعود

۶۱۲۲　غنا یہ ہے کہ لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جائے تم میں سے جو دنیا کی کسی لالچ کی طرف چلے تو وہ آہستہ چلے۔
العسکری فی المواعظ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۲۳　غنا یہ ہے کہ لوگوں کی چیزوں سے مایوس ہو خبردار لالچ سے بچنا اس واسطے کہ وہ موجود محتاجی ہے۔ العسکری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۱۲۴　(گھر میں) ایک بستر مرد کے لیے ایک اس کی عورت کے واسطے اور تیسرا مہمان کے لیے ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوگا۔
مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن جابر

تشریح:۔۔۔ مراد یہ ہے کہ دنیا کی چیزوں کی کمی کرو کثرت سے بچو۔

۶۱۲۵　دنیا کی ذلت و رسوائی آخرت کی ذلت سے بچتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن الفضل

۶۱۲۶　ہر وہ چیز جو گھر کے سائے روٹی کے چھلکے اور اتنے کپڑے سے زائد ہو جس سے انسان اپنی شرمگاہ چھپائے، اور پانی سے زائد ہو اس میں انسان کا کوئی حق نہیں۔ مسند احمد عن عثمان

دنیا مسافر خانہ ہے

۶۱۲۷　دنیا میں ایسے رہو جیسے تو کوئی مسافر یا راہ عبور کرنے والا ہے۔ بخاری عن ابن عمر، مسند احمد ترمذی
اور ابن ماجہ میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

۶۱۲۸　نہ میں دنیا کا اور نہ دنیا میری، میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے کہ گویا ہم ایک ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ الضیاء عن انس

۶۱۲۹　دینار اور درھم کا بندہ ملعون ہے۔ ترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۱۳۰　اگر تمہیں دنیا کے بارے اتنا معلوم ہو جائے، جو میں جانتا ہوں تو تمہارے دل اس سے راحت حاصل کر لیں گے۔
بیھقی فی الشعب عن عروة، مرسلا

تشریح:　یعنی پھر تم مشقت کرنا چھوڑ دو کہ جس راہ سے آدمی عموماً سفر کرتا ہے تو اس کے نشیب و فراز یمین و شمال وہاں کے خدوخال سے واقف ہوتا ہے اسے وہاں سے گزرتے اتنا چنبھا نہیں ہوتا جتنا ناواقف کو ڈر و تعجب ہوتا ہے۔

۶۱۳۱　اگر تمہیں وہ چیزیں پتہ لگ جائیں جو تمہارے لیے ذخیرہ کی گئی ہیں تو جو چیز تم سے روک لی گئی ہیں ان پر افسوس نہ ہو۔
مسند احمد عن العرباض

تشریح:　ایک شخص کو معلوم ہے کہ مجھے انعام میں گاڑی ملنے والی ہے اور پہلے موٹر سائیکل ملنے والی تھی لیکن نہیں دی گئی، تو اس پر اسے کوئی غم نہ ہوگا بلکہ اتنی خوشی ہوگی کہ وہ معمولی غم اس کے سامنے ہیچ ہوگا۔

۶۱۳۲　اگر دنیا کی اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی قدر و منزلت ہوتی جتنی مچھر کے پر کی ہے تو کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ پلاتے۔
ترمذی والضیاء عن سھل بن سعد

جب بے قدر ہے تو اس وجہ سے کافر کو دے رکھی ہے اور مومن کے لئے ناپسند کی، جنت کی وقعت ہے اور وہ مومن کو عطا کی، کافر کو اس سے محروم رکھا۔

۶۱۳۳　اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کے ذلیل ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو ایک عورت نے قتل کیا۔
بیھقی فی الشعب عن ابی

تشریح:　اس وقت کے بادشاہ نے ایک عورت سے شادی کی جس کی ایک لڑکی تھی، بادشاہ اس پر فریفتہ ہوا آپ نے فرمایا: اس لڑکی سے تمہاری شادی درست

نہیں حرام ہے، بادشاہ کی دولت وحشمت دیکھ کر لڑکی بھی بے قابو ہوئے جارہی تھی، کہنے لگی مجھے تو بس ''یحییٰ'' کا سر چاہیے۔ چنانچہ اس ظالم نے اللہ تعالیٰ کے اس معصوم بندے کا ناحق سر قلم کروادیا۔ یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے اتنا روتے تھے کہ ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی نالیاں بن گئی تھیں۔

۶۱۳۴..... تم میں سے ایک شخص کے لیے اتنا (سامان) کافی ہے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے۔ ابن ماجه عن سلمان

۶۱۳۵..... تم میں ایک آدمی کے لیے دنیا میں سے ایک خادم اور سواری کافی ہے۔ مسند احمد، نسائی، الضياء عن بريدة

۶۱۳۶..... دنیا، آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی سمندر کی طرف جائے اور اس میں اپنی انگلی ڈبوئے تو جتنا پانی اس کی انگلی سے لگے گا وہی دنیا کی حیثیت ہے۔ حاکم عن المستورد

۶۱۳۷..... دنیا نے آخرت سے اتنا ہی (حصہ) لیا ہے جتنا ایک سوئی جو سمندر میں لگائی جائے تو اس کے ساتھ سمندر کا جو پانی لگتا ہے۔
طبرانی فی الکبير عن المستورد

۶۱۳۸..... دنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلہ میں اتنی ہے جیسا تم میں کا کوئی اپنی اس انگلی کو سمندر میں ڈبوئے پھر دیکھے اس کے ساتھ کتنا پانی لگتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن المستورد

۶۱۳۹..... مجھے تم پر فقر وفاقہ کا خوف نہیں لیکن مال کی کثرت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا خوف ہے (اسی طرح) مجھے تم پر غلطی خوف نہیں لیکن قصداً غلطی کرنے کا خوف ہے۔ حاکم، بيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۱۴۰..... اللہ تعالیٰ نے دنیا سے بے رغبتی، اور پیٹ وشرمگاہ کی پاکدامنی سے بڑھ کر افضل کسی زینت سے مزین نہیں کیا۔ حلية الاولياء عن ابن عمر

تشریح:..... دنیا کی بے رغبتی ہر ایک کا کام نہیں، شرمگاہ اور پیٹ کو بچانا بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور خوف سے ممکن ہے ورنہ لغزشوں سے کئی پھسل کر رہ گئے۔

۶۱۴۱..... جس کسی سے بھی دنیا روکی گئی تو اس کے لیے کوئی بہتری ہی ہوگی۔ فردوس عن ابن عمر

۶۱۴۲..... میرا اور دنیا کا کیا تعلق؟ میں تو اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت تلے سایہ میں ستانے کے لیے ٹھہرے اور پھر اسے چھوڑ کر چل پڑے۔
مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم، الضياء عن ابن مسعود

مالداری پر آخرت میں حسرت

۶۱۴۳..... ہر مالدار قیامت کے روز چاہے گا کہ اسے اتنی دنیا دی جاتی جس سے وہ اپنی بھوک مٹا سکتا۔ هناد عن انس

۶۱۴۴..... جو بندہ یہ چاہے کہ اس کا دنیا میں ایک درجہ بلند ہو اور وہ بلند ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ آخرت میں اس کا ایک درجہ اس سے بڑا اور طویل کم کردے گا۔ طبرانی فی الکبير، حلية الاولياء عن سلمان

تشریح:..... یعنی تکبر کرکے خودسری سے ایسا کرے، باقی رتبہ جسے دنیا میں خدا دیتا ہے وہ فروتنی کو دل میں جا دیتا ہے۔

۶۱۴۵..... مال کی کثرت (چاہنے) والے ہی قیامت کے روز سب سے کم درجہ ہوں گے۔ الطيالسی عن ابی ذر

۶۱۴۶..... جس نے اپنی دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا، اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا، سو تم باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر فوقیت دو۔ مسند احمد، حاکم، عن ابی موسیٰ

۶۱۴۷..... جس نے دنیا کی کسی گمشدہ چیز پر افسوس کیا تو وہ ایک ہزار سال کی مسافت جہنم کے قریب ہوگیا اور جس نے آخرت کی کسی فوت شدہ چیز پر افسوس کیا تو ایک ہزار سال کی مسافت جنت کے قریب ہوگیا۔ الرازی فی مشيخة عن ابن عمر

۶۱۴۸..... جو (آخرت کو بھول کر) دنیا میں گھسا تو وہ جہنم میں گھس رہا ہے۔ بيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۱۴۹..... جو دنیا سے بے رغبت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھنے کے علم سکھائے گا، بغیر کسی کی رہنمائی کے ہدایت دے گا، اسے بصیرت افروز بنادے گا اور اس کے دل کے اندھے پن کو دور کردے گا۔ حلية الاولياء عن علی

تشریح:..... یاد رکھیں! یہ حدیث منسوخ ہوگئی ''تعلموا القران وعلموه'' اور علم کے فضائل میں جو دیگر روایات ہیں اس واسطے کہ نفس و شہ

نشینی اور ترک دنیا سے اگر علم ہدایت اور بصیرت حاصل ہوتی تو جاہل صوفیا گمراہ نہ ہوتے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ روح کی تجلی کو تجلی حق سمجھ کر ۳۰ سال تک پوجتے رہے، اس لیے قرآن وحدیث سے اعراض کر کے یکسو ہو جانا کھلم کھلا الحاد اور بے دینی ہے ہاں ان کو سامنے رکھ کر کوئی کسی ڈگر چلا اور راہ میں کہیں بہک گیا تو چونک جائے گا یا زیادہ نہیں بھٹکے گا۔

۶۱۵۰ دنیا اور اس کی (ضرورت سے زائد) چیزوں کو چھوڑ دو۔ حلیۃ الاولیاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۱۵۱ جو بھی پانی پہ چلے گا کیا اس کے قدم تر نہ ہوں گے؟ اسی طرح (حد سے زیادہ) دنیا دار شخص (کبیرہ) گناہوں سے محفوظ نہیں رہتا۔ بیھقی فی شعب الایمان عن انس

۶۱۵۲ ... (زیادہ) جائیدادنہ بناؤ ورنہ دنیا میں مشغول ہو جاؤ گے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم، عن ابن مسعود

۶۱۵۳ ... دنیا کے ذکر میں اپنے دلوں کو مشغول نہ کرو۔ بیھقی فی شعب الایمان، عن محمد بن النضر الحارثی مرسلاً

۶۱۵۴ اغنیا، (دنیادار مالداروں) کے پاس کم آیا کرو۔ جن کے مال نے ان کے دلوں میں اکڑ پیدا کر دی ہو (اس واسطے کہ یہ اس کے لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے قدری کرنے لگ جاؤ)۔ ابن عساکر، بیھقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن الشخیر

۶۱۵۵ ... دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کے روز سب سے زیادہ بھوک والے ہوں گے۔ ابن ماجہ حاکم عن سلمان

۶۱۵۶ ... دنیا میں سیرابی والے قیامت کے روز بھوک والے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۱۵۷ اے سعد! میں کسی شخص کو (غنیمت کا مال) دیتا ہوں، جبکہ اس کے علاوہ دوسرا شخص مجھے زیادہ پسند ہوتا ہے (میں اسے اس وجہ سے دیتا ہوں) کہیں اسے اللہ تعالیٰ منہ کے بل جہنم میں نہ گرادے۔ بخاری مسلم ابوداؤد عن سعد

تشریح:...... آپ علیہ السلام کے زمانہ کے منافقین کو برا بھلا نہیں کہا جاتا تھا، بہت سے لوگ آپ سے مال لینے آپہنچتے جن کا تعلق اگرچہ منافقوں سے نہ ہوتا لیکن مال کے حریص ہوتے آپ انہیں اس لیے دیدیتے کہ کہیں انہیں بدزبانی کی وجہ سے آخرت میں سزا نہ ہو، یہاں بھی اسی طرح کے ایک شخص کو دے کر حضرت سعد سے فرمایا تم پریشان نہ ہو کہ مجھے نہیں ملا اور اسے عطا کر دیا۔

۶۱۵۸ ...... میں بعض مردوں کو دے دیتا ہوں جبکہ ان کے علاوہ لوگ مجھے زیادہ عزیز ہیں (میں ایسا) اس خوف سے (کرتا ہوں) کہ کہیں (آخرت میں) وہ جہنم میں اوندھے منہ نہ گرادیے جائیں۔ مسند احمد، نسائی عن سعد

۶۱۵۹ ...... دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تعالیٰ محبوب بنالے گا اور رہے لوگ تو ان کی طرف یہ (چیزیں) پھینک دے وہ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

دنیا جمع کرنے کی لالچ اور حرص خطرناک ہے

۶۱۶۰ ... ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو پاکدامن کو گھٹا دے۔ فردوس عن ابی سعید

۶۱۶۱ ...... میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے یہ سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کوئی سامان لے کر آ رہے ہیں سو خوش ہو جاؤ اور جو تمہیں میسر ہو جائے اس کی امید رکھو، اللہ کی قسم! تمہارے متعلق فقر وفاقہ کا زیادہ اندیشہ نہیں، لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ دنیا تمہارے لیے ایسے ہی پھیلا دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کے لیے پھیلا دی گئی تھی، اور تم بھی اس میں اسی طرح ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی حرص کرنے لگو گے جیسے انہوں نے کی، اور یہ دنیا تمہیں ایسے ہی ہلاک کر دے گی جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن عمرو بن عوف

۶۱۶۲ ...... اپنے ڈکار کم کر اس واسطے کہ دنیا میں زیادہ سیر ہونے والے آخرت میں زیادہ بھوک والے ہوں گے۔ حاکم عن ابی جحیفۃ

تشریح:...... جان بوجھ کر ڈکار لینا بہت بری عادت ہے، جن لوگوں کو ریح یا قبض رہتا ہو یا وہ حلقوم تک کھانے کے عادی ہوں انہیں اس کا زیادہ عارضہ رہتا ہے۔ ریح کا علاج یہ ہے کہ کھانے سے پہلے معمولی سا پانی پی لیں اور تھوڑا سا درمیان میں، بعد میں پانی پینا بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ ہے، قبض کا علاج یہ ہے کہ بادی اور ثقیل اشیاء استعمال نہ کریں، چھلکے والی تمام چیزیں ثقیل ہیں، ہر کھانے کے بعد چہل قدمی اور صبح کی سیر ضرور کریں

جتنی آپ کی زندگی ہوگی عافیت سے گزرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں "فطرتی ونفسیاتی باتیں"۔

۶۱۶۳ ... دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے والے آخرت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔ الحلیہ عن سلمان

۶۱۶۴ اللہ تعالیٰ مؤمن کو دنیا سے، مریض کو (ناموافق) کھانے سے اس کے گھر والوں سے زیادہ پرہیز کرانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعہ مؤمن کی اس سے زیادہ دیکھ بھال کرتا ہے جتنی ایک والد اپنے بیٹے کی بھلائی کے ذریعہ دیکھ بھال کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ والضیاء عن حذیفۃ

۶۱۶۵ ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے زکوٰۃ دلوانے اور نماز قائم کرانے کے لیے مال (کومختلف شکلوں میں) نازل کیا ہے اگر انسان کی ایک وادی (سونے کی) ہوتی تو یہ چاہتا کہ دوسری بھی ہو، اور اگر اس کی دو وادیاں ہوتیں تو یہ چاہتا کہ ان دو کے ساتھ تیسری بھی مل جائے (تو ان چیزوں سے یہ سیر نہ ہوگا) انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور پھر اللہ تعالیٰ تو اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی واقد

۶۱۶۶ بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے تو جس کسی کو اس کی حلال چیز مل گئی، تو اس کے لیے اس میں برکت دی جائے گی، اور بہت سے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں جبکہ قیامت کے روز ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمرۃ بنت الحارث

۶۱۶۷ ...... میں تم سے پہلے تمہارا آگے پہنچنے والا ہوں، اور تمہاری گواہی دینے والا ہوں اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض (کوثر) ہے اور اللہ کی قسم! میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ابھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، اگرچہ (میرے پاس) مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں اللہ کی قسم! مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے لیکن اس بات کا اندیشہ ہے کہ دنیا میں سبقت کرنے لگ جاؤ گے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عقبہ بن عامر

۶۱۶۸ اے ابن خطاب! کیا تمہیں شک ہے وہ لوگ (جو ہلاک ہوئے) ایسے تھے کہ ان کی پاک چیزیں دنیا میں ہی انہیں جلد دیدی گئیں۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ابو داؤد وترمذی عن عمر

۶۱۶۹ کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ انہیں دنیا ملے اور ہمارے لیے آخرت ہو۔ بخاری مسلم، ابن ماجہ عن عمر

تشریح: ...... یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب آپ علیہ السلام نے تمام ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی تھی آپ بالا خانے میں تشریف فرما تھے، حضرت بلال کی اجازت کے بغیر کوئی اندر نہیں آسکتا تھا حضرت عمر حاضر ہونے کے لیے اجازت مانگ رہے تھے اندر آئے آپ بان کی چارپائی پر بیٹھے تھے جسم مبارک پر نشان پڑے دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ! قیصر وکسریٰ شاہان عجم اتنی عیش وعشرت کی زندگی بسر کریں اور آپ خاتم النبیین ہو کر ننگی چارپائی پر آرام کریں ہمیں یہ گوارہ نہیں تو اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۱۷۰ ... دینار ودرھم اور بھوک کا بندہ ہلاک ہوا گر اسے دیا جائے تو راضی رہے اور اگر محروم رکھا جائے تو ذلیل وسرنگوں ہو، اور جب اس کے کانٹا چبھے تو کوئی اس کا پھانس نکالنے والا نہ ہو، خوشخبری ہو اس بندے کے لیے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے گھوڑے کا سر (باگ سے) پکڑا ہوا ہے اس کا سر پراگندہ اور اس کے پاؤں (چل چل کر) غبار آلود ہیں اس کی ذمہ داری اگر حفاظت کرنے پر لگا دی جائے تو حفاظت کرنے پر لگا رہے، اور اگر لشکر کے پیچھے چلنے کو کہا جائے تو لشکر کے پیچھے ہی رہے (اس کی حالت یہ ہے کہ) اگر وہ اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ ملے اور اگر کوئی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے۔ بخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۷۱ ..... ایک بہت بڑا گناہ ہے جس کی لوگ اللہ تعالیٰ سے بخشش نہیں مانگتے اور وہ دنیا کی محبت ہے۔ فردوس عن محمد بن عمیر بن عطارد

۶۱۷۲ ..... تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں کا ایک شخص، صبح کو ایک جوڑا اور شام کو دوسرا جوڑا پہنے گا اور (کھانے میں) اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا دوسرا (جو خالی ہو جائے گا) اٹھا لیا جائے گا، اور (پردے لٹکا کر) تم اپنے گھروں کو ایسے چھپا لوگے جیسے کعبہ کو چھپایا جاتا ہے تم اس دن کی نسبت سے آج بہتر ہو۔ ترمذی عن علی

تشریح: ...... یہاں بھی مقصود یہ ہے کہ تعیش اور مال کی کثرت سے بچو، اور ضرورت سے زائد چیزیں گھروں میں نہ رکھو۔

۶۱۷۳ ..... میرا اور دنیا کا کیا واسطہ، میرا اور دنیا کا کیا تعلق والرقم۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۶۱۷۴   میرا اور دنیا کا کوئی لگاؤ نہیں، میرا اور اس کا کیا واسطہ۔ ابو داؤد عن ابن عمر

عیش وتنعم سے احتراز

۶۱۷۵   اے عائشہ! اس (رنگدار پردے) کو ہٹا دو اس واسطے کہ میں جب بھی آتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آجاتی ہے۔
مسند احمد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۱۷۶   اللہ تعالیٰ کی دنیا میں زہد سے بڑھ کر کسی افضل شے سے عبادت نہیں کی گئی۔ ابن النجار عن عمار بن یاسر

۶۱۷۷   میرا اور دنیا کا کیا لگاؤ، میرا اور دنیا کا کیا تعلق، مجھے کیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی سوار گرمی کے دن میں چلتے چلتے دن کی ایک گھڑی کے لیے کسی درخت تلے سائے میں بیٹھ کر پھر چل پڑے اور اس سائے کو چھوڑ دے۔
مسند احمد، حاکم عن ابن عباس

۶۱۷۸   ...جس نے تمام غموں کا ایک غم یعنی آخرت کا غم بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام غموں میں کفایت کرے گا، اور دنیا کے احوال کی جسے کئی پریشانیاں ہوگئیں تو وہ دنیا کی جس وادی میں بھی مرگیا اللہ تعالیٰ کو اس کی پروا نہیں۔ ابن ماجہ عن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۷۹   فاطمہ! (بیٹی) کیا تم اس بات پر خوش ہوگی کہ لوگ کہیں: کہ محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ کے ہاتھ میں (جہنم کی) آگ کی زنجیر ہے؟
مسند احمد نسائی، حاکم عن ثوبان

۶۱۸۰   یہ (سونے کا ہار) فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اور فاطمہ کے لیے یمنی کپڑے کا بنا ہوا ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ، اس واسطے کہ وہ میرے گھر والے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ اپنی دنیا کی زندگی میں ہی اپنی اچھی چیزیں کھالیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ثوبان

۶۱۸۱   اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو دنیا کے کام اس کے لیے بند کر دیتا ہے اور آخرت کے کام آسان کر دیتا ہے۔ فردوس عن انس

تشریح: یعنی دنیا کے کام کرنا اس کے لیے مشکل ہوتے ہیں جبکہ آخرت کے اعمال کرنے میں اسے کوئی تکان ومشقت نہیں ہوتی، ایسا نہیں کہ اس کا معاش بند ہو جاتا ہے جیسا لوگ سمجھتے ہیں!

مال واسباب کی کثرت غفلت کا سبب ہے

۶۱۸۲   ... مجھے تمہارے بارے جس بات کا خوف ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کی چمک دمک اور اس کی زیب وزینت کا دروازہ کھل جائے گا، بات یہ ہے کہ بھلائی کسی برائی کو جنم نہیں دیتی، اور موسم بہار ایسی نبات اگاتا ہے جسے کھا کر حیوان کا پیٹ پھولا کر مار دیتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے البتہ سبزہ کھانے والے چوپائے وہ اتنا کھاتے ہیں یہاں تک کہ ان کی کوکھیں بھر جاتی ہیں (زیادہ کھانے کی وجہ سے وہ اٹھ نہیں پاتے) اور سورج کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں تو ان کا پیٹ خراب ہو جاتا ہے اور وہ پیشاب کرنے لگ جاتے ہیں پھر وہ چرتے ہیں اور یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے اور بہترین مال مسلمان کا ہے جسے وہ مسکین، یتیم اور مسافر کو دے سو جس نے اس کو اس کے حق (طریقے) سے لیا، اور حق میں صرف کیا، تو یہ اچھی امداد ہے، اور جس نے اسے ناحق (طریقے) سے لیا، تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو اور وہ (مال) اس کے برخلاف قیامت کے روز گواہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی سعید

۶۱۸۳   انسان کے (ہضم شدہ) کھانے کو دنیا کی مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے دیکھو جو (فضلہ) انسان سے خارج ہوتا ہے اگر اس نے مسالے اور نمک ڈالے تو اب ان کا کیا انجام ہوا۔ ابن حبان، طبرانی فی الکبیر عن ابی

۶۱۸۴   اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال انسان کے (ہضم شدہ) کھانے سے دی ہے اور انسان کے (ہضم شدہ) کھانے کی مثال دنیا سے دی ہے جس میں اس نے مسالے اور نمک ڈالا ہو۔ ابن المبارک، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی

۶۱۸۵   ...انسان سے جو (فضلہ) خارج ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال قرار دیا ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن الضحاک بن سفیان

۶۱۸۶   ...جس کا سارا غم آخرت بن جائے تو اللہ تعالیٰ غنا ولاپروائی کو اس کے دل میں پیدا کر دے گا، اس کی حالت کو یکجا کر دے گا، اور دنیا سرنگوں

ہوکراس کے پاس آئے گی، اور جس کا سارا غم دنیا ہو اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور اس کی حالت کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (بھی) اسے وہی ملتی ہے جو اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۱۸۷۔۔۔جس کی آخرت کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت بہتر بنا دیتا ہے اور غنا کو اس کے دل میں پیدا فرما دیتا ہے، اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آتی ہے، اور جس کی نیت دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو بکھیر دیتا ہے اور فقر و فاقہ کو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے، اور اسے دنیا بھی وہی ملتی ہے جو اس کے لیے لکھ دی گئی۔ابن ماجہ عن زید بن ثابت

۶۱۸۸۔۔۔ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ غنا مال کی کثرت کا نام ہے، غنا تو دل کا غنا ہے اور محتاجی دل کی محتاجی ہے، جس کے دل میں غنا ہو گا تو دنیا کی کوئی مصیبت اسے تکلیف نہیں دے گی، اور جس کے دل میں محتاجی ہو گی، تو دنیا کی جو چیز بھی اسے زیادہ دی گئی اسے مالدار نہ بنائے گی نفس کو تو اس کی خود غرضی نقصان پہنچاتی ہے۔نسائی، ابن حبان عن ابی ذر

۶۱۸۹۔۔۔تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں (کہ وہ برحق ہیں) صدقہ کرنے سے کسی کا مال نہیں گھٹتا، جس پر کوئی ظلم ہوا اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا، اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے اور میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اسے یاد کرلو، دنیا (سے فائدہ اٹھانا) تو چار آدمیوں کے لیے مناسب ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا، اور وہ اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی جانتا ہے تو ایسا شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے

ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم سے تو نوازا مگر مال سے محروم رکھا، اور وہ سچی نیت سے کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں (بھی) فلاں شخص کے عمل کی طرح عمل کرتا تو وہ (اگرچہ) اپنی نیت میں ہے جبکہ دونوں کا اجر برابر ہے اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا لیکن علم کی دولت سے بے بہرہ رکھا وہ اپنے مال میں علم کے بغیر حسد کرتا، اس (مال) کے بارے اپنے رب سے نہیں ڈرتا، رشتہ ناتہ کو نہیں جوڑتا، اور نہ اسے اللہ تعالیٰ کا حق معلوم ہوتا ہے تو یہ سب سے برے رتبہ میں ہے

ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا نہ علم، وہ کہتا ہے: کاش میرے پاس مال ہوتا تو میں اس شخص کے کاموں کی طرح (برے) کام کرتا ہے تو اسے اس کی نیت میں ہی رہنا پڑتا ہے اور ان دونوں کا بوجھ برابر ہے۔مسند احمد، ترمذی، عن ابی کبشۃ الانماری

تشریح:۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کا حق مال کی زکوٰۃ ہے ہر آدمی کو اس کی نیت کے بدلہ اجر ملتا ہے، آخری شخص ایسا ہے جس کے نہ مال ہے اور نہ علم وہ بے علم شخص کو دیکھ کر حرص کرتا ہے، اس واسطے جیسے وہ گناہ میں مبتلا ہے اسی طرح اسے بھی اپنی نیت میں اس کے ساتھ شریک ہونا پڑا۔

الاکمال

۶۱۹۰۔۔۔۔دنیاداروں کے حسب نسب وہی ہیں جن کی طرف اس مال کے لیے جاتے ہیں۔مسند احمد، بخاری مسلم والرویانی وابن خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم، عن سعید بن منصور عن بریدۃ، العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۹۱۔۔۔۔زہد یہ ہے کہ جس بات کو تمہارا خالق پسند کرے اسے پسند کرو، اور جسے وہ ناپسند کرے اس سے تم بھی بغض رکھو، اور دنیا کی حلال چیزوں سے تم ایسے بچو جیسے دنیا کی حرام چیزوں سے بچتے ہو، اس واسطے دنیا کی حلال چیزیں حساب (کا ذریعہ) ہیں، اور اس کی حرام چیزیں عذاب (میں مبتلا کرنے کا باعث) ہیں اور تم تمام مسلمانوں پر ایسے ہی رحم کرو جیسے اپنے آپ پر رحم کرتے ہو اور تم لایعنی (فضول) باتوں کو زبان پر لانے سے ایسے ہی احتراز و اجتناب کرو جیسے حرام باتوں کی گفتگو سے بچتے ہو، اور زیادہ کھانے سے تم اسی طرح پرہیز کرو جیسے تم اس مردار کے کھانے سے پرہیز کرتے ہو جو سخت بدبودار ہو چکا ہو اور تم دنیا کے ساز و سامان اور زیب و زینت سے ایسے ہچکچاؤ جیسے آگ سے بچتے ہو، اور تم دنیا میں اپنی امید کو محدود رکھو تو یہی دنیا سے بے رغبتی اور زہد ہے۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... دنیا کی حلال چیزوں کو جائز طریقے پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، مال کی کمائی اور صرف کے بارے میں سوال ہوگا نعمتوں کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی، تمام مسلمانوں پر رحم یہ ہے کہ ہر انسان چاہتا ہے کہ میں نار جہنم سے بچوں تو دوسروں کے لیے بھی یہی ولولہ اس کے دل میں موجزن ہو، زیب وزینت حدود وقیود میں جائز ہے۔

دنیا سے بے رغبتی کی حقیقت

۶۱۹۲...... آگاہ رہو! دنیا سے بے رغبتی حلال چیزوں کو (اپنے اوپر) حرام کرنے اور مال کو ضائع کرنے کا نام نہیں، لیکن دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اس پر تمہیں اپنے ہاتھ کی چیز سے بڑھ کر بھروسہ ہو اور یہ کہ تمہیں جب مصیبت پہنچے تو اس مصیبت کا ثواب زیادہ مرغوب وپسندیدہ ہو اگر وہ مصیبت تمہارے لیے باقی رہتی۔ الحلیة عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۶۱۹۳...... جس نے چالیس دن دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اور اخلاص سے عبادت کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری کردے گا۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی موسیٰ، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال الذهبی فی المیزان باطل

تشریح:...... چالیس روز کو ایک خاص تربیتی حیثیت حاصل ہے باقی رہا حدیث پر کلام تو اس کے متعلق گفتگو اتنی کافی ہے کہ یہ کسی صوفی کا کلام ہے۔

۶۱۹۴...... جس نے دنیا میں رغبت رکھی اور بہت رغبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اتنا اندھا کرے گا جتنا وہ دنیا میں راغب ہوا ہوگا، اور جس نے دنیا سے بے رغبتی کی، اور اس میں اپنی امید کو کوتاہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھنے کے علم اور بغیر کسی کے رہنمائی کے ہدایت عطا فرمائے گا۔

ابو عبدالرحمن السلمی فی کتاب المواعظ والوصایا عن ابن عباس

۶۱۹۵...... کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اسے بغیر سیکھے علم عطا ہو اور بغیر کسی کی رہنمائی کے ہدایت ملے؟ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کے اندھے پن کو دور کرکے اسے بصیرت افروز بنادے؟ تو آگاہ رہو! جو دنیا میں بے حد رغبت کرنے لگا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کردے گا جتنا وہ دنیا کی طرف راغب ہوا ہوگا، اور جو دنیا سے بے رغبت ہوا اور اپنی امید کو تاہ کی، تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھے علم دے گا اور بغیر کسی رہنمائی کے ہدایت بخشے گا۔

خبردار! تمہارے بعد ایک قوم ہوگی جن کی حکومت صرف قتل وظلم سے قائم رہے گی، اور ان کی مالداری عاجزی اور بخل سے ہوگی، اور محبت یوں قائم ہوگی کہ وہ دین میں نئی باتیں نکالیں گے اور خواہشات کی پیروی کریں گے، سو تم میں سے جو کوئی وہ زمانہ پائے اور پھر مالداری پر قدرت کے باوجود فقر کے لیے اور عزت پر قدرت کے باوجود ذلت پر اور محبت کے ہوتے ہوئے بغض کے لیے صبر کرے اور ان تمام باتوں سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے پچاس صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ الحلیة عن الحسن، مرسلاً

۶۱۹۶...... دنیا سے بچو، اس واسطے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ ہاروت وماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

الحکیم عن عبدبن بسر المازنی

مال ودولت ایک آزمائش ہے

۶۱۹۷...... بے شک دنیا بڑی میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ (پہلے لوگوں کے بعد) تمہیں اس میں (ان کا) خلیفہ بنانے والا ہے، اور پھر تمہیں جانچے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، سو دنیا اور عورتوں سے بچنا، اس واسطے کہ بنی اسرائیل میں پہلے فتنہ کی ابتداء عورتوں سے ہوئی۔

مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنه

تشریح:۔۔۔۔۔۔موسیٰ علیہ السلام کی امت ایک جگہ لشکر کشی کی مہم پر روانہ تھی کہ دشمن کی فوج نے شکست کی یہ ترکیب سوچی کہ بنی اسرائیل کی طرف عورتیں روانہ کی جائیں تو جب اس تدبیر پر عمل ہوا تو ایک اسرائیلی ایک عورت کو اپنے خیمہ میں لے جا کر اس سے مشغول ہوا، لوگوں نے اسے بہت سمجھایا مگر اس کی عقل اڑ چکی تھی چنانچہ پوری فوج میں طاعون پھیل گیا اور ایک دن میں کئی سو اسرائیلی لقمۂ اجل بن گئے۔

۶۱۹۸۔۔۔۔۔اے عبدالرحمٰن! دنیا بڑی میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں (پہلے لوگوں کے بعد) خلافت دینے والا ہے اور تمہیں جانچے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟

خبردار! دنیا سے بچو اور عورتوں سے اجتناب کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن سمرة

۶۱۹۹۔۔۔۔۔بے شک دنیا بڑی میٹھی اور سبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ سو دنیا سے بچنا اور عورتوں سے احتیاط کرنا، آگاہ رہنا ہر عہد توڑنے والے کا ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی سرین کے پاس ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۶۲۰۰۔۔۔۔۔دنیا بڑی میٹھی اور ہریالی ہے سو جو کوئی اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرا اور اپنا معاملہ (ظاہری و باطنی) درست رکھا، تو اس کا انجام تو بہتر رہے گا۔ ورنہ وہ اس کھوئے کی طرح جو کبھی سیر نہیں ہوتا، اور اس بارے میں وہ لوگوں کے درمیان ایسا ہے جیسے دو ستاروں کے درمیان بعد و جدائی، ایک مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ الرامهرمزی فی الامثلة وسنده حسن عن میمونه

۶۲۰۱۔۔۔۔۔کیا تم بکری کے اس (مردہ) بچہ کو دیکھ رہے ہو، جب وہ اسے پھینک رہے تھے وہ کس قدر حقیر لگ رہا تھا؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ بکری کا بچہ اس کے گھر والوں کے نزدیک حقیر ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، ترمذی حسن، ابن ماجه، طبرانی عن المستورد بن شداد، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبدالله بن ربیعة السلمی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی، هناد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۲۰۲۔۔۔۔۔کیا تم اس بکری کو دیکھ رہے ہو جو اس کے مالکوں کے ہاں بے قیمت ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جتنی یہ بکری اپنے مالک کے ہاں بے قیمت ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے اگر دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر برابر بھی ہوتی تو کبھی بھی کسی کافر کو ایک قطرہ پانی نہ پلاتا۔

ابن ماجه، دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الکبیر حاکم عن سهل بن سعد

۶۲۰۳۔۔۔۔۔لوگو! یہ دنیا پیچ و تاب کا گھر ہے سیدھے پن کا گھر نہیں پریشانی کا گھر ہے فرحت و شادمانی کا گھر نہیں، جس نے اس گھر کو پہچان لیا، تو وہ کسی خوشحالی پر خوش نہیں ہوا، اور نہ کسی مصیبت پر غمگین ہوا، خبردار! اللہ تعالیٰ نے دنیا مصیبت و آزمائش کا گھر اور آخرت کو پچھلا ٹھکانہ بنایا، اور دنیا کی آزمائش کو آخرت کے ثواب کے لیے پیدا کیا (یوں) آخرت کا ثواب دنیا کی مصیبت کا بدلہ ہے۔

(انسان دنیا کو) لیتا اور آزمائش میں پڑتا ہے تاکہ اسے بدلہ دیا جائے سو اس کے دودھ پلانے کے وقت کی حلاوت و مٹھاس سے، اس کے دودھ چھڑانے کی کڑواہٹ (تبدیل ہوجانے) سے بچو، اور اس کی جلدی لذیذ چیزوں سے بچو جو بالاخر مصیبت سے تبدیل ہوجانے والی ہیں اور اس گھر کی آبادی کی کوشش نہ کرو جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے خراب و برباد ہوجانے کا فیصلہ فرمادیا ہے اور اس کے ساتھ میل جول نہ رکھو، جب کہ تم کو اس سے اجتناب مطلوب ہے ورنہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے درپے اور اس کی سزا کے مستحق بن جاؤ گے۔

الدیلمی عن ابن عمر

۶۲۰۴۔۔۔۔۔کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ (بکری) اپنے مالکوں کو عزیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! البتہ دنیا اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بے قدر و ذلیل ہے جتنی یہ اپنے گھر والوں کے نزدیک بے قیمت ہے آپ کی مراد مردہ بکری سے تھی۔

ابن قانع عبدالله بن هولاع عن البراء، طبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد

۶۲۰۵..... اللہ کی قسم! دنیا بکری کے مینگنے کے برابر بھی نہیں۔ ھناد عن الحسن مرسلاً

۶۲۰۶..... اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنی تمہارے نزدیک یہ مردار بکری ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد

وابوعوانۃ عن جابر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکروٹے کے پاس سے گزرے جس کے کان چھوٹے چھوٹے تھے، تو آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی: ہم تو کسی چیز کے عوض بھی اسے لینا پسند نہیں کرتے، اور ہم اسے کریں بھی کیا؟ پھر آپ نے یہ ذکر کیا۔

۶۲۰۷..... اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بے شک دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بکری کے بچہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا وہ اپنے گھر والوں کے ہاں بے قدر ہے اگر دنیا ایک رائی کے دانہ برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے اولیاء اور اپنے پسندیدہ لوگوں کو ہی عطا کرتے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

دنیا مچھر سے بھی حقیر ہے

۶۲۰۸..... اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی بہتر ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ بھی عطا نہ کرتے۔

ابن المبارک والبغوی عن عثمان بن عبیداللہ بن رافع عن رجال من الصحابہ

۶۲۰۹..... اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی بہتر ہوتی تو اس دنیا کا کسی کافر ایک گھونٹ بھی نہ دیتے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۱۰..... اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کا بھی وزن رکھتی تو اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۲۱۱..... جو یہ دیکھ کر خوشی محسوس کرے کہ وہ پوری دنیا کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس ڈھیر کو دیکھے، اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں مکھی کے پر برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ بھی نہ عطا کرتے۔ ابن المبارک عن الحسن، مرسلاً

۶۲۱۲..... اللہ تعالیٰ نے انسان سے خارج ہونے والی (غلاظت) کو دنیا کی مثال بنایا ہے۔

مسند احمد والبغوی، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن الضحاک بن سفیان الکلابی

۶۲۱۳..... انسان کا ہضم شدہ کھانا دنیا کی مثال بنایا گیا ہے، سو دیکھ جو انسان سے خارج ہوتا ہے اس کے نمک مسالے کا کیا حال ہوا۔

ابن المبارک، مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، بیھقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن ابی بن کعب

۶۲۱۴..... خبردار انسان کا (ہضم شدہ) کھانا دنیا کی مثل قرار دیا گیا ہے اور (اسی طرح) اس کا نمک اور مسالہ۔

طبرانی عن ابی بن کعب

۶۲۱۵..... اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: کہ اے داؤد! دنیا کی مثال اس مردار جیسی ہے جس پر بہت سے کتے یکجا ہو کر اسے کھینچ رہے ہوں کیا تم بھی ان کی طرح کتا بننا چاہتے ہو اور ان کے ساتھ دنیا کو کھینچتے پھرو؟ اے داؤد! کھانے کی پاکیزگی، لباس کی نرمی اور لوگوں اور آخرت میں شہرت جنت کبھی بھی انہیں جمع نہیں کرے گی۔ الدیلمی عن علی

ایک طرف دنیا کی طلب اور اس کے لالچ سے منع کیا گیا ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نعمتیں مل جائیں تو اس کی ممانعت نہیں۔

۶۲۱۶..... اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا اس وقت سے لے کر اس کی طرف صرف اس میں عبادت گزاروں کی جگہ کی وجہ سے دیکھا، اور

اللہ تعالیٰ صور پھونکنے تک اس کی طرف دیکھنے والا نہیں، اور اس سے ناراضگی کی وجہ سے اس کی ہلاکت کی اجازت دیدیتا، اور اسے آخرت پر ترجیح نہیں دی۔ ابن عسال عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... دنیا کی طرف دیکھنا نظر رحمت سے دیکھنا مراد ہے، ورنہ کوئی شے بھی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اسی دنیا میں اس کی عبادت وریاضت میں مصروف ہیں اس واسطے اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے دنیا کی طرف دیکھتے ہیں۔

۶۲۱۷... دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے والے آخرت میں سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔

بیھقی عن ابی جحیفۃ، بیھقی عن انس، عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی عن سلمان

تشریح:...... آخرت کو بھول کر اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر کے پیٹ بھرنے والے مراد ہیں۔

۶۲۱۸... قیامت کے روز وہ لوگ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے جو دنیا میں پیٹ بھر کر اور خوب سیر ہو کر کھاتے ہیں۔

الحکیم عن المقدام بن معد یکرب، بیھقی عن ابی جحیفۃ

کھانے میں اعتدال پر قائم رہنا

۶۲۱۹ ابوجحیفہ ایسے نہ کرو (یعنی خوب سیر ہو کر ڈکار نہ لو) قیامت کے روز وہی لوگ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے جو دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہونے والے ہوں گے۔ حاکم عن ابی جحیفۃ

۶۲۲۰ ... اپنی ڈکار روکو اس لیے جو لوگ دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہوں گے وہ آخرت میں سب سے بڑھ کر بھوکے ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی جحیفۃ، مر برقم ۶۱۶۲

۶۲۲۱ ... اے ابوجحیفہ اپنی ڈکار کم کرو اس واسطے کہ جو لوگ دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے ہوں گے وہ قیامت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔

الحکیم عن المقدام بن معدیکرب، بیھقی عن ابی جحیفۃ

۶۲۲۲...... اے فلاں! اپنی ڈکار روکو! اس واسطے کہ جو دنیا میں زیادہ سیر ہوں گے وہ آخرت میں زیادہ بھوک والے ہوں گے۔

حاکم وتعقب عن ابی جحیفۃ

تشریح:...... خطاب صراحتاً اور کنایتاً حضرت ابوجحیفۃ رضی اللہ عنہ ہی کو ہے

۶۲۲۳...... مجھے خواب میں دنیا کی چابیاں دی گئیں، پھر تمہارے نبی کو اچھی جگہ لے جایا گیا، اور تم نے دنیا میں چھوڑ دیا، سرخ، زرد اور سفید کھانے کھاتے ہو، بنیاد ایک ہے، شہد، گھی اور آٹا، لیکن تم نے خواہشات کی پیروی کی۔ ابن سعد عن سالم بن ابی الجعد، مرسلاً

تشریح:...... انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی کے درجہ میں ہوتے ہیں، سرخ شہد، سفید آٹا اور زرد گھی ہوتا ہے۔

۶۲۲۴...... میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پلے بڑھے، اور اسی پر ان کے جسم اُگے۔ ابویعلی وابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... عصر حاضر میں ایسے زہد کا تصور کرنا بھی مشکل ہے چہ جائیکہ کہیں اس کا ثبوت ملے۔

۶۲۲۵...... میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جنہیں نعمتیں غذا میں ملیں، اور وہ انہی میں رہے، جو اچھے کھانے کھاتے، نرم کپڑے پہنتے ہیں، پکی ٹھکی بات ہے کہ وہ برے لوگ ہیں، ظالم بادشاہ سے (بغاوت کر کے) بھاگنے والا شخص نافرمان نہیں، بلکہ وہ بادشاہ ہی نافرمان ہے جو ظالم ہے خبردار، خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح:...... یہاں بھی حد سے تجاوز مراد ہے ورنہ اچھا کھانا اور عمدہ کپڑا پہننا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

۶۲۲۶۔۔۔تم آج بہتر ہو یا اس وقت (بہتر ہو گے) جب تمہارے اوپر ایک پیالہ (خالی کر کے) اٹھالیا جائے گا اور دوسرے کو شام کے وقت رکھا جائے گا، صبح ایک جوڑے میں ہو گی اور شام دوسرے میں، اور تم اپنے گھروں کو ایسے ہی کپڑے پہناؤ گے جیسے بیت اللہ کو پہنائے جاتے ہیں؟ تو ایک شخص نے عرض کیا: پھر تو ہم اس وقت بہتر ہوں گے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم آج بہتر ہو۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن عبداللہ بن یزید الخطمی

تشریح: انسانی ضروریات رہائش کا مکان، پہننے کو کپڑے، کھانے کو طعام اور پینے کو پانی ہے، پھر جتنی ضروریات بڑھیں گی اتنے ہی اسباب درکار ہوں گے، لہٰذا اتنا یاد رہے کہ بے ضرورت اور فالتو اشیاء ہرگز ہرگز جمع نہ کی جائیں۔

۶۲۲۷۔۔۔تم آج بہتر ہو یا اس وقت (بہتر ہو گے) جب تمہارے سروں پر ایک کھانے کا برتن صبح اور ایک برتن شام کے وقت پھیرا جائے گا، اور اس وقت تم میں سے کوئی اپنے گھر کو ایسے ہی ڈھانپے گا جیسے خانہ کعبہ کو ڈھانپا جاتا ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم اس دن بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم آج بہتر ہو، بلکہ تم آج بہتر ہو، جب تم اس (دنیا) میں مبتلا کر دیئے گئے تو ناتے ختم کر دو گے، آپس میں حسد کرنے لگ جاؤ گے، ایک دوسرے کی مخالفت اور ایک دوسرے سے بغض کرنے لگ جاؤ گے۔ ھناد، حلیۃ الاولیاء عن الحسن مرسلاً

تشریح:۔۔۔۔۔۔جب دل میں مال کی قدر و قیمت بیٹھتی ہے تو اخوت جگہ نہیں پاتی، بھائی بندھن اسی وقت قائم رکھا جا سکتا ہے جب لین دین اجنبی لوگوں کی طرح ہو ہمارے ہاں سمجھا جاتا ہے بھئی کوئی بات نہیں بڑے بھائی کے پیسے ہیں وہ کب مانگتے ہیں، پیسے کے بغیر کون اس دنیا میں رہ سکتا ہے۔

۶۲۲۸۔۔۔قریب ہے کہ جب تم میں سے کوئی زندہ رہا تو اس کے پاس صبح و شام برتن لائے جائیں گے، اور تم دیواروں کو ایسے ہی چھپاؤ گے جیسے کعبہ کو چھپایا جاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن فضالۃ اللیثی

تشریح:۔۔۔۔۔۔یہاں بھی ضرورت سے زائد پردے ممنوع ہیں۔

گذارہ کے قابل روزی بہتر ہے

۶۲۲۹۔۔۔تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اور کشمش سے سیر ہو گئے اور رنگ برنگے کھانے کھاؤ گے طرح طرح کے کپڑے پہنو گے؟ کیا تم اس وقت بہتر ہو گے یا آج؟ لوگوں نے عرض کی اس وقت، آپ نے فرمایا: بلکہ تم آج بہتر ہو۔

بخاری مسلم و ابن عساکر عن واثلۃ

تشریح:۔۔۔۔۔۔اس حدیث میں بھی غیر ضروری اشیاء کی ممانعت ہے۔

۶۲۳۰۔۔۔اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارا ایک شخص صبح کو ایک جوڑا اور شام کو دوسرا جوڑا پہنے گا، اور اس کے سامنے ایک برتن رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا اور تم اپنے گھروں کو ایسے ہی پردہ پوش کرو گے جیسے خانہ کعبہ کو؟ تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آج کی نسبت اس دن بہتر ہوں گے، ہماری خرچ کی کفایت کی جائے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہوں گے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس دن کی نسبت تم آج بہتر ہو۔

ھناد، ترمذی، حسن غریب عن علی

تشریح:۔۔۔۔۔۔اس واسطے کہ عہد نبوت میں ان چیزوں کا رواج نہ تھا۔

۶۲۳۱۔۔۔مجھے تو تمہارے متعلق اپنے بعد دنیا کی خوشنمائی اور زینت کا خوف ہے جو تمہارے اوپر کھول دی جائے گی، تو ایک شخص بولا، یا رسول اللہ! کیا کوئی بھلائی بھی شر پیدا کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: بات یہی ہے کہ بھلائی سے شر پیدا نہیں ہوتا، البتہ موسم بہار کچھ ایسے پودے اگاتی ہے جو پیٹ پھلا کر ہلاک کر دیتی یا اس کے قریب پہنچا دیتی ہے صرف سبزہ کھانے والے جانور، کیونکہ وہ اتنا کھاتے ہیں کہ ان کی کوکھیں بھر جاتی ہیں۔ (پھر) وہ سورج کا سامنا کرتے ہیں (جس کی وجہ سے) ان کا پیٹ جاری ہو جاتا ہے اور وہ پیشاب کرتے ہیں اور پھر چرنے لگتے ہیں۔

اور یہ مال بھی سبز و میٹھا ہے، اور بہتر مال مسلمان کا وہ ہے جو وہ مسکین، یتیم، اور مسافر کو دے، سو جس نے اسے صحیح طریقے سے لیا اور صحیح جگہ خرچ کیا تو وہ اچھی معاونت (کا سامان) ہے، اور جس نے ناحق لیا تو وہ ایسا ہے جیسا کوئی کھاتا ہو اور سیر نہ ہوتا ہو، اور وہ (مال) قیامت کے روز اس (کے) برخلاف گواہ ہوگا۔ طبرانی، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجه، ابویعلی، ابن حبان عن ابی سعیدمر برقم ۶۱۸۲

۶۲۳۲......تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم رنگ برنگے کھانوں سے سیر ہوگے؟ لوگوں نے عرض کی: کیا ایسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تم اس شخص کو پالو گے یا تم میں سے کوئی اسے دیکھ لے گا، اس وقت کیسا حال ہوگا جب تمہارا ایک شخص صبح ایک جوڑے میں شام دوسرے جوڑے میں کرے گا؟ لوگوں نے عرض کی: کیا یہ بھی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: گویا کہ تم نے اسے پالیا یا تم میں کا کوئی اسے پالے گا تمہارا اس وقت کیا حال ہو رہا ہوگا جب تم اپنے گھروں کو ایسے ہی پردہ پوش کروگے جیسے خانہ کعبہ کو کیا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کی: کیا کعبہ سے بے رغبتی کی بنا پر؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس زائد مال کے ذریعہ جو تم حاصل کروگے۔

لوگوں نے عرض کی: کیا ہم آج بہتر ہیں یا اس دن بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم آج افضل ہو۔ هناد عن سعد وابن مسعود

تشریح:...... یہ دور نبوت کے قریب عہد کی بات ہے، جبکہ موجودہ زمانہ میں ان باتوں کو تو معمولی تصور کیا جاتا ہے۔

۶۲۳۳...... شاید تم یا تم میں سے کوئی وہ زمانہ پالے، جس میں تم ایسے کپڑے پہنو گے جیسے کعبہ پر پردے لٹکائے جاتے ہیں، اور صبح وشام تمہارے سامنے برتن لائے جائیں گے۔ البغوی عن طلحه بن عبدالله النصری

تشریح:...... یہاں بھی سابقہ مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

۶۲۳۴ مجھ پر اور میرے ساتھی پر دس گیارہ روز ایسے گزرے کہ ہمارے پاس صرف پیلو کا پھل کھانے کے لیے ہوتا، پھر ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس آئے۔ اور ان کا سب سے عظیم کھانا کھجور تھا، پھر انہوں نے اس بارے ہماری مدد کی، اللہ کی قسم! میں اگر تمہارے لیے روٹی یا گوشت حاصل کر لیتا تو تمہیں اس سے سیر کر دیتا، لیکن میرے بعد عنقریب تم ایسا زمانہ پاؤ گے کہ تم میں سے کسی کے پاس صبح وشام برتن لائے جائیں گے، اور اس زمانہ میں تم ایسے کپڑے پہنو گے جیسے کعبہ کے پردے ہوتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اس دن بہتر ہوں گے یا آج بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم آج بہتر ہو، آج تم بھائی بھائی اور باہم محبت کرنے والے ہو، اور اس دن ایک دوسرے سے بغض رکھ کر ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے والے ہوگے۔

الحلية، بخاري، مسلم، حاكم عن طلحة بن عمرو النصري

تشریح:...... یہ اس وقت کی بات ہے جب خندق کھودتے کھودتے صحابہ کرام تھک ہار چکے تھے اکثر فاقہ سے تھے اس موقعہ پر اپنے رفقاء کو تسلی دیتے ہوئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۶۲۳۵...... اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر میرے پاس روٹی اور گوشت ہوتا تو میں تمہیں کھلاتا، ہاں شاید تم ایسا زمانہ پاؤ یا تم میں سے کوئی ایک وہ وقت دیکھ لے گا کہ تم ایسے کپڑے پہنو گے جیسے خانہ کعبہ کے پردے ہوتے ہیں، صبح وشام تمہارے سامنے برتن لائے جائیں گے۔

مسند احمد، ابن حبان، طبراني في الكبير، سعيد بن منصور عن طلحة بن عمرو النصري

تشریح:...... اس کا تعلق بھی اسی مضمون سے ہے۔

کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھنا غفلت کی علامت ہے

۶۲۳۶ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم پر روم وفارس ضرور فتح ہوں گے، اور دنیا تم پر انڈیل دی جائے گی، اور تمہارے پاس روٹی اور گوشت بکثرت ہوں گے (اور اتنی کثرت میں غفلت ایسی ہوگی) کہ اکثر کھانے پر بسم اللہ بھی نہ پڑھی جائے گی۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بسر

تشریح:......کھانوں کی جب کثرت ہوتی ہے تو افراتفری میں انسان واقعی بسم اللہ بھول جاتا ہے۔

۶۲۳۷...... عنقریب تم ایسے لوگ دیکھو گے جو مال کو ترجیح دیں گے، سو تمہارے لیے دنیا میں ایک گھر اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک سواری کافی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی ہاشم ابن عتبہ

تشریح:......یہ حدیث عہد اول کی ہے بعد میں رخصت دے دی گئی، اس واسطے ہر ضرورت کی چیز ممنوع نہیں

۶۲۳۸......میں تم سے پہلے پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں، اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض (کوثر) ہے میں اسے دیکھ رہا ہوں، جبکہ میں اپنی اس جگہ ہوں، مجھے اس کا خوف نہیں کہ تم شرک کرنے لگو گے، لیکن مجھے تم پر دنیا کا خدشہ ہے کہ تم ایک دوسرے سے ایک بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے۔

ابن المبارک عن عقبۃ بن عامر و مر برقم ۶۱۶۷

تشریح پہلے ہو چکی ہے۔

۶۲۳۹......میں تمہارے بارے درندہ سے زیادہ ایک درندے کا خوف رکھتا ہوں، جب دنیا تم پر پوری طرح انڈیل دی جائے گی، کاش! اس وقت میری امت سونا نہ پہنتی۔ طبرانی عن ابی ذر

تشریح:......نبی علیہ السلام نے جس جس بات کا اندیشہ فرمایا، وہ ہو کر رہی۔

مردوں کے لئے سونے کا استعمال حرام ہے

۶۲۴۰......اس کے علاوہ مجھے تمہارے متعلق خوف ہے جب دنیا تم پر بالکل انڈیل دی جائے گی کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

مسند احمد عن ابی ذر

مردوں کے لیے تو ہے ہی ممانعت عورتوں کو بھی سوائے زیبائش و آرائش کے استعمال نہیں کرنا چاہیے، شدہ شدہ انسان ریا تک پہنچ جاتا ہے۔ فطری باتیں

۶۲۴۱ مجھے تمہارے متعلق فقر و فاقہ کا خوف نہیں، بلکہ مال میں ایک دوسرے سے بڑھنے کا ڈر ہے، اور مجھے تم پر غلطی کا خوف نہیں لیکن قصداً (غلطیاں کرنے) کا ڈر ہے۔ حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

خطاو غلطی معاف ہے جبکہ قصد و ارادے سے گناہ کرنے سے پکڑ ہوتی ہے۔

۶۲۴۲......انسان کا دل، دنیا کی طلب میں ہمیشہ جواں رہتا ہے، اگرچہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کے سینہ کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو کر مل جائیں۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......زمانہ طفولیت و بچپنے اور بڑھاپے میں ذہن و عادات میں موافقت ہوتی ہے، جیسے بچے لالچی اور حریص ہوتے ہیں ایسے ہی عمر رسیدہ لوگ ان رذائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۶۲۴۳ اگر تم میں سے کسی کی وادی اوپر سے نیچے تک (بکریوں سے) بھری ہو تو وہ یہ چاہے گا کہ اس کی ایک اور وادی بھی ہو، پھر اگر اس کی یہ دوسری وادی بھی بھر جائے تو وہ دوڑ کر جائے گا اور دوسری وادی پالے گا، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں کر سکتا تو تجھے بھر دیتا، اور انسان کا دل اسی وقت بھرے گا جب یہ مٹی سے بھر جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

تشریح:......یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ کثرت مال اور قلت انفاق کا خوگر ہوتا ہے مال جمع کرنے کی از بس کوشش کرتا ہے اور خرچ کرنے سے ڈرتا ہے۔

۶۲۴۴ اگر انسان کی مال (مویشی) کی دو وادیاں ہوتیں تو وہ تیسری کی تمنا میں لگ جاتا، مال تو صرف نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے

کے لیے بنایا گیا ہے، انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ، مرعزوہ برقم ۶۱۲۵

تشریح: ... ضرورت میں استعمال کرے اور زائد ہو تو زکوٰۃ ادا کرے۔

حرص کی انتہاء

۶۲۴۵ ... اگر انسان کی مال سے بھری دو وادیاں ہوتیں تو یہ تیسری کی طلب میں لگ جاتا انسان کا دل (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے، رجوع لائے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۴۶ ... اگر انسان کے لیے مال کی دو وادیاں بہہ پڑیں تو وہ تیسری کی تمنا کرنے لگے، انسان کو مٹی ہی سیر کرسکتی ہے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو معاف فرما دیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عیاض

۶۲۴۷ ... اگر انسان کی مال سے بھری دو وادیاں ہوتیں تو وہ تیسری کی تلاش میں لگ جاتا اور انسان کا پیٹ مٹی ہی بھرے گی، پھر اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بن کعب

۶۲۴۸ ... اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی خرابی کے لیے ایک آفت اور مصیبت بنائی ہے، اور میری امت کے لیے سب سے بڑی آفت جو انہیں پہنچے گی وہ ان کی دنیا کی محبت اور درھم و دینار کی ذخیرہ اندوزی ہے، اے ابو ہریرہ! ان میں سے اکثر جمع کرنے والوں کے لیے بہتری نہیں، ہاں جسے اللہ تعالیٰ صحیح جگہ خرچ کرنے پر مقرر کرے۔ الرافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الدیلمی عن انس

۶۲۴۹ ... ایک بہت بڑا گناہ ہے جس کی لوگ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہیں کرتے اور وہ دنیا کی محبت ہے۔

الدیلمی عن محمد بن عمیر بن عطارد و مر برقم ۶۱۷۱

۶۲۵۰ ... تو کیسے نجات پائے گا جبکہ دنیا تجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جو تجھ پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے؟ الخطیب عن جابر

تشریح: ... مراد والدین کے مقابلہ میں اپنی دنیاوی اغراض کو اہمیت دینا اور ان کی نافرمانی کرنا۔

۶۲۵۱ ... ہر چیز کے فساد کے لیے ایک آفت ہوتی ہے اور سب سے بڑی آفت جو میری امت کو پہنچے گی وہ ان کی دنیا سے محبت اور ان کا درھم و دینار کو محبوب سمجھنا ہے اے ابو ہریرہ! ان میں سے اکثر جمع کرنے والوں میں خیر و بھلائی نہیں ہاں وہ شخص بہتر ہے جسے اللہ تعالیٰ صحیح جگہ دنیا خرچ کرنے کی توفیق دے دے۔ اسحاق الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۵۲ ... چیر پھاڑ کرنے والے دو بھیڑیئے جنہوں رات بکریوں (کے باڑے) میں گزاری ہو اتنا فساد مچانے والے نہیں، جتنا انسان کے شرف و مرتبہ اور مال کی محبت سے پیدا ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۲۵۳ ... دو بھوکے اور چیر پھاڑ کرنے والے بھیڑیئے جو ایسی بکریوں میں ہوں، جن کے چرواہے ان سے غافل ہوں اور ان سے پیچھے رہ گئے ہوں، ایک بھیڑیا ابتدا میں اور دوسرا انتہا میں ہو اتنا جلدی فساد نہیں مچاتے، جتنا فساد مسلمان آدمی کے دین میں مرتبہ اور مال کی طلب سے پیدا ہوتا ہے۔ ھناد عن ابی جعفر، مرسلاً

تشریح: ... اس واسطے کہ بھیڑیوں کا فساد، فساد ظاہری ہے جو پورا ہو سکتا ہے جبکہ شرف و مال کی محبت جب دل میں جاگزیں ہو جائے تو اس کا فساد، فساد باطنی ہے جو اور کئی فسادات کا پیش خیمہ ہے۔

۶۲۵۴ ... دو چیر پھاڑ کرنے والے بھیڑیئے جو مضبوط باڑے میں (بکریاں) کھاتے اور پھاڑتے رہیں ان میں اتنا جلدی فساد نہیں مچاتے، جتنا شرف اور مال کی محبت سے مسلمان کے دین میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۶۲۵۵ ... دو چیرنے پھاڑنے والے بھیڑیئے جنہوں نے ایسے باڑے میں رات بسر کی جس میں بکریاں، چیر پھاڑ کرتے رہے ہوں وہ اتنا

جلدی نقصان پیدا نہیں کرتے، جتنا فساد مال ومرتبہ کی طلب سے مسلمان کے دین میں پیدا ہوتا ہے۔

طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن اسامۃ بن زید

دنیا کی محبت دین کو بگاڑ دیتی ہے

۶۲۵۶.....اے عاصم! وحملہ کرنے والے بھیڑیے جو بکریوں کے اس ریوڑ تک پہنچ جائیں جسے اس کے مالک نے کھودیا ہو، اتنا فساد نہیں مچاتے، جتنا آدمی کی مال اور شرف سے محبت کرنے کی وجہ سے اس کے دین کو پہنچتا ہے۔

الحاکم فی الکنی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عاصم بن ابی البداح بن عاصم بن عدی عن ابیہ عن جدہ

۶۲۵۷.　تم سے سابقہ لوگوں کو درھم ودینار نے ہلاک کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن مسعود

تشریح:.....جب ہر وقت پیسہ پیسہ ہونے لگے تو اس وقت انسان کی ہلاکت ہوجاتی ہے۔

۶۲۵۸.....دنیا رو درھم کے غلام پر لعنت کی گئی۔ ترمذی حسن غریب، مر برقم ۶۱۲۹

تشریح:.....دولت کی لگن میں جب آدمی حقیقی الہ ومعبود کو بھول جائے تو جس کے خیال میں مگن رہے وہی اس کا معبود اور یہ اس کا بندہ اور غلام ہے۔

۶۲۵۹　ہر امت کا ایک بچھڑا (گائے کا بچہ) ہے جس کی وہ عبادت کرتے ہیں، جبکہ مری امت کا گاؤ سالہ درھم ودینار ہیں۔ الدیلمی عن حذیفہ

تشریح:.....بنی اسرائیل سے گاؤ سالہ کی پرستش شروع ہوئی، اور خدا کو بھول گئے تھے چونکہ درھم ودینار اور پیسے کی حد سے زیادہ مشغولیت انسان کو خدا سے غافل کردیتی ہے اس لیے یہ اس کے مشابہ ہیں۔

۶۲۶۰　تم میں سے ہر ایک کے لیے دنیا کا اتنا خرچ وحصہ ہونا چاہیے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے اور وہ اسی حالت میں مجھ سے آملے۔

مسند احمد وابن سعد، ہناد، ابویعلی، وابن ابی الدنیا والرویانی والبغوی وطبرانی فی الکبیر، ابن حبان، الحلیۃ حاکم، بیھقی وابن عساکر، سعید بن منصور عن سلمان، ابن عساکر عن عمرو ابی الدرداء

تشریح:.....یہ اس وقت کی بات ہے اور آج کل کے مسافر کا توشہ آج کے حالات جیسا ہوگا۔

۶۲۶۱　تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب اس شخص کی نشست ومنزل ہوگی جو دنیا سے اسی حال میں نکلا ہو جس پر میں نے اسے چھوڑا تھا۔

ابن ابی شیبہ عن ابی ذر

تشریح:.....یعنی جیسے تم اب دنیا استعمال تو کرتے ہو مگر اس سے پیوستہ نہیں۔

۶۲۶۲　اللہ تعالیٰ مؤمن کی اس پر شفقت اور اس کی مدد کے لیے، دنیا سے ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے مریض کی حفاظت (ناموافق) کھانے سے اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ الدیلمی عن انس

حدیث کا آخری ٹکڑا ''یحمل المریض اھلہ الطعام'' ہے جو صحیح یحمی ہونا چاہیے تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

۶۲۶۳.....جس بات سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے وہ دنیا سے بے رغبتی ہے اور جس بات کی وجہ سے لوگوں کو تجھ سے محبت ہوگی وہ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ جھاگ ان کی طرف پھینک دے۔

الحلیۃ عن مجاھد، مرسلاً، الحلیۃ عن ارطاۃ بن المنذر مرسلاً، الحلیۃ عن الربیع بن خثیم، مرسلاً

تشریح:.....غور طلب لفظ بے رغبتی ہے نہ کہ بے تعلق ہونا، ورنہ معاشرت وغیرہ کے تمام احکام بے کار اور رائیگاں ثابت ہوں گے۔

۶۲۶۴　بندے کی جب ساری پریشانی اور لگاؤ کی چیز دنیا بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد ضائع کردیتا ہے اور فقر وفاقہ کو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے تو وہ صبح بھی فقیر اور شام کو فقیر محتاج ہی رہتا ہے اور جب بندے کی ساری فکر اور دلچسپی کی چیز آخرت بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی

جائیداد کو یکجا کر دیتا ہے اور غنا ولا پروائی کو اس کے دل میں پیدا فرماتا ہے تو وہ صبح و شام غنی ہی رہتا ہے۔ ھناد عن انس

تشریح: ...... کاروبار کی دھن میں مست آدمی وسیع بزنس کے لیے پہلے موجودہ سرمایہ لگاتا ہے پھر قرض لیتا ہے نقصان ہوتا ہے تو سودی قرضے لے کر ہمیشہ کے لیے محتاجی کے بھنور میں جا پھنستا ہے، آخری حربہ جائیداد ہی نظر آتا ہے سو اسے بھی جھونک دیتا ہے پھر اس کے پاس کچھ نہیں رہتا، ہمہ وقت محتاجی کا بھوت سر پر سوار رہتا ہے۔

آخرت کو طلب کرنے کا فائدہ

۶۲۶۵ ...... جس نے آخرت کا ارادہ کیا اور اس کے لیے کوشش کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے غنا کو اس کے دل میں لکھ دے گا، اور اس کی جائیداد کو بچائے گا، وہ صبح و شام مالدار ولا پرواہ رہے گا اور جس نے دنیا کا ارادہ کیا اور اس کے لیے (انتھک) دوڑ دھوپ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد کو منتشر کر دے گا اور محتاجی کو اس کے دل میں لکھ دے گا وہ صبح و شام محتاج ہی رہے گا۔ ابن النجار عن انس

تشریح: ...... دیکھا گیا ہے کہ جو جتنا مالدار ہوگا وہ اتنا ہی بخیل ہوگا، رہا دنیا کے لیے کوشش کرنا تو وہ ضرورت کی حد تک جائز ہے انسان کوشش کرے اور بھروسہ خدا پر کرے۔

۶۲۶۶ ...... جس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت جمائی تو وہ اس کی تین چیزوں سے آلودہ ہوگا:

۱ ...... ایسی مشقت جس کی تھکان کبھی ختم نہ ہوگی۔

۲ ...... ایسی لالچ جو کبھی مالداری اور لاپرواہی تک نہ پہنچے گی۔

۳ ...... اور ایسی امید جو اپنی انتہاء تک نہیں پہنچے گی سو دنیا طلب کرتی ہے اور طلب کی جاتی ہے۔

تو جس نے دنیا طلب کی اسے آخرت طلب کرے گی یہاں تک کہ اس کے پاس آجائے گی اور وہ اسے لے لے گا، اور جس نے آخرت طلب کی تو دنیا اس کی طلب میں لگ جائے گی یہاں تک کہ وہ اس سے اپنا رزق پورا کرلے۔ طبرانی فی الکبیر حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

تشریح: ...... لہٰذا بہتر یہ ہے کہ انسان آخرت کا طلبگار رہے دنیا کا جو حصہ ہے وہ خود اس کے پاس پہنچ جائے گا جس کی شرط اس انسان کی محنت وکوشش ہے۔

۶۲۶۷ ...... جس کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کا سب سے بڑا غم دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں، اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی کچھ پروا نہیں، اور جو مسلمانوں کی فکر نہ کرے وہ ان میں سے نہیں۔ حاکم و تعقب عن حذیفہ، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

تشریح: ...... جسے مسلمانوں کا غم نہیں وہ مسلمان کیا گویا وہ مسلمان ہی نہیں۔

۶۲۶۸ ...... جس کی صبح اس طرح ہوئی کہ اس کی تمام تر توجہ غیر اللہ کی طرف ہوئی تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ ھناد عن حذیفہ

تشریح: ...... انسان جب اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے تو اسے اپنا آپ ہی بھول جاتا ہے۔

۶۲۶۹ ...... جس نے تمام پریشانیوں کی ایک پریشانی (صرف آخرت) بنالی تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی پریشانیوں میں کفایت و مدد کریں گیا اور جس کی پریشانیاں پھیل گئیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں وہ دنیا کی جس وادی میں بھی مرے۔ حاکم عن ابن عمر

تشریح: ...... غم مصیبت آئے تو راضی برضا ہے جیسی تقدیر تھی ویسا ہوا، مزید اسباب میں غور و فکر پریشانیوں میں اضافے کا باعث ہے۔

فطرتی باتیں

۶۲۷۰ ...... جس کی صرف ایک ہی فکر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرماتا ہے اور جس کی فکر ہر وادی سے متعلق ہو تو وہ جس میں ہلاک ہو جائے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ ھناد عن سلیمان حبیب المحاربی مرسلاً

۶۲۷۱ ...... جس نے دنیا پر غم کرتے ہوئے صبح کی تو وہ اپنے رب سے ناراض ہو کر صبح کرے گا اور جس کی صبح کسی مصیبت پر شکایت کرتے

ہوئے ہوئی جو اس پر آئی تو وہ گویا اپنے رب سے شکوہ کر رہا ہے جو کسی مالدار کے پاس پہنچا اور اس کے سامنے عاجزی کی تو اس کے دین کا دو تہائی ختم ہو گیا، اور جو قرآن پڑھ کر بھی جہنم میں داخل ہوا تو وہ ان لوگوں سے ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مزاح کیا۔

الخطیب عن ابن مسعود

تشریح:...... انسان کی نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ وہ تقدیر اور قضائے الٰہی پر راضی رہے اور قضاو تقدیر پر چیخ وپکار بد بختی کی نشانی ہے۔

۶۲۷۲...... جس کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کی سب سے بڑی پریشانی دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کے ساتھ چار خصلتیں لگا دیتا ہے جو تا موت اس سے جدا نہیں ہوتیں ایسا غم جو کبھی ختم نہیں ہوتا، اور ایسی مشغولی جس سے کبھی فراغت نہیں ملتی، اور ایسی محتاجی جو کبھی مالداری تک نہیں پہنچ سکتی، اور ایسی امید جو کبھی بھی اپنی انتہاء تک نہیں پہنچ سکتی۔ الدیلمی عن ابن عمر

تشریح:...... ہمیشہ پیچھے رہنے کا غم، مشغولی کے باوجود ترقی نہیں ہوتی، دل ہمیشہ محتاج رہتا ہے، سب کچھ سمیٹنے کی امید کبھی پوری نہیں ہوتی۔

۶۲۷۳...... جو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ ہر ذمہ داری میں اس کی کفایت کرے گا اور اسے ایسی جگہ سے روزی دے گا جس کا اسے گمان بھی نہ ہوگا، اور جو دنیا کی طرف لگ گیا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دیتے ہیں۔

الحکیم و ابن ابی حاتم، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان، و الخطیب عن عمران بن حصین

تشریح:...... دنیا ایک پریشانی ہے پھر دنیا کے پلے پڑ جانا دوسری پریشانی ٹھہری۔

دنیا تقدیر کے مطابق ہی ملتی ہے

۶۲۷۴...... جس کی نیت (ہی) دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ فقر محتاجی کو اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں، اور اس کی جائیداد کو بکھیر دیتے ہیں، اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہو، اور جس کی نیت آخرت (کی) ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کرتے ہیں، اس کی جائیداد برقرار رکھتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ ابن عساکر عن زید بن ثابت

تشریح:...... محنت ومشقت اتنی کریں جتنی ضرورت ہے اس سے آگے کی تگ ودو فضول ہے۔

۶۲۷۵...... جو آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرے تو اس کا چہرہ مٹا دیا جائے گا، اس کا ذکر ختم کر دیا جائے گا اور اس کے نام کو جہنمیوں میں باقی رکھا جائے گا۔ طبرانی فی الاوسط ابونعیم عن الجاورد بن المعلی

تشریح:...... ایسا عموماً وہ لوگ کرتے ہیں جو دین پڑھتے ہی دنیا حاصل کرنے کے لیے ہیں یا انہیں مغالطہ ہوتا ہے، یا تاویل فاسد کا سہارہ لیتے ہیں۔

۶۲۷۶...... جس کے سامنے دنیا اور آخرت پیش کی گئیں اور اس نے آخرت اختیار کر لی اور دنیا چھوڑ دی تو اس کے لیے جنت ہے اور اگر اس نے دنیا لے لی اور آخرت ترک کر دی تو اس کے لیے جہنم ہے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ و ابن عباس

تشریح:...... دنیا اور آخرت کو اپنی رائے سے ملا کر رکھنے سے اکثر دھوکا ہو جاتا ہے جبکہ سنت کی پیروی سے انسان کئی خطرات سے محفوظ رہتا ہے۔

۶۲۷۷...... جس نے دنیا سے اپنی ضرورت پوری کی تو آخرت میں اس کی خواہشات کے درمیان رکاوٹ کر دی جائے گی، اور جس نے خوش عیش لوگوں کی زیب وزینت کی طرف نگاہ بلند کی تو وہ آسمان وزمین کی بادشاہت میں ذلیل ہوگا، اور جس نے سخت روز ینے پر اچھے صبر کا مظاہرہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں وہاں جگہ عطا فرمائیں گے جہاں وہ چاہے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان، ابن صَعری فی امالیہ وحسنہ عن البراء، قال بیہقی فی شعب الایمان: تفرد بہ اسمعیل بن عمرو البجلی

تشریح:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب دنیا کی عمدہ نعمتیں ملتیں تو وہ آبدیدہ ہو کر کہتے: کیا ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی تو نہیں مل گیا؟

۶۲۷۸...... جس کی نیت دنیا (بٹورنے) کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو بکھیر دیتے ہیں اور محتاجی اس کے آگے رکھ دیتے ہیں، اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہو، اور جس کی نیت آخرت کی طلب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت کو یکجا کر دیتا ہے اس کے دل میں غنا پیدا فرماتا ہے اور دنیا

ذلیل ہوکراس کے پاس آتی ہے۔ابن ابی حاتم فی الزهد عن انس

تشریح:......اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو، وہی سارے کام بنائے گا۔

۶۲۷۹......جس کی غرض دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے میرا پڑوس حرام کردے، اس واسطے کہ میں دنیا کی بربادی کے لیے مبعوث ہوا نہ کہ اس کی تعمیر کے لیے۔ابو نعیم عن ابی جحیفة عن ابی الوضاح

تشریح:......مراد دلوں میں اس کو آباد کرنے اور بسانے سے روکنے کے لیے۔

۶۲۸۰......کئی سواونٹوں والوں کے لیے خرابی ہے، مگر جس نے اتنے اتنے مال کا اشارہ کیا، کمی کرنے والے اور کوشش کرنے والے نے فلاح پائی۔

مسند احمد عن رجل

تشریح:......جب مال کی کثرت ہوگی تو زکوۃ دینے سے جی کترائے گا۔

۶۲۸۱......خبردار (مال کی) کثرت والے ہی کمترین ہیں خبردار (مال کی) کثرت والے ہی کمترین ہیں۔الدیلمی عن انس

تشریح:......جو دنیا میں اپنے آپ کو سب سے عالیشان سمجھتے تھے، آخرت میں کم درجہ ہوں گے۔

۶۲۸۲......(مال کی) کثرت والے قیامت کے روز سب سے کم (اعمال والے) ہوں گے، مگر جس نے اس طرح اس طرح کہا۔

هناد، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:......مالدار لوگ عموماً حساب کتاب کے بکھیڑوں میں پھنسے رہتے ہیں، فرض نماز کا موقعہ ملتا ہے اس میں بھی حضور قلب نہیں ہوتا، اور عبادات میں قولی وعملی عبادات، مالی عبادات سے افضل ہیں۔

فقراء جنت میں پہلے داخل ہوں گے

۶۲۸۳......ہم بعد میں آنے والے اور قیامت میں سب سے پہلے (جنت میں جانے والے) ہوں گے (مال کی) کثرت والے ہی قیامت میں سب سے پست درجہ اور کم (اعمال والے) ہوں گے، مگر جس نے کہا اتنا اتنا، مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کروں۔ابن النجار عن ابن مسعود

تشریح:......اس لیے کہ مال چاہے دینے کے لیے ہو پھر بھی اس کی ذمہ داری ہے کہ کہاں خرچ کیا جائے، اس فکرمندی کی کیا ضرورت ہے؟

۶۲۸۴......جس نے دنیا میں اپنے سے بلند شان کو اور دین کے بارے میں اپنے سے کم (اعمال والے) کو دیکھا، اسے اللہ تعالیٰ نہ صابر لکھے گا نہ شاکر، اور جس نے دنیا میں اپنے سے کم درجہ کو اور دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر لکھیں گے۔

حلية الاولياء، بيهقی فی شعب الايمان عن انس

تشریح:......پہلے شخص کو شکر گزار نہ لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے جب اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھا تو اس کے جسم پر جو نعمت موجود تھی اسے حقیر سمجھا اور کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہی کیا ہے کہ میں شکر بجالاؤں، اور دین میں معاملہ میں اپنے سے کم اعمال والے کو دیکھا تو مزید اعمال نفل ومستحبات ادا کرنے کی توفیق اس لیے نہ ہوئی کہ ہم جو فرض ادا کررہے ہیں یہی کافی ہیں فلاں تو فرض بھی ادا نہیں کرتا مزید تفصیل ''فطرتی ونفسیاتی باتوں'' میں دیکھیں۔

۶۲۸۵......جس بندے کے دل میں دنیا کی محبت رچ بس گئی اسے اللہ تعالیٰ تین آزمائشوں میں مبتلا کردیں گے، ایسی امید جو اپنی انتہا کو نہیں پہنچے گی، ایسی محتاجی جو مالداری اور غنا کو حاصل نہ کرے گی، اور ایسی مشغولی جس کی مشقت جدا نہ ہوگی۔الدیلمی عن ابی سعید

تشریح:......امید یہ ہے کہ سب سے مالدار ہو جاؤں محتاجی یہ ہے کہ ہمیشہ قرضوں کی پڑی رہتی ہے مشغولی یہ ہے کہ نہ دل فارغ نہ دماغ،

سوتے جاگتے یہ خواب وخیال آنکھوں کے سامنے منڈلاتے ہیں۔

۶۲۸۶.....(مال کو) بڑھانے والے ہلاک ہوئے مگر جس نے یہ کہا: اتنا، اتنا اور اتنا، جبکہ وہ بہت کم ہیں۔

مسند احمد وهناد وعبد بن حميد عن ابی سعيد، طبرانی فی الكبير عن عبدالرحمن بن البزی

۶۲۸۷.....تمہارے سامنے ایک گھاٹی ہے جس پر چڑھنا بہت مشکل ہے، جسے صرف ہلکے لوگ ہی پار کرسکیں گے ابوذر ﷺ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! میں ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک شب وروز کی خوراک موجود ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: تو تم ہلکے لوگوں میں سے ہو۔ بیهقی فی السنن عن انس

تشریح:.....ہلکے ہونے سے مراد مشاغل وموائق کی مشغولی سے آزادی ہے۔

۶۲۸۸.....اللہ تعالیٰ نے اس فقیر پر لعنت فرمائی ہے جو کسی مالداری کے سامنے اس کی مالداری کی وجہ سے عاجزی کرے، جس نے ایسا کیا تو اس کے دین کا دوتہائی جاتا رہا۔ الدیلمی عن ابی ذر

تشریح:.....اس واسطے کوئی مسلمان ایسی حرکت نہ کرے اور اپنے دل میں فقط اللہ تعالیٰ کی ہیبت ہی اتارے۔

۶۲۸۹.....جس نے دنیادار کے لیے عاجزی کی تو اس کی وجہ سے اس کا آدھا دین کم کردیا جائے گا اور جو کسی ایسی قوم کے کھانے میں شریک ہوا جس کی اسے دعوت نہیں دی گئی تو اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو (جہنم کی) آگ سے بھردے گا، یہاں تک کہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ الدیلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

کیونکہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کا کھانا کھانا ناجائز ہے۔

مال ومنصب والے کے سامنے جھکنے کی ممانعت

۶۲۹۰.....جو کسی دنیاوی شان وشوکت والے کے سامنے اپنی دنیا کی غرض سے عاجز ہوا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے اپنا چہرہ پھیر لیں گے۔

الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:.....یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اس پر نہ ہوگی۔

۶۲۹۱.....جو کسی شان وشوکت والے کے ایک گز قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں کی مقدار اس سے دور ہوں گے۔ الديلمی عن انس

تشریح:.....مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہے۔

۶۲۹۲.....جو کوئی بھی زرد اور سفید کو ترک کر گیا قیامت کے روز اسے اس سے داغا جائے گا۔ مسند احمد وابن مردويه بخاری مسلم عن ابی ذر

تشریح:.....یعنی ان کی زکوۃ نہیں دی، سونا چاندی مراد ہے۔

۶۲۹۳.....جو اس حال میں مرا کہ وہ سونا چاندی چھوڑے جارہا ہے تو قیامت کے روز اسے ان سے داغا جائے گا، (پھر) اس کی مغفرت ہوگی یا اسے عذاب ہوگا۔ ابن مردويه عن ابی امامه

سابقہ تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

۶۲۹۴.....جس نے زرد چاندی اور سفید سونا چھوڑا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ورق پترے، بنائے گا پھر ان سے اسے مانگ سے لے کر پاؤں تک داغا جائے گا۔ ابن مردويه حلية الاولياء عن ثوبان

تشریح:.....یعنی لوہے کی جیسی بڑی چادریں ہوتی ہیں سونے چاندی کو اس شکل میں ڈھالا جائے گا۔

۶۲۹۵.....جو بندہ مرنے کے دن سونا چاندی چھوڑے جارہا ہو تو اسے ان سے داغا جائے گا۔ طبرانی فی الكبير وابن عساكر عن ابی امامة

۶۲۹۶..... جس نے ایک دینار چھوڑا تو اسے ایک بار داغا جائے گا اور جس نے دو دینار چھوڑے اسے دو بار داغا جائے گا۔

الحسن بن سفیان عن حبیب بن حزم بن الحارث السلمی عن عمه الحکم بن الحارث السلمی

تشریح:.......سب جگہ وہی لوگ مراد ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔

۶۲۹۷..... جس نے دو دینار چھوڑے (تو گویا) اس نے دو داغ چھوڑے۔ بخاری فی التاریخ طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن اسماء بنت یزید

۶۲۹۸..... دو داغ ہیں (بہر کیف) اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ مسند احمد عن علی

۶۲۹۹..... دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو مسافر ہے یا راستہ پار کرنے والا ہے اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

ابن المبارک، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن ابن عمر

تشریح:.......یعنی اپنے آپ کو مردہ سمجھ جس کی نہ کوئی تمنا اور نہ آرزو ہے۔

۶۳۰۰..... اے عبداللہ بن عمر! دنیا میں ایسے رہ جیسے تو کوئی مسافر ہے یا راہ عبور کرنے والا ہے اور اپنے آپ کو مردوں کے ساتھ گنا کر۔

هناد عن ابن عمر رضی الله عنه

۶۳۰۱..... دنیا اور آخرت کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جس کی ابتداء سے آخر تک ٹکڑوں میں بٹ جائے بس ایک دھاگے کا تعلق باقی رہ جائے، تو یہ دھاگہ کتنی دیر میں منقطع ہوگا۔ حلیة الاولیاء عن انس

تشریح:.......یعنی دنیا اور آخرت کا ساتھ کچھ لمبے عرصہ کا نہیں، بہت تھوڑا ہے۔

۶۳۰۲..... اے لوگو! تمہاری اس دنیا میں جو گزر گیا بس اتنا ہی باقی ہے جتنا تمہارے اس دن کے گزرے ہوئے حصہ کے مقابلہ میں باقی ماندہ دن ہے۔

حاکم عن ابن عمر

تشریح:.......یعنی بہت ہی کم وقت رہ گیا ہے آخرت آئی کہ آئی!

۶۳۰۳..... نبطیوں میں جب اسلام پھیل جائے اور وہ تمہارے ہاں گھر بنالیں اور صحنوں میں بیٹھ جائیں تو ان سے ہوشیار رہنا کیونکہ ان میں فساد وشر اور فتنہ ہوگا۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه وسنده ضعیف

تشریح:.......نبطی ایک قدیم قوم ہے جن کا اثر ورسوخ، جرات وبہادری کے لحاظ سے دیگر اقوام پر رہا، یہ لوگ گلہ بانی کرتے اور سادہ غذا استعمال کرتے جنگجو تھے اور عادات میں ہٹ دھرم، اہل عرب عموماً عراق وشام کے دیہاتیوں کو نبطی کہا کرتے تھے۔

اردو دائرة المعارف الاسلامیه پنجاب یونیورسی لاهور

تشریح:.......بہر کیف سند چونکہ ضعیف ہے اس لیے اس پر کلام کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ احادیث ضعیف ہیں جن میں کسی خاص قوم اور قبیلہ کی برائیاں بیان کی گئی ہوں۔ الموضوعات لملاعلی

دین پر ثابت قدمی کی دعا

۶۳۰۴..... جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونے چاندی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں تو یہ دعا کرنا: اے اللہ میں (دین کے) معاملہ میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور میں رشد وہدایت کے قصد کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی نعمت کی شکر گزاری کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی طرف سے آنے والی آزمائش پر صبر کا، آپ کی اچھی عبادت کرنے اور آپ کے فیصلہ پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔

میں آپ سے (شرک سے) سلامت دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں، اور ان بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، اور ان برائیوں سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، اور ان لغزشوں پر آپ کی مغفرت کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن البراء رضی الله عنه وفیه موسیٰ بن مطیر متروک، میزان الاعتدال للذهبی ج ۴ ص ۲۲۳

تشریح:.......حدیث کا راوی اگرچہ متروک ہے لیکن حدیث کے الفاظ دوسری روایات سے ثابت ہیں۔

دیکھیں عمل الیوم واللیلة لابن السنی مطبوعہ نور محمد کراچی

۶۳۰۵.....اللہ تعالیٰ تیرے جسم کو صحت بخشے، تیری کھیتی کو بہتر بنائے، تیرے مال میں اضافہ فرمائے۔ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح:.......ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ سے دعا کا مطالبہ کیا تو آپ نے یہ الفاظ ذکر کیے، اس سند میں اسماعیل بن یحییٰ تیمی کذاب ہے جو حدیثیں گھڑتا تھا۔

۶۳۰۶.....میں ایک شخص کو (مال) دیتا ہوں اور جو اس سے بہتر ہوتا ہے اسے چھوڑ دیتا ہوں (اور جسے دیتا ہوں) اس خوف سے کہ اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں اوندھے منہ گرادے گا۔طبرانی عن سعد بن ابی وقاص

تشریح:.......کیونکہ بہت سے بدزبان لوگ آتے اور جب انہیں محروم رکھا جاتا تو اول فول بکتے اور ایسا عموماً منافقین کرتے تھے، اس واسطے آپ صحابہ کرام کو وقتی طور پر محروم رکھتے اور اس خاص شخص کو دے کر روانہ کردیتے۔

۶۳۰۷.....دنیا میں فاقے سے رہنے والے وہی لوگ ہوں گے جن کی روحیں اللہ تعالیٰ قبض کرے گا، وہ موجود نہ ہوں تو ان کا پوچھا نہیں جاتا، اور جب موجود ہوں تو کوئی انہیں پہچانتا نہیں وہ دنیا میں مخفی ہیں اور آسمان میں مشہور، جاہل انہیں دیکھ کر خیال کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں انہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے کوئی بیماری نہیں، انہیں اس وقت سایہ فراہم کیا جائے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:.......اس مضمون کی کئی احادیث پہلے گزرچکی ہیں، جن سے مقصود شکم سیری اور شہرت سے بچنے کی ترغیب ہے، لیکن اگر یہ چیزیں ازخود حاصل ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۶۳۰۸.....خبردار! عیش وعشرت سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے (نیک) بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔مسند احمد عن معاذ

تشریح:.......مطلب حد سے زیادہ نمود ونمائش برتنا جو تکبر وریا تک پہنچ جائے۔

۶۳۰۹.....خبردار! پیٹ بھر کر کھانے سے بچنا، اس لیے کہ بندہ اسی وقت ہلاک ہوتا ہے جب وہ آخرت کے مقابلہ میں اپنی خواہش کو فوقیت واہمیت دینے لگے۔الدیلمی عن ابن عباس

تشریح:.......کھانے کی ہمہ وقت فکر بسا اوقات انسان کو کئی اونچے مناصب سے محروم کردیتی ہے۔

۶۳۱۰.....لوگو! دنیا تو ایک عارضی چیز ہے جسے نیک وبد حاصل کرتا ہے، اور آخرت سچا وعدہ ہے، جس میں قادر بادشاہ حاکم ہوگا جو اس کا حق کو حق اور باطل کو باطل کی صورت میں کردکھائے گا، سوائے لوگو! آخرت کے بیٹے بن جاؤ، اور دنیا کے بیٹے نہ بنو، اس واسطے کہ ہرماں کی پیروی اس کا بیٹا کرتا ہے، اور عمل کرتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ سے ایک خوف پر رہو، اور جان لو تم اپنے اعمال کے سامنے پیش ہوگے اور لازماً تم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنی ہے سو جس نے ذرہ برابر بھلائی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

الحسن بن سفیان طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ، حلیة الاولیاء عن شداد بن اوس

تشریح:.......حدیث کے آخری جملوں پر توجہ دیں، انسان جو برائی یا اچھائی کرے گا اگر اس کے بعد کوئی ایسا عمل نہ کیا جس سے وہ برائی اور اچھائی باقی نہیں رہتی تو وہ اسے دیکھ لے گا، کیونکہ برائی یا کبیرہ گناہ کی صورت میں ہوگی یا صغیرہ کی صورت میں، اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوجاتا ہے اور صغیرہ دوسری نیکیوں کے ذریعہ ختم ہوجاتے ہیں رہی نیکی تو بعض اوقات نیکیاں ختم ہونا شروع ہوجاتی ہیں، جس کا آدمی کو علم بھی نہیں ہوتا، اس لیے کسی نے کہا ہے: نیکی کرنا آسان لیکن اسے باقی رکھنا مشکل ہے۔

دنیا فانی ہے

۶۳۱۱.....دنیا (ادھر سے) کوچ کرنے اور جانے والی ہے، اور آخرت (ادھر سے) کوچ کرکے آنے والی ہے ان میں سے ہر ایک (کئی) بیٹے

ہیں، سواگر تم سے ہوسکے کہ آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو، تو ایسا ہی کرنا، اس واسطے کہ تم آج ایسے عمل کے گھر میں ہو جس میں حساب (وکتاب) نہیں، اور کل قیامت میں حساب کے گھر میں ہوگے جہاں عمل نہیں۔ ابن لال عن جابر

تشریح:.......مفہوم واضح ہے تشریح کی ضرورت نہیں۔

۶۳۱۲.....سونے چاندی کے لیے ہلاکت ہو، کسی نے عرض کی تو پھر ہم کیا ذخیرہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور ایسی بیوی جو آخرت (کے کاموں) پر مددگار ہو۔ مسند احمد عن رجل من الصحابه

تشریح: سبب ہلاکت ہونے کی وجہ سے ایسا فرمایا ورنہ فی نفسہ سونا چاندی ہلاکت کا سبب نہیں۔

۶۳۱۳.....ستیاناس ہو سونے چاندی کا! تم ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور آخرت پر مددگار بیوی کو اختیار کرو۔ بیهقی عن ابن عمر

۶۳۱۴.....دنیا چھوڑنا بڑے جان جوکھوں کا کام ہے (بلکہ) اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار (چلا چلا کر) توڑنے سے زیادہ بامشقت ہے اور جو بھی دنیا کو چھوڑے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسا اجر دے گا جیسا شہداء کو دیتا ہے اور اس کا چھوڑنا (یہ ہے کہ) کم کھانا اور کم سیر ہونا اور لوگوں کی تعریف کو ناپسند سمجھنا، اس واسطے کہ جو لوگوں سے تعریف سننا پسند کرے تو وہ دنیا اور اس کی نعمتوں کو پسند کرے گا، اور جسے ساری نعمتیں خوش کرنے لگیں، اسے چاہیے کہ وہ دنیا اور لوگوں سے تعریف (سننا) چھوڑ دے گا۔ الدیلمی عن ابن مسعود

تشریح:.......بظاہر یہ معمولی کام لگتے ہیں لیکن جو لوگ ان میں مبتلا ہیں ان سے اگر پوچھا جائے تو کسی قیمت پر ان چیزوں کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتے اور عذر یہ کرتے ہیں: صاحب! کیا کریں مجبوری ہے، اس واسطے ان خرابیوں میں پڑنے سے پہلے ہی آگاہ کر دیا گیا۔

۶۳۱۵.....معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو، موٹے کھردرے کپڑے پہنو اور ننگے پاؤں چلا کرو۔

الرامهرمزی فی الامثال عن عبدالله بن سعید عن ابیه عن رجل من اسم یقال له ابن الادرع مربرقم ۵۷۳۲

اس حدیث کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

۶۳۱۶.....دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

مسند احمد والبغوی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن ابی مالک الاشعری

تشریح:.......بات صاف ہے جو شخص صبر کے ساتھ دنیا کی زندگی گزار گیا اور کوئی شکوہ نہ کیا تو اس کی آخرت کو چار چاند لگے، لیکن جو دنیا میں نادار بھی رہا اور زبان سے واویلا بھی کیا تو اس کی آخرت اور دنیا دونوں برباد ہیں۔

۶۳۱۷.....دنیا، دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو، جس نے اپنی ضرورت وکفایت سے زیادہ دنیا حاصل کی تو اس نے اپنی موت لی جبکہ اسے علم نہیں۔

ابن لال عن انس رضی الله عنه

تشریح:.......جو چیز بھی حد اعتدال سے متجاوز ہوگی نقصان دہ لازماً ہوگی۔

مالدار شیطان کے نرغے میں

۶۳۱۸.....شیطان نے کہا: کہ مالدار آدمی تین باتوں میں سے مجھ سے نہیں بچ سکتا، جن کو میں صبح وشام لے کر اس کے پاس آتا ہوں، حرام طریقے سے اس کا مال حاصل کرنا، ناحق خرچ کرنا، اور میں مال کو اس کا محبوب بنادوں گا جو اسے، اس کے حق (میں صرف کرنے) سے روک دے گا۔

طبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی المعرفة عن عبدالرحمن بن عوف ورجاله ثقات

تشریح:.......بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ان فتنوں سے محفوظ رہے ہوں۔

۶۳۱۹.....ثوبان! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب تم پر امتیں (حملہ کے لیے) ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گی جیسے تم کھانے کے برتن پر ایک

دوسرے کو بلاتے ہو اور (پھر) اس سے کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: کیا ہماری کمزوری کی وجہ سے آپ نے فرمایا: نہیں تم اس (روز) وقت بہت زیادہ ہو گے، لیکن تمہارے دلوں میں وھن ڈال دیا جائے گا، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وھن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا سے تمہاری محبت اور قتال (فی سبیل اللہ) سے تمہاری نفرت۔ بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... عصر حاضر میں تمام ممالک اسلامیہ کے پاس کوئی ایسی دولت ہے جو موجود نہیں، مسلمان پوری دنیا سب سے زیادہ ہیں، لیکن تمام کے تمام سلاطین و بادشاہان اس مرض میں مبتلا اور اغیار کے سامنے عاجز و بے دست و پا ہیں۔

۶۳۲۰..... اللہ تعالیٰ نے جب نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا تو اس وقت ان کی عمر اڑھائی سو سال تھی وہ ان میں ساڑھے نو سو سال رہے، اور طوفان کے بعد دو سو پچاس سال (مزید) رہے، پھر جب ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا تو اس نے کہا: اے نوح اے سب سے بڑے نبی، اے سب سے لمبی عمر والے، اے مستجاب الدعا آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟

تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کی طرح جس کے لیے کوئی گھر بنایا گیا ہو جس کے دو دروازے ہوں، اور وہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے باہر نکل جائے۔ ابن عساکر عن ابان عن انس

تشریح:...... اب ہر شخص اندازہ لگالے، علامہ بجستانی نے ان لوگوں کے حالات واقوال پر ایک کتاب لکھی ہے جنہوں نے اس امت میں لمبی لمبی عمریں پائی ہیں، جس کا نام "المعمرون والوصایا" ہے۔

۶۳۲۱..... اگر تم نماز پڑھتے (پڑھتے) ٹھیری کمان کی طرح ہو جاؤ اور روزے رکھتے (رکھتے) تانت کی طرح (دبلے پتلے) ہو جاؤ پھر بھی تمہیں دو (درھم) ایک سے زیادہ محبوب ہوں تو تم استقامت کے درجہ تک نہیں پہنچے۔

ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن یحیی بن مندہ، حدثنا محمد بن فارس البلخی، ثنا حاتم الاصم عن شقیق بن ابرھیم البلخی عن ابرھیم بن ادھم عن مالک بن دینار عن ابی مسلم الخولانی عن عمرو وابن عساکر عن طریقہ وقال مالک ابن دینار لم یسمع عن ابی مسلم والدیلمی

تشریح:...... سند میں انقطاع ہے، اس لیے قابل عمل نہیں، پھر دیگر احادیث سے ایسے امور کی نفی معلوم ہوتی ہے، حدیث کے صاف الفاظ "قل امنت باللہ ثم استقم" ضروری نہیں استقامت بھوکے پیاسے رہنے سے ہی حاصل ہوتی ہے؟!

۶۳۲۲..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ان کے دل (اسلام سے قبل) عجمیوں کی طرح ہو جائیں گے، کسی نے عرض کیا: عجمیوں کے دل کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت، ان کا طریقہ دیہاتیوں جیسا ہوگا، ان کے پاس جو رزق آئے گا اسے حیوانات میں خرچ کر دیں گے، جہاد کو نقصان دہ اور زکوۃ کو تاوان سمجھیں گے۔ طبرانی عن ابن عمر

تشریح:...... اور آج یہ فتنے ظاہر ہو چکے ہیں، جس کی تہہ میں جانے کی ضرورت نہیں۔

۶۳۲۳..... جو بندہ دنیا میں کوئی درجہ بلند ہونا چاہے اور پھر وہ بلند ہو گیا، اللہ تعالیٰ آخرت میں اس سے بڑا اور لمبا درجہ کم کر دیں گے۔

ابن حبان، طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ عن سلیمان

تشریح:...... مراد تکبر ہے، یہ ہرگز مراد نہیں کہ انسان علمی ترقی میں آگے بڑھنے یا ڈگریاں حاصل کرنے میں کوشش نہ کرے۔

۶۳۲۴..... میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کے لیے دنیا ایک عورت کی شکل میں ظاہر ہوئی تو انہوں نے اس سے کہا: کیا تیرا خاوند ہے؟ وہ کہنے لگی: ہاں میرے کئی خاوند ہیں آپ نے کہا: کیا وہ زندہ ہیں؟ وہ بولی: نہیں میں نے انہیں قتل کر دیا ہے، اس وقت وہ جان گئے کہ یہ دنیا ہے جو میرے سامنے اس صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ الدیلمی عن انس

۶۳۲۵..... جس نے دنیا کا حلال (مال) لیا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لیں گے، اور جس نے دنیا کا حرام (مال) لیا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دیں گے، افسوس ہے دنیا پر اور جو اس میں مصیبتیں ہیں، اس کا حلال قابل حساب اور اس کا حرام قابل عذاب ہے۔

حاکم فی تاریخ عن ابی ھاشم الایلی عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:......دونوں صورتوں میں چھٹکارا نہیں، بہر حال اگر دنیا کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے احکام کے مطابق استعمال کیا جائے تو بچنے کی گنجائش ہے۔

امت کی تباہی کی علامات

۶۳۲۶...... میری امت اس وقت تک بھلائی میں رہے گی جب تک کہ ان میں دنیا کی محبت ظاہر نہیں ہو جاتی، اور جب تک اس میں فاسق علماء، جاہل قاری اور ظالم لوگ ظاہر نہیں ہو جاتے، اور جب یہ چیزیں ظاہر ہو جائیں گی تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں گرفتار کرے گا۔

ابو نعیم الحارث فی المعرفة عن طریق الواقدی اثنا فاطمة بنت مسلم الاشجعیة عن فاطمة الخزاعیة عن فاطمة بنت الخطاب

تشریح:...... محدثین کے ہاں مسلم ہے کہ امام واقدی تاریخ میں معتبر ہیں لیکن حدیث میں ان کی روایت قابل عمل نہیں۔

۶۳۲۷ جس پر بھی اللہ تعالیٰ دنیا کا دروازہ کھولتا ہے تو ان میں قیامت تک بغض وعداوت پیدا کر دیتا ہے۔ مسند احمد عن عمرو هو حسن

تشریح:...... آج تک کسی مالدار کی کسی دوسری پارٹی سے بن کر نہیں رہی ہمیشہ جھگڑے ہی رہے۔

۶۳۲۸...... اے انسان! تو دنیا کو کیا کرے گا؟ اس کا حلال حساب اور اس کا حرام عذاب ہے۔ دارقطنی والدیلمی عن ابن عباس

تشریح:...... اونٹ سے کسی نے پوچھا تمہارے لیے اترائی میں آسانی رہتی ہے یا چڑھائی میں اس نے کہا: دونوں صورتوں میں مشقت ہے۔

۶۳۲۹ ...... قیامت کے روز دنیا کو لایا جائے گا تو جو اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا اسے جدا کر لیا جائے گا اور باقی سب کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ابن المبارک عن عبادة بن الصامت، الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:...... یعنی جو اعمال محض اللہ تعالیٰ کے لیے تھے وہ ایک طرف کر لیے جائیں گے۔

۶۳۳۰ ...... قیامت کے دن دنیا کو صورت میں لایا جائے گا، تو وہ عرض کرے گی: اے میرے رب مجھے کم سے کم درجہ جنتی کے لیے کر دے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو اس سے بھی زیادہ بدبودار ہے، بلکہ تو اور تیرے اہل وعیال جہنم میں جائیں گے۔ الحلیة عن انس

تشریح:...... سوال ہوتا ہے پھر دنیا کو پیدا ہی کیوں کیا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ دنیا آزمائش کی ایک جگہ ہے تا کہ لوگ اپنے اپنے اعمال سے خود نتائج پر پہنچیں۔

۶۳۳۱ قیامت کے روز دنیا کو لایا جائے گا، پھر کہا جائے گا، اس میں سے جو (چیزیں) اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں وہ جدا کر لو، اور باقی سب کو جہنم میں ڈال دو۔ ابو سعید الاعرابی فی الزهد عن عبادة

تتمہ مال کے فوائد اور قابل تعریف دنیا کے متعلق

۶۳۳۲ دراھم ودنانیر زمین میں اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں، جو اپنے آقا کی مہر لائے گا اس کی ضرورت پوری ہوگی۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:...... یعنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دراھم ودنانیر ضروری ہیں، البتہ ان میں از حد دلچسپی مضر ہے۔

۶۳۳۳...... آخری زمانہ میں جب لوگوں کے لیے دراھم ودنانیر ضروری ہو جائیں گے تو ان سے آدمی اپنے دین ودنیا کو قائم رکھے گا۔

طبرانی عن المقدام

۶۳۳۴...... تم میں سے وہ شخص بہتر نہیں، جو اپنی دنیا کو اپنی آخرت کے لیے چھوڑ دے اور نہ وہ بہتر ہے جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے لیے چھوڑ

دے۔ (بلکہ بہتر وہ ہے جو ایسا طریقہ اختیار کرے) یہاں تک کہ ان دونوں سے اپنا حصہ حاصل کرے، اس واسطے کہ دنیا، آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور لوگوں پر کبھی بوجھ نہ بننا۔ ابن عساکر عن انس

تشریح:...... بہت سے لوگ یہ تکیہ کرتے ہیں کہ ہمیں غیب سے روزی ملے گی، تو خوب سمجھنا چاہیے کہ محنت و کوشش فرض ہے اور غیب سے روزی اس کا نتیجہ ہے ہر نتیجہ کے لیے عمل ضروری ہے لہٰذا غیب سے روزی کے لیے بھی جدوجہد اور کوشش ضروری ہے، بغیر محنت کے روزی ملنے کی امید رکھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی پڑھے حرف بھی نہیں اور اول درجہ میں پاس ہونے کی امید رکھے، باقی کسی کو غیب سے روزی ملے تو یہ ضروری نہیں کہ سب کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا، کیونکہ آئندہ کی کسی کو خبر نہیں۔

۶۳۳۵... دین کے (اعمال کے) لیے بہترین مددگار ایک سال کی روزی ہے۔ عن معاویہ بن حیدۃ

تشریح:...... قوت اتنی خوراک کو کہتے ہیں جو زندہ رہنے کا سہارا ہو، نہ یہ کہ پوری پوری بوریاں ذخیرہ کرلیں۔

۶۳۳۶... تم میں کا بہترین شخص وہ ہے جو اپنی دنیا کے لیے اپنی آخرت اور نہ اپنی آخرت کے لیے اپنی دنیا کو چھوڑے اور نہ لوگوں پر بوجھ بنے۔

حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:...... یعنی دنیا دارالاسباب ہے اس میں ہر کام کے لیے سبب کی ضرورت ہے۔

۶۳۳۷... تم میں سے جس سے ہوسکے کہ وہ اپنے دین اور عزت کو اپنے مال کے ذریعہ محفوظ رکھے تو وہ ایسا ہی کرے۔ ابوداؤد عن ابی سعید

تشریح:...... مال ہوتا ہی دین وعزت کی حفاظت کے لیے ہے اسی وجہ سے فرمایا: قریب ہے کہ فقر وفاقہ کفر کا باعث نہ بن جائے۔

الاکمال

۶۳۳۸... میرے صحابہ کے لیے فقر سعادت ہے اور مالداری آخری زمانہ میں مومن کے لیے سعادت ہوگی۔ الرافعی عن انس عن ابن مسعود

تشریح:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صحبت نبوی سے فیض یافتہ تھے دنیا کے داؤ سے محفوظ تھے، اور آخری زمانہ والے فتنوں کا ہدف ہوں گے مال کے ذریعہ فتنوں سے بچیں گے تو مال ان کے حق میں سعادت ہوگا۔

۶۳۳۹... بے شک یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے، جس نے درست طریقہ سے حاصل کیا تو یہ اچھی معاونت ہے۔

سمویہ وابن خزیمہ، طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن ابی سعید

۶۳۴۰...... بے شک یہ سرسبز اور میٹھا ہے جس نے برحق طریقہ سے اسے حاصل کیا تو اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن معاویہ

۶۳۴۱... دنیا اس شخص کے لیے بہترین گھر ہے جو اس میں سے اپنی آخرت کا توشہ حاصل کرے یہاں تک کہ اپنے رب کو راضی کرلے، اور اس شخص کے لیے دنیا برا گھر ہے جسے یہ آخرت سے روک دے، اور اپنے رب کے راضی کرنے میں کوتاہی کرائے، اور جب بندہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ دنیا کا برا کرے۔ تو دنیا کہتی ہے: ہم میں سے جو اپنے رب کا زیادہ نافرمان ہے اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے۔

حاکم وتعقب وابن لال والرامھرمزی فی الامثال عن طارق بن اشیم

تشریح:...... اس واسطے دوسروں پر لعن طعن کرنے سے روکا گیا ہے اکثر انسان کو اپنے عیوب نظر نہیں آتے اور وہ دوسروں کو نشانہ بناتا ہے۔

۶۳۴۲... اللہ تعالیٰ کے تقویٰ پر بہترین مددگار مال ہے۔ ابن لال والدیلمی عن جابر

تشریح:...... مال جیب میں ہو تو تسلی سے عبادت بھی ہوتی ہے۔

۶۳۴۳...... دنیا کو گالی نہ دو، یہ مؤمن کی بہترین سواری ہے وہ اس پر سوار ہوکر بھلائی تک پہنچتا اور شر سے نجات حاصل کرتا ہے۔

الدیلمی و ابن النجار عن ابن مسعود

تشریح:......ایک بات ہمیشہ یاد رہنی چاہیے کہ جتنی غیر مکلف چیزیں ہیں خصوصا نظام قدرت کی اشیاء انہیں گالی نہ دیں اس واسطے کہ وہ مامور ومحکوم ہیں انہیں برا بھلا کہنا ایسا ہی جیسے ان کے مالک کو برا کہنا۔

۶۳۴۴..... اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین کی طرف اتارا تو ہر اس چیز نے ان کے متعلق غم کیا جوان کے ساتھ تھی صرف سونے چاندی نے کسی قسم کا غم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف اپنا پیام بھیجا: میں نے تمہیں اپنے بندوں میں سے ایک بندے کا پڑوس عطا کیا پھر میں نے اسے تمہارے پڑوس سے دور کر دیا، پھر سوائے تمہارے ہر چیز نے اس کے لیے دکھ کا اظہار کیا جو اس کے ساتھ رہی۔

تو وہ دونوں بولے: اے ہمارے الہ! اے ہمارے آقا! آپ بخوبی جانتے ہیں، کہ آپ نے ہمیں اس کا پڑوس عطا کیا اور وہ آپ کا فرمانبردار تھا، پس جب اس نے آپ کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کے لیے غمگین ہونا پسند نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف پیام بھیجا، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تم دونوں کو اتنی عزت دوں گا کہ ہر چیز تمہاری وجہ سے ہی حاصل ہوگی۔ الدیلمی و ابن النجار عن انس

تشریح:......حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے آنا تقدیر الٰہی تھا اور سونے چاندی کا عمل بظاہر ان کے مطابق تھا، جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں دائمی مقام بخشا مگر وہ بھی انسان کے لیے ہی استعمال کے قابل ٹھہرے۔

مال کو صلہ رحمی کے ذریعہ بنایا جائے

۶۳۴۵......اس شخص میں کوئی بہتری نہیں جو صلہ رحمی اور رشتہ داری کو قائم رکھنے کے لیے امانت کی ادائیگی اور لوگوں سے مستغنی ہونے کے لیے مال کو پسند نہ کرے۔ ابن حبان فی الضعفاء وابن المبارک وابن لال، حاکم فی تاریخہ، ابن حبان عن انس، قال ابن حبان: لااصل لہ واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال بیھقی وانما یروی عن سعید بن المسیب قولہ

تشریح:......محدثین کا کہنا ہے کہ یہ حدیث نہیں بلکہ سعید بن المسیب تابعی کا قول ہے ایسے اقوال کو اقوال زریں کہتے ہیں۔

۶۳۴۶......لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس کے پاس سونا چاندی نہ ہوگا وہ زندگی کو آسان نہیں سمجھے گا۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ عن المقدام بن معدیکرب

تشریح:......آج اس حقیقت کا لوگ سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

۶۳۴۷......لوگوں کے پاس ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں صرف درھم و دینار ہی کارآمد ہوں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن المقدام بن معدیکرب

۶۳۴۸......جابر! تمہیں اپنے پاس اپنا مال روک رکھنے سے کوئی گناہ نہیں، اس واسطے کہ اس کام کی ابھی مدت ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن جابر

تشریح:......کام سے مراد غالباً قیامت ہے اس لیے دوسری احادیث میں آتا ہے کہ جو شخص پودا لگا رہا ہو یا خریداری کے لیے کپڑا پھیلایا ہوا تو اسے چاہیے کہ اپنا کام کرلے اس واسطے کہ اسے کافی وقت رہنا ہوگا۔

آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۶۳۴۹...جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں اسے حرام قرار نہیں دیتا، البتہ میں اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی وتواضع کی خاطر ترک کرتا ہوں، اس واسطے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور جو (اخراجات میں) میانہ روی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مالدار کردے گا اور جو فضول خرچی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے محتاج بنادے گا۔ الحکیم محمد بن علی

کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اوس بن خولی ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے جس میں دودھ اور شہد تھا انہوں نے وہ پیالہ رکھا اور کہا اور یہ بات ذکر کی۔

تشریح:..... یعنی نبی علیہ السلام نے اتنا بہترین اور بڑھیا تو ام محض تواضع کی بنا پر تناول نہیں فرمایا، اور اس نتیجہ سے ڈرایا جو بے جا اشیاء میں پیسہ اڑانے سے نکلتا ہے۔

۶۳۵۰..... ایک بار پینے میں دو گھونٹ، اور ایک پیالہ میں دو سالن تو مجھے اس کی ضرورت نہیں، مجھے یہ گمان نہیں کہ یہ حرام ہے، لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ دنیا کی زائد چیز کا اللہ تعالیٰ مجھ سے قیامت کے روز سوال کرے گا، میں اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع وانکساری کرتا ہوں، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مقام عطا کرتے ہیں، اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ گھٹاتے ہیں اور جو لوگوں سے لاپرواہی اختیار کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے لاپرواہ کر دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرے اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتے ہیں۔

دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فرماتے ہیں نبی علیہ السلام کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں دودھ اور شہد تھا، فرماتے ہیں پھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۳۵۱..... اس کو اسی میں واپس کر دو اور پھر اسے گوندھ دو۔ ابن ماجہ عن ام ایمن

۶۳۵۲..... اس (پردے) کو ہٹا دو، اس واسطے کہ یہ مجھے دنیا یاد دلاتا ہے۔ ترمذی حسن نسائی عن عائشہ

فرماتی ہیں: ہمارا ایک اون سے بنا ہوا باریک پردہ تھا جس پر تصاویر تھیں، تو نبی علیہ السلام نے: پھر آپ نے یہ بات ذکر کی یعنی اس میں بیل بوٹے بنے ہوئے تھے جس سے انسان کی توجہ بٹ جاتی ہے۔

۶۳۵۳..... اس (پردے) کو ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی اندر آتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فرماتی ہیں: ہمارے پاس ایک پردہ تھا، جس میں کسی پرندے کی تصویر تھی، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اور پھر یہ بات ذکر کی۔

۶۳۵۴..... عائشہ! اسے ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی اندر آ کر اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

دنیا کی زیب و زینت سے احتراز

۶۳۵۵..... یہ بات میرے اور نہ کسی اور نبی کے لیے مناسب ہے کہ وہ مزین گھر میں داخل ہو۔ الحلیۃ عن سفینۃ عن علی

تشریح:..... یعنی سابقہ انبیاء کا بھی یہی طرز تھا اور میرے بعد تو کسی نبی نے آنا نہیں، صرف عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور وہ پہلے سے صاحب نبوت ہیں۔

۶۳۵۶..... نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مزین اور سجائے ہوئے گھر میں داخل ہو۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ام سلمۃ

۶۳۵۷..... کسی (مسلمان) مرد کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مزین گھر میں داخل ہو۔ بیہقی عن ام سلمۃ

تشریح:..... چونکہ زیب و زینت عورتوں کا خاصہ ہے اور جیسے عورتوں کی مجلس سے انسان بزدل ہوتا ہے اسی طرح ان کی اشیاء میں بھی بزدلی کی تاثیر ہے۔

۶۳۵۸..... جو چیز تم رانے ہوئے ہو یہ میں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی ہاں اتنا جتنا مقام مجرد کی گٹھری دے سکتی ہے لیکن یہ دنیا کا سامان ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، سعید بن منصور عن ابی سعید

ایک شخص بحرین سے کوئی زیور لایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اور پھر یہ بات ذکر کی۔

تشریح:..... یعنی ان کی قیمت ہمارے ہاں کچھ بھی نہیں۔

۶۳۵۹... اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ احد پہاڑ پورے کا پورا میرے لیے سونا بن جائے پھر میں اسے میراث میں چھوڑ دوں۔ طبرانی عن سمرة

مال جمع کر کے رکھنا ناپسند ہے

۶۳۶۰... میں نماز میں تھا تو مجھے سونے کی ایک ڈلی یاد آ گئی، جو ہمارے پاس تھی تو میں نے ناپسند سمجھا کہ وہ ہمارے پاس ایک شام یا ایک رات تک رہے اس لیے میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ مسند احمد عن عقبة بن الحارث

تشریح:...... واقعہ یوں ہوا کہ کسی نے گھر میں یہ کندن دیا تھا آپ نماز کے لیے آئے اور سلام پھیرتے ہی سیدھے گھر چلے گئے صحابہ متعجب تھے کہ کیا بات ہوگئی تو آپ نے واپس آ کر انہیں آگاہ کیا۔

۶۳۶۱... میرا اور دنیا کا کیا واسطہ؟ میرا اور دنیا کا کیا تعلق؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری اور اس دنیا کی مثال اس سوار جیسی ہے جو سخت گرمی کے دن چل رہا ہو اور دن کی ایک گھڑی کے لیے کسی درخت تلے سایہ حاصل کرنے کے لیے بیٹھ جائے اور پھر اسے چھوڑ کر چل دے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں: حضرت عمر ﷺ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ایک چٹائی پر محو استراحت تھے جس کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے تھے۔ حضرت عمر نے عرض کی: کاش آپ اس سے بہتر بستر بنا لیتے! آپ نے یوں فرمایا، اور یہ بات ذکر کی۔

تشریح:... واقعہ یہ ہے کہ آپ ﷺ ایک دفعہ تمام ازواج سے ناراض ہو کر ایک بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے، حضرت بلال دربان تھے وہاں آپ کھجور سے بنی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، جس کے نشان بدن مبارک پر پڑ گئے تھے۔

۶۳۶۲... اگر میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو بھی مجھے کوئی خوشی نہیں کہ وہ تین راتوں تک یا اس میں سے کچھ باقی رہے ہاں اتنا جس سے میں دین کی حفاظت کر سکوں۔ بخاری ومسلم وابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:...... یہاں بھی ضرورت کو مدنظر رکھا، وہ بھی دین کی خاطر نہ کہ اپنی دنیاوی حاجت وضرورت کے لیے۔

۶۳۶۳... مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ سونا بن جانے میں جس دن وفات پانے لگوں تو میرے پاس اس کا ایک یا آدھا دینار ہو اتنا جو میں کسی قرض خواہ کے لیے رکھوں۔ مسند احمد والدارمی عن ابی ذر

تشریح:...... یعنی میرے متعلق کسی کا حق نہ ہو اور اگر ہو تو میرے پاس صرف اتنا ہو جو میں صاحب حق کو ادا کر سکوں۔

۶۳۶۴... مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تین راتوں کے گزرنے تک اس میں سے کچھ میرے پاس ہو ہاں اتنا جسے میں قرض کی ادائیگی میں رکھ سکوں۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:... قرض ایسی واجب الاداچیز ہے جو شہید سے بھی باز پرس کا سبب بنے گی۔

۶۳۶۵... مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لیے یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور میں اس میں سے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کروں اور وہ مجھ سے قبول بھی کر لیا جائے اور میں اس میں سے اپنے بعد کچھ چھوڑ جاؤں۔ مسند احمد عن ابی ذر وعثمان معا

تشریح:... انسان چاہے جتنے مال کا مالک ہو پھر بھی وہ اس کے لیے فتنہ کا باعث بن سکتا ہے، اس سے بچنے کے لیے یہ نبوی طرز عمل قابل تقلید ہے۔

۶۳۶۶... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ احد پہاڑ آل محمد (ﷺ) کے لیے سونے میں بدل جائے اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروں، اور جس دن میں وفات پاؤں تو اس سے دو دینار چھوڑ جاؤں ہاں وہ دو دینار جنہیں اس قرض کے لیے تیار رکھوں جو میرے ذمہ ہو۔ مسند احمد، طبرانی عن ابن عباس

تشریح:......آپ نے مال کی کثرت اپنے لیے پسند فرمائی اور نہ اپنی آل کے لیے۔

۶۳۶۷ ... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر احد پہاڑ میرے پاس سونے کا ہو تو میں یہ چاہوں گا کہ مجھ پر تین راتیں بھی نہ گزریں اور اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس ہو، میں کوئی ایسا شخص تلاش کروں گا جو اسے مجھ سے قبول کرلے، سوائے اس چیز کے جسے میں اپنے ذمہ قرض ادا کرنے کے لیے بحفاظت رکھ رہا ہوں۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:......یعنی مجھ پر کسی قسم کا بار نہ ہو، بلکہ میں فارغ البال اور سبکدوش رہوں۔

۶۳۶۸ ... میں جب بھی اس کمرے میں داخل ہوتا ہوں، میں اس خوف سے اس میں داخل نہیں ہوتا کہ اس میں کوئی مال ہو اور اس سے لے لوں اور خرچ نہ کرسکوں۔ طبرانی، سعید بن منصور عن سمرة

تشریح:......یہی مشتبہ چیزوں سے بچنے کا طریقہ ہے۔

۶۳۶۹ محمد (ﷺ) کا اپنے رب کے بارے میں کیا گمان ہے اگر وہ اپنے رب سے ملاقات کریں اور یہ دینار ان کے پاس کے ہوں۔

مسند احمد وهناد وابن عساكر عن عائشة

تشریح:......مراد میں اپنے رب سے بالکل خالی دل لے کر جانا چاہتا ہوں۔

۶۳۷۰ ... محمد (ﷺ) اپنے رب کو کیا (جواب میں) عرض کریں گے، اگر وہ اس حالت میں فوت ہو جائیں اور یہ دینار ان کے پاس ہوں۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن ابن عباس

فرماتے ہیں: نبی ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں سونے کا ایک ٹکڑا تھا وہ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کیا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی۔

تشریح:......مال کے متعلق پوچھ تو ضرور ہونی چاہیے۔

۶۳۷۱ ... جس نے مجھ سے سوال کیا یا جو کوئی مجھے دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ پراگندہ بال آستینیں چڑھائے ہوئے شخص کو دیکھ لے جس نے اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی، اور نہ سرکل پر سرکل، اس کی طرف علم بلند کیا گیا تو وہ اس کی طرف لپکا، آج گھوڑ دوڑ (یعنی عمل) کا دن ہے اور کل (قیامت میں) مقابلہ ہوگا، اور آخری انتہا (جہاں مقابلہ ختم ہوگا) جنت ہے یا جہنم۔

الحلية عن عائشه رضی الله عنها

یعنی آج عمل کرلو کل بروز قیامت سب کچھ پتہ چل جائے گا کون جیتا کون ہارا!

۶۳۷۲ ... عمر! مت روؤ! اس لیے کہ اگر میں چاہوں تو میرے لیے (منجانب اللہ) پہاڑ سونا بن جائیں، اگر دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مکھی کے پر برابر ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ نہ عطا کرتے۔ ابن سعد عن عطاء، مرسلا

وہی واقعہ ایلاء کی طرف اشارہ ہے۔

دنیا ملنے کے بعد ختم ہو جائے گی

۶۳۷۳ ... وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں ان کی پسندیدہ چیزیں جلد عطا کردی گئیں، اور یہ جلد ختم ہو جانے والی ہیں، اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہماری مرغوب چیزیں ہماری آخرت میں مؤخر کردی گئی ہیں۔ حاکم عن عمر رضی الله عنه

تشریح:......مراد یہ ہے کہ کافروں کو دنیا کی تمام نعمتیں عطا کردی گئی ہیں آخرت میں انہیں کچھ نہ ملے گا۔

۶۳۷۴ ... میری طرف یہ وحی نہیں آئی کہ میں تاجر ہوں اور نہ یہ وحی آئی کہ میں دوسروں کے مقابلہ مال جمع کروں لیکن میری طرف یہ

وحی آئی ہے کہ: اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرو۔

حاکم فی تاریخه عن ابی ذر

تشریح:...... مال جمع کرنا اور تجارت کرنا یہ کام اگرچہ نبوت کے منافی نہیں لیکن خلل انداز ضرور ہیں جس کی کئی حکمتیں ہیں۔

۶۳۷۵ ...... مجھ پر یہ وحی نہیں آئی کہ میں تاجروں میں شامل ہو جاؤں، لیکن یہ وحی آئی ہے کہ، اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو، اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرو۔ الحلية عن ابی مسلم الخولانی

تشریح:...... صاحب نبوت کے شایان شان نہیں کہ وہ تجارت وحرفت کو اپنا پیشہ بنائے۔

حرف سین

سخاوت کے فضائل، کتاب الزکوۃ میں اچھی حالت اور نیک سیرت کا ذکر

۶۳۷۶ ...... اچھی حالت، توکل اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ ترمذی عن عبدالله بن سرجس، مر برقم ۵۶۷۲

تشریح:...... نبوت کی چوبیسویں صفت ہے اس واسطے جو شخص ظاہری عیوب سے معیوب ہے اس میں انسانی صفات پوری نہیں چہ جائیکہ باطنی اور نبوی صفات سے وہ متصف ہو؟

۶۳۷۷ ...... اچھی حالت نبوت کا پچھترواں حصہ ہے۔ الضیاء عن انس

۶۳۷۸ ...... بے شک نیک سیرت اور بہتر حالت نبوت کا سترواں ۷۰ حصہ ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

عیب پوشی

۶۳۷۹ ...... جس نے کوئی پردے کی چیز دیکھ کر اسے چھپا دیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے کسی قبر میں زندہ درگور لڑکی کو زندگی دے دی۔

بخاری فی الادب، ابو داؤد، حاکم عن عقبة بن عامر

تشریح:...... اس وقت زبان اور قلم کسی کی پردہ داری کے لیے استعمال کرنا فن اور کمال سمجھا جاتا ہے، حالانکہ جس کی عیب جوئی کی جائے وہ بھی عیب جو کو منہ نہیں لگاتا، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں رسوائی جدا!

۶۳۸۰ ...... جس نے کسی مومن کی برائی دور کی تو وہ اس سے بہتر ہے جس نے کسی زندہ درگور لڑکی کو زندگی سے ہمکنار کر دیا ہو۔

بیہقی فی شعب الایمان، عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:...... مسلمان عجیب قوم ہیں، ایک گروہ زندوں کی پردہ داری پر کمر بستہ ہے اور دوسرا گروہ سابقہ مسلمانوں کی غلطیاں، کوتاہیاں تلاش کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

۶۳۸۱ ...... جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اور جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا پردہ کھول دیں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر بیٹھے اس کی وجہ سے رسوا ہو جائے گا۔

ابن ماجه عن ابن عباس

۶۳۸۲ ...... جو اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ مسند احمد عن رجال

تشریح:...... معلوم ہوا مسلمان بڑا محترم ہے اگر وہ خود بدلہ نہ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے بدلہ لیں گے، اللہ تعالیٰ جس سے بدلہ لے وہ کیسے بچ پائے گا؟

عیب پوشی کی فضیلت

۶۳۸۳..... جو بندہ بھی دنیا میں کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:..... جسے اپنی عزت مطلوب ہے وہ دوسری کی عزت کرے اور عزت کا یہ معنی نہیں کہ دوسروں کو منہ پر تو کچھ نہ کہا جائے لیکن ان کی عدم موجودگی میں انہیں خوب بدنام کیا جائے۔

۶۳۸۴ تم میں سے جو کوئی چاہے کہ وہ اپنے مؤمن بھائی کی اپنے کپڑے کے کنارے سے پردہ پوشی کرے تو وہ اسے طرح کرے۔

فردوس عن جابر رضی الله عنه

تشریح:..... مراد جس طرح ممکن ہو مؤمن کو رسوائی سے بچایا جائے۔

الاکمال

۶۳۸۵ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو وہ ایسا ہے گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ نکال لیا۔

ابن مردويه، بيهقی والخرائطی فی مكارم الاخلاق، ابن عساكر وابن النجار عن جابر، طبرانی فی الاوسط عن مسلمة بن مخلد، مسند احمد، بخاری مسلم عن عقبه بن عامر

۶۳۸۶ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ باہر نکالا۔ ابن حبان، بيهقی عن عقبة بن عامر

۶۳۸۷ جس نے کسی مسلمان کی رسوائی پر پردہ ڈالا تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے باہر نکالا۔ الخرائطی عن عقبه بن عامر

۶۳۸۸ جس نے کسی مسلمان کی برائی پر پردہ ڈالا تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو زندگی دے دی۔ بيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:..... یعنی دوبارہ زندگی کا ذریعہ بنا، ورنہ زندگی موت کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۶۳۸۹ جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ بيهقی عن عقبة بن عامر

۶۳۹۰ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ الخرائطی فی مكارم الاخلاق عن عقبة بن عامر

۶۳۹۱ جسے اپنے بھائی کی کسی برائی کا علم ہوا اور پھر اس نے اسے چھپا دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

ابن حبان عن عقبة بن عامر

۶۳۹۳ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ابونعيم عن ثابت بن مخلد

۶۳۹۴ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے کسی پریشان حال کی پریشانی دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز پریشانی دور کرے گا، اور جو کسی بھائی کی ضرورت میں لگا رہا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرے گا۔

عبدالرزاق، مسند احمد وابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج وابونعيم والخطيب عن مسلمة بن مخلد

تشریح:..... وقتی طور پر کسی کی مصیبت دور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر اس کا ثمرہ دنیاوی واخروی انتہائی کارآمد ہے، ایسا کام ہمیشہ خوش دلی سے کرنا چاہیے۔

۶۳۹۵ جس نے کسی مسلمان کی پردہ کی بات پا کر اس کی پردہ پوشی کی تو اس نے گویا ایک زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے باہر نکالا۔

طبرانی فی الکبیر عن عقبة بن عامر

۶۳۹۶ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی ایسی بات پر پردہ پوشی کی جس سے وہ خوش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں خوش کرے گا۔

ابن النجار عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۳۹۷ ......جو شخص کسی بھائی کی قابل پردہ برائی دیکھ کر اس پر پردہ ڈال دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

عبد بن حمید والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید، ابن النجار عن عقبة بن عامر، بلفظ ادخله الله

سکون و وقار

۶۳۹۸ اے اللہ کے بندو! سکون اختیار کرو سکون! ابو عوانه عن جابر

۶۳۹۹ ......سکون و اطمینان فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ اور اس کو ترک کرنا تاوان و جرمانے کا باعث ہے۔

حاکم فی تاریخه والاسماعیل فی معجمه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۴۰۰ ......اطمینان بکری اور گائے والوں میں ہوتا ہے۔ البزار عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۴۰۱ ......نیکی اچھے لباس اور اچھی صورت کا نام نہیں، بلکہ نیکی اطمینان اور وقار میں ہے۔ فردوس عن ابی سعید

۶۴۰۲ ......لوگو! سکون وقار اختیار کرو، اس واسطے کہ نیکی اونٹوں کو بکثرت رکھنے میں نہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن اسامه بن زید

الاکمال

۶۴۰۳ اے مسکینہ تم پر لازم ہے کہ سکون سے رہو۔ طبرانی عن قیله بنت مخرمة

حرف الشین ......الشکر

۶۴۰۴ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت بھی کی اور اس نے الحمد للہ کہا تو جو اسے عطا ہوا اس سے افضل ہوگا۔ ابن ماجه عن انس

تشریح: ......یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف و حمد کے سامنے نعمت دنیوی ہیچ و بے قیمت ہیں۔

۶۴۰۵ ......اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی اور اس نے الحمد للہ کہا تو یہ حمد اس نعمت سے افضل ہوگی اگر چہ وہ نعمت بڑی ہو۔ طبرانی عن ابی امامة

۶۴۰۶ اگر ساری کی ساری دنیا، میری امت کے کسی آدمی کے پاس ہو، پھر وہ الحمد للہ کہے تو "الحمد للہ" اس تمام سے افضل ہوگی۔

ابن عساکر عن انس رضی الله عنه

۶۴۰۷ ......اللہ تعالیٰ نے کسی بندے پر جو نعمت کی اور اس نے الحمد للہ کہا تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا، اور اگر دوسری بار کہا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر تیسری بار کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ حاکم، بیهقی عن جابر

۶۴۰۸ جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے اہل مال اور اولاد کی نعمت فرمائی اور وہ ماشاء الله لاقوة الا بالله کہے تو اس میں سوائے موت کے کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔ بیهقی ابو یعلی عن انس

تشریح: ......عموماً لوگ ایسے مواقع پر شکر خداوندی کو بھول جاتے ہیں حالانکہ یہ ایک خاص موقعہ ہوتا ہے۔

۶۴۰۹ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ طبرانی عن الاسود ابن سریع

۶۴۱۰ ......سب سے پہلے جنت کی طرف حمد کرنے والے ان لوگوں کو بلایا جائے گا جو خوشحالی و تنگی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔

طبرانی، حاکم، بیہقی عن ابن عباس

تشریح:......معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کس قدر اعزاز کا باعث ہے۔

۶۴۱۱......اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، انہیں متنفر نہ کرو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ کسی قوم سے کوئی نعمت زائل ہوکر پھر دوبارہ لوٹی ہو۔

ابویعلی فی مسندہ۔ ابن عدی فی الکامل عن انس، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:......آج تک یمن میں قوم سبا کے ان باغوں جیسے باغات دوبارہ پیدا نہ ہوئے۔

۶۴۱۲......اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو بھلائی سے نوازنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کی عمریں بڑھا دیتے اور انہیں شکرگزاری کی تلقین الہام فرماتے ہیں۔

فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......لمبی عمر جب اعمال صالحہ اور شکرگزاری کے ساتھ گزرے تو بہت بڑی نعمت ہے، لمبی عمر سے یہ مراد نہیں کہ کوئی ہزار سال زندہ رہے بلکہ اوسط عمر سے بڑھ کر جو عمر ہوگی لمبی شمار ہوگی۔

۶۴۱۳......لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکرگزار بندہ وہ شخص ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔

مسند احمد، طبرانی، بیہقی والضیاء عن الاشعث بن قیس، طبرانی، بیہقی عن اسامۃ بن زید، عن ابن مسعود

تشریح:......جہاں کہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے بندوں کے حقوق جمع ہو جائیں تو بندوں کے حقوق مقدم ہوتے ہیں یہاں بھی ایسے ہی ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں شکر اسی وقت قبول ہوگا جب لوگوں کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔

۶۴۱۴ قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سب افضل بندے (اللہ تعالیٰ کی) بہت تعریف کرنے والے ہوں گے۔طبرانی عن عمران بن حصین

۶۴۱۵......شکرگزار کھانا کھانے والے کے لیے روزے کی حالت میں صبر کرنے والے کی طرح اجر ہے۔حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......کیا عطا ہے! روزے کی حالت اور صبر دونوں اتنے بڑے اجر والے اعمال، ان کا ثواب اس شخص کو بھی حاصل ہو جاتا ہے جو صرف کھانا ملنے پر اور کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر کرے۔

۶۴۱۶......قیامت کے روز بندے سے جس نعمت کے متعلق سوال ہوگا یہ ہے کہ: کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت مند نہیں رکھا؟ اور ٹھنڈے پانی سے تجھے سیراب نہیں کیا؟ابوداؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۱۷ (انسان کے لیے) تکبر کی حالت بری ہے۔بخاری فی الادب، ابویعلی عن البراء

۶۴۱۸ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر (بھی) شکر ہے اور ان کا ذکر نہ کرنا ناشکری ہے، جو تھوڑی چیز (کے ملنے) کا شکر نہ کرے وہ بڑی چیز کا شکر بھی ادا نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا، جماعت میں برکت اور جدائی میں عذاب ہے۔

بیہقی عن النعمان بن بشیر

تشریح:...... انسان اپنے کمالات کا ذکر ایسے انداز میں کرے جس سے اللہ تعالیٰ کی شان عطا ظاہر ہوتی ہے نہ اس طرح کہ باتوں سے اپنی بڑائی جھلکتی ہو، اس کا علم بات کرنے والے کو ہو جاتا ہے۔

اللہ کا شکر بجالانا چاہیے

۶۴۱۹ حمد شکر کی جڑ ہے اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔عبدالرزاق، بیہقی عن ابن عمر

تشریح:...... اس لیے اگر الحمدللہ کہہ دیا تو حمد بھی ہوگئی اور شکر بھی ادا ہوگیا۔

۶۴۲۰ بہت سے کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کا اجر روزہ رکھ کر صبر کرنے والوں سے زیادہ ہے۔القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... اس کا اجر زیادہ ہوگا جس کے پاس نعمتیں زیادہ ہوں گی، صابر روزہ دار کے پاس جسمانی نعمتیں ہیں جبکہ شکرگزار طعام خور کے پاس

جسمانی اور غذائی دونوں نعمتیں ہیں، اس لیے اس کا اجر بھی دونا اور نعمتیں بھی دوگنی۔

۶۴۲۱..... نعمت (کے ملنے) پر الحمد للہ کہنا، اس کے ختم ہونے سے حفاظت (کا ذریعہ) ہے۔ بیهقی عن عمر

تشریح:..... یہ قانون اللہ تعالیٰ کا اپنا بتایا ہوا ہے لیکن اس پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں۔

۶۴۲۲..... جب تم میں سے کوئی اپنے سے افضل شخص کو دیکھے جس کے پاس مال اور مخلوق (اولاد) ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے سے کم درجہ شخص کو دیکھ لے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

حدیث نمبر ۶۰۹۳ میں گزر چکی ہے۔

تشریح:..... تا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا ہو ناشکری نہ ہونے پائے۔

۶۴۲۳..... دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی ہوں گی اسے اللہ تعالیٰ شاکر و صابر شمار کرے گا، اور جس میں یہ دونوں عادتیں نہ ہوں گی اسے صابر شاکر شمار نہیں کرے گا جس نے دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھا اور اس کی اقتداء اور پیروی کرنے لگا اور دنیا کے معاملہ میں اپنے سے ادنیٰ شخص کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس شخص پر فضیلت دی، اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر شمار کرے گا۔

اور جس نے دین کے معاملہ میں اپنے سے کم (عمل) شخص کو دیکھا اور دنیا کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھا اور جو کچھ اس کے پاس نہ تھا اس کے نہ ہونے پر افسوس کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر شمار نہیں کرے گا۔ ترمذی عن ابن عمر

۶۴۲۴..... (دنیا کے معاملہ میں) اپنے سے کم درجہ شخص کو دیکھو اپنے سے اعلیٰ کو نہ دیکھو یہ اس بات کے لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو گھٹیا نہ جانو گے جو تم پر ہیں۔ مسند احمد، بیهقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

تشریح:..... نتیجہ صاف ظاہر ہے۔

۶۴۲۵ شکر گزار طعام خور (درجہ میں) شکیب سار روزہ دار کی طرح ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد، حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۶۴۲۶..... شکر گزار طعام خور کے لیے صابر روزہ دار کا (سا) اجر ہے۔ مسند احمد، ابن ماجه عن سنان بن سنة

۶۴۲۷..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تو نے مجھے یاد کیا تو میرا شکر کیا اور جب مجھے بھولا تو میری ناشکری کی۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

تشریح:..... یاد دل میں آتی ہے اور شکر زبان سے ادا ہوتا ہے جب دل ہی غافل ہو تو زبان کیا کرے گی، گویا آدمی غافل ہوتا ہے اس کی زبان بند ہوتی ہے۔

۶۴۲۸..... موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب! ابن آدم آپ کا شکر کیسے ادا کرے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بات کا جاننا کہ وہ میری طرف سے ہے تو یہ اس کا شکر ہوگا..... یعنی میری یادداشت ہی اس کا شکر ہے۔

۶۴۲۹..... شکر گزار دل، ذاکر زبان اور نیک بیوی جو تیری دینی و دنیوی باتوں میں تیری مددگار ہو، لوگوں نے جو کچھ ذخیرہ کر رکھا ہے اس سے بہتر ہے۔

بیهقی عن ابی امامة

تشریح:..... واقعی عملی زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں سے جنہیں یہ نعمتیں میسر ہیں وہ دوسروں سے خوشحال ہیں۔

۶۴۳۰..... مجھے تمہارے متعلق گناہوں سے زیادہ نعمتوں کے بارے میں خوف ہے خبردار وہ نعمتیں جن پر شکر ادا نہ کیا جائے وہ تقدیر موت کی طرح ہیں۔

ابن عساکر عن المنذر بن محمد بن منذر بلاغا

تشریح:..... جیسے موت اچانک آجاتی ہے ایسے ہی یہ نعمتیں جلد زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔

۶۴۳۱..... مجھے بدحالی کے فتنہ سے بڑھ کر خوشحالی کے فتنہ کا تمہارے متعلق زیادہ خوف ہے تم بدحالی کے فتنہ میں مبتلا کیے گئے تو صبر کرلو گے، اور دنیا تو میٹھی اور سرسبز ہے۔ البزار، حلیة الاولیاء، بیهقی عن سعد

۶۴۳۲ تم میں کا کوئی ایسا کرے کہ شکر گزار دل، ذاکر زبان اور ایسی مؤمن بیوی اختیار کرے جو آخرت کے معاملہ میں مددگار ہو۔
مسند احمد، نسائی، ابن ماجه عن ثوبان

تشریح:...... حکم خاص اذن عام ہے۔

۶۴۳۳ میں نہیں چاہتا کہ جبرئیل (علیہ السلام) کو کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا دیکھوں کہ وہ یہ کہہ رہے ہوں اے ماجد اے واحد جو نعمت آپ نے مجھ پر کی اسے مجھ سے نہ ہٹا تو میں انہیں دیکھوں گا۔

تشریح:...... یعنی مجھے ان کی صرف یہ حالت قابل دید نی اور بھلی لگے گی۔

دینی نعمت پر بھی شکر بجالانا چاہئے

۶۴۳۴ جس بندے کے پاس اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف سے کوئی نصیحت آئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت تھی جو اس کی طرف چلائی گئی پس اگر اس نے شکر کے ساتھ اسے قبول کیا (تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے) ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے برخلاف حجت ودلیل ہے تاکہ اس کا گناہ زیادہ ہو اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر زیادہ ہو۔ ابن عساکر عن عطية بن قيس

تشریح:...... اس کا اندازہ صرف فکر مند اور بات بات پر آگاہ شخص کو ہی ہو سکتا ہے۔

۶۴۳۵ نعمت کا شکر (یہ بھی ہے کہ) اسے پھیلا جائے۔ مسند ابو یعلی عن قتادة مرسلاً

تشریح:...... اب جو لوگ جان، مال، علم وفن، ہنر ودستکاری غرض کسی بھی نعمت میں بخل سے کام لیتے ہیں خوب جان لینا چاہیے کہ وہ شکر گزار ہیں یا ناشکرے!؟

۶۴۳۶ جو کسی مصیبت میں مبتلا ہوا اور اس کا ذکر کیا تو اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اگر اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ ابو داؤد، ضياء عن جابر

تشریح:...... کیونکہ بہت سے لوگوں کے لیے وہ عبرت اور بہت سوں کے لیے موعظت ونصیحت ہوگی۔

۶۴۳۷ اللہ تعالیٰ بندے کو (صرف) اس لقمہ یا گھونٹ کی وجہ سے جنت میں داخل فرما دیتا ہے، جس پر وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے...... مرمٹنے کو جی چاہتا ہے! کیا اسلام کے سوا کسی مذہب میں اتنی گنجائش ہے!؟

۶۴۳۸ سنو! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جن نعمتوں کا قیامت کے روز تم سے سوال ہوگا، وہ ٹھنڈا سایہ، عمدہ پکی کھجور اور ٹھنڈا پانی ہے۔ ترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:...... یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک روز آنحضرت اور حضرات شیخین فاقہ کی حالت میں حضرت سعد کے باغ میں تشریف لے گئے تو کھجور کا ایک خوشہ تناول کرتے ہوئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

قیامت کے روز نعمت کے متعلق سوال ہوگا

۶۴۳۹...... اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم سے قیامت کے روز اس نعمت کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے باہر نکالا، اور پھر تم واپس بھی نہ ہوئے تھے کہ یہ نعمتیں تم مل گئیں۔ مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۴۴۰...... جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۴۴۱...... اللہ تعالیٰ کے کسی بندے نے کہا: اے میرے رب تیری ایسی تعریف ہو جیسی تیرے چہرے کے جلال اور تیرے بڑے دبدبے کے مناسب ہے، تو یہ کلمہ دو فرشتوں کے لیے گراں ہوا، وہ یہ نہ جان سکے کہ اسے کیسے لکھیں؟ آسمان کی طرف بلند ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض

کرنے لگے: اے ہمارے رب! آپ کے ایک بندے نے ایسی بات کہی جس کے متعلق ہمیں پتہ نہ چلا کہ ہم کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے کہ اس کے بندے نے کیا کلمہ کہا ہے فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اس نے کہا ہے: اے میرے رب تیری ایسی تعریف ہو جیسی تیری ذات کے جلال اور تیری بڑی سلطنت کے مناسب ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کلمہ کو ایسا ہی لکھنا جیسا میرے بندے نے کہا ہے یہاں تک کہ وہ مجھ سے ملے تو میں اسے اس کا بدلہ دوں گا۔ ابن ماجه عن ابن عمر

تشریح: ...... چہرے کے جلال سے مراد ذات باری تعالیٰ یا مطلق قدرت، کیونکہ ہاتھ، چہرہ وغیرہ ذات باری تعالیٰ کے لیے متشابہات میں سے ہے۔

۶۴۴۲ ...... جس پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، جو رزق کو دور سمجھے وہ استغفار کرے اور جسے کوئی کام درپیش ہو وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔ بیهقی فی شعب الایمان عن علی

خود قرآن مجید میں ہے نوح علیہ السلام نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو وہ تم پر موسلا دھار مینہ برسائے گا، تمہیں مال و اولاد سے نوازے گا، کلمہ لاحول ولاقوۃ میں سو سے زائد غموں اور پریشانیوں سے نجات ہے۔

۶۴۴۳ ...... جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ مسند احمد ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۴۴۴ ...... دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارے میں بہت سے لوگ نقصان میں پڑے ہیں صحت اور فراغت۔

بخاری، ترمذی ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

تشریح: ...... اور کچھ نہ کیا تو صبح سے شام تک پڑے سوتے رہے، اور آج کل تو صحت مند و مریض سب کا ایک ہی مشغلہ ہے فلم بینی یا ڈرامہ دیکھنا۔

۶۴۴۵ ...... جو تقویٰ اختیار کرتا ہو مالداری اس کے لیے نقصان دہ نہیں، متقی کے لیے صحت مندی مالداری سے بہتر ہے، اور نفس کی پاکی نعمت سے بہتر ہے۔ مسند احمد ابن ماجه، حاکم عن یسار بن عبد

تشریح: ...... متقی شخص اپنے ورع و تقویٰ کی وجہ سے کئی مراتب حاصل کر لیتا ہے، دیانت داری اور امانت سے پیش آنا کئی مشکلات کا حل ہے دوسری طرف خبیث الباطن اور شریر النفس لوگ جو نعمتوں میں چلتے بڑھتے ہیں ان کے مقابلہ میں متقی شخص جو پاکیزہ نفس اور پاک طبیعت رکھتا ہے اس کے پاس اگرچہ کچھ آسائش و آرام کے اسباب نہیں مگر وہ بہتر ہے۔

۶۴۴۶ ...... دنیا کی اگرچہ کوئی (چیز) نعمت نہیں، بہرکیف تین چیزیں دنیا کی نعمتیں ہیں ایسی سواری جسے چلایا جائے (تو وہ چل پڑے) نیک (خصلت و کردار والی) بیوی، کشادہ گھر۔ ابن شیبه عن ابی اوقرة

تشریح: ...... کیونکہ نعمتوں کا گھر آخرت ہے، جو دار القرار ہے اور دنیا دار الزوال ہے اس واسطے یہاں کی نعمتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔

۶۴۴۷ ...... جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے بچ جانا ہی پوری نعمت ہے۔ ترمذی عن معاذ

تشریح: ...... ایک شخص دعا میں کہہ رہا تھا اے اللہ! مجھے مکمل نعمت عطا فرما تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تمام نعمت یہی ہے۔

۶۴۴۸ ...... جس شخص کو پانچ چیزیں ملیں تو وہ آخرت کے عمل سے معذور نہ سمجھا جائے گا، نیک بیوی، درست کردار والے بیٹے، لوگوں سے اچھا میل جول، اپنے ہی شہر میں اچھا روزگار اور آل محمد ﷺ کی محبت۔ فردوس عن زید بن ارقم

۶۴۴۹ ...... جس شخص نے کسی قوم کو کوئی نعمت دی اور انہوں نے اس کا شکریہ ادا نہ کیا تو اگر وہ ان کے حق میں بدعا کرے تو اس کی بدعا قبول کر لی جائے گی۔ الشیرازی عن ابن عباس

تشریح: ...... کسی سے کوئی فائدہ حاصل کرنے کے بعد اس کا شکریہ ادا نہ کرنا گویا نمک حرامی ہے، یہاں چونکہ مسئلہ فرد کا نہیں بلکہ پوری قوم کا تھا۔

الاکمال

۶۴۵۰۔۔۔الحمد للہ بکثرت کہا کرو، کیونکہ اس کے دو بازو اور دو آنکھیں ہیں جنت میں اڑتے ہیں جو قیامت تک اپنے کہنے والے کے لیے استغفار کرتی رہتی ہے۔الدیلمی عن ابن عمر

تشریح:۔۔۔یعنی اسے صورت مثالی دے دی جاتی ہے، عالم تین ہیں عالم دنیا، عالم آخرت اور ایک ان دونوں کے درمیان عالم ہے نہ دنیا نہ آخرت اسے عالم مثال اور عالم برزخ بھی کہتے ہیں۔جزاء الاعمال ازمرشد اشرف علی تھانوی

۶۴۵۱۔۔۔بے شک تمہارا رب مدح کو "الحمد" کے الفاظ میں پسند کرتا ہے۔مسند احمد بخاری فی الادب، نسائی وابن سعد والطحاوی وابن قانع. طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی سعید بن منصور عن الاسود بن سریع

تشریح:۔۔۔مدح گوئی اور ثناخوانی وہی مقبول ومحبوب ہے جو خود رب تعالیٰ نے بتائی اور سکھائی ہے۔

۶۴۵۲۔۔۔اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔طبرانی فی الکبیر عن الاسود بن سریع

۶۴۵۳۔۔۔جب تم نے الحمد للہ رب العالمین کہا تو تم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، وہ تجھے مزید عطا کرے گا۔

ابن جریر فی تفسیرہ عن الحکم بن عمیر الثمالی

تشریح:۔۔۔یعنی نعمت پر شکر گزاری نعمت میں اضافہ کا باعث ہے۔

۶۴۵۴۔۔۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا کہ وہ کسی گھر والے سے متنفر ہوئی ہوں اور پھر ان کی طرف لوٹ آئی ہوں۔

بیھقی وضعفہ، خطیب عن الاسود بن سریع فی رواۃ مالک، وابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۶۴۵۵۔۔۔اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ یہ کسی صاحب خانہ سے متنفر ہو کر اس کی طرف لوٹی ہوں۔الحکیم، بیھقی وضعفہ والخطیب فی رواۃ مالک عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۶۴۵۶۔۔۔اے عائشہ! اچھی کی عزت کرو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ یہ کسی گھر سے متنفر ہو کر پھر اس کی طرف لوٹے ہوں۔

ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۴۵۷۔۔۔صحت وفراغت اللہ تعالیٰ کی دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

تشریح:۔۔۔جن لوگوں کے پاس یہ نعمتیں نہیں ان سے قدر پوچھیں!

۶۴۵۸۔۔۔دو نعمتیں ہیں جن کی وجہ سے بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہیں صحت اور فراغت۔الدیلمی عن انس

۶۴۵۹۔۔۔جب تم میں سے کوئی، رزق اور پیدائش میں اپنے سے افضل کو دیکھے اسے چاہیے کہ اپنے سے کم درجہ شخص کو بھی دیکھ لے جس پر اسے فضیلت حاصل ہے۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۶۰۔۔۔کیا میں نے یہ نہیں کہا: اے اللہ! تیرے لیے حمد بطور شکر ہو اور تیرے لیے احسان بطور فضل ہو؟ طبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن جدہ قال فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ بھیجا، اور فرمایا: مجھ پر اللہ تعالیٰ کا شکر لازم ہے اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں سلامت رکھا، چنانچہ یہ لوگ غنیمت پا کر سلامت لوٹے، لوگ آپ کا انتظار کرنے لگے کہ آپ کیا کرتے ہیں، کسی نے آپ سے عرض کیا، تو آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۶۴۶۱۔۔۔جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی قوم پر کوئی نعمت کی تو ان میں اکثر اس کی ناشکری کرنے والے بن جاتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۴۶۲..... ہر شاندار کام جسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع نہ کیا جائے تو وہ ادھورا رہتا ہے۔طبرانی فی الکبیر والعسکری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۶۳..... ہر وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے اور پھر اسے شروع کیا جائے اور نہ مجھ پر درود بھیجا جائے تو وہ کام ادھورا بے فائدہ اور ہر برکت سے خالی ہوتا ہے۔ابو الحسین احمد بن محمد بن میمون فی فضائل علی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۶۴..... ہر شاندار کام جسے الحمد للہ کے ساتھ شروع نہ کیا جاے وہ ادھورا رہتا ہے۔بخاری مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ،طبرانی والرھاوی عن عبداللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ

شکر کا اجر روزہ کے برابر

۶۴۶۵..... شکر گزار کھانا کھانے والے کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا صبر کرنے والے روزہ دار کے لیے ہے۔بخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۶۶..... جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی ہو اور وہ اس کا علم رکھتا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے، اس نعمت کا شکر ادا کرنے سے پہلے ہی اس کا شکر لکھ دیتے ہیں اور جو بندہ کوئی گناہ سرزد ہو جانے کے بعد نادم و پشیمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ مغفرت مانگنے سے پہلے اس کے لیے مغفرت لکھ دیتے ہیں اور جو بندہ ایک دینار یا آدھے دینار کا کپڑا خرید کر اسے پہنتا اور اللہ تعالیٰ کا اس پر شکر ادا کرتا ہے تو اس کپڑے کے گھٹنوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

حاکم وتعقب، بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

تشریح:..... یاد رکھیں! نعمت کا شکر اور چیز ہے اور گناہ پر مغفرت کی طلب اور چیز، معمولی لغزشیں عام نیکیوں سے معاف ہو جاتی ہیں لیکن قصداً کیے گئے گناہ بغیر معافی کے معاف نہیں ہوتے۔

۶۴۶۷..... اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر کوئی نعمت کی ہو اور اس نے نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اس نعمت سے بہت بڑی ہے چاہے وہ نعمت جیسی کیسی ہی کیوں نہ ہو۔عبدالرزاق، بیھقی فی شعب الایمان عن الحسن، مرسلاً

۶۴۶۸..... جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی اور اس نے الحمد للہ رب العالمین کہا، تو جو چیز وہ دے رہا ہے وہ اس سے افضل ہے جو اس نے لی ہے۔ابن ماجہ وابن السنی طبرانی فی الاوسط، بیھقی، سعید بن منصور عن انس

تشریح:..... وہ زبان سے حمد کر رہا اور لی اس نے نعمت ہے۔

۶۴۶۹..... جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی چھوٹی بڑی نعمت کی ہو اور اس نے اس پر الحمد للہ کہا تو جو اسے دیا گیا وہ اس سے افضل ہے جو اس نے لیا۔

ھناد والحکیم عن الحسن، مرسلاً

اسے حمد کی توفیق دی گئی اور لی اس نے نعمت ہے۔

۶۴۷۰..... جس بندے پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو حمد اس نعمت سے کئی گنا افضل ہے۔طبرانی عن جابر

۶۴۷۱..... جو نعمت ایسی ہو کہ اگرچہ اس کا زمانہ پرانا ہو گیا ہو مگر بندہ الحمد کے ذریعہ اسے نیا کر لے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے اس کا ثواب نیا کر دیتے ہیں اور جو مصیبت ایسی ہو کہ اس کا وقت اگرچہ پرانا ہو مگر بندہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر اسے نیا کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے اس کا اجر و ثواب نیا کر دیتے ہیں۔الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزاروں پر خصوصی کرم ہے۔

۶۴۷۲..... جو کسی (اچھی) آزمائش میں مبتلا ہوا اور اس نے صرف ثناء (الٰہی) پائی تو گویا اس نے شکر ادا کیا، اور جس نے اسے پوشیدہ رکھا تو اس نے ناشکری کی۔ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... کیونکہ وہ آزمائش مصیبت نہ تھی اس واسطے اس کا اظہار ضروری تھا: اما بنعمۃ ربک فحدث: (کوثر) لہٰذا مقتضا کے خلاف عمل نہ کرنے کی بنا پر ناشکری اور کفر شمار ہوا۔

۶۴۷۳ ...... جو کسی اچھی آزمائش میں مبتلا ہوا اور وہ سوائے حمد وثناء کے اور کچھ نہیں پا رہا تو اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا اس کا کفر کیا اور جو کسی جھوٹ بات سے آراستہ ہوا تو اس نے گویا جھوٹ کے دو کپڑے پہنے۔ الحلیة عن جابر

۶۴۷۴ ...... جس کی طرف کوئی نعمت قریب ہوئی تو اس کا حق یہ ہے کہ وہ اس کا بدلہ دے اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو حمد وثناء کا اظہار کرے، اور اگر ایسا نہ کیا تو اس نے نعمت کا کفر کیا۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن یحیی بن صیفی، مرسلاً

۶۴۷۵ ...... جس نے اپنے بھائی پر کوئی نعمت واحسان کیا اور اس نے اس کا شکریہ ادا نہ کیا پھر اگر نعمت کرنے والا اس کے حق میں بددعا کرے تو اس کی بددعا قبول کرلی جائے گی۔ عقیلی فی الضعفاء وابن لال والشیرازی فی الالقاب عن، والخطیب عن ابن عباس

۶۴۷۶ ...... جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی ہو اور وہ اسے برقرار رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ لا حول ولاقوۃ الا باللّٰہ بکثرت پڑھے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (اور کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کہتا جو اللہ چاہے کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔

طبرانی عن عقبة بن عامر

۶۴۷۷ ...... جس نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کی فضیلت صرف اپنے کھانے پینے میں جانی تو اس کا عمل کم ہوا اور اس کا عذاب قریب ہوا۔

الخطیب عن عائشة رضی اللّٰہ عنہا

تشریح: ...... کھانا پینا تو ہر متنفس کا لازمہ حیات ہے، اس کے علاوہ بیشمار نعمتیں ہیں جنہیں انسان نظر انداز کیے ہوئے ہے۔

۶۴۷۸ ...... جس نے کسی نیک عمل پر اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کی (بلکہ) اپنے نفس کی تعریف کی تو اس کا شکر کم ہوا اور اس کا عمل برباد، اور جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے کچھ اختیار رکھا ہے تو اس نے کفر کیا ان کا جو باتیں انبیاء پر نازل ہوئیں خبردار، پیدا کرنا اور حکم چلانا صرف اسی کا اختیار ہے۔ ابن جریر عن عبدالعزیز شامی عن ابیہ، وکانت لہ صحبة

۶۴۷۹ ...... جو تھوڑی نعمت کا شکر ادا نہ کرے وہ زیادہ کا شکر ادا نہیں کرتا، اور جس نے بندوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا تذکرہ (بھی) شکر ہے، اور اس کا ترک کرنا کفر و ناشکری ہے، جماعت رحمت (کا باعث) ہے اور جدائی عذاب ہے۔

عبداللّٰہ بن احمد فی الزوائد، بیہقی فی شعب الایمان، خطیب فی المتفق والمفترق عن النعمان بن بشیر

۶۴۸۰ ...... جو تھوڑی چیز کا شکر ادا نہ کرے وہ بڑی چیز کا شکر بھی ادا نہیں کرتا، اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور جماعت میں جو بات تم ناپسند کرتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو تم تفرقہ اور پھوٹ میں پسند کرتے ہو جماعت میں رحمت اور پھوٹ میں عذاب ہے۔

الدیلمی عن جابر

تشریح: ...... دوسروں کے حقوق کی پاسداری اتحاد کی بنیاد ہے جبکہ دوسروں کی حق تلفی اتفاق کی دیواروں میں دراڑیں ڈال دیتی ہے۔

۶۴۸۱ ...... تم میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر گزار وہ بندہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔

طبرانی، بیہقی عن الاشعث بن قیس

۶۴۸۲ ...... جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور جو تھوڑی چیز کا شکر ادا نہیں کرتا وہ بڑی چیز کا بھی شکری ادا نہیں کرتا۔

الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس، ابن ابی الدنیا عن النعمان بن بشیر

۶۴۸۳ ...... لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے شکر گزار وہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن الاشعث بن قیس

۶۴۸۴ ...... متقی کے لیے مالداری میں کوئی حرج نہیں، اور متقی کے لیے صحت مالداری سے اور نفس کی پاکیزگی نعمتوں سے بہتر ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ والحکیم والبغوی، حاکم، ابن ماجہ عن معاذ بن عبداللّٰہ بن خبیب عن ابیہ عن یسار بن عبید الجھنی

۶۴۸۵ ..... جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر ان کا شکر ہے اور اسے ترک کرنا ان کی ناشکری ہے۔ جماعت (میں) رحمت اور پھوٹ میں عذاب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

۶۴۸۶ ..... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندے سے کہیں گے: اے ابن آدم! کیا میں نے تجھے گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار نہیں کیا، کیا میں نے عورتوں سے تیری شادی نہیں، کیا میں نے تجھے ایسا نہ بنایا کہ تو مال کا چوتھائی حصہ لیتا اور سرداری کرتا ہے؟ بندہ کہے گا، کیوں نہیں میرے پروردگار بالکل ایسا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (تو پھر) ان کا شکر کہاں ہے؟ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

یہ تو ظاہری نعمتیں ہیں باطنی نعمتوں کا شمار ہونے لگے تو کچھ بھی نہ بچے۔

۶۴۸۷ ..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے: کیا تو نے مجھے فلاں بیماری میں نہیں پکارا تھا پھر میں نے تجھے عافیت بخشی تھی، کیا تو نے مجھ سے یہ دعا نہیں کی تھی کہ میں تیری شادی ایسی عورت سے کروں جو پوری قوم میں تخی اور خوبصورت ہو پھر میں نے تیری شادی کردی کیا ایسا نہیں ہوا کیا ایسا نہیں ہوا؟ بیھقی ابو الشیخ عن عبداللہ بن سلام

تشریح: ..... احکم الحاکمین کی بارگاہ میں کون ان سوالات کا جواب دے سکے گا!؟

۶۴۸۸ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تین نعمتیں ایسی ہیں میں بندے سے ان کے شکر کا سوال نہیں کروں گا، جبکہ اس کے علاوہ نعمتوں کے بارے میں اس سے سوال کروں گا، ایسا گھر جو اسے چھپالے، اور اتنا کھانا جس سے وہ اپنی کمر سیدھی رکھ سکے، اور اتنا لباس جس سے وہ اپنی شرمگاہ چھپا سکے ان تینوں کے متعلق سوال نہیں کروں گا۔ ھناد عن الضحاک، مرسلاً

تشریح: ..... یعنی معمولی گھر، معمولی کھانا اور لباس، جس میں سادگی ہو۔

الشفاعۃ ..... سفارش کا بیان

۶۴۸۹ ..... سفارش کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔ ابن عساکر عن معاویۃ

تشریح: ..... ایسی سفارش جو جائز ہو اور سفارشی مستحق بھی ہو، اور جس کے ہاں سفارش لے جارہا ہے اس کی طبیعت پر بوجھ بھی نہ ہو، مرشد تھانوی رحمہ اللہ سے جب کوئی سفارش کا کہتا تو آپ لکھ بھیجتے کہ بھئی جیسے تمہاری مرضی میری طرف سے کوئی سختی نہیں۔

۶۴۹۰ ..... سفارش کر دیا کرو، تمہیں اجر ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبانی جو فیصلہ چاہے صادر فرمائے۔

بخاری مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن ابی موسی

۶۴۹۱ ..... مجھ سے کوئی شخص آ کر کسی چیز کا سوال کرتا ہے اور میں اسے روکتا ہوں تو تم سفارش کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن معاویہ

۶۴۹۲ ..... سب سے افضل اور بہتر سفارش یہ ہے کہ تم نکاح کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان سفارش کرو۔ ابن ماجہ عن ابی رھم

تشریح: ..... یعنی تم جانتے ہو کہ فلاں جگہ لڑکا جوان ہے اور دوسرے گھر میں لڑکی کنواری ہے تو ان کے بارے سفارش کردو، تاکہ نوجوان طبقہ زنا اور خفیہ خوش گپیاں ترک کردے۔

۶۴۹۳ ..... سب سے افضل صدقہ، زبان کا ہے سفارش سے تم قیدی آزاد کر سکتے ہو خون بچا سکتے ہو نیکی کر سکتے ہو اپنے بھائی سے احسان کر سکتے ہو اور اس سے تکلیف ہٹا سکتے ہو۔ طبرانی بیھقی عن سمرۃ

ممنوع سفارش

۶۴۹۴ ..... اے اسامہ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدود میں سے کسی حد کے بارے سفارش کرتے ہو؟

بخاری مسلم، ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:...... یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب قبیلہ مخزومیہ کی ایک عورت نے چوری کی تھی جس کا نام فاطمہ تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) سے یہ جرم ہوتا تو تب بھی ان کا ہاتھ کاٹا جاتا، اور یہ بات آپ نے اس لیے پسند نا فرمائی کہ اس قبیلہ کے لوگوں نے آپ کے محبوب حضرت زید جنہیں آپ نے اپنا بیٹا بنایا تھا کے فرزند حضرت اسامہ کے ذریعہ سفارش کرنا چاہی تھی۔

الاکمال

۶۴۹۵...... میرے پاس کوئی شخص لایا جاتا ہے پھر مجھ سے سوال کیا جاتا ہے اور میرے سامنے کوئی ضرورت پیش کی جاتی ہے اور تم میرے پاس ہوتے ہو لہٰذا تم سفارش کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے ہاتھوں جو کچھ چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن حبان عن ابی موسیٰ

تشریح:...... یعنی لوگ تو مجھ سے خوف کی وجہ سے پوچھ نہیں سکتے اور میں ناواقف شخص کے بارے جانتا نہیں، تم واقف بھی ہو اور مانوس بھی اس واسطے سفارش کر دیا کرو۔

۶۴۹۶...... جو کوئی ایسی سفارش کرے جس کے ذریعہ کسی تاوان وجرمانے کو ہٹائے یا اس کے ذریعہ کوئی فائدہ پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اس کے قدم اس وقت برقرار رکھیں گے، جس وقت قدم ڈگمگائیں گے۔ عقیلی فی الضعفاء عن جابر

۶۴۹۷...... اے اسامہ کسی حد کے بارے سفارش مت کرو۔ ابن سعد عن جعفر بن محمد عن ابیہ

حرف الصاد...... آزمائشوں، بیماریوں، مصیبتوں اور مشکلات پر صبر

صبر کی فضیلت

۶۴۹۸...... صبر آدھا ایمان اور یقین سارے کا سارا ایمان ہے۔ الحلیۃ، بیھقی عن ابن مسعود

تشریح:...... کیونکہ بے صبری کی بنا پر انسان جادۂ اعتدال عبور کر کے کفریات بکنے لگتا ہے، کچھ لوگوں پر آسمانی آفت آئی تو وہ کہنے لگے، ہم اس خدا کا کیسے شکر کریں جس نے ہمارے گھر اجاڑ دیئے، ہمارے بچے چھین لیے، مال مویشی تباہ و برباد کر ڈالے، اگر یہ لوگ صبر کرتے تو کافر نہ ہوتے لیکن بے صبری نے وہ سب کچھ کہلوایا جو نہ کہنا تھا اور یہ ساری خرابی یقین محکم کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے جسے پورا ایمان کہا گیا ہے۔

۶۴۹۹...... صبر رضامندی ہے۔ الحکیم و ابن عساکر عن ابی موسیٰ

تشریح:...... اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مصیبت پر صبر کرنا قضاء الٰہی پر رضامندی ہے۔

۶۵۰۰...... صبر اور ثواب کی امید رکھنا گردنوں کو (جہنم سے) آزاد کرانے کا سبب ہیں ان صفات والے شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی عن الحکیم بن عمیر الثمالی

تشریح:...... یعنی جنت میں داخل ہونے کے اور بھی اسباب ہیں لیکن یہ خاص اعزاز ہیں۔

۶۵۰۱...... ایمان میں صبر کو وہی حیثیت حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے۔ فردوس عن انس، ابن حبان عن علی، بیھقی عن علی موقوفاً

تشریح:...... جب سر ہی نہ رہے تو جسم کہاں رہتا ہے؟!

۶۵۰۲...... بندے کو صبر سے بڑھ کر بہترین اور کشادہ کوئی چیز نہیں دی گئی۔ حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... کیونکہ بے صبری سے کئی فتنے پیدا ہو جاتے ہیں۔

۶۵۰۳...... سب سے افضل ایمان صبر اور چشم پوشی ہے۔ فردوس عن معقل بن یسار بخاری فی التاریخ عن عمیر اللیثی

۶۵۰۴...... صبر اگر کسی مرد کی صورت میں ہوتا تو شریف مرد ہوتا۔ الحلیة عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۵۰۵...... مؤمن کا بہترین ہتھیار صبر اور دعا ہے۔ فردوس عن ابن عباس

۶۵۰۶...... امداد صبر کے ساتھ اور کشادگی تکلیف کے ساتھ ہے اور بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ خطیب عن انس

۶۵۰۷...... صبر کر کے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ القضاعی عن ابن عمر وعن ابن عباس

تشریح:...... جیسے وضو کر کے نماز کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

۶۵۰۸...... اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے جو شخص تھوڑے رزق پر راضی رہے اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گے۔

ابن ابی الدنیا فی الفرج وابن عساکر عن علی

۶۵۰۹...... کشادہ حالی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ ابن عدی فی الکامل، خطیب عن انس

۶۵۱۰...... (حقیقی) صبر تو پہلی مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔ مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد، نسائی ابن ماجه عن انس

تشریح:...... آپ علیہ السلام ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی، آپ نے اسے صبر کی تلقین کی، اس نے آپ کو نہیں پہچانا اور کہنے لگی اگر یہ مصیبت تم پر آتی تو تمہیں پتہ چلتا، آپ علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے، کسی نے اس عورت کو آگاہ کیا کہ تمہیں پتہ ہے تم کس سے مخاطب تھی؟ یہ نبی علیہ السلام تھے وہ سیدھی آپ کے حضور آئی اور عرض کرنے لگی کہ میں اب صبر سے کام لوں گی آپ نے فرمایا: صبر کا مقام تو وہ تھا جب تم کو مصیبت کا احساس تھا۔

۶۵۱۱...... صبر کسی صدمہ اور مصیبت کے آغاز میں ہوتا ہے۔ البزار ابویعلی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۶۵۱۲...... صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے۔ البزار عن ابن عباس

صبر کی حقیقت

۶۵۱۳...... صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے اور آنسوؤں پر کوئی قابو نہیں پا سکتا جو آدمی کے اپنے بھائی کی محبت میں ہوتے ہیں۔

سعید بن منصور عن الحسن، مرسلاً

تشریح:...... حضرت عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو آپ ان کی میت کے پاس آئے ان کی پیشانی چومی اور آبدیدہ ہوگئے۔

۶۵۱۴...... وہی شخص (حقیقی) صبر کرنے والا ہے جو پہلی مصیبت کے وقت صبر کرے۔ بخاری فی التاریخ عن انس

۶۵۱۵...... صبر تین طرح کے ہیں: مصیبت پر صبر، طاعت وعبادت پر صبر اور گناہ سے بچنے پر صبر، سو جس نے مصیبت پر اس طرح صبر کیا کہ اسے اچھے انداز سے رد کر دیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تین سو درجات لکھیں گے، ہر درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے، اور جس نے طاعت وعبادت پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھ سو درجات لکھیں گے اور درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا زمین کی حد سے آخری زمین تک ہے، اور جس نے گناہ سے بچنے پر صبر سے کام لیا، اللہ تعالیٰ اس کے نو سو درجات لکھیں گے، دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین کی حد سے لے کر عرش کی انتہا تک دہرا فاصلہ ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصبر وابوالشیخ فی الثواب عن علی

تشریح:...... خدا کی دین، حد وحساب انسانی بساط سے باہر ہے۔

۶۵۱۶...... جس کسی پر کوئی مصیبت آئی اور اس نے صبر کیا، اور اسے کوئی چیز عطا کی گئی تو اس نے شکر کیا یا اس پر ظلم ہوا تو اس نے معاف کیا یا کسی پر ظلم ہو گیا اور اس نے معافی مانگی تو ایسے لوگوں کے لیے (کل گھبراہٹ کے وقت) امن واطمینان ہوگا اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن سخرۃ

تشریح:......یاد رکھیں! بندوں کے حقوق جب تک ان سے معاف نہ کرالیے جائیں معاف نہیں ہوتے، جس کا حق غصب کیا اگر وہ زندگی بھر نہ مل سکا تو اس کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کردی جائے اور اگر وہ مرچکا ہے تو اسے اس کا ایصال ثواب کیا جائے شاید کل قیامت میں ہوسکا تو وہ معاف کردے ورنہ اندیشہ پھر بھی ہے۔

۶۵۱۷.....اے مصیبت! جہاں تک پہنچنا چاہتی ہے پہنچ یہاں تک کہ تو خود بخود کشادہ ہو جائے گی۔ القضاعی. فردوس عن علی

یہ حدیث من گھڑت ہے اس کے سلسلہ سند میں ایک راوی حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کذاب ہے جس کی تکذیب امام مالک نے کی ہے۔

۶۵۱۸.....صبر رضامندی ہے۔ الحکیم وابن عساکر والدیلمی عن ابی موسیٰ

۶۵۱۹.....مدد صبر کے ساتھ اور کشادگی مصیبت کے ساتھ ہے بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ ابو نعیم والخطیب وابن النجار عن انس مربرقم ۶۵۰۲

۶۵۲۰.....تین چیزیں نیکیوں کا خزانہ ہیں، شکوہ وشکایت کو چھپانا، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا، اور صدقہ خفیہ رکھنا۔ طبرانی فی الکبیر عن انس

۶۵۲۱.....اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مانگنے کو پسند کرتے ہیں، اور سب سے افضل عبادت (فرائض کے بعد) کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔ ابن جریر عن حکیم بن جبیر عن رجل لم یسم اسمہ

تشریح:......جیسے عبادت میں وجوب کا درجہ ہے ایسے ان میں افضل اور غیر افضل کا درجہ ہے لہٰذا جو عبادت جتنی اہم ہوگی اتنی ہی افضل ہوگی۔

۶۵۲۲.....جو صبر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتے ہیں اور جو بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتے ہیں اور جو استغناء کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کردیتے ہیں کسی بندے کو صبر سے بڑھ کر بہتر اور کشادہ چیز نہیں ملی۔ الحکیم عن ابی سعید

تشریح:......اگر انسان خود ہی کچھ نہ کرے تو پھر کیا ہوسکتا ہے، انسان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے تاکہ وہ اپنا اختیار استعمال کرکے نیکیاں کمائے اور برائیوں سے بچے۔

۶۵۲۳.....جو صبر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتے ہیں اور استغنا کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کردیتے ہیں جو ہم سے مانگے گا ہم اسے دیں گے، کسی کو صبر سے بڑھ کر کشادہ رزق نہیں دیا گیا۔ الحلیۃ عن ابی سعید

۶۵۲۴.....اذیت کو سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جاتا ہے اس کا بیٹا قرار دیا جاتا ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ انہیں عافیت سے رکھتا ان کا دفاع اور بچاؤ کرتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

تشریح:......اللہ تعالیٰ کسی سے ہرگز متاثر نہیں ہوتے، بلکہ نافرمانی کے قانون کے مطابق سزا دیتے ہیں، اگر ساری دنیا موحد بن جائے تو اللہ تعالیٰ کی بادشاہت جیسے ہے ویسے ہی رہے گی اس میں کوئی اضافہ نہ ہوگا اور اگر ساری دنیا مشرک بن جائے تب بھی کوئی نقصان واقع نہیں ہوگا۔

نظر چلے جانے پر صبر

۶۵۲۵.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کی دو محبوب چیزیں مراد آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ صبر کرے تو اس کے بدلہ اسے جنت عطا کردیتا ہوں۔ مسند احمد، بخاری عن انس

تشریح:......کتنی بڑی رحمت ہے، چاہے وہ آنکھیں جس سبب سے گئی ہوں۔

۶۵۲۶.....شرک سے بڑھ کر بندہ کی آزمائش میں ہرگز مبتلا نہیں ہوتا، اور شرک کے بعد آنکھوں کے چلے جانے کی آزمائش میں، اور جو بندہ اس آزمائش میں مبتلا ہوکر صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ البزار عن بریدۃ

۶۵۲۷.....انسان اپنے دین کے چلے جانے بعد اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہوا ہے تو وہ نظر کا چلا جانا ہے اور جس بندے کی نظر چلی گئی اور پھر اس

نے صبر کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔خطیب عن بریدۃ

۶۵۲۸.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛ دنیا میں جب کسی بندے کی دو محبوب چیزیں (مراد آنکھیں) لے لیتا ہوں تو میرے پاس اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ترمذی عن انس

تشریح:.......یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ سب سے اعلیٰ چیز یعنی جنت ہی بدلہ میں دی جائے گی۔

۶۵۲۹.....جس شخص کی دنیا میں نظر چلی گئی تو اگر وہ نیک ہوا تو اللہ تعالیٰ قیامت اس کے لیے نور پیدا فرمادیں گے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

تشریح:.......کیونکہ معصیت خود ظلمت ہے تو ظلمت اور نور کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔

۶۵۳۰.....اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ معمولی بات ہے کہ کسی مسلمان بندے کی دونوں آنکھیں لے کر اسے جہنم میں داخل کردیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عائشہ بنت قدامۃ

تشریح:.......یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی حکمت ہے جسے جہاں چاہیں پہنچائیں۔

۶۵۳۱.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں سلب کرلیتا ہوں جبکہ وہ دونوں پر بخل کرنے والا ہو تو میں اس کے لیے سوائے جنت کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا، جب ان دونوں کے بارے میں اس نے میری تعریف کی ہو۔طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ عن العرباض

تشریح:.......یعنی وہ آنکھیں اسے عزیز اور پیاری ہوں، اور آنکھوں کے چلے جانے پر وہ میری تعریف کرے۔

۶۵۳۲.....نظر کا چلا جانا گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے سماعت کا چلا جانا گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے (اسی طرح) جو چیز (قدرتی طور پر) جسم سے کم ہو اس کا ثواب اسی طرح ہے۔خطیب، ابن عدی فی الکامل عن ابن مسعود

تشریح:.......اس واسطے جو لوگ کسی نقص جسمانی میں مبتلا ہیں وہ واویلا نہ کریں بلکہ صبر کریں تاکہ انہیں ثواب پہنچے۔

۶۵۳۳.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے جس کی دونوں آنکھیں لے لی ہوں اور اس نے صبر سے کام لیا اور ثواب کی امید رکھی تو میں اسے سوائے جنت دینے کے اور کسی چیز پر راضی نہیں ہوں گا۔ترمذی عن ابی ھریرۃ

۶۵۳۴.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم میں جب تیری دونوں آنکھیں لے لوں اور تو صبر کرے، اور پہلے صدمہ کے وقت ثواب کی امید رکھے تو میں تجھے سوائے جنت دینے کے کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی امامۃ

الاکمال

۶۵۳۵.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے تیری دونوں آنکھیں لے لیں اور تو نے صبر کیا اور پہلے صدمہ کے وقت ثواب کی امید رکھی، تو میں تجھے سوائے جنت دینے کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔

طبرانی وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ ابن عساکر عن ابی امامۃ

۶۵۳۶..... اگر تمہاری آنکھ کسی مصیبت میں مبتلا ہے اور تم نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔مسند احمد، حاکم عن انس

بینائی ختم ہونے پر صبر کی فضیلت

۶۵۳۷.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں سلب کرلیتا ہوں اور وہ ان کی حرص بھی کرنے والا ہو تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا جب وہ ان دونوں پر میری تعریف کرے۔ابن حبان، طبرانی، الحلیۃ وابن عساکر عن العرباض بن ساریۃ

۶۵۳۸..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے کسی بندے کی آنکھ لے لیتا ہوں اور وہ صبر کرتا اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔ ابویعلی ابن حبان، سعید بن منصور عن ابن عباس

۶۵۳۹..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنے عزت کی قسم! میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے جیسا میرا حکم ہے اور میرے فیصلہ پر راضی رہتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔ عبد بن حمید وسمویہ، ابوداؤد ابن عساکر عن انس

۶۵۴۰..... تمہاری اس بیماری کا تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میرے بعد عمر پا کر نابینا ہو جاؤ گے؟ (ان صاحب نے) عرض کی، میں ثواب کی امید رکھ کر صبر کروں گا، آپ نے فرمایا: تب تم بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گے۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

تشریح:..... یہ کسی خاص صحابی کا واقعہ ہے جن کے بارے میں آپ نے بذریعہ وحی یہ پیشگوئی دی تھی۔

۶۵۴۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کو اس کی دونوں حبیب چیزوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو میں اسے ان دونوں یعنی آنکھوں کے عوض میں جنت عطا کر دیتا ہوں۔ مسند احمد، بخاری عن انس، طبرانی فی الکبیر عن جریر

۶۵۴۲..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ میرے فیصلہ پر صبر کرتا ہے اور میری قضا پر راضی رہتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔ عبد بن حمید وسمویہ وابن عساکر عن انس

۶۵۴۳..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں تو اس کو بدلہ میں جنت عطا کرتا ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن جریر

۶۵۴۴..... تمہارے رب نے فرمایا ہے: میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں، پھر وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اس کا ثواب جنت ہے۔

ابویعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۵۴۵..... تمہارے رب نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اور وہ ان دونوں کی حرص بھی کرتا ہو، پھر اس نے میری تعریف کی، تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۶۵۴۶..... کوئی بندہ شرک سے بڑھ کر کسی آزمائش میں ہرگز مبتلا نہیں ہوگا، اور شرک کے بعد سب سے بڑی آزمائش آنکھوں (کی بینائی) کا چلا جانا ہے اور جو بندہ اس آزمائش میں مبتلا ہو کر صبر کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ نسائی عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

۶۵۴۷..... تمہارے آنکھوں پر جو مصیبت آئی ہے یہ اسی طرح رہے اور اس کے ساتھ اگر تم ثواب کی امید رکھ کر صبر کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جنت واجب کر دیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۶۵۴۸..... اگر تمہاری آنکھوں کے ساتھ یہ عارضہ اسی طرح رہے تو جب اللہ تعالیٰ کے حضور جاؤ گے تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔

عبد بن حمید والبغوی، طبرانی عن زید بن ارقم

۶۵۴۹ اللہ تعالیٰ جس بندے کی آنکھیں لے لے اور وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔

ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۵۵۰..... اے زید! اگر تمہاری آنکھیں اسی حالت میں رہیں اور تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو تو تمہارے لیے سوائے جنت کے کوئی ثواب نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۶۵۵۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔ الحلیۃ عن انس

اولاد اور رشتہ داروں کی موت پر صبر

۶۵۵۲..... جب کسی بندے کا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: کیا تم نے میرے بندے کے بچہ (کی روح

کو) قبض کرلیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا تم نے اس کے دل کا پھل قبضہ کرلیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں: تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے آپ کی تعریف کی اور انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو جس کا نام بیت الحمد رکھو۔

ترمذی عن ابی موسی الاشعری

یہ سارے انعامات صبر کرنے اور آخرت کی طرف رجوع لانے کے صلہ میں ملتے ہیں بازار سجا پڑا لیکن خریدار تہی دست و تہی دامن ہیں۔

۶۵۵۳۔ اے فلاں کونسا کام تجھے زیادہ پسند ہے؟ کیا یہ کام کہ تم اپنی عمر سے فائدہ اٹھاؤ؟ کیا کل تم جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آؤ گے جبکہ تم سے پہلے کوئی پہنچ چکا ہوگا جو تمہارے لیے اسے کھولے گا۔ نسائی عن قرۃ بن ایاس

تشریح:..... مراد مرحوم اولاد جو جنت میں اپنے والدین کی منتظر ہوگی۔

۶۵۵۴ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے، تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت زائدہ کی وجہ سے جو ان بچوں پر ہوگی ان دونوں (خاوند بیوی) کو بھی جنت میں داخل فرمادیں گے۔ مسند احمد، نسائی، ابن حبان عن ابی ذر

تشریح:..... دو مسلمانوں سے خاوند بیوی مراد ہیں۔

۶۵۵۵ جس کے تین صلبی بیٹے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھو گئے ہوں اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عقبة بن عامر

تشریح:..... یعنی راہ خدا میں شہید ہوئے یا کسی اور دینی خدمت میں جاں بحق ہوئے۔

۶۵۵۶..... جس (مسلمان) نے اپنے تین (مردہ) بچے دفن کیے تو اس پر اللہ تعالیٰ جہنم حرام کردیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلة

تشریح:..... مردہ اس لیے لکھ دیا گیا کہ بہت سے لوگ افلاس و تنگدستی کے خوف سے اپنی اولاد کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔

۶۵۵۷..... وہ عورت مصیبت زدہ ہے جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو۔ ابن ابی الدنیا عن بریدة

تشریح:..... یعنی بچہ اس کے لیے سفارش کرنے کا سبب بنتا۔

۶۵۵۸..... مصیبت زدہ ہے وہ عورت جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو۔ بخاری فی التاریخ عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۵۵۹ وہ شخص سراسر مصیبت زدہ ہے جس کا کوئی بیٹا بیٹی ہو اور خود (باپ) مرجائے اور آگے (اولاد میں سے) کچھ نہ بھیجے۔ مسند احمد عن رجل

مصیبت اس لحاظ سے کہ اولاد کی پیشگی رفت ماں باپ کے لیے چھٹکارے کا باعث بن سکتی تھی، دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ اس کے بس کی بات نہیں جس پر ملامت بھی نہیں۔

بچوں کے فوت ہونے پر صبر کی فضیلت

۶۵۶۰ جس مسلمان کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے تو وہ اپنے والد یا والدہ کو جنت کے آٹھ دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے وہ چاہے داخل ہوجائے۔ مسند احمد، ابن ماجه عن عتبه بن عبد

تشریح:..... جسے حاصل ہوجائے خدا کا شکر کرے۔

۶۵۶۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے جس بندے کی طرف اس کے بدن، اولاد یا مال میں کوئی مصیبت بھیجوں اور وہ اچھے طریقہ سے صبر کرکے اس کا استقبال کرے تو میں قیامت کے دن اس کے لیے میزان اور اعمال نامے کھولنے سے حیا کروں گا۔ الحکیم عن انس

۶۵۶۲..... بے شک اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کے لیے جنت سے کم درجہ کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتے، جس کی دنیا والوں میں سے اس کے سب سے محبوب اور پھر اس نے صبر کیا ہو اور ثواب کی امید رکھی ہو۔ نسائی عن ابن عمر

۶۵۶۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے پاس میرے اس بندے کے لیے جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں، جب زمین والوں میں سے میں اس کے بندے کو لے لوں اور پھر وہ صبر سے کام لے۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۵۶۴..... جب مسلمان کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی کی وجہ سے اس (والد یا والدہ) کو بھی جنت میں داخل کردے گا۔ بخاری نسائی عن انس، بخاری عن ابی ہریرۃ وابی سعید

۶۵۶۵..... جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہوگئے جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے۔ مسند احمد، نسائی عن ابی ذر

۶۵۶۶..... جس مسلمان مرد کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر مہربانی کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن انس

۶۵۶۷..... جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے، انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، پھر ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ عرض کریں گے یہاں تک کہ ہمارے والدین بھی جنت میں داخل ہو جائیں تو کہا جائے گا تم اور تمہارے والدین سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

مسند احمد، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی ہمارے اوپر تو انعام ہے ہی اگر اس انعام میں ہمارے والدین بھی۔

۶۵۶۸..... جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ بخاری کتاب الجنائز، ابن ماجہ عن انس

۶۵۶۹..... تم میں سے جو عورت ایسی ہو کہ اس نے اپنے آگے تین بچے بھیجے ہوں، تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے، ایک عورت نے عرض کی: اگرچہ دو بچے ہوں پھر بھی؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ مسند احمد بخاری مسلم عن ابی سعید

۶۵۷۰..... جس نے اپنے تین صلبی بچوں کے بارے میں ثواب کی امید رکھی، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، ایک عورت نے عرض کی: اگر دو بچے ہوں آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ نسائی، ابن حبان عن انس

تشریح:..... یعنی وہ فوت ہوگئے جیسا کہ سابقہ احادیث سے واضح ہے۔

۶۵۷۱..... جس نے اپنے آگے ایسے تین بچے بھیجے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے اگرچہ وہ دو اور ایک ہی ہوں، لیکن یہ پہلے صدمہ کے وقت (کی بات) ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۶۵۷۲..... جس شخص کے لیے میری امت میں سے دو بچے آگے پہنچ چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس کا ایک بچہ آگے ہو (اسے بھی) اور جس کا آگے کوئی نہ ہو تو میں اپنے امت کا آگے پہنچنے والا ہوں انہیں میری (جدائی) جیسی تکلیف نہیں پہنچی۔

مسند احمد، ترمذی عن ابن عباس

تشریح:..... آہ! اس ہستی کا افسوس اور غم ایسا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔

۶۵۷۳..... جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں اور پھر وہ جہنم میں داخل ہو ایسا نہیں ہو سکتا ہاں مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

بخاری مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ان منکم الا واردھا" تم میں سے ہر ایک جہنم میں سے گزرے گا۔ یعنی پل صراط کے پرسے۔

۶۵۷۴..... تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں اور پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگی، اگرچہ دو بچے ہوں۔

مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ، کتاب البر رقم ۱۵۱

ناتمام بچہ بھی سفارش کرے گا

۶۵۷۵......اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ناتمام بچہ اپنی آنوال ناف کے ذریعہ اپنی ماں کو جنت کی طرف کھینچے گا جب وہ ثواب کی امید کرے۔

۶۵۷۶......وہ ناتمام بچہ جسے میں آگے بھیجوں اس شہسوار سے بہتر ہے جسے میں اپنے پیچھے چھوڑ دوں۔ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:......اس واسطے کہ جو آگے پہنچ چکا اس کا انجام تو معلوم ہے لیکن جو پیچھے رہا اس کے بارے اطمینان نہیں۔

۶۵۷۷......بے شک ناتمام بچہ اپنے رب کے حضور جھگڑے گا جب کہ اس کے والدین جہنم میں داخل ہوں گے، پھر کہا جائے گا، اے اپنے رب سے جھگڑنے والے ناتمام بچے! اپنے والدین کو جنت میں داخل کردے تو وہ اپنی ناف سے کھینچ کر ان دونوں کو جنت میں داخل کردے گا۔

ابن ماجہ عن علی

۶۵۷۸......وہ بندہ اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے جو شیطان اور نفرت پھیلانے والا ہے جسے مال اور اولاد کی مصیبت نہیں پہنچی۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی عثمان النھدی، مرسلاً

۶۵۷۹......واہ واہ! پانچ چیزیں ترازو کو کتنا بوجھل کرنے والی ہیں؟ لاالہ الااللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر اور مسلمان کا وہ نیک بچہ جو فوت ہو گیا ہو اور وہ اس کے بارے ثواب کی امید رکھے۔البزار عن ثوبان، نسائی، بیھقی حاکم، عن ابی سلمیٰ، مسند احمد عن ابی امامة

الاکمال

۶۵۸۰......کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں ہوگی کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی آؤ تو وہ ایسا شخص پاؤ جو دوڑ کر تمہارے لیے دروازہ کھولے۔

مسند احمد، نسائی والبغوی، طبرانی، ابن حبان حاکم عن معاویہ بن قرة عن ابیہ

۶۵۸۱......میری امت کا ایک شخص جو جنت میں داخل ہو کر قبیلہ مضر کے اکثر لوگوں کے بارے سفارش کرے گا، اور میری امت کا ایک شخص آگ کی تعظیم کرے گا یہاں تک کہ وہ اس کا ایک گوشہ بن جائے گا اور جن دو مسلمانوں نے اپنے آگے چار بچے بھیجے ہوں تو ان دونوں کو اللہ تعالیٰ ان پر زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، لوگوں نے عرض کی: اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ تین ہوں، پھر انہوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔طبرانی عن الحارث بن اقیش

تشریح:......پہلے شخص سے مراد امت اجابت والا ہے یعنی جو مسلمان ہو چکا اور دوسرے سے امت دعوت والا شخص مراد ہے۔

۶۵۸۲......مصیبت زدہ وہ ہے جس کا بچہ باقی رہے، جس مسلمان مرد اور عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے، اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔حاکم عن بریدة

۶۵۸۳......تم جانتے ہو کہ تم میں مصیبت زدہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ مصیبت زدہ ہے جس کی آگے کوئی اولاد نہیں۔ابو عوانہ وقال غریب عن انس

۶۵۸۴......اے بنوسلمہ! تم میں تاوان زدہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: جس کے پاس مال نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ شخص جو سفر سے واپس آئے اور اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھلائی نہ ہو۔ابو یعلی عن انس

تشریح:......یعنی نمود و دریا کی غرض سے وہ خدا کی راہ میں نکلا اور تہی دست ویا ہوا۔

اولاد کا نہ ہونا مصیبت نہیں

۶۵۸۵......اپنے آپ میں تم مصیبت زدہ کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں، یہ مصیبت زدہ نہیں، مصیبت زدہ تو وہ ہے جس نے آگے اپنا کوئی بچہ نہ بھیجا ہو، اور تم آپس میں پہلوان کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جو لوگوں کو بچھاڑ دے، آپ نے فرمایا: یہ نہیں، بلکہ پہلوان اور طاقتور وہ شخص ہے جو غیظ و غضب میں اپنے آپ پر قابو پالے۔

مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

تشریح:......جو اپنے نفس کو نہ بچھاڑ سکا وہ کاہے کا پہلوان وہ تو بزدل ہے۔

۶۵۸۶......نفاس والی عورت کو قیامت کے روز اس کا بچہ اپنی ناف سے جنت کی طرف کھینچے گا۔ طبرانی عن عبادة بن الصامت

نفاس وہ خون جو بچہ کی ولادت سے پیدا ہوتا ہے۔

۶۵۸۷......بچہ کو مشکل سے ہٹانا والدین کے لیے (گناہ) گھاٹے کا باعث ہے۔ حاکم فی تاریخه والدیلمی عن انس

تشریح:......یعنی ماں بچہ کی جدائی برداشت نہ کر سکے ایسی حالت میں اگر بچہ مرجائے تو یہ ثواب ہے۔

۶۵۸۸......تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، بچیوں کو دفن کرنا عزت کے کاموں میں سے ہے۔ طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عباس

تشریح:......راوی کا بیان ہے کہ جب آپ علیہ السلام سے آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ کی تعزیت کی گئی تو آپ یہ بات فرمائی، علامہ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

لیکن علماء نے اس کے ضعف کی کوئی علت نہیں دیکھی۔

۶۵۸۹......ایک عورت اپنا بچہ لے کر آئی اور عرض کرنے لگی: یا نبی اللہ! میرے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں آپ نے فرمایا: کیا تین بچے دفن کر چکی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، آپ نے فرمایا: تم نے آگ سے بہت مضبوط آڑ بنالی ہے۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۵۹۰......بے شک تو نے جہنم سے مضبوط آڑ بنالی ہے۔ نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

ایک عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تین بچے آگے بھیج چکی ہوں، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا: (البغوی والباوردی وابن قانع وابو مسعود الرازی فی مسنده، طبرانی فی الکبیر عن زهیر بن علقمه) البتہ اس میں ہے کہ اس عورت نے کہا: کہ میرے دو بیٹے فوت ہوئے ہیں۔

۶۵۹۱......جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہوئے ہوں پھر ان دونوں نے ثواب کی امید کر کے صبر کیا ہو تو وہ کبھی بھی جہنم کو نہیں دیکھیں گے۔

ابن سعد عن ابی ذر

تشریح:......یعنی اس میں جا کر نہیں دیکھیں گے باہر سے دیکھنے کی نفی نہیں۔

۶۵۹۲......جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور وہ ثواب کی امید رکھے تو جنت میں داخل ہوگی، ایک عورت نے کہا: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۵۹۳......جس مسلمان کے تین بچے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ بخاری، نسائی عن انس، بخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه، بخاری عن ابی سعید

۶۵۹۴......جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچوں کا انتقال ہو گیا ہو جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے، تو وہ ان کے لیے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، پھر لوگوں نے عرض کی: اگر ایک ہو، آپ نے

فرمایا: اگرچہ ایک ہی ہو لیکن پہلے صدمہ کے وقت۔ مسند احمد، ابویعلی بیهقی، ابن عساکر عن ابن مسعود

۶۵۹۵..... جن دو مسلمانوں کے تین بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے فوت ہوگئے ہوں تو ان دونوں کو بخش دیا جائے گا۔
مسند احمد، نسائی وابوعوانہ، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر عن ابی ذر

۶۵۹۶..... جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہوگئے ہوں اور پھر انہوں نے ثواب کی امید کرتے ہوئے صبر کیا ہو تو وہ کبھی جہنم کی آگ (جہنم میں پہنچ کر) نہیں دیکھیں گے۔ مسند احمد، حاکم عن ابی ذر

۶۵۹۷..... جن دو مسلمانوں کے ایسے تین بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، اور جس مسلمان نے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیں تو رحمت کے پردے، بہت جلد اس تک پہنچ جائیں گے۔
بیهقی عن ابی ذر

تشریح:..... جب انسان رحمت خداوندی میں آگیا تو کسی چیز کی ضرورت اور کس بات کا خوف!؟

۶۵۹۸..... جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے، تو انہیں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر لا کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر ان سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے: یہاں تک کہ ہمارے والدین داخل ہو جائیں (پھر ہم داخل ہوں گے) تو ان سے کہا جائے گا، جاؤ تم اور تمہارے والدین جنت میں داخل ہو جائیں۔
ابن سعد طبرانی فی الکبیر والحسن بن سعید سفیان عن حبیبة بن سهل

۶۵۹۹..... جن دو مسلمانوں کے چار بچے پہلے سے فوت ہوگئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ تین ہوں، لوگوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، اور میری امت میں کا ایک شخص ایک کی تعظیم کرے گا یہاں تک کہ جہنم کا ایک گوشہ ہو جائے گا، اور میری امت کا ایک شخص ایسا ہوگا کہ اس کی سفارش سے قبیلہ مضر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ مسند احمد، عن ابی ذر

تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

۶۶۰۰..... جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، وہ جنت کے دروازے پر ہوں گے، ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے یہاں تک کہ ہمارے والدین داخل ہو جائیں۔ پھر ہم داخل ہوں گے پھر ان سے کہا جائے گا تم اور تمہارے والدین اللہ تعالیٰ کی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ بیهقی، مسند احمد، نسائی، بخاری مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۶۰۱..... جن دو مسلمانوں کے دو بچے فوت ہوگئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں (والدین) کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۶۰۲..... جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے لوگوں نے عرض کی: اگر دو ہوں، آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، پھر لوگوں نے کہا اگر ایک ہو آپ نے فرمایا: اگرچہ ایک ہو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، نا تمام بچہ اپنی ناف کے ذریعہ اپنی ماں کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہوگا جب وہ ثواب کی امید رکھے۔ مسند احمد والحکیم طبرانی عن معاذ

۶۶۰۳..... تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں تو وہ جنت میں جائے گی، ایک عورت نے عرض کی: اور دو بچوں والی؟ آپ نے فرمایا: ہاں دو بچوں والی بھی۔ مسند احمد طبرانی عن ابن مسعود

۶۶۰۴..... جسے دو یا تین بچوں کی وفات کا صدمہ پہنچا ہو جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا پردہ ہوں گے۔
بخاری مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۶۰۵......جس نے تین (مردہ) بچے دفن کیے اور ان (کے صدمہ) پر صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس نے دو بچے دفن کیے اور صبر وثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس نے ایک بچہ دفن کیا اور صبر کیا ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت ہے۔ طبرانی عن جابر بن سمرة

۶۶۰۶...... جس نے تین بچے دفن کیے جن کے بارے ثواب کی امید رکھی تو اللہ تعالیٰ اس پر (جہنم کی) آگ حرام کردے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن واثلہ

۶۶۰۷......جس نے تین ایسے بچے آگے بھیجے جو بلوغت کی عمر تک نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کے لیے آگ سے (بچاؤ کا) مضبوط قلعہ بنادیں گے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے آپ نے فرمایا: اگرچہ ایک ہو لیکن پہلے صدمہ میں۔

ترمذی غریب منقطع، ابن ماجه، ابو یعلی، ابن حبان عن ابن مسعود

۶۶۰۸...... جس نے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنا کوئی بچہ آگے بھیجا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے آگ سے چھپالیں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشه رضی الله عنها

۶۶۰۹......میری امت میں سے جس کے دو بچے آگے گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: جس کا ایک بچہ آگے ہو؟ اے توفیق یافتہ! جس کا ایک بچہ ہو اس کے لیے بھی، حضرت عائشہ نے عرض کی: جس کا کوئی بچہ آگے نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: جس کا آگے کوئی نہیں تو پہلے سے موجود شخص اپنی امت کے لیے میں ہوں، انہیں میری طرح کا صدمہ نہیں پہنچا۔

ابن ماجه، مسند احمد، ترمذی غریب، بیهقی فی السنن عن ابن عباس

۶۶۱۰...... جس کی مذکر یا مؤنث اولاد ہو پھر اسے ان کے بارے کوئی صدمہ پہنچے تو اس نے ثواب کی امید رکھی یا نہ رکھی صبر کیا یا بے صبری کی تو سوائے جنت کے وہ کسی چیز سے رکاوٹ نہیں ہوں گے۔ ابن النجار عن ابن مسعود

۶۶۱۱......جس کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو وہ اس کے جہنم سے پردہ ہوں گے۔

ابو عوانه عن انس، دارقطنی فی الافراد عن الزبیر بن العوام

۶۶۱۲...... جس کے اسلام میں دو بچے فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

ابن سعد، مسنداحمد، طبرانی فی الکبیر والبغوی والباوردی عن ابی ثعلبه الاشجعی، وماله غیره

تشریح:......ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں۔

۶۶۱۳...... جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں پھر ان کے بارے میں ثواب کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہوگا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگرچہ دو ہوں۔ مسند احمد، بخاری فی الادب ابن حبان، سعید بن منصور، عن محمود بن لبید عن جابر

۶۶۱۴......جس کا ایک بچہ فوت ہوا تو وہ جنت میں جائے گا، اس نے صبر کیا ہو یا صبر نہ کیا ہو، ثواب کی امید رکھی ہو یا نہ رکھی ہو۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود

۶۶۱۵......جس کی مذکر یا مؤنث اولاد فوت ہو گئی، اس نے سپرد کیا ہو یا نہ کیا ہو، راضی ہو یا ناراض صبر کیا ہو یا بے صبری تو اس کا ثواب صرف جنت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۶۱۶......جس کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو وہ جہنم میں سے صرف مسافر کی طرح گزرے گا یعنی پل صراط پر سے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن الانصاری

۶۶۱۷...... جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو اسے آگ صرف قسم پورا کرنے کی حد تک چھوئے گی۔

مسنداحمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۶۱۸..... تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں جوابھی تک بالغ نہیں ہوئے پھر اس نے ثواب کی امید رکھی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی، ایک عورت نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر چہ دو ہوں۔ مسلم، ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۶۶۱۹..... جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے ان بچوں پر زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنه

بوڑھے مسلمانوں کا سفید بال نور ہے

۶۶۲۰..... جس کے اسلام میں تین بچے پیدا ہوئے اور بلوغت سے پہلے فوت ہوگئے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، ان بچوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے، اور جس کا اسلام میں کوئی سفید بال پیدا ہوا تو قیامت کے روز اس کے لیے نور ہوگا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا تاکہ تیر دشمن کے لگے پھر وہ درست نشانے پر لگا یا غلط ہوگیا تو اسے ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب ہے، اور جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کردیں گے، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کی تو جنت کے آٹھوں دروازوں سے جنت کے داروغہ اسے پکاریں گے جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔

مسند احمد، ابویعلی، طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن عبسة

۶۶۲۱..... جس کا آگے کوئی (بچہ) نہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں کا تو کسی کا کوئی آگے نہیں، تو آپ نے فرمایا جس کا آگے کوئی نہیں تو میں اس کا پہلے سے موجود شخص ہوں۔ الدیلمی عن ابن مسعود

۶۶۲۲..... جس مومن شخص کو ہمیشہ اپنی اولاد اور خاص لوگوں کے بارے میں کوئی صدمہ پہنچا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جاملا تو اس پر کوئی گناہ (کا دھبہ) نہ ہوگا۔ الشیرازی فی الالقاب، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۶۶۲۳..... جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہوگئے ہوں اور پھر انہوں نے ثواب کی امید رکھی تو انہیں کبھی بھی جہنم کی آگ دکھائی نہ دے گی۔

حاکم عن ابی ذر

۶۶۲۴..... جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں تو اسے جہنم کی آگ صرف قسم پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔

ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۶۶۲۵..... اے ام مبشر! جس کے تین بچے آگے ہوں تو اسے اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، انہوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام مبشر

۶۶۲۶..... اے عثمان! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازے ہیں، تم جنت کے جس دروازے پر بھی پہنچو تو اپنے بیٹے کو وہاں کھڑا پاؤ جو تمہارے ازار سے تمہیں پکڑے اور تمہارے بارے تمہارے رب کے ہاں سفارش کرے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہمارے آگے پہنچنے والے بچوں کے بارے میں ہمارے لیے بھی وہی بات ہے جو عثمان بن مظعون کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی۔ حاکم فی تاریخه عن انس رضی اللہ عنه

۶۶۲۷..... میں ایک نا تمام بچہ آگے بھیجوں یہ مجھے سو زرہ پوش سواروں سے زیادہ پسند ہے۔

ابو عبیدہ فی الغریب، بیھقی فی شعب الایمان عن حمید بن عبدالرحمن الحمیری، مرسلاً

مطلقاً اور عام مصیبتوں پر صبر

۶۶۲۸..... مصیبت، مصیبت زدہ شخص کے چہرہ کو چمکا دے گی جس نے (بہت سے) چہرے سیاہ اور کالے ہوں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۲۹..... دنیا میں مصیبتیں، بیماریاں اور غم بدلہ ہیں۔ سعید بن منصور، الحلیۃ عن مسروق، مرسلاً

تشریح:..... یعنی ثواب ہیں یا گناہوں کی پاداش ہیں۔

۶۶۳۰..... جس نے دنیا میں کوئی برائی کی اسے دنیا میں ہی بدلہ مل جائے گا۔ حاکم عن ابی بکر

۶۶۳۱..... جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہے اور کہے اے اللہ! میں آپ کے ہاں ثواب کی امید رکھتا ہوں، تو مجھے اس کا بدلہ دے اور اسے بھلائی سے بدل دے۔ ابو داؤد، حاکم عن ام سلمہ، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سلمۃ

۶۶۳۲..... میری امت کو ایسی چیز دی گئی جو کسی امت کو نہیں دی گئی وہ یہ کہ مصیبت کے وقت انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہیں۔

طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۳۳..... جس مسلمان کو جو مصیبت بھی پہنچے اور وہ اس کلمہ کو کہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اے اللہ مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما، اور اس کے عوض مجھے بھلائی عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کا اجر عطا فرمائیں گے اور اسے اس کے عوض بہتر بدلہ عطا فرمائیں گے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ام سلمہ، مسند احمد عن ام سلمۃ

۶۶۳۴..... جسے کوئی مصیبت پہنچی اور اسے اپنی پہلی مصیبت یاد آ گئی اور اس نے دوبارہ انا للہ کہا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنا ہی اجر لکھیں گے جیسا اسے مصیبت کے دن عطا کیا تھا، اگرچہ اس کا زمانہ کافی ہو گیا ہو۔ ابن ماجہ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۶۶۳۵..... جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ انا للہ کہہ لیا کرے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔

ابن عدی فی الکامل والبزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... پہلے زمانے میں کھڑاویں ہوتی تھیں پاؤں کا تلوا صرف ایک لکڑی پر ٹکتا تھا اور اوپر سے چمڑے کے چار تسمے باندھ دیئے جاتے تھے، آج کل جوتوں کی شکل بالکل مختلف ہو چکی ہے۔

۶۶۳۶..... تم میں سے ہر ایک ہر (نقصان کی) چیز میں انا للہ کہہ لیا کرے یہاں تک کہ جوتے کے تسمہ ٹوٹنے کے بارے میں بھی کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۳۷..... مجھے مسلمان پر تعجب ہوتا ہے جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ثواب کی امید رکھتا اور صبر کرتا ہے اور جب اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور مسلمان کا شکر ہر چیز میں اجر کا باعث ہے حتی کہ وہ لقمہ جو وہ اپنے منہ کی طرف اٹھاتا ہے۔

الطیالسی، بیہقی عن سعد

۶۶۳۸..... اجر کی بڑھوتری مصیبت کی عظمت کے وقت ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔

المحاملی فی امالیہ عن ابی ایوب

مومن کی تکلیف مصیبت ہے

۶۶۳۹..... ہر وہ چیز جو مومن کو تکلیف پہنچائے وہ مصیبت ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ادریس الخولانی، مرسلاً

۶۶۴۰..... بے شک مومن کو راستہ بتانے اور اپنی زبان سے عجمی کے لیے تعبیر کرنے، راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانے پر اجر ملتا ہے، حتی کہ اسے

اپنے کپڑے سے جوں ہٹانے پر اجر ملتا ہے جسے وہ اپنے ہاتھ سے چھو کر گرا دیتا ہے پھر اس کے لیے اس کا دل دھڑکتا ہے چنانچہ اسے اس کے مقام پر لوٹا دیتا ہے تو اس کی وجہ سے بھی اس کے لیے اجر لکھا جاتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... معمولی چیزوں پر رحم بڑی مخلوق پر رحم کرنیکا سبب ہے، لیکن زہریلی اور نقصان دہ چیزوں کا مارڈالنا شریعت کا حکم ہے۔

۶۶۴۱..... مؤمن کو جو بھی ناپسندیدہ بات پیش آئے وہ مصیبت ہے۔ طبرانی عن ابی امامہ

۶۶۴۲ ..... جو ناپسندیدہ چیزیں تم دیکھتے ہو تو یہ ان میں سے ہیں جن سے تم غمزدہ ہوتے ہو، ایسے لوگوں کے لیے بھلائی مؤخر کی جاتی ہے۔

حاکم عن ابی اسماء الرحبی، مرسلاً

۶۶۴۳..... مصائب، امراض اور صدقہ کو چھپانا نیکیوں کے خزانے ہیں۔ الحلیة عن ابن عمر

الاکمال

۶۶۴۴...... جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ میری (وفات کی) مصیبت یاد کرے کیونکہ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن سابط الجمعی، ابن سعد عن عطاء بن ابی رباح

۶۶۴۵ جب تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یوں کہا کرو، اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر عطا فرما اور اس کے بدلے بھلائی پیدا فرما۔

ابن سعد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۶۶۴۶ جس نے مصیبت کے وقت انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تین باتیں واجب کرا چکا، ہر بات دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے ابو عبید نے فرمایا: یعنی (ترجمہ آیت) انہیں لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور شاباشیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اخرجہ عن حجاج عن ابن جریج، قال بلغنا فذکرہ معضلاً

تشریح: ...... اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام یہ چیزیں عطا ہوئیں۔

۶۶۴۷ ...... جس مسلمان کو کوئی ایسی مصیبت پہنچی جس سے وہ غمگین ہو جائے پھر اس نے انا للہ کہا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں نے (کسی مصلحت کی بنا پر) اپنے بندے کا دل غمگین کیا (مگر پھر بھی) اس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی اس کے بدلہ اس کا ثواب جنت کر دو، اور جسے کوئی مصیبت یاد آئی اور اس نے انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا فرمائے گا۔

دارقطنی فی الافراد و ابن عساکر عن الزہری، مرسلاً

۶۶۴۸ ...... جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچی اور وہ کہتا ہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے، اے اللہ! میں آپ کے ہاں اپنی مصیبت پر ثواب کی امید کرتا ہوں مجھے اس کے بدلہ بھلائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرما دیتے ہیں۔

ابو داؤد طیالسی، الحلیة، مسند احمد، عن ام سلمہ عن ابی سلمہ

تشریح: ...... یہاں عبدک غلط ہے صحیح عندک ہے جیسا کہ روایت نمبر ۶۶۵۲ میں آرہا ہے۔ علوی

مصیبت کے وقت انا للہ پڑھے

۶۶۴۹ ...... جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچی پھر وہ اس کی طرف پناہ لیتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما، اور مجھے اسکے بدلہ بھلائی بخش، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت

پراجرعطافرماتے ہیں، اور وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اسے کوئی بھلائی عطافرمائیں۔ابن سعد عن ام سلمه

۶۶۵۰..... جس نے مصیبت کے وقت انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت (سے ہونے والے نقصان) کو پورا کردیتے ہیں اس کی آخرت بہتر بنادیتے اور اسے ایسا عوض اور بدلہ عطافرماتے ہیں جسے وہ پسند کرے گا۔ابو الشیخ عن ابن عباس

۶۶۵۱..... جسے کوئی مصیبت پہنچی تو جب اسے وہ مصیبت یاد آئی تو اس نے کہا: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا نیا اجر عطافرماتے ہیں جیسا اسے مصیبت پہنچنے کے دن عطا کیا تھا۔

طبراني في الكبير، بيهقي في شعب الايمان عن فاطمة بنت الحسين عن ابيها

۶۶۵۲..... جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یوں کہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے اے اللہ میں آپ کے ہاں اپنی مصیبت کے ثواب کی امید رکھتا ہوں، مجھے اس کا اجر اور اس کے عوض بدلہ عطافرما۔ابن حبان حاكم عن ام سلمه

۶۶۵۳..... جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میری وفات کی جو مصیبت اسے پہنچی اسے یاد کرے، اس واسطے کہ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔

ابن السني في عمل اليوم والليله عن عطا بن ابي رباح

۶۶۵۴..... جسے کوئی مصیبت پہنچی پھر اس نے اپنی مصیبت یاد کی تو اسے چاہیے کہ میری مصیبت جو اسے پہنچی اسے یاد کرے، اس واسطے کہ وہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔بقي بن مخلد والباوردي وابن شاهين وابن قانع وابونعيم في المعرفة عن عبدالرحمن بن سابط عن ابيه وحسن

۶۶۵۵..... جسے کوئی مصیبت پہنچی تو وہ میری وجہ سے پہنچنے والی مصیبت کو یاد کرے۔ابن السني في عمل اليوم والليله وابونعيم عن بريدة

۶۶۵۶..... اے لوگو! تم میں سے جسے میرے بعد کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میری (وفات کی) مصیبت جو اسے پہنچے گی اسے یاد کر کے اپنی تسلی کرے، اس واسطے کہ میرے بعد میری امت کو اس مصیبت جیسی مصیبت ہرگز نہیں پہنچے گی۔طبراني في الاوسط عن عائشة

تشریح:..... واقعی! کتنا بڑا ہی کوئی غم کیوں نہ ہو، نبی کریم ﷺ کی وفات کی یاد سب کو ایک غم بنا دیتی ہے۔

آج تک دنیا میں جتنے غم سہے
اک تیرا ہے غم اک طرف ہیں غم نئے (علوی)

۶۶۵۷..... اے ابوبکر! دنیا میں مصیبت (اعمال کا) بدلہ ہے۔هناد وابن جرير عن مسلم، مرسلاً

۶۶۵۸..... اے ابوبکر! تمہیں اور مومنوں کو اس کا بدلہ دنیا میں مل جائے گا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو اور تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو، رہے دوسرے لوگ تو ان کے لیے یہ سب کچھ جمع کرلیا جائے گا اور قیامت کے روز اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ترمذي وضعفه عن ابي بكر آپ نے نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں سوال کیا جو کوئی برائی کرے گا اسے اسکا بدلہ دیا جائے گا، راوی کا بیان ہے آپ نے یہ فرمایا۔

۶۶۵۹..... مصیبتوں کے باقی ماندہ حصوں کو پکڑو۔ابن صصري في اماليه عن موسىٰ بن جعفر، مرسلاً

عام بیماریوں پر صبر کرنے کی فضیلت

۶۶۶۰..... عافیت والے (جب) مصیبت زدہ لوگوں کا ثواب دیکھیں گے تو قیامت کے روز یہ چاہیں گے کہ کاش ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ترمذي والضياء عن جابر

۶۶۶۱..... قیامت کے روز عافیت والے (جب) مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب ملتا دیکھ کر چاہیں گے کہ کاش دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔

ترمذي عن جابر

۶۶۶۲..... مومن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اسے گناہوں سے ایسے صاف کردیتی ہے جیسے بھٹی ناکارہ لوہے کو صاف کردیتی ہے۔

بخاری فی الادب، طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۶۳..... بندہ جب بیمار پڑ جائے یا سفر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی اجر لکھتے ہیں جیسا عمل وہ صحت وا قامت کی حالت میں کرتا تھا۔

مسند احمد بخاری عن ابی موسی

تشریح:..... اس لیے جو لوگ صاحب فراش ہو گئے انہیں کچھ چنتا نہ کرنی چاہیے وہ جیسے نیک کام صحت کی حالت میں کیا کرتے تھے اب بھی ان کا اکاؤنٹ کھلا ہے۔

۶۶۶۴..... اللہ تعالیٰ مریض کو اس عمل سے افضل ثواب عطا کرتے ہیں جو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا جب تک (وہ بیماری کی) رسیوں میں جکڑا رہے اور مسافر کو اس سے افضل جو وہ اقامت کی حالت میں کرتا تھا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۶۶۶۵..... مجھے ان دو فرشتوں پر تعجب ہوا جو آسمان سے ایک بندے کی تلاش میں اترے اور اسے اپنی نماز گاہ پر نہیں پایا، پھر وہ اپنے رب کی طرف واپس چلے گئے، اور عرض کرنے لگے: اے ہمارے رب! ہم آپ کے فلاں مؤمن بندے کا رات دن کا اتنا اتنا ثواب لکھا کرتے تھے، جبکہ اسے آپ نے اپنے جال میں بند کر رکھا ہے تو ہم نے اس کے لیے کچھ نہیں لکھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کا رات دن کا عمل لکھو اور اس کے عمل سے کچھ کم نہ کرو، میں نے اسے جو روکا ہے اس کا اجر میرے ذمہ ہے اور اسے وہی اجر ملے گا وہ عمل کرتا تھا۔

الطیالسی، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کی شان کریمی پر قربان جائیں کیسے کیسے اپنے بندوں کو نوازتے ہیں۔

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں (اقبال مرحوم)

۶۶۶۶..... دن کا جو عمل بھی ہو اس پر مہر لگ جاتی ہے، بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب! آپ نے اپنے فلاں بندے کو (عمل کرنے سے) روک رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کے لیے اس کے عمل کی طرح مہر لگاؤ، یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے یا مر جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عقبۃ بن عامر

بیماری گناہوں کو مٹا دیتی ہے

۶۶۶۷..... جب کوئی بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف وحی بھیجتے ہیں: میں نے اپنے بندے کو اپنی بیڑیوں میں سے ایک بیڑی پہنادی ہے پس اگر میں نے اسکی روح قبض کر لی، تو اسے بخش دوں گا، اور اگر اسے (بیماری سے) عافیت دی تو یہ ایسے بیٹھے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ حاکم عن ابی امامہ

۶۶۶۸..... جس مسلمان بندے کے جسم میں کوئی تکلیف اور مصیبت پہنچی ہے اللہ تعالیٰ حفاظت کے فرشتوں کو حکم دیتے ہیں: میرے بندے کے لیے ہر روز اتنی بھلائی لکھو جتنی وہ کرتا تھا، جب تک وہ میری رسیوں میں گرفتار ہے۔ حاکم عن ابن عمرو

۶۶۶۹..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے کسی مؤمن بندے کو آزماتا ہوں پھر وہ میری تعریف کرے، جس آزمائش میں میں نے اسے مبتلا کیا اس پر صبر سے کام لے، تو وہ اپنے بستر سے ایسے پاک صاف اٹھے گا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ حفاظت کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں نے ہی اپنے اس بندے کو بیڑی میں گرفتار کیا اور اسے آزمایا، تو اب بھی تم اس کے لیے وہ اجر لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں تم لکھتے تھے۔ مسند احمد، ابویعلی، طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ عن شداد بن اوس

۶۶۷۰..... جب مسلمان بندے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ لکھنے والے فرشتوں سے کہتے ہیں: اس کے لیے اس سے افضل اجر لکھو جیسا وہ آزادی کی حالت میں عمل کرتا تھا یہاں تک کہ میں اسے آزاد کر دوں۔ الحلیۃ عن ابن عمرو

۶۶۷۱..... جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس جیسا عمل لکھو جیسا وہ کرتا تھا یہاں تک

کہ میں اسے عافیت دے دوں یا اس کی روح قبض کرلوں۔ابن ابی شیبہ عن عطاء

۶۶۷۲..... مصیبت وتکلیف کی گھڑیاں برائیوں کوختم کردیتی ہیں۔ابن ابی الدنیا فی الفرج عن الحسن مرسلاً

۶۶۷۳..... دنیا میں مصیبت کی گھڑیاں، آخرت میں مصیبت کی گھڑیوں کوختم کردیں گی۔

بیھقی فی شعب الایمان عن الحسن، مرسلاً. فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۶۶۷۴..... بیماری کی گھڑیاں، گناہوں کی گھڑیوں کوختم کردیتی ہیں۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ایوب

۶۶۷۵..... مؤمن کی جس رگ کوبھی مارا گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے ایک گناہ کم کردیں گے اس کے عوض ایک نیکی لکھیں گے، اوراس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کریں۔حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۷۶..... اے ام العلاء تمہیں خوشخبری ہو اس واسطے کہ مرض الموت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں ایسے ختم کردیتے ہیں جیسے آگ خراب لوہے کوختم کردیتی ہے۔طبرانی عن ام العلاء

۶۶۷۸..... جومؤمن مرد اورعورت بیمار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کوان کے گزرے ہوئے گناہوں کے لیے کفارہ بنادیتے ہیں۔

البزار عن ابن عمرو

۶۶۷۹..... جوشخص ایک رات بیمار رہا اورصبر کرکے اللہ تعالیٰ سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہوکر نکلے گا گویا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا۔الحکیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۸۰..... بیمار دنیا میں اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہے جس کے ذریعہ اپنے بندوں کوادب سکھاتے ہیں۔الخلیلی فی جزء عن حدیثہ عن جریر

۶۶۸۱..... مریض کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے (موسم خزاں) میں پتے جھڑتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن اسد بن کرز

۶۶۸۲..... اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جسے مصیبت نہیں پہنچی اورنہ اس جسم میں جسے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ابن سعد عن عبداللہ بن عبید بن عمیر، مرسلاً

تشریح:..... بعض دفعہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے جس کا نتیجہ انتہائی برا نکلتا ہے اس واسطے عافیت کی دعا مانگنی چاہیے۔

۶۶۸۳..... جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کے لیے کوئی مقام آگے نکل جاتا ہے (جسے یہ عمل کے ذریعہ نہیں پہنچ پاتا) تو اللہ تعالیٰ اسے اہل ومال کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں، پھر اسے اسی حالت پر ثابت قدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مقام کو پالیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف اس سے آگے نکل چکا تھا۔بخاری فی التاریخ ابوداؤد فی روایۃ ابن داسہ وابن سعد، ابویعلی عن محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ

تشریح:..... یوں بھی نواز دیتے ہیں اس بندہ عاجز کو، بس ان کی نظر عنایت چاہیے۔

۶۶۸۴..... بندہ جب تین دن بیمار رہے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے (پاک ہوکر) نکلتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔

طبرانی فی الاوسط وعن ابو الشیخ عن انس

۶۶۸۵..... جب بندہ بیمار پڑجاتا ہے تو بائیں جانب والے فرشتے کوکہا جاتا ہے: قلم اٹھالے (یعنی لیکن لکھنا موقوف کردے) اوردائیں جانب والے سے کہا جاتا ہے جو وہ عمل کرتا تھا اس سے بہتر اس کے لیے لکھو، اس واسطے کہ مجھے اس کا علم ہے اور میں نے ہی اسے (اس بیماری کی رسی میں) گرفتار کیا ہے۔ابن عساکر عن مکحول، مرسلاً

تشریح:..... اس لیے صحت مندی میں جتنے بھلائی کے کام ہوسکتے ہوں ان کے کرنے میں ہرگز دریغ اورپس وپیش نہ کریں۔

۶۶۸۶..... بندۂ مؤمن (کوجب بخار ہوتا ہے اور) وہ بیمار ہوتا ہے اورپھر اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت بخشتے ہیں تو یہ بیماراس کے پہلے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے، اور مستقبل کے لیے نصیحت ہوجاتی ہے اورمنافق جب بیمار پڑتا ہے اورپھر اسے عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جسے اس کے گھر والوں نے باندھا اورپھر کھول دیا اسے یہ بھی پتہ نہیں کہ کیوں باندھا اورنہ اس بات کا علم ہے کہ کیوں کھولا۔ابوداؤد عن امر الرام

تشریح:..... مؤمن کا عنداللہ بڑا رتبہ ہے کاش مؤمن اپنی قدر جانتا تو اس طرح واویلا نہ کرتا۔

بیماری میں جزع وفزع کی ممانعت

۶۶۸۷...... مجھے مؤمن پراوراس کے جزع فزع اورواویلا کرنے پر تعجب ہے، اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس کے لیے بیماری میں (کتنا اجر ہے) تو وہ چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے تک بیمار ہی رہتا۔ الطیالسی، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۶۶۸۸...... اللہ تعالیٰ بندوں کی مایوسی اور غیر (اللہ) کو قریب سمجھنے کی وجہ سے تعجب کرتے اور ہنستے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابن رزین

۶۶۸۹...... مسافر شخص جب بیمار ہوتا ہے اور اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے دیکھتا ہے تو اپنے کسی پہچاننے والے کو نہیں پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں ان گناہوں سے جو پہلے ہوگزرے۔ ابن النجار عن ابن عباس

۶۶۹۰...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مؤمن جب ہر بھلائی پالیتا ہے، تو میں اس کے دونوں پہلوؤں سے اس کی جان کھینچ لیتا ہوں، اور وہ میری تعریف کررہا ہوتا ہے۔ الحکیم عن ابن عباس وعن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۶۹۱...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ میں جب اپنے مؤمن بندے کو (بیماری میں) مبتلا کرتا ہوں اور وہ عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہ کرے، تو میں اسے اپنی قید سے آزاد کردیتا ہوں، پھر اسکے گوشت کے بدلہ میں اچھا گوشت اور خون کے بدلہ اچھا خون لگادیتا ہوں، پھر وہ از سر نو عمل شروع کردیتا ہے۔ حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۶۹۲...... سلامتی کے لیے بیماری کافی ہے۔ فردوس عن ابن عباس

تشریح:...... کیونکہ بیماری یا رفع درجات کا سبب ہوتی ہے یا گناہوں کا کفارہ۔

۶۶۹۳...... مؤمن کو جسم میں جو بھی تکلیف وہ چیز پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کی گناہوں کا کفارہ کردیتے ہیں۔ مسند احمد، حاکم عن معاویة

۶۶۹۴...... جس بندے کو بیماری کی وجہ سے مرگی پڑتی ہو تو اللہ تعالیٰ بیماری کے بعد اسے پاک اٹھالیتے ہیں۔ طبرانی عن ابی امامة

۶۶۹۵...... اللہ تعالیٰ جب مسلمان بندے کو جسم کی کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتہ سے فرماتے ہیں: اس کے لیے اس کے عمل میں سے نیک عمل کا ثواب لکھو، اگر اسے شفادے دی تو اسے (گناہوں سے) دھوکر پاک کردیں گے اور اگر اسکی روح قبض کرلی تو اسے بخش دیں گے اور اس پر رحم فرمائیں گے۔ مسند احمد عن انس

۶۶۹۶...... جسے اپنے مال یا بدن میں کوئی مصیبت پہنچی اور اسے پوشیدہ رکھا لوگوں سے شکایت کا اظہار نہ کیا، تو اللہ تعالیٰ (کے فضل کی وجہ سے) حق ہے کہ وہ اسے بخش دیں۔ طبرانی عن ابن عباس

۶۶۹۷...... جسے بدن میں کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اسے چھوڑ دیا (اس کی پروانہیں کی) تو یہ اس کے (گناہوں کے) لیے کفارہ ہے۔ مسند احمد عن رجل

۶۶۹۸...... بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی ایسی ہی حفاظت فرماتے ہیں جیسے مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت کی چراگاہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بیهقی عن حذیفة

۶۶۹۹...... ہر لغزش، یا کسی رگ کا پھڑکنا یا کسی لکڑی کی خراش تمہارے ان اعمال کا نتیجہ ہیں جو تم نے آگے بھیجے، اور اللہ جو چیز بخشتا ہے وہ زیادہ ہیں۔

ابن عساکر عن البراء رضی الله عنه

۶۷۰۰...... اے ابوبکر! رہے تم اور مؤمن تو تمہیں دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے گا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملو اور تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو، رہے دوسرے لوگ تو ان کے لیے جمع کیا جارہا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز انہیں بدلہ دیا جائے گا۔ ترمذی عن ابی بکر، مر برقم ۶۶۵۸

۶۷۰۱...... مؤمن کی ہمیشہ کی بیماری اس کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ حاکم، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۶۷۰۲...... جب مؤمن بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال لکھنے والے دونوں فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس جیسا ثواب لکھو جیسا وہ اپنی صحت میں عمل کرتا تھا جب تک وہ میری (طرف سے) قید (مرض) میں ہے، پس اگر میں نے اس کی روح قبض کرلی تو بھلائی کی طرف اور اگر اسے عافیت دی تو میں اس کے لیے اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون پیدا کردوں گا۔

هناد عن عطاء، مرسلاً

تشریح:......یعنی تم لکھتے رہو یہ مجھے علم ہے کہ کب اسے عافیت دینی ہے اور کب تک مرض میں مبتلا رکھنا ہے اس واسطے لفظ شرط (ان) لائے۔

۶۷۰۳...... انسان بعض دفعہ نیک عمل کررہا ہوتا ہے تو کوئی بیماری یا سفر اسے اس عمل سے غافل کردیتا ہے تو اس کے لیے نیک عمل کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے جو وہ کرتا تھا جبکہ وہ تندرست اور اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہو۔ ابو داؤد، حاکم عن ابی موسیٰ

۶۷۰۴...... بندہ جب بیمار ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں، اور فرماتے ہیں: دیکھو وہ اپنے بیمار پرسوں سے کیا کہتا ہے، تو جب وہ فرشتے اس کے پاس جائیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کررہا ہو تو یہی بات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے یہ انعام ہے کہ اگر میں نے اسے موت دے دی تو اسے جنت میں داخل کروں گا، اور اگر اسے شفا دی تو اس کے خون کے بدلہ اچھا خون اور اس کے گوشت کے بدلہ اچھا لگادوں گا، اور اس سے اس کی برائیاں دور کردوں گا۔

دارقطني في الغرائب وابن صخر في عوالي مالک عن ابي هريرة رضي الله عنه

۶۷۰۵...... مریض کی آہ و پکار تسبیح (کا ثواب رکھتی) ہے، اور اس کا چیخنا لا الٰہ الا اللّٰہ (کہنے کے برابر) ہے اور اس کا سانس لینا صدقہ (کرنے کے مترادف) ہے اور بستر پر اس کا سونا عبادت (شمار ہوتا) ہے۔ اور اس کا ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کروٹ لینا ایسا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دشمن سے قتال کررہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس سے افضل عمل لکھو جو وہ اپنی صحت میں کرتا تھا جب وہ اٹھ کر چلنے لگتا ہے تو ایسے (پاک صاف) ہوجاتا ہے جیسا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ تھا ہی نہیں۔

خطيب والديلمي عن ابي هريرة رضي الله عنه، قال رجاله معروفون بالثقة الا حسين بن احمد البلخي فانه مجهول

۶۷۰۶...... مریض کی آہ و پکار لکھی جاتی ہے، پس اگر وہ صبر کرنے والا ہو تو اس کی آہ نیکیاں (بن جاتی) ہیں اور اگر اس کی آہ جزع فزع ہو اور وہ بے صبری کرے تو اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔ ابو نعیم عن علی

۶۷۰۷...... اے حمیرا کیا تجھے معلوم نہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، جس کی وجہ سے مریض راحت حاصل کرتا ہے۔

الديلمي عن عائشه رضي الله عنها

تشریح:......حمیرا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لاڈ سے نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے کبھی عائش بھی فرماتے، ام المؤمنین کا چہرہ انتہائی سرخ تھا۔

۶۷۰۸...... جب بندے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے وہ عمل لکھو جو وہ آزادی سے کرتا تھا، یہاں تک کہ میرے علم کے مطابق یہ بات ظاہر ہوجائے کہ اسے موت دینی ہے یا اسے (بیماری سے) آزاد کرنا ہے۔ طبرانی عن ابن عمر

اللہ تعالیٰ کا علم فضل سے مقدم ہے، اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ فلاں شخص گر کر مرے گا، مگر اس کے اسباب اللہ تعالیٰ نے بعد میں ظاہر فرمائے تو یہاں بھی یہی مراد ہے۔

بیماری کی وجہ سے جو عمل چھوٹ جائے اس پر اجر ملتا رہتا ہے

۶۷۰۹...... انسان جب اچھے طریقے سے عبادت کرے، اور پھر بیمار پڑ جائے تو جو فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے اسے کہا جاتا ہے: اس کے لیے ایسا ہی

عمل لکھو جیسا وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا، یہاں تک کہ میں اسے عافیت بخشوں یا اپنی طرف سمیٹ لوں۔ بخاری مسلم عن ابن عمر

۶۷۱۰..... بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اس کا دل نرم پڑ جاتا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے، یوں اس کی آنکھوں سے مکھی برابر آنسو کے قطرے گرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں پس اگر اسے بیماری سے صحتیاب کر کے اٹھانا ہوا تو پاک اٹھائیں گے، اور اگر اس کی روح قبض کرنی ہوئی تو پاک صاف حالت میں قبض کریں گے۔ حاکم في تاریخه والدیلمی عن انس

۶۷۱۱..... مؤمن جب بیمار ہوتا ہے (تو اگر) اسے بیماری میں اجر نہ ملے لیکن اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

طبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۶۷۱۲..... جب مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف پیام بھیجتے ہیں، اور فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میں نے ہی اپنے بندے کو اپنی بیڑیوں میں سے ایک بیڑی میں جکڑا ہے، تو اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی تو میں اس کی بخشش کر دوں گا اور اگر اسے عافیت دی تو اس وقت بھی یہ بخشا ہوا ہے اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ طبرانی عن ابی امامة

۶۷۱۳..... اسے باہر نکال دو، جو کسی جہنم والے کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے (سمویہ عن انس) کہ ایک اعرابی آکر کہنے لگا، یا رسول اللہ! مجھے نہ سر میں درد ہوا اور نہ کبھی کوئی اور تکلیف پہنچی تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔ اس طرح کے نادر واقعات ہوئے۔

۶۷۱۴..... جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ حاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح:..... آپ علیہ السلام نے ایک اعرابی سے فرمایا: کیا تجھے کبھی بخار ہوا ہے؟ وہ کہنے لگا بخار کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ گرمی جو گوشت اور کھال کے مابین ہوتی ہے اس نے کہا: میں نے تو ایسی کیفیت نہ کبھی پائی اور نہ مجھے کبھی کوئی بیماری لگی، آپ نے فرمایا: کبھی سر درد ہوا؟ اس نے کہا سر درد کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک رگ ہے جو انسان کے سر میں اس پر ماری جاتی ہے، اس نے کہا: میں نے کبھی یہ کیفیت بھی نہیں پائی، راوی کا بیان ہے پھر آپ نے یہ بات ذکر کی۔

۶۷۱۵..... کیا تجھے کبھی بخار ہوا؟ وہ شخص بولا: بخار کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک گرمی ہے جو کھال اور گوشت کے درمیان ہوتی ہے، اس نے کہا: نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تجھے کبھی سر درد ہوا؟ وہ بولا: سر درد کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک رگ ہے جو انسان کے سر میں اس پر ماری جاتی ہے، وہ بولا نہیں، آپ نے فرمایا: جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ مسند احمد وهناد عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۶۷۱۶..... اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تو وہ تمہیں صحت عطا فرما دیں گے، اور اگر چاہو تو صبر کرو، تو تمہارا نہ کوئی حساب اور نہ تمہیں کوئی عذاب ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۶۷۱۷..... مجھے مؤمن پر اور بیماری کی وجہ سے اس کے جزع فزع کرنے پر تعجب ہوتا ہے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ اس کے لیے بیماری کیا اجر ہے تو وہ یہ بات پسند کرے گا کہ اپنے رب کو ملنے تک بیمار ہی رہے۔ ابو داؤد طیالسی وابن النجار عن ابن مسعود

۶۷۱۸..... کیا تمہیں معلوم ہے کہ مؤمن پر بیماری میں جو سختی ہوتی ہے اس کی وجہ سے اس کی برائیاں جھڑ جاتی ہیں۔ هناد عن بعض امهات المؤمنین

۶۷۱۹..... کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ تم صحتمند رہو اور بیمار نہ پڑو؟ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ حملہ آور گدھوں جیسے ہو جاؤ اور یہ پسند نہیں کرتے کہ مصیبت والے لوگ اور کفارے والے بنو؟ بے شک بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ہوتا ہے، جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے یوں وہ اس منزل اور مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔

رویانی وابن منده ابونعیم عن عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمة عن ابیه عن جده

۶۷۲۰..... تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ وہ صحتمند رہے اور بیمار نہ پڑے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سب یہ چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ حملہ آور گدھوں جیسے بن جاؤ؟ کیا تم مصیبت آزمائش اور کفارات والے لوگ نہیں بننا چاہتے؟ اس ذات کی قسم! جس

کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور مبتلا بھی اس کی اپنے ہاں عزت وکرامت کی وجہ سے کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے (مؤمن) بندے کا جنت میں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ اعمال کے ذریعہ حاصل نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں مبتلا کردیتا ہے یوں وہ اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہ کرسک رہا تھا۔

طبرانی فی الکبیر والبغوی وابونعیم بیهقی فی شعب الایمان عن ابی فاطمة الضمری

۶۷۲۱.....کون صحتمند رہنا چاہتا ہے کہ بیمار نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: ہم (سب چاہتے ہیں) آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اچھلنے والے گدھوں جیسا ہونا چاہتے ہو؟ کیا تم مصیبت اور کفارات والے لوگ نہیں بننا چاہتے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ مؤمن کو مصیبت میں مبتلا کردیتا ہے کیونکہ مؤمن کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدرومنزلت ہے مؤمن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کرسکتا چنانچہ مصیبت میں مبتلا ہوئے بغیر وہ اس درجہ میں نہیں پہنچ سکتا۔ ابن سعد عن عبدالله بن ایاس بن ابی فاطمة عن ابیه عن جده

۶۷۲۲.....اگر انسان کے لیے صرف صحت اور سلامتی ہوتی تو ہلاک کرنے والی بیماری کے طور پر کافی ہوتیں۔ ابن عساکر، ابن ماجه عن ابن عباس

۶۷۲۳..... اللہ تعالیٰ جس مسلمان کو جسم کی کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو حفاظت (اعمال) کے ان فرشتوں سے فرماتے ہیں جو لکھتے ہیں: میرے بندے کے ہر رات دن میں بھلائی کے وہ کام لکھو جو وہ صحت اور سلامتی کی حالت میں کیا کرتا تھا، جب تک وہ میری (طرف سے بیماری کی) رسیوں میں گرفتار ہے۔ مسند احمد، دارقطنی فی الافراد، طبرانی، الحلیة عن ابن عمرو

۶۷۲۴.....جس مسلمان کو جسم میں کوئی تکلیف پہنچے، تو اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو فرماتے ہیں جو اس بیماری میں اس بندے کی حفاظت کرتے ہیں: میرے بندے کے لیے ہر رات دن میں بھلائی کا وہ کام لکھو جو وہ کرتا تھا جب تک وہ میری رسیوں میں گرفتار ہے۔ هناد عن ابن عمرو

۶۷۲۵..... جو مسلمان کافی عرصہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا رہے جو اسے (نیکی کے) کاموں سے روک دے جن تک صحت مندوں کی رسائی ہے، بیمار ہونے کے بعد تو وہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے بعد اس کا عمل زائد ہوتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن عبدالله بن سبرة

تشریح:.....یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے زائد ثواب ملتا رہتا ہے اگرچہ وہ عمل نہیں کرسکتا۔

۶۷۲۶..... ہر روز کے عمل پر مہر لگ جاتی ہے جب بندے اور عمل کے درمیان کوئی رکاوٹ آجاتی ہے تو حفاظت (اعمال) کے فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ کے بندے نے عمل کیا: اس سے پہلے کے اس کے درمیان اور اس کے عمل کے مابین رکاوٹ پیدا ہوا اور آپ کو بخوبی علم ہے۔ حاکم عن عقبة بن عامر

۶۷۲۷..... جو مسافر بیمار پڑ جائے اور اپنی آنکھ سے (لوگوں کو) دیکھے تو جس اجنبی پر بھی اس کی نظر پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہر اس سانس کے بدلہ جو سانس وہ لیتا ہے ستر ہزار نیکیاں لکھتے اور ستر ہزار (چھوٹے) گناہ اس (کے نامۂ اعمال) سے مٹادیتے ہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس

تشریح:.....کبیرہ گناہ صرف سچی توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں۔

۶۷۲۸..... جو مؤمن مرد اور عورت اور مسلمان مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کی برائیوں کو کم کردیتے ہیں۔

ابوداؤد طیالسی مسند احمد، بخاری فی الادب، ابن حبان، سعید بن منصور عن جابر

۶۷۲۹..... جو مسلمان کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ (صغیرہ) گناہ معاف کردیتے ہیں اور صحت کی حالت میں جو وہ عمل کرتا تھا اس کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ ابن النجار عن ابی سعید

۶۷۳۰..... جو مسلمان مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو وہ بیماری اس کے (صغیرہ) گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے۔

الشیرازی فی الالقاب عن جابر رضی الله عنه

۶۷۳۱..... جو مسلمان مرد اور عورت اسی طرح جو مؤمن مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کی برائیاں ایسے ختم کردیتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ ابن حبان عن جابر

۶۷۳۲ ...... اس مریض کی مثال جو اپنی بیماری سے شفایاب اور صحت مند ہو جائے اس اولے جیسی ہے جو آسمان سے صاف ستھرا اور اپنی رنگت میں اترتا ہے۔ الحکیم والبزار والدیلمی وابن عساکر عن انس

۶۷۳۳ ...... جس شخص کا کوئی ایسا عمل ہو جو کرتا تھا پھر بیماری یا سفر نے اسے اس عمل سے باز رکھا تو اس کے لیے حالت صحت اور قیام کا نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۶۷۳۴ ...... جو کسی رات بیمار ہوا اور اس بیماری کو اچھے انداز سے قبول کیا اور جو اس کے حقوق تھے وہ ادا کیے تو اسکے لیے ایک سال کی عبادت لکھی جائے گی، اور جو اسنے اضافہ کیا تو وہ اسی مقدار سے (لکھا جائے گا)۔ ابو الشیخ فی الثواب وابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۳۵ ...... اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! زمین پر جس مسلمان کو کسی بیماری یا اس کے علاوہ کی کوئی تکلیف پہنچی، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں ایسے ہی کم کر دیتے ہیں جیسے درخت سے اس کے پتے جھڑتے ہیں۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن مسعود

۶۷۳۶ ...... ام سُلیم! کیا تم آگ، لوہا اور لوہے کا میل پہچانتی ہو؟! تو تمہیں خوشخبری ہو، ام سلیم تم اپنی اس بیماری سے اگر شفایاب ہو گئی تو گناہوں سے ایسے ہی نکلو گی جیسے لوہا اپنے میل سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔ الخطیب عن ام سلیم الانصاریۃ

۶۷۳۷ ...... جو مؤمن مرد اور عورت بیمار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کم کر دیتے ہیں۔ الخطیب عن جابر

۶۷۳۸ ...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ شکایت کرے اور تین راتوں سے پہلے بیماری کا اظہار کرے تو گویا اس نے مجھ سے شکوہ کیا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

بخار کی مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت

۶۷۳۹ ...... بخار جہنم کی بھٹی سے آیا ہے تو جو کسی مسلمان کو جتنا حصہ بخار ہو وہ اس کا آگ کا حصہ ہے۔ مسند احمد عن ابی امامۃ

۶۷۴۰ ...... بخار جہنم کی بھٹی ہے اور وہ جہنم میں مؤمن کا حصہ ہے۔ طبرانی عن ابی ریحانہ

۶۷۴۱ ...... بخار میری امت کے لیے جہنم کا حصہ ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۶۷۴۲ ...... بخار خطاؤں کو ایسے گراتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے۔ ابن قانع عن اسد بن کرز، کمافی المنتخب ج ۱ ص ۲۲۰

۶۷۴۳ ...... بخار موت کا جاسوس ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ (کا مقرر کردہ) قید خانہ ہے۔ ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن انس

۶۷۴۴ ...... بخار موت کا جاسوس اور زمین میں مؤمن کے لیے اللہ تعالیٰ کا قید خانہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ جب چاہتے ہیں اپنے بندے کو قید کر دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

ھناد فی الزھد وابن ابی الدنیا فی المرض والکفارات، بیھقی عن الحسن، مرسلاً

۶۷۴۵ ...... بخار ہر مؤمن کا جہنم میں سے حصہ ہے۔ البزار عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۶۷۴۶ ...... بخار قیامت کے روز مؤمن کا آگ میں سے حصہ ہے۔ ابن ابی الدنیا عن عثمان

۶۷۴۷ ...... بخار آگ میں سے ہر مؤمن کا حصہ ہے، ایک رات کا بخار سال بھر کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔ القضاعی عن ابن مسعود

۶۷۴۸ ...... مؤمن کی مثال جب اسے سخت تکلیف اور بخار ہوتا ہے اس لوہے کی سی ہے جسے آگ میں داخل کیا جائے، پھر اس کا بے کار حصہ ختم ہو جائے اور کار آمد باقی رہ جائے۔ طبرانی، حاکم عن عبدالرحمن بن ازھر

۶۷۴۹ ...... بے شک بخار انسان سے فضول چیز کو ایسے ہی دور کرتا ہے جیسے بھٹی فالتو لوہے کو نکال دیتی ہے۔ طبرانی عن عبدربہ بن سعید بن قیس عن عمۃ

۶۷۵۰ ...... خوشخبری ہو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (بخار) مری آگ ہے جسے میں اپنے مؤمن بندے پر اس لیے مسلط کرتا ہوں

تا کہ قیامت کے روز وہ اس کا جہنم کا حصہ بن جائے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۵۱...... (ام السائب!) بخار کو برا بھلا نہ کہنا! کیونکہ یہ انسان کے گناہوں کو یوں ختم کرتا ہے جیسے بھٹی بے کار لوہے کو ختم کر دیتی ہے۔
مسلم عن جابر

۶۷۵۲...... بخار والے پر نیکیاں جاتی رہتی ہیں جب تک اس کے پاؤں تڑپتے اور رگ پھڑکتی ہے۔ طبرانی عن ابی

تشریح:...... شدت بخار کی وجہ سے انسان پاؤں مارتا ہے اور نبض تیز ہو جاتی ہے۔

بخار کو گالی دینا ممنوع ہے

۶۷۵۳...... بخار کو گالی نہ دو کیونکہ یہ گناہوں کو یوں ختم کرتا ہے جیسے بھٹی بے کار لوہے کو۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۵۴...... بخار اور مصیبت جو بندے کو پہنچتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش اور عتاب ہے یہاں تک کہ وہ سرمائے کے پیسے اپنے قمیص کے آستین میں رکھتا ہے اور پھر انہیں گم پا کر گھبرا جاتا ہے (یہ بھی ایک مصیبت ہے) یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے (ایسے صاف ہو کر) نکلتا ہے جیسے سونے کا سرخ ڈلا بھٹی سے نکلتا ہے۔ ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۵۵...... (ہڈیوں کا) بخار جس سے کمر کا درد ہوتا ہے اور بخار کی وجہ سے پسینہ پھوٹتا ہے اور سر درد مؤمن کے لیے تکلیف دہ (تو) ہوتے ہیں، اور مؤمن کا گناہ احد پہاڑ جتنا ہو تو اسے نہیں چھوڑتے، یہاں تک کہ اس کے ذمہ رائی دانہ برابر بھی کوئی گناہ نہیں رہتا۔
ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۷۵۶...... سر درد اور بخار مؤمن کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اس کے گناہ احد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں پھر وہ اس کے ذمہ ایک رائی برابر بھی کوئی گناہ نہیں چھوڑتے۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۷۵۷...... خوشخبری ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (بخار) میری آگ ہے جسے میں اپنے مؤمن بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں (تا کہ) قیامت کے روز جہنم میں سے اس کا حصہ ہو جائے۔
مسند احمد، وهناد، ابن ماجه وابن السني في عمل اليوم والليلة، حاكم، حلية الاولياء وابن عساكر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
آپ علیہ السلام نے ایک شخص کی عیادت فرمائی جسے بخار تھا تو آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

۶۷۵۸...... صبر کرو کیونکہ یہ انسان سے فضول چیز (یعنی گناہ) ایسے لے جاتا ہے جیسے بھٹی خراب لوہے کو ختم کر دیتی ہے یعنی بخار۔
طبرانی عن فاطمة الخزاعية

۶۷۵۹...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میری آگ ہے جسے میں اپنے مؤمن بندے پر مسلط کرتا ہوں تا کہ آخرت میں اس کا آگ میں سے حصہ ہو جائے۔ یعنی بخار۔ بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۰...... بے شک بخار جہنم کی بھٹی ہے جو اس میں مبتلا ہوا تو وہ اس کا جہنم میں سے حصہ ہے۔ ابو یعلی عن انس

۶۷۶۱...... بے شک بخار موت کا جاسوس ہے اور وہ مؤمن کا قید خانہ ہے آگ کا ٹکڑا ہے لہٰذا اسے ٹھنڈے پانی سے بجھاؤ۔ هناد عن الحسن مرسلاً

۶۷۶۲...... ہر آدمی کا جہنم میں حصہ ہے، اور اس کا حصہ بخار ہے جو اس کی کھال تو جلاتا ہے لیکن پیٹ نہیں جلاتا ہے یہ اس کا حصہ ہے۔
هناد عن الحسن، مرسلاً

۶۷۶۳...... عبد مؤمن کی مثال جسے سخت بخار یا عام بخار ہو اس لوہے کی سی ہے جسے آگ میں ڈالا جائے یوں اس کا خراب حصہ ختم ہو جائے اور

اچھا باقی رہ جائے۔البزار عن عبدالرحمن ابن ازھر

۶۷۶۴.....مجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ مجھے بخار سے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ ہر عضو کو اجر دیتی ہے۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۵.....بخار جہنم کی بھٹی ہے اور یہ مؤمن کا آگ سے حصہ ہے۔ابن النجار عن ابی ریحانۃ الانصاری

۶۷۶۶.....مت روؤ اس لیے کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے بتایا ہے کہ بخار میری امت کا جہنم میں سے حصہ ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۶۷۶۷.....بخار کو گالی نہ دو، کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے آگ خراب لوہے کی خرابی کو۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۸.....بخار پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ بندے کے گناہ ایسے دھو ڈالتا ہے جیسے بھٹی خراب لوہے کو ختم کر دیتی ہے۔حاکم عن جابر

۶۷۶۹.....اے انس! جسے تین رات بخار ہوا تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو کر نکلے گا گویا آج اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے اور دس روز بخار رہا تو اسے آسمان سے پکار کر کہا جاتا ہے: تمہارے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے از سر نو عمل شروع کرو۔الدیلمی عن ابن عن انس

۶۷۷۰.....اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں وہ تم سے یہ تکلیف دور کر دے اور اگر چاہو تو تمہارے لیے پاکی کا سبب بن جائے۔

مسند احمد، ابو داؤد عبد بن حمید والشاشی، ابن حبان، حاکم، بیھقی، سعید بن منصور عن جابر

اہل قباء نے آپ سے بخار کی شکایت کی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مختلف قسم کی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر

۶۷۷۱.....اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے آزماتے ہیں تاکہ اس کی آہ وزاری سنیں۔

بیھقی فی شعب الایمان، فردوس عن ابی ھریرۃ، بیھقی عن ابن، مسعود و فردوس .موقوفا علیھا

۶۷۷۲.....اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔طبرانی فی الاوسط، ابن حبان والضیاء عن انس

۶۷۷۳.....جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی دینا چاہیں تو اسے مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں۔مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ

۶۷۷۴.....مؤمن کے چہرے پر مصیبت ایسے ماری جاتی ہے جیسے اونٹ کے چہرے پر ماری جاتی ہے۔خطیب عن ابن عباس

۶۷۷۵.....اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو مصیبت اس کے ساتھ چمٹا دیتے ہیں۔

بیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب مرسلاً

اللہ کے محبوب بندوں پر آزمائش

۶۷۷۶.....اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں تو جو کوئی صبر کرے تو اس کے لیے صبر (کا بدلہ) ہے اور جو کوئی واویلا کرے اس کے لیے بے صبری (کا بدلہ) ہے۔مسند احمد عن محمود بن لبید

۶۷۷۷.....مؤمن مرد و عورت کی جان و مال اور اولاد میں مصیبت ہمیشہ رہتی ہے یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا تو اس کے ذمہ کوئی برائی نہ ہوگی۔ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۷۸.....لوگوں میں سب سے زیادہ انبیاء (علیھم السلام) آزمائے جاتے ہیں پھر ان جیسے لوگ (یعنی انبیاء کے حواری اور صحابہ) آدمی اپنے دین کے لحاظ سے آزمایا جاتا ہے اگر اس کے دین میں مضبوطی ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں نرمی ہو تو اسی کے بقدر آزمایا جاتا ہے مصیبت انسان کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دیتی ہے اور وہ زمین پر چلنے لگتا ہے اور اس کے ذمہ کوئی برائی نہیں ہوتی۔مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ، ترمذی عن سعد

۶۷۷۹......دنیا میں سب سے زیادہ نبی یا صفی (خدا کے برگزیدہ) کو آزمایا جاتا ہے۔ بخاری فی التاریخ عن ازواج النبی ﷺ

۶۷۸۰......سب سے زیادہ انبیاء (علیہم السلام) کو آزمایا جاتا ہے پھر نیک لوگوں کو پھران جیسوں کو پھران جیسوں کو۔ طبرانی فی الکبیر عن اخت حذیفہ

۶۷۸۱......سب سے زیادہ انبیاء (علیہم السلام) کو آزمایا جاتا ہے پھر نیک لوگوں کو ان میں سے کوئی فقروفاقہ میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس صرف ایک عبا ہوتی ہے جسے لیے وہ پھرتا رہتا ہے پھراسے پہن لیتا ہے، اور جوؤں میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قتل کردیتا ہے اور ان میں سے ہر ایک مصیبت پر اتنا خوش ہوتا ہے جتنا تم لوگ دینے پر خوش ہوتے ہو۔ ابن ماجہ، ابویعلی حاکم عن ابی سعید

۶۷۸۲......سب سے زیادہ انبیاء آزمائے جاتے پھر وہ لوگ جوان کے قریب ہوتے ہیں، پھر وہ جوان کے قریب ہوتے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن فاطمة بنت الیمان

۶۷۸۳......سب سے زیادہ انبیاء کو آزمایا جاتا ہے پھران جیسے لوگوں کو پھران جیسے لوگوں کو ان کے دین کے بقدر آزمایا جاتا ہے جس کا دین مضبوط ہوگا اس کی مصیبت سخت ہوگی جس کا دین کمزور ہوگا اس کی آزمائش بھی کمزور ہوگی بندے کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور پھر وہ لوگوں میں اس طرح چلتا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی برائی نہیں ہوتی۔ ابن حبان عن ابی سعید

تشریح:......یہ معاملہ صرف خاص خاص لوگوں کے ساتھ پیش آتا ہے۔

۶۷۸۴......سب سے زیادہ انبیاء کو پھران کے قریب رہنے والے لوگوں کو آزمایا جاتا ہے۔ حاکم عن فاطمة بنت الیمان

۶۷۸۵......ہم انبیاء کے گروہ پر مصائب دوگنا ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن اخت حذیفہ

۶۷۸۶......بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ہوتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعے حاصل نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ اسے برابر ایسی مصیبت میں مبتلا رکھتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے۔

ابن حبان، حاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

۶۷۸۷......بندے کے جب گناہ زیادہ ہوجاتے ہیں اور ان کا کفارہ کوئی عمل بھی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے غم کی مصیبت میں مبتلا کردیتے ہیں یہاں تک کہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔ مسند احمد عن عائشه رضی اللہ عنها

تشریح:......بغیر گناہوں کے مصیبت رفع درجات کا سبب ہے۔

۶۷۸۸......انسان جب عمل میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غم میں مبتلا کردیتا ہے۔ مسند احمد فی الزهد عن الحکم، مرسلاً

۶۷۸۹......مؤمن کی مثال فصل جیسی ہے جسے ہوا حرکت دیتی رہتی ہے مؤمن کو برابر مصیبت پہنچتی رہتی ہے، منافق کی مثال چاول کے پودے جیسی ہے جو صرف کٹائی کے وقت حرکت کرتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۶۷۹۰......مؤمن کی مثال فصل کے اس تنے جیسی ہے جسے ہوا کبھی ٹیڑھا کردے اور کبھی سیدھا کردے اور منافق کی مثال چاول جیسی ہے وہ برابر سیدھا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں جھکاؤ ایک ہی دفعہ آتا ہے۔ مسند احمد، بیهقی عن کعب بن مالک

۶۷۹۱......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو دنیا میں اسے سزا دینے میں جلدی کرتے ہیں، اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے اس سے عذاب روک لیتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز اس سے پورا پورا بدلہ لیتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر، ترمذی، حاکم عن انس. طبرانی، حاکم. بیهقی عن عبداللہ بن مغفل

تشریح:......آخرت کا معاملہ بڑا سخت ہے دنیا سے ہی انسان صاف ستھرا نکل جائے تو غنیمت ہے۔

۶۷۹۲......جس مسلمان کو کانٹے یا اس سے بڑی چیز کی اذیت پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کی برائیاں کم کردیتے ہیں جیسے درخت اپنے

پتے گراتا ہے۔ بخاری، مسلم عن ابن مسعود

۶۷۹۳..... جسے مسلمان کو کانٹایا اس سے بڑی کوئی پھانس چبھتی ہے تو اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ لکھا جاتا اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۴..... مسلمانوں کو جو مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کردیتے ہیں یہاں تک کہ وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے۔

مسند احمد، بیهقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۵..... صلحاء پر سختی کی جاتی ہے کسی مسلمان کو کانٹے تک کی جو مصیبت پہنچتی ہے تو اسکی وجہ سے اس کی برائیاں کم ہو جاتی ہیں اور درجہ بلند ہوتا ہے۔ مسند احمد حاکم بیهقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۶۷۹۶..... مؤمنوں پر سختی کی جاتی ہے کسی مؤمن کو کانٹے یا اس سے بڑی چیز کی تکلیف پہنچتی ہے یا کوئی اور اذیت تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور اس کی ایک برائی مٹادیتے ہیں۔ ابن سعد، حاکم، بیهقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۷ ..... قریب رہو اور درست رہو، مسلمان کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ ہے یہاں تک کہ وہ مصیبت جو اسے پہنچے یا کوئی کانٹا جو اسے چبھے۔ مسند احمد، مسلم نسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۶۷۹۸..... مؤمن کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے حتی کہ کانٹا جو اس کے چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض ایک نیکی لکھتا اور اس سے ایک برائی کم کردیتا ہے۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۶۷۹۹..... مؤمن کو جو تکلیف، بیماری، پریشانی، غم اذیت اور تکلیف حتی کہ کوئی کانٹا جو اس کے چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کردیتا ہے۔ مسند احمدبیهقی عن ابی سعید و ابی ہریرة معاً

مسلمان کو کانٹا چبھنے پر بھی اجر ملتا ہے

۶۸۰۰..... مؤمن کو کانٹایا اس سے بڑی چیز کی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک برائی کم کردیتے ہیں۔

ترمذی، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۰۱..... اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی مصیبت کے ذریعہ حفاظت کرتے ہیں جیسے والد بھلائی کے ذریعہ اپنی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی دنیا سے ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے مریض کے گھر والے، مریض کی (ناموافق) کھانے سے حفاظت کرتے ہیں۔

بیهقی و ابن عساکر عن حذیفه

۶۸۰۲ جزاء کا اضافہ مصیبت کی زیادتی کے ساتھ ہے، اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے جو راضی رہا اس کے لیے رضا اور ناراض رہا اس کے لیے ناراضگی ہے۔ ترمذی، ابن ماجه، عن انس

۶۸۰۳..... جنت میں ایک درجہ ہے جسے صرف پریشانیوں والے ہی حاصل کرسکیں گے۔ فردوس عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۶۸۰۴..... جہنم کو خواہشات اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا۔ بخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۶۸۰۵..... جنت کو ناپسندیدہ باتوں سے اور جہنم کو شہوات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے۔

مسنداحمد، مسلم، ترمذی عن انس، مسلم عن ابی ہریرة، مسند احمد فی الزهد عن ابن مسعود، موقوفاً

تشریح:..... یعنی جو شخص ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کرے گا گویا اس نے جنت کا پردہ اٹھالیا اور جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے خواہشوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا اس نے جہنم کا پردہ اٹھایا۔

۶۸۰۶..... دنیا میں بندہ جس مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ انتہائی کرم فرما اور زیادہ معاف کرنے والے ہیں کہ

قیامت کے روز اس گناہ کے بارے میں پوچھیں۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۶۸۰۷.....بندے کو جو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو گناہ کی وجہ سے، اور جو باتیں اللہ تعالیٰ معاف کرتے ہیں وہ زیادہ ہیں۔ ترمذی عن ابی موسیٰ

۶۸۰۸.....اللہ تعالیٰ مؤمن کو جو آزماتا ہے تو اس کی اپنے ہاں عزت کی وجہ سے آزماتا ہے۔ الحاکم فی الکنی عن ابی فاطمۃ الضمری

۶۸۰۹.....جیسے ہمارے لیے اجر دوگنا ہے ایسے ہی ہمارے لیے آزمائش بھی دوگنی ہے۔ ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۶۸۱۰.....وہ مؤمن کامل ایمان والا نہیں جو آزمائش کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ سمجھے۔ طبرانی عن ابن عباس

۶۸۱۱.....اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو محبوب رکھتے ہیں تو اس پر پے در پے مصائب ڈالتے ہیں جیسے پانی بہایا جاتا ہے۔ طبرانی عن انس

۶۸۱۲.....اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں، تو جس نے صبر کیا اس کے لیے صبر (کا بدلہ) ہے اور جس نے بے صبری کی اس کے لیے بےصبری (کی سزا) ہے۔ بیھقی عن محمود بن لبید

۶۸۱۳.....بندہ جب احسان کا درجہ پالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ آزمائش لگادیتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے برگزیدہ کرنا چاہتے ہیں۔

ابن حبان، ھناد عن سعید بن المسیب، مرسلاً

۶۸۱۴.....قیامت کے روز مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، تو ان کے لیے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے اور نہ (اعمال کے) ترازو لگائے جائیں گے، اور نہ پل صراط رکھا جائے گا، ان پر اجر پانی کی طرح بہایا جائے گا۔ ابن النجار عن عمر

تشریح:.....یہ وہی لوگ ہوں گے جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

مصیبت رفع درجات کا سبب ہے

۶۸۱۵.....اللہ تعالیٰ کے ہاں جب کسی بندے کا کوئی درجہ ہوتا ہے، جسے وہ حاصل نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں مبتلا کردیتے ہیں پھر اسے آزمائش پر صبر کرنے کی توفیق دیتے ہیں تا کہ وہ اس درجہ کو پہنچ جائے۔ ابن شاھین عن محمد بن خالد بن یزید ابن جاریۃ عن ابیہ عن جدہ

۶۸۱۶.....اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے آزماتے ہیں تا کہ اس کی آواز سنیں۔ بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۱۷.....اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں۔ بیھقی عن الحسن مرسلاً

۶۸۱۸.....اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی مصیبت کے ذریعہ ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے والد بھلائی کے ذریعہ اپنی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو دنیا سے ایسے بچاتے ہیں جیسے مریض کو اس کے گھر والے (ناموافق) کھانے سے بچاتے ہیں۔

الرویانی وابو الشیخ فی الثواب والحسن بن سفیان، ابن عساکر وابن النجار عن حذیفۃ

۶۸۱۹.....اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مصیبت کے ذریعہ آزماتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی سونے کا تجربہ اسے آگ میں ڈال کر کرتا ہے، تو ان میں سے کوئی تو خالص سونے کی طرح نکلتا ہے اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ شبہات سے محفوظ رکھے، اور کوئی سونے سے کم درجہ ہو کر نکلتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو کچھ کچھ شک کرتے تھے، اور بعض کالے سونے کی طرح نکلتے ہیں، اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو فتنہ میں مبتلا کیے گئے۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم وتعقب عن ابی امامہ

۶۸۲۰.....اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو بیماری کے ذریعہ آزماتے ہیں یہاں تک کہ اسے ہر گناہ سے ہلکا پھلکا کردیتے ہیں۔

حاکم وتمام وابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۲۱.....اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے پاس جاؤ، اس پر مصیبت ڈال دو، چنانچہ وہ ان کے پاس آتے ہیں، اور اس پر مصیبت ڈالتے ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے فرشتے واپس لوٹ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار ہم نے حسب ارشاد اس پر مصیبت ڈال دی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لوٹ جاؤ، مجھے اس کی آواز سننا زیادہ اچھا لگتا ہے۔ طبرانی، بیھقی عن ابی امامۃ۔

۶۸۲۲ کسی آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک درجہ ہوتا ہے، جسے وہ عمل سے حاصل نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ اسے جسمانی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، چنانچہ اس کے ذریعہ وہ اس درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ هناد عن ابن مسعود

۶۸۲۳...... جتنی بڑی مصیبت ہوتی ہے اتنا بڑا اجر ہوتا ہے اور صبر تو پہلی مصیبت کے وقت کا ہی ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو ناپسند کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے، جو راضی رہا اس کے لیے رضائے الٰہی ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناراضگی ہے۔

ترمذی، حسن غریب، ابن ماجه وابن جریر عن انس، مر برقم ۶۸۰۲

۶۸۲۴ جنت میں ایک درخت ہے جسے شجرۃ البلوی (مصیبت کا درخت) کہا جاتا ہے قیامت کے روز مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، ان کے لیے نامہ اعمال بلند کیا جائے گا نہ ترازو نصب کیا جائے گا ان پر پانی کی طرح اجر بہایا جائے گا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

ترجمہ:...... صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے عطا کیا جائے گا۔ طبرانی عن السید الحسن

۶۸۲۵...... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں، تو اس کے گناہ کی دنیا میں جلدی کرتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے (اس کی سزا) روک دیتے ہیں، یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے اس کا بدلہ دیں گے، گویا کہ وہ بوجھل گدھا ہے۔

۶۸۲۶...... اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی ایسی حفاظت فرماتے ہیں جیسے مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت کی جگہوں سے بچاتا ہے۔

ابو الشیخ فی الثواب عن حذیفة

اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کی گواہی

۶۸۲۷...... جب تم عصر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو تمہارے پاس رات دن کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں اور جب نماز ادا کر چکتے ہو تو دن کے فرشتے (آسمان کی طرف) پرواز کر جاتے ہیں، اور رات کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں، اور جب تم فجر پڑھتے ہو تو پھر تمہارے پاس اسی طرح جمع ہو جاتے ہیں، جونہی تم نماز ادا کر چکتے ہو تو رات کے فرشتے پرواز کر جاتے ہیں اور دن کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں۔

وہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے ان سے پوچھتے ہیں فرماتے ہیں: میرے بندوں کو تم نے کیسے چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب انہیں چھوڑ کر آئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے: انہیں میں آپ کا ایک بندہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ اسے کبھی آپ کے سوا کوئی بھلائی نہیں پہنچی اور نہ کبھی اس سے کوئی برائی دور ہوئی مگر آپ ہی کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے اجر میں اضافہ کرو، پھر اللہ تعالیٰ ان سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں؟ تو وہ اسی طرح عرض کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے اجر میں اضافہ کرو، وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب اضافہ بھی انتہا کو پہنچ گیا۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کو ڈراؤ، چنانچہ وہ اس کا اجر کم کرتے ہیں پھر وہ مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرشتوں سے پوچھتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مصیبت کے وقت تم نے میرے بندے کو کیسا پایا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! خوشحالی میں آپ کا سب سے شکرگزار بندہ، اور مصیبت کے وقت سب سے زیادہ صابر، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اسے ان لوگوں میں لکھ دو جو نہ تبدیل ہوں گے اور بدلیں گے یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کریں۔

هناد عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، حدثنا فلان عن فلان

تشریح:...... معلوم ہوا جو عصر اور فجر کی اتنی تاکید ہے وہ واقعی ہمارے حق میں بہتر ہے تاکہ رب تعالیٰ کے حضور ہمارا نام تو ان لوگوں میں لیا جائے جو عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کو سب کا علم ہے۔

۶۸۲۸...... ہم انبیاء کے گروہ کے لیے آزمائش ایسے ہی دوگنی ہوتی ہے جیسے ہمارے اجر دوگنا ہوتا ہے، ایک نبی کو جوؤں کی مصیبت میں مبتلا کیا گیا

یہاں تک کہ جوؤں نے اس نبی کو ہلاک کردیا، اور ایک نبی کو فقر میں مبتلا کیا گیا یہاں تک کہ اس نے عبا لی اور اس کو پہن لیا، اور وہ مصیبت پر ایسے خوش ہوتے تھے جیسے تم خوشحالی پر۔ مسند احمد وعبد بن حمید حاکم، عن ابی سعید

۶۸۲۹ ... ہمارے اوپر سختی بھی ایسے آتی ہے جیسے ہمارے لیے اجر دوگنا ہوتا ہے، سب سے سخت آزمائش والے انبیاء ہیں، پھر علماء پھر صلحاء، ان میں سے کوئی جوؤں کی مصیبت میں مبتلا ہوا یہاں تک کہ اس کو قتل کردیا، اور ان میں سے ایک فقر کی مصیبت میں مبتلا ہوا، یہاں تک کہ عبا کو اس نے پہن لیا، ان میں سے ہر ایک مصیبت پر اتنا خوش ہوتا جتنا تم دینے پر خوش ہوتے ہو۔ حاکم، بیھقی عن ابی سعید

۶۸۳۰ ... سب سے سخت مصیبت والے انبیاء ہوتے ہیں پھر صلحاء۔ ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۳۱ ... انبیاء سے بڑھ کر کوئی سخت مصیبت والا نہیں، جیسے ہمارے اوپر سخت مصیبت آتی ہے ایسے ہی ہمارے لیے اجر بھی دوگنا ہے انبیاء میں سے ایک نبی پر جوئیں مسلط کی گئیں یہاں تک کہ اسے ہلاک کردیا، اور انبیاء میں سے ایک نبی۔ اتنا فقر میں مبتلا ہوا کہ وہ (بے پردہ) ہونے لگا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے اپنا ستر ڈھانکے صرف ایک چوغہ تھا جسے اس نے پہن لیا۔ ابن سعد عن ابی سعید

۶۸۳۲ ... شاید تم نے لمبی امید لگا رکھی ہے اور آخرت سے بے رغبت ہوگئے ہو اور حساب کو ممنوع سمجھتے ہو، بات یہ ہے کہ تم میں سے جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے اور وہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سناؤ۔ الایۃ۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۸۳۳ ... جس بندے کو جو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچی تو وہ دو وجہ سے پہنچی، یا تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش صرف مصیبت کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے، یا کوئی درجہ تھا جسے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کے ذریعہ ہی اسے پہنچانا چاہتے تھے۔ ابونعیم عن ثوبان

۶۸۳۴ ... مسلمان کو جو مصیبت پہنچی وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۳۵ ... مسلمان کو جو بیماری یا تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ کوئی کانٹا جو اس کے چبھتا ہے یا کوئی مصیبت جو اس کو پہنچتی ہے۔ بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۳۶ ... جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کرے، تو اس کے لیے وہ عمل لکھتے ہیں جو وہ اپنی صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

بخاری فی الادب المفرد عن انس

۶۸۳۷ ... جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ اذیت، بیماری غم اور پریشانی جو اسے پریشان کردے، پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کردیتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید

۶۸۳۸ ... جس مسلمان کو سر درد ہو یا کوئی کانٹا چبھے جو اسے تکلیف دے یا اس کے علاوہ اور کوئی اذیت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور اس کی ایک برائی کم کردیں گے۔ الحلیۃ، حاکم عن ابی سعید

۶۸۳۹ ... جس مسلمان کو، جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں دور کردیتے ہیں۔ طبرانی، ابن عساکر عن معاویۃ

۶۸۴۰ ... جس مسلمان مرد اور عورت کو کوئی مصیبت پہنچی، اور پھر اس نے اس مصیبت کو یاد کرکے، اگرچہ اس کا وقت پرانا ہوگیا، اناللہ کو دوبارہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا کریں گے، اور اسے ایسا اجر عطا کریں گے جیسے مصیبت کے دن عطا کیا تھا۔

مسند احمد، طبرانی فی الاوسط وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن فاطمۃ بنت الحسین عن ابیھا، بیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۶۸۴۱ ... جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، اذیت، غم، بیماری یا پریشانی پہنچی جس نے اسے پریشان کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں ختم کردیں گے۔ ھناد عن ابی سعید

۶۸۴۲ ... جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچی، اور اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور ایک برائی کم کرے گا۔

ابن جریر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۸۴۳ ... جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کیلئے اس سے افضل (ثواب) لکھو

جیساوہ اپنی صحت کی حالت میں عمل کرتا تھا۔ابن النجار عن انس

۶۸۴۴.....جس بندے کو دنیا میں کوئی بیماری یا کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس کے گزرے ہوئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ جس گناہ کی سزادے چکے پھر اس کی سزادیں۔الرویانی، طبرانی و ابن عساکر عن بلال بن ابی بردة عن ابیہ عن جدہ ابی موسیٰ

۶۸۴۵.....جسے کوئی بدنی بیماری یا تکلیف ہوئی پھر اس سے پوچھا گیا: تم کیسے ہو؟ اس نے اپنے رب کی اچھی تعریف کی، تو اللہ تعالیٰ ملاء اعلیٰ میں اس کی مدح فرماتے ہیں۔الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۴۶.....مؤمن مرد اور عورت کے مال بدن اور اولاد میں مصیبت برابر رہتی ہے حتی کہ وہ اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے جاملے اور اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو۔مسند احمد وھناد، ابن حبان، حلیة الاولیاء، حاکم، بیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۸۴۷.....مؤمن بندے کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے چاہے کوئی کانٹا ہو جو اس کے چبھے یا کوئی تکلیف ہو جو اسے پہنچے یا غصہ پی جانے کی سختی جب اس پر غصہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کردیتے ہیں۔بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۴۸.....مؤمن بندے کو جو تکلیف، بیماری، غم اور پریشانی پہنچتی ہے چاہے کوئی کانٹا ہی اس کے چبھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ ختم کردیتے ہیں۔ابن حبان عن ابی ھریرة و ابی سعید

۶۸۴۹.....انسان کو لکڑی کی جو خراش لگتی ہے یا پاؤں کی ٹھوکر یا کسی رگ کا پھڑ کنا تو یہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ بخش دیتے ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔بیھقی عن قتادہ، مرسلاً سعید بن منصور عن الحسن، مرسلاً

۶۸۵۰.....مصیبت ہر روز کہتی ہے: میں کہاں کا رخ کروں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے دوستوں اور میری فرمانبرداری کرنے والوں کی طرف، میں تیری وجہ سے ان کی باتیں آزماؤں گا، اور ان کے صبر کا امتحان لوں گا، ان کے گناہ مٹاؤں گا، ان کے درجات بلند کروں گا اور راحت ہر روز کہتی ہے: میں کہاں کا رخ کروں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے دشمنوں اور میری نافرمانی کرنے والوں کا، میں تیری وجہ سے ان کی سرکشی بڑھاؤں گا، ان کے گناہ زیادہ کروں گا اور انہیں (عذاب دینے میں) جلدی کروں گا اور اپنے ہاں ان کی غفلت زیادہ کروں گا۔

الدیلمی عن انس

۶۸۵۱.....قیامت کے روز شہید کو لایا جائے گا اور حساب کے لیے اسے کھڑا کیا جائے گا صدقہ دینے والے کو لایا جائے گا اور حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا، پھر مصیبت زدہ کو لایا جائے گا اس کے لیے ترازو نصب ہوگا اور نہ اعمال نامہ کھولا جائے گا، اور اس پر (پانی کی طرح) اجر بہایا جائے گا، جس کے نتیجہ میں عافیت وسلامتی والے لوگ تمنا کرنے لگیں گے کہ کاش ان کے جسم (لوہے کی) قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں، اہل مصیبت کے اچھے ثواب کی وجہ سے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۸۵۲.....عیسیٰ علیہ السلام چلتے رہتے شام ہوتی تو صحرا کی کوئی سبزی کھالیتے اور صاف پانی پی لیتے، مٹی کو تکیہ بنالیتے، پھر فرمایا: عیسیٰ بن مریم کا کوئی گھر نہ تھا جو خراب ہوتا اور نہ کوئی بیٹا تھا جو مرتا، ان کا کھانا صحرا کی سبزی اور ان کا مشروب صاف پانی اور ان کا تکیہ مٹی تھی۔

صبح ہوتی تو پھر چل پڑتے، ایک وادی سے گزرے تو وہاں ایک اندھا اپاہج شخص دیکھا جو جذام میں مبتلا تھا، جذام نے اس کے (گوشت) ٹکڑے کردیئے تھے، (اس عالم میں کہ) اوپر آسمان، نیچے وادی، دائیں جانب برف بائیں جانب اولے، اور وہ کہہ رہا تھا، الحمدللہ رب العالمین تین بار، تو عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تو کس بات پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کررہا جبکہ تو نابینا، اپاہج اور کوڑھی ہے کوڑھ نے تیر ٹکڑے کرر کھے ہیں؟ تیرے اوپر آسمان، تیرے نیچے وادی تیری دائیں طرف برف بائیں طرف اولے ہیں؟ وہ شخص بولا: اے عیسیٰ! میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف کررہا ہوں جبکہ کوئی یہ کہنے والا نہیں کہ آپ الہ ہیں یا الہ کے بیٹے یا تین میں سے تیسرے ہیں۔

الدیلمی و ابن النجار عن جابر رضی اللہ عنہ

تشریح:.....یعنی عیسیٰ علیہ السلام نہ خود الہ ہیں نہ خدا کے بیٹے اور نہ تین میں سے تیسرے۔

باتوں میں سچائی اختیار کرنے کا حکم ہے

۶۸۵۳۔۔۔۔حق (بات) کو درست انداز میں کہنا جمال ہے اور سچائی کے ساتھ اچھا کام کرنا کمال ہے۔ الحکیم عن جابر رضی اللہ عنہ

۶۸۵۴۔۔۔۔لوگوں کی سب سے زیادہ تصدیق کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سب سے زیادہ سچ بولنے والے ہوتے ہیں اور لوگوں کی سب سے زیادہ تکذیب کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔ ابو الحسن القزوینی فی امالیہ عن ابی امامة

۶۸۵۵۔۔۔۔سچ بولنے کی کوشش کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے (مگر پھر بھی) اس میں نجات ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت عن منصور بن المعتمر، مرسلاً

۶۸۵۶۔۔۔۔سچ بولنے کی کوشش کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے، اس میں نجات ہے اور جھوٹ سے بچو اگرچہ تمہیں اس میں نجات نظر آئے (مگر) اس میں ہلاکت ہے۔ هناد عن مجمع بن یحیی. مرسلاً

۶۸۵۷۔۔۔۔سچ جنت (میں داخل کرنے) کا عمل ہے بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو ایمان لے آتا ہے اور جب ایمان لے آیا تو جنت میں داخل ہوگا، اور جھوٹ جہنم (میں لے جانے) کا عمل ہے بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ (کرنے لگ جاتا) ہے تو کفر تک پہنچ جاتا ہے اور جب کافر ہو جائے تو جہنم میں داخل ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۶۸۵۸۔۔۔۔مجھے سب سے سچی بات پسند ہے۔ مسند احمد، بخاری. عن المسور بن مخرمه ومروان معاً

۶۸۵۹۔۔۔۔بے شک سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی راہ پر چلاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے آدمی جھوٹ بولتے بولتے اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

بخاری مسلم عن ابن مسعود

۶۸۶۰۔۔۔۔سچ کی عادت اپناؤ، کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہے اور وہ دونوں جنت میں (جانے کا ذریعہ) ہیں، اور جھوٹ سے بچو کیونکہ وہ گناہ کے ساتھ ہے اور وہ دونوں جہنم میں (جانے کا ذریعہ) ہیں اور اللہ تعالیٰ سے یقین اور عافیت کا سوال کرو، کیونکہ کسی کو یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی، اور آپس میں حسد نہ کرو، بغض باہمی نہ رکھو، قطع رحمی نہ کرو، قطع تعلقی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے بندو! ایسے بھائی بھائی بن جاؤ جیسا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، ابن ماجه عن ابی بکر

۶۸۶۱۔۔۔۔سچائی کی عادت ڈالو، کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا اور سچ کی کوشش کرتا رہتا ہے بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی سچا لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کا راہ دکھاتی ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ترمذی عن ابن مسعود

۶۸۶۲۔۔۔۔سچ کو اپناؤ کیونکہ وہ جنت (کے دروازے تک پہنچانے) کا دروازہ ہے اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ وہ جہنم کا دروازہ ہے۔ خطیب عن ابی بکر رضی اللہ عنه

الاکمال

۶۸۶۳۔۔۔۔سچ کی عادت اپناؤ کیونکہ وہ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جنت میں ہیں، اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ وہ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویة

۶۸۶۴۔۔۔۔اے جریر! جب بات کہو تو درست کہو اور تکلف میں نہ پڑو۔ جب تم نے ایسا کرلیا تب تمہاری ضرورت پوری ہوگی۔

ابن عساکر عن عیسیٰ بن یزید

وعدہ کی سچائی

۶۸۶۵.....وعدہ (حفاظت) دین (کا ذریعہ) ہے اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کر کے توڑ دے، اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کر کے توڑ دے، اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کر کے توڑ دے۔ابن عساکر عن علی

۶۸۶۶.....وعدہ دین (داری) ہے۔طبرانی فی الاوسط عن علی وعن ابن مسعود

۶۸۶۷.....وعدہ عطیہ ہے۔حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

۶۸۶۸.....بے شک وعدہ (اللہ تعالیٰ کا) عطیہ ہے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن، مرسلاً

۶۸۶۹.....جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت اس وعدہ کو پورا کرنے کی ہو (لیکن) وہ پورا نہ کر سکا اور نہ وعدہ کی جگہ آیا، تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ ابو داؤد ترمذی عن زید بن ارقم

تشریح:.....لیکن جس کی نیت ہی وعدہ خلافی کی ہو اس کا کیا انجام ہوگا؟

۶۸۷۰.....مؤمن کا وعدہ (گویا) قرض ہے یا دین (کی علامت) ہے اور مؤمن کا وعدہ ایسے ہے جیسے کوئی ہاتھ پکڑنے والا۔فردوس عن علی

تشریح:.....ہاتھ پکڑنے والا جب تک خود نہ چھوڑے تو ہاتھ نہیں چھوٹتا!

۶۸۷۱.....یہ وعدہ خلافی نہیں کہ انسان اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو بلکہ یہ وعدہ خلافی ہے کہ انسان اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی نہ ہو۔ابو یعلیٰ عن زید بن ارقم

۶۸۷۲.....مؤمن کا وعدہ ایسا حق ہے جو واجب (الاداء) ہے۔ابو داؤد فی مراسیله عن زید بن اسلم، مرسلاً

۶۸۷۳.....اگر تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچ بولے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے سچائی کا بدلہ عطا کریں گے۔نسائی، حاکم عن شداد بن الهادی

۶۸۷۴.....اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ سچا رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچ کا بدلہ عطا فرمایا۔طبرانی فی الکبیر، حاکم عن شداد بن الهادی

الاکمال

۶۸۷۵.....قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہوں گے جو وعدہ پورا کرنے والے اور راحت پہنچانے والے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء وابن عساکر عن ابی حمید الساعدی، مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۶۸۷۶.....وعدہ کرنے والا ایسا ہے جیسے قرض یا اس سے سخت معاملہ کرنے والا۔الدیلمی عن علی

۶۸۷۷.....جو اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ایسی شرط لگائے جسے وہ پورا نہ کرنا چاہتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے مزدور کو خطرناک جگہ میں لٹکائے۔

مسند احمد وابو نعیم عن حذیفه

۶۸۷۸.....جو تم میں سے کسی سے وعدہ کرے، اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو پھر وہ پورا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔بیهقی عن زید بن ارقم

۶۸۷۹.....اے نوجوان تم نے مجھ پر بڑی سختی کی، میں یہاں تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ابو داؤد وابن سعد عن عبداللہ بن ابی الحمساء

تشریح:.....ایک نوجوان نے آپ سے وعدہ کیا کہ آپ ٹھہریں میں آیا لیکن وہ بھول گیا اور آپ برابر تین دن وہیں رہے۔

خاموشی اختیار کرنے کا بیان

۶۸۸۰.....خاموشی ایک حکم ہے اور اس کے کرنے والے بہت کم ہیں۔القضاعی عن انس

۶۸۸۱.....خاموشی اونچی عبادت ہے۔فردوس عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۶۸۸۲......خاموشی عالم کے لیے زینت اور جاہل کے لیے پردہ ہے۔ابو الشیخ عن محرز بن زھیر

۶۸۸۳......خاموشی اخلاق کی ملکہ ہے اور جس نے مزاح کیا اس کی سبکی ہوئی۔فردوس عن انس

۶۸۸۴......اللہ تعالیٰ تین مقامات پر خاموشی پسند فرماتے ہیں، قرآن پاک کی تلاوت کے وقت، حملہ کے وقت اور جنازہ کے وقت۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۶۸۸۵......سب سے پہلی عبادت خاموشی ہے۔ھناد عن الحسن مرسلاً

۶۸۸۶......عافیت کے دس حصے ہیں (جن میں سے) نو خاموشی میں اور دسواں لوگوں سے دوری میں ہے۔فردوس عن ابن عباس

۶۸۸۷......بھلائی کی بات کہو تو فائدہ اٹھاؤ گے، اور برائی کی باتوں سے خاموش رہو تو سلامت رہو گے۔القضاعی عن عبادۃ بن الصامت

۶۸۸۸......دین کو تھامنے والی (چیز) نماز ہے اور عمل کی چوٹی جہاد ہے اور اسلام کے سب سے افضل اخلاق خاموشی ہیں یہاں تک کہ لوگ تیرے (زبانی) شر سے محفوظ رہیں۔ابن المبارک عن وھب بن منبہ، مرسلاً

۶۸۸۹......جو سلامت رہنا چاہے وہ خاموش رہا کرے۔بیھقی عن انس

۶۸۹۰......جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔مسند احمد، ترمذی عن ابن عمرو

تشریح:......مرشد تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر لوگوں کو خاموشی کے فوائد پتہ چل جائیں تو اکثر خاموش ہی لگ جائیں، ہر بات کرنے سے پہلے تین دفعہ سوچا جائے کہ یہ بات کہنا ضروری ہے یا غیر ضروری، اس کی وجہ سے کوئی دینی یا دنیاوی نقصان تو نہ ہوگا۔

الاکمال

۶۸۹۱......عبادت کے دس حصے ہیں (جن میں سے) نو خاموشی میں اور دسواں ہاتھ سے حلال کمانا ہے۔الدیلمی عن انس

۶۸۹۲......معاذ تمہاری ماں روئے! اگر تم خاموش رہے تو تم عالم ہو اور اگر تم نے بات کی تو وہ بات تمہارے حق میں ہوگی یا تمہارے خلاف۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۹۳......معاذ تمہیں تمہاری ماں روئے! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تمہیں قیامت کے روز آگ میں پھینکا جائے گا اور پھر تمہیں حکم دیا جائے گا کہ (جو بات کہی تھی) وہ پیش کرو۔سمویہ، سعید بن منصور عن بریدۃ

تشریح:......یہ تخویف اور ڈراوا ہے۔

۶۸۹۴......اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اپنے زمانہ (کے لوگوں) کو پہچانا، اور اس کا انداز (روش) درست رہا۔

حاکم فی تاریخہ عن ابن عباس

زبان کی حفاظت کی فضیلت

۶۸۹۵......اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان درست کرلی۔

ابن الانباری فی الوقف والمرھبی فی العلم، ابن عدی فی الکامل، خطیب فی الجامع والقضاعی والدیلمی عن عمر

۶۸۹۶......اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو (بولا تو) حق بات بولا (ورنہ) خاموش رہا، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے، جو رات نماز کے لیے کھڑا ہوا اور نماز (تہجد) پڑھی پھر اپنی بیوی سے کہا: اٹھو نماز پڑھ لو۔ابن ابی الدنیا فی الصمت عن الحسن مرسلاً

۶۸۹۷......اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کو مسلمان کی آبرو ریزی سے روک لیا، لعن طعن کرنے والے کے لیے میری شفاعت جائز نہیں۔الدیلمی عن عائشۃ، مرسلاً

تشریح: ..... اس سے بڑھ کر کیا بدبختی ہوگی!

۶۸۹۸ ..... اللہ تعالیٰ نے جب آدم (علیہ السلام) کو زمین پر اتارا تو وہ زمین پر اتنا عرصہ رہے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر آپ کے بیٹوں نے آپ سے کہا: ابا جان! بات کیجیے! تو آپ اپنے چالیس ہزار بیٹوں، پوتوں اور پڑپوتوں میں گفتگو کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے: کہ آدم! اپنی گفتگو کم کرو تو میرے پڑوس یعنی جنت میں لوٹ آؤ گے۔ الخطیب وابن عساکر عن انس وفیہ الحسن بن شبیب قال ابن عدی: حدث بالبواطیل عن الثقات وقال دارقطنی: اخباری لیس بالقوی بغیربہ ورواہ الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس موقوفاً

تشریح: ..... خاموشی تک کا حصہ معتبر ہے بقیہ حصہ محدثین کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔

۶۸۹۹ ..... جو سلامت رہنا چاہے وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ العسکری فی الامثال عن انس

۶۹۰۰ ..... جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور مہمان نوازی تین راتوں تک (واجب) ہے اس کے علاوہ (جو کرنا چاہے) وہ (اس کے لیے) صدقہ ہے۔ طبرانی عن زید ابن خالد الجھنی

۶۹۰۱ ..... جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی، اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اس کا جھوٹ بھی زیادہ ہوگا، اور جس کا جھوٹ زیادہ ہوگا اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے، اور جس کے گناہ بکثرت ہوں گے تو آگ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

العسکری فی الامثال عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۹۰۲ ..... جس نے اپنی زبان کو مسلمانوں کی عزت میں پڑنے سے روک دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزشیں معاف کردے گا۔

الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۶۹۰۳ ..... کیا تم اپنی زبان کو روک سکتے ہو؟ تو اپنے زبان سے صرف اچھی بات کرنا، اور بھلائی کے علاوہ کسی طرف اپنا ہاتھ نہ پھیلا۔

بیھقی عن الاسود بن اصرم

۶۹۰۴ ..... آدمی کے دل میں ایمان کی حلاوت اس وقت تک داخل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ جھوٹ کے خدشہ کی وجہ سے بعض باتیں چھوڑ دے، اگرچہ وہ سچا ہو اور باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے کو چھوڑ دے۔ الدیلمی عن ابی موسیٰ

۶۹۰۵ ..... اپنی زبان سے صرف اچھی بات کہو اور اپنے ہاتھ کو صرف بھلائی کے لیے بڑھاؤ۔ بخاری فی التاریخ وقال فی اسنادہ نظر وابن ابی الدنیا فی الصمت والبغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع وابن مندہ، ھب وابونعیم وتمام، بیھقی، سعید بن منصور عن الاسود بن احرم المحاربی، قال البغوی: لاأعلم لہ غیرہ، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۶۹۰۶ ..... زندگی صرف دو میں سے ایک شخص کے لیے بہتر ہے، ایک وہ شخص جو پردہ پوش خاموش رہنے والا اور یاد کرنے والا، یا علم کی بات کرنے والا۔

ابونعیم عن انس

۶۹۰۷ ..... بندہ اس وقت تک ایمان کی کامل حقیقت حاصل نہیں کرسکتا یہاں تک کہ اپنی زبان روک لے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بیھقی عن انس

۶۹۰۸ ..... تم میں سے کوئی ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ اپنی زبان کو روک لے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

صلہ رحمی اور اس کی ترغیب اور رشتہ داری ختم کرنے سے ڈراؤ

صلہ رحمی کی ترغیب

۶۹۰۹ ..... صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو ختم کرتا ہے۔ القضاعی عن ابن مسعود

تشریح:......جب رشتہ دار راضی ہوں گے دل سے دعا دیں گے، اور پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

۶۹۱۰......صلہ رحمی، اچھے اخلاق، اچھا پڑوس رکھنا، شہروں کو آباد کرتے اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں۔

مسند احمد، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۹۱۱......اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناتوں کو قائم رکھو، کیونکہ وہ دنیا میں تمہاری بقا کا سبب اور آخرت میں تمہارے لیے بہتر ہیں۔

عبد بن حمید و ابن جریر فی تفسیر ھما عن قتادہ، مرسلاً

۶۹۱۲......اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۶۹۱۳......رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو، رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو۔ ابن حبان عن انس

۶۹۱۴......اپنی رشتہ داری تر رکھو اگرچہ سلام کرنے سے ہی ہو۔ البزار عن ابن عباس، طبرانی فی الکبیر عن ابی الطفیل بیہقی عن انس وسوید بن عمرو

۶۹۱۵......اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند عمل اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، پھر رشتہ داری کو جوڑے رکھنا، پھر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے اور سب سے ناپسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، پھر رشتہ داری کو ختم کرنا ہے۔ ابویعلی عن رجل من خثعم

۶۹۱۶......تمہاری ماں، تمہارے باپ تمہارے، بہن بھائی اور تمہارے غلام کا تم پر حق ہے اور رشتہ داری جوڑنے کا تمہیں حکم ہے۔

ابو داؤد عن بکر بن الحارث الانماری

۶۹۱۷......اپنی ماں، باپ، بہن بھائی اور قریب سے قریب شخص کا خیال رکھو۔

ابویعلی طبرانی، حاکم عن صعصعۃ المجاشی، حاکم عن ابی رمثۃ، طبرانی عن اسامۃ بن شریک

۶۹۱۸......اللہ تعالیٰ قوم کے لیے شہر آباد کرتا ہے اور ان کے لیے مال میں اضافہ کرتا ہے اور ان سے بغض کی وجہ سے، جب سے انہیں پیدا کیا (رحمت سے) نہیں دیکھا (صرف) ان کی صلہ رحمی کی وجہ سے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۹۱۹......نیکی اور صلہ رحمی عمر میں لمبائی کا سبب ہیں اور شہروں کو آباد کرتے ہیں مال میں اضافہ کرتے ہیں اگرچہ وہ قوم گنہگار ہی ہوں، بے شک نیکی اور صلہ رحمی قیامت کے روز حساب کی برائی کو کم کر دیتے ہیں۔ خطیب، فردوس و ابن عساکر عن ابن عباس

۶۹۲۰......آدمی صلہ رحمی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی عمر کے تین دن رہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر تیس سال بنا دیتے ہیں، اور آدمی قطع رحمی کرتا رہتا ہے اور اس کی عمر کے تیس سال باقی ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ تین دن بنا دیتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمرو

۶۹۲۱......جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رزق بڑھا دے، اس کی عمر میں اضافہ کر دے، اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۹۲۲......ابو فلاں کی اولاد میرے رشتہ دار اور دوست نہیں ہیں، میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور نیک مؤمن ہیں۔

مسند احمد، طبرانی عن عمرو بن العاص

۶۹۲۳......ابو فلاں کی اولاد میرے دوست نہیں میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور نیک مؤمن ہیں۔ بیہقی عن عمرو

۶۹۲۴......اگر تم واقعی ایسے ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے منہوں میں راکھ ٹھونس رہے ہو اور تم جب تک اس طرح رہے تو تمہارے ساتھ ان کے مقابلہ میں ایک مددگار رہوگا۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۲۵......رشتہ داری کو جوڑنا مال میں اضافہ اور گھر والوں میں محبت اور عمر میں طوالت کا باعث ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن سھل

۶۹۲۶......اپنے نسب اتنے تو یاد رکھو جن سے صلہ رحمی کر سکو، اس لیے کہ صلہ رحمی اہل وعیال میں محبت، مال میں اضافہ اور عمر میں طوالت کا باعث ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صلہ رحمی درازی عمر کا سبب ہے

۶۹۲۷......تورات میں لکھا ہے: کہ جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کی زندگی لمبی ہو اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۹۲۸......جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

بیھقی، ابو داؤد، نسائی عن انس، مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۲۹......جو تجھ سے ناتا توڑے اس سے جوڑ اور جو تیرے ساتھ برا سلوک کرے اس کے ساتھ بھلائی کر اور چاہے اپنی ذات کے خلاف کہنا پڑے حق بات کہو۔ ابن النجار عن علی

۶۹۳۰......اپنی رشتہ داریوں کو قائم رکھو اور ان کا پڑوس نہ رکھو، کیونکہ پڑوس تمہارے درمیان نفرتوں کو پیدا کرے گا۔ عقیلی فی الضعفاء عن ابی موسیٰ

۶۹۳۱......مجھے رشتہ داریاں ختم کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن الحصین بن وحوح

۶۹۳۲......تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے خاندان کا دفاع کرے جب تک گناہ نہ ہو۔ ابو داؤد عن سراقۃ بن مالک

تشریح:......یعنی گناہ کے معاملات میں دفاع کرنا خود گناہ ہے۔

۶۹۳۳......رشتہ دار کا رشتہ دار کو صدقہ دینا، صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔ طبرانی فی الاوسط عن سلمان بن عامر

۶۹۳۴......فضیلت کا کام یہ ہے کہ تم اس سے رشتہ قائم رکھو جو تم سے توڑے اور اسے دو جو تمہیں محروم رکھے، اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف رکھو۔

ھناد عن عطاء، مرسلاً

۶۹۳۵......اپنے رشتوں ناتوں کو پہچانو اور اپنی رشتہ داریوں کو جوڑو، کیونکہ جو رشتہ داری کے ذریعہ قریب ہوا، جب وہ کاٹ دی گئی اگرچہ وہ قریب ہو اور نہ رشتہ داری کے ذریعہ دور ہوا جب اسے جوڑ دیا گیا اگرچہ وہ دور کی رشتہ داری ہو۔ الطیالسی، حاکم عن ابن عباس

تشریح:......یعنی قریب کی رشتہ داری اگرچہ قریب ہو، کاٹ دینے سے قریبی نہیں رہتی اور جب رشتہ داری کو جوڑ دیا جائے تو وہ قریب ہو جاتی ہے چاہے دور کی ہو۔

الاکمال

۶۹۳۶......نیکی اور صلہ رحمی عمر میں طوالت کا باعث ہیں اور شہروں کو آباد کرتے اور مال میں اضافہ کرتے ہیں، اگرچہ وہ قوم گنہگار ہو۔

ابو الحسن بن معروف فی فضائل بنی ھاشم والخطیب والدیلمی وابن عساکر عن عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عن ابیہ عن جدہ

۶۹۳۷......نیکی اور صلہ رحمی قیامت کے روز برے حساب کو ہلکا کر دیں گے، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وہ لوگ جو جوڑ رکھتے ہیں اس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔

ابن معروف وابن عساکر والدیلمی عنہ، سورۃ الرعد آیت ۲

۶۹۳۸......اللہ تعالیٰ نے بنی مدلج سے اس وجہ سے عذاب روک لیا ہے کہ وہ لوگ صلہ رحمی کرتے اور اونٹوں کی رانوں میں نیزے مارتے ہیں اور ایک روایت میں ہے اونٹوں کی گردنوں میں نیزے مارتے ہیں۔ ابو عبید والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن زید بن اسلم، مرسلا

یعنی اونٹوں کو ایسے طریقے سے ذبح کرتے ہیں جو عام جانوروں کے ذبح سے جدا ہے جسے نحر کہتے ہیں اونٹ کا ایک پاؤں باندھ کر اس کی گردن میں نیزہ مار کر اسے آدھ موا کر کے پھر ذبح کرتے ہیں۔

۶۹۳۹......صلہ رحمی ایک شاخ ہے جو رحمٰن (کے دامن رحمت) کو پکڑے گی اور اسے اپنے حق کا واسطہ دے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس

بات پر راضی نہیں کہ اسے جوڑوں جو تجھے جوڑے اور اسے جدا کروں جو تجھے کاٹے جس نے تجھے جوڑا اس نے مجھ سے تعلق قائم کیا اور جس نے تجھے توڑا اس نے مجھ سے تعلق توڑا۔ابن عساکر عن ام سلمة

۶۹۴۰..... قیامت کے روز رشتہ داری عرش کے ساتھ چمٹی ہوگی وہ کہے گی: اے رب اسے (اپنے رحمت سے) دور کر جس نے مجھے کاٹ دیا اور اسے (اپنی رحمت سے) جوڑ جس نے مجھے جوڑا۔ابن النجار عن ابی هدبة عن انس

۶۹۴۱..... رشتہ داری ایک شاخ ہے جو رحمٰن (کے دامن رحمت سے) پکڑے ہوئے گی، اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جوڑیں گے جس نے اسے جوڑا اور اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دیں گے جس نے اسے کاٹا۔طبرانی عن ابن عباس

۶۹۴۲..... رشتہ داری ایک شاخ ہے جیسے ایک لکڑی (دوسری) لکڑی میں پیدا ہوتی ہے جس نے اسے جوڑا اسے اللہ تعالیٰ (اپنی) رحمت سے جوڑیں گے، اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے کاٹ) دیں گے اور قیامت کے روز انتہائی فصیح و بلیغ زبان دے کر اسے اٹھایا جائے گا، وہ کہے گا: اے پروردگار مجھے فلاں شخص نے جوڑا اسے جنت میں داخل فرما اور فلاں شخص نے مجھے کاٹا اسے جہنم میں داخل فرما۔

ابن زنجویه عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۶۹۴۳..... رشتہ داری (لفظی اشتقاق میں) رحمٰن کی شاخ ہے اس کی بنیاد پرانے گھر (یعنی کعبہ) میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ کود پڑے گی یہاں تک کہ رحمٰن کے (دامن رحمت سے) جا چمٹے گی، پھر وہ کہے گی: یہ پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے اللہ تعالیٰ باوجود علم کے کہیں گے، کس سے؟ تو وہ عرض کرے گی: قطع رحمی سے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جس نے تجھے جدا کیا میں نے اسے (اپنی رحمت سے) جدا کیا اور جس نے تجھے جوڑا میں نے اسے جوڑا۔سمویه، سعید بن منصور عن ابی سعید

۶۹۴۴..... رشتہ داری رحمٰن کی (رحمت کی) شاخ ہے جس نے اسے جوڑا اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جوڑے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جدا کریں گے۔حاکم عن عائشة،حاکم عن سعید بن زید

۶۹۴۵..... رشتہ داری رحمٰن کی (رحمت کی) شاخ ہے جو عرش کے ساتھ چمٹی ہوگی وہ عرض کرے گی: یارب مجھے کاٹا گیا، مجھ سے بدسلوکی کی گئی اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ اسے جواب دیں گے: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے کاٹا میں اسے اپنی رحمت سے جدا کردوں اور جس نے تجھے جوڑا میں اسے اپنی رحمت سے جوڑ دوں؟ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۹۴۶..... رشتہ داری ایک شاخ ہے جو رحمٰن کے دامن (رحمت) کو پکڑے ہوئے ہوگی اپنے حق کا واسطہ دے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے جوڑا میں اسے جوڑوں اور جس نے تجھے کاٹا میں اسے جدا کردوں، جس نے تجھے جوڑا اس نے مجھ سے تعلق رکھا اور جس نے تجھے کاٹا اس نے مجھ سے تعلق کاٹا۔طبرانی عن ام سلمه

۶۹۴۷..... رشتہ داری رحمٰن کی (رحمت کی) شاخ ہے وہ قیامت کے روز آکر فصیح بلیغ زبان میں گفتگو کرے گی اس نے جس کی طرف جوڑنے کا اشارہ کیا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جوڑ دیں گے اور جس کی طرف کاٹنے کا اشارہ کیا اسے (اپنی رحمت سے) جدا کردیں گے۔

حاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۶۹۴۸..... قیامت کے روز رشتہ داری آئے گی اس میں ایسی کجی ہوگی جیسے چرخہ کی سلائی میں ٹیڑھاپن ہوتا ہے پھر وہ فصیح زبان میں گفتگو کرے گی جس نے اسے جوڑا (ہوگا) اسے (رحمت خداوندی سے) جوڑ دے گی اور جس نے اسے کاٹا (ہوگا) اسے کاٹ دے گی۔حاکم عن ابن عمر

۶۹۴۹..... رشتہ داری عرش کے نیچے سے پکارے گی: اے پروردگار اسے جوڑ جس نے مجھے جوڑا اور اسے جدا کر جس نے مجھے کاٹا۔

ابونعیم فی المعرفة عن عبدالرحمٰن بن عوف

۶۹۵۰..... رشتہ داری کو قیامت کے روز رکھا جائے گا اس میں ایسے کجی ہوگی جیسے چرخہ کی سلائی میں ٹیڑھاپن ہوتا ہے پھر وہ فصیح زبان میں گفتگو کرے گی، جس نے اسے جوڑا (ہوگا) اسے جوڑے گی، اور جس نے اسے کاٹا (ہوگا) اسے کاٹے گی۔

مسند احمد، والحاکم فی الکنی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۶۹۵۱ ... میرا دوست (جبرائیل) مسکراتے ہوئے میرے پاس آیا، میں نے کہا: کیا بات ہے آج مسکرا رہے ہو؟ تو اس نے کہا: میں نے عجیب منظر دیکھا، رشتہ داری کو عرش کے ساتھ چمٹے ہوئے دیکھا، وہ ہر روز تین بار پکارتی ہے، آگاہ! جس نے مجھے جوڑا میں اسے (قیامت کے روز رحمت خداوندی سے) جوڑوں گی اور جس نے مجھے کاٹا میں اسے کاٹوں گی، تو ہم نے اس رشتہ داری کو دیکھا تو اسے پندرہ باپوں میں پایا۔ الدیلمی عن انس

۶۹۵۲ ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: رشتہ داری میری (رحمت کی) شاخ ہے جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹوں گا۔ سمویہ، طبرانی عن عامر بن ربیعہ

۶۹۵۳ ... اللہ تعالیٰ نے رشتہ داری سے فرمایا: میں نے تجھے اپنے (قدرت کے) ہاتھوں سے بنایا، اور تجھے اپنے نام سے جدا کیا: اور تیری جگہ اپنے (جوار رحمت کے) ساتھ جوڑ دی، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں ضرور اسے (اپنی رحمت سے) جوڑوں گا جس نے تجھے قائم رکھا، اور اسے ضرور جدا کروں گا جس نے تجھے کاٹا، اور اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک تو راضی نہیں ہوتی۔ الحکیم عن ابن عباس

۶۹۵۴ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: رشتہ داری میری (رحمت کی) شاخ ہے: جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹ دوں گا۔ ابن عساکر عن عامر بن ربیعہ

۶۹۵۵ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں رحمٰن ہوں اور یہ رحم (رشتہ داری) ہے میں نے (اپنی رحمت سے) اس کی شاخ بنائی، جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے جدا کردوں گا، قیامت کے روز اس کی فصیح زبان ہوگی۔ الحکیم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۶۹۵۶ ... سب سے جلدی جس بھلائی کا ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے اور سب سے جلدی جس برائی کی سزا ملتی ہے وہ بغاوت ہے اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران کردیتی ہے۔ بیھقی عن مکحول مرسلاً

۶۹۵۷ ... جس بھلائی کا ثواب جلدی مل جاتا ہے وہ صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ کوئی گھر والے ہوں گے تو گنہگار لیکن صلہ رحمی کی وجہ سے ان کا مال بڑھ جائے گا اور ان کی تعداد دگنی ہوجائے گی۔ ابن جریر والخرائطی فی مکارم الاخلاق، طبرانی فی الاوسط عن ابی سلمة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۹۵۸ ... جس نیکی کا جلد ثواب مل جاتا ہے وہ صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ اس گھر والے (اگرچہ) گنہگار ہوں (پھر بھی) ان کے اموال بڑھتے اور ان کی تعداد میں صلہ رحمی کی وجہ سے اضافہ ہوتا ہے، جس گھر والے لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں وہ محتاج نہیں ہوتے۔ ابن حبان عن ابی بکرة

۶۹۵۹ ... کیا تم اسے اپنی بھانجی یا بھتیجی کے لیے بکریاں چرانے کے لیے نہیں دے دیتا۔ طبرانی عن الھلالیة

انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کی: کہ میں اپنی اس باندی کو آزاد کرنا چاہتی ہوں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۹۶۰ اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے مونہوں میں راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک اس حالت پر رہے تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔ مسند احمد عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کی یا رسول اللہ! میری کچھ لوگوں کے ساتھ رشتہ داری ہے میں جوڑتا ہوں تو وہ کاٹ دیتے ہیں میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۹۶۱ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی قوم کا دفاع کرے جب تک گناہ نہ ہو۔ ابن ابی عاصم والحسن بن سفیان ومطین فی الوحدان والبغوی وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، بیھقی وابونعیم عن خالد بن عبداللہ بن حرملہ المدلجی

بغوی نے کہا مجھے ان کی اس کے علاوہ کوئی روایت معلوم نہیں، اور مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ تابعی ہیں اور یہ ان کی روایت کردہ حدیث مرسل ہے۔ ورواہ بیھقی عن خالد عن ابیہ

۶۹۶۲ ... جس عمل میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے اور اس کا ثواب بھی جلد مل جائے وہ صلہ رحمی ہے اور وہ عمل جس میں اللہ تعالیٰ کی (معاذ اللہ) نافرمانی کی جائے اور اس کی سزا بھی جلد مل جائے وہ بغاوت وسرکشی ہے اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران بنادیتی ہے۔

الخطیب عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۹۶۳ ... صلہ رحمی مال میں اضافہ، گھر والوں میں باہمی محبت اور عمر میں طوالت کا سبب ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن سھل

۶۹۶۴.... جو یہ چاہے کہ اس کی عمر بڑھ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔ابن عساکر عن علی

۶۹۶۵.....جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو وہ صلہ رحمی کرے۔

بخاری، مسلم ابو داؤد عن انس ،مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۶۶.....جو یہ چاہے کہ اس کی زندگی کے دن لمبے ہوں اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو وہ رشتہ داری کو قائم رکھے۔

ابن جریر ، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۹۶۷.... جسے عمر میں طوالت اور رزق میں اضافہ کی خوشی چاہیے وہ صلہ رحمی کرے۔مسند احمد سعید بن منصور عن ثوبان

۶۹۶۸.....جسے اس کی خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے اس کے رزق میں وسعت دے اور اسے بری موت سے بچائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔مسند احمد وابن جریر وصححه الخرائطی فی مکارم الاخلاق، طبرانی فی الاوسط، حاکم وابن النجار عن علی

۶۹۶۹.....اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے نتھنوں میں راکھ ٹھونس رہے ہو اور تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے مقابلہ میں ایک مددگار رہے گا جب تک تم اسی حالت پر رہے۔مسند احمد ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کی یا رسول اللہ! میری کچھ لوگوں سے رشتہ داری ہے میں صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ قطع رحمی کرتے ہیں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۹۷۰.... تورات میں لکھا ہے: جو یہ چاہے کہ اس کی زندگی لمبی اور اس کا رزق بڑھ جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۹۷۱.... جو یہ چاہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اسے بری موت سے بچالیا جائے اور اسکی دعا قبول ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

ابن جریر وصححه عن علی

۶۹۷۲.....جو یہ چاہے کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو اس کے رزق میں وسعت ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔ابن جریر عن انس

قطع رحمی سے ڈراؤ

۶۹۷۳.... ہر جمعرات کی رات لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں رشتہ داری ختم کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۷۴.... رحمت کے فرشتے اس قوم میں نہیں اترتے جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن ابی اوفی

۶۹۷۵.....دو شخص ایسے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی طرف بنظر رحمت نہیں دیکھیں گے ایک قطع رحمی کرنے والا اور دوسرا برا پڑوسی۔

فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۶۹۷۶.....اللہ تعالیٰ نے جب (تمام) مخلوق کو پیدا کرلیا تو رحم (رشتہ داری) کھڑی ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی: کیا یہ قطع رحمی سے آپ کی پناہ کا مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اس سے جوڑوں اور جو تجھے کاٹے میں اسے جدا کروں؟ وہ بولی کیوں نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی تیرے لیے ہے۔

بیہقی نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۷۷.....اللہ تعالیٰ نے آسمانوں وزمین کو پیدا کرنے سے پہلے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے: میں رحمٰن رحیم ہوں، میں نے رحم رشتہ داری کو پیدا کیا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا سو جس نے اسے جوڑا میں اسے (اپنی رحمت سے) جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے (اپنی رحمت سے) جدا کردوں گا۔طبرانی عن جابر

۶۹۷۸ ..... ان لوگوں پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا موجود ہو۔ بخاری فی الادب المفرد عن ابن ابی اوفی

۶۹۷۹ ..... رحم عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی شاخ ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۶۹۸۰ ..... رحم عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی شاخ ہے وہ کہے گی: جس نے مجھے جوڑا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے، اور جس نے مجھے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔

مسلم عن عائشة رضی اللہ عنها

۶۹۸۱ ..... رحم رحمٰن کی (صفت رحمت کی) شاخ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے تجھے جوڑا میں اسے جوڑوں اور جس نے تجھے کاٹا میں اسے کاٹوں گا۔ بخاری، عن ابی هريرة وعائشه رضی اللہ عنها

۶۹۸۲ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم کو پیدا فرمایا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا ہے جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹوں گا اور جس نے اسے توڑا میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔

مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن عبدالرحمن بن عوف، حاکم عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۶۹۸۳ ..... رحم ورشتہ داری کی ترازو کے پاس زبان ہوگی وہ کہے گی: اے میرے رب! جس نے مجھے کاٹا آپ اسے کاٹ دیجیے اور جس نے مجھے جوڑا آپ اسے جوڑ دیجیے!۔ طبرانی عن بريدة

۶۹۸۴ ..... بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں، لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جو اس وقت رشتہ داری کو جوڑے جب وہ کاٹ دی جائے۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد ترمذی عن ابن عمرو

صلہ رحمی بڑی عبادت ہے

۶۹۸۵ ..... کوئی عبادت صلہ رحمی سے بڑھ کر ایسی نہیں جس کا ثواب جلد مل جائے، اور کوئی چیز بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر نہیں جس کی سزا جلد مل جائے، اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران کر دیتی ہے۔ بیهقی فی السنن عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۶۹۸۶ ..... قطع رحمی، خیانت اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا اس گناہ والے کو دنیا میں جلد عذاب بھی ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی جمع ہوتا ہے، اور صلہ رحمی سے بڑھ کر کوئی عبادت ایسی نہیں جس کا ثواب جلد مل جاتا ہو یہاں تک کہ کسی گھر والے اگر چہ فاجر و گنہگار ہوں پھر بھی ان کے اموال واولاد میں کثرت ہوتی ہے صرف اس وجہ سے کہ وہ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۶۹۸۷ ..... جس نے قطع رحمی کی یا جھوٹی قسم پر حلف اٹھایا تو وہ اس کا وبال مرنے سے پہلے دیکھ لے گا۔

بخاری فی التاریخ عن القاسم بن عبدالرحمن. مرسلا

۶۹۸۸ ..... (ہمیشہ) قطع رحمی کرنے والا جنت میں (دخول اولی کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔ بیهقی ابو داؤد، ترمذی عن جبیر ابن مطعم

الاکمال

۶۹۸۹ ..... میرے پاس جبرئیل مسکراتے ہوئے آئے، میں نے کہا تم کیوں ہنس رہے ہو؟ وہ بولے: رشتہ داری کو عرش کے ساتھ چمٹے ہوئے دیکھ کر، وہ اس شخص کے خلاف بددعا کر رہی تھی جس نے اسے کاٹا اور میں نے کہا: ان دونوں میں کتنا فاصلہ ہے؟ (یعنی صلہ رحمی اور قطع رحمی میں) وہ بولے: پانچ باپوں کا۔ ابونعیم عن ابی موسی عن حبیب بن الضحاک الجمحی وضعف

۶۹۹۰ ..... رحم ورشتہ داری رحمٰن کی (صفت رحمت کی) شاخ ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ کہے گی: اے میرے رب! مجھ پر ظلم ہوا، میرے ساتھ برا سلوک ہوا، مجھے کاٹا گیا، تو اس کا رب اسے جواب دے گا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اسے کاٹوں جو تجھے کاٹے اور اسے جوڑوں جو تجھے جوڑے؟ ابن حبان عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۶۹۹۱..... انسانوں کے اعمال ہر جمعرات کی شام اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو وہاں کسی قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

مسند احمد والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۹۲..... جو رشتہ دار کسی رشتہ دار کے پاس آکر مال مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ مال عطا کردے گا اور (اگر) اس نے بخل سے کام لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جہنم سے ایک سانپ نکالیں گے جسے شجاع کہا جاتا ہے وہ زبان نکال رہا ہوگا اور پھر اس شخص سے چمٹ جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر، طبرانی فی الاوسط عن جریر بن جریر عن رجل

تشریح:..... وعید برحق ہے دوسری طرف ان لوگوں کو بھی خیال کرنا چاہیے جو صرف رشتہ داروں سے مال بٹورنے کے خیال میں رہتے ہیں عموماً ناراضگیاں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ مال لے کر بھول جاتے ہیں، جیسے مال آپ کو عزیز ہے ایسا ہی اس شخص کو بھی عزیز ہے جس سے آپ نے لیا ہے۔

۶۹۹۳..... ان لوگوں پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا (ہمیشہ سے) موجود ہو۔ ابن النجار عن ابن ابی اوفی

۶۹۹۴..... اے طلحہ! ہمارے دین میں قطع رحمی نہیں، لیکن میں یہ پسند کرتا ہوں کہ تیرے دین میں شک نہ ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی مسکین عن طلحۃ بن البراء

۶۹۹۵..... جنت میں (ہمیشہ) قطع رحمی کرنے والا داخل نہ ہوگا۔ طبرانی عن جبیر بن مطعم، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

۶۹۹۶..... جس شخص کے پاس اس کا چچازاد مال مانگنے آیا اور اس نے اس سے مال روک رکھا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک لیں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

تشریح:..... آج کل تو مال کجا، دعائیہ کلمات بھی منہ سے نہیں نکلتے۔

حرف العین......عزلت وعلیحدگی

۶۹۹۷..... عزلت (میں) سلامتی ہے۔ فردوس عن ابی موسیٰ

تشریح:..... اس کا انحصار ہر شخص کی طبعی حالت پر ہے جس میں اسے خدشہ ہو کہ گناہ میں مبتلا ہو جائے گا اس سے بچے چاہے عزلت ہو یا مجلس۔

۶۹۹۸..... حکمت کے دس اجزاء ہیں ان میں سے نو عزلت میں اور ایک خاموشی میں ہے۔

ابن عدی فی الکامل وابن لال عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

عشق

جس نے عشق کیا اور پاکدامن رہا پھر مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔ خطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:..... ہر چیز کا اپنا محل ہوتا ہے عشق کا محل فقط وہی چیز ہے جسے خالق کائنات نے قلبی راحت وسکون کا ذریعہ بنایا ہے اور وہ فقط صنف نازک ہے، بہت سے لوگوں کو شادی سے پہلے عشق ہوتا ہے وہ عشق نہیں ہوس وشہوت کی ایک قسم ہے اصل عشق شادی کے بعد شروع ہوتا ہے، باقی رہا اس لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تو جہاں تک بندہ کی رائے ہے یہ بازاری لفظ ہے اسے خدا اور رسول کے لیے استعمال کرنا بہتر نہیں خدا اور رسول سے عقیدت وارفتگی انتہائی محبت اور اس سے ملتے جلتے بے شمار الفاظ ہیں، قرآن حدیث میں لفظ عشق خدا اور رسول کے لیے استعمال نہیں ہوا۔ دیکھیں فطرتی ونفسیاتی باتیں مطبوعہ نور محمد کراچی

۷۰۰۰..... جس نے عشق کیا اور اسے پوشیدہ رکھا اور پاکدامن رہا اسی حالت میں مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔ خطیب عن ابن عباس

الاکمال

۷۰۰۱......میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو پاکدامن رہتے ہیں جب ان کے پاس کوئی (عشق جیسی) مصیبت آتی ہے لوگوں نے عرض کی: کیسی مصیبت؟ آپ نے فرمایا: عشق۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۷۰۰۲......جس نے عشق کیا اور اسے پوشیدہ رکھا اور پاکدامن رہا اور صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے اور اسے جنت میں داخل کریں گے۔

ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنه

کیونکہ عاشق ومعشوق ایک دوسرے کے لیے بے چین ہوتے ہیں فصل وفراق کی گھڑیاں بجلی بن کر گزرتی ہیں اور وصال کے بعد پاکدامن رہنا واقعی جان جوکھوں کا کام ہے، نکاح تک صبر سے کام لینا حقیقتاً بخشش حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

عذر قبول کرنے کے ساتھ معافی

۷۰۰۳......معافی اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ ابن شاهین فی المعرفة عن حلیس بن زید

۷۰۰۴......ایک دوسرے کو معاف کرتے رہا کرو تمہاری آپس کی نفرتیں ختم ہو جائیں گی۔ البزار عن ابن عمر

۷۰۰۵......بے شک اللہ تعالیٰ خود بھی معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں۔

حاکم عن ابن مسعود، ابن عدی فی الکامل عن عبداللہ بن جعفر

۷۰۰۶......موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! آپ کا کونسا بندہ آپ کے ہاں عزت مند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو قدرت کے باوجود معاف کردے۔ بیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۷۰۰۷......جو قدرت کے باوجود معاف کردے اللہ تعالیٰ تنگی کے دن (یعنی قیامت کے روز) اسے معاف کردیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۷۰۰۸......قیامت کے روز عرش کے نیچے سے ایک شخص منادی کرے گا، وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ہے، چنانچہ صرف وہ شخص کھڑا ہوگا جس نے اپنے بھائی کا گناہ معاف کیا ہوگا۔ خطیب عن ابن عباس

۷۰۰۹......جب لوگوں کو (محشر میں) کھڑا کیا جائے گا تو ایک شخص اعلان کرے گا: وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے اور جنت میں داخل ہو جائے، پوچھنے والا پوچھے گا: وہ کون ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے؟ وہ شخص کہے گا: جو لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں چنانچہ فلاں فلاں اٹھیں گے جن کی تعداد ایک ہزار ہوگی اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن انس

۷۰۱۰......اے ابن الاکوع! قدرت پانے کے بعد عفو و درگزر سے کام لیا کرو۔ بخاری عن سلمة بن الاکوع

آہ تاریخ ایسے لوگوں کا ذکر دہرا کر ہمیں اچنبے میں ڈال دیتا ہے، یہ وہ صحابی تھے جو اتنی تیز رفتار سے دوڑتے تھے کہ عربی گھوڑا بھی ان سے آگے نہ نکل سکتا تھا۔

۷۰۱۱......کیا تم میں سے کوئی ابو ضمضم جیسا ہونے سے بھی قاصر ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے پروردگار! میں نے اپنی عزت آپ کے بندوں پر صدقہ کردی۔ ابو داؤد والضیاء عن انس

تشریح:......ان کا نام معلوم نہ ہوسکا ابو عمر و اور ابن عبدالبر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

تهذیب الاسماء واللغات للنووی، ج ۲ ص ۲۴۴ طبع مصر

الاکمال

۷۰۱۲..... معاف کرنا بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دیں گے اور تواضع بندے کی شان بڑھاتی ہے سو تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلندی عطا فرمائیں گے۔ ابن لال عن انس

۷۰۱۳..... جب قیامت کا روز ہوگا تو عرش کے نیچے سے ایک شخص اعلان کرے گا خلفاء میں سے معاف کرنے والے لوگ اچھی جزاء کی طرف ضرور کھڑے ہوں، لہٰذا وہی اٹھے گا جس نے معاف کیا ہوگا۔ خطیب، حاکم عن عمران بن حصین

۷۰۱۴..... جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک وادی میں جمع فرمائے گا، جہاں وہ ایک بلانے والے کی آواز سن سکیں گے اور (اس کی) آنکھ انہیں دیکھ سکے گی، (اتنے میں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص اعلان کرے گا اور کہے گا: جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی احسان ہے وہ شخص ضرور کھڑا ہو تو صرف وہی کھڑا ہوگا جس نے معاف کیا ہوگا۔ خطیب عن الحسن، مرسلاً

۷۰۱۵..... جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک شخص اعلان کرے گا، لوگوں کو معاف کرنے والے کہاں ہیں؟ اپنے رب کی طرف آؤ، اور اپنا اجر وصول کرو، ہر مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب وہ معاف کردے جنت میں داخل ہو۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۷۰۱۶..... جس رات مجھے سیر کرائی گئی میں نے کئی سیدھے محلات جنت پر جھکے ہوئے دیکھے، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کس کے ہیں؟ تو جبرئیل نے کہا: غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والوں کے لیے اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ابن لال والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

ظلم کرنے والے کو معاف کردینا چاہئے

۷۰۱۷..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تجھ پر ظلم ہو تو تو دوسرے کے لیے بددعا کرے گا کیونکہ اس نے تجھ پر ظلم کیا، اور دوسرا تمہارے لیے بددعا کرے گا کہ تم نے اس پر ظلم کیا، اگر تم چاہو تو میں تمہاری دعا اور تمہارے خلاف (اس کی) بددعا قبول کرلوں اور اگر چاہو میں تمہارا معاملہ آخرت کے دن تک مؤخر کروں اور تم دونوں کو میری معافی شامل ہو۔ حاکم فی تاریخہ عن انس، وفیہ ابن ابراھیم بن زید الاسلمی وھاہ ابن حبان

۷۰۱۸..... جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے بلند عمارت بنائے اور قیامت کے روز اس کے درجات بلند کرے، تو وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو معاف کرے، اور جو اسے محروم کرے اسے دے، اور جو ناتا توڑے اس سے جوڑے اور جو اس کے ساتھ جہالت سے پیش آئے اس کے ساتھ حلم و بردباری کا معاملہ کرے۔ الخطیب وابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۱۹..... جس نے کسی مسلمان کی لغزش معافی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزش معاف کرے گا۔ ابن حبان، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۲۰..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں لغزش معاف کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزش معاف کردے گا۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۲۱..... جس نے اپنے مسلمان بھائی سے معذرت طلب کی اور اس نے معاف کردیا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیں گے، اور جس نے اسے معاف نہ کیا اللہ تعالیٰ (بھی) اسے معاف نہ کریں گے اور اسے منہ کے بل جہنم میں پھینکیں گے۔ الدیلمی عن انس

۷۰۲۲..... جسے گالی دی گئی یا مارا گیا پھر اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمائیں گے، سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کریں گے۔ ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

تشریح:..... البتہ مظلوم کو بدلہ لینے کا حق ہے یہ اس صورت میں ہے جب دل سے بھی بددعا نہ دے ورنہ بعض لوگ قدرت نہ ہونے کی وجہ سے خاموش ہوتے ہیں وہ اس ثواب سے مستثنیٰ ہیں۔

۷۰۲۳......جس نے باوجود قدرت کے معاف کردیا اللہ تعالیٰ مشکل کے دن اسے معاف کریں گے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة مر برقم ۷۰۰۷

۷۰۲۴......قیامت کے روز عرش کے نیچے سے ایک شخص آواز دے گا: سنو وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے، چنانچہ وہی اٹھے گا جس نے اپنے بھائی کو معاف کیا ہوگا۔ حاکم عن علی
تشریح:......کام کتنا آسان اور اجر کتنا عظیم!

۷۰۲۵......کیا تم میں سے کوئی ابوضمضم جیسا ہونے سے قاصر ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں اپنی جان اور عزت آپ کے بندوں پر صدقہ کرچکا۔ ابو داؤد، سعید بن منصور عن انس

۷۰۲۶......کیا تم میں سے کوئی ابوضمضم جیسا ہونے سے بھی عاجز ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی جان اور عزت آپ کو ہبہ کردی پھر وہ نہ گالی دینے والے کو گالی دیتا اور نہ ظلم کرنے والے پر ظلم کرتا اور نہ اس شخص کو مارتا جس نے اسے مارا ہوتا۔
ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۷۰۲۷......تم میں سے کسی کو ابو فلاں جیسا ہونے سے کیا چیز روکتی ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی عزت آپ کے بندوں پر صدقہ کردی پھر اگر اسے کوئی گالی دیتا تو وہ گالی نہ دیتا۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۷۰۲۸......اگر تم اسے معاف کردیتے تو وہ اپنے اور مد مقابل کے گناہ کا ذمہ دار ہو جاتا۔ ابو داؤد، نسائی عن وائل بن حجر

عذر قبول کرنا

۷۰۲۹......جس کے پاس اس کا بھائی بَری ہونے کے لئے آیا تو وہ اس کا عذر قبول کرلے اور جس نے ایسا نہ کیا وہ میرے حوض پر نہ آئے۔
حاکم عن ابی هریرة

۷۰۳۰......جس نے اپنے بھائی سے معذرت کی اور اس نے قبول نہ کیا تو اس پر اتنا گناہ ہے جتنا ظلم کرنے والے کا۔ ابن ماجه عن جودان

الاکمال

۷۰۳۱......جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی نے کسی ایسے گناہ کی معذرت کی جو اس سے سرزد ہوگیا اور اس نے اس کا عذر قبول نہ کیا تو وہ کل (بروز قیامت) مرے حوض پر نہ آئے گا۔ ابو الشیخ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۷۰۳۲......جس نے حق یا باطل کی معذرت قبول نہ کی میرے حوض پر نہیں آئے گا۔ ابو نعیم عن علی

العقل......عقلمندی

۷۰۳۳......آدمی کا دین (اس کی عقل میں) ہے جسے عقل نہیں اس کا دین بھی (کامل) نہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب ابن النجار عن جابر
تشریح:......دین تو مکمل وکامل ہے لیکن اس شخص کی معلومات کی حد تک پورا نہیں، جو لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی میں بہت سے ایسے افعال سرانجام دیتے ہیں جنہیں وہ دین سمجھ رہے ہوتے ہیں ان کا دین و عقل سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔
فطرتی باتیں مطبوعه نور محمد کراچی

۷۰۳۴......آدمی کا سہارا اس کی عقل ہے جس کی عقل نہیں اس کا دین بھی نہیں۔ بیهقی عن جابر

۷۰۳۵..... آدمی کی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی مروت وانسانیت عقل (میں) ہے اور حسب (خاندانی عزت) اس کے اخلاق ہیں۔
مسند احمد، حاکم، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۳۶..... عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو گھٹیا جانا اور موت کے بعد (والی زندگی) کے لیے عمل کیا اور کمزور وہ ہے جس نے اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے دوڑا لیا اور اللہ تعالیٰ سے تمنا کرنے لگا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن شداد بن اوس

تشریح:..... یعنی کرتوت اپنے غلط تھے اور دل میں یہ تمنا لے رکھی تھی کہ اللہ تعالیٰ بڑے غفور رحیم ہیں۔

۷۰۳۷..... آدمی نے عقل جیسی کوئی چیز نہیں کمائی جو اپنے مالک کو سیدھی راہ دکھاتی ہے یا غلط چیز سے روکتی ہے۔ بیهقی عن عمر

۷۰۳۸..... عقلمند وہ ہے جو موت کے بعد کے لیے عمل کرے، اور خالی وہ ہے جو دین (داری) سے عاری ہو، اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔
بیهقی عن انس رضی الله عنه

۷۰۳۹..... اللہ تعالیٰ نے تعداد میں عقل سے کم کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی، اور عقل زمین میں سرخ سونے سے (بھی) کم ہے۔
الرویانی وابن عساکر عن معاذ رضی الله عنه

گناہ کرنے سے عقل کم ہو جاتی ہے

۷۰۴۰..... اے انسان! اپنے رب کی اطاعت کر تیرا نام عقلمند پڑ جائے گا اور اس کی نافرمانی نہ کر (ورنہ) تیرا نام جاہل پڑ جائے گا۔
الحلية عن ابی هریرة رضی الله عنه وابی سعید

۷۰۴۱..... وہ شخص کامیاب ہو گیا جسے عقل وسمجھ دی گئی۔ بخاری فی التاریخ عن قرة بن هبیرة

۷۰۴۲..... یقیناً وہ شخص کامیاب ہے جسے عقل سے نوازا گیا۔ بیهقی عن قرة بن هبیرة

۷۰۴۳..... اللہ تعالیٰ اس مؤمن کو ناپسند کرتے ہیں جس میں عقل نہ ہو۔ عقیلی فی الضعفاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۴۴..... میں اللہ تعالیٰ (کی اس بات) پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ عقلمند کو ٹھوکر لگنے کے بعد اٹھا لیتے ہیں پھر وہ لغزش کرتا ہے پھر اٹھا لیتے ہیں یہاں تک کہ اس کا راستہ جنت کی طرف کر دیتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۷۰۴۵..... کام کو تدبیر سے کرو، اگر اسکا انجام بہتر نظر آئے تو کرتے رہو اور اگر گمراہی دیکھو تو ہاتھ روک لو۔
عبدالرزاق، ابن عدی فی الکامل بیهقی عن انس رضی الله عنه

۷۰۴۶..... کم توفیق والا زیادہ عقل والے سے بہتر ہے اور دنیا کے کام میں عقل نقصان دہ (ثابت ہوتی) ہے اور دین کے معاملہ میں خوشی کا باعث ہے۔
ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

تشریح:..... اور جب عقل کو دنیاوی کاموں میں بھی دین کے تابع بنا کر استعمال کیا جائے تب بھی نقصان دہ ثابت نہیں ہوتی۔

الاکمال

۷۰۴۷..... دین کا ستون اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی مغفرت، یقین اور نفع پہنچانے والی عقل ہے کسی نے پوچھا عقل نافع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طمع کرنا۔ الدیلمی عن عائشه

۷۰۴۸..... بے وقوف شخص (بعض دفعہ) اپنی حماقت کی وجہ سے گنہگار شخص کے بڑے گناہوں تک پہنچ جاتا ہے، لوگوں کو ان کی عقل کے بقدر قرب تک پہنچایا جاتا ہے۔ الحکیم عن انس

۷۰۴۹..... آدمی مسجد جا کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی نماز مچھر پر کے برابر بھی نہیں ہوتی، اور (بعض دفعہ) آدمی مسجد کی طرف آتا ہے اور (وہاں)

نماز پڑھتا ہے اس کی نماز احد پہاڑ کے برابر ہوتی ہے، جب ان میں سے عقل میں اچھا ہو، کسی نے کہا: کیسے ان میں سے عقل میں اچھا ہو؟ آپ نے فرمایا: جو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے زیادہ بچنے والا اور نیکی کے کاموں میں حرص کرنے والا ہو اگرچہ دوسرے سے عمل وعبادت میں کم ہو۔ الحکیم عن ابی حمید الساعدی

۷۰۵۰.....آدمی روزہ رکھتا، نماز پڑھتا اور حج وعمرہ کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے عقل کے مطابق ثواب دیا جائے گا۔

خطیب وضعفه عن ابن عمر رضی الله عنه

۷۰۵۱.....اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلند درجات میں ٹھہرائے گا، کیونکہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند تھے، ان کی حد درجہ یہی کوشش ہوتی تھی کہ وہ نیکی کے کاموں میں دوسروں سے آگے رہیں اور دنیا کی زینت اور فضول چیزیں ان کے ہاں بے وقعت تھیں۔

الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن البراء

۷۰۵۲.....لوگ نیکی کے کام (تو) کرتے ہیں جبکہ انہیں بدلہ عقلوں کے لحاظ سے دیا جائے گا۔

ابو الشیخ عن معاویة عن معاویه بن قرة عن ابیه

۷۰۵۳.....بابرکت ہے وہ ذات جس نے عقل کو اپنے بندوں میں مختلف (انداز) سے تقسیم کیا ہے، دو آدمیوں کا عمل، روزہ اور نماز برابر ہوتی ہے لیکن عقل میں دونوں مختلف ہوتے ہیں جیسے کسی کے پہلو میں ایک ذرہ، اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں یقین اور عقل سے بڑھ کر کوئی چیز تقسیم نہیں کی۔

الحکیم عن طاؤس، مرسلاً

۷۰۵۴.....دین داری کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا ہے اور ہر اچھے برے شخص سے بھلائی کا معاملہ کرنا۔ بیھقی عن علی

تشریح:.....جو لوگ دوسروں سے بھلائی اور خیر خواہی کرنے میں درجہ بندی سے کام لیتے ہیں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا ہے لیکن انہیں اس کا احساس نہیں ہوتا۔ فطرتی باتیں

۷۰۵۵.....کبھی کبھار دو شخص مسجد کا رخ کرتے ہیں ان میں سے ایک (نماز پڑھ کر) لوٹ آتا ہے تو اس کی نماز دوسرے سے افضل ہوتی ہے جب یہ عقل میں اس سے اچھا ہو، اور دوسرا واپس ہوتا ہے جبکہ اس کی نماز ذرہ برابر بھی (حیثیت کی حامل) نہیں ہوتی۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن ابی ایوب

۷۰۵۶.....کم توفیق والا زیادہ عقل والے سے بہتر ہے، اور عقل دنیا کے کاموں میں نقصان دہ اور دنیا کے معاملہ میں خوشی کا باعث ہے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۰۵۷.....اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: چہرہ ادھر کر، تو اس نے چہرہ ادھر کر دیا پھر فرمایا: پیٹھ پھیر، تو اس نے پیٹھ پھیر دی، پھر فرمایا بیٹھ جا، وہ بیٹھ گئی پھر فرمایا بول، تو وہ بولنے لگی پھر فرمایا: خاموش ہو جا، تو وہ خاموش ہوگئی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھ سے زیادہ پسندیدہ اور عزت والی مخلوق پیدا نہیں فرمائی، تیری وجہ سے میں پہچانا جاؤں گا، میری تعریف کی جائے گی، میری اطاعت کی جائے گی، تیری وجہ سے میں (لوگوں سے ان کے اعمال اور صدقات) لوں گا اور تیری وجہ انہیں عطا کروں گا اور تیری وجہ سے ان پر عتاب کروں گا اور تیری وجہ سے ثواب ہے اور تجھ پر عذاب ہے اور صبر سے بڑھ کر میں نے کسی چیز سے تیری عزت نہیں کی۔

الحکیم عن الحسن، قال حدثنی عدة من الصحابه، الحکیم عن الاوزاعی، معضلاً

تشریح:.....امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص جنگل میں رہتا ہو اور اسے توحید نہیں پہنچی پھر بھی عقل کی وجہ سے مجرم ہوگا۔

۷۰۵۸.....اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: ادھر مڑ، تو وہ مڑ گئی اور فرمایا ادھر مڑ، تو وہ مڑ گئی پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم میں نے تجھ سے پسندیدہ مخلوق پیدا نہیں فرمائی، تیری وجہ سے میں لوں گا اور تیری وجہ سے دوں گا، تیری وجہ سے ثواب اور تجھ پر عذاب ہے۔

طبرانی عن ابی امامة

تشریح:.....مجنوں اور نیم پاگل لوگ ثواب عذاب سے مستثنیٰ ہیں۔

۷۰۵۹...... تمہیں کسی آدمی کا اسلام قبول کرنا تعجب میں نہ ڈالے یہاں تک کہ یہ معلوم کرلو کہ اس کی عقل کی گرہ (گتنی) ہے۔

عقيلي في الضعفاء، وقال منكر، ابن عدي في الكامل، بيهقي وضعفه عن ابن عمرو

۷۰۶۰...... کسی شخص کے مسلمان ہونے سے خوش نہ ہو بلکہ اس کی عقل کی حد معلوم کرو۔ الحكيم عن ابن عمر

۷۰۶۱...... اے علی! جب لوگ نیکی کے مختلف کاموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں تو تم عقل کے مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، تم ان سے درجات اور قربت میں، دنیا میں لوگوں کے ہاں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آگے نکل جاؤ گے۔ حلية الاولياء عن علي

تشریح:...... یعنی دنیا میں تمہاری مقبولیت ہوگی اور آخرت میں مخصوص طبقہ میں شمار ہوگے۔

۷۰۶۲...... اے علی! لوگوں کی دو قسمیں ہیں، ایک عقلمند جو درگزر کے لیے صلح کرتا ہے اور جاہل جو سزا کے لیے صلح کرتا ہے۔ ابن عساکر عن علي فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو یہ ارشاد فرمایا۔

۷۰۶۳...... جنت کے سو درجات ہیں (جن میں سے) ننانوے (۹۹) عقلمندوں کے لیے ہیں اور ایک درجہ ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے ہے۔

حلية الاولياء عن عمر

تشریح:...... جنت کے دروازے آٹھ ہیں طبقات بھی آٹھ ہیں، پھر ہر طبقہ میں اہل ایمان کے مراتب سے مختلف درجات ہیں، اس لیے کسی جنتی کا کسی مقام پر ہونا اس کے مقام و مرتبہ میں کمی کا باعث نہ ہوگا، بلکہ ہر شخص کی اپنی جدا دنیا ہوگی، جس میں غیر کی آمد و رفت نہ ہوگی۔

حرف الغین...... غیرت کا بیان

۷۰۶۴...... اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں اس وجہ سے اس نے ظاہری باطنی فحش چیزیں حرام قرار دی ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو مدح و تعریف پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو عذر (قبول کرنا) پسند نہیں اس بنا پر اس نے کتاب ہر دور میں نازل کی اور (کئی) رسول بھیجے۔ مسند احمد، بيهقي، ترمذي عن ابن مسعود

تشریح:...... تاکہ کوئی عذر کرنا چاہے تو اس کے لیے گنجائش ہو، یہ کوئی نہ کہے کہ ہمیں تو پتہ بھی نہیں تھا۔

۷۰۶۵...... غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بے غیرتی نفاق کا جز ہے۔ بيهقي في السنن عن زيد بن اسلم

تشریح:...... لفظ مذاء کا مفہوم ذاتی یہ ہے کہ جو شخص اس بات کی پروانہ کرتا ہو کہ اس کی بیوی کے پاس کس کس کی آمد و رفت رہتی ہے جسے بالفاظ دیگر دیوث کہتے ہیں۔ لغات الحديث ج۳

۷۰۶۶...... بعض غیرت کی باتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض ناپسند، اور بعض تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بعض ناپسند، رہی وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں شک و تہمت (والے معاملہ) میں غیرت کرنا ہے اور وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں وہ غیرت ہے جو شک و تہمت میں نہ ہو اور وہ تکبر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ مرد کا قتال میں اترا کر چلنا ہے اور متکبرانہ چال جو صدقہ کے وقت ہو، رہا وہ تکبر جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں آدمی کا بغاوت و فخر پر تکبر کرنا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائي، ابن حبان عن جابر بن عتيك

تشریح:...... قتال میں مجاہد کا تکبر اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے صدقہ میں تکبر انسان کو پچھتاوے سے باز رکھتا ہے۔

۷۰۶۷...... بعض غیرت کے کام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض ناپسند، شک و تہمت (والے معاملہ) میں غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور شک و تہمت کے علاوہ میں غیرت ناپسند ہے۔ ابن ماجه عن ابي هريرة رضي الله عنه

۷۰۶۸...... غیرت ایمان کا جز اور بے غیرتی نفاق کا حصہ ہے۔ البزار، بيهقي عن ابي سعيد

۷۰۶۹...... دو غیرتیں ہیں ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند اور دوسری ناپسند ہے اور دو متکبرانہ چالیں ہیں ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور دوسری ناپسند، شک و تہمت (والے مقام) کی غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بغیر شک اور تہمت والی غیرت ناپسند ہے وہ اتراہٹ اللہ تعالیٰ کو پسند

ہے جو آدمی صدقہ دیتے وقت کرے، اور تکبر کی وجہ سے اترانا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن عقبة بن عامر

۷۰۷۰..... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے انتہائی غیرت مند شخص کو پسند کرتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

تشریح:..... یعنی خصوصی محبت اور برتاؤ والا معاملہ فرماتے ہیں۔

۷۰۷۱..... اللہ تعالیٰ مسلمان کے لیے غیرت کھاتے ہیں مسلمان کو بھی غیرت کرنی چاہیے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

یعنی کسی وقت مسلمان کی بے عزتی اور تنگی ہو رہی ہو یا وہ لاچار و بے مددگار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتے ہیں، مسلمان کو بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے غیرت کرے۔

مسلمان کے حرام کرنے سے اللہ کو غیرت آتی ہے

۷۰۷۲..... اللہ تعالیٰ غیرت کرتے ہیں اور مؤمن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مؤمن وہ کام کرے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔ بیھقی، ترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۷۰۷۳..... اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں۔ مسند احمد، بیھقی عن اسماء بنت ابی بکر

الاکمال

۷۰۷۴..... اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جس کے گھر میں کوئی (غیر) آتا ہے اور وہ (اس سے) لڑتا نہیں۔ الدیلمی عن علی

۷۰۷۵..... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بے غیرت کی فرض عبادت قبول کریں گے اور نہ نفلی، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! بے غیرت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جس کی اہلیہ کے پاس (نامحرم) مرد آتے ہیں۔

بخاری فی التاریخ والخرائطی فی مساوی الاخلاق، طبرانی فی الکبیر وابونعیم، بیھقی وابن عساکر عن مالک بن احیمر الجذامی

۷۰۷۶..... میں (بھی) غیرت مند ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے غیرت مند (بندے) کو پسند کرتے ہیں۔ الدیلمی عن علی

۷۰۷۷..... میں سعد سے زیادہ غیرتمند ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والے ہیں اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی عذر (قبول کرنے) کو پسند نہیں کرتا، اسی وجہ سے اس نے رسول بھیجے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی مدح (سننے) کو پسند نہیں کرتا اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اسی بنا پر جنت کا وعدہ کیا ہے۔ حاکم عن المغیرة بن شعبة

۷۰۷۸..... اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فحش (باتیں اور چیزیں) کو حرام قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو مدح پسند نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی عذر کو پسند نہیں کرتا اسی وجہ سے وہ اپنی مخلوق کی معذرت قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو حمد پسند نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی تعریف کی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۷۰۷۹..... اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فواحش چاہے پوشیدہ ہوں یا ظاہر حرام قرار دیے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت ابی بکر

حرف القاف......قناعت اور سوءظن کی وجہ سے لوگوں سے بے پرواہی

۷۰۸۰..... قناعت ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ القضاعی عن انس

۷۰۸۱..... اے انسان! تیرے پاس وہ ہے جو تیرے لیے کافی ہے جبکہ تو ایسی چیز طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش بنا دے، اے انسان تو تھوڑے پر

قناعت نہیں کرتا، اور نہ زیادہ سے سیر ہوتا ہے، اے انسان! جب تو اس طرح صبح کرے کہ تیرے بدن میں عافیت ہو، تیرے گھر میں امن ہو اور تیرے پاس ایک دن کا کھانا ہو تو دنیا پر مٹی یعنی تف ہے۔ ابن عدی فی الکامل بیهقی عن ابن عمر

تشریح:...... اللہ تعالیٰ داتا ہیں وہ خوب جانتے ہیں کس کو کتنا دینا ہے کون سرکش ہوگا اور کون فرمانبردار، سلیمان و محمد ﷺ کو دنیا کی بادشاہت دی لیکن عجز وانکساری کے پیکر تھے، فرعون وشداد کو چند حیلوں سے حکومت ملی تو لگے سرکشی کرنے۔

۷۰۸۲..... جب تو اپنے گھر میں امن سے ہو تیرے بدن میں عافیت ہو اور تیرے پاس تیرے اس روز کا کھانا ہو تو دنیا پر خاک پڑے۔

بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۸۳..... جو تم میں سے اپنے گھر امن سے ہو اس کے بدن میں عافیت ہو اس کے پاس اس روز کا کھانا موجود ہو تو گویا اس کے پاس پوری دنیا سمٹ کر آگئی۔ بخاری فی الادب المفرد، ترمذی عن عبدالله بن محصن

۷۰۸۴..... تم میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ شخص زیادہ پسند ہے جس کا کھانا کم اور بدن ہلکا ہو۔ فردوس عن ابن عباس

۷۰۸۵..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اس کا دل غنی کر دیتے اور اس کا دل متقی بنا دیتے ہیں اور جب کسی بندے کو کسی برائی سے دوچار کرنا چاہیں تو محتاجی کو اس کا نصب العین بنا دیتے ہیں۔ الحکیم، فردوس عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۸۶..... جب سخت بھوک لگے تو ایک چپاتی کھالو اور صاف پانی کا ایک گھونٹ پی لو، اور کہو دنیا اور دنیا والوں پر مار پڑے۔

بیهقی، ابن عدی فی الکامل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۸۸..... میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں (اس لیے) نہیں دیا گیا کہ وہ اترانے لگیں اور نہ ان سے (ضرورت کا سامان) روکا گیا کہ وہ لوگوں سے مانگنے لگیں۔ ابن شاهین عن الجذع

تشریح:...... یعنی انہیں اعتدال کی روزی عطا کی گئی ہے۔

روزی کم ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہیں ہے

۷۰۸۹..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اس کا رزق (قابل) کفایت کرتے دیتے ہیں۔ ابوالشیخ عن علی

۷۰۹۰..... اللہ تعالیٰ بندے کو جو (مال) عطا کرتا ہے اس میں اسے آزماتا ہے پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جائے تو اسے برکت دی جاتی ہے اور (تھوڑے مال میں بھی) اسے وسعت دیتے ہیں، اور اگر راضی نہ ہو تو اسے برکت نہیں دی جاتی اور جتنا (کسی کی قسمت میں) لکھا ہوتا ہے اس پر زیادہ نہیں کرتے۔ مسند احمد وابن قانع بیهقی عن رجل من بنی سلیم

۷۰۹۱..... اللہ تعالیٰ کو وہ نادار شخص پسند ہے جو (باوجود) عیالدار (ہونے کے بھی) سوال سے بچنے والا ہو۔ ابن ماجه عن عمران

۷۰۹۲..... پرندہ صبح کی وقت اپنے رب کی تسبیح کرتا ہے اور اپنے اس روز کی روزی مانگتا ہے۔ خطیب عن علی

۷۰۹۳..... (فلاں) گھر والے (ایسے ہیں) ان کا کھانا (تو) کم ہے (مگر) ان کے گھر منور ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۹۴..... (اے عائشہ!) اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی تو تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہونی چاہیے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے اور مالدار لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچنا اور کوئی کپڑا پرانا (سمجھ کر) نہ اتارنا یہاں تک کہ اس میں پیوند لگا چکو۔ ترمذی، حاکم عن عائشة

۷۰۹۵..... میری امت کے بہترین لوگ قناعت پسند ہیں اور برے لوگ لالچ کرنے والے ہیں۔ القضاعی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۹۶..... بہترین رزق وہ ہے جو دن بدن کافی ہو۔ ابن عدی فی الکامل، فردوس عن انس

۷۰۹۷..... بہترین رزق وہ ہے (حسب ضرورت) کافی ہو۔ مسند احمد فی الزهد عن زیاد بن جبیر مرسلاً

۷۰۹۸..... خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو مسلمان ہو اور اس کی (گزر اوقات کی) زندگی (میں قابل کفایت رزق) ہو۔

الرازی فی مشیخة عن انس رضی الله عنه

۷۰۹۹..... خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو رات کو حج کرنے والا اور صبح کو غازی تھا، (وہ ایسا) آدمی ہے جس کا حال (لوگوں سے) پوشیدہ ہے عیالدار ہے سوال سے بچتا ہے دنیا کی تھوڑی چیزوں پر قناعت کرتا ہے، لوگوں کے پاس ہنستے ہوئے آتا ہے اور ہنستے ہوئے واپس جاتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں حج اور غزوہ کرنے والے ہیں۔

فردوس عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۱۰۰..... خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اللہ تعالیٰ نے کفایت (کا رزق) دیا پھر وہ (اسی پر) صبر کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبير، فردوس عن عبدالله بن حنطب

۷۱۰۱..... اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی زندگی قابل کفایت ہے اور وہ اس پر قانع ہے۔

ترمذی، ابن حبان، حاکم عن فضالة بن عبيد

۷۱۰۲..... قناعت کو اختیار کرو کیونکہ یہ ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۱۰۳..... وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کیا، اور اسے قابل کفایت رزق دیا گیا، اور جو (مال) اللہ تعالیٰ نے اسے دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ مسند احمد، مسلم ترمذی، ابن ماجه عن ابن عمرو

۷۱۰۴..... وہ تھوڑا (مال) جس پر تم شکر کرو اس سے زیادہ بہتر ہے، جس کی تم میں طاقت نہ ہو۔

البغوی والباوردی وابن قانع وابن السکن وابن شاهين عن ابی امامه عن ثعلبة بن حاطب

۷۱۰۵..... مجھے اپنے بھائی موسیٰ سے بے رغبتی نہیں، کیا تم میرے لیے موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترے جیسا چبوترا بنانا چاہتے ہو؟

صب عن عبادة بن الصامت

تشریح:..... یعنی موسیٰ علیہ السلام کے لیے جو چبوترا بنایا گیا تھا اس کی نوعیت و ضرورت جدا تھی مجھے چونکہ اس کی ضرورت نہیں تو کوئی یہ نہ سمجھے کہ مجھے اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کے فعل سے اعراض اور ان کی ذات پر اعتراض ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ مسجد میں گفتگو کے لیے بیٹھ جائیں گے اور ہر مسجد میں ایسے چبوترے بننے شروع ہو جائیں گے۔

۷۱۰۶..... مجھے، موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترے جیسے چبوترے کی ضرورت نہیں۔ بيهقی عن سالم بن عطية

۷۱۰۷..... ان چیزوں کے علاوہ انسان کو (زائد از ضرورت) کسی چیز کا حق حاصل نہیں، رہنے کے لیے گھر، بدن ڈھانپنے کے لیے کپڑا، روٹی کا ٹکڑا (جو سخت ہو) اور پانی۔ ترمذی، حاکم عن عثمان

۷۱۰۸..... تین (نعمتوں) کا بندے سے حساب نہ ہوگا، سرکنڈوں سے بنے گھر کا سایہ، جس سے وہ سایہ حاصل کرے اتنا روٹی کا ٹکڑا جس اپنی کمر سیدھی کر سکے، اور اتنا کپڑا جس سے اپنا ستر چھپا سکے۔ مسند احمد فی الزهد، بيهقی عن الحسن مرسلاً

۷۱۰۹..... مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ میں کس چیز سے اپنی بھوک دور کر لوں۔ ابن المبارک عن الاوزاعی معضلاً

تشریح:..... یعنی جو کچھ حلال اور طیب کھانے کے لیے مل جائے۔

۷۱۱۰..... جو چیز تہبند، دیوار کے سائے اور پانی کے گھونٹ سے بڑھ کر ہو تو زائد (از ضرورت) ہے قیامت کے روز بندے سے اس کا حساب لیا جائے گا۔ البزار عن ابن عباس رضی الله عنه

۷۱۱۱..... تھوڑی چیز جو کافی ہو اس سے بہتر ہے جو (ہو تو) زائد ہو (لیکن) غفلت میں ڈال دے۔ ابويعلی عن الضياء عن ابی سعيد

۷۱۱۲..... جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھوڑے رزق پر راضی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائیں گے۔ بيهقی عن علی

۷۱۱۳..... ایک سال کی خوراک دین کے لیے بہترین معاون ہے۔ فردوس عن معاويه بن حيده مر برقم ۶۳۳۵

۷۱۱۴..... اے اللہ! کے بندو! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے۔ مسند احمد، بيهقی، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، عن انس

۷۱۱۵..... قیامت کے روز فقیر و مالدار چاہے گا کہ اسے صرف اتنی دنیا ملتی جس سے اس کی روزی حاصل ہو جاتی۔ مسند احمد، ابن ماجه عن انس

۷۱۱۶..... اے اللہ! محمد (ﷺ) کی اولاد کا رزق گزر بسر کا بنادے۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۷۱۱۷..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اسے اپنی تقسیم پر راضی کر دیتے ہیں اور اس میں اسے برکت دیتے ہیں۔

الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۱۸..... جب تم میں سے کوئی اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھے جو مال اور جسم میں افضل ہے تو سے چاہیے کہ اسے دیکھ لے جو مال اور بدن میں اس سے کم درجہ کا ہے۔ هناد، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۱۹..... جب تم میں سے کوئی مال اور پیدائش میں اپنے سے برتر کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھ لے جس پر اسے فضیلت حاصل ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۲۰..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو اس کے دل میں غنا اور تقویٰ (لاپرواہی) پیدا فرمادیتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو فقر و فاقہ کو اس کا نصب العین بنادیتے ہیں۔ الحکیم و الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۲۱..... اللہ تعالیٰ بندے کو رزق میں (تنگی کر کے) آزماتا ہے تا کہ دیکھیں وہ کیا کرتا ہے؟ پھر اگر وہ راضی ہو جائے تو اسے اس (مال) میں برکت دی جاتی ہے اور اگر راضی نہ ہو تو برکت نہیں دی جاتی۔ الدیلمی عن عبدالله بن الشخیر

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہوتا ہے صرف اس بندے پر اس کی حماقت کا اظہار کرنا ہوتا ہے کہ یہ اس کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ کسی پر تاگے برابر بھی ظلم نہیں کرتا ہے۔

گھر کا سامان مختصر ہونا چاہئے

۷۱۲۲..... بستر تو ایک خاوند کے لیے ہونا چاہیے اور ایک بیوی کے لیے اور ایک مہمان کے لیے (اور ضرورت سے زائد) بستر شیطان کے لیے ہوگا۔

الهیثم بن کلیب سعید بن منصور عن ثوبان

۷۱۲۳..... تم میں سے کسی کے لیے اتنا کافی ہے جس پر اس کا دل قناعت کر سکے، انجام کار اسے چار گز ایک بالشت جگہ میں جانا ہے پھر معاملہ اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود

تشریح:..... یعنی قبر میں جانا ہے اور پھر آخرت میں جمع ہونا ہے۔

۷۱۲۴..... اے ابوعبیدہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں اضافہ کرے تو تمہارے لیے تین خادم کافی ہیں، ایک خادم جو تمہاری خدمت کرے، دوسرا جو تمہارے ساتھ سفر کرے، اور تیسرا جو تمہارے گھر والوں کے کام کرے، اور ان کے پاس آئے، اور تین جانور کافی ہیں ایک جانور تمہارے پاؤں کے لیے، ایک جانور تمہارے بوجھ کے لیے، اور ایک جانور تمہارے غلام کے لیے، تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھے اسی حالت پر ملے جس حالت میں وہ مجھ سے جدا ہوا۔ مسند احمد، ابن عساکر عن ابی عبیدة بن الجراح، وقال: ابن عساکر، منقطع

۷۱۲۵..... تمہارے لئے (تین) جانور کافی ہیں، ایک تمہاری بار برداری کے لیے، ایک تمہاری سواری کے لیے اور ایک تمہارے غلام کے لیے۔

الدیلمی عن ابی عبیدة

۷۱۲۶..... بہترین مؤمن قناعت کرنے والا ہے اور (جس کا حال) برا ہے جو لالچ کرنے والا ہے۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۲۷..... (تین بستر کافی ہیں) ایک بستر مرد کا ایک اس کی بیوی کا ایک (فالتو) مہمان کے لیے (اس سے زائد) بستر شیطان کا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، مسلم، ابو عوانه ابن حبان عن جابر، مر برقم، ۶۱۲۴

۷۱۲۸.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بندوں نے اپنے لیے کم کھانے کا لحاف جو بنایا ہے اس سے بڑھ کر میرے نزدیک انتہائی درجہ کو پہنچنے والا نہیں۔
الدیلمی عن ابن عباس

تشریح:.......یعنی کم کھانے کی قدرومنزلت میرے پاس ہے۔

۷۱۲۹.....بنی اسرائیل میں ایک بکری کا بچہ تھا، جسے اس کی ماں دودھ پلاتی تھی اس کا دودھ ختم ہو گیا تو اس نے (دوسری) بکریوں کا دودھ پینا شروع کردیا پھر بھی وہ سیراب نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، کہ اس کی مثال ایسے ہے جیسے قوم ایک جو تمہارے بعد آئے گی، ان میں سے ایک آدمی اتنا دیا جائے گا جو پوری قوم اور قبیلہ کے لیے کافی ہوگا، پھر بھی وہ (لینے سے) سیراب نہ ہوگا۔ابن شاهين وابن عساكر عن ابن عمر

۷۱۳۰.....بنی اسرائیل میں ایک بکروٹا تھا جو اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا جب دودھ ختم ہو گیا تو تمام بکریوں کا دودھ پینے لگا پھر بھی وہ سیر نہ ہوا، اس کی اطلاع ان کے نبی کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا: اس کی مثال اس قوم جیسی ہے جو تمہارے بعد آئے گی ان میں ایک شخص کو اتنا دیا جائے گا جو ایک قوم اور قبیلہ کے لیے کافی ہوگا پھر بھی وہ سیراب نہ ہوگا۔طبرانی عن ابن عمر

۷۱۳۱.....انسان کی ہر زائد چیز جو روٹی کے ٹکڑے، اور ستر ڈھانپنے کے کپڑے اور (سر) چھپانے کے گھر سے فالتو ہوگی اس کا قیامت کے روز بندے سے حساب ہوگا۔ابو نعيم في المعرفة عن عثمان

۷۱۳۲.....ہروہ چیز جو اس اناج، ٹھنڈے پانی اور سایہ دار گھر سے زائد ہو، اس میں انسان کا کوئی حق نہیں۔طبرانی عن عثمان

۷۱۳۳.....ہروہ چیز جو روٹی، پانی کے گھونٹ اور دیوار و درخت کے سایہ سے زائد ہو اس کا قیامت کے روز بندہ سے حساب لیا جائے گا۔
الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنه

۷۱۳۴.....قیامت کے روز ہر شخص اس بات کی تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں گزربسر کی خوراک کھاتا۔الخطيب عن ابن مسعود

۷۱۳۵.....میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے میری امت (میں اعمال کے لحاظ) سے گھٹیا لوگ وہ ہیں جو کھاتے ہیں تو سیر نہیں ہوتے اور جب (مال) جمع کرتے ہیں تو (ان کا دل نہیں بھرتا) مالدار نہیں ہوتے۔تمام في جزء من حديثه عن علي

تشریح:.......یعنی ان کی مثال قیف جیسی ہے جس کا منہ کھلا ہوتا ہے اور نیچے سوراخ ہوتا ہے ان لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔

۷۱۳۶.....تم میں سے زیادہ مددگار وہ شخص ہے جب اسے اتنا حلال مل جائے جس سے وہ اپنی بھوک روک سکے۔طبرانی عن سمرة

۷۱۳۷.....انسان نے پیٹ سے بڑھ کر کسی برے برتن کو نہیں بھرا، اے انسان! تیرے لیے وہ چند لقمے جن سے تو اپنی کمر سیدھی کرے، کافی ہیں، اور اگر (اس سے زائد) ضروری ہوں تو ایک تہائی کھانا، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس کے لیے ہے۔بیهقی، ابن حبان عن المقدام بن معدی كرب

۷۱۳۸.....جس کے بدن میں عافیت ہو، اس کے دل میں اطمینان ہو اور اس کے پاس اس روز کی خوراک ہو، تو گویا اس کے لیے دنیا جمع ہوگئی، اے ابن جعشم تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہے جس سے تم اپنی بھوک روک سکو، اپنا ستر ڈھانپ سکو پھر اگر (تمہیں ایسا) گھر (مل جائے) جو تمہیں پوشیدہ رکھے تو یہ بھی ٹھیک ہے، اور اگر کوئی سواری ہو جس پر تم سوار ہو تو یہ بھی اچھی بات ہے، روٹی کا ٹکڑا اور گھڑے کا پانی (تو) ضرورت کی چیزیں ہیں بہتر ہیں اس کے علاوہ جو چیز ہوگی اس کا تم سے حساب لیا جائے گا۔طبرانی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۱۳۹.....جو اپنے (تھوڑے) رزق پر ناراض ہوا، اور شکوہ کرنے لگا، صبر سے کام نہ لیا، اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا کوئی عمل نہ جائے گا، اور اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔حلية الاولياء عن ابی سعيد وابن مسعود معاً

۷۱۴۰..... جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھوڑے رزق پر راضی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسکے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائیں گے۔بیهقی، والديلمي عن علي، زادالديلمي
اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

۷۱۴۱.....جو اپنے رزق پر قانع رہا جنت میں داخل ہوگا۔ابن شاهين والديلمي عن ابن مسعود

۷۱۴۲..... جس کا مال تھوڑا ہو، عیال واولاد زیادہ ہوں، اس کی نماز اچھی ہو اور اس نے مسلمانوں کی غیبت نہ کی ہو تو وہ قیامت میں یوں آئے گا کہ میرے ساتھ اس طرح ہوگا (جیسے یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں)۔ابو یعلی والخطيب وابن عساكر عن ابی سعيد

۷۱۴۳...... تم میں کسی کے لیے دنیا (کی چیزوں) میں سے ایک خادم اور سواری کافی ہے۔ عفان بن مسلم الصفار فی جزئه عن بریدة

۷۱۴۴...... دنیا کی اتنی چیز جس سے تم اپنے بھوک مٹا سکو، اپنا ستر ڈھانپ سکو، اور اگر کوئی ایسا سائبان ہو جس کا سایہ حاصل کر سکو تو یہ بھی صحیح ہے اور اگر تمہاری سواری ہو جس پر تم سوار ہو تو یہ بھی اچھی چیز ہے۔ ابن النجار عن ثوبان

۷۱۴۵...... اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جو گھر (سرکشی کی) خوشی سے بھرا وہ آنسوؤں سے بھر جائے گا، اور خوشی کے بعد غم ہے۔ ابن المبارک عن یحییٰ بن ابی کثیر، مرسلاً

۷۱۴۶...... اے ابوالحسن علی! ان میں سے تمہیں کیا زیادہ پسند ہے پانچ سو بکریاں اور ان کے چرواہے؟ یا پانچ کلمے جو میں تمہیں سکھادوں جن سے تم دعا کرو؟ تم کہا کرو: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میری کمائی کو پاک بنادے، اور میرے اخلاق کو وسعت عطا فرما، اور جو آپ نے میرے لیے فیصلہ فرمایا مجھے اس پر قناعت کی توفیق دے، اور میرا دل کسی ایسی چیز کی طرف مائل نہ ہو جسے آپ نے مجھ سے پھیر دیا ہے۔

الرافعی عن سهل بن سعد عن علی

۷۱۴۷...... اے ابو ہاشم! شاید ایسا ہو کہ تم ایسے اموال پاؤ جو قوموں میں تقسیم ہوں گے، مال کے جمع کرنے کے مقابلہ میں تمہارے لیے خادم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کافی ہے۔ مسند احمد وهناد، ابن حبان، طبرانی وابن عساکر عن ابی هاشم شیبة بن عتبة القرشی

۷۱۴۸...... اے انسان! دنیا میں سے گزر بسر کی روزی پر راضی ہو جا، کیونکہ اتنی روزی جس سے موت واقع نہ ہو وہ بہت زیادہ ہے۔

العسکری وابونعیم عن سمرة

غفلت پیدا کرنے والا قابل مذمت ہے

۷۱۴۹...... لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، جو مال تھوڑا ہو اور قابل کفایت ہو وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ ابن النجار عن ابی امامة

۷۱۵۰...... میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں اس لیے نہیں دیا گیا کہ وہ اترانے لگیں اور ان سے روکا گیا کہ وہ لوگوں سے مانگنے لگیں۔

المحاملی فی امالیه وابن سعد وابن شاهین وابوموسی عن ابن الجذع عن ابیه

۷۱۵۱...... اے عائشہ! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہاری مشغولی صرف تمہارے پیٹ کے بارے میں ہو؟ تو سنو! اسراف سے (بچنے کے لیے) دن میں دوبار کھالیا کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو اسراف کرنے والے نہیں بھاتے۔ ابونعیم، بیهقی عن عائشه رضی اللہ عنها

۷۱۵۲...... اے عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہیں اتنی دنیا کافی ہے جتنی ایک مسافر کے لیے توشہ میں (روزی) ہوتی ہے اور مالدار لوگوں کی مجلس سے بچنا جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگوا لے پرانا نہ سمجھنا۔ ترمذی وابن سعد حاکم وتعقب عن عائشة مر برقم، ۷۰۹۴

لوگوں سے بے پرواہی اور ان میں بدگمانی کی وجہ سے لالچ کا ترک

۷۱۵۳...... بدگمانی کی وجہ سے لوگوں سے بچو۔ طبرانی فی الاوسط، ابن عدی عن علی

۷۱۵۴...... احتیاط بدگمانی ہے۔ ابوالشیخ فی الثواب عن علی، القضاعی عن عبدالرحمن بن عائذ

۷۱۵۵...... اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) غنا سے غنی بنو۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۵۶...... لوگوں سے لاپرواہ ہو اگرچہ مسواک کرنے کی وجہ سے ہو۔ البزار طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن ابن عباس

۷۱۵۷...... تم میں سے کوئی ایک مسواک کی لکڑی کی وجہ سے بھی لوگوں سے مستغنی ہو جائے۔ بیهقی عن میمون بن ابی شبیب، مرسلاً

۷۱۵۸...... تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) غنا کی بدولت اپنے دن اور رات کے کھانے کے معاملہ میں مستغنی ہو جائے۔

ابن المبارک عن واصل

۷۱۵۹..... چیزوں کی بہتات وکثرت غنا کا نام نہیں غناولا پرواہی تو دل کی ہے۔
مسند احمد، بیہقی، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۱۶۰..... جس نے (لینے کے معاملہ) لوگوں سے اچھا گمان رکھا اس کی ندامت وپشیمانی بڑھ جائے گی۔ابن عساکر عن ابن عباس

حرف الکاف.....غصہ پینا

اکمال کا حصہ

عمال کی نہج پر غصہ پینے کی احادیث کو میں نے حلم وتحمل مزاجی کے ذیل میں حرف ح کے حصہ میں ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۱..... جس شخص نے اس وقت غصہ پیا جب وہ بدلہ لینے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے حورعین میں جسے وہ چاہے گا اختیار دیں گے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کی بنا پر اچھے کپڑے نہ پہنے تو، اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے روبرو اسے بلائیں گے اور ایمان کے جن جوڑوں کو وہ پہننا پسند کرے گا اختیار دیں گے۔مسند احمد عن معاذ بن انس

۷۱۶۲.....جس نے اس وقت غصہ پیا جب وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائیں گے یہاں تک کہ اسے حورعین میں اختیار دیں گے اور جس نے باوجود قدرت کے اس لیے اچھے کپڑے نہ پہنے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائیں گے اور ایمان کے جوڑوں میں جو وہ چاہے گا اختیار دیں گے۔مسند احمد عن معاذ بن انس

تشریح:..... یعنی کبھی کبھار اچھے کپڑے نہیں پہنے، جب اس کے دل میں تکبر یا لوگوں کو گھٹیا سمجھنے کا اندیشہ پیدا ہوا ہو، باقی مستقل طور پر اچھے کپڑے ترک کر دینا درست نہیں۔

۷۱۶۳..... جس شخص غصہ پی لیا اور اگر وہ چاہتا تو اسے نکال سکتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا دل رضا سے بھر دیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عمر

۷۱۶۴..... جس نے اپنا غصہ روک لیا، اللہ تعالیٰ (بدلہ میں) اس سے اپنا عذاب روک لیں گے، جس نے اپنے رب کے حضور عذر پیش کیا اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرلے گا، اور جس نے اپنی زبان کو (بیہودہ باتوں سے) روک لیا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، ابویعلی وابن شاھین والخرائطی فی مساوی الاخلاق، سعید بن منصور عن انس

۷۱۶۵..... جس نے اپنی زبان کو روک لیا، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اور جس نے اپنے غصہ پر قابو پالیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے عذاب سے بچالیں گے، اور جس نے اپنے رب کے حضور معذرت طلب کی اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرمائے گا۔ابن ابی الدنیاعن عمر

۷۱۶۶..... جس نے اپنا غصہ روکا اور اپنی رضامندی کو عام کیا، نیکی کی، اپنی رشتہ داری کو قائم رکھا، امانت کو (امانتدار تک) پہنچایا، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اپنے سب سے بڑے نور (کے محل) میں داخل کریں گے۔الدیلمی عن علی

۷۱۶۷..... کیا میں تمہیں دو پہلوانوں کی بات نہ بتاؤں؟ دو مرد ہیں جن کے درمیان کوئی چیز ہے تو ان میں سے ایک اپنے شیطان پر غالب آجاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس آکر گفتگو کرے گا۔ابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان عن مجاھد، مرسلا

تشریح:..... یعنی پہلوان وہ ہے جو اپنے شیطان پر غالب آجائے، جو اسے غصہ نکالنے پر بھڑکاتا ہے، آدمی جب غصہ پی لیتا ہے تو وہ دور کر یہ خیال آتا ہے کہ میں نے یہ کیا کیا، میں فلاں سے ڈر گیا تو یہ سارے شیطانی دھوکے ہیں۔

مدارات ورواداری

۷۱۶۸۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے لوگوں کی رعایت کے لیے ایسے ہی بھیجا ہے، جیسا مجھے فرائض کی بجا آوری کے لیے مبعوث کیا ہے۔
فردوس عن عائشة رضي الله عنها

۷۱۶۹۔ مجھے لوگوں کے ساتھ رواداری کے لیے بھیجا گیا ہے۔بیھقی عن جابر

۷۱۷۰۔ عقل کی بنیاد لوگوں سے مدارات رکھنا ہے، دنیا میں نیکی کرنے والے ہی آخرت میں نیکی کرنے والے ہوں گے۔
بیھقی عن ابی ھریرۃ رضي الله عنه

۷۱۷۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد، عقل کی بنیاد لوگوں کی آؤ بھگت کرنا ہے دنیا میں نیکی کرنے والے ہی آخرت میں (بھی) نیکی کرنے والے ہوں گے، اور دنیا میں برائی والے آخرت میں بھی برائی والے ہوں گے۔ابن الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن المسیب، مرسلا

۷۱۷۲۔ لوگوں کے لیے تواضع کرنا صدقہ (کرنے کا ثواب رکھتا) ہے۔ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن جابر

الاکمال

۷۱۷۳۔ جو شخص مدارات کرتے مرگیا (تو) وہ شہید (کے برابر ثواب پاکر) مرا۔الدیلمی عن جابر

۷۱۷۴۔ اپنے اموال کے ذریعہ اپنی عزتیں بچاؤ، اور ہر ایک اپنی زبان کے ذریعہ اپنی آبرو بچائے۔
ابن عدی فی الکامل، قال منکر وابن عساکر عن عائشة رضي الله عنها

۷۱۷۵۔ مؤمن جس (چیز) سے اپنی عزت بچائے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ابوداؤد الطیالسی

مروت

۷۱۷۶۔ بھائیوں سے نفع وصول کرنا مروت کا حصہ نہیں۔ابن عساکر عن ابن عمر
تشریح:.....یعنی جتنے کی چیز ہے وہ تو وصول کرنا خلاف مروت نہیں لیکن بہت زیادہ نفع وصول کرنا خلاف مروت ہے۔

۷۱۷۷۔ مروت کا یہ حصہ ہے کہ جب (مسلمان) بھائی سے اس کا بھائی بات کرے تو وہ خاموش رہے اور چلتے چلتے جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ساتھ چلنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ (مسلمان) بھائی اپنے بھائی کے لیے ٹھہر جائے۔خطیب عن انس

الاکمال

۷۱۷۸۔ مروت مال کی اصلاح (کا نام) ہے۔الدیلمی عن ابان عن انس

المشورة

۷۱۷۹۔ جس نے کسی کام کا ارادہ کیا اور کسی مسلمان سے مشورہ لیا تو اللہ تعالیٰ اسے سب سے بہتر کام کی رہنمائی فرمائیں گے۔
طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضي الله عنه

تشریح: لیکن جس کے مشورہ پر آپ نے عمل نہیں کیا وہ کبھی آپ کو مشورہ نہیں دے گا۔فطرتی باتیں

۷۱۸۰.....عقلمند آدمی سے مشورہ طلب کیا کرو، راہنمائی پاؤ گے، اور اس کی نافرمانی نہ کرو ورنہ پشیمانی اٹھاؤ گے۔

خطیب فی رواۃ مالک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۸۱..... جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہے۔ حاکم، ابن ماجه عن ابی هریرة، ترمذی عن ام سلمة، ابن ماجه عن ابن مسعود

تشریح:.....یعنی جس نے مشورہ لیا اس کی بات دوسروں کو ہرگز نہ بتائے ورنہ آئندہ وہ شخص کبھی اس کی بات پر اعتماد نہیں کرے گا۔

۷۱۸۲.....جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے چاہے مشورہ دے چاہے نہ دے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرة

۷۱۸۳.....جس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے وہ امانت دار ہے اسے چاہیے کہ وہ ایسا مشورہ دے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو۔

طبرانی فی الاوسط، عن علی

تشریح:.....انسان اگر دوسروں کا احساس دل میں پیدا کرلے تو دوسروں کا دکھ درد اپنا دکھ درد لگتا ہے۔

۷۱۸۴..... جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے مشورہ دے۔ ابن ماجه عن جابر

تشریح:..... بہت سے امور ایسے ہیں جن میں انسان اگر اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے تو بھی ان پر حامی بھر لینا بہتر ہے جیسے مشورہ، امامت، اور کسی جگہ وعظ ونصیحت کی بات۔

۷۱۸۵.....آدمی کی رائے اس وقت تک درست رہتی ہے جب تک وہ اپنے مشیر (جو مشورہ لے رہا ہوتا ہے اس) کے بارے خیرخواہی (کی نیت) رکھتا ہو، اور جب اپنے مشیر کو دھوکا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی رائے کی درستگی سلب کرلیتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابن عباس

تشریح:.....یعنی دل میں یہ خیال رکھتا ہو کہ میں اسے اچھا مشورہ دوں گا اور جب شروع سے ہی یہ نیت ہو کہ اسے ایسا بھٹکاؤں گا کہ یاد رکھے گا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی صحت رائے بھی سلب کرلیتے ہیں۔

الاکمال

۷۱۸۶.....عقلمندوں سے مشورہ لیا کرو سیدھی راہ پاؤ گے، ان کی نافرمانی نہ کرو (ورنہ) ندامت اٹھاؤ گے۔

خطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، وفیہ عبدالعزیز بن ابی رجاء عن مالک

۷۱۸۷.....مشورہ طلب کرنے والا کان ہے اور جس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے وہ امانت دار ہے۔ العسکری فی الامثال عن عائشة

۷۱۸۸.....احتیاط یہ ہے کہ تم صاحب رائے سے مشورہ لو، اور پھر اس کی بات مانو۔ ابوداؤد فی مراسیله، بیهقی عن خالد بن معدان، مرسلا

۷۱۸۹.....احتیاط یہ ہے کہ تم کسی عقلمند سے مشورہ لو اور پھر اس کی بات مانو۔

ابوداؤد فی مراسیله بیهقی عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین، مرسلا

۷۱۹۰..... جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانتدار ہے چاہے مشورہ دے، چاہے خاموش رہے اسے چاہئے کہ ایسا مشورہ دے کہ اگر وہ صورت اسے پیش آتی تو وہ عمل کرلیتا۔ القضاعی عن سمرة

۷۱۹۱..... فقہاء اور عابدین سے مشورہ لیا کرو، اور کسی خاص آدمی کی رائے پر مت چلو۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہمیں کوئی معاملہ پیش آجائے اور اس میں امر نہی کا بیان نہ ہو تو آپ کا کیا حکم ہے تو آپ نے یہ فرمایا۔

تشریح:.....جب بہت سے آدمی جمع ہو جائیں تو ہر ایک کی رائے غلط نہیں ہو سکتی، البتہ اکیلے شخص کی رائے میں غلطی واقع ہو سکنے کا احتمال ہے۔

۷۱۹۲.....جس نے اپنے بھائی کو کوئی مشورہ دیا اور وہ جانتا ہے کہ درست بات دوسری تھی تو اس نے خیانت کی۔

ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۹۳.....جس نے اپنے بھائی سے مشورہ لیا اور اس نے غلط مشورہ دیا تو اس نے خیانت کی۔ابن جریر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۱۹۴.....جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ اپنے کندھے سے لٹھ نیچے نہیں رکھتا، اور معاویہ نادار ہے اس کے پاس مال نہیں۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن فاطمة بنت قيس

تشریح:.....فاطمہ بنت قیس نے نبی علیہ السلام سے مشورہ لیا تھا کہ ان دونوں صاحبوں نے پیام نکاح بھیجا ہے تو آپ نے دونوں کی حقیقی حالت بیان فرمادی۔

۷۱۹۵.....بہرکیف ابوجہم تو مجھے تمہارے بارے اس کے لاٹھی سے مارنے کا اندیشہ ہے اور معاویہ مال سے خالی آدمی ہے۔

عبدالرزاق عن فاطمة بنت قيس

حرف النون.....نصیحت وخیرخواہی

۷۱۹۶.....دین تو خیرخواہی (کا نام) ہے۔بخاری فی التاریخ عن ثوبان، البزار عن ابن عمر

۷۱۹۷.....دین، اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے پیشواؤں اور عام مسلمانوں کے ساتھ خیرخواہی (کا نام) ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن تميم الداری .ترمذی، نسائی عن ابی هريرة، مسند احمد عن ابن عباس

اللہ تعالیٰ سے خیرخواہی سے یہ مراد ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کرے، کتاب اللہ کے خلاف حکم نہ دے، رسول اللہ ﷺ کی سنت نہ چھوڑے، مسلمان ائمہ چاہے اہل حکومت ہوں یا اہل ثروت ان کی غیبت نہ کرے، اور عوام کو تکلیف نہ پہنچائے۔

۷۱۹۸.....تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کے لیے دل میں کوئی خیرخواہی پائے تو اس سے ذکر کردے۔ ابن عدی فی الكامل عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۱۹۹.....وہ عمل عبادت بندے کا جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہے میرے ساتھ اس کی خیرخواہی ہے۔مسند احمد عن ابی امامة

الاکمال

۷۲۰۰.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنے بندے کی سب سے پسند عبادت اس کی خیرخواہی ہے۔ابن عساکر عن ابی امامة

۷۲۰۱.....دین (سراسر) خیرخواہی ہے، بے شک دین خیرخواہی (کا نام) ہے، دین تو (نری) خیرخواہی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کے لیے! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمان ائمہ اور عوام کے لیے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابوعوانة، ابن خزيمه، ابن حبان والبغوی والباوردی وابن قانع، ابونعيم، بيهقی عن تميم الداری، ترمذی، حسن، نسائی، دارقطنی فی الافراد عن ابی هريرة رضی الله عنه، مسند احمد عن ابن عباس، ابن عساكر عن ثوبان

۷۲۰۲.....جو قیامت کے روز پانچ (خیرخواہیاں) لے کر آیا تو اسکا چہرہ جنت سے نہیں پھیرا جائے گا، اللہ تعالیٰ، اس کے دین، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمانوں کی جماعت کے لیے خیرخواہی۔ابن النجار عن تميم الداری

۷۲۰۳.....مؤمن اس وقت تک اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک اپنے بھائی کے لیے صرف خیرخواہی کرے، اور جب اس سے رک گیا تو اس سے (نیکی کی) توفیق سلب کرلی جائے گی۔دارقطنی فی الافراد والديلمی عن علی

مدد وامداد

۷۲۰۴.....اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر، کسی نے عرض کی: ظالم کی کیسے مدد کروں؟ فرمایا: اسے ظلم سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن انس

۷۲۰۵..... اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر اگر وہ ظالم ہے تو اسے اس کے ظلم سے روک اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کر۔
الدارمی و ابن عساکر عن جابر

۷۲۰۶..... اس میں کوئی حرج نہیں، آدمی کو اپنے ظالم اور مظلوم کی مدد کرنی چاہیے اگر وہ ظالم ہے تو اسے روکے یہی اس کی مدد ہے اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۷۲۰۷..... اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے، جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور پھر اس کی مدد نہ کی۔ فردوس عن ابن عباس

۷۲۰۸..... بے شک حقدار کے لیے گفتگو (میں سختی) کی اجازت ہے۔ مسند احمد عن عائشة

۷۲۰۹..... اسے چھوڑ دے اس واسطے کہ حقدار کے لیے گفتگو کا حق ہے۔ بخاری، ترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:..... ایک شخص سے آپ علیہ السلام نے قرض لیا، تو بروقت ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے وہ شخص سخت کلامی کرنے لگا اس پر آپ نے فرمایا۔

۷۲۱۰..... تم بدلہ لے سکتی ہو۔ ابن ماجه عن عائشة

۷۲۱۱..... آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنا مہینہ بھر کے اعتکاف سے بہتر ہے۔ ابن زنجویه عن الحسن مرسلاً

تشریح:..... اس واسطے کہ اعتکاف اپنی نوعیت کا ذاتی عمل ہے اور اصلاح عوام میں معاشرے کی اصلاح ہے۔

۷۲۱۲..... میں اپنے مسلمان بھائی کی اس کی ضرورت میں مدد کروں یہ مجھے مہینہ بھر روزے رکھنے اور مسجد حرام میں اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے۔
ابو الغنائم النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر

مسلمان بھائی کی مدد ہر حال میں ہو

۷۲۱۳..... آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو، اگر وہ ظالم ہو تو اسے (ظلم سے) روکے، کہ یہی اس کی مدد ہے، اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرے۔ مسند احمد، حاکم عن جابر

۷۲۱۴..... جس کے سامنے کسی مسلمان کی تذلیل کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔ مسند احمد عن سهل بن حنیف

۷۲۱۵..... جس نے کسی مصیبت زدہ کی مدد کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر مغفرتیں لکھتے ہیں، ایک کے ذریعہ اس کے تمام کام درست ہو جاتے ہیں، اور بہتر اس کے لیے قیامت کے روز (رفع) درجات کا سبب ہوں گے۔ بخاری فی التاریخ، بیهقی عن انس

۷۲۱۶..... جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں ذلیل کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن انس

۷۲۱۷..... جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے (جہنم کی) آگ دور کر دیں گے۔
مسند احمد، ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۱۸..... جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو یہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوگا۔ بیهقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۱۹..... جس نے پانی یا آگ کی زیادتی کو روک دیا تو اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔ النرسی فی قضاء الحوائج عن علی

تشریح:..... یعنی کسی جگہ پانی کے بہاؤ سے زمین کا کٹاؤ ہوا یا معمولی سے آگ لگ جانے سے قریبی کسی کے کھیت کا یا گھر کے جلنے کا خدشہ تھا تو اس شخص نے اس پانی کا رخ پھیر دیا اور آگ بجھا دی۔

۷۲۲۰..... جس نے اپنے بھائی عدم موجودگی میں اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسکی مدد فرمائے گا۔
بیهقی فی شعب الایمان والضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۷۲۲۱۔۔۔۔ جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اسے جہنم سے بچائیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید

تشریح:۔۔۔۔۔۔بطور فضل وکرم ورنہ اللہ تعالیٰ پر کسی کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

۷۲۲۲۔۔۔۔۔جس نے کسی مسلمان کو منافق کی غیبت سے بچایا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مبعوث فرمائیں گے جو قیامت کے روز اس کے گوشت کی جہنم سے حفاظت کرے گا اور جس نے کسی مسلمان پر کوئی تہمت لگائی جس سے اس کی رسوائی مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل روک رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس سے نکل آئے جو اس نے کہا۔مسند احمد، ابو داؤد عن معاذ

۷۲۲۳۔۔۔۔۔تین آدمی ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے، ایک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، اور غلام جو حق مکاتبت ادا کرنا چاہتا ہے، اور نکاح کا وہ خواہشمند جو پاکدامنی کا طلبگار رہے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی ابن ماجه، حاکم، عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:۔۔۔۔۔۔مکاتب سابقہ دور میں ایسے غلام کو کہا جاتا تھا جو اپنے آقا سے معاہدہ کرلے کہ میں اتنی رقم ادا کرنے کے بعد آزاد ہوں ایسے معاملہ کو مکاتبت کہتے ہیں۔

۷۲۲۴۔۔۔۔۔جو کسی مسلمان کی کسی ایسی جگہ مدد چھوڑ دے، جہاں اس کی عزت میں کمی آئے اس کی بے قدری ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ اس کی مدد نہیں فرمائیں گے جس میں وہ مدد کا خواہاں ہوگا، جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی توہین ہو رہی ہو اس کی عزت کم کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اسکی وہاں مدد کریں گے جہاں وہ چاہے گا۔مسند احمد، ابو داؤد، والضياء عن جابر وابی طلحة بن سهل

الاکمال

۷۲۲۵۔۔۔۔۔اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر۔ابن عدی فی الکامل عن جابر، ابن عساکر عن انس

۷۲۲۶۔۔۔۔۔اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر، کسی نے پوچھا یارسول اللہ! مظلوم کی مدد تو کرسکتا ہوں ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: اسے حق کی طرف لوٹاؤ، یہی اس کی مدد ہے۔ابن عساکر عن انس

۷۲۲۷۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۲۲۸۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کریں جو کسی مظلوم کو دیکھ کر اس کی مدد نہ کرے۔الديلمی عن ابن عباس

۷۲۲۹۔۔۔۔۔جو کسی مسلمان بھائی کی عزت بچائے گا تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے بچائیں۔

طبرانی فی الکبير والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۲۳۰۔۔۔۔۔جو کسی مسلمان کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہوتا ہے، جب تک وہ اپنے بھائی مدد میں لگا رہے، جس نے اپنے مسلمان سے ایک حلقہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز حلقہ کھول دیں گے۔ابن ابی الدنیا، فی قضاء الحوائج، والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۲۳۱۔۔۔۔۔جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کا (برا) ذکر کیا گیا اور وہ اس کی مدد کرنا چاہتا تھا پھر اس کی مدد نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس سے دنیا اور آخرت میں بدلہ لیں گے، اور جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی ذکر کیا گیا پھر اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائیں گے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۲۳۲۔۔۔۔۔جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی کا عدم موجودگی میں (برا) ذکر ہوا اور باوجود قادر ہونے کے اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی مدد فرمائیں گے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمران بن حصين

۷۲۳۳۔۔۔۔۔جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جہنم کی آگ سے بچائیں۔

طبرانی فی الکبير والخرائطی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۲۳۴..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ قیامت کے روز اس کی عزت بچائیں۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ام الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۳۵..... جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے آگ سے آزاد کردیں۔

ابن ابی الدنیا عن اسماء بنت یزید

نیت وارادہ

۷۲۳۶..... مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ بیھقی عن انس

تشریح:..... کیونکہ نیت میں ریا نہیں جبکہ عمل میں ریا کا امکان ہے۔

۷۲۳۷..... مؤمن کی نیت اس کے عمل سے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہوتا، ہر ایک اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے، مؤمن جب کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نور پیدا ہوجاتا ہے۔ طبرانی عن سھل بن سعد

تشریح:..... منافق عمل تو مجبوری سے کررہا ہے لیکن نیت میں بگاڑ ہے۔

۷۲۳۸..... سب سے افضل عمل سچی نیت ہے۔ الحکیم عن ابن عباس

۷۲۳۹..... اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی نیت کے مطابق اجر دیا ہے۔

مالک، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم عن جابر بن عتیک

۷۲۴۰..... اللہ تعالیٰ آخرت کی نیت کے مطابق دنیا دیتے ہیں اور آخرت دنیا کی نیت سے نہیں دیتے۔ ابن المبارک عن انس

تشریح:..... یعنی جو شخص دل میں آخرت کی نیت رکھے اسے بقدر ضرورت دینا عطا فرماتے ہیں۔

۷۲۴۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں حکمت و دانائی والے کی ہر بات پر متوجہ نہیں ہوتا، البتہ اس کے قصد اور خواہش کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، پس اگر اس کا قصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور پسندیدگی ہو تو میں اس کے قصد کو اللہ تعالیٰ کی حمد اور وقار کا ذریعہ بنا دیتا ہوں، اگرچہ وہ زبان سے کچھ نہ کہے۔

ابن النجار عن المهاجر بن حبیب

۷۲۴۲..... اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔ مسند احمد، عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح:..... جس کی جیسی خواہش ہوگی وہ اسی طبقہ میں ہوگا۔

۷۲۴۳..... لوگوں کو تو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۷۲۴۴..... وہ لوگ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ ترمذی، ابن ماجه عن ام سلمة

۷۲۴۵..... لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ ترمذی، ابن ماجه عن جابر

۷۲۴۶..... تمہارے لیے وہی ہے جس کی تم نے امید رکھی۔ ابن ماجه عن ابی بن کعب

۷۲۴۷..... اے یزید! جو تم نے نیت کی اس کا تمہیں اجر ملے گا اور معن تمہارے لیے وہ ہے جو تم نے لے لیا۔ مسند احمد، بخاری عن معن بن یزید

۷۲۴۸..... اچھی نیت اپنے مالک کو جنت میں داخل کردے گی۔ فردوس عن جابر

۷۲۴۹..... سچی نیت عرش سے چمٹی ہوگی، بندہ جب اپنی نیت میں سچا ہوا تو عرش متحرک ہوگا پھر اس کی بخشش کردی جائے گی۔

خطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۷۲۵۰..... اس شخص کے لیے کوئی اجر نہیں جسے (ثواب کی) امید نہیں۔ ابن المبارک عن القاسم مرسلاً

۷۲۵۱..... اجر تو (ثواب کی) امید پر ملتا ہے اور بغیر نیت کوئی عمل نہیں (ہوتا)۔ فردوس عن ابی ذر

۷۲۵۲..... اللہ تعالیٰ جب اپنا عذاب اپنے نافرمانوں پر نازل کرتا ہے تو (بسا اوقات) وہ نیک لوگوں کی عمروں کے برابر واقع ہوجاتا ہے یوں ان

کی ہلاکت کے ساتھ یہ لوگ بھی ہلاک ہو جاتے ہیں، پھران کو ان کی نیتوں اور اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ بیھقی عن عائشہ

تشریح:...... یعنی جن ایام میں عذاب نازل ہونا تھا انہی دنوں ان نیک لوگوں نے مرنا تھا یوں ان کی عمروں اور عذاب کے نزول میں اتفاق ہو جاتا ہے، دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ بھی اس عذاب میں گرفتار تھے لیکن فرق اعمال اور نیتوں کی وجہ سے بعثت اور حشر میں ظاہر ہوگا۔

۷۲۵۳...... اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو عذاب میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو جو اس قوم میں (نیک وبد) ہوتا ہے سب کو عذاب پہنچاتے ہیں، پھران کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ بیھقی عن ابن عمر

۷۲۵۴...... اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب نازل کرنا چاہتے ہیں تو جو بھی ان میں ہوتا ہے اسے وہ عذاب پہنچتا ہے پھران کے اعمال کے مطابق انہیں اٹھایا جائے گا۔ مسند احمد بخاری عن ابن عمر

۷۲۵۵...... جب زمین میں کوئی (اجتماعی) برائی رونما ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ زمین والوں پر اپنا عذاب نازل کرتے ہیں، اگرچہ ان میں نیک لوگ موجود ہوں، انہیں بھی وہی عذاب پہنچتا ہے جو اور لوگوں کو پہنچتا ہے، پھر وہ (نیک لوگ) اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن ام سلمة

الاکمال

۷۲۵۶...... اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی نیت کے مطابق اجر دے دیا۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، بیھقی والبغوی، حاکم وابونعیم عن جابر بن عتیک

۷۲۵۷...... اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتے، لیکن تمہارے قلوب اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں جس کا دل نیک ہوا اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہوں گے۔ الحکیم عن یحییٰ بن ابی کثیر، مرسلاً

۷۲۵۸...... اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے، لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتے ہیں، تو جس کا دل صالح ہوا اس پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوں گے، بہرکیف تم سب آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہو مجھے تم میں سے سب سے زیادہ وہ پسند ہے جو تم میں کا سب سے پرہیزگار ہو۔

طبرانی، عن ابی مالک الاشعری

۷۲۵۹...... اچھی نیت اپنے مالک کو جنت میں داخل کردے گی، اچھے اخلاق اپنے موصوف کو جنت میں داخل کریں گے، اور اچھا پڑوس اپنے پڑوسی کو جنت میں لے جائے گا، ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ شخص برا ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو جائے۔

الدیلمی عن جابر

۷۲۶۰...... مدینہ میں کچھ مرد ایسے جنہیں عذر نے روک رکھا ہے، تم نے جو وادی پار کی اور جو راستہ تم نے طے کیا وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

ابن ماجه عن جابر

اچھی نیت پر اجر ملتا ہے

۷۲۶۱...... ہم مدینہ میں کچھ لوگ چھوڑ آئے ہیں، کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں چاہے ہم کوئی وادی عبور کریں یا کسی بلند جگہ چڑھیں یا کسی نشیبی زمین میں اتریں، لوگوں نے عرض کی: وہ ہمارے ساتھ کیسے ہیں جبکہ وہ حاضر نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا: اپنی نیتوں کی بنا پر۔

الحسن بن سفیان والدیلمی عن هشام بن عروة عن ابیه عن جده الزبیر بن العوام

۷۲۶۲...... مدینہ میں کچھ لوگ ہیں کہ تم جس راستہ پر چلے اور تم نے جو خرچ کیا، یا کوئی وادی عبور کی وہ بھی اجر میں تمہارے ساتھ ہیں لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! کیسے حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ اگرچہ مدینہ میں ہیں (وہ ہمارے ساتھ ہوتے) انہیں عذر نے روک رکھا ہے۔

مسند احمد، ابن ابی شیبه وعبد بن حمید بخاری، ابوداؤد، ابن ماجه، وابوعوانه، ابن حبان عن انس، عبد بن حمید، مسلم ابن ماجة عن جابر

۷۲۶۳..... اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو اس کی نیت ہے تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا کے ارادے جسے وہ حاصل کرے یا کسی عورت کے ارادہ سے ہو کہ وہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

مالک فی روایة محمد بن الحسن، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن عمر

تشریح:..... یہ ایک صاحب تھے، جو مہاجر ام قیس کے نام سے مشہور تھے، ان کی محبوبہ جب مکہ سے مدینہ رخصت ہوگئی تو یہ بھی وہاں سے چل دیئے، اس پر آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

۷۲۶۴..... یقیناً وہ لوگ جنہیں مدینہ میں معذوری نے روک رکھا ہے تمہارے ساتھ (اجر میں) حاضر ہیں۔ ابن حبان عن جابر

فرماتے ہیں: ہم ایک غزوہ تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۷۲۶۵..... تمہارے لیے اس کا اجر ہے جس کی تم نے نیت کی ہے۔ ابو یعلی عن معن بن یزید

۷۲۶۶..... اے یزید تمہارے لیے اس کا اجر ہے جس کی تم نے نیت کی ہے، اور اے معن تمہارے لیے وہ ہے جو تم نے لے لیا۔

مسند احمد بخاری عن معن بن یزید

تشریح:..... فرماتے ہیں میرے والد نے کچھ دینار صدقہ کی نیت سے نکال کر لائے اور مسجد میں بیٹھے ایک شخص کے پاس رکھ دیئے میں نے آکر وہ دینار لے لیے، تو والد صاحب نے کہا: بخدا میں نے تمہاری نیت سے تو نہیں لائے تھے، چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں یہ جھگڑا پیش کیا، تو آپ نے یہ فرمایا۔

۷۲۶۷..... اگر ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور پوری رات قیام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی نیت کے مطابق اٹھائے گا یا جنت کی طرف یا جہنم کی جانب۔ الدیلمی عن ابن عمر

۷۲۶۸..... اللہ تعالیٰ نے جس بستی پر بھی عذاب بھیجا تو عمومی بھیجا، پھر قیامت کے روز لوگ اپنی اپنی نیتوں کے پیش نظر اٹھائے جائیں گے۔

ابوداؤد طیالسی عن ابن عمر

۷۲۶۹..... مؤمن کی نیت اس کے عمل سے گہری سے ہوتی ہے۔ الحکیم والعسکری فی الامثال عن ثابت البنانی بلاغاً

۷۲۷۰..... مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ (بسا اوقات) بندے کو نیت پر (اتنا) اجر دیتے ہیں کہ عمل پر نہیں دیتے، یہ اس واسطے کہ نیت میں ریا نہیں ہوتی، اور عمل میں ریا کے مل جانے کا (خدشہ) ہے۔ الدیلمی عن ابی موسیٰ

تشریح:..... الحمد للہ! راقم نے چند سطر پہلے یہی الفاظ لکھے تھے جس کی تائید مذکورہ حدیث سے ہوگئی۔ فللّٰہ الحمد من قبل ومن بعد

۷۲۷۱..... مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اور فاجر کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بری ہے۔ العسکری فی الامثال عن نواس بن سمعان

۷۲۷۲..... لوگو! اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا، تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو کہ وہ اس سے شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہوگی۔ مالک فی روایة محمد بن الحسن، والشافعی فی مختصر الربیع والحمیدی، والبویطی، ابوداؤد طیالسی والعدنی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن الجارود وابن خزیمه والطحاوی، ابن حبان دارقطنی عن عمر

۷۲۷۳..... اس امت کی مثال چار آدمیوں جیسی ہے، ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا اور وہ مال میں اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے، اسے ضرورت کی جگہ خرچ کرتا ہے، اور ایک شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا مگر مال نہیں دیا، اور وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس کی طرح (مال) ہوتا تو میں بھی اس میں وہ عمل کرتا جیسا وہ کرتا ہے، تو وہ دونوں اجر میں برابر ہیں۔

اور ایک شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہے لیکن علم نہیں دیا، اور ایک کو نہ علم دیا اور نہ مال اور وہ کہتا ہے اگر میرے پاس اس مال

جیسا مال ہوتا تو میں بھی وہی طریقہ اختیار کرتا جو اس نے کیا ہے تو یہ دونوں وبال وسزا میں برابر ہیں۔

مسند احمد، هناد، ابن ماجه، طبرانی، بیهقی عن ابی کبشة الانباری

یہاں رجل آتاه الله مالا ولم یوته علما کے الفاظ تو درست ہیں اس سے آگے کی عبارت متروک ہے جسے ہم نے ابن ماجہ کے پاکستانی نسخہ سے درست کرلیا ہے، کیونکہ اگر اسی عبارت کو لیا جائے تو ایک تو معنی میں تکرار ہے دوسرا چار کے بجائے تین افراد بنتے ہیں۔

ابن ماجه طبع نور محمد کتب خانه کراچی ۳۱۳

حرف واؤ......ورع وپرہیز گاری

۷۲۷۴... اپنے اور حرام کے درمیان حلال کو پردہ بنالو، جس نے ایسا کرلیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا، اور جس نے اس کی طرف منہ مارا تو وہ ایسا ہے جیسا کوئی (جانور) چراگاہ کی طرف منہ مارے، وہ عنقریب اس میں پڑ جائے گا، ہر بادشاہ کی ایک (مخصوص) چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین میں چراگاہ حرام چیزیں ہیں۔ ابن حبان، طبرانی، عن النعمان بن بشیر

۷۲۷۵... ایمان کی انتہاء پرہیز گاری ہے جو تھوڑے پر صبر کرکے راضی رہا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کا جنت کا ارادہ ہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا۔ دار قطنی فی الافراد عن ابن مسعود

۷۲۷۶... شبہات کو اختیار کرنے والا، شراب کو نبیذ سمجھ کر حلال گردانے گا، اور حرام (مال) کو ہدیہ اور ناحق (مال) کو زکوٰۃ سمجھے گا۔

فردوس عن علی رضی الله عنه

تشریح:...... یعنی شراب کی بوتل پر نعوذ باللہ آب زم زم کا لیبل لگالیا جائے۔

۷۲۷۷... جس نے ایک درہم (حرام) کو حلال جانا تو اس نے (حرام) کو حلال جانا۔ بیهقی عن ابی لبیبة

تشریح:... اور حرام کو حلال جاننا کفر ہے۔

۷۲۷۸... نیکی وہ ہے جس کی وجہ سے دل کو سکون حاصل ہو، اور دل میں اطمینان پیدا ہوا، اور گناہ وہ ہے جس سے نفس کو سکون نہ ملے اور دل بھی اس پر مطمئن نہ ہو، اگرچہ تجھے خبردار کرنے والے خبردار کردیں۔ مسند احمد عن ابی ثعلبه

۷۲۷۹... کل (بروز قیامت) دنیا میں زہد وتقویٰ والے اللہ تعالیٰ کے (فرشتوں کے) ہم مجلس ہوں گے۔ ابن لال عن سلمان

۷۲۸۰... ورع وتقویٰ تمہارے دین (کا) بہترین (حصہ) ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن سعد

۷۲۸۱... دین کی بنیاد پرہیز گاری ہے۔ ابن عدی عن انس

۷۲۸۲... پرہیز گاری دو رکعتیں شبہات میں پڑنے والے کی ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔ فردوس عن انس

۷۲۸۳... پرہیز گار کے پیچھے (پڑھی جانے والی) نماز قبول ہوتی ہے، اور پرہیز گار شخص کو ہدیہ دینا قبولیت (کی علامت) ہے اور پرہیز گار شخص کے پاس (تھوڑی دیر) بیٹھنا عبادت (میں شمار ہوتا) ہے اور اس کے ساتھ کسی (دینی) بات پر مذاکرہ وگفتگو صدقہ کا ثواب رکھتی ہے۔

فردوس عن البراء

تقویٰ وپرہیز گاری ایمان کی جڑ ہے

۷۲۸۴... ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے، اور ایمان کی بنیاد پرہیز گاری ہے، ہر چیز کی ایک شاخ ہوتی ہے اور ایمان کی شاخ صبر ہے، اور ہر چیز کا ایک بلند حصہ ہوتا ہے، اور اس امت کا بلند حصہ میرا چچا عباس رضی اللہ عنہ ہے اور ہر امت کا ایک نواسہ ہوتا ہے اور اس امت کے نواسے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہیں ہر (اڑنے والی) چیز کے پر ہوتے ہیں اور اس امت کے پر علی بن ابی طالب ہیں۔ خطیب وابن عساکر عن ابن عباس

۷۲۸۵..... جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔ مسند احمد، ابن حبان حاکم عن ابی امامة

۷۲۸۶..... جس بات کو تمہارا دل اوپرا جانے اسے چھوڑ دو۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن معاویہ بن خدیج

۷۲۸۷..... بندہ جس چیز کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلہ دنیا اور آخرت میں اچھی اور بہتر چیز دے دیتے ہیں۔

ابن عساکر عن ابن عمر

۷۲۸۸..... جو تمہارے دل میں کھٹکے اسے چھوڑ دو۔ طبرانی عن ابی امامة

۷۲۸۹..... پرہیزگاری وہ ہے جو شبہ کے وقت رک جائے۔ طبرانی عن واثلة

۷۲۹۰..... پرہیزگاری کے برابر کوئی چیز نہیں۔ ترمذی عن جابر

۷۲۹۱..... حلال اور حرام (دونوں) واضح ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کئی مشتبہ کام ہیں، جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے، تو جس نے اپنے آپ کو شبہات سے بچایا اس نے اپنی عزت اور دین کو بچالیا، اور جو شبہات میں پڑا تو وہ حرام میں پڑ گیا، جیسے کوئی چرواہا جو چراگاہ کے قریب (بکریاں) چرا رہا ہو، تو قریب ہی وہ انہیں اس چراگاہ میں ڈال دے گا، خبردار زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، آگاہ رہو! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہو جائے تو سارا بدن صحیح ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے خبردار وہ دل ہے۔

بیہقی، ترمذی، ابن ماجه، ابو داؤد، نسائی، عن النعمان بن بشیر

۷۲۹۲..... حلال وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے تو وہ چیزیں ہیں جو معاف ہیں۔ ترمذی، ابن ماجة، حاکم عن سلمان۔

۷۲۹۳..... حلال وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے، اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے تو وہ چیزیں ہیں جو معاف ہیں۔ ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن سلمان

۷۲۹۴..... جو چیز شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، کیونکہ سچ میں نجات ہے۔ ابن قانع عن الحسن

۷۲۹۵..... جو چیز شک والی ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو۔

مسند احمد عن انس، نسائی عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما، طبرانی عن وابصة بن معبد، خطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۷۲۹۶..... جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور جو شک میں نہ ڈالے اسے اختیار کرو اس واسطے کہ سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ فریب ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن الحسن

۷۲۹۷..... جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر، لہٰذا تو ہرگز اس چیز کو گم نہ پائے گا جسے تو نے (صرف) اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ حلیة الاولیاء، خطیب عن ابن عمر

۷۲۹۸..... ہر وہ چیز جو تشویش میں ڈالے حرام (کے قریب) ہے جبکہ دین میں کوئی بھی تشویشناک امر نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن تمیم الداری

یعنی تمام احکام واضح ہیں کسی طرح کا کوئی اشکال اور تردد نہیں، کسی کو اگر کوئی شک ہے تو اس کی اپنی کم سمجھی کی وجہ سے ہے اسے چاہیے کہ علماء فقہاء سے پوچھے، انسان ہر بات کو خود سمجھنے کی کوشش کرنے لگ جائے تو مشاہدہ ہے کہ وہ نقصان اٹھاتا ہے

الاکمال

۷۲۹۹..... تقویٰ اعمال کا بادشاہ ہے، جس میں تقویٰ نہیں جو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روک دے جب وہ تنہا ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کے سارے اعمال کی پروا نہیں، اور یہ (تقویٰ) اللہ تعالیٰ سے تنہائی اور لوگوں کے سامنے ڈرنے، فقر و مالداری میں میانہ روی کرنے، رضامندی اور ناراضگی میں انصاف سے کام لینے کا نام ہے خبردار! مؤمن اپنے نفس پر حکم چلاتا ہے وہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ

۷۳۰۰۔۔۔۔۔دنیا کی مضبوطی تقویٰ (میں) ہے۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۳۰۱۔۔۔۔۔جب تمہارے سامنے کئی چیزیں ہوں اور بہتیری باتیں ہوں، تو (درست) راہ یہی ہے کہ ہر شک والی چیز کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرلو۔الدیلمی عن ابن عمر

جس کام کے گناہ ہونے کے بارے میں شک ہو جائے

۷۳۰۲۔۔۔۔۔تمہارے دل میں جب کوئی بات کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔مسند احمد، ابن حبان حاکم، سعید بن منصور عن ابی امامۃ

۷۳۰۳۔۔۔۔۔جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔بیھقی عن ابی امامۃ

۷۳۰۴۔۔۔۔۔نیکی (کا کام) وہ ہے جس سے دل میں سکون ہو اور دل بھی اس سے مطمئن ہو، اور شک یہ ہے کہ دل میں بے قراری ہو اطمینان نہ ہو، لہٰذا جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو اگرچہ بتانے والے تجھے بتادیں۔ابن عساکر عن واثلہ

۷۳۰۵۔۔۔۔۔اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتادوں جو تم پوچھنے آئے ہو؟ اور چاہو تو پوچھ لو، تم یقین اور شک کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو، یقین (کی بات) وہ ہے جو سینے میں ٹھہر جائے، اور دل اس سے مطمئن ہو، اگرچہ تجھے بتانے والے بتادیں، جو شک والی چیز ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، کیونکہ بھلائی اطمینان (کا دوسرا نام) ہے، اور شک دھوکا ہے اور جب تمہیں شک ہو تو شک والی چیز کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، عصبیت یہ ہے کہ تم اپنی قوم کی ظلم میں مدد کرو، پرہیزگار وہ ہے جو شبہات میں (پڑنے سے پہلے) ٹھہر جائے، اور دنیا کی لالچ رکھنے والا وہ ہے جو اسے بغیر حلال کے طلب کرے، گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے۔طبرانی عن واثلۃ

۷۳۰۶۔۔۔۔۔تیرا نفس خود تجھے بتائے گا، اپنے سینہ پر ہاتھ رکھو، کیونکہ وہ حلال میں سکون محسوس کرتا ہے اور حرام میں ڈانواں ڈول رہتا ہے، جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، اگرچہ تجھے بتانے والے بتائیں، مؤمن چھوٹی (ممنوع) چیزوں کو بڑی (ممنوع) باتوں میں پڑنے کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے۔الحکیم عن عثمان بن عطاء عن ابیہ مرسلاً

۷۳۰۷۔۔۔۔۔پرہیزگاری کے پایہ کی کوئی چیز نہیں۔ترمذی، حسن غریب عن جابر

فرماتے ہیں: کہ ایک شخص کی عبادت واجتہاد کا ذکر کیا گیا، اور دوسرے کی پرہیزگاری کا ذکر کیا گیا، آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔مر برقم، ۷۲۹۰

۷۳۰۸۔۔۔۔۔جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، اس واسطے کہ بھلائی (میں) اطمینان ہے اور برائی (میں) دھوکہ ہے۔طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی عن الحسن بن علی

۷۳۰۹۔۔۔۔۔تجھے تیرا نفس بتائے (تو وہ بات معتبر سمجھ) شک والی چیز چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر، اگرچہ تجھے بتانے والے بتائیں، اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ، کیونکہ حلال (سے) دل پر سکون ہوتا ہے، اور حرام سے قرار نہیں پاتا، اور پرہیزگار مسلمان چھوٹی چیزوں کو بڑی چیزوں میں پڑنے کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے۔طبرانی عن واثلہ

۷۳۱۰۔۔۔۔۔جسے تیرا دل انجان سمجھے اسے چھوڑ دے۔ابن عساکر عن عبدالرحمن بن معاویہ بن خدیج

۷۳۱۱۔۔۔۔۔اے وابصہ! تم نیکی اور برائی کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ نیکی کی وجہ سے سینہ کشادہ ہو جائے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے، اگرچہ لوگ تجھے اس کے متعلق آگاہ کردیں۔ابن حبان عن وابصۃ الاسدی

۷۳۱۲۔۔۔۔۔اے وابصہ! اپنے دل سے پوچھو، اپنے دل سے استفسار کرو، نیکی وہ ہے جس پر دل ونفس مطمئن ہو جائیں، اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور سینہ میں تردد پیدا ہو، اگرچہ لوگ تجھے بتادیں۔مسند احمد، طبرانی، بیھقی فی الدلائل عنہ

۷۳۱۳۔۔۔۔۔حلال اور حرام (دونوں) واضح ہیں، اور (ان دونوں کے) درمیان میں بہت سے مشتبہ کام ہیں، میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے ایک (ممنوع) چراگاہ بنائی اور اللہ تعالیٰ کی وہ چراگاہ حرام کردہ چیزیں ہیں، اور جو چراگاہ کے قریب چرائے تو وہ قریب ہے کہ وہ دھوکہ

میں پڑ جائے، اور جو دھوکہ میں پڑا قریب ہے کہ وہ جسارت کرلے۔ طبرانی عن النعمان بن بشیر

۷۳۱۴۔۔۔ لوگو! حلال اور حرام واضح ہیں، ان کے درمیان میں بہت سے مشتبہ کام ہیں، جس نے انہیں چھوڑ دیا، تو اس نے اپنا دین اور عزت بچالی، اور جس نے ان کی طرف جلد بازی کی، تو وہ ان میں پڑ سکتا ہے، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔ دارقطنی فی الافراد وابن عساکر عن بشیر بن النعمان بن بشیر عن ابیہ. قال دارقطنی لا اعلم لبشیر بن النعمان حدیث مسند غیرہ

۷۳۱۵۔۔۔ حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں، جو ان سے بچا تو وہ اپنے دین اور عزت کو زیادہ بچانے والا ہے، اور جو ان میں پڑا تو قریب ہی وہ کبیرہ گناہوں میں پڑ جائے گا، جیسے کوئی چراگاہ کے پاس چر رہا ہو، تو وہ اس میں پڑ جائے گا، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حدود ہیں۔ طبرانی فی الکبیر، بخاری فی الادب عن عمار

۷۳۱۶۔۔۔ حلال اور حرام واضح ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کئی امور مشتبہ ہیں، جس نے انہیں چھوڑ دیا، تو وہ اپنے دین اور عزت کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، اور جو ان کے قریب ہوا جیسے کوئی چرنے والا جانور جو کسی (ممنوع) چراگاہ کے پاس چر رہا ہو، تو عنقریب وہ اس میں پڑ جائے گا۔ ابن شاھین والخطیب وابن عساکر عن الزبیر بن سعید الھاشمی عن محمد بن المنکدر عن جابر. قال ابن شاھین ھذا حدیث غریب لا اعلم حدث بہ الا سعد بن زکریا عن الزبیر بن سعید والمشہور حدیث الشعبی عن النعمان بن بشیر

۷۳۱۷۔۔۔ حلال اور حرام واضح ہیں ان کے درمیان کئی مشتبہ چیزیں ہیں جس نے ان میں منہ ڈالا تو وہ گناہ میں پڑنے کے لائق ہے، اور جو ان سے بچا وہ اپنے دین (کے احساس) پر بڑا مہربان ہے۔

حرام اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرو

۷۳۱۸۔۔۔ حلال اور حرام واضح ہیں، اور شبہات ان کے درمیان ہیں، جس نے گناہ کی مشتبہ چیز چھوڑ دی تو وہ بظاہر (گناہ) کو زیادہ (جلد) چھوڑ دے گا، اور جس نے شک (کی بات یا کام) پر (کرنے میں) جرأت کی تو عنقریب وہ حرام میں پڑ جائے گا، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔ بیہقی عن النعمان بن بشیر

۷۳۱۹۔۔۔ لوگو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ، اس کی حرام اور حلال کردہ چیزیں ہیں، اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں، اگر کوئی چرواہا، چراگاہ کے آس پاس (بکریاں) چرائے تو تھوڑی دیر بعد اس کی بکریاں چراگاہ کے درمیان میں چرنے لگیں گی، لہٰذا شبہات کو چھوڑ دو۔ طبرانی عن النعمان بن بشیر

۷۳۲۰۔۔۔ گناہ دل کی بے چینی ہے، جو آنکھ بھی اٹھتی ہے اس میں شیطان کی طمع (کی ملاوٹ) ہوتی ہے۔

سعید بن منصور، بیہقی عن عبداللہ اظنہ ابن مسعود

تشریح:۔۔۔۔ اگر انسان اس کی عادت بنالے کہ صرف اپنی ضرورت کی چیزیں دیکھا کرے تو اس کے دل کی کیفیت ہی بدل جائے۔

فطرتی ونفسیاتی باتیں

۷۳۲۱۔۔۔ شبہات میں پڑنے والا شراب کو نبیذ سمجھ کر حلال جانتا ہے حرام (مال) کو ہدیہ اور ناحق (مال) کو زکوۃ سمجھے گا۔ الدیلمی عن علی

۷۳۲۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ قیامت کے میدان میں جو بندہ میرے حضور آئے گا تو جو کچھ اس کے پاس تھا اس کی میں تفتیش کروں گا، ہاں جو پرہیزگاروں سے ہوا (وہ مستثنیٰ ہے) کیونکہ میں ان سے حیا کرتا ہوں، انہیں مقام ومرتبہ دوں گا، ان کا اکرام کروں گا، انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔ الحکیم عن ابن عباس

۷۳۲۳۔۔۔ کھانے کے وقت اگر تم رک جاؤ تو بغیر کاشت کیے کھاؤ۔ بخاری فی تاریخہ عن اسمعیل البجلی، مرسلاً

۷۳۲۴۔۔۔ زرگر (سنار) کے کنویں سے پانی نہ پینا، اور عشر وصول کرنے والے کے سایہ میں ہرگز نہ بیٹھنا۔ ابن عساکر عن علی

تشریح: ...... کیونکہ دونوں کام ذرا سی بے احتیاطی کی وجہ حرام تک پہنچ جاتے ہیں۔

ناپسندیدہ تقویٰ ...... از اکمال

۷۳۲۵ ... جس نے اپنا تقویٰ مکمل کرلیا تو خواب میں میرا دیدار اس پر حرام ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

ایفاء عہد ...... از اکمال

۷۳۲۶ ... کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ (تمہارے بہترین لوگ) وہ ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے اور خوش اخلاقی سے پیش آنے والے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ پوشیدہ متقی کو پسند کرتے ہیں۔ ابویعلی، سعید بن منصور عن ابی سعید

۷۳۲۷ ... وعدہ پورا کرنے والے خوش اخلاقی سے پیش آنے والے ہی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے ہوں گے۔

مسند احمد، بیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۷۳۲۸ ... میں ان لوگوں میں سب سے زیادہ شریف ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتے ہیں۔ بیھقی عن ابن عمر

۷۳۲۹ ... میں اس کا زیادہ حقدار ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتا ہے۔ بیھقی عن عبدالرحمن بن البیلمانی مرسلا مولی عمر نوفی فی ولایۃ الولید

۷۳۳۰ ... ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد مانگتے ہیں۔ مسند احمد والبغوی طبرانی عن حذیفہ

مشرکین نے انہیں اور ان کے والد یمان کو پکڑ لیا اور ان سے یہ عہد لیا کہ بدر کے دن وہ نہیں لڑیں گے، تو نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

حرف یاء ...... یقین

۷۳۳۱ ... صبر آدھا ایمان اور یقین سارے کا سارا ہی ایمان ہے۔ حلیۃ الاولیاء، بیھقی عن ابن مسعود

۷۳۳۲ ... مجھے اپنی امت کے بارے یقین کی کمزوری کا ڈر ہے۔ طبرانی فی الاوسط، بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۳۳۳ ... یہ یقین کی کمزوری ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضا مندی تلاش کرو، اور اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) رزق پر ان کی تعریف کرو، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دیا اس کی وجہ سے ان کی مذمت کرو، اللہ تعالیٰ کے رزق کو لالچی کی لالچ تمہاری طرف کھینچ کر نہیں لاسکتی اور نہ کسی نفرت کرنے والے کی نفرت و ناپسندیدگی اسے ہٹا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور جلال سے راحت و کشادگی کو رضا اور یقین میں رکھا ہے، اور غم و پریشانی کو شک اور (تقدیر پر) ناراضگی میں رکھا ہے۔ حلیۃ الاولیاء بیھقی عن ابی سعید

الاکمال

۷۳۳۴ ... تم جتنے ہو دنیا میں لوگوں کو یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی بھلائی نہیں دی گئی سو یہ دونوں (نعمتیں) اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو۔

ابن المبارک عن الحسن مرسلاً

۷۳۳۵ ... بندے کو حسن یقین اور عافیت سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی، سو اللہ تعالیٰ سے حسن یقین اور عافیت کا سوال کیا کرو۔

البزار عن سھل بن سعد عن ابی بکر، وقال لیس لسھل عن ابی بکر حدیث مرفوع غیرہ

۷۳۳۶ ... اللہ تعالیٰ سے یقین اور عافیت کا سوال کیا کرو۔ بیھقی حاکم عن ابی بکر

۷۳۳۷۔۔۔۔یقین کی تعلیم ایسے حاصل کرو جیسے تم قرآن سیکھتے ہو، یہاں تک کہ تمہیں اس کی معرفت حاصل ہوجائے کیونکہ میں اسے سیکھتا ہوں۔
حلیة الاولیاء عن ثور بن یزید، مرسلاً

۷۳۳۸۔۔۔۔لوگو! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو، اس واسطے کہ کسی کو عافیت کے بعد یقین جیسی (نعمت) نہیں ملی، اور کفر کے بعد شک سے بڑی کوئی (مصیبت) نہیں سچ کی عادت ڈالو، کیونکہ وہ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں (لے جانے کا ذریعہ) ہیں اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ جھوٹ برائی کی طرف راہ ہموار کرتا ہے، اور جھوٹ اور برائی دونوں جہنم میں (لے جانے کا ذریعہ) ہیں۔ ابن حبان عن ابی بکر

۷۳۳۹۔۔۔ ایمان دل میں برقرار ہے اور یقین (کئی) خطرات (میں) ہے۔ الدیلمی عن داؤد بن سعد الانصاری عن ابیہ

۷۳۴۰۔۔۔ ابن عمر! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم ادنیٰ قسم کے لوگوں میں عمر رسیدہ ہوگے، وہ ایک سال کا (غلہ واناج بطور) خرچ چھپائے ہوں گے، اور یقین کمزور ہوگا۔ بخاری فی روایة حماد بن شاکر عن ابن عمر

۷۳۴۱۔۔۔۔مجھے اپنی امت کے بارے یقین کی کمزوری کا خدشہ ہے۔ ابن المبارک عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۷۳۴۲۔۔۔ عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) پانی پر چلا کرتے تھے، اگر ان کے یقین میں مزید اضافہ ہوتا (جبکہ نبوت کے بعد کا کوئی درجہ نہیں) تو وہ ہوا میں اڑتے۔ الحکیم عن زافر بن سلیمان، معضلاً

تشریح:۔۔۔۔انسانوں میں سب سے بڑا درجہ انبیاء کا ہے، مراد یہ ہے کہ وہ مزید کوئی درجہ تو پا نہ سکتے تھے اس لیے یہیں تک ممکن تھا بقیہ انہیں حاصل نہیں تو اس پر ملامت بھی نہیں اگر وہ مرتبہ انہیں ملتا تو یقیناً یقین میں اضافہ ہوتا ہے لیکن وہ ان کے اختیار میں نہیں تھا۔

۷۳۴۳۔۔۔ اگر میرے بھائی عیسیٰ (علیہ السلام) کا یقین اس طرح اچھا ہوتا جیسا کہ ہوتا ہے تو وہ ہوا میں چلتے اور پانی پر نماز پڑھتے۔ الدیلمی عن معاذ

باب دوم...... برے اخلاق اور افعال

اس بارے میں تین فصول ہیں۔

فصل اول...... برے اخلاق وافعال سے ڈراؤ

۷۳۴۴...... بدخلقی بے برکتی ہے۔ ابن شاهين في الافراد عن ابن عمر

۷۳۴۵...... بداخلاقی بے برکتی ہے اور تمہارے برے لوگ وہ ہیں جو زیادہ بداخلاق ہیں۔ خطيب عن عائشة

۷۳۴۶...... بدخلقی بے برکتی، عورتوں کی (ہربات میں) فرمانبرداری ندامت (کاباعث) ہے اچھی عادت برکت وبڑھوتری (کاباعث) ہے۔

ابن منده عن ربيع الانصاری

۷۳۴۷...... بداخلاقی عمل کو خراب کرتی ہے، جیسے سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔ الحارث والحاكم في الكنى عن ابن عمر

۷۳۴۸...... ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھنے کی برائی بخل، کھلی برائی اور بداخلاقی ہے۔ ابن المبارک عن سليمان بن موسى، مرسلاً

۷۳۴۹...... جب تم کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اس کی تصدیق کرو، اور جب یہ سنو کہ فلاں شخص نے اپنی عادت چھوڑ دی ہے تو اس بات کی تصدیق نہ کرو، اس واسطے کہ وہ وہی کرے گا جو اس کی عادت ہے۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی الله عنه

خندہ پیشانی پسندیدہ عمل ہے

۷۳۵۰...... اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنے بھائیوں کے سامنے منہ بنائے رکھے۔ فردوس عن علی

۷۳۵۱...... ہر (گناہ کی) بات کی توبہ ہے صرف بداخلاق (کی توبہ نہیں) کیونکہ وہ جس گناہ سے توبہ کرتا ہے اس سے زیادہ برے میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ خطيب عن عائشة

۷۳۵۲...... (اچھے) اخلاق کو (برے اخلاق میں) تبدیل کرنے والا ایسا ہے جیسے (کسی کی) خلقت کو تبدیل کرنے والا، تم اس کی اخلاقی تبدیلی اس وقت ہی کرسکتے ہو کہ جب اس کی خلقت تبدیل کردو۔ ابن عدی، فردوس عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۳۵۳...... بے برکتی برے اخلاق ہیں۔ مسند احمد، طبرانی في الكبير، الحلية عن عائشة، دارقطنی في الافراد، طبرانی في الاوسط عن جابر

۷۳۵۴...... اگر بدخلقی کسی مرد کی صورت میں لوگوں کے درمیان چلتا تو انتہائی بری صورت کا مرد ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فحش گو بنا کر نہیں پیدا کیا۔

الخرائطی في مساوی الاخلاق عن عائشة

عيش في الناس لكل رجل سوء لكل لفظ غلط ہے صحیح لكان ہے۔

۷۳۵۵...... ہر گناہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ ہے سوائے بداخلاق کے، وہ جس گناہ سے بھی توبہ کرتا ہے تو اس سے زیادہ برے میں واقع ہوجاتا ہے۔ ابو الفتح الصابونی في الاربعين عن عائشة

۷۳۵۶...... جس کے اخلاق برے ہوئے اسے اس کے نفس میں عذاب دیا جاتا ہے اور جس کی پریشانی زیادہ ہو اس کا بدن کمزور پڑجاتا ہے، اور جس نے لوگوں سے مذاق کیا اس کی شرافت ختم ہوگئی، اور اس کی مردانگی ومروت گرگئی۔ الحارث وابن السنی وابو نعیم في الطب عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:...... نفس میں عذاب کا مطلب یہ ہے کہ وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہوتا ہے۔

۷۳۵۷ بری خصلت والا (پہلے گروہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔ ترمذی ابن ماجه عن ابی بکر

۷۳۵۸ متکبر زیادہ بک بک کرنے والا اور سخت طبیعت بد خلق جنت میں نہیں جائے گا۔ ابو داؤد عن حارثة بن وهب

۷۳۵۹ بدبخت گو متکبر اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا جہنمی ہے اور کمزور و مغلوب لوگ جنتی ہیں۔ ابن قانع، بیهقی عن سراقة بن مالك

۷۳۶۰ لوگ کانوں کی مانند ہیں، اور عادت نسل در نسل چلتی ہے بے ادبی بری خصلت کی طرح ہے۔ بیهقی عن ابن عباس

تشریح: جیسے کان سے بھی سونا، چاندی اور پیتل نکلتا ہے ایسے لوگوں کے ہاں کبھی اچھے اور برے اخلاق والے لوگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

الاکمال

۷۳۶۱ بد اخلاقی عمل کو ایسے ہی خراب کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ العسکری فی الامثال عن علی رضی الله عنه، ورجاله ثقات

۷۳۶۲ باہمی مجلس کی برائی بخل اور تنگی ہے، بد خلقی بے برکتی ہے۔ العسکری فی الامثال عن ابی هریرة رضی الله عنه، مرسلاً

۷۳۶۳ بد خلقی ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں، اور بد خلقی ایک غلطی خطا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن انس

۷۳۶۴ انسان کی بدبختی بد اخلاقی ہے۔ الخرائطی وابن عساکر عن جابر

فصل ثانی...... برے اخلاق اور افعال

حروف معجم کی ترتیب پر

حرف الف...... اسراف و فضول خرچی

۷۳۶۵ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو (اس کی حماقت کی وجہ سے) ذلیل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنا مال تعمیرات پانی اور مٹی میں خرچ کرتا ہے۔
البغوی عن محمد بن بشر الانصاری، وماله غیره

۷۳۶۶ یہ بھی اسراف ہے کہ تم ہر اس چیز کو کھاؤ جس کی تمہیں خواہش ہو۔ ابن ماجه عن انس

۷۳۶۷ روزانہ ناشتہ کرنے والے اسراف کرتے ہیں۔ بیهقی عن عائشة

ایماء، آنکھ و آبرو سے اشارہ

۷۳۶۸ (کسی کے خلاف) آنکھ سے اشارہ کرنا خیانت ہے کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (اس طرح) اشارہ کرے۔
ابن سعد عن سعید بن المسیب، مرسلاً

تشریح: عموماً جب اشارہ کیا جاتا ہے تو جس کے خلاف اشارہ کیا جاتا ہے وہ دیکھتا نہیں اس لیے اسے خیانت کہا گیا ہے۔

۷۳۶۹ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (آنکھ و ابرو سے) اشارہ کرے۔ مسند احمد عن انس

الاکمال

۷۳۷۰ اسلام میں (کسی کے خلاف آنکھ سے) اشارہ کرنے اور دھوکہ سے قتل کرنے کی گنجائش نہیں، بے شک ایمان نے دھوکہ سے قتل

کرنے کو مقید کردیا ہے اور نبی اشارہ نہیں کرتا ہوتا۔ابن عساکر عن عثمان بن عفان

نفس کی تذلیل......ازاکمال

۷۳۷۱...... مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، کسی نے عرض کیا: کوئی اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایسی آزمائش میں پڑنے کی کوشش کرے جس کی اس میں طاقت نہیں۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح غریب، ابن ماجه، ابویعلی، سعیدبن منصور عن جندب عن حذیفه عن ابی سعید،طبرانی عن ابن عمر

حرف الباء......بغاوت وظلم

۷۳۷۲...... بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ دنیا میں عذاب جلدی دیتے ہیں باوجودیکہ یہ گناہ اس کے لئے آخرت میں بھی ذخیرہ ہوگا۔مسند احمد، بخاری فی الادب، ترمذی، ابن ماجه، حاکم ابن حبان عن ابی بکر

۷۳۷۳...... بغاوت سے بچو، کیونکہ بغاوت سے بڑھ کر کوئی سزا جلد نہیں ملتی۔ابن عدی و ابن النجار عن علی

۷۳۷۴...... لوگوں پر ظلم زانیہ عورت کا بیٹا ہی کرتا ہے یا جس میں اس کی خصلت ہے۔طبرانی عن ابی موسیٰ

۷۳۷۵...... اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر زیادتی کرے تو جو زیادتی ظلم کرنے والا ہوگا ریزہ ریزہ ہوجائے گا۔ابن لال عن ابی هریرة رضی الله عنه

بخل و کنجوسی کی مذمت

۷۳۷۶...... اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنی زندگی میں تو بخیل ہو اور اپنی موت کے وقت سخی ہو۔الخطیب فی کتاب البخلا عن علی

۷۳۷۷...... بخل سے بچو! اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ بخل کی وجہ سے ہلاک ہوئے، بخل نے انہیں کنجوسی کا حکم دیا تو انہوں نے کنجوسی کی، اس نے انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی، اس نے انہیں گناہوں کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے۔ابوداؤد، حاکم عن ابن عمرو

۷۳۷۸...... آدمی کے بخیل ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں اپنا پورا حق لوں گا، اور اس میں سے کچھ نہیں چھوڑوں گا۔

فردوس عن ابی امامة

۷۳۷۹...... دو خصلتیں ایسی ہیں جو کسی مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتی ہیں، بخل اور بد خلقی۔بخاری فی الادب، ترمذی عن ابی سعید

۷۳۸۰...... وہ شخص انتہائی برا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے مانگا جائے پھر بھی نہ دے۔بخاری فی التاریخ عن ابن عباس

۷۳۸۱...... مرد میں سب سے بری خصلت بے صبری کی کنجوسی اور سخت بزدلی ہے۔بخاری فی التاریخ، ابوداؤدعن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۳۸۲...... بخیل (پہلے طبقہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔خطیب فی کتاب البخلاء عن ابن عمر

۷۳۸۳...... اس امت کے پہلے طبقہ کی درستگی زہد اور یقین ہے اور آخری طبقہ کی ہلاکت بخل اور لمبی امید سے ہوگی۔

مسند احمد فی الزهد، طبرانی فی الاوسط بیهقی عن ابن عمرو

۷۳۸۴...... سخی کا کھانا (کھانا) علاج ہے اور بخیل کا کھانا بیماری ہے۔خطیب فی کتاب البخلاء و ابوالقاسم الخرقی،فی فوائده عن ابن عمرو

تشریح:...... کیونکہ جو کھانا انسان دل سے نہ دے وہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۷۳۸۵...... یہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہے کہ بخیل (پہلے گروہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔ابن عساکر عن ابن عباس

۷۳۸۶...... اسلام نے بخل سے بڑھ کر کسی چیز کو نہیں مٹایا۔ابوداؤد، ابویعلی عن انس

۷۳۸۷...... بخیل اور صدقہ دینے والے (دونوں) کی مثال ان دو مردوں کی سی ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں سینے سے ہنسلی کی ہڈی تک ہوں، تو

خرچ کرنے والے کی زرہ خرچ کرنے سے اس کی جلد پر لمبی ہوجاتی ہے (اور اتنی بڑھ جاتی ہے) یہاں تک کہ اس کی انگلیاں چھپ جاتی ہیں اور اس کے قدموں کے نشان مٹ جاتے ہیں۔ اور بخیل کچھ خرچ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو ہر کڑی کا حلقہ کا اپنی جگہ میں تنگ ہوجاتا ہے اور اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ کھلتی نہیں۔ مسند احمد، بیھقی، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۳۸۸..... اس امت کے پہلے طبقہ کی نجات یقین اور زھد میں ہے اور اس کا آخری طبقہ بخل اور (لمبی) امیدوں سے ہلاک ہوگا۔

ابن ابی الدنیا عن ابن عمرو

۷۳۸۹..... بخل سے بڑھ کر بھی کوئی بیماری ہوگی؟ مسند احمد بیھقی عن جابر، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... روحانی بیماری اور جب روح بیمار ہوجائے تو جسم بھی سقیم و بیمار پڑ جاتا ہے۔

۷۳۹۰..... اس شخص کے لیے سراسر خرابی ہے جو اپنے اہل وعیال کو تو خیریت سے چھوڑ مرے اور خود برائی لے کر اپنے رب کے ہاں حاضر ہو۔

فردوس عن ابن عمر

۷۳۹۱..... بخل اور جھوٹ دو ایسی خصلتیں ہیں جو کسی مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتی ہیں۔ سمویہ عن ابی سعید

۷۳۹۲..... سردار بخل نہیں کرتا۔ خطیب فی کتاب البخلاء عن انس

۷۳۹۳..... جس نے زکوۃ ادا کی، مہمان کی مہمان نوازی کی اور مصیبت میں کسی کو دیا تو وہ کنجوسی سے بری ہوگیا۔

ھناد، ابویعلی، طبرانی عن خالد بن زید بن حارثہ

۷۳۹۴..... جس میں تین باتیں ہوں گی تو اس نے اپنے آپ کو بخل و کنجوسی سے بچالیا، جس نے زکوۃ ادا کی، مہمان کی ضیافت کی اور مصیبت میں (کسی کو) دیا۔ طبرانی عن خالد بن زید بن حارثہ

ظلم.....از اکمال

۷۳۹۵..... ابلیس (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے (جاؤ) انسانوں میں ظلم اور حسد (کی صفات) تلاش کرو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرک کے برابر ہیں۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن علی

۷۳۹۶..... لوگوں پر صرف حرامزادہ ہی ظلم کرتا ہے یا جس میں یہ صفت ہو۔ الخرائطی وابن عساکر عن بلال بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن جدہ

۷۳۹۷..... اے ام عبد کے بیٹے! کیا تم جانتے ہو کہ جو اس امت میں سے ظلم کرے گا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے؟ تو سنو! ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ اس امت کا زخمی قتل نہ کیا جائے گا، اور نہ ان کا مال غنیمت تقسیم کیا جائے گا۔

حاکم، بیھقی وضعفہ وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۳۹۸..... نہ ظلم کرنا اور نہ ظلم کرنے والا بننا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لوگو! تمہاری زیادتی خود تمہارے خلاف ہے۔

حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

باہمی بغض وعناد.....از اکمال

۷۳۹۹..... خبردار، باہمی بغض وعناد سے بچو! کیونکہ وہ مونڈنے والی ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

بخل.....از اکمال

۷۴۰۰..... اللہ تعالیٰ نے جنت عدن (کے پودوں) کو اپنے دست (قدرت) سے اگایا ہے، اسے مزین کیا، فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے اس میں

نہریں کھودیں، پھر اس میں پھل لد گئے، اللہ تعالیٰ نے اس کی خوبصورتی اور حسن دیکھا تو فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنے عرش پر بلندی کی قسم! میرے پڑوس میں تجھ میں کوئی بخیل نہ جائے گا۔ ابن النجار والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابن عباس، وھو ضعیف

تشریح:......سند کے لحاظ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔

۷۴۰۱.....اللہ تعالیٰ سچے سوالی کے لیے ایسے ہی غضبناک ہوتے ہیں جیسے اپنے لیے غضبناک ہوتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۰۲.....کنجوسی سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، اس نے انہیں بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا، انہیں قطع رحمی کا حکم دیا، انہوں نے قطع رحمی کی، انہیں گناہوں کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے۔ ابو داؤد وابن جریر فی تھذیبہ حاکم، بیھقی عن ابن عمرو

۷۴۰۳..... کنجوسی سے بچو، اس واسطے کہ اس نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کیا، اس نے انہیں نے بلایا تو انہوں نے خون بہائے، مال اڑائے، اپنی اولاد کو قتل کیا۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۰۴.....بخل سے بچنا کیونکہ اس نے اقوام کو بلایا تو انہوں نے زکوٰۃ روک لی قطع رحمی کی، اور اس کے کہنے پر انہوں نے خون بہائے۔

ابن جریر رضی اللہ عنہ

۷۴۰۵.....کنجوسی سے بچنا اس واسطے کہ تم سے سابقہ لوگ بخل کی وجہ سے ہلاک ہوئے، اس نے انہیں جھوٹ کا حکم دیا تو انہوں نے جھوٹ بولا ظلم کا حکم دیا تو انہوں نے ظلم ڈھائے، اور انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں رشتے ناتے توڑے۔ ابن جریر عن ابن عمرو

۷۴۰۶.....بخل کے دس حصے ہیں، ان میں سے نو حصے گھڑ سوار میں اور باقی دوسرے لوگوں میں ہیں۔

دارقطنی، بیھقی، خطیب فی کتاب البخلاء عن انس رضی اللہ عنہ

۷۴۰۷.....تم کہتے ہو یا تمہارا کہنے والا کہے گا: بخیل ظالم سے زیادہ معذور ہے، اور (خود ہی بتاؤ) بخل سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسا ظلم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اپنی عزت وعظمت اور جلال کی قسم کھاتے ہیں کہ جنت میں کنجوس اور بخیل شخص نہیں جائے گا۔

الخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی الزاھریۃ عن ابی شجرۃ

۷۴۰۸.....جس شخص میں تین باتیں ہوئیں تو وہ کنجوسی سے بری ہے، جس نے زکوٰۃ ادا کی درآنحالیکہ وہ خوش ہو، اور اپنے مہمان کی مہمان نوازی کی، اور مصائب میں عطا کیا۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۴۰۹.....بخل اور بدخلقی دو ایسے اخلاق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۷۴۱۰.....اللہ تعالیٰ نے ملامت کو پیدا کر کے اسے بخل اور مال سے ڈھانپ دیا۔ البزار ابونعیم عن ابن عباس

۷۴۱۱.....بخل اور ایمان کبھی کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ ابن شیبہ وھناد، ترمذی، حاکم بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۱۲.....ایمان اور بخل کبھی کسی مسلمان بندے کے دل میں یکجا نہیں ہو سکتے۔

ابن عدی عن عبدالغفور بن عبدالعزیز بن سعید الانصاری عن ابیہ عن جدہ

۷۴۱۳.....بخل اور ایمان کبھی کسی بندے کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۱۴.....ایمان اور بخل کسی مسلمان کے پیٹ (دل) میں جمع ہو نہیں سکتے۔ ابن جریر عنہ

۷۴۱۵..... مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بخیل اور بزدل ہو۔

ھناد والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی جعفر، معضلا، الخطیب عن ابی عبدالرحمن السلمی، مرسلا، موقوفا

۷۴۱۶..... اے انسان! جب تک تو زندہ ہے بخیل رہے گا، اور جب تمہاری وفات کا وقت ہوگا تو اپنے مال کی طرف ہاتھ بڑھائے گا کہ اسے بکھیرے، سود و عادتیں (اپنے اندر) جمع نہ کرنا، زندگی میں برا سلوک اور مرتے وقت برائی، اپنے ان قریبی رشتہ داروں کو دیکھنا جو محروم ہوں گے، اور وارث نہیں بنیں گے تو ان کے لیے نیکی کی وصیت کر کے مرنا۔ الدیلمی عن زید بن ثابت

۷۴۱۷.....اے بنی سلمہ! بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری ہے؟ اپنے دوست کے لیے دعا کرو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن زید بن ثابت

تشریح:......یا صاحب سے خود نبی کریم ﷺ مراد ہیں تو پھر درود وسلام مراد ہے اور یا کوئی مسلمان مراد ہے تو اس وقت دعا کرنا مراد ہے۔

حرف التاء......لوگوں کے عیوب تلاش کرنا

۷۴۱۸......مرد سے اپنے بیوی کو پیٹنے کے بارے سوال نہیں ہوگا۔ابو داؤد عن عمر

۷۴۱۹......مرد سے اپنی بیوی کی پیٹ کے بارے نہیں پوچھا جائے گا؟ اور تنہا نہ سونا۔مسند احمد، حاکم عن عمر
شادی شدہ مردوں کے لیے یہ انتہائی مفید ترین نصیحت ہے، یعنی اپنی عورتوں کے ساتھ رہو، انہیں تنہا نہ چھوڑو۔

چمٹے رہنا

۷۴۲۰......یہ بات مؤمن کے اخلاق سے نہیں کہ وہ (لوگوں سے) چمٹا رہے اور حسد کرے، صرف علم کی طلب میں ایسا کر سکتا ہے۔بیہقی عن معاذ

شکم سیری اور نفرت

۷۴۲۱......شکم سیر ہونے والے ہلاک ہوگئے۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابن مسعود

۷۴۲۲......گھن کھانے والے ہلاکت میں پڑ گئے۔الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

آزمائشوں اور تہمتوں کے لیے پیش ہونا......ازالکمال

۷۴۲۳......جس نے جھوٹ بولا ہم اسے جھوٹا کر دکھائیں گے، اور جس نے اپنے آپ کو (آزمائشوں اور فتنوں کے لیے) پیش کیا تو ہم اسے پیش کر دیں گے، اور جس نے ہماری طرف تیر پھینکا ہم اسے دفن کر دیں گے۔ابن لال عن عمران بن یزید بن البراء بن عازب عن ابیہ عن جدہ

تشریح:......اس واسطے ایسی جگہوں سے بچنا چاہیے جہاں کسی فتنہ اور تہمت کا اندیشہ ہو۔

۷۴۲۴......جان بوجھ کر بیمار نہ بنا کرو (ورنہ) بیمار پڑ جاؤ گے، اور (مرنے سے پہلے ہی) اپنے لیے قبریں نہ کھولیا کرو (ورنہ) مر جاؤ گے۔

الدیلمی عن وھب بن قیس الثقفی

تشریح:......انسان نفسیاتی طور پر جب کسی چیز کو اپنے دل ودماغ پر سوار کر لیتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ اس کے دباؤ میں آجاتا ہے، مثلاً جو لوگ جادو ٹونے تعویذ گنڈے اور جنات کا ڈر ہر وقت دل میں رکھتے اور بات بات پر ان سے متاثر ہوتے اور انہیں مؤثر سمجھتے ہیں وہ اکثر وہمی خود ان چیزوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں دوسرا شخص انہیں لاکھ سمجھائے بجھائے لیکن وہ کسی کی بات قبول نہیں کرتے وہ کہتے ہیں ہم پر جو بیتی ہے وہی سچ ہے۔ حالانکہ وہ ان کا فقط وہم اور مالیخولیا ہے، ورنہ جادو بذات خود کسی بیماری کا نام نہیں یہ ایک فن ہے، اور جنات ایک مخلوق ہے جیسے چیونٹیاں ایک مخلوق ہیں لیکن لوگ چیونٹوں سے نہیں ڈرتے جنات سے خوفزدہ رہتے ہیں، وجہ اصل یہ ہے کہ نسلاً بعد نسل لوگوں میں جنات کا اتنا تاثر پھیلا ہے کہ لوگ ہر انہونی اور عجیب بات کو جنات کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

لوگوں کے عیوب کی تلاشی......ازالکمال

۷۴۲۵......اے مسلمان کے گروہ! جن کے دلوں میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی مذمت نہ کیا کرو اور نہ ان کے عیوب تلاش کیا کرو، اس واسطے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کیا تو اللہ تعالیٰ (اس کے گناہوں پر پڑے) پردے کو پھاڑ دے گا، اور اس کا عیب

ظاہر کر دے گا، وہ اگرچہ اپنے گھر کے پردہ میں ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیه

۷۴۲۶۔۔۔ اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں کی طرف خالص ہو کر نہیں گیا، مسلمانوں کو تکلیف نہ دینا، اور نہ ان کے نقائص تلاش کرنا، اس واسطے کہ جو اپنے بھائی کا عیب تلاش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب لا ظاہر کرے گا، حتی کہ اسے اپنے گھر کے درمیان خوفزدہ کر دے گا۔ ابویعلی، بیهقی عن ابن عباس

۷۴۲۷۔۔۔ اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہیں اور ایمان ابھی تک ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچانا، اور نہ انہیں عار دلایا کرنا، نہ ان کے عیوب تلاش کرنا، اس واسطے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو ظاہر کر دے گا، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ معاملہ کرے تو اسے رسوا کر دے گا، اگرچہ وہ اپنے گھر ہی کیوں نہ ہو کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا مسلمانوں پر کوئی پردہ ہے؟ آپ نے فرمایا: مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے پردے شمار سے زیادہ ہیں، مؤمن بندہ گناہ کرکے ان پردوں کو پھاڑ دیتا ہے یہاں تک کہ ان میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو لوگوں سے چھپا دو، کیونکہ وہ اسے عار دلاتے ہیں اسے برائی سے روکتے ہیں، تو فرشتے اسے اپنے پردوں میں ڈھانپ کر لوگوں سے چھپا لیتے ہیں، پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور اس پر اس کے پردے واپس ڈال دیتے ہیں اور ہر پردے کے ساتھ نو پردوں کا اضافہ ہو جاتا ہے، اور اگر گناہوں میں آگے بڑھتا رہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے پروردگار وہ ہم پر غالب آ گیا اور ہمیں حقیر جانا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اس سے ہٹ جاؤ، پھر اگر وہ تاریک رات میں تاریک گھر میں کسی بل کے اندر بھی کوئی گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کر دیتے ہیں، اور اس کا عیب لوگوں کے سامنے کر دیتے ہیں۔

الحکیم عن جبیر بن نفیر، مرسلاً

۷۴۲۸۔۔۔ مرد سے اپنی بیوی کو مارنے کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا، اور نہ یہ پوچھا جائے گا کہ وہ اپنے کن بھائیوں کا قصد کرتا ہے اور کن کا قصد نہیں کرتا، اور تنہا نہیں سوتا۔ ابوداؤد طیالسی، مسند، نسائی، ابن ماجه، ابویعلی حاکم، ابوداؤد، سعید بن منصور عن عمر

حرف الحاء...... مدح پسندی

۷۴۲۹۔۔۔ لوگوں سے تعریف پسندی (انسان کو) اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ فردوس عن ابن عباس

الاکمال...... جاہ ومرتبہ کی محبت

۷۴۳۰۔۔۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بلائیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے اس کے مرتبہ وجاہ کے متعلق ایسے ہی پوچھیں گے جیسے اس کے مال کے متعلق پوچھیں گے۔ تمام، خطیب عن ابن عمر

۷۴۳۱۔۔۔ لوگوں سے تعریف پسندی اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

تشریح:...... یعنی انسان جب لوگوں سے اپنی تعریف سننا پسند کرنے لگتا ہے تو اس کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی تنقید اور برائی سننے سے بہرہ اور اپنے عیوب سے اندھا ہو جاتا ہے۔

حرص ولالچ کی مذمت

۷۴۳۲۔۔۔ انسان کی اگر مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی طلب وجستجو میں لگ جائے، اور اگر اس کی دو وادیاں ہوں تو تیسری کی تلاش میں لگ جائے، انسان کا پیٹ صرف (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

مسند احمد، ترمذی، بیهقی عن انس، مسند احمد بیهقی عن ابن عباس، بخاری عن ابن الزبیر، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه، مسند احمد عن ابی واقد، بخاری فی التاریخ والبزار عن بریدة، مر برقم، ۶۲۴۴/۶۲۴۵

تشریح: ...... یعنی وادی میں اتنی بکریاں ہوں کہ وہ پوری وادی بھر جائے۔

۷۴۳۳ ...... حریص وہ شخص ہے جو حرام طریقے سے کمائی کا طلبگار ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلة

۷۴۳۴ ...... مجھے اپنی امت کے بارے جس بات کا زیادہ خوف ہے وہ پیٹ کا بڑھنا، لگا تار سونا، سستی اور یقین کی کمزوری ہے۔

دار قطنی فی الافراد عن جابر

تشریح: ...... امت مرحومہ دور حاضر میں جہاں دیگر آزمائشوں اور فتنوں میں مبتلا ہے وہاں جسمانی اور روحانی ترقی سے محرومی کے عذاب میں بھی مبتلا ہے، جب سے اس کے رجال کار نے کائنات کی کنہ وحقیقت میں تحقیق وتجربات چھوڑے اس وقت سے اس امت کا ذہنی بیڑہ حالات کی موجوں میں گھر چکا ہے اور جب سے افراد کار نے جسمانی تمرین اور مشق، جسے ورزش کہتے ہیں، چھوڑ دی وہ جسمانی بحران کا شکار ہو چکی ہے، اس واسطے ضروری ہے کہ جیسے علوم آلیہ اور عالیہ کا سیکھنا فرض اور ضروری ہے اسی طرح ذہنی اور جسمانی ارتقاء و بہبود کے لیے تحقیقات وتجربات اور ورزش بے حد ضروری ہے، جس کا گناہ امت کو ایسے ہی ہوگا جیسے کسی فرض کفایہ کے چھوڑنے پر ہوتا ہے۔

۷۴۳۵ ...... اگر انسان کی کھجور کی ایک وادی ہو تو اس کی تمنا ہوگی کہ اسے اس جیسی وادی مل جائے، پھر اسی جیسی (تیسری وادی) کی تمنا کرے گا، یہاں تک کہ وہ کئی وادیوں کی آرزو رکھے گا، انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی۔ مسند احمد، ابن حبان عن جابر

۷۴۳۶ ...... دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا نقصان آدمی کو مال کی لالچ اور اپنے دینی شرف ومرتبہ پر ہوتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن کعب بن مالک، مر برقم، ۲۲۵۲ ولغایة ۲۲۵۵

تشریح: ...... بالفاظ دیگر جب انسان کی دلی خواہش بھی یہ ہو اور وہ اپنی زبان سے بھی اظہار کرے کہ میں نے فلاں نیک کام کیا تھا، فلاں سن میں جہاد کیا تھا، وغیرہ۔

۷۴۳۷ ...... انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی خصلتیں (جوان ہی) رہ جاتی ہیں حرص اور لمبی امید۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن انس

الحسد ...... حسد کی مذمت

۷۴۳۸ ...... حسد نیکیوں کو ایسے ہی ختم کر دیتا ہے جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے، اور صدقہ برائی کو ایسے ہی نیست ونابود کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مؤمن (کے دل اور چہرے) کا نور ہے، اور روزہ رکھنا جہنم سے (بچاؤ کی) ڈھال ہے۔ ابن ماجہ عن انس

۷۴۳۹ ...... حسد (بمعنی غبطہ) دو آدمیوں میں (کیا جا سکتا) ہے، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کے علم) سے نوازا ہے پھر وہ اس کی حفاظت کے لیے (حفظ کی دہرائی اور علم کی تعلیم وتدریس ومطالعہ کے ذریعہ) اٹھ کھڑا ہوا، اور قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا، تو اس نے اس کے ذریعہ صلہ رحمی کی، اور رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھا، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کیا (دیکھنے والے نے یہ) تمنا کی کہ وہ بھی اس کی طرح ہو جائے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۷۴۴۰ ...... حسد ایمان کو ایسے ہی خراب کرتا ہے جیسے اندرائن (تمبہ) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ فردوس عن معاویة بن حیدة

۷۴۴۱ ...... جب حسد کرو تو حسد سے آگے نہ بڑھو، اور جب (برا) گمان کرنے لگو تو تحقیق نہ کرو، اور جب فال لینے لگو تو بیجھت ہو کر چل پڑو اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرو۔ ابن عدی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

حسد نیکیوں کو کھا جاتی ہے

۷۴۴۲ ...... حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں تباہ کر دیتا ہے جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۴۴۳ ...... تم سے پہلی امتوں کی بیماریاں تم تک پہنچ جائیں گی (جن میں) حسد اور آپس کا بغض (شامل ہیں) یہ مونڈ دینے والی ہیں، (یعنی)

دین کو ختم کر دیں گی، نہ کہ بالوں کو مونڈنے والی ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ایمان کے بغیر تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے، اور آپس میں محبت رکھے بغیر تم ایماندار نہیں بن سکتے، کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اسے کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ آپس میں سلام پھیلاؤ۔ مسند احمد، ترمذی، والضیاء عن الزبیر بن العوام

۷۴۴۴...... خیانت اور حسد دونوں نیکیوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے۔

ابن صصری فی امالیہ عن الحسن بن علی

۷۴۴۵...... حسد کرنے والا، چغلخور اور کہانت والے کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بسر

۷۴۴۶...... تمام انسان حاسد ہیں، کسی حسد کرنے والے کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے بات اور ہاتھ سے عمل نہ کرے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس

تشریح:...... یہ اس کی آخری حد رکھی ہے کہ اس سے پہلے پہل دل میں آنے والی جتنی باتیں اور خیالات ہیں وہ سب معاف ہیں۔

الاکمال

۷۴۴۷...... تمام انسان حاسد ہیں، اور بعض حاسدین بعض سے افضل ہیں، کسی حاسد کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے بات اور ہاتھ سے عمل نہ کرے۔ ابو نعیم عن انس

۷۴۴۸...... نعمتوں والوں کا بدلہ کون دے سکتا ہے؟ اور جس نے حسد کیا اس کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ ابن شاهین عن الحلیس بن زید الضبی

۷۴۴۹...... لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک آپس میں حسد نہیں کریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ضمرۃ بن ثعلبۃ

حسد و نفرت

۷۴۵۰...... اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات اپنے بندوں کی طرف خصوصی رحمت سے دیکھتے ہیں، (تو اس رات) استغفار (رحمت) طلب کرنے والوں کی بخشش کر دیتے ہیں، اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم کرتے ہیں اور حسد کرنے والوں کو انہی کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔

بیہقی عن عائشۃ

۷۴۵۱...... جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں مؤمنوں کی بخشش فرما دیتے ہیں، اور کافروں کو مہلت دیتے ہیں، اور حسد کرنے والوں کو انہی کے حسد میں چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ حسد کو ترک کر دیں۔ بیہقی عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۷۴۵۲...... ہر جمعہ میں لوگوں کے اعمال (بارگاہ الٰہی میں) پیش کیے جاتے ہیں: پیر کے روز اور جمعرات کے دن، پس اللہ تعالیٰ ہر مؤمن بندے کی مغفرت کر دیتے ہیں، صرف اس بندے کو نہیں بخشتے، جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، (فرشتوں سے کہا جاتا ہے) ان دونوں کو انہی کے حال پر چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ (ایک دوسرے کی طرف) رجوع کر لیں۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۵۳...... پیر اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں، صرف قطع رحمی اور آپس میں نفرت رکھنے والوں کے گناہ نہیں بخشتے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامۃ بن زید

۷۴۵۴...... پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، تو اس میں ہر اس بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو، صرف اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، پھر کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔ بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۵۵...... نفرتوں کو ختم کر دو۔ البزار عن ابن عمر

الاکمال

۷۴۵۶۔۔۔۔ جمعہ اور جمعرات کے دن کے اعمال (بارگاہ الٰہی میں) پیش کیے جاتے ہیں، تو ہر اس (مؤمن) بندے کی بخشش کردی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو، صرف دو آدمیوں کی مغفرت نہیں ہوتی، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۴۵۷۔۔۔۔ ہر پیر اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کی بخشش کردیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، صرف اس بندے کی مغفرت نہیں فرماتے، جس کے اور اسکے بھائی کے درمیان نفرت ہو۔

الخطيب وابن عساكر عن معاوية بن اسحاق بن طلحه بن عبيدالله عن ابيه عن جده

بغض اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں ہوتی

۷۴۵۸۔۔۔۔ پیر اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتے ہیں، صرف دو نفرت رکھنے والے اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں فرماتے۔طبرانی والخرائطي في الاخلاق عن اسامة بن زيد

۷۴۵۹۔۔۔۔ ہر پیر اور جمعرات کے روز انسانوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو آپس میں رحم کرنے والوں اور مغفرت طلب کرنے والوں کی بخشش کردی جاتی ہے، پھر حسد کرنے والوں کو ان کے حسد میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ابن زنجويه، طبراني في الكبير عن ابن مسعود

۷۴۶۰۔۔۔۔ ہر پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دنوں میں ہر اس مسلمان کی بخشش کردیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، صرف اس بندے کی مغفرت نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، پھر کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے صلح کرلیں۔

بخاری في الادب، مسلم وابن زنجويه ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه، مربرقم ۔۳۔۵۔۴

۷۴۶۱۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا کی طرف توجہ فرماتے ہیں، تو ہر مؤمن کی مغفرت فرمادیتے ہیں صرف اس کی بخشش نہیں ہوتی جو (والدین کا) نافرمان اور نفرت رکھنے والا ہو۔ابن خزيمه، بيهقي عن ابی بكر

۷۴۶۲۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں، تو ہر (مؤمن) کی بخشش فرمادیتے ہیں صرف مشرک اور کینہ رکھنے والے کی مغفرت نہیں فرماتے۔

ابن زنجويه والبزار وحسنه، دارقطني، ابن عدى بيهقي عن القاسم بن محمد بن ابی بكر الصديق عن ابيه عن عمه عن جده

۷۴۶۳۔۔۔۔ ہمارا رب شعبان کی پندرہویں تاریخ کو آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں تو زمین والوں کو بخش دیتے ہیں صرف مشرک اور کینہ ور کی بخشش نہیں فرماتے۔ابن زنجويه عن ابی موسیٰ

۷۴۶۴۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو ماسوائے مشرک اور کینہ و نفرت رکھنے والے کے تمام مخلوق کو معاف فرمادیتے ہیں۔ابن حبان، طبراني وابن شاهين في الترغيب، بيهقي وابن عساكر عن معاذ

۷۴۶۵۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو سوائے دو شخصوں کے سب کی مغفرت فرمادیتے ہیں، ایک نفرت رکھنے والے کی دوسرے (ناحق) کسی جان کا خون کرنے والے کی۔مسند احمد، ترمذی عن ابن عمرو

یاد رہے کہ وہ جانور جنہیں شکار نہیں کیا جاتا ہے اور نہ وہ نقصان پہنچاتے ہیں انہیں بے ضرورت نشانہ بنانا حرام ہے۔

غلط مسائل مطبوعه رشيديه راولپنڈی

حرف الخاء......خیانت

۷۴۶۶......سب سے بڑی خیانت والی کا اپنی رعیت میں تجارت کرنا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن رجل
تشریح:......یعنی ان سے ایسے مال بٹورے جیسے تاجر بٹورتے ہیں۔
۷۴۶۷ مؤمن کی ہر صفت وعادت پر مہر لگتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔بیھقی عن ابن عمرو

حرف الراء......ریا

۷۴۶۸...... کیا میں تمہیں اس بڑے خطرے سے خبردار نہ کروں جو میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک اور تشویشناک ہے؟ راوی کا بیان ہے ہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: خفیہ شرک، کہ آدمی نماز پڑھتے پڑھتے دیکھنے والے کے لیے اپنی نماز سنوار کے پڑھے۔

ابن ماجه عن ابی سعید

۷۴۶۹ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے ان میں فیصلہ کرنے کی غرض سے جلوہ افروز ہوں گے، اس وقت ہر امت (شدت خوف سے) گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی، سب سے پہلے حامل قرآن کو بلایا جائے گا، پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا گیا، اور پھر وہ شخص جو بہت زیادہ مالدار تھا۔

اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے فرمائیں گے: کیا میں نے تجھے وہ (وحی) نہیں سکھائی جسے میں نے اپنے رسول پر نازل کیا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو تم نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں رات دن کی گھڑیوں میں اس کی حفاظت کرتا رہا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جھوٹ کہتے ہو، اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے جھوٹ بولتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، بلکہ تیرا ارادہ یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں (بڑا) قاری ہے، سو یہ تو کہا جا چکا۔

پھر مالدار کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا میں نے تمہیں اتنی وسعت نہیں دی، کہ تجھے کسی کی ضرورت نہ رہی؟ وہ عرض کرے گا، کیوں نہیں اے میرے پروردگار، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو ہم نے جو (مال) تمہیں عطا کیا اس میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں صلہ رحمی کرتا اور صدقہ کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جھوٹ بولتے ہو اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا غنی تھا، سو یہ تو کہا جا چکا۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، تو کس لیے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کے راستہ میں جہاد کا حکم دیا گیا، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، فرشتے بھی کہیں گے تم جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ یہ تھا کہ یوں کہا جائے فلاں بڑا بہادر ہے سو یہ تو کہا جا چکا، ابو ہریرہ! پوری مخلوق میں یہی تین شخص ایسے ہوں گے کہ ان سے قیامت کے روز جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ترمذی، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه
تشریح:......یہ تو وہ لوگ ہوں گے جنہوں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کارنامے انجام دیئے، اور جو لوگ صرف لوگوں کی دلجوئی اور خوشی کے لیے کوئی کام کرتے ہیں ان کا کیا ہوگا؟

قیامت کے روز شہید کا فیصلہ پہلے ہوگا

۷۴۷۰......قیامت کے روز جس شخص سے فیصلہ کا آغاز ہوگا وہ شہید ہوگا، اسے لایا جائے گا، اس سے اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کا اقرار واعتراف کروائیں گے تو وہ اس کا اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو نے اس میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں آپ کے راستہ میں لڑتا رہا

یہاں تک میں شہید کردیا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو تم نے اس لیے قتال کیا کہ یہ کہا جائے کہ (فلاں بڑا) بہادر ہے، سو یہ تو کہا جاچکا پھر حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اور وہ شخص جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا، اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمت یاد دلائیں گے وہ اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے اس کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور آپ کی خاطر قرآن پڑھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، بلکہ تم نے اس لیے علم حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ لوگ قاری کہیں، سو یہ تو کہا جاچکا، پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے وسعت دی اور مال کی تمام اقسام عطا کیں، اسے لایا جائے گا، اس سے اپنی نعمت کا اعتراف کرائیں گے، وہ اقرار کرے گا، فرمائیں گے: تو نے مال میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے ہر اس جگہ میں خرچ کیا جو آپ کو پسند تھی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو بلکہ تم نے یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ کہا جائے کہ فلاں بڑا سخی ہے سو یہ تو کہا جاچکا، پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

خود ہی جاننا چاہیے کہ اتنے عظیم الشان کام ذرا سی نیت سے کس بھیانک نتائج کا باعث ہوئے تو ساری زندگی دوسروں کی خاطر اعمال کرنے والوں کا کیا حال ہوگا دیکھیں۔ فطرتی اور نفسیاتی باتیں

۷۴۷۱ ... تین آدمی حساب کے وقت ہلاک ہوں گے، سخی، بہادر اور عالم دین۔ حاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح: ...... کیونکہ عبادات تین ہیں، زبانی، بدنی اور مالی اور زبانی کا تعلق عالم سے بدنی کا شہید سے اور مالی کا سخی سے۔ فطرتی باتیں

۷۴۷۲ ...... جب اللہ تعالیٰ اس دن کے لیے جس میں کوئی شک نہیں اولین اخرین کو جمع کرے گا، تو ایک منادی پکارے گا، جس نے کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا ہے تو وہ آکر اپنا ثواب اس سے وصول کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ غنی اور بے پرواہ ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه عن ابی سعید بن ابی فضاله

۷۴۷۳ ...... بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنے والے کے لیے سب سے بہتر مدمقابل ہوں، کیونکہ اس کا تھوڑا یا زیادہ عمل اس کے اس شریک کے لیے ہے جسے اس نے میرے ساتھ شریک کیا، میں اس (عمل) سے بے پرواہوں۔

الطیالسی، مسند احمد عن شداد بن اوس

۷۴۷۴ ...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں شریکوں میں مشرک سے سب سے زیادہ بے پرواہ ہوں، جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرک (کردہ عمل) کو چھوڑ دیتا ہوں۔ مسلم، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۷۴۷۵ ...... قیامت کے روز مہر زدہ اعمالنامے لائے جائیں گے، پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نصب کردیا جائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے اسے پلٹ دو اسے (زمین پر) ڈال دو، تو فرشتے عرض کریں گے، آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو (ان میں) صرف بھلائی ہی دیکھی ہے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں، لیکن میرے غیر کے لیے، آج میں کوئی ایسا عمل قبول نہیں کروں گا جس میں میری رضا کے لیے دوسرے کی رضاجوئی کی گئی ہے۔ سمویه عن انس

۷۴۷۶ ...... جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا، جس نے غیر اللہ کے لیے کوئی عمل کیا ہو وہ آئے اور اس سے اپنے عمل کا ثواب لے لے۔ ابن سعد عن ابی سعید بن ابی فضالة

ریاکاری خطرناک ہے

۷۴۷۷ ...... مجھے تمہارے بارے شرک اصغر یعنی ریا کا زیادہ خوف ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جب لوگوں کو ان کے اعمال کا

بدلہ دے دیا جائے گا۔ جاؤ ان لوگوں کے پاس جن کے دکھلاوے کے لیے تم دنیا میں عمل کرتے تھے پھر دیکھو تم ان کے پاس کیا بدلہ پاتے ہو۔

مسند احمد، ابو داؤد عن محمود بن لبید

۷۴۷۸..... ریا کا ادنیٰ درجہ شرک ہے، اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ وہ بندے ہیں جو متقی اور پوشیدہ (اعمال کرنے والے) ہیں جب وہ موجود نہ ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے، اور جب موجود ہوں تو کوئی انہیں پہچانے نہیں، یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۷۴۷۹..... تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے، اور جس نے اللہ والوں سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو لڑائی کے لیے للکارا، اللہ تعالیٰ ان نیک اور پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے جو خفیہ طور پر عمل کرتے ہیں، جب وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے، اور جب حاضر ہوں تو بلائے نہ جائیں، اور نہ پہچانے جائیں، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر ظلمت وغبار سے نکل آتے ہیں۔ ابن ماجہ عن معاذ، کتاب الفتن رقم ۳۹۸۹

۷۴۸۰..... جب الحزن جو جہنم کی ایک وادی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو، جہنم (خود) اس سے روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے جس میں ریا کار داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ قاری ہیں جو امراء (گورنروں) کی زیارت وملاقات کرتے ہیں۔

بخاری فی التاریخ، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۸۱..... جو (اپنی تعریف) سننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے سنا دیں گے، اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ریا کے اسباب پیدا کر دیں گے، اور جو سختی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر سختی کریں گے۔ مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ عن جندب

۷۴۸۲..... جو سننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے سنائے گا، اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ریا کے اسباب فراہم کر دیں گے۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عباس

۷۴۸۳..... وہ شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مبغوض ہے جس کا کپڑا اس کے عمل سے بہتر ہو، بایں طور اس کے کپڑے تو انبیاء جیسے ہوں اور اس کا عمل ظالموں جیسا ہو۔ عقیلی فی الضعفاء، فردوس عن عائشۃ

۷۴۸۴..... دو شہرتوں یعنی اون اور ریشم سے بچو۔ ابو عبدالرحمن السلمی فی سنن الصوفیہ، فردوس عن عائشۃ

۷۴۸۵..... قیامت کے روز اس شخص کو سب سے سخت عذاب ہوگا، جو لوگوں کو اپنے اندر بھلائی دکھائے جبکہ اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

ابو عبدالرحمن السلمی فی الاربعین فردوس عن ابن عمر

۷۴۸۶..... خفیہ شہوت اور ریا شرک ہیں۔ طبرانی عن شداد بن اوس

یہ دونوں عیب انسان کو ایسے کام کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ جو شرک کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔

ریا کار پر جنت حرام ہے

۷۴۸۷..... اللہ تعالیٰ نے ہر ریا کار کے لیے جنت حرام کر دی ہے۔ حلیۃ الاولیاء فردوس عن ابی سعید

۷۴۸۸..... جو لوگ ریا کاری کے لیے اونی کپڑے پہنتے ہیں ان کی وجہ سے زمین اللہ تعالیٰ کے سامنے چیختی ہے۔ فردوس عن ابن عباس

۷۴۸۹..... مجھے اپنی امت کے بارے شرک باللہ کا سب سے زیادہ خوف ہے، میں نہیں کہتا کہ تم لوگ سورج چاند یا کسی بت کی پرستش کرو گے، لیکن ایسے اعمال جو غیر اللہ کے لیے ہوں گے اور خفیہ شہوت۔ ابن ماجہ عن شداد بن اوس

۷۴۹۰..... بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے صرف بھوک ہی ملتی ہے اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں رات کے قیام سے صرف بیداری ہی حاصل ہوتی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی انہیں ثواب کچھ بھی نہیں ملتا، کیونکہ وہ ریا کاری کرتے ہیں۔

۷۴۹۱..... بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں بیداری ہی کا حصہ ملتا ہے، اور بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے سے صرف بھوک اور پیاس ہی کا حصہ ملتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر، مسند احمد، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۹۲..... جنت کی خوشبو (اتنی تیز ہوگی کہ) پانچ سو سال کے فاصلہ سے بھی سونگھی جاسکتی ہوگی، لیکن وہ شخص نہ پاسکے گا جس نے آخرت کا عمل کرکے دنیا طلب کی ہوگی۔ فردوس عن ابن عباس

۷۴۹۳..... روزے میں ریا نہیں ہوسکتی۔ هناد، بیهقی عن ابن شهاب، مرسلاً ابن عساکر عن انس

۷۴۹۴..... جس نے لوگوں کے دیکھنے کی جگہ نماز اچھے طریقے سے ادا کی، اور خلوت میں برے طریقہ سے ادا کی، تو یہ توہین ہے اس نے اپنے رب کی توہین کی۔ عبدالرزاق، ابویعلی، بیهقی عن ابن مسعود

۷۴۹۵..... جس نے آخرت کا عمل کرکے اپنے آپ کو سجایا جبکہ وہ اسے چاہتا نہیں اور نہ اس کا طلبگار ہے تو آسمان زمین میں اس پر لعنت کی جاتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۴۹۶..... جب کوئی قوم آخرت سے مزین ہو اور دنیا کے لیے زیب و زینت کرے تو جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔

ابن عدی عن ابی هریرة، وهو مما بیض له الدیلمی

تشریح:..... یعنی آخرت کے ذریعہ دنیا حاصل کرے۔

۷۴۹۷..... جس نے اللہ تعالیٰ کے (کسی عمل) ذریعہ غیر اللہ کے لیے ریا کی تو اللہ تعالیٰ سے وہ بری ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی هند

۷۴۹۸..... جو ریا اور شہرت کی جگہ میں کھڑا ہوا تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے۔

طبرانی فی الکبیر عن عبدالله الخزاعی

۷۴۹۹..... جس نے ریا کی، تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کے اسباب دے دے گا، اور جس نے شہرت سننے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ اسے اس کے اسباب عطا کردے گا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه عن ابی سعید

۷۵۰۰..... جو چیز کسی کو نہیں دی گئی اس سے اپنا پیٹ بھرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد عن اسماء بنت ابی بکر، مسلم عن عائشة

۷۵۰۱..... میری امت میں شرک، صفا پہاڑ پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے۔ الحکیم عن ابن عباس

تشریح:..... جیسے چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سنائی نہیں دیتی ایسے لوگ شرک مخفی یعنی ریا میں مبتلا ہوجائیں گے۔

۷۵۰۲..... شرک خفی یہ ہے کہ آدمی کسی آدمی کے مرتبہ کی وجہ سے کوئی (دینی) عمل کرے۔ حاکم عن ابی سعید

تشریح:..... دنیا کی محنت مزدوری ایک ضرورت کی چیز ہے، لوجہ اللہ کوئی کام جب کسی کی خاطر کیا جائے تو وہ ریا ہے۔

۷۵۰۳..... تم لوگوں میں شرک (کی باطنی بیماری) چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور تمہیں ایک ایسی بات بتاؤں گا جب تم اسے کرلوگے تو چھوٹا بڑا (ہر قسم کا) شرک تم سے دور ہوجائے گا تم ان کلمات کو تین بار کہہ لیا کرو:

اللهم انی اعوذبک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم

اے اللہ! میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دانستہ طور پر شریک ٹھہراؤں اور ناواقفیت کی بنا جو کچھ ہو اس کی معافی چاہتا ہوں۔ ابویعلی عن ابی بکر

تشریح:..... اس واسطے کہ اعتقادات میں نادانستہ غلطی معاف ہے، جبکہ بدنی اعمال میں ایسی غلطی پر کفارہ لازم آتا ہے، مثلاً دوران حج اگر کوئی غلطی ہوجائے تو قربانی واجب ہوتی ہے

۷۵۰۴..... میری امت میں شرک کوہ صفا پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ مخفی ہے جو تاریک رات میں چل رہی ہو، اور اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم بزوس کی بنا پر کسی چیز کو پسند کرو، اور برابری کی وجہ سے کسی چیز کو ناپسند کرو، کیا (سارا) دین صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض پر مبنی نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہہ دو! تم اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت (کرنے کا دعویٰ) کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔

الحکیم، حاکم، حلیة الاولیاء عن عائشة

الاکمال

۷۵۰۵..... مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی شہوت کا خوف ہے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت مشرک کرنے لگے گی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، بہرکیف وہ کسی بت، پتھر، سورج اور چاندکی پرستش نہیں کریں گے، لیکن لوگوں کے دکھاوے کے لیے اعمال کریں گے اور شہوت مخفی یہ ہے کہ ان میں کا کوئی روزہ رکھتا ہوگا اور پھر اس کی شہوت اس پر طاری ہوگی تو وہ اپنا روزہ (توڑ) چھوڑ دے گا۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم، حلیة الاولیاء بیهقی عن شداد بن اوس

۷۵۰۶..... جب قیامت کا روز ہوگا تو اعمال کو مضبوط اعمال ناموں میں لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے قبول کرلو اور اسے واپس کردو، تو فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے وہی لکھا ہے جو اس نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس نے میرے علاوہ کسی اور کی خاطر عمل کیا تھا، اور آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو میرے لیے کیا گیا۔ ابن عساکر عن انس

۷۵۰۷..... قیامت کے روز مہر زدہ اعمال نامے لائیں جائیں گے، اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نصب کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے: انہیں ڈال دو اور انہیں قبول کرلو، تو فرشتے کہیں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو اس میں بھلائی ہی دیکھی ہے، تو اللہ تعالیٰ (باوجود جاننے کے) فرمائیں گے: یہ میرے غیر کے لیے ہیں، آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو صرف میرے لیے کیا گیا ہو۔

ابن عساکر دارقطنی عن انس

۷۵۰۸..... فرشتے، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کے اعمال لے جاتے ہیں، جسے وہ بہت بڑے اور پاکیزہ سمجھ رہے ہوں گے، اور پھر وہ ان اعمال کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اس کی سلطنت تک لے جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتے ہیں: تم میرے بندے کے اعمال کے محافظ ہو، اور جو کچھ اس کے دل میں تھا اس کا محافظ میں ہوں، میرے اس بندے نے میرے لیے اپنا عمل خالص نہیں کیا، اسے سجین میں ڈال دو۔ اور (بسا اوقات) وہ کسی بندے کے عمل کو لے کر اوپر چڑھتے ہیں اسے انتہائی کم اور حقیر سمجھتے ہیں، بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں جہاں تک اللہ تعالیٰ کی چاہت ہوتی ہے پہنچتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتے ہیں: تم میرے بندے کے عمل کے محافظ ہو، اور میں اس کے دل کا نگہبان ہوں، میرے اس بندے نے اپنا عمل خالص میرے لیے کیا لہٰذا اس عمل کو علیین میں ڈال دو۔

ابن المبارک عن ضمرة بن حبیب، مرسلاً

۷۵۰۹..... مجھے اپنی امت کے بارے دو باتوں کا زیادہ خوف ہے: شرک اور خفیہ شہوت کا، شرک یہ تو ہے کہ وہ چاند، سورج اور کسی پتھر اور بت کی پرستش نہیں کریں گے، لیکن وہ اپنے اعمال میں ریا کریں گے، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! مخفی شہوت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی روزے سے ہوگا پھر اس کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوگی چنانچہ وہ اپنا روزہ کو چھوڑ کر اس میں پڑ جائے گا۔

مسند احمد والحکیم، سعید بن منصور حاکم، بیهقی عن شداد بن اوس

۷۵۱۰..... بندہ جب کوئی عمل پوشیدہ طور پر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنے پاس پوشیدہ لکھتے ہیں، پھر شیطان اس کے ساتھ لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی بات کردیتا ہے، تو اس کا عمل پوشیدگی سے مٹا دیتے ہیں اور علانیہ میں لکھ دیتے ہیں پھر بھی دوسری مرتبہ بات کردے تو پوشیدہ اور علانیہ دونوں سے مٹا دیتے ہیں اور ریا لکھ دیتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح:..... کتنی زیادہ رعایت ہے پھر بھی کوئی نہ سمجھے تو نقصان کس کا؟

۷۵۱۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بہترین شریک ہوں، جو میرے ساتھ کسی چیز (کسی شئی میں) شریک کرے گا تو وہ (شئی) میرے شریک کے لیے ہے۔ البغوی، دارقطنی، ابن عساکر، سعید بن منصور عن الضحاک بن قیس الفہری

۷۵۱۲..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں بہترین شریک ہوں جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو وہ میرے شریک کے لیے ہے، اے لوگو! اللہ

تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال خالص کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل کو قبول کرتے ہیں، یوں نہ کہو: یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ رشتہ داری کے لیے ہے تو وہ سارے کا سارا رشتہ داری کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ بھی نہیں۔ دارقطنی فی المتفق والمفترق عنه

ریاکار کا جہنم میں ڈالے جانے کا واقعہ

۷۵۱۳..... مجھے تمہارے بارے میں شرک اصغر یعنی ریا کا خوف ہے، جو شخص ایسا کرے گا اسے کہا جائے گا جب لوگ اپنے اعمال لے کر آئیں گے: ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے دکھلاوے کے لیے تم عمل کرتے تھے، انہی سے (اجر) طلب کرو۔ طبرانی عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج

۷۵۱۴..... جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم خود چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، جوامت محمد (ﷺ) کے ریاکاروں کے لیے بنائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب کا محافظ، اور غیر اللہ کے لیے صدقہ دینے والا، بیت اللہ کا قصد کرنے والا، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے والا (ان میں شامل ہیں)۔

۷۵۱۵..... جب الحزن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب الحزن کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے، جس سے جہنم خود روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسندیدہ وہ قاری ہیں جو گورنروں کی زیارت کرتے ہیں۔ بخاری فی التاریخ، ترمذی غریب، ابن ماجه عن ابی هریرة

۷۵۱۶..... قیامت کے روز تین آدمی سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے، ایک شخص کو لایا جائے گا تو وہ کہے گا، پروردگار! آپ نے مجھے کتاب کی تعلیم دی پھر میں نے اسے رات اور دن کی گھڑیوں میں پڑھا، آپ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے، تو اسے کہا جائے گا: جھوٹ بولتے ہو، تو تو اس لیے نماز پڑھتا تھا کہ کہا جائے تو قاری اور نمازی ہے سو وہ تو کہا جا چکا۔

پھر دوسرے کو لایا جائے گا، وہ کہے گا: پروردگار! آپ نے مجھے مال دیا جس سے میں صلہ رحمی کی، اور مساکین پر صدقہ کیا، اور آپ کے ثواب اور جنت کی امید سے مسافروں کو سواریاں دیں، (اس سے) کہا جائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو اس واسطے صدقہ کرتا اور نماز پڑھتا تھا کہ یہ کہا جائے: وہ سخی اور فیاض ہے، کہا جائے گا: اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! پھر تیسرے شخص کو لایا جائے گا، وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں آپ کے راستہ میں نکلا، اور آپ کی خاطر قتال کرتا رہا یہاں تک کہ بغیر پیٹھ پھیرے قتل کر دیا گیا (اور یہ کام) آپ کی جنت اور ثواب کی امید سے کیے، اس سے کہا جائے تم جھوٹ بولتے ہو، تو تو اس لیے قتال کرتا رہا تاکہ یہ کہا جائے کہ تو جری اور بہادر ہے، سو یہ تو کہا جا چکا، اسے جہنم کی طرف لے چلو۔ حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۵۱۷..... کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے مسیح دجال سے زیادہ خطرناک ہے، وہ شرک خفی ہے وہ اس طرح کہ کوئی شخص کسی کے مرتبہ کی وجہ سے عمل کرے۔ مسند احمد، والحکیم، حاکم، بیهقی، سعید بن منصور عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۵۱۸..... پوشیدہ شرک سے بچو، وہ اس طرح کے آدمی کسی کے دیکھنے کی وجہ سے نماز کا رکوع اور سجدہ مکمل کرے، تو یہ خفیہ شرک ہے۔

بیهقی عن محمود ابن لبید

عبادت میں لوگوں کی تعریف مت چاہو

۷۵۱۹..... اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لوگوں کی تعریف ملانے سے بچو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۷۵۲۰..... لوگو! پوشیدہ شرک سے بچو! آدمی کسی دن کھڑے ہو نماز پڑھے اور اپنی نماز کو اس کوشش سے مزین کرے کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں تو یہ پوشیدہ شرک ہے۔ بیهقی عن جابر

۷۵۲۱..... لوگو! شرک سے بچو! کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یوں کہا کرو! اے اللہ! ہم اس بات سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں کہ جان بوجھ کر کسی چیز کو شریک کریں، اور جن چیزوں کا علم

نہیں ان کی مغفرت چاہتے ہیں۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی موسی

۷۵۲۲ اے ابوبکر! شرک، چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، اور یہ شرک ہے کہ آدمی یوں کہے: جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں، اور یہ بھی شرک ہے کہ آدمی یوں کہے: اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو فلاں شخص مجھے قتل کر دیتا، کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کی وجہ سے تم سے چھوٹا بڑا شرک دور ہو جائے، تم ہر روز تین مرتبہ یہ کہا کرو: اے پروردگار! میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جان بوجھ کر کسی چیز کو آپ کے ساتھ شریک کروں، اور جس کے متعلق مجھے علم نہیں اس کی معافی چاہتا ہوں۔ الحکیم عن ابن جریج بلاغا

۷۵۲۳ میری امت میں شرک، کوہ صفا پر چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، بندے اور کفر کے درمیان (علامت) نماز کا چھوڑنا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس

تشریح: یعنی جان بوجھ کر نماز چھوڑنے سے انسان کفر کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے، بے ہوش ہو یا ہوا اور معذور شخص اس سے مستثنیٰ ہے۔

۷۵۲۴ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے لیے کوئی عمل کیا اور اس میں غیر کو شریک کیا تو وہ سارے کا سارا (عمل) غیر کے لیے ہے، میں شریکوں میں شرک سے زیادہ بے پرواہ ہوں۔ ابن جریر، سمانی عن ابی ھریرۃ

۷۵۲۵ جو بندہ دنیا میں شہرت و ناموری کے مقام میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے اس کا (براحال) سنوائیں گے۔

طبرانی عن معاذ

۷۵۲۶ جو کسی عمل سے مزین ہوا اس کے خلاف جو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔ الدیلمی عن ابی موسی

۷۵۲۷ جو اپنے لباس اور قول میں لوگوں کے لیے تیار رہا اور اپنے افعال میں اس کے برخلاف کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ حاکم فی تاریخہ عن ابن عمرو

۷۵۲۸ جس نے دکھلاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھلاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلاوے کا صدقہ کیا تو اس نے (بھی) شرک کیا۔ طیالسی، مسند احمد، طبرانی، حاکم، بیہقی عن شداد بن اوس

۷۵۲۹ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے (رسوائی کے لیے) ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کریں گے۔

ابن مندہ، ابن عساکر عن بشر بن عقربۃ

۷۵۳۰ جو ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ریا اور شہرت کا بدلہ دیں گے۔

مسند احمد وابن سعد وابن قانع والباوردی، طبرانی وابو نعیم عن ابی ھند الداری اخی تمیم الداری

۷۵۳۱ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے اور جو شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے شہرت کا عذاب عذاب دیں گے۔ ابن النجار عنہ

۷۵۳۲ جس نے شہرت اور ریا کی خاطر خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کریں گے۔

مسند احمد وابن سعد ویعقوب بن سفیان والبغوی وابن السکن والباوردی وابن مندہ وابن قانع، طبرانی وابو نعیم، سعید بن منصور عن بشر ھو حدیث مشھور وقال ابن عساکر روی حدیثین

۷۵۳۳ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے اور جو شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا تو اسے اللہ تعالیٰ شہرت کی سزا دیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۷۵۳۴ جو شہرت کی خواہش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا، اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے، جس کی دنیا میں دو زبانیں ہوں قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آگ کی دو زبانیں اس کے (منہ میں) ڈالیں گے۔ طبرانی وابو نعیم عن حذیفۃ

۷۵۳۵ جس نے اپنے عمل کی شہرت چاہی اللہ تعالیٰ اسے اپنی مخلوق کے سامنے رسوا کرے گا اور اسے ذلیل و خوار کریں گے۔

ابن المبارک، مسند احمد وھناد، طبرانی حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

۷۵۳۶ قیامت کے روز انسان کو میزان کے پاس لایا جائے گا (اس وقت) وہ بھیڑ کے بچہ کی طرح ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے انسان میں سب سے بہتر شریک ہوں جو عمل تم نے میرے لیے کیا تھا میں آج تجھے اس کا بدلہ دوں گا، اور میرے غیر کے لیے جو عمل کیا ہے اس کا ثواب اسی سے طلب کرو جس کے لیے تم نے عمل کیا تھا۔ ھناد عن انس

تشریح:......یعنی خدائی دہشت اور مسؤلی سے تھر تھرا رہا ہوگا۔

ریا کاری دخول جنت میں مانع ہوگی

۷۵۳۷.... قیامت کے روز کچھ لوگوں کو جنت کی طرف (جانے کا) حکم دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اس کے قریب پہنچ جائیں گے، اس کی خوشبو سونگھیں گے اور اس کے محلات اور ان چیزوں کی طرف دیکھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ (اچانک) انہیں پکارا جائے گا، کہ ان لوگوں کو واپس پلٹ دو، ان کا جنت میں کچھ حصہ نہیں، تو وہ حسرت سے واپس ہوں گے جیسے پہلے لوگ اسی حسرت سے واپس ہوئے، وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اگر آپ ہمیں اپنا ثواب دکھانے اور جو کچھ آپ نے اپنے اولیاء کے لیے تیار کیا ہے، ان سب کے دکھانے سے پہلے جہنم میں داخل کردیتے تو ہمارے لیے اتنی مشقت نہ ہوتی۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے بدبختو! مجھے تم سے یہ چاہنا تھا (دنیا میں تمہاری یہ حالت تھی کہ) جب تم تنہا ہوتے تو عظمتوں کے ذریعہ میرے سامنے آتے، اور جب لوگوں سے ملتے تو بڑی عاجزی کرتے، اپنے دلوں سے میری جو عظمت کرتے تھے لوگوں کو اس کے برخلاف دکھاتے، تم لوگوں سے ڈرتے تھے مجھ سے تو نہ ڈرتے تھے، تم نے لوگوں کی عزت کی میری عظمت تو نہ کی، لوگوں کے لیے تم نے (اپنے اعمال) چھوڑے میرے لیے نہیں چھوڑا، آج میں تمہیں ثواب سے محرومی کے ساتھ ساتھ عذاب چکھاؤں گا۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة، بیهقی، ابن عساکر وابن النجار عن عدی بن حاتم

تشریح:......دنیا میں اگر کسی کو دعوت میں بلایا جائے اور پھر عین دروازے سے بے عزت کر کے واپس کردیا جائے تو کیسا عالم ہوتا ہے؟ اور رب العالمین جب دھتکاریں گے تو پھر کس کا در ملے گا؟!

۷۵۳۸ اے رب کے باغیو! اے رب کے باغیو! اے رب کے باغیو! مجھے تمہارے متعلق جس چیز کا زیادہ اندیشہ ہے وہ ریا اور خفیہ شہوت ہے۔

ابو یعلی، طبرانی عن عبداللّٰه بن زید المازنی

۷۵۳۹ شہرت ریاکاری کرنے والے، غافل اور کھیلنے والے کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے۔ الحلیة عن ابن مسعود

۷۵۴۰ لوگو! خفیہ شرک سے بچو! ایک شخص اٹھتا ہے اور لوگوں کے دیکھنے کی وجہ سے اپنی نماز کو مزین کرتا ہے اور اس میں کوشش کرتا ہے تو یہ خفیہ شرک ہے۔ بیهقی عن جابر، الدیلمی عن محمود بن لبید

۷۵۴۱ اے میرے بیٹے! لوگوں کے سامنے ریاکاری کے لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا دعویٰ نہ کرنا کہ وہ تیری عزت کریں۔

الدیلمی عن ابن عمر

۷۵۴۲ جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا جسے پورا مجمع سنے گا وہ لوگ کہاں ہیں جو لوگوں کی عبادت کرتے تھے؟ اٹھو اور اپنا اجر ان لوگوں سے وصول کرلو جن کے لیے تم عمل کرتے تھے، اس واسطے کہ میں ایسا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جس میں دنیا اور دنیا داروں کی آمیزش و ملاوٹ ہو۔ الدیلمی عن ابن عباس

۷۵۴۳ اسے چھوڑ دو! اگر وہ بھلائی میں ریاکاری کرتا ہے تو یہ برائی کی ریاکاری سے بہتر ہے۔

ابن منده وقال غریب من یزید بن الاصم

تشریح:......دکھاوے کی نیکی ایک نہ ایک دن عادت بن جاتی ہے پھر دکھاوا ختم ہو جاتا ہے اور عبادت باقی رہ جاتی ہے۔

حرف السین ...... چغل خوری اور نقصان پہنچانا

۷۵۴۴ جس نے لوگوں کی چغلخوری کی تو وہ حرام زادہ ہے یا اس میں حرام زادگی کا اثر ہے۔ حاکم عن ابی موسیٰ

الاکمال

۷۵۴۵..... جس نے بادشاہ کے سامنے اپنے بھائی کی چغلی کھائی تو اللہ تعالیٰ اس کا سارا عمل باطل کردے گا، اور اگر اسے کوئی ناپسندیدہ بات، یا مصیبت پہنچی تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ہامان کے برابر کردے گا۔ ابو نعیم عن ابن عباس

تشریح:..... یا تو وہ کوشش جو اس نے اپنے بھائی کے خلاف کی اسے اکارت کردیں گے یا اس کے سارے نیک اعمال برباد ہوجائیں گے۔

۷۵۴۶..... لوگوں کی چغلی وہی کھاتا ہے جو حرام زادہ ہو۔ الدیلمی وابن عساکر عن بلال بن ابی بردة بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن جدہ

حرف الشین ...... دوسرے کی مصیبت پر خوشی

۷۵۴۷..... اپنے بھائی کے سامنے اس کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مبتلا کردے گا۔ ترمذی عن واثلہ

تشریح:..... یہ قانون خداوندی ہے جس کی گرفت سے وہی بچ سکتا ہے جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا اور کسی کی مصیبت پر اپنے رب کو یاد رکھا، اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمانے والے ہیں:

الحمدللّٰہ الذی عافنی مما ابتلک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلًا

آپ علیہ السلام نے مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

حرف الضاد ...... ہنسی کی دو قسمیں ہیں

۷۵۴۸..... ہنسی کی دو قسمیں ہیں، ایک ہنسی جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں، اور ایک ہنسی ایسی ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں، رہی وہ ہنسی جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ شخص جو اپنے بھائی سے قریبی ملاقات اور اس کے دیدار کے شوق کے لیے ہنستا ہے، بہرکیف وہ ہنسی جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں، آدمی کوئی ایسی بدعہدی کی یا برائی کی بات کرے، تاکہ لوگوں کو ہنسائے یا خود ہنسے، تو اس بات کی وجہ سے ستر موسموں تک وہ جہنم میں گرتا چلا جائے گا۔ ھناد عن الحسن، مرسلاً

تشریح:..... ایک ہیں عبرت آموز واقعات اور ایک ہیں بے سند اور جھوٹ پر مبنی خرافات، جیسے عام لوگوں کی بے ہودہ گوئی کی عادت ہوتی ہے فحش قصے اور واقعات کی اگر سند تلاش کرنا شروع کی جائے تو پھر کوئی بیان نہ کرے، مثلاً جو شخص بیہودہ قصہ سنانے لگے تو اس سے پوچھ لیا جائے آپ نے کس سے سنا ہے؟

۷۵۴۹ کھکھلا کر ہنسنا شیطان کی طرف سے ہے اور مسکراہٹ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ طبرانی فی الاوسط، عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:..... شیطان چونکہ منبع شر ہے اس واسطے ہر برے کام کو اس کی طرف منسوب کردیتے ہیں، نیز خفیہ حرکات چونکہ شیطان ہی انجام دیتا ہے اس واسطے لوگ خود بخود ہونے والے افعال کو شیطان کی کارستانی سمجھتے ہیں۔

۷۵۵۰..... (آپ علیہ السلام نے) گوز (کی آواز) پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۵۵۱..... زیادہ مت ہنسا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۵۵۲... تم میں سے کوئی اپنے کام پر کیوں ہنستا ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن عبداللہ بن زمعہ
آپ علیہ السلام نے لوگوں کو گوز نکلنے سے ہنسنے سے منع کرنے کی نصیحت کی اور یہ بات فرمائی۔
تشریح:... یعنی جیسے اوروں سے [illegible] خارج ہوتی ہے اور سب کا منہ اور ناک ہے تو ایک فطری عمل سے اس [illegible] جو بالکل فطری ہے اس پر ہنسنے کا باعث بیہودہ ہے۔

حرف الطاء...... لمبی امید

۷۵۵۳... مجھے اپنی امت کے بارے میں خواہشات اور لمبی امید کا زیادہ خوف ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن جابر
۷۵۵۴... لغزش سے پہلے آدم علیہ السلام کی (موت کی خاص) گھڑی آنکھوں کے سامنے اور امید پیچھے تھی، اور جب ان سے لغزش ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے امید کو ان کی آنکھوں کے سامنے کر دیا اور وقت (خاص) کو پیچھے چنانچہ وہ موت تک امید لگائے رہے۔
[illegible]

۷۵۵۵... بوڑھے شخص کا جسم تو کمزور ہو جاتا ہے (جبکہ) اس کا دل دو چیزوں میں جوان رہتا ہے لمبی زندگی اور مال کی محبت۔
عبدالغنی بن سعید فی الایضاح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۵۵۶... بوڑھے آدمی کا دل ہمیشہ دو چیزوں (کی محبت) میں جوان رہتا ہے: زندگی اور لمبی امید کی محبت میں۔
بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۵۵۷... انسان بوڑھا ہو جاتا ہے (جبکہ) اس کی دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں مال اور (لمبی) عمر کی لالچ۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن انس
۷۵۵۸... بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے لمبی زندگی اور کثرت مال کی محبت۔
مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عدی فی الکامل وابن عساکر عن انس

۷۵۵۹... بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے، زندگی اور مال کی محبت۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
۷۵۶۰... امید میری امت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے، اگر امید نہ ہوتی تو کوئی (دودھ پلانے والی) ماں اپنے بچہ کو دودھ نہ پلاتی اور نہ کوئی درخت لگاتا۔ خطیب عن انس
۷۵۶۱... بہت سے آج کے دن کا استقبال کرنے والے ایسے ہیں جو اس دن کو پورا نہ کریں گے، اور آئندہ کل کے بہت سے منتظر ہیں، جو اسے پہنچنے والے نہیں۔ فردوس عن ابن عمر
۷۵۶۲... اگر تو وقت مقررہ اور اس کی چال دیکھ لے تو امید اور اس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگے۔ بیہقی عن انس
۷۵۶۳... یہ امید ہے اور یہ موت ہے اچانک وہ اسی طرح رہتی ہے کہ تو قریبی لکیر اس کے پاس آجاتی ہے۔ بخاری، نسائی عن انس
تشریح:... آپ علیہ السلام نے زمین پر چند لکیریں لگائیں اور فرمایا موت انسان کے پاس اچانک آجاتی ہے۔
۷۵۶۴... یہ انسان ہے اور جو اسے گھیرے ہوئے ہے وہ اس کی موت ہے اور جو باہر کی لکیر ہے یہ اس کی امید ہے اور یہ چھوٹی لکیریں ضروریات ہیں، اگر وہ اس سے بچ جائے تو اسے یہ ڈس لے، اور اگر اس سے بچ گیا تو یہ اسے ڈس لے گی۔
مسند احمد، بخاری، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۷۵۶۵... یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے، پھر اس کی امید ہے پھر اس کی امید ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس

۷۵۶۶..... انسان کی مثال ایسے ہے کہ (وہ کھڑا ہوا اور) اس کے ایک طرف ننانوے موتیں ہیں وہ اگران موتوں سے بچ گیا تو بڑھاپے میں پڑ جائے گا۔ ترمذی عن عبداللہ الشخیر

۷۵۶۷..... جس نے آئندہ کل کو اپنے وقت سے شمار کیا تو اس نے موت کی صحبت اور ساتھ سے برا کیا۔ بیھقی عن انس

۷۵۶۸..... تیرے لیے خرابی ہو کیا سارا زمانہ کل نہیں۔ ابن قانع عن جعیل بن سراقة

۷۵۶۹..... کیا سارا زمانہ کل میں شامل نہیں۔ ابن سعد عن زید بن اسلم، مرسلاً

الاکمال

۷۵۷۰..... بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں میں جوان رہتا ہے لمبی امید اور مال کی محبت میں۔ ابن عساکر عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۷۵۷۱..... کیا تم اسامہ پر تعجب نہیں کرتے جو مہینہ تک کی خرید و فروخت کا معاملہ کرنے والا ہے، بے شک اسامہ بڑی لمبی امید کرنے والا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مجھے تو یہی گمان ہے کہ میری آنکھ کی پلک جھپکنے نہ پائے گی کہ اللہ تعالیٰ میری روح قبض کرلے گا، اور نہ مجھے یہ گمان ہے کہ میں اپنی پلکیں کھولوں اور بند کرنے سے پہلے میری روح قبض کرلی جائے اور میں جب کوئی لقمہ منہ میں رکھتا ہوں تو مجھے اسے چبا کر نگلنے کی امید نہیں ہوتی یہاں تک کہ اسے موت کے ساتھ خاص کرلوں اے انسانو! اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جس کا تم سے وعدہ ہے وہ آنے والا ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں۔

الحلیة و ابن عساکر عن ابی سعید

تشریح:..... اگر کوئی ایسا معاملہ کرنا بھی ہو تو ان شاء اللہ کہہ دینا چاہیے، مقصود یہ ہے کہ زندگی کی بے ثباتی دل میں مستحضر ہو۔

۷۵۷۲..... جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ انسان ہے اور یہ موت، اور یہ امید ہے یہ دونوں انسان کو اچک لے جائیں گی، اور اس سے پہلے موت درمیان میں آجائے گی۔ ابن المبارک عن ابی المتوکل الناجی

فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تین شاخیں اپنے ہاتھ میں لیں، ان میں سے ایک شاخ اپنے سامنے گاڑی، اور دوسری اس کے ساتھ گاڑ دی، اور تیسری کو دور رکھا اور پھر یہ ذکر کیا۔

۷۵۷۳..... کئی ایسے ہیں جو آج کا استقبال کررہے ہیں جبکہ وہ اسے مکمل نہیں کرپائے، اور کتنے کل کا انتظار کرنے والے ہیں جبکہ وہ اسے پہنچنے والے نہیں، اگر تم موت اور اس کی رفتار دیکھ لو تو امید اور اس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگو۔ الدیلمی عن ابن عمر

۷۵۷۴..... انسان، امید اور موت کی مثال یوں ہے کہ موت انسان کی ایک طرف ہے اور امید اس کے سامنے ہے، اسی اثناء میں وہ اپنے سامنے امید کو تلاش کرتا ہے اور اچانک اس کے پاس موت آجاتی ہے اور اسے چھین لیتی ہے۔ ابن ابی الدنیا و الدیلمی عن انس

۷۵۷۵..... تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ انسان، یہ اس کی موت اور یہ اس کی امید ہے امید اسے لینا چاہتی ہے کہ موت اسے پہلے ہی اچک لیتی ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

آپ علیہ السلام نے ایک لکڑی گاڑی پھر اس کے ساتھ دوسری لکڑی گاڑی پھر اس کے ساتھ تیسری لکڑی گاڑی اور تیسری لکڑی ذرا دور گاڑی پھر آپ نے یہ ذکر فرمایا۔

لالچ و طمع

۷۵۷۶..... لالچ علماء کے دلوں سے حکمت کا خاتمہ کردیتی ہے۔ فی نسخة سمعان عن انس

تشریح:..... یعنی علماء وہ ہیں جو حکمت و دانائی کی باتیں کرتے ہیں لیکن جب دلوں میں لالچ و طمع کا بیج جم جائے تو ہر وقت مال، دولت، زمین

جائیداد اور دنیا کی چیزوں کی ہی باتیں ہوتی ہیں۔

۷۵۷۷۔ ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو (دل پر) مہر کی طرف پہنچادے، اور ایسی لالچ سے جو ایسے مقام پر پہنچادے جہاں لالچ نہیں اور ایسی لالچ سے جہاں لالچ نہیں۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن معاذبن جبل

۷۵۷۸۔ عورتیں سب سے لڑاکا ہیں، اور جس سے بہت بعد میں ملاقات ہوگی وہ موت ہے، اور ان دونوں سے زیادہ سخت چیز لوگوں کی محتاجی ہے۔ خطیب عن انس

تشریح:۔۔۔ یعنی عورتوں سے گزارہ سب سے مشکل کام ہے، بہت کم ایسی ہوتی ہیں، جو بے ہونٹوں سے جواب دیتی ہیں اکثر منہ پھٹ اور پھوہڑ ہوتی ہیں۔

۷۵۷۹۔ ۔۔۔وہ چکنا پتھر جس سے علماء کے پاؤں پھسلتے ہوں، وہ لالچ ہے۔ ابن المبارک وابن قانع عن سھیل بن حسان، مرسلا

۷۵۸۰۔ لالچ سے بچنا، کیونکہ وہ موجودہ فقر ہے اور ایسی باتوں سے بچنا جو قابل معذرت ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۵۸۱۔ ۔۔۔جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامید ہو جاؤ، اور لالچ سے بچنا کیونکہ وہ موجودہ فقر ہے، اور ایسی نماز پڑھو گویا کہ یہ آخری نماز ہے، اور قابل معذرت باتوں سے بچنا۔ حاکم عن سعد

الاکمال

۷۵۸۲۔ وہ چکنا پتھر جس پر علماء کے قدم نہیں جمتے وہ لالچ ہے۔ ابن قانع وابن المبارک عن سھیل بن حسان الکلابی

۷۵۸۳۔ تین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو! ایسی لالچ سے جو لالچ کی جگہ نہ ہو، اور ایسی لالچ سے جو (دل پر) مہر تک پہنچا دے، اور ایسی لالچ سے جو لالچ کی جگہ تک پہنچائے۔ طبرانی عن عوف بن مالک

۷۵۸۴۔ ۔۔۔ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو، جو (دل پر) مہر تک پہنچادے، اور ایسی لالچ سے جو غیر لالچ کی جگہ پہنچادے۔ طبرانی فی الکبیر عن المقدام بن معدیکرب

حرف الظاء۔۔۔۔۔۔ بدگمانی

۷۵۸۵۔ جب تم (کسی کے بارے) گمان کرو تو تحقیق میں مت پڑو، اور جب حسد کرو تو (کسی کی نعمت کا زوال) مت چاہو اور جب فال بینے لگو تو گزر رو، اور اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرو۔ اور جب (کسی چیز کا) وزن کرو تو ترازو جھکتا ہوا رکھو۔ ابن ماجہ عن جابر

تشریح:۔۔۔ یعنی بدگمانی سے تو کوئی باز نہیں رہے گا اس واسطے تحقیق میں پڑنے سے بچو، اور ریس کرو، حسد نہ کرو۔ اور جب دوسروں کو کوئی چیز تول کر دو تو ترازو کا پلڑا جھکتا ہوا رکھو اور اچھا شگون یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرو۔

۷۵۸۶۔ ۔۔۔لوگوں سے اعتراض کرو، کیونکہ جب تم لوگوں میں شک کرنے لگو گے تو انہیں برباد کردو گے یا بربادی کے قریب پہنچ جاؤ گے۔ طبرانی عن معاویۃ

الاکمال

۷۵۸۷۔ جس نے اپنے بھائی سے بدگمانی کی، تو اس نے اپنے رب کے بارے میں بدگمانی کی، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بہت سے گمانوں سے بچا کرو۔ ابن النجار عن عائشۃ

ظلم وغضب

یہاں غضب کا ذکراس لیے کردیا کیونکہ اس کے بارے میں کئی احادیث کا تعلق ظلم کی احادیث سے ہے اوراس کی بعض احادیث حرف غین میں بھی ذکر کی جائیں گی۔

کتاب الغضب

۷۵۸۸.....ظلم کی تین قسمیں ہیں: ایک ظلم جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائیں گے اورایک ظلم وہ ہے جسے معاف فرمادیں گے، اورایک ظلم جسے چھوڑ دیں گے، رہا وہ جسے معاف نہیں فرمائیں گے وہ شرک ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک ظلم عظیم شرک ہے۔

رہا وہ ظلم جسے معاف فرمادیں گے، تو وہ بندوں کا اپنی جانوں پر ظلم ہے جس کا تعلق ان کے اوران کے رب سے ہے اوروہ ظلم جسے نہیں چھوڑیں گے تو وہ بعض بندوں کا بعض پر ظلم وستم ہوگا، یہاں تک کہ ایک دوسرے سے بدلے لیں گے۔ الطیالسی والبزار عن انس

۷۵۸۹.....ظالم اوران کے مددگار جہنم میں (داخل) ہوں گے۔فردوس عن حذیفة

۷۵۹۰.....بے شک ناحق وصول کرنے والا جہنم میں ہوگا۔مسند احمد، طبرانی عن رویفع ابن ثابت

۷۵۹۱.....ظلم والے اوران کے مددگار جہنم میں ہوں گے۔حاکم عن حذیفة

۷۵۹۲.....سپاہی اور پولیس والے اورظالموں کے مددگار جہنم کے کتے ہیں۔الحلیة عن ابن عمر

۷۵۹۳.....جس نے ظالم کی مدد کی اللہ تعالیٰ اسے اس پر مسلط کردے گا۔ابن عساکر عن ابن مسعود

۷۵۹۴.....جس نے کسی جھگڑے میں ظلم کے ذریعہ مدد کی تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے (ہاتھ) کھینچ لے۔

حاکم عن ابن عمر

۷۵۹۵.....جس نے کسی ظالم کی اس لیے مدد کی کہ وہ حق کو دبائے تو اس سے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔حاکم عن ابن عباس

۷۵۹۶.....جو کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لیے چلا اوراسے معلوم ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام (کے دائرے) سے نکل گیا۔

طبرانی والضیاء عن اوس بن شرجیل

۷۵۹۷.....مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق کا سوال کرتی ہے اوراللہ تعالیٰ نے کسی مستحق کو اس کے حق سے نہیں روکا۔

خطیب عن علی

۷۵۹۸.....ظلم سے بچو کیونکہ ظلم (کرنا) قیامت کے روز اندھیریوں کا باعث ہے۔مسند احمد، طبرانی، بیھقی عن ابن عمر

۷۵۹۹.....ظلم (کرنے) سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے اوربخل سے کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل ہی نے ہلاک کیا، اس نے انہیں خون بہانے پر مجبور کیا اورحرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے پر ابھارا۔مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد مسلم، عن جابر

۷۶۰۰.....مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ وہ بادلوں سے اوپر اٹھالی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنی عزت اورجلال کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ (کسی مصلحت کی وجہ سے) تھوڑی دیر بعد ہو۔طبرانی فی الکبیر والضیاء عن خزیمة بن ثابت

۷۶۰۱.....مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے جیسے وہ شرارہ ہے۔حاکم عن ابن عمر

۷۶۰۲.....مظلوم اگرچہ کافر ہو پھر بھی اس کی بددعا سے بچو، (کیونکہ) اس کے اوراللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

مسند احمد ابویعلی والضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:.....اورقرآن مجید میں جو آیا ہے:

وما دعاء الکافرین الا فی ضلال

کافروں کی دعاو پکار اکارت وفضول ہے تو اس کا مطلب کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کی دعا قبول نہیں فرماتے، وہاں نفی اس کی ہے کہ غیر اللہ کے سامنے جو دعائیں وہ کرتے ہیں وہ ساری اکارت ہیں حقیقت میں ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ ہی قبول فرماتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں ہماری دعائیں یہ بزرگوں کی مورتیاں اور ان کے قبروں میں پڑے دھڑ سنتے اور قبول کرتے ہیں۔

۷۶۰۳.....مظلوم کی بددعا سے بچو چاہے وہ کافر ہو، کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب اور پردہ نہیں۔

ابویعلی عن ابی سعید وابی هریرة رضی الله عنه معاً

۷۶۰۴.....جب ذمیوں (امن طلب کرنے والوں) پر ظلم ہو تو حکومت دشمن کی ہوجائے گی، اور جب سود کی بہتات ہوگی تو قیدی زیادہ ہوں گے، اور جب اغلام بازی کی کثرت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس مخلوق سے (اپنی رحمت) ہاتھ اٹھالیں گے اور ان کی کوئی پروانہیں کریں گے وہ جس وادی میں (بھی) ہلاک ہوجائیں۔ طبرانی عن جابر

کمزور پر ظلم نہایت قبیح عمل ہے

۷۶۰۵.....اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر بھڑک اٹھتا ہے جو کسی ایسے شخص پر ظلم کرے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار نہ پائے۔ فردوس عن علی

تشریح:.....کیونکہ اگر اس کا کوئی مددگار ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے انتقام نہ لیتے لیکن جب اس کا کوئی نہیں تو اللہ تعالیٰ خود انتقام لیتے ہیں۔

فطرتی باتیں

۷۶۰۶.....جو شخص دنیا میں لوگوں کو زیادہ سزا دیتا ہوگا وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا۔

مسند احمد، بیهقی عن خالد بن الولید، حاکم عن عیاض بن غنم وهشام بن حکیم

۷۶۰۷.....قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت زمین کا (غصب شدہ) گز ہوگا، تم دو شخصوں کو زمین یا گھر میں ایک دوسرے کا پڑوسی پاؤگے، یوں ان میں سے ایک اپنے ساتھی (پڑوسی) کی زمین کا ایک گز حصہ کاٹ لیتا ہے، چنانچہ جب وہ اسے کاٹ لے گا تو قیامت کے روز سات زمینوں کا ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی مالک الاشجعی

۷۶۰۸..... سب سے بڑا ظلم زمین کا وہ گز ہے جسے مؤمن اپنے بھائی کے حق سے کم کرلے، وہ زمین کی کنکریاں جسے وہ لے گا تو وہ بھی قیامت کے روز زمین کی گہرائی تک کا ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ اور زمین کی گہرائی وہی جانتا ہے جس نے اسے پیدا کیا۔

طبرانی عن ابن مسعود

۷۶۰۹.....اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اس شخص کے بارے میں جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۶۱۰.....اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے (رہتے) ہیں یہاں تک جب اسے پکڑ لیتے ہیں تو پھر اسے چھوڑتے نہیں۔

بیهقی، نسائی، ابن ماجه عن ابی موسی

۷۶۱۱.....اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان لوگوں کو عذاب دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہوں گے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن هشام بن حکیم عن عیاض بن غنم

۷۶۱۲.....ظلم (کرنا) قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے۔ بخاری مسلم، ترمذی عن ابن عمر

۷۶۱۳.....قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کے شر سے لوگ ڈرتے ہوں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۷۶۱۴.....جو بندہ بھی کسی بندے پر ایسا ظلم کرتا ہے جس کا وہ اس سے بدلہ نہیں لے سکتا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا۔

بیهقی عن ابی سعید

۷۶۱۵ ... اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ظالموں سے کہہ دو کہ مجھے یاد نہ کیا کریں، اس واسطے کہ میں انہیں یاد کرتا ہوں جو مجھے یاد کرتے ہیں، اور مرا انہیں یاد کرنا یہی ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔ ابن عساکر عن ابن عباس

۷۶۱۶ ... مظلوم کی بددعا سے بچو اگرچہ وہ کافر کی بددعا ہو، اس واسطے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ سمویہ عن انس

۷۶۱۷ ... جس نے ظلماً ایک بالشت زمین دبائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا مکلف بنائیں گے وہ کہ اسے کھودے یہاں تک کہ ساتویں زمین تک پہنچ جائے، پھر قیامت کے روز اسے ان زمینوں کا ہار پہنائیں گے، اور پھر لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ طبرانی عن یعلی بن مرة

۷۶۱۸ ... تم میں سے جو بھی ایک بالشت زمین ناحق لے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساتویں زمین تک اس کے گلے میں ہار ڈالے گا۔

مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۶۱۹ ... جس نے ظلماً ایک بالشت زمین لی تو وہ قیامت کے روز حشر کے قائم ہونے تک اس کی مٹی اٹھائے پھرے گا۔

مسند احمد، طبرانی عن یعلی بن مرة

ساتوں زمینوں کا طوق

۷۶۲۰ ... جس نے تھوڑی سے ناحق زمین لی تو قیامت کے روز ساتویں زمین تک اسے زمین میں دھنسایا جائے گا۔ بخاری عن ابن عمر

۷۶۲۱ ... جس نے مسلمانوں کے راستہ سے کچھ حصہ اپنی زمین میں شامل کرلیا تو قیامت کے روز وہ اسے سات زمینوں میں سے اٹھالائے گا۔

طبرانی والضیاء عن الحکم بن الحارث

۷۶۲۲ ... جس نے ظلماً کسی زمین کا ٹکڑا اپنی زمین میں شامل کرلیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے ناراض ہوں گے۔

مسند احمد، مسلم عن وائل بن حجر

۷۶۲۳ ... جس نے ایک بالشت برابر زمین ظلماً دبالی تو اسے سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

مسند احمد، بیہقی عن عائشة، ابوداؤد عن سعید بن زید

۷۶۲۴ ... اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اللہ تعالیٰ کی قسم! جو مؤمن کسی مؤمن پر ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے انتقام لیں گے۔

عبد بن حمید عن ابی سعید

۷۶۲۵ ... بندے اور جنت (تک پہنچنے) کے درمیان سات گھاٹیاں ہیں ان میں سب سے آسان گھاٹی موت ہے اور سب سے مشکل مرحلہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے، جب مظلوم، ظالموں کا دامن پکڑیں گے۔ ابوسعید النقاش فی معجمہ وابن النجار عن انس

۷۶۲۶ ... (بطور فضل) اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے واجب کررکھا ہے کہ وہ کسی مظلوم کی اور اس سے پہلے کسی ایسے شخص کی دعا قبول نہیں کریں جو اس کے ظلم جیسی ہو۔ ابن عدی عن ابن عباس

تشریح: ... یعنی مظلوم دعا کررہا ہے لیکن جیسا اس پر ظلم ہوا اس جیسا ظلم یہ کرچکا۔

۷۶۲۷ ... مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے اگرچہ وہ فاجر ہو اور اس کا فجور اس کے اپنے آپ پر ہے۔ الطیالسی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۶۲۸ ... جہنم کی وادی میں ایک کنواں ہے، جس کا نام ہبہب ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں متکبروں ظالموں کو ڈالیں گے۔ حاکم عن ابی موسیٰ

۷۶۲۹ ... قیامت کے روز اہل حقوق کو ان کے حقوق ضرور دیئے جائیں گے، یہاں تک کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا جس نے اسے سینگ مارا ہوگا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۶۳۰ ... جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے دل میں کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ ہو تو جو اس سے لغزش ہوئی وہ بخش دی جاتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۷۶۳۱۔۔۔ اس شخص کے لیے خرابی ہے جس نے مسلمان پر ظلم کر کے اس کا حق کم کر دیا۔ الحلیة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۶۳۲۔۔۔ ناحق وصول کرنے والا جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد ابوداؤد، حاکم عن عقبة بن عامر

۷۶۳۳۔۔۔ مظلوم لوگ ہی قیامت کے روز کامیاب ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب ورستة فی الایمان عن ابی صالح الحنفی مرسلاً

۷۶۳۴۔۔۔ اپنے ہاتھ کو اپنے کنٹرول میں رکھو۔ بخاری فی التاریخ عن اسود بن اصرم

الاکمال

۷۶۳۵۔۔۔ تم لوگ ظلم (کرنے) سے بچو! کیونکہ ظلم (کرنا) قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ طبرانی عن الاسود بن مخرمة

۷۶۳۶۔۔۔ ظلم سے بچو! کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا سبب ہے، اور بخل سے بچو! اس واسطے کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، اس نے انہیں مجبور کیا تو انہوں نے خون بہائے، اور اپنے محرم رشتوں کو حلال سمجھا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، مسلم عن جابر

۷۶۳۷۔۔۔ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے۔ طیالسی، بخاری، ترمذی عن ابن عمر

۷۶۳۸۔۔۔ سب سے بڑا ظلم زمین کا وہ گز ہے جسے کوئی شخص اپنے بھائی کے حصہ سے کم کر لے، زمین کی چند کنکریاں جو (چوری کرکے) لیتا ہے قیامت کے روز، زمین کی تہہ تک وہ اس کے گلے کا طوق ہوگا اور زمین کی گہرائی وہی جانتا ہے جس نے زمین پیدا کی ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۷۶۳۹۔۔۔ ظلم سے بچنا، کیونکہ وہ تمہارے دلوں کو خراب کر دے گا۔ الدیلمی عن علی

۷۶۴۰۔۔۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے (رہتے) ہیں اور پھر جب پکڑتے ہیں تو چھوڑتے نہیں۔

بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ عن برید بن ابی بردة عن ابی موسیٰ

ظالم اللہ کے قہر سے نہیں بچ سکے گا

۷۶۴۱۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں ضرور ظالم سے انتقام لوں گا، چاہے جلدی لوں یا دیر سے، اور میں اس سے بھی لازماً انتقام لوں گا جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور وہ اس کی مدد کی قدرت رکھتا تھا پھر بھی اس کی مدد نہیں کی۔

الحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب، طبرانی والخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن ابن عباس

۷۶۴۲۔۔۔ ابلیس اس بات سے تو ناامید ہو چکا ہے کہ زمین عرب میں بت پوجے جائیں، لیکن وہ تم سے اس کے بغیر ہی راضی ہو جائے گا، تمہارے معمولی اعمال کے ذریعہ، اور وہی ہلاکت کا باعث ہیں، تو جہاں تک ہو سکے، ظلم سے بچو! اس واسطے کہ قیامت کے روز بندہ اتنے اعمال لے کے آئے گا جنہیں وہ نجات کے لئے کافی سمجھے گا، تو ایک بندہ کہتا رہے گا: اے میرے رب! فلاں نے مجھ پر ایک ظلم کیا، تو حکم ہوگا فلاں کی نیکیاں مٹاتے رہو، یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی۔ حاکم عن ابن مسعود

۷۶۴۳۔۔۔ قیامت کے روز ایک شخص اتنے اعمال حسنہ لے کر آئے گا جنہیں وہ نجات کے لیے کافی سمجھے گا، اور پھر ایک شخص آئے گا جس پر اس نے کوئی ظلم کیا ہوگا چنانچہ اس کی نیکیاں لی جائیں گی اور مظلوم کو دی جائیں گی، بالآخر اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی، اور پھر اس سے بدلہ لینے کے طلبگار باقی ہوں گے، جبکہ اس کی نیکیاں ختم ہو چکی ہوں گی، تو مظلوم کی برائیاں لے کر ظالم کی برائیوں پر رکھ دی جائیں گی۔ طبرانی عن سلمان

تشریح:۔۔۔ کس قدر بدنصیبی اور محرومی کا مقام ہے آئے کسی امید سے اور جانا کیسے ہوا۔

۷۶۴۴۔۔۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے قیامت کے روز ایک بندہ ایسے اعمال لائے گا جو مضبوط پہاڑوں کی طرح ہوں گے، اسے گمان ہوگا کہ وہ ان اعمال کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جائے گا، پھر لگاتار اس کے پاس ظلم (سے دبے لوگ) آتے

رہیں گے، اور اس کے پاس (حقوق ادا کرنے کے لیے) کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی، اور پھر اس کے سر پر مضبوط پہاڑوں جیسے اعمال (بد) ڈال کر اسے جہنم جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔ الدیلمی عن جابر

۷۶۴۵..... جہنم کی ایک وادی میں ایک کنواں ہے جس کا نام ھبھب ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں ظالموں اور جابروں کو ٹھہرائیں گے۔
عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی فی الکامل طبرانی، حاکم و ابن عساکر عن ابی موسیٰ

۷۶۴۶..... مظلوم کی بددعا سے بچو۔ ابن حبان عن ابی سعید

۷۶۴۷..... مظلوم کی بددعا سے بچو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید

۷۶۴۸..... جب کسی بندہ پر ظلم ہوتا ہے اور وہ خود انتقام نہ لے سکے، اور نہ اس کا کوئی مددگار ہو، پھر وہ آسمان کی طرف اپنی آنکھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کو پکارے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں حاضر ہوں میں جلد یا بدیر تیری مدد کروں گا۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۶۴۹..... مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے منع نہیں کرتے۔ الدیلمی عن علی

۷۶۵۰..... اے علی! مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کا حق ضائع نہیں کرتے۔
الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن علی

۷۶۵۱..... قیامت کے روز مظلوم ہی فلاح پانے والے ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی صالح الحنفی

۷۶۵۲..... عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) بنی اسرائیل میں (خطبہ دینے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! ظالم پر ظلم نہ کرو اور نہ ظالم (کے ظلم) کا بدلہ دو، ورنہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری فضیلت ختم ہو جائے گی۔ العسکری فی الامثال عن ابن عباس

۷۶۵۳..... جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے، تو عرش کے نیچے سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا، اے ظلم زدو! آؤ اور اپنے ظلموں کا تدارک کرلو اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابن جریر عن انس

حرف العین..... عصبیت

ناحق قوم کی طرفداری

۷۶۵۴..... عصبیت یہ ہے کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ بیہقی فی السنن عن واثلۃ

۷۶۵۵..... جو اندھے جھنڈے تلے لڑا تو اس نے عصبیت کی مدد کی، اور عصبیت کے لیے غضبناک ہوتا ہے تو اس کا قتل ہو جانا جاہلیت کا قتل ہے۔
مسلم، عن جندب، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی اسے یہ پتہ نہیں کہ میں کس وجہ سے لڑ رہا ہوں کیا مری قوم حق پر ہے؟

۷۶۵۶..... جس نے کسی قوم کی ناحق حمایت کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کسی گڑھے میں گر جائے اور اپنی دم کے ذریعہ نکلنا چاہے۔
ابو داؤد عن ابن مسعود

۷۶۵۷..... اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو عصبیت کی طرف بلائے اور نہ اس کا ہی کوئی تعلق ہے جو عصبیت پر لڑے، اور نہ اس کا جو عصبیت پر مرے۔ ابو داؤد عن جبیر بن مطعم

۷۶۵۸..... اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ جیسی ہے جو کسی گڑھے میں گرے اور اپنی دم کے ذریعہ اپنے آپ کو کھینچنے لگے۔
بیہقی عن ابن مسعود

۷۶۵۹..... سب سے برے مقام والا وہ شخص ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کی خاطر خراب کر دے۔
بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۶۶۰...... قیامت کے روز اس شخص کو سب سے زیادہ ندامت ہوگی، جس نے دوسرے کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت بیچ ڈالی۔
بخاری فی التاریخ عن ابی امامۃ

۷۶۶۱...... قیامت کے روز وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برے مقام والا ہوگا جس نے دوسرے کی دنیا کے لیے اپنی آخرت خراب کی۔
طبرانی عن ابی امامۃ

عصبیت......ازاکمال

۷۶۶۲...... وہ تمہارے لیے فتح ہوگا، اور تمہاری مدد کی جائے گی، اور تم بہت کچھ حاصل کروگے، تم میں سے جو کوئی اسے پائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم کرے، برائی سے روکے، صلہ رحمی کرے، اور اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ جیسی ہے جو گرنے لگے اور اپنی دم سے کھینچنے لگے۔ مسند احمد، حاکم عن ابن مسعود

تشریح:...... یہ کسی شہر کی فتح مندی کی پیش گوئی ہے، جس میں کئی غنیمتیں حاصل ہونے کو تھیں۔

۷۶۶۳...... اس کی مثال جو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے، اس اونٹ کی سی ہے، جو کسی گڑھے میں گرنے لگے اور اپنی دم سے اپنے آپ کو کھینچنے لگے۔
الرامھرمزی عن ابن مسعود

۷۶۶۴...... (عصبیت یہ ہے کہ) تم ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرو۔
ابو داؤد عن بنت واثلة بن الاسقع عن ابیھا، قالت قال: قلت یارسول اللّٰہ ماالعصبیۃ؟ قال فذکرہ

۷۶۶۵...... جس نے ظلم پر اپنی قوم کی مدد کی، تو وہ گڑھے میں گرنے والے اونٹ کی طرح ہے جو دم سے (اپنے آپ کو) کھینچے۔
حاکم فی تاریخۃ عن ابن مسعود

ننگ وعار

۷۶۶۶...... قیامت کے روز عار بندے کے ساتھ چمٹی ہوئی ہوگی، حتیٰ کہ وہ کہے گا: اے پروردگار! آپ کا مجھے جہنم میں بھیجنا جو ذلت وعار مجھ پر ڈالی گئی ہے اس سے زیادہ آسان ہے باوجودیکہ اسے (جہنم) کے عذاب کا علم ہوگا۔ حاکم عن جابر

جلدبازی

۷۶۶۷...... جس نے جلد بازی کی اس نے غلطی کی۔ الحکیم عن الحسن، مرسلاً

پسندیدہ جلدبازی

۷۶۶۸...... تین چیزوں میں دیر نہ کرنا: نماز، جب اس کا وقت ہوجائے، جنازہ جب آجائے (تو فوراً پڑھ کر دفن کردو) اور غیر شادی شدہ (مرد یا عورت) جب اس کا برابر کا (شخص) مل جائے۔ ترمذی، حاکم عن علی

عجب وخود پسندی

۷۶۶۹...... عجب ستر سال کے اعمال برباد کردیتا ہے۔ فردوس عن الحسن ابن علی

۷۶۷۰... اگر عجب کسی مرد کی صورت میں ہوتا تو بہت برا مرد ہوتا۔ طبرانی فی الصغیر عن عائشة

۷۶۷۱... اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو مجھے تم پر اس سے زیادہ بڑی چیز کا خوف ہے، عجب سے بچنا، عجب سے بچنا۔ بیھقی فی شعب الایمان عن انس

الاکمال

۷۶۷۲... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر میرے مؤمن بندے کے لیے گناہ عجب سے بہتر نہ ہوتا میں اپنے بندے مؤمن اور گناہ کے درمیان حائل نہ ہوتا۔ ابو الشیخ عن کلیب الجھنی

۷۶۷۳... اگر مؤمن اپنے عمل پر عجب نہ کرتا تو گناہ سے محفوظ رہتا، یہاں تک کہ اسے کسی چیز کی پروانہ ہوتی، لیکن اس کے لیے گناہ عجب سے بہتر ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۷۶۷۴... یہ بہتر نہیں کہ بندہ زبان سے کسی بات کا فیصلہ کرے اور عجب اس کے دل میں ہو۔ دارقطنی فی الافراد عن ابن عباس

۷۶۷۵... میری امت کا سب سے برا وہ شخص ہے جو جماعت سے جدا اور اپنے دین پر عجب کرنے والا، اپنے عمل میں ریا کرنے والا، اور اپنی دلیل سے لڑنے والا ہے، تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔ ابو الشیخ عن عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابیه عن حده

۷۶۷۶... اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو مجھے تمہارے بارے اس سے خطرناک چیز کا خوف ہے، عجب سے بچو، خود پسندی سے بچو!

الخرائطی فی مساوی الاخلاق، حاکم فی تاریخه و ابو نعیم عن انس، الدیلمی عن ابی سعید

۷۶۷۷... جس نے کسی نیک کام کی وجہ سے اپنی تعریف کی تو اس نے شکر کھو دیا، اور اس کا عمل باطل ہو گیا۔

ابو نعیم عن عبدالغفور الانصاری عن عبدالعزیز عن ابیه، و کان له صحبة

دل کا اندھا پن

۷۶۷۸... جس نے مر کر راحت پائی وہ مردہ نہیں، مردہ وہ ہے جو زندوں کا مردہ ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

حرف الغین ...... غدر و دھوکہ

۷۶۷۹... قیامت کے روز دھوکہ باز کے لیے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور پھر کہا جائے گا: یہ فلاں کے بیٹے فلانے کی دھوکہ بازی (کی علامت) ہے۔

مالک بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمر

۷۶۸۰... قیامت کے روز ہر غدر کرنے والے کا اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جس سے اس سے پہچانا جائے گا۔

الطیالسی مسند احمد عن انس

۷۶۸۱... ہر غدر کرنے والے کا قیامت کے روز ایک جھنڈا ہوگا جس سے اسے پہچانا جائے گا۔

مسند احمد، بیھقی عن انس، مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود، مسلم عن ابن عمر

۷۶۸۲... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جب اگلوں پچھلوں کو جمع کرے گا تو ہر دھوکہ باز کے ساتھ ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا پھر کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی دھوکہ بازی ہے۔ مسلم عن ابن عمر

۷۶۸۳... خبردار ہر غدار کے لیے قیامت کے روز ایک جھنڈا اس کی بغاوت کے بقدر نصب (کھڑا) کیا جائے گا۔ ابن ماجه عن ابی سعید

۷۶۸۴... قیامت کے روز ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی بغاوت و غداری کے بقدر بلند کیا جائے گا عوام کے امیر سے بڑھ کر کوئی غدار نہیں۔ مسلم عن ابی سعید

۷۶۸۵..... قیامت کے روز غدار کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن معاذ

۷۶۸۶..... قیامت کے روز ہر غدار کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔ مسلم عن ابی سعید

۷۶۸۷..... لوگ جب تک اپنے آپ سے غداری نہیں کریں گے ہلاک نہیں ہوں گے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن رجل
یعنی اپنے بھائیوں سے۔

الاکمال

۷۶۸۸..... قیامت کے روز ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا پھر کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی غداری ہے۔
ابن ماجه عن ابن مسعود

۷۶۸۹..... ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا جس سے اسے پہچانا جائے گا۔ حاکم عن ابن عباس

غضب وغصہ

۷۶۹۰..... غصہ شیطان کا اثر ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا، اور پانی آگ کو بجھاتا ہے اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ غسل کرلیا کرے۔
ابن عساکر عن معاویة

۷۶۹۱..... غصے سے بچ! ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم الغضب و ابن عساکر عن رجل من الصحابه

۷۶۹۲..... آدمی کو جب غصہ آئے اور وہ اعوذ باللّٰہ کہہ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۶۹۳..... جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ خاموش ہو جائے۔ مسند احمد عن ابن عباس

۷۶۹۴..... جب تجھے غصہ آئے تو بیٹھ جا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عمران بن حصین

۷۶۹۵..... مجھے کیا ہے کہ غصہ نہ کروں اور میں حکم دوں اور میری بات نہ مانی جائے؟ مسند احمد، نسائی، ابن ماجه عن البراء

۷۶۹۶..... جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، پھر اگر غصہ ختم ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ لیٹ جائے۔
مسند احمد، ابوداؤد، بیهقی عن ابی ذر

۷۶۹۷..... تم میں کا سب سے قوی وہ ہے جو اپنے آپ کو غصہ پر غالب کرلے، اور زیادہ بردبار وہ ہے جو قدرت کے بعد معاف کردے۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن علی

۷۶۹۸..... غصہ شیطان (کے اثر) سے (پیدا ہوتا) ہے، اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے، اس واسطے جب تم میں سے کوئی غصہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ہاتھ منہ دھولیا کرے۔ مسند احمد، ابوداؤد، عن عطية السعدی

۷۶۹۹..... جہنم میں ایک دروازہ ہے، جس سے وہی داخل ہوگا جس نے اپنے غصہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں پورا کیا۔
ابن ابی الدنیافی ذم الغضب عن ابن عباس

۷۷۰۰..... تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہادر کون ہے؟ جو تم میں سے اپنے آپ پر غصہ کی حالت میں قابو پالے۔
طبرانی فی الکبیر فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۷۰۱..... سختی بے برکتی اور نرمی برکت (کا سبب) ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن شهاب مرسلاً

۷۷۰۲..... عنقریب میں تمہیں لوگوں کے اخلاق اور معاملات سے آگاہ کروں گا، ایک شخص جلد غصہ کرنے والا اور جلد غصہ زائل کرنے والا ہوگا جس کا اسے نہ کوئی فائدہ ہوگا اور نہ اس پر قابل کفایت کوئی چیز ہوگی، اور ایک شخص کو غصہ تو دیر سے آتا ہے لیکن جلد اتر جاتا ہے تو یہ اس کے لیے مفید

ہے نقصان وہ نہیں۔

اور ایک شخص ایسی چیز کا مطالبہ کرے گا جو اس کی ہے اور اس کے ذمہ جو ہے وہ ادا کرتا ہے تو اس کا نہ اسے کوئی فائدہ ہے اور نہ نقصان ہے، اور ایک شخص ایسا ہے کہ اپنی چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور جو اس کے ذمہ ہے وہ ادا نہیں کرتا جس کا اسے نقصان ہے فائدہ نہیں۔البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... جسے پل بھر میں غصہ آجائے اور پل بھر میں اتر جائے اس کا کیا اعتبار اسے لوگ بے وقوف خیال کرتے ہیں اور جسے غصہ دیر سے آئے لیکن جلد اتر جائے وہ عقلمند ہے۔

۷۷۰۳... مکمل پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے غصہ پر قابو پالے (اگرچہ) اس کا چہرہ سرخ ہو جائے اور اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں پھر بھی وہ اپنے غصہ کو پچھاڑ دے۔مسند احمد عن رجل

۷۷۰۴... تم سمجھتے بہادری (بھاری) پتھر اٹھانے میں ہے؟ بہادری تو یہ ہے کہ جب تم میں کوئی غصہ سے بھر جائے پھر وہ غصہ پر قابو پالے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص

۷۷۰۵... پچھاڑ دینے والا پہلوان نہیں، پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔مسند احمد، بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۰۶ جہنم میں ایک دروازہ ہے جس سے وہی داخل ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اپنا غصہ نکالا۔الحکیم عن ابن عباس

۷۷۰۷ جس نے اپنا غصہ دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کردیں گے، اور جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔طبرانی فی الاوسط عن انس

تشریح:...... انسان خود اپنی زبان سے اپنی پردہ دری کرتا ہے۔

۷۷۰۸... غصہ نہ ہوا کر۔مسند احمد، بخاری، ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، حاکم، مسند احمد ابویعلی عن جاریۃ بن قدامۃ

۷۷۰۹... غصہ نہ ہوا کر کیونکہ غصہ خرابی (عقل) کا باعث ہے۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن رجل

۷۷۱۰... تو غصہ نہ ہوا کر (بدلہ میں) تیرے لیے جنت ہے۔ابن ابی الدنیا، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۷۱۱... غصہ سے بچو! (ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم الغضب وابن عساکر عن حمید بن عبدالرحمن بن عوف) فرماتے ہیں: مجھے ایک صحابی رسول نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا: کہ مجھے کوئی ایسے کلمات بتائیں جنہیں اپنی زندگی کا مقصد بنالوں اور وہ زیادہ لمبے بھی نہ ہوں آپ نے فرمایا اور یہ بات ذکر کی۔

۷۷۱۲ اے معاویہ بن حیدۃ، غصہ نہ ہوا کرو، کیونکہ غصہ ایمان کو ایسے بگاڑ دیتا ہے جیسے تمبہ (اندرائن، ایلوا) شہد کو خراب کردیتا ہے۔

بیھقی فی السنن وابن عساکر عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۷۷۱۳ اے معاویہ غصہ سے اجتناب کرو کیونکہ غصہ ایمان کو فاسد کردیتا ہے جیسا کہ ایلوا شہد کو فاسد کردیتا ہے۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عساکر بروایت بھز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے

۷۷۱۴ بہادر وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے، لیکن بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے قابو پالے۔ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۱۵ وہ شخص بہادر نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے بہادر تو وہ جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔العسکری فی الامثال عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۱۶ جانتے ہو بہادر کون ہے؟ بھرپور بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے، اور جانتے بدبخت کون ہے؟ ہے جس نے آگے کوئی اولاد نہیں بھیجی، اور جانتے ہو اصلی فقیر کون ہے؟ جس کے پاس مال تو ہے لیکن اس نے آگے کچھ نہیں بھیجا۔بیھقی شعب الایمان عن حفصہ او ابن حفصہ

۷۷۱۷ غصہ جہنم کی آگ کی علامت ہے جسے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے دل پر رکھتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں، جب وہ غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ، چہرہ سیاہ مٹیالے رنگ کا ہو جاتا ہے اور اس کی رگیں پھول جاتی ہیں۔الحکیم عن ابن مسعود

۷۷۱۸۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جوغضب کی حالت میں مجھے یاد کرے گا تو میں غصہ میں اسے یاد کروں گا اور ہلاک کرنے والوں میں اسے ہلاک نہیں کروں گا۔ الدیلمی عن انس

۷۷۱۹۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان غصہ کی حالت میں مجھے یاد کرلیا کر میں غضب کی حالت میں تجھے یاد رکھوں گا، اور تجھے ہلاک کرنے والوں میں شامل نہیں کروں گا۔ ابن شاهین عن ابن عباس، وفیه عثمان بن عطاء الخراسانی ضعفوه

۷۷۲۰۔۔۔تم میں سے جب کوئی غصہ ہوتو وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ لیا کرے تو اس کا غصہ فروہو جائے گا۔

طبرانی عن ابن مسعود

۷۷۲۱۔۔۔مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر وہ شخص کہے تو اس کا غصہ دور ہو جائے وہ اگر اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم کہہ لیتا تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی (مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، حاکم، ابن حبان عن عثمان بن صرد فرماتے ہیں) کہ دو شخص ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہوگیا اور رگیں پھول گئیں، تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

نسائی، ابویعلی فی مسنده عن عبدالرحمن ابن ابی لیلی عن ابی، ابوداؤد، ترمذی، طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن معاذ بن جبل

۷۷۲۲۔۔۔مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے جسے اگر یہ غصہ سے بھرا شخص کہتا تو اس کا غصہ ختم ہو جاتا، اے اللہ! میں شیطان مردود سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن معاذ، حاکم عن سلیمان بن صرد

۷۷۲۳۔۔۔اے اللہ! بڑے کو ختم کرنے والے، چھوٹے کو بڑا کرنے والے مجھ سے (میرے اس) غصہ کی آگ کو بجھادے۔

مسند احمد، حاکم عن بعض امهات المؤمنین

۷۷۲۴۔۔۔تم یوں کہا کرو! اے محمد نبی کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، میرے دل کا غضب ختم کردے، اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔

الخرائطی فی اعتدال القلوب عن ام هانی

۷۷۲۵۔۔۔غصہ شیطان (کے اثر) سے ہے، جب تم میں سے کوئی اس (کیفیت) کو کھڑے کھڑے پائے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھے بیٹھے پائے تو لیٹ جائے۔ ابوالشیخ عن ابی سعید

۷۷۲۶۔۔۔(کھڑے کھڑے) جب تجھے غصہ آئے تو بیٹھ جا، پھر بھی (غصہ) ختم نہ ہوتو لیٹ جا، عنقریب وہ ختم ہو جائے گا۔ الدیلمی عن ابی ذر

۷۷۲۷۔۔۔(جب تم خاموش تھے) تو فرشتہ اس کا جواب دے رہا تھا اور جب تم نے (خود) جواب دیا تو فرشتہ پرواز کر گیا، تو میں نے ناپسند کیا کہ اس کے بعد پیچھے رہوں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن زید بن یثیع

حرف الکاف۔۔۔۔۔بڑائی اور تکبر کی مذمت

۷۷۲۸۔۔۔متکبر وہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو گھٹیا جانے۔ ابوداؤد، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۲۹۔۔۔تکبر سے بچو! کیونکہ بندہ تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اس بندے کو متکبرین میں شمار کرلو۔

ابوبکر بن لال فی مکارم الاخلاق وعبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال، ابن عدی فی الکامل عن ابی امامة

۷۷۳۰۔۔۔اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے، اترانے والوں اور ناز سے چلنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ فردوس عن معاذ بن جبل

۷۷۳۱۔۔۔اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنے گھر والوں میں ستر سال کا ہو چال اور شکل صورت میں بیس سال کا ہو۔

طبرانی فی الاوسط عن انس رضی الله عنه

۷۷۳۲۔۔۔اللہ تعالیٰ اس بیس سالہ شخص کو پسند کرتے ہیں جو اسی سال کے مشابہ ہو اور اس ساٹھ سالہ کو ناپسند کرتے ہیں جو بیس سالہ کے مشابہ ہو۔

فردوس عن عثمان

۷۷۳۳ ..... کیا تمہیں وہ لوگ نہ بتاؤں جو جہنمی ہیں؟ ہر اجڈ، سخت لہجہ، سخت گو اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔
مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن حارثة بن وهب

۷۷۳۴ تم لوگ تکبر سے بچنا، کیونکہ ابلیس کو تکبر ہی نے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرنے سے روکا تھا، اور حرص سے بچنا، کیونکہ حرص نے آدم (علیہ السلام) کو (ممنوع) درخت (کا پھل) کھانے پر مجبور کیا تھا، اور حسد سے بچنا، کیونکہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو حسد کی وجہ سے ہی قتل کیا تھا، یہی (تکبر، حرص اور حسد) ہر برائی کی جڑ ہیں۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۷۷۳۵ ..... تم لوگ تکبر سے بچنا، کیونکہ انسان میں تکبر ہوتا ہے اور اس (کے جسم پر) اچکن چوغہ ہوتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

تشریح: ..... یعنی ایسا لباس پہننے کے باوجود پھر بھی اس میں تکبر پایا جا سکتا ہے۔

۷۷۳۶ ..... اونی لباس پہننا تکبر سے چھٹکارے کا باعث ہے، نیز غریب مؤمنوں کے پاس بیٹھنا، گدھے کی سواری کرنا اور بکری باندھ کر دودھ لینا (یہ خصلتیں) تکبر سے دور رکھتی ہیں۔ حلیة الاولیاء، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۳۷ ..... جس نے اپنا سامان (فروخت) اٹھایا وہ تکبر سے بری ہے۔ بیهقی عن ابی امامة

۷۷۳۸ ..... میری امت میں دوسری امتوں کی بیماریاں پہنچیں گی، تکبر، حق کو ٹھکرانا، مال میں ایک دوسرے سے زیادہ ہونے کی کوشش، دنیا میں ایک دوسرے سے بغض، آپس میں نفرت و حسد جس کا نتیجہ بغاوت ہوگا۔ حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۳۹ فخر و تکبر اونٹ والوں میں جبکہ سکون اور وقار بکریوں والوں میں ہوتا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید

تشریح: ..... کثرت میل ملاقات کی وجہ سے ان جانوروں کی خصوصیات و عادات کا انسانوں میں پیدا ہونا فطری بات ہے۔

۷۷۴۰ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر (کی مانند) اور عظمت میرے ازار (کی طرح) ہے ان دونوں میں سے کسی کو ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔ مسند احمد، ابوداؤد ابن ماجه، عن ابی هریرة رضی الله عنه، ابن ماجه عن ابن عباس

۷۷۴۱ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر اور غلبہ و عزت میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسے ہلاک کر دوں گا۔ حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۴۲ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر اور عزت میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اسے عذاب دوں گا۔ سمویه عن ابی سعید و ابی هریرة رضی الله عنه معاً

۷۷۴۳ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عزت میرا ازار اور بڑائی میری چادر ہے ان دونوں کے بارے جو مجھ سے جھگڑے گا میں اسے عذاب دوں گا۔
طبرانی فی الاوسط عن علی

متکبر ذلیل ہے

۷۷۴۴ ..... تم سب آدم (علیہ السلام) کے بیٹے ہو اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے (بنائے) پیدا کیے گئے، یا تو وہ قوم باز آ جائے گی جو اپنے آباء واجداد پر فخر کرتی ہے یا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بچھڑوں سے زیادہ ذلیل ہو جائیں گے۔ البزار عن حذیفة

۷۷۴۵ جو شخص بھی اپنے دل میں بڑا بنے اور اپنی چال میں اترائے تو اس کی اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، حاکم عن ابن عمر

۷۷۴۶ جو اپنے دل میں بڑا بنا اور اپنی چال میں تکبر کیا، تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔
مسند احمد ترمذی، ابوداؤد نسائی ابن ماجه عن ابن عمرو

۷۷۴۷ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا کسی نے عرض کیا: آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے، جوتے اچھے

ہوں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں تکبر حق کو ٹھکرانے اور گھٹیا سمجھنے کا نام ہے۔مسلم عن ابن مسعود

۷۷۴۸.....جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہوا وہ جہنم میں (ہمیشہ کے لیے) نہیں جائے گا اور جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۷۷۴۹.....آدمی تکبر کرتا رہتا ہے اور آگے بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ متکبرین میں شمار ہو جاتا ہے، پھر اسے بھی وہی (عذاب) ملتا ہے جو انہیں ملے گا۔ترمذی عن سلمة بن الاکوع

۷۷۵۰.....متکبر قیامت کے روز چیونٹیوں کی طرح جمع کیے جائیں گے ان کی صورتیں مردوں جیسی ہوں گی، ہر طرف سے ان پر ذلت چھا رہی ہوگی، جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف انہیں ہنکایا جائے گا جس کا نام بولس ہے (سب سے بڑی آگ ان پر شعلہ مار رہی ہوگی) انہیں جہنمیوں کا نچوڑ پلایا جائے گا جسے طینۃ الخبال یعنی (ہلاکت کی مٹی) کہا جاتا ہے۔مسند احمد ترمذی عن ابن عمر

۷۷۵۱.....ایک شخص دو چادریں پہنے باہر آیا، ازار اس نے لٹکایا ہوا تھا، وہ اپنے کندھوں کو دیکھ کر اترا رہا تھا، اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اور قیامت تک وہ اسی طرح گھستا جائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن العباس بن عبدالمطلب

۷۷۵۲.....جو تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھیں گے۔مسلم، نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر

۷۷۵۳.....ایک دفعہ ایک شخص ایسا جوڑا پہنے چل رہا تھا جو اسے بہت پسند تھا، اور اس نے اپنے بالوں میں جو کندھوں تک تھے کنگھی کر رکھی تھی، اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اور وہ قیامت تک زمین میں گھستا چلا جائے گا۔مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرة

۷۷۵۴.....ایک دفعہ ایک شخص تکبر سے اپنے ازار کو گھسیٹے جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۷۵۵.....تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں کا ایک شخص جوڑا پہن کر تکبر کرتے جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اس شخص کو نگل لیا، تو وہ قیامت تک اس میں گھستا چلا جائے گا۔ترمذی عن ابن عمر

ٹخنے کے نیچے کپڑا لٹکانے والا متکبر

۷۷۵۶.....اللہ تعالیٰ اس کو (نظر رحمت سے) نہیں دیکھتے جو تکبر سے اپنا کپڑا کھینچے۔بیہقی، نسائی عن ابن عمر

۷۷۵۷.....جو شخص اتراتے ہوئے اپنا کپڑا کھینچے اللہ تعالیٰ (بنظر رحمت) اس کی طرف بروز قیامت نہیں دیکھے گا۔

مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۷۵۸.....جس نے تکبر سے اپنا کپڑا کھینچا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (بنظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر

۷۷۵۹.....جس نے تکبر سے اپنا کپڑا روندا تو جہنم میں وہ اسے روندے گا۔مسند احمد، عن هبیب بن معقل

۷۷۶۰.....جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا کھینچے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے۔مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۷۶۱.....تکبر دل میں ہوتا ہے۔ابن لال عن جابر

۷۷۶۲.....لوگ جس چیز کو بھی بلند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتے ہیں۔بیہقی عن سعید بن المسیب مرسلاً

الاکمال

۷۷۶۳.....اللہ تعالیٰ کسی کافر کو دیکھتے ہیں (لیکن) متکبر کی طرف (بنظر رحمت) نہیں دیکھتے، ہوا نے سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) کے تخت کو

اٹھایا، اور ٹیک لگائے بیٹھے تھے، انہیں ایسا بہت اچھا لگا اور ان کے دل میں کچھ تکبر سا پیدا ہوا تو وہ زمین پر اتار دیئے گئے۔

طبرانی فی الاوسط وابن عساکر عن ابن عمر

تشریح:.......اولاً اس حدیث میں کلام ہے، اگر اس کی سند صحیح بھی مان لی جائے تو یہ صرف دل کا معاملہ ہے، عمل کی اللہ تعالیٰ نے نوبت ہی نہیں آنے دی، جسے عصمت یعنی خدائی حفاظت کہتے ہیں اور اصطلاح میں اسے "عصمۃ انبیاء" کہتے ہیں۔

۷۷۶۴.....تکبر والی کوئی شے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں فرمائیں گے، تو ایک کہنے والے نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کا دستہ اور میرے جوتے کا تسمہ خوبصورت ہو (کیا یہ بھی تکبر میں شامل ہے؟) آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، اللہ تعالیٰ حسن و جمال والے ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں، تکبر حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو گھٹیا سمجھنا ہے۔البغوی عن ابی ریحانہ

تشریح:.......یعنی اسباب دنیا اور اشیاء زیب و زینت استعمال کرنے سے تکبر پیدا نہیں ہوتا یہ ایک قلبی کیفیت ہے جس میں انسان اپنے آپ کو سب سے فائق اور برتر خیال کرنے لگ جاتا ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں بھی صراحت ہے۔

۷۷۶۵.....یہ تکبر نہیں کہ تیری سواری اور پالان خوبصورت ہو تکبر حق کو ٹھکرانے اور لوگوں کو کمتر سمجھنے کا نام ہے۔

الباوردی وابن قانع طبرانی، عن ثابت ابن قیس بن شماس

۷۷۶۶.....نوح علیہ السلام کی جو اپنے بیٹوں کو وصیت تھی اس میں ہے: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں، تمہیں لاالہ الااللّٰہ کی شہادت و گواہی کا حکم دیتا ہوں، اگر آسمان اور زمین ایک پلڑے میں اور یہ کلمہ ایک پلڑے میں ہو تو اس کا وزن بڑھ جائے گا۔

تشریح:.......تمہیں سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ مخلوق کی عبادت ہے۔

اور دو باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں: تکبر اور بڑائی سے روکتا ہوں، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ بھی تکبر ہے کہ میں اچھی سواری پر سوار ہوں، اور اچھا کپڑا پہنوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس شخص نے عرض کیا: تو تکبر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم حق بات کو ٹھکراؤ اور لوگوں کو گھٹیا سمجھو۔

طبرانی فی الکبیرعن ابن عمر

۷۷۶۷.....یہ تکبر نہیں کہ تم میں سے کوئی خوبصورتی کو پسند کرے، لیکن تکبر حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو کمتر سمجھنا ہے۔(ابن عساکر عن خریم بن فاتک) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میں اپنے کوڑے کے دستہ اور جوتے کے تسمہ میں بھی خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میری قوم سمجھتی ہے یہ تکبر ہے: آپ نے فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔طبرانی فی الکبیر عن فاطمۃ بنت الحسین عن ابیھا، طبرانی فی الکبیر وسمویہ عن ثابت بن قیس، طبرانی فی الکبیر وسمویۃ عن سواد بن عمر والانصاری

۷۷۶۸.....روئے زمین پر جو شخص ایسا ہو کہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو اور وہ مرجائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل فرمائیں گے۔ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میری تلوار کا دستہ خوبصورت ہو، اور میرے کپڑے میل کچیل سے دھونے کے ذریعہ صاف ہوں، تسمے اور جوتے خوبصورت ہوں، آپ نے فرمایا: میری مراد یہ نہیں۔

تکبر یہ ہے کہ کوئی حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو کمتر سمجھنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اپنی ناک چڑھائے آئے، جب کمزور اور فقیر لوگوں کو دیکھے تو حقارت کی وجہ سے انہیں سلام نہ کرے، یہ شخص لوگوں کو گھٹیا سمجھتا ہے۔

جس نے کپڑے پر پیوند لگایا، جوتا گانٹھ لیا، گدھے پر سوار ہوا، اور غلام جب بیمار ہو تو اسکی عیادت کرلی، بکری کا دودھ دوہ لیا تو وہ تکبر سے چھوٹ گیا۔ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس

تشریح:.......موجودہ دور میں گدھے کی بجائے سائیکل کی سواری اور غلام سے مراد گھر میں کام کرنے والے خادم اور بکری کا دودھ دوہنے سے مراد بازار سے دودھ لانا ہے۔

متکبر جنت سے محروم ہوگا

۷۷۶۹۔۔۔۔۔جو شخص ایسی حالت میں مر رہا ہو کہ اس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو اور پھر وہ جنت میں جائے اس کی خوشبو سونگھے یا اسے دیکھے یہ نہیں ہوسکتا، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں، میں تو یہاں تک چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کا دستہ اور میرے جوتوں کے تسمے بھی خوبصورت ہوں آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں لیکن تکبر یہ ہے کہ کوئی حق کو جھٹلائے اور اپنی آنکھوں سے لوگوں کو گرائے انہیں گھٹیا سمجھے۔مسند احمد عن عقبة بن عامر

۷۷۷۰۔۔۔۔۔جس میں کچھ بھی تکبر ہوا وہ جنت نہیں جائے گا، ایک کہنے والے نے کہا: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کی ڈوری اور میرے جوتے کا تسمہ خوبصورت ہو، آپ نے فرمایا: یہ چیزیں تکبر کا حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں، تکبر حق کو جھٹلانے اور لوگوں کو نظروں سے گرانے (گھٹیا سمجھنے) کا نام ہے۔

ابن سعد، مسند احمد، ابن ماجه و البغوی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی، ابن عساکر عن ابی ریحانه

۷۷۷۱۔۔۔۔۔جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت نہیں جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے یہ پسند ہے کہ میرے کپڑے نئے ہوں، میرے سر پر تیل لگا ہو، اور میرے جوتے کے تسمے نئے ہوں، آپ نے فرمایا: یہ خوبصورتی ہے، اور اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں، متکبر وہ شخص ہے جو حق کو جھٹلائے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے۔مسند احمد، حاکم عن ابن مسعود

۷۷۷۲۔۔۔۔۔جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

۷۷۷۳۔۔۔۔۔جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرائیں گے۔

دارقطنی فی الافراد وابن النجار عن ابن عمرو

۷۷۷۴۔۔۔۔۔جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ابویعلی فی مسنده، طبرانی فی الکبیر، حاکم، سعید بن منصور، بیهقی عن عبدالله بن سلام، طبرانی عن ابن عباس، وهناد، طبرانی مسند احمد عن ابن عمر

۷۷۷۵۔۔۔۔۔رائی برابر تکبر (والا) جنت میں اور رائی برابر ایمان (والا) جہنم میں نہیں جائے گا۔البزار عن ابن عباس

۷۷۷۶۔۔۔۔۔جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا، عزت وغلبہ میری ازار ہے اور بڑائی میری چادر ہے جو ان دونوں کے بارے میں مجھ سے جھگڑے میں اسے عذاب دوں گا۔طبرانی فی الاوسط عن علی

۷۷۷۷۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عزت میرا ازار اور بڑائی میری چادر ہے ان دونوں کے بارے میں جو مجھ سے جھگڑا میں اسے عذاب دوں گا۔

طبرانی فی الاوسط عن علی

۷۷۷۸۔۔۔۔۔(بطور مثال) اللہ تعالیٰ کے تین کپڑے ہیں: عزت کو (بمنزلہ) ازار بنایا، رحمت کو کپڑا بنایا، اور بڑائی کو اوپر کی چادر، تو جو کوئی ایسی چیز کو اپنی ازار بنائے جس کی اللہ تعالیٰ نے اسے عزت نہیں دی تو یہ وہی شخص ہے جس کے بارے کہا جائے گا: چکھ (عذاب) تو بڑا عزت مند اور شریف تھا، اور جو لوگوں پر رحم کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا، تو یہ ایسا شخص ہے کہ اس نے ایسا کپڑا اوڑھا جس کا اوڑھنا مناسب تھا۔

اور جس نے تکبر کیا، اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کی چادر کے بارے میں جھگڑا کیا، جو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ مناسب نہیں کہ جو مجھ سے جھگڑے اور میں اسے جنت میں داخل کروں۔حاکم والدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۷۹۔۔۔۔۔عزت اللہ تعالیٰ کا ازار اور بڑائی اس کی چادر ہے، جو کوئی مجھ سے جھگڑے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

مسلم عن ابی سعید وابی هریرة رضی الله عنه

اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے والا

۷۷۸۰..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عظمت، بڑائی اور فخر میرے لیے ہی ہے اور تقدیر میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی جو مجھ سے جھگڑے گا میں اسے اوندھے منہ جہنم میں گراؤں گا۔ الحکیم عن انس

۷۷۸۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بڑائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے ان میں کسی ایک کے بارے میں جو بھی مجھ سے جھگڑے گا میں اسے جہنم میں ڈالوں گا۔ ابن النجار عن ابن عباس

۷۷۸۲..... قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو جہنم کی آگ ایک دوسری لپٹ پر دوڑتے آئے گی، اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہہ رہی ہوگی، میرے رب کی قسم! تمہیں میرے اور میرے خاوند کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا، اور میں ایک گردن کی طرح لوگوں پر چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر متکبر اور ظالم، اتنے میں وہ اپنی زبان نکالے گی، اور لوگوں کے درمیان میں سے انہیں چن لے گی، اور انہیں اپنے پیٹ میں پھینک دے گی، پھر وہ پیچھے ہٹے گی اور دوبارہ آگے بڑھے گی، آگ کی لپیٹیں ایک دوسرے پر چڑھ رہی ہوں گی اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے

وہ کہے گی: میرے رب کی قسم! تمہیں میرے خاوندوں کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا، یا میں لوگوں پر ایک گردن کی مانند چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے: تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر بے وفا اور ناشکرا چنانچہ وہ انہیں لوگوں کے درمیان سے اپنی زبان سے چن لے گی، اور انہیں اپنے پیٹ میں پھینک دے گی۔

پھر وہ پیچھے ہٹے گی، پھر آگے بڑھے گی اور اس کی آگ ایک دوسرے پر سوار ہو رہی ہوگی، اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہے گی مجھے میرے رب کی عزت کی قسم! تمہیں میرے اور میرے خاوندوں کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا یا میں لوگوں پر ایک گردن کی مانند چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے: تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر متکبر فخر کرنے والا، چنانچہ وہ انہیں اپنی زبان سے لوگوں کے درمیان سے چن لے گی اور پھر انہیں (اپنے پیٹ میں) پھینک دے گی پھر وہ پیچھے ہٹے گی اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے۔

ابویعلی فی مسندہ، سعید بن منصور عن ابی سعید

۷۷۸۳..... انسان کا ناس ہو وہ کیونکہ تکبر کرتا ہے؟ وہ تو ایک لاغری ہے جو بہتی ہے، انسان کا ناس ہو وہ کیسے تکبر کرتا ہے؟ وہ تو (انجام کار) ایک مردار ہوگا جو گزرنے والے کو اذیت و تکلیف پہنچائے گا۔ انسان مٹی سے پیدا ہوا اور مٹی میں ہی جائے گا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۸۴..... جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اپنی چال میں اترائے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔

بخاری فی الادب، مسند احمد، حاکم، بیہقی عن ابن عمر

۷۷۸۵..... جس نے تکبر کرتے ہوئے اپنا کپڑا کھینچا تو اللہ تعالیٰ اس کے حلال اور حرام کو نہیں دیکھتے۔ طبرانی عن ابن مسعود

۷۷۸۶..... جس نے (تکبر کی وجہ سے) اپنا کپڑا کھینچا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے روز (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۷۸۷..... جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا کھینچا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے، ایک دفعہ ایک شخص اپنی دو چادروں میں اتراتے جارہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک اس میں گھستا چلا جائے گا۔

مسند احمد، ابویعلی، سعید بن منصور عن ابی سعید

متکبر سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے

۷۷۸۸..... تم سے پہلے ایک شخص نے ایک چادر اوڑھی جس میں اس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر سے اسے دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا اور زمین کو حکم دیا تو اس نے اسے پکڑ لیا وہ زمین میں گھستا جاتا ہے سو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچو۔ طبرانی عن ابی جری الجھنی

۷۷۸۹..... (زمانہ) جاہلیت میں ایک شخص اترانے لگا اس نے اپنے اوپر ایک جوڑا پہن رکھا تھا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اسے پکڑ لیا، اور وہ قیامت تک اس میں گھستا جائے گا۔ ابن عساکر ابن ماجه

۷۷۹۰..... زیب وزینت میں انتہاء پسندی سے بچو، اس واسطے کہ بنی اسرائیل میں بہت سے لوگوں نے غلو وانتہا پسندی سے کام لیا، یہاں تک کہ ایک ٹھگنی عورت تھی اس نے لکڑی کے موزے بنائے پھر ان دونوں کو بھرا اور ان میں اپنے پاؤں داخل کرتی اس کے بعد ایک لمبی عورت کے ساتھ کھڑی ہوتی اور اس کے ساتھ چلتی، اور جب اس کے برابر ہوتی تو اس سے لمبی لگتی۔ بزار، طبرانی عن سمرة

۷۷۹۱..... جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ کھڑے ہو کر اس کا استقبال کریں تو اس کے لیے جہنم واجب ہے۔ ابن جریر عن معاویة

۷۷۹۲..... دین میں تکبر غور وفکر کی کمی ہے اور عبادت (کی حلاوت) کم کھانے میں ہے۔ حاکم فی تاریخه عن ابن عباس

۷۷۹۳..... جس نے اپنی بکری کا دودھ دوہ لیا، کپڑے پر پیوند لگا لیا، جوتا گانٹھ لیا اور اپنے غلام کے ساتھ کھانا کھایا، اور اپنے بازار سے سودا سلف اٹھالایا تو وہ تکبر سے چھوٹ گیا۔ ابن منده وابونعیم عن حکیم بن جحدم عن ابیه، وضعف

تشریح:..... اس روایت کی سند ضعیف ہے مگر دوسری روایات سے یہ مضمون ثابت ہے۔

۷۷۹۴..... جس نے اپنا سامان اٹھایا تو وہ تکبر سے محفوظ ہو گیا۔ ابن لال عن ابی امامه، ابونعیم عن جابر

۷۷۹۵..... جس نے یہ (مندرجہ بالا) کام کیے تو اس میں کچھ بھی تکبر نہیں (ترمذی حسن غریب، حاکم، بیهقی، سعید بن منصور، عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیه) فرماتے ہیں: لوگ مجھ سے کہتے کہ تجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار تھا، اور میں نے ایک بڑی چادر اوڑھ رکھی تھی، میں بکری کا دودھ بھی دوہتا تھا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۷۷۹۶..... جس نے اونی کپڑا پہنا، بکری کا دودھ دوھا، اور اپنے غلام اور لونڈی کے ساتھ کھانا کھایا تو ان شاء اللہ اس کے دل میں تکبر نہیں رہے گا۔

طبرانی عن السائب بن یزید

۷۷۹۷..... جس نے اونی کپڑا اور پیوند لگا جوتا پہنا، اپنے گدھے پر سوار ہوا، اپنی بکری کا دودھ دوہ لیا، اور اس کے اہل وعیال نے اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے تکبر کو دور کر دیا۔

میں بندہ ہوں اور بندے کا بیٹا ہوں، میں غلام کی طرح بیٹھتا ہوں، اور غلام کی طرح کھاتا ہوں، میری طرف اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو، اور کوئی کسی دوسرے پر سختی اور ظلم نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا دست (قدرت) اپنی مخلوق پر پھیلا ہوا ہے، جو اپنے آپ کو اونچا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پست کرے گا، اور جو تواضع اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، جو شخص زمین پر اللہ تعالیٰ کی قدرت حاصل کرنے کے لیے چلے تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ گرائے گا۔ تمام وابن عساکر عن ابن عمر

کبیرہ گناہ

۷۷۹۸..... بڑے گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کی (ناحق) جان لینا، اور جھوٹی قسم کھانا۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن عمرو

۷۷۹۹..... کبیرہ گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جاندار کو (ناحق قتل) کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اور وہ جھوٹ بات ہے۔ مسند احمد، بیهقی، ترمذی، نسائی عن انس

۷۸۰۰..... بڑے گناہ نو ہیں، ان میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی جاندار کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، لڑائی کے دن بھاگنا، والدین کی نافرمانی کرنا، بیت الحرام کی حدود کو حلال سمجھنا، جو تمہارا زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے۔

ابو داؤد، نسائی عن عمر

تشریح:.....زندوں کا قبلہ اس طرح کہ وہ اس کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور مردوں کا اس طرح کہ وہ قبر میں اپنا منہ قبلہ کی طرف کرتے ہیں۔

۷۸۰۱..... سات بڑے گناہوں سے بچو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کو قتل کرنا، لڑائی سے بھاگنا، یتیم کا مال کھانا، سود (کا پیسہ) کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، اور ہجرت کے بعد دیہات میں رہنا۔ طبرانی عن سهل بن ابی حثمه

۷۸۰۲..... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور زائد پانی سے روکنا، اور نر جانور کو (دوسرے کے) مادہ جانور سے جب وہ طلب کرے (روکنا)۔ البزار عن بریدة

۷۸۰۳..... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، نر جانور (کو دینے سے) روکنا، اور زائد پانی سے روکنا۔

البزار عن بریدة

اللہ کے ساتھ شرک کرنا بڑا گناہ ہے

۷۸۰۴..... کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات۔

مسند احمد، بیهقی، ترمذی عن ابی بکرة

۷۸۰۵..... بڑے گناہ سات ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اس جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے ناحق قتل کرنا حرام قرار دیا ہے، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، لڑائی سے بھاگنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، اور ہجرت کے بعد دیہات کی طرف لوٹنا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۷۸۰۶..... بڑے گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اللہ تعالیٰ کی وسعت سے ناامید کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا۔

البزار عن ابن عباس

۷۸۰۷..... بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، مؤمن کی جان لینا، لڑائی کے روز بھاگنا، یتیم کا مال کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، اور بیت اللہ میں کفر کرنا جو تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے۔

بیهقی فی السنن، عن ابن عمر

۷۸۰۸..... سب سے بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرنا، کسی کی جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

بخاری عن انس رضی اللہ عنه

۷۸۰۹..... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، اور جس شخص کو قسم کھانے کے لیے باندھ دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی (جھوٹی) قسم کھاؤ اور پھر اس نے اس میں مچھر کے پر برابر بھی (اپنی خواہش) داخل کی تو قیامت تک اس کے دل پر ایک نشان لگتا رہے گا۔ مسند احمد، ترمذی، بیهقی، حاکم عن عبداللہ بن انیس

۷۸۱۰..... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن انیس

الاکمال

۷۸۱۱..... کبیرہ گناہ یہ ہیں، سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی انسان کو قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے دن (میدان سے) بھاگنا اور پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کرنا۔ بزاز عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... اس وقت دیہاتی زندگی کا اختیار کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف تھا، آج کل یہ صورت حال نہیں۔

۷۸۱۲..... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، اور جس شخص سے زبردستی اللہ تعالیٰ کی قسم لی گئی اور اس نے اس میں مچھر کے پَر برابر بھی (اپنی طرف سے) داخل کر دیا، تو قیامت کے دن تک اس کے دل پر ایک نشان لگتا رہے گا۔

بیھقی عن عبداللہ بن انیس

۷۸۱۳..... سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے، ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یہ اس کی ماں کو اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۷۸۱۴..... سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اپنے والدین پر لعنت کرے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص دوسرے کے والد پر لعنت کرتا ہے وہ اس کے والد پر لعنت کرتا ہے، یہ اس کی ماں پر اور وہ اس کی ماں پر لعنت کرتا ہے۔

ابوداؤد وابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عمر

جوا کھیلنا بھی بڑا گناہ ہے

۷۸۱۵..... جس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے وہ کبیرہ گناہ ہے یہاں تک کہ بچوں کا جوا کھیلنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۱۶..... جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے طریقہ سے کرتا ہو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو، رمضان کے مہینہ کے روزے رکھتا ہو، کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو قتل کرنا، اور لڑائی سے بھاگنا۔

ابن جریر، وسمویہ، ابن حبان حاکم، ابن ماجہ وابن عساکر عن ابی ایوب

۷۸۱۷..... خوشخبری ہو! خوشخبری ہو! جو نماز پنجگانہ پڑھتا رہا سات بڑے گناہوں سے بچتا رہا، جس دروازے سے چاہے جنت میں جائے گا (وہ گناہ یہ ہیں) والدین کی نافرمانی کرنا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی انسان کو قتل کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ سے بھاگنا اور سود (کا مال) کھانا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۷۸۱۸..... خبردار! اللہ والے نمازی ہوتے ہیں، جس نے یہ پانچ نمازیں ادا کیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں، رمضان کے روزے رکھتا ہو، اور اپنے روزے پر ثواب کی امید رکھتا ہو، اور وہ یوں سمجھتا ہو کہ اس پر یہ ایک حق ہے (جو واجب الاداء ہے) خوشی (اور ثواب کی) نیت سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو، اور ان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ (کون سے ہیں) کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ نو ہیں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنا، جنگ سے بھاگنا، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، بیت الحرام (میں اس کی چیزوں) کو حلال سمجھنا جو تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے، جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ ان میں سے کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو وہ جنت کے وسط میں محمد ﷺ کا رفیق ہوگا، جس کے دروازے سونے کی طرح ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان، حاکم عن عبید بن عمیر اللیثی عن ابیہ

حرف المیم.....مکروفریب دھوکہ دہی

۷۸۱۹.....مکروفریب جہنم میں (پہنچانے کا باعث) ہیں۔بیهقی فی شعب الایمان عن قیس بن سعد

۷۸۲۰..... مکروفریب اور خیانت جہنم میں (لے جانے کا سبب) ہیں۔ابو داؤد فی مراسیله عن الحسن مرسلاً

۷۸۲۱.....اس پر لعنت ہو جو کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے یا اسے دھوکہ دے۔ترمذی عن ابی بکر

۷۸۲۲..... جس نے کسی کی بیوی یا کسی کے غلام کو ورغلایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۲۳.....وہ ہمارے گروہ سے نہیں جس نے کسی کی بیوی کو شوہر کے خلاف یا غلام کو آقا کے خلاف بھڑکایا۔ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۲۴..... جس نے ہمیں (مسلمانوں کو) دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں، مکروفریب جہنم میں (لے جانے کا باعث) ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

۷۸۲۵.....جس نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا یا اسے نقصان پہنچایا اس سے مکر کیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔الرافعی عن علی

۷۸۲۶.....دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتلانے والا جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) نہیں جائے گا۔ترمذی عن ابی بکر

۷۸۲۷.....اللہ تعالیٰ نہ مغلوب ہوتے ہیں نہ دھوکہ کھاتے ہیں اور نہ کسی ایسی بات کی خبر اللہ تعالیٰ کو دی جا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے ہی نہیں۔

طبرانی عن معاویة

یعنی دنیا و آخرت کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں۔لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعوذ باللہ اولاد ہے، تو قرآن میں اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات کہنا چاہتے ہو جس کا اگر وجود ہوتا تو ضرور اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا۔لہٰذا تمہارا دعویٰ فضول ہے۔

الاکمال

۷۸۲۸.....جس نے کسی غلام کو اس کے مالکوں کے بارے ورغلایا وہ اور جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف بھڑکایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔

مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۲۹..... جس نے کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف ورغلایا وہ ہم میں سے نہیں۔الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

۷۸۳۰.....جس کسی مسلمان کو اس کے گھر والوں کے بارے اور اپنے پڑوسی کو دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ابو نعیم عن بریدة

حرف الهاء.....نفس کی خواہش

۷۸۳۱.....(نفس کی) خواہش سے بچا کرو کیونکہ (نفسانی) خواہش اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔السجزی فی الابانة عن ابن عباس

الاکمال

۷۸۳۲..... (نفسانی) خواہش، خواہش کرنے والے کے لیے اس وقت تک معاف ہے جب تک وہ اس پر عمل یا اس کو زبان سے ادا نہ کرے۔

الحلیة عن ابی هریرة

۷۸۳۳.....آسمان کے سائے تلے اللہ تعالیٰ کے علاوہ وہ معبود، جس کی پرستش کی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا (گناہ) ہے وہ ایسی خواہش ہے جس کے پیچھے انسان چل پڑے۔طبرانی فی الکبیر الحلیة عن ابی امامة

فصل سوم......ان برے اخلاق اور افعال کے بارے میں جو زبان کے ساتھ خاص ہیں اس کے بارے میں دو قسمیں ہیں

پہلی قسم...... برے اخلاق وافعال سے خوف دلانا

۷۸۳۴...... صبح کے وقت انسان کے تمام اعضاء زبان کو برا بھلا کہتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ہمارے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈر، کیونکہ ہم تیری وجہ سے قائم ہیں، اگر تو درست رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ ترمذی، وابن خزیمہ، بیھقی عن ابی سعید

۷۸۳۵...... جسم کا ہر حصہ زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل بیھقی عن ابی بکر

۷۸۳۶...... مجھے تمہارے بارے میں اس کا یعنی زبان کا بہت خوف ہے، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے بھلائی کی بات کی اور فائدہ اٹھایا، یا بری بات کہنے سے خاموش رہا تو سلامت رہا۔ ابن المبارک فی الزھد عن خالد بن ابی عمران، مرسلاً

۷۸۳۷...... اے معاذ تمہاری ماں روئے! اپنی زبان کی حفاظت کر، لوگوں کو ان کی زبانوں ہی نے اوندھے منہ گرانا ہے۔

الخرانطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن

۷۸۳۸...... آدمی بسا اوقات جنت کے اتنے نزدیک ہو جاتا ہے کہ جنت اور اس کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہ کوئی ایسی بات کرتا ہے کہ جنت سے اتنا دور ہو جاتا ہے جیسے (یہاں سے یمن کا شہر) صنعاء دور ہے۔

۷۸۳۹...... حضرت آدم علیہ السلام اپنے چالیس بیٹوں اور پوتوں میں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وصیت کر رکھی ہے کہ اے آدم! اپنی گفتگو کم کرو میرے پڑوس میں لوٹ آؤ گے۔ فردوس عن انس

۷۸۴۰...... تم جب تک خاموش رہو گے تو سلامت رہو گے اور جب بات کرو گے تو وہ بات یا تمہارے حق میں ہوگی یا تمہارے لیے نقصان دہ ہوگی۔

بیھقی فی شعب الایمان عن مکحول، مرسلا

زبان سے زیادہ خطا صادر ہوتی ہے

۷۸۴۱...... انسان کی زیادہ خطائیں زبان کی وجہ سے ہوں گی۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۷۸۴۲...... اللہ تعالیٰ (کو اتنا علم ہے کہ گویا وہ) ہر کہنے والے کی زبان کے پاس ہوتا ہے پس بندے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور دیکھے وہ کیا کہہ رہا ہے۔ الحلیۃ عن ابن عمر، الحکیم عن ابن عباس

۷۸۴۳...... لوگوں سے جھگڑا کرنے سے بچ کر رہو کیونکہ اس سے اچھائی اور اچھا عمل ختم ہو جاتا ہے اور برائی ظاہر ہو جاتی ہے۔

ابو داؤد، بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۴۴...... مصیبت بات کرنے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن الحسن، مرسلاً، بیھقی عنہ عن انس

۷۸۴۵...... مصیبت بولنے کے ساتھ جڑی ہے۔ القضاعی عن حذیفۃ، وابن السمعانی فی تاریخہ عن علی

۷۸۴۶...... سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مسلم عن ابن عمر

۷۸۴۷...... اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس نے اپنی زبان کی اصلاح کی۔

ابن الانباری فی الوقت والمرھبی فی العلم، ابن عدی فی الکامل، خطیب فی الجامع عن عمران، ابن عساکر، بیھقی عن انس

۷۸۴۸ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اچھی بات کر کے فائدہ اٹھایا یا خاموش رہ کر سلامت رہا۔

بیھقی عن انس وعن الحسن، مرسلاً

۷۸۴۹..... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے، جس نے اچھی بات کر کے فائدہ اٹھایا یا (برائی سے) خاموش رہ کر سلامت رہا۔ ابوالشیخ عن ابی امامۃ

۷۸۵۰..... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اچھی بات کہہ کر فائدہ اٹھایا یا برائی سے خاموش رہ کر سلامت رہا۔

ابن المبارک عن خالد بن ابی عمران، مرسلاً

۷۸۵۱..... (فرائض وواجبات کے بعد) اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند عمل زبان کی حفاظت ہے۔ بیھقی عن ابی جحیفۃ

۷۸۵۲..... اپنی زبان کی حفاظت کیا کر۔ ابن عساکر عن مالک بن یخامر

۷۸۵۳..... اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کیا کر۔ ابویعلی وابن قانع وابن مندہ والضیاء عن صعصعۃ المجاشی

۷۸۵۴..... اپنی زبان کی حفاظت کر۔ ابن قانع، طبرانی فی الکبیر عن الحارث بن ھشام

۷۸۵۵..... اپنی زبان کی حفاظت کر، تیرے لیے تیرا گھر کشادہ ہو (باہر نہ نکل) اور اپنی غلطیوں پر رویا کر۔

ترمذی عن عقبۃ بن عامر، کتاب الزھد رقم ۲۴۰۶

معمولی بات کی وجہ سے دائمی ناراضگی

۷۸۵۶..... انسان بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اسے گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچ گئی، اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے اپنی رضامندی لکھ دیتے ہیں، اور بسا اوقات انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اسے گمان نہیں ہوتا کہ وہ کہاں تک پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت تک اس پر اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔

مالک، مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن بلال بن الحارث

۷۸۵۷..... آدمی بعض دفعہ ایسی بات کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسائے تو وہ اس کی وجہ سے آسمان سے بھی دور جا گرتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی سعید

۷۸۵۸..... آدمی بسا اوقات کوئی ایسی بات کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا جبکہ وہ اس کی وجہ سے ستر موسموں کی مقدار جہنم میں گرتا جاتا ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۵۹..... آدمی کسی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی والی بات کر دیتا ہے اور اس کا اسے بالکل خیال نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند فرما دیتے ہیں اور بسا اوقات بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اس کا اسے مطلق خیال نہیں ہوتا، تو وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۷۸۶۰..... بندہ کوئی ایسی بات کر دیتا ہے جو واضح نہیں ہوتی جبکہ وہ اس کی وجہ سے اتنے دور جا پھسلتا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ مسند احمد، بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۶۱..... اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اپنے زمانے کو پہچانا، اور اس کا طریقہ درست ہے۔ فردوس عن ابن عباس

۷۸۶۲..... قیامت کے روز وہ شخص انتہائی بری جگہ ہوگا جس کی زبان یا اس کے شر کا خوف کیا جاتا ہو۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن انس

۷۸۶۳..... کم گوئی کو اختیار کرو، شیطان ہرگز تمہیں مدہوش نہ کرے، باتوں کے ٹکڑے شیطان کے منہ کا جھاگ ہیں۔ الشیرازی عن جابر

۷۸۶۴..... آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جو سنے اسے (آگے) بیان کر دے۔ ابوداؤد، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۶۵..... انسان کی ہر بات اس کے خلاف پڑتی ہے، اس کے لیے فائدہ مند نہیں ہے، سوائے نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

ترمذی ابن ماجہ، حاکم، بیھقی عن ام حبیبہ

۷۸۶۶۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مختصر بات کروں، کیونکہ گفتگو میں اختصار بہتر ہے۔ابو داؤد، بیہقی عن عمرو بن العاص

۷۸۶۷۔ ...مصیبت بولنے کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے، اگر کسی نے کسی کو کتیا کا دودھ پینے پر عار دلائی تو وہ اس کا دودھ پئے گا۔خطیب عن ابن مسعود

۷۸۶۸۔ ...جس نے گفتگو کو اپنے عمل میں شمار کیا تو اس کی گفتگو کم ہو جائے گی، وہ صرف ضرورت کی بات کرے گا۔ابن السنی عن ابی ذر

۷۸۶۹۔ جس نے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں جائے گا۔مسند احمد، حاکم عن ابی موسیٰ

۷۸۷۰۔ ...جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی بکثرت ہوں گی، اور جس کی لغزشیں زیادہ ہوئیں تو اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے، اور جس کے گناہ زیادہ ہوئے وہ جہنم کا زیادہ مستحق ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۷۸۷۱۔ ...جسے اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ رکھا وہ جنت میں جائے گا۔ترمذی، حاکم، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۷۲۔ ...جو اپنی زبان پیٹ اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ رکھا گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔بیہقی عن انس

تشریح:...لقلق، قبقب اور ذبذب تینوں زبان کے اس کی مختلف حالتوں کے نام ہیں لیکن غریب الحدیث میں لقلق کا معنی زبان قبقب کا معنی پیٹ اور ذبذب کا معنی شرمگاہ ہے۔

۷۸۷۳۔ جو مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیدے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔بخاری، عن سہل بن سعد

۷۸۷۴۔ ...آدمی جب تک زبان کو قابو میں نہ کرے ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔طبرانی فی الاوسط والضیاء، عن انس

۷۸۷۵۔ سب سے افضل صدقہ زبان کی حفاظت ہے۔فردوس عن معاذ بن جبل

۷۸۷۶۔ ...جو باتیں کانوں کو بری لگیں ان سے بچنا۔

مسند احمد عن ابی العادیۃ، ابونعیم فی المعرفۃ عن حبیب بن الحارث، طبرانی فی الکبیر عن عمہ العاص بن عمرو الطفاوی

۷۸۷۷۔ ...مؤمن کی آگ سے بچو تمہیں جلا نہ دے، اگرچہ وہ دن میں سات بار بھی لغزش کرے، کیونکہ اس کا دایاں ہاتھ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے جب چاہیں گے اسے اٹھالیں گے۔الحکیم عن الفار بن ربیعۃ

۷۸۷۸۔ ...آدمی کی برکت اور بے برکتی اس کی زبان میں ہے۔طبرانی فی الکبیر عن عدی بن حاتم

۷۸۷۹۔ اس کا ایمان اس کی ہنسلی سے آگے نہیں بڑھے گا۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۸۸۰۔ ...آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ایسی بات کرتا ہے جس کی اسے کوئی پروا نہیں ہوتی، جبکہ وہ اس کی وجہ سے ستر سال جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے۔ترمذی حسن غریب، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۸۱۔ ...آدمی لوگوں کے ہنسانے کے لیے کوئی بات کرتا ہے جبکہ وہ اس کی وجہ سے کہکشاں سے زیادہ دور جا پڑتا ہے۔

الحلیۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۸۲۔ ...آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جبکہ اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی کس حد تک پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت واجب کردیتے ہیں، اور بسا اوقات آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کس حد تک پہنچی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت تک اس کے لیے جہنم واجب کردیتے ہیں۔الحلیۃ عن ابی امامۃ

۷۸۸۳۔ ...آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جس سے لوگوں کو ہنساتا ہے جبکہ وہ اس کی وجہ سے عکاظ بازار سے دور جا پڑتا ہے جبکہ اسے پتہ نہیں چلتا۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن مسعود

۷۸۸۴۔ ...مصیبت بولنے کے ساتھ چمٹی ہوئے ہے اور بندہ جب کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا تو شیطان ہر کام چھوڑ کر

اس کا گرویدہ ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اس سے گناہ کرادے۔خطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
تشریح: ...... یعنی قسم توڑوا کر گنہگار کر دیتا ہے۔
۷۸۸۵..... میں تمہارے(مونہوں) سے یہ بات(سننا کہ جو اللہ اور محمد چاہیں) ناپسند کرتا تھا سو اب یوں کہہ لیا کرو، جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر جو محمد (ﷺ) چاہیں۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجه وابن ابی عمرو وابن خزیمه سعید بن منصور عن حذیفة
تشریح: ...... یعنی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ میری مرضی ملا کر نہ کہا کرو۔
۷۸۸۶..... آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جو واضح نہیں ہوتی، تو وہ جہنم میں اتنے دور جا پڑتا ہے جتنا مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔
مسند احمد بخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

معمولی بات جنت سے دوری کا سبب

۷۸۸۷..... آدمی لوگوں کے ہنسانے کے لیے کوئی ایسی بات کرتا ہے کہ وہ اس کی وجہ سے(جنت سے) اتنے دور جا پڑتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے، اور آدمی پاؤں کی نسبت زبان سے زیادہ پھسلتا ہے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه
۷۸۸۸..... انسان کی زیادہ غلطیاں اس کی زبان میں ہوتی ہیں۔ابن عساکر عن ابن مسعود
۷۸۸۹..... کیا تمہیں اس امت کے سب سے برے لوگ نہ بتاؤں! بک بک کرنے والے، جن کے منہ بہت زیادہ کھلے رہتے بڑبڑانے والے، کیا تمہیں اس امت کے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه
۷۸۹۰..... کیا تمہیں تمہارے سب سے برے لوگوں کا نہ بتاؤں؟ بک بک کرنے والے جن کے منہ کھلے رہتے ہیں، کیا تمہیں تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه
۷۸۹۱..... خبردار! سختی کرنے والے ہلاک ہوگئے تین مرتبہ فرمایا۔مسلم، ابوداؤد عن ابن مسعود
۷۸۹۲..... آدمی کو(بری باتوں کے لیے) زبان کی تیزی سے بڑھ کر کوئی بری چیز نہیں دی گئی۔الدیلمی عن ابن عباس
۷۸۹۳..... جسم کا ہر عضو اللہ تعالیٰ کے حضور زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ترمذی عن ابی بکر، مر برقم ۷۸۳۵
۷۸۹۴..... جو اسے(زبان کو) اور اسے(شرمگاہ کو) قابو کر لے اور آپ نے زبان اور درمیانی شے کی طرف اشارہ کیا، تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔الحلیة عن ابن مسعود
۷۸۹۵..... جو چیز تیرے دونوں جبڑوں اور جو چیز تیرے دونوں پاؤں کے درمیان ہے اس کی حفاظت کر۔ ابویعلی وابن قانع وابن منده والعسکری فی الامثال وابن عساکر، سعید بن منصور عن عقال بن شبه ابن عقال بن صعصعه بن ناجیه المجاشی عن ابیه عن جده صعصعه قال: قلت یارسول اللّٰه! أوصنی قال فذکره
۷۸۹۶..... اعضاء میں سے سب سے سخت عذاب زبان کو ہوگا، زبان عرض کرے گی: اے میرے رب آپ نے مجھے وہ سزا دی جو جسم کو نہیں دی، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ سے ایک ایسی بات نکلی جو مشرق ومغرب میں پہنچ گئی اور اس کی وجہ سے خون بہائے گئے، مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تجھے ایسا عذاب دوں گا کہ کسی اور عضو کو نہیں دوں گا۔ابو نعیم عن انس
۷۸۹۷..... زبان کو ایسا عذاب دیا جائے گا کہ کسی اور عضو کو ایسا عذاب نہیں ہوگا، وہ عرض کرے گی: اے میرے رب! آپ نے مجھے ایسا عذاب کیوں دیا کہ کسی اور عضو کو ایسا عذاب نہیں دیا؟ تو زبان سے کہا جائے گا: تجھ سے ایسی بات نکلی جو مشرق ومغرب تک پہنچ گئی، اور اس کی وجہ سے حرام خون بہائے گئے، اور حرام مال لیے گئے، اور حرام کردہ عزتوں کی توہین ہوئی، مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تجھے ایسا عذاب دوں گا کہ ایسا عذاب کسی اور عضو کو نہیں دوں گا۔ابو نعیم عن ابان عن انس

الفرع الثانی......زبانی اخلاق کی تفصیل حروف تہجی کی ترتیب پر

حرف التاء......انشاء اللہ کہنا بھولے سے چھوڑ دینا

۷۸۹۸... سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) نے فرمایا: آج رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والا شہسوار پیدا کرے گی، تو ان کے وزیر نے ان سے کہا: ان شاء اللہ کہہ لیجئے، اور آپ نے (کسی کام میں مشغولی کی وجہ سے) ان شاء اللہ نہیں کہا، چنانچہ ان سے ہمبستر ہوئے تو ان میں سے صرف ایک عورت کے حمل ہوا، وہ بھی آدھا انسان، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو وہ حانث نہ ہوتے ان کی قسم پوری ہو جاتی، اور یہ ان کی حاجت بر آری کا باعث بن جاتا۔

مسند احمد، بیهقی، نسائی عن ابی هریرة مربرقم.۵۴۲۹

اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا

۷۸۹۹......اللہ تعالیٰ کی قسم نہ کھایا کرو، اس واسطے کہ جو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے گا اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا کر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

تشریح:......مثلاً یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم تیری بخشش نہیں ہوگی۔

۷۹۰۰......ایک شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی، کہ یہ ایک غلطی ہے اس شخص کو چاہیے کہ وہ از سر نو عمل کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن جندب

۷۹۰۱......ایک شخص نے کہا: فلاں شخص کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کون ہے جو میری قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے فلاں کی بخشش کر دی اور تیرا عمل برباد کر دیا ہے۔ مسلم عن جندب البجلی

۷۹۰۲......میری امت کے قسم کھانے والوں کے لیے خرابی ہے جو کہتے ہیں: فلاں جنت میں (جائے گا) اور فلاں جہنم میں ہے۔

بخاری فی التاریخ عن جعفر العبدی، مرسلا

۷۹۰۳......جب تم کسی شخص کے بارے میں سنو کہ وہ کہہ رہا ہے: لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

مالک، مسند احمد، بخاری فی الادب، مسلم، ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۰۴... جب کوئی شخص کہے کہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۷۹۰۵......جس نے اللہ تعالیٰ کی (کسی بات پر) قسم کھائی اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا کر دے گا۔ ابونعیم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۰۶......جس کا (اپنے بارے میں) یہ گمان ہے کہ وہ جنت میں جائے گا وہ جہنمی (سوچ رکھنے والا) ہے۔

الحارث عن عمر، ورجاله ثقات الاانه منقطع

۷۹۰۷......کیا تمہیں بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کی بات نہ سناؤں؟ ان میں سے ایک اپنے آپ پر زیادتی کرتا تھا اور دوسرا ایسا تھا کہ بنی اسرائیل اسے دین علم اور اخلاق میں سب سے افضل سمجھتے تھے، اس کے سامنے اس شخص کا ذکر کیا گیا، تو وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ ہرگز اس کی بخشش نہیں فرمائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمایا: کیا اسے معلوم نہیں کہ میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں؟ تو (سن لو!) میں

اس (گنہگار) کے لیے رحمت واجب کردی اور اس (نیک) کے لیے عذاب واجب کردیا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی (ایسی) قسم نہ کھایا کرو۔
الحلیة وابن عساکر عن ابی قتادة

۷۹۰۸.....ایک شخص نے کہا: کہ فلاں کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف بھیجی کہ یہ ایک گناہ ہے اس کو چاہیے کہ از سرنو عمل کرے۔ طبرانی عن جندب

۷۹۰۹.....ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا (اتنے میں) ایک آدمی آیا اور اس کی گردن پر پاؤں رکھا، تو جس کی گردن نیچے تھی، کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی تیری بخشش نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے، میرے بندے کے بارے قسم کھائی کہ میں اس کی بخشش نہیں کروں گا، تو میں نے اس کی بخشش کردی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

گفتگو میں باچھیں کھولنا

۷۹۱۰..... میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو بک بک کرنے اور باچھیں کھول کر تکلف سے گفتگو کرنے والے ہیں اور میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق میں انتہائی اچھے ہیں۔ الحلیة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۷۹۱۱..... میری امت کے کچھ مرد ہوں گے جو رنگ برنگے کھانے کھائیں گے، مختلف قسم کے مشروبات پئیں گے، رنگ برنگے کپڑے پہنیں گے، اور گفتگو میں باچھیں کھولیں گے یہی میری امت کے بدترین لوگ ہیں۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن ابی امامة

۷۹۱۲..... میری امت کے برے لوگ وہ ہیں، جنہیں غذا میں نعمتیں ملیں، جو رنگ برنگے کھانے کھاتے ہیں، کئی رنگوں کے کپڑے پہنتے ہیں، اور گفتگو میں فضول باچھیں کھولتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، بیھقی عن فاطمة الزھراء

۷۹۱۳..... میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پیدا ہوئے اور انہی میں پلے بڑھے، رنگ برنگے کھانے کھاتے اور مختلف رنگوں کے کپڑے پہنتے ہیں، کئی قسم کی سواریوں پر سوار ہوتے اور گفتگو میں فضول باچھیں کھولتے ہیں۔ حاکم عن عبداللہ بن جعفر

۷۹۱۴..... عنقریب ایک قوم ہوگی جو اپنی زبانوں سے یوں کھائے گی جیسے گائے زمین سے (گھاس) چرتی ہے۔ مسند احمد عن سعید

۷۹۱۵..... فضول میں باچھیں کھولنے والے جہنم میں جائیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۷۹۱۶..... ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو خطبوں کو ایسے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں جیسے بال ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے ہیں۔
مسند احمد عن معاویة

۷۹۱۷..... اللہ تعالیٰ اس بلیغ شخص سے نفرت کرتے ہیں جو اپنی زبان کو (الفاظ کی ادائیگی میں) یوں حرکت دیتا ہے جیسے گائے اپنی زبان پھیرتی ہے۔
مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمرو

باچھیں کھولنا.....از اکمال

۷۹۱۸..... وہ فصیح و بلیغ شخص اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض ہے جو گائے کی طرح اپنی زبان کو حرکت دیتا ہے۔
ابونصر السجزی فی الابانة عن ابن عمرو

۷۹۱۹..... وہ بلیغ شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مبغوض ہے جو اپنی زبان سے ایسے کھیلتا ہے جیسے گائے اپنی زبان سے۔ العسکری فی الامثال

۷۹۲۰..... اللہ تعالیٰ اسے اور اس جیسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا، جو لوگوں کے لیے اپنی زبانوں کو ایسے مروڑتے ہیں جیسے گائے چارا کھاتے اپنی زبان مروڑتی ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح جہنم میں ان کی زبانیں اور چہرے پھیرے گا۔

طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور، ابونصر السجزی فی الابانة وقال: محفوظ صالح الاسناد وابن عساکر عن واثلة

۷۹۲۱..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں اپنی زبانوں کو گفتگو میں ایسے پھیریں گے جیسے گائے اپنی زبان کو پھیرتی ہے۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن سعد

۷۹۲۲..... جس نے عربیت کی طلب میں انہماک سے کام لیا تو اس سے خشوع سلب کرلیا جائے گا۔ ابن السنی عن ابن عباس

تشریح:..... اس سے صرف عربیت ہی کی تخصیص نہیں بلکہ ہر وہ زبان ہے جس کے انہماک اور شوق میں انسان اتنا کھپ جائے کہ دوسرے حقوق فوت ہونے لگیں۔

تہمت ..... از اکمال

۷۹۲۳..... چرایا ہوا (غلام) ہمیشہ اس شخص کی تہمت میں رہتا ہے جو اس سے بری ہے یہاں تک کہ چور سے بڑا اس کا جرم ہو جاتا ہے۔
بیھقی عن عائشة رضی اللہ عنھا

الاکمال

۷۹۲۴　جس نے کسی مسلمان مرد یا عورت پر تہمت لگائی یا اس کے بارے ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز آگ کے ایک ٹیلہ پر کھڑا کرے گا یہاں تک کہ وہ اس بات سے نکلے جائے جو اس نے اس کے بارے میں کہی تھی۔ ابن النجار عن علی

۷۹۲۵　جس نے کسی مسلمان مرد کو اذیت دینے کے لیے کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے جہنمیوں کے دھوئیں میں قید کرے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

حرف الخاء ..... خصومت و لڑائی

۷۹۲۶..... جھگڑالو اور لڑاکا شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مبغوض ہے۔ بیھقی، ترمذی، نسائی عن عائشة

۷۹۲۷..... میں انسان ہوں، اور تم میرے پاس اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرانے آتے ہو ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی دلیل میں دوسرے سے بڑھ کر ہو، اور میں حسب سماع (جیسا سنا) اس کے لیے فیصلہ کردوں، سو میں جس کے لیے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کردوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے چاہے تو اسے لے لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ مالک، مسند احمد، بیھقی، ترمذی، نسائی، ابو داؤد ابن ماجه عن ام سلمه

تشریح:..... یعنی جب حقیقت میں وہ کسی مسلمان کا حق چھین رہا ہو۔

۷۹۲۸..... تمہارے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑے میں رہو۔ ترمذی عن ابن عباس

تشریح:..... تم کسی سے جھگڑا کرو یا کوئی تمہارے ساتھ بلاوجہ جھگڑے۔

۷۹۲۹　جو شخص بغیر علم (جھگڑے کی وجہ معلوم کیے بغیر) جھگڑا کرے، تو وہ جب تک اس جھگڑے سے ہاتھ نہ کھینچ لے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۷۹۳۰　ہر جھگڑے کا کفارہ دو رکعت نفل ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

تشریح:..... یہ ایک علاج ہے کہ آئندہ کوئی شخص بلاوجہ نہیں جھگڑے گا کیونکہ نفس پر عبادت اور انفاق یعنی خرچ کرنا بہت دشوار ہے۔

الاکمال

۷۹۳۱..... تمہارے لیے اتنا ظلم ہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑوں میں پڑے رہو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عمرو البکالی

غلط بات میں غور وخوض

۷۹۳۲..... قیامت کے روز سب سے بڑے گناہ والا وہ شخص ہوگا جو غلط بات میں زیادہ غور وفکر کرتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت عن قتادة، مرسلا

۷۹۳۳..... بنی اسرائیل جب ہلاکت (کے قریب) ہوئے تو انہوں (بے ہودہ) قصہ شروع کر دیئے۔

طبرانی فی الکبیر والضیاء عن خباب

۷۹۳۴..... میرے بعد کچھ قصہ گو ہوں گے جن کی طرف اللہ تعالیٰ (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ ابو عمرو ابن فضالہ فی امالیہ عن علی

حرف الذال..... ذو الوجہین

دورخا شخص

۷۹۳۵..... قیامت کے روز وہ شخص سب سے برا ہوگا (دنیا میں) جس کے دو چہرے ہوں گے۔ ترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۹۳۶..... سب سے برا شخص وہ ہے جس کے دورخ ہوں، ان کے پاس ایک چہرہ لے کر آئے اور ان کے پاس دوسرا چہرہ لے کر جائے۔

ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۹۳۷..... سب سے برا شخص دو چہروں والا ہے جو ان کے پاس ایک چہرے سے اور ان کے پاس دوسرے چہرے سے آتا ہے۔

مالک، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرة

۷۹۳۸..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا وہ شخص ہے جس کے دو چہرے ہوں گے۔ ترمذی، حسن صحیح عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۹۳۹..... دورخے شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امانت دار شمار کیا جائے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والخرائطی فی مساوی الاخلاق، بیہقی عن عائشة

۷۹۴۰..... تم میں سے جس شخص کی دنیا میں (گفتگو کی) دو زبانیں ہوں گی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (جہنم کی) آگ سے اس کی دو زبانیں بنائیں گے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن النجار والخطیب عن انس، ابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۹۴۱..... تم میں سے دنیا میں جس کی دو زبانیں ہوں گی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (جہنم کی) آگ سے اس کی دو زبانیں بنادیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، ابویعلی عن انس، ابن ابی الدنیا، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود، موقوفا

۷۹۴۲..... دنیا میں جس کی دو زبانیں ہوں گی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آگ سے اس کی دو زبانیں بنادیں گے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

گفتگو میں آواز بلند کرنا

۷۹۴۳..... اللہ تعالیٰ پست آواز والے مردوں کو دوست رکھتے اور اونچی آواز والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

الاکمال

۷۹۴۴۔ ۔ اللہ تعالیٰ اونچی آواز والے مرد کو ناپسند کرتے اور پست آواز والے مرد کو پسند کرتے ہیں۔الدیلمی عن ابی امامۃ

فضول سوال سے اجتناب کرنا لازم ہے

۷۹۴۵۔ جب تک میں تمہیں (شریعت کی باتیں بتانے سے) چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رہو،اور جب تمہارے سامنے (کوئی حکم) بیان کروں تو اسے مجھ سے سیکھ لو،تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ اپنے زیادہ سوالوں کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے،اور اپنے انبیاء سے اختلاف کی وجہ سے۔ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۴۶۔۔۔ مسلمانوں میں وہ مسلمان سب سے بڑا مجرم ہے جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو مسلمانوں پر حرام نہیں تھی پھر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام ہوگئی۔مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد عن سعد

تشریح:۔۔۔ یہ اس وقت کی بات تھی جب وحی نازل ہوا کرتی تھی آج کل لوگوں نے جہالت کی وجہ سے بہت سے مسائل سے ناواقفیت کا اظہار کررکھا ہے جن کا جائز ناجائز ہونا پہلے سے بیان ہوچکا ہے۔

۷۹۴۷۔ میں تمہیں جس چیز سے روکوں اس سے پرہیز کرو،اور جس کے کرنے کا حکم دوں،جہاں تک ہوسکے اس پر عمل کرو،تم سے پہلے لوگوں کو ان کے بکثرت سوالوں اور اپنے انبیاء سے اختلاف نے ہلاکت میں ڈال دیا۔مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۴۸۔ کیا وہ قوم غالب ہوگئی جس نے ایسی باتوں کے بارے میں سوال کیا جوان کے علم میں نہیں تھیں،وہ کہنے لگے:ہمیں اپنے نبی سے سوال کیے بغیر علم نہ ہوگا،لیکن انہوں نے اپنے نبی سے پوچھا،انہوں نے کہا:ہم کو رو برو اللہ تعالیٰ دکھاؤ۔ترمذی عن جابر

الاکمال

۷۹۴۹۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے وہ (اسے) حلال (جانو!) اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے اور جن چیزوں سے سکوت اور خاموشی اختیار کی وہ معاف ہیں۔سو اللہ تعالیٰ سے اس کی (عطا کردہ) عافیت کو قبول کرو،اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو بھولتے نہیں۔بزار، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان، مستدرک حاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۹۵۰۔ اپنے نبی سے نشانیاں طلب نہ کرو،کیونکہ صالح (علیہ السلام) کی قوم نے نشانی طلب کی،تو اس درے سے اونٹنی گھاٹ پر آتی اور اس درے سے واپس ہوتی،چنانچہ انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس (اونٹنی) کے پاؤں کاٹ ڈالے تو انہیں ایک چیخ نے آ پکڑا،تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان کے نیچے ہلاک کردیا،صرف ایک آدمی بچا،جو اللہ تعالیٰ کے حرم میں تھا،لوگوں نے پوچھا:یارسول اللہ!وہ کون تھا؟آپ نے فرمایا:ابورغال،چنانچہ جب وہ حرم سے نکلا تو اسے بھی وہ عذاب پہنچا جو دوسروں کو پہنچا تھا۔

مسند احمد، ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الاوسط و ابن مردویہ، سعید بن منصور عن جابر

تشریح:۔۔ یہود کے ورغلانے پر چند ایک مسلمانوں نے تنگ آکر نبی علیہ السلام سے مطالبہ کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۷۹۵۱۔ اے لوگو!اپنے نبی سے نشانیاں طلب نہ کرو،(دیکھو!) اس صالح (علیہ السلام) کی قوم نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ ان کے لیے کوئی نشانی لائیں،تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک اونٹنی بھیجی،وہ اس درے سے آتی اور جس دن اس کا پانی پینے کا دن ہوتا،پانی پیتی،اور وہ لوگ اس کے دودھ سے ایسے سیراب ہوتے جیسے وہ پانی سے سیراب ہوتے،چنانچہ انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے تین دن کا وعدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ۔عذاب جھوٹا نہ تھا،پھر انہیں ایک چیخ سنائی دی یوں اللہ تعالیٰ نے ان سب کو

ہلاک کردیا جو۔وہاں مشرق ومغرب میں رہتے تھے صرف ایک شخص کو باقی چھوڑا وہ اللہ تعالیٰ کے حرم میں تھا، اللہ تعالیٰ کے حرم نے اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رکھا (اس کا نام) ابورغال تھا۔حاکم عن جابر

شعرگوئی اور بے جا مدح سرائی دونوں قابل مذمت ہیں

۷۹۵۲......لوگوں میں سب سے بڑے گنہگار دو شخص ہیں، ایک وہ شاعر جو پورے قبیلہ کی برائی بیان کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو اپنے باپ سے نسب کی نفی کرے۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة ابن ماجه عن عائشة

۷۹۵۳...... اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جو کسی شخص کی ہجو اور برائی بیان کرے اور پھر وہ شخص (جواباً) پورے قبیلہ کی برائی بیان کرے، اور وہ شخص جو اپنے والد سے نسب کا انکار کرے اور اپنی والدہ کو زانی ثابت کرے۔ابن ماجه، بیهقی عن عائشة

۷۹۵۴......تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لیے شعروں سے بھر جانے کی نسبت۔سے بہتر ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجه، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه،مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن سعد،طبرانی فی الکبیر عن سلمان وعن ابن عمر

۷۹۵۵......امراء القیس شعراء کے جھنڈے والا جہنم کی طرف جارہا ہے۔مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۵۶......امراء القیس شعراء کا قائد جہنم کی طرف رواں ہے، کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے اس کے قوافی مضبوط کیے۔

ابو عروبه فی الأوائل وابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:......قافیہ جس شعر میں آخری حروف آپس میں مل رہے ہوں؟ جیسے:

نہ ہم سفر کوئی نہ تلاش منزل جو ملا ہمسفر جہاں رکے وہی منزل (ردیف)

۷۹۵۷......کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ پیپ والا ہو جائے تو یہ اس کے شعر سے بھر جانے کی نسبت بہتر ہے۔

مسند احمد، بیهقی، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۵۸......مجھے کوئی پروا نہیں، اگر میں تریاق پیوں، یا کوئی زہرہ باندھوں، یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عمرو

۷۹۵۹......جس نے عشاء کی نماز کے بعد شعروں کے وزن بنائے تو صبح تک اس کی اس رات کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

مسند احمد، عن شداد بن اوس

۷۹۶۰...... مدح سرائی کرنے والوں کے منہوں میں مٹی جھونکو۔ترمذی عن ابی هریرة،ابن عدی فی الکامل، الحلیة عن ابن عمر

۷۹۶۱...... جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہوں میں مٹی ڈالو۔بخاری فی الادب، مسلم، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن المقداد بن الاسود،طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن ابن عمرو ،الحاکم فی الکنی عن انس

۷۹۶۲......تعریف کرنے والوں کے منہوں میں مٹی ڈالو۔ابن ماجه عن المقداد بن عمرو،ابن حبان عن ابن عمر،ابن عساکر عن عبادة بن الصامت

۷۹۶۳......آدمی جب منافق کو اے میرے سردار کہتا ہے تو وہ اپنے رب کو ناراض کر دیتا ہے۔حاکم، بیهقی عن بریدة

۷۹۶۴......جب فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور اس وجہ سے عرش کانپ جاتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، ابویعلی، بیهقی عن انس،ابن عدی فی الکامل عن بریدة

۷۹۶۵......کسی کے روبرو تمہارا اس کی تعریف کرنا اسے ذبح کرنا ہے۔ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابراهیم التیمی،مرسلاً

۷۹۶۶......زمین میں جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتے ہیں۔بیهقی فی شعب الایمان عن انس

۷۹۶۷......تمہارا ناس ہو! تم نے اپنے دوست کی گردن کاٹ دی، (یاد رکھو!) اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی لازماً تعریف کرنی ہو تو اسے یوں کہنا چاہیے: فلاں کے بارے میں میرا گمان ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا نگہبان ہے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی پاکی بیان نہیں کرتا، مجھے اس

کے متعلق یہ یہ گمان ہے کہ اگر یہ باتیں اسے معلوم ہوں ۔مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابی بکر

۷۹۶۸...... اپنی کچھ بات کہو، شیطان تمہیں ہرگز نہ کھینچے ۔مسند احمد، ابوداؤد عن والد مطرف

۷۹۶۹...... مجھے ایسے بلند نہ کرنا جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو بلند کیا، میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، لہٰذا (یوں) کہو: اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ۔بخاری عن عمر

الاکمال

۷۹۷۰...... کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ پیپ والا بن جائے تو یہ شعر کی نسبت بھرنے سے بہتر ہے ۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضي الله عنه،مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن سعد بن ابی وقاص ،طبرانی فی الکبير عن عمر مر برقم ۷۹۵۴۔

۷۹۷۱...... تم میں سے کسی کا پیٹ توند سے جبڑوں تک پیپ سے ملنے لگے تو یہ بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے ۔

طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۷۹۷۲...... تمہارا پیٹ گردن سے لے کر توند تک پیپ سے بھر جائے تو یہ تمہارے لیے شعر سے بھر جانے کی نسبت زیادہ بہتر ہے ۔

طبرانی عن مالک بن عمیر

۷۹۷۳...... اسلام میں جو ہجو گوئی (دوسروں کی برائی) ایجاد کرے اس کی زبان کاٹ دو ۔

بخاری فی تاریخه وابن سعد، طبرانی فی الکبیر عن خطیف .طبرانی وتمام وابن عساکر عن ابی امامة

تشریح:...... یعنی ایسا طریقہ اختیار کرو جس سے وہ ہجو گوئی سے باز آجائے ۔

۷۹۷۴...... کسی کا پیٹ خون اور پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ ایسے شعروں سے بھر جائے جس میں میری ہجو کی گئی ۔ابن عدی عن جابر

۷۹۷۵...... جس نے اسلام میں برے شعر کہے تو اس کا خون معاف ہے ۔رزین، بیھقی فی شعب الایمان عن عبدالله بن بریدة عن ابیه

۷۹۷۶...... شعر (بھی) گفتگو کی طرح ہے اچھے شعر اچھے کلام اور برے شعر برے کلام کی مانند ہیں ۔دارقطنی فی الافراد عن عائشة ،بخاری فی الادب، طبرانی فی الاوسط وابن الجوزی فی الواهیات عن ابن عمرو ،الشافعی بیھقی عن عروة، مرسلاً

اچھے اشعار قابل تعریف ہیں

۷۹۷۷...... سب سے اچھا شعر جو عرب نے کہا وہ لبید کا قول ہے آگاہ رہو! جو چیز اللہ تعالیٰ (کی یاد) سے خالی ہو وہ باطل ہے ۔

مسلم، ترمذی عن ابی هريرة رضي الله عنه

۷۹۷۸...... سب سے سچی بات جسے ایک شاعر نے کہا، وہ لبید کا قول ہے: آگاہ رہو! ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ (کی یاد) سے خالی ہو وہ باطل ہے ۔

بیھقی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضي الله عنه

۷۹۷۹...... شعر گفتگو کی طرح ہیں اچھے شعر اچھے کلام کی طرح اور برے شعر برے کلام کی طرح ہیں ۔

طبرانی فی الاوسط، بخاری فی الادب عن ابن عمرو ،ابویعلی عن عائشة

۷۹۸۰...... امیہ بن ابی الصلت کے شعر پر ایمان تھے اور اس کا دل کافر تھا ۔ابوبکر الانباری فی المصاحف خطیب وابن عساکر عن ابن عباس

۷۹۸۱...... امیۃ بن الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ۔طبرانی فی الکبیر عن الشرید بن سوید

۷۹۸۲...... بنی اسرائیل میں بلعم بن باعورا، اس امت میں امیۃ بن ابی الصلت کی طرح ہے ۔ابن عساکر عن سعید بن المسیب مرسلاً

۷۹۸۳...... حسان نے ان کی ہجو کی، اپنا اور مسلمانوں کا دل ٹھنڈا کیا ۔مسلم عن عائشة

۷۹۸۴..... کچھ بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔مالک، مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمر

۷۹۸۵..... بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں۔مسند احمد، ابن ماجه عن ابن عباس

۷۹۸۶..... بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں، اور کچھ علوم جہالت ہیں کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں اور بعض باتیں بے مقصد ہوتی ہیں۔

ابوداؤد کتاب الادب عن بریدة

تشریح:..... یعنی اس شخص کو یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ بات کس کے سامنے رکھے۔

۷۹۸۷..... جن میں تم نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی ہے وہ پڑھو اور جن میں میری مدح بیان کی تھی انہیں رہنے دو۔طبرانی، حاکم عن الاسود بن سریع

تشریح:..... یہ آپ کی کسر نفسی اور شان عجز وانکساری کا مظاہرہ تھا۔

۷۹۸۸..... جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ مدح کو پسند کرتا ہے۔

مسند احمد، بخاری فی الادب، نسائی، حاکم عن الاسود بن سریع

۷۹۸۹..... بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔مسند احمد، بیهقی، ابوداؤد، ابن ماجه، عن ابی ،ترمذی عن ابن مسعود،طبرانی فی الکبیر، ابن ماجه عن عمرو بن عوف وعن ابی بکرة،الحلیة عن ابی هریرة رضی الله عنه،خطیب عن عائشة عن حسان بن ثابت،ابن عساکر عن عمر

۷۹۹۰..... تو ایک انگلی ہے جس سے خون بہہ رہا ہے، جو کچھ تجھ پر بیتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (جہاد کی وجہ سے) ہے۔

مسند احمد، بیهقی، ترمذی، نسائی عن جندب البجلی

الاکمال

۷۹۹۱..... بعض مؤمن اپنی تلوار سے اور بعض اپنی زبان سے جہاد کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو تیر تم ان کی طرف پھینک رہے ہو وہ نیزے کی طرح ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی تاریخه، ابویعلی، طبرانی بیهقی فی السنن وابن عساکر عن کعب بن مالک

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعر میں کیا نازل فرمایا، آپ نے یہ ذکر فرمایا۔

۷۹۹۲..... بعض شعر پر حکمت ہیں، جب تم پر کوئی چیز مشتبہ ہو جائے تو اسے اشعار میں تلاش کرو، کیونکہ وہ (اصل) عربی ہیں۔

بیهقی عن ابن عباس، وقال ان اللفظ الثانی فی یحتمل ان یکون من قول ابن عباس فادرج فی الحدیث.

۷۹۹۳..... عمر اسے (کہنے دو) چھوڑو کیونکہ یہ ان پر نیزے سے زیادہ اثر کرنے والا ہے۔ترمذی حسن صحیح غریب، ابن ماجه عن انس

حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن رواحہ سے کہا: کہ رسول اللہ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں تم شعر کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا، اور یہ بات ذکر کی۔

۷۹۹۴..... عمر اسے چھوڑ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہ ان کو نیزے کے لگنے سے سخت لگتے ہیں۔

ابویعلی عن انس رضی الله عنه

حسان بن ثابت کی حوصلہ افزائی

۷۹۹۵..... اے حسان! مشرکین کی ہجو بیان کرو، جبرائیل تمہارے ساتھ آئیں میرے صحابی جب ہتھیار لے کر لڑیں تو تم زبان سے جنگ کرنا۔

الخطیب وابن عساکر عن حسان بن ثابت

۷۹۹۶..... جلد بازی سے کام نہ لو، اور ابوبکر پورے قریش میں سب سے زیادہ ان کے نسب سے واقف ہے، اور میری ان میں رشتہ داری ہے

یہاں تک کہ میرے نسب کو میرے لیے چھڑا لے۔ آپ نے یہ حضرت حسان سے فرمایا۔ مسند احمد. طبرانی عن عائشة

۷۹۹۷۔۔۔ انہیں وہی بات کہو جو وہ کہتے ہیں (طبرانی عن عمار) فرماتے ہیں: جب مشرکین نے ہماری ہجو کی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے شکایت کی، آپ نے یہ ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۷۹۹۸۔۔۔ تم میں سے اگر کوئی اچھا شاعر ہوتا تو وہ تم ہو۔ طبرانی عن ربیعة بن عباد الدؤلی

۷۹۹۹۔۔۔ بلاشبہ یہ شعر عربی کلام کا مضبوط حصہ ہیں، ان کی وجہ سے سائل کو عطا کیا جاتا ہے، غصہ پی لیا جاتا ہے، اور قوم کو ان کی مجلس میں لایا جاتا ہے۔ ابن عساکر وابن النجار عن شبعه ابن وجاد الذهلی عن ابیه عن رجل من هدیل

۸۰۰۰۔۔۔ بے شک یہ اشعار عربی کلام کا قافیہ بند حصہ ہے، اس کے ذریعہ سائل کو عطا کیا جاتا ہے غصہ پی لیا جاتا ہے اور اقوام کو ان کی مجلسوں میں لایا (پکارا) جاتا ہے۔ ابونعیم عن سعید بن الدخان بن التوام عن ابیه عن جده

۸۰۰۱۔۔۔ اس بارے میں ایک بار اور اس بارے میں ایک بار (ابن الانباری فی الوقف عن ابی بکرة) فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا وہاں ایک اعرابی تھا جو اشعار پڑھ رہا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اشعار ہیں یا قرآن ہے؟ پھر آپ نے یہ بات ذکر کی۔ وسنده ضعیف جداً

۸۰۰۲۔۔۔ بعض باتیں جادو بھری ہوتی ہیں۔ مالک، بخاری، ترمذی، ابوداؤد عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۰۰۳۔۔۔ بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن انس، العسکری، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۸۰۰۴۔۔۔ کچھ باتیں جادو بھری اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں۔

ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ابوداؤد. طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس والخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه. طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۸۰۰۵۔۔۔ بعض باتیں جادو کی طرح اور کچھ اشعار حکمت کی طرح ہیں۔ بیهقی فی السنن وابن عساکر عن جمعقبت ذابل بن الطفیل بن عمرو الدوسی

۸۰۰۶۔۔۔ کچھ باتیں جادو بھری ہوتی ہیں، تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی سے کسی حاجت کا طلبگار ہو تعریف سے آغاز نہ کرے یوں وہ اس کی پیٹھ توڑ دے گا۔ بیهقی فی شعب الایمان وابن النجار عن ابن مسعود

۸۰۰۷۔۔۔ بعض باتیں جادو بھری ہوتی ہیں اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں، اور کچھ علوم (کا سیکھنا) جہالت ہے، اور بعض باتیں بے مقصد ہوتی ہیں۔

ابن عساکر عن علی

۸۰۰۸۔۔۔ بعض اشعار پر حکمت ہیں اور سب سے سچا شعر جسے عرب نے کہا وہ لبید کا قول ہے۔ ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ (کے ذکر) سے خالی ہو باطل ہے

ابن عساکر عن عائشة

لبید کے اشعار کی تعریف

۸۰۰۹۔۔۔ کچھ اشعار پر حکمت ہیں۔ ابوداؤد طیالسی عن ابی، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجه عن ابن عباس

۸۰۱۰۔۔۔ بعض شعر پر حکمت اور کچھ باتیں جادو بھری ہوتی ہیں۔ ابن عساکر عن عائشة

۸۰۱۱۔۔۔ اے حسان! میرے سامنے جاہلیت کے کچھ اشعار پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے ان کی برائی اور گناہ کا بوجھ اتار دیا ہے، چاہے ان کے اشعار کہو یا انہیں نقل کرو، تو آپ نے اعشیٰ کا قصیدہ پڑھا، جس میں اس نے علقمہ بن علاثہ کی ہجو کی تھی، اے حسان دوبارہ یہ شعر نہ پڑھنا، قیصر (روم) کے سامنے میرا تذکرہ ہوا اس وقت اس کے پاس ابوسفیان اور علقمہ بن علاثہ دونوں تھے، ابوسفیان میری مخالفت کی جبکہ علقمہ بن علاثہ نے میرے بارے اچھے کلمات کہے، جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابن عساکر عن محمد بن مسلمة

حرف الغین......غیبت کی حقیقت کا بیان

۸۰۱۲..... کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ تمہارا اپنے بھائی کا ایسی بات سے ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو، اگر وہ برائی اس میں ہو اور پھر تم اس کا تذکرہ کرو تو تم نے اسکی غیبت کی، اور اگر وہ برائی اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۰۱۳..... اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ نا! ابھی ابھی تم نے اپنے بھائی کی جو غیبت کی ہے وہ اس کے کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ابھی جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے، یعنی حضرت ماعز رضی اللہ عنہ۔

ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:..... آپ علیہ السلام جا رہے تھے تو دو شخص آپس میں کہنے لگے اس کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا اور اس نے اقرار کر کے رجم کرالیا اور کتے کی طرح مار دیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس مردار گدھے کو کھڈ سے نکال کر اس کا گوشت کھاؤ! وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! مردار کا گوشت بھی کوئی کھاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے جو ماعز کی غیبت کی ہے یہ اس سے زیادہ سخت ہے۔

اصل کی طرف مراجعت کی گئی تو وہاں لفظ انزلا ہے جسے درست کرلیا گیا ہے، کیونکہ انظر میں سیاق و سباق سے کوئی صحیح ترجمہ نہیں بنتا۔

۸۰۱۴..... غیبت یہ ہے کہ تم کسی شخص کی کسی ایسی (بری) عادت کا ذکر کرو جو اس میں پائی جاتی ہو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن المطلب بن عبدالله بن حنطب

یہاں بھی کاتب کی غلطی سے خلقه کی جگہ خلفه لکھا ہے۔

۸۰۱۵..... (عائشہ!) تم نے ایسی بات کہی ہے اگر اس کو سمندر میں ملا دیا تو اس پر بھی غالب آجائے۔ ابو داؤد، ترمذی عن عائشة

تشریح:..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضور ﷺ کے سامنے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے کہہ دیا کہ صفیہ تو پست قد ہے تو اس پر آپ نے یہ فرمایا۔

۸۰۱۶..... جو لوگوں (کی غیبت کر کے ان) کا گوشت کھاتا رہا اس کا روزہ نہیں۔ فردوس عن انس

۸۰۱۷..... اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تنگی اور حرج کو دور کر دیا ہے، صرف اس پر تنگی رکھی ہے جو کسی مسلمان شخص کی عزت ظلماً ختم کرے، تو یہی شخص تنگ اور ہلاک ہوا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، نسائی، ابن ماجه ابن حبان، حاکم عن اسامة بن شریک

۸۰۱۸..... اللہ تعالیٰ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے حرج ہٹا دیا ہے صرف اس شخص پر رکھا ہے جو کسی پر ظلم کرے، تو یہ (حرج سے) نکلا اور ہلاک ہوا، اللہ کے بندو! دوا دارو کیا کرو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں رکھی کہ اس کی دوا نہ رکھی ہو، مگر صرف ایک بیماری اور وہ بڑھاپا ہے۔

الطیالسی عن اسامة بن شریک

۸۰۱۹..... گویا میں تمہارے دانتوں میں زید (کی غیبت) کا تازہ گوشت دیکھ رہا ہوں۔ حاکم عن زید بن ثابت

۸۰۲۰..... جس نے کسی مسلمان شخص کی وجہ سے ایک لقمہ بھی کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی جیسا جہنم کا لقمہ کھلائیں گے، جس نے کسی مسلمان کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا کپڑا پہنائیں گے، جس نے کسی مسلمان کے ذریعہ شہرت وریا کا مقام حاصل کیا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ذلیل کریں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن المستورد بن شداد

۸۰۲۱..... اے زبانی اسلام لانے والو! اور ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت اور ان کے عیوب تلاش نہ کیا کرو! اس واسطے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کا کوئی عیب تلاش کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب ظاہر کر دے گا، جس کے عیوب کے پیچھے اللہ تعالیٰ (کی دست قدرت کا ہاتھ) پڑ جائے تو اسے گھر بیٹھے رسوا و ذلیل کر دیں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی برزة الاسلمی، ابویعلی والضیاء عن البراء

۸۰۲۲..... اے زبان سے ایمان لانے والو! اور ایمان ابھی تک ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو عار نہ دلاؤ اور نہ ان کے عیوب تلاش کرو،

اس لیے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اسکے عیوب ظاہر کردے گا اور جس کے پیچھے اللہ تعالیٰ (کی قدرت کا ہاتھ) لگ جائے اللہ تعالیٰ اسے گھر بیٹھے رسوا کردیں گے۔ ترمذی عن ابن عمر

۸۰۲۳..... تم میں سے کسی کی کیا حالت ہوتی ہے کہ وہ کسی بات میں اگر چہ وہ حق ہو اپنے بھائی کو اذیت پہنچاتا ہے۔

ابن سعد عن العباس بن عبدالرحمن ،فردوس عنه عن العباس بن عبدالمطلب

غیبت کی تعریف

۸۰۲۴.....غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی ایسی بات ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۰۲۵.....غیبت نماز اور وضو کو توڑ دیتی ہے۔فردوس عن ابن عمر

تشریح:.....یعنی ثواب میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

۸۰۲۶.....غیبت سے بچا کرو، کیونکہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے، زنا ہوجانے کے بعد انسان توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں، اور غیبت کرنے والے کی اس وقت تک بخشش نہیں ہوتی جب تک وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی جاتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و ابو الشیخ فی التوبیخ عن جابر و ابی سعید

۸۰۲۷.....جب تم کسی کے عیوب یاد کرنا چاہو تو اپنے عیوب کا ذکر کرو۔الرافعی فی تاریخ قزوین عن ابن عباس

۸۰۲۸.....جب کسی شخص کی غیبت کی جائے اور تم (وہاں) مجلس میں موجود ہو تو اس شخص کے مددگار بن جاؤ اور ان لوگوں کو ڈانٹ کر وہاں سے اٹھ جاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن انس

۸۰۲۹.....جب مجھے میرے رب نے معراج کرائی تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے تانبے کے ناخن ہیں اور وہ اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے ہیں میں نے کہا: جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو (غیبت کرکے) لوگ کا گوشت کھاتے اور ان کی برائیاں بیان کرتے تھے۔مسند احمد، ابو داؤد و الضیاء عن انس

۸۰۳۰.....جس بات کو تو اپنے بھائی کے سامنے کرنے سے گریز کرے وہ غیبت ہے۔ابن عساکر عن انس

۸۰۳۱.....جس نے کسی مسلمان کی کوئی برائی مشہور کی کہ ناحق اس کی بے عزتی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جہنم کی آگ میں رسوا کریں گے۔بیهقی عن ابی ذر

غیبت پر وعید

۸۰۳۲.....جس نے کسی شخص کی ایسی بات ذکر کی جو اس میں نہیں تا کہ اس پر عیب لگائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں قید کریں گے، یہاں تک کہ کوئی ایسی دلیل لائے جس کے ذریعہ اپنی کہی بات سے نکل سکے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۸۰۳۳.....جس نے کسی شخص کی ایسی بات ذکر کی جو اس میں ہے تو اس نے غیبت کی۔حاکم فی تاریخه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۰۳۴.....اپنے بھائی کے ذمہ کوئی جرم نہ لگا، نہ اس کے ساتھ برائی کر، اور نہ اس سے جھگڑ۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن حریث بن عمرو

۸۰۳۵.....میں یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی انسان کا حال بیان کروں اور مجھے اتنی اتنی دنیا مل جائے۔ابو داؤد ترمذی، ابن ماجه عن عائشة

۸۰۳۶.....جس کی تم نے غیبت کی اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کے لیے استغفار کرو۔ابن الدنیا فی الصمت عن انس

۸۰۳۷.....تم میں سے جس سے اپنے بھائی کی غیبت ہوجائے تو وہ اسکے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے استغفار کرے کیونکہ یہ اس کے لیے کفارہ ہے۔

ابن عدی فی الکامل عن سهل بن سعد

یوں کہے اللہ! میرے بھائی کی بخشش کردے، لیکن غیبت کے عادی شخص کے لیے سوائے پکی توبہ کے کوئی چارہ نہیں۔

الاکمال

۸۰۳۸۔۔۔ اے مسلمانوں کے گروہ! مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن مسعود

۸۰۳۹۔۔۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو، جس نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کی تو اس کی زبان قیامت کے روز اس کی گدی کے ساتھ بندھی ہوگی جسے اللہ تعالیٰ کی معافی یا اس شخص کی معافی کھولے گی جس کی اس نے غیبت کی ہوگی۔ الدیلمی عن سعد الساعدی

۸۰۴۰۔۔۔ عائشہ! تم نے ایسی بات کی ہے کہ اگر اسے سمندر ملادیا جائے تو وہ بھی مغلوب ہوجائے۔ ابوداؤد، ترمذی عن عائشة
فرماتی ہیں: میں نے نبی علیہ السلام سے کہہ دیا آپ کے لیے صفیہ رضی اللہ عنہا کا پست قد ہونا ہی کافی ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۸۰۴۱۔۔۔ عمر! تم سے لوگوں کے اعمال کے متعلق سوال نہیں ہوگا تم سے غیبت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ الحاکم فی الکنی عن ابی عطیة

۸۰۴۲۔۔۔ غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرو جو اس میں ہو۔
الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن المطلب بن عبداللہ بن حنطب، مر برقم، ۸۰۱۴

۸۰۴۳۔۔۔ غیبت (کی برائی) زنا (کے گناہ) سے بڑھ کر ہے، زانی شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں جبکہ غیبت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ اس وقت تک مغفرت نہیں فرماتے یہاں تک کہ جس کی غیبت کی وہ معاف نہ کردے۔
ابن النجار عن جابر، الدیلمی عن ابی سعید

۸۰۴۴۔۔۔ تم لوگوں نے اس کی غیبت کی تمہارے لیے اتنا (گناہ) کافی ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ الحلیة عن ابن عمرو

۸۰۴۵۔۔۔ آدمی جب کسی کی غیبت کرتا ہے تو قیامت کے دن اسے مردہ لایا جائے گا اور کہا جائے گا، جس طرح زندگی میں تم نے اس کا گوشت ہے اسی طرح مردہ حالت میں بھی اس کا گوشت کھاؤ، چنانچہ وہ اسے کھائے گا اور چیخے گا اور اس کا چہرہ سیاہ ہوجائے گا۔
الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۸۰۴۶۔۔۔ قیامت کے روز ایک بندے کو نامہ اعمال کھلا ہوا ملے گا، اس میں وہ کچھ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوگی، وہ عرض کرے گا، اے میرے رب! میرے لیے یہ نیکیاں کیسی ہیں جبکہ میں نے تو انہیں نہیں کیا؟ تو اس سے کہا جائے گا، یہ تیری وہ غیبت ہے جو تیرے انجانے میں لوگوں نے کی تھی۔ ابونعیم فی المعرفة عن شبیب ابن سعد البلوی

جس کی غیبت کی جائے اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا

۸۰۴۷۔۔۔ ایک بندے کو قیامت کے روز اس کا اعمال نامہ کھول کردیا جائے گا جس میں وہ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوں گی، وہ عرض کرے گا باری تعالیٰ! میں نے تو یہ نیکیاں نہیں کی ہیں تو اس سے کہا جائے گا یہ نیکیاں، لوگوں کی تیری غیبت کرنے کی بناء پر لکھی گئی ہیں۔
اسی طرح ایک بندے کو قیامت کے روز اعمال نامہ کھول کردیا جائے گا، وہ عرض کرے گا: میرے رب! فلاں فلاں دن تو میں نے کوئی نیکی نہیں کی؟ اس سے کہا جائے گا: وہ نیکی لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے مٹادی گئی ہے۔
الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی امامة، وفیہ الحسن ابن دینار عن خصیب بن حجر

۸۰۴۸۔۔۔ ان دونوں (عورتوں) نے اللہ تعالیٰ کی حلال چیز سے روزہ رکھا، اور حرام چیز سے روزہ کھول دیا، ایک دوسری کے پاس بیٹھی اور دونوں مل کر لوگوں کا گوشت کھانے (یعنی غیبت کرنے) لگیں۔ مسند احمد وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن عبید مولی رسول اللہ ﷺ

۸۰۴۹......ان دونوں (مردوں) کو کسی بڑے گناہ کا عذاب نہیں ہورہا، ان میں سے ایک تو لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا جبکہ دوسرا چغل خور تھا۔ابو داؤد الطیالسی عن ابن عباس

۸۰۵۰......کیا تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ نفع پہنچائے گا؟ سود کی کئی قسمیں ہیں، ان میں سے ایک قسم ستر گناہوں کے برابر ہے اس کا کم از کم گناہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے ہم آغوش ہو، اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں ناحق دست درازی کرے۔

الباوردی وابن منده وابن قانع وابونعیم عن وهب بن الاسود بن وهب بن عبد مناف الزهری عن ابیه الاسود خال رسول اللہ ﷺ

۸۰۵۱......کیا میں نہیں دیکھ رہا کہ یہ چڑیا تمہارے سروں پر اڑ رہی ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، طبرانی عن رافع بن خدیج

۸۰۵۲......خلال کرلو کیونکہ تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۰۵۳......کوئی تم میں سے کوئی مردار پیٹ بھر کر کھائے یہ اس کے لیے اپنے مسلمان بھائی کے گوشت کھانے سے بہتر ہے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

دو غیبت کرنے والی عورتوں کا انجام

۸۰۵۴......ان دونوں (عورتوں) نے روزہ نہیں رکھا، جو لوگوں کا گوشت کھائے۔یعنی غیبت کرے اس کا روزہ کیسا؟ ابو داؤد الطیالسی عن انس

۸۰۵۵......جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے ایک لقمہ (بھی) کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا آگ کا لقمہ کھلائے گا، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا جہنم کا کپڑا پہنائے گا، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے ریا و شہرت کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز رسوا کرے گا۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن الحسن، مرسلاً

۸۰۵۶......جس نے اپنے بھائی کے ذریعہ کوئی لقمہ کھایا، تو اسے اللہ تعالیٰ آگ کا اسی طرح کا لقمہ کھلائیں گے، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے دنیا میں کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے آگ کا کپڑا پہنائیں گے، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کے ذریعہ کوئی شہرت حاصل کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز رسوا کرے گا۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسلا ومن وجه آخر عن انس موقوفاً

۸۰۵۷......سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرتا پھرے، اور یہ رشتہ داری رحمٰن کی ایک صفت ہے جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا۔مسند احمد، ابوداؤد، سمویه، طبرانی وابن قانع سعید بن منصور عن سعید بن زید

۸۰۵۸......سب سے بڑا سود مسلمان کی ناحق آبروریزی کرنا ہے۔ابو داؤد وبیهقی عن سعید بن زید

۸۰۵۹......سب سے بڑا سود آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی ناحق بے عزتی کرنا ہے۔بخاری فی التاریخ عن عائشة، بخاری عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۸۰۶۰......اے میمونہ! اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگا کرو، قیامت کے روز غیبت اور پیشاب (میں بے احتیاطی) سخت عذاب (کا باعث) ہیں۔

ابن سعد عن میمونة بنت سعد مولاة رسول اللہ ﷺ

۸۰۶۱......تمہیں معلوم ہے یہ (بدبودار) ہوا کیسی ہے؟ یہ ان لوگوں کی بو ہے جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی الادب وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، سعید بن منصور عن جابر

فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اچانک ایک مردار سے بدبودار ہوا اٹھی فرماتے ہیں پھر یہ ذکر کیا۔

۸۰۶۲......کچھ منافقوں نے بعض مومنوں کی غیبت کی ہے اس وجہ سے یہ بدبو پھیلی ہے۔الحلیة عن جابر

۸۰۶۳......غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم اپنے دوست کے لیے استغفار کرو۔خطیب فی المتفق والمفترق عن انس، وفیه غیه بن سلیمان الکوفی متروک

۸۰۶۴......غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرو، اور کہو اے اللہ اس کی اور ہماری بخشش فرما۔

الحاکم فی الکنی والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن انس

۸۰۶۵..... جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی غیبت کی اور پھراس کے لیے استغفار کیا تو یہ اس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن سہل بن سعد،وفیہ سلیمان بن عمر النخعی کذاب

۸۰۶۶..... جس نے کسی مسلمان کے خلاف کوئی بات کہی جس سے اس کی ناحق آبرریزی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے (جہنم کی) آگ میں رسوا کریں گے۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ذر،ابن ابی الدنیا عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ موقوفاً

۸۰۶۷..... جس نے کسی مسلمان کے خلاف کوئی ناحق بات کی جس سے اس کی آبروریزی کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے روز (جہنم کی) آگ میں اسے رسوا کریں گے۔حاکم عن ابی ذر

غیبت کرنے کی رخصت اوراجازت والی صورتیں

۸۰۶۸..... تین آدمیوں کی عزت (کی حفاظت) تم پر حرام نہیں،(خدا اور رسول کی) کھلی نافرمانی کرنے والے کی،ظالم حکمران اور بدعتی کی۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسلاً

۸۰۶۹..... کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو؟ اس کا تذکرہ کرو تاکہ لوگ اسے پہچان لیں۔خطیب فی رواۃ مالک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۷۰..... کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو کہ لوگ اسے پہچان لیں گے فاجر کی جو برائی ہے اسے ذکر کرو تاکہ لوگ اس سے بچیں۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والحکیم فی نوادر الاصول والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب ابن عدی فی الکامل، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی السنن، خطیب عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۰۷۱..... فاسق کی غیبت نہیں ہوتی۔طبرانی فی الکبیر عن معاویة بن حیدة

تشریح:..... اسے حدود الٰہی کا پاس نہیں تو اس کی عزت کا کیا خیال؟

۸۰۷۲..... جو حیا کی چادر اتار دے تو اس کی غیبت (کرنے سے گناہ) نہیں۔بیہقی فی السنن عن انس

تشریح:..... بے حیا کی برائی دوسروں کی حفاظت ہے۔

۸۰۷۳..... جس میں حیا نہیں تو اس کی غیبت (کرنے کا گناہ) بھی نہیں۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن ابن عباس

بے حیائی کو اس نے گناہ نہیں سمجھا، تو اس کی غیبت میں کیا گناہ؟

الاکمال

۸۰۷۴..... تم لوگ کب تک فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے رہو گے؟ اس کی بے عزتی کرو تاکہ لوگ اسے پہچان لیں۔

طبرانی فی الاوسط عن معاویة بن حیدة

۸۰۷۵..... فاجر کی غیبت نہیں۔الشیرازی فی الالقاب عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۰۷۶..... جس میں حیا نہیں تو اس کی غیبت بھی نہیں۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن ابن عباس

حرف الفاء..... فحش گوئی، گالی گلوچ اور طعنہ زنی

۸۰۷۷..... (دوسروں سے) گھن کھانے والے ہلاک ہوئے۔الحلیة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۷۸..... اللہ تعالیٰ ہر فحش گو اور برے شخص کو پسند نہیں فرماتے۔مسند احمد عن اسامة بن زید

۸۰۷۹..... رہنے دو عائشہ! اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ برائی اور فحش گوئی کو پسند نہیں فرماتے۔مسلم عن عائشة

۸۰۸۰..... اے عائشہ تو نے کس زمانے میں مجھے فحش گو پایا؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ شخص انتہائی برے مقام والا ہے جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔ مسند احمد، بیھقی عن عائشة

۸۰۸۱..... اے عائشہ! فحش گو نہ ہونا۔ مسلم عن عائشة

۸۰۸۲..... وہ شخص سب سے برا ہے جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔ ترمذی عن عائشة

۸۰۸۳..... اے عائشہ وہ لوگ سب سے برے ہیں جن کی زبانوں کی برائی سے بچنے کے لیے ان کی عزت کی جاتی ہے۔ ابو داؤد عن عائشه

۸۰۸۴..... اے عائشہ! اللہ تعالیٰ بد خلق اور بدزبانی کرنے والے شخص کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔ ابو داؤد عن عائشة

۸۰۸۵..... ہر بد خلق کے لیے جنت حرام ہے کہ وہ اس میں داخل ہو۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت، الحلية عن ابن عمرو

۸۰۸۶..... جب کوئی شخص تمہاری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جو اسے معلوم ہے تو تم اس کی وہ بات جو تمہیں معلوم ہے اس کی طرف منسوب نہ کرو، کیونکہ اس کا اجر تمہیں ملے گا اور اس کا نقصان اسی کو پہنچے گا۔ ابن منیع عن ابن عمر

۸۰۸۷..... اللہ تعالیٰ بداخلاق اور بدزبان کو پسند نہیں فرماتے، اور نہ بازاروں میں چیخنے والے کو۔ الحلية عن جابر

۸۰۸۸..... اللہ تعالیٰ بداخلاق اور بدزبان سے نفرت کرتے ہیں۔ مسند احمد، عن اسامة

۸۰۸۹..... بے شک بداخلاقی اور بدزبانی (کی) اسلام میں (اجازت) نہیں سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابویعلی عن جابر بن سمرة

۸۰۹۰..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کی فحش گوئی (کی وجہ سے اس سے) بچنے کے لیے اسے چھوڑ دیں۔

بیھقی، ابو داؤد، ترمذی عن عائشة

۸۰۹۱..... بے ہودہ گوئی بے برکتی (کا باعث) ہے اور بد خلقی کمینگی (کی علامت) ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۸۰۹۲..... (مسلمان) مردوں کو گالیاں دینے والا ہلاکت (کی کھائی) میں جھانکنے والے کی طرح ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۸۰۹۳..... مسلمان کو گالی دینے والا ہلاکت میں جھانکنے والے کی طرح ہے۔ البزار عن ابن عمرو

۸۰۹۴..... مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ مسند احمد، بیھقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن ابن مسعود، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه، ابو داؤد عن سعد، طبرانی فی الکبیر عن عبدالله بن مغفل وعمروبن النعمان بن وقرن، دارقطنی فی الافراد عن جابر

۸۰۹۵..... مؤمن کو گالی دینا کھلا گناہ اور اسے قتل کرنا کفر ہے مسلمان کا مال اس کے خون کی طرح حرام ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۰۹۶..... آدمی کے (برا ہونے کے) لئے اس کا بدزبان، بے ہودہ گو اور بخیل ہونا کافی ہے۔ بیھقی عن عقبة بن عامر

۸۰۹۷..... بداخلاقی اگر (چلنے والی) مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق بہت بری ہوتی۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن عائشة

۸۰۹۸..... بدزبانی سے منع کیا گیا ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمرو

۸۰۹۹..... جسم کا ہر عضو زبان کی سختی کی شکایت کرتا ہے۔ ابویعلی، بیھقی عن ابی بکر

۸۱۰۰..... فحش گوئی جس میں بھی ہوئی اسے عیب دار بنادے گی، اور جس میں بھی حیا ہوئی اسے شاندار بنادے گی۔

مسند احمد، بخاری فی الادب، ترمذی، ابن ماجه، عن انس

گالی کی ابتداء کرنے پر وبال ہوگا

۸۱۰۱..... آپس میں گالیاں دینے والے جو کچھ کہیں اس کا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے اور جب مظلوم تجاوز کرے تو اس پر بھی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۱۰۲۔۔۔ آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دو شیطان ہیں جو آپس میں گندی گالیاں اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی الادب عن عیاض بن حمار

۸۱۰۳۔۔۔ مسلمان کو کافر کی گالی دے کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔ حاکم، بیہقی، عن سعید بن زید

۸۱۰۴۔۔۔ پاکدامن عورت پر تہمت لگانا ایک سال کے اعمال برباد کر دیتا ہے۔ البزار، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن حذیفة

۸۱۰۵۔۔۔ سب سے بڑا سود عزتوں کی پامالی ہے، اور سب سے سخت گالی کسی کی برائی بیان کرنا ہے اور اسے نقل کرنے والا گالی دینے والوں میں سے ایک ہے۔ عبدالرزاق، بیهقی فی شعب الایمان، عن عمرو بن عثمان مرسلاً

۸۱۰۶۔۔۔ سب سے بڑا سود، آدمی کا اپنے بھائی پر گالی کے ذریعہ فضیلت حاصل کرنا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابی نجیح مرسلاً

۸۱۰۷۔۔۔ سب سے بڑا سود مسلمان کی ناحق آبروریزی کرنا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن سعید بن زید، مر برقم ۸۰۵۹

۸۱۰۸۔۔۔ سب سے کم درجہ کا سود (یہ ہے کہ) جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرنے والا (بدبخت) ہو، اور سب سے بڑا سود آدمی کا اپنے بھائی کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ہے۔ ابو الشیخ فی التوبیخ عن ابی هریرة رضی الله عنه

ہوا کو گالی دینا

۸۱۰۹۔۔۔ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، اللہ تعالیٰ سے اس (ہوا) کی بھلائی اور جو کچھ خیر اس میں ہے اور جو کچھ بھلائی وہ دے کر بھیجی گئی ہے اس کا سوال کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر اور جو شر اس میں ہے اور جو شر دے کر یہ بھیجی گئی ہے پناہ مانگو۔ نسائی، حاکم عن ابی

۸۱۱۰۔۔۔ ہوا کو گالی نہ دو، اور جب ناموافق ہوا دیکھو تو کہو! اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جس کا اسے حکم دیا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور آپ کی پناہ چاہتے ہیں اس ہوا سے اور جو کچھ اس میں ہے اور جس برائی کا اسے حکم دیا گیا ہے اس سے۔

ترمذی عن ابی

۸۱۱۱۔۔۔ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ یہ حکم کی پابند ہے کیونکہ جس نے کسی ایسی چیز پر لعنت کی جو (لعنت کی) اہل و حقدار نہ تھی تو لعنت اس (لعنت کرنے والے) پر لوٹ آئے گی۔ ابو داؤد، ترمذی عن ابن عباس

۸۱۱۲۔۔۔ اے عائشہ! مجھے اس بات کا اطمینان نہیں کہ اس میں عذاب نہیں ہوگا، ایک قوم کو ہوا کے ذریعہ عذاب دیا گیا، اور ایک قوم نے عذاب دیکھا تو انہوں نے کہا: اس بادل سے ہم پر بارش ہوگی۔ مسلم عن عائشة

۸۱۱۳۔۔۔ ہوا اللہ تعالیٰ کی روح ہے جو (اللہ تعالیٰ کی) رحمت (کی بارش) لاتی ہے، اور (کبھی) عذاب لاتی ہے جب تم اسے ناموافق دیکھو تو اسے گالی مت دو، اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگو۔

بخاری فی الادب، ابو داؤد، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

ہوا کو گالی دینے کی مذمت

۸۱۱۴۔۔۔ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ وہ رحمت الٰہی ہے، رحمت اور عذاب کو لاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو، اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۱۱۵۔۔۔ ہوا کسی قوم کے لیے عذاب اور دوسروں کے لیے رحمت بنا کر بھیجی جاتی ہے۔ فردوس عن عمر

تشریح:۔۔۔ غزوۂ خندق میں کفار کے لیے عذاب اور مسلمانوں کے لیے رحمت تھی۔

۸۱۱۶۔۔۔ قوم عاد پر جو ہوا چلائی گئی تھی تو وہ میری اس انگوٹھی جتنی تھی۔ الحلیة عن ابن عباس

تشریح:.....یعنی آتنی معمولی تھی لیکن پھر بھی پوری قوم کا صفایا کردیا۔

۸۱۱۷.....جنوبی ہوا جنت سے آئی ہے اسی ہوا سے پھل لگتے ہیں، جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، اس میں لوگوں کے لیے کئی نفع بخش چیزیں ہیں، اور شمالی ہوا جہنم سے آئی ہے وہ کسی باغ کے قریب سے گزرتی ہے، جسے اس کا ایک جھونکا پہنچتا ہے اسی وجہ سے اس کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ابن ابی الدنیا فی کتاب السحاب وابن جریر وابوالشیخ العظمۃ وابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۸۱۱۸.....ہوا کو گالی نہ دیا کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔الشافعی، بیھقی فی المعرفۃ عن صفوان بن سلیم،مرسلاً

فحش گوئی.....از اکمال

۸۱۱۹.....اللہ تعالیٰ بکواسی اور بدزبان کو پسند نہیں فرماتے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فحش گوئی، بدزبانی، پڑوس کی برائی اور قطع رحمی ظاہر نہ ہوجائے یہاں تک کہ امانتدار کو خیانت اور خائن کو امانت سونپی جائے گی۔حاکم عن ابن عمرو

۸۱۲۰.....اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان سے نفرت کرتے ہیں۔

مسند احمد، ابویعلی والرویانی، ابن حبان والباوردی، سعید بن منصور عن اسامۃ بن زید،خطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۲۱.....اللہ تعالیٰ فحش گو، بدزبان کو ناپسند کرتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن اسامۃ،طبرانی فی الکبیر والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۸۱۲۲.....جس کی فحش گوئی کے ڈر سے لوگ اسے چھوڑ دیں وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برے مرتبہ میں ہوگا۔ابو داؤد عن عائشۃ

۸۱۲۳.....وہ شخص قیامت کے روز انتہائی برا ہوگا، جس کی مجلس سے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے بچا جائے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن عائشۃ. وھو حسن

۸۱۲۴.....آدمی کے (گنہگار ہونے کے) لیے اتنا کافی ہے کہ وہ فحش گو، بدزبان اور بخیل ہو۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عقبۃ بن عامر

۸۱۲۵.....فحش گوئی اگر کوئی انسان ہوتی تو بہت برا انسان ہوتی۔ابونعیم عن عائشۃ

۸۱۲۶.....سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی گالی کے ذریعہ اپنے بھائی پر فضیلت حاصل کرے، سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے عرض کیا: کوئی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ لوگوں کو گالی دے اور لوگ ان دونوں (والدین) کو گالیاں دیں۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب

۸۱۲۷.....اے عائشہ! (کبھی) فحش گو نہ بننا۔مسلم عن عائشۃ،مر برقم، ۸۰۸۱

۸۱۲۸.....سب سے بڑا سود عزتوں کی پامالی ہے، اور سب سے سخت گالی دوسرے کی ہجو اور برائی بیان کرنا ہے اور برائی کی بات نقل کرنے والا، گالی دینے والوں میں سے ایک ہے۔عبدالرزاق بیھقی عن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان،مرسلاً

۸۱۲۹.....سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کو گالی دینے میں (زبان) درازی کرے، اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے عرض کیا: آدمی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ آدمی کسی کے والدین کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کے والدین کو برا بھلا کہے۔طبرانی فی الکبیر عن قیس بن سعد

۸۱۳۰.....سب سے بڑا سود یہ ہے کہ انسان اپنے بھائی پر گالی کے ذریعہ بڑائی حاصل کرے۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن ابی نجیح عن ابیہ

۸۱۳۱ ... قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے انبیاء علیہم السلام کو پھر میرے صحابہ کو اور (عام) مسلمانوں کو گالی دی ہوگی۔
الحلية عن ابن عباس

جس گالی کی اجازت ہے......از اکمال

۸۱۳۲ ...... اے صبار! جو تمہیں گالی دے تم بھی اسے برا بھلا کہہ لو۔

ابن عساکر عن مجاهد، مرسلاً، الواقدی وابن عساکر عن سعيد بن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه عن جده

۸۱۳۳ ... تم میں سے اگر لازماً کوئی اپنے ساتھی کو گالی دے تو اس پر الزام نہ لگائے نہ اس کے والدین کو گالی دے اور نہ اس کی قوم کو برا بھلا کہے لیکن اگر اسے علم ہو تو وہ یوں کہہ دے تو تو بڑا بخیل ہے یا یہ کہے: تو تو بڑا بزدل ہے یوں کہے: تو تو بڑا جھوٹا ہے یا کہے: تو بڑا عاجز ہے۔

طبرانی فی الکبير عن جيب بن سليمان بن سمرة عن ابيه عن جده

تشریح: ...... کیونکہ انسان اپنے بارے عیب برداشت کر لیتا ہے لیکن والدین یا قوم کے بارے میں برائی کا تحمل نہیں ہوتا، اسی واسطے آگے جتنے نازیبا الفاظ ذکر کیے گئے ہیں سب میں فرد واحد کی توہین ہے۔

۸۱۳۴ ... تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو گالی دے تو وہ اس کے خاندان، والد اور ماں کو برا بھلا نہ کہے اگر وہ اس کے بارے میں (کوئی عیب) جانتا ہے تو یہ کہہ دے تو بخیل ہے، تو بزدل ہے تو جھوٹا ہے اگر اسے اس کا علم ہو۔ ابن السنی فی عمل اليوم والليلة عن الحسن، مرسلاً

زمانے کو گالی

۸۱۳۵ ... تم میں سے کوئی زمانہ کو گالی نہ دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں اور ہرگز تم میں سے کوئی انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم ایک مسلمان آدمی ہے۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۱۳۶ ...... تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: زمانے کی ہلاکت ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۱۳۷ ... زمانہ کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۱۳۸ ...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ انسان مجھے غصہ دلاتا ہے وہ اس طرح کہ زمانہ کو گالیاں دیتا ہے جبکہ میں زمانہ (کو چلانے والا) ہوں میرے ہاتھ میں سب اختیار ہے میں رات دن کو پلٹتا ہوں۔ مسند احمد، بیهقی، ابوداؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۱۳۹ ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے انسان ناراض کرتا ہے، وہ کہتا ہے: زمانہ کا ستیاناس ہو جبکہ میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں، اس کے رات دن لاتا ہوں اور جب چاہوں گا ان دونوں کو سمیٹ لوں گا۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

الاکمال

۸۱۴۰ ... جس نے کہا اللہ تعالیٰ دنیا کا ناس کرے تو دنیا کہتی ہے: اللہ تعالیٰ اس کا ناس کرے جو ہم میں سے رب کا زیادہ نافرمان ہے۔

الديلمی عن المغيرة بن حفص

۸۱۴۱ ... زمانہ کو گالی نہ دو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں زمانہ (کو چلانے والا) ہوں، میرے لیے ہی رات ہے میں ہی اسے نیا اور پرانا کرتا ہوں، بادشاہوں کو ختم کرتا ہوں، اور (ان کی جگہ نئے) بادشاہوں کو لاتا ہوں۔ ابن عساکر فی معجمه وابن النجار عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۱۴۲ ... زمانہ کو گالی نہ دو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں دنوں اور راتوں کو نیا کرتا ہوں اور بادشاہوں کے بعد

بادشاہوں کولاتا ہوں۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۴۳.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا (لیکن) اس نے مجھے قرض نہیں دیا، میرے بندے نے انجانے میں مجھے برا بھلا کہا، وہ کہتا ہے: ہائے زمانہ، ہائے زمانہ، جبکہ میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں۔ابن جریر، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

مردوں کو گالی دینے کی ممانعت.....از اکمال

۸۱۴۴.....مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اپنے اعمال (کے بدلہ) کو پہنچ چکے۔ابن النجار عن عائشۃ

۸۱۴۵.....اپنے مردوں کو گالی نہ دیا کرو، کیونکہ انہیں گالی دینا حلال نہیں۔طبرانی عن ابن عمر

۸۱۴۶.....ان لوگوں کا کیا ہے جو گالیوں سے مردوں (کی ارواح) کو تکلیف دیتے ہیں؟ خبردار! مردوں کو گالی دے کر زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

ابن سعد عن ھشام بن یحییٰ المخزومی عن شیخ لہ

۸۱۴۷.....مردوں کو گالی نہ دو، ورنہ تم زندوں کو تکلیف دو گے خبردار! بدزبانی (قابل) ملامت ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ام سلمۃ

نبی ﷺ کا لوگوں کو ڈانٹنا ان کے لیے باعث رحمت وقدرت ہے

۸۱۴۸.....(عائشہ!) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب کے ساتھ کیا شرط رکھی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ! میں بھی بشر ہوں تو جس کسی مسلمان کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں (گناہوں سے) پاکی اور (نامۂ اعمال میں) اجر بنادے۔

مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۸۱۴۹.....اے ام سلیم! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب کے ساتھ شرط رکھی ہے؟ میں نے کہا: میں تو بشر ہوں، جیسے بشر راضی ہوتا ہے میں (بھی ایسے ہی) راضی ہوتا ہوں، اور جیسے بشر غضبناک ہوتے ہیں میں (بھی) ناراض ہوتا ہوں تو اپنی امت میں سے میں نے جس کے حق میں کوئی ایسی بددعا کی ہو جس کا وہ اہل وحقدار نہ ہو تو آپ اسے اس کے لیے طہارت وپاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادیں، جس کے ذریعہ وہ قیامت میں قرب حاصل کرے۔مسند احمد مسلم عن انس

۸۱۵۰.....اے اللہ! میں نے آپ سے ایک عہد لیا ہے جس کی آپ ہرگز مخالفت نہیں فرمائیں گے، میں تو بشر ہوں، جس مؤمن کو میں نے اذیت پہنچائی ہو یا کوڑا مارا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں، دعا، پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادے جو اسے قیامت کے روز آپ کے نزدیک کردے۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۵۱.....اپنی امت میں سے میں نے کسی کو غصہ میں گالی دی ہو یا اس پر معمولی لعنت کی ہو، تو میں بھی آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہوں، میں ایسے ہی غصہ ہوتا ہوں جیسے وہ غصہ ہوتے ہیں اور مجھے تو اللہ تعالیٰ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے تو اس (لعنت وگالی) کو اس کے لیے قیامت کے روز دعا کا ذریعہ بنادے۔مسند احمد، ابوداؤد عن سلمان

۸۱۵۲ میں تو بشر ہوں، اور میں نے اپنے رب سے شرط لگا رکھی ہے کہ میں نے جس مؤمن بندے کو گالی دی ہو، یا برا بھلا کہا ہو تو یہ اس کے لیے پاکی اور اجر کا ذریعہ بنادے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

الاکمال

۸۱۵۳.....بہت سے لوگ (میری خاص عادات میں) میری پیروی کرنا چاہتے ہیں جبکہ (ان معاملات میں) مجھے ان کی پیروی پسند نہیں، اے اللہ! میں نے جس کو مارا ہو یا گالی دی ہو تو اسے اس کے حق میں (گناہوں کا) کفارہ اور اجر بنادے۔ابن سعد عن ابی السوار العدوی عن خالہ

۸۱۵۴..... اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میرا اور میرے رب کا آپس میں جو خصوصی تعلق ہے اس میں میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں ایک بندہ ہوں جسے غصہ بھی آتا ہے، تو غصہ میں آکر میں نے اگر کسی مسلمان کے لیے بددعا کی ہو جا۔ ہر وہ شخص میری امت میں سے ہو، یا میرے اہل بیت میں سے یا میری ازواج میں سے ہے تو اسے اس کے لیے برکت مغفرت، رحمت اور پاکیزگی کا باعث بنادے۔

الشیرازی فی الالقاب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۸۱۵۵..... میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اپنی امت میں سے میں نے جس کے لیے بددعا کی ہو تو اسے اس کے لیے مغفرت بنادے۔

مسند احمد عن انس

۸۱۵۶..... میں (جب تمہارے پاس ہوتا ہوں تو) تم سے ناراض ہو جاتا ہوں تمہیں ڈانٹتا ہوں، پھر جب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں تو میں کہتا ہوں: اے اللہ! میں جوان پر غضبناک ہوا یا ان کو گالی دی تو اسے ان کے حق میں برکت مغفرت، رحمت اور دعا بنادے، کیونکہ یہ میرے اہل وعیال ہیں اور میں ان کی خیر خواہی کرنے والا ہوں۔ طبرانی عن سمرۃ

آپ کا ڈانٹنا بھی رحمت ہے

۸۱۵۷..... اے پروردگار! میں آپ سے عہد کرتا ہوں جس کی آپ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائیں گے، کیونکہ میں تو بشر ہوں، تو جس مؤمن کو میں نے تکلیف پہنچائی ہو، یا اسے گالی دی ہو یا اسے درہ مارا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی، قربت اور دعا کا ذریعہ بنادے قیامت کے روز اس کے ذریعہ آپ اسے اپنے قریب کرلیں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۵۸..... اے اللہ! میں تو بشر ہوں، تو جس مؤمن کے لیے میں نے بددعا کی ہو یا برا بھلا کہا یا اسے درہ مارا ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت بنادے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ابی شیبہ، عن ابی ھریرۃ

۸۱۵۹..... اے اللہ! میں بشر ہوں، تو جس مؤمن کے لیے میں نے بددعا کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت کا باعث بنادے۔

مسند احمد، عن ابی الطفیل وامرأتہ سودۃ

۸۱۶۰..... اے اللہ! میں بشر ہوں، مجھے بھی ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے بشر کو آتا ہے اور میں بھی ایسے ہی راضی ہوتا ہوں جیسے بشر راضی ہوتے ہیں، تو اپنی امت میں سے میں نے جس کسی پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت بنادے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الطفیل

۸۱۶۱..... اے اللہ! محمد (ﷺ) بشر (ہیں) ہے اسے ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے بشر کو آتا ہے، میں آپ سے عہد لے چکا ہوں، جس کی آپ ہرگز مخالفت نہیں کریں گے، تو جس مؤمن کو میں نے اذیت پہنچائی ہو یا گالی دی ہو یا درہ مارا ہو تو اسے اس کے لیے (گناہوں کا) کفارہ اور قربت کا ذریعہ بنادیں جس کی بدولت قیامت کے روز آپ اسے اپنے قریب کریں۔ مسلم عن ابی ھریرۃ

۸۱۶۲..... اے اللہ! میں نے آپ سے ایک عہد کیا ہے جسے آپ قیامت کے دن مجھ سے پورا فرمائیں گے، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے، میں نے جس مسلمان کو اذیت پہنچائی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو یا مارا پیٹا ہو یا اسے گالی دی ہو تو یہ اس کے حق میں دعا، پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادے، جس کی بدولت آپ اسے اپنے قریب کرلیں کیونکہ میں تو بشر ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد وعبدالرحمن بن حمید وابن منیع ابویعلی، سعید بن منصور عن ابی سعید

۸۱۶۳..... اے اللہ! میں تو بشر ہوں تو جس مسلمان کو میں نے برا بھلا کہا یا لعن طعن کیا ہو یا کوڑا مارا ہو تو اس کے حق میں اسے پاکیزگی اور اجر کا ذریعہ بنادے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم عن جابر، ھو برقم ۸۱۵۸

۸۱۶۴..... اے اللہ! میں نے دور جاہلیت میں جس پر لعنت کی ہو اور پھر وہ مسلمان ہو گیا تو یہ اس کے حق میں اپنے ہاں قربت کا ذریعہ بنادے۔

طبرانی فی الکبیر عن معاویۃ

تشریح: ......یعنی وہ شخص پہلے مسلمان نہیں تھا کافروں میں شامل تھا تو اس وقت میں نے اس کے خلاف بددعا یا لعنت کی ہو تو یہ بھی اس کے لیے قربت کا ذریعہ بنادے۔ کیا شان ہے! اتنا شفیق اور مہربان نبی پھر بھی کوئی دور رہے تو اس کی کم بختی ہے!

۸۱۶۵......اے اللہ! کچھ لوگ (میری خاص باتوں میں) میری اتباع کرتے ہیں جبکہ مجھے ان کی اتباع اچھی نہیں لگتی، اے اللہ! میں نے جسے مارا ہو یا گالی دی ہو تو اسے اس کے حق میں کفارہ اور اجر کا باعث بنادے۔ مسند احمد عن خال ابی السوار العدوی

۸۱۶۶......میں نے اپنے رب سے یہ شرط رکھی ہے جس کی خلاف ورزی نہیں ہوگی میں نے عرض کیا: میں بشر ہوں، میں اسی طرح غصہ ہوتا ہوں جس طرح انسان غصہ ہوتے ہیں اور ایسے ہی غمگین ہوتا ہوں جیسے وہ ہوتے ہیں تو میں نے جس مسلمان کو مارا پیٹا ہو یا برا بھلا کہا ہو یا لعنت کی ہو یا کوئی اذیت پہنچائی ہو تو اسے اس کے حق میں مغفرت رحمت اور قربت کا ذریعہ بنادے، جس کی بدولت اسے آپ اپنے نزدیک کریں۔
مسند احمد، ابن عساکر عن عائشة

۸۱۶۷ ...(اے اللہ!) میں بھی آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہوں، تو جس مسلمان کو میں نے ناحق گالی دی ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں دعا بنادے۔ ابن ابی شیبه، مسند احمد عن سلمان

۸۱۶۸ ... عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب سے کیا شرط رکھی ہے؟ میں نے عرض کیا اے میرے رب! میں انسان ہوں مجھے ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے اور لوگ غضبناک ہوتے ہیں تو جس مسلمان کو میں نے بددعا دی ہو تو اسے اس کے حق میں دعا بنادے۔
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشة

لعن طعن کرنے کی ممانعت

۸۱۶۹......لعنت جب لعنت کرنے والے کے منہ سے نکلتی ہے تو دیکھتی ہے اگر تو اسے جس طرف وہ بھیجی گئی راستہ مل جائے تو چلی جاتی ہے ورنہ اسی کی طرف لوٹ آتی ہے جہاں سے نکلی تھی۔ بیهقی فی شعب الایمان عن عبدالله

۸۱۷۰......بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے چنانچہ آسمانی دروازے اس کے سامنے بند کردیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف لوٹتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس کے سامنے بند کردیئے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں مڑنا شروع کردیتی ہے (وہاں بھی) جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو جس پر لعنت کی ہوتی ہے اس کی طرف لوٹ آتی ہے، پھر اگر وہ لعنت کا اہل ہو تو ٹھیک ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔ ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۸۱۷۱ اس سے اتر پڑو، ہمارے ساتھ کوئی ملعون چیز نہ رکھو (لوگو!) اپنے لیے، اپنی اولاد اور اپنے مال کے لیے بددعا نہ کیا کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی ایسی گھڑی میں اتفاق نہ کرو کہ جس میں اس سے سوال کیا جائے اور وہ تمہارے خلاف دعا قبول کرلے۔ مسلم عن جابر

تشریح: ......حضور ﷺ نے جب سنا کہ کوئی شخص اپنے اونٹ پر لعنت بھیج رہا ہے تو فرمایا اسے اب چھوڑ دو، ہمارے قافلہ میں ملعون چیز نہیں ہونی چاہیے۔

۸۱۷۲ یہ اپنے اونٹ پر لعنت بھیجنے والا کون ہے؟ اس سے اترو اور ہمارے ساتھ کوئی ملعون چیز نہ رہنے دو، (لوگو!) اپنے آپ پر، اپنی اولاد اور اپنے مال پر لعنت نہ بھیجا کرو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی گھڑی میں اتفاق نہ کرو کہ جس میں اس سے کسی عطیہ کا سوال کیا جائے اور وہ تمہاری دعا قبول کرلیں۔ مسلم، ابوداؤد عن جابر

جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت

۸۱۷۳ اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ وہ سواری نہیں رہ سکتی جس پر لعنت کی گئی ہو۔ مسلم عن ابی برزة

۸۱۷۴.....اللہ تعالیٰ کی لعنت اس کے غضب اور (جہنم کی) آگ کی لعنت نہ کیا کرو۔ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن سمرۃ

۸۱۷۵.....مجھے لعنتیں کرنے والا، بنا کر نہیں بھیجا گیا۔طبرانی فی الکبیر عن کرز بن اسامۃ

۸۱۷۶.....مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا (بلکہ) مجھے (تو) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔بخاری فی الادب، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۷۷.....میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ ہر وقت لعنت نہ کرنا۔مسند احمد، بخاری فی التاریخ، طبرانی فی الکبیر جرموز بن اوس

۸۱۷۸.....مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ترمذی عن ابن عمر

۸۱۷۹.....لعنت کرنے والے قیامت کے روز نہ تو (کسی کی) سفارش کرنے والے ہوں گے اور نہ (کسی کے حق میں) گواہ ہوں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۸۱۸۰.....صدیق (اکبر) کے لیے مناسب نہیں کہ وہ زیادہ لعنت کرے۔مسند احمد مسلم عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۸۱۸۱.....میں تمہیں لعنت کرنے سے روکتا ہوں۔ابن سعد عن جرموز الجھنی

۸۱۸۲.....مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عبداللہ بن عامر وابن مسعود

۸۱۸۳.....مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے، جس نے کسی مؤمن مرد یا عورت پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ثابت بن الضحاک الانصاری

۸۱۸۴.....مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے، جس نے کسی مؤمن کو کافر کیا تو وہ ان میں سے ایک کا مستحق ہوا۔طبرانی فی الکبیر عنہ

تشریح:.....یعنی لعنت یا کفر اس واسطے ہوش سے بولنا چاہیے۔

۸۱۸۵.....مؤمن کو زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔حاکم، بیہقی عن ابن عمر

۸۱۸۶.....فیصلہ کرنے والا (حاکم) لعنت کرنے والا نہیں ہوتا، اور نہ لعنت کرنے والے کو شفاعت کی اجازت ہوگی۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۸۱۸۷.....اللہ تعالیٰ کی لعنت اللہ کے غضب اور آگ کی لعنت نہ کیا کرو۔ابو داؤد الطیالسی، ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن سمرۃ

۸۱۸۸.....یہ دو باتیں جمع نہیں ہوسکتیں کہ لعنت کرنے والے صدیق ہوں۔حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۸۹.....اے ابوبکر! لعنت کرنے والے اور صدیق! رب کی کعبہ کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا۔الحکیم، بیہقی عن عائشہ

۸۱۹۰.....جولاہوں پر لعنت نہ کیا کرو، کیونکہ سب سے پہلے جس نے کپڑا بنا وہ تمہارے والد آدم علیہ السلام ہیں۔الرافعی عن انس

۸۱۹۱.....جس نے اپنے والدین پر لعنت کی وہ ملعون ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۹۲.....اگر تم سے ہو سکے کہ کسی چیز پر لعنت نہ کرو تو ایسا ہی کرو، کیونکہ لعنت جب لعنت کرنے والے (کے منہ) سے نکلتی ہے اور ملعون اس کا مستحق ہو تو اسے پہنچ جاتی ہے اور اگر ملعون اس کا اہل نہ (بلکہ) لعنت کرنے والا اہل ہو اس پر آپڑتی ہے اور اگر وہ بھی اہل نہ ہو تو کسی یہودی، نصرانی یا مجوسی پر آپڑتی ہے اگر تم سے ہو سکے کہ کبھی بھی کسی چیز پر لعنت نہ کرو تو ایسا کرنا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۸۱۹۳.....بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے تو آسمانی دروازے اس کے سامنے بند کردیئے جاتے ہیں تو وہ زمین کی طرف اتر آتی ہے تو زمینی دروازے بھی اس کے سامنے بند کردیئے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں مڑتی ہے جب اسے راستہ نہ ملے تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی اگر وہ (واقعی ملعون) ہو تو اس پر جا پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر بیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۸۱۹۴ لعنت جب کسی شخص کی طرف بھیجی جاتی ہے اگر اسے اس کی طرف کوئی راستہ ملے یا وہ اس میں کوئی راستہ پالے تو درست ورنہ وہ کہتی ہے: اے میرے رب! مجھے فلاں شخص کی طرف بھیجا گیا اور میں نے اس کے پاس کوئی راستہ نہیں پایا، اور نہ اس میں کوئی راہ پائی، تو اس سے کہا جاتا ہے: تو جہاں سے آئی ہے وہاں لوٹ جا۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۸۱۹۵۔۔۔۔ اس (اونٹنی) کو ہم سے دور کردو کیونکہ تمہاری (لعنت) قبول کرلی گئی۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔۔۔ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جارہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تو آپ نے فرمایا۔

۸۱۹۶۔۔۔۔ اس سے اپنا سامان اتارلو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہوچکی ہے۔ ابن حبان عن عمران بن حصین

تشریح:۔۔۔۔ ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۸۱۹۷۔۔۔۔ جس اونٹنی پر لعنت کی گئی ہے وہ ہمارے ساتھ نہ رہے۔ مسند احمد، ابن حبان، عن ابی برزۃ

۸۱۹۸۔۔۔۔ میرے ساتھ کوئی ملعون چیز نہیں رہ سکتی۔ مسند احمد عن عائشہ

حرف القاف۔۔۔۔۔ گمان سے بات کرنا

۸۱۹۹۔۔۔۔ آدمی کی بری سواری لوگوں کا گمان ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن حذیفۃ

تشریح:۔۔۔۔ یعنی لوگوں کا گمان ہے یہ بات ایسی ہے۔

حرف الکاف۔۔۔۔۔ جھوٹ کی ممانعت

۸۲۰۰۔۔۔۔ ہر قسم کا جھوٹ گناہ ہے (بجز اس کے) جس سے کسی مسلمان کو نفع پہنچایا جائے یا اس کے ذریعہ دین کا دفاع کیا جائے۔ الرویانی عن ثوبان

۸۲۰۱۔۔۔۔ جھوٹ چہرے کو سیاہ کردیتا ہے اور چغل خوری عذاب قبر (کا باعث) ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان

۸۲۰۲۔۔۔۔ انسان جب کوئی معمولی جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کا) فرشتہ اس جھوٹ کی بدبوکی وجہ سے ایک میل دور ہوجاتا ہے۔

ترمذی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

۸۲۰۳۔۔۔۔ سب سے زیادہ خطا کار جھوٹی زبان ہے۔ ابن لال عن ابن مسعود، ابن عدی فی الکامل عن ابن عباس

۸۲۰۴۔۔۔۔ رنگریز اور سنار سب سے زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۸۲۰۵۔۔۔۔ میں تمہیں جھوٹی بات سے روکتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویۃ

۸۲۰۶۔۔۔۔ جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ایمان سے دور ہے۔ مسند احمد، ابوالشیخ فی التوبیخ وابن لال فی مکارم الاخلاق عن ابی بکر

۸۲۰۷۔۔۔۔ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی بات کو بیان کردے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۰۸۔۔۔۔ مرد کے لیے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۰۹۔۔۔۔ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات آگے کو بیان کردے اور انسان کے بخیل ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ کہے کہ میں اپنا حق ذرا بھی نہیں چھوڑوں گا اسے وصول کرکے رہوں گا۔ حاکم عن ابی امامۃ

۸۲۱۰۔۔۔۔ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کہو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس بات میں جھوٹ بول رہے ہو۔

بخاری فی الادب، ابوداؤد، عن سفیان بن اسید، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن النواس

۸۲۱۱۔۔۔۔ مؤمن میں ہر عادت پیدا کی جاتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ ابویعلی عن سعد

۸۲۱۲۔۔۔۔ جھوٹ نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی امامۃ

۸۲۱۳......جھوٹ (جیسا کہا ہو) جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے، یہاں تک کہ معمولی جھوٹ بھی لکھا جاتا ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت عمیس

۸۲۱۴......جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

مذاق میں جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے

۸۲۱۵......اس شخص کے لیے خرابی ہی خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں بیان کرے۔

مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد، حاکم عن معاویۃ بن حیدۃ

الاکمال

۸۲۱۶......بندہ معمولی سا جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کا) فرشتہ اس جھوٹ کی بدبو سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۲۱۷......(جھوٹے شخص یا) جھوٹ کی سنجیدگی اور مذاق اچھی نہیں، اور نہ ایسا ہوتا ہے کہ (جھوٹا) آدمی اپنے بیٹے سے وعدہ کرتا ہے اور پھر اسے پورا نہیں کرتا، اور سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے، سچے شخص کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے سچ کہا اور نیکی کی ہے اور جھوٹے آدمی کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا، اور آدمی سچ بولتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (انتہائی سچ بولنے والا) لکھا جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پرلے درجہ کا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔حاکم، بیہقی عن ابن مسعود

۸۲۱۸......خبردار! جھوٹ چہرہ سیاہ کر دیتا ہے اور چغل خوری عذاب قبر (کا باعث) ہے۔ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر عن ابی برزۃ

۸۲۱۹......جھوٹ سے بچا کرو، کیونکہ جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا (رہتا) ہے اور جھوٹ کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے اور تم لوگ سچ کی عادت اپناؤ! کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے۔

اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی سچ بولتا (رہتا) ہے اور سچ کے مواقع تلاش کرتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ابو داؤد عن ابن مسعود

۸۲۲۰......جھوٹ رزق (کے اسباب) کو کم کر دیتا ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۲۱......جھوٹ اور بھوک کو (کبھی) جمع نہ کرنا۔مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن اسماء بنت یزید

فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس کھانا آیا تو آپ نے ہم سے کہا تو ہم نے عرض کیا ہمیں اشتہا نہیں تو آپ نے فرمایا، معلوم ہوا تعلیم نبوی یہی ہے کہ بھوک لگی ہو تو صاف بتا دیں کہ بھوک ہے۔

۸۲۲۲......جھوٹ ایمان کے برخلاف ہے۔ابن عدی فی الکامل، بیہقی عن ابی بکر، قال البیہقی اسنادہ ضعیف والصحیح موقوف

۸۲۲۳......اس کے خائن ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کرو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو جبکہ تم اس میں جھوٹے ہو۔

طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن سفیان بن اسید الحضرمی

۸۲۲۴......آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردے۔

ابو داؤد حاکم، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، العسکری فی الامثال عن ابن عمر

۸۲۲۵... کیا عجیب بات ہے کہ تم لوگ جھوٹ میں ایسے پڑ رہے ہو جیسے پروانے آگ میں پڑتے ہیں؟ابن لال عن اسماء بنت یزید

۸۲۲۶... جھوٹا شخص ملعون ہے ملعون۔الدیلمی عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۲۲۷... عائشہ! احتیاط سے کام لو! کیا تمہیں معلوم نہیں یہ انگلیوں کے پوروں کا جھوٹ ہے۔(ابونعیم عن عائشہ) فرماتی ہیں نبی علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو میں اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کے سر سے، جوئیں تلاش کر رہی تھی اور میں ایسے ہی انگلیاں پھیر رہی تھی تو آپ نے یہ فرمایا۔

جھوٹ کی تلقین کرنا بھی گناہ ہے

۸۲۲۸... لوگوں کو تلقین نہ کرو ورنہ وہ جھوٹ بولنے لگ جائیں گے، کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کو اس کا علم نہ تھا کہ بھیڑیا انسان کو کھا جاتا ہے (لیکن) جب انہوں نے انہیں تلقین کی کہ مجھے خوف ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا تو انہوں نے کہا یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔

الدیلمی عن ابن عمر

تشریح:... اس ضمن میں وہ فرضی مسائل جن کا کسی نے سوچا بھی نہیں انہیں بطور اعتراض لوگوں سے بیان کرنا شامل ہیں۔

۸۲۲۹... آدمی اس وقت تک پورا ایماندار نہیں بنتا یہاں تک کہ ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے، اور اگرچہ سچا ہو پھر بھی جھگڑے کو ترک کر دے۔

مسند احمد طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۳۰... اے لوگو! جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ایمان کے برخلاف ہے۔مسند احمد عن ابی بکر

۸۲۳۱... جھوٹا شخص اپنے تئیں ذلیل ہونے کی وجہ سے ہی جھوٹ بولتا ہے۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۳۲... جس نے کسی باطل چیز سے (اپنے آپ کو) سجایا تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔العسکری فی الامثال عن جابر

نبی کریم ﷺ کے نام جھوٹ

تنبیہ:... محدثین کے ہاں مسلمہ اصول ہے کہ جس شخص نے ایک بار بھی حدیث نبوی میں جھوٹ بولا تو ساری زندگی اس کی کوئی روایت قبول نہیں کی جائے گی چاہے وہ بعد میں کتنا ہی سچا بن جائے، آپ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میرے متعلق جھوٹ بولے تو وہ جہنمی ہے معلوم ہوا ایسے شخص کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوگا، لوگ بلا تحقیق کہتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا، حدیث میں ہے جبکہ وہ فرمان رسول نہیں ہوتا اس واسطے بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

۸۲۳۳... میرے متعلق جھوٹ کسی عام آدمی پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں سو جس نے میرے متعلق جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔بیہقی عن المغیرۃ. ابو یعلی عن سعید ابن زید

۸۲۳۴... جس نے میرے ذمہ کوئی ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے۔

مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۳۵... میرے متعلق جھوٹ مت بولنا کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن علی

۸۲۳۶... میرے متعلق جھوٹ نہ بولنا اس لیے مجھ پر تہمت جہنم میں لے جائے گا۔ابن ماجہ عن علی

۸۲۳۷... جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے اس کے لیے جہنم میں ایک گھر بن رہا ہے۔مسند احمد عن ابن عمر

۸۲۳۸... جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

مسند احمد، بیہقی فی شعب الایمان، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن انس، مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن

الزبیر ،مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ،ترمذی عن علی ،مسند احمد، ابن ماجہ عن جابر وعن ابی سعید، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود ،ابو داؤد، مسند احمد، حاکم عن خالد بن عرفطۃ وعن زید بن ارقم،مسند احمد عن سلمہ بن الاکوع وعن عقبۃ بن عامر وعن معاویۃ بن ابی سفیان،طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید وعن سلمان بن خالد الخزاعی وعن صھیب وعن طارق بن اشیم وعن طلحہ بن عبید وعن ابن عباس وعن ابن عمروعن ابن عمرو عتبۃ بن غزوان وعن العرس بن عمیرۃ وعن عمار بن یاسر وعن عمران بن حصین وعن عمرو بن حارث وعن عمرو بن عتبۃ وعن عمروبن مرۃ الجھنی وعن المغیرۃ بن شعبۃ وعن یعلی بن مرۃ وعن ابی عبیدۃ ابن الجراح وعن ابی موسیٰ الاشعری،طبرانی فی الاوسط عن البراء وعن معاذ بن جبل وعن نبیط بن شریط وعن ابی میمون،دارقطنی فی الافراد عن ابی رمثہ وعن ابن الزبیر وعن ابی رافع وعن ام ایمن،خطیب عن سلمان الفارسی وعن ابی امامۃ،ابن عساکر عن رافع بن خدیج وعن یزید بن اس وعن عائشۃ،ابن صاعد فی طرقہ عن ابی بکر الصدیق وعن عمر بن الخطاب وعن سعد بن ابی وقاص وعن حذیفۃ بن اسید وعن حذیفہ بن الیمان وعن ابن مسعود،ابن الفرات فی جزئہ عن عثمان بن عفان،البزار عن سعید بن زید،ابن عدی فی الکامل عن اسامۃ بن زید وعن برید وعن سفینۃ وعن ابی قتادۃ،ابونعیم فی المعرفۃ عن جذع بن عمرو وعن سعد بن المدحاس وعن عبداللہ بن زغب،ابن قانع عبداللہ بن ابی اوفیٰ، حاکم فی المدخل عن عفان بن حبیب،عقیلی فی الضعفاء عن غزوان وعن ابی کبشۃ،ابن الجوزی فی مقدمۃ الموضوعات عن ابی ذر وعن ابی موسیٰ الغافقی

۸۲۳۹......جس نے میرے بارے جھوٹ بولا وہ جہنمی ہے۔مسند احمد عن عمر

جھوٹ پر چشم پوشی سے روکنا

۸۲۴۰......ہرگز جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرنا۔مسند احمد، ابن ماجہ عن اسماء بنت یزید

۸۲۴۱......تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان روزے اور قیام میں گزارا۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابی بکرۃ

تشریح:......کیونکہ انسان سے لغزش کا صدور لازمی امر ہے اور کمی کی صورت میں جھوٹ بن جائے گا۔

۸۲۴۲......تم اگر اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا ۔مسند احمد، ابو داؤد عن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ

الاکمال

۸۲۴۳......تم اگر اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔(مسند احمد، ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر، بیھقی، سعید بن منصور عن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ) فرماتے ہیں:ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا: آؤ تمہیں کوئی چیز دوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:تمہارا کیا دینے کا ارادہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا:میں اسے کھجور دیتی فرماتے ہیں آپ نے پھر یہ ارشاد فرمایا۔

خرافہ کی بات

۸۲۴۴......تمہیں معلوم ہے خرافہ کون تھا؟ خرافہ بنی عذرا کا ایک شخص تھا جسے جاہلیت میں جن اٹھا کر لے گئے تھے چنانچہ یہ کافی عرصہ ان میں رہا، پھر جنوں نے اسے انسانوں کی طرف واپس کر دیا، اس کے بعد وہ جنوں کی وہ عجیب باتیں جو اس نے ان میں دیکھی تھیں لوگوں سے بیان کرتا ،اس کے بعد سے لوگ کہنے لگے:خرافہ کی بات یہ ہے۔مسند احمد، ترمذی فی الشمائل عن عائشۃ

۸۲۴۵......اللہ تعالیٰ خرافہ پر رحم کرے وہ نیک آدمی تھا۔المفضل الضبی فی الامثال عن عائشۃ

وہ جھوٹ جس کی رخصت واجازت ہے

۸۲۴۶۔۔۔لوگوں میں صلح کراؤ چاہے جھوٹ کے ذریعہ ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابی کاهل

۸۲۴۷۔۔۔میں اسے جھوٹا شمار نہیں کرتا، جو لوگوں میں اصلاح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولتا ہے اور وہ مرد جو اپنی بیوی سے یا بیوی اپنے خاوند سے (جھوٹ) بولے۔ابو داؤد عن ام کلثوم بنت عقبة

۸۲۴۸۔۔۔تین مقامات پر جھوٹ بولنا جائز ہے: مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے، لڑائی میں اور وہ جھوٹ جو لوگوں میں صلح کے لیے بولا جائے۔

ترمذی عن اسماء بنت یزید

۸۲۴۹۔۔۔بنائی بات میں جھوٹ کی گنجائش ہے۔ابن عدی فی الکامل، بیهقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

تشریح:۔۔۔۔۔اسے توریہ کہتے ہیں مثلاً آپ علیہ السلام جب مدینہ سے نکلتے تو منافق پوچھتے لشکر کس جانب جائے گا، تو آپ مشرق کی طرف نکلنے کے بجائے مغرب کی طرف نکلتے اور یہی بتاتے کہ لشکر مغرب کی طرف جائے گا پھر آپ مغرب سے مشرق کی جانب مڑ جاتے۔

۸۲۵۰۔۔۔تین باتوں کے علاوہ ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے، وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولے، کیونکہ لڑائی تو دھوکہ ہے، مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور دو آدمیوں میں صلح کے لیے کوئی شخص جھوٹ بولے۔

طبرانی فی الکبیر وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة عن النواس

۸۲۵۱۔۔۔جو دو آدمیوں میں اصلاح کی غرض سے چغلی کھائے وہ جھوٹا نہیں۔ابو داؤد عن ام کلثوم بنت عقبه

۸۲۵۲۔۔۔جو شخص لوگوں میں صلح کرائے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات کی چغلی کھائے تو وہ جھوٹا نہیں ہے۔

مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، ترمذی عن ام کلثوم بنت عقبة، طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

الاکمال

۸۲۵۳۔۔۔توریہ میں اتنی گنجائش ہے جو عقلمند شخص کو جھوٹ سے بچا لیتی ہے۔الدیلمی عن علی

۸۲۵۴۔۔۔توریہ (پیچیدہ بات) میں جھوٹ (سے بچنے) کی گنجائش ہے۔ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن عمران بن حصین

۸۲۵۵۔۔۔سوائے تین مواقع کے ہر قسم کا جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے ایک وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور دوسرا وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، تیسرا وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولے۔ جنگ میں جھوٹ بولنے کی اس لیے ضرورت ہے کہ جنگ تو دھوکا بازی ہے۔ابن النجار عن النواس بن سمعان

۸۲۵۶۔۔۔ہر جھوٹ گناہ ہے صرف وہ جس سے کسی مسلمان کو نفع پہنچے یا (اس کے) دین کا دفاع کیا جائے۔

الرویانی عن ثوبان هكذا فی الفتح الكبير

۸۲۵۷۔۔۔ہر قسم کا جھوٹ انسانوں کے ذمہ ہے جو جائز نہیں صرف تین باتوں میں، وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، دوسرا وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، تیسرا وہ شخص جو لڑائی کی دھوکا بازی میں جھوٹ بولے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن اسماء بنت یزید

۸۲۵۸۔۔۔ہر جھوٹ آدمی کے نامۂ اعمال میں لازماً لکھا جاتا ہے، ہاں وہ جھوٹ جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے بولے اور آدمی اپنی بیوی سے (جھوٹ موٹ) کا وعدہ کرے، اور وہ شخص جو لڑائی میں جھوٹ بولے لڑائی تو دھوکا ہے۔ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۲۵۹۔۔۔جس نے دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے چغلی کھائی اس نے جھوٹ نہیں بولا۔ابو داؤد عن حمید بن عبدالرحمن عن امامه

جھوٹ کی جائز صورتیں

۸۲۶۰...... جھوٹ صرف تین مواقع میں جائز ہے، وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے چغلی کھائے، اور جنگ تو دھوکا بازی ہے۔ ابو عوانہ عن ابی ایوب

۸۲۶۱...... تین باتوں میں سے کسی ایک کے علاوہ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں وہ شخص جو اپنی بیوی کی عادات درست کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کی غرض بولے، اور وہ شخص جو لڑائی میں جھوٹ بولے، کیونکہ لڑائی تو دھوکہ ہے۔ ابن جریر عن ابی الطفیل

۸۲۶۲...... جھوٹ تین باتوں میں سے ایک میں جائز ہے وہ شخص جو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور جنگ میں اور وہ شخص جو اپنی بیوی سے (جھوٹ) بولے۔ ابن جریر عن ام کلثوم بنت عقبة

۸۲۶۳...... اے ابو کاہل! لوگوں میں صلح کراؤ چاہے ایسے ہو یعنی جھوٹ کے ذریعہ۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی کاھل

۸۲۶۴...... کیا بات ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم جھوٹ میں ایسے پڑ رہے ہو جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں خبردار! ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے ہاں وہ جھوٹ جو آدمی جنگ میں بولے کیونکہ جنگ تو چالبازی ہے یا دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے یا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے۔ ابن جریر والخرائطی فی مساوی الاخلاق، بیھقی فی شعب الایمان عن النواس

۸۲۶۵...... لوگو! تمہیں کیا ہوا کہ جھوٹ میں ایسے پڑتے ہو جیسے پروانے آگ میں گھستے ہیں؟ سوائے تین جھوٹوں کے ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے، مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، وہ شخص جو جنگ کے دھوکہ میں جھوٹ بولے، وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے۔ مسند احمد وابن جریر، طبرانی فی الکبیر، الحلیة بیھقی فی الشعب عن اسماء بنت یزید

وہ کفریہ باتیں جن سے آدمی کافر بن جاتا ہے

۸۲۶۶...... آدمی جب اپنے بھائی کو کہے او بے کافر! تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۸۲۶۷...... جو شخص کسی مسلمان کو (بلاوجہ) کافر کہے اگر وہ (واقعی) کافر ہو تو (پھر تو ٹھیک) ورنہ کہنے والا ہی کافر ہوا۔ ابوداؤد عن ابن عمر

۸۲۶۸...... جس نے کہا کہ میں اسلام سے بری ہوں تو اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہے تو (فتنہ سے) صحیح سالم اسلام کی طرف نہیں لوٹے گا۔ ابن ماجه، حاکم عن بریدة

۸۲۶۹...... آدمی جب اپنے بھائی کو کہتا ہے: او کافر! تو وہ ان میں سے کسی ایک بات کا مستحق ٹھہرا۔

بخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه، مسند احمد، بخاری عن ابن عمر

تشریح: ...... یا تو جیسا اس نے کہا ورنہ خود کافر ٹھہرا۔

۸۲۷۰...... لا الٰہ الا اللّٰہ (کہنے) والوں سے اپنی زبانوں کو روکو کسی گناہ کی وجہ سے ان کی تکفیر نہ کرو، جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ (کہنے) والوں کی تکفیر کی تو وہ کفر کے زیادہ قریب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۲۷۱...... آدمی جب اپنے بھائی کی تکفیر کرتا ہے تو وہ دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مسلم عن ابن عمر

۸۲۷۲...... جو بھی اپنے بھائی سے کہے: او کافر! تو وہ دو میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، یا تو جیسا اس نے کہا ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ آئے گا۔

مسلم، ترمذی عن ابن عمر

۸۲۷۳...... جس نے بھی کسی کی تکفیر کی تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہوا۔ ابن حبان عن ابی سعید

۸۲۷۴... اللہ تعالیٰ نے اس جزیرۃ (العرب) والوں کوشرک سے پاک کردیا ہے اگرانہیں (علم) نجوم گمراہ نہ کردیں۔

ابن خزیمه، طبرانی فی الکبیر عن العباس

تشریح:... یعنی نجومیوں، عاملوں کے ذریعہ دوبارہ شرک میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔

۸۲۷۵... کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے آج کی رات کیا کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ میرا انکار کرتے ہیں، ان میں سے جو یہ کہتا ہے: ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت سے بارش ہوئی تو یہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں (کی تاثیر) کا انکار کرنے والا ہے اور جو یہ کہتا ہے: کہ ہم پر اس طرح کی حرکت سے بارش ہوتی ہے تو یہ میرا انکار کرنے والا اور ستاروں (کی تاثیر) پر ایمان رکھنے والا ہے۔مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، نسائی عن زید بن خالد

تشریح:... سورج، چانداور ستارے اللہ تعالیٰ کی توحید ووحدانیت کی نشانیاں ہیں نہ کہ کائنات میں تاثیر کرنے والے، علامات کو مؤثر سمجھنا عقلمندی نہیں بے وقوفی ہے ریل گاڑی آنے پر سرخ جھنڈی کا حرکت کرنا ریل کے آنے کی علامت ہے اب کوئی شخص کہے کہ میں سرخ جھنڈی ہلاتا ہوں تو ریل گاڑی کیوں نہیں آتی یہ اس کی بے وقوفی ہے۔ملفوظات تھانوی

۸۲۷۶... اگر اللہ تعالیٰ دس سال تک اپنے بندوں سے بارش روک لے پھر اسے برسائے، تو پھر بھی لوگوں کی ایک جماعت (اس عرصۂ دراز) کا انکار کردے گی اور کہنے لگے گی: ہمیں چھوٹے ستارے کی حرکت سے (بارش کا) پانی پلایا گیا۔مسند احمد، نسائی ابن حبان، عن ابی سعید

۸۲۷۷... اللہ تعالیٰ نے آسمان سے (جب بھی) برکت (کی بارش) نازل کی تو لوگ اس کے منکر ہوگئے جبکہ اللہ تعالیٰ ہی بارش نازل کرتا ہے اور کہنے لگے: فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۲۷۸... جو بات تمہارے رب نے فرمائی تم نے اس پر غور کیا؟ فرمایا: میں نے جب بھی اپنے بندوں پر کوئی نعمت کی تو وہ اس کے منکر ہوگئے کہنے لگے: ستاروں (سے ایسا ہوا) ستاروں (کا) کیا (اختیار) ہے۔مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه نسائی عن زید بن خالد الجهنی

۸۲۷۹... آدمی جب اپنے (مسلمان) بھائی کو کہے: او کافر! تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہوگیا، اگر وہ جسے کافر کہا گیا وہ واقعی کافر ہے ورنہ وہ (کفر) اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔ابو داؤد الطیالسی عن ابن عمر

۸۲۸۰... جس آدمی نے دوسرے آدمی کے خلاف کفر کی گواہی دی تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہوگیا، اگر وہ واقعی کافر ہے جیسا کہ اس نے کہا، اور اگر وہ کافر نہیں تو یہ (کہنے والا) اسے کافر کہنے کی وجہ سے کافر ہوگیا۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی وابن النجار عن ابی سعید

۸۲۸۱... دو مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ کا پردہ ہوتا ہے، ان میں سے جب کوئی ایک اپنے ساتھی کو بے ہودہ بات کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے (قائم کردہ) پردہ کو ہٹاتا ہے، اور جب کہتا ہے: اے کافر! تو ان دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہوگیا۔

الحکیم طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۸۲۸۲... جس نے اپنے بھائی کی تکفیر کی تو وہ دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہوگیا۔الخطیب عن ابن عمر

۸۲۸۳... اللہ تعالیٰ کسی قوم پر رات کے وقت (بارش کی) نعمت کرتا ہے تو صبح کے وقت وہ اس کے منکر ہوجاتے ہیں، کہتے ہیں، ہم پر فلاں فلاں (ستارے کی) حرکت سے بارش ہوئی۔ابن جریر، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۲۸۴... لوگوں میں کچھ شکر گزار ہیں اور کچھ کافر ہیں (شکر گزار) کہتے ہیں یہ (بارش) رحمت ہے اور بعض (کافر) کہتے ہیں (فلاں ستارے کی) حرکت درست ثابت ہوئی۔

(مسند احمد عن ابن عباس) فرماتے ہیں نبی ﷺ کے زمانہ میں بارش تو آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۸۲۸۵... اللہ تعالیٰ نے جب بھی آسمان سے برکت (کی بارش) نازل کی تو لوگوں کا ایک گروہ اس کا منکر ہوگیا (جبکہ) بارش اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے وہ کہتے ہیں (ہم پر) ستاروں کی حرکت سے ایسا ہوا۔مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۲۸۶... تمہیں معلوم ہے کہ آج کی رات تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات کی بارش کے بعد صبح کے وقت میرے کچھ

بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور بہت سے منکر ہو جاتے ہیں تو جو ایسا کہے کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی تو یہ میرا انکار کرنے والے ہیں اور ستاروں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن زید بن خالد الجهنی

۸۲۸۷..... لوگ خشک سالی میں مبتلا ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اپنی عطا میں سے ان پر رزق (پیدا کرنے کا سامان یعنی بارش) نازل کرتے ہیں تو صبح ہوتے ہی وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں کہتے ہیں: ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی۔مسند احمد عن معاویة

۸۲۸۸.....لوگ قحط میں مبتلا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اپنا رزق بھیجتا ہے تو وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں: ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی۔ابن جریر، طبرانی فی الکبیر عن معاویة اللیثی

۸۲۸۹.....امت اس وقت تک اپنے دین کو مضبوط رکھے گی جب تک (علم) نجوم انہیں گمراہ نہ کردیں۔

الشیرازی فی الالقاب عن العباس بن عبدالمطلب

کفر پر مجبور کیا جانا.....از اکمال

۸۲۹۰.....نبی ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے وقت فرمایا:

کفار تمہیں گرفتار کرلیں گے اور پانی میں تمہیں ڈبوئیں گے (اور اگر) تم نے فلاں فلاں (کفریہ) بات کہہ دی، تو تجھے چھوڑ دیں گے۔ اگر دوبارہ وہ ایسا کریں تو ایسا کہہ دو۔ابن سعد عن ابن عون، عن محمد

انسان اگر کافروں کے نرغہ میں آجائے اور جان جانے کا اندیشہ ہے تو یہ حالت اضطراری ہے اس وقت زبان سے کلمہ کفریہ کہنا جائز ہے دل میں ایمان پختہ ہوگا تاکہ کفار بھڑک جان پر نہ کھیل جائیں۔

حرف المیم.....فضول باتیں

۸۲۹۱.....آدمی کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۲۹۲.....تمہیں کیا معلوم؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جو بخل سے کم نہیں ہوتی (جیسے علم وغیرہ)۔

ترمذی عن انس رضی الله عنه

الاکمال

۸۲۹۳.....قیامت کے روز وہ لوگ سب سے زیادہ گنہگار ہوں گے جو زیادہ لایعنی باتیں کرنے والے ہوں گے۔

ابونصر فی الابانة عن عبدالله بن ابی اوفی

۸۲۹۴.....آدمی کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ابن عساکر عن ابی هریرة

۸۲۹۵.....یہ اللہ تعالیٰ (کی رضا) پر قسم کھانے والی کون ہے؟ اے ام کعب! تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے کعب نے کوئی غیر ضروری بات کہہ دی ہو یا وہ چیز روکی ہو جس کے روکنے سے وہ مالدار نہیں بن سکتے تھے۔الخطیب عن کعب بن عجرة

حضرت کعب بیمار ہوئے تو حضور ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے ان کی والدہ کہنے لگیں: اے کعب! تجھے جنت مبارک ہو اس پر آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

تشریح:.....یہ طریقہ تعلم وتربیت ہے۔

۸۲۹۶.....ایک شخص شہید ہوئے تو ایک عوت رو رو کر کہنے لگی: ہائے شہید! آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا معلوم کہ وہ واقعی شہید ہے؟ ہوسکتا

ہے اس نے کوئی غیر ضروری بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جو نقصان کا باعث نہیں تھی۔

بیهقی فی شعب الایمان والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

لڑائی جھگڑے کی ممانعت

۸۲۹۷.....اپنے بھائی سے نہ جھگڑ نہ اس سے مزاح کر اور نہ کوئی ایسا وعدہ کر جس کو تو پورا نہ کر سکے۔ترمذی عن ابن عباس

۸۲۹۸.....ہدایت ملنے کے بعد جو کوئی قوم گمراہ ہوئی تو وہ جھگڑے کی وجہ سے ہوئی۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن ابی امامة

۸۲۹۹.....جو شخص لڑائی جھگڑا چھوڑ دے میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں، اگر چہ وہ حق پر ہو، اور جو جھوٹ چھوڑ دے اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں اگر چہ وہ بطور مزاح کے ہو، اور جو خوش اخلاقی اپنائے اس کے لیے جنت کی اونچائی میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ابو داؤد و الضیاء عن ابی امامة

۸۳۰۰.....باطل پر ہو کر جس نے جھوٹ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک محل بنائیں گے اور جس نے باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دیا اللہ تعالیٰ جنت کے درمیان میں اس کے لیے محل بنائیں گے اور جس نے اپنے اخلاق اچھے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے اوپر والے درجہ میں محل بنائیں گے۔ترمذی، ابن ماجه عن انس

۸۳۰۱.....ایک شخص سے کوئی جھگڑ رہا تھا آپ علیہ السلام پاس کھڑے دیکھ رہے تھے پہلے جتنی دیر وہ شخص خاموش رہا آپ کھڑے رہے لیکن جب یہ بھی بول پڑا تو آپ تشریف لے گئے آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا، جو اس بات کی تکذیب کر رہا تھا جو وہ شخص تمہارے خلاف کہہ رہا تھا لیکن جب تم نے بدلہ لیا (اور گفتگو کی) تو درمیان میں شیطان پڑ گیا، تو جب شیطان درمیان میں آگیا تو میرا (وہاں) بیٹھنا مناسب نہیں تھا۔

ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۰۲.....تم دونوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جو اس سے تمہارا دفاع کر رہا تھا، اور جب تم نے اس سے کہہ دیا، علیک السلام تو فرشتہ نے کہا: نہیں تو اس کا زیادہ حقدار ہے۔مسند احمد عن النعمان بن مقرن

الاکمال

۸۳۰۳.....سب سے زیادہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن الزبیر

۸۳۰۴.....تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہارا دفاع کر رہا تھا، (لیکن) جب تم نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو درمیان میں شیطان پڑ گیا، اور شیطان کے ساتھ میں بیٹھ نہیں سکتا، اے ابوبکر! تین باتیں برحق ہیں: جس بندہ پر کوئی سا بھی ظلم ہوا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر چشم پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے اسے غالب کرے گا، اور جو شخص صلہ رحمی (رشتہ داری کو قائم رکھنے) کے لیے کوئی عطیہ دے تو اللہ تعالیٰ اس (کے مال) میں اضافہ فرمادیں گے، اور جس شخص نے (مال) بڑھانے کی غرض سے سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اسے کم کر دیں گے۔مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۰۵.....تمہارے ساتھ تمہاری طرف سے دفاع کرنے والا کوئی موجود تھا، (لیکن) جب تم نے جواب دیا تو شیطان آ بیٹھا، اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا، اے ابوبکر! جس شخص پر کوئی معمولی ظلم ہوا اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے اسے غالب کریں گے۔بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۰۶.....اے ابوبکر! ہاں (جواب دو) البتہ (وہ بات) مت کہو جو اس نے کہی ہے یوں کہو اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم و البغوی و الباوردی عن ربیعة بن کعب الاسلمی

۸۳۰۷.....جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے، اور جو مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور جس کے اخلاق اچھے ہوں میں ان کے

لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان اوراو پر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۸۳۰۸......جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اوراو پر والے حصہ میں اک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۸۳۰۹......جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے اوراگر چہ مزاح کر رہا ہو جھوٹ چھوڑ دے اوراپنے اخلاق اچھے رکھے تو میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اوراو پر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۸۳۱۰......جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اوراگر چہ مذاق کر رہا تھا جھوٹ چھوڑ دیا اوراپنا کردار درست رکھا میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اوراو پر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۸۳۱۱......لڑائی جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ ان دونوں میں خیر بہت کم ہے اگر دو فریقوں میں سے ایک جھوٹا (بھی) ہوا (تو بھی) دونوں فریق گنہگار ہوں گے۔ الدیلمی عن معاذ

حق پر ہوتے ہوئے جھگڑے چھوڑنے کی فضیلت

۸۳۱۲......اے امت محمد! (ﷺ) سنبھل کر، تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، جھگڑے کو ترک کر دو کیونکہ اس میں بھلائی بہت کم ہے، لڑائی ترک کر دو کیونکہ ایماندار لڑتا نہیں، لڑائی چھوڑ دو کیونکہ جھگڑالو شخص کے خسارے کا سامان پورا ہو چکا لڑائی چھوڑ دو، تمہارے لیے اتنا گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑے کرتے رہو لڑائی چھوڑ دو کیونکہ میں قیامت کے روز جھگڑالو کے لیے سفارش نہیں کروں گا۔ لڑائی چھوڑ دو کیونکہ میں اس شخص کے لیے جو باوجود سچے ہونے کے لڑائی چھوڑ دے، جنت کے نچلے، درمیانے اوراو پر والے حصہ میں تین گھروں کا ذمہ دار ہوں، لڑائی جھگڑا ترک کر دو کیونکہ میرے رب نے بت پرستی کے بعد جس چیز سے سب سے پہلے روکا وہ جھگڑا ہے۔

کیونکہ بنی اسرائیل اکہتر (۷۱) فرقوں میں بٹ گئے، اور نصاریٰ تہتر (۷۳) فرقوں میں سب کے سب گمراہ ہوئے صرف سواد اعظم ہدایت پر ہے، لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! سواد اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑا نہ کرے۔

اور جو کسی توحید والے کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرے تو اس کی بخشش کر دی جائے گی، اسلام کی ابتداء اجنبیت میں ہوئی اور عنقریب وہ پھر اجنبی ہو جائے گا، تو خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ غرباء کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں اور توحید والوں میں سے کسی کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء وابی امامۃ واثلۃ بن الاسقع وانس

تشریح:......یعنی دین میں بگاڑ کی اصلاح کرنے والے ایسے او پرے اوراجنبی لگیں کہ لوگ ان کی بات کو عجوبہ اور انھونا سمجھیں گے۔

۸۳۱۳......میرے رب نے بت پرستی کے بعد مجھے سب سے پہلے جس بات کی وصیت کی اور جس بات سے مجھے روکا وہ شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑنا ہے۔ ابن ابی شیبہ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمہ

۸۳۱۴......میرے رب نے بت پرستی کے بعد مجھے سب سے پہلے جس بات سے روکا وہ مے نوشی اور لوگوں سے جھگڑا کرنا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن معاذ بن جبل بیہقی فی شعب الایمان ابن ابی شیبہ عن ام سلمہ

۸۳۱۵......سب سے پہلے مجھے میرے رب نے بت پرستی، شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑنے سے روکا۔ ابن حبان عن عروۃ بن رویم مرسلا وسندہ صحیح

۸۳۱۶......آدمی جب تک لڑائی جھگڑے کو نہ چھوڑے اگر چہ وہ حق پر ہو اور ہنسی مزاح میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑے جبکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ چاہے اس پر غالب آ سکتا ہے، اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ ابن حبان فی روضۃ العقلاء عن عمر

۸۳۱۷......انسان اس وقت تک صریح ایمان تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح اور جھوٹ کو چھوڑ دے اور جھگڑے کو باوجود حق پر ہونے کے

ترک کردے۔ ابویعلی عن عمر

۸۳۱۸..... بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو مکمل نہیں کرتا جب تک کہ باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک نہ کردے اور جھوٹ کے خوف سے بہت سی باتیں نہ کرے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۸۳۱۹..... اے امت محمد (علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام) کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے، کیا تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک نہیں ہوئے؟ جھگڑے کو ترک کردو کیونکہ اس کا نفع بہت کم ہے، وہ دوستوں کے درمیان عداوت بھڑکاتا ہے، جھگڑے کو ترک کردو اس کے فتنہ سے امن میں رہو گے، کیونکہ جھگڑے سے شک پیدا ہوتا ہے، اور عمل باطل ہوجاتا ہے، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ مؤمن جھگڑتا نہیں، لڑائی کو چھوڑ دو، کیونکہ جھگڑالو کے نقصان کا سامان مکمل ہوچکا لڑائی چھوڑ دو تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو۔

جھگڑے سے کنارہ کش رہو کیونکہ جھگڑالو کی میں قیامت کے روز سفارش نہیں کروں گا، جھگڑے سے دور رہو کیونکہ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے سے دور رہے میں جنت میں اس کے لیے تین گھروں کا ذمہ دار ہوں، ایک نچلے حصہ میں ایک درمیان میں اور ایک بالائی حصہ میں، جھگڑے سے دامن چھڑالو کیونکہ مجھے میرے رب نے بت پرستی اور شراب نوشی کے بعد جس چیز سے روکا وہ جھگڑا ہے، جھگڑے کو خیرباد کہہ دو کیونکہ شیطان اس بات سے تو ناامید ہوچکا کہ اب اس کی (جزیرۃ العرب میں) عبادت کی جائے البتہ وہ لڑانے جھگڑانے پر راضی ہوگیا ہے، اور وہ دین میں جھگڑنا ہے۔

جھگڑا چھوڑ دو! کیونکہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، سب کے سب گمراہ ہوں گے صرف سواد اعظم ہدایت پر ہوگا جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے دین میں نہیں لڑا، اور نہ اہل توحید میں سے کسی کے گناہ کی وجہ سے کسی کی تکفیر کی۔ الدیلمی عن ابی الدرداء وابی امامه وانس وواثلة معاً

جتنے مزاح کی اجازت ہے

۸۳۲۰..... میں مذاق بھی کرتا ہوں اور مزاح میں حق بات ہی کہتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۳۲۱..... میں اگرچہ تم سے دل لگی کرتا ہوں پھر بھی حق بات ہی کہتا ہوں۔ مسند احمد ترمذی عن ابی ھریرة

۸۳۲۲..... میں تمہاری طرح بشر ہوں تم سے مزاح کرتا ہوں۔ ابن عساکر عن ابی جعفر الخطمی، مرسلاً

۸۳۲۳..... کیا اونٹ کو اونٹنیاں ہی جنم نہیں دیتی ہیں؟ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن انس

تشریح:..... ایک صاحب آئے اور آپ علیہ السلام سے اونٹ کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا وہ شخص رنجیدہ سا ہوگیا آپ نے فرمایا: اونٹ بھی تو اونٹنیوں ہی کے بچے ہوتے ہیں۔

۸۳۲۴..... اے ابوعمیر بلبل کا کیا ہوا؟ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن انس

تشریح:..... یہ حضرت انس کے چھوٹے ماں شریک بھائی تھے انہوں نے ایک بلبل پال رکھا تھا وہ کہیں مرگیا تو آپ ﷺ جب ان کے گھر تشریف لے گئے تو ابوعمیر کو غمزدہ پایا تو اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۸۳۲۵..... اے دو کانوں والے! مسند احمد، ابوداؤد ترمذی عن انس

تشریح:..... حضرت انس سے بطور مزاح فرمایا۔

۸۳۲۶..... اللہ تعالیٰ مزاح میں سچ بولنے والے کی مزاح میں گرفت نہیں فرماتے۔ ابن عساکر عن عائشة

۸۳۲۷..... زاہر ہمارا دیہاتی اور ہم اس کے شہری ہیں۔ البغوی عن انس

تشریح:..... حضرت زاہر بن حرام الاشجعی ایک دیہاتی صحابی ہیں نبی علیہ السلام کی طرف دیہات سے تحائف بھیجتے اور آپ ﷺ بھی ان

کی جانب ہدیے بھیجتے، ایک دفعہ وہ بازار میں کچھ بیچ رہے تھے، آپ نے ان کو اپنے بازوؤں میں لے لیا اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے وہ زور زور سے کہنے لگے ارے یہ کون ہے مجھے چھوڑو، جب مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ کو پہچان لیا، آپ علیہ السلام فرمانے لگے: مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا؟ چونکہ حضرت زاہر اتنے خوبصورت نہ تھے عرض کرنے لگے: حضرت! آپ کو خسارہ ہوگا، حضرت زاہر اپنے کندھے حضور ﷺ کے سینہ اقدس سے مل رہے تھے، آپ علیہ السلام نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں تم کم قیمت نہیں۔

الاصابة فی تمیز الصحابه ج ۱ ص ۵۴۲ طبع مصر

ہنسی مذاق......از اکمال

۸۳۲۸..... کسی ہنسی اڑانے والے کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا، اور اسے کہا جائے گا اس سے داخل ہو جاؤ! وہ بڑی مصیبت اور غم سے وہاں پہنچے گا، تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر دوسرا دروازہ کھولا جائے گا، کہا جائے گا داخل ہو جاؤ یہی سلسلہ چلتا رہے گا، یہاں تک کہ اس شخص کے لیے ایک دروازہ کھولا جائے گا، اور کہا جائے گا جاؤ داخل ہو جاؤ تو وہ نہیں جائے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسلاً

جائز مزاح......از اکمال

۸۳۲۹..... میں تمہاری طرح انسان ہوں تم سے مزاح کرتا ہوں۔ ابن عساکر عن حماد ابن سلمه عن ابی جعفر الخطمی، مرسلاً مر برقم: ۸۳۲۲

مدح وتعریف......از اکمال

۸۳۳۰..... خبردار ایک دوسرے کی مدح سرائی سے بچو کیونکہ یہ ذبح کرنا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجه، ابن جریر فی تهذیبه، طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن معاویة

۸۳۳۱..... مدح سے بچو کیونکہ وہ ذبح کرنا ہے۔ ابن جریر فی تهذیبه عن معاویه

۸۳۳۲..... تم نے اس شخص (کی تعریف کر کے) اس کی کمر توڑ دی (ابو نعیم عن ابی موسی) آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو دوسرے کی مدح کرتے سنا تو یہ فرمایا۔

۸۳۳۳..... آپ نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف اور مدح میں مبالغہ کو سنا تو فرمایا: تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی یا اسے ہلاک کر دیا۔

مسند احمد، مسلم عن ابی موسی

۸۳۳۴..... بس! بس وہی بات کہو (جو تم پہلے کہتے تھے) شیطان تمہیں دوڑنے کا مطالبہ نہ کہے، مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (ابن سعد عن یزید بن عبدالله بن الشخیر) فرماتے ہیں بنی عامر کا وفد آپ ﷺ کے پاس آیا اور وہ کہنے لگے: یارسول اللہ! آپ ہمارے سردار اور ہم پر قابو رکھنے والے ہیں، آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۳۵..... مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة

سعید بن منصور عن مطرف بن عبداللہ بن الشخیر عن ابیہ فرماتے ہیں، میں بنی عامر کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم لوگوں نے کہا: آپ ہمارے سردار ہیں، آپ نے فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔ البغوی فی الجعدات وابن عساکر عن الحسن البصری

ایک صاحب کی نبی کریم اسے ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگے: خوش آمدید ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے، آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

بے جا تعریف کرنے کی مذمت

۸۳۳۶..... تمہارا ناس ہو تم نے اپنے بھائی کی کمر توڑ دی، اللہ تعالیٰ کی قسم اگر وہ سن لیتا تو کبھی فلاح نہ پا سکتا تم میں سے جب کوئی کسی کی تعریف کرے تو یوں کہے کہ فلاں ایسا ہے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرۃ

۸۳۳۷..... میرے مرتبہ سے زیادہ مجھے نہ بڑھاؤ، کیونکہ مجھے میرے رب نے (اپنا) رسول بنانے سے پہلے (اپنا) بندہ بنایا۔

ھناد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن علی بن الحسین عن ابیہ

۸۳۳۹..... اسے یہ بات نہ سنانا تم اسے ہلاک کر دو گے تم ایک ایسی امت ہو جس سے آسانی کا ارادہ کیا گیا ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن محجن بن الاددع

۸۳۳۹..... اسے مت سنانا ورنہ اسے ہلاک کر دو گے، اس نے اگر تمہاری بات سن لی تو وہ کامیاب نہ ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۸۳۴۰..... اسے یہ بات نہ سنانا ورنہ اس کی کمر توڑ دو گے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۸۳۴۱..... اے لوگو! مجھے میری شان سے آگے نہ بڑھاؤ، کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے۔ حاکم عن الحسین بن علی

۸۳۴۲..... اے لوگو! تم اپنی (عام) بات کہو، شیطان تم پر غالب نہ ہو، میں محمد بن عبداللہ ہوں، اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے، میرے اس مرتبہ سے آگے میرا مرتبہ بیان کرو جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔

مسند احمد، وعبد بن حمید، ابن حبان، سمویہ، بیہقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن انس

قابل تعریف مدح

۸۳۴۳..... اپنے رب کی جو تم نے ثنا بیان کی ہے وہ دوبارہ بیان کرو اور میری جو مدح کی اسے رہنے دو۔ البغوی عن عبدالرحمن بن ھشام

۸۳۴۴..... جو تم نے اپنے رب کی تعریف کی ہے اسے بیان کرو۔ مسند احمد عن الاسود بن سریع

۸۳۴۵..... اپنے رب کی مدح شروع کرو۔ البغوی، طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل بیہقی فی شعب الایمان عنہ

فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! میں نے آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۴۶..... جن الفاظ میں تم اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے وہ بیان کرو اور جن الفاظ میں میری تعریف کی ہے وہ رہنے دو۔

الباوردی وابن قانع طبرانی فی الکبیر، سعید، حاکم عن الاسود بن سریع

فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اشعار میں آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا اور حدیث ذکر کی۔

حرف النون...... چغل خوری کی مذمت

۸۳۴۷..... تمہیں معلوم ہے کہ چغلخوری کیا ہے؟ لوگوں میں فساد ڈالنے کے لیے ایک کی بات دوسرے سے نقل کرنا۔

بخاری فی الادب، بیہقی فی الشعب عن انس رضی اللہ عنہ

۸۳۴۸..... چغلخوری سے بچو جو لوگوں میں بری طرح پھیلا دی جاتی ہے۔ ابو الشیخ فی التوبیخ عن ابن مسعود

۸۳۴۹..... کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ چغل خوری کیا ہے؟ چغل خوری جو لوگوں میں بری بات پھیلا دی جائے۔ مسلم عن ابن مسعود

۸۳۵۰..... چغل خور جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی عن حذیفۃ، وبخاری فی الادب المفرد

۸۳۵۱.....قریب ہے (لوگوں میں چغل خوری جادو) کی طرح (مؤثر) بن جائے۔ابن لال عن انس

۸۳۵۲ چغل خوری، گالی گلوچ اور جہنم میں (جانے کا باعث) ہیں۔کسی مؤمن کے سینہ میں یہ (بری خصلتیں) جمع نہیں ہوسکتیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۳۵۳ تم ایک دوسرے کی چغلی نہ کھایا کرو۔الطیالسی عن عبادة

الاکمال

۸۳۵۴.....بات نقل کرنے اور چغل خوری سے بچو۔ابن لال عن ابن سعد

۸۳۵۵ گزشتہ رات میرے پاس دو شخص آئے اور انہوں نے مجھے دونوں کندھوں سے تھاما اور مجھے لے کر چل دیئے، چلتے چلتے وہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جس کے ہاتھ میں ایک آنکڑہ ہے جسے وہ آدمی کے منہ میں داخل کر رہا ہے جس سے اس کی دونوں باچھیں کھل جاتی ہیں، چرتے چرتے وہ آنکڑہ اس کے دونوں جبڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔

وہ آنکڑہ پھر لوٹتا ہے اور پھر اس کے منہ کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے، میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو اس شخص نے جواب دیا: یہ۔ان لوگوں میں سے ہے جو چغلی کرتے ہیں۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی العالیة،مرسلاً

۸۳۵۶.....جو شخص باتیں نقل کرتا ہے وہی چغل خور ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن حذیفة

۸۳۵۷ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا، اور ایک روایت میں ہے چغلخور۔ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی فی الکبیر عن حذیفه،ابوالبرکات ابن السقطی فی معجمه و ابن النجار عن بشیر الانصاری عن حذیفه

زبان کے مختلف اخلاق

۸۳۵۸..... میں تمہارے لیے یہ ناپسند کرتا تھا کہ تم یہ کہو: کہ جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں لیکن اس طرح کہہ لیا کرو: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر محمد (ﷺ) چاہیں۔الحکیم، نسائی و الضیاء عن حذیفه

۸۳۵۹.....یوں کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر جو آپ چاہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۳۶۰.....یوں نہ کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو فلاں جو چاہے۔مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن حذیفه

۸۳۶۱ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے: کہ اپنے رب کو کھانا کھلاؤ اپنے رب کو وضو کراؤ اپنے رب کو پانی پلاؤ۔یہ حکم تو مالک کے لیے ہے اور غلام تم میں سے یوں نہ کہے میرا رب، بلکہ کہے میرا مالک میرا آقا (اور) کوئی (آقا) تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ میری بندی بلکہ یوں کہے: میرا نوجوان خادم اور دوشیزہ خادمہ اور میرا غلام۔مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:..... معلوم ہوا اگرچہ وہ حقیقت میں رب اور بندے نہیں بن جاتے پھر بھی ان سے منع کیا گیا ہے تو اب کسی کو حاجت روا، مشکل کشا، دستگیر کہنا خود جناب حضور پاک ﷺ کی مخالفت ہوگا۔

۸۳۶۲ تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: میرا نفس خبیث ہوا البتہ یوں کہے: میرا نفس مجھ سے جھگڑ پڑا۔

مسند احمد، بیهقی، ابوداؤد، نسائی عن سهل بن حنیف،مسند احمد، بیهقی، نسائی عن عائشة

تشریح:.....تاکہ مؤمن کی طرف خباثت منسوب نہ ہو۔

۸۳۶۳ کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: کہ میرا نفس جوش مارنے لگا بلکہ یوں کہے: میرا نفس مجھ سے جھگڑ پڑا۔ابوداؤد عن عائشه

۸۳۶۴ کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم مؤمن کا دل ہے۔مسند احمد، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۶۵.....انگور کا ''کرم'' نام نہ رکھو، اور نہ یہ کہو: کہ زمانے کا ناس ہو زمانہ (کو چلانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۸۳۶۶.....کرم نہ کہو البتہ انگور اور کشمش کہا کرو۔ مسلم عن وائل

۸۳۶۷.....کوئی تم میں سے ''کرم'' نہ کہے کیونکہ ''کرم'' مسلمان مرد کا نام ہے۔ البتہ یوں کہو: انگوروں کے باغات۔ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ

۸۳۶۸.....ہرگز ''کرم'' نہ کہو ''کرم'' تو مؤمن کا دل ہے۔ بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۸۳۶۹.....تم میں سے ہرگز یہ نہ کہے: میرا بندہ یا میری باندی، تم سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کے بندے ہو، اور تمہاری ساری عورتیں اللہ تعالیٰ کی باندیاں ہیں لیکن یوں کہے: میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان خادم میری دوشیزہ خادمہ۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۸۳۷۰.....ہرگز تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: میرا بندہ میری بندی، اور ہرگز غلام یوں نہ کہے: میرا رب میرا پالنہار، بلکہ مالک یوں کہے: میرا جوان خادم میری دوشیزہ اور غلام یوں کہے: میرا آقا اور میری مالکن، کیونکہ تم (سارے) غلام ہو اور اللہ تعالیٰ مالک و پروردگار ہے۔

ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۸۳۷۱.....تم میں سے جو اچھی عربی بول سکتا ہو وہ ہرگز فارسی نہ بولے کیونکہ اس سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔ حاکم عن ابن عمر

چونکہ اس دور میں فارسی ہی متعارف زبان تھی، یہاں مراد عربی کے علاوہ ہر ایک زبان ہے۔

۸۳۷۲.....مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبداللہ بن الشخیر

۸۳۷۳.....آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو تنہا کہا جائے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

الاکمال

۸۳۷۴.....انگور کو کرم کا نام نہ دو، کیونکہ کرم تو مؤمن ہے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۸۳۷۵.....(سابقہ) کتب میں مرد مؤمن کا نام کرم تھا۔ سعید بن منصور الحلیة

۸۳۷۶.....مرد (مؤمن) ہی کرم ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۸۳۷۷.....کیونکہ تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا ہم پلہ بنادیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے۔ حاکم عن ابن عباس

۸۳۷۸.....طفیل (بن سنجرہ) نے ایک خواب دیکھا تم میں سے کسی کو بتایا بھی ہے، تم ایک جملہ کہتے ہو، حیا کی وجہ سے میں نے تمہیں اس سے نہ روکا، لہٰذا یوں نہ کہو: جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔ مسند احمد، والدارمی، ابویعلی طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن طفیل بن سخبرۃ

۸۳۷۹.....تم نے (مجھے) اللہ تعالیٰ کا مد مقابل بنادیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے۔ طبرانی فی الکبیر والشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس

آپ علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے کہا جو اللہ تعالیٰ اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۸۰.....اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک بنادیا، بلکہ جو اکیلا اللہ چاہے۔ مسند احمد، بیھقی عنه

۸۳۸۱.....میں تم سے یہ بات سنتا تھا اور مجھے اس سے تکلیف پہنچتی تھی، لہٰذا یوں نہ کہو: جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔

ابن حبان وسمویه، سعید بن منصور عن جابر بن سمرۃ

۸۳۸۲.....(یوں) کہو: جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر آپ چاہیں اور (قسم کے لیے) کہا کرو رب کعبہ کی قسم۔ حاکم عن قتیله بنت صیفی

۸۳۸۳.....جو کہے: جو اللہ تعالیٰ چاہے اسے چاہیے اس کے (بعد) درمیان میں پھر جو آپ چاہیں کا اضافہ کردے۔

مسند احمد، بیھقی عن قتیله بنت صیفی الجھنیة

۸۳۸۴.....(یوں) نہ کہو جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔

سمویه، بیھقی فی شعب الایمان عن جابر بن سمرۃ، الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن الطفیل بن سنجرۃ

۸۳۸۵..... اگر کہنے سے بچو کیونکہ اگر کہنا شیطان کا عمل کھولتا ہے۔ الحکیم عن ابی ہریرة

۸۳۸۶..... آدمی جب اپنے بھائی سے کہتا ہے: تو تو میرا دشمن ہے تو وہ ان میں سے ایک کے گناہ کا مستحق ٹھہرا اگر وہ ایسا ہی ہے ورنہ وہ کلمہ اس کی طرف لوٹ آئے گا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر

تشریح:..... زبان سے لفظ اور ہاتھ پیر سے عمل صادر نہ ہو تو گناہ نہیں لیکن جونہی لفظ نکلا اور کوئی عمل صادر ہوا تو لکھا جا چکا۔

۸۳۸۷..... سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک و تعالیٰ جدک ولا الٰه غیرک

اے اللہ آپ کی ذات پاک ہے آپ کی حمد کے ساتھ، آپ کا نام بابرکت ہے آپ کی شان بلند ہے آپ کے علاوہ معبود (عبادت وپکار کے لائق) نہیں، یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسندیدہ ہیں۔

اور یہ بات بے حد بری لگتی ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور وہ (آگے سے) کہے: تو اپنی فکر کر۔

بیهقی فی الشعب عن ابن مسعود رضی الله عنه

۸۳۸۸..... جس نے فارسی بولی اس کے دھوکے میں اضافہ ہوگا اور اس کی مروت کم ہو جائے گی۔

ابن عدی، حاکم وتعقب عن انس واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۸۳۸۹..... کوئی تم میں سے یہ نہ کہے: میں (پیٹ کا) پانی گراتا ہوں البتہ یوں کہے: میں پیشاب کرتا ہوں۔

ابو الحسن بن محمد بن علی بن صخر الازدی فی مشیخة وابن النجار عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۹۰..... تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میں نے (پیٹ کا) پانی بہادیا لیکن یہ کہے: میں پیشاب کرتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن واثله

۸۳۹۱..... تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے: میں تنہا ہوں۔ بیهقی فی الشعب عن ابن عباس

۸۳۹۲..... ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا کیونکہ وہ بھولا نہیں اسے بھلا دیا گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۳۹۳..... تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میں نے فصل بوئی بلکہ یوں کہے: میں نے ہل چلایا۔ الحلیة، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۹۴..... تم میں سے کوئی ہرگز نہ کہے: میرا بندہ، لیکن میرا جوان، اور غلام (یوں) نہ کہے: میرا آقا بلکہ میرا سردار کہے۔

الخرائطی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۹۵..... تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میرا بندہ کیونکہ تم سب بندے ہو اور ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میرا آقا، کیونکہ تمہارا مولا اللہ تعالیٰ ہے بلکہ سردار کہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۹۶..... اے حمیرا تمہارا ناس (کہنا) رحمت ہے، اس سے جزع فزع نہ کرو، لیکن خرابی پر جزع فزع کرو۔

ابو الحسن الحربی فی الحربیات عن عائشه

تشریح:..... حمیرا آپ علیہ السلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کرتے تھے۔

کان کی آفت ومصیبت

۸۳۹۷..... جس نے کسی ایسی جماعت کی بات کی جانب کان لگایا جو اس کی اس حرکت کو ناپسند کرتے ہیں تو اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا، اور جس نے اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائی جو اس نے خواب میں نہیں دیکھی تو اسے کہا جائے گا کہ وہ جو (کے دانہ) میں گرہ لگائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی الله عنه

۸۳۹۸..... جس نے (گانے والی) باندی کی آواز پر کان لگایا تو اس کے کان میں قیامت کے روز سیسہ ڈالا جائے گا۔ ابن عساکر عن انس

کتاب الاخلاق......از قسم افعال

اس کے دو باب ہیں، پہلا باب اچھے اخلاق پر مشتمل ہے۔

فصل اول......مطلقاً اچھے اخلاق کی فضیلت

۸۳۹۹......(مسند علی رضی اللہ عنہ) ضرار بن صرد سے وہ عاصم بن حمید سے، ابوحمزہ الثمالی عبدالرحمن بن جندب سے، کمیل بن زیاد کے حوالہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! لوگ کس قدر بھلائی سے بے رغبت ہوگئے؟ اس مسلمان پر تعجب ہے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی کسی ضرورت سے آتا ہے تو وہ اپنے کو بھلائی کا اہل نہیں سمجھتا، وہ اگر ثواب کی امید اور عقاب وسزا کا خوف نہ رکھتا تو اس کے لیے مناسب ہوتا کہ وہ اچھے اخلاق میں آگے بڑھتا، کیونکہ یہ کامیابی کی راہ دکھاتے ہیں

اتنے میں آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور جو اس سے بھی بہتر ہے، جب بنی طے کے قیدیوں کو لایا گیا تو ایک لڑکی کھڑی ہوئی جس کا سرخ رنگ تھا اس کے ہونٹ سیاہی مائل تھے، اس کی ناک کا بانسہ برابر تھا اور اس کی ناک قدرے اونچی تھی، اس کی گردن لمبی تھی میانہ قد اور کھوپڑی والی تھی اس کے ٹخنے پر گوشت تھے اور اس کی پنڈلیاں موٹی موٹی تھیں۔

میں نے جب اسے دیکھا تو مجھے وہ بھا گئی، میں نے (دل میں) کہا: کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ضرور مطالبہ کروں گا کہ اسے میرے مال غنیمت میں شامل کردیں، (لیکن) جب اس نے گفتگو کی تو میں اس کا حسن وجمال بھول گیا کیونکہ وہ بڑی فصیح وبلیغ تھی، وہ کہنے لگی: اے محمد! (ﷺ) اگر آپ چاہیں تو مجھے چھوڑ دیں اور عرب کے قبائل کو مجھ پر نہ ہنسائیں کیونکہ میں اپنے قوم کے سردار کی بیٹی ہوں، اور میرا والد اپنی ذمہ داری کی حفاظت کرتا مہمان کی ضیافت کرتا، کھانا کھلاتا، سلام پھیلاتا، ضرورت مند کو کبھی واپس نہ کرتا تھا میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لڑکی! یہ تو پکے ایمان والوں کی صفات ہیں اگر تمہارا باپ مسلمان تھا تو ہم اس کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں اس لڑکی کو چھوڑ دو کیونکہ اس کا والد اچھے اخلاق پسند کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ بھی اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے، اتنے میں ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ اچھے اخلاق پسند کرتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں اچھے اخلاق کے ذریعہ ہی کوئی جاسکتا ہے۔

بيهقي في الدلائل حاكم وفيه ضرار بن صرد متروك، ورواه ابن النجار من وجه آخر من طريق سليمان بن ربيع بن هاشم، ثنا عبدالمجيد بن صالح ابو صالح البرجمي عن زكريا بن عبدالله بن يزيد عن ابيه عن كميل بن زياد

یہ خاتون حضرت سفینہ بنت حاتم ہیں جو حضرت عدی بن حاتم کی بہن ہیں دونوں بہن بھائیوں کو ایمان وصحابیت کا شرف حاصل ہے، تفصیل کے لیے دیکھیں، اخوات الصحابہ صحابہ کی بہنیں مطبوعہ نور محمد کراچی آرام باغ۔

۸۴۰۰......حضرت علی ﷜ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سات قیدی لائے گئے، آپ نے حضرت علی کو انہیں قتل کرنے کا حکم دیا، اتنے حضرت جبرئیل نازل ہوئے، اور کہنے لگے: ان میں سے چھ کی گردنیں اتار دو اور اس ایک کی گردن نہ اتارو، آپ نے فرمایا: جبرئیل ایسا کیوں؟ انہوں نے کہا: کیونکہ وہ خوش اخلاق، کشادہ دست اور کھانا کھلانے والا ہے آپ نے فرمایا: جبرئیل یہ بات تمہاری طرف سے ہے یا تمہارے رب کی طرف سے ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے میرے رب نے اس کا حکم دیا ہے۔ ابن الجوزی

۸۴۰۱......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے

فرمایا: صبر اور سخاوت، پھر پوچھا گیا: کس مؤمن کا ایمان سب سے کامل ہے؟

آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۰۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں وہ جنت میں میرے سب سے زیادہ قریب بیٹھے گا اور مجھے سب سے زیادہ پسند ہوگا، اور تمہارے وہ لوگ مجھے انتہائی ناپسند ہیں جو باچھیں کھول کر بڑبڑ کرتے اور لچھے دار گفتگو کرتے اور تکبر کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۸۴۰۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا: اے ام عبد کے بیٹے! کیا تمہیں معلوم ہے کہ کس مؤمن کا ایمان سب سے افضل ہے؟ آپ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ مؤمن سب سے افضل ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے عاجزی کی وجہ سے بلند نہیں، کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ جو اپنے لیے پسند کرے وہی لوگوں کے لیے پسند کرے، اور یہاں تک کہ اس کا پڑوسی اس کی ایذاء رسانیوں سے محفوظ رہے۔ ابن عساکر وفیہ کوثر بن حکیم متروک

۸۴۰۴..... (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے پوری رات یہ کہتے گزار دی، اے اللہ! جیسے آپ نے مجھے حسین بنایا ایسے ہی میرے اخلاق اچھے بنا دیں یہاں تک کہ صبح ہوگئی، کسی نے ان سے کہا: رات بھر سے آپ کی دعا اچھے اخلاق میں تھی اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: مسلمان اپنے اخلاق اچھے کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اچھے اخلاق اسے جنت میں داخل کر دیتے ہیں اور اپنے اخلاق بگاڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے برے اخلاق جہنم میں داخلے کا سبب بن جاتے ہیں مسلمان بندہ سویا ہوتا ہے اور اس کی بخشش کر دی جاتی ہے کسی نے کہا: یہ کیسے؟ (فرمایا:) مسلمان بندہ کا بھائی رات کو اٹھتا ہے تہجد ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا اور اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے اور اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے پھر اس کے حق میں بھی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ ابن عساکر

۸۴۰۵..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابوذر! کیا تمہیں دو ایسی خصلتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر بوجھ اٹھانے میں انتہائی ہلکی اور میزان میں بے حد وزنی ہیں ان کے علاوہ کوئی خصلتیں ایسی نہیں، تم خوش اخلاقی اور زیادہ دیر خاموشی رہنے کی عادت اپنالو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، لوگ ان جیسی خصلتوں سے ہی خوبصورتی حاصل کر سکتے ہیں۔

ابویعلی، بیھقی فی الشعب

اچھے اخلاق اور خاموشی کی وصیت

۸۴۰۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے کسی بات کی وصیت کریں، آپ نے فرمایا: میں تمہیں اچھے اخلاق و خاموشی کی وصیت کرتا ہوں، آپ نے (یہ بھی) فرمایا: وہ بدنی اعمال میں سب سے ہلکی اور میزان میں سب سے بھاری ہیں۔ ابن النجار

۸۴۰۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اچھے اخلاق دس چیزوں میں ہیں، بات کی سچائی، اللہ تعالیٰ کی طاعت وعبادت میں صحیح مشقت، مانگنے والے کو دینا، اچھائی کا بدلہ دینا، ناتے کو جوڑنا، امانت کو ادا کرنا، پڑوسی اور مہمان کو پناہ دینا اور ان سب کی بنیاد حیاء ہے، راوی نے ایک بات چھوڑ دی۔ ابن النجار

۸۴۰۸..... حضرت مالک بن اوس بن الحدثان النصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا: (جنت) واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، آپ کے صحابہ نے پوچھا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: جس نے غلط بات کے لیے جھوٹ چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے ابتدائی حصہ میں اور جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے درمیان میں اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کر لیے اس کے لیے جنت کے بالائی حصہ میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ ابن النجار

۸۴۰۹.....اے ابوذر! جونیکی دیکھو اسے کر گزرو! اگر اس کی قدرت نہ رکھو تو لوگوں سے خوش اخلاقی سے گفتگو کرو، اور جب سالن کا شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوسیوں کو ایک پیالہ بھر کر دے دو۔ ابن النجار

۸۴۱۰.....عمرو بن دینار سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس ٹھہرے جس کے پاس پچاس سے اوپر کچھ مویشی تھے، ساٹھ، ستر یا نوے سے سو تک ان میں اونٹ، گائے اور بکریاں شامل تھیں، اس نے آپ کو نہ ٹھہرایا اور نہ مہمان نوازی کی، چلتے چلتے ایک (دیہاتی عرب) عورت کے ہاں سے گزر ہوا، جس کی چند بکریاں تھیں، اس نے آپ کو اپنے ہاں فروکش ہونے کا کہا؟ اور آپ کی خاطر بکری ذبح کی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور گائیں تھیں، اس کے پاس سے ہم گزرے تو نہ اس نے ہمیں آنے کو کہا اور نہ ہماری ضیافت کی، اور اس کے مقابلہ میں اس عورت کو دیکھو! اس کے پاس چند بکریاں تھیں اس نے ہمیں خوش آمدید کہا ہماری ضیافت کی، ہمارے لیے بکری ذبح کی، (ایسا اخلاق کا تفاوت کیوں ہے؟) یہ اخلاق (حسنہ) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہتے ہیں اسے ان میں سے اچھے اخلاق بخش دیتے ہیں، عمرو فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو فرماتے سنا: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور اس وقت آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے اور برے اخلاق کی جانب وہی پھیرتا ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان

فصل ثانی.....حروف تہجی کے لحاظ سے اخلاق کی تفصیل

اعمال میں میانہ روی

۸۴۱۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ان دلوں کو راحت پہنچایا کرو اور ان کے لیے حکمت کی دلچسپ باتیں طلب کرو، کیونکہ یہ دل ایسے ہی اکتا جاتے ہیں جیسے بدن اکتا جاتے ہیں۔ ابن عبدالبر فی العلم والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن السمعانی فی الدلائل

۸۴۱۲.....عباد بن یعقوب الرواجنی نے کہا ہمیں عیسیٰ بن عبداللہ ابن محمد بن علی بن علی نے خبر دی فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ ان کی (عطا کردہ) رخصتوں پر عمل کیا جائے، جیسے وہ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ ان کی عزیمتوں پر عمل کیا جائے، مجھے اللہ تعالیٰ نے یکسو سیدھا آسان دین ابراہیم دے کر بھیجا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی میرے والد نے مجھ سے فرمایا: بیٹا حرج کیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے اس بارے علم نہیں انہوں نے فرمایا: تنگی۔ حاکم

۸۴۱۳.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ایک رسی لٹکی ہوئی دیکھی آپ نے پوچھا: یہ کس لیے ہے؟ تو کسی نے جواب دیا: کہ فلانی عورت نماز پڑھتی رہتی ہے جب تھک جاتی ہے تو اس رسی کے ذریعہ آرام کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے چاہیے جب تک چستی اور نشاط ہو نماز پڑھتی رہے اور جب تھک جائے تو سو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۱۴.....حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے اور قرأت کرتے سنا، حضرت بریدہ سے فرمایا: کیا اسے جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! اہل مدینہ کا سب سے زیادہ نمازی شخص ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے نہ بتانا ورنہ وہ ہلاک ہو جائے گا، کیونکہ تم ایسی امت ہو جس کے ساتھ آسانی کا ارادہ عطا کیا گیا ہے۔ ابن جریر وسندہ صحیح

۸۴۱۵.....جعدۃ بن ھبیرۃ بن ابی وھب المخزومی، جعدہ بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے سامنے بنی عبدالمطلب کے ایک غلام کا ذکر کیا گیا جو نماز پڑھتا تھا اور سوتا نہ تھا، اور روزہ رکھتا تھا، افطار نہیں کرتا تھا، آپ نے فرمایا: میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، افطار کرتا ہوں، ہر کام کی (ابتداء میں) تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی ہے تو جس کی سستی سنت کی طرف ہوئی تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس کی سستی اس کے علاوہ کسی طرف ہو تو وہ سنت کے راستہ سے گمراہ ہوا۔ ابو نعیم

۸۴۱۶..... (الحکم بن حزن الکلفی) الحکم بن حزن الکلفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی علیہ السلام کے عہد میں حاضر ہوا میں ساتواں یا نواں شخص تھا، ہمیں اجازت ملی تو ہم لوگ آپ کے پاس آئے، ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس خیر کی دعا کرانے آئے ہیں آپ نے ہمارے لیے دعائے خیر فرمائی اور ہمارے بارے حکم دیا تو ہمیں وہاں ٹھہرایا گیا، اور ہمارے لیے کچھ کھجوروں کا حکم دیا حالانکہ وہاں یہ اشیاء (ان دنوں) کم تھیں، چنانچہ ہم لوگ کچھ ایام ٹھہرے آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک ہوئے۔

آپ نے کمان یا لاٹھی پر ٹیک لگاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی جو چند مختصر پاکیزہ اور مبارک کلمات پر مشتمل تھی، پھر فرمایا: لوگو! جن جن باتوں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے ان کے لیے تم میں ہرگز نہ اتنی طاقت ہے اور نہ تم کر سکتے ہو، لیکن سیدھے رہو اور خوشخبری پاؤ۔ ابونعیم، ابویعلی، ابن عساکر

۸۴۱۷..... (عبداللہ بن عمرو) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: عبداللہ کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی کہ تم رات کے قیام اور دن کے روزے کی تکلیف اٹھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں ایسا ہی کرتا ہوں آپ نے فرمایا تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ (آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ایسے کرو)۔

ہر مہینہ تین روزے رکھ لیا کرو، کیونکہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے تو گویا تم نے پورا سال روزے رکھے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اس کی قوت رکھتا ہوں، اور میں چاہتا ہوں: کہ آپ میرے لیے اضافہ فرمائیں آپ نے فرمایا: اچھا پانچ دن، میں نے عرض کی مجھ میں طاقت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اضافہ فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اچھا سات دن راوی کا بیان ہے: وہ اضافہ کا مطالبہ کرتے رہے اور آپ علیہ السلام دو، دو دن کا اضافہ فرماتے رہے، یہاں تک کہ نصف (ماہ) تک پہنچ گئے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے بھائی داؤد انسانوں میں سب سے زیادہ عبادتگزار تھے، آدھی رات قیام کرتے اور آدھا سال روزہ رکھتے تھے اور تمہارے ذمہ تو تمہارے گھر والوں تمہاری آنکھوں کا تمہارے مہمان کا حق ہے، بعد میں جب عبداللہ ؓ بوڑھے اور سن رسیدہ ہو گئے تو فرمایا کرتے تھے کاش میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت قبول کر لیتا تو وہ میرے لیے میری اہل ومال سے زیادہ عزیز ہوتی۔ ابویعلی، ابن عساکر بخاری مسلم

۸۴۱۸..... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یہ مضبوط دین ہے اس میں نرمی سے داخل ہوا اور اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بغض پیدا مت کرو کیونکہ قافلہ سے رہ جانے والا نہ منزل تک پہنچ سکتا ہے اور نہ سواری کو باقی رکھ سکتا ہے ایسے شخص کا سا عمل کرو جسے یہ گمان ہے کہ وہ بڑھاپے میں ہی مرے گا اور خوف اس شخص کا سا رکھو جسے گمان ہے کہ وہ کل مر جائے گا۔ ابن عساکر

۸۴۱۹..... حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں ایسا شخص ہوں کہ لگاتار روزے رکھ سکتا ہوں کیا میں پورا سال روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ ابن جریر

۸۴۲۰..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں حق میں نشاط اور چستی کے لیے بعض باطل چیزوں سے راحت حاصل کرتا ہوں۔ ابن عساکر

یعنی ایسے امور سے جو مباح ہیں۔

نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی

۸۴۲۱..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے کوئی اپنے عمل کے ذریعہ نجات نہیں پا سکتا لوگوں نے عرض کیا: آپ بھی یا رسول اللہ!؟ آپ نے فرمایا: میں بھی نہیں، ہاں یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لہٰذا درست رہو، صبح وشام اور رات کی تاریکی میں عمل کرو، میانہ روی اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔ ابن عساکر، بخاری

۸۴۲۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: سیدھے رہو قریب قریب رہو، خوشخبری سناؤ تم میں سے کسی

کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا لوگوں نے عرض کیا: آپ کو بھی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: نہ مجھے، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ابن عساکر، بخاری، مسلم

۸۴۲۳......ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات (رشتہ) بھائی چارگی قائم فرمایا، ایک دفعہ حضرت سلمان ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے آئے، دیکھا تو ام الدرداء نے میلے کچیلے کپڑے پہن رکھے ہیں حضرت سلمان نے کہا: آپ نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ وہ کہنے لگیں تمہارے بھائی کو دنیا میں رغبت نہیں، جب ابو الدرداء رضی اللہ عنہ آئے، تو انہیں مرحبا کہا ان کے سامنے کھانا پیش کیا، حضرت سلیمان نے کہا: تم بھی کھاؤ وہ کہنے لگے میں روزے سے ہوں، تو حضرت سلمان نے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم کھانا کھاؤ گے اور اس وقت تک میں بھی نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہیں کھاتے، چنانچہ انہوں نے کھانے میں شرکت کر لی، اور رات انہی کے ہاں گزاری، جب رات ہوگئی تو ابو الدرداء اٹھے تو سلمان نے انہیں روک لیا پھر کہا: ابو درداء تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی، تمہارے بدن کا تم پر حق ہے لہٰذا ہر حقدار کو اس کا حق دو، کبھی روزہ رکھو کبھی افطار کرو، (رات میں) قیام کرو اور آرام بھی کرو، اپنی بیوی کا حق ادا کرو صبح کے قریب ان سے کہا: اب اٹھو، پھر دونوں حضرت اٹھے اور نماز ادا کی، پھر (فرض) نماز کے لیے نکلے، جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھا چکے تو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور جو باتیں حضرت سلمان نے کہیں وہ نبی علیہ السلام کو بتائیں تو نبی کریم ﷺ نے ان سے وہی باتیں کیں جو سلمان نے کی تھیں اور دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو درداء تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور ان سے حضرت سلمان کی گفتگو جیسی گفتگو کی۔ابو یعلی، بخاری

۸۴۲۴......حضرت طاؤس سے روایت ہے فرماتے ہیں: سب سے بہتر عبادت ہلکی پھلکی ہے۔ابن ابی الدنیا، بیھقی فی الشعب

۸۴۲۵......حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے روزہ رکھا اور اسی حالت میں مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے نہ روزہ رکھا نہ نماز پڑھی۔ابن جریر

تشریح:......یعنی اسے نماز روزے کا ثواب نہیں ہوا۔

اخلاص

۸۴۲۶......حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی گھر کے کونے میں داخل ہوا اور وہاں کوئی عمل پوشیدہ کرے تو قریب ہے لوگ اس کے بارے گفتگو کرنے لگیں، جو شخص جیسا کیسا بھی عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر پہنا دیں گے اگر اچھا ہوا تو اچھا، برا ہوا تو برا (چرچا ہوگا)۔مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد مسد د، بیھقی فی الشعب، وقال: ھذا ھو الصحیح موقوفاً وقد رفعہ بعض الضعفاء

اس کی تشریح کتاب کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

۸۴۲۷......حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا آپ نے فرمایا: لوگو ان پوشیدہ باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس نے جب بھی کوئی پوشیدہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اسے شہرت کی چادر پہنا دیں گے اگر وہ عمل اچھا ہوا تو شہرت بھی اچھی اور اگر برا ہو تو چرچا بھی برا ہوگا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: وریشا آپ نے وریشا نہیں فرمایا: ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا اور تقویٰ کا لباس یہ سب سے بہتر ہے۔آپ نے فرمایا: اچھی سیرت وکردار۔ابن جریر وابن ابی حاتم، مر برقم. ۴۸۲۹

۸۴۲۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس کا ظاہر اس کے باطن سے بہتر ہوا تو قیامت کے روز اس کا (اعمال کا) ترازو ہلکا ہوگا اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہوا تو اس کا ترازو بھاری ہوگا۔ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخلاص

۸۴۲۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر چیز کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن جس نے اپنا باطن درست کر لیا اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر بھی درست کر دیں گے اور جس نے اپنے باطن کو خراب کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر خراب کر دیں گے۔

تشریح:...... باطن میں خرابیاں کیسے پیدا ہوتی ہیں دیکھیں ''فطرتی باتیں'' مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۸۴۳۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو مؤمن کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: مؤمن وہ شخص ہے کہ وہ اس وقت تک موت کا مزہ نہیں چکھتا یہاں تک کہ اس کے کان ایسی چیز سے اللہ تعالیٰ بھر دیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

جانتے ہو کہ فاجر کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہی اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ ہے جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی ناپسندیدہ چیزوں سے اس کے کان بھر دیں، اگر کوئی بندہ ستر کمروں کے گھر میں کسی کمرہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور ہر گھر پر لوہے کا دروازہ ہو پھر اللہ تعالیٰ اس (کے عمل) کو چادر پہنا دیں گے یہاں تک کہ لوگ بیان کریں گے اور کچھ اپنی طرف سے بڑھا کر بیان کریں۔ الدیلمی وفیہ رشد بن ضعیف

۸۴۳۱...... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آدمی ایک عمل پوشیدہ کرتا ہے، اور جب لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارا دوہرا اجر ہے پوشیدگی اور ظاہر کا اجر۔

ابن جریر وصححہ وقال ابن کثیر امن نقلہ الحدیث یصححہ لمانی سندہ من الاضطراب

۸۴۳۲...... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک آدمی آیا تو میں نماز پڑھ رہا تھا، مجھے جب اس حال میں دیکھا تو مجھے خوشی محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا: تمہارے لیے دو اجر ہیں ظاہر اور باطن کا اجر۔ ابن جریر

تشریح:...... کیونکہ ان کی نماز کی ابتداء اخلاص پر تھی نہ کہ ریا پر۔

۸۴۳۳...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص نیک عمل اپنے لیے کرتا ہے جبکہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ مؤمن کو جلد ملنے والی خوشخبری ہے۔ ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ، ابن حبان

استقامت و ثابت قدمی

۸۴۳۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو کوئی عادت ڈالی، بندے نے اسے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوں گے اور اس سے ناراض ہوں گے۔ ابن النجار

الامانۃ...... امانتداری

۸۴۳۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کسی کے نماز روزہ کی طرف نہ دیکھو، البتہ اس کی طرف دیکھو جو بات میں سچ بولے امانت میں ادائیگی کرے، اور جب دنیا اس کی طرف متوجہ ہو تو وہ پرہیزگاری اختیار کرے۔

مالک وابن المبارک، عبدالرزاق، مسدد ورستہ فی الایمان، ابن ماجہ، والعسکری فی المواعظ، بیھقی فی الشعب

۸۴۳۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہیں کسی آدمی کی نماز دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ اس کے روزے، جو چاہے نماز اور روزہ رکھے لیکن جس میں امانتداری نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ ورستہ والخرائطی فی مکارم الاخلاق، بیھقی فی شعب الایمان

۸۴۳۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہیں کسی آدمی کی وجاہت اور رعب تعجب میں نہ ڈالے۔

لیکن جس نے امانت ادا کی، اور اپنے آپ کو لوگوں کی عزتوں سے روکا وہی بابرکت آدمی ہے۔ بیھقی فی الشعب

۸۴۳۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے (تو مدینہ کے) بالائی حصہ کا ایک شخص آیا، اس

نے کہا: یارسول اللہ! مجھے اس دین کی سب سے مضبوط اور آسان چیز کے بارے میں بتائیے! آپ نے فرمایا: سب سے آسان لا الٰہ الا اللہ کی گواہی ہے اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور سب سے سخت چیز اے بالائی حصہ میں رہنے والوں کے بھائی! امانت ہے کیونکہ جس میں امانت نہیں اس کا دین بھی نہیں، اور نہ اس کی نماز اور روزہ ہے۔

اے عوالی کے بھائی! جس نے حرام مال حاصل کیا اور اس کی چادر یعنی قمیص پہنی، تو اس کی نماز قبول نہیں یہاں تک کہ اپنے آپ سے اس چادر کو دور کرے، عوالی مدینہ کے رہنے والوں کے بھائی! اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت عزت والے اور جلال والے ہیں کہ وہ کسی آدمی کا کوئی عمل یا نماز قبول کریں جبکہ اس کے بدن پر حرام مال کی قمیص ہے۔ البزار وفیہ ابو الجنوب ضعیف

۸۴۳۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام نے جب بھی ہمارے سامنے خطاب کیا آپ نے یہی فرمایا: جس میں امانتداری نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس میں وعدہ (کی پاسداری اور حفاظت) نہیں اس کا دین نہیں۔ ابن النجار

آپس کی اصلاح

۸۴۴۰..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آپس کی اصلاح مسجد کی طرف چل کر جانا ہے اور اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ نہیں۔ ابن عساکر

ان شاء اللہ کہنا

۸۴۴۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قریش سے ضرور تین جنگیں کروں گا پھر تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ خطیب فی المتفق

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

تنبیہ:..... امر بالمعروف کے بارے سرفہرست یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں اصلاً یہ شعبہ حکومت کا ہے کہ کسی کو سختی سے کسی بات کا حکم دیں اور برائی سے روکیں باقی زبان اور دل میں برا جاننا ہر مسلمان کرسکتا ہے، کیونکہ اگر ہر شخص از خود معاشرے میں برائیوں کی روک تھام کرنے لگ جائے گا تو بجائے اصلاح کے فساد پیدا ہوگا، عوام کے لیے یہ فعل مباح ہے فرض نہیں حضرت حذیفہ نے فرمایا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اچھی بات ہے البتہ بادشاہ کے خلاف ہتھیار اٹھانا خلاف سنت ہے۔

۸۴۴۲..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں کسی نیک کام کا حکم دیتا ہوں اور خود (اگرچہ) وہ کام نہیں کرتا، لیکن پھر بھی مجھے اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید ہے۔ ابن عساکر وسیاتی برقم ۸۴۷۱

تشریح:..... یعنی جب کسی کو نیکی کا حکم دیا اور وہ اس پر کاربند ہوگیا تو مجھے اجر ملتا رہے گا، کیونکہ نیکی کا رستہ بتانے والا نیک کام کرنے والے کی طرح ہے۔

۸۴۴۳..... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب حضرت ابوبکر خلیفہ بنے تو منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر فرمایا: لوگو! تم یہ آیت: "اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص سے تمہیں کچھ نقصان نہیں۔" پڑھتے ہو اور تم اس آیت کو اس کے مقام پر نہیں رکھتے، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: لوگ جب کسی برائی کو دیکھیں اور اسے ختم نہ کریں تو اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں گرفتار کرلے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، والعدنی وابن منیع والحمیدی، ابو داؤد ترمذی وقال حسن صحیح، نسائی،

ابن ماجه، ابویعلی فی مسنده، والکجی، وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن منده فی غرائب شعبه وابوالشیخ وابن مردویه وابوذر العروی فی الجامع وابونعیم فی المعرفة، دارقطنی فی العلل وقال: جمیع رواة ثقات، بیهقی فی الشعب، سعید بن منصور

۸۴۴۴... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب کوئی قوم گناہ کرتی ہے اور ایسے لوگوں کے سامنے کرتی ہے جو اس پر غالب اور قدرت رکھتے ہیں، اور وہ انہیں نہ روکیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر آزمائش (کے لیے عذاب) نازل کر دیتے ہیں پھر ان سے نہیں ہٹاتے۔

بیهقی فی الشعب

۸۴۴۵... ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطاب فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو اس آیت: ''اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا پر گفتگو نہ کرو، جب کوئی خبیث شخص کسی قوم میں ہو اور وہ اسے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر (اپنا) عمومی عذاب نازل کر دیتا ہے۔'' ابن مردویه

۸۴۴۶... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: آپ نے یہ آیت ''جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا پڑھی تم ضرور نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کر دے گا، پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں کریں گے (مگر) ان کی دعا قبول نہ ہوگی، تمہیں ضرور نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا پڑے گا ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عمومی عذاب نازل کر دے۔'' ابوذر الهروی فی الجامع

۸۴۴۷... محمد بن عبداللہ التیمی حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس قوم نے جہاد چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت مسلط کر دے گا، اور جس قوم نے اپنے درمیان کسی برائی کو باقی رکھا تو ان پر عمومی عذاب نازل کر دے گا، الا یہ کہ وہ لوگ اس آیت کی ''اے ایمان والو! اپنی خبر لو جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ کوئی تفسیر کرنے لگ جائیں۔'' ابن مردویه

۸۴۴۸... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر منبر رسول پر اس دن بیٹھے جس دن آپ کو خلیفۂ رسول کا نام دیا گیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، نبی کریم پر درود بھیجا پھر اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے اور پھر منبر کی اس جگہ پر رکھا جہاں نبی کریم ﷺ تشریف رکھا کرتے تھے۔

پھر فرمایا: میں نے حبیب سے سنا اور آپ اس جگہ تشریف فرما تھے آپ اس آیت کی ''اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا''۔ تلاوت فرمانے کے بعد اس کی تفسیر کر رہے تھے، آپ نے اس کی تفسیر ہمارے سامنے یہ بیان فرمائی: جس قوم میں کوئی برائی کی جائے اور ان میں کوئی قباحت کر کے فساد پھیلایا جائے، اور لوگ اس برائی کو نہ روکیں اور نہ ہٹائیں تو اللہ تعالیٰ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انہیں عذاب میں گرفتار کر لے، پھر ان کی دعا قبول نہ کرے، پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں رکھیں اور فرمایا: اگر میں نے یہ بات (پیارے) حبیب سے نہ سنی ہو تو یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ ابن مردویه

۸۴۴۹... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگوں کو اس بات سے کون روکتا ہے کہ جب تم بے وقوف کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی بے عزتی کر رہا ہے اور اس کے فعل کی برائی بیان کرو؟ لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی زبان کا خوف ہے آپ نے فرمایا: یہ کم سے کم درجہ ہے کہ تم شہداء ہو جاؤ۔

مصنف ابن ابی شیبه وابوعبید فی الغریب وابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۴۵۰... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کی طرف سے سخت آزمائش جھیلنی پڑے گی، اس دور میں وہی شخص نجات پائے گا جو اپنی زبان، ہاتھ اور دل سے اللہ تعالیٰ کے دین کی پہچان کرائے، یہی وہ چیز ہے جس کی طرف سبقت کرنے والوں کو سبقت کرنی چاہیے۔ الدیلمی

۸۴۵۱... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اس سے پہلے کہ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کیے جائیں اور تمہارے نیک لوگ دعا مانگیں اور ان کی دعا قبول نہ کی جائے، نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ مصنف ابن ابی شیبه

۸۴۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: سب سے پہلی چیز جس پر تم غالب کردیئے جاؤ گے وہ ہاتھوں اور پھر دل کے ذریعہ جہاد ہے تو جس دل نے نیکی کو نہ پہچانا اور برائی کو اوپرا نہ جانا، تو اس کا اعلیٰ حصہ ادنیٰ کی طرف ایسے اوندھا ہوجائے گا جیسے کوئی اوندھا کیا جائے اور جو کچھ اس میں ہے بکھیر دیا جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ وابونعیم ونصر فی الحجة

۸۴۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یا تو تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کردیئے جائیں اور پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں اور ان کی دعا قبول نہ کی جائے۔ الحارث

۸۴۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں: تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ہلاک ہوئے، ان کے علماء اور پیروں نے انہیں گناہوں سے نہ روکا، جوں جوں وہ گناہوں میں بڑھتے گئے اور ان کے علماء اور درویشوں نے انہیں نہیں روکا تو انہیں کئی قسم کے عذابوں نے آگھیرا۔

لہٰذا تم لوگ نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو قبل اس کے کہ تم پر بھی ایسے ہی عذاب نازل ہوں جیسے ان پر نازل ہوئے، اور یہ بات بھی جان لو کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، نہ رزق کو ختم کرتا ہے اور نہ موت کو قریب کرتا ہے۔ ابن ابی حاتم

جہاد کی تین قسمیں ہیں

۸۴۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جہاد تین قسم کے ہیں، ہاتھ، زبان اور دل کا جہاد، سب سے پہلے جو جہاد مغلوب ہوگا وہ ہاتھ کا جہاد ہے، پھر زبان اور دل کا جہاد ہے، اور جب دل (کی کیفیت ایسی ہوجائے) وہ نیکی کو نہ پہچانے اور برائی کو عجیب نہ سمجھے تو اوندھا کردیا جاتا ہے اور اس کے اوپر والا حصہ پیچھے کردیا جاتا ہے۔ مسدد، بیھقی فی الشعب، بیھقی فی السنن وصحح

۸۴۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم ضرور بضرور نیکی کا حکم کرو گے اور برائی سے روکو گے، اور تم لازماً اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں غضبناک ہوگے، کیا تم میں ایسے لوگ نہیں جو تمہیں اذیت پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۵۷..... ابزی خزاعی عبدالرحمٰن کے والد سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا: اور مسلمانوں کی جماعتوں کی اچھی تعریف کی، پھر فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں میں دین کی سمجھ پیدا نہیں کرتے، نہ انہیں تعلیم دیتے ہیں اور نہ وعظ ونصیحت کرتے ہیں، نہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور نہ برائی سے روکتے ہیں۔

اور ان لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں سے نہ سیکھتے ہیں اور نہ دین کی سمجھ حاصل کرتے ہیں، اور نہ جان بوجھ پیدا کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی قسم! لوگ اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیں گے، انہیں سمجھ بوجھ اور دین کی فقاہت دیں گے، اور انہیں نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے، اور ضرور کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کریں گے، دین کی سمجھ بوجھ اور ہوشیاری پیدا کریں گے ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں دنیا میں انہیں عذاب دینے میں جلدی کروں گا۔

پھر آپ منبر سے اترے اور اپنے گھر تشریف لے گئے، تو کچھ لوگوں نے کہا: تمہارے گمان میں آپ کی مراد کون لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ کی مراد اشعریین کے لوگ کیونکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں، جبکہ ان کے پڑوسی سخت مزاج پانی اور دیہات والے ہیں، یہ بات اشعریین تک پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ نے ایک قوم کا ذکر بھلائی سے کیا جبکہ ہمارا ذکر برائی سے کیا، ہماری خطا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور علم دے گی دین کی سمجھ اور دانائی کی باتیں سکھاتے رہیں گے انہیں نیکی کا حکم اور برائی سے روکتے رہیں گے اور کچھ لوگ ضرور اپنے پڑوسیوں سے علم، آگاہی اور دین کی سمجھ حاصل کرتے رہیں گے یا میں انہیں دنیا میں (سزا) عذاب دوں گا، تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! کیا ہمارے علاوہ کا شگون ہے؟ تو آپ نے اپنی بات دہرائی

اور انہوں نے بھی وہی کہا: کیا ہمارے علاوہ کسی کا شگون مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ بھی ایسا ہے۔

انہوں نے عرض کیا: ہمیں ایک سال کی مہلت دیں تو آپ نے انہیں ایک سال کی مہلت دی تاکہ وہ انہیں دین کا علم سکھائیں اور ان میں سمجھ بوجھ پیدا کریں، پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی "بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر جو کافر ہوئے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی یہ اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے گزر جاتے تھے، اور جو گناہ وہ کرتے اس سے ایک دوسرے کو روکتے نہ تھے یہ برا کام تھا جو وہ کرتے تھے"۔ ابن راهویه، بخاری فی الوحدان وابن السکن، وابن منده والباوردی، طبرانی فی الکبیر وابونعیم وابن مردویه، ابن عساکر، قال ابن السکن ماله غیره واسناد صحیح

۸۴۵۸..... حضرت (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم میں وہ باتیں ظاہر ہو جائیں جو تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ظاہر ہوئیں، میں نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہارے نیک لوگوں میں مداہنت اور تمہارے برے لوگوں میں فحاشی ظاہر ہو جائے اور بادشاہت تمہارے بچوں میں اور دین کی سمجھ تمہارے گھٹیا لوگوں میں منتقل ہو جائے۔ ابن عساکر وابن النجار

۸۴۵۹..... وافد بن سلامہ، یزید الرقاشی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسے لوگوں کے بارے نہ بتاؤں جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء پھر بھی ان کے مرتبوں کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے، وہ نور کے منبروں پر (ہونے کی وجہ سے) پہچانے جائیں گے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں، زمین پر خیر خواہی سے چلتے ہیں، میں نے کہا یہ تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں (لیکن) بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب کیسے بناتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: انہیں ایسی باتوں کا حکم دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، اور ایسی باتوں سے روکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں تو جب یہ ان کی بات مانیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔

بیهقی فی الشعب والنقاش فی معجمه وابن النجار ووافد ویزید ضعیفان

۸۴۶۰..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اچھی بات ہے اور اپنے بادشاہ کے خلاف تم ہتھیار اٹھالو تو یہ سنت نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه ونعیم

۸۴۶۱..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی شخص کوئی بات کہتا تو منافق ہو جاتا، اور میں ایک ہی مجلس میں وہ بات چار مرتبہ سنتا ہوں، تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے اور نیکی کے کام پر لپک پڑو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم سب کو عذاب میں سمیٹ لے گا یا تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کر دے گا (اس وقت) تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے تو ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔

مصنف ابن ابی شیبه

۸۴۶۲..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم پر ضرور ایک وقت آنے والا ہے جس میں تمہارے نیک لوگ نیکی کا حکم دیں گے اور نہ برائی سے منع کریں گے۔ مصنف ابن ابی شیبه

برائی مٹانے کا جذبہ ایمان کی علامت ہے

۸۴۶۳..... حضرت (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں مؤمن کا دل ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے کسی نے پوچھا: یہ کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: یہ اس وجہ سے کہ وہ کسی برائی کو دیکھے گا (مگر) اسے ہٹا نہ سکے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر

۸۴۶۴..... حضرت (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور بضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو

گے یا اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کردے گا جو تمہیں سخت اذیتیں پہنچائیں گے پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے (مگر) ان کی دعا قبول نہ ہوگی تم لازماً نیکی کا حکم دوگے اور برائی سے منع کروگے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسا شخص مقرر کردے گا جو تمہارے بچوں پر رحم نہیں کرے گا اور تمہارے بڑوں کی عزت نہیں کرے گا۔ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۶۵..... حضرت (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا: جس شخص نے نیکی کا حکم نہیں دیا اور نہ برائی سے روکا کیا وہ ہلاک ہوا؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ ہلاک وہ ہوا جس نے اپنے دل سے نیکی کو نہ پہچانا اور برائی کو برا نہ جانا۔

مصنف ابن ابی شیبہ ونعیم فی الفتن

۸۴۶۶..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: عنقریب ایسے واقعات رونما ہوں گے کہ جس نے ان میں عدم موجودگی کے باوجود انہیں پسند کیا تو وہ ان میں حاضر ہونے والوں کی طرح ہے اور جس نے باوجود وہاں ہونے کے انہیں ناپسند کیا تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو وہاں موجود نہ تھے۔نعیم وابن النجار

تشریح:..... مؤمن کی شان یہ ہے کہ کوئی برائی جہاں کہیں بھی ہو وہ اسے ناپسند کرتا ہے۔

۸۴۶۷..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں: کوئی شخص کسی گناہ کے کیے جانے کے وقت وہاں موجود ہوتا ہے اور اسے ناپسند سمجھتا ہے تو وہ وہاں نہ ہونے والے کی طرح ہے اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اسے وہ گناہ کا کام پسند تھا تو وہ وہاں موجود شخص کی طرح ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ ونعیم

برائی کو دل سے ناپسند کرنا

۸۴۶۸..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب تم کسی گناہ کو دیکھو اور تمہیں اسے تبدیل کرنے کی طاقت نہ ہو تو تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دل سے اسے ناپسند کرتے ہو۔مصنف ابن ابی شیبہ ونعیم

۸۴۶۹..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: منافقوں سے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ جہاد کرو، اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ان کے سامنے ترش روئی کرسکو تو ترش روئی اختیار کرو۔ ابن عساکر

۸۴۷۰..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہاری عورتیں سرکش اور تمہارے نوجوان فاسق ہوجائیں گے اور تم جہاد چھوڑ بیٹھو گے؟ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا یہ (واقعی) ہونے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ہاں ہونے والا ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس سے زیادہ سخت کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی، جب تم نیکی کا حکم نہیں دو گے اور برائی سے نہیں روکو گے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ ہونے والا ہے آپ نے فرمایا: ہاں، جس ذات کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سے بھی سخت چیز پیش آنے والی ہے؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اس سے زیادہ سخت کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھو گے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ ہونے والا ہے آپ نے فرمایا: ہاں، اس سے بھی سخت چیز پیش آنے والی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی ذات کی قسم! میں ان کے لیے ضرور فتنہ پیدا کروں گا، جس میں بردبار شخص بھی حیران ہوجائے گا۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۷۱..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نیکی کا حکم دیتا ہوں اور خود اسے نہیں کرتا لیکن مجھے اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید ہے۔ابن عساکر مر برقم ۸۴۴۲

لوگوں کا مزاج بدل جائے گا

۸۴۷۲...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ ان کا اچھا شخص وہ ہوگا جو نیکی کا حکم نہیں دے گا اور برائی سے منع نہیں کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۷۳...... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کسی (حکومتی) امیر کے پاس نہ جانا، اگر چہ تو اس پر غالب آجائے، میری سنت سے تجاوز نہ کرنا اور ہرگز بے وقوف اور اس کے کوڑے سے نہ ڈرنا، کہ تم اسے اللہ تعالیٰ کی طاعت اور تقویٰ کا حکم دو گے۔ اے ابو ہریرہ! اگر تم کسی امیر و حکمران کے وزیر یا مشیر بن جاؤ یا اس کے پاس جاؤ تو ہرگز میری سنت اور سیرت کی مخالفت نہ کرنا، کیونکہ جس نے میری سنت اور سیرت کی مخالفت کی وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ آگ ہر طرف سے گھیرتی رہے گی اور پھر اسے جہنم میں داخل کردے گا۔ الدیلمی

۸۴۷۴...... سماک، درۃ کی بیوی سے وہ درہ سے روایت کرتی ہیں: فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ مسجد میں تھے، میں نے عرض کیا: سب سے متقی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو زیادہ نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے اور رشتہ داری کو زیادہ جوڑے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۷۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کب ہم نیکی کا حکم نہ دیں اور برائی سے نہ روکیں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہارے اچھے لوگوں میں بخل اور تمہارے گھٹیا لوگوں میں علم، تمہارے قرآن کا علم رکھنے والوں میں مداہنت اور تمہارے چھوٹوں میں بادشاہت آجائے اس وقت۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۷۶...... (مرسل الحسن) حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اور جب برابر ہو جائیں گے تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہے۔ بیھقی فی الشعب

۸۴۷۷...... زہری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا: کیا میں اس شخص کے درجہ میں نہیں ہوسکتا جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتا، یا تو تم لوگوں کے کچھ قریب ہوگے یا ان کے حالات سے جدا، لہٰذا اپنے نفس پر جھک جاؤ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ ابن سعد

۸۴۷۸...... ابن سیرین حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: تمہاری آج کی نیکی گزشتہ زمانہ کی برائی ہے، اور تمہاری آج کی برائی آئندہ زمانہ کی نیکی ہوگی، تم ہمیشہ بھلائی میں رہوگے جب تک منکر باتوں کو معروف نہیں جانو گے اور معروف باتوں کو منکر نہیں جانو گے اور جب تمہارا عالم تم میں تو ہین آمیز گفتگو نہ کرے۔ ابن عساکر

امر بالمعروف کے آداب

۸۴۷۹...... طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک رات کچھ لوگوں کی نگہبانی کے لیے نکلے جب رات کا ایک پہر گزر گیا، تو آپ ایک گھر کے پاس سے گزرے اس میں کچھ لوگ پی رہے تھے، آپ نے انہیں پکار کر کہا: کیا یہ فسق نہیں کیا یہ فسق نہیں؟ (ان میں سے) کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع کیا ہے، چنانچہ حضرت عمر انہیں چھوڑ کر واپس آگئے۔ عبدالرزاق

۸۴۸۰...... ابو قلابہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمر سے کہہ دیا: کہ ابو محجن ثقفی نے اپنے گھر میں شراب پی ہے جہاں وہ اور ان کے احباب بیٹھے ہیں، حضرت عمر چل کر وہاں پہنچے تو ان کے پاس صرف ایک آدمی بیٹھا تھا، ابو محجن نے کہا: امیر المومنین آپ کے لیے یہ کام جائز نہیں اللہ تعالیٰ نے تجسس سے منع فرمایا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: اس فعل کو کیا کہا جائے؟ تو زید بن ثابت اور عبدالرحمن بن ارقم نے ان سے کہا: امیر

المومنین! ابوجحن نے سچ کہا، یہ واقعی تجسس ہے چنانچہ حضرت عمر انہیں چھوڑ کر وہاں سے چل دیئے۔عبدالرزاق

۸۴۸۱.....زہری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قیس بن مکشوح مرادی سے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم شراب پیتے ہو؟ انہوں نے کہا: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے خیال میں آپ نے بری بات کی اللہ کی قسم! میں جب بھی کسی بادشاہ کے پیچھے چلا تو میرے دل میں اسے قتل کرنے کا خیال پیدا ہوا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تمہارے دل میں میرے قتل کا خیال پیدا ہوا؟ تو وہ بولے: میں اگر اس کا قصد کرتا تو کر لیتا، حضرت عمر نے فرمایا: اگر تم ہاں کہتے تو میں تمہارے گردن اڑا دیتا یہاں سے نکل جاؤ اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ یہ رات نہیں گزار سکتا، عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا: امیر المومنین! اگر وہ ہاں کہہ دیتا تو کیا آپ اس کی گردن اڑا دیتے؟ حضرت عمر فرمایا: نہیں لیکن میں نے اس بات سے اسے ڈرایا ہے۔ابن جریر

۸۴۸۲.....(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) زید بن وھب سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا گیا: ولید بن عقبہ کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ہمیں تجسس سے منع کیا گیا ہے ہمارے سامنے اگر کوئی بات ظاہر ہوئی تو ہم اس پر حد لگائیں گے۔عبدالرزاق

۸۴۸۳.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو کسی چیز سے منع کرنا چاہتے تو پہلے اپنے گھر والوں کے پاس جاتے (فرماتے) اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ کوئی شخص اس چیز کا مرتکب ہوا جس سے میں نے روکا ہے تو میں اسے دہری سزا دوں گا۔ابن سعد، ابن عساکر

۸۴۸۴.....ابن شہاب سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہشام بن حکیم بن حزام کچھ مردوں کے ساتھ مل کر نیکی کا حکم کرتے، حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے جب تک میں اور ہشام زندہ ہیں تو یہ نہیں ہو سکتا۔مالک و ابن سعد

۸۴۸۵.....سدی سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ باہر نکلے، اچانک انہیں ایک آگ دکھائی دی، آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے آپ آگ کی طرف چل پڑے یہاں تک (جس) گھر میں (آگ جل رہی تھی) داخل ہو گئے وہاں ایک چراغ جل رہا تھا، آپ گھر کے مکان میں داخل ہوئے اور یہ رات کے وقت کا واقعہ ہے کیا دیکھتے ہیں ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہے اور اس کے سامنے شراب پڑی ہے اور ایک لونڈی گا نا گا رہی ہے انجانے میں حضرت عمر نے اس پر حملہ کر دیا، حضرت عمر نے فرمایا: میں نے آج کی رات سے بھیانک منظر نہیں دیکھا، ایک بوڑھا جو اپنی موت کا منتظر ہے، اس شخص نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: عمر، بالکل ٹھیک ہے امیر المومنین جو آپ نے کیا ہے وہ اس سے زیادہ برا ہے آپ نے تجسس کیا اور تجسس سے روکا گیا ہے اور آپ بغیر اجازت اندر آ گئے، حضرت عمر نے فرمایا: تم نے سچ کہا، پھر آپ اپنا کپڑا دانتوں میں دبائے روتے باہر نکل گئے، اور فرمایا: عمر کی ماں اسے روئے اگر اس کا رب اسے نہ بخشے ہم نے اسے دیکھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا تھا اب وہ کہہ رہا ہے کہ مجھے عمر نے دیکھا اور وہ اس معاملہ میں شہرت کر رہے ہیں، اس بوڑھے نے اسی گھڑی حضرت عمر کی مجلس چھوڑ دی۔

ایک دفعہ اس واقعہ کے بعد حضرت عمر بیٹھے تھے کہ اچانک اسی خفیہ بات والے شخص جیسا ایک بوڑھا آیا اور مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا، حضرت عمر نے جب اسے دیکھا تو فرمایا: اس بوڑھے کو مجھ تک پہنچا دو، چنانچہ وہ آ گیا کسی نے اس سے کہا: حاضر ہو وہ شخص اٹھا (وہ دل میں) سمجھ رہا تھا کہ میری کسی بری حرکت کی عمر سرزنش کریں گے جو انہوں نے دیکھی ہے حضرت عمر نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، آپ اسے قریب کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے پہلو میں بٹھا لیا، پھر فرمایا: اپنا کان میرے نزدیک کرو، پھر آپ نے اس کے کان میں کہا، اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر مبعوث فرمایا، اس رات میرے ساتھ عبداللہ بن مسعود تھے میں نے اور اس نے کسی کو نہیں بتایا۔

اس نے کہا امیر المومنین! اپنا کان میرے نزدیک کریں، اس نے گوشہ میں کہا، اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا، میں نے بھی کسی کو نہیں بتایا اور آپ کی مجلس میں بیٹھنے تک دوبارہ یہ کام نہیں کیا تو حضرت عمر نے تکبیر کہہ کر آواز بلند کی، لوگوں کو معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کس وجہ سے تکبیر کہہ رہے ہیں۔ابو الشیخ فی کتاب القطع والسرقہ

زہد وتقشّف

۸۴۸۶۔۔۔ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: ازار پہنا کرو، چادر اوڑھا کرو، جوتا پہنا کرو، موزے اور شلواریں اتار دو، قافلوں سے ملو، گھوڑوں پر کود کر بیٹھا کرو، معد بن عدنان کی موافقت کرو، نیزے پھینکا کرو، عیش وعشرت اور عجم کی مشابہت چھوڑ دو، خبردار عجمیوں کی روش سے بچنا کیونکہ سب سے برا طریقہ عجم کی بودوباش ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، وابوذر الھروی فی الجامع، بیھقی فی السنن

سنجیدگی اور نرم رفتاری

۸۴۸۷۔۔۔ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: سوائے آخرت کے کاموں کے ہر کام میں نرم رفتاری بہتر ہے۔

مسند احمد، ومسدد وابن ابی الدنیا فی قصر الامل، وفی المنتخب، ابوداؤد، حاکم، بیھقی فی الشعب عن سعد

۸۴۸۸۔۔۔ خیثمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ نے فرمایا: کئی فسادات اور مشتبہ امور ظاہر ہوں گے، تو تم سنجیدگی اختیار کرنا، تو تم بھلائی کے کاموں میں تابع بن کر رہو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم بھلائی کے کاموں میں رہنما ہو۔وفی المنتخب، مصنف ابن ابی شیبہ

لڑائی جھگڑا چھوڑنا

۸۴۸۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگوں کے جھگڑوں سے بچو کیونکہ وہ دو قسموں سے خالی نہیں، یا وہ عقلمند ہوں گے جو تمہارے خلاف مکر کریں گے، یا جاہل ہوں گے تمہارے خلاف ایسی بات میں جلدی کریں گے جو تم میں نہیں، یاد رکھنا کلام مذکر ہے اور جواب مؤنث ہے اور جہاں مذکر اور مؤنث جمع ہو جائیں تو وہاں اولاد کا ہونا ضروری ہے، پھر آپ نے یہ اشعار کہنا شروع کیے:

ترجمہ:۔۔۔۔۔ جو جواب سے بچ گیا اس نے عزت بچائی، جس نے لوگوں سے مدارت وروا داری رکھی تو صحیح راہ چلا، جو لوگوں سے ڈرا لوگ بھی اس سے خوفزدہ ہوں گے، اور جو لوگوں کو حقیر جانے گا اس سے ہرگز کوئی نہیں ڈرے گا۔بیھقی فی الشعب

اکتاہٹ دور کرنے کے لیے دل کی کیفیت تبدیل کرنا

۸۴۹۰۔۔۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں کسی باطل چیز کے ذریعہ راحت حاصل کرتا ہوں تا کہ میرے لیے حق میں زیادہ چستی کا ذریعہ بنے۔ابن عساکر

غور وفکر

۸۴۹۱۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں بے شک تیرے رب کی طرف انتہا ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور وفکر نہیں۔دارقطنی فی الافراد

۸۴۹۲۔۔۔ حضرت (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ نیکیوں کی کنجیاں اور برائیوں کے تالے ہیں، اور انہیں اس کا اجر بھی ملتا ہے، اور کچھ برائیوں کی چابیاں اور نیکیوں کے تالے ہیں، اور اس کا ان پر گناہ بھی ہے، ایک گھڑی کا غور وفکر رات (بھر) کے قیام سے بہتر ہے۔

ابن عساکر

۸۴۹۳۔۔۔ (مرسل الحسن) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک گھڑی کا سوچ وبچار رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

ابن الدنیا فی التفکر

پرہیزگاری

۸۴۹۴..... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: تقویٰ کے ساتھ عمل کم نہیں ہوتا، جو چیز قبول ہوتی ہے وہ کم کیسے ہوسکتی ہے۔ ابن ابی الدنیا فی التقویٰ

۸۴۹۵..... کمیل بن زیاد سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا جب آپ جبان کے اوپر پہنچے تو قبرستان کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: اے قبروں بوسیدگی اور وحشت والو! تمہاری کیا خبر ہے ہماری خبر تو یہ ہے کہ مال تقسیم ہو گئے، اولاد یتیم ہو گئی، خاوند بدل گئے یہ تو ہماری خبر تھی، تمہاری کیا خبر ہے۔

پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے کمیل! اگر انہیں جواب دینے کی اجازت ہوتی تو یہ کہتے: بہترین توشہ تقویٰ ہے، پھر آپ روپڑے اور مجھ سے فرمایا: کمیل! قبر عمل کا صندوق ہے، اور موت کے وقت تیرے پاس (اس کی) خبر پہنچ جائے گی۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۴۹۶..... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی نے فرمایا: عمل کرنے سے زیادہ عمل کی قبولیت کا اہتمام کرو، کیونکہ کوئی عمل تقویٰ کے ساتھ کم نہیں ہوتا اور وہ عمل کیسے کم ہوسکتا ہے جو قبول ہوتا ہو۔ الحلیۃ، ابن عساکر

۸۴۹۷..... عبد خیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا، جو چیز قبول ہوتی ہے وہ کم کیسے ہوسکتی ہے۔ ابن ابی الدنیا فی التقویٰ. الحلیۃ

۸۴۹۸..... عبداللہ بن احمد بن عامر سے روایت فرماتے ہیں میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے علی بن موسیٰ رضا نے اپنے آباء کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: وہ کون سے اعمال ہیں جو جنت میں زیادہ داخل کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق، اور آپ سے ان اعمال کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ جہنم میں داخل کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو خالی چیزیں، پیٹ اور شرمگاہ۔

۸۴۹۹..... حضرت (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جس نے تم میں سے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر چیز ایسی جگہ سے عطا کرے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا اور جس نے سستی کی اور جہاں سے اسے علم نہ تھا اس چیز کو حاصل کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس سے سخت چیز دے گا جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔ ابن عساکر

۸۵۰۰..... حضرت (عبداللہ بن مسعود) سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے اگر اس بات کا علم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ میرا عمل قبول فرمالیں گے تو یہ بات مجھے زمین بھر سونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یعقوب بن سفیان ابن عساکر

۸۵۰۱..... حضرت (ابوذر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے (کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:) اے ابوذر! تقویٰ کے ذریعہ عمل کی قبولیت کا عمل سے زیادہ اہتمام کرو، اے ابوذر اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو برائیوں کو اس کے سامنے مشکل کردیتے ہیں، ابوذر! مؤمن اپنے گناہ کو ایسے سمجھتا ہے گویا وہ کسی چٹان تلے ہے جس کے گرنے کا اسے اندیشہ ہے اور کافر اپنے لئے گناہ کو ایسے سمجھتا ہے گویا کوئی مکھی ہے جوناک پر آبیٹھی، ابوذر! کسی چھوٹے گناہ کو نہ دیکھو، بلکہ اس ذات کی عظمت کو دیکھو جس کی نافرمانی کررہے ہو، ابوذر! بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا یہاں تک کہ اپنا محاسبہ اس سے زیادہ سخت ایسے کرے جیسے ایک شریک (کار) اپنے شریک کا کرتا ہے اور وہ جان لے کہ اس کے کھانے پینے اور پہننے کا سامان کہاں سے آرہا ہے؟ حلال سے یا حرام سے۔ الدیلمی

۸۵۰۲..... ابونضرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کا وہ خطبہ جو آپ نے ایام تشریق کے درمیان اونٹ پر بیٹھ کر دیا تھا وہاں جو حضرات موجود تھے ان میں سے ایک نے مجھ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: لوگو! تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے خبردار کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی سیاہ فام کو کسی گورے پر کوئی افضلیت حاصل ہے صرف تقویٰ کی وجہ سے آگاہ رہو کیا میں نے پہنچادیا؟ لوگوں نے (یک زبان) کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: حاضر غائب تک پہنچادے۔ ابن النجار

لوگوں کوان کے مراتب میں رکھنا

۸۵۰۳..... عمرو بن مخراق سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھانا کھارہی تھیں آپ کے پاس ایک شخص گزرا جو شان وشوکت والا تھا آپ نے اسے بلایا اور وہ آپ کے ساتھ بیٹھ گیا پھر ایک دوسرا شخص گزرا تو آپ نے اسے ایک روٹی کا ٹکڑا عنایت کیا، آپ سے کسی نے کہا: ایسا کیوں؟ آپ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کوان کے مراتب ودرجات میں رکھیں۔

خطیب فی المتفق مر برقم، ۷۱۷/۵/۱۸/۷۱۷۵

تشریح:..... یہ حدیث جتنے راویوں نے نقل کی ہے سب کا مدار میمون بن ابی شبیب ہے مگر انہوں نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایا، بہرکیف حدیث کا درجہ حسن کا ہے، یہاں دو باتیں ذہن نشین کرلیں، اول یہ کہ حضرت عائشہ بے محابا نہیں بیٹھی ہوئی تھیں، دوم آپ کھانے کے لیے اس طرح نہیں بیٹھی تھیں جیسے لوگ ہوٹل وغیرہ میں بیٹھتے ہیں، آپ کی مجلس علمی مجلس ہوا کرتی تھی، آپ پردہ میں بیٹھتیں اور آنے والوں کے لیے آپ کے ہاں قیام وطعام کا بندوبست تھا، کیونکہ شائقین علم حدیث دور دور سے آکر آپ سے نبی کریم ﷺ کے اقوال سنتے آپ کے کئی خادم اور لونڈیاں تھیں پاس بیٹھنے سے مراد اتحاد مجلس ہے نہ کہ اتحاد مکان۔

۸۵۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے لوگوں کوان کے مراتب میں رکھا اس نے اپنے آپ سے مشقت دور کی، اور جس نے اپنے بھائی کواس کی قدر ومنزلت سے آگے بڑھایا تواس نے اس کی عداوت ودشمنی کو کھینچا۔ القرشی فی العلم

۸۵۰۵..... زیاد بن انعم سے روایت ہے فرماتے ہیں: سمندر میں ہمارا بحری بیڑہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بیڑہ سے مل گیا ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جو بے حد مذاقی تھا، وہ ہمارے باورچی سے کہتا، اللہ تعالیٰ تجھے اچھا اور بھلا بدلہ دے، تو وہ غصہ ہوجاتا، ہم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے ساتھ ایک شخص ہے جب ہم اسے جزاک اللہ خیرا وبرا کہتے ہیں تو وہ ناراض ہوجاتا ہے، آپ نے فرمایا: اس کے لیے الفاظ تبدیل کردو، کیونکہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ جسے اچھائی تجھے برا اور خارش کا بدلہ دے تو وہ شخص ہنس پڑا اور کہنے لگا تو اپنا مذاق نہیں چھوڑتا، تو اس شخص نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے (آکر) کہا حضرت ابوایوب! اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا بدلہ دے۔

ابن عساکر

تشریح:..... بڑوں کی باتیں بھی عظیم ہوتی ہیں، ان حضرات کا نور فراست اس قدر تیز تھا کہ بغیر آلات کے انسانی تشخیص کرلیا کرتے تھے۔

التواضع

۸۵۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تین باتیں تواضع وانکساری کی بنیاد ہیں، جس سے ملاقات ہو اسے سلام میں پہل کرنا، اونچی جگہ بیٹھنے کی بجائے نیچے بیٹھنے پر راضی رہنا، اور نمود ونمائش کو برا سمجھنا۔ العسکری

تشریح:..... سلام میں پہل نہ کرنے سے ایک فرد کے دل میں دشمنی اٹھے گی، مجلس میں اونچی جگہ بیٹھنے سے نیچے بیٹھنے والے خاص افراد حسد کریں گے، تکبر کی وجہ سے ہر شخص برے طریقہ سے ملے گا یوں عافیت کم ہوگی اور عداوت بسیار۔

۸۵۰۷..... سمعان بن المهدی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا جو بندہ میری خاطر میری مخلوق کے سامنے عاجزی کرے تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا، اور میرا جو بندہ میری مخلوق کے سامنے تکبر کرے گا میں اسے اپنی جہنم میں داخل کروں گا اور میرا جو بندہ حلال سے حیا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے حرام میں مبتلا کردیں گے۔ ابن عساکر

وقال منکر اسنادا ومتنا وفی سنده غیر واحد من المجهولین

یہ روایت سند اضعیف ہے لیکن اس کا مضمون جو تواضع کے متعلق ہے وہ درست ہے۔

۸۵۰۸ اوس بن خولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے لیے انکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عطا فرماتے ہیں اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اس کا مقام گھٹا دیتے ہیں۔

ابن منده و ابونعیم قال فی الاصابه فیه خارجه بن مصعب وفیه من لایعرف ایضاً

تواضع سے مرتبہ بلند ہوتا ہے

۸۵۰۹۔ عبیداللہ بن عدی بن الخیار سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا: بندہ جب اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے تحت اسے بلندی عطا فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: اٹھ اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے، جبکہ وہ اپنے دل میں حقیر اور لوگوں کی نظروں میں بلند شان ہوتا ہے۔

اور جب وہ تکبر کرتے کرتے اپنی حد سے گزر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین پر دے مارتے ہیں، اور فرماتے ہیں: ذلیل ہو اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے وہ اپنے دل میں تو بڑا ہوتا ہے لیکن لوگوں کے ہاں حقیر ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کے نزدیک خنزیر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہو جاتا ہے۔

ابو عبید والخرائطی فی مکارم الاخلاق والصابونی فی المائتین. عبدالرزاق

۸۵۱۰ ... ابن وهب سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے مالک نے اپنے چچا کے حوالہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عمر اور عثمان کو دیکھا کہ جب وہ مکہ سے آتے تو معرس پر اترتے اور جب مدینہ میں داخل ہونے کے سوار ہوتے تو کوئی بھی ایسا نہ بچتا کہ اس نے اپنے غلام کو اپنے پیچھے سواری پر سوار کر لیا تھا۔

فرماتے ہیں: حضرت عمر اور عثمان بھی اپنے ساتھ (غلاموں کو) سوار کرتے، میں نے ان سے کہا: کیا تواضع کے ارادے سے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، اور پیدل چلنے والے کو سوار کرنے کی تلاش تاکہ وہ اپنے علاوہ دوسرے بادشاہوں کی طرح نہ ہوں پھر انہوں نے ان باتوں کا ذکر کیا جو لوگوں نے پیدا کر دی ہیں، کہ (بادشاہ) لوگ کے غلام ان کے پیچھے چلیں اور وہ خود سوار ہوں، آپ اسے لوگوں کے لیے عیب جانتے۔ بیهقی فی الشعب

کام کے اہل کو کام سونپنا

۸۵۱۱..... حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ مدینہ کی مسجد کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر تعمیر کر رہے تھے آپ نے فرمایا: گارے کے قریب یمامی کو رکھو کیونکہ وہ تم سے زیادہ اچھے طریقہ سے اسے چھوتا ہے اور تم سب سے زیادہ اس کے مضبوط بازو ہیں۔

ابونعیم فی المعرفة مر برقم ۶۰۰۷ د

توکل و بھروسا

۸۵۱۲..... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری جو مخلوق میرے علاوہ کسی دوسری مخلوق پر بھروسا کرے، تو میں اس کے سامنے آسمانوں وزمینوں کے دروازے کاٹ دیتا ہوں، وہ اگر مجھے پکارے تو میں اسے جواب نہیں دیتا، مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا نہیں کرتا۔

اور میری جو مخلوق میری مخلوق کے علاوہ مجھ پر بھروسا کرے تو میں آسمان کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں، پھر اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں، مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں اور اگر مجھ سے مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دوں۔ العسکری

۸۵۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں لوگو! اللہ تعالیٰ پر توکل کرو، اور اسی پر بھروسا رکھو، کیونکہ وہ اپنے علاوہ سب سے کافی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی التوکل

۸۵۱۴ ... (حبہ اور سواء جو خالد کے بیٹے ہیں) سلام بن شرحبیل سے روایت ہے کہ انہوں نے حبہ اور سواء خالد کے بیٹوں کو دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ اس وقت ایک دیوار یا عمارت بنا رہے تھے ان دونوں حضرات نے آپ کی اعانت کی، آپ نے فرمایا: جب تک تمہارے سر حرکت کرتے ہیں اس وقت تک رزق سے مایوس نہ ہونا، اس واسطے بچہ سرخ رنگ میں پیدا ہوتا ہے اس پہ چھلکا تک نہیں ہوتا پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے رزق دیتا ہے۔ ابونعیم

اچھا گمان

۸۵۱۵ ... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا: کہ حسن ظن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی امید نہ رکھو، اور اپنے گناہ کے علاوہ تمہیں کسی چیز کا اندیشہ نہ ہو۔ الدینوری

۸۵۱۶ ... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگوں میں رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: لوگو! اپنے رب کے بارے اچھا گمان رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے گمان کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا وابن النجار

بردباری، برداشت

۸۵۱۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آپ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو پتھر اٹھا رہے تھے آپ نے فرمایا: تم میں سب سے مضبوط وہ شخص ہے جو غصہ پر زیادہ قابو پالے اور سب سے بردبار وہ شخص ہے جو قدرت کے باجود معاف کردے۔

العسکری فی الامثال وھو حسن

شرم وحیا

۸۵۱۸ ... (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو کیونکہ میں جب قضائے حاجت کے لیے جاتا ہوں تو اپنا سر اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے جھکا لیتا ہوں۔ سفیان

۸۵۱۹ ... اوس بن ابی اوفی بن مندہ تاریخ اصفہان میں نقل کرتے ہیں کہ مجھے محمد بن محمد بن سہل، ان سے ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم نے بیان کیا، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے ہیں: میں نے (خلیفہ) مامون کو خطبہ دیتے ہوئے سنا: انہوں نے کہا: لوگو! میں تمہیں حیا کا حکم دیتا ہوں اور اس پر ابھارتا ہوں کیونکہ ھیثم بن بشیر بواسطہ یونس حضرت حسن بصری سے انہوں حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا: کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہا تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا جزو ہے اتنے میں ان کے سامنے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین مجھ سے ھشیم نے ایسا ہی بیان کیا جیسا آپ سے بواسطہ یونس، حضرت حسن بصری بیان کیا ہے، وہ عمران بن حصین سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں تو مامون نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! مجھ سے ھشیم نے یونس، حبیب اور منصور سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے حضرت عمران بن حصین، ابوبکرۃ اور سمرۃ بن جندب ﷺ سے اور اس شخص سے جو زمین کے اٹھنے والوں میں سب سے بہتر یعنی علی بن ابی طالب سے کہ نبی ﷺ نے سنا ایک شخص اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہا تھا۔

تشریح: ... آج کا تاریخ دان طبقہ اس وقت کے بادشاہوں کو بے ساختہ ظالم جابر، بے دین اور ملحد کہہ دیتا ہے جبکہ آج کے اور اس وقت کے بادشاہوں میں بہت زیادہ فرق ہے، آج کے دور کے بادشاہوں کی حالت دیکھ سابقہ لوگوں کو اس پر قیاس کیا جاتا ہے جو سراسر غلط اور بے بنیاد اصول ہے۔

۸۵۲۰ ... محمد بن ابی السری المتوکل عسقلانی، بکر بن بشر السلمی سے وہ عبدالحمید بن سوار سے وہ ایاس بن معاویہ بن قرۃ سے وہ اپنے والد سے

واسطہ سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ کے سامنے حیا کا تذکرہ ہوا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا حیا دین کا جزو ہے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ سراپا دین ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء، پاکدامنی، اور زبان کی بندش نہ کہ دل کی بندش اور عمل ایمان کے اجزاء ہیں یہ آخرت میں اس سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں جتنی یہ دنیا میں کم ہوتی ہیں۔

بخل فحش گوئی اور بے ہودہ گوئی نفاق کا اجزا ہیں، یہ دنیا میں بڑھتی ہیں اور آخرت میں دنیا کی نسبت زیادہ کم ہو جاتی ہیں۔

الحسن ابن سفیان ویعقوب بن سفیان، طبرانی فی الکبیر وابو الشیخ، حلیة الاولیاء والدیلمی، ابن عساکر قال فی المغنی عبدالحمید بن سوار ضعیف وبکر بن بشر مجھول ومحمد بن ابی السری له مناکیر ومر برقم: ۵۷۸۷

۸۵۲۱..... (ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ) اوزاعی سے، وہ قرۃ بن عبدالرحمن عن ابی سلمہ سے وہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ ان سے فرمایا: اسے رہنے دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (ابن عساکر) وقال: المحفوظ حدیث الزھری عن سالم عن ابیه مر برقم: ۵۷۸۲

پوشیدگی وگمنامی

۸۵۲۲..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی ؓ نے فرمایا: خوشخبری ہے ہر گمنام بندے کے لیے، جو لوگوں کو پہچانتا ہے اور اللہ تعالیٰ رضامندی سے نہیں مشہور کرتے، یہی لوگ ہدایت کے چراغ، یہ نہ خبریں پھیلانے والے ہیں اور نہ زیادہ گفتگو کرنے والے ہیں نہ سخت مزاج اور دکھلاوا کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہر تاریک گھیر لینے والے فتنہ سے نجات دے دیتے ہیں۔

ھناد، الحلیة، بیھقی ابن عساکر

خوف وامید

۸۵۲۳..... (الصدیق رضی اللہ عنہ) عرفجہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو رو سکتا ہو رو لے، اور جسے رونا نہ آئے وہ رونے کی شکل بنالے، یعنی تضرع وعاجزی کرے۔ ابن المبارک، مسند احمد فی الزھد وھناد، بیھقی فی السنن

۸۵۲۴..... حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نرمی کی آیت کا سختی کی آیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور سختی کی آیت کا نرمی کی آیت کے ساتھ ذکر کیا ہے؟ تاکہ مؤمن رغبت اور خوف رکھنے والا ہو اور ناحق اللہ تعالیٰ سے امید نہ رکھے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔ ابو الشیخ

۸۵۲۵..... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم میں سے جب کوئی روئے تو اپنے آنسو نہ پونچھے بلکہ انہیں رخسار پر بہتے چھوڑ دے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملے۔ بیھقی فی السنن

۸۵۲۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نوجوان شخص تھا جو جہنم کے تذکرہ پر رو پڑتا تھا، یہاں تک کہ اس حالت نے اسے گھر میں روک لیا (یعنی بیمار پڑ گیا) نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا آپ اس کے پاس تشریف لے گئے جب اس نوجوان نے آپ کو دیکھا تو (فوراً) اٹھ کھڑا ہوا اور آپ کے گلے سے لگ کر فوت ہو کر گر پڑا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے دوست کی تجہیز وتکفین کرو! کیونکہ جہنم کے خوف نے اس کا جگر پھاڑ دیا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے پناہ دے دی ہے، جو کسی چیز کی امید کرتا ہے اسے طلب کرتا ہے اور جو جس چیز سے خوف رکھتا ہے اس سے بھاگتا ہے۔

ابن ابی الدنیا والموفق بن قدامة فی کتاب البکاء والرقة

۸۵۲۷..... حضرت سعید بن المسیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، نبی ﷺ آپ کی عیادت کے لیے

تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: عمر کیسی حالت ہے؟ حضرت عمر نے عرض کیا: امید بھی ہے اور خوف بھی آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس مؤمن کے دل میں خوف اور امید جمع ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید عطا کریں گے اور خوف سے امن بخشیں گے۔ بیھقی فی الشعب

۸۵۲۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا جانتے ہو کمترین لوگ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا، جو کم درجہ ہیں آپ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ بیھقی فی الشعب

۸۵۲۹..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں: مجھے اپنی عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن نہیں جمع کروں گا جب وہ مجھ سے خوفزدہ ہو گا میں اسے قیامت کے روز بے خوف کر دوں گا، اور جب دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو آخرت میں اسے خوفزدہ کروں گا۔ ابن النجار

۸۵۳۰..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ہاتھوں نے جو کچھ کیا اگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرا مواخذہ فرمائیں تو مجھے ہلاک کر دیں۔ بیھقی فی الشعب وقال غریب تفرد بہ محمد بن سھل بن عسکر فیما اعلم

تشریح:..... یہ بھی تعلیم ہے ورنہ انبیاء سارے کے سارے معصوم ہوتے ہیں۔

آخرت کا خوف

۸۵۳۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ایک درخت پر ایک پرندہ بیٹھا دیکھا، آپ نے فرمایا: اے پرندے تو خوش رہے درختوں پر بیٹھتا ہے اور پھل کھاتا ہے اور تجھے کوئی حساب نہیں دینا۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی

۸۵۳۲..... حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص بھی اپنے ایمان کے بارے بے خوف اور مطمئن ہوا تو وہ اس سے چھن گیا۔
ابن عساکر

۸۵۳۳..... حضرت ابو د..اء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کاش میں اپنے گھر والوں کا مینڈھا ہوتا، اور پھر ان کے ہاں کوئی مہمان آتا تو یہ میری رگیں کاٹ دیتے خود بھی کھاتے اور (مہمانوں کو بھی) کھلاتے۔ ابن عساکر

یتیم پر مہربانی

۸۵۳۴..... (ابن عباس رضی اللہ عنہ) صالح الناجی سے روایت فرماتے ہیں: میں محمد بن سلیمان بصرہ کے گورنر کے پاس تھا، پس اس نے کہا: مجھ سے میرے والد نے میرے جد اکبر یعنی ابن عباس سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یتیم کے سر پر اس طرح آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو اور جس کا باپ (زندہ) ہو اس کے سر پر اس طرح پیچھے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔ خطیب وقال لا یحفظ لمحمد بن سلیمان غیرہ، ابن عساکر

۸۵۳۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو کسی یتیم کو نافہ تجارت کے لیے دے۔ بیھقی فی الشعب

۸۵۳۶..... شمیسہ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یتیم کی تربیت کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ان میں سے کوئی اپنے یتیم کو مارتا یہاں تک کہ اس کی جسمانی اور اخلاقی اصلاح ہو جاتی تھی۔ ابن جریر

اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضامندی

۸۵۳۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ میں جیسے کیسے بھی رہوں، خوشی کی حالت میں یا ناخوشی میں، کیونکہ جو چیزیں مجھے پسند ہیں یا ناپسند مجھے ان کے بارے بھلائی کا علم نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی الفرج والعسکری فی المواعظ وسلیم الرازی فی عوالیہ ولفظہ: انی لا ادری فی ایتھما الخیرۃ

۸۵۳۸... حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے ان سے کہا: کہ ابوذر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: مجھے فقر غنا (مالداری) سے (اور) بیماری، صحت سے زیادہ پسند ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے! جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں کہتا ہوں، کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے اچھے اختیار پر بھروسا کرلیا تو اسے اس کی تمنا نہ ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسند کردہ حالت کے علاوہ میں ہے، اور یہ قضا کے تصرف سے رضا پر ٹھہرنے کی حد ہے۔ ابن عساکر

۸۵۳۹... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی نافذ شدہ قضا پر راضی رہا تو اسے اجر ملے گا، اور جو اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ قضا پر راضی نہ ہوا تو اس کا عمل برباد ہوا۔ ابن عساکر

۸۵۴۰... حضرت (عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: صبر (چشم پوشی) اور سخاوت اس نے کہا: میں ان سے بھی افضل عمل کا طالب ہوں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فیصلہ میں اس پر کوئی تہمت نہ رکھو۔ بیہقی فی الشعب

زہد و دنیا سے بے رغبتی

۸۵۴۱... (الصدیق رضی اللہ عنہ) ابوضمرہ یعنی ابن حبیب ابن ضمرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ حضرت ابوبکر کے ایک بیٹے پر جان کنی کا عالم تھا، وہ نوجوان تکیہ کی طرف دیکھنے لگا، جب اس کی وفات ہوگئی تو لوگوں نے حضرت صدیق اکبر سے کہا: ہم نے آپ کے فرزند کو دیکھا وہ تکیہ کی طرف دیکھ رہے تھے، انہوں نے تکیہ اٹھایا تو اس کے نیچے پانچ یا چھ دینار پائے، حضرت ابوبکر اپنا ہاتھ مل کر کہنے لگے، انا للّٰہ و انا الیہ راجعون، مجھے اس کا گمان نہیں کہ تمہاری کھال اس کی وسعت رکھے گی۔

مسند احمد، فی الزھد، حلیۃ الاولیاء وله حاکم الرفع، لانه اخبار عن حال ىبرزخ

۸۵۴۲... عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب شام کی طرف لشکر روانہ کیے تو ان سے فرمایا: تم لوگ شام جارہے ہو اور وہ کشادہ زمین ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہیں قدرت دینے والا ہے، یہاں تک کہ تم اس میں مساجد بناؤ، تمہارے حال سے اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات نہ آئے کہ تم وہاں لہو لعب کے لیے جارہے ہو اور عیش پرستی سے بچنا۔ ابن المبارک

۸۵۴۳... اسمٰعیل بن محمد سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر نے لوگوں میں مال تقسیم کیا اور اسے برابر سرابر رکھا، کسی نے کہا: اے خلیفۂ رسول آپ اصحاب بدر اور دوسرے لوگوں میں برابری کا معاملہ کررہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور بہترین ذریعہ درمیانہ ہوتا ہے اور ان میں فضیلت ان کے اجر کے اعتبار سے ہے۔ مسند احمد فی الزھد

۸۵۴۴... ابوبکر بن محمد انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر سے کسی نے کہا: اے خلیفہ رسول! آپ اہل بدر کو حکومت کے کاموں میں کیوں شریک نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: مجھے ان کا مقام معلوم ہے میں دنیا کے ذریعہ انہیں میلا نہیں کرنا چاہتا۔ الحلیۃ ورواہ ابن عساکر عن الزھری

۸۵۴۵... حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی صدیق اکبر کی مرض وفات میں ان کے پاس آئے، آپ نے حضرت صدیق سے کہا: اے خلیفۂ رسول! مجھے کوئی وصیت کریں! تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا (کے دروازے) تم پر کھولنے والا ہے لہٰذا تم میں ہرگز کوئی بھی ضرورت سے زائد دنیا نہ لے۔ الدینوری

تنعم و عیش سے اجتناب کرنا

۸۵۴۶... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: ان کے پاس حضرت عمر تشریف لائے اور میں اس وقت دسترخوان پر تھا ان کے لیے مجلس کے صدر مقام کو کشادہ کردیا گیا، آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے جس کے ہاتھ میں (سب کچھ) ہے پھر

ایک لقمہ لیا، اور اس کے ساتھ دوسرا ملایا، فرمایا: مجھے یہ کھانا روغنی معلوم ہوتا ہے، جبکہ یہ گوشت کا روغن نہیں ہے۔

تو عبداللہ بن عمر نے عرض کیا: امیر المؤمنین! میں بازار موٹا گوشت لینے گیا تو وہ مہنگا تھا، تو ایک درھم کا ذرا کم درجہ گوشت خرید لیا اور اس پر ایک درہم کا گھی ڈلوالیا، آپ نے فرمایا تم میرے لیے ایک ایک ہڈی لوٹانا چاہتے ہو، پھر فرمایا: نبی ﷺ کے پاس جب بھی دو کھانے جمع ہوئے آپ نے ایک کھالیا اور دوسرا صدقہ کردیا، تو حضرت عبداللہ نے عرض کیا: اب کھالیں! امیر المؤمنین! اب جب بھی میرے پاس دو کھانے جمع ہوں گے میں ایسا ہی کروں گا حضرت عمر نے فرمایا: میں تو (ابھی) کرنے والا ہوں۔ ابن ماجہ

۸۵۴۷..... حضرت سفیان سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر نے ابوموسیٰ اشعری کی طرف لکھا تم آخرت کے عمل کو دنیا سے بے رغبتی جیسی افضل چیز سے ہی حاصل کرسکتے ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد

۸۵۴۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حمام میں بکثرت نہانے، (جسم کو نرم کرنے کے لیے) چونا ملنے اور (نرم) بستروں پر تکیہ لگانے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔ ابن المبارک فی الزھد

۸۵۴۹..... حضرت عمر سے روایت ہے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! دنیاداروں کے پاس مت جایا کرو کیونکہ یہ رب تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی، قلب وجسم کی راحت ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (پسے) آٹے کو مت چھانا کرو کیونکہ یہ سارے کا سارا اناج ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۲..... شقیق سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، بے شک دنیا سبز اور میٹھی ہے جس نے اسے صحیح طریقہ سے لیا تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے اس میں برکت دی جائے، اور جس نے اسے ناحق حاصل کیا تو اس شخص کی مانند ہے جو (جوع البقر) کہ کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ جیسی بیماری میں مبتلا ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ وابوالقاسم بن بشران فی امالیہ

۸۵۵۳..... ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف وغیرہ حضرات سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کسریٰ کے خزانے لائے گئے، تو سونے چاندی کے اتنے ڈھیر تھے کہ نظر حیران ہوجاتی تھی، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہوگئے، عبدالرحمن نے کہا: امیر المؤمنین آپ کیوں رو پڑے؟ آج کا دن تو خوشی، سرور اور شکر کا دن ہے، حضرت عمر نے فرمایا: جس قوم کے پاس ان کی کثرت ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان (آپس میں) بغض وعداوت رکھ دی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد، ابن عساکر

تشریح:..... حضرت عمر صاحب فراست مشہور تھے چنانچہ آپ کی یہ پیش گوئی برحق ثابت ہوئی

۸۵۵۴..... حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے خرگوش کی چھلانگ۔

ابن المبارک، مصنف ابن ابی شیبہ

دنیا کی بے وقعتی

۸۵۵۵..... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر ایک ڈھیر ان کے پاس سے گزرے وہاں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے، گویا آپ اپنے دوستوں کو اس مشقت میں ڈالنا چاہتے تھے کہ وہ اس (بدبو) کی اذیت اٹھائیں، آپ نے ان سے فرمایا: یہ تمہاری دنیا ہے جس کی تم لوگ حرص ولالچ کرتے ہو۔ مسند احمد فی الزھد، الحلیۃ

۸۵۵۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے (دنیا اور آخرت کے) معاملہ میں غور کیا، (تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ) جب میں دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب معاملہ ایسا ہے تو فنا ہونے والی چیز کو نقصان پہنچاؤ۔ مسند احمد فیہ الحلیۃ

۸۵۵۷..... ابوسنان الدؤلی سے روایت ہے فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اس وقت آپ کے پاس مہاجرین اولین کی ایک جماعت تشریف فرما تھی، آپ نے ایک ڈبیہ منگوائی جو عراق کے قلعہ سے آئی تھی، اس میں ایک انگوٹھی تھی آپ کے کسی فرزند نے وہ انگوٹھی لے کر اپنے منہ میں ڈال لی، حضرت عمر نے اس بچہ سے وہ انگوٹھی چھین لی، پھر آپ رو پڑے، حاضرین میں سے ایک شخص نے آپ سے کہا: آپ کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح دی، آپ کو دشمن کے مقابلہ میں کامیاب کیا اور آپ کی آنکھ ٹھنڈی کردی؟ آپ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جس پر دنیا (کے دروازے) کھل گئے اللہ تعالیٰ قیامت تک ان کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیں گے، اور مجھے اسی کا ڈر ہے۔ مسند احمد

۸۵۵۸..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے، حضرت جابر بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ گوشت اٹھائے جارہے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: امیر المومنین گوشت کی بڑی خواہش تھی اس لیے میں نے ایک درہم کا گوشت خرید لیا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی اور چچازاد کے لیے خالی پیٹ رات گزارے؟ یہ آیت کہاں جائے گی، تم دنیا کی زندگی میں اپنی اچھی چیزیں لے گئے۔ مالک

۸۵۵۹..... مسروق سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عمر ہمارے پاس آئے آپ نے ایک جوڑا پہن رکھا تھا، لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا: جو چیز دکھائی دیتی ہے اس میں صرف بشاشت ہی ہے

باقی رہے گا اللہ اور مال اور اولاد ہلاک ہونے والے ہیں پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلہ میں خرگوش کی چھلانگ ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قصر الامل

۸۵۶۰..... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: اصحاب صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا، انہوں نے دو دینار یا دو درہم چھوڑے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو داغ ہیں، اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔

مسند احمد، بخاری فی تاریخة، عقیلی فی الضعفاء وصححه والدورقی، سعید بن منصور

۸۵۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو دنیا کو انتہائی خوبصورت انداز میں لایا جائے گا، پھر وہ کہے گی: اے میرے رب! مجھے اپنے کسی دوست کو بخش دے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، اے ہیچ! چل جا تو کچھ بھی نہیں تو میرے نزدیک اتنی ذلیل ہے کہ میں اپنے کسی دوست کو تجھے نہیں بخشتا، پھر اسے پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ الحلیة

۸۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: مال اور مالداری کی طلب انسان کے دین کے لیے دو خونخوار بھیڑیوں سے زیادہ خطرناک ہے جو کسی بکریوں کے ریوڑ میں صبح تک رات گزاریں۔ العشاری فی المواعظ

۸۵۶۳..... زید بن علی سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی نے دنیا کی مذمت کے متعلق اپنی گفتگو میں فرمایا: اس کے اور اس کے درمیان منی حائل ہوگئی، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک بندہ اس کی عبادت کرتا ہے. جو اس کے ہاتھوں میں اس کی امید رکھتا ہے، اس کی رضامندی میں اپنے بدن کو تھکاتا ہے اپنے دین کو زخمی کرتا اپنی عزت و مروت کو گھٹاتا ہے یہاں تک کہ وہ (دنیا) اس کے اور اس کے رب کے درمیان حائل ہوجاتی ہے، بڑی چیزوں میں اللہ تعالیٰ سے اور چھوٹی چیزوں میں بندوں سے امید رکھتا ہے لہٰذا بندہ کو وہ چیز دیتا ہے جو رب کو نہیں دیتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے اس کے ذریعہ پگھلا دیا جائے گا جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جائے گا۔

اسی طرح اگر کسی بندے سے ڈرے اور اسکے خوف سے وہ چیز دے جو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیتا، اس طرح وہ شخص جس کی نگاہ میں دنیا کی عزت بڑھ جائے اور وہ قابل شان بن جائے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ترجیح اور فوقیت دے دیتا ہے۔ العسکری فی المواعظ

۸۵۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا مردار ہے جو اس کا طلبگار رہو وہ کتوں کے میل جول پر صبر کرے۔ ابو الشیخ

۸۵۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا پیٹھ پھیر کر چل پڑی اور آخرت رخ کرکے آنے لگی، ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، سو تم آخرت کے بیٹوں میں سے ہونا، اور دنیا کے بیٹوں میں سے نہ ہونا، خبردار! دنیا سے بے رغبتی کرنے والوں نے زمین کو بچھونا،

مٹی کو بستر اور پانی کو اچھی چیز بنالیا۔

خبردار! جو جنت کا مشتاق ہے وہ شہوات کو بھول جائے گا، اور جو (جہنم کی) آگ سے ڈرا وہ حرام چیزوں (کو چھونے سے پہلے) واپس لوٹ آئے گا، اور جو دنیا سے بے رغبت ہوا اس کے لیے مصائب کا جھیلنا (آسان ہے) بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ہیں، جیسے کسی نے جنتیوں کو جنت میں ہمیشہ رہنے والا دیکھا اور جہنمیوں کو جہنم میں عذاب میں گرفتار دیکھا، ان کے شر (سے) حفاظت ہے ان کے دل غمگین ہیں، اور ان کے نفس پاکدامن ہیں ان کی ضرورتیں پوشیدہ ہیں، انہوں نے آخرت کے لمبے سفر کے لیے چند دنوں پر صبر کیا۔

جہاں تک رات کا معاملہ ہے تو ان کے قدم صف بستہ ہیں ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑی جاری ہے، اپنے رب کی پناہ لیتے ہیں۔ (کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمارے رب! اپنی گردنوں کو (جہنم سے) آزادی کے طلبگار ہیں، اور دن کے وقت وہ علماء، بردبار، نیک اور پرہیز گار ہیں گویا وہ تیر ہیں دیکھنے والا اس کی طرف دیکھ رہا ہے وہ کہے گا: کیا یہ بیمار ہیں؟ حالانکہ کوئی بھی بیمار نہیں، اور ان سے کوئی چیز ٹل گئی اور قوم سے ایک بہت بڑا معاملہ ٹل گیا۔ الدینوری، ابن عساکر

دنیا کی حقیقت

۸۵۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا دنیا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: طویل گفتگو کروں یا مختصر: (پوچھنے والے نے) کہا مختصر بیان کریں آپ نے کہا: اس کا حلال (قابل) حساب ہے اس کا حرام (قابل) عذاب ہے، سو لمبے حساب (سے بچنے) کے لیے حلال کو چھوڑ دو، اور لمبے عذاب کی وجہ سے حرام چھوڑ دو۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا والدینوری، ابن عساکر

۸۵۶۷..... بنی عدی کے ایک شیخ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کہا: امیر المؤمنین! ہمارے سامنے دنیا کا حال بیان فرمائیں! فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک گھر کا حال بیان کرتا ہوں، جو اس میں تندرست رہا، امن میں رہا جو بیمار ہوا نادم و پشیمان ہوا، جو محتاج ہوا غمگین ہوا، اور جو اس میں مستغنی ہوا فتنہ میں پڑا، اس کا حلال (باعث) حساب اور اس کا حرام (باعث) جہنم ہے۔

ابن ابی الدنیا و الدینوری

۸۵۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا: کہ درہم کا نام درہم کیوں ہے اور دینار کا دینار کیوں؟ درہم تو اس کا نام دارھم (یعنی غموں کا گھر) ہے اور دینار کو چونکہ مجوسیوں نے ڈھالا ہے اس لیے دینار ہے۔ خطیب فی تاریخہ

۸۵۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے علماء کی فضیلت بیان فرمائی تو ارشاد فرمایا: ان کے دلوں میں بیماریاں بھری پڑی ہیں اور دنیا کی محبت سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں، اور اسے چھوڑ دینے کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں، سو دنیا کو چھوڑ دو آخرت کی وسعت تک پہنچ جاؤ گے۔ الدیلمی وفیہ بکر ابن الا عنق قال فی المغنی: لایصح حدیثہ

۸۵۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں! میرے ساتھ تاریکی میں کاشتکاری نہ کرو، کیونکہ تم اگر کاشتکاری میں لگ گئے تو سو پر تلوار سے لڑتے رہو گے، اور اگر تم (آپس میں) لڑتے رہو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

تشریح:..... کسان منہ اندھیرے کھیتوں کا رخ کرتے ہیں، یعنی سارے کے سارے کاشتکاری میں مصروف نہ ہو جاؤ ورنہ جہاد چھوڑ بیٹھو گے، آپس میں لڑتے لڑتے سو تک جانبین سے قتل کر ڈالو گے، اور مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔

۸۵۷۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (کی وفات) کے بعد مجھے کسی کے کلام سے (اتنا) فائدہ نہ ہوا (جتنا) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس تحریر سے جو انہوں نے میری طرف لکھی انہوں نے میری طرف لکھا: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے اے میرے بھائی بات یہ ہے جو چیز آپ کو ملی تھی اس کے ملنے سے آپ خوش ہوتے ہیں اور

جسے حاصل نہیں کرسکتے وہ تمہیں بری لگتی ہے، تو جتنی دنیا آپ حاصل کرلیں اس پر خوش نہ ہوں اور جو نہ مل سکے اس کے لیے غمگین نہ ہوں اور آپ کا عمل موت کے بعد والی زندگی کے لیے ہو۔ ابن عساکر

مال و دولت چھوڑ کر مت جاؤ

۸۵۷۲..... حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹا! اپنے پیچھے ہرگز دنیا کی کوئی چیز نہ چھوڑنا، کیونکہ تم اسے دو میں سے ایک آدمی کے لیے چھوڑ کر جاؤ گے، یا تو اسے کوئی ایسا کام میں لائے گا، جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا، تو جس چیز کی بدولت تم نے بدبخت ہونا تھا وہ نیک بخت ہوگیا، یا کوئی ایسا شخص کام میں لائے گا جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا، تو تم اس کے مددگار بن جاؤ گے، اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جسے تم اپنے آپ پر ترجیح اور برتری دو۔ ابن عساکر

۸۵۷۳..... (سعد رضی اللہ عنہ) ابوسفیان سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ سعد حضرت سلمان کی عیادت کرنے ان کے پاس آئے، فرمایا: ابوعبداللہ! تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے، تم سے راضی تھے، تو حضرت سلمان نے کہا: سعد (نجات) کیسے (ہوگی؟) جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر ایک کے لیے اتنی دنیا کافی ہے جتنا کسی مسافر کا توشہ ہوتا ہے یہاں تک کہ مجھ سے آملو؟ ابو سعید ابن الاعرابی فی الزھد

۸۵۷۴..... حضرت (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خیبر اور (بنی) نضیر کے دن ایک دراز گوش پر سوار دیکھا، جس کی باگ کھجور کے بالوں کی رسی تھی میں نے آپ کو فرماتے سنا۔ (آپ نے تین بار فرمایا) لوگو! دنیا (کی محبت) کو چھوڑ دو، کیونکہ جس نے اپنی ضرورت سے زائد دنیا لی تو اس نے انجانے میں اپنی موت لی۔ ابن عساکر

۸۵۷۵..... (البراء بن عازب رضی اللہ عنہ) عمر بن ابراہیم ابن سعد الفقیہ، ابوالحسن عیسیٰ بن حامد بن بشر القاضی، ابوعمرو مقاتل بن صالح بن زمانۃ المروزی، ابوالعباس محمد بن نصر بن العباس، محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہلہل، محمد بن سلیمان، حضرت مکحول حضرت براء بن عازب ﷺ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلند درجات میں ٹھہرائے گا کیونکہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند تھے۔

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیسے سب سے زیادہ عقلمند تھے؟ آپ نے فرمایا: ان کا ارادہ عبادت میں مقابلہ کا تھا، دنیا کی فضول چیزیں اور اس کا ساز وسامان ان کے سامنے بے قیمت تھا۔ ابن النجار

۸۵۷۶..... موسیٰ بن مطیر، ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائی ہے؟ جب تم دیکھو کہ لوگ سونے چاندی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں تو تم یہ دعا مانگنا: اے اللہ! میں آپ سے (دین کے) معاملہ میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، اور ہدایت کی عزیمت کا طلبگار ہوں، آپ کی نعمت کا شکر مانگتا ہوں اور آپ کی (طرف سے آنے والی) آزمائش پر صبر، آپ کی اچھی عبادت، اور آپ کے فیصلہ پر رضامندی کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے محفوظ دل، سچی زبان اور جو خیر اور بھلائی آپ کے علم میں ہے اس کا سوال کرتا ہوں، اور جو شر آپ کے علم میں ہے اس سے آپ کی پناہ اور جو (گناہ کی باتیں) آپ کے علم میں ہیں ان مغفرت طلب کرتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر و ابونعیم

قال فی المغنی: موسیٰ بن مطیر قال غیر واحد: متروک الحدیث

۸۵۷۷..... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جسے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھے پسند کرنے لگیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اسے چھوڑ دو لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔ ابن عساکر و مر برقم۔ ۶۰۹۱

۸۵۷۸.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات میں خفیہ گفتگو کی جو ساری کی ساری وصیتوں پر مشتمل ہے، موسیٰ علیہ السلام نے جب لوگوں کی گفتگو سنی تو چونکہ انہوں رب تعالیٰ کا کلام سن رکھا تھا اس لیے ان سے ناراض ہوگئے۔

جو مناجات ہوئی تھی اس میں فرمایا تھا: اے موسیٰ! دنیا میں بے رغبتی کی طرح میری طرف کسی نے تصنع وتکلف نہیں کیا، اور جو چیزیں میں نے حرام کی ہیں ان سے بچنے کی طرح کسی نے تقرب حاصل نہیں کیا، اور میرے خوف سے رونے کی طرح کسی نے عبادت نہیں کی، تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اے تمام مخلوق کے معبود اے یوم جزا کے مالک، اے عزت وجلال والے! آپ نے ان کے لیے کیا تیار کیا ہے اور انہیں کیا بدلہ دیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی کرنے والوں کے لیے میں نے جنت مباح کردی ہے جہاں چاہیں ٹھہریں اور حرام چیزوں سے بچنے والوں کے لیے یہ ہے کہ قیامت کے روز میں ہر ایک سے حساب میں پوچھ کچھ کروں گا، اور جو کچھ اس کے پاس ہوگا اس کی تفتیش کروں گا اس قانون سے اگر کوئی مستثنیٰ ہے تو وہ پرہیزگار اور حرام چیزوں سے بچنے والے ہیں: کیونکہ ان کی عزت واکرام بڑھا کر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔

اور جو میرے ڈر سے روتے ہیں: ان کے لیے ان کے لیے عالم بالا کی رفاقت ہے، جس میں کوئی اور ان کا شریک نہیں ہوگا۔

بیهقی فی الشعب، ابن عساکر وسنده ضعیف

دنیا بڑھیا کی صورت میں ظاہر ہوگی

۸۵۷۹.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز دنیا کو ایک سفید بالوں اور نیلی آنکھوں والی بڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا، اس کی داڑھیں ظاہر ہوں گی، وہ بدشکل ہوگی وہ لوگوں کے سامنے آئے گی، (لوگوں سے) کہا جائے گا: کیا اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم اس کے پہچاننے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، تو کہا جائے گا یہ (وہی) دنیا ہے جس کی وجہ سے تم نے آپس میں رشتے ناتے توڑے، آپس میں حسد کیا، باہم بغض رکھا، اور تم دھوکہ میں پڑ گئے، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا، وہ پکار کر کہے گی: اے میرے رب! میری اتباع کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کے تابعین اور اس کی جماعت کو اس سے ملا دیا جائے۔

ابو سعید ابن الاعرابی فی الزهد

۸۵۸۰.....احمد بن المغلس، اسمٰعیل بن ابی اویس، مالک، حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اسے کرلوں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے اور لوگ زمین سے مجھے پسند کرنے لگیں، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہوجا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہوجا لوگ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔ ابن عساکر، واحمد بن المغلس یضع الحدیث ومر برقم. ۸۵۷۷

۸۵۸۱.....حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ان کے دل عجمیوں کے ہوں گے، کسی نے کہا، عجمیوں کے دل کیسے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت، اور ان کا طریقہ دیہاتیوں جیسا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا اسے حیوانات میں صرف کرتے ہیں، جہاد کو نقصان دہ اور (صدقہ) زکوۃ کو جرمانہ سمجھتے ہیں۔ ابن جریر

۸۵۸۲.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کو نقصان پہنچائے گا، اور جو دنیا چاہے گا وہ آخرت کو نقصان پہنچائے گا، تو تم لوگ فنا ہونے والی کو باقی رہنے والی کے لیے نقصان پہنچاؤ۔ ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ دنیا سے دور تھے

۸۵۸۳.....علی بن رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا: لوگو! تمہارا طریقہ نبی ﷺ کے طریقہ سے کتنا دور ہو چکا ہے؟ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور تم لوگ سب سے زیادہ اسی میں رغبت رکھنے والے ہو۔ابن عساکر وقال ھذا حدیث صحیح، وابن النجار

۸۵۸۴..... حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت سے بچے ہوئے سونے کی ایک چین (زنجیر) اپنی لاٹھی سے اٹھائی تو وہ نیچے گر گئی پھر اسے اوپر اٹھالیا، آپ فرمانے لگے: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب اس کی تمہارے پاس کثرت ہوگی؟ تو کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، اتنے میں ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! ہم چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لیے زیادہ کردے، تو جو چاہے صبر کرے، اور جس نے فتنہ میں پڑنا ہے فتنہ میں پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ فتنہ ہی ہو پھر تم نافرمانی کرنے لگو گے۔ابو نعیم وسندہ صحیح

۸۵۸۵..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا، تو لوگوں کو اس کے لیے کفن نہ ملا، لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہمیں اس کے لیے کفن نہیں ملا، آپ نے فرمایا: اس کے ازار میں دیکھو تو لوگوں کو دو دینار ملے، نبی ﷺ نے فرمایا: دو داغ ہیں، اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔مر برقم: ۲۲۹۸/ ۸۵۲۰ وقال رواہ احمد عن علی ص

۸۵۸۶.....ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: عزیر ایک عابد شخص تھے انہوں نے خواب میں بہتی ہوئی نہریں اور چمکتی آگ دیکھی، پھر وہ بیدار ہو کر دوبارہ سو گئے، چنانچہ خواب میں پانی کا ایک قطرہ آنسو کے برابر، آگ کا ایک شرارہ کٹن توپ بادل میں دیکھا، اس کے بعد ان کی آنکھ کھل گئی، انہوں اللہ تعالیٰ سے گفتگو کی اور کہا: اے میرے رب! میں نے اپنے خواب میں بہتی نہریں، چمکتی آگ دیکھی ہیں، اسی طرح پانی کا قطرہ جو آنسو کے برابر اور آگ کا شرارہ دیکھا ہے

اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا: اے عزیر! پہلی بار جو تم نے بہتی نہریں اور چمکتی آگ دیکھی ہیں تو یہ دنیا کا گزرا ہوا حصہ ہے، اور جو تم نے پانی کا قطرہ آنسو کی طرح اور شرارہ بادل میں دیکھا تو یہ دنیا کا باقی ماندہ حصہ ہے۔ابن عساکر وفیہ، جمیع بن توب منکر الحدیث

۸۵۸۷..... حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں گھر، گوشت اور ثرید کھا کر نبی ﷺ کے پاس ڈکاریں لیتے آیا، آپ نے فرمایا: اے ابوجحیفہ اپنی ڈکار روکو، کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر لوگ قیامت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔ابن جریر و مر، ۶۲۲۰

۸۵۸۸..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے میں تاجر تھا، پھر جب آپ نبی بنادیئے گئے تو تجارت اور عبادت دونوں کرنے لگا، لیکن یہ دونوں جمع نہ ہوئیں، تو میں نے عبادت اختیار کی اور تجارت چھوڑ دی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابوالدرداء کی جان ہے! مجھے یہ پسند نہیں کہ آج مسجد کے دروازے پر میری دوکان ہو جہاں میری کوئی نماز نہ رہے اور ہر روز مجھے چالیس دینار کا منافع ہو اور میں اسے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کروں، کسی نے ان سے کہا: اے ابودرداء ایسے کیوں؟ اور آپ کیوں ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: حساب کی شدت کی وجہ سے دیکھئے! نظام جہاں کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا۔ابن عساکر

۸۵۸۹..... حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں اور (ضرورت سے زائد) اس کے لیے وہ شخص جمع کرتا ہے جسے عقل نہیں۔ابن عساکر مر برقم: ۶۰۸۶

۸۵۹۰..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر یا جو اس کے قریب کرے، عالم اور سیکھنے والا بھلائی میں شریک ہیں اور تمام لوگ مکھیوں کی مانند ہیں ان میں کوئی بھلائی نہیں۔

ابن عساکر ومر برقم: ۶۰۸۴

تشریح:.....معلوم ہوا کہ علم سیکھنے اور سکھانے والا شعبہ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنے والا طبقہ رحمت خداوندی کے مستحق ہیں۔

۸۵۹۱... ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کی کثرت غنا (مالداری) ہے اور مال کی کمی فقر و فاقہ ہے؟ مالداری تو دل کی ہے اور محتاجی دل کی محتاجی ہے، جس کے دل میں غنا ہو تو دنیا کی کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جس کے دل میں محتاجی ہو تو دنیا کی بیشتر چیزیں بھی اسے مالدار نہیں کر سکتیں اسے اس کے دل کا بخل نقصان دے گا۔ نسائی، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور

تشریح:..... عام زبان میں کہتے ہیں فلاں کی آنکھوں میں بھوک ہے۔

۸۵۹۲... ابوذر! کیا تم مال کی زیادتی کو غنا (مالداری) سمجھتے ہو اور مال کی کمی کو فقر خیال کرتے ہو؟ (جبکہ) ایسا نہیں، غنا تو دل کا غنا ہے۔ حاکم

۸۵۹۳... تمہیں دنیا کی وہ چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی جو آخرت کے لیے ہو نقصان دہ وہ چیز ہے جو دنیا کے لیے ہو۔ ابو نعیم عن ابن عباس

تشریح:..... اس بات میں بہت گہرائی ہے۔

ایک خادم اور ایک سواری کا کافی ہونا

۸۵۹۴... ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ ان کی عیادت کرنے آئے، انہیں نیزہ لگا تھا، (حضرت معاویہ کو دیکھ کر) رونے لگے، حضرت معاویہ نے فرمایا: آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ کیا درد کی وجہ سے یا دنیا کی حرص کی وجہ سے، آپ نے فرمایا نہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ علیہ السلام کی پیروی کروں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، شاید تم وہ زمانہ پاؤ جس میں لوگوں کے مابین مال تقسیم کیے جائیں گے، تو تمہارے لیے مال میں سے، ایک خادم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک سواری کافی ہے۔

ابن عساکر وقال فیہ سمرۃ بن سہم الاسدی، قال ابن المدینی مجھول لا نعلم احدا روی عنہ غیر ابی وائل

۸۵۹۵... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ محمد بن یونس، عبداللہ بن داؤد التمار الواسطی اسمعیل بن عیاش، ثور بن یزید، حضرت مکحول، حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! تو ایسی قوم کی پیروی لازما کرنا کہ جب (حساب سے) لوگ خوفزدہ ہوں گے وہ بے خوف ہوں گے اور جب لوگ امن طلب کر رہے ہوں گے وہ اطمینان سے ہوں گے۔

آخری دور میں میری امت کے کچھ لوگ ہوں گے جن کا حشر انبیاء کے ساتھ ہوگا، لوگ انہیں دیکھ کر سمجھیں گے کہ یہ انبیاء ہیں، کیونکہ ان کی حالت ایسی ہوگی، میں انہیں پہچانتا ہوں گا میں کہوں گا: یہ میری امت (کے لوگ) ہیں، (اس وقت) سب لوگ کہیں گے، یہ تو انبیاء ہیں، وہ لوگ بجلی اور ہوا کی طرح سے گزر جائیں گے، لوگوں کی آنکھیں ان کے نور سے چندھیا جائیں گی۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی ان کے عمل کی طرح (عمل کرنے کا) حکم دیں، تاکہ میں بھی ان کے ساتھ مل جاؤں، آپ نے فرمایا: ابوہریرہ! وہ بہت دشوار راہ، یعنی انبیاء کی راہ پر چلے، انہوں نے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سیر کیا بھوک طلب کی، اور باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کپڑا پہنایا انہوں نے کپڑے کی تنگی مانگی، باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سیراب کیا انہوں نے پیاس مانگی، یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ موجود ہے اس کی امید میں چھوڑ دیں۔

حلال کے حساب کے خوف سے حلال چھوڑ دیا، انہوں نے دنیا کا ساتھ دیا لیکن دنیا میں ان کے دل نہیں لگے، کاش اللہ تعالیٰ مجھے اور انہیں جمع کر دے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کے اشتیاق میں رو پڑے، اور فرمایا: ابوہریرہ! اللہ تعالیٰ جب زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتے ہیں تو جب ان کی بھوک اور پیاس دیکھتے ہیں تو عذاب روک دیتے ہیں ابوہریرہ ان کی راہ اختیار کرنا، جو ان کی روش سے ہٹ گیا سخت حساب میں باقی رہے گا۔

مکحول فرماتے ہیں چنانچہ میں نے ابوہریرہ کو دیکھا کہ وہ بھوک اور پیاس کی محبت دیکھتے ہیں میں نے ان سے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، اپنے آپ پر ترس کھائیں، آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر فرمایا اور مجھے ان کے طریقہ پر رہنے کا حکم دیا ہے سو مجھے خوف رہتا ہے کہ وہ قوم اپنا راستہ طے کر لے اور ابوہریرہ حساب کی شدت میں باقی رہ جائے۔

الدیلمی قال فی المیزان عبداللہ بن داؤد الواسطی التمار، قال البخاری: فیہ نظر، وقال نسائی: ضعیف، وقال ابوحاتم لیس بقوی وفی احادیثہ مناکیر، وتکلم فیہ ابن حبان، وقال ابن عدی ہو ممن لا بأس بہ ان شاء اللہ، قال الذھبی بل کل البأس بہ، وروایاتہ

تشهد بصحة ذلك، وقد قال البخاري: فيه نظر ولا يقول هذا الافيمن يتهمه غالباً

تشریح:......سنداً اس حدیث میں ضعف ہے اور ایک گروہ ضعیف روایات کو ہی اپنا مطمح نظر سمجھتا ہے، اور آج کل کے پاگلوں، خبطیوں، اور مغرور دماغ لوگوں کو اس کا محل سمجھتا ہے، حالانکہ یہ سراسر غلط تاویل ہے روایت میں دو باتیں قابل غور ہیں، کہ وہ لوگ حساب کے خوف سے حلال سے پرہیز کریں گے معلوم ہوا وہ علم والے ہوں گے، دوم دنیا سے تعلق رکھیں گے لیکن دنیا ان کے دل میں گھر نہیں کرے گی، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تارک دنیا اور جنگلوں میں رہنے والے نہ ہوں گے، اس واسطے اس سے لامحالہ وہ لوگ مراد ہیں جو علم کے ساتھ ساتھ آخرت کی قوی فکر رکھتے ہوں، اور موجودہ دور کا نیم برہنہ، آدھا ننگا فرقہ ہرگز مراد نہیں، یہ جاہل بے دین، مشرک اور غلط عقائد کے مالک ہوتے ہیں۔

۸۵۹۶۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ کی کسی گلی میں چل رہا تھا، آپ نے فرمایا: ابوہریرہ! زیادہ مال والے ہلاک ہوئے اور ایک روایت میں ہے زیادہ مال والے ہی کم حصہ والے ہیں، ہاں جس نے ایسا، ایسا کہا، اور آپ نے اپنے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کیا، اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔

جنت کے خزانہ کا راز

پھر فرمایا: ابوہریرہ! کیا تمہیں جنت کا خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: **لاحول ولاقوة الا بالله ولا ملجأ ولا منجا من الله الا اليه**، نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ نجات کی جگہ، پھر فرمایا: ابوہریرہ! جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر کیا حق ہے اور لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔ مسند احمد، حاکم

۸۵۹۷ حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس جاتے، آپ پر جب قرآن مجید کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو ہمیں آگاہ فرماتے، ایک دن ہم سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ہم نے مال (کے اسباب) نماز قائم کرنے زکوۃ ادا کرنے کے لیے اتارا ہے، اگر انسان کی مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی تلاش میں لگ جائے، اور اگر اس کے لیے دوسری ہو تو تیسری کی تلاش میں لگ جائے گا، اور انسان کا پیٹ مٹی ہی بھر سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

الحسن بن سفيان وابونعيم ومر برقم ۳۳۲۔

۸۵۹۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: (ایک دفعہ) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر رونے لگی، آپ نے فرمایا: کیوں روتی ہو؟ اگر میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہے جتنا کسی گھڑ سوار کا توشہ ہوتا ہے اور ہرگز مالداروں سے (زیادہ) میل جول نہ رکھنا۔ ابوسعید ابن الاعرابي في الزهد

۸۵۹۹ ابن سیرین سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ مسلمان، درہم کے پاس بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔ بیهقي في الزهد

۸۶۰۰ عمرو بن غیلان ثقفی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اے جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور اس بات کی تصدیق کی کہ جو کچھ میں نے پیش کیا وہ آپ کی طرف سے برحق ہے تو اس کا مال کم کر دے اور اپنی ملاقات اس کے لیے محبوب بنادے، اور موت جلد لا، اور جو مجھ پر ایمان نہیں لایا اور نہ میری تصدیق کی، اور اسے معلوم نہیں کہ جو کچھ میں لایا وہ حق ہے تو اس کی اولاد اور مال بڑھادے اور اس کی عمر لمبی فرما۔ البغوي وابن منده

۸۶۰۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل! میں تمہیں دنیا اور اس کے دودھ کی مٹھاس اور دودھ چھوڑنے کی کراہت سے زیادہ پسند ہو۔ الدیلمی

پسندیدہ دنیا

۸۶۰۲..... (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تمہارا قرض تمہاری آخرت کے لیے اور تمہارا درھم گزر واوقات کے لیے ہونا چاہیے، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کے پاس درھم نہیں۔
بیهقی فی شعب الایمان

۸۶۰۳..... (علی رضی اللہ عنہ) عاصم بن ضمرۃ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے دنیا کی مذمت بیان کی، آپ نے فرمایا: دنیا سچائی کا گھر ہے اس کے لئے جو اس کی تصدیق کرے، اور اس کے لیے نجات کا گھر ہے جو اس سے سمجھے اور مالداری کا گھر ہے اس کے لئے جو اس میں سے توشہ حاصل کرے، اللہ تعالیٰ کی وحی کے نازل ہونے کی جگہ ہے، اس کے فرشتوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے اس کے انبیاء کی سجدہ گاہ ہے اس کے اولیاء کی تجارت کی منڈی ہے جس میں انہوں نے رحمت کا نفع اٹھایا، جس سے جنت کو کمایا، تو اس کی کیا مذمت کی جائے؟

اس نے اپنی جدائی کا اعلان کر دیا اور اپنے فراق کا نعرہ بلند کیا، اور اپنے سرور کی سردر کے ساتھ اور اپنی آزمائش کی آزمائش کے ساتھ تشبیہ دی، تاکہ ڈرایا جائے اور رغبت دلائی جائے اے دنیا کی مذمت کرنے والے! اپنے نفس کو بہلانے والے، تجھے کب دنیا نے دھوکا دیا کب تیرے سامنے قابل مذمت کام کیا ہے، کیا تیرے آباء واجداد کو بوسیدگی میں بچھاڑنے کی وجہ سے یا تیری ماؤں کو تحت ثریٰ میں بچھاڑنے کی وجہ سے، کتنی بار تو اپنے ہاتھوں سے بیمار ہوا، اور اپنی ہتھیلیوں کے ذریعہ رنجور و مریض، تو شفا طلب کرنے لگا اور اطباء سے اس بیماری کی تشخیص کرنے کا وصف بیان کرانے لگا، تجھے تیری دوا فائدہ نہ دے اور تیرا رونا نفع بخش نہ ہو۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۶۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی دنیا کی خاطر اپنی آخرت نہ چھوڑے، اور اپنی دنیا کو اپنی آخرت کی خاطر ترک کرے۔ علی بن معبد فی کتاب الطاعة والعصیان، ابن عساکر

۸۶۰۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: وہ تمہارے اچھے لوگ ہیں جو آخرت کے لیے (بالکل) دنیا چھوڑ دیں، اور نہ وہ اچھے لوگ ہیں جو دنیا کے لیے آخرت چھوڑ دیں، لیکن بہتر وہ لوگ ہیں جو ہر ایک سے حاصل کریں۔ ابن عساکر

۸۶۰۶ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہارے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی آخرت کے لیے دنیا اور اپنی دنیا کے لیے اپنی آخرت لیتے ہیں۔ ابن عساکر

عیب پوشی..... کسی کا عیب چھپانا

۸۶۰۷ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے (فرماتے ہیں) کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آکر کہا: میری ایک بچی ہے جسے میں نے زندہ درگور کر دیا تھا لیکن ہم نے اسے مرنے سے پہلے باہر نکال لیا، اس نے ہمارے ساتھ اسلام کا زمانہ پایا، اور مسلمان ہوگئی، پھر جب مسلمان ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی کوئی حد اس پر لگ گئی، تو اس نے چھری لے کر اپنے آپ کو ذبح کرنا چاہا تو ہم نے اسے دیکھ لیا، اس اپنی کچھ رگیں کاٹ لی تھیں، ہم نے اس کا علاج معالجہ کیا تو وہ ٹھیک ہوگئی، پھر اس نے اچھی توبہ کی، اب کسی قوم کی طرف سے اس کا رشتہ آیا ہے کیا میں اس کی حالت سے انہیں آگاہ کروں؟

حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم اس چیز کو ظاہر کرنے کا ارادہ کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر لوگوں میں سے کسی کو بھی تم نے اس کی حالت سے خبردار کیا تو میں تمہیں شہر والوں کے لیے عبرت کا نشان بنادوں گا، بلکہ اس کا نکاح کیا کرو [illegible] مسلمان [illegible] وھناد فی الحوائج [illegible]

تشریح: عموماً لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ خود بخود دوسروں کے عیوب بتانا شروع کر دیتے ہیں [illegible]

جائے کہ بھئی میرے سامنے کسی کی برائی نہ کی جائے ورنہ اس برائی کا سد باب مشکل ہے۔

۸۶۰۸ ... حضرت شعبی سے روایت ہے حضرت عمر کسی گھر میں تھے آپ کے ساتھ جریر بن عبداللہ بھی تھے (وہاں) حضرت عمر نے (کوئی) خوشبو سونگھی، تو آپ نے فرمایا اس خوشبو والے کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اٹھے اور اس سے وضو کرے، تو حضرت جریر نے کہا: امیر المومنین! بھلا ساری قوم وضو کرے، تو حضرت عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ جاہلیت میں بہترین سردار تھے اور اسلام میں بھی بہترین سردار ہو۔ ابن سعد

۸۶۰۹ ... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، (دوران نماز) ایک شخص نے سانس لیا، حضرت عمر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے: میں اس سانس والے کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اٹھے اور وضو کر کے اپنی نماز لوٹائے، تو کوئی بھی نہ اٹھا، میں نے کہا: امیر المومنین! اسے قسم نہ دیں بلکہ ہم سب سے کہیں یوں ہماری نماز نفل ہو جائے گی، اور اس ایک شخص کی فرض، تو حضرت عمر نے فرمایا: میں تمہیں اور اپنے آپ سب کو کہتا ہوں کہ ایسا کرو چنانچہ انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز دہرائی۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

شفاعت وسفارش

۸۶۱۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب تم لوگ ہمارے پاس آؤ تو پوری کوشش کر کے معافی کا سوال کرو، کیونکہ یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں سزا میں غلطی کرنے کے بجائے معافی میں غلطی کروں۔ بیہقی فی السنن

۸۶۱۱ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک مخزومی عورت سامان مانگ کر لے جاتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیتی تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرما دیا، اس کے گھر والے حضرت اسامہ کے پاس آکر گفتگو کرنے لگے، اسامہ نے نبی ﷺ سے اس عورت کے بارے میں (سفارشانہ) گفتگو کی، آپ نے فرمایا: اسامہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں (سفارشانہ) گفتگو کرتے نہ دیکھوں، پھر آپ خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اس کی وجہ یہ تھی کہ جب ان کا کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، اور کوئی کمزور یہ جرم کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر (بالفرض) فاطمۃ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ اسی طرح کاٹتا جس طرح مخزومی عورت کا ہاتھ کاٹا جا رہا ہے۔ عبدالرزاق، مر برقم ۶۴۹۴

شکر گزاری کا حکم

۸۶۱۲ ... (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عمر کو ایک شخص کو سلام کا جواب دیتے سنا جس نے آپ کو سلام کیا تھا، پھر حضرت عمر نے اس سے پوچھا: تم کیسے ہو؟ تو اس نے کہا: میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں تو حضرت عمر نے فرمایا: میں تم سے یہی چاہتا تھا۔ مالک، وابن المبارک بیہقی فی الشعب

۸۶۱۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: شکر گزار اللہ تعالیٰ کے مزید (انعام) کے ساتھ ہوں گے، سو زائد (انعام) تلاش کریں، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم شکر کرو گے تو میں (انعامات میں) اضافہ کروں گا۔ الدینوری

۸۶۱۴ ... حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: اپنے دنیاوی رزق پر قناعت کرو، کیونکہ رحمن تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو بعض پر، رزق میں فضیلت بخشی تاکہ سب کو آزمائیں، جس کے لیے رزق میں وسعت بخشی اسے یوں آزماتے ہیں کہ اس کا شکر کیسا ہے؟ اور اس کا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں اسے رزق بخشا اور قدرت عطا کی وہ اپنے واجب حق کی ادائیگی کرے۔ ابن ابی حاتم

۸۶۱۵...... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کا ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: اے اللہ! اگر آپ نے ان لوگوں کو صحیح سالم لوٹایا تو میں آپ ایسا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اس کا حق ہے وہ لوگ بغیر کسی تاخیر کے بحفاظت واپس آگئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کی وسیع نعمتوں پر'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ایسا نہیں کہا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں صحیح سالم لوٹایا تو میں اس کا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اس کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں نے ادا نہیں کیا؟ بیھقی فی الشعب

۸۶۱۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: پوری نعمت، جنت میں داخلہ اور جنت میں اللہ کی زیارت و دیدار ہے۔ اللالکائی

۸۶۱۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نعمت شکر کے ساتھ جڑی ہوئی اور شکر مزید (نعمت) کے ساتھ جڑا ہوا، اور یہ دونوں ایک تاگے میں پروئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ سے مزید (انعام) اسی وقت ہوگا جب بندے کی طرف سے شکر منقطع ہو جائے۔ بیھقی فی الشعب

۸۶۱۸...... محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ شکر کا دروازہ کھولیں اور مزید (نعمت) کا دروازہ بند کردیں، اور دعا کا دروازہ کھولیں اور اجابت وقبولیت روک لیں، توبہ کا دروازہ کھولیں اور مغفرت کا روک لیں میں تمہارے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم نے شکر کیا تو میں ضرور (نعمتوں میں) اضافہ کروں گا'' اور فرمایا: مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے کوئی برا کیا یا اپنے آپ پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحیم پائے گا۔ ابن ماجہ، العسکری

۸۶۱۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل نے اپنے رب کی طرف سے آکر کہا: اے محمد (ﷺ) اگر آپ اللہ تعالیٰ کی رات دن ایسی عبادت کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے تو کہو: **الحمدللّٰہ حمدًا دائمًا مع خلوده، والحمدللّٰہ حمدًا دائمًا لامنتھی له دون مشیئته والحمدللّٰہ حمدًا دائمًا لایوالی قائلھا الارضاه والحمدللّٰہ حمدًا دائمًا کل طرفة عین ونفس نفس**

تشریح:...... میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو ہمیشہ اس کی ہمیشگی کے ساتھ ہو، اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف جو ہمیشہ ہو جس کی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے علاوہ کوئی انتہا نہیں، اللہ تعالیٰ کی ایسی دائمی تعریف کہ جس کا کہنے والا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے قریب ہو اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ تعریف جو ہر آنکھ کے جھپکنے اور ہر سانس کے چلنے کے ساتھ ہو۔ الخرائطی فی الشکر

۸۶۲۰...... عروہ بن رویم سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن قرط اپنے منبر پر چڑھے تو یمنی لوگوں پر زعفران، اور قضاعہ والوں پر زرد رنگ دیکھا تو کہا: تیری فضیلت وکرامت تو کسی قدر ظاہر ہے تیری کتنی وسعت ہے تو کیسی نعمت ہے، لوگو! جان لو! کوچ کرنے والے کی قوم نے کسی وقت اپنے پڑوسی سے کوچ کیا تو وہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت سے زیادہ سخت ہے وہ اسے لوٹا نہیں سکتے انعام کرنے رب العالمین کے شکر کرنے کی وجہ سے نعمت، جس پر نعمت کی جائے قائم رہتی ہے۔ ابن عساکر

۸۶۲۱...... محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا: اے حسان! جاہلیت کا کوئی قصیدہ مجھے سناؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے اشعار اور انہیں نقل کرنے کا گناہ ہٹا دیا ہے، اور ایک روایت میں ہے ہمارے سامنے جاہلیت کے وہ اشعار پیش کرو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سے معاف کیا ہے، آپ نے الاعشیٰ کا وہ قصیدہ پڑھا جس میں اس نے علقمہ بن علاثہ کی ہجو کی ہے۔

اے علقمہ تجھے عامر سے کوئی نسبت نہیں، ٹوٹے تانتوں والا اور تانت لگانے والا، جو بہت زیادہ ہجو پر مشتمل ہے پر جس میں علقمہ کی برائی بیان کی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! میری اس مجلس کے بعد پھر میرے سامنے یہ قصیدہ نہ پڑھنا، اور دوسری روایت میں ہے آج کے بعد میرے سامنے اس طرح کا قصیدہ نہ پڑھنا۔

حضرت حسان عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے شخص (کی ہجو) سے روک رہے ہیں جو مشرک تھا اور قیصر کے پاس ٹھہرا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی زیادہ شکر گزار ہوتا ہے، قیصر نے ابوسفیان بن حرب سے

میرے متعلق پوچھا: توانہوں نے (جوابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) میرا مرتبہ گھٹانا چاہا، اور اس شخص سے پوچھا تو اس نے اچھی بات کہی، یوں نبی ﷺ نے اس شخص کا اس بات پر شکریہ ادا کیا۔

اور ایک روایت میں ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! قیصر کے پاس میرا تذکرہ ہوا تو وہاں ابوسفیان اور علقمہ بن علاثہ موجود تھے، ابو سفیان (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) انہوں نے میرے متعلق کوئی نہ کوئی برائی نکالنے کی کوشش کی اور علقمہ نے اچھی بات کی، اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں۔ ابن عساکر

۸۶۲۲..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص یہ سمجھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی کھانے پینے کے علاوہ کوئی نعمت نہیں، تو وہ کم سمجھ ہے اس کے عذاب کا وقت آگیا۔ ابن عساکر

شکر گذار اور ناشکر بندے

۸۶۲۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، برص والا، گنجا اور اندھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانا چاہا، ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ برص والے کے پاس آیا، اور کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ وہ بولا: اچھا رنگ اور اچھی جلد کیونکہ لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں، فرشتہ نے کہا: اور مال کونسا زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، فرشتہ نے اسے دس ماہ کی گابھن اونٹنی دی، اور کہا (اللہ تعالیٰ) تجھے اس میں برکت دے۔

پھر وہ گنجے کے پاس آیا، اور کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ اس نے کہا: اچھے بال اور یہ بیماری ختم ہوجائے، کیونکہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنج ختم ہوگیا اور اسے اچھے بال دے دیئے، پھر کہا: کونسا مال تجھے زیادہ اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا: گائے، تو فرشتہ نے اسے حاملہ گائے دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو۔

پھر وہ اندھے کے پاس آیا، کہا: تجھے سب سے زیدہ کیا پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے، تاکہ میں اس سے لوگوں کو دیکھوں، فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی، فرشتہ نے کہا: کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں، تو فرشتہ نے اسے ایک بچہ دینے والی بکری دی، بعد میں ان دونوں نے بچے دیئے اور اس نے بھی بچہ دیا، اس کے پاس اونٹوں کی ایک وادی، اس کے پاس گائیوں کی ایک وادی اور اس کے پاس بکریوں کی ایک وادی تھی۔

(کچھ عرصہ کے بعد) وہ فرشتہ اس برص والے کے پاس بالکل اسی کی شکل وصورت میں آیا اور کہا: میں مسکین آدمی ہوں، میرے سفر کے اسباب ختم ہوگئے، آج اللہ تعالیٰ اور پھر تمہارے علاوہ میرا کوئی سہارا نہیں، میں تجھ سے اس ذات کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے اچھی جلد اور اچھا رنگ بخشا، اور اونٹوں کی شکل میں سے مال بخشا، میں ان کے ذریعہ اپنی سفری ضرورتیں پوری کروں گا۔

برص والے نے کہا: حقوق بہت زیادہ ہیں (میں کچھ نہیں کرسکتا)۔ (فرشتہ نے جو مسکین کی شکل میں تھا) کہا شاید میں تجھے پہچانتا ہوں یا تو وہی برص والا نہیں جس سے لوگ نفرت کرتے تھے تو فقیر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ بخشا وہ کہنے لگا: یہ تو میں نے اپنے بڑوں سے وراثت میں پایا ہے، اس (فرشتہ) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے کی طرح کردے۔

پھر وہ گنجے کے پاس اس کی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی وہی کچھ کہا جو برص والے سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا اس (فرشتہ) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے کی طرح کردے، پھر وہ اندھے کے پاس اس کی شکل وصورت میں آیا اور کہا: میں مسکین ومسافر آدمی ہوں، میرے سفری اسباب ختم ہوگئے، آج اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور پھر تمہارے سوا میرا کوئی سہارا نہیں میں تجھ سے اس ذات کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے دوبارہ بینائی بخشی، مجھے ایک بکری دو تاکہ میں اپنی سفری ضرورت پوری کرسکوں۔ اس نے کہا: میں اندھا اور فقیر شخص تھا مجھے اللہ تعالیٰ نے بینائی بخشی، ان میں سے جتنی بکریاں چاہتا ہے لے جا، اللہ کی قسم میں آج تجھ سے کسی چیز کی

مشقت نہیں سمجھوں گا جو تم اللہ تعالیٰ کے لیے لوگے۔

اس (فرشتہ) نے کہا: اپنا مال محفوظ رکھو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو آزمایا، سوتم سے راضی ہوا اور تیرے دونوں دوستوں سے ناراض ہوا۔ بخاری، مسلم

۸۶۲۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جو شخص صاف ستھرا پانی پئے اور بغیر تکلیف کے (گھر) آئے جائے تو اس پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ابن ابی الدنیا، ابن عساکر

۸۶۲۵۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے اکثر کہا کرتے: عائشہ تمہارے وہ اشعار کہاں ہیں؟ میں عرض کرتی کونسے اشعار کیونکہ وہ تو بہت زیادہ ہیں، آپ فرماتے: جو شکر کے بارے میں ہیں میں کہتی: ہاں جی! (یاد آگئے) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، شاعر نے کہا ہے: اپنے کمزور کو اٹھا، تجھے کسی دن اس کی کمزوری حیرت زدہ نہ کرے، جب تجھ پر مصائب کی کثرت ہوگی وہ تیری مدد کرے گا، تیری نیکی کا بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا، اور جس نے تیری نیکی پر تیری تعریف کی تو گویا اس نے بدلہ دے دیا، شریف شخص سے جب تو ملنا چاہے تو تو اس کی رسی کو بوسیدہ نہیں پائے گا بلکہ وہ مضبوط ہوگی۔

فرماتی ہیں: آپ فرماتے ہیں: ہاں اے عائشہ! مجھے جبرئیل نے بتایا ہے: کہ اللہ تعالیٰ جب ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا تو اپنے ایک بندے سے فرمائے گا، اس سے کسی شخص نے بھلائی کی ہوگی، کیا تو نے اس کا شکریہ ادا کیا، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں سمجھا وہ آپ کی طرف سے تھی اس لیے میں نے آپ کا شکریہ ادا کیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے میرا شکر ادا نہیں کیا، جب اس شخص کا شکر ادا نہیں کیا جس کے ہاتھوں پر میں نے اس (نعمت وبھلائی) کو جاری کیا تھا۔ بیھقی فی الشعب وضعفه، ابن عساکر

۸۶۲۶۔۔۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم کے سامنے ان کی اولاد پیش کی گئی، تو وہ ان میں لمبے اور پست قد والے اور ان کے درمیان والے لوگ دیکھنے لگے، حضرت آدم عرض کرنے لگے: یارب! اگر آپ اپنے بندوں کو برابر کردیتے (تو اچھا نہ تھا) تو ان کے رب نے ان سے فرمایا: اے آدم میں چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۸۶۲۷۔۔۔ حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: عام لوگوں کی سب سے پہلی جو جماعت جنت میں جائے گی، وہ لوگ ہوں گے جو خوشی اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۶۲۸۔۔۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے جس رات اور صبح کو ایسی حالت میں بسر کیا کہ لوگوں نے اس میں مجھ سے کوئی مصیبت نہیں دیکھی تو میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر بہت بڑی نعمت سمجھا۔ ابن عساکر

۸۶۲۹۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے وہ دو اشعار پڑھو جو ایک یہودی نے کہے ہیں میں نے کہا اس نے کہا ہے: اپنے کمزور کی مدد کر کسی دن تجھے اس کا ضعف حیرت میں نہ ڈالے، جب تجھ پر مصائب کی کثرت ہوگی وہ تیری مدد کرے گا، وہ تجھے بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا، کیونکہ جس نے تیرے کام کی وجہ سے تیری تعریف کی تو گویا اس نے بدلہ دیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسے ہلاک کرے کس قدر اچھے اشعار کہے ہیں؟ جبرئیل میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے، فرمایا: اے محمد! (ﷺ) جس شخص سے کوئی نیکی یا بھلائی کی جائے، وہ تعریف کے علاوہ کچھ نہ پائے تو تعریف کردے اور جس نے تعریف کی اس نے گویا پورا بدلہ دیا۔

ایک روایت میں ہے: جس سے نیکی کی گئی اور اس کے پاس سوائے دعا اور تعریف کے کچھ نہیں تو اس نے پورا بدلہ دیا۔ بیھقی فی الشعب وضعف

۸۶۳۰۔۔۔ ابراہیم سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کیا گیا کہ نبی ﷺ اپنے کسی صحابی کے گھر میں تھے، جبکہ وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے، اتنے میں دروازے پر ایک سائل آیا، جسے کوئی پرانی بیماری تھی اور اس سے نفرت کی جاتی تھی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اندر آجاؤ وہ آگیا، آپ نے اسے اپنے زانوں پر بٹھالیا اور اس سے فرمایا: کھاؤ، تو ایک قریشی شخص نے اس سے نفرت کی اور گھن کھانے لگا، پھر اس شخص کے ساتھ مرتے دم

تک یہ بیماری لگی رہی جس سے لوگ گھن کھاتے تھے۔ابن جریر

صبر اوراس کی فضیلت

۸۶۳۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صبر کو ایمان میں وہی حیثیت حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے جب صبر ختم ہوجائے تو ایمان بھی چلا جاتا ہے۔ فردوس عن انس، ابن حبان عن علی، بیہقی عن علی موقوفاً ومر برقم، ۶۵۰۱

۸۶۳۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صبر کو ایمان میں وہی مقام حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے جس میں صبر نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔اللالکائی

۸۶۳۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہم نے اپنی زندگی کی بھلائی صبر میں پائی ہے۔

ابن المبارک۔ مسند احمد فی الزهد، حلية الاولياء

تشریح:..... کیونکہ بے صبری سے انسان اپنے منہ سے ایسے الفاظ نکال دیتا ہے جس کی وجہ سے آدمی ایمان سے خارج ہوجاتا ہے۔

عام بیماریوں پر صبر

۸۶۳۴..... (اسد بن کرز القسری البجلی) خالد بن عبداللہ سے وہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت اسد بن کرز ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: مریض کی خطائیں ایسے گرتی ہیں جیسے درختوں کے پتے۔ابن عساکر

۸۶۳۵..... ربیع بن عملیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، آپ کے پاس ایک اعرابی تھا، لوگوں نے بیماری کا ذکر کیا، تو اس اعرابی نے کہا: میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا، تو حضرت عمار نے فرمایا: تم ہم میں سے نہیں مسلمان تو آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے، جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درختوں کے پتے گرتے ہیں۔

اور کافر جب (کسی بیماری میں) مبتلا ہوتا ہے تو اس کی مثال اونٹ کی سی ہے اسے باندھا گیا لیکن وہ جانتا نہیں کہ کیونکہ باندھا گیا اور اسے چھوڑا جاتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ کیوں کھولا گیا ہے۔ابن عساکر

۸۶۳۶..... حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے پاس یمن کا آدمی لایا گیا جس کی پیشانی پر بالوں کا دائرہ تھا، آنکھوں سے بھینگا، چھوٹی گردن، اس کے پاؤں ٹیڑھے، بے حد کالے رنگ اس کے پاؤں کے درمیان فاصلہ تھا، کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کیا فرض کیا ہے، آپ نے جب اسے بتادیا، تو وہ کہنے لگا میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ فرض میں اضافہ نہیں کروں گا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کیوں؟ اس نے کہا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بدصورت پیدا کیا ہے مجھے پیشانی پر بالوں کے دائرے والا بھینگا، چھوٹی گردن والا، ٹیڑھے پاؤں والا، بہت سیاہ سیرین اور رانوں میں کم گوشت والا دونوں پاؤں کے درمیان فاصلے والا بنایا ہے پھر وہ شخص پیٹھ دے کر چلا گیا۔

اتنے میں جبرئیل آئے اور کہا: اے محمد (ﷺ) ناراض ہونے والا شخص کہاں ہے، وہ کریم رب سے ناراض ہوا ہے، آپ اسے راضی کریں: اللہ تعالیٰ نے اسے کہا ہے: کہ کیا وہ اس بات پر راضی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز جبرئیل کی صورت میں اٹھائیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی طرف پیام بھیجا، (جب وہ آیا) تو آپ نے اس سے کہا: تم کریم رب سے ناراض ہوئے میں تمہیں راضی کرتا ہوں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں جبرئیل کی صورت میں اٹھائے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے اعمال میں سے کسی چیز پر میرا جسم قوی نہ کرے پھر بھی میں اس پر عمل کروں گا۔ابن عساکر وفیہ العلاء بن کثیر

۸۶۳۷..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے بدن میں جو تکلیف بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ

اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتے ہیں، تو حضرت ابی بن کعب ﷜ نے عرض کیا: اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ ابی بن کعب کے جسم پر ہمیشہ ایسا بخار رہے جو اسے بچھاڑ دے، اور جو نماز، حج، عمرہ اور آپ کے راستہ میں جہاد کرنے سے نہ روکے، یہاں تک کہ وہ اسی حال میں آپ سے ملے چنانچہ انہیں وہی بخار ہوگیا، اور مرتے دم تک ان سے جدا نہیں ہوا اور وہ اسی حالت میں نماز (باجماعت) کے لیے حاضر ہوتے، روزہ رکھتے حج، عمرہ اور جہاد کرتے۔ابن عساکر، دیکھیں صفات الصحابہ

مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

۸۶۳۸.....حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! جو مصیبتیں ہمیں پہنچتی ہیں اس میں ہمارے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ گناہوں کا کفارہ ہیں، تو ابی نے عرض کیا: اگرچہ تھوڑی ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ کانٹا یا اس سے کم درجہ کی مصیبت ہو، فرماتے ہیں: ابی رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایسے بخار کی دعا مانگی جو ان سے موت تک جدا نہ ہو اور جو حج عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ اور نماز باجماعت میں رکاوٹ نہ بنے، اس کے بعد جو بھی آپ کو ہاتھ لگاتا آپ کے جسم میں حرارت و گرمی محسوس کرتا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔

مسند احمد، ابن عساکر، ابویعلی فی مسندہ

۸۶۳۹.....ابوسفر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر کے پاس کچھ لوگ ان کے عیادت کرنے آئے، لوگوں نے کہا: اے خلیفۂ رسول! کیا آپ کے کسی طبیب کو نہ بلائیں جو آپ کی تشخیص کرے، آپ نے فرمایا: اس نے مجھے دیکھ لیا ہے، لوگوں نے عرض کیا: اس نے آپ سے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے کہا: میں جو کرنا چاہتا ہوں اسے ضرور کرتا ہوں۔ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، فی الزھد، الحلیۃ. وھناد

۸۶۴۰.....ابو فاطمہ الضمری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا: تم میں سے کون چاہتا ہے کہ وہ صحت کی حالت میں اپنی صبح کا آغاز کرے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم سب یہی چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا تم حملہ آور گدھے کی طرح ہونا چاہتے ہو، کیا تم آزمائشوں اور کفاروں والے نہیں ہونا چاہتے، اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، بندے کا جنت میں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ اپنے عمل سے حاصل نہیں کرسکتا، تو اللہ تعالیٰ اسے کسی آزمائش میں مبتلا کردیتے ہیں تا کہ اس درجہ تک پہنچ جائے، جسے وہ اپنے کسی عمل سے حاصل نہیں کرپا رہا تھا۔البغوی، طبرانی فی الکبیر وابونعیم

مصائب کے ذریعے آزمائش

۸۶۴۱.....عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے کہ آپ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا: کون چاہتا ہے کہ وہ صحتمند ہی رہے اور بیمار نہ پڑے، تو ہم لوگوں نے پہل کی اور کہا: یا رسول اللہ! ہم چاہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم حملہ آور گدھے کی طرح ہونا چاہتے ہو، نبی ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا: کیا تم لوگ مصیبت والے اور کفاروں والے نہیں ہونا چاہتے؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن بندے کو آزماتا ہے اور اسے اس لیے آزماتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بندے کا ایک مقام ہے جسے وہ اپنے عمل سے حاصل نہیں کرسکتا، کسی آزمائش میں پڑ کر ہی اس مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ابن جریر فی تھذیب الآثار

۸۶۴۲.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک صحتمند نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تجھے کبھی بخار ہوا ہے؟ اس نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے کہا: جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ابن جریر

تشریح:.....یہ موجبہ جزئیہ ہے موجبہ کلیہ نہیں، کیونکہ اس شخص کا جہنمی ہونا صرف نبوت کی آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے ہر شخص کو اس کا علم نہیں ہوسکتا کہ

آج کل جو شخص بیمار نہ ہوا سے جہنمی قرار دے دیا جائے!

۸۶۴۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک دفعہ درد ہوا اور آپ اس کی شکایت کرنے لگے اور اپنے بستر پر پہلو بدلتے رہے، حضرت عائشہ نے آپ سے عرض کی: اگر یہ حرکت کوئی اور ہم میں سے کرتا تو آپ اس سے ناراض ہوتے، آپ نے فرمایا: ایمان والوں پر سختیاں کی جاتی ہیں، جس کسی مؤمن کو کانٹے یا درد کی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کا کفارہ بنا دیتے ہیں، اور اس کے ذریعہ اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ابن سعد، حاکم، بیھقی فی الشعب

۸۶۴۴..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، آپ نے فرمایا: تجھے کبھی ام ملدم سے واسطہ پڑا، اور وہ ایک گرمی ہے جو گوشت اور کھال کے درمیان ہوتی ہے، اس شخص نے کہا یہ درد تو مجھے کبھی بھی نہیں ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال پودے کی سی ہے جو کبھی سرخ ہوتا ہے تو کبھی زرد۔مسند احمد

۸۶۴۵..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ بخار میں مبتلا تھے آپ پر ایک چادر تھی، آپ نے ان پر اپنا ہاتھ رکھا تو بخار کی حرارت چادر کے اوپر سے محسوس ہو رہی تھی، تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کتنا سخت بخار ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم پر ایسے ہی سختی کی جاتی ہے اور ہمیں دوگنا اجر دیا جاتا ہے۔

پھر وہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: انبیاء (علیہم السلام)، عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا: صلحاء (جو جان بوجھ کر گناہ نہیں کرتے) ان میں سے کوئی تو فقر و فاقہ میں مبتلا ہوا کہ صرف ایک قبا لے کر پھرتا رہا پھر اسے پہن لیا اور کوئی جوؤں کی بیماری میں مبتلا ہوا جسے ان جوؤں نے ہلاک کر دیا، ان میں سے ہر ایک آزمائش پر اس طرح خوش ہوتا جیسے تم عطا پر خوش ہوتے ہو۔

بیھقی فی الشعب

تشریح:..... لیکن آج کی دنیا میں کوئی بھی اس مصیبت و آزمائش میں مبتلا نہیں ہوگا کیونکہ آج کل کے لوگوں میں اس کی اہلیت نہیں، اس لیے آپ نے فرمایا: میری امت کے آخری لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

۸۶۴۶..... ابوعبیدہ بن حذیفہ اپنی پھوپھی فاطمہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: ہم چند عورتیں رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لیے آئیں، آپ کو بخار تھا، آپ نے ایک مشکیزہ کو لٹکانے کا حکم دیا، تو وہ ایک درخت سے لٹکا دیا گیا اور آپ اس کے نیچے لیٹ گئے، تو اس کا ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آپ پر پڑتا اور جو شدت بخار آپ محسوس کر رہے تھے اس میں کمی آئی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو یہ بخار آپ سے ہٹا دیں، آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ سخت آزمائش والے انبیاء ہوتے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوتے ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہوتے ہیں، پھر وہ جو ان کے نزدیک ہوتے ہیں۔بیھقی فی الشعب

تشریح:..... انبیاء کے نزدیک تر صحابہ ہیں پھر تابعین پھر تبع تابعین۔

عمومی مصیبتوں پر صبر

۸۶۴۷..... (الصدیق رضی اللہ عنہ) مسلم بن یسار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں: فرمایا: مسلمان کو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مصیبت اور تسمہ کا ٹوٹ جانا اور پیسے جو اس کی آستین میں ہوں پھر وہ انہیں گم پائے اور ان کے بارے خوفزدہ ہو جائے اور پھر انہیں اپنی جیب میں پالے۔مسند احمد، وھناد، معاً فی الزھد

۸۶۴۸..... مسیب بن رافع سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان آدمی لوگوں کے درمیان چلتا ہے جبکہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا انہوں نے کہا: ایسے کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: مصائب، پتھر، کانٹے اور اس تسمہ کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں۔بیھقی

۸۶۴۹ ... عبداللہ بن خلیفہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا، آپ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون" پھر فرمایا: جو بات تجھے بری لگے: وہ تیرے لیے مصیبت ہے۔

ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ وھناد وعبد بن حمید، عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد الزھد وابن المنذر. بیھقی فی الشعب

۸۶۵۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے اپنی زندگی کی بہترین چیز کو صبر پایا ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزھد، حلیة الاولیاء ومر برقم: ۶۳۳۷

۸۶۵۱ ... زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت ابوعبیدہ نے حضرت عمر بن خطاب کی طرف لکھا: اور خط کے مضمون میں رومی فوجوں کا تذکرہ کیا، اور وہ باتیں ذکر کیں جن سے خوف آتا تھا، تو حضرت عمر نے جواب میں لکھا: اما بعد! بات یہ ہے کہ مؤمن بندہ کو جب بھی کوئی سختی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد کشادگی پیدا فرمادیتا ہے، ہرگز ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آئے گی، اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: اے ایمان والو! صبر کرو صبر کی تلقین کرو، سرحدوں پر مورچہ بند رہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً تم فلاح پاؤ گے۔

مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، وابن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدة وابن جریر، حاکم، بیھقی فی الشعب

۸۶۵۲ ..... ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے سنا: اے اللہ میں اپنی جان و مال آپ کے راستہ میں خرچ کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی خاموش کیوں نہیں ہوتا، اگر آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر کرے اور اگر عافیت سے رہے تو شکر کرے۔ الحلیة

۸۶۵۳ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: صبر دو ہیں، ایک صبر مصیبت پر جو اچھا ہے اور ایک صبر اس سے بھی بہتر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روکنا ہے۔ ابن ابی حاتم

۸۶۵۴ ... عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو جذام میں مبتلا تھا، اندھا، بہرا اور گونگا تھا، جو شخص آپ کے ساتھ تھے آپ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، دیکھتے نہیں اسے پیشاب کی تکلیف نہیں ہوتی، اسے کوئی دقت نہیں ہوتی سہولت سے اس کا پیشاب نکلتا ہے یہی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ عبد بن حمید

۸۶۵۵ ..... سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا، آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون، لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین کیا آپ اپنے تسمہ ٹوٹنے پر بھی انا للہ پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی ناپسندیدہ چیز مصیبت بن کر پہنچے وہ مصیبت ہے۔ المروزی فی الجنائز

۸۶۵۶ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے سختی! تو جہاں تک ہوسکے سختی میں پہنچ جا (خود بخود) کھل جائے گی۔ العسکری وفیہ الحسین بن عبداللہ بن ضمیرة واہ مر برقم: ۷۵۱۶

۸۶۵۷ ..... حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی بات سے اچھی بات کسی کی نہیں سنی وہ فرماتے ہیں: بے شک مصائب کا آخری درجہ ہے جب بھی کسی کو کوئی مصیبت پہنچی اس کی کوئی نہ کوئی حد ہوگی تو عقلمند کو چاہیے کہ جب وہ کسی مصیبت میں پھنس جائے تو اس کے ساتھ سو جائے یہاں تک کہ اس کی موت گزر جائے، کیونکہ اس کے ختم ہونے سے پہلے اسے ہٹانا اس کی پریشانی میں اضافہ کرنا ہے۔

احنف بن قیس فرماتے ہیں اس بارے شاعر نے کہا ہے۔

اکثر اوقات زمانے کا پھندا سخت ہوجاتا ہے، سو تو صبر کر نہ واویلا کر اور نہ جمع کر (نہ کود) یہاں تک کہ اپنے وقت میں اسے کشادہ کردے، ورنہ ہر پریشانی اس کی بندش اور بڑھادے گی۔ ابن عساکر

۸۶۵۸ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس جبرائیل آپ کو لوگوں کو سلام کرنے اور نماز جنازہ پڑھنے کا

طریقہ سکھانے آئے، اور کہا: اے محمد! (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر کوئی شخص بیمار ہوا اور کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اسکا نگہبان و ذمہ دار آئے اور پانچ وقت کی نمازوں کی پانچ تکبیریں کہا کرے، جب وہ مرجائے تو اس کا ذمہ دار اس کی نماز جنازہ پڑھے جس میں پانچ تکبیریں کہے ہر نماز کی جگہ ایک تکبیر یہاں تک کہ اس روز اور رات کی نمازیں پوری ہو جائیں۔

پھر دوسرے دن آپ کو لوگوں سے سلام کرنے کا طریقہ سکھانے لگے، وہ آپ کو مجلسوں کے پاس لے جا کر پھرتے رہے وہ کہتے: محمد (ﷺ) کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے جب یہ کہا تو کہا وہ لوگ کہیں، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کہا اے محمد (ﷺ) انہوں نے ہم سے برکت میں فضیلت حاصل کرلی ہے، جب انہوں نے وعلیکم السلام کہا تو ہم اور وہ اجر میں برابر تھے۔

اسی دن سامنے سے آکر ایک شخص نے نبی ﷺ کو سلام کہا، تو جبرائیل نے آپ سے کہا: محمد (ﷺ) اس کا جواب نہ دو، دوسرے دن پھر اس نے سلام کیا، تو جبرائیل نے کہا: محمد (ﷺ) جواب نہ دو، تیسرے دن جب اس نے آپ کو سلام کہا: محمد (ﷺ) اسے جواب دو۔ آپ اسے سلام کا جواب دے کر جبرائیل کی طرف متوجہ ہوئے کہا: پہلے دو دنوں میں تم نے مجھے اسے سلام کا جواب نہ دینے کا حکم دیا اور اس وقت اسے سلام کا جواب دینے کو کہا اس کی کیا وجہ ہے؟

جبرائیل نے کہا: جی ہاں اے محمد (ﷺ) آج کی رات اسے سخت بخار ہوا تھا اور صبح اس کے تمام گناہ جھڑ گئے اس واسطے میں نے آپ کو اسے سلام کا جواب دینے کو کہا ہے۔ ابوالحسن بن معروف فی فضائل بنی ھاشم وفیہ عبدالصمد بن علی للعاشمی الامیر ضعفوہ

تشریح: ...... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۸۶۵۹ ...... اشعث سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے موسیٰ بن اسمٰعیل اپنے آباء واجداد سے وہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے نقل کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں سب سے پہلے لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں ہی ہوں، میرا کوئی شریک نہیں، جس نے میرے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کردیا اور میری آزمائش پر صبر کیا اور میرے حکم پر راضی رہا تو میں اسے صدیق لکھوں گا اور قیامت کے روز صدیقین کے ساتھ اس کا حشر کروں گا۔ ابن النجار

۸۶۶۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش کس پر آتی ہے آپ نے فرمایا: انبیاء پر پھر ان جیسے پھر ان جیسے، یہاں تک کہ ہر شخص کو اس کے دین کے مطابق آزمایا جاتا ہے اگر اس کی دیانت مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے، اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اسی کے مطابق آزمایا جائے گا انسان برابر آزمائش میں رہتا اور زمین پر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی الشعب مر برقم، ۲۳۸۳، ۶۷۷۸

۸۶۶۱ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع بخشے؟ اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا، نرمی میں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھ وہ تجھے سختی میں پہچانے گا (یعنی تیری مدد کرے گا) اور جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے ہی مانگ، اور جب تو مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ، جس چیز نے ہونا ہے اس کے بارے قلم خشک ہو چکے ہیں۔

اگر لوگ تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے نہیں لکھا تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے، اور اگر وہ تجھے کوئی ایسا نقصان پہنچانا چاہیں جسے اللہ تعالیٰ نے تیرے خلاف نہیں لکھا تو انہیں اس کی قدرت نہ ہوگی، اگر تو اللہ تعالیٰ کے لئے رضا سے یقین کے ساتھ کوئی عمل کرسکو تو کر گزرو، اور اگر ایسا نہ کرسکو تو ناپسندیدہ چیزوں پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی ہے

یاد رکھنا مدد صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی مصیبت کے ساتھ ہے اور سختی کے ساتھ آسانی ہے۔ ھناد، الحلیۃ، طبرانی فی الکبیر

تشریح: ...... اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غائبانہ حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا، مشرکوں کی طرح یا بابا، یا حضرت یا غوث میری مدد کر، مجھے یہ چیز دیدیں نہ کہنا۔

مصائب پر اجر وثواب ملتا رہتا ہے

۸۶۶۲۔۔۔ کسی نبی نے اپنے رب کے حضور شکایت کی، عرض کی اے رب! آپ کا ایک بندہ آپ پر ایمان رکھتا ہے آپ کی فرمانبرداری میں عمل کرتا ہے اور آپ اس سے دنیا روکتے اور اسے مصائب میں مبتلا کرتے ہیں (دوسری طرف) آپ کا ایک بندہ جو آپ کا انکار کرتا ہے، آپ کی نافرمانی کے اعمال کرتا ہے آپ اس سے مصائب دور کرتے اور دنیا اس کے سامنے لا رکھتے ہیں. تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: بے شک بندے اور شہر میرے ہی ہیں، اور ہر چیز تسبیح تہلیل اور تکبیر کرتی ہے، جہاں تک میرے مؤمن بندہ کا تعلق ہے تو اس کے گناہ ہوتے ہیں تو میں دنیا اس سے دور رکھتا ہوں اور اس پر مصائب ڈالتا رہتا ہوں یہاں تک کہ میرے پاس آجائے تا کہ میں اسے اس کی نیکیوں کا بدلہ دوں، اور میرا کافر بندہ تو اس کی کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اس سے مصائب دور کرتا اور دنیا اس کے سامنے لا رکھتا ہوں، یہاں تک کہ وہ میرے پاس آجائے پھر میں اسے اس کی برائیوں کا بدلہ دیدوں۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیة

۸۶۶۳۔۔۔ ابو وائل سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود یا کسی اور صحابیٔ رسول ﷺ سے نقل کرتے ہیں، ہشام دستوائی کو شک ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ جسے پسند کرتے ہیں اسے مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ بندہ کو کوئی مصیبت و آزمائش پہنچے اور وہ اللہ تعالیٰ کو پکارے اور اللہ تعالیٰ اس کی پکار و دعا سنیں۔ بیہقی فی الشعب

۸۶۶۴۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں زمانۂ جاہلیت میں ایک عورت کسبی تھی، ایک دفعہ اس کے پاس کوئی مرد گزرا یا وہ کسی مرد کے پاس سے گزری تو اس شخص نے اپنا ہاتھ بڑھایا، تو اس عورت نے کہا: ارے ہٹ! اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کردیا ہے اور اسلام کو لے آیا ہے چنانچہ وہ شخص اس عورت کو چھوڑ کر چل دیا، اور اس کی طرف دیکھنے لگا، یہاں تک کہ اس کا چہرہ ایک دیوار سے ٹکرایا پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور سارا واقعہ ذکر کیا، آپ نے فرمایا: تو ایک ایسا بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی دینے کا ارادہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کوئی بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اسے اس کے گناہ کی جلد سزا دیتے ہیں، اور جب کسی بندے کو کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے عذاب روکے رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے پوری پوری سزا دیں گے۔ بیہقی فی الشعب مر ۱۲۹۱

۸۶۶۵۔۔۔ ابوامامہ سے روایت ہے انہوں نے وعظ کہا: لوگو! صبر سے کام لو! چاہے وہ چیزیں تمہیں پسند ہوں یا ناپسند، صبر سب سے اچھی عادت ہے یقیناً تمہیں دنیا اچھی لگتی ہے اور تمہارے لیے اس کے دامن کھینچے گئے اور اس کے کپڑے اور زیب و زینت پہنائی گئی، اور نبی ﷺ کے صحابہ اپنے صحنوں میں بیٹھتے اور کہتے ہم بیٹھتے ہیں کسی کو سلام کرتے ہیں اور کوئی ہمیں سلام کرے گا۔ ابن عساکر

۸۶۶۶۔۔۔ عمر بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو جب کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ فرماتے: مجھے زید بن خطاب کے ذریعہ مصیبت پہنچی ہو تو میں نے صبر کیا، ایک دفعہ انہوں نے اپنے بھائی کے قاتل کو دیکھا تو فرمایا: تیرا ناس ہو تو نے میرا بھائی قتل کیا، جب تک باد صبا چلتی رہے گی میں اسے یاد رکھوں گا۔ بخاری مسلم، ابن عساکر

۸۶۶۷۔۔۔ عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید کے قاتل سے کہا: تو اپنا چہرہ چھپا کر رکھا کر۔

بخاری فی تاریخه ابن عساکر

تشریح: ۔۔۔۔۔ زید رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے باپ شریک بڑے بھائی ہیں، حضرت زید کی والدہ کا نام اسماء بنت وھب بن حبیب از بنی اسد بن خزیمہ ہے اور حضرت عمر کی والدہ کا نام خیثمۃ بنت ہاشم بن مغیرہ مخزومی ہے، حضرت زید، حضرت عمر سے بڑے تھے آپ سے پہلے مسلمان ہوئے جنگ یمامہ میں ۱۲ھ کو شہید ہوئے، جس شخص نے آپ کو قتل کیا اس کا نام سلمہ بن صبیح جو ابو مریم کا چچا زاد بھائی ہے، دیکھیں "صفات صحابہ" طبع نور محمد کراچی

۸۶۶۸۔۔۔ حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے کہ ان میں ایک شخص لحیم شحیم جسم والا تھا، آپ نے

فرمایا: بندۂ خدا تجھے بدن میں کبھی کوئی تکلیف بھی ہوئی ہے؟ اس نے کہا: کبھی نہیں، آپ نے فرمایا: اولاد کے بارے میں؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: گھر والوں کے متعلق؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ کا سب سے ناپسندیدہ بندہ وہ ہے جو خبیث وسرکش ہو جسے مال، بدن، اولاد اور اہل میں کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو۔ الرامهرمزی فی الامثال ورجاله ثقات

۸۶۶۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا سب سے زیادہ سخت آزمائش والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: انبیاء پھر صلحاء۔ ابن النجار مرّ ۶۸۳۰

۸۶۷۰..... حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو پھانس کا لگ جانا، یا قدم پھسلنا یا کسی رگ کا پھڑکنا تو یہ گناہ کی وجہ سے ہے اور جو باتیں اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے وہ زیادہ ہیں پھر آپ نے فرمایا: تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے تو یہ تمہارے ہاتھوں کا کرتوت ہے اور اکثر باتیں وہ معاف کر دیتا ہے۔ ابن عساکر مرّ برقم ۶۸۴۹

۸۶۷۱..... مجاھد سے روایت ہے فرماتے ہیں: بندہ کو جو جسمانی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس گناہ کی وجہ سے ہے جو اس نے کمایا، اور جس گناہ کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں لے لیا تو اللہ تعالیٰ زیادہ انصاف والا ہے کہ وہ اپنے بندے کو دوبارہ سزا دے اور جس بات کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہو اس کی سزا دوبارہ دے۔ ابن جریر

اولاد کے مرنے پر صبر کرنا

۸۶۷۲..... حضرت (زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: ہماری اولاد کی طرف سے رسول اللہ ﷺ ہمیں ایک عطیہ دیا، اور فرمایا: جس کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے۔

ابو عوانه عن انس، دارقطنی فی الافراد عن الزبیر بن العوام مرّ برقم ۶۶۱۱

۸۶۷۳..... عبداللہ بن وھب، ثوابہ بن مسعود تنوخی، کسی ایسے شخص سے جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا، تو آپ کو اس کا سخت صدمہ ہوا، یہاں تک کہ آپ نے اپنے گھر میں ہی نماز کی جگہ بنالی جہاں بیٹھ کر عبادت کرتے۔

نبی ﷺ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: عثمان! اللہ تعالیٰ نے ہم پر رہبانیت (ترک دنیا) فرض نہیں کی، میری امت کی رہبانیت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے، اے عثمان بن مظعون جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں کہ تم جس دروازے پر بھی آؤ وہاں اپنے بیٹے کو موجود پاؤ جو تمہارا دامن پکڑ کر اپنے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ!

کسی نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہماری اگلی اولاد کے لیے بھی وہی ہے جو عثمان کے لیے ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، جس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی۔ پھر فرمایا: اے عثمان بن مظعون! جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک وہیں بیٹھا رہا تو اس کے لیے جنت فردوس میں ستر درجہ ہوں گے، ہر دو درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا ایک تیز رفتار گھوڑے کو ستر سال ایڑ لگانے اور دوڑانے سے ہوتا ہے، اور جس نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے جنت عدن میں پچاس درجے ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا تیز رفتار گھوڑے کو پچاس سال ایڑ لگانے سے پیدا ہوتا ہے اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی، تو اس کے لیے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے آٹھ بیٹوں جیسا اجر ہوگا، ان میں سے ہر ایک گھر کا مالک ہو اور انہیں آزاد کر دیں۔

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اسے ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا، اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اسے لیلۃ القدر میں قیام کرنے کا ثواب ملے گا۔ مر برقم ۲۲۲۶ ومزاه المصنف. حاكم فی تاريخه عن انس

تشریح:......یہ حضرت عبداللہ بن عمر کے ماموں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے کے رضاعی بھائی ہیں وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کا ماتھا چوما۔

نابالغ بچہ اپنے والدین کی سفارش کرے گا

۸۶۷۴......عبدالخالق بن ابراہیم بن طہمان اپنے والد سے وہ بکر بن خنیس سے وہ ضرار بن عمرو سے وہ ثابت بنانی وہ حضرت انس ﷺ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہوگیا تو انہیں بڑا صدمہ ہوا، اور انہوں نے اپنے گھر ہی نماز کی جگہ بنالی جس میں عبادت کرتے تھے، اور نبی ﷺ کی مجلس وحاضری سے پندرہ روز غائب رہے آپ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا: تو لوگوں نے کہا: ان کا بیٹا فوت ہوا، جس کی وجہ سے انہیں سخت غم پہنچا ہے۔ اور انہوں نے اپنے گھر ہی نماز وعبادت کے لیے ایک جگہ بنالی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں بلاؤ اور جنت کی خوشخبری دو! آپ جب نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: عثمان! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں تم جنت کے جس دروازے کے پاس جاؤ تو وہاں اپنے بیٹے کو کھڑا پاؤ جو تمہارے دامن سے پکڑ کر تمہارے رب کے حضور تمہارے لیے شفاعت کرے؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ!

صحابہ رضی اللہ عنہم نے محمد (ﷺ) سے عرض کیا: کیا ہماری اولاد کے بارے میں ہمارے لیے یہی اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میری امت میں سے ہر اس شخص کے لیے جو ثواب کی امید رکھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کی رہبانیت کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اے عثمان! جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا، تو اسے ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔

اور جس نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے اس جیسی پچیس (۲۵) نمازوں کا ثواب ہے، اور جنت فردوس میں ستر درجات ہیں، اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اسے اسمٰعیل علیہ السلام کے آٹھ بیٹوں کو آزاد کرنے کا ثواب ہے ان میں سے ہر ایک کی دیت بارہ ہزار اونٹ ہیں۔

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اسے اس جیسی پچیس نمازوں کا ثواب اور جنت عدن میں ستر درجات ملیں گے، اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے لیلۃ القدر (کی عبادت) کا ثواب ہے۔ حاکم فی تاریخہ، بیھقی فی الشعب

۸۶۷۵......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کو ایک انصاری عورت کے بیٹے کی وفات کی اطلاع ملی، چنانچہ آپ علیہ السلام اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور میں ایسا شخص تھا کہ جس کے بچے زندہ نہ رہتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ تو وہ شخص ہے جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو، کیا تم یہ نہیں چاہتی کہ اسے جنت کے دروازے پر دیکھو اور تمہیں بلا رہا ہو، اس عورت نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: وہ اسی طرح ہوگا۔ بیھقی فی الشعب

۸۶۷۶......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی دیکھ بھال کرتے ان کے پاس آتے اور ان کا حال احوال پوچھتے، آپ کو پتہ چلا کہ ایک عورت کا بچہ فوت ہوگیا ہے، جس پر اس نے سخت واویلا مچایا ہے اس پر تعزیت کے لیے اس کے ہاں تشریف لے گئے، اور اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور صبر کرنے کا حکم دیا، تو اس نے کہا: یارسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جس کے ہاں بچہ نہیں ہوتا تھا اور میرا یہی بچہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ وہ ہے جس کا بچہ بچ جائے۔ ابن النجار

۸۶۷۷......(ثابت بن قیس بن شماس) عبدالخیر بن قیس بن شماس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: قریظہ کے دن ایک انصاری نوجوان شہید ہوا جسے خلاد کہا جاتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ اہل کتاب نے اسے شہید کیا ہے، اس کی والدہ کو بلایا گیا تو وہ نقاب کرکے آئیں، کسی نے

کہا: آپ نے نقاب اوڑھی ہوئی ہے جبکہ خلاد شہید ہو چکا ہے؟ تو وہ بولیں: مجھے اگر چہ آج خلاد کی مصیبت پہنچی ہے لیکن میری حیا کو تو کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔ ابو نعیم

تشریح:...... یہ خلاد بن سوید بن غفلہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی صحابی ہیں، ایک یہودی عورت نے ان پر چکی کا پاٹ پھینکا جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور وہ شہید ہو گئے۔ دیکھیں ''صفات صحابہ'' مطبوعہ نور محمد کراچی اور ثابت بن قیس بن شماس انہیں رسول اللہ ﷺ کا خطیب ہونے کا لقب حاصل ہے۔

۸۶۷۸... محمود بن لبید حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کے تین بچے مر گئے، اور اس نے ان کے بارے ثواب کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر چہ دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، محمود کہتے ہیں: میں نے کہا اے حضرت جابر بن عبداللہ! میں سمجھتا ہوں اگر آپ کہتے اگر چہ ایک ہو تو رسول اللہ ﷺ فرما دیتے ایک بھی، حضرت جابر نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

بیھقی فی الشعب

۸۶۷۹...... حارث بن اقیشر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمانوں (خاوند و بیوی) کے چار بچے فوت ہو گئے ہوں جوان سے پہلے آگے پہنچ گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، لوگوں نے عرض کیا: اگر چہ تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ تین ہوں، پھر لوگوں نے پوچھا: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔

میری امت کا ایک شخص جنت میں جائے گا اور مضر قبیلہ سے زائد لوگوں کی شفاعت کرے گا، اور میری امت کا ایک شخص جہنم کے لیے اتنا بڑا ہوگا کہ وہ اس کے ایک حصہ میں سما جائے گا۔ الحسن بن سفیان، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم

۸۶۸۰...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین بچے آگے بھیجے جو نابالغ ہوں تو اس کے لیے (جہنم کی) آگ سے مضبوط قلعہ ہوں گے حضرت ابوذر نے پوچھا: میں نے دو بچے بھیجے ہیں، آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، تو ابی بن کعب اور ابو المنذر رقاریوں کے سردار نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک ایک بچہ بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ ایک ہوں لیکن یہ پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ ابو یعلی ابن عساکر

۸۶۸۱...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو جائیں تو ان کے لئے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے، پس ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر چہ دو ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، تو ابوذر نے کہا: میں نے تو دو ہی بھیجے ہیں آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، تو ابی بن کعب نے کہا: میں نے تو ایک بھیجا ہے آپ نے فرمایا: اگر چہ ایک ہو لیکن پہلے صدمہ کے وقت۔ ابو یعلی ابن عساکر

۸۶۸۲...... ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے کہا، آپ کا تو کوئی بچہ نہیں بچتا؟ آپ نے فرمایا: الحمد للہ اس ذات کا شکر ہے جو انہیں دار الفنا سے لے کر دار البقا میں ذخیرہ کرتا ہے۔ ابو نعیم

۸۶۸۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، وہ کہنے لگی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ میرے بیٹے کو شفا بخشے، آپ نے اس سے فرمایا: کیا تمہارا آگے (آخرت میں) کوئی بیٹا ہے؟ وہ کہنے لگی: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جاہلیت میں یا اسلام میں؟ اس نے کہا: اسلام میں، آپ نے تین بار فرمایا: مضبوط ڈھال ہے۔ ابن النجار

۸۶۸۴...... عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے منگواتے اور وہ کپڑوں میں لپٹا ہوتا، آپ اسے سونگھتے، کسی نے کہا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اسے کوئی مصیبت پہنچنے سے پہلے میرے دل میں کوئی چیز پیدا ہو جائے یعنی محبت۔ ابن سعد

نظر کے ختم ہوجانے پر صبر

۸۶۸۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ حضرت زید بن ارقم کے پاس ان کی عیادت کرنے گیا انہیں آنکھوں کی تکلیف تھی آپ نے فرمایا: اے زید اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: صبر کروں گا اور ثواب کی امید رکھوں گا۔

آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے اور تم صبر وثواب کی امید رکھو تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ ابویعلی ابن عساکر

۸۶۸۶..... حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میری آنکھیں دکھنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، آپ نے فرمایا: زید بن ارقم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو کیسا رہے گا؟ میں نے عرض کیا: میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں گا آپ نے فرمایا: زید بن ارقم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہی اور تم نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی تو تم جنت میں داخل ہوگے۔ ابن عساکر

۸۶۸۷..... حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی کسی بیماری میں عیادت کرنے آئے، آپ نے فرمایا: تمہاری اس بیماری کا تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن اس وقت تم کیسے رہو گے جب تم میرے بعد لمبی عمر پاؤ گے اور نابینا ہوجاؤ گے؟ عرض کیا: تب میں صبر کروں گا اور ثواب کی امید رکھوں گا، آپ نے فرمایا: تب تم جنت میں بغیر حساب داخل ہوگے، چنانچہ آپ نبی ﷺ کی وفات کے بعد نابینا ہوگئے تھے۔ ابویعلی، ابن عساکر

۸۶۸۸..... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے آنکھوں کی تکلیف ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، دوسرے دن انہیں کچھ افاقہ ہوا، چنانچہ جب آپ باہر نکلے تو نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا: اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا: میں صبر کرتا اور ثواب کی امید رکھتا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے اور تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو اور پھر فوت ہوجاؤ تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ بیھقی فی الشعب

رشتہ داری قائم رکھنا

۸۶۸۹..... عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صلہ رحمی نہیں کہ جو تم سے جوڑے تم اس سے ناتا جوڑو بلکہ ناتاداری تو یہ ہے کہ جو ناتا ختم کرے تم اس سے قائم رکھو۔ بیھقی فی الشعب

تشریح:..... معاشرے میں بھی یہی کمال سمجھا جاتا ہے کہ جو نہیں آتے ہم ان کے ہاں کیوں جائیں۔

۸۶۹۰..... حضرت علی سے روایت ہے فرمایا: جو مجھے ایک چیز کی ضمانت دے میں اس کے لیے چار چیزوں کا ضامن ہوں، جو صلہ رحمی کرے اس کی عمر لمبی ہوگی، اس کے اہل وعیال اسے پسند کریں گے، اس کا رزق وسیع ہوگا اپنے رب کی جنت میں داخل ہوگا۔ الدینوری

۸۶۹۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں انسان صلہ رحمی کرتا رہتا ہے اور اس کی عمر کے صرف تین دن باقی رہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں تیس سال مؤخر کردیتا ہے اور آدمی قطع رحمی کرتا رہتا ہے جبکہ اس کی عمر کے تیس سال باقی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں تین دن بنادیتا ہے۔ ابوالشیخ فی الثواب

۸۶۹۲..... ابن عمرو سے روایت ہے وہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا: آج میرے پاس قطع رحمی کرنے والا نہیں بیٹھ سکتا، اتنے میں حلقہ سے ایک نوجوان اٹھا اور اپنی خالہ کے پاس آیا، ان دونوں میں کوئی رنجش تھی، بھانجے نے خالہ کے لیے استغفار کیا اور خالہ نے اس کے لیے استغفار کیا پھر وہ نوجوان مجلس میں آگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قوم پر (اللہ تعالیٰ کی) رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔ ابن عساکر وفیہ سلیمان بن زید ابو اداد المحاربی کذبہ ابن معین

۸۶۹۳.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ایک قوم کے لیے شہروں کو آباد کرتا اوران کے لیے مال میں اضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا کیا ان سے بغض کی وجہ سے، بنظر رحمت نہیں دیکھا، کسی نے پوچھا: یہ کیسے یارسول اللہ!؟ آپ نے فرمایا: ان کی صلہ رحمی اور ناتا داری کو قائم رکھنے کی وجہ سے۔ ابن جریر والشیرازی فی الالقاب، طبرانی فی الکبیر، حاکم

۸۶۹۴.....حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میری نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو میں نے جلدی سے آپ کا ہاتھ تھام لیا یا آپ نے پہلے میرے ہاتھ کو تھام لیا، پھر آپ نے فرمایا: عقبہ! کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت کے سب سے افضل اخلاق نہ بتاؤں؟ جو تم سے ناتا توڑے تم اس سے جوڑو، اور جو تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تو اسے معاف رکھو، خبردار جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھائے اور اس کے رزق میں اضافہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنی رشتہ داری کو قائم رکھے۔ ابن جریر

۸۶۹۵.....حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آکر کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کروں جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کرے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اپنے رشتہ داروں سے ناتا قائم رکھو! جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے اس بات کو تھام لیا جس کا میں نے اسے حکم دیا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔ ترمذی

۸۶۹۶.....حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب یہ آیت: ''اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو''۔ نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ (بیٹی) تمہارے لیے فدک (خیبر کا گاؤں) ہے۔

حاکم فی تاریخه، وقال تفرد به ابراهیم بن محمد بن میمون .عن علی بن عابس ، ابن النجار

تشریح:.....اس روایت میں ابراہیم بن محمد بن میمون شیعہ ہے، امام ذھبی فرماتے ہیں اگر یہ حدیث ہوتی تو حضرت فاطمہ اس باغ کا مطالبہ ہی کیوں کرتیں، اس لیے یہ جھوٹ اور موضوع روایت ہے۔

خاموشی کی اہمیت

۸۶۹۷ ابن النجار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ مجھے یوسف بن المبارک بن کامل الخفاف نے بتایا فرماتے ہیں: ہمارے سامنے ابوالفتح مفلح بن احمد الرومی نے یہ اشعار پڑھے وہ فرماتے ہیں ہمارے سامنے ابوالحسین بن القاضی ابوالقاسم التنوخی نے وہ اپنے دادا اور اپنے اباء واجداد سے اپنے والد کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱..... میں غصہ دلانے والی باتوں (کے سننے) سے بہرا بن جاتا ہوں اور میں بردباری سے کام لیتا ہوں، بردباری میرے بہت مناسب ہے۔

۲.....میں اکثر اس لیے زیادہ گفتگو نہیں کرتا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے ناپسندیدہ جواب ملے۔

۳ جب میں بے وقوف کی بے وقوفی کو اپنے خلاف دہراؤں تو میں ہی بے وقوف ہوں۔

۴ کتنے نوجوان ایسے ہیں جو لوگوں کو اچھے لگتے ہیں، جن کی زبانیں اور چہرے ہیں۔

۵ عزت حاصل کرنے کے وقت سویا رہتا ہے اور گھٹیا پن کے وقت بیدار ہو جاتا ہے۔

۸۶۹۸.....حمزہ زیات سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۱.....اپنے علاوہ کسی کے سامنے اپنا راز ظاہر نہ کر کیوں کہ ہر خیر خواہ کا ایک خیر خواہ ہے۔

۲.....اس واسطے کہ میں نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو دیکھا وہ صحیح چمڑے کو نہیں چھوڑتے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۶۹۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے آپ کو پوشیدہ رکھو تمہارا تذکرہ نہ کیا جائے، خاموش رہو سلامت رہو گے۔

ابن ابی الدنیا فیه

۸۷۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، خاموشی جنت کی طرف بلانے والی ہے۔ ابن ابی الدنیا فیه

۸۷۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زبان، بدن کو درست رکھنے والی ہے، جب زبان درست رہے تو تمام اعضاء ٹھیک رہتے ہیں، اور جب زبان میں لغزش ہو تو ایک عضو بھی ٹھیک نہیں رہتا۔ ابن ابی الدنیا فیه

۸۷۰۲..... (اسود بن اصرم المحاربی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں ایک موٹا تازہ اونٹ لے کر مدینہ، خشک سالی اور قحط کے زمانہ میں آیا، آپ کے سامنے اس اونٹ کا ذکر ہوا تو آپ نے اسے منگوایا، جب وہ لایا گیا تو آپ نے باہر نکل کر اسے دیکھا، آپ نے فرمایا: تم یہ اپنا اونٹ کیوں ہانک کر لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اس کے بدلہ خادم خریدنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: کس کے پاس خادم ہے؟ تو حضرت عثمان بن عفان نے فرمایا: میرے پاس یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: لاؤ، چنانچہ وہ لائے تو میں نے غلام لے لیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا اونٹ (جو غلام کے بدلہ تھا) لے لیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کریں، آپ نے فرمایا: تم اپنی زبان پر قابو رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اگر میں زبان پر قابو نہ رکھوں گا تو کس پر قابو رکھوں گا؟ آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھوں پر قابو رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اگر میں ہاتھوں پر قابو نہ رکھوں تو کس پر قابو رکھوں گا؟ آپ نے فرمایا: زبان سے صرف بھلی بات کہو اور ہاتھوں کو صرف نیکی کی طرف بڑھاؤ۔
بخاری فی تاریخه وابن ابی الدنیا فی الصمت والبغوی، وقال: لا اعلم له غیره والباوردی وابن منده وابن السکن وابن قانع، طبرانی فی الکبیر وابونعیم وتمام، ابن حبان، ابن عساکر، سعید بن منصور

۸۷۰۳..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس طرح گفتگو سیکھتے ہو ایسے ہی خاموشی سیکھو، کیونکہ خاموشی بڑی بردباری ہے، بولنے سے زیادہ سننے کا لالچ کرو، اور لایعنی (فضول) گفتگو نہ کرو، اور بغیر تعجب کے نہ ہنسنا اور بغیر ضرورت کے کہیں چل کر نہ جانا۔ ابن عساکر

۸۷۰۴..... ابوذر! کم کھاؤ اور کم بولو! جنت میں میرے ساتھ ہو گے۔ ابونعیم عن انس

سچائی

۸۷۰۵..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جبرئیل! میرے مؤمن بندے کے دل سے وہ (عبادت کی) حلاوت ومٹھاس ختم کر دو جو وہ محسوس کرتا ہے چنانچہ مؤمن بندہ غمگین ہو کر جس بات کا عادی ہوتا ہے اسے تلاش کرنے لگتا ہے، اس پر اس سے بڑی مصیبت کبھی نہیں اتری، اللہ تعالیٰ جب اس کی یہ حالت دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں: جبرائیل! میں نے اپنے بندہ کو آزمالیا، میں نے اسے سچا پایا، میرے اس بندہ کے قلب کی طرف وہ چیز لوٹا دو، جو تم نے ختم کر دی تھی، میں اپنی طرف سے اس میں اضافہ کروں گا، اور اگر بندہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ نہ اس کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ پروا فرماتے ہیں۔ ابن عساکر

تیری رحمت مجھ سے بڑھ کر میری طلبگار ہے خدایا
یہ اپنی نادانی کہ کرم تیرا سے گنوایا

۸۷۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سچی بات کے علاوہ کسی بات میں بھلائی نہیں، جس نے جھوٹ بولا، گناہ کیا، اور جو گناہ کرتا ہے ہلاک ہوتا ہے وہ شخص کامیاب ہوا جس کی تین چیزوں، لالچ، خواہش (نفس) اور غصہ سے حفاظت کی گئی۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۷۰۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جھوٹ نہ بولنا سچ کی عادت بنالو، اگرچہ دنیا میں تمہارا نقصان ہوگا لیکن آخرت میں کشادگی ہے۔ ابن لال

وعدہ کی سچائی

۸۷۰۸..... ہارون بن رئاب سے روایت ہے فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمرو کی وفات کا وقت ہوا تو فرمایا: فلاں کو دیکھو کیونکہ میں نے اس سے اپنی بیٹی کبشہ کی بات کی ہے جو وعدہ ہے، میں نہیں چاہتا کہ میں اللہ تعالیٰ سے نفاق کی تہائی کے ساتھ ملاقات کروں میں تمہیں گواہ

بتاتا ہوں کہ میں نے اس سے اس کی شادی کردی۔ ابن عساکر

تشریح:......آج کل لوگ منگنیاں کرتے ہیں جو وعدۂ نکاح ہی ہے لیکن پھر مکر جاتے ہیں۔

تنہائی

۸۷۰۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بے شک تنہائی میں برے میل جول کے مقابلہ میں راحت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد فی الزهد، وابن ابی الدنیا فی العزلة

اس کا فیصلہ مشکل ہے کہ کس کے لیے تنہائی بہتر ہے اور کس کے لیے مجلس!

۸۷۱۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تنہائی سے اپنا حصہ لو۔ مسند احمد فیه، ابن حبان فی الروضة والعسکری فی المواعظ

۸۷۱۱......امام مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید کو فرماتے سنا: کہ ابوالجہیم حارث بن صمہ انصار کے ساتھ نہ بیٹھتے تھے اور جب ان کے سامنے تنہائی کا ذکر کیا جاتا تو کہتے: لوگ تنہائی سے برے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۲......ابن سیرین سے روایت ہے فرمایا: تنہائی عبادت ہے۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۳......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص ہو جو میرے مال (مویشی) کی اصلاح و دیکھ بھال کرے، تو میں اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ رہوں اور میرے پاس کوئی نہ آئے اور نہ میں لوگوں کی طرف نکل کر جاؤں یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔ حاکم

تشریح:......یعنی یہ تمنا ہے عمل نہیں کاش ایسا ہوتا۔

لوگوں سے زیادہ میل جول کو ناپسند کرنا

۸۷۱۴......امام مالک کسی شخص سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر شیطان کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ایسے علاقوں میں چلا جاتا جہاں کوئی انس پیدا کرنے والا نہیں، لوگوں کو لوگ ہی خراب کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۵......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: علم کے چشمے، ہدایت کے فانوس، گھروں کے ٹاٹ، رات کے چراغ، سنئے دلوں والے، اور پرانے کپڑوں والے، بن جاؤ، آسمان والوں میں تم پہچانے جاؤ گے اور زمین والوں میں پوشیدہ رہو۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۶......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے پاس ایک پرندہ لایا گیا، آپ نے فرمایا: یہ پرندہ کہاں سے شکار کیا گیا؟ کسی نے کہا: تین میل کے فاصلے سے، فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں اس پرندے کی جگہ ہوتا، نہ لوگ مجھ سے بات کرتے اور نہ میں کسی سے بات کرتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملتا۔ ابن عساکر

۸۷۱۷......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کس چیز میں ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو تمہارا گھر تمہارے لیے کافی ہو اور اپنے گناہ پر رویا کرو (نسائی) قال حسن وابن ابی الدنیا فی العزلة، الحلية، بیهقی فی الشعب

۸۷۱۸......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مسلمان آدمی کا بہترین عبادتخانہ اس کا گھر ہے جس میں اپنے آپ کو روکے رکھے، اور اپنی آنکھ و شرمگاہ کی حفاظت کرے، خبردار! بازار میں مجلسیں لگانے سے بچنا، کیونکہ وہ غفلت میں ڈالتی اور بے کار بنادیتی ہیں۔ ابن عساکر

۸۷۱۹......حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور لوگوں سے بچو!

مسدد وابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۲۰......معافی بن عمران سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو ایک ایسے شخص کے پیچھے جارہی تھی جو اللہ

تعالیٰ (کی حد میں) پکڑا گیا تھا، آپ نے فرمایا: ان چہروں کو خوش آمدید نہیں جنہیں صرف برائی میں دیکھا جا رہا ہے۔ الدینوری

۸۷۲۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سرما، گرم بن جائے اور بیٹا غصہ (کا سبب) بن جائے، جب کمینے لوگ بکثرت ہو جائیں، اور شریف لوگ کم ہو جانے لگیں، تو چند خستہ بکریاں کسی پہاڑ میں بنی نضیر کی بادشاہت سے بہتر ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلۃ

۸۷۲۲..... زریق مجاشعی سے روایت ہے فرمایا: عامر بن عبد قیس رضی اللہ عنہ آتے اور حسن بصری کے پاس بیٹھتے، پھر کچھ دن ان کی مجلس میں نہیں آئے، کسی دن حسن بصری اور ان کے احباب ان کے پاس گئے، حضرت حسن بصری نے کہا: ابو عبداللہ! آپ نے ہماری مجلس کیوں چھوڑ دی؟ کیا آپ کو ہمارے بارے کوئی شک گزرا تو ہم آپ کا اتباع کریں۔

آپ نے فرمایا: ایسی بات نہیں، لیکن میں نے صحابہ رسول سے سنا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کا دنیا میں غم زائد ہوگا وہ آخرت میں زیادہ خوش ہوگا، اور جو تم میں کا دنیا میں زیادہ سیر ہوگا وہ آخرت میں زیادہ بھوکا ہوگا، تو میں نے اپنے گھر والوں کو اپنے دل کے لیے مناسب پایا، اور جو میں چاہتا ہوں اس پر زیادہ قدرت دینے والا، تو حسن بصری وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے: اللہ کی قسم! یہ ہم سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ ابن عساکر

۸۷۲۳..... حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: عامر بن عبد قیس کی جامع مسجد میں ایک نشست تھی، ہم ان کے پاس جمع ہوتے، کچھ دن ہم نے انہیں گم پایا تو ہم ان کے پاس چلے آئے (ہم نے کہا:) ابو عبداللہ! آپ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر یہاں تنہا بیٹھ گئے؟ انہوں نے فرمایا: اس مجلس میں بہت سی فضول اور ملی جلی باتیں ہوتی تھیں، میں چند اصحاب رسول سے ملا ہوں، انہوں نے مجھے بتایا: کہ قیامت میں سب سے کمزور ایمان اس شخص کا ہوگا جس کا گوشت پوست دنیا میں زیادہ ہوگا انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں اور کچھ سنت قرار دی ہیں، اور کچھ حدود مقرر کی ہیں، سو جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض اور اس کے (بتائے) طریقوں پر عمل کیا، اور حدود اللہ سے بچتا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر حساب جنت میں داخل کریں گے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض اور سنتوں پر عمل کیا (لیکن) اللہ تعالیٰ کی حدود کا مرتکب ہوا اور پھر توبہ کر لی (غلطی سے پھر) ارتکاب کیا، (لیکن پھر) توبہ کر لی پھر ارتکاب کیا اور توبہ کر لی، وہ قیامت کے روز کی ہولناکیوں، اس کے زلزلوں اور مصائب کا سامنا کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔

اور جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض وسنن پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ کی حدود کا مرتکب ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے، چاہیں تو عذاب دیں اور چاہیں تو معاف کر دیں، فرماتے ہیں: ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر نکل آئے۔ ابن عساکر

۸۷۲۴..... حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: عزلت وتنہائی اختیار کرو کیونکہ یہ عبادت ہے۔ ابن ابی الدنیا فی العزلۃ، سعید بن منصور

حقدار کا حق پہچاننا

۸۷۲۵..... اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ کے پاس ایک قیدی لایا گیا، وہ کہنے لگا: اے اللہ! میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں، محمد (ﷺ) کے سامنے توبہ نہیں کرتا ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے حقدار کے لیے حق پہچانا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، دار قطنی فی الافراد، حاکم، بیہقی فی الشعب، سعید بن منصور

معافی

۸۷۲۶ (صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب قیامت کا روز ہوگا ایک شخص بآواز بلند اعلان کرنے لگا: معاف کرنے والے کہاں؟ اللہ تعالیٰ انہیں، ان کے معاف کرنے کی وجہ سے پورا

بدلہ دے گا۔ ابن منیع

دوسروں کی ایذاء پر صبر

۸۷۲۷......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے فلاں شخص نے گالی دی ہے، اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کے احکام) نہ ہوتے تو مجھ سے لمبی زبان اور ہاتھ والا نہ ہوتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کہا؟ تو اس نے آپ کے سامنے اپنی بات دہرائی، آپ نے فرمایا: جسے گالی دی جائے یا پیٹا جائے پھر وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت بڑھائیں گے، سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے گا۔ابن النجار

۸۷۲۸......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے کہا: اگر تم لوگوں (کو تجارت کے لیے مال دو گے) سے قرض کا معاملہ کرو گے تو وہ بھی تمہیں بدلہ میں قرض دیں گے اور اگر تو انہیں چھوڑ دے گا وہ تمہیں چھوڑیں گے، اس نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنے فقر کے دن کے لیے اپنی عزت کا قرض دو۔ابن عساکر

۸۷۲۹......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر تم لوگوں سے نفرت کرو گے تو وہ تم سے متنفر ہو جائیں گے اور اگر تم ان سے بھاگو گے تو وہ تمہیں آملیں گے، اگر انہیں چھوڑو گے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اس نے کہا: میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اپنی عزت اپنے فقر کے دن کے لیے دے دو۔ابن عساکر

۸۷۳۰......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں سے جھگڑو گے تو وہ تم سے جھگڑیں گے، اور اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اور اگر تم ان سے بھاگو گے تو تمہیں آملیں گے، میں نے عرض کیا: میں کیا کروں؟ فرمایا: اپنے فقر کے دن کے لیے عزت دے دو۔حاکم، خطیب فی، وقال: روی عن ابی الدرداء مرفوعا وموقوفا

عشق

۸۷۳۱......ابوغسان نہدی سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں مدینہ کے کسی راستہ سے گزرے، اچانک ایک لڑکی چکی پیس رہی تھی اور کہہ رہی تھی: میں نے اسے تعویذوں کے کاٹنے سے پہلے چاہا۔ نرم ٹہنی کی طرح جھومتے ہوئے، گویا چاند کی چاندنی اس کے چہرے سے حاصل ہوئی ہے، وہ اشارہ کرتی اور ہاشم کے بالوں میں چڑھتی ہے آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو وہ باہر آئی: آپ نے فرمایا: تیرا ناس ہو آزاد ہے یا لونڈی؟ اس نے کہا: لونڈی ہوں اے رسول اللہ کے خلیفہ، آپ نے فرمایا: تو کس سے محبت کرتی ہے؟ تو وہ رو پڑی، اس نے کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! میں آپ کو قبر کے حق کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ لوٹ جائیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اس قبر کے حق کی قسم! میں نہیں ٹلوں گا یا تم مجھے بتادو اس نے کہا: میں وہی ہوں جس کے دل سے محبت کھیل رہی ہے، تو وہ محمد بن قاسم بن جعفر بن ابی طالب کی محبت میں رو پڑی۔

آپ نے اس کے آقا کی طرف پیغام بھیجا اور اس سے خرید کر محمد بن قاسم بن جعفر بن ابی طالب کی طرف بھیج دیا۔الخرائطی فی اعتدال القلب

۸۷۳۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جب ان پر آزمائش آتی ہے تو وہ پاکدامنی اختیار کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا: کونسی آزمائش؟ آپ نے فرمایا: عشق۔الدیلمی

عقلمندی

۸۷۳۳......حضرت ابوامامۃ سے روایت ہے فرمایا کرتے تھے: عقل سے کام لو اور اس بات کے متعلق میرا خیال نہیں جسے ہم نبی ﷺ کے عہد میں سنا کرتے تھے، وہ اٹھالی گئی ہے آج وہ اس کی نسبت ہم سے زیادہ عقلمند ہے۔ابن عساکر

تشریح:..... یعنی اس وقت کی باتیں آج تمہاری باتوں سے زیادہ سمجھداری کی ہیں۔
۸۷۳۴..... اے ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل، اور اچھے اخلاق کی طرح کوئی حسب نہیں۔ بیھقی فی الشعب والخرائطی فی مکارم الاخلاق

غیرت

۸۷۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کیا مجھے تمہاری عورتوں کے متعلق یہ بات نہیں پہنچی کہ وہ بازاروں میں حبشیوں سے مزاحمت کرتی ہیں؟ کیا تم لوگوں کو غیرت نہیں؟ جس نے غیرت نہیں کی اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ رستہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ حبشی بازاروں میں سامان لے کر ادھر ادھر جاتے ہیں اور عورتیں بازاروں میں لین دین کے لیے ان سے آگے نکلنے کی کوشش کرتیں، جیسا آج کل بازاروں میں بھیڑ کے وقت ہوتا ہے۔
۸۷۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غیرتیں دو قسم کی ہیں: اچھی اور بہتر (غیرت) جس سے مرد اپنی بیوی کو درست رکھتا ہے اور ایک غیرت ایسی ہے جو جہنم میں داخل کرے گی۔ رستہ

ضرورتیں پوری کرنا

۸۷۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جنت ایسے شخص کی مشتاق ہے جو اپنے مؤمن بھائی کی ایسی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرے جس سے وہ اپنی حالت درست کرے، اس کے لیے نعمتوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ آدمی سے اس کے مرتبہ کے بارے کہ کہاں خرچ کیا ایسے ہی سوال کریں گے جیسے مال کے بارے میں کہ کہاں خرچ کیا ہے۔
خطیب وقال فی سندہ ابوالحسین محمد بن العباس المعروف بابن النحوی فی روایاتہ نکرۃ

قناعت، تھوڑے پر صبر

۸۷۳۸..... (عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عبید سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احنف رضی اللہ عنہ کو ایک قمیص پہنے ہوئے دیکھا، فرمایا: احنف! تم نے اپنی قمیص کتنے کی خریدی ہے؟ انہوں نے کہا: بارہ درہم کی، آپ نے فرمایا: تمہارا بھلا ہو کیا چھ درہم کی نہیں آسکتی تھی اور اس کی فضیلت تم جانتے ہی ہو۔ ابن المبارک
تشریح:..... یعنی ضرورت کو مدنظر رکھو، قمیص سے مقصود ستر پوشی ہے، اس سے کوئی ثواب نہیں ملتا، اور نہ اس کی کوئی فضیلت ہے!
۸۷۳۹..... حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا، دنیا میں اپنی راحت پر صبر کرو، کیونکہ رحمن تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو رزق میں دوسروں پر فضیلت بخشی ہے، جبکہ آزمائش سب ہی کرتے ہیں، جس کے لیے رزق کشادہ کرتے ہیں (اس کی آزمائش اس طرح کرتے ہیں) کہ وہ کیسے شکر ادا کرتا ہے؟ اور اس کا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کی ہیں، اور جن کے بارے رزق دیا قدرت دی ان کے حقوق کو ادا کرے۔ ابن ابی حاتم
۸۷۴۰..... ابوبکر الداھری، ثور بن یزید سے وہ خالد بن مہاجر سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان تیرے پاس وہ ہے جو تیرے لیے کافی ہے جبکہ تو وہ طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش کردے، تو تھوڑے پر صبر نہیں کرتا اور نہ زیادہ سے سیر ہوتا ہے۔
اے انسان! جب تیری صبح ایسی حالت میں ہو کہ تیرے بدن میں کوئی تکلیف نہ ہو تیرے گھر میں امن ہو، تیرے پاس تیرے اس دن کا کھانا ہو، تو دنیا پر خاک ہے۔ ابونعیم فی الاربعین الصوفیة

۸۷۴۱..... ابوجعفر سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھجور کھا کر اوپر سے پانی پیا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرا، اور فرمایا: جسے اس کا پیٹ جہنم میں داخل کرے اسے اللہ تعالیٰ دور کرے، پھر یہ اشعار پڑھے۔

..... تو نے جب اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو اس کا سوال دے دیا تو وہ دونوں مذمت میں جمع ہوگئے۔ العسکری

۸۷۴۲..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے آنے والے دن کا غم اپنے موجودہ دن میں جلدی نہ لا، اگر تیری موت نہیں آئی تو تجھے اس دن تیرا رزق مل جائے گا، تجھے پتہ ہونا چاہیے کہ تو اپنے کھانے کی مقدار سے زیادہ جو بھی کمائے گا تو تو اسے دوسرے کے لیے جمع کرنے والا ہے۔ الدینوری

۸۷۴۳..... حضرت سعد سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا اگر تم مالداری چاہتے ہو تو اسے قناعت کے ذریعہ حاصل کرو، کیونکہ جس میں قناعت نہیں اسے کوئی مال فائدہ نہیں دے سکتا۔ ابن عساکر

۸۷۴۴..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کتنی دنیا کافی رہے گی؟ آپ نے فرمایا: جو تیری بھوک روکے، تیرا ستر ڈھانپے اور اگر تجھے کوئی سایہ دار چیز میسر آجائے اور ایسی سوار جس پر تو سوار ہو تو بہت اچھی بات ہے۔ ابن النجار

۸۷۴۵..... حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے (دوران تعمیر) مسجد کی پیمائش کی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: کیا موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترہ کی طرح چبوترہ؟ چند لکڑیاں اور گھاس پھوس کافی تھا، اور (قیامت کا) معاملہ اس سے بھی زیادہ جلد آنے والا ہے۔ الدیلمی ابن النجار مر برقم، ۷۱۰۶

۸۷۴۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ابوہریرہ جب تم سخت بھوک کو ایک چپاتی اور پانی کے ایک کوزے سے روک لو تو دنیا اور دنیا داروں پر ہلاکت ہے۔ الدیلمی

غصہ پینا

۸۷۴۷..... ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے سخت کلامی کی، تو ابو برزہ نے کہا: کیا میں اس کی گردن نہ اتار دوں؟ آپ اس بات پر غصہ ہوگئے اور فرمایا: نبی ﷺ کے بعد اس کی کسی کے لیے اجازت نہیں۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد والحمیدی، ابو داؤد سجستانی، ترمذی، ابویعلی، حاکم، دارقطنی فی الافراد سعید بن منصور، بیهقی فی الشعب

۸۷۴۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی بندہ نے شہد اور دودھ سے زیادہ بہتر گھونٹ جو بھرا ہے وہ غصہ کا گھونٹ ہے۔

مسند احمد فی الزهد

۸۷۴۹..... عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو مقابلہ کے لیے ایک پتھر اٹھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ پتھر اٹھانے میں طاقت ہے، طاقت تو یہ ہے کہ کوئی غصہ سے بھر جائے اور پھر اس پر قابو پالے۔ ابن النجار

۸۷۵۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو ایک پتھر اٹھا رہے تھے آپ نے فرمایا: یہ کیا طریقہ ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ایک پتھر ہے جس کا نام ہم نے طاقتور پتھر رکھا ہے، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ طاقتور نہ بتاؤں؟ جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ العسکری فی الامثال، وقال هكذا رواه، فقال يرفعون بالفاء يربعون بالباء وفيه شعيب بن بيان ذكره في المغني في الضعفاء وليس هو في الميزان ولا في اللسان

۸۷۵۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ میں پہلوان کسے کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جسے لوگ نہ پچھاڑ سکیں، آپ نے فرمایا: بلکہ پہلوان وہ ہے، جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ العسکری فی الامثال

نفس کا محاسبہ اور اس سے دشمنی

۸۷۵۲...... حضرت ابوبکر کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں اپنے نفس سے ناراض ہوا، اللہ تعالیٰ اسے اپنے غضب سے امن عطا فرمائیں گے۔ابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس

مدارات ولحاظ

۸۷۵۳...... نزال بن سبرہ سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کے متعلق ہمیں یہ کیا بات پہنچی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا: میں نے کیا کہا ہے؟ تو حضرت عثمان نے فرمایا: کہ آپ ان سب سے سچے اور سب سے نیک ہیں، جب وہ چلے گئے تو میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات نہیں کی؟ انہوں نے کہا: کی ہے لیکن میں اپنا پورا دین جانے کے خوف سے کچھ دین بیچ دیتا ہوں۔ابن عساکر

۸۷۵۴...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کچھ لوگوں کے سامنے کھل کھلا کر ہنستے ہیں جبکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے ہیں۔ابن عساکر

۸۷۵۵...... محمد بن مطرف، ابن المنکدر سے، وہ سعید بن المسیب سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال کے ذریعہ اپنی عزت کا دفاع کرو، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اپنے مال سے اپنی عزت کی کیسے حفاظت کریں؟ آپ نے فرمایا: تم شعراء اور جن کی زبان (کے فتنہ) کا اندیشہ رکھتے ہو انہیں عطا کرو۔الدیلمی

۸۷۵۶...... حسین بن غلمان، ہشام بن عروہ سے، وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں: فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال سے اپنی عزت بچاؤ، لوگوں نے کہا: اپنے مال سے اپنی عزت کیسے بچائیں؟ آپ نے فرمایا: تم شاعروں اور جن کے زبانی فتنہ سے ڈرتے ہو انہیں عطا کرو۔الدیلمی

بدکردار شخص کی مدارات کرنا

۸۷۵۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: مخرمہ بن نوفل آئے، رسول اللہ ﷺ نے جب ان کی آواز سنی تو فرمایا: کتنی بری معاشرت والا شخص ہے، جب وہ آ گئے تو آپ نے انہیں اپنے قریب بٹھایا اور ان سے ہنسی خوشی سے پیش آئے جب وہ چلے گئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب وہ دروازہ پر تھے تو آپ نے کیا کہا اور جب وہ اندر آ گئے تو آپ خوشی سے پیش آئے یہاں تک کہ وہ چلے گئے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے مجھے فحش گو پایا؟ لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے جس کی برائی سے بچا جائے۔ابن عساکر

۸۷۵۸...... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: اپنے دشمن کو بھی سلام کر اللہ تعالیٰ تیری اس کے خلاف مدد کرے گا، اس کے ساتھ حلم وبردباری سے پیش آ، اللہ تعالیٰ اس کی زبان بند کر دے گا۔ابن النجار

۸۷۵۹...... جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: اپنے دشمن کو سلام کر اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، اور اس کے لیے عاجزی کر اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا بندہ جب بیمار ہو کر پھر صحت یاب ہو اور کوئی بھلائی کا کام نہ کرے اور نہ کسی برائی سے رکے تو (اس کی حفاظت کرنے والے) فرشتے جب دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم نے فلاں کا علاج کیا لیکن اسے دوا نے کچھ فائدہ نہیں دیا۔ابن النجار

۸۷۶۰...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حبیب بن مرة السعدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عبدقیس کی قوم سے کہا: تم میں مروت کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: پاکدامنی اور کمائی کا طریقہ۔ابن المرزبان

۸۷۶۱۔۔۔۔عطاء سے روایت ہے فرماتے ہیں: مروت ظاہری ہے اور ایک روایت میں ہے مروت ظاہری کپڑے ہیں۔ابن المرزبان

۸۷۶۲۔۔۔۔بنی لیث کے ایک آدمی سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو مروت کا ذکر کررہے تھے، آپ نے ان سے پوچھا: تم لوگ کس بارے مذاکرہ کررہے ہو؟ انہوں نے کہا: مروت کے بارے میں، آپ نے فرمایا: انصاف اور فضیلت پر قائم رہنا۔ابن امرزبان فی المروۃ

۸۷۶۳۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ثقیف کے ایک شخص سے فرمایا: اے ثقیف کے بھائی! تمہارے ہاں مروت کیا ہے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ! انصاف اور اصلاح، آپ نے فرمایا: ہمارے ہاں بھی یہی ہے۔ابن النجار

۸۷۶۴۔۔۔۔حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے مروت اور کرم نوازی کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: کرم نوازی تو یہ ہے کہ نیکی اور دینے میں سوال سے پہلے تبرع (بغیر بدلہ کے نیکی واحسان) کیا جائے اور برمحل کھانا کھلایا جائے، اور مروت یہ ہے کہ آدمی اپنے دین کی حفاظت کرے، اور اپنے آپ کو گندگی سے بچائے، اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرے، حقوق کی ادائیگی کرے اور سلام پھیلائے۔ابن المرزبان

۸۷۶۵۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کا حسب اس کا مال اور اس کی کرم نوازی اس کا دین اس کی اصل اس کی عقلمندی اور اس کی مروت اس کے اخلاق ہیں۔ابن المرزبان

مشورہ۔۔۔۔۔دوسروں سے رائے لینا

مشورہ کا قصد یہ ہے کہ بعض مرتبہ کسی بات کی گہرائی تک سربراہ اور مختار شخص کی رسائی نہیں ہوتی، اور اہل مجلس میں کوئی شخص اسے آگاہ کردیتا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ جس بات میں سب کی بھلائی ہو اسے نافذ کرے۔

۸۷۶۶۔۔۔۔(الصدیق رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے لڑائی کے بارے مشورہ کیا تھا سو تم بھی اس کو اختیار کرو، فرماتے ہیں: انہوں نے جواب لکھا: اما بعد! آپ کو رسول اللہ ﷺ کی وہ وصیت معلوم ہوگی جو آپ نے انصار کے بارے اپنی وفات کے بعد ان سے سلوک کرنے کے بارے کی تھی، کہ ان کے نیک کی بات قبول کرو اور ان کے برے کو معاف رکھو۔البزار، طبرانی فی الکبیر، عقیلی فی الضعفاء، وسندہ حسن

تشریح:۔۔۔۔۔ان کی مراد تھی کہ اگر مجھ سے غلطی ہوئی تو مجھے معاف کردیں۔

۸۷۶۷۔۔۔۔(عمر رضی اللہ عنہ) ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو جب کوئی مشکل کام پیش آتا تو آپ نوجوانوں کو جمع کرکے ان سے مشورہ لیتے اور ان کی عقل کی تیزی کا اتباع کرتے۔بیہقی فی السنن وابن السمعانی فی تاریخہ

۸۷۶۸۔۔۔۔ابن سیرین سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اہم) معاملہ میں مشورہ لیتے یہاں تک کہ آپ (اپنی) عورت سے بھی مشورہ لیتے، بسا اوقات آپ ان کی بات میں کوئی اچھائی دیکھتے جو آپ کو اچھی لگتی تو اس پر عمل کرتے۔بیہقی فی السنن

۸۷۶۹۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عورتوں کی (رائے میں) مخالفت کرو، کیونکہ ان کی مخالفت میں برکت ہے۔

العسکری فی الامثال

تشریح:۔۔۔۔۔مخالفت برائے مخالفت نہ ہو، بلکہ اگر کسی کی عورت دیندار اور علم والی ہے تو اس کی بات کی زیادہ رعایت رکھی جائے، یہ حکم اس صورت میں ہے جب مرد عورت سے زیادہ علم ونظر والا ہو۔

۸۷۷۰۔۔۔۔عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تمہارا رائے ایسے ہے جیسے اکہرا دھاگہ، اور دو رائیں جیسے دو مضبوط بٹے ہوئے دھاگے، اور تین آراء نہیں ٹوٹ سکتیں۔الدینوری

۸۷۷۱..... مسیب بن نجبہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر (رضوان اللہ علیہم) ان کے پاس ان کی بیٹی کا رشتہ طلب کرنے آئے، انہوں نے کہا: آپ لوگ ٹھہریں میں آپ کے پاس آتا ہوں، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اور ان سے عرض کی: میں اپنے گھر، حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر کو چھوڑ آیا ہوں اور امیر المؤمنین سے مشورہ طلب کرنے آیا ہوں۔

آپ نے فرمایا: حسن تو زیادہ طلاق دینے کا عادی ہے عورتوں کی اس کے ہاں کوئی قدر نہیں اور حسین جلد باز ہے البتہ عبداللہ بن جعفر سے شادی کر دو، چنانچہ آپ نے ابن جعفر کو رشتہ دے دیا، ان دونوں حضرات نے کہا: آپ نے ابن جعفر کو رشتہ دے دیا اور ہمیں محروم رکھا کیوں؟ انہوں نے کہا: مجھے امیر المؤمنین نے مشورہ دیا ہے، چنانچہ دونوں حضرات ان کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: امیر المؤمنین! آپ نے ہمارا مرتبہ گھٹایا ہے کیوں؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے جب تم میں سے کسی سے مشورہ طلب کیا جائے تو وہ ایسا ہی مشورہ دے جیسا وہ خود کرنا چاہتا ہے۔ العسکری مر برقم، ۸۱۱۷

تشریح:...... یہاں حضرت حسن اور حسین کے بارے جو الفاظ ہیں انہیں گستاخانہ الفاظ نہ سمجھیں یہ ایک باپ کے اپنے بیٹوں کے بارے میں کہے گئے الفاظ ہیں، اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشورہ طلب کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے مستشار کا نام کسی سے نہ لے۔ جیسے اس موقعہ پر یوں لوگوں میں بدگمانی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

۸۷۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس سے کوئی مشورہ طلب کیا گیا اور اسے پتا ہے کہ بہتری دوسری بات میں تھی تو مرنے سے پہلے اس کی عقل سلب کر لی جائے گی۔ الدینوری

تشریح:...... موجبہ جزئیہ ہے، کیونکہ جو غلط مشورہ دیتا ہے اس کے ذہن میں ہمیشہ ایک خدشہ لگا رہتا ہے رات دن وہ اسی کے متعلق سوچتا رہتا ہے اور آخر کار وہ ذہنی مریض بن جاتا ہے یوں اس کی عقل میں فتور آ جاتا ہے اور یہی عقل سلب ہونے کا مفہوم ہے۔

۸۷۷۳..... حضرت طلحہ سے روایت ہے فرمایا: بخیل سے عطیہ دینے کے بارے، بزدل سے لڑائی کے بارے اور نوجوان سے کسی لڑکی کے متعلق مشورہ مت لو۔ ابن عساکر

تشریح:...... ہر شخص سے وہی مشورہ لیا جائے جس کے حالات سے وہ متاثر نہ ہو۔

نصیحت و خیر خواہی

۸۷۷۴..... رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے، دین نصیحت (کا نام) ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے بادشاہوں اور عوام کے لیے۔ ابن عساکر

تشریح:...... فرائض، احکام، سنن، حکومتی اور تمام عوامی امور اس میں شامل ہیں

۸۷۷۵..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین کی بنیاد خیر خواہی پر ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے دین، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے سربراہوں اور عام مسلمانوں کے لیے۔ ابن عساکر

۸۷۷۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت ہے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے سربراہوں اور عام مسلمانوں کے لئے۔

ابن النجار

نیت

۸۷۷۷......امام مالک مؤطا میں فرماتے ہیں: محمد بن الحسن وسفیان بن عیینہ اپنی (کتاب) الجامع، میں یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم تیمی، فرماتے ہیں، میں نے علقمہ بن وقاص سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی (اجر) ہے جس کی وہ نیت کرے، تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے کافی ہوگی۔

اور جس کی ہجرت دنیا کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔ الشافعی فی مختصر البیوطی والربیع، ابوداؤدطیالسی، والحمیدی، سعید بن منصور والعدنی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، والجارود وابن خزیمه والطحاوی، ابن حبان، دارقطنی، نعیم بن حماد فی نسخه مربرقم، ۲۲۲۷

۸۷۷۸......ابن المبارک سے، وہ یحییٰ بن سعید الانصاری سے، وہ محمد بن ابراہیم التیمی سے، وہ علقمہ بن وقاص سے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت کسی مال کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔ العسکری فی الامثال

۸۷۷۹......ابن منیع، ابوالربیع الزہرانی، عبداللہ القواریری، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید الانصاری، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا فرمایا:

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے، سو جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی نیت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی نیت اسی طرف ہوگی۔

ابن شاذان فی جزء من حدیثه

۸۷۸۰......مکرم سے، وہ محمد بن شداد سے، وہ جعفر بن عون سے، وہ یحییٰ بن سعید الانصاری سے، وہ محمد بن ابراہیم سے ان کے سلسلۂ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے فرماتے میں نے حضرت عمر کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو وہ نیت کرے، جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہوگی۔ ابوالحسن بن صخر الازدی فی عوالی مالک

۸۷۸۱......عمر بن محمد بن سیف، محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان، ابوالطاہر احمد بن عمرو بن السرح، ابن وہب، عمرو بن الحارث، مالک بن انس، اللیث بن سعد ہر دو، یحییٰ بن سعید الانصاری، محمد بن ابراہیم التیمی ان کے سلسلۂ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے، جس کی اس نے نیت کی، اور جس کی ہجرت کسی مال (کے حصول) یا کسی عورت سے شادی کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت بھی اس کی نیت پر موقوف ہے۔ الخلعی فی الخلعیات

اخلاص نیت

۸۷۸۲......ابو محمد اسمٰعیل بن عمرو بن اسمٰعیل بن راشد المقری، ابوالقاسم بن عبداللہ بن احمد القرشی، ابوبکر بن محمد بن زبان الحضرمی، محمد بن

رمح، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم بن الحارث، ان کے سلسلۂ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کے لیے اس کی نیت ہے، جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

عن الزبیر بن بکار فی اخبار المدینة

۸۷۸۳..... محمد بن حسن بن محمد طلحہ سے، وہ عبدالرحمٰن سے، وہ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث سے ان کے سلسلۂ سند میں ان کے والد سے روایت فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ بخار میں مبتلا ہو گئے، اور ایک شخص آیا جس نے ایک ہجرت کرنے والی عورت سے شادی کرلی، تو رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور تین بار ارشاد فرمایا: لوگو! جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا طلب کرنے یا کسی عورت سے منگنی کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور تین بار فرمایا: اے اللہ! ہم سے یہ (بخار کی) وبا منتقل کردے۔

جب صبح ہوئی تو ارشاد فرمایا: اس رات بخار (کی بیماری) میرے پاس ایک بوڑھی سیاہ فام عورت کی شکل میں آئی، اس شخص کے ہاتھ میں لپٹی ہوئی جو اسے لایا تھا، اس نے کہا: یہ بخار (کی بیماری) ہے آپ اس کے بارے کیا رائے رکھتے ہیں؟ میں نے کہا: اسے یہاں سے بنی خم منتقل کردو۔

هناد فی الزهد

۸۷۸۴..... وکیع سے، وہ سفیان سے، وہ محمد بن التیمی سے، وہ علقمہ بن وقاص اللیثی سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، سو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اس کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔

اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

مدد واعانت

۸۷۸۵..... (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کرسکتا ہوں، (لیکن) ظالم کی کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا: تم اسے حق کی طرف لوٹا دو یہی اس کی مدد ہے۔ ابن عساکر

مر برقم: ۷۲۰۴ کسی کے لیے دولب ہی ہلا دینا بڑی بات ہے۔

۸۷۸۶..... حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، تو ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کروں، (لیکن) اگر وہ ظالم ہو تو آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے ظلم سے منع کرو اور اس سے روک دو تو یہی اس کی مدد ہے۔ الرامهرمزی فی الامثال مر برقم: ۷۲۲۶

۸۷۸۷..... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو ایک شخص نے کسی کے بارے نازیبا الفاظ کہے وہاں بیٹھے ایک اور شخص نے اس شخص کو جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اس کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔

ابن عساکر

پرہیز گاری

۸۷۸۸.....حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دین رات کے آخری حصہ میں بیداری اور آہ وبکا کا نام نہیں، دین تو پرہیز گاری ہے۔
مسلم، مسند احمد فی الزھد

۸۷۸۹.....ابورفاعہ عبداللہ بن الحارث العدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ایک کرسی پر تشریف فرما تھے، میرا خیال ہے اس کرسی کے پاؤں لوہے کے تھے، تو میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ لازما تجھے اس سے بہتر چیز بدلہ میں عطا کریں گے۔ خطیب فی المتفق

۸۷۹۰.....ثوری سے، وہ جابر سے، وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) نے فرمایا: کہ جب بھی حلال اور حرام جمع ہوئے تو حرام حلال پر غالب آگیا۔ عبدالرزاق

۸۷۹۱.....عبداللہ بن معاویہ بن خدیج، سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! جو چیزیں مجھ پر حرام ہیں ان میں سے حلال کون سی ہیں؟ تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا، اس نے تین بار پوچھا: آپ برابر ساکت رہے، پھر آپ نے فرمایا: سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ! میں یہاں ہوں، آپ نے فرمایا۔ اور اپنی انگلی کو دل پر مارا جو بات تیرے دل کو ناگوار لگے۔

البغوی وقال: لاادری سمع عبدالرحمن بن معاویہ من النبی ﷺ ام لا، ولاارى روى غير هذاالحديث، ابن عساكر

حلال اور حرام کی تمیز

۸۷۹۲.....بشیر بن نعمان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے خطبہ یا اپنے وعظ میں فرمایا: لوگو! حلال اور حرام دونوں واضح ہیں، جبکہ ان دونوں کے درمیان بہت سی باتیں شبہ میں ڈالنے والی ہیں، سو جس نے انہیں چھوڑ دیا تو اس نے اپنی عزت اور اپنا دین بچالیا، اور جو ان میں پڑا تو قریب ہے کہ وہ انہیں کر گزرے۔

اور ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔

دارقطنی فی الافراد، وقال: لااعلم بشير بن النعمان حديثا مسند اغيره وقال وقد روى له حديث آخر مر برقم. ۲۹۱ ۰

۸۷۹۳.....حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، پرہیز گاری امانت ہے اور تاجر گنہگار ہیں۔ ابن جریر

۸۷۹۴.....حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو چیز تجھے دھوکہ میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جو دھوکہ میں نہ ڈالے اسے اختیار کر، کیونکہ بھلائی اطمینان کا نام ہے اور برائی میں شک ہوتا ہے۔ ابن عساکر مر برقم: ۲۹۶ ۷

۸۷۹۵.....اسحاق بن سوید العدوی سے، وہ ابورفاعہ عبداللہ بن الحارث العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ (ﷺ) کے پاس آیا آپ ایک کرسی پر تشریف فرما تھے میرا خیال ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے، میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: تم جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلہ میں بہترین چیز عطا کریں گے۔ خطیب فی المتفق والمفترق وقال

كذا اسم ابى رفاعه تميم بن اسد لا عبدالله بن الحارث، حدث عنه حميد بن هلال ولا اعلم روى عنه اسحاق بن سويد شيئاً

۸۷۹۶.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حلال (چیز) کو حرام کرنے والا ایسا ہے جیسے حرام کو حلال کرنے والا۔

ابن سعد وابن جرير، ابن عساكر

۸۷۹۷.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) سعید بن عبدالملک الدمشقی، سفیان ثوری، داؤد بن ابی ھندان کے سلسلۂ سند میں شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں کوفہ میں ایک دن حضرت علی (رضی اللہ عنہ) باہر نکلے، (چلتے چلتے) ایک دروازہ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور (گھر سے) پانی

مانگا، آپ کے پاس ایک لڑکی پانی کی صراحی اور رومال لے کر حاضر ہوئی، آپ نے اس لڑکی سے کہا: یہ کس کا گھر ہے؟ اس نے کہا فلاں جوہری کا، آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: دراھم پر کھنے والے کے کنوئیں سے پانی نہ پینا اور عشر وصول کرنے والے (کی دیوار) کا سایہ نہ لینا۔ ابن عساکر، ولم ارفی رجالہ من تکلم فیہ

پرہیزگاری میں رخصت کے مقامات

۸۷۹۸..... حضرت (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا: کہ میرا ایک پڑوسی ہے جو سود (کا مال) کھاتا ہے اور وہ مجھے اپنے ساتھ کھانے کے لیے بلاتا ہے کیا میں اس کے پاس چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں جاسکتے ہو۔ ابن جریر

تشریح:..... یہ اس صورت میں ہے جب اس کی کچھ کمائی حلال اور کچھ حرام ہو، لیکن جب تمام کاروبار حرام پر مبنی ہو تو پھر اس کا کھانا جائز نہ ہوگا۔

۸۷۹۹..... زر سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس آ کر کہنے لگا: میرا ایک پڑوسی ہے جو سود کھاتا ہے اور اکثر مجھے (کھانے کے لیے) بلاتا رہتا ہے آپ نے فرمایا: تیرے لیے بہترین ہے اس کا گناہ اس پر ہے۔ عبدالرزاق، وابن جریر فی تھذیبہ

۸۸۰۰..... حارث بن سوید سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میرا ایک پڑوسی ہے جو سود کھانے سے نہیں بچتا، اور نہ اس کے لینے سے بچتا ہے جو صحیح نہیں وہ مجھے اپنے کھانے پر بلاتا ہے، اور ہمیں ضرورت پڑتی ہے تو ہم اس سے قرض بھی لیتے ہیں، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

آپ نے فرمایا: جب وہ تمہیں کھانے پر بلائے تو اس کی دعوت قبول کرو، اور جب تمہیں ضرورت ہو تو اس سے قرض لے لیا کرو، کیونکہ اس کا گناہ اس پر اور اس کا فائدہ تیرے لیے ہے۔ ابن جریر

یقین

۸۸۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یقین کی نیت شک کی نماز سے بہتر ہے۔ الدینوری

۸۸۰۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یقین یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضامندی تلاش نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے رزق کی وجہ سے کسی کی تعریف نہ کرو، اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دی اس کی وجہ سے کسی کی ملامت و برائی نہ کرو، کیونکہ رزق کو کسی حریص کا حرص کھینچ نہیں سکتا اور نہ کسی چاہنے والے کی چاہت اسے ہٹا سکتی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے انصاف، علم اور حکمت سے راحت اور فرحت کو یقین اور رضا میں رکھا ہے اور غم و پریشانی کو شک میں رکھا ہے۔ ابن ابی الدنیا

۸۸۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یقین کی چار قسمیں ہیں سمجھداری کی انتہاء پر، علم کی گہرائی، حکم کی شان وشوکت اور بردباری کے باغ پر، سو جو کوئی سمجھ گیا تو وہ علمی جملوں کی تفسیر وتشریح کرتا ہے اور جس نے علمی جملوں کی تفسیر کی تو وہ حکم کی قسمیں پہچان گیا، اور جس نے حکم کی قسمیں پہچان لیں وہ بردبار ہوا، اور (لوگوں میں) حد سے تجاوز نہیں کیا بلکہ لوگوں میں (مل جل کر) رہا۔ ابن ابی الدنیا فی الیقین

دوسرا باب..... برے اخلاق

۸۸۰۴..... حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کبھی آدمی میں دس خصلتیں ہوتی ہیں نو اچھی اور ایک بری، تو ایک بری عادت نو اچھی عادتوں کو بھی خراب کر دیتی ہے۔ عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی الشعب

۸۸۰۵..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک بندہ میں بری خصلتیں رہیں وہ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) سے دور رہتا ہے۔ ابن عساکر

زیب وزینت میں حد سے تجاوز

۸۸۰۶... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مرد کے لیے یہ ناپسند سمجھتے تھے کہ وہ اپنی اس طرح حفاظت کرے جس طرح عورت (میل کچیل سے) اپنی حفاظت کرتی ہے اور ہمیشہ اسے سرمہ لگا دیکھا جائے اور وہ اپنی ڈاڑھی ایسے پیوند کترے جیسے عورت کانٹ چھانٹ کرتی ہے۔
ابو ذر الھروی فی الجامع

حضرت مرشد تھانوی رحمۃ اللہ نے فرمایا: جو شخص زیب و زینت میں لگا رہے تو اس کا باطن خالی ہوگا۔

نفس کو ذلیل کرنا اور آزمائشوں کے لیے پیش ہونا

۸۸۰۷..... (وضین بن عطاء) یزید بن مرثد، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے لیے اپنے آپ کو ذلیل کرنا جائز نہیں، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اپنے آپ کو ظالم بادشاہ کے سامنے پیش کرے۔ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء

تشریح:..... اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا چاہیے، آزمائش کی ہمت کم ہی ہوتی ہے۔

۸۸۰۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے لیے اپنے کو ذلیل کرنا حلال نہیں، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ اور کوئی کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا: انسان ایسی آزمائشوں میں پڑنے کی کوشش کرے جس کی اس میں طاقت نہیں۔ طبرانی فی الاوسط

۸۸۰۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ اپنے آپ کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے، آپ نے فرمایا: ایسی آزمائشوں میں پڑنے کی کوشش کرے جن کی اس میں طاقت نہیں۔ ابن النجار

بہتان..... کسی پر الزام لگانا

۸۸۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: بے گناہ لوگوں پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے۔ الحکیم

تشریح:..... یعنی بہت بڑا گناہ ہے، آج کل تو لوگوں کا وطیرہ ہو گیا کہ اَغلم بغلم بک کر دوسروں سے ذمہ لگا دیتے ہیں، حالانکہ اس غریب کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی۔

بغاوت وسرکشی

۸۸۱۱..... حارث حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت بغاوت سے بچنا، کیونکہ کوئی سزا، بغاوت کی سزا سے زیادہ تیز نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق، عبدالرزاق، ابو داؤد طیالسی، و ابن النجار

۸۸۱۲..... عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا: کیا اس امت میں کفر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، اور نہ شرک ہوگا، میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: بغاوت ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

بخل وکنجوسی

۸۸۱۳.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ کھلے عام گناہ کرے یا بخل کرے۔ ابن جریر

۸۸۱۴.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، زندگی میں کنجوسی، اور موت کے وقت فضول خرچی، دو کڑی خصلتیں ہیں۔ سعید بن منصور

تہمتوں کے لیے پیش ہونا

۸۸۱۵.....(حضرت عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اپنا راز چھپایا، تو اختیار اس کے ہاتھ میں ہے، اور جس نے اپنے آپ کو تہمتوں کے لیے پیش کیا تو اپنے بارے بدگمانی رکھنے کو ملامت نہ کرے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت، سعید بن منصور

مے خانہ سے کوئی نکلے نماز پڑھ کر ہر دیکھنے والا اسے مے خوار جانے گا

زبردستی وہٹ دھرمی

۸۸۱۶.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن سیرین سے روایت ہے، کہ حضرت عمر نے چاہا کہ ان منقش کپڑوں سے روکیں جو پیشاب سے رنگے جاتے تھے، پھر فرمایا: ہمیں سختی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ عبدالرزاق

۸۸۱۷.....جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی کسی منزل کی طرف نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی پر پرندہ کے پر سے پانی کا قطرہ پڑا، تو اس شخص نے کہا: اے پروالے! کیا تیرا پانی صاف (پاک) ہے؟ حضرت عمر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے پروالے اسے نہ بتانا کیونکہ یہ اس پر واجب نہیں۔ نعیم بن حماد فی نسخة

۸۸۱۸.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: میں غسل کے بعد وضو کرتا ہوں آپ نے فرمایا: تو نے غلو کیا۔ سعید بن منصور

مسلمان کو حقارت سے دیکھنا

۸۸۱۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے برا ہونے سے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ مسند احمد فی الزهد

تکلف وبناوٹ

۸۸۲۰.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ نے فرمایا: ہمیں تکلف (غیر واجب، غیر ضروری چیزوں) سے روک دیا گیا ہے۔

جان بوجھ کر مریل بننا اور عورتوں کی طرح ہونا ریا ہے

۸۸۲۱.....سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس وقت انہوں نے کچھ نوجوان دیکھے جو درمیانہ

چال چل رہے تھے اور ٹھہر ٹھہر کر بول رہے تھے، فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: عبادت گزار ہیں، فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت عمر جب بولتے تو ان کی آواز سنائی دیتی، چلتے تیزی سے تھے اور جب کسی کے کوڑا مارتے تو دردناک ہوتا، وہ بے شک عبادت گزار تھے۔ابن سعد

۸۸۲۲.... حارث بن عمر نہدی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ گزرا، آپ نے فرمایا: کیا تو مسلمان نہیں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: اپنا سر اٹھا، گردن لمبی کر، اس واسطے کہ اسلام غالب اور مضبوط (دین) ہے۔رستہ فی الایمان والعسکری فی المواعظ

۸۸۲۳.... سالم، نافع اور عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمر میں اس وقت تک بھلائی معلوم نہ ہوتی تھی جب تک یہ بات یا کوئی کام نہ کرتے، زہری سے کسی نے کہا: آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ عورتوں کی طرح مریل نہ تھے۔ بلکہ چست چالاک چاق و چوبند اور ہوشیار رہتے تھے۔ابن سعد ورستہ الحلیۃ

جاسوسی اور ٹوہ

۸۸۲۴.... مسور بن مخرمہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کی حفاظت کر رہے تھے، اسی اثنا میں کہ یہ لوگ چل رہے تھے کہ ایک گھر میں چراغ روشن تھا یہ حضرات اس کی سیدھ پر چل پڑے جب ان کے قریب ہوئے تو ایک ایسی قوم پر دروازہ کھلا تھا، جن کی آوازیں بلند تھیں اور وہ بے ہودہ باتیں کر رہے تھے، حضرت عمر نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جانتے ہو یہ کس کا گھر ہے؟ انہوں نے کہا: ربیعہ بن امیہ بن خلف کا اور وہ لوگ اس وقت کچھ پی رہے ہیں، فرمایا آپ کی کیا رائے ہے۔

آپ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں: ہم نے اللہ تعالیٰ کی ممنوع کردہ بات کا ارتکاب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجسس نہ کیا کرو، اور ہم تجسس کر چکے، اس کے بعد حضرت عمر وہاں سے پلٹے اور انہیں چھوڑ دیا۔عبدالرزاق، وعبد بن حمید والخرائطی فی مکارم الاخلاق

۸۸۲۵.... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک ساتھی گم پایا، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا: ہمیں فلاں کے گھر لے چلو تا کہ ہم دیکھیں، چنانچہ دونوں اس کے گھر آئے، ان کا دروازہ کھلا پایا، وہ صاحب بیٹھے تھے اور ان کی بیوی برتن میں کچھ ڈال کر انہیں تھما رہی تھی۔

حضرت عمر نے ابن عوف سے فرمایا: اسی چیز نے اسے ہم سے غافل کر رکھا ہے، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عمر سے کہا: آپ کو کیا معلوم کہ برتن میں کیا ہے؟ تو حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ یہ تجسس ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: اے حضرت یہی تجسس ہے، تو آپ نے فرمایا: اس سے توبہ کیسے ہو؟ کہا: آپ انہیں، ان کے اس معاملہ کی خبر نہ کریں، اور آپ کے دل میں بھی بھلائی ہونی چاہیے پھر دونوں (وہاں سے) واپس ہو گئے۔سعید بن منصور وابن المنذر

۸۸۲۶.... حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: فلاں تو نشے سے ہوش میں نہیں آتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے، فرمایا: مجھے شراب کی بو آرہی ہے اے فلاں! بتاؤ یہ کیا ہے؟ تو اس شخص نے کہا: اے ابن خطاب! یہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تجسس سے نہیں روکا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو پہچان گئے اور اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

سعید بن منصور وابن المنذر

۸۸۲۷.... ثور کندی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت مدینہ میں چکر لگاتے تھے آپ نے ایک شخص کی آواز سنی جو گانا گا رہا تھا، آپ دیوار پھلانگ کر اس کے پاس گئے، آپ نے فرمایا: اے دشمن خدا! کیا تمہارا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر پردہ کیا اور تو گناہ میں مبتلا ہے؟

اس نے کہا: امیر المومنین آپ بھی میرے خلاف جلدی نہ کریں، اگر میں نے ایک بار اللہ تعالیٰ کی معصیت کی تو آپ نے تین نافرمانیاں

کی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور تجسس نہ کرو" آپ نے تجسس کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گھروں میں دروازوں سے آؤ اور میرے پاس دیوار پھلانگ آئے، اور آئے بھی بغیر اجازت جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ یہاں تک کہ اجازت لے لو اور انہیں سلام کرلو، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی بھلائی ہے اگر میں تجھے معاف کردوں؟ اس نے کہا: جی ہاں، چنانچہ آپ نے اسے معاف کردیا اور اسے چھوڑ کر باہر نکل گئے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق

غلو وانتہا پسندی

۸۸۲۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیت الخلاء سے باہر آئے تو کھانا منگوایا، کسی نے کہا: آپ وضو نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: اگر غلو نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی بھی پروا نہیں کرتا۔ابو عبید فی الغریب

۸۸۲۹.....ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے نکلے پھر آپ نے ہاتھ دھوئے اور کھانا کھانے لگے: فرمایا: اگر غلو نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی پروا نہ کرتا، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔سعید بن منصور

مدح پسندی، تعریف پسندی

۸۸۳۰.....(عمر رضی اللہ عنہ) حسن بصری سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا اور لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے، اچانک جارود آئے، تو کسی شخص نے کہا: قبیلہ ربیعہ کے یہ سردار ہیں، حضرت عمر اور حاضرین مجلس نے یہ بات سن لی، خود جارود نے بھی سن لی، وہ جب آپ کے قریب ہوئے تو آپ نے انہیں آہستہ سے کوڑا مارا، انہوں نے کہا: مجھے اور آپ کو کیا ہوا ہے امیر المؤمنین!؟ آپ نے فرمایا: مجھے اور تمہیں کیا ہوا ہے کیا تم نے یہ بات نہیں سنی، انہوں نے کہا: سنی ہے تو کیا ہے؟ فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے دل میں اس بات کی وجہ سے کوئی (عجب اور خود پسندی والی) چیز پیدا ہوئی ہو تو میں نے چاہا کہ تمہارا کچھ مرتبہ کم کردوں۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۸۳۱.....حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا: تو مجھے اور اپنے آپ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ابن ابی الدنیا فیه

۸۸۳۲.....(اقرع بن حابس) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پکار کر کہا: اے محمد! میری تعریف زینت اور میری مذمت بری ہے، آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ (کی شان) ہے۔

مسند احمد، ابن جریر، ابن ابی عاصم، والبغوی وابن منده والرویانی، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم، ابن عساکر

۸۸۳۳.....اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارا اے محمد! آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا، تو انہوں نے کہا: اے محمد! میری تعریف اچھی اور میری مذمت بری ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ یہ اللہ تعالیٰ (کی شان) ہے۔البغوی، ابن عساکر فی عبدالرزاق، ابو داؤد طیالسی وابن النجار

حسد

۸۸۳۴.....حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جس شخص پر بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت ہوگی تو لوگ اس سے حسد کریں گے، اگر کوئی شخص تیر کی طرح سیدھا ہو پھر بھی اپنے بارے ایک نکتہ چین پائے گا، جو ایسی بات سے اذیت اٹھائے گا جس کا کوئی جواب نہیں۔

ابونعیم الزسی فی انس العامل وتذکرة الغافل

کینہ......بلا وجہ دلی دشمنی

۸۸۳۵......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زمین والوں کا رجسٹر آسمان والوں کے رجسٹر میں، ہر پیر اور جمعرات کے روز لکھا جاتا ہے، پھر ہر ایسے بندہ کی بخشش کردی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، صرف اس کی بخشش نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ ابن زنجویہ

ریا و دکھاوا

۸۸۳۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے مخصوص فرشتے ہیں جو انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں، وہ اپنے رب تعالیٰ کے پاس آکر اس کے سامنے (دست بستہ) کھڑے ہو جاتے ہیں، اور لوگوں کے نامۂ اعمال کھول دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس اعمالنامہ کو پھینک دو اور اسے محفوظ رکھو، تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں، جنہیں حکم ملتا ہے کہ اعمالنامہ کو پھینک دو: ہم اس کے ساتھ بھلائی میں حاضر تھے اور ہم نے اسے دیکھا تھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انہوں نے میری رضا کے لیے یہ کام نہیں کیا تھا۔ رستہ

تشریح:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کو بھی کسی قلبی حالت کا علم نہیں ہوتا چہ جائیکہ کسی بزرگ اور ولی کو اس کا علم ہو جائے، علام الغیوب اور علیم بذات الصدور فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

۸۸۳۷......قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو (دنیا میں) اپنی تعریف سننا چاہتا ہے (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اسے رسوا کریں گے۔ ھناد

۸۸۳۸......اعمش، خیثمہ سے وہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر ان کے بارے حکم ہوگا کہ انہیں جنت میں لے جائیں، یہاں تک کہ جب اس میں داخل ہو جائیں گے، اور جنت کی نعمتوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اسے دیکھیں گے، تو آواز آئے گی، ان لوگوں کو جنت سے نکال دو، اس میں ان کا کوئی حق نہیں۔

وہ عرض کریں گے: ہمارے رب اگر آپ ہمیں جنت کا دیدار اور جو کچھ آپ نے اس میں تیار کیا ہے اس کے دکھانے کرانے سے پہلے جہنم میں داخل کر دیتے تو ہمارے لیے زیادہ آسان تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تم سے یہی (کہلوانا) چاہتا تھا، تم جب تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرا مقابلہ کرتے، اور جب لوگوں سے ملتے تو انتہائی عاجزی سے ملتے، جو چیز تمہیں (خشوع خضوع) عطا نہیں کی گئی اس کا اظہار کرتے، تم لوگوں سے ڈرے مگر مجھ سے نہ ڈرے، تم نے لوگوں کی عزت کی میری تعظیم نہیں بجالائے، تم نے لوگوں کا (حق) پہچانا (لیکن) میرا (حق) نہ پہچانا، آج میں تمہیں ثواب سے محرومی کے ساتھ ساتھ سب سے دردناک عذاب (کا مزہ) چکھاؤں گا، اسی طرح کی روایت اعمش شقیق سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے خبردار جب تم میرے ساتھ تنہائی میں ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اسی کی تعظیم کرو اور اسی کا خوف رکھو، تم میں سے کوئی اس سے زیادہ کسی اور پر بھروسہ نہ کرے۔ العسکری

تشریح:......جیسی کرنی ویسی بھرنی، فرشتوں نے سمجھا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کیا، اور حقیقت کچھ اور تھی۔

ریا کاری شرک ہے

۸۸۳۹......عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے فرمایا: میں اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جابیہ کی مسجد میں داخل ہوئے، ہماری ملاقات حضرت عبادۃ بن صامت سے ہوئی، تو حضرت عبادہ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی ایک کی یا دونوں کی عمر لمبی ہوئی تو عنقریب تم مسلمانوں کے درمیان سے ایک شخص دیکھو گے، جس نے رسول اللہ ﷺ کی زبان میں قرآن پڑھا ہوگا، (جیسے آپ حروف لوٹاتے اور ابتدا کرتے اسی طرح) وہ

قرآن کا آغاز کرے گا اور (ختم کرنے کے بعد) پھر دوبارہ پڑھے، قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے گا، جہاں قرآن اترا وہاں وہ اتر کران جگہوں کو دیکھے گا۔

یا وہ تمہاری کسی کی زبان میں پڑھے گا، وہ تم میں سے معظم ہوگا جیسے مردار گدھے کا سر، ہم لوگ اسی گفتگو میں تھے کہ اچانک شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ آکر ہمارے پاس بیٹھ گئے، تو حضرت شداد نے فرمایا: لوگوں مجھے اس چیز کا زیادہ خوف ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے آپ فرمار ہے تھے: خفیہ شہوت اور خفیہ شرک سے (اللہ کی پناہ) تو حضرت عبادہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ معاف فرمائے، کیا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ بیان نہیں فرمایا: کہ شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ جزیرۃ العرب میں اس کی عبادت کی جائے؟

اور جہاں تک خفیہ شہوت کا تعلق ہے تو اسے ہم پہچان گئے یہ دنیا عورت کی شہوتیں ہیں تو شداد بتاؤ وہ خفیہ شرک کیا ہے جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اگر کوئی شخص کسی کے لیے نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا صدقہ کرے تو کیا اس نے شرک کیا؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو حضرت شداد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: جس نے دکھلاوے کی نماز پڑھی، دکھلاوے کا روزہ رکھا اور دکھلاوے کا صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔

تو حضرت عوف نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کریں گے کہ جو اس سارے عمل میں سے ان کی رضا اور خاص انہی کے لیے ہو وہ قبول کرلیں اور جس میں شرک ہوا سے چھوڑ دیں؟ تو شداد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں بہترین شریک ہوں، جس نے میرے ساتھ کسی چیز میں دوسرے کو شریک کیا، تو اس کی بھلائی اور عمل تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے اس شریک کے لیے ہے جو اس نے میرے ساتھ شریک کیا اور میں اس سے بے پرواہوں۔ ابن عساکر

۸۸۴۰..... عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اے عرب کے لوگو! (یہ بات تین بار فرمائی) مجھے تمہارے بارے سب سے زیادہ ریا اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔ ابن جریر مر برقم، ۵۳۸۷

۸۸۴۱..... محمود بن لبید سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پوشیدہ شرک سے بچنا، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! خفیہ شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو دیکھنے والے لوگوں کے لیے اپنی نماز سنوارتا ہے یہ پوشیدہ شرک ہے۔ الدیلمی

۸۸۴۲..... محمد بن زیاد سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس آئے، جبکہ وہ سجدہ کی حالت میں رو رہا تھا اور اپنے رب سے دعا کر رہا تھا حضرت ابوامامہ نے فرمایا: بس کرو، اگر تم اپنے گھر یہ کر لیتے تو اچھا تھا۔ ابن عساکر

۸۸۴۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وعظ فرمایا: تو ایک شخص بے ہوش ہو گیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے، جو ہم کو دین کے بارے میں دھوکہ دے رہا ہے؟ اگر وہ سچا ہے تو اس نے اپنے نفس کو شہرت دی اور اگر جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا۔ ابوبکر بن کامل فی معجمہ وابن النجار

ہنسی مذاق

۸۸۴۴..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر میں کتے سے (اسے حقیر) جان کر مذاق کروں تو مجھے خوف ہے کہ میں بھی کتا ہو جاؤں، اور مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی شخص کو فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا اور آخرت کا کوئی کام نہ کر رہا ہو۔ ابن عساکر

کوشش اور نقصان پہنچانا

۸۸۴۵..... (عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے میں نے ایک نجران کے پادری سے جو حضرت عمر بن خطاب

سے گفتگو کررہا تھا سنا، اس نے کہا: امیر المومنین تین آدمیوں کے قاتل سے محتاط رہیے، آپ نے فرمایا: تیرا ناس ہو تین کا قاتل کون ہے؟ اس نے کہا: وہ شخص جو خلیفہ کے پاس جھوٹی بات لائے، تو امام اور خلیفہ اس کی بات کی وجہ سے کسی کو قتل کردے، یوں یہ اپنا، خلیفہ اور اپنے دوست کا قاتل ہوا۔

بیھقی فی السنن

۸۸۴۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تین کے قاتل سے بچنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بدترین شخص ہے، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! تین کا قاتل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو بادشاہ کے حوالہ کردے اور بادشاہ اسے قتل کردے، یوں اس نے اپنے آپ کو، اپنے بھائی کو اور اپنے بادشاہ کو قتل کیا۔ الدیلمی

پوشیدہ شرک

۸۸۴۷..... (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق نے فرمایا: اور اس بات پر رسول اللہ ﷺ کی گواہی دی کہ آپ نے شرک کا ذکر کرکے فرمایا: وہ تم میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا شرک یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنایا جائے، تو آپ نے فرمایا: ابوبکر تمہاری ماں تمہیں روئے، شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے اور میں تمہیں ایک بات بتاؤں گا جب تم اسے کرلوگے تو تم سے چھوٹے بڑے سب شرک دور ہوجائیں گے، یا فرمایا: ''چھوٹا بڑا شرک'' تم کہا کرو: اے اللہ! میں جان بوجھ کر آپ کا شریک بنانے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور جن باتوں کا مجھے علم نہیں، ان کی آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ ابن راھویہ، ابویعلی وسندہ ضعیف

۸۸۴۸..... قیس بن ابی حازم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرک تم لوگوں میں، پہاڑ پر چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، تو حضرت ابوبکر نے عرض کیا: اس سے نکلنے اور نجات پانے کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جب تم اسے کرلو تو تھوڑے زیادہ، چھوٹے بڑے (شرک) سے چھوٹ جاؤ؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ میں آپ کی اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ جان بوجھ کر آپ کا شریک بناؤں، اور انجانی باتوں کے بارے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ الحسن بن سفیان والبغوی

۸۸۴۹..... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمارے سامنے خطاب کیا اور فرمایا: لوگو! شرک سے بچنا، کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، اور فرمایا: جو چاہے کہے: یارسول اللہ کہ ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں جبکہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ! ہم آپ کی اس بات سے پناہ چاہتے ہیں کہ جان بوجھ کر آپ کا شریک بنائیں اور انجانی باتوں میں آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۵۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرک، تاریک رات میں چیونٹی کے پتھر پر چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے سب سے کم درجہ کا شرک یہ ہے کہ تم ظلم کی کسی چیز کو پسند کرو اور انصاف کی کسی بات سے بغض رکھو، دین تو بس اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور نفرت کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہہ دو: اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے۔ ابن النجار

لالچ

۸۸۵۱..... حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: بے شک لالچ محتاجی ہے اور (لوگوں) سے ناامیدی مالداری، انسان جب کسی چیز سے مایوس ہوجاتا ہے تو اس سے لاپرواہو جاتا ہے۔ مسند احمد فی الزھد والعسکری فی المواعظ وابن ابی الدنیا فی القناعة، الحلیة، ابن عساکر

۸۸۵۲..... اسمٰعیل بن محمد بن ثابت اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں: ایک انصاری شخص نے کہا: یارسول اللہ! مجھے مختصر سی

نصیحت کریں، آپ نے فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی اختیار کرلو اور لالچ سے بچنا کیونکہ وہ موجود محتاجی ہے۔ابو نعیم

استغناء ولا پرواہی

بدگمانی کی وجہ سے لوگوں سے لالچ نہ رکھنا

۸۸۵۳۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (انتہائی) احتیاط، بدگمانی ہے۔ابو عبید

لمبی امید

۸۸۵۴۔۔۔۔(عمر رضی اللہ عنہ) ابو جعفر سے روایت ہے کہ ایک شخص، مکہ مکرمہ تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک سفر ہوا، راستہ میں اس کی وفات ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے لیے ٹھہر گئے اور اس کی نماز جنازہ ادا کر کے اسے دفن کر کے روانہ ہوئے پھر کم ہی کوئی دن ہوتا جس میں حضرت عمر یہ اشعار پڑھتے ہوں۔

معاملہ کو پہنچنے والے کی قسم! جس سے پہلے انسان کتنی امیدیں رکھتا ہے، جو امید وہ رکھتا تھا اس سے پہلے، جھڑ جانے والے پر افسوس!

ابن ابی الدنیا فی قصر الامل

۸۸۵۵۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے فرماتے: رہنے والی زندگی تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے، کبھی کبھار سحری کے وقت موت کا اتفاق ہوجاتا ہے۔ابن ابی الدنیا فیہ

۸۸۵۶۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے تمہارے بارے دو چیزوں کا خوف ہے، لمبی امیدیں اور خواہشات کی پیروی، کیونکہ لمبی امیدیں، آخرت بھلادیتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روک دیتا ہے، دنیا پیٹھ دے کر چل دی اور آخرت رخ کر کے روانہ ہوچکی ہے ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، سو تم آخرت کے بیٹے بننا، دنیا کے بیٹے نہ بننا، کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں اور کل حساب ہوگا نہ کہ عمل۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزهد وهناد وابن ابی الدنیا فی قصر الامل، الحلیة بیهقی فی الزهد، ابن عساکر

۸۸۵۷۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے ایک چوکور شکل کی لکیر لگائی، پھر اس مربع شکل کے درمیان ایک لکیر کھینچی، اور پھر اس درمیانی لکیر کی ایک جانب جو اس مربع شکل کے درمیان تھی، بہت سی لکیریں کھینچیں اور ایک لکیر اس مربع شکل سے باہر نکلتی ہوئی لگائی، پھر فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا: درمیانی لکیر انسان ہے، اور اس کی ایک جانب جو لکیریں ہیں، وہ ضرورتیں اور مشکلات ہیں، عوارض ہر جانب سے انسان کو اچک لیتی ہیں، اگر اس سے بچ جائے تو یہ آلگے، اور جس مربع لکیر نے سب کو گھیرا ہوا ہے وہ موت ہے، اور باہر جو لکیر دور تک نکل رہی ہے وہ امید ہے۔

مسند احمد، بخاری، ابن ماجه والرامهرمزی فی الامثال

۸۸۵۸۔۔۔۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: انسان اس طرح ہے:

یہ مربع شکل موت ہے اور درمیان میں انسان ہے۔

اور باہر نکلنے والا حلقہ امیدیں ہیں اور یہ لکیریں عوارض ہیں، عوارض ہر طرف سے اس کو اچک لیں گی، اگر ایک سے بچے گا دوسری اسے آئے گی، اور موت امید کے درمیان حائل ہوجائے گی، (الرامہرمزی) فرماتے ہیں ہم نے اسی طرح اپنے شیخ حسین بن محمد احمد بن منصور الرمادی کی کتاب سے نقل کیا ہے، اور الرمادی نے کہا: اسی طرح ہم نے ابو حذیفہ موسیٰ بن مسعود النہدی کی کتاب سے نقل کیا ہے جو اس حدیث کو سفیان سے روایت کرنے والے ہیں۔ میں (مصنف کتاب) نے اسے رامہرمزی کے نسخہ سے نقل کیا ہے جو حافظ عظیم عبدالغنی مقدسی، مؤلف عمدۃ الاحکام

کے خط (کتابت) سے لکھا ہے۔

پھر رامہرمزی نے فرمایا: وہ لکیریں جو مربع شکل کے اطراف میں ہیں ضروری ہے کہ ان کے سرے خط کے اندر کی طرف ہوں، فرماتے ہیں ابوالقاسم بن طالب نے فرمایا: جس کا ابومحمد نے ارادہ کیا ہے، مناسب ہے کہ اس کی شکل وصورت اس طرح ہو۔

۸۸۵۹..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی اور اس کی طرف دوسری اور اس کے بعد ایک اور لکڑی گاڑی، اور فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ انسان ہے یہ موت ہے وہ امید پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے جبکہ موت اسے امید سے پہلے اچک لیتی ہے۔ الرامھرمزی فی الامثال

۸۸۶۰..... ابوسعید سے روایت ہے کہ جب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ولیدہ کو ایک ماہ کے لیے سو دینار کے بدلہ خریدا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اسامہ پر تعجب نہیں جس نے ایک ماہ تک خریداری کا معاملہ کیا ہے، بے شک اسامہ بڑی لمبی امید والا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب میری آنکھ جھپکتی ہے تو مجھے یقین نہیں کہ میرے پوٹے آپس میں ملیں گے، اور اس سے پہلے اللہ تعالیٰ میری روح قبض کرلے گا۔

اور میں جب کو لقمہ چباتا ہوں تو مجھے یقین نہیں ہوتا کہ اسے نگل سکوں گا اور اس کے ساتھ موت نہ ملالوں، پھر فرمایا: اے انسانو! اگر تمہیں عقل ہے تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جس کا تم سے وعدہ ہے وہ آکر رہے گا اور تم عاجز کرنے والے نہیں۔ ابن عساکر، وفیہ ابوعقبة احمد بن الفرج ضعیف

بدگمانی

۸۸۶۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کسی مجلس سے گزرا مجلس والوں کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا، جب وہ شخص چلا گیا تو ایک آدمی کہنے لگا: مجھے اس سے بغض ہے، تو لوگوں نے کہا: رہنے دو، اللہ کی قسم ہم ضرور اسے بتائیں گے، اے فلاں جاؤ اور جو کچھ اس نے کہا ہے اس کی اسے خبر دو، تو وہ شخص نبی ﷺ کے پاس گیا تو اس نے اس شخص کے بارے اور جو کچھ اس نے کہا آپ کو بتادیا، وہ شخص کہنے لگا یارسول اللہ! اس کی طرف پیام بھیجیں اور اس سے پوچھیں وہ مجھ سے کیوں بغض رکھتا ہے؟! (جب وہ آگیا) آپ نے فرمایا: تم اس سے کیوں بغض رکھتے ہو؟

اس نے کہا: یارسول اللہ! میں اس کا پڑوسی ہوں اور میں نے اسے آزمایا ہے میں نے کبھی اسے، اس نماز کے علاوہ جو نیک و بد پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس سے پوچھیں: کہ کیا میں نے غلط وضو کیا یا تاخیر سے ادا کی؟ اس نے کہا نہیں، پھر وہ بولا، یارسول اللہ! میں اس کا پڑوسی اور تجربہ کار ہوں میں نے اسے اس زکوۃ کے علاوہ جسے نیک وبد ادا کرتے ہیں، کسی مسکین کو کھانا کھلاتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس سے پوچھیں: کہ کیا میں نے کسی مانگنے والے کو منع کیا، تو آپ نے اس سے پوچھا: تو اس نے کہا: نہیں۔

پھر اس نے کہا: یارسول اللہ! میں اس کا پڑوسی اور آزمانے والا ہوں، میں نے اسے اس مہینہ کے روزے رکھنے کے علاوہ جس کے روزے نیک وبد بھی رکھتے ہیں روزے رکھتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس سے پوچھیں؟ کیا میں نے بیماری اور سفر کے علاوہ کبھی روزہ چھوڑا ہے؟ آپ نے پوچھا: اس نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں شاید وہ تجھ سے بہتر ہو۔ ابن عساکر

تشریح:..... انسان کو چاہیے کہ اپنے کام سے کام رکھے۔

ظلم

۸۸۶۲..... (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) ابوھدبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں: آپ

نے فرمایا: بندے اور جنت کے درمیان سات گھاٹیاں ہیں ان میں سے سب سے آسان موت ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے مشکل کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہونا جب مظلوم لوگ ظالموں کا دامن پکڑ لیں گے۔ابن النجار

تشریح:.......دنیا کے معاملات دنیا میں ہی نمٹالیں تو بہتر ہے ورنہ یوم الحساب کو بڑی مشقت اور رسوائی ہوگی۔

۸۸۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے، ان میں سے ایک کہے گا: اے میرے رب! میرے بھائی سے میری مظلومیت کا بدلہ لیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے اپنے بھائی کے ساتھ کیا کیا ہے اور اس کی کوئی نیکی باقی نہ بچے گی، وہ کہے گا: اے میرے رب! اب وہ میرے گناہ اٹھالے، اور وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس بات کے ضرورت مند ہوں گے کہ کوئی ان کا بوجھ اٹھالے۔

تو اللہ تعالیٰ طلبگار سے فرمائیں گے: اپنی آنکھ اٹھا اور دیکھ، وہ اپنا سر اٹھائے گا، عرض کرے گا: رب مجھے تو سونے کے شہر نظر آرہے ہیں، اور سونے کے محل جن پر موتیوں کا جڑاؤ ہے یہ کس نبی کے لیے ہیں؟ یا کس صدیق اور شہید کے لیے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ اس کے لیے جس نے قیمت ادا کی، وہ عرض کرے گا: ان کا مالک کون ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم، عرض کرے گا: کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کو معاف کرنے کی وجہ سے، وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اسے معاف کردیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اسے جنت میں داخل کردو۔

اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مسلمانوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق، حاکم وتعقب

۸۸۶۴.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز ایک شخص، ایک شخص کو لائے گا، عرض کرے گا: ربا! اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے سو آپ میری مظلومیت کا بدلہ لیں، اللہ تعالیٰ اس کے سر پر ایک محل لا کھڑا کریں گے، جس میں آخرت کی بھلائی ہوگی، پھر اس سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ، وہ اس میں ایسی چیزیں دیکھے گا جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی ہوں گی، عرض کرے گا: میرے رب یہ کس کے لیے ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جان لو! یہ اس لیے ہے کہ جو اپنے بھائی کو معاف کردے، عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اسے معاف کردیا۔الدیلمی

۸۸۶۵.....ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں اگر ایسے شخص پر ظلم کروں جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہ ہو تو میں تمام لوگوں میں سے مبغوض ترین آدمی ہوں۔الرویانی، ابن عساکر

عجب وخود پسندی

۸۸۶۶.....حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ ابن کریز سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے جس کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ آدمی کا اپنی رائے پر خوش ہونا ہے، جس نے (اپنے بارے) کہا میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے اور جس نے کہا میں جنت میں ہوں تو وہ جہنم میں ہے۔مسدد بسند ضعیف وفیہ انقطاع

قابل تعریف جلد بازی

۸۸۶۷.....محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تین چیز میں دیر نہ کرنا، نماز کا جب وقت ہوجائے، جنازہ جب آجائے، اور بے نکاح (مرد یا عورت) جب تمہیں اس کا ہم پلہ مل جائے۔

غصہ

۸۸۶۸... حضرت جاریہ بن قدامہ السعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اسلام میں کوئی بات، مختصر سی بتائیں جسے میں سمجھ سکوں، آپ نے فرمایا: غصہ نہ کیا کر، انہوں نے کئی بار پوچھا: آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: کہ غصہ نہ کیا کر۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان

۸۸۶۹... حضرت سلیمان بن صرد سے روایت ہے: کہ دو شخص آپس میں لڑ پڑے، ان میں سے ایک کا غصہ بھڑک اٹھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اسے اگر وہ کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے، وہ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مر برقم: ۲۱ ۷۷

۸۸۷۰... معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے: ان میں سے ایک سخت غصہ ہو گیا، اور اتنا تیز ہو گیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کی ناک پھٹ رہی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ غصیلا کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے وہ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ہے۔

۸۸۷۱... ابوذر مجھے پتہ چلا ہے کہ آج تم نے ایک شخص کو ماں کی گالی دی ہے، (حضرت ابوذر نے اپنا سر جھکا لیا) ابوذر! اپنا سر اٹھا کر دیکھو اچھی طرح جان لو، تم کسی کالے گورے سے سوائے عمل کے افضل نہیں ہو سکتے، ابوذر! جب تمہیں غصہ آئے، تو اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ، اور اگر بیٹھے ہو تو ٹیک لگا لو اور ٹیک پر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ذر

تکبر

۸۸۷۲... حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے سامنے تکبر کا تذکرہ ہوا، آپ نے اس میں بڑی سختی سے ڈانٹا، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر متکبر فخر کرنے والے کو نہیں چاہتا، تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں اپنے کپڑے دھوتا ہوں تو مجھے ان کی سفیدی اچھی لگتی ہے، اسی طرح مجھے اپنے جوتے کا تسمہ اور اپنے کوڑے کا دستہ اچھا لگتا ہے۔

آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، تکبر یہ ہے کہ تم حق کو ٹھکراؤ اور لوگوں کو گھٹیا سمجھو۔ طبرانی فی الکبیر

۸۸۷۳... حضرت عمر ﷺ سے روایت ہے فرمایا: انسان جب بڑا بنے اور اپنی سرکشی پر چڑھ دوڑے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچ دیتے ہیں، اور فرماتے ہیں، رسوا ہو اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے، وہ اپنے جی میں بڑا ہوتا ہے جبکہ لوگوں کے ہاں چھوٹا ہوتا ہے بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں خنزیر سے بھی حقیر ہو جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۷۴... (مسند ابی جری جابر بن سلیم الہجیمی التیمی رضی اللہ عنہ) ابوتمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ حضرت ابوجری جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی سواری پر سوار ہو کر نبی ﷺ کی طلب میں مکہ آیا، دیکھا تو آپ تشریف فرما ہیں، میں نے کہا؛ السلام علیک یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: وعلیک، میں نے عرض کیا ہم دیہاتی لوگوں میں سخت مزاجی ہوتی ہے آپ مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرا کر اور کسی نیکی یا بھلائی کو حقیر نہ سمجھنا، اور ازار (شلوار) لٹکانے سے بچنا، کیونکہ یہ تکبر ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی متکبر کو پسند نہیں کرتا، اتنے میں ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے ازار لٹکانے کا ذکر کیا، بعض دفعہ کسی انسان کی پنڈلی پر کوئی دانہ، پھوڑا یا کوئی قابل حیا چیز ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: آدھی پنڈلی اور ٹخنوں تک کوئی حرج نہیں، تم سے پہلے کسی شخص نے ایک چادر اوڑھی، جس میں وہ اترانے لگا اللہ تعالیٰ نے عرش سے اس کی طرف دیکھا، اور اس سے ناراض ہو کر زمین کو حکم دیا (کہ اسے نگل) تو زمین نے اسے پکڑ لیا، سو وہ زمین کے درمیان حرکت کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے (قابل عذاب) واقعات سے بچو۔ ابونعیم

۸۸۷۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ تواضع کے ارادہ سے اونی کپڑا پہنتے ہیں جبکہ ان کے دل تکبر اور عجب سے بھرے پڑے ہیں۔ الدینوری

۸۸۷۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے ایک نوجوان ایک جوڑا پہن کر تکبر وفخر کرتے جا رہا تھا، اچانک اسے زمین نے چبالیا، وہ قیامت تک اس میں حرکت کرتا رہے گا۔ ابن النجار و مر برقم: ۷۷۵۳

۸۸۷۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے برا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

مسند احمد فی الزھد مر برقم: ۸۸۱۹

تکبر کا علاج

۸۸۷۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف نکلے، تو آپ کے صحابہ آپ کے پیچھے چلنے لگے، آپ ٹھہر گئے اور ان سے فرمایا: وہ آگے ہو جائیں، پھر آپ ان کے پیچھے چلنے لگے، آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے قدموں کی چاپ سنی تو میرے دل میں اندیشہ پیدا ہوا کہ تکبر نہ ہو۔ الدیلمی و سندہ ضعیف

۸۸۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے جوتوں کی آواز (کسی کے پیچھے) چلنے میں روکو کیونکہ یہ بے وقوف کے دلوں میں فساد پیدا کرنے والی ہے۔ عبداللہ بن احمد فی الزوائد

۸۸۸۰..... لیث سے روایت ہے وہ آدمی سے نقل کرتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سوار شخص کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا یا کسی نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس (کے) دل (کی رگ) کاٹ دے، اللہ تعالیٰ اس کا دل کاٹ دے۔ مسدد

۸۸۸۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے خطاب کر رہے تھے (دوران خطاب) آپ نے انسان کی پیدائش کے آغاز کا ذکر کیا، فرماتے: انسان پیشاب جاری ہونے کی جگہ سے پیدا ہوا، دو مرتبہ، اور بار بار اس کا تذکرہ کرتے رہے یہاں تک کہ ہم میں سے ہر اک اپنے آپ سے گھن کھانے لگا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۸۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے کپڑے دھلے ہوں میرے سر پر تیل لگا ہو، میرے جوتے کا تسمہ نیا ہو اور بھی کئی چیزیں ذکر کیں یہاں تک کہ اپنے کوڑے کا دستہ بھی ذکر کیا کیا یہ تکبر میں شامل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تو خوبصورتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں، لیکن متکبر وہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں پر ظلم کرے۔ ابن النجار

۸۸۸۳..... یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے جوتے کے تسمہ اور اپنے کوڑے کے دستہ میں بھی اسے پسند کرتا ہوں، اور میری قوم سمجھتی ہے یہ تکبر ہے، آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، کہ تم میں سے کوئی خوبصورتی کو پسند کرے، تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے۔ ابن عساکر

بڑے بڑے گناہ

۸۸۸۴..... (عمر رضی اللہ عنہ) ہشام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے گناہوں کے بارے پوچھا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا، ناحق مسلمان کی جان لینا، جادو کرنا، ناحق یتیم کا مال کھانا، پاکدامن، سادہ، مسلمان عورتوں پر تہمت لگانا، نافرمانی کی وجہ سے والدین کا رونا، سود (کا مال) کھانا، بیت اللہ کے جانوروں کو حلال سمجھنا، اور لڑائی سے بھاگنا۔ اللالکائی

۸۸۸۵..... حمید بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، وہ کہنے لگا، کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ

تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اس نے کہا: پھر؟ آپ نے فرمایا: والدین کی نافرمانی کرنا، اس نے کہا: پھر؟ آپ نے فرمایا: جھوٹی قسم کھانا۔ ابن جریر

۸۸۸۶......عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا، پھر آپ نے پڑھا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا اس نے بہت بڑا گناہ کیا، والدین کی نافرمانی''۔ پھر یہ آیت پڑھی ''میرا اور اپنا والدین کا شکر گزار رہ اور میری طرف ہی لوٹنا ہے'' آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہوکر فرمایا: خبردار! جھوٹی بات۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ

۸۸۸۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سابقہ تمام موحد قوموں کے وہ لوگ جو کبیرہ گناہ کرتے کرتے مرگئے، سوائے نادم اور توبہ کرنے والے (کہ وہ جہنم میں نہیں جائیں گے) جو جہنم میں جائیں گے، ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی، اور نہ چہرے سیاہ ہوں گے، اور نہ انہیں شیطانوں کے ساتھ جوڑا جائے گا، اور نہ بیڑیاں پہنائی جائیں گی، نہ وہ کھولتا ہوا پانی پئیں گے، اور نہ تارکول کے کپڑے پہنیں گے، اللہ تعالیٰ نے توحید کی وجہ سے ان کے جسم (جہنم میں) ہمیشہ کے لیے حرام کردیئے اور ان کے چہرے ان کے سجدوں کی وجہ سے آگ پر حرام کردیئے، ان میں سے کسی کو آگ اس کے قدموں تک لپٹے ہوگی، کسی کو اس کی کوکھ تک، کسی کو اس کی گردن تک لپٹے ہوگی، (غرض) ان کے گناہوں کی اور اعمال کے بقدر (لپٹے گی) ان میں سے کوئی اس (جہنم) میں ایک ماہ رہے گا، پھر نکال لیا جائے گا جو دنیا کی عمر کی مقدار، جب سے وہ پیدا ہوئی سے لے کر اس کے فنا ہونے تک ٹھہرے گا، اللہ تعالیٰ جب انہیں آگ سے نکالنے کا ارادہ کریں گے تو یہود ونصاریٰ اور دوسرے مذاہب والے بت پرست جہنمی اہل توحید سے کہیں گے۔

تم لوگ اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان لائے پھر بھی آج ہم اور تم جہنم (کے عذاب) میں برابر ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ایسا غضبناک ہوگا کہ اس سے پہلے کسی چیز کی وجہ سے اتنا غضبناک نہیں ہوا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسے چشمے کی طرف نکال لائیں گے جو جنت اور پل صراط کے درمیان ہوگا تو وہ اس چشمہ میں کھمبی کی طرح اگیں گے، جس میں پانی رواں ہوگا، اس کے بعد جنت میں داخل ہوجائیں گے۔

ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ جہنمی، رحمٰن کے آزاد کردہ ہیں، پھر وہ جنت میں اتنا عرصہ رہیں گے جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے کہ ان (کی پیشانیوں) سے یہ نام مٹادیا جائے، تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا تو وہ (ان سے) اس (نام) کو مٹادے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے فرشتے بھیجے گا جن کے پاس آگ کی کیلیں ہوں گی جو اس میں باقی جہنمی ہوں گے ان پر تختے لگاکر اوپر سے یہ میخیں لگادیں گے، تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ان کا ذکر نہیں کرے گا، اور جنتی اپنی لذتوں اور نعمتوں میں پڑ کر انہیں بھول جائیں گے، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''بار بار کافر لوگ آرزو کریں گے کاش وہ مسلمان ہوتے''۔ ابن ابی حاتم وابن شاھین فی السنۃ والدیلمی

کمینگی

۸۸۸۸......مدائنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے جو کمینہ دیکھا اسے کمزور مروّت ورعایت والا پایا۔ الدینوری

فصل......زبان کے مخصوص برے اخلاق

زبان کی حفاظت

۸۸۸۹......(الصدیق رضی اللہ عنہ) اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی زبان پکڑی ہے، (فرمارہے ہیں) اس نے مجھے نقصان دہ مقامات تک پہنچادیا ہے۔ مالک، ابن المبارک، سعید ابن منصور، مصنف ابن ابی شیبۃ، مسند

احمد فی الزھد. وھناد، نسائی والخرائطی فی مکارم الاخلاق،الحلیة، بیھقی فی الشعب

۸۸۹۰......اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں،حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو (ہاتھ سے پکڑ کر) لمبا کررہے ہیں،حضرت عمر نے فرمایا:اے خلیفۂ رسول یہ آپ کیا کررہے ہیں؟فرمایا:اس نے مجھے خطرناک جگہوں تک پہنچادیا،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جسم کا ہر عضو زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ابویعلی، بیھقی فی الشعب وقال ابن کثیر جید

۸۸۹۱......زھری،عبدالرحمن بن اسعد المقعد،عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام،اپنے والد سے نقل کرتے ہیں،انہوں نے عرض کیا:یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوط تھام لوں،آپ نے فرمایا:اس کی حفاظت کراور آپ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

ابن حبان، ابونعیم، ابن عساکر وقال ھذا حدیث غریب من حدیث الزھری لم یذکرہ محمد بن یحیی الذھلی فی الزھریات

۸۸۹۲......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے کسی نے کہا:آپ (زیادہ) نہیں بولتے ہیں؟فرمایا:میری زبان ایک درندہ (کی طرح) ہے مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے اسے چھوڑا تو یہ مجھے کھالے گی۔ابن عساکر

۸۸۹۳......عقال بن شبہ بن صعصعہ بن ناجیہ اپنے دادا صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ سے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا:میں نے عرض کیا:یارسول اللہ! مجھے نصیحت کریں!آپ نے فرمایا:اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر،تو میں واپس ہوکر کہتے جارہا تھا،مجھے یہ بات کافی ہے۔

ابن عساکر

۸۸۹۴......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں،زمین پر،زبان سے زیادہ کوئی چیز لمبی قید کی مستحق نہیں۔ابن عساکر

۸۸۹۵......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:اے اللہ کے نبی مجھے وصیت کریں!آپ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر،ہر درخت اور ٹیلہ کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کر،میں تجھے وہ چیز (نہ) بتاؤں جو تجھ سے زیادہ تجھ پر قابو رکھتی ہے؟میں نے عرض کیا:کیوں نہیں یا نبی اللہ!آپ نے فرمایا:یہ اور اپنی زبان کو کنارہ سے پکڑا،حضرت معاذ نے فرمایا:یہ اور آپ نے اسے حقیر سمجھا،آپ نے فرمایا:معاذ تیری ماں تجھے روئے،جہنم کی آگ میں لوگوں کو نتھنوں کے بل اسی (زبان) نے گرایا ہے یہ تیرے حق میں یا تیرے خلاف بولے گی۔العسکری فی الامثال

زبان کے مخصوص اخلاق کی تفصیل

بہتان......ان کہی بات کسی کے ذمہ لگانا

۸۸۹۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:بےقصور پر الزام و بہتان آسمانوں سے زیادہ وزنی ہے۔الحکیم

اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا

۸۸۹۷......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:جس کا یہ گمان ہے کہ وہ (ہی) مؤمن ہے تو وہ کافر ہے،اور جس کا یہ گمان ہے کہ (صرف) وہ جنتی ہے تو وہ دوزخی ہے،جس کا یہ گمان ہو کہ وہ عالم ہے تو وہ بے علم ہے،آپ سے ایک شخص الجھ گیا اور کہا:میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:آپ فرمارہے تھے جس کا یہ گمان ہو کہ وہ جنتی ہے تو وہ دوزخی ہے۔الحارث

تألی یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے کے بارے ایسا فیصلہ کرے،جس کا اسے کوئی اختیار نہیں گویا وہ اللہ تعالیٰ کے معاملات میں مداخلت کی کوشش کررہا ہے،کسی سے یہ کہنا کہ تجھے تو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا،تو تو جنت میں نہیں جائے گا،تیری نماز تو قبول نہیں ہوگی۔

باچھیں چیر کر گفتگو کرنا

۸۸۹۸.....(عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گفتگو کے پیچ وتاب، ڈھب اور انداز شیطانی پیچ وتاب ہیں۔ ابوعبید فی الغریب وابن ابی الدنیا وابن عبدالبر فی العلم

تشریح:.....اس کا مظاہرہ آج میڈیا پر ہونے والی گفتگو سے خوب ہوتا ہے۔

۸۸۹۹.....زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عمر بن سعد سے ناراض ہو گئے، تو آپ کے دوست احباب آپ کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انتہائی مبالغہ آمیز تقریر کی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس وقت سے زیادہ آپ کبھی برے نہیں لگے، لوگوں نے کہا کیوں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک ایسے لوگ نہ آجائیں جو اپنی زبانوں سے (حروف) ایسے کھائیں گے جیسے گائے اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

مر برقم: ۷۹۱۴

عار دلانا

۸۹۰۰.....حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے بھائی کو عار مت دلا، اللہ تعالیٰ کی تعریف کر جس نے تجھے عافیت بخشی۔

ابن عساکر

۸۹۰۱.....ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تھا لوگ اسے گالیاں دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: اگر تم اسے کسی کنوئیں میں پڑا پاتے تو اسے نہ نکالتے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں ضرور نکالتے، آپ نے فرمایا: سو اپنے بھائی کو برا بھلا مت کہو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو جس نے تمہیں عافیت بخشی، لوگوں نے کہا: آپ اس سے بغض نہیں رکھتے؟ فرمایا: مجھے اس کے عمل سے بغض ہے جب وہ یہ کام چھوڑ دے تو وہ میرا بھائی ہے۔ ابن عساکر

دوزبانوں والا

۸۹۰۲.....حضرت (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دوزبانوں والے کے لیے قیامت میں آگ کی دوزبانیں ہوں گی۔ ابن عساکر

تشریح:.....ایک سے کچھ کہا، دوسرے سے اس کے خلاف کہہ دیا، نتیجہ خود ظاہر ہے۔

لایعنی فضول باتوں کے متعلق سوال

۸۹۰۳.....(ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) مسروق سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی سے کسی چیز کے متعلق پوچھا: آپ نے فرمایا، ابھی تک یہ پیش نہیں آئی؟ میں نے کہا نہیں: فرمایا: ہمیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ بات پیش آئے اور ہم تمہارے لیے اجتہاد کریں گے۔ ابن عساکر

۸۹۰۴.....زھری سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: (جب ان سے کوئی بات پوچھی جاتی) کیا یہ پیش آگئی ہے؟ اگر لوگ کہتے: جی ہاں، تو حضرت زید اس کے بارے میں جو کچھ جانتے اور سمجھتے تھے بتا دیتے تھے، اور اگر وہ کہتے: ابھی تک پیش نہیں آئی تو فرماتے: اس بات کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ پیش آجائے۔ الدارمی، ابن عساکر

۸۹۰۵.....شعبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کسی مسئلہ کے متعلق پوچھا گیا: آپ نے فرمایا: کیا یہ ابھی تک پیش نہیں

آیا؟ لوگوں نے کہا: نہیں فرمایا: اسے رہنے دو یہاں تک کہ پیش آجائے، جب پیش آئے گا ہم تمہارے لیے کوشش کریں گے۔ ابن عساکر

۸۹۰۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو واقعہ پیش نہیں آیا اس کے متعلق سوال نہ کرو، کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کہ وہ اس شخص کو برا بھلا کہتے ہیں جو ان ہونی باتوں کے متعلق سوال کرے۔ ابن ابی خیثمہ وابن عبدالبر معاً فی العلم

۸۹۰۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم میں اس شخص پر پابندی لگاؤں گا جو ان ہونی باتوں کے متعلق سوال کرتا ہے کیونکہ جو کچھ ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بیان کر دیا ہے۔ الدارمی وابن عبدالبر فی العلم

گالی وگلوچ

۸۹۰۸...... ابراہیم سے روایت ہے کہ لوگ کہا کرتے تھے، آدمی جب کسی آدمی کو کہتا ہے: او کتے، او خنزیر، او گدھے! تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تمہاری کیا رائے ہے کیا میں نے اسے کتا، خنزیر یا گدھا بنایا ہے؟ ابن جریر

۸۹۰۹...... عطاء سے روایت ہے فرمایا: اس بات سے روکا گیا ہے کہ کوئی کسی سے کہے: اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ بگاڑے۔ بیھقی فی الشعب

ہوا کو گالی دینا

۸۹۱۰...... (مسند اسیر بن جابر التیمی رضی اللہ عنہ) قتادہ ابو العالیہ سے روایت کرتے ہیں وہ اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک دفعہ ہوا چلی تو کسی شخص نے اس پر لعنت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اسے (چلنے کا) حکم دیا گیا ہے، جس نے ناحق کسی چیز پر لعنت کی تو وہ لعنت اس (لعنت کرنے والے) پر لوٹ آئے گی۔ ابو نعیم

مردوں کو گالی دینا

۸۹۱۱...... حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مردوں کو گالی نہ دیا کرو، کیونکہ مردوں کو جو گالی دی جاتی ہے اس سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔
مصنف ابن ابی شیبہ

۸۹۱۲...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو گالی دینے سے منع کیا ہے۔ ابن النجار

۸۹۱۳...... عبیط سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ابی احیحہ کی قبر کے پاس سے گزرے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہ ابو احیحہ فاسق کی قبر ہے اور حضرت خالد بن سعید نے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ وہ اعلیٰ علیین میں ہوگا، بلکہ وہ بھی ابو قحافہ کی طرح ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: مردوں کو گالی نہ دیا کرو ورنہ تم زندوں کو ناراض کر دو گے۔ ابن عساکر

جس گالی کی رخصت ہے

۸۹۱۴...... بقیہ، اسحاق بن ثعلبہ، مکحول حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے گالی دینا سے منع کر دیا ہے، اور فرمایا: کسی کو لازماً برا بھلا کہنا ہو تو اس پر نہ الزام لگائے، نہ اس کے والد اور اس کی قوم کو گالی دے، لیکن جب اس کی حالت سے وہ واقف ہو تو یوں کہے: تو بخیل ہے بزدل ہے، اور فرمایا: جس نے دھوکہ باز پر پردہ ڈالا تو وہ اسی جیسا ہے، اور نہ تم میں سے کوئی اپنے دوست کے قیدی کو پیش کرے کہ وہ اسے پکڑ کر قتل کر دے۔ ابن عدی فی الکامل، ابن عساکر قالا: وبھذا الاسناد غیر ماذکرنا، احادیث مع ماذکرنا کلھا غیر محفوظ وقال ابن ابی حاتم: سألت ابی عن اسحاق بن ثعلبہ فقال: شیخ مجھول۔

قابل مذمت اشعار

۸۹۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعروں کے بھر جانے کی نسبت سے بہتر ہے۔
مصنف ابن ابی شیبہ

شعر گوئی کی مذمت

۸۹۱۶..... حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت فرمایا: اگر میری توند سے لے کر ہنسلی تک، سارا پیٹ اچھلتی پیپ اور خون سے بھر جائے تو یہ مجھے شعر کے بھر جانے کی نسبت زیادہ محبوب ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۹۱۷..... سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن عدی کو میسان کا گورنر بنایا وہ شعر کہا کرتے تھے انہوں نے کہا: آ گاہ! کیا حسناء کو یہ بھی پتا ہے کہ اس کا خاوند میسان میں شیشے اور کدو میں شراب پیتا ہے، میں جب چاہتا ہوں تو گاؤں کے دیہاتی مجھے گانا سناتے ہیں، اور ایک ناچنے والی لڑکی جو ہر نشان پر دو زانوں بیٹھ جاتی ہے، اگر تو میرا شراب میں شریک ساتھی ہے تو بڑا جام مجھے پلا، مجھے چھوٹا جام جس میں سوراخ ہے نہ پلا، شاید امیر المؤمنین اسے برا سمجھیں ہمارا ٹوٹے ہوئے خیمہ میں مل بیٹھ کر شراب پینا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ کہا ہے تو فرمایا ہاں مجھے اس کی یہ بات بری لگی ہے: جس کی اس سے ملاقات ہوا سے بتا دے کہ میں نے اسے معزول کر دیا ہے، ان کی قوم کا ایک شخص ان کے پاس گیا، اور انہوں معزول ہونے کی اطلاع دی، تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں جو کچھ (اشعار میں) کہا: اس میں سے کچھ بھی نہیں کیا ہے، چونکہ میں ایک شاعر آدمی تھا اس لیے ایک فضول بات کو شعر کی صورت میں کہہ دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اب تم میری گورنری وغیرہ کچھ نہیں کر سکتے، جب تک بھی تم زندہ رہو، اگر چہ تم نے جو بھی کہا ہے۔ ابن سعد

۸۹۱۸..... قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کسی قوم کی ہجو بیان کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے اس کی زبان (کاٹنا) جائز ہے پھر انہیں بلایا اور فرمایا: خبردار تم وہ کام نہ کرنا جو میں نے کہا، میں نے تو اس لیے کہا تا کہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔ بیہقی فی الشعب، عبدالرزاق

۸۹۱۹..... امام شعبی سے روایت ہے کہ زبرقان بن بدر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اپنی قوم کے سردار تھے انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! جرول یعنی حطیئہ نے میری ہجو و مذمت بیان کی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے کن الفاظ میں تمہاری ہجو کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے اس شعر میں:

کرم نوازیوں کو چھوڑ اور ان کی تلاش میں سفر نہ کر
آرام سے بیٹھ جا کیونکہ تو سنگ دل کھانے والا ہے

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو یہ ہجو سنائی نہیں دیتی یہ تو ڈانٹ ڈپٹ ہے تو زبرقان بولے: امیر المؤمنین اللہ کی قسم! جیسی میری ہجو ہوئی ایسی کسی کی نہیں ہوئی، تو آپ میری ہجو کرنے والے سے میرا بدلہ لیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ابن الفریعہ یعنی حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کو لایا جائے، جب حضرت حسان آ گئے تو آپ نے ان سے فرمایا: حسان! زبرقان کا خیال ہے کہ جرول نے اس کی ہجو کی ہے حضرت حسان نے پوچھا: کن الفاظ میں؟ تو آپ نے جرول کا قول سنایا:

کرم نوازیاں ترک کر دے اور ان کی تلاش و جستجو میں سفر نہ کر، بیٹھ جا کیونکہ تو سنگ دل کھانے والا ہے۔

حضرت حسان نے کہا: امیر المؤمنین! اس نے اس کی ہجو نہیں کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ان الفاظ میں کیا کہا ہے؟ اس نے اس پر

اعتراض کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جرول کو لایا جائے، جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا: اپنی جان کے دشمن! تو مسلمانوں کی برائی بیان کرتا ہے پھر انہیں قید میں ڈالنے کا حکم دیا تو وہ قید خانہ بھیج دیئے گئے، چنانچہ جیل سے انہوں امیر المومنین کو خط لکھا:

آپ ان چوزوں سے کیا کہیں گے جو مقام ذی مرخ میں ہیں جن کے پوٹے سرخ ہیں ان کے پاس پانی ہے نہ کوئی درخت، آپ نے ان کے ذمہ دار کو تاریکی کے گڑھے میں ڈال دیا ہے، عمر اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے مجھ پر احسان فرمایئے، آپ اپنے ساتھی کے بعد وہ امام خلیفہ ہیں کہ لوگوں نے عقلمندی کی چابیاں آپ کے سامنے ڈال دی ہیں، انہوں نے یہ چابیاں آپ کے سامنے لا کر آپ کو ترجیح اور فوقیت نہیں دی، لیکن آپ کی وجہ سے ان کے لیے فوقیت اور ترجیح ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ کو ان کی کمزور حالی اور ان کی قوم کی معمولی مدد کی اطلاع دی گئی، آپ نے انہیں بلایا اور ان سے فرمایا: جرول تمہارا ناس ہو! تم مسلمان کی ہجو کیوں بیان کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: چند باتوں کی وجہ سے جو مجھے درپیش ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میری زبان پر ایک چیونٹی رینگتی ہے، دوم یہ کہ یہ میرے اہل وعیال کی کمائی کا ذریعہ ہے، سوم زبرقان اپنی قوم میں مالدار شخص ہے، اسے میری پریشان حالی اور عیال کی کثرت کا علم ہے، پھر بھی مجھ پر مہربانی نہیں کرتا، اور مجھے سوال پر مجبور کرتا ہے، اور جب میں نے اس سے سوال کیا تو امیر المومنین اس نے مجھے محروم رکھا، جبکہ سوال ہر عطیہ کی قیمت ہے۔

میں اسے دیکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے جبکہ میں فقر وفاقہ میں بے بس ہوں، میں اسے دیکھتا ہوں کہ وہ اونٹ کی طرح ڈکار لیتا ہے، اور میں اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ جو کی روٹی کے ٹکڑوں کا محتاج ہوں۔

امیر المومنین! جو گزراوقات کی روزی سے عاجز ہوگا وہ خاموش رہنے سے زیادہ عاجز ہوگا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، اور فرمایا: تمہارے اہل عیال کتنے ہیں؟ انہوں نے شمار کیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لیے کھانے، کپڑے اور اتنے خرچ کا حکم دیا جو ایک سال کے لیے کافی ہو، اور ان سے فرمایا: جب تمہیں ضرورت پڑے تو ہمارے پاس آنا، تمہیں ہمارے ہاں اسی جیسا (عطیہ) ملے گا۔

تو جرول نے کہا: امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپ کو نیک لوگوں کا سا بدلہ اور بھلے لوگوں کا سا اجر عطا فرمائے، آپ نے نیکی، صلہ رحمی، مہربانی اور احسان کیا ہے جب جرول چلے گئے تو حضرت عمر نے فرمایا: لوگو! اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! جب تمہیں ان کی ضروریات کا پتہ چلے تو ان کی مدد کرو ان پر مہربانی کرو، اور انہیں سوال کرنے پر مجبور نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے پوچھیں گے جب وہ مالدار ہو اور اس کے پاس قابل کفایت روزی ہو، کہ اس کے رشتہ دار، اور قریبی لوگ اور پڑوسی جب محتاج ہوں تو اس سے سوال کرنے سے پہلے انہیں عطا کرے۔ الشیرازی فی الالقاب

۸۹۲۰..... عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شاعر تھا جو بہت زیادہ اشعار کہتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ شعر سے بھر جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۱..... ضحاک بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حطیئہ کو زبرقان کی ہجو کی وجہ سے جیل سے رہا کیا تو اس سے کہا: شعر کہنے سے بچنا، تو انہوں نے کہا: امیر المومنین! مجھے اس کی قدر نہیں، یہ میری اہل وعیال کا ذریعۂ طعام اور میری زبان پر ایک چیونٹی ہے، فرمایا: اپنی اہلیہ کی تعریف کر، اور فتنہ انگیز تعریف سے بچنا، انہوں نے کہا: فتنہ انگیز تعریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم جو یہ کہتے ہوں فلاں کے بیٹے، فلاں کے بیٹوں سے بہتر ہیں، (لوگوں کی) تعریف کرو (مگر) فضیلت کسی کو نہ دو (حطیئہ نے) کہا امیر المومنین! آپ تو مجھ سے زیادہ شاعر ہیں۔ ابن جریر

۸۹۲۲..... عبدالحکم بن امین سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حطیہ کو قید سے رہائی کا حکم دیا تو ان کے لیے پچھانا ج کا حکم جاری کیا، پھر فرمایا: جاؤ یہ اناج تم اور تمہارے اہل وعیال کھائیں، جب یہ ختم ہو جائیں تو میرے پاس آ جانا میں تمہیں اس سے زیادہ عطا کروں گا، اور کسی کی ہجو بیان نہ کرنا ورنہ میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا۔ ابن جریر

پیپ بھرنا شعر سے بھرنے سے بہتر ہے

۸۹۲۳......عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اسید سے روایت ہے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلا بھیجا تو وہ آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے تم شعر کہتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جسے وہ دیکھے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ البغوی فی مسند عثمان

۸۹۲۴......اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے کچھ الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے اور کچھ میں آپ کی تعریف ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ مدح کو پسند کرتا ہے جن الفاظ میں تو نے اپنے رب کی مدح کی ہے وہ سناؤ، اور جن الفاظ میں میری تعریف کی ہے وہ رہنے دو، تو میں وہ اشعار پڑھنے لگا، اتنے میں ایک گندمی رنگ، لمبا، جس کی کنپٹیوں پر بال نہ تھے جو دونوں ہاتھوں سے کام کرتا تھا، اس نے اجازت چاہی، تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے خاموش کر دیا، ابوسلمہ نے یہ بات پوچھی کہ آپ کو کیسے خاموش رہنے کو کہا، فرمایا: جیسے بلی کو اشارہ کیا جاتا ہے، وہ شخص آیا، اور تھوڑی دیر کے بعد گفتگو کر کے چلا گیا، میں پھر بدستور آپ علیہ السلام کو اشعار سنانے لگا، پھر وہ شخص لوٹ آیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کے لیے خاموش رہنے کو کہا، اور اس کی ایسی ہی کیفیت بیان کی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ کون ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے خاموش کرا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ شخص فضول باتوں کو پسند نہیں کرتا، یہ عمر بن خطاب ہے۔ مسند احمد، نسائی، حاکم، ابونعیم

۸۹۲۵...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ دکھائی دینے والی پیپ سے بھر جائے یہ شعر سے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعر کے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۷......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شاعر نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: بلال! اس کی زبان مجھ سے روک دو چنانچہ انہوں نے اسے چالیس درہم اور ایک کپڑوں کا جوڑا دیا، تو شاعر نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! انہوں نے میری زبان کاٹ دی۔ ابن عساکر

۸۹۲۸...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعر کے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۹......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کسی کا پیٹ گرم پتھروں سے بھر کر پھٹ جائے تو یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

۸۹۳۰......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ راستہ میں تھے کہ اچانک آپ کے سامنے ایک شاعر شعر پڑھتے ہوئے آ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان کو پکڑو، یا شیطان کو روکو، تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

۸۹۳۱......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

اچھے اشعار

۸۹۳۲......(الصدیق رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر اپنے والد سے وہ لبید شاعر سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور کہا: آگاہ رہو ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہے باطل ہے، آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا: اور کہا: ہر نعمت ضرور ختم ہونے والی ہے، آپ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے ہاں نعمتیں ختم نہیں ہوتیں، جب وہ چلے گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: بعض دفعہ شاعر حکمت کی بات کہہ دیتا ہے۔ مسند فی الزھد مر بحث الشعر المحمود ومر حدیث الاقوال برقم. ۸۹۷۷/۸۹۷۸

۸۹۳۳..... (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف راستہ سے علیحدہ ہوگئے، پھر رباح بن مغترف سے کہا: اے ابوحسان ہمیں کچھ گن گنا کے سناؤ، وہ اچھے انداز سے عربی گانے گاتے تھے، اسی اثناء میں کہ رباح انہیں گا کر سنا رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: یہ کیا سلسلہ ہے؟ تو عبدالرحمن نے کہا: ایسے ہی رات (کا سفر) کم کرنے کے لیے دل لگی کر رہے تھے، فرمایا: اگر تم نے اس طرح کا کوئی کام کرنا تھا تو ضرار بن خطاب کے شعر سنا کرو۔ ابن سعد

۸۹۳۴..... عبداللہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نابغہ بنی جعدہ سے کہا: ہمیں وہ اشعار سناؤ جو اللہ تعالیٰ نے معاف کیے ہیں، تو انہوں نے ایک کلمہ (قصیدہ) سنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہی اس کے قائل ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، عرب قصیدہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ ابن سعد

۸۹۳۵..... امام شعبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جب وہ کوفہ کے گورنر تھے: اپنے پاس شعرا کو بلا کر ان سے جاہلیت اور اسلام کے اشعار سنو پھر ان کے بارے میں مجھے لکھو، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا، لبید بن ربیعہ سے کہا: جاہلیت اور اسلام کے جو اشعار تم نے کہے ہیں مجھے سناؤ، تو انہوں نے کہا: میں نے اس کے بدلہ سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران اختیار کرلی ہے اور اغلب عجلی سے کہا: مجھے شعر سناؤ تو انہوں نے کہا:

آپ رجز یہ اشعار سننا چاہتے ہیں یا قصیدہ، آپ نے موجودہ بہترین چیز کا مطالبہ کیا ہے، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف جواباً لکھا، اغلب کے وظیفہ سے پانچ سو درہم کم کردو، اور لبید کے وظیفہ میں اضافہ کردو، تو اغلب نے حضرت عمر کی طرف سفر کیا، اور کہا: کیا اگر میں آپ کی بات مانوں پھر بھی آپ مجھے کم دیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: کہ اغلب کو پانچ سو درہم جو تم نے کم کردیئے تھے وہ واپس کردو اور لبید کے عطیہ میں اضافہ برقرار رکھو۔ ابن سعد

۸۹۳۶..... ربعی بن خراش سے روایت ہے کہ غطفان کا ایک وفد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے ان لوگوں سے پوچھا: تم میں سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ انہوں نے کہا: امیرالمؤمنین! آپ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے:

میں نے قسم کھائی اور تیرے لیے کوئی شک کی چیز نہیں چھوڑی، اللہ تعالیٰ کے سوا آدمی کے لیے کوئی گزرگاہ نہیں، تو ایسے بھائی سے سبقت لے جانے والا نہیں، جس کی پراگندگی کو تو جمع نہیں کرتا، کونسے مہذب لوگ؟

لوگوں نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے؟ صرف سلیمان، جب بادشاہ نے اسے کہا، لوگوں میں کھڑا ہوجا اور انہیں بڑے پہاڑ سے ڈانٹو، لوگوں نے کہا: نابغہ آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے۔

میں تیرے پاس (تھوڑے کپڑوں میں گویا) ننگا ہوکر آیا، اور جو چند کپڑے تھے وہ بھی بوسیدہ ہیں، ایک ڈر کی بنا پر کہ میرے بارے کئی گمان ہو رہے ہیں میں نے دیکھا کہ امانت میں خیانت نہیں ہوئی، اسی طرح نوح خیانت نہیں کرتا تھا۔

لوگوں نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا اس کا کہنے والا کون ہے جو کہتا ہے: میں (آئندہ) کل کے لیے اناج رکھنے والا نہیں، کل کے بچاؤ کے خوف سے ہر کل کے لیے اناج ہے، ہم نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا: نابغہ تمہارا سب سے بڑا شاعر اور سب سے زیادہ شعر سے واقف ہے۔

ابن ابی الدنیا والدینوری والشیرازی فی الالقاب، ابن عساکر ورواہ وکیع فی الغرر وابن جریر وابن عساکر

۸۹۳۷..... امام شعبی رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ سائب سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: بسا اوقات حضرت عبداللہ بن مسعود کے دروازے پر قریش کے کچھ مرد بیٹھ جاتے، جب مال فئی (بغیر جنگ) کے مفتوح قوم سے حاصل ہونے والا مال آتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: اٹھو (اور اپنا حصہ لو) اس لیے کہ جو بچ گیا وہ شیطان کے لیے ہے، پھر جس کے پاس سے گزرتے اسے اٹھا لیتے، فرماتے ہیں، آپ اسی

کام میں مشغول تھے کہ کسی نے کہا: یہ بنی الحسحاس کا غلام ہے جو شعر کہتا ہے: آپ نے اسے بلا کر کہا: تم نے کیا اشعار کہے ہیں تو اس نے کہا:
سلیمی کو چھوڑ دے اگر چہ تو کل کے لیے تیار ہو، بڑھاپا اور اسلام آدمی کو روکنے والا کافی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بس بس، تو نے سچ کہا۔ بخاری فی الادب

۸۹۳۸..... ابن سیرین سے روایت ہے کہ سحیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اپنا قصیدہ انہیں سنایا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر آپ بڑھاپے سے پہلے اسلام لے آتے تو میں آپ کو انعام دیتا۔ عمر ابن شبہ والا صبھانی فی الاغانی وابن جریر

۸۹۳۹..... ابو حصین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ہی کے لیے اس کی خوبی ہے جو عمیرہ کہتا ہے، چھوڑ دے اگر چہ تو کل کے لیے تیار ہو، بڑھاپا اور اسلام آدمی کو منع کرنے کے لیے کافی ہیں۔ وکیع فی الغرر

۸۹۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ شعراء کو غزل کہنے سے منع کرتے تھے، تو حمید بن ثور نے کہا: اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ مالک کا سفر ہر قسم کے درختوں پر چھکے، میں نے چوڑائی اور لمبائی سے زیادہ سفر کیے، صرف عشبہ اور سحوق نہ جاسکا، تو نہ فیئ ہوتا جسے ہم عشا کے بدلہ حاصل کر سکتے، اور نہ اس کا سایہ دن ڈھلے ہم چکھ سکتے، میں اگر اپنے آپ کو سفر کے تھوڑے سے حصہ سے بہلاؤں تو میرے سامنے راستہ موجود ہے۔ وکیع

۸۹۴۱..... محمد بن سیرین سے روایت ہے فرمایا: لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس شعراء کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: ایک قوم کے پاس علم تھا کوئی علم اس سے زیادہ نہ تھا۔ وکیع

۸۹۴۲..... ابن شہاب سے روایت ہے، حضرت عمر بن خطاب لبید بن ربیعہ کے قصیدہ کو روایت کرنے کی اجازت دیتے تھے جس میں وہ کہتے ہیں
ہمارے رب کا تقویٰ بہترین نفل ہے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے عنقریب ایسا جلد ہوگا، میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، ہدایت یافتہ نرم دل والا وہی ہے جسے بھلائی کے راستوں کی وہ رہنمائی کرائے، اور جسے چاہے گمراہ کرے۔ وکیع

۸۹۴۳..... محمد بن اسحاق اپنے چچا موسیٰ بن یسار سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، فرمایا: تم میں سے، ابو اللحام تغلبی کے اشعار کسے یاد ہیں؟ تو آپ کو کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، تھوڑی دیر بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آ گئے، تو انہوں نے آپ کو ابو اللحام کے اشعار سنائے۔

اے میرے دونوں دوستو! مجھے زمانہ کی طرف واپس کر دو، میں سمجھتا ہوں کہ زمانہ نے پہلے زمانوں کو ختم کر دیا ہے، گویا اموات نے مجھ پہ حملہ کر دیا ہے اور (میری) قبر کی طرف مجھ پر چٹانیں گرا دی ہیں، میں سابقہ بادشاہوں میں سے جو گزر چکے زیادہ عرصہ باقی رہنے والا نہیں، انہیں زمانہ کی مصیبت پہنچی وہ زمانہ جو قتال کرنے والوں کو شکست دے دیتا ہے، قحطان کا بیٹا بھی دور ہو گیا میں اپنے لیے سلامتی کی امید رکھتا ہوں یا اس کے لیے کوئی امیدوار پالوں گا۔

تو حضرت عمر رو پڑے اور ٹھہر کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سارے اشعار سننے کا مطالبہ کرنے لگے۔ وکیع

اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے

۸۹۴۴..... حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے، اور کہنے لگے: امیر المومنین ہمارا ایک نوجوان امام ہے نماز پڑھانے کے بعد جب تک اشعار کا ایک بند نہ پڑھ لے اپنی جگہ سے نہیں اٹھتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں اس کے پاس لے چلو، کیونکہ اگر ہم نے اسے بلایا ہوتا تو وہ ہمارے بارے گمان کرتا کہ ہم نے اس کا کام روک دیا ہے چنانچہ وہ آپ کے ساتھ اٹھے اور اس نوجوان کے پاس آ گئے، انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ نوجوان باہر نکلا، اس نے پوچھا: امیر المومنین! آپ یہاں کیوں آ گئے؟۔ مجھے بتایا ہوتا،

حاضر خدمت ہو جا تا فرمایا: مجھے تمہارے متعلق ایک ناگوار خبر ملی ہے، اس نے کہا؛ امیر المؤمنین میں آپ کی ناگواری دور کرنے کی کوشش کروں گا، میرے متعلق آپ کو کیا خبر ملی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم گنگناتے ہو؟ اس نے کہا: وہ ایک نصیحت ہے جس کے ذریعہ میں اپنے آپ کو نصیحت کرتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو! اگر اچھی بات ہوئی تو میں بھی تمہارے ساتھ کہوں گا اور قبیح ہوا تو میں تمہیں منع کردوں گا، تو اس نے کہا: میں اپنے دل کو جب بھی عتاب کرتا ہوں، تو وہ لذتوں میں میری مشقت تلاش کرنے کے لیے لوٹ آتا ہے، مجھے زمانہ اپنی سرکشی میں کھیل کود کرتے دکھائی دیتا ہے، اس نے مجھے تھکا دیا ہے، اے برائی کے دوست! یہ کیا بچپنا ہے، اس طرح کھیل کود میں عمر ختم ہوگئی، وہ جوانی جو مجھ میں ظاہر ہوئی، چلی گئی، جبکہ ابھی تک میں نے اس سے اپنی خواہش پوری نہیں کی، اس کے بعد مجھے فنا ہی کی امید ہے بڑھاپے نے مجھ پر میرا مطلب چھپا دیا ہے، میرے نفس کے لیے ہلاکت ہو میں اسے کسی خوبصورت اور ادب کے کام میں کبھی نہیں دیکھتا۔ اے میرے نفس! نہ تو رہے گا نہ خواہش، اللہ تعالیٰ سے ڈر، خوف اور اندیشہ کر، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر فرمایا: اسی طرح ہر گنگنانے والے کو گنگنانا چاہیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کہتا ہوں۔

اے نفس نہ تو رہے گا اور نہ خواہش، موت کا انتظار کر خوف اور ڈر۔ ابن السمعانی فی الدلائل

۸۹۴۵.... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشعار سیکھا کرو، کیونکہ ان میں قابل تلاش اچھی باتیں اور قابل احتیاط بری باتیں ہوتی ہیں حکماء کے لیے حکمت اور اچھے اخلاق کی رہنمائی ہوتی ہے۔ ابن السمعانی

۸۹۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کلام عرب میں عبد بین کے قول سے مضبوط کوئی قول (شعر) نہیں۔

دنیا نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دیا وہ ایسے مقام میں پہنچ گئے جس میں تبدیلی ہونی چاہیے، کوئی کسی بات سے ناراض ہونے والا ہے کہ دوسرا اسے تبدیل نہیں کرسکتا۔

اور کوئی کسی بات پر راضی ہونے والا ہے کہ دوسرے کے لیے یہ کام تبدیل ہو جاتا ہے بعض دفعہ جس کام کی تمنا کوئی کرتا ہے اسے حاصل کوئی اور کرتا ہے، اور بغیر امید کوئی پریشانی میں مبتلا ہے۔ ابو الولید الباجی فی المواعظ

۸۹۴۷ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو اپنی حمد نہ سناؤں جس میں، میں نے اپنے رب کی تعریف کی ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ حمد کو پسند کرتا ہے۔ مسند احمد، ابو نعیم

۸۹۴۸.... حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی تعریف کی ہے، آپ نے فرمایا: سناؤ اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے آغاز کرو۔ ابن جریر

۸۹۴۹.... انہی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اے نبی اللہ! میں نے اشعار میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی تعریف بیان کی ہے، آپ نے فرمایا: جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے وہ سناؤ اور جس میں میری تعریف کی ہے انہیں رہنے دو، تو میں آپ کو اشعار سنانے لگا، اتنے میں ایک لمبا شخص سر جھکائے داخل ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، جب وہ شخص چلا گیا، تو فرمایا: چلو سناؤ، میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! یہ جو شخص آیا تھا کون تھا؟ اور آپ نے فرمایا تھا ٹھہرو! اور جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اب سناؤ؟ فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہے اسے باطل چیز سے بالکل رغبت نہیں۔ طبرانی فی الکبیر

تشریح:...... جو شخص اس پریشانی میں ہو کہ نبی تو شعر سنے اور عمر کو باطل سے رغبت نہیں، تو اسے چاہیے کہ وہ نبی اور عمر کی ذمہ داریاں بھی خوب سمجھ لے۔

۸۹۵۰.... اعشی مازنی سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا، اور آپ کو یہ اشعار سنائے: اے لوگوں کے مالک اور تمام عرب کے دیانتدار، مجھے ایک سختی اور مصیبت پیش آئی ہے، میں صبح سے نکلا ہوں کہ رجب میں اناج تلاش کروں، تو اس نے لڑائی کر کے اور بھاگ کر میری مخالفت کی ہے، کیا تو نے وعدہ خلافی کی ہے اور تو گناہ سے آلودہ ہوگئی اور یہ (برائیاں) بہت بری غالب چیزیں ہیں جس پر غالب

آجائیں، تو رسول اللہ ﷺ انہیں پڑھنے لگے، اور فرمانے لگے: وہ بہت بری غالب چیزیں جس پر غالب آجائیں۔

عبداللہ بن احمد، ابن ابی خیثمہ والحسن بن سفیان والطحاوی وابن شاهین وابونعیم

۸۹۵۱.....(انس رضی اللہ عنہ) قاضی ابوالفرج المعافی ابن زکریا نے فرمایا: ہم سے ابوبکر محمد بن حسن بن درید ازدی نے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں ہم سے عون بن علی، ان سے اوس بن سمع نے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ علاء بن یزید حضرمی نے نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہی، تو میں نے ان کے لیے اجازت چاہی، آپ نے اجازت دے دی، جب وہ اندر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے (گھر کی) جگہ صاف کرائی، پھر انہیں بٹھایا، اور دونوں نے کافی دیر باتیں کیں۔

پھر آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم قرآن اچھا پڑھ سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر انہوں نے آپ کو سورۂ عبس سنائی یہاں تک کہ سورہ ختم ہوگئی، اور اس میں ان الفاظ کا اپنی طرف سے اضافہ کیا، وہی ذات ہے جس نے حاملہ کے پیٹ سے ایک دوڑتا ہوا ذی روح نکالا، جو انتڑیوں اور کے درمیان سے نکلتا ہے تو نبی علیہ السلام نے ایک دم اونچی آواز سے کہا: علاء رک جاؤ، سورۃ ختم ہو چکی ہے، پھر فرمایا: علاء کیا تم شعر کی روایت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ کو کچھ اشعار سنائے: کتنے ہی بغض رکھنے والے قبیلے ہیں جن کے دل کو گرفتار کر لیتا ہے، تیرا معمولی سلام، کبھی حرامزادہ بھی بلند مقام پالیتا ہے، اگر وہ شرارت وفساد کی کوشش کریں تو کرم نوازی سے معاف کر دے، اگر وہ تجھ سے کوئی بات چھپائیں تو اس کے بارے میں مت پوچھ، کیونکہ اسے سن کر تجھے اذیت ہوتی، کیونکہ جو بات انہوں تمہارے بعد کہی تو وہ گویا کہی ہی نہیں گئی۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے علاء بڑے اچھے اشعار کہے ہیں تم ان میں دوسروں سے زیادہ ماہر ہو، اشعار میں سے کچھ پر حکمت بھی ہیں، اور بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں، تو ان کے کلام کی مثال گزر چکی ہے۔ ابن النجار

۸۹۵۲.....حضرت (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کو اشعار سناتے اور رسول اللہ ﷺ سن رہے ہوتے تھے۔ وفی المنتخب، طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۳.....حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں سو بار سے زیادہ دفعہ بیٹھا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھتے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے ہوتے اور کبھی کبھار جاہلیت کے موضوع پر گفتگو کرتے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ مسکرا رہے ہوتے تھے۔ ابن جریر طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۴.....حضرت سائب بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو خیبر جاتے ہوئے عامر بن اکوع کو فرماتے سنا، ہمیں اپنی گنگناہٹ سے کچھ سناؤ، تو وہ اونٹ سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کو رجزیہ اشعار سنانے لگے۔ طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۵.....ابوالھیثم بن التیہان عن ابیہ۔

۸۹۵۶.....وائل بن طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اباطل سے واپسی پر مسجد میں تشریف فرما ہوئے، اتنے میں خفاف بن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ ثقفی آگئے اور رسول اللہ ﷺ کو اشعار سنانے لگے:

کتنی اونٹنیاں تاریکی میں ہلاک ہوگئیں جو صحرا کے بے آب وگیاہ (خشک) دور کے جنگل میں تھیں، اس کے چٹیل میدان میں اکیلی بھڑ کا ہٹ نہیں، ایسی نباتات ہے جو زیرہ اور خوشبوؤں سے ملی جلی ہے، میرے پاس خواب میں جنوں میں سے ایک مددگار آیا، مقام وجرہ میں میری جو بیت زمین پر پڑی ہے وہاں کی بات ہے، راتوں رات آپ کی طرف بلاتا ہے پھر وہ خوفزدہ ہو کر کہنے لگا: میں نہیں آؤں گا تو میں ناجیہ نامی اونٹنی پر سوار ہوگیا جسے کوچ نے تکلیف دی، ایک انگارہ ہے جو بلند جگہوں پر بلند ہوتا ہے یہاں تک کہ میں کوشش کرتے کرتے مدینہ پہنچ گیا، تاکہ میں آپ کو دیکھ لوں اور مصائب دور ہو جائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: بعض باتیں جادو کی طرح ہیں اور کچھ اشعار حکمت کی طرح ہیں۔ ابن عساکر

۸۹۵۷.....حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا، پھر فرمایا: تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے کوئی اشعار یاد ہیں، اور ایک روایت میں ہے، کہ کیا تم امیہ کے کچھ اشعار نقل کر سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر میں نے

آپ کو اس کے اشعار سنائے، فرمایا: سو اشعار سنا دیے، آپ نے فرمایا: قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا، اور ایک روایت میں ہے قریب ہے کہ وہ اپنے اشعار میں مسلمان ہو جاتا۔ ابو یعلی و ابن جریر، ابن عساکر

۸۹۵۸......حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلا، ایک دن میں چل رہا تھا کہ میرے پیچھے ایک اونٹنی آ کھڑی ہوئی، میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ہیں آپ نے فرمایا: شرید؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سوار نہ کرلوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یا رسول اللہ) مجھے کوئی تکان اور عاجزی نہیں تھی لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے کی برکت حاصل کرنا چاہتا تھا، آپ نے اونٹنی بٹھائی اور مجھے سوار کرلیا، (راستہ میں) آپ نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: سناؤ، تو میں نے ایک سو اشعار سنائے، آپ نے فرمایا: امیہ بن ابی الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، امیہ بن ابی الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ابن ابی صاعہ وقال غریب، ابن عساکر

۸۹۵۹......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہ شعر دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے توشہ دے کر روانہ نہیں کیا۔ ابن جریر، ابن عساکر

۸۹۶۰......حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اس وقت وہ وہاں کے گورنر تھے، میں جب ان کے پاس گیا تو میں نے کہا: میں تمہیں قریبی رشتہ داری یاد دلاتا ہوں، رشتہ داری سے کوئی نزدیکی نہیں ہوتی جب تک کہ قریب نہ کی جائے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جانتے ہو یہ کس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: ابو احمد بن جحش، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے انہیں کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں، فرمایا: نبی ﷺ نے فرمایا تھا، تو نے سچ کیا۔

ابن عساکر

۸۹۶۱......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، شعر عرب کا دیوان ہے اور یہ عربوں کا پہلا علم ہے سو تم لوگ جاہلیت کے اشعار میں سے اہل حجاز کے شعر اختیار کرو۔ ابن جریر

۸۹۶۲......حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مشرکین نے جب ہماری ہجو کی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں ایسا ہی کہو جیسا وہ تمہیں کہتے ہیں، تو ہم اپنی لونڈیوں کو مدینہ میں اشعار کی تعلیم دینے لگے۔ ابن جریر، ابن عساکر

۸۹۶۳......حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! شعر کے بارے آپ کی رائے کیا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: مؤمن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے گویا انہیں نیزوں سے زخمی کرتے ہو۔ ابن جریر

۸۹۶۴......حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب شعر کے بارے میں جو حکم نازل کرنا تھا نازل کیا، تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے جو حکم نازل فرمایا ہے اسے آپ جانتے ہیں تو آپ کی اس کے بارے کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: مؤمن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے گویا تم انہیں نیزوں سے زخمی کرتے ہو، اور ایک روایت میں ہے گویا تم انہیں ان شعروں کے ذریعہ نیزوں سے زخمی کرتے ہو۔ ابن عساکر

۸۹۶۵......ابو حاتم سجستانی سہل بن محمد، ابو عبیدہ معمر بن المثنی، رؤبۃ بن عجاج ان کے سلسلۂ سند میں روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابو ہریرہ! آپ اس شعر کے بارے کیا کہتے ہیں۔

دو خیالوں نے چکر لگایا اور ایک بیماری کو بھڑکایا، ایک خیال جس کی تو نیت رکھتا ہے اور ایک خیال جسے تو چھپاتا ہے، وہ کھڑے ہو کر تجھے خوف کی وجہ سے دکھانے لگی کہ خنداۃ میں پنڈلی اور ایسا ٹخنا ہو جا جو قریب قریب ہوں۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان جیسے یا انہی الفاظ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدی کی جاتی تھی اور آپ اسے برا نہ سمجھتے تھے۔ ابن عساکر

۸۹۶۶......عجاج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ قصیدہ سنایا جس میں پنڈلی اور ٹخنے کا ذکر ہے تو فرمایا: نبی ﷺ اس قسم

کے اشعار پسند فرماتے تھے۔ ابو یعلی، ابن عساکر

۸۹۶۷..... ابوزید عمر بن شبہ، ابو جری وابوحرب، دوسرا شخص قبیلہ حمیر سے ہے جو حجاج بن باب الحمیری کی اولاد سے ہے، انہیں شرف حاصل ہے یونس بن حبیب، رؤبہ بن عجاج، اپنے والد سے وہ ابوشعثاء سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک حدی خواں حدی کہہ رہا تھا۔

دوخیال چکر لگانے لگے اور ایک بیماری بھڑکا دی ایک خیال کی تو نیت رکھتا ہے اور ایک خیال کو تو چھپاتا ہے، وہ ڈر کے مارے کہ تو خنداۃ میں پنڈلی اور قریب ٹخنا ہو جائے کھڑے ہو کر تجھے دکھانے لگی۔

آپ ﷺ اس پر نکیر نہ فرماتے، ابوزید کا کہنا ہے کہ یہ غلطی ہے کیونکہ یہ شعر عجاج کے ہیں اور عجاج نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد کافی عرصہ بعد یہ شعر کہا ہے درست وہی ہے جو پہلی روایت میں ہے صرف ابوعبیدہ نے یہ کہا ہے: کہ عجاج بن حرہ نے جاہلیت میں یہ اشعار کہے ہیں۔

ابن عدی، ابن عساکر

بعض اشعار میں حکمت ہے

۸۹۶۸..... احمد بن بکر الاسدی سے روایت ہے کہ ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کو جب ان کی فصاحت معلوم ہوئی تو فرمایا: وارے اسدی کیا تو نے قرآن پڑھا ہے باوجود یکہ میں نے دیکھا تم بڑے فصیح ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں لیکن میں نے شعر کہے ہیں آپ مجھ سے وہ سن لیں، آپ نے فرمایا: کہو! تو انہوں نے کہا:

تیرا ادنیٰ سلام بہت سے کینہ ور قبیلوں کے دل قید کر لیتا ہے کیونکہ کبھی کبھی حرام زادے بلند مقام پہنچ جاتے ہیں، اگر وہ برائی کا اظہار کریں تو تو بھی اسی جیسی برائی کا اعلان کر، اور اگر وہ تجھ سے کوئی بات چھپائیں تو اس کے بارے سوال نہ کر، وہ بات جسے سن کر تجھے تکلیف ہو، گویا وہ ایسی بات جو انہوں نے تیرے بعد کہی، کہی ہی نہیں ہے۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: بعض اشعار پر حکمت اور بعض باتیں جادو کا سا اثر رکھتی ہیں، پھر آپ نے انہیں پڑھا، کہو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، تو انہوں نے اس میں اضافہ کیا، جو گھات پر کھڑا ہے اس سے کوئی نہیں بچ سکتا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: رہنے دو، یہ سورۃ پوری اور مکمل ہے۔

مر برقم: ۸۹۵۱

جبرائیل علیہ السلام کی تائید

۸۹۶۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احزاب کا دن تھا اور اللہ تعالیٰ نے کفار کو ان کے غصہ میں واپس کر دیا انہیں کچھ مال ومتاع نہ مل سکا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ تو حضرت کعب نے کہا: میں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: کیا تم اچھی طرح شعر کہہ سکتے ہو؟ تو حضرت حسان بن ثابت بولے میں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تو تم ہی ان کی ہجو کرو روح القدس تمہاری اعانت کرے گا۔ ابن جریر

۸۹۷۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: عربوں نے اس قصیدہ سے سچا قصیدہ نہیں کہا:

جو چیز اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہے باطل ہے۔ ابن جریر

۸۹۷۱..... مقدام بن شریح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ کوئی شعر دہراتے تھے؟ آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے تیار نہیں کیا۔

ابن عساکر، ابن جریر۔ مر برقم ۸۹۵۹

۸۹۷۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ شعر دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے توشہ نہیں دیا۔

ابن جریر

۸۹۷۳..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن انیس اپنی والدہ سے جو حضرت کعب بن مالک ﷺ کی بیٹی ہیں نقل کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں وہ شعر کہہ رہے تھے، جب آپ کو دیکھا تو چپ سے ہوگئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ حضرت کعب نے کہا: میں شعر پڑھ رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو، یہاں تک کہ وہ اس شعر کو پڑھتے ہوئے جارہے تھے

ہم ہر مشکل اور بھنور میں اپنی اصل کی طرف سے قتال کرتے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو کہ ہم اپنی اصل کی طرف سے لڑتے ہیں بلکہ ہم اپنے دین کی طرف سے لڑتے ہیں۔

ابن جریر، عبدالرزاق

۸۹۷۴..... معمر زھری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک راجز (بہادری کی شاعری کرنے والا) نبی ﷺ کے سامنے شعر کہہ رہا تھا، جب وہ شہید ہوگئے تو ان کا بیٹا سواری سے اترا اور کہا: یارسول اللہ میں آپ کے لیے اشعار کہوں گا (کیا اجازت ہے؟) آپ نے فرمایا: ہاں، حضرت عمر نے کہا: سوچ لو کیا کہتے ہو، تو اس نے کہا: میں کہتا ہوں، (اللہ کی قسم!) اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے، حضرت عمر نے کہا: تم نے سچ کہا، (نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے) حضرت عمر نے کہا: تو نے سچ کہا، (سو ہم) پر سکینہ نازل فرما، اور جب ہم دشمن سے ملیں تو ہمارے قدم جمائے رکھ، مشرکوں نے ہم پر ظلم کیا، جب وہ کہتے ہیں کفر کرو تو ہم انکار کردیتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: کون ایسا کہتا ہے؟ کہا: یارسول اللہ یہ بات میرے والد نے کہی ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کررہے ہیں کہ مبادا انہوں نے اپنے آپ کو قتل کیا ہو، آپ نے فرمایا: ہرگز ایسی بات نہیں، وہ جہاد کرتے ہوئے فوت ہوئے ان کے لیے دہرا اجر ہے، زھری فرماتے ہیں: انہوں نے ایک مشرک پر وار کیا تو ان کی تلوار ان پر آ گئی یوں وہ شہید ہوگئے۔

شعر کے ذیل میں

۸۹۷۵..... (عمر رضی اللہ عنہ) سماک سے روایت ہے کہ نجاشی یعنی قیس بن عمر اور حارثی نے بنی عجلان کی ہجو کی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی، حضرت عمر نے فرمایا: اس نے تمہارے بارے میں جو کچھ کہا وہ سناؤ!

اللہ تعالیٰ جب کمینے اور گھٹیا لوگوں سے دشمنی کرے گا تو وہ بنی عجلان سے دشمنی کرے گا جو ابن مقبل کا گروہ۔

حضرت عمر نے فرمایا: اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر ظالم ہے تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی، انہوں نے کہا: اس نے یہ بھی کہا ہے:

اس کا قبیلہ کسی ذمہ داری میں بدعہدی نہیں کرتا، اور لوگوں پر رائی برابر بھی ظلم نہیں کرتے، تو حضرت عمر نے فرمایا: کاش! خطاب کی اولاد ایسے کہتی، انہوں نے کہا: اس نے کہا ہے: وہ شام کے وقت ہی گھاٹ پر آتے ہیں جب پانی پینے والے ہر گھاٹ سے واپس ہونے لگتے ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ اس واسطہ کے بھیڑ کم ہو، انہوں نے کہا: اس نے کہا ہے:

نقصان دہ کتے ان کے گوشت سے نفرت کرتے ہیں، اور کعب، عوف نیشل کا گوشت کھاتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قوم نے اپنے مردوں کو بچالیا انہیں ضائع نہیں کیا۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۹۷۶..... محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اصحاب محمد ﷺ میں شعراء عبداللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت اور کعب بن مالک تھے۔ ابن عساکر

۸۹۷۷..... محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ مشرکین کے تین گروہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی، عمرو بن العاص، عبداللہ بن الزبعری، ابو سفیان بن عبدالمطلب، تو مہاجرین نے کہا: یارسول اللہ! آپ حضرت علی کو حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ ہماری طرف سے اس قوم کی ہجو کریں؟ تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی یہاں نہیں ہیں، جب اس قوم نے اللہ تعالیٰ کے نبی کی مدد اپنے ہاتھوں اور اپنے ہتھیاروں سے کی ہے تو اپنی زبانوں سے اس کی مدد کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

تو انصار نے کہا: حضور ﷺ ہماری مراد لے رہے ہیں، تو وہ لوگ حسان بن ثابت کے پاس آئے اور ان سے یہ بات ذکر کی وہ چلتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے، اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے میری ایک بات کے بدلہ صنعاء سے بصری تک کا علاقہ ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہی اس کے اہل ہو، تو انہوں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے قریش کے نسب کا علم نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے ان کا نسب بتاؤ! اور ان کے عیوب اچھی طرح اسے بتاؤ، تو حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ، اور کعب بن مالک نے ان کی ہجو کی۔

ابن سیرین فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار جا رہے تھے اور اسے اپنی مہار کا پھندا لگا تو اس نے اپنا سر کجاوہ کے اگلے حصہ کے پاس رکھ دیا، تو آپ نے فرمایا: کعب کہاں ہے؟ حضرت کعب نے کہا: میں یہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا اسے پکڑو! اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: شعر سناؤ تو انہوں نے کہا:

ہم نے تہامہ اور خیبر سے ہر شک دور کردیا، پھر ہم نے تلواریں جمع کیں، ہم ان کا امتحان لیتے ہیں اگر وہ بول سکتی تو کہتی: اس کا کاٹ دوس یا ثقیف ہیں، انہوں نے پورا قصیدہ پڑھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے یہ ان کے لیے تیر پھینکنے سے زیادہ سخت ہے، ابن سیرین نے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ قبیلہ دوس حضرت کعب کے اس قصیدہ کی وجہ سے مسلمان ہوگیا۔ ابن جریر

غیبت

۸۹۷۸..... حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، وہاں ایک مردار کی بدبو اٹھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مؤمنوں کی غیبت کرتے ہیں۔ ابن النجار

تشریح:..... یہاں ایک حسی چیز کے ذریعہ سے غیر معروف چیز کو سمجھایا۔

قابل رخصت غیبت

۸۹۷۹..... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاجر کے (حق میں غیبت) حرام نہیں۔ ابن ابی الدنیا، مر برقم ۸۰۷۵

تشریح:..... جو اللہ تعالیٰ کی حرمت کی حفاظت نہ کرے تو اس کی حرمت کیسے برقرار ہے!؟

۸۹۸۰..... ابوعبدالرحمٰن احمد بن مصعب المروزی، جارود ابن زید، بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو؟ اس کی برائی بیان کرو تاکہ لوگ اسے پہچان لیں، ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے جارود سے کہا: آپ کے علاوہ یہ حدیث کسی نے روایت نہیں کی، تو انہوں نے کہا: تمہیں حسن بصری کا قول معلوم ہے؟ میں نے کہا: ان کا قول کیا ہے؟ کہا: ہم سے روح بن مسافر نے یونس سے حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ ان کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ ہوا تو آپ نے اس کی غیبت کی، لوگوں نے کہا: ابو سعید! ہمیں لگتا ہے کہ آپ نے اس شخص کی غیبت کی ہے؟ آپ نے فرمایا: بدو! اگر میں نے کسی صاحب حیثیت کی غیبت کی ہوتی تو غیبت ہوتی، جو شخص گناہوں کا اظہار کرے اور انہیں چھپائے نہیں تو تمہارا اس کا ذکر (بد) کرنا نیکی ہے جو لکھی جاتی ہے اور جو گناہ کرکے لوگوں سے چھپائے تو اس کا ذکر (بد) تمہارے لیے غیبت ہے۔ بیہقی فی الشعب

۸۹۸۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا، تو ایک شخص نے کہا: کیا تم اس کی غیبت

کر رہے ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حیا کی چادر اتار دے اس کی غیبت (کا گناہ) نہیں۔ ابن النجار مر برقم: ۸۰۷۲

۸۹۸۲......حسن بصری سے روایت ہے تین آدمیوں کی غیبت حرام نہیں، وہ فاسق جو اپنے فسق کا اظہار کرے، ظالم بادشاہ (یا حکمران، گورنر) وہ بدعتی جو بدعت کا اعلان واظہار کرے۔ بیهقی فی الشعب مر برقم، ۸۰۶۸

۸۹۸۳......حسن بصری سے روایت ہے کہ بدعتی کی غیبت (کا گناہ) نہیں۔ بیهقی فی الشعب

بری بات

۸۹۸۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بری بات کہنے اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر (کے شریک) ہیں۔

بخاری فی الادب، ابو یعلی

کلمات کفر

۸۹۸۵......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق ایک شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا، یہاں تک کہ جب اس کی رونق دیکھی جائے گی، اور وہ اسلام کا مددگار ہوگا جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے چھوڑ دے گا اور اس سے جدا ہو جائے گا، اور اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دے گا، اپنے پڑوسی کے خلاف تلوار لے کر بغاوت کرے گا، اسے شرک کی تہمت لگائے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں سے شرک کا حقدار کون ہوگا تہمت زدہ یا تہمت لگانے والا؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تہمت لگانے والا۔ ابو نعیم

۸۹۸۶......عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے نکلا، آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ کو، اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس مدینہ والوں کو شرک سے بری کیا ہے، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ ستارے انہیں گمراہ کر دیں گے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ستارے انہیں کیسے گمراہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر بارش کرے گا، وہ کہیں ہمیں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ملی۔ ابن جریر

جھوٹ

۸۹۸۷......قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: تم لوگ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کو جدا کرنے والا ہے۔ سفیان بن عیینہ مر برقم: ۸۲۰۶ / ۸۲۲۲

۸۹۸۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مؤمن کے لیے اتنا جھوٹ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

مسلم، بیهقی فی الشعب

۸۹۸۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۸۹۹۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور باوجود غالب ہونے کے جھگڑا ترک کر دے۔ الشیرازی

۸۹۹۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ جہنم کا راستہ بتاتا ہے۔ ابن عساکر

۸۹۹۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جھوٹی بات کہنے والا اور وہ جو اس کی رسی کو کھینچتا ہے دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت

مومن جھوٹ نہیں بولتا

۸۹۹۳ ..... (مسند عبداللہ بن جراد بن المنفق العقیلی رضی اللہ عنہ) ابن عساکر نے کہا: کہا جاتا ہے کہ انہیں صحبت حاصل ہے، ابن ابی الدنیا، اسمٰعیل بن خالد بن سلیمان المروزی، یعلی بن اشدق، عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! کیا مؤمن جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ خطیب فی المتفق

۸۹۹۴ ..... ابن جریر، عمر بن اسمٰعیل همدانی، یعلی بن اشدق عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! کیا ایماندار جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسا کبھی ہوسکتا ہے، عرض کیا: کیا مؤمن زنا کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں اگرچہ ابوالدرداء ناپسند سمجھے، عرض کیا: کیا مؤمن جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جھوٹ وہی گھڑتا ہے جو ایمان نہیں رکھتا، بندہ کوئی لغزش کرتا ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے (اللہ تعالیٰ کے حضور) توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

۸۹۹۵ ..... ابن عساکر، ابوالقاسم ابن سمرقندی، ابوالحسن بن سعد عیسیٰ بن علی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن ھانی، سعید بن عبدالحمید بن جعفر النصاری، ابوزیاد یزید بن عبداللہ من بنی عامر بن صعصعہ سے روایت کرتے سنا، انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اللہ کے نبی! کیا مؤمن زنا کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کبھی ایسا ہوسکتا ہے، عرض کیا: کیا جھوٹ بول سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، جونہی آپ نے یہ بات فرمائی اس کے بعد فرمایا: جھوٹ وہی گھڑتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

۸۹۹۶ ..... حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تم لوگ جھوٹی باتیں نقل کرنے والوں سے بچنا، جھوٹ سنجیدگی اور مزاح میں بہتر نہیں، آدمی اپنے بچہ سے کوئی ایسا وعدہ نہ کرے جسے پورا نہ کرتا ہو، خبردار جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

سچ نیکی کی راہ دکھاتا اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے سچے کو کہا جاتا ہے اس نے سچ کہا اور نیکی کی، اور جھوٹے کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا، خبردار بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے اور بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن جریر

۸۹۹۷ ..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: آگ خشک درخت میں اتنا فساد نہیں کرتی جتنا جھوٹ تم میں سے کسی کی مروت د بہادری کا نقصان کرتا ہے، سو تم جھوٹ سے بچو اور سنجیدگی اور مزاح میں اسے چھوڑ دو۔ الدینوری

۸۹۹۸ ..... حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ (لوگ یعنی صحابہ) ہنسی مذاق اور سنجیدگی میں جھوٹ کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

ابن جریر

جھوٹ کی رخصت کے مقامات

۸۹۹۹ ..... (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: مجھے اس بات سے خوشی نہیں مجھے جو توریہ کی باتیں معلوم ہوں ان کے بدلہ مجھے میرے اہل وعیال کی طرح مل جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۰۰۰ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: توریہ میں وہ باتیں ہوتی ہیں جو آدمی کو جھوٹ سے لاپروا کردیتی ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ وھناد وابن جریر، بیھقی

۹۰۰۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر کے ساتھ ان کی اونٹنی پر سوار ہوئے، فرمایا: ابوبکر لوگوں کو اس کے بارے میں بتاؤ، اس لیے کسی نبی کے مناسب نہیں کہ وہ جھوٹ بولے، تو راستہ میں لوگ آپ سے پوچھنے لگے: آپ کون ہیں؟ فرمایا: کسی چیز کا طالب ہوں اسے طلب کرتا ہوں، پوچھا آپ کے پیچھے کون ہے؟ کہا: ایک رہنما ہے جو مجھے راستہ بتاتا ہے۔

الحسن بن سفيان والديلمي

۹۰۰۲...... حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ تین چیزوں کے علاوہ جھوٹ کی اجازت دیتے ہوں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، میں اسے جھوٹ شمار نہیں کرتا، وہ شخص جو لوگوں کے درمیان اصلاح کرے، وہ جھوٹی بات صرف اصلاح کی غرض سے کرتا ہے، وہ شخص جو جنگ میں جھوٹی بات کرتا ہے، اور خاوند اپنی عورت سے اور عورت اپنے خاوند سے کوئی جھوٹی بات کرے۔ ابن جرير

کذب کے ذیل میں

۹۰۰۳...... ابراہیم نخعی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معذرت کرنے سے بچا کرو کیونکہ اس میں اکثر باتیں جھوٹ ہوتی ہیں۔

هناد، مصنف ابن ابی شيبه

۹۰۰۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں اپنے بھائی عبدالرحمٰن کے سر سے جوئیں نکال رہی تھی، اور میں ایسے ہی اپنے ناخن پھیر رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! ٹھہرو! کیا تمہیں پتہ نہیں یہ انگلیوں کا جھوٹ ہے۔

الديلمي وفيه مسلمه بن علي متروك، مر برقم: ۸۲۲۷

لعن طعن

۹۰۰۵...... ابوعثمان سے روایت ہے فرمایا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر بیٹھے جا رہے تھے کسی نے لعنت کی، آپ نے فرمایا: یہ لعنت کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص ہے، آپ نے فرمایا: تو اور تیرا اونٹ ہم سے پیچھے ہو جائیں، ہمارے ساتھ لعنت کردہ سواری نہیں چل سکتی۔ مصنف ابن ابی شيبه

۹۰۰۶...... قتادہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغوض ہے جو زیادہ لعن طعن کرنے والا ہو۔ ابن المبارك

۹۰۰۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والوں پر لعنت کی گئی۔ بخاری في الادب

۹۰۰۸...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی پر لعنت نہ کرو، کیونکہ لعنت کرنے والے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ قیامت کے روز صدیق ہو۔ ابن عساكر

۹۰۰۹...... حضرت جرموز ہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کریں؟ فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم زیادہ لعنت کرنے والا نہ ہونا۔ مسند احمد، بخاری في التاريخه والبغوی والباوردی وابن السكن وابن منده وابن قانع، طبرانی في الكبير وابونعيم

مدح سرائی

۹۰۱۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا (سامنے) تعریف کرنا (جس کی تعریف کی جائے اسے) ذبح کرنا ہے۔

مصنف ابن ابی شيبه، مسند احمد، ابن ابی الدنيا في الصمت

۹۰۱۱..... ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور آ کر سلام کیا، اس کے سامنے لوگوں میں سے کسی نے اس کی تعریف کی، تو حضرت عمر نے فرمایا: تم نے اس کی (کمر) توڑ دی اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے تم اس کے سامنے اس کے دین کی تعریف کرتے ہو؟ مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری فی الادب

۹۰۱۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا: اے ہم میں بہترین اور ہمارے بہترین بیٹے! ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے! آپ نے فرمایا: ایسے کہو جیسے میں تمہیں کہہ کر پکارتا ہوں، شیطان تمہیں بہکانے نہ پائے، مجھے اسی مرتبہ میں رکھا کرو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ابن النجار

۹۰۱۳..... (جابر بن طارق رضی اللہ عنہ) حکیم بن جابر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی تعریف کی، یہاں تک کہ اس کی باچھیں تر ہوگئیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: کم گوئی کو اختیار کرو، شیطان تم پر مسلط نہ ہو، کیونکہ گفتگو کو ٹکڑے ٹکڑے میں کرنا شیطانی طریقہ ہے۔

الشیرازی فی الالقاب وفیہ بکر بن خنیس متروک

تشریح:..... یعنی تکلف سے گفتگو کرنا، جس میں تکبر کی آمیزش ہو۔

۹۰۱۴..... محجن ابن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا (اسی حالت میں) ہم مسجد آئے، آپ نے (وہاں) ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، فرمایا: یہ شخص کون ہے؟ میں نے کہا: یہ فلاں شخص ہے جو یہ کام کرتا ہے، اور میں نے اس کی تعریف کی، آپ نے فرمایا: اسے نہ سناؤ، ورنہ تم اسے ہلاک کردو گے۔ ابن جریر، طبرانی فی الکبیر

۹۰۱۵..... حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے اک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا، اور مدح میں انتہائی مبالغہ کر رہا تھا، تو آپ نے فرمایا: تم نے اسے ہلاک کردیا یا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔ ابن جریر

۹۰۱۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص نے پکارا، آپ نے جب اسے جواب دیا تو وہ بولا کیا آپ کو معلوم نہیں میری تعریف زینت اور میری مذمت بری ہے۔ ابن عساکر

مباح تعریف

۹۰۱۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں کسی ایسے شخص کو ملامت نہیں کرتا جو دو خصلتوں کے وقت اپنی نسبت کرے، اپنے گھوڑے کو دوڑاتے وقت اور قتال کے وقت، اور یہ اس وجہ سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا گھوڑا دوڑایا تو وہ (سب سے) آگے نکل گیا، آپ نے فرمایا: یہ تو سمندر ہے، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تلوار چلا رہے تھے، فرمایا: اس (وار) کو برداشت کر میں عاتکہ کا بیٹا ہوں آپ نے اپنی ان دادیوں کی طرف نسبت کی جو بنی سلیم سے تعلق رکھتی تھیں۔ ابن عساکر

مزاح

۹۰۱۸..... لیث بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ مزاح کو مزاح کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: اس لیے کہ یہ حق سے دور ہوتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

اچھا مزاح

۹۰۱۹..... صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کھجوریں لے کر آئے، تو میں بھی نبی ﷺ کے

ساتھ بیٹھ کر کھانے لگا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا آپ صہیب کو نہیں دیکھتے وہ کھجوریں کھا رہا ہے جبکہ اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں؟ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں اپنے حصہ کی صحیح آنکھ سے کھا رہا ہوں۔ الزبیر بن بکار، ابن عساکر

۹۰۲۰..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ قباء میں تشریف رکھتے تھے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ کے سامنے کھجوریں پڑی ہوئیں تھیں، اور مجھے راستہ میں آنکھ کی تکلیف ہوگئی تھی، مجھے سخت بھوک لگی، میں بھی کھجوریں کھانے لگا، حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ صہیب کو نہیں دیکھتے اس کی آنکھ دکھ رہی ہے اور وہ کھجوریں کھا رہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں آنکھوں کی تکلیف ہے اور تم کھجوریں کھا رہے ہو؟ تو صہیب ؓ نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنی صحیح آنکھ کی جانب سے کھا رہا ہوں تو حضور ﷺ ہنس پڑے۔ ابن عساکر

۹۰۲۱..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے کھجوریں پڑی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، کھاؤ! میں ایک کھجور لے کر کھانے لگا، (میری آنکھوں کی طرف دیکھ کر) آپ نے فرمایا: تم کھجوریں کھا رہے ہو جبکہ تمہیں آنکھوں کی تکلیف ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دوسری جانب سے چبا رہا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔ الرویانی، ابن عساکر

مزاح کے ذیل میں

۹۰۲۲..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں حضرت ابوبکر الصدیق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تجارت کی غرض سے نکلے آپ کے ساتھ سویبط اور نعمان بھی تھے، نعمان نے (سویبط سے) کہا: سویبط مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھلاؤ! تو انہوں نے کہا: حضرت ابوبکر کے اترنے تک انتظار کرو، تو انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کیا، پھر جب انہوں نے پڑاؤ کیا تو نعمان (قریبی) کچھ بدوؤں کے پاس گئے، ان سے کہا: میں تمہارے ہاتھ اپنا غلام بیچنا چاہتا ہوں، اگر وہ تمہیں یہ بتائے کہ میں آزاد ہوں تو تم تصدیق نہ کرنا، چنانچہ انہیں چند اونٹنیوں کے عوض بیچ کر چلتے بنے، وہ لوگ سویبط کے پاس آئے، اور کہنے لگے ہم نے تمہیں خرید لیا ہے، انہوں نے کہا: میں تو آزاد ہوں، وہ ان کی بات پر متوجہ ہوئے، وہ انہیں لے گئے اور نعمان کو اونٹنیاں دے دیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو فرمایا: سویبط کہاں ہے؟ کہا میں نے تو اللہ کی قسم اسے بیچ دیا ہے، کہا: کیا تم درست کہہ رہے ہو؟ کہا: جی ہاں، اور یہ ان کی قیمت ہے جو اونٹنیوں (کی شکل میں) ہیں، فرمایا: میرے ساتھ آؤ، چنانچہ وہ حضرت ابوبکر کے ساتھ ان کے پاس گئے، حضرت ابو بکر (برابر گفتگو کرتے رہے) یہاں تک انہیں چھڑا لیا، اور وہ اونٹنیاں واپس کر دیں، پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اس واقعہ سے ہنس پڑے۔ الرویانی وابن مندہ، ابن عساکر

جھگڑا

۹۰۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بندہ جب تک باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا اور مزاح میں بھی جھوٹ نہ چھوڑے تو وہ ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا۔ ابن زمنین

۹۰۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بندہ باوجود حق پر ہونے کے لڑائی اور مزاح میں جھوٹ چھوڑے تو وہ ایمان کی حقیقت پالے گا، اور اگر وہ چاہے تو غالب آجائے۔ خشیش بن اصرم

۹۰۲۵..... (انس رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن یزید بن آدم سلمی دمشقی، فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت ابوالدرداء، ابوامامہ باہلی، انس بن مالک نے روایت کیا۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ہم دین کے بارے بحث کر رہے تھے، نبی ﷺ سخت غضبناک ہوئے، کہ ایسے غصہ کبھی نہ ہوئے تھے، پھر فرمایا: ٹھہرو ٹھہرو! اے امت محمد (ﷺ) اپنے اوپر جہنم کی آگ نہ بھڑکاؤ، پھر فرمایا: کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا تمہیں

اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تم سے پہلے لوگ اسی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

پھر فرمایا: جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں بھلائی بہت کم ہے، اس کا فائدہ بہت تھوڑا ہے، یہ بھائیوں میں عداوت پیدا کرتا ہے، جھگڑے کے فتنہ سے انسان محفوظ نہیں رہ سکتا، اس کی حکمت سمجھ نہیں آتی، (بحث مباحث میں) جھگڑے کو ترک کردو کیونکہ اس سے شک پیدا ہوتا ہے اور عمل باطل ہو جاتا ہے، جھگڑے کو چھوڑ دو، تمہارے لیے اتنا گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو، جھگڑے کو ترک کردو، کیونکہ ایماندار جھگڑتا نہیں، جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑنے کا خسارہ پورا ہو گیا، جھگڑا چھوڑ دو، کیونکہ میں تین گھروں کا جنت میں ذمہ دار ہوں، سب سے نچلے، درمیان اور اوپر والے حصہ میں، اس شخص کے لیے جو باوجود سچے ہونے کے جھگڑا چھوڑ دے۔

جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ میں قیامت کے روز جھگڑالو کی شفاعت نہیں کروں گا، جھگڑا چھوڑ دو، کیونکہ مجھے میرے رب نے بہتوں کی عبادت اور شراب نوشی کے بعد سب سے پہلے جھگڑے سے روکا، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ شیطان اس بات سے تو ناامید ہو چکا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، البتہ وہ تمہیں بھڑکانے پر راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑنا ہے، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ بنی اسرائیل میں اکہتر فرقے اور جماعتیں بنیں، سب کے سب گمراہ ہیں مگر صرف سواد اعظم ہدایت پر ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ سواد اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑتا نہیں اور جو اس راستہ کو اختیار کرلے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اہل توحید میں سے کسی کی، کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرے۔

پھر فرمایا اسلام کی ابتداء انوکھی ہوئی اور وہ پھر انوکھا واجنبی ہو کر لوٹے گا، تو (دین پر عمل کی وجہ سے) ناآشنا لوگوں کے لیے خوشخبری ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ناآشنا لوگ کون ہیں؟ جو لوگوں کی (دین میں) خرابیوں کو درست کرتے اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑتے نہیں اور اہل توحید میں سے کسی کی، کسی گناہ کی بنا پر تکفیر نہیں کرتے۔ الدیلمی، ابن عساکر وقال وقال مسند احمد، عبداللّٰہ بن یزید بن آدم احادیثہ موضوعہ وقال ابراھیم بن یعقوب السعدی: احادیثہ منکرہ اعوذ باللّٰہ ان اذکر رسول اللّٰہ علیہ وسلم فی حدیثہ.

۹۰۲۶..... سلمہ بن وردان، مالک بن اوس بن حدثان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے، رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا واجب ہو گئی، تو صحابہ کرام نے کہا: یا رسول اللہ! کیا چیز واجب ہو گئی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے باطل پر ہوتے ہوئے جھوٹ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک گھر بنائیں گے اور جس باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر بنائیں گے۔ ابن مندہ، ابو نعیم

۹۰۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں کے جھگڑوں سے بچو کیونکہ ان کی دو ہی قسمیں ہیں، یا کوئی عقلمند تمہارے خلاف مکر کرے گا یا کوئی جاہل تمہارے ذمہ وہ بات لگا دے گا جو تم میں نہیں ہوگی، یاد رکھو گفتگو مذکر ہے اور جواب مؤنث اور جہاں مذکر ومؤنث جمع ہو جائیں وہاں اولاد کا ہونا ضروری ہے پھر یہ اشعار پڑھتے۔

..... جو جواب سے بچا اس کی عزت محفوظ ہو گئی، جس نے لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھا اس نے اچھا کام کیا، جو لوگوں سے ڈرا لوگ اس سے ڈریں گے، اور جس نے لوگوں کو حقیر جانا وہ ہرگز اس سے نہیں ڈریں گے۔ بیھقی فی الشعب مر برقم: ۸۴۸۹

۹۰۲۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر جھگڑالو کی تکفیر کرنا دو رکعتوں کا ثواب (رکھتا) ہے۔ ابن عساکر مر برقم: ۷۹۳۰

تشریح:..... ایسا شخص جس کا مشغلہ ہی شرعی مسائل لے کر ان پر غلط نظریہ سے بحث کرنا ہو جس سے لوگوں کے ایمان میں فتور کا خطرہ ہو۔

فضول باتیں

۹۰۲۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کا ایک ساتھی فوت ہو گیا، لوگوں نے کہا اسے جنت مبارک ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس کا کیا علم؟ شاید اس نے لایعنی بات کی ہو یا ایسی چیز سے منع کیا ہو جس سے اس کا نقصان نہ تھا۔ ابن جریر

۹۰۳۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے اس نے کوئی فضول بات کی یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جس

سے اس کا کوئی نقصان نہ تھا۔ ترمذی وقال غریب

۹۰۳۱.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک شخص شہید ہوگیا تو اس پر ایک رونے والی روئی، اس نے کہا: ہائے شہید! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ وہ شہید ہے؟ شاید اس نے کوئی فضول بات کی ہو، یا کسی ایسی زائد چیز میں بخل سے کام لیا ہو جس کا اسے کوئی نقصان نہ تھا۔ العسکری فی الامثال وفیہ عصام بن طلیق، قال ابن معین لیس بشیء

چغلی

۹۰۳۲.....قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردہ شخص کے پاس سے گزرے جسے چغلی کی وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ بیہقی فی کتاب عذاب القبر

۹۰۳۳.....عیسیٰ بن طہمان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ بنی نجار کی دو قبروں کے پاس سے گزرے، اور انہیں چغلی اور پیشاب میں بے احتیاطی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا آپ نے ایک شاخ لی اور اسے چیر کر ایک ٹکڑا اس قبر پر اور ایک اس قبر پر لگا دیا پھر فرمایا: جب تک یہ ہری بھری رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ بیہقی فیہ

تشریح:.....علماء نے لکھا یہ عمل حضور ﷺ کے ساتھ خاص تھا آج کل کوئی اس طرح نہیں کر سکتا۔

زبان کے ذیل میں.....گفتگو کے آداب

۹۰۳۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عجمیوں کی زبان بولنے سے بچو! اور ان کی عید کے دن ان کے عبادتخانوں میں داخل ہونے سے گریز کرو، کیونکہ ان پر (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی اور پھٹکار نازل ہوتی ہے۔ ابو القاسم الخرقی فی فوائدہ، بیہقی فی الشعب

۹۰۳۵.....منکدر، محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، عرض کیا: آپ کیسے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر فدا کرے؟ تو آپ نے فرمایا: تم نے اپنا دیہاتی پن (جو دین کے خلاف ہے) نہیں چھوڑا؟

ابن جریر وقال هذا مرسل رواه المنکدر بن محمد عبداهل النقل ممن لایعتمد علی نقله

۹۰۳۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یوں نہ کہو میں پانی بہاتا ہوں بلکہ یوں کہو میں پیشاب کرتا ہوں۔

عربی زبان کی فضیلت

۹۰۳۷.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابو مسلم نصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عربی سیکھو، کیونکہ اس سے عقل پیدا ہوتی ہے اور بہادری میں اضافہ ہوتا ہے۔ ابو القاسم الخرفی فی فوائدہ وابن الرزبان فی کتاب المروۃ بیہقی فی الشعب، خطیب فی الجامع، ورواہ ابن الانباری فی الایضاح من طریق مجاهد عن عمر

۹۰۳۸.....عطا بن ابی رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کے دوران ایک شخص کو فارسی بولتے سنا، آپ نے اس کا کندھا پکڑا اور فرمایا: عربی سیکھنے کی کوشش کرو۔ الخرقی، بیہقی فی الشعب

مختلف ممنوع باتیں

۹۰۳۹.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہتے سنا، جو اللہ تعالیٰ اور فلاں شخص (یعنی محمد ﷺ) چاہے،

آپ نے فرمایا: تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنادیا، بلکہ صرف جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، بیھقی

۹۰۴۰......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے جبکہ وہ بات ہے ہی نہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی بات بتانا چاہتا ہے جو ہے ہی نہیں (ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتی) یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا گناہ ہے۔ عبدالرزاق

۹۰۴۱......اسمٰعیل بن زیاد، جعفر بن محمد، اپنے والد سے وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہلکے سفید رنگ کے خچر پر سوار تھے میں آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اچانک وہ خچر پھسلا میں نے کہا: ابلیس کا ناس ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں پر ہاتھ مارا، اور فرمایا: اس طرح نہ کہو، کیونکہ اس وقت ابلیس اتراتا ہے وہ کہتا ہے: مجھے یاد کر رہا ہے اور اپنے رب کو بھول گیا ہے لیکن بسم اللہ کہا کرو۔ خطیب فی المتفق والمفترق ورجاله ثقات لسکن فیه انقطاع بین محمد بن علی بن الحسین وبین اسامة

۹۰۴۲......حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ علیہ السلام اس وقت بیمار تھے، کہا: مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر فدا کرے آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: زبیر تم نے اپنی اعرابیت نہیں چھوڑی؟ حسن فرماتے ہیں: کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی پر فدا ہو۔ ابن جریر

وقال هذا مرسل واه لا تثبت بمثله حجة في الدين وذلک ان مراسيل الحسن اكثرها صحف غير سماع وانه اذا وصل الاخبار فاكثر روايته عن مجاهيل لايعرفون

۹۰۴۳......(من مسند سعید الانصاری) سعید بن عامر بن حذیم سے روایت ہے، جو شخص کسی کو اس کے نام کے بغیر (کسی اور لفظ سے) پکارے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ ابن عساکر

چھوٹی کتاب حرف ہمزہ ہے

بنجر زمین کو آباد کرنا......از قسم اقوال

کھیتی باڑی اور درخت لگانے کی فضیلت

۹۰۴۴......زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اور عباد اللہ تعالیٰ کے ہیں، جس نے کوئی زمین آباد کی وہ اسی کی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن فضاله بن عبید

۹۰۴۵......(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میرے بندو!، زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے، پھر تمہارے لیے ہے، جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے۔ بیھقی فی الشعب عن طاوس، مرسلاً وعن ابن عباس موقوفاً

۹۰۴۶......بندے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور شہر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں، جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی وہ اسی کی ہے ظالم ہڈی کے لیے اس میں کوئی حق نہیں۔ بیھقی فی السنن عن عائشة

۹۰۴۷......جس نے کسی زمین پر چار دیواری بنالی تو وہ زمین اس کی ہے۔ مسند احمد ابوداؤد، الضیاء عن سمرة

۹۰۴۸......جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کے لیے اس میں کوئی حق نہیں۔

بیھقی فی السنن، مسند احمد، ترمذی عن سعید بن زید

۹۰۴۹......غیر آباد زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے جس نے اسے آباد کیا وہ اسی کی ہے۔ بیھقی فی السنن عن ابن عباس

۹۰۵۰......جس نے کوئی زمین آباد کی، اور اس سے کسی حقدار جگر نے پانی پیا، یا اس سے کوئی عافیت حاصل ہوئی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر لکھے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سلمه

درخت لگانا صدقہ ہے

۹۰۵۱...... جو مسلمان کوئی کھیتی لگاتا ہے یا کوئی درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا کوئی جانور کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔
مسند احمد، ترمذی، بیهقی عن انس

۹۰۵۲...... جس نے کوئی زمین آباد کی تو اسے اس میں اجر ملے گا، یا کوئی عافیت حاصل ہو تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔
مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن جابر

۹۰۵۳...... جس نے وہ زمین آباد کی جو کسی کی نہیں تو وہ اسی کی ہے۔ مسند احمد، بخاری عن عائشة

۹۰۵۴...... جس نے کوئی کھیتی لگائی پھر اس سے کسی پرندے نے کھایا یا کوئی عافیت پہنچی تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، عن خلاد بن السائب

۹۰۵۵...... جس نے کوئی درخت لگایا پھر اس سے کسی آدمی یا اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق نے کھایا تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد عن ابی الدرداء

۹۰۵۶...... اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے پاس کوئی قلم ہو تو اگر کھڑے ہونے سے پہلے اسے لگا سکتا ہو تو لگا دے۔
مسند احمد، بخاری فی الادب، عبد بن حمید عن انس

تشریح:...... کیونکہ ابھی کافی وقت ہوگا فوراً قیامت برپا نہ ہوگی۔

۹۰۵۷...... جو شخص کوئی درخت لگاتا ہے تو جتنا اس کے ساتھ پھل لگتا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر لکھتے ہیں۔ مسند احمد عن ابی ایوب

۹۰۵۸...... جو مسلمان کوئی درخت لگائے پھر اس سے کھایا جائے یا چرایا جائے یا کوئی درندہ کھالے یا کوئی پرندہ کھالے یا اسے کوئی نقصان پہنچائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسلم عن جابر

۹۰۵۹...... جس نے بنجر زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے۔ نسائی عن جابر، ترمذی

۹۰۶۰...... کھجور کے درخت (کے اردگرد) کی قابل حفاظت اتنی جگہ ہے جہاں تک اس کی شاخوں کی لمبائی پہنچے۔
ابن ماجه عن ابن عمرو عن عبادة ابن الصامت

۹۰۶۱...... کنوئیں کی ممنوع جگہ اتنی ہے جہاں تک اس کی رسی کی لمبائی پہنچے۔ ابن ماجه عن ابی سعید

۹۰۶۲...... جو کسی ایسی چیز کو پہنچ گیا کہ اس سے پہلے کوئی (دوسرا) مسلمان اس تک نہیں پہنچا تو وہ اسی کی ہے۔ ابو داؤد عن ام جنوب بنت تمیله والضیاء

۹۰۶۳...... جو کسی پانی پر غالب آجائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ طبرانی فی الکبیر والضیاء عن سمرة

آباد زمین کو غیر آباد کرنے سے ڈرانا

چونکہ زمین کی آبادی، درختوں، کانٹے دار جھاڑیوں اور گھاس وغیرہ سے ہوتی ہے ورنہ وہ زمین بنجر بن جاتی ہے اس لیے ذیل میں ان درختوں کے کاٹنے سے منع کیا گیا ہے۔

۹۰۶۴...... بیری کاٹنے والے کے سر کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا۔ عقیلی فی الضعفاء عن معاویه بن حیدة

۹۰۶۵...... اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے (یہ اعلان ہے کہ) جس نے بیری کا درخت کاٹا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔
طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی السنن عن معاویه بن حیدة

۹۰۶۶...... جس نے (بلاوجہ) بیری کا درخت کاٹا اللہ تعالیٰ اس کے سر کو جہنم میں داخل کرے۔ ابو داؤد والضیاء عن عبدالله بن حبشی

امام ابوداؤد سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ایسا بیری کا درخت جس کے سائے تلے مسافر اور دیگر حیوانات بیٹھا کرتے تھے اسے فضول اور ظلماً کاٹ دینے والے کے بارے میں یہ وعید ہے۔

۹۰۶۷..... جو لوگ (بلاوجہ) بیری کے درخت کاٹ دیتے ہیں ان کے سروں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ بیھقی فی السنن عن عائشة

۹۰۶۸..... (علی!) باہر جاؤ اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے، نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے یہ اعلان کرو: کہ بیری کے درخت کاٹنے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔ بیھقی فی السنن عن علی رضی اللہ عنہ

اکمال

۹۰۶۹..... جو شخص کوئی زمین آباد کرتا ہے پھر اس سے کوئی پیاسا جگر سیراب ہوتا یا کوئی عافیت حاصل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلہ اجر لکھتے ہیں۔ ابن عساکر عن ام سلمہ

۹۰۷۰..... تم میں سے جس کی کھیتی میں یا اس کے پھل میں کوئی پرندہ یا کوئی درندہ آپڑتا ہے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔

الحسن بن سفیان والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، وابونعیم، سعید بن منصور عن خلاد بن السائب

۹۰۷۱ تم میں سے جس کی کھیتی میں کوئی آفت، درندہ یا پرندہ آکر نقصان کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کے لیے اجر لکھتے ہیں۔

ابن ابی عاصم والبغوی وابن قانع عن السائب بن سوید، مدینی قال البغوی: لااعلم له غیره

۹۰۷۲..... تم میں سے جس کی کھیتی میں کوئی جانور، پرندہ یہاں تک کہ چیونٹی اور چھوٹی چیونٹی پڑے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔

ابن جریر عن خلاد بن السائب

۹۰۷۳..... جو مسلمان کوئی کھیتی کرتا یا کوئی درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی انسان، پرندہ، کوئی چوپایہ کوئی درندہ یا کوئی زمین پر رینگنے والا جانور کھاتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن انس، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام مبشر، ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، مسلم وابن خزیمه، ابن حبان عن جابر، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۹۰۷۴..... جو مسلمان کوئی کھیتی اگائے یا کوئی درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان، جانور، یا پرندہ کھائے یا کوئی بھی چیز کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ البغوی عن ابی نجیح، قال لیس بالسلمی یشک فی صحبة

۹۰۷۵..... مسلمان جو پودا بھی لگاتا ہے تو اس کے پھل کے بقدر اس کے لیے اجر ہے۔ ابن النجار عن ابی ایوب

۹۰۷۶..... جس نے بغیر ظلم اور زیادتی کے کوئی چار دیواری بنائی یا کوئی پودا لگایا تو جب تک اس سے اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق نے فائدہ اٹھایا تو اس کے لیے جاری اجر ہے۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر وابن جریر، بیھقی فی الشعب معاذ بن انس

۹۰۷۷..... جس نے کوئی کھیتی اگائی یا کوئی پودا لگایا پھر اس سے کسی انسان یا جانور نے کھایا تو اس کے لیے صدقہ ہے۔

۹۰۷۸..... جس نے کوئی پودا لگایا پھر وہ پھلدار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے پھلوں کے بقدر اجر عطا کریں گے۔ ابن خزیمه وسمویه عن ابی ایوب

۹۰۷۹..... جس نے کوئی درخت لگایا پھر وہ پھلدار ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ جنت میں اس کے لیے درخت لگائیں گے۔

حاکم فی تاریخه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۰۸۰..... جس نے کوئی پودا لگایا تو جب تک اس سے کسی انسان پرندے یا جانور نے کھایا اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری رکھیں گے۔ ابن جریر عن ابی الدرداء

۹۰۸۱..... جس نے کوئی درخت لگایا اور اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کی تو جو چیز بھی اس کے پھل کو پہنچی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدقہ ہے۔

مسند احمد والبغوی، بیھقی فی الشعب عن رجل

۹۰۸۲..... مسلمان جو پودا لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ ابن حبان عن رجل

۹۰۸۳..... مسلمان جو پودا لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ بیھقی فی الشعب عن جابر

۹۰۸۴..... جو مسلمان کوئی کھیتی اگاتا یا درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی انسان پرندہ یا کوئی چیز بھی کھاتی ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن العاص

فصل اول.....احکام

ازاکمال

۹۰۸۵..... بندے اللہ تعالیٰ ہی کے بندے ہیں اور شہر اللہ تعالیٰ کے ہی شہر ہیں جس نے کوئی زمین آباد کی وہ اسی کی ہے، اور جس نے کسی وادی کا پانی ٹھہرایا تو وہ اس کا ہے۔ عبدالرزاق عن الحسن، مرسلاً

۹۰۸۶..... جس زمین پر چاردیوار بنادو اور تم اسے اپنے کام میں لے آؤ تو وہ تمہاری ہے اور جس پر کوئی نشان لگا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے۔ ابن عدی، بیھقی عن انس

۹۰۸۷..... جس نے کسی زمین پر نشان لگالیے تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔ بیھقی عن سمرۃ

۹۰۸۸..... جس نے دس سال تک کوئی زمین سنبھالی تو وہ اسی کی ہے۔ عبدالرزاق عن زید بن اسلم، مرسلاً

۹۰۸۹..... جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۹۰۹۰..... جس نے بے کار پڑی ہوئی زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔ بیھقی عن عروۃ، مرسلاً

۹۰۹۱..... جس نے بے کار پڑی ہوئی زمین آباد کی تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔
بخاری مسلم عن عمرو بن عوف

۹۰۹۲..... جس نے کوئی بنجر زمین آباد کی تو وہ اس کی ملکیت ہے اور پرانی ملکیت والی زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے پھر تمہارے لیے ہے۔
بخاری، مسلم عن طاؤس، مرسلاً

۹۰۹۳..... بے کار پڑی ہوئی زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے اس میں سے جو کسی نے آباد کرلی تو وہ اسی کی ہے۔ بخاری عن ابن عباس

۹۰۹۴..... کنوئیں کا ممنوع حصہ ایک گز ہے چوپاؤں کے بیٹھنے کے لیے، اور چشمہ کا ممنوع حصہ پانچ سو گز ہے۔ الدیلمی عن عبداللہ بن مغفل

تشریح:..... تاکہ کنوئیں اور چشمہ کا پانی خراب نہ ہو۔

۹۰۹۶..... کنوئیں کا ممنوع حصہ ہر جانب سے اونٹوں اور بکریوں کے ٹھہرنے کے لیے چالیس ہاتھ ہے مسافر پہلا پینے والا ہے، زائد پانی سے نہ روکا جائے تاکہ اس کے ذریعہ زائد گھاس کو منع کیا جائے۔ مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۰۹۷..... پرانے کنوئیں کا ممنوع علاقہ پچاس گز ہے، اور نئے کنوئیں کا پچیس گز ہے۔
عبدالرزاق، ابوداؤد فی مراسیلہ، بخاری مسلم عن سعید بن المسیب، مرسلاً۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۹۰۹۸..... جس نے کوئی کنواں کھودا ہو تو کسی اور کے لیے جائز نہیں کہ چالیس گز کے اندر کنواں کھودے اس کے مویشی کے ٹھہرنے کے لیے (ایسا نہ کرے)۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل

۹۰۹۹..... جس نے کنواں کھودا تو اس کے لیے اس کے اردگرد چالیس گز (کی زمین) ہے تاکہ اس پر اونٹ اور مویشی ٹھہریں۔
طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل

۹۱۰۰..... پانی روکنا جائز نہیں، اور نہ نمک سے روکا جائے۔ البغوی عن عبداللہ بن العیزار عن امرأۃ من اھل البادیۃ عن ابیھا عن جدھا

۹۱۰۱..... جس نے زائد پانی سے روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (اپنی زائد رحمت اور) اپنا فضل اس سے روک دیں گے۔
ابن عساکر عن عمرو بن الشرید عن ابیہ

۹۱۰۲..... جس نے اپنا زائد پانی یا چارا روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک دیں گے۔ مسند احمد، طبرانی عن ابن عمرو

۹۱۰۳۔۔۔ جس نے فالتو پانی کو روکا تا کہ اس کے ذریعہ فالتو گھاس سے منع کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک دیں گے۔
عن ابی قلابہ، مرسلاً

تین چیزیں ہر ایک کے لئے مباح ہیں

۹۱۰۴۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کے بندوں کو زائد پانی اور چارے اور آگ یعنی لکڑی سے مت روکو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کمزوروں کے لیے روزی (کا ذریعہ) اور سامان بنایا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلہ
۹۱۰۵۔۔۔۔تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حفاظت نہیں، کنوئیں کی نکالی ہوئی مٹی میں، اصطبل اور قوم کا حلقہ۔ بخاری مسلم عن بلال العبسی
۹۱۰۶۔۔۔۔دارالعرب میں کسی کا کسی کے ہاں کوئی مقام نہیں صرف بڑھنے والے نہر یا بہنے والے چشمہ یا آباد کنوئیں پر۔
اسحاق الرملی فی الافراد عن معروف بن طریق عن ابیہ عن جدہ حزابۃ بن نعیم الضبانی
۹۱۰۷۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے علاوہ کسی کی کوئی چراگاہ نہیں۔ ابو سعید سلیمان بن ابراھیم الاصبھانی فی معجمہ وابن النجار عن ابن عباس
۹۱۰۸۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ کی چراگاہ کے درخت نہ کاٹے جاسکتے ہیں نہ پتے جھاڑے جاسکتے ہیں ہاں ہلکا سا جھٹکا دیا جاسکتا ہے۔
بخاری مسلم عن جابر، مرفوعاً وموقوفاً
۹۱۰۹۔۔۔۔نہ راستہ کاٹا جائے نہ زائد پانی سے روکا جائے، مسافر کے لیے ڈول رسی اور حوض کی عاریت ہے اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اسے اس سے لاپروا کردے، اور اسے کنوئیں سے پانی پینے سے نہ روکا جائے، اور نہ کنوئیں سے منع کیا جائے جب کھودنے والے پچیس گز مویشیوں کے ٹھہرنے کے لیے چھوڑا ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ
۹۱۱۰۔۔۔۔ابیض بن حمال نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا پیلو کے کونسے درخت کی چراگاہ بنائی جاسکتی ہے فرمایا: جسے اونٹوں کے پاؤں نہ لگے ہوں۔
ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ والدارمی، ابن حبان، دارقطنی، طبرانی فی الکبیر عن ابیض بن حمال
۹۱۱۱۔۔۔ مہاجرین میں سے میں جس شخص کے لیے زمین نامزد کردوں تو وہ اسی کا حصہ ہے۔ الدیلمی عن ام سلمہ
۹۱۱۲۔۔۔ جس درخت کا سایہ کسی قوم پر پڑتا ہو تو اس کا مالک مختار ہے جتنے حصہ کا ان پر سایہ ہے اسے کاٹے یا اس کا پھل کھائے۔ ابن عساکر عن مکحول
۹۱۱۳۔۔۔۔مجاعۃ بن مرارہ کے لیے جو بنی سلمی سے تعلق رکھتا ہے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے یہ حکم ہے کہ میں نے اسے غورہ دے دیا ہے جو کوئی اس سے جھگڑے وہ میرے پاس آئے۔ البغوی وابن قانع عن سراج بن مجاعۃ مالہ غیرہ
۹۱۱۴۔۔۔۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ (اس بات کی تحریر ہے کہ) محمد رسول اللہ (ﷺ) نے قبیلہ کے معادن اور اس کی اردگرد کی زمینیں اور ان کے غار بلال بن حارث کو عطا کیے ہیں، نشان زدہ اور قدس میں جو زمین کاشت کے قابل ہے اگر وہ سچا ہے اور مسلمان کا حق نہ دے۔ ابو داؤد، بیھقی، ابن عساکر عن ابن عباس، ابو داؤد بیھقی عن کثیر بن عبداللہ المزنی عن ابیہ عن جدہ، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن بلال بن الحارث المزنی

فصل سوم......پانی کی باری......از اکمال

۹۱۱۵۔۔۔۔۔(آپ علیہ السلام نے) سیل مہزور (کی وادی کے پانی) کا فیصلہ فرمایا: (پانی کے استحقاق میں) اوپر والا نیچے والے پر فوقیت رکھتا ہے اوپر والا (اپنی زمین کو) ٹخنوں تک سیراب کرے، پھر اپنے سے نیچے والے کی (زمین کی) طرف پانی کھول دے۔
ابن ماجہ عن محمد بن عقبہ بن ابی مالک عن عمہ ثعلبہ بن ابی مالک القرظی، وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی مالک بن ثعلبہ بن ابی مالک عن ابیہ، حاکم عن عائشۃ
تشریح:۔۔۔۔۔سیل مہروز حجاز میں بنی قریظہ کی ایک وادی کا نام ہے۔

۹۱۱۶..... سیل مہروز کے بارے آپ نے فیصلہ فرمایا: کہ ٹخنوں تک پانی روکا جائے پھر اوپر والا نیچے والے کی طرف پانی کھول دے۔ ابو داؤد، ابن ماجه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده، عبدالرزاق عن عامر بن ربيعة، عقيلي في الضعفاء عن ابي حازم القرظي عن ابيه عن جده

۹۱۱۷..... سیل کے (پانی کے) بارے میں جس سے نخلستان کو سیراب (کرنا تھا یہ) حکم فرمایا کہ پہلے اوپر والا اپنی زمین کو سیراب کرلے ٹخنوں تک پانی چھوڑ کے پھر نیچے والے کے لیے پانی کھول دے وہ اسی طرح پانی کو چھوڑ رکھے کہ دیواریں پانی میں ڈوب جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔

بخاری، ابن ماجه عن عبادة بن الصامت

۹۱۱۸..... زبیر تم (اپنی زمین کو) سیراب کرو پھر پانی کو روکے رکھو یہاں تک کہ پانی دیواروں پر سے واپس لوٹ آئے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه عن عبدالله بن زبیر

تشریح: ..... یہ ایک انصاری صحابی تھے جنہوں نے نبی علیہ السلام سے پانی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: زبیر تم اتنا پانی روکو جس میں ٹخنے تر ہو جائیں، تو اس پر وہ صحابی ناراض ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا ہے کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں؟ آپ کے اس فیصلہ سے وہ ناواقف تھے کہ اصل شرعی طریقہ یہی ہے آپ نے فرمایا زبیر اگر ایسی بات ہے تو تم پوری طرح اپنی زمین سیراب کرو، بعد میں ان صاحب نے حضورؐ سے معافی مانگی کہ یا رسول اللہ! انجانے میں مجھ سے یہ گفتگو ہوگئی تھی۔

آباد چیزوں کو غیر آباد کرنے سے ڈراؤ

۹۱۱۹..... علی باہر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کہ رسول اللہ کی طرف سے، اعلان کرو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو بیریاں کاٹتا ہے۔

بيهقي عن ابي جعفر، مرسلاً

۹۱۲۰..... جس نے کھیتی کے علاوہ کوئی بیری کا درخت کاٹا تو اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کے لیے ایک گھر بنائیں گے۔

طبرانی في الكبير عن عمرو بن اوس الثقفي

۹۱۲۱..... کھیتی کے علاوہ جس نے بیری کا درخت کاٹا تو اس کے (سر) پر عذاب سختی سے بہایا جائے گا۔

البغوی، بيهقي عن عمرو بن اوس عن شيخ من ثقيف

۹۱۲۲..... جو پودا بھی نکلتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے یہاں تک کہ اسے کاٹ لیا جاتا ہے سو جو بھی اس پودے کو روندے گا وہ فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ الديلمي عن بريده

پانچویں کتاب ..... حرف ہمزہ

کتاب الاجارہ ..... از قسم اقوال

۹۱۲۳..... میں نے دو سفروں کے لیے ایک اونٹنی کے بدلہ خدیجہ کے ہاں مزدوری کی۔ بيهقي في السنن عن جابر

۹۱۲۴..... تم میں سے جب کوئی کسی کو اجرت اور مزدوری پر رکھنا چاہیے تو اسے اس کی مزدوری بتادے۔ دارقطني في الافراد عن ابن مسعود

۹۱۲۵..... مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔ عن ابن عمر ابو يعلى عن ابي هريرة، طبراني في الاوسط عن جابر الحكيم عن انس

۹۱۲۶..... مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو اور دوران کار اسے اس کی مزدوری بتادو۔ بيهقي في السنن عن ابي هريرة رضي الله عنه

۹۱۲۷..... جب تک مزدور کی مزدوری واضح نہ ہو اسے مزدوری پر لگانے سے آپ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد عن ابي سعيد

۹۱۲۸..... اللہ تعالیٰ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی، کام کرے تو اسے مضبوطی سے کرے۔ بيهقي في الشعب عن عائشة

۹۱۲۹.....اللہ تعالیٰ کاریگری کے حسن علم کو پسند کرتے ہیں۔ بیھقی فی الشعب عن کلیب

تشریح:......اب وہ لوگ خود سمجھ لیں جو دھوکا، فریب اور دغابازی سے کام لیتے ہیں لیکن افسوس وہ جاہل ہوتے ہیں اور انہیں بتانے والے کوتاہی کرتے ہیں اس لیے ان تک بات پہنچانا علماء کی ذمہ داری ہے۔

الاکمال

۹۱۳۰.....مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔ بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۹۱۳۱.....مزدور جب تک اپنے پسینہ میں ہوا سے اس کی مزدوری دے دو۔ سعید بن منصور عن ابن عمر

۹۱۳۲.....مانگنے والا اگرچہ تمہارے پاس گھوڑے پر آئے اسے دے دو اور مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

ابن عساکر عن جابر

۹۱۳۳.....جو کسی کو کام پر لگائے تو اس کا معاملہ پورا کرے۔ عبدالرزاق عن ابی سعید و ابی ھریرۃ معاً

۹۱۳۴.....چرواہا رات دن بکریاں چراتا ہے۔ بیھقی عن ابن عباس و عن ابی سلمہ بن عبدالرحمن، مرسلاً

۹۱۳۵.....آپ (علیہ السلام) نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ دن کے وقت دیواروں کی حفاظت مالکوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت مویشیوں کی حفاظت ان کے مالکوں پر ہے، اگر رات کو مویشی کوئی نقصان کریں تو اس کی ذمہ داری ان کے مالکوں پر ہے۔ مالک والشافعی، مصنف ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم عن حرام بن محیصۃ عن البراء بن عازب، ابو داؤد عن حرام بن محیصۃ عن ابیہ

غیر آباد کو آباد کرنا......فصل......اس کی ترغیب

۹۱۳۶.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: تم اپنی زمین میں درخت کیوں نہیں لگاتے؟ تو میرے والد نے ان سے کہا: میں تو بوڑھا کھوسٹ ہوں کل مرجاؤں گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں آپ کو اس کا حکم دیتا ہوں کہ درخت لگاؤ، چنانچہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کے ساتھ درخت لگاتے دیکھا۔ ابن جریر

۹۱۳۷.....عبدالرحمن بن عبداللہ بن معقل بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ اس وقت درخت لگا رہے تھے اس نے کہا: امیر المومنین آپ درخت لگانے میں مصروف ہیں اور قیامت بس آئی؟ آپ نے فرمایا: اگر قیامت آجائے اور میں اصلاح کرنے والوں میں شمار ہو جاؤں تو یہ مجھے مفسدین میں شامل ہو جانے سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن جریر

۹۱۳۸.....جس نے آبادی کی غرض سے کوئی گاؤں خریدا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کی مدد ہے۔ ابن جریر

فصل......آبادکاری کے احکام

۹۱۳۹.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کوئی جگہ دی تو اس نے غفلت برتی، کسی اور نے اسے لے کر آباد کرلیا، جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو اس شخص نے وہ جگہ طلب کی، تو حضرت عمر نے فرمایا: تمہیں پتہ نہیں کہ فلاں شخص نے اسے کام میں لگا کر آباد کر رکھا ہے؟ کیا وہ تمہارا غلام تھا؟ تو اس نے کہا: مجھے وہ جگہ رسول اللہ ﷺ نے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ نبی ﷺ کی (عطا کردہ) زمین نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں تجھے وہ زمین نہ دیتا۔

عبدالرحمن بن عوف! بنجر زمین اور عمارت کی قیمت لگاؤ، پھر جائیداد والے کو اختیار دو چاہے تو زمین لے لے اور آباد کرنے والے کو آباد کردہ زمین دے دے اور اگر چاہے تو آباد کرنے والے کو دیدے اور اپنی بنجر زمین کی قیمت لینا چاہے تو ایسا بھی کر سکتا ہے اگر یہ رسول اللہ ﷺ کی عطا

کردہ جاگیر نہ ہوتی تو (اے مخاطب) میں تجھے اس میں سے کچھ بھی نہ دیتا۔ عبدالرزاق وابو عبید فی الاموال

کیونکہ اس شخص نے بے فکری اور غفلت کا مظاہرہ کیا اور دوسرے اس زمین کو ضائع ہونے سے بچایا اس لیے وہ انعام کا مستحق تھا۔

۹۱۴۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے عہد میں لوگ غیر آباد زمین پر پتھروں کے نشان لگاتے تھے آپ نے فرمایا: جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے۔ مالک، عبدالرزاق وابو عبید، مصنف ابن ابی شیبہ ومسدد والطحاوی، بیہقی

۹۱۴۱..... محمد بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ بصرہ میں ایک شخص تھا جسے نافع ابو عبداللہ کہا جاتا تھا، وہ حضرت عمر کے پاس آ کر کہنے لگا: بصرہ میں ایک زمین ہے جو خراجی نہیں اور نہ کسی مسلمان کو نقصان پہنچاتی ہے تو حضرت عمر نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا جو زمین کسی مسلمان (کی زمین) کو نقصان نہ پہنچاتی ہو اور نہ خراجی ہو تو وہ اس شخص کو جاگیر میں دیدو چنانچہ انہوں وہ زمین اس شخص کو دے دی۔ ابو عبید فی الاموال

۹۱۴۲..... عوف بن ابی جمیلہ اعرابی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط پڑھا ہے جو انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تھا، کہ ابو عبداللہ نے مجھ سے دجلہ کے کنارے ایک زمین کا سوال کیا ہے، جس میں اچھی سبزیاں ہوتی ہیں اگر وہ جزیہ کی زمین نہیں اور نہ اس کی طرف جزیہ کا پانی جاتا ہے تو وہ اسے دے دو۔ ابو عبید، بیہقی

بنجر زمین تین سال میں آباد کرلے

۹۱۴۳..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین پر پتھروں کے نشانوں کو تین سال تک معتبر قرار دیا ہے پھر اگر اس کا مالک تین سال تک چھوڑے رکھے اور کوئی دوسرا اسے آباد کرلے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ بیہقی فی السنن

۹۱۴۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی کی زمین وہی ہے جس پر دیواروں سے گھیرا ؤ بنا دیا گیا ہو۔ الشافعی، بیہقی فی السنن

۹۱۴۵..... عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد ضحاک بن خلیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک چوڑی نہر سے نالی نکالی جسے وہ (اپنے) زمین تک پہنچانے کے لیے محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزارنا چاہتے تھے تو محمد نے انکار کردیا، ضحاک نے حضرت عمر سے گفتگو تو آپ نے محمد بن مسلمہ کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ راستہ دیدیں تو محمد بن مسلمہ نے کہا: نہیں، حضرت عمر نے فرمایا: تو اپنے بھائی کو فائدہ مند چیز سے کیوں روکتا ہے؟ اس میں تمہارے لیے بھی نفع ہے پہلے اور آخر میں تم اپنی زمین کو سیراب کرلینا جس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں، تو محمد نے کہا: نہیں، تو حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ ضرور گزارے گا چاہے تمہارے پیٹ پر سے گزرنا پڑے، حضرت عمر نے انہیں حکم دیا، کہ وہ پانی گزارلیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

مالک والشافعی، عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی

نرمی سے جب کوئی کام نہ نکلے تو بادشاہ وقت کو سختی کا اختیار ہے۔

۹۱۴۶..... عمرو بن عوف مزنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راستہ میں بسنے والے لوگوں نے اجازت چاہی کہ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان عمارتیں بنانا چاہتے ہیں آپ نے انہیں اجازت دے دی اور فرمایا: مسافر پانی اور سایہ کا زیادہ حقدار ہے۔ ابن سعد

۹۱۴۷..... (اسمر بن مضرس الطائی) ام جنوب بنت تمیلہ اپنی والدہ سویدہ بنت جابر سے وہ اپنی والدہ عقیلہ بنت اسمر بن مضرس سے وہ اپنے والد اسمر بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ سے بیعت کی، آپ نے فرمایا: جو کسی چیز کی طرف کسی مسلمان سے پہلے پہنچ گیا تو وہ اسی کی ہے، فرماتے ہیں (یہ بات سن کر) لوگ نشان لگانے لگے۔

ابن سعد والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، ابونعیم، بیہقی، سعید بن منصور، وقال البغوی لااعلم بهذا الاسناد غیر هذا

۹۱۴۸..... اسلمی، عمرو بن یحییٰ، اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دیوار میں عبدالرحمٰن کی ایک نالی تھی عبدالرحمٰن نے چاہا کہ اسے دیوار کی جانب سے موڑلیں جو ان کی زمین کے زیادہ نزدیک ہے تو صاحب دیوار نے انہیں منع کردیا، عبدالرحمٰن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بات کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کے لیے اسے موڑنے کا فیصلہ دے دیا

۹۱۴۹..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص کا کسی زمین میں کنواں تھا وہ گر پڑا، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے

فرمایا: اپنے کنوئیں کے سب سے نزدیک دیکھو وہاں کوئی دیوار بنالو اور سیراب کرتے رہو یہاں تک کہ تم اپنے کنوئیں کو درست کرلو۔ عبدالرزاق

فصل......جاگیروں کے متعلق

۹۱۵۰......(مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، تو انہوں نے فرمایا: مسلول کا کیا ہوا؟ میں نے کہا وہ میرے پاس ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اس کے نشان لگائے ہیں حضرت ابوبکر نے زبیر کے لیے وہ جاگیر جدا کی تھی، میں ہی لکھا کرتا تھا، حضرت عمر آئے تو حضرت ابوبکر نے دستاویز دی اور اسے بستر کے بیچ میں رکھ دیا، حضرت عمر اندر آئے اور کہا: لگتا ہے آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ تو حضرت ابوبکر نے کہا: ہاں، پھر حضرت ابوبکر نے وہ دستاویز نکالی تو میں نے اسے پورا کردیا۔ بیھقی فی الشعب

۹۱۵۱......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبیدۃ سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! ہمارے قریب ایک شوری زمین ہے جس میں نہ گھاس ہوتی ہے اور نہ اور کوئی فائدہ مند شے، آپ جب چاہیں اسے ہمارے لیے جدا کردیں؟ شاید ہم اس میں کھیتی باڑی کر کے اس میں فصل لگائیں، چنانچہ حضرت صدیق اکبر نے وہ زمین انہیں بطور جائیداد دے دی، اور اس کے متعلق ایک تحریر بھی لکھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق گواہ بنادیا جبکہ وہ اس وقت لوگوں میں موجود نہ تھے۔

یہ دونوں حضرات حضرت عمر کے پاس چلے گئے تاکہ انہیں گواہ بنائیں، حضرت عمر کو جب اس تحریر کا پتہ چلا تو اس دستاویز کو لے کر اس پر تھوک کر اسے مٹادیا، جس سے یہ دونوں ناراض ہوگئے، اور دونوں نے کوئی بری بات کہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس وقت تمہاری دل جوئی کرتے تھے جب اسلام کی افرادی قوت کمزور تھی اور جب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کردیا ہے تو تم دونوں جاؤ محنت کوشش کرو اللہ تعالیٰ تم دونوں پر مہربانی نہ کرے اگر تم دونوں رعایت کرو۔

وہ دونوں حضرت صدیق کے پاس آئے، اور غصہ میں لال پیلے ہورہے تھے، دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں یہ معلوم نہیں کہ خلیفہ آپ ہیں یا عمر؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ عمر ہی خلیفہ ہے اور اگر چاہتا تو بن جاتا، اتنے میں حضرت عمر بھی غصہ سے بھرے ہوئے آگئے، اور حضرت ابوبکر کے سر پر آ کھڑے ہوئے اور کہا: مجھے اس زمین کے بارے میں بتاؤ جو آپ نے ان دونوں آدمیوں کو جاگیر میں دے دی ہے، کیا یہ صرف آپ کی زمین ہے یا تمام مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے، حضرت عمر نے کہا: تو پھر آپ کو کس بات نے مجبور کیا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ کر صرف ان دونوں کو مخصوص کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے ان لوگوں سے مشورہ لیا تھا جو تمہارے اردگرد بیٹھے ہیں، تو انہوں نے مجھے اسی کا مشورہ دیا، حضرت عمر نے کہا: کیا صرف ان لوگوں کے مشورے پر جو میرے اردگرد بیٹھے ہیں آپ نے تمام مسلمانوں کے مشورے اور رضا کو کافی سمجھا ہے؟ تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں نے تمہیں پہلے کہا تھا کہ اس (خلافت) کے معاملہ میں تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو، لیکن تم مجھ پر غالب آگئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری فی تاریخہ ویعقوب بن سفیان، بیھقی، ابن عساکر

تشریح:...... یہ ہے ان لوگوں کا حال، جن پر ایک متعصب، ہٹ دھرم، عقل کی اندھی قوم، غصب، خیانت، اقربا پروری اور دوسرے غلط الزام لگاتی ہے۔

۹۱۵۲......یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا جب انہوں نے عراق فتح کیا: امابعد! مجھے تمہارا خط ملا ہے جس میں تم نے ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے تم سے غنیمتیں اور مال فئی کو تقسیم کرنے کا سوال کیا ہے، سو جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو دیکھو لوگوں نے تمہارے پاس لشکر میں جو گھوڑے خچر یا کوئی مال لائے ہیں تو اسے ان مسلمانوں میں تقسیم کردو جو وہاں حاضر ہیں، اور زمین اور نہریں وہاں کے گورنروں کے لیے چھوڑ دو، اور یہ مسلمانوں کے لیے رشک خوشی میں ہو، کیونکہ اگر تم نے انہیں حاضرین میں تقسیم کردیا تو

دوسروں کے لیے کچھ نہ بچے گا۔ابو عبید و ابن زنجویه معاً فی الاموال والخرائطی فی مکارم الاخلاق، بیهقی، ابن عساکر

۹۱۵۳..... جریر بن عبداللہ بن بجلی سے روایت ہے فرماتے ہیں: بجیلہ لوگوں سے آباد تھا، تو حضرت عمر نے سواد کے علاقے ان میں تقسیم کردیئے جن کا نفع ان لوگوں نے تین سال تک حاصل کیا، پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو آپ نے فرمایا: اگر میں ایسا شخص نہ ہوتا جس سے تقسیم کے بارے پوچھا جاتا تو تمہیں تمہاری تقسیم پر چھوڑے رکھتا، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسے لوگوں کو واپس کردو، چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا۔

الشافعی و ابو عبید و ابن زنجویه، بیهقی

۹۱۵۴..... حضرت عروۃ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے پورا عقیق جاگیر میں دے دیا۔الشافعی، عبدالرزاق، بیهقی

۹۱۵۵..... عبداللہ بن حسن سے روایت ہے حضرت علی نے حضرت عمر سے مطالبہ کیا تو انہوں نے ینبع جاگیر میں دے دیا۔بیهقی

۹۱۵۶..... (عثمان رضی اللہ عنہ) امام شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر نے (عمومی) جاگیریں نہیں دیں، سب سے پہلے جس نے جاگیریں دیں وہ حضرت عثمان ہیں۔عبدالرزاق

جاگیر دینا

۹۱۵۷..... شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے (عمومی) جاگیریں نہیں دیں، سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جاگیریں دیں۔مصنف ابن ابی شیبه

۹۱۵۸..... بلال بن حارث سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سارا عقیق انہیں جاگیر میں دیا تھا۔طبرانی فی الکبیر

۹۱۵۹..... بلال بن حارث بن بلال سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سارا عقیق انہیں جائیداد میں دیا تھا۔ابو نعیم

۹۱۶۰..... ابیض بن حمال مأربی سبائی ؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے مارب کے نمک (کی کان) جاگیر میں لینے کا مطالبہ کیا چنانچہ آپ نے وہ انہیں جاگیر میں دیدیا، جب وہ چلے گئے تو (حاضرین) مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ آپ نے اسے جاگیر میں کیا دیا ہے؟ آپ نے اسے بہتا چشمہ دیدیا ہے، چنانچہ آپ نے ان سے واپس لے لیا۔

فرماتے ہیں: میں نے آپ سے پیلو کی چراگاہ بنانے کے بارے میں پوچھا؟ آپ نے فرمایا: جسے اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔

الدارمی، ابوداؤد، ترمذی غریب، نسائی ابن ماجه، ابویعلیٰ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم و ابن ابی عاصم والباوردی و ابن قانع وابونعیم .سعید بن منصور ورواه البغوی الی قوله الماء العد قال رسول الله ﷺ فلا اذاً، مر برقم: ۹۱۱۰

۹۱۶۱..... انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ نمک (کی کان) جاگیر میں لینے کا مطالبہ کیا جسے مأرب کے بند کا نمک کہا جاتا ہے آپ نے انہیں عطا کردیا، پھر اقرع بن حابس تمیمی ؓ نے کہا: یارسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں میں اس نمک (کی کان) میں گیا ہوں وہ ایسی زمین میں ہے، جہاں پانی نہیں، جو اس میں داخل ہوا وہ اسے چپکالیتا ہے وہ بہتے پانی میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ابیض بن حمال سے نمک کی جاگیر کا فیصلہ منسوخ کردیا، تو ابیض نے کہا: میں اس بنا پر اس معاملہ کو فسخ کرتا ہوں کہ آپ اسے میری جان سے صدقہ کردیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے، وہ بہتے پانی کی طرح ہے جو اس میں جائے وہ اسے چپکالیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک زمین اور (جرف موات) غیر آباد کچھ کنارے کے جھنڈ، اس فسخ کے بدلہ عطا کیے۔الباوردی

۹۱۶۲..... زیاد بن ابی ہند الداری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ مکہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم چھ آدمی تھے، تمیم بن اوس، اور ان کے بھائی نعیم، یزید بن قیس، ابوہند بن عبداللہ اور ان کے بھائی طیب بن عبداللہ، جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھ دیا، فاکہ بن نعمان، ہم سب لوگ مسلمان ہوگئے ہم نے آپ سے شام کی زمین میں سے کچھ زمین کا مطالبہ کیا۔

چنانچہ آپ نے ہمیں زمین عطا کردی اور چمڑے پر ایک تحریر بھی لکھ دی جس پر حضرت عباس، جہم بن قیس اور شرحبیل بن حسنہ کی گواہی تھی،

ابوھندہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو ہم آپ کے پاس آئے اور آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمارے لیے وہ تحریر تازہ کردیں چنانچہ آپ نے تحریر لکھوائی جس کا نسخہ یہ ہے:

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) یہ اس بات کی تحریر ہے جو محمد (ﷺ) نے تمیم داری اور اس کے دوستوں کو عطا کیا ہے پھر اس (سابقہ) تحریر کا ذکر کیا اور حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان گواہ بنے اور انہوں نے لکھا۔

ابو نعیم فی المعرفة

۹۱۶۳...... عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمیل بن رزام کے نام تحریر لکھی: یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے جمیل بن رزام عذری کو رمداء دے دیا ہے جس میں دوسرا کوئی حقدار نہیں، اور حضرت علی نے یہ تحریر مرتب فرمائی۔ ابو نعیم

۹۱۶۴...... عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حصین بن فضلہ اسدی کے لیے لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ تحریر حصین بن فضلہ اسدی کے لیے ہے کہ رمد اور کثیف اس کی جاگیر ہے اس میں کوئی دوسرا حقدار نہیں، یہ تحریر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مرتب فرمائی۔ ابو نعیم

جاگیروں کے ذیل میں

۹۱۶۵...... عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لمبی چوڑی اور وسیع زمین کا مطالبہ کرنے آئے جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو بلال سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے لمبی چوڑی اور وسیع زمین کی جاگیر مانگی تھی اور نبی ﷺ کسی چیز سے منع نہیں فرماتے تھے، جس کا بھی سوال کیا جاتا تھا جتنی زمین تمہارے پاس ہے وہ تمہارے بس سے باہر ہے انہوں نے کہا: جی ہاں، تو حضرت عمر نے کہا: تو دیکھو جس کی تمہیں قدرت ہے اسے اپنے پاس رکھو اور جس کی طاقت نہیں وہ ہمیں دیدو تاکہ ہم مسلمانوں میں تقسیم کرسکیں۔ تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم جو جاگیر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی ہے میں اس میں ایسا نہیں کرسکتا، حضرت عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہیں ضرور ایسا کرنا پڑے گا چنانچہ آپ نے ان سے وہ زمین لے لی جو ان کی دسترس سے باہر تھی اور اسے مسلمانوں میں تقسیم کردیا۔ بیھقی فی الشعب

فصل...... پانی دینے کی باری

۹۱۶۶...... (مسند ثعلبہ بن ابی مالک عن ابیہ) فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وادی کا جھگڑا حل کرانے گیا جسے وادی مہروز کہا جاتا ہے، وہ وادی ہمارے (علاقہ کے) درمیان تھی اور بعض، بعض پر مخصوص کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا: جب پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اوپر والا نیچے والے کے لیے پانی نہ روکے (بلکہ کھول دے)۔ ابو نعیم

۹۱۶۷...... اسی طرح صفوان بن سلیم ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ نقصان میں پڑو اور نہ نقصان پہنچاؤ، اور رسول اللہ ﷺ نے سیلاب سے سیراب کی جانے والی کھجوروں کے بارے یہ فیصلہ کیا ہے یہاں تک کہ اوپر والا سیراب کرلے اور پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر نیچے والے کی طرف پانی کھول دے، اسی طرح کہ پانی دیوار پر سے گزر جائے یا ختم ہوجائے۔ ابو نعیم

رکھ مخصوص علاقہ

۹۱۶۸...... (عمر رضی اللہ عنہ) اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام، جسے ھنی کہا جاتا تھا کو چراگاہ کا گورنر بنایا۔

آپ نے اس سے فرمایا: ھنی! مسلمانوں سے نرمی کا سلوک کرنا، مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے اونٹوں اور بکریوں والوں کو داخل کرنا اور ابن عوف اور ابن عفان کے مویشیوں سے بچنا، کیونکہ اگر ان کے مویشی ہلاک ہوگئے، تو وہ دونوں کھجوروں اور فصلوں کا رخ کریں گے، اور اگر اونٹوں اور بکریوں والوں کے مویشی ہلاک ہوگئے تو وہ میرے پاس اپنے بیٹوں کو لے کر پہنچ جائیں گے اور کہیں

گے: امیر المؤمنین! کیا میں انہیں چھوڑنے والا ہوں، تیرا باپ نہ ہو؟ میرے لیے سونے چاندی کی نسبت گھاس آسان ہے، اور اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ سمجھیں گے کہ میں نے ان پر ظلم کیا ہے، یہ تو انہیں کے علاقے ہیں جن پر جاہلیت میں انہوں نے قتال کیا اور انہی پر اسلام لائے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ مال نہ ہوتا جسے میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صرف کرتا ہوں تو میں لوگوں کے شہروں میں ایک بالشت بھی زمین نہ رکھتا۔ مالک، ابو عبید بی الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، بیھقی

۹۱۶۹..... محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میرے دادا حضرت عثمان بن مظعون کے غلام تھے، وہ عثمان کی زمین کے نگران تھے، اس زمین میں سبزی اور ترکاری تھی فرماتے ہیں: کبھی کبھار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت آتے اور میں انہیں سبزیاں اور ترکاریاں کھلاتا، ایک دن آپ نے مجھے کہا: میں نے تمہیں یہاں سے باہر جاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہاں کا نگران بنادیا، سو جس شخص کو دیکھو کہ وہ درخت کاٹ رہا ہے تو اس کی کلہاڑی اور رسی لے لو، میں نے کہا: اس کا توشہ بھی لے لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ بیھقی

۹۱۷۰..... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، کہا: امیر المؤمنین! ہم اپنے شہروں پر جاہلیت میں لڑے اور انہیں پر اسلام لائے، تو پھر آپ کسی وجہ سے انہیں ہم سے روکتے ہیں؟ حضرت عمر نے سر جھکالیا اور لمبے لمبے سانس لے کر اپنی مونچھوں کو بل دینے لگے، آپ کی عادت تھی جب پریشان ہوتے یا کوئی اہم کام پیش آتا تو اپنی مونچھوں کو بل دیتے اور لمبے لمبے سانس لیتے تھے، اعرابی نے جب یہ حالت دیکھی تو اس بات سے رجوع کرنے لگا، حضرت عمر نے فرمایا: مال اللہ تعالیٰ کا اور بندے بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ کی راہ کا خرچ نہ ہوتا تو میں زمین کی ایک بالشت بھی محفوظ اور ممنوع نہ رکھتا۔

بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے ذیل میں

۹۱۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہر جاؤ اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف اعلان کرو نہ اس کے رسول کی طرف سے: اللہ تعالیٰ بیری کے درختوں کو کاٹنے والے پر لعنت کرے۔

طبرانی فی الاوسط، الحلیة حاکم فی غرائب الشیوخ، بیھقی وفیه ابراھیم بن یزید المکی متروک، مر برقم: ۹۰۲۸

۹۱۷۲..... حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنواں کھود کر نقصان نہ پہنچاؤ، فرماتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی کسی کے کنوئیں کے قریب کنواں کھودے تاکہ اس کا پانی ختم ہوجائے۔ عبدالرزاق

کتاب الاجارہ.....از قسم اقوال

فصل.....اجارہ کے احکام

۹۱۷۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص بھی کرائے پر کوئی (جانور) دے پھر اس کا مالک ذوالحلیفہ سے آگے گزر گیا تو اس کا کرایہ واجب ہے جبکہ اس پر ضمان نہیں۔ بیھقی فی الشعب

۹۱۷۴..... بکیر بن عبداللہ بن الاشج سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کاریگروں کو جنہوں نے اپنے آپ کو اپنے کاموں کے لیے مقرر کیا ہے جو چیز ان کے ہاتھوں میں ضائع ہوجائے اس کا ضامن بنایا۔ عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۹۱۷۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مال والا اس سے یہ شرط طے کرے کہ وہ بطن وادی میں نہیں اترے گا پھر وہ وہاں اترا اور ہلاک ہوگیا تو وہ ضامن ہے۔ عبدالرزاق

فصل ...... ناجائز اجارہ

۹۱۷۶..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ ایک دیوار کے پاس سے گزرے وہ آپ کو اچھی لگی، فرمایا: یہ کس کی ہے؟ میں نے عرض کیا: میری ہے آپ نے فرمایا: تم نے یہ کیسے حاصل کی؟ میں نے کہا: میں نے اسے اجرت پر دیا ہے آپ نے فرمایا: کسی چیز کے بدلہ اسے اجرت پر نہ دو۔ طبرانی فی الکبیر

۹۱۷۷..... محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب وہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: میں اس غزوہ میں تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے (حضرت) عمرو بن العاص کو ذات السلاسل کی طرف روانہ فرمایا تھا، فرماتے ہیں میں ابوبکر اور عمر کے ساتھ تھا، میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ذبح شدہ چند اونٹ تھے جنہیں انہوں جمع کر رکھا تھا (لیکن) وہ انہیں کاٹ نہ سک رہے تھے، جبکہ میں ماہر اور اونٹوں والا شخص تھا، میں نے کہا: کیا تم مجھے ان میں دس حصے دو گے اگر میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کردوں، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، میں نے دو چھریاں لیں، میں نے اپنی جگہ ان کے ٹکڑے کیے اور ایک ٹکڑا اپنے دوستوں کے پاس لے گیا، اور اسے پکا کر کھایا، مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر نے کہا: عوف تم نے یہ گوشت کہاں سے حاصل کیا ہے؟ تو میں نے اس کا سارا واقعہ انہیں بتایا۔

ان حضرات نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم تم نے ہمیں یہ گوشت کھلا کر اچھا نہ کیا، پھر دونوں اٹھے اور جو کچھ ان کے پیٹ میں تھا اس کے قے کرنے لگے، بعد میں جب لوگ اس سفر سے واپس ہوئے تو میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، میں جب آیا تو آپ اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے فرمایا: کیا عوف بن مالک ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے فرمایا: کیا اونٹوں والے ہو؟ اس سے زیادہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کہا، علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: یہ منقطع روایت ہے کیونکہ یزید بن ابی حبیب نے حضرت عوف کو نہیں دیکھا۔

اجارہ کے ذیل میں

۹۱۷۸..... وضین بن عطاء سے روایت ہے کہ مدینہ میں تین شخص تھے جو بچوں کو کام پر لگاتے تھے، حضرت عمران میں سے ہر ایک کو ہر ماہ پندرہ درہم دیا کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی فی السنن

۹۱۷۹..... (علی رضی اللہ عنہ) جعفر بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی حفاظت کے لیے، درزیوں، رنگریزوں اور ان جیسے لوگوں کو ضامن قرار دیتے تھے اور فرماتے: لوگوں کے لیے اس کے علاوہ اصلاح کی کوئی صورت نہیں۔ عبدالرزاق، بیہقی فی السنن

ایلاء...... بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھانا

از قسم افعال

۹۱۸۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غلام کا ایلا دو ماہ ہے۔ عبدالرزاق

۹۱۸۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کرنے والے کو اگر چار ماہ ہو جائیں تو یہ ایک طلاق ہے وہ عورت کو اس کی عدت کے دوران واپس لوٹانے کی قدرت رکھتا ہے۔ دارقطنی، بیہقی فی السنن

۹۱۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کرنے والے کو جب چار ماہ ہو جائیں تو جب تک وہ وقوف کرے اس پر کچھ واجب نہیں، پھر یا طلاق دے یا عورت کو روکے رکھے۔ ابن جریر

۹۱۸۳..... (عثمان رضی اللہ عنہ) طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کرنے والے کو موقع دے دیتے تھے۔ دارقطنی، بیہقی فی الشعب

۹۱۸۴.....حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے کو موقع دینا چاہیے چاہے تو وہ رجوع کرے اور چاہے تو طلاق دے دے۔ عبدالرزاق

۹۱۸۵.....عطاء خراسانی سے روایت ہے فرمایا: میں سعید بن المسیب سے ایلاء کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے میری بات سن لی، تو انہوں نے کہا: کیا میں آپ کو حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کا قول نہ بتاؤں؟ وہ فرمایا کرتے تھے: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے تو عورت اس کی زیادہ حقدار ہے کہ وہ مطلقہ کی عدت گزارے۔ عبدالرزاق، بیھقی فی السنن

۹۱۸۶ .....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایلاء کرنے والے کے بارے میں ارشاد منقول ہے فرمایا: اسے موقع دیا جائے یہاں تک کہ وہ رجوع کرلے یا طلاق دے دے۔ عبدالرزاق، دارقطنی و صححه، عبدالرزاق

۹۱۸۷.....معمر، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی، عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے وہ (عورت) اپنے بارے زیادہ حقدار ہے، قتادہ فرماتے ہیں، کہ حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ مطلقہ کی عدت گزارے گی۔

۹۱۸۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے: جب اپنی بیوی سے ایلاء کرے اسے طلاق نہیں پڑتی، اور اگر چار ماہ گزر جائیں، تو اسے موقع دیا جائے گا یا تو وہ طلاق دے یا رجوع کرلے۔ مالک والشافعی وعبد بن حمید وابن جریر، بیھقی

۹۱۸۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کی دو قسمیں ہیں، غصہ میں اور رضامندی میں، تو غصہ کے ایلاء کے جب چار ماہ گزر جائیں، تو وہ عورت طلاق بائن سے جدا ہو جائے گی، اور رضامندی کے ایلاء میں اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ عبد بن حمید

۹۱۹۰.....سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا: میں نے اپنی بیوی کے پاس دو سال تک نہ جانے کی قسم کھائی ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: میری رائے میں تم نے ایلاء کیا ہے اس نے کہا: میں نے اس لیے قسم کھائی تا کہ وہ میرے بچہ کو دودھ پلائے آپ نے فرمایا: تب یہ ایلاء نہیں۔ عبدالرزاق وعبد بن حمید

۹۱۹۱.....ابو عطیہ اسدی سے روایت ہے کہ ان کا بھائی فوت ہو گیا، ان کا ایک دودھ پیتا بچہ رہ گیا، ابو عطیہ نے اپنی بیوی سے کہا: اسے دودھ پلاؤ، تو ان کی بیوی نے کہا: مجھے خدشہ ہے کہ دوران حمل اسے نقصان ہوگا، تو انہوں نے قسم کھائی کہ دودھ چھڑانے تک وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں گئے، فرماتے ہیں اس بات کا تذکرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے ایلاء تو غصہ میں ہوتا ہے۔ الشافعی، بیھقی فی السنن

۹۱۹۲.....عطیہ بن عمر سے روایت ہے کہ میری والدہ ایک بچہ کو دودھ پلاتی تھیں میرے والد نے قسم کھائی کہ وہ اس بچہ کے دودھ چھڑانے تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائیں گے، جب چار ماہ گزر گئے تو کسی نے ان سے کہا: کہ تمہاری بیوی کو تو طلاق بائن پڑ چکی ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے.....آپ کو ساری بات بتائی، حضرت علی نے فرمایا: اگر تم نے نقصان سے بچنے کے لیے قسم کھائی ہے تو وہ تمہاری بیوی ہے ورنہ وہ تم سے جدا ہو گئی۔ بیھقی فی السنن

۹۱۹۳.....قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے، اور اگر چار ماہ گزر جائیں تو (رجوع یا طلاق) کا موقع دیتے تھے۔ بیھقی، ابوداؤد طیالسی، نسائی وفی المنتخب، دارقطنی، ترمذی

الحمدللہ آج شب ۸ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ بروز جمعرات کنز العمال جلد ۳ کا اردو ترجمہ مکمل ہوا، جہاں کہیں، کوئی علمی یا تشریحی فروگزاشت دیکھیں تو مطلع فرمائیں۔

فقط.....عامر شہزاد علوی
فاضل دارالعلوم کراچی
متخصص و مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ چہارم

مترجم

مولانا محمد سلمان اکبر
فاضل جامعہ احسن العلوم
(گلشن اقبال، کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف باء

اس میں ایک کتاب ہے۔

کتاب البیوع

اس میں چار ابواب ہیں۔

پہلا باب......کمائی کے بیان میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......حلال کمائی کے بیان میں

۹۱۹۴......فرمایا حلال کمائی سب سے افضل کاموں میں سے ہے۔ابن ال عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۹۱۹۵......فرمایا سب سے افضل کمائی وہ خرید وفروخت ہے جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا بھی افضل ہے۔

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت ابوبردۃ رضی اللہ عنہ بن نیار رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی بجائے لوگوں کا محتاج بننے سے خود محنت سے حلال مال کمانا افضل ہے۔(مترجم)

۹۱۹۶......فرمایا"سب سے پاک کمائی وہ ہے جو انسان نے خود محنت کر کے حاصل کی ہو اور ہر وہ خرید وفروخت جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو"۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۹۱۹۷......فرمایا"آخری زمانے میں میری امت میں حلال درھم اور با اعتماد بھائی کم ہوں گے"۔

کامل ابن عدی اور ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، الضعیفہ ۱۲۱

فائدہ:......یعنی امت مسلمہ پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب حلال مال کم ہوگا اور با اعتماد لوگ بھی کم ہوں گے یعنی حرام کے ساتھ ساتھ جھوٹ اور دھوکے بازی بھی زیادہ ہو جائے گی۔مترجم

۹۱۹۸...... فرمایا"تمام انبیاء، رسولوں کو حکم دیا گیا کہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور صرف نیک عمل ہی کریں۔

مستدرک حاکم بروایت ام عبداللہ بن اخت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

۹۱۹۹......فرمایا"اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے سے محبت رکھتے ہیں جس نے کوئی(حلال) پیشہ اختیار کر رکھا ہو۔

حاکم، طبرانی، بیہقی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ضعیف الاسرار المرفوعۃ ۹۰، الاتفاق ۳۸۵ التذکرۃ ۱۳۴

۹۲۰۰.... فرمایا" کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے بندے کو حلال کی تلاش وطلب میں تھکا ہوا دیکھیں۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۲۰۱ فرمایا" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پاکدامنی اور حلال رزق کے لئے آٹھ یا دس سال مزدوری کی۔

ابن ماجہ بروایت عتبة بن بدر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے مدین پہنچے تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی سے مذکورہ شرائط پر آپ علیہ السلام کا نکاح کر دیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔(مترجم)

۹۲۰۲.. فرمایا" کوئی بھی شخص جس نے حلال مال کمایا، خود کھایا اور پہنا اور اپنے علاوہ اور لوگوں کو بھی کھلایا اور پہنایا تو یہ اس کے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہوگی، اور اگر کوئی مسلمان شخص ایسا ہو جس کے پاس صدقہ کے لئے کچھ نہ ہو تو اسے اپنے دل میں مندرجہ ذیل کلمات بھی کہنے چاہئیں جو اس کے لئے صدقہ ہوں گے۔

اللهم صلى على محمد عبدك ورسولك وصل على المؤمنين والمومنات والمسلمين والمسلمات

ترجمہ:...... اے اللہ! آپ رحمت نازل فرمائیے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اور تمام مومنین اور مومنات اور تمام مسلمین اور مسلمات پر۔

مسند ابی یعلی صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، ذکر فی ذخیرة الحفاظ ۲۲۶۱

۹۲۰۳ فرمایا" کہ رزق حلال کو طلب کرنا فرائض کے بعد اہم فرض ہے"۔ طبرانی، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ضعیف تذکرة الموضوعات ۱۳۳، الجامع المصنف ۳۶۸ الفوائد المجموعة ۴۱۹

فائدہ: یعنی مال ہو رزق ہو یا پیشہ خواہ کچھ بھی ہو حلال ہو اس کی طلب اسلام کے بنیادی فرائض کے بعد اہم ترین فریضہ ہے۔(مترجم)

۹۲۰۴ فرمایا" حلال طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے"۔ مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۰۵ فرمایا" حلال کی طلب بھی جہاد ہے"۔ قضاعی بروایت حضرت ابن عباس اور ابو نعیم فی الحلیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی جس طرح جہاد میں سخت محنت مشقت کرنا باعث فضیلت ہے اسی طرح حلال رزق کی طلب میں بھی محنت مشقت کرنا جہاد ہی کی طرح ہے باعث اجر وثواب ہے۔(مترجم)

۹۲۰۶ فرمایا" جب تم میں سے کوئی رزق تلاش کرے تو اسے چاہیے کہ حلال رزق تلاش کرے"۔

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۲۰۷۔ فرمایا" اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحم فرمائیں جو پاک مال کماتا ہے، میانہ روی سے خرچ کرتا ہے اور تنگ دستی اور ضرورت کے دن کیلئے کچھ بچا رکھتا ہے"۔

فائدہ: یعنی اس حدیث میں دعا ہے اس شخص کے لئے جس میں مذکورہ صفات پائی جاتی ہوں اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سب کچھ دے دالا کر تہی دست ہو کر نہیں بیٹھے رہنا چاہیے بلکہ اپنے لئے کچھ بچا رکھنا بھی اچھی بات ہے باقی اولیاء اللہ اور متوکلین کی شان الگ ہے۔(مترجم)

ابن نجار بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۲۰۸۔ فرمایا" عافیت کے دس اجزاء ہیں نو کا تعلق ذرائع آمد وصرف سے ہے اور ایک کا باقی تمام معاملات سے"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی عافیت اور بھلائی کے دس حصے ہیں جن میں سے نو کا تعلق رزق حلال اور اس کے ذرائع کو تلاش کرنے اور ان کو اختیار کرنے کے ساتھ ہے اور آخری دسویں کا تعلق باقی شعبہ ہائے زندگی سے ہے۔(مترجم)

۹۲۰۹..... فرمایا "بال بچوں کو حلال کھلانے کے لئے جھگڑا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس جہاد سے زیادہ افضل ہے جو امام عادل کی ماتحتی میں سال بھر جاری رہے، گردنیں کٹتی رہیں اور خون بہتا رہے"۔ ابن عساکر بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی اس حیثیت میں اس شخص کی فضیلت ہے جو اپنے اور اپنے گھر بار بال بچوں کے لئے حلال آمدنی کے حصول میں جھگڑا کرے۔ (مترجم)

۹۲۱۰..... فرمایا "اگر کوئی اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کمانے نکلا وہ پھر اللہ کے راستے پر ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بوڑھے والدین کی کفالت کی نیت سے کمانے نکلا تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص اپنی ذات کے لئے کمانے نکلا تا کہ محتاجی سے بچے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص دکھاوے اور نخرے کی نیت سے رزق تلاش کرنے نکلا تو وہ شیطان کے راستے میں ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۹۲۱۱..... فرمایا کہ "جبرئیل علیہ السلام امین جب بھی میرے پاس تشریف لائے تو یہ دو دعائیں مانگنے کا کہا۔

اللھم ارزقنی طیباً

اے اللہ مجھے پاک رزق دیجئے۔

واستعملنی صالحاً

اور مجھ سے نیک عمل کروالیجئے۔ حکیم عن حنظلۃ رضی اللہ عنہ

حلال کمائی سے نہیں شرمانا چاہیے

۹۲۱۲..... فرمایا "کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو حلال کمانے میں حیا سے کام لے مگر اللہ تعالیٰ اس کو حرام میں مبتلا کردیں گے۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی ایسا کام جو حلال آمدنی کا ذریعہ ہو، اس کے اختیار کرنے سے عار نہیں محسوس کرنی چاہیے بلکہ حلال آمدنی کا ذریعہ اختیار کرلینا چاہیے اور اس معاملے میں شرم و حیا اور جھجک سے احتراز کرنا چاہیے، وگرنہ اللہ تعالیٰ حرام میں مبتلا کردیں گے جیسا کہ معلوم ہوا۔ (مترجم)

۹۲۱۳..... فرمایا کہ "جس نے پاک (حلال) مال کھایا، اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی تکلیفوں سے محفوظ رہے تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا"۔

ترمذی اور مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۲۱۴..... فرمایا کہ "شام کے وقت اگر کسی شخص کا یہ حال ہوا پنے ہاتھ سے کام کر کے تھک چکا ہو تو اسی شام اس شخص کی مغفرت ہوجائے گی۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی اگر دن بھر حلال کے لئے محنت کرتے کرتے تھک گیا ہو تو شام ہوتے ہوتے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔ (مترجم)

۹۲۱۵..... فرمایا کہ "جو شخص رزق حلال کی تلاش میں تھک گیا اور اسی حال میں رات گزاری تو اسی رات اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے"۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ذکرہ الالبانی فی ضعیفہ الجامع ۹۸ ۵۴

۱۵۱۶..... فرمایا کہ "وہ تاجر جو مسلمان ہو، امانت دار ہو، سچا ہو، تو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۲۱۷..... فرمایا کہ "وہ تاجر جو سچا ہو اور امانت دار ہو، وہ انبیاء کرام صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

ترمذی، مستدرک حاکم ابن عمر رضی اللہ عنہ، اصبھانی فی الترغیب اور دیلمی فی مسند الفردوس بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۱۸..... فرمایا کہ "سچا تاجر قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوگا۔

۹۲۱۹..... فرمایا کہ ”سچے تاجر کو جنت کے دروازوں میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی“۔

ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، ضعیف کشف الخفاء ۱۰۹۱

فائدہ:.......ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ ایک مسلمان تاجر میں یہ خوبیاں ہونی ضروری ہیں کہ وہ سچا ہو، امانت دار ہو، دیانت دار ہو، یعنی خرید وفروخت کے دوران جھوٹ نہ بولے دھوکے بازی سے کام نہ لے کم نہ تولے اوران تمام برائیوں سے بچے جو عموماً تاجروں میں پائی جاتی ہیں تو یقیناً وہ ان تمام انعامات کا مستحق ہوگا جن کا ذکر مذکورہ احادیث میں ہوا۔

اوران احادیث کا آپس میں تعارض بھی نہ سمجھا جائے کیونکہ پہلی ہی روایت میں ایسے تاجر کا شہداء کے ساتھ ہونا معلوم ہوگیا، اور دوسری سے شہداء کا انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہونا بھی معلوم ہوگیا اور یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ اگر انبیاء عرش کے سائے میں نہ ہوں گے تو اور کون ہوگا؟ اور شہداء اور صدیقین کا انبیاء کے ساتھ ہونا بھی معلوم ہوگیا اسی طرح انبیاء کے جنت میں داخل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی تو ان کو بھی نہ ہوگی کیونکہ یہ ان کے ساتھ ہوں گے جیسا کہ معلوم ہوا۔ (مترجم)

۹۲۲۰..... فرمایا کہ ”سب سے پاکیزہ عمل اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کمانا ہے“۔ بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

داؤد علیہ السلام کا ہاتھ سے کمانا کرنا

۹۲۲۱۔..... فرمایا کہ ”سب سے افضل عمل حلال کمائی ہے“۔ ابن لال بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۲۲۳..... فرمایا کہ ”کسی شخص نے آج تک کبھی بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا نہ کھایا ہوگا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنی محنت کی کمائی کھاتے تھے۔ مسند احمد، بخاری

فائدہ:.......ان روایات سے معلوم ہوا کہ حلال ذریعہ آمدنی اختیار کرنا اور پھر خوب محنت کر کے کمانا اتنا افضل اور پاکیزہ عمل ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اس سے پیچھے نہیں رہے مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام جو اپنے ہاتھ سے زرہ بکتر بنایا کرتے تھے اور بیچا کرتے تھے کیونکہ ان کے ہاتھ میں لوہا نرم کردیا گیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ ”والنالہ الحدید“ (الایۃ) کہ ہم نے ان کے لئے لوہے کو نرم کردیا۔

اسی طرح خود جناب نبی کریم ﷺ بھی ابتدائے زمانے میں چند قیراط پر بکریاں چرایا کرتے تھے اور اس کے بعد آپ ﷺ نے تجارت بھی کی جیسا کہ معلوم ہے، تو جب انبیاء کرام اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے تو ہمیں بھی محنت سے جی نہیں چرانا چاہیے۔ (مترجم)

۹۲۲۴۔..... فرمایا کہ ”سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا بھی اس کی کمائی ہے“۔

ابو داؤد. اور مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

۹۲۲۵..... فرمایا کہ ”بہترین چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔

بخاری فی التاریخ: ترمذی: نسائی اور ابن ماجہ

۹۲۲۶..... فرمایا کہ ”آدمی کی سب سے افضل کمائی اس کی اولاد اور ہر وہ خرید وفروخت ہے، جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔

مسند احمد، طبرانی بروایت ابی بردۃ بن نیار رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح حلال آمدنی ایک نعمت ہے اسی طرح اولاد بھی ایک نعمت ہے اور جس طرح حلال طریقے سے حاصل کی ہوئی آمدنی کو انسان غیر ذمہ داری سے ضائع نہیں کرتا اس طرح اولاد کے سلسلے میں بھی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ رزق حلال کے لئے جو محنت مشقت برداشت کی تھی وہ ان اعمال میں سے جو قبر میں کام آتے ہیں اور اپنی اولاد اگرچہ قبر میں ساتھ تو نہیں جاتی مگر ایسے کام کرتی رہتی ہے جس سے والدین کو قبر میں فائدہ ہوتا ہے۔ (مترجم)

۹۲۲۷..... فرمایا کہ ”رزق حلال کو طلب کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے اللہ کی رضا کی خاطر بہادروں کا مقابلہ کرنا اور جو شخص رزق حلال کی تلاش میں

تھک کر سوجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجاتے ہیں''۔

سنن سعید بن منصور اور بیہقی فی شعب الایمان بروایت ابن سکن، ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع ۳۶۲۱

۹۲۲۸ فرمایا کہ'' بندہ جو کھانا کھاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ کھانا ہے جو محنت کر کے حاصل کیا ہو'' اور جس نے رزق حلال کی طلب میں تھک کر رات گزاری تو اس کی بخشش ہوجاتی ہے''۔

ابن عساکر بروایت حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع ۵۰۱۳

۹۲۲۹ فرمایا کہ'' انسان جو کماتا ہے اس میں سب سے پاک مال وہ ہے جو وہ خود محنت کر کے کماتا ہے اور آدمی جو اپنے آپ پر، اپنے گھر والوں پر اپنی اولاد پر اور اپنے خادموں پر جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت حضرت مقدام رضی اللہ عنہ

فائدہ۔ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صرف حلال کمائی سے ہی نہیں بلکہ حلال اور جائز ضروریات اور مصارف میں خرچ کرنا بھی صدقے کا ثواب رکھتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب اپنی ضروریات میں مال خرچ کرنا بھی باعث اجر و ثواب ہو سکتا ہے تو غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مال کو لہو ولعب میں نہیں خرچ کرنا چاہئے۔ (مترجم)

۹۲۳۰.....فرمایا کہ'' جس شخص نے اتنے کم رزق پر صبر کیا جو زندہ رہنے کے لئے بمشکل دستیاب کافی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں وہ مقام عطا فرمائیں گے جو وہ خود چاہے گا۔ ابو الشیخ بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

اس کی سند حسن ہے۔

حلال روزی کمانا فرض ہے

۹۲۳۱..... فرمایا کہ'' رزق حلال کی تلاش کرنا فرائض کے بعد اہم فرض ہے''۔ بخاری، مسلم طبرانی وضعفہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۳۲ فرمایا کہ'' بے شک سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا (اولاد) بھی اس کی کمائی ہے''۔

مصنف ابن ابی شیبہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۲۳۳ فرمایا کہ'' بے شک سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا (اولاد) بھی اس کی کمائی ہے۔

مصنف عبدالرزاق مسند احمد، متفق علیہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۲۳۴ فرمایا کہ'' اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی کفالت کے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے بال بچوں کی کفالت کے لئے کمانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے''۔ متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۳۶ فرمایا کہ'' اگر کوئی شخص اپنے بوڑھے والدین کی کفالت کے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے، اور اگر اپنے بال بچوں کی کفالت کے لئے کمانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے۔ متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۳۷ فرمایا کہ'' اگر کوئی شخص اس نیت سے کمانے نکلے کہ اپنے والدین کی کفالت کرے یا یہ کہ ان کو لوگوں کی محتاجی سے بچائے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی اس لئے کمائے کہ خود کو لوگوں کی محتاجی سے بچائے اور اپنا گزر خود کرے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص اس نیت سے کمائے کہ اس کے مال میں اضافہ ہو تو وہ شیطان کے راستے میں ہے۔ طبرانی فی المعجم الاوسط بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: مذکورہ تینوں احادیث کا مضمون واضح ہے کیونکہ کوئی بھی شخص جب کمانے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو عموماً یہی وجوہات پیش نظر ہوتی ہیں یعنی والدین کی خدمات کفالت، اور ان کو در در کی محتاجی سے بچانا، کہیں بال بچوں کو روٹی، کپڑا، مکان کی فراہمی کا ارادہ، کہیں اپنا

گزر اوقات اور کہیں مال میں اضافے کی لالچ وخواہش اور پھر کہیں یہ تمام صورتیں موجود ہوتی ہیں کہیں بعض اور کہیں ان میں سے ایک لہذا اول الذکر تمام صورتوں میں تواجر وثواب یقینی ہے اور آخر الذکر میں گناہ یقینی ہے لیکن اگر یہ گناہ والی صورت بھی ثواب والی صورتوں کے ساتھ مل گئی تو نیت کا اعتبار ہوگا یعنی اگر اصل نیت تو مال میں اضافہ ہو اور ضمنی طور پر ساتھ یہ بھی ہو کہ جو اس میں سے کچھ والدین اور بال بچوں کو بھی دے دیا گیا کروں گا تو یہ شخص گنہگار ہوگا لیکن اگر اصل نیت والدین اور بال بچوں وغیرہ کی کفالت کی ہو اور ساتھ یہ خیال بھی ہو کہ جو بچارہے گا اس کو جمع کرتا رہوں گا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ سے امید ہے کہ اس میں مواخذہ نہ فرمائیں گے بلکہ اجر وثواب عطا فرمائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب مترجم

۹۲۳۸... فرمایا کہ "تمام انبیاء ورسولوں کو حکم دیا گیا کہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور صرف نیک عمل ہی کریں"۔

طبرانی مستدرك حاكم بروايت حضرت ام عبدالله بنت اخت شداد بن اوس رضی الله عنه

۹۲۳۹... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے سے محبت رکھتے ہیں جس نے کوئی حلال پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔

طبرانی، کامل ابن عدی وابن نجار بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۲۴۰... فرمایا کہ "سب سے پہلے (مرنے کے بعد) آدمی کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی بھی پیٹ میں پاک چیز کے علاوہ اور کچھ نہ ڈالے"۔

سمویه بروایت حضرت جندب بجلی رضی الله عنه

۹۲۴۱۔ فرمایا کہ "اگر تم میں سے کسی میں اتنی طاقت ہو کہ اپنے پیٹ میں پاک چیز کے علاوہ داخل نہ کرے تو اسے چاہیے کہ ایسا ہی کرے، بے شک (مرنے کے بعد) سب سے پہلے انسان کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے اور اگر تم میں سے کسی میں اتنی طاقت ہو کہ وہ حرام سے بچے خواہ وہ بہت ہی کم مقدار میں بہایا گیا ہے خون ناحق ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس کو بچنا چاہیے ورنہ وہ جس دروازے سے جنت میں داخل ہونا چاہے گا یہ خون ناحق اس کے راستے میں حائل ہو جائے گا"۔ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت جندب رضی الله عنه

فائدہ:...... اس روایت میں محجۃ کا لفظ آیا ہے جو اس ذرا سے خون کو کہتے ہیں جو پچھنے لگواتے ہوئے نکل آتا ہے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ حرام کاری اور حرام کمائی سے بچو خواہ وہ خون ناحق میں معمولی شرکت کی صورت ہی میں کیوں نہ ہو۔

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حرام کاری سے مراد صرف عریانی فحاشی، زنا، وشراب وکباب وغیرہ نہیں ہے جیسا کہ آجکل ہمارے معاشرے میں مشہور ہو چکا ہے بلکہ حرام کاری سے مراد ہر وہ کام ہے جس سے شریعت اسلامیہ نے بچنے کا حکم دیا ہو۔ (مترجم)

ہر نبی نے بکریاں چرائیں

۹۲۴۲... فرمایا کہ "کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں"۔ هناد عن عبد بن عمیر مرسلاً

۹۲۴۳... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! آپ نے بھی یا رسول اللہ؟ فرمایا ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط کے بدلے میں چرایا کرتا تھا"۔ بخاری ابن ماجه، بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

فائدہ:... ان روایات میں اس مضمون کی تائید ہے جو نمبر ۹۲۱۹ میں گزری وہیں ملاحظہ فرمالیا جائے۔

۹۲۴۴... فرمایا کہ "میں تمہیں تاجروں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تو آفاق کی ٹھنڈک اور زمین پر اللہ تعالیٰ کے امین ہیں"۔

۹۲۴۵... فرمایا کہ "جنت میں سب سے پہلے سچا تاجر داخل ہوگا"۔ مصنف ابن ابی شیبه بروایت حضرت ابو ذر غفاری اور ابن عباس رضی الله عنه

۹۲۴۶... فرمایا کہ "سچ بولنے والا قیامت کے روز شہداء کی طرح ہوگا"۔ ابن النجار بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۹۲۴۷... فرمایا کہ "جس نے اس نیت سے دنیا کی کمائی کی کہ حلال مال حاصل کرے لوگوں کی محتاجی سے بچے، گھر والوں کی ضروریات بخیر وخوبی پوری کرے اور پڑوسی کے ساتھ مہربانی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس طرح اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔ اور جس نے اس نیت سے دنیا کمائی کہ حلال مال کماؤں لیکن اس نیت سے کہ میرے مال میں اضافہ ہو اور میں فخر کروں تو وہ اللہ

تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔حلیۃ ابی نعیم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۴۸..... فرمایا کہ ”جس نے حلال ذرائع آمدنی سے کوئی ذریعہ اختیار کرنا چاہا، اس نیت سے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچے اور اس کے بال بچوں کا بوجھ بھی اس پر ہو، وہ قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ اس طرح آئے گا پھر شہادت کی انگلی اور بیچ والی بڑی انگلی کو ملا کر دکھایا“۔

خطیب والدیلمی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مذکورہ روایات میں سچے تاجر کی فضیلت تو ہے ہی لیکن یہ بھی بتا دیا کہ مزید انعامات کیا ہوں گے؟ یعنی دنیاوی فضائل کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوگا کہ میدان حشر میں ایسے تاجر کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمک رہا ہوگا اور پھر ہوگا بھی وہ انبیاء اور صدیقین کے ساتھ اور صرف ساتھ ہی نہیں بلکہ اتنا قریب جتنی ہاتھ کی انگلیاں۔(مترجم)

۹۲۴۹..... فرمایا کہ ”جو شخص رزق کا متلاشی نہیں اس پر کوئی حرج نہیں کہ خوب دعائیں نہ کرے۔مسند فردوس، عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۲۵۰۔فرمایا کہ ”مجھ سے پہلے انبیاء کو (بھی) یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور نیک عمل ہی کریں“۔

حلیہ ابی نعیم بروایت ام عبداللہ بن اخت شداد بن أوس

۹۲۵۱..... رزق کے لئے محنت کرو اور اگر تم میں سے کوئی مغلوب ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول پر چھوڑ دے مسند فردوس عن بکر بن عبد اللہ بن عمر (المزنی) یعنی رزق کے لئے محنت کرے اور محنت کے باوجود حاصل نہ ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات اور وعدوں پر چھوڑ دے۔

۹۲۵۲..... فرمایا کہ ”اللہ کا راستہ اس کے علاوہ کیا ہے کہ اس میں کوئی قتل کر دیا جائے (لیکن) جو شخص اپنے والدین کی کفالت کی نیت سے کمائی کرے وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے، اور جو شخص اپنی اولاد کی کفالت کی نیت سے کمائی کرے وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے، اور جو کوئی اپنے لئے کمائے تاکہ لوگوں کی محتاجی سے بچے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور جو شخص اپنے مال میں مزید اضافے کی نیت سے کمائی کرے وہ شیطان کے راستے میں ہے“۔معجم اوسط طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۵۳..... ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ سے سوال پوچھا گیا کہ سب سے پاک کمائی کون سی ہے؟ تو جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کمائی جو آدمی اپنے ہاتھ سے محنت کر کے حاصل کرے، اور ہر وہ خرید و فروخت جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو“۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حرام کی کمائی کا صدقہ نا قابل قبول ہے

۹۲۵۴..... فرمایا کہ ”کوئی صدقہ نہیں کرتا پاک مال سے مگر یہ کہ اسے رحمٰن (یعنی اللہ تعالیٰ) کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک مال ہی قبول کرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کے صدقہ دیئے ہوئے چھوارے کو ایسے (پالتا) بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچے کی یا کسی اور کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ چھوارہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے“۔

سنن دارقطنی فی الصفات بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... صدقے کے مال کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دینے کا جو ذکر آیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ مال اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہاتھ پیر وغیرہ سے پاک ہیں اور پالنے سے مراد صدقہ شدہ چیز کی نوعیت کے اعتبار سے اضافہ ہے یعنی ایک کھجور یا چھوارہ صدقہ کرے تو کھجوروں کی تعداد اتنی بڑھا دیں کہ کھجوروں کا ڈھیر احد پہاڑ کے برابر ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے اصل چیز ہی میں اضافہ ہو جائے یعنی ایک کھجور کو ہی اتنا بڑا کر دیا جائے کہ وہ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ صدقہ شدہ چیز کے ثواب کو اتنا بڑھا دیا جائے گویا کہ صدقہ کرنے والے نے ایک کھجور نہیں بلکہ احد پہاڑ کے برابر کھجوریں صدقہ کی ہوں، بہر حال کچھ بھی ہو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہیں۔(مترجم)

ضمیمہ۔۔۔۔حرام کی برائی کے بیان میں

۹۲۵۶۔۔۔۔فرمایا کہ "جس نے کوئی مال ظلم وستم کے راستے سے حاصل کیا اس مال کو اللہ تعالیٰ ہلاکتوں میں لگوادیں گے"۔ ابن النجار بروایت ابوسلمی المحصی

۹۲۵۷۔۔۔۔فرمایا کہ "جس نے دس درہم کا کپڑا خریدا، ان درھموں میں سے ایک درھم حرام کا تھا تو جب تک اس کپڑے میں سے ایک دھجی بھی اس کے جسم پر ہوگی اللہ تعالیٰ اس شخص کی کوئی نماز قبول نہ کریں گے"۔ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۲۵۸۔۔۔۔فرمایا کہ "اگر کسی شخص نے چوری کا مال خریدا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ یہ مال چوری کا ہے تو وہ اس (چوری) کی ذلت اور گناہ میں شریک ہوگا"۔

مستدرک حاکم اور سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنه

۹۲۵۹۔۔۔۔فرمایا کہ "ہر وہ جسم جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو تو آگ ہی اس کے لئے بہتر ہے"۔

شعب الایمان بیھقی حلیۃ ابی نعیم بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنه

۹۲۶۰۔۔۔۔فرمایا کہ "تم میں سے کسی شخص کا اپنے منہ مٹی ڈال لینا بہتر ہے اس سے کہ اس چیز کو اپنے منہ میں ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے"۔شعب الایمان بیھقی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنه

فائدہ:۔۔۔۔حرام مال کی مذمت اور برائی تو مذکورہ احادیث کے مضامین سے واضح ہے اور مختلف مضامین سے یہ بتادیا کہ حرام مال کئی قسم کا ہو سکتا ہے وہ مال بھی حرام ہے جو کسی پر ظلم وستم کے نتیجے میں حاصل ہو، ایسے مال کا انجام بھی بتادیا کہ جو شخص ایسا مال کمائے گا وہ لگے گا بھی ایسے ہی راستے میں گھر میں ہلاکتیں ہوں گی طرح طرح کی لاعلاج اور خطرناک بیماریاں پیدا ہونگی اور اسی طرح دیگر مصائب۔

پھر اگر اس حاصل شدہ حرام مال میں سے آرام وآسائش کی کچھ چیزیں کپڑے وغیرہ خریدنے کی نوبت آبھی گئی تو اس کا بھی انجام بتادیا کہ جب تک ایسے کپڑے کی ایک دھجی بھی جسم پر ہوگی تو نماز قبول نہ ہوگی۔

اور جان بوجھ کر بھی چوری شدہ مال خریدنے میں چونکہ چور کی مدد واعانت کا پہلو نکلتا ہے اس لئے وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اس سے چور اور زیادہ گرمی چوریاں کرنے لگے گا اور پکڑے جانے پر ذلت الگ؟ کیونکہ چور کہہ سکتا ہے کہ میں تو فلاں شخص کے لئے چوری کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا مال خرید لیتا ہے اسی لئے فرمادیا کہ جانتے بوجھتے ہوئے ایسا مال خریدنے پر خریدار ذلت شرمندگی اور چوری کے گناہ میں بھی شریک ہوگا جیسا کہ قاعدہ بھی ہے کہ چوری کا مال خریدنے والے کو بھی چور کا ساتھی سمجھ کر ذلیل شرمندہ کیا جاتا ہے۔

اور پھر یہ بتادیا کہ چوری کا مال کھانا بہتر نہیں بلکہ اس سے بہتر تو مٹی پھانک لینا ہے کیونکہ اگر چوری کا مال کھا بھی لیا تو اس سے حاصل ہونے والی جسمانی توانائی اور نشو ونما جہنم میں لے جانے کا باعث ہوگی اس لئے حرام سے بچنا ہی بہتر ہے تاکہ مبتلا ہونا۔ (مترجم)

حرام غذا جہنم کا سبب ہے

۹۲۵۷۔فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے اس جسم پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے جس کی نشو ونما حرام سے ہوئی ہو۔

مسند عبد بن حمید، ومسند ابی یعلی بروایت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنه

۹۲۵۸۔۔۔۔فرمایا کہ "حرام آمدنی میں سے صدقہ کرنے والی کی مثال اس زانیہ عورت کی طرح ہے جو اپنی زنا کی آمدنی میں سے مریضوں وغیرہ پر صدقہ کرے"۔ابونعیم بروایت حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنه

۹۲۵۹۔۔۔۔فرمایا کہ "کوئی ایسا گوشت نہیں جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو اور وہ جنت میں داخل ہو جائے"۔

حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنه

۹۲۶۰۔۔۔۔فرمایا کہ "اگر کسی شخص نے دس درہم کا کپڑا خریدا، ان میں سے ایک درہم بھی حرام کا تھا تو، اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز اس وقت تک قبول

نہ کریں گے جب تک اس کپڑے میں سے ایک دھجی بھی اس کے جسم پر باقی ہوگی‘‘۔

مسند احمد ومسند عبدبن حمید، شعب الایمان للبیهقی وضعفه تمام والخطیب وابن عساکر والدیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۲۶۱.....فرمایا کہ’’جس نے حرام مال کمایا اور اس سے صلہ رحمی کی یا اس سے صدقہ کیا، یا اس مال سے اللہ کے راستے میں خرچ کیا، تو اللہ تعالیٰ اس سب مال کو جمع کر کے اس کے ساتھ ہی جہنم میں ڈال دیں گے‘‘۔

ابن المبارک، ابن عساکر بروایت قاسم بن مخیره رضی الله عنه مرسلاً

۹۲۶۲.....فرمایا کہ’’جس نے حرام کا لقمہ کھایا، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی، اور اس کی چالیس دن تک دعا بھی قبول نہ ہوگی اور ہر وہ گوشت جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے اور ایک لقمے سے بھی گوشت کی نشوونما ہوتی ہے خواہ وہ لقمہ حرام ہی کا کیوں نہ ہو‘‘۔دیلمی بروایت حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عنه

۹۲۶۳.....فرمایا کہ’’جس نے جان بوجھ کر چوری کا مال کھایا تو وہ بھی چور کے گناہ میں شریک ہوگیا‘‘۔

طبرانی بروایت میمونه بنت سعد رضی الله عنه

۹۲۶۴.....فرمایا کہ’’کوئی بھی گوشت جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے‘‘۔

شعب الایمان للبیهقی بروایت ابوبکر صدیق رضی الله عنه

۹۲۶۵.....فرمایا کہ’’جس نے حرام مال جمع کیا اور پھر اس سے صدقہ کیا تو اس کے لئے اس میں کوئی اجر نہ ہوگا بلکہ یہ اس پر بوجھ ہوگا‘‘۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۹۲۶۶.....فرمایا کہ’’جس شخص نے حرام مال کمایا اور پھر اس سے غلام آزاد کیا اور صلہ رحمی کی تو وہ اس پر بوجھ ہوگا‘‘۔

طبرانی بروایت ابوالطفیل رضی الله عنه

۹۲۶۷.....فرمایا کہ جس شخص کو اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ وہ مال کہاں سے کمارہا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی پرواہ نہ ہوگی کہ وہ کہاں سے جہنم میں جارہا ہے‘‘۔

۹۲۶۸.....فرمایا کہ’’جس کے گوشت کی نشوونما حرام مال سے ہوئی تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے‘‘۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوبکر وعمر رضی الله عنهما

۹۲۶۹.....فرمایا کہ’’وہ گوشت اور خون جنت میں داخل نہ ہوں جن کی پرورش ناپاکی سے ہوئی‘‘۔

شعب الایمان للبیهقی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی الله عنه

۹۲۷۰.....فرمایا کہ’’قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص مٹی لے کر اپنے منہ میں ڈال لے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ اُس چیز کو منہ میں ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے‘‘۔حاکم فی تاریخه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۲۷۱.....فرمایا کہ’’جو گوشت حرام مال سے پھلا پھولا وہ جنت میں نہ جائے گا۔طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۲۷۲.....فرمایا کہ’’وہ جسم جسے حرام غذا دی گئی وہ جنت میں نہ جائے گا‘‘۔

مسند ابی یعلی، حلیه ابی نعیم، شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه

۹۲۷۳.....فرمایا کہ’’جس گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی وہ جنت میں نہ جائے گا، اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے‘‘۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوبکر صدیق وعمر بن خطاب رضی الله عنه

۹۲۷۴.....فرمایا کہ’’تجھے خون سے بازوؤں کا موٹا ہونا حیرت میں نہ ڈالے اور نہ ہی حرام مال جمع کرنے والے کو دیکھ کر حیرت زدہ ہونا کیونکہ ایسا شخص اگر صدقہ کرے تو قبول نہیں ہوتا، اور جو اس حرام مال میں سے بچ جاتا ہے تو اس سے آگ ہی میں اضافہ ہوتا ہے‘‘۔

طبرانی، شعب الآیمان بیهقی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

حرام مال میں نحوست ہے

۹۲۷۵۔۔۔فرمایا کہ ”تجھے خون سے بازوؤں کا موٹا ہونا حیرت میں نہ ڈالے، کیونکہ ایسے شخص کو اللہ کے پاس ایک قتل کرنے والا ہے جو کبھی نہ مرے گا اور نہ ہی اس شخص کو دیکھ کر حیران ہونا جو حرام مال کماتا ہے کیونکہ اگر وہ اس مال میں سے خرچ کرے یا صدقہ کرے تو قبول نہیں کیا جاتا، اگر اپنے پاس بچا کر رکھے تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور اگر اپنے پیچھے چھوڑ کر مرجائے تو وہ مال اس کی آگ ہی میں اضافے کا باعث ہوگا۔

طبرانی، شعب الایمان بیھقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۷۶۔۔۔فرمایا کہ ”جو بندہ حرام مال کمائے اور پھر اس میں سے خرچ کرے تو اس میں سے برکت ختم کردی جاتی ہے اور صدقہ کرے تو قبول نہیں کیا جاتا اور اگر پیچھے چھوڑ مرے تو اس کی آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتے بلکہ برائی کو اچھائی سے مٹاتے ہیں“۔ابن لال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۷۷۔۔۔فرمایا کہ ”جو شخص حرام مال کمائے اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے اور اگر صدقہ کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا اور اگر پیچھے چھوڑ کر مرجاتا ہے تو وہ اس کی آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے“۔ابن نجار بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۷۸۔۔۔فرمایا کہ ”حرام مال جمع کرنے والے کو دیکھ کر ہرگز غبطہ نہ کرنا کیونکہ اگر وہ اس مال سے صدقہ کرے تو قبول نہ ہوگا اور اگر وہ مال بچ گیا تو اس کی آگ میں اضافے کا باعث ہوگا۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۲۷۹۔۔۔فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوم کو اٹھائیں گے جن کے منہ سے بھڑکتی آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے، دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں:

ان الذین یا کلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیراً۔النساء آیت نمبر ۱۰

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاجاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی جمع کررہے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، طبرانی بروایت حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ

۹۲۸۰۔۔۔فرمایا کہ ”رات کو چوری شدہ بکری کی قیمت حرام ہے اور اس کو کھانا بھی حرام ہے“۔مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔یہاں رات کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں، مطلب یہ ہے کہ بکری خواہ رات کے وقت چوری کی گئی ہو، خواہ دن کے وقت، اس کا کھانا حرام ہے اور ”اس“ سے مراد دونوں چیزیں ہوسکتی ہیں، بکری بھی کہ بکری کو ہی ذبح کرکے کھالیا جائے اور اس کی قیمت بھی کہ بکری کو بیچ کر اس کی قیمت اپنے استعمال میں لائی جائے بہرحال دونوں ہی صورتیں حرام ہیں۔(مترجم)

دوسری فصل۔۔۔۔۔۔کمائی کے آداب کے بیان میں

۹۲۸۱۔۔۔فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص کسی کام میں لگا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے“ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۸۲۔۔۔فرمایا کہ ”اگر کسی کو کوئی چیز دی جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے“۔شعب الایمان للبیھقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ۔۔۔۔۔۔اصل متن کے اعتبار سے دونوں احادیث کا مضمون تقریباً یکساں ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام میں لگے، خواہ اپنا کام شروع کرے یا کسی کی ملازمت کرے، تو اس کو چاہیے کہ مستقل مزاجی سے اس کام کو کرتا رہے ایسا نہ ہو کہ آج ایک جگہ اور کل دوسری جگہ اور پرسوں تیسری جگہ، بلکہ ایک ہی جگہ ٹک کر کام کرے، یہ بھی کمائی کے آداب میں سے ہے۔(مترجم)

۹۲۸۳۔۔۔فرمایا کہ ”غبن شدہ مال نہ ہی پسندیدہ ہے اور نہ ہی اس پر اجر ملے گا“۔

خطیب، بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ، طبرانی بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابو یعلی بروایت حضرت حسن

احقر اصغر کا خیال ہے حدیث سے مراد دھوکہ میں مبتلا شخص ہے نہ غبن شدہ مال، بیع وشراء میں تتبع وتلاش کا حکم ہے دھوکہ سے بچنے کا حکم ہے۔

۹۲۸۴... فرمایا کہ ”رزق کے بارے میں یہ مت سمجھو کہ تمہیں وقت پر نہیں مل رہا کیونکہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنا رزق پورا کیے بغیر مر جائے اور روزی کی تلاش میں اعتدال کی راہ چلو (حلال لو اور حرام چھوڑ دو)۔ مستدرك حاكم، سنن كبرى بيهقي بروايت حضرت جابر رضي الله عنه

۹۲۸۵... فرمایا ”اے لوگو! اللہ سے ڈرو رزق کی تلاش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرو، کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے خواہ وہ اس کے حصول میں کتنی ہی سستی کا مظاہرہ کیوں نہ کرے اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرو، جو حلال ہو اس کو لے لو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔ ابن ماجه بروايت حضرت جابر رضي الله عنه

۹۲۸۶ فرمایا کہ ”روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنی مدت پوری نہ کرے اور اپنا رزق پورا حاصل نہ کرلے اور رزق کا (بظاہر) دیر سے پہنچنا تم میں سے کسی کو گناہ پر نہ اکسائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے اسی وقت دیتا ہے جب اس کی اطاعت کی جائے“۔ حليه ابي نعيم بروايت حضرت ابي امامه رضي الله عنه

۹۲۸۷ فرمایا کہ ”رزق تلاش کرنے میں اعتدال سے کام لو“ کیونکہ جو کچھ بھی ملتا ہے وہ تقدیر میں پہلے سے ہی لکھا جا چکا ہے۔

مستدرك حاكم ابن ماجه طبراني بروايت حضرت ابو حميد الساعدي رضي الله عنه

فائدہ:...... ان احادیث کا مضمون تقریباً یکساں ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انسان کی زندگی بھی مقرر ہے اور رزق بھی چنانچہ کوئی شخص اپنی زندگی کی مدت اور اپنا رزق مکمل کیئے بغیر نہیں مرے گا، لہٰذا روزی کی تلاش میں بے اطمینانی، بے چینی اور جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حلال کے بجائے حرام ذریعہ نہیں اختیار کر لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے جو کچھ ملتا ہے وہ فرمانبرداری کرنے سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان مسلمانوں کے لئے ہے نا کہ کافروں کے لئے، کیونکہ کافروں کے لئے تو دنیا ہی جنت اور انہیں جنت میں سب کچھ ملتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”الدنيا سجن المومن وجنة الكافر“ یعنی دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے کیونکہ وہ کسی اصول اور ضابطے کا پابند نہیں اور شتر بے مہار بنا پھرتا ہے۔ (مترجم)

۹۲۸۸ جس شخص نے کوئی کام گناہ کے ساتھ کیا تو کام امید سے کہیں زیادہ دور ہوگا۔ اور جو شخص تقویٰ کے ساتھ کرے گا وہ اس کے لئے (اس کا حصول) بہت نزدیک ہوگا۔ حلية الاولياء عن انس رضي الله عنه

۹۲۸۹ ... فرمایا کہ ”بزدل تاجر محروم رہتا ہے اور جرات مند تاجر پالیتا ہے“۔ قضاعي بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۹۲۹۰...... فرمایا کہ ”شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔ ترمذي، مستدرك حاكم بروايت حضرت انس رضي الله عنه

فائدہ:...... اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ، دو بھائی تھے، ایک ہر وقت جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود رہتا اور عبادات وغیرہ میں مشغول رہتا، جبکہ دوسرا کمانے کی فکر میں لگا رہتا، ایک مرتبہ کمانے والے بھائی نے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عبادت گزار بھائی کی شکایت کی کہ میں اکیلا محنت کر کے کماتا ہوں جبکہ یہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا ہے اور کام کاج بالکل نہیں کرتا، تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو“۔

یعنی اگر کوئی شخص محنت کر کے حلال مال بھی کماتا ہے تو اسے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ میں جو کچھ حاصل کر رہا ہوں اپنی محنت سے حاصل کر رہا ہوں، بلکہ جو کچھ بھی مل رہا ہے اسے اللہ تعالیٰ کا دین سمجھنا چاہیے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور فرمانبرداری سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے کمی نہیں، اس لئے اس میں کمی نہیں کرنی چاہیے بلکہ عبادات وغیرہ کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہو کہ رزق بعض اوقات صرف محنت سے نہیں بلکہ نیک لوگوں کی برکت سے بھی ملتا ہے خواہ وہ نیک لوگ مدرسوں میں ہوں یا خانقاہوں میں ہوں یا گھروں میں۔ (مترجم)

۹۲۹۱ ...... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں دو شریکوں میں سے تیسرا ہوتا ہوں جب تک ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کرے، سو جیسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے میں بیچ سے نکل جاتا ہوں“۔ سنن ابي داؤد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابو هريره رضي الله عنه

فائدہ:...... یہاں شریکوں سے مراد شراکت دار ہیں یعنی جب دو آدمی آپس میں مل کر کاروبار کرتے ہیں تو ساتھ اللہ تعالیٰ بھی شریک ہوجاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی شرکت کا مطلب رحمتوں اور برکتوں کی فراوانی ہے لہٰذا جب دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو دھوکہ دینے لگتا ہے یا خیانت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان سے نکل جاتے ہیں یعنی ان کے کاروبار سے رحمت اور برکت ختم ہوجاتی ہے۔ (مترجم)

۹۲۹۲..... فرمایا کہ "صبح صبح شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف جاتے ہیں اور جو شخص سب سے پہلے بازار میں داخل ہوتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی داخل ہوجاتے ہیں اور جو شخص سب سے آخر میں بازار سے نکلتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی نکل آتے ہیں"۔

طبرانی یہ بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۳..... فرمایا کہ "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو دھوکہ کرتا ہے"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۴..... فرمایا کہ "کسی شہر کے بازار اس شہر کا بدترین حصہ ہوا کرتے ہیں"۔ مستدرک حکم بروایت حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۹۲۹۵..... فرمایا کہ "جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو رزق تلاش کرنے کے بجائے سومت جایا کرو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۲۹۶..... فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ کسی رزق کے اسباب مہیا کردیں تو اسے نہ چھوڑے حتی کہ وہ اسباب ختم ہوجائیں"۔

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کمائی کے ذریعہ کو بلا وجہ نہ چھوڑے

۹۲۹۷..... فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے لئے رزق کا دروازہ کھولیں تو اسے چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے"۔

شعب الایمان للبیھقی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۸..... فرمایا کہ "زمین کے پوشیدہ حصوں سے بھی رزق تلاش کرو"۔

مسند ابی یعلی، طبرانی، شعب الایمان بیھقی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۹..... فرمایا کہ "زمین کے پوشیدہ حصوں سے بھی رزق ڈھونڈو"۔ دار قطنی فی الافراد، شعب الایمان للبیھقی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ، رضی اللہ عنہا اور ابن عساکر بروایت عبداللہ بن ابی عیاش بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ان روایات سے معلوم ہوا کہ رزق حلال جہاں سے بھی ملے اس کو حاصل کرنا چاہیے خواہ اس کے لئے اپنے ملک سے باہر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ (مترجم)

۹۳۰۰..... فرمایا کہ "جس کے لئے تجارت مشکل ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ وہ عمان چلا جائے"۔ طبرانی بروایت شرحبیل بن سلمہ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۱..... فرمایا کہ جسے کمائی نے تھکا دیا ہو اسے چاہیے کہ وہ مصر چلا جائے اور پھر مصر میں بھی مغربی جانب"۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

روزی کی تلاش میں میانہ روی ہی کمال کی نشانی ہے

۹۳۰۲..... فرمایا کہ "دنیا کی طلب میں میانہ روی اختیار کرو، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے رزق کی ذمہ داری لی ہے، اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگا کرو، کیونکہ وہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور لوح محفوظ (بھی) اسی کے پاس ہے"۔

متفق علیہ مستدرک حاکم بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۰۳..... فرمایا کہ "رزق کے راستے میں پردے ہوتے ہیں لہٰذا جو چاہے اپنی حیا کی کمی کی بناء پر ان پردوں کو ہٹا دے اور اپنا رزق حاصل کرلے اور

جو چاہے اپنی حیا کو باقی رکھے اور رزق کو پردوں میں چھپا رہنے دے، جب تک رزق اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق خود اس تک نہ پہنچے"۔

دیلمی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......اس روایت میں جس حیا کا ذکر ہے اس کی تشریح پہلے ہو چکی ہے وہیں دیکھ لی جائے، اور تقدیر کے مطابق ملنے سے مراد کمیت وکیفیت ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو جتنا رزق ملنا ہے وہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے لیکن تقدیر مبرم میں۔ تقدیر معلق میں لکھے جانے کا یہ مطلب ہے کہ اس شخص کے بارے میں تقدیر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے کہ اگر یہ محنت مزدوری کرے اور حیا (یعنی عار) نے کام نہ لے تو اس کو اتنا اتنا رزق ملے گا ورنہ اتنا لہٰذا جو شخص حیا کو بالائے طاق رکھ کر رزق کے پردے ہٹادے گا وہ بڑی مقدار میں حصہ پالے گا اور جو شرم وحیا، مروت، یا کام کو عار سمجھنے کی وجہ سے رزق کے ان پردوں کو نہیں ہٹائے گا اس کو وہی ملے گا جو اس کے لئے لکھا جا چکا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۳۰۴.....فرمایا کہ" بے شک کوئی انسان اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کرلے اور یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں تاخیر ہو رہی ہے اور اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو اور جو حلال ہے وہ لو اور حرام کو چھوڑ دو"۔

مستدرک حاکم، ابن الجارود بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۳۰۵.....فرمایا کہ" میں نے تمہیں ذرائع معاش اختیار کرتے ہوئے دیکھا، یہ تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے نمائندے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق نہ مکمل کرلے اگرچہ کچھ تاخیر سے ہی کیوں نہ ہو، لہٰذا اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو، اور رزق ملنے میں دیر ہونے کی وجہ سے کہیں جلد (بازی میں) گناہ کا راستہ مت اختیار کرلینا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری کرنے سے ہی ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

حکیم بروایت حضرت حذیفہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۰۶.....فرمایا کہ" روح امین نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق پورا پورا حاصل نہ کرلے، لہٰذا تلاش رزق میں میانہ روی سے کام لو"۔ عسکری فی الامثال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۰۷.....فرمایا کہ" روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی انسان دنیا سے اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک اپنی زندگی کی مقررہ مقدار پوری نہ کرلے اور اپنا رزق پورا حاصل نہ کرلے لہٰذا تلاش رزق میں میانہ روی سے کام لو، اور دیر ہونے کی وجہ سے کہیں گناہ کا راستہ مت اختیار کرلینا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۸.....فرمایا کہ" روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت نہ مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کرلے لہٰذا طلب رزق میں میانہ روی سے کام لو، اور رزق ملنے میں دیر ہونے کی وجہ سے کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ کا فضل (رزق) گناہ کے راستے سے حاصل کرنے لگو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری سے ہی مل سکتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

العسکری فی الامثال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

طلب رزق میں میانہ روی اختیار کرو

۹۳۰۹.....فرمایا کہ" اے لوگو! خدا کی قسم میں تم کو اسی بات کا حکم دیتا ہوں جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اور اسی بات سے روکتا ہوں جس سے اللہ نے تمہیں روکا ہے، لہٰذا طلب رزق میں میانہ روی اختیار کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے، لہٰذا اگر رزق میں سے کچھ حاصل کرنا (کبھی) مشکل ہو تو اللہ عزوجل کی اطاعت سے حاصل کرو"۔

طبرانی بروایت حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔باقی مضامین تو یکساں ہیں البتہ یہ جو کہا کہ اللہ کی اطاعت سے حاصل کرو تو یہ وہی مضمون ہے جو آیت:

"واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ"۔ الایۃ

یعنی اللہ سے مدد مانگو صبر اور نماز کے ذریعے۔ میں سمجھایا گیا ہے۔

ابوالقاسم جناب نبی کریم ﷺ کی کنیت مبارکہ ہے۔ (مترجم)

۹۳۱۰۔۔۔۔فرمایا کہ "میرے پاس آؤ! یہ تمام جہانوں کے رب کے نمائندے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کرلے اگر چہ کچھ دیر سے ہی کیوں نہ ملے، لہٰذا طلب میں میانہ روی اختیار کرو، اور کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق دیر سے ملنے کی وجہ سے (جلدی حاصل کرنے کے لئے) گناہ کا راستہ اختیار کرنے لگو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری کرنے سے ہی ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔ بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۹۳۱۱۔۔۔ فرمایا کہ "اے لوگو! تم میں سے کوئی ایک (بھی) اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے لہٰذا یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں دیر ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور طلب میں میانہ روی اختیار کرو، جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے وہ چھوڑ دو"۔

مستدرك، متفق علیه بروایت حضرت جابر رضی الله عنه اور مستدرك حاكم اور ابن عساكر

۹۳۱۲۔۔۔۔فرمایا کہ "کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں جنت سے قریب کرنے والی ہو مگر میں نے تمہیں اس کے بارے میں نہ بتایا ہو نہ ہی کوئی چیز ایسی ہے جو تمہیں آگ سے قریب کرنے والی ہو اور میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو، روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا حاصل نہ کرلے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور طلب میں میانہ روی اختیار کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق میں تاخیر کی وجہ سے گناہ کا راستہ اختیار کرلو، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو کچھ ملتا ہے وہ فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۳۱۳۔۔۔۔فرمایا کہ "کوئی ایسا کام نہیں جو جنت سے قریب کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس کا حکم نہ دیا ہو اور نہ کوئی ایسا کام ہے جو جہنم سے قریب کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو لہٰذا یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں دیر ہو رہی ہے (کیونکہ) جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک دنیا سے نہ نکلے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کرلے، لہٰذا رزق کے لئے گناہ کا راستہ اختیار نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ سے جو ملتا ہے فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔ مستدرك حاكم بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۳۱۴۔۔۔۔فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے کوئی ہنرمند پیدا نہیں کیا مگر یہ کہ اس میں ہر زمین پر چلنے والے کا رزق رکھ دیا ہے حتیٰ کہ ایک شخص شہر کے انتہائی حصے سے (رزق کی تلاش میں) آتا ہے حالانکہ اس نے اپنا رزق اٹھا رکھا ہوتا ہے اور شیطان اس کے کندھوں کے درمیان بیٹھا کہہ رہا ہوتا ہے کہ، جھوٹ بول، گناہ کر، لہٰذا بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنا رزق جھوٹ اور گناہ سے حاصل کرتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو تقویٰ اور نیکی سے حاصل کرتے ہیں سو یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینے کا ارادہ کرلیا ہے"۔ دیلمی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

متفرق آداب

۹۳۱۵۔۔۔۔فرمایا کہ "جب تم میں سے کسی کا رزق کسی چیز میں ہو تو اسے ہرگز نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ تبدیل ہو جائے"۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۱۶۔۔۔۔فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کوئی رزق دے تو اسے چاہیے کہ اسے ضرور لے لے"۔ شعب الایمان للبیهقی بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۹۳۱۷۔۔۔۔فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو بنی آدم کے رزق کی تقسیم کے ذمہ دار ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا ہے کہ تمہیں جو بھی بندہ ایسا ملے جس نے تم کو ایک ہی غم بنا رکھا ہے تو زمین و آسمان اور تمام بنی آدم کو اس کے رزق کا ضامن بنا دو۔

اور ہر وہ بندہ جو رزق کی تلاش میں ہے اور اس میں عدل، وانصاف سے کام لیتا ہے تو اس کا رزق اچھا کردو اور آسان کردو، اور اگر وہ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ (ناجائز) اختیار کرتا ہے تو اس شخص کے اور اس کے ارادے کے درمیان دوری پیدا کردو پھر اسے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے لئے لکھا جاچکا ہے"۔ الحکیم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۱۸..... فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جس کے لئے آسمان میں ایک دروازہ نہ ہو جس سے اس کا رزق اترتا ہے اور اس کا عمل اوپر جاتا ہے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو رزق دینا چاہتا ہے تو اس دروازے کو کھول دیتا ہے اور وہاں سے اس کا رزق اترتا ہے، لیکن جب وہ دروازہ بند کردیا جاتا ہے تو کوئی اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ دروازہ کھول دے۔ وہ دروازہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کھول سکتے ہیں جب چاہیں"۔

حلیہ ابو نعیم اور مسند دیلمی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

وسعت رزق کی دعا

۹۳۱۹..... فرمایا کہ "جب تم میں سے کسی کی معاش اس پر تنگ ہو جاتی ہے تو وہ گھر سے نکلتے ہوئے یہ کیوں نہیں پڑھتا:

"اللھم ارضنی بقضائک وبارک لی فیماقدرلی حتی لاأحب تعجیل مااخرت ولاتاخیر ماعجلت"

ترجمہ:..... اے اللہ مجھے اپنے فیصلوں پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرمایئے اور جو میرے لئے مقدر ہو چکا ہے اس میں برکت ڈال دیجئے یہاں تک کہ میں ایسے کسی کام میں جلد بازی نہ کروں جو آپ نے مؤخر کر رکھا اور نہ ہی ایسے کسی کام میں تاخیر کروں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کر رکھا ہے؟" ابن السنی فی عمل الیوم ولیلۃ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۲۰..... فرمایا کہ "جب صبح ہو تو یہ کہا کرو:

بسم اللہ علی اھل ومالی، اللھم رضنی بما قضیت وعافنی بما ابقیت حتی لاأحب تعجیل مااخرت ولا تاخیر ما عجلت

ترجمہ:..... اللہ کے نام کے ساتھ اس دن کی ابتداء کرتا ہوں اپنے مال اور گھر والوں کے ساتھ، اے اللہ! مجھے اپنے فیصلوں پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرمایئے اور میرے ساتھ عافیت کا معاملہ فرمایئے اس چیز کے ساتھ جو آپ نے بچا رکھی ہے یہاں تک کہ میں ایسے کسی کام میں جلد بازی نہ کروں جو آپ نے مؤخر کر رکھا ہے اور نہ ہی ایسے کسی کام میں تاخیر کروں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کر رکھا ہے"۔

ابونعیم بروایت بدر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں تو ایک محروم کم نصیب آدمی ہوں میرا مال نہیں بڑھتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس دعا کو یاد کرلو۔

۹۳۲۱..... فرمایا کہ "جو یہ سمجھتا ہے کہ اسے رزق ملنے میں تاخیر ہو رہی ہے تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے تکبیر یعنی اللہ اکبر پڑھا کرے اور جو غموں اور فکروں میں گھرا ہوا ہو تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے استغفار کرے"۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۲۲..... جسے زمین سے آمدنی بند ہو جائے اس کو 'عمان' لازم ہے (عمان) کے معنی عمان جانے یا قیام پذیر ہونے کے ہیں۔

ابن قانع، طبرانی عن مخلد بن عقبہ بن شرحبیل بن سمط عن ابی عن جدہ

۹۳۲۳..... فرمایا کہ "جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ کلمات پڑھے:

"لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر"

ترجمہ:..... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی حکومت ہے، اور تمام تعریفیں بھی اسی کی ہیں وہی زندہ کرتا ہے

اور وہی مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے، کبھی بھی نہیں مرے گا، ساری بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور ایک لاکھ برائیاں مٹا دیں گے اور اس کا درجہ ایک لاکھ گنا بڑھ جائے گا اور جنت میں اس کے لئے گھر بنا دیں گے"۔

مسند احمد، مستدرك حاكم، ترمذی، ابن ماجه بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۳۲۴... فرمایا کہ "جس نے بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات کہے:

"لاالٰه الاالله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على كل شيء قدير لااله الاالله والله اكبر والحمدلله وسبحان الله ولا حول ولاقوة الابالله"

ترجمہ:...... کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی حکومت ہے اور تمام تعریفیں بھی اس کے لئے ہیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے (تو اللہ عزوجل) اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں"۔

ابن السنی بروايت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۳۲۵... فرمایا کہ "جس شخص نے بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات کہے:

لااله الاالله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لايموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير

ترجمہ:...... "تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور ایک لاکھ برائیاں مٹا دیتے ہیں اور جنت میں اس کا گھر بنا دیتے ہیں"۔

حکیم اور ابن السنی بروايت حضرت سالم بن عبدالله بن عمر عن ابيه عن جده رضی الله عنه

اور اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے حکیم نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے، کہ ایسے شخص کے ایک لاکھ درجے بلند کئے جائیں گے"۔

(دیکھیں اسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الدربعیث بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور اس اضافے کے بغیر)

۹۳۲۶... فرمایا کہ "بازار بھول اور غفلت کا گھر ہے لہٰذا یہاں اگر کسی نے ایک مرتبہ بھی سبحان اللہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے، اور جو شخص لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھے تو وہ شام تک اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں ہوتا ہے"۔

دیلمی بروايت حضرت علی رضی الله عنه

فائدہ:...... یہاں پڑوس سے مراد حفاظت اور پناہ ہے۔ (مترجم)

۹۳۲۷... فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! کیا تم میں سے کوئی شخص اتنی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ جب بازار سے واپس آئے تو دس آیتیں پڑھ لے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی لکھ دیں"۔

طبرانی، بيهقی فی شعب الايمان اور ابن النجار بروايت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۳۲۸... فرمایا کہ "جس کے پاس مال ہو تو اس کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ غلام جمع کرے کیونکہ بعض اوقات غلام کی تقدیر میں وہ رزق لکھا ہوتا ہے جو اس کے آقا کی تقدیر میں نہیں لکھا ہوتا"۔ دیلمی بروايت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:...... اسلام میں غلام کی چار قسمیں ہیں:

۱...... خالص غلام۔ ۲...... مکاتب۔ ۳...... مشترک۔ ۴...... مدبر۔

۱...... غلام مطلق تو اس کو کہتے ہیں جسے آقا نے خریدا ہو، یا آقا کو کسی نے تحفے میں دیا ہو، اور آقا اس سے اپنی اور اپنے گھربار کی خدمات لے۔

۲...... مکاتب وہ غلام جسے آقا اپنی ذات کے لئے استعمال کرنے کے بجائے یہ کہہ دے کہ تو مجھے اتنا اتنا مال کما کر دے دے تو آزاد ہے۔

۳...... مشترک سے مراد وہ غلام ہے جو دو یا دو سے زیادہ افراد نے مل کر خریدا ہو، ایسی صورت میں غلام کسی ایک کی ملکیت نہیں ہوتا بلکہ سب کی مشترکہ ملکیت ہوتا ہے۔

۴... مدبر، وہ غلام ہے جس سے آقا یہ کہدے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا۔

اب یہاں حدیث میں پہلی اور چوتھی قسم تو مراد ہو نہیں سکتی کیونکہ یہ دونوں غلام محض ہوتے ہیں اور اپنی جان اور دیگر مال واسباب آقا ہی کی ملکیت ہوتے ہیں، البتہ ان میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ خالص غلام آقا کی موت کے بعد بھی آزاد نہیں ہوتا بلکہ مشترکہ ورثاء میں تقسیم کردیا جاتا ہے جبکہ مدبر آقا کے مرتے ہی آزاد ہو جاتا ہے۔

البتہ دوسری اور تیسری قسم مراد ہو سکتی ہے یعنی مکاتب اور مشترک غلام، مکاتب تو اس لئے کیونکہ جب آقا نے غلام کو یہ کہہ کر مکاتب بنایا کہ تو مجھے اتنا اتنا مال کما کر دے دے تو اب غلام آقا کی خدمت کرنے کے بجائے اپنی آزادی کے لئے طے شدہ مال کمانا شروع کر دیتا ہے اور لا لا کر آقا کو دیتا رہتا ہے، اور مکاتب جو کماتا ہے وہ اسی کی ملکیت سمجھا جاتا ہے آقا کی نہیں، اور یہ ممکن ہے کہ کوئی غلام کمانے کے فن سے واقف ہو، یا ہنر مند ہو یا ذہین ہو تو وہ اتنا کمالے جو آقا خود نہیں کما سکتا۔

اسی طرح مشترک غلام جو دو یا زیادہ افراد کی مشترکہ ملکیت ہو اور ایک فریق اس کو آزاد کردے تو یہ تو ممکن نہیں کہ غلام آدھا غلام ہو اور آدھا آزاد لہٰذا ایک فریق کے آزاد کرنے سے غلام پورا آزاد ہو جاتا ہے لیکن دوسرے فریق کو مالی نقصان پہنچتا ہے اس لئے غلام کو کہا جاتا ہے کہ اپنے باقی آدھے حصے کی قیمت کما کر آقا کو دو اور آزاد ہو جاؤ۔ اب یہ ممکن ہے کہ یہ باقی آدھا حصہ آزاد کرنے کے لئے ایسا اور اتنا مال کمائے جو آقا خود نہیں کما سکتا۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہی دونوں علتیں تو پہلی اور چوتھی قسم میں بھی پائی جاتی ہیں کیونکہ وہ بھی تو حکم کے غلام ہیں تو آقا گر ان سے اپنی خدمت لینے کے بجائے کمائی پر لگادے تو یہ بھی کمائی کر سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی قسمت کے بجائے کمائی پر لگادے تو یہ بھی کمائی کر سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی قسمت میں وہ کچھ لکھا ہو جو آقا کی قسمت میں نہیں تو چونکہ غلام اور اس کا سارا مال آقا ہی کا ہوتا ہے لہٰذا وہ جو کچھ بھی کمائیں گے آقا کا ہی ہوگا۔

رہا غلاموں کی تعداد میں اضافے کا مسئلہ تو یہ بھی پیش نظر رہے کہ جہاں اسلام غلاموں کی تعداد بڑھانے کا مشورہ دے رہا ہے وہاں اسلام میں غلام آزاد کرنے کی بہت ترغیب اور اجر وثواب بھی بیان کیا گیا ہے اور اس بات کو ترغیب ہی کی حد تک نہیں دکھایا گیا بلکہ قانون بنادیا گیا ہے چنانچہ روزے کے کفارے، ظہار کے کفارے اور قسم کے کفارے اور بہت سے مسائل میں سب سے پہلے غلام آزاد کرنے کا ہی حکم دیا جاتا ہے۔ (مترجم) واللہ اعلم بالصواب۔

سمندری سفر میں احتیاط

۹۳۲۹... فرمایا کہ "سمندر کا سفر مت کرو مگر یہ کہ تم حج یا عمرے کے لئے جارہے ہو یا اللہ کے راستے میں غازی کی حیثیت سے، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے اور زبردست یا اثر ورسوخ والے آدمی سے بھی کوئی چیز نہ خریدنا"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... کیونکہ ایسے افراد کسی بھی وقت اپنا زور زبردستی استعمال کرتے ہوئے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ (مترجم)

۹۳۳۰... فرمایا کہ "تم بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور آخر میں نکلنے والے نہ بنو کیونکہ شیطان بازار میں انڈے دیتا ہے اور ان سے بچے نکلتے ہیں"۔ خطیب بروایت سلیمان

۹۳۳۱... فرمایا کہ "تم ہرگز بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور سب سے آخر میں نکلنے والے نہ بنو کیونکہ بازار شیطان کی معرکہ گاہ ہے یا فرمایا کہ "شیطان کے انڈے دینے کی جگہ ہے اور یہیں شیطان اپنے جھنڈے نصب کرتا ہے"۔ طبرانی بروایت سلیمان

۹۳۳۲... فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن گناہ گار اٹھانے والے ہیں علاوہ ان (تاجروں) کے جنہوں نے سچ بولا، نیکی کی اور امانت داری کی"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۳۳......فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروں تمہارے ذمے وہ کام لگایا گیا ہے جس میں پہلی امتیں تباہ ہوچکی ہیں، ناپنا اور تولنا"۔
متفق علیه بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۳۳۴......فرمایا کہ اے وزن کرنے والے! وزن کر اور زیادہ دے"۔بغوی بروایت سوید بن قیس رضی الله عنه

تیسری فصل......کمائی

کسب کی اقسام کے بیان میں

۹۳۳۵......فرمایا کہ "ہر وہ چیز جس پر تم اجر معاوضہ لیتے ہو۔ان میں اجر لئے جانے کی سب سے زیادہ مستحق چیز اللہ کی کتاب ہے"۔
بخاری بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۳۳۶......فرمایا کہ "سب سے پاک کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کرتے ہوئے جھوٹ نہیں بولتے، ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے، وعدہ کرلیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے، خریدتے ہیں تو برائی نہیں کرتے،، بیچتے ہیں تو دھتکارتے نہیں، اگر کسی کا قرض دینا ہو تو ٹال مٹول نہیں کرتے، اگر کسی سے قرض وصول کرنا ہو تو سختی نہیں کرتے"۔ بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی الله عنه

۹۳۳۷ فرمایا کہ "سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے، ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے، وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے، بیچتے ہیں تو دھتکارتے نہیں۔کسی کا قرض دینا ہو تو ٹال مٹول نہیں کرتے، کسی سے قرض لینا ہو تو سختی نہیں کرتے"۔حکیم، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی الله عنه

۹۳۳۸......فرمایا کہ "رزق کے نو حصے تجارت میں ہیں اور دسواں مویشی چرانے میں"۔
سنن سعید بن منصور بروایت نعیم بن عبدالرحمن الزدمی اور یحیٰ بن جابر الطائی رضی الله عنه

۹۳۳۹......فرمایا کہ "جب مالدار لوگ مرغیاں رکھنا شروع کردیں تو اللہ تعالیٰ ایسی بستیوں کی ہلاکت کی اجازت دے دیتے ہیں"۔
ابن ماجه بروایت حضرت ابو هریره رضی الله عنه

۹۳۴۰...... فرمایا کہ "کسی شخص کا بہترین مال پلی ہوئی جوان گھوڑی ہے یا خالص سکہ"۔مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت سوید بن هبیره رضی الله عنه

۹۳۴۱......فرمایا کہ "گھوڑے ضرور رکھو کیونکہ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھی گئی ہے"۔ طبرانی اور ضیاء بروایت سوادٔ بن ربیع رضی الله عنه

۹۳۴۲ فرمایا کہ "مردوں میں سے نیک مردوں کا کام سینا۔(درزی) ہے اور عورتوں میں سے نیک عورتوں کا کام چرخا کاتنا ہے"۔
تمام خطیب اور ابن لال اور ابن عساکر بروایت حضرت سهل بن سعد رضی الله عنه

۹۳۴۴...... فرمایا کہ "ہل چلاؤ، کیونکہ کھیتی باڑی کرنا برکت والا کام ہے، اور اس میں بڑے لوگوں کو زیادہ بلاؤ"۔
مراسیل ابی داؤد بروایت علی بن الحسین رضی الله عنه

فائدہ:......اس روایت میں کہا گیا ہے کہ جماجم کو زیادہ کرو، اور مصباح اللغات میں جماجم کے جو معنی لکھے ہیں وہ یہ ہیں "کھوپڑی" لکڑی کا پیالہ وہ کنواں جو شور زدہ زمین میں کھودا جائے اور سردار لوگ، دوسرے معنی کے علاوہ تمام معنی کا لحاظ اس ترجمے میں رکھا جاسکتا ہے۔(مترجم)
مصباح اللغات ۱۲۰، ماده جمجمت

۹۳۴۵......فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ اھل جنت کو تجارت کی اجازت دیتے تو کپڑے اور عطر کی تجارت کی اجازت دیتے"۔
طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:......یہاں روایت میں لفظ بز ہے جو کتان یا روئی کے کپڑے کو کہتے ہیں۔(مترجم)

تکملہ

۹۳۴۶..... فرمایا کہ" بکریاں رکھو، وہ شام کو چر کر واپس بھی بھلائی کے ساتھ آتی ہیں اور صبح چرنے بھی بھلائی کے ساتھ جاتی ہیں"۔

مسند احمد بروایت ام ھانی رضی اللہ عنہا

۹۳۴۷..... فرمایا کہ" بکریاں رکھو، اس میں برکت ہے"۔

طبرانی، بیھقی فی شعب الایمان، ابن جریر و ابن ماجه بروایت حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا

۹۳۴۸..... فرمایا کہ" اے ام ھانی! بکریاں رکھا کرو، یہ صبح چرنے بھی بھلائی کے ساتھ جاتی ہیں اور شام کو چر کر بھی بھلائی کے ساتھ آتی ہیں"۔

خطیب بروایت حضرت ام المؤمنین عائشه صدیقه رضی اللہ تعالی عنہا

۹۳۴۹..... ایسی کوئی قوم نہیں کہ جس کے پاس ہم جائیں اور ان کے پاس بیس کالی سرخ بکریاں ہوں اور وہ تنگ دستی سے خائف ہوں"۔

الخطیب عن عائشه رضی اللہ عنہا

برکت والی روزی

۹۳۵۰..... فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے جب معیشت کو بنایا تو بکریوں اور کھیتی باڑی میں برکت ڈال دی"۔ دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۹۳۵۱..... فرمایا کہ" بہترین مال خالص (اصلی) سکہ یا پلی ہوئی (تابع یا مانوس) نوجوان گھوڑی ہے"۔

العسکری فی الامثال بروایت حضرت سوید بن ھبیرة رضی اللہ عنه

فائدہ:...... بکریوں کی برکت اور فضیلت تو ان روایات سے ظاہر ہی ہے لیکن ساتھ کھیتی باڑی اور زراعت کو بھی ملا دیا کہ یہ کام بھی بہت باعث برکت ہے جیسا کہ مشاہدہ بھی ہے

رہا نوجوان گھوڑی کا مسئلہ تو یہاں روایت میں لفظ مُھرَۃ ہے جو گھوڑے کے اس مادہ بچے کو کہا جاتا ہے جو ایک سوار کا بوجھ بخوبی برداشت کر سکے، چونکہ یہ بہت چست اور پھرتیلا ہوتا ہے اس لئے گھمسان کی جنگوں کے کام آتا ہے جو ایک نہایت اہم انفرادی اور ملکی ضرورت ہے۔ اور خالص سکے سے مراد وہ درھم یا دینار ہے جس میں کھوٹ نہ ہو۔ واللہ اعلم مترجم۔

۹۳۵۲..... فرمایا کہ" انجیر کو لازم پکڑو، اس کا سرمایہ لگانا آسان ہے اور اس کا فائدہ زیادہ ہے کتان (یا اونی) کے کپڑے (کی تجارت) کو بھی لازم پکڑو کیونکہ اس کے دس میں سے نو حصوں میں برکت ہے۔ دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۹۳۵۳..... فرمایا کہ" اے حکیم! سب سے حلال ترین کمائی وہ ہے جس میں یہ دونوں چلیں یعنی پیر، اور یہ دونوں کام کریں یعنی ہاتھ اور جس میں اس پر پسینہ آجائے یعنی پیشانی پر"۔ دیلمی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنه

۹۳۵۴..... فرمایا کہ" اے قریش کے گروہ! یہ غلام تجارت میں تم پر غالب نہ آجائیں، کیونکہ رزق کے بیس دروازے ہیں، انیس ان میں سے تاجر کے لئے ہیں اور ایک دروازہ ہنر کار کے لئے اور سچا تاجر کبھی محتاج نہیں ہوتا، مگر یہ کہ وہ گناہ گار ہو، بہت وعدے کرنے والا ہو اور ذلیل ہو"۔

دیلمی و ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

فائدہ:...... یعنی سچ بولنے والا تاجر تو محتاج نہیں ہوتا البتہ جو تاجر سچ نہ بولے، گناہ گار ہو، لمبے چوڑے وعدے کرتا ہو، امیدیں دلاتا ہو، قسمیں کھاتا ہو وہ محتاج ہو جائے گا۔ (مترجم)

۹۳۵۵..... فرمایا کہ" اے قریش کے گروہ تم لوگ مویشیوں سے محبت کرتے ہو، اس کو کم کرو، تم ایسی زمین میں ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے کھیتی باڑی کرو اس میں برکت ہے، اور اس میں سرداروں کو بھی لگاؤ۔ سنن ابی داؤد مراسیله، متفق علیه بروایت حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنه

۹۳۵۶..... فرمایا کہ "اگر جنت میں تجارت ہوتی تو کپڑے کی تجارت اجازت ہوتی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بزاز (کپڑے کی تجارت کرنے والے) تھے"۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۵۷..... فرمایا کہ "اگر جنت میں تجارت ہوتی تو جنتی اونی کھال کے کپڑے بیچتے اور اگر جہنم میں تجارت ہوتی تو کھانے کی تجارت ہوتی، اور جو چالیس رات تک بیچے تو اس کے دل سے رحمت ختم کردی جاتی ہے۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۵۸..... فرمایا کہ "اے بیٹے! اگر تمہارے پاس ایک غلام کی قیمت ہو تو اس سے غلام خرید لو کیونکہ بزرگی تو مردوں کی پیشانی میں ہے" (ابونعیم بروایت سہل بن ضحر) اس روایت کی سند میں یوسف بن خالد السمتی ہے۔

۹۳۵۹..... فرمایا کہ "اے سہل! اگر اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو اس سے غلام خرید لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ بھلائی کو مردوں کی پیشانیوں میں رکھا ہے"۔

بغوی، طبرانی، ابن شاهین، و ابن منده بروایت حضرت سهل بن ضحر اللیثی رضی الله عنه موقوفاً

۹۳۶۰..... چھوٹے سے گھوڑی کے بچے کو پال لے یا کسی غلام یا باندی کو نبی کریم (ﷺ) نے ایک شخص کے بیروزگاری کے شکوے کے جواب میں فرمایا تھا۔ طبرانی کبیر عن عمر رضی الله عنه

چوتھی فصل..... ممنوعہ ذرائع آمدنی کے بیان میں

"التصویر"..... تصویر کشی کی ممانعت

۹۳۶۱..... فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا، اور ان سے کہا جائے گا، زندہ کرو ان چیزوں کو جو تم نے بنائی ہیں"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۳۶۲..... فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا، جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا اس کو کسی نبی نے قتل کیا ہو یا اس شخص کو جس نے بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کیا ہوگا، یا مصور کو جو تماثیل بناتا ہے"۔ مسند احمد بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

فائدہ:..... تماثیل تمثال کی جمع ہے جس کے دونوں مطلب آتے ہیں، تصویر اور مورتی وغیرہ۔ دونوں کی حرمت واضح ہے۔ (مترجم)

۹۳۶۳..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ مصوروں کو اپنی صورتوں سے عذاب دیں گے جو انھوں نے بنائی تھیں"۔

الشیرازی فی الالقاب والخطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۳۶۴..... فرمایا کہ "بے شک ان تصویروں والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا زندہ کرو ان کو جو تم نے بنایا ہے"۔ مالک، مسند احمد، متفق علیه، سنن ابی داؤد ابن ماجه بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها و متفق علیه اور نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:..... یعنی مصوروں سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم بناتے تھے ان میں جان ڈال کر ان کو زندہ کرو جو ظاہر ہے کہ وہ نہیں کر سکتے اعاذنا اللہ منہ۔ (مترجم)

۹۳۶۵..... فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق سے مشابہت اختیار کرتے تھے"۔

مسلم، ترمذی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۶۶..... فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں"۔

بخاری بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۶۷..... فرمایا کہ "قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی، اور دو کان ہوں گے جن سے

وہ سنے گی اور بولنے کے لئے زبان ہوگی، وہ کہے گی کہ مجھے تین آدمیوں کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

۱..... ہر مغرور سرکش جان بوجھ کر حق کی مخالفت کرنے والے کا۔

۲..... ہر اس شخص کا جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود مانے۔

۳..... مصوروں کا۔ مسلم ترمذی، احمد بروایت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

فائدہ:...... یعنی جہنم میں ان قسم کے افراد کو عذاب دینے کی ذمہ داری اس گردن پر ہوگی، اعاذنا اللہ منہ۔ آمین۔ (مترجم)

۹۳۶۸..... فرمایا کہ" قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی صفت دیکھنے کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔ مسند احمد، نسائی، متفق علیه بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

تصویر کشی پر سخت عذاب

۹۳۶۹..... فرمایا کہ" بے شک وہ لوگ جو یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے ان کو اب زندہ کرو"۔ نسائی، بخاری، مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۳۷۰..... فرمایا کہ" قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۸۳۷۱..... " گھر میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا"۔ ترمذی بروایت حضرت جابر رضي الله عنه

۹۳۷۲..... فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح مخلوق بنانے کی کوشش کرے؟ ایک دانہ ہی بنا کر دکھائیں یا ایک ذرہ ہی بنا کر دکھائیں یا جو کا ایک دانہ ہی بنا کر دکھائیں"۔ مسند احمد، متفق علیه بروایت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

فائدہ:..... فن مصوری، اسٹیجو سازی، مورتی اور اسکیچر (Sculuptuoe) وغیرہ کی برائی واضح ہے۔ (مترجم)

۹۳۷۴..... فرمایا کہ" ہر مصور جہنم میں جائے گا، تمام تصویریں جو اس نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالی جائے گی اور انہی سے اس کو عذاب دیا جائے گا"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۳۷۵ فرمایا کہ" جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونکو اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا"۔

مسند احمد، نسائی متفق، علیه بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:...... ان تمام روایات میں فن مصوری کی ممانعت ہے کیونکہ یہ فصل ہی ان ذرائع آمدنی کے بیان میں ہے جو شرعاً ممنوع ہے، ناجائز ہیں۔ (مترجم)

تکملہ

۹۳۷۶..... فرمایا کہ" کیا ہی بری کمائی ہے، کنجری کا معاوضہ، کتے کی قیمت حجام کی کمائی"۔ طبرانی بروایت رافع بن خدیج رضی الله عنه

فائدہ:..... یہاں حجام سے یہ بال کاٹنے والا نائی مراد نہیں بلکہ مراد پچھنے لگانے والے کی کمائی ہے، چونکہ اس میں کچھ اختلاف بھی ہے لہٰذا کسی مستند عالم سے اس کی وضاحت اور تفصیل اچھی طرح سمجھ لی جائے، یہ اس تفصیل کا محل نہیں ہے۔ (مترجم)

۹۳۷۷..... فرمایا کہ" حرام آمدنی میں سے یہ بھی ہیں، حجام کی کمائی، کتے کی قیمت اور کنجری کا معاوضہ"۔

خطیب، بروایت حضرت ابو هریره رضی الله عنه، وطبرانی، ابن النجار بروایت حضرت سائب بن یزید رضی الله عنه

فائدہ:...... حجام کی کمائی کی طرح کتے کی خرید و فروخت بھی اختلافی مسئلہ ہے لہٰذا کسی مستند عالم سے سمجھ لیا جائے اور کنجری یا رنڈی کی آمدنی تو بہر حال ہے ہی حرام ہے۔ (مترجم)

۹۳۷۸.....فرمایا کہ" تین چیزیں ایسی ہیں جو سب کی سب حرام ہیں، حجام کی کمائی، رنڈی کا معاوضہ اور کتے کی قیمت، البتہ شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے"۔متفق علیه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۳۷۹.....فرمایا کہ" تین قسم کی کمائی بدترین کمائی ہے، رنڈی کا معاوضہ، حجام کی کمائی، اور کتے کی قیمت"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن جریر، طبرانی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی الله عنه

۹۳۸۰.....فرمایا کہ"شاید کہ تم اتنے کنجوس ہو جاؤ کہ بلیاں اور کتے بھی نہ خریدو اور شاید کہ تم اتنے فقیر ہو جاؤ کہ فقر تمہیں حجام کی کمائی کھانے پر مجبور کردے"۔

دیلمی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۹۳۸۱.....حجام (پچھنہ لگانے والا) کو اس کی اجرت دو، آپ سے حجام کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا۔

مسند احمد، سنن سعید بن منصور مسند ابویعلی عن جابر رضی الله عنه

۹۳۸۲.....اسے اس کا اجر دو (یعنی حجام کو)۔طبرانی کبیر عن ثوبان

۸۳۸۳.....اسے اس کا اجر دو اور اسے اپنا دوست سمجھ کر کھلاؤ یعنی حجام کو اجرت پر لاؤ۔

ترمذی قال حسن، ابن ماجه ابوداؤد، ابن قانع عن ابن محیصه عن ابیه

۹۳۸۴..... اسے حجام کی اجرت دو اور اسے اس کی گٹھری میں باندھ دینا۔متفق علیه عن محیصه بن مسعود

فائدہ:.....مطلب یہ ہے کہ اس کی کمائی کو حقیر نہ سمجھا جائے اور ایک کام آنے اور آرام دینے کا پیشہ اختیار کرنے والے کو اجرت دی جائے

۹۳۸۵.....جب رسول اللہ ﷺ سے کتے کی کمائی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ زمانہ جاہلیت والوں کا کھانا ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت عبادۃبن صامت رضی الله عنه اور اسی طرح حضرت میمونه بنت سعد رضی الله عنها

فائدہ:.....یعنی اسلام سے پہلے تو کتے کی خرید وفروخت ہوتی تھی لیکن اسلام میں کتے کی خرید وفروخت پر پابندی لگادی گئی تاکہ لہو ولعب اور عیسائیوں اور یہودیوں کی مشابہت سے بچا جاسکے۔

۹۳۸۶.....فرمایا کہ"جو شخص کھانے پینے کی چیزوں کی تجارت کرتا ہوا مر گیا تو اس کے دل میں مسلمانوں کے لئے کینہ ہوگا"۔

ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

آزاد انسانوں کی تجارت حرام ہے

۹۳۸۷..... فرمایا کہ بے شک سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو بیچتے ہیں۔خطیب بروایت حضرت ابو ذر رضی الله عنه

۹۳۸۸.....فرمایا کہ"بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کی خرید وفروخت کرتے ہیں"۔دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی الله عنه

فائدہ:.....مذکورہ روایات میں غلاموں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے جبکہ اس سے پہلے ایسی روایات گزر چکی ہیں جن میں غلام خریدنے کی ترغیب ہے تو بظاہر ان میں تعارض ہے لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو درحقیقت ان میں کوئی تعارض نہیں، دراصل انسانی معاشرے میں انسانیت کو غلام بنانے کی حوصلہ شکنی مقصود ہے لہٰذا وہ روایات جن میں غلام خریدنے کی ترغیب دی گئی ہے وہ ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا گیا ہے جن کے بارے میں آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہ یا تو غلام کو آزاد کردیں گے یا پھر غلام کے لئے مقرر کردہ اسلامی حقوق ٹھیک ٹھیک ادا کریں گے، جبکہ یہ روایات جن میں غلاموں کی خرید وفروخت کی بالکل ممانعت ہے یہاں آپ ﷺ کا خطاب خیر القرون کے بعد آنے والے لوگوں سے ہے اور دین داری کی کمی ہوتی جائے گی اور وہ ٹھیک غلاموں کے حقوق ادا نہیں کرسکیں گے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم. الحدیث

ترجمہ:.....سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے وہ جو اس کے بعد اور پھر جو اس کے بعد ہے۔انتہی۔واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۳۸۹.....فرمایا کہ" گانے والیوں کی خرید وفروخت نہ کرو اور نہ ان کو گانا سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے"۔(متفق علیہ)

۹۳۹۰.....فرمایا کہ" گانے والی عورتوں کو نہ بیچنا جائز ہے اور نہ خریدنا، ان میں تجارت بھی جائز نہیں، ان کی قیمت حرام ہے، اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"ومن الناس من یشتری لهو الحدیث" (سورۃ لقمان آیت ۶)

ترجمہ:......لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو فضول باتیں خریدتے ہیں۔

اور قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، کوئی شخص ایسا نہیں جس نے گانے کے لئے اپنی آواز بلند کی ہو مگر اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے نہ بھیجے ہوں جو اس کے کندھوں پر چڑھ جاتے ہیں اور مسلسل اپنے پیروں سے اس شخص کے سینے پر مارتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ خاموش ہوجائے"۔ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی، وابن مردویه بروایت حضرت ابوامامة رضی الله عنه ودوی صدره ای قوله حرام

۹۳۹۱.....فرمایا کہ" باندی کی کمائی نہ کھاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ اپنی شرمگاہ سے نہ کمانے لگے"۔

طبرانی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی الله عنه

فائدہ:......یعنی ایسا نہ ہو کہ زنا کروا کر پیسا کمانے لگے۔(مترجم)

۹۳۹۲.....جس چیز کی قیمت حلال نہ ہو اس چیز کا کھانا اور پینا بھی حلال نہیں۔دارقطنی عن تمیم داری

۹۳۹۳.....فرمایا کہ"لوگوں میں سے رنگ کرنے والے۔یعنی صباغ سب سے زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں"۔

سنن دارقطنی بروایت حضرت تمیم الداری رضی الله عنه

روزی میں خیانت کرنے والے

۹۳۹۴.....قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا اللہ سے خیانت کرنے والے لوگ کہاں ہیں چنانچہ جانوروں اور غلاموں کے تاجر، نقدی کی تجارت کرنے والے اور درزیوں کو لایا جائے گا۔فردوس دیلمی ابن عمر رضی الله عنه

تکملہ

۹۳۹۵.....فرمایا کہ"مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا، زندہ کرو اسے جو تم نے بنایا ہے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۳۹۶.....فرمایا"ان تصویر والوں کو انہی سے عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ زندہ کرو ان چیزوں کو جن کو تم نے بنایا ہے، اور جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے"۔مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۹۷.....فرمایا کہ"بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا"۔نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۳۹۸.....فرمایا کہ"بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں"۔

بخاری بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۹۹.....فرمایا کہ"جس نے کوئی تصویر بنائی اسے قیامت میں اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا جب تک وہ اس میں روح نہ پھونک دے، اور ایسا وہ کر نہ سکے گا، اور اگر کوئی شخص کسی کی بات سنے حالانکہ یہ انہیں پسند نہ ہو کہ یہ ان کی بات سنے تو ایسے شخص کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا، اور جس نے جھوٹا خواب سنایا اس کو جو کا ایک دانہ دیا جائے گا اور اس وقت تک عذاب دیا جائے گا جب تک یہ شخص اس دانے کی

دونوں طرفوں میں گرہ نہ لگالے حالانکہ وہ ایسا کرنہیں سکے گا"۔ مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۰۰..... فرمایا کہ "اگر کسی نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اُسے اس وقت تک عذاب دیں گے جب تک وہ اس میں روح نہ پھونک دے حالانکہ وہ ایسا نہیں کرسکے گا۔ بخاری بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۴۰۱..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح تخلیق کرنے لگے، ذرا ایک دانہ تو بنائیں، ایک ذرہ تو بنائیں، ایک جو کا دانہ تو وہ بنائیں"۔ مسند احمد، بخاری، مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی اگر واقعتاً وہ میری مشابہت اختیار کرنا چاہتے ہیں تو ذرا، ایک ننھا ایسا جو کا دانہ ہی بنا کر دکھائیں، مقام فکر ہے عالم انسانیت کے لئے جب تمام مخلوقات اس قدر محتاج اور بے بس ہیں تو کیوں اس کی عبادت میں کوتاہی کریں جو نہ محتاج و بے بس بلکہ وہ تو ہر شے پر قادر ہے، سبحانہ ما اعظم شانہ۔ (مترجم)

۹۴۰۲..... فرمایا کہ "تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرے، ذرا ایک مچھر ہی بنا کر دکھائیں، ذرا ایک ذرہ ہی بنا کر دکھائیں۔ ابن النجار بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۰۳..... فرمایا کہ "جو کوئی بھی تصویر بناتا ہے قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا جو تو نے بنایا تھا اسے زندہ کر"۔

طبرانی وابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۰۴..... فرمایا کہ "اے عائشہ! بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔ مسلم، نسائی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۹۵..... فرمایا کہ "ان لوگوں پر حیرت ہے کہ یہ لوگ سن چکے ہیں کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، یہ ... تصویریں بناتا ہے کیا اسے غور وفکر نہیں کرنا چاہیے؟ بخاری، مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق ممنوعہ ذرائع آمدنی کے بارے میں

۹۴۰۶..... فرمایا کہ "کیا ہی بری کمائی ہے بانسری بجانے والے کی اجرت اور کتے کی قیمت"۔

ابوبکر بن مقسم فی جزئہ، بخاری، مستدرک حاکم مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۰۷..... فرمایا کہ "میں خمر (شراب) کی تجارت حرام قرار دیتا ہوں"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۴۰۸..... فرمایا کہ "چھ عادتیں حرام میں سے ہیں۔

۱..... امام کا رشوت لینا، اور یہ سب سے بدترین حرام ہے۔

۲ کتے کی قیمت۔

۳..... اپنے نذکر جانور کی کمائی۔

۴..... رنڈی کا معاوضہ۔

۵..... حجام کی کمائی۔

۶..... کاہن اور اس کی باتوں کو حلال سمجھنا۔ ابن مردویہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی یہ چھ عادات یا کام حرام ہیں، (اول) امام کا رشوت لینا، یہاں امام سے مراد حکمران ہے، چونکہ حکمران ہر طرح صاحب اختیار ہوتا ہے اس لئے اس زبردست عہدے اور منصب کے ہوتے ہوئے رشوت لینا بدترین حرکت ہے۔

کتے کی قیمت اس کے بارے میں وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔یعنی اگر کسی شخص کے پاس بکریاں ہیں۔بکرا نہیں اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی بکریاں گابھن ہوں اور بچے دے تو اپنی بکریوں کو ایسے شخص کے پاس لے جاتا ہے جس کے پاس بکرا ہو،اس کے بکرے سے اپنی بکریوں کا جنسی اختلاط کرواتا ہے اور اس کام کا معاوضہ ادا کرتا ہے،تو یہ جو معاوضہ ہے یہ بھی حرام ہے۔

ان کی وضاحت بھی پہلے گزر چکی ہے۔

کہانت کو ماننا،کاہن کی باتوں پر یقین کرنا،اس کے معاوضے وغیرہ کو جائز وحلال سمجھنا بھی حرام ہے۔واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۴۰۹.....فرمایا کہ"میری امت کے برے لوگ سنار اور رنگ ساز ہیں"۔مسند الفردوس للدیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......کیونکہ یہ دونوں ہی اپنے کام میں کثرت سے جھوٹ بولتے ہیں۔(مترجم)

۹۴۱۰.....فرمایا کہ"رنڈی کا معاوضہ،کتے کی قیمت اور حجام کی کمائی بدترین کمائی ہے"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۱.....فرمایا کہ"باندیوں کی کمائی حرام ہے"۔الضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......یعنی باندیوں سے زنا کروانا اور اس سے آمدنی حاصل کرنا۔(مترجم)

۹۴۱۲.....فرمایا کہ"حجام جو چاہے اسے پانی سیراب کرنے والے اونٹ کو چارے کے طور پر کھلا دے"۔

مسند احمد بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۳.....فرمایا کہ"میں نے اپنی خالہ فاختہ بنت عمرو کو ایک غلام تحفے میں دیا اور انہیں بتادیا کہ اسے نہ تو سنار بنائیے گا،نہ حجام اور نہ جانور ذبح کرنے والا"۔طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۴۱۴.....فرمایا کہ"میں نے اپنی خالہ کو ایک لڑکا تحفے میں دیا،مجھے امید ہے کہ میری خالہ کیلئے یہ غلام برکت والا ثابت ہوگا،میں نے خالہ کو یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اسے نہ حجام بنائیں،نہ سنار اور نہ قصائی"۔مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۱۵.....آپ ﷺ نے اپنی وفات سے دو ماہ پہلے بیع صرف کرنے سے منع فرمادیا تھا"۔بزار، طبرانی بروایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

بیع صرف:.......بعض ثمنوں کو بعض کے عوض بیچنے کو بیع صرف کہتے ہیں۔(دیکھیں،فتح القدیر،بحوالہ اردو ترجمہ فتاوی عالمگیری جلد۵ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

دوسرے لفظوں میں آپ یوں سمجھ لیجئے کہ کرنسی کے بدلے کرنسی کے لین دین (خرید وفروخت) کو بیع الصرف کہتے ہیں،جیسے سونا دیکر سونا خریدنا،یا چاندی دیکر چاندی خریدنا،یا سونا دیکر چاندی خریدنا،یا چاندی،دیکر سونا خریدنا،چونکہ اس وقت دینار (سونے کے سکے) اور درھم (چاندی کے سکے) ہی بطور کرنسی کے رائج تھے اس لئے ثمن کا ترجمہ کرنسی سے کیا گیا ہے۔

اب چونکہ بیع صرف میں موجود اس کی مخصوص شرائط کا لحاظ عام طور پر نہیں رکھا جاتا لہٰذا روایت میں مطلقاً منع فرمادیا،باقی اس کی صحیح تعریف،حکم اور شرائط کسی بھی مستند دارالافتاء سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔(مترجم)

۹۴۱۶.....آپ ﷺ نے باندیوں کی کمائی سے منع فرمایا"۔بخاری، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۱۷.....آپ ﷺ نے باندیوں کی کمائی سے منع فرمایا جب تک کہ ان کا ذریعہ کمائی معلوم نہ ہوجائے"۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۸.....آپ ﷺ نے حجام کی کمائی سے منع فرمایا"۔ابن ماجہ بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۱۹.....فرمایا کہ"سمندر کا سفر اس وقت تک نہ کرو جب تک حج یا عمرے کا ارادہ نہ ہو یا اللہ کے راستے میں غازی ہوکر کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے پھر سمندر"۔سنن ابی داؤد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسرا باب.....خرید وفروخت کے بارے میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل.....خرید وفروخت کے آداب کے بیان میں

اس میں دو ضمنی مضامین ہیں۔

پہلا مضمون.....نرمی اور درگذر کے بیان میں

۹۴۲۰.....فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتے ہیں جو بیچے تو نرمی سے کام لے''۔ جب خریدے تو نرمی سے کام لے، جب فیصلہ کرے تو نرمی سے کام لے اور جب تقاضا کرے تو بھی نرمی سے کام لے''۔ بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی هریره رضی الله عنه

۹۴۲۱.....فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو جنت میں داخل کریں گے جو خرید وفروخت کرتے ہوئے نرمی اور (درگزر سے کام) لے، فیصلہ کرتے ہوئے بھی درگزر سے کام لے اور طلب کرتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لے''۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه

۹۴۲۲.....''فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں اپنے اس بندے پر جو نرمی کرے بیچتے ہوئے، نرمی کرے خریدتے ہوئے، نرمی کرے فیصلہ کرتے ہوئے، نرمی کرے تقاضا کرتے ہوئے''۔ بخاری ابن ماجه بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۴۲۴.....فرمایا کہ ''تم سے پہلے لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو معاف فرمادیا جو بیچتے ہوئے نرمی کرتا، خریدتے ہوئے نرمی کرتا اور طلب کرتے ہوئے نرمی کرتا''۔ مسند احمد، ترمذی، سنن کبریٰ بیهقی بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

دوسرا مضمون.....متفرق آداب کے بیان میں

۹۴۲۵.....فرمایا کہ ''پہلے سودے پہلی پیشکش کو لازم پکڑو کیونکہ فائدہ نرمی اور درگزر کے ساتھ ہے''۔

مصنف ابن ابی شیبه، سنن ابی داؤد فی المراسیل، سنن کبری بیهقی بروایت امام زهری رضی الله عنه

فائدہ:.....پہلی آفر جو کسی سودے میں ہو اسے لینے کی ترغیب ہے کیونکہ نرمی اور دوسرے کے ساتھ احسان کرنا زیادہ فائدہ مند ہے۔

۹۴۲۶.....فرمایا کہ سامان کا مالک اس بات کا حقدار ہے کہ اس سے بھاؤ تاؤ کیا جائے''۔ مراسیل ابن داؤد بروایت ابن حسین

۹۴۲۷.....فرمایا کہ ''اے قیلہ! ایسا مت کرو، لیکن (بلکہ) جب تم کچھ خریدنا چاہو تو اس چیز کے بدلے خریدو جسے تم خود بھی (بطور قیمت) لینا چاہو، (خواہ) وہ چیز تمہیں دی گئی ہو یا نہ، اور جب تم کچھ بیچنا چاہو تو اسی چیز کے ساتھ بھاؤ تاؤ کرو جسے تم خود بھی دینا چاہو، (خواہ) وہ چیز تمہیں دی گئی ہو یا نہ''۔

ابن ماجه بروایت حضرت قیله ام بنی انمار رضی الله عنها

۹۴۲۸.....فرمایا کہ ''لین دین کرنے والوں میں سے دونوں کو اختیار ہے جب تک سودے کی گفتگو ختم نہ ہو جائے، چنانچہ اگر دونوں نے سچ کہا اور بیان کردیا تو ان کی خرید وفروخت میں برکت ہوگی، اور اگر انہوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی خرید وفروخت کی برکت ختم کردی جائے گی''۔

مسند احمد، متفق علیه بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی الله عنه

فائدہ:.....اس روایت کے الفاظ یہ ہیں ''البیعان بالخیار مالم یتفرقا'' الخ، یہ مشہور اختلافی مقام ہے، یہاں شوافع اور احناف میں

اختلاف ہے، حضرات شوافع مـالـم يتفـرقـا سے جسمانی علیحدگی مراد لیتے ہیں لہذا ان کے اعتبار سے ترجمہ اس طرح ہوگا کہ لین دین کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔

جبکہ احناف وہاں مالم یتفرقا سے مراد اقوال کی علیحدگی مراد لیتے ہیں یعنی لین دین کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں بھاؤ تاؤ کی گفتگو کو نظر انداز کر کے دیگر گفتگو میں مشغول نہ ہو جائیں، اس ترجمے میں حضرات احناف زاداللہ سوادھم کے موقف کو ظاہر رکھا گیا، اختلاف کی تفصیلات اور قول راجح معلوم کرنے کے لئے کسی مشہور دارالافتاء سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ (مترجم)

۹۴۲۹۔۔۔ فرمایا کہ ''اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو، اس میں برکت ڈال دی جائے گی''۔

مسند احمد، بخاری بروایت حضرت مقدام بن معد یکرب رضی الله عنه بخاری فی التاریخ، ابن ماجه بروایت حضرت عبدالله بن.
مسند احمد، ابن ماجه، بروایت حضرت ابی ایوب رضی الله عنه، طبرانی، مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوالدرداء رضی الله عنه

۹۴۳۰۔۔۔ فرمایا کہ ''اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو کیونکہ ناپے ہوئے کھانے میں برکت ہوتی ہے''۔ ابن النجار بروایت حضرت علی رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔ یہاں کھانے کو ناپنے سے مراد کھانے پینے کی چیزوں کی خرید و فروخت کرتے ہوئے ناپنا ہے، اور ناپنا عربی لفظ ''کیلوا'' کا ترجمہ ہے، کیونکہ اہل عرب کے ہاں یہی طریقہ رائج تھا، اور ہمارے ہاں اردو میں ناپ تول دونوں تقریباً مترادف الفاظ سمجھے جاتے ہیں۔ (مترجم)

۹۴۳۱۔۔۔ کنگھی کرنے والی عورت میں برکت ہے۔ سنن ابی داؤد محمد بن سعد

۹۴۳۲۔۔۔ فرمایا کہ ''تین چیزوں میں برکت ہے۔

۱۔۔۔۔ ایک مقررہ وقت تک ہونے والی خرید و فروخت۔ ۲۔۔۔۔ آپس میں ادھار لینا دینا۔

۳۔۔۔۔ اور گھر کے لئے گندم اور جو کو آپس میں ملانا بیچنے کے لئے نہیں''۔ ابن ماجه وابن عساکر بروایت حضرت حبیب رضی الله عنه

۹۴۳۳۔۔۔ فرمایا کہ ''اے تاجروں کے گروہ! بے شک تاجروں کو قیامت کے دن گناہ کی حالت میں اٹھایا جائے گا علاوہ ان تاجروں کے جو اللہ سے ڈرتے رہے اور نیکی کرتے رہے اور سچ بولا''۔ ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت عائشه رضی الله عنها

۹۴۳۴۔۔۔ فرمایا کہ ''اے تاجرو جھوٹ سے بچو''۔ طبرانی بروایت حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنه

۹۴۳۵۔۔۔ فرمایا کہ ''اے تاجروں کے گروہ! اس خرید و فروخت میں (فضولیات) اور حلف (قسمیں) بھی ہوتی ہیں تو اس میں صدقہ بھی ملا دو''۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، نسائی، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت حضرت قیس بن ابی غرزة رضی الله عنه

۹۴۳۶۔۔۔ فرمایا کہ ''اے تاجروں کے گروہ'' شیطان اور گناہ دونوں خرید و فروخت میں موجود ہوتے ہیں، اس لئے اپنی خرید و فروخت میں صدقہ کی ملاوٹ کر لیا کرو''۔ ترمذی، بروایت حضرت قیس بن ابی غرزة رضی الله عنه

۹۴۳۷۔۔۔ فرمایا کہ ''بے شک تمہیں دو ایسے کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے جن میں تم سے پہلے قومیں ہلاک ہو چکی ہیں''۔

ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۴۳۸۔۔۔ فرمایا کہ ''جب تولو تو زیادہ دو''۔ ابن ماجه، والضیاء بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

بازار میں داخل ہونے کی دعا

۹۴۳۹۔۔۔ فرمایا کہ ''جو بازار میں داخل ہوا، اور اس نے یہ کلمہ پڑھ لیا:

لاالـه الاالله وحـده لاشـريك لـه، لـه الـملك وله الحمد يحي ويميت وهو حي لايموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير

ترجمہ:۔۔۔۔۔ ''کوئی معبود نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے

ہیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کی ایک لاکھ برائیاں مٹا دیں گے، اور اس کے ایک لاکھ درجے بلند کردیں گے اور جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے"۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۴۰...... فرمایا کہ "فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اپنے مصلے پر بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے زیادہ پہنچا ہوا ہے جو تلاش رزق میں تمام دنیا چھان چکا ہو"۔ فردوس دیلمی بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۹۴۴۱...... فرمایا کہ "اپنی ضروریات اور رزق کی تلاش کے لئے صبح جلدی نکلا کرو، کیونکہ صبح میں برکت اور کامیابی ہے"۔

معجم اوسط طبرانی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تکملہ

۹۴۴۲ فرمایا کہ "خرید و فروخت میں شور شرابہ اور قسمیں وغیرہ خوب ہوتی ہیں لہٰذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ ملا دیا کرو"۔

ابن حبان بروایت حضرت قیس بن ابی عرزۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۴۳...... فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! اس خرید و فروخت کے دوران جھوٹ اور قسمیں وغیرہ ہوتی ہیں لہٰذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ بھی ملا لیا کرو"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت قیس بن ابی غرزۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۴۴...... فرمایا کہ "تمہیں دو باتوں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، جن میں تم سے پہلی امتیں ہلاک ہو چکی ہیں"۔

ترمذی وضعفہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۴۴۵...... فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! تم قسمیں بہت کھاتے ہو لہٰذا اپنی اس خرید و فروخت میں کچھ صدقہ ملا لیا کرو"۔

اور رویانی بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

تاجروں کو صدقہ کا اہتمام کرنا چاہئے

۹۴۴۶...... فرمایا کہ اے تاجروں کے گروہ! اس خرید و فروخت میں فضولیات اور قسمیں ہوتی ہیں لہٰذا اس میں صدقہ ملا لیا کرو"۔

مسند احمد سنن ابی داؤد، نسائی ابن ماجہ، مستدرک حاکم اور متفق علیہ بروایت حضرت قیس بن ابی غرزۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ خرید و فروخت کی مجلس ایک ایسی مجلس ہوتی ہے جہاں جھوٹ بھی بولا جاتا ہے، قسمیں بھی کھائی جاتی ہیں، شور شرابہ بھی ہوتا ہے اور مختلف قسم کی دیگر فضولیات بھی ہوتی ہیں اور یہ سب گناہ کے کام ہیں لہٰذا ان کے کفارے کے طور پر کچھ صدقہ خیرات بھی کر دینا چاہیے کہ یہ مجلس وبال نہ بن جائے۔ (مترجم)

۹۴۴۷...... فرمایا کہ "بے شک تاجر ہی گناہگار ہوتے ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے بیع (خرید و فروخت) کو حلال نہیں قرار دیا؟ فرمایا، ہاں لیکن جب تاجر بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، قسمیں کھاتے ہیں اور گناہ گار ہو جاتے ہیں۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، مستدرک حاکم، طبرانی، بیہقی شعب الایمان بروایت حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ،
اور طبرانی بروایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

۹۴۴۸...... فرمایا کہ "جیسے چاہو بیچو، (لیکن) میری ایک بات سن لو جو تم سے کہتا ہوں، جانور کی کھال اس وقت تک نہ اتارو جب تک وہ (ذبح کے بعد) مر نہ جائے، اور جب (جب تک تمہارے ایک مسلمان بھائی کا بھاؤ تاؤ) مکمل نہ ہو جائے تو تم اس پر سودا نہ کرو، اور بولی بڑھانے کے لئے (دھوکے سے) اضافی بولی نہ لگاؤ، اور (بازار میں آنے سے) پہلے سودا نہ لو اور ذخیرہ اندوزی نہ کرو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۹۴۴۹.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر رحم فرمائے جو بیچتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، خریدتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، فیصلہ کرتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، اور جب طلب کرتا ہے تو بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے"۔

بخاری، ابن ماجه، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی الله عنه اور ابن النجار بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

دوسری فصل......عملی طور پر ممنوع خرید وفروخت کے بیان میں

یعنی وہ خرید وفروخت جو شرعاً تو ممنوع نہ ہو لیکن کسی اور وجہ سے ممنوع قرار دی جائے۔(مترجم)
اس میں آٹھ مضامین ہیں۔

پہلا مضمون

اس چیز کی فروخت کے بارے میں جو ابھی تک خریدنے والے نے اپنے قبضے میں نہیں لی یا جس کا مالک نہیں بنا۔

۹۴۵۰.....فرمایا کہ "جب تم کھانا خریدو تو اس وقت نہ بیچو جب تک پورا وصول نہ کرلو"۔مسلم بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۴۵۱.....فرمایا کہ "جب تم کوئی چیز خریدلو تو اُسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک اپنے قبضے میں نہ لے لو"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن حبان بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی الله عنه

۹۴۵۲.....جب کسی سے کیل ناپنے کی بات کرلو تو اسے ناپ کردو۔ابن ماجه عن عثمان رضی الله عنه

۹۴۵۳.....فرمایا کہ "جو کوئی کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کرلے"۔

مسند احمد، متفق علیه، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه، اور متفق علیه اور اربعه باقیه،بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه، اور مسند احم، مسلم بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۴۵۴.....فرمایا کہ "کھانے کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک خرید کر پورا وصول نہ کرلو"۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی الله عنه

۹۴۵۵.....فرمایا کہ "جو تیرے پاس نہیں وہ مت بیچو"۔

۹۴۵۶.....فرمایا کہ "جس نے کھانا خریدا تو اس کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کرلے"۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

دوسرا مضمون......عیب چھپانے کی برائی کے بیان میں

بیع مصراۃ

۹۴۵۷.....فرمایا کہ "اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ .دوھے بغیر مت چھوڑو (تاکہ خریدار جانور کو زیادہ دودھ دینے والا سمجھے)۔اس کے بعد بھی (جس کسی نے) ایسا جانور خرید لیا تو اس کو اس جانور کا دودھ دوھ لینے کے بعد (یعنی یہ حقیقت) معلوم ہونے کے بعد کہ جانور دراصل اتنا .دودھ دینے والا ہے نہ کہ جتنا خریداری کے وقت لگتا تھا (خریدار کو) دو اچھی باتوں کا اختیار ہے۔

۱.....یا تو اسی جانور پر گزارا کرے، یا

۲...... اس جانور کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور۔ اضافی طور پر تھنوں میں موجود دودھ کے بدلے میں بھی دے۔
بخاری بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اس روایت میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے وہ علماء کے ہاں بیع مصراۃ کے نام سے معروف ہے اور ائمہ کے ہاں اختلافی ہے، مسئلہ چونکہ قدرے پیچیدہ ہے لہٰذا اس مسئلہ کو کسی مستند عالم یا دارالافتاء سے سمجھ لینا چاہیے۔ (مترجم)

۹۴۵۸...... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی تھی تو اس کو تین دن تک اختیار ہے، اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی واپس کرے"۔ مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... صاع ایک پیمانہ ہے جس سے اناج گندم، جو، گیہوں، کھجور، چھوارے، کشمش اور اس طرح کی دیگر اشیاء کو ناپا جاتا تھا موجودہ دور میں اس کی صحیح مقدار معلوم کرنے کے لئے علماء تو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "اوزان شرعیہ" ملاحظ فرمائیں اور عوام کسی مستند عالم سے پوچھ لیں۔ (مترجم)

۹۴۵۹...... فرمایا کہ "جس کسی نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اب اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر واپس کرے تو ساتھ ایک صاع کی مقدار کوئی کھانے کی چیز بھی دے (لیکن) گیہوں کا آٹا نہ دے"۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۰...... فرمایا کہ "جس کسی نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ میں ایک صاع کھجور بھی واپس کرے گیہوں کا آٹا نہ دے۔ مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... مذکورہ دونوں روایات کے آخر میں گیہوں کے آٹے کا ذکر ہے"۔ یہ دراصل عربی لفظ سمرآء کا ترجمہ ہے، اس لفظ کے اور بھی بہت سے معانی ہیں، موقع ومحل کی مناسبت سے یہی معنی زیادہ مناسب معلوم ہوئے چنانچہ انہیں کو ذکر کیا گیا دیکھیں مصباح اللغات ۳۹۵ مادہ سمر۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۴۶۱...... فرمایا کہ "ایسا جانور بیچنا دھوکہ ہے جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں اور دھوکہ مسلمان کے لئے جائز نہیں"۔

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۶۲...... فرمایا کہ "جب تم میں سے کوئی بکری یا اونٹنی بیچے تو اس کے تھنوں میں دودھ نہ جمع کرے"۔ نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۳...... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو ساتھ اتنا ہی (یعنی جتنا دودھ تھا) یا اس کی دوگنی مقدار گیہوں کے دانے دے"۔ سنن ابی داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۶۴...... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے یا وہ بہت دودھ دینے والا لگتا تھا تو اب اس کو تین دن کا اختیار ہے اگر اسی کو رکھنا چاہے تو رکھ لے اور اگر اس کو واپس کرنا چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

ابن ماجہ، نسائی بروایت حضرت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۵...... آپ ﷺ نے ایسے جانور کی فروخت سے منع فرمایا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں"۔ مسند بزار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۴۶۶...... فرمایا کہ "جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسی اونٹنی یا ایسی بکری خریدے جو بہت دودھ دینے والی لگتی ہو تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے دودھ دوھ لینے کے بعد، یا تو یہی رکھے، یا پھر اس کو واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار برابر کھجوریں دے دے"۔

مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۷...... فرمایا کہ "جس نے دودھ دوھنے کے لئے بکری خریدی اور تین دن تک اس کا دودھ دوھا تو اس کو اختیار ہے، چاہے رکھ لے ورنہ واپس

کردے اور ساتھ ایک صاع کھجوریں دے دے"۔ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۶۸..... فرمایا کہ "جس نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر واپس کردے تو ساتھ ایک صاع کی مقدار کوئی کھانے کی چیز یا کھجوریں دیدے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۹..... فرمایا کہ "جس نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تا کہ اسے دوھے تو اگر راضی ہے تو اسی کو رکھ لے ورنہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے"۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سنن ابی داؤد بروایت زہری رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً

۹۴۷۰..... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی بکر خرید لی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی، تو اب اگر اس کو ناپسند ہے تو اس کو واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کے برابر کھجوریں بھی دیدے"۔ طبرانی بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۹۴۷۱..... فرمایا کہ "کسی نے ایسی اونٹنی خرید لی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اگر وہ راضی ہے تو ٹھیک ورنہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۷۲..... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی اور اسے دوھتا بھی ہے تین دن تک، لہٰذا راضی ہے تو ٹھیک ورنہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے"۔ مصنف عبد الرزاق بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ

۹۴۷۳..... فرمایا کہ "جس نے ایسی اونٹنی یا بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے اگر چاہے تو واپس دے دے اور ساتھ ایک برتن بھر کھانے کی کوئی چیز بھی دے دے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۷۴..... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی بکری اونٹنی خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تو اب اس کو دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے، یا تو واپس کردے اور ساتھ برتن بھر کھانے کی کوئی چیز بھی دے دے اور اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے"۔ متفق علیہ بروایت حسن مرسلاً

۹۴۷۵..... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اب بکری والے کو دودھ دوھنے کا حق ہے، پھر اگر وہ راضی ہو تو اسی کو رکھ لے ورنہ پھر واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور بروایت حسن مرسلاً

۹۴۷۶..... فرمایا کہ "اے لوگو! تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز بازار سے نہ ملے، اور نہ ہی کوئی مہاجر کسی اعرابی (دیہاتی) کے لئے کچھ بیچے، اور جس نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اس کو تین دن تک اختیار ہے، اگر چاہے تو واپس کردے اور ساتھ اتنا ہی (یعنی جتنا اس جانور کا دودھ تھا) یا فرمایا اس سے دوگنا مقدار میں گیہوں کے دانے دے"۔ طبرانی، متفق علیہ، وصعفہ عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

بیع کی متفرق ممنوعہ اقسام کا تکملہ

فرمایا کہ "پتھروں کے ساتھ نہ بیچو، اور نہ نجش کرو، اور نہ ہی لمس کے طریقے سے بیچو، اور اگر کسی نے ایسا جانور خرید لیا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے، اور اس جانور کو ناپسند کرے تو چاہیے کہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار برابر کھانے کی کوئی چیز دے دے"۔

دیلمی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... "پتھروں کے ساتھ نہ بیچو" عرب میں یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ فروخت کئے جانے والے مال کو گاہکوں کے سامنے پھیلا کر رکھ دیا جاتا تھا اور وہ اس پر کنکر پھینکتے تھے، جس چیز پر کنکر گر جاتا وہ چیز گاہک کو خریدنی پڑتی تھی خواہ وہ کچھ ہو اور کیسی ہی حالت کیوں نہ ہو، اس طرح کی خرید و فروخت کو عربی میں "بیع الحصاۃ" کہا جاتا ہے چونکہ اس میں ایک قسم کی زبردستی اور بے بسی و عدم رضامندی یا جبری رضامندی کا عنصر پایا جاتا ہے لہٰذا آپ ﷺ نے خرید و فروخت کے اس طریقے کو ممنوع فرمایا ہے۔

''نجش''، یہ بھی ایک اصطلاحی لفظ ہے، عرب میں خرید وفروخت کا ایک طریقہ یہ بھی رائج تھا کہ بیچنے والا اپنے مال کی بولی لگواتا، لوگ بڑھ چڑھ کر بولیاں دینے لگتے، ان ہی لوگوں میں بیچنے والے کے اپنے ملازم بھی خریداروں کے بھیس میں موجود ہوتے جو بولیوں کو بڑھاتے تھے' مثلاً اگر ایک شخص نے بولی لگائی میں یہ چیز دس روپے میں خریدتا ہوں اور دوسرے نے بارہ روپے کی بولی لگائی، تو بیچنے والے کا ملازم (جو خریدار کے بھیس میں وہاں موجود ہوتا) وہ پندرہ روپے کی بولی لگالیتا، مجبوراً خریدار کو بولی بڑھانی پڑتی۔ چونکہ اس میں بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس قسم کو بھی ممنوع قرار دیا۔

لمس، یہ بھی عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے چھونا، عرب میں خرید وفروخت کا ایک یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ بیچنے والا اپنا سامان گاہکوں کے سامنے رکھ دیتا اور گاہک پاس کھڑے ہو کر سامان وغیرہ دیکھتے رہتے، اور اگر اس دوران کسی گاہک کا ہاتھ یعنی کسی چیز سے چھوجاتا تو وہ چیز گاہک کو لازماً خریدنی پڑتی، چونکہ اس میں بھی زبردستی اور جبری رضامندی ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس کو ممنوع فرمادیا۔ (مترجم)

۹۴۷۸..... فرمایا کہ ''دیہاتیوں سے لین دین نہ کرو، خواہ وہ تم میں سے کسی کا بھائی یا باپ یا ماں ہی کیوں نہ ہو''۔

طبرانی بروایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۷۹..... فرمایا کہ ''لمس کے طریقے سے خرید وفروخت نہ کرو، نجش نہ کرو، دھوکے کی خرید وفروخت نہ کرو، اور کوئی موجود کسی غائب (دیہاتی) کے لئے خرید وفروخت نہ کرے، اور جس کسی ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو تین دن تک اسے دوھے، پھر اگر اس جانور کو واپس کرے تو ایک صاع کے بقدر کھجوروں کے ساتھ''۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۴۸۰..... تم میں سے کوئی اپنے نرگھوڑے کو ہرگز نہ بیچے۔ اس سے مراد گھوڑیوں میں موجود نر ہے۔ سمویہ عن انس

۹۴۸۱..... فرمایا کہ ''کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ جس مال (گندم وغیرہ) کا ناپ تول معلوم ہو چکا ہو اسے تخمینے سے نہ لے جب تک کہ اس کے مالک کو نہ بتادے مصنف عبدالرزاق عن اوزاعی۔ نوٹ..... اس کی سند معضل ہے یعنی سند میں دو سے زائد راوی غائب ہیں۔

بھاؤ پر بھاؤ کرنے کی ممانعت

۹۴۸۲..... فرمایا کہ ''کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران اپنا سودا نہ شروع کردے، اور نہ ہی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے رشتے پر اپنا رشتہ بھیجے۔ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۳..... فرمایا کہ ''کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران سودا نہ کرلے، اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے اور نجش نہ کرو اور پتھر پھینک کر خرید وفروخت نہ کرو، اور جو کوئی کسی کو اجرت پر رکھے تو اس کو اس کی اجرت بتادے''۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۴..... فرمایا کہ ''کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے''۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۵..... فرمایا کہ ''ان کو میری طرف سے چار خاصیات کی اطلاع دے دو۔ ایک سودے میں دو شرطیں نہیں لگائی جاسکتیں۔ جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی فروخت نہیں ہوسکتی۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۸۶..... فرمایا کہ ''ان کو بتادے کہ ایک بیع میں دو سودے جائز نہیں'' اور نہ ہی اس چیز کی بیع جائز ہے جو ملکیت میں نہ ہو، اور نہ بیع اور قرضہ ایک ساتھ اور نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں لگائی جاسکتی ہیں''۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۸۷..... فرمایا کہ ''کیا تو اپنی قوم کو وہ بات پہنچادے گا جس کا میں تجھے حکم دوں گا؟ ان سے کہہ دے کہ ان میں سے کوئی بھی بیع اور قرضے کو جمع نہ کرے اور ان میں سے کوئی شخص ایسی چیز نہ بیچے جو ان کے پاس نہ ہو''۔ طبرانی بروایت حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ

۹۴۸۸..... فرمایا کہ ''میں نے تمہیں حکم دے دیا ہے کہ اللہ والوں کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا، ان میں سے کوئی ایسا فائدہ نہ

کھائے جس کا وہ ضامن نہ ہو، اور منع کردے ان کو بیع اور قرضے سے، اور ایک بیع دوسروں سے اور اس سے بھی (منع کردے) کہ ان میں سے کوئی ایسی چیز بیچے جو اس کے پاس نہ ہو"۔ متفق علیه بروایت حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۹..... یقیناً میں نے تجھے اللہ والوں اور مکہ والوں کی طرف بھیجا ہے، لہٰذا اُن کو اس چیز کے بیچنے سے منع کردے جو ان کے پاس نہ ہو، اور ایسا فائدہ لینے سے جس کا وہ ضامن نہ ہو اور ادھار اور بیع سے، اور بیع میں شرط لگانے سے اور بیع اور قرضے سے۔

متفق علیه عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

غیر مملوکہ چیز کو فروخت کرنے کی ممانعت

۹۴۹۰..... فرمایا کہ "کسی شخص کے لئے ایسی چیز بیچنا جائز نہیں جس کا وہ مالک نہ ہو۔ نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی اللہ عنہ

۹۴۹۱..... فرمایا کہ "ماں اور اس کے بچے میں جدائی نہ ڈالو"۔

متفق علیه اور ابن منده اور ابن عساکر بروایت حسین بن عبداللہ بن ضمرة عن ابیه عن جده

ہو تو ایسا نہ کرو کہ ماں کو کہیں اور بیچ دو اور بچے کو کہیں اور۔ (مترجم)

۹۴۹۲..... فرمایا کہ "ان دونوں کو ڈھونڈو، اور واپس لاؤ، اور ان دونوں کو ایک ساتھ بیچو اور ان دونوں کو جدا نہ کرو، یعنی دو غلام بھائیوں کو"۔

مسند احمد، مستدرك حاكم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۴۹۳..... فرمایا کہ "حصہ نہ بیچا جائے یہاں تک کہ حصہ (کی مقدار) معلوم نہ ہو جائے، اور قیدیوں میں ایسی کسی عورت کے ساتھ وطی نہ کرو جو حاملہ ہو اس وقت تک جب تک ان کا بچہ نہ پیدا ہو جائے"۔ حاکم فی لکنی بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنہ

تیسرا مضمون...... دھوکے اور ملاوٹ کے بیان میں

۹۴۹۴..... نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسرے کو نقصان دو (بیع میں)۔ مسند احمد عن ابن عباس، ابن ماجه عن عبادہ

۹۴۹۵..... فرمایا کہ "جب تم خرید و فروخت کرو تو کہو لاخلابۃ (کوئی دھوکہ نہیں)"۔

مالك، مسند احمد، متفق علیه، ابو داؤد، نسائی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ابن ماجه بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۴۹۶..... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ وہ ہے جو عداء بن خالد بن ھوذۃ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریدا ہے آپ ﷺ سے خریدا ہے غلام یا باندی اس شرط پر کہ اس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ ہی کمینگی ہے اور نہ ہی بری عادت، مسلمان کا معاملہ مسلمان سے ہے"۔

بیهقی فی السنن الکبری بروایت حضرت عداء بن خالد رضی اللہ عنہ

۹۴۹۷..... فرمایا "جس نے کوئی ایسی چیز بیچی جس میں کوئی عیب تھا وہ مسلسل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا، اور فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے"۔

ابن ماجه بروایت حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ

۹۴۹۸..... فرمایا کہ "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ بھائی کو ایسی چیز بیچے جس میں عیب ہو ہاں اگر بیان کردے۔ تو جائز ہے۔

۹۴۹۹..... فرمایا کہ "جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوالحمراء رضی اللہ عنہ

۹۴۵۰..... فرمایا کہ "ہم میں سے نہیں جس نے دھوکہ دیا"۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه مستدرك حاكم بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ "جس نے دھوکہ کیا سو وہ ہم میں سے نہیں"۔ ترمذی بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنہ

۹۴۵۲.....فرمایا کہ "ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا جس نے کسی مسلمان کے ساتھ دھوکہ کیا یا اس کو نقصان پہنچایا یا اس کے ساتھ مکر وفریب سے کام لیا"۔

رافعي بروایت حضرت علي رضي الله عنه

۹۴۵۳.....دریافت فرمایا کہ "اے کھانے والے! یہ کیا کھانا ہے؟ تم نے اس کو اس کھانے کے اوپر کیوں نہیں رکھا جسے لوگ دیکھتے ہیں، جس نے مجھے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں"۔ مسلم بروایت حضرت ابوهریره رضي الله عنه

۹۵۰۴.....فرمایا کہ "تاجر ہی فاجر لوگ ہیں"۔

مسند احمد، مستدرك حاكم، شعب الايمان بيهقي بروایت عبدا لله بن شبل اور طبراني بروایت حضرت معاويه رضي الله عنه

فائدہ:.....مراد وہ تاجر ہیں اسلامی اصولوں کو مدنظر نہیں رکھتے اور صرف کمانے کی فکر کرتے ہیں خواہ کہیں سے بھی ہو، اور فاجر بمعنی گناہگار۔ (مترجم)

تکملہ

۹۵۰۵.....فرمایا کہ "جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس نے ہمیں تیر سے مارا وہ بھی ہم میں سے نہیں"۔

طبراني بروایت حضرت ابن عباس رضي الله عنه

۹۵۰۶.....فرمایا کہ "اسے علیحدہ بیچو اور اس کو علیحدہ بیچو، جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

فائدہ:......ہم میں سے نہیں یعنی مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں، ڈرانے اور تنبیہ کے لئے اور اس کی وجہ اگلی روایت میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۰۷.....فرمایا کہ "اے لوگو! مسلمانوں کے درمیان آپس میں دھوکہ بازی نہیں ہوتی جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں"۔

ابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۹۵۰۸.....دریافت فرمایا کہ "اے کھانا پینا بیچنے والے! کیا یہ کھانا (ڈھیر کے اندر) نیچے سے بھی ایسا ہی ہے جیسا اوپر سے دکھائی دیتا ہے؟ جس نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں"۔ طبراني بروایت حضرت قيس بن ابي غزرة رضي الله عنه

۹۵۰۹.....فرمایا کہ "میں یہی سمجھتا ہوں کہ تو نے یہ سب کچھ اپنے دین میں خیانت کرتے ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے کیا ہے"۔ بيهقي في شعب الايمان بروایت ابی حبان عن ابيه

ایک مرتبہ آپ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا، جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو وحی پہنچائی کہ آپ اپنا ہاتھ اس میں داخل کیجئے، چنانچہ اس واقعے کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۹۵۱۰.....فرمایا کہ "کسی کے لئے حلال نہیں کہ کوئی چیز بیچے اور اس کے عیب بیان نہ کرے اور نہ ہی ان عیوب کے جاننے والے کے لئے ان کو بیان کیے بغیر چارہ ہے"۔ مستدرك حاكم، مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت واثله بن الاسقع رضي الله عنه

۹۵۱۱.....فرمایا کہ "کھجور اور کچی کھجور نہ ملاؤ"۔ مسند ابي يعلي بروایت حضرت ابوسعيد خدري رضي الله عنه

۹۵۱۲.....فرمایا کہ "بیچ اور کہہ کہ کوئی دھوکہ نہیں"۔ مستدرك حاكم بروایت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۹۵۱۳.....فرمایا کہ "دھوکہ سے نہ بیچو"۔

مسند ابي يعلي بروایت حضرت انس رضي الله عنه اور ابن النجار بروایت حضرت ابوسعيد اور حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۹۵۱۴.....فرمایا کہ "نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو دو، جس نے نقصان پہنچایا، اللہ اسے نقصان پہنچائے، اور جس نے سختی کی اللہ اس پر سختی کرے"۔

مالك بروایت عمرو بن يحي المازني مرسلا، دارقطني مستدرك حاكم متفق عليه، بروایت حضرت ابو سعيد خدري رضي الله عنه

۹۵۱۵..... فرمایا کہ ''نہ نقصان اٹھاؤ نہ کسی کو دو، اور پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا حق ہے اور سات ذراع کے برابر ہے''۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۱۶.....فرمایا کہ ''اگر کسی نے کوئی چیز بیچی تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس کے عیوب نہ بتائے، اور جو شخص اس کے عیوب جانتا ہے اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ عیوب نہ بتائے۔ متفق علیہ اور خطیب بروایت حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ

۹۵۱۷..... کسی نے دوسرے مومن کو کوئی مال دکھایا اس نے دھوکہ بازی کی تو یہ دھوکے بازی ریاء شمار ہوئی۔ ابن عدی، متفق علیہ عن ابی امامۃ

۹۵۱۸.....فرمایا کہ ''سنو! تمہارے اس زمانے کے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو تنگی کا ہوگا (اس زمانے میں) خوشحال آدمی خرچ ہو جانے کے ڈر سے اپنے مال کو اس مضبوطی سے پکڑ کر رکھے گا جیسے دانتوں میں دبا رکھا ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''جو کچھ تم نے کسی چیز میں سے خرچ کیا وہی اس کا بدلہ دے گا''۔ سورۃ سبا ۳۹

اور بدترین لوگوں کا سردار وہ ہوگا جو ہر مجبور سے خرید و فروخت کرے گا، سنو! مجبوروں سے خرید و فروخت کرنا حرام ہے، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اس کی شرمندگی کا باعث بنتا ہے، اگر تمہارے پاس کوئی نیکی ہے تو اس کے ساتھ اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف لوٹو اور اس کے ہلاکت میں مزید ہلاکت کا باعث نہ بنو۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مجبور سے خرید و فروخت کرنے سے مراد مجبور کی مجبوری کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے ہے، ورنہ مجبوری کی حالت میں نیک نیتی کے ساتھ صحیح اسلامی طریقے سے کسی سے خرید و فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۱۹..... فرمایا کہ ''بیچنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملاؤ، ایک آدمی شراب لے کر دوگنا چوگنا اضافہ کر دیا، پھر ایک بندر خریدا اور سمندر کے سفر پر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب گہرے سمندر میں پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں دیناروں کی تھیلی کا خیال ڈالا، بندر دیناروں کی تھیلی لے کر بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ گیا اور تھیلی کھولی، بندر والا اس کو دیکھ رہا تھا، چنانچہ بندر نے ایک دینار نکالا اور سمندر میں پھینک دیا اور ایک کشتی میں، (اور اسی طرح کرتا رہا۔ مترجم) یہاں تک کہ تمام دینار دو حصوں میں تقسیم کر دیئے''۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہاں گزشتہ امتوں میں سے کسی امت کا تذکرہ مقصود ہے جس میں شراب کی خرید و فروخت جائز ہوگی، جو بہر حال اسلام میں حرام قرار دے دی گئی ہے

اور دیناروں کے دو حصوں میں تقسیم کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اس شخص نے شراب میں ملاوٹ کر کے بیچا تھا، اسی طرح بندر نے آدھے دینار سمندر میں پھینک دیئے اور آدھے کشتی میں، گویا کہ اس شخص کے ہاتھ میں اتنے ہی دینار آئے جو بغیر پانی ملائے شراب کی اصل قیمت تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۰.....فرمایا کہ ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا جو سمندر میں کشتی چلایا کرتا تھا وہ شراب بیچتا تھا اور اس میں پانی ملایا کرتا تھا، کشتی میں اس کے پاس ایک بندر تھا جو اس کی حرکت کو دیکھتا تھا، اور جب وہ کشتی میں موجود ساری شراب ختم کر لیتا تو بندر تھیلی لے کر، بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگتا یہاں تک کہ دیناروں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا۔ خطیب بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۲۱..... فرمایا کہ ''ایک شخص شراب لے کر کشتی میں سوار ہوا تاکہ شراب بیچے، اس کے ساتھ ایک بندر بھی تھا، وہ شخص جب شراب بیچتا تو اس میں پانی ملایا کرتا تھا اور پھر بیچا کرتا تھا، پھر بندر تھیلی اٹھاتا اور بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگتا یہاں تک کہ سارے تقسیم کر دیتا''۔ مسند احمد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۲۲..... فرمایا کہ ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، اس نے شراب لی اور ہر مشک میں آدھا پانی ڈال لیا، پھر اس کو بیچ دیا، جب (بیچ کر) پیسے جمع کر لئے تو ایک کوتری آئی اور تھیلی لے کر بادبان کے ڈنڈے پر جا چڑھی اور ایک سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگی یہاں تک کہ تھیلی میں

موجود سارا مال اسی طرح تقسیم کر کے فارغ ہوگئی"۔ بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

چوتھا مضمون..... موجود کا غائب کے لئے خرید فروخت کرنا اور سواروں سے ملاقات کرنے کے بیان میں

فائدہ:..... عربی اصطلاح میں اس کو بیع الحاضر للبادی اور تلقی الرکبان کہا جاتا ہے، دونوں سے مراد ایک ہی ہے یعنی کوئی دیہاتی یا دوسرے شہر کا آدمی اپنا سامان تجارت لے کر دوسرے شہر جائے، اور اس شہر کا کوئی شخص راستے میں اس سے مل کر کہے کہ تم کیوں اتنی دور شہر جانے کی زحمت کرتے ہو، لاؤ اپنا سامان مجھے بیچ دو میں اس سامان کو اس سے زیادہ قیمت پر خریدلوں گا جو آج کل شہر میں چل رہی ہے۔

بہر حال رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس میں دھوکے کا احتمال ہے۔ (دیکھیں شرح نووی للمسلم ۲ ج ۲۔ مترجم)

۹۵۲۳..... فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غیر موجود (دیہاتی یا دوسرے شہر کے باشندے) کے لئے خرید وفروخت نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق دیتے ہیں"۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۲۴..... فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید وفروخت نہ کرے، اور نجش نہ کرے، اور کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے اور نہ ہی کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کی خواہشمند ہو کہ (اس طرح) الٹ دے جو کچھ اس کے برتن میں ہے اور خود نکاح کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی وہی لکھ رکھا ہے جو اس کے لئے لکھ رکھا ہے"۔

بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... نجش کی تعریف پہلے گزر چکی ہے، باقی باتیں واضح ہیں، البتہ عورت کا دوسری عورت کی طلاق کی خواہش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ایک عورت کسی دوسری کو طلاق دلوا کر اسی آدمی سے خود نکاح کرلے کیونکہ اس آدمی سے جو پہلی عورت کے نصیب میں لکھا تھا وہی اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی لکھ رہا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۵..... فرمایا کہ کوئی حاضر کسی غیر حاضر کے لئے خرید وفروخت نہ کرے چاہے وہ اس کا بھائی ہو یا باپ"۔

ابو داؤد اور نسائی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۲۷..... فرمایا کہ "خرید وفروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو، اور نہ ہی تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے سودے پر سودا کرے، اور نجش نہ کرو اور کوئی موجود کسی غائب کے لئے بھی خرید وفروخت نہ کرے اور نہ کوئی بکری اس حالت میں بیچے کہ اس کا دودھ دھویا نہ ہو اور اگر اس کو خرید لیا تو دو باتوں کا اختیار ہے اس بکری کو دودھ لینے کے بعد، اگر وہ اسی پر راضی ہو تو اپنے پاس ہی رکھے اور اگر ناراضی (راضی نہ) ہو تو واپس کردے اور ایک صاع کھجوریں بھی ساتھ واپس کرے"۔ بخاری، ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۲۸..... فرمایا کہ "سواروں سے نہ ملو اور نہ ہی موجود غائب کے لئے خرید وفروخت کرے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... سواروں سے نہ ملنے سے مراد یہی ہے کہ جو شخص دوسرے شہر سے یا دیہات سے اس شہر کی طرف سامان تجارت لئے جارہا ہے، راستے میں مل کر اس سے یہ نہ کہو کہ تمہارا سامان میں لے لوں گا وغیرہ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۹..... فرمایا کہ "لوگوں کو ایک دوسرے کو کچھ (نفع) پہنچانے دو، لہٰذا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کوئی اچھی بات بتا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ بتادے"۔ طبرانی بروایت ابن ابی السائب رضی اللہ عنہ

۹۵۳۰..... فرمایا کہ "تلقی الجلب نہ کرو"۔ (پھر بھی) اگر کوئی ملا اور اس سے کچھ خریدا، تو اس شخص (بیچنے والے) کو بازار پہنچنے (اور) اصل صورت حال سے آگاہ ہونے (کے بعد اختیار ہے) چاہے اس سودے پر راضی رہے چاہے اس کو منسوخ کردے۔ (مترجم)

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۳۱ ....''آپ ﷺ نے تلقی البیوع سے منع فرمایا''۔ترمذی ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۵۳۲ ''آپ ﷺ نے تلقی الجلب سے منع فرمایا''۔ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

تکملہ

۹۵۳۳ ''خرید وفروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو (تلقی الرکبان) اور نہ ہی تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا کرے اور نہ نجش کرو اور نہ موجود غائب کے لئے خرید وفروخت کرے، اور بکری کے تھنوں میں دودھ مت چھوڑو، اگر کسی نے اس (بکری) کو خرید لیا تو اس کا دودھ دودھ لینے کے بعد اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر راضی ہو تو اسی کو رکھ لے، اور اگر ناراضی (راضی نہ) ہو تو واپس کردے اور اس کے ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے''۔موطامالك، بخاری، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۵۳۴ فرمایا کہ ''تلقی البیوع بالکل نہ کرو یہاں تک کہ تمہارا بازار قائم ہوجائے''۔طحاوی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

نرخ کنٹرول کرنے کی ممانعت

۹۵۳۵ فرمایا کہ ''لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اچھی بات بتا سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ بتادے''۔متفق علیه بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۵۳۶ فرمایا کہ ''لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اور اگر کوئی اپنے (مسلمان) بھائی سے مشورہ لے تو اسے (دوسرے کو) چاہیے کہ مشورہ دیدے''۔مصنف عبدالرزاق عن رجل

۹۵۳۷ فرمایا کہ ''اللہ کے بندوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اور اگر کوئی اپنے بھائی سے مشورہ لے تو اسے (دوسرے کو) چاہیے کہ اسے اچھی بات بتادے''۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت حکم بن ثابت رضی الله عنه

۹۵۳۸ فرمایا کہ ''تلقی البیوع بالکل نہ کرو یہاں تک تمہارے بازار قائم ہوجائیں''۔

۹۵۳۹ فرمایا کہ ''تلقی جلب نہ کرو''۔طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۵۴۰ فرمایا کہ ''تلقی جلب نہ کرو پہلے اس سے کہ وہ (شخص) تمہارے بازار تک نہ آجائے''۔ رحمۃ اللہ علیہ

طبرانی بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۵۴۱ فرمایا کہ ''تلقی جلب نہ کرو اور نہ ہی کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید وفروخت کرے''۔

مسند احمد، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۵۴۲ فرمایا کہ ''تلقی جلب نہ کرو اور نہ ہی کوئی حاضر کسی غائب کے لئے خرید وفروخت کرے اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ (پہلا والا) اس رشتے سے دستبردار ہوجائے یا نکاح کرلے''۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۵۴۳ فرمایا کہ ''کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید وفروخت نہ کرے''۔مسند احمد، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه اور طحاوی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه، اور متفق علیه اور شافعی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۵۴۴ فرمایا کہ ''کوئی حاضر کسی غائب کے لئے خرید وفروخت نہ کرے اور نہ ہی نجش کرو اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے، اور نہ ہی کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کی خواہش مند ہو کہ اس کے برتن کو الٹ دے، کیونکہ اس کے لئے بھی وہی ہے جو اس کی (مسلمان) بہن کے لئے ہے، اور بیچنے کے لئے اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ چھوڑو، اگر کسی نے ایسی بکری خرید لی تو اس کو دو میں سے ایک

بات کا اختیار ہے، اگر چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دیدے"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۴۵.....فرمایا کہ"کوئی حاضر کسی غائب کے لئے نہ بیچے نہ خریدے"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۴۶.....فرمایا کہ"کوئی موجود کسی غائب کے لئے ہرگز نہ خرید و فروخت کرے"۔

مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت جابر وحضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہماو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۴۷.....فرمایا کہ"کوئی موجود کسی غائب کے لئے ہرگز خرید و فروخت نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو، بعض کے ذریعے بعض تک کچھ پہنچنے دو، اگر کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی اچھی بات پوچھے تو اس کو چاہیے کہ بتادے۔طبرانی بروایت حضرت حکیم بن یزید عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۹۵۴۸.....فرمایا کہ"خرید و فروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو (تلقی الرکبان) اور نہ ہی تم میں سے بعض بعض کے سودے پر اپنا سودا کریں اور نہ نجش کرو اور نہ ہی کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید و فروخت کرے، اور اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ چھوڑو، سو اگر کسی نے اس کے بعد (بھی) اس کو خرید لیا تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے اس کو دودھ لینے کے بعد، اگر راضی ہو تو اسی کو رکھے اور اگر ناراض (راضی نہ) ہو تو واپس کر دے، اور ساتھ ایک صاع کھجوروں کا دیدے"۔مسلم، موطا مالک بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

پانچواں مضمون.....بیع پر بیع کے بیان میں

۹۵۴۹.....فرمایا کہ"مومن، مومن کا بھائی ہے، کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے یہاں تک کہ وہ (پہلا والا) چھوڑ دے"۔مسلم بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۰ فرمایا کہ"کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۵۱.....فرمایا کہ"تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے"۔بخاری، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۲.....فرمایا کہ"تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی سامان کو راستے میں پکڑو یہاں تک کہ تمہارے بازار تک پہنچا دیا جائے"۔

مسند احمد، متفق علیہ، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۳.....فرمایا کہ"کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے البتہ یہ کہ وہ اجازت دے دے"۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۴.....فرمایا کہ"تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی کسی کے رشتے پر رشتہ بھیجے"۔ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

چھٹا مضمون.....پھلوں کی بیع کے بارے میں

۹۵۵۵.....فرمایا کہ"پھل اس وقت تک نہ خریدو جب تک پک نہ جائے اور کھجور کے بدلے پھل نہ خریدو"۔

مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور متفق علیہ، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۶.....فرمایا کہ"جب تک پھل پک نہ جائیں نہ خریدو اور جب تک خراب ہونے کا خوف نہ رہے"۔

مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۷.....آپ ﷺ نے پھل پکنے سے پہلے بیع سے منع فرمایا، اور کھجور جب تک رنگ نہ پکڑے"۔بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۵۸.....آپ ﷺ نے پکنے سے پہلے پھل کی بیع سے منع فرمایا"۔مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۹.....آپ ﷺ نے رنگ پکڑنے سے پہلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا، اور خوشے کی بیع سے بھی جب تک وہ خراب ہونے کے خوف سے محفوظ

نہ ہو جائے“۔مسلم، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۰......جب تک پھل خراب ہونے سے محفوظ نہ ہو جائیں اس وقت تک آپ ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمادیا“۔

طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۶۱......آپ ﷺ نے کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا۔اسی طرح انگور کو کشمش کے بدلے ناپ کر اور کھیتی کو گندم کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا“۔سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۲......آپ ﷺ نے پکنے سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا اور یہ بھی کہ جب تک یہ خراب ہونے سے محفوظ نہ ہو جائیں“۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۵۶۳......فرمایا کہ”جب تک وہ پک نہ جائے“۔سنن ابی داؤدبروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۴......فرمایا کہ”اگر کسی نے کھجور کے درخت کو گابھا دیئے جانے کے بعد خریدا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے، البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگائی ہو، اور اگر کسی نے غلام خریدا تو غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگائی ہو؟“

مسند احمد، بخاری، مسلم، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۵......فرمایا کہ”اگر تو نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کھجور بیچی اور وہ خراب ہوگئی تو اب تیرے لئے جائز نہیں کہ تو اس سے کچھ (بطور قیمت) وصول کرے، بھلا کس چیز کے عوض تم اپنے (مسلمان) بھائی کا مال ناحق لوگے؟“۔سنن ابی داؤد، نسائی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۶......فرمایا کہ”جس نے پھل بیچا اور وہ خراب ہوگیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ بھی وصول نہ کرے گا۔بھلا کس چیز پر تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟“۔ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۵۶۷......فرمایا کہ”اگر کسی نے کھجور کا ایسا درخت خریدا جس کو گابھا دے دیا گیا ہو تو اس (درخت) کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے ہاں البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگا رکھی ہو“۔

موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۸......فرمایا کہ”اگر کسی نے اپنی زمین کا پھل بیچا اور پھر وہ خراب ہوگیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ نہ لے گا، بھلا کس چیز پر تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟“ ابن ماجہ، ابن عساکر بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۹......فرمایا کہ”بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے لہٰذا پھل کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ پک نہ جائے“۔

طبرانی، مسند ابی یعلی، طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۰......فرمایا کہ”کوئی پھل اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک پک نہ جائے اور یہ اس وقت معلوم ہوگا جب وہ (پھل) واضح طور پر زرد سے سرخ رنگ پکڑ لے“۔طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۱......فرمایا کہ”کھجور کا درخت اس وقت تک نہیں بیچا جا سکتا جب تک وہ پک نہ جائے“۔ابن الجارود بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۲......فرمایا کہ”اگر کسی نے کھجور کا ایسا درخت بیچا جس کو گابھا لگا دیا ہو اور خریدار نے پھل کی شرط نہ لگائی ہو تو اب اس کو کچھ نہ ملے گا، اور اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال بھی تھا اور (خریدار نے) مال کی شرط نہ لگائی تھی تو اب اس کو کچھ نہ ملے گا“۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۳......فرمایا کہ جب تک پھل پک نہ جائے، بیچا نہیں جائے گا“۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۴..... فرمایا کہ "انگور اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک سیاہ نہ ہو جائے اور نہ ہی دانہ جب تک پکا نہ ہو جائے"۔

۹۵۷۵..... فرمایا کہ "پھل اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک پک نہ جائے۔ طبرانیؒ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۶..... فرمایا کہ "جب تک پھل پک نہ جائے نہ بیچو"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور مسند احمد وطبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، اور طبرانی وسنن سعید بن منصور بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۷..... فرمایا کہ "پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک ثریا (ستارہ) طلوع نہ ہو جائے اور پھل پک نہ جائے"۔

طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۸..... فرمایا کہ "پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک پک نہ جائے اور نہ ہی پھل کو کھجور کے بدلے بیچو"۔

بخاری، مسلم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۹..... ھبہ کئے ہوئے کھجور کے درختوں (پر لگی کھجور کا) اندازہ مت لگاؤ۔ الشافعی فی القدیم متفق علیہ، عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم

ساتواں مضمون..... دھوکے کی بیع

۹۵۸۱..... فرمایا کہ "پانی میں موجود مچھلی نہ بیچو کیونکہ یہ تو دھوکہ ہے"۔ مسند احمد، بیھقی سنن کبری بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۵۸۲..... آپ ﷺ نے کنکریاں پھینکنے والی اور دھوکے والی بیع سے منع فرمایا"۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۳..... آپ ﷺ نے مجبور سے خرید وفروخت کرنے اور پھل کی بیع اس کے لئے پہلے منع فرمائی"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

آٹھواں مضمون..... مختلف قسم کی ممنوع بیع کے بارے میں

۹۵۸۳..... فرمایا کہ "خرید وفروخت کے دوران زیادہ قسمیں کھانے سے بچو، اس سے مال تو بک جائے گا لیکن مٹا دیا جائے گا"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۴..... فرمایا کہ "نجش کرنے والا سود خور لعنتی ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۹۵۸۵..... فرمایا کہ "میں ایسی چیز نہیں خریدتا جس کی قیمت میرے پاس نہ ہو"۔ مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۸۶..... فرمایا کہ "اگر کسی شخص نے کسی مسلمان کے ساتھ بے تکلفی کی اور پھر اسے دھوکا دے دیا، تو اس کا یہ دھوکہ سے کمایا ہوا مال سود ہوگا"۔

ابو نعیم فی الحلیۃ بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۷..... فرمایا کہ "زیادہ باتیں کرنے والے (خرید وفروخت میں بے تکلفی کا اظہار کرنے والے) کا دھوکہ سود ہے"۔

سنن کبری بیھقی بروایت حضرت انس وحضرت جابر رضی اللہ عنہما

۹۵۸۸..... فرمایا کہ "زیادہ باتیں کرنے والے کا دھوکہ حرام ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۹..... آپ ﷺ نے سورج نکلنے سے پہلے سودا کرنے سے منع فرمایا، اور دودھ دینے والے جانور کو ذبح کرنے سے بھی منع فرمایا۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے اندھیرا ہوتا ہے اور اندھیرے میں دھوکہ دینا اور دھوکہ کھانا نسبتاً آسان ہے، پھر یہ کہ

سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت سودے میں مصروف ہونے پر فجر کی نماز ضائع ہونے کا خوف ہے، اس لئے امت پر شفقت کے لئے منع فرمایا، رہا دودھ دینے والے جانور کے ذبح کا مسئلہ تو ظاہر ہے جب ایک جانور سے اس کی زندگی میں فائدہ حاصل ہورہا ہے تو کیوں نہ اس فائدے کو جاری رکھا جائے جب تک ممکن ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۹۰ ..... آپ ﷺ نے مجر سے منع فرمایا''۔ سنن کبریٰ بیهقی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ: ..... لفظ مجر مختلف معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلاً بکری کے اس بچے کی خرید وفروخت جو بکری کے پیٹ میں ہو، دوم جوا، سوم زیادتی اور سود۔ دیکھیں مصباح اللغات ۸۰۶ (مادہ مجر) کوئی بھی مطلب لیں بہر حال مذکورہ تمام چیزوں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا گیا ہے، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۵۹۱ ..... آپ ﷺ نے سنین کی خرید وفروخت سے منع فرمایا''۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

فائدہ: ..... اس روایت میں بیع سنین سے منع فرمایا، بیع سنین کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک اپنے درختوں کے پھل دو، تین، چار یا زیادہ سالوں کے معاہدے پر فروخت کرے، یعنی وہ پھل جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے اور آئندہ ان دو تین سالوں میں پیدا ہوں وہ میں آپ کے ہاتھ بیچتا ہوں اس کو بیع سنین کہتے ہیں اور یہ بالاتفاق ناجائز ہے علامہ نووی ابن المنذر وغیرہ کے حوالے سے اس کے باطل ہونے پر اجماع وجوہات کے لئے بھی مذکورہ حوالے کی طرف رجوع فرمائیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

بیع فاسد کی بعض صورتیں

۹۵۹۲ ..... آپ ﷺ نے ''مضامین'' ملاقیح اور حبل الحبلۃ کی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ ..... مضامین چوپایوں کے ان بچوں کو کہتے ہیں جو ابھی اپنے بڑوں کی زیر نگرانی ہوں، اور ملاقیح ملقوقۃ کی جمع ہے، جنین اور اس کی ماں کو بھی کہتے ہیں (چوپائے جانوروں میں سے) اور حَبَلَ الحبلۃ اس کی تفسیر میں علامہ نووی شارح مسلم نے دو اقوال نقل کئے ہیں۔

اول ..... ایک مقررہ وقت تک ادھار قیمت کے بدلے میں اپنی حاملہ اونٹنی کے اس بچے کو بیچا جائے جو اس حمل سے پیدا ہونے والے بچے کا بچہ ہوگا (یعنی اونٹنی کا نواسہ یا نواسی) امام مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس تفسیر کو نقل کیا ہے۔ دیکھیں ۳ صحیح مسلم اور علامہ نووی نے امام مالک اور امام شافعی کی طرف اس تفسیر کو منسوب کیا ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۳

دوم ..... یہ کہ بیع الحبل الحبلہ حاملہ اونٹنی کے بچے کی خرید وفروخت کو کہتے ہیں جو ابھی پیٹ ہی میں ہے، اور اس قول کی نسبت علامہ نووی نے ابو عبیدۃ، معمر بن مثنی اور ان کے شاگرد ابو عبید قاسم بن سلام، امام احمد بن حنبل، اسحٰق راہویہ اور دیگر اہل لغت کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور ان دونوں ہی صورتوں میں بیع جائز نہیں ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۳ ج ۲۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۵۹۳ ..... آپ ﷺ نے حَبَلَ الحبلۃ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، متفق علیه، سنن نسائی، سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۵۹۴ ..... جناب نبی کریم ﷺ نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ، اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی الله عنه

فائدہ: ..... اس روایت میں چند مزید الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کی تشریح حسب ذیل ہے:

مُحاقَلَۃ ..... اس کی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کیے گئے ہیں۔

۱..... گندم کے دانوں کے بدلے زمین (کھیت) کو کرائے پر دینا۔

۲..... تہائی یا چوتھائی حصہ طے کرکے کسی کی زمین میں کھیتی باڑی کرنا۔

۳..... کھانا (یعنی گندم، جو وغیرہ) جو ابھی اپنے خوشوں میں ہی ہو اور اس کو گندم وغیرہ کے بدلے بیچ دیا جائے۔

۴... کھیتی اگنے سے پہلے ہی اس کو فروخت کردینا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں حاشیہ ا صحیح بخاری جلد ا ۲۹۳ باب بیع المحاضرة

مخاضرة... پھلوں اور دانوں کو پکے بغیر ہی بیچ دینا یعنی ابھی وہ کچے ہی ہوں اور ہرے ہوں۔ دیکھیں بخاری ج ا ۲۹۳ حل اللغات

مــلامسـة... اس کی تفسیر میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملامسۃ یہ ہے کہ کوئی شخص خریدار سے کہے کہ میں تجھے یہ سامان بیچتا ہوں، اگر تو نے اس کو چھولیا تو تیرے ذمے خریدنا لازم ہوگا، یا یہی بات خریدار بیچنے والے سے کہے۔ بخاری ۲۸۷۔ ج ا۔ حاشیہ ۲

منــابَذَة... یعنی بیچنے والا اور خریدار دونوں مثلاً اپنا اپنا کپڑا دکھائے بغیر دوسرے کی طرف پھینک دیں اور کہیں کہ بیع ہوگئی، یعنی دونوں نے اپنے ہاتھ سے پھینکے ہوئے کپڑے کو قیمت سمجھا اور دوسرے کی طرف سے آئے ہوئے کپڑے کو مال۔ دیکھیں بخاری ج ۱ ۲۸۷ حاشیہ ۱۳

۹۵۹۵ آپ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا۔ متفق علیه ابن ماجه، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۵۹۶... آپ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا۔ مسند احمد بروایت حضرت زید بن ثابت رضی الله عنه

فائدہ:... الـــمخابرۃ مخابرۃ اور مزارعۃ تقریباً ہم معنی الفاظ ہیں، اور زمین سے ہونے والی پیداوار کے چوتھائی یا تہائی حصے وغیرہ کے بدلے معاملہ کرنے کو کہتے ہیں، البتہ فرق یہ ہے کہ مزارعت میں بیج زمین کے مالک کی طرف سے ہوتا ہے اور محنت ساری کرایہ دار یا معاملہ کرنے والے کی ہوتی ہے جبکہ مخابرۃ میں بیج عامل کی طرف سے ہوتا ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۱۰۔ ج ۲، واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم

۹۵۹۷... جناب نبی کریم ﷺ نے مُزایَدَۃ سے منع فرمایا۔ بزاز بروایت سفیان بن وهب رضی الله عنه

فائدہ:... کسی کو دھوکہ دینے کے لئے قیمت میں اضافہ کرنے کو مزایدہ کہتے ہیں۔ دیکھیں بخاری ج ا ۲۸۷ باب بیع المزایدۃ بین السطور حاشیہ۔ (مترجم)

۹۵۹۸... آپ ﷺ نے منابذۃ اور ملامسۃ سے منع فرمایا۔

۹۵۹۹... جناب نبی کریم ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان کو ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

فائدہ:... مثلاً ایک شخص کسی سے بکری لے لے اور یوں کہے کہ میں اپنی بکری (بطور قیمت) تمہیں دوں گا مگر کل یا پرسوں یا فلاں فلاں دن یعنی ادائیگی کے لئے کچھ مدت طے کرلے تو یہ صحیح نہیں''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۰۰... آپ ﷺ نے گوشت کے بدلے بکری کو بیچنے سے منع فرمایا''۔ مستدرك حاكم، بيهقی سنن كبری بروايت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۶۰۱... آپ ﷺ نے گوشت کو جانور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا''۔

مالك، والشافعی، مستدرك حاكم بروايت حضرت سعيد بن المسيب مرسلا اور بزار بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:... یعنی نہ ہی تیار شدہ گوشت زندہ جانور کی قیمت بن سکتا ہے اور نہ زندہ جانور تیار شدہ گوشت کی قیمت بن سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۰۲... نبی کریم ﷺ نے ادھار کی ادھار سے بیع کرنے سے منع فرمایا۔ مستدرك بيهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۰۳... فرمایا کہ ''کھانے کا ڈھیر کھانے کے ڈھیر بدلے نہ خریدا جائے، اور نہ ہی نامعلوم مقدار والا کھانے کا ڈھیر معلوم مقدار والے کھانے کے ڈھیر کے بدلے بیچا جائے۔ نسائی بروايت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۶۰۵... جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''کھانے کی چیز کو اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک اس کی مقدار دو صاع (کی مقدار) کے برابر نہ ہوجائے ورنہ اس کھانے والے کے پاس زیادہ چلا جائے گا اور اس کو نقصان ہوجائے گا''۔ بزار بروايت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

۹۶۰۶ فرمایا کہ ''ادھار اور خرید و فروخت حلال نہیں، نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں حلال ہیں اور نہ ہی اس چیز کا فائدہ حلال ہے اور نہ ہی اس کی خرید و فروخت حلال ہے جو تمہارے پاس نہ ہو''۔

مسند احمد، سنن نسائی، ابی داؤد، ترمذی ابن ماجه مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۰۷... آپ ﷺ نے ادھار اور بیع سے منع فرمایا اور ایک بیع (معاملہ) میں دو شرطوں سے بھی اور اس چیز کی بیع سے بھی جو بیچنے والے کے پاس

نہ ہو اور اس فائدے سے بھی۔ طبرانی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۰۸۔۔۔فرمایا کہ "بہت صاف طور پر حرام ہے جب تک وہ ضامن نہ ہو۔ سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۰۹۔۔۔فرمایا کہ "جس نے ایک بیع (سودے) میں دو معاملے کیے تو اس کے لئے گھٹیا ترین معاملہ ہے یا سود۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۰۔۔۔جناب نبی کریم ﷺ نے ایک سودے میں دو معاملوں سے منع فرمایا"۔ ترمذی نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۱۔۔۔

تیسری فصل۔۔۔۔۔ان چیزوں کے بارے میں جن کی خرید وفروخت جائز نہیں ہے

اس میں دو مضمون ہیں۔

پہلا مضمون۔۔۔۔۔کتا، خنزیر، مردار اور شراب وغیرہ ناپاکیوں کے بیان میں

شراب

۹۶۱۲۔۔۔فرمایا کہ "شراب کی قیمت حرام ہے، کنجری کا معاوضہ بھی حرام ہے، کتے کی قیمت بھی حرام ہے، طبلہ بھی حرام ہے، اگر کتے والا تمہارے پاس اس کی قیمت لینے آئے تو اس کے ہاتھوں کو مٹی سے بھر دو، اور شراب اور جوا حرام ہے اور ہر وہ چیز حرام ہے جس سے نشہ پیدا ہو"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۳۔۔۔فرمایا کہ "جس نے شراب فروخت کی اسے چاہیے کہ وہ خنزیروں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے حصے بنالے۔"

مسند احمد سنن، ابی داؤد بروایت حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۴۔۔۔فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے، اور مردار اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے، اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۵۔۔۔فرمایا کہ "بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب اور اس کی قیمت، مردار، خنزیر اور بتوں کو حرام قرار دیا ہے"۔

مسند احمد، متفق علیہ۔ نسائی، ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسلم، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۱۶۔۔۔فرمایا کہ "بے شک جس نے اس کا پینا حرام قرار دیا ہے اسی نے اس کا بیچنا بھی حرام قرار دیا ہے یعنی شراب کا"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۷۔۔۔فرمایا کہ "لعنت فرمائے اللہ تعالیٰ یہودیوں پر، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تھا لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے، اور اللہ تعالیٰ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کے کھانے کو حرام قرار دیا ہے تو اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا ہے"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کتا اور خنزیر

فرمایا کہ "جب کوئی کتے کی قیمت مانگنے آئے تو اس کے ہاتھ مٹی سے بھر دو"۔

سنن ابی داؤد، سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۹.....فرمایا کہ ”کتے کی قیمت حلال نہیں اور نہ کاہن کا معاوضہ اور نہ رنڈی کا معاوضہ“

سنن ابی داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۰.....فرمایا کہ ”کتے کی قیمت خبیث ہے اور وہ (یعنی کتا) اس سے بھی زیادہ خبیث ہے“۔ واللہ اعلم بالصواب

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۲۱.....فرمایا کہ ”کتے کی قیمت خبیث (ناپاک) ہے اور رنڈی کا معاوضہ بھی خبیث ہے“۔ اور پچھنے لگانے والے کی کمائی بھی خبیث ہے“۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۶۲۲.....جناب نبی کریم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا“۔

مسند احمد، نسائی، ابی داؤد، ترمذی، بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۶۲۳.....جناب نبی کریم ﷺ نے تربیت شدہ کتے کے علاوہ (باقی) کتوں کی قیمت (لینے) سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۲۴.....جناب نبی کریم ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ باقی کتوں کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۵.....آپ ﷺ نے کتے اور خون کی قیمت اور کنجری کی کمائی سے منع فرمایا۔ بخاری بروایت حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۶.....آپ ﷺ نے کتے کی قیمت، خنزیر کی قیمت، شراب کی قیمت، کنجری کے معاوضے سے منع فرمایا ہے۔

طبرانی فی الاوسط بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....یعنی اگر کسی کے پاس بکرا ہے اور وہ لوگوں کو بکرا کرائے پر دینے لگے تاکہ وہ اس بکرے سے اپنی بکری کو گابھن کروا سکیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۲۷.....جناب نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، کنجری کے معاوضے اور کاہن کے معاوضے سے منع فرمایا۔

متفق علیہ، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

دوسرا مضمون.....ان چیزوں کے بیان میں جو ناپاک نہیں ہیں، مثلاً پانی، آگ وغیرہ

۹۶۲۸.....فرمایا کہ ”بچا ہوا پانی نہ بیچا جائے کہ اس سے گھاس پھوس بیچا جائے“۔ مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کی ملکیت میں ایک کنواں تھا کسی جنگل یا چراگاہ میں اور اس میں جو پانی ہے اس کی اس مالک کو ضرورت بھی نہیں ہے، اس کنویں کے آس پاس گھاس پھوس بھی اگا ہوا ہے (جو کسی کی ملکیت نہیں ہوتی) اب جانور اس گھاس پھوس میں چرانے والوں کے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ کنویں کا پانی حاصل کئے بغیر جانور چرائیں، تو اب اس کنویں والے پر اس پانی کو بیچنا واجب ہے اور اس کا معاوضہ لینا حرام ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ج ۲۔ ۲۹ حاشیہ، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۲۹.....فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی شخص اپنے فالتو بچے ہوئے پانی کے استعمال سے نہ روکے، کہ (کہیں وہ) گھاس پھوس (کھانے) سے بھی روک دے“۔ متفق علیہ سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۰.....فرمایا کہ ”اپنی ضرورت سے زائد پانی (کے استعمال سے کسی اور) کو نہ روکا جائے، اور نہ کنویں میں پانی جمع ہونے سے روکا جائے“۔

ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۱.....فرمایا کہ ”مسلمان تین چیزوں میں شریک ہوتے ہیں، پانی میں، گھاس پھوس میں اور آگ میں اور اس کی قیمت حرام ہے“۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تین چیزیں سب کے لئے مباح ہیں

۹۶۳۲　فرمایا کہ ''تین چیزوں سے نہ روکا جائے، پانی سے، گھاس پھوس سے اور آگ سے''۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۶۳۳　فرمایا کہ ''مسلمان تین چیزوں میں شریک ہوتے ہیں، گھاس پھوس میں، پانی، اور آگ میں''۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت رجل

۹۶۳۴　فرمایا کہ ''دو چیزیں ایسی ہیں جن سے منع کرنا حلال نہیں، پانی اور آگ''۔

بزار، طبرانی اوسط بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۹۶۳۵ ... آپ ﷺ نے کنویں میں پانی جمع کرنے سے منع فرمایا''۔

مسند احمد، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنه

فائدہ:......یعنی کنویں کے پانی سے سیرابی ہوتی رہنی چاہیے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۶۳۶　آپ ﷺ نے اپنی ضرورت سے زائد بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا۔

مسلم ابن ماجه بروایت حضرت جابر رضی الله عنه اورنسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه، مسند احمد بروایت ایاس بن عبد رضی الله عنه

۹۶۳۷ ... فرمایا کہ اگر کسی نے فالتو بچے ہوئے پانی یا گھاس پھوس سے کسی کو روکا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو روک دے گا''۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۳۸　فرمایا کہ ''ام ولد کو نہ بیچا جائے''۔طبرانی بروایت حضرت خوات بن جبیر رضی الله عنه

فائدہ:......ام ولد اس باندی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ آقا نے جماع کیا ہو اس سے بچہ پیدا ہوا ہو، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۶۳۹　جناب نبی کریم ﷺ نے اونٹ کو کرائے پر دینے سے اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو اجارہ پر دینے سے منع فرمایا تاکہ اس میں کھیتی باڑی کی جائے''۔مسلم، نسائی بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۶۴۰ ...... جناب نبی کریم ﷺ نے نر جانور کرائے پر دینے سے اور چکی والے کو قفیز دینے سے منع فرمایا ہے''۔

مسند ابی یعلی، سنن دارقطنی بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه

فائدہ:......قفیز ایک پیمانہ صاع اور مد وغیرہ کی طرح، اس کی مقدار کیلئے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ اوزان شرعیہ ملاحظہ فرمالیا جائے۔(مترجم)

۹۶۴۱ ... آپ ﷺ نے کرائے پر جانور دینے سے منع فرمایا۔مسند احمد، بخاری، نسائی، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۴۲　فرمایا کہ'' گانے والی عورتوں کو نہ بیچو، اور نہ ان کو خریدو، اور نہ ان کو گانا بجانا وغیرہ سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں، ان کی قیمت حرام ہے، انہی جیسے (مسائل) کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

ترجمہ:......''اور لوگوں میں سے جو فضول باتیں خریدتے ہیں''۔الایة.ترمذی، ابن ماجه بروایت حضرت ابی امامة رضی الله عنه

۹۶۴۳ ...... فرمایا کہ'' گانے والی کی قیمت حرام ہے، اس کا گانا حرام ہے، اس کو دیکھنا حرام ہے اس کی قیمت کتے کی قیمت کی طرح ہے اور کتے کی قیمت (بھی) حرام ہے اور جس کے گوشت کی نشو ونما حرام سے ہوئی، اس کے لئے آگ ہی زیادہ بہتر ہے''۔

طبرانی بروایت حضرت عمر رضی الله عنه

۹۶۴۴　جناب نبی کریم ﷺ نے فتنہ و فساد کے زمانے میں اسلحہ بیچنے سے منع فرمایا''۔

طبرانی، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت عمران رضی الله عنه

مختلف احکام کے بارے میں ضمیمہ اور اقالہ کے بیان میں

۹۶۴۵۔ فرمایا کہ" جب خرید وفروخت کرنے والوں میں اختلاف ہوجائے اور دونوں کے پاس دلیل نہ ہوتو سامان کے مالک کی بات مانی جائے گی یا دونوں سے یہ معاملہ چھڑوالیا جائے گا"۔

سنن ابی داؤد، نسائی، مستدرك، سنن كبرى بيهقى بروايت حضرت ابن مسعود رضى الله عنه

۹۶۴۶ فرمایا کہ" جب خرید وفروخت کرنے والوں میں اختلاف ہوجائے تو بات بیچنے والے کی مانی جائے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا۔خواہ معاملے کو برقرار رکھے یا ختم کردے۔(مترجم)ترمذی، سنن كبرى بيهقى بروايت حضرت ابن مسعود رضى الله عنه

۹۶۴۷ فرمایا کہ" جب خرید وفروخت کرنے والوں میں اختلاف ہوجائے اور دونوں کے پاس دلیل نہ ہواور معاملہ ابھی تک برقرار ہوتو بات بیچنے والے کی مانی جائے گی یا وہ دونوں معاملہ کو چھوڑ دیں"۔ابن ماجه بروايت حضرت ابن مسعود رضى الله عنه

۹۶۴۸ فرمایا کہ" ہرگز کسی معاملے (کے دوران) الگ نہ ہونا ہاں البتہ جب راضی ہوجاؤ"۔

ترمذى بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه

۹۶۴۹۔۔۔ فرمایا کہ" خرید وفروخت کرنے والوں میں جب اختلاف ہوجائے تو دونوں معاملہ چھوڑ دیں"۔

طبرانى بروايت حضرت ابن مسعود رضى الله عنه

۹۶۵۰ فرمایا بیعانہ اسی کی ملکیت ہے جس نے بیعانہ دیا ہو۔الخطيب في رواة مالك عن ابن عمر رضى الله عنه،خيار شرط

۹۶۵۱ دو اختیار (خیار شرط) لینے والوں نے خریدا تو وہ مبیع پہلے اختیار لینے والے کا ہے۔ ابن ماجه عن سمره

فائدہ:۔۔۔۔۔خیار شرط کا مطلب یہ ہے کہ خرید وفروخت کے وقت،خریدار تین دن تک سوچ و بچار کا وقت مانگ سکتا ہے وقت مانگنے کو خیار شرط کہا جاتا ہے۔

اقالہ کرنا باعث اجر ہے

۹۶۵۲۔ فرمایا کہ" جس نے کسی مسلمان کے ساتھ اقالہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کی فروگزاشتوں سے بھی اقالہ فرمالیں گے"۔

سنن ابى داؤد، ابن ماجه، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔اقالہ کہتے ہیں خرید وفروخت کے کسی طے شدہ معاملے کو باہمی رضامندی سے ختم کرنا،یعنی اگر کسی بیچنے والے یا خریدنے والے نے کسی دوسرے سے اس کے کہنے پر اقالہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں،واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۶۵۳ فرمایا کہ" اگر کسی نے نادم ہوکر اقالہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے ساتھ اقالہ کرلیں گے"۔

سنن كبرى بيهقى بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه

۹۶۵۴۔۔۔فرمایا کہ" وزن اھل مکہ کا (معتبر) ہے اور کیل (پیمانہ) اصل مدینہ کا"۔

سنن ابى داؤد، نسائى بروايت حضرت ابن عمر رضى الله عنه

۹۶۵۵ فرمایا کہ" ایک وسق کی مقدار ستر صاع کے برابر ہے"۔مسند احمد، ابن ماجه، بروايت حضرت ابوسعيد رضى الله عنه

۹۶۵۶۔۔۔فرمایا کہ" تم میں سے جو کوئی گھر یا زمین (پلاٹ) بیچے تو اسے یہ جان لینا چاہیے کہ یہ گھر اس لائق ہے کہ اس میں برکت نہ ہو ہاں مگر اس صورت میں کہ اس گھر کو اس کی طرح بنادے"۔

مسند احمد، ابن ماجه بروايت حضرت سعيد بن الحارث رضى الله عنه

متفرق احکام کا تکملہ

۹۶۵۷.....فرمایا کہ "جب تم کوئی چیز بیچنے لگو تو اس وقت تک نہ بیچو جب تک تمہارا اس پر قبضہ نہ ہو"۔

طبرانی، نسائی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۵۸.....فرمایا کہ "اس وقت تک کوئی چیز ہرگز نہ بیچو جب تک تمہارے قبضے میں نہ ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۵۹.....فرمایا کہ "اگر کوئی کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اس کے قبضے میں نہ آ جائے"۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۶۰.....فرمایا کہ "جو کوئی شخص کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کرلے"۔

طحاوی، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۶۱.....فرمایا کہ "اے بھتیجے! کوئی چیز اس وقت تک ہرگز نہ بیچو جب تک وہ تمہارے قبضے میں نہ آ جائے"۔

مسند احمد متفق علیہ بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۶۲.....فرمایا کہ "ہم صدقات میں سے کوئی چیز اس وقت تک نہیں بیچتے جب تک وہ ہمارے قبضے میں نہ آ جائے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت علقمہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ

۹۶۶۳.....فرمایا کہ "صدقات میں سے کوئی چیز ہرگز نہ خریدو جب تک نشان نہ لگالیا جائے اور معاہدے کو پکا نہ کرلیا جائے"۔

مستدرک حاکم، سنن ابی داؤد فی مراسیلہ متفق علیہ بروایت مکحول مرسلاً

۹۶۶۴.....فرمایا کہ "اے عثمان! جب خریدو تو ناپ لو اور جب بیچو تو پھر ناپ لو"۔ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۹۶۶۵.....فرمایا کہ "اے قیلہ! ایسا نہ کرو، لیکن جب تم کچھ خریدنے کا ارادہ کرو تو اتنا ہی دے دو جتنے میں تم نے خریدنے کا ارادہ کیا تھا، تو نے دیا ہو یا روکا ہو اور جب کچھ بیچنا ہو تو اتنا لے لو جتنے کے بدلے تم نے بیچنے کا ارادہ کیا تھا، خواہ تم نے دیا ہو یا منع کردیا ہو"۔

ابن ماجہ اور ابن سعد والحکیم، طبرانی بروایت حضرت قیلہ ام بنی انمار رضی اللہ عنہا

فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو ایک ایسی عورت ہوں جو خرید و فروخت کرتی رہتی ہوں، سو بعض اوقات میں کوئی سامان خرید نا چاہتی ہوں تو اس سے کم قیمت میں خریدتی ہوں جس کا میں نے ارادہ کیا تھا، پھر میں اس میں اضافہ کردیتی ہوں اور اسی قیمت میں خریدتی ہوں جس کا پہلے میں نے طے کر رکھا تھا اور بعض دفعہ میں کوئی سامان بیچتی ہوں تو اس سے زیادہ قیمت میں بیچتی ہوں جتنی میں نے (اس سامان کے لئے) طے کر رکھی تھی پھر اس میں کمی کردیتی ہوں، اور اسی (پہلے سے طے شدہ) قیمت پر اسے بیچتی ہوں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا، اس کو یاد کرلو۔

ایسے غلام کو فروخت کرنا جس کے پاس مال تھا

تکملہ

۹۶۶۶.....فرمایا کہ "جس نے غلام خریدا جو مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا، اور اس پر اس کا قرض ہوگا، ہاں البتہ یہ ہے کہ اگر پہلے ہی شرط لگادی ہو اور جس نے کھجور کے درخت کو گابھا دیا"۔ سنن ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۶۷.....فرمایا کہ "جس نے غلام بیچا جو مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ اگر خریدار شرط لگادے تو (مال بھی) خریدار کو

ملے گا۔(مترجم)طبرانی بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۶۶۸..... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جو اس کی ملکیت تھا اور مالدار تھا اور اس پر قرض بھی تھا تو قرض (غلام کا) بیچنے والے پر ہوگا لیکن اگر بیچنے والے نے (قرض کی) شرط بھی خریدار پر لگادی"۔ تو اب قرض بھی خریدار کے ذمے منتقل ہوجائے گا۔(مترجم)

طبرانی بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۶۶۹.....فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا اور اسی (بیچنے والے) پر اس کا قرض بھی ہوگا ہاں البتہ اگر پہلے ہی شرط لگالی ہو، اس کو بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا ہاں البتہ اگر پہلے ہی شرط لگالی ہو"۔

کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......یعنی اگر خریدار اور فروخت کنندہ پہلے سے شرط لگالیں تو غلام کا مال یا درخت کا پھل خریدار کا ہوسکتا ہے ورنہ اصول یہ ہے کہ درخت کا پھل اور غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۶۷۰.....فرمایا کہ "جس نے ایسا غلام بیچا جو مالدار تھا تو اس کا مال اس کے آقا (بیچنے والے) کا ہوگا البتہ اگر خریدار اس کی شرط لگالے تو مال بھی خریدار کا ہوگا"۔مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۷۱.....فرمایا کہ "اگر کسی نے غلام بیچا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا ہاں لیکن اگر خریدار شرط لگالے اور کہے کہ میں نے تجھ سے وہ غلام اور اس کا مال خریدلیا"۔مصنف ابن ابی شیبہ بروایت عطاء اور ابن ابی ملیکہ ومرسلاً

۹۶۷۱.....فرمایا کہ "جس نے غلام بیچا اور غلام مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا، لیکن اگر خریدار شرط لگالے، اور جس نے کھجور کا وہ درخت، خریدا جس میں گابھا (پیوند) لگا ہوا تھا اور اس سے پھل آچکا تھا تو اس کا پھل بھی بیچنے والے کا ہوگا ہاں لیکن اگر خریدار شرط لگالے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۶۷۳.....فرمایا کہ "تم دونوں ایسا مت کرو، جب تم دونوں کھانا خریدو تو پورا پورا وصول کرلو اور جب تم (دونوں) اس (کھانے) کو بیچو تو ناپ لو"۔

متفق علیہ بروایت سطر الوراق عن بعض اصحابہ مرسلاً

۹۶۷۴ .....فرمایا کہ "اگر اے اہل بقیع! خریدار اور فروخت کنندہ جب تک راضی نہ ہوں۔ جدا نہ ہوں"۔

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن جریر بروایت حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ

اقالہ کے بیان کا تکملہ

۹۶۷۵.....فرمایا کہ "جس نے نادم ہوکر معاملہ کا اقالہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں سے اقالہ فرمالیں گے"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۶.....فرمایا کہ "جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کرلیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں سے اقالہ فرمالیں گے"۔

سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۷.....فرمایا کہ "جس نے کسی مسلمان سے خرید وفروخت کے معاملے میں اقالہ کرلیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اقالہ فرمالیں گے اور جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدموں کو ملادیں گے"۔مصنف عبدالرزاق عن معمر عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً

چوتھی فصل.....اختیاری خرید وفروخت میں

۹۶۷۸.....فرمایا کہ "جب تم خرید وفروخت کرو تو کہو، لَا خِلَابَۃَ، پھر تم جو کچھ بھی خریدو گے"۔ "تمہیں تین رات کا اختیار ہوگا" اگر تم راضی ہو تو رکھ لو

اوراگرتم ناراض (راضی نہ) ہوتو جس کا مال ہے، اس کو واپس کردو"۔ابن ماجہ، سنن کبری بیھقی عن محمد بن یحییٰ بن حبان مرسلاً

۹۶۷۹..... فرمایا کہ "جب دو آدمی آپس میں خرید وفروخت کریں تو ان میں سے ہرایک کو اختیار ہے، جب تک وہ جدانہ ہوں اور ایک ساتھ ہوں، یا ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، پھر اگر ایک دوسرے کو اختیار دے دے اور دونوں اس پر معاملہ کرلیں تو بیع واجب ہوجائے گی، اور اگر وہ معاملہ طے کرنے کے بعد جدا ہو گئے اور معاملہ برقرار رکھا تو بیع ضروری ہوگئی"۔متفق علیه، نسائی ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۸۰..... فرمایا کہ "خرید وفروخت کرنے والوں کو اپنے معاملے میں اختیار ہے جب تک وہ جدانہ ہوں یا بیع ہی میں اختیار ہو"۔

بخاری بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۸۱..... فرمایا کہ "اختیار تین دن تک ہوتا ہے"۔سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۸۲..... فرمایا کہ "چار دن کے بعد کوئی ذمہ داری نہیں"۔ابن ماجه، مستدرك بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی الله عنه

۹۶۸۳..... فرمایا کہ "دو آدمی ہرگز جدانہ ہوں جبکہ آپس میں راضی نہ ہوں"۔سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۶۸۴..... فرمایا کہ "خرید وفروخت تو ہوتی ہے رضامندی کے ساتھ"۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۹۶۸۵..... فرمایا کہ "خریدار اور فروخت کرنے والا جب تک جدانہ ہوں ان کو اختیار ہے۔خواہ بیع باقی رکھیں خواہ ختم کردیں۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجه بروایت حضرت ابوبرزة رضی الله عنه اور ابن ماجه اور مستدرك بروایت حضرت عمرة رضی الله عنه

۹۶۸۶..... فرمایا کہ "لین دین کرنے والے کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، اور ایک دوسرے سے کہے گا کہ اختیار کرلو"۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۸۷..... فرمایا کہ "لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، البتہ یہ ہے کہ وہ سودا ہی اختیاری ہو، اور ایک کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس ڈر سے دوسرے سے جدا ہوجائے کہ کہیں وہ اقالہ ہی نہ کردے"۔مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۸۸..... فرمایا کہ "لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں اور ان میں سے ہرایک بیع میں سے اپنا مقصود نہ حاصل کرلے، یا یہ کہ تین مرتبہ ایک دوسرے کو اختیار نہ دیں"۔نسائی مستدرك، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۶۸۹..... فرمایا کہ "لین دین کرنے والے دونوں میں سے ہرایک کو دوسرے کے معاملے میں اختیار ہے جب تک وہ جدانہ ہوں، مگر یہ کہ بیع اختیاری ہو"۔سنن ابی داؤد، نسائی، متفق علیه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۹۰..... فرمایا کہ "لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، ہاں البتہ اگر سودے میں اختیار ہو، اور ایک کے لئے جائز نہیں کہ اقالہ کے خوف سے دوسرے سے جدا ہو"۔سنن ابی داؤد، نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۹۱..... فرمایا کہ "لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، البتہ یہ ہے کہ معاملہ ہی انہوں نے اختیاری رکھا ہو، لہٰذا اگر بیع اختیار کے علاوہ ہو تو واجب ہوجائے گی۔نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۹۲..... فرمایا کہ "ساتھی کی ذمہ داری تین دن تک ہے"۔مسند احمد، سنن ابی داؤد، مستدرك حاكم، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت بقية بن عامر رضی الله عنه اور ابن ماجه بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۶۹۳..... فرمایا کہ "دونوں فریقوں کے درمیان بیع نہیں (تام) ہوگی جب تک ایک دوسرے سے جدانہ ہوجائیں علاوہ اختیاری بیع کے"۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

خیار العیب

۹۶۹۴..... مسند احمد مستدرک حاکم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۶۹۵..... مسند احمد، سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۶۹۶.....فرمایا کہ "بدک کر بھاگے ہوئے جانور کو واپس کیا جائے"۔ کامل ابن عدی، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۶۹۷.....فرمایا کہ "ما پیشیر کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بھاگے ہوئے جانور کو واپس کردیا جاتا ہے"۔

حسن بن سفیان اور باوردی اور ابن شاھین بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

اختیاری بیع.....تکملہ

۹۶۹۸..... فرمایا کہ "جب تو خرید وفروخت کرے تو کہہ، کوئی دھوکہ نہیں، تو تمہیں پھر اختیار ہوگا اس سامان میں جسے تم خریدو گے تین رات تک، اگر تو راضی ہو تو اپنے پاس رکھ لے اور اگر تو ناراض (راضی نہ) ہو تو واپس کردے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۹۹..... فرمایا کہ اگر "اگر کسی نے ایسی چیز خریدی، جسے دیکھا نہیں ہے تو اسے اختیار ہوگا جب اسے دیکھے اگر چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے (نہ لے)"۔ سنن دارقطنی، متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ، وضعفا

۹۷۰۰..... فرمایا کہ اگر "کسی نے بیع کر کے کچھ خریدا تو بیع واجب ہوگئی اور جب تک وہ اپنے ساتھی (بیچنے والے) سے جدا نہ ہو جائے اسے اختیار ہوگا، اگر چاہے تو لے لے اگر جدا ہوگیا تو اب اختیار نہیں"۔ متفق علیہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہا

۹۷۰۱..... فرمایا کہ "جس شخص نے بھی کسی سے کوئی چیز خریدی تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا یہاں تک کہ وہ دونوں جدا ہو جائیں اپنی جگہ سے ہاں مگر اس صورت میں اختیار باقی رہے گا کہ وہ بیع ہی خیار والی ہو، اور دونوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی جائز نہیں کہ اس خوف سے دوسرے سے جدا ہو جائے کہ کہیں دوسرا اقالہ ہی نہ کرلے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہاں یہ جو کہا کہ وہ بیع ہی خیار والی ہو تو اس سے مراد بیع کی وہ اقسام ہیں جو خیار عیب، خیار رویہ اور خیار شرط کہلاتی ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۰۲ فرمایا کہ "بیع تو رضامندی سے ہوتی ہے اور اختیار سودے کے بعد ہوتا ہے"۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۹۷۰۳..... فرمایا کہ "خرید وفروخت کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں، یا ان کی بیع ہو ہی اختیار والی"۔

مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۰۴..... فرمایا کہ "خرید وفروخت کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابوبرزۃ رضی اللہ عنہ اور مصنف ابن ابی شیبہ طبرانی، مستدرک حاکم، سنن سعید بن منصور، مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ ابن النجار بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۰۵..... فرمایا کہ "لین دین کرنے والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں" البتہ اس صورت میں کہ ان کی بیع ہی اختیار والی ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۹۷۰۶..... فرمایا کہ "لین دین کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں، البتہ اس صورت میں کہ ان کی بیع ہی اختیار والی ہو"۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۰۷..... فرمایا کہ "کوئی حرج نہیں کہ اس کو اسی دن کی قیمت میں لے لو، جب تک تم دونوں جدا نہ ہو اور تمہارے درمیان کوئی شے ہو"۔

مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... کوئی شے سے مراد معاہدہ، شرط وغیرہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۰۸ فرمایا کہ "غلام کی ذمہ داری چار رات تک ہے"۔مسند احمد، مستدرك، سنن كبرى بيهقي بروايت قتاده عن الحسن عن عقبة رضي الله عنه

۹۷۱۰ فرمایا کہ "چار ان کے بعد کوئی ذمہ داری ضمان کی"۔مصنف ابن ابی شيبه عن الحسن مرسلاً

تیسرا باب......ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں

۹۷۱۱ فرمایا کہ "ذخیرہ اندوز کیا ہی برا آدمی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نرخ سستے کردے تو غم زدہ ہوجاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نرخ بڑھادے تو خوش ہوجاتا ہے"۔طبرانی، بيهقي في شعب الايمان بروايت حضرت معاذ رضي الله عنه

۹۷۱۲ "فرمایا کہ "ہانک کرلانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوز لعنتی ہے"۔ابن ماجه بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

فائدہ: ہانک کرلانے والے سے مراد کھانے پینے کی اشیاء ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۷۱۳ فرمایا کہ "ہمارے بازاروں کی طرف ہانک کرلانے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ہمارے بازاروں میں ذخیرہ اندوزی کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی کتاب میں الحاد کا شکار ہونے والا"۔

زبير بن بكار في اخبار المدينه، مستدرك حاكم بروايت اليسع بن المغيره مرسلاً

۹۷۱۴ ...... فرمایا کہ "جس نے مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزیں ذخیرہ کرلیں اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ اور غربت کی بیماری میں مبتلا کردیں گے"۔

مسند احمد، ابن ماجه بروايت حضرت جابر رضي الله عنه

۹۷۱۵ فرمایا کہ "اگر کسی نے اس ارادے سے ذرا بھی ذخیرہ اندوزی کی کہ مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزیں مہنگی ہوجائیں تو وہ خطا کار ہے اور اللہ اور اس کے رسول پر اس کا کوئی ذمہ نہیں"۔مسند احمد، مستدرك بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۹۷۱۶ فرمایا کہ "اگر کسی نے میری امت پر چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کی، اور پھر اسے صدقہ (بھی) کردیا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا"۔ابن عساكر بروايت حضرت معاذ رضي الله عنه

۹۷۱۷ فرمایا کہ "اگر کسی نے میری امت میں ایک رات بھی مہنگائی کی خواہش کی تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے اعمال ضائع کردیں گے"۔ابن عساكر، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۹۷۱۸ فرمایا کہ "ذخیرہ اندوز لعنتی ہے"۔مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۹۷۱۹ فرمایا کہ "ذخیرہ اندوزی خطا کار ہی کرتے ہیں"۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذي بروايت حضرت عبدالله بن عمر رضي الله عنه

۹۷۲۰ رسول اللہ ﷺ نے شہر میں ذخیرہ اندوزی، تلقی سورج طلوع ہونے سے پہلے سودے سے اور دودھ دینے والی کو ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

بيهقي في شعب الايمان بروايت حضرت عصى رضي الله عنه

نرخ مقرر کرنا

۹۷۲۱ "فرمایا کہ "بے شک اللہ ہی ہے جو پست کرتا اور بلند کرتا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ میرا کوئی طلب گار نہ ہوگا اور کسی کا مجھ پر کوئی حق نہ ہوگا"۔ابو داؤد، سنن كبرى بيهقي بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۹۷۲۲ فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا، قبض کرنے والا، پھیلانے والا اور نرخ مقرر کرنے والا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ کوئی مجھے اپنا حق لینے کے لئے تلاش نہ کررہا ہوگا وہ حق جس کی ادائیگی میرے ذمہ لازم تھی خون میں یا مال میں"۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذي، ابن ماجه، ابن حبان، سنن كبرى بيهقي بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۹۷۲۳ فرمایا کہ "یقیناً تمہارے نرخوں کی مہنگائی اور سستا پن اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں

ملوں گا کہ میری طرف سے کسی پر کوئی ظلم نہ ہوا ہوگا نہ مال میں نہ جان میں"۔ طبرانی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۹۷۲۴...... فرمایا کہ "مجھے امید ہے کہ میں تم سے اس حال میں جدا ہوں گا کہ مجھے کوئی ایسے ظلم کے بدلے تلاش کرنے والا ہوگا جو میں نے کیا ہو"۔
ابن ماجه، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۲۵...... فرمایا کہ "میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا قبل اس سے کہ مجھے کسی کے مال سے کوئی چیز بغیر خوشی اور رضامندی کے دی جائے، بیع تو صرف رضامندی سے ہی ہوتی ہے"۔ سنن کبریٰ بیهقی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

ذخیرہ اندوزی...... تکملہ

۹۷۲۶...... "فرمایا کہ "خوشخبری سنادو، بے شک ہمارے بازار کی طرف ہانک کر لانے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ہمارے بازاروں میں ذخیرہ اندوزی کرنے والے ایسا ہے جیسے اللہ کی کتاب میں ملحد"۔ مستدرك حاكم بروایت السبع بن المغيرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ہانک لانے سے مراد کھانے پینے کی اشیاء کو ذخیرہ کرنے کے بجائے بازاروں میں بڑی مقدار میں مہیا کرتا ہے کم مقدار کی فضیلت بھی یہی ہے بشرطیکہ اس کم سے زیادہ پر مہیا کرنے والا قدرت نہ رکھتا ہو، مقصد یہ کہ جس تاجر کی جتنی طاقت ہے وہ اپنی طاقت کے مطابق ذخیرہ اندوزی کے بجائے زیادہ سے سے زیادہ مقدار میں اشیاء خورد ونوش کی فراہمی کی کوشش کرے اور ملحد اس شخص کو کہتے ہیں جو سیدھے راستے سے ہٹا ہوا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

۹۷۲۷...... فرمایا کہ "جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ خطا کار ہے"۔ مسلم، متفق علیه بروایت حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۹۷۲۸...... فرمایا کہ "جس نے چالیس دن تک کھانے کی ذخیرہ اندوزی کی، تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے بری ہوگیا اور اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ داری سے بری ہوگیا اور جس کسی زمین والے نے اس حال میں صبح کی کہ وہ بھوکا تھا تو اللہ تعالیٰ ان کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگیا"۔
مصنف ابن ابی شیبه، مسلم، بزار، مسند ابی یعلی، مستدرك حاكم، حلیه ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور مستدرك حاكم بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنہ

۹۷۲۹...... فرمایا کہ "جس نے چالیس دن تک کھانے کا ذخیرہ کیا یا انتظار کیا پھر اسے پیسا اور اس کی روٹی پکائی اور صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا یہ صدقہ قبول نہیں فرمائیں گے"۔ ابن النجار عن دینار بن ابی مکیس عن انس رضی اللہ عنہ

۹۷۳۰...... فرمایا کہ "اہل مدائن اللہ کے راستے میں قید کئے گئے ہیں، لہٰذا ان کے لئے کھانے کی ذخیرہ اندوزی نہ کرو اور نرخ نہ بڑھاؤ، اور کوئی موجود ہرگز غائب کے لئے خرید وفروخت نہ کرے اور کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران اپنا سودا نہ کرے، اور نہ ہی کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ نہ بھیجے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کے برتن کو نہ انڈیلے اور ہر ایک کو اللہ ہی رزق دیتا ہے"۔ طبرانی، ابن عساكر بروایت حضرت ابو امامه رضی اللہ عنہ

۹۷۳۱...... فرمایا کہ "جس نے چالیس دن تک کھانا روکے رکھا پھر اسے نکالا اور پیسا اور روٹی پکائی اور صدقہ کردی، تو اللہ تعالیٰ اس سے اس صدقے کو قبول نہ فرمائیں گے"۔ خطیب عن دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۹۷۳۲...... فرمایا کہ "جو ہماری طرف کھانا اٹھایا تو وہ اپنی واپسی تک ہماری مہمانی میں ہے، اور اگر کسی کی کوئی چیز ضائع ہوگئی تو ہم اس کے ضامن ہیں اور ہمارے بازار میں ذخیرہ اندوزی مناسب نہیں ہے"۔ مستدرك في تاريخه عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۹۷۳۳...... فرمایا کہ "جس نے مسلمان کے (نرخوں) میں کوئی ایسی چیز داخل کی جس سے وہ مہنگے ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسے بہت بڑی آگ

میں ڈالیں اور اس کا سر نیچے کی طرف ہو“۔ طبرانی، مسند احمد، مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

۹۷۳۴...... فرمایا کہ ”صرف خائن لوگ ہی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں“۔ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ

۹۷۳۵...... فرمایا کہ ”ذخیرہ اندوزوں اور انسانوں کو قتل کرنے والوں کو جہنم کے ایک ہی درجے میں جمع کیا جائے گا“۔

کامل ابن عدی، ابن لال وابن عساکر بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۹۷۳۶...... فرمایا کہ ”جو کوئی مسلمان کے شہروں میں سے کسی شہر کی طرف کھانے کی اشیاء ہانک کر لایا تو اس کے لئے شہید کا اجر ہوگا“۔

دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نرخ کا بیان...... تکملہ

۹۷۳۷...... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ہی قیمتیں قائم کرنے والے ہیں، اور میں امید کرتا ہوں کہ تمہیں اس حال میں چھوڑوں گا کہ مجھے کوئی کسی ظلم کے بدلے تلاش کرنے والا نہ ہوگا جو میں نے کسی کے جان یا مال میں کیا ہو“۔ مسند احمد، خطیب بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۳۸...... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ہی مصور ہیں، قابض ہیں، باسط ہیں اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کروں گا کہ تم میں سے کوئی بھی مجھے اس لیئے نہ ڈھونڈ رہا ہوگا کہ مجھ سے اس ظلم کا بدلہ لے جو میں نے اس کی عزت اور مال میں کیا ہو“۔

طبرانی بروایت حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ

۹۷۳۹...... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ہی پست کرتے اور بلند کرتے ہیں، اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں گا کہ میں نے کسی پر ظلم نہ کیا ہوگا“۔ مسند احمد، بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

جناب نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب ایک شخص نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ! نرخ مقرر کردیجئے

۹۷۴۱...... فرمایا کہ ”مجھے امید ہے کہ میں تم سے اس حال میں جدا ہوں گا کہ کوئی مجھے کسی کا بدلہ لینے کے لئے نہ ڈھونڈ رہا ہوگا“۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۴۲...... فرمایا کہ ”سنو! میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا قبل اس سے کہ کسی کو کسی کا مال اس کی رضامندی کے بغیر دیا جائے“۔

مسند ابی یعلی، ابن حبان، سعید بن منصور، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

کہا کہ ”آپ ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب لوگوں نے آپ ﷺ سے قیمتیں بڑھانے کی شکایت کی اور درخواست کی کہ آپ نرخ مقرر فرما دیجئے۔

۹۷۴۳...... فرمایا کہ ”مہنگائی اور سستا پن اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے دو لشکر ہیں، ایک کا نام ”رغبت“ اور دوسرے کا نام ”رھبت“ ہے جب اللہ تعالیٰ اسے مہنگا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو تاجروں کے دلوں میں ”رغبت“ ڈال دیتے ہیں لہٰذا تاجر اس چیز میں رغبت (دلچسپی) کا اظہار کرتے ہیں اور روک لیتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کوئی چیز سستی کرنی چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تاجروں کے دلوں میں ”رھبت“ ڈال دیتے ہیں چنانچہ وہ اس چیز کو اپنے ہاتھوں سے نکال دیتے ہیں“۔ خطیب، رافعی، دیلمی عن عبداللہ بن المثنی عن عجمہ ثمامۃ عن جدانس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... روک لینے سے مراد ذخیرہ اندوزی کر لینا یا مارکیٹ میں آنے سے روکنا ہے اور اپنے ہاتھوں سے نکال دینے سے مراد بازار میں مہیا کرنا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۴۴...... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ مجھ سے ایسے طریقے کے بارے میں سوال نہ کریں گے جس کا انہوں نے مجھے حکم نہ دیا تھا اور میں نے تمہارے اندر شروع کردیا، لیکن اللہ سے اس کا فضل مانگو“۔ طبرانی اور بغوی عن عبید بن نضلۃ

کہا کہ ایک سال لوگوں پر سختی اور تنگی آئی تو لوگوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ نرخ مقرر فرما دیجئے تو اس کے جواب میں آپ

ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا"۔

۹۷۴۵.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جب کسی امت سے ناراض ہو جائیں تو ضرور ان کی قیمتیں بڑھا دیتے ہیں اور ان کے بازاروں کو مندا کر دیتے ہیں اور اس امت میں بہت فساد ہونے لگتا ہے اور ان کے حکمران کا ظلم وستم سخت ہو جاتا ہے، تو اس وقت ان کے مالدار نیک صالح نہ ہوں گے، ان کے حکمران پاک دامن نہ ہوں گے اور ان کے فقیر نماز نہ پڑھتے ہوں گے"۔ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

چوتھا باب......سود کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......سود سے ڈرانے کے بیان میں

۹۷۴۶.....فرمایا کہ "سود کھانے والا، اور کھلانے والا، اور سودی معاملے کو لکھنے والا، اور سودی معاملے پر گواہ بننے والے جب اس کو جان لیں، اور حسن وجمال کے لیے گودنے والی اور جس کو گودا گیا ہو، اور اس صدقہ کو کھانے والا جو کسی کے لئے رکھا ہوا اور ہجرت کے بعد مرتد ہونے والا اعرب (سب کے سب) قیامت کے دن محمد (ﷺ) کی زبان سے ملعون ہوں گے"۔نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۴۷.....فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ کسی علاقے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں سود ظاہر ہو جاتا ہے"۔

فردوس دیلمی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۴۸.....فرمایا کہ "سود کے ستر دروازے ہیں، اور شرک بھی اسی طرح ہے"۔بزار بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۴۹.....فرمایا کہ "سود کے تہتر دروازے ہیں"۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۰.....فرمایا کہ "سود کے تہتر باب ہیں ان میں سے آسان ترین ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے، اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان آدمی کی ہتک عزت ہے"۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۱.....فرمایا کہ "سود کے (گناہ کے) ستر درجات ہیں ان میں سے آسان ترین (کمتر) یہ ہے کہ آدمی ماں کے ساتھ نکاح کرے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۵۳.....فرمایا کہ "یقیناً سود کے درجات بہتر ہیں، کم ترین درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہوتے ہوئے اپنی ماں کے پاس آئے"۔

طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۹۷۵۴.....فرمایا کہ "سود خواہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام اس کو کمی کی طرف لے جاتا ہے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعو رضی اللہ عنہ

۹۷۵۵.....فرمایا کہ سود کے بہتر(۷۲) باب ہیں ان میں سے کم ترین ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے اور سودوں کا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کو بٹہ لگائے"۔طبرانی الاوسط بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۹۷۵۶.....فرمایا کہ "سود لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں"۔سنن دار قطنی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۵۷.....فرمایا کہ "جانتے بوجھتے ہوئے سود کا ایک درھم کھالینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے"۔

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ

۹۷۵۸.....فرمایا کہ "سود کا ایک درھم چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے، اور جس گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی اس کے لئے آگ ہی زیادہ بہتر ہے"۔

آخری زمانہ میں سود عام ہو جائے گا

۹۷۵۹...... "فرمایا کہ" لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی ضرور آئے گا کہ صرف سود خور ہی رہیں گے اور اگر کوئی سود نہ کھائے گا اس کو سود کا غبار ضرور پہنچے گا"۔

سنن ابی داؤد، ابن ماجه، مستدرک حاکم، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۷۶۰......فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے لعنت کی سود پر اور اس کے کھانے والے پر اور اس کے کھلانے والے پر اور اس کے (معاملے کے) لکھنے والے پر اور اس کے گواہ پر حالانکہ وہ اس کو جانتے بھی ہوں، اور ملانے والی پر اور ملوانے والی پر اور گودنے والی پر اور گودانے والی پر، اور اکھاڑنے والی پر اور اکھڑوانے والی پر"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

فائدہ:......ملانے والی اور ملوانے والی "الواصلة والمستوصلة" کا ترجمہ ہے جس کا مطلب وہ عورت ہے جو اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال لگائے یا لگوائے اور غرض زیب و زینت ہو۔

اسی طرح "اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی" "النامصة والمتنمصة" کا ترجمہ ہے اس سے مراد زیب و زینت کے لئے عورتوں کا اپنی پیشانی یا بھنوؤں پلکوں وغیرہ کے بال اکھاڑنا یا اکھڑوانا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۶۱......فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور سودی معاملے میں گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے"۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۷۶۲......فرمایا کہ" مجھے معراج کی رات ایک ایسی قوم کے پاس لایا گیا، ان کے پیٹ گھروں کی مانند تھے جن میں سانپ تھے اور ان کے پیٹوں کے باہر سے دکھائی دے رہے تھے، میں نے پوچھا، اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا، یہ سود خور ہیں"۔

ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

سودی معاملہ کرنے والوں پر لعنت

۹۷۶۳......فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس پر بننے والے دونوں گواہوں پر لعنت کی ہے، وہ سب اس میں برابر ہیں"۔ مسند احمد، مسلم، نسائی، بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۷۶۴......فرمایا کہ" کسی قوم میں سود اور زنا ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ انہوں نے اپنے خلاف اللہ کی پکڑ کو حلال کر لیا"۔

مسند احمد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۷۶۵......فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے سود خور پر اور سود کھلانے والے پر اور سودی معاملہ لکھنے والے پر اور صدقہ نہ دینے والے پر"۔

مسند احمد، نسائی بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۹۷۶۶......فرمایا کہ" کوئی قوم ایسی نہیں جس میں سود ظاہر ہو اور قحط سالی نہ آئے، اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں رشوت ہو اور رعب میں نہ پکڑے گئے ہوں۔ مسند احمد بروایت حضرت عمرو بن العاص رضی الله عنه

فائدہ:......رعب میں پکڑے جانے سے مراد یہ ہے کہ رشوت کا لین دین کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر ہر چیز کا ڈر اور خوف مسلط کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ زندگی کے ہر معاملے میں گویا مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں خواہ بظاہر وہ کتنے ہی طاقتور اور اثر و رسوخ والے ہی کیوں نہ ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تکملہ

فرمایا کہ" سود کے ستر درجے ہیں ان میں سے کم ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے"۔

ابن جریر بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۶۸... فرمایا کہ" سود کے تہتر شعبے ہیں اور شرک بھی اسی طرح ہے"۔ ابن جریر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۶۹... فرمایا کہ" سود کے ستر شعبے ہیں اور ان میں سے آسان ترین کسی شخص کا اپنی ماں سے نکاح کرنا ہے، اور سودوں کا سود کسی مسلمان کی ہتک عزت ہے"۔ ابن الدنیافی ذم الغیبة اور ابن جریر بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۰... فرمایا کہ" سود کے ستر باب ہیں اور ان میں سے کم ترین اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے"۔

سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۱... فرمایا کہ" سود کے اکہتر باب ہیں یا فرمایا تہتر شعبے ہیں اور ان میں سے ہلکا ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے، اور بے شک سودوں کا سود کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درپے ہونا ہے"۔ مصنف عبدالرزاق عن رجل من الانصار

۹۷۷۲... فرمایا کہ" بے شک سود کے ستر شعبے ہیں، ان میں سے کم ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے کی طرح ہے، بے شک سودوں کا سود کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درپے ہونا ہے"۔ سنن کبری بیہقی

۹۷۷۳... فرمایا کہ" بے شک ایک شخص کو سود سے جو گناہ پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا ہے جو کوئی شخص زنا کرتا ہو اور بے شک سودوں کا سود کسی مسلمان آدمی کی ہتک عزت ہے"۔ سنن کبری، بیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۷۷۴... فرمایا کہ" معراج کی رات میں نے ایک آدمی کو دیکھا وہ ایک نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے، میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ سود خور ہے"۔ سنن کبری بیہقی بروایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۵... فرمایا کہ" جس نے سود کا ایک درھم کھایا تو وہ تینتیس مرتبہ زنا کرنے کی طرح ہے"۔

ابن عساکر عن محمد بن حمیر عن ابراھیم بن ابی عیلہ عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۷۷۶... فرمایا کہ" یقیناً سود کا ایک درھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک پینتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان شخص کی عزت کو حلال سمجھنا ہے"۔ الحاکم فی الکنی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۷... فرمایا کہ" یقیناً ایک سودی درھم جو کسی آدمی کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مسلمان کے تینتیس (۳۳) مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۹۷۷۸... فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے"۔

مسلم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت جندب رضی اللہ عنہ

۹۷۷۹... فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے، لکھنے والے اور گواہ بننے والے، اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال لگانے والی اور لگوانے والی، صدقہ روکنے والے اور حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے، سب پر لعنت کی ہے"۔

سنن کبری بیہقی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۷۸۰... فرمایا کہ" خواہ لینے والا ہو یا دینے والا سود میں دونوں برابر ہیں"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۸۱... فرمایا کہ" کسی قوم میں سود اور زنا ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی گرفت کو اپنے لئے حلال کر لیا"۔

مسند احمد، اور ابن جریر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۲......فرمایا کہ ”سود خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو، انجام کار کمی کی طرف ہی جاتا ہے“۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۳......فرمایا کہ ”کسی کا سود خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس کا انجام کمی ہی کی طرف لے جاتا ہے“۔

مستدرک حاکم، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۴......فرمایا کہ ”سود (خواہ) کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام اسے کمی کی طرف ہی لے جاتا ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۵......”فرمایا کہ ”بے شک لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ ان میں سود خور کے علاوہ کوئی نہ بچے گا، لہٰذا جو کوئی سود نہ کھائے گا تو اس کو سود کا غبار ضرور پہنچے گا“۔ ابن النجار بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۸۶......فرمایا کہ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے، لہٰذا اگر کوئی سود نہیں کھائے گا تو اس کو اس کا غبار ضرور پہنچے گا“۔

مسند احمد، ابن النجار بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

دوسری فصل......سود کے احکام کے بیان میں

۹۷۸۷......”فرمایا کہ ”سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو لیکن یہ ہے کہ (اگر) دونوں کا وزن برابر ہو، ایک جیسے ہوں بالکل برابر ہوں“۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۸۸......فرمایا کہ ”سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو لیکن بالکل برابر (مقدار میں) اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو لیکن بالکل برابر اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے جیسے چاہو بیچو“۔ بخاری بروایت حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ سونا ہی بطور کرنسی استعمال ہو رہا ہو یعنی قیمت اور دوسری طرف سونا ہی مال برائے فروخت ہو، اور اگر ایسی صورت ہو یعنی بیچا بھی سونا جا رہا ہو اور اس کی ادا کی جانے والی قیمت بھی سونے ہی کی شکل میں ہو تو یہ اسی صورت میں جائز ہے جب دونوں طرف مقدار برابر ہو، یعنی اگر ایک شخص ۱۰ گرام سونا خریدتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ سونا جو خریدے جانے والے سونے کی قیمت کے طور پر ادا کیا جا رہا ہے وہ بھی دس گرام ہی ہو، اگر کم یا زیادہ ہوگا تو سود ہوگا اور یہ حرام ہے۔

چاندی کے بدلے چاندی کی خرید فروخت میں بھی یہی صورت ہے البتہ اگر سونے کے بدلے چاندی یا چاندی کے بدلے سونے کی خرید و فروخت کی جا رہی ہو تو خواہ دونوں طرف مقدار برابر ہو یا کم زیادہ یہ جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۸۹......فرمایا کہ ”سونے کے بدلے سونا نہ بیچو مگر یہ کہ بالکل برابر سرابر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچو مگر یہ کہ بالکل برابر سرابر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور اس میں سے کچھ کسی غائب کو موجود کے ہاتھ نہ بیچو۔

مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۰......فرمایا کہ ”سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن کر کے“۔ سنن ابی داؤد بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۱......فرمایا کہ ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ بیچو اور نہ ہی ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے بیچو“۔

مسلم بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

فائدہ:......کیونکہ دینار دراصل سونے کے سکے کو کہتے ہیں اور درھم چاندی کے سکے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۷۹۲......فرمایا کہ ”سونا سونے کے بدلے برابر سرابر، چاندی چاندی کے برابر سرابر، کھجور کھجور کے بدلے برابر سرابر، گندم گندم کے بدلے برابر سرابر، اور نمک نمک کے بدلے برابر سرابر اور جو جو کے بدلے برابر سرابر بیچو، لہٰذا اگر کسی نے مقدار بڑھائی یا اضافہ چاہا تو اس نے سود لیا، سونے کو چاندی کے بدلے جیسے چاہو بیچو لیکن دست بدست اور کھجور کو جو کے بدلے بیچو جیسے چاہو لیکن دست بہ دست“۔

ترمذی بروایت حضرت عبادۃ ابن الصامت رضی اللہ عنہ

فائدہ:......دست بدست سے مراد یہ ہے کہ جب دونوں طرف جنس مختلف ہو تو مقدار بھی مختلف ہو سکتی ہے خواہ کم یا زیادہ لیکن ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے، یعنی اسی وقت لینا اور اسی وقت دینا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

سونے کو آپس میں زیادتی کر کے فروخت کرنا سود ہے

۹۷۹۳......فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا ایک ہی مقدار وزن کے ساتھ برابر سرابر، چاندی کے بدلے چاندی ایک ہی مقدار وزن کے ساتھ برابر سرابر، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو وہ سود ہے"۔ مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۹۴......فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا اس کی ڈلی اور اس کا اصل، اور چاندی کے بدلے چاندی اس کی ڈلی اور اس کا اصل، گندم کے بدلے گندم دو مد کے بدلے دو مد، کھجور کے بدلے کھجور دو مد کے بدلے دو مد، نمک کے بدلے نمک دو مد کے بدلے دو مد پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو اس نے سود لیا، اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں خواہ چاندی زیادہ ہو لیکن دست بدست ہو، رہا ادھار تو وہ جائز نہیں، اور گندم کو جو کے بدلے میں بیچنے میں کوئی حرج نہیں

ابوداؤد، نسائی، عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی ان چیزوں میں ادھار خرید و فروخت جائز نہیں، اور مد ایک وزن ہے جو اڑسٹھ تولے اور تین ماشہ کے برابر ہوتا ہے (دیکھیں بہشتی زیور حصہ ص ۱۴۲) اس سلسلے میں حضرت مولانا مفتی شفیع عثمانی صاحب کا رسالہ اوزان شرعیہ دیکھنا بھی بہت مناسب ہوگا"۔

اور یہ جو فرمایا کہ دو مد کے بدلے دو مد تو اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے کم یا زیادہ خرید و فروخت نہیں ہو سکتی بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر ایک اگر چار ہو تو دوسرا بھی چار، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۹۵......فرمایا کہ "چاندی کے بدلے چاندی، سونے کے بدلے سونا جو کے بدلے جو اور گندم کے بدلے گندم برابر سرابر"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۷......فرمایا کہ اگر "سونے کے بدلے سونا نہ خریدو مگر دست بدست، ان کے درمیان نہ کوئی اضافہ ہوگا نہ کوئی مہلت"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۷۹۸......فرمایا کہ جب تو چاندی کے بدلے سونا بیچے تو اپنے ساتھی سے جدا مت ہو اس حال میں کہ تیرے اور اس کے درمیان ہو"۔

مسند احمد، نسائی، طیالسی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۹۹......جناب نبی کریم ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد متفق علیہ نسائی، بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۹۸۰۰......فرمایا کہ "ایسا نہ کرو، مجموعہ کو دراھم کے بدلے بیچو پھر دراھم دے کر جنیب خرید لو"۔

متفق علیہ، نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

جنیب سے مراد کھجوریں ہیں۔

۹۸۰۱......فرمایا کہ "جو لین دین دست بدست ہو اس میں سود نہیں"۔

مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ، بروایت حضرت اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ

۹۸۰۲......فرمایا کہ "ایک صاع دو صاع کے بدلے نہ بیچو اور نہ دو درھم ایک درھم کے بدلے بیچو"۔

متفق علیہ، نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۰۳......فرمایا کہ "کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے (نہ بیچو) اور نہ گندم کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور نہ دو درھم ایک درھم

کے بدلے''۔نسائی، ابن حبان

۹۸۰۴ فرمایا کہ'' کھجوروں کا ایک صاع دوصاع بدلہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور نہ ایک درہم دو درہموں کے بدلے میں، (بلکہ) ایک درہم ایک ہی درہم کے بدلے بکے گا، اور ایک دینار ایک ہی دینار کے بدلے بکے گا اور ان دونوں کے درمیان کوئی فضل نہ ہوگا مگر یہ کہ باعتبار وزن کے''۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

۹۸۰۵ فرمایا کہ'' کھانے کے بدلے کھانا برابر سرابر''۔مسنداحمد، مسلم، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله عنه

۹۸۰۶ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجور کے بدلے کھجور کو ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا''۔

متفق علیه سنن ابی داؤد بروایت حضرت سهل بن حثمة رضی الله عنه

۹۸۰۷ آپ ﷺ نے کھجور کے بدلے کھجور کو ناپ کر (کیل سے) بیچنے سے اور انگور کو کشمش سے ناپ کر اور کھیتی کو گندم کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا''۔ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۸۰۸ فرمایا کہ'' کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک برابر سرابر، دست بدست، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو اس نے سود لیا ہاں مگر یہ کہ رنگ مختلف ہوں''۔مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۸۰۹ فرمایا کہ'' گندم کو جو کے بدلے دو بمقابلہ ایک کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

طبرانی بروایت عبادة رضی الله عنه

۹۸۱۰ فرمایا کہ'' سود تو صرف ادھار میں ہی ہے''۔مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت اسامة بن زید رضی الله عنه

۹۸۱۱ فرمایا کہ'' حَبل الحَبلَة کی بیع میں ادھار سود ہے''۔مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۸۱۲ فرمایا کہ'' ایک جانور کو دو جانوروں کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسند احمد، ابن ماجه بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

تکملہ

۹۸۱۳ فرمایا کہ'' سود ادھار میں ہے''۔طبرانی، مسلم، حمیدی بروایت حضرت اسامة بن زید رضی الله عنه

۹۸۱۴ فرمایا کہ'' سود نہیں ہے مگر ادھار یا چھوٹ دینے میں''۔بروایت حضرت اسامة بن زید رضی الله عنه

۹۸۱۶ فرمایا کہ'' نہیں ہے سود مگر قرض میں''۔طبرانی بروایت حضرت اسامة بن زید رضی الله عنه

۹۸۱۷ فرمایا کہ'' نہیں ہے سود مگر مضامین، ملاقیح اور حَبَل الحبله میں''۔

ابوبکر بن ابی داؤد وفی جزء میں حدیثه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۸۱۸ ''فرمایا کہ'' جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ ہرگز سونے کے بدلے سونا نہ خریدے مگر ہم وزن مقدار میں اور قیدی عورتوں میں سے ثیبہ عورت سے اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو جائے''۔

مسنداحمد، طحاوی بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی الله عنه

۹۸۱۹ فرمایا کہ'' سونا سونے کے بدلے ہم وزن مقدار میں''۔طبرانی بروایت حضرت فضالة بن عبید رضی الله عنه

۹۸۲۰ فرمایا کہ'' سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے ہم وزن مقدار میں، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا اضافہ کروانا چاہا تو تحقیق اس نے سود لیا''۔ابن عباس عن بعض امهات المؤمنین رضی الله عنهن

۹۸۲۱ فرمایا کہ'' سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں، اضافہ اور اضافہ کرنے والا

(دونوں) آگ میں ڈالے جائیں گے"۔ عبدبن حمید بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۹۸۲۲..... فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی، ہم مقدار، عین (اصل) کے بدلے عین، ہم وزن، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروایا تو تحقیق سود لیا"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم

۹۸۲۳..... فرمایا کہ "سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں"۔ مسلم، ابی داؤد، بروایت حضرت فضالۃ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

۹۸۲۴..... فرمایا کہ "مجھے یقینی اطلاع ملی ہے کہ تم مثقال کو نصف کا (آدھے) یا دو تہائی کے بدلے بیچتے ہو، تو اس کی تو کوئی گنجائش نہیں، بلکہ مثقال کے بدلے مثقال ہی ہوگا، اور وزن کے بدلے اتنا ہی وزن"۔

طحاوی، طبرانی، سنن سعید ابن منصور بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ

فائدہ:......مثقال چار ماشہ اور چار رتی کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھیں بہشتی زیور نواں حصہ ۴ا واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۸۲۵..... فرمایا کہ "مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم (ایک) مثقال کو نصف یا دو تہائی کے بدلے بیچتے ہو، مثقال میں اس کی گنجائش نہیں مگر مثقال ہی کے ساتھ اور چاندی کے بدلے چاندی"۔ ابن قانع بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۸۲۶..... فرمایا کہ "ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ لو اور نہ ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے اور نہ ہی ایک صاع کو دو صاع کے بدلے، بے شک میں تمہارے بارے میں سود سے ڈرتا ہوں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......تمہارے بارے میں سود سے ڈرتا ہوں سے مراد یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لوگ لاعلمی میں کسی سودی معاملے میں مبتلا ہو جاؤ، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۸۲۷..... فرمایا کہ "سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر سرابر، اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ ہی چاندی کو چاندی کے بدلے بیچو مگر برابر سرابر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان (چیزوں) میں سے کسی غائب کو موجود کے بدلے نہ بیچو"۔ مصنف عبدالرزاق میں یہ اضافہ ہے کہ "پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو تحقیق اس نے سود لیا"۔

مالک، مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۲۸..... فرمایا کہ "دینار پر دینار کا اضافہ نہ کرو"۔ طحاوی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۸۲۹..... فرمایا کہ "ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ بیچو اور نہ ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے بیچو اور نہ ایک صاع کو دو صاع کے بدلے بیچو، کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں سود کا خوف ہے۔

عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! ایک شخص ایک گھوڑے کو زیادہ گھوڑوں کے بدلے اور نجتی اونٹ کو اور اونٹوں کے بدلے بیچتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر خرید و فروخت دست بدست ہے تو کوئی حرج نہیں"۔ مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۸۳۰..... فرمایا کہ "اگر دست بدست ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہو تو گنجائش نہیں"۔

بخاری بروایت حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما

۹۸۳۱..... فرمایا کہ "پہلے بعض کو بعض سے الگ الگ کر لو پھر بیچو"۔ نسائی بروایت حضرت فضالۃ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات لگے ہوا تھا، میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے مذکور بالا ارشاد فرمایا"۔

۹۸۳۲..... فرمایا کہ "سونے کے بدلے نہ بیچا جائے یہاں تک کہ جدا کر لیا جائے"۔

حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ۱۲ دینار میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات تھے، میں نے جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا"۔ ترمذی حسن صحیح طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۳..... فرمایا کہ "اس طرح مت بیچو، (بلکہ) جواہرات کو الگ اور سونے کو الگ بیچو"۔ طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۴ فرمایا کہ" سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک ایک جیسی مقدار میں برابر سرابر، دست بدست، اور جب یہ چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو جیسے چاہو، بیچو اگر دست بدست ہو"۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت عبادۃبن صامت رضی اللہ عنہ

۹۸۳۵ ...... فرمایا کہ" سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں، برابر سرابر، ڈلی بھی اور اصل بھی، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروایا تو تحقیق سود لیا، اور جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک برابر سرابر پھر اگر کسی نے اضافہ کروایا تو تحقیق سود لیا"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۶ ...... فرمایا کہ" چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک اصل کے بدلے اصل، اور فرمایا کہ چاندی کے بدلے دینار میں کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک دست بدست، گندم اور جو میں کوئی حرج نہیں" دو کے بدلے ایک، اور جو کے بدلے نمک میں بھی کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک دست بدست"۔

طبرانی بروایت حضرت انس وحضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

خلاف جنس میں سود نہ ہونا

۹۸۳۷ ...... فرمایا کہ" چاندی کو سونے کے بدلے بیچو جیسے چاہو اور سونے کو چاندی کے بدلے جیسے چاہو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ

۹۸۳۸ ...... فرمایا کہ" کھجوروں کے ایک صاع کو دو صاع کے بدلے بیچنے کی گنجائش نہیں، نہ ایک درھم کو دو درھم کے بدلے بیچنے کی نہ دینار کو دو دیناروں کے بدلے بیچنے کی اور ان میں کوئی فضل نہیں مگر باعتبار وزن کے"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۹ ...... فرمایا کہ" کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، اور سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی دست بدست، اصل کے بدلے اصل، برابر سرابر، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا تو سود ہے"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۴۰ ...... کھجور کے بدلے کھجور برابر سرابر، گندم کے بدلے گندم برابر سرابر، ہم وزن اور چاندی کے بدلے چاندی برابر سرابر، ہم وزن اور جتنا بھی اضافہ ہو تو وہ سود ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۹۸۴۱ ...... فرمایا کہ" ٹھہرو تم نے تو سود لے لیا اپنی بیع واپس کرو، پھر کھجور کو سونے یا چاندی یا گندم کے بدلے بیچو اور پھر اس سے کھجور خریدو، کھجور کے بدلے کھجور برابر سرابر، گندم کے بدلے گندم برابر سرابر اور سونے کے بدلے سونا ہم وزن، اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن، جب دونوں انواع ایک دوسرے سے مختلف ہو جائیں تو پھر کوئی حرج نہیں، ایک کے بدلے دس بھی ہو سکتے ہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں کہ میرے پاس تھوڑی سی کھجور تھی میں اس کو لے کر بازار پہنچا اور دو صاع کو ایک صاع کے بدلے بیچا اور رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا"۔

۹۸۴۲ ...... فرمایا کہ" تم نے دوگنا لے لیا، تو نے سودی معاملہ کر لیا، اس کے قریب بھی مت جاؤ، جب تمہاری کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں بڑھ جائیں تو ان کو بیچ دو پھر اس سے وہ کھجوریں خرید لو جو تم چاہتے ہو"۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۴۳ ...... فرمایا کہ" جو وزن کیا جائے (سو) برابر سرابر (یعنی) جب دونوں طرف نوع ایک ہی ہو، اور اگر ناپا جائے تو وہ بھی اسی طرح، اور جب دونوں طرف انواع مختلف ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں"۔ متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۸۴۴ ...... فرمایا کہ" ہاتھ در ہاتھ گندم کو جو کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور جو افضل ہے اور اس میں ادھار کی گنجائش نہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۸۴۵..... فرمایا کہ" پیمانہ تو اھل مدینہ کا ہے اور وزن اہل مکہ کا"۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور مصنف عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۹۸۴۶..... فرمایا کہ" پیمانہ تو اھل مکہ کا ہے اور میزان اھل مدینہ کا"۔متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور فرمایا کہ پہلی روایت لفظاً اور سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔طبرانی بروایت طاؤس مرسلاً

۹۸۴۷..... فرمایا کہ"میزان تو اھل مکہ کا میزان ہے اور پیمانہ اھل مدینہ کا"۔مصنف علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کتاب البیوع افعال کے بارے میں

باب کمائی کے بیان میں......"کمائی کی فضیلت"

۹۸۴۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ"اگر یہ خرید وفروخت نہ ہوتی تو تم لوگوں سے بھیک مانگ رہے ہوتے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۹۸۴۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ"اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر تم پر تین طرح کا سفر فرض کیا گیا ہے۔

۱.....حج کا سفر۔　　۲.....عمرہ کا سفر۔　　۳.....جہاد کا سفر۔

اور کوئی شخص اپنے مال کے ساتھ ان راستوں میں سے کسی راستے میں سفر کرتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ (میں) اپنے مال سے اللہ کا فضل تلاش کروں یہ میرے لئے زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں اپنے بستر پر مرجاؤں" اور اگر میں یہ کہوں کہ یہ شہادت ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ شہادت ہی ہے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۹۸۵۰.....حضرت بکر بن عبداللہ المزنی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذریعہ آمدنی جس میں کچھ گھٹیا پن ہو وہ لوگوں سے بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔وکیع

۹۸۵۱..... حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا آپ فرما رہے تھے کہ حضرت داؤد علیہ السلام صراف (سونے) کا کام کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔ابن اسحق فی المبتداء

۹۸۵۲..... نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ"ایک مرتبہ ایک طاقتور جوان مسجد میں داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں پھاوڑا، کدال وغیرہ تھا اور وہ پکار رہا تھا کہ اللہ کی رضا کی خاطر کون میری مدد کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا لیا اور کہنے لگے، کوئی ہے جو اجرت پر اس شخص کو مجھ سے لے لے؟ یہ اس کی زمین میں کام کرے گا، انصار میں سے ایک آدمی بولا، اے امیر المؤمنین! میں اسے اجرت پر رکھنے کے لئے تیار ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ مہینے میں اس کو کتنی اجرت دو گے؟ انصاری نے کہا کہ اتنی اور اتنی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو لے جا، وہ انصاری اس نوجوان کو ساتھ لے گیا اور وہ نوجوان اس انصاری کی زمین میں کام کرنے لگا۔

کچھ عرصہ بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس انصاری سے پوچھا کہ ہمارے فلاں صاحب نے کیا کیا؟ انصاری نے کہا کہ اے امیر المؤمنین وہ صالح آدمی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو بھی بلا لاؤ اور اس کو جو اجرت دینی ہے وہ بھی لے آؤ چنانچہ وہ انصاری اس نوجوان کو اور دراھم کی ایک تھیلی لے آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ (تھیلی) لے لو اور چاہو تو جہاد پر چلے جاؤ اور چاہو تو ایسے ہی بیٹھے رہو"۔سنن کبریٰ بیہقی

۹۸۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ"اگر میری موت جہاد میں نہ آئے تو میں یہ پسند کروں گا کہ میری موت آئے اور میں اپنے دونوں کجاووں کے درمیان اللہ کا فضل اور رزق تلاش کر رہا ہوں (پھر) انھوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی، اور دوسرے لوگ وہ جو زمین میں چل پھر کر اپنا رزق تلاش کرتے ہیں۔المرسل، سنن سعید بن منصور عبدبن حمید، ابن المنذر بیہقی

۹۸۵۴ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ "میں ایک شخص کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے اچھا لگتا ہے، جب میں پوچھتا ہوں کہ اس کو کوئی ہنر وغیرہ آتا ہے؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ نہیں، تو وہ میری نظروں سے گر جاتا ہے۔ دینوری

۹۸۵۵ ...حضرت حارث بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے پاکیزہ کام کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پاکیزہ کام کسی شخص کا خود اپنے ہاتھ سے کمانا ہے اور ہر وہ بیع جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔ العصمی

۹۸۵۶ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی کمائی افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ بیع جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو"۔ طبرانی

۹۸۵۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے پاک کمائی کون سی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ بیع جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔ ابن عساکر

حرام کے متعلق ضمیمہ

۹۸۵۸ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی مسند سے ابوداؤد الاحمری روایت فرماتے ہیں کہ مدائن میں ہمارے سامنے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمانا شروع کیا اور فرمایا کہ اے لوگو! تم اپنے غلاموں کو گم پاتے ہو، اور جان لو کہ وہ اپنے مال واسباب کے ساتھ تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں، سو بے شک کوئی بھی گوشت جس کی نشوونما حرام سے ہوئی ہو وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا اور جان لو شراب بیچنے والا اور خریدنے والا اور رکھنے والا اس کو کھانے والے کی طرح ہیں"۔ مصنف عبدالرزاق

کمانے کے آداب

۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی نقش قدم ہو اور وہ اسے نہ روندے۔ اور رزق ہو اور اس کو نہ ملے اور مقررہ مدت ہو جس تک وہ نہ پہنچے اور اچانک موت جو اسے ختم کر دے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنے رزق سے بھاگے تو رزق اس کے پیچھے بھاگے گا یہاں تک کہ اسے مل جائے گا جیسے موت اس کو پا لیتی ہے جو اس سے بھاگتا ہے، سنو! اللہ سے ڈرو اور طلب رزق میں حد سے تجاوز نہ کرو"۔
سنن کبری بیہقی

مختلف آداب

۹۸۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اس بازار میں کوئی شخص بیع نہ کرے مگر یہ کہ وہ دین کی سمجھ رکھتا ہو"۔ ترمذی

۹۸۶۱ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے تین مرتبہ کوئی کاروبار کیا لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی تو اسے چاہیے کہ اسے تبدیل کر لے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ اور دینوری فی المجالسہ

۹۸۶۲ ...عمرو بن الحصین سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں ابن علاثہ نے اور ان کو عبدالرحمن بن اسحٰق نے بکر بن عبداللہ المزنی سے اور انہوں نے بدر بن عبداللہ المزنی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک جنگجو یا ہنرمند آدمی ہوں، میرا مال نہیں بڑھتا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے بدر بن عبداللہ! جب صبح ہو تو یہ پڑھا کرو:

بسم اللہ علی نفسی، بسم اللہ علی اهلی ومالی، اللهم رضنی بما قضیت لی، وعافنی فیما أبقیت، حتی لاأحب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت

ترجمہ: ......اللہ کے نام سے میرے نفس پر میرے اہل اور مال پر اللہ کے نام سے، اے اللہ! مجھے راضی کر دیجئے اپنے اس فیصلے پر جو آپ ﷺ

نے میرے لئے فرمایا ہے اور عافیت دیجئے اس میں جو آپ نے میرے لئے بچایا ہے، یہاں تک کہ میں اس کام میں جلد بازی نہ کروں جس کو آپ نے مؤخر کر دیا ہے اور اس کام میں تاخیر پسند نہ کروں جس کا آپ نے جلدی ہونا طے کیا ہے۔ انتھی

فرماتے ہیں کہ میں ان کلمات کو پڑھا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے میرا مال بڑھا دیا اور مجھ سے قرض بھی ادا کروا دیے اور مجھے اور میرے گھر والوں کو غنی کر دیا۔ ابن مندہ، ابو نعیم اور عمر بن الحصین

۹۸۶۳۔۔۔حضرت بریدۃ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ بازار میں داخل ہوتے تو فرماتے۔

اللھم انی اسالک من خیرھا وخیر مافیھا واعوذبک من شرھا وشر مافیھا، اللھم انی اسالک ان لااصیب فیھا یمینا فاجرۃ وصفقۃ خاسرۃ"۔

ترجمہ:۔۔۔۔اے میرے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی اور ہر اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی سے اور ہر اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے، اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس میں نہ جھوٹی قسم اٹھانی پڑے اور نہ سودا کرنے میں نقصان اٹھانا پڑے۔

۹۸۶۴۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بازار غفلت اور برائی کا گھر ہے لہٰذا اس میں اگر کوئی ایک مرتبہ سبحان اللہ بھی پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتے ہیں، اور اگر کسی نے یہ پڑھا لاحول ولاقوۃ الاباللہ تو وہ شام تک اللہ عز وجل کی حفاظت میں ہوگا"۔ الدیلمی وفیہ عمرو بن شمروک

۹۸۶۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس تاجروں کی ایک جماعت آئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے تاجرو! تاجر متوجہ ہوئے اور گردنیں ڈال دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن فاجروں کی طرح اٹھانے والے ہیں علاوہ ان کے جنہوں نے نیکی کی اور صلہ رحمی کی، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علاوہ ان کے جنہوں نے نیکی کی اور امانت ادا کی۔ طبرانی اور ابن جریر

۹۸۶۶۔۔۔ حضرت قیس بن ابی غرزۃ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ہماری طرف نکلے، ہم لوگ بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے اور ہمیں کہا جاتا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے تاجروں کے گروہ! تمہارے یہ بازار جھوٹی قسموں اور لغویات سے مل جل گیا ہے لہٰذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ بھی ملا دیا کرو"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۶۷۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج نکلنے سے پہلے اور خرید و فروخت کرنے سے اور دودھ والے جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا"۔

کمائی کی انواع

۹۸۶۸۔۔۔مسند حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت محمد بن سیرین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی، میرے پاس ایک بنڈل تھا، نماز ادا کرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں بازاروں میں جاتا ہوں اور اللہ کا فضل تلاش کرتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، اے قریش کے گروہ! یہ چیز تم پر غالب نہ آجائے اور اس کے ساتھی تجارت میں لگے ہوئے ہوں کیونکہ یہ تو آدھا مال ہے"۔

حاکم فی الکنی

۹۸۶۹۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور مجھے حکم فرمایا کہ میں پچھنے لگانے والے کا معاوضہ ادا کر دوں"۔ طبرانی، مسند احمد، ترمذی فی الشمائل، ابن ماجہ سنن سعید بن منصور

تجارت کرنے کی فضیلت

۹۸۷۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے قریش کے گروہ تم پر یہ غلام وغیرہ تجارت میں غالب نہ آجائیں، کیونکہ رزق کے بیس ابواب ہیں ان میں سے انیس تاجر کے لئے ہیں اور ایک باب بنانے والے کے لئے ہے، اور سچا تاجر کبھی محتاج نہیں ہوتا بلکہ گناہ گار اور بہت قسمیں کھانے والا اور کم سمجھ۔ ابن النجار

۹۸۷۱..... حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ یمن کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ توکل کرنے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جھوٹے ہو، توکل کرنے والے نہیں، توکل کرنے والا تو صرف وہ شخص ہے جس نے زمین میں دانہ ڈالا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے"۔

الحکیم وابن ابی الدنیا فی التوکل والعسکری فی الامثال والدینوری عن عجالة

۹۸۷۲..... حضرت ابن ابی فدیک فرماتے ہیں کہ مجھ سے علی بن عمر بن علی بن ابی طالب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا، اے قریش کے گروہ! تم ایسی زمین میں ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے، لہٰذا کھیتی باڑی کرو، کیونکہ کھیتی باڑی یقیناً مبارک ہے اور اس میں کھوپڑیوں کو شامل کرو۔ ابن جریر

فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند ہمارے نزدیک صحیح ہے بشرطیکہ عمرو بن علی سے مراد یہاں عمر بن علی بن ابی طالب ہوں، عمر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نہ ہوں، کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہ عمر بن علی بن الحسین ہیں اور انہوں نے بعض مرسل روایات بھی نقل کی ہیں۔

۹۸۷۳..... یعقوب بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے غفاریین کے مولیٰ الھیثم بن محمد بن حفص نے خبر دی اپنے والد سے اور انہوں نے عمر بن علی بن حسین سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ کھوپڑیوں کو زراعت میں شامل کیا جائے، ان سے کسی نے پوچھا کہ اے ابوحفص کیوں؟ تو فرمایا تاکہ نظر نہ لگے"۔

۹۸۷۴..... مجھ سے محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم المصری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن فدیک نے حدیث بیان کی اور کہا کہ محمد بن اسحق نے ہمیں خبر دی کہ میں نے سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنے کھیت میں اونٹوں کی کھوپڑیاں رکھ رہے ہیں اور اس کا حکم بھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے نظر نہیں لگتی۔

۹۸۷۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ تجارت میں کوئی بھلائی نہیں مگر یہ کہ خریدار خریدی جانے والی چیز کی مذمت نہ کرے اور بیچنے والا بیچی جانے والی چیز کی تعریفیں نہ کرے جتنا حق ہے صرف اتنا ہی بیان کرے اور ان سب چیزوں میں قسم کھانے سے بچے"۔

ابن جریر

۹۸۷۶..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے بصریٰ کی طرف گئے، نبی کریم ﷺ نے انھیں منع نہیں فرمایا کہ ان کا دل تنگ نہ ہو اور جو کچھ انھیں تجارت سے حاصل ہوتا تھا ابوبکر اس سے محروم نہ ہوں یہ اس لئے کہ یہ سب لوگ تجارت کی کمائی کو پسند کرتے اور تجارت کو محبوب رکھتے تھے تجارت کے لئے جانے سے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو محبت کی بناء پر منع نہیں فرمایا اور صحابہ کے لئے بھی رسول اللہ ﷺ کا تجارت کو پسند کرنا اور اچھا سمجھنا حیران کن مسرت کا باعث تھا۔ (غالباً دیلمی) کتاب میں اشارتاً لکھا ہے مگر وضاحت نہیں ہے ممکن ہے "فر" ہو۔

ممنوعہ کمائی ..... تصویر

۹۸۷۷..... اسلم کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ان کے پاس دکانوں میں سے ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے آپ

کے لئے کھانا بنایا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں تا کہ میرے ہم پیشہ لوگ میری آپ پر سخاوت اور آپ کے ہاں میرا مقام دیکھ لیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ہم ان گرجوں میں نہیں جاتے جہاں یہ تصویریں وغیرہ ہوتی ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۹۸۷۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے پولیس چیف کو بلایا اور فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہیں کس کام سے بھیج رہا ہوں؟ میں تمہیں ایسے کام سے بھیج رہا ہوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا، اور جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے اس لئے بھیجا کہ میں ان کے لئے ہر بجی ہوئی چیز مٹادوں یعنی ہر تصویر اور ہر قبر کو برابر کردوں"۔ مصنف عبدالرزاق اور ابن جریر

۹۸۷۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا اور جناب نبی کریم ﷺ کو دعوت دی چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کی نظر تصویروں پر پڑی تو آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے"۔ نسائی، ابن ماجہ

جبکہ شاشی، مصنف عبدالرزاق ابونعیم کی حلیہ اور سنن سعید بن منصور میں مذکورہ روایت کے بعد مندرجہ ذیل اضافہ بھی موجود ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی واپسی کا کیا سبب ہوا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گھر میں پردے ہیں اور پردوں پر تصویریں اور بے شک فرشتے ایسے گھروں میں نہیں داخل ہوتے جن میں تصویریں ہوں"۔

۹۸۸۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں سحری کے وقت کچھ دیر کے لئے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا تو جب میں آتا تو اجازت لیا کرتا تھا۔ لہٰذا میں اگر آپ ﷺ کو نماز تسبیح وغیرہ میں مصروف پاتا تو داخل ہو جاتا اور اگر آپ ﷺ فارغ ہوتے تو مجھے اجازت عطا فرمادیتے، چنانچہ اسی طرح ایک رات میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ "میرے پاس فرشتہ آیا" یا یہ فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے میں نے ان سے کہا تشریف لائیے، تو انہوں نے کہا کہ آنجناب کے گھر میں کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ میں اندر داخل نہیں ہوسکتا، تو میں نے ادھر ادھر گھر میں نظر دوڑائی اور کہا کہ مجھے تو کچھ نہیں ملا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں لیکن پھر دیکھیے، میں نے دیکھا تو ایک کتے کا پلہ تھا جو حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تھا اور چار پائی کے پائے سے بندھا ہوا تھا ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں حضرت جبرئیل نے فرمایا، بے شک فرشتے نے یہ کہا کہ بے شک ہم فرشتوں کا گروہ ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر، یا کتا یا جنبی ہو"۔ ترمذی، متفق علیہ

۹۸۸۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور واپس روانہ ہونے لگے، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے سلام کیوں کیا پھر واپس چل پڑے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوسکتا جس میں تصویر یا کتا یا پیشاب وغیرہ ہو، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ گھر میں حسین یا حسن رضی اللہ عنہ (نے) ایک کتا لا رکھا تھا"۔ مسدد

کتا، تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۹۸۸۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے ہاں میرا ایک خاص مقام تھا جو مخلوقات میں میرے علاوہ اور کسی کا نہ تھا، چنانچہ میں ہر رات سحری کے وقت آپ علیہ السلام کے پاس تشریف لاتا اور آپ ﷺ کو کھنکھار کر سلام کرتا، لہٰذا اسی طرح ایک رات میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور سلام کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ پر سلامتی ہو، فرمایا، وہیں ٹھہر و اے ابوالحسن! میں تمہارے پاس آتا ہوں، جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ، یا رسول اللہ کیا آپ کو کسی نے غصہ دلایا؟ فرمایا نہیں، میں نے پھر عرض کیا کہ پھر کیا مسئلہ ہے کہ آپ نے مجھ سے کل سے بات نہیں کی اور آج کر رہے ہیں؟ فرمایا میں نے حجرے میں کچھ حرکت سنی تھی، میں نے

پوچھا کون ہے؟ تو کہنے والے نے کہا میں جبرئیل ہوں، میں نے کہا اندر آجایئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا نہیں، آپ باہر تشریف لائیے، لہٰذا جب میں باہر نکلا تو جبرئیل نے کہا، ہمارے گھر میں کوئی چیز ہے، وہ چیز جب تک گھر میں ہو کوئی فرشتہ گھر میں داخل نہیں ہوسکتا، میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا اے جبرئیل! جبرئیل نے کہا کہ آپ دوبارہ تشریف لے جایئے اور دیکھئے، لہٰذا میں گیا اور گھر کھولا تو اس میں ایک کتے کے بچے کے علاوہ ایسی اور کوئی چیز نہ ملی، اس سے حسن کھیلتا تھا، میں نے جبرئیل سے کہا کہ مجھے تو ایک پلے کے علاوہ کچھ نہ ملا، تو جبرئیل نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس گھر میں جب تک ہوں گی کوئی فرشتہ اس میں داخل نہیں ہوسکتا، ان میں سے ایک کتا ہے، یا جنابت ہے یا تصویر ہے۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خدیج، سنن سعید بن منصور

۹۸۸۳ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو غمزدہ دیکھا، تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا معاملہ ہے؟ فرمایا جبرئیل نے مجھ سے آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن میں نے تین دن سے انہیں نہیں دیکھا، سو ایک کتا ظاہر ہوا جو کسی گھر سے نکلا تھا، تو میں (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور چیخا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا ہوا اسامہ؟ میں نے (حیرت سے) عرض کیا کتا!!! چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور وہ کتا قتل کردیا گیا، چنانچہ جبرئیل تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے جبرئیل، آپ جب مجھ سے وعدہ کرتے تھے آتے تھے، تو اب کیا ہوا؟ تو جبرئیل نے فرمایا کہ بے شک ہم ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویریں ہوں"۔

طبرانی، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، مسند ابی یعلی والرویانی، طبرانی اور سنن سعید بن منصور

۹۸۸۴ ۔۔۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی ایسی چیز توڑے پھاڑے بغیر نہ چھوڑتے تھے جس میں صلیب وغیرہ کا نشان ہو"۔ مسند ابی یعلی

۹۸۸۵ ۔۔۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی ایسی نہ چھوڑتے جس میں صلیب وغیرہ بنی ہوتی مگر اس کو پھاڑ ڈالتے"۔

مختلف ممنوعہ کمائیاں

۹۸۸۶ ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سمندری سفر کرنے والے کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: ۔۔۔ حدیث کا سیاق وسباق بتا رہا ہے کہ یہ حیرت ناپسندیدگی کی وجہ سے ہوتی تھی، واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم

۹۸۸۷ ۔ حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علقمہ بن مجزز کو بعض لوگوں کے ساتھ حبشہ کی طرف بھیجا تو وہ سمندر میں ڈوب گئے، لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ کسی کو سمندر کا سفر نہ کروائیں گے"۔

مصنف عبدالرزاق

۹۸۸۸ ۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مسلمانوں کو سمندر کا سفر کروانے کے بارے میں کبھی سوال نہ کریں گے"۔ ابن سعد

۹۸۸۹ ۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جواب میں ایک مثال لکھی کہ ایک کیڑا جو لکڑی ہو، جب لکڑی ٹوٹ جاتی ہے تو کیڑا مر جاتا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمندر کے سفر کو مسلمانوں کے لئے ناپسندیدہ قرار دیا"۔ ابن سعد

۹۸۹۰ ۔۔۔ قسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حساب کو اجرت کے بدلے مکروہ قرار دیا۔ طبرانی

۹۸۹۱ ۔ حضرت علقمہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یکا یک کھڑے ہوگئے، ان کے ہاتھ میں کوڑا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ

کے پاس سے گزرے، آپ رضی اللہ عنہ لوہار تھے اور اپنے ہتھوڑے سے کام کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، اے ابورافع! میں تین بار کہوں گا، ابورافع نے دریافت کیا۔ اے امیر المومنین تین مرتبہ کیوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، تباہی ہو لوہار کے لئے تباہی ہو تاجر کے لئے؟ نہیں خدا کی قسم میری تباہی ہو، خدا کی قسم، اے تاجروں کے گروہ! بے شک تجارت میں قسمیں بہت کھائی جاتی ہیں لہٰذا اس کے ساتھ صدقہ وغیرہ ملالیا کرو، سنو! ہر جھوٹی قسم سے برکت ختم ہوجاتی ہے اور مال کو ہلاک کردیتی ہیں۔ سوڑ رو نہیں خدا کی قسم، میری تباہی ہو خدا کی قسم بے شک یہ تو قسم ہے ہی ناراضگی"۔ ابن جریر

۹۸۹۲۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کوئی ہے تم میں سے جو مدینہ آئے اور کوئی بت توڑے بغیر نہ چھوڑے، اور کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑے اور کوئی قبر برابر کئے بغیر نہ چھوڑے؟ چنانچہ قوم میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کام میں کروں گا، اور روانہ ہوگا، لہٰذا (یوں معلوم ہوا) گویا کہ وہ مدینہ کی عزت عظمت کرتا ہے چنانچہ وہ واپس آگیا، پھر میں روانہ ہوا، پھر واپس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس کیا آیا کہ میں مدینہ میں کوئی بت توڑے بغیر نہ چھوڑوں، کوئی قبر برابر کئے بغیر نہ چھوڑوں اور کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی نے ان میں سے کسی چیز کے بنانے سے دشمنی کی تو اس نے صحیح بات کی اور فرمایا اے علی! نہ بننا، نہ مغرور، نہ خیانت کرنے والے اور نہ تاجر بننا، لیکن بھلائی والا تاجر، کیونکہ، یہی وہ لوگ ہیں جن سے عمل میں سبقت کی گئی ہے"۔

طبرانی، مسند ابی یعلی، ابن جریر وصححه الدورقی

۹۸۹۳　حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجر گناہ گار ہے علاوہ اس تاجر کے جس نے حق لیا اور حق دیا" ابن سعد اور ابن جریر

۹۸۹۴۔۔۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مذکر جانور کرائے پر دینا حلال نہیں ہے"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۹۵۔۔۔ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور فرمایا کہ اس سے اس اونٹ کو گھاس پھوس کھلا دینا جس پر سیرابی کے لئے پانی لایا جاتا ہے"۔

بازار میں ابلیس کا جھنڈا

۹۸۹۶۔۔۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ابلیس جھنڈا لے کر ساتھ آتا ہے اور اسے بازار میں رکھ دیتا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کا عرش ہلنے لگتا ہے ان باتوں سے جنہیں اللہ جانتا ہے اور جن کی اللہ گواہی دیتا ہے وہ باتیں جو ابلیس نہیں جانتا"۔ ابن حبان

۹۸۹۷۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے، جب پچھنے لگانے والی کی اجرت ادا کی تو فرمایا تو نے اپنی کمائی لے لی؟ اس نے کہا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے خود نہ کھانا، بلکہ اونٹ کو کھلا دینا جو سیراب کرنے کے لئے پانی لانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ابن النجار

۹۸۹۸　قتادۃ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے تین باتیں شروع کردیں جن پر پہلے اجرت نہ لی جاتی تھی۔

۱　نر جانور کا کرایہ۔ ۲　مال تقسیم کرنے کی اجرت۔ ۳　بچوں کو پڑھانے کی اجرت"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۹۹۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کنجری کے معاوضے اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۰　علی بن یزید الھلامی قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے، اور وہ حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ جھٹلانے والے اور رد کرنے والے یہودی تھے، چنانچہ ایک مرتبہ ان کے علماء کی ایک جماعت آئی اور کہا، اے محمد! آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ (اگر ایسی بات ہے تو) جو بات ہم آپ سے پوچھیں گے آپ نہیں بتائیں گے کیونکہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام سے جب بھی کوئی بات پوچھی گئی انہوں نے ضرور بتائی، لہٰذا اگر آپ نبی ہیں تو جو ہم پوچھیں گے وہ آپ کو بتانا ہوگا جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے خلاف اللہ ہی میرا ذمہ دار اور گواہ ہے، اگر میں نے تمہیں بتادیا تو کیا تم اسلام قبول کرلو گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ٹھیک ہے) پھر جو چاہو پوچھو۔

یہودیوں نے سوال کیا کہ کون سی جگہ بری ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اور فرمایا کہ میں اپنے ساتھی جبرئیل سے پوچھوں گا، چنانچہ تین دن گزر گئے، پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان کو سب کچھ بتایا اور ان سے دریافت فرمایا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن میں اپنے رب سے پوچھوں گا، چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کہ بے شک شہروں میں بدترین جگہیں ان کے بازار ہوتے ہیں اور بہترین جگہ ان شہروں کی مساجد، حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد! میں اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب ہوگیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا قریب نہیں ہوا، میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شہروں میں بدترین جگہیں ان کے بازار ہوتے ہیں اور بہترین جگہیں ان شہروں کی مساجد، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا، اے محمد! بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہوتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں یہ حفاظت کرنے والے فرشتے نہیں ہوتے جنہیں اپنے اپنے کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے (بلکہ) یہ چھوٹے بڑے جھنڈوں کے ساتھ صبح صبح آتے ہیں اور ان جھنڈوں کو مسجدوں کے دروازوں پر گاڑ دیتے ہیں، اور لوگوں کے نام ان کے مرتبوں کے مطابق لکھتے ہیں کہ مسجد میں پہلے داخل ہونے والا کون ہے اور سب سے آخر میں نکلنے والا کون ہے؟ سو اگر اھل مسجد میں سے یا ان لوگوں میں سے جو اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف جاتے ہیں کوئی مصیبت بلا پیش آئی ہو تو اس صبح فرشتے اس کو روک لیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اپنے فلاں بندے کی مغفرت فرمادیجئے، فرمایا'' اور ایمان والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں''۔

سورة... آیت ۷

پھر اپنے چھوٹے بڑے جھنڈوں کو مسجد میں لے جاتے ہیں اور جو سب سے آخر میں مسجد سے نکلتا ہے، یہ بھی اس کے ساتھ نکلتے ہیں، ان جھنڈوں کو لے کر اس کے سامنے چلتے ہیں یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، یہ بھی ان جھنڈوں کو لئے اس شخص کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہوجاتے ہیں، یہاں تک کہ سحر ہوجاتی ہے، پھر یہ ان چھوٹے بڑے جھنڈوں کو لئے اس شخص کے ساتھ سامنے مسجد کی طرف چلتے ہیں جو سب سے پہلے مسجد کی طرف روانہ ہوتا ہے اور مسجد کے دروازے پر جھنڈوں کو گاڑ دیتے ہیں اور پھر ویسے ہی کرتے ہیں جیسے پہلے کیا تھا۔

اسی طرح ابلیس صبح صبح بلند آواز سے چیختا ہے، ہائے بربادی ہائے بربادی، چنانچہ اس کی اولاد گھبرائی ہوئی اسکے پاس آ پہنچتی ہے اور پوچھتی ہے کہ اے ہمارے سردار کس بات سے گھبرا گئے؟ تو ابلیس کہتا ہے ان چھوٹے بڑے جھنڈوں کو لے جاؤ اور بازاروں اور راستوں میں لوگوں کے کھڑے ہونے کی جگہ گاڑ دو اور لوگوں کے درمیان مصروف ہوجاؤ، ان کو کھینچ لو اور ان کے درمیان فواحش پھیلا دو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں، اور شام کے وقت بھی ایسا ہی کہتے ہیں، چنانچہ بازاروں میں آپ صرف گناہ ہی دیکھتے ہیں اور گندی باتیں ہی سنتے ہیں۔

پھر یہ شیاطین اپنے چھوٹے بڑے جھنڈوں کو لئے سب سے آخر میں بازار سے نکلنے والے کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کے سامنے چلتے ہیں، حتیٰ کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوجاتا ہے سو یہ بھی اسکے ساتھ اس کے گھر میں رات گزارتے ہیں یہاں تک کہ اگلی صبح سے پہلے بازار جانے والے کے ساتھ بازار جاتے ہیں اور اپنے چھوٹے بڑے جھنڈے لئے اس کے سامنے چلتے ہیں اور راستوں میں جمع ہونے کی جگہوں اور بازاروں میں گاڑ دیتے ہیں اور دن بھر اسی طرح رہتے ہیں''۔ ابن زنجویہ

مسند احمد میں ذکر کیا ہے کہ علی بن یزید، قاسم بن عبدالرحمٰن سے عجیب عجیب باتیں روایت کرتے ہیں میرا نہیں خیال کہ یہ قاسم کے علاوہ کسی اور سے ہوں۔

باب...... خرید و فروخت کے احکام

آداب اور ممنوعات کے بیان میں...... احکام

۹۹۰۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیع تو ایک سودے سے ہوتی ہے یا اختیار سے، اور مسلمان کے پاس اپنی شرط ہے۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ متفق علیہ

۹۹۰۲..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کی باندی بیچ دی اور اس کا باپ موجود نہ تھا چنانچہ جب اس کا باپ آیا تو اس نے باندی کی بیع کو برقرار رکھنے سے انکار کر دیا، حالانکہ وہ خریدار کے بچے کی ماں بھی بن چکی تھی، چنانچہ یہ دونوں اپنا فیصلہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ باندی تو اسی شخص کے حوالے کی جس کی تھی اور خریدار سے کہا اپنی بیع کو ختم کر دے تو اس نے لڑکے کو پکڑ لیا تو بیچنے والے کا باپ کہنے لگا کہ اسے حکم دیجئے کہ میرے بیٹے کا راستہ چھوڑ دے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اور تو اس کے بیٹے کو چھوڑ دے۔ سنن سعید بن منصور، سنن کبری بیہقی

۹۹۰۳..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہودیوں کے ایک قبیلے بنوقینقاع سے کھجوریں خریدا کرتا تھا اور فائدے کے ساتھ بیچ دیا کرتا تھا جب یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عثمان! جب خریدو تو ناپ لیا کرو اور جب بیچو تو بھی ناپ لیا کرو"۔ مسند احمد، مسند عبد بن حمید، ابن ماجہ، طحاوی، دارقطنی متفق علیہ

۹۹۰۴..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بنوقینقاع کے بازار میں کھجوریں بیچا کرتا تھا، میں کچھ وسق ناپ لیتا اور کہتا، میں نے اپنے وسق (بیچنے) میں اتنی اتنی مقدار ناپی ہے، پھر میرے دل میں کچھ کھٹکا پیدا ہوا تو میں جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب لو تو اس کو ناپ لیا کرو"۔

۹۹۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک باندی کے پاس گزرے جو قصائی سے گوشت خرید رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ کچھ اضافہ کرو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ کچھ اضافہ کرو کیونکہ یہ بیع کے لئے زیادہ باعث برکت ہے"۔ مصنف عبدالرزاق

جھکا کر تولنا باعث برکت ہے

۹۹۰۶..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) اپنا اونٹ بیچنے آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور بھاؤ تاؤ کرنے لگے، اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پیر سے آہستہ آہستہ مار کر اونٹ کو دیکھنے لگے تاکہ اچھی طرح جانچ پڑتال کر سکیں، اعرابی کہنے لگا، میرے اونٹ کا پیچھا چھوڑ دو، تیرا باپ نہ رہے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی باتوں پر کان نہ دھرا اور اپنے کام میں لگے رہے، (یہ دیکھ کر) اعرابی کہنے لگا میں تمہیں کوئی اچھا انسان نہیں سمجھتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب فارغ ہوئے تو اونٹ کو خرید لیا اور کہا اس کو چلاؤ اور اس کی قیمت وصول کر لو، اعرابی بولا ہاں لیکن ذرا میں اس کی جھول وغیرہ تو اتار لوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ میں نے تو اونٹ کو ان سب چیزوں سمیت خریدا ہے چنانچہ جس طرح اونٹ میرا ہے یہ چیزیں بھی میری ہیں، اعرابی بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اچھا آدمی نہیں ہے، ابھی یہ بحث چل ہی رہی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہنچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعرابی سے کہا کہ اگر ہم اس شخص سے فیصلہ کروالیں تو تم راضی ہو گے، وہ بولا ہاں، چنانچہ دونوں نے اپنے واقعہ کی تفصیلات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! اگر آپ نے جھول وغیرہ کی شرط پہلے ہی لگائی تھی تو یہ آپ کی ہیں شرط کے مطابق ورنہ پھر کوئی بھی شخص اپنے سامان کو اس کی قیمت سے زیادہ سجاتا سنوارتا ہی ہے، چنانچہ اونٹ سے جھول وغیرہ اتار لی گئیں اور اعرابی کے حوالے کر دی گئیں اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی قیمت اعرابی کو ادا کر دی“۔

۹۹۰۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ہے، جس نے اپنا کچھ قرض کسی سے وصول کرنا ہے کیا یہ اس کے بدلے غلام خرید سکتا ہے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کپڑا بیچتا تھا، آیا وہ کپڑے کے بدلے کپڑا لے سکتا ہے، فرمایا کوئی حرج نہیں“۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر بکری کے بدلے گوشت بیچا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کھانا خریدا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پیچھے کسی کو دوڑاتے جو ہمیں حکم پہنچاتا کہ جو کچھ تم نے خریدا ہے اس کو بیچنے سے پہلے خریداری کی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر لو“۔نسائی

۹۹۱۱..... حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی باندی خریدنا چاہتے اور فروخت کنندہ سے قیمت طے ہو جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھتے اور پیٹ پر رکھتے اور آگے اور اس کی پنڈلیوں سے بھی کپڑا ہٹا کر دیکھتے“۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۲..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا مجھے اطلاع نہیں دی گئی، یا بتایا نہیں گیا یا مجھ تک یہ بات نہیں پہنچائی گئی یا جیسے اللہ نے چاہا کہ تو کھانا بیچتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کھانا خریدو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک پورا پورا وصول نہ کر لو“۔ابو نعیم

خیار.....اختیار

۹۹۱۳..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حبان بن منقذ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو فرمایا، اے لوگو! میں نے دیکھا سو تمہاری خرید و فروخت میں کوئی چیز اس ذمہ داری جیسی نہیں پائی جو جناب نبی کریم ﷺ نے تین دن کے لئے حبان بن منقذ کے سپرد کی تھی اور یہ کسی غلام کے معاملے میں تھی“۔دار قطنی

۹۹۱۴..... حضرت طلحہ بن یزید بن رکانہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی بیع کے معاملے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے اس چیز سے زیادہ وسیع چیز کوئی نہیں پائی جو رسول اللہ ﷺ نے حبان بن منقذ کے لئے مقرر کی تھی کہ ان کی بینائی کمزور تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو تین دن کا اختیار دیا تھا اگر راضی ہوں تو لے لیں اگر راضی نہ ہوں تو چھوڑ دیں“۔دار قطنی، متفق علیه

۹۹۱۵..... معمر حضرت ابن طاؤس اور وہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے نبوت سے پہلے ایک اعرابی سے اونٹ وغیرہ خریدا تھا تو بیع کے بعد جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا اختیار ہے؟ چنانچہ اعرابی نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا آپ کون ہیں اللہ آپ کی عمر میں برکت دے پھر جب اسلام آ گیا تو آپ ﷺ نے اختیار کو بیع کے بعد مقرر کیا۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۶..... حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز خریدتے تو کچھ دیر ادھر ادھر پھرتے تا کہ بیع کا معاملہ مکمل طور پر ختم ہو جائے پھر واپس لوٹ جاتے“۔مصنف عبدالرزاق

غلام کی بیع اس کے مال سمیت

۹۹۱۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جو مالدار تھا تو مال آقا (بیچنے والے) کا ہوگا، ہاں اگر خریدار مال کی شرط بھی لگا دے تو وہ بھی اس کا ہو جائے گا۔مالک، مصنف ابن ابی شیبه، متفق علیه

۹۹۱۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا، البتہ اگر خریدار

مال کی بھی شرط لگادے تو وہ بھی اسی کا ہوگا اور اگر کسی نے ایسا کھجور کا درخت بیچا جس کو گابھا دیا گیا تھا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا البتہ اگر خریدار پھل کی بھی شرط لگالے تو وہ بھی اسی کا ہوجائے گا۔ اور یہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے''۔ ابن راهویه، مستدرک حاکم، متفق علیه، نسائی

پھلوں کی خرید وفروخت

۹۹۱۹...... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کھجور کے درخت کا پھل بیچا جائے یہاں تک کہ سرخ یا زرد نہ ہوجائے''۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه

۹۹۲۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پکنے کے بعد پھل کو دگنا کر کے، بیچنا سود ہے''۔ مصنف ابن ابی شیبه

۹۹۲۱...... حضرت عروۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یتیم تھا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کے مال سے خرید وفروخت کیا کرتے تھے تین سال تک''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۲...... ابو جعفر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے میری طرف صدقہ لکھ بھیجا، تو میں حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یتیم تھا آپ رضی اللہ عنہ تین سال تک اس کے مال سے بیع کرتے رہے یعنی نتائج سے''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، پھلوں کی آفت آجائے جو تہائی یا اس سے زائد ہو تو مالک کو عشر وغیرہ سے چھوٹ ہے اس کے علاوہ جو ہیں وہ بیماری ہے اور جن آفات میں چھوٹ ہے وہ آندھی، ٹڈی دل اور جل جانا ہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۴...... حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کھجور کے درخت پر پھل خرید کرلے تو اگر کاٹنے سے پہلے بیچ دے تو کوئی حرج نہیں''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجور کے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ پکنا کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سرخ ہوجائے یا زرد ہوجائے''۔ مصنف ابن ابی شیبه

۹۹۲۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور دانوں کو چھٹنے سے پہلے اور پھلوں کو کھانے کے قابل ہوجانے سے پہلے''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۷...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا''۔ مصنف ابن ابی شیبه

۹۹۲۸...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو اندازے سے بیچنے کی رخصت دی اور اس کے علاوہ کسی اور چیز میں رخصت نہ دی۔

۹۹۲۹...... ابوالبختری سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور کے درخت کی بیع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درخت کی بیع سے منع فرمایا قبل اس سے کہ تو اس میں سے کھائے، یا اس میں سے کھایا جائے، اور قبل اس سے کہ اس کا وزن کیا جائے اور وزن کرنا کیا ہے؟ تو ان کے پاس موجود ایک شخص نے کہا کہ یہاں تک کہ وہ پک جائے۔

مصنف ابن ابی شیبه، بخاری، مسلم

۹۹۳۰...... طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی یا نہیں کہ آپ ﷺ نے پھل کی بیع سے منع فرمایا قبل اس سے کہ وہ کھانے کے قابل ہوجائے''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۳۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ کوئی شخص کھجور کے درخت پر موجود پھل کو خرید لے اور بیچنے سے پہلے نہ کاٹے''۔ عبدالرزاق

۹۹۳۲ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت کا بعض حصہ سرخ ہوجائے تو اسے بیچنا جائز ہے"۔
مصنف عبدالرزاق

(اصل کتاب میں یہاں خالی جگہ تھی جسے مسند احمد ۱۸۱۔۸۲۔ج ۵ سے پر کیا گیا، علاوہ ازیں یہی روایت بخاری مسلم، ترمذی، موطا وغیرہ میں بھی ہے)۔

۹۹۳۳ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا "خواہ خریدار ہو یا فروخت کنندہ"۔ مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۳۴ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی سے کھجور کا درخت خریدا، اس سال درخت پر پھل نہیں آئے، چنانچہ وہ دونوں مقدمہ لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے دراھم کو کس طرح حلال سمجھا؟ اس کے دراھم اس کو واپس کردو اور کھجور کے درخت کو اس وقت تک حوالے نہ کرو جب تک اس پر پھل نہ آنا ظاہر نہ ہوجائے۔

عبدالرزاق

۹۹۳۵ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پھل کو کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا، اور پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۹۹۳۶ ...... حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۳۷ ...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پکنا کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اس کے خراب ہونے کا خوف نہ رہے اور اس کا پکا پن واضح ہوجائے"۔ ابن ابی شیبہ

۹۹۳۸ ...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو اس وقت تک سے منع فرمایا جب تک وہ عارضہ سے محفوظ نہ ہوجائے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۴۰ ...... یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مخاطرۃ سے منع فرمایا، اور بیع مخاطرۃ کچے پھل کی بیع کو کہتے ہیں"۔ عبدالرزاق

۹۹۴۱ ...... حضرت ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور خوشے کو سفید ہونے سے پہلے اور کچی کھجور کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۹۹۴۲ ...... ہمیں اسرائیل نے عبدالعزیز بن رفیع کے حوالے سے اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ اور عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے، وہ دونوں فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے گابھا لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے البتہ اگر خریدار شرط لگالے (تو وہ پھل بھی خریدار کا ہوگا) اور اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو مال بیچنے والے کا ہوگا اگر خریدار نے شرط نہ لگائی۔

مصنف عبدالرزاق

عیب کی وجہ سے معاملہ ختم کرنا

۹۹۴۳ ...... وہ شخص جس نے باندی خریدی اور پھر اس سے وطی کی اور پھر اس میں کوئی عیب پائے، تو امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ باندی ثیبہ تھی تو دسویں کا آدھا واپس کرے گا اور اگر کنواری (باکرہ) تھی تو دسواں حصہ واپس کرے گا"۔

شافعی، ابن ابی شیبہ، دار قطنی، سنن کبری بیہقی

۹۹۴۴ ...... سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا غلام آٹھ سو درھم میں بیچا، خریدار نے اس میں عیب پایا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے مجھے اس کا عیب نہیں بتایا تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے اس کو اس کے ساتھ فروخت کیا تھا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کی قسم کھائیں کہ خدا کی قسم میں نے جب اس کو بیچا تو مجھے اس میں کوئی بیماری معلوم نہ تھی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قسم کھانے سے انکار کردیا اور غلام واپس لے لیا، اور بعد میں

اس غلام کو پندرہ سو میں بیچا'' ۔مالک، عبدالرزاق، سنن کبری بیہقی

۹۹۴۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص اپنے خریدے ہوئے کپڑے میں خرابی پائے تو وہ اس کو واپس کر دے'' ۔عبدالرزاق

۹۹۴۷ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی باندی کے بارے میں جس کے ساتھ خریدار نے وطی کی ہو پھر اس میں کوئی عیب پایا ہو، فرمایا کہ یہ خریدار کے مال میں سے ہے، فروخت کنندہ کو واپس کیا جائے گا جو صحت اور بیماری کے درمیان واقع ہو'' ۔عبدالرزاق

فائدہ: ...... یعنی نہ پوری طرح بیمار ہو اور نہ مکمل صحت مند، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۹۴۸ ... ایک شخص جس نے باندی خریدی اور اس سے وطی کی پھر اس میں عیب پایا تو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ خریدار کے لئے ہے اور بیچنے والے کو وہ چیز واپس کی جائے گی جو بیماری اور صحت کے درمیان ہو'' ۔الأصم فی حدیثه، سنن کبری بیهقی

۹۹۴۹ ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشیر غفاری رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کچھ وقت طے کر رکھا تھا جو وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں گزارتے تھے، ایک مرتبہ تین دن گزرنے کے باوجود وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر نہ ہوئے، پھر جب حاضر ہوئے تو دبلے ہو رہے تھے اور چہرے کا رنگ بھی بدلا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اے بشیر! کیا ہوا؟ تین دن سے میں نے آپ کو نہیں دیکھا، تو عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے فلاں شخص سے ایک اونٹ خریدا تھا جو بدک گیا اور بھاگ گیا، میں اس کو ڈھونڈنے نکلا، اس اونٹ کو بنو فلاں (فلاں قبیلے والوں) نے روک لیا تھا، میں نے ان سے لیا اور بیچنے والے کو واپس کر دیا، اس نے مجھ سے قبول کر لیا اور مجھ سے پالیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... بھاگے ہوئے اونٹ کو واپس کیا جاتا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ بدلی ہوئی رنگت اور کمزوری جو میں تمہارے اندر دیکھ رہا ہوں، اسی وجہ سے ہے؟ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس دن کیا کرو گے جب سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے، جس کی مقدار دنیا کے سالوں کے مطابق تین سو سال ہے، جن کے پاس آسمان سے کوئی اطلاع نہ آئے گی؟ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یارسول اللہ! مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوگی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو قیامت کے دن کی سختی کی اللہ سے پناہ مانگو اور حساب کی سختی سے اللہ کی پناہ مانگو'' ۔

حسن بن سفیان شاهین اور ابن مردویه اور ابو نعیم

۹۹۵۰ ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا کرتا تھا، اس کا نام بشیر تھا، ایک مرتبہ تین دن تک رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر نہ ہوسکا، جب آیا تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا رنگ اڑا ہوا ہے، اس نے بتایا کہ میں نے ایک اونٹ خریدا، وہ بدک گیا میں اسے ڈھونڈ رہا تھا اور میں نے اس کی خریدار کو واپس کیا، کیا اس کے علاوہ بھی کسی اور وجہ سے تمہارا رنگ اڑا ہے، اس نے کہا کہ نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اس دن کیا حال ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، جس دن سب لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے'' ۔ابن النجار

آپس میں درگزر کے آداب

۹۹۵۱ ..... عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی الحسین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دیوار خریدنا چاہی اس کا بھاؤ تاؤ کرنے لگے یہاں تک کہ قیمت ٹھہر گئی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اپنا ہاتھ دو، وہ لوگ اس طرح صرف بیع کے وقت ہی کرتے تھے، چنانچہ اس نے جب یہ دیکھا تو کہا نہیں خدا کی قسم میں تمہیں وہ دیوار اس وقت تک نہ بیچوں گا جب تک تم مجھے دس ہزار مزید نہ ادا کرو، یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرتے ہیں جو درگزر کرتا ہے، خواہ بیچتے ہوئے، یا خریدتے ہوئے، یا چاہے وہ فیصلہ کرنے والا ہو یا فیصلہ چاہنے والا۔ پھر فرمایا، لے پکڑو دس ہزار، میں اس بات کو ضرور پورا کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

ابن راھویہ

۹۹۵۲ ..... مطر الوراق فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لائے، جب حج مکمل کر چکے تو طائف میں اپنی زمین پر آئے۔ وہاں ان کی زمین کے پہلو میں بھی ایک زمین تھی، حضرت نے وہ ٹکڑا خریدنا چاہا تو اس کے مالک سے دس ہزار قیمت ٹھہری، چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا پیر رکاب میں رکھا تو جناب نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ نے سنا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو بیچتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے، خریدتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے فیصلہ کرتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے۔ فیصلہ چاہتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے؟ تو ان صاحب نے کہا جی ہاں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، پھر اس کو دس ہزار دیئے اور زمین لے لی"۔ ابن راھویہ

فائدہ: ..... یہ اور اس سے پہلی دونوں روایات اصل ہیں لیکن اختلاف طرق کی بناء پر ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں، جیسا کہ علامہ ابن حجر نے فرمایا ہے۔

خرید و فروخت میں درگذر سے کام لینا

۹۹۵۳ ..... حضرت سالم الخیاط فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کے ساتھ زمین کے ایک ٹکڑے کا سودا کرنے لگے یہاں تک کہ بیع واجب ہوگئی یا واجب ہونے کے قریب ہوگئی تو اس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں زمین آپ کی تحویل میں اس وقت تک نہ دوں گا جب تک آپ مجھے مزید دس ہزار نہ دیں گے، یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو فیصلہ کرنے میں درگزر سے کام لے، اور کروانے میں بھی؟ اس شخص نے کہا ہاں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس زمین والے کو دس ہزار مزید دیئے اور زمین کا قبضہ لے لیا"۔ مسند ابی یعلی

۹۹۵۴ ..... حضرت عبداللہ بن قیس الاسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو غفار کے ایک شخص سے کوئی چیز خریدی اور فرمایا، جان لو کہ جو میں نے تم سے لیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم نے مجھ سے لیا ہے، اور وہ جو تم نے مجھے دیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم نے لیا ہے، سو اگر چاہو تو لو، چاہو تو چھوڑ دو، اس شخص نے کہا، یا رسول (اللہ ﷺ) میں نے لے لیا"۔ ابو نعیم و دیلمی

۹۹۵۵ ..... زہری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کے پاس سے گزرے جو کوئی چیز بیچ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا پہلے سودے کو لازم پکڑو کیونکہ درگزر سخاوت کے ساتھ ہی ہوتا ہے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مختلف آداب

۹۹۵۶ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا اور مجھے زیادہ دیا"۔ عبدالرزاق

۹۹۵۷ ..... حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور مخرمۃ عبدی نے ہجر سے کپڑا لیا اور مکہ آئے، جناب نبی کریم ﷺ چلتے پھرتے ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ساتھ ایک شلوار کا سودا کرنے لگے اور پھر اسے خرید لیا، وہاں ایک وزن کرنے والا تھا جو اجرت لے کر وزن کیا کرتا تھا تو جناب نبی کریم ﷺ نے (اس سے) فرمایا، وزن کرو اور زیادہ کرو"۔

طبرانی، عبدالرزاق، مسند احمد، دارمی، نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم، سنن سعید بن منصور

۹۹۵۸ ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اور بتایا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے

بیع میں دھوکہ دیا جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسے بھی بیچو تو کہہ دو کہ کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

موطامالک، عبدالرزاق، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی

۹۹۵۹۔۔۔ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اہل بقیع کی طرف آئے اور بلند آواز سے یہ اعلان فرمایا: اے اہل بقیع! بیع کو جدا نہ کرو مگر رضامندی سے''۔عبدالرزاق

۹۹۶۰۔۔۔ ہمیں اسلمی نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بیع میں عربان سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو حلال رکھا۔

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ عربان کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مثلاً ایک شخص خریدے اور کہے اگر تو نے لے لیا یا واپس کر دیا تو اس کے ساتھ ایک درھم بھی واپس کرے گا''۔عبدالرزاق

ممنوعات۔۔۔۔۔۔اس چیز کا بیچنا جو قبضہ میں نہیں

۹۹۶۱۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کچھ کھانا بیچا، حالانکہ ابھی تک انھوں نے اس کھانے کو (خریدنے کے بعد) اپنے قبضے میں نہ لیا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بیع کو واپس کروا دیا اور فرمایا، جب کھانے کی کوئی چیز خریدو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کو اپنے قبضے میں نہ لے لو''۔مالک، ابن عبدالحکم فی فتوح مصر، اور متفق علیہ

۹۹۶۲۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیع غرر سے منع فرمایا کرتے تھے''۔سنن کبری بیھقی

۹۹۶۳۔۔۔۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے کچھ چیزیں خریدی ہیں، ان میں سے کون سی میرے لئے حلال ہیں اور کون سی حرام؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے بھتیجے! جب کوئی چیز خریدو تو اس وقت تک نہ بیچو جب تک اسے مکمل اپنی تحویل میں نہ لے لو''۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۶۴ معمر نے ربیعۃ سے اور انہوں نے ابن المسیب کے حوالے سے بتایا، فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تولیہ، اقالہ اور شرکت برابر ہیں ان میں کوئی حرج نہیں۔

جبکہ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے ربیعۃ بن عبدالرحمن نے مدینہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی ایک مستفیض حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے کھانا خریدا تو اس کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک اپنے قبضے میں نہ لے لے اور پورا وصول نہ کر لے، البتہ مگر یہ کہ اس میں کسی کو شریک کرلے یا تولیہ کرلے یا اقالہ کر لے''۔عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔۔۔تولیہ

ایسی بیع کو کہتے ہیں جس میں مال کو قیمت خرید پر ہی بیچ دیا جائے مثلاً ایک چیز دس روپے کی خریدی اور دس روپے ہی کی بیچ دی۔

اقالہ کہتے ہیں بیع کے معاملہ کو فسخ (Coucod) کرنے کو، اور شرکت کاروبار، میں کسی کو اپنے ساتھ شریک کرنے یا خود کسی کے ساتھ شریک ہونے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

الغش۔۔۔۔۔۔دھوکہ

۹۹۶۵۔۔۔ حضرت کلیب بن وائل الازدی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قصابوں کے پاس سے گزرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے، اے قصابوں کے گروہ! گوشت کو موٹا کر کے مت دکھاؤ، جس نے گوشت کو موٹا اور زیادہ کر کے دکھایا (حالانکہ وہ ایسا نہ تھا) تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۶۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک کھانے کی چیز دیکھی جس کا حسن آپ ﷺ کو پسند آیا، چنانچہ آپ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور اس کھانے کی چیز کے ڈھیر میں اپنا ہاتھ مبارک داخل فرمایا، اور اس کا ایسا حصہ نکالا جو اس کے اوپری ظاہری حصے کی طرح نہ تھا، تو آپ ﷺ نے بیچنے والے کی اس حرکت پر افسوس کا اظہار کیا اور پھر پکار کر فرمایا، اے لوگو! مسلمانوں میں کوئی دھوکہ بازی نہیں ہے، جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں''۔

ابن النجار

۹۹۶۷..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ تاجر گناہ گار ہوتا ہے اور اس کا گناہ یہ ہے کہ وہ اپنے سامان کو ان چیزوں سے سجاتا ہے جو اس میں نہیں؟ ابن جریر

دھوکہ دینے پر وعید

۹۹۶۸..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک کھال اتارنے والے کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا اور اس میں پھونک رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس بکری کی کھال اور گوشت کے درمیان ہاتھ داخل فرمایا تو بالکل پانی نہ لگا''۔

۹۹۶۹..... حضرت علاء بن عبدالرحمن اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا، آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کھانے کو کیسے بیچ رہے ہو، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے یا فرمایا کہ آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی گئی کہ اپنا ہاتھ مبارک اس (ڈھیر) کے اندر داخل فرمایئے، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک ڈھیر میں داخل فرمایا تو وہ اندر سے گیلا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا، جو ہمیں دھوکہ دے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۷۰..... ہمیں محمد بن راشد نے بتایا فرماتے ہیں کہ میں نے مکحول کو یہ کہتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا اور معیاری کو گھٹیا کے ساتھ ملا دیا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، تمہیں اس حرکت پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا کہ میں چاہتا تھا کہ خرچ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ کردو ہمارے دین میں دھوکہ نہیں ہے''۔

عبدالرزاق

۹۹۷۱..... عسکری نے امثال میں سے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن یعقوب التوتی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے محمد بن یحییٰ الازدی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے محمد بن عمر اسلمی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے کثیر بن زید نے ولید بن رباح سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، کسی نے پوچھا، یارسول اللہ! ہم میں سے نہ ہونے کا کیا مطلب، فرمایا ہمارے جیسا نہیں۔

تصریۃ

۹۹۷۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے جانوروں کے بیچنے سے ڈرو جن کے تھنوں میں دودھ ہوتا ہے، کیونکہ اس میں دھوکہ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا جائز نہیں''۔ عبدالرزاق

۹۹۷۳..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کسی نے دودھ والا جانور خریدا اور پھر واپس کر دیا تو اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے''۔ عبدالرزاق

نجش

۹۹۷۴... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نجس حلال نہیں ہے اور ایسی بیع لوٹائے جائے گی"۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

شراب کی بیع

۹۹۷۵... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ابوعمرو الشیبانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک شخص شراب بیچتا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے تمام برتن توڑ دو، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے ہر چیز کو اسی پر پرکھا اور کوئی اس کی کسی چیز کا وارث نہ بنے"۔ ابوعبید کتاب الاموال، ابن ابی شیبہ

۹۹۷۶... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے شراب بیچی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ سمرۃ کو قتل کرے، کیا انہیں اس بات کا علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ قتل کرے یہودیوں کو اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تھا لیکن انہوں نے اس کو پگھلا لیا اور بیچا"۔

۹۹۷۷... حضرت سوید بن غفلۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ان کے گورنر جزیے میں شراب لینے لگے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں تین مرتبہ قسم کھلوائی، کسی نے کہا کہ وہ تو ایسا کریں گے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایسا نہ کرو بلکہ شراب کی بیع میں ان سے احتراز کرو، اور تم صرف اپنی قیمت لے لو، کیونکہ یہودیوں پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے"۔

نسائی، عبدالرزاق، وابوعبید کتاب الاموال

۹۹۷۸... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو افسوس سے ہتھیلیاں ملتے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے، اللہ سمرۃ کو قتل کرے، عراق میں ہمارا ایک چھوٹا سا عامل تھا جس نے مسلمانوں کے مال میں شراب اور خنزیر کو خلط کر دیا اور یہ حرام ہیں اور ان کی قیمت بھی"۔ عبدالرزاق، متفق علیه

۹۹۷۹... حضرت عبداللہ بن سفیان ثقفی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ آپ ﷺ سے شراب کی بیع کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے ان پر چربی کو حرام کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ ابن جریر

۹۹۸۰... مسند علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال آپ ﷺ سے مختلف پینے والی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب کو بالکل حرام قرار دیا ہے اور ہر مشروب میں نشہ آور کو۔ عقیلی فی الضعفاء

۹۹۸۱... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب شراب کو حرام کیا گیا تو میں اس دن گیارہ افراد سے ملا اور انہوں نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے برتن الٹ دیئے، اور لوگوں نے اپنے اپنے برتن ان میں موجود چیزوں سمیت الٹ دیئے یہاں تک کہ گلیاں اس کی بو کی وجہ سے رکاوٹ والی ہوگئیں، اور ان کا شراب ان دنوں کیا ہوتا تھا علاوہ اس کے کہ کچی پکی کھجوریں ملی جلی ہوتی تھیں، ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے پاس ایک یتیم کا مال تھا میں نے اس سے شراب خرید لی، لہٰذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے بیچ کر یتیم کو اس کا مال واپس کردوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو قتل کرے ان پر چربی حرام کی گئی لیکن انہوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے، اور رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو شراب بیچنے کی اجازت نہ دی"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۸۲... حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم ہر سال آپ ﷺ کو شراب کا ھدیہ دیا کرتے تھے، چنانچہ جس سال شراب کو حرام کیا گیا اس سال بھی حضرت تمیم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو شراب کا ھدیہ پیش کیا، تو آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا کہ یہ تو حرام ہو چکی، انہوں نے پوچھا،

آیا اس کو بیچ دوں؟ فرمایا اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہے"۔طبرانی، سنن سعید بن منصور

۹۹۸۳..... حضرت تمیم الداری عکرمہ بن خالد سے ان کے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے شراب کو بیچنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ یہودیوں پر لعنت کرے، ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے"۔ابونعیم

۹۹۸۴..... میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا، یا رسول اللہ! میں نے ایک یتیم بچے کے لئے شراب خریدی ہے جو (بچہ) میری گود میں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا شراب کو بہا دو اور اس کا برتن توڑ دو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ تو یتیموں کا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا شراب بہا دو اور اس کے برتن توڑ دو"۔طبرانی عن ابی طلحۃ

موجود کی بیع غائب کے لئے

۹۹۸۵..... موجود کی غائب کے لئے بیع کے بارے میں ابراھیم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں نرخ بتادو اور بازار کی راہ دکھا دو"۔عبدالرزاق

۹۹۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی موجود غائب کے لئے لین دین نہ کرے"۔ابن ابی شیبہ

۹۹۸۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی موجود کسی غائب کے لئے بیع کرے خواہ وہ اس کا باپ یا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو"۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۸۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے راستے میں آنے والے تاجروں سے ملنے سے منع فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے حاضر کی غائب کے لئے بیع کے معاملے کیا فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے دلال ہوگا"۔عبدالرزاق

آنے والے تاجروں سے ملنا

۹۹۸۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تلقی الجلب سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر کسی نے تلقی الجلب (راستے میں آنے والے تاجروں کو جا پکڑا) کی اور ان سے کچھ خریدا تو بیچنے والے کو اجازت ہے بازار پہنچنے پر"۔عبدالرزاق

۹۹۹۰..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تلقی البیوع سے منع فرمایا"۔مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

متفرق ممنوعات

۹۹۹۱..... مسند ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک مرتبہ ایک اونٹ کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا، تو ایک شخص نے کہا کہ مجھے ایک حصہ بکری کے بدلے دے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی گنجائش نہیں ہے"۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۹۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حیوان کے بدلے گوشت بیچا"۔الشافعی

۹۹۹۳..... حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ایک چیخ سنی تو فرمایا، اے "یرفا! دیکھو یہ آواز کیا ہے، انہوں نے دیکھا اور آکر بتایا کہ قریش کی ایک باندی ہے جس کی ماں کو بیچا جارہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا انصار اور مہاجرین کو بلاؤ، چنانچہ ایک گھڑی بھر کے اندر ہی گھر اور کمرہ بھر گیا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا، امابعد کیا تم لوگوں کو اس فیصلے کی خبر ہے جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے؟ سب نے کہا نہیں، تو فرمایا سو آج یہ تم سب کو معلوم

ہو جائے گی، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی، ترجمہ (سورۃ محمد ﷺ) پھر فرمایا بھائی اس سے زیادہ پریشان کن فیصلہ کیا ہوگا کہ تم میں سے کسی شخص کی ماں کو بیچا جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر وسعت بھی کی ہے؟ سب نے کہا کہ جو آپ کی سمجھ میں آتا ہے وہ کیجئے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام حدود مملکت اسلامیہ میں یہ فرمان جاری کروادیا کہ کسی آزاد کی ماں کو نہ بیچا جائے کیونکہ یہ قطع رحمی ہے اور قطع رحمی حلال نہیں''۔

ابن المنذر، مستدرک حاکم، متفق علیه

۹۹۹۶..... حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اپنی اھلیہ سے ایک باندی کو خرید لیں جس سے وہ خلوت کر سکیں، تو ان کی اھلیہ نے کہا کہ میں وہ باندی آپ پر اس وقت تک نہ بیچوں گی جب تک ایک شرط نہ مقرر کرلوں، اور شرط یہ ہے کہ اگر آپ نے اس باندی کو بیچا تو میں اس کی قیمت کی حقدار ہونگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن پہلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھ لوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ اس کی قربت مت اختیار کرو اس حال میں کہ اس میں کسی کی شرط ہو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، متفق علیه۔

شراب کی تجارت حرام ہے

۹۹۹۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر لعنت فرمائے کیونکہ وہی پہلا شخص تھا جس نے شراب کی اجازت دی تھی جبکہ ایسی چیز کی تجارت بھی جائز نہیں جس کا کھانا پینا جائز نہیں''۔ ابن ابی شیبه، متفق علیه، مصنف عبدالرزاق

۹۹۹۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماں اور اس کے بچے میں جدائی نہ پیدا کرو۔ ابن ابی شیبه

۹۹۹۸..... حضرت ابوضرار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اھلیہ کو خمس میں سے ایک باندی دی، تو انہوں نے وہ باندی اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ایک ہزار درہم کے بدلے اس شرط کے ساتھ بیچ دی کہ وہ باندی بدستور ان کی خدمت کرے گی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اے ابو عبدالرحمن! آپ نے اپنی اھلیہ سے اس شرط پر باندی خریدی ہے کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہے گی؟ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے مت خرید و اس حال میں کہ اس کو مثانہ کی کوئی بیماری ہو''۔ مسدد، متفق علیه

مثانہ جسم کے اس حصے کو کہتے ہیں کہ جہاں پیشاب جمع ہوتا ہے۔

فائدہ:...... یہاں لفظ مثنویہ استعمال ہوا ہے جس کی نسبت مثانے کی طرف ہے، یہاں مراد مثانے کی کوئی بیماری ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۹۹۹..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرحبیل بن سمط کو لکھ بھیجا کہ قیدیوں اور ان کی اولاد کے درمیان جدائی نہ کروائی جائے۔ متفق علیه

۱۰۰۰۰..... حضرت نافع فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ چیک خریدا کرتے تھے''۔

۱۰۰۰۱..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بیع واجب ہونے کے بعد قیمت کم کروائے''۔

عبدالرزاق

۱۰۰۰۲..... حضرت عبدالرحمن بن فروخ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ دو بھائیوں کے درمیان جدائی نہ کرو اسی طرح ماں اور اس کی اولاد کے درمیان بھی جدائی نہ کرو''۔ ابن جریر

۱۰۰۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں دو کو بیچوں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، لیکن میں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ بیچا، جب میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو ڈھونڈ و اور

واپس لے لو اور ہرگز علیحدہ علیحدہ مت بیچو اور نہ ان کے درمیان علیحدگی کرو“۔

مسند احمد، ابن الجارود، ابن جریر، مستدرک حاکم، متفق علیه، سنن سعید بن منصور

۱۰۰۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایسا سخت زمانہ آنے والا ہے کہ خوشحال آدمی بھی اپنی چیز کو مضبوطی سے تھام رکھے گا اور اس کے بارے میں کسی کو کچھ حکم نہ دے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ”تم آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنے کو فراموش نہ کرو“۔

(سورة البقرة آیت ۲۳۷)

برے لوگ آگے بڑھ جائیں گے اور بھلوں کی رسوائی ہوگی مجبوروں سے خرید و فروخت کی جائے گی جبکہ نبی کریم ﷺ نے مجبور لوگوں سے خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے اور دھوکے کی بیع سے بھی اور پھلوں کی بیع سے بھی قبل اس سے کہ ان کو پکا لیا جائے“۔

سنن سعید بن منصور، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ابی حاتم، خرائطی فی مساوی الاخلاق، متفق علیه

۱۰۰۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک باندی اور اس کے بچے میں جدائی کروادی تو مجھے جناب نبی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور بیع ختم کرادی“۔ ابو داؤد، متفق علیه

۱۰۰۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دولڑکے تحفے میں دیئے دونوں بھائی تھے میں نے ایک کو بیچ دیا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے علی! لڑکے کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو واپس لاؤ اس کو واپس لاؤ“۔ طبرانی، ابن ماجه، دار قطنی، متفق علیه مستدرک حاکم

۱۰۰۰۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قیدیوں میں سے ایک باندی ملی، اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی تھا، میں نے ارادہ کیا کہ باندی کو بیچ دوں اور لڑکے کو اپنے پاس رکھ لوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یا تو دونوں کو بیچ دو یا دونوں کو رکھو“۔ حلیه ابو نعیم، متفق علیه

۱۰۰۰۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے میرے ساتھ دو قیدی غلام لڑکے بھیجے کہ میں نے انہیں بیچ دوں چنانچہ میں نے انہیں بیچ دیا، جب میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آیا تم نے انہیں ایک ساتھ بیچا یا علیحدہ علیحدہ؟ میں نے جواباً“ عرض کیا کہ الگ الگ، تو آپ ﷺ نے فرمایا، انہیں ڈھونڈو، انہیں ڈھونڈو۔ ابن ابی شیبه، ابن جریر

۱۰۰۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عُذْرَة کی بیع سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ جو اپنے کسی ذی رحم رشتے دار کا مالک بن گیا تو وہ آزاد ہو جائے گا“۔ ابن حمدان

فائدہ:...... ذی رحم رشتہ دار سے مراد ماں باپ، بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی وغیرہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پاگل کتے کی قیمت۔ سے منع فرمایا“۔ ابن وهب فی مسنده

۱۰۰۱۱..... ابوالمنہال، عبدالرحمٰن بن مطعم سے وہ ایاس بن عبداللہ المدنی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو پانی بیچتے ہوئے دیکھا تو فرمایا، پانی مت بیچو کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا“۔

عبدالرزاق، حمیدی، دارمی، حسن بن سفیان، حارث، ابن حبان، بغوی، ابن السکن، ابو نعیم

۱۰۰۱۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن جناب رسول ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، خنزیر، مردار اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دے دیا ہے، ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ! چربی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کیونکہ اس سے کشتیوں اور کھالوں کو لگایا جاتا ہے؟ (وہ شخص مزید وضاحت چاہ رہا تھا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ یہودیوں کو قتل کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو لے لیا اور پگھلا لیا اور بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔

ابن ابی شیبه، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه

۱۰۰۱۳..... بشیر بن یسار فرماتے ہیں کہ انہوں نے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنۃ سے منع فرمایا، علاوہ صاحب زمین کے کہ ان کو اجازت دی“۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۰۰۱۴..... حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان کو بیچنے سے منع فرمایا''۔

نسائی، مسند ابی یعلی

۱۰۰۱۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۶..... عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ اگر آپ نے مخابرۃ کو چھوڑا تو لوگ سمجھیں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، تو طاؤس نے کہا، اے عمرو! مجھے ان کے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا کو خیبر میں کھجور یا جو عطا فرمائے، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ اس پر راضی ہیں کہ یہ جو یا کھجور مجھے یہاں دے دیں اور میں اس کے بدلے آپ کو مدینہ منورہ میں غلام دے دوں گا، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھ لوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی کیا ضمانت ہے، گویا کہ انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۸..... عبداللہ بن عصمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، آپ رضی اللہ عنہ ایک شخص سے سوال کر رہے تھے جس نے اونٹ کا کوئی حصہ ٹانگ یا گردن کے بدلے خریدا تھا اور جس سے خریدا تھا اس سے یہ شرط طے کی تھی کہ اونٹنی اپنے بچے کو اس وقت تک دودھ پلاتی رہے گی جبکہ اس کا دودھ چھوٹ نہیں جاتا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی (اسلام میں) کوئی گنجائش نہیں''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ''دہ بیازدہ'' (دس گیارہ کے بدلے) کی بیع کو ناپسند قرار دیا اور فرمایا کہ یہ عجمیوں کی خرید و فروخت ہے''۔ عبدالرزاق

فائدہ:..... ''دہ بیازدہ'' فارسی زبان کا لفظ ہے، ''دہ'' دس کو 'یازیادہ'' گیارہ کو کہتے ہیں اور یہاں عجمیوں سے مراد اہل فارس ہیں جو اس وقت اکثر غیر مسلم ہوا کرتے تھے اس لئے ان کے انداز کی مشابہت کی وجہ سے اس کو ناپسندیدہ قرار دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۲۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا بکری کے تھنوں میں دودھ کو مت بیچو اور نہ ہی ان کی پشتوں پر اون کو''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۲۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیع الکالی بالکالی سے منع فرمایا۔ اور کالی بالکالی کہتے ہیں ادھار کو ادھار کے بدلے بیچنا اسی طرح دھوکے کی بیع، اور بیع مجر سے بھی منع فرمایا۔ (اونٹ کے پیٹ میں موجود چیزوں، کے بیچنے کو بیع مجر) کہتے ہیں اور شغار سے منع فرمایا''۔ عبدالرزاق

فائدہ:..... بقیہ اصطلاحات کی تعریف کو پہلے گزر چکی ہے البتہ شغار نئی اصطلاح ہے، چنانچہ ایسے نکاح کو کہتے ہیں جس میں ایک شخص ایک لڑکی سے نکاح کرے اور اس کے حق مہر کے طور پر اپنی بیٹی کو اپنے سسر سے بیاہ دے اور اپنی بیوی کو اپنی بیٹی کا حق مہر تصور کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۲۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا، اور مزابنہ کہتے ہیں پھل کو کھجور کے بدلے ناپ کر بیچنا، یا انگور کی (بیل) کو کشمش کے بدلے بیچنا ناپ کر''۔ مالک، عبدالرزاق

تلقی الجلب کی ممانعت

۱۰۰۲۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سامان کو راستے سے ہی خرید لینے سے منع فرمایا یہاں تک کہ تجارتی سامان بازار تک پہنچ جائے اور نجش سے بھی منع فرمایا''۔ حسن بن سفیان، عبدالرزاق

۱۰۰۲۴..... مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا، جو نقد کے بدلے چراغ بیچے پھر اس کو بغیر نقد

ادائیگی کیسے خریدنا چاہے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے بیچے تو کوئی حرج نہیں"۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلف اور بیع سے منع فرمایا اور ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے منع فرمایا اور اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو بیچنے والے کے پاس نہ ہو اور ایسے فائدے سے منع فرمایا جس کی کوئی ضمانت نہ ہو"۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۶..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم کھانے سے چیز تو بک جاتی ہے لیکن اس میں سے برکت ختم ہو جاتی ہے"۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۷..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودے میں دو سودوں کی گنجائش نہیں، اور وہ اس طرح ہے کہ یوں کہے میں اس چیز کو ادھار پر اتنے اتنے کا خریدتا ہوں اور نقد پر اتنے کا"۔

۱۰۰۲۸..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودے میں دو سودے سود ہیں"۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۹..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودا دو سودوں کے بدلے سود ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ خوب اچھی طرح وضو کیا کریں"۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مزابنۃ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے، اور مزابنۃ پھل کو کھجور کے بدلے بیچنے کو کہتے ہیں جبکہ محاقلہ گندم کو گندم کے بدلے"۔

۱۰۰۳۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو پہناووں سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، (پہناوے تو یہ ہیں کہ) ایک شخص ایک کپڑا پہنے، اور اس کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر ڈال لے، یا ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر اکڑوں بیٹھے (اور دو قسم کی بیع یہ ہے کہ) ایک شخص دوسرے سے کہے کہ اپنا کپڑا میری طرف پھینکو اور میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں، بغیر الٹ پلٹ کئے اور بغیر رضامندی کے، اور یوں کہے کہ میرا جانور تیرے جانور کے بدلے بغیر ایک دوسرے کی رضامندی اور بغیر دیکھے بھالے"۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، لماس، اور نباذ، لماس کہتے ہیں کپڑے کو چھونا اور نباذ کپڑے کو پھینکنے کو کہتے ہیں"۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا، دونوں کے روزوں سے، دو قسم کی بیع سے اور دو پہناووں سے، دو دن سے مراد تو عید الفطر اور قربانی کی عید کا دن ہے، دو قسم کی بیع سے مراد ملامسہ اور منابذہ ہے، ملامسۃ تو اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کے کپڑے کو چھو کر دیکھے اور منابذہ اس کو کہتے ہیں کہ دونوں (خریدار اور فروخت کنندہ) میں ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور دوسرے کے کپڑے کی طرف دیکھے بھی نہ اور دو پہناؤں سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص ایک ہی کپڑے میں پھیل کر اکڑوں ہو کر بیٹھے، اور دوسرا پہناوا یہ کہ ایک کپڑا اپنے ازار کے اندر اور باہر سے اپنے کندھوں پر ڈال لے اور کندھے کا ایک حصہ خالی رکھے۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو قسم کی بیع اور دو پہناووں سے منع فرمایا،..... جو ایک ہی کپڑے پر مشتمل ہو کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو بائیں کندھے پہ ڈال لے اور دائیں طرف جسم کی خالی دکھائی دیتی رہے، اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ ایک ہی کپڑے میں اکڑوں بیٹھے، یعنی جسم پر اس ایک کپڑے کے علاوہ کوئی اور کپڑا نہ ہو، اور اپنی شرمگاہ کو آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے ہو۔

رہی دو قسم کی بیع تو وہ منابذہ اور ملامسۃ ہے، منابذہ تو اس کو کہتے ہیں کہ جب میں یہ کپڑا پھینکوں گا تو بیع واجب ہو جائے گی، اور ملامسۃ اس کو کہتے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے چھوئے اور الٹ پلٹ کر بھی نہ دیکھے جب چھوئے، تو بیع واجب ہو جائے گی"۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۵..... حکیم بن عقال فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ ان کے لئے ایک غلام خریدوں اور کہا کہ والدہ اور بچے کے درمیان علیحدگی نہ کروانا"۔متفق علیہ

فائدہ:..... یعنی ایسا نہ ہو کہ ماں کو خریدو اور بچے کو نہ خریدو، یا بچے کو خریدلو ماں کو نہ خریدو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۳۶..... ایوب کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کے لئے غلام خریدا جائے اور کہا کہ ماں اور بچے کے درمیان علیحدگی نہ کی جائے"۔متفق علیہ

۱۰۰۳۷..... حکیم بن عقال فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے منع فرمایا کہ بیع میں والدہ اور بچے میں جدائی کرواؤں۔ متفق علیه

۱۰۰۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجر گناہ گار ہوتا ہے اور اس کا گناہ یہ ہے کہ وہ اپنا مال بیچنے کے لئے قسم کھاتا ہے"۔ ابن جریر

۱۰۰۳۹..... حضرت ابواسحق سبیعی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بازار تشریف لاتے اور اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے، السلام علیکم اے اھل بازار، قسم کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ قسم مال تو بکوا دیتی ہے لیکن اس کی برکت ختم کر دیتی ہے، تاجر گناہ گار ہے علاوہ اس کے جس نے حق لیا اور حق دیا"۔ ابن جریر

۱۰۰۴۰..... حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس بحرین سے قیدی لے کر آئے تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک عورت کی طرف دیکھا جو رو رہی تھی، تو آپ ﷺ نے اس عورت سے دریافت فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو؟ تو وہ عورت بولی کہ انہوں نے میرے بیٹے کو بیچ دیا ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اس کے بیٹے کو بیچا ہے؟ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا کہ کن لوگوں میں بیچا ہے؟ تو حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بنو عبس میں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خود سوار ہو کر جاؤ اور اس بچے کو واپس لے کر آؤ"۔ ابن ابی شیبه

۱۰۰۴۱..... حضرت یحیٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کھجوروں کی خرید و فروخت فرمایا کرتے تھے،..... پھر ان کھجوروں کو اس پیمانے کے بدلے بیچ دیتے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے انہیں منع فرمایا کہ اس طرح نہ بیچا کریں جب تک اس کو اس شخص کے لئے ناپ نہ لیں جو اس کو خرید رہا ہے، ان دونوں سے"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۲..... عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ! ہم آپ کے بہت سے ارشادات سنتے رہتے ہیں کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں لکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں لکھ لیا کرو، چنانچہ سب سے پہلے جو چیز جناب نبی کریم ﷺ نے لکھوائی وہ اھل مکہ کی طرف تھی اور وہ یہ تھی کہ ایک بیع میں دو شرطیں جائز نہیں اور نہ ہی بیع اور سلف جائز ہیں ایک ساتھ (اسی طرح) جس چیز کی ضمانت نہیں اس کی بیع بھی جائز نہیں، اور اگر کسی نے سو درہم پر مکاتبت کی تھی اور ننانوے چکا دیئے تو وہ بدستور غلام رہے گا یا سو اوقیہ پر مکاتبت کی تھی اور ننانوے اوقیہ ادا کر دیئے تو بھی وہ بدستور غلام رہے گا"۔ مصنف عبدالرزاق

فائدہ:..... اگر کوئی شخص اپنے غلام سے یہ طے کرلے کہ تم مجھے اتنی اتنی رقم کما کر دے دو تم آزاد ہو تو آقا اور غلام کے درمیان اس معاھدے کو کتابت یا مکاتبت کہتے ہیں۔ (مترجم)

۱۰۰۴۴..... حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیع غرر سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۵..... حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دو قسم کے پہناوں سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، رہے دو پہناوے تو ایک تو یہ ہے کہ کوئی شخص اکڑوں بیٹھے ایک ہی کپڑے کو لپیٹے ہوئے اور اپنی شرمگاہ کو آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے اور دو قسم کی بیع سے مراد منابذہ اور ملامسہ ہے"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۶..... ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس کے کانوں میں بوجھ تھا، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا،......... وہ اس کے علاوہ کسی بات کا اعلان کر رہا تھا اور میں نہیں سنتا تھا، جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو بھی کچھ بیچو تو اس سے کہو میں تمہیں اتنے اور اتنے میں بیچتا ہوں اور کوئی دھوکہ فریب نہیں"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۷..... حضرت ابن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیع غرر سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۸..... حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا، چنانچہ مزابنہ تو پھل کے بدلے کھجور کی خرید و فروخت کو کہتے ہیں اور محاقلہ گندم کے بدلے کھیتی کی خرید و فروخت اور گندم کے بدلے زمین کو کرائے پر دینے کو کہتے ہیں"۔

امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ میں نے ابن المسیب سے سونے اور چاندی کے بدلے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مالک، عبدالرزاق

۱۰۰۴۹..... حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اس وقت تک گندم کی بیع سے منع فرمایا جب تک وہ اپنے خوشوں میں سخت نہ ہو جائے''۔ عبدالرزاق

فائدہ:..... سخت ہونے سے مراد پک جانا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۵۰..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچی کھجور کو زرد ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور انگور کو سیاہ ہونے سے پہلے اور دانے کو اپنے خوشے میں سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۱..... فرماتے ہیں کہ وہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بھائیوں کے درمیان جدائی کو ناپسند کرتے تھے اور اسی طرح کسی شخص کی جدائی اس کی ماں سے یا باندی کی جدائی اس کے بچے سے بھی ناپسند کرتے تھے''۔ ابن جریر

۱۰۰۵۲..... فرمایا کہ ''جیسے چاہو بیچو، اور لوگوں کے سامنے مردار اور ذبح شدہ جانور کو نہ ملاؤ۔ اے لوگو، یاد کرلو، ذخیرہ اندوزی نہ کرو، نجش نہ کرو، راستے میں ہی سامان تجارت نہ خریدو، اور نہ کوئی موجود کسی غائب کے لئے بیع کرے، اور نہ ہی کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتہ پر رشتہ بھیجے جب تک وہ اجازت نہ دے، اور ایک عورت دوسری کی طلاق کے مطالبہ نہ کرے تا کہ اس کے برتن کو الٹ دے اور خود نکاح کرلے، کیونکہ اس کا رزق بھی اللہ ہی کے ذمہ ہے''۔ طبرانی

۱۰۰۵۳..... حضرت واصل بن عمر واپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اور وہ یوسف بن مالک سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اس کو مت بیچو''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۴ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی فروخت سے منع فرمایا، اور اپنے مالک تک پہنچنے سے پہلے صدقات کی بیع سے منع فرمایا، اور بھاگے ہوئے غلام کی بیع سے منع فرمایا اور چوپایوں کے ان بچوں کی بیع سے منع فرمایا جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، اور جو دودھ چوپایوں کے تھنوں میں ہو اس کی بیع سے بھی منع فرمایا مگر ناپ کر (اجازت ہے)''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۵..... ایوب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ناپ رہا تھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ بے ایمانی کر رہا ہو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیرا ستیاناس ہو یہ کیا کر رہا ہے، اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پورا پورا ناپنے کا حکم دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (لیکن) اللہ تعالیٰ نے سرکشی سے منع فرمایا ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۶..... امام زہری فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ..... پھر فرماتے ہیں کہ اس کو خریدنے والے کے لئے حلال نہیں کہ اس کو اپنی تحویل میں لینے سے پہلے بیچ دے''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگوں کو ایسے شخص کو مارتے دیکھا جو کھانے کو اندازے سے خریدے اور اندازے سے بیچے حتی کہ وہ اسے اس کے گھر تک پہنچا دیتے''۔ عبدالرزاق

باب..... ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں

ذخیرہ اندوزی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا الحاد اور ظلم ہے''۔ سنن سعید بن منصور، بخاری فی التاریخ، ابن المنذر

۱۰۰۵۹..... حضرت یعلی بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ اے اھل مکہ: مکہ میں ذخیرہ اندوزی نہ کرو، کیونکہ مکہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا بیع کے لئے الحاد ہے''۔ الازرقی

فائدہ:..... الحاد بمعنی صراط مستقیم سے ہٹنا اور بددینی اختیار کرنا واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۶۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے کھانے کی کسی چیز کی ذخیرہ اندوزی کی اور پھر اپنا اصل سرمایہ اور سارا منافع بھی صدقہ کر دیا تو بھی اس کے گناہ کا کفارہ نہیں بن سکتا"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۰۶۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ بازار کی طرف نکلے تو انہوں نے انہیں بچے ہوئے تیل کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی نعمت ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں نہ دی ہو، یہاں تک کہ جب وہ چیز ہمارے بازاروں میں پہنچ گئی تو ایک قوم ایسی کھڑی ہوئی جنہوں نے اپنے بچے ہوئے تیل کی ذخیرہ اندوزی شروع کر دی اور بیواؤں اور مساکین کو تکلیف دینی شروع کر دی، جب تلقی الجلب کرنے والے آئے تو انہوں نے زبردستی اپنی مرضی کے بھاؤ پر سامان خرید لیا، لیکن کوئی بھی شخص جس نے جلب کیا ہو اور سامان اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہمارے بازاروں میں داخل ہوا ہو خواہ سردی ہو یا گرمی وہ شخص عمر کا مہمان ہے، جیسے اللہ چاہے اور روکے جیسے اللہ چاہے"۔ موطا مالك، متفق عليه

۱۰۰۶۲ ... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام فروخ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے تو مسجد کے دروازے پر کھانے کی چیزیں بکھری ہوئی دیکھیں، چیزوں کی کثرت دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ خوش ہوئے اور دریافت فرمایا، یہ کیا کھانے پینے کی چیزیں ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ یہ کھانے پینے کی چیزیں ہمارے پاس لائی گئی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس میں اور جو اس کو ہمارے پاس لایا ہے اس میں برکت عطا فرمائے، وہ لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اس مال کی تو ذخیرہ اندوزی کی گئی تھی، دریافت فرمایا کہ کس نے کی تھی؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فلاں آزاد کردہ غلام نے اور آپ کے فلاں آزاد کردہ غلام نے، آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بلا بھیجا، (جب وہ آئے) تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اس پر ابھارا کہ تم مسلمانوں کی کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرو؟ تو ان دونوں نے کہا، اے امیر المؤمنین! ہم نے اپنے مال سے خریدا ہے ہم اسے جیسے چاہیں بیچیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کی تو اللہ تعالیٰ اسے افلاس اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا کریں گے (یہ سن کر) فروخ نے کہا اے امیر المؤمنین! میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ آئندہ ایسا نہ کروں گا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نے کہا اے امیر المؤمنین! ہم جب چاہتے ہیں اپنے مال سے خریدتے ہیں اور جب چاہیں اپنا مال بیچتے ہیں، ابو یحییٰ کا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کو کوڑھ کی حالت میں دیکھا۔ عبدبن حميد، مسند ابي يعلى، اصبهاني في الترغيب

۱۰۰۶۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو خرید و فروخت کا ساز و سامان لے کر ہماری سرزمین میں آئے تو جیسے چاہے بیچے، اپنی واپسی تک وہ میرا مہمان ہے اور وہ ہمارا ہے لیکن ذخیرہ اندوز ہمارے بازار میں کچھ نہ بیچے۔ عبدالرزاق

۱۰۰۶۴ ... بنو اسید کے آزاد کردہ غلام ابو سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذخیرہ اندوزی سے منع فرماتے تھے"۔

مالك، ابن راهويه، مدد

۱۰۰۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے شہر میں ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا"۔ الحارث

۱۰۰۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے سے گزرے، وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے کی چیزوں کے بڑے بڑے ڈھیر دیکھے جو کسی تاجر کے تھے اور اس نے اس لئے وہاں جمع کر رکھے تھے کہ شہر میں مہنگائی ہو تو نے کر جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ڈھیروں کو جلانے کا حکم دیا"۔

۱۰۰۶۷ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۶۸ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا العنتی ہے اور کمانے والے کو دیا جاتا ہے"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۶۹ ... حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو کھانے پینے کی چیزوں کی خرید و فروخت کرتا ہو اور اس کا اس کے علاوہ کوئی اور پیشہ نہ ہو، مگر وہ خطا کار یا باغی ہوگا۔ عبدالرزاق

۱۰۰۷۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے نرخ مقرر کر دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نرخوں کی مہنگائی یا سستا پن اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے، میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھے کسی ایسے ظلم کے بدلے کے لئے تلاش نہ کر رہا ہو جو میں نے اس پر کیا ہو"۔ البزار

۱۰۰۷۱......حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ بازار میں کشمش بیچ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قیمت کچھ بڑھاؤ، یا پھر ہمارے بازار سے اپنا مال اٹھالو"۔ مالک، عبدالرزاق، متفق علیہ

۱۰۰۷۲......حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے پاس سے سوق مصلیٰ سے گزرے، تو وہاں دو بڑے ٹوکرے دیکھے جن میں کشمش رکھی ہوئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے کشمش کے نرخ دریافت فرمائے، تو حضرت حاطب نے کشمش کے نرخ ایک درھم کے بدلے دو مد بتائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے طائف سے آنے والے ایک قافلے کی اطلاع ملی ہے جو کشمش لے کر آرہے ہیں، وہ بھی آپ کے نرخ کا اعتبار کریں گے تو یا تو اپنے نرخ کچھ بڑھاؤ، یا پھر اپنی کشمش کو گھر لے جاؤ اور جیسے چاہو بیچو، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہوئے تو اپنے نفس کا محاسبہ شروع کر دیا چنانچہ پھر حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ کہ میں نے آپ سے جو کہا نہ ہی وہ کسی مضبوط ارادے کے تحت تھا اور نہ ہی اس سے کوئی بوجھ چکانا مراد تھا، بلکہ وہ تو صرف ایک چیز تھی جس سے میں نے گھر والوں کے لئے بھلائی کا ارادہ کیا تھا لہٰذا جہاں تو چاہے بیچ اور جیسے تو چاہے بیچ۔ الشافعی فی السنن، متفق علیہ

۱۰۰۷۳......معمر نے ہمیں قتادہ کے حوالے سے اور انہوں نے حسن (بصری) سے بتایا کہ ایک مرتبہ مدینہ منورۃ میں مہنگائی ہوگئی تو لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے لئے چیزوں کے نرخ مقرر کر دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ ہی خالق ہے، رزق دینے والا ہے، قبض کرنے والا ہے، پھیلانے والا ہے، نرخ مقرر کرنے والا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھے ایسے ظلم کا بدلہ لینے کے لئے نہ ڈھونڈ رہا ہو جو میں نے اس کے اھل یا مال میں کیا ہو"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۷۴......سفیان ثوری، اسماعیل بن مسلم سے اور وہ حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ ہمارے لئے نرخ مقرر کر دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرر کرنے والے ہیں، وہی تھامنے والے ہیں، قبض کرنے والے ہیں اور پھیلانے والے ہیں"۔ عبدالرزاق

باب......سود اور اس کے احکام کے بیان میں

۱۰۰۷۵......مسند حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کے سرداروں کو شام پہنچنے پر تحریر فرمایا کہ "تم سودی زمین میں جا پہنچے ہو چنانچہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی ہرگز نہ خریدنا مگر یہ کہ ہم وزن مقدار میں اسی طرح کھانے کے بدلے کھانا نہ خریدنا مگر برابر ناپ کر۔

ابن راھویہ، طحاوی بسند، صحیح

۱۰۰۷۶......حضرت مجاہد چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے بیچی جائے گی، اور ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سعد، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۷۷......محمد بن سائب جناب رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جس سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے ہمیں شدید ضرورت پڑی چنانچہ میں نے اپنی اھلیہ کی پازیب لی، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی

اللہ عنہ مجھ سے ملے اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہمارے میں کچھ نفقہ کی کچھ تنگی ہوگئی ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس چاندی کے کچھ سکے ہیں جن سے میں چاندی خریدنا چاہتا ہوں (یہ کہہ کر) ترازو منگوایا اور دونوں پازیبیں ایک پلڑے میں رکھیں اور چاندی کے سکے دوسرے پلڑے میں رکھے، تو پازیبوں والا پلڑا تھوڑا سے جھک گیا، تقریباً ایک دانق کی مقدار کے برابر تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پازیب کا اتنا سا ٹکڑا کاٹ لیا، میں نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ یہ (ذرا سا ٹکڑا) آپ کے لئے حلال ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے ابورافع، اگر تم اس کو حلال کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تو اس کو حلال نہیں کرتا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی بالکل ہم وزن مقدار میں بیچو، زیادہ لینے والا اور زیادہ دینے والا دونوں جہنمی ہیں''۔

عبدالرزاق، ابن راھویه، الحارث، مسند ابی یعلی اور عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۱۰۰۷۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں سود کی آیات نازل ہوئیں، اور جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ ﷺ نے ان آیات کی تفسیر نہیں فرمائی چنانچہ سود کے شک کو اسی طرح چھوڑ دو''۔

ابن ابی شیبه، ابن راھویه، مسند احمد، ابن ماجه، ابن الفریس، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویه اور متفق علیه

۱۰۰۷۹..... قاضی شریح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا درھم درھم ہی کے بدلے بیچا جائے گا ان دونوں کے درمیان جو اضافہ ہوگا سود ہوگا''۔ عبدالرزاق، مسدد، طحاوی

۱۰۰۸۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس فارس کی سرزمین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا کہ ایسی کوئی تلوار چاندی کے سکے کے بدلے نہ بیچو جس کا حلقہ چاندی کا ہو''۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه

۱۰۰۸۱..... حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا، اے امیر المؤمنین! میں سونے کو پگھلاتا ہوں اور اس کے وزن کے برابر قیمت کے بدلے بیچتا ہوں اور اپنے کام کی اجرت لیتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں، (اسی طرح) چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں اور اضافہ بالکل نہ لو''۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبه

۱۰۰۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص سونے کو چاندی کے سکے کے بدلے بیچے تو ہرگز اپنے ساتھی (خریدار) سے الگ نہ ہو خواہ وہ دیوار کے پیچھے ہی کیوں نہ جائے''۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۰۰۸۳..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سود کے ڈر سے حلال کے انیس (۱۹) حصے چھوڑ دیئے۔ عبدالرزاق

۱۰۰۸۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے نہ بیچو کیونکہ یہی تو سود ہے''۔ ابن ابی شیبه

۱۰۰۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے چاندی کے سکوں کے بدلے سونا بیچا (بیع صرف کی) تو وہ خریدار کو اتنی بھی مہلت نہ دے کہ وہ اپنی اونٹنی کا دودھ نکال لے''۔ اتنی بھی مہلت نہ دے''۔ ابن ابی شیبه، ابن جریر

۱۰۰۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں ہمیں دس گنا زیادہ سود نہ دے دیا گیا ہو، سود کے خوف سے (خیال آیا)۔

مصنف ابن ابی شیبه

۱۰۰۸۷..... حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک بکری کو دو بکریوں کے بدلے سرسبزی اور شادابی میں بیچنا کیسا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکروہ جانا''۔ ابن ابی شیبه

۱۰۰۸۸..... حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیع الصرف کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے، انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا، چنانچہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ خریدو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر یہ کہ برابر سرابر ہم مقدار، اور ان کے بعض حصوں سے بعض پر اضافہ نہ کرو کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم سود میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔ مالک، متفق علیه

سونے کو سونے کے عوض برابر فروخت کرنا ضروری ہے

۱۰۰۸۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر یہ کہ برابر سرابر، اور نہ چاندی کو سونے کے بدلے اس طرح بیچو کہ دونوں (خرید وفروخت کرنے والوں) میں سے ایک موجود نہ ہو اور دوسرا موجود ہو، اور اگر تجھ سے اس بات کی اجازت مانگے کہ اپنے گھر میں داخل ہو جائے تو اس کو اجازت نہ دو، مگر یہ کہ ہاتھ در ہاتھ، اس ہاتھ سے دو اور اس ہاتھ سے لو، مجھے تمہارے سود میں مبتلا ہونے کا خوف ہے''۔مالک، عبدالرزاق، ابن جریر، متفق علیہ

۱۰۰۹۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی کا ایک برتن بھیجا، مجھے اس کے بنانے کی کچھ سمجھ تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نمائندے کو حکم دیا کہ اس کو بیچ آئے، کچھ دیر بعد نمائندہ لوٹا اور دریافت کیا کہ کیا میں اس کے وزن پر اضافہ وصول کرلوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، کیونکہ اضافہ سود ہے''۔ابن خسرو

۱۰۰۹۱...... قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دینار کے بدلے دینار، درہم کے بدلے درہم اور صاع کے بدلے صاع اور غائب کی موجود سے بیع نہ کی جائے''۔مالک، ابن جریر

۱۰۰۹۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو کھانے کی کوئی چیز ادھار بیچی اور اس شرط پر بیچی کہ وہ قرض دوسرے شہر جا کر ادا کردے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مکروہ جانا اور فرمایا کہ کہاں اٹھائے گا؟''۔مالک

۱۰۰۹۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ ہم سود کے دروازوں سے بے خبر ہیں، اور مجھے سود کا عالم ہونا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں مصر اور اس کے آس پاس کے علاقوں کا مالک ہوں، اور اس (سود) کے بعض دروازے (معاملات) تو ایسے ہیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں ان میں سے ایک بیع سلم ہے سال میں، اور ایک یہ ہے کہ پھل اس شرط پر بیچے جائیں گے کہ جب پک جائیں تو دگنے دیئے جائیں گے اور یہ بھی سود ہے کہ سونا چاندی کے بدلے ادھار پر بیچا جائے''۔عبدالرزاق، ابوعبید

۱۰۰۹۴...... حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا کہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچا جائے مگر یہ کہ برابر سرابر، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ یا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے تو ہمارے وزن کھوٹے ہو جائیں گے ہم تو خبیث (کھوٹے سکے) دیتے ہیں اور طیب (عمدہ سکے) لیتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ بقیع کی طرف چلے جاؤ، اپنی چاندی کسی کپڑے وغیرہ کے بدلے بیچو اور جب اس (کپڑے وغیرہ) کو اپنی تحویل میں لے لو اور وہ تمہارا ہو جائے تو اس کو بیچ دو اور جو چاہو اس کے بدلے وصول کرو جو چاہو لو''۔عبدالرزاق

۱۰۰۹۵...... حضرت یسار بن نمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص دوسرے سے دنانیر مانگتا ہے تو کیا وہ دراہم لے سکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب بھاؤ طے ہو جائے تو اس کو قیمت کے بدلے دینا چاہیے''۔عبدالرزاق

۱۰۰۹۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں، سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں (بیچا جائے) اور جس شخص کی چاندی کھوٹی نکلے تو وہ اسے لے کر مختلف لوگوں کے پاس نہ جائے بلکہ وہ تو پاک (عمدہ) ہیں لیکن اس کو یوں کہنا چاہیے، کہ کون بیچے گا مجھے ان کھوٹے سکوں کے بدلے پرانا بوسیدہ کپڑا''۔عبدالرزاق

۱۰۰۹۷...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبے میں فرمایا کہ شاید میں تمہیں ایسی چیزوں سے منع کروں جن کی گنجائش ہے اور تمہیں ایسی باتوں کا حکم دوں۔ جن کی گنجائش نہیں ہے بے شک قرآن کریم میں سب سے آخر میں سود کی آیت نازل ہوئی اور جناب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی اور انہوں نے اس آیت کی تفسیر ہمارے لئے بیان نہیں فرمائی چنانچہ جو چیز تمہیں کھٹکے اسے چھوڑ کر اس چیز کی طرف متوجہ ہو جاؤ جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہو''۔خط

۱۰۰۹۸۔۔۔۔حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے بیع صرف سے منع فرمایا''۔عبدالرزاق، مسدد

۱۰۰۹۹۔۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں ان میں سے سب سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔

۱۰۱۰۰۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اس کے گواہوں پر، سودی معاملہ لکھنے والوں اور نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے''۔ابن جریر

تر کھجور کو خشک کے عوض فروخت کرنا ممنوع ہے

۱۰۱۰۱۔۔۔۔جناب نبی کریم ﷺ سے پکی کھجوروں کو چھواروں کے بدلے بیچنے کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ (تر) کھجور جب خشک ہوجاتی ہے تو کیا اس میں کچھ کمی کی جاتی ہے ہم نے کہا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا''۔مالک، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ

۱۰۱۰۲۔۔۔۔جناب نبی کریم ﷺ کے ماموں حضرت اسود بن وھب بن مناف بن زھرۃ القرشی الزھری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو سود کے بارے میں ایک چیز نہ بتاؤں، شاید اس سے اللہ تعالیٰ آپ کو فائدہ پہنچائیں؟ میں نے عرض کیا ضرور، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں؟ ان میں سے ایک دروازہ ستر وادیوں کے برابر ہے جن میں سے سب سے کم گناہ کی وادی ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ لیٹے، اور سودوں کا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کے پیچھے لگا رہے''۔ابن مندہ وابو نعیم

۱۰۱۰۳۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ریان کی کھجوریں لائی گئیں، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس دوسری کھجوریں تھیں، ہم نے ان کے دو صاع دے کر ان کھجوروں کا ایک صاع لیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کھجوروں کو واپس کردو جس سے لیئے ہیں اور اپنی کھجوروں کو قیمت کے بدلے بیچو''۔

۱۰۱۰۴۔۔۔۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں دریافت کیا کیونکہ ہم تاجر تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہاتھ در ہاتھ ہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہے تو اس کی کوئی گنجائش نہیں۔عبدالرزاق

۱۰۱۰۵۔۔۔۔ابن جریج عطاء سے، وہ سعید بن المسیب سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی کھجوریں میرے پاس تھیں وہ کچھ خراب ہونے لگیں تو میں بازار لے گیا اور دو صاع کے بدلے ایک صاع دوسری (عمدہ) کھجور لے آیا، اور جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے بلال! یہ کیا ہے؟ تو میں نے آپ ﷺ کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا، ٹھہرو، تم نے تو سودی معاملہ کرلیا، اپنی بیع کو لوٹاؤ پھر کھجوروں کو سونے، چاندی یا گندم کے بدلے بیچو اور اس سے دوبارہ دوسری کھجوریں خریدلو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کے بدلے کھجور برابر سرابر، گندم کے بدلے گندم برابر سرابر، سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں، اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں (بیچی جائے گی) اور جب خریدی جانے والی چیز بیچی جانے والی چیز کے مقابلے میں الگ ہو تو جائز ہے خواہ ایک دس کے بدلے ہو''۔طبرانی، ابو نعیم

۱۰۱۰۶۔۔۔۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ردی کھجوریں تھیں میں نے ان کے بدلے بازار سے ان سے عمدہ کھجوریں آدھے پیمانے پر خریدلی اور لے کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آج تک ان سے اچھی کھجوریں نہیں دیکھیں، یہ کہاں سے لائے ہوا ے بلال؟ تو میں آپ ﷺ کو معاملے کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا، چلو اور تو جس سے لی ہیں اس کو واپس کردو اور اپنی کھجوریں لے کر گندم یا جو کے بدلے بیچو پھر اس گندم یا جو سے یہ کھجوریں خریدو اور میرے پاس لاؤ، تو میں

نے ایسا ہی کیا"۔طبرانی

۱۰۱۰۷ فضیل بن غزوان کہتے ہیں کہ ابودھقانہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرنا شروع کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مہمان تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مہمان کے لئے کھانا حاضر کرنے کا حکم دیا، کھجوریں اچھی نہ تھیں چنانچہ میں نے ان میں سے دو صاع لے کر ایک صاع عمدہ کھجوروں سے تبدیل کروالیں اور لے آیا، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کہاں سے آئیں تو میں نے بتایا کہ دو صاع کے بدلے ایک صاع کی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری کھجوریں ہمارے پاس واپس لاؤ"۔ابو نعیم

۱۰۱۰۸ ۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں"۔ابن جریر

۱۰۱۰۹ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں جمعرات کی رات انصار کی مجلس میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سونا سونے کے بدلے میں بالکل برابر سرابر، ایک جیسا، ہاتھ در ہاتھ بیچا جائے گا اور جو اضافہ ہوگا وہ سود ہوگا، اور گندم گندم کے بدلے گندم قفیز کے بدلے قفیز اور اضافہ سود ہوگا۔۔اور کھجور کھجور کے بدلے قفیز کے قفیز"۔الشاشی

فائدہ: "قفیز" ایک پیمانہ ہے صاع کی طرح جو عرب علاقوں میں مستعمل تھا، مطلب یہ کہ گندم اگر قفیز کے حساب سے بیچی جائے تو دونوں طرف مقدار برابر ہو" واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

سودخوری کا گناہ

۱۰۱۱۰ ۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے تہتر حصے ہیں، ان میں سے کم ترین حصے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں سے زنا کرے اور سود کا ایک درہم پینتیس مرتبہ زنا کی طرح ہے"۔عبدالرزاق

۱۰۱۱۱ ۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ریشم کے ٹکڑے ادھار پر بیچے جائیں تو ان کو نہ خریدو"۔عبدالرزاق

فائدہ: روایت میں سَرَق کا لفظ ہے جو جمع ہے السَّــرَقَۃ مصدر کی، اور یہ کلمہ اس معنی کے لحاظ سے فارسی ہے عربی نہیں، دیکھیں مصباح اللغات ۳۷۴ کالم ۲ مادہ سرق"۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۱۱۲ ۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنے کاروبار میں شریک نہ کرو اور نہ مجوسیوں کو، پوچھا گیا کیوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیونکہ وہ سودی لین دین کرتے ہیں اور یہ حلال نہیں"۔عبدالرزاق

۱۰۱۱۳ ۔۔ ابوالحدثان سے مروی ہے کہ انہوں نے سو دینار کے بدلے بیع صرف کرنا چاہی، فرمایا کہ پھر طلحہ بن عبیداللہ نے مجھے بلایا اور ہم دونوں راضی ہوگئے اور وہ مجھ سے سونا اپنے ہاتھوں میں لے کر الٹنے پلٹنے لگے اور کہا کہ ذرا میرا خزانچی دیہات سے آجائے، یہ باتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن رہے تھے، چنانچہ فرمایا کہ جب تک اس سے وصول نہ کرلو اس سے جدا مت ہونا، پھر فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے البتہ یہ ہے کہ ہاتھ در ہاتھ ہو اور گندم، گند کے بدلے سود ہے مگر ہاتھ در ہاتھ اور جو جو کے بدلے سود ہے اگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہو اور کھجور کھجور کے بدلے سود ہے اگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہو"۔

موطامالک، عبدالرزاق، حمیدی، مسند احمد، عدنی، دارمی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن جارود، ابن حبان

۱۰۱۱۴ ۔۔۔حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی بنوقینقاع والوں سے کھجوریں وسق میں نہیں لے رہے تھے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے انہیں کیسے بیچی ہیں؟ عرض کیا کہ ایک اور دو صاع کے منافع پر تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو جب تک برابر نہ ناپ لو"۔عبدالرزاق

فائدہ:...... ایک اور دو صاع کے منافع سے مراد ایک نسبت دو ہے یعنی ہر ایک صاع کے بدلے دو صاع وصول کرنے قرار پائے ہیں''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۱۵...... ہمیں معمر نے زہری کے حوالے سے خبر دی فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے حیوان کے بدلے حیوان کو ادھار پر بیچنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن المسیب سے پوچھو، ابن المسیب نے فرمایا کہ حیوان میں سود نہیں، البتہ انہوں نے مضامین ملاقیح اور حَبَل الحَبلہ کی بیع سے منع فرمایا، مضامین ان اونٹوں کو کہتے ہیں کہ جو ابھی اپنے باپ کی پشت میں مادہ تولیہ کی صورت میں موجود ہوں اور ملاقیح ان کو جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہوں اور حَبَلَ الحَبلۃ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو کہتے ہیں''۔

۱۰۱۱۶...... معمر نے ابن یمینہ سے، انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۷...... ابن المسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے زندہ بکری کے بدلے گوشت بیچنے سے منع فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۸...... ابن المسیب فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے جو ناپ تول کر بیچی جاتی ہیں ان کے علاوہ اور کسی چیز میں سود نہیں ہے''۔ مالک، عبدالرزاق

ردی کھجور بھی برابر بیچی جائے

۱۰۱۱۹...... ابن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھجوریں تھیں جو خراب ہو رہی تھیں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہ کھجوریں بازار لے گئے اور دو صاع ایک صاع کے بدلے بیچی، جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دریافت فرمایا کہ اے بلال یہ کیا ہے؟ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے تو سودی معاملہ کرلیا، ہماری کھجوریں واپس لاؤ۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۰...... سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس میں گواہ بننے والے اور لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۱...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے آخر میں سود کی آیات نازل فرمائیں تو جناب نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ہمارے سامنے ان آیات کی تلاوت فرمائی اور شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۲...... حضرت ابوالسفر کی اھلیہ فرماتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ باندی بیچی ادھار پر آٹھ سو درہم میں، اور پھر اس سے چھ سو درہم میں خرید لی، تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہت برا کیا واللہ جو تم نے خریدا، بہت برا کیا واللہ جو تم نے خریدا، یہ بات زید بن ارقم تک پہنچا دو کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو جو جہاد انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کیا ہے وہ بھی باطل ہو جائے گا، پھر پوچھا گیا کہ اپنا کوئی حرج نہیں، تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا۔ سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۵

اور (اگر تم توبہ کرلو گے) اور سود چھوڑ دو گے (تو تم کو اپنا اصل مال لینے کا حق ہے)۔

سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۹، عبدالرزاق ابن ابی حاتم ترجمہ الآیات مولانا فتح محمد جالندھری

۱۰۱۲۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے کھلانے والے لکھنے والے اور جانتے ہوئے کہ سودی معاملہ ہے گواہ بننے والے اور حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ ابن ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۲۴...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی

چاندی کے بدلے ہم وزن مقدار میں بیچے جائیں گے۔

۱۰۱۲۵..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ کے پاس نہایت عمدہ کھجوریں ایک صاع کی مقدار میں لائی گئیں ہماری کھجوریں کم درجے کی تھیں رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دو صاع بیچے ہیں ایسا نہ کرو بلکہ اپنی کھجوریں بیچو کسی اور چیز کے بدلے اور پھر (اس چیز سے) یہ والی کھجوریں خریدلو۔ نسائی

۱۰۱۲۶..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے بعض گھر والوں کے پاس آئے ان کے پاس ان کھجوروں سے عمدہ کھجوریں موجود تھیں تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس یہ کھجوریں کہاں سے آئیں تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اپنی کھجوروں کے دو صاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لے لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ دو صاع کو ایک صاع کے بدلہ میں اور دو درہموں کو ایک درہم کے بدلہ میں نہ لو۔

۱۰۱۲۷..... حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی''۔ ابن جریر

۱۰۱۲۸..... حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ سونے کو چاندی کے بدلے خریدتے تھے ادھار پر چنانچہ ھشام بن عامر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے ادھار پر بیچیں اور ہمیں بتادیا کہ یہ سود ہے''۔ ابن جریر

۱۰۱۲۹..... حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ زیاد کے زمانے میں بصرہ میں دراھم کو دنانیر کے بدلے ادھار پر لیا کرتے تھے تو جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک شخصیت حضرت ھشام بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سونے کے بدلے سونے کو ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا اور ہمیں بتایا کہ یہ سود ہے''۔ ابن جریر

۱۰۱۳۰..... حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ہار لایا گیا، ہار سونے کا تھا اس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اسے ایک شخص نے سات یا نو دیناروں میں خریدا تھا، یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ نہیں جب تک جواہرات اور سونے کو الگ الگ نہ کرلیا جائے، اس شخص نے کہا کہ میں نے تو پتھروں کا ارادہ کیا تھا فرمایا نہیں جب تک جواہرات اور سونے کو الگ الگ نہ کرلیا جائے چنانچہ ہار واپس کردیا گیا اور پھر جواھرات اور سونے کو الگ الگ کرکے خریدا گیا''۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۱۳۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے دروازے ستر سے کچھ زیادہ ہیں اور ہلکا ترین یہ ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں سے زنا کرے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۳..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کھانے والا، کھلانے والا، اس کے گواہ بننے والے اور جانتے بوجھتے ہوئے اس کو لکھنے والے اور نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی، اور اظہار حسن کے لئے گودنے والیاں اور گودوانے والیاں، اور حلالہ کرنے والے، اور کروانے والے اور صدقہ کھانے والا اور اس میں حد سے تجاوز کرنے والا، اور ھجرت کے بعد عرب ہونے کے باوجود مرتد ہوجانے والا، (یہ سب لوگ) جناب نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے لعنتی ٹھہرائے گئے ہیں بروز قیامت۔ عبدالرزاق، نسائی، ابن جریر، سنن کبری بیھقی

۱۰۱۳۴..... حضرت علقمہ بن عبداللہ المزنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ مسلمانوں کے درمیان جاری سکے کو توڑا جائے، البتہ یہ ہے کہ درھم کو توڑ کو چاندی بنالی جائے اور دینار کو توڑ کر سونا بنالیا جائے''۔

۱۰۱۳۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ دہ بزوازدہ یعنی دس کی بارہ کے بدلے بیع سود ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۶..... یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے خریدا پھر ان کے پاس چاندی کے سکے لے کر آیا جو ان کے سکوں سے عمدہ تھے، تو یعقوب نے کہا یہ میرے سکوں سے عمدہ ہیں، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میری طرف سے انعام ہے کیا قبول کروگے؟ کہا جی ہاں''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دیناروں کے بدلے درھم لینے میں اور درھموں کے بدلے دینار لینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ادھار پر خرید تے تھے اور کوئی مدت مقرر نہ کرتے تھے“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا پھر اس نے مجھے ھدیہ دیا۔ آیا یہ ھدیہ جائز ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ یا تو اس کے ھدیے کے بدلے تم بھی اس کو ھدیہ دو یا اس کے ھدیہ کو اس کے حساب سے منہا کر لو یا واپس کردو“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۰..... امام مالک فرماتے ہیں کہ انہیں معلوم ہوا کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے ایک شخص کو ادھار دیا ہے اور یہ شرط مقرر کی ہے کہ جب وہ مجھے ادھار واپس کرنے تو جو چیز اس نے مجھ سے لی تھی اس سے زیادہ عمدہ چیز واپس کرے گا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو سود ہے“۔ اس شخص نے پھر پوچھا، تو پھر آپ مجھے کیا مشورہ دیں گے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ادھار کی تین قسمیں ہوتی ہیں، اول وہ ادھار جس سے تم اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہو، اس سے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوجائے گی، دوم وہ ادھار جس سے تم اپنے ساتھی کی رضا مندی حاصل کرنا چاہو، تو اس سے تمہیں اپنے ساتھی ہی کی رضا مندی حاصل ہوگی، اور سوم وہ ادھار جو تو نے دیا تا کہ اچھی چیز کے بدلے بری چیز حاصل کرے، اس نے پھر کہا کہ پھر آپ مجھے کیا مشورہ دیں گے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم اپنے شرط نامے کو پھاڑ دو، پھر اگر اس نے تمہیں وہی دیا جیسا تم نے دیا تھا تو ٹھیک اور اگر تمہاری چیز سے کم درجے کی دی اور تم نے لے لی تو تمہیں اجر دیا جائے گا، اور اگر اس نے تمہیں تمہاری چیز سے عمدہ چیز دی، اپنی رضا مندی سے تو یہ شکر ہوگا جو اس نے تمہارا ادا کیا ہے اور وہی اجر ہے جس کا تمہیں انتظار تھا“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مختلف قسم کے کھانے موجود ہوں تو ہاتھ در ہاتھ بیچنے میں کوئی حرج نہیں، گندم کھجور کے بدلے، کشمش جو کے بدلے، اور ادھار پر بیچنے کو مکروہ سمجھا“۔ عبدالرزاق

ادھار کی صورت میں سود

۱۰۱۴۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں سونے کو چاندی کے بدلے خریدلوں؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ان میں سے ایک لے لو تو اپنے ساتھی (جس سے لیا) ہے اس سے ہرگز جدا نہ ہونا، تمہارے اور اس کے درمیان۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا ساتھی تم سے صرف اتنی اجازت مانگے کہ اپنی اونٹنی کا دودھ نکال لے تو اسے اتنی بھی، اجازت نہ دو“۔ عبدالرزاق

فائدہ:..... یہ بیع صرف کا بیان ہے اور اس کی شرائط میں سے ایک اھم شرط اور اصول یہ بھی ہے“۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۴۴..... مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک سنار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں (سونا چاندی وغیرہ) پگھلاتا ہوں پھر اس کو اس کے وزن سے زیادہ کے بدلے فروخت کر دیتا ہوں، اور اضافہ اپنے ہنر کی اجرت کے طور پر وصول کرتا ہوں، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو منع فرمادیا، سنار بار بار ان سے یہی پوچھنے لگا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، دینار کے بدلے اور درھم، درھم کے بدلے بیچا جائے گا ان میں کوئی اضافہ نہ ہوگا، جناب نبی کریم ﷺ نے ہم سے یہی وعدہ لیا تھا اور ہم نے بھی ان سے یہی وعدہ کیا تھا“ اور تمہاری طرف بھی ان کا یہی وعدہ ہے“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۵..... زیاد کہتے ہیں کہ میں طائف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو اپنی وفات سے ستر دن پہلے انہوں نے بیع صرف سے رجوع فرمالیا تھا“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چاندی کو کسی شرط کے ساتھ مت بیچو“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۷......امام شعبی فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کی طرف تحریر کیا کہ تم میں سے جس نے سودی معاملہ کیا تو اس کی ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں"۔ابن ابی شیبہ

فائدہ:......ذمہ داری سے مراد ہے کہ وہ ذمی نہیں رہے گا، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۱۴۸......امام شعبی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والے پر، اور اظہار حسن کے لئے جسم کو گودنے والی اور گودوانے والی پر اور صدقے سے روکنے والے پر اور حلالہ کرنے والے پر اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور آپ ﷺ نوحہ کرنے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے"۔عبدالرزاق، ابن جریر

۱۰۱۴۹......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے پر کھلانے والے پر، لکھنے والے پر اور گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ سب برابر ہیں"۔ابن النجار

اختتامیہ

۱۰۱۵۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ چاندی کے بدلے سونے کے تقاضے میں اور سونے کے بدلے چاندی کے تقاضے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے"۔ابن ابی شیبہ

۱۰۱۵۱......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا ایک دوسرے شخص پر وقت مقررہ کے لئے کوئی حق نکلتا ہو اور وہ کہے کہ اگر تو مجھے جلدی دے تو میں کچھ کمی کردوں گا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ یوں کہے کہ اگر تو نے مجھے دیر سے ادائیگی کی تو میں اضافہ بھی لوں گا تو یہ سود ہے پہلی بات سود نہیں"۔ابن ابی شیبہ

۱۰۱۵۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا اور اس کے غلام کے درمیان کوئی سود نہیں"۔عبدالرزاق

حرف تاء...... کتاب التوبۃ ......اقوال

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......توبہ کی فضیلت اور ترغیب کے بیان میں

۱۰۱۵۳..... ایک شخص نے ننانوے قتل کئے تھے، پھر اس کو توبہ کی توفیق ہوگئی تو اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عالم سے اس نے دریافت کیا، اس عالم نے ایک راھب کا پتہ بتادیا، وہ شخص اس راھب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ اس نے ننانوے (۹۹) قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہوجائے گی؟ راھب نے کہا نہیں، اس نے راھب کو بھی قتل کردیا، اس طرح اس کے سو قتل مکمل ہوگئے، پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا تو اس نے ایک اور عالم کا پتہ بتادیا، یہ شخص اس کے پاس بھی پہنچا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا: توبہ اور اس کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں، فلاں فلاں زمین کی طرف چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو، اپنی سرزمین کی طرف واپس مت جانا کیونکہ وہ برائیوں کی سرزمین ہے چنانچہ وہ چل پڑا یہاں تک کہ آدھا راستہ طے کرلیا لیکن اسی وقت موت کا فرشتہ بھی آپہنچا اور اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑا کرنے لگے، چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کرکے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر ہمارے پاس آیا ہے۔

عذاب کے کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کبھی بھی کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا، اسی دوران ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا، انہوں نے اس کو منصف بنالیا اس نے یہ فیصلہ کیا کہ دونوں طرف کی زمین ناپی جائے جہاں سے زیادہ قریب ہو اسی کے حق میں فیصلہ کیا جائے، چنانچہ جب زمین ناپی گئی تو اس سرزمین کے زیادہ قریب پایا گیا جہاں وہ جارہا تھا چنانچہ اس کی روح کو رحمت کے فرشتے لے گئے"۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجه، بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۱۸۴..... بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا، پھر وہ پوچھتا پچھتا نکلا اور ایک راھب کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، تو اس قاتل نے اس راھب کو بھی قتل کردیا اور اپنے سو قتل مکمل کرلئے، پھر لوگوں سے پوچھنے لگا تو اسے کسی نے بتایا کہ فلاں فلاں علاقے میں جاؤ، وہ چل پڑا لیکن راستے میں اسے موت نے آلیا، اس نے مرتے مرتے اپنا سینہ اس نیکوں کی بستی کی طرف جھکادیا، چنانچہ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے، ادھر اللہ تعالیٰ نے نیکوں کی سرزمین کو حکم دیا کہ تو اس سے قریب ہوجا اور بری سرزمین کو حکم دیا کہ تو اس سے دور ہوجا فرشتوں نے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ دونوں طرف کی زمین کو ناپا جائے چنانچہ انہوں نے اس شخص کو بالشت بھر نیکوں کی سرزمین سے زیادہ نزدیک پایا لہٰذا اس کی مغفرت کردی گئی"۔

متفق علیه بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۱۵۵..... تمہارا اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا خیال ہے جس کی سواری اس سے گم ہوگئی ہو جس کی لگام یہ تنہا اور بیابان علاقے میں کھینچ رہا تھا جہاں نہ کھانا ہے اور نہ پانی، جبکہ اسی کا کھانا اور پانی اس کی سواری پر تھا، اس نے اپنی سواری کو بہت تلاش کیا اور تھک ہار کر مایوس ہوکر بیٹھ گیا، جبکہ دوسری طرف سواری ایک درخت کے نیچے سے گزری اور اس کی لگام کسی ٹہنی میں اٹک گئی اور اس شخص نے اپنی سواری کو وہیں پالیا؟ خدا کی قسم جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے اس بندے سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری گم ہوکر مل گئی تھی"۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت براء رضی الله عنه

فائدہ:..... اس روایت میں پہلے اس شخص کا واقعہ مذکور ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۵۶..... جب بندہ توبہ کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنی سواری کے ساتھ بیابانوں سے گزر رہا تھا اور سواری گم ہوگئی، اس سواری پر اس کا کھانا اور پانی بھی تھا اور یہ اس سے مایوس ہوگیا چنانچہ ایک درخت کے پاس آ کر اس کے سائے میں لیٹ گیا، یہ اپنی سواری کے ملنے سے مایوس ہو چکا تھا کہ یکا یک اس نے دیکھا کہ اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اس نے اپنی سواری کی لگام پکڑی اور خوشی کی شدت سے کہنے لگا اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں، شدت فرحت میں خطا ہوگئی"۔

مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۷..... یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے اس شخص سے جو ایسی جگہ جا پہنچا جہاں ہلاکت اس کا انتظار کر رہی ہے، اس کی سواری بھی ساتھ تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی تھا، وہ ایسی جگہ سو گیا اور جب اٹھا تو اس کی سواری جا چکی تھی، اس نے سواری کو تلاش کیا اور گرمی اور پیاس کی شدت سے مایوس ہو کر واپس اسی جگہ آ گیا جہاں سے سواری گم ہوئی تھی اور موت کے انتظار میں سو گیا، پھر اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ سواری موجود ہے اس پر اس کا سامان بھی کھانا بھی اور پانی بھی تو اس کو اس وقت اپنی سواری کو دیکھ کر جتنی خوشی ہوگی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے"۔مسند احمد، متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعو رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۸..... یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ سے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنی گمشدہ سواری کو پالے"۔

ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

توبہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے

۱۰۱۵۹..... یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری جنگل بیابان میں گم ہوگئی، اس نے تلاش کیا اور نہ ملنے پر موت کے انتظار میں لیٹ گیا، اسی دوران اس نے اپنی سواری کی آواز سنی جو واپس آ گئی تھی پھر جب اس نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو سواری موجود تھی"۔مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۰..... یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں بنسبت اس شخص کے جو اپنی گمشدہ سواری کو جنگل بیابان میں پالے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۱..... یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو بانجھ تھا اور پھر اس کی اولاد ہوگئی، اور اس شخص کی نسبت جس نے اپنی گمشدہ چیز پالی اور اس پیاسے کی نسبت جسے پانی مل گیا"۔ابن عساکری فی امالیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۲..... یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ سے اس شخص کی بنسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو پیاسا تھا اور اس کو پانی مل گیا، جو بانجھ تھا اور صاحب اولاد ہو گیا، اور جس نے اپنی گمشدہ چیز پالی، لہٰذا جو شخص سچے دل سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اعمال لکھنے والے فرشتوں سے بھی بھلوا دیتے ہیں جن کے سامنے اس نے ان گناہوں کا ارتکاب کیا تھا اور زمین کے ان حصوں سے بھی جہاں اس نے گناہوں کا ارتکاب کیا تھا"۔

ابو العباس بن وترکان الھمدانی کتاب التائبین عن ابی الجون

۱۰۱۶۳..... خدا کی قسم یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو جنگل بیابانوں میں سفر کر رہا تھا دوران سفر ایک درخت کے سائے میں آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا اور سو گیا جب اٹھا تو اس کی سواری گم ہو چکی تھی، چنانچہ وہ ایک ٹیلے پر چڑھا اور ادھر ادھر دیکھا لیکن کچھ دکھائی نہ دیا، پھر دوسرے ٹیلے پر چڑھا وہاں بھی کچھ دکھائی نہ دیا، تو کہنے لگا کہ میں وہیں واپس چلا جاتا ہوں جہاں آرام کر رہا تھا اور وہیں موت کا انتظار کروں، چنانچہ وہ وہیں چلا گیا اور کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام کھینچتے ہوئے آ رہی ہے تو یہ دیکھ کر اس کو جتنی خوشی ہوگی اس سے کہیں زیادہ خوشی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے ہوتی ہے"۔مسند احمد، مسلم بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۴..... کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے، پھر خوب اچھی طرح سے وضو کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی

معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہ کریں"۔مسند احمد عبدالرزاق ابن حبان بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۵..... جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا قصوروار ہو عزت کے معاملے میں یا مال کے معاملے میں تو اس کو آج ہی حلال کروالے، اس دن سے پہلے جس میں کوئی درہم و دینار وغیرہ قبول نہ کیا جائے گا، سو اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس میں سے اس کے قصور کی مقدار اس سے لے لیا جائے گا، اور اگر کوئی نیک عمل نہ ہوگا تو اس کے گناہ اس پر لاد دیے جائیں گے"۔مسند احمد، بخاری بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۶..... فرمایا کہ "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرو، خدا کی قسم میں بھی رزانہ سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہوں"۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت اعرالمـ ی رضی اللہ عنہ

روزانہ سومرتبہ استغفار کرنا

۱۰۱۶۷..... فرمایا کہ "اللہ کے حضور توبہ کرو، بے شک میں بھی روزانہ اللہ کے حضور سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں"۔بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۸..... فرمایا کہ "بے شک توبہ گناہوں کو دھو دیتی ہے، اور نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور جب بندہ امید کی حالت میں اپنے رب کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ مصیبت سے اس کو نجات دیتے ہیں اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "میں کبھی اپنے بندے کے لئے دو امن جمع نہیں کرتا اور نہ دو خوف جمع کرتا ہوں، اگر وہ دنیا میں مجھ سے پر امن رہا تو اس دن مجھ سے خوف زدہ ہوگا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا، اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوفزدہ رہا تو اس کو میں اس دن امن دوں گا جس دن اپنے بندوں کو خطیرۃ القدس میں جمع کروں گا، چنانچہ وہ ہمیشہ امن سے رہے گا اور میں اس کو اس چیز میں ہلاک نہ کروں گا، جس میں ہلاک کرتا ہوں"۔حلیہ ابونعیم بروایت حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۹..... فرمایا کہ "کوئی بندہ جس سے گناہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھ سے گناہ ہو گیا مجھے معاف کردے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ملک دیا، پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں وہ اسی حال میں رہتا ہے اور پھر اس سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کر دیا ہے مجھے معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے، میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کر دیا مجھے معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کر دیا ہے مجھے معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے، سو میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا لہٰذا اب جو چاہے کرے"۔مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۰..... فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حکیم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۱..... فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو اور جب اللہ اپنے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو گناہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا"۔القشیری فی الرسالۃ اور ابن النجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۲..... فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو، اور گناہ میں مشغول ہو کر ساتھ ساتھ معافی مانگنا ایسا ہے جیسا اپنے رب سے مذاق کر رہا ہو، اور جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی تو اس کے گناہ ایسے ہوں گے جیسے کھجور درخت اگنے کی جگہیں"۔

سنن کبری بیہقی، ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابوا لحسین بن المھتدی فی فوائدہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۴... فرمایا کہ "ان گندگیوں سے بچو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے لہذا جو کوئی ان میں سے کسی چیز کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ستر کے ساتھ چھپ جائے اور اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے کیونکہ اگر کسی کی نافرمانی ہم پر ظاہر ہوگئی تو ہم اس پر اللہ کی کتاب قائم کردیں گے"۔

مستدرک حاکم، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۱۷۵... فرمایا کہ "جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ، فرشتوں کو اس کے اعضاء جوارح کو اور زمین کے ان حصوں کو بھلا دیتے ہیں جہاں اس نے یہ گناہ کئے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو پہنچا دیتے ہیں اور اسکے گناہوں کا کوئی گواہ باقی نہیں رہتا"۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۱۷۶... فرمایا کہ "جب تم کوئی برا کام کرو تو فوراً توبہ کرو، اگر برائی چھپ کر کی ہے تو توبہ بھی چھپ کر کرو اور اگر برائی اعلانیہ کی ہے تو توبہ بھی اعلانیہ کرو"۔مسند احمدفی الزهد بروایت حضرت عطاء بن یسار رضی الله عنه

۱۰۱۷۷... فرمایا کہ "جب کوئی برائی کرو تو فوراً توبہ کرلو، یہ توبہ اس برائی کو ختم کردے گی"۔مسند احمد بروایت حضرت ابوذر رضی الله عنه

۱۰۱۷۸... فرمایا کہ "اگر تم سے دس برائیاں ہو جائیں تو ایک نیکی کرلو جس سے وہ دس برائیاں دور ہو جائیں گی"۔

ابن عساکر بروایت حضرت عمروبن الاسود رضی الله عنه

۱۰۱۷۹... فرمایا کہ "جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلاؤ، تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جیسے تیز آندھی میں درخت سے پتے جھڑتے ہیں"۔بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۱۸۰... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ جس نے دن میں گناہ کئیے ہیں وہ دن کو توبہ کرلے، اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے"۔مسنداحمد، مسلم بروایت حضرت ابوموسی رضی الله عنه

۱۰۱۸۱... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جوانی کے عالم میں توبہ کرنے والے کو پسند کرتے ہیں"۔ابوالشیخ بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۱۸۲... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو پسند فرماتے ہیں جو مومن ہو فتنوں میں گھرا ہوا اور توبہ کرنے والا ہو"۔

مسند احمد بروایت حضرت علی رضی الله عنه

توبہ ہر وقت قبول ہوتی ہے

۱۰۱۸۳... فرمایا کہ "بیشک اللہ تعالیٰ اس وقت اپنے بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جب تک اس کی موت کا وقت نہ آجائے"۔

مسنداحمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۱۸۴... فرمایا کہ "ایک شخص گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور اس کے ساتھ جہنم میں داخل ہوتا ہے، اس کا نصب العین توبہ اور گناہوں سے فرار ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے"۔ابن المبارک بروایت حضرت حسن مرسلاً

۱۰۱۸۵... فرمایا کہ "بندہ جب کوئی خطا کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، سو اگر وہ معافی مانگ لے اور توبہ کرلے تو اس کے دل سے وہ سیاہ نکتہ صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر دوبارہ وہ گناہ کرے تو وہ نکتہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ "ران" ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے فرمایا ہے" (ہرگز نہیں، دیکھو یہ جو) اعمال کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک حاکم بیهقی، شعب الایمان بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۱۸۶... فرمایا کہ "بندہ کوئی گناہ کرتا ہے، اور پھر جب وہ گناہ اسے یاد آتا ہے تو وہ غم زدہ ہو جاتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں کہ وہ غمگین ہو گیا ہے تو وہ اس کا گناہ اس سے پہلے معاف فرما دیتے ہیں کہ وہ کوئی نماز روزہ وغیرہ کے ذریعے اس کا کفارہ شروع کرے"۔

حلیه ابی نعیم، ابن عساکر بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۱۸۷......فرمایا کہ ”تمہارے سامنے ایک گھاٹی ہے جان لیوا، بھاری بوجھوں والے اس سے پار نہ ہوسکیں گے“۔

مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

فائدہ:......روایت میں بوجھ سے مراد گناہ کے بوجھ ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۸۸...... فرمایا کہ ”بائیں طرف بیٹھا ہوا فرشتہ کسی مسلمان خطاء کار سے چھ گھنٹے تک قلم اٹھائے رکھتا ہے اگر وہ نادم ہوجائے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو چھوڑ دیتا ہے ورنہ پھر ایک خطا لکھ دیتا ہے“۔طبرانی بروایت حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۸۹......فرمایا کہ ”توبہ کا دروازہ ہے جس کے دونوں کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا یہ دروازہ بند نہ ہوگا“۔طبرانی بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۰......فرمایا کہ ”مغرب کی سمت میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، چنانچہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو کسی انسان کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جس نے اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا اور جس نے اس سے پہلے کوئی نیکی کا کام نہ کیا تھا“۔ابن ماجہ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۱......فرمایا کہ ”مغرب میں توبہ کا دروازہ ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ اسی طرح (کھلا ہوا) رہے گا جب تک تیرے رب کی بعض علامات نہ ظاہر ہوجائیں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (وغیرہ)۔طبرانی بروایت حضرت صفوان رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۲......فرمایا کہ ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کرنے والوں کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہوجائے“۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۳......فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کے لئے دروازہ کھولا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کی برابر ہے، اس وقت تک نہ بند ہوگا جب تک وہاں سے سورج نہ طلوع ہوجائے“۔بخاری فی التاریخ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۴......فرمایا کہ ”جس نے مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرلی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے“۔

مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۵......فرمایا کہ ”جس نے اپنی موت سے پہلے توبہ کرلی، اللہ تعالیٰ قبول فرمالیں گے“۔مستدرک عن رجل

۱۰۱۹۶......فرمایا کہ ”بے شک اس شخص کی مثال جو برے کام کرتا ہے اور پھر نیک کام کرتا ہے اس شخص کی طرح ہے جس پر ایک تنگ لوہے کی زرہ ہو جس میں اس کا دم گھٹا جارہا ہو، پھر وہ کوئی نیک کام کرلے تو اس زرہ کی ایک کڑی کھل جائے، پھر وہ دوسرا نیک کام کرے تو دوسری کڑی کھل جائے یہاں تک کہ وہ اس سے آزاد ہوکر زمین پر آجائے“۔طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۷......فرمایا کہ ”کسی شخص کی نیک بختی کی یہ علامت ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق ملی ہو“۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۸...... فرمایا کہ ”اگر آپ نے کسی گناہ کا ارادہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور توبہ کرلیں، ندامت اور معافی مانگ لینا ہی گناہ سے توبہ ہے“۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۱۹۹......فرمایا کہ ”چھوٹے چھوٹے گناہوں سے (بھی) بچو، کیونکہ ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو کسی وادی میں ٹھہرے، اور پھر لکڑیاں لانا شروع کردیں اور لاتے جائیں یہاں تک کہ اتنی لکڑیاں جمع ہوجائیں جن سے یہ اپنی روٹیاں پکاسکیں، اور یہ چھوٹے چھوٹے گناہ جب کسی کو پکڑ لیتے ہیں تو ھلاک کرڈالتے ہیں“۔

مسند احمد، طبرانی، بیھقی فی شعب الایمان والضیاء بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

فائدہ:......لکڑیاں جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح چھوٹی چھوٹی لکڑیاں بھی جب بہت سی ہوجاتی ہیں تو ان سے اتنی آگ پیدا ہوجاتی ہے جو روٹیاں پکانے کے لئے کافی ہوجاتی ہے، اسی طرح اگر چھوٹے چھوٹے گناہوں سے نہ بچا جائے تو یہ بھی انسان کی ہلاکت کے لئے کافی ہوتے

ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

صغائر سے بچنے کا حکم ہے

۱۰۲۰۰... فرمایا کہ "چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ چھوٹے چھوٹے گناہ جب بہت سے جمع ہو جاتے ہیں تو انسان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں، جیسے ایک شخص جو جنگل میں تھا وہ قوم کی عادت کے مطابق کام کرنے لگا اور لکڑیاں جمع کرنے لگا، دوسرے بھی جب لکڑیاں لانے لگے یہاں تک انہوں نے پورا جنگل جمع کر لیا اور آگ بھڑکائی لہٰذا جو اس جنگل میں تھا جلا ڈالو"۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۱ فرمایا کہ "عذر کم کیا کرو"۔ مسند فردوس دیلمی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۰۲ فرمایا کہ "تم پر لازم ہے کہ ہر اس چیز سے بچو جس سے عذر کیا جاتا ہے"۔ ضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ جیسا کہ منتخب میں ہے ۲۴۷۔ ج ۳

فائدہ:...... یعنی ایسے کام ہی نہ کرو جن سے بعد میں عذر کرنا پڑے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۰۴... فرمایا کہ "آرزوئیں اور خواہشات شیطان کا شعار ہیں جو وہ مومنین کے دل میں ڈالتا ہے"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۵ فرمایا کہ "انسان کے لائق ہے کہ اس کی ایسی بیٹھک ہو جہاں وہ تنہا ہو، اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے"۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت مسروق

فائدہ:...... یہاں مراد بیٹھک سے گھر کا خاص حصہ نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ کبھی لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر تنہا بیٹھا کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے ان کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۰۶ فرمایا کہ "تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو آزمائشوں میں گھرے ہوں اور توبہ کرنے والے ہوں"۔

سنن کبری بیھقی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

دنیا میں حقوق ادا کرے

۱۰۲۰۷... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے بندے پر جو اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا قصوروار ہو، عزت کے معاملے میں یا مال کے معاملے میں اور اس نے ان معاملات پر گرفت ہونے سے پہلے معافی مانگ لی، (کیونکہ) وہاں نہ کوئی دینار ہوگا اور نہ کوئی درھم، لہٰذا اگر اس کی کچھ نیکیاں ہوئیں تو ان میں سے لے لی جائیں گی اور اگر اس کی کوئی نیکی نہ ہوئی تو دوسرے کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۸ فرمایا کہ "دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے کا امیر ہے، چنانچہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے تو دائیں طرف والا اس کو دس گنا کر کے لکھ لیتا ہے، اور جب وہ کوئی برا عمل کرتا ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ لکھنے لگتا ہے تو دائیں طرف والا اس سے کہتا ہے کہ ٹھہر جا۔ لہٰذا وہ چھ گھنٹے تک انتظار کرتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو کچھ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگے تو ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۹... فرمایا کہ "مہریں عرش کے پایوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں، لہٰذا جب کوئی حرام اور نافرمانی والا کام کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خلاف جرات سے کام لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک مہر کو بھیج دیتے ہیں اور ایسے شخص کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں چنانچہ اس کے بعد ایسے شخص کو عقل کی کوئی بات سمجھائی نہیں دیتی"۔ بزار و بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۰..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی مغفرت تیرے گناہوں سے بہت بڑی ہے"۔ مسند فردوس دیلمی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۱۱ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں معاف کرنے میں بڑا سخی اور یہ میری بڑائی کی شان کے لائق نہیں کہ میں دنیا میں تو اپنے مسلمان بندے کی پردہ پوشی کروں اور آخرت میں اسے رسوا کردوں، جبکہ میں اس کی پردہ پوشی کر چکا ہوں، اور جب تک میرا بندہ مجھ سے معافی مانگتا رہتا ہے میں معاف کرتا رہتا ہوں"۔ حکیم عن الحسن مرسلاً، اور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۲..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور میری طرف رجوع کرتا رہے گا میں تیرے تمام گناہ معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک جا پہنچیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو بھی میں تجھے معاف کردوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں، اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس اس حال میں آئے کہ پوری دنیا تیری خطاؤں سے بھری ہوئی ہو اور تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں اپنی مغفرت سے تیرے لئے دنیا کو بھردوں گا"۔ ترمذی والضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۳..... فرمایا کہ "انسان کی مدد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے دشمن کو اللہ کی نافرمانی میں مبتلا دیکھ لے"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۴..... فرمایا کہ "گناہ کا کفارہ ندامت اور شرمندگی ہے اگر تم گناہ نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کریں گے"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہ روایت حدیث کی متشابہات میں سے ہے، لہٰذا اس کا مطلب اور مراد بالغ نظر اور پختہ کار متقی علماء سے دریافت کرنا چاہیئے، صرف ترجمہ پڑھنے یا کسی سے سن لینے پر اکتفا کرنا ٹھیک نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۱۵..... فرمایا کہ "میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے علاوہ اس کے جس نے انکار کیا، جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا"۔ بخاری بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۶..... فرمایا کہ "آدم علیہ السلام کی ساری اولاد خطا کار ہے اور خطا کاروں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں"۔

نسائی، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مسلم، مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۷..... فرمایا کہ "تم سب کے سب جنت میں داخل ہونے والے ہو علاوہ ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بدکے جیسے اونٹ اپنے مالکوں سے بدک جاتا ہے"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۸..... فرمایا کہ "اگر تم اتنے گناہ کرلو جو آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر توبہ کرو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کریں گے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

توبہ کرنے والے محبوب ہیں

۱۰۲۱۹..... فرمایا کہ "اگر تم نے گناہ نہ کیے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کریں گے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۰ فرمایا کہ "اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرما دیتے جو گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کرتے"۔

مسند احمد، ترمذی، مسلم بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۱..... فرمایا کہ "اگر بندے گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرما دیتے جو گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرماتے کیونکہ وہی تو غفور و رحیم ہیں"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۲..... فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم نے گناہ نہ کیے ہوتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر دیتے

اور تمہاری جگہ ایسی قوم لے آتے جو گناہ کرتی اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتے''۔

مسند احمد، مسلم، بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۳..... فرمایا کہ''وہ لوگ جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ اچھائیوں سے بدل دیں گے (جب یہ معاملہ دیکھیں گے) تو ضرور بالضرور تمنا کریں گے کہ اے کاش! انہوں نے خوب برائیاں کی ہوتیں''۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی جب وہ لوگ دیکھیں گے کہ ان کی تھوڑی بہت جتنی بھی برائیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کی جگہ اچھائیاں اور نیکیاں عطا فرمادیں تو ان نیکیوں اور اچھائیوں کو دیکھتے ہوئے وہ لوگ اس خواہش کا اظہار کریں گے کہ کاش ہماری برائیاں اس سے بھی زیادہ ہوتیں تا کہ ان کو بھی نیکیوں اور اچھائیوں سے بدل دیا جاتا ۔اور یہ آخرت کے اعتبار سے ہوگا'' واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۲۲۴..... فرمایا کہ''تم میں سے ہر ایک کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں دل میں ذرا سے گناہ پر ہی گرفت نہ ہو جائے''۔

حلیہ ابونعیم بروایت محمد بن النضر الحارثی مرسلا

۱۰۲۲۵..... فرمایا کہ''کوئی بھی رگ یا آنکھ جو گناہ سے پھڑکی ہو اور اللہ تعالیٰ اکثر گناہوں کو معاف نہ کر دے''۔

طبرانی صغیر، ضیاء بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مطلب یہ کہ اگر گناہ ہو گیا ہے تو اب اس گناہ کو یاد کر کے اللہ کے خوف سے رگوں میں یا آنکھوں میں پھڑ پھڑاہٹ یا کپکپی پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس گناہ کو معاف فرمادیتے ہیں''۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۱۲۶..... فرمایا کہ''جس شخص نے اپنے گناہ سے معافی مانگ لی وہ اپنے گناہ پر اصرار کرنے والا نہ ہوگا خواہ وہ اس گناہ کو دن میں ستر مرتبہ ہی کیوں نہ کرے''۔سنن ابی داؤد، ترمذی بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہ قاعدہ ہے کہ صغیرہ گناہ بھی اصرار (بار بار کرنے) سے کبیرہ گناہ بن جاتے ہیں، چنانچہ یہاں یہ بتادیا کہ اگر گناہ ہونے کے بعد سچے دل سے (دکھاوے اور رسمی طور پر نہیں) توبہ کرلی جائے تو اس کو گناہ پر اصرار (بار بار) کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا چاہے وہ گناہ دن میں ستر مرتبہ ہی کیوں نہ ہو جائے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۱۲۷..... فرمایا کہ''اللہ تعالیٰ کو اپنے کسی بندے کے بارے میں اس کے گناہ پر ندامت کا علم نہیں ہوا مگر یہ کہ اس کا وہ گناہ اللہ تعالیٰ اس کی معافی مانگنے سے پہلے ہی معاف کر دیتے ہیں''۔مستدرک حاکم، مسند ابی یعلی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا

فائدہ:..... اس طرح کا انداز گفتگو کلام میں زور پیدا کرنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی بات کا علم پہلے نہ ہو اور بعد میں ہو جائے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہیں، سب جانتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے کا گناہ جو اپنے گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو اس کے معافی مانگنے سے پہلے یقیناً معاف فرمادیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی ندامت سے آگاہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

صغیرہ گناہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے

۱۰۲۲۸..... فرمایا استغفار کے ساتھ کوئی کبیرہ نہیں رہتا اصرار کے ساتھ کوئی صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں رہتا۔ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنھا

یعنی کبیرہ گناہ استغفار سے کبیرہ نہیں رہتا اور صغیرہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے۔

۱۰۲۲۹..... فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت زیادہ پسند ہے کہ نوجوان توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند یہ بات ہے کہ بوڑھا شخص گناہ پر قائم ہو'' اللہ تعالیٰ کو جمعے کی شب یا دن میں کئے جانے والے اعمال سب سے زیادہ پسند ہیں اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن میں کئے جانے والے گناہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہیں۔ابو المظفر السمعانی فی امالیہ عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۰..... فرمایا کوئی مومن بندہ نہیں مگر یہ کہ اس کا کوئی گناہ جو تھوڑے وقت کے بعد وہ کر لیتا ہو یا ایسا گناہ جس پر وہ ہمیشہ قائم رہا ہو اور اسے دنیا چھوڑنے تک نہ چھوڑا ہو، بیشک مومن کو فتنے میں پڑنے والا توبہ کرنے والا، اور بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے کہ جب اسے نصیحت کی جائے تو اسے توبہ یاد آ جاتی ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۱..... فرمایا کہ "کوئی مسلمان ایسا نہیں جو گناہ کا کام کرتا ہے مگر فرشتہ تین گھنٹے تک اس کا گناہ لکھنے سے رکا رہتا ہے لہٰذا اگر وہ اپنے گناہ سے توبہ کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور قیامت کے دن اسی گناہ کا عذاب بھی نہ ہوگا"۔

مستدرک، حاکم بروایت حضرت ام عصمة رضی اللہ عنہا

۱۰۲۳۲..... فرمایا کہ "جسے یہ بات پسند ہو کہ رات کے عبادت گزار سے مرتبہ میں آگے بڑھ جائے تو اسے چاہیے کہ گناہ کرنے سے باز آ جائے"۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حلیہ ابو نعیم

۱۰۲۳۳..... فرمایا کہ "جس شخص نے ہنستے ہوئے گناہ کیا وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہوگا"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۴..... فرمایا کہ "معافی مانگ لی جائے تو کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اصرار کیا جائے تو صغیرہ گناہ بھی باقی نہیں رہتا"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر معافی مانگ لی جائے تو کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتے بلکہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر صغیرہ گناہوں پر اصرار کیا جائے یعنی بار بار کئے جائیں تو وہ صغیرہ نہیں رہتے بلکہ کبیرہ بن جاتے ہیں"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۳۵..... فرمایا کہ "جب تم برائی کر چکے تو اب اچھائی کرو"۔ مستدرک حاکم، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ..... یعنی برائی تو ہو چکی اب اس کو مٹانے کے لئے اور اس کا اثر زائل کرنے کے لئے اچھائی کرو، اچھائی سے مراد ہر وہ کام ہے جو شریعت میں کسی بھی درجے میں مطلوب ہو خواہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو یا مستحب، یا کوئی ایسا کام جسے اخلاق اور معاشرے میں اچھا فعل سمجھا جاتا ہو، اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حسناً فَھُوَ حَسَنٌ یعنی جسے مسلمان اچھا سمجھیں تو وہ بھی اچھا کام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۳۶..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے نیکیاں بھی لکھیں اور برائیاں بھی اور ان سب کو بیان کر دیا، چنانچہ جو کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے خواہ اس نے نیکی ابھی کی نہ ہو لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کو مکمل نیکی لکھ دیتے ہیں، اور اگر وہ نیکی کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا کر لکھتے ہیں بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ لکھتے ہیں۔ اور اگر بندہ نے کسی برائی کا ارادہ کیا ہو اور ابھی ارادے پر عمل نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک مکمل نیکی لکھتے ہیں اور اگر بندہ برائی کا ارادہ کرنے اور برائی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس ایک ہی برائی لکھتے ہیں"۔

متفق علیه بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۷..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس نے وہ نیکی ابھی کی نہیں ہوتی تو (پھر بھی) میں اس کی ایک مکمل نیکی لکھتا ہوں، اور اگر (ارادے کے ساتھ ساتھ) وہ نیکی کر بھی لے تو میں اس کی نیکی دس گنا سے سات گنا تک بڑھا کر لکھتا ہوں، اور جب کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس نے وہ برائی کی نہیں ہوتی تو میں وہ برائی لکھتا نہیں ہوں اور اگر وہ برائی کر بھی لے تو ایک ہی برائی لکھتا ہوں"۔ متفق علیه، ترمذی بروایت حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۸..... فرمایا کہ "اگر کسی نے کوئی خطا کی یا کوئی گناہ کیا اور اس پر نادم اور شرمندہ ہوا تو وہی اس کا کفارہ ہے"۔

طبرانی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۹..... فرمایا کہ "اگر کسی نے کوئی گناہ کیا اور اس کو معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے اگر اس کو بخشنا چاہے تو بخش دے گا اگر عذاب دینا چاہے تو عذاب دے گا تو اللہ تعالیٰ نے طے کر لیا ہے کہ اس کو معاف کر دیں گے"۔

۱۰۲۴۰..... فرمایا کہ "ہر وہ بات جو آدم (علیہ السلام) کا بیٹا کرتا ہے تو وہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے، پھر اگر وہ کوئی خطا کرتا ہے اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لے اور اس کے لئے وہ کسی اونچی جگہ آئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھائے پھر یوں کہے:

اللھم انی اتوب الیک منہا لا ارجع الیھا ابدا

ترجمہ:......اے اللہ، میں (توبہ کرتے ہوئے) آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اس گناہ کے بجائے، اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہ جاؤں گا تو اس کا گناہ معاف کردیا جاتا ہے جب تک دوبارہ یہ کام نہ کرے"۔ طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۱...... فرمایا کہ "جس نے کوئی گناہ کیا اور اسے یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو جانتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کردیتے ہیں اگرچہ اس نے ابھی معافی نہ مانگی ہو"۔ طبرانی صغیر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۲۴۲...... فرمایا کہ "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور گناہوں سے توبہ کرو، خدا کی قسم میں بھی بارگاہ رب العزت میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں"۔

طبرانی، ابن ابی شیبہ بروایت أغر

۱۰۲۴۳...... فرمایا کہ "اے حبیب! جب کبھی گناہ ہوجائے تو توبہ کرلیا کرو، عرض کیا، یارسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت زیادہ ہوجائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معافی تیرے گناہوں سے زیادہ ہے اے حبیب بن الحارث"۔

الحکم، والباوردی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۴۴...... فرمایا کہ "جب تم سے کوئی گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کرلو، اگر گناہ چھپ کر ہوا ہے تو توبہ بھی چھپ کر کرو، اگر گناہ اعلانیہ ہوا ہے تو توبہ بھی اعلانیہ کرو"۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۵...... فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو"۔

الحکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ، متفق علیہ، طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت أبی عقبہ الخولانی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۶...... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے بندے پر نصیحت کی ایک بات پیش کرتے ہیں اگر وہ قبول کرلے تو نیک بخت ہوجاتا ہے اور اگر ترک کردے تو بدبخت ہوتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کرلے، سو اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں اور پھر دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات کو جس نے گناہ کیا ہے وہ دن میں توبہ کرلے سو اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں، اور بے شک حق بہت وزنی ہوتا ہے کیونکہ قیامت کے دن بھی حق بھاری ہوتا ہے اور باطل ہلکا ہوتا ہے اور جنت ناپسندیدہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ پسندیدہ چیزوں سے۔

ابن شاھین عن ابن جریج عن ابن شھاب مرسلاً، عن ابن جریج عن عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... باقی باتیں تو حدیث کی واضح ہیں البتہ جنت کا ناپسندیدہ چیزوں سے گھرے ہوئے ہونے سے مراد وہ چیزیں ہیں جو نفس کو بری لگتی ہیں اور شاق گزرتی ہیں جیسے فرائض، واجبات مستحبات یعنی جیسے فجر کی نماز جو نفس کو شاق گزرتی ہے، بدنظری سے پرہیز وغیرہ وغیرہ۔ اور دوزخ کا پسندیدہ چیزوں میں گھرے ہونے سے بھی یہی مراد ہے یعنی دوزخ ان چیزوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو بہت مرغوب ہوتی ہیں، مثلاً نماز نہ پڑھنا، لہو ولعب میں مشغول رہنا، بدنظری، ٹی وی، سینما بین، جھوٹ، غیبت، رشوت، چور بازاری وغیرہ وغیرہ"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۴۷...... فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کرلے اور دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات کے وقت جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کرلے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے"۔

ابن ابی شیبہ، مسلم، نسائی وابوالشیخ فی العظمۃ، متفق علیہ فی الاسماء بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۸...... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں تاکہ جس سے رات کو گناہ ہوا ہے وہ دن کو توبہ کرلے اور جس سے دن میں ہوا ہے وہ رات کو توبہ کرلے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے"۔ ھناد وابوالشیخ فی العظمۃ بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۹.....فرمایا کہ ”توبہ کا دروازہ کھلا ہے، بند نہ ہوگا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہوجائے“۔

دارقطنی فی الافراد بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے

۱۰۲۵۰.....فرمایا کہ ”مغرب میں ایک دروازہ ہے توبہ کے لئے جو کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ دروازہ بند نہ ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوجائے“۔ کامل ابن عدی عساکر بن الفرزدق بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرزاق اور طبرانی بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۱.....فرمایا کہ ”بے شک مغرب میں ایک دروازہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لئے کھولا ہے، جس کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے اور یہ اس وقت سے کھلا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا تھا لہٰذا رب اس کو بند بھی نہ کرے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوجائے“۔ ابن حبان بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۲.....فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس دن تک قبول کرتے ہیں جب تک اس کی موت نہ آجائے“۔ مسند احمد عن رجل

۱۰۲۵۳.....فرمایا کہ ”فقراء اللہ کے دوست ہیں، اور مریض اللہ کے محبوب لوگ ہیں، سو جو توبہ کر کے مرا تو وہ جنتی ہے، لہٰذا توبہ کرو اور مایوس مت ہو کیونکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے مغرب کی جانب یہ بند نہ ہوگا جب تک مغرب سے سورج طلوع نہ ہوجائے“۔

جعفر فی کتاب العروس والدیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۴.....فرمایا کہ ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی بھی شخص جو اپنی موت سے پہلے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں“۔ بغوی عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۵.....فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس کی موت سے آدھے دن پہلے تک قبول فرماتے ہیں“۔ مسند احمد عن رجل رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۷.....فرمایا کہ ”کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی موت سے آدھا دن پہلے تک توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں“۔

بغوی عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۸.....فرمایا کہ ”کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی موت سے پہلے چاشت کے وقت تک توبہ کرلے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں“۔

بغوی عن رجل رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۹.....فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک اس پر نزع کی کیفیت نہ شروع ہوجائے“۔

مسند احمد عن رجل

۱۰۲۶۰.....فرمایا کہ ”کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی زندگی گزارتے ہوئے نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں“۔

بغوی عن رجل

۱۰۲۶۱.....فرمایا کہ ”جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں، اور بے شک سال تو بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک مہینے پہلے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتے ہیں، اور بے شک مہینہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک جمعہ پہلے بھی توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں اور بے شک جمعہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اگر کوئی اپنی موت سے صرف ایک دن پہلے بھی توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کرلیتے ہیں اور بے شک ایک دن بھی بہت ہوتا ہے اگر کوئی نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کرلیتے ہیں“۔ خطیب بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۲.....فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کرلی جاتی ہے، حتیٰ کہ ایک مہینہ، پھر جمعہ اور ایک ہچکی تک کا

ذکر فرمایا"۔ ابن جریر، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان، خطیب فی المتفق والمفترق بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۳۔۔۔ فرمایا کہ" کوئی ایسا مومن بندہ نہیں جو اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائیں اور اس سے بھی کم، اس کی موت سے ایک دن پہلے یا ایک گھنٹہ پہلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ اور اخلاص کو جانتے ہیں اور توبہ قبول فرمالیتے ہیں"۔

طبرانی براویت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

نزع کے وقت سے پہلے تک توبہ قبول ہے

۱۰۲۶۴۔۔۔ فرمایا کہ" بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جب تک اس بندے کی روح اس کے جسم میں موجود ہو اور اس کی زندگی میں صرف دس چھوٹی چھوٹی ہچکیاں ہی باقی ہوں"۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ دس چھوٹی ہچکیاں کیا ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی جیسے پلک جھپکنا"۔ دیلمی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۵۔۔۔ فرمایا کہ" جب شیطان نے دیکھا کہ انسان کھوکھلا ہے تو کہنے لگا کہ (یا اللہ!) آپ کی عزت کی قسم جب تک اس کے جسم میں روح ہے میں اس کے اندر سے نہیں نکلوں گا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میری عزت کی قسم جب تک اس کے جسم میں روح ہے میں اسکے اور اسکی توبہ کے درمیان رکاوٹ نہ بنوں گا"۔ ابن جریر عن الحسن بلاغاً

۱۰۲۶۶۔۔۔ فرمایا کہ" کیا تم میں سے وہ شخص خوش نہ ہوگا جس کی سواری گم ہوگئی ہو اور پھر وہ اس کو پالے؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جیسے اپنی گمشدہ سواری مل جائے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۷۔۔۔ فرمایا کہ" یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے ایسے شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور پھر وہ اسے مل جائے"۔ ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۸۔۔۔ فرمایا کہ" یقیناً رب زیادہ خوش ہوتا ہے تم میں سے کسی کی توبہ سے اس شخص کی نسبت جو اپنی سواری کے ساتھ جنگل میں بیابان میں تھا، اس سواری پر اس کا ساز و سامان اور کھانا پینا بھی تھا، وہ کچھ دیر کے لئے اپنی سواری سے الگ تکیہ لگا کر لیٹا اس پر نیند غالب آگئی اور وہ سوگیا، پھر وہ اٹھا اور اس کی سواری کہیں جاچکی تھی، وہ ایک ٹیلے پر چڑھا اور تلاش کیا لیکن اس کو کچھ دکھائی نہ دیا، پھر وہ اترا لیکن اسے پھر بھی کچھ دکھائی نہ دیا، تو کہنے لگا مجھے اسی جگہ جانا چاہیے جہاں میں لیٹا تاکہ میں مرجاؤں چنانچہ وہ وہاں لیٹ گیا اور لہٰذا اس پر نیند غالب آگئی، پھر وہ چونک کر اٹھا تو دیکھا کہ سواری سامنے کھڑی ہے، (تو اس کو جتنی خوشی ہوگی) تو تمہارا رب اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی گم شدہ سواری مل گئی ہو"۔ ابن زنجویہ عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۹۔۔۔ فرمایا کہ" یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو شدید پیاسا ہو اور پانی کے گھاٹ پر آپہنچے، جو بانجھ ہو اور باپ بن جائے، جس کی کوئی چیز گم ہوچکی ہو اور اس کو مل جائے لہٰذا جو شخص سچے دل سے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس کے دائیں بائیں والے فرشتوں کو، اس کے اعضاء و جوارح کو اور زمین کے ان حصوں کو بھلادیتے ہیں جہاں اس نے یہ گناہ کیے"۔

ابو العباس احمد بن ابراھیم ترکان الھمدانی فی کتاب التائبین عن الذنوب بروایت بقیہ عن عبدالعزیز الوصابی عن ابی الجون

۱۰۲۷۰۔۔۔ فرمایا کہ" جو شخص بے آب و گیاہ زمین میں سفر کررہا تھا اور درخت کے نیچے آرام کرنے لگا اس کے ساتھ اس کی سواری بھی تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی بھی تھا، جب وہ جاگا تو اس کی سواری گم ہوچکی تھی، لہٰذا وہ بندہ ٹیلے پر چڑھا لیکن اسے کچھ دکھائی نہ دیا، پھر دوسرے ٹیلے پر چڑھا (لیکن) وہاں بھی کچھ دکھائی نہ دیا، پھر واپس پہلے والی جگہ کی طرف متوجہ ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام گھسیٹتے ہوئے چلی آرہی ہے (تو جتنا وہ شخص اپنی سواری ملنے پر خوش ہو) لیکن اتنا خوش نہ ہوگا جتنا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتے ہیں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۱۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اپنے بندے سے جب وہ یہ کہتا ہے ”اے میرے رب مجھے معاف کردے“ اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کے گناہ میرے علاوہ اور کوئی نہیں معاف کرسکتا“۔مسند احمد عن رجل

۱۰۲۷۲۔ فرمایا کہ ”تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کہیں سے گزرا جہاں ایک کھوپڑی پڑی ہوئی تھی، اس نے کھوپڑی کو دیکھا تو اس کے دل میں کوئی بات پیدا ہوئی اور کہا اے اللہ آپ تو آپ ہی ہیں اور میں میں، آپ بار بار مغفرت کرنے والے ہیں اور میں بار بار گناہ کرنے والا ہوں سو مجھے معاف فرمادیجئے، اور اپنی پیشانی کے بل سجدے میں گر پڑا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا بار بار معاف کرنے والا ہوں، بے شک میں تجھے معاف کردیا، تو اس نے اپنا سر اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا“۔

بن قیل والدیلمی، والخطیب، سنن سعید بن منصور اور ابن عساکر بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

توبہ کا طریقہ

۱۰۲۷۳۔ فرمایا کہ ”کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے پھر وضو کرے پھر دو یا چار رکعتیں پڑھے خواہ کسی فرض کی ہوں یا نفل وغیرہ کی پھر اللہ سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہ کرے“۔طبرانی اوسط بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۴۔ فرمایا کہ ”کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے اور پھر خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو اور دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ معاف نہ کرے“۔طبرانی، ابن ابی شیبہ، مسنداحمد، حمیدی، عدنی، عبدبن حمید، ابن منیع، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، بزار، مسند ابی یعلی ابن حبان، دار قطنی فی افراد وابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ سنن سعید بن منصور بروایت حضرت علی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۵۔ فرمایا کہ ”کبیرہ گناہ کبیرہ گناہ نہیں ہے اگر معافی مانگ لی جائے اور صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں ہے اگر بار بار کیا جائے“۔

ابوالشیخ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۶۔۔۔۔۔فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کو کوئی آواز اپنے ایسے بندے کی آواز سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے جو بہت زیادہ افسوس کرتا ہو، وہ بندہ جس سے کوئی گناہ ہوگیا، جب کبھی اس کو اپنا گناہ یاد آتا ہے تو اس کا دل اللہ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتا ہے اے میرے اللہ!“

الحکیم، حلیہ ابی نعیم اور دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۷۔ فرمایا کہ ”کوئی ایسا بندہ نہیں جو گناہ کرکے شرمندہ ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کو معافی مانگنے سے پہلے معاف نہ کیا ہو“۔

ابوالشیخ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۷۸۔ فرمایا کہ ”جسے اپنی کوئی خطا بری لگی ہو تو اس کو معاف کردیا جاتا ہے خواہ ابھی اس نے معافی بھی نہ مانگی ہو“۔

دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

توبہ کی شرائط

۱۰۲۷۹۔ فرمایا کہ ”خالص توبہ، گناہ پر ندامت کو کہتے ہیں جب وہ (گناہ) تیری طرف سے زیادہ ہوا اور تو اپنی شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے توبہ پر قائم رہے اور پھر کبھی اس کی طرف نہ جائے“۔دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۰۔ فرمایا کہ ”جو اللہ تعالیٰ سے معافی نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف نہیں کرتے، اور جو توبہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول نہیں کرتے اور جو رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتے“۔ابوالشیخ بروایت حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۱۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے میرے بندے! جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور جب تک میری طرف رجوع کرتا رہے

گا تو میرے تیرے سارے گناہ معاف کرتا رہوں گا اور اے میرے بندے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ پوری زمین تیرے گناہوں سے بھری پڑی ہو مگر تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھ سے اس حال میں ملوں گا کہ پوری زمین میری مغفرت سے بھری ہوگی''۔

مسند احمد بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۲..... فرمایا کہ ''اگر تم میں سے کوئی شخص اتنی خطائیں کرے کہ اس کی خطائیں زمین اور آسمان کا درمیانی فاصلہ بھر دیں پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں''۔ابن زنجویہ عن الحسن مرسلاً

۱۰۲۸۳..... فرمایا کہ ''دنیا بنائے جانے سے چار ہزار سال پہلے سے عرش کے اردگرد یہ لکھا ہوا ہے کہ ''بے شک میں بہت ہی زیادہ معاف کرنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور ھدایت پر آجائے''۔دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۴..... فرمایا کہ ''بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، سو جب وہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ سیاہ نکتہ اس کے دل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو بڑھ جاتا ہے اور پورے دل پر پھیل جاتا ہے''۔

متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۵..... فرمایا کہ مہریں عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں سو جب کبھی حرمت کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور خطاؤں پر جرات کی جاتی ہے اور نافرمانی کے کام کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مہر کو بھیجتے ہیں جو دل پر لگ جاتی ہے پھر اس کے بعد عقل کی کوئی بات سمجھائی نہیں دیتی''۔

دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۶..... فرمایا کہ ''جب کوئی بندہ ''استغفر اللہ واتوب الیہ'' کہتا ہے اور کہتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے، پھر یہی کہتا ہے پھر گناہ کرتا ہے تو چوتھی مرتبہ میں اللہ تعالیٰ اس کو جھوٹوں میں لکھ دیتے ہیں''۔دیلمی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۷..... فرمایا کہ ''توبہ کے بارے میں وسوسوں سے بچو، اور اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حلم کو غصے میں بدلنے سے بچو''۔

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۸..... فرمایا کہ ''دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے کا امیر ہے، چنانچہ بندہ جب کوئی نیکی کرتا ہے تو دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے کہ لکھ لو، اور جب بندہ کوئی برائی کرتا ہے تو دائیں طرف والا بائیں طرف والے کو کہتا ہے کہ رک جاؤ، سات گھنٹے تک شاید کہ وہ توبہ کر لے''۔ھناد بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۹..... فرمایا کہ ''آدمی کے لائق یہ ہے کہ کبھی کبھی بالکل تن تنہا اکیلا بھی بیٹھا کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا کرے''۔

بیھقی فی شعب الایمان عن مسروق مرسلاً

۱۰۲۹۰..... فرمایا کہ ''یہ مت دیکھو کہ تمہارا گناہ چھوٹا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ تم جرأت کتنی بڑی کر رہے ہو''۔

حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۱..... فرمایا کہ اے عائشہ! چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچتی رہنا، کیونکہ ان چھوٹے گناہوں کی بھی اللہ کی طرف سے بازپرس ہو سکتی ہے''۔

مسند احمد حکیم، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی بروایت حضرت عوف بن الحارث الخزاعی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے۔

۱۰۲۹۲..... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ کون جود و سخا کرنے والا ہے میں ان کے بستروں میں اس طرح ان کی حفاظت کرتا ہوں جیسے انہوں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا، اور یہ بھی میرے کرم سے ہے کہ میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں حتی کہ وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ ہر وقت توبہ کرتا رہتا ہو، کون ہے جس نے میرے دروازے پر دستک دی ہو اور میں نے دروازہ نہ کھولا؟ کون ہے جس نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے دیا نہ ہو کیا میں بخیل ہوں جو میرا بندہ بخل کرتا ہے''۔

دیلمی بروایت ابی ھدبہ رضی اللہ عنہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۳.....فرمایا کہ "تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے، سواس نے زمین کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا اس نے ایک راہب کا پتہ بتایا یہ شخص اس کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ننانوے قتل کیئے ہیں کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ راہب نے کہا نہیں لہٰذا اس نے راہب کو بھی قتل کردیا اور اس طرح اپنے سو قتل مکمل کرلیے، پھر اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا تو اس نے ایک آدمی کا پتہ بتایا، اس نے بتا کہ وہ سو قتل کرچکا ہے کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ اس آدمی نے کہا ہاں، اس کے اور توبہ کے درمیان کیا رکاوٹ ہے، فلاں فلاں جگہ جاؤ، وہاں ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کے ساتھ رہو اور اللہ کی عبادت کرتے رہو اور واپس اپنی سرزمین کی طرف مت جاؤ کیونکہ وہ بری سرزمین ہے، چنانچہ وہ روانہ ہوا، جب آدھا راستہ طے کرچکا تو اس کا انتقال ہوگیا اور اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں کا جھگڑا ہونے لگا، لہٰذا رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ ہمارے پاس توبہ کرکے اور اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرکے آیا ہے اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا، چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا تو انہوں نے اس کو اپنے درمیان منصف بنالیا، اس نے کہا کہ دونوں طرف کی زمینوں کو ناپو، جس زمین کے زیادہ قریب ہوگا، اسی کا فیصلہ اس کے لئے کردیا جائے، چنانچہ انہوں نے زمین کو ناپا اور نیکوں کی زمین سے زیادہ قریب پایا، لہٰذا رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

ننانوے قتل کے بعد توبہ

۱۰۲۹۴.....فرمایا کہ "ایک شخص برے کام کرتا تھا اور اس نے ننانوے قتل کیے تھے اور سب کے سب ظلماً قتل کیے تھے کوئی بھی حق کی خاطر قتل نہ کیا تھا، چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے راہب! ایک شخص نے ستانوے (۹۷) قتل کیئے ہیں سب کے سب ظلم کرتے ہوئے، کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ راہب نے کہا نہیں وہ توبہ نہیں کرسکتا، اس شخص نے راہب کو بھی قتل کردیا، پھر دوسرے راہب کے پاس آیا اور پوچھا، اے راہب ایک شخص نے اٹھانوے قتل کیے ہیں کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ راہب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راہب کو قتل کردیا، پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ ایک شخص نے کوئی برائی نہیں چھوڑی اور ظالمانہ طریقے سے ننانوے (۹۹) قتل کیے ہیں کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ راہب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کردیا، اور پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ ایک شخص ہے جس نے کوئی برائی ایسی نہیں چھوڑی جو نہ کی ہو یہاں تک کہ ظلماً سو قتل بھی کرچکا ہے کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ تو اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم اگر میں تجھ سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتے تو یہ جھوٹ ہوگا، یہاں ایک جگہ ہے جہاں کچھ لوگ عبادت کرتے رہتے ہیں تو بھی ان کے پاس چلا جا اور اللہ کی عبادت کر، چنانچہ اس نے توبہ کی اور وہاں سے روانہ ہوگیا، جب آدھا راستہ طے کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف فرشتہ بھیجا جس نے اس کی روح قبض کرلی، اتنے میں رحمت کے اور عذاب کے فرشتے بھی پہنچ گئے اور اس کے بارے میں جھگڑنے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک اور فرشتہ بھیجا تو اس نے کہا کہ یہ جس فریق کے زیادہ قریب ہوگا انہی میں سے سمجھا جائے گا چنانچہ دونوں طرف کی زمین کو ناپ لو، چنانچہ فرشتوں نے اس کو نیک لوگوں کے علاقے کے قریب پایا ایک چیونٹی کے فاصلے کے برابر تو اس کو معاف کردیا گیا"۔

طبرانی، مسند ابی یعلی، وابن عساکر بروایت حضرت معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۵.....فرمایا کہ "کوئی بندہ ایسا نہیں جس کا پردہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا ہو اور آخرت میں اس کو رسوا کردے"۔

طبرانی، خطیب، بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۶.....فرمایا کہ "جس شخص کا پردہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا، آخرت میں بھی اس کا پردہ رکھیں گے"۔

ابن النجار عن علقمہ المزنی عن ابیہ

دوسری فصل.....توبہ کے احکام میں

ان لوگوں کا ذکر جن سے تکالیف اٹھالی گئیں

۱۰۲۹۷..... فرمایا کہ "ندامت ہی توبہ ہے"۔ مستدرک بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت انس رضی الله عنه اور مسند احمد، بخاری فی التاریخ ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۲۹۸..... فرمایا کہ "جب گناہ ہو جائے تو گناہ پر شرمندہ ہونا ہی خالص توبہ ہے پھر اللہ سے معافی مانگو کہ دوبارہ کبھی اس کی طرف نہ جاؤ گے"۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویه بروایت حضرت امی رضی الله عنه

۱۰۲۹۹..... فرمایا کہ "ندامت اور شرمندگی توبہ ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو"۔

طبرانی، حلیه ابی نعیم بروایت حضرت ابو سعید الانصاری رضی الله عنه

۱۰۳۰۰..... فرمایا کہ "گناہ سے توبہ یہ ہے کہ تو آئندہ کبھی اس گناہ کو نہ کرے"۔

ابن مردیه، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۳۰۱..... فرمایا کہ "خواہش کرنے والے کی خواہش معاف ہے جب تک اس پر عمل نہ کرے اور کہے نہ"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۳۰۲..... فرمایا کہ "میری امت سے خطا اور بھول اور وہ چیزیں معاف کردی گئیں جن پر ان کو مجبور کیا گیا ہو"۔

بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۳۰۳..... فرمایا کہ "میری امت سے خطا اور بھول اور وہ چیزیں اٹھالی گئیں جن پر ان کو مجبور کیا گیا ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت ثوبان رضی الله عنه

۱۰۳۰۴..... فرمایا کہ "تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، ایک سونے والے سے اس کے جاگنے تک، کسی بیماری میں مبتلا شخص صحت یاب ہونے تک اور بچے سے، بڑے ہونے تک"۔

مسنداحمد، ابوداؤد، نسائی ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۰۳۰۵..... فرمایا کہ "تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، اول وہ پاگل جس کے عقل مغلوب ہو چکی ہو، اس کے صحت مند ہونے تک، دوم، سونے والے سے اس کے جاگنے تک اور سوم بچے سے اس کے بڑے ہونے تک"۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک حاکم، بروایت حضرت علی اور حضرت عمر رضی الله عنهما

۱۰۳۰۶..... فرمایا کہ "تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، سونے والے سے اس کے جاگنے تک، بچے سے اس کے جوان ہونے تک، اور بے وقوف سے اس کے عقل مند ہونے تک"۔ ترمذی، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۱۰۳۰۷..... فرمایا کہ "دیوان تو تین ہیں، چنانچہ ایک دیوان (رجسٹر) تو وہ یہ ہے (کہ اس میں درج لوگوں) کو اللہ تعالیٰ بالکل معاف نہیں کریں گے، دوسرا دیوان وہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ کو بالکل پرواہ نہ ہوگی، اور تیسرا دیوان وہ ہے جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہ چھوڑیں گے.....لہٰذا پہلا دیوان تو وہ ہے جو مشرکین کا ہے اور دوسرا دیوان جس کی اللہ تعالیٰ کو بالکل پرواہ نہ ہوگی تو یہ بندے کا اپنی جان پر ظلم ہے کہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملے کو درست نہ رکھا مثلاً اگر اس نے کوئی روزہ چھوڑا تھا یا نماز چھوڑی تھی، سوا گر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس کو معاف فرمادے گا اور اس کے گناہوں کو نظر انداز کردے گا"۔

اور تیسرا دیوان، جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیں گے تو وہ لوگوں کے ظلم ہیں ایک دوسرے پر مثلاً قصاص وغیرہ۔

مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۰۳۰۸..... فرمایا کہ "ایک گناہ ایسا ہے جو معاف نہ ہوگا، ایک ایسا ہے جسے چھوڑا نہ جائے گا، اور ایک ایسا ہے جو معاف ہو جائے گا، لہٰذا جو معاف نہ ہوگا وہ تو شرک ہے اور جو معاف ہو جائے گا تو وہ وہ ہے جس کا تعلق بندہ اور اس کے ساتھ ہے اور وہ جو چھوڑا نہ جائے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۹..... فرمایا کہ "ایک گناہ معاف ہو جائے گا اور ایک معاف نہ ہوگا اور ایک میں بدلہ دیا جائے گا، وہ گناہ جو معاف نہ ہوگا وہ تو شرک ہے اور جو معاف ہو جائے گا وہ تیرا عمل ہے جو تیرے اور تیرے رب کے درمیان ہے اور وہ گناہ جس کا بدلہ دیا جائے گا وہ تیر (مسلمان) بھائی پر ظلم کرنا ہے"۔ طبرانی اوسط بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۳۱۰..... فرمایا کہ "جب کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کر لیتا ہے اور پھر اسے کر بھی لیتا ہے تو وہ دس گنا بڑھا کر لکھی جاتی ہے اور جب کسی نیکی کا ارادہ کر لیتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو ایک ہی نیکی لکھی جاتی ہے، اور جب کسی برائی کا ارادہ کر لے اور اسے کر بھی لے تو بھی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے اور جب کسی برائی کا ارادہ کر لے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے کیونکہ اس نے ایک برائی چھوڑی ہے"۔

ھناد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۱..... فرمایا کہ "بے شک تمہارا رب، بہت رحم کرنے والا ہے، اگر کسی نے کسی نیکی کا ارادہ کر لیا اور اس پر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر کر لے تو دس گنا سے سات گنا تک لکھی جاتی ہے بلکہ کئی گنا زیادہ، اور اگر کسی نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو اس کی ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر عمل کر لیا تو اس کی ایک برائی لکھی جائے گی یا اللہ تعالیٰ اسے بھی مٹا دیں گے، اور وہی حلاک ہوگا جس نے ہلاک ہونا ہے"۔

مسند احمد، ابن حبان بیھقی فی شعب الایمان خطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

نیکی کا ارادہ کرتے ہی تو بہ مل جاتی ہے

۱۰۳۱۲..... فرمایا کہ "اگر کسی نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر عمل کر لیا تو اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سو گنا اور سات اس جیسی اور لکھی جائیں گی، اور اگر کسی نے کسی برائی کا ارادہ کیا تو اس پر لکھی نہ جائے گی، اگر اس نے اس برے ارادے پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر اس پر عمل کر لیا تو اس کی ایک برائی لکھی جائے گی اور اگر نہ عمل کیا تو نہ لکھی جائے گی۔ مسند احمد، بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۳..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل کرلے تو اس کی ایک برائی لکھ لو اگر توبہ کرلے تو مٹا دو، اور اگر میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرلے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل بھی کرلے تو اس کے لئے اس جیسی دس اور سات سو گنا تک لکھ دو"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۴..... فرمایا کہ "اگر کسی نے کسی گناہ کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی ہوگی"۔

دیلمی بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۵..... فرمایا کہ "اے ابن رواحہ! تو عاجز نہیں ہوا ہر گز نہیں ہوا کہ اگر تو دس گناہ کرے تو ایک نیکی بھی کرلے۔

الواقدی وابن عساکر عن عطاء بن ابی مسلم

یہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۳۱۶..... فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے اعمال لکھنے والوں فرشتوں کو وحی بھیجی کہ میرے بندے کی کوئی برائی اس کے ناپسند کرتے وقت نہ لکھو"۔

دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۷..... فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاء، بھول اور وہ باتیں معاف کردیں ہیں جن پر انہیں مجبور کیا گیا ہو"۔

کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۸..... فرمایا کہ" تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، ایک سونے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے، اور (دوسرا) بے وقوف جب تک اس کو افاقہ نہ ہوجائے، اور بچے سے جب تک نہ بالغ ہو جائے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۹..... فرمایا کہ" بچے سے قلم اٹھالئے گئے ہیں جب تک وہ عقلمند نہ ہوجائے، اور سونے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے اور مجنوں سے جب تک وہ صحت یاب نہ ہوجائے"۔ ابن جریر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۰..... فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو خطا پر عذاب دیں گے اور نہ اس کی کسی مجبوری پر"۔ خطیب بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۱ فرمایا کہ" اے عائشہ! مجھے اپنی امت پر جان بوجھ کر گناہ کرنے سے زیادہ خوف ہے خطاء غلطی کا۔

بروایت حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۳۲۲..... فرمایا کہ" ظلم تین ہیں: ایک تو وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ چھوڑیں گے نہیں، ایک ظلم کو معاف کردیں گے اور ایک ظلم کو معاف نہ کریں گے، رہا وہ ظلم جس سے معافی نہ ہوگی تو وہ شرک ہے، اس کو اللہ تعالیٰ معاف نہ کریں گے، وہ ظلم جس کو اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے وہ وہ ہے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہوگا، اور وہ ظلم جس کو چھوڑا نہ جائے گا یہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے قصاص دلوائیں گے"۔

طبرانی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۳..... فرمایا کہ" کیا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے، میری امت میں مفلس وہ ہوگا جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا اس کے پاس نمازیں ہوں گی، روزے ہوں گے، زکوۃ ہوگی، لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، اور اس پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا، اور اس کا مال کھایا ہوگا اور اس کا خون بہایا ہوگا، چنانچہ یہ اپنی نیکیاں اس کو دے گا اور اس کو دے گا، اور اگر اس کی نیکیاں اپنی حق تلفیوں کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہی ختم ہوگئیں تو ان کی خطائیں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا"۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۴..... فرمایا کہ" جہاں تک ہوسکے مظالم سے بچو، کیونکہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کی نیکیاں اتنی ہوں گی کہ اسے نجات دلاسکیں، لیکن اس وقت یہ کہا جاتا رہے گا کہ تو نے فلاں ظلم کیا تھا پھر کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں سے مٹادو، (اس طرح) اس کی نیکیاں باقی نہ رہیں گی اور اس کی مثال ایسے سفر کی ہے جس میں مسافر ایک جنگل میں پہنچے جہاں اس کے پاس لکڑیاں نہ تھیں، چنانچہ لوگ ادھر ادھر بکھر گئے اور لکڑیاں چن چن کر لانے لگے اور آگ جلائی جیسا کہ وہ چاہتے تھے، گناہ بھی اسی طرح ہیں"۔

خرائطی فی مساوی الاخلاق بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... گناہوں سے مثال دینے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح آگ ہر چیز کو جلا کر راکھ کردیتی ہے، اسی طرح گناہ بھی ہر چیز کو جلا کر راکھ کردیتے ہیں"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تیسری فصل ..... توبہ کے لواحقات

۱۰۳۲۵..... فرمایا کہ" جب بندہ چالیس سال کا ہوجائے تو اس کے لئے واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خوف زدہ ہوا اور ڈرے"۔

فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۶...... فرمایا کہ جب میری امت میں سے کوئی شخص ساٹھ برس کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس عمر کو الزام سے بری کردیتے ہیں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۳۲۷...... فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ساٹھ برس کی عمر تک پہنچادیتے ہیں تو اس کو الزام سے بری کردیتے ہیں اور اس کو اس کی عمر تک پہنچادیتے ہیں"۔ عبد بن حمید بروایت حضرت سهل بن سعد رضی الله عنه

۱۰۳۲۸...... فرمایا کہ "جو شخص ساٹھ برس تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس عمر میں الزام سے بری فرمادیتے ہیں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۳۲۹...... فرمایا کہ "میری امت میں سے جو ستر سال کا ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس عمر میں معاف فرمادیتے ہیں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت سهل بن سعد رضی الله عنه

۱۰۳۳۰...... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں، جس کا آخری وقت موخر ہو یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر تک جاپہنچے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۳۳۱...... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاف کردیتے ہیں اس بندے کو جس کو زندہ رکھنا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ساٹھ یا ستر برس کا ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو الزام سے بری کردیتے ہیں۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۳۳۲...... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے گناہوں کی پردہ پوشی اس دنیا میں فرماتے ہیں تو قیامت میں بھی اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائیں گے"۔ مسلم بروایت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

۱۰۳۳۳...... فرمایا کہ "میری پوری امت کو معاف کردیا جائے گا علاوہ ان لوگوں کے جو اعلانیہ گناہ کرتے تھے، اور گناہ کا اعلان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص رات کو کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس گناہ کو لوگوں سے چھپالے اور صبح وہ خود لوگوں سے کہتا پھرے کہ رات میں نے یہ کیا اور یہ کیا حالانکہ رات کو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تھی اور صبح وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو ہٹادیتا ہے"۔

متفق عليه بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

اعلانیہ گناہ کرنے والے کی معافی نہیں

۱۰۳۳۴...... فرمایا کہ "میری پوری امت کو معاف کردیا جائے گا، علاوہ ان لوگوں کے جو اعلانیہ گناہ کرتے تھے، کہ اس میں تو رات کو برا کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے راز کو چھپالیتا ہے مگر صبح ہوتے ہی وہ کہتا ہے اے فلاں میں نے رات کو یہ کام کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی اس کے راز کو ظاہر کردیتا ہے۔ طبرانی فی اوسط عن ابی قتادہ رضی الله عنه

۱۰۳۳۵...... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو گناہ کے بدلے بھی فائدہ پہنچاتے ہیں"۔ حلیه ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۳۳۶...... فرمایا کہ "دن کے فرشتے، رات کے فرشتوں سے زیادہ نرم دل ہیں۔ ابن النجار عن ابن عباس

۱۰۳۳۷...... فرمایا کہ "قیامت کے دن مسلمان ایسے گناہوں کے ساتھ آئیں گے جیسے پہاڑ سو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرمادیں گے اور ان کو یہودیوں پر ڈال دیں گے"۔ مسلم بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی الله عنه

۱۰۳۳۸...... فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے اوپر خوب مال خرچ کیا اور جب اس کی موت کا وقت آپہنچا تو اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلادینا اور میری راکھ کو پیسنا اور پھر سمندر میں بہادینا، کیونکہ خدا کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہوگیا تو مجھے وہ عذاب دے گا جو آج تک کسی کو نہ دیا ہوگا، اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا کہ جو تو نے لیا ہے ادا کردے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص دوبارہ زندہ ہوکر اٹھ کھڑا ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے اس بات پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا کہ اے میرے رب میں آپ

سے ڈرتا تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرمادیا"۔ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۹۔۔۔۔ فرمایا کہ "ایک شخص کی موت کا وقت آ پہنچا اور وہ زندگی سے ناامید ہوگیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو بہت سی لکڑیاں جمع کرنا اور پھر ان میں آگ دھکا نا جب تک (آگ) میرا گوشت نہ کھا جائے اور میری ہڈیاں جلادے اور میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے لے کر اچھی طرح پیسو، پھر ایک دن پڑا رہنے دو اور پھر دریا میں بہادو، اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے کہا کہ یہ میں نے آپ کے خوف سے کیا اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کردیا"۔

مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت حذیفہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۰۳۴۰۔۔۔۔ فرمایا کہ "تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ مال و ال دیا تھا لہٰذا جب اس کی موت وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: تمہارے لئے تمہارا باپ کیسا تھا، انہوں نے کہا بہترین، پھر اس نے کہا کہ میں نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا، چنانچہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلادینا اور پھر خوب پیسنا اور پھر کسی تیز ہوا والے دن میں اِدھر اُدھر اڑادینا، انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور دریافت فرمایا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا آپ کے خوف نے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ رحمت کا معاملہ فرمایا"۔

مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۱۔۔۔۔ فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ چاہتے کہ ان کی نافرمانی نہ ہو تو وہ ابلیس کو پیدا ہی نہ کرتے"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کروانا چاہتے ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ نافرمانی کرنے کے بعد جب کوئی توبہ کرتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، چنانچہ اسی مطلب کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے جس میں فرمایا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آتے جو گناہ کرتی اور پھر معافی مانگتی، لہٰذا اصل اس روایت میں توبہ کی ترغیب ہے جس کیلئے نہایت حکیمانہ انداز اختیار کیا گیا ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۳۴۲۔۔۔۔ فرمایا کہ "فرشتے اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یہ آپ کا بندہ ہے جو برائی کرنا چاہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اس کی نگرانی کرتے رہو، اگر وہ اپنے برائی کے ارادے پر عمل کرلے تو ایک ہی برائی لکھنا اور اگر اس ارادے پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھنا کیونکہ اس نے برائی کو میری وجہ سے چھوڑا ہے"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۳۔۔۔۔ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمیوں میں بہت بھائی چارہ تھا ان میں سے ایک گناہ کرتا تھا جبکہ دوسرا بہت عبادت گزار تھا اور خوب محنت سے عبادت کرتا تھا اور دوسرے کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا رہتا تھا اور کہتا کم کرو، اسی طرح اس نے ایک دن اس کو گناہ کرتے دیکھا تو کہا گناہوں کو کم کردو تو اس نے کہا مجھے اور میرے رب کو چھوڑ دو کیا تو میرا نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس (عبادت گزار) نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تجھے معاف نہ کریں گے یا کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہ کریں گے، پھر ان دونوں کا انتقال ہوگیا اور دونوں رب العالمین کے پاس پہنچے، تو اللہ تعالیٰ نے عبادت گزار سے فرمایا کیا تو مجھے جانتا تھا یا میرے پاس موجود چیز پر قادر تھا؟ اور گناہ گار سے فرمایا چلو جاؤ میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ اور عبادت گزار کے بارے میں فرمایا کہ اس کو دوزخ میں ڈال دو"۔

فائدہ:۔۔۔۔۔ چونکہ عبادت گزار اللہ کی رحمت سے مایوسی کی باتیں کررہا تھا جبکہ مایوسی تو گناہ ہے اور پھر اللہ کی رحمت سے مایوسی اور بھی بڑا گناہ ہے اور دوسروں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرنا اس سے بھی بڑا گناہ اور پھر اس میں دانستہ طور پر تکبر بھی شامل ہوجاتا ہے جو ام الامراض ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۱۰۳۴۴۔۔۔۔ فرمایا کہ "بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو اپنے کسی کام کو گناہ سے نہیں بچاتا تھا اس کے پاس ایک مرتبہ ایک عورت آئی تو اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے تاکہ یہ اس کے ساتھ زنا کرسکے اور جب یہ اس جگہ بیٹھا جہاں مرد عورت سے جماع کرنے کے لئے بیٹھا کرتے ہیں تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی، اس نے پوچھا کیوں رورہی ہو؟ کیا میں نے تمہیں مجبور کیا ہے؟ وہ بولی نہیں؟ یہ عمل ایسا ہے جو میں نے کبھی نہیں کیا اور مجھے اس عمل پر ضرورت نے مجبور کیا ہے، تو اس شخص نے کہا کہ تو یہ کام کررہی ہے؟ حالانکہ پہلے تو نے یہ بھی نہیں

کیا ہے، چلی جاؤ اور پیسے بھی لے جاؤ، اور اس شخص نے کہا میں آج کے بعد کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا، اسی رات اس کا انتقال ہوا گیا؟ صبح لوگوں نے اس کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو معاف کر دیا"۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۵......اور کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ معذرت قبول کرنے والا نہیں۔ طبرانی کبیر عن اسود بن سریع

۱۰۳۴۶......فرمایا کہ "دنیا میں کسی کے گناہوں کی معافی کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔

حسن بن سفیان فی الوحدان، ابونعیم فی المعرفہ بروایت بلال بن یحییٰ العبسی مرسلاً

۱۰۳۴۷......فرمایا کہ "آرام میں وہی ہے جس کی مغفرت ہوگئی ہو"۔

حلیہ ابی نعیم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابن عساکر بروایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۸......فرمایا کہ "اگر تم ہر وقت اسی حالت میں رہو جو تم پر میرے پاس موجود ہونے کے وقت ہوتی ہے تو فرشتے اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات کے لئے جائیں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی تاکہ وہ ان کو معاف فرمائیں"۔ مسند احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۹......فرمایا کہ "اگر تم ہر وقت اسی حالت پر رہو جو تم پر میرے پاس موجود ہونے کے وقت طاری ہوتی ہے تو فرشتے تم سے مدینہ کی گلیوں میں مصافحہ کریں"۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۳۵۰......فرمایا کہ "دنیا میں کسی کے گناہوں کی معافی کی پہلی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی گرفت اور پکڑ کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں سے لوگوں کو آگاہ کر دیتے ہیں"۔

حسن بن سفیان وابونعیم بروایت بلال بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اور ابونعیم کہتے ہیں کہ اس روایت کو حسن بن سفیان نے وحدان میں ذکر کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ حسن بن سفیان العبسی کوفی ہیں جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ہیں خود صحابی نہیں۔

۱۰۳۵۱......فرمایا کہ "وہ شخص جو برائیاں کرتا ہے پھر نیکیاں کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کو ایک تنگ زرہ پہنا دی گئی ہو اور اس سے اس کا دم گھٹا جا رہا ہو، سو جب بھی وہ ایک نیک کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تنگ زرہ کا ایک حلقہ کھول دیتے ہیں، اسی طرح دوسرا اور پھر تیسرا یہاں تک کہ وہ زمین پر نکل آتا ہے"۔

مسند احمد، اور ابن ابی الدنیا فی التوبہ، اور طبرانی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہاں تک کہ وہ زمین پر نکل آئے، سے مراد یہ ہے کہ وہ اس تنگ زرہ سے مکمل طور پر خلاصی حاصل کرلے اور تمام گناہوں سے پاک وصاف ہوجائے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

توبہ کرنے والے کی مثال

۱۰۳۵۲......فرمایا کہ "اس شخص کی مثال جو اسلام کی حالت میں کوئی نیکی کرتا تھا پھر اسے چھوڑ دیا لیکن پھر شرمندہ ہوا اور توبہ کرلی اس اونٹ کی طرح ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے کام کرتا تھا پھر بھاگ گیا سو دوسری مرتبہ انہوں نے اس کو باندھ لیا اور دوبارہ اسی طرح اس کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے لگے جیسے پہلے کیا کرتے تھے"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۳......فرمایا کہ "جس نے اپنی باقی ماندہ زندگی میں نیکیاں کیں تو اس کی گزشتہ زندگی معاف کر دی جائے گی، اور جس نے باقی

ناندہ زندگی میں (بھی) برائیاں کیں اس کی گزشتہ زندگی میں کی ہوئی برائیوں پر بھی گرفت ہوگی اور باقی زندگی پر بھی"۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۴...... فرمایا کہ تم اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دین میں فجور کرنے والے اور معیشت میں حماقت کرنے والے کو ضرور معاف کردیں گے"۔ الدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۵...... فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص جنت میں ضرور داخل ہوگا جو دین کے اعتبار سے گناہ گار اور دنیا کے اعتبار سے احمق تھا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا جسے آگ نے اس کے گناہوں کے بدلے جلا ڈالا ہو، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی زیادہ مغفرت فرمائیں گے کہ کسی انسان کا دل اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی زیادہ مغفرت فرمائیں گے کہ ابلیس بھی اس مغفرت کی امید کرنے لگے گا"۔

طبرانی، متفق علیہ، فی البعث بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۶...... فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم بالکل گناہ نہ کرو کہ تمہیں اللہ سے معافی مانگنی پڑے تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادیں گے اور تمہیں دنیا سے مٹادیں گے اور تمہارے بجائے ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی اور پھر معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے"، اور اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں آسمان تک جا پہنچیں اور پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائیں گے"۔ ابن زنجویہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۷...... فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں زمین و آسمان کے درمیان کا فاصلہ بھر دیں اور پھر تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کردیں گے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں جو خطائیں کرے گی پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیں گے"۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۸...... فرمایا کہ "میرے پاس سے جاتے وقت بھی تمہاری وہی حالت برقرار رہے جو میرے پاس موجود ہوتے ہوئے ہوتی ہے تو فرشتے تمہاری ملاقات کے لئے تمہارے گھروں میں آئیں، اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی نئی مخلوق پیدا کریں گے جو گناہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائیں گے"۔ ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۹...... فرمایا کہ "اے امتیو! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے بنائیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائیں گے"۔

الشیرازی فی الألقاب بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۰...... فرمایا کہ "اگر میرے پاس سے جاتے وقت بھی تمہاری وہی حالت رہے جو میرے پاس موجود ہوتے ہوئے ہوتی ہے تو فرشتے راستوں میں تم سے ملاقات کریں، اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی حتی کہ ان کے گناہ آسمان کے کناروں تک جا پہنچیں گے پھر وہ اللہ عزوجل سے معافی مانگیں گے تو وہ ان کو معاف کردے گا اور کوئی پروا نہ کرے گا"۔

ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۱...... فرمایا کہ اگر تم خطائیں نہ کرو اور نہ گناہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے بعد ایک ایسی امت پیدا کردیں گے جو خطائیں بھی کرے گی اور گناہ بھی کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیں گے"۔

ابن ابی الدنیا کتاب البکاء اور ابن جریر، ابن مردویہ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عمرو

۱۰۳۶۲...... فرمایا کہ "اگر تم خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو خطائیں کرے گی اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادیں گے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۳.....فرمایا کہ" اگر تم نے گناہ نہ کئے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائیں گے جو گناہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائیں گے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۴.....فرمایا کہ" اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی اور معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے"۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی کہ ہم سے گناہ ہو جاتے ہیں تو اس کے جواب میں مذکورہ ارشاد آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۳۶۵.....فرمایا گناہوں کا کفارہ گناہوں پر شرمندہ ہونا ہے اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائیں"۔ مسند احمد، طبرانی، شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۶.....فرمایا کہ" اگر تم میری غیر موجودگی میں بھی اسی حالت میں رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہوئے ہوتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں"۔

مسند احمد، نسائی، ابی یعلی، سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۷.....فرمایا کہ" عذاب اس وقت تک بندوں پر ظاہر نہ ہوگا جب تک وہ گناہوں کو چھپائیں گے، اور جب اعلان کرنے لگیں گے تو جہنم کے مستحق ہو جائیں گے"۔ دیلمی بروایت حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۸.....فرمایا کہ" جو ہمارے پاس اس طرح آیا جیسے تو آیا تو ہم اس کے لئے استغفار کریں گے جیسے تیرے لئے استغفار کی، اور جس نے گناہ پر اصرار کیا تو اس کو اللہ ہی کافی ہے، کسی کی پردہ دری نہ کرو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۹.....فرمایا کہ" نابالغ بچوں کی نیکیاں لکھی جاتی ہے برائیاں نہیں، اور وہ نیکیاں اس کے ماں باپ کے لئے لکھی جاتی ہے اور جب وہ بالغ ہو جاتا ہے تو نیکیاں اور برائیاں دونوں اسی کے کھاتے میں لکھی جاتی ہیں"۔ ابو الشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۰.....فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندے کی اچھائیاں اور برائیاں لائی جائیں، تو یہ اچھائیاں اور برائیاں آپس میں ایک دوسرے کو ختم کر دیں گی اور کچھ باقی بچیں گی، سو اگر اچھائیاں باقی بچیں تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کے بدلے جنت میں اس کے لئے وسعت فرمائیں گے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

خوف خدا کا انوکھا واقعہ

۱۰۳۷۱.....فرمایا کہ" ایک شخص نے اپنے آپ پر خوب خرچ کیا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، اور پھر پیسنا اور پھر میری راکھ کو ہوا اور سمندر میں اڑا دینا، خدا کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہو گیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہ دیا ہوگا، اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، زمین کے جس جس حصے میں اس کی راکھ پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اس حصے کو حکم دیا کہ جو کچھ تم نے لیا ہے وہ واپس کر دو، دیکھتے ہی دیکھتے وہ دوبارہ انسان بن کر کھڑا ہو گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں آپ سے ڈر گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرمادیا"۔ بروایت حبان بن ابی جبلۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۲.....فرمایا کہ" ایک شخص نے گناہ کرتے ہوئے مال اکٹھا کر لیا، جب اس کی موت کا وقت آ پہنچا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اگر تم نے میرا کہا مانا تو اپنا مال تمہیں دوں گا ورنہ نہیں، انہوں نے کہا کہ ہم تیرا کہا مانیں گے تو اس نے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ سے جلا دینا، میری ہڈیوں کو خوب اچھی طریقے سے باریک پیسنا اور جس دن آندھی وغیرہ دیکھو تو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جانا اور میری راکھ کو ہواؤں میں اڑا دینا، انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے سامنے حاضر کیا اور کہا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا، اے اللہ! آپ کے خوف نے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۳.....فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو خوب مال واولاد دے رکھا تھا، جب اس کی عمر ختم ہوگئی اور تھوڑی سی باقی رہ گئی تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تمہارا باپ کیسا تھا؟ انہوں نے کہا بہترین! اس نے پھر کہا کہ تم میں سے جس کے پاس بھی میرا مال ہے میں بالکل نہ چھوڑوں گا سوائے اس صورت میں کہ وہ میرا کہا مانے، اور میرے ساتھ وہی معاملہ کرے جو میں کہوں، پھر ان سے وعدہ کرلیا، اور پھر کہا کہ سب سے پہلے تو یہ کہ دیکھو جب میں مرجاؤں تو مجھے آگ سے جلادو پھر مجھے خوب پیسنا، پھر کوئی آندھی والا دن دیکھنا اور ایسے (آندھی والے) دن میں میری راکھ اڑا دینا، شاید اللہ تعالیٰ مجھے نہ پاسکے" (یہ معاملہ ہونے کے بعد) اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اچھا بھلا انسان بن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگیا، اس سے پوچھا گیا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے ابھارا! تو اس نے کہا کہ تیرے عذاب کے خوف نے، اس سے کہا گیا کہ اسی طرح رہو اور اس کی توبہ قبول کرلی گئی۔

مسند احمد، حکیم، طبرانی بروایت بهز بن حکیم عن ابیه عن جده رضی اللہ عنه

۱۰۳۷۴..... فرمایا کہ "اے عائشہ! ہر شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کی زندگی خوشگوار بنائی گئی ہو۔ الحکیم عن جابر

چوتھی فصل

اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم اور رحمت کے غضب سے زیادہ وسیع ہونے کے بیان میں

۱۰۳۷۵.....فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا تو خود اپنے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی"۔

ترمذی بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

۱۰۳۷۶.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں، ان میں سے ایک رحمت کو تمام مخلوقات میں تقسیم فرمادیا اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے رکھ لیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۰۳۷۷.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ رحیم ہیں، رحیم کو پسند فرماتے ہیں اور اپنی رحمت کو ہر رحیم پر نازل فرماتے ہیں"۔ ابن جریر عن ابی صالح مرسلاً

۱۰۳۷۸.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اللہ تعالیٰ نے انسانوں، جنات، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں پر نازل فرمائی، جس سے یہ ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں اور رحم کا معاملہ کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچے پر مہربان ہوتے ہیں، اور باقی ننانوے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

۱۰۳۷۹.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں اور مخلوقات میں ایک رحمت بھیجی، اسی سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اس نے اپنے پاس اپنے دوستوں (اولیاء) کے لئے رکھ لیں"۔

طبرانی، ابن عساکر، بروایت حضرت معاویة بن حیدة رضی اللہ عنه

جنت میں اللہ کی رحمت سے ہی داخل ہوگا

۱۰۳۸۰.....فرمایا کہ "تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جاسکے گا اور نہ جہنم میں، اور نہ ہی میں مگر اللہ کی رحمت کے ساتھ"۔

مسلم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

۱۰۳۸۱.....فرمایا کہ "تمہارے رب نے مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے خود اپنے لئے یہ ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۳۸۲.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی"۔ مسلم بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۳۸۳..... فرمایا کہ "اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت ومقدار معلوم ہوتی تو تم اسی پر توکل کر بیٹھتے"۔

بزار بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۴..... فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمائیں تو اپنے لئے ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی"۔ ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۵..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ننانوے حصے اپنے پاس ہی رکھ لئے، اور زمین میں رحمت کا ایک حصہ بھیجا، اس ایک حصے سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑا اپنا کھر اس لئے اٹھائے رکھتا ہے کہ کہیں اس کے بچے کو نہ لگ جائے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۶..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی جس پر غالب آنے والی کوئی دوسری چیز نہ ہو چنانچہ اپنی رحمت کو اپنے غضب پر غالب بنایا"۔ البزار، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۷..... فرمایا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا فرمائے اسی دن سو رحمتیں بھی پیدا فرمائیں، ہر رحمت زمین اور آسمان کے درمیانی خلا جتنی ہے، ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل فرمائی جس کی وجہ سے ماں اپنے بچے اور درندے اور پرندے آپس میں ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں، اور ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھ لیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس ایک رحمت کے ساتھ ان کو ملا کر مکمل کردے گا"۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۸..... فرمایا کہ "جس دن اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سو حصے بنائے، ننانوے اپنے پاس روک لئے اور تمام مخلوقات میں صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا، لہٰذا اگر کافر کو بھی اس ساری رحمت کا معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو بھی اللہ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ بھی خود کو آگ سے محفوظ نہ رکھے"۔ متفق علیہ، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۹..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کے سو حصے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں رحمت کا صرف ایک حصہ تقسیم فرمایا ہے، اور باقی ننانوے حصے قیامت کے دن کے لئے رکھ لئے ہیں"۔ بزار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۰..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں اور ایک رحمت اپنی مخلوقات میں رکھی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرتے ہیں اور اپنے پاس ننانوے رحمتیں چھپا رکھی ہیں"۔ مسلم، ترمذی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۱..... فرمایا کہ "میں جنت میں داخل ہوا اور جنت کے دونوں جانب پر تین سطریں سونے سے لکھی ہوئی دیکھیں، پہلی سطر میں لکھا تھا "﴿لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ﴾ اور دوسری سطر میں لکھا تھا کہ ﴿جو ہم نے آگے بھیجا پا لیا جو کھایا اس کا فائدہ اٹھایا، اور جو پیچھے چھوڑا، نقصان اٹھایا﴾ اور تیسری سطر میں لکھا تھا کہ ﴿امت تو گناہ کرنے والی ہے اور رب بہت بخشنے والا ہے﴾۔

رافعی اور ابن نجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۳۹۲..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی"۔ مسلم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۳..... فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو خود اپنے لئے یہ ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے"۔

ترمذی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۴..... فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمائیں تو خود ہی اپنے لئے ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میری غضب پر غالب ہوگی"۔

دار قطنی فی الصفات بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۵..... فرمایا کہ "بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

فرمایا اے بنی اسرائیل! اللہ سے ڈرو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ! آپ کی قوم آپ سے کیا پوچھتی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب! وہی جو آپ جانتے ہیں، انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ (تو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو بتادیجئے کہ میری نماز اپنے بندوں کے لئے یہی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے، اگر یہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہلاک کر دیتا"۔

ابن عساكر بروايت حضرت انس رضى الله عنه

۱۰۳۹۶..... فرمایا کہ "بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب، جو آپ نے سماعت فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو بتادیجئے کہ میں بھی نماز پڑھتا ہوں اور میرا نماز پڑھنا یہی ہے کہ میں غضبناک نہیں ہوتا"۔ ابن عساكر، ديلمي بروايت حضرت ابوهريرة رضى الله عنه

۱۰۳۹۷..... فرمایا کہ "کیا تم اس اپنے بچے کو آگ میں پھینکنے والی کو دیکھ رہے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والے ہیں جتنا یہ کرتی ہے۔ بخاری، ابن ماجه بروات حضرت عمر رضى الله عنه

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مہربان ہے

۱۰۳۹۸..... فرمایا کہ "کیا تم اپنے بچے پر اس رحم کرنے والی کو دیکھ رہے ہو" قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جتنی یہ اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مومنوں پر رحم کرنے والے ہیں"۔ عبدبن حميد، بروايت حضرت عبدالله بن ابى اوفى رضى الله عنه

۱۰۳۹۹..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک کو اس نے مخلوقات کے درمیان تقسیم کیا ہے اور ننانوے قیامت کے دن کے لئے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں"۔ طبرانى بروايت حضرت ابن عباس رضى الله عنه

۱۰۴۰۰..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت دنیا میں تقسیم کردی ہے اسی وجہ سے کوئی شخص اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے اور کوئی پرندہ اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کو سو رحمتیں کردے گا اور اس سے مخلوق پر رحمت فرمائے گا"۔

بيهقى فى شعب الايمان بروايت حضرت ابوهريرة رضى الله عنه

۱۰۴۰۱..... فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اس نے اھل دنیا کے درمیان تقسیم کی ہے جو ان کے مقررہ اوقات تک کے لئے کافی ہوگئی ہے اور ننانوے رحمتیں اپنے دوستوں کے لئے مؤخر کردی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس رحمت کو بھی واپس لینے والے ہیں جو انہوں نے اھل دنیا میں تقسیم کی تھی، چنانچہ قیامت کے دن اپنے دوستوں کے لئے سو رحمتیں مکمل کردے گا"۔

مستدرک حاكم بروايت حضرت ابوهريرة رضى الله عنه

۱۰۴۰۲..... فرمایا کہ "ہمارے رب نے اپنی رحمت کو سو حصوں میں تقسیم کیا، ان میں سے ایک حصہ دنیا میں نازل فرمایا، یہ وہی حصہ ہے جس کی وجہ سے انسان، پرندے اور درندے آپس میں رحم کرتے ہیں، اور باقی ننانوے رحمتیں اپنے بندوں کے لئے رکھ لی ہیں جو قیامت کے دن کام آئیں گی"۔

طبرانى بروايت حضرت عبادة بن صامت رضى الله عنه

۱۰۴۰۳..... فرمایا کہ "کوئی شخص ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوسکتا مگر اللہ کی رحمت سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، آپ بھی نہیں؟ فرمایا: میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سائے میں رکھیں"۔ مسند احمد، اور عبد بن حميد بروايت حضرت ابوسعيد رضى الله عنه

۱۰۴۰۴..... فرمایا کہ "کسی کو اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کرواسکتا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و رحمت میں ڈھانپ لیں، لہٰذا سیدھے ہوجاؤ اور قریب ہوجاؤ، اور تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، محسن تو اس لئے کہ شاید اس کے اعمال بڑھ جائیں اور برے عمل کرنے والا اس لئے (موت کی تمنا) نہ کرے کہ شاید وہ توبہ کرلے"۔

بخارى، مسلم بروايت حضرت ابوهريرة رضى الله عنه

۱۰۴۰۵......فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنے عمل کے ذریعے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ بھی نہیں یارسول اللہ! فرمایا ہاں میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل ورحمت میں ڈھانپ لیں''۔

ابن قانع، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت شریک بن طارق

۱۰۴۰۶......فرمایا کہ ''ایسا کوئی نہیں جو اپنے عمل سے جنت میں داخل ہوجائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ بھی نہیں یارسول اللہ! فرمایا، میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت میں مجھے ڈھانپ لیں''۔ طبرانی بروایت حضرت اسلم بن شریک رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۷......فرمایا کہ ''اے اسد بن کُرز!! اپنے عمل کے سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا'' بلکہ اپنی رحمت سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ فرمایا کہ میں بھی نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے رحمت سے میری تلافی نہ فرمائی''۔

بخاری فی تاریخه، طبرانی، السنن، شیرازی فی الالقاب، سعید بن منصور بروایت حضرت اسد بن کرز القسری رضی اللہ عنه

۱۰۴۰۸......فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اس کا عمل جنت میں داخل کرے، پوچھا گیا، یارسول اللہ آپ بھی نہیں؟ فرمایا میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے''۔ طبرانی بروایت حضرت ابو موسی رضی اللہ عنه

۱۰۴۰۹......فرمایا کہ ''بے شک رب العزت ضرور اپنے بندے کی طرف ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں، دیکھتے ہیں اور باربار دیکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا یہ دیکھنا، اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے''۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۰۴۱۰......فرمایا کہ ''یقیناً اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے بندوں کی طرف تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں، پھر دیکھتے ہیں اور پھر دوبارہ دیکھتے ہیں، اور یہ دیکھنا اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے''۔ دیلمی عن ابی هدبه بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۰۴۱۱......فرمایا کہ ''' اللہ تعالیٰ ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ اھل زمین کو ملاحظہ فرماتے ہیں چنانچہ جو ایک مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ کی نظروں میں آجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا اور آخرت کی برائی دور فرمادیتے ہیں اور دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرمادیتے ہیں''۔

الحکیم بروایت حضرت علی بن الحسین رضی اللہ عنه

۱۰۴۱۲......فرمایا کہ ''جس سے اللہ تعالیٰ نے کسی عمل پر ثواب کا وعدہ فرمایا ہو تو اس وعدے کو تو اللہ تعالیٰ فوراً پورا کردے گا اور اگر کسی سے کسی عمل پر عتاب (سزا) کا وعدہ فرمایا ہو تو اس میں اس کو اختیار ہے''۔

متفق علیه، خرائطی فی مکارم الاخلاق اور ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

فائدہ:......یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے بے پایاں محبت اور رحمت کاملہ کا مظاہرہ ہے کہ جس عمل پر ثواب کا وعدہ ہے وہ تو پورا کردے گا اور جس عمل پر سزا کا وعدہ ہے اس میں اپنا اختیار استعمال کرے گا چاہے گا تو سزا دے گا ورنہ معاف کردے گا اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مختار ہے اور سب اس کے محتاج ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۴۱۳......فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کو حاضر فرمائیں گے اور اس سے دریافت فرمائیں گے کہ تو کیا پسند کرتا ہے کہ میں تجھے دو میں سے کسی چیز کے بدلے عمدہ بدلہ عطا فرماؤں، تیرے عمل کے بدلے؟ یا اپنی اس نعمت کے بدلے جو تیرے پاس تھی؟ وہ بندہ کہے گا، اے میرے رب! آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے بدلے لے لو، چنانچہ اس کی کوئی نیکی ایسی نہ رہے گی، جسے اس نعمت نے فارغ نہ کردیا ہو، تو وہ بندہ کہے گا، اے میرے رب! آپ کی نعمت اور رحمت کے بدلے اللہ تعالیٰ فرمائیں (ہاں) میری نعمت اور رحمت کے بدلے، پھر ایک نیک آدمی کو لایا جائے گا جو یہ سمجھتا ہوگا کہ اس نے کبھی برائی نہیں کی، اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے میرے دوستوں سے محبت رکھی؟ وہ شخص کہے گا، اے میرے رب! میں پرامن لوگوں میں سے تھا، اللہ تعالیٰ پھر پوچھیں گے کہ کیا تو نے میرے دشمنوں سے نفرت کی، تو وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب! میں اس بات کو پسند نہ کرتا تھا کہ میری کسی کے ساتھ بھی ناگواری وغیرہ ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم وہ شخص میری رحمت کا حق دار نہ ہوگا جس نے میرے اولیاء (دوستوں) سے دوستی نہ کی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ کی''۔ الحکیم طبرانی بروایت حضرت واثلة رضی اللہ عنه

۱۰۴۱۴.... فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کسی پر ایسا غضبناک نہیں ہوا جیسا اپنے اس بندے پر ہوا جس نے نافرمانی کی اور میری رحمت کے ہوتے ہوئے اپنے کو بڑا سمجھا، اگر میں جلدی سزا دینے والا ہوتا، یا جلد بازی میری شان ہوتی تو میں ان لوگوں کے ساتھ جلد بازی کا معاملہ کرتا جو میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں، اور اگر میں اس وجہ سے اپنے بندوں پر رحم نہ کرتا کہ وہ میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا اور ان کے ڈر کے بدلے ان کو ثواب اور امن عطا فرماتا"۔ دیلمی عن المنتخب

لطف...... تکملہ

۱۰۴۱۵ فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کو چار باتوں کے ساتھ فضیلت دی، میں نے دانے پر کیڑا مسلط کر دیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو بادشاہ (گندم وغیرہ کے) دانوں کو سونے اور چاندی کی طرح ذخیرہ کرنے لگتے۔

اور میں نے جسم میں بدبو پیدا کر دی، اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی قریبی دوست اپنے قریبی دوست کو کبھی دفن نہ کرتا، اور میں نے نسل کو غم پر مسلط کر دیا، اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل ختم ہو جاتی اور میں نے مدت مقرر کر دی اور خواہش و آرزو کو طویل کر دیا، اگر یہ نہ ہوتا تو دنیا ویران ہو جاتی، اور کوئی کام کاج والا اپنے کام کاج میں کمزوری کا مظاہرہ نہ کرتا"۔ خطیب بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۶.... فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں سے اپنے بندوں کو فضیلت دی۔ میں نے دانے پر کیڑے کو مسلط کر دیا، اگر ایسا نہ ہوتا تو بادشاہ اس (دانے وغیرہ) کو بھی سونے چاندی کی طرح خزانوں میں رکھنے لگتے۔ (اور میں نے جسم میں بدبو پیدا کر دی) اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی شخص اپنے قریبی کو کبھی دفن نہ کرتا اور میں نے غم کو ختم کر دیا اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل (انسانی) ختم ہو جاتی"۔

دیلمی بروایت حضرت زیدبن ارقم رضی اللہ عنہ

حرف تاء...... کتاب التوبہ

افعال توبہ کے بیان میں...... اس کی فضیلت اور احکام کے بیان میں

۱۰۴۱۷.... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ" کوئی ایسا بندہ نہیں جس نے گناہ کیا پھر کھڑا ہوا اور وضو کیا بہترین وضو، پھر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ضروری قرار دے لیا کہ اس کو ضرور معاف فرمائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے کوئی برائی کی، یا خود پر کوئی ظلم کیا پھر اللہ سے معافی مانگ لی تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا اور مہربان پائے گا"۔

سورۃ النساء آیت ۱۱۱. ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت

۱۰۴۱۸.... ابن السمعانی اپنی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی وفات کے تین دن بعد ایک اعرابی آیا اور جناب رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک سے چمٹ گیا اور اپنے سر میں مٹی ڈالنے لگا اور کہنے لگا، یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تو ہم نے آپ کا فرمان سنا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے بیان فرمایا اور ہم نے آپ سے بیان کیا، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائی تھیں ان میں یہ بھی ہے کہ" اگر وہ اپنی جان پر ظلم کرنے کے بعد آپ کے پاس آئیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور اللہ کا رسول بھی ان

کے لئے اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول کرنے والا اور بہت مہربان رحم کرنے والا پائیں گے"۔(سورۃ النساء آیت ۶۴)"اور میں نے تو اپنی جان پر ظلم کرلیا ہے اور آپ کے پاس اس لئے آیا تھا کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں گے، تو قبر کے اندر سے پکار کر کہا گیا کہ تجھے معاف کردیا گیا"۔

۱۰۴۱۹..... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے توبۃ النصوح کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبۃ النصوح یہ ہے کہ کوئی شخص برے کام سے توبہ کرے اور دوبارہ وہ کام کبھی نہ کرے"۔

مصنف عبدالرزاق، فریابی، سعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، ھنادبن منیع، مسند عبدبن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک حاکم، بیھقی فی شعب الایمان اور لکائی فی السنۃ

۱۰۴۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو یہ دل نرم کرنے کے لئے سب سے بہترین چیز ہے"۔ابن المبارک، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد، ھناد، مستدرک حاکم، حلیہ ابی نعیم

۱۰۴۲۱.....ابواسحٰق السبیعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے امیرالمؤمنین! میں نے قتل کیا ہے کیا میں توبہ کرسکتا ہوں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ:......حم! اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے اور جاننے والا ہے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے"۔پھر فرمایا کہ عمل کرو اور مایوس مت ہو"۔متفق علیہ، ابو عبداللہ الحسن بن یحی عن عباس القطان

۱۰۴۲۲.....ابواسحٰق السبیعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا اے امیرالمؤمنین! میں نے قتل کیا ہے کیا میں توبہ کرسکتا ہوں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اس آیت کی تلاوت فرمائی ترجمہ"حم، اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے اور جاننے والا ہے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے"۔سورۃ غافر ۱۔۳

پھر فرمایا کہ عمل کرو مایوس مت ہو۔عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور اللالکائی

۱۰۴۲۳..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول ﷺ سے توبۃ النصوح کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھ سے جب گناہ ہو جائے تو تو اس پر نادم ہو اور اپنی اس ندامت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے پھر تو وہ گناہ کبھی نہ کرے"۔ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیھقی فی شعب الایمان

۱۰۴۲۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ"گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرنے لگتے ہیں تو اسے کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی""کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔سورہ البقرۃ آیت ۲۲۲

کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس کی علامت کیا ہے؟ فرمایا ندامت"۔ابن النجار

فائدہ:......گناہوں سے نقصان نہ پہنچنے سے مراد یہ ہے کہ اول تو اس سے گناہ سرزد ہی نہ ہوں گے اور اگر ہو بھی گئے تو اللہ تعالیٰ اس کو فوراً ہی ان پر تنبیہ فرمادیں گے اور توبہ کی توفیق عطا فرمائیں گے اور ظاہر ہے توبہ کے بعد گناہ معاف ہو جائیں گے"۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۴۲۵..... حضرت خالد بن عزۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے کوئی گناہ کیا ہو؟ فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادیں گے، پھر چوتھی مرتبہ اس نے پوچھا کہ اگر اس نے ایسا کرلیا اور پھر گناہ کیا تو؟ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادیں گے اور توبہ کرنے سے نہ تھکے یہاں تک کہ شیطان بری طرح تھک جائے"۔ھناد

۱۰۴۲۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو گناہ کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں"۔ھناد

۱۰۴۲۷..... حضرت زر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کی سمت میں ایک دروازہ

کھلا ہوا ہے،اس کی چوڑائی ستر یا چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے،اس کو بند نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہاں سے سورج نکل آئے"۔
سنن سعید بن منصور

۱۰۴۲۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اے گناہ کرنے والے! تو اپنے انجام کی برائی سے خود کو محفوظ نہ سمجھ،اور جب تو کوئی گناہ کرلے تو اس کے بعد اس سے بڑا گناہ نہ کر،اور گناہ کرتے ہوئے اپنے دائیں بائیں کے فرشتوں سے حیا میں کمی کرنا تیرے اس گناہ سے بڑا ہے جو تو نے کیا ہے اور تیرا اس حال میں ہنسنا کہ تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ کیا کرنے والے ہیں تیرے گناہ سے بھی بڑی چیز ہے، اور گناہ کرنے کے بعد اس گناہ پر تیرا خوش ہونا تیرے اس گناہ سے بڑی چیز ہے،اور تیرا کسی گناہ کے چھوٹنے پر غم زدہ ہوجانا تیرے گناہ کر لینے سے زیادہ بڑا گناہ ہے،اور گناہ کی حالت میں اس گناہ سے بڑا گناہ ہے جس میں تو مبتلا ہے کیونکہ (تو ہوا سے تو ڈرا لیکن) تیرا دل اس بات سے نہیں گھبرایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہے ہیں"۔ابن عساکر

سو قتل کے بعد توبہ

۱۰۴۳۰...... حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی گناہ کو بڑا نہیں سمجھتے بلکہ معاف کردیتے ہیں،تم سے پہلے والی امتوں میں ایک شخص تھا جس نے اٹھانوے قتل کئے تھے،چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے اٹھانوے قتل کئے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ راہب نے کہا،تو نے تو حد ہی کردی،چنانچہ وہ شخص کھڑا ہوا اور اس راہب کو بھی قتل کردیا،پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ اس راہب نے کہا کہ تو نے تو حد ہی کردی،چنانچہ اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کردیا پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ میں نے سو قتل کیے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ اس راہب نے کہا کہ تو تو حد سے تجاوز کرگیا،مجھے معلوم نہیں،لیکن یہاں دو علاقے ہیں ایک کا نام نصرۃ ہے اور دوسرے کا نام کفرۃ،نصرۃ والے تو اہل جنت والے اعمال کرتے ہیں ان کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی (گناہ گار) نہیں رہ سکتا اور کفرۃ والے دوزخیوں والے اعمال میں مبتلا ہیں ان کے ساتھ بھی کوئی (نیکوکار) نہیں رہ سکتا،تو تم نصرہ کی طرف چلے جاؤ،سو اگر تم ان کے ساتھ رہنے لگے اور انہی جیسے اعمال کرنے لگے تب تو تمہاری توبہ میں کوئی شک نہیں چنانچہ وہ نصرۃ والے علاقے کے ارادے سے روانہ ہوا،یہاں تک کہ جب وہ دونوں علاقوں کے درمیان پہنچا تو اس کی موت آگئی،فرشتوں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں علاقوں کو دیکھو،جس علاقے کے زیادہ قریب تھا اس کی طرف کا معاملہ کرو،چنانچہ انہوں نے اس کو نصرۃ سے انگلی کے ایک پورے کے برابر زیادہ قریب پایا اور اس کو انہی میں شامل سمجھا گیا۔طبرانی

فائدہ:...... یعنی اس کی توبہ کرلی گئی،واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۴۳۰...... حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ مومن کے کتنے پردے ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ گنتی اور شمار سے زیادہ لیکن جب مومن کوئی خطا کرتا ہے تو ان میں سے ایک پردہ پھٹ جاتا ہے،سو اگر وہ توبہ کرلے تو نہ صرف یہ کہ وہ پردہ ٹھیک ہوجاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ نو مزید پردوں کا اضافہ کردیا جاتا ہے،اور اگر توبہ نہ کرے تو ایک ہی پردہ پھٹتا ہے،یہاں تک کہ جب اس پر کوئی پردہ باقی نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ جن فرشتوں کو چاہتے ہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے پروں سے اسے ڈھانپ لو،چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اس کے تمام پردے واپس آجاتے ہیں اور اگر (پھر بھی) توبہ نہ کرے تو فرشتے اس کو دیکھ کر تعجب کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کو رکھو فرشتے اس کو بچائے رکھتے ہیں حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ ظاہر نہیں ہونے دیتے ہیں"۔ابن ابی الدنیا فی التوبہ

۱۰۴۳۱...... حضرت ابوزمعۃ البلوی سے مروی ہے فرمایا کہ "بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے قتل کیے،پھر ایک راہب کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ اس راہب نے کہا نہیں،تو اس شخص نے اس راہب کو بھی

قتل کر دیا پھر ایک اور راہب کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے اٹھانوے قتل کئے ہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں توبہ کر سکتا ہوں؟ اس راہب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا پھر ایک تیسرے راہب کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے ننانوے قتل کئے ہیں ان میں سے دو راہبوں کا قتل بھی شامل ہے، تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ اس راہب نے کہا کہ تو نے بہت برا کام کیا، اگر میں کہوں کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم نہیں ہیں تو یہ جھوٹ ہوگا لہٰذا تو توبہ کر لے، اس شخص نے کہا کہ تیری اس بات کے بعد تو میں تیرا ساتھ نہ چھوڑوں گا چنانچہ وہ شخص اس شرط پر راہب کے ساتھ رہنے لگا کہ کبھی اس کی نافرمانی نہ کرے گا چنانچہ وہ اس کے ساتھ رہنے لگا اور اس کی خدمت کرنے لگا، ایک دن ایک شخص مر گیا لوگوں میں اس کی برائی کی جاتی تھی چنانچہ جب وہ دفن کر دیا گیا تو وہ شخص جو راہب کے پاس رہتا تھا مرنے والے کی قبر پر بیٹھ گیا اور بہت شدت سے رونے لگا، انہی دنوں ایک اور شخص کا بھی انتقال ہو گیا، لوگ اس کی اچھائی اور نیکیوں کی تعریف کیا کرتے تھے اس شخص کے دفن ہونے کے بعد راہب کے ساتھ رہنے والا (قاتل) مرنے والے کی قبر پر بیٹھا اور بے انتہا ہنسنے لگا، مرنے والے کے ساتھیوں کو یہ بات ناگوار گزری لہٰذا وہ لوگ جمع ہو کر راہب کے پاس گئے اور کہا کہ یہ شخص تمہارے پاس کیسے رہ رہا ہے جبکہ پہلے اس نے اتنے قتل کئے ہیں اور اب جو کچھ کر رہا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو، یہ بات راہب اور دیگر لوگوں کے دل میں بیٹھ گئی، چنانچہ ایک مرتبہ وہ لوگ اس (قاتل) شخص کے پاس آئے وہ راہب بھی ان کے ساتھ تھا، اس راہب نے اس شخص کے ساتھ بات کی تو اس شخص نے پوچھا کہ اب تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ اس نے کہا کہ تو جا اور تنور دہکا، اس شخص نے ایسا ہی کیا اور آ کر راہب کو بتایا، راہب نے کہا کہ تو اس تنور میں کود جا، راہب اس سے کھیل کر رہا تھا چنانچہ وہ چلا گیا اور تنور میں کود گیا، پھر راہب کو ہوش آیا اور کہنے لگا کہ مجھے لگتا ہے کہ اس شخص نے میرے کہنے کی وجہ سے تنور میں چھلانگ نہ لگادی ہو، لہٰذا فوراً اس کی طرف روانہ ہوا دیکھا تو وہ زندہ تھا اور پسینے میں شرابور تھا چنانچہ راہب نے اس کا ہاتھ پکڑا اور تنور سے نکالا اور کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ تو میری خدمت کرے بلکہ مجھے تیری خدمت کرنی چاہیے، مجھے بتاؤ کہ پہلا شخص جب مرا تھا تو کیوں رویا تھا اور دوسرے کی وفات پر کیوں خوش ہوا تھا، تو وہ شخص کہنے لگا کہ بات یہ ہے کہ جب پہلا شخص مرا تھا اور اس کی تدفین ہو گئی تو میں نے اسے عذاب میں مبتلا دیکھا تو مجھے اپنے گناہ یاد آ گئے لہٰذا میں رویا، اور جب دوسرے شخص کی تدفین ہوئی تو میں نے اس کو بھلائی اور نعمتوں میں خوش دیکھا تو میں بھی ہنسنے لگا، اس کے بعد وہ شخص بنی اسرائیل کے بڑے لوگوں میں سے ہو گیا''۔ (طبرانی)

شرک کے علاوہ ہر گناہ معاف ہے

۱۰۴۳۲..... کرب سے مروی ہے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں اور وہ جناب رسول اکرم ﷺ سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے مانگتا رہے گا اور میری طرف رجوع کرتا رہے گا تو میں تیرے گناہ معاف کرتا رہوں گا اگر تو مجھ سے اس زمین کی مقدار بھر گناہوں کے ساتھ ملے گا تو میں تجھ سے زمین کی مقدار بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا، اور اگر تو نے اتنی خطائیں کیں کہ وہ آسمان کے کناروں تک جا پہنچیں مگر شرک نہ کیا تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں'' ۔نسائی

فائدہ:...... یہ حدیث قدسی ہے۔ (مترجم)

۱۰۴۳۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا کہ یہ کن لوگوں کی جماعت ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ مجنون لوگ ہیں، فرمایا مجنون نہیں بلکہ مصاب کہو، کیونکہ مجنون تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ڈٹا رہے''۔

۱۰۴۳۴..... یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے فرمایا کرتے تھے کہ بندوں کی عظمت و بھلائی کی اس سے بڑی کوئی علامت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہیں اور بندوں کی (اپنی) توہین اور بے عزتی کی اس سے بڑی علامت بھی کوئی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں، اور تیرے لئے دشمن کی طرف سے یہ چیز کافی ہے کہ تو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مشغول دیکھے اور تیرے لئے تیرے دوست کی طرف سے یہ چیز

کافی ہے کہ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول دیکھے"۔ابن ابی الدنیا التوبہ

۱۰۴۳۵..... حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ بے شک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے گناہ کو چھوٹا سمجھے"۔

۱۰۴۳۶..... حضرت حسن (بصری) سے مروی ہے کہ فرمایا مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جو کچھ صادر ہوا، اس سے پہلے ان کا مقررہ وقت ان کی نگاہوں کے سامنے تھا اور خواہشات پیچھے، اور جب ان سے وہ سرزد ہو گیا جو ہونا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو نگاہوں کے سامنے کر دیا اور وقت مقررہ کو پیچھے چنانچہ اب مرنے تک بنی آدم خواہشات ہی میں رہتا ہے"

۱۰۴۳۷..... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ حضرت حبیب بن الحارث رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہوں، فرمایا کہ اے حبیب! اللہ سے توبہ کرو، عرض کیا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتا ہوں لیکن پھر گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا جب بھی گناہ ہو جائے توبہ کر لیا کرو، عرض کیا، یا رسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے حبیب بن حارث! اللہ تعالیٰ کی معافی تیرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے"۔ابو نعیم

۱۰۴۳۸..... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حبیب رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہوں، فرمایا، اللہ سے توبہ کر لو اے حبیب! عرض کیا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتا ہوں پھر گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا جب بھی گناہ ہو تو توبہ کر لو، عرض کیا، یا رسول اللہ! اس طرح میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں گے، فرمایا، اللہ کی معافی تیرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے اے حبیب بن حارث"۔دیلمی

موت سے ایک دن پہلے بھی توبہ قبول ہے

۱۰۴۳۹..... عبدالرحمٰن بن السلمانی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا وہ فرمارہے تھے کہ جس شخص نے اپنی موت سے ایک دن پہلے بھی توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیں گے، چنانچہ میں نے یہ روایت جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک اور صحابی کو سنائی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ، کیا تو نے یہ سنا ہے، میں نے جواباً عرض کیا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا کہ تو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنی موت سے صرف اتنی دیر پہلے توبہ کر لی جتنا چاشت کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے، فرماتے ہیں کہ یہ روایت میں نے ایک اور صحابی کو سنائی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے یہ سنا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا کہ تو میں گواہی دیتا ہے کہ بے شک میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں"۔

مسند احمد، ابن زنجویہ

۱۰۴۴۰..... حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی سے گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا کہ لکھ لیا جاتا ہے پھر عرض کیا کہ پھر وہ معافی مانگ لیتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتے ہیں اور اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں، پھر عرض کیا، کہ اس سے دوبارہ گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا لکھ لیا جاتا ہے پھر عرض کیا کہ وہ پھر معافی مانگ لیتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتے ہیں اور اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک توبہ قبول کرتے رہتے ہیں جب تک تم نہ تھک جاؤ"۔طبرانی، مستدرک حاکم

فائدہ:..... تھکنے سے مراد یہ ہے کہ انسان سے توبہ ممکن ہے کہ وہ بار بار گناہ کرنے اور توبہ کرنے سے تنگ آجائے اور تھک ہار کر مایوس ہو بیٹھے اور یہ سوچنے لگے کہ آخر کب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کریں گے" اور اسی خیال سے آئندہ توبہ نہ کرے، جبکہ اللہ تعالیٰ تو تھکاوٹ وغیرہ عیوب

سے پاک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو معاف کرنے سے نہیں تھکتے، ہاں البتہ جب کوئی توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہیں فرماتے، کیونکہ جب تک توبہ ہی نہیں تو قبولیت کیسی، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ جو توبہ نہ کرے گا اس کی مغفرت نہیں، نہیں بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمادیں گے انشاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۴۴۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں بنو حارثہ میں سے ایک شخص حضرت حرملۃ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سامنے تشریف فرما ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! ایمان تو یہاں ہے (اور ہاتھ سے زبان کی طرف اشارہ کیا) اور نفاق یہاں ہے (اور ہاتھ سینے پر رکھا) اور اللہ کا ذکر بہت ہی کم کرتا ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا حضرت حرملۃ رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دھرائی، تو آپ ﷺ نے حضرت حرملۃ رضی اللہ عنہ کی زبان کا کنارہ پکڑ لیا اور یوں دعا کی کہ اے اللہ! اس کی زبان کو سچا اور دل کو شکر کرنے والا بنادیجئے، اس کو میری اور مجھ سے محبت کرنے والے کی محبت عطا فرمادیجئے اور اس کا معاملہ بھلائی کی طرف فرمادیجئے حضرت حرملۃ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے اور منافق بھائی بھی ہیں جن کا میں سردار تھا کیا میں ان کو بھی یاد دعا بتادوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، جو ہمارے پاس آیا، جیسے تم آئے، تو ہم اس کے لئے معافی مانگیں گے جیسے تیرے لئے معافی مانگی اور جس نے اس پر اصرار کیا تو اس کے لئے اللہ ہی بہتر ہے"۔ ابو نعیم

فصل......توبہ کے متعلقات کے بارے میں

۱۰۴۴۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیرے لئے ضروری ہے کہ تو جوانی کی عیش وعشرت سے بچے"۔

مصنف عبدالرزاق مستدرک حاکم

۱۰۴۴۳...... ابوسلمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب مکہ معظّمہ تشریف لائے تو ان گھروں میں نہیں ٹھہرے جہاں سے انہوں نے ہجرت فرمائی تھی"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۴۴۴...... ابوظبیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے والا جب تک جاگ نہ جائے اس کے اعمال نہیں لکھے جاتے (یہ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا"۔ مصنف عبدالرزاق

۱۰۴۴۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین وآسمان کے ملکوت دکھائے گئے تو آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو نافرمانی میں مصروف تھا، آپ علیہ السلام نے اس کے لئے بددعا فرمائی تو وہ ہلاک ہوگیا، ایک اور نافرمان پر نظر پڑی تو آپ علیہ السلام اس کے لئے بھی بددعا کرنے والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے ابراہیم! آپ ایسے شخص ہیں جن کی دعا قبول کی جاتی ہے لہٰذا میرے بندوں کے لئے بددعا نہ کریں، کیونکہ ان کے میرے ساتھ تین طرح کے معاملات ہیں، یا تو وہ توبہ کرلیں گے تو میں توبہ قبول کروں گا، یا میں ان کی پشت سے ایسے لوگ پیدا کردوں گا جو زمین کو میری تسبیح سے بھردیں گے، یا میں ان کو اپنے دربار میں حاضر کروں گا چاہوں گا تو معاف کردوں گا اور چاہوں گا تو سزا دوں گا۔ ابن مردویہ

۱۰۴۴۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو ہر روز کچھ لے کر اترتے ہیں اور اس میں حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں کے اعمال لکھتے ہیں"۔ ابن جریر

گناہ چھوڑ کر نیکیاں اختیار کرو

۱۰۴۴۷...... حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر میں پھر رہے تھے اور یہ فرمارہے تھے کہ سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنے کپڑوں کو سفید رکھتے ہیں لیکن اپنے دین کو میلا کرنے والے ہیں، سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو آج اپنے نفس کا احترام کرتے ہیں اور وہی کل ان کو ذلیل

کرنے والا ہوگا، سوجلدی سے آگے بڑھو اور پرانے پرانے گناہوں کے بدلے نئی نئی نیکیاں کرو، لہٰذا اگر تم میں سے کوئی اتنی برائیاں کرے کہ زمین وآسمان کا درمیانی فاصلہ بھردے اور پھر ایک نیکی کرے تو وہ ایک نیکی ان سب برائیوں کے اوپر چڑھ جائے گی اور زبردستی ان سب کو دبادے گی۔

یعقوب بن سلیمان

۱۰۴۴۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ ہم سے گناہ ہوجاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے گناہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتے اور پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیتے۔

۱۰۴۴۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی گزرا جو مجنون تھا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص مجنون ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو (بلکہ) مجنون تو وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی پر ڈٹا رہے، یہ شخص تو بالکل ٹھیک ہے''۔ ابن النجار

۱۰۴۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نافرمانی کا بدلہ یہ ہے کہ عبادت میں سستی پیدا ہوجاتی ہے، معیشت تنگ ہوجاتی ہے، اور لذت میں نقص پیدا ہوجاتا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ یہ لذت میں نقص کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ وہ حلال مزا تو حاصل کرہی نہیں سکتا اور جب مزا آتا بھی ہے تو ادھورا رہ جاتا ہے''۔ ابن ابی الدنیا فی التوبه

۱۰۴۵۱..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم گناہ اور خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ اور خطائیں کرے گی اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو معاف فرمادیں گے۔ بخاری فی تاریخه

۱۰۴۵۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی دنیا کے لئے، ایک گھڑی آخرت کے لئے اور ان کے درمیان، اللہ تعالیٰ ہماری مغفرت فرمائے''۔

۱۰۴۵۳..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے جبرئیل! میرے مومن بندے کے دل سے وہ حلاوت اور لذت ختم کردے جو وہ پاتا تھا، سو مومن بندہ غم زدہ ہوجاتا ہے اور اس چیز کا طلب گار بن جاتا ہے جو اس کے نفس میں تھا تو اس پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے کہ اس سے پہلے ایسی کبھی نازل نہ ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ اے جبرئیل! میرے بندے کے دل سے جو چیز تو نے مٹائی تھی وہ واپس کردے کیونکہ میں نے اسے آزمایا ہے اور صبر کرنے والا پایا ہے اور عن قریب میں اپنے پاس سے اس کو اور زیادہ دوں گا، اور اگر بندہ جھوٹا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ ہی اس کا خیال رکھتا ہے اور نہ پروا کرتا ہے''۔

۱۰۴۵۴..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ گزر چکے ہیں ان میں ایک شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت اور اولاد سے نوازا تھا، سو جب اس کی موت کا وقت آپہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کہ تمہارا باپ تمہارے لئے کیسا ثابت ہوا؟ انہوں نے کہا کہ بہترین ثابت ہوا، وہ شخص پھر بولا کہ کوئی شک نہیں کہ میں نے کبھی اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی اور وہ اب مجھے عذاب دے گا، لہٰذا جب میں مرجاؤں تو مجھے جلادینا پھر اچھی طرح پیسنا اور پھر مجھے آندھی والی تیز ہوا میں اڑادینا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کن، وہ دوبارہ جیتا جاگتا انسان بن گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا، اس نے جواب دیا کہ آپ کے خوف نے، سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کردیا''۔ ابن حبان

۱۰۴۵۵..... ''ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ سالم نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ میرے تمام امتیوں کو معاف کردیا جائے گا علاوہ ان کے جو اعلانیہ گناہ کرتے ہیں، اور اعلانیہ گناہ کرنے میں سے یہ ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر صبح ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کی پردہ داری کی ہو، اور وہ کہے اے فلاں میں نے رات ایسی ایسی حرکت کی جبکہ رات اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی، سو وہ رات اس طرح گزارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے تو اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن وہ اس پردے کو ہٹا دیتا ہے، اور ان کا یہ خیال تھا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جب ہو جائے گا وہ جو عنقریب ہونے والا ہے تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کسی کے مقررہ وقت کو جلدی نہیں لاتے اور جو لوگ کوئی کام کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی کوئی کام کرنا چاہتا ہے، جو وہ چاہتا ہے، خواہ لوگ اس کو ناپسند ہی کیوں نہ کریں جس چیز کو اللہ تعالیٰ قریب کردے اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ دور کردے اس کو قریب کرنے والا کوئی نہیں اور کوئی کام اللہ کے حکم کے بغیر ہوتا ہی نہیں، اور وہ سوتے وقت اور نمازوں کے بعد چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ کہنے کا حکم دیا کرتے تھے اور یہ کل سو مرتبہ ہو جائے گا، اور سالم کا خیال تھا کہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔

۱۰۴۵۶...... حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ مجھے اپنے دل میں غم کا احساس ہوتا ہے حالانکہ میں اس کی وجہ نہیں جانتا اور میرا دل تنگ ہو گیا ہے، تو محمد بن الحنفیہ نے فرمایا کہ ایسا غم جس کی وجہ تمہیں معلوم نہ ہو یہ اس گناہ کی سزا ہے جو تم نے نہیں کیا، اس شخص نے پوچھا کہ کیا مطلب، انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دل کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے لیکن اعضاء وجوارح اس کا ساتھ نہیں دیتے، تو اس کی سزا غم سے دی جاتی ہے اعضاء وجوارح کو اس کی سزا نہیں دی جاتی۔

فصل ...... اللہ کی رحمت کے وسیع ہونے کے بارے میں

۱۰۴۵۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ قیدی لائے گئے تو اچانک قیدیوں میں سے ایک عورت تیزی سے آگے بڑھی، اسے قیدیوں میں اپنا بچہ ملا تھا، اس عورت نے اپنے بچے کو پکڑا اور پیٹ سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی، تو آپ ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینکے گی؟ ہم نے جواباً عرض کیا نہیں اگر یہ اس بات پر قادر ہو کہ اپنے بچے کو آگ میں نہ پھینکے، تو آپ نے فرمایا کہ جتنا رحم اس عورت کو اپنے بچے پر آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

بخاری، مسلم، ابوعوانة، حلیه ابی نعیم

۱۰۴۵۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں کہ تمام انسانوں کو جنت میں داخل کریں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! آپ نے سچ کہا۔ ابن حبان

۱۰۴۵۹...... حضرت اسد بن کرز القسری البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اے اسد بن کرز، تو کسی بھی عمل کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ صرف اللہ کی رحمت سے، میں نے عرض کیا آپ بھی نہیں یارسول اللہ؟ فرمایا، میں بھی نہیں البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری تلافی فرمادیں یا مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لیں۔

بخاری فی تاریخه، ابن السکن، شیرازی فی الألقاب، طبرانی، ابونعیم، سنن سعید بن منصور

۱۰۴۶۰...... فرمایا کہ "جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو تخلیق فرمایا ہے اسی دن سو رحمتیں بھی تخلیق فرمائی ہیں، ہر رحمت اتنی بڑی ہے کہ زمین وآسمان کے درمیان سما جائے، سو ان میں سے ایک رحمت زمین پر اتاری، لہٰذا اسی وجہ سے مخلوق آپس میں رحم کا معاملہ کرتی ہے، اسی وجہ سے ماں بچے پر مہربان ہوتی ہے، اسی سے پرندے اور درندے پانی وغیرہ پیتے ہیں اور اسی سے مخلوقات زندہ رہتی ہیں، اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو مخلوق سے واپس لیں گے اور یہ رحمت صرف انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں رہ جائے گی اور اس میں باقی ننانوے رحمتوں کا اضافہ فرمادیں گے، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی "اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے جسے عن قریب ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو تقوٰی اختیار کرتے ہیں"۔ سورۃ الاعراف ۱۵۶ خطیب فی المتفق والمفترق، ابن مردویه عن سلیمان موقوفاً

حرف تاء

اس میں ایک کتاب ہے۔

کتاب التفلیس ...... مفلس ہوجانے کا بیان

اس میں ایک ہی باب ہے۔

قرض دار کے بارے میں

۱۰۴۶۱.....فرمایا.....جو شخص مرجائے یا مقروض ہوجائے تو سامان کا مالک زیادہ حق دار ہے اپنے سامان کا جب اس کو پائے۔

ابن ماجہ، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۲.....فرمایا "کوئی شخص مرجائے اور اس کے پاس کسی اور شخص کا مال بعینہ موجود ہو تو چاہے دینے والا اس سے مانگ چکا ہو یا نہ مانگا ہو ہر حال میں وہ تمام قرضداروں کا شریک ہوگا"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرۃ

۱۰۴۶۳.....فرمایا "جو کوئی آدمی اپنے سامان کو بیچے اور اس آدمی کے مفلس ہونے کے بعد اسی سامان کو اس آدمی کے پاس پالے اور اس کی قیمت میں سے کچھ کرنا ممکن نہ ہو تو وہ سامان اسکا ہے اور اگر اس سامان کی قیمت میں سے کچھ پر قبضہ کرنا ممکن ہو تو وہ سامان قرض خواہوں کے درمیان برابر ہوگا۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۴.....فرمایا "جو کوئی شخص اپنے سامان کو بیچے پس مفلس ہوگیا وہ جس کو اس نے اپنا سامان بیچا اور بیچنے والے نے ابھی تک اس سامان کی قیمت نہیں لی تو اگر وہ اپنا سامان اس کے پاس موجود پائے تو وہ اس کے لینے کا سب سے زیادہ حقدار ہے، لیکن خریدنے والا اگر مرجائے تو اس صورتحال میں یہ شخص بھی دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا۔ مالک، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ھشام مرسلاً

کوئی شخص مفلس ہوجائے اور دوسرا شخص اپنا مال اس کے پاس بعینہ موجود پائے تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۶.....جو شخص اپنا سامان بعینہ ایسے شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کے لینے کا حقدار ہے۔

متفق علیہ ابوداؤد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۷.....کوئی شخص مفلس ہوجائے یا مرجائے اور دوسرا شخص اپنا مال اس کے پاس بعینہ پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

ابوداؤد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ للہ

۱۰۴۶۸.....جب کوئی شخص مفلس ہوجائے تو جو شخص اس کے پاس اپنی بیچی ہوئی چیز کو بعینہ پائے تو وہ دوسرے قرضداروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۹.....جو شخص اپنا سامان بیچے اور اب تک اس نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی نہ لیا ہو تو وہ سامان اس کا ہوجائے گا اور اگر کچھ بھی قیمت لے لی ہو تو وہ دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا۔ الخطیب بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۰.....جو شخص اپنا سامان کسی ایسے آدمی کے ہاتھ بیچے جس نے اس کو قیمت ادا نہ کی ہو اور پھر مفلس ہوجائے تو بیچنے والا اگر اپنا سامان بعینہ اس کے پاس موجود پائے تو وہ اس کو لے لے۔ مصنف عبدالرزاق بروایت ابن ابی ملکیۃ

۱۰۴۷۱.....جو شخص مفلس ہوجائے اور دوسرا شخص اپنا سامان اس کے پاس بعینہ پائے تو دوسرے قرضداروں کے بجائے وہ خود اسکو لے لے۔

مصنف عبدالرزاق بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۲...... جو شخص اپنا سامان کسی کو بیچے پھر خرید نے والا مفلس ہو جائے تو بیچنے والا اپنا سامان بعینہ اسکے پاس پائے تو وہ اس کو لے لے اگر اس نے اس کی قیمت اب تک نہ لی ہو اور اگر اس کی کچھ بھی قیمت لے چکا ہو تو وہ اور دوسرے قرضدار اس چیز کے برابر مستحق ہوں گے۔

مصنف عبدالرزاق ابن ماجه، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت ابوهریرہ رضی الله عنه

۱۰۴۷۳...... کوئی شخص مر گیا اور اس کے پاس کسی شخص کا مال بعینہ موجود ہو تو یہ شخص دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا چاہے وہ پہلے اس قرض کا تقاضا کر چکا ہو یا نہ کر چکا ہو۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۷۴...... جو شخص اپنا مال کسی ایسے شخص کے پاس بعینہ موجود پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

محمد بن یحییٰ ذہلی فرماتے ہیں یہ حکم مفلس شخص کے بارے میں ہے اور اس سے پہلی حدیث چوری کے مال کے بارے میں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۷۵...... جو شخص اپنا مال بعینہ کسی ایسے شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو، تو وہ دوسرے قرضداروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

سنن دار قطنی فی الافراد بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۴۷۶ آپ ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا: جتنا تم پاؤ وہ لے لو اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔

مسند احمد، وعبدبن حمید، ترمذی حسن صحیح، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، بروایت ابوسعید رضی الله عنه، مسند احمد وسمویه بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

کتاب الجہاد

اس میں چھ ابواب ہیں۔

پہلا باب ...... جہاد کی ترغیب کے بارے میں

۱۰۴۷۷...... فرمایا...... تم پر تمہارے امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے چاہے امیر نیک ہو یا فاجر اور اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو، اور تم پر نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے چاہے وہ نیک ہو یا برا، اور تم پر ہر مرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ واجب ہے چاہے وہ مرنے والا نیک ہو یا فاجر ہو اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو۔ ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۸...... فرمایا...... جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۹...... فرمایا...... بے شک جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ مسلم ترمذی، بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۰...... فرمایا...... اگر کسی شخص پر بیوی اور اولاد کی ذمہ داری نہیں تو اسے چاہیے جہاد میں لگ جائے۔

طبرانی، کبیر بروایت حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۱...... فرمایا" جب مومن کا دل اللہ کے راستے میں لرزتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے کھجور کے خوشے درختوں سے جھڑتے ہیں"۔

طبرانی کبیر حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۲...... "جو شخص ایک شام اللہ کے راستے میں لگا دے تو جس قدر غبار اس پر لگا ہے اس کے بقدر مشک اس کو قیامت کے دن ملے گی۔

ابن ماجہ والضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۳...... فرمایا" جو شخص اللہ کے راستے میں ایک تیر چلائے گویا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا"۔ ترمذی مستدرک حاکم بروایت ابو نجیح

۱۰۴۸۴...... فرمایا" جو شخص اللہ کے راستے میں دشمن پر ایک تیر چلائے اور اس کا تیر دشمن تک پہنچ جائے پھر چاہے اس کا تیر کام دکھائے یا نہ دکھائے اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے"۔ مسند احمد، نسائی ابن ماجہ، طبرانی کبیر، مستدرک حاکم بروایت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۵...... فرمایا" جو شخص اللہ کے راستے میں اپنی تلوار سونتے تو گویا اس نے اللہ سے بیعت کر لی"۔ ابن مردویہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۶...... فرمایا" اللہ کے راستے میں اگر کسی سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں"۔

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۷...... فرمایا" جو میرے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہو سکا ہو اس کو چاہیے کہ وہ سمندر میں جہاد کرے"۔ طبرانی اوسط بروایت واثلۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۸...... فرمایا" جو شخص کسی قیدی کو دشمن کے ہاتھوں سے چھڑوائے تو گویا کہ اس نے مجھے آزاد کیا"۔

طبرانی، صغیر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۹...... فرمایا کہ" جو شخص اللہ کے دین کو بلند کرنے کی خاطر لڑے وہ اللہ کے راستے میں نکلا ہوا ہے۔

مسند احمد، ھوئلاء الاربعۃ، متفق علیہ بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۰...... فرمایا" جو شخص اللہ کے راستے میں صرف اتنی دیر لڑے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ پر حرام فرما دیتے ہیں"۔ مسند احمد، بروایت حضرت عمرو ابن عبسۃ

۱۰۴۹۱...... فرمایا" جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس پر جہاد کا کسی قسم کا اثر نہ ہو تو وہ اس سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے دین میں کمی ہوگی"۔

ترمذی، ابو داؤد، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۲۔۔۔۔فرمایا ”جو شخص دشمن سے جہاد کرے اور ثابت قدم رہے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا فتح ہو جائے تو وہ شخص قبر میں آزمایا نہیں جائے گا“۔

طبرانی کبیر مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۳۔۔۔۔فرمایا ”جو شخص اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے پایا جائے اللہ پاک اس کو قبر کے فتنوں سے امن بخشیں گے“۔

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۴۔۔۔۔فرمایا ”تین لوگ اللہ کی جماعت میں سے ہیں، جہاد سے کامیاب لوٹنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔

نسائی، لابن حبان، مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۵۔۔۔۔فرمایا ”کافر اور اس کو قتل کرنے والا آگ میں کبھی جمع نہ ہوں گے“۔مسلم، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۶۔۔۔۔فرمایا ”مجھے مہربانی کرنے والا اور جہاد کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے مجھے تاجر یا کھیتی باڑی والا نہیں بنایا گیا، یادرکھو امت کے بدترین لوگ تاجر اور کھیتی باڑی کرنے والے ہیں مگر وہ شخص جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والا ہو“۔

حلیہ ابونعیم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۷۔۔۔۔فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے رحم کرنے والا اور جہاد کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھے تاجر اور زراعت والا بنا کر نہیں بھیجا ہے بے شک قیامت میں بدترین لوگ وہ ہوں گے جو تاجر اور کھیتی باڑی کرنے والے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والے ہوں۔

سنن دارقطنی فی الازار، حلیہ ابونعیم وابن عساکر

۱۰۴۹۸۔۔۔۔فرمایا ”کوئی گھر والے ایسے نہیں جن کے پاس صبح دو بیلوں کی جوڑی آتی ہو مگر یہ کہ وہ ذلیل ہوں گے“ (مراد کھیتی باڑی والے لوگ ہیں)۔طبرانی، کبیر بروایت حضرت ابوامامہ، رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۹۔۔۔۔فرمایا ”جب تم بیع عینہ کرنے لگو“۔ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۰۔۔۔۔فرمایا ”جب لوگ دینار اور درھم میں بخل کرنے لگیں، بیع عینہ کرنے لگیں اور جانوروں کے پیچھے مشغول ہو جائیں گے اور اللہ کے راستے میں جہاد کو چھوڑ بیٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسی ذلت ڈال دیں گے جس کو اس وقت تک نہیں ہٹائیں گے جب تک یہ لوگ اپنے دین کی طرف لوٹ نہ آئیں“۔مسند احمد، طبرانی کبیر، شعب الایمان، بیھقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۱۔۔۔۔فرمایا ”سب سے افضل صدقہ ایک خیمہ کا سایہ اللہ کے راستے میں مہیا کرنا یا ایک غلام کا اللہ کے راستے میں دینا جوان اونٹنی اللہ کے راستے میں دینا“۔مسند احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ،ترمذی بروایت حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۲۔۔۔۔فرمایا ”تم میں سے جو شخص اللہ کے راستے میں نکلنے والے کے پیچھے اس کے گھر اور مال کا بھلائی کے ساتھ خیال رکھے اس کو نکلنے والے کے اجر کے آدھے حصے جتنا ملے گا“۔مسلم، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۳۔۔۔۔فرمایا ”اللہ کو غبار آلود قدموں میں سے کوئی قدم اتنا محبوب نہیں جتنے وہ قدم جو جہاد کی صفیں سیدھی کرتے وقت غبار آلود ہوئے ہوں۔

سنن سعید بن منصور بروایت ابن سابط رضی اللہ عنہ، مرسلاً

۱۰۵۰۴۔۔۔۔فرمایا ”اللہ کے راستے میں ایک دن کا جہاد دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے، اور جنت میں تمہارے کوڑے کے رکھنے کی جتنی جگہ ہے وہ جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک شام یا ایک صبح لگا دینا اور دنیا میں جتنی چیزیں ہیں ان سب سے بہتر ہے“۔مسند احمد، بخاری، ترمذی، بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۵۔۔۔۔فرمایا ”اللہ کے راستے میں ایک دن سرحد کی حفاظت ایک مہینہ کے روزوں اور رات کی عبادت سے بہتر ہے اور اگر کوئی شخص سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مرگیا تو اس کے اعمال کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور اس کا رزق بھی جاری رہے گا اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا“۔

مسلم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۶۔۔۔۔فرمایا ”سرحد کی ایک دن کی حفاظت ایک مہینہ کے روزوں اور راتوں کی عبادت سے افضل ہے“۔ مسند احمد، بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۷...... فرمایا" اللہ کے راستے میں سرحد کی ایک دن کی حفاظت اس کے علاوہ دوسری جگہوں کی ہزار دن حفاظت کرنے سے بہتر ہے"۔

ترمذی، نسائی، مستدرك حاكم، بروایت حضرت عثمان رضی الله عنه

۱۰۵۰۸...... فرمایا ایک دن کی سرحد کی حفاظت زمانہ دراز تک روزے رکھنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے شہید جائے وہ بہت بڑے خوف سے امن پا جائے گا اور اسکا رزق اس تک پہنچایا جائے گا اور وہ جنت کی خوشبو پائے گا اور اس کے لئے قیامت تک حفاظت کرنے کا اجر لکھا جاتا رہے گا"۔طبرانی کبیر بروایت ابوالدرداء رضی الله عنه

۱۰۵۰۹...... فرمایا" اللہ کے راستے میں ایک دن کی سرحد کی حفاظت ایک مہینہ یا ایک سال کی عبادت یعنی اس کے روزے اور رات کے قیام جتنا ثواب رکھتی ہے اور جو اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتا ہوا اور وہ شہید ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں اور اس کے لئے اس حفاظت کا ثواب اس وقت تک لکھا جاتا رہے گا جب تک دنیا باقی رہے"۔

بروایت حضرت حارث رضی الله عنه حضرت عبادة رضی الله عنه

۱۰۵۱۰...... فرمایا" سرحد کی حفاظت چالیس دن تک ہے، جس نے چالیس دن تک حفاظت کی اور اس دوران نہ کچھ خرید وفروخت کی نہ کوئی گناہ کیا تو وہ اپنی خطاؤں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے کہ اپنی پیدائش کے دن تھا"۔طبرانی کبیر بروایت ابوا مامة رضی الله عنه

۱۰۵۱۱...... جب تمہاری جنگیں ختم ہو جائیں اور ارادے بڑھ جائیں اور غنیمت اتار لی جائیں تو تمہارا بہترین جہاد جہاد کی تیاری ہے۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی الله عنه

مال غنیمت بہترین مال ہے

۱۰۵۱۲...... فرمایا مسلمان کی بہترین کمائی اس کو اللہ کے راستے میں ملنے والا مال ہے۔شیرازی فی الالقاب بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۵۱۳...... سب سے بہترین جہاد کرنے والا وہ ہے جو ساتھیوں کی خدمت کرنے والا ہو اور وہ شخص جوان کے پاس دشمن کی خبر لائے اور اللہ کے نزدیک ان میں سب سے خاص مرتبہ والا روزہ دار ہے"۔طبرانی اوسط بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۵۱۴...... فرمایا" اللہ کے نزدیک سب سے مقرب عمل اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے اسکے برابر کوئی چیز نہیں ہوسکتی"۔

بخاری فی التاریخ بروایت حضرت فضالة بن عبید رضی الله عنه

۱۰۵۱۵...... فرمایا" جہاد کو لازم پکڑ لو صحت مند رہو گے اور مالدار ہو جاؤ گے"۔کامل ابن عدی بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۵۱۶...... فرمایا" اللہ نے اس امت کے لئے دنیا کا عذاب قتل ہونے میں رکھا ہے۔حلیه ابونعیم بروایت عبدالله بن یزیدالارضاعی رضی الله عنه

۱۰۵۱۷...... فرمایا" اس امت کو تلوار کے ذریعے سزا دی گئی ہے"۔طبرانی کبیر عن رجل

۱۰۵۱۸...... حضرت عقبۃ بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف سے خط فرمایا" اس امت کا دنیا کا عذاب انکے اپنے ہاتھوں میں رکھ دیا ہے"۔یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔

مستدرك حاكم بروایت حضرت عبدالله بن برید رضی الله عنه

۱۰۵۱۹...... فرمایا" اللہ نے اس امت کا عذاب اس کی دنیا میں رکھ دیا"۔طبرانی کبیر بروایت حضرت عبدالله بن یزید رضی الله عنه

۱۰۵۲۰...... فرمایا" میری امت کا عذاب اس کی دنیا میں ہے"۔مستدرك حاكم بروایت عبدالله بن یزید رضی الله عنه

۱۰۵۲۱...... فرمایا بے شک مومنین کے لئے سب سے بہتر عمل اللہ کے راستے میں جہاد ہے"۔طبرانی کبیر بروایت حضرت بلال رضی الله عنه

۱۰۵۲۲...... فرمایا" میری امت کی سیاحت اللہ کے راستے کا جہاد ہے"۔

ابوداؤد، مستدرك حاكم، شعب الایمان بیهقی بروایت ابی امامة رضی الله عنه

۱۰۵۲۳...... فرمایا" بے شک ہر امت کے لئے ایک سیاحت ہوتی ہے اور میری امت کی سیاحت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے اور بے شک ہر

امت کے لئے رھبانیت ہوتی ہے میری امت کی رھبانیت دشمنوں کے ٹھکانوں سے سرحد کی حفاظت کرنا ہے"۔
طبرانی بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۴.....فرمایا"میں قیامت کے قریب تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں تا کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو جس کا کوئی شریک نہیں اور میرا رزق میرے نیزے کے نیچے ہے اور حقارت اور ذلت ڈال دی گئی اس شخص پر جو میرے دین کی مخالفت کرے اور جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا"۔مسند احمد، مسند ابی یعلی، طبرانی کبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۵.....فرمایا"لوگوں میں سے بہترین دو شخص ہیں ایک وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا رہے یہاں تک کہ ایسی جگہ تک جا پہنچے جہاں سے دشمن کو خطرہ ہو جائے اور دوسرا وہ شخص جو آبادی کے کنارے پر رہتا ہو اور پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتا رہے، اپنے مال کا حق دیتا رہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جائے"۔مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۶.....فرمایا"کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے بہترین مرتبہ والا نہ بتاؤں یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کے راستے میں چلتا رہے یہاں تک کہ مر جائے یا شہید کر دیا جائے، اور کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے پیچھے چلنے والا ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو ایک گھاٹی میں گوشہ نشین ہو کر نماز پڑھتا رہے زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور برے لوگوں سے دور رہے" خوب سن لو سب سے بدترین شخص وہ ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا اور وہ پھر بھی عطا نہ کرے"۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، لابن حبان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۷.....فرمایا"سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ شخص جو ایک گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں"۔ابو داؤد، مستدرک حاکم بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۸.....فرمایا"سب سے بہتر مومن وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرلے پھر وہ مومن جو ایک گھاٹی میں رہ کر اللہ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے۔مسلم متفق علیہ، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۹.....فرمایا"اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرنے والا اس شخص سے زیادہ اجر حاصل کرنے والا ہے جو اپنے آپ کو چست کر کے ایک مہینہ کے روزے اور راتوں کی عبادت کرے"۔شعب الایمان بیھقی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۰.....فرمایا"بے شک اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے اپنے ہاتھوں کو صدقہ دینے کے لئے کھول ڈالے اور پھر ان کو بند نہ کرے"۔طبرانی کبیر بروایت سھل ابن حنظلۃ

جنت کے سو درجات مجاہدین کے لئے ہیں

۱۰۵۳۱.....فرمایا"بے شک جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے، ہر دو درجوں کے بیچ میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان پس جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کے بیچ میں ہے اور جنت کا اعلیٰ درجہ ہے اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے، اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں"۔مسند احمد بخاری، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۲.....فرمایا"جو شخص اللہ کے راستے میں نکلتا ہے اسے اللہ پکارتا ہے کہ اسے مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں پر تصدیق نے نکالا ہے۔مجھ پر اس کا حق ہے کہ میں اسے اس کے اجر اور ساتھ لائی ہوئی غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دوں یا اسے جنت میں داخل کروں" پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لئے مشکل نہ ہوتا تو میں کسی سریے (وہ جنگ جس میں آپ خود شریک نہ ہوتے تھے) سے پیچھے نہ رہوں حالانکہ میری خواہش ہے کہ مجھے اللہ کے راستے جہاد (میں شہید) کیا جائے پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کیا جائے۔تین مرتبہ فرمایا۔

مسند احمد متفق علیہ نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۳.....فرمایا"اللہ کے راستے میں سرحد کی ایک دن کی حفاظت ایک مہینہ کے روزے اور راتوں کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اس حفاظت کے

دوران مرجائے وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ کردیا جائے گا اور اس کے عمل کا اجر قیامت تک لکھا جاتا رہے گا"۔ ترمذی بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۴...... فرمایا "میں اللہ کے راستے میں ایک جہاد کرنے والے کے لئے سامان سفر کی تیاری کردوں"۔

۱۰۵۳۵...... فرمایا "اللہ کے راستے میں کسی زخمی کو کوئی زخم نہیں لگتا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کے راستے میں زخمی ہوا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی"۔

ابن ماجه بروایت حضرت هریرة رضی الله عنه

۱۰۵۳۶...... فرمایا "کوئی شخص اللہ کے راستے میں زخمی نہیں ہوتا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی"۔

ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۵۳۷...... فرمایا "کوئی زخمی اللہ کے راستے میں زخم نہیں کھاتا مگر یہ کہ وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی۔ بخاری بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۵۳۸...... فرمایا "کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کو موت آئے اور اللہ کے پاس اس کے لئے بھلائی ہو کہ وہ دنیا میں لوٹنا پسند کرتا ہو اگرچہ اسکو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب مل جائے سوائے شہید کے کہ وہ یہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں لوٹ جائے تاکہ اس کو دوبارہ شہید کردیا جائے یہ اس وجہ سے کہ اسکو شہادت کی فضیلت کا پتہ چل چکا ہوگا"۔ مسند احمد متفق علیه ترمذی بروایت انس رضی الله عنه

۱۰۵۳۹...... فرمایا "میری امت کے بعض لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کررہے تھے اور سمندر کے بیچ میں اس طرح سوار تھے جیسے بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں"۔ متفق علیه ترمذی، نسائی، بروایت حضرت انس رضی الله عنه مسنداحمد، مسلم، نسائی ابن ماجه بروایت حضرت ام حرام بن ملحان رضی الله عنه

۱۰۵۴۰...... فرمایا "میں نے سمندر پر سوار ہونے والے لوگوں میں سے ایک ایسی جماعت دیکھی جو اس طرح تھی جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں"۔ مراد جہاد کرنے والے لوگ ہیں۔ ابوداؤد بروایت ام حرام رضی الله عنه

۱۰۵۴۱...... فرمایا "میں اپنی امت میں سے ایک ایسی جماعت سے متعجب ہوا جو سمندر پر اس طرح سوار تھی جیسے بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں"۔

مسلم بروایت ام حرام رضی الله عنه

۱۰۵۴۲...... فرمایا "اے لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت طلب کرو اور جب تمہارا دشمن سے سامنا ہوجائے تو ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اے اللہ جو کتاب کو نازل کرنے والے ہیں اور بادلوں کو چلانے والے ہیں اور دشمنوں کو شکست دینے والے ہیں ان لوگوں کو شکست دے دیں اور ہمیں ان پر فتح نصیب فرمائیں"۔ متفق علیه، ابوداؤد بروایت حضرت عبدالله بن ابی اوفیٰ رضی الله عنه

۱۰۵۴۴...... فرمایا "جو شخص اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا دے دے اس حال میں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور اسکے وعدے کو سچ جانتا ہو تو اس گھوڑے کے کھانے پینے، پاخانہ اور پیشاب کے بدلے میں اسکے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی"۔

مسند احمد، ابن ماجه، نسائی بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۵۴۵...... فرمایا "جو اللہ کے راستہ میں ایک گھوڑا عطا کردے پھر اپنے ہاتھ سے اس کا چارہ بنائے تو ہر دانہ کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی ہے"۔

ابن ماجه ابن حبان بروایت تیمم داری رضی الله عنه

جہاد کیلئے گھوڑے پالنے کا ثواب

۱۰۵۴۶...... فرمایا "بے شک اللہ کے بعض ملائکہ ایسے ہیں جو ہر رات کو نازل ہوتے ہیں اور جنگ میں استعمال ہونے والے جانوروں کو گنتے ہیں

سوائے اس جانور کے جس کے گلے میں گھنٹی ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۷.....فرمایا "جو اپنے خرچ پر کسی شخص کو اللہ کے راستے میں بھیج دے اور خود گھر رہے تو اس کے لئے ہر درھم کے بدلے سات سو درہم کا ثواب ہے، اور جو خود اللہ کے راستے میں لڑے اور اس میں مال خرچ کرے تو اس کے لئے ہر درھم کے بدلے سات لاکھ درھم ہوں گے"۔

ابن ماجہ بروایت حسن بن علی ابو درداء رضی اللہ عنہ ابوهريرة رضی اللہ عنہ، ابوامامہ، ابن عمر، جابر، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۸.....فرمایا "جس کو اللہ کے راستے میں کچھ حصہ ملے تو وہ اس کے لئے جنت کا ایک درجہ ہے"۔

ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابی نجیح

۱۰۵۴۹.....فرمایا "جو اللہ کے راستے میں جانے کے لئے کسی کو تیار کرے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جو کسی جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر والوں کا اچھی طرح سے خیال رکھے تو گویا اس نے خود جہاد کیا"۔ مسند احمد، متفق علیہ، ابن ماجہ بروایت حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۰.....فرمایا "جو اللہ کے راستے میں جانے کے لئے کسی کو تیار کرے تو اس کے لئے اس جانے والے کے جتنا اجر ہے اور اس جانے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت زید بن خالد الجهنی رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۱.....فرمایا "جو اللہ کے راستے کے لئے نکلے اور اس دوران مر جائے یا شہید کر دیا جائے یا اس کا گھوڑا یا اونٹ اسے کچل ڈالے یا اس کے بستر پر کوئی زہریلا جانور اسے ڈس لے یا جس طریقے سے بھی اللہ چاہے وہ انتقال کر جائے تو وہ شہید ہوگا اور اس کے لئے جنت ہوگی"۔

ابو داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۲.....فرمایا "جو مسلمان اللہ کے راستے میں اتنی دیر بھی قتال کرے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جاتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جو اللہ سے سچے دل کے ساتھ شہادت مانگے پھر وہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو بے شک اس کے لئے شہید جتنا اجر ہے اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگ جائے یا کوئی چوٹ پہنچے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اسکا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگے تو اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۳.....فرمایا "جو نہ جہاد کرے نہ کسی کو جہاد کے لئے تیار کرے نہ کسی مجاہد کے پیچھے اس کے گھر والوں کا خیال رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے پہلے کسی مصیبت میں مبتلا کریں گے"۔ ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۴.....فرمایا "جو اس حال میں دنیا سے رخصت ہو کہ اس نے نہ کبھی جہاد کیا ہو نہ کبھی اپنے دل میں اسکا ارادہ کیا ہو تو وہ ایک طرح کے نفاق پر دنیا سے رخصت ہوا"۔

فائدہ.....یعنی مؤمن کی تو شان یہی ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں نکلے یا پھر نکلنے کا خواہش مند رہے"۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، بروایت حضرت ابوهريرة رضی اللہ عنہ

سرحد کی حفاظت میں جان دے دینا

۱۰۵۵۵.....فرمایا "جو اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتا ہوا جان دیدے تو اللہ اسکے نیک اعمال کا ثواب اس کے لئے جاری رکھتے ہیں اور اس کا رزق اسکو اسی طرح ملتا رہتا ہے اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حال میں اٹھائیں گے کہ وہ خوف سے امن میں ہوگا۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوهريرة رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۶.....فرمایا "اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کا جہاد لیلۃ القدر میں حجر اسود کے پاس عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

ابن حبان، شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابوهريرة رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۷..... فرمایا''اللہ کے راستے کے لئے اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ دینے کیلئے ہاتھ کھولے رکھے اور ان کو بند نہ کرے''۔

مسند احمد ابوداؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن الحنظلة رضی اللہ عنه

۱۰۵۵۸..... فرمایا''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی میں ضمانت لیتا ہوں کہ اگر میں نے اس کو موت دے دی تو اس کو جنت عطا فرماؤنگا اور اگر اس کو واپس لوٹایا تو اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا''۔ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۰۵۵۹..... فرمایا''جو اللہ کے راستے میں ایک دن اور رات کی حفاظت کرنے کے دوران انتقال کر جائے اس کے لئے اتنا ہی اجر لکھا جاتا رہے گا اور اسکا رزق اس کو ملتا رہے گا اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا''۔ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۰..... فرمایا''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مومنین میں سے کچھ لوگ ایسے نہ ہوتے جن کو یہ گوارا نہیں کہ وہ جہاد میں میرے سے پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں ان کو سواری دے سکوں تو میں اللہ کے راستے میں لڑی جانے والی کسی جنگ میں بھی پیچھے نہ رہوں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اللہ کے راستے میں شہید کر دیا جاؤں پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں ھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کر دیا جاؤں''۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی، بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۱..... فرمایا''اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی بھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہو سکتا۔

نسائی ابن ماجه، ابن حبان بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۲..... فرمایا''کسی بندے کے اندر اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ساتھ جمع نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی انسان کے اندر ایمان اور بخل کبھی ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں''۔ابوداؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۳..... فرمایا''دوزخ میں کافر اور وہ مسلمان جس نے اس کافر کو قتل کیا ہو پھر سیدھا چلا ہو اور میانہ روی اختیار کی ہو جمع نہیں ہو سکتے، اور کسی مسلمان کے اندر اللہ کے راستے کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی بندے کے اندر ایمان اور حسد ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں''۔

مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

دو آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے

۱۰۵۶۴..... فرمایا''دوزخ میں دو ایسے لوگ جمع نہیں ہو سکتے جن میں سے ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتا ہو ایسا مومن جو کافر کو قتل کرے پھر سیدھے راستے پر چلتا رہے۔مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۵..... فرمایا''بے شک شیطان نے ابن آدم کے مختلف راستوں میں گھات لگائی ہے، پس اس کے اسلام کے راستے میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے تم اسلام لاتے ہو اور اپنا اور اپنے باپ دادوں کا دین چھوڑتے ہو لیکن وہ اس کی بات نہیں مانتا اور اسلام لے آیا ہے پھر وہ اس کے ہجرت کے راستے میں بیٹھا اور کہا تم ھجرت کر رہے ہو اور اپنی زمین اور اپنا آسمان چھوڑ رہے ہو (مراد اپنا وطن ہے) جبکہ مہاجر کی مثال تو ایسی ہے جیسے گھوڑے کی چراگاہ میں ہے لیکن اس نے شیطان کی نہ مانی اور ھجرت کر لی پھر وہ اس کے جہاد کے راستے میں بیٹھا اور کہا تم مال اور جان کو مشقت میں ڈال کر جہاد کر رہے ہو پھر اگر تم شہید کر دیئے جاؤ گے تو تمہاری بیوی سے کوئی اور نکاح کر لے گا اور تمہارے مال کو تقسیم کر دیا جائے گا لیکن اسنے شیطان کی بات نہیں مانی اور جہاد کیا، تو جو شخص اس طرح کرے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، اور اگر وہ غرق ہو جائے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے اور اگر اس کا جانور اسکی گردن توڑ دے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے''۔

مسند احمد، نسائی ابن حبان، بروایت حضرت سبرة بن ابی فاکهه رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۶..... فرمایا''لوگوں میں سے سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے بلندی پر اڑتا جا رہا ہو جب بھی کوئی پکار یا چیخ سنتا ہے اسی تک جا پہنچتا ہے لڑائی اور قتل کے مواقع تلاش کرتے ہوئے یا وہ شخص جو گھاٹیوں

میں سے ایک گھاٹی میں یا وادیوں میں سے ایک وادی کے بیچ میں اپنی بکریوں کے چھوٹے سے ریوڑ کے ساتھ ہو، نماز پڑھتا رہے، زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آ پہنچے، اور لوگوں سے اس کا تعلق بھلائی کے علاوہ کوئی نہ ہو''۔

مسلم، ابن ماجه، بروايت حضرت ابوهريرة رضي الله عنه

۱۰۵۶۷..... فرمایا ''مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو''۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائي لابن حبان، مستدرک حاکم بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۱۰۵۶۸..... فرمایا ''اللہ کے راستے میں سمندر کے ساحل پر ایک رات کی حفاظت اس شخص کی عبادت سے بہتر ہے جو اپنے گھر میں رہ کر ایک ہزار برس تک روزے رکھے اور راتوں کو عبادت کرتا رہے اور ہر برس تین سو دن کا کا اور ہر دن ہزار برس کا''۔

ابن ماجه بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۱۰۵۶۹..... فرمایا ''اللہ کے راستے کی ایک رات کی حفاظت بہتر ہے ایک ہزار ایسی راتوں سے جن میں عبادت کی جائے اور انکے دنوں میں روزے رکھے جائیں''۔ طبراني كبير، مستدرک حاکم شعب الايمان بيهقي بروايت حضرت عثمان رضي الله عنه

۱۰۵۷۰..... فرمایا ''آگ حرام کردی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے ڈر سے روئے اور آگ حرام کردی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے راستے میں جاگی ہو اور آگ حرام کردی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے منع کردہ چیزوں سے رک گئی ہو یا وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں ضائع ہوگئی ہو''۔

طبراني كبير، مستدرک حاکم بروايت حضرت ابوريحانه رضي الله عنه

۱۰۵۷۲..... مجاہدین کی عورتیں پیچھے رہ جانے والوں پر اس طرح حرام ہیں جیسے ان کی اپنی مائیں اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے مجاہدین میں سے کسی کے گھر والوں کا رکھوالا بنے اور پھر ان میں خیانت کرے مگر یہ کہ قیامت کے دن مجاہد کو اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ شخص جس نے تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں کے ساتھ برائی کی سو تم اس کی نیکیوں سے جو چاہو لے لو پس وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا تو تمہارا کیا گمان ہے میرا نہیں خیال کہ وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑ دے گا۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائي بروايت حضرت ابوبريدة رضي الله عنه

۱۰۵۷۳..... فرمایا ''اسلام کی چوٹی اللہ کے راستے میں جہاد ہے اس کو وہی حاصل کرسکتا ہے جو لوگوں میں سب سے افضل ہو۔

طبراني، كبير بروايت حضرت ابوامامة رضي الله عنه

۱۰۵۷۴..... فرمایا ''اللہ رحم کرے چوکیداری کے چوکیدار پر''۔ ابن ماجه، مستدرک حاکم بروايت حضرت عقبةبن عامر رضي الله عنه

۱۰۵۷۵..... فرمایا ''اللہ کے راستے کی چند گھڑیاں پچاس حجوں سے بہتر ہیں۔ مسند فردوس ديلمي بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۱۰۵۷۶..... فرمایا ''تلواریں جنت کی چابیاں ہیں''۔

حضرت ابوبكر رضي الله عنه في العلانيات وابن عساكر بروايت حضرت يزيد بن شجرة رضي الله عنه

۱۰۵۷۷..... فرمایا ''تلوار گواہی کے لئے کافی ہے''۔ ابن ماجه بروايت سلمة بن المحبق رضي الله عنه

تلواریں گواہ دیں گی

فائدہ:..... یعنی تلواریں قیامت کے دن اپنے استعمال کرنے والوں کے لئے گواہی دیں گی کہ انہوں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا تھا''۔

۱۰۵۷۸..... فرمایا ''تلواریں مجاہدین کی چادریں ہیں'' ۔مسند فردوس ديلمي بروايت حضرت ابوايوب رضي الله عنه. المحاملي في اماليه، بروايت حضرت زيدبن ثابت رضي الله عنه

۱۰۵۷۹..... فرمایا ''جہاد میں شریک ہونے والا اور جمعہ کی نماز میں شریک ہونے والا دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے پر زیادہ فضیلت نہیں رکھتا''۔ (یعنی دونوں فضیلت میں برابر ہیں)۔ ابو النضر الغذديني في مشختہ بروايت حضرت ثعبان رضي الله عنه

۱۰۵۸۰..... فرمایا "خوشخبری اس کے لئے جو اللہ کے راستے میں کثرت سے جہاد کرے گا جو اللہ کا ذکر کرنے تو اس کے لئے ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ہیں جو دس گنا بڑھادی جائیں گی اس کے ساتھ ہی اللہ کے پاس اسکے لئے اس سے بھی زیادہ بہت کچھ ہے۔"

طبرانی کبیر بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۱..... فرمایا "اللہ کے راستے کی ایک صبح اور ایک شام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے"۔

متفق علیہ، نسائی بروایت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۲..... فرمایا "ہمارے رب اس قوم پر تعجب فرماتے ہیں جن کو زنجیروں سے باندھ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے"۔

مسند احمد، بخاری، ابو الدرداء بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۳..... فرمایا "مجھے ہنسی آتی ہے ان لوگوں پر جو تمہارے پاس مشرق کی سمت سے آئیں گے ان کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور وہ اس بات کو ناپسند کررہے ہوں گے"۔مسند احمد، طبرانی کبیر بروایت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۴..... فرمایا "مجھے ہنسی آتی ہے ان قوموں پر جو زنجیروں سے باندھ کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۵..... فرمایا "مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جو زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے وہ اس چیز کو ناپسند کررہے ہوں گے"۔

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ، حلیہ ابونعیم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۶..... فرمایا "ہمارے رب نے اس شخص پر تعجب فرمایا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے پھر اس کے ساتھیوں کو شکست ہوجائے تو وہ اپنی ذمہ داری پہچانے اور لڑتا رہے یہاں تک کہ شہید ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں دیکھو میرے بندے کی طرف یہ شخص اس لئے لڑتا رہا کیونکہ اس کو میری نعمتوں کی خواہش تھی اور میرے عذاب سے خوف تھا یہاں تک کہ اس کو شہید کردیا گیا۔

ابو داؤد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۷..... فرمایا "تم پر اللہ کے راستے میں جہاد فرض ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہارے غم اور پریشانی کو دور فرماتے ہیں"۔طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۸..... فرمایا "اس شخص کے اعمال کم ہیں اور اجر زیادہ""۔

فائدہ:..... یہ ان صحابی کے بارے میں فرمایا ہے جو ایمان لائے اور ایمان لاتے ہی جہاد میں چلے گئے اور وہاں شہید ہوگئے اسلئے فرمایا کہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بہت کم کئے ہیں لیکن پھر بھی اجر بہت لے گئے کیونکہ ان کو شہادت کا مرتبہ عطا ہوا تھا۔

متفق علیہ بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۹..... فرمایا "اللہ کے راستے کی ایک صبح یا ایک شام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے"۔مسند احمد متفق علیہ ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ متفق علیہ، ترمذی، نسائی ابن حاتم بروایت سھل بن سعد مسلم، ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۰..... فرمایا "اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب"۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی تمام مخلوقات سے افضل ہے۔

۱۰۵۹۱..... فرمایا "سمندر میں ایک جہاد کرنا خشکی کے دس جہادوں سے بہتر ہے اور جس شخص کا سمندر میں سر چکرائے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے خون سے لت پت ہوجائے"۔

فائدہ:..... یعنی اس کو شہادت کا ثواب ملے گا۔ابن ماجہ بروایت حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا

۱۰۵۹۲..... فرمایا "سمندر میں ایک جہاد خشکی میں دس جہادوں سے بہتر ہے اور جو سمندر کو عبور کرلے گویا اس نے تمام وادیوں کو عبور کرلیا اور سمندر

میں جس شخص کا سر چکرائے وہ ایسا ہے جیسا اللہ کے راستے میں اپنے خون میں لت پت ہونے والا"۔

طبرانی، کبیر، شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۰۵۹۳..... جس شخص نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کا حج کرنا دس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور جو پہلے حج کر چکا ہو اس کے لئے جہاد میں شریک ہونا دس حجوں سے بہتر ہے اور سمندر میں ایک جہاد خشکی کے دس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور جو سمندر کو پار کر لے گویا اس نے ساری بستیاں پار کر لیں اور سمندر کے سفر میں جس کا سر گھومنے لگے وہ ایسا ہے جیسے اللہ کے راستے میں اپنے خون سے لتھڑ گیا ہو"۔

طبرانی کبیر شعب الایمان بیهقی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

سمندری راستہ سے جہاد کرنے والوں کی فضیلت

۱۰۵۹۴..... فرمایا "میری امت کی سب سے پہلی فوج جو سمندر میں سوار ہو گی انہوں نے اپنے لئے جنت واجب کروالی اور میری امت میں سے جو پہلی فوج قیصر بادشاہ کے شہر پر حملہ کرے گی ان کی مغفرت کر دی گئی"۔ بخاری بروایت ام حرام بنت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۵..... فرمایا "ایک حج چالیس جہادوں سے بہتر ہے اور ایک جہاد چالیس حجوں سے بہتر ہے"۔ البزار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

فائدہ:..... پہلی صورت اس شخص کے لئے ہے جس پر حج فرض ہو اور دوسری صورت اس کے لئے جس پر حج فرض نہ ہو"۔

۱۰۵۹۶..... فرمایا "ایک حج چالیس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور ایک جہاد چالیس حجوں سے بڑھ کر ہے"۔

شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۹۷..... فرمایا "جہاد سے پہلے حج کرنا پچاس جہادوں سے افضل ہے اور حج کے بعد جہاد کرنا پچاس حجوں سے بڑھ کر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کا جہاد پچاس حجوں سے بڑھ کر ہے"۔ حلیه ابی نعیم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۰۵۹۸..... فرمایا "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا یہ سب اللہ کے وفد ہیں اللہ نے ان کو بلایا تو انہوں نے اطاعت کی اور انہوں نے اللہ سے سوال کیا تو اللہ نے ان کو عطا فرمایا"۔ ابن ماجه، لابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۰۶۰۰..... فرمایا جہاد تیری دونوں خواہشوں کے لئے بہتر ہے۔ مسند فردوس عن ابی درداء رضی اللہ عنه

۱۰۶۰۱..... فرمایا "جہاد دو طرح کے ہیں سو جو شخص اللہ کی رضاء کی خاطر جہاد کرے اور امیر کی اطاعت کرے اور بہترین مال خرچ کرے۔ ساتھی کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرے زمین میں فساد سے بچے تو بیشک اس کی نیند اور بیداری سب اجر کی مستحق ہیں اور جو شخص فخر اور ریاء جتلانے کے لئے کرے اور امیر کی نافرمانی کرے زمین میں فساد کرے تو بیشک وہ خوشحالی کے ساتھ واپس نہیں آئے گا"۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، مستدرک بیهقی عن معاذ رضی اللہ عنه

۱۰۶۰۲..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا جو بندہ جہاد کے لئے اللہ کے راستے میں نکلتا ہے میری رضاء کی خاطر تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ میں اسے اگر واپس لایا تو اس کے اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا اور اسے اپنے پاس بلا لیا تو معاف کر کے رحم کر کے جنت میں داخل کر دوں گا"۔

حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۰۶۰۴..... فرمایا "جہاد سے لوٹنا جہاد کی طرح ہی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد مستدرک عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۰۶۰۵..... فرمایا "ایک گھڑی کا اللہ کے راستے میں قتال کی صف میں کھڑا ہونا بہتر ہے سال بھر کے کھڑے ہونے سے"۔

ابن عدی و ابن عساکر ابی هریرة رضی اللہ عنه

فائدہ:..... یعنی اگر مسلما اپنے گھر پر ہزاروں سال عبادت کرتا رہے یہ اللہ کے راستے میں قتال کی صف میں ایک گھڑی کے کھڑے ہونے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۱۰۶۰۶......فرمایااس کے سر پر تلواروں کی چمک اسے آزمانے کے لئے کافی ہے۔نسائی عن رجل

فائدہ:......یعنی مؤمن کے امتحانات کے لئے اتنا کافی ہے کہ موت اس کے سامنے ہواور تلواریں چل رہی ہوں۔

۱۰۶۰۷......فرمایا کہ ”ہرعمل کا تعلق عمل کرنے والے سے مرتے وقت ختم ہوجاتا ہے علاوہ اس کے جو اللہ کے راستے میں کمر باندھے ہوئے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے عمل کی نشوونما کرتے ہیں اور قیامت تک اس کو اس کا رزق دیا جاتا ہے“۔طبرانی، حلیہ بروایت عو......

۱۰۶۰۸......فرمایا کہ ”ہروہ زخم جو کسی مسلمان کو اللہ کے راستے میں لگا وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا جیسے اس میں نیزہ لگا ہواور اس میں سے خون بہہ رہا ہو، رنگ تو خون کا ہی ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی“۔متفق علیه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۶۰۹......فرمایا کہ ”ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہونے والا ہے علاوہ اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں کمر باندھے ہوئے ہو، کیونکہ اس کا عمل اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک بڑھاتے رہتے ہیں اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہتا ہے“۔

ابوداؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت فضالة بن عبید رضی الله عنه اور مسند احمد بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی الله عنه

۱۰۶۱۰......فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک سفر پچاس مرتبہ حج کرنے سے بہتر ہے“۔ابوالحسن الصیقلی فی الاربعین عن ابی المضاء

۱۰۶۱۱......فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے اور یقیناً جنت کی ایک کمان بھی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے“۔بخاری بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۶۱۲......فرمایا کہ ”اللہ عزوجل کے راستے میں ایک صبح لگا دینا یا ایک شام لگا دینا ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے، اور تم میں سے کسی کی کمان یا کسی کے قد کے برابر جگہ جنت میں سے دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے اور اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو جنت اور دنیا کے درمیان کی جگہ اس کی خوشبو سے بھر جائے اور اس کی روشنی سے روشن ہوجائے، اور یقیناً اس کے سر پر موجود اوڑھنی بھی دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے“۔

مسند احمد، متفق علیه، ترمذی بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۶۱۳......فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک غزوہ مجھے چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے“۔

عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا عن مکحول مرسلاً

۱۰۶۱۴......فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک ساعت بھی کسی شخص کا کھڑے ہوجانا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے“۔

الضعفاء للعقیلی بروایت حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه

۱۰۶۱۵......فرمایا کہ ”ہر نبی کے لئے رھبانیت ہوتی ہے اور اسی امت کی رھبانیت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے“۔

مسند احمد بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۶۱۶......فرمایا کہ ”نمازی کو اس کا اجر ملے گا، اور نمازی کو تیار کر کے بھیجنے والے کو اپنا بھی اور نمازی کا بھی (دونوں کا) اجر ملے گا“۔

ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۶۱۷......فرمایا کہ ”گر کر مرنے والے کے لئے شہید کا اجر ہے اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے“ (فرمایا کہ) کسی بندے کا میزان عدل (قیامت میں) بھاری نہیں ہوگا جتنا کہ اس جانور سے بھاری ہوگا جسے اللہ کے راستے میں استعمال کیا جاتا ہو یا اس پر اللہ کے راستے میں سواری کی جاتی ہو۔طبرانی کبیر عن جابر رضی الله عنه

۱۰۶۱۹......فرمایا کہ ”جس شخص کے دل میں اللہ کے راستے میں جانے کا شوق پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام کر دیں گے“۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۰۶۲۰......فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کرے اور پھر اس کی گردن میں لٹکا دے مگر یہ کہ اس کو ہر دانے کے بدلے ایک نیکی دی جاتی ہے“۔مسند احمد، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت تمیم رضی الله عنه

۱۰۶۲۱..... فرمایا کہ "کوئی غازی ایسا نہیں جو اللہ کے راستے میں ہو اور پھر ان کو مال غنیمت ملے مگر یہ کہ ان کو ان کے آخرت کے اجر کا دو تہائی فوراً دے دیا جاتا ہے، اور ایک تہائی باقی رہتا ہے اور اگر مال غنیمت نہ ملے تو ان کا اجر مکمل کر دیا جاتا ہے"۔

مسند احمد، مسلم ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

مجاہد کا مرتبہ قائم اللیل کے برابر ہے

۱۰۶۲۲..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال (اور اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے) اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو ہمیشہ کھڑا رہنے والا ہو روزے اور صدقے سے ڈھیلا نہیں پڑتا، یہاں تک کہ (مجاہد) واپس نہ لوٹ آئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرے کہ اگر اس کے راستے میں جان سے گیا تو جنت میں داخل ہوگا یا صحیح سلامت واپس آگیا تو اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس آئے گا"۔متفق علیہ، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۳..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال (اور اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرنے والا ہے) اس روزے دار کی طرح ہے جو کھڑا ہونے والا ہو، ڈرنے والا، رکوع اور سجدہ کرنے والا ہو"۔نسائی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۴..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں صف میں کسی شخص کا کھڑا ہونا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے"۔طبرانی بروایت حضرت عمران رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۵..... فرمایا کہ "اگر کسی کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوگیا تو جنت اس (مسلمان کرنے والے پر واجب ہوگئی)"۔

طبرانی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۶..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں نیزہ باندھا تو اللہ قیامت کے دن اس کو گناہوں سے آزاد کر دیں گے"۔

عبدان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۷..... فرمایا کہ "جس نے نمازی کی غیبت کی گویا کہ اس نے ایک مومن کو قتل کیا"۔الشیرازی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۸..... فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں کچھ مال خرچ کرے تو اس کے لئے سات سو گنا لکھ دیا جاتا ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی۔ مستدرک حاکم بروایت حریم بن فاتک

۱۰۶۲۹..... فرمایا کہ "اگر کسی شخص نے کسی غازی کو تیار کروایا یہاں تک کہ وہ ثابت قدمی سے جہاد میں چلا گیا تو اس (تیار کروانے والے) کے لئے بھی غازی جیسا ہی اجر ہوگا یہاں تک کہ غازی کی موت واقع ہو جائے یا تو واپس آجائے"۔ابن ماجہ بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۰..... فرمایا کہ "جس نے جہاد کے لئے اپنی اونٹنی کے تھنوں کو باندھ دیا اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام قرار دے دیں گے"۔

الضعفاء للعقیلی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۶۳۱..... فرمایا کہ "جس نے ایک رات بھی اللہ کے راستے میں گزاری تو اس کے لئے ہزار راتوں کے روزے اور قیام کی طرح ہوگی"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۲..... فرمایا کہ "سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ کوئی اس حال میں صبح کرے کہ اس نے عزم کیا ہو کہ کسی پر ظلم نہ کروں گا"۔

فردوس بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۳..... فرمایا کہ "ایسا مت کرو، کیونکہ اللہ کے راستے میں تم سے کسی کے کھڑے ہونے کی جگہ، گھر پر اس کے ستر سال تک نماز پڑھنے سے افضل ہے، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرماوے اور جنت میں داخل کرے، اللہ کے راستے میں جہاد کرو جس نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیان جتنے وقت برابر بھی جہاد کیا، اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی"۔

ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۴..... فرمایا کہ ”اے جابر! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے ساتھ کیسے ملاقات کی؟ اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے بغیر حجاب کے بات نہیں کی لیکن آپ کے والد کے ساتھ بغیر حجاب کے ملاقات فرمائی اور فرمایا کہ اے عبداللہ! تمنا کرو، جس چیز کی تمنا کرو گے میں عطا کروں گا، تمہارے والد نے فرمایا، اے میرے رب! مجھے زندہ کر دیجئے میں دوسری مرتبہ آپ کے راستے میں قتال کروں گا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات میری طرف سے طے شدہ ہے کہ کوئی ان میں سے واپس نہ جائے گا، تو تمہارے والد نے عرض کیا کہ اے میرے رب پھر جو میرے پیچھے (زندہ) ہیں ان تک میرا حال پہنچا دیجئے“۔ ترمذی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۵..... فرمایا کہ ”جب احد میں تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا جو جنت کی نہروں پر آتے جاتے ہیں، اور جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں رہتے ہیں، جب ان شہیدوں نے اپنا کھانا پینا اور اپنے رہنے کی جگہ نہایت عمدہ پائی تو کہنے لگے کہ کون ہمارے بھائیوں تک یہ بات پہنچائے کہ ہم زندہ ہیں جنت میں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے، تاکہ جہاد میں زاہد نہ بن جائیں اور جنگ کے وقت توکل کر کے نہ بیٹھے رہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری یہ بات پہنچاؤں گا“۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۶۳۶..... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کر رکھا جو میرے راستے میں نکلے اور اسے میرے راستے میں صرف جہاد نے اور مجھ پر ایمان نے اور میرے رسولوں پر تصدیق نے نکالا ہو تو اس کا ذمہ دار میں ہوں کہ اس کو جنت میں داخل کروں، یا اس کو اس کے اس ٹھکانے تک پہنچا دوں جہاں سے وہ نکلا تھا مال غنیمت اور اجر حاصل کرتے ہوئے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمانوں پر گراں نہ ہوتا میں کبھی کسی سریے سے بھی پیچھے نہیں رہتا اور ہمیشہ اللہ کے راستے میں نکلتا لیکن مجھے اس میں گنجائش نہیں دکھائی دیتی کہ میں ان (مسلمانوں) کو اس پر مجبور کروں، ان کے پاس بھی گنجائش نہیں کہ وہ میرا اتباع کرتے اور نہ وہ مجھے چھوڑ کر پیچھے رہ کر خوش ہوتے ہیں، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے یقیناً اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے، پھر میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے“۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۷..... ایک شخص مسلمان ہوا اور قتال کرنے لگا اور قتل ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے عمل تو کم کیا لیکن اس کو اجر بہت زیادہ دیا گیا“۔

بخاری، مسلم بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۸..... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے سو درجے تیار کر رکھے ہیں، ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان، لہٰذا اگر میرے پاس کوئی ایسی چیز ہوتی جس سے میں قوت حاصل کرتا اور مسلمانوں کو قوت فراہم کرتا اور یا مسلمانوں کے پاس کچھ ہوتا جس سے وہ قوت حاصل کرتے تو کوئی سریہ میں ایسا نہ بھیجتا جس کے ساتھ میں خود نہ جاتا لیکن نہ تو یہ میرے لئے ممکن ہے اور نہ ہی مسلمانوں کے لیے، اور اگر میں نکلتا تو کوئی ایسا نہ رہتا جس میں میرے ساتھ جائے بغیر کوئی خیر اور بھلائی رہتی، اور یہ بات میرے لئے بھی سخت ہے اور ان کیلئے بھی، لہٰذا مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے اور پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر قتل کیا جاؤں“۔ طبرانی بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۹..... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو پکار کا جواب دیتے ہوئے میرے راستے میں نکلا، میری رضا کی خاطر جہاد کرتے ہوئے اور میرے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اور میرے رسولوں پر ایمان رکھتے ہوئے، تو اس کی ذمہ داری اللہ عزوجل پر ہے یا تو اس کو لشکر میں وفات دیدے جس طرح چاہے اور پھر اسے جنت میں داخل کرے، اور یا وہ اللہ کی ضمانت میں ہوگا، اگرچہ اس کی غیر حاضری گھر والوں سے طویل ہو جائے یہاں تک کہ وہ مال غنیمت اور اجر و ثواب لے کر اپنے گھر والوں میں واپس آجائے“۔ طبرانی بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۰......فرمایا کہ" جو کفار کا جواب دیتے ہوئے اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کے راستے میں نکلا، اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہوئے تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے، سو یا تو اللہ تعالیٰ اس کو لشکر میں ہی وفات دیدے جیسے چاہے اور پھر اس کو جنت میں داخل کردے یا وہ اللہ کی ضمانت میں ہو جائے اگرچہ اس کی عدم موجودگی طویل ہو جائے پھر وہ صحیح سلامت اجر و ثواب اور مال غنیمت لیکر اپنے گھر والوں کے پاس آئے، اور جو اللہ کے راستے میں نکلا اور مر گیا یا قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے یا اس کو اس کا گھوڑا یا اس کا اونٹ گرادے جس سے اس کی گردن ٹوٹ جائے، یا اس کو کوئی چیز ڈس لے یا وہ اپنے بستر پر کسی بھی طرح مر جائے تو وہ شہید ہے اور جنت اس کے لئے ہے"۔

متفق علیه بروایت حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنه

۱۰۶۴۱...... فرمایا کہ" جنت کے سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کر رکھے ہیں"۔ بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنه

۱۰۶۴۲......فرمایا کہ" جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے یا اس سے بھی زیادہ، یہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے"۔ مسند عبد بن حمید بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

۱۰۶۴۳......فرمایا کہ" لوگوں میں سے درجہ نبوت سے قریب ترین لوگ مجاہدین اور اھل علم ہیں، کیونکہ مجاہدین ان تعلیمات کی خاطر جہاد کرتے ہیں جو رسول لے کر آئے، اور رہے اھل علم تو وہ اس لئے کہ وہ انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں"۔

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۰۶۴۴...... فرمایا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کے راستے میں مجاہدین کا کیا ہے، فرمایا کہ اونگھتے ہوئے اس کا کوڑا (چابک) گر جائے اور وہ (گھوڑے) سے اتر کر اس کو اٹھا لے"۔ ابن ابی عاصم فی الصحابه اور ابونعیم بروایت حضرت ثابت بن ابی عاصم رضی اللہ عنه

فائدہ:......اس روایت میں لفظ" ذر" سے مراد خوف زدہ ہونا نہیں بلکہ صرف چونکنا مراد ہے، یعنی اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے سرحد پر پہرہ دیتے ہوئے مسلمان مجاہد اگر ذرا سا اونگھ جائے اور اس حال میں اس کا چابک اس سے چھوٹ کر گر جائے اور وہ اس کی وجہ سے ذرا سا چونک جائے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۶۴۵...... فرمایا کہ" ہر امت کے لئے رھبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی رہبانیت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے"۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۰۶۴۶......فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھے رات کو کھڑا نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ واپس آجائے جب واپس آئے"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنه

۱۰۶۴۷...... فرمایا کہ" اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو رات کو پھر کھڑا ہو کر اللہ کی آیات (نماز میں) پڑھتا رہے دن کو بھی اور رات کو بھی اس ستون کی طرح"۔ حلیه ابونعیم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۰۶۴۸...... فرمایا کہ" اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو، کھڑا ہونے والا ہو، اللہ کی آیات کے ساتھ قنوت پڑھنے والا ہو، اور روزے اور صدقے سے ڈھیلا نہ پڑے، (یہ مثال اس وقت تک ہے جب تک) مجاہد اپنے گھر والوں کے پاس نہ آجائے"۔ ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۰۶۴۹......فرمایا کہ" کیا میں تمہیں مقام و مرتبے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہو یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا جان سے جائے، کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے ملا ہوا ہے؟ وہ شخص جو ایک گھاٹی میں الگ تھلگ نماز ادا کرتا رہتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنه

افضل ترین شخص

۱۰۶۵۰۔۔۔فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں مقام ومرتبے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کے راستے میں ہو یہاں تک کہ جان سے جائے یا قتل کیا جائے، کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ کیا میں تمہیں بدترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے“۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۱۔۔۔فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں تمام مخلوقات میں سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے جب بھی معرکے کا موقع ہوتا ہے اس پر سیدھا ہو جاتا ہے، کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے کیا میں تمہیں بدترین مخلوق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ نہ دے“۔مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۲۔۔۔فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بہترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، جی ضرور، فرمایا وہ شخص جو اللہ کے راستے میں ہے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے اس انتظار میں ہے کہ وہ حملہ کرے یا اس پر حملہ کیا جائے، کیا میں تمہیں اس کے بعد سب سے بہترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں، عرض کیا، جی ہاں ضرور، فرمایا وہ شخص جو چند بکریاں لئے نماز ادا کرتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے جانتا ہے کہ اس کے مال میں اللہ کا کیا حق ہے، اور لوگوں کے شر سے الگ تھلگ ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا

۱۰۶۵۳۔۔۔فرمایا کہ ”لوگوں میں سے سب سے بہتر مرتبے کا وہ شخص ہے جو گھوڑے کی کمر پر بیٹھا ہوا ہے دشمن کو ڈراتا ہے اور دشمن اس کو ڈراتا ہے“۔بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا

۱۰۶۵۴۔۔۔فرمایا کہ ”اسلام تین کمرے ہیں، نیچے والا، اوپر والا، اور ایک اور کمرہ، رہا نیچے والا تو وہ اسلام ہے اس میں تمام مسلمان داخل ہیں لہٰذا تو ان کے بارے میں نہ پوچھ کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں، رہا اوپر والا سو ان کے اعمال ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں، بعض مسلمان بعض دیگر مسلمانوں سے بڑھ کر ہیں، اور وہ جو سب سے اوپر والا کمرہ ہے تو وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے یہاں تک وہی پہنچ سکتا ہے جو ان میں سب سے افضل ہے“۔طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۵۔۔۔فرمایا کہ ”جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا اپنے گھر سے نکلا، اور مجاہدین کہاں ہیں؟ اور اپنی سواری سے گر پڑا اور مر گیا تو اب اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، اور جو اپنی جگہ پر ہی قتل کیا گیا سو اس نے واپسی کا ٹھکانہ واجب کر لیا“۔

مسند احمد، ابن سعد، طبرانی، مستدرک حاکم متفق علیہ ابونعیم بروایت محمد بن عبداللہ بن عتیک عن ابیہ

۱۰۶۵۶۔۔۔فرمایا کہ جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے نکلا پھر اسے کوئی آفت پہنچی یا کسی جانور نے ڈس لیا اور وہ مر گیا تو وہ شہید ہے، اور جو اپنی موت پر مرا تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو اپنی جگہ پر ہی مارا گیا تو اس نے ٹھکانہ واجب کر لیا“۔العسکری فی الامثال

۱۰۶۵۷۔۔۔فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک غزوہ (معرکہ) بھی لڑا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طاعات ادا کر دیں“۔

دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۸۔۔۔فرمایا کہ ”جو دشمن سے ملا (جنگ کی) اور صبر سے کام لیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا یا غالب آ گیا تو اس کو قبر میں تکلیف نہ دی جائے گی“۔

طبرانی۔ مستدرک حاکم بروایت ابو ایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۹۔۔۔فرمایا کہ ”جو غازی کی حرمت نہیں جانتا تو وہ منافق ہے، اور جو کسی غازی سے بغض رکھتا ہے سو وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے

بغض رکھتا ہے تو وہ اسلام سے بری (آزاد) ہوگیا، اور اگر کسی نے کسی غازی کو تکلیف دی تو اس نے مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے تکلیف دی تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردیں گے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہوگی''۔ رافعی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۰..... فرمایا کہ ''جب اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے لئے بددعا کی اجازت دی تو فرشتوں نے امین کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آپ کی دعا قبول کی گئی اور اس کی بھی جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا، پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجاہدین کو تکلیف دینے سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی حمایت میں بھی ایسے ہی غصے ہوتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی حمایت میں، اور ان کی دعا بھی ایسے ہی قبول کرتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی''۔ ابو الفتح ازدی فی الصحابہ اور ابو موسیٰ فی الذیل بروایت جمانۃ باھلی رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۱..... فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہدین کو تکلیف دینے سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی حمایت میں بھی ایسے ہی غصے ہوتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی حمایت میں، اور ان کی دعا بھی ایسے ہی قبول فرماتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی دعا قبول فرماتے ہیں''۔

دارقطنی فی الافراد، دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

جہاد قیامت تک جاری رہے گا

۱۰۶۶۲..... فرمایا کہ ''جہاد جاری رہے گا جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اس وقت تک جب تک میری امت کا آخری فرد دجال سے لڑے گا، کسی ظالم کا ظلم اس (جہاد) کو ختم نہ کرسکے گا اور نہ ہی کسی منصف کا انصاف''۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۳..... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اس قوم سے جو جنت میں زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوئے داخل ہوں گے''۔

بخاری، بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۴..... فرمایا کہ ''یقیناً میں دیکھ رہا ہوں ان لوگوں کو جن کو زنجیروں میں جنت کی طرف لے جایا جارہا ہے''۔

حاکم فی الکنی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۵..... فرمایا کہ ''کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں ہنسا؟ میں نے اپنی امت میں سے کچھ لوگوں کو دیکھا جنہیں زنجیروں میں باندھ کر زبردستی جنت کی طرف لے جایا جارہا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ عجمی قوم کے لوگ ہوں گے جنہیں مجاہدین گرفتار کریں گے اور اسلام میں داخل کرلیں گے''۔ طبرانی بروایت حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۶..... فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی ذمہ داری اللہ پر ہے، یا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت و مغفرت کی طرف قبول کرلے یا وہ اجر و ثواب اور مال غنیمت لے کر واپس پہنچ جائے، اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار کی طرح ہے جو کھڑا عبادت کرتا رہتا ہے اور سست نہیں پڑتا یہاں تک کہ (مجاہد) واپس آجائے''۔

ابن ماجہ مسند ابی یعلی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۷..... فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں سونے والا اس روزے دار کی طرح ہے جو کبھی افطار نہیں کرتا اور کھڑا عبادت کرتا ہے اور سست نہیں پڑتا''۔

ابو الشیخ بروایت حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۸..... فرمایا کہ ''غازی کا آنکھ جھپکانا جب وہ آنکھیں جھپکاتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے نیکی ہے اور ایک نیکی سات گنا کے برابر ہے''۔

ابونعیم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۹..... فرمایا کہ ''جو شخص ایک دن بھی اللہ کے راستے میں بیمار ہو، یا دن کا کچھ حصہ یا ایک گھنٹہ، تو اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے سو غلام آزاد کرنے کے برابر اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور غلام بھی ایسے جن میں سے ہر ایک کی قیمت ایک لاکھ ہو''۔

ابن زنجویہ بروایت رجل من اھل الحجاز مرسلا

۱۰۶۷۰ فرمایا کہ "بنی آدم کے تمام اعمال کو کراماً کاتبین لے کر آتے ہیں علاوہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہدین کے نیک اعمال کے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو فرشتے پیدا کئے ہیں وہ ان کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو گننے سے عاجز ہیں"۔

ابو الشیخ فی الثواب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۱ فرمایا "ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں تو نہیں پاتا، کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو اور کھڑا عبادت کرنے لگے اور سست نہ پڑے اور روزہ رکھے اور افطار نہ کرے؟" بخاری بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۲ فرمایا کہ "نیک بات، ہمیشہ روزہ رکھنا اور ہر سال حج کرنا جہاد کے قریب ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز جہاد کے قریب نہیں ہو سکتی"۔

بیہقی فی شعب الایمان عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۳ فرمایا کہ "ہمیں کہنے دیجئے اے ابن الخطاب! جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی"۔

طبرانی بروایت ابی المنذر

۱۰۶۷۴ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کو لازم پکڑو کیونکہ یہ بھی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس سے اللہ تعالیٰ ہر طرح کے غموم و ہموم ختم کر دیں گے، اور دور و نزدیک اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور دور و نزدیک اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرو اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے مت ڈرنا"۔ مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۵ فرمایا کہ "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں سب سے بہتر آدمی وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اللہ کے راستے میں ہو، جب بھی کسی معرکے کا سنے اپنے گھوڑے کی پشت پر سیدھا ہو جائے اور اپنے گمان کے مطابق موت کو تلاش کرنے لگے، اور وہ شخص جو ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دے اور لوگوں کو صرف بھلائی کی حالت میں ملے"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۶ فرمایا کہ "بندوں کے سب کے سب اعمال کی مثال اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے سامنے ایسی ہے جیسے خطاف (ایک ننھا پرندہ) جو اپنی چونچ میں سمندر سے (ذرا سا) پانی لیتا ہے"۔ ابو الشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۷ فرمایا کہ "کوئی عمل اللہ کے نزدیک اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے اور ایسے حج کرنے سے جو جھوٹ اور خیانت سے پاک ہو قبول شدہ ہو، اس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ جھگڑا اور نہ کوئی نامناسب حرکت، سے زیادہ محبوب نہیں"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۸ فرمایا کہ "اس شخص جیسا لوگوں میں کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے اللہ کے راستے میں جہاد کرے، اور اپنی برائی سے لوگوں کو محفوظ رکھے، اور اس شخص کی طرح جو اپنی بکریوں کے ساتھ دیہات میں رہے، مہمان کی مہمان نوازی کرے اور اس کا حق ادا کرے"۔

مسند احمد، طبرانی، حلیہ ابی نعیم، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۹ فرمایا کہ "تم میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ صدقہ ابن عوف کا ہے، مہاجر فقراء میں سے کسی فقیر کا ذرا سا ڈر جانا جو اللہ کے راستے میں اپنا جا یک تہیں رہا ہو ابن عوف کے صدقے سے زیادہ افضل ہے"۔

یہ روایت سعید بن ابی ھلال سے ہے کہ انہیں معلوم ہوا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے صدقہ دیا جس سے لوگ بہت خوش ہوئے یہاں تک کہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا"۔

۱۰۶۸۰ فرمایا کہ "اپنے اپنے ٹھکانوں پر اطمینان سے رہو کیونکہ اب ہجرت ختم ہو چکی، البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں نکالا جائے تو نکل پڑو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۸۱ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں ایک سرخ عمامہ کی نشاندہی کی جو دو صفوں کے درمیان متکبرانہ انداز میں چل رہی تھی، جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس جماعت کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ چال ہے جسے اللہ تعالیٰ اس جگہ (میدان جہاد) کے علاوہ (کسی بھی اور جگہ پر) شدید ناپسند کرتے ہیں"۔ طبرانی بروایت خالد بن سلیمان بن عبداللہ بن خالد بن سماک بن خرشتہ عن ابی عن جدہ

۱۰۶۸۲ فرمایا کہ "تم میں سے کسی کا ایک ساعت بھی اللہ کے راستے میں کھڑا ہونا اپنے گھر پر اس کی زندگی بھر کے عمل سے بہتر ہے"۔

ابن عساکر بروایت ابو سعید بن ابی فضالة بن سعد اور مستدرك حاکم بروایت ابوسعید بن ابی فضالة عن سهل بن عمرو

۱۰۶۸۳ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں کسی شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ اللہ کے نزدیک اس کی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے"۔

طبرانی، مستدرك حاکم، متفق علیه بروایت حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه

۱۰۶۸۴ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں کسی شخص کا صف میں کھڑے ہونا دنیا اور ہر اس چیز سے جو دنیا میں ہے بہتر ہے، اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تو وہ پہنچ گیا، خواہ تیر نشان پر لگا ہو یا خطا کر گیا ہو تو اس کو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور جو اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو وہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا"۔ طبرانی بروایت حضرت عمران بن حصین

۱۰۶۸۵ فرمایا کہ "مجھے یہودیت یا نصرانیت دے کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ واضح اور روشن شریعت دے کر بھیجا گیا ہوں، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے، اور تم میں سے کسی کا صف میں کھڑے ہونا، اس کے ساٹھ سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابوامامة رضی الله عنه

ایک صبح وشام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

۱۰۶۸۶ فرمایا کہ "ایک شام اللہ کے راستے میں لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے اور ایک صبح اللہ کے راستے میں لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے، اور ایک مومن کی جان، مال اور عزت دوسرے مومن پر اسی طرح حرام کر دی گئی ہے جس طرح اس دن کو حرام کیا گیا ہے"۔ مسند احمد، بیهقی فی شعب الایمان بروایت سفیان بن وهب الخولانی

۱۰۶۸۷ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک ساعت بھی پچاس مرتبہ حج کرنے سے بہتر ہے"۔ دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۶۸۸ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک صبح کا لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے"۔ ابن قانع عن سفیان بن وهب الخولانی

۱۰۶۸۹ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے"۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه اور متفق علیه بروایت حضرت عمر رضی الله عنه

۱۰۶۹۰ فرمایا کہ "غزوہ تبوک کے موقع پر جب حج کے لئے اجازت لینے والے لوگ بہت ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک غزوہ میں شریک ہونا مجھے چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے"۔ عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا بروایت مکحول

۱۰۶۹۱ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک دن لگا دینا باقی ہزاروں سے بہتر ہے"۔ مسند حاکم، متفق علیه بروایت حضرت عثمان رضی الله عنه

۱۰۶۹۲ فرمایا کہ "تم میں سے کسی کا اللہ کے راستے میں کھڑے ہونا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے"۔

طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سهل بن سعد رضی الله عنه

۱۰۶۹۳ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایسا ٹھہرنا جس میں تلوار بھی نہ سونتی گئی ہو اور نہ نیزہ چلایا ہو اور نہ ہی کوئی تیر چلایا ہو ایسی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے جس میں ایک لمحے کے لئے بھی اللہ کی نافرمانی نہ کی ہو"۔ ابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۶۹۴ فرمایا کہ "کوئی شخص اگر اللہ کے راستے میں ایک قدم بھی اٹھاتا ہے تو "حورعین" اسے جھانک کر دیکھتی ہیں اور اگر وہ قدم اٹھانے میں تاخیر کرے تو وہ اس سے حیا کرتی ہیں اور پردہ کر لیتی ہیں، اور اگر وہ شہید ہو جائے تو پہلا زخم جو اس کے سر میں لگے اور خون بہے تو وہ اس کی خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اور دو حورعین اس پر نازل ہوتی ہیں اس کے چہرے سے مٹی جھاڑتی ہیں اور کہتی ہیں کہ خوش آمدید، اب تمہارا وقت آ پہنچا اور وہ بھی کہتا ہے کہ خوش آمدید تم دونوں کا وقت بھی آ پہنچا"۔ هناد، طبرانی بروایت یزید بن شجرة

فائدہ:...... "سر کا زخم" اتفاقی قید ہے احترازی نہیں اور وقت آ پہنچنے سے مراد جنت میں جانے کا وقت ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۶۹۵ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں (جب نکلو تو) منہ پر کپڑا وغیرہ نہ باندھا کرو، یہ تو صرف غبار ہے جو اللہ کے راستے میں ہے اور اہل جنت

کی مشک کا چورا ہے“۔ابو الشیخ بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۶... فرمایا کہ ”اس سے پیچھے نہ رہو، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کیونکہ یہ تو جنت کی خوشبو ہے یعنی غبار“۔

باوردی اور بغوی اور ابن مندہ اور نسائی بروایت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۷... فرمایا کہ ”ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اللہ کے راستے میں ہو اور اس کے نرخرے میں غبار ہو اور اسے آگ چھو جائے“۔

الشیرازی فی الالقاب بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۸... فرمایا کہ ”یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع ہو“۔

ابن زنجویہ بروایت حضرت ابوہریرۃ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۶۹۹... فرمایا کہ ”یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اور ایمان اور حسد جمع ہو“۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۰... فرمایا کہ ”جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوگئے تو وہ پیر آگ پر حرام ہیں“۔مسند احمد، باوردی متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابن زنجویہ عن رجل اور ابن عساکر بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۱... جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو راستے سے ہٹ کر چل رہا تھا تو اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے کیا ہوا جو راستے سے ہٹ کر چل رہا ہے؟ اس نے جواباً عرض کیا کہ مجھے گرد و غبار ناپسند ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے الگ مت ہو سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تو جنت کی خوشبو ہے“۔

ابو داؤد، فی المراسیل، نسائی فی الکنی اور بغوی طبرانی بروایت ربعۃ بن زید رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۲... فرمایا کہ ”کسی بندے کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود نہیں ہوئے مگر یہ کہ وہ آگ پر حرام ہو گئے ہیں“۔مسند ابی یعلی، ابن عساکر بروایت حضرت مالک بن عبداللہ الخثعمی رضی اللہ عنہ اور الشیرازی فی الألقاب بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۳... فرمایا کہ ”کوئی شخص ایسا نہیں جس کا چہرہ اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس چہرے کو امن میں رکھیں گے اور کوئی شخص ایسا نہیں جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو آگ سے محفوظ رکھیں گے“۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۴... فرمایا کہ ”جس کے قدم اللہ کے رستے میں غبار آلود ہوگئے تو اللہ تعالیٰ ان کو آگ پر حرام کردیں گے“۔

ابن زنجویہ اور سمویہ اور عمار اور ابن عساکر بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۵... فرمایا کہ ”جس نے غازی کو سامان فراہم کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سایہ فراہم کریں گے، اور جس نے غازی کو سامان فراہم کیا یہاں تک کہ وہ اس سامان کے ساتھ طاقتور ہوگیا تو اس (سامان فراہم کرنے والے) کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہوگا یہاں تک کہ (غازی) مر جائے یا قتل کردیا جائے یا واپس آجائے، اور جس نے مسجد بنائی جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے“۔

مسند احمد، عدنی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سعید بن منصور بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۶... فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے والے کو سامان فراہم کیا تو اس (سامان دینے والے) کا اجر بھی اس (غازی) کی طرح ہے اور جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے والے کی (عدم موجودگی میں) اس کے گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ رکھا اور ان پر خرچ کیا تو اس (خرچ کرنے والے اور نگرانی کرنے والے) کا اجر بھی غازی کی طرح ہوگا“۔

دارمی، ابن حبان، طبرانی، بروایت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۷... فرمایا کہ ”جس نے غازی کو سامان فراہم کیا یا اس کے گھر کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری کی تو وہ ہمارے ساتھ ہوگئے“۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۸..... فرمایا کہ"جس نے حاجی کو سامان فراہم کیا، یا غازی کو سامان فراہم کیا یا اس کے گھر کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری کی یا کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہوگا جیسا عمل کرنے والے کو ہوگا اور اس کے اجر میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی"۔

بیهقی فی شعب الایمان بروایت زید بن خالد رضی الله عنه

۱۰۷۰۹..... فرمایا کہ"عزت واحترام کے لحاظ سے جہاد کرنے والی عورتوں کی فضیلت بیٹھ رہنے والوں پر ایسی ہے کہ جیسے وہ ان کی مائیں ہوں، اور کوئی شخص ایسا نہیں جس نے کسی مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے گھر کے ساتھ خیانت کی ہو مگر یہ کہ اس کو قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا ہونا پڑے گا، اس مجاہد سے کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ شخص جس نے تیرے گھر میں خیانت کی سو اس کے اعمال میں سے جتنے چاہے لے لے"۔

طبرانی بروایت ابن بریدة رضی الله عنه

فصل..... رباط کے بیان میں

تکملہ

فائدہ:..... الرباط وہ جگہ جہاں لشکر سرحد کی حفاظت کے لئے قیام کرے، اس کی جمع رُبط آتی ہے۔

دیکھیں مصباح اللغات ص ۲۷۵، کالم مادہ ربط، واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم

۱۰۷۱۰..... فرمایا کہ"وہ سپاہی جو رباط میں شامل ہو، اس کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور ایک دینار کا خرچ تو سو دیناروں کے خرچ سے افضل ہے جو کوئی شخص کسی اور جگہ میں خرچ کرے"۔ ابو الشیخ، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابو امامة رضی الله عنه

۱۰۷۱۱..... فرمایا کہ"اس معاملے کی ابتداء نبوت ورحمت ہے، اس کے بعد خلافت ہوگی، اس کے بعد ملوکیت اور رحمت پھر امارت اور رحمت، پھر اس پر ایک دوسرے کو ایسے دانتوں سے کاٹیں گے جیسے گدھا ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں، لہٰذا تم لوگ جہاد کو لازم پکڑنا، تمہارا سب سے افضل جہاد رباط ہوگا اور تمہارا سب سے افضل رباط، عسقلان ہوگا"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:..... عسقلان آج کل فلسطین میں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۱۲..... فرمایا کہ"کیا میں تمہیں ایسی رات کے بارے میں نہ بتاؤں جو لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے (وہ رات) جس میں پہرے دار نے ایسے خوف کے عالم میں پہرہ دیا ہو کہ گویا کہ اب وہ اپنے گھر والوں میں نہ لوٹ سکے گا"۔

مستدرک حاکم، متفق علیه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۷۱۳..... فرمایا کہ"جس شخص نے اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی پہرے داری کی رضا کارانہ طور پر سلطان نے اس کو کچھ نہ دیا ہو وہ اپنی آنکھوں سے آگ کو نہ دیکھے گا البتہ قسم کو حلال کرنے کی صورت میں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ (تم میں سے کوئی نہیں جو اس تک آنے والا نہیں)۔

مسند احمد، بخاری فی تاریخه، مسند ابی یعلی، طبرانی، بروایت حضرت معاذ بن جبل رضی الله عنه

۱۰۷۱۴..... فرمایا کہ"جس شخص نے سمندر کے ساحل پر ایک رات پہرہ دیا تو اس کا یہ پہرہ دینا اپنے گھر پر ہزار سال تک عبادت کرنے والے کی عبادت سے افضل ہے اور سال بھی ایسا جس میں تین سو ساٹھ دن ہوں اور ہر دن ہزار سال کے برابر ہو"۔

مسند ابی یعلی بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۷۱۵..... فرمایا کہ"جو شخص ایک دن یا ایک رات اللہ کے راستے میں پہرہ دے تو اس کا یہ پہرہ دینا مہینہ بھر کے روزوں یا مہینہ بھر کی نفل نمازوں کے برابر ہے"۔ بغوی اور ابن قانع بروایت سمیط العجلی

۱۰۷۱۶..... فرمایا کہ"جس نے ایک رات مورچے میں مسلمانوں کی چوکیداری کرتے ہوئے گزاری تو اس کا اجر جو اس سے پیچھے (یعنی گھر پر بیٹھا) روزے رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے کی طرح ہے"۔ ابن زنجویه، دار قطنی فی الافراد بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۷۱۷..... فرمایا کہ ''جس نے اونٹنی کا دودھ نکالنے کے وقت تک بھی پہرہ دیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔''

خطیب بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۷۱۸..... فرمایا کہ ''جو مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مسلمانوں کی عیدوں میں سے کسی عید پر شریک ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی غیر موجودگی میں تمام مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کی تعداد کے برابر نیکیاں اس کو عطا فرمائیں گے''۔ابن زنجویہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۹..... فرمایا کہ ''جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے ھلاک ہوا وہ قبر کے عذاب سے محفوظ ہوگیا اور اس کے لئے قیامت تک اس کا اجر بڑھتا رہے گا''۔بغوی، ابن حبان، بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۰..... فرمایا کہ ''جس نے ایک رات اللہ کے راستے میں پہرہ دیا تو اس کا یہ پہرہ دینا اپنے گھر والوں میں مہینہ بھر روزے رکھنے والے اور عبادت کے لئے کھڑے رہنے والے سے بہتر ہے''۔ابن عساکر بروایت سعید بن خالد بن ابی الطویل بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۱..... فرمایا کہ ''جس نے مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مسلمانوں کی عیدوں میں سے کسی عید میں شرکت کی تو اس کے لئے اسلام کے حرام موجود تمام پرندوں کے پروں کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی''۔ابن زنجویہ بروایت یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً

۱۰۷۲۲..... فرمایا کہ ''جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے وفات پا گیا سو وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ ہوگیا اور اس کے نیک عمل جو وہ کرتا تھا (ان کا ثواب اس کو قیامت کے دن تک ملتا رہے گا)۔الحکیم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

اللہ کے راستہ کا پہرہ قبر کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ

۱۰۷۲۳..... فرمایا کہ ''جو کوئی ان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر وفات پا گیا قیامت کے دن تک انہی پر اٹھایا جائیگا جن پر اس کی وفات ہوئی تھی، پہرہ، یا حج وغیرہ''۔طبرانی بروایت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۴..... فرمایا کہ ''جو پہرے کی حالت میں وفات پا گیا وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا'' اور بڑی گھبراھٹ سے محفوظ ہوگیا اور اس کو جنت کی ٹھنڈی ھوا اور رزق دیا جائے گا اور اس کے لئے قیامت تک اللہ کے راستے میں پہرہ دینے کا اجر لکھا جاتا رہے گا''۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۵..... فرمایا کہ ''قزوین اور روم پہرہ دینے والے اور تمام شہروں میں پہرہ دینے والوں میں سے ہر ایک کیلئے ایسے شہید کا ثواب لکھا جائے گا جو اللہ کے راستے میں خون میں لت پت ہو کر شہید ہوا''۔خطیب فی فضائل قزوین اور رافعی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۶..... فرمایا کہ ''اللہ عزوجل کے راستے میں ایک رات کی پہرے داری ایسی ہزار راتوں سے افضل ہے جن میں رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کی گئی اور دن بھر روزہ رکھا گیا۔

مسند احمد، طبرانی، ابونعیم فی المعرفۃ، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۷..... فرمایا کہ ''وہ آنکھ آگ پر حرام ہوگی جو ایک رات اللہ کی راہ میں جاگی ہوگی''۔نسائی براویت حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۸..... فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں ایک دن کا پہرہ مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں مورچے میں وفات پا گیا تو اس کو قیامت کے دن تک جہاد کا اجر ملتا رہے گا''۔ابن زنجویہ بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۹..... فرمایا کہ ''کہ ایک دن رات مورچے میں رہنا مہینے بھر کے ایسے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے جن میں نہ افطار ہو اور نہ سستی اور اگر مورچے میں وفات پا گیا تو اس کے لئے دوبارہ زندہ ہونے تک اس کے بہترین عمل کا ثواب ملتا رہے گا اور وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا''۔

مسند احمد، طبرانی، ابن عساکر بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۰..... فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں گزارنا مہینے کے روزہ اور نمازوں سے بہتر ہے اور جو اللہ کے راستے میں مورچے

میں وفات پاگیا تو قیامت کے دن تک اس کو مجاہد کا اجر ملتا رہے گا“۔ رویانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۱۔۔۔فرمایا کہ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں گزارنا دنیا اور اس پر موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے، اور جنت میں تم سے کسی ایک کا کوڑا (چابک) رکھنے کی جگہ بھی پوری دنیا اور اس پر موجود چیزوں سے بہتر ہے، اور ایک شام جو بندہ اللہ کے راستے میں لگاتا ہے یا ایک صبح دنیا اور اس پر موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے“۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، بروایت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۲۔۔۔فرمایا کہ”ایک دن اور رات اللہ کے راستے میں مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے سو اگر اس کی وفات ہوگئی تو اس کو مورچہ بند کا اجر ملے گا اور آزمانے والوں (منکر نکیر) سے محفوظ رہے گا اور اس کے لئے جنت سے رزق مقرر کیا جائے گا“۔

بغوی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۳۔۔۔فرمایا کہ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اور جو اللہ کے راستے میں مورچہ بند حالت میں مر گیا تو اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھا جائے گا اور اس کو اس کے بہترین عمل کا قیامت تک اجر ملتا رہے گا جو وہ کرتا تھا“۔

ابن زنجویہ بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۴۔۔۔فرمایا کہ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا، دنیا اور اس میں موجود چیزوں سے بہتر ہے اور یقیناً جنت میں تم سے کسی کی کمان رکھنے کی جگہ بھی دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے“۔ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۵۔۔۔فرمایا کہ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور جو اسی مورچہ بندی کی حالت میں وفات پا گیا تو اس کو اس کے بہترین عمل کا اجر ملتا رہے گا جو وہ کرتا تھا اور وہ آزمانے والوں سے محفوظ ہو جائے گا اور قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا“۔ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۶۔۔۔فرمایا کہ”ایک دن رات مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے“ اس کے لئے اس کا رزق جاری کیا جائے گا، اور اس کا عمل اس کے لئے باقی رکھا جائے گا اور وہ آزمانے والوں سے محفوظ ہو جائے گا“۔ طبرانی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۷۔۔۔فرمایا کہ”ایسا مت کرو! اور تم میں سے کوئی ایک بھی اس کام کو نہ کرے یقیناً مسلمانوں کے بعض مقامات پر صبر کرنا ایسے چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے جو خالی ہوں“۔ متفق علیہ بروایت حضرت عسعس بن سلامة رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔خالی سال سے مراد وہ سال بھی ہو سکتے ہیں جن میں صبر کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ سال بھی مراد ہو سکتے ہیں جن میں جہاد کرنے کا موقع نہیں۔

علاوہ ازیں مذکورہ روایت میں کہیں رباط اور کہیں مرابط کا لفظ آیا اس کے کئی معنی ہیں مثلاً گھوڑا، اسلامی ممالک کی سرحدیں، قلعہ وغیرہ لہٰذا مذکورہ روایات میں پس مورچہ بند کا اور کہیں پہرے دار کا ترجمہ کیا گیا ہے“۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۳۸۔۔۔فرمایا کہ”جہاد اس وقت تک سرسبز وشاداب میٹھا تروتازہ رہے گا جب تک آسمان بارش برساتا ہے اور زمین سے نباتات اگتی ہیں؟ اور عنقریب مشرق کی جانب سے ایسے لوگ اٹھیں گے جو یہ کہیں گے کہ نہ جہاد کوئی چیز ہے نہ رباط، یہی لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے، اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں بیٹھنا ایک ہزار غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور پوری کی پوری دنیا کے صدقے سے افضل ہے۔

ابن عساکر ضعف عن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۹۔۔۔فرمایا کہ”ہر مرنے والا جب مر جاتا ہے تو اس کے اعمال پر مہر لگا دی جاتی ہے علاوہ اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں مورچہ بند ہو کیونکہ اس کا عمل قیامت کے دن تک اس کے لئے لکھا جاتا رہتا ہے“۔ طبرانی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۰۔۔۔فرمایا کہ”مجھے مدینہ کی مسجد (مسجد نبوی) یا بیت المقدس میں سے کسی میں بھی لیلۃ القدر مل جانے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ میں تین راتیں مسلمانوں کی حفاظت کے لئے مورچہ بند پہرہ دوں“۔

ابو الشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن شاھین، بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامة رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۱.....فرمایا کہ "کچھ شک نہیں کہ اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی شرمگاہ کی حفاظت کے لئے ایک دن کی مورچہ بندی جو رمضان المبارک کے مہینے میں نہ ہو وہ سو سال کی عبادت روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اور کچھ شک نہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی شرمگاہ کی حفاظت کے لئے ایک دن کی مورچہ بندی اللہ کے ہاں ہزار سال کی عبادت اور روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور افضل ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ اسے (مجاہد کو) صحیح سالم اپنے گھر والوں میں واپس بھیج دیں تو ہزار سال تک اس کی کوئی برائی نہیں لکھی جاتی بلکہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور قیامت تک کے لئے اس کے لئے مورچہ بندی کا اجر لکھا جاتا رہتا ہے"۔

ابو داؤد، بروایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

منذر نے ترغیب میں کہا ہے کہ یہ روایت موضوع من گھڑت ہے اور موضوع ہونے کی علامات چمک رہی ہیں اور کیوں نہ ہو اس لئے کہ اس کی سند میں عمر بن صبیح ہے۔

۱۰۷۴۲.....فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوموں کو کھڑا کریں گے جن کے چہرے چمک رہے ہوں گے لوگوں کے پاس سے ہوا کی طرح گزر جائیں گے، بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ وہ لوگ ہوں گے جو مورچے (یا پہرے) کی حالت میں وفات پا گئے۔بروایت حضرت ابو ھریرۃ رضي اللہ عنہ

۱۰۷۴۳.....فرمایا "تین دن تیاری کرو پھر عمل کرنے والوں اور علم رکھنے والوں سے کہہ دو کہ انھیں چاہیے کہ مجھے یاد کریں"۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۴.....فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کو قیامت کے دن نور بنا دیں گے"۔

سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۵.....فرمایا کہ "اگر اللہ کے راستے میں کسی پر ذرا بھی بڑھاپا آ گیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا، عرض کیا گیا کہ بعض لوگ بڑھاپے (سفید بالوں) کو نوچ دیتے ہیں؟ فرمایا کہ جو چاہے اپنے نور کو نوچ پھینکے"۔

طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۶.....فرمایا کہ "اگر اللہ کے راستے میں کسی پر ذرا بھی بڑھاپا آ گیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا، اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا خواہ تیر نشانے پر لگا یا نہیں، تو وہ ایسے ہے جیسے ایک غلام آزاد کرنا اور جس نے ایک مسلمان غلام آزاد کیا تو وہ اس کے لئے جہنم سے کافی ہو جائے گا"۔مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، نسائی، متفق علیہ بروایت حضرت عمرو بن طیبۃ رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۷.....فرمایا کہ "جب لوگ دینا روں اور درھموں کے ساتھ بخل کرنے لگیں گے اور سود کے حیلے کے ساتھ خرید و فروخت کرنے لگیں اور تم لوگ گائے کی دموں کو پکڑ لو گے اور کھیتی باڑی میں مشغول ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط فرمائیں گے جو تم سے اس وقت تک دور نہ ہوگی جب تک تم اپنے دین کے کام کی طرف واپس نہ چلے جاؤ، لہٰذا ایک شخص قیامت کے دن اپنے پڑوسی کے پیچھے پڑا ہوگا اور کہہ رہا ہوگا کہ اس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کیا تھا اور میرے ساتھ اپنے مال میں کنجوسی کی تھی"۔

ابن جریر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۸.....فرمایا کہ "جب تم گائے کی دموں کے پیچھے لگ جاؤ گے اور سود کے حیلے کے ساتھ خرید و فروخت کرنے لگو گے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور تمہاری گردنوں پر ذلت مسلط کر دیں گے پھر وہ ذلت اور رسوائی تم سے اس وقت تک دور نہ ہوگی جب تک تم واپس اس چیز کی طرف لوٹ نہ جاؤ جس پر پہلے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کر لو"۔مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....فرمایا کہ "جس پر پہلے تھے سے مراد جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

فرمایا کہ "جب عرب گائے کے دموں کے پیچھے لگ جائیں گے تو ان پر ذلت ڈال دی جائے گی او ران پر اہل فارس کا بیٹا مسلط کر دیا جائے گا پھر وہ دعا مانگا کریں گے لیکن قبول نہ ہوگی"۔تمام عن سادر بن شهاب بن مسرور عن ابيه عن جده سعد بن ابى العاديه عن ابيه

۱۰۷۵۰...... فرمایا کہ "اے بشر! نہ جہاد نہ صدقہ جنت میں کس چیز کے ساتھ داخل ہوگے"۔

مسند احمد، حسن بن سفيان، ابن قانع، طبرانى مستدرك حاكم، سعيد بن منصور بروايت حضرت بشير بن الخصاصية رضى الله عنه

۱۰۷۵۱...... فرمایا کہ "نہ صدقہ نہ جہاد تو جنت میں کس چیز کے ساتھ داخل ہوگے؟

طبرانى معجم اوسط، متفق عليه، مستدرك حاكم بروايت حضرت بشير بن الخصاصية رضى الله عنه

تکملہ......گھوڑوں پر خرچ کرنے کے بیان میں

۱۰۷۵۲...... فرمایا کہ گھوڑے پر خرچ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے شخص۔

ابن حبان بروايت حضرت ابوهريرة رضى الله عنه

۱۰۷۵۳...... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا روک رکھا تو وہ (گھوڑا) اس شخص کے لئے آگ سے بچاؤ ہوگا"۔

عبد بن حميد بروايت حضرت زيد بن ثابت رضى الله عنه

۱۰۷۵۴...... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا پھر پیچھے سے کھڑا کیا اور ہاتھ پھیرا اور گھوڑے کے لئے جو صاف کئے تو اس کیلئے ہر جو اور ہر دانے کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور برائیاں مٹائی جائیں گی"۔ابن عساكر بروايت حضرت تميم رضى الله عنه

۱۰۷۵۵...... فرمایا کہ "گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے کوئی شخص جو صدقہ لیتا ہے، اور اس (گھوڑے) کا پیشاب اور لید وغیرہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں پاکیزہ مشک کی مانند ہوگا"۔

ابن سعد، طبرانى، بروايت يزيد بن عبدالله بن غريب عن ابيه عن جده

فائدہ:......صدقے کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے شخص جو صدقہ لے لیتا ہے" اس جملے سے مراد یہ ہے کہ خرچ کرنے والا بظاہر تو اپنے گھوڑے پر خرچ کر رہا ہے جو اس نے جہاد فی سبیل اللہ کی نیت سے پالا ہے، لیکن درحقیقت وہ اس ہاتھ سے بے انتہاء اجر وثواب لے رہا ہوتا ہے تو اس اجر وثواب لینے کو یہاں صدقہ لینے سے تشبیہ دی، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۷۵۶...... فرمایا کہ "جس نے اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کئے پھر جو لے کر کھڑا ہوا اور گھوڑے کی گردن میں لٹکا دیئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جو کے ہر دانے کے بدلے نیکی لکھ دیتے ہیں"۔ابن زنجويه والحاكم فى الكنى بروايت حضرت تميم رضى الله عنه

۱۰۷۵۷...... فرمایا کہ "مسلمانوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر دانے کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر دانے کے بدلے اس کی ایک برائی مٹا دیتے ہیں"۔

ابن عساكر بروايت ام المؤمنين حضرت عائشه صديقه رضى الله عنها

گھوڑے کی تین قسمیں

۱۰۷۵۸...... فرمایا کہ "گھوڑے تو تین ہیں، ایک تو وہ جو کسی شخص نے اللہ کی رضا کے لئے باندھا ہو، دوسرا گھوڑا جو کسی شخص نے سواری اور بار برداری کے لئے باندھ رکھا ہو، اور ایک وہ جو کسی شخص نے دیا اور دکھاوے کے لئے باندھا ہو تو وہ آگ میں ہے"۔

ابو الشيخ فى الثواب بروايت حضرت انس رضى الله عنه

۱۰۷۵۹...... فرمایا کہ "گھوڑے تو تین ہی ہیں، ایک گھوڑا رحمن کے لئے ایک گھوڑا انسان کے لئے اور ایک گھوڑا شیطان کے لئے۔ رحمن کا گھوڑا تو

وہ ہے جو کسی نے اللہ کی رضا کے لئے رکھا ہوا اور اس پر بیٹھ کر اللہ کے دشمنوں سے قتال کرے، اور انسان کا گھوڑا وہ ہے جس کے پیٹھ کو وہ اپنے (سواری کے) لئے رکھے اور اس پر بوجھ اٹھائے، اور شیطان کا گھوڑا جو گروی رکھنے رکھانے میں اور جوئے میں استعمال ہو"۔
طبرانی بروایت حضرت خباب رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۰..... فرمایا کہ "گھوڑے تو تین ہیں، ایک وہ گھوڑا جسے کسی نے اللہ کی رضا کے لئے باندھا ہو، سو اس کی قیمت اس کا اجر ہے اور اس کی عاریت بھی اجر ہے اور اس کو گھاس دانہ ڈالنا بھی اجر ہے اور ایک گھوڑا وہ ہے جس میں کوئی شخص شرط لگائے اور رھن رکھے، سو اس کی قیمت بھی بوجھ ہے اس کو گھاس ڈالنا بھی بوجھ ہے اور اس پر سواری بھی بوجھ ہے، اور ایک گھوڑا وہ ہے جسے پیٹ کے لئے رکھا ہو سو ہو سکتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ دور کرنے کا باعث ہو اگر اللہ چاہے"۔ مسند احمد عن رجل بن الانصار

فائدہ:..... عاریت سے مراد کوئی چیز کسی دوسرے کو بلا معاوضہ کچھ وقت کے استعمال کے لیے دینا، اور پیٹ کے لئے ہونے سے مراد ی ہے کہ اس سے بار برداری کا کام لے گا اور کچھ کما کھائے چنانچہ اسی لئے آگے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ دور کرنے کا باعث ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۶۱..... فرمایا کہ "جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر اپنے چوپائے پر خرچ کرتا ہے اور اللہ کی رضا کی خاطر اس پر اٹھاتا ہے تو اس کا میزان بھی اس چوپائے کی طرح بھاری ہوگا"۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۲..... فرمایا کہ "ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے آپ پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے والدین پر خرچ کرتا ہے، ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے بیٹے پر خرچ کرتا ہے، ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہو جسے تو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے اور وہ اجر کے لحاظ سے ان سب سے زیادہ اچھا ہے"۔ دار قطنی فی الافراد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

تکملہ..... سمندر کی جنگ کے بیان میں

۱۰۷۶۳..... فرمایا کہ "جو شخص سمندر کے کنارے احتساب اور مسلمانوں کی حفاظت کی نیت سے بیٹھا، تو اللہ تعالیٰ سمندر کے ہر قطرے کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۴..... فرمایا کہ "سمندر کے ساحل پر بیمار ہو جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح سو غلام آزاد کروں پھر ان کو اور ان کی سواریوں کو تیار کروا کے اللہ کے راستے میں بھیج دوں"۔ ابوالشیخ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۵..... فرمایا کہ "جس کسی نے مسلمانوں کے ساحلوں میں سے کسی ساحل پر تین دن مورچہ بندی کی تو وہ اس کے لئے سال بھر کی مورچہ بندی کے برابر ہو جائے گا"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۱۰۷۶۶..... فرمایا کہ "جو شخص سمندر میں ایک دن بیمار ہوا تو یہ ایسے ہزار غلام آزاد کرنے سے تو افضل ہے جن کو تیار کروا کر قیامت تک ان پر خرچہ کیا جاتا رہے، اور جس نے اللہ کی رضا کی خاطر کسی کو ایک آیت سکھائی یا سنت میں سے ایک کلمہ سنایا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مٹھی بھر ثواب دیں گے یہاں تک کہ جو ثواب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس سے افضل ثواب کوئی نہ رہے گا"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۷..... فرمایا کہ "جس نے مغرب کے وقت ساحل سمندر پر اپنی آواز بلند کرتے وقت ایک تکبیر کہی تو اللہ تعالیٰ اس کو سمندر کے ہر قطرے کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائیں گے اور دس برائیاں مٹا دیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمائیں گے اور وہ بھی ایسے کہ ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ ایک تیز رفتار گھوڑا سو سال میں طے کرے"۔ طبرانی، حلیہ ابی نعیم، مستدرک حکم بروایت ایاس بن معاویۃ رضی اللہ عنہ بن قرۃ عن ابیۃ عن جدہ وقال الذھبی ھذا منکر جداً وفی اسنادہ من یتھم

۱۰۷۶۸..... فرمایا کہ "جس نے سمندر میں ایک جنگ بھی اللہ کی رضا کے لئے لڑی اور اللہ جانتا ہے کہ کون اللہ کی رضا کے لئے جنگ لڑتا ہے (تو

تحقیق) اس نے اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی فرمانبرداری ادا کردی اور جنت کو ایسے طلب کیا جیسے کہ اس کو طلب کرنے کا حق تھا اور جہنم سے ایسے بھاگا جیسے اس سے بھاگنا چاہیے"۔ طبرانی اور ابن عساکر بروایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ. وفیہ عمر بن صبح کذاب

۱۰۷۶۹۔۔۔ فرمایا کہ "جس نے اللہ کی رضا کے لئے سمندر میں جنگ لڑی تو اس کے لئے وہ ہوگا جو دو موجوں کے درمیان ہوتا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لئے دنیا سے کٹ گیا ہو"۔ ابو الشیخ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔ دنیا سے کٹ جانے کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک سے بالکل قطع تعلق کر کے تنہائی میں عبادات وغیرہ میں مصروف ہو جائے بلکہ مراد یہ ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا اور دین کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری کا اتنا خیال رکھے کہ گویا کہ اسے اللہ کی رضا کے علاوہ کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ اور دو موجوں کے درمیان سے مراد دو موجوں کے درمیان پانی کے قطروں کی تعداد کے مطابق نیکیاں ملنا ہو سکتا ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۷۰۔۔۔ فرمایا کہ "جس نے میرے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) جنگ نہیں کی تو اسے چاہیے کہ سمندری جنگ میں حصہ لے کیونکہ سمندر میں ایک دن قتال کرنا خشکی پر دو دن قتال سے (اجر کے اعتبار سے) بہتر ہے، اور سمندری جنگ کے ایک شہید کا اجر خشکی کے دو شہیدوں کی طرح ہے، اور سب سے بہتر شہداء اصحاب اکف ہیں۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! یہ اصحاب اکف کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ جن کی کشتیاں وغیرہ سمندر میں اپنے سواروں سمیت الٹ گئیں"۔ بروایت علقمہ بن شہاب القسری مرسلاً

۱۰۷۷۱۔۔۔ فرمایا کہ "جس نے میرے شانہ بشانہ کافروں سے جنگ نہیں کی تو اسے چاہیے کہ سمندری جنگ میں حصہ لے"۔

معجم اوسط طبرانی بروایت علقمہ بن شہاب

۱۰۷۷۲۔۔۔ فرمایا کہ "سمندر میں کھانا کھانے والا جسے قے ہوگئی ہو تو اس کے لئے شہید جیسا اجر ہے، اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے"۔

سنن ابی داؤد، متفق علیہ بروایت حضرت ام حرام رضی اللہ عنہ

فصل ..... صدق نیت کے بیان میں

۱۰۷۷۳۔۔۔ جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا، اسکی نیت صرف مال غنیمت ہے بس اس کے لئے وہ مال غنیمت اجر ہے"۔

مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم بروایت عباد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۴۔۔۔ فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ قتل و قتال میں مرنے والوں کو ان کی نیتوں پر اٹھائیں گے"۔ ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۵۔۔۔ فرمایا کہ "کہ وہ لوگ جو میری امت میں سے جہاد کرتے ہیں اور کچھ مقرر وظیفہ لیتے ہیں اور دشمن کے خلاف قوت حاصل کرتے ہیں ان کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح ہے جو اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی تھیں اور معاوضہ لیا کرتی تھیں"۔

سنن ابی داؤد، فی مراسیلہ اور ابو نعیم متفق علیہ بروایت جبیر بن نضیر مرسلاً

۱۰۷۷۶۔۔۔ فرمایا کہ "سبحان اللہ۔ پاک ہے اللہ کی ذات اس میں کچھ حرج نہیں کہ اجر لیا جائے اور حمد کی جائے"۔

مسند احمد، ابو داؤد، بروایت حضرت سہل بن الحنظلۃ

فائدہ:۔۔۔ اس سے پہلے والی روایت کی روشنی میں اگر اس روایت کو دیکھا جائے تو اس کی مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر جہاد کرتے ہوئے کچھ مقرر اجر لیا جائے اور ان کی کچھ تعریف بھی کردی جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں کیونکہ مقررہ وظیفہ لینا بھی ضروری ہے جسے دشمن کے خلاف قوت حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے اور تعریف سے مجاہدین کی حوصلہ افزائی ہو جائے اور وہ اور زیادہ ذوق و شوق سے جہاد کریں گے"۔

یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ دیا جائے کہ اگر جہاد کے دوران مجاہدین کو کچھ وظائف بھی دے دیئے جائیں اور ان کی تعریف بھی کی جاتی رہے تو اس کی وجہ سے ان کی نیت پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۷۷..... فرمایا کہ ”میں نے نہیں پایا اس کے لئے اس جنگ کے بدلے میں کوئی اجر اس دنیا میں یا آخرت میں علاوہ ان دنانیر کے جو اس نے مقرر کئے تھے“۔سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت یعلی

۱۰۷۷۸..... فرمایا کہ ”اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم نے صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی طرح صبر کرنے والا اور احتساب کی نیت کرنے والا بنا کر اٹھائیں گے، اور اگر تم نے دکھاوے اور تکاثر کی نیت سے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس دکھاوے تکاثر، تفاخر، بڑھائی ظاہر کرنے کی حالت پر اٹھائیں گے اے عبداللہ بن عمرو! تم نے جس حال میں بھی قتال کیا یا تمہیں قتل کیا گیا اللہ تعالیٰ اس حال میں تمہیں اٹھائیں گے“۔سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۹..... فرمایا کہ ”عنقریب تم پر شہر فتح ہوتے چلے جائیں گے اور عنقریب تم زبردست لشکر جرار بن جاؤ گے، پھر تمہارے اس معرکے میں مختلف دستے بنائے جائیں گے سو تم میں سے ایک دستے سے ایک شخص ایک ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اور اپنی قوم میں رہے گا پھر باقی قبیلوں سے الگ ہو جائے گا اور خود کو ان کے سامنے پیش کرے گا اور کہے گا کہ کون ہے وہ جس کے لئے میں اس وفد کے بدلے کافی ہو جاؤں؟ کون ہے وہ جس کے لئے میں اس وفد سے کافی ہو جاؤں؟ سنو! یہ وہ شخص ہے جو اپنے خون کے آخری قطرے تک کو کرائے پر دے رہا ہو“۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۰..... فرمایا کہ ”بعض قومیں مدینہ میں ہمارے پیچھے ہیں، ہم جس گھاٹی اور جس وادی سے گزرتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں، انہیں کسی عذر نے روک لیا ہے“۔بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۱..... فرمایا کہ ”یقیناً مدینہ میں ایسی قومیں بھی ہیں کہ تم جتنا بھی چلے اور جو کچھ بھی خرچ کیا اور جس وادی سے گزرے وہ اس میں تمہارے ساتھ تھے حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں کسی عذر کی وجہ سے نہیں آسکے“۔

مسند احمد، بخاری ابوداؤد ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اورمسلم، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ہمارے پیچھے رہنے سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرے رہے ہیں اور ہمارے ساتھ جہاد میں شرکت کے لئے نہیں آسکے“۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۷۸۲..... فرمایا کہ ”وہ خاتون اس کے حوالے کر دو کیونکہ وہ (خاتون) ان جنگوں میں اس کا حصہ ہے“۔

مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ

تکملہ..... مقابلے کے بیان میں

۱۰۷۸۳..... فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی خاطر تلوار لٹکانے والے پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور وہ (فرشتے) ان کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ لوگ تلوار لٹکائے ہوئے رہتے ہیں“۔خطیب بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۴..... فرمایا کہ ”جس نے اللہ کی رضا کی خاطر گلے میں تلوار لٹکائی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایسا ہار پہنائیں گے جو دنیا کی ابتداء سے لے کر آخری دن تک نہ بنا ہوگا، بے شک اللہ تعالیٰ غازی کی تلوار نیزے اور اسلحے پر فخر کرتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر فخر کریں تو اس کو کبھی عذاب نہ دیں گے“۔ابو الشیخ اور المخلص فی فوائدہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۵..... فرمایا کہ ”جس نے اللہ کی رضا کے لئے اپنے گلے میں تلوار لٹکائی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ہار پہنائیں گے، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ ان دو ہاروں کے برابر نہ ہوگا، دنیا کی ابتداء سے لے کر انتہاء تک اور فرشتے اس وقت تک اس کے لئے رحمت کی دعا مانگتے ہیں جب تک وہ تلوار اتار کر رکھ نہ دے، اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے غازی کی تلوار نیزہ اور (دیگر) اسلحے پر فخر کرتے ہیں اور جب اللہ اپنے بندوں میں سے کسی پر فخر کریں تو اس کو کبھی بھی عذاب نہ دیں گے“۔ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۶... فرمایا کہ ''جس نے اللہ کے راستے میں اپنی تلوار سونتی تو تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ سے بیعت کرلی''۔

ابن مردویہ بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۷... فرمایا کہ ''گلے میں تلوار لٹکا کر نماز ادا کرنا بغیر تلوار لٹکائے نماز ادا کرنے سے سات سو گناہ زیادہ فضیلت کا باعث ہے''۔

خطیب بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۸... دریافت فرمایا کہ ''کون ہے وہ شخص جو اس تلوار کو لے اور اس کا حق ادا کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ ''اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور اس کو لے کر کافر کے سامنے فرار نہ ہو جائے''۔

مستدرك حاکم بروایت هشام بن عروة عن ابیه عن الزبیر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۹... فرمایا کہ ''کون ہے وہ شخص جو اس تلوار کو لے اور اس کا حق ادا کرے؟

مسند احمد عبد بن حمید، مسلم، ابو عوانه، مستدرك حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۹۰... جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ مجھے اپنی تلوار دکھاؤ، انہوں نے پیش، تلوار پتلی اور کمزور تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بطور تلوار استعمال نہ کرو اس کو نیزہ بناؤ۔ یعنی نیزہ کی طرح استعمال کرو۔ طبرانی بروایت عتبة بن عبد اسلمی رضی اللہ عنہ

جنگی ٹوپی اور زرہ کا پہننا

۱۰۷۹۲... فرمایا کہ ''جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے جنگی ٹوپی تیار کر رکھی تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے اور جس نے انڈا رکھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو سفید (چمکتا دمکتا) کردیں گے، اور جس نے زرہ تیار کر رکھی تو یہ زرہ قیامت کے دن اس کے لئے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگی''۔ خطیب بروایت حسن رضی اللہ عنہ

تسبیح وذکر

۱۰۷۹۳... فرمایا کہ ''غازی کی تسبیح پڑھنے سے ستر ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور ایک نیکی دس گنا کے برابر ہے''۔ دیلمی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۹۴... فرمایا کہ ''خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے کثرت سے اللہ کا ذکر کرے، اس کو ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ملیں گی، ان میں سے ہر نیکی دس گنا کے برابر ہوگی اور یہ نیکیاں ان نیکیوں کے علاوہ ہوں گی جو اللہ کے ہاں اس شخص کے لئے ہیں اور نفقہ بھی اتنا ہی''۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

نماز

۱۰۷۹۵... فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں کسی شخص کا اکیلے نماز پڑھنا بھی پچیس نمازوں کے برابر ہے، اور ساتھیوں کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز سات سو نمازوں کے برابر ہے، اور جماعت کے ساتھ ادا کی ہوئی نماز انچاس ہزار (۴۹۰۰۰) نمازوں کے برابر ہے''۔

روزہ

۱۰۷۹۶... فرمایا کہ ''جس نے اللہ کے راستے میں ایک فرض روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا فرمادیں گے جتنا سات آسمانوں اور زمینوں میں ہے، اور جس نے نفل روزہ اللہ کے راستے میں رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا فرمادیں

گے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عتبة رضی الله عنه بن عبدالسلمی رضی الله عنه

۱۰۷۹۷..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے سو سال کی مسافت تک دور کردیں گے"۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عبسة رضی الله عنه

۱۰۷۹۸..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے اتنی دور کردیں گے کہ ایک بہت پھرتیلا تیز رفتار گھڑ سوار سو سال تک وہ فاصلہ طے کرسکے گا"۔ طبرانی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامة رضی الله عنه

۱۰۷۹۹..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو سو سال کی مسافت کی مقدار کے برابر جہنم سے دور کردیں گے"۔

ابن منده بروایت حضرت خطام بن قیس رضی الله عنه

۱۰۸۰۰..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں بنادیں گے ہر خندق کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا سات زمینوں اور آسمانوں کے درمیان ہے"۔ بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۱۰۸۰۱..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اس دن کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان ستر سال کا فاصلہ پیدا فرمادیں گے"۔ خطیب مسند احمد، بخاری، مسلم، متفق علیه، بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۸۰۲..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک نفل روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق بنادیں گے جس کا فاصلہ آسمان اور زمین کے برابر ہوگا"۔ ابن زنجویه، ترمذی، طبرانی، بروایت حضرت ابو امامة رضی الله عنه

۱۰۸۰۳..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کے فاصلے کے بقدر دور فرمادیں گے"۔ نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۷۸۴..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے جہنم کی گرمی کو اس کے چہرے سے ستر سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیں گے"۔ نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۸۰۵..... فرمایا کہ "جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے ستر سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیتے ہیں۔ ابن حبان بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

حور عین سے شادی

۱۰۸۰۶..... فرمایا کہ "جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اس کی شادی حور عین میں سے ایک حور سے کردی جاتی ہے، جو کھوکھلے موتی کے بنے ہوئے خیمے میں ہوتی ہے، اس نے ستر جنتی لباس پہنے ہوتے ہیں ان میں سے ایک لباس بھی (خوبصورتی وغیرہ میں) اس حور سے مشابہت نہیں رکھتا، حور سرخ یاقوت کے بنے ہوئے ایسے پلنگ پر ہوتی ہے جس میں موتی جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اس پلنگ پر ستر ہزار بستر بچھے ہوئے ہوتے ہیں جو اندر سے موٹے ریشم کے بنے ہوتے ہیں، اس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ستر ہزار خادمائیں ہوتی ہے اور ستر ہزار اس کے شوہر کے لئے، ہر خادمہ کے پاس سونے کے ستر ہزار تھال ہوتے ہیں ان میں سے کوئی تھال ایسا نہیں ہوتا جس میں دوسرے سے مختلف کھانا نہ ہو، وہ شخص (یعنی روزہ دار) آخری کھانے کی لذت بھی ویسے ہی پائے گا جیسے پہلے کھانے کی"۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۸۰۷..... فرمایا کہ "جو کوئی شخص بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے سو سال کے فاصلے کے برابر دور کردیتے ہیں"۔

سمویه، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عبدالله بن سفیان الدردی رضی الله عنه

فائدہ:..... جہنم سے دوری کا فاصلہ مختلف روایات میں مختلف ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ روزے دار کے ایمان اور اخلاص میں تفاوت ہو

جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا بھی صدقہ کردو تو میرے صحابہ کے ایک مد کے برابر بھی نہیں۔

او کماقال رسول اللہ ﷺ

تو یہاں بھی اتنی بڑی مقدار میں سونا صدقہ کرنے کے باوجود جو ثواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد سے بھی کم ہے تو وہ تمام مسلمانوں اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں تفاوت کی وجہ سے ہے بھلا عام مسلمانوں کے ایمان کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان سے کیا نسبت؟ چہ نسبت خاک را باعالم پاک۔ (مترجم)

فرمایا جو بندہ اللہ کے راستے میں روزہ رکھتا ہے اللہ اس کی حورعین سے موتی کے اندر بنے ہوئے خیمے میں شادی کرائیں گے، اس کے ستر لباس ہوں گے اور کوئی لباس اس کی دوسری ساتھی کے لباس سے ملتا جلتا نہ ہوگا ان کی مسہری سرخ یاقوت سے بنی ہوگی جس پر بچے موتی جڑے ہوں گے اس پر ستر ہزار بستر ہوں گے جوان کے استبرق (اعلیٰ ریشم) کے بنے ہوں گے اور اس کے ستر ہزار خادمائیں اس کی ضرورت کے لئے ہوں گی ستر ہزار ہی اس کے شوہر کی ہوں گی ہر خادمہ کے ساتھ ستر ہزار پلیٹیں سونے کی ہوں گی ہر پلیٹ میں الگ الگ کھانا ہوگا اور ہر دوسرے کھانے کی لذت پہلے کھانے جیسی ہی ہوگی ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ اس روایت میں ولید بن زید دمشقی قلانسی ہے جو کہ منکر الحدیث ہے۔ اس لئے یہ روایت مشکوک ہے۔

۱۰۸۰۷..... فرمایا کہ ''جو شخص بھی اللہ کی رضا کے خاطر روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سوسال کے فاصلے کے برابر دور لے جاتے ہیں''۔

سمویہ، طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت عبداللہ بن سفیان الأزدی رضی اللہ عنہ

دوسری فصل...... جہاد کے آداب کے بیان میں

اس میں تین مضامین ہیں۔

پہلا مضمون...... مقابلے کے بیان میں

۱۰۸۰۸..... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ کھیل گھوڑا دوڑانا اور تیراندازی ہے۔

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۰۹..... فرمایا کہ ''جب تیرا جہاد کا ارادہ ہو تو ایسا گھوڑا خریدو جس کی پیشانی روشن اور چمکدار ہو اس کا دائیں ہاتھ میں سفیدی نہ ہو تو تم سلامت رہو گے اور مال غنیمت حاصل کرو گے''۔ طبرانی، مستدرک حاکم بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۰..... فرمایا کہ ''گھوڑوں کو راضی رکھا کرو وہ راضی رہیں گے''۔ کامل ابن عدی ابن عساکر بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۱..... فرمایا کہ ''گھوڑا دوڑانے کے لئے شرط لگانا جائز ہے''۔ سمویہ اور الضیاء بروایت حضرت رفاعۃبن رافع رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۲..... فرمایا کہ ''گھوڑوں کو راضی رکھا کرو کیونکہ وہ راضی ہو جاتے ہیں''۔ طبرانی اور الضیاء بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۳..... فرمایا کہ ''جس نے گھر دوڑ کے دن کمائی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۴..... فرمایا کہ ''مقابلہ نہیں مگر دوڑ کا گھڑ سواری اور نشانے بازی کا''۔ مسند احمد، سنن اربعہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۵..... فرمایا کہ ''ریشم اور نمار (ایک خاص دھاری دار چادر) پر نہ بیٹھو''۔ سنن ابی داؤد، بروایت حضرت معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۶..... فرمایا کہ ''جس نے گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا حالانکہ وہ مقابلہ کرنے سے خود کو محفوظ نہ سمجھتا تھا تو جوا نہیں ہے، اور جس نے دو گھوڑوں میں گھوڑا داخل کیا اور وہ مقابلہ کرنے سے خود کو محفوظ سمجھتا تھا تو اب یہ جوا (قمار) ہے''۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۷...... گھوڑ دوڑ کے معاملے میں جلب اور جنب بن کر شرکت نہ کرے (یعنی کسی طرح معاون بننا درست نہیں)

۱۰۸۱۸...... اسلام میں جلب اور جنب اور نکاح شغار جائز نہیں اور جس نے نقب لگائی وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه بروایت حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه

فائدہ...... شغار نکاح کی ایک قسم ہے جس میں کوئی شخص کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور دوسرا شخص اس پہلے والے شخص کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور دونوں اپنی اپنی بیویوں (یعنی ایک دوسرے کی بیٹی) کے مہر کے طور پر اپنی بیٹی دوسرے کے نکاح میں دیتا ہے یعنی الف ب کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرتا ہے کہ حق مہر کے طور پر اپنی بیٹی اسکے نکاح میں دے گا اور ب نے بھی الف کے نکاح میں جو بیٹی دی ہے وہ الف کی بیٹی کے نکاح کے حق مہر کے طور پر ہے، اس کو شغار کہتے ہیں اور یہ حنفیہ کے ہاں جائز ہے جبکہ ائمہ ثلاثہ اس کو ظاہر نص پر عمل کرتے ہوئے ناجائز ٹھہراتے ہیں، تفصیل کے لئے کسی مستند مفتی یا مستند دارالافتاء سے رجوع کیا جاسکتا ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۸۱۹...... فرمایا کہ "کوئی عربی گھوڑا ایسا نہیں جو ہر روز فجر کے وقت دو مرتبہ یہ نہ پکارے کہ "اے میرے اللہ! تو نے مجھے جسے بھی عطا فرمایا ہے مجھے اس کے لئے اس کے پسندیدہ اھل و مال میں سے بنادے"۔

مسند احمد، نسائی مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوذر رضی الله عنه

۱۰۸۲۰...... فرمایا کہ "گھوڑوں کو ان کے آنے کے دن ہی تقسیم کردو"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عوف رضی الله عنه

۱۰۸۲۱...... گھوڑے کی پیشانی کے بال مت کاٹو نہ اون کو اور نہ اس کے دم کو کیونکہ ان کی دم دفاع کا ذریعہ ہے اور اون ان کی گرمی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ابو داؤد عن عتبة ابن عبد السلمی

۱۰۸۲۲...... فرمایا کہ "اونٹ شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں اور ان کے گھر ہوتے ہیں"۔ ابو داؤد، بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۸۲۳...... فرمایا کہ "ہم نے گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں دیکھی اور بے شک ہم نے اسے سمندر پایا"۔ ابو داؤد، بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۸۲۴...... فرمایا کہ "سنو! کسی اونٹ کی گردن میں تار کا ہار باقی نہ رہے توڑ دیا جائے"۔ ابو داؤد، بروایت حضرت ابوبشیر رضی الله عنه

دوسرا مضمون...... تیراندازی کے بیان میں

۱۰۸۲۵...... فرمایا کہ "سوار ہو جاؤ اور تیراندازی کا مقابلہ کرو اور اگر تم تیراندازی کا مقابلہ کرو تو میرے نزدیک پسندیدہ ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایک تیر سے اس کے بنانے والے کو جنت میں داخل فرمائیں گے جو اس میں ثواب کی امید رکھتا تھا اور تیر چلانے والے کو بھی اور اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے اور مٹھی بھر کھجوروں کے بدلے یا ایسی ہی کسی چیز کے بدلے جس سے مساکین فائدہ اٹھاتے ہیں تین افراد کو جنت میں داخل کریں گے گھر والا جس نے اس کا حکم دیا ہے، اس کی بیوی جو اس کو تیار کرتی ہے اور وہ خادم جو اس چیز کو مسکین تک پہنچاتا ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عطیة رضی الله عنه

۱۰۸۲۶...... فرمایا کہ "کچھ شک نہیں کہ زمین عنقریب تم پر فتح ہوتی چلی جائیں گی اور دنیا کافی ہو جائے گی لہٰذا تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے عاجز نہ رہے"۔ طبرانی بروایت عمرو بن عطیه رضی الله عنه

۱۰۸۲۷...... فرمایا کہ "عنقریب زمینیں تم پر فتح ہوتی چلی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے لہٰذا تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے عاجز نہ رہے"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرات عقبہ بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۲۸...... فرمایا کہ "سنو! قوت پھینکنے میں ہے، سنو! قوت پھینکنے میں ہے، قوت پھینکنے میں ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجه بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی الله عنه

اور ترمذی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ سنو! عنقریب اللہ تعالیٰ زمین تمہارے لئے فتح کردیں گے اور سختی میں تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے لہٰذا

ہرگز عاجز نہ رہے تم میں کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے‘‘۔

۱۰۸۲۹..... فرمایا کہ’’سنو! میں ہر دوست خلیل کی دوستی سے بری ہوں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور (لیکن) تمہارا ساتھی یعنی جناب رسول اللہ ﷺ تو خود اللہ کا خلیل ہے‘‘۔مسلم، ترمذی ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۸۳۰..... فرمایا کہ’’پھینکو (مارو) اور سوار ہو جاؤ، اور تمہارا تیراندازی کرنا مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے ہر وہ چیز جس سے آدمی کھیلے وہ باطل ہے علاوہ اس کے کہ کوئی شخص اپنے کمان سے تیر چلائے یا اپنے گھوڑے کی تربیت کرے یا اپنی بیوی سے کھیلے کیونکہ یہ چیزیں حق ہیں اور جس شخص نے تیراندازی سیکھنے کے بعد چھوڑ دی تو اس نے اس چیز کی ناشکری کی جو سیکھا تھا‘‘۔

مسنداحمد، ترمذی، سنن کبیری بیهقی، بروایت حضرت عقبةبن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۳۱..... فرمایا کہ’’بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے‘‘۔ایک اس تیر کو بنانے والا جو ثواب کی نیت رکھتا تھا، دوسرا تیرانداز اور تیسرا تیر دینے والا‘‘۔مسند احمد، بروایت حضرت عقبةبن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۳۲..... فرمایا کہ’’جو شخص دو نشانوں کے درمیان چلا تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی‘‘۔

طبرانی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی الله عنه

۱۰۸۳۳..... فرمایا کہ’’جس نے تیراندازی اچھی طرح جان لی، پھر اسے چھوڑ دیا تو تحقیق اس نے نعمتوں میں سے ایک نعمت چھوڑ دی۔

القرب فی الرمی بروایت یحییٰ بن سعید مرسلاً

۱۰۸۳۴..... فرمایا کہ’’تیراندازی کرو اے اسمٰعیل (علیہ السلام) کے بیٹو! کیونکہ تمہارے والد بھی تیرانداز تھے۔

(مسند احمد، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس رضی الله عنه)

فائدہ:...... یہاں والد سے مراد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۸۳۵..... فرمایا کہ’’تیراندازی وہ بہترین کھیل ہے جو تم کھیلتے ہو‘‘۔بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۸۳۶..... فرمایا کہ’’جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد میں آئے یا ہمارے بازار سے گذرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اپنے ہاتھ سے ان تیروں کی نوکوں کو سنبھال لے، کہیں کوئی مسلمان زخمی نہ ہو جائے۔ متفق علیه، ابوداؤد، ابن ماجه بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی الله عنه

۱۰۸۳۷..... فرمایا کہ’’تم پر تیراندازی لازم ہے، کیونکہ یہ تمہارے بہترین کھیلوں میں سے ہے‘‘۔بزار بروایت حضرت سعد رضی الله عنه

۱۰۸۳۸..... فرمایا کہ’’تم پر تیراندازی لازم ہے، کیونکہ یہ تمہارے بہترین کھیلوں میں سے ہے‘‘۔

معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت سعد رضی الله عنه

۱۰۳۸۹..... فرمایا کہ’’پتھر مارنے سے بچو، کیونکہ اس سے دانت ٹوٹتے ہیں اور دشمن میں خونریزی بھی ہوتی ہے‘‘۔

طبرانی بروایت حضرت عبدالله بن معقل رضی الله عنه

۱۳۸۴۰..... فرمایا کہ’’جس نے تیراندازی سیکھ لینے کے بعد اس میں دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا تو تحقیق اس نے ناشکری کی اس چیز کی جو ایک نعمت تھی‘‘۔ طبرانی بروایت حضرت عقبه بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۴۱..... جناب نبی کریم ﷺ نے ایسی چیز کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا جس میں روح ہو۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۸۴۲..... فرمایا کہ’’کسی ایسی چیز کو نشانہ نہ بنایا جائے جس میں روح ہو‘‘ مسلم، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۸۴۳..... فرمایا کہ’’جس نے تیراندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا تو اس نے میری نافرمانی کی‘‘۔

ابن ماجه بروایت حضرت عقبه بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۴۴......فرمایا کہ "جس کو تیراندازی سکھائی گئی اور پھر اُس نے چھوڑ دی تو وہ ہم میں سے نہیں۔"

مسلم بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۸۴۵......فرمایا کہ "اس کو پھینک دو یعنی فارسی کمان کو اور ان کو لازم پکڑو، یعنی عربی کمانوں کو اور ان جیسی دوسری کمانوں کو اور نیزوں کی انیوں کو، کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ تم کو شہروں میں غلبہ عطا فرمائیں گے اور تمہاری مدد میں اضافہ فرمائیں گے۔

طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۶......فرمایا کہ "اس سے اور نیزوں کی انیوں سے اللہ تعالیٰ تمہیں غلبہ عطا فرمائیں گے شہروں پر اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد فرمائیں گے۔" متفق علیہ بروایت حضرت عویمر بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۷......فرمایا کہ "ملعون ہے جو اسے اٹھائے یعنی فارسی کمان کو، تم پر لازم ہے کہ یہ کمانیں پکڑو، یعنی عربی کمانیں اور ان نیزوں کی انیوں سے اللہ تعالیٰ تم کو شہروں میں غلبہ عطا فرمائیں گے اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد فرمائیں گے۔"

متفق علیہ بروایت حضرت عویمر بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۸......فرمایا کہ "تیراندازی کرواے اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد، کیونکہ تمہارے والد بھی تیرانداز تھے اور میں محجن بن الادرع کے ساتھ ہوں، عرض کیا کہ آپ جس کے ساتھ ہوں وہ غالب ہوجائے گا، فرمایا کہ تم تیر چلاؤ میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔"

طبرانی بروایت حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۹......فرمایا کہ "مارو، جو تیر کے ساتھ دشمن تک پہنچ گیا، اللہ تعالیٰ اُس کا درجہ بلند فرمائیں گے۔ یہ کوئی تمہاری ماؤں کی زمین (کا حساب) نہیں بلکہ ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔" نسائی بروایت حضرت کعب بن عمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۰......فرمایا کہ "جس نے تیر چلایا تو اُس کے لئے درجہ ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! درجہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ کوئی تمہاری ماؤں کی زمین (کا ناپ) نہیں دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔" ابن ابی حاتم و ابن مردویہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۱......فرمایا کہ "جس نے دشمن پر تیر چلایا تو اللہ تعالیٰ اس سے درجہ بلند فرمائیں گے، اور دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور جو اللہ کے راستے میں تیر چلاتا ہے تو وہ ایسے ہے جیسے غلام آزاد کرتا ہو۔"

مسند احمد، ابن حبان بروایت حضرت کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۲......فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تو وہ اُس کے لئے غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔"

طبرانی متفق علیہ بروایت حضرت ابوالنجیح رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۳......فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا جو نشانے سے چوک گیا یا نشانے پر جا لگا یہ (تیر چلانا) قیامت کے دن اُس شخص کے لئے نور ہوگا۔" طبرانی بروایت حضرت ابوعمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۵......فرمایا کہ "ہر وہ مسلمان جس نے اللہ کے راستے میں دشمن پر تیر چلایا تو اُس کو اتنا اجر ملے گا جتنا ایک غلام کو آزاد کرنے کا، خواہ تیر نشانے پر لگا ہو یا نہ، ہر وہ مسلمان جس کا ایک بال بھی اللہ کے راستے میں سفید ہوگیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا جو اس کے آگے آگے دوڑے گا اور ہر وہ مسلمان جس نے کسی چھوٹے یا بڑے کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے یہ ضروری ٹھہرالیا ہے کہ اس آزاد ہونے والے کے ہر عضو کے بدلے اس آزاد کرنے والے کو کئی گنا زیادہ اجر دے گا۔"

عبد بن حمید اور ابن عساکر بروایت محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ عنہم

۱۰۸۵۶......فرمایا کہ "بے شک اللہ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے، تیر کو بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی

نیت رکھتا تھا اور تیر چلانے والا اور اس کو تیر انداز تک پہنچانے والا، سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر چلانا مجھے تمہارے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے، ہر وہ کھیل جو آدمی کھیلتا ہے وہ باطل ہے علاوہ کمان سے تیر چلانے، گھوڑے کی تربیت کرنے اور اپنی گھر والی سے کھیلنے کے، کیونکہ یہ (کھیل) حق ہیں، اور جس کو تیر اندازی سکھائی گئی اور پھر اس نے چھوڑ دی تو اس نے کفر کیا اس چیز کا جو نعمت تھی۔"

طبرانی، مسند احمد، نسائی، ترمذی، حسن، مستدرک حاکم، متفق علیه بروایت حضرت عقبه بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۵۷......فرمایا کہ "بے شک اللہ ایک تیر کے بدلے تین افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے، اس کو بنانے والا جو ثواب کی نیت رکھتا تھا اور مددگار اور اللہ کے راستے میں اس تیر کو چلانے والا۔" خطیب بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۸۵۸......فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ تیر کو بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی نیت رکھتا تھا اور چلانے والا اور اس کی نوک بنانے والا اور تیر چلاؤ اور سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر چلانا مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے، کوئی کھیل قابل تعریف نہیں علاوہ تین کھیلوں کے۔ کسی شخص کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا، اپنی گھر والی سے کھیلنا اور اپنے تیر کمان سے تیر چلانا، اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی تو اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔"

ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت عقبه بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۵۹......فرمایا کہ "دنیا کے کھیلوں میں سے ہر کھیل باطل ہے علاوہ تین کھیلوں کے، تیرے اپنی کمان سے تیر اندازی کرنا، تیرا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا اور تیرا اپنی گھر والی سے کھیلنا، کیونکہ یہ بھی حق ہے، تیر اندازی کرو اور سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے زیادہ پسند ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، تیر بنانے والا جو اس کے بنانے میں ثواب اور بھلائی کی نیت رکھتا تھا، مددگار اور تیر چلانے والا۔" مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۸۶۰......فرمایا کہ "جس نے اپنے گھر میں کمان رکھی، اللہ تعالیٰ اس گھر سے چالیس سال تک فقر کو دور رکھتے ہیں۔"

الشیرازی فی الالقاب والخطیب بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۸۶۱......فرمایا کہ "جس نے تیر اندازی سیکھی، پھر اس کو بھلا دیا تو یہ ایک نعمت تھی جو اللہ نے دی تھی اور اس نے اُس نعمت کو چھوڑ دیا۔"

القرب فی فضل الدمی بروایت حضرت ابوهریرة و حضرت ابن عمر رضی الله عنهم

۱۰۸۶۲......فرمایا کہ "جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر بھلا دی تو یہ نعمت تھی جس کا اس نے انکار کیا۔"

ابن النجار بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۸۶۳......فرمایا کہ "جسے تیر اندازی سکھائی گئی اور پھر اس نے بھلا دیا تو یہ ایک نعمت تھی جس کا اس نے انکار کیا۔"

خطیب بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۸۶۴......فرمایا کہ "مومن کے لئے تیر اندازی کیا ہی عمدہ کھیل ہے اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دی تو اُس نے میری نافرمانی کی۔"

ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۸۶۵......فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر بھی چلایا.........."

معجم الاوسط طبرانی، سنن سعید بن منصور، بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۸۶۶......جس نے رات کو نشانے بازی کی (تیر چلائے) وہ ہم میں سے نہیں اور جو کوئی ایسی چھت پر سویا جس کی چار دیواری نہیں تھی اور گر کر مر گیا تو اس کا خون بیکار گیا۔ طبرانی عن عبدالله بن جعفر رضی الله عنه

مطلب یہ ہے کہ اندھیرے میں رات کو تیر کسی کو بھی لگ سکتا ہے، اندھیرے میں نشانہ درست نہیں ہو سکتا۔

۱۰۸۶۷......فرمایا کہ "تیر اندازی اور قرآن سیکھو اور مومن کا بہترین وقت وہ ہے جس میں وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔"

دیلمی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۸۶۸۔۔۔فرمایا کہ "تیراندازی سیکھو کیونکہ دونشانوں کے درمیان جنت کے باغوں میں سے باغ ہے۔"

دیلمی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۶۹ فرمایا کہ "جس نے اپنی چادر رکھ دی اور دونشانوں کے درمیان چلا تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔"

دارقطنی فی الافراد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۰۔۔۔فرمایا کہ "لوگ سلامتی اور بھلائی کی جس چیز کی طرف بھی ہاتھ بڑھاتے ہیں ان میں کمان کو فضیلت حاصل ہے۔"

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۱۔۔۔فرمایا کہ "جب دشمن تم سے قریب ہوجائیں تو تیراندازی کو لازم پکڑو۔"

بخاری بروایت حضرت حمزۃ بن اسید عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۲۔۔۔فرمایا کہ "جب دشمن تم سے قریب ہوجائیں تو ان کو تیر سے مارو اور اس وقت تک تلواریں نہ کھینچو جب تک وہ تمہیں ڈھانپ نہ لیں"۔

ابوداؤد، متفق علیہ، بروایت حضرت مالک بن حمزۃ بن اسید الساعدی عن ابیہ عن جدہ

۱۰۸۷۳۔۔۔فرمایا کہ "پتھر مت برساؤ، کیونکہ اس سے شکار نہیں کیا جاتا، نہ دشمن میں خونریزی ہوسکتی ہے اس سے دانت ٹوٹتے ہیں اور آنکھ پھوٹتی ہے۔"

طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن مفضل رضی اللہ عنہ

تیسرا مضمون۔۔۔۔۔مختلف آداب کے بارے میں

۱۰۸۷۴۔۔۔فرمایا کہ "جب جہاد تم میں سے کسی کے دروازے پر آپہنچے تو وہ اپنے والدین کی اجازت کے بغیر نہ نکلے۔"

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۵ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ذکر کرنا خرچے میں سات سوگنا اضافے کا باعث ہے۔"

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۶۔۔۔فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بے شک میرا بندہ ہر وہ بندہ ہے جو اپنے دوستوں سے ملاقات کے وقت بھی مجھے یاد رکھتا ہے۔"

ترمذی عن عمارہ بن زعکرہ

۱۰۸۷۷ فرمایا کہ "خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کے دوران کثرت سے ذکر کرے، چنانچہ اس کے لئے ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ملیں گی، اور ہر نیکی اس نیکی کے دس گنا کے برابر ملے گی جو مزید اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔"

طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۸ فرمایا کہ "جب کوئی فوجی دستہ بھیجو تو کمزوروں کو اپنے سے الگ نہ کرو بلکہ ان کو بھی ساتھ لے لو، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ کمزوروں سے بھی قوم کی مدد فرماتے ہیں۔" الحارث فی مسندہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۹ فرمایا کہ "کمزوروں کو تلاش کرکے لاؤ کیونکہ تمہارا رزق اور مدد تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔"

مسند احمد، مسلم، مستدرک حاکم، ابن حبان بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۰ فرمایا کہ "جب کسی قوم کی مدد ان کے اسلحے اور نفوس سے کی جائے تو ان کی زبانیں زیادہ حقدار ہیں۔"

ابن سعد بروایت حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان بروایت محمد مرسلا

۱۰۸۸۱ فرمایا کہ "بے شک مومن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے۔" مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۲ فرمایا کہ "تلواریں ہی غازیوں کی چادریں ہیں۔" مصنف عبدالرزاق بروایت حسن مرسلا

۱۰۸۸۳..... فرمایا کہ "یقیناً ہم کسی مشرک سے مدد طلب نہیں کرتے۔"

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۸۸۴..... فرمایا کہ "یقیناً ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے ہی مدد نہیں مانگتے۔"

مسند احمد، بخاری فی التاریخ بروایت حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۵..... فرمایا کہ "بے شک عنقریب کل تم لوگ دشمن سے ملنے والے ہو تو (ایسی حالت میں) تمہارا شعار یہ ہونا چاہئے کہ تم کثرت سے حم لاینصرون کی تلاوت کرتے رہو۔" مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۶..... فرمایا کہ "اگر تم پر رات کو حملہ کیا جائے تو تمہارا شعار حم لاینصرون ہونا چاہئے۔"

سنن ابی داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہم

۱۰۸۸۷..... فرمایا کہ "جنگ تو دھوکہ ہے۔" مسند احمد، متفق علیہ، ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور مسند احمد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سنن ابی داؤد بروایت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور بزار بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حسن اور حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن سلام اور حضرت عوف بن مالک اور حضرت نعیم بن مسعود اور حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہم اور ابن عساکر بروایت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۸..... فرمایا کہ "جو سمجھ میں آئے کہہ دو کیونکہ جنگ تو دھوکہ ہے۔" طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۹..... فرمایا کہ "ہماری مدد چھوڑ دو، کیونکہ جنگ تو دھوکہ ہے۔" الشیرازی فی الالقاب بروایت نعیم الاشجعی

۱۰۸۹۰..... فرمایا کہ "اے اکثم! اپنی قوم کے علاوہ دوسری قوم کے شانہ بشانہ ہو کر جنگ کیا کر، اپنے اخلاق اچھے کر اور اپنے ساتھیوں کا اکرام کر، اے اکثم! بہترین ساتھی اور دوست چار ہیں، اور بہترین گشتی نمائندے بھی چار ہیں اور بہترین ..... بھی چار سو ہیں اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار پر کوئی غالب نہیں آ سکتا کم میں سے۔" ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۱..... فرمایا کہ "بہترین ساتھی چار ہیں، اور بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین دینی لشکر وہ ہے جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار پر مشتمل لشکر قلت کی بناء پر شکست نہیں کھا سکتا۔" سنن ابی داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۲..... فرمایا کہ "نیزوں اور عربی کمانوں کو لازم پکڑو، کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین کو عزت دیتا ہے اور تمہارے لئے شہر فتح کرتا ہے۔"

طبرانی، بروایت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۳..... فرمایا کہ "یہ جو ہے تو اس کو پھینک دو اور اس کو اس جیسی دوسری کمانوں کو اور نوک دار نیزوں کو لازم پکڑو، کیونکہ انہی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین کی تائید کرتا ہے اور تمہیں شہروں میں ٹھکانہ دیتا ہے۔" ابن ماجہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۴..... فرمایا کہ "جب تمہارے قریب آ جائیں تو اُن پر تیر چلاؤ اور اپنے تیروں کو پہلے استعمال کرو۔"

بخاری، سنن ابی داؤد بروایت حضرت اسید رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۸۹۵..... فرمایا کہ "بچو نعل والے گھوڑے استعمال کرنے سے، کیونکہ یہ جب دشمن سے ملتے ہیں تو بھاگ جاتے ہیں۔ اگر مال غنیمت ملے تو خیانت کرتے ہیں۔" مسند احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۶..... فرمایا کہ "بچو اس دستے سے جو جب دشمن سے ملے تو بھاگ جائے اور جب غنیمت ملے تو خیانت کرے۔" بغوی بروایت ابی داؤد

۱۰۸۹۷..... فرمایا کہ "جس پر راستہ تنگ ہو گیا تو اس کے لئے کوئی جہاد نہیں۔" ابن عساکر بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۸۔۔۔فرمایا کہ ''اے اکثم! تمہاری صحبت میں صرف امانت دار ہی بیٹھے اور تیرا کھانا بھی امانت دار ہی کھائے اور بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہے اور جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو تو اس کو شکست نہیں ہو سکتی۔''

ابونعیم بروایت حضرت اکثم بن الجون رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۹ فرمایا کہ ''بہترین ساتھی وہ ہیں جو چار ہوں، بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو اور جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو وہ کم سے شکست نہیں کھا سکتا۔'' (اور بن عساکر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ) جب وہ صبر کریں اور سچ بولیں۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ترمذی حسن غریب، متفق علیہ، مستدرک حاکم ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۰ فرمایا کہ ''اے انصاف، قانون اور فیصلے کے دن کے مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

بغوی عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جب دشمن سے سامنا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو مذکورہ بالا کلمات فرماتے سنا۔

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ اور دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مثلہ

۱۰۹۰۱ فرمایا کہ ''دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، اور جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو ڈٹے رہو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور اگر وہ ہانکا کریں اور چیخیں تو تم خاموشی کو لازم پکڑو۔''

مصنف ابن ابی شیبہ، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۲۔۔۔فرمایا کہ ''دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم ان سے کس آزمائش میں پڑو گے، سو جب ان سے سامنا ہو جائے تو کہو کہ: اے ہمارے اللہ! تو ہی ہمارا بھی اور اُن کا بھی رب ہے، ہماری پیشانیاں اور ان کی پیشانیاں بھی آپ ہی کے دست قدرت میں ہیں۔ سو جب وہ تمہیں گھیر لیں تو اٹھ کھڑے ہو اور تکبیر کہو۔'' مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۳ فرمایا کہ ''دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو، کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ اُن کی طرف سے تم کس آزمائش میں مبتلا کیے جاؤ گے۔ لہذا جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو کہو: اے اللہ! آپ ہی ہمارے رب ہیں اور ان کے بھی، ہماری دل اور ان کے دل آپ کے ہاتھ میں ہیں اور آپ ہی ان پر غالب ہو سکتے ہیں۔'' اور زمین پر بیٹھے رہو اور جب وہ تمہیں گھیر لیں تو اٹھ کر حملہ کر دو اور تکبیر کہو۔''

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۴ فرمایا کہ ''یقیناً ہم صبح ان پر حملہ آور ہونے والے ہیں، لہذا کھاؤ پیو اور قوت حاصل کرو۔'' طبرانی بروایت حضرت ابو اسامۃ رضی اللہ عنہ

تیسرا باب...... جہاد کے احکام کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل...... امان، معاہدہ، صلح اور وعدہ پورا کرنے کے بیان میں

۱۰۹۰۵ فرمایا کہ ''جب کوئی شخص تجھ سے اپنے خون کی حفاظت چاہے تو تُو اس کو قتل مت کر۔''

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۶ فرمایا کہ ''تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، سو جب ان پر ظالم ظلم کرے تو اس کو پناہ نہ دو، کیونکہ قیامت کے دن ہر غدار کے پاس ایک جھنڈا ہوگا، جس سے وہ پہچانا جائے گا۔'' مستدرک حاکم بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۹۰۷ فرمایا کہ ''اے ام ہانی! جسے آپ نے پناہ دی اُسے ہم نے بھی پناہ دی۔'' متفق علیہ بروایت حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا

اور ابوداؤد اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ "اور جسے آپ نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔"

۱۰۹۰۸۔ فرمایا "بے شک عورت کو اس کی قوم کی بنیاد پر پکڑا جائے گا۔" ترمذی عن ابی هریره رضی الله عنه

۱۰۹۰۹۔ فرمایا کہ "اگر کسی نے کسی ذمی کو تکلیف پہنچائی تو میں اس کے لئے لڑوں گا اور جس کے لئے میں لڑوں گا تو قیامت کے دن بھی اس کے لئے لڑوں گا۔" خطیب فی التاریخ بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۹۱۰۔ فرمایا کہ "جس نے کسی معاہد کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور کچھ شک نہیں کہ اس کی خوشبو چالیس سال کے فاصلے سے بھی آتی ہے۔" مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۹۱۱۔ فرمایا کہ "جس نے کسی معاہد (حلیف یا ذمی) کو بلا وجہ قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔"

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی مستدرك حاكم بروایت حضرت ابوبكرة رضی الله عنه

۱۰۹۱۲۔۔۔۔۔ فرمایا کہ "مجھے میرے رب نے منع کیا کہ کسی معاہد وغیرہ پر ظلم کروں۔" مستدرك حاكم بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۱۰۹۱۳۔ فرمایا کہ "مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں۔" سنن ابی داؤد، مستدرك حاكم بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۹۱۴۔۔۔۔۔ فرمایا کہ "مسلمان اپنی شرطوں کے پاس ہیں جو حق کے مطابق ہیں۔"

مستدرك حاكم بروایت حضرت انس رضی الله عنه اور حضرت ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۰۹۱۵۔۔۔ فرمایا کہ "مسلمان اپنی ان شرطوں کے پاس ہیں جو حلال ہیں۔" طبرانی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی الله عنه

۱۰۹۱۶۔ فرمایا کہ "میں اُن میں سے سب سے زیادہ شریف ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتے ہیں۔"

بیهقی فی الشعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۹۱۷۔ فرمایا کہ "اے لوگو! یقیناً تم نے یہودیوں کے باڑوں کی طرف جلدی کی، سنو! معاہدین کا مال اُس کے حق کے علاوہ جائز نہیں اور گھریلو گدھوں، خچروں اور گھوڑوں کا گوشت تم پر حرام ہے اور ہر پھاڑ کھانے والے جانور اور پنجے والے پرندے کا گوشت بھی۔"

مسند احمد، ابوداؤد بروایت حضرت خالد بن ولید رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔ حق کے علاوہ جائز نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ معاہدین یعنی ذمیوں پر جو سالانہ ٹیکس مقرر کیا گیا ہے اس کے علاوہ کچھ لینا جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۱۸۔ فرمایا کہ "اگر کسی شخص نے کسی قوم سے کوئی عہد کر رکھا تھا تو نہ وہ کوئی گرہ باندھے اور نہ کھولے، یہاں تک کہ اس کا معاہدہ ختم ہو جائے۔

مسند احمد، ابوداؤد بروایت حضرت عمرو بن عبسة رضی الله عنه

۱۰۹۱۹۔ فرمایا کہ "اے یہودیوں کے گروہ! مسلمان ہو جاؤ محفوظ ہو جاؤ گے، جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اس سرزمین سے جلاوطن کر دوں، سو اگر تم میں سے کوئی اپنے مال میں سے کچھ پائے تو اس کو بیچ دے، وگرنہ یہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔" متفق علیه، ابوداؤد بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۹۲۰۔ فرمایا کہ "سنو! اگر کسی نے معاہد پر ظلم کیا یا نقض عہد کیا یا اس کی حیثیت سے بڑھ کر کسی کام میں مبتلا کیا یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے لڑوں گا۔"

ابوداؤد، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت صفوان بن سلیم عن عدة من ابناء الصحابه عن آبائهم رضی الله عنهم

۱۰۹۲۱۔ فرمایا کہ "سنو! اگر کسی نے کسی ایسے انسان کو قتل کیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمے پر تھا تو تحقیق اس نے اللہ کے ذمہ کی وعدہ خلافی کی سو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا اور جنت کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔"

ترمذی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۹۲۲...... فرمایا کہ ”شاید کہ تم جب کسی قوم سے جنگ کرتے ہو اور اُن پر غالب آجاتے ہو تو اُن کے لوگوں اور بیٹوں کے بجائے ان کے اموال سے طاقت حاصل کرتے ہو اور پھر وہ تم سے کسی بات پر صلح کرتے ہیں، سو تمہیں اس سے زیادہ اُن سے کچھ نہ پہنچے کیونکہ تمہارے لئے اس کی گنجائش نہیں ہے۔“ ابو داؤد عن رجل

۱۰۹۲۳...... فرمایا کہ ”اگر کسی نے کسی معاہد کو قتل کردیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ پر تھا تو اس نے اللہ کے ذمہ کے خلاف ورزی کی، وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا اور اس کی خوشبو تو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔“

ابن ماجه، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه

۱۰۹۲۴...... فرمایا کہ ”اگر کسی نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔“ مسند احمد، نسائی بروايت رجل

۱۰۹۲۵...... فرمایا کہ ”جس نے کسی معاہد کو حرام قتل کردیا تو اللہ تعالیٰ اس پر نہ صرف جنت حرام کردیتے ہیں بلکہ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔“

مسند احمد، نسائى بروايت حضرت ابوبكرة رضى الله عنه

فائدہ:...... حرام قتل کردینے سے مراد یہ ہے کہ اس ذمی کو قصاصاً یا حرباً نہ قتل کیا ہو بلکہ اپنی ذات کی وجہ سے قتل کردیا ہو جو شرعی قوانین کی رو سے جائز نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۲۶...... فرمایا کہ ”کسی شخص نے کسی کو امان دی اور پھر اس کو قتل کردیا تو میں قاتل سے بری ہوں خواہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔“

بخارى فى التاريخ، نسائى بروايت حضرت عمرو بن الحمق رضى الله عنه

۱۰۹۲۷...... فرمایا کہ ”جس نے میرے ذمہ کی خلاف ورزی کی میں اُس سے جھگڑا کروں گا، اور جس سے میں جھگڑا کروں گا اس سے جھگڑوں گا۔“

طبرانى بروايت حضرت جندب رضى الله عنه

۱۰۹۲۸...... فرمایا کہ ”ان میں سے ادنیٰ ترین شخص میری امت کو پناہ دے گا۔“ مسند احمد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه

۱۰۹۲۹...... فرمایا کہ ”مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کردے۔“ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه، ترمذى، ابن ماجه بروايت حضرت ابن عمرو بن عوف رضى الله عنه

۱۰۹۳۰...... فرمایا کہ ”چھوڑ دو ترکوں کو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں، کیونکہ سب سے پہلے میری امت سے جو ملک چھینے گا اور حالانکہ اللہ نے انہیں عطا نہیں کی ہوگی وہ بنو قنطوراء ہے۔“ طبرانى، بروايت حضرت ابن مسعود رضى الله عنه

۱۰۹۳۱...... فرمایا کہ ”اہل حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں کیونکہ سب سے پہلے کعبہ کا خزانہ ذوالسویقتین نکالے گا جو اہل حبشہ میں سے ہوگا۔“

ابو داؤد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عمر رضى الله عنه

فائدہ:...... سویقتین تشبیہ ہے سویق کا اور سویق ستو کو کہتے ہیں، قرب قیامت میں ایک حبشی شخص دو صاع یا دو کلو ستوؤں کے بدلے خانہ کعبہ کو منہدم کردے گا اور اس کا لقب ذوالسویقین ہی ہوگا یعنی دو ستوؤں والا، شاید یہاں وہی مراد ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۳۲...... فرمایا کہ ”نہ میں وعدہ خلافی کرتا ہوں اور نہ ہی چادروں کو قید کرتا ہوں۔“

مسند احمد، ابو داؤد، نسائى، ابن حبان، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابورافع رضى الله عنه

۱۰۹۳۳...... فرمایا کہ ”اچھا وعدہ ایمان میں سے ہے۔“ مستدرك حاكم بروايت ام المومنين حضرت عائشه صديقه رضى الله عنها

۱۰۹۳۴...... فرمایا کہ ”چھوڑ دو اہل حبشہ کو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں اور نہ چھیڑیں ترکوں کو جب تک وہ نہ تمہیں چھیڑیں۔ ابو داؤد عن رجل

۱۰۹۳۵...... فرمایا کہ ”ان کے ساتھ وعدہ پورا کرو، ہم ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔“

مسند احمد بروايت حضرت حذيفه رضى الله عنه

۱۰۹۳۶..... فرمایا کہ "ہم ان کے ساتھ وعدہ پورا کرتے ہیں اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے ہیں"۔مسلم بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۷..... فرمایا کہ "یقیناً اللہ کے بندوں میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں اور پرسکون رہتے ہیں"۔طبرانی، حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ اور مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تکملہ

۱۰۹۳۸..... فرمایا کہ "جس نے کسی شخص کو امان دی پھر اسے قتل کر دیا تو جہنم اس کے لئے واجب ہوگئی اگر چہ وہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو"۔

طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۹..... فرمایا کہ "جس نے کسی شخص کو امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو وہ قیامت کے دن غداروں کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا"۔

ابن ماجہ، طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت محمدبن الحمق رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۰..... فرمایا کہ "اگر ہم میں سے کوئی ان کے پاس چلا گیا تو اللہ نے اس کو کر دیا جو ان میں سے ہمارے پاس آ گیا ہم اس کو واپس کر دیں گے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خلاصی کی کوئی سبیل بنائیں گے"۔مسند ابی یعلی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۱..... فرمایا کہ "جس نے میرے ذمہ کی خلاف ورزی کی میں اس سے جھگڑوں گا اور جس سے میں جھگڑا تو ....

طبرانی بروایت حضرت ابواسوار العددی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۲..... فرمایا کہ "اے لوگو! یقیناً تم نے یہودیوں کے اموال میں جلدی کی، سنو! معاہدین کا مال ناحق لے لینا حلال نہیں، اور تم پر گھریلو گدھوں، گھوڑوں! اور خچروں کا گوشت حرام ہے، اور ہر پھاڑ کھانے والے جانور کا بھی اور پنجے والے پرندوں کا گوشت بھی حرام ہے۔"

مسنداحمد، ابوداؤد، باوردی بروایت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

طبرانی یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ "فرمایا کہ "سنو! کوئی شخص اپنے تخت پر تکیہ لگائے یہ نہ کہے کہ جو ہم نے کتاب اللہ میں سے حلال پایا اسے حلال کیا اور جو کتاب اللہ میں حرام پایا اسے حرام قرار دیا، سنو! میں بھی تم پر معاہدین کا مال ناحق لینا حرام قرار دیتا ہوں، سنو! جس کی وہ طاقت نہ رکھتا تھا یا اس سے اس کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لے لی، تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں لڑوں گا۔

بروایت صفوان بن سلیم عن. من ابناء الصحابة من آبادنیة رضی اللہ عنہ

اور بخاری مسلم میں یہ اضافہ ہے، کہ "سنو! جس نے کسی معاہد کو قتل کر دیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ پر تھا تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام کر دی جاتی ہے حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہے"۔

۱۰۹۴۳..... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسے معاہد کو قتل کر دیا جو اپنے ذمی ہونے کو مانتا تھا اور اپنا مقررہ جزیہ بھی ادا کرتا تھا تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے جھگڑوں گا"۔ابن مندہ اور ابونعیم فی المعرفة بروایت حضرت عبداللہ بن جراد

۱۰۹۴۴..... فرمایا کہ "مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں علاوہ ان شرطوں کے جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیں، اور لوگوں کے درمیان صلح بھی جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیں"۔

طبرانی، کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت کثیربن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ

اور صلح مسلمانوں کے درمیان جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال کر دے اور حلال کو حرام کر دے"۔

ابوداؤد، متفق علیہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرة رضی اللہ عنہ، ترمذی، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت کثیر بن عبداللہ بن عمروبن عوف المدنی عن ابیہ عن جدہ. مستدرک حاکم عنہ

اور یہ اضافہ کیا ہے اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں علاوہ اس شرط کے جو حلال کو حرام کر دے۔

۱۰۹۴۵......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط اللہ کے رسول محمد کی طرف سے زہیر بن اقیش کی طرف ہے سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا پیروکار ہو، میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں، وہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں علاوہ اس کے امابعد۔ اگر تم گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور مشرکوں سے جدا ہو جاؤ اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور نبی اور صفی کا حصہ الگ کرو تو تم لوگ محفوظ رہو گے اللہ اور اس کے رسول کی امان میں"۔ ابن ماجه، مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک حاکم، بغوی، باوردی طبرانی، متفق علیه بروایت حضرت نعمان بن لولب رضی اللہ عنه

۱۰۹۴۶......فرمایا کہ "ہم نے بھی اس کو پناہ دی جس کو آپ نے پناہ دی اور ہم نے بھی اس کو امان دی جس کو آپ نے امان دی"۔

ابو داؤد، متفق علیه، ترمذی بروایت حضرت ام هانئی رضی اللہ عنه

۱۰۹۴۷......فرمایا کہ "ترکوں کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ذی الکلاع رضی اللہ عنه

۱۰۹۴۸......فرمایا کہ "ترکوں کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں"۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنه

دوسری فصل......عشر کے بیان میں

فائدہ:......جس طرح خمس پانچویں حصے کو کہتے ہیں اس طرح عشر دسویں حصے کو کہتے ہیں البتہ خمس مال غنیمت میں ہوتا ہے اور عشر [illegible] واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۴۹......فرمایا کہ "عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے"۔ ابو داؤد، بروایت رجل

۱۰۹۵۰......فرمایا کہ "وہ زمین جو بارانی ہوں، یا نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتی ہوں، یا عشری ہوں تو ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو راھٹ کے ذریعے یا چھڑکاؤ کے ذریعے سیراب کی جاتی ہیں تو ان میں نصف عشر ہے"۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۰۹۵۱......فرمایا کہ "وہ زمینیں جو بارانی ہوں یا نہری یا چشموں سے سیراب ہونے والی ہوں تو ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو راھٹ کے ذریعے سیراب کی جائیں اس میں نصف عشر ہے"۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

۱۰۹۵۲......فرمایا کہ "وہ زمینیں جو بارانی ہوں یا چشموں کے ذریعے سیراب کی جاتی ہوں ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو چھڑکاؤ کے ذریعے سیراب کی جائیں ان میں نصف عشر ہے"۔ ترمذی، ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۹۵۳......فرمایا کہ "مسلمانوں پر عشر نہیں ہے، عشر تو صرف یہودیوں و عیسائیوں پر ہے"۔

ابن سعد، مسند احمد بروایت حرب بن هلال الثقفی بروایت عن جده ابی امیة رجل من تغلب

۱۰۹۵۴......فرمایا کہ "عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے"۔

ابن سعد، بغوی، ابن قانع، متفق علیه، بروایت حرب بن عبید اللہ عن جه ابی امیة عن ابیه

اور بغوی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے عطاء بن السائب عن حرب عن جدہ کی سند سے روایت کیا ہے اور کسی ایک نے بھی اس میں عن ابیہ نہیں کہا علاوہ ابوالاحوص کے مسند احمد، ابو داؤد، متفق علیه عن رجل من بکر بن وائل عن خاله اور بغوی عن حرب بن عبید اللہ الثقفی عن خاله اور بغوی عن حرب بن هلال الثقفی عن رجل من بی تغلب

تیسری فصل......خمس اور غنیمت کی تقسیم کے بیان میں

۱۰۹۵۵......فرمایا کہ "چرنے والے جانور معاف ہیں، معدنیات معاف ہیں اور خود گاڑے ہوئے مال میں خمس ہے"۔

مسند احمد بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

فائدہ:.......اس روایت کے ذیل میں کچھ خالص علمی بحث ہے جس کے لئے کسی مستند دارالافتاء یا مفتی کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے عوام الناس کے لئے یہ تفصیل بیان کرنا ضروری نہیں ہے بقول شخصے:

ان مسائل میں کچھ زرف نگاہی ہے درکار یہ مسائل ہیں کوئی تماشہ لب بام نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۹۵۶..... فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کو کچھ کھلاتے ہیں تو یہ کھلانا اس کے لئے ہوتا ہے جو ان کے بعد کھڑا ہوگا"۔

ابو داؤد، بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۷..... فرمایا کہ "رکاز وہ مال ہے جو زمین کے اندر پیدا ہوتا ہے"۔ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۸..... فرمایا کہ "رکاز وہ سونا اور چاندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس دن زمین میں پیدا فرمایا تھا جب زمین کو پیدا فرمایا تھا"۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۹..... فرمایا کہ "عنبر رکاز نہیں بلکہ اسی کے لئے ہے جو اسکو پالے"۔ ابن النجار بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......عنبر ویل مچھلی کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۹۶۰..... فرمایا کہ "رکاز میں خمس ہے۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ اور معجم اوسط بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۱..... فرمایا کہ "رکاز میں عشر ہے"۔ ابو بکر بن ابی داؤد فی جزء من حدیثہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۲..... فرمایا کہ "اضافی مال نہیں خمس کے بعد ہی دیا جاسکتا ہے"۔ مسند احمد بروایت حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۳..... فرمایا کہ "میرے لئے تمہارے مال غنیمت میں سے اس جیسی کوئی چیز حلال نہیں علاوہ خمس کے اور خمس تم میں لوٹا دیا جائے گا"۔

ابو داؤد بروایت حضرت عمرو بن عبسة رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۴..... فرمایا کہ "اے لوگو! میرے لئے اس مال میں سے کوئی چیز نہیں اور نہ یہ (اور اونٹ کے کوہان کے بالوں کے گچھے کی طرف اشارہ ہے) علاوہ خمس کے اور خمس تمہاری ہی طرف لوٹایا جائے گا سو دھاگہ اور سوئی تک ادا کرو"۔ ابو داؤد، نسائی، بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۵..... فرمایا کہ "اے لوگو! میری چادر مجھے واپس دے دو، خدا کی قسم اگر میرے پاس تہامہ کے درختوں کی تعداد کے برابر بھی کوئی چیز ہوتی تو میں تم لوگوں میں تقسیم کردیتا، پھر تم مجھے نہ کنجوس پاتے، نہ بزدل نہ جھوٹا، اے لوگو! اس میں سے میرے لئے کچھ نہیں نہ ہی بالوں کے اس گچھے میں سے علاوہ خمس کے اور خمس تم میں ہی لوٹایا جائے گا، سو دھاگہ اور سوئی جیسی چیزیں بھی ادا کردو کیونکہ خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن صرف عار اور شرمندگی بلکہ عیب اور آگ کا باعث ہوگی"۔ مسند احمد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۶..... فرمایا کہ "اے لوگو! بے شک حلال نہیں ہے میرے لئے اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اتنا بھی علاوہ خمس کے اور خمس تم میں ہی لوٹایا جائے گا"۔ نسائی بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۷..... فرمایا کہ "جس علاقے میں تم پہنچو اور قیام کرو تو تمہارا حصہ اسی میں ہے، اور ہر وہ علاقہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا ہے پھر یہ تمہارا ہے"۔ مسند احمد مسلم ابوداؤد، بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۸..... فرمایا کہ "عربی کو عربی اور ھجین کو ھجین سمجھو"۔ کامل ابن عدی، بیہقی فی شعب الایمان عن مکحول مرسلاً

فائدہ:.......ھجین اس شخص کو کہتے ہیں جس کا باپ عرب اور ماں لونڈی باندی ہو"۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۹۶۹..... فرمایا کہ "عربی کو عربی اور ھجین کو ھجین سمجھو، عربی کے دو حصے اور ھجین کے لئے ایک حصہ ہے"۔

کامل ابن عدی بیہقی فی شعب الایمان عن مکحول عن زیاد بن حاریہ حبیب بن مسلمة

۱۰۹۷۰..... فرمایا کہ "ہر وہ تقسیم جو زمانہ جاہلیت میں ہوئی تھی تو وہ اسی تقسیم پر ہے اور ہر وہ تقسیم جو اسلام کے زمانے میں ہوئی تو وہ اسلام ہی کے حساب سے ہوگی"۔ ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت عبادة رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۱...... فرمایا کہ "میں ایسے لوگوں کو ضرور دیتا ہوں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہوں تا کہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے، کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنا مال لے کر چلے جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ، سو خدا کی قسم جس چیز کے ساتھ تم لوٹتے ہو وہ بہت بہتر ہے اس سے جس کے ساتھ وہ لوٹتے ہیں، یقیناً تم میرے بعد شدید حالت دیکھو گے، سو صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے آملو بے شک میں حوض پر ہوں گا"۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۲...... فرمایا کہ "تیرا کیا حال ہوگا جب میرے بعد آنے والے حکمران اس مال سے اپنے لئے مخصوص کرلیں گے، سو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو"۔ مسند احمد بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۳...... فرمایا کہ "تم سے پہلے سرداروں میں سے کسی سردار کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا، وہ جمع کیا جاتا تھا اور آگ آکر اس کو کھا لیتی تھی"۔

ترمذی، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۴...... فرمایا کہ "میں قریش کو دیتا ہوں تا کہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے کیونکہ وہ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور زمانہ جاھلیت سے قریب ہیں"۔

بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

غنیمت کی تقسیم کے بیان میں

۱۰۹۷۵...... فرمایا کہ "کیا حال ہوگا جب میرے بعد والے حکمران اس مال کو اپنے لئے مخصوص کرلیں گے؟ فرمایا میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھتا ہوں پھر اس سے مار ڈالتا ہوں حتیٰ کہ دکھ دیتا ہوں تو فرمایا کہ کیا میں تیری راہنمائی اس سے زیادہ چیز کی طرف نہ کروں؟ صبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن سعد، رویانی بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... دوسری مرتبہ جو لفظ فرمایا استعمال ہوا ہے وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے لئے ہے یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تکملہ

۱۰۹۷۶...... فرمایا کہ "تم سے پہلے سرداروں میں سے کسی سردار کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا وہ جمع کیا جاتا تھا اور آگ آسمان سے آتی اور اس مال کو کھا جاتی"۔ ترمذی، متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۷...... فرمایا کہ "میں نے گھوڑے کے دو حصے مقرر کیے ہیں اور سوار کے بھی دو حصے، سو جو اس میں سے کم کرے اللہ تعالیٰ اس کو کم کرے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۸...... فرمایا کہ "غلام کو مال غنیمت میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا، بلکہ اس کو ردی اور گھٹیا سامان میں سے دیا جائے گا اور اس کا امان دینا جائز ہے"۔

متفق عیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۹...... فرمایا کہ "غلام کے لئے غنیمت میں کوئی حصہ نہیں غلام کم قیمت مال لے البتہ اس کا امان دینا جائز ہے اور اگر کوئی عورت کسی قوم کو امان دے تو وہ بھی جائز ہے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۰...... فرمایا کہ "اگر کوئی شخص مال کے تقسیم ہونے سے پہلے اس میں اپنا مال پائے تو اسی کا ہے اور اگر تقسیم کے بعد پائے تو اب اس کے لئے اس میں سے کچھ نہیں"۔ خطیب بروایت حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۱...... فرمایا کہ "مشرکوں کی غنیمت میں سے مسلمانوں کے لئے کچھ جائز نہیں، نہ کم نہ زیادہ، نہ دھاگہ نہ سوئی، نہ لینے والے کے لئے نہ دینے

والے کے لئے مگر اس کے حق کے ساتھ"۔مسند ابی یعلی بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۲.....فرمایا کہ "ایک خمس اللہ کے لئے اور باقی چار خمس لشکر کے لئے، عرض کیا گیا کہ کیا کوئی ایک کسی دوسرے سے زیادہ حق دار ہے؟ فرمایا، اس تیر کا بھی جو تو اپنے پہلو سے نکالتا ہے اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق دار نہیں؟ بغوی عن رجل عن بلقین

ایک شخص نے سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ! آپ مال غنیمت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۰۹۸۳.....فرمایا کہ "شاید تو ایسا مال پائے جو ابھی لوگوں میں تقسیم نہیں ہوا، اور تیرے لئے تو سارے مال سے اللہ کے راستے میں ایک سواری ایک خادم ہی کافی ہے"۔طبرانی، بغوی، ابن عساکر بروایت ابو هاشم بن شيبه بن عتبه

۱۰۹۸۴.....فرمایا کہ "عرب مسلمانوں کے لئے مال فیٔ اور غنیمت میں کوئی حصہ نہیں جب تک وہ اور مسلمانوں کے ساتھ جہاد نہ کریں"۔

ابن النجار بروایت حضرت بریدة رضی اللہ عنہ

مجاہدین کے لئے مباح چیزیں

۱۰۹۸۵.....فرمایا کہ "دس چیزیں جنگ میں مباح ہیں۔

۱.....کھانا۔ ۲.....سالن۔ ۳.....پھل۔ ۴.....درخت۔ ۵.....سرکہ۔

۶.....تیل۔ ۷.....مٹی۔ ۸.....پتھر۔ ۹.....بے چھلی لکڑی۔ ۱۰.....تازہ کھال۔

طبرانی ابن عساکر بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی اللہ عنہا

۱۰۹۸۶.....فرمایا کہ "میری چادر مجھے دے دو اگر میرے پاس ان کانٹوں کی تعداد کے برابر نعمتیں ہوتی تو میں سب تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے نہ جھوٹا پاؤ گے نہ کنجوس اور نہ بزدل"۔

مسند احمد، بخاری، ابن حبان بروایت حضرت جبیر بن معجم رضی اللہ عنہ، اور طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۷.....حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے تخت بنالیں تو (کیسا ہوگا؟) کیونکہ لوگ آپ کو تکلیف دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان کے درمیان موجود رہوں گا، میری چادر مجھ سے چھینی جاتی رہے گی اور ان کا غبار مجھ تک پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے راحت دے"۔ابن سعد بروایت عکرمہ

۱۰۹۸۸.....فرمایا کہ "میں ان کے درمیان موجود رہوں گا وہ میرے نقش قدم کو روندتے رہیں گے اور مجھ سے میری چادر چھینتے رہیں گے اور ان کا غبار مجھ تک پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ ہی وہ ہوگا جو مجھے ان سے راحت دے گا"۔طبرانی بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

۱۰۹۸۹.....فرمایا کہ "میں تمہارے درمیان رہوں گا اور تم لوگ میرے نقش قدم پر چلتے رہو گے یہاں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اٹھائیں گے، مجھے میرے حق سے زیادہ بلند نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے"۔

ابن عساکر بروایت حضرت علی بن الحسین، زین العابدین رضی اللہ عنہ، وقال رسل حسن الاسناد

تکملہ.....خمس کے بیان میں

۱۰۹۹۰.....فرمایا کہ "یہ تمہاری غنیمتوں میں سے ہے، اور اس میں سے میرے لئے کچھ بھی حلال نہیں علاوہ میرے حصے کے جو تمہارے ساتھ ہے علاوہ خمس کے اور خمس تم پر لوٹایا جائے گا سو دھاگہ اور سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز یا چھوٹی، ادا کر دو اور غلول نہ کرو، کیونکہ غلول (خیانت) جہنم ہے اور دنیا اور آخرت میں غلول کرنے والوں کے لئے عار اور شرمندگی ہے، اور اللہ کی رضا کے لئے دور نزدیک لوگوں سے جہاد کرو اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہ کرو، سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو، اللہ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ جنت کے

دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ غم اور پریشانیوں سے نجات عطا فرماتے ہیں''۔

مسند احمد، شاشی، طبرانی مستدرک حاکم سعید بن منصور بروایت حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۲.....فرمایا کہ ''بے شک میرے لئے اس مال میں سے کچھ حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخشا ہے ان بالوں کی طرح علاوہ خمس کے پھر وہ تم میں لوٹا دیا جائے گا''۔مصنف عبدالرزاق حضرت حسن رضی اللہ عنہ مرسلاً

۱۰۹۹۳.....فرمایا کہ ''سنو! بے شک یہ تمہارے مال غنیمت میں سے ہے اور میرے لئے اس میں سے صرف خمس حلال ہے اور خمس تم پر لوٹا یا جائے گا چنانچہ ایک دھاگہ، اور سوئی اور اس سے چھوٹی کوئی چیز اور اس سے بڑی کوئی چیز (ہو تو) ادا کر دو، کیونکہ مال غنیمت میں خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے دنیا اور آخرت میں عار اور شرمندگی کا باعث ہوگی، اللہ کی رضا کے لئے دور و نزدیک لوگوں سے جہاد کرو اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ مت کرو، اور سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو اور تم پر جہاد لازم ہے کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے، اس سے اللہ تعالیٰ غم اور رنج سے نجات عطا فرماتے ہیں''۔

متفق علیہ، ابن عساکر بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

مال غنیمت کے چار حصے مجاہدین کے ہیں

۱۰۹۹۴.....فرمایا کہ ''جو علاقہ بھی اللہ اور اس کے رسول فتح کریں وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور جس علاقے کو مسلمان جنگ کر کے فتح کریں تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور باقی سارا ان لوگوں کا ہے جنہوں نے جنگ کی ہے''۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۵.....فرمایا کہ ''اے لوگو! نہ میرے لئے اور نہ کسی اور کے لئے مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کچھ حلال ہے اس اونٹ کی پشت کے بال برابر بھی کوئی چیز حلال نہیں علاوہ اس کے جو اللہ نے میرے لئے فرض کیا ہے''۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۶.....فرمایا کہ ''میں مسلمانوں میں سے کسی شخص سے زیادہ اس بال کا حق دار نہیں ہوں۔مسند احمد بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۷.....فرمایا کہ ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں بخشا ہے اس میں سے میرے لئے خمس کے علاوہ کچھ حلال نہیں، اور خمس تم پر لوٹا یا جائے گا، لہٰذا دھاگہ اور سوئی (سب) ادا کر دو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن عار اور شرمندگی ہے اور تم پر اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس سے رنج و غم دور کر دیتے ہیں''۔طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۸.....فرمایا کہ ''اس مال میں میرا کوئی حصہ نہیں سوائے تم میں سے کسی ایک شخص کے حصے کی طرح علاوہ خمس کے اور وہ تم پر لوٹا یا جائے گا، لہٰذا ایک دھاگہ اور سوئی یا ان سے بڑی کوئی چیز بھی ادا کر دو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ وہ خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نہ صرف عار اور شرمندگی ہوگی بلکہ آگ اور بدترین عیب بھی ہوگا''۔مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عرباض رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل......جزیہ کے بیان میں

۱۰۹۹۹.....فرمایا کہ ''مسلمان پر جزیہ نہیں ہے''۔مسند احمد، ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۰.....فرمایا کہ ''ایک سرزمین پر دو قبلے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی مسلمان پر جزیہ ہے''۔

مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۱......فرمایا کہ" ایک شہر میں دو قبلے نہ ہوں گے"۔سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۲......فرمایا کہ" جس نے زمین کا کوئی حصہ اس کے جزیہ کے بدلے لیا تو اس نے اپنی ہجرت کو ختم کر دیا اور جس نے کافر کے گلے سے اتار کر اپنے گلے میں ڈالی تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا"۔سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۰۰۳......فرمایا کہ" مجوسی بھی اہل کتاب ہی کا ایک گروہ ہے لہٰذا ان کو بھی اسی مقام پر رکھو جس پر اہل کتاب کو رکھتے ہو"۔

ابونعیم فی المعرفہ بروایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل......اجتماعی اور مختلف احکام کے بیان میں

اجتماعی احکام

۱۱۰۰۴......فرمایا کہ" اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور قتال کرو اس کے ساتھ جو اللہ کا انکار کرے، غزوہ (جنگ) کرو، مال غنیمت میں خیانت نہ کرو نہ ہی غداری کرو نہ ہی ڈھاٹا باندھو، نومولود بچے کو قتل مت کرو، اور جب تو مشرکین میں سے اپنے دشمن سے ملے تو اس کو تین باتوں کی دعوت دے، ان میں سے جس کا بھی وہ جواب دے قبول کر لے اور ان سے ہاتھ روک لے، پھر ان کو اسلام کی دعوت دے سو اگر وہ جواب دیں تو قبول کر لے تو ان سے ہاتھ روک لے پھر ان کو ان کے علاقوں اور گھروں سے مہاجرین کے علاقے کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دے اور ان کو بتادے کہ اگر انہوں نے اس پر عمل کیا تو ان کے لئے بھی وہی (سہولیات) ہیں جو مہاجرین کے لئے ہیں اور ان پر وہی (ذمہ داریاں) ہیں جو مہاجرین پر ہیں، سو اگر وہ اپنے علاقوں سے منتقل ہونے سے انکار کر دیں تو ان کو بتادے کہ (اس صورت میں) وہ عام عرب مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر بھی اللہ کا حکم اس طرح جاری ہوگا جس طرح (عام) مومنین پر جاری ہوتا ہے اور ان کے لئے مال غنیمت اور مال فے میں سے کوئی حصہ نہ ہوگا، علاوہ اس (صورت) کے کہ وہ (بھی) مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں، اور اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ مانگ اگر وہ جواب دیں تو قبول کر لے اور ان سے ہاتھ روک لے اور اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو اللہ سے مدد طلب کر اور ان سے قتال کر، اور جب تو کسی قلعے والوں کا محاصرہ کر لے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو ان کو اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری پر ڈال دے تو ان کو ہرگز اللہ کے اور اس کے نبی کی ذمہ داری پر نہ ڈال البتہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ذمہ داری پر ان کو امان دے دے کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کے نام پر کئے گئے عہد کی عہد شکنی کرو گے تو یہ اس سے ہلکا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کئے گئے عہد کی عہد شکنی کرو، اور جب تو کسی قلعے والوں کا محاصرہ کرے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو انہیں اللہ کے حکم پر امان دے دے تو ان کو اللہ کے حکم پر امان نہ دے بلکہ اپنے حکم پر امان دے کیونکہ تو نہیں جانتا کہ ان کے معاملے میں اللہ کے حکم کا پاس رکھ سکے گا یا نہیں"۔

مسند احمد، مسلم، بخاری، نسائی، ابوداؤد، بروایت حضرت بریدة رضی اللہ عنہ

مختلف احکام

۱۱۰۰۵......فرمایا کہ" مشرکوں کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان میں سے بھی پہلے ان کو مارو جو نسبتاً کم عمر ہیں"۔

مسند احمد ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۶......فرمایا کہ" جب تم دسویں سے ملو تو اسے قتل کر دو"۔مسند احمد بروایت حضرت مالک بن عتاھیة

۱۱۰۰۷..... فرمایا کہ "یہ پانی لے جاؤ، اور جب تم اپنے شہر آؤ تو اپنے گرجے توڑ دو اور ان کی جگہ اس پانی سے اچھی طرح سے دھو لو اور پھر اس جگہ کو مسجد بنا لو"۔مسند احمد، ابن حبان، بروایت حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۸..... فرمایا کہ "کسی صورت (تصویر) کو مٹائے بغیر مت چھوڑنا اور نہ کسی بلند (اٹھی ہوئی) قبر کو برابر کئے بغیر چھوڑنا"۔

مسلم، نسائی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

جہاد میں کن لوگوں کا قتل جائز نہیں

۱۱۰۰۹..... فرمایا کہ "چلو اللہ اور اس کے نام کے ساتھ اور اس کے رسول کی ملت پر، شیخ فانی کو قتل نہ کرنا، نہ چھوٹے بڑے بچے کو اور نہ کسی عورت کو، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور اپنے مال غنیمت کو ملا لو اور اصلاح کرو اور اچھا سلوک کرو کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اچھا سلوک کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔سنن ابی داؤد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۰..... فرمایا کہ "کیا ہوا ان قوموں کو کہ قتال ان کا حد سے آگے بڑھ گیا یہاں تک کہ ننھے بچوں کو قتل کر دیا۔ سنو! تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو مشرکوں کے بیٹے ہیں، سنو! اولادوں کو قتل نہ کرو، سنو! اولادوں کو قتل نہ کرو، ہر انسان فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اسی فطرت (فطری طریقے) پر ہی رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان کا توتلا پن ختم کر دیا جائے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں"۔

مسند احمد، نسائی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۱..... فرمایا کہ "یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ عرب سے نکال دو"۔مسلم بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۲..... فرمایا کہ "یہودیوں کو حجاز سے نکال دو اور اھل نجران کو جزیرۃ عرب سے نکال دو اور جان لو کہ بدترین لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا"۔مسند احمد، مسند ابی یعلی، حلیہ ابی نعیم، ضیاء بروایت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۳..... فرمایا کہ "ہجرت اس وقت تک منقطع نہ ہوگی جب تک جہاد جاری رہے گا"۔

مسند احمد بروایت حضرت جنادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۵..... فرمایا کہ "قوم کا حلیف (ساتھی) انہی میں سے ہے اور کسی قوم کی لڑکی کا بیٹا بھی انہی (اسی قوم) میں سے ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۶.....

۱۱۰۱۷..... فرمایا کہ "اھل فارس میں سے جو مسلمان ہو گیا تو وہ قریشی ہے"۔ابن النجار بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۸..... فرمایا کہ "جس نے کسی قیدی کو گرفتار کرنے پر گواہی قائم کر دی تو اس قیدی سے چھینا ہوا مال گرفتار کرنے والے کا ہوگا"۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۹..... فرمایا کہ "جس شخص نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس مقتول کافر کا مال قتل کرنے والے کا ہوگا"۔

متفق علیہ، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، ابوداؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۲۰..... فرمایا کہ "حمی اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی (نہیں)"۔مسند احمد بخاری، ابوداؤد، عن صعب بن جثامہ

حمی دراصل زمین کا وہ حصہ ہے جو لوگ اپنی زمینوں کے آس پاس کے حصے کو روک کر اپنی جائیداد کا ایک طرح سے حصہ قرار دے دیتے تھے لیکن اسے حمی کہتے تھے گویا ان کی جائیداد کا بفرزون ہوتا تھا اسلام نے اس ناجائز قبضے کا سد باب فرمایا کہ اس قسم کی زمین اللہ اور اس کے رسولوں کی ہیں اور کسی کی نہیں۔

۱۱۰۲۱......حمیٰ کا (تصور) اسلام میں نہیں اور نہ ہی مناجشہ ہے۔ طبرانی کبیر عن عصمه بن مالک

فائدہ:......مناجشہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی چیز خریدنے آئے تو دوسرا محض دام بڑھاتا رہے تاکہ اصل خریدنے والا زیادہ داموں پہ خریدنے پر مجبور ہوجائے، جیسا کہ مروجہ نیلامی میں ہوتا ہے۔

۱۱۰۲۳......فرمایا کہ ”پہلے اسلام لاؤ پھر قتال کرو“۔ بخاری بروایت حضرت براء رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۴......فرمایا کہ ”جس نے مشرکوں کے ساتھ رہائش اختیار کی تو اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی“۔

طبرانی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت جریر رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۵......فرمایا کہ ”جس نے مشرک کی ہم نشینی اختیار کی اور اس کے ساتھ رہا تو وہ اسی کی طرح ہے“۔

سنن ابی داؤد، بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۶......فرمایا کہ ”اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی جس نے مشرکوں کے ساتھ ان کے علاقوں میں رہائش اختیار کی“۔

طبرانی بروایت حضرت جریر رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۷......فرمایا کہ ”میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ کیوں؟ فرمایا، ان دونوں کی آگ ایک ساتھ نہ ہو“۔ ابو داؤد، ترمذی، ضیاء عن جریر رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۸......فرمایا کہ ”ہر دو میں سے ایک شخص کو بھیج دو اور اجر دونوں کے درمیان تقسیم ہو۔ مسند احمد مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۹......فرمایا کہ ”اگر تو نے وہ بات کی اس حال میں کہ تو اپنے معاملے کا مالک ہے تو تو مکمل طور پر کامیاب ہوگیا“۔

ابو داؤد مسلم بروایت حضرت عمران حصین رضی اللہ عنه

۱۱۰۳۰......فرمایا کہ ”بے شک جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے لئے عماد بنادیتے ہیں تو ان کی اعانت و مدد فرماتے ہیں“۔

ابن قانع بروایت حضرت صفوان بن صفوان بن اسید رضی اللہ عنه

۱۱۰۳۱......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے اور رسول محمد کی طرف سے روم کے سب سے بڑے، ھرقل کی طرف، سلامتی ہو اس پر جس نے حق کی اتباع کی، امابعد، میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرلو محفوظ ہوجاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارا اجر دو مرتبہ عطا فرمائیں، لہٰذا اگر تم نے منہ موڑ لیا تو اریسیین کا گناہ تم پر ہوگا، اور اے اھل کتاب آؤ ایک ایسے کلمے کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے اور وہ یہ کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں گے اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں گے اور نہ ہی ایک دوسرے میں سے کسی کو ایک دوسرے کا رب بنائیں گے علاوہ اللہ کے، سو اگر تم منہ موڑتے ہو تو کہہ دو، گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں“۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی بروایت حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنه

۱۱۰۳۲...... فرمایا کہ ”قیدیوں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا سلوک کرو“۔ طبرانی بروایت حضرت ابوعزیز رضی اللہ عنه

تکملہ......مال غنیمت میں خیانت

۱۱۰۳۳......فرمایا کہ ”تجھے معلوم ہے کہ میں نے تیری طرف کیوں بھیجا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو میری اجازت کے بغیر کچھ اٹھالے، کیونکہ یہ خیانت ہے اور جس نے خیانت کی اس کو قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ لایا جائے گا میں نے تمہیں اسی لئے بلایا تھا اب اپنے کام میں مشغول ہوجاؤ۔

ترمذی حسن غریب، طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنه

۱۱۰۳۴......فرمایا کہ ”کیا تو نے بلال کو تین مرتبہ پکارتے نہیں سنا؟ تو پھر کس چیز نے تجھے اس کے ساتھ آنے سے روکے رکھا، تو وہی ہو جا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا سو میں ہرگز تجھ سے قبول نہ کروں گا“۔ طبرانی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنه

۱۱۰۳۵..... فرمایا کہ "بے شک میں اس کو تجھ سے قیامت کے دن ہرگز قبول نہ کروں گا جب تک تو ہی وہ نہ ہو جو قیامت کے دن پورا پورا ادا کردے گا"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۶..... فرمایا کہ "تحقیق تو نے مال غنیمت میں خیانت کی"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۷..... فرمایا کہ "یہ جو مال ہے اس میں سے کچھ لینے والے کے لئے حلال ہے نہ دینے والے کے لئے نہ دھاگہ نہ سوئی"۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۸..... فرمایا کہ "انبیاء کرام میں سے ایک نبی نے ایک شہر والوں سے قتال کیا، جب شہر فتح ہونے والا تھا تو انہیں ڈر ہوا کہ کہیں سورج غروب نہ ہو جائے، تو انہوں نے سورج سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے سورج تو بھی مامور ہے اور ہم بھی مامور ہیں تجھے میری عزت کی قسم دن میں کچھ دیر اور ٹھہرا رہ، تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو اسی جگہ روک دیا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور وہ لوگ جب مال غنیمت حاصل کیا کرتے تھے تو اس کو ایک جگہ جمع کر دیا کرتے تھے تو آگ آتی اور اس کو جلا دیتی، چنانچہ اس بار بھی انہوں نے مال غنیمت جمع کر کے رکھ دیا لیکن آگ اس مال کو جلانے نہ آئی، تو ان لوگوں نے نبی سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! کیا ہوا کہ ہماری قربانی قبول نہیں ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے، عرض کیا کہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہم میں سے کون خائن ہے، وہ بارہ قبیلے تھے تو اس نبی نے فرمایا کہ ہر قبیلے کا سردار میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، چنانچہ تمام قبیلوں کے سرداروں نے بیعت کی تو اس نبی کے ہاتھ میں ایک سردار کا ہاتھ پھسل گیا، تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ تیرے پاس خیانت ہے، اس نے عرض کیا کہ مجھے اس شخص کے بارے میں کیسے معلوم ہوگا کہ قبیلے میں سے وہ کون ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے قبیلے کو بلا ہم تمام لوگوں کو فرداً فرداً بیعت کریں گے، ایسا ہی کیا تو ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں پھسل گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تیرے پاس خیانت ہے، اس نے کہا جی ہاں میرے پاس خیانت ہے، دریافت فرمایا کہ وہ کیا چیز ہے؟ کہا کہ ایک بیل کا سر ہے جو سونے کا بنا ہوا ہے مجھے اچھا لگا تو میں نے لے لیا؟ پھر وہ اسے لے آیا اور مال غنیمت میں شامل کر دیا، تو آگ آئی اور اس مال کو جلا دیا"۔

مصنف عبدالرزاق، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۹..... فرمایا کہ "جس نے ناحق کسی کا اونٹ لیا تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور اونٹ اس کی گردن پر سوار ہوگا اور آواز نکالتا ہوگا، اور اگر کسی نے ناحق کسی کی گائے لی تھی تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور وہ گائے اس کی گردن پر سوار ہوگی اور آواز نکالتی ہوگی اور اگر کسی نے ناحق کسی کی بکری لی ہوگی تو اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور بکری اس کی گردن پر سوار ہوگی اور آواز نکال رہی ہوگی"۔

ابن جریر بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۰..... فرمایا کہ "جب میرے امتی مال غنیمت میں خیانت نہ کریں گے ان کا کوئی دشمن نہ ہوگا"۔

دیلمی بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۱..... فرمایا کہ "اگر میرے امتی مال غنیمت میں خیانت نہ کرے تو اس کا کبھی کوئی دشمن نہ ہوگا"۔ دیلمی بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۲..... رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کو صدقہ وصول کرنے بھیجا تو فرمایا کہ اے سعد! اس سے بچو کہ تم قیامت کے دن اس حال میں آؤ کہ اونٹ تمہاری گردن پر سوار ہو اور آواز نکال رہا ہو"۔ ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۳..... فرمایا کہ "تمہارے ذمہ لازم ہے کہ تم مال غنیمت میں خیانت سے بچو، کوئی شخص کسی عورت پر قبضہ کر لیتا ہے مال تقسیم ہونے سے پہلے اور پھر تقسیم کرنے والے کو واپس کر دیتا ہے"۔

حسن بن سفیان اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابو نعیم فی المعرفہ بروایت حضرت ثابت بن رفیع الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۴..... فرمایا کہ "تم لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ مال غنیمت میں خیانت سے بچو، ایک شخص کسی عورت سے نکاح کر لیتا ہے یا خمس نکالنے سے پہلے کسی جانور پر سوار ہو جاتا ہے"۔

بخاری فی التاریخ اور بغوی اور باوردی اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابن قانع بروایت حضرت ثابت بن رفیع رضی اللہ عنہ

اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ روایت ابن رویفع الانصاری رضی اللہ عنہ سے ہے۔

۱۱۰۴۵..... فرمایا کہ ”مال غنیمت میں خیانت سے بچو، کوئی شخص مال فے تقسیم ہونے سے پہلے کسی عورت سے نکاح کر لیتا ہے اور پھر اسے تقسیم کار کے حوالے کر دیتا ہے اور پھر ایک کپڑا پہن لیتا ہے اور پرانا کر دیتا ہے اور پھر تقسیم کار کو واپس کر دیتا ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۶..... فرمایا کہ ”ایک شخص ایک چوپائے پر سوار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ واپس کرنے سے پہلے اس جانور کو چلا چلا کر تھکا دیتا ہے یا کوئی کپڑا پہن لیتا ہے اور واپس کرنے سے پہلے پرانا کر دیتا ہے“۔مصنف ابن ابی شیبہ بروایت اوزا عن بعض الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۷..... فرمایا کہ ”اے لوگو! اگر کسی کے پاس کوئی چیز ہو تو واپس کر دے اور یہ نہ کہے کہ دنیا کی شرمندگی، سنو! دنیا کی شرمندگی آخرت کی شرمندگی سے زیادہ آسان ہے“۔طبرانی بروایت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۸..... فرمایا کہ ”اگر تم کسی کو پاؤ کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے تو اس کی پٹائی کرو اور اس کا سامان جلا دو“۔مسند احمد، عدنی، دارمی، ابن حبان، ابی یعلی، شاشی، مستدرک حاکم، سعید بن منصور بروایت سالم بن عبداللہ بن عرض جدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۹..... فرمایا کہ ”اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور جس نے خیانت کی اس کو قیامت کے دن (اس چیز کے ساتھ لایا جائے گا)۔

طبرانی بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۰..... فرمایا کہ ”میں ہرگز تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا کہ جو قیامت کے دن آئے گا اور بکری اس کے کندھوں پر سوار ہوگی اور آواز نکال رہی ہوگی اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد، تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا میں نے تو تجھے بتا دیا تھا اور میں ہرگز تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن اونٹ اٹھائے ہوئے آئے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا میں نے تجھے بتا دیا تھا، اور نہ میں تم میں سے ایسے کسی شخص کو "پہچانوں گا جو قیامت کے دن گھوڑا اٹھائے ہوئے آئے گا وہ گھوڑا آواز نکال رہا ہوگا اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا میں نے تو تجھے بتا دیا تھا، اور میں ہرگز اس شخص کو بھی نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن چمڑے کا پرانا ٹکڑا اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد تو اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا، میں نے تجھ کو بتا دیا تھا“۔ابن جریر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۱..... فرمایا کہ ”میں نے فرزمان کو آگ کی چادر میں لپٹے ہوئے دیکھا وہ کالی چادر مراد ہے جو خیبر کے دن مال غنیمت میں سے خیانت کر کے حاصل کی تھی“۔ابن ابی عاصم اور ابونعیم فی المعرفة براویت خالد بن مغیث رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۲..... فرمایا کہ ”اے سعد! بچو اس سے کہ قیامت کے دن اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ اور وہ آواز نکال رہا ہو“۔

ابن جریر، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۳..... ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مال غنیمت میں سے ایک رسی کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے اس رسی کے بدلے آگ سے کون بچائے گا؟ابن عساکر بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۴..... فرمایا کہ ”اے لوگو! تم میں سے ہمارے لئے اگر کسی نے کچھ کام کیا اور ہم نے اس میں سے سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز چھپالی تو یہ خیانت ہوگی جو قیامت کے دن لائی جائے گی، تم میں سے اگر کسی کو ہم کسی کام پر مقرر کریں تو اسے چاہیے کہ کم زیادہ پورا کرے، سو جو اسے دیا جائے لے لے اور جس سے منع کیا جائے باز آ جائے“۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، متفق علیہ، بروایت حضرت عدی بن عمرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مال غنیمت اس کو مال کو کہتے ہیں جو جنگ لڑ کر اور دشمن کو شکست دے کر حاصل کیا جائے اور مال فے اس مال کو کہتے ہیں جو دشمن سے جنگ کئے بغیر ان سے وصول کر لیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

چوتھا باب......ان چیزوں کے بیان میں جو جہاد میں منع ہیں

۱۱۰۵۵...... فرمایا کہ "نقب زنی یقیناً حلال نہیں ہے"۔ ابن ماجه، ابن حبان، مستدرك حاكم بروايت حضرت ثعلبه بن الحكم

۱۱۰۵۶...... فرمایا کہ "بے شک نقب زنی مردار سے زیادہ حلال نہیں"۔ سنن ابی داؤد عن رجل

۱۱۰۵۷...... فرمایا کہ "جاؤ یقیناً گھر میں تین قسم کے لوگ ہوں گے ان میں سے ایک غلام ہوگا جس نے نماز پڑھی ہوگی اس کو لے لو اور پٹائی مت کرو کیونکہ ہمیں اھل عبادت کو مارنے سے منع کیا گیا ہے"۔ بیهقی فی شعب الایمان بروايت حضرت ابی امامة رضی الله عنه

۱۱۰۵۸...... فرمایا کہ "مجھے نماز پڑھنے والوں (عبادت گزاروں) کے قتل سے منع کیا گیا ہے"۔

سنن ابی داؤد، بروايت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۱۰۵۹...... فرمایا کہ "مجھے نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے"۔ طبرانی بروايت حضرت انس رضی الله عنه

۱۱۰۶۰...... فرمایا کہ "جو نقب زنی کرے اور چھپے یا چھپنے کا اشارہ کرے وہ ہم میں سے نہیں"۔

طبرانی مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۱۰۶۱...... فرمایا کہ "جس نے نقب زنی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

مسند احمد ترمذی بروايت حضرت انس رضی الله عنه اور مسند احمد ابو داؤد، ابن ماجه اور ضياء بروايت حضرت جابر رضی الله عنه

۱۱۰۶۲...... فرمایا کہ "دشمن کا سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو، اور جب سامنا ہو جائے تو صبر کرو"۔ متفق علیه بروايت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۱۰۶۳...... فرمایا کہ "نہ غضب ہے نہ نقب زنی"۔ طبرانی بروايت حضرت عمرو بن عوف رضی الله عنه

۱۱۰۶۴...... آپ ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا"۔ مسند احمد، بروايت حضرت زيد بن خالد رضی الله عنه

۱۱۰۶۷...... آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا"۔ متفق عليه ابن ماجه بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۱۰۶۸...... فرمایا کہ "جس نے گھر تنگ کیا یا راہزنی کی یا کسی مومن کو تکلیف دی تو اس کا کوئی جہاد نہیں"۔

مسند احمد، ابو داؤد بروايت حضرت معاذ بن انس رضی الله عنه

۱۱۰۶۹...... فرمایا کہ "جو بھاگ کھڑا ہوا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ طبرانی بروايت حضرت معقل بن يسار رضی الله عنه

فائدہ:...... مذکورہ بعض روایات میں مثلہ کا لفظ آیا ہے دشمن کو قتل کرنے کے بعد اس کی ناک کان وغیرہ کاٹ کر چہرہ بگاڑ دینا مثلہ کہلاتا ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

الغلول......مال غنیمت میں خیانت

۱۱۰۷۰...... فرمایا کہ "جب تم کسی شخص کو پاؤ جس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہو تو اس کا مال و متاع جلا دو اور اس کی پٹائی لگا دو"۔

سنن ابی داؤد، مستدرك حاكم، بیهقی فی شعب الایمان بروايت حضرت عمر رضی الله عنه

۱۱۰۷۱...... فرمایا کہ "چلے جاؤ، اے ابو مسعود! میں ضرور تجھے پاؤں گا قیامت کے دن، تو آئے گا اور تیری پیٹھ پر صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہوگا جو آواز نکال رہا ہوگا جسے تو نے خیانت کرتے ہوئے لیا تھا"۔ ابو داؤد بروايت حضرت ابو مسعود رضی الله عنه

۱۱۰۷۲...... انبیاء میں سے ایک نبی نے جنگ کی اور اپنی قوم سے کہا کہ وہ شخص میرے پیچھے نہ آئے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور رخصتی کا ارادہ رکھتی ہو اور اب تک رخصتی نہ کی تھی، اور وہ شخص بھی نہ آئے۔ جس نے بکری یا اس کے بچے خریدے ہوں اور ان کی اولاد کا منتظر ہو، پھر انہوں نے جنگ کی اور شہر کے قریب عصر کی نماز کا وقت آ پہنچا یا اس کے قریب قریب تو انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تو بھی اللہ کی طرف سے

مامور ہے اور میں بھی، اے اللہ اس کو ہمارے لئے روک دیجئے چنانچہ سورج کو روک دیا گیا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور مال غنیمت جمع کیا گیا اور آگ اس کو جلانے آئی مگر نہ جلایا، تو انہوں نے فرمایا کہ یقیناً تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے سو تم میں سے ہر قبیلے کا ایک فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے چنانچہ ان کے ہاتھ میں ایک شخص کا ہاتھ پھسل گیا، فرمایا تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے لہٰذا تمہارے قبیلے کو میرے ہاتھ پر بیعت کرلی ہوگی، چنانچہ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے دست مبارک میں پھسلے تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے چنانچہ وہ لوگ ایک سر لائے جو گائے کے سر کی طرح تھا اور سونے کا بنا ہوا تھا اور اس کو مال غنیمت میں رکھا تو آگ آئی اور اس نے سارا مال غنیمت کھا (جلا) لیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھتے ہوئے مال غنیمت کو حلال کردیا"۔مسند احمد، متفق علیه

۱۱۰۷۴..... فرمایا کہ "جسے تم مال غنیمت میں خیانت کرتے ہوئے پکڑ و تو اس کا مال ومتاع جلادو"۔نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۱۰۷۵..... فرمایا کہ "یہ فلاں فلاں کی قبر ہے جسے میں نے فلاں کی اولاد کی طرف دستہ دے کر بھیجا تھا تو اس نے مال غنیمت میں سے ایک چتکبری چادر اٹھالی چنانچہ اب اسی جیسی آگ سے بنی ہوئی چادر اس کو پہنائی جارہی ہے"۔مسند احمد، نسائی بروایت ابو رافع رضی اللہ عنه

۱۱۰۷۶..... فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ چھوٹی چادر جو جنگ خیبر کے دن اس نے مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے لے لی تھی وہ اس پر آگ دھکارہی ہے"۔متفق علیه ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۱۰۷۷..... فرمایا کہ "اے لوگو! یہ تمہارے مال غنیمت ہیں چنانچہ دھاگہ اور سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز یا اس سے چھوٹی ادا کردو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت کرنا خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نہ صرف عار اور شرمندگی کا باعث ہوگی بلکہ عیب اور آگ کا باعث بھی ہوگی"۔

ابن ماجه بروایت حضرت عبادة رضی اللہ عنه

۱۱۰۷۸..... فرمایا کہ "جس نے اونٹ یا بکری بطور خیانت لے لیا تو قیامت کے دن وہ اسے (اس جانور کو) اٹھائے ہوئے آئے گا"۔

مسند احمد، والضیاء بروایت حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ عنه

۱۱۰۷۹..... فرمایا کہ "لوٹادو سوئی اور دھاگہ اگر کسی نے سوئی یا دھاگہ کی بھی خیانت کی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ وہ لے کر آئے لیکن وہ نہ لاسکے گا"۔طبرانی عن المستورد

۱۱۰۸۰..... فرمایا کہ "جسے ہم کسی کام پر مقرر کرتے ہیں اس کے لئے کچھ وظیفہ بھی مقرر کرتے ہیں اس کے بعد اگر اس نے کچھ لیا تو وہ خیانت ہے"۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت بریدة رضی اللہ عنه

۱۱۰۸۱..... فرمایا کہ "تم میں سے جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور پھر وہ ہم سے ایک سوئی یا اس بھی چھوٹی کوئی چیز چھپالے تو یہ خیانت ہوگی اور یہ چیز قیامت کے دن اس کو لانا ہوگی"۔مسلم ابو داؤ، بروایت عدی بن عمیرة رضی اللہ عنه

مال غنیمت میں خیانت خطرناک گناہ ہے

۱۱۰۸۲..... فرمایا کہ "جس نے خیانت کرنے والے کو چھپایا تو وہ بھی اسی جیسا ہے"۔ ابو داؤد بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنه

۱۱۰۸۳..... فرمایا کہ "اسلام میں نہ چوری ہے اور نہ خیانت"۔طبرانی بروایت عمرو بن عوف رضی اللہ عنه

۱۱۰۸۴..... فرمایا کہ "مؤمن مال غنیمت میں خیانت نہیں کرتا"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۱۰۸۵..... فرمایا کہ "کیا ہوا اس کارکن کو جسے ہم مقرر کرتے ہیں اور پھر وہ ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارے کام میں سے ہے اور یہ مجھے ھدیہ کیا گیا ہے کیا وہ اپنے ماں باپ کے گھر نہیں بیٹھ جاتا کہ دیکھے کوئی اسے ھدیہ دیتا ہے یا نہیں سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے جو بھی خیانت کرے گا وہ اس چیز کو قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا، اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ اس کو گردن پر اٹھا کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا اور اگر وہ گائے ہوئی تو اسے بھی لائے گا اور وہ آواز نکال رہی ہوگی اور اگر وہ بکری

ہوگی تو اسے بھی اٹھا کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہی ہوگی میں نے تو تم تک یہ بات پہنچادی۔

مسند احمد، متفق علیه، ابو داؤد، بروایت حضرت ابو حمید الساعدی رضی الله عنه

۱۰۰۸۶۔۔۔۔۔ فرمایا کہ ”جو ہمارا کارکن تھا اور اس کی بیوی نہ تھی تو اسے چاہیے کہ بیوی حاصل کرلے اور اگر اس کے پاس خادم نہ تھا تو اسے چاہیے کہ خادم حاصل کرلے اگر اس کے پاس گھر نہیں تو اسے چاہیے کہ گھر حاصل کرلے، اور اگر کسی نے اس کے علاوہ کوئی چیز حاصل کی تو وہ خائن یا چور ہے“۔

سنن ابی داؤد بروایت حضرت مستور بن شداد رضی الله عنه

۱۰۰۸۷۔۔۔۔۔ فرمایا کہ ”تم میں سے جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں تو اس کو چاہیے کہ اس کام کو کرے کم ہو یا زیادہ، اور جو چیز اس کو دی جائے وہ لے لے اور جس چیز سے منع کیا جائے تو وہ باز آجائے“۔مسلم، ابو داؤد، بروایت حضرت عدی بن عمیرة رضی الله عنه

تکملہ..... نقب زنی کے بیان میں

۱۰۰۸۸۔۔۔۔۔ فرمایا کہ ”یقیناً وہ (یعنی جہاد) میں نقب زنی کی کوئی گنجائش نہیں ہے“۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۰۸۹۔۔۔۔۔ فرمایا کہ ”نقب زنی حلال نہیں لہٰذا ہانڈیاں الٹ دو“۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ثعلبة بن الحکم رضی الله عنه

۱۰۰۹۰۔۔۔۔۔ فرمایا کہ ”نقب زنی حلال نہیں“۔طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه ابوبردة رضی الله عنه

۱۰۰۹۱۔۔۔۔۔ فرمایا کہ ”تمہیں کس چیز نے بچوں کے قتل پر ابھارا؟ کیا آج تم میں سے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد میں سے نہیں ہیں؟ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کوئی انسان ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان“۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت اسود بن سریع رضی الله عنه

۱۰۰۹۲۔۔۔۔۔ فرمایا کہ ”تباہی ہو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کھیلنے کودنے والوں کو قتل کیا، عرض کیا گیا کہ کھیلنے کودنے والے کون ہیں؟ فرمایا بچے“۔

حاکم فی تاریخه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۰۹۳۔۔۔۔۔ یہ عورت قتال کرنے والی نہ تھی ان لوگوں میں سے جو قتال کرتے ہیں، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو پایا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ بچوں کو قتل مت کیجئے“۔اور ایک روایت میں ہے نہ عورتوں کو اور نہ مردوں کو“۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجه، طحاوی، ابن حبان باوردی، ابن قانع، طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت مرقع بن صیفی بروایت حضرت حنظلة الکاتب رضی الله عنه

فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے کہ ہم ایک مقتول عورت کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا“۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، طحاوی، بغوی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت مرقع بن صیفی بن رباح عن جده رباح بن الربیع اخی حنظلة الکاتب رضی الله عنه

پانچواں باب..... حقیقی اور حکمی شہادت کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... شہادت حقیقی کے بیان میں

۱۰۰۹۴۔۔۔۔۔ فرمایا کہ ”شہادت قرض کے علاوہ ہر چیز کا کفارہ ہوجاتی ہے اور ڈوبنا ہر چیز کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

شیرازی فی الألقاب بروایت حضرت ابن عمرو رضی الله عنه

فائدہ:..... یعنی اگر شہادت بحری جنگ میں ڈوب کر ہوئی ہے تو وہ ان چیزوں کا کفارہ بھی ہوجاتی ہے جو عام خشکی کی جنگ کی شہادت نہیں ہوسکتی جیسے قرض“۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۰۹۵......فرمایا کہ "شہداء جنت کے دروازے پر واقع نہر کے کنارے پر سبز قبوں میں ہوں گے صبح شام ان کو ان کا رزق ملا کرے گا"۔
مسند احمد، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۶......فرمایا کہ "شہداء اللہ تعالیٰ کے پاس یاقوت کے بنے ہوئے منبروں پر عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا مشک کے ٹیلوں پر، تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ کیا میں نے تم کو پورا پورا نہیں دے دیا اور تم کو سچا نہیں کر دیا؟ وہ لوگ کہیں گے جی ہاں اے ہمارے رب"۔ عقیلی فی الضعفاء بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۷......فرمایا کہ "پہلی بار جب شہید کا خون نکلتا ہے اسی وقت اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے اور اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور مورچہ بند جب اپنے مورچہ میں مرجائے تو اس کا اجر قیامت تک اس کے لئے لکھا جاتا رہتا ہے اور اس کو غذا دی جاتی ہے......اور ستر حوروں سے اس کا نکاح کروا دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ ٹھہرو اور سفارش کرو یہاں تک کہ اس کو حساب سے فارغ کر دیا جاتا ہے"۔ معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۸......فرمایا کہ "شہید قتل کی تکلیف اتنی ہی محسوس کرتا ہے جسے تم میں سے کوئی شخص اپنے پھوڑے کو پھوڑ دے"۔
نسائی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۹......فرمایا کہ "شہید کو قتل کی تکلیف اتنی ہی ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو اپنے دانے کی"۔ معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ

شہداء کے فضائل

۱۱۱۰۰......فرمایا کہ "شہید وہ لوگ ہیں جو پہلی صف میں اللہ کی رضا کی خاطر قتال کرتے ہیں اور ادھر ادھر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قتل ہو جاتے ہیں سو وہ یہی لوگ ہیں جو جنت میں اونچے اونچے کمروں میں ملیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف ہنس کر دیکھیں گے اور یقیناً جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف ہنس کر دیکھیں تو اس کا کوئی حساب نہیں"۔ معجم اوسط طبرانی، بروایت حضرت نعیم بن ھبار ویقال عمار رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۱......فرمایا کہ "شہید تو چار ہیں۔

۱......وہ مومن شخص جس کا ایمان بہت اچھا ہو اور اللہ کی سچائی بیان کر لے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو یہی وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے آنکھیں اٹھا کر دیکھیں گے"۔

۲......اور وہ مومن شخص، جس کا ایمان اچھا تھا وہ دشمن سے ایسے ایسے ملا جیسے اس کی جلد پر کیکر کا کانٹا چبھو دیا گیا ہو بزدلی سے کہ اچانک ایک تیر نامعلوم سمت سے آیا اور اس کو قتل کر دیا تو یہ دوسرے درجے میں ہے۔

۳......وہ مومن شخص جس نے اچھے اور برے دونوں اعمال کئے ہیں اور دشمن سے ملا اور اللہ کو سچا جانا یہاں تک کہ یہ قتل ہو گیا تو یہ تیسرے درجے میں ہے۔

۴......اور وہ مومن شخص جو اپنے نفس سے آگاہ ہوا دشمن کا سامنا کیا اور اللہ تعالیٰ کو سچا جانا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو یہ چوتھے درجے میں ہے"۔
مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۲......فرمایا کہ "سب سے افضل شہید وہ ہے جس کا خون بہایا جائے اور گھوڑا مار دیا جائے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۳......فرمایا کہ "بے شک شہیدوں کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے اندر جنت کے پھلوں سے لگی ہوئی ہیں"۔
ترمذی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۴......فرمایا کہ "یقیناً سمندر کے شہید اللہ کے ہاں خشکی کے شہداء سے افضل ہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت سعد بن جنادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۵......فرمایا کہ "پہلا قطرہ جو شہید کے خون کا بہتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں علاوہ قرض کے"۔
طبرانی مستدرک حاکم بروایت حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ

قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ معاف ہوگا

۱۱۱۰۶...... فرمایا کہ "شہید کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں علاوہ قرض کے"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۷...... فرمایا کہ "میں نے جبرئیل علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

"ونفخ في الصور فصعق من في السموت ومن في الارض الا من شاء الله". سورة الزمر آیت ۶۹

کہ اس میں یہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بجلی کی کڑک سے بے ہوش ہونے سے محفوظ رکھے گا تو جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شہداء جو اللہ کے ثنا خوان ہیں اور اپنی تلواریں لٹکائے عرش کے اردگرد کھڑے ہیں"۔

مستدرك حاكم في الافراد ابن مردويه اوربيهقي في البعث بروايت حضرت ابوهريرة رضي الله عنه

۱۱۱۰۸...... فرمایا کہ "خشکی کے شہید کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں علاوہ قرض اور امانت کے، اور سمندر کے شہید کے تمام گناہ شمول قرض اور امانت معاف ہوجاتے ہیں"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت جناب رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کے

۱۱۱۰۹...... فرمایا کہ "سمندر کا شہید بھی خشکی کے شہیدوں کی طرح ہے اور سمندر میں جہاد کرنے والا ایسا ہے جیسے خشکی میں اپنے خون میں لت پت ہونے والا، اور سمندر میں جو دو موجوں کے درمیان ہے وہ ایسے ہے جیسے اللہ کی اطاعت کی خاطر دنیا سے قطع تعلق کرنے والا اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے کو روحیں قبض کرنے پر مقرر کیا ہے علاوہ سمندری شہداء کے کیونکہ ان کی روحوں کو قبض کرنے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اور خشکی کے شہید کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں علاوہ قرضے کے اور سمندر کے شہید کے قرض سمیت تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں"۔ ابن ماجه، طبراني، بروايت حضرت ابوامامه رضي الله عنه

۱۱۱۱۰...... فرمایا کہ "سمندر میں کھانا کھانے والے کو جیسے ہی قے ہوئی تو اس کے لئے ایک شہید کا اجر ہے اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہید کا اجر ہے"۔

ابوداؤد بروايت حضرت ام خزام رضي الله عنه

۱۱۱۱۱...... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل کرنا تمام خطاؤں کا کفارہ ہوجاتا ہے علاوہ قرض کے"۔

مسلم بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه اور ترمذي بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۱۱۱۱۲...... فرمایا کہ "اللہ کی راہ میں قتل کرنا تمام گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے اور ان میں سب سے سخت (امانت ودیعت ہے)۔

طبراني حليه ابي نعيم بروايت حضرت ابن مسعود رضي الله عنه

فائدہ:...... ودیعت کہتے ہیں اپنی کوئی چیز کسی دوسرے کے پاس حفاظت کے لئے یا کسی اور غرض سے رکھوا دینا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۱۱۳...... فرمایا کہ "جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے مقام تک پہنچاتے ہیں اگرچہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہوئی ہو"۔ مسلم، اوربخاري، مسلم ابوداؤد، نسائي بروايت حضرت سهل بن حنيف رضي الله عنه

۱۱۱۱۴...... فرمایا کہ "جو شہادت مانگتا ہے اس کو دی جاتی ہے اگرچہ وہ شہید نہ ہو"۔ مسند احمد، مسلم بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۱۱۱۱۵...... فرمایا کہ "شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا"۔ ابوداؤد، بروايت حضرت ابوالدرداء رضي الله عنه

۱۱۱۱۶...... فرمایا کہ "سب سے افضل شہید وہ ہیں جو پہلی صف میں قتال کرتے ہیں اور اپنے چہروں سے ادھر ادھر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قتل ہوجاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو جنت کے اونچے اونچے کمروں میں حیران ہو رہے ہوں گے" تمہارا رب ان کی طرف دیکھ کر ہنسے گا، اور جب تمہارا رب کسی جگہ اپنے کسی بندے کی طرف ہنس کر دیکھے تو اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا"۔

مسند احمد، طبراني، بروايت حضرت نعيم بن حماد رضي الله عنه

شہادت کی دعا مانگنے والے کے لئے شہادت کا مرتبہ

۱۱۱۱۷.....فرمایا کہ "جس نے سچے دل سے اس کے راستے میں قتل ہونے کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا اجر دیں گے اگرچہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہوئی ہو"۔ترمذی، بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۸.....فرمایا کہ "زمین شہ کے خون سے خشک نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کی دو بیویاں اس کی طرف ایسے متوجہ ہو جاتی ہیں، گویا کہ وہ دونوں دودھ پلانے والی اونٹنیاں ہوں جن کا بچہ وسیع وعریض زمین میں گم ہو گیا تھا، دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں لباس ہوتا ہے جو دنیا اور اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے"۔مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۹.....فرمایا کہ "خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا اور دونوں جنت میں ہیں"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۰.....فرمایا کہ "خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا، دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں یہ اللہ کے راستے میں قتال کرتا ہوا شہید کیا گیا، پھر اس کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی اور وہ مسلمان ہو گیا اور اللہ کے راستے میں قتال کرنے لگا اور شہید کر دیا گیا"۔مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۱.....فرمایا کہ "شہید کو قتل ہوتے ہوئے اس سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی جتنی دانہ نکلنے سے ہوتی ہے"۔

ترمذی، ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۲.....فرمایا کہ "سب سے افضل اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہے، پھر یہ کہ تیری وفات ہو مورچہ بندی کی حالت میں پھر یہ کہ تیری وفات ہو حج یا عمرہ کرتے ہوئے اور اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ دیہاتی اور تاجر ہو کر نہ مرے؟ حلیہ ابی نعیم بروایت ابویزید رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۳.....فرمایا کہ "کچھ شک نہیں کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہے ان کے لئے عرش کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔ اڑتے پھرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور پھر اپنی قندیلوں میں آبیٹھتے ہیں، پھر ان کا رب ان کی طرف توجہ فرماتا ہے اور دریافت فرماتا ہے کہ کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہمیں کس چیز کی خواہش ہو گی جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں؟ ان سے تین مرتبہ اس طرح پوچھا جاتا ہے اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان سے یہ سوال ہوتا رہے گا تو وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم دنیا کی طرف لوٹ جائیں اور تیرے راستے میں ایک بار پھر قتل کر دیئے جائیں، اور جب رب دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے"۔

مسلم، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۴......

۱۱۱۲۵.....فرمایا کہ "اگر تو اللہ کے راستے میں صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے اور پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے بڑھتے ہوئے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو تیری تمام خطاؤں کا کفارہ بنا دیں گے علاوہ قرض کے، اسی طرح جبرئیل نے بھی مجھے بتایا ہے"۔

مسند احمد مسلم ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ اور نسائی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

ستر افراد کے حق میں شہداء کی سفارش قبول ہوگی

۱۱۱۲۶.....فرمایا کہ "شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا"۔ ابن حبان بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۷...... فرمایا کہ "چیونٹی کا کاٹنا شہید کے لئے زیادہ تکلیف دہ ہے بہ نسبت اسلحہ لگنے کے، بلکہ یہ اس کے نزدیک گرمی کے دن میں ٹھنڈے میٹھے لذیذ پانی کے مشروب سے زیادہ قابل اشتہا ہے"۔ ابو الشیبہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۸...... فرمایا کہ "اللہ کے ہاں شہید کی سات خوبیاں ہیں۔

۱...... اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

۲...... اور جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے، اور اس کو ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔

۳...... حور عین میں سے بہترین حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کردیا جاتا ہے۔

۴...... قبر کے عذاب سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

۵...... بڑی گھبراہٹ کے دن محفوظ رہے گا۔

۶...... اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت بھی دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے۔

۷...... اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے ستر افراد کے حق میں قبول کی جاتی ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، بروایت حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنه

۱۱۱۲۹...... فرمایا کہ "جنت میں داخل ہونے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ دنیا کی طرف واپس آئے اور اس کے پاس دنیا کی کوئی چیز ہو علاوہ شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ واپس آئے اور قتل کیا جائے دس مرتبہ، جب عزت و اکرام دیکھتا ہے"۔

متفق علیه ترمذی، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۱۱۳۰...... فرمایا کہ "زمین پر کوئی نفس ایسا نہیں جس کی وفات ہو اور اللہ کے پاس اس کی کوئی بھلائی ہو اور وہ یہ پسند کرے کہ تمہاری طرف لوٹ آئے اور اس کی دنیا بھی ہو علاوہ اس مقتول کے جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ واپس لوٹ آئے دنیا کی طرف اور دوسری مرتبہ قتال کرے اس ثواب کی وجہ سے جو اس نے اپنے لئے اللہ کے پاس دیکھا"۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت عبادۃ رضی اللہ عنه

۱۱۱۳۱...... فرمایا کہ "اہل جنت میں سے قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا" اور اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اے ابن آدم! تو نے اپنی منزل کیسی پائی؟ وہ کہے گا اے میرے رب بہترین منزل، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مانگ اور خواہش کر، وہ کہے گا کہ اے میرے رب کیا مانگوں اور کیا خواہش کروں علاوہ اس کے کہ آپ مجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں تو میں آپ کے راستے میں دس مرتبہ قتال کروں، اس فضیلت کی وجہ سے جو اس شہادت کے بدلے دیکھی ہے، اور اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا، اے ابن آدم، تو نے اپنا ٹھکانہ کیسا پایا؟ وہ کہے گا، اے رب! بدترین ٹھکانہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ کیا تو اس کے فدیے میں زمین کی مقدار بھر سونا دے سکتا ہے؟ وہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا، میں نے تجھ سے اس سے کم اور اس سے آسان چیز مانگی مگر تو نے اس پر عمل نہ کیا، پھر اس کو جہنم کی طرف واپس لے جائے گا"۔ مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۱۱۳۲...... فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں، اس کے لئے اللہ کے پاس بھلائی ہو وہ اس سے خوش ہو کر دنیا کی طرف واپس آجائے (خواہ) دنیا اور وہ سب جو دنیا میں ہے وہ بھی اس کا ہو علاوہ شہید کے کیونکہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا کی طرف واپس آئے اور ایک مرتبہ پھر قتل ہوجائے اس فضیلت کی وجہ سے جو اس نے شہادت کی دیکھی ہے"۔ مسند احمد، متفق علیه، ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۱۱۳۳...... فرمایا کہ "کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو اس کا رب وفات دے اور وہ یہ پسند کرے کہ لوٹ کر تمہارے پاس آجائے اور پوری دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی اس کا ہو علاوہ شہید کے، اور یقیناً مجھے اللہ کے راستے میں قتل ہونا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ تمام دنیا کے گھر بار میرے ہوجائیں"۔

مسند احمد، نسائی بروایت محمد بن ابی عمیرۃ رضی اللہ عنه

تکملہ

۱۱۱۳۴..... صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! مومنین کو کیا ہوا کہ شہداء کے علاوہ سب قبروں میں آزمائے جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "شہید کے سر پر چمکتی تلواریں ہی ایک آزمائش ہیں"۔ نسائی، حکیم عن راشد بن سعد عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۵..... ایک خاتون اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی جو اللہ کے راستے میں شہید ہو چکا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے بیٹے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے کیونکہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے"۔

ابو داؤد، عن عبد بن قیس ثابت بن قیس بن شماس عن ابی عن جدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۶..... فرمایا کہ "وہ شخص جو اللہ کی راہ میں پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے بڑھتے ہوئے شہید ہوا، اس شہید سے جو پیچھے ہٹتے ہوئے شہید ہوا تھا سال کی مسافت کے مقابلے میں آگے ہوگا، اور یہ میری امت کے مریض صحت یابوں سے ستر سال آگے ہوں گے اور انبیاء حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چالیس سال پہلے آگے بڑھ جائیں گے کیونکہ ان میں بادشاہت تھی"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۷..... فرمایا کہ "شہید کے خون کا پہلا قطرہ جو گرتا ہے وہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور دوسرا قطرہ اس کو ایمان کا جوڑا پہنا دیتا ہے اور تیسرا قطرہ اس کا نکاح حور عین سے کروا دیتا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۸.....

۱۱۱۳۹..... فرمایا کہ "شہید کی اللہ تعالیٰ کے ہاں چھ خصوصیات ہوتی ہیں۔

۱..... اس کی تمام خطائیں اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی معاف ہو جاتی ہیں۔

۲..... وہ قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

۳..... اور اس کو عزت کا لباس پہنایا جاتا ہے۔

۴..... وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

۵..... وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

۶..... اس کا نکاح حور عین سے کرایا جاتا ہے"۔ بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت قیس الجذامی رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... بڑی گھبراہٹ سے مراد قیامت کے دن کی افراتفری ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۱۴۰..... فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں زخمی کیا گیا وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی طرح ہوگا اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی، اور جس نے خلوص سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر دیں گے اگرچہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہوئی ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۱..... فرمایا کہ "جس نے سچے دل سے اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی، پھر مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کے لئے شہید کا اجر ہوگا، اور جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا یا اسے اللہ کی کوئی مصیبت پہنچائی گئی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا جیسے وہ بہت حسین شکل وصورت میں تھا اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی مانند اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی، اور جس کو اللہ کی راہ میں کوئی پھوڑا پھنسی نکلا تو وہ اس پر شہداء کی مہر ہوگا"۔

ابن زنجویہ، طبرانی بروایت حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۲..... فرمایا کہ "جو کوئی تم میں سے صبر کرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا تو وہ جنت میں ہے"۔

حمیدی، مسند احمد، عدنی، ابی یعلی، ابن حبان، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۳.....فرمایا کہ ''تم میں سے جو کوئی صبر کرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا اللہ کے راستے میں قتل ہوگیا تو وہ جنت میں ہے''۔

طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنه

۱۱۱۴۴.....فرمایا کہ ''شہید اللہ کے امین ہوتے ہیں، قتل ہو جائیں یا اپنے بستروں پران کی موت آئے''۔الحکیم عن راشد بن سعد رضی اللہ عنه

۱۱۱۴۵.....فرمایا کہ ''شہید زمین پر اللہ کی مخلوق میں اس کے امین ہوتے ہیں قتل ہو جائیں یا اپنے بستروں پران کی وفات ہو جائے''۔

بغوی عن ابی عتبة الخولانی قال حدثنا اصحاب نبینا ﷺ

۱۱۱۴۶.....فرمایا کہ ''اے لوگو! تم نے صبح کی اور تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نعمتیں ہیں سبز، زرد اور سرخ اور گھروں میں بھی جو کچھ ہے، سو دشمن سے جب تمہارا سامنا ہو تو قدم بقدم آگے بڑھتے رہو کیونکہ تم میں جو بھی اللہ کے راستے میں نکلتا ہے تو حورعین میں سے دو اس کی طرف بڑھتی ہیں، سو اگر وہ تاخیر کرتا ہے تو وہ اس سے چھپ جاتی ہیں اور جب وہ شہید ہو جاتا ہے تو اس کے خون کے پہلے قطرے سے ہی اس کی تمام خطائیں معاف ہو جاتی ہیں پھر وہ دونوں حوریں اس کے پاس آتی ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھتی ہیں اور اس کے چہرے سے غبار جھاڑتی ہیں اور اس سے کہتی ہیں کہ مرحبا تمہارا وقت آپہنچا وہ بھی کہتا ہے کہ تم دونوں کا وقت بھی آپہنچا''۔

ابن ابی عاصم اور البغوی اور الباوردی اور ابن قانع اور ابن مندہ، طبرانی عن الزهری عن یزید بن شجرةعن تجدار رضی اللہ عنه

۱۱۱۴۷.....فرمایا کہ ''شہید اپنے خاندان کے ستر افراد کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرے گا''۔

ابوداؤد، طبرانی، متفق علیه بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنه

۱۱۱۴۸.....فرمایا کہ ''شہید کو چھ خاصیات دی جائیں گی۔

۱.....اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کے تمام خطاؤں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۲.....وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا''۔

۳.....اس کا نکاح حورعین سے کر دیا جائے گا''۔

۴.....وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

۵.....وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا''۔

۶.....اور اس کو ایمان کا جوڑا پہنایا جائے گا''۔مسند احمد، ابن سعد عن قیس الجزامی

۱۱۱۴۹.....فرمایا کہ ''شہید کو تین چیزیں دی جاتی ہیں۔

۱.....اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲.....اور سب سے پہلے اس کے چہرے سے مٹی جھاڑیں گی وہ حورعین میں سے اس کی بیوی ہوگی۔

۳.....اور جب اس کا پہلو زمین سے لگتا ہے تو وہ جنت میں لگتا ہے؟ دارقطنی فی الافراد اور دیلمی اور رافعی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۱۱۵۰.....فرمایا کہ ''شہید کی چھ خوبیاں ہوتی ہیں۔

۱.....اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

۲.....وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا''۔

۳.....وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

۴.....حورعین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے۔

۵.....وہ عذاب قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے''۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنه

۱۱۱۵۱.....فرمایا کہ ''زمین پر گرنے والے قطروں میں سے اللہ کے نزدیک ایک قطرہ سب سے زیادہ پسندیدہ قطرہ وہ ہے جو مسلمان مرد کے خون کا ہو جو اللہ کے راستے میں نکلا تھا یا وہ آنسو جو رات کی تاریکی میں اللہ کے خوف سے نکلا ایسی تنہائی میں جس میں اس کو

اللہ کے علاوہ کوئی نہیں دیکھتا“۔دیلمی بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۲۔۔۔۔۔فرمایا کہ ”جنت میں جانے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنے کی خواہش کرے علاوہ شہید کے کیونکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ واپس آئے تاکہ دوبارہ قتل ہو“۔ابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۳۔۔۔۔۔فرمایا کہ ”جنت میں جانے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنے کو پسند کرے باوجود اس کے کہ دنیا کی سب چیزیں اس کی ہو جائیں علاوہ شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور دس مرتبہ قتل ہو، اس اعزاز کی وجہ سے جو اس نے شہید کا دیکھا ہے“۔ابن زنجویہ، ابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۴۔۔۔۔۔فرمایا کہ ”مسلمانوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اس کا باپ اپنے پاس بلالے اور وہ دنیا میں واپس آنے کو پسند کرے اور دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ہو علاوہ شہداء کے، اور اللہ کے راستے میں قتل ہو جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ دنیا بھر کے گھر بار میرے ہوں“۔

مسند احمد، نسائی، بغوی بروایت محمد بن ابی عمیرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۵۔۔۔۔۔فرمایا کہ ”اہل جنت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے دنیا میں واپس آنا اچھا لگے خواہ دنیا اس کے لئے دس گناہ ہو علاوہ شہداء کے کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ دس مرتبہ دنیا میں واپس آئیں اور شہید ہوں، اس اعزاز کی وجہ سے جو انہوں نے دیکھا ہے“۔بیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۶۔۔۔۔۔فرمایا کہ ”اے جابر! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا؟ اور کہا جو چاہو اللہ کے سامنے تمنا کرو تو انہوں نے کہا مجھے دنیا کی طرف لوٹا دیجئے میں دوبارہ قتل ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ واپس نہیں جا سکتے“۔

مسند احمد، اور عبد بن حمید، ابویعلی، شاشی، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۷۔۔۔۔۔فرمایا کہ ”اے جابر! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد اور چچا کو زندہ کیا اور ان پر پیش کیا، ان دونوں نے دنیا میں واپس جانے کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے کتاب میں فیصلہ لکھ رکھا ہے کہ وہ واپس نہیں جا سکتے“۔طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۸۔۔۔۔۔فرمایا کہ ”اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور ان سے بات کی اور کہا کہ تمنا کرو تمنا کرو، انہوں نے عرض کیا میری تمنا یہ ہے کہ آپ میری روح لوٹا دیں اور مجھے دوبارہ ویسا ہی بنا دیں جیسا میں تھا اور مجھے اپنے نبی کے پاس بھیج دیجئے کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ کے راستے میں قتال کر سکوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ واپس نہیں جا سکتے“۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۹۔۔۔۔۔فرمایا کہ ”اے جابر! میں تمہیں بھلائی کی خوشخبری دیتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ میرے سامنے تمنا کرو جو تم چاہو گے وہ میں تمہیں دوں گا تو انہوں نے عرض کیا اے میرے رب میں آپ کی اس طرح عبادت نہیں کر سکا جس طرح اس کا حق تھا، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دیجئے میں آپ کے نبی کے ساتھ مل کر آپ کے راستے میں ایک بار پھر قتال کروں گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں یہ پہلے ہی طے کر چکا کہ تو واپس (دنیا) کی طرف نہ جائے گا“۔

حلیہ ابی نعیم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

شہید کی تمنا

۱۱۱۶۰۔۔۔۔۔فرمایا کہ ”کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں؟ کیا تجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو زندہ کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ اے میرے بندے! تمنا کر میرے سامنے، جو تو چاہے گا میں وہ تجھ کو دوں گا، تو انہوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں آپ کی ایسی عبادت نہیں کر سکا جیسی مجھے کرنی چاہیے تھی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دیں میں آپ کے نبی کے ساتھ مل کر

ایک بار پھر قتال کروں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے یہ پہلے ہی طے ہو چکا ہے کہ تو اس کی طرف واپس نہ جائے"۔

مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۱۱۶۱......فرمایا کہ "یقیناً تیرے ساتھی تجھے دوزخیوں میں سے سمجھتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۲......فرمایا کہ "اے میرے رب! یہ تیرا بندہ ہے جو ہجرت کرتے ہوئے آپ کے راستے میں نکلا اور قتل ہو کر شہید ہو گیا اور میں اس پر گواہ ہوں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت شداد بن الھاد رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۳......فرمایا کہ "اے عمر! لوگوں کے اعمال کے بارے میں تم سے نہ پوچھا جائے گا تم سے تو صرف فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

ابو نعیم، سنن کبری بیہقی بروایت ابوعطیہ عبدالرحمن بن قیس

۱۱۱۶۴......فرمایا کہ "اے عمر! تم اس بات کو پسند کرتے ہو اور یقیناً شہداء کے لئے سرداری شرافت اور بادشاہت ہے اور اے عمر! یہ بھی یقیناً ان میں سے ہے"۔مستدرک حاکم بروایت حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۵......فرمایا کہ "کچھ شک نہیں کہ شہیدوں کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے اندر ہوتی ہیں جیسا چاہتی ہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۶......فرمایا کہ "شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتے ہیں، جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیجئے تاکہ ہم دوبارہ آپ کے راستے میں شہید ہوں"۔

ابن زنجویہ عن نعیم بن سالم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۷......فرمایا کہ "شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں جو جنت کے باغوں میں چگتے ہیں پھر ان کا ٹھکانہ ان قندیلوں میں ہوتا ہے جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا تم نے اس سے زیادہ عزت دیکھی جتنی میں نے تمہیں دی؟ تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں، مگر یہ کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحوں کو ہمارے جسم میں لوٹا دیں یہاں تک کہ ہم پھر آپ کے راستے میں قتال کریں"۔

ھناد بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

دوسری فصل......شہادت حکمی کے بیان میں

۱۱۱۶۸......فرمایا کہ "ڈوبنے والا شہید ہے، جلنے والا شہید ہے، اجنبی شہید ہے، ڈسا ہوا شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور جو گھر میں دب کر مرا وہ بھی شہید ہے، اور جو گھر کے چھت پر سے گرا اور اس کی ٹانگ یا گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جس پر چٹان گر پڑی وہ بھی شہید ہے، اور اپنے شوہر پر غیرت کھانے والی ایسی ہے جیسے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد تو اس عورت کے لئے بھی شہید کا اجر ہے، اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوا وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنے بھائی کی حفاظت کی خاطر مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے پڑوسی کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور اچھی بات کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے والا بھی شہید ہے"۔ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۹......فرمایا کہ "میری امت کی فنا نیزے سے ہوگی، اور طاعون تمہارے دشمن جنات کی طرف سے چوکا ہے اور سب میں شہادت ہے"۔

مسند احمد طبرانی بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ اور معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۰.....فرمایا کہ ”اپنے مال کی حفاظت کے لئے لڑ، یہاں تک کہ تو اپنے مال کو بچالے یا تو قتل کردیا جائے، تو تو آخرت کے شہیدوں میں سے ہوگا“۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت مخارق رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۱.....فرمایا کہ ”اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے، طاعون شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے ڈوبنا شہادت ہے جلنا اور بہہ جانا اور وہ عورت جس کو ولادت کے بعد خون آتا ہے اس کا بچہ اس کی ناف سے اس کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے“۔

مسند احمد، بروایت حضرت راشد بن حسین رضی اللہ عنہ

شہداء کی اقسام

۱۱۱۷۲.....فرمایا کہ ”نیزہ اور طاعون اور دب کر مرنا اور درندے کا لقمہ بن جانا اور ڈوبنا اور جلنا اور پیٹ کی بیماری میں مرنا اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنا شہادت ہے“۔ابن قانع بروایت حضرت ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۳.....فرمایا کہ ”بہہ جانا بھی شہادت ہے“۔ابو الشیخ بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۴.....فرمایا کہ ”جو اپنے جانور کے ہاتھوں پچھاڑ دیا گیا تو وہ شہید ہے“۔طبرانی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۵.....فرمایا کہ ”جس نے عشق کیا اور پھر پاک دامن ہوگیا اور مرگیا تو وہ شہادت کی موت مرا“۔

خطیب بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۱۱۷۶.....فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر قتل ہوا تو وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی خاطر قتل ہوا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی خاطر قتل ہوا تو وہ بھی شہید ہے“۔

مسند احمد، نسائی، ابو داؤد، ترمذی ابن حبان بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۷.....فرمایا کہ ”بخار میں مرنا شہادت ہے“۔فردو بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۸.....فرمایا کہ ”شہداء اللہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے امین ہیں اس کی مخلوق میں قتل ہوجائیں یا ویسے وفات پاجائیں“۔

مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت رجال

۱۱۱۷۹.....فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے علاوہ شہادت سات طرح کی ہے۔

۱.....اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔

۲.....نیزے سے وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۳.....ڈوبنے والا بھی شہید ہے۔

۴.....ذات الجنب کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۵.....پیٹ کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۶.....جل کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

۷.....اور کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

۸.....اور وہ عورت جو بچے کی پیدائش کی وجہ سے وفات پائے وہ بھی شہید ہے“۔

مالک، مسند احمد، ابو داؤد، سنائی، ابن حبان مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۰.....فرمایا کہ ”میری امت کے اکثر شہداء وہ ہیں جو بستروں پر وفات پائیں گے اور بعض صفوں میں قتل ہونے والوں کی نیتوں کے بارے میں بھی اللہ زیادہ جانتے ہیں“۔مسند احمد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۳......فرمایا کہ "پانچ چیزیں ایسی ہیں جن میں اگر کوئی آدمی مرجائے تو وہ شہید ہے۔

۱......اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید۔

۲......اللہ کے راستے میں ڈوب کر مرنے والا شہید۔

۳......اللہ کے راستے میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔

۴......اور اللہ کے راستے میں طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔

۵......اور وہ خاتون جو نفاس سے ہو اللہ کے راستے میں تو وہ بھی شہید ہے۔نسائی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۴......فرمایا کہ "طاعون، ڈوبنا، پیٹ کی بیماری، جلنا اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے"۔

مسند احمد، طبرانی، الضیاء، بروایت حضرت صفوان بن امیة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۵......فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے"۔بخاری فی التاریخ بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۶......فرمایا کہ "کیا میری امت کے شہداء کم ہوں گے؟ اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے، طاعون کی بیماری میں قتل ہونے والا شہید ہے، اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا، جل کر مرنے والا اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے"۔ابن ماجه بروایت حضرت جابر بن عتیك رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۷......فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، اور طاعون میں مرنے والا شہید ہے، ڈوبنے والا بھی شہید ہے اور وہ خاتون جو نفاس میں مری ہو وہ بھی شہید ہے"۔طبرانی بروایت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......نفاس وہ خون ہے جو بچے کی ولادت کے بعد خاتون کو آتا ہے، اس کی کم سے کم مدت کوئی نہیں جبکہ زیادہ زیادہ مدت چالیس دن ہے واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۱۸۸......فرمایا کہ "جسے اپنے مال کے پاس لایا گیا اور قتال کیا گیا اور وہ قتل ہوگیا تو وہ شہید ہے"۔ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۹......فرمایا کہ "جو مورچہ بندی کی حالت میں مرا وہ شہید ہے، اور قبر کے فتنے سے بچا دیا گیا ہے اور اسے غذا دی جاتی ہے اور اس کا رزق جنت سے جاری کیا جاتا ہے"۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۰......فرمایا کہ "تم اپنے شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو، عرض کیا جو اللہ کی راہ میں قتل ہو، فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہداء کم ہو جائیں گے، جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور جل کر مرنے والا بھی شہید ہے، اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے"۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۱......فرمایا کہ "جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے اس کے علاوہ تم شہید کس کو سمجھتے ہو؟ اس طرح تو تمہارے شہید کم ہو جائیں گے، اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے بھی شہید اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید اور جل کر مرنے والا بھی شہید اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور کسی منہدم کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور گڑھے میں دب کر مرنے والا شہید ہے اور وہ خاتون جو نفاس میں وفات پا گئی ہو وہ بھی شہید ہے"۔

نسائی بروایت حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۲......فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، اور جو اللہ کے راستے میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے"۔

مسلم بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۳......فرمایا کہ "جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا جائے تو وہ بھی شہید ہے"۔مسند احمد متفق علیه، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور نسائی ابن ماجه ابن حبان بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور نسائی بروایت حضرت بریدة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۴...... فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر مظلوماً قتل ہوا تو اس کے لئے جنت ہے“۔ نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۱۱۹۵...... فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونا شہادت ہے طاعون میں مرنا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا شہادت ہے ڈوب کر مرنا شہادت ہے، اور نفاس میں مرنا شہادت ہے۔ مسند احمد اور ضیاء بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنه

۱۱۱۹۶...... فرمایا کہ ”کہتے ہیں ایسے لوگ ہیں جو اسلحہ سے مرے لیکن نہ وہ شہید ہیں نہ ان کی تعریف کی جاتی ہے اور کتنے ہی اپنے بستروں پر اپنی موت آپ مر جانے والے ہیں اور اللہ کے ہاں صدیق اور شہید ہیں۔ حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنه

۱۱۱۹۷...... فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں جو ظلماً قتل کیا گیا ہو اور وہ شہید نہ ہو“۔ مسند احمد بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنه

۱۱۱۹۸...... فرمایا کہ ”جس کے مال کا ناحق ارادہ کیا گیا اور اس نے قتال کیا اور وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۱۱۹۹...... فرمایا کہ ”جس نے عشق کیا اور چھپایا اور پاک دامن ہو گیا اور مر گیا تو وہ شہید ہے“۔ خطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۱۲۰۰...... فرمایا کہ ”جسے اس کے پیٹ نے قتل کیا ہو اسے قبر میں عذاب نہ ہوگا“۔

مسند احمد، ترمذی نسائی، ابن حبان بروایت خالد بن عرفطه سلیمان بن صرد

۱۱۲۰۱...... فرمایا کہ ”جو کسی ظلم کو سہتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے“۔ نسائی، ضیاء بروایت حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنه

۱۱۲۰۲...... فرمایا کہ ”جو شخص اپنے گھر بار سے دور وفات پا جائے تو اس کی موت بھی شہادت ہے“۔

ابن ماجه بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۱۲۰۳...... فرمایا کہ ”کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی جگہ مر گیا تو اس کی وفات کی جگہ سے لے کر جائے پیدائش تک ناپی جاتی ہے اور جنت میں بھی اتنی جگہ دی جاتی ہے“۔ نسائی ابن ماجه، بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنه

۱۱۲۰۴...... فرمایا کہ ”ذات الجنب کی بیماری میں مرا ہوا بھی شہید ہے“۔ مسند احمد طبرانی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنه

۱۱۲۰۵...... فرمایا کہ ”کیا ہی اچھی موت ہے اس شخص کی جو ناحق قتل کیا گیا“۔ مسند احمد، بروایت حضرت سعد رضی اللہ عنه

۱۱۲۰۶...... فرمایا کہ ”جو سچے دل سے شہادت طلب کرے تو اس کو دے دی جاتی ہے اگرچہ وہ شہید نہ ہوا ہو“۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۱۲۰۷...... فرمایا کہ ”جس نے سچے دل سے شہادت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کی منزل تک پہنچا دیتے ہیں خواہ وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مرا ہو“۔ مسلم، ابو داؤد نسائی ترمذی، ابن ماجه بروایت حضرت سهل بن حنیف رضی اللہ عنه

۱۱۲۰۸...... فرمایا کہ ”جس نے دل کی سچائی کے ساتھ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر عطا فرما دیتے ہیں چاہے وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مرا ہو“۔

ترمذی، بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنه اور مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

تکملہ

۱۱۲۰۹...... فرمایا کہ ”کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہید کون ہیں؟ عرض کیا کہ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے، فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے؟ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا شہادت ہے، ڈوب کر مرنا شہادت ہے، اور وہ عورت جس کا بچہ اس کو قتل کر دے تو وہ موت بھی شہادت ہے“۔ ابن سعد بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنه

فائدہ:...... بچے کے ہاتھوں قتل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی عورت بچے کی ولادت کے وقت ہونے والی تکلیف برداشت نہ کر سکی اور

وفات پاگئی تو وہ بھی شہید ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۲۱۰..... فرمایا کہ "تم لوگ اپنے میں سے شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا گیا وہ جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء یقیناً کم ہو جائیں گے"۔ اللہ کے راستے میں قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، نفاس میں مرنا بھی شہادت ہے، جل کر مرنا بھی شہادت ہے، ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے بہہ کر مرنا بھی شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

"البتہ حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ نے ریلے میں بہہ جانے کے بجائے یہ فرمایا کہ بچے کی ولادت کے دوران اگر کوئی عورت مرجائے تو یہ بھی شہادت ہے"۔

۱۱۲۱۱..... فرمایا کہ "تم اپنے میں سے شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہو، فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہداء یقیناً کم ہو جائیں گے، جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور بلندی سے گر کر مرنے والا بھی شہید ہے، اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور یہ کہ مرنے والا بھی شہید ہے، اور جل کر مرنے والا بھی شہید ہے اور گھر بار سے دور اجنبی بھی شہید ہے"۔ طبرانی عن عبدالملک بن ہارون عن عشرۃ بن ابیہ عن جدہ

۱۱۲۱۳..... فرمایا کہ "تم لوگ آپس میں شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے، فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے اللہ کی راہ میں قتل شدہ بھی شہید ہے اور وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے بستر پر مر گیا ہو وہ بھی شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے ڈسا ہوا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے دم گھٹنے سے مرنے والا بھی شہید ہے" اور جس کو درندے نے چیر پھاڑ دیا ہو وہ بھی شہید ہے، اپنی سواری سے گر کر مرنے والا بھی شہید ہے کسی منہدم چیز کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، اور وہ خاتون جو نفاس میں ہو اور بچے کی ولادت کی وجہ سے شہید ہو گئی ہو وہ اس کو ناف سے پکڑ کر جنت کی طرف کھینچتا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۴..... فرمایا کہ "تم آپس میں شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جو اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے، فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے؟ جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۵..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے، اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے اور نفاس میں جو خاتون بچے کی ولادت کی وجہ سے مرتی ہے وہ بچہ اس کو ناف سے جنت کی طرف لے جا رہا ہوتا ہے"۔ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۶..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، گھر سے دور اجنبی بھی شہید ہے اور نفاس میں بچے کی ولادت کی وجہ سے مرنے والی خاتون بھی شہید ہے اس کا بچہ ناف سے اس کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے"۔ سمویہ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۷..... فرمایا کہ "طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے، دب کر مرنے والا شہید ہے اور بچے کی ولادت کی وجہ سے مرنے والی خاتون بھی شہید ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے"۔ ابن سعد بروایت عرباض بن ساریہ عن ابن عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۸..... فرمایا کہ "طاعون کی بیماری، پیٹ کی بیماری ڈوب کر مرنے والا اور نفاس میں مرنے والی خاتون سب شہید ہیں"۔

مسند احمد، دارمی، نسائی، سعید بن منصور، بغوی، ابن قانع بروایت حضرت صفوان بن امیۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۹......فرمایا کہ ”جو شخص مورچہ بندی کی حالت میں وفات پا گیا تو وہ شہادت کی موت مرا اور قبر کے فتنے سے بچا لیا گیا اور صبح و شام اس کا رزق جنت سے اس کو پہنچایا جاتا ہے“۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۰......فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا تو وہ شہید ہے اور جس نے اللہ کے راستے میں ڈوب کر جان دی وہ بھی شہید ہے اور جس کو اس کے پیٹ نے قتل کیا وہ بھی شہید ہے اور وہ عورت جس کو اس کے نفاس نے قتل کیا وہ بھی شہید ہے“۔

مسلم، طبرانی بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۱......فرمایا کہ ”ڈوب کر مرنے والا شہید ہے“۔ ابو الشیخ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۲......فرمایا کہ ”بخار میں مرنے والا شہید ہے“۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۳......فرمایا کہ ”ذات الجنب کی بیماری میں مرا ہوا شہید ہے“۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۴......فرمایا کہ ”طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے“۔ ابن شاھین عن علی بن الارقم الوادعی عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۵......فرمایا کہ ”پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اس کو قبر میں عذاب نہ ہوگا“۔

طبرانی بروایت حضرت سلیمان بن صرد اور خالد بن عرنطہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۶......فرمایا کہ ”پیٹ کی بیماری میں مرنے والے کو قبر میں عذاب نہ دیا جائے گا“۔ طبرانی بروایت سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطۃ معاً

۱۱۲۲۷......فرمایا کہ ”اپنے گھر بار سے دور کسی شخص کا مر جانا شہادت ہے اور جب کسی کی موت کا وقت آ پہنچے اور وہ اپنے دائیں بائیں کسی اپنے کو نہ پائے اپنے گھر والوں اور اولاد کو یاد کرے اور آہیں بھرے تو ہر آہ جو وہ بھرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بیس لاکھ برائیاں مٹاتے ہیں اور بیس لاکھ نیکیاں اس کے لیے لکھی جاتی ہیں اور جب اس کا سانس نکل جاتا ہے تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جاتی ہے“۔

طبرانی، رافعی عن وھب بن منبہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۸......فرمایا کہ ”اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا“۔

طبرانی بروایت فھید بن مطرف الغفاری رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر دشمن مجھ پر چڑھائی کرے تو؟ اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

مال کی مدافعت میں جان دینے والا بھی شہید ہے

۱۱۲۲۹......ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی شخص مجھ سے ملے اس طرح کہ وہ میرا مال ہتھیانا چاہے تو آپ اس سلسلے میں کیا سمجھتے ہیں؟ تو اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ اللہ کا واسطہ دو اگر وہ انکار کرے تو اس کے ساتھ قتال کرو پھر اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

عبد بن حمید بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۰......فرمایا کہ ”جس نے اپنے مال کا حق ادا کر دیا اور پھر اس کے ساتھ حد سے تجاوز کیا گیا اور قتال کیا گیا اور اس نے بھی قتال کیا اور قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے“۔ الحکم وابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۱......فرمایا کہ ”جس نے اپنے مال کی خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۲......فرمایا کہ ”جس نے اپنی جان کے خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے اور جسے اپنے مال کی خاطر قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے

اور جس نے اپنے گھر والوں کی خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ بھی شہید ہے، اور جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے"۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۳.....فرمایا کہ "جو اپنے گھر والوں کی خاطر ظلماً قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے اور جو اپنے مال کی خاطر ظلماً قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے پڑوسی کی خاطر ظلماً شہید کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو اللہ کی ذات میں قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے"۔

ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۴.....فرمایا کہ "اپنے مال کے خاطر قتل کیا جانے والا شہید ہے اور اپنے گھر والوں کی خاطر قتل کیا جانے والا شہید ہے اور اپنی جان کی خاطر قتل کیا جانے والا بھی شہید ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۵.....فرمایا کہ "جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے"۔ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۶.....فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں صدق دل سے شہادت طلب کرے تو اس کو دے دی جاتی ہے خواہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہو"۔

ابو عوانۃ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

ضَنَائِن کے بارے میں مضمون

فائدہ:.......قطع نظر دیگر معانی ومطالب کے یہاں۔ ضنائن کے دو معانی پیش نظر رہنے چاہیں۔

۱.....خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے خواص لوگ۔

۲.....اور وہ چیزیں جن کی نفاست کی وجہ سے بخل کیا جائے۔ دیکھیں از ترجمہ المنجد الکبیر ۵۹۷ کالم نمبر ۱

۱۱۲۳۷.....فرمایا کہ "مخلوق میں بعض اللہ تعالیٰ کے بہت خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قتل سے دور رکھتے ہیں اور ان کی عمر لمبی کر دیتے ہیں اچھے اعمال میں، ان کا رزق اچھا کر دیتے ہیں، اور انہیں عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر وعافیت کے ساتھ ان کے بستروں پر ان کی روح قبض فرماتے ہیں اور پھر انہیں شہداء کا مقام ومرتبہ عطا فرماتے ہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۸.....فرمایا کہ "اللہ کی مخلوق میں بعض بہت خاص بندے ہوتے ہیں، اپنی رحمت میں ان کو غذا فراہم کرتے ہیں، ان کی زندگی بھی خیر وعافیت میں گزرتی ہے اور ان کی وفات بھی خیر وعافیت کے ساتھ ہوتی ہے اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اٹھاتے ہیں تو اٹھا کر جنت کی طرف لے جاتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر سے فتنے ایسے گزرتے ہیں جیسے اندھیری رات کے حصے لحظہ بلحظہ اور وہ اس سے عافیت میں ہوتے ہیں"۔

الحکیم، طبرانی، حلیہ ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۹.....فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے اپنے خاص مومن بندے کو اس کے اچھے مال کے ساتھ بچا رکھتے ہیں یہاں تک کہ بستر پر اس کی روح قبض فرماتے ہیں"۔ الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۰.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ضرور یاد رکھتے ہیں ایسی قوم کو جو دنیا میں بچھے ہوئے بستروں پر تھی اور انہیں بلند درجات میں داخل کرتے ہیں"۔

مسند ابی یعلی بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۲۴۱.....فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بیماریوں وغیرہ سے اس دنیا میں دور رکھتے ہیں خیر وعافیت کے ساتھ ان کو زندہ رکھتے ہیں اور خیر وعافیت کے ساتھ ان کی وفات ہوتی ہے اور خیر وعافیت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتے ہیں"۔

حکیم بروایت حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۲......فرمایا کہ" بے شک اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلاء وغیرہ سے دور رکھتے ہیں انہیں خیر و عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ جنت میں داخل کرتے ہیں"۔ابن النجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۳......فرمایا کہ"اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں خیر و عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کو وفات دیتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتے ہیں"۔

معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۴......فرمایا کہ" کوئی شخص ایسا نہیں جس کے مال میں بہترین حصہ نہ ہو جو خرچ ہونے سے محفوظ رہا ہو، اور بے شک اللہ کی خاص مخلوق ہے اس کی مخلوق میں سے ایسی قوم ہے جن کی ارواح کو اللہ تعالیٰ ان کے بستروں پر قبض فرماتے ہیں اور ان کے لئے شہداء کا اجر تقسیم کیا جاتا ہے"۔

الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

چھٹا باب......مقتول کے احکام اور دیگر متعلقہ احادیث کے بیان میں

احکام مقتول

۱۱۲۴۵......فرمایا کہ"مقتولوں کو ان کے لیٹنے کی جگہ پر پہنچادو"۔ترمذی، ابن حبان بروات حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......شہید چونکہ زندہ ہوتا ہے اس لئے اس کی قبر کو لیٹنے کی جگہ سے تعبیر فرمایا"۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۲۴۶......فرمایا کہ"انہیں ان کے خون کا کمبل ہی اڑھادو کیونکہ ہر وہ زخم جو اللہ کی راہ میں لگا تھا وہ قیامت کے دن اس کی خوشبو مشک کی مانند ہوگی۔

نسائی بروایت حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۷......فرمایا کہ"مقتولوں کو اسی جگہ دفن کردو جہاں وہ قتل ہوئے"۔سنن اربعہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۲۴۸......فرمایا کہ"جنگ احد کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان (شہیدوں) کو ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کردو"۔

بخاری بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۹......فرمایا کہ"ان کو ان کے خون اور کپڑوں سمیت دفن کردو"۔مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۵۰......فرمایا کہ"لپیٹ دو ان کو ان کے کپڑوں میں ان کے زخموں اور خون سمیت کیونکہ میں نے ان پر گواہی دی ہے ان میں سے اکثر قرآن پڑھتے ہوئے آئے"۔مسند احمد، ابن مندہ، مستدرک حاکم، ابن عساکر بروایت حضرت عبداللہ بن ثعلبۃ بن ابی

۱۱۲۵۱......فرمایا کہ"ان کو غسل مت دو یعنی غزوہ احد کے شہداء کو کیونکہ ہر زخم یا ہر خون کا قطرہ قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے مہک رہا ہوگا"۔

مسند احمد، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

مختلف احادیث

۱۱۲۵۲......فرمایا کہ" بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کے لئے کوئی سہارا مقرر فرمادیتے ہیں تو ان کو اپنی مدد سے نوازتے ہیں"۔

ابن قانع بروایت صفوان بن اسید

۱۱۲۵۳......فرمایا کہ ”اب تم ان سے جنگ کرو گے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے“۔مسند احمد، بخاری بروایت سلیمان بن صرد

۱۱۲۵۴......فرمایا کہ ”عزیٰ ختم ہوگیا، آج کے بعد کوئی عزیٰ نہیں“۔ابن عساکر بروایت قتادۃ مرسلاً

فائدہ:......عزیٰ زمانہ جاہلیت کے مشہور بت کا نام ہے“۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۲۵۵......فرمایا کہ ”جب بھی کوئی یہودی مسلمان کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو اسے مسلمان کے قتل کرنے کا خیال ضرور آتا ہے“۔

خطیب بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

جہاد اکبر کے بیان میں

۱۱۲۵۶......فرمایا کہ ”خوش آمدید! تم لوگ واپس آگے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف جس میں بندہ اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرتا ہے“۔خطیب بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۵۷......فرمایا کہ ”مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے“۔ترمذی، ابن حبان، بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۵۸......فرمایا کہ ”سب سے افضل مجاہد وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے نفس اور خواہش سے مقابلہ (جہاد) کرے“۔

ابن النجار بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

تکملہ......جہاد اکبر

۱۱۲۵۹......فرمایا کہ ”وہ تیرا دشمن نہیں کہ اگر وہ تجھے قتل کردے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل فرمادیں اور اگر تو اس کو قتل کردے تو تیرے لئے نور ہو، بلکہ دشمنوں کا دشمن تیرا نفس جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے اور تیری بیوی جو تیرے ساتھ لیٹتی ہے“۔

العسکری فی الامثال عن سعید بن ھلال مرسلاً

۱۱۲۶۰......فرمایا کہ ”وہ تیرا دشمن نہیں ہے کہ اگر وہ تجھے قتل کردے تو اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کردے اور اگر تو اس کو قتل کردے تو اس کا قتل تیرے لئے نور ہو، بلکہ تیرا دشمن تو تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے اور تیری بیوی جو تیرے بستر پر تیرے ساتھ لیٹتی ہے اور تیرا بیٹا جو تیری صلب سے پیدا ہوا ہے سو یہ دشمن نہیں۔دیلمی بروایت حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۱......فرمایا کہ ”سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ تو اللہ کی خاطر اپنے نفس اور خواہش سے مقابلہ (جہاد) کرے“۔

دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۲......فرمایا کہ ”مجاہد وہ ہے جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفس سے جہاد کرے“۔

ترمذی،حسن صحیح ابن حبان، عسکری فی الامثال بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

ساتواں باب......احکام جہاد کے بیان میں

تکملہ

۱۱۲۶۳......خاتون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ (بیٹھ جاؤ!) کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد عورت کو ساتھ لے کر جنگ کرتا ہے“۔

ابن سعد بروایت حضرت ام کبشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۲۶۴......فرمایا کہ ”جب غلام بھاگ جائے اور دشمن سے جا ملے اور مرجائے تو وہ کافر ہے“۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۵...... فرمایا کہ ''جب غلام بھاگ جائے تو اللہ اور اس کے رسول اس سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں''۔
طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ، کامل ابن عدی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۶...... فرمایا کہ ''جب تمہیں دوڑایا جائے تو دوڑ پڑو''۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۷...... فرمایا کہ ''جب غلام مشرکین کے علاقے سے اپنے آقا سے پہلے نکل جائے تو وہ آزاد ہے'' اور بیوی شوہر سے پہلے نکل جائے تو جس سے چاہے نکاح کر لے، لیکن اگر اپنے شوہر کے بعد نکلے تو اسی کی طرف لوٹائی جائے گی''۔دار قطنی فی الافراد اور دیلمی

۱۱۲۶۸...... فرمایا کہ ''جب تم مشرکین سے قتال کرو تو ان کے جوانوں کو قتل کرو کیونکہ سب سے زیادہ نرم دل ان کے جوان ہوتے ہیں''۔
طبرانی بروایت حسیب بن سلیمان بن سمرۃ عن ابی عن جدہ

۱۱۲۶۹...... فرمایا کہ ''خالد بن ولید کے پاس پہنچو کہیں وہ بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرنے لگے''۔مستدرک حاکم بروایت رباح

۱۱۲۷۰...... فرمایا کہ ''نہ بچوں کو قتل کرو نہ مزدوروں کو''۔ابن ماجہ طبرانی بروایت حنظلہ الکاتب

۱۱۲۷۱...... فرمایا کہ ''دیکھ لو، اگر اس کے بال اُگ چکے ہیں تو اس کو قتل کر دو ورنہ پھر قتل نہ کرو''۔
ابن حبان بروایت حضرت عطیۃ القرظی رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۲...... فرمایا کہ ''جب تم کوئی مسجد دیکھو یا کسی موذن کی آواز سنو تو کسی کو قتل نہ کرو''۔
مسند احمد، ابو داؤد، بروایت ابن عصام المزنی عن ابیہ

۱۱۲۷۳...... فرمایا کہ ''جو دو کے مقابلے سے بھاگا تو یقیناً وہ بھاگ کھڑا ہوا اور جو تین کے مقابلے سے بھاگا تو تحقیق وہ نہیں بھاگا''۔
طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی تین دشمنوں کے مقابلے سے بھاگنے والا بھگوڑا نہیں کہلائے گا''۔واللہ اعلم بالصواب

۱۱۲۷۴...... فرمایا کہ ''جس کو مشرکوں نے زمین دی ہو تو اس کی کوئی زمین نہیں''۔الخطابی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۵...... فرمایا کہ ''اگر تم کسی کو دیکھو کہ چراگاہ میں سے کچھ کاٹ رہا ہے تو جو اس کو پکڑ لے تو اس سے حاصل ہونے والا مال اسی پکڑنے والے کا ہے''۔ابن سعید بروایت حضرت ابوالبشر المازنی رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۶...... فرمایا کہ ''اگر ان حدود میں تم کسی کو کچھ شکار کرتے دیکھو تو شکاری سے حاصل ہونے والا مال وغیرہ اسی کو دیا جائے گا جو اس کو پکڑے''۔
ابن جریر بروایت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۷...... فرمایا کہ ''پکڑو، اور اللہ کے راستے میں جنگ کرو اور قتال کرو اس سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے، مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، ڈھاٹا نہ باندھو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو، کیونکہ یہی اللہ کا عہد ہے اور اس کے نبی کی سیرت''۔
مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۸...... فرمایا کہ ''چل پڑو اللہ کے نام کے ساتھ اور جنگ کرو اللہ کے راستے میں قتال کرو اللہ کے دشمنوں کے ساتھ اور خیانت نہ کرو، غداری نہ کرو، اور ڈھاٹا نہ باندھو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو، اور تم میں سے جب کوئی مسافر ہو اور اس نے پاکی کی حالت میں خفین (موزے) پہنے ہوں تو تین دن اور تین رات تک موزوں پر مسح کر لیا کرے اور اگر مقیم ہو تو ایک دن اور ایک رات تک''۔القاضی عبدالجبار ابن احمد فی اوالیہ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ نے اس روایت کا ابتدائی حصہ بچے کے قتل تک روایت کیا ہے۔

فائدہ:...... روایت میں ذکر کردہ موزوں سے تمام کپڑے دھاگے وغیرہ کے موزے مراد نہیں بلکہ خفین مراد ہیں اور ان کی سات شرائط ہیں جو نور الایضاح میں مسح علی الخفین کے باب میں مذکور ہیں وہیں دیکھ لی جائیں البتہ یہ مسئلہ سمجھ لیا جائے کہ اگر کوئی شخص مسافر ہو تو اس کو تین دن اور تین رات تک وضو میں پیروں کو دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم ہو تو صرف ایک دن اور ایک رات، ان مسائل کی تفصیل کے لئے کسی مستند دارالافتاء یا مفتی سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۲۷۹.....فرمایا کہ" جب دشمن سے سامنا ہو تو بزدلی مت دکھاؤ، اور مال غنیمت حاصل کرو تو اس میں خیانت نہ کرو اور ہرگز بوڑھوں کو قتل نہ کرو نہ چھوٹے بچوں کو"۔ ابن عساکر بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۰.....فرمایا کہ" تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے ساتھی کے قیدی سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے کہ اس کو پکڑ کر قتل کردے"۔

ابن عدی اور ابن عساکر بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۱.....فرمایا کہ" تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کے قیدی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرے کہ اسے قتل کردے"۔

مسند احمد، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۲.....فرمایا کہ" اسلام میں کوئی گرجا وغیرہ نہ بنایا جائے گا اور جو تباہ ہو چکا ہے اس کو نئے سرے سے کبھی نہ بنایا جائے گا"۔

دیلمی، ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۳.....فرمایا کہ" اسلام کے زمانے میں نئے گرجے مت بناؤ اور تباہ شدہ کی تعمیر نہ کرو"۔

۱۱۲۸۴.....عرض کیا گیا" یارسول اللہ! رات کے حملوں میں مشرکوں کے بچے مارے جاتے ہیں ان کا کیا حکم ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جان بوجھ کر ایسا مت کرو، بے خبری میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی اولاد انہی میں سے ہے"۔ طبرانی بروایت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۵.....فرمایا کہ" کوئی مومن کافر کے ہاتھوں قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی ذمی اپنے ذمہ میں اور مسلمان اپنے سوا دوسروں کیلئے ایک ہاتھ کی طرح ہیں ان کے خون برابر ہیں"۔ متفق علیہ بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

یعنی ایک دوسرے کا دفاع کریں گے۔

۱۱۲۸۶.....آپ ﷺ (کافر) کا مال وغیرہ مسلمان قاتل کو دینے کا فیصلہ فرمایا"۔

ابوداؤد، بروایت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

فائدہ..... یہ حالت جنگ کا بیان ہے اور مقصد مسلمان سپاہیوں کی حوصلہ افزائی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

آٹھواں باب..... جہاد کے ملحقات کے بیان میں

۱۱۲۸۷.....فرمایا کہ" جناب نبی کریم ﷺ نے بنولحیان کی طرف ایک دستہ بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک جائے اور دوسرا ان کے درمیان میں رہے"۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ مسلم، ابن حبان بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۸.....فرمایا کہ" جب کسی قوم کی مدد اس کے افراد اور اسلحہ کے ساتھ کی جائے تو ان کی زبانیں زیادہ حق دار ہیں"۔

ابن سعد عن ابن عون عن محمد مرسلاً

۱۱۲۸۹.....فرمایا کہ" واپس لوٹ جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے"۔

مسلم، ترمذی، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۰.....فرمایا کہ" ان کو حکم دو کہ وہ واپس چلے جائیں کیونکہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین ہی سے مدد نہیں لیتے"۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۱.....فرمایا کہ" سب سے افضل جہاد وہ ہے کہ جس میں مجاہد کا گھوڑا بھی مارا جائے اور اس کا خون بھی بہایا جائے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ بروایت حضرت عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۲.....فرمایا کہ" افضل ترین جہاد یہ ہے کہ تیرے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہایا جائے"۔

مسند احمد، عبد بن حمید، دارمی، ابویعلی، ابن حبان، معجم اوسط طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۳...... فرمایا کہ ”افضل ترین شہادت یہ ہے کہ تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہایا جائے“۔
بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۴...... فرمایا کہ ”بزدل کے لئے دواجر ہیں“۔ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابوعمران الجونی مرسلاً

۱۱۲۹۵...... فرمایا کہ ”قتال تو دو ہی ہیں:

۱...... مشرکوں کے ساتھ جنگ کرنا یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں یا اپنے ہاتھ سے یہ سمجھتے ہوئے جزیہ دیں کہ حقیر ہیں۔

۲...... اور باغی گروپ سے قتال کرنا یہاں تک کہ اللہ کے حکم کو پورا کرے، سو اگر پورا کرے تو ان کے ساتھ عدل کا معاملہ کیا جائے۔

ابن عساکر بروایت بشیر بن عون عن بکار بن تمیم عن مکحول عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا ہے کہ بکار مجہول ہے۔

۱۱۲۹۶...... فرمایا کہ ”لوگوں کے ساتھ الفت پیدا کرو اور ان کو مہلت دو اور ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرو جب تک دعوت نہ دے لو، سو دنیا میں جو گھر یا جھونپڑا ہو اس تک سلامتی لے کر پہنچو، مجھے یہ زیادہ پہننا پسند ہے بنسبت اس کے کہ تم میرے پاس ان کی عورتیں اور بچے لے کر آ ؤ اور ان کے مردوں کو قتل کرو“۔ ابن مندہ، ابن عساکر بروایت حضرت عبدالرحمن بن عائذ رضی اللہ عنہ

جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ بھیجا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۱۲۹۷...... فرمایا کہ ”اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بکر بن وائل کے لئے، اسلام قبول کرلو محفوظ ہو جاؤ گے“۔

مسند احمد ابی یعلی طبرانی سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بروایت حضرت مرثد بن ظبیان

۱۱۲۹۸...... اللہ کے رسول محمد کی طرف سے فارس کے سب سے بڑے (شخص) کسریٰ کی طرف یہ کہ اسلام قبول کرلو محفوظ ہو جاؤ گے جس نے ہماری گواہی کی طرح گواہی دی اور ہمارے قبلے کو اپنا قبلہ بنایا اور ہمارے ہاتھوں ذبح شدہ جانور کھایا تو اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے“۔
خطیب عن ابی معشر عن بعض المشیخۃ

۱۱۲۹۹...... فرمایا کہ ”اللہ کے رسول محمد کی طرف سے قیلہ اور تینوں عورتوں کی طرف، ان پر ظلم نہ کیا جائے گا، ان کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا، اور ہر مومن یا مسلم ان کا ذمہ دار و مددگار ہوگا، اچھائیاں کرو اور برائیاں نہ کرو“۔

طبرانی بروایت حضرت قیلہ بنت مخرمۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۰...... فرمایا کہ ”اے قریش کے گروہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہاری طرف صرف پاک کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں“۔ طبرانی بروایت حضرت عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۲...... فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو وہ کچھ سکھاؤں جو تم نہیں جانتے ان علوم میں سے جو آج کے دن اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھائے، سو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر وہ مال جو میں نے اپنے بندوں کو دیا ہے تو وہ حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو یکسو پیدا کیا ہے لیکن شیاطین نے انہیں فتنے میں مبتلا کر دیا اور ان کو ان کے دین سے دوسری طرف پھیر دیا اور وہ چیزیں ان پر حرام کر دیں جو میں نے حلال کی تھیں اور ان کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دینے لگے جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اھل زمین کی طرف دیکھا تو غریب ہوں یا عجم سب کو ناپسند کر دیا علاوہ بقیہ اھل کتاب کے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ قریش سے جنگ کروں تو میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب! پھر تو وہ میرے سر کو پچکا دیں گے اور اس کو (سر کے بجائے) روٹی کہیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو بھیجا ہی اس لئے ہے کہ آپ کو آزماؤں اور آپ کے ذریعے آزماؤں اور میں نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جسے پانی نہیں دھو سکتا آپ اس کو سوتے جاگتے پڑھیں گے، سو ان سے جنگ کیجئے ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑیں گے اور خرچ کیجئے آپ پر خرچ کیا جائے گا، اور آپ لشکر بھیجئے، اس جیسے پانچ گنا کے ساتھ ہم آپ کی مدد کریں گے اور اپنے فرمانبرداروں کو شانہ بشانہ لے کر اپنے نافرمانوں کے ساتھ قتال کیجئے“۔

طبرانی بروایت حضرت عبادۃ بن عمار رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۳۔۔۔ فرمایا کہ" ہائے قریش کی بربادی، جنگ انہیں کھا گئی، بھلا اگر وہ میرے اور باقی عربوں کے درمیان سے نکل جائیں تو ان کو کیا ہو جائے گا، پھر اگر میرے ساتھ انہوں نے وہ معاملہ کر دیا جو وہ چاہتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ عطا فرمادیا تو وہ بڑی تعداد میں اسلام میں داخل ہوں گے اور اگر وہ قبول نہ کریں گے تو ان کے ساتھ قتال کرو اور ان کے پاس طاقت بھی ہے، اور تم قریش کو کیا سمجھتے ہو؟ سو اللہ کی قسم میں ان سے جہاد کرتا ہی رہوں گا اس پر جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ عطا فرمائیں یا یہ جماعت الگ ہو جائے"۔

۱۱۳۰۴۔۔۔ فرمایا کہ" شاید کہ تو میری مسجد اور قبر کے پاس سے گزرے اور میں نے تجھے ایسی نرم دل قوم کی طرف بھیجا ہے جو حق پر قتال کرتے ہیں سو ان میں سے جو تیرے فرمانبردار ہیں ان کے ساتھ مل کر ان کے ساتھ قتال کر جو تیرے نافرمان ہیں پھر وہ اسلام کی طرف آئیں گے یہاں تک کہ عورت اپنے شوہر سے پہلے اسلام کی طرف بڑھے گی اور بیٹا باپ سے پہلے اور بھائی بھائی سے پہلے اور دونوں عملوں سے گلیوں میں سکون پھیلا"۔

مسند احمد، طبرانی متفق علیه بروایت حضرت معاذ رضی الله عنه

۱۱۳۰۵۔۔۔ فرمایا کہ" امابعد! سرزمین روم سے مدینہ کی طرف واپس لوٹتے ہوئے تمہارا نمائندہ ہم تک پہنچا اور وہ چیز پہنچائی جو تم نے اسے دے کر بھیجا تھا اور تمہارے بارے میں اطلاع دی اور ہمیں تمہارے اسلام اور مشرکوں کو قتل کرنے کے بارے میں بتایا، تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ھدایت سے نوازا اگر تم نے اصلاح کی، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی اور مال غنیمت میں سے اللہ کا خمس اور اس کے نبی اور صفی کا حصہ نکالا اور وہ صدقہ بھی نکالو جس کی ادائیگی مومنین پر ضروری ہے"۔ابن سعد بروایت شهاب بن عبدالله الخولانی عن رجل یہ روایت اس شخص سے ہے جو فسطاط میں غوطہ نامی جگہ پر جناب رسول اللہ ﷺ سے ملا اور حمیر والوں کا پیغام پہنچایا تو جواب میں جناب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ تحریر لکھوائی۔علاوہ ازیں دیکھیں مراسیل ابوداؤد۔

۱۱۳۰۶۔۔۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بدیل بن ورقاء اور بشر اور بنی عمرو کے سرداروں کی طرف، سلامتی ہو تم پر سو میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، امابعد، سو میں نے کبھی چھپا کر کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ کبھی تمہارے پہلو میں رکھا اور اہل تہامہ میں سے میرے نزدیک سب سے معزز یقیناً تم لوگ ہو اور رشتہ داری کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ قریب تم ہو اور وہ جو تمہاری اتباع کریں نیکوکاروں میں سے، اور تم میں سے جنہوں نے ہجرت کی ہے ان کے لئے بھی میں نے ویسا ہی لیا ہے جیسا اپنے لئے لیا ہے اگرچہ اس نے اپنی سرزمین سے ہجرت کی ہو بجائے مکہ کے اور کبھی حج وعمرۃ کے علاوہ مکہ گیا بھی نہ ہو، اور جب تم نے اسلام قبول کرلیا تو میں نے نہیں رکھا تم میں کچھ، اور تم میری طرف سے خوفزدہ بھی نہ تھے اور نہ تم میرے پاس حاضر کیے گئے تھے۔ امابعد، بے شک علقمہ بن عبلہ اور ھوذۃ کے دونوں بیٹے اسلام قبول کر چکے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے متبعین میں سے عکرمہ وغیرہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تم میں سے اپنے تابع کے لئے بھی وہی پسند کیا جو اپنے لئے کیا تھا اور بے شک ہم میں سے بعض حل وحرم میں ہیں، اور اللہ کی قسم میں نے کبھی تمہیں نہیں جھٹلایا، اللہ تعالیٰ تم پر سلامتی بھیجیں۔ابن سعد بروایت قبیصه بن ذوئب، اور باوردی فاکهی فی اخبار مکه، طبرانی، ابونعیم، سعید بن منصور اور مصنف بن ابی شیبہ ایک دوسرے طریق سے۔

۱۱۳۰۷۔۔۔ فرمایا کہ" ضرور بنو اربعہ باز آجائیں گے ورنہ میں ان کی طرف ایسا شخص بھیجوں گا جیسے میں خود سو وہ ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور زبردست قتال کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا"۔

ابن ابی شیبه، رویانی، سعید بن منصور بروایت حضرت ابو ذر رضی الله عنه

۱۱۳۰۸۔۔۔ فرمایا" ہر وہ شخص جس نے اپنے بیٹے کو پہچان لیا اور اس کو لے لیا تو اس بیٹے کا مالک بننا ہی اس کی آزادی ہے"۔

بقی بن مخلد، وابن جریری فی التهذیب اور باوردی

قریبی رشتہ کا مالک بنتے ہی آزاد ہونا

فائدہ:......مسئلہ یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جیسے ہی اپنے ذی رحم محرم کا مالک بنے گا تو اس کے مالک بنتے ہی مملوک خود بخود آزاد ہو جائے گا، جیسے کسی شخص کا بیٹا اگر غلام ہو اور کسی بازار وغیرہ میں بک رہا ہو اور وہ شخص اس کو پہچان لے کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس کو خرید لے تو جیسے ہی یہ شخص بذریعہ خریداری اپنے بیٹے کا مالک بنے گا تو اس کا بیٹا خود بخود آزاد ہو جائے گا یعنی اب شرعی قانون میں اس کو غلام نہ سمجھا جائے گا'' (اسی) طرح میاں بیٹا، ماں بیٹی یا باپ بیٹی میں مسئلہ سمجھا جا سکتا ہے، اور اگر زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو تو کسی مستند دارالافتاء یا مفتی صاحب سے رجوع کیا جا سکتا ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۰۹......فرمایا کہ ''تو نے اس سے یہ کیوں نہیں کہا کہ اس (لڑکی یا عورت) کو پکڑ لے میں تو انصاری لڑکا ہوں''۔ بغوی عن ابی عقبة الفارسی

۱۱۳۱۰......فرمایا کہ ''اگر تو نے بہت اچھا اور زبردست قتال کیا ہے تو سہل بن حنیف اور ابو دجانہ اور سماک بن خرشہ نے بھی بہت عمدہ قتال کیا ہے''۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۱......فرمایا کہ ''جو کسی غلام کو لے کر آئے تو اس غلام کا مال اس لانے والے کا ہوگا''۔ ابن ماجہ عن رجل عن الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۲......فرمایا کہ ''بے شک اس امت کا انجام تلوار ہے، اور اس کے لئے مقررہ وقت قیامت ہے اور قیامت بہت اندھیری اور کڑوی ہے''۔

طبرانی بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۳......فرمایا کہ ''ابتداء دنیا سے لے کر قیامت تک جب بھی دو صفیں (جنگ کے لئے) آپس میں ملتی ہیں تو اللہ الرحمٰن کا ہاتھ ان کے درمیان میں ہوتا ہے، سو جب وہ اپنے کسی بندے کی مدد کا ارادہ فرماتا ہے تو اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرما دیتا ہے کہ ''اس طرح'' اور پھر پلک جھپکتے ہی دوسری جانب کو شکست ہو جاتی ہے''۔ دیلمی بروایت حضرت ابو امامة رضی اللہ عنہ اور عسکری فی الامثال عن سعید بن ابی ھلال مرسلاً

۱۱۳۱۴......فرمایا کہ ''خوشی ہوتی ہے ہمارے رب کو ان دو آدمیوں سے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں''۔ ابن خزیمہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

کتاب الجہاد......افعال کی اقسام میں سے

جہاد کی فضیلت اور اس پر ترغیب کے بیان میں

۱۱۳۱۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کے لئے میں وضو کا پانی رکھوں، پھر فرمایا کہ اپنے کپڑے سے مجھے چھپاؤ اور میری طرف سے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لو، پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا اللہ کی قسم میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا''۔ نسائی فی مسند علی رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۶......حضرت سعید بن جبیر الرعینی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کے ساتھ مشایعت کی اور ان کے ساتھ چلے اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارے قدموں کو اپنے راستے میں غبار آلود فرمایا، ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت ہم نے تو صرف مشایعت کی ہے تو فرمایا کہ ہم نے ان کو تیار کیا، ہم نے ان کے ساتھ مشایعت کی اور ہم نے ان کے لئے دعا کی''۔

مصنف ابن ابی شیبہ اور متفق علیہ

فائدہ:......لشکر کی روانگی یا کسی جانے والے شخص کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے کچھ دور تک جانے کو مشایعت کہتے ہیں''۔ واللہ اعلم

بالصواب۔(مترجم)

۱۱۳۱۷......حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا اور کچھ دور تک لشکر کے ساتھ پیدل تشریف لے گئے تو اہل لشکر نے عرض کیا اے رسول اللہ کے خلیفہ اگر آپ سوار ہو جاتے تو (اچھا ہوتا)؟ تو فرمایا کہ میں اللہ کے راستے میں اپنی خطاؤں کا احتساب کرنا چاہتا ہوں"۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۳۱۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اور تھوڑے سے لوگ بھی وہاں موجود تھے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کرام اور اصفیاء کے بعد سب سے زیادہ بلند رتبہ انسان کون ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا بلاوا اس تک آ پہنچے اور وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر لگام تھامے بیٹھا ہو، اس نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو ایک کونے میں ہو خوب اچھے طریقے سے اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔

اس نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سب سے زیادہ بدترین شخص ہوگا؟ فرمایا کہ مشرک، اس نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد؟ تو فرمایا کہ ظالم حکمران جو حلال جائز جگہوں میں ظلم کرتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے خاص کر دیے اور بتا دیئے ہیں فتنوں کے موقع پر، پھر فرمایا کہ پوچھو مجھ سے (جو چاہو) اور کسی چیز کے بارے میں اس وقت تک نہ پوچھو جب تک میں خود نہ بتا دوں، تو میں نے کہا کہ ہم راضی ہو گئے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اسلام کو بحیثیت دین مان کر اور آپ کو نبی ماننے پر اور کافی ہے ہمارے لئے جو آئے، تو آپ ﷺ سے غصے کے اثرات زائل ہو گئے"۔

۱۱۳۱۹......حضرت زید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں تھے؟ اس نے جواب دیا کہ میں پہرہ داری پر تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ دریافت فرمایا کہ "کتنی عرصہ پہرے داری کی؟ تو اس نے عرض کیا کہ تیس۔ (غالباً دن، مترجم) تو فرمایا چالیس کیوں نہیں مکمل کئے؟ مصنف عبدالرزاق

۱۱۳۲۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتی تو میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا، اگر میں اللہ کے راستے میں نہ چلتا یا میں اگر اللہ کے راستے میں سجدہ کرتے ہوئے اپنی پیشانی مٹی میں نہ رکھتا یا ایسی قوم کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا جو پاکیزہ کلام سنتے ہیں جیسے پاکیزہ اور اچھے پھل چنے جاتے ہیں"۔

ابن المبارک، ابن سعید، سعید بن، منصور، ابن ابی شیبه، مسند احمد فی الزهد اور هناد اور حلیه ابی نعیم

۱۱۳۲۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حج کرنا تمہارے لئے ضروری ہے کیونکہ یہ ایک نیک عمل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور جہاد اس سے بھی زیادہ افضل ہے"۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۳۲۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ "حج یہاں ہے نشان لگاؤ، یہاں تک کہ تو فنا ہو جائے۔ ابو عبید

۱۱۳۲۳......حضرت ملک بن العوف الاحمسی فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کا ذکر ہوا جس نے نہاوند کی جنگ میں اپنے آپ کو خرید لیا تھا ایک شخص کہنے لگا کہ وہ میرا ماموں تھا لوگوں نے یہ سمجھا کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈالا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سب نے جھوٹ کہا بلکہ وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے آخرت کو دنیا کے بدلے خرید لیا تھا"۔ متفق علیه

۱۱۳۲۴......حضرت مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے تو ایک شخص آگے بڑھا اور قتال کیا یہاں تک کہ قتل ہو گیا تو لوگوں نے کہا کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا، لہٰذا یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اگر معاملہ اسی طرح ہے جیسے انہوں نے کہا تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" کہ "اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو دے دیتے ہیں اپنی جان اللہ کی رضا جوئی میں"۔ سورة بقرة آیت ۲۰۷. وکیع فریابی اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم

۱۱۳۲۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تم پر جہاد ضروری ہے جب تک سرسبز و مزے دار ہے، اس سے پہلے کہ پرانی لگام کی مانند ہو جائے سو جب جنگیں اور مال غنیمت کو کھایا جانے لگے اور حرام کو حلال کیا جانے لگے تو تم پر پہرے داری (یا مورچہ بندی) لازم ہے کیونکہ یہ تمہاری سب سے افضل جنگ ہے''۔ مصنف عبدالرزاق

مجاہد کی دعا

۱۱۳۲۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین مجھے کچھ دیجئے میں نے جہاد کا ارادہ کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اور شخص سے کہا کہ اس کا ہاتھ پکڑو اور بیت المال لے جاؤ اس کا جو جی چاہے لے لے سو وہ داخل ہوا تو وہاں بہت سی زرد و سفید چیزیں تھیں اس نے کہا یہ کیا ہے مجھے ان کی ضرورت نہیں مجھے تو سواری اور سفر کا توشہ چاہیے تو وہ اس شخص کو واپس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے اور اس نے جو کہا تھا بتا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے سواری اور زادِ راہ مہیا کرنے کا حکم دیا اور اس کو خود اپنے ہاتھ سے سوار کرنے لگے، جب وہ سوار ہو گیا تو اس نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ جو معاملہ کیا تھا اور جو دیا تھا اس پر اللہ کی حمد و ثناء کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس خواہش میں اس کے پیچھے چل رہے تھے کہ وہ ان کے لئے دعا کرے گا تو جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کہا اے میرے اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہترین بدلہ عطا فرما''۔ ھناد

۱۱۳۲۷..... حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے سوار کروا دیجئے سو خدا کی قسم اگر آپ نے مجھے سوار کرا دیا تو میں آپ کی تعریف کروں گا اور اگر آپ نے مجھے منع کر دیا تو میں آپ کی مذمت کروں گا، فرمایا کہ خدا کی قسم پھر تو میں تجھے ضرور سوار کراؤں گا، سو جب اس کو سوار کرا دیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے لگا اور شکر کرنے لگا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے سن رہے تھے، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بالکل ذکر نہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کی''۔ ھناد

۱۱۳۲۸..... حضرت ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر سے مروی ہے کہ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا ان میں حضرت معاذ بن الجبل رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب لشکر چل پڑا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو پوچھا، کیوں رکے ہوئے ہو، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ جمعہ پڑھ لوں پھر نکلوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے؟ ابن راھویہ، متفق علیہ

۱۱۳۲۹..... حضرت صالح بن ابی الخلیل سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا جو اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا:

و اذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم. الی قوله و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله

ترجمہ:....... اور جب کہا جائے اس کو اللہ سے ڈرو تو برائی اس کو گناہ پر ابھارتی ہے، اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اپنی جان تک صرف کر ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے حال پر نہایت مہربان ہیں''۔ سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۶، ۲۰۷

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انا للہ و انا الیه راجعون پڑھا اور پھر فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہوا، نیکی کا حکم دیا برائی سے منع کیا اور قتل کر دیا گیا۔ وکیع، عبد بن حمید و ابن جریر

۱۱۳۳۰..... حضرت حسان بن کریب سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم اپنے خرچوں کا حساب کیسے کرتے ہو؟ کہا کہ ہم جب کسی جنگ سے واپس آ رہے ہوتے ہیں تو اس کو سات سو کے حساب سے گنتے ہیں اور جب ہم اپنے گھر میں ہوتے ہیں تو دس کے حساب سے گنتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تحقیق تم نے تو اپنے خرچے کو سات سو کے حساب سے واجب کر والیا ہے خواہ تم جنگ میں ہو یا اپنے گھر میں۔

۱۱۳۳۱۔۔۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے سنا ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! آپ مجھے وہ دیجئے جو آپ نے اپنے نیک اور صالح بندوں کو دیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو اللہ کے راستے میں تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں گی اور تیرا خون بہادیا جائے گا۔ عدی، ابن ابی عاصم، ابویعلی، اب ابی خزیمۃ ابن حبان، مستدرک حاکم اور ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ

۱۱۳۳۲۔۔۔ حضرت اسامۃ بن زید ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے سنا کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے لئے فرمار ہے تھے کہ سنو! کیا کوئی تیار ہے جنت کے لئے؟ بے شک جنت میں کوئی خطرہ نہیں اور وہ رب کعبہ کی قسم ایک نور ہے چمکتا دمکتا ہوا، اور پھول ہے لہلہاتا ہوا، اور پر محل اور بے باری نہر ہے، اور پکا ہوا پھل ہے، اور حسین وجمیل بیوی ہے اور بہت سے جوڑے ہیں، اور بہت بڑا ملک ہے ایسی جگہ جو ہمیشہ کی خوشی اور تازگی کے ساتھ اونچے، سلامتی والے پر رونق گھر میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، جی ہاں، یارسول اللہ ! ہم جنت کے لئے تیار ہیں فرمایا، تو کہو انشاء اللہ، تو سب نے کہا انشاء اللہ، فرمایا کہ پھر جہاد کا تذکرہ کیا اور اس کی ترغیب دی"۔

ابن ماجه، بزار، ابی یعلی، ابن ابی داؤد فی البعث رویانی، رامهرمزی فی الامثال، طبرانی، متفق علیه فی البعث اور حلیه ابی نعیم

۱۱۳۳۳۔۔۔ محمد بن زنبور حارث بن عمیر سے اور وہ حمید سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ پسندیدہ مورچہ بندی کی بارے میں پوچھا کہ کون سی ہے؟ تو فرمایا کہ جس نے ایک رات میں مسلمانوں کی پہرے دار کرتے ہوئے مورچہ بندی کی تو اس کے لئے ان سب لوگوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا جو اس کے پیچھے نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں"۔ ابن النجار

سب سے زیادہ اجر والا مؤمن کون ہے؟

۱۱۳۳۴۔۔۔ حضرت ارطاۃ بن المنذر سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اجر والا کون ہے، لوگ نمازی اور روزے دار وغیرہ کا ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ فلاں اور فلاں امیر المؤمنین کے بعد، تو فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جوان سب سے زیادہ اجر والا ہے جس کا تم نے ذکر کیا ہے اور امیر المؤمنین سے بھی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جی ہاں، فرمایا شام میں ایک چھوٹا سا آدمی جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے مسلمانوں کی حفاظت کرتا اور نہیں جانتا کہ آیا اس کو کوئی درندہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی زہریلا جانور اسے ڈسے گا صبح اس کو ڈھانپے گی، سو یہی وہ شخص ہے جو ان سب سے زیادہ اجر والا ہے جن کا تم نے ذکر کیا اور امیر المؤمنین سے بھی زیادہ اجر ہے۔

۱۱۳۳۵۔۔۔ حضرت ثعلبہ بن مسلم روایت کرتے ہیں حضرت ثابت بن ابی عاصم سے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ کی راہ میں مجاہدین کا ذرا سا ڈر جانا بھی سال بھر کے روزوں اور کھڑے ہو کر عبادت کرنے کے برابر ہے۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ یارسول اللہ! مجاہدین کا ذرا سا ڈر کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اونگھتے ہوئے اس کی تلوار گر جائے اور وہ اسے اٹھالے"۔ ابن ابی عاصم اور ابونعیم

۱۱۳۳۶۔۔۔ سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ ہم سے جابر بن سبرۃ الاسدی نے حدیث بیان کی اور فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمار ہے تھے، جہاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بیشک شیطان ابن آدم کو گھیرنے کے لئے اس کے راستوں میں بیٹھا سو اسلام کے راستے میں بھی بیٹھا اور کہا کہ تو مسلمان ہوتا ہے اور اپنا اور اپنے بزرگوں کا دین چھوڑتا ہے؟ لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور مسلمان ہوگیا، پھر اس (ابن آدم) کے پاس ہجرت سے پہلے آیا اور کہا کہ تو ہجرت کررہا ہے اور اپنی زمین اور اپنی جائے نشونما اور جائے پیدائش چھوڑ رہا ہے؟ اور اپنے گھروالوں کو ضائع کررہا ہے؟ لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور ہجرت کرلی، پھر اس کے پاس جہاد سے پہلے آیا، اور کہا کہ تو جہاد کررہا ہے اور اپنا خون بہارہا ہے، اور اپنی بیوی کا نکاح کرر ہا ہے اور اپنا مال تقسیم کررہا ہے اور اپنے گھروالوں کو ضائع کررہا ہے؟ لیکن اس نے اس کی نافرمانی کی اور جہاد کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جس نے یہ سب کیا اور اپنی سواری سے گرا اور مرگیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور اگر

قتل ہوگیا اور گزر گیا تو اللہ کے ذمے ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے''۔ ابو نعیم

۱۱۳۳۷...... حضرت حمزۃ اسلمی سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک مہینے کی مورچہ بندی بہتر ہے ہزار......کی عبادت سے''۔ ابو نعیم

فائدہ:...... ہزار کے بعد کتاب میں بھی جگہ خالی ہے سال ماہ کی تعین نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۳۸...... حضرت ربیع ابن زید سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ چلے جا رہے تھے کہ اسی دوران آپ ﷺ نے ایک قریشی نوجوان کو دیکھا جو الگ ہٹ کر چل رہا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ فلاں نہیں ہے؟ عرض کیا گیا جی ہاں فرمایا کہ اس کو بلاؤ، وہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا تمہیں راستے سے ہٹ کر چل رہے ہو؟ تو اس نے عرض کیا کہ مجھے یہ غبار پسند نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا، غبار سے الگ ہٹ کر نہ چل سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ (یعنی غبار) تو جنت کی ایک قسم کی خوشبو ہے''۔ دیلمی

فائدہ:...... روایت میں لفظ ''ذَرِیْرَۃ'' جو ایک قسم کی خوشبو کو کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۳۹...... حضرت سلمۃ بن نفیل الحضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا ہے اور اسلحے کو رکھ دیا اور کہا کہ اب قتال نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے، میری امت میں سے ایک جماعت لوگوں پر غالب رہے گی، اللہ تعالیٰ ان سے قوموں کے دلوں ٹیڑھا کر دیں گے سو وہ ان سے لڑیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان سے رزق دیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچے اور وہ اسی حال پر ہوں، سنو! مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہے، اور گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر بندھی ہوئی ہے قیامت تک''۔ مسند احمد، اور ابن جریر

۱۱۳۴۰...... حضرت سلمۃ بن نفیل الحضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو ان کی قوم نے نمائندہ بنا کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا تھا، فرمایا کہ اس دوران کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور میرا گھٹنا آپ ﷺ کے مبارک گھٹنے سے چھو رہا تھا آپ ﷺ کا رخ مبارک شام کی طرف اور پشت مبارک یمن کی طرف تھی، کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں نے گھوڑوں کو لا پروائی کی وجہ سے دبلا کر دیا اور اسلحہ رکھ دیا اور یہ سمجھنے لگے کہ جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''انھوں نے جھوٹ کہا بلکہ اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے میری امت میں سے ایک گروہ (اور ایک طریق میں ہے کہ) میری امت میں سے ایک قوم اللہ کے لئے قتال کرتی رہے گی ان سے اللہ تعالیٰ قوموں کے دل ٹیڑھے کر دیں گے اور ان کی ان قوموں کی خلاف مدد کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا اللہ کا حکم آجائے، گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر قیامت تک بندھی ہوئی ہے اور یہی میری طرف وحی کیا گیا ہے کہ مجھے واپس بلایا جانے والا ہے، بلا تاخیر اور تم لوگ میرا اتباع کرنے والے ہو، ماریں گے تم میں سے بعض کی گردنیں اور مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہے''۔

۱۱۳۴۱...... حضرت سلمۃ بن نفیل الحضرمی سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کو فتح سے نوازا، تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور ان سے قریب ہوگیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ میرے کپڑے آپ ﷺ کے کپڑوں کو چھو جائیں، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا اور اسلحہ کو ایک طرف رکھ دیا اور انہوں نے کہا ہے کہ جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا اب تو دوسرے قتال کا وقت آیا ہے اور پہلے کا بھی اللہ تعالیٰ قوموں کے دل ٹیڑھے کرتے رہیں گے اور تم ان سے قتال کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے رزق دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اس پر آجائے اور اس دن مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہوگا۔

۱۱۳۴۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ تبوک کے دن جناب نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی شخص کی طرح نہیں ہوسکتا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور لوگوں کے شر سے بچا رہتا ہے، اور نہ اس شخص کی طرح کوئی ہوسکتا ہے جو اپنی بکریوں میں مصروف رہے، مہمان کی مہمان نوازی کرے اور اس کا حق ادا کرے''۔ بیھقی فی شعب الایمان

۱۱۳۴۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ میں لوگوں کی دو قسمیں ہیں سو ایک گروہ (قسم) تو وہ ہے جو کثرت سے

اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اور اس کو یاد کرتے ہوئے نکلے، اور چلنے میں فساد سے بچے اور ساتھی کے ساتھ آہستہ گفتگو کرتے ہیں اور اپنا بہترین مال خرچ کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن سے ان کے اس مال کی بدولت جس سے وہ دنیا میں استفادہ کرتے ہیں زبردست غبطہ کیا جاسکتا ہے اور جب وہ قتل وقتال کی جگہوں میں ہوتے ہیں تو حیاء کرتے ہیں ان جگہوں میں اللہ تعالیٰ سے اس بات پر کہ کہیں وہ ان کے دلوں کے شک پر مطلع نہ ہوجائے یا مسلمانوں کی ناکامی کے خیالات پر آگاہ ہوجائے (یعنی وہ اسی طرح کی باتیں سوچتے ہی نہیں بلکہ پرہیز کرتے ہیں۔(مترجم)

اور جب وہ مال غنیمت پر قادر ہوتے ہیں تو اس سے اپنے دل اور اعمال کو پاک کرلیتے ہیں سو شیطان طاقت نہیں رکھتا کہ ان کو فتنے میں مبتلا کرسکے اور نہ ان کے دلوں سے بول سکتا ہے سو انہی سے اللہ تعالیٰ اپنے دین کو عزت دیتا ہے اور اپنے دشمن کو ذلیل کردیتا ہے

رہا دوسرا گروہ سو وہ اس طرح نکلے کہ نہ تو انہوں نے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا نہ اس کو یاد کیا اور نہ فساد سے کنارہ کشی کی اور انہوں نے بادل نخواستہ ہی اپنا مال خرچ کیا اور جو کچھ بھی انہوں نے اپنے مال میں سے خرچ کیا اس کو بوجھ اور تاوان سمجھا اور شیطان نے ان سے گفتگو کی، اور جب وہ قتال کی جگہوں پر پہنچے تو آخری آخری اور ناکام ناکام لوگوں میں تھے اور انہوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پناہ حاصل کی اور دیکھتے رہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں اور جب اللہ غنیمت پر قادر ہوئے تو اس میں اللہ پر جرات کی اور شیطان نے ان کو یہ سمجھایا کہ یہ غنیمت ہے اور ان کو کچھ سہولت ملی تو اکڑنے لگے اور انہیں تنگی ہوئی تو شیطان نے انہیں فتنے میں مبتلا کیا پیش کرکرکے، سو ان کے لئے مومنین کے اجر میں سے کوئی چیز نہیں علاوہ اس کے کہ ان کے جسم ان کے جسموں کے ساتھ ہوں گے اور ان کا چلنا ان کے چلنے کے ساتھ ہوگا، اور ان کی نیتیں اور اعمال بکھرے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن جمع فرمائیں گے اور پھر ان کو جدا کردیا جائے گا۔

۱۱۳۴۴......حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کے راستے میں تکلیف دی گئی، تو صرف مجاہدین ہی کھڑے ہوں گے۔

۱۱۳۴۵......حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح سے نوازا تو میں جناب نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! گھوڑوں کو آزاد کردیا گیا، اسلحہ رکھ دیا گیا اور جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہوگئی اور لوگوں نے کہا کہ اب قتال ختم ہوگیا ہے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے، قوموں کے دل ٹیڑھے ہوجاتے ہیں تو ان سے قتال کرتے ہو سو اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے رزق دیتا ہے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اس پر اور مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہوگا"۔

مسند ابی یعلی

امت محمدیہ کی سیاحت جہاد ہے

۱۱۳۴۶......حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سیاحت کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہی میری امت کی سیاحت ہے"۔ابن ماجہ

۱۱۳۴۷......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ کی قسم کھالوں کہ بے شک تمہارے سب سے بہتر اعمال میں جہاد اور مسجدوں کی طرف جانا ہے"۔ابن زنجویہ

۱۱۳۴۸......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ عزوجل کسی شخص کے پیٹ میں وہ غبار جو اللہ کے راستے میں اس کے پیٹ میں گیا تھا اور جہنم کا دھواں جمع نہ کریں گے، اور جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوگئے تو اس کے سارے جسم کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کردیں گے، اور جس نے ایک دن اللہ کے راستے میں روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے بقدر دور کردیں گے جو نہایت تیز رفتار مسافر طے کرلے، اور جس کو اللہ کے راستے میں ایک زخم لگا اس کو شہداء کی مہر لگادی جائے گی وہ قیامت کے دن اس طرح

آئے گا کہ اس کا رنگ تو زعفران کے رنگ کی مانند ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی، اس خوشبو سے اس کو پہلے اور بعد والے سب پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ فلاں پر شہداء کی مہر ہے اور جس نے ایک اونٹ کی ہچکی کے برابر بھی اللہ کے راستے میں قتال کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی''۔مسند احمد

۱۱۳۴۹......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو حارثہ میں سے ایک شخص سے فرمایا کہ اے فلاں! کیا تو غزوے میں حصہ نہ لے گا؟ تو اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے کھجور کا چھوٹا پودا لگایا (بویا) ہے اور اگر میں نے غزوے میں شرکت کی تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ ضائع نہ ہوجائے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غزوہ میں شرکت تیرے پودے کے لئے بہتر ہے، فرمایا کہ پھر اس شخص نے غزوہ میں شرکت کی، اور اپنے پودے کو پہلے سے بہتر اور عمدہ پایا''۔دیلمی

۱۱۳۵۰......حضرت شعبہ، اذرق بن قیس سے اور وہ عسعس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص کی عدم موجودگی کے بارے میں علم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا، تو وہ آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں چاہتا تھا کہ اس پہاڑ پر چلا جاؤں اور تنہا رہوں اور عبادت کروں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں کسی میدان جنگ پر تم میں سے جب کوئی ناپسندیدہ کام پر گھڑی بھر صبر کرتا ہے تو وہ صبر تنہائی میں چالیس سال عبادت کرنے سے بہتر ہے''۔بیھقي في شعب الایمان

اور فرمایا کہ اسی روایت کو حماد بن سلمہ نے ازرق بن قیس سے اور انہوں نے عسعس سے اور انہوں نے ابوحاضر سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا اور اس میں ساٹھ سال کا ذکر ہے۔

۱۱۳۵۱......ابوحماس روایت کرتے ہیں عسعس بن سلامۃ سے فرمایا کہ ہم جبانہ میں تھے اور حضرت ابوحاضر الاسدی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے، تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہمارا اس وادی جبانہ میں ایک محل ہو جس میں اتنا کھانا اور لباس ہو ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کو موجود نہ پایا اور ان کے بارے میں دریافت فرمایا تو بتایا گیا کہ وہ اس علاقے کے کسی حصے میں الگ تھلگ ہوکر عبادت کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے ان کو بلوا بھیجا وہ آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس حرکت پر کس نے اکسایا؟ عرض کیا، یارسول اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی، ہڈیاں نرم ہوگئیں اور وقت قریب آ گیا تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں تنہا ہوجاؤں اور اپنے رب کی عبادت کروں، سو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا (اور جب) آپ ﷺ چاہتے کہ لوگوں کو کوئی بات بتائیں تو اسی طرح ہمارے اندر بلند آواز سے پکارا کرتے تھے۔

سنو! مسلمانوں کے میدان جنگ میں سے ایک میدان جنگ بھی کسی شخص کی تنہا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے، اس جملے کو تین مرتبہ پکار کر فرمایا''۔بیھقي في شعب الایمان

سرحد کی حفاظت کرنے والا خوش نصیب

۱۱۳۵۲......حضرت ابوعطیہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص وفات پا گیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیئے، تو آپ ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کو خیر کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اس نے فلاں فلاں رات ہمارے ساتھ چوکیداری کی تھی، تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر اس کی قبر کی طرف تشریف لے گئے، اور اس پر مٹی ڈالتے جاتے تھے اور فرماتے کہ تیرے ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ تو اھل جہنم میں سے ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے، پھر فرمایا کہ اے عمر! بے شک تم سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا تم سے تو صرف فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔

۱۱۳۵۳......حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ ابوالولید کہاں ہیں؟ تو میں نے عرض کیا کہ ابھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے، پھر میں نے آپ ﷺ کے لئے تکیہ رکھا، تو آپ ﷺ اس پر

تشریف فرما ہوئے اور ہنسے، میں عرض کیا کہ آپ کس بات پر ہنسے یارسول اللہ؟ فرمایا کہ میں نے اپنی امت کا پہلا لشکر دیکھا، جو سمندر میں سوار ہیں اور انہوں نے اپنے لئے جنت واجب کردی، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنادے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے اللہ آپ اس کو انہی میں سے بنا دیجئے، پھر آپ ﷺ ہنسے، پھر میں نے عرض کیا آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر کا محاصرہ کئے ہوئے ہے اور اس کی مغفرت ہوگئی"۔

۱۱۳۵۴......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ مردوں کو کس چیز نے عاجز کردیا، اگر میں مرد ہوتی تو میں صرف اللہ کی راہ میں مورچہ بندی ومحاصرہ بندی کرتی، جس نے اونٹنی کی ایک ہچکی برابر بھی مورچہ بندی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کردیتے ہیں اور جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبارآلود ہوگئے تو اس کو آگ کی لپیٹ نہ پہنچ سکے گی"۔ابن زنجویہ

۱۱۳۵۵......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ اگر جہاد عورتوں پر فرض کیا جاتا تو وہ ضرور مورچہ بندی کو اختیار کرتیں"۔ابن زنجویہ

چادر مبارک سے گھوڑے کی پشت صاف کرنا

۱۱۳۵۶......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ ایک مرتبہ نکلی تو دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی مبارک چادر سے اپنے گھوڑے کی پشت کو صاف فرمارہے ہیں، میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ! کیا آپ اپنے کپڑوں سے اپنے گھوڑے کو صاف فرمارہے ہیں؟ فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! تمہیں کیا معلوم شاید یہ حکم مجھے میرے رب نے دیا ہو؟ باوجود اس کے کہ میں قرب رکھتا ہوں" اور بے شک فرشتے مجھ سے ناراض ہوتے ہیں گھوڑے کو چھونے اور صاف کرنے پر، تو میں نے عرض کیا کہ، اے اللہ کے نبی! آپ مجھے مقرر فرمائیے کہ آپ کا یہ کام میں کردوں، تو فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا، تحقیق مجھے میرے دوست جبرئیل نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے ہر دانے کے بدلے جو میں اس کو دوں گا ایک نیکی لکھیں گے اور میرا رب ہر دانے کے بدلے مجھ سے ایک برائی دور فرمائیں گے، ہر مسلمان جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا تو اس کے لئے ہر دانے کے بدلے جو وہ اس کو دے گا نیکی لکھیں گے اور ہر دانے کے بدلے ایک برائی دور فرمادیں گے"۔

۱۱۳۵۷......زھری فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی عطاء بن یزید نے کہ ان کو بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی فرمایا، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنے نفس اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کیا، پھر عرض کیا، اس کے بعد کون ہے یارسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ مومن جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہے اللہ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھے۔ابن ماجہ

۱۱۳۵۸......مکحول سے مروی ہے فرمایا کہ لشکر کا ذرا سا گھبرا جانا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۳۵۹......اور مکحول ہی سے مروی ہے فرمایا کہ لشکروں کے ذرا سے گھبرا جانے سے جنت کے باغ خریدلو۔

فائدہ:......ذرا سے گھبرا جانے کی وضاحت پہلے ہوچکی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

باب......آداب جہاد کے بیان میں

فصل......نیت کی سچائی کے بیان میں

۱۱۳۶۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے مالک بن اوس بن الحدثان فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک ایسے معرکہ کے بارے میں گفتگو شروع ہوگئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ کے راستے میں لڑا گیا تھا، تو ایک کہنے والے نے کہا اللہ کے کارکن اللہ کے راستے

میں ہیں، ان کا اجر اللہ کے ذمے ہے، اور ایک کہنے والے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسی حالت میں دوبارہ اٹھائیں گے جن میں ان کو وفات دی گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، ہاں، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ایسی حالت میں اٹھائیں گے جس حالت میں ان کو وفات دی تھی، بے شک کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دکھاوے اور شہرت کی خاطر قتال کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر قتال کرتے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جن کو قتال کی لگام پہنائی جاتی ہے ان کو اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ملتا، اور بعض ایسے ہیں جو صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے قتال کرتے ہیں سو یہی ہیں شہداء، اس کے باوجود مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے علاوہ یہ کہ میں یہ جانتا ہوں کہ اس قبر میں جو ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں جن کے پہلے تمام گناہ معاف کیئے جا چکے ہیں"۔

۱۱۳۶۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ بے شک بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دکھاوے اور شہرت کی خاطر جہاد کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے کہ انہیں قتال ڈراتا ہے تو وہ اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں پاتے، اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کی رضامندی کی خاطر قتال کرتے ہیں سو یہی شہید ہیں اور بے شک ہر نفس اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس حالت میں اس کی وفات ہوئی تھی"۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۳۶۲......حضرت مسروق سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے شہداء کا ذکر ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ تم شہید کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! وہ جو ان جنگوں میں قتل ہوتے ہیں، تو اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح تو تمہارے شہید بہت کم ہو جائیں گے، میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، بے شک بہادری اور بزدلی دو فطری حالتیں ہیں جو لوگوں میں گاڑھی (ودیعت فرمائی) گئی ہیں، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے جیسی چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے، سو بہادر تو اس طرح جنگ لڑتا ہے کہ کوئی اس کو پروا نہیں ہوتی کہ وہ واپس اپنے گھر بھی پہنچ سکے گا یا نہیں اور بزدل تو اپنی بیوی سے بھی بھاگتا ہے، لیکن شہید وہ ہے جو اپنے نفس کا احتساب کرے، اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔ابن ابی شیبہ

جہاد میں اخلاص نیت کی ضرورت

۱۱۳۶۳......ابوالبختری فرماتے ہیں کہ لوگ کوفہ میں ابوالمختار کے ساتھ تھے یعنی مختار بن ابی عبید کے والد کے ساتھ اس طرح کہ جسد ابی عبید پر قتل ہو گیا تھا، سو دو آدمیوں کے علاوہ سب قتل ہو گئے اور انہیں بچنے کا موقع مل گیا یا وہ تین تھے سو وہ مدینہ منورہ آئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور وہ لوگ بیٹھے انہی کا ذکر کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے ان سے کیا کہا تھا؟ عرض کیا کہ ہم نے ان کے لئے مغفرت مانگی اور دعا مانگی، فرمایا کہ یا تو تم لوگ وہ بات صاف صاف بتادو گے جو تم نے کہی ورنہ میری طرف سے سخت مشکل میں پڑ جاؤ گے، انھوں نے عرض کیا کہ ہم نے ان سے کہا تھا کہ وہ لوگ شہداء ہیں فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا قیامت بھی اس کے حکم سے قائم ہوگی کوئی زندہ انسان نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کسی مرنے والے کے لئے کیا ہے علاوہ اللہ کے نبی کے کیونکہ ان کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوتے ہیں، اور قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس نے محمد ﷺ کو حق اور ہدایت دے کر بھیجا ہے اور قیامت بھی اس کے حکم سے قائم ہوگی بے شک ایک شخص دکھاوے کی نیت سے قتال کرتا ہے اور ایک شخص غیرت میں قتال کرتا ہے اور ایک شخص دنیا کے لئے قتال کرتا ہے اور ایک شخص مال کے لئے قتال کرتا ہے اور نہیں ہے ان لوگوں کے لئے اللہ کے ہاں کچھ علاوہ ان نیتوں کے جو وہ کرتے تھے"۔الحارث

ابن حجر نے کہا ہے کہ اس کے راوی ثقات ہیں مگر سند منقطع ہے۔

۱۱۳۶۴ ..... ابن ابی ذئب، روایت کرتے ہیں قاسم بن عباس سے اور وہ بکیر بن عبداللہ الاشج سے اور وہ ابو مکرز نامی شام کے ایک شخص سے اور وہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے، اور وہ دنیا کا مال مانگتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے، لوگوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا اور اس شخص سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ شاید تو ٹھیک سمجھا نہ ہو، تو اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیا کا بھی کچھ مال چاہتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں، تو لوگوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا، اور اس شخص سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ، چنانچہ اس نے تیسری مرتبہ عرض کیا کہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور دنیا کے مال میں سے کچھ چاہتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔

فصل ..... تیراندازی کے بیان میں

۱۱۳۶۵ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تیراندازی کرو، کیونکہ تیراندازی تیاری اور قوت دکھانے کا موقع ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۶۶ ..... حضرت عبدالرحمٰن بن عجلان سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو تیراندازی کر رہے تھے تو کسی ایک نے کہا کہ تو نے برا کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ برا لہجہ بری تیراندازی سے زیادہ برا ہے''۔ ابن سعد

۱۱۳۶۷ ..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو لکھا کہ اے لوگو! تیراندازی کرو اور سوار ہو جاؤ، اور تیراندازی مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائیں گے اس کو جس نے اس کے راستے میں کام کیا اور جس نے اللہ کے راستے میں طاقت پہنچائی''۔

القراب فی فضل الرمی

۱۱۳۶۸ ..... حضرت نزال بن سبرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف تین باتیں لکھ بھیجیں۔

۱ ..... ننگے پیر چلنا سیکھو اور چلو۔

۲ ..... تہبند (شلوار) کو ٹخنوں سے اوپر رکھو۔

۳ ..... اور تیراندازی سیکھو۔ بکر بن بکاری فی جزئیہ

۱۱۳۶۹ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں عربی کمان تھی، آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں فارسی کمان ہے تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ اسے پھینک دو، تمہارے لئے یہ اور اس جیسی دوسری چیزیں اور نیزے ضروری ہیں، کیونکہ صرف انہی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین میں اضافہ فرمائیں گے اور تمہیں شہروں میں ٹھکانہ دیں گے''۔ ابن ماجہ

فائدہ: ..... یہ اور اس جیسی مراد عربی کمان اور دیگر چیزیں تیر نیزے وغیرہ ہیں اور شہروں میں ٹھکانہ دینے سے مراد ہے کہ شہروں کو فتح کر دیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۷۰ ..... حضرت ابی نجیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کے قلعے کا محاصرہ کیا، تو میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ جس نے تیر چلایا اور وہ نشانے پر جا پہنچا تو وہ شخص جنت میں جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر میں نے تیر چلایا اور نشانے پر لگا تو مجھے درجہ ملے گا؟ فرمایا ہاں حضرت ابو نجیح فرماتے ہیں کہ پھر اس شخص نے تیر چلایا اور نشانے پر لگا، اور میں نے اس دن سولہ نشانے لگائے۔

۱۱۳۷۱ ..... حضرت ابو اسید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن جب ہم نے صفیں باندھ لیں قریش سے مقابلہ کرنے کے لئے اور انہوں نے ہمارے مخالف صفیں باندھ لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وہ تمہیں گھیر لیں تو ان پر تیر چلاؤ۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۲...... حضرت عتبہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قتال کا حکم فرمایا، تو ایک شخص نے دشمن پر تیر چلایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے یہ تیر چلانے والا تحقیق اس نے واجب کرلیا''۔ ابن النجار

۱۱۳۷۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو موجود نہ پایا تو دریافت فرمایا کہ فلاں شخص کہاں ہے؟ تو کسی نے عرض کیا کہ کھیلنے گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا کھیل سے کیا تعلق؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ تیراندازی کرنے گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیراندازی کھیل نہیں ہے بلکہ تیراندازی ان سب سے بہتر ہے جو تم کھیلتے ہو''۔ دیلمی

فصل...... مقابلے اور دوڑ کے بیان میں

۱۱۳۷۴...... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان فرماتے ہیں اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا مقابلہ کروایا اور پتلے دبلے چھریرے گھوڑے کو مسجد بنی زریف کی طرف بھیجا''۔ ابوالحسن البکائی

۱۱۳۷۵...... عبداللہ بن میمون المرائی روایت کرتے ہیں عوف سے اور عوف حسن سے یا خلاس سے (ابن میمون کو شک ہوگیا) اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اے علی میں لوگوں کے درمیان اس مقابلے کو آپ کے حوالے کرتا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ اے سراقہ! رسول اللہ ﷺ نے جو کام میرے ذمے لگایا وہ میں تمہارے ذمے لگاتا ہوں، سو جب تم میطار تک پہنچو۔ (ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میطار اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے گھڑ دوڑ شروع ہوتی ہے) تو گھوڑوں کی صفیں درست کرواؤ، پھر پکارو، کیا کوئی لگام تھامنے والا ہے؟ کیا کوئی لڑکے کو اٹھانے والا ہے اور کیا کوئی جھول پھینکنے والا ہے؟ سو اگر کوئی بھی تمہیں جواب نہ دے تو تین مرتبہ تکبیر کہو اور تیسری مرتبہ میں اک کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہے گا اس دوڑ سے نیک بخت کرے گا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس انتہاء پر تشریف فرما ہوا کرتے تھے جہاں دوڑ ختم ہوتی ہے، اور ایک لکیر لگا کر دو آدمیوں کو آمنے سامنے لکیر کے دونوں کناروں پر کھڑا کردیتے تھے اس طرح کہ لکیر ان کے پیروں کے انگوٹھوں کے درمیان ہوتی ہے، اور گھوڑے ان دونوں کناروں کے بیچ میں دوڑتے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں آدمیوں سے کہتے، کہ جب کوئی سوار اپنے ساتھی کے گھوڑے کے کان کے کنارے سے یا کان سے یا باگ دوا سے آگے نکل جائے تو جیت کا انعام اس کے لئے مقرر کردینا، اگر تمہیں شک ہو تو جنت کا انعام آدھا آدھا تقسیم کردینا، اور جب تم دو چیزوں کو ملاؤ تو انتہاء ان میں سے چھوٹی چیز کو بنانا، اور اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب اور نہ شعار''۔ سنن کبری بیھقی

ناپسندیدہ گھوڑا

۱۱۳۷۶...... مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ گھوڑوں میں سے ایسے گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے جس کی تین ٹانگیں ایک رنگ کی اور چوتھی ٹانگ باقی تین سے الگ کسی اور رنگ کی ہوتی تھی''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۷...... امام زہری سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگ گھر دوڑ کی شرطیں لگایا کرتے تھے اور سب سے پہلے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو جنوب کی ہوا سے فرمایا کہ میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جسے میں اپنے دوستوں کے لئے عزت اور اپنے دشمنوں کے لئے ذلت اور اپنے فرمانبرداروں کے لئے جمال بناؤں گا، تو ہوا نے عرض کیا کہ تخلیق فرمادیجئے، تو اللہ تعالیٰ نے اس ہوا سے ایک مٹھی بھرنے کر گھوڑا پیدا فرمایا اور فرمایا کہ میں نے تجھے گھوڑا بنایا، اور تجھے عربی بنایا اور بھلائی کو تیری پیشانی کے ساتھ باندھ دیا اور غنائم کو تیری پشت پر جمع کردیا (اور تجھے) بغیر پروں کے اڑنے والا بنایا، سو تو طلب کے لئے ہے اور تو دوڑنے کے لئے ہے، اور عنقریب میں تیری پشت پر ایسے لوگوں

کوسوار کروں گا تو میری پاکی اور تعریف بیان کریں گے اور میری تہلیل اور تکبیر بیان کریں گے، سو جب فرشتوں نے یہ صفات اور گھوڑوں کی پیدائش کا سنا تو عرض کیا، اے ہمارے رب! ہم آپ کے فرشتے ہیں، آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کی تہلیل بیان کرتے ہیں تو پھر ہمیں کیا ہوا؟ ۔ تو اللہ تعالیٰ نے سیاہ و سفید رنگ کا گھوڑا پیدا فرمایا، اس کی گردن لمبی اونٹ کی مانند تھی انبیاء اور رسولوں میں سے جسے چاہے گا ممیز کرے گا، اور گھوڑے کو زمین پر بھیجا جب گھوڑے کے قدم زمین پر ٹک گئے تو اللہ نے اپنا دست قدرت گھوڑے کی پشت کی عیال پر پھیرا اور فرمایا کہ اپنی ہنہناہٹ سے مشرکوں کو ذلیل کردے، ان کے کان اپنی ہنہناہٹ سے بھردے، ان کی گردنیں جھکادے، ان کے دلوں میں رعب ڈال دے اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش فرمائیں تو فرمایا کہ میری مخلوقات میں سے جس کو چاہو اختیار کرلو، حضرت آدم علیہ السلام نے گھوڑے کو اختیار فرمایا تو ان سے کہا گیا کہ آپ نے اپنی اور اپنے بیٹے کی عزت کو ہمیشہ کے لئے اختیار فرمایا، باقی رہے گی جب تک وہ باقی رہیں گے گھوڑیاں حاملہ ہوتی ہیں اور پھر ان سے اولاد پیدا ہوتی رہے گی ہمیشہ ہمیشہ تمام زمانوں میں، میری برکت تم پر اور ان پر ہے، میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہو"۔

حاکم فی تاریخیه اور ثعلبی فی تفسیره اور دیلمی

فصل..... مختلف آداب کے بیان میں

۱۱۳۷۹..... مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مدائنی فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی طرف بھیجا تو وصیت کی اور فرمایا کہ چلو اللہ کی برکت کے ساتھ سو جب دشمن کے شہر میں داخل ہو جاؤ تو حملے سے دور رہو، کیونکہ میں تمہارے بارے میں حملے سے بے خوف نہیں ہوں، زادراہ میں احتیاط کرو، وقار کے ساتھ چلو، کسی زخمی سے قتال نہ کرو کیونکہ اس کا بعض اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ شب خون سے بچنے کے لئے پہرے دار کا اہتمام کرو کیونکہ عرب میں دھوکے بازی ہے، باتیں بہت کم کرو کیونکہ تیرے لئے وہی ہے جو تجھ سے محفوظ رکھا جائے اور جب تیرے پاس میرا مکتوب پہنچے تو اس کو نافذ کردے کیونکہ میں اس کے نفاذ کے مطابق ہی عمل کرتا ہوں، اور جب عجمیوں کے وفود آئیں تو ان کو لشکر کے بڑے حصے میں ٹھہراؤ اور ان کو نفقہ دو، اور لوگوں کو ان سے گفتگو سے منع کردو، تاکہ جاہل نکل جائیں، اور سزا دینے میں جلدی نہ کرو اور جلدی ان کی طرف مت بڑھو اس کے علاوہ آپ کافی ہیں اور اعلانیہ لوگوں کے سامنے آ، اور تنہائی میں ان کو اللہ کے حوالے کردے اور لشکر میں تجسس سے کام نہ لے تو اس کو شرمندہ کردے گا اور نہ اس کو مہلت دے ورنہ اس کو خراب کردے گا اور میں تجھے اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں جو اپنی حفاظت میں موجود چیزوں کو ضائع نہیں کرتا"۔ دینوری

۱۱۳۸۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جب تم دشمن کی سرزمین میں ہوتے ہو تو اپنے ناخن بڑھاؤ کیونکہ یہ بھی اسلحہ ہے"۔ مسدد

۱۱۳۸۱..... حضرت حرام بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بذریعہ خط حکم فرمایا کہ خنزیر تمہارے آس پاس بھی نہ آئیں، اور نہ تم میں صلیب بلند کی جائے اور نہ کسی ایسے دسترخوان پر کھانا کھاؤ جہاں شراب پی جارہی ہو اور گھوڑوں کی تربیت کرو اور دونشانوں کے بیچ میں چلو۔ مصنف عبدالرزاق اور سنن کبری بیهقی

۱۱۳۸۲..... حضرت مکحول سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل شام کی طرف لکھا کہ اپنی اولاد کو تیراکی، تیراندازی اور گھڑسواری سکھائیں۔

القراب فی فضائل الرمی

تیراندازی سیکھنے کا حکم

۱۱۳۸۳..... حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے امراء کو بذریعہ خط حکم فرمایا کہ تیراندازی سیکھیں اور دونشانوں کے درمیان ننگے پیر چلو اور اپنی اولاد کو تحریر اور تیراکی سکھاؤ"۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۳۸۴۔۔۔۔۔حضرت کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک نہاوند اور نعمان بن مقرن کی اطلاع پہنچنے میں تاخیر ہوئی تو آپ ﷺ اللہ سے مدد کی دعا فرمانے لگے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۸۵۔۔۔۔۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جنہوں نے محاصرہ کر رکھا تھا تو حکم دیا کہ روزے توڑ دو۔ مسدد

۱۱۳۸۶۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ دوران جنگ یہ فرمانے کی تھی "اے تمام بھلائی کے مالک"۔

ابویعلی، سعید بن منصور

۱۱۳۸۷۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان مبارکہ سے جنگ کا نام "دھوکہ" رکھوایا"۔

مسند احمد، عبدالرزاق، ابن جریر اور دورقی

۱۱۳۸۸۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بسیسہ رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر بھیجا"۔ مسلم ابونعیم

۱۱۳۸۹۔۔۔۔۔حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کسی قوم سے قتال کس طرح کرتے ہو جب ان سے سامنا ہو جائے تو حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! جب دشمن ہم سے اتنی دور ہو کہ وہاں تک تیر ہی پہنچ سکتا ہو جنگ تیر اندازی سے ہوتی ہے، اور جب فاصلہ اتنا کم ہو جاتا ہے کہ آپس میں پتھروں سے جنگ ہو سکے تو پھر ایک دوسرے پر پتھراؤ ہوتا ہے۔ اور یہ کہہ کر ایک پتھر ہاتھ میں اور دو پتھر گود میں اٹھالئے (اور جب دشمن ہم) سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ نیزے ایک دوسرے تک پہنچ سکیں تو پھر اس وقت تک آپس میں نیزے چلتے ہیں جب تک ٹوٹ نہ جائیں اور جب نیزے ٹوٹ جاتے ہیں تو تلواروں سے کاٹ چھانٹ شروع ہوتی ہے، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، جنگ اسی طرح نازل ہوئی ہے جو قتال کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ عاصم کے طریقے سے قتال کرے"۔ طبرانی

۱۱۳۹۰۔۔۔۔۔حضرت سہل بن الحنظلیۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا جب دشمن سے سامنا ہوا تو قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص نے حملہ کیا اور کہا کہ لو (میرے حملے کا جواب دو) میں ایک غفاری نوجوان ہوں یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ اس کا اجر ضائع ہو گیا، یہ واقعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ، کوئی حرج نہیں؟ اور ایک روایت میں الفاظ یوں ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ اس کی تعریف کی جائے اور اجر دیا جائے"۔ مسند ابی یعلی

جنگی چال اختیار کرنا جائز ہے

۱۱۳۹۱۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی کو ایک یہودی کے قتل کا حکم دے کر روانہ فرمایا، صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! جب تک آپ مجھے کچھ اجازت نہ دیں گے تو میں کچھ نہیں کر سکتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ جو چاہے کرو"۔ ابن جریر

فائدہ:۔۔۔۔۔اجازت لینے سے مراد یہ ہے کہ حکمت عملی کے طور پر اس یہودی تک رسائی کے لئے میں آپ ﷺ یا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کچھ کہنا چاہوں تو کہہ سکتا ہوں یا نہیں؟ تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۹۲۔۔۔۔۔حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کوئی دستہ روانہ فرماتے تو یہ فرمایا کرتے کہ لوگوں کے ساتھ الفت پیدا کرو، اور ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرو جب تک ان کو دعوت نامہ نہ دے دو اس لئے کہ مجھے تمام اھل زمین کا خواہ وہ گھر میں رہنے والا ہو یا خیمہ میں مسلمان ہو کر آنا زیادہ پسند ہے بنسبت اس کے کہ تم ان کے مردوں کو قتل کر دو اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لاؤ۔ ابن مندہ

۱۱۳۹۳ ۔۔۔۔ ابراھیم بن صابر الاشجعی اپنے والا سے اور وہ اپنی والدہ بنت نعیم بن مسعود سے اور وہ اپنے والد نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جنگ خندق کے دن مجھ سے فرمایا کہ ہماری مدد چھوڑ نے پر اکساؤ کیونکہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ"۔ابن جریر

۱۱۳۹۴ ۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے جنگ کا نام دھوکہ رکھا"۔العسکری فی الامثال

۱۱۳۹۵ ۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن المبارک ابوبکر بن عثمان سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سہل اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے سہل بن حنیف اور اے عامر بن ربیعہ ہمارے لئے جاسوس بن کر نکلو"۔

۱۱۳۹۶ ۔۔۔۔ حضرت عروۃ سے مروی ہے کہ بنو قریظہ سے جنگ کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ تو دھوکہ ہے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۹۷ ۔۔۔۔ حضرت عطاء سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ ایسا کہتے ہیں اور ایسا کرتے ہیں اور ایسے ایسے ارادے ہیں تو جاسوس نے (جا کر ان دشمنوں) کو خبر دی تو انہیں شکست ہوگئی، حالانکہ اس نے جھوٹ نہیں کہا تھا بلکہ اسی بات کو سوالیہ انداز سے کہا تھا کہ کیا انہوں نے ایسا کیا؟ اور کیا انہوں نے ایسا ایسا کیا؟" ابن جریر

۱۱۳۹۸ ۔۔۔۔ حضرت عروۃ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام میں ایک شخص تھا جن کا نام مسعود تھا اور وہ ادھر کی بات ادھر لگانے میں ماہر تھا، سو جنگ خندق کے دن بنو قریظہ کے لوگوں نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ہمارے پاس ایک ایسا شخص بھیجئے جو ہمارے قلعوں میں رہے حتی کہ ہم محمد سے مدینہ کی طرف سے قتال کریں اور آپ خندق کی طرف سے یہ بات جناب رسول اکرم ﷺ کو ناگوار گزری کہ دو جانب سے قتال کریں چنانچہ آپ ﷺ نے مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے مسعود! ہم نے بنو قریظہ والوں کے پاس ایک بندہ بھیجا ہے کہ ابوسفیان کے پاس نمائندہ بھیج کر مددگار منگوالیں اور جب ابوسفیان کے مددگار بنو قریظہ کے یہودیوں کے پاس پہنچیں گے تو بنو قریظہ والے انہیں قتل کر دیں گے، مسعود کا یہ سننا تھا کہ وہ برداشت نہ کر سکا اور جا کر ابوسفیان کو ساری بات سنادی تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ کہا، خدا کی قسم محمد نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور جب بنو قریظہ والے ابوسفیان کے پاس مددگار مانگنے آئے تو ابوسفیان نے کوئی آدمی ان کے ساتھ نہ بھیجا"۔مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: ۔۔۔۔ یہ جنگ خندق کا واقعہ ہے جو مکہ کے مشرکین کے ساتھ لڑی گئی، اس وقت تک حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسلمان نہیں ہوئے تھے دوسری طرف مدینہ کے یہود تھے ان کے ساتھ اگرچہ مسلمانوں کا معاہدہ ہو چکا تھا لیکن وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہتے تھے اور پھر غزوہ خندق کا موقع جس میں مسلمانوں کی شکست بظاہر واضح تھی، جناب رسول اکرم ﷺ کو جب یہودیوں کی اس سازش کا علم ہوا کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مدینہ کے مسلمانوں کو تہس نہس کر دیں تو آپ ﷺ نے جنگی حکمت عملی کے طور پر یہودیوں کی چال کا جواب دیتے ہوئے اپنا منصوبہ مسعود نامی شخص کے سامنے بیان کر دیا جو لائی بجھائی میں ماہر تھا یعنی ادھر کی ادھر ادھر کی ادھر لگا کر لڑائی جھگڑے کرواتا تھا چنانچہ یہ منصوبہ سن کر اس سے رہا نہ گیا اور اس نے جا کر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو اطلاع دے دی، وہ یہ سمجھے کہ یہ یہود مدینہ مسلمانوں کا ساتھ دے رہے ہیں اور انہوں نے کفار مکہ کو قتل کرنے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کی ہے۔لہٰذا جب بنو قریظہ کے یہودی اپنے منصوبہ کے تحت حضرت ابو سفیان سے آدمی مانگنے آئے تو انہوں نے دینے سے انکار کر دیا یہودیوں کا منصوبہ دھرا رہ گیا۔زیادہ تفصیل کے لئے کتب سیر کا مطالعہ کسی مستند عالم کی زیر نگرانی مفید ہوگا، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۳۹۹ ۔۔۔۔ حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر نکلے تو کثرت سے اللہ تعالیٰ سے عافیت بہت کثرت سے مانگتے ہیں حالانکہ ہم دو بھلائیوں کے درمیان ہیں یا تو ہماری فتح ہوگی یا ہم شہید ہو جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے اس چیز سے ڈرتا ہوں جو ان دونوں کے درمیان ہے یعنی شکست"۔ابن جریر

۱۱۴۰۰ ۔۔۔۔ حضرت حسن سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی میں ان پر حملہ نہ کروں؟ تو آپ ﷺ نے دریافت

فرمایا کہ کیا تو ان سب کو قتل کرنا چاہتا ہے اور اس بات کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جانا، تو حضرت حسن بھی اس چیز کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص صف سے آگے بڑھے اس حدیث کی وجہ سے''۔ابن جریر

۱۱۴۰۱..... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میں مسلمان ہو گیا ہوں لیکن میری قوم کو میرے اسلام کا علم نہیں ہے سو مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو ہمارے ہاں ایک شخص کی طرح ہے سو اگر چاہے تو ان کو دھوکہ دے کیونکہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ''۔العسکری فی الامثال

جہاد کے احکام کا باب

فصل..... مختلف احکام کے بارے میں

۱۱۴۰۲..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے۔ یحیٰ بن سعید روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا اور یزید بن ابی سفیان کو اس کا امیر بنایا اور ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، یزید بن ابی سفیان نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یا تو آپ سوار ہو جائیں یا میں اتر جاؤں، فرمایا نہ ہی میں سوار ہونے والا ہوں اور نہ تم اترنے والے ہو میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، عنقریب تم ایک ایسی قوم سے ملنے والے ہو جن کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سو ان کو اور ان کے خیالات کو وہیں رہنے دو، اور عنقریب تم ایک ایسی قوم سے ملو گے جنہوں نے اپنے سروں کے بیچ میں سے بالوں کو کھود رکھا ہے اور ان میں سے پٹیوں کی طرح کچھ باقی چھوڑ رکھا ہے سو مار وان کے ان حصوں کو تلواروں سے، اور میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں کسی عورت کو قتل نہ کرنا اور نہ کسی بچے کو اور نہ ہی کسی بوڑھے کھوسٹ کو، اور کسی پھل دار درخت کو بھی نہ کاٹنا اور نہ کسی کھجور کے درخت کو اور نہ جلانا، اور نہ کسی آبادی کو تباہ کرنا، اور نہ کسی گائے بکری وغیرہ کو کھانے کے علاوہ مارنا، اور نہ بزدلی کا مظاہرہ کرنا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا''۔

مالک، عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن کبری بیهقی

۱۱۴۰۳..... حضرت ثابت بن الحجاج الکلابی روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا کہ سنو! گرجے میں موجود راہب کو نہ قتل کیا جائے''۔مصنف ابن ابی شیبہ

مجاہدین کے ساتھ پیدل چلنا

۱۱۴۰۴..... حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم جب سوار ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر کے امراء کے ساتھ ساتھ ان کو رخصت کرنے کے لئے چلنے لگے اور ثنیۃ الوداع تک آ پہنچے، تو لوگوں نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! آپ پیدل چل رہے ہیں اور ہم سوار ہیں؟ فرمایا کہ میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، پھر انہیں وصیت کرنے لگے سو فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اور قتال کرو ان سے جو اللہ سے کفر کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنے والے ہیں، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا غداری نہ کرنا، بزدلی نہ کرنا اور زمین میں فساد نہ کرنا اور جو تمہیں حکم دیا جائے اس میں نافرمانی نہ کرنا، اور جب مشرکین دشمنوں سے سامنا ہو جائے انشاءاللہ تو انہیں تین چیزوں کی دعوت دینا اگر وہ مثبت جواب دیں تو قبول کر لینا اور ان سے رک جانا اور (اس صورت میں) انہیں کفر کی سرزمین سے مسلمانوں کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کا کہنا اگر وہ کر لیں تو ان کو بتانا کہ تمہارے لئے بھی وہی سہولتیں ہیں جو مہاجرین پر ہیں، اور اگر وہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور اپنے گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے میں آ جائیں تو انہیں بتا دو کہ ان کا حکم بھی دیگر عرب مسلمانوں کا سا ہے

ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ العمل ہوگا جو مومنوں پر ہے اور ان کے لئے مال فے اور مال غنیمت میں سے کوئی چیز نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے شانہ بشانہ مل کر جہاد کریں، اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا اگر وہ قبول کرلیں تو تم بھی قبول کرلینا اور ان سے اپنے ہاتھوں کو روک لینا، اور اگر وہ انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگو اور ان کے ساتھ قتال کرو انشاء اللہ، اور کسی درخت کو نہ کاٹنا نہ جلانا اور کسی جانور کو نہ کاٹنا اور نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا، کسی گرجے کو نہ گرانا بچوں کو قتل نہ کرنا اور نہ بزرگوں اور نہ عورتوں کو اور تم عنقریب ایسی قوم سے ملوگے جنہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سو ان کو اور ان کے خیالات کو چھوڑ دینا، اور تمہیں ایک قوم ایسی بھی ملے گی جنہوں نے شیطان کے لئے اپنے سروں میں جگہ بنا رکھی ہے جب ایسے لوگ تمہیں ملیں تو ان کی گردنیں اڑا دو انشاء اللہ"۔سنن کبری بیہقی

۱۱۴۰۵......ابواسحٰق کہتے ہیں کہ صالح بن کیسان نے مجھ سے بیان کیا فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام بھیجا تو وصیت کرتے ہوئے ان کے ساتھ چلنے لگے اور یزید سوار تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے تو یزید نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ! یا تو آپ سوار ہو جائیں یا میں اتر تا ہوں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تو تو اترے گا اور نہ میں سوار ہوں گا، میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، اے یزید! تم عنقریب ایسے شہروں میں پہنچوگے، جہاں تمہیں طرح طرح کے کھانے دیئے جائیں گے تو ان میں سے پہلے پر بھی اللہ کا نام لینا اور آخری پر بھی اور تم عنقریب ایسی قوموں کو پاؤگے جنہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سو ان کو اور ان کے مقاصد وہیں چھوڑ دینا جن کے لئے وہ گرجوں میں بند ہوئے ہیں، اور تم اس قوم سے بھی ملوگے کہ شیطان نے ان کے سروں میں اپنے بیٹھنے کے لئے جگہیں بنا رکھی ہیں یعنی چھتریاں سو ایسی گردنوں کو کاٹ ڈالوں، اور بڈھے کھوسٹ کو قتل نہ کرنا نہ عورتوں کو نہ بچوں کو نہ بیماروں کو اور نہ راہبوں کو، آبادیوں کو تباہ نہ کرنا اور نہ بلاضرورت کسی درخت کو کاٹنا، اور نہ بلاضرورت کسی جانور کو کاٹنا، اور کھجور کے کسی درخت کو بھی نہ کاٹنا اور نہ انہیں ضائع کرنا، اور ڈھاٹا نہ باندھنا، اور نہ بزدلی دکھانا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور یقیناً ضرور بالضرور اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے غیب سے اس کی جو اس (اللہ) کی اور اس کے رسول کی مدد کرے بے شک اللہ تعالیٰ طاقت والا اور زبردست ہے اور میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تم پر سلامتی ہو، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہوگئے"۔سنن کبری بیہقی

۱۱۴۰۶......ابن شہاب زہری، حنظلۃ بن علی بن الاسقع سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر بھیجا تو ان کو حکم فرمایا کہ پانچ باتوں پر لوگوں سے جنگ کرنا اور اگر کوئی ان پانچ میں سے کوئی ایک بات بھی چھوڑے تو اس سے ایسے ہی جنگ کرنا جیسے پانچوں چھوڑنے والے سے جنگ کی جائے گی۔یعنی اگر وہ ان باتوں کا اقرار کریں کہ:

۱......اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ۲......اور نماز قائم کریں۔

۳......اور زکوٰۃ ادا کریں۔ ۴......اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

۵......اور حج کریں گے"۔مسند احمد فی السنۃ

فائدہ......یعنی قتال اسی صورت میں ہوگا جب وہ لوگ ان پانچوں چیزوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کردیں (اور اگر) وہ ان پانچوں چیزوں کو قبول کرلیں تو قتال نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۴۰۷......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو لشکر دے کر شام کی طرف روانہ فرمایا اور ان کے ساتھ پیدل تقریباً دو میل تک گئے، عرض کیا گیا کہ اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ۔(اتنی تکلیف برداشت کرنے کے بجائے) اگر آپ واپس تشریف لے جائیں (تو بہتر نہ ہوگا؟) تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "نہیں اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوگئے تو اللہ تعالیٰ ان کو آگ پر حرام کردیں گے، پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہونے لگے تو لشکر میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور نافرمانی نہ کرنا، اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا، اور بزدلی نہ کرنا، اور نہ کسی گرجے کو منہدم کرنا اور نہ کسی درخت کو کاٹنا اور نہ کسی کھیتی کو جلانا اور نہ کسی جانور کو مارنا، اور نہ کسی پھل دار درخت کو

کاٹنا، اور نہ کسی بڈھے کھوسٹ کو قتل کرنا نہ بچے کو، نہ چھوٹے کو اور نہ کسی عورت کو، تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے جنہوں نے خود کو بند کر رکھا ہوگا ان کو وہیں چھوڑ دیں، اور تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے کہ جن کے سروں میں شیطانوں نے اپنے بیٹھنے کے لئے جگہیں بنا رکھی ہیں سو ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دینا اور تم ایسے شہروں میں پہنچنے والے ہو جہاں صبح شام تمہارے پاس رنگ رنگ کے کھانے آئیں گے سو کوئی کھانا تمہارے پاس ایسا نہ آئے جس پر تم اللہ کا نام نہ لو اور کوئی کھانا تمہارے سامنے سے ایسا نہ اٹھایا جائے جس پر تم نے اللہ کی حمد نہ کی ہو۔ ابن زنجویہ

۱۱۴۰۸۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت اسلم روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ عورتوں اور بچوں پر جزیہ مقرر نہ کرنا اور نہ مردوں میں ان پر جزیہ مقرر کرنا جو استرا استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان کی گردنوں کو نشان زدہ کر دو اور ان کے آگے کے بالوں کو کاٹ دینا جنہوں نے بال رکھے ہوں اور زنانیر ان پر لازم قرار دینا اور ان کو سوار ہونے سے منع کر دینا ہاں البتہ سوار ہو سکتے ہیں اور اس طرح سوار نہ ہوں جس طرح مسلمان سوار ہوتے ہیں''۔ یعنی اسکوٹر پر خواتین کے بیٹھنے کی طرح گھوڑوں پر وہ بیٹھ سکتے ہیں۔

عبدالرزاق، ابو عبید فی کتاب الامثال ابن زنجویھی، مصنف ابن ابی شیبه، متفق علیه

۱۱۴۰۹۔۔۔۔۔۔حضرت عمر بن قرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ وہ لوگ جو جہاد کرنے کے لئے اس مال (بیت المال) سے لیتے ہیں اور پھر مخالفت کرتے ہیں اور جہاد نہیں کرتے، اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو ہم اس مال کے زیادہ حق دار ہیں کہ لے لیں اس سے وہ جو لیا ہے اس نے بیت المال سے''۔ ابن ابی شیبه حسن بن سفیان متفق علیه

صرف قتال کے قابل لوگوں کو قتل کرنا

۱۱۴۱۰۔۔۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ کسی عورت کو قتل نہ کریں اور نہ کسی بچے کو اور صرف اسی کو قتل کریں جو استرا استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو''۔

ابن ابی شیه اور ابو عبید فی کتاب اور الاحوال بروایت ام المؤمنین حضرت ام سلمة رضی الله عنها

فائدہ:۔۔۔۔۔۔استرا استعمال کرنے کی صلاحیت سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص عمر کے لحاظ سے اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اگر استرا استعمال کرنا چاہے تو کر سکے یعنی بالغ ہو چکا ہو''۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۱۴۱۱۔۔۔۔۔۔حضرت زید بن وهب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا کہ مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور نہ غداری کرنا اور نہ کسی ننھے بچے کو قتل کرنا اور کسانوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو''۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۴۱۲۔۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کسانوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور ان کو قتل نہ کرنا، البتہ اگر وہ تمہارے مقابلے پر آئیں تو قتل کر سکتے ہو۔ (متفق علیہ)

۱۱۴۱۳۔۔۔۔۔۔حضرت حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ دوران سفر اگر مہاجرین میں سے کچھ لوگوں کو ذمیوں کے علاقے میں رات ہو جائے اور وہ ان علاقوں میں رات نہ گزاریں تو ان کی کوئی ذمہ داری نہیں''۔

ابو عبید فی الاموال، متفق علیه

۱۱۴۱۴۔۔۔۔۔۔حضرت عثمان النہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب کنوارے شخص کو شادی شدہ کے مقابلے میں اور سوار کو پیدل کے مقابلے میں لڑنے کے لئے بھیجتے تھے۔ ابن سعد

۱۱۴۱۵۔۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمازیوں کی نگرانی فرمایا کرتے تھے اور چھوٹے بچوں کو جنگوں پر لے جانے سے منع فرمایا کرتے تھے''۔ ابن سعد

۱۱۴۱۶۔۔۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کو حکم فرمایا تو انہوں نے اپنے مال کی تفصیلات لکھ

بھیجیں انہی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال کو آدھا آدھا تقسیم کرلیا اور آدھا خود لے لیا اور آدھا انہی کو عطا فرمادیا"۔ابن سعد

۱۱۴۱۷..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گورنر بناتے تو اس کا مال لکھ لیتے"۔ابن سعد

۱۱۴۱۸..... حضرت اسلم سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا اور حکم دیا کہ جو لوگ استرا استعمال کر سکتے ہیں ان کو قتل کر دینا"۔ابن زنجویہ

۱۱۴۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کسی زخمی کو فوراً مت مارو، اور نہ کسی قیدی کو قتل کرو اور نہ کسی پیچھے رہنے والے کا پیچھا کرو"۔

مسند شافعی، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

جنگ میں احتیاط کرنا

۱۱۴۲۰..... قبیلہ بنو اسد کی ایک خاتون سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جنگ جمل سے فارغ ہونے کے بعد سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ کسی آگے بڑھنے والے کو قتل نہ کرنا اور نہ کسی پیچھے رہنے والے کو اور کسی زخمی کو فوراً قتل نہ کرنا اور کسی گھر میں داخل نہ ہونا اور جس نے اسلحہ پھینک دیا تو وہ محفوظ ہے اور جس نے اپنا دروازہ بند کرلیا وہ بھی محفوظ ہے"۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۲۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر کو بھیجتے مشرکین کی طرف تو۔فرماتے کہ "چل پڑو اللہ کے نام کے ساتھ اور پھر حدیث ذکر کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ "کسی چھوٹے بچے کو قتل نہ کرنا نہ کسی عورت کو نہ کسی بوڑھے کو"۔(اور کسی درخت کو بھی نہ کاٹنا)۔علاوہ اس درخت کے جس سے تمہاری جنگ میں رکاوٹ ہو یا جو تمہارے اور مشرکین کے درمیان حائل ہو، اور کسی آدمی کا مثلہ نہ کرنا اور نہ کسی جانور کا، اور غداری بھی نہ کرنا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا"۔سنن کبری بیہقی

۱۱۴۲۲..... جناب رسول اللہ ﷺ نے لات، وعزیٰ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو انہوں نے عربوں کے ایک محلے پر حملہ کیا اور ان کے لڑاکوں اور اولادوں کو گرفتار کرلیا، تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے ہمیں بغیر دعوت دیئے حملہ کر دیا، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے دستے والوں سے دریافت فرمایا؟ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ان کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دو، اور پھر دعوت دو"۔الی رشد

۱۱۴۲۳..... حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میں نے آپ کو لکھا تھا کہ آپ تین دن تک لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں، اگر کوئی قتال سے پہلے آپ کی بات مان لے تو وہ بھی مسلمانوں میں سے ایک شخص ہے اس کے لئے بھی وہ سب کچھ ہے جو مسلمانوں کے لئے ہے اور اسلام میں اس کا حصہ ہے، اور اگر کوئی آپ کی دعوت کو قتال کے بعد قبول کرے یا شکست کے بعد قبول کرے تو مسلمانوں کے مال فے میں سے اس کے لئے کچھ نہیں کیونکہ مسلمان اس مال کو اس کے اسلام سے پہلے ہی جمع کر چکے ہیں سو یہی میرا حکم اور خط ہے آپ کی طرف"۔ابو عبید

۱۱۴۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو نمائندہ بنا کر بھیجا، پھر ایک شخص سے فرمایا کہ علی کے پیچھے جاؤ اور پیچھے سے ان کی حفاظت نہ چھوڑنا اور ان سے کہنا کہ نبی ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں آپ میرا انتظار کیجئے گا اور یہ بھی کہنا کہ کسی قوم سے اس وقت تک قتال نہ کرنا جب تک ان کو دعوت نہ دے دو"۔ابن راہویہ

۱۱۴۲۵..... حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ "رسول اللہ ﷺ جب کسی امیر کو کسی دستہ یا لشکر کی طرف روانہ فرماتے تو ان کو وصیت فرماتے اور فرماتے کہ جب اپنے مشرک دشمن سے ملو تو اسے تین میں سے ایک بات کی دعوت دو، اگر وہ ان میں سے ایک بات کو بھی مان لیں تو اس سے ہاتھ روک لینا اور قبول کر لینا، انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو قبول کرلیں اور ان سے ہاتھ روک لینا، پھر انہیں اپنا گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقوں کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دینا اور انہیں بتا دینا کہ اگر انہوں نے اس بات کو مان لیا تو ان کے لئے بھی وہی کچھ ہوگا جو

مہاجرین کے لئے ہے اور اگر وہ انکار کریں اور اپنے علاقوں میں ہی رہیں تو انہیں بتادینا کہ وہ عرب مسلمانوں کی طرح ہونگے ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جس طرح اور مسلمانوں پر نافذ ہوتا ہے لیکن مال غنیمت اور مال فے میں سے ان کو اس وقت تک حصہ نہ ملے گا جب تک وہ مسلمانوں کا شانہ بشانہ جہاد نہ کرلیں، اگر وہ انکار کریں تو ان کو جزیہ دینے کی طرف بلانا اگر وہ مان لیں تو قبول کرلیں اور اگر انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے قتال کرنا"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مقتولین کو مثلہ کرنے کی ممانعت

۱۱۴۲۶..... حضرت بریدة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور جو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے اس کے ساتھ جہاد کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، اور غداری نہ کرنا، اور مثلہ نہ کرنا، کسی بچے کو قتل نہ کرنا اور جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے ملو تو ان کو تین باتوں کی دعوت دینا، ان میں سے جو بھی وہ مان لیں تو تم بھی قبول کرلینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی قبول کرلینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، پھر انہیں اپنا گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقوں میں آنے کی دعوت دینا، سو اگر وہ اس سے انکار کردیں تو ان کو بتادینا کہ ان کا حکم بھی دیگر مسلمانوں کی طرح ہوگا ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جس طرح دیگر مسلمانوں پر نافذ ہوتا ہے، اور جب تک وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں گے، غنیمت اور فے میں سے ان کو حصہ نہ ملے گا اگر وہ اس سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا اگر وہ مان لیں تو قبول کرلینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، سو اگر وہ انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے قتال کرنا، اور جب تم کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور اھل قلعہ اللہ اور رسول کا ذمہ قبول کرنا چاہیں تو ان کو اللہ اور رسول کا ذمہ نہ دینا، بلکہ ان کو اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا، کیونکہ اگر تم اپنے ساتھیوں کے ذمہ کی وعدہ خلافی کروگے تو یہ آسان ہوگا بنسبت اس کے کہ تم بے وفائی کرو اللہ اور اس کے رسول کے ذمے کی، اور اگر تم کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور اھل قلعہ یہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر امان دو تو انہیں اللہ کے حکم پر امان نہ دو بلکہ ان کو اپنے حکم پر امان دو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس معاملے میں تم اللہ کا حکم پورا کرسکتے ہو یا نہیں"۔

مسند الشافعی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن الجارود، طحاوی، ابن حبان اور سنن کبری بیھقی

۱۱۴۲۷..... سلیمان بن بریدة اپنے والد حضرت بریدة رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دیہاتی مسلمانوں کے بارے میں فرمایا کہ جب تک وہ ہمارے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں اس وقت تک ان کو غنیمت اور فے میں سے حصہ نہیں ملے گا"۔ ابن النجار

۱۱۴۲۸..... فضل بن تمیم اپنے والد تمیم بن غیلان ابن سلمۃ الثقفی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوسفیان بن حرب، حضرت مغیرة بن شعبہ اور ایک اور شخص انصاری یا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور فرمایا کہ ثقیف کی عبادت گاہوں کو توڑ دو، عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ان کی مسجدیں پھر کہاں بنائیں؟ فرمایا کہ جہاں ان کی باطل عبادت گاہیں تھیں تا کہ اس جگہ سے بھی اللہ کی عبادت کی جائے جہاں سے نہ کی جاتی تھی"۔ ابونعیم

۱۱۴۲۹..... حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، انہوں نے دریافت فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے، عرض کیا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے جارہا ہوں فرمایا کہ جب دشمن سے سامنا ہو تو بزدلی نہ دکھانا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا نہ کسی بچے کو، اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے یہ باتیں کہاں سے سنی ہیں، فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے"۔

۱۱۴۳۰..... حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہم مشرکین سے ایک جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو مقتول پڑی تھی، بہت سے لوگ اس کے ارد گرد جمع تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنگ کرنے والی نہ تھی پھر فرمایا کہ خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ نہ بچوں کو قتل کرے نہ مزدوروں کو"۔ ابونعیم

۱۱۴۳۱......حضرت ابی البختری فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، فارس کے مشرکین سے جہاد کرنے لگے تو فرمایا کہ ٹھہرو یہاں تک کہ میں ان کوان چیزوں کی دعوت دے دوں جیسے میں رسول اللہ ﷺ کودعوت دیتے ہوئے سنا کرتا تھا، پھران کے پاس آئے اور فرمایا کہ میرا تعلق تمہاری قوم سے ہی ہے اوران لوگوں نے جومقام ومرتبہ مجھے دیا ہے تم وہ بھی دیکھ رہے ہو، اور ہم تمہیں اسلام کی طرف بلاتے ہیں اگر تم مسلمان ہوگئے تو تمہارے لئے بھی وہی کچھ ہوگا جیسا ہمارے لئے ہے اگرتم انکار کرو تو جزیہ دو اپنے ہاتھوں سے خود کو حقیر سمجھتے ہوئے اور اگر پھر بھی تم انکار کروگے تو ہم تم سے قتال کریں گے، انہوں نے انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حملہ کردوان پر"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۳۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ خیبر میں ایک شخص نے ایک عورت کو گرفتار کرلیا اوراپنے پیچھے بٹھالیا، اس عورت نے اس شخص سے تلوار چھیننے کی کوشش کی تو اس شخص نے اس عورت کو قتل کردیا، رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو دیکھا تو فرمایا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے واقعہ سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے عورتوں کے قتل سے منع فرمادیا"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۳۳......عبدالرحمن بن ابی عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مقتول عورت کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ میں اس کو اپنے پیچھے بٹھا کرلا رہا تھا تو اس نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو میں نے اس کو قتل کیا، تو آپ ﷺ نے اس کے دفن کا حکم دے دیا"۔ابن جریر

جنگ میں بچوں کو قتل نہیں کیا گیا

۱۱۴۳۴......حضرت عطیۃ القرظی فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جن کو قتل کرنے کا حکم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جاری کردیا تھا، سو جب مجھے قتل کرنے کے لئے پکڑ کرلایا گیا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے میرا ازار کھینچ لیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میرے زیرناف پڑ گئی جہاں کچھ بال وغیرہ نہیں اُگے تھے چنانچہ مجھے قیدیوں کے ساتھ لکھا گیا"۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۳۵......حضرت ثعلبۃ رضی اللہ عنہ الخشنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا"۔

۱۱۴۳۶......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے پیارے دوست ابوالقاسم (جناب رسول اللہ ﷺ) کی کنیت ہے (نے) وصیت فرمائی کہ جنگ سے نہ بھاگنا خواہ ہلاک ہی کیوں نہ ہو جاؤ"۔ابن جریر

۱۱۴۳۷......خالد الاحول روایت کرتے ہیں خالد بن سعید سے اور وہ اپنے والد سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ اگر ایسے علاقے سے گزرو جہاں سے اذان کی آواز نہ سنائی دے تو ان تک پہنچو، چنانچہ جب وہ بنوزبید کے علاقے سے گزرے تو انہوں نے اذان کی آواز نہ سنی تو ان کو گرفتار کرلیا اتنے میں عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور گفتگو کی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے تمام قیدی حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو ھدیہ کردیئے"۔

۱۱۴۳۸......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی قوم سے اس وقت تک جنگ نہ کی جب تک ان کو دعوت نہ دے دی"۔ابن النجار

امان

۱۱۴۳۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت طلحہ بن عبیداللہ بن کریز روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ جس شخص نے بھی مشرکوں میں سے کسی کو دعوت دی اور آسمان کی طرف اشارہ کردیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو امان دے دی تو وہ اللہ ہی کے عہد اور میثاق کے عہد میں ہے"۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۴۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لکھوایا کہ بے شک مسلمان غلام بھی مسلمانوں میں سے ہی ہے اگر وہ

امان دیدے تو یہی سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں نے امان دی ہے"۔مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبه، متفق علیه

۱۱۴۴۱.....حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک مسلمان خاتون کو تکلیف پہنچائی پھر اس پر مٹی ڈالنے لگا جو خود پر ڈالنا چاہ رہا تھا یہ معاملہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ ذمی ہیں جب تک تمہارے ساتھ کیا ہوا عہد پورا کریں اور جب یہ تمہارے ساتھ کیا ہوا اپنا عہد پورا نہ کریں تو ان کا کوئی عہد نہیں پھر اس کو پھانسی دے دی"۔

عبدالرزاق، متفق علیه

۱۱۴۴۲.....حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم نامہ ہم تک پہنچا جب تم نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا تھا، پھر انہوں نے تم سے چاہا کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر امان دو، ان کو امان نہ دینا، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ کا حکم کیا ہے لیکن ان کو اپنی ذمہ داری پر امان دو، پھر ان کے بارے میں وہ فیصلہ کرو جو تمہیں اچھا لگے، اور جب ایک شخص کسی دوسرے شخص سے کہدے کہ خوفزدہ مت ہونا تو تحقیق اس نے امان دے دی اس کو اور اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ مترس تو تحقیق اس نے بھی اس کو امان دے دی کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتے ہیں"۔متفق علیه

فائدہ:......مترس فارسی زبان کا کلمہ ہے یعنی نہ ڈرو' واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

جنگ میں بھی وعدہ خلافی جائز نہیں

۱۱۴۴۳.....حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہم نے تستر کا محاصرہ کرلیا اور ہرمزان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر اتارا، اور لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہو تو اس نے کہا کہ وہ بات کروں جو زندہ لوگ کیا کرتے ہیں یا وہ بات کروں جو مرنے والے کیا کرتے ہیں فرمایا کہ بولو، کوئی حرج نہیں، جب میں نے محسوس کیا کہ وہ اس کو قتل کردیں گے عرض کیا کہ اسے اب قتل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ آپ نے اسے کہہ دیا ہے کہ بولو کوئی حرج نہیں" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس سے رشوت لی ہے اور کچھ حاصل کیا ہے، میں (حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک) نے عرض کیا کہ خدا کی قسم نہ میں نے اس سے رشوت لی ہے اور نہ کچھ حاصل کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تو گواہ لے کر آیا پھر تجھے سزا ملے گی، سو میں نکلا اور زبیر بن عوام سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل نہ کروایا، سو ہرمزان مسلمان ہوگیا"۔مسند الشافعی، متفق علیه

۱۱۴۴۴.....اھل کوفہ میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کے سالار کو لکھا جسے جنگ کے لئے بھیجا تھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص علج کافر کو طلب کرتا ہے یہاں تک کہ پہاڑوں میں سخت لڑائی اور رکاوٹ ہوتی ہے تو کہتا ہے "مترس" کہتا ہے کہ خوفزدہ مت ہونا پھر جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو اس کو قتل کردیتا ہے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے اطلاع ملی کہ کسی نے ایسی حرکت کی ہے تو میں اس کی گردن اڑادوں گا"۔امام مالک

۱۱۴۴۵.....حضرت ابوسلمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی نے تم میں سے کسی مشرک کے لئے اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی امان دینے کا کہا) اور جب وہ اس کے پاس آگیا تو اس نے اس کو پکڑ کر قتل کردیا تو میں اس کو اس کافر کے بدلے قتل کردوں گا"۔ابن صاند اور الالکائی

۱۱۴۴۶.....واقدی کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا ابوبکر بن عبداللہ بن ابی الحویرث نے اور فرمایا کہ بیت المقدس سے بیس یہودی آئے ان کا سردار یوسف بن نون تھا، ان کے لئے امان کی تحریر لکھوائی اور جابیہ کے بدلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کرلی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک تحریر لکھوائی اور ان پر جزیہ مقرر کیا، اور لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تمہارے لئے تمہارے مال اور گرجے محفوظ ہیں جب تک تم خود شرارت نہ کرو اور نہ کسی شرارتی کو پناہ دو، سو اگر تم میں سے کسی نے کوئی شرارت کی یا شرارتی کو پناہ دی تو اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہوجائے گا اور لشکر کے حملے کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ اس تحریر کے گواہ بنے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

عنہ نے یہ معاہدہ تحریر فرمایا"۔ابن عساکر

۱۱۴۴۷..... مہلب بن ابی صفرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مناذر کا محاصرہ کیا اور کچھ قیدی حاصل کئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مناذر بھی سواد کے علاقوں میں سے ہے جو کچھ تم نے ان سے لیا ہے ان کو واپس کردو"۔ابو عبید

۱۱۴۴۸..... حضرت فضیل بن عبید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں جہاد میں کئی مرتبہ حصہ لیا تھا چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب ہم واپس آئے تو مسلمان غلاموں میں سے ایک غلام پیچھے رہ گیا اور ایک کاغذ پر، دشمنوں کے لئے امان نامہ لکھ کر ان کی طرف پھینک دیا، (آگے فرماتے ہیں کہ) واقعہ کی تفصیلات ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مسلمان غلام مسلمانوں ہی میں سے ہے، اس کی ذمہ داری مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے امان دینے کو جائز قرار دیا"۔متفق علیه

۱۱۴۴۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہرمزان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری پر گرفتاری پیش کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے انس! مجھے البراء بن مالک اور مجزاۃ بن ثور کے قاتل سے حیا آتی ہے، چنانچہ ہرمزان نے اسلام قبول کرلیا اور اس کے لئے حصہ مقرر کیا گیا"۔یعقوب بن سفیان، متفق علیه

۱۱۴۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذمی آئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تھے، ذمیوں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے امن کی ایک دستاویز لکھ دیجئے، اس کے بعد ہم اس بارے میں آپ سے کوئی سوال نہ کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں جو تم چاہتے ہو میں تمہارے لئے لکھ دوں گا علاوہ لشکر کے سپاہیوں اور بے وقوف لٹیروں کے کیونکہ یہی لوگ انبیاء کرام کے قتل کرنے والے ہیں"۔العسکری

۱۱۴۵۱..... قائل بن مطرف اپنے والد سے اور وہ اپنے والد رزین بن انس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہمارا ذفیہ نامی جگہ پر ایک کنواں تھا، جب اسلام ظاہر ہوا تو ہمیں خوف ہوا کہ اس کے اردگرد کے لوگ کنواں ہم سے چھین نہ لیں، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور صورت حال بتائی تو آپ ﷺ نے میرے لئے ایک دستاویز لکھوائی، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے، امابعد، اگر وہ سچا ہے تو ان کا ایک کنواں ہے، اگر وہ سچا ہے تو ان کا ایک گھر ہے، چنانچہ ہم نے جب بھی اس کنویں کے سلسلے میں مدینہ کے کسی قاضی کے سامنے معاملہ اٹھایا تو اس قاضی نے فیصلہ ہمارے حق میں کیا" نبی کریم ﷺ کی دستاویز پر میں لفظ کان تھا"۔(مستدرک حاکم اور نسائی) اور راوی کا بھی یہی خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ کی دستاویز ایسی ہی تھی"۔ابن ابی داؤد، فی المصاحف اور طبرانی

۱۱۴۵۲..... ذکریا بن ابی زائدۃ فرماتے ہیں کہ میں ابو اسحٰق کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھا تو ہمارے ساتھ بنوخزاعۃ کا ایک شخص چلنے لگا تو ابو اسحٰق نے اس سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا تھا کہ یہ بدوی بنوکعب کی مدد سے کانپ اٹھی؟ تو وہ خزاعی شخص بولا کہ بنوکعب کی مدد سے نکل آئی، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کی دستاویز خزاعہ کے تحریر شدہ نکالی اور ہمارے سامنے کی وہ ان دنوں ان کا نائب تھا، اس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بدیل، بسری اور بنی عمرو کے سرداروں کی طرف، سو میں تیرے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں علاوہ اس کے، سو میں نے چھپا کر کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ میں نے تمہارے پہلو میں رکھا بے شک اہل تہامہ میں سب سے معزز لوگ تم ہو اور سب سے زیادہ قریبی رشتے دار بھی اور مطیبین میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارا اتباع کیا، اور تحقیق تم میں سے اس شخص کے لئے جس نے ہجرت کی میں نے وہی لیا ہے جو اپنے لئے لیا ہے خواہ اس نے مکہ میں سکونت اختیار کئے بغیر (حج وعمرے کے علاوہ) اپنی سرزمین سے ہی ہجرت کی ہو، اور میں نے تمہارے بیچ نہیں رکھا اگر تم اسلام قبول کرلو، سو تم میری طرف سے بالکل خوفزدہ نہ ہو اور نہ ہی محاصرے میں ہو، امابعد، بے شک علقمہ بن علاثۃ اور ابن ھوذۃ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے ہجرت کی اور بیعت کی ان پر جنہوں نے ان دونوں کا اتباع کیا عکرمہ وغیرہ میں سے اور جو انہوں نے اپنے لئے لیا وہی اپنے متبعین کے لئے لیا بے شک ہم میں سے بعض بعض کے ساتھ حلال وحرام کا تعلق رکھتے ہیں اور بے شک خدا کی قسم میں نے تمہارے ساتھ جھوٹ نہیں بولا اور تم پر سلامتی ہو رب کی طرف"۔ (پھر فرمایا کہ) مجھے زہری سے معلوم ہوا فرمایا کہ یہ بنوخزاعۃ والے ہیں جو میرے اہل میں سے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے نام دستاویز

لکھی تو وہ عرفات اور مکہ کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے اور مسلمان نہ ہوئے تھے اور یہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے حلیف تھے''۔
مصنف ابن ابی شیبہ

ذمیوں کے احکام

۱۱۴۵۳..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت خالد بن یزید بن ابی مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مسلمان جابیہ کے مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو ذمیوں میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بتایا کہ لوگ اس کے انگوروں کے باغ کو تباہ کررہے ہیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے ہی تھے کہ انہیں ایک شخص ملا اپنے ساتھیوں میں سے جو انگوروں کے گچھے اٹھائے ہوئے تھا، اس کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تو بھی؟ اس نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین، ہم بہت بھوکے تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے اور باغ والے کو انگوروں کی قیمت ادا کی''۔ ابو عبید

۱۱۴۵۴..... حکیم بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل ذمہ سے برأت ظاہر کردو لشکر کی تکلیف سے۔

۱۱۴۵۵..... حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے، تو اہل کتاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین، مومنوں میں سے ایک شخص نے میرا یہ حال کیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں (اس شخص کا سر بھی پھٹا ہوا تھا، اور پٹائی بھی لگی ہوئی تھی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اور دیکھو اس کا یہ حشر کس نے کیا ہے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ تھے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین تم سے سخت ناراض ہیں اور غصے میں ہیں لہٰذا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور بات کرلو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمہارے بارے میں جلدی نہ کریں سو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تو دریافت فرمایا کہ صہیب کہاں ہے کیا اس شخص کو پکڑ لیا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں وہ عوف تھے جو حضرت معاذ کے پاس آکر تفصیل بتارہے تھے، پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین وہ عوف بن مالک ہیں ان سے صفائی سن لیجئے اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تیرا اور اس کا کیا قصہ ہے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میں نے اس شخص کو دیکھا کہ ایک مسلمان عورت کو پکڑ کر لئے جارہا ہے اور ماررہا ہے تاکہ اس کو بچھاڑ دے، پھر اس نے اس عورت کو بچھاڑا نہیں بلکہ دھکا دے دیا وہ گر پڑی تو اس نے اس عورت کو ڈھانپ لیا یا اس پر حاوی ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کو لاؤ تاکہ تمہاری بات کی تصدیق کردے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس پہنچے تو اس کے والد اور شوہر بولے کہ تم ہماری عورت سے کیا چاہتے ہو، تم نے تو ہمیں رسوا کردیا، تو وہ عورت بولی کہ خدا کی قسم میں ان کے ساتھ ضرور جاؤں گی، اس کے والد اور شوہر نے کہا کہ ہم جائیں گے اور تیری بات پہنچائیں گے، چنانچہ وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کو پھانسی دینے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ اس بات پر تم سے صلح نہیں کی، پھر فرمایا اے لوگو! محمد (ﷺ) کے ذمے میں اللہ سے ڈرو، سوا گر ان میں سے کسی نے ایسی حرکت کی تو اس کا کوئی حصہ نہیں، حضرت سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی پہلا یہودی شخص ہے جسے میں نے اسلام میں پھانسی دیتے ہوئے دیکھا''۔ ابو عبید، سنن کبری بیہقی

۱۱۴۵۶..... حضرت صخرۃ بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذمیوں کا نام رکھو کنیت نہ رکھو، ان کو ذلیل کرو (سمجھو) اور ان پر ظلم نہ کرو اور جب تم اور وہ کسی راستے پر اکٹھے ہو جائیں تو انہیں تنگ حصے کی طرف کردو''۔

۱۱۴۵۷..... حضرت حارث بن معاویہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ آپ نے اہل شام کو کس حال میں چھوڑا؟ انہوں نے تفصیل بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور تعریف بیان کی پھر فرمایا کہ شاید تم مشرکوں کے ساتھ بیٹھے رہے ہو؟ عرض کیا، نہیں اے امیر المؤمنین تو فرمایا کہ اگر تم ان کے ساتھ بیٹھتے تو ان کے ساتھ کھاتے، ان کے ساتھ پیتے اور تم اس

وقت تک بھلائی پر رہو گے جب تک یہ کام نہ کرو گے"۔ یعقوب بن سفیان، بیہقی فی شعب الایمان

۱۱۴۵۸..... مکحول فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنی پیشانی کے بال کاٹیں اور اوساط سے خود کو باندھیں اور مسلمانوں کے معاملات میں ان کے ساتھ بالکل بھی مشابہت اختیار نہ کریں"۔ ابن زنجویہ

۱۱۴۵۹..... حضرت لیث بن ابی سلیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ خنزیروں کو قتل کردو اور جو لوگ جزیہ دیتے ہیں ان کے جزیے میں سے ان خنزیروں کی قیمت ان کو واپس کردو"۔ ابو عبید، ابن زنجویہ معافی الاموال

۱۱۴۶۰..... حضرت مجاہد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مجوسیوں میں سے جو تمہیں اپنی باندیوں، بیٹوں اور بہنوں کے نکاح پر بلائیں تو ان سے پہلوتہی کرو، اور اس سے بھی کہ وہ ایک ساتھ کھانا کھائیں تا کہ کہیں ہم ان کو اھل کتاب کے ساتھ نہ ملادیں اور ہر کاہن وساحر کو قتل کردو"۔ ابن زنجویہ فی الاموال ورستہ فی الایمان اور محاملی فی امالیہ

۱۱۴۶۱..... محمد بن عائذ فرماتے ہیں کہ ولید نے کہا کہ مجھے ابوعمرو وغیرہ نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دیگر صحابہ نے اس بات پر اتفاق رائے کیا کہ ان کے پاس جتنی زمین وغیرہ ہے وہ ان کو آباد کریں گے اور اس کا خراج مسلمانوں کو دیں گے، اور اگر کوئی ان میں سے مسلمان ہوگیا تو اس سے خراج ختم کردیا جائے گا اور اس کے پاس جو زمین وغیرہ ہوگی وہ اس کے علاقے کے لوگوں میں تقسیم کردی جائے گی اور وہ جو ادا کرتا تھا اب اس کے علاقے والے ادا کریں گے اور اس کا مال گھر والے اور جانور اس کے حوالے کردیں گے، اور اس کا نام مسلمانوں کے رجسٹر میں لکھا جائے گا اور حصہ مقرر کیا جائے گا اور وہ مسلمانوں میں سے ہوگا اور اس کو وہی سہولتیں حاصل ہوں گی جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور اس پر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو دیگر مسلمانوں پر عائد ہوتی ہیں، اور ان کی رائے یہ نہ ہوتی کہ خواہ کوئی مسلمان ہی کیوں نہ ہوجائے مگر اس کی زمین اس کے گھر والوں اور رشتے داروں میں تقسیم ہوجائے، اور مسلمانوں کے لئے .... نہ سمجھتے تھے اور ان میں سے جو اپنے دین پر برقرار رہے اس کو ذمی پکارا جائے، اور اس پر بھی اتفاق رائے ہوا کہ مسلمانوں کے لئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ ذمیوں کے پاس موجود زمینوں کی وجہ سے انہیں قتل نہیں کیا گیا تھا اور ان کو ان کے رومی دشمنوں پر غالب رکھا گیا تھا، چنانچہ اس سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ چوکنے ہوگئے اور تمام بڑے صحابہ نے اس زمین کی خریداری کو پسند نہ کیا کیونکہ مسلمانوں کا غلبہ شہروں پر تھا اور ان علاقوں پر جن کے لئے یہ قتال کرتے تھے، اور مسلمانوں اور ان کے سرکردہ لوگوں کے پاس اپنا وفد بھیجے امن مانگنے کے لئے مسلمانوں کے غلبے سے پہلے ہی چھوڑ دینے کی وجہ سے چنانچہ انھوں نے کہا کہ وہ لوگ ان سے اپنی مرضی سے ہی خرید ناپسند نہ کرتے تھے کیونکہ حضرت عمر اور زمین کے مالکان نے ان زمینوں کو امت کے بعد میں آنے والے مسلمان مجاھدین کے لئے وقف کردیا تھا چنانچہ وہ نہ بیچی جاسکتی تھیں اور نہ وراثت میں تقسیم ہوسکتی تھی تا کہ بعد کے مشرکین کے خلاف جھاد میں قوت حاصل رہے اور اس وجہ سے بھی کہ انھوں نے خود پر فریضہ جھاد کو لازمی کرلیا تھا۔ ابن عساکر

جزیہ کے احکام

۱۱۴۶۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے مسروق روایت کرتے ہیں کہ بعض قبیلوں میں سے ایک شخص مسلمان ہوگیا، اور اس سے جزیہ لیا جاتا تھا چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں مسلمان ہوگیا ہوں اور پھر بھی مجھ سے جزیہ لیا جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تو نے پناہ لینے کے لئے اسلام قبول کیا ہے، اس نے کہا کہ رہا اسلام تو اس میں مجھے کون پناہ دے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، اور پھر لکھ دیا کہ اس سے جزیہ نہ لیا جائے"۔

ابو عبید، ابن زنجویہ فی الاموال اور رستہ فی الایمان اور سنن کبری بیہقی

۱۱۴۶۳..... اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درھم جزیہ مقرر کیا اور یہ بھی کہ مسلمانوں کا رزق اور مہمان نوازی تین دن کے لئے کریں گے"۔ امام مالک، ابو عبید فی الاموال، سنن کبری بیہقی

۱۱۴۶۴۔۔۔۔۔ابوعون محمد بن عبیداللہ الثقفی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سرداروں پر جزیہ مقرر کیا، مال دار پر ۴۸ درھم، درمیانے درجے پر ۲۴ درھم اور فقیر پر ۱۲ درھم۔ سنن کبریٰ بیھقی

۱۱۴۶۵۔۔۔ حضرت حارثۃ بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل سواد پر ایک دن اور رات کی مہمان نوازی مقرر کی، اور جس کو کسی بیماری یا بارش وغیرہ نے روک لیا ہو تو اپنا مال خرچ کرے''۔الشافعی، ابو عبید، ابن عبدالحکم فی فتوح المصر، سنن کبری بیھقی

۱۱۴۶۶۔۔۔۔۔احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں کے ساتھ ایک دن اور رات کی مہمان نوازی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس کتنی ہی گنجائش ہو، اور اگر ان کے علاقوں میں کوئی مسلمان مقتول پایا گیا تو ان پر دیت کی لازم ہوگی۔ابو عبید اور مسدد، متفق علیہ

۱۱۴۶۷۔۔۔۔۔اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جزیے میں سے بہت سارا بکریوں کا ریوڑ ملا اور اسلم نے عرض کیا کہ وہاں پیچھے ایک نابینا اونٹنی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس کو گھر والوں کے حوالے کردیں گے وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے، میں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہے، تو فرمایا وہ اس کو اونٹوں کے ساتھ کھلا پلالیں گے میں نے عرض کیا کہ وہ زمین سے کیسے کھائیں گی، دریافت فرمایا کہ آیا وہ جزیہ کے جانور میں سے ہے یا صدقہ کے جانوروں میں سے، میں نے عرض کیا کہ جزیہ کے جانوروں میں سے فرمایا کہ خدا کی قسم تم نے اس کے کھانے کا ارادہ کرلیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس پر تو جزیہ کی علامت ہے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا اور اس کو ذبح کردیا گیا حضرت ان تھالوں میں رکھتے جاتے تھے اور ایک ایک تھال جناب رسول اللہ ﷺ کی ازواج کے گھر بھیجتے جارہے تھے، سب سے آخر میں جو تھال بھیجا وہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھجوایا، اگر کسی تھال سے کچھ کم کرنے کی ضرورت ہوتی تو اسی تھال سے کم کرتے پھر فرمایا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت ان تھالوں میں ڈال کر امہات المومنین کے گھروں میں بھجوایا اور باقی کے بارے میں حکم دیا، اسے تیار کیا گیا اور مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے کھایا''۔مالک، شافعی، متفق علیہ

جزیہ کی مقدار

۱۱۴۶۸۔۔۔۔۔حارثۃ بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اھل سواد کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرمادیں چنانچہ ان کی گنتی کا حکم دیا تو ایک مسلمان شخص کے حصے میں تین کسان آئے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دیجئے یہ مسلمانوں کی آمدنی کا ذریعہ ہوں گے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا اور انہوں نے اڑتالیس، چوبیس اور بارہ درھم کی مقدار مقرر کی''۔ابو عبید، ابن زنجویہ، خرائطی متفق علیہ

۱۱۴۶۹۔۔۔ حضرت مرۃ الھمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ میں ان کو باربار صدقہ دوں گا یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سو اونٹ جمع ہوجائیں گے۔ابو عبید فی الامثال اور ابن سعد

۱۱۴۷۰۔۔۔۔۔حضرت عتبہ فرقد فرماتے ہیں کہ میں نے دریائے فرات کے کنارے سواد نامی علاقے میں دس جریب زمین خریدی جانوروں کو گھاس وغیرہ کھلانے کے لئے، اور یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کی، فرمایا کہ کیا تم نے زمین اھل زمین سے خریدی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں پھر فرمایا چلو گے میرے ساتھ؟ میں ان کے ساتھ چلا تو انہوں نے پوچھا اے فلاں فلاں کیا تم نے اس کو کچھ بیچا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ تلاش کرکے اس بندے سے اپنا مال لے لو جسے دیا تھا۔سنن کبری بیھقی

۱۱۴۷۱۔۔۔۔۔اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونا رکھنے والوں پر چار دینار جزیہ مقرر کیا، اور چاندی والوں پر چالیس درھم اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے گندم کے دو مد، اور ان میں سے ہر انسان کے لئے ہر ماہ تین قسط تیل، اور اگر وہ شہری ہو تو ہر ماہ ہر شخص ایک اردب تیں دے گا اور پھر فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں شہد اور چربی میں کتنی مقدار مقرر کی''۔ابو عبید، ابن زنجویہ، فی الاموال

۱۱۴۷۲۔۔۔۔ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے پوچھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل شام پر اھل یمن سے زیادہ جزیہ یوں مقرر کیا

تھا تو حضرت مجاہد نے فرمایا کہ سہولت کے لئے"۔ابو عبید، ابن زنجویه

۱۱۴۷۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو مسجدوں کے دروازہ پر مانگا کرتا تھا تو فرمایا کہ ہم نے تیرے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ بڑھاپے کے باوجود تجھ پر جزیہ مقرر کردیا اور تجھے تیرے بڑھاپے نے ضائع کردیا، پھر بیت المال سے اس کی ضرورت کے لئے کچھ جاری فرمایا"۔ابو عبید، ابن زنجویه

۱۱۴۷۴.....حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جزیہ کا بہت سامال لایا گیا، میرا یہ خیال ہے کہ تم نے لوگوں کو ہلاک کردیا ہے، عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم ہم نے جو بھی لیا ہے وہ نہایت آسانی سے معاف کرتے ہوئے لیا ہے، دریافت فرمایا بغیر ڈنڈے، کوڑے کے؟ عرض کیا جی ہاں تو فرمایا کہ تمام یقین اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ یہ کام میرے ہاتھ سے کروایا اور نہ میرے دور میں کروایا"۔

ابو عبید فی الاموال

۱۱۴۷۵.....ابو عیاض فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذمیوں کے غلام نہ خریدو کیونکہ وہ خراج والے ہیں اور ان کی زمین بھی سوا نہیں نہ خریدو اور تم میں سے کوئی بھی چھوٹوں کے ساتھ نہ ملائے جبکہ اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے چکے ہیں"۔ابو عبید فی الاموال سنن کبری

۱۱۴۷۶.....حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صابئہ پر جزیہ مقرر کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ اس قابل نہ ہوجائیں چنانچہ پھر ان پر دس درھم مقرر کرتے اور پھر ان پر ان کی حیثیت اور کام کاج کے لحاظ سے بڑھاتے ہی رہتے"۔ابن زنجویه فی الاموال

۱۱۴۷۷.....ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اھل نجران میں سے جن لوگوں نے جزیہ کی شرط پر رسول اللہ ﷺ سے صلح کی تھی ان میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسلمان ہوگیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہوں مجھ پر جزیہ نہیں لاگو ہوتا تو فرمایا کہ بلکہ تم جزیہ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوئے ہو، اس نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر میں جزیے سے بچنے کے لئے مسلمان ہوا ہوتا جیسے کہ آپ فرمارہے ہیں، تو کیا اسلام میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے پناہ دے! تو فرمایا، ہاں، پھر اس سے جزیہ معاف کردیا"۔ابن زنجویه

۱۱۴۷۸.....اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ اھل جزیہ کی گردنوں میں مہریں لگادیں"۔سنن کبری بیهقی

۱۱۴۷۹.....بجالۃ بن عبیدۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ مجوسیوں سے جزیہ لو، کیونکہ عبدالرحمن بن عوف نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا"۔ابوبکر محمد بن ابراهیم العاقولی فی فوائده

۱۱۴۸۰.....مسند علی رضی اللہ عنہ سے نظر بن عاصم روایت کرتے ہیں فرمایا کہ فروۃ بن نوفل الاشجعی نے فرمایا کہ کس بناء پر مجوسیوں سے جزیہ لوگے جبکہ وہ اھل کتاب بھی نہیں؟ تو حضرت مستورد کھڑے ہوئے اور ان سے بات کرنے لگے اور فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن! کیا تو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر طعن کرتا ہے، پھر ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مجوسیوں کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں، ان کی علامت ہوتی ہے جو وہ پہچانتے ہیں ان کی کتاب ہے جو وہ پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ان کا بادشاہ ایک دن نشے کی حالت میں اپنی بیٹی اور بہن سے زنا کر بیٹھا، رعایا میں سے بعض لوگوں کو علم ہوگیا جب کہا کہ کیا تم دنیا میں آدم علیہ السلام کے دین سے بہتر کسی دین سے واقف ہو اور وہ اپنے بیٹے اور بیٹی کی آپس میں شادی کروایا کرتے تھے اور میں آدم علیہ السلام کے دین پر ہوں، سو جو لوگ اپنے دین سے برگشتہ ہو کر اس کے پیروکار ہوگئے انہوں نے مخالفوں سے جنگ کی، سو اگلے ہی دن ان سے ان کی کتاب اٹھالی گئی اور جو علم ان کے سینوں میں تھا وہ بھی اٹھالیا گیا اور وہ اھل کتاب ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے جزیہ لیا ہے"۔الشافعی، عدنی، ابویعلی، ابن زنجویه فی الاموال سنن کبری بیهقی

۱۱۴۸۱.....زبید بن عدی نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک دہقان مسلمان ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو اپنی زمین پر ہی رہے گا تو ہم تجھ سے تیرا جزیہ معاف کردیں گے اور اگر تو اس زمین سے ہٹ گیا تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہوں گے"۔

ابو عبید، زنجویه فی الاموال، سنن کبری بیهقی

۱۱۴۸۲...... ابوعون الثقفی محمد بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ عین التمر نامی جگہ کے دہقانوں میں سے ایک شخص مسلمان ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تجھ پر جزیہ تو کوئی نہیں لیکن وہ زمین جو تیرے پاس تھی وہ اب ہماری (اسلامی حکومت) کی ہے سو اگر تو چاہے تو ہم تیرے ہی لئے مقرر کردیتے ہیں اور اگر تو چاہے تو ہم تجھے اس کا نگران بنادیتے ہیں سو اللہ تعالیٰ جو کچھ اس میں پیدا فرمائیں گے' وہ تمام پیداوار لے کر تو ہمارے پاس آئے گا''۔ابو عبید، ابن زنجویہ سنن کبری بیھقی

۱۱۴۸۳...... عنترۃ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر ہنرمند سے جزیہ لیا کرتے تھے، سوئی والے سے سوئی اور تلوار والے سے تلوار، رسیوں والے سے رسی، پھر ماہرین کو بلاتے اور سونا چاندی ان کے حوالے کرتے وہ تقسیم کرتے، پھر فرماتے، یہ لے لو اور اس کو تقسیم کردو، وہ عرض کرتے کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے کہ تم نے بہترین حصہ لیا اور برا حصہ چھوڑ دیا تمہیں ضرور لینا ہوگا''۔

ابو عبید، ابن زنجویہ معا فی الاموال

۱۱۴۸۴...... عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ مجھے ثقیف کے ایک شخص نے اطلاع دی اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے برج سابور پر مقرر کیا تھا اور فرمایا تھا کہ دراہم کی وصولی کے لئے کسی پر کوڑا مت اٹھانا اور نہ ہی کھانے پینے کی چیزیں ان کو فروخت کرنا اور سردی گرمی کا لباس اور نہ جانور جس پر وہ کام کرتے ہیں اور کوئی شخص درھم طلب کرنے کے لئے کھڑا نہ رہے، میں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین، اس طرح تو میں آپ کے پاس اسی طرح آجاؤں گا جس طرح خالی ہاتھ تھا، فرمایا کہ خواہ تو اسی طرح میرے پاس آجائے جس طرح تو گیا تھا، احمق کہیں کے، ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان سے وہ وصول کرلیں جو ان کے پاس اضافی ہے''۔سنن سعید بن منصور

حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے بالکل جزیہ نہ لیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجوسیوں سے بطور جزیہ وصول کیا تھا''۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۸۶...... جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ ان کے ساتھ اھل کتاب والا معاملہ کرو''۔ابن ابی شیبہ

۱۱۴۸۷...... عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جابیہ آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بوڑھا ذمی کھانا مانگ رہا ہے، اس کے بارے میں معلوم کیا تو بتایا کہ یہ ذمیوں میں سے ایک شخص ہے جو بوڑھا اور کمزور ہوگیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ذمے واجب الاداجزیہ ختم کردیا اور فرمایا کہ تم نے اس پر جزیہ ذمہ داری ڈال دی اور جب وہ بوڑھا ہوگیا تو اس کو چھوڑ دیا اور اب وہ کھانا مانگتا ہے چنانچہ اس کے لئے بیت المال سے دس درھم وظیفہ جاری فرمادیا وہ بال بچے دار بھی تھا''۔واقدی

۱۱۴۸۸...... ابوزرعہ بن سیف بن ذی یزن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کا نامہ مبارک میرے کام آیا یہ اس کا نسخہ ہے، پھر فرمایا کہ اس میں لکھا ہے کہ جو اپنی یہودیت یا نصرانیت پر برقرار رہے تو اس کو مبتلا نہ کیا جائے گا کسی تکلیف میں اور اس پر جزیہ کی ادائیگی لازم ہوگی ہر بالغ پر خواہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، ایک دینار دینا ہوگا یا پھر ایک دینار کی مالیت کے برابر معافر میں سے''۔

عیسائیوں کے ساتھ طے ہونے والی شرائط

۱۱۴۸۹...... حضرت عبدالرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں کہ جب شام کے عسائیوں کے ساتھ صلح ہوئی تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا (عیسائیوں کی طرف سے) ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' یہ خط اللہ کے بندے عمر کے لئے ہے جو امیر المؤمنین ہیں فلاں فلاں شہر کے عسائیوں کی طرف جب آپ لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم نے آپ سے اپنے لئے اپنی اولادوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنے اھل مذھب کے لئے امان طلب کی، اور آپ کے لئے خود پر یہ شرائط عائد کیں کہ نہ ہم اپنے شہر میں اور نہ اپنے شہر کے اردگرد کوئی گھر بنائیں گے نہ گرجہ نہ کسی راھب کا ٹھکانہ اور نہ ان میں سے جو جگہیں خراب ہوجائیں گی ان کی تعمیر نو نہ کریں گے اور نہ ہی ان جگہوں کو بنائیں گے جو مسلمانوں کے علاقے میں ہیں، اور اگر کوئی مسلمان ہمارے گرجوں وغیرہ میں آگیا خواہ وہ دن ہو یا رات ہم منع نہیں

کریں گے اور ہم اپنے گرجوں کے دروازے گذرنے والوں اور مسافروں کے لئے وسیع کر دیں گے، اور اگر کوئی مسلمان گزرا تو ہم تین دن تک اس کی مہمان نوازی کریں گے اور کھانا کھلائیں گے، اور یہ کہ اپنے گرجوں اور گھروں میں کسی جاسوس کو نہ رکھیں گے اور نہ مسلمانوں کے جاسوس کو چھپائیں گے، اور نہ ہم اپنی اولاد کو قرآن سکھائیں گے اور نہ شرک کا اظہار کریں گے اور نہ کسی کو شرک کی دعوت دیں گے، اور اگر ہمارے لوگوں میں سے کوئی مسلمان ہونے کا ارادہ کرے گا تو ہم اس کو بھی منع نہ کریں گے اور ہم مسلمانوں کی عزت کریں گے اور اگر وہ ہماری مجلسوں میں بیٹھنا چاہیں تو ہم کھڑے ہو جائیں گے، اور ہم کسی بھی چیز میں ان کی مشابہت اختیار کریں گے نہ لباس میں نہ ٹوپی میں، نہ عمامہ میں اور نہ جوتوں میں اور نہ بال بنانے میں اور نہ ہم ان جیسی گفتگو کریں گے اور نہ ان جیسی کنیتیں رکھیں گے نہ ہم زین پر سوار ہوں گے اور نہ تلوار لٹکائیں گے اور نہ ہم کوئی اسلحہ وغیرہ بنائیں گے نہ اپنے پاس رکھیں گے، اور نہ اپنی مہروں میں عربی نقوش بنائیں گے اور نہ شراب بیچیں گے، اور ہم اپنی پیشانیوں کے بال کاٹیں گے، ہم اپنا حلیہ خاص رکھیں گے جہاں بھی ہوں، اور اپنے بیچ میں زنار باندھیں گے، اور مسلمانوں کے راستوں اور بازاروں میں صلیب اور اپنے کتابیں نہ ظاہر کریں گے، اور ہم اپنے گرجوں پر بھی صلیب کو ظاہر نہ کریں گے، اور مسلمانوں کی موجودگی میں اپنے گرجوں میں ناقوس بھی نہیں بجائیں گے اور ہم سائبان بھی باہر نہیں نکالیں گے اور نہ بارش کے لئے اجتماع کریں گے، اور نہ اپنی موتوں پر اپنی آواز بلند کریں گے، اور نہ مسلمانوں کے راستوں میں اپنی موتوں کے ساتھ آگ ظاہر کریں گے ان کے پاس اپنی میتوں کو نہ لائیں گے، اور جو مسلمانوں کے حصے میں ہو اس کو اپنا غلام نہ بنائیں گے، اور ہم مسلمانوں کی آبادیوں میں بھی نہ جائیں گے۔

اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک یہ خط پہنچا تو انہوں نے مندرجہ ذیل اضافہ فرمایا کہ ہم مسلمانوں میں سے کسی کو نہ ماریں گے، ہم نے شرط مقرر کی ہے تمہارے لئے اپنے آپ پر اپنے اھل مذھب پر اور ان (مسلمانوں) سے ہم نے امان قبول کی، سوا گر ہم نے اپنی مقرر کردہ شرائط کی مخالفت کی تو ہم اس کے خود ذمہ دار ہیں ذمی نہ رہیں گے اور تمہارے لئے حلال ہو جائے گا وہ معاملہ جو شقی اور جھگڑالو لوگوں کے ساتھ کرنا حلال ہوتا ہے"۔ ابن منده فی غرائب شعبه اور ابن زبر فی شرط نصاری

۱۱۴۹۰...... سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جبلہ بن اھیم سے فرمایا اے جبلہ! انہوں نے عرض کیا کہ جی موجود ہوں، تو فرمایا مجھ سے تین میں سے ایک بات قبول کر لو، یا تو تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہیں بھی وہی سہولتیں ملیں گے جو مسلمانوں کو ملتی ہیں اور تم پر بھی وہی ذمہ داری ہو گی جو تمام مسلمانوں پر ہوتی ہے، یا پھر خراج ادا کر دیا پھر تم رومیوں سے مل جاؤ فرمایا تو پھر وہ رومیوں سے مل گیا"۔

ابو عبید، ابن زنجویه معاً فی کتاب الاموال

۱۱۴۹۱...... خلیفہ بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے یرفا! مصر کے اھل کتاب کے لئے خط لکھو کہ اپنی پیشانیوں کے بال کاٹیں اور کستیجاب نامی کپڑا وغیرہ اپنے وسط میں باندھیں، تاکہ ان کا حلیہ مسلمانوں کے حلیے سے ممتاز ہو جائے"۔ ابو عبید، اور ابن زنجویه

۱۱۴۹۲...... اھل سواد کے سردار وغیرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین اھل فارس ہم پر غالب آ گئے اور انہوں نے ہمیں تکلیف دی اور ہمارے ساتھ برا سلوک کیا، سو جب اللہ تعالیٰ آپ کو لے آئے تو ہمیں آپ کے آنے سے خوشی ہوئی ہم آپ کے پاس آئے ہیں، ہم آپ کو کسی چیز سے نہ روکیں گے اور نہ آپ سے قتال کریں گے، یہاں تک کہ ہمیں علم ہوا کہ آپ ہمیں غلام بنانا چاہتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ، اب تو اگر تم چاہو تو اسلام قبول کر لو، اگر چاہو تو جزیہ ادا کرو اور اگر چاہو تو جنگ کرو، تو انہوں نے جزیہ دینا اختیار کیا"۔ ابو عبید

یہودیوں کو نکالنے کے بیان میں

۱۱۴۹۳...... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ دابن دینار روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو یہ کہتے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا" رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ گویا کہ میں تیرے ساتھ ہوں، تو نے اپنا پالان اپنے اونٹ پر ڈال دیا پھر تو راتوں رات سفر

کرنے لگا'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگی باتوں پر کان نہ دھرنا''۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۹۴..... اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں، عسائیوں اور مجوسیوں کے لئے تین دن مقرر کئے اپنی ضروریات پوری کرلیں اوران میں سے کوئی ایک بھی تین دن سے زیادہ مدینہ منورہ میں نہ رہے''۔مالک، سنن کبری بیھقی

۱۱۴۹۵..... یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران کے یہودیوں اور عسائیوں کو جلاوطن کردیا، اوران کے زمین کا اچھا حصہ اور انگوروں کے باغات خرید لئے، اوران زمینوں کا لوگوں کے ساتھ اس طرح معاملہ کیا کہ اگر وہ گائے اور ہل اپنے پاس سے لے کر آئیں گے تو دوتہائی ان کا اور ایک تہائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیج اپنے پاس سے دیا توان کا ایک حصہ اور ہوگا، اور کھجوروں کے درختوں کا معاملہ اس طرح کیا کہ ان کے لئے ایک خمس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چار خمس اور انگوروں کا معاملہ اس طرح کیا کہ ایک تہائی کام کرنے والوں کے لئے اور دوتہائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے''۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۹۶..... سالم بن ابن الجعد فرماتے ہیں کہ اھل نجران کی تعداد چالیس ہزار تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا خطرہ تھا کہ کہیں یہ مسلمانوں پر حملہ نہ کربیٹھیں، لیکن اھل نجران کے درمیان آپس میں حسد ہوگیا چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہمارا آپس میں جھگڑا ہوگیا ہے ہمیں جلاوطن کردیجئے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے لئے دستاویز لکھی تھی کہ ان کو جلاوطن کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موقع غنیمت جانا اوران کو جلاوطن کردیا پھر وہ دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ پہلا والا معاملہ (یعنی جلاوطنی کا) ختم کردیجئے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو یہ لوگ پھر ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہم آپ سے آپ کے دائیں ہاتھ کی لکیروں کے واسطے سے اور آپ کے نبی کے ہاں آپ کی سفارش کے واسطے سے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہم سے پہلے والا معاملہ ختم کردیجئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی انکار کردیا اور فرمایا کہ احمقو، عمر زیادہ معاملہ فہم تھے چنانچہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے میں اس میں تبدیلی نہ کروں گا''۔

سالم کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کسی چیز میں طعن کرنے والے ہوتے تو اھل نجران کے معاملے میں کرتے۔

ابن ابی شیبہ، ابوعبید فی الاموال، سنن کبری، بیھقی

یہودیوں کو مدینہ سے جلاوطن کرنا

۱۱۴۹۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو مدینے سے جلاوطن کردیا تو یہودیوں نے عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں ٹھہرایا ہے اور آپ ہمیں یہاں سے نکال رہے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے تمہیں یہاں ٹھہرایا ہے اور اب میری رائے یہ ہے کہ تمہیں مدینے سے نکال دوں''۔ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات

۱۱۴۹۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے اگر میں زندہ اور باقی رہا تو ضرور یہودیوں اور عسائیوں کو جزیرۃ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ یہاں مسلمانوں کے علاوہ کوئی زندہ نہ رہے''۔ابن جریر فی تھذیبہ

۱۱۴۹۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی کا خیبر میں حصہ ہوتو وہ لے آئے تا کہ ہم اسے ان کے درمیان تقسیم کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان حصے کو تقسیم کردیا، تو ان یہودیوں کا سردار بولا، اے امیر المؤمنین! ہمیں نہ نکالئے، ہمیں یہیں رہنے دیجئے جیسے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں رہنے دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سردار سے فرمایا کیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے قول سے گرا ہوا سمجھتا ہے؟ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیری سواری تجھے لے کر رقص کرتی ہوئی شام کی طرف چلی جارہی ہوگی اور ہر گزرتے دن کے ساتھ آگے ہی بڑھتی جارہی ہوگی، پھر اھل حدیبیہ میں سے جو لوگ خیبر میں موجود تھے ان لوگوں کے درمیان تقسیم کردیا''۔ابن جریر

۱۱۵۰۰......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر والوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا کہ ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ ان کے مال پر معاملہ فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں اس وقت تک اپنے پاس رہنے دیں گے جب تک اللہ تمہیں رہنے دے گا، اور عبداللہ بن عمر وہاں موجود مال کی طرف گئے تھے سورات کے وقت ان پر حملہ کیا گیا اور ہاتھوں پیروں کو پھاڑ دیا، اور وہاں ان کے علاوہ ہمارا کوئی دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن اور تہمت ہیں، اور میری رائے ان کو جلاوطن کرنے کی ہے چنانچہ اس معاملے پر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتماعی فیصلہ کرلیا تو بنوابی الحقیق نامی قبیلے کا ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں نکال رہے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہیں رہنے دیا اور ہمارے ساتھ ہمارے اموال کا معاملہ کیا اور شرط لگائی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول مبارک کو بھول گیا ہوں (کہ) تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تیری اونٹنی تجھے لے کر راتوں رات بھاگتی چلی جائے گی؟ یہودی نے کہا کہ یہ تو ابوالقاسم (ﷺ) کا مذاق تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے، اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جلاوطن کردیا۔ بخاری، سنن کبری بیہقی

۱۱۵۰۱......یحییٰ بن سہل بن ابی حثمۃ فرماتے ہیں مظہر بن رافع الحارثی میرے والد کے پاس شام سے دس عدد موٹے تازے کافر مزدور لے کر آئے تاکہ ان سے اپنی زمین پر کام کروائیں چنانچہ جب وہ خیبر پہنچے تو تین دن ٹھہرے، اسی دوران یہودی وہاں داخل ہوئے اور ان مزدوروں کو مظہر کے قتل پر ابھارا، اور دو یا تین چھریاں چھپا کر ان کے لئے لے گئے، پھر جب مظہر خیبر سے نکلے اور ثبار نامی جگہ پر پہنچے تو ان مزدوروں نے مظہر پر حملہ کردیا اور پیٹ پھاڑ کر قتل کردیا اور پھر خیبر کی طرف واپس چلے گئے، چنانچہ یہودیوں نے ان کو زادراہ اور خوراک وغیرہ دی اور یہ قاتل شام پہنچ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی تو فرمایا کہ میں خیبر کی طرف نکلنے والا ہوں اور وہاں موجود اموال کو تقسیم کرنے والا ہوں، اس کی حدود کو واضح بھی کروں گا اس کے سائے کو کشادہ کروں گا اور یہودیوں کو وہاں سے جلاوطن کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ اللہ نے تم کو ٹھکانا دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہے کہ ان کو جلاوطن کردیا جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی کیا“۔ ابن سعد

۱۱۵۰۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے اس شرط پر معاملہ فرمایا تھا کہ ہم جب چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے، اگر کسی کا وہاں مال ہے تو وہ اپنے مال کے پاس پہنچ جائے کیونکہ میں یہودیوں کو نکالنے والا ہوں، پھر انہوں نے یہودیوں کو خیبر سے جلاوطن کردیا“۔ مسند احمد، ابو داؤد، سنن کبری بیہقی

مصالحت وصلح

۱۱۵۰۳......مسند عمر رضی اللہ عنہ سے مغیرۃ بن سفاح بن المثنیٰ الشیبانی، زرعۃ بن النعمان سے یا نعمان بن زرعۃ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے بنوتغلب کے عسائیوں کے بارے میں بات کررہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارادہ تھا کہ ان سے جزیہ لیں اور وہ مختلف شہروں میں پھیل گئے تھے، تو نعمان بن زرعۃ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ، اے امیر المؤمنین، بنوتغلب والے عرب ہیں اور جزیہ کو پسند نہیں کرتے ان کے پاس مال بھی نہیں وہ صرف کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مویشی پالتے ہیں، اور دشمن پر غالب آجاتے ہیں لہٰذا ان سے لڑکر ان کو اپنے دشمن کی مدد پر ابھاریں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس شرط پر صلح کرلی کہ بنوتغلب والے دوگنا صدقہ ادا کریں گے اور یہ بھی شرط لگائی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہ بنائیں گے۔

......مغیرۃ کہتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں بنوتغلب کے لئے فارغ ہوتا تو ان کے بارے میں ضرور میری بھی ایک رائے ہوتی، میں ان کے ساتھ زبردست جنگ کرتا، اور ضرور ان کی اولادوں کو قیدی بناتا، جب سے انہوں نے اپنی اولاد کو عسائی بنایا ہے تو ان کا ذمہ ختم ہوگیا ہے اور انہوں نے وعدہ خلافی کی ہے“۔ ابو عبید، ابن زنجویہ معاً فی الاموال

۱۱۵۰۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے بنو تغلب کے عسائیوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ لوگ اپنے دین پر برقرار رہیں گے اور اپنی اولاد کو عسائی نہ بنائیں گے، اگر انہوں نے ایسا کیا، تو ان سے ذمہ ختم ہو جائے گا، اور تحقیق انہوں نے وعدہ خلافی کی ہے سو خدا کی قسم اگر میرا کام مکمل ہو گیا تو میں ان کے ساتھ زبردست قتال کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا"۔مسند ابی یعلی

۱۱۵۰۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بنو تغلب کے عسائیوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ لوگ اپنے بچوں کو اپنے دین کے رنگ میں نہیں رنگیں گے اور یہ کہ ان پر دوگنے صدقے کی ادائیگی لازم ہوگی"۔سنن کبری بیهقی

۱۱۵۰۶...... حضرت عبادۃ بن نعمان التغلبی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! بنو تغلب والے ان لوگوں میں سے ہیں جن کی شان وشوکت سے آپ واقف ہیں اور یہ بھی کہ وہ دشمن کے سامنے ہیں، اگر دشمن نے آپ پر حملہ کیا تو دشمن کی قوت بڑھ جائے گی، اگر آپ ان کو کچھ دینا چاہتے ہیں تو دے دیجئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ وہ اپنی اولاد کو عسائیت میں نہ ڈبوئیں گے اور صدقہ بھی دوگنا ادا کریں گے"۔سنن کبری بیهقی

۱۱۵۰۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کہ وہ ایک راہب پر تلوار لے کر حملہ آور ہوئے جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں، اور فرمایا کہ ہم نے تم سے اس بات پر صلح نہیں کی کہ تم ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دو"۔مصنف ابن ابی شیبه

عشر کا بیان

۱۱۵۰۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ ذمیوں کے مال کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جب صدقہ والوں کے پاس سے گزرو تو ان سے نصف عشر لو، اور وہ مشرک جو ذمی ہیں ان کے تجارت کے مال میں بھی نصف عشر ہے"۔

عبدالرزاق

۱۱۵۰۹...... ابن جریج روایت فرماتے ہیں کہ اهل منبج اور بحر عدن کے دوسرے طرف رہنے والے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کش کی کہ وہ تجارت کے لئے عرب سرزمین میں داخل ہوں گے اور اس کے بدلے عشر ادا کریں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا اور اس پر اتفاقی فیصلہ ہو گیا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے ان سے عشر وصول کیا"۔عبدالرزاق

۱۱۵۱۰...... زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے سواد کی طرف بھیجا اور منع کیا کہ کسی مسلمان سے یا خراج ادا کرنے والے ذمی سے عشر وصول کروں"۔مصنف ابن ابی شیبه، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۱۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا اور یہ لکھ کر دیا کہ مسلمانوں کے مال سے ایک چوتھائی عشر وصول کروں اور ذمیوں کے مال تجارت سے نصف عشر وصول کروں اور کھیتی کرنے والوں کے مال سے عشر وصول کروں"۔

ابوعبید فی الاموال وابن سعد

۱۱۵۱۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کشمش اور زبیب میں نصف عشر اس ارادے سے لیا کرتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ مدینہ کی طرف آئے اور کپاس سے پورا عشر وصول کیا کرتے تھے"۔الشافعی، ابوعبید، متفق علیه

۱۱۵۱۳...... حضرت زیاد بن حدید فرماتے ہیں کہ ہم کسی مسلمان سے عشر وصول نہ کیا کرتے تھے، اور نہ دس جنگجوؤں کے بدلے معاہدہ کرنے والے سے، اور مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ لکھ کر بھیجا کہ میں سال میں صرف ایک مرتبہ عشر وصول کروں"۔ابو عبید، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۱۴...... یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ لکھ کر بھیجا کہ سمندری زیور اور عنبر میں عشر وصول کروں"۔ابو عبید

اور فرمایا کہ اس کی سند ضعیف ہے، ابوعبید کہتے ہیں کہ ہم سے زائدۃ نے عاصم بن سلیمان سے اور انہوں نے امام شعبی سے روایت بیان کی فرمایا کہ اسلام میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی عشر مقرر فرمایا۔

۱۱۵۱۵...... داؤد بن کردوس فرماتے ہیں کہ میں نے بنو تغلب کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صلح کی جبکہ بنو تغلب والے دریائے

فرات عبور کرکے روم کی طرف جارہے تھے اس شرط پر کہ وہ اپنے بچوں کو عسائیت کے رنگ میں نہ رنگیں گے اور نہ اپنے دین کے علاوہ کسی اور دین پر زبردستی نہ کریں گے، اور یہ کہ ان پر دوگنا عشر ہو، ہر بیس درہم پر ایک درھم"۔ ابو عبید فی الاموال

۱۱۵۱۶..... زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ ان کے والد عیسائیوں سے سال میں دومرتبہ عشر لیا کرتے تھے چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کا کارندہ کارکن مجھ سے سال میں دومرتبہ عشر وصول کرتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو سال میں دومرتبہ وصول کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اس کو سال میں ایک ہی مرتبہ عشر وصول کرنا چاہیے، پھر وہ عسائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں عسائی شیخ ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حنفی شیخ ہوں اور میں نے تیری ضرورت پوری کروادی ہے"۔

ابو عبید، سنن کبری، بیھقی

۱۱۵۱۷..... حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارکہ میں مدینہ کے بازار کا عامل تھا چنانچہ ہم کشمش میں سے عشر لیا کرتے تھے"۔ الشافعی، ابو عبید

خراج

۱۱۵۱۸..... مسند معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے عرب علاقوں کی طرف روانہ فرمایا اور حکم فرمایا کہ میں زمین کا حصہ وصول کروں، سفیان کہتے ہیں کہ اس (زمین) کا حصہ تہائی اور چوتھائی تھا۔ عبدالرزاق

خمس

۱۱۵۱۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ براء بن مالک نے مرزبان الزرارۃ سے مبارزۃ (مقابلہ) کیا، اور ایسا نیزہ مارا کہ جس سے ذرہ ٹوٹ گئی اور نیزے کا پھل اندر گھس گیا اور براء بن مالک قتل ہوگیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہم چھینے ہوئے مال سے خمس نہ لیا کرتے تھے لیکن براء کا مسلوبہ مال بہت زیادہ ہے اور مجھے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ اس کا بھی خمس نکالوں، چنانچہ اس کی قیمت تیس ہزار دینار مقرر کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں چھ ہزار دینار عطا فرمائے، چنانچہ پہلی مرتبہ تھی کہ اسلام میں کسی مقتول کے چھینے ہوئے مال سے خمس وصول کیا گیا۔

عبد الرزاق، ابوعبید فی کتاب الاموال، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابوعوانہ، طحاوی، اور محاملی فی امالیہ

۱۱۵۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خمس کو خمس ہی سے نکالا جائے گا"۔

ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط، الضعفاء للعقیلی، دار قطنی، متفق علیہ

۱۱۵۲۱..... ھانی بن کلثوم فرماتے ہیں کہ جب اسلامی لشکر نے شام فتح کرلیا تو سالار لشکر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہم نے ایسی سرزمین فتح کی ہے جس پر کھانا پینا اور گھاس پھوس بہت ہے، میں نے اپنے پاس سے کوئی قدم اٹھانا مناسب نہ سمجھا چنانچہ آپ مجھے اس معاملے میں کوئی ھدایات تحریر فرمائیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ لوگوں کو کھانے پینے دو، سو جو کوئی سونے چاندی کی خرید و فروخت کرے تو اس میں اللہ کا حصہ خمس اور مسلمانوں کا حصہ بھی ہے"۔ متفق علیہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کی قبولیت

۱۱۵۲۲..... نافع فرماتے ہیں کہ جس لشکر نے شام فتح کیا ہے اس میں حضرت معاذ اور بلال رضی اللہ عنہما بھی تھے چنانچہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ یہ مال فے جو ہمیں حاصل ہوا ہے اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) آپ کا ہے اور باقی ہمارا اور اس کے علاوہ اس میں کسی کا کوئی

حق نہیں جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں عمل فرمایا تھا"۔
تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے جیسے تم سمجھتے ہو بلکہ میں اسے مسلمانوں کے لئے وقف کرتا ہوں۔
سو جب انہوں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی کہ اے میرے اللہ میرے بلال اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے کافی ہوجایئے، چنانچہ ابھی سال بھر بھی نہ گزرا تھا کہ تمام حضرات کی وفات ہوگئی۔

ابو عبید، ابن زنجویہ، اور سنن کبری بیہقی

فائدہ:۔۔۔۔۔۔اس روایت کے آخر میں مشاجرات صحابہ کی طرف اشارہ ہے، اھل علم کو اس کا حکم معلوم ہی ہے اور عوام کو اس کی ضرورت نہیں لہٰذا ایسی روایات و مسائل کی کھود کرید کرنے کی ضرورت نہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۵۲۳۔۔۔۔۔یزید بن ھرمز فرماتے ہیں کہ نجدۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نام خط لکھ کر رشتے داروں کے حصے کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ یہ ہمارا تھا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تاکہ نکاح کروادیں یتیموں کا، اور ہمارے گھر والوں کو خادم دیں، اور ہم میں سے جو لوگ قرض دار ہیں ان کو دیں لیکن ہم نے انکار کردیا اور کہا کہ سب ہمیں دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرمادیا"۔ابو عبید، ابن الانباری فی المصاحف

۱۱۵۲۴۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں خمس میں سے اتنا دیتے جتنا مناسب سمجھتے چنانچہ ہم نے اس میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں کا حق خمس کا خمس ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خمس انہی اقسام میں مقرر فرمایا ہے جن کی نشاندھی فرمائی ہے چنانچہ سب سے زیادہ خوش قسمت وہ ہے جن کی تعداد زیادہ ہو اور فاقہ سخت ہو چنانچہ ہم میں سے بعض نے لے لیا اور بعض نے چھوڑ دیا"۔ابو عبید

۱۱۵۲۵۔۔۔۔۔زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر عراق کا خمس آگیا تو کسی ہاشمی کو نکاح کروائے بغیر نہ چھوڑوں گا اور جس کے لئے کوئی لڑکی نہ ہو اس کی میں خود خدمت کروں گا""۔ابو عبید

مال غنیمت کے پانچویں حصہ کی تقسیم

۱۱۵۲۶۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ، عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری عمر بڑھ گئی، ہڈیاں نرم ہوگئیں اور تکلیف بڑھ گئی سو اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لئے اتنے وسق کھانے (بطور وظیفہ) کا حکم دے دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حکم دے دیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لئے بھی ویسا ہی حکم جاری فرمایئے جیسا اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے جاری فرمایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ حکم جاری کردوں گا، پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ نے مجھے زمین مرحمت فرمائی تھی، میرا گزر اوقات اسی سے تھا پھر آپ نے وہ زمین مجھ سے واپس لے لی سو اب اگر آپ مناسب سمجھیں تو واپس کردیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا، پھر میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو اس حق پر مجھے مقرر فرمادیئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے یعنی خمس، تو میں اس کو آنجناب کی حیات مبارکہ ہی میں تقسیم کردوں گا تاکہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے اس معاملے میں جھگڑا نہ کرے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایسا کردیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اس پر مقرر فرمادیا اور میں نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں اس کو تقسیم کردیا، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے مقرر فرمایا اور میں نے اسے ان کی حیات مبارکہ ہی میں تقسیم کردیا، پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر مقرر فرمایا اور میں نے ان کی حیات مبارکہ میں ہی اسے تقسیم کردیا"۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابوداؤد، ابویعلی، الضعفاء للعقیلی، متفق علیہ، سعید بن منصور اور مسلم

۱۱۵۲۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خمس کے خمس پر مقرر فرمایا چنانچہ میں نے اس کو آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں تقسیم کردیا، اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی حیات مبارکہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مال لایا گیا، انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ لے لیجئے، میں نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں، پھر فرمایا کہ لے لیجئے آپ لوگ اس کے زیادہ حق دار ہیں، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بے نیاز ہوں، تو انہوں نے اس مال کو بیت المال میں جمع کروادیا"۔ ابن ابی شیبہ، ابو داؤد

۱۱۵۲۸...... محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن ابی طالب سے پوچھا کہ جب ان کو اس معاملے پر مقرر کیا گیا تھا تو آپ ﷺ کے رشتے داروں کے حصے کے بارے میں انہوں نے کیا معاملہ کیا تھا؟ فرمایا کہ بالکل وہی جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کیا تھا، میں نے پھر پوچھا کہ پھر کیا رکاوٹ ہوئی؟ فرمایا کہ ان کو یہ بات پسند نہ تھی کہ کوئی ان کے بارے میں یہ کہے کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے طریقے کے خلاف چلتے تھے"۔ ابو عبید، ابن الانباری فی المصاحف

۱۱۵۲۹...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خمس میں آپ کے حصے کے ساتھ کیا معاملہ کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں خمس تھے ہی نہیں اور نہ ان کو اس کا موقع ملا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر خمس میں حصہ دیتے رہے جدیسا پور کے خمس تک چنانچہ انہوں نے میری موجودگی میں فرمایا کہ اے اھل بیت! یہ خمس میں سے تمہارا حصہ ہے، اور کچھ حصہ چھوڑ دیا ہے، ان کی ضروریات زیادہ ہوگئیں ہیں، اگر تم پسند کرو تو، اپنا حصہ چھوڑ دو، تاکہ ہم اس کو مسلمانوں میں خرچ کریں جب دوبارہ ملے گا تو میں اس میں سے تمہارا حصہ ادا کردوں گا؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں درست ہے، لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اپنے حصے کو ہرگز نہ چھوڑنا، تو میں نے ان سے کہا کہ اے ابوالفضل! کیا ہمیں تمام مسلمانوں میں رحمدل نہ ہونا چاہیے؟ امیر المؤمنین بھی سفارش کرتے ہیں، چنانچہ اس حصے کو لیا گیا، چنانچہ مزید مال کی آمد سے پہلے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوگئی اور خدا کی قسم انہوں نے مال ادا نہیں فرمایا اور نہ ہی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ مال لے سکا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ اپنے رسول پر حرام فرمایا اور اس کے بدلے میں خمس سے حصہ مقرر فرمایا، اور صدقہ آپ ﷺ پر اور خصوصاً آپ ﷺ کے گھر والوں پر حرام کیا گیا امت پر نہیں چنانچہ ان پر حرام ہوا تھا اس کے بدلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے لئے بھی حصہ مقرر فرمایا"۔ ابن المنذر

۱۱۵۳۰...... ابن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خمس کے بارے میں سوال کیا؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ کو ہمارے لئے حرام قرار دیا اور اس کے بدلے میں ہمیں خمس عطا فرمایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس پر مقرر فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر مقرر فرمایا یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہوگئی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر مقرر فرمایا سوس اور جدیسا پور کی فتح تک"۔ ابو الحسن بن معروف فی فضائل بن هاشم

۱۱۵۳۱...... ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک امیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو مال فے میں سے کوئی چیز دی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ خمس میں سے ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے قبول نہ فرمایا"۔ ابن سعد

مال غنیمت اور اس کے احکامات

۱۱۵۳۲...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے عبدالرحمٰن بن الحارث بن ھشام کے آزاد کردہ غلام ابوقرۃ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تقسیم فرمائی سو میرے لئے بھی اتنا ہی حصہ رکھا جتنا میرے آقا کے لئے رکھا"۔

ابن سعد اور ابو عبید فی الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۳۳...... یزید بن عبداللہ بن قسیط فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جھل کو پانچ

سو مسلمانوں کے ساتھ زیاد بن لبید اور مہاجرین ابی امیہ کی مدد کے لئے بھیجا لشکر کے حالات موافق ہوگئے اور انہوں نے یمن میں نجیر نامی علاقہ فتح کرلیا لیکن زیاد بن لبید نے مال غنیمت میں مدد کے لئے آنے والے لشکر کو بھی شریک کرلیا' (جو فتح کے بعد پہنچا تھا) چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ مال غنیمت میں اسی کا حق ہے جو واقعہ کے دوران موجود تھا''۔الشافعی، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۳۴..... ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مال جو دشمن نے مسلمانوں سے لے لیا تھا ان پر غالب آکر یا کوئی بھاگ کر دشمن سے مل گیا تھا' اور پھر مسلمانوں نے اس کو جمع کرلیا ہے، تو مال کے اصل مالک مال تقسیم ہونے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اپنے مال کے زیادہ حق دار ہیں''۔الشافعی، متفق علیه

۱۱۵۳۵..... یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مال آتا تو اس میں لوگوں کو برابر کرتے اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے سے اپنی جان چھڑالوں اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنا جہاد خالص کرلوں''۔(یعنی میرا جہاد خالص ہوجاتا)۔

ابو عبید فی الاموال

۱۱۵۳۶..... ابن ابی حبیب وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گفتگو کی کہ تقسیم کے دوران لوگوں میں فضیلت کو پیش نظر رکھنا چاہیے یا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے فضائل تو اللہ کے ہاں ہیں رہا یہ معاشی معاملہ تو اس میں برابر بہتر ہے''۔ابو عبید

۱۱۵۳۷..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں حصہ اسی کو ملے گا جو جنگ کے دوران موجود تھا''۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، طحاوی، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۳۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال اس مال میں سے تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا جس سے مسلمانوں نے کوئی گھوڑے وغیرہ نہیں دوڑائے بلکہ یہ خاص صرف رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا چنانچہ آپ ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں پر سال بھر خرچ فرماتے تھے اور باقی ماندہ کو اسلحہ وغیرہ میں لگادیتے کہ اللہ کے راستے میں گنا جائے''۔الشافعی، والحمیدی، ابن ابی شیبه، مسند احمد، عدنی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن الجارود ابن جریر فی تهذیبه ابن المنذر، ابن مردویه سنن کبری بیهقی

۱۱۵۳۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی خاصیتوں کے ساتھ ممتاز فرمایا تھا کہ ان کے علاوہ کوئی ان خاصیات کا مالک نہ تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بنو نضیر کا مال عطا فرمایا، سو خدا کی قسم آپ ﷺ نے اس مال کو تم پر ترجیح نہیں دی اور نہ تمہیں چھوڑ کر حاصل کیا بلکہ وہ مال بھی آپ ﷺ نے تمہارے درمیان تقسیم کردیا اور تمہاری طرف بھیج دیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچہ لیا کرتے تھے اور باقی ماندہ مال کو اللہ کے راستے میں خرچ فرمایا کرتے تھے۔

عبد الرزاق، عدنی، عبدبن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن مردویه، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بنو نضیر کے کھجور کے درخت فروخت کرکے اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچہ رکھا کرتے تھے''۔بخاری

باغ فدک کی تفصیل

۱۱۵۴۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے لئے تین چیزیں تھیں، بنو نضیر، خیبر، اور فدک، رہا بنو نضیر تو وہ اپنے نائبین کے لئے تھا رہا فدک کا باغ تو وہ مسافروں کے لیئے رکھا ہوا تھا اور خیبر کے آپ ﷺ نے تین حصے کررکھے تھے دو حصے تو مسلمانوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے سال بھر کے خرچ کیلئے اور جو خرچے سے بچ جاتا اس کو فقراء مہاجرین میں تقسیم فرمادیتے''۔

ابوداؤد، ابن سعد، ابن ابی عاصم، ابن مردویه، متفق علیه، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۴۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو دے دیا اس پر تم گھوڑے وغیرہ نہیں دوڑا سکتے یہ خاص صرف

جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے عرینہ، فدک اور فلاں فلاں۔ (ابوداؤد)

۱۱۵۴۳..... مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال فے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس مال کا تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں، اور نہ ہم میں سے کوئی اس مال کا زیادہ حق دار ہے اور خدا کی قسم مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کا اس میں حصہ نہ ہو علاوہ غلام کے جو کسی کی ملکیت ہو، لیکن ہم سب میں تقسیم کتاب اللہ میں مقررہ درجات اور رسول اللہ ﷺ کے طے کردہ حصص کے مطابق ہوگی مثلاً کسی کا قدم الاسلام کسی شخص کا اسلام کی خاطر زیادہ مصیبت زدہ ہونا اور کسی شخص کا گھر بار والا ہونا۔

اور طریق میں اس طرح ہے، کسی شخص کا اسلام میں زیادہ مشقت والا ہونا، اور کسی شخص کا زیادہ ضرورت مند ہونا، اور خدا کی قسم اگر میں ان کے لئے باقی رہا تو صنعاء کے پہاڑ سے ایک چرواہا آئے گا اس کا بھی اس مال میں حصہ ہوگا باوجود اس کے کہ وہ اپنی جگہ پر جانور چرا رہا تھا''۔

مسند احمد، ابن سعد، ابو داؤد، متفق علیہ، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۴۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کا اس مال فے میں حصہ نہ ہو، حق جو دیا جائے گا یا ملک لیا جائے گا، علاوہ تمہارے غلاموں کے۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابو عبید، ابن زنجویہ، معاً فیء کتاب الاموال، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ مسند احمد، عبد بن حمید، متفق علیہ

۱۱۵۴۵..... اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ اور حضرت زبیر العوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سوار کے لئے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ فرماتے''۔ دار قطنی

۱۱۵۴۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا وہ مال جو مشرکین کے ہاتھ لگا، اور پھر دوبارہ مسلمانوں کو مل گیا تو اگر مسلمانوں کے حصے تقسیم ہونے سے پہلے وہ مال اسی مسلمان کے ہاتھ آیا جس کا پہلے وہ تھا تو اب وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر حصے ہوگئے تو اب اس مال کو حاصل کرنے کا غنیمت کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۵۴۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام جو کسی کی ملکیت ہو اس کا مال غنیمت میں کوئی حق نہیں ہے''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۴۸..... حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ سوار کے لئے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ اور خچر والے کے لئے بھی ایک حصہ''۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۵۴۹..... سفیان بن وهب الخولانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جابیہ نامی مقام پر دیکھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثناء کی جس کے وہ لائق ہے پھر فرمایا امابعد، یہ مال فے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت فرمایا ہے بہت بلند مرتبہ اور عظیم الشان ہے، اس میں کوئی کسی سے زیادہ حق دار نہیں علاوہ ان دو محلوں یعنی لخم اور جزام کے کیونکہ میں ان کے لئے کچھ تقسیم کرنے والا نہیں ہوں، یہ سن کر بنو لخم سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابن الخطاب! میں اپنے معاملے میں عدل اور برابری کرنے کے لئے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر بن الخطاب نے عدل اور برابری کا ارادہ کیا ہے اور خدا کی قسم میں جانتا ہوں اگر ہجرت صنعاء کی طرف ہوتی تو لخم وجزام میں سے چند ایک کے علاوہ کوئی اس طرف نہ جاتا، سو میں سفر کی مشقت برداشت کرنے اور سواری خریدنے والے کو اس شخص کی طرح نہ بناؤں گا جو اپنے علاقے میں لڑتے رہے، تو اسی وقت ابو حریر کھڑے ہوئے اور کہا اے امیر المؤمنین! اگر اللہ تعالیٰ نے ہجرت ہمارے علاقے میں بھیجی، ہم نے اس کی مدد کی اور تصدیق کی تو کیا یہی چیز ہے جو اسلام میں ہمارا حق ختم کردے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہارے لئے تین مرتبہ تقسیم کروں گا، پھر لوگوں کے درمیان تقسیم کیا، چنانچہ ہر شخص کو آدھا دینار ملا، اگر اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی تو اس کو پورا دینار دیا، اور اگر اکیلا تھا تو اس کو آدھا دینار دیا، پھر زمین والے ابن قاطورا کو بلایا اور فرمایا کہ مجھے بتاؤ کہ ایک شخص کے لئے ایک مہینے میں اور ایک دن میں کتنی خوراک کافی ہوجاتی ہے؟ چنانچہ وہ دو مد اور قسط لے کر آیا اور عرض کیا کہ یہ دو مد مہینے میں کافی ہوتی ہیں اور ایک قسط زیتون کا تیل اور ایک قسط سرکہ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور دو مد جو کے پیسے گئے اور ان کو گوندھا گیا اور پھر اس میں دو قسط زیتون کا تیل ملا کر سالن بنایا، پھر اس پر تیس

آدمیوں کو بٹھایا، تو ان کا پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہوگیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں مد اپنے دائیں ہاتھ میں اور قسط اپنے بائیں ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ اے میرے اللہ! میں کسی کے لئے حلال نہیں کرتا تاکہ میرے بعد اس میں سے کچھ کم کرے، اے میرے اللہ! جو ان میں سے کم کرے آپ اس کی عمر کم کردیجئے''۔ ابو عبید، فی الاموال، یعقوب بن سفیان، مسدد، سنن کبری بیهقی

مال غنیمت کی تقسیم

۱۱۵۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی امیر مال غنیمت میں سے اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر کوئی چیز ہبہ نہ کرے علاوہ راہبر کے کے یا چرواہے کے یا وہ چھینا ہوا مال ہو یا وہ نفل ہو، اور جب تک غنیمت کا ابتدائی تقسیم نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی نفل نہیں''۔ ابو عبید

۱۱۵۵۱..... مغیرۃ بن نعمان نخعی فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے بزرگوں نے بیان کیا کہ نخعی کے حصے میں جنگ قادسیہ کے دن بادشاہ کی اولادوں میں سے کوئی شخص آیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اسے ان سے خود لیں، چنانچہ اپنے کوڑے لے کر روانہ ہوئے، سو میں نے ان کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا ہے، تو انہوں نے کہا کہ ہم راضی ہوگئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ہم بادشاہوں کے بیٹوں سے خمس نہیں لیتے سو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے اس شہزادے کو لے لیا'' حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے فدیے کا مال بہت زیادہ تھا۔ سنن کبری بیهقی

۱۱۵۵۲..... کلثوم بن الاقمر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے ہم میں سے عربی گھوڑوں کو دیگر سے ممتاز کیا اس کا نام منیذر الوادعی تھا، اور یہ شام کے بعض علاقوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نمائندے تھے، انہوں نے دوڑ کا ایک مقابلہ کروایا جس میں عرب گھوڑے مقابلہ جیت گئے اور غیر عربی گھوڑے (ٹٹو) رہ گئے، چنانچہ انہوں نے گھوڑوں کے لئے حصہ مقرر کیا، اور ٹٹوؤں کو چھوڑ دیا، اور تفصیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں لکھ بھیجی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ کیا ہی خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے، چنانچہ اسی وقت یہ طریقہ بن گیا''۔

سنن کبری بیهقی

۱۱۵۵۳..... بیہقی کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبیداللہ الحافظ نے خبر دی اور کہا کہ ہمیں ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان العوفی نے خبر دی اور کہا کہ ابوعلی محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی کے سامنے مصر میں یہ روایت پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا، کہا ہم سے حدیث بیان کی ابوالحسن موسیٰ بن اسمٰعیل ابن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نے اور کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابواسمٰعیل نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے اور انہوں نے اپنے والد حسین سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے غلام (جو کسی ملکیت ہو) کے لئے کوئی حصہ نہیں علاوہ گھٹیا مال کے لیکن اس کا امان دینا جائز ہے اور عورت کا امان دینا بھی جائز ہے جب اس نے قوم کو امان دی ہو''۔ میں (صاحب کنزالعمال) کہتا ہوں کہ سنن کبری بیہقی کو اس روایت کو ابن الاشعث کے طریق سے اھل بیت سے لانے میں ایک زبردست فائدہ ہے اور وہ یہ کہ سنن کبری میں بیہقی نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ اپنی تصانیف میں کسی ایسی روایت کی تخریج نہ کریں گے جس کا موضوع ہونا معلوم ہو خصوصاً سنن کبری میں جو ان کی اجل تصنیفات میں سے ہے اور ہے بھی ابواب احکام پر مشتمل جس کی احادیث کی تخریج میں تساھل نہیں کیا جاسکتا حالانکہ میں ان احادیث کی روایت سے بچتا تھا جو سنن ابی الاشعث میں سے ہیں کیونکہ ان میں کلام کیا گیا ہے۔

ذہبی نے میزان میں کہا ہے کہ ''محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی ابوالحسن جو مصر میں آ کر مقیم ہوگئے تھے (ابن عدی) وہ کہتے ہیں میں نے اس سے احادیث لکھی ہیں اس پر شدت تشیع طاری تھی وہ ہمارے پاس ایک نسخہ لائے جس میں موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن آباء (کی سند سے) ایک ہزار کے قریب روایات تھیں خط طری میں لکھی ہوئی عام طور سے منکر روایات تھیں میں نے یہ بات جناب حسین بن علی بن حسین علوی سے ذکر کردیں جو کہ مصر میں، اہل بیت کے شیخ تھے وہ کہنے لگے کہ یہ (ابن الاشعث) مدینے میں چالیس سال میرا پڑوسی رہا مگر اس

نے مجھ سے کبھی نہیں ذکر کیا اس کے پاس اپنے باپ یا اور کسی کی کچھ روایات ہیں اس کے نسخے میں اس قسم کی لغو روایات بھی تھیں۔ مثلاً
۱.....ارشاد نبوی ہے کہ بہترین نگینہ بلور ہے۔
۲.....بدترین زمین ان امیروں کے گھر ہیں جو حق پر فیصلے نہیں کرتے۔
۳.....تین قسم کے لوگوں پر سے رحمت ختم کر دی گئی شکاری، قصائی، اور جانوروں کے تاجر۔
۴.....دھم (گھوڑوں کی ایک قسم) سے بہتر کوئی گھوڑا باقی رہنے والا نہیں۔
۵.....چچازاد بہن کی طرح کوئی عورت نہیں۔

اللہ کے غضب کے حقدار

۶.....اللہ کا غضب ان پر بدترین ہے جو میرا خون بہائے اور مجھے میرے خاندان کے حوالے سے تکلیف دے، ابن عدی نے اس کی موضوعات ذکر کی ہیں میں نے دار قطنی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ یہ اللہ کی ایک نشانی ہے کہ اس نے ایک کتاب علویات گھڑی ہے۔

میزان کی عبارت ختم ہوئی۔

حافظ ابن حجر اء اللسان میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کے بعض حصے دیکھے ہیں اس نے اس کا نام سنن رکھا ہے اور ابواب پر مرتب کیا ہے اور تمام احادیث ایک سند سے ہیں۔ انتھی

۱۱۵۵۵.....حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قتادۃ رضی اللہ عنہ کو بھیجا، تو انہوں نے فارس کے بادشاہ کو قتل کر دیا، اس نے ایک ہار پہین رکھا تھا جس کی قیمت پندرہ ہزار درہم تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ ہار انہی کو دے دیا''۔ ابن سعد

۱۱۵۵۶.....ابن الاقمر کہتے ہیں کہ عرب گھوڑوں نے شام میں خوب گھمسان کا رن ڈالا اور وہ دن مارلیا اور غیر عربی گھوڑوں نے چاشت کے وقت اپنی کامیابی کے جوہر دکھائے عربی گھوڑوں کے لشکر پر منذر بن ابی حمصہ ھمدانی تھے، بہر حال عربی گھوڑوں کو غیر عربی گھوڑوں پر برتری حاصل رہی، تو منذر نے کہا کہ میں کسی کی معمولی کارکردگی نہ ہونے کی طرح نہ سمجھوں گا یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اس کی ماں اس جیسا دوسرا لانے سے عاجز ہے جو اس نے ذکر کر دیا گزرو جو وہ کہہ رہا ہے۔ الشافعی، متفق علیہ

فائدہ.....یہاں اصل عبارت میں لفظ ''ھبلت الوادعی امہ'' ہے یہ جملہ عام طور پر بددعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی مدح واستحسان میں بھی استعمال ہوتا ہے (جیسے یہاں ہوا ہے) مراد یہ ہے کہ وہ کتنا بڑا عالم اور صائب الرائے ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

دیکھیں مصباح اللغات بر ۹۷۴، کالم ۲ مادہ ہ ب ل

۱۱۵۵۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تقسیم میں اسی کا حصہ ہے جو جنگ کے دوران موجود ہے''۔ کامل ابن عدی، متفق علیہ

۱۱۵۵۸.....ثابت بن حارث الانصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن سہلۃ بنت عاصم بن عدی اور ان کو نومولود صاحبزادی کا حصہ بھی دیا''۔ ابن سعد، حسن بن سفیان، بغوی، طبرانی و ابونعیم

۱۱۵۵۹.....ثعلبہ بن حکم اللیثی کہتے ہیں کہ خیبر کے دن ہمیں بکریاں ملیں، لوگوں نے ان کو لوٹ لیا، تو نبی ﷺ تشریف لائے اور ان کی ہانڈیاں ابل رہی تھیں، تو دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ لوٹ کا مال ہے یا رسول اللہ! فرمایا کہ الٹ دو ان ہانڈیوں کو، کیونکہ لوٹ حلال نہیں، چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں اور کچھ نہ باقی رہا''۔ طبرانی، عبدالرزاق، ابن ماجہ، ابوداؤد

۱۱۵۶۰.....حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی میں آرہے تھے، جب ایک جگہ کشتی کنارے لگی تو انہوں نے مشرکین کے بہت سے اونٹ پائے تو ان کو پکڑ لیا اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک اونٹ کو نحر کریں تاکہ اس کے ذریعے خوراک کا مسئلہ حل

ہو پھر اپنے قدموں پر چل پڑے یہاں تک جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے، اور اپنے ساتھیوں، سفر اور اونٹوں کی تفصیلات بیان کیں، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گئے، جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے بولے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بھی ان اونٹوں میں سے کچھ عطا فرما دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو مالک کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ حضرت مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان اونٹوں کو پانچ پانچ کر کے تقسیم کر دیا، پانچ اونٹ جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں روانہ کر دیئے، اور خمس کے بعد باقی تہائی روک لیا اور اپنے ساتھیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور باقی دو ثلث کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا، چنانچہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے، اور عرض کیا کہ جو کچھ ابو مالک نے اس غنیمت کے ساتھ کیا وہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو میں بھی یہی کرتا"۔ طبرانی

۱۱۵۶۱...... حبیب بن ملحد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت کی تقسیم کی ابتداء میں چوتھائی چوتھائی تقسیم فرمایا کرتے تھے اور بعد میں تہائی تہائی۔

ابن ابی شیبہ، ابو نعیم

۱۱۵۶۲...... حبیب بن مسلمۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خمس کے بعد تہائی دیا"۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۶۳...... حبیب بن مسلمۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شروع میں چوتھائی چوتھائی تقسیم فرماتے اور بعد میں خمس"۔ ابو نعیم

۱۱۵۶۴...... حبیب بن مسلمہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنگ میں شروع میں خمس کے بعد چوتھائی تقسیم فرماتے اور واپسی کے دوران خمس کے بعد تہائی"۔ ابو نعیم

۱۱۵۶۵...... حبیب بن مسلمۃ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مقتول کا مال قاتل ہی کو دے دیا"۔ طبرانی

۱۱۵۶۶...... مکحول، حجاج بن عبد اللہ البصری روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نفل حق ہے، رسول اللہ ﷺ نے بھی نفل عطا فرمایا ہے"۔

ابن ابی شیبہ، طبرانی، حسن بن سفیان، بغوی، ابو نعیم

فائدہ:...... یہاں نفل سے مراد مال غنیمت تقسیم کرنا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۵۶۷...... رعیہ تمیمی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف خط لکھا تو انہوں نے اس خط کو بطور پیوند کے اپنے ڈول میں لگالیا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا دستہ وہاں سے گزرا تو انہوں نے ان کے اونٹ لے لئے اور یہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تقسیم ہونے سے پہلے پہلے جو کچھ تو اپنے مال میں سے پائے تو تو ہی اس کا زیادہ حق دار ہے"۔ مسند احمد عبد الرزاق

جاسوس کی گرفتاری

۱۱۵۶۸...... امام شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رعیۃ کی طرف خط لکھا، رعیہ نے رسول اللہ ﷺ کے خط کو لے کر اپنے ڈول میں بطور پیوند استعمال کر لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا، اس دستے والوں نے رعیۃ تیمی اہل وعیال اور مال کو پکڑ لیا اور رعیۃ اپنے گھوڑے پر نکلنے میں کامیاب ہو گئے وہ بالکل بے لباس تھے ان کے جسم پر کچھ نہ تھا، وہ اپنی بیٹی کے گھر آئے جس کی شادی بنو ھلال میں ہوئی تھی اور بنو ھلال کے ساتھ ساتھ ان کی بیٹی بھی مسلمان ہو چکی تھی اور اس وقت قبیلے والے ان کی بیٹی ہی کے صحن میں بیٹھے تھے، چنانچہ رعیہ گھر کی پچھلی طرف سے آئے جب ان کی بیٹی نے ان کو بے لباس دیکھا تو ایک کپڑا دیا اور پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا، انہوں نے کہا کہ تمام برائیاں تیرے باپ پر نازل ہوئیں نہ میرا مال چھوڑا گیا اور نہ گھر والے، پھر اپنی بیٹی سے پوچھا کہ تیرا شوہر کہاں ہے؟ کہا کہ اونٹوں میں ہے چنانچہ رعیہ اپنے داماد کے پاس آئے اور اس کو تفصیل بتائی داماد نے کہا کہ میری سواری لے لیں، زاد راہ کے طور پر آپ کو دودھ بھی دیں گے، رعیہ نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں بلکہ مجھے چرواہے کی لکڑی اور پانی وغیرہ کا سامان (دو میں) فوراً محمد ﷺ کے پاس جاؤں کہیں میرے اہل اور مال کو تقسیم ہی نہ کر دیں، اور چل پڑے اور ان کے پاس جو کپڑا اس سے جب سر چھپائے تو سرین ننگے ہو جاتی اور سرین ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا، بہر حال چل پڑے اور

رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے تھے، جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھا چکے تو رعیہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں بیعت کرلوں، رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا، جب رعیہ ہاتھ بڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک واپس کھینچ لیا، رعیہ نے پھر کہا یارسول اللہ! اپنا دست مبارک بڑھایئے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ جواب میں عرض کیا کہ رعیہ سحیمی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بازو سے پکڑلیا اور بلند کیا پھر فرمایا کہ اے لوگو! یہ رعیہ سحیمی ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تھا اور اس نے میرے خط کو پیوند بنالیا تھا اب مسلمان ہوگیا ہے، رعیہ نے پھر عرض کیا یارسول اللہ! میرے گھر والے اور میرا مال، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا مال تو مسلمانوں میں تقسیم ہوگیا، رہے تیرے گھر والے تو دیکھو جو ملتا ہے لے لو، رعیہ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو میں نے دیکھا کہ میرا بیٹا کھڑا ہے اور سواری کو پہچان لیا ہے اور اس کے پاس ہی کھڑا ہے، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ روانہ فرمایا، انہوں نے جاکر پوچھا کہ کیا یہی تیرا باپ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں چنانچہ اس کو میرے حوالے کردیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خدا کی قسم ان میں سے ایک کو بھی میں نے دوسرے کے لئے آنسو بہاتے نہیں دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو دیہاتیوں کی سخت دلی ہے''۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۶۹......رعیہ سحیمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو سرخ چمڑے پر خط لکھا تو اس کا پیوند بناکر اپنے ڈول میں لگالیا، اس بات کی اطلاع جناب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا جس نے ان کے نہ دن کو جانے والے جانور چھوڑے، نہ رات کو چر کر آنے والے، نہ گھر والے نہ مال واسباب بلکہ سب کچھ لے لیا، رعیہ بےلباس کی حالت میں نکلنے میں کامیاب ہوگئے، اور نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ ہوئے اور صبح کی نماز کے وقت وہاں پہنچے جناب نبی کریم ﷺ نماز فجر اور فرمارہے تھے جب نماز مکمل فرماچکے تو رعیہ نے عرض کیا کہ، اپنا ہاتھ بڑھاپئے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں گا، چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک بڑھایا جب رعیہ ہاتھ بڑھانے لگے تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے کھینچ لیا، چند مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر سامنے آئے اور عرض کیا کہ میں رعیہ سحیمی ہوں، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں بازو سے پکڑکر زمین سے اٹھالیا اور فرمایا کہ یہ رعیہ سحیمی ہیں، میں نے ان کو خط لکھا تھا جس کا انہوں نے پیوند بناکر ڈول میں لگالیا، رعیہ نے عرض کیا، میرے گھر والے اور میرا مال، تو آپ ﷺ نے فرمایا، مال تو تیرا تقسیم ہوچکا رہا تیرا بیٹا اور گھر والے تو دیکھ لو کون ملتا ہے؟ چنانچہ، وہ روانہ ہوئے پھر واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے ان کو پہچان لیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس آئے اور عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال ان کے ساتھ جاؤ اور اگر معلوم ہو کہ وہ ان کا بیٹا ہے تو ان کے حوالے کردو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے تو اس لڑکے نے کہا کہ یہ میرے والد ہیں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیٹا ان کے حوالے کردیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے اور عرض کیا وہ اسی کا بیٹا ہے اور میں نے دونوں میں سے ایک کو بھی دوسرے کے لئے آنسو بہاتے نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو دیہاتیوں کی سخت دلی ہے''۔طبرانی

۱۱۵۷۰......حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ چوتھائی عطا فرماتے اور واپسی کے دوران تہائی تہائی۔

ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ

۱۱۵۷۱......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سوار کے لئے تین حصے مقرر فرمائے، ایک حصہ خود اس کے لئے اور دو حصے اس کے گھوڑے کے لئے''۔ابن ابی شیبہ

۱۱۵۷۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک جنگ میں گئے جب دشمن سے سامنا ہوا تو میں نے ایک شخص کو نیزہ مارا اور اس کو مہلت دی اور اس کا مال چھین لیا، جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ مال مجھے ہی عنایت فرمادیا''۔

۱۱۵۷۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دستے کے ساتھ نجد کی طرف بھیجا تو ہمیں بہت سے چوپائے ملے تو ہمارے امیر جو ہمارے ساتھ تھے انہوں نے ہمیں ایک ایک اونٹ دیا پھر ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے حصوں کے ساتھ پہنچے، تو ہمارا حصہ خمس کے بعد بارہ اونٹ تھے تو ان میں سے ہر شخص کے لئے تیرہ (۱۳) اونٹ تھے بشمول اس اونٹ کے جو ہمیں ہمارے امیر نے دیئے

تھے، اور ہمارا حصہ اس میں سے نہیں گنا گیا"۔ ابن ابی شیبہ، ابوداؤد

۱۱۵۷۴.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دستے کے ساتھ نجد کی طرف بھیجا تو ہمارا حصہ بارہ اونٹوں تک پہنچ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ہمیں ایک ایک اونٹ دیا"۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۷۵.....ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر کہتے ہیں کہ میں اپنے آقا کے ساتھ خیبر کی جنگ میں موجود تھا، جب فتح ہوگئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، کہ کیا مجھے حصہ ملے گا تو رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمادیا پھر مجھے کم قیمت اور ردی مال عطا فرمایا۔

۱۱۵۷۶.....حضرت ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ میں جنگ خیبر میں موجود تھا جبکہ میں ایک غلام تھا اور کسی کی ملکیت تھا، جب مسلمانوں کو فتح ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے تلوار عطا فرمائی اور فرمایا کہ اسے لٹکا لو اور مجھے کم قیمت مال عطا فرمایا اور میرے لئے باقاعدہ حصہ نہیں نکالا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

غانمین میں مال غنیمت کی تقسیم

۱۱۵۷۷.....حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کی فتح کے تین دن بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ہم حاضر ہوئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں حصے عطا فرمایا اور کسی ایسے شخص کے لئے حصہ نہیں دیا جو فتح میں موجود نہ تھا"۔ ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلی

۱۱۵۷۸.....حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابان بن سعید بن العاص کو مدینہ منورہ سے ایک دستہ دے کر بھیجا، چنانچہ ابان اور ان کے ساتھی خیبر کی فتح کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے، حضرت ابان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارا حصہ بھی عطا فرمایئے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ان کو حصہ نہ دیجئے تو حضرت ابان نے مجھ سے کہا کہ تم بالوں کا گچھا ہو جو بھیڑ کے سر سے گرا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابان تم بیٹھ جاؤ، لیکن ان کو حصہ نہیں دیا۔

الحسن بن سفیان اور ابونعیم

۱۱۵۷۹.....حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جس جنگ میں شریک ہوا آپ ﷺ نے مجھے حصہ عطا فرمایا علاوہ خیبر کے کیونکہ وہ خاص اھل حدیبیہ کے لئے تھا"، اور حضرت ابوہریرۃ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حدیبیہ اور خیبر کے درمیان آئے تھے۔

یعقوب بن سفیان

۱۱۵۸۰.....مکحول فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سوار کے لئے تین حصے مقرر کئے، دو حصے گھوڑے کے لئے اور ایک حصہ سوار کے لئے۔

ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۱.....مکحول فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھوڑے کے لئے دو حصے مقرر کئے اور اس کے سوار کے لئے ایک۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۲.....سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی عطا نہیں"۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۳.....معمر نے قتادۃ سے روایت کی فرمایا کہ میں نے ابن المسیب سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کا غنیمت میں حصہ تھا کیا وہ اپنے حصے کو تقسیم سے پہلے فروخت کرسکتا ہے؟ سعید بن المسیب نے فرمایا، کہ ہاں، میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، سعید نے فرمایا کہ غنیمت میں سونا اور چاندی بھی ہوتے ہیں، معمر کہتے ہیں کہ اور وہ نہیں جانتا کہ مال غنیمت میں اس کا حصہ کتنا ہے"۔ عبدالرزاق

۱۱۵۸۴.....حشرج بن زیاد الاشجعی اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ انہوں نے خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا تھا، اور یہ چھ خواتین میں سے چھٹی تھیں، رسول اللہ ﷺ کو جب یہ معلوم ہوا چنانچہ انہوں نے ہماری طرف پیغام بھیجا کہ تم کس کے حکم سے نکلیں؟ اور ہم نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ غصے میں ہیں ہم نے عرض کیا کہ ہم دوائیں وغیرہ لے کر آئیں ہیں جس سے ہم علاج کریں گی اور حصہ وصول کریں

گی، ستو پلائیں گی، اور جنگی اشعار سنائیں گی اور اللہ کے راستے میں مدد کریں گی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑی ہو جاؤ، فرماتی ہیں کہ ہم زخمیوں کو دوا وغیرہ دیتی تھیں اور ان کے لئے کھانا وغیرہ بناتی تھیں، ان کو تیر وغیرہ دیتی تھیں اور دوا وغیرہ تیار رکھتی تھیں اور جب جنگ خیبر میں فتح ہوگئی تو آپ ﷺ نے ہمارے لئے بھی اسی طرح حصہ مقرر فرمایا جس طرح مزدوری کے لئے مقرر فرمایا تھا میں نے عرض کیا کہ اے دادی اماں! وہ حصہ کیا تھا فرمایا کہ کھجوریں"۔ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ

۱۱۵۸۵.....حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ایک چربی کا تھیلا ملا میں نے اس کو اہتمام سے اپنے پاس رکھا اور خود سے کہنے لگا کہ اس میں سے میں کسی کو کچھ نہ دوں گا، اتنے میں میں نے مڑ کر دیکھا تو جناب رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے تو مجھے حیا آ گئی"۔ابن ابی شیبہ

مال غنیمت کے بقیہ مسائل

۱۱۵۸۶.....مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خواتین کے استعمال کا سامان خوشبو وغیرہ رکھنے کا تھیلا لایا گیا" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے بھی دیکھا لیکن اس کی قیمت کا اندازہ نہ کر سکے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو میں یہ تھیلا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوا دوں کیونکہ آپ ﷺ ان سے خصوصی محبت فرمایا کرتے تھے، ساتھیوں نے عرض کیا جی ہاں بھجوا دیجئے تو میں یہ تھیلا لے کر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا فتح کر لیا"۔مسند ابی یعلی

۱۱۵۸۷.....مطرف اپنے ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں کہ طلحہ بن عبیداللہ نے بنو طلحہ کے نشاستج میں سے کچھ خریدا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور تفصیل بیان کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے یہ کس سے خریدا ہے؟ یہ میں نے کوفہ میں قادسیہ والوں سے خریدا ہے، طلحہ نے کہا کہ تم نے یہ سب کے سب اھل قادسیہ سے کیسے خرید لیا؟ فرمایا کہ تم نے کچھ نہیں کیا یہ تو مال فے ہے"۔

۱۱۵۸۸.....قتادۃ سے وہ رجاء بن حیوۃ سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ جو مشرکوں نے جمع کر رکھا ہے ان میں سے جو مسلمانوں کو ملا اور اس مال والے نے اس کو پہچان لیا، فرمایا کہ اگر اپنے مال کو تقسیم سے پہلے پالیا تو اسی کا ہے اور اگر.....

۱۱۵۸۹.....ولید بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ اشتر نے کہا ہے کہ یہ کیا بات ہوئی کہ جو کچھ لشکر میں ہوتا ہے وہ تو تقسیم کیا جاتا ہے اور جو گھروں میں ہوتا ہے وہ تقسیم نہیں ہوتا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا بھیجا اور دریافت فرمایا کہ کیا تو نے یہ بات کہی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، تو فرمایا کہ واللہ میں نے تم پر اللہ کے مال میں سے اسلحہ کے علاوہ کچھ تقسیم نہیں کیا جو مسلمانوں کے خزانے میں تھا، جو وہ لے کر تمہاری طرف آئے تھے، سو وہ مال میں نے تمہیں عطا فرمایا اگر وہ ان کو ہوتا تو میں ہرگز تمہیں نہ دیتا اور اسی کی طرف لوٹا دیتا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عطا فرمایا ہے حلال ہمیشہ حلال ہوتا ہے اور حرام ہمیشہ حرام ہوتا ہے، خدا کی قسم اگر تم میرے بارے میں ملامت گروہ کی خبریں پھیلا دو اور میرے ہاتھ پر بیعت کرلو تو میں تمہارے بارے میں ایسی سیرت اختیار کروں گا کہ توریت، زبور، اور انجیل بھی اس بات کی گواہی دیں گی کہ میں نے وہی فیصلہ کیا ہے جو قرآن میں ہے اور کوڑے سے خوب خبر لی۔

۱۱۵۹۰.....سفیان ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قیدی لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آزاد کر دیا"۔ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۱.....سبحان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنیمت کے شروع میں کوئی عطا نہیں اور غنیمت کے بعد بھی کوئی عطا نہیں، اور تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ نہ دیا جائے گا علاوہ چرواہے کے، یا چوکیدار کے یا کسی اور کے ہنکانے والے کے"۔ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۲.....حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ذمیوں کے غلاموں اور زمینوں کو نہ خریدو، حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ

کیوں؟ فرمایا کیونکہ وہ مسلمانوں کے لئے مال فے کی حیثیت رکھتے ہیں''۔ ابو عبید

مال غنیمت میں خیانت

۱۱۵۹۳...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ جب کوئی شخص خائن پایا جائے تو اس سے مال لے لیا جائے گا اور سو کوڑے لگائے جائیں گے، اس کا سر اور داڑھی مونڈ دی جائے گی اور اس کی سواری جلا دی جائے، اور جو کچھ بھی اس کی سواری میں ہو علاوہ حیوان کے، اور وہ کبھی بھی مسلمانوں کے ساتھ کبھی بھی حصہ نہ لے سکے گا'' اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی کرتے تھے''۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے اور فرمایا کہ فلاں شہید ہو گئے ہیں اور فلاں شہید ہو گئے ہیں یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور کہا کہ فلاں بھی شہید ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، میں اسے آگ کی اس چادر میں لپٹے ہوئے دیکھ رہا ہوں جو اس نے بطور خیانت مال غنیمت سے اٹھائی تھی، پھر جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن الخطاب جاؤ اور لوگوں کو بتادو کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے، چنانچہ میں نکلا اور اعلان کیا کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے''۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم ترمذی، دارمی

۱۱۵۹۵...... حضرت عبید فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ کا تذکرہ کر رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب صدقہ میں غلول کا ذکر فرمایا کہ جس نے اونٹ کی خیانت کی یا بکری کی خیانت کی، قیامت کے دن وہ اس جانور کو اٹھائے ہوئے ہوگا تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں''۔ ابن ماجہ، ابن جریر، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۹۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں پہلوؤں سے پکڑ پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچا رہا ہوں اور تم اس میں اس طرح گرے جا رہے ہو جیسے پتنگے اور ٹڈیاں اور قریب ہے کہ تمہارے پہلوؤں کو چھوڑ دیا جائے اور تمہیں حوض پر آنے دیا جائے تو تم میرے پاس علیحدہ علیحدہ یا جماعتوں کی شکل میں آؤ گے سو میں تمہیں پہچان لوں گا تمہارے ناموں سے اور علامتوں سے جیسے ایک شخص بہت سے اونٹوں میں اپنے اونٹوں کو پہچان لیتا ہے، سو تمہیں بائیں جانب لے جایا جائے گا اور میں تمہارے لئے منت سماجت کروں گا، اور عرض کروں گا یا رب! میری امت تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تھا، یہ آپ کے بعد الٹے قدموں پھر گئے تھے، سو میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن پکارتی ہوئی بکری اٹھائے ہوئے آئے گا اور کہے گا یا محمد یا محمد اور میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو صاف صاف بتادیا تھا، اور میں ایسے کسی شخص کو نہ پہچانوں گا جو کسی چیختے ہوئے اونٹ کو اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد، تو میں اس سے کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو صاف صاف بتادیا تھا اور نہ میں ایسے کسی شخص کو پہچانوں گا جو چیختے ہوئے گھوڑے کو اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد تو میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا'' میں نے تو صاف صاف بتادیا تھا اور میں اس شخص کو بھی نہ پہچانوں گا جو ایک چمڑے کا خشک ٹکڑا اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد اور میں کہوں گا میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو صاف صاف بتادیا تھا''۔

رامهرامزی فی الامثال، اور سیار بن حاتم فی الزهد

۱۱۵۹۷...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے مال غنیمت میں سے ایک رسی کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے پہلوتہی کی اس نے پھر پوچھا آپ ﷺ نے پھر پہلوتہی فرمائی، جب وہ بار بار یہی کرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے ایک رسی کے بدلے آگ سے کون بچائے گا؟

۱۱۵۹۸...... حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب اپنی گھر والی فاطمہ بنت عتبۃ بن ربیعہ کے پاس گئے ان کی تلوار خون میں لت

پت تھی، اھلیہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم قتل کر کے آئے ہو سو تمہیں مشرکین کے مال غنیمت میں سے کیا ملا؟ بولے اس سوئی کو سنبھال لو اس سے اپنے کپڑے سینا اور سوئی اھلیہ کے حوالے کردی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے نمائندے کو پکارتے سنا جو کہہ رہا تھا کہ اگر کسی کو کوئی چیز ملی ہے تو واپس کردے اگر چہ وہ سوئی ہی کیوں نہ ہو، حضرت عقیل اپنی اھلیہ کے پاس واپس آئے اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ تمہاری سوئی تمہارے پاس نہ رہے گی چنانچہ سوئی واپس لی اور جا کر مال غنیمت میں جا کر ڈال دی''۔

۱۱۵۹۹..... ابورافع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ بقیع میں سے گزرے اور فرمایا اف، اف، جبکہ ان کے ساتھ میرے علاوہ اور کوئی نہ تھا سو میں خوف زدہ ہو گیا، اور میں نے پوچھا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، فرمایا کہ اس قبر میں جو شخص ہے اس کو میں نے بنوفلاں میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر بطور خیانت اٹھالی سو میں اسے اسی دھکتی ہوئی چادر میں لپٹے ہوئے دیکھ رہا ہوں''۔ طبرانی

۱۱۶۰۰..... حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت کے اونٹ کو سامنے کھڑا کر کے نماز ادا فرمائی، اور فارغ ہونے کے بعد ایک ٹکڑا انگلیوں میں اٹھایا یہ بالوں کا گچھا تھا، فرمایا کہ یہ بھی تمہارے مال غنیمت میں سے ہے اور اس میں سے میرے لئے خمس کے علاوہ کچھ نہیں اور خمس تم میں لوٹایا جائے گا چنانچہ سوئی اور دھاگہ تک ادا کر دو یا اس سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز بھی اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت کرنا خائن کے لئے دنیا اور آخرت میں عار اور شرمندگی ہوگا، اللہ کے راستے میں لوگوں سے جہاد کرو، قریب اور دور اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرو، اور سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو، اور تم پر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ضروری ہے، کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ غم اور فکر سے نجات عطا فرماتے ہیں''۔ ابونعیم

جنگی قیدی

۱۱۶۰۱..... معمر بن عبدالکریم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ مشرک قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ (جبکہ ان قیدیوں کے بدلے) اتنا اتنا فدیہ قبول کیا جا چکا تھا ان کا فدیہ نہ لو بلکہ ان کو قتل کردو''۔ ابوعبید فی کتاب الاموال

۱۱۶۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے ہاتھ سے ایک مسلمان کو چھڑوالینا مجھے جزیرۃ العرب سے زیادہ پسند ہے''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۶۰۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا، جان لو کہ مشرکوں کے پاس جتنے بھی مسلمان قیدی ہیں ان کی آزادی کے لئے مال مسلمانوں کے بیت المال سے دیا جائے گا''۔ ابن ابی شیبہ اور ابن راھویہ

۱۱۶۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی عربی کو غلام نہیں بنایا جا سکتا''۔ الشافعی، متفق علیہ

۱۱۶۰۵..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سائب بن الاقرع کو لکھا کہ مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی اپنا غلام اور ساز و سامان بالکل اصل پالے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر اس نے اپنا مال تقسیم ہونے کے بعد کسی تاجر کے پاس پایا تو اس کا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی بھی آزاد جسے تاجروں نے خرید لیا ہو تو ان کو اصل قیمت واپس کی جائے گی کیونکہ آزادی کی خرید و فروخت نہیں ہو سکتی''۔

۱۱۶۰۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا تو ان کو کچھ قیدی ملے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے جتنے بھی کسان اور کاشتکار وغیرہ ہیں ان کو چھوڑ دو''۔ ابوعبید

۱۱۶۰۷..... ابراہیم بن محمد بن اسلم بن بحرۃ اپنے دادا اسلم بن بحرۃ الانصاری سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں قریظہ کے قیدیوں پر مقرر فرمایا تھا تو وہ لڑکے کے زیر ناف دیکھتے تھے اگر وہاں بال اگے ہوتے تو اس کو قتل کر دیتے اور اگر بال نہ اگے ہوتے تو اس کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں رکھا جاتا ہے''۔ الحسن بن سفیان، ابن مندہ

۱۱۶۰۸.....اسود بن سریع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قیدی لایا گیا تو وہ قیدی کہنے لگا کہ اے اللہ میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں لیکن محمد ﷺ کے حضور توبہ نہیں کرتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اپنے گھر والوں کے لئے حق پہچان لیا"۔

مسند احمد، طبرانی، دار قطنی، فی الافراد، مستدرک حاکم، بیهقی فی شعب الایمان سعید بن منصور

۱۱۶۰۹..... بکر بن مراد اعور بن بشامۃ وردان بن مخزم اور ربیعہ بن رفیع العنبر بیین سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے آپ ﷺ اپنے حجرے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں عیینۃ بن حصن بنو عنبر کے قیدی لے کر حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہمارے قبیلے کے قیدی جبکہ ہم تو آپ کی خدمت اقدس میں مسلمان ہو کر آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ کہ مسلمان ہو گئے ہو، سو میں اور وردان ڈر گئے اور ربیعہ نے قسم کھائی"۔

۱۱۶۱۰.....ثعلبہ بن الحکم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے گرفتار کر لیا تھا اور میں اس وقت نوجوان تھا تو میں رسول اللہ ﷺ لوٹ مار سے منع فرمارہے تھے"۔ابو نعیم

۱۱۶۱۱.....امام شعبی فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے عرب قیدیوں کے بارے میں آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ایک آدمی کا فدیہ آٹھ اونٹ سے بارہ اونٹ تک ہیں، اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا فدیہ چار سو درھم مقرر فرمادیا۔عبدالرزاق

۱۱۶۱۲.....طاؤس فرماتے ہیں کہ عرب قیدیوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ آزاد کردہ غلاموں کا فدیہ دو غلام یا آٹھ اونٹ اور عربی کا فدیہ ایک غلام یا چار اونٹ مقرر فرمائے"۔عبدالرزاق

۱۱۶۱۳.....عکرمۃ فرماتے ہیں کہ عرب غلام کے فدیے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ انہی میں سے وہ شخص جس کو زمانہ جاھلیت میں گرفتار کیا گیا تھا اس کا فدیہ آٹھ اونٹ ہوگا اور لڑکا اگر باندی کا ہو تو دو وصیف کا فیصلہ فرمایا، وصیفوں میں سے ایک مذکر ایک مونث، اور زمانہ جاہلیت کی قیدی عورت کا فدیہ ماں کے آقا ادا کریں گے اور وہی اس کا عصبہ ہوں گے اور اس کی میراث بھی لیں گے جب تک باپ آزاد نہ ہو جائے، اور زمانہ اسلام کے قیدی کا فدیہ چھ اونٹ مقرر فرمایا مرد عورت بچہ سب کے لئے"۔عبدالرزاق

فائدہ:.......وصیف اس لڑکے کو کہتے ہیں جو خدمت کرنے کے قابل ہو گیا ہو، واللہ اعلم۔(مترجم)

قیدیوں کے بارے میں بقیہ ہدایات

۱۱۶۱۴.....رباح بن الحارث فرماتے ہیں کہ اسلام سے پہلے جو عربوں نے ایک دوسرے کو قیدی بنا لیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرماتے تھے کہ اگر کسی نے اپنے گھر والوں میں سے کسی مملوک کو کسی عرب محلے میں پہچان لیا تو اس کا فدیہ ایک غلام کے بدلے دو غلام اور ایک باندی کے بدلے دو باندیاں ہوں گی"۔ابن سعد

۱۱۶۱۵.....ابوامامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول اکرم ﷺ ہنس پڑے، پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ اس قوم کو دیکھ کر جن کو زنجیروں میں باندھ کر جنت میں لایا جا رہا تھا"۔ابن النجار

خراج

۱۱۶۱۶.....مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ابراھیم النخعی روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسلمان ہو گیا، اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں میری زمین سے خراج ہٹا دیجئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیری زمین جنگ لڑ کر حاصل کی گئی تھی، اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ فلاں فلاں زمین ہے جس میں آپ اس سے زیادہ خراج لیتے ہیں جتنا اس کی زمین پر لیتے ہیں تو فرمایا کہ ان کے لئے کوئی گنجائش نہیں ان سے ہم نے صلح کی ہے"۔

عبدالرزاق، ابو عبید فی الاموال، ابن عبدالحکم، فی فتح مصر. متفق علیه

۱۱۶۱۷..... ابومجلز وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حنیف کو سواد کا خراج وصول کرنے بھیجا اور ان کا روزانہ کا وظیفہ چوتھائی بکری اور پانچ دراھم مقرر فرمائے، اور انہیں حکم دیا کہ پورے سواد کی پیمائش کرلیں خواہ علاقہ آباد ہو یا بنجر البتہ شور زدہ زمین، ٹیلوں، جھاڑیوں اور تالابوں کی پیمائش نہ کریں اور ان جگہوں کی جہاں پانی پہنچتا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف نے جبل کے علاوہ سارے علاقے کی پیمائش کی یعنی حلوان سے لیکر عرب سرزمین تک جو فرات کے زیریں علاقے میں واقع ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہر وہ چیز جہاں تک پانی پہنچتا ہے خواہ آباد ہو یا بنجر اس کو میں نے چھتیس کروڑ جریب پایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیمانہ ایک ذراع ایک مٹھی اور ایک مڑا ہوا انگوٹھا ہوا کرتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ہر جریب خواہ آباد ہو یا بنجر، اس پر کام ہوتا ہو یا نہ ایک درھم اور ایک قفیز مقرر کرو، اور تر کھجوروں پر پانچ درھم اور دس قفیز مقرر کرو اور ان کو کھجور اور دیگر درختوں کے پھل کھلاؤ، اور فرمایا کہ یہ ان کے لئے ان کے شہروں کو آباد کرنے کے لئے خوراک ہوگی اور ذمیوں میں سے خوشحال پر اڑتالیس درھم اور اس سے کم پر چوبیس درھم مقرر کرو اور جس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس پر بارہ درھم مقرر کرو، فرمایا کہ ایک مشتمل درھم ہر ماہ کسی کو محتاج نہیں کرے گا، اور جو خراج ان پر مقرر کیا تھا اس کے بدلے ان سے غلامی کو دور کردیا اور اس کو زمین کا کرایہ بنادیا، چنانچہ پہلے سال سواد کوفہ کے خراج سے آٹھ کروڑ درھم لئے گئے پھر آئندہ سال بارہ کروڑ درھم لے کر گئے اور یہ سلسلہ چلتا رہا''۔ ابن سعد

۱۱۶۱۸..... عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہر سال اپنی ضرورت کے مطابق مال روک کر مصر کا جزیہ اور خراج روانہ فرماتے تھے، پھر ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خراج بھیجنے میں دیر ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ملامت کی اور ڈانٹا اور لکھا کہ اس بات پر مت گھبراؤ، اے ابو عبداللہ! کہ حق ہی کی وجہ سے تم سے لیا جائے اور دیا جائے، کیونکہ حق تو روشن ہے، لہٰذا مجھے اور اس کو اکیلا چھوڑ دو جو اس معاملے میں جھگڑتا ہے (تاکہ میں اس کو دیکھ لوں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ناراض رہے، چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے جوابی خط لکھا کہ اھل مصر مہلت چاہتے تھے کہ ان کے غلے کو دیکھ لیا جائے، چنانچہ میں نے مسلمانوں کے لئے دیکھا تو ان کے لئے نرمی کو بہتر پایا اس سے کہ اس کو پھاڑ دیا جائے سو وہ ایسی چیزیں بیچنے میں لگ جائیں گے جس سے ان کا کوئی بھلا نہ ہوگا اور خراج ختم ہو جائے گا اور خدا کی قسم میں نے صحیح کیا ہے اے امیر المؤمنین۔ والسلام۔ ابن سعد

۱۱۶۱۹..... عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ انباط شام کے لوگوں پر یہ شرط لگائے کہ ان کے پھل اور تنکے وغیرہ مسلمانوں کو ملیں گے اور انھوں نے نہیں لئے۔ ابو عبید

۱۱۶۲۰..... طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ نہر الملک کی ایک محنت کش عورت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ اس کی زمین اس کے حوالے کردو وہ اس سے خراج ادا کرے گی، وہ مسلمان ہوگئی تھی''۔ ابو عبید فی الاموال، عبدالرزاق

۱۱۶۲۱..... ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل نجران کو لکھا کہ میرے بعد تم میں سے جو مسلمان ہو جائے میں اس کو بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور اس کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنی کھیتی باڑی کا نصف ادا کرے، اور جب تک تم ٹھیک رہو میں تمہیں وہاں سے نکالنا نہیں چاہتا اور تمہارے عمل سے راضی ہوں''۔ بیھقی فی شعب الایمان

۱۱۶۲۲..... عطیۃ بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حزیم کو حمص کے لشکر کا عامل بنایا، جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے کوڑا اٹھایا، سعید نے عرض کیا کہ آپ کا سیلاب بارش سے پہلے آگیا اگر آپ رضامندی طلب کریں گے تو آپ کو راضی نہ کریں گے اگر آپ سزا دیں گے تو ہم صبر کریں گے اگر آپ معاف کردیں گے تو ہم شکریہ ادا کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا لحاظ کیا اور درہ رکھ دیا اور فرمایا کہ مسلمان پر اس سے زیادہ ذمہ داری نہیں، تم نے خراج بھیجنے میں دیر کی؟ تو سعید نے عرض کیا، کہ آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسان سے چار دینار سے زیادہ نہ لیں، ہم نہ اس پر اضافہ کرتے ہیں نہ کمی البتہ ہم ان کی فصل کا انتظار کرتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک میں زندہ ہوں تیری عزت کروں گا''۔ ابو عبید، ابن زنجویہ فی الاموال

۱۱۶۲۳..... ابومجلز و لاحق بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے لئے نمازوں

اور لشکروں پر امیر بنا کر بھیجا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قضاء اور بیت المال کا امیر بنا کر بھیجا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف زمین کی پیائش کے کام پر مقرر کر کے بھیجا اور ان کے لئے ہر روز ایک بکری مقرر کی اس میں سے ایک حصہ اور وغیرہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لئے اور دوسرا حصہ باقی دونوں حضرات کے درمیان تقسیم فرمایا، اور پھر فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ کسی بھی علاقے سے اگر روزانہ ایک بکری لی گئی تو جلد ہی وہ ویران ہو جائے گا، سو اس کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے زمین کی پیائش کی اور انگوروں کے گنجان باغوں کے ہر جریب پر دس درھم کھجوروں کے ہر جریب پر پانچ درھم اس کے ہر جریب پر چھ درھم گندم کے ہر جریب پر چار درھم اور جو کے ہر جریب پر دو درھم مقرر فرمائے، اور ذمیوں کے مال میں جو مختلف ہوتا رہتا تھا ہر بیس درھم میں ایک درھم مقرر فرمایا اور ان پر ان کے بغیر زیور والی عورتوں اور بچوں میں سالانہ چوبیس درھم مقرر فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تفصیل سے آگاہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی اور راضی ہو گئے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حربی تاجر جب ہمارے پاس آئیں تو ان سے ہم کتنا وصول کریں؟ فرمایا کہ جب تم ان کے پاس جاتے ہو تو کتنا وصول کرتے ہو؟ عرض کیا کہ عشر۔ تو فرمایا کہ ان سے عشر وصول کرو۔ ابو عبید، ابن زنجویه، متفق علیه

۱۱۶۶۴..... طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ نہر ملک کے علاقے سے ایک عورت مسلمان ہو گئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اپنی زمین اختیار کر لے اور اپنی زمین پر واجب الادا کو ادا کرے تو اس کو اور اس کی زمین کو چھوڑ دو ورنہ پھر مسلمانوں اور ان کی زمینوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو۔ متفق علیه.

۱۱۶۶۵..... ابو عون الثقفی فرماتے ہیں کہ اہل سواد میں سے جب کوئی مسلمان ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو اپنی زمین کا خراج ادا کرتے رہنے دیتے''۔ متفق علیه

۱۱۶۶۶..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ رفیل مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی زمین خراج کے بدلے اس کے حوالے کر دی اور اس کے لئے دو ہزار مقرر کئے''۔ متفق علیه

۱۱۶۶۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ سعید بن زید کو کچھ زمین دے دیں، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ابن الرفیل کی زمین میں سے ان کو دے دی، چنانچہ ابن الرفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین ہماری اور آپ کی صلح کس شرط پر ہوئی تھی، فرمایا اس شرط پر کہ تم جزیہ دو گے اور تمہاری زمینیں اور مال تمہارے ہی پاس رہیں گے، عرض کیا، یا امیر المؤمنین، میری زمین سعید ابن زید کے حوالے کی گئی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ زمین واپس کر دیں، پھر ابن الرفیل کو اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہو گیا، تو اس کے لئے سات سو مقرر کیا اور اس کے اس عطا کو خثعم میں رکھا اور فرمایا کہ اگر تو اپنی زمین پر رہے اور جو دیتا تھا دیتا رہے''۔ متفق علیه

۱۱۶۶۸..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے دریائے فرات کے کنارے جگہ خریدی تا کہ اس میں قضب اگائیں، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی گئی تو آپ نے پوچھا کہ کس سے خریدی ہے؟ عرض کیا کہ اس کے مالکوں سے سو جب مہاجرین وانصار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تو فرمایا کہ، یہ اس زمین کے رہنے والے ہیں ان میں سے کسی سے خریدی تھی، عرض کیا نہیں، فرمایا تو جس سے خریدی تھی اس کو واپس کر دو اور اپنا مال لے لو''۔ ابو عبید اور ابن زنجویه

۱۱۶۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خراجی زمین خریدنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس پر تو مسلمانوں کا خراج ہے''۔ متفق علیه

وظائف اور عطایا

۱۱۶۷۰..... امام شعبی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم شہید ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سالم کی اہلیہ کو نصف دیا اور باقی نصف مال اللہ کے راستے میں دے دیا''۔ ابن ابی شیبه

۱۱۶۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اگر آخری مسلمان بھی باقی ہوتا اور جب کوئی علاقہ فتح ہوتا تو میں اس کے حصے اسی طرح تقسیم کرتا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے حصے تقسیم فرمائے تھے، لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کو جزیہ ملتا رہے اور آخری مسلمان ایسا رہ جائے کہ اس کے لئے کچھ نہ بچے"۔ابن ابی شیبہ، ابوعبید، ابن زنجویہ معاً فی الاموال اور مسند ابن وھب اور مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن الجارود، طحاوی، مسند ابی یعلی، خرائطی فی مکارم الضلاق، متفق علیہ

۱۱۶۳۲..... حارثہ بن مغرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ امابعد، تحقیق میں تمہارے پاس عمار بن یاسر کو امیر اور عبداللہ بن مسعود کو استاد اور وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں، اور یہ دونوں حضرات جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں نہایت شریف اور معزز حضرات ہیں، سو ان سے سیکھو اور ان کی اطاعت کرو اس میں کچھ شک نہیں کہ میں نے تمہیں خود پر ترجیح دی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے معاملے میں، اور سواد میں میں نے عثمان رضی اللہ عنہ ابن حنیف کو بھیجا ہے، ان کو روزانہ ایک بکری دو اس کا کچھ حصہ اور پیٹ عمار کے لئے اور باقی دوسرا حصہ ان تینوں حضرات کے لئے ہے"۔ابن سعد، مستدرک حاکم، سعید بن منصور

۱۱۶۳۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اولین مہاجرین کے لئے چار ہزار مقرر کئے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے ساڑھے تین ہزار، عرض کیا گیا کہ ابن عمر بھی تو مہاجرین میں سے ہیں ان کے لئے آپ نے چار ہزار سے کم کیوں کیئے؟ تو فرمایا کہ اس کے تو صرف باپ نے ہجرت کی ہے وہ اس طرح نہیں کہ جیسے خود ہجرت کی ہو"۔ بخاری، دارقطنی فی الافراد سنن کبری بیھقی

فائدہ..... یہ اس لئے فرمایا کیونکہ ہجرت کے وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نہایت کم سن تھے، اور غزوہ احد جو ہجرت کے بعد ہوا اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عمر صرف ۱۴ برس تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۶۳۴..... موسی بن علی بن رباح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ جو قرآن کریم کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو ابن ابی کعب کے پاس آئے، اگر کوئی فرائض کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو زید بن ثابت کے پاس جائے اور اگر کوئی فقہ کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو وہ معاذ بن جبل کے پاس جائے، اور اگر کوئی مال کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خازن اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے، سنو! میں سب سے پہلے مہاجرین اولین سے شروع کرنے والا ہوں میں اور میرے ساتھی، اور ان کو دوں گا، پھر انصار کو دینا شروع کروں گا جنہوں نے امان اور ٹھکانہ دیا ان کو دوں گا، پھر امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو دوں گا، سو جس نے جلدی ہجرت کی اس کو عطا بھی جلدی ملے گی اور جس نے تاخیر سے ہجرت کی اس کو عطا بھی دیر سے ملے گی سو اگر کسی کو برا بھلا کہنا ہی ہے تو اپنی سواریوں کو کہو"۔ابو عبید فی الاموال، ابن ابی شیبہ، سنن کبری بیھقی

۱۱۶۳۵..... سفیان بن وھب الخولانی فرماتے ہیں کہ جب ہم نے بغیر عہد کے مصر فتح کرلیا تو حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے عمرو بن العاص اس کو تقسیم کردو، حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا کہ میں اس کو تقسیم نہ کروں گا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم اس مال کو اسی طرح تقسیم کریں گا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم اس مال کو اس طرح تقسیم کریں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا مال تقسیم کیا تھا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس مال کو اس وقت تک تقسیم نہ کروں گا جب تک امیر المؤمنین کو اطلاع نہ کردوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اس مال کو اس وقت تک برقرار رکھو جب تک تمہارے پاس موجود جانوروں کے پوتے نواسے بھی اس جہاد میں شریک نہ ہو جائیں"۔

ابن عبد الحکم فی فتوح مصر، ابن وھب، ابوعبید، ابن زنجویہ معاً فی الاموال، متفق علیہ

۱۱۶۳۶..... عیاض الاشعری فرماتے ہیں: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلاموں، باندیوں اور گھوڑوں کو بھی وظیفہ عطا فرماتے"۔ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۷..... سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نومولود بچے کے لئے بھی وظیفہ مقرر فرماتے"۔ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے فرائض مقرر فرمائے، رجسٹر تیار کروائے اور اجنبیوں کو باہم روشناس کرایا، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے ساتھیوں سے روشناس کروایا"۔ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۹..... مخلد الغفاری فرماتے ہیں کہ تین مملوک غلاموں نے بدر میں شرکت کی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ہر ایک کو ہر سال تین ہزار دیتے۔
ابو عبید فی الاموال، ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۴۰..... ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وظائف مقرر کرنے شروع کیئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ دینی ذات سے شروع کریں تو فرمایا نہیں، پھر جناب رسول اللہ ﷺ کی قربت کا لحاظ کرتے ہوئے دینا شروع کیا، چنانچہ پہلے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے پھر پانچ قبیلوں کے درمیان یہاں تک کہ بنو عدی بن کعب پر انتہا ہوگئی''۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۴۱..... قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل بدر کے لئے پانچ ہزار مقرر فرمائے اور فرمایا کہ میں ان کو باقی لوگوں پر ضرور فضیلت دوں گا''۔ ابو عبید، ابن ابی شیبہ، بخاری، متفق علیہ

بیت المال سے وظیفہ

۱۱۶۴۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں باقی رہا تو ایک شخص کا وظیفہ چار ہزار تک کروں گا، ایک ہزار اسلحے کے لئے، ایک ہزار خرچے کے لئے، ایک ہزار گھر والوں کے لئے، اور ایک ہزار گھوڑے کیلئے''۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۴۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک اور سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے لئے پانچ پانچ ہزار اور انصار کے لئے چار چار ہزار وظیفہ مقرر فرمایا، اور مہاجرین کی اولادوں میں سے جنہوں نے جنگ بدر میں شرکت نہ کی تھی ان کا بھی چار ہزار وظیفہ مقرر رہا۔

ان میں عمر بن ابی سلمۃ بن عبد الاسد المخزومی، اسامۃ بن زید محمد بن عبد اللہ بن جحش الاسدی، اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شامل تھے، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر تو ان میں سے نہیں ہے وہ تو وہ تو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر میرا حق بنتا ہے تو عطا فرما دیجئے ورنہ رہنے دیجئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کا حصہ بھی پانچ ہزار لکھ دو اور میرا چار ہزار لکھ دو، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بولے میں نہیں چاہتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں اور تو دونوں پانچ پانچ ہزار وصول نہیں کر سکتے''۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۴۴..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، فرماتے ہیں، میں ان کے پاس پہنچا اور ان کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے انہیں سلام کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا لائے؟ میں نے عرض کیا پانچ لاکھ لایا ہوں، دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، ایک لاکھ، اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ، فرمایا تم اونگھ رہے ہو اپنے گھر چلے جاؤ اور سو جاؤ کل میرے پاس آنا، میں اگلے دن پھر خدمت میں حاضر ہوا، پھر دریافت فرمایا کہ کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا پانچ لاکھ، دریافت فرمایا کہ پاکیزہ مال ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے اس کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں ہے پھر لوگوں سے فرمایا کہ یہ میرے پاس بہت سا مال لائے ہیں سو اگر تم لوگ چاہو تو تمہارے لئے تیار کر رکھیں اور اگر تم چاہو تو تم کو کسی پیمانے سے ناپ ناپ کر دے دیں؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین، یہ عجمی لوگ فہرستیں اور رجسٹر بنایا کرتے ہیں اور انہی کے مطابق لوگوں کو دیتے ہیں میں نے ان کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی رجسٹر بنوائے اور مہاجرین کے لئے پانچ پانچ ہزار وظیفہ مقرر فرمایا اور انصار کے لئے چار چار ہزار، اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے لئے بارہ بارہ ہزار وظیفہ مقرر فرمایا''۔ ابن ابی شیبہ، یشکری فی یشکریات، سنن کبری بیہقی

۱۱۶۴۵..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ بحرین کے حکمران کے پاس گئے تو انہوں نے میرے ساتھ آٹھ لاکھ درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجے، چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا لے کر آئے ہوا اے ابو ہریرۃ! میں نے عرض کیا کہ آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں، دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کیا کہہ رہے ہو؟ تم تو ایک دیہاتی ہو، سو میں نے

ہاتھوں پر پورے پورے، گن کر بتائے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کو طلب فرمایا اور مال کے بارے میں ان سے مشورہ فرمایا لیکن سب میں اختلاف ہوگیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ یہاں تک کہ ظہر کے وقت ان کو دوبارہ طلب فرمایا، اور فرمایا کہ میں اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص سے ملا ہوں اور اس سے مشورہ کیا ہے اور ان کی رائے مجھ پر منتشر نہیں ہوئی، پھر فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے علاقوں والوں سے اپنے رسول ﷺ کو دیا ہے تو وہ اللہ، اس کے رسول ﷺ ان کے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، اور مسافروں کا حق ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو کتاب اللہ کے مطابق تقسیم فرمادیا"۔ابن ابی شیبه

۱۱۶۴۶...... اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ اس مال کے لئے جمع ہو جاؤ اور دیکھو اس بارے میں تم کیا سمجھتے ہو اور میں نے اللہ کی کتاب سے آیات پڑھی ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا کہ "اللہ نے اپنے رسول کو جو مال عطا کیا ہے" سے لے کر یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں' تک۔ (سورۃ الحشر آیت ۷-۸) اور خدا کی قسم وہ تنہا ان سب کے لئے نہیں ہے اور وہ لوگ جنہوں نے گھر فراہم کئے اور (سورۃ الحشر آیت ۹) اور خدا کی قسم وہ تنہا ان کے لئے نہیں ہے اور لوگ جو آئے ان کے بعد (سورۃ الحشر آیت ۱۰) خدا کی قسم مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کا اس مال میں حق نہ ہو، خواہ اس کو دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو، بھلے وہ عدن کا کوئی چرواہا ہی کیوں نہ ہو"۔سنن کبری بیهقی، ابن ابی شیبه

۱۱۶۴۷...... حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک باندی نکلی ہم نے کہا امیر المؤمنین کی موطؤہ ہے اس نے سن لیا اور اس نے کہا کہ میں امیر المؤمنین کی موطؤہ نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے لئے حلال ہوں میں تو اللہ کے مال میں سے ہوں، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے صحیح کہا، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے اس مال میں سے کیا حلال سمجھا ہے اس سے میں نے دو کپڑے حلال سمجھ کر لئے ہیں ایک سردیوں کے لئے اور ایک گرمیوں کے لئے اور میرے پاس اپنے حج اور عمرے اور اپنے بعد اپنے گھر والوں کی خوراک کی گنجائش نہیں ہے اور مسلمانوں کے ساتھ میرا حصہ انہی کی طرح ہے نہ ان سے زیادہ اور نہ ان سے کم"۔ابو عبید فی الاموال، سعید بن منصور، ابن ابی شیبه، ابن سعد، سنن کبری بیهقی

۱۱۶۴۸...... یحییٰ بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن الارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہر ماہ ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو، مسلمانوں کا مال ہر جمعہ کو تقسیم کیا کرو، پھر فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہر روز ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو، تو قوم کے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ مسلمانوں کے بیت المال میں کچھ باقی رکھیں جو کسی مصیبت میں یا کسی باہر کے کام میں کام آجائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تیری زبان پر شیطان جاری ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی حجت مجھے القا فرمادی اور اس کے شر سے مجھے بچالیا، میں نے بھی اس کے لئے وہی تیار کر رکھا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کر رکھا تھا یعنی اللہ عز و جل کے رسول ﷺ کی اطاعت"۔سنن کبری بیهقی

۱۱۶۴۹...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آٹھ لاکھ درھم لے کر پہنچا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لے کر آئے ہو، میں نے عرض کیا کہ آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں فرمایا کہ تم اسی ہزار ہی لائے ہوگے میں نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ میں آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں فرمایا کہ میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ تم یمن کے بے عقل ہو؟ تم اسی ہزار لائے ہو اچھا بتاؤ آٹھ لاکھ کتنے ہوتے ہیں؟ سو میں نے ایک ایک لاکھ کر کے گنا یہاں تک کہ آٹھ لاکھ پورے گنے، پھر فرمایا کہ کیا یہ پاکیزہ مال ہے تو پریشان ہو! میں نے عرض کیا جی ہاں سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ رات بے چینی سے گزاری یہاں تک کہ جب فجر کی اذان ہوئی تو ان سے ان کی اھلیہ نے کہا آپ رات بھر نہیں سوئے؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب کیسے سو جائے جبکہ اتنے لوگ آگئے ہیں جو آغاز اسلام سے اب تک اتنے نہیں آئے، اگر عمر ھلاک ہوگیا تو کون بچائے گا؟ اور وہ مال بھی اس کے پاس ہو اور حق دار کو بھی نہ دیا ہو؟ سو جب آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ادا فرما چکے تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ آپ کے پاس جمع ہوگیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج رات لوگوں کے پاس اتنا مال آیا ہے کہ آغاز اسلام سے پہلے آج تک اتنا مال نہیں آیا، سو میری اس معاملے میں ایک رائے ہے تم بھی مجھے مشورہ دو، میرا خیال ہے کہ لوگوں کو پیمانے بھر بھر کر دوں، عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ایسا نہ کریں لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور مال بڑھتا جارہا ہے، بلکہ ان کو آپ

کتاب اللہ کے مطابق دیجئے سو جب بھی لوگ زیادہ ہوں اور مال بھی زیادہ ہو تو آپ ان کو اسی طریقے سے وظائف دے سکیں گے۔ پھر فرمایا کہ اچھا مجھے یہ مشورہ دو کہ میں پہلے کس سے شروع کروں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ اپنے آپ سے شروع کیجئے آپ ہی اس معاملے کے نگران ہیں اور انہی میں سے کسی نے کہا کہ اور امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں، فرمایا نہیں بلکہ میں جناب نبی کریم ﷺ سے شروع کرتا ہوں اور پھر جو زیادہ قریب ہو درجہ بدرجہ چنانچہ اسی کے مطابق فہرست تیار کی گئی بنو ھاشم اور بنو عبدالمطلب سے شروع کیا گیا اور ان سب کو دیا گیا پھر بنو عبد شمس کو دیا گیا، پھر بنو نوفل بن عبد مناف کو دیا گیا اور بنو عبد شمس کو شروع میں اس لئے رکھا تھا کیونکہ وہ بنو ھاشمی کے ماں شریک بھائی تھے۔

ابن سعد، سنن کبری بیھقی

۱۱۶۵۰...... حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریح اور سلمان بن ربیعہ الباھلی کو قضاء پر مقرر فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۱۶۵۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو میں نے طریقے کے مطابق نہ چھوڑا ہوتا تو ان کو کچھ نہ ملتا۔ میں نے جو علاقہ بھی فتح کیا اس کا مال ایسے ہی تقسیم کر دیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا مال تقسیم کر دیا تھا، لیکن، میں اس کو ان کے لئے بطور خزانے کے چھوڑتا ہوں''۔

بخاری، ابو داؤد، سنن کبری بیھقی

مال غنیمت کی تقسیم کا طریقہ

۱۱۶۵۲...... منذر بن عمرو الوادعی فرماتے ہیں کہ انہوں نے گھوڑے کے لئے دو حصے اور گھوڑے والے کے لئے ایک حصہ مقرر کیا پھر تفصیل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے تو سنت پر عمل کیا''۔ سنن کبری بیھقی

۱۱۶۵۳...... جبیر بن الحویرث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں بنانے کے سلسلے میں مسلمانوں سے مشورہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو مال سال بھر میں آپ کے پاس جمع ہو وہ آپ سارا کا سارا تقسیم کر دیں اور اس میں سے کچھ نہ رکھیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ مال بہت زیادہ ہے لوگوں کے لئے کافی ہے اگرچہ ان کو گنا نہ جائے تاکہ آپ لینے والوں اور نہ لینے والوں کو الگ الگ پہچان لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ معاملہ الجھ جائے، ولید بن ھشام بن مغیرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین میں شام سے ہو کر آیا ہوں انہوں نے الگ الگ فہرستیں اور الگ الگ لشکر بنا رکھے ہیں سو آپ بھی الگ الگ فہرستیں اور الگ الگ لشکر بنا کر رکھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورے کو قبول کر لیا اور عقیل بن ابی طالب مخرمۃ بن نوفل اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو بلایا؟ یہ لوگ قریش کے نسب ناموں کے ماہر تھے، ان کو حکم فرمایا کہ لوگوں کے نام ان کے درجات کے مطابق تحریر کریں، چنانچہ انہوں نے لکھے اور بنو ھاشم سے شروع کئے اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کا نام لکھا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کا نام لکھا خلافت کا لحاظ رکھتے ہوئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا کہ خدا کی قسم میرا بھی یہی دل چاہتا ہے کہ ایسا ہی ہو لیکن نبی کریم ﷺ کے قریبی رشتے داروں سے شروع کرو اور درجہ بدرجہ لکھتے جاؤ اور عمر کو وہاں رکھو جہاں اللہ نے رکھا ہے''۔ ابن سعد

۱۱۶۵۴...... اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کے سامنے فہرستیں پیش کی گئیں، سب سے پہلے بنو ہاشم تھے پھر بنو تیم، پھر بنو عدی، فرمایا کہ عمر کو وہیں رکھو جہاں اس کی جگہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں سے درجہ بدرجہ شروع کرو، بنو عدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کے خلیفہ یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب رسول اکرم ﷺ کے خلیفہ تھے، سو اگر آپ خود کو بھی اسی حیثیت سے رکھیں جیسے ان لوگوں نے رکھا تو (کیسا ہو؟) فرمایا ارے ارے، اے بنو عدی کیا تم میری پشت پر مارنا چاہتے ہو، اس طرح تو میں ضرور تمہاری خاطر اپنی نیکیاں ضائع کر بیٹھوں گا نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ تمہارا باباوا آجائے اور میں فہرستیں تمہارے سامنے ترتیب دے دوں یعنی تمہیں سب سے آخر میں رکھوں، بے شک میرے دو ساتھی تھے جو ایسے راستے پر چلے کہ اگر میں نے ان کی مخالفت کی تو میری بھی مخالفت کی جائے گی خدا کی قسم ہمیں دنیا میں کوئی فضیلت نہیں ملی نہ ہی ہم آخرت میں اپنے اعمال پر ثواب دار فضیلت کے خواہاں ہیں اللہ کی طرف، علاوہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہی ہماری عزت ہیں ان کی قوم تمام عربوں میں افضل واشرف ہے

پھران سے قریب تر پھران سے قریب تر، اور عربوں کو عزت وعظمت رسول اللہ ﷺ سے ہی دی گئی ہے چاہے ہم سے بعض اس کو اپنے آباءاجداد کی طرف منسوب کریں اور کیا ہے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جو اس عزت کو اپنے نسب کی طرف منسوب کریں پھر ہم حضرت آدم علیہ السلام سے چند پشتوں سے زیادہ دور بھی نہیں، اور اس کے باوجود خدا کی قسم اگر عجمی لوگ اعمال لے کر آئے اور ہم بغیر اعمال آگئے تو وہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے زیادہ حق دار ہوں گے پھر کوئی شخص قرابت داری کی طرف نہ دیکھے اور جو اللہ کے پاس ہے اس کے لئے عمل کرے، کیونکہ جس کا عمل کم پڑ گیا اس کا نسب اس کے لئے کچھ نہ کر سکے گا''۔ابن سعد

۱۱۶۵۵..... ھشام الکلبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے بنوخزاعیۃ والوں کی فہرستیں اٹھا رکھی تھیں یہاں تک کہ قدید پہنچے، ہم بھی ان کے پاس قدید پہنچے وہاں کوئی عورت (خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ) بھی ایسی نہ رہی جس نے اپنے ہاتھ سے وظیفہ وصول نہ کیا ہو، پھر روانہ ہوئے اور عسفان پہنچے اور وہاں بھی ایسا ہی کیا حتی کہ ان کی وفات ہوگئی''۔ابن سعد

۱۱۶۵۶..... محمد بن زید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بنوحمیر والوں کی فہرست الگ ہوا کرتی تھی''۔ابن سعد

۱۱۶۵۷..... جھم بن ابی جہم کہتے ہیں کہ خالد بن عرفطۃ العذری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے رہ جانے والوں (گھربار اور قبیلے) کے بارے میں دریافت فرمایا، تو انہوں نے کہا کہ اے امیرالمؤمنین میں اپنے پیچھے ایسے لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں جو آپ کی عمر میں برکت کی دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے، جو بھی قادسیہ گیا تھا اس کا وظیفہ سو اور دو ہزار یا پندرہ سو تک ہے، اور جو بھی نومولود بچہ یا بچی پیدا ہوئی ہے اس کا بھی وظیفہ سو اور دو جریب ہر ماہ مقرر کیا گیا ہے، اور ہمارے ہاں جو بچہ بھی بالغ ہوا ہے اس کا وظیفہ پانچ سو سے چھ سو تک جا پہنچا ہے، سوا گر یہ نکالے اپنے گھر والوں کے لئے جن میں سے بعض کھاتے ہیں اور بعض نہیں کھاتے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ ان چیزوں میں خرچ کرے، جو مناسب ہیں اور ان میں بھی جو مناسب نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ہی مددگار ہے، یہ تو انہی کا حق ہے ان کو دے دو، اور میں خوش قسمت ہوں کہ میں نے یہ لے کر ان کو ان کا حق ادا کر دیا ہے، سو اس پر میری تعریف نہ کرو کیونکہ اگر یہ خطاب کے مال سے ہوتا تو میں اس کو ہرگز نہ دیتا، لیکن میں جانتا ہوں کہ اس میں فضیلت ہے اور میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اس کو ان سے روک رکھوں، سو اگر ان دیہاتیوں میں سے کسی کی عطا نکل گئی تو وہ اس سے بکریاں خریدے اور اس کو اپنے جنگل میں رکھ لے، پھر اگر دوسری مرتبہ کسی کی عطا نکل گئی تو اس سے غلام خریدے اور اس کو بھی وہیں رکھے، کیونکہ میں (تجھے سمجھ آئے) اے خالد بن عرفطۃ! اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے زمانے میں عطا کو مال نہ گنیں گے، سو اگر ان میں سے کوئی باقی ہوا، یا ان کی اولادوں میں سے تو ان کے لئے وہ چیز ہوگی جس کی وہ امید رکھتے اور اسی پر تکیہ بیٹھے تھے، سو میری نصیحت تیرے لئے بھی ہی ہے جیسے اس شخص کے لئے جو اسلامی علاقوں کی انتہائی سرحد پر ہو حالانکہ تو میرے پاس ہی بیٹھا ہے، اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا معاملہ میرے حوالے کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اپنی رعایا سے دھوکہ کرنے والا تھا وہ جنت کی خوشبو بھی سونگھ نہ سکے گا''۔ابن سعد

مال غنیمت کے چار حصے تقسیم کرنا

۱۱۶۵۸..... حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ کو لکھا کہ لوگوں کو ان کے عطیے اور وظیفے دے دو، انہوں نے جواب دیا کہ ہم دے چکے لیکن پھر بھی ابھی بہت باقی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ انہی کا حصہ ہے جو اللہ نے ان کو دیا ہے وہ نہ عمر کا ہے نہ عمر کی اولاد کا، باقی ماندہ کو بھی انہی میں تقسیم کردو''۔ابن سعد

۱۱۶۵۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند تاجر دوست آئے اور مصلی میں ٹھہرے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا خیال ہے؟ کیا آج رات ہم ان کو چوری سے بچانے کے لئے ان کی چوکیداری کریں؟ چنانچہ دونوں نے ان

کی پہرے داری کرتے ہوئے رات گزاری اور نماز پڑھتے رہے جتنی اللہ نے ان کے نصیب میں لکھی تھی، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کی ماں سے کہا کہ اللہ سے ڈرا اور اپنے بچے کے ساتھ اچھا معاملہ کر یہ کہہ کر واپس آ گئے، پھر بچے کے رونے کی آواز سنی، اس کی ماں کے پاس واپس آئے اور اس سے اسی طرح کہا، اور اپنی جگہ واپس آ گئے، رات کے آخری پہر انہوں نے پھر بچے کے رونے کی آواز سنی تو اس کی ماں کے پاس آئے اور فرمایا تو برباد ہو، میرے خیال میں تو اچھی ماں نہیں ہے، بھلا کیا مسئلہ ہے کہ رات بھر تیرا بچہ بے چین رہا ہے، وہ کہنے لگی کہ اے اللہ کے بندے! میں رات سے پریشان ہوں کیونکہ میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں اور یہ انکار کرتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیوں؟ کہنے لگی اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی بچے کے لئے وظیفہ مقرر کرتے ہیں جس کا دودھ چھڑایا جا چکا ہو، پھر پوچھا کہ اس کا کتنا ہوگا؟ عورت نے کہا کہ اتنا اتنا ماہوار فرمایا تو برباد ہو جلدی مت کر، پھر فجر کی نماز پڑھائی، اور اسی دن نماز میں اتنا رو رہے تھے کہ لوگ ٹھیک سے آواز نہ سن پا رہے تھے، سو جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ ہائے تمہارے عمر کی بربادی، مسلمانوں کے بچے قتل کر دیئے، پھر اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا کہ اپنے بچوں سے دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کرو ہم ہر نومولود مسلمان بچے کے لئے وظیفہ مقرر کر دیتے ہیں، اور یہ حکم تمام ممالک اسلامیہ میں پہنچا دیا کہ مسلمانوں کے ہر پیدا ہونے والے بچے کا وظیفہ مقرر کیا جائے گا"۔ ابن سعد اور ابو عبید فی الاموال

۱۱۶۶۰۔۔۔۔ اسلم فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے خدا کی قسم اگر میں اگلے سال تک رہا تو میں لوگوں میں سے سب سے آخری کو پہلے سے ملا دوں گا اور ان سب کو ایک ہی طریقے پر بنا دوں گا"۔ ابو عبید اور ابن سعد

۱۱۶۶۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مال بڑھ جانے تک زندہ رہا تو میں ایک مسلم آدمی کا وظیفہ تین ہزار تک پہنچا دوں گا، ہزار اس کے اسلحہ اور جانور وغیرہ کے لئے ہزار اس کے خرچے کے لئے اور ہزار اس کے گھر والوں کے خرچے کے لئے"۔ ابن سعد

۱۱۶۶۲۔۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اس معاملے میں اپنا حصہ معلوم ہوتا تو حمیر کے سرداروں کا چرواہا بھی اپنا حصہ لینے آ جاتا اور اس کی پیشانی پر پسینہ تک نہ آتا"۔ ابو عبید فی الغرائب اور ابن سعد

۱۱۶۶۳۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ میں ایک مرتبہ دس دس تقسیم فرمائے، ایک شخص کو دیا تو عرض کیا گیا کہ اے امیر المؤمنین! وہ تو مملوک غلام ہے تو فرمایا کہ اس کو بلا لاؤ پھر فرمایا کہ چھوڑ و جانے دو"۔ ابن سعد

۱۱۶۶۴۔۔۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں ان کو صاع میں بھر بھر کر مال دوں گا"۔ ابن سعد

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے وظائف

۱۱۶۶۵۔۔۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ہمارے وظائف بھیجا کرتے تھے اور غلام اور جانور وغیرہ بھی"۔ ابن سعد

۱۱۶۶۶۔۔۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک مال بڑھتا رہے گا میں وظائف بھی بڑھاتا رہوں گا، اور ان کے لئے تیار کر رکھوں گا، بے شک میں اپنے ساتھیوں کے لئے پیمانے بھر بھر کر دوں گا کیونکہ میرے ساتھی (عوام) بہت ہیں چنانچہ میں ان کو مٹھیاں بھر بھر کر بے حساب دوں گا، وہ انہی کا مال ہے جو وہ لیتے ہیں"۔ ابن سعد

۱۱۶۶۷۔۔۔ حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ امابعد، جان لو کہ آج سال کا وہ دن ہے کہ بیت المال میں ایک درہم بھی باقی نہیں رہا بلکہ بالکل جھاڑ و پھر گئی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ بیت المال میں ایک درہم بھی باقی نہیں رہا بلکہ بالکل جھاڑ و پھر گئی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ میں نے ہر حق دار کا حق ادا کر دیا ہے"۔ ابن سعد

۱۱۶۶۸۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا، میں آیا تو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک چمڑے کی چٹائی بچھی ہوئی ہے اور اس پر مٹھیاں بھر بھر سونا بکھرا پڑا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مٹھی بھر کیا ہے؟ تو ڈلی کا ذکر کیا اور پھر فرمایا یہاں آؤ اور یہ اپنی قوم کے درمیان تقسیم کردو، اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ کیوں اس کو اپنے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دور رکھا اور مجھے دیا گیا، کسی بھلائی کے لئے مجھے دیا گیا یا برائی کیلئے؟ پھر رو پڑے اور فرمایا کہ ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی برائی کی وجہ سے نہیں روکا گیا، اور نہ عمر کو دیا گیا کسی بھلائی کے لئے''۔

ابو عبید في الاموال، ابن سعد، ابن راهويه، شاشي

۱۱۶۶۹۔۔۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک داماد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ انہیں بیت المال سے کچھ دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے خائن بادشاہ بن کر ملوں، اس کے بعد ان کو اپنے ذاتی مال سے دس ہزار درہم دیئے۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۱۶۷۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں باقی رہا تو کم ترین لوگوں کا وظیفہ بھی دو ہزار کردوں گا''۔ ابن سعد

۱۱۶۷۱۔۔۔ یزید بن ابی حبیب (جنہوں نے یہ زمانہ پایا) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دیکھیں کہ آپ سے پہلے کون لوگ ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی ان کو دو دو سو دینار وظیفہ مکمل دو، اور اس کو اپنے لئے اور اپنی اھلیہ کے لئے بھی مکمل کرلو اور خارجہ بن حذافہ کو بھی مکمل دوسو دینار دو کیونکہ بہت بہادر آدمی ہیں اور عثمان بن قیس بن ابی العاص کو بھی مکمل دو کیونکہ وہ بہت مہمان نواز ہے''۔ ابن سعد، ابو عبید في الاموال اور ابن عبدالحکم

۱۱۶۷۲۔۔۔ عبداللہ بن هبیرۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ناذرۃ کو حکم دیا کہ لشکروں کے امراء کے پاس جاؤ جو رعایا کی طرف واپس آرہے ہیں اور ان سے کہو کہ ان کے وظائف برقرار ہیں اور ان کے گھر والوں کے وظائف بھی بھیجے جارہے ہیں سو کھیتی وغیرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں''۔ ابن عبدالحکم

۱۱۶۷۳۔۔۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر جایا کرتے تھے اور جب بھی واپس آتے تو مجھے کھجوروں کا ایک باغ عطا فرماتے''۔ ابن سعد

بیت المال سے عطیہ

۱۱۶۷۴۔۔۔ یحییٰ بن عبداللہ بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص کی طرف لکھا کہ کھانے پینے کا سامان لے کر مصر سے سمندر کے راستے لے کر آئیں اور ساحل پر لنگر انداز ہوں اور ساحل لوگوں کے حالات اور گھر والوں کے مطابق تقسیم تھا اور اھل مدینہ تو چاروں طرف سے گھرے ہوئے تھے، مدینہ کی زمین ایسی نہ تھی جہاں کھیتی باڑی ہوسکے، چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مصر سے بیس کشتیوں میں سامان بھیجا، ہر کشتی میں تین ہزار ارب کم و بیش دانے تھے حتیٰ کہ کشتیاں ساحل کے کنارے آنے لگیں ساحل بھی چمک رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے استقبال کے لئے پہنچے، آپ رضی اللہ عنہ نے جب کشتیوں کو دیکھا تو اللہ کا شکر ادا کیا جس نے مسلمانوں کے لئے سمندر کو مسخر کردیا تھا تاکہ اس میں مسلمانوں کے فائدے مدینہ تک پہنچ سکیں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کھانے کا سامان کو وصول کرلیں اور پورا پورا دیں، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس آئے تو یہ کھانے کا سامان لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کردیا، اور لوگوں کے لئے پرچیاں لکھ دیں جو وہ لے کر جاتے اور کھانا وصول کرتے''۔ ابن سعد

۱۱۶۷۵۔۔۔ حضرت عبداللہ بن ابی ھذیل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ عنہ کو وظیفہ عطا فرمایا، ہر روز ایک بکری، اس کا پیٹ اور ایک حصہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لئے، ایک چوتھائی حضرت عبداللہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے اور ایک چوتھائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف کے لئے۔ ابن سعد

۱۱۶۷۶...... سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ ایک شخص سال کے آٹھویں مہینے انتقال کر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو وظیفہ کا دو تہائی عطا فرما دیا۔ ابو عبید فی الاموال

۱۱۶۷۷...... عبداللہ بن قیس یا ابن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ تشریف لائے اور زمین کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اگر آپ نے ایسا کیا) تو پھر تو وہ ہو جائے گا جو آپ کو ناپسند ہے، اگر آپ نے زمین کو آج تقسیم کر دیا تو زبردست پیداوار ہوگی جو ایسی قوم کے ہاتھ میں چلی جائے گی جو ہلاک ہو جائے گی اور سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ میں چلا جائے گا، پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جو اسلام کا راستہ روکے گی اور انھیں کچھ نہ ملے گا سو ایسا معاملہ کرنے کی کوشش کریں کہ اس میں ابتداء و انتہاء دونوں کی گنجائش ہو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے مشورے کو قبول فرمالیا''۔ ابو عبید، خرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۱۶۷۸...... ابراھیم فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے سواد فتح کرلیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اسے ہمارے درمیان تقسیم کر دیجئے کیونکہ اسے ہم نے فتح کرلیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ ان مسلمانوں کا کیا قصور ہے جو تمہارے بعد آئیں گے اور مجھے ڈر ہے کہ تم اسے آپس میں تقسیم کرلو گے اور پانی کے معاملے میں فساد کرو گے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل سواد کو ان کی زمینوں پر برقرار رکھا اور ان پر جزیہ مقرر فرمادیا اور ان کی زمینوں پر خراج مقرر کردیا''۔ ابو عبید، ابن زنجویہ

۱۱۶۷۹...... محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں تیار کروائیں تو دریافت فرمایا کہ کس سے شروع کریں، عرض کیا گیا کہ اپنے آپ سے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے امام ہیں چنانچہ انہیں کو سب سے پہلے رکھ کر درجہ بدرجہ رشتے داروں کا نام لکھو''۔ ابو عبید

دورِ فاروقی میں مالی فراوانی

۱۱۶۸۰...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا، غالباً ظہر کے وقت میں ان کے دروازے پر پہنچا تو مجھے ان کے رونے کی آواز سنائی دی تو میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ کچھ ہو گیا واللہ امیر المؤمنین کچھ ہو گیا، پھر میں اندر داخل ہوا اور ان کا کندھا پکڑا اور عرض کیا کہ کوئی بات نہیں، کوئی بات نہیں اے امیر المؤمنین فرمایا نہ صرف بات ہے بلکہ بہت سخت بات ہے پھر میرا ہاتھ پکڑا اور ایک کمرے میں لے گئے جہاں ایک دوسرے کے اوپر بہت سے تھیلے پڑے تھے، اور فرمایا کہ اب خطاب کی اولاد پر اللہ کے سامنے آزمائش کا وقت آیا ہے اگر اللہ چاہتے تو یہ سارا مال میرے دونوں ساتھیوں یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی دیدیتے اور وہ اس کا کوئی طریقہ مقرر فرمادیتے تو میں بھی اسی طریقے کی پیروی کرتا، میں نے عرض کیا کہ بیٹھ جائیے ہم کچھ سوچتے ہیں، چنانچہ ہم نے امہات المؤمنین کا وظیفہ چار چار ہزار، مہاجرین کا وظیفہ بھی چار چار ہزار اور سب لوگوں کا وظیفہ دو دو ہزار مقرر کیا حتی کہ ہم نے سارا مال تقسیم کردیا''۔ ابو عبید فی الاموال والعدنی

۱۱۶۸۱...... حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آگئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے وہاں لشکروں کے امیر بھی تھے آتے ہی فرمانے لگے اے عمر! اے عمر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ رہا عمر، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ان کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور آپ کے اور اللہ کے درمیان کوئی نہیں، سوا اپنے دائیں بائیں اور سامنے دیکھئے، یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے پرندوں کے گوشت کے علاوہ کچھ نہیں کھایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا میں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہ کھڑا ہوں گا جب تک آپ لوگ ہر مسلمان شخص کے لئے دو مد گندم اور ان دونوں کے حصے کا سرکہ اور تیل دینے کی ذمہ داری نہ قبول کرلیں، انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ہم ذمہ داری قبول کرتے ہیں، یہ ہم پر لازم ہے اللہ تعالیٰ نے خیر اور وسعت بہت عطا فرمائی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر ٹھیک ہے''۔ ابو عبید

۱۱۶۸۲...... حضرت حارثہ بن مغرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا چنانچہ ایک تھیلہ کھانے کا گوندھا گیا اور پھر اس سے روٹی بنائی گئی، پھر تیل میں اس کا ثرید بنایا گیا اور پھر اس پر تیس آدمیوں کو بٹھایا گیا تو انہوں نے صبح کے وقت پیٹ بھر کر کھایا، پھر عشاء کے وقت بھی ایسا ہی کیا گیا اور فرمایا کہ ہر شخص کو مہینے بھر دو تھیلے کافی ہو جائیں گے، چنانچہ تمام لوگوں کو ہر ماہ دو تھیلے ملتے خواہ مرد ہو یا عورتیں یا مملوک غلام"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۳...... سفیان بن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ہاتھ میں دو مد اور ایک ہاتھ میں دو قسط اٹھائے اور فرمایا کہ میں نے ہر مسلمان کے لئے ہر ماہ دو مد گندم اور دو قسط سرکہ ایک ہاتھ میں دو قسط تیل مقرر کیا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ اور غلاموں کے لئے؟ فرمایا ہاں غلاموں کے لئے بھی"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۴...... عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا، امابعد ہم نے تمہارے وظائف اور عطایا ہر ماہ جاری کر دیئے، فرمایا ان کے ہاتھوں میں مد اور قسط تھے پھر فرمایا کہ ان دونوں کو لے لو، جس نے ان میں کمی کی تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایسا ایسا سلوک کرے گا، پھر بددعا فرمائی"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۵...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض ھدایت سے بھری ہوئی سنتیں ایسی ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی امت میں جاری فرمایا ان میں سے مد اور قسط بھی ہیں"۔ ابو عبید

فائدہ...... مد اور قسط دو پیمانے ہیں مد اڑسٹھ تولے تین ماشے کا ہوتا ہے، دیکھیں بہشتی زیور ۳ حصہ نہم و ہم تاج کمپنی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۶۸۶...... حضرت حکیم بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ سرخ لوگوں میں سے جو تم نے آزاد کئے ہیں اور وہ مسلمان ہو چکے ہیں تو ان کو ان کے آقاؤں کے حوالے کر دو، ان کو وہی ملے گا جو ان کے آقاؤں کو ملے گا اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو ان کے آقاؤں پر ہوں گی اور اگر وہ ایک قبیلے کی صورت الگ رہنا چاہیں تو نیکی اور وظائف وغیرہ میں اپنے طریقے کے مطابق رکھو"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۷...... حسن فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے عربوں کو دیا اور آزاد کردہ غلاموں کو چھوڑ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ آپ نے ان کے درمیان برابری کا سلوک کیوں نہ کیا، انسان کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ابو عبید

۱۱۶۸۸...... ابوقبیل فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کے لئے دس تک وظیفہ مقرر ہوتا اور جب وہ بالغ ہو جاتا تو بڑوں والا وظیفہ ملتا"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۹...... سلیمان بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سپاہیوں کے گھر والوں اور بچوں وغیرہ کے لئے دس مقرر کئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور بعد والے امراء اسی طریقے پر چلے اور اس کو وراثت بنا دیا، میتوں کی وراثت میں ان کو ملنے لگا جن کا کوئی عطا اور وظیفہ نہ تھا"۔ ابو عبید

۱۱۶۹۰...... طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ ہمارے عطایا وظیفے بغیر زکوٰۃ وغیرہ کئے نکالے جاتے تھے اور ہم خود ہی ان سے زکوٰۃ وغیرہ نکالا کرتے تھے۔

ابو عبید فی الاموال

عطیہ دینے میں فوقیت

۱۱۶۹۱...... زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب وظائف مقرر کئے تو حضرت عبداللہ بن حنظلۃ کے لئے دو ہزار درہم مقرر کئے، حضرت طلحہ اپنے بھتیجے کو لے کر ان کے پاس آئے تو اس کے لئے اس سے کم مقرر کیا، تو انہوں نے عرض کیا کہ یا امیرالمؤمنین! آپ نے اس انصاری کو میرے بھتیجے پر فضیلت دی؟ تو فرمایا کہ ہاں اس لئے کہ میں نے جنگ احد میں اس کے باپ کو تلوار لے کر چھپتے ہوئے دیکھا تھا جیسے اونٹ چھپتے ہیں۔

۱۱۶۹۳... ناشرة بن سمی الیزنی فرماتے ہیں کہ یوم جابیہ میں میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے خطبہ بیان فرمارہے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مال کا خازن اور اس کو تقسیم کرنے والا بنایا ہے پھر فرمایا کہ بلکہ اللہ ہی اس کو تقسیم کرتے ہیں اور میں ابتداء کرنے والا ہوں جناب نبی کریم ﷺ کے گھر والوں سے پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ معزز ہو، چنانچہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہ کے لئے بھی وظائف مقرر فرمائے علاوہ حضرت جویریہ، حضرت صفیہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان عدل فرمایا کرتے تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے درمیان عدل فرمایا ہے پھر فرمایا کہ میں اپنے آپ سے اور اپنے مہاجرین ساتھیوں سے شروع کرنے والا ہوں اور پھر جو زیادہ معزز ہو، کیونکہ ہمیں ظلم اور دشمنی کی بناء پر ہمارے گھروں سے نکالا گیا، چنانچہ پھر ان میں اھل بدر کے لئے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے اور انصار میں سے اھل بدر کے چار چار ہزار مقرر فرمائے، اور اھل حدیبیہ کے لئے تین تین ہزار مقرر فرمائے اور فرمایا کہ جس نے ہجرت میں جلدی کی اس کے لئے عطا نے بھی جلدی کی، اور جو ہجرت میں پیچھے رہ گیا اس کا وظیفہ بھی پیچھے رہ گیا سو کوئی شخص اپنی سواری کے علاوہ اور کسی کو ملامت نہ کرے''۔ سنن کبری بیھقی

۱۱۶۹۴... امام شافعی فرماتے ہیں کہ مجھے اھل مدینہ میں سے بہت سے اہل علم وصرف نے بتایا جو قریش اور دیگر قبائل سے تعلق رکھتے تھے، اور بعض لوگ حدیث کو بیان کرنے میں دوسروں سے اچھے تھے، اور بعض لوگوں نے دیگر بعض کی نسبت حدیث میں کچھ اضافہ بھی بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں تیار کروائیں تو فرمایا کہ میں بنو ھاشم سے شروع کرنے والا ہوں کیونکہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا اور آپ ﷺ بنو ہاشم کو دیتے تھے اور پھر بنو عبدالمطلب کو، سو اگر ھاشمی عمر رسیدہ ہوتا مطلبی سے تو اس کو مقدم رکھتے اور اگر مطلبی عمر رسیدہ ہوتا ہاشمی سے تو اس کو مقدم رکھتے، اسی طریقے پر فہرست تیار کروائی اور پھر ان کو ایک ہی قبیلے کی طرح جمع کر دیا، پھر نسب کے لحاظ سے عبدالشمس اور بنو نوفل والے برابر ہو گئے تو فرمایا کہ بنو عبدالشمس جناب رسول اللہ ﷺ کے ماں باپ شریک بھائی ہیں جبکہ نوفل نہیں چنانچہ عبدالشمس کو مقدم رکھا، پھر ان کے فوراً بعد بنو نوفل والوں کو بلایا، پھر عبدالعزی اور عبدالدار والے برابر ہو گئے تو فرمایا کہ بنو اسد بن عبدالعزی میں جناب رسول اللہ ﷺ کی دامادی رشتے داری ہے اور انہی میں مطیبین بھی ہیں، بعض نے کہا کہ وہ اھل حلف الفضول میں سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ انہیں میں سے تھے، اور یہ بھی کہا گیا کہ عبدالعزی والوں کی سبقت کا ذکر کیا اور ان کو عبدالعزی والوں پر مقدم کیا پھر ان کے فوراً بعد عبدالدار والوں کو بلایا پھر زعرۃ والے اکیلے رہ گئے تو عبدالدار کے فوراً بعد زعرۃ والوں کو بلایا پھر تیم اور مخزوم والے برابر ہو گئے تو بنو تیم والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اھل حلف الفضول میں سے ہیں اور ان میں مطیبین بھی ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ بھی ان میں سے ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبقت کو ذکر کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ سسرالی رشتے داری کو ذکر کیا گیا اور تیم والوں کو مخزوم والوں پر مقدم کیا گیا پھر فوراً مخزوم والوں کو بلایا گیا، پھر سھم، جمح اور عدی بن کعب والے برابر ہو گئے کہا گیا کہ عدی والوں سے شروع کریں تو فرمایا کہ میں اپنے نفس کو اسی حالت میں رکھتا ہوں جس میں وہ پہلے تھا، جب اسلام آیا تو ہمارا اور بنو سھم کا معاملہ ایک تھا لیکن بنو جمح اور سھم کو دیکھو عرض کیا گیا کہ جمح کو مقدم کریں پھر بنو سھم کو بلایا اور عدی اور سھم والوں کی فہرست اس طرح ملی جلی تھی کہ گویا ایک ہی بلاوا ہو، جب یہ معاملہ پورا ہو گیا تو بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنے رسول اللہ ﷺ سے اور پھر بنو عامر بن لوی سے میرا حصہ پہنچا دیا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ بعض راویوں نے کہا کہ حضرت ابوعبیدۃ بن عبداللہ بن الجراح الفہری رضی اللہ عنہ نے جب اس کو مقدم ہوتے دیکھا تو فرمایا کہ کیا اس طرح سب میرے سامنے بلائے جاتے رہیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابوعبیدۃ! رضی اللہ عنہ صبر کرو جیسے پہلے صبر کیا، یا اپنی قوم سے بات کر لو جس کو وہ اپنے میں سے مقدم کریں گے تو میں منع نہیں کروں گا، رہا میں اور بنو عدی تو اگر تم چاہو گے تو میں تمہیں خود پر ترجیح دوں گا سو بنو الحارث بن فہر کے بعد معاویۃ کو مقدم کیا اور ان کے درمیان عبد مناف اور اسد بن عبدالعزی کو لائے پھر خلیفہ مہدی کے زمانے میں بنو سھم اور بنو عدی میں جھگڑا رہا پھر ختم ہو گیا، سو مہدی نے بنو عدی کو مقدم کرنے کا حکم دیا بنو سھم اور بنو جمح پر سبقت کی وجہ سے''۔

سنن کبری بیھقی

مال غنیمت کا پانچواں حصہ فقراء کا حق ہے

۱۱۶۹۴۔۔۔حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی کہ ''صدقات تو فقراء، اور مساکین کے لئے ہی ہیں'' سے لےکر ''حکیم علیم''۔ سورۃ توبہ آیت ۶۰

'پھر فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے، پھر تلاوت فرمائی کہ جان لو کہ تمہیں جو کسی چیز سے غنیمت ملتی ہے تو اس کا خمس اللہ کے لئے ہے''۔ سورۃ الانفال آیت ۴۱

پھر فرمایا کہ یہ آیت ان مہاجرین کے لئے ہے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

والذین تبوؤ الدار والایمان الخ الحشر آیات نمبر ۹

آخر آیت تک اور فرمایا کہ یہ آیت انصار کے لئے ہے، پھر تلاوت فرمائی ''وہ لوگ جو ان کے بعد آئے''۔(الحشر آیت نمبر ۱۰) آخر آیت تک، پھر فرمایا کہ اس آیت کے عموم میں تمام مسلمان شامل ہیں اور کوئی ایسا نہیں جس کا اس مال میں حق ہو علاوہ ان غلاموں کے جو تمہاری ملکیت میں ہیں، پھر فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو بسراور حمید کا چرواہا بھی اپنا حق لینے آئے گا اور اس کی پیشانی پر پسینہ بھی نہ آیا ہوگا''۔عبدالرزاق، ابوعبید

۱۱۶۹۵ ھشام بن حسان فرماتے ہیں کہ محمد بن مسلمۃ نے فرمایا کہ میں مسجد کی طرف متوجہ ہوا تو ایک قریشی کو دیکھا جس نے ایک جوڑا زیب تن کر رکھا تھا، میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کس نے پہنایا ہے، اس نے کہا امیر المؤمنین نے میں آگے بڑھا تو ایک اور قریشی دیکھا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کہ تجھے کس نے پہنایا، اس نے کہا امیر المؤمنین نے، پھر مسجد میں داخل ہوا اور بلند آواز سے تکبیر کہی اور کہا کہ اللہ اکبر سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے اللہ اکبر سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز سن لی، تو اس کو بلا بھیجا، دوسری طرف سے نمائندے کو واپس بھیج دیا گیا کہ جس کام وہ آیا تھا کر گیا تھا۔

محمد بن مسلمۃ کہتے ہیں کہ ''میں نے بھی یہ سوچ لیا تھا کہ جب تک دو رکعت نہ پڑھ لوں نہیں جاؤں گا''۔ چنانچہ نماز شروع کردی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پہلو میں آ کھڑے ہوئے جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ مجھے بتاؤ کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی نماز گاہ میں بلند آواز سے تکبیر کیوں کہی۔ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، کیوں کہا، تو انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں مسجد کی طرف آ رہا تھا کہ مجھے فلاں بن فلاں قریشی ملا اس نے جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کہ کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے پھر میں آگے بڑھا تو فلاں بن فلاں قریشی کو دیکھا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے پھر میں آگے بڑھا تو مجھے فلاں بن فلاں انصاری ملا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا جو ان دونوں جوڑوں سے کم تھا میں نے پوچھا کہ کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم ضرور میرے بعد تبدیلی دیکھو گے، اور اے امیر المؤمنین! میں نہیں چاہتا کہ تبدیلی آپ کے دور میں ہو، فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا کہ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں خدا کی قسم دوبارہ نہ کروں گا فرمایا کہ اس دن کے بعد کسی نے نہیں دیکھا کہ کسی قریشی کو کسی انصاری پر فضیلت دی گئی ہو۔

۱۱۶۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا فرما لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے اگر کسی کو کوئی ضرورت ہوتی تو بات کر لیتا اور اگر کسی کو کوئی ضرورت نہ ہوتی تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے اور اس میں نہ بیٹھتے، میں نے پوچھا کہ اے یرفا! کیا امیر المؤمنین کو کوئی تکلیف ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں امیر المؤمنین کو کوئی تکلیف نہیں، میں بیٹھ گیا، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، اور یرفا چلے گئے اور کہتے گئے اے ابن عفان اے ابن عباس! کھڑے ہو جاؤ، پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، تو دیکھا کہ ان کے سامنے مال کا ڈھیر ہے اور ہر ڈھیر پر ایک تھیلا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اھل مدینہ کو دیکھا تو تم دونوں کو سب سے بڑے خاندان والا پایا، سو تم دونوں یہ مال لے لو اور تقسیم کر لو اور جو بچ جائے واپس کر دو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لپ بھر لی، اور میں نے گھٹنوں تک جھولی بھری اور کہا کہ اگر ہمیں کم پڑ گیا تو کیا آپ ہمیں اور زیادہ دیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ پہاڑ کا پتھر، کیا یہ مال اللہ کے پاس اس وقت تک نہ تھا جب محمد ﷺ اور ان کے ساتھی تکلیفیں اٹھاتے تھے؟ میں نے کہا کہ ہاں خدا کی قسم یہ اللہ کے پاس اس وقت بھی تھا جبکہ محمد ﷺ زندہ تھے اگر ان کی حیات مبارکہ میں یہ فتوحات ہوتیں تو وہ وہ نہ کرتے جو آپ کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمایا کہ پھر کیا کرتے؟ میں نے کہا کہ پھر وہ خود کھاتے اور ہمیں کھلاتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور ایسا روئے کہ ان کی ہچکیاں بندھ گئیں حتیٰ کہ سنبھلنا مشکل ہو گیا، میرا جی چاہتا ہے کہ اس میں سے قدر ضرورت نکالوں جو نہ میرے لئے ہو اور نہ مجھ پر ہو۔

حمید، ابن سعد، عدفی، بزار، سعید بن منصور، شاشی، سنن کبری بیهقی

۱۱۶۹۷ ... بنو خثعم کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو میں لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے اس کو سو میں رکھا"۔ ابو عبید

۱۱۶۹۸ ... تمیم بن مسیح کہتے ہیں کہ میں منبوذ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سو میں باقی رکھا"۔ ابو عبید

۱۱۶۹۹ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سال میں تین مرتبہ وظائف دیئے، پھر ان کے پاس اصبہان سے مال آیا تو فرمایا کہ چوتھی مرتبہ وظیفے کی طرف چلو میں تمہارا خازن نہیں ہوں تو رسیاں تک تقسیم کر دیں، بعض قبیلوں نے لے لیں اور بعض نے واپس کر دیں۔ ابو عبید فی الاموال

۱۱۷۰۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلطان جو دے وہ لے لو کیونکہ تیرا مال اس کے مال میں حلال سے زیادہ ہے"۔ وکیع وابن جریر

۱۱۷۰۱ ... عنترۃ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ لوگوں کے غلاموں کو وظائف دیتے تھے"۔ متفق علیه

۱۱۷۰۲ ... ام العلاء کہتی ہیں کہ ان کے والد ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے لئے بھی وظیفہ مقرر کیا حالانکہ یہ چھوٹی تھیں اور فرمایا کہ وہ بچہ جو کھانا کھائے اور روٹی کے ٹکڑے توڑے اس مولود سے زیادہ حق دار نہیں ہے جو ابھی صرف دودھ ہی پیتا ہو۔ متفق علیه

۱۱۷۰۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت اور اس کے خادم کے لئے زیادہ درہم مقرر کئے، عورت کے آٹھ اور خادم کے لئے چار اور آٹھ میں سے دو درہم روٹی اور کتان کے لئے تھے"۔ دار قطنی، متفق علیه

۱۱۷۰۴ ... نافع فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج میں سے ہر ایک کو خیبر کے مال میں سے اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو دیتے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے امہات المومنین کو اختیار دیا کہ وہ وہی قبول کریں جو رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں ملتا تھا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ پسند کیا کہ ان کو زمین اور پانی وغیرہ دے دیا جائے تاکہ یہ پھر اس کے لئے میراث ہو جس کو یہ وارث بنانا پسند کریں"۔ ابن وهب

۱۱۷۰۵ ... حضرت ابوظبیان الاسدی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ اے ابوظبیان! عراق میں تمہارا مال کیا ہے، میں نے عرض کیا کہ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نیک بخت بنایا ہم نہیں جانتے کہ اس مال کا کیا کریں گے؟ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جو قادسیہ آیا ہو اور اس کو ڈیڑھ یا دو ہزار وظیفہ نہ ملتا ہو، اور ہمارے جتنے بھی بیٹے بھتیجے ہیں ان کو پانچ سو سے تین سو تک وظیفہ ملتا ہو، اور ہم میں سے کوئی بال بچے دار ایسا نہیں جس کو ہر ماہ دو تھیلے نہ ملتے ہوں خواہ وہ کھائے یا نہ کھائے جب اتنا سب کچھ ہو رہا ہے تو تم نہیں جانتے کہ اتنے مال سے ہم کیا کریں گے۔ فرمایا کہ جی ہاں ہم مناسب سمجھیں گے وہاں اس مال کو خرچ کریں گے اور جہاں مناسب نہ سمجھیں گے نہ کریں گے، وہ تمہارا حق ہے جو میں تمہیں دیتا ہوں، اس پر میری تعریف مت کرو، جب میں اس مال کو تمہارے حوالے کرتا ہوں اور تم لوگ قبول کر لیتے ہو تو میں نیک بخت ہو جاتا ہوں اگر یہ (میرے باپ) خطاب کا مال ہوتا تو پھر میں تمہیں نہ دیتا اور میری نصیحت تمہارے لئے اور جیسے تمہارے لئے ہے ایسے ہی اس کے لئے بھی ہے جو اسلامی سرحدوں کے انتہائی کناروں پر رہتا ہو، سو جب تجھے تیرا وظیفہ ملے تو اس سے بکریاں خرید لے اور اپنے جنگل میں رکھ لے پھر جو وظیفہ ملے تو اس سے ایک یا دو غلام خرید لے اور مال باندھ لے، کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ میرے بعد ایسے نگران آئیں گے جو تمہیں گن گن کر عطا دیا کریں گے اپنے زمانوں میں سو اگر تو یا تیرے گھر والوں میں سے کوئی باقی رہا تو جو چیز ملے اسے لے لینا"۔ علی بن معبد فی طاعة وعصیان

۱۱۷۰۶ ... نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سوار کو ایک حصہ اور اس کے گھوڑے کو دو حصے عطا فرمائے"۔ ابو الحسن عی بن عبدالرحمن بن ابی السری البکالی فی جزء من حدیثه

۱۱۷۰۷... حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کو دو حصے اور سوار کو ایک حصہ عطا فرمایا"۔ ابو الحسن البکالی

باپ کی رعایت سے وظیفوں میں تفاوت

۱۱۷۰۸... حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جتنا وظیفہ میرے لئے مقرر کیا تھا، اسامۃ بن زید کے لئے اس سے زیادہ وظیفہ مقرر کیا، میں نے عرض کیا کہ میرا اور اسامہ بن زید کا ہجرہ ایک ہی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا باپ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا اور تو نے تو اپنے باپ کے ساتھ ہجرت کی تھی"۔ ابو الحسن البکالی

۱۱۷۰۹... محمد بن ھلال کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے میری دادی کے حوالے سے بیان کیا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتی تھیں، ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو موجود نہ پایا تو پوچھا کہ آج فلاں فلاں خاتون نہیں آئی؟ تو ان کی اھلیہ نے عرض کیا کہ اس کے ہاں آج ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، پھر فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میرے پاس پچاس درھم اور سنبلانیہ کا ٹکڑا بھیجا، پھر فرمایا کہ یہ تیرے بیٹے کا وظیفہ ہے اور یہ اس کا لباس ہے، سو جب ایک سال گزر گیا تو ہمارا وظیفہ سو تک ہو گیا"۔ ابو عبید فی الاموال

فائدہ...... ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ ان کے دادا خیار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اے بزرگ آپ کے پاس کتنا مال ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس اتنا اتنا مال ہے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو زمین عطا فرمائی تھی، حضرت سعد، حضرت زبیر، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت خباب بن ارت کو۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی زمین ثلث کے بدلے دیا کرتے تھے"۔

مصنف عبدالرزاق، ابو عبید، متفق علیه

۱۱۷۱۲... حضرت عائشہ بنت قدامۃ بن مظعون فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان ؓ جب وظائف عطا فرمایا کرتے تھے کہ تو میرے والد کو بلایا کرتے اور فرماتے کہ اگر تیرے پاس مال ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ہم حساب لگا کر تیرے وظیفے سے منہا کر لیں گے"۔ ابو عبید فی الاموال

۱۱۷۱۳...... ابو الخلال العتکی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سلطان کے وظائف کے بارے میں پوچھا؟ تو فرمایا کہ ذبح شدہ ہرن کا گوشت"۔ ابن جریر فی تھذیب الاثار اور وکیع فی الغرر

۱۱۷۱۴...... قدامہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا تو اپنا وظیفہ وصول کر لیتا تھا، انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس ایسا مال ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، سو اگر میں کہتا جی ہاں ہے تو میرے مال سے زکوٰۃ وصول کر لیتے، اور اگر میں انکار کر دیتا تو کچھ نہ لیتے"۔ شافعی، متفق علیه

۱۱۷۱۵...... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وظیفہ وصول کر لو جب تک صاف ہو اگر تم پر معاملہ مشکوک ہو جائے تو بالکل ہی ترک کر دو"۔

مصنف ابن ابی شیبه

وظائف کی بقیہ روایات

۱۱۷۱۶... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قادسیہ کا مال غنیمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مال کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے ساتھ ساتھ روتے جا رہے تھے تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے امیر المومنین! یہ تو فرحت اور خوشی کا دن ہے، تو فرمایا کہ ہاں ہاں لیکن یہ (مال) جس قوم کو بھی دیا گیا ہے ان میں عداوت اور بغض پیدا ہو جاتا ہے"۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق، سنن کبری بیھقی

۱۱۷۱۷... ابراھیم بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے خزانے لائے گئے تو عبداللہ بن ارقم الزھری نے عرض کیا کہ کیا آپ اس کو بیت المال میں نہ رکھیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب تک اس کو تقسیم نہ کریں بیت المال میں نہ رکھیں گے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے امیر المؤمنین! آپ کو کس بات نے رلا دیا، کیونکہ یہ تو خدا کی قسم شکر، فرحت اور خوشی کا دن ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو بھی یہ یعنی مال دیا ہے تو اس میں عداوت اور بغض بھی ڈال دیتا ہے''۔ابن المبارك، عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، خرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۱۷۱۸... حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے فہرستیں مرتب کروائیں اور لوگوں کی پہچان کروائی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کی شخصیت تھی''۔سنن کبری بیهقی

۱۱۷۱۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وظیفہ وصول کرلو جب تک کھانے کے قابل ہو، اگر دین سے برگشتہ کرنے والا ہو تو اس کو سختی سے چھوڑ دو۔ابن ابی شیبه

۱۱۷۲۰... داؤد بن نشیط فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا تو ان کے پاس ایک موٹا شخص آیا جو رنگین آنکھوں والا تھا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین میں ہلاک ہوگیا اور میرے گھر والے بھی ہلاک ہوگئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی شخص آجاتا ہے جیسے ہم بچے ہوئے ہیں کہتا ہے میں ہلاک ہوگیا اور میرے گھر والے ہلاک ہوگئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ سے باتیں کرنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اپنی ہمشیرہ یاد آرہی ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اپنے والدین کو دودھ پلا رہے ہیں ہماری والدہ ہمیں اپنا کپڑا پہناتی تھیں اور زاد راہ کے طور پر ہمیں کچھ تیار کر دیتی تھیں سو ہم اپنی اونٹنی لے کر نکلتے، سو جب سورج نکل آتا تو میں اپنا کپڑا اپنی ہمشیرہ کو پہنا دیتا اور بے لباس دوڑتا پھرتا، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس واپس آجاتے تو وہ ہمارے لئے مٹی کا کوئی کھلونا بنا دیتیں، ہائے کیا ہی وہ دن ہوا کرتے تھے پھر فرمایا کہ اس کو صدقہ کے اونٹوں میں سے چار اونٹ دے دو، سو جانور اس کے لئے آگے پیچھے چلتے ہوئے نکلے''۔ابو عبیده فی الاموال

۱۱۷۲۱... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب ان کے پاس کوئی چیز آتی تو وہ ان میں سے سب سے پہلے ان میں سے سب سے پہلے سے شروع نہ فرماتے یعنی آزاد لوگ''۔

باب......ان چیزوں کا بیان جو جہاد میں ممنوع ہیں

۱۱۷۲۲... معمر، عبدالکریم الجزری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سر لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے بغاوت کی''۔عبدالرزاق، سنن کبری بیهقی

۱۱۷۲۳... معمر امام زہری سے روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی بھی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی سر لایا گیا آپ نے یہی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے شہر میں مردار نہیں لائے جاتے''۔مصنف عبد الرزاق

۱۱۷۲۴... حضرت عقبۃ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہما نے مجھے بطور قاصد کے ایک سر دے کر بھیجا جسے شام کے راستے میں جسم سے علیحدہ کیا گیا تھا، چنانچہ، وہ لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا، حضرت عقبۃ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! وہ ہمارے ساتھ یہی کرتے ہیں تو فرمایا کہ کیا رب فارس اور روم کی سنتوں پر عمل ہوگا؟ میرے پاس کوئی سر وغیرہ نہ لایا جائے صرف خطوط اور اطلاعات کافی ہیں''۔سنن کبری بیهقی

۱۱۷۲۵... حضرت معاویۃ بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور فرمایا کہ ہمارے پاس شام کے بطریق یناق کا سر لایا گیا ہے حالانکہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے یہ تو عجمیوں کا طریقہ ہے''۔سنن کبری بیهقی

فائدہ......اس سے پہلی روایت کے ترجمے میں جو لکھا تھا کہ وہ سر جو شام کے راستے میں جسم سے الگ کیا گیا تھا، تو یہ ترجمہ صحیح نہیں بلکہ صحیح ترجمہ

یہ ہے کہ مجھے شام کے بطریق بناق کا سر دے کر بھیجا گیا تھا، ترجمے میں غلطی عبارت کی غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوگئی، جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہیں کیونکہ تو ہی ارحم الراحمین ہے **اللھم اغفر لکاتبہ ولمترجمیہ ولوالدیہ ولسائر المسلمین**

بطریق عربی لفظ ہے جس کو انگریزی میں پیٹرک (PATTRIC) کہا جاتا ہے جو عیسائی پادریوں کا ایک عہدہ ہوتا ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۲۶ حضرت اسود بن ربیع سے فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی اور کامیابی سے ہمکنار ہوا، اس دن لوگوں نے خوب قتال کیا یہاں تک کہ بچے بھی قتل ہوئے، جب یہ اطلاع رسول اللہ ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ قتال میں حد سے گزر گئے حتی کہ اولادوں کو قتل کرنا شروع کردیا، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ وہ تو مشرکوں کے بچے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سنو! تم میں سے آج کے بہترین لوگ مشرکوں کے ہی بچے ہیں، پھر فرمایا کہ سنو! اولاد کو قتل نہ کرو، ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اس وقت تک اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان چھین لی جاتی ہے سو اس کے والدین اس کو یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

مسند احمد دارمی، نسائی، ابن جریر، ابن حبان، طبرانی، مستدرک حاکم، حلیہ ابی نعیم، متفق علیہ، سعید بن منصور

لوٹ مار

۱۱۷۲۷ ...امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک ایک اونٹ ذبح کرنے کا حکم فرمایا، چنانچہ اونٹ کو ذبح کیا گیا لیکن لوگ جھپٹ پڑے، اور اس کا گوشت اٹھا کر لے گئے چنانچہ ایک شخص کو اعلان کرنے کے لئے بھی بھیجا گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ لوٹ مار سے منع فرماتے ہیں چنانچہ وہ گوشت واپس کردیا گیا اور پھر آپ ﷺ نے لوگوں میں تقسیم فرما دیا''۔ عبدالرزاق

۱۱۷۲۸ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ ذبح کرنے کا حکم دیا، اونٹ ذبح کیا گیا تو لوگ اس کے گوشت کو اٹھا کر لے گئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا تو اس نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ لوٹ مار سے منع فرماتے ہیں''۔ مصنف عبدالرزاق

باب......شہادت کی فضیلت اور اس کی اقسام کے بیان میں

۱۱۷۲۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہید کو تین چیزیں دی جاتی ہیں۔

۱ ...اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

۲ ...اور سب سے پہلے جو اس کے چہرے سے مٹی جھاڑتا ہے وہ حور عین میں سے اس کی بیوی ہوتی ہے۔

۳ ...اور جب اس کا پہلو زمین سے لگتا ہے تو جنت کی زمین پر لگتا ہے''۔ دیلمی

۱۱۷۳۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہید تین ہیں۔

۱...... ایک وہ شخص جو اپنی جان اور مال لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اپنی جان اور مال کو اللہ کے راستے میں گنتا ہوا، اور یہ چاہتا ہے کہ یا قتل کرے یا قتل ہوجائے اور نہیں تو مسلمانوں کی تعداد ہی بڑھے، سو اگر یہ مرگیا یا قتل ہوگیا تو اس کے سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے، اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ کردیا جائے گا اور حور عین میں سے کسی کے ساتھ اس کا نکاح کردیا جائے گا اس کو اعزاز کا لباس پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار اور ہمیشگی کا تاج رکھا جائے گا۔

۲...... دوسرا وہ شخص جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں لے کر نکلا وہ یہ چاہتا ہے کہ قتال کرے لیکن خود قتل نہ ہو، سو اگر وہ مرگیا یا قتل ہوگیا تو اس کا قدم حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم مبارک کے ساتھ مقام صدق میں اللہ مالک اور مقتدر کے سامنے ہوگا۔

۳ تیسرا وہ شخص جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں لے کر نکلا اور وہ یہ چاہتا ہے کہ قتل کرے یا ہوجائے، سو اگر یہ مرگیا تو یا قتل ہوگیا تو قیامت کے دن اپنی تلوار برہنہ اپنے کندھے پر رکھے آئے گا حالانکہ لوگ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے، اور کہتے آئیں گے کہ سنو! ہمارے لئے جگہ وسیع کردو

ہمارے لئے جگہ وسیع کردو کیونکہ ہم نے اپنی جان اور مال اللہ کے راستے میں خرچ کردیا۔قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے،اگر کوئی یہ کہہ سکتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمن یا انبیاء میں سے کوئی نبی کہتا اور انہی کے راستے میں لوگ ہٹتے کیونکہ ان کا حق واجب ہے یہاں تک کہ وہ شہداء آئیں گے اور نور کے منبروں پر بیٹھ جائیں گے عرش کے دائیں جانب،سو وہ بیٹھیں گے اور دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کس طرح ہوتا ہے،انہیں موت کا کوئی غم نہ ہوگا نہ ہی وہ برزخ میں غم زدہ ہوں گے،انہیں صور کی چیخ پریشان نہ کرے گی اور نہ ہی وہ حساب کتاب میزان اور پل صراط پر پریشان ہوں گے دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح فیصلہ ہوتا ہے وہ جس چیز کا بھی سوال کریں گے ان کو دی جائے گی اور جس کی بھی شفاعت کریں گے شفاعت قبول کی جائے گی اور جنت میں ان کا پسندیدہ مقام دیا جائے گا اور جنت میں اپنے پسندیدہ مقام پر رہیں گے''۔بیھقی فی شعب الایمان

۱۱۷۳۱۔۔۔ابن ابی العوف اور عبدالعزیز بن یعقوب الماجشون فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متمم بن نویرۃ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زید ابن خطاب پر رحم فرمائیں اگر میں شعر کہنے پر قادر ہوتا تو میں بھی ایسے ہی روتا جیسے تیرا بھائی رویا،متمم نے عرض کیا،اے امیر المؤمنین!اگر میرا بھائی جنگ یمامہ کے دن قتل ہوتا جس طرح آپ کا بھائی قتل ہوا تو میں کبھی اس پر نہ روتا،تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا اور اس کے بھائی کی تعزیت کی اور وہ اس پر بہت زیادہ غمزدہ تھے،اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے صبا(ہوا کا نام)چلتی ہے تو مجھے زید بن الخطاب کی خوشبو آتی ہے،ابن ابی عوف سے عرض کیا گیا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ شعر نہ کہہ سکتے تھے،تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایک بیت بھی نہیں''۔ابن سعد

۱۱۷۳۲۔۔۔حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہداء کا نہ جنازہ پڑھا اور نہ ان کو غسل دیا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۷۳۳۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے شہداء میں دو شہداء کو ایک قبر میں دفن کرواتے اور حکم فرمایا کرتے کہ ان کو ان کے خون سمیت دفن کردیا جائے اور نہ ان کو غسل دیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی''۔ابن ابی شیبہ

۱۱۷۳۴۔۔۔زہری روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر العذری سے ان کی ولادت فتح مکہ کے دن ہوئی تھی چنانچہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور برکت عطا فرمائی،آگے فرمایا کہ جب آپ ﷺ احد کے شہداء پر مطلع ہوئے تو فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں جو اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کی طرح ہی ہوگا لیکن خوشبو مشک کی طرح ہوگی،دیکھو ان شہداء میں کون زیادہ حافظ تھا قرآن پاک کا سو اس کو قبر میں اپنے ساتھی سے آگے رکھو،اور اس دن ایک قبر میں دو دو اور تین تین،شہدا کی تدفین ہوئی''۔ابن جریر

۱۱۷۳۵۔۔۔حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے شہداء احد میں سے حضرت حمزۃ ؓ بن عبدالمطلب کی نماز جنازہ پڑھی۔

۱۱۷۳۶۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں جو جنت کے پھلوں میں مشغول رہتے ہیں۔عبدالرزاق، سعید بن منصور، متفق علیه فی البعث

۱۱۷۳۷۔۔۔راشد بن سعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ!کیا وجہ ہے کہ شہید کے علاوہ باقی سب مسلمانوں کو قبر میں آزمایا جائے گا؟تو فرمایا کہ شہید کی آزمائش کے لئے تلواروں کی چمک ہی کافی ہے۔نسائی، دیلمی

۱۱۷۳۸۔۔۔سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب حمزۃ بن عبدالمطلب اور مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو کہا کہ کاش ہمارے بھائیوں کو علم ہوتا کہ ہمیں کتنی بڑی بھلائی ملی ہے تاکہ وہ اور زیادہ رغبت سے اللہ کے راستے میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرف سے یہ اطلاع مسلمانوں تک پہنچاؤں گا چنانچہ سورۃ آل عمران یہ آیت نازل ہوئی کہ''جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردے نہ سمجھو''سے لے کر''مومنین''تک۔سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۹، ۱۷۱، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۷۳۹۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد کے شہداء کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیتے پھر دریافت فرماتے کہ ان دونوں میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد تھا؟تو جب ایک کے بارے میں بتادیا جاتا تو لحد میں اسے آگے رکھتے اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں گا''اور ان کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا،نہ ان کو غسل دیا گیا اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھی گئی''۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۷۴۰۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو غزوہ احد کے شہداء کو ان کے خون سمیت ہی دفن کردیا،

اور یہ بھی حکم فرمایا کہ جوقرآن کوزیادہ لینے والا ہواس کوآگے رکھواور یہ بھی کہ ایک قبر میں دو دو دفن کئے جائیں چنانچہ اپنے والداور چچا کوایک قبر میں دفن کیا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۷۴۱۔۔۔۔نعیم بن حجار الغطفانی فرماتے ہیں کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا کہ شہداء میں سے افضل کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ جوصفوں کی صفوں سے جاملتے ہیں اور ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے یہاں تک کہ قتل ہوجاتے ہیں، یہی لوگ ہوں گے جو جنت میں اونچے اونچے کمروں میں رہیں گے اور تیرا رب ان کوخوشی سے دیکھے گا اور جب تیرا رب کسی کوکسی جگہ خوشی سے دیکھ لے تو اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا۔ابن زنجویہ

شہادت حکمی کے بیان میں......طاعون

۱۱۷۴۲۔۔۔۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار میں تھا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے میرے اللہ! نیزہ اور طاعون، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اپنی امت کی تمنائیں مانگی ہیں سو یہ طعنہ (نیزہ) سے تو ہم واقف ہیں لیکن یہ طاعون کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ایک زخم پھوڑے کی مانند ہوتا ہے اگر تم زندہ رہے تو عنقریب دیکھو گے''۔مسند ابی یعلی

۱۱۷۴۳۔۔۔۔ابوالسفر فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو ان سے طعنہ اور طاعون پر بیعت لی۔مسدد

۱۱۷۴۴۔۔۔۔حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ شام روانہ ہوئے جب شام کے قریب پہنچے تو حضرت طلیحہ بن عبداللہ اور حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ استقبال کے لئے شام کے باہر ہی موجود تھے انہوں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کے ساتھ جناب نبی کریم ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کرام ﷺ ہیں اور ہم نے اپنے پیچھے ایسے لوگ چھوڑے ہیں جیسے کہ وہ آگ سے جل گئے ہوں، اس بیماری کو طاعون کہا جاتا ہے چنانچہ آپ اس سال واپس تشریف لے جائیں چنانچہ حضرت عمر ﷺ واپس تشریف لے آئے اور پھر اگلے سال شام تشریف لے گئے۔

فائدہ۔۔۔۔۔شہادت حکمی کے بیان میں طاعون کا ذکر لانے سے مراد یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی اس مرض میں مبتلا ہوکر مرجائے تو وہ حکماً شہید ہوگا جیسے کہ پہلے روایات میں گزر چکا ہے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب کسی علاقے کے بارے میں معلوم ہوجائے کہ وہاں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جانا چاہیے اور اگر کسی علاقے میں یہ بیماری پھیل جائے تو وہاں کے رہنے والوں کو وہ علاقہ چھوڑ کر بھاگنا نہ چاہیے، کیونکہ اگر اس بیماری سے بچ گئے تو فبہا اور اگر موت آگئی تو شہادت نصیب ہوجائے گی'' زیادہ تفصیل کی حاجت تو کسی مستند دارالافتاء مفتی سے رجوع کرنا چاہیے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۷۴۵۔۔۔۔طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ہم حضرت موسیٰ ﷺ کے پاس تھے تو ایک دن انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے کم ملنا جلنا تمہیں تکلیف نہ دے گا کیونکہ یہ بیماری گھر والوں تک پہنچ چکی ہے یعنی طاعون، سو اگر کوئی کچھ تعبیر کرنا چاہے تو کرلے، اور ایسے دو آدمیوں سے بچو جن میں سے ایک کہنے والا یہ کہے کہ (اگر وہ کسی ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس میں کوئی طاعون کا مریض ہو) اور جو چلا گیا ہے (اگر وہ بچ گیا ہے تو) یہ نہ کہے کہ اگر میں بیٹھ جاتا تو میں بھی اس بیماری میں مبتلا ہوجاتا جس میں وہ مبتلا ہوا جو اس مجلس میں بیٹھا تھا، کیونکہ میں تمہیں اس بیماری کے ظہور کے بارے میں وہ بات بتانے جارہا ہوں جو لوگوں کے لئے مناسب ہے (اور وہ یہ کہ) جب امیر المؤمنین حضرت عمر ﷺ نے سنا کہ شام میں بہت سے لوگ طاعون سے مرگئے ہیں تو انہوں نے حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح کو لکھا کہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے جو آپ کے بغیر نہیں ہوسکتا سو جس رات آپ کو میرا خط ملے تو میرا خیال ہے کہ آپ کو اگلی ہی صبح روانہ ہوجانا چاہیے اور اگر خط دن کے وقت ملے تو شام تک آپ کو میرے پاس آنے کے لئے روانہ ہوجانا چاہیے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خط کا جواب

حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ مجھے معلوم ہے کہ امیر المؤمنین کو مجھ سے کیا کام ہے وہ اس کو بچانا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں ہے، اور لکھا کہ میں مسلمانوں کے لشکر میں ہوں، اور خود کو ان سے الگ نہیں کرسکتا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کو مجھ سے کیا کام

پڑ گیا ہے آپ اس کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں ہے سوجیسے ہی آپ تک میرا خط پہنچے تو میرے بارے میں اپنے عزائم کو منسوخ کردیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہیں بیٹھا رہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جیسے ہی جوابی خط پڑھا آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ رونے لگے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود لوگوں میں سے کسی نے پوچھا کہ یا امیر المؤمنین کیا حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی لکھا تھا کہ اردن گہری وباؤں والی سرزمین ہے اور جابیہ بارونق وصحت بخش علاقہ ہے لہٰذا مہاجرین کو لے کر وہاں منتقل ہوجائیں، حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے جب یہ خط پڑھا تو فرمایا کہ رہا یہ خط تو ہم اس میں امیر المؤمنین کا حکم سنتے ہیں اور ان کی اطاعت کرتے ہیں اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سوار ہوجاؤں اور لوگوں کو ان کے ٹھکانوں پر پہنچاؤں، اتنے میں میری بیوی طاعون میں مبتلا ہوگئی سو میں حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا، چنانچہ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ فوری طور پر لوگوں کو ان کے (محفوظ) ٹھکانوں پر منتقل کرنے لگے، اسی دوران خود بھی اسی بیماری میں مبتلا ہوکر وفات پاگئے۔

ابوالموجہ کہتے ہیں کہ ان کا خیال ہے کہ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ چھتیس ہزار (۳۶۰۰۰) مجاہدین کے ساتھ تھے جن میں سے صرف چھ ہزار (۶۰۰۰) باقی بچے۔

سفیان بن عیینہ نے اسی روایت کو طارق سے اپنی جامع میں اس سے مختصر روایت کیا ہے۔

۱۱۷۴۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک نبی) نے اپنی امت کے لئے بددعا فرمائی تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کردوں، انہوں نے عرض کیا نہیں، پھر پوچھا گیا کہ کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کردوں، انہوں نے عرض کیا نہیں پھر پوچھا گیا کہ آپ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کردی جائے، عرض کیا نہیں، چنانچہ ان کی امت پر طاعون مسلط کردیا گیا جو ایسی بیماری ہے جو فوراً مار ڈالتی ہے دلوں کو جلادیتی ہے اور تعداد کو کم کردیتی ہے''۔ ابن راھویہ

۱۱۷۴۷... حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں اپنے عمال کو لکھا کہ جب تم سنو کہ کوئی وبا پھیل گئی ہے تو مجھے لکھو، چنانچہ میں آیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ سرغ سے واپس آنے کے بعد سورہے تھے چنانچہ جب وہ نیند سے اٹھے تو میں نے سنا آپ فرمارہے تھے کہ اے میرے رب! سرغ سے میری واپسی معاف فرمادیجئے''۔ ابن راھویہ

فائدہ...... سرغ ایک منگر کا نام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۴۸... زرعۃ بن ذویب الدمشقی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں اپنے عامل کو لکھا کہ جب کسی زمین پر وبا پھیلے تو مجھے اطلاع دینا، سو جب وہاں وبا پھیلی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے یہاں تک کہ آپہنچے۔

۱۱۷۴۹...عمر بن ابی حارثہ اور ابوعثمان اور ربیع بن نعمان البصری فرماتے ہیں کہ بعد میں طاعون شام، مصر، عراق میں پھیلا اور پھر صرف شام میں رہ گیا جس میں بڑے بڑے لوگ فوت ہوگئے، یہ محرم اور صفر کے مہینے رہا اور پھر ختم ہوگیا لہٰذا لوگوں نے اطلاع دی کہ شام کے علاوہ باقی جگہوں سے طاعون ختم ہوگیا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور شام کے قریب پہنچ گئے یہاں انہیں اطلاع ملی کہ جتنا طاعون یہاں پہلے تھا اب اس سے کہیں زیادہ شدید ہوگیا ہے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی جگہ طاعون ہو تو وہاں نہ جاؤ، اور اگر ایسی جگہ طاعون پھیلا جہاں تم موجود ہو تو اب وہاں سے نہ جاؤ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے یہاں تک کہ طاعون کے اثرات ختم ہوگئے چنانچہ وہاں موجود لوگوں نے اس کی اطلاع دی اور کہا کہ ان کے پاس بہت سے لوگوں کی میراث ہے چنانچہ اس سال جمادی الاولیٰ میں لوگوں کو جمع کیا اور شہروں کے بارے میں مشورہ کیا اور فرمایا کہ میرا ذہن بن رہا ہے کہ میں تمام شہروں میں مسلمانوں کو جاکر دیکھوں تاکہ ان کے احوال سے آگاہی حاصل کروں سو مجھے بتاتے جاؤ۔

۱۱۷۵۰... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ شام کی طرف روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب سرغ نامی جگہ پر پہنچے تو لشکروں کے امراء حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی وغیرہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملے اور بتایا کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابتدائی مہاجرین کو بلاؤ چنانچہ ان کو بلایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان

سے مشورہ فرمایا، سب نے مختلف مشورے پیش کئے، بعض نے کہا کہ آپ ایک ضروری کام سے نکلے ہیں اور ہم نہیں سمجھتے کہ آپ کام کو مکمل کئے بغیر واپس چلے جائیں، اور بعض نے کہا کہ آپ کے ساتھ باقی لوگ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں آپ ان کو وبا کے سامنے نہ پیش کریں۔

حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ آپ سب لوگ یہاں سے تشریف لے جائیں، پھر انصار کو بلایا اور ان سے مشورہ یا، وہاں بھی یہی ہوا سب نے الگ الگ آراء پیش کیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی وہاں سے واپس بھیج دیا اور فرمایا کہ فتح مکہ میں جن قریشی مہاجرین نے شرکت کی تھی ان میں سے کسی بزرگ کو بلاؤ، چنانچہ ان میں سے دو بزرگوں نے ایک جیسی رائے دی اور کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور وبا کے سامنے پیش نہ کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کروادیا، کہ صبح کو ہم روانہ ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کہ کیا اللہ کی مقرر تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے کاش ابوعبیدۃ یہ جملہ آپ کے علاوہ کوئی اور کہتا، ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ اپنے اونٹ کے ساتھ جارہے ہوں کہ ایک ایسی وادی آجائے جس کے دو کنارے ہوں ایک نہایت سرسبز وشاداب ہرا بھرا اور دوسرا بنجر اور قحط زدہ، سو اگر آپ اپنے اونٹ کو سرسبز جگہ چرائیں تو اللہ کی تقدیر میں ہوں گے یا نہیں؟ اور اگر قحط زدہ اور بنجر جگہ چرائیں تو اللہ کی تقدیر میں ہوں گے یا نہیں۔

طاعون والی زمین پر مت جانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے وہاں موجود نہ تھے چنانچہ انہوں نے آکر فرمایا کہ میں اس بارے میں جانتا ہوں میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ جب تم سنو کہ کسی زمین پر طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ، اور جب کسی سرزمین میں طاعون پیدا ہوجائے اور تم وہاں موجود ہو تو پھر وہاں سے فرار ہونے کی نیت سے نہ نکلو۔ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور روانہ ہوگئے۔

مالك، سفيان بن عيينه في جامعه، مسند احمد، بخاري، مسلم

۱۱۷۵۱..... حضرت عمر بن عبدالعزیز کے وزیر زنکل بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے (طاعون سے مخاطب ہوکر) فرمایا، اے طاعون مجھے پکڑ لے، اے طاعون مجھے پکڑ لے، اے طاعون، مجھے پکڑ (تین مرتبہ) اس سے پہلے حرام خون بہایا جائے، اور احکامات میں ظلم سے کام لیا جانے لگے، اور بچوں کی امارت آجائے اور اس سے پہلے کہ سرکش لوگوں کی کثرت ہوجائے۔

۱۱۷۵۲ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں طاعون پھیلا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ طاعون ایک ڈانٹ ہے سو اس سے بچ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں بھاگو، یہ بات حضرت شرحبیل بن حسنۃ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور فرمایا کہ عمرو بن العاص کو غلط فہمی ہوگئی ہے کیونکہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھا اور عمرو بن العاص اپنے گھر والوں کے ساتھ کہیں گئے ہوئے تھے، یہ طاعون تو تمہارے نبی ﷺ کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور صالحین کی تم سے پہلے وفات ہے، یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سنی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس میں معاذ کی اولاد کا حصہ پورا پورا عطا فرمایا، چنانچہ ان کی دو صاحبزادیوں کی وفات ہوگئی اور صاحبزادے عبدالرحمن اس مرض میں مبتلا ہوگئے چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی ”حق تو آپ کے رب ہی کی طرف سے ہے سو آپ نہ ہوں شک کرنے والوں میں سے“۔ البقرة آیت ۱۴۷

اور یہ آیت بھی پڑھی کہ ”آپ عنقریب ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے“۔ (الصافات آیت ۱۰۲) انہی دنوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی ہتھیلی کی پشت پر طاعون کا پھوڑا نکل آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے، انہوں نے اپنے پاس ایک شخص کو روتے دیکھا تو دریافت فرمایا کہ تو کیوں روتا ہے، عرض کیا اس علم کی بناء پر جو مجھے آپ سے حاصل ہوا ہے، تو فرمایا کہ پھر مت رو، حضرت ابراھیم ایسی سرزمین پر تھے کہ وہاں کوئی عالم نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو علم عطا فرمایا، سو جب میں وفات پا جاؤں تو علم کو چار لوگوں سے حاصل کرنا۔

۱..... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ۲..... عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔

۳۔۔۔ سلمان رضی اللہ عنہ۔ ۴۔۔۔۔اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔ ابن خزیمہ

۱۱۷۵۳۔۔۔۔شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو حضرت عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد والوں سے ایسی ہی گفتگو کی وہ فرماتے تھے کہ میں چوتھا مسلمان ہوں، فرمایا کہ جو طاعون ہے یہ ڈانٹ ہے سو اس سے بچ کر گھائیوں میں بھاگ جاؤ (یہ سن کر) حضرت شرحبیل بن حسنۃ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم، میں بھی مسلمان ہوں اور تمہارے امیر زبردست غلط فہمی میں مبتلا ہیں، دیکھو تو کیا کہتے ہیں؟ (حالانکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین پر طاعون پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو کیونکہ موت تمہاری گردنوں میں ہے، اور جب کہیں طاعون پھیلے (اور تم وہاں موجود نہ ہو) تو تم وہاں نہ جاؤ کیونکہ یہ دلوں کو جلا دیتا ہے۔

فائدہ۔۔۔۔۔موت کا گردن میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ خواہ کہیں بھی چلے جاؤ موت سے بچنا ممکن نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۵۴۔۔۔ یونس بن میسرۃ بن حلبس فرماتے ہیں کہ چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) مسلمان کا جابجا پہنچے، تو وہاں پر طاعون پھیل گیا جس سے بیس ہزار (۲۰۰۰۰) کا انتقال ہوگیا اور چار ہزار (۴۰۰۰) باقی بچے انہوں نے کہا کہ یہ طوفان ہے یہ تو ڈانٹ ہے یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے شہسواروں کو بھیجا تاکہ لوگوں کو جمع کریں اور کہا کہ آج حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس جا بیٹھو، لہٰذا جب سب لوگ جمع ہوگئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! خدا کی قسم اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں آج کے بعد بھی اس جگہ تمہارے درمیان کھڑا ہوسکوں گا تو مجھے آج یہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہ تھی اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ کہہ رہے ہو کہ یہ طوفان ہے یہ ڈانٹ ہے خدا کی قسم نہ یہ طوفان ہے اور نہ ہی ڈانٹ کیونکہ طوفان اور ڈانٹ تو صرف عذاب ہی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ امتوں کو عذاب دیتے ہیں لیکن دنیا میں ۔۔۔۔۔۔سو تمہارے لئے تمہارے نبی ﷺ کی دعا قبول فرمائی، سنو! جس کو پانی مل گئے اور وہ طاقت رکھتا ہے کہ مر جائے تو اس کو مر جانا چاہیے۔ یہ بہتر ہے اس سے کہ کوئی شخص ایمان کے بعد کافر ہو جائے اور ناحق خون بہایا جائے یا ناحق اللہ کا مال اس طرح دے دیا جائے کہ اس کے لئے جھوٹ بولے یا فسق وفجور کرے اور بہتر ہے اس سے کہ تم لوگوں کے درمیان لعنت ملامت ظاہر ہو یا کوئی شخص صبح اٹھے تو یہ کہے۔ خدا کی قسم اگر میں زندہ رہا یا مرگیا تو میں نہیں جانتا میرا کیا حال ہوگا۔

فائدہ۔۔۔۔۔یعنی مرجانا ان صورتوں کے پیش آنے سے بہتر ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۵۵۔۔۔ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے، جب طاعون پھیلتا محسوس کیا تو بہت زیادہ خوف زدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہو جاؤ اور پھیل جاؤ کیونکہ اللہ کی طرف سے تم پر ایک چیز نازل ہوئی ہے جس میں کوئی زبردست ڈانٹ یا کوئی طوفان ہی سمجھتا ہوں، حضرت شرحبیل بن حسنۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ تو زبردست غلط فہمی میں مبتلا ہیں، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ سے غلطی ہوئی یہ کوئی طوفان یا ڈانٹ وغیرہ نہیں ہے بلکہ یہ تو آپ کے رب کی رحمت اور تمہارے نبی ﷺ کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی وفات ہے، اے اللہ! معاذ کی اولاد کو اس رحمت میں سے بھرپور حصہ عطا فرمایا''۔

دوسری نوع

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت سعید بن المسیب روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک پہاڑ پر جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم ایک وادی کے سامنے پہنچے وہاں میں نے ایک نوجوان کو بکریاں چراتے ہوئے دیکھا، مجھے اس کی جوانی اچھی لگی میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ہی خوب جوان ہے اگر اس کی جوانی اللہ کے راستے میں لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے! عمر ہوسکتا ہے کہ وہ کسی طرح اللہ کے راستے میں ہو اور تمہیں معلوم نہ ہو، پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے طلب فرمایا اور فرمایا کہ اے نوجوان! کیا کوئی ایسا ہے جس کے پاس تم لوٹ کر جاتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا کون؟ عرض کیا، میری والدہ ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے پاس ہی رہنا کیونکہ ان کے قدموں میں جنت ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر صرف تلوار سے قتل ہونے والا ہی شہید ہو تو پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہو جائیں گے، پھر جلے

ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہونے والے، منہدم شدہ عمارت وغیرہ کے نیچے دبنے والے پیٹ کی بیماری میں مرنے والے، ڈوب کر مرنے والے، درندے کا لقمہ بننے والے اور اس شخص کا ذکر فرمایا جو اپنے کمانے کے لئے محنت کرتا تھا تا کہ عزت سے کمائے اور خود کو دوسروں سے بے نیاز کرلے، وہ بھی شہید ہے۔ اسمعیل الحطبی فی حدیثہ، بخاری فی التاریخ فی المفترق

۱۱۷۵۷..... یزید بن اسد فرماتے ہیں کہ وہ دمشق سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا امیرالمؤمنین آپ میں سے شہید کون ہوتے ہیں؟ تو فرمایا کہ شہید وہ ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور قتل ہو جائے، اور تم بتاؤ جو شخص اپنی طبعی موت مر جائے تو تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو حالانکہ تم اس کے بارے میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتے، عرض کیا، کہ ہم کہتے ہیں کہ بندہ تھا نیک عمل کیا اور اپنے رب سے جاملا، وہ اس پر ظلم نہ کرے گا عذاب دے گا جسے عذاب دینا ہوگا اس کے خلاف حجت پوری ہونے کے بعد یا معذرت کے بعد یا معافی کے بعد، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، معاملہ اسطرح نہیں جس طرح تم کہتے ہو، جو زمین میں فساد کرتا ہوا دمیوں پر ظلم کرتا ہوا امام کی نافرمانی کرتا ہوا مال میں خیانت کرتا ہوا جہاد میں آیا دشمن کا سامنا کیا اور قتال کیا پھر قتل ہو گیا تو وہ شہید نہیں لیکن اللہ تعالیٰ بھی اس کے دشمن کو نیکی اور فاجر کے ساتھ بھی عذاب دیتے ہیں رہا وہ جو اپنی طبعی موت مر گیا اور تم اس کے بارے میں بھلائی کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتے یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا انبیاء اور صدیقوں میں سے۔ سورۃ النساء، بریت ۶۹، ابو العباس فی جزء من حدیثہ

۱۱۷۵۸..... ربیع بن ایاس الانصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبر الانصاری کے بھتیجے کے پاس آئے جن کی وفات ہو رہی تھی ان کے گھر والے رونے لگے، جبر نے کہا کہ اپنی آوازوں سے رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ پہنچاؤ، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک وہ زندہ ہیں، ان عورتوں کو رونے دو، سو جب ان کی وفات ہو جائے گی تو وہ خاموش ہو جائیں گی، بعض لوگوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ آپ کی وفات اپنے بستر پر ہوگی ہمارا خیال تھا کہ آپ اللہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے ہوئے قتل ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اور شہادت پھر کس کو کہتے ہیں؟ علاوہ اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہو جائیں گے نیزے سے قتل ہونا بھی شہادت ہے پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت جو اپنے نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے، جل کر مرنے والا بھی شہید ہے، کسی عمارت وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔ طبرانی

فصل..... مقتولوں کے احکام میں

۱۱۷۵۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد اور ماموں غزوہ احد میں شہید ہوئے میں نے ان کو اپنے اونٹ پر اٹھایا اور لے کر مدینہ منورہ آیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ مقتولوں کو اسی جگہ لے جاؤ جہاں وہ قتل ہوئے۔ ابن النجار

باب..... جہاد کے متعلقات میں

باغیوں کا قتل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ عرینہ سے مدینہ منورہ آئے لیکن وہاں کی آب وہوا ان کو راس نہ آئی اور وہ بیمار پڑ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر چاہو تو وہاں چلے جاؤ جہاں صدقہ کے اونٹ ہیں، وہاں جا کر ان کے پیشاب اور دودھ پیو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور بھلے چنگے ہو گئے چنانچہ پھر وہ چرواہوں کی طرف متوجہ ہوئے ان کو قتل کر دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو ھانک کر لے گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو ھانک کر لے گئے، اور اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ کفر اختیار کر لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے

تعاقب میں لوگوں کو بھیجا، ان کو پکڑ کرلایا گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پیر کٹوادیئے اوران کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں اورانہیں گرم ریگستان میں پھنکوادیا گیا جہاں وہ مرگئے۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۷۶۱..... حضرت قتادۃ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کچھ لوگ عکل اور عرینہ سے اسلام کا اظہار کرتے ہوئے آئے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ لوگ دودھ پینے والے ہیں کسی سرسبزو شاداب زمین سے نہیں آئے چنانچہ مدینہ ان کوراس نہیں آیا اورانہوں نے اس کے بخار کی شکایت کی، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے اونٹنی کا حکم دیا اور ایک چرواہے کا اورانہیں حکم دیا کہ وہ مدینہ سے نکل کران اونٹنیوں کا پیشاب اوردودھ پئیں سو وہ چل پڑے جب وہ گرم ریگستان کے کنارے پر پہنچے تو اسلام کو چھوڑ کردوبارہ کافر ہوگئے اور یہ بات جناب نبی رسول اللہ ﷺ تک پہنچی چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو پکڑنے کے لئے لوگ بھیجے سوان کو پکڑ کرلایا گیا پھران کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادی گئیں اوران کے ہاتھوں اور پیروں کو کٹوایادیا گیا اور ریگستان کے ایک کونے میں گرم پتھروں پر ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مرگئے ہقتادۃ کہتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی کہ یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی'' بے شک وہ جو اللہ اوراس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں'' آخر تک۔سورۃ مائدۃ آیت ۳۳، مصنف عبدالرزاق

عرنیین کا ذکر

۱۱۷۶۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرینہ سے ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اوراسلام قبول کیا اور بیعت ہوگئی اور مدینہ منورہ میں ان کو برسام کی بیماری ہوگئی، توانہوں نے عرض کیا کہ تکلیف شروع ہوگئی ہے سواگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم ان اونٹوں میں چلے جائیں جہاں ہم پہلے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم جاؤ اوروہیں رہو، چنانچہ وہ نکلے اور چرواہوں میں سے ایک کو قتل کردیا اوراونٹ لے گئے ایک چرواہا زخمی حالت میں پہنچا اور اطلاع دی، وہ اپنی ضرورت پوری کرچکے اوراونٹوں کو لے گئے اس کے ساتھ ایک انصاری نوجوان تھا، تقریباً بیس سال کا چنانچہ ان کو گرفتار کرنے کے لئے لوگوں کو روانہ کیا گیا اوراس لڑکے کو ساتھ بھیجا جوان کے قدموں کے نشان ڈھونڈرہا تھا، ان کو گرفتار کرکے لایا گیا اوران کے ہاتھ اور پیر کٹوادیئے گئے اورآنکھوں میں سلائیاں پھروادی گئیں''۔ابن النجار

۱۱۷۶۳..... حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ جب جناب ﷺ کی اونٹنیوں کولوٹ کرلے جایا جانے لگا تھا تو آپ کہاں تھے، توانہوں نے عرض کیا کہ میں کنویں پر تھا اور پانی پلارہا تھا''۔ابن منیع

۱۱۷۶۴..... امام عامر الشعبی فرماتے ہیں کہ حارثہ بن بدرالتمیمی نے جنگ وجدل اور فساد پھیلانا شروع کیا، چنانچہ حضرت حسن بن علی حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم وغیرہ اہل قریش نے گفتگو کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ اہل قریش نے گفتگو کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ امیرالمؤمنین آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو زمین پر فساد پھیلائے اور جنگ وجدال کرے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ'' بے شک بدلہ ان لوگوں کا جو اللہ اوراس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں''۔اختتام آیت تک،سورۃ نور آیت ۲۱

سعید نے عرض کیا اچھا ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو توبہ کرلے اس سے پہلے کہ آپ اس پر قادر ہوجائیں؟ فرمایا کہ میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اوراس کی توبہ قبول کرلوں گا سعید نے کہا کہ تو حارثہ بن زید نے توبہ کرلی ہے اس سے پہلے کہ آپ اس پر قادر ہوں چنانچہ حارثہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے امان دی۔

ابن ابی شیبہ عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا فی کتاب اور شراف وابن جریروابن ابی حاتم

۱۱۷۶۵..... حضرت عروۃ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا مثلہ کروادیا تھا جنہوں نے آپ ﷺ کی اونٹنیاں چوری کی تھیں چنانچہ ان کے ہاتھ پیر کٹوادیئے اورآنکھوں میں سلائیاں پھروادی تھیں''۔عبدالرزاق

متفرق روایات

۱۱۷۶۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں اور نہ ہی ہمارے لئے ان کا ذبیحہ حلال ہے اور میں انہیں اس طرح چھوڑنے والا بھی نہیں ہوں، یا تو وہ مسلمان ہو جائیں گے یا پھر میں ان کی گردنیں اڑا دوں گا''۔ الشافعی

۱۱۷۶۷..... جریر بن عثمان الرجی فرماتے ہیں کہ معاویۃ بن عیاض بن غطیف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ایک قباء اور دو پتلے موزے پہنے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ناگوار گزرا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے، عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ قبا تو اس لئے ہے کہ بندہ اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر باندھ کر رکھ سکتا ہے رہے یہ پتلے موزے جو پہنے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ناگوار گزرا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ قبا، تو اس کے لئے ہے کہ بندہ اپنے کپڑوں سمیت باندھ کر رکھ سکتا ہے، رہے یہ پتلے موزے تو ان سے پیر رکابوں میں اچھی طرح جمتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اور ان کو اجازت دے دی''۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشرف

۱۱۷۶۸..... مسند علی رضی اللہ عنہ سے عباد بن عبداللہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا آزاد شدہ غلام ان کو دیکھ رہے تھے، چنانچہ اشعث بن قیس کھڑا ہوا اور کہا کہ ان سرخوں نے ہمیں آپ پر غالب کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ پر کون غالب آئے گا؟ سنو! خدا کی قسم میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ تمہیں ضرور بالضرور دین کے معاملے میں مارے گا جیسے تم پہلے ان کو مارتے تھے۔

ابن ابی شیبه حارث ابن راهویه ابوعبید فی الغریب دورقی، ابن جریر، صححه ابن عدی، بزار سنن سعید بن منصور

۱۱۷۶۹..... زیاد بن حدید الاسدی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں بنو تغلب کے عیسائیوں کے لئے باقی رہا تو ضرور بالضرور ان سے زبردست قتال کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا کیونکہ میں نے دستاویز لکھی تھی ان کے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے درمیان اور اس میں یہ شرط تھی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہ بنائیں گے۔ ابو داؤد

اور فرمایا کہ یہ حیثیت منکر ہے اور مجھے اطلاع ملی کہ امام احمد اس روایت کو سخت منکر قرار دیتے تھے لؤلؤی کہتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے خود بھی دوسرے دور میں اسی حدیث کو نہیں پڑھا۔ الضعفاء للعقلی

اور کہا کہ ابونعیم النخعی اور ابن جریر کا اس میں کوئی متابع نہیں ہے اور ابونعیم نے حلیہ میں اس کو صحیح قرار دیا۔

۱۱۷۷۰..... حضرت ابراہیم بن حارث التیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں ایک دستے کے ساتھ بھیجا اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم صبح شام یہ پڑھیں:

أفحسبتم انما خلقنا کم عبثا　　ترجمہ..... کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بے کار پیدا کر دیا ہے۔ المومن ۱۱۵

ہم نے اسے پڑھا تو ہمیں مال غنیمت بھی ملا اور ہم محفوظ بھی رہے۔

ابونعیم فی المعرفۃ وابن مندہ، الاصابہ میں اس کی سند کے بارے میں کہا اچھی ہے۔

۱۱۷۷۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم منافق کی طاقت سے مدد حاصل کرتے ہیں اور اس کا گناہ اس کے اپنے اوپر ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۲..... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے قریش کو اسی دن دیکھا جس دن انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے قتل کی سازش کی اور ارادہ کر لیا، اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور جناب رسول اللہ ﷺ مقام ابراہیم کے نزدیک نماز ادا فرما رہے تھے چنانچہ عقبہ بن ابی معیط کھڑا ہوا اور اپنی چادر کو آپ ﷺ کے مبارک گلے میں ڈال کر کھینچا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے گھٹنوں پر گر پڑے، لوگوں نے چیخنا شروع کر دیا اور سمجھے کہ شاید (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ قتل ہو گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور پیچھے سے آپ ﷺ کے مبارک پہلوؤں کو پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے؟ چنانچہ پھر وہ لوگ جناب

رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر ایک طرف ہو گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنی نماز مکمل کرنے لگے جب نماز ادا فرما چکے تو ان کے پاس سے گزرے وہ بدستور خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا، اے قریشیوں کے گروہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہیں ذبح کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہوں اور آپ ﷺ نے اپنی انگشت مبارک اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا۔ ابوجہل بولا تو اتنا جاہل تو نہ تھا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تو جو ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۳ حسن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا۔ بخاری فی تاریخ

جہاد اکبر اور جہاد اصغر

۱۱۷۷۴... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے لئے اپنے نفس سے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بغض سے محفوظ رکھیں گے''۔ ابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس

۱۱۷۷۵...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہدین کی ایک جماعت جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آگئے بہت ہی خوب آئے تم لوگ جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آگئے ہو جس میں بندے کو نفس سے جہاد کرنا پڑتا ہے۔ دیلمی

۱۱۷۷۶...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے نفس اور اپنی خواہش سے جہاد کرے''۔ ابن النجار

کتاب الجعالة

بمعنی اجرت اور جنگ کرنے والے کا وظیفہ افعال کی قسم میں سے

۱۱۷۷۷... حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے غلام کو لانے کی اجرت چالیس درھم مقرر فرمائی۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۸... حضرت قتادة اور ابوھاشم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے کے جرمانے میں چالیس درہم کا فیصلہ فرمایا۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۹...... ابوعمرو الشیبانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چند بھگوڑے غلام لائے میں نے العین میں جا کر پکڑا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اجرت ہے یا غنیمت؟ میں نے عرض کیا یہ تو اجرت ہے غنیمت کیا ہے؟ تو فرمایا چالیس درھم۔ عبدالرزاق

اللہ تعالیٰ کی مدد سے کنز العمال کی چوتھی جلد مکمل ہوئی

اس کے ساتھ جلد پنجم ہے جو حرف ''حاء'' سے شروع ہوتی ہے اور حج وعمرة، حدود حضانة اور الحوالة پر مشتمل ہے

مترجم سلمان اکبر۔ فاضل جامعہ احسن العلوم

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

کنز العمّال ۴

شیخ جیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے۔

جلد ۳
حصہ پنجم ششم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 768 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات......حصہ پنجم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوانات......حصہ ششم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف الحاء من قسم الأقوال

اس میں درج ذیل چار کتابیں ہیں:

۱.....حج وعمرہ ۲.....حدود ۳.....حضانت (پرورش) ۴.....حوالہ

کتاب الحجّ والعمرة

اس میں تین ابواب ہیں، پہلا باب حج کی فضیلت، اس کے وجوب اور آداب سے متعلق ہے۔
اور اس میں تین فصلیں ہیں:

پہلی فصل.....فضائل حج سے متعلق

۱۱۷۸۴ حج فی سبیل اللہ میں نفقہ (کھانے پینے کا خرچ) سات ۷۰۰ سو گنا بڑھ جاتا ہے۔ سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۵..... مقبول حج کی جزاء تو صرف جنت ہے۔ رواہ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت محل کلام ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۹۵۔

۱۱۷۸۶ حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن طلحۃ بن عبیداللہ. ورواہ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجہ ۶۴۵ ضعیف الجامع ۲۷۶۱۔

۱۱۷۸۸..... ہمیشہ حج وعمرہ کرو، کیونکہ یہ گناہوں اور فقر وفاقہ کو اس طرح مٹا ڈالتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو مٹا ڈالتی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الأفراد والطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت محل کلام ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۲۳، النوافح ۲۷۔

۱۱۷۸۹..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ بندہ تو بہت ہی محروم ہے جس کو میں نے جسمانی صحت عطا فرمائی اور اس کے رزق میں وسعت بخشی، پانچ سال اس پر ایسے گذرتے ہیں مگر وہ میری طرف نہیں آتا۔ یعنی باوجود وسعت وصحت کے حج وعمرہ نہیں کرتا، تو ایسا شخص بہت محروم ہے۔

رواہ ابویعلی فی مسندہ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹۰ بے شک فرشتے سواری پر حج کو جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل حج کو جانے والوں سے معانقہ کرتے ہیں۔

رواہ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۷۸۸۔

۱۱۷۹۱ اللہ تعالیٰ ایک حج کے بدلے تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں:

۱۔۔۔۔ میت کو۔ ۲ اس کی جانب سے حج کرنے والے کو۔

۳۔ اوراس حج (بدل) کا اہتمام کرنے والے کو۔ رواہ ابویعلی فی مسندہ والبیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ

نوٹ:۔۔۔۔۔۔ یہ فضیلت حج بدل سے متعلق ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اس حال میں کہ اس پر حج فرض تھا تو اس کی طرف سے کسی نے حج کرلیا۔ ۱۲ اش۔

۱۱۷۹۲۔۔۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے گھروں کو تعمیر کرنے والے ہی اہل اللہ ہیں۔

رواہ عبد بن حمید وابویعلی فی مسندہ والطبرانی فی الأوسط والبیہقی فی السنن عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۱۸۸۳، الضعیفۃ ۱۶۸۲۔

۱۱۷۹۳۔۔۔ بے شک سواری پر حج کو جانے والے کو اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں، اور پیدل جانے والے کو اس کے ہر قدم پر سات سو (۷۰۰) نیکیاں ملتی ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۱۹۵۹، الضعیفۃ ۴۹۶۔

۱۱۷۹۴۔۔۔ ابلیس کا سرکش شیاطین کا قول ہے جنہیں وہ کہتا ہے کہ: حاجیوں اور مجاہدین کی ٹوہ میں رہو اور انہیں راستے سے گمراہ کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۶۳، ضعیف الجامع ۱۹۱۳۔

۱۱۷۹۵۔۔۔ آؤ ایسے جہاد کی طرف جس میں کوئی کانٹا نہ چبھے، وہ حج ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الحسین رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹۶۔۔۔ کیا میں تمہیں ایسے جہاد پر مطلع نہ کروں جس میں کوئی کانٹا نہیں؟ وہ جہاد حج بیت اللہ ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الشفاء

۱۱۷۹۷۔۔۔ بندہ کا حج سے لوٹتے ہوئے یا رمضان کے روزے کی افطاری کرتے ہوئے مرجانا بہترین حالت موت ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۹۲۷۔

۱۱۷۹۸۔۔۔ بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہے۔ رواہ النسائی عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۲۶۳۸، المشتہر ۱۹۴۔

۱۱۷۹۹۔۔۔ حج وعمرہ کی کثرت فقر وفاقہ روکتی ہے۔ رواہ المحاملی فی امالیہ عن أم سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۱۶۵، الضعیفۃ ۲۰۷، المشتہر ۱۹۳۔

۱۱۸۰۰۔۔۔ حج کرنے والا ہرگز فقر وفاقہ سے دوچار نہ ہوگا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۰۱۔۔۔ حج کرنے والے کا اونٹ (سواری کا ہر جانور) جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس حج کرنے والے شخص کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حج کی فضیلت

۱۱۸۰۲۔۔۔ جس شخص نے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو وہ شخص اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک ہے) جس دن اس کی والدہ نے اس کو جنا۔ رواہ عبد الرزاق فی الجامع عن أم سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۳۵۲۔

۱۱۸۰۳ ... جس شخص نے حالت احرام میں تلبیہ پڑھتے ہوئے دن گزارا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا، تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہوگا اور وہ شخص ایسا لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے (یعنی گناہوں سے بالکل پاک صاف ہوگا)

رواہ أحمد في مسندہ والحاکم في المستدرک عن جابر رضي اللہ عنہ

۱۱۸۰۴ ... نہیں دن گزارا کسی مؤمن نے تلبیہ پڑھتے ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا مگر یہ کہ وہ سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوگا، لہٰذا وہ شخص اس دن کی مانند (گناہوں سے پاک وصاف) لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

رواہ الطبراني في الکبیر والبیهقي في شعب الایمان عن عامر بن ربیعة رضي اللہ عنہ

کلام: ...... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۴۶۔

۱۱۸۰۵ ... جب بھی کوئی تلبیہ کہنے والا بلند آواز سے تلبیہ پکارتا ہے اور تکبیر کہنے والا بلند آواز سے تکبیر کہتا ہے تو ضرور اس کو جنت کی بشارت وخوشخبری دیدی جاتی ہے۔ رواہ الطبراني في الاوسط عن أبي هریرة رضي اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۰۳۱۔

۱۱۸۰۶ ... جب بھی کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں جو پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی تلبیہ پڑھتے ہیں اور اسی طرح سلسلہ زمین کے منتہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ رواہ الترمذي وابن ماجة والحاکم في المستدرک عن سهل بن سعد رضي اللہ عنہ

۱۱۸۰۸ ... جس شخص نے اللہ کے لیے حج کیا اور (دوران حج) نہ کوئی فحش بات چیت کی اور نہ ہی کسی فسق وگناہ میں مبتلا ہوا تو وہ اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک وصاف) لوٹے گا جس دن اس کی والدہ نے اس کو جنا تھا۔

رواہ احمد في مسندہ والبخاري والنسائي وابن ماجه عن أبي هریرة رضي اللہ عنہ

۱۱۸۰۹ ... بدحواسی اور اضطراب نے مجھے ہنسنے پر مجبور کردیا۔ رواہ أحمد في مسندہ عن العباس بن مرداس رضي اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۸۸۱۔

۱۱۸۱۰ ... جس شخص نے مناسک حج پورے کیے اور مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے مامون رہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

رواہ عبدابن حمید عن جابر رضي اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۰۶، ضعیف الجامع ۵۷۹۳۔

۱۱۸۱۱ ... جس شخص کا انتقال حالت احرام میں ہوا، وہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھے گا۔ رواہ الخطیب في التاریخ عن ابن عباس رضي اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۸۴۹۔

۱۱۸۱۲ ... حج کرنے والا، حج کو جاتے ہوئے اور حج سے لوٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمي في مسند الفردوس عن أمامة رضي اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۷۴۹۔

۱۱۸۱۳ ... حاجی وغازی اللہ تعالیٰ کے ''وفد'' (مہمان) ہیں، جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے (دعا قبول کرتا ہے) اور جب وہ اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو وہ ان کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن أبي هریرة رضي اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۷۵۰۔

حجاج کرام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں

۱۱۸۱۴ ... حج کرنے والا، عمرہ کرنے والا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور ارادہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں، جب وہ

اس کو پکارتے ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور جب مانگتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۷۵۱۔

۱۱۸۱۵ ...... حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے (دعا قبول کرتا ہے) اور جب مانگتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے۔ رواہ البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۱۶ ...... حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ''وفد'' (مہمان) ہیں، جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے، اور جب دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے، اور ایک درہم کے خرچ کرنے پر ایک ہزار درہم بدلے میں عطا فرماتے ہیں۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۱۷ ...... حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ''وفد'' (مہمان) ہیں، جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے اور جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے، اور جب خرچ کرتے ہیں تو وہ اس کا بدل ان کو عطا کرتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم (نبی کریم ﷺ کی کنیت ہے) کی جان ہے تلبیہ کہنے والا جب بھی بلند مقام پر (چڑھتے ہوئے) تلبیہ کہتا ہے تو اس کے سامنے موجود ہر شے تلبیہ اور تکبیر کہتی ہے یہاں تک کہ زمین کے منتہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۱۸ ...... مسلسل حج اور وہ عمرے جو حج کے ساتھ ہوں، بری موت اور فقر و فاقہ کو دور کرتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ، مرسلاً. ورواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۶۹۳۔

۱۱۸۱۹ ...... حج کرلو قبل اس کے کہ تم حج نہ کرسکو، مکہ کے دیہاتی و بدوی وہاں کی وادیوں کے کنارے بیٹھ جائیں گے اور پھر حج کرنے کو کوئی شخص بھی نہ پہنچ پائے گا۔ رواہ الحاکم فی المستدرک والبیھقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے التنکیت والافادۃ ۱۱۵، حسن الأثر ۲۲۴۔

۱۱۸۲۱ ...... حج کرو، کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھوڈالتا ہے جیسے پانی میل کو دھوڈالتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الأوسط عن عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ

کلام:...... حسن الاثر ۲۲۴ ضعیف الجامع ۲۶۹۶۔

۱۱۸۲۲ ...... حج کرو، مستغنی ہو جاؤ گے (یعنی مالداری ہوگی فقر دور ہوگا، استغنا پیدا ہوگا) اور سفر کرو صحت مند رہو گے۔

رواہ عبدالرزاق عن صفوان بن سلیم مرسلاً

یہ روایت مرسل ہے۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۶۹۴۔

حاجی سے دعا کی درخواست کرنا

۱۱۸۲۳ ...... جب تم کسی حاجی سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے، کیونکہ اس کی مغفرت کردی گئی ہے۔ رواہ أحمد عن ابن عمر

کلام:...... الشذرۃ ۱۱۶ ضعیف الجامع ۶۸۹۔

۱۱۸۲۴ ...... حج میں خرچ کرنا (اجر و ثواب کے لحاظ سے) اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی طرح سے ایک (روپیہ) کا بدلہ سات سو (روپیہ) ہے۔

رواہ أحمد والضیاء، عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۹۹۳۔

۱۱۸۲۵۔۔۔۔حج کرنے والا جب اپنے گھر سے نکلتا ہے اور تین دن یا تین راتیں چلتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح۔ پاک وصاف ہوکر نکلتا ہے جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا اور اس کے تمام ایام درجات ہوتے ہیں اور جس نے کسی مرنے والے کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت کے لباسوں میں سے لباس پہنائیں گے، اور جس شخص نے میت کو غسل دیا تو وہ شخص اپنے گناہوں سے (پاک وصاف ہوکر) نکلتا ہے۔اور جس شخص نے اس کی قبر پر مٹی ڈالی تو اس کے نامۂ اعمال میں اس کے ہر مٹھی بھر مٹی کے بدلہ پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ سے بھی زیادہ وزن لکھ دیا جاتا ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن أبی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۷۴۳۔

۱۱۸۲۶۔۔۔۔حج وعمرہ اللہ کا راستہ ہیں اور رمضان میں ایک عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا (نفلی) حج سے کفایت کرتا ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک عن ام معقل رضی اللہ عنہ

۱۱۸۲۷۔۔۔۔لیکن اچھا اور خوب صورت جہاد مقبول حج ہے۔رواہ البخاری والنسائی عن عائشہ

۱۱۸۲۸۔۔۔۔جب محرم تلبیہ پڑھتے ہوئے، اللہ کے لیے اپنا دن گزارتا ہے یہانتک کہ سورج غروب ہوجائے تو وہ سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے، اور وہ شخص (گناہوں سے پاک) ایسا لوٹتا ہے کہ جیسے اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہے۔

رواہ ابن ماجہ کتاب المناسک باب الظل للمحرم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔قال فی الزوائد: اس کی سند ضعیف ہے۔ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۱۳، ضعیف ابن ماجہ ۶۳۵۔

۱۱۸۲۹۔۔۔۔جو شخص اس گھر (بیت اللہ) کو آیا (بغرض حج وعمرۃ) اور اس نے نہ کوئی فحش بات چیت کی اور نہ ہی فسق وفجور میں مبتلا ہوا تو وہ ایسا (پاک وصاف) لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہو۔رواہ مسلم عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۰۔۔۔۔جو بیت المقدس سے عمرہ یا حج کا احرام باندھ کر آیا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں کو بخش دیں گے۔

رواہ أحمد وابو داؤد عن ام سلمہ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۴۹۳۔

بیت المقدس سے احرام کی فضیلت

۱۱۸۳۱۔۔۔۔جو مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے عمرہ کا احرام باندھ کر آیا، تو اس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے گئے۔

رواہ ابن ماجۃ عن أم سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ابن ماجہ ۶۴۷، ضعیف الجامع ۵۴۹۵۔

۱۱۸۳۲۔۔۔۔جس شخص نے حج کیا اور (دوران حج) کسی فحش بات چیت اور فسق وفجور میں مبتلا نہ ہوا تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواہ الترمذی عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۳۔۔۔۔بہر حال (حج یا عمرے کے لیے) بیت اللہ کے ارادے سے تمہارا گھر سے نکلنا، تو اللہ تعالیٰ تمہاری سواری کے ہر قدم پر تمہارے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور تمہارا ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں، اور تمہارے وقوف عرفہ پر اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے فخریہ فرماتے ہیں کہ: ذرا میرے بندوں کی طرف تو دیکھو، یہ میرے پاس پراگندہ بال، گرد آلود، اور لبیک وذکر کے ساتھ (آوازیں بلند) کرتے ہوئے دور دور سے آئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں اور میرے عذاب سے خوفزدہ ہیں حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔اب ان کا یہ حال ہے اور اگر مجھے دیکھ لیں تب ان کا کیا حال ہوگا؟۔پس اگر تم پر ریت کے ڈھیر کے مانند، دنیا کے دنوں کی تعداد کی

مانند، اور بارش کے قطرات کی مانند گناہوں کا ڈھیر ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو تم سے دھوڈالے گا، اور تمہارا شیطان کو کنکری مارنا! تو ہر کنکری کے بدلے کبیرہ وملک گناہوں میں سے ایک گناہ کا کفارہ ہوجاتا ہے۔اور تمہارا نحر کرنا (قربانی کرنا)۔

الاکمال

۱۱۸۳۴..... مقبول حج کی جزا وبدلہ جنت ہی ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے رسول! حج کی عمدگی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور بکثرت سلام کرنا۔ رواہ أحمد في مسنده والعقيلي في الضعفاء والبيهقي في شعب الايمان عن جابر رضي الله عنه

۱۱۸۳۵..... مقبول حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے، اور ایک عمرہ اپنے سے پہلے والے عمرہ کی درمیانی مدت (کے گناہوں کا) کفارہ ہے۔

رواه ابن حبان في صحيحه عن أبي هريرة رضي الله عنه

۱۱۸۳۶..... ایک حج اپنے سے پہلے والے حج کی درمیانی مدت (کے گناہوں کا) کفارہ ہے اور ایک رمضان اپنے سے پہلے والے رمضان کی درمیانی مدت کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور ایک جمعہ اپنے سے پہلے والے جمعہ کی درمیانی مدت کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔

رواه ابو الشيخ عن أبي امامه رضي الله عنه

۱۱۸۳۷..... جس شخص نے (حج یا عمرہ کے واسطہ) بیت اللہ کا قصد کیا اور اپنے اونٹ پر سوار ہوا تو اس کا اونٹ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس حاجی شخص کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے ہیں، اور اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ (سوار) بیت اللہ تک پہنچ جائے، پھر وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کرے پھر (ارکان) حج کے بعد حلق یا قصر کرے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا (پاک وصاف ہوکر) نکلتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے۔

رواه البيهقي في شعب الايمان عن أبي هريرة رضي الله عنه

حاجی کے ہر قدم پر گناہ معاف ہوتا ہے

۱۱۸۳۸..... حاجی جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ رواه الخطيب في المتفق والمفترق عن أبي هريرة رضي الله عنه

کلام:..... اس حدیث کی سند میں 'لین' یعنی نرمی وکمزوری ہے۔

۱۱۸۳۹..... جو شخص حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلا تو اپنی قیام گاہ پر پہنچنے تک اسے ہر قدم پر ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں، اور اس کے ایک لاکھ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کے ایک لاکھ درجات بلند ہوتے ہیں۔ رواه ابن عساكر عن أبي هريرة رضي الله عنه وابن عباس رضي الله عنه

۱۱۸۴۰..... حاجی حج کو جاتے ہوئے اور حج سے لوٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے، لہٰذا اگر اس کو دوران سفر کچھ تھکاوٹ یا مشقت پیش آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس شخص کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، اور اس کے ہر قدم پر جنت میں اس کے ایک لاکھ درجات بلند ہوجاتے ہیں، اور اس کو بارش کے ہر قطرے کے لگنے پر شہید کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ رواه الديلمي عن أبي امامة

۱۱۸۴۱..... حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو لوگوں کی سفارش کرے گا، اور وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک وصاف ہوکر) نکل جائے گا جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ رواه البزار عن أبي موسى رضي الله عنه

۱۱۸۴۲..... لگاتار حج پہ حج کرنا اور عمروں کی ترتیب رکھنا دونوں چیزیں فقر وفاقے اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتی ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کردیتی ہے۔ الديلمي عن عائشة رضي الله عنها

۱۱۸۴۳..... حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے 'وفد' (مہمان) ہیں، جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو ان کی پکار سنتا ہے، اور جب وہ اس سے

مغفرت طلب کرتے ہیں تو ان کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ رواہ ابن ماجه والبیهقی فی السنن وصنعه عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:.......اس حدیث کی سند میں صالح بن عبداللہ راوی ہیں جن کے متعلق امام بخاری نے "منکر الحدیث" ہونا فرمایا ہے۔ زوائد ابن ماجه

۱۱۸۴۴..... اللہ کے وفد (مہمان) تین ہیں۔

۱۔ حاجی۔ ۲۔ عمرہ کرنے والا۔

۳۔ غازی، جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو قبول کرتا ہے اور جب مانگتے ہیں تو عطا فرماتا ہے۔ رواہ ابن زنجویه عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۱۸۴۵..... بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ کرنا ہے۔ رواہ النسائی والبیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:.......المشتہر ۱۹۴ ضعیف الجامع ۲۶۳۸۔

۱۱۸۴۶..... جس شخص نے حج وعمرہ کیا اور اسی سال اس کا انتقال ہو تو (سیدھا) جنت میں داخل ہوگا اور جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور انتقال کر گیا تو وہ (بھی سیدھا) جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے جہاد کیا اور اسی سال مرگیا تو وہ (بھی سیدھا) جنت میں داخل ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۱۸۴۷..... جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کی غرض سے نکلا اور راستے میں مرگیا تو اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے حق میں غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن أبی هریرة رضی الله عنه

۱۱۸۴۸..... جو شخص اس راستے میں حج یا عمرہ کرتا ہوا مرگیا تو اس کو پیش نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی حساب کتاب لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔

رواہ العقیلی فی الضعفاء وابویعلی فی مسنده وابونعیم فی الحلیة والبیهقی فی شعب الایمان والخطیب فی التاریخ عن عائشه رضی الله عنها

کلام:.......التنزیہ ۲/۱۷۲، الضعیفة ۲۱۸۷۔

۱۱۸۴۹.....جو (مسلمان) مکہ کے راستے میں مرگیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے حساب وکتاب نہ فرمائیں گے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عائشه رضی الله عنها وابن عدی فی الکامل عن جابر رضی الله عنه

کلام:.......روایت محل کلام اور ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۷۲، ۷۳، التہانی ۱۴۱۔

۱۱۸۵۰..... جو شخص حج یا عمرہ کو جاتے ہوئے یا اس سے لوٹتے ہوئے مکہ کے راستے میں مرگیا تو اس کو حساب وکتاب کے لیے پیش نہیں کیا جائے گا، بلکہ (سیدھا) جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن منده فی أخبار اصبهان عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۱۸۵۱..... (حج وعمرہ کے لیے) مکہ کی طرف جلدی نکلو، کیونکہ تم میں کوئی نہیں جانتا کہ بیماری یا حاجت میں کیا رکاوٹ پیش آجائے اور پھر مکہ نہ جاسکو۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۱۸۵۲..... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا: قبل اس کے کہ تم پر حوادث پیش آئیں اس بیت اللہ کا حج کرلو، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ: مجھ پر کیا حوادث پیش آئیں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ تم نہیں جانتے، وہ موت ہے، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ موت کیا ہے؟ تو اللہ نے ارشاد فرمایا کہ: عنقریب تم اس کو چکھ لوگے۔ اور پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ موت کیا چیز ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس رضی الله عنه

حج نہ کرنے پر وعید

۱۱۸۵۳..... جس شخص کو ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا قید کردینے والی بیماری نے حج سے نہ روکا پھر وہ مرجائے تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (کوئی پرواہ نہیں)۔ رواہ الدارمی والبیهقی فی شعب الایمان عن أبی امامة رضی الله عنه

۱۱۸۵۴۔۔۔ ابلیس کا سرکش شیاطین کا ٹولہ ہے جنہیں وہ کہتا ہے کہ حاجیوں اور مجاہدین کی ٹوہ میں لگے رہو اور انہیں راستے سے گمراہ کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۶۲، ضعیف الجامع ۱۹۱۳۔

۱۱۸۵۵۔۔۔ حج کو نہ چھوڑو چاہے اس کے لیے تمہیں کسی لاغر و کمزور اونٹنی کہ جس کی قیمت دس دراہم کے برابر ہو، پر سفر کر کے جانا پڑے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۶۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ شخص تو بہت ہی محروم ہے، جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت بھی عطا فرمائی اور اس کے رزق میں وسعت بھی بخشی، اس پر پانچ ایسے حج گزر جاتے ہیں کہ جن میں وہ میری طرف نہیں آتا (یعنی باوجود وسعت رزق وصحت کے حج کو نہیں جاتا تو ایسا شخص ضرور محروم ہے)۔ رواہ ابویعلی فی مسندہ عن خباب رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ شخص تو ضرور محروم ہے جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت عطا فرمائی اور اس کی معیشت میں وسعت دی، اس پر پانچ سال اس طرح گزر جاتے ہیں کہ وہ میری طرف (حج یا عمرہ کو) نہیں آتا۔

رواہ ابو یعلی فی مسندہ والسراج، السنن للبیهقی وابن حبان فی صحیحه وسعید ابن منصور فی سننه عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۳۴، المتناہیۃ ۹۲۸۔

۱۱۸۵۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص تو ضرور محروم ہے کہ جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت کی دولت سے نوازا اور اس کے رزق میں وسعت دی، اس پر ہر پانچ سال ایسے گزر جاتے ہیں جن میں وہ میری طرف (حج یا عمرہ کو) نہیں آتا۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والعقیلی فی الضعفاء وابن عساکر عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۳۴، المتناہیۃ ۹۲۸۔

۱۱۸۵۹۔۔۔ جس شخص نے حج کیا اس حال میں کہ اس پر قرضہ تھا، تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قرضہ ادا فرما دیتے ہیں (یعنی) ایسا بندوبست فرما دیتے ہیں کہ قرضہ ادا ہو جاتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن أنس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۰۔۔۔ جب محرم (حج یا عمرہ کا) دن گزارتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو وہ اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے، اس طرح وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے۔ رواہ ابن زنجویه عن جابر رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ۱۱۸۲۸ پر گذر چکی ہے۔

۱۱۸۶۱۔۔۔ سمندر کا سفر سوائے حاجی یا عمرہ کرنے والے یا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے سوا کوئی نہ کرے، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے اور۔ رواہ البیهقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ اس حدیث کی سند میں 'بشیر' ہیں جن کے متعلق امام بخاری نے فرمایا: بشیر بن مسلم کی حدیث صحیح نہیں۔

۱۱۸۶۲۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کی زیارت کریں (حج وعمرہ کو آئیں) کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا جس کی زیارت کی جائے، اس پر کوئی نہ کوئی حق ہوتا ہے، تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں انہیں ان کی دنیا کی زندگی ہی میں معاف کر دوں اور جب میں ان سے ملاقات کروں تو ان کی مغفرت کروں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن أبی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۱۸۶۳۔۔۔ لوگ حج نہ کر سکتے یہاں تک کہ انہیں اللہ نے اجازت دی، اور انہیں اجازت نہیں دی یہاں تک کہ ان کی مغفرت فرما دی۔

رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۴۔۔۔ جو مسلمان اللہ کے راستے میں ایک گھڑی حالت جہاد یا تہلیل یا تلبیہ پڑھتے ہوئے حالت حج میں گذارے تو سورج اس کے

گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے اور وہ شخص ان گناہوں سے (بالکل پاک وصاف) نکل جاتا ہے۔

رواہ الخطیب والدیلمی عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۵..... حاجی جو اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس کی وجہ سے اس کو ایک خاص خوش خبری دی جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۱۱۸۶۶..... اللہ اکبر کہنے والا جو خشکی اور تری میں ''اللہ اکبر'' کہتا ہے تو اس کی تکبیر زمین وآسمان کے درمیان خالی جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتی ہے۔

رواہ أبو الشیخ عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۷..... قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں ابو القاسم (نبی کریم ﷺ کی کنیت مبارکہ ہے) کی جان ہے: لا الہ الا اللہ اور تکبیر کہنے والا جب لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر زمین سے اونچی جگہ پر کہتا ہے تو اس کے سامنے ہر چیز لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتی ہے اور اسی طرح منتہائے زمین تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ رواہ أبو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الفصل الثانی

یہ دوسری فصل تارک حج پر وعید سے متعلق ہے

۱۱۸۶۸..... جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو اسے حج بیت اللہ کے لیے (مکہ) پہنچادے، یا اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ زکوٰۃ نہیں نکالتا تو ایسا شخص موت کے وقت دنیا میں واپسی کا سوال کرے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ (پر موقوف ہے اور حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ) کا فرمانا ہے کہ ''ضحاک کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقطع ہے۔'' تحفۃ الاحوذی ۹/۲۲۰۔ نیز دیکھئے: ضعیف الجامع ۵۸۰۳۔

۱۱۸۶۹..... جو شخص اتنے زاد سفر اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اسے (حج وعمرہ کے لیے) بیت اللہ شریف تک پہنچادے اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اب کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔ نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۳، التعقبات ۲۳۔

۱۱۸۷۰..... اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو ہر سال کے لیے واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم اس پر عمل پیرا نہ ہو سکتے، اور جب تم عمل نہ کرتے تو تمہیں عذاب دیا جاتا۔ رواہ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ از زوائد۔

حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے

۱۱۸۷۱..... اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، تو ایک صحابی نے عرض کیا: کیا حج ہر سال فرض ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ناس ہو، اگر میں ہاں کہوں تو کیا چیز تمہیں بچائے گی؟ بخدا اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو (ہر سال) واجب ہو جاتا، اور جب واجب ہو جاتا تو تم اس کو چھوڑ بیٹھتے، اور جب چھوڑتے تو کفر میں مبتلا ہو جاتے، خبردار! تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے وہ (دین میں) تنگی کرنے والے ہی تھے، بخدا میں نے تو تمہارے لیے زمین کی ہر چیز حلال کر دی ہے، اور محض اونٹ کے قدم کے برابر کچھ چیزیں حرام کی ہیں اور تم اسی میں جا پڑے ہو۔

رواہ ابن جریر والطبرانی فی الکبیر وابن مردویہ عن أبی أمامۃ

۱۱۸۷۲..... اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، تو ایک صحابی نے عرض کیا: کیا ہر سال فرض ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا پھر تم اس کا اہتمام نہ کر پاتے، جس چیز کے بارے میں میں نے تمہیں چھوڑ دیا تو تم بھی اس سے متعلق مجھے چھوڑ دو (یعنی اس

سے متعلق مجھ سے سوالات مت کرو) تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے وہ کثرت سے سوالات اور اپنے انبیاء پر اختلاف ہی کی بنا پر ہلاک ہوئے، جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کردوں تو تم اس کے کرنے سے رک جاؤ، اور جب کسی چیز کے کرنے کا حکم دوں تو حسب استطاعت بجا آوری کرو۔

رواه ابن حبان في صحيحه عن أبي هريرة رضي الله عنه

۱۱۸۷۳ ۔۔۔اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، تو پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال فرض ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) واجب ہوجاتا اور اگر واجب ہوجاتا تو تم اس پر عمل پیرانہ ہوتے، بلکہ اس پر عمل کرنے کی قدرت واستطاعت ہی نہ رکھتے، حج ایک مرتبہ فرض ہے، اور اگر کوئی زیادہ کرے تو وہ نفل ہوگا۔ رواه أحمد في مسنده والحاكم في المستدرك والسنن للبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۱۸۷۴ ۔۔۔اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہٰذا حج ادا کرو، پوچھا گیا کہ: کیا ہر سال فرض ہے؟ تو نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو واجب ہوجاتا اور پھر تم اس کے کرنے پر قدرت ہی نہ رکھتے۔ رواه أحمد في مسنده عن أبي هريرة رضي الله عنه

۱۱۸۷۵ بلکہ (حج) ایک مرتبہ فرض ہے، اگر کوئی اس سے زیادہ کرے تو وہ نفل ہوگا (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والحاکم فی مستدرکہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ) کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ حج ہر سال فرض ہے یا ایک مرتبہ؟ فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۸۷۶ حج اور عمرہ دونوں واجب فریضے ہیں۔ رواه البيهقي عن جابر رضي الله عنه

کلام: ۔۔۔روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۹۶۔

۱۱۸۷۷ جو شخص ایسے توشہ وسواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچادے، اس کے باوجود وہ شخص حج نہ کرے، تو اب کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے: ان لوگوں پر جنہیں استطاعت ہو اللہ کے لیے بیت اللہ کا قصد کرنا ضروری ہے اور جس نے (حج) کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ تمام کائنات سے بے نیاز ہے۔

رواه الترمذي وضعفه ابن جرير والبيهقي في شعب الايمان عن علي رضي الله عنه

یہ حدیث "۱۱۸۶۹" پر گذر چکی ہے۔

کلام: ۔۔۔۔روایت ضعیف ہے: ضعیف الترمذی ۱۳۲، الوضع فی الحدیث ۲۲۸/۲۔

۱۱۸۷۸ حج اور عمرہ دونوں فریضے ہیں، لہٰذا تمہیں کوئی نقصان نہیں کہ جس سے بھی شروع کرو۔ رواه الحاكم عن زيد بن ثابت رضي الله عنه

اس حدیث کا موقوف ہونا صحیح ہے۔

۱۱۸۷۹ ۔۔۔حج فرض ہے اور عمرہ نفل ہے۔ رواه ابن أبي داؤد عن أبي صالح ماهان مرسلاً

الفصل الثالث

یہ فصل حج کے آداب اور اس کے محظورات وممنوعات کے بیان میں ہے

۱۱۸۸۰ ۔۔۔حج شادی سے پہلے ہے۔ رواه الديلمي في مسند الفردوس عن أبي هريرة رضي الله عنه

کلام: ۔۔۔۔روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۷۶۳، الضعیفۃ ۲۲۱۔

۱۱۸۸۱ حج کی عمدگی، کھانا کھلانا، اور اچھی بات کرنا ہے۔ رواه الحاكم في مستدركه عن جابر رضي الله عنه

۱۱۸۸۲ ۔۔۔تم مناسک حج سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔ رواه ابن عساكر عن أبي سعيد رضي الله عنه

کلام: ۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۴۵۴۔

۱۱۸۸۳ ۔۔۔افضل حج بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا اور ھدی (قربانی) کا خون بہانا ہے (یعنی جس حج میں یہ چیزیں ہوں وہ افضل حج ہے)۔

رواه النسائي عن أبي عمر رضي الله عنه. رواه ابن ماجه والحاكم في المستدرك والبيهقي في السنن عن أبي بكر رضي الله عنه

رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... حسن الاثر ۳۳۴۔

۱۱۸۸۴ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا: اے محمد! با آواز بلند تلبیہ پڑھنے والے اور ھدی وقربانی کا خون بہانے والے بن جاؤ (یعنی حج میں یہ افعال انجام دو)۔ رواہ احمد فی مسندہ والضیاء عن السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۷۷، الضعیفۃ ۱۷۷۷۔

۱۱۸۸۵ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! (حج میں) بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے والے اور اونٹوں کا خون بہانے والے بن جاؤ۔ رواہ القاضی عبدالجبار فی أمالیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۷۶۔

۱۱۸۸۶ جس شخص نے حج کا ارادہ کرلیا تو وہ حج کرنے میں جلدی کرے۔

رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۸۷ جو حج کا ارادہ کرلے تو اسے چاہیے کہ جلد از جلد حج کرلے، کیونکہ بسا اوقات انسان بیمار وغیرہ ہو جاتا ہے اونٹ یا سواری وغیرہ گم ہو جاتی ہے اور کوئی حاجت (مانعہ) پیش آجاتی ہے (اور پھر حج نہ کرسکے)۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن الفضل

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں اسماعیل ابو خلیفہ ہے جس کو نسائی نے ضعیف کہا ہے۔

۱۱۸۸۸ حج کو جلدی ادا کرو، کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا رکاوٹ پیش آجائے۔ رواہ أحمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۸۹ مکہ کی طرف (حج کے لیے) جلدی نکلو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ بیماری یا حاجت میں سے کیا رکاوٹ پیش آجائے (اور پھر حج کو نہ جاسکے)۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیہ والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۹۰ جب تم میں سے کوئی اپنا حج ادا کرلے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر کو جلد از جلد لوٹ آئے، کیونکہ اس کا بڑا اجر وثواب ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

حرام مال سے حج نہ کرے

۱۱۸۹۱ جو شخص مال حرام سے حج کرے اور یوں کہے: اے اللہ میں حاضر ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تو حاضر نہیں اور نہ ہی نیک بخت، یہ تیرا حج تجھ پر رد ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وابن عدی فی الکامل عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام:..... اسنی المطالب ۱۱۲، التمییز ۱۵۔

۱۱۸۹۲ حاجی پراگندہ بال اور کریہہ بو والا ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی نے اس حدیث کے متعلق فرمایا کہ یہ حدیث ہمیں صرف ابراہیم بن یزید الخوزی المکی کی طریق سے معلوم ہے اور بعض اہل حدیث نے ان کے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے۔

۱۱۸۹۳ سوار حاجی کو اس کی سواری کے ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے، جبکہ پیدل حاجی کو اس کے ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں حرم کی نیکیوں میں سے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۸۹۴ جو شخص مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ کی طرف لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کے لیے سات (۷۰۰) سو نیکیاں لکھتا

ہے حرم کی نیکیوں میں سے۔ پوچھا گیا کہ حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہر نیکی کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں۔

رواه الدارقطني في الافراد، الحاكم في المستدرك وتعقب، السنن للبيهقي وضعفه عن ابن عباس رضي الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے امام ذہبی نے بھی حاکم پر تنقید فرمائی ہے نیز بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے، نیز دیکھئے الضعیفۃ ۴۹۵

۱۱۸۹۵......پیدل (حج کو جانے والے کو) ستر حج کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص سوار (ہو کر حج کو جائے) تو اسے ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

رواه ابو الديلمي في مسند الفردوس عن أبي هريرة رضي الله عنه

۱۱۸۹۶......پراگندہ بال ہوتا ہے اور کریہہ بو والا ہوتا ہے۔ رواه الشافعي والترمذي، البيهقي في السنن عن ابن عمر رضي الله عنه
ایک شخص نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول! حاجی کون ہوتا ہے؟ فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۸۹۷......مناسک حج سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔

رواه الطبراني في الاوسط والديلمي في مسند الفردوس وابن عساكر عن أبي سعيد رضي الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: ۲۴۵۴۔

المحظورات......ممنوعات

۱۱۸۹۸......اللہ جل جلالہ نے اس سفر (حج) کو مناسک وارکان (حج) بنایا ہے اور عنقریب ظالم لوگ اس کو عذاب بنا دیں گے۔

رواه ابن عساكر عن عمر بن عبدالعزيز

یہ حدیث بلاغیات میں سے ہے۔

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۹۴۔

۱۱۸۹۹......الرفث: رفث کہتے ہیں فحش بات چیت کو اور عورتوں سے جماع کرنے کو، اور فسوق کہتے ہیں تمام گناہوں کو اور جدال کہتے ہیں کسی شخص کا اپنے ساتھی سے جھگڑنا۔ رواه الطبراني في الكبير عن ابن عباس رضي الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۳۱۵۷۔

الاکمال

۱۱۹۰۰......جس شخص نے حرام مال سے حج کیا، اور (حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے یوں کہا) "لبيك اللهم لبيك" یعنی: اے اللہ میں حاضر ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: نہ تم حاضر ہو، اور نہ ہی نیک بخت، یہ تمہارا حج مردود ہے۔

رواه الشيرازي في الالقاب وابو مطيع في أماليه عن عمر رضي الله عنه

کلام:......الضعیفۃ ۱۰۹۱، القرسیۃ الضعیفۃ ۹۳۔

۱۱۹۰۱......جو شخص حلال مال سے یا تجارت کے مال سے یا میراث کے مال سے حج کرتا ہے تو عرفہ سے نکلنے سے قبل ہی اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جب کوئی مال حرام سے حج کرتا ہے اور تلبیہ پڑھتا ہے تو پروردگار فرماتا ہے: نہ تمہارا لبیک اور نہ تمہارا سعدیک (یعنی نہ تم حاضر ہو اور نہ ہی نیک بخت) پھر اس کا حج لپیٹ کر اس کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

الباب الثانی

بالترتیب مناسک حج کے بارے میں ہے۔ اس باب میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل ..... مواقیت کے بیان میں

۱۱۹۰۲..... اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ''ذوالحلیفہ'' ہے، اور دوسرا راستہ ''جحفہ'' ہے، اور اہل عراق ''ذات عرق'' سے احرام باندھیں گے، اور اہل نجد کا مقام احرام باندھنے کا مقام ''قرن'' ہے اور اہل یمن کے احرام باندھنے کا مقام یلملم ہے۔

رواہ مسلم ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۱۹۰۳..... اہل مدینہ ذی الحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی ابن ماجه عن ابن عمرو

۱۱۹۰۴..... اے عبدالرحمن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور اسے تنعیم سے عمرہ کرواؤ۔ رواہ مسلم عن عائشه رضی اللہ عنها

۱۱۹۰۵..... اے عبدالرحمن! اپنی بہن عائشہ کو ردیف سفر بناؤ اور اسے ''تنعیم'' سے عمرہ کراؤ۔ اور جب تم ''اکمہ'' سے نیچے اترنے لگو تو عائشہ سے کہنا کہ وہ احرام باندھ لیں کیونکہ یہ ایک مقبول عمرہ ہے۔

رواہ أحمد و ابو داؤد والحاکم فی المستدرك عن عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنه

کلام: ..... اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حدیث حسن صحیح'' کہا ہے، جبکہ امام حاکم نے مستدرک میں اس کو شیخین کی شرط پر حدیث صحیح کہا ہے۔

الفصل الثانی

یہ فصل احرام، تلبیہ اور ان کے متعلقات کے بیان میں ہے اور اس فصل میں دو فرعیں ہیں

پہلی فرع ..... احرام اور تلبیہ کے بارے میں

۱۱۹۰۶..... میقات بغیر احرام کے پار نہ کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنه

کلام: ..... ضعیف الجامع ۶۱۹۴۔

۱۱۹۰۷..... یہ بات حج کی تکمیل کا باعث ہے کہ تو گھر سے احرام باندھے۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والبیهقی فی السنن عن أبی هریرة رضی اللہ عنه

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۳۲۔

۱۱۹۰۸..... حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، ملک تیرا ہی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد والنسائی وأبو داؤد والترمذی وابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه. رواہ أحمد فی مسنده والبخاری عن عائشه رضی اللہ عنها. رواہ مسلم وأبو داؤد وابن ماجه عن جابر رضی اللہ عنه. رواہ النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه. رواہ احمد فی مسنده عن ابن عباس رضی اللہ عنه. رواہ ابو یعلی فی مسنده عن انس رضی اللہ عنه. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنه

۱۱۹۰۹..... حاضر ہوں، اے مخلوق کے رب! حاضر ہوں۔ رواہ احمد فی مسنده وابن ماجه والحاکم فی المستدرك عن أبی هریرة رضی اللہ عنه

۱۱۹۱۰..... حاضر ہوں، اے اللہ! حاضر ہوں، بے شک خیر تو آخرت کی ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرك والبیهقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۱۹۱۱... میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے کہا: کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو) حکم دیں کہ وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کریں، کیونکہ یہ بات حج کے شعار میں سے ہے۔

رواه احمد في مسنده وابن ماجة والحاكم في المستدرک وابن حبان في صحيحه عن زيد بن خالد رضي الله عنه

۱۱۹۱۲... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے یہ حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ کو اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں ان کو حکم دوں کہ تلبیہ پر اپنی آوازوں کو بلند کریں۔

رواه احمد في مسنده وابن عدی في الكامل وابن حبان في صحيحه والحاكم في المستدرک عن خلاد بن السائب بن الخلاد

۱۱۹۱۳... جبریل علیہ السلام نے مجھے احرام میں رفع صوت کا حکم دیا، کہ یہ بات حج کے شعار میں سے ہے۔

رواه أحمد في مسنده والبيهقي في السنن عن ابي هريرة رضي الله عنه

الاکمال

۱۱۹۱۴... تم میں سے کوئی جتنا ہو سکے اپنی حلال چیز سے فائدہ اٹھائے۔ (یعنی اپنی زوجہ سے وطی وغیرہ کرنا) کیونکہ کچھ معلوم نہیں کہ اس کو اپنے احرام میں کیا رکاوٹ پیش آ جائے۔ رواه البيهقي في السنن وضعفه عن ابی ایوب رضي الله عنه

۱۱۹۱۵... آدمی اپنی اہلیہ اور اپنے کپڑوں سے فائدہ اٹھائے پھر مواقیت کو آ جائے۔ رواه الشافعي السنن للبيهقي عن عطاء مرسلاً

۱۱۹۱۶... تم میں سے جب کوئی احرام باندھے تو اسے چاہیے کہ اپنی دعا پر آمین کہے۔ جب وہ کہے: اے اللہ میری مغفرت فرما، تو اسے چاہیے کہ آمین کہے، اور کسی جانور اور انسان کو لعن طعن نہ کرے، بے شک اس کی دعا قبول ہے، اور جس نے اپنی دعا میں تمام مؤمنین و مؤمنات کو شامل کر لیا تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ رواه الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنه

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۷۳، التنزیہ ۲/۱۷۴۔

۱۱۹۱۷... اے اللہ! اس حج کو مقبول حج بنادے، ریاکاری اور دکھلاوا نہ بنانا۔ رواه العقيلي في الضعفاء عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۱۹۱۸... میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ: احرام کے ساتھ اپنی آواز بلند کرو، کہ یہ بات حج کے شعار میں سے ہے۔ (رواه سعدو الطبراني في الكبير وخلاد بن السائب عن زيد بن خالد الجهني) کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ میں با آواز بلند تلبیہ پڑھوں۔ رواه احمد في مسنده وابن ماجه والنسائي عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۱۹۱۹... حاضر ہوں اے مخلوق کے پروردگار، حاضر ہوں۔

رواه احمد في مسنده والنسائي وابن ماجه وابونعيم في الحلية والبخاري ومسلم عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۱۹۲۰... آدمی کی دلیل اس کا حج ہے، اور اس کا حج بلند آواز (سے تلبیہ) پڑھنا ہے اور جس شخص نے اپنے حج میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی تو جنت اس کے لیے واجب ہو گئی۔ رواه الديلمي عن انس رضي الله عنه

۱۱۹۲۱... میں حاضر ہوں حق طور پر بندگی کرتے ہوئے۔ رواه الديلمي عن انس رضي الله عنه

۱۱۹۲۲... جو تلبیہ پڑھتے ہوئے صبح کرے تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوگا۔

رواه الحاكم في تاريخه عن جابر رضي الله عنه

۱۱۹۲۳... مؤمن جو تلبیہ پڑھتے ہوئے دن گزارتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو وہ سورج (اس کے گناہوں کو لے کر ہی) غائب ہوتا ہے، پھر وہ شخص اس دن کی طرح گناہوں سے پاک وصاف لوٹتا ہے کہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (اس دن گناہوں سے کتنا پاک وصاف تھا)۔ رواه البيهقي في السنن عن عامر بن ربيعه رضي الله عنه

الفرع الثانی

یہ فرع اس بارے میں ہے کہ محرم کے لیے کیا حلال ہے اور کیا حرام؟

لباس

۱۱۹۲۴۔۔۔ نہ قمیص پہنو، نہ عمامے، نہ شلواریں اور نہ ہی ٹوپیاں اور موزے پہنو جب کہ اگر کوئی جوتے نہیں پاتا تو پھر اسے چاہیے کہ وہ (چمڑے کے) موزے اس طرح پہنے کہ ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے، اور ایسے کپڑے بالکل نہ پہنو کہ جسے زعفران یا ورس (یہ ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس ہے) لگا ہوا ہو، اور محرم خاتون نہ ہی نقاب لگائے اور نہ ہی دستانے پہنیں۔ رواہ البخاری والترمذی والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲۵۔۔۔ محرم نہ قمیض پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ شلوار پہنے، نہ ٹوپی پہنے اور نہ ہی ایسا کپڑا پہنے جسے ورس (یہ ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس ہے) اور زعفران لگا ہو، اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر محرم کے پاس جوتے نہ ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ (چمڑے کے) موزے اس طرح پہن لے کہ ٹخنوں سے نیچے ان کو کاٹ لے۔ رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲۶۔۔۔ جو محرم جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے، اور جو ازار نہ پائے تو وہ محرم کی شلوار پہن لے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲۷۔۔۔ جس محرم کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ (چمڑے کے) موزے پہن لے، اور ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔

رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲۸۔۔۔ شلوار اس شخص (محرم) کے لیے ہے جسے ازار نہ ملے، اور (چمڑے کے) موزے اس شخص (محرم) کے لیے ہے جسے جوتے نہ ملے۔

رواہ ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲۹۔۔۔ محرم جب ازار نہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ شلوار پہن لے، اور جب جوتے نہ پائے تو (چمڑے کے) موزے پہنے۔

رواہ ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۰۔۔۔ محرم جب جوتے نہ پائے تو (چمڑے کے) موزے پہنے، اور ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔

رواہ احمد فی مسندہ وابن شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۱۔۔۔ ازار، چادر اور جوتے پہنو، اگر ازار میسر نہ ہو تو پھر شلوار پہن لو، اور اگر جوتے میسر نہ ہوں تو پھر (چمڑے کے) موزے پہنو، اور ٹوپی اور ایسا کپڑا نہ پہنا جائے جسے ورس (یہ ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس ہے) اور زعفران لگا ہو۔ (رواہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ جب ہم احرام باندھیں تو کیا پہنیں؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۹۳۲۔۔۔ آدمی کا احرام اس کے چہرے اور سر میں ہے (یعنی حالت احرام میں چہرہ اور سر کھلا رکھے) اور عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے (یعنی چہرہ کھلا رکھے)۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۳۔۔۔ اپنا جبہ اتار دو، اور اپنے سے زردی کو دھو ڈالو اور تم جو امور اپنے حج میں انجام دیتے ہو (یعنی جن افعال سے بچتے ہو) اس طرح اپنے عمرہ میں بھی کرو۔ رواہ عن صفوان بن امیۃ

ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کے لیے "مباح" ہے......الاکمال

۱۱۹۳۵۔۔۔ سانپ، بچھو اور چوہا۔۔۔ یعنی محرم قتل کر سکتا ہے اور کوے کی طرف تیر پھینکے اس کو قتل نہ کرے (یعنی اس کو بھگا دے) اور باؤلا کتا اور چیل

اور موذی درندہ (قتل کرسکتا ہے)۔(رواہ ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ) کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ محرم کیا قتل کرسکتا ہے؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۹۳۶ محرم، کوے، چیل، بچھو، باؤلا کتا اور چوہے کو قتل کرسکتا ہے۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۷..... محرم چیل، بچھو، کوا، باؤلا کتا اور چوہے کو قتل کرسکتا ہے، یہ سب موذی جانور ہیں۔رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۸..... محرم، سانپ، بچھو، چیل، باؤلا کتا اور چوہے کو قتل کرسکتا ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ والبیھقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۹..... محرم، سانپ، بچھو، چوہا، باؤلا کتا، چیل، موذی درندہ کو قتل کرسکتا ہے اور کوے کی طرف تیر پھینکے۔اس کو بھگادے (لیکن قتل نہ کرے)۔

رواہ احمد فی مسندہ والبیھقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

موذی جانوروں کا قتل

۱۱۹۴۰..... محرم، سانپ، بچھو، موذی درندہ، باؤلا کتا اور چوہے کو قتل کرسکتا ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۹۴۱..... محرم، سانپ اور بھیڑیے کو قتل کرسکتا ہے۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

یہ حدیث مرسلاً روایت کی ہے۔

۱۱۹۴۲ پانچ ایسے جانور ہیں جو سب موذی ہیں، ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے، وہ جانور یہ ہیں۔کوا، چیل، بچھو، چوہا، باؤلا کتا۔

رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۱۱۹۴۳ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جن کے قتل کرنے سے محرم پر کوئی گناہ نہیں (وہ یہ ہیں) کوا، چیل، چوہا، بچھو اور باؤلا کتا۔

رواہ مالک والطبرانی فی الکبیر واحمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والحاکم فی المستدرک والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ.رواہ البخاری والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن حفصۃ رضی اللہ عنھا

۱۱۹۴۴..... پانچ ایسے موذی (جانور) ہیں جنہیں حرم وغیر حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے۔(وہ یہ ہیں) بچھو، چیل، کوا، چوہا، اور باؤلا کتا۔

رواہ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۱۱۹۴۵ پانچ (جانور) ایسے ہیں جن کا قتل حرم میں جائز ہے (وہ یہ ہیں) سانپ، بچھو، چیل، چوہا اور باؤلا کتا۔

رواہ ابوداؤد والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۴۶..... پانچ جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موذی ہیں، محرم ان کو قتل کرسکتا ہے اور ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے (وہ یہ ہیں) چوہا، بچھو، سانپ، باؤلا کتا اور کوا۔رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاصطیاد......شکار کرنا

۱۱۹۴۷..... خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا وہ تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔رواہ الحاکم فی المستدرک والبیھقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: حسن الأثر ۲۵۳ ضعیف الجامع ۲۶۶۷۔

۱۱۹۴۸..... خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو، جبکہ وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا وہ تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو (ورنہ حرام ہوگا)۔رواہ احمد فی مسندہ وأبوداؤد والترمذی والحاکم فی المستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف النسائی ۱۷۸۔

۱۱۹۴۹... شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو جبکہ وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔

رواه الطبرانی فی الکبیر عن أبی موسیٰ رضی الله عنه

کلام:... ذخیرة الحفاظ ۴۴۳۵ ضعیف الجامع ۴۶۶۵۔

۱۱۹۵۰... گوہ شکار ہے (محرم پر) اس میں (بطور جزا) ایک بکرا واجب ہے۔ رواه الدارقطنی فی السنن والبیهقی فی السنن عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۱۹۵۱... گوہ شکار ہے، پس اسے کھاؤ، اور اگر اس کا شکار محرم نے کیا (یا شکار پر دلالت کی) تو ایک بکرا دم لازم ہو جائے گا۔

رواه البیهقی فی السنن عن جابر رضی الله عنه

۱۱۹۵۲... گوہ کے شکار میں مینڈھا ہے (یعنی اگر محرم نے شکار کرلیا تو دم مینڈھا لازم ہوا)۔

۱۱۹۵۳... گوہ میں ایک بکرا ہے (یعنی بطور جزا اگر محرم نے شکار کیا یا اس کے شکار پر دلالت وغیرہ کی)۔ (اسی طرح) ہرن کے شکار میں ایک بکری، خرگوش کے شکار میں بھیڑ کا بچہ (جو ایک سال سے کم عمر کا ہو) اور جنگلی چوہے کے شکار میں چار ماہ کا بکری کا بچہ۔

رواه ابن عدی فی الکامل والبیهقی فی السنن عن جابر رضی الله عنه. رواه ابن عدی فی الکامل والبیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:... ضعیف الجامع ۴۰۰۳۔

۱۱۹۵۴... شترمرغ کے انڈے میں ایک دن کا روزہ ہے یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا۔ رواه البیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۹۵۵... شترمرغ کے انڈے میں کہ جب محرم اس میں ملوث ہو تو اس انڈے کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

رواه ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:... ضعیف الجامع ۵۰۰۹۔

ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کے لیے ''مباح'' ہے

۱۱۹۵۶... محرم، سرکش درندے، پاگل کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوے کو قتل کرسکتا ہے۔ رواه الترمذی وابن ماجة عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام:... ضعیف الترمذی ۱۴۲، ضعیف الجامع ۶۴۳۳۔

۱۱۹۵۷... پانچ جانور ایسے ہیں کہ جن کے قتل کرنے سے محرم پر کوئی گناہ و حرج نہیں۔

۱... کوا۔ ۲... چیل۔ ۳... چوہا۔ ۴... بچھو۔ ۵... پاگل کتا۔

رواه مالک واحمد فی مسنده والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه رحمة الله علیه عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۱۹۵۸... پانچ ایسے جانور ہیں جو سب کے سب موذی ہیں، ان کو محرم قتل کرسکتا ہے اور ان جانوروں کو حرم وغیر حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے۔

۱... چوہا۔ ۲... بچھو۔ ۳... سانپ۔ ۴... پاگل کتا۔ ۵... کوا۔

رواه احمد فی مسنده عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۱۹۵۹... پانچ ایسے جانور جو سب کے سب موذی ہیں، ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے۔

۱... کوا۔ ۲... چیل۔ ۳... بچھو۔ ۴... چوہا۔ ۵... پاگل کتا۔

رواه الترمذی والبخاری ومسلم عن عائشه رضی الله عنها

۱۱۹۶۰... پانچ موذی جانور ہیں حرم وغیر حرم میں۔

۱... سانپ۔ ۲... سیاہ کوا۔ ۳... چوہا۔ ۴... پاگل کتا۔ ۵... گرگٹ

رواه مسلم والنسائی والبخاری ومسلم عن عائشه رضی الله عنها

۱۱۹۶۱ پانچ (جانور) ایسے ہیں کہ جن کا حرم میں قتل جائز ہے۔
۱ سانپ ۲۔ بچھو ۳۔ چیل ۴۔ چوہا ۵۔ پاگل کتا۔

رواه ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۱۹۶۲ شاید تم اپنے سر کی جوؤں سے تکلیف محسوس کر رہے ہو، اپنا سر منڈاؤ، اور تین دن کے روزے رکھو، اور چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری ذبح کرو۔ رواه البخاری ومسلم وابو داؤد عن كعب بن عجرة

۱۱۹۶۳ تم میں سے اگر کسی کو حالت احرام میں آنکھوں کی تکلیف ہو تو وہ ایلوا کا لیپ کرے۔ رواه مسلم عن عثمان رضی الله عنه

۱۱۹۶۴ محرم نہ نکاح کرے، نہ کرائے اور نہ ہی منگنی کرے۔ رواه مسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجة عن عثمان رضی الله عنه

۱۱۹۶۵ محرم (کا جب انتقال ہو تو) تو اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور جن دو کپڑوں میں اس نے احرام باندھا تھا انہیں میں اس کو کفن دو، لیکن اس کو خوشبو نہ لگانا، نہ اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں حالت احرام میں اٹھائے گا۔ النسائی عن ابن عباس رضی الله عنه
کلام: ...... ضعیف الجامع ۹۸۵۔

۱۱۹۶۶ محرم (کا جب انتقال ہو تو) تو اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور دو کپڑوں کا کفن دو، لیکن اسے خوشبو نہ لگانا، نہ ہی اس کا سر ڈھانپنا، نہ خوشبو لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائے گا۔

رواه احمد فی مسنده والبخاری ومسلم عن ابن عباس رضی الله عنه

الاکمال

۱۱۹۶۷ حلق کرواور چھ مساکین کو تین صاع کھانا کھلاؤ، یا تین دن کے روزے رکھو یا ایک قربانی کرو۔

رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح عن كعب بن عجرة رضی الله عنه

۱۱۹۶۸ تم اپنے سر کی جوؤں سے تکلیف میں ہو حلق کرالو پھر ایک بکری قربانی کرو یا تین دن روزہ رکھو یا چھ مساکین کو تین صاع کھجوریں کھلاؤ۔

رواه ابن حبان فی صحيحه عن كعب بن عجرة رضی الله عنه

۱۱۹۶۹ شاید تم اپنے سر کی جوؤں سے تکلیف محسوس کر رہے ہو، اپنا سر حلق کرالو اور ایک گائے اشعار کر کے یا اس کے قلادہ پہنا کر سوق ہدی کرو۔

رواه الطبرانی فی الكبير عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۱۹۷۰ گوہ شکار ہے، اگر اس میں محرم ملوث ہو تو اس کی جزا ایک بکرا ہے۔ اور بھروسہ رکھو۔

رواه ابن خزيمه والطحاوی والحاکم فی المستدرک وابن مردويه والبیهقی فی السنن عن جابر رضی الله عنه

۱۱۹۷۱ گوہ (کے شکار میں محرم پر) ایک بکرا، ہرن میں ایک بکری اور جنگلی چوہے میں چار ماہ کا بکری کا بچہ بطور جزا کے واجب ہے۔

رواه البیهقی فی السنن عن جابر رضی الله عنه رواه ابن عدی فی الکامل والبخاری ومسلم عن عمر رضی الله عنه. رواه البخاری ومسلم عن عمر رضی الله عنه

یہ روایت موقوف ہے اور فرمایا یہ صحیح ہے۔

۱۱۹۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: تم نے نہیں سنا، لیکن رخصت کی طرف آؤ، ایک انڈے کی جنایت پر تم پر ایک دن کا روزہ یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے (رواه احمد فی مسنده البیهقی فی السنن عن رجل من الانصار) کہ ایک شخص نے اپنے اونٹ سے شترمرغ کے انڈے یا بیضے کی جگہ کو روند ڈالا جس سے اس کا انڈا ٹوٹ گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک انڈے کی جنایت پر تم پر ایک اونٹنی کا جنین واجب ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

الفصل الثالث

یہ فصل حج قرآن اور حج تمتع کے بیان میں ہے

۱۱۹۷۳۔۔۔ رات میرے پاس رب کا ایک فرستادہ آیا اور کہا کہ "اس مبارک وادی" میں نماز پڑھو اور اعلان کردو کہ حج کے ساتھ میں نے عمرہ کا احرام بھی باندھ لیا ہے۔رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجه عن عمر رضی الله عنه

۱۱۹۷۴۔۔۔ میرے پاس تین ذیقعدہ کو جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: قیامت تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہوگیا (یعنی حج وعمرہ کا معاً احرام باندھنا وہ ہے حج قران)۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۱۹۷۵۔۔۔ تا قیامت عمرہ، حج میں داخل ہوگیا۔رواہ ابو داؤد عن جابر رضی الله عنه.رواہ ابو داؤد والترمذی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۱۹۷۶۔۔۔ اے آل محمد ﷺ! تم میں سے جو حج کرے تو اسے چاہیے کہ حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھے۔یعنی حج قران کرے۔

رواہ ابن حبان فی صحیحه عن ام سلمة رضی الله عنها

۱۱۹۷۷۔۔۔ جس نے حج وعمرہ کا۔ایک ساتھ احرام باندھا تو ایک مرتبہ طواف اور ایک مرتبہ سعی ان دونوں کے لیے کافی ہے،اور حلال نہ ہو جب تک کہ اپنا حج پورا نہ کرلے اور پھر ان دونوں سے حلال ہوجائے۔رواہ الترمذی وابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه.

کلام:۔۔۔۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے میں "حسن صحیح غریب" کہا ہے۔

۱۱۹۷۸۔۔۔ جس نے اپنے حج اور عمرہ کو ملایا (حج قران کیا) تو ان دونوں کے لیے ایک مرتبہ طواف (سات چکر لگا کر) کرنا کافی ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۱۹۷۹۔۔۔ حج وعمرہ کو ملانے سے آپ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔رواہ ابو داؤد عن معاویه رضی الله عنه

کلام:۔۔۔ روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۶۰۲۳۔

الاکمال

۱۱۹۸۰۔۔۔ اے امت محمد! حج وعمرہ کا (ایک ساتھ) احرام باندھو۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن أم سلمة رضی الله عنها

۱۱۹۸۱۔۔۔ تم میں سے جو حج کرے تو اسے چاہیے کہ حج وعمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن أم سلمة رضی الله عنها

۱۱۹۸۲۔۔۔ جو حج وعمرہ کو جمع کرے (یعنی حج قران کرے) تو ان دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کرے اور حلال نہ ہو یہاں تک کہ ان دونوں سے حلال ہوجائے۔رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۱۹۸۳۔۔۔ عمرہ حج میں داخل ہوگیا اور عمرہ قیامت تک ہے (الاصورۃ) اونٹ کا خون بہاؤ (قربانی کرو) اور آواز بلند تلبیہ کہو۔

رواہ البغوی عن ابن أخ الحبیر بن مطعمد رضی الله عنه

۱۱۹۸۴۔۔۔ اے لوگو! عمرہ کے احرام سے حلال ہوجاؤ سوائے اس شخص کے کہ جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) ہو کہ تاقیامت عمرہ حج میں داخل ہوگیا ہے۔رواہ ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر رضی الله عنه

احکام متفرقہ من الاکمال

۱۱۹۸۵۔۔۔ توشہ اور سواری (رواہ الترمذی وقال حسن. والبخاری ومسلمه عن ابن عمر رضی الله عنه) کہ ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے

رسول! کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۹۸۶ حج کو جانے کا ذریعہ توشہ اور سواری ہے۔

رواہ الشافعی و ابن جریر و البخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ. رواہ ابن جریر و البیهقی فی السنن عن الحسن

۱۱۹۸۷ ...(حج کو) پہنچادینے کا ذریعہ توشہ اور سواری ہے۔رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۸۸ اگر کسی بچے نے کوئی حج کیا تو بالغ ہونے کے بعد حج کی استطاعت ہونے پر اس پر ایک حج اور فرض ہوگا (اس لیے کہ پہلا حج نفلی تھا) اور اگر کسی غلام نے کوئی حج کیا تو آزاد ہونے کے بعد اگر اسے حج کی استطاعت ہوئی تو اس پر ایک حج اور فرض ہوگا، اور اگر کسی بدوی شخص نے کوئی حج کیا تو اس کے ہجرت کرنے کے بعد حج کی استطاعت ہونے پر ایک اور حج فرض ہوگا (اس لیے کہ اس سے پہلا والا حج نفلی تھا)۔

رواہ ابن عدی فی الکامل البیهقی فی السنن و مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

حج تمتع اور فسخ حج

۱۱۹۸۹ اگر میں پہلے سے ارادہ کر لیتا جو بعد میں پیش آیا تو میں ہدی نہ لاتا اور پھر اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۰ اگر میں پہلے ہی اپنا ارادہ کر لیتا جو میں نے بعد میں کیا تو پھر مجھے ہدی لانے کی ضرورت نہ تھی اور میں اس کو عمرہ کر لیتا۔ پس جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ بنالے۔مسلم، ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۹۹۱ جو تم نے کہا وہ مجھ تک پہنچ گیا اور میں تم سے زیادہ نیکوکار اور متقی ہوں، اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا، اگر یہ بعد والے کام میں پہلے ہی ارادہ کر لیتا تو ہدی نہ لاتا۔ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۲ کیا تم مجھے تہمت لگاتے ہو حالانکہ میں آسمان و زمین والوں کا امانت دار ہوں اگر میں پہلے ہی (تمتع کا) ارادہ کر لیتا جس کا میں نے بعد میں ارادہ کیا ہے تو میرے لیے مکہ سے ہی ہدی لے آنا کافی ہو جاتا۔الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۳ جب تم حج اور عمرہ کے ارادہ سے نکلو تو حج تمتع کر لو تاکہ تم کو آسرا نہ رہے۔ اور روٹی کا اکرام کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے آسمانوں اور زمین کی برکتیں کھول دی ہیں۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۴ جس نے حج میں روزے رکھے اور تمتع کی صورت میں ہدی دستیاب نہ ہوئی پس وہ تمہارے کسی ایک کے احرام سے عرفہ تک ہوگا اور وہ آخری دن ہوگا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ و عائشۃ رضی اللہ عنہا معاً

الفصل الرابع فی الطّواف والسعی

چوتھی فصل......طواف وسعی کے بیان میں

۱۱۹۹۵ جس نے اس گھر (بیت اللہ) کے سات چکر لگائے اور ان کو شمار کیا تو یہ ایسا ہے جیسے ایک غلام کا آزاد کرنا، وہ جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی اٹھاتا ہے اس کے بدلہ اس کا ایک گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتا ہے، اور اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

رواہ الترمذی، والحاکم فی المستدرک، والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۶.....جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور اس دوران سوائے ان کلمات کے کوئی بات نہ کی (کلمات یہ ہیں):

سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ ألا باللہ

''پاک ہے اللہ کی ذات، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور نہیں معبود کوئی سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قدرت مگر اللہ ہی کی طرف سے۔

تو اس شخص کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور اس دوران گفتگو بھی کی تو وہ دریائے رحمت میں پیروں کی طرف سے غوطہ زنی کرنے والا ہے جیسے پانی میں پیروں کی طرف سے گھسنے والا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۷.....ایسے سات چکر (بیت اللہ کے) جن میں کوئی لغو (یعنی بے مقصد) کام نہ ہوا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن عائشۃ رضی اللہ عنہا.

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۶۲۹۔

۱۱۹۹۸.....تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی تمہیں حج و عمرے کے لیے کافی ہو جائے گی۔

رواہ ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کثرت طواف کی فضیلت

۱۱۹۹۹.....جس نے بیت اللہ کے پچاس (۵۰) طواف کیے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح کے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا (پیدائش کا دن)۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الترمذی ۱۵۱، ضعیف الجامع ۵۶۸۲۔

۱۲۰۰۰.....جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور دو رکعت پڑھیں یہ ایک گردن آزاد کرنے کی طرح ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۱.....بے شک اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر کرتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ، والبیھقی فی شعب الایمان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۶۸۳۔

۱۲۰۰۲.....بیت اللہ کا طواف نماز ہے۔ لیکن اللہ نے اس میں بات چیت کو جائز رکھا ہے سو جو بھی بات کرے خیر ہی کی کرے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی السنن والحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۳.....بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی طرح ہے مگر تم اس میں گفتگو کر سکتے ہو، لہٰذا جو بھی اس میں بات کرے بھلائی ہی کی کرے۔

رواہ الترمذی والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۴.....طواف نماز ہے لہٰذا اس میں گفتگو کم کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۵.....بیت اللہ کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی اللہ کے ذکر کے قائم کرنے کے لیے ہی شروع کی گئی ہے۔

رواہ ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۸۱، ضعیف ابی داؤد ۴۱۰۔

۱۲۰۰۶.....اے بنی عبد مناف کسی کو بیت اللہ کے طواف سے نہ روکو اور دن رات میں جس وقت چاہو نماز پڑھو۔

رواہ أحمد فی مسند وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم فی المستدرک عن جبیر ابن مطعم

۱۲۰۰۷.....جب نماز کی اقامت کہی جا چکے تو تم طواف کرو (خطاب ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کو جو ام المؤمنین ہیں اپنے اونٹ پر لوگوں کے پیچھے سے۔

رواہ النسائی عن أم سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۲۰۰۸ لوگوں کے پیچھے سے سوار ہونے کی حالت میں طواف کرو۔ رواہ ابو داؤد نسائی عن ام سلمة

۱۲۰۰۹ مونڈہوں کو کھلا رکھو اور طواف میں سعی کرو۔ رواہ البخاری و ابو داؤد عن ابن شہاب مرسلاً

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۱۳۲۔

۱۲۰۱۰ اپنے درمیان (کمر وغیرہ) وانی چادروں کے ساتھ باندھ لو اور تیز تیز (طواف میں) چلو۔ ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی سعید

کلام: ... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۷۶۴، زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے اور امام دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس سند میں مصنف منفرد ہیں اور یہ ضعیف و منکر سند ہے جبکہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں ۴۴۲/۱ پر اس کو صحیح الاسناد فرمایا ہے۔

الاکمال

۱۲۰۱۱ ... جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بیت اللہ میں سکونت دی تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ: بے شک آپ نے ہر مزدور کو اس کی اجرت دیدی ہے، لہٰذا مجھے بھی میری اجرت دیجئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی فرمائی کہ جب تم اس (گھر کا) طواف کرو گے تو تمہاری بخشش کردوں گا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے رب! میری اجرت میں اضافہ فرما، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: تمہاری اولاد میں سے جو بھی اس گھر کا طواف کرے گا میں اس کو بھی بخش دوں گا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: وہ طواف کرنے والے جس کی مغفرت چاہیں گے اس کی بھی بخشش کردوں گا، راوی کہتے ہیں کہ: پھر ابلیس گھاٹیوں کے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے فنا کے گھر میں ٹھہرایا اور میرا ٹھکانہ جہنم بنادیا، اور میرے ساتھ میرے دشمن آدم کو کردیا، آپ نے اسے عطا فرمایا ہے، لہٰذا جیسا آدم کو عطا فرمایا ویسا مجھے بھی عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ میں نے تجھے ایسا کردیا ہے کہ تو آدم کو دیکھ سکتا ہے لیکن وہ تجھے نہیں دیکھ سکتا، تو ابلیس نے کہا کہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرمائیں، تو اللہ نے ارشاد فرمایا کہ: میں نے آدم کے قلب کو تیرا ٹھکانہ بنادیا ہے، تو ابلیس نے کہا کہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تجھے ایسا بنادیا ہے کہ تو آدم کے خون کے بہنے کی جگہوں۔ شریانوں میں دوڑ سکتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ پھر آدم علیہ السلام کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ: اے میرے رب! آپ نے ابلیس کو عطا فرمایا لہٰذا مجھے بھی عطا فرمائیے، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں ایسا کردیا کہ تم جب نیکی کا ارادہ کرو گے لیکن اسے کرو گے نہیں تو پھر بھی میں اس نیکی کو تمہارے حق میں لکھ دوں گا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: کہ اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرمائیں، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: میں نے تمہیں یہ خصوصیت عطا فرمادی ہے کہ اگر تم برائی کا ارادہ کرو گے اور اس پر عمل نہ کرو گے تو میں اس برائی کو تمہارے نامۂ اعمال میں نہ لکھوں گا بلکہ اس کے بدلہ تمہارے حق میں ایک نیکی لکھ دوں گا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایک شے ایسی ہے جو صرف میرے لیے ہے، اور ایک شے تیرے اور میرے درمیان مشترک ہے، اور ایک شے ایسی ہے جو محض میری طرف سے تم پر فضل واحسان ہے۔

بہر حال وہ چیز جو صرف میرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تم صرف میری عبادت کرو گے، اور کسی بھی شے کو میرا ساجھی نہ ٹھہراؤ گے، اور وہ چیز جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تمہاری طرف سے دعا ہوگی اور میری طرف سے قبول کرنا، اور وہ چیز جو تمہارے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تم ایک نیکی کرو گے تو اس کے بدلہ دس نیکیوں کا ثواب لکھ دوں گا، اور وہ چیز جو تم پر میری جانب سے محض فضل واحسان ہے وہ یہ کہ تم مجھ سے مغفرت طلب کرو گے تو میں تمہاری مغفرت کردوں گا، اور میں بڑا بخشنے والا اور نہایت رحم والا ہوں۔ رواہ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۲۰۱۲ ... آدمی جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے یعنی طواف میں تو اس کے بدلہ دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۲۰۱۳ ... جو بیت اللہ شریف کے سات چکر لگائے (یعنی طواف کرے) اور مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھے اور زمزم کا پانی پئے تو اللہ

تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیں گے چاہے وہ جتنے بھی کیوں نہ ہوں۔رواہ الدیلمی وابن النجار عن جابر رضی اللہ عنہ
اور دیلمی کے الفاظ یہ ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک وصاف) نکال دیں گے جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

طواف کے واجبات کی رعایت

۱۲۰۱۴ جس شخص نے اس بیت اللہ شریف کا اس طرح ایک ہفتہ طواف کیا اور اس کے واجبات کی پوری رعایت کی تو ہر قدم کے بدلہ اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور ایک گناہ بخش دیا جاتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کو ایک غلام کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۲۰۱۵..... جس شخص نے ایک ہفتہ اس بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیمی سے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی تو وہ محمد کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
کلام:..... ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اور اس جیسی تمام احادیث کو موضوع قرار دیا ہے، لیکن علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفاء میں یہ الفاظ ''عدل محمد'' ذکر نہیں کیے۔
۱۲۰۱۶ جس نے بیت اللہ شریف کا ایک ہفتہ اس طرح طواف کیا کہ اس کی واجبات کی پوری رعایت کی اور دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے حق میں نفیس غلاموں میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔رواہ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۲۰۱۷ جس نے ایک ہفتہ بیت اللہ کا طواف کیا، وہ جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک برائی مٹا دیتے ہیں، اور ایک نیکی دیجاتی ہے، اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ
۱۲۰۱۸..... اللہ تعالیٰ روزانہ سو (۱۰۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ تو ان پر نازل فرماتا ہے جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوتے ہیں، اور بیس مکہ والوں پر اور باقی بیس رحمتیں تمام لوگوں پر۔رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... الضعیفۃ ۱۸۸، المشتہر ۱۹۵۔
۱۲۰۱۹..... اللہ تعالیٰ روزانہ ایک سو بیس ۱۲۰ رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر، اور چالیس بیت اللہ کے اردگرد معتکفین پر اور (ان میں سے) بیس بیت اللہ کی طرف دیکھنے والوں پر۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۰..... اللہ تعالیٰ روزانہ سو (۱۰۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ رحمتیں تو بیت اللہ کا طواف کرنے والوں پر، بیس مکہ والوں پر اور بیس دوسرے تمام لوگوں پر۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۱..... اللہ تعالیٰ روزانہ ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ تو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں پر، چالیس، نمازیوں پر اور بیس بیت اللہ کی طرف نگاہ کرنے والوں پر۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۲..... اس بیت اللہ شریف کی بنیاد سات (چکر) اور دو رکعتوں پر ہے (یعنی مقام ابراہیم پر)۔رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۳..... از سر نو عمل کرو پس جو گزر گیا وہ تمہارے لیے معاف کر دیا گیا ہے (یعنی گناہ)۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب وتمام ابن عساکر عن الطرماح
فرمایا: میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ طواف میں تھے کہ ہم پر آسمان برسنے لگا (یعنی بارش شروع ہوگئی) فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔ابن عساکر نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا کہ یہ ''غریب جدا'' ہے۔

رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ

فرمایا: کہ میں نے رسول اللہﷺ کے ساتھ طواف کیا بارش میں، جب ہم فارغ ہوگئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔
کلام:......اس حدیث پہ کلام کرتے ہوئے زوائد میں لکھا ہے کہ اس کی سند میں داؤد بن عجلان ضعیف راوی ہے، اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے کسی بھی صورت میں۔

۱۲۰۲۴...... یہ بات اہل مکہ اور مجاورین تک پہنچا دو کہ وہ بیس ذیقعدہ سے لے کر مناسک حج مکمل کرنے کے بعد لوٹنے تک حجاج کرام کے درمیان حجر اسود، مقام ابراہیمی اور صف اول کا تخلیہ کردیں (حائل نہ ہوں) انہیں حج کرنے دیں۔ رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۵...... نوح علیہ السلام کی کشتی نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور مقام ابراہیمی پر دو رکعت نماز پڑھی۔
رواہ الدیلمی عن عبدالرحمن بن زید اسلم عن أبیہ عن جدہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: التنزیہ ۲۵۰/۱، ذیل اللآلی ۲۰۔

۱۲۰۲۶......اے بنی عبد مناف! میں تم کو آگاہ کروں کہ تم کسی گروہ کو اس گھر کا طواف کرنے سے ہرگز نہ روکنا دن میں اور نہ رات میں۔
الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم. الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

طواف و نماز سے نہ روکنا

۱۲۰۲۷......اے بنی عبد مناف! تم کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے منع نہ کرو جس گھڑی بھی وہ طواف کرے رات ہو یا دن۔
الدارقطنی فی السنن عن جابر. الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم. الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۸......اے بنی عبد مناف اور اے بنی عبدالمطلب! میں تم کو خوب بتاتا ہوں کہ تم لوگ ہرگز کسی انسان کو اس کے گھر کے پاس نماز پڑھنے سے نہ روکنا کسی بھی گھڑی میں رات ہو یا دن۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۹......اے بنی عبدالمطلب اور اے بنی عبد مناف! اگر تمہیں بیت اللہ کے امور میں کسی چیز کا والی بنا دیا جائے تو اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے کسی بھی شخص کو مت روکو، رات دن، جس گھڑی چاہے وہ نماز پڑھے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۰......اے بنی عبدالمطلب اور اے بنی عبد مناف! اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے اور رات دن جس گھڑی چاہے نماز پڑھنے والے کو مت روکو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الرمل......من الاکمال

۱۲۰۳۱......جب تم طواف کو آؤ تو پہلے تین چکروں میں "رمل" کرو، تاکہ کفار مکہ تمہاری قوت وطاقت دیکھ لیں (رمل) کہتے ہیں، کندھے اچکا کر تیز تیز چلنے کو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن سہل بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۰۳۲......قوم (کفار مکہ) نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ قحط سالی اور بھوک نے تمہیں لاغر بنا دیا ہے، تو جب تم داخل مکہ ہو اور استلام کر لو تو پہلے تین چکروں میں "رمل" کرنا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ادعیۃ الطواف...... طواف کے وقت کی دعائیں

من الاکمال

۱۲۰۳۳......تو کہہ (یہ خطاب خدیجہ رضی اللہ عنہا) کو ہے، اے اللہ میرے گناہوں کو میری خطاؤں کو، اور میرے علم میں میرے ارادے اور اسراف کو

معاف فرما، بے شک اگر تو میری مغفرت نہ فرمائے گا تو یہ گناہ مجھے ہلاک کر ڈالیں گے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عبدالاعلیٰ التیمیمی

فرمایا: حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! جب میں بیت اللہ کا طواف کروں تو کیا کہوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسی طرح مرسلاً روایت ہوئی ہے۔

۱۲۰۳۴..... جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو انہوں نے بیت اللہ شریف کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیمی پر دو رکعت پڑھیں، پھر یوں دعا کی:

اے اللہ! تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے پس تو میری معذرت قبول کر لے، تجھے میری حاجت معلوم ہے پس میرا سوال پورا کر دے، تو جانتا ہے کہ میرے پاس کیا ہے، پس میرے گناہوں کو بخش دے، میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں جاں گزیں ہو، اور ایسا سچا یقین مانگتا ہوں کہ میں جان لوں کہ جو کچھ بھی مجھے لاحق ہوگا وہ میرے حق میں لکھ دیا گیا ہے، اور اپنی قضا و قدر پر مجھے راضی رہنے کی توفیق عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے آدم! بے شک تو نے مجھے ایسی دعا کے ذریعہ پکارا ہے جو تمہارے حق میں قبول کر لی گئی ہے، اور میں نے تمہاری خطاؤں کو معاف کر دیا ہے، اور تمہارے غموں کو دور کر دیا ہے، اور تمہاری اولاد میں سے جو بھی ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے گا تو میں ضرور اس کے ساتھ یہی معاملہ کروں گا۔ جو تمہارے ساتھ کیا کہ دعا قبول کی، مغفرت کی، اور غموں کو دور کیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے اس کا فقر و فاقہ کھینچ لوں گا، اور اس کے لیے ہر تاجر کے پیچھے سے تجارت کروں گا، اور دنیا اس کے پاس اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی ذلیل ہو کر آئے گی۔رواہ الازرمی، والطبرانی فی الاوسط والبخاری ومبلم فی الدعوات وابن عساکر عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

استلام الرکنین

رکنین کا استلام

۱۲۰۳۵..... حجر یمانی کو چھونا گناہوں کو زائل کرتا ہے۔رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۶..... جو بیت اللہ شریف کا طواف کرے تو اسے چاہیے کہ تمام ارکان کا استلام کرے۔رواہ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں اسحاق بن بشیر ابو حذیفہ نامی شخص ''کذاب'' ہے۔

۱۲۰۳۷..... اے عمر! تو طاقتور آدمی ہے، حجر اسود پر (بوسہ لینے کے لیے) مزاحمت نہ کرنا کہ کمزور و ناتواں کو اذیت دے، اگر تنہائی میسر ہو تو استلام حجر اسود کر لینا (بوسہ دے دینا) اور اگر تنہائی میسر نہ ہو (بلکہ لوگوں کا شدید اژدھام ہو) تو پھر حجر اسود کا استقبال کر لینا (اس کی طرف منہ کر کے اشارہ سے استلام کر لینا اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھتے رہنا)۔

رواہ البغوی عن شیخ من خزاعہ،مسند احمد، العدنی، البیھقی فی السنن عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۸..... بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی طرح ہے لہٰذا جب تم طواف کرو تو بات چیت کم کرو۔رواہ احمد فی مسندہ عن رجل

۱۲۰۳۹..... جب لوگ فجر کی نماز پڑھنے لگیں تو تم (یہ خطاب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کو ہے صفوں کے پیچھے سے اپنے اونٹ پر طواف کر لینا، پھر جب طواف کر چکو تو نکل جانا۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

طواف الوداع

۱۲۰۴۰..... جس شخص نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا تو اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے (اسے طواف وداع کہتے ہیں)۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۵۵۵۔

۱۲۰۴۱... کوئی بھی حاجی ہرگز منیٰ سے روانہ نہ ہو، یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو (یہی طواف وداع ہے) اور یہ آفاقی پر واجب ہے اور مکہ والوں پر واجب نہیں ہے۔

السعی

۱۲۰۴۲ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے لہٰذا سعی کرو (صفا ومروہ کے درمیان)۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۴۳ سعی کرو (صفا ومروہ کے مابین) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن حبیبة بنت ابی تجزیة

۱۲۰۴۴... بین الصفا والمروہ (وادی الطح) کو طے نہیں کرنا مگر دوڑتے ہوئے۔رواہ احمد فی مسندہ وابن ماجہ عن ام ولد شیبة رضی اللہ عنہ

۱۲۰۴۵... (صفا مروہ کے درمیان) وادی کو دوڑتے ہوئے طے کرنا ہے۔مسند احمد، رواہ النسائی عن امرأة صحابیة

الاکمال

۱۲۰۴۶... (صفا ومروہ کے درمیان) سعی کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن حبیبة بنت ابی تجزیة

۱۲۰۴۷... (صفا ومروہ کے درمیان) سعی کرو، کیونکہ یہ تم پر فرض کی گئی ہے۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن صفیة بنت شیبة رضی اللہ عنہا

۱۲۰۴۸... **لاالٰہ الااللّٰہ، وحدہ لاشریک لہ' لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر، لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ انجز وعدہ ونصرعبدہ وھزم الاحزاب وحدہ.**

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں، ملک اسی کا ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے جس نے اپنے وعدہ کو پورا کر دکھایا اور اپنے بندے (نبی کریم ﷺ) کی مدد ونصرت فرمائی اور اس اکیلی ذات نے کفار کے لشکر کو شکست فاش دی۔(رواہ ابو داؤد مسلم وابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ) کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ دعا صفا ومروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے پڑھی۔

الفصل الخامس فی الوقوف والافاضة

۱۲۰۴۹... مقام عرفہ پورا کا پورا موقف ہے۔یعنی ٹھہرنے کا مقام اور مقام منیٰ پورے کا پورا قربانی کرنے کی جگہ ہے، اور مزدلفہ پورے کا پورا موقف ہے اور مکہ کا ہر راستہ اور قربان گاہ ہے۔رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والحاکم فی المستدرك عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۵۰... عرفہ پورے کا پورا موقف ہے، اور وادی عرفہ سے چل پڑو۔یعنی وادی عرفہ میں ٹھہرنا نہیں ہے بلکہ یہاں سے آگے چلنا ہے اور مزدلفہ پورے کا پورا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے اور وادی محسر سے چل پڑو (وہاں قیام نہ کرو) اور منیٰ پورا قربان گاہ ہے سوائے جمرۃ عقبہ کی پچھلی جانب (کہ وہ قربان گاہ میں داخل نہیں ہے)۔

کلام:... ضعیف ابن ماجہ ۶۵۰۔

وادی محسر میں وقوف نہ کریں

۱۲۰۵۱... میدان عرفات پورا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے، اور وادی عرفہ سے چل پڑو (وقوف نہ کرو) اور مزدلفہ پورا موقف ہے اور وادی محسر

سے چل پڑو، اور منیٰ پورا قربان گاہ ہے۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ. ورواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۰۵۲۔۔۔ عرفات سارا موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے لیکن بطن عرفہ سے دور رہو اور مزدلفہ سارا موقف ہے لیکن بطن محسر سے دور رہو۔اور منیٰ کا ہر راستہ قربان گاہ ہے اور تشریق کے سارے دن ذبح کے ہیں۔مسند احمد عن جبیر بن مطعم

۱۲۰۵۳۔۔۔ عرفہ کا دن سارا موقف کا ہے۔النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۵۴۔۔۔ یہ عرفہ کا دن ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور عرفہ سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۰۵۵۔۔۔ یہ کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور عرفہ سارا کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۰۵۶۔۔۔ اپنی ان عبادت کی جگہوں پر کھڑے رہو، بے شک تم اپنے باپ ابراہیم کی وراثت پر ہو۔ابو داؤد، الباوردی عن ابن سریع

۱۲۰۵۷۔۔۔ اپنی جگہوں پر کھڑے رہو، بے شک آج کے دن تم حتیٰ کہ اپنے باپ ابراہیم کی وراثت پر ہو۔

مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم زیاد بن سریع

۱۲۰۵۸۔۔۔ جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز (نماز فجر میدان عرفات میں) پالی اور وہ اس پہلے رات یا دن کی کسی گھڑی میں عرفات میں آگیا تو اس نے اپنا مقصد پالیا اور اس کا حج پورا ہوگیا۔مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن عروۃ بن مضرس

۱۲۰۵۹۔۔۔ جو ہماری اس نماز میں حاضر ہوگیا اور ہمارے ساتھ وقوف کرلیا حتیٰ کہ ہم یہاں سے کوچ کرنے لگیں اور وہ اس سے پہلے رات یا دن کی کسی گھڑی میں عرفہ میں ٹھہر لیا تو اس کا حج پورا ہوگیا اور اس کا مقصد حاصل ہوگیا۔الترمذی، ابن ماجہ عن عروۃ بن مضرس

۱۲۰۶۰۔۔۔ جو طلوع فجر سے قبل عرفہ میں آگیا اس نے حج پالیا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے:التوافح ۲۹۹۶۔

۱۲۰۶۱۔۔۔ حج عرفہ ہے۔جو اس رات کو طلوع فجر سے قبل آگیا اس نے حج پالیا۔منیٰ کے تین دن ہیں۔جو جلدی کی وجہ سے صرف دو یوم منیٰ میں رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں (اور) جس نے (وہاں سے آنے میں زیادہ) تاخیر کی اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

مسند احمد، الکامل لابن عدی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عبدالرحمن بن یعمر الدیلمی

۱۲۰۶۲۔۔۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس مزدلفہ کے دن میں تم کو مہلت دی ہے، پس تمہارے برے آدمی کو اچھا آدمی کردیا ہے اور اچھے آدمی کے لیے وہ سب ہے جو کچھ وہ مانگے، پس اللہ کے نام سے چلو۔ ابن ماجہ، عن بلال بن رباح

کلام:۔۔۔۔۔۔مذکورہ روایت کی سند ضعیف ہے، اس کا راوی ابوسلم غیر معروف الاسم ہے اور وہ مجہول ہے۔زوائد ابن ماجہ

۱۲۰۶۳۔۔۔ (عرفات میں) بطن عرفہ سے ہٹ جاؤ اور بطن محسر سے بھی (مزدلفہ میں) ہٹ جاؤ۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۶۴۔۔۔ عرفہ آج کا دن ہے جس میں لوگ عرفات میں ٹھہرتے ہیں۔ابن مندۃ، ابن عساکر عن عبداللہ بن خالد بن اسید

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت محل کلام ہے:ضعیف الجامع ۳۷۰۷۔

الاکمال

۱۲۰۶۵۔۔۔ حج عرفہ (کے دن عرفات میں ٹھہرنے کا نام) ہے، جو شخص جمع (مزدلفہ) کی رات سے نماز فجر سے پہلے پہلے (عرفات میں) آگیا اس کا حج پورا ہوگیا، منیٰ کے تین دن ہیں۔جو وہیں رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عبدالرحمن بن یعمر الدیلمی

۱۲۰۶۶.....جس نے مزدلفہ کا قیام امام اور لوگوں کے ساتھ پالیا حتیٰ کہ وہاں سے نکل آئے تو اس نے حج کو پالیا اور جس نے قیام مزدلفہ امام اور لوگوں کے ساتھ نہیں پایا اس نے حج نہیں پایا۔ النسائی عن عروۃ بن مضرس

۱۲۰۶۷.....جس نے ہمارے ساتھ اس جگہ یہ نماز ادا کی، پھر ہمارے ساتھ اس جگہ قیام کیا حتیٰ کہ امام وہاں سے نکلے اور اس سے پہلے وہ عرفات میں رات یا دن کی کسی گھڑی میں آچکا تھا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کی مراد نکل آئی۔ مستدرک الحاکم، عن عروۃ بن مضرس

۱۲۰۶۸.....جو عرفات سے صبح سے پہلے نکل گیا اس کا حج پورا ہو گیا اور جس سے عرفات کا وقوف فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا۔

السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۶۹..... (میدان) عرفہ سارا موقف ہے سوائے بطن عرفہ کے اور مزدلفہ سارا موقف ہے سوائے بطن محسر کے۔

ابن قانع، ابو نعیم، عن جندب بن حماسۃ الحظمی

۱۲۰۷۰ عرفہ کا دن وہ ہے جب امام عرفات میں جائے، قربانی کا دن جب امام قربانی کرے، اور یوم الفطر وہ ہے جب امام افطار کرے۔

السنن للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۲۰۷۱..... عرفہ کا دن وہ ہے جب لوگ عرفات میں جائیں۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، الدارقطنی فی السنن، وقال یہ روایت مرسل جید ہے اور عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد اسید سے مرسلاً مروی ہے۔

کلام:.....حسن الاثر ۲۴۲۔

فرع فی فضائل یوم عرفہ وأذکار والصوم فیہ

عرفہ کے دن کی فضیلت، ذکر واذکار اور اس دن میں روزہ رکھنے کے بیان میں ایک فرع

۱۲۰۷۲ جس دن اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ کسی بندے یا بندی کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتا ہے وہ دن عرفہ کا دن ہے، اور اس دن اللہ رب العزت قریب ہوتے ہیں (آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں) پھر فرشتوں سے فخر فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ: یہ لوگ (عرفہ کے دن جو لوگ حاضر ہیں) کیا چاہتے ہیں؟ رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۱۲۰۷۳.....اللہ رب العزت عرفہ کی شام کو عرفہ والوں پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ: دیکھو میرے بندوں کو کہ میرے پاس پراگندہ بال اور گرد وغبار میں اٹے ہوئے آئے ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۲۰۷۴.....اللہ تعالیٰ عرفات والوں پر آسمان والوں (فرشتے) کے سامنے فخر فرماتے ہیں اور ان سے ارشاد فرماتے ہیں کہ: دیکھو میرے بندوں کو کہ میرے پاس پراگندہ بال اور گرد وغبار میں اٹے ہوئے آئے ہیں۔

رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۷۵.....جس شخص نے عرفہ کے دن اپنی زبان، کان اور اپنی آنکھوں کی حفاظت کی تو ایک عرفہ سے دوسرے عرفہ تک اس کے گناہوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن الفضل

کلام:.....روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۵۵۶۲۔

۱۲۰۷۶.....جس شخص نے چار راتیں زندہ کیں (یعنی ان میں اللہ رب العزت کی بندگی وعبادت کی) تو اس کے لیے جنت ہے وہ چار راتیں یہ ہیں۔

۱.....ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی رات۔ ۲.....عرفہ کی رات۔

۳.....نحر (قربانی) کی رات۔ ۴.....عید الفطر کی رات۔ رواہ ابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۳۵۸، الضعیفۃ ۵۲۲۔

۱۲۰۷۷ جس شخص نے عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات (اللہ کی عبادت سے) زندہ کیں تو جس دن دل مریں گے، اس کا دل نہ مرے گا۔

رواه الطبرانی فی الکبیر عن عبادة رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۳۶۱، الضعیفة ۵۲۰۔

۱۲۰۷۸ بہترین دعا عرفہ کا دن ہے، اور بہترین بات وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کہی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تن تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک بھی اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی ذات کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رواه الترمذی عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده

کلام: ...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے ''حدیث غریب'' کہا ہے۔

۱۲۰۷۹ افضل ترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے، اور افضل ترین بات وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کہی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو تن تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ رواه مالک عن طلحة بن عبیدالله بن کریز

کلام: ...... یہ روایت مرسل ہے، علامہ ابن عبدالبر کا کہنا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے ارسال میں کوئی اختلاف نہیں اور اس سند سے کوئی مسند حدیث من وجہ بھی معلوم نہیں کہ جس سے استدلال کیا جائے اور فضائل کی احادیث محتاج استدلال نہیں جبکہ یہی حدیث حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مسنداً مروی ہے۔

یوم عرفہ افضل ترین دن ہے

۱۲۰۸۰ افضل ترین دعا عرفہ کے دن کی ہے، اور میرا اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا افضل ترین قول یہ ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی موت دیتا ہے، اسی کے ہاتھ میں تمام خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان وابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۲۰۸۱ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا گزشتہ دو سال اور آئندہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، یوم عاشورا (دس محرم الحرام) کا روزہ رکھنا گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواه احمد فی مسنده ومسلم وابو داؤد عن ابی قتادة رضی الله عنه

۱۲۰۸۲ عرفہ کے دن روزہ رکھنا گذشتہ ایک سال اور آئندہ کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۲۰۸۳ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا، بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ وہ (روزہ) گذشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو، اور عاشورا (دس محرم) کے دن روزہ رکھنا، بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ وہ (روزہ) گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ رواه ابو داؤد والترمذی وابن ماجه وابن حبان فی صحیحه عن ابی قتادة رضی الله عنه

۱۲۰۸۴ عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزہ کے برابر ہے۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان عن عائشة رضی الله عنها

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۵۲۳۔

۱۲۰۸۵ عرفہ کے دن روزہ رکھنا دو سالوں کے روزوں کے برابر ہے ایک سال آئندہ اور ایک سال گذشتہ۔

رواه الدارقطنی فی فوائد ابن مسدک عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۶۹۲۔

۱۲۰۸۶ جس شخص نے عرفہ کے دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دو سالوں کے گناہوں کی بخشش فرما دیتے ہیں، ایک سال آئندہ کے گناہ کی اور ایک سال گذشتہ سال کے گناہوں کی۔ رواه ابن ماجه عن قتادة رضی الله عنه

کلام :...... النوافح ۲۲۰۳۔

۱۲۰۸۷..... یوم الترویہ (ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ) روزہ رکھنا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ) روزہ رکھنا دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام :...... ضعیف الجامع ۳۴۱۸۔

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

۱۲۰۸۸..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین ایام کہ جن میں اس کی عبادت کی جائے وہ ماہ ذی الحج کے دس دن ہیں، ان دس دنوں میں سے ہر دن ایسا ہے کہ اس میں روزہ رکھنا ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں ہر رات ایسی ہے کہ اس میں عبادت کرنا لیلۃ القدر میں عبادت کے برابر ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام :...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے میں "حدیث غریب" کہا ہے۔

۱۲۰۸۹..... اے بھتیجے! بے شک اس دن یعنی عرفہ کے روز (نویں ذی الحجہ کو) جو شخص اپنے کانوں، آنکھوں، اور زبان کی حفاظت کرے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۰..... بے شک اس دن جو شخص بھی اپنے کان، آنکھ اور اپنی زبان کی حفاظت کرے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں یعنی عرفہ کے دن (۹ ذی الحجہ)۔ رواہ الخطیب والطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۱..... اے لڑکے ٹھہر جا! بے شک یہ ایک ایسا دن ہے کہ جو شخص اس دن میں اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتا ہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے یعنی عرفہ کے دن (۹ ذی الحجہ)۔ رواہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۲..... اے بھتیجے! بے شک یہ ایک ایسا دن ہے کہ جو شخص اس دن اپنی آنکھوں، کانوں اور اپنی زبان کو حق جگہوں میں استعمال کرنے کے علاوہ دوسری جگہوں میں اس کی حفاظت کرے (گناہ میں استعمال کرنے سے بچائے) تو اس شخص کی مغفرت کردی جاتی ہے، یعنی عرفہ کے دن (اور وہ نویں ذی الحجہ ہے)۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۳..... اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ کو) اپنے بندوں کی طرف نظر کرم فرماتے ہیں پس جس شخص کے دل میں بھی ذرہ برابر ایمان ہوتا ہے اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۴..... اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ کو) اپنے بندوں کی طرف نظر کرم فرماتے ہیں پس جس شخص کے دل میں بھی ذرہ برابر ایمان ہوتا ہے اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۴..... اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی مخلوق کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو، عرفہ کے روز (نویں ذی الحجہ کو) اللہ رب العزت اس کی ضرور مغفرت فرمادیتے ہیں، کہا گیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بات صرف عرفات والوں کے لیے ہے یا تمام انسانوں کے لیے عام ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ بات صرف عرفات والوں کے لیے خاص نہیں بلکہ عمومی طور پر تمام انسانوں کے لیے ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام :...... اس حدیث کی سند میں "الولید بن القاسم بن الولید" نامی راوی ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۱۲۰۹۵..... جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو جس کسی کے دل میں بھی رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا ہے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے، تو کہا گیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ بات صرف عرفات والوں کے لیے خاص ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: صرف ان کے لیے نہیں

بلکہ عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۶... جب عرفہ کا دن (نویں ذی الحجہ) ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ مخلص حجاج کرام کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اور جب مزدلفہ کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ تاجروں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اور جب منیٰ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اونٹ والوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اور جب جمرہ عقبہ کی رمی کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سائلین کی مغفرت فرمادیتے ہیں، پس جو مخلوق اس موقف میں حاضر ہوتی ہے ان سب کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیتے ہیں۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ، فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والدارقطنی فی غرائب مالک والدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ "حدیث منکر" ہے، الحسن بن علی ابو عبدالغنی الازدی اس میں متفرد راوی ہیں (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ: الحسن بن علی ثقات راویوں سے موضوع احادیث بیان کرتا ہے، اور ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں کہ جن کی متابعت نہیں کی جاسکتی، اور ان کا کہنا ہے کہ میں نے سوائے پانچ حدیثوں کے اس کی کوئی حدیث نہیں دیکھی، اور جو روایت کی ہیں وہ بھی محتمل ہیں (کہ اس میں بھی کذب سے کام لیا ہو کیونکہ) کتنے مجہول ہیں جو پانچ حدیثوں میں بھی جھوٹ بولنا چاہتے ہیں۔ اور علامہ ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ دیکھئے ترتیب الموضوعات ۵۹۸، اللآلی ۲/۱۲۴۔

۱۲۰۹۷... بے شک تمہارے اس دن میں (نویں ذی الحجہ) اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہارے نیکوکاروں کی بدولت تمہارے گناہگاروں کو عطا فرمایا ہے۔ البغوی عن عبدالرحمن بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۱۲۰۹۸... بے شک اللہ بزرگ و برتر نے عرفات والوں پر احسان فرمایا ہے، کہ فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ذرا میرے بندوں کی طرف تو دیکھو، یہ میرے پاس پراگندہ بال گرد آلود دور دور مقامات سے آئے ہیں، میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا قبول کرلی ہے، اور ان کی رغبت کو دوگنا کردیا ہے اور ان کے نیکوکاروں کی بدولت ان کے گناہگاروں کو عطا فرمایا: اور ان کے نیکوکاروں نے جو کچھ مجھ سے مانگا سوائے ان کے آپس کے جھگڑوں کے میں نے وہ سب عطا فرمادیا، یہاں تک کہ جب (حجاج کرام) کی جماعت عرفات سے واپس ہوکر مزدلفہ آجاتی ہے اور وہاں قیام کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) ارشاد فرماتا ہے کہ: اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو تو دیکھو مجھ سے بار بار سوال کررہے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا قبول کرلی ہے اور ان کی رغبت کو دوگنا کردیا ہے، اور ان کے نیکوکاروں کی بدولت ان کے گناہگاروں کو بھی عطا فرمایا ہے، اور ان کے نیک لوگوں نے جو مانگا میں نے وہ دیا۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

فرشتوں کے سامنے فخر

۱۲۰۹۹... اللہ تعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذرا میرے بندوں کو تو دیکھو، پراگندہ بال اور گرد آلود ہیں، گواہ رہو! میں نے ان کی مغفرت کردی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰۰... عرفہ کا دن (۹ ذی الحجہ) کتنا ہی اچھا دن ہے کہ اللہ رب العزت اس دن میں آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۰۱... جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اپنی مخلوق کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے بندوں کو دیکھو پراگندہ بال اور غبار آلود حال میں ہیں، ملائکہ کے سامنے ان پر فخر فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں میں نے ان کے پاس اپنے رسول کو بھیجا انہوں نے میرے رسول کی تصدیق کی، میں نے ان پر کتاب نازل کی تو وہ میری کتاب پر ایمان لے آئے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا ہے اور جب مزدلفہ کی رات ہوتی ہے تب بھی آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور آسمان دنیا کی طرف دیکھتے ہیں پھر

اپنی مخلوق کو دیکھ کر اسی طرح ارشاد فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے سب گناہ بخش دیئے ہیں۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰۲۔۔۔ جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں، اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ذرا میرے بندوں کو تو دیکھو کہ پراگندہ بال اور گرد آلود ہر کشادہ اور تنگ راستے سے مجھے پکارتے ہوئے میرے پاس آئے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ تو فرشتے کہتے ہیں کہ: ان لوگوں میں تو فلاں شخص بھی ہے جو گناہ کی طرف منسوب ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں نے اُن کی بھی مغفرت کر دی ہے، لہٰذا ایسا کوئی دن نہیں کہ جس میں یوم عرفہ کے برابر لوگوں کو آگ سے نجات و رستگاری کا پروانہ عطا کیا جاتا ہو۔

رواہ ابن أبی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ، والبزاز وابن خزیمۃ وقاسم بن اصبغ فی مسندہ وعبدالرزاق فی مسندہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰۳۔۔۔ وقوفِ عرفہ کی رات، اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور تم پر فرشتوں کے سامنے فخر یہ کہتے ہیں کہ: یہ میرے بندے ہیں، میرے پاس پراگندہ بال ہو کر آئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں، پس اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر (بارش) کے قطرات کے برابر اور درختوں کے برابر بھی ہوں تو وہ سب گناہ میں ضرور بخش دوں گا۔

اے میرے بندو، اس حال میں لوٹ جاؤ کہ تمہاری بخشش کر دی گئی اور ان لوگوں کی بھی جن کے لئے تم نے سفارش کی۔

رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰۴۔۔۔ ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر پر غیظ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے (یعنی یوں تو شیطان ہمیشہ ہی آدمیوں کو نیکیاں کرتا ہوا دیکھ کر پر غیظ وحقیر ہوتا ہے مگر عرفہ کے دن سب دنوں سے زیادہ پر غیظ بھی ہوتا ہے اور ذلیل و خوار بھی) اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ (اس دن ہر خاص وعام پر) اللہ کی نازل ہوتی ہوئی رحمت اور اس کی طرف سے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دیکھتا ہے، ہاں بدر کے دن بھی شیطان کو ایسا ہی دیکھا گیا تھا (یعنی غزوہ بدر کے دن جب مسلمانوں کو عزت اور اسلام کو شوکت حاصل ہوئی تو اس دن بھی شیطان عرفہ کے دن کی طرح یا اس سے بھی زیادہ ذلیل و خوار اور پر غیظ تھا) پوچھا گیا کہ بدر کے دن کیا دیکھا تھا؟ تو فرمایا (بدر کے دن) شیطان نے دیکھا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام (مشرکین سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے تھے۔

الدیلمی عن طلحۃ بن عبیداللہ بن کریز عمن لہ صحبۃ

۱۲۱۰۵۔۔۔ ایسا کوئی دن نہیں کہ جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر، پر غیظ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے (یعنی یوں شیطان ہمیشہ ہی آدمیوں کو نیکیاں کرتے ہوئے دیکھ کر پر غیظ و ذلیل و خوار ہوتا ہے، مگر عرفہ کے دن سب دنوں سے زیادہ پر غیظ ہوتا ہے) اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ (اس دن ہر خاص وعام پر) اللہ کی نازل ہوتی ہوئی رحمت اور اس کی طرف سے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دیکھتا ہے، ہاں بدر کے دن بھی شیطان کو ایسا ہی دیکھا گیا تھا (یعنی غزوۂ بدر کے دن جب مسلمانوں کو عزت اور اسلام کو شوکت حاصل ہوئی تو اس دن بھی شیطان عرفہ کے دن کی طرح یا اس سے بھی زیادہ پر غیظ اور ذلیل و خوار دیکھا گیا تھا)۔ چنانچہ (بدر کے دن) شیطان نے دیکھا تھا کہ جبریل علیہ السلام (مشرکین سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے تھے۔

موطا امام مالک، شعب الایمان للبیہقی عن طلحۃ بن عبداللہ کریز، مرسلاً رواہ البیہقی عنہ عن ابی الدرداء

یہ حدیث امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موطا میں روایت کی ہے، اور اس حدیث کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث ''مرسل'' ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں یہ حدیث موصولاً ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۰۶۔۔۔ ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر، پر غیظ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ اس دن اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرماتے ہیں۔

رواہ مالک وابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن طلحۃ بن عبیداللہ کریز رضی اللہ عنہ، مرسلاً

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو "مرسل" روایت کیا ہے۔

۱۲۱۰۷ کاش اہل مزدلفہ جان لیتے جو آج اس میدان میں آئے ہیں اور وہ خوشی سے پکار اٹھتے کہ ان کے رب نے ان کی مغفرت کردی اور اپنا فضل ان پر فرمادیا۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه. مرسلاً

کلام:...... ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غیر محفوظ ہے۔

أدعية يوم عرفة......الاكمال

عرفہ کے دن کی دعائیں

۱۲۱۰۸ افضل ترین دعا جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء نے عرفہ کی رات پڑھی وہ یہ ہے:

لا اله الا اللّٰه وحده لاشريک له، له الملک وله الحمد، وهو على كل شيءٍ قدير.

"نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اکیلا ہے، کوئی اس کا ساجھی نہیں، اسی کا ملک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

رواه اسماعيل بن عبدالغافر الفارسي في الاربعين عن علي رضي الله عنه

۱۲۱۰۹ عرفہ کے دن میری اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کی بڑی دعاؤں میں سب سے بڑی دعا یہ ہے:

لا اله الا اللّٰه وحده لاشريک له له الملک وله الحمد وهو على كل شيءٍ قدير، اللّٰهم اجعل في قلبي نوراً، وفي سمعي نوراً، وفي بصري نوراً، اللّٰهم اشرح لي صدري ويسرلي أمري، وأعوذبک من وسواس الصدر، وشتات الأمروفتنة القبر، اللّٰهم انى اعوذبک من شر ما يلج في الليل، وشر ما يلج في النهار، وشر ما تهب به الرياح، وشر بوائق الدهر

"نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، اکیلا ہے، کوئی اس کا ساجھی نہیں، اسی کا ملک ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں، میری سماعت میں اور میری بصارت میں نور پیدا فرمادیجئے، اے اللہ! میرے سینے کو کھول دے، اور میرا معاملہ آسان فرما، اور سینے (دل) کے وسوسوں سے ہنگامۂ امور سے اور قبر کے فتنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ میں اس چیز کے شر سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو رات اور دن میں داخل ہوتا ہے، اور اس چیز کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کو ہوائیں چلا دیتی ہیں، اور زمانے کے مصائب کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ رواه البيهقي وضعفه عن علي رضي الله عنه

کلام:...... روایت مذکورہ کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے بروایت علی رضی اللہ عنہ۔

۱۲۱۱۰ جب کوئی مسلمان عرفہ کی رات (نویں ذی الحجہ) موقف پر ٹھہرتا ہے، اور قبلہ رخ ہو کر یہ دعا پڑھتا ہے:

لا اله الا اللّٰه وحده لاشريک له، له الملک وله الحمد بيده الخير وهو على كل شيءٍ قدير مائة مرة، ثم يقرأ أم الكتاب مائة مرة، ثم يقول: اشهد أن لا اله الا اللّٰه وحده لاشريک له، وأن محمداً عبده ورسوله مائة مرة، ثم يسبح اللّٰه مائة مرة، فيقول: سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر ولا حول ولا قوة الا باللّٰه. ثم يقرأ قل هو اللّٰه أحد مائة مرة، ثم يقول: اللّٰهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم انک حميد مجيد وعلينا معهم مائة مرة. الا قال اللّٰه تعالى يا ملائكتي ما جزاء عبدي هذا، سبحني وهللني وكبرني وعظمني ومجدني، وعرفني [illegible] شهدوا يا ملائكتي اني قد غفرت له وشفعته في نفسه، ولو شاء ان يشفع في [illegible] الموقف لشفعته

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اسی کے دست قدرت میں تمام خیر ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۰۰ مرتبہ) پھر سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر ۱۰۰ مرتبہ کہے: کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ کیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر سو (۱۰۰) مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھے، پھر سو (۱۰۰) مرتبہ یہ دعا پڑھے: پاک ہے اللہ، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے قوت وطاقت مگر اللہ کے ساتھ، پھر ۱۰۰ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، پھر ۱۰۰ مرتبہ کہے: اے اللہ محمد ﷺ پر اور ان کی اولاد پر درود بھیجیے جیسا کہ آپ نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر درود بھیجا، بے شک آپ حمد و بزرگی والے ہیں، اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمتیں نازل فرما۔

(جب بندہ یہ دعا کرتا ہے تو) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کی کیا جزا ہے؟ کہ اس نے میری تسبیح، تہلیل، تکبیر، تعظیم، تمجید، بیان کی اور مجھے منسوب کیا، میری تعریف کی، اور مجھ پر ثنا کی، اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے میرے فرشتوں گواہ رہو! کہ میں نے اس کی مغفرت کردی ہے اور اس کے حق میں اس کی سفارش قبول کرلی ہے اور اگر وہ موقف والوں کے حق میں سفارش کرے تو میں ضرور اس کی سفارش قبول کروں گا۔

کلام: ...... ابوبکر بن مہران حافظ کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی محمد بن سوقہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اور امام نے فرمایا کہ: اس حدیث کا متن غریب ہے، اور اس کی سند میں کوئی راوی بھی روایت گھڑنے کی طرف منسوب نہیں ہے۔ روایت ضعیف ہے۔ اللآلی ۲/۱۲۶، ۱۲۷۔

۱۲۱۱۱ ...... جو شخص عرفہ کی رات کو اس دعا کے ساتھ دعا مانگتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے جبکہ دعا کرنے والا کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے (ورنہ قبول نہیں ہوتی) دعا یہ ہے:

سبحان اللّٰه الذی فی السماء عرشه، سبحان الذی فی الأرض موطنه، سبحان الذی فی البحر سبیله، سبحان الذی فی القبور قضاؤه، سبحان الذی فی الجنة رحمته، سبحان الذی فی النار سلطانه، سبحان الذی فی الهوی روحه، سبحان الذی رفع السماء، سبحان الذی وضع الأرض، سبحان الذی لامنجا منه الا الیه.

"پاک ہے وہ ذات کہ جس کا عرش آسمان پر ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جس کا موطن زمین میں ہے، پاک ہے وہ ذات کہ سمندر میں جس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ ذات کہ قبروں میں جسکی قضاء ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جنت میں جس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جہنم میں جس کی بادشاہت ہے، پاک ہے وہ ذات کہ خواہش میں جس کی روح ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ ذات کہ جس نے زمین کو بچھایا، پاک ہے وہ ذات کہ نجات کا راستہ صرف اسی کی طرف ہے۔"

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

صوم عرفة ...... من الاکمال

عرفہ کے دن کا روزہ

۱۲۱۱۲ ...... جس شخص نے عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھا تو وہ اس کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۱۱۳ ...... جس شخص نے عرفہ کا روزہ رکھا تو اس کے مسلسل دو سالوں کے گناہ بخش دیئے گئے۔

رواہ عبد بن حمید والطبرانی فی الکبیر وابن جریر السنن لسعید بن منصور عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۲۱۱۴۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا گذشتہ سال کے (گناہوں) کا کفارہ ہے۔رواہ احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۱۵۔ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال کے روزوں جیسا ہے۔رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۱۶۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا امسال اور اس کے بعد والے سال (دوسال) روزہ رکھنے کے برابر ہے اور دس محرم الحرام (یوم عاشورا) کو روزہ رکھنا ایک سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجۃ عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۱۷۔ ذی الحجہ کے شروع کے دس ایام میں سے ہر دن کا روزہ ایک مہینہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، اور عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے دن روزہ رکھنا پورے ۱۲ ماہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔رواہ ابن رنجویہ عن راشد بن سعید، مرسلاً

۱۲۱۱۸۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس سال کے (گناہوں) کا کفارہ ہے جس سال میں تم ہو (یعنی جس سال عرفہ کا روزہ رکھا اس سال کے گناہوں کا کفارہ ہے) اور اس کے بعد والے سال کا بھی۔یعنی عرفہ کا روزہ ۲ سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۱۲۱۱۹۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا دو ۲ سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے، ایک پہلے والے سال کا اور ایک بعد والے سال کا۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن أبی قتادہ رضی اللہ عنہ

الافاضۃ من عرفۃ......من الاکمال

میدان عرفات سے روانگی

۱۲۱۲۰۔ اما بعد! مشرکین اور مجوسی اس جگہ (عرفات) سے اس وقت روانہ ہوتے جب سورج پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہوتا، گویا کہ وہ مردوں کے عمامے کی مانند ہوتا تھا، جبکہ ہم اس (جگہ سے) غروب آفتاب کے بعد روانہ ہوتے ہیں۔

۱۲۱۲۱۔ اے لوگو! نرمی اختیار کرو، پرسکون رہو، کیونکہ حرکت کرنا (جلد بازی) نیکی نہیں ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ

الوقوف بمزدلفۃ

مقام مزدلفہ میں ٹھہرنا

۱۲۱۲۲۔ مقام مزدلفہ سارے کا سارا موقف (مقام وقوف) ہے۔رواہ النسائی رحمۃ اللہ علیہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۲۳۔ یہ قزح پہاڑ ہے اور یہی موقف ہے۔اور جمع (یعنی مزدلفہ) سارے کا سارا موقف ہے، اور میں نے یہیں قربانی کی، اور مقام "منیٰ" سارے کا سارا "قربان گاہ" ہے،لہٰذا اپنی قیام گاہوں پر قربانی کرو۔رواہ ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ عن علی رضی اللہ عنہ

نوٹ:..... "قزح" ایک پہاڑ کا نام ہے جو مقام مزدلفہ میں ہے۔اور مزدلفہ کو "جمع" بھی کہتے ہیں۔

۱۲۱۲۴۔ یہ قزح (مزدلفہ کا پہاڑ) ہے اور یہی موقف ہے، اور جمع (مزدلفہ) سارے کا سارا موقف ہے، یہ قربان گاہ ہے اور مقام منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے۔رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۱۲۵۔ وادی محسر سے چل پڑو (وہاں وقوف نہ کرو) اور چنے کے برابر کنکریاں لے لو۔

رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

نزول منیٰ......من الاکمال

مقام منیٰ میں اترنا

۱۲۱۲۶......کسی شخص کے لیے مناسب نہیں ہے کہ منی میں کسی جگہ کو حلال جانے کہ وہاں اتر جائے۔رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الفصل السادس......چھٹی فصل

رمی جمار یعنی مناروں کو کنکریاں مارنے کے بیان میں

جمار دراصل سنگریزوں اور کنکریوں کو کہتے ہیں اور جمار جمع ان سنگریزوں اور کنکریوں کا نام ہے جو منارے پر مارے جاتے ہیں اور جن مناروں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں جمار کی مناسبت سے ''جمرات'' کہتے ہیں۔جمرات تین ہیں۔

۱......جمرۃ اولی۔۲......جمرۃ وسطی۔۳......جمرۃ عقبہ۔

یہ تینوں جمرات منی میں واقع ہیں اور بقرعید کے روز یعنی دسویں ذی الحجہ کو صرف جمرۃ عقبہ پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں پھر گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا واجب ہے۔۱۲اش۔

۱۲۱۲۷۔ تم میں سے جب کسی نے جمرۃ عقبہ کی رمی کرلی تو اس کے لیے سوائے عورتوں کے (یعنی بیویوں سے جماع کے) سب کچھ حلال ہے۔

رواہ ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۲۸۔ جب تم نے (جمرات کی) رمی کرلی اور سرمنڈالیا تو اب تمہارے لیے سوائے عورتوں کے ساتھ (جماع کے) خوشبو، کپڑے وغیرہ سب کچھ حلال ہے۔

کلام:......روایت محل کلام ہے۔حسن الاثر ۲۴۳ ضعیف الجامع ۵۲۷۔

۱۲۱۲۹۔ یہ ایسا دن ہے کہ اس میں تمہارے لیے آسانی کی گئی ہے کہ جب تم رمی جمرہ کرلو تو سوائے عورتوں کے تم پر ہر وہ چیز حلال ہے جو تم پر حرام کی گئی تھی (البتہ بیویوں سے جماع حلال نہیں) پھر اس گھر کا طواف کرنے سے قبل شام کو تم دوبارہ محرم ہو جاؤ گے رمی جمار کرنے سے پہلے کی طرح حتی کہ تم اس گھر کا طواف کرلو۔مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۳۰۔ اگر تو نے جمرات کی رمی کی تو قیامت کے دن وہ ایک نور ہوگا۔رواہ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۲۶۔

۱۲۱۳۱۔ اے لوگو! (دوران رمی) تم میں سے بعض لوگ بعضوں کو قتل نہ کریں اور نہ ہی تکلیف پہنچائیں اور جب تم جمرہ کی رمی کرو تو خذف کی کنکریوں کی طرح (یعنی چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارو (نہ کہ بڑے پتھر ماریں) کہ تم میں بعض بعض کو قتل کر ڈالیں یا زخمی کردیں۔

رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد عن ام جندب

۱۲۱۳۲۔ مناروں پر خذف کی کنکریوں کی طرح (یعنی چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارو۔رواہ احمد فی مسندہ عن رجل من الصحابۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۶۔

۱۲۱۳۳۔ استنجاء طاق ہے (یعنی استنجے کے لیے تین یا طاق عدد ڈھیلے لینے چاہئیں) کنکریاں پھینکنی طاق ہیں (یعنی سات کنکریاں پھینکنی چاہئیں) صفا اور مروہ کے درمیان سعی طاق ہے (یعنی ان دونوں کے درمیان سات مرتبہ پھرنا چاہیے خانہ کعبہ کے گرد طواف طاق ہے۔یعنی

سات چکر کا ایک طواف ہے) اور جب تم میں سے کوئی شخص اگر دھونی لینا چاہے تو اسے چاہیے کہ طاق (یعنی تین یا پانچ یا سات مرتبہ) لے۔

رواہ مسلم رحمۃ اللہ علیہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۴۔۔۔۔۔۔اے میرے چھوٹے لڑکو! جمرۂ عقبہ کی رمی نہ کرو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے (کہ سورج طلوع ہونے کے بعد رمی کرو)۔

رواہ احمد فی مسندہ، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۵۔ نہیں حج کیا کسی شخص نے مگر یہ کہ اس کی کنکریاں اٹھالی گئیں۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

یعنی حج کے مقبول ہونے کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ حاجی جن کنکریوں سے رمی کرتا ہے وہ اٹھالی جاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں افراد رمی کرتے ہیں اس کے باوجود وہاں کنکریوں کا پہاڑ نہیں بنتا ورنہ اتنے افراد ہر سال رمی کریں تو ایک بڑا پہاڑ بن جانا کوئی بعید ہی نہیں بلکہ قوی ہے۔

الاکمال

۱۲۱۳۶۔ جمرۂ عقبہ کی رمی مت کر یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۷۔۔۔۔اے لوگو! جمرۂ عقبہ کے پاس (رمی کرتے ہوئے) اپنے آپ کو قتل مت کرو (کہ بڑے پتھر مارنے لگو کیونکہ اس طرح تو تم اپنے کو ہلاکت میں ڈالو گے بلکہ) خذف کی کنکریوں کی طرح (چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارو۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ام جندب الازدیۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۸۔ خذف کی کنکریوں کی مانند (چھوٹی چھوٹی) کنکریوں سے جمرہ کی رمی کرو۔

رواہ احمد فی مسندہ وابن خزیمۃ والباوردی وابن قانع، والطبرانی فی الکبیر، السنن لسعید بن منصور عن حرملۃ بن عمرو الاسلمی عن عمہ ابن سنان بن سنۃ. الکبیر للطبرانی عن الحرماس بن زیاد عن ابیہ. السنن للبیہقی عن عبدالرحمن بن معاذ التیمی

کلام: ۔۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۷۶۔

۱۲۱۳۹۔۔۔۔۔تم رمی کرو، اور کچھ حرج نہیں۔ ابو داؤد، مسند احمد، ابن ماجہ، السنن. ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی ہے (اب رمی کروں؟) تو آپ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۱۴۰۔۔۔۔جس چیز کے تم سب سے زیادہ محتاج ہو گے وہ اپنے رب کے پاس پالو گے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مناروں پر کنکریاں پھینکنے سے متعلق سوال کیا کہ اس میں مجھے کیا ثواب ملے گا؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۱۴۱۔۔۔۔ان کنکریوں میں سے جو قبول ہو جاتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں (اور حج مقبول ہو جاتا ہے) اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو تم جمرات کی کنکریوں کو پہاڑوں کی طرح دیکھتے (یعنی ان کنکریوں سے وہاں پہاڑ بن جاتے)۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی سعید

۱۲۱۴۲۔۔۔۔۔جس شخص نے جمرۂ اولیٰ جو کہ جمرۂ عقبہ کے قریب ہے، پر سات کنکریاں پھینکیں، پھر وہاں سے چلا اور اپنا جانور قربان کیا پھر سر منڈایا تو جن کی وجہ سے اس پر جو کچھ حرام تھا اب وہ حلال ہو گیا۔ رواہ البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۴۳ جب تم جمرہ کی رمی کر چکو تو تمہارے لیے سوائے عورتوں کے سب کچھ حلال ہو گیا۔ البتہ بیویوں سے جماع کی ابھی بھی اجازت نہیں۔

رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۴۴ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مناسک حج کی ادائیگی کے لیے آئے، تو جمرۂ عقبہ کے قریب شیطان سامنے آگیا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں، یہاں تک کہ شیطان زمین میں دھنس گیا، پھر شیطان جمرۂ ثانیہ (دوسرے منارے)

کے قریب سامنے آگیا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جمرۂ ثالثہ (تیسرے منارے) کے پاس سامنے آگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔

رواہ ابن خزیمة، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۴۵..... جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جمرۂ عقبہ لے کر آئے تو شیطان سامنے آگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جمرۂ قصوی کی طرف لے کر آئے تو شیطان سامنے آگیا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شیطان کو سات کنکریاں ماریں کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت اسحاق علیہ السلام نے اپنے والد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) سے فرمایا: اے اباجان! جب آپ مجھے ذبح کریں تو مجھے مضبوطی سے باندھ دیجئے تاکہ میں نہ پھڑ پھڑاؤں کہ کہیں میرے خون کے چھینٹے آپ پر نہ پڑیں، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو مضبوطی سے باندھ دیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے چھری اٹھائی اور ذبح کرنا چاہا تو پیچھے سے صدا آئی کہ:

اے ابراہیم! آپ نے خواب سچ کر دکھایا ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الحلق ......من الاکمال

سر منڈوانا

فائدہ:...... دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد منی ہی میں ہدی ذبح کی جاتی ہے، اس کے بعد سر منڈوا کر یا بال کتروا کر احرام کھول دیا جاتا ہے، اس طرح رفث (عورت سے جماع وغیرہ) کے علاوہ ہر وہ چیز جو احرام کی حالت میں ممنوع تھی، جائز ہو جاتی ہے (احرام سے نکلنے کے لیے بال کتروانے کی بنسبت سر منڈوانا افضل ہے)۔

۱۲۱۴۶..... اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما، یہ دعا آپ نے تین مرتبہ دی۔ رواہ ابن مندہ وأبونعیم عن جابر الازرق رضی اللہ عنہ الغاضری

۱۲۱۴۷..... اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما، تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں کے لیے دعا رحمت کیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما، تیسری مرتبہ میں آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ (اے اللہ) بال کترانے والوں پر بھی (رحم فرما)۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن قانع، السنن لسعید بن منصور، عن حبشی بن جنادة۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ۔ ابن ابی شیبہ عن زید بن ابی مریم عنہ۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن مالک بن ربیعة عن ابن عباس۔ الکبیر للطبرانی عن ام الحصین۔ مسند احمد عن قارب

۱۲۱۴۸..... اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بال کترانے والوں کے لیے دعا رحمت فرمایئے! آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما، آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ میں یہ ارشاد فرمایا: (اے اللہ!) بال کترانے والوں پر بھی (رحم فرما)۔

موطا مالک، ابوداؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم ابن احمد بن حنبل فی سننه، الترمذی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، مسلم عن ام الحصین۔ ابوداؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی سعید۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن قارب

۱۲۱۴۹..... جس شخص نے احرام کی وجہ سے اپنے سر (کے بالوں) کو گوند وغیرہ سے چپکا کر نمدہ نما بنایا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا سر منڈائے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......تلبید کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکا کر نمدہ نما بنائے تاکہ حالت احرام میں طویل مدت رہنے کی بدولت بال پراگندہ بھی نہ ہوں اور اس میں جوئیں بھی نہ پڑیں۔

کلام:......روایت محل کلام ہے: اللطیفۃ ۴۳۔

۱۲۱۵۰......پیشانیاں نہ رکھی جائیں (یعنی نہ منڈوائی جائیں) مگر اللہ کے لیے حج یا عمرہ کرتے ہوئے اور یہ فعل اس کے علاوہ کرنا مثلہ (شکل بگاڑنے کے مترادف) ہے۔ الشیرازی فی الالقاب، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۵۱ پیشانیاں پست نہ کی جائیں (سر نہ منڈوائے جائیں) مگر حج یا عمرہ میں۔ الدارقطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

الفصل السابع......ساتویں فصل

قربانی، ہدایا یعنی قربانی کے جانور اور عتیرہ جانور (یعنی ایسی بکری جو رجب کے مہینہ میں ذبح کی جائے) کے بیان میں۔

اس ساتویں فصل میں کئی فروع ہیں

پہلی فصل......ان چیزوں کی ترغیب میں ہے

۱۲۱۵۲......ابن آدم کا سب سے افضل ترین عمل (یوم النحر) یعنی دسویں ذی الحجہ کو خون بہانا (قربانی کرنا) ہے، ہاں البتہ اگر کہیں قطع رحمی کی گئی ہو تو وہاں صلہ رحمی کرنا اس سے بھی افضل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت محل کلام ہے: الضعیفۃ ۵۲۵ ضعیف الجامع ۵۱۱۴۔

۱۲۱۵۳......آدمی کا یوم النحر (یعنی دسویں ذی الحجہ) کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب ترین عمل خون بہانا (قربانی کرنا) ہے، قربانی کا جانور قیامت کے روز اپنے سینگوں، اپنے بالوں، اور اپنے کھروں کے ساتھ آئے گا، اور خون اللہ کے ہاں مرتبہ پالیتا ہے زمین پر گرنے سے قبل پس اپنے دلوں کی خوشی کے ساتھ قربانی کرو۔ ابو داؤد، الترمذی، الحاکم فی المستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن غریب کہا ہے نیز دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۵۳ ضعیف ابن ماجہ ۶۷۱ روایت ضعیف ہے۔

۱۲۱۵۴......جس نے دل کی خوشی کے ساتھ ثواب سمجھتے ہوئے قربانی کی تو وہ قربانی اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوگی۔ الکبیر للطبرانی عن الحسن بن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۵۶۷۹، الضعیفۃ ۵۲۹۔

۱۲۱۵۵ کوئی مال کسی راہ میں خرچ کیا جانا اللہ کے نزدیک اس قربانی سے محبوب نہیں جو عید الاضحیٰ کو قربان کی جائے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۰۲۸، الضعیفۃ ۵۲۴۔

الفرع الثانی......دوسری فرع

قربانی کے واجب ہونے اور اس کے بعض احکام سے متعلق ہے

۱۲۱۵۶......اے لوگو! ہر گھر والوں پر، ہر سال قربانی اور عتیرہ واجب ہے (جبکہ وہ صاحب نصاب ہوں)۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن مخنف بن سلیم

نوٹ:......عتیرہ اس بکری کو کہا جاتا ہے جو ماہ رجب میں ذبح کی جاتی ہے۔

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۳۸۳۔

۱۲۱۵۷ قربانی مجھ پر فرض ہے اور تم پر سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۲۲۸۵۔

نوٹ:......امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ قربانی دوسرے تمام ائمہ کے نزدیک سنت ہے واجب نہیں، یہ حضرات مذکورہ حدیث اور اس جیسی دوسری احادیث سے استدلال کرتے ہیں، جبکہ امام صاحب کے نزدیک قربانی واجب ہے اس شخص پر جو صاحب نصاب ہو، آگے جو حدیث آرہی ہے وہ اور اس جیسی دوسری احادیث امام صاحب کا مستدل ہیں۔

۱۲۱۵۸ مجھے حکم دیا گیا کہ میں قربانی کے دن عید مناؤں، کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے قربانی کے دن کو عید بنایا ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد والنسائی والحاکم عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۲۶۵۔

قربانی ترک کرنے پر وعید

۱۲۱۵۹ جس شخص کو وسعت ہو (یعنی صاحب حیثیت ہو) اس کے باوجود وہ قربانی نہ کرے تو وہ شخص ہرگز ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۰......گائے اور اونٹ سات افراد کی طرف سے (قربانی) کیے جاسکتے ہیں (یعنی گائے اور اونٹ میں سات سات شریک ہوتے ہیں سات افراد ایک گائے یا اونٹ میں شریک ہو کر اجتماعی قربانی کر سکتے ہیں)۔ رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۱ قربانی میں گائے اور اونٹ سات، سات افراد کی طرف سے قربانی کیے جاسکتے ہیں۔ یعنی گائے میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں، اسی طرح اونٹ میں بھی۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۲ اونٹ (کی قربانی) سات افراد کی طرف سے ہوسکتی ہے۔ رواہ الطحاوی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۳......قربانی میں اونٹ دس افراد کی طرف سے قربان ہوسکتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۳۷، ضعاف الدارقطنی ۶۲۷۔

۱۲۱۶۴ چاہیے کہ گائے ہدی میں (اونٹ میں) مشترک ہو، (یعنی گائے بھی ہدی میں شامل ہے)۔ رواہ الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۵ بھیڑ کا بچہ اس بکری کی جگہ کافی ہے جس کے سامنے کے دانت گر گئے ہوں۔ یعنی بھیڑ کا بچہ جو قد کاٹھ میں سال بھر کا لگتا ہو وہ بڑی بکری کی جگہ قربانی میں استعمال ہوسکتا ہے۔

ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن مجاشع بن مسعود

۱۲۱۶۶......بھیڑ کے بچہ کی (جو چھ ماہ سے اوپر کا ہو لیکن سال بھر کا معلوم ہوتا ہو) قربانی کرو بے شک یہ جائز ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام بلال

۱۲۱۶۷......ذبح نہ کرو مگر بڑی عمر کی گائے۔ جو کم از کم دو سالہ ہو ہاں اگر وہ تمہارے لیے مشکل ہو جائے تو بھیڑ کا بچہ ذبح کرلو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۰۹۔

۱۲۱۶۸ بھیڑ یا دنبہ کا بچہ کافی ہے (سال سے اوپر) بکری کی جگہ۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من مزینۃ

۱۲۱۶۹......بھیڑ اور دنبے کے بچے کی قربانی بہترین ہے۔ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۷۰......ہمارا رب تعجب (وفخر) کرتا ہے جب تم اپنی اس عید کے روز بھیڑ یا دنبہ کو اللہ کی راہ میں ذبح کرتے ہو۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۲۱۷۱... چار جانوروں کی قربانی اضحیہ میں جائز نہیں ہے، واضح کانا اور بھینگا جانور جس کا بھینگا پن کھلا ہو، وہ مریض جانور جس کا مرض بالکل ظاہر ہو، وہ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن بالکل ظاہر ہو۔ اور وہ ریوڑ سے پیچھے رہ جاتا ہو اور بالکل دبلا اور لاغر جانور بھی قربانی کے لائق نہیں۔

موطا امام مالک، مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن البراء

۱۲۱۷۲... حضور اکرم ﷺ نے پھٹے ہوئے کان والے اور ٹوٹے ہوئے سینگ والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم بروایت علی رضی الله عنه. ابو داؤد

کلام:...... روایت محل کلام ہے۔ضعیف الجامع ۶۰۱۶ ضعیف ابی داؤد ۶۰۱۔

۱۲۱۷۳...... دودھ والے جانور کو ہرگز ذبح نہ کر۔ الترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۲۱۷۴... کنارے سے کان کٹے کی قربانی نہ کی جائے، اور نہ کان کے پچھلے حصے کے کٹے ہوئے کی قربانی کی جائے اور نہ کان کے چیر کر دو حصے کیے ہوئے جانور کی قربانی کی جائے اور نہ اس جانور کی قربانی کی جائے جس کے کان میں گول سوراخ ہو (اور نہ بھینگے یا کانے جانور کی قربانی کی جائے)۔

النسائی عن علی رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۳۵۴ ضعیف النسائی ۲۹۸۔

تیسری فرع...... قربانی کے آداب میں

۱۲۱۷۵... قربانی کے جانوروں میں سب سے افضل جانور قدآور اور موٹے تازہ ہیں۔مسند احمد، مستدرک الحاکم عن رجل

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۳۹۸۔

۱۲۱۷۶... اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے جانوروں میں سب سے محبوب جانور اونچے قدآور اور موٹے تازہ جانور ہیں۔ السنن للبیهقی عن رجل

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۳۶۲۔

۱۲۱۷۷...... اپنی قربانی کے جانوروں میں تم عمدہ جانور چھانٹو (یعنی جو چست خوبصورت اور طاقتور ہوں ایسے جانور کی قربانی کرو) کیونکہ (یہ جانور پل صراط پر تمہاری سواری ہوں گے)۔عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۱۸۲، الاتقان ۱۷۶۰۔

۱۲۱۷۸... جب عشرہ ذی الحجہ داخل ہو (یعنی ذی الحج کا پہلا عشرہ شروع ہو) اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بال اور جلد کو بالکل نہ چھوئے (یعنی نہ کٹوائے)۔ رواه مسلم وابو داؤد والنسائی عن ام سلمة رضی الله عنها

۱۲۱۷۹...... جب تم ذی الحجہ کے مہینہ کا چاند دیکھو، اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اپنے بال اور ناخن (کاٹنے) سے رک جائے۔

رواه مسلم عن ام سلمه رضی الله عنها

۱۲۱۸۰...... تم میں سے کوئی ماہ ذی الحج کا چاند دیکھے اور قربانی کرنا چاہے تو جب تک قربانی نہ کرلے ہرگز اپنے بال اور ناخنوں کو نہ تراشے۔

۱۲۱۸۱...... جس شخص کے پاس قربانی کے لیے جانور ہو، جب وہ ماہ ذی الحج کا چاند دیکھے تو جب تک قربانی نہ کرلے ہرگز اپنے بال اور ناخنوں کو نہ تراشے۔

رواه مسلم وابو داؤد عن ام سلمه رضی الله عنها

الفرع الرابع

چوتھی فرع...... قربانی ذبح کرنے کے وقت کے بیان میں

۱۲۱۸۲...... جس شخص نے نماز عید سے قبل قربانی کی تو اس نے اپنے لیے قربانی کی (اللہ کے لیے نہیں) اور جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی تو

اس کی قربانی مکمل ہوگئی، اور وہ مسلمانوں کے طریقے پر چلا۔ رواہ البخاری ومسلم عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۳ تم میں سے کوئی شخص قربانی اس وقت تک نہ کرے جب تک کہ نماز نہ پڑھے (یعنی نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کرے)۔

رواہ الترمذی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۴۔۔۔۔تمہارے اس دن (دسویں ذی الحجہ کو) قربانی کی پہلی رسم نماز عید ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۵۔۔۔۔ہمارے اس آج کے دن (دسویں ذی الحجہ کو) ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم نماز عید ادا کریں، پھر لوٹیں، تو قربانی کریں۔ لہٰذا جس شخص نے اس طرح یہ کام انجام دیا تو اس نے ہماری سنت کے مطابق عمل کیا، اور جس نے اس سے پہلے (یعنی نماز عید سے قبل) قربانی کی تو گویا اس کی وہ قربانی اس گوشت کی مانند ہے کہ جس کو اس نے اپنے گھر والوں کے سامنے پیش کیا، لیکن قربانی میں سے (اس کا یہ عمل) کسی کھاتے میں نہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۶۔۔۔۔جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہوگئی، اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔

رواہ البخاری عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۷۔۔۔۔(نبی کریم ﷺ نے) رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۱۷۔

۱۲۱۸۸۔۔۔۔جس شخص نے نماز عید سے قبل قربانی کرلی تو وہ قربانی اس نے اپنے لیے کی (اللہ کے لیے نہیں کی) اور جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی کامل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔ البخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۹۔۔۔۔جس شخص نے ہماری نماز عید پڑھی (پھر اس کے بعد) ہماری (یہ) قربانی کی تو اس نے قربانی کی رسموں کو درست انجام دیا، اور جس شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کرڈالی تو اس کی قربانی نماز عید سے پہلے تھی، لہٰذا اس کی قربانی نہیں ہوئی۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن البراء رضی اللہ عنہ

نماز عید سے قبل قربانی نہ ہوگی

۱۲۱۹۰۔۔۔۔جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے پہلے ہی اپنی قربانی ذبح کردی تو اسے چاہیے کہ (نماز عید کے بعد) اس کی جگہ دوسرا جانور قربان کرے اور جس شخص نے (نماز عید سے قبل) ذبح نہ کی تو اسے چاہیے کہ (نماز عید کے بعد) اللہ کا نام لے کر (اپنی قربانی) ذبح کرے۔

رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۱۔۔۔۔جس شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کرڈالی تو اسے چاہیے کہ دوبارہ قربانی کرے (نماز عید کے بعد)۔

رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۲۔۔۔۔جانوروں کی قربانی محرم کی شروع تاریخ تک کی جاسکتی ہیں ان لوگوں کے لیے جن سے (بوجہ مجبوری) تاخیر ہوجائے۔

ابوداؤد فی مراسیلہ، السنن للبیہقی عن ابی سلمۃ وسلیمان بن یسار بلاغاً

کلام:۔۔۔۔روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۵۹۵۔

۱۲۱۹۳ جانور ذبح کرو چاہے کسی بھی مہینہ میں ہو، اور اللہ رب العزت کی اطاعت وفرمانبرداری کرو، اور (فقراء ومحتاجین کو) کھانا کھلاؤ۔

ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن نبیشۃ

۱۲۱۹۴۔۔۔۔میں نے یہاں قربانی کی ہے، اور مقام منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے، پس اپنی قیام گاہوں پر قربانی کرو، اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور مقام عرفہ سارے کا سارا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے، اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔

رواہ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

الفرع الخامس

پانچویں فرع ...... قربانی کا گوشت کھانے اور اس کو ذخیرہ کرنے کے بیان میں

۱۲۱۹۵ ...... جب تم میں سے کوئی شخص قربانی کرے، تو اسے چاہیے کہ اپنی قربانی کے گوشت میں سے ضرور کچھ کھائے۔

رواہ احمد فی مسندہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۱ ضعیف الجامع ۵۸۱۔

۱۲۱۹۶ ...... قربانی کا گوشت کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔ رواہ احمد فی مسندہ والحاکم عن ابی سعید وقتادۃ بن النعمان

۱۲۱۹۷ ...... ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ کھائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۸ ...... میں نے (ابتداء میں) تین دن سے زیادہ قربانوں کا گوشت کھانے سے تمہیں منع کیا تھا تا کہ غنی شخص، فقیر پر وسعت وسخاوت کرے (اب چونکہ اللہ نے وسعت پیدا فرمادی ہے) لہٰذا اب جس طرح چاہو کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ اندوزی کرو (اب کوئی حرج نہیں)۔

رواہ الترمذی عن سلیمان بن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۹ ...... تم میں سے کوئی شخص تین دنوں سے زیادہ اپنی قربانی کا گوشت نہ کھائے۔

رواہ احمد فی مسندہ ومسلم والترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت

۱۲۲۰۰ ...... ہم نے (ابتداء میں) تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے تمہیں منع کیا تھا تا کہ تم لوگ اپنے اوپر کشادگی کرو (یعنی تم لوگوں میں جو غنی ہیں وہ مالداروں کو کھلائیں تا کہ سب میں کشادگی ووسعت پھیلے) لہٰذا (اب قربانی کا گوشت) کھاؤ، جمع کر کے رکھو اور (اس کی) تجارت کرو، آگاہ رہو! کہ یہ دن کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔ رواہ ابو داؤد عن نبیشۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۰۱ ...... بیشک میں نے تمہیں قربانی کا گوشت دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تا کہ تم میں فراخی وکشادگی ہو، (اب) اللہ تعالیٰ نے رزق میں وسعت عطا کر دی ہے لہٰذا (قربانی کا گوشت) کھاؤ، (فقراء پر) صدقہ کرو اور ذخیرہ اندوزی کرو، کیونکہ یہ ایام کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے واسطے ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ وابن ماجہ والنسائی عن نبیشۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۰۲ ...... میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا، لہٰذا جس طرح چاہو (اب خود) کھاؤ، اور (دوسروں) کو کھلاؤ اور ذخیرہ کر کے رکھو، اور میں نے تمہیں یہ بات بھی بیان کی تھی کہ برتنوں یعنی دبا، مزفت، نقیر اور حنتم میں نبیذ نہ بناؤ، (اب) میں تمہیں کہتا ہوں کہ جس (برتن) میں تم چاہو نبیذ بنالو، اور ہر نشے دار چیز سے اجتناب برتو، اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، (اب میں کہتا ہوں) لہٰذا جو شخص زیارت کرنا چاہے زیارت کرلے، اور فحش بات مت کرو۔

نوٹ: ...... کدو کا گودا نکال کر برتن بنالیا جائے اس کو دبا کہتے ہیں، اور مزفت ایسے برتن کو کہتے ہیں جس پر تارکول لیپ دیا جائے اور اس کے مسامات بند کر دیئے جائیں، اور نقیر اس برتن کو کہتے ہیں کہ درخت کے تنے کا گودا نکال کر اس کا برتن بنالیا جائے، اور حنتم سبز مٹکے کو کہتے ہیں۔

ان تمام برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس لیے منع کیا گیا تھا کہ چونکہ ان برتنوں میں پہلے شراب بنائی جاتی تھی، تو ان کے استعمال پر قلبی میلان ہوتا۔ لیکن جب اسلام قلوب میں جاگزیں ہوگیا تو اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔

۱۲۲۰۳ ...... ایام تشریق (یعنی ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) کھانے پینے کے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔ رواہ احمد والنسائی عن نبیشۃ رضی اللہ عنہ

الفرع السادس

چھٹی فرع...... متفرق احکام کے بارے میں

۱۲۲۰۴...... جس شخص نے اپنی قربانی میں کچھ تقدیم وتاخیر کی تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ رواہ البیهقی فی السنن عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۷۵۵۔

۱۲۲۰۵...... جس شخص نے اپنی قربانی کے جانور کی کھال فروخت کی تو اس کی قربانی نہیں ہوئی۔

رواہ الحاکم فی المستدرک والبیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۲۲۰۶...... اگر ہدی (راستے میں) تھک جائے کہ تمہیں اس کے مرنے کا ڈر ہونے لگے تو اس کو ذبح کردو پھر اس کی جوتی (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہے) اس کو اس کے خون میں رنگ دو اور اس کے ذریعے اس کی گردن میں نشان لگادو، اور تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس کا گوشت نہ کھائے (بلکہ) اس گوشت کو (فقراء) میں تقسیم کردو۔

رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ. رواہ احمد فی مسندہ ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عنہ عن ذؤیب بن حلحلة رضی اللہ عنہ

اور اس کے علاوہ اس راوی کی اور کوئی روایت نہیں ہے۔

۱۲۲۰۷...... اگر ان ہدی میں کوئی قریب المرگ ہوجائے تو اس کو ذبح کردو پھر اس کی جوتی (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) کو اس کے خون میں رنگ دو، پھر اس کے ذریعہ اس کی گردن میں نشان لگادو، پھر اس ہدی کو لوگوں کے مابین چھوڑ دو (یعنی فقراء کو اس کا گوشت کھانے سے منع نہ کرو) تاکہ وہ اس کا گوشت کھالیں۔ رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد وابن ماجہ عن ناجیة الاسلمی

۱۲۲۰۸...... جب تک تمہیں کوئی اور سواری نہ ملے اس وقت تک اس ہدی پر خوب احتیاط کے ساتھ سواری کرو (کہ اس کو کوئی ضرر اور تکلیف نہ پہنچے)۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۲۰۹...... عتیرہ حق ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

نوٹ:...... عتیرہ اس بکری کو کہا جاتا ہے جو رجب کے مہینہ میں ذبح کی جاتی ہے۔

۱۲۲۱۰...... فرع اور عتیرہ کچھ نہیں۔ فرع: جب اونٹنی وغیرہ پہلا بچہ جنتی تھیں تو اس بچہ کو اللہ کے نام پر ذبح کرتے تھے، اس کو فرع کہتے ہیں۔ عتیرہ: وہ بکری جو رجب کے مہینہ میں ذبح کی جائے اس کو کہتے ہیں۔

رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۲۹۔

۱۲۲۱۱...... ہر گھر والوں پر واجب ہے کہ وہ ہر سال ماہ رجب میں ایک بکری ذبح کریں اور ہر عید الاضحیٰ پر ایک بکری ذبح کریں۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن مخنف بن سلیم

کلام:...... النوافح ۱۰۸۶۔

۱۲۲۱۲...... جو چاہے پہلا بچہ ذبح کرے اور جو نہ چاہے نہ ذبح کرے اور جو چاہے ماہ رجب میں بکری ذبح کرے اور جو نہ چاہے نہ ذبح کرے، اور بکریوں میں قربانی ہے، آگاہ رہو! تمہارے خون اور تمہارے اعمال تم پر ایسے ہی محترم ہیں جیسے تمہارے اس مہینہ میں، تمہارے اس شہر میں تمہارے آج کے دن کی حرمت ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ وابونعیم فی الحلیہ وابوداؤد والنسائی والحاکم فی المستدرک عن الحارث ابن عمر السهمی

کلام:......ضعیف الجامع ۵۶۳۸۔

۱۲۲۱۳......ہر وہ بکری جو باہر چر پھر کر بڑی ہو پھر وہ (پہلا) بچہ دے اور تو اس کے بچہ کے گوشت کو مسافروں کو کھلا دے تو یہ بہت بہتر ہے۔
مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه عن نبيشة رضی الله عنه

۱۲۲۱۴......فرع حق ہے، اور اگر تم اسی بچہ کو چھوڑے رکھو حتیٰ کہ وہ جوان اور موٹا تازہ ہو جائے ابن مخاض (دوسرے سال میں لگ جائے) یا ابن لبون (تیسرے سال میں لگ جائے) پھر تو اس کو فقراء اور محتاج لوگوں کو دیدے یا تو اس کو خدا کی راہ میں (جہاد کے لیے) دیدے تو یہ اس کو ذبح کرنے سے بہتر ہے۔ اس دوران اس پر وبر (اونٹ کے بال اون) چڑھ جائیں گے تو اس کے لیے اپنے برتن کو جھکا دے گا (یعنی اس کی خدمت کرے گا) اور (اس کی ماں) تیری اونٹنی اس کی دیکھ بھال کرے گی۔
مسند احمد ابو داؤد، النسائی، مستدرك الحاكم عن ابن عمرو

۱۲۲۱۵......اسلام میں "عقر" کچھ نہیں۔ رواه ابو داؤد عن انس رضی الله عنه

فائدہ:......زمانہ جاہلیت میں لوگ قبروں پر اونٹ ذبح کیا کرتے تھے۔ اور یہ بات کہتے تھے کہ "صاحب قبر" چونکہ اپنے زندگی میں مہمانوں کی ضیافت کے لیے اونٹ ذبح کیا کرتا تھا لہٰذا اس کی موت کے بعد یہ عمل اس کو کافی ہوگا۔

الفصل الثامن......آٹھویں فصل

ان متفرق احکام کے بارے میں ہے جو حج سے متعلق ہیں

نسك المرأة ......عورت کا مناسک حج ادا کرنا

۱۲۲۱۶......عورتیں حیض اور نفاس کی وجہ سے جب ماہواری کے ایام آجائیں تو غسل کریں اور احرام باندھ لیں اور تمام مناسک حج ادا کرلیں سوائے بیت اللہ کے طواف کے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۲۲۱۷......یہ چیز (حیض) اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے پس جس طرح دوسرے حاجی جو افعال کرتے ہیں تم بھی کرتی رہو سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، عن عائشة رضی الله عنها

۱۲۲۱۸......بے شک یہ تو ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے مقرر فرما دیا ہے، (لہٰذا پریشانی کی کوئی بات نہیں) تم غسل کرلو، اور حج کا تلبیہ پڑھو، اور تم بھی وہی افعال کرو جو حاجی کرتے ہیں، البتہ (جب تک پاک نہ ہو جاؤ یعنی ایام حیض ختم نہ ہو جائیں اور اس کے بعد نہا نہ لو) اس وقت تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا اور نہ ہی نماز پڑھنا۔ رواه احمد فی مسنده ومسلم وأبو داؤد عن جابر رضی الله عنه

۱۲۲۱۹......عورت پر احرام سوائے اس کے چہرے کے واجب نہیں (یعنی عورت حالت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی، باقی جو اعضاء ستر میں داخل ہیں ان کا مکمل پردہ کرے گی)۔ رواه الطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی السنن عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:......حسن الاثر ۲۵۰، ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۶۶۔

۱۲۲۲۰......محرمہ (یعنی عورت حالت احرام میں) نہ ہی نقاب لگائے اور نہ ہی دستانے پہنے۔ رواه ابو داؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۲۲۲۱......عورتوں پر سر منڈانا ضروری نہیں بلکہ ان پر تو قصر یعنی بال تراشنا واجب ہے (عورتیں حلق نہیں کرینگی بلکہ بال قصر کریں گی)۔
رواه ابو داؤد عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:......حسن الاثر ۲۴۴۔

النیابة......حج کی ادائیگی میں نیابت کرنا

۱۲۲۲۲۔۔۔اپنے والد کی طرف سے تم حج وعمرہ کرلو۔رواہ ابوداؤد عن ابی رذین

۱۲۲۲۳ اپنے والد کی اولاد میں سب سے بڑے ہولہٰذا تم اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرلو۔

رواہ احمد فی مسندہ والنسائی عن ابن الزبیر رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۳۲۶ ضعیف النسائی ۱۶۸۔

الاشتراط والاستثناء

حج کی ادائیگی میں شرط لگانا اور استثناء کرنا

۱۲۲۲۴ تم کہنا: لبیک اللّٰھم لبیک. حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں اور یہ شرط لگالینا کہ "اللّٰھم محلی حیث تحسبنی" جس جگہ آپ نے مجھے محبوس کیا وہی جگہ میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی، کیونکہ تم نے اپنے رب سے جو کچھ استثناء چاہا ہے تمہارے لیے وہی ہوگا (یعنی بیماری وغیرہ کے سبب روک دیا جاؤں)۔

۰ الاحصار

نوٹ:......احصار کے معنی لغت کے اعتبار سے تو "روک لیا جانا" ہیں، اور اصطلاح فقہ میں "احرام باندھ لینے کے بعد حج یا عمرہ سے روکا جانا" احصار کہلاتا ہے۔

اس کی کئی صورتیں ہیں:

۱......کسی دشمن کا خوف ہو۔۲......بیماری لاحق ہو۔۳۔ عورت کا محرم نہ رہے۔

۴ خرچہ وغیرہ کم ہو جائے۔۵۔ عورت پر عدت لازم ہو جائے۔۶...... راستہ بھول جائے۔

۷...عورت کو اس کا شوہر منع کردے، بشرطیکہ اس نے حج کا احرام شوہر کی اجازت کے بغیر باندھا ہو۔

۸... لونڈی یا غلام کو اس کا آقا منع کردے۔

۱۲۲۲۵... جس شخص کا پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ مریض ہو جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہوگیا (یعنی اس کے لیے جائز ہے کہ وہ احرام کھول دے اور اپنے گھر واپس جائے) لیکن آئندہ سال اس پر واجب ہوگا۔

رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک عن الحجاج بن عمر بن خزیة رضی اللہ عنہ

حج الصبی والأعرابی والعبد

بچے، بدوی (دیہاتی شخص) اور غلام کا حج

۱۲۲۲۶... بچے نے جب حج کیا تو وہ اس کا حج ہے، یہاںتک کہ وہ بچہ عقلمند (بالغ) ہو جائے اور جب وہ بچہ عقلمند ہو جائے تو اس پر دوسرا حج کرنا

واجب ہے (عند وجود الشرائط) اور اگر کسی بدوی نے حج کیا تو وہ اس کے لیے حج ہے، لیکن اگر اس نے ہجرت کر لی تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہوگا۔رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ،صحیح علی شرط الشیخین ووافقه الذهبی

۱۲۲۲۷..... جس بچے نے حج کیا، پھر وہ حد بلوغت کو پہنچا تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہے، اور جس بدوی نے حج کیا، پھر اس نے ہجرت کر لی تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہے، اور جس غلام نے حج کیا، پھر وہ آزاد کر دیا گیا تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہوگا۔ یعنی کیونکہ ان کا پہلا حج نفلی تھا لیکن دوسرا حج شرائط کی موجودگی میں واجب ہے، پہلا حج کافی نہ ہوگا۔رواہ الخطیب فی التاریخ والضیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ .

کلام:..... حسن الاثر ۲۲۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۶۴۔

متفرقات أخر تتعلق بمكة

دوسرے متفرق احکام جو مکہ سے متعلق ہیں

۱۲۲۲۸..... مہاجرین کے لیے طواف صدر (یعنی طواف وداع) کے بعد مکہ میں تین دن قیام کی اجازت ہے۔رواہ ابو داؤد ومسلم عن ابن الحضرمی

۱۲۲۳۰..... مہاجر مناسک حج کی ادائیگی سے فراغت کے بعد تین دن مکہ میں قیام کر سکتا ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ ومسلم والترمذی والنسائی عن العلاء بن الحضرمی

۱۲۲۳۱..... جس شخص نے اپنے مناسک حج میں کچھ تقدیم وتاخیر کر لی تو اس پر کوئی تاوان نہیں۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۵۵۔

۱۲۲۳۲..... تم اپنے مناسک حج (مجھ سے) سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اپنے اس حج کے بعد شاید کوئی حج کر سکوں گا۔

رواہ مسلم رحمة الله علیه عن جابر رضی اللہ عنہ

الأضاحي والهدايا وتكبيرات التشريق..... من الاكمال

۱۲۲۳۳..... قربانی تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، (قربانی کے جانور کے) ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے، اور ہر اونی بال کے بدلہ ایک نیکی ہے۔رواہ الحاکم فی المستدرک عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳۴..... قربانی کرو اور اس کے ذریعہ سے اپنی جانوں کو پاک کرو، کیونکہ کوئی بھی مسلمان جب اپنی قربانی کے جانور کو (ذبح کے لیے) قبلہ رخ لٹاتا ہے تو قیامت کے دن اس کا خون، اس کے سینگ اور اس کا اون میزان عدل میں نیکیاں ہوں گے۔

۱۲۲۳۵..... اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کی طرف کھڑی ہو جاؤ، اور اس کی قربانی کے وقت حاضر رہو، کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرے ہی کے وقت ہر وہ گناہ جو تم نے کیے ہیں معاف کر دیئے جائیں گے۔اور یہ دعا پڑھنا:

ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لاشريك له وبذلك أمرت وأنا أول المسلمين

ترجمہ:..... بے شک میری نماز اور میری ہر ایک عبادت اور میرا جینا اور مرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور مجھ کو یہی حکم دیا گیا ہے، اور میں سب فرمانبرداروں میں سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ حکم آپ کے لیے اور آپ کے اہل بیت کے لیے خاص ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ حکم ہمارے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک "وتعقب" والبیہقی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

کلام:...... بیہقی پر ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے نقد فرماتے ہوئے فرمایا راوی ابوحمزۃ بہت ہی ضعیف ہے اور اسماعیل لیس بذاک اعتبار کے قابل نہیں۔

۱۲۲۳۶ ...... اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس کھڑی ہو جاؤ اور (بوقت ذبح) اس کے پاس حاضر رہو، کیونکہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ گرنے پر تمہارے گذشتہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ حکم ہمارے لیے خاص ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ نہیں بلکہ ہمارے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔

رواہ الحاکم وتعقب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت کی سند میں عطیہ راوی "واہ" بے کار ہے۔

۱۲۲۳۷ ...... اے فاطمہ! کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس حاضر رہو، آگاہ رہو کہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ گرنے پر تمہارا ہر گناہ معاف ہو جائے گا، قیامت کے دن وہ قربانی کا جانور اپنے گوشت اور خون کے ساتھ ستر گنا بڑھا کر لایا جائے گا تا کہ تمہارے ترازو میں تولا جائے۔ یہ حکم محمد (ﷺ) کی اولاد کے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔ رواہ البیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳۸ ...... صلہ رحمی کے لیے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے بھی زیادہ عظیم ہے۔

رواہ الخطیب وابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ حدیث "غریب" ضعیف ہے۔

۱۲۲۳۹ ...... جو نفقہ (خرچ) صلہ رحمی کے لیے ہو وہ، ایام نحر میں خون بہانے (قربانی کرنے) سے بھی زیادہ افضل اور اجر وثواب کے اعتبار سے بہت عظیم ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۴۰ ...... ابن آدم کا اس آج کے دن (دسویں ذی الحجہ کو) سب سے افضل عمل خون بہانا (قربانی کرنا) ہے، البتہ اگر کہیں قطع رحمی پر صلہ رحمی کی گئی ہو تو وہ عمل اس سے بھی زیادہ افضل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۱۱۳، الضعیفۃ ۵۲۵۔

۱۲۲۴۱ ...... جبریل علیہ السلام نازل ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ: آپ کو ہماری عید (الاضحیٰ) کیسی لگی؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس عید پر آسمان والوں نے فخر کیا ہے۔ اے محمد! یہ بات جان لو کہ: بے شک بھیڑ کا بچہ بکری کے ایک سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور بھیڑ کا بچہ گائے کے دو سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور بھیڑ کا بچہ اونٹ کے پانچ سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ کو بھیڑ سے زیادہ بہتر جانور کی قربانی کا علم ہوتا تو ضرور حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی کی قربانی کرتے (یعنی اللہ نے بھیڑ نازل کیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی کی قربانی کی، اس سے معلوم ہوا کہ بھیڑ سب سے بہتر ہے)۔ رواہ الحاکم فی المستدرک وتعقب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

نوٹ:...... اس حدیث کی سند میں مالک اور ہشام نامی راوی ہیں جن کے بارے میں علامہ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ "لیس بمعتمد" اور ابن عدی نے کہا کہ باوجود راوی ضعیف ہونے کے امام حاکم اس کی حدیث رکھتے ہیں۔

۱۲۲۴۲ ...... عید الاضحیٰ کے دن حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے، تو میں نے (ان سے) کہا کہ: آپ کو ہماری قربانی کیسی لگی؟ تو انہوں نے کہا کہ اس پر تو آسمان والوں نے فخر کیا ہے۔ اور اے محمد ﷺ! آپ جان لیں کہ: بھیڑ کا بچہ گائے کے دو سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور اے محمد ﷺ! آپ جان لیں کہ بھیڑ کا بچہ اونٹ کے پانچ سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ کو بھیڑ سے زیادہ افضل جانور کی قربانی کا علم ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ضرور اسی کی قربانی کرتے۔ رواہ العقیلی والبیھقی وضعفہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف ہے۔

۱۲۲۴۳ ...... بھورے رنگ کے جانور کا خون اللہ کے ہاں کالے اور دوسرے رنگ کے جانور سے زیادہ محبوب ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

قربانی کا جانور صحت مند ہونا بہتر ہے

۱۲۲۴۴۔۔۔ یہ موٹا تازہ بچھڑا ہے، اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے پورا پورا حق ادا کیا جائے اور نوجوان (جانور) اس کی راہ میں دیا جائے تو موٹا تازہ بچھڑا لے لے اور اسی کی قربانی کردے۔ البغوی عن سنان بن سلمة بن المحبق

فائدہ:۔۔۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ سامان ہے جس کی قیمت ایک موٹے تازے بچھڑے کو پہنچتی ہے یا پھر کمزور بوڑھی گائے کو تو میں کونسا جانور اختیار کروں؟ تب حضور اکرم ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۲۲۴۶ بھیڑ کا بچہ قربانی میں کفایت کرتا ہے (یعنی قربانی ہو جاتی ہے)۔ رواہ البیھقی عن سعید ابن المسیب عن رجل من جھینة

۱۲۲۴۷ بھیڑ کے بچہ کی قربانی جائز ہے۔ رواہ ابن ماجه والحسن بن سفیان عن هلال

کلام:۔۔۔ ضعیف ابن ماجہ ۶۷۵، الضعیفة ۶۵۔

۱۲۲۴۸۔۔۔ جس شخص نے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا (یعنی جو شخص صاحب قبلہ ہو) اور ہماری (طرح) نماز پڑھی، اور ہماری (طرح) قربانی کی، تو وہ قربانی نہ کرے یہاں تک کہ ہم نماز عید پڑھ لیں۔ یعنی نماز عید کے بعد قربانی کرے۔ ابن حبان فی صحیحه عن البراء رضی الله عنه

۱۲۲۴۹۔۔۔ یہ قربانی نہیں ہے، بلکہ یہ تو گوشت والی بکری ہے، قربانی تو نماز عید کے بعد ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی بردة بن نیار رضی الله عنه

۱۲۲۵۰۔۔۔ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے قبل ہی قربانی کرلی، تو اس قربانی کی حیثیت اس گوشت کی سی ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کو پیش کیا ہے۔ یعنی وہ قربانی نہیں ہوئی اور جس شخص نے عید کی نماز کے بعد قربانی کی تو اس نے سنت کے مطابق عمل کیا۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن البراء عن ابی برده بن نیار رضی الله عنه

۱۲۲۵۱۔۔۔ تمہارے بعد کسی اور شخص کے لیے یہ بات کافی نہ ہوگی کہ وہ نماز عید سے قبل قربانی کرے (رواہ الطحاوی وابن حبان فی صحیحه عن جابر رضی الله عنه) کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے نماز عید پڑھنے سے قبل ہی قربانی کردی، تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۲۵۲۔۔۔ تم تو اس کی قربانی کرلو لیکن تمہارے بعد کسی اور شخص کے لیے اس کی اجازت نہیں ہے (رواہ البیھقی عن عقبة بن عامر رضی الله عنه) عقبہ بن عامر نے کہا ہے کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ بکریاں عطا فرمائی تھیں جو میں نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میں بطور قربانی تقسیم کردی تھیں، تو ان میں بکری کا ایک سالہ بچہ باقی رہ گیا، فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۲۵۳۔۔۔ بکری کی قربانی کرو اور ایک دینار صدقہ کرو۔ رواہ ابوداؤد والترمذی غریب منقطع، والطبرانی فی الکبیر عن حکیم بن حزام رسول اللہ ﷺ نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دے کر بھیجا کہ آپ علیہ السلام کے لیے قربانی کا جانور خرید یں، تو حضرت حکیم بن حزام نے ایک دینار کا قربانی کا جانور خریدا (اور اسے آگے دو دینار میں بیچ دیا) تو اس میں انہیں ایک دینار کا نفع ہوا، تو اس کی جگہ انہوں نے ایک دوسرا جانور خریدا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس قربانی کا جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

کلام:۔۔۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند منقطع ہے اور ابوداؤد پر تعلیق میں منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں مجہول شخص ہے۔

۱۲۲۵۴۔۔۔ تمہارا عید الاضحیٰ (کا دن) وہ دن ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو، اور تمہارا عید الفطر (کا دن) وہ دن ہے جس میں تم افطار کرتے ہو (یعنی روزہ نہیں رکھتے)۔ رواہ ابوالقاسم الخرقی فی فوائده عن عائشة رضی الله عنها

۱۲۲۵۵۔۔۔ میں نے یہاں قربانی کی ہے، اور مقام منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے، لہٰذا اپنی قیام گاہوں پر قربانی کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل بن عباس رضی الله عنه

۱۲۲۵۶...... جنت میں سوائے مؤمن کے کوئی داخل نہ ہوگا، اور ایام منیٰ (قربانی کے دن ۱۰، ۱۱، ۱۲) کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵۷...... ایام تشریق (۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) کھانے پینے کے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ایام ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ ومسلم عن نبیشة الھذلی

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۴۲۔

۱۲۲۵۸...... ایام تشریق سالمے کے سارے قربانی کے دن ہیں۔ رواہ البیھقی عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۴۳۔

غیر اللہ کے نام قربانی حرام ہے

۱۲۲۵۹...... غیر اللہ کے نام پر قربانی حلال نہیں، دس ذی الحجہ میں تم پر صرف ایک قربانی ہے، آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری ہے۔

رواہ ابن قانع عن عمرو بن حدیث العدری عن أبیه

۱۲۲۶۰...... مجھے اضحیٰ کے دن کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے کہ اللہ نے اس امت کے لیے قربانی والے دن۔ عیدالاضحیٰ کو عید بنایا ہے۔ کہا گیا کہ: اگر میرے پاس صرف ایسا جانور ہے جس کے دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لیے مجھے دیا گیا ہے تو کیا میں اس جانور کی قربانی کرلوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم اپنے بال اور ناخنوں کو تراش لو، اور اپنی مونچھوں کو قینچی سے کاٹ لو اور اپنے زیر ناف بال مونڈلو بس اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی تمہاری مکمل قربانی ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ وابو داؤد والنسائی والحاکم فی المستدرک وابن حبان فی صحیحه والبیھقی عن ابن عمرو

کلام:...... ضعیف ابی داؤد۔

۱۲۲۶۱...... جس شخص کو قربانی کرنے کی وسعت ہو اس کے باوجود وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک واحمد فی مسندہ، والبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ. صحیح

۱۲۲۶۲...... (قربانی کا گوشت) تین دنوں تک ذخیرہ کرو، (یعنی تین دنوں تک استعمال کرو اس سے زیادہ نہیں) اور جو بچ جائے وہ صدقہ کردو یعنی قربانی کا گوشت۔ رواہ ابن حبان فی صحیحه عن عائشه رضی اللہ عنھا

۱۲۲۶۳...... میں نے تمہیں (قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ کھانے سے) اس لیے منع کیا تھا کہ جو دیہاتی لوگ تمہارے ہاں آتے ہیں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں، (اب چونکہ اللہ نے وسعت بخش دی ہے) لہٰذا صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو۔

رواہ ابن حبان فی صحیحه عن عائشه رضی اللہ عنھا

نوٹ:...... دافہ اس بدوی قوم کو کہتے ہیں جو دیہات سے شہر میں آتے تھے، عیدالاضحیٰ کے دنوں میں، تو آپ نے لوگوں کو ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا تھا تاکہ لوگ صدقہ کریں تو وہ لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

قربانی کا گوشت ذخیرہ کیا جاسکتا ہے

۱۲۲۶۴...... تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے اور اس کو جمع کرنے سے میں نے تمہیں روکا تھا، اب اللہ تعالیٰ نے وسعت پیدا فرمادی ہے (تنگی وفقر وفاقہ کو دور کردیا ہے) لہٰذا اب کھاؤ اور جمع کرکے رکھو، اور میں نے تمہیں نبیذ اور شرابوں میں بعض چیزوں سے منع کیا تھا، لہٰذا اب نبیذ پیو اور ہر نشے دار چیز حرام ہے، اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، لہٰذا اب قبروں کی زیارت کرو، کیونکہ اس میں عبرت کا سامان ہے، اور فحش بات چیت مت کرو۔ رواہ احمد فی مسندہ وعبد بن حمید والبیھقی وسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۲۶۵...... میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاؤ تاکہ سب لوگوں میں وسعت پیدا ہو (اور) فقر وفاقہ دور

ہو کیونکہ غنی فقیر پر صدقہ کرے گا اور اب میں تمہارے لیے تین دنوں سے زیادہ گوشت کھانے کو حلال کرتا ہوں، لہٰذا جس طرح چاہو، کھاؤ۔

رواہ ابوداؤد عن قتادۃ ابن النعمان

۱۲۲۶۶۔۔۔ اے مدینہ والو! تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاؤ، تو لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکوہ کیا کہ ہمارے بال بچے اور خدام ہیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ (خود بھی) کھاؤ (دوسروں کو) کھلاؤ اور جمع کر کے رکھو۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۲۶۷۔۔۔ قربانی کرنے والا قربانی کے گوشت میں سے کھائے۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۲۶۸۔۔۔ بے شک میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا کہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور میں شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں ہوں، اور تحقیق، میری نماز، میری ہر ایک عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے، اور میں فرمانبرداروں میں سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم فی مستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے، پھر جب انہیں قبلہ رخ لٹایا تو مذکورہ دعا ارشاد فرمائی۔

۱۲۲۶۹۔۔۔ اے اللہ! محمد ﷺ کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے، کہ جس نے آپ کے لیے توحید کی شہادت دی اور میرے لیے بعثت کی گواہی دی۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۰۔۔۔ اے اللہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی (یعنی جس کو قربانی کی استطاعت نہ تھی)۔ (رواہ الحاکم فی المستدرک عن عمرو) کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدگاہ میں ایک مینڈھا ذبح فرمایا: پھر مذکورہ دعا ارشاد فرمائی۔

۱۲۲۷۱۔۔۔ اے اللہ میری طرف سے اور میری امت کی طرف سے۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابی رافع

۱۲۲۷۲۔۔۔ اللہ کے لیے قربانی کرو، جس مہینہ میں بھی ہو، اور اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرو (فقراء ومساکین کو کھانا) کھلاؤ۔

رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک والطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن نبیشۃ رضی اللہ عنہ

الھدایا ......من الاکمال

ہدی کا بیان

۱۲۲۷۳۔۔۔ جس شخص نے نفلی ہدی روانہ کی، پھر وہ (راستے میں) گم گئی تو (اب اس کو اختیار ہے) چاہے تو دوسری ہدی اس کے بدلہ روانہ کرے، اور چاہے تو چھوڑ دے، (لیکن) اگر ہدی بطور نذر ہو تو اس صورت میں اس پر لازم ہے کہ وہ بدلہ میں دوسری ہدی بھیجے۔

رواہ الحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۴۔۔۔ جس شخص نے بطور نفل ہدی روانہ کی اور (راستے میں) وہ قریب المرگ ہو جائے، تو وہ اس میں سے نہ کھائے، کیونکہ اگر اس نے اس میں سے کچھ کھا لیا تو اس پر اس کے بدلہ دوسری ہدی واجب ہوگی، لیکن اس کو ذبح کر دے، پھر اس کی جوتی کو (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) اس کے خون میں رنگ دے، پھر اس کے ذریعہ اس کے پہلو پر نشان لگا دے، اور اگر ہدی واجب ہو تو اگر چاہے تو اس میں سے کھا لے، کیونکہ اس کی قضاء کرنا ضروری ہے۔ رواہ البیہقی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۵۔۔۔ اگر دونوں بدنوں (ہدی کا اونٹ) کو مرض وغیرہ پیش ہو جائے (کہ قریب المرگ ہو جائیں) تو ان کو ذبح کر لینا، پھر ان کو جوتی (جو بطور ہار ان کے گلے میں پڑی ہو) کو ان کے خون میں رنگ دینا پھر اس کے ذریعہ ان کی گردن پر نشان لگا دینا تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ دونوں اونٹ بدنے (ہدی کا جانور) ہیں، اور اس کے گوشت میں سے تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی کچھ نہ کھائے، بلکہ ان کو اپنے بعد والوں کے لیے چھوڑ دو (تاکہ دوسرے فقراء ومساکین اس سے فائدہ اٹھا سکیں)۔ رواہ احمد فی مسندہ وابن ماجہ والبغوی عن سلمۃ بن المحبق

۱۲۲۷۶...... اس کو ذبح کردینا، پھر اس کی جوتی کو (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) اس کے خون میں رنگ دینا، اور (اس) کے ذریعہ اس کی گردن پر نشان لگادینا اس کے بعد اس جانور کو لوگوں کے درمیان چھوڑ دینا (یعنی اس کا گوشت کھانے سے فقراء کو منع نہ کرنا) تا کہ وہ اسے کھائیں۔

رواه الترمذی وابن حبان فی صحیحه عن ناجیة الخزاعی

ناجیۃ الخزاعی نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی بدنہ (اونٹ) قریب المرگ ہو جائے تو میں اس وقت کیا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

کلام: ...... اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

۱۲۲۷۷...... اگر یہ (ہدی) قریب المرگ ہو جائے اور تمہیں اس کی موت کا ڈر ہو تو اس کو ذبح کردو، پھر اس کی جوتی (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) کو اس کے خون میں رنگ دو، پھر اس کے ذریعہ اس کی کوہان پر نشان لگادو، اور اس کے گوشت میں سے نہ تم خود کھانا اور نہ ہی تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی کھائے۔ بلکہ اس کو (فقراء و مساکین میں) تقسیم کردو۔ رواه احمد فی مسنده وابن ماجه وابن خزیمة، والطبرانی فی الکبیر والبغوی عن ابن عباس رضی الله عنه عن ذؤیب بن حلحلة الخزاعی کہ رسول اللہ ﷺ نے ذؤیب بن حلحلہ خزاعی کے ہمراہ ایک بدنہ (اونٹ بطور ہدی) روانہ فرمایا، اور فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''اس حدیث کے علاوہ دوسری حدیث میں نہیں جانتا''۔

رواه احمد فی مسنده وابوداؤد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۲۲۷۸...... اگر (یہ ہدی تھک جانے کی وجہ سے یا کمزوری کی بناء پر) قریب المرگ ہو جائے تو تم اس کو ذبح کردو، پھر اس کی جوتی (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) کو اس کے خون میں رنگ دو، پھر اس کے ذریعہ اس کی کوہان میں نشان لگادو، پھر اس کو لوگوں کے درمیان چھوڑ دو۔ (یعنی فقراء کو اس کا گوشت کھانے سے منع نہ کرو) تا کہ وہ اسے کھائیں۔ یہ حدیث ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہمراہ ایک ہدی روانہ فرمائی اور فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

رواه احمد فی مسنده والطبرانی فی الکبیر عن عمرو الثمالی

۱۲۲۷۹...... اگر ہدی بطور نفل ہو، اور (راستے میں) قریب المرگ ہو جائے (تو اس کو ذبح کردو لیکن) تم اس کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ (فقراء کے لیے چھوڑ دو)۔ رواه ابن خزیمة عن ابی قتادة رضی الله عنه

۱۲۲۸۰...... جب تک تمہیں کوئی دوسری سواری نہ ملے تو ہدی کے جانور پر (اس) احتیاط کے ساتھ سوار ہو (کہ اسے کوئی ضرر و تکلیف نہ پہنچے)۔

رواه احمد فی مسنده ومسلم وابوداؤد، والنسائی وابن خزیمة وابن حبان فی صحیح عن جابر رضی الله عنه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ہدی کے جانور پر سواری کرنے سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

العتیرة ...... من الاکمال

عتیرہ وہ بکری جو ماہ رجب میں ذبح کی جاتی تھی

۱۲۲۸۱...... جس طرح زمانہ جاہلیت میں ماہ رجب میں بکری ذبح کی جاتی تھی، اسی طرح تم (بھی) رجب کے مہینہ میں ایک بکری ذبح کرو، اور تم میں سے جو اس بات کو پسند کرتا ہو وہ (ایک بکری) ذبح کرے، اور (اس کا گوشت) کھائے اور (فقراء پر) صدقہ کرے، اسے چاہیے

کہ وہ کرڈالے۔رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۲۲۸۲...... ہر سال ہر گھر والوں پر ایک قربانی اور ایک عتیرہ (وہ بکری جو رجب میں ذبح کی جاتی تھی) واجب ہے۔

رواہ البیہقی عن مخنف بن سلیم رضی اللہ عنه

۱۲۲۸۳...... ہر سال رجب کے مہینہ میں ہر گھر والوں پر واجب ہے کہ وہ ایک بکری ذبح کریں اور ہر عید الاضحیٰ کو ایک بکری قربانی کریں۔

رواہ الطبرانی عن مخنف بن سلیم رضی اللہ عنه

۱۲۲۸۴...... مسلمانوں کے ہر گھر والوں پر ایک قربانی اور ایک عتیرہ واجب ہے (عتیرہ وہ بکری جو ماہ رجب میں ذبح کی جائے)۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن مخنف بن سلیم رضی اللہ عنه

تکبیرات التشریق من الاکمال

۱۲۲۸۵...... اے علی! عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ) نماز فجر کے بعد سے (ہر فرض نماز کے بعد) ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک تکبیرات تشریق پڑھو۔

نوٹ:...... ایام تشریق یوم النحر سے تین دن ہیں، اور تکبیر تشریق یہ ہے:

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لاالٰہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد

الباب الثالث فی العمرة وفضائلها وأحكامها

وأحكام ذكرت فی حجة الوداع

تیسرا باب عمرہ، اس کی فضیلت اور اس کے احکام کے بارے میں ہے اور وہ احکام جو حجۃ الوداع میں ذکر کیے گئے ہیں

الفضائل...... عمرہ کی فضیلت کے بیان میں

۱۲۲۸۶...... حج وعمرہ ساتھ کرو، (حج قران کرو) اس لیے کہ یہ دونوں (یعنی ان میں سے ہر ایک) فقر اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا، کچھ نہیں۔

رواہ احمد فی مسندہ والترمذی والنسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۲۲۸۷...... حج وعمرہ ساتھ کرو (حج قران) اس لیے یہ دونوں (یعنی ان میں سے ہر ایک) گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔رواہ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۲۲۸۸...... حج اور عمرے پے در پے کرو، بے شک دونوں کو پے در پے کرنا فقر اور گناہوں کو یوں دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔ابن ماجه عن عمر بن خطاب

۱۲۲۸۹...... حج اور عمرہ ساتھ کرو (حج قران کرو یا یہ مطلب ہے کہ اگر عمرہ کرلیا تو اب حج کرو، اگر حج کرلیا تو اب عمرہ کرو) کیونکہ ان کو ساتھ کرنے سے عمر اور رزق میں زیادتی ہوجاتی ہے اور بنی آدم کے گناہوں کو یہ اس طرح دور کرتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کردیتی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۲۸۵۔

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

۱۲۲۹۰..... رمضان میں عمرہ کرنا۔ بلحاظ ثواب ایک حج کے برابر ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ام معقل رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ماجہ عن وھب بن خنبش والطبرانی فی الکبیر عن ابن الزبیر رضی اللہ عنہ

۱۲۲۹۱..... جب رمضان المبارک آئے تو اس میں عمرہ کرنا، کیونکہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۹۲..... رمضان المبارک میں عمرہ کرنا۔ بلحاظ ثواب میرے ساتھ ایک حج کرنے کے برابر ہے۔ رواہ سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۹۳..... ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کی درمیانی مدت گناہوں اور خطاؤں کے لیے کفارہ ہے، اور مقبول حج کی جزاء تو صرف جنت ہے۔

رواہ مالک واحمد فی مسندہ وسعید بن منصور عن عامر بن ربیعة

۱۲۲۹۴..... ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کی درمیانی مدت (گناہوں کے لیے) کفارہ ہے، اور مقبول حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے۔

رواہ مالک واحمد فی مسندہ والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والنسائی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ذخیرة الحفاظ ۳۵۸۱

۱۲۲۹۵..... دو عمرے اپنی درمیان مدت کے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہے، اور مقبول حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے، اور حاجی جب بھی کوئی تسبیح (سبحان اللہ) اور تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کہتا ہے تو اسے ایک خاص خوشخبری دی جاتی ہے۔ رواہ البیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۸۹۴۔

۱۲۲۹۶..... حج کے ساتھ عمرہ کی حیثیت ایسی ہے جیسے جسم میں سر کی حیثیت اور رمضان میں زکوۃ کی حیثیت یعنی جس طرح جسم میں سر کی حیثیت ہے کہ وہ افضل الاعضاء ہے اور رمضان میں زکوۃ نکالنے کی بڑی فضیلت ہے اسی طرح حج کے ساتھ عمرہ کرنے کی فضیلت بڑی ہے۔

رواہ الفردوس الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۸۹۳۔

۱۲۲۹۷..... جس شخص نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اس کے گناہ معاف کردیئے گئے۔ رواہ ابن ماجہ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۶۴۶ ضعیف الجامع ۵۴۹۴۔

۱۲۲۹۸..... جس شخص نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا تو یہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

رواہ ابن ماجہ رحمة اللہ علیہ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۶۴۷ ضعیف الجامع ۵۴۹۵۔

الاحکام

۱۲۲۹۹..... عمرہ کرنے والا تلبیہ جتا رہے، یہاں تک کہ وہ حجر اسود کا استلام کرلے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۳۹۷ ضعیف الجامع ۶۲۴۳۔

۱۲۳۰۰..... نبی کریم ﷺ نے حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن رجل

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۵۱۔

۱۲۳۰۱..... حج اور عمرے دو فریضے ہیں، جس سے بھی تم ابتداء کرو تمہیں کوئی نقصان نہیں۔

رواہ الحاکم فی المستدرک عن زید بن ثابت۔ رواہ الفردوس الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:......حسن الاثر ۲۲۵ ضعیف الجامع ۲۷۶۴۔

احکام حجۃ الوداع......حجۃ الوداع کے احکامات

۱۲۳۰۲۔۔۔تم مجھ سے اپنے مناسک حج سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ شاید اپنے اس حج کے بعد (آئندہ سال) کوئی حج کرسکوں گا۔

رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۰۳۔۔۔اے لوگو! آگاہ رہو! سب سے زیادہ کس دن کی حرمت ہے؟ کونسا دن سب سے زیادہ محترم ہے؟ کونسا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: حج اکبر کا دن (سب سے زیادہ محترم ہے؟) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ بے شک تمہارے خون (جان) تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی محترم (حرمت والی) ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس مہینہ میں (ذی الحجہ) تمہارے اس دن (دسویں ذی الحجہ) میں محترم ہیں۔یعنی جس طرح تم عرفہ کے دن، ذی الحج کے مہینہ میں اور مکہ مکرمہ میں قتل وغارت اور لوٹ مار کو حرام سمجھتے ہو اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اور ہر جگہ ایک مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے لہٰذا تم میں سے کوئی بھی کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ کسی کا خون نہ کرے، کسی کا مال چوری ودغابازی سے نہ کھائے اور کسی کو کسی جانی اور مالی تکلیف ومصیبت میں مبتلا نہ کرے۔

خبردار! یاد رکھو! کوئی جنایت (جرم) کرنے والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنی ہی جان پر (یعنی اس کا تاوان اسی پر عائد ہوگا) نہ والد اپنی اولاد پر جنایت کرتا اور نہ اولاد اپنے والد پر جنایت کرتی (جس نے کوئی نقصان یا جرم کیا اس کی چٹی اور تاوان خود اسی پر ہوگا) آگاہ رہو شیطان مایوس ہوگیا ہے کہ تمہارے اس شہر (مکہ) میں اس کی عبادت کی جائے گی، لیکن تمہارے کچھ اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے گی جن کو تم معمولی اور حقیر خیال کرو گے اور وہ اس پر راضی ہو جائے گا، خبردار مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔پس کسی مسلمان کے لیے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں مگر یہ کہ وہ خود اس کے لیے کچھ حلال کردے۔آگاہ رہو جاہلیت کا ہر سود ختم کیا جاتا ہے۔اب تمہارے لیے صرف تمہارے اصل (راس المال) ہی ہیں۔نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔سوائے عباس بن عبدالمطلب کے سود وہ سارا ہی (بمع اصل المال) ختم کیا جاتا ہے۔یونہی جاہلیت کے سارے خون آج معاف کردیئے گئے اور سب سے پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں وہ حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔خبردار! عورتوں کے ساتھ خیر خواہی برتو، وہ تمہاری مددگار ہیں، تم ان کے اوپر کسی طرح زیادتی کے مالک نہیں ہو سوائے اس صورت کے کہ وہ کوئی کھلی بدکاری کی مرتکب ہوں۔اگر وہ ایسا کچھ کریں تو ان سے بستر علیحدہ کرلو اور ایسی مار مارو جس کے نشانات نہ ہوں۔پھر اگر وہ تمہاری اطاعت پر آجائیں تو پھر مارنے کے لیے بہانے تلاش نہ کرو۔آگاہ رہو تمہارے اپنی عورتوں پر کچھ حقوق ہیں اور تمہاری عورتوں کے تم پر کچھ حقوق ہیں۔تمہارے حقوق عورتوں پر یہ ہیں کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے افراد کو نہ آنے دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور نہ تمہارے گھروں میں تمہارے ناپسندیدہ لوگوں کو آنے دیں۔آگاہ رہو ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے کھانے اور پہننے (وغیرہ) میں ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔

۱۲۳۰۴۔۔۔بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس مہینہ (ذی الحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں۔یاد رکھو زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے ہے اور پامال و بے قدر (یعنی موقوف وباطل) ہے۔لہٰذا اسلام سے پہلے جس نے جو کچھ کیا میں نے وہ سب معاف کیا اور زمانہ جاہلیت کے تمام رسم ورواج کو موقوف وختم کردیا اور زمانہ جاہلیت کے خون معاف کردیئے گئے ہیں۔لہٰذا زمانہ جاہلیت میں اگر کسی نے خون کردیا تھا تو اب نہ اس کا قصاص ہے، نہ دیت اور نہ کفارہ بلکہ اس کی معافی کا اعلان ہے اور سب سے پہلا خون جسے میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ ابن الحارث کے بیٹے کا خون ہے (جو شیر خوار بچہ تھا اور قبیلہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اس کو مار ڈالا تھا) زمانہ جاہلیت کا سود معاف کردیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود جسے میں اپنے سودوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، لہٰذا (زمانہ جاہلیت کا سود) بالکل معاف کردیا گیا ہے۔

لوگو! عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، تم نے ان کو خدا کی امان کے ساتھ لیا ہے (یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کو عزت واحترام

کے ساتھ رکھنے کا جو عہد خدا نے تم سے لیا ہے یا اس کا عہد جو تم نے خدا سے کیا ہے اسی کے مطابق عورتیں تمہارے پاس آئی ہیں) اور ان کی شرم گاہوں کو خدا کے حکم سے (یعنی ''فانکحوا'' کے مطابق رشتۂ زن وشو قائم کر کے) اپنے لیے تم نے حلال بنایا ہے، اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، جس کا آنا تم کو ناگوار گزرے (یعنی وہ تمہارے گھروں میں کسی کو بھی تمہاری اجازت کے بغیر نہ آنے دیں خواہ وہ مرد ہو یا عورت) پس اگر وہ اس معاملہ میں نافرمانی کریں (کہ تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دیں اور ڈانٹ ڈپٹ کے بعد بھی وہ اس سے باز نہ آئیں) تو تم ان کو مارو مگر اس طرح نہ مارو جس سے سختی وشدت ظاہر ہو اور انہیں کوئی گزند پہنچ جائے، اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت وحیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان (اور مکان) اور کپڑا دو۔

لوگو! میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑتا ہوں جس کو اگر تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد (یا اس کو مضبوطی سے تھامے رہنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد) تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے۔

لوگو! میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا (کہ میں نے منصب رسالت کے فرائض پوری طرح انجام دیئے یا نہیں؟ اور میں نے دین کے احکام تم تک پہنچائے یا نہیں؟) تو تم کیا جواب دو گے؟ اس موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہ نے (بیک زبان) کہا کہ ''ہم (اللہ کے سامنے) اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے دین کو ہم تک پہنچادیا، اپنے فرائض نبوت کو ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی''۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے (اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا بایں طور کہ آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر) یہ کہا: اے اللہ! (اپنے بندوں کے اس اقرار پر) تو گواہ رہ''۔ رواہ مسلم وابوداؤد وابن ماجه عن جابر رضی اللہ عنه

احكام العمرة من الاكمال

عمرہ کے احکام

۱۲۳۰۵.....آگاہ رہ! اور اگر تو عمرہ کرے تو تیرے لیے خیر کی بات ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ والترمذی وابویعلی فی مسندہ وابن خزیمة

کہ ایک شخص نے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتایئے کہ عمرہ واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) نے اس حدیث کو ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

۱۲۳۰۶.....عمرہ کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اپنے اوپر سے زرد رنگ کے اثر کو دھوڈال، اور اپنا جبہ اتار دے (احرام باندھ لے) اور جو کچھ تم اپنے حج میں افعال انجام دیتے ہو، وہی اپنے عمرہ میں بھی کرو (یعنی جن چیزوں سے حج میں بچتے ہو، عمرہ میں بھی بچو اور جو حج کے لیے لازم ہیں وہی عمرہ کے لیے ہیں جیسے احرام، تلبیہ، عدم رفث وغیرہ)۔ رواہ ابن حبان فی صحیحه عن یعلی بن امیة

۱۲۳۰۷.....تم میں سے جو اس بات کو پسند کرے کہ حج سے پہلے عمرہ سے ابتداء کرے تو وہ کرلے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن عائشہ رضی اللہ عنها

۱۲۳۰۸.....حج اور عمرہ ساتھ کرو (حج قران کرو یا یہ مطلب ہے کہ اگر حج کرلو تو پھر عمرہ بھی کرو اور اگر عمرہ کرلو تو پھر حج بھی کرو) کیونکہ ان دونوں کو ساتھ کرنا عمر میں زیادتی کا سبب ہے، اور یہ دونوں فقر وفاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی زنگ کو دور کرتی ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ والحمیدی والعدنی وابن ماجه وسعید بن منصور شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۲۳۰۹.....حج اور عمرہ ساتھ کرو (حج قران کرو) کیونکہ یہ دونوں (بلکہ ان میں سے ہر ایک) فقر وفاقہ اور خطاؤں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہار کی بھٹی دور کرتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۲۳۱۰.....حج وعمرہ ساتھ کرو اس لیے کہ یہ دونوں (بلکہ ان میں سے ہر ایک) عمر اور رزق میں زیادتی کا سبب ہیں اور فقر وفاقہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہار کی بھٹی دور کرتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن عامر بن ربیعة رضی اللہ عنه

۱۲۳۱۱..... حج وعمرہ ساتھ کرو، اس لیے کہ ان دونوں کو ساتھ کرنا فقر و فاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہار کی بھٹی دور کرتی ہے۔ رواہ ابویعلی فی مسندہ وسعیدبن منصور

۱۲۳۱۲..... جب رمضان المبارک آئے تو اس میں تم عمرہ کرنا، کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۳..... رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرو، اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یوسف بن عبداللہ بن سلام

۱۲۳۱۴..... رمضان میں عمرہ کرو، اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ والبیھقی عن معقل بن ابی معقل. رواہ ابوداؤدعن امہ أم معقل. رواہ البیھقی عن عبدالرحمن بن خنیس

۱۲۳۱۵..... اے ام سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۶..... اے ام سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کرنا تجھے ایک حج سے کافی ہے (یعنی رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے، ایک عمرہ رمضان میں کرنا حج کے ثواب کے حصول کے لیے کافی ہے)۔ الخطیب عن ام سلیم

۱۲۳۱۷..... سن! اگر تو اس (عورت) کو وقف کے اونٹ پر حج کے لیے بھیجے تو وہ (اونٹ) اللہ کی راہ میں شمار ہوگا اور اس (عورت) کو میری طرف سے سلام کہہ دینا اور اس کو بتا دینا کہ رمضان میں عمرہ کرنا ایسا ہے جیسا میرے ساتھ حج کرنا۔

النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

نسک المرأة من الاکمال

عورت کا حج

۱۲۳۱۸..... تم غسل کرلو، اور کسی کپڑے (کرسف وغیرہ) کو اپنی فرج (شرمگاہ) پر باندھ لو (تاکہ سیلان دم باہر نہ ہو) اور (پھر) احرام باندھ لو۔

رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچ گئے، تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت ہوئی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میں کس طرح (افعال حج) انجام دوں؟ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۱۹..... جس طرح حاجی افعال حج انجام دیتے ہیں تم اسی طرح افعال حج انجام دو البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ (رواہ البخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ: میں مکہ پہنچی تو حالت حیض میں تھی، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۲۰..... محرم خاتون خوشبو والے کپڑے نہ پہنے ہاں بغیر خوشبو والے زرد رنگ کے کپڑے پہن لے۔ رواہ الطحاوی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۱..... محرم عورت نہ نقاب لگائے اور نہ ہی دستانے پہنے۔ رواہ البیھقی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۲..... (نبی کریم ﷺ) عورتوں کو حالت احرام میں دستانے پہننے اور نقاب لگانے سے منع فرماتے تھے، اور ایسے کپڑے پہننے سے منع فرماتے کہ جن پر ورس (خوشبودار گھاس) اور زعفران لگا ہو اس کے علاوہ رنگین کپڑوں میں سے وہ جو پسند کرے پہن لے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۳ حالت احرام میں تم خوشبو نہ لگاؤ (یہ خطاب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو ام المؤمنین ہیں، سے ہے) اور مہندی نہ لگاؤ اس لیے کہ یہ بھی خوشبو (میں اور زینت میں داخل) ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۲۳۲۴ اے عمیس کی بیٹی! تم (عورتوں) پر غسل نہیں ہے (دوران حج حالت حیض ونفاس میں) اور نہ جمعہ کی نماز فرض ہے اور نہ سر منڈانا ہے اور نہ بال تراشنا ہے، البتہ یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) کو جب تم میں سے کوئی حج کرے تو وہ بذات خود یا اس کا کوئی محرم اس کے سر کے سامنے کے بالوں کے کنارے تراش لے۔ رواہ الطبرانی عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ

الشرط والاستثناء "من الاکمال"

حج میں شرط لگانا اور استثناء کرنا

۱۲۳۲۵ تم اپنے احرام باندھتے کے وقت یہ شرط لگالینا کہ:

"محلی حیث حبستنی"

ترجمہ: ...... میرے احرام سے نکلنے کی وہی جگہ ہوگی جہاں میں (بیماری کے سبب) روک دی جاؤں پس تمہارے لئے یہی حکم ہوگا۔

یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ مجھ پر مرض غالب ہو جائے اور میں وہاں سے خانہ کعبہ کی طرف آگے نہ چل سکوں تو اسی جگہ میں احرام کھول دوں گی (یہ خطاب ام سلمہ رضی اللہ عنہا) سے ہے۔ رواہ البیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۶ ...تم شرط لگالینا اور اس طرح کہنا:

"محلی حیث حبستنی"

ترجمہ: ...... میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیمار وغیرہ کے سبب) روک دی جاؤں۔

رواہ سعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۷ ...حج کا احرام باندھ لو اور اس طرح کہو: "محلی حیث حبستنی" کہ میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیماری وغیرہ کے سبب) روک دیا جاؤں۔ رواہ احمد فی مسند عن ام سلمه رضی اللہ عنہا

۱۲۳۲۸... تم حج کرو، اور شرط لگالو، اور یہ کہو: اللهم محلی حیث حبستنی" یعنی کہ میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیماری وغیرہ کے سبب) روک دیا جاؤں۔

رواہ احمد فی مسندہ ومسلم والنسائی وابن حبان فی صحیحه عن عائشه رضی اللہ عنہا. رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابن حبان فی صحیحه عن ابن عباس رضی اللہ عنہ. رواہ ابن ماجه وابونعیم والبیهقی عن ضباعة رضی اللہ عنہ. رواہ ابن ماجه عن ابی بکر بن عبداللہ بن الزبیر عن جدته. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ. رواہ البیهقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۹ ...تم یہ کہو:

لبیک اللّٰھم لبیک ومحلی من الارض حیث تحبسنی

ترجمہ: ...... اے اللہ میں حاضر ہوں، اور میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیماری وغیرہ کے سبب) روک دی جاؤں۔ پس تمہارے لیے اللہ کی طرف سے وہی (حکم) ہوگا جو تم نے استثناء کیا۔

رواہ النسائی وابن ماجه والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ. رواہ احمد فی مسندہ عن ضباعة بنت الزبیر رضی اللہ عنہ

جامع ألنسک "من الاکمال"

۱۲۳۳۰... حضرت جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے، اور انہیں لے کر چلے، پھر ظہر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز مقام منیٰ میں ادا کیں، پھر انہیں منیٰ سے عرفات کی جانب لے چلے، پھر (جمع بین الصلاتین) ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، پھر وہاں وقوف کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، پھر انہیں لے کر روانہ ہوئے، یہاں تک کہ مزدلفہ آئے تو وہاں نزول فرمایا، پھر وہاں رات گذاری، اور پھر فجر کی نماز اتنے مختصر وقت میں پڑھی جتنا سرعت کے ساتھ مسلمانوں میں سے کوئی مسلمان نماز پڑھے۔ یعنی فجر کی نماز بہت مختصر کر کے پڑھی جتنا کہ کوئی جلدی اسے پڑھ سکتا ہو پھر وہاں وقوف کیا اتنی دیر کہ جتنی دیر میں کوئی مسلمان سست رفتار سے نماز ادا کرے، پھر انہیں لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ جمرات کی طرف پہنچے تو ان پر کنکریاں پھینکی، پھر ذبح (قربانی) کی، اور سر منڈایا پھر انہیں لے کر بیت اللہ آئے، اور بیت اللہ کا طواف کیا، پھر انہیں لے کر (دوباری) منیٰ لوٹے، پھر وہاں ان دنوں میں قیام کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر وحی نازل فرمائی کہ:

"آپ ابراہیم کے طریقے پر جو بالکل ایک (خدا) کی طرف ہو رہے تھے، چلئے"۔ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو رضی الله عنه

کلام:...... یہ بیہقی نے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں سند سے روایت کی ہے، اور انہوں نے موقوف کو محفوظ کہا ہے۔

الحج عن الغیر من الاکمال

دوسرے کی جانب سے حج کرنا

۱۲۳۳۱...... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا تو تم اس کو ادا کرتے یا نہیں؟ تو انہوں (حصین بن عوف) نے فرمایا کہ: جی ہاں (ادا کرتا) تو پھر اللہ کا قرضہ زیادہ حقدار ہے کہ ادا کیا جائے (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن حصین بن عوف) حصین بن عوف فرماتے ہیں کہ: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنے والد کی جانب سے حج کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۳۲...... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا، اور تم وہ قرضہ اس کی جانب سے ادا کرتے، تو وہ قرضہ تم سے قبول کیا جاتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کہ جی ہاں (قبول کیا جاتا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنے والے ہیں، لہٰذا اپنے باپ کی طرف سے تم حج کر لو۔

رواه البیهقی عن سودة بنت زمعة رضی الله عنه.

۱۲۳۳۳...... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا اور تم اس کی جانب سے وہ قرضہ ادا کرتے، تو وہ کافی ہوتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ کافی ہوتا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس تم اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔ رواه ابن حبان فی صحیحه عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۲۳۳۴...... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا، اور وہ قرضہ تم ادا کرتے تو تمہارے ادا کرنے سے ادا ہوتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: جی ہاں (ادا ہو جاتا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔ رواه الطبرانی فی الکبیر عن انس رضی الله عنه

۱۲۳۳۵...... جو شخص میری امت کے لیے حج کرتا ہے اس کی مثال موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی سی ہے، جو موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں، اور وہ فرعون سے (اس دودھ پلانے کی) اجرت بھی لیتی تھیں۔ رواه الدیلمی عن جبیر بن نفیر عن عوف بن مالک

کلام:...... روایت ضعیف ومحتمل الموضوع ہے: تذکرۃ الموضوعات ۷۳، الموضوعات ۲/۲۱۹، ۲۲۰۔

۱۲۳۳۶...... تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ رواه الترمذی عن علی رضی الله عنه، حسن صحیح. رواه الطبرانی فی الکبیر عن الفضل

۱۲۳۳۷...... تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔

رواه ابن ماجة عن أبی الغوث بن حصین عن ابن عباس عن حصین بن عوف، رواه الحاکم فی المستدرک عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:۔۔۔ مذکورہ روایت کی سند میں عثمان بن عطاء الخراسانی ہے، ابن معین نے اس کو ضعیف کہا ہے اور ایک قول اس کے منکر الحدیث متروک ہونے کا ہے زوائد ابن ماجہ میں امام حاکم فرماتے ہیں یہ شخص اپنے والد سے موضوع روایات روایت کرتا ہے۔ الحاکم فی المستدرک ۱/ ۴۸۱

۱۲۳۳۸۔۔۔ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل

۱۲۳۳۹۔۔۔ جس شخص نے اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں، اور اس کے والدین کو ان کے ثواب میں بغیر کوئی کمی کیے ایک کامل حج کا ثواب ملتا ہے اور ذو رحم شخص کسی سے جو صلۂ رحمی کرتا ہے وہ زیادہ افضل ہے اس حج سے جو وہ اس کی موت کے بعد اس کی قبر میں داخل کرتا ہے (یعنی اس حج کے ثواب پہنچانے سے اس شخص کے ساتھ اس کی زندگی میں صلۂ رحمی افضل ہے) اور جو شخص اپنی سواری پر اس شخص کے پیچھے چلا (صلہ رحمی کے لیے) تو گویا اس نے ایک گردن (غلام) آزاد کیا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وضعفه وابن عساکر عن عبدالعزیز بن عبیداللہ بن عمر عن ابیه عن جدہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف کہا ہے۔

والدین کی طرف سے حج

۱۲۳۴۰۔۔۔ جس شخص نے اپنے والد یا اپنی والدہ کی جانب سے حج کیا تو وہ حج اس کی جانب سے اور ان دونوں کی جانب سے کفایت کرے گا۔ یعنی اس حج کا مکمل ثواب اس حج کرنے والے کو بھی ملے گا اور ان دونوں (والدین) کو بھی مکمل ملے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن زید بن أرقم

۱۲۳۴۱۔۔۔ جس شخص نے کسی میت کی جانب سے حج کیا، تو جس نے اس کی جانب سے حج کیا ہے اس کو اس میت کے ثواب جیسا ثواب ملے گا، اور جس شخص نے کسی روزے دار کو افطار کرایا تو اس افطار کرانے والے کو روزے دار کی طرح ثواب ملے گا، اور جس شخص نے کسی خیر کے کام پر دلالت کی تو اس کار خیر پر نشاندہی کرنے والے کو ایسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ اس کار خیر کو انجام دینے والے کو ملتا ہے۔ رواہ الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

کلام:۔۔۔۔۔۔ الضعیفۃ ۱۱۸۴۔

۱۲۳۴۲۔۔۔ جس شخص نے کسی میت کی طرف سے حج کیا تو اس میت اور (اس کی جانب سے) حج کرنے والے کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۲۳۴۳۔۔۔ میت کے لیے ایک حج (درحقیقت) تین حج ہیں، ایک حج تو جس کی طرف سے حج کیا گیا، دوسرے حج حاجی کے لیے تیسرا حج وصیت کرنے والے کے لیے (یعنی ان سب کو ایک حج کا پورا پورا ثواب ملتا ہے گویا کہ ایک حج تین حج ہوئے)۔

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے: الضعیفۃ ۱۹۷۹۔

۱۲۳۴۴۔۔۔ اس کے لیے چار حج کا ثواب لکھا جاتا ہے، ایک اس شخص کے حج کا ثواب جس نے اسے لکھا، اور ایک اس شخص کے حج کا ثواب جس نے اس پر خرچہ وغیرہ کیا، اور ایک اس شخص کا حج کا ثواب جس نے اس کو کیا (یعنی انجام دیا) اور ایک اس شخص کا حج کا ثواب جس نے اس کے بارے میں حکم جاری کیا (یعنی میت کی طرف سے حج بدل کرنے پر میت کو چار حج کا ثواب لکھا جاتا ہے)۔ رواہ البیھقی وضعف عن انس رضی اللہ عنه

یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جس نے حج کی وصیت کی تھی۔

کلام:۔۔۔۔۔۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

احکام ذکرت فی حجة الوداع من الاکمال

وہ احکامات جو حج وداع کے موقع پر ذکر کیے گئے

۱۲۳۴۵۔۔۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ اور کونسا مہینہ ہے؟ اور کونسا شہر ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ محترم شہر (مکہ) ہے، اور

محترم مہینہ (ذوالحجہ) ہے اور محترم دن (عرفہ) ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: آگاہ رہو! بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی محترم ہیں، جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں ہیں، اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں محترم ہیں (آگاہ رہو!) میں تم سے حوض (کوثر) پر آگے بڑھنے والا ہوں گا، تمہیں دیکھوں گا اور دوسری امتوں کے سامنے تم پر فخر کروں گا، لہٰذا مجھے رسوا نہ کر دینا۔

آگاہ رہو! تم نے مجھے دیکھا ہے، اور مجھ سے (احکامات الٰہی) سنے ہیں، اور میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا، پس جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔

آگاہ رہو! میں بہت سے لوگوں کو (جہنم سے) نجات دلاؤں گا۔ اور کئی لوگ میرے ذریعہ (جہنم سے) چھٹکارا پائیں گے۔ اور میں کہوں گا اے پروردگار! میرے ساتھی؟ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ ”تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا چیزیں گھڑیں“۔

رواہ احمد فی مسندہ عن رجل من الصحابہ و ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

مسلمانوں کا خون بہت سے زیادہ محترم ہے

۱۲۳۴۶۔۔۔۔۔۔ بے شک تمہارے خون اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی محترم ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں محترم ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۲۳۴۷۔۔۔۔۔ آگاہ رہو! بیشک تمہارے خون، اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام و محترم ہیں، جیسے تمہارے اس دن (عرفہ) کی حرمت ہے اور تمہارے اس شہر (مکہ) کی حرمت ہے اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) کی حرمت ہے، سنو! کیا میں نے (احکامات خداوندی) پہنچا دیئے؟ (صحابہ نے اثبات میں گواہی دی تو) آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ تو (اپنے ان بندوں کی گواہی پر) گواہ رہنا۔

رواہ احمد فی مسندہ والنسائی وابن خزیمۃ والبغوی والباوردی وابن قانع وابن حبان فی صحیحہ والطبرانی فی الکبیر سعید بن منصور فی سننہ عن موسی بن زیاد بن حذیم بن عمر السعدی عن ابیہ عن جدہ

۱۲۳۴۸۔۔۔۔۔ کون سا دن سب سے زیادہ عظیم حرمت والا ہے؟ اور کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ اور کونسا شہر زیادہ عظیم حرمت والا ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ”ہمارا یہ دن (عرفہ) اور یہ مہینہ (ذوالحجہ) اور یہ شہر (مکہ) زیادہ عظیم حرمت والے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بیشک تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبرو، تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں، تمہارے اس شہر (مکہ) میں، تمہارے اس دن کی حرمت کی مانند ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ وابویعلی فی مسندہ وسعید بن منصور فی سننہ عن جابر رضی اللہ عنہ. رواہ احمد فی مسندہ والبغوی وابن قانع عن نبیط بن شریط عن ابیہ

۱۲۳۴۹۔۔۔۔۔ اے لوگو! کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ (ذوالحجہ کا مہینہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! پھر کونسا شہر زیادہ حرمت والا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ (یعنی مکہ سب سے زیادہ محترم ہے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام و محترم ہیں جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں، تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں اس دن تک جس دن میں تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے (قیامت تک) حرام ہیں۔ یعنی جیسے تم قتل وقتال اور لوٹ مار کو اس دن، اس مہینہ اور اس شہر میں حرام جانتے ہو اسی طرح یہ چیزیں تم پر قیامت تک کے لیے محترم ہیں۔ رواہ البزار عن وابصۃ

۱۲۳۵۰۔۔۔۔۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، کونسا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ دن (عرفہ کا دن تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ مہینہ (ذوالحجہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کونسا شہر

زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ شہر (یعنی مکہ)، تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی محترم ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (ذوالحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں، کیا میں نے (احکام خداوندی) پہنچا دیئے؟ (تو سب نے اثبات میں گواہی دی تو) آپ علیہ السلام نے ارشادفرمایا کہ: اے اللہ تو (اپنے ان بندوں کی گواہی پر) گواہ رہنا۔ رواہ ابن سعید، والطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن نبیط بن شریط

نبیط بن شریط فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا اور نبی کریم ﷺ جمرہ اولیٰ کے پاس خطبہ ارشادفرمارہے تھے، آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۵۱...... اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد کوایسا ہی محترم بنایا ہے، جس طرح کہ یہ سب اس مہینہ کے اس دن (عرفہ) میں اوراس سال کے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں حرام ہیں، اے اللہ! کیا میں نے (دین) پہنچادیا، اے اللہ! آیا میں نے (دین) پہنچادیا۔

رواہ ابن النجار عن قیس بن کلاب الکلابی

۱۲۳۵۲...... کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ بیشک یہ دن ایام تشریق کا بالکل درمیان والا دن ہے (یعنی یوم عرفہ ہے) کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ یہ شہر حرام (مکہ) ہے، میں نہیں جانتا کہ شاید اس (حج) کے بعد (آئندہ سال حج میں) تم سے ملاقات کرسکوں گا۔ آگاہ رہو! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروتم پر ایسی ہی حرام ہیں، جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرلو (یعنی قیامت تک کے لیے حرام ہیں) تو پھر اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کریں گے، آگاہ رہو! تم میں سے جو قریب ہے (یا حاضر ہے) وہ دوروالے کو (یا غائب کو) یہ بات پہنچادے، سنو! کیا میں نے (احکام) خداوندی پہنچادیئے؟

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن اسدی بنت نبہان

۱۲۳۵۳...... اے لوگو! بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال، اور تمہاری آبروتم پر ایسی ہی حرام ہیں جس طرح کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں، پس تم میں سے حاضر شخص غائب تک (یہ بات) پہنچادے، اور میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

رواہ ابن قانع والطبرانی فی الکبیر وسعید بن منصور فی سننہ عن مخشی بن جحیر عن ابیہ. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن أبی غادیة الجہنی

۱۲۳۵۴...... اے لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ "یوم حرام" (عرفہ) ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ کونسا شہر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: "شہر حرام" ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ کونسا مہینہ ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ "حرام مہینہ" (ذوالحجہ) ہے، تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: پس بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال، اور تمہاری آبروتم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں حرام ومحترم ہیں اے اللہ! میں نے (تیرادین) پہنچادیا، اے اللہ! میں نے (تیرادین) پہنچادیا، پس حاضر کو چاہیے کہ غائب تک (یہ بات) پہنچادے، میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ رواہ ابن شیبة واحمد فی مسندہ والبخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ. رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمار رضی اللہ عنہ. رواہ احمدفی مسندہ والبغوی عن ابی غادیة الجہنی

۱۲۳۵۵...... اے لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ اور یہ کونسا مہینہ ہے؟ اور یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ حرام مہینہ (ذوالحجہ) اور کیا یہ حرام شہر (مکہ) اور کیا یہ حرام دن (یوم عرفہ) نہیں ہے۔ آگاہ رہو! بیشک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری آبروتم پر اسی طرح محترم ہیں جس طرح کہ تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں، تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور تمہارے اس دن (عرفہ) میں حرام ومحترم ہیں اس دن تک جس دن تم اپنے پروردگار سے ملاقات کروگے (قیامت تک حرام ومحترم ہیں)۔ اے اللہ! کیا میں نے (تیرادین) پہنچادیا؟ اے اللہ! تو گواہ رہنا (کہ میں نے تیرادین تیرے بندوں تک پہنچادیا)۔

رواہ احمد فی مسندہ وابن سعد والحکیم عن العداء بن خالد. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة رضی اللہ عنہ. رواہ البزار عن وابصة

۱۲۳۵۶..... بیشک سب سے زیادہ حرمت والا دن تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں تمہارا یہ دن (عرفہ) ہے، آگاہ رہو! تمہارے خون تم پر اسی طرح محترم ہیں جس طرح کہ تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس دن (عرفہ) کی حرمت ہے۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا دین تمہیں) پہنچا دیا؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جی ہاں (آپ نے دین پہنچا دیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے اللہ! تو (اپنے بندوں کی گواہی پر) گواہ رہ۔

رواہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۵۷..... اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کون سے مہینہ میں ہو؟ اور تم کس شہر میں ہو؟ اور تم کس دن میں ہو؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: حرام یوم (عرفہ) ہے، حرام مہینہ (ذی الحجہ) ہے اور حرام شہر (یعنی مکہ) ہے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے اس مہینہ (ذی الحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔

جان و مال کو نقصان نہ پہنچاؤ

سنو! (اور اس کے مطابق) زندگی گزارو، خبردار! ظلم مت کرنا (تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی) کسی مسلمان کا مال اس کے طیب نفس کے بغیر حلال نہیں، سنو! زمانۂ جاہلیت کا ہر خون اور ہر سودی مالی معاملہ اور زمانۂ جاہلیت کی رسمیں قیامت تک میرے پاؤں تلے ہے (باطل) قرار دیتا ہوں اور سب سے پہلا خون جو معاف کیا جاتا ہے وہ الحارث کے بیٹے ربیعہ کا خون ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ سب سے پہلا سود جسے معاف کیا جاتا ہے وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، تمہارے لیے تمہاری اصل رقم ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ کوئی دوسرا تم پر ظلم کرے، سنو! بیشک زمانہ اپنی اس اصلی ہیئت پر لوٹ آیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی (یعنی زمانۂ جاہلیت میں لوگ) جس طرح چاہتے مہینوں کو مقدم و مؤخر کرتے رہتے تھے، لیکن اب زمانہ اپنی اصلی ہیئت پر واپس لوٹ آیا ہے جیسا کہ اول دن میں، اب جو مہینہ جس جگہ ہے وہ اپنی (اصلی حالت پر ہے) سنو! اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی اس دن سے مہینوں کی تعداد بارہ ہے، ان میں سے چار محترم مہینہ ہیں، یہ قوی دین ہے، ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم مت کرو، سنو! میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، سنو! شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی عبادت کریں، لیکن وہ لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف اکسانے پر لگا ہوا ہے۔

عورتوں کے حقوق ادا کرو

پس عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، اس لیے کہ وہ تو تمہاری خدمت گزار ہیں، اپنے لیے کسی چیز کی بھی مالک نہیں ہیں اور عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر تمہارے علاوہ کسی دوسرے کو نہ آنے دیں اور تمہارے گھروں میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گزرے، اگر تمہیں ان کی نافرمانی کا خوف ہو تو (پہلے) انہیں نصیحت کرو (پھر بھی نہ مانیں) تو بستروں میں ان سے علیحدگی اختیار کرو اور ان کو مارو مگر اس طرح نہ مارو کہ جس سے سختی اور شدت ظاہر ہو اور انہیں کوئی گزند پہنچے، اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت وحیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان (اور مکان) اور کپڑا دو۔ کیونکہ تم نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ لیا ہے، اور ان کی شرم گاہوں کو خدا کے حکم سے یعنی ''فانکحوا'' کے مطابق اپنے لیے حلال بنایا ہے، سنو! جس کسی کے پاس کسی کی امانت ہو تو جس نے وہ امانت رکھائی تھی اس تک لوٹا دے، کیا میں نے (دین) پہنچا دیا؟ کیا میں نے (دین) پہنچا دیا؟ چاہیے کہ حاضر شخص غائب تک (یہ

بات) پہنچادے، کیونکہ بسا اوقات سننے والے کی بنسبت وہ شخص (جس نے سنا تو نہیں البتہ اس تک بات) پہنچائی گئی تھی، زیادہ نیک بخت ہوتا ہے (اس بات پر عمل کر کے)۔

۱۲۳۵۸...... سنو! زمانۂ جاہلیت کے خون اور اس کے علاوہ کی چیزیں میرے دونوں قدموں کے نیچے ہیں (باطل کرتا ہوں) سوائے حاجیوں کو پانی پلانے والی خدمت اور کعبہ کی تولیت کے (کہ اس خدمت کو میں سابقہ طرز پر سابقہ لوگوں میں برقرار رکھتا ہوں)۔

رواه ابن منده عن الاسود بن ربيعة اليشكري

کلام:...... اس حدیث کی سند مجہول ہے۔

۱۲۳۵۹...... اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی، اور تن تنہا لشکروں کو شکست دی، سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر رسم اور کسی بھی خون اور مال (سودی معاملہ) کا دعویٰ میرے قدموں تلے ہے (باطل ہے) البتہ حاجیوں کی پانی پلانے کی خدمت اور خانہ کعبہ کی تولیت (سابقہ طرز پر برقرار ہوگی) سنو! قتل خطاء کی دیت قتل شبہ عمد ہے، یہ وہ قتل ہے جو کہ کوڑے یا ڈنڈے سے ہو، اس میں سو اونٹ دیت ہیں جن میں سے چالیس اونٹنیاں ایسی ہوں گی کہ جو حاملہ ہوں۔ رواه ابو داؤد عن ابن عمرو رضی الله عنه

۱۲۳۶۰...... تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد و نصرت فرمائی اور تن تنہا لشکروں کو شکست دی، سنو! کوڑے اور ڈنڈے سے قتل کیے جانے والے کی دیت میں سو ۱۰۰ اونٹ ہیں کہ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہونگی کہ جن کے پیٹ میں ان کے بچے ہوں، سنو! زمانۂ جاہلیت کی ہر رسم اور خون میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔ بالکل باطل قرار دیتا ہوں، البتہ خانہ کعبہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت سابقہ طرز پر میں انہیں لوگوں کے حق میں برقرار رکھتا ہوں یہ جو پہلے سے اس خدمت پر مامور ہیں۔

رواه البيهقي في شعب الايمان والطبراني في الكبير عن ابن عمرو. رواه الطبراني في الكبير عن ابن عمر رضی الله عنه

لواحق الحج "من الاكمال"

حج سے ملحق احکام کا بیان

۱۲۳۶۱...... اے قریش کی جماعت! اللہ سے ڈرو اور جس چیز سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے حاجیوں کو اس چیز سے (فائدہ) اٹھانے سے منع نہ کرو پس اگر تم نے ایسا کیا (منع کیا) تو میں قیامت کے روز (ان کے حق میں) تم سے جھگڑا کروں گا۔ رواه ابونعیم عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۲۳۶۲...... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا مالدار لوگ تفریح کے لیے حج کریں گے اور متوسط طبقے کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کو جائیں گے اور قرا حضرات ریا کاری اور دکھلاوے کی غرض سے حج کو جائیں گے اور فقیر محتاج بھیک مانگنے کی غرض سے حج کو جائیں گے۔

رواه والديلمي عن انس رضي الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: کشف الخفاء ۳۲۶۷۔

۱۲۳۶۳...... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مالدار لوگ سیر و تفریح کی غرض سے حج کریں گے، اور متوسط طبقے کے لوگ تجارت کی کی غرض سے حج کو جائیں گے اور فقراء محتاجین بھیک مانگنے کے لیے حج کو جائیں گے اور قرا حضرات ریا کاری اور دکھلاوے کی غرض سے حج کریں گے۔

رواه الديلمي عن انس رضي الله عنه

۱۲۳۶۴...... اے ام معقل! تم اپنے اونٹ پر سوار ہو کر حج ادا کر لو، اس لیے کہ حج اللہ کے راستے میں سے ہے (یعنی حج بذات خود اللہ کا راستہ ہے) لہٰذا تم اگر سواری کی حالت میں مناسک حج ادا کر لوگی تو کوئی مضائقہ نہیں۔ رواه الطبراني في الكبير عن ام معقل رضي الله عنه

دخول الکعبة "من الاکمال"

کعبہ میں داخل ہونا

۱۲۳۶۵ ..... میں کعبہ میں داخل ہوا اور کاش کہ میں نہ داخل ہوتا، مجھے خوف ہے کہ میں نے اپنے بعد آنے والی امت کو مشقت میں مبتلا کر دیا۔

الترمذی حسن صحیح، البیهقی عن عائشة رضی الله عنها

۱۲۳۶۶ ..... میں نے گھر میں ایک سینگ دیکھا ہے، پس تم اس کو (کہیں) چھپا کر رکھو، کیونکہ یہ مناسب نہیں ہے کہ گھر میں کوئی ایسی چیز ہو جو نمازی کو لہو میں مبتلا کرے۔ رواه احمد فی مسنده والبخاری فی التاریخ وابن عساکر عن ام عثمان بن سفیان

۱۲۳۶۷ ..... میں جب گھر میں داخل ہوا تو میں نے مینڈھے کے سینگ دیکھے، لیکن میں بھول گیا کہ تم کو اس سینگ کے چھپانے کا حکم دوں، اس لیے کہ یہ بات مناسب نہیں کہ گھر میں کوئی ایسی چیز ہو جو نمازی کو مشغول کرے (کہ اس کی وجہ سے اس کا دھیان نماز سے ہٹ جائے)۔

رواه البیهقی واحمد فی مسنده وسعید بن منصور فی سننه عن امرأة من بنی سلیم عن عثمان بن طلحة رضی الله عنه

زیارة قبر النبی صلی الله علیه وسلم ......من الاکمال

نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کا بیان

۱۲۳۶۸ ..... جس شخص نے حج کیا اور پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے، جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ رواه ابوالشیخ والطبرانی فی الکبیر وابن عدی فی الکامل والبیهقی فی السنن

کلام: ..... اسنی المطالب ۱۳۸۷، ضعیف الجامع ۵۵۵۳۔

۱۲۳۶۹ ..... جس شخص نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے بیوفائی کی۔

رواه ابن حبان فی صحیحه فی الضعفاء والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمرو رضی الله عنه

کلام: ..... اس حدیث کو علامہ ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے، لیکن وہ درست نہیں ہے۔ مگر دوسری کتب میں اس کو ضعیف کہا گیا ہے، دیکھئے: التنزیہ ۲/۱۷۲، التبانی ۴۲۔

۱۲۳۷۰ ..... جو حج کے ارادہ سے مکہ چلا پھر میری مسجد میں میری زیارت کا قصد کیا تو اس کے لیے دو مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

رواه الدیلمی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۲۳۷۱ ..... جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی تو (قیامت کے روز) میں اس کے لیے سفارشی ہونگا یا گواہ ہونگا، اور جو شخص دو حرموں (مکہ، مدینہ) میں سے کسی ایک میں انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو ان لوگوں میں سے اٹھائیں گے جو امن میں ہوں گے۔

رواه ابوداؤد والبیهقی فی السنن عن عمر رضی الله عنه

۱۲۳۷۲ ..... جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو اس نے گویا میری حیات میں میری زیارت کی، اور جو شخص دونوں حرموں (مکہ، مدینہ) میں سے کسی ایک حرم میں انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو امن والوں میں اٹھائیں گے۔

رواه ابن قانع والبیهقی فی شعب الایمان عن حاطب ابن الحارث

کلام: ..... روایت محل کلام ہے، الاتقان ۱۹۱۴۔

۱۲۳۷۳ ... جس شخص نے بارادہ میری زیارت کی، تو قیامت کے روز وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور جس شخص نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی اور مدینہ کے مصائب پر صبر کیا تو قیامت کے روز میں اس کے حق میں گواہ اور سفارشی ہوں گا، اور جو شخص دونوں حرموں میں سے کسی ایک حرم میں انتقال کر جائے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو امن والوں میں اٹھائیں گے۔

کلام: ..... یہی روایت بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے السنن الکبریٰ میں بھی روایت کی ہے اور فرمایا ہے اس کی سند مجہول ہے۔ ۲۴۵/۵۔

كتاب الحج من قسم الافعال

باب فی فضائله ووجوبه وآدابه

یہ باب حج کی فضیلت، اس کے وجوب اور اس کے آداب کے بارے میں ہے۔

فصل فی فضائله

یہ فصل حج کی فضیلتوں کے بیان میں ہے

۱۲۳۷۴ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اس گھر (بیت اللہ شریف) کا حج کیا کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا ارادہ نہیں کیا، تو وہ شخص اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک وصاف ہو کر) نکلے گا جس دن کہ اس کی والدہ نے اس کو جنا تھا اور گناہوں سے پاک تھا۔

یہ حدیث مرفوع اور موقوف دونوں طرح مروی ہے۔

۱۲۳۷۵ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: حاجی کی اور جس کے لیے حاجی استغفار کرے مغفرت کی جاتی ہے (اور اس کی دعا قبول ہوتی ہیں) بقیہ ذی الحجہ محرم، صفر اور دس ربیع الاول تک۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسدد

۱۲۳۷۶ ... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گزر ہوا اس حال میں کہ وہ شخص اپنے مناسک حج مکمل کر چکا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تم نے حج کر لیا؟ اس نے کہا کہ: جی ہاں (کر لیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ (حج میں) جس چیز سے تمہیں منع کیا گیا تم نے اس سے اجتناب کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ: مجھے اس کی استطاعت نہ ہوئی (اس لیے اجتناب نہ برت سکا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اپنا کام (حج) از سر نو کرو۔ رواه البيهقي في شعب الايمان

۱۲۳۷۷ ... یوسف بن ماہک سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نکلے انہوں نے کئی سواروں کو دیکھا (جو تیزی سے سواری کر رہے تھے) تو فرمایا کہ (یہ) سوار کون ہیں؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: حجاج کرام ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کوئی اور مقصد تو ان کا نہیں تھا؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ سوار جان لیتے کہ کتنے ثواب اور اجر عظیم کے ساتھ انہوں نے اپنی سواریوں کو بٹھایا اور اٹھایا ہے اور ان کی مغفرت کے بعد ان کو جو اجر عظیم ملا ہے اس کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے! اونٹنی جب بھی اپنا قدم اٹھاتی ہے اور رکھتی ہے تو اللہ پاک اس کے بدلے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور گناہ مٹا دیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں (حاجی کے لیے)۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۲۳۷۸ ... حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب صفا اور مروہ کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ (بہت سے) اونٹ سوار آئے اور انہوں نے (اپنے اونٹوں) کو بٹھایا اور طواف کیا اور سعی کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم

کون ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم عراقی ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو کیا چیز تمہیں (یہاں) لائی ہے، تو انہوں نے کہا کہ حاجی لوگ (لے کر آئے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تو کیا تم تجارت، میراث اور طلب دین کی غرض سے نہیں آئے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس تم از سر نو عمل (حج کے افعال) انجام دو۔رواہ عبدالرزاق فی الجامع وابن شیبة رضی اللہ عنہ

۱۲۳۷۹۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: تم جب زینیں باندھ لو تو حج وعمرہ کی جانب رخ کرو کیونکہ یہ دونوں جہاد ہیں۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع، ابن ابی شیبہ

۱۲۳۸۰۔۔۔ حضرت ایوب سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ حاجی ہرگز فقر وفاقہ میں مبتلا نہ ہوگا

رواہ عبدالرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کے جنازے میں حاضر ہوئے جو ایام تشریق کے آخری دن منیٰ میں وفات پا گیا تھا، اور فرمایا کہ: مجھے کیا چیز منع کرتی ہے ایک ایسے شخص کو دفن کرنے سے کہ جب سے اس کی مغفرت ہوئی اس وقت سے گناہ نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۲۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: حاجیوں، عمرہ کرنے والوں اور مجاہدوں سے ملاقات کرو، پس چاہیے کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں اس سے پہلے کہ وہ میلے (گناہ میں مبتلا) ہوں۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۳۸۳۔۔۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ حاجیوں کی مغرت فرما اور اس کی بھی مغفرت فرما جس کے لیے حاجی دعا (مغفرت) کرے۔رواہ ابن زنجویہ

۱۲۳۸۴۔۔۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اپنے نبی کو رخصت دی، اور اللہ کے نبی ﷺ اسی کے راستے پر چلے، اور اللہ کے حکم کے عین مطابق حج اور عمرہ ادا کیا، اور ان عورتوں کی شرمگاہوں کو محفوظ کر دیا۔رواہ احمد فی مسندہ ومسدد وابن ابی داؤد فی المصاحف والطحاوی

۱۲۳۸۵۔۔۔ حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: کجاوے نہ کسے جائیں سوائے خانہ کعبہ کی طرف جانے کے لیے۔رواہ ابن سعد

۱۲۳۸۶۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: حاجی، غازی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے وفد ہیں، وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرما دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ انہیں بلاتے ہیں تو وہ حاضر ہو جاتے ہیں۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۱۲۳۸۷۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ: حج اور عمرے کی مشقت اٹھاؤ اس لیے کہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں کہ جیسے بھٹی لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔رواہ عبدالرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۸۔۔۔ ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن مکہ کے راستے میں اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے فرمارہے تھے کہ: وہ لوگ جو سفر کی وجہ سے پراگندہ حالی کے باوجود مسلسل ذکر میں مشغول ہوتے ہیں، ان کے جسموں سے (گرد وغبار کی وجہ سے) بدبو آرہی ہوتی ہے اور وہ شور (ذکر اللہ) کرتے جارہے ہوتے ہیں اور وہ اس سفر سے دنیا کا کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں حاصل کرنا چاہتے، ہمارے خیال میں اس سفر سے بہتر اور کوئی سفر نہیں۔ وہ سفر حج مراد لے رہے تھے۔رواہ ابن سعد فی نسخة

۱۲۳۸۹۔۔۔ حبیب بن زبیر اصفہانی سے مروی ہے کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ لوگ تم دوبارہ سرنو کریں (یعنی حجاج کرام؟) تو انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھے عثمان بن عفان اور ابوذر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: لوگ از سرنو عمل کریں (کیونکہ حج کی وجہ سے ان کے پچھلے گناہ معاف ہوگئے ہیں)۔ابن زنجویہ، السنن للبیھقی

۱۲۳۹۰۔۔۔ حارث بن سوید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے پہلے پہلے حج کرلو کہ پھر تم

حج نہ کرسکو، کیونکہ گویا میں (مستقبل میں) دیکھ رہا ہوں کہ ایک حبشی (سیاہ فام) چھوٹے چھوٹے کانوں والا بانکا ٹیڑھا آدمی ہے، اس کے ہاتھ میں کدال ہے اور وہ اسی کے ساتھ کعبۃ اللہ کے پتھروں کو ڈھا رہا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا: کیا آپ اپنی طرف سے فرما رہے ہیں؟ یا نبی کریم ﷺ سے آپ نے اسی بات کو سنا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے (زمین میں) دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا (میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں) بلکہ میں نے اس کو تمہارے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ الحارث، حلیة الاولیاء، السنن للبیهقی

کلام: ...... مذکورہ روایت میں ایک راوی حصین بن عمر الاحمسی ہے، جس کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حصین واہ (بے کار) راوی ہے۔ الحاکم فی المستدرک کتاب المناسک ۱/۴۴۸

۱۲۳۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ (کے روز میدان عرفات) میں کھڑے تھے اور لوگ آپ کی طرف متوجہ تھے اور آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:

مرحبا (خوش آمدید) ہو اللہ کے وفد (حاجیوں) کو، جب وہ مانگتے ہیں تو اللہ ان کو عطا کرتا ہے اور ان کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور آدمی جب (اپنے لیے بھی) ایک درہم خرچ کرتا ہے تو اس کا ثواب دس لاکھ درہم تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ الدیلمی

عورتوں کا جہاد حج وعمرہ ہے

۱۲۳۹۲..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، حج اور عمرہ۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف

۱۲۳۹۳..... وضین بن عطاء، یزید بن مرثد سے اور یزید حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں دونوں صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! جب تیرے بندے تیرے گھر آکر تیری زیارت کریں تو ان کا تجھ پر کیا حق بنتا ہے؟ کیونکہ ہر زائر (مہمان) کا مزور (میزبان) کے اوپر حق ہے؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! دنیا میں تو مجھ پر ان کا یہ حق ہے کہ میں ان کو عافیت بخش دوں اور جب میں ان سے ملاقات کروں گا تو ان کی بخشش کروں گا۔ ابن عساکر، البغوی

۱۲۳۹۴..... عن ھدبہ بن خالد، وھیب بن خالد، الجریری، حیان بن عمیر کی سند سے مروی ہے، ماعز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ۔ یہ سن کر سائل کی ران پر کپکپی طاری ہوگئی۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھہر جا، پھر تمام اعمال میں سب سے افضل عمل گناہوں سے پاک حج، گناہوں سے پاک حج ہے۔ ابن النجار

۱۲۳۹۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ منی میں تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر اہل مزدلفہ جان لیتے کہ ان کو کیا کچھ ملا ہے مغفرت کے بعد (خدا کا مزید انعام و) فضل تو خوشی سے جھوم اٹھتے۔ ابن عدی، ابن النجار

کلام: ...... مذکورہ روایت غیر محفوظ ہے۔ جمع الجوامع

۱۲۳۹۶..... ضحاک بن مزاحم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک قوم کو دیکھا جو مسجد کے دروازے پر اپنی سواریوں (کی اونٹنیوں) کو بٹھا رہے تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

اگر اہل قافلہ جان لیتے کہ کیا ثواب ان کو ملا ہے تو وہ یہ جان لیتے کہ وہ مغفرت اور مزید فضل خداوندی کے ساتھ واپس لوٹیں گے۔ ابن زنجویہ

۱۲۳۹۷..... قاسم بن ابی اشمط کہتے ہیں مجھے میرے والد نے میرے دادا حسل سے جو بنی عامر بن لؤی میں سے تھے روایت نقل کی ہے:

کہ رسول اللہ ﷺ اپنے حج میں ایک شخص کے پاس سے گذرے، ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ وہ آدمی اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تیرا حج (گناہوں سے) محفوظ رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ازسرنو عمل کرو (کیونکہ تمہارے پچھلے گناہ معاف ہوگئے ہیں)۔

۱۲۳۹۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (حضور اکرم ﷺ نے ارشاد) فرمایا: اللہ کا محترم گھر کعبۃ میری قبر کی طرف (بار بار) متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: السلام علیک یا محمد! تو میں بھی کہتا ہوں وعلیک السلام یابیت اللہ! میری امت نے میرے بعد تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو کعبۃ اللہ کہتا ہے: جو میرے پاس آتا ہے میں اس کے لیے کافی ہو جاتا ہوں اور اس کے لیے سفارشی بن جاتا ہوں۔ اور جو میرے پاس نہیں آتا، اس کے لیے آپ کافی ہو جائیں اور اس کے لیے سفارشی بن جائیں۔ الدیلمی

کلام:...... روایت موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں محمد بن سعید بورقی کذاب اور وضاع (جھوٹا اور حدیثیں بنانے والا) شخص ہے۔ سلیمان بن جابر سے مروی ہے کہ بورقی حدیثیں گھڑنے والوں میں سے ایک تھا۔ میزان الاعتدال ۵۶۶/۳۔

فصل...... حج کے واجب ہونے کے بیان میں

۱۲۳۹۹..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو حج کی طاقت رکھتا ہے پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو تم اس پر قسم اٹھالو کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرا۔ حلیۃ الاولیاء

۱۲۴۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ کچھ لوگوں کو شہروں میں بھیجوں، پس وہ ایسے کسی مالدار شخص کو نہ چھوڑیں جس نے حج نہیں کیا، مگر اس پر جزیہ مقرر کر دیں (جیسا کہ غیر مسلموں پر ہوتا ہے) کیونکہ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، رستہ فی الایمان، ابو العباس الاصم فی حدیثہ، ابن شاہین فی السنۃ

۱۲۴۰۱..... عبدالرحمن بن غنم الاشعری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہودی یا نصرانی ہو کر مرے (تین مرتبہ تاکیداً فرمایا) وہ شخص جو حج کی وسعت رکھتا تھا اور اس کی راہ بھی خالی تھی مگر وہ بغیر حج کیے مر گیا۔ پس اگر میں نے ابھی تک حج نہ کیا ہو تو میں حج کر لوں یہ میرے لیے چھ سات غزدوں میں شرکت سے زیادہ محبوب ہے۔ السنن لسعید بن منصور، رستہ، ابن شاہین، السنن للبیھقی

۱۲۴۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو مر گیا اور وہ مالدار تھا لیکن اس نے ایک (بھی) حج نہیں کیا تو وہ چاہے تو یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر مرے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ

۱۲۴۰۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: اگر لوگ حج کو ایک سال کے لیے بھی چھوڑیں (یعنی حج بیت اللہ کو کوئی نہ آئے) تو میں ان سے قتال کروں گا جس طرح ہم نماز اور زکوۃ پر قتال کرتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، رستہ فی الایمان، اللالکائی فی السنۃ، ابو العباس الاصم فی حدیثہ

۱۲۴۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: اپنی (آل) اولادوں کو حج کراؤ اور ان کی روزی نہ کھاؤ (ان کی روزی کھانے کی لالچ میں ان کو فریضۂ حج سے نہ روکو) اور ان کی رسی ان کی گردنوں پر چھوڑ دو (اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں)۔

ابو عبید فی الغریب، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسدد

ذیل الوجوب...... وجوب سے متعلق

۱۲۴۰۶..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا حج افضل ہے؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (العج والثج) یعنی جس حج میں زور زور سے تلبیہ پڑھا جائے اور اونٹوں کا خون بہایا جائے۔ الدارمی، الترمذی، وقال غریب، ابن خزیمہ، الدارقطنی

فی العلل، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

کلام:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے نیز امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ضعیف شمار کیا ہے۔

۱۲۴۰۷ عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے اہل مکہ! کیا بات ہے کہ لوگ (اللہ کی پسندیدہ حالت) غبار آلودی میں (مکہ) آتے ہیں اور تم ہو کہ تم پر نعمتوں کے آثار دکھتے ہیں۔ لہٰذا جب تم (ذوالحجہ کا) چاند دیکھ لو تو احرام باندھ کر تلبیہ پڑھو۔ تاکہ تم بھی کسی قدر ان کی طرح پراگندہ حالت میں ہو جاؤ۔

فائدہ:...... مذکورہ روایت کو امام مالک نے مؤطا میں کتاب الحج باب اھلال اھل مکۃ ومن بھا من غیرھم پر تخریج فرمایا ہے۔

۱۲۴۰۸...... ابراہیم بن خلاد بن سوید انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد حجاج اور ثجاج ہو جا۔

راوی فرماتے ہیں: عج تلبیہ لبیک اللّٰھم لبیک الخ کو بلند آواز سے پڑھنا ہے اور ثج اونٹوں کے خون کا بہانا ہے۔

الباوردی، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم فی المعرفۃ، السنن لسعید بن منصور

ابن مندہ فرماتے ہیں: ابراہیم بن خلاد کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بچپن کی حالت میں لایا گیا۔ اس لیے ان کی روایت مرسل ہے۔ نیز ان سے اپنے والد کے توسط سے بھی روایت نقل کی گئی ہے حالانکہ ان کا سماع ان کے اپنے والد سے بھی درست (ثابت) نہیں ہے۔

تلبیہ

۱۲۴۰۹...... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم میں داخل ہوتے تھے تو تلبیہ پڑھنے سے رکے رہتے تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرماتے تھے جب ان کے درمیان سعی سے فارغ ہو جاتے تھے تو پھر تلبیہ پڑھ لیتے تھے۔ پھر جب ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کی رات ہوتی تو منیٰ کوچ فرماتے تھے پھر جب (ترویہ کی) صبح ہوتی تو عرفہ (میدان عرفات) چلے جاتے اور وہاں تلبیہ پڑھنے سے رکے رہتے تھے اور وہاں تکبیر، الحمدللہ، دعا وزاری ان کا مشغلہ رہتا تھا۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا) فرمایا کرتے تھے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یونہی کرتے دیکھا تھا۔ ابن جریر

۱۲۴۱۰...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرۃ پر رمی فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۴۱۱...... اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرفہ کی رات تلبیہ پڑھتے سنا ہے۔ ابن جریر

۱۲۴۱۲...... حضرت عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ تلبیہ جاری رکھتے تھے بطن الوادی میں رمی جمار کرنے سے پہلے تک، جب پہلی کنکری مارتے تو تلبیہ پڑھنا ختم فرمادیتے تھے۔ ابن جریر

۱۲۴۱۳...... طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب آپ عرفات سے نکلے تو تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرہ پر رمی فرمائی (کنکری مارنے کے ساتھ تلبیہ موقوف فرمادیا)۔ ابن جریر

تلبیہ کب تک پڑھا جائے

۱۲۴۱۴...... محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میرے والد اسحاق نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا اور میں بھی ان کی گفتگو سن رہا تھا کہ تلبیہ پڑھنا کب موقوف ہوتا ہے؟ تو عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رمی جمرۃ کرنے تک تلبیہ پڑھا یونہی ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے کیا (یعنی رمی جمار کرنے سے پہلے تلبیہ ختم کر دیا) محمد بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے حکیم بن حمید بن عثمان بن العاصی نے بیان کیا، فرمایا میں نے ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد (یعنی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صبح کو منیٰ سے نکلتے تو تلبیہ موقوف فرما دیتے۔ اور سبحان اللہ العظیم پڑھتے رہتے۔

نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرفہ کی رات حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ جفنہ (پانی کے ٹب) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے لیے پانی بہایا جا رہا تھا اور آپ غسل فرما رہے تھے اور آپ مسلسل تلبیہ پڑھ رہے تھے حتیٰ کہ آپ غسل سے فارغ ہو گئے۔ ابن جریر

۱۲۴۱۵..... حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ مزدلفہ سے نکلا میں مسلسل آپ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے سن رہا تھا: لبیک اللّٰهم لبیک الخ. حتیٰ که آپ رضی اللہ عنہ جمرۃ تک پہنچ گئے۔ میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! یہ اہلال کیا ہے؟۔ یہ تلبیہ پڑھنا کیسا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد علی بن ابی طالب کو اسی طرح تلبیہ پڑھتے سنا تھا حتیٰ کہ آپ جمرۃ پر پہنچ گئے اور انہوں نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پڑھا حتیٰ کہ جمرۃ تک پہنچ گئے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بات سنائی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔ پھر مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اور مجھے میرے بھائی فضل بن عباس جو کہ حضور اکرم ﷺ کے ردیف تھے۔

یعنی دوران حج حضور ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے میں نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرۃ تک پہنچ کر اس کو ختم فرما دیا۔ مسند ابی یعلی، الطحاوی، ابن جریر

ابن جریر نے مذکورہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۲۴۱۶..... ھشام بن حسان، محمد بن سیرین سے اور محمد بن سیرین اپنے بھائی یحییٰ بن سیرین سے اور وہ اپنے بھائی انس بن سیرین سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں تلبیہ پڑھتے سنا:

لبیک حقا حقا تعبداً ورقاً

۱۲۴۱۷..... محمد بن سیرین عن اخیہ یحییٰ بن سیرین عن اخیہ معبد عن اخیہ انس بن سیرین عن انس بن مالک، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

لبیک حقاً حقاً تعبداً ورقاً. الدیلمی

ترجمہ: ...... حاضر ہے بندہ حق، بندگی اور غلامی کی حالت میں۔ ابن عساکر، ابن النجار

۱۲۴۱۸..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کیا اور آپ کے جسم پر سفید جبہ تھا اور آپ علیہ السلام فرما رہے تھے:

لبیک اللّٰهم لبیک

اور آپ علیہ السلام کے پروردگار آپ کو جواب دے رہے تھے:

لبیک یاموسیٰ! الجامع لعبدالرزاق

۱۲۴۱۹..... ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی تلبیہ پڑھنے والے نے کبھی کوئی تلبیہ نہیں پڑھا اور نہ کسی تکبیر کہنے والے کبھی کوئی تکبیر کہی مگر اس کو جنت کی خوشخبری دیدی گئی۔ ابن النجار

۱۲۴۲۰..... عمرو بن معدیکرب سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے (تلبیہ یوں) سکھایا:

لبیک اللّٰهم لبیک، اللّٰهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک.

”حاضر ہیں ہم اے اللہ! ہم حاضر ہیں، اے اللہ! ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، بے شک تمام

تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ساری بادشاہی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

عمرو بن معدیکرب فرماتے ہیں: ہم جاہلیت کے زمانے میں لوگوں کو عرفات کے میدان میں کھڑا ہونے سے روکتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں ہمیں جن نہ اچک لیں۔تو رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: لوگوں کو (میدان عرفات) عرفہ میں جانے کا راستہ چھوڑ دو خواہ وہ بطن محسر میں عرفہ کی رات ٹھہریں اور ارشاد فرمایا بطن عرفہ کو عبور کرلو جن جب مسلمان ہوگئے ہیں تو وہ اب تمہارے بھائی بن گئے ہیں۔

یعقوب بن سفیان، الشاشی، البغوی، ابن منده، ابن عساکر

۱۲۴۲۱۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے مزدلفہ میں ارشاد فرمایا: میں نے اس ذات سے سنا جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی اس مقام میں وہ فرما رہے تھے:

لبیک اللّٰھم لبیک. ابن جریر

جمرۂ عقبہ پر تلبیہ ختم کرے

۱۲۴۲۲۔۔۔عبدالرحمٰن بن زید سے مروی ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ مشعر حرام سے یوم النحر (قربانی کے دن) تک ساتھ تھا۔آپ رضی اللہ عنہ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ جمرۂ عقبہ پر پہنچ گئے پھر بطن الوادی گئے اور فرمایا: اے بھتیجے! میری اونٹنی کی مہار تھام اور مجھے سات کنکریاں دے۔چنانچہ میں نے آپ کو کنکریاں دیدیں۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بطن الوادی سے رمی فرمائی۔اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔پھر ارشاد فرمایا: اسی طرح میں نے اس ذات کو کرتے دیکھا تھا جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔ابن جریر

۱۲۴۲۳۔۔۔۔۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلبیہ پڑھتے دیکھا حتیٰ کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کی رمی فرمائی۔

ابن جریر

۱۲۴۲۴۔۔۔۔۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ تلبیہ پڑھتے رہتے تھے حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ کی رمی فرماتے۔ابن جریر

۱۲۴۲۵۔۔۔۔۔نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم کے بتوں (کے مقام) پر پہنچتے تو تلبیہ پڑھنے سے رک جاتے تھے۔حتیٰ کہ بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف فرماتے اگر عمرہ ہوتا تو ٹھیک ورنہ حج میں صفا مروہ کے طواف میں شروع ہو جاتے اور تلبیہ پڑھنا شروع فرما دیتے اور جب تک مکہ میں مقیم رہتے اور مزدلفہ میں اور عرفہ کی رات تک یونہی تلبیہ پڑھتے رہتے حتیٰ کہ (عرفہ کی) صبح ہوتی تو رک جاتے تھے۔ابن جریر

۱۲۴۲۶۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو عرفہ سے مزدلفہ تک اپنا ردیف (سواری کے پیچھے بٹھا کر) بنایا۔پھر مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس کو ردیف بنایا۔ابن عباس فرماتے ہیں کہ فضل نے ان کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے رمی جمرہ فرمائی۔ابن جریر

۱۲۴۲۷۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: حاجی جب جمرۂ عقبہ پر رمی کریں تو تلبیہ پڑھنے سے رک جائیں۔ابن جریر

۱۲۴۲۸۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ فلاں (دشمن علی رضی اللہ عنہ) پر لعنت کرے، وہ اس دن یعنی یوم عرفہ کو تلبیہ پڑھنے سے روکتا تھا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دن تلبیہ پڑھتے تھے۔ابن جریر

۱۲۴۲۹۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: شیطان ابن آدم کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تلبیہ چھوڑ دے اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھ، تاکہ وہ بدعت کو زندہ کرے اور سنت کو مار دے۔ابن جریر

۱۲۴۳۰۔۔۔۔۔سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں عرفہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا۔آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک فلاں لوگوں کو لعنت کرے۔انہوں نے ایام حج کے سب سے بڑے دن (عرفہ) کو لیا اور حج کی زینت ختم کردی اور حج کی

زینت تلبیہ ہے۔ ابن جریر

۱۲۴۴۳ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ کی رمی فرمائی (یعنی رمی سے پہلے تلبیہ ختم کردیا)۔ ابن عساکر

۱۲۴۴۳..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو تلبیہ سکھایا:

لبیک اللّٰھم لبیک لا شریک لک ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک. ابن عساکر

باب مناسک حج میں ترتیب کے ساتھ

فصل ...... میقات مکانی میں

۱۲۴۴۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ دو شہر (عراق اور بصرہ وغیرہ) فتح ہوگئے تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لیے ''قرن'' کو میقات مقرر کیا تھا جبکہ یہ ہمارے راستے سے ہٹ کر ہے اور اگر ہم ''قرن'' کا قصد کرتے ہیں تو ہمیں دشوار پڑتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے مقابلے میں جو مقام تمہارے اپنے راستے میں پڑتا ہے اس کو دیکھ لو۔ چنانچہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر کردیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، السنن للبیھقی

۱۲۴۴۴..... اسود بن یزید حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

تم میں سے جو شخص حج کا ارادہ کرے، وہ میقات سے احرام باندھے (یعنی تلبیہ پڑھے) اور رسول اللہ ﷺ نے جو تمہارے لیے میقات مقرر فرمائے ہیں اہل مدینہ اور جو وہاں سے غیر اہل مدینہ گذرے ان کے لیے ذوالحلیفہ میقات ہے۔ اور اہل شام اور جو شام سے غیر شامی آئیں ان کے لیے میقات جحفہ ہے۔ اور اہل نجد اور جو غیر نجدی وہاں سے آئیں ان کے لیے میقات قرن ہے۔ اور اہل یمن کے لیے یلملم ہے اور اہل عراق اور بقیہ تمام لوگوں کے لیے ذات عرق ہے۔ ابن الضیاء

۱۲۴۴۵..... حضرت بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم اپنے والد عبدالرحمٰن سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھاؤ تنعیم اس کو لے جاؤ۔ جب تم اس کو لے کر چوٹیوں سے اترو تو اس کو کہہ دینا کہ احرام باندھ لے کیونکہ یہ مقبول عمرہ ہے۔ مسند احمد، مسند البزار، مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم

۱۲۴۴۶..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب طریق الفرع پر چلتے تو سواری چلتے ہی تلبیہ پڑھ لیتے تھے (یعنی احرام باندھ لیتے تھے) اور جب دوسرے کسی راستے پر چلتے تو مقام بیداء پر پہنچتے تو تب تلبیہ پڑھ لیتے تھے (یعنی بن مخلد)۔

۱۲۴۴۷..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ سے تلبیہ پڑھ لیا تھا۔ الحارث

کلام: ...... مذکورہ روایت کی سند میں واقدی (ضعیف) راوی ہے۔

۱۲۴۴۸..... محمد بن اسحاق سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عامر نیشاپور سے عمرہ کے ارادہ سے نکلے اور نیشاپور سے ہی احرام باندھ لیا۔ جب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

تم نے نیشاپور سے احرام باندھ کر اپنے آپ کو دھوکہ دیا ہے۔ السنن للبیھقی

۱۲۴۴۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام و مصر کے

لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۴۴۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔ ابن جریر

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ابی داؤد۔ ۳۸۱۔

۱۲۴۴۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدائن کے لیے عقیق کو، اہل بصرہ کے لیے ذات عرق کو، اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اور اہل شام کے لیے جحفہ کو میقات مقرر کیا۔ الکبیر للطبرانی

میقات زمانی

۱۲۴۴۲..... فرمان الٰہی: الحج اشھر معلومات (حج چند متعین مہینوں میں ہے) کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے مہینے ہیں۔ السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر، السنن للبیھقی

میقات سے متعلق

۱۲۴۴۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے احرام باندھا تو حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا۔ السنن للبیھقی

۱۲۴۴۴..... عبدالرحمن بن اسود سے مروی ہے ان کے والد عرفہ کے روز ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا: تم یہاں تلبیہ کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مقام پر تلبیہ پڑھتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ پڑھ لیا۔ السنن للبیھقی

۱۲۴۴۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ میں تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! تلبیہ کس چیز کا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا ہم نے (نسک حج) پورا کرلیا۔ السنن للبیھقی

فصل..... احرام اور حج کی ادائیگی کے طریقوں کے بیان میں

احرام

۱۲۴۴۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں حضور اقدس ﷺ کی ڈاڑھی کو غالیہ (مرکب ملی جلی خوشبو) کے ساتھ خوب بھر دیتی پھر آپ ﷺ احرام باندھ لیتے تھے۔ الحسن بن سفیان، ابن عساکر

۱۲۴۴۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو پہلے خوشبو لگاتے پھر لوگوں کے پاس (احرام باندھ کر) تشریف لے آتے تھے۔ ابن النجار

۱۲۴۴۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد تلبیہ پڑھتے تھے۔ النسائی

۱۲۴۴۹..... عبدالرحمن بن خالد بن اسید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب منیٰ کی طرف کوچ فرماتے تو تلبیہ پڑھتے تھے۔

ابن مندہ وقال غریب، ابونعیم، ابن عساکر

کلام:..... ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۱۲۴۵۰..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پڑھ لیا تھا جب آپ ﷺ کی سواری

آپ کو لے کر چلی۔اور مقام بیداء پر بھی آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھ لیا تھا سواری کے آپ کو لے کر چلنے سے قبل۔الکبیر للطبرانی

حج افراد......صرف حج کے لیے تلبیہ پڑھنا

۱۲۴۵۱......اسود بن یزید سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی صرف حج ادا کیا۔اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی صرف حج کیا۔اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی صرف حج ادا کیا (بغیر عمرہ کے)۔مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن، المحاملی، النسائی فی امالیہ

۱۲۴۵۲......حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے حج افراد کیا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۴۵۳......محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حج افراد کرو کیونکہ وہ افضل ہے۔السنن للبیہقی

۱۲۴۵۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حج افراد کر کیونکہ وہ افضل ہے۔السنن للبیہقی

۱۲۴۵۵......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج افراد کیا۔النسائی، ابن عساکر

کلام:......روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۴۷، ضعیف الترمذی ۱۳۶، ۱۳۷۔

۱۲۴۵۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج افراد (صرف حج) کا تلبیہ پڑھا۔ابن عساکر

۱۲۴۵۷......حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کس حج کا تلبیہ پڑھا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج کا (یعنی حج افراد کا) آدمی نے کہا: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حج قران کیا۔حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھا۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انس بن مالک تو اس وقت عورتوں کے پاس آتے جاتے تھے اور وہ کھلے سر ہوتی تھیں یعنی انس اس وقت بچے تھے جبکہ میں حضور ﷺ کی اونٹنی کے نیچے ہوتا تھا اور مجھ پر اسی اونٹنی کا لعاب گرتا تھا، میں آپ ﷺ کو صرف حج کا تلبیہ پڑھتے سنتا تھا۔ابن عساکر

روایت مذکورہ کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۴۵۸......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا جس کے ساتھ عمرہ نہیں تھا۔ابن عساکر

القران

حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھنا اور دونوں کے اکٹھے ادائیگی کی نیت کرنا

۱۲۴۵۹......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ضبی بن معبد کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یعنی دونوں کا تلبیہ پڑھا۔زید ابن صوحان اور سلمان بن ربیعہ نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے: وہ تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔چنانچہ ضبی بن معبد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو ان کے قول کی خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے نبی اکرم ﷺ کی سنت کی ہدایت ملی ہے۔

مسند ابی داؤد، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن منیع، العدنی، مسند ابن احمد بن حنبل، النسائی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، الطحاوی، الصحیح لابن حبان، الدارقطنی فی الافراد

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے۔السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۴۶۰......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) مروان بن الحکم سے مروی ہے کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا دونوں کا تلبیہ پڑھ لیا (یعنی حج قران کر لیا) اور فرمایا:

لبیک لعمرۃ وحج معًا

میں حاضر ہوں اے اللہ! حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: آپ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ میں لوگوں کو اس سے منع کر رہا ہوں اور آپ اسی کو کر رہے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کی سنت کو کسی ایک انسان کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، البخاری، النسائی، العدنی، سنن الدارمی، الطحاوی، الضعفاء للعقیلی

۱۲۴۶۱.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے حج قران کیا اور دو طواف کیے اور دو سعی فرمائیں۔ العقیلی فی الضعفاء الدارقطنی

کلام:.......امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۴۶۲.....حضرت حسن بن علی کے آزاد کردہ غلام سعد کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے۔ جب ہم ذی الحلیفہ میں پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں حج اور عمرہ دونوں کو جمع کروں۔ لہٰذا جو تم میں سے دونوں کا ارادہ کرنا چاہتا ہے وہ یوں کہے جس طرح میں کہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلبیہ پڑھا: لبیک بعمرۃ وحجۃ معاً. عمرہ اور حج دونوں کے لیے حاضر ہوں میں اے اللہ! مسدد

۱۲۴۶۳.....ابو نصر سلمی سے مروی ہے کہ میں نے حج کے لیے تلبیہ پڑھ لیا۔ پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پالیا۔ میں نے عرض کیا: میں نے حج کے لیے تلبیہ پڑھ (لیا ہے اور احرام باندھ) لیا ہے، لیکن میں عمرہ کو ملانے کی بھی طاقت رکھتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ ہاں اگر تو عمرہ کا احرام باندھتا پھر حج کو اس کے ساتھ ملانا چاہتا تو ملا سکتا تھا۔ لیکن اگر تو نے حج کے ساتھ ابتدا کر لی ہے تو اب اس کے ساتھ عمرہ نہیں ملا سکتا۔ ابو نصر سلمی نے پوچھا: اگر میں دونوں کا ارادہ کروں تو کیا کرنا پڑے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا پانی کا برتن اپنے اوپر بہاؤ (غسل کرو) پھر دونوں کا اکٹھے احرام باندھ لو اور دونوں کے لیے دو طواف کرو ایک طواف حج کے لیے اور ایک طواف اپنے عمرہ کے لیے اور دو سعی کرو پھر کوئی چیز تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی یوم النحر تک۔ السنن للبیہقی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو نصر غیر معروف راوی ہے۔ ابن الترکمانی فرماتے ہیں مگر یہی روایت دوسری کئی عمدہ اسانید سے بھی مروی ہے۔

۱۲۴۶۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قارن کے متعلق مروی ہے ارشاد فرمایا: قارن (عمرہ و حج کا دونوں) کا اکٹھے احرام باندھنے والا دو طواف کرے گا اور ایک سعی کرے گا۔ الشافعی فی القدیم

۱۲۴۶۵.....جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سقیا (مکہ مدینہ کے درمیان مقام) پر تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کو آٹا اور پتوں کا ملا ہوا پانی پلا رہے تھے۔ مقداد نے عرض کیا: یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ کے درمیان قران کرنے سے (دونوں کو ملانے سے) منع فرما رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا: کیا آپ حج اور عمرہ کو ساتھ ملانے سے منع فرما رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (یہ میری رائے ہے) یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں حج قران کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے:

لبیک بحج وعمرۃ معًا

فائدہ:.......یہ میری رائے ہے کہ الفاظ مؤطا امام مالک میں اضافہ ہیں۔ یہ روایت بھی مؤطا امام مالک میں مذکور ہے، کتاب الحج باب القران۔

۱۲۴۶۶.....حریث بن سلیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حج و عمرہ کا تلبیہ پڑھتے سنا، پھر عمرہ کے ساتھ ابتداء فرمائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو ارشاد فرمایا: آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف لوگوں کی نظر ہوتی ہے (کہ دیکھیں وہ کیا عمل کرتے ہیں)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: آپ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف لوگوں کی نظر ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۴۶۷.....صبی بن معبد سے مروی ہے: میں پہلے نصرانی تھا پھر میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے حج کا ارادہ کیا تو میں اپنی قوم کے ایک آدمی جس کو

اُدَیم تغلبی کہا جاتا تھا پھر میں مسلمان ہوگیا پھر میں نے حج کا ارادہ کیا تو میں اپنی قوم کے ایک آدمی جس کو اُدَیم تغلبی کہا جاتا تھا کے پاس آیا۔اس نے مجھے کہا کہ حج قران کرو۔اور اس نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حج قران کیا تھا۔صبی کہتے ہیں کہ پھر میرا گذر زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے پاس سے ہوا (انہوں نے مجھے حج قران کا تلبیہ پڑھتے دیکھا تھا تو) انہوں نے مجھے کہا: تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔یہ بات میرے دل میں کھٹکنے لگی۔پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا تو میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تجھے اپنے نبی ﷺ کی سنت کی ہدایت مل گئی ہے۔الباوردی، ابن قانع، ابو نعیم

۱۲۴۶۸.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پاس تھے۔جب اونٹنی نے آپ ﷺ کو اٹھا لیا تو آپ نے فرمایا: لبیک بحجة وعمرة معاً۔ یعنی حج قران کا تلبیہ پڑھا۔ابن النجار

۱۲۴۶۹.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج و عمرۃ دونوں کا تلبیہ پڑھتے سنا۔ابن عساکر

۱۲۴۷۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

لبیک بحجة وعمرة معاً. ابن عساکر

۱۲۴۷۱.....ھرماس بن زیاد سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کا ردیف تھا۔ان کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا:

لبیک بحجة وعمرة معاً. ابن النجار

۱۲۴۷۲.....حضرت ابوطلحہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلبیہ میں پڑھتے ہوئے سنا:

لبیک بحجة وعمرة معًا. الکبیر للطبرانی

۱۲۴۷۳.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تلبیہ پڑھا بعمرة فی حجة. مسند البزار

یعنی پچھلی روایات کی طرح حج قران کا تلبیہ پڑھا۔

۱۲۴۷۴.....جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مروہ پر حاضر ہوا آپ عمرہ میں تھے اور قینچی سے بال کاٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے عمرہ حج میں داخل ہوگیا قیامت تک کے لیے۔ابن جریر فی تھذیبه

التمتع.....حج تمتع

۱۲۴۷۵.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ مقام بطحاء میں تھے۔آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کس چیز کا تلبیہ پڑھا ہے۔میں نے عرض کیا: نبی کریم ﷺ کے تلبیہ کی طرح میں نے تلبیہ کہا ہے۔آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ھدی) قربانی کا جانور) ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بیت اللہ کا طواف کرو پھر صفا مروہ کا طواف کرو پھر (عمرہ سے) حلال ہو جاؤ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں بیت اللہ کا پھر صفا و مروہ کا طواف کیا پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں میں کنگھی کردی اور میں نے اپنا سر دھولیا۔پھر میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں اسی طرح فتویٰ دیتا رہا۔پھر میں خلافت عمر میں موسم حج میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور بولا: آپ کو معلوم نہیں ہے کہ امیر المؤمنین نے حج کے بارے میں کیا نیا ارشاد صادر فرمایا ہے؟ پھر میں نے لوگوں کو کہا: اے لوگو! جن کو بھی ہم نے حج کا مسئلہ بتایا ہو (وہ اس کی جگہ) اب امیر المؤمنین کی اقتداء کریں وہ تمہارے پاس آرہے ہیں۔چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے پوچھا: وہ کیا طریقہ ہے جو آپ نے حج کے متعلق نیا فرمایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم کتاب اللہ کو لیں تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واتموا الحج والعمرة لله.

حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

اور اگر ہم اپنے نبی کی سنت کو لیں تو آپ ﷺ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک کہ آپ نے ہدی (قربانی) کو نحر (قربانی) نہ کرلیا۔

مسند ابو داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، السنن للبیہقی

۱۲۴۷۶.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ کی قسم! میں تم لوگوں کو حج تمتع سے نہیں روکتا کیونکہ وہ کتاب اللہ میں ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو کیا ہے۔ النسائی

۱۲۴۷۷.....سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج کے مہینوں میں حج تمتع سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ اگر چہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہی حج کیا تھا۔ لیکن پھر بھی میں اس سے روکتا ہوں۔ وہ اس لیے کہ تم میں سے کوئی دنیا کے کس کس کونے سے آتا ہے غبار آلود اور پراگندہ حال ہوتا ہے اور وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرتا ہے، اس کی غبار آلود حالت، پراگندہ بال اور تھکاوٹ اور تلبیہ اس کے عمرے میں ختم ہو جاتا ہے (اور یہی چیزیں اللہ کو محبوب ہیں) کیونکہ وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اور حلال ہو جاتا ہے پھر کپڑے پہنتا ہے خوشبو لگاتا ہے اور اپنے اہل کے ساتھ مباشرت بھی کرتا ہے اگر وہ ساتھ ہوں۔ پھر جب ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کا دن ہوتا ہے تو پھر حج کا تلبیہ پڑھتا ہے اور منی جاتا ہے اور تلبیہ پڑھتا ہے، اب اس کے بال پراگندہ ہوتے ہیں اور نہ وہ غبار آلود حالت میں ہوتا ہے، نہ اس کو تھکاوٹ ہوتی ہے اور زیادہ دنوں کا تلبیہ ہوتا ہے سوائے ایک دن کے، حالانکہ حج عمرہ سے افضل (عبادت) ہے۔ اگر ہم لوگوں کو (حج اس طرح اس حج تمتع کے لیے) چھوڑ دیں تو وہ پیلو کے درختوں تلے عورتوں سے ہم آغوش ہوں گے، جبکہ اہل بیت (رسول اللہ تو غربت وفاقے کی وجہ سے) نہ ان کے پاس مال مویشی تھے اور نہ اناج فصل، ان کی کشادگی تو تبھی ہوتی تھی جب ان کے پاس کچھ آجاتا تھا۔

حلیۃ الاولیاء، مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، السنن للبیہقی

فائدہ:.......مذکورہ روایت حلیۃ الاولیاء میں ۲۰۵/۵ پر ہے اور صرف یہی حوالہ منتخب کنز العمال میں ہے۔

محشی رقم طراز ہیں کہ بقیہ کتب مذکورہ میں مذکورہ روایت رجوع کرنے پر نہیں ملی۔ ۱۲

۱۲۴۷۸.....حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ حج تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک آدمی نے ان کو کہا: اپنے فتویٰ کو روک لو۔ کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد امیر المؤمنین نے کیا نیا حکم جاری فرمایا ہے! حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس کے متعلق سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حج کیا، آپ کے اصحاب نے بھی کیا، لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ (عمرہ سے حلال ہو کر) پیلو کے درختوں تلے عورتوں سے ہم آغوش ہوں۔ پھر وہ حج کے لیے نکلیں تو ان کے سروں سے غسل کا پانی ٹپک رہا ہو۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابوعوانۃ، السنن للبیہقی

۱۲۴۷۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب حج کے مہینوں میں کوئی عمرہ کرے پھر وہ (وہیں حج کے لیے) ٹھہر جائے تو وہ متمتع (حج تمتع کرنے والا) ہے۔ اگر واپس اپنے گھر آجائے تو متمتع نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۴۸۰.....عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: کیا آپ نے حج تمتع سے منع فرمایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں (حج کے لیے) بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو حج افراد کرتا ہے وہ اچھا ہے اور حج تمتع کرتا ہے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول کو تھامتا ہے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی

۱۲۴۸۱.....ابراہیم سے مروی ہے، فرمایا: تمتع سے منع کیا گیا ہے اور قران سے نہیں۔ ابن خسرو

۱۲۴۸۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: اگر میں عمرہ کرتا پھر حج کرتا تو میں تمتع کرتا۔ مسدد

۱۲۴۸۳.....حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے حج کیا۔ جب ہم راستے میں تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع فرمایا۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے (حج تمتع ہی کی صورت اختیار کرتے ہوئے) پہلے عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی

اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: کیا مجھے یہ خبر صحیح ملی ہے کہ آپ تمتع سے منع فرماتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو حج تمتع کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں، ضرور۔

مسند احمد، السنن للبیهقی

۱۲۴۸۴.....مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا حج تمتع کے بارے میں تو انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ ہمارے لیے تھا اب تمہارے لیے نہیں ہے۔ ابن راهویه، البغوی فی مسند عثمان الطحاوی

۱۲۴۸۵.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا تو میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مجھے ان کے ساتھ کچھ اوقیہ چاندی بھی ملی۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس (مکہ میں دوران حج) آئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ سے لوٹ کر حضور کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میں نے فاطمہ کو دیکھا کہ اس نے رنگین کپڑے پہن رکھے ہیں اور اپنے کمرے کو بھی خوشبو میں بسا رکھا ہے (اور یہ علامتیں ہیں احرام سے حلال ہونے کی) تو فاطمہ مجھ سے بولی آپ کو کیا ہوا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا ہے اور وہ (عمرہ سے) حلال ہو گئے ہیں۔ میں نے فاطمہ کو کہا: میں نے تو نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ جیسا تلبیہ پڑھا ہے۔ (یعنی افراد، قران، تمتع میں سے رسول اللہ نے جس طرح ارادہ کیا ہو وہی میرا ارادہ ہے) اب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نے کیا تلبیہ پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا اهللت باهلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میں احرام باندھتا ہوں جیسا بھی رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تو ہدی قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے (حج و عمرہ کو ایک ساتھ کرنے کی نیت کی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر (جب ہم حج قران سے فارغ ہوئے تو) حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: سڑسٹھ یا چھیاسٹھ اونٹ نحر (ذبح) کرلو اور اپنے لیے تینتیس یا چونتیس اونٹ روک لو۔ اور ہر اونٹ میں سے میرے لیے گوشت کا ایک حصہ رکھنا۔ ابو داؤد، النسائی

فائدہ:.....اس روایت کو ایک جماعت نے تخریج کیا ہے اور مسلم نے بھی اس سے دلیل لی ہے۔ دیکھئے عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ۵/۲۲۶۔

۱۲۴۸۶.....سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مقام عسفان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اکٹھے ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے روکتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حج تمتع کا کہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو فرمایا: آپ کا کیا ارادہ ہے، جو کام رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے آپ اس سے لوگوں کو روکتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمیں چھوڑ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ارادے سے نہیں ہٹے تو حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا۔ مسند ابی داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلی، السنن للبیهقی

۱۲۴۸۷.....حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو حج تمتع سے روک دیں۔ لیکن میرے والد (علی رضی اللہ عنہ) نے ان کو فرمایا: یہ کام کرنے کا آپ کو اختیار نہیں ہے، کیونکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا تھا۔ لیکن آپ نے ہم کو اس سے نہیں روکا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باز آ گئے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارادہ فرمایا کہ لوگوں کو حیرہ شہر کے حلوں (جوڑوں) کو پہننے سے منع فرما دیں کیونکہ ان کو پیشاب کے ساتھ رنگا جاتا ہے۔ مگر ان کو میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام کرنے کا آپ کو حق نہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو پہنا ہے اور آپ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم نے بھی ان کو پہنا ہے۔ مسند احمد

۱۲۴۸۸.....عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے لوگوں کو روکتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حج تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوئی بات کہی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تو یہ بات جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا تھا۔ دوسرے الفاظ روایت یہ ہیں:

آپ جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن ہم (اس وقت دشمن سے)

خوف زدہ تھے۔مسند احمد، ابوعوانة، الطحاوی، السنن للبیھقی

۱۲۴۸۹.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کی رخصت دی ہے جبکہ ہدی بھی نہ ہو اور نہ روزے رکھے ہوں حتیٰ کہ ایام تشریق فوت ہو جائیں تو وہ ان کی جگہ ایام تشریق کے روزے رکھے۔ابن عساکر۔واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۴۹۰.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے حج تمتع کیا اور سب سے پہلے اس سے جس نے روکا وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ابن ابی شیبه

کلام:.....ضعیف الترمذی ۱۳۹۔

فصل.....طواف اور اس کی فضیلت میں

۱۲۴۹۱.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب ہم نے ایک طواف مکمل کر لیا تو دوسرے طواف میں شروع ہو گئے۔میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہمیں شک پڑتا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مگر مجھے شک نہیں پڑتا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو قران کرتے دیکھا تھا (یعنی حج و عمرہ دونوں طواف ایک ساتھ کرتے دیکھا تھا) اور میں بھی چاہتا ہوں کہ حج قران کروں۔الشاشی، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۴۹۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو شخص تم میں سے حج کے ارادے سے آئے وہ پہلے بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کے سات چکر لگائے، پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھے، پھر صفا پر آئے اور وہاں قبلہ رو کھڑا ہو کر سات تکبیریں کہے، ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد وثنا کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اور اپنے لیے دعا کرے اسی طرح مروہ پر عمل کرے۔

السنن لسعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیھقی

۱۲۴۹۳.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوالعالیہ سے مروی ہے فرمایا: اس بیت اللہ کا طواف کثرت سے کرلو۔اس سے پہلے کہ تمہارے درمیان اور اس کے درمیان رکاوٹ ہو جائے کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ حبشہ کا ایک آدمی جس کے سر کے اگلے حصے کے بال اڑے ہوئے ہیں، چھوٹے چھوٹے کان ہیں اور پنڈلیاں زخمی ہیں کعبہ پر بیٹھا ہے اور کدال کے ساتھ اس کو ڈھا رہا ہے۔

سفیان بن عیینه فی جامعه، ابوعبید فی الغریب، ابن ابی شیبه، السنن للبیھقی، الازرقی

۱۲۴۹۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو اس گھر کے سات چکر کاٹے اور دو رکعت نماز پڑھ لے گویا اس نے ایک غلام آزاد کر دیا۔ابن زنجویه

۱۲۴۹۵.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا کہ جو اس گھر کے پچاس چکر کاٹے وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا گویا آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے۔ابن زنجویه

فائدہ:.....حدیث میں خمسین اسبوعا پچاس ہفتے کا لفظ ہے، غالباً یہ کاتب کا سہو ہے صحیح لفظ مرۃ ہے مرتبہ جیسا کہ دوسری کتب میں آیا ہے۔

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۶۸۲، ضعیف الترمذی ۱۵۱۔

۱۲۴۹۶.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: سب سے پہلے اس گھر کا طواف جس نے کیا وہ ملائکہ تھے۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۲۴۹۷.....عبداللہ بن حنظلہ راہب سے مروی ہے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا، نہ وہاں مار دھاڑ تھی اور نہ ہٹو ہٹو کی آواز تھی۔ابن منده، ابن عساکر

۱۲۴۹۸.....ابوالعطاف طارق بن مطر بن طارق الطائی الحمصی سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ہمیں صمصامہ اور ضنینہ جو طرماح کے بیٹے ہیں دونوں نے بیان کیا کہ ہمیں ابوالطرماح نے بیان کیا کہ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم طواف میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش برس گئی حضور ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: نئے سرے سے عمل کرو کیونکہ تمہارے پچھلے سب گناہ معاف ہوگئے ہیں۔ الشیرازی فی الالقاب، ابن عساکر

کلام:...... ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت انتہائی ضعیف ہے، اس کو میں نے صرف اسی طریق سے لکھا ہے۔

اُدعیہ...... دعائیں

۱۲۴۹۹...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حبیب بن صہبان سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ باب اور رکن کے درمیان یا مقام اور باب کے درمیان یہ دعا پڑھ رہے تھے:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار.

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں (بھی) اچھائی دے اور آخرت میں (بھی) اچھائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ مسدد

۱۲۵۰۰ حبیب بن صہبان سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ کے گرد دعا ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی (دوران طواف) یہی ایک عادت تھی۔

الجامع لعبدالرزاق، الزهد للامام احمد، مسدد، ابوعبید فی الغریب، المحاملی، السنن الکبری للبیهقی

۱۲۵۰۱...... ابن ابی نجیح سے مروی ہے، فرمایا: حضرت عمر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کا طواف میں اکثر کلام یہی ہوتا تھا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. الازرقی

۱۲۵۰۲...... ابوسعید بصری سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا جائزہ لیا، آپ بیت اللہ کے طواف کے دوران یہ پڑھتے تھے:

لااله الا الله وحده لاشریك له له الملك وله الحمد وهو علی كل شی قدیر

ربنا ارتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. الجندی

۱۲۵۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ جب رکن یمانی کے پاس سے گذرتے تو یہ پڑھتے:

بسم الله والله اكبر والسلام علی رسول الله ورحمة الله وبركاته، اللهم انی اعوذبك من الكفر والفقر والذل ومواقف الخزی فی الدنیا والآخرة ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. الازرقی

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، سلامتی اللہ کے رسول پر اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے کفر سے، فقر سے، ذلت سے اور دنیا و آخرت کی ذلتوں سے، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہمیں (جہنم کی) آگ کے عذاب سے بچا۔ الازرقی

۱۲۵۰۴ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر اپنا دست مبارک کعبۃ اللہ پر رکھا اور یہ دعا کی:

اللهم البیت بیتك، ونحن عبیدك ونواصینا بیدك وتقلبنا فی قبضتك فان تعذبنا فبذنوبنا، وان تغفرلنا وبرحمتك فرضتك حجك لمن استطاع الیه سبیلافلك الحمد علی ماجعلت لنا من السبیل اللهم ارزقنا ثواب الشاكرین. الدیلمی

اے اللہ! یہ گھر تیرا گھر ہے، اور ہم تیرے بندے ہیں اور ہماری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہے، اور ہمارا گھرنا پھرنا آنا جانا تیری مٹھی میں

ہے۔اگر تو ہمیں عذاب دے تو واقعی ہمارے گناہوں کی وجہ سے دے گا اور اگر تو بخش دے تو یہ سراسر تیری رحمت ہوگی۔تو نے اپنا حج فرض کیا ہے ہر اس شخص کے لیے جو اس کے راستے کی طاقت رکھے۔پس تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں کہ تو نے ہمارے لیے اس راستے کو آسان کر دیا۔اے اللہ! ہمیں شکر کرنے والوں کا ثواب عطا فرما۔الدیلمی

کلام:.......مذکورہ روایت میں ایک راوی عبدالسلام بن الجنوب متروک راوی ہے۔

۱۲۵۰۵.....عبداللہ بن السائب سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو رکن اور حجر اسود کے درمیان ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار.

مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، النسائی، قال الذھبی: صحیح علی شرط مسلم.

آداب الطّواف......استلام

۱۲۵۰۶.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) عیسیٰ بن طلحہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کے پاس کھڑے دیکھا اور سنا کہ آپ ﷺ ارشاد فرمارہے ہیں: میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے پھر آپ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (جب) حج کیا تو وہ بھی حجر اسود کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے، تو نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع پہنچا سکتا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی العلل، روایة العلل

حجر اسود کا بوسہ

۱۲۵۰۷.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عابس بن ربیعہ سے مروی ہے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے، تو نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع پہنچا سکتا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ نے تجھے بوسہ دیا تھا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے قریب ہوئے اور اس کو چوما۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابوعوانة، ابن حبان، البیھقی فی السنن

۱۲۵۰۸.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اور اس کے اوپر (سجدہ کرتے جھکتے) ہوئے دیکھا۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔

ابو داؤد، الدارمی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمة، ابن السکن فی صحاحه، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۵۰۹.....سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو چوما اس کو چمٹے ہوئے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع۔لیکن میں نے ابوالقاسم (ﷺ) کو تجھ پر اس طرح مہربان دیکھا تھا۔

الکبیر للطبرانی الجامع لعبدالرزاق، النسائی، مسند احمد، مسند ابی یعلی، حلیة الاولیاء، السنن للبیھقی، العدنی، مسلم، النسائی، ابوعوانة

۱۲۵۱۰.....عبداللہ بن سرجس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع، اور اللہ تبارک وتعالیٰ میرا پروردگار ہے۔اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ، الجامع لعبدالرزاق، مسندا حمد، الحمیدی، مسلم، النسائی، ابن ماجه، ابوعوانة

۱۲۵۱۱.....یعلیٰ بن امیہ سے مروی ہے، فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رکن (یمانی) کا استلام کیا۔

استلام ہاتھ سے چھونا جبکہ میں بیت اللہ کے قریب تھا۔ جب ہم رکن غربی کے پاس پہنچے جو حجر اسود کے ساتھ ہے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس رکن غربی پر رکھ دیا تا کہ وہ بھی اس کو چھولیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا چاہتا ہے تو؟ میں نے کہا: کیا آپ اس کا استلام نہیں کریں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو نے آپ ﷺ کو ان دونوں مغربی جانبوں کا استلام کرتے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو کیا تیرے لیے نبی کے طریقے میں اچھا نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب اس سے دور ہٹ جا۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، العدنی، الأزدی، مسند ابی یعلی، الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۵۱۲..... حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکن کو فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے استلام کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی بھی تیرا استلام نہ کرتا۔

سمویه، ابو عوانه

۱۲۵۱۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو چوما اور اس پر (اپنا سر رکھ کر اللہ کو) سجدہ کیا، پھر دوبارہ (چکر میں) اس کو چوما اور اس پر سجدہ کیا پھر ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔ مسند ابی یعلی

۱۲۵۱۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رکن پر جھکے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو محض پتھر ہے اور اگر میں رسول اللہ ﷺ کی تیرے ساتھ محبت نہ دیکھتا کہ انہوں نے تجھے بوسہ دیا اور تجھے چھوا تو میں بھی تجھے نہ چھوتا اور نہ بوسہ دیتا اور بے شک (اے لوگو!) تمہارے لیے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔ مسند احمد

۱۲۵۱۵..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے پھر اس پر تین بار سجدہ کرتے اور فرماتے: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ ابن راهویه

۱۲۵۱۶..... حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب رکن (یمانی) کی جگہ پہنچتے تو فرماتے: میں شہادت دیتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نقصان دے سکتا اور نہ نفع اور اللہ پاک میرا پروردگار ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چھوتے ہوئے اور بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چھوتا اور نہ بوسہ دیتا۔ الأزرقی

۱۲۵۱۷..... سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حجر (اسود) کا استلام کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو فرماتے:

بسم اللّٰه واللّٰه اکبر علی ما هدانا، ولا اله الا اللّٰه وحده لاشریک له آمنت باللّٰه وکفرت بالجبت والطاغوت واللات والعزی ومایدعی من دون اللّٰه، ان ولیی اللّٰه الذی نزل الکتاب وهو یتولی الصالحین

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے کہ اس نے ہمیں ہدایت بخشی، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، میں اللہ پر ایمان لایا اور بت، شیطان، لات بت عزی بت اور ہر اس کا انکار اور کفر کیا جس کو اللہ کے سوا پکارا جاتا ہے، بے شک میرا دوست اللہ ہی ہے، جس نے کتاب کو نازل فرمایا اور وہ نیکوں کا مددگار دوست ہے۔ الازرقی

ابن ابی شیبہ نے بھی اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

حجر اسود پر دھکے دینے کی ممانعت

۱۲۵۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تو طاقت ور آدمی ہے، جب تو حجر اسود کا استلام کرے (اس کو چھوتے یا بوسہ دیتے وقت) کمزوروں کو دھکے نہ دینا، اگر تجھے جگہ خالی ملے تو استلام کرلے ورنہ اس کا سامنا کر کے تکبیر کہہ لے۔

مسند احمد، العدنی، السنن للبیهقی، مسند الفردوس للدیلمی

کلام: ...... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۴۹۔

۱۲۵۱۹ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ حجر اسود کے پاس سے گزرتے تو اگر اس پر ازدحام (ہجوم) دیکھتے تو اس کے مقابل آکر تکبیر کہتے اور فرماتے:

اللّٰھم ایمانا بک وتصدیقابکتابک وسنۃ نبیک۔

اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے نبی کی سنت کی اتباع کی۔ ابو داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی

۱۲۵۲۰ ...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حجر اسود کا استلام کرتے (چھوتے یا بوسہ دیتے) تو فرماتے:

اللّٰھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک واتباع نبیک۔ الاوسط للطبرانی، السنن للبیھقی

۱۲۵۲۱ ...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف میں شروع ہوئے تو حجر (اسود) کے سامنے آئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بوسہ دیا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے امیر المؤمنین! یہ بھی نقصان اور نفع دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس دلیل سے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ عزوجل کی دلیل سے، پوچھا: کتاب اللہ میں کہاں ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واذاخذربک من بنی آدم من ظھورھم وذریتھم الی قولہ بلی۔

اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرالیا (یعنی ان سے پوچھا کہ) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے)۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور ان (تمام اولادوں) سے اقرار لیا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں۔ اور تم سب میرے بندے ہو، یوں اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے عہد و پیمان لیے اور اس عہد و پیمان کو ایک ورق میں لکھ لیا۔ اس وقت اس پتھر (حجر اسود) کی دو آنکھیں اور دو زبانیں تھیں۔ اللہ نے اس سے کہا: اپنے منہ کھول۔ اس نے منہ کھولا تو اللہ پاک نے وہ ورق اس کو نگلوادیا۔ پھر ارشاد فرمایا: جو تیرے ساتھ وعدہ وفا کرے تو قیامت کے دن اس کی گواہی دیجیو (یعنی جو شخص تیرے پاس ایسا آئے کہ وہ اپنے عہد کی پاسداری کرنے والا ہو تو اس کی شہادت دینا) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

قیامت کے دن حجر اسود کو لایا جائے گا اس کی اس وقت تیز زبان ہوگی اور وہ ہر اس شخص کی گواہی دے گا جو توحید کے ساتھ اس کا استلام کرے گا۔ یعنی کلمہ پڑھتے ہوئے اس کو چومے گا یا چھوئے گا یا دور ہی سے اس کو گواہ بنالے گا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! (عمر) دیکھئے یہ تو نقصان اور نفع دے رہا ہے۔

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ ایسی کسی قوم میں زندہ رہوں جس میں تو نہ ہو اے ابوالحسن! (علی رضی اللہ عنہ!) الھندی فی فضائل مکۃ ابوالحسن القطان فی الطوالات، مستدرک الحاکم

حاکم نے صحیح نہیں کہا۔ الجامع لعبدالرزاق، وضعفہ

کلام: ...... امام حاکم نے اس پر سکوت کیا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس میں ابو ھارون ساقط (گرے ہوئے درجہ کا) راوی ہے۔ الحاکم فی المستدرک ۱/۴۵۷، امام عبدالرزاق نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۵۲۲ ...... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو تین بار چوما اور ہر بار اس پر سجدہ کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ

۱۲۵۲۳ ...... یعلی بن امیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب ہم نے رکن (یمانی) کا استلام کیا تو میں

بیت اللہ کے پاس والے حصے میں تھے، جب ہم رکن غربی کو پہنچے جو حجر اسود کے پاس ہے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تا کہ وہ رکن غربی کا استلام کرلیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ استلام نہیں کریں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے آپ ﷺ کو ان دونوں غربی رکنوں کا استلام کرتے دیکھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا آپ کی زندگی میں عمدہ طریقہ نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر اس (رکن غربی) سے ہٹ جا۔

مسند احمد

۱۲۵۲۴ ...حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم طواف بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابومحمد! (عبدالرحمٰن کی کنیت) رکن کے استلام میں تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے استلام کیا (بوسہ دیا) اور چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔ ابو نعیم وقال: کذارواہ القاسم عن عبیداللہ موصولاً ورواہ مالک عن ھشام مرسلاً

۱۲۵۲۵ ...ابوالطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے جواں لڑکپن کی حالت میں دیکھا آپ سواری پر بیت اللہ کا طواف فرمارہے تھے اور حجر اسود کو اپنی چھڑی (جس سے جانور کو ہانکا جاتا ہے) کے ساتھ چھو رہے تھے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی

۱۲۵۲۶ ...عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ ان کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا بات ہے کہ آپ ان دو رکنوں حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور رکن کا استلام نہیں کرتے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، ارشاد فرمایا: ان دونوں کا استلام کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے، نیز میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے ایک ہفتے بیت اللہ کا طواف کیا (غالباً ہفتے سے صرف سات چکر مراد ہیں) اور ان کو شمار کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی اس نے گویا ایک جان آزاد کردی اور بندہ (اس عمل کے دوران) جب بھی کوئی قدم رکھتا ہے یا اٹھاتا ہے تو اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹادیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کردیا جاتا ہے۔ ابن زنجویہ

چھڑی سے استلام کرنا

۱۲۵۲۷ ...ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا اور رکن کو چھڑی کے ساتھ استلام کرتے رہے جبکہ عبداللہ بن رواحہ جنہوں نے اونٹ کی مہار تھام رکھی تھی۔ وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

کفار کی اولادو! رسول اللہ کا راستہ چھوڑ دو، ہٹ جاؤ، پس تمام خیریں
رسول اللہ کے ساتھ ہیں، ہم نے تم کو ایسی مار ماری ہے جو کھوپڑی کو
توڑ دینے والی ہے اور دوست کو دوست بھلا دینے والی ہے، اے پروردگار میں
تیرے رسول کے فرمان پر ایمان لانے والا مؤمن ہوں

یہ اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اوہو! کیا یہاں ابن رواحہ بھی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے سن نہیں رہے ہو؟ پھر حضور کچھ دیر خاموش رہے پھر حضرت ابن رواحہ کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے ابن رواحہ! (اس کی جگہ) یوں کہہ:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ نصر عبدہ واعز جندہ وھزالاحزاب وحدہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے تنہا اپنے بندے کی مدد کی، اس کے لشکر کو عزت بخشی اور سارے لشکروں کو اکیلے ہی شکست دی۔ ابن عساکر

۱۲۵۲۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا۔ اور اس کو چوما اور رکن یمانی کا استلام کیا (چھوا) پھر اپنے ہاتھ کو چوما۔ ابن عساکر

رمل.....یعنی پہلے تین چکر اکڑ اکڑ کر کاٹے جائیں اور پھر اپنی حالت پر

۱۲۵۲۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کیا اور ارادہ کیا کہ رمل نہ کریں (طواف میں اکڑ کر نہ چلیں) اور ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رمل کیا تھا مشرکوں کو غصہ دلانے کے لیے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: یہ امر رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اس سے روکا نہیں تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود ہی رمل کرنے لگے۔ مسند ابو داؤد الطیالسی

۱۲۵۳۰..... حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اب رمل کس لیے اور مونڈھے کھولنے کی کیا ضرورت! حالانکہ اللہ نے اسلام کو قوت بخش دی ہے اور کفر اور اہل کفر کو (مکہ سے) نکال دیا ہے، لیکن اس کے باوجود ہم کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑتے جو ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کیا کرتے تھے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الطحاوی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

ابن خزیمہ نے اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اب ہمیں رمل کی کیا ضرورت ہے، پہلے تو ہم اس کے ساتھ مشرکین کو بن کر دکھلاتے تھے۔ اللہ ان کو ہلاک کرے۔ پھر ارشاد فرمایا: لیکن یہ امر رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اس کو ترک کریں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمل فرمایا۔ البخاری، السنن للبیھقی

۱۲۵۳۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ امن کے موقع پر جبکہ ابھی مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صلح نہیں ہوئی تھی، حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب مکہ تشریف لائے مشرکین اس وقت حجر اسود کے قریب باب الندوہ کے قریب تھے، انہوں نے بات چیت میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو مشقت اور کمزوری آگئی ہے۔ مسلمان جب استلام کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: یہ لوگ بات چیت کرتے ہیں کہ تمہارے اندر مشقت اور کمزوری آگئی ہے، لہٰذا تین چکر اکڑ اکڑ کر کاٹو تا کہ یہ سمجھ جائیں کہ تم قوت والے ہو۔ چنانچہ مسلمانوں نے جب استلام حجر کر لیا تو پھر اپنے قدموں کو اٹھانے لگے۔ بعض نے بعض کو کہا کہ تم جانتے ہو کہ وہ لوگ تم کو کمزور سمجھ رہے ہیں لہٰذا وہ صرف چلنے سے مطمئن نہ ہوں گے بلکہ دوڑ کر چلو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۳۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجر (اسود) سے حجر (رکن یمانی) تک رمل کیا۔ ابن عساکر

طواف کی دو رکعات

۱۲۵۳۴..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے مروی ہے کہ انہوں نے صبح کی نماز کے بعد کعبہ کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف پورا کر لیا تو سورج کی طرف نظر کی مگر سورج نہ نکلا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور ذی طوی میں سواری بٹھائی اور دو رکعت نماز نفل پڑھی۔ مؤطا امام مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، الحارث، السنن للبیھقی

۱۲۵۳۵..... عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا اور پھر طلوع شمس سے قبل دو رکعت نماز پڑھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۵۳۶..... ابو بردہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ دو رکعت پہلے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ابن زنجویہ

۱۲۵۳۷..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا پھر طلوع شمس سے قبل دو رکعت نماز ادا فرمائیں۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عصر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور غروب شمس سے قبل دو رکعت نماز پڑھی۔ ابن جریر

۱۲۵۳۸......عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھی۔ابن ابی شیبہ

طواف کے متفرق آداب

۱۲۵۴۰......قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا اور وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر مقام کی اپنی بات ہوتی ہے اور یہ جگہ بات کرنے کی نہیں ہے۔ابن عساکر

۱۲۵۴۱......ابوالطفیل سے مروی ہے فرمایا: ہر مقام کی اپنی بات ہوتی ہے اور ہر زمانے کے اپنے لوگ ہوتے ہیں۔الکامل لابن عدی، ابن عساکر

کلام:......روایت ضعیف ہے: الجد الحثیث ۳۲۱ مختصر المقاصد ۸۰۶، کشف الخفاء ۲۰۶۹۔

فصل......سعی کے بیان میں

۱۲۵۴۲......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ھلال بن عبداللہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے دیکھا جب آپ رضی اللہ عنہ بطن السیل (بیچ وادی میں) پہنچتے تو رفتار تیز کر دیتے تھے۔ابن سعد

۱۲۵۴۳......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن ابی نجیح سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے عثمان بن عفان کو دیکھا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صفا کے نچلے حصے میں حوض میں کھڑے ہیں اور اس کے اوپر نہیں آتے۔

الشافعی، السنن للبیهقی

۱۲۵۴۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے (دوڑتے) ہوئے دیکھا، آپ ﷺ اپنی ازار کو اوپر گھٹنوں تک اٹھا رکھا تھا۔مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل

۱۲۵۴۵......اسامۃ بن شریک سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلا۔لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے، کوئی کہتا یا رسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے قبل سعی کر لی ہے یا یہ فعل پہلے کر لیا یا یہ کام مجھ سے مؤخر ہو گیا، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کوئی گناہ نہیں، کوئی گناہ نہیں، سوائے اس آدمی کے جس نے کسی مسلمان کی آبرو ریزی کی اور ناحق کیا تو ایسا شخص گناہ میں پڑا اور ہلاک ہو گیا۔ابوداؤد

سعی کی دعا

۱۲۵۴۶......علاء بن المسیب سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صفا مروہ کے درمیان وادی میں سے گذرتے تو اس میں سعی فرماتے (یعنی دوڑتے) حتیٰ کہ اس کو عبور کر لیتے اور دعا کرتے:

رب اغفر وارحم وأنت الاعز الاکرم

اے پروردگار! مغفرت فرما، رحم فرما، تو ہی سب سے زیادہ عزت والا سب سے زیادہ کرم والا ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ

فصل......وقوف عرفہ میں

۱۲۵۴۷......مالک عن جعفر بن محمد عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب تلبیہ پڑھتے تھے حتیٰ کہ جب عرفہ کی شام سورج غروب ہو جاتا تو تلبیہ ختم فرما دیتے تھے۔مؤطا امام مالک

۱۲۵۴۸... اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عرفات میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے ہاتھ بلند کیے اور دعا کرنے لگے: اونٹنی مائل ہوگئی اور اس کی مہار گرگئی۔ پھر آپ ﷺ نے مہار کو ایک ہاتھ سے تھام لیا اور دوسرے ہاتھ کو دعا کرنے کے لیے بلند کرلیا۔

مسند احمد، النسائی، ابن منیع، الرویان، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۵۴۹... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: عرفہ سارا موقف ہے، سوائے بطن عرفہ کے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۰... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: عرفہ (میدان عرفات) سارا موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور اس کی گھاٹیاں بھی موقف ہیں۔ لیکن عرنہ سے دور رہو۔ ابن جریر

۱۲۵۵۱... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو بطن عرنہ ہی سے چلا گیا (میدان عرفات میں نہیں آیا) اس کا حج نہیں ہوا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۲... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ موقف (میدان عرفات) میں کر کھڑے ہوئے اور دوسرے لوگ بھی کھڑے ہوگئے جب سورج غروب ہوگیا تو آپ ﷺ نے بھی وہاں سے کوچ کیا اور لوگوں نے بھی کوچ کیا۔ ابو داؤد، مسند ابی یعلی، ابن جریر

۱۲۵۵۳... (مسند ابی سعید رضی اللہ عنہ) مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ میں یوں دعا مانگ رہے تھے کہ ہاتھوں کی پشت چہرے کے سامنے تھی اور ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ زمین کی طرف تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۵۴... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اہل جاہلیت (مشرکین مکہ) عرفہ میں قیام کرتے حتیٰ کہ جب سورج ابھی پہاڑوں کی چوٹیوں پر کھڑا ہوتا اور وہ عرفات سے چلے جاتے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر تاخیر فرمائی کہ سورج غروب ہوگیا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۵... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مشرکین عرفہ سے غروب شمس سے قبل ہی نکل جایا کرتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور غروب شمس کے بعد جب روزہ دار افطار کرلیتا ہے تب وہاں سے نکلنا (طے) فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۶... عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے، فرمایا: حج کی سنت یہ ہے کہ امام (امیر حج) زوال شمس ہو جائے تو جا کر لوگوں کو (میدان عرفات میں) خطبہ دے، پھر اتر کر جمع بین الصلاتین کرے (ظہر عصر کی نماز پڑھائے) پھر عرفہ میں وقوف کرے پھر غروب شمس کے بعد وہاں سے کوچ کرے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۷... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو رمی جمرہ فرمائی، پھر لوگوں کے آگے بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: عرفہ سارا موقف ہے اور مزدلفہ سارا موقف ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۸... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: عرفہ کے روز واپسی غروب شمس کے بعد ہوگی۔ ابن جریر

۱۲۵۵۹... بشر بن قدامۃ الضبابی سے مروی ہے کہ میری آنکھیں میرے محبوب حضور اکرم ﷺ کو لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں دیکھ رہی ہیں، آپ ﷺ اپنی قصواء نامی سرخ اونٹنی پر سوار ہیں۔ آپ کے نیچے بولانی چادر (اونٹنی پر) پڑی ہوئی ہے۔ اور آپ دعا فرما رہے ہیں: اے اللہ! اس حج کو بغیر ریا (دکھلاوے) والا کردے، اور اس کو مقبول فرما اور اس میں شہرت اور دکھلاوا نہ آنے دے۔ جبکہ لوگ کہہ رہے ہیں: ھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ ﷺ یہاں ہیں۔ ابن خزیمہ، الباوردی، ابن مندہ، ابونعیم

یوم عرفہ کی فضیلت

۱۲۵۶۰... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حج اکبر عرفہ کا دن ہے۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

۱۲۵۶۱... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کی رات بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: لوگوں کو پکارو کہ چپ ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں آواز لگائی: چپ ہو جاؤ اور بات سنو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس مجمع پر عنایت وتوجہ فرمائی ہے، پس تمہاری برائیوں کو اچھائیوں سے بدل دیا اور ہر اچھائی والے کو جو وہ سوال

کرے عطا فرمایا ہے پس اللہ کی برکت کے ساتھ (عرفات کی طرف) کوچ کرو۔ نیز فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ اہل عرفہ کے ساتھ ملائکہ پر عمومی فخر فرماتے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملائکہ پر خصوصی فخر فرماتے ہیں۔ابن عساکر

۱۲۵۶۲.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: فضل بن عباس عرفہ کے روز نبی کریم ﷺ کے ردیف تھے اور عورتوں کی طرف نظر ڈال رہے تھے نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ سے چہرے کو پھیر رہے تھے اور ارشاد فرمار ہے تھے: بھتیجے! یہ دن ایسا ہے جس نے اس دن میں اپنی نگاہ نیچی رکھی، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اور اپنی زبان کی حفاظت کی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ابن زنجویہ

۱۲۵۶۳.....مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: کسی دن عرفہ کے دن سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے، لیکن اللہ پاک اس روز اکڑنے والے کی طرف نظر نہیں فرماتے۔ابن زنجویہ

عرفہ کے روز کے اذکار

۱۲۵۶۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ اکثر عرفہ کی رات عرفہ میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللّٰهم لک الحمد کالذی تقول وخیراً مما تقول، اللّٰهم لک صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک رب تراثی، اللّٰهم انی اعوذبک من عذاب القبر ووسوسة الصدر وشتات الامر، اللّٰهم انی اعوذبک من شر ما تجیءُ به الریاح.

''اے اللہ! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں، جیسا کہ تو نے خود اپنی حمد فرمائی اور جو ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں تو اس سے بہتر تعریفوں والا ہے، اے اللہ! تیرے لیے میری نماز ہے، میرا حج ہے، میری زندگی اور موت سب تیرے لیے ہے، تیری طرف میرا واپسی کا ٹھکانہ ہے اور میری باقیات سب تیرے لیے ہیں، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، سینے کے وسوسوں سے اور معاملے کے بکھر جانے سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔''

سنن الترمذی، وقال غریب من هذاالوجه ولیس اسناده بالقوی، ابن خزیمه، المحاملی فی الدعاء، شعب الایمان للبیهقی

بیہقی کے الفاظ آخر روایت میں یہ ہیں:

اللّٰهم انی اسألک من خیر ماتجیُ به الریاح واعوذبک من شر ما تجیئ به الریاح.

اے اللہ! میں اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔

۱۲۵۶۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے عرفات کے روز ارشاد فرمایا: میں اس موقف (عرفات کے قیام) کو نہیں چھوڑوں گا جب تک اس کا راستہ پاؤں گا کیونکہ روئے زمین پر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس دن عرفہ کے دن سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہوں۔ پس اس دن کثرت سے یہ دعا پڑھا کرو:

اللّٰهم اعتق رقبتی من النار، وأوسع لی فی الرزق الحلال واصرف عنی فسقة الجن والانس فانه عامة ما أدعوک به.

اے اللہ! میری گردن جہنم کی آگ سے آزاد کر، میرے لیے رزق حلال میں وسعت دے اور جن وانس کے فساق کو مجھ سے دور کردے۔ یہ دعا میں تجھ سے ہر دم کرتا ہوں۔ابن ابی الدنیا فی الاضاحی

۱۲۵۶۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! مجھ سے پہلے اکثر انبیاء کی دعا اور میری دعا عرفہ کے روز یہ ہے:

لا اله الاالله وحده لاشریک له' له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیٔ قدیر اللّٰهم

اجعل فی بصری نوراً وفی سمعی نوراً وفی قلبی نوراً اللّٰهم اشرح لی صدری ویسر لی امری، اللّٰهم انی اعوذبک من وسواس الصدور وشتات الامر وفتنة القبر، وشر مایلج فی اللیل وشر مایلج فی النهار وشرما تجری به الریاح وشر بوائق الدهر.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اسی کی ہے، اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ! میری نگاہوں میں نور کردے، میرے کانوں میں نور کردے اور میرے دل میں نور کردے، اے اللہ میرے سینے کو کھول دے، میرا کام مجھ پر آسان کردے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سینوں کے وسوسوں سے، معاملات کے بگڑنے سے، قبر کے فتنے سے، اور اس شر سے جو رات میں داخل ہوتا ہے اور اس شر سے جو دن میں داخل ہوتا ہے اور اس شر سے جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں اور تیری پناہ مانگتا ہوں زمانے کے تمام شرور سے۔

مصنف ابن ابی شیبه، الجندی، العسکری فی المواعظ، السنن للبیهقی، الخطیب فی تلخیص المتشابه

کلام:......اس روایت میں موسیٰ متفرد ہے اور وہی ضعیف ہے، نیز اس نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔خطیب فرماتے ہیں عبداللہ بن عبیدہ الربذی کی روایت اپنے بھائی موسیٰ بن عبیدۃ ربذی کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول شدہ مرسل ہے۔

۱۲۵۶۷......موسیٰ بن عبیدۃ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت مروی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی اکثر دعا عرفہ کی رات کو یہ ہوا کرتی تھی:

لاالٰه الا اللّٰه وحده لاشریک له، له الملک وله الحمد یحیی ویمیت بیده الخیر وهو علی کل شیءٍ قدیر اللّٰهم اجعل فی سمعی نوراً وفی بصری نوراً وفی قلبی نوراً اللّٰهم اغفرلی ذنبی ویسرلی امری واشرح لی صدری، اللّٰهم انی اعوذبک من وسواس الصدر، وشتات الامر ومن عذاب القبر، اللّٰهم انی اعوذبک من شر مایلج فی اللیل وشر مایلج فی النهار، وشرما لقب به الریاح وشر بوائق الدهر

المحاملی فی الدعاء والعسکری فی المواعظ والخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۲۵۶۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: عرفات (کے میدان) میں ہر عرفہ کو جبریل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، اور خضر علیہ السلام جمع ہوتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: ماشاء اللّٰه لاقوة الاباللّٰه. جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے میکائیل علیہ السلام اس کا جواب دیتے ہیں: ماشاء اللّٰه کل نعمة من اللّٰه. ماشاء اللہ ہر نعمت اللہ کی طرف سے ہے اسرافیل علیہ السلام دونوں کو جواب دیتے ہیں: ماشاء اللّٰه الخیر کله بیداللّٰه ماشاء اللّٰه لا یدفع السوء الاباللّٰه. ماشاء اللہ کوئی برائی اللہ کی مدد کے بغیر دور نہیں ہوسکتی پھر سب متفرق ہوجاتے ہیں پھر اگلے سال اسی دن سے پہلے جمع نہیں ہوتے۔

ابن النجار

۱۲۵۶۹......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روز دعا کیا کرتے تھے اور دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھاتے تھے کہ دونوں ہاتھوں کی پشت چہرہ مبارک کی طرف کرلیتے اور اندرونی حصہ زمین کی طرف رکھتے تھے۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۲۵۷۰......ھیثم بن حنش سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفات میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللّٰهم اجعله حجا مبروراً وذنباً مغفوراً

اے اللہ! اس حج کو نیکیوں والا (اور مقبول) بنا اور (اس کے طفیل) سارے گناہوں کو معاف فرما۔

ھیثم کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ تلبیہ (لبیک الخ) کیوں نہیں کہتے؟ ارشاد فرمایا: ہم (اس سے پہلے) تلبیہ کہہ چکے ہیں اور آج کے دن تسبیح وتکبیر افضل ہے۔ابن جریر

عرفہ کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان

۲۴۵۷۱۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے تو ان کو عرفہ کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ مسدد ابن جریر

۲۴۵۷۲۔۔۔۔عباد الحصری سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے، ہم عرفات کے میدان میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ خیمے کس کے لگے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ خیمے عبدالقیس کے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے استغفار کیا اور پھر فرمایا: یہ حج اکبر کا دن ہے اس دن کوئی روزہ نہیں رکھتا۔ ابن سعد، ابن جریر

۲۴۵۷۳۔۔۔۔حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں کھڑے تھے، ان کے دائیں طرف اہل یمن کے سردار تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پینے کا پانی لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پیا پھر وہ اہل یمن کے سردار کو تھما دیا، انہوں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو خود بھی پی اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلا۔ ابن جریر

۲۴۵۷۴۔۔۔۔حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال اگلے روزوں کے برابر ہے۔ اور عاشوراء کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ابن جریر

۲۴۵۷۵۔۔۔۔مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے روزوں کے برابر ہے۔ ابن جریر

۲۴۵۷۶۔۔۔۔میمونہ سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں لوگوں کو شک ہوا تو ام الفضل نے ایک دودھ کا برتن حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ ﷺ موقف (عرفات) میں کھڑے تھے آپ ﷺ نے وہ دودھ پیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔
ابن جریر

۲۴۵۷۷۔۔۔۔حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے فرمایا: ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ہوتے تھے تو اس کو ایک سال کے روزوں کے برابر سمجھتے تھے۔ ابن جریر

۲۴۵۷۸۔۔۔۔ابو نجیح سے مروی ہے ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج) کیا انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج) کیا انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا انہوں نے بھی نہیں رکھا اور میں بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھتا اور لیکن روکتا بھی نہیں ہوں۔ ابن جریر

۲۴۵۷۹۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے لوگوں کو عرفہ کے روز نبی اکرم ﷺ کے روزے میں شک ہوا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ آپ ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ نے پی لیا۔ ابن جریر، صحیح

۲۴۵۸۰۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا اور ام الفضل نے آپ کو دودھ بھیجا تو آپ ﷺ نے دودھ نوش فرما لیا۔ ابن جریر

۲۴۵۸۱۔۔۔۔عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے جس نے عرفہ کے روز اس غرض سے روزہ نہ رکھا تا کہ دعا (ذکر وغیرہ) میں تقویت حاصل ہو تو اللہ پاک اس کو روزہ دار کا اجر عنایت فرمائیں گے۔ ابن جریر

۲۴۵۸۲۔۔۔۔فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ کے روز دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا۔ ابن جریر

فی واجبات الحج و مندوباته ..... حج کے واجبات اور مستحبات

عرفات سے واپسی

۱۲۵۸۳ ..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) نہیک بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات سے واپس ہوئے نہیک فرماتے ہیں: میں حضرت عمر اور اسود بن یزید کے درمیان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلسل ایک ہی (نرم) رفتار سے چلتے رہے حتی کہ منیٰ پہنچ گئے۔ ابن سعد

۱۲۵۸۴ ..... علقمہ اور اسود سے مروی ہے کہ یہ دونوں حضرات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدان عرفات سے مزدلفہ واپس ہوئے۔ دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اے لوگو! تم پر سکینہ (اطمینان اور وقار) لازم ہے۔ بے شک نیکی اونٹوں کو دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن خسرو

۱۲۵۸۵ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ عرفات سے واپس ہوئے تو یہ تلبیہ پڑھ رہے تھے:

لبیک اللّٰھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد و النعمة لک.

نیز آپ رضی اللہ عنہ گردن اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے اور اونٹ ایک ہی رفتار سے چل رہا تھا۔ مسدد

۱۲۵۸۶ ..... عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب عرفہ سے واپس ہو رہے تھے تو یہ شعر کہہ رہے تھے:

اے اللہ یہ سواریاں تیری طرف دوڑتی آرہی ہیں ان کے پالان مسلسل حرکت میں ہیں اور ان سواریوں والوں کا دین، دین نصاریٰ کی مخالفت کرتا ہے۔ الشافعی فی الأم، الجامع لعبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور

کلام: ..... امام طبرانی نے اپنی کبیر اور اوسط میں اس کو نقل کیا ہے اور اس میں ایک راوی عاصم بن عبیداللہ ضعیف ہے۔ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مشہور یہ ہے کہ یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ مجمع الزوائد ۳/۲۵۶

۱۲۵۸۷ ..... اسود سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دونوں واپسیوں میں ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (عرفہ سے واپسی کے بعد) مزدلفہ کے علاوہ (راستے میں) نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں پہنچ گئے تو مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور ہر ایک کو علیحدہ اذان واقامت کے ساتھ ادا کیا اور دونوں کے درمیان رات کے کھانے اور گفتگو کے ساتھ فصل کیا۔ ابن جریر

۱۲۵۸۸ ..... اسود سے مروی ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرفہ سے واپسی غروب شمس کے بعد کی۔ ابن جریر

۱۲۵۸۹ ..... حضرت اسود سے مروی ہے، فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دونوں افاضوں (عرفات و مزدلفہ سے واپسی) میں شرکت کی، آپ رضی اللہ عنہ کی سواری ایک حالت پر رواں دواں تھی۔ جو شروع میں چال تھی آخر تک اس میں اضافہ نہیں فرمایا، آپ رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ سے واپسی طلوع شمس سے قبل فرمائی ایک ہی پہلی رفتار پر، اور دونوں واپسیوں میں کہیں قیام نہیں کیا حتی کہ آپ جمرۂ عقبہ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۰ ..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کو مزدلفہ اور عرفات سے واپسی پر تیز رفتاری میں دیکھا تو ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ میں جانتا ہوں کہ سواری کے (ہر) قدم اٹھانے پر نیکی ہے اور آہستہ چلنے میں زیادہ قدم اٹھتے ہیں، اور اصل بات یہ ہے کہ نیکی ایسی چیز ہے جس پر دلوں کو صبر وسکون آجائے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۱ ..... معرور بن سوید سے مروی ہے، فرمایا: میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا وہ اونٹ پر سوار ایک گنجے سر والے شخص تھے، فرما رہے تھے: اے لوگو! اوضعوا فانا وجدنا الا فاضه الایضاع. تیز چلو، بے شک ہم نے واپسی کو تیزی میں پایا ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۲ ..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آپ کی سواری پر بیٹھ کر آیا۔ آپ ﷺ ایک گھاٹی پر آئے اور نیچے اترے پھر پانی بہایا اور نماز پڑھے بغیر مزدلفہ تشریف لے آئے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

۱۲۵۹۳...... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں عرفات سے رسول اللہ ﷺ کا ردیف (سواری کے پیچھے بیٹھنے والا) بن کر آیا۔ مزدلفہ سے پہلے بائیں طرف کی گھاٹی میں پہنچ کر آپ ﷺ نے اپنی سواری بٹھادی، پیشاب کیا پھر تشریف لائے اور میں نے آپ کو وضو کروایا۔ آپ نے ہلکے پھلکے منہ ہاتھ دھوئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز (قائم کریں گیا؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے اور میدان مزدلفہ تشریف لائے اور وہاں نماز پڑھی۔ پھر مزدلفہ کی صبح کو آپ کے ردیف فضل بن عباس بن گئے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم

مغرب وعشاء مزدلفہ میں اکٹھی پڑھنا

۱۲۵۹۴...... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے حتیٰ کہ جب گھاٹی میں پہنچ گئے تو اتر کر پیشاب کیا پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں نے عرض کیا: نماز؟ فرمایا: نماز آگے ہوگی، چنانچہ پھر سوار ہو گئے اور جب مزدلفہ پہنچ گے تو اتر کر وضو کیا اور کامل وضو کیا پھر نماز کھڑی ہوئی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنی اپنی جگہ بٹھادیا۔ پھر عشاء کی نماز کھڑی ہوئی اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، الحمیدی، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، العدنی، ابن جریر، ابو عوانہ، الطحاوی، مسند ابن حبان

۱۲۵۹۵...... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں موجود تھا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے سے کسی نے پوچھا: عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کی رفتار کیسی تھی؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس رفتار سے نکلے تھے اسی رفتار پر آخر تک چلے۔ ہاں کہیں کشادگی آجاتی تو حرکت (تیز) فرمادیتے تھے۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، الحمیدی، البخاری، مسلم، الدارمی، العدنی، ابن داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابو عوانۃ، الطحاوی

۱۲۵۹۶...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ افاضہ (واپسی) کی۔ آپ ﷺ کی سواری نے کوئی قدم اپنی عادت سے زیادہ تیز نہیں اٹھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن جریر، الدارقطنی فی الافراد

۱۲۵۹۷...... اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں عرفہ کی رات رسول اللہ ﷺ کا ردیف (ہم سوار) تھا۔ جب سورج غروب ہوا تھا تب رسول اللہ ﷺ نے واپسی کا سفر شروع فرمایا تھا۔ مسند احمد، ابن داؤد

مسند احمد اور امام احمد کی افراد میں یہ اضافہ بھی منقول ہے:

اور جب حضور اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے لوگوں کا ازدحام سنا تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! آہستہ روی اختیار کرو، وقار اور سکون کو لازم پکڑو۔ بے شک تیز چلنا نیکی نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو ازدحام کرتے ہوئے دیکھتے تو پہلی آہستہ رفتاری پکڑ لیتے اور جب (راستے کی) کشادگی پاتے تو تیز ہو جاتے۔ حتیٰ کہ اس گھاٹی پر گذرے جس کے متعلق اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی تھی (لیکن صحیح بات یہ ہے کہ) پھر رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تو میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا آپ نے (ہلکا پھلکا) وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: نماز کا ارادہ ہے یا رسول اللہ!؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے اور کوئی نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے پھر وہاں اتر کر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔

۱۲۵۹۸...... حکم بن عتیبہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (اسامہ) عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی گھوڑے اور اونٹ کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ بلکہ نیکی تو سکینہ (اطمینان) اور وقار کے ساتھ چلنے میں ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے اپنا کوئی قدم تیزی کے ساتھ نہیں اٹھایا حتیٰ کہ آپ مزدلفہ آپہنچے۔ العدنی

۱۲۵۹۹۔۔۔عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (عرفات سے واپسی پر) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ردیف بنایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ تشریف لے آئے، عطاء فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ (مزدلفہ سے پہلے) اس گھاٹی میں پہنچے جہاں آج خلفاء مغرب کی نماز ادا کرتے ہیں تو آپ ﷺ اترے اور پانی بہایا پھر وضو کیا جب اسامہ نے رسول اللہ ﷺ کو اترتے دیکھا تو خود بھی اتر آئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ وضو وغیرہ سے فارغ ہو گئے تو اسامہ کو پوچھا: تم کیوں اترے؟ پھر اسامہ رضی اللہ عنہ واپس سواری پر بیٹھ گئے اور حضور ﷺ بھی سوار ہو گئے اور سواری چلا دی حتیٰ کہ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ وہاں نماز مغرب ادا فرمائی، رسول اللہ ﷺ اس سفر میں تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ داخل ہو گئے۔

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ روایت اسامہ بن زید سے نقل کرتے ہیں۔ العدنی

۱۲۶۰۰۔۔۔اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں واپسی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب حضور ﷺ اس گھاٹی میں پہنچے جہاں امراء و حکام اترتے ہیں تو آپ ﷺ وہاں اترے، پیشاب کیا پھر وضو فرمایا۔ میں نے پوچھا: نماز کا ارادہ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ چنانچہ جب مزدلفہ پہنچے تو اذان واقامت فرمائی (یعنی حکم دیا) پھر مغرب کی نماز پڑھی پھر کسی نے اپنی سواری کے سامان وغیرہ کو اتارا نہیں حتیٰ کہ حضور ﷺ کھڑے ہو گئے اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ ابن ماجہ، ابن جریر

۱۲۶۰۱۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے اور اسامہ بن زید رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے۔ اسامہ کہتے ہیں: حضور ﷺ اپنی رفتار پر چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔ مسلم

۱۲۶۰۲۔۔۔اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے تو وہ آپ علیہ السلام کے ردیف تھے۔ حضور اکرم ﷺ اپنی سواری کی لگام اس حد تک کھینچ رہے تھے کہ اونٹنی کے کان کجاوے کے اگلے حصے کو چھو رہے تھے اور ساتھ ساتھ ارشاد فرماتے جا رہے تھے:

اے لوگو! سکون (اطمینان) اور وقار کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ النسائی، ابن جریر

۱۲۶۰۳۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ نے ان کو ردیف بنا رکھا تھا، چنانچہ جب حضور ﷺ گھاٹی میں پہنچے تو نیچے اترے اور پیشاب کیا۔ یہ نہیں کہا کہ پانی بہایا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے برتن سے آپ کے لیے پانی گرایا اور آپ نے ہلکا پھلکا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا: نماز۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہے۔ پھر مزدلفہ تشریف لائے تو مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ پھر لوگوں نے کجاوے اتارے پھر آپ علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھی۔ النسائی

۱۲۶۰۴۔۔۔کریب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت اسامہ بن زید سے سوال کیا کہ مجھے بتایئے جس شام آپ حضور ﷺ کے ردیف تھے اس شام کیا ہوا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس گھاٹی میں پہنچے جس میں لوگ مغرب کی نماز پڑھتے ہیں وہاں حضور ﷺ نے اپنی اونٹنی بٹھائی پھر پیشاب کیا اور یہ نہیں فرمایا: پانی بہایا (یعنی پیشاب کیا کے الفاظ استعمال کیے بجائے پانی بہایا کے) پھر حضور ﷺ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو نہیں فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نماز؟ ارشاد فرمایا: نماز آگے ہے پھر صبح کو کیا حالات آپ کو پیش آئے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبح کو حضور ﷺ کے ردیف فضل (بن عباس) بن گئے جبکہ میں اپنے قدموں پر قریش کے آگے جانے والوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ ابن عساکر

عرفہ سے واپسی کا ذکر

۱۲۶۰۵۔۔۔حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: عرفہ سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنا ردیف بنایا۔ عرفہ سے واپسی پر آپ اپنی سواری کی مہار کو اس حد تک کھینچ رہے تھے کہ سواری کا سر کجاوے کے درمیان حصے کو چھو رہا تھا یا فرمایا چھونے کے قریب ہو رہا تھا اور حضور ﷺ اپنے ہاتھ کے ساتھ لوگوں کو پرسکون رہنے کا اشارہ فرما رہے تھے حتیٰ کہ حضور ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے پھر حضور ﷺ نے فضل کو اپنا ردیف بنا لیا۔ فضل فرماتے ہیں: حضور

ﷺ کی سواری اسی کل کے دن کی طرح نرم رفتاری سے چل رہی تھی حتیٰ کہ آپ وادی محسر پہنچ گئے اور سواری بٹھادی۔ مسند احمد، الرویانی

۱۲۶۰۶......طاؤس، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے اور فضل مزدلفہ سے منی تک حضور ﷺ کے ردیف تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ (عرفہ سے) مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے شیطان کو کنکر ماری (تب تلبیہ موقوف فرمادیا)۔ابن جریر

۱۲۶۰۷......اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپسی کے سفر میں پیچھے بیٹھا تھا حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اتنی دیر ٹھہرے جس میں ہم اپنی سواریوں سے کجاوے اتارلیں پھر عشاء کی نماز پڑھی۔ابن جریر

۱۲۶۰۸......ام جندب ازدیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو جب لوگ عرفات سے واپس ہو رہے تھے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم سکون اور وقار کو لازم پکڑو۔ابن جریر

۱۲۶۰۹......عبیداللہ بن ابی رافع سے مروی ہے، وہ ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ابورافع فرماتے ہیں کہ عرفہ کی رات رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس اور اسامہ بن زید کو اپنا ردیف بنایا اور فرمایا یہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور عرفہ سارا موقف ہے۔ لیکن بطن عرفہ سے دور رہو۔ عرفہ کے روز جب سورج غروب ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ پہلی (آہستہ) رفتار پر چلے جبکہ لوگ دائیں اور بائیں چل رہے تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ دائیں بائیں متوجہ ہوکر ارشاد فرمارہے تھے: اے لوگو! سکون ووقار کو اپناؤ۔ حتیٰ کہ حضور علیہ السلام مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں حضور ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع فرمایا۔ جب مزدلفہ میں صبح ہوگئی تو وہاں سے رسول اللہ ﷺ کوچ فرمانے لگے پہلے قزح پر کھڑے ہوگئے اور فضل بن عباس کو ردیف بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ موقف ہے اور سارا مزدلفہ موقف ہے لیکن بطن محسر سے دور رہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوچ فرمایا جبکہ صبح روشن ہوچکی تھی۔ آپ نرم رفتار سے چل رہے تھے لوگ دائیں بائیں چل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ دائیں بائیں متوجہ ہوکر فرمارہے تھے: اے لوگو! سکینہ اپناؤ (سکون کے ساتھ چلو) حتیٰ کہ آپ وادی بطن محسر میں پہنچ گئے وہاں آپ نے سواری کو تیز حرکت دی حتیٰ کہ جب وادی بطن محسر کو عبور کرگئے تو سواری کو پہلی رفتار پر لوٹا دیا۔ جب جمرۂ عقبہ پر پہنچے تو اس کو سات کنکریاں ماریں۔ پھر خثعم قبیلے کی ایک لڑکی آئی اور بولی: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے آدمی ہیں اور ان پر حج فرض ہوچکا ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ فضل (جو حضور کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے) وہ خوبصورت جوان تھے۔ جب لڑکی آئی تو حضور ﷺ نے ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے وہاں سے کوچ فرمایا حتیٰ کہ بیت اللہ تشریف لائے اور بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر زمزم پر گئے تو آپ کے پاس زمزم کا پانی کا ڈول بھر کر لایا گیا آپ نے وضو فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: اے بنی عبدالمطلب تم (زمزم کے) ڈول بھر کر نکالو۔ اگر لوگوں کے (میری اتباع کی وجہ سے) تم پر اژدھام کردینے کا ڈر نہ ہوتا تو میں خود ڈول نکالتا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے چچا (یعنی میرے بیٹے) فضل کا چہرہ (کیوں) پھیر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے نوجوان لڑکی اور اس نوجوان لڑکے کو دیکھا تو مجھے ڈر ہوا کہ کہیں دونوں کے بیچ میں شیطان نہ گھس جائے۔ابن جریر

۱۲۶۱۰......عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اپنے بھائی) فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عرفہ میں رسول اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے (وہاں) سے چل کر منی پہنچ کر رمی فرمائی۔ابن جریر

۱۲۶۱۱......عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عرفہ کے روز اسامہ اور فضل بن عباس کو (یکے بعد دیگرے) اپنے پیچھے بٹھایا۔ لوگوں نے کہا: یہ ہمارے ساتھی ہیں اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کے بارے میں بتائیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس ہوئے اور پہلی (نرم) رفتار پر آخر تک چلتے رہے آپ ﷺ نے اپنی سواری کی لگام اس قدر کھینچ رکھی تھی کہ اس کا سر بیچ کجاوے کو چھورہا تھا اور اپنے ہاتھ سے لوگوں کو تلقین کررہے تھے کہ سکون کے ساتھ چلو سکون کے ساتھ چلو۔ حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ ایک مرتبہ

آپ نے اسامہ کو پیچھے بٹھایا اور ایک مرتبہ فضل کو۔ اور دوسرے سفر میں بھی پہلے سفر کی طرح آپ کا طرز عمل رہا۔ حتیٰ کہ آپ وادی محسر پہنچ گئے اور وہاں اپنی سواری کو زمین پر بٹھایا۔ ابن جریر

۱۲۶۱۲..... فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ اور مزدلفہ سے واپس ہوئے تو آپ پرسکون تھے حتیٰ کہ اسی حال میں منیٰ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۳..... فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے کوچ فرمایا تو لوگ بھی واپس ہونے لگے تو آپ ﷺ نے اس وقت اپنی سواری کو روکتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! سکون (اور اطمینان) کو لازم پکڑے رکھو۔ ابن جریر

۱۲۶۱۴..... عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اپنے والد) حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کرتے ہیں کہ جب عرفہ کا روز تھا اور فضل بن عباس حضور ﷺ کے ردیف تھے اور حضور ﷺ کے چاروں طرف لوگوں کا اژدھام تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب لوگ بہت زیادہ جمع ہوگئے تو میں نے فضل کو کہا کہ بتاؤ رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل کیا رہا؟ تو انہوں نے عرض کیا: جب عرفہ کی رات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ کے سر کو (لگام سے) کھینچ رہے تھے اور اس کو روک رہے تھے اور آپ ﷺ فرمارہے تھے: اے لوگو! اطمینان سکون کو اپناؤ۔ پھر جب مزدلفہ پہنچ گئے تو وہاں اترے اور مغرب وعشاء کی نمازیں ادا فرمائیں پھر رات وہیں بسر فرمائی جب صبح کو فجر کی نماز پڑھ لی تو مشعر الحرام کے پاس کھڑے ہوگئے پھر وہاں سے واپس ہوئے اور لوگ بھی واپس ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ کی لگام سے اس کا سر کھینچ رہے تھے اور اس کو روکے جارہے تھے اور فرمارہے تھے: اے لوگو! سکینہ اپناؤ۔ حتیٰ کہ جب وادی محسر پہنچ گئے تو تب (کچھ) رفتار تیز فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۶۱۵..... فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں افاضوں (عرفہ ومزدلفہ سے واپسیوں) میں شریک تھا۔ آپ نے افاضہ فرماتے ہوئے مکمل سکون اپنائے رکھا اور آپ اپنے اونٹ کو روک رہے تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۶..... فضل بن عباس رضی اللہ عنہما جو رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے سے مروی ہے کہ لوگ تیزی دکھارہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ لوگوں کو اعلان کرو کہ نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے لہٰذا تم پرسکون رہو۔ ابن جریر

۱۲۶۱۷..... فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے نکلے تو اسامہ رضی اللہ عنہ ان کے ردیف تھے۔ اونٹنی آپ علیہ السلام کو لے کر چلی تو آپ نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے مگر سر سے اونچے نہ ہورہے تھے۔ آپ ﷺ اپنی اسی ہیئت پر چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔ ابن جریر

عرفات میں ظہر وعصر اکٹھی پڑھی جائے گی

۱۲۶۱۸..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس عرفہ کے روز تشریف لائے اور (صبح کو) ان کو (میدان) عرفات لے گئے اور جہاں پیلو کے درخت ہیں وہاں ان کو ٹھہرادیا اور جہاں لوگ اترتے ہیں (یعنی میدان عرفات میں) وہاں ان کو ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں پڑھائیں پھر وہاں ان کو ٹھہرایا حتیٰ کہ (جب سورج غروب ہوگیا تو اس قدر وقفے کہ) جس میں تم سے کوئی جلد از جلد مغرب کی نماز پڑھ لیتا ہے اتنے وقفے کے بعد (عرفات) نکل گئے اور مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو وحی فرمائی:

ان اتبع ملة ابراهيم حنيفاً وما كان من المشركين.

ملت ابراہیم کی اتباع کر جو (اپنے رب کی طرف) یکسو تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۹..... یوسف بن ماہک سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تین حج کیے، وہ عرفہ میں امام کے ساتھ ٹھہر گئے۔ جب امام وہاں سے نکلے تو اپنی (عادت والی ہلکی) رفتار پر آپ رضی اللہ عنہ بھی نکلے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی سواری کو چابک نہیں مارتے تھے اور اکثر بیشتر میں نے حل (حرم کے سوا مقام) میں آپ کو نہیں سنا کہ آپ سواری کو (تیز چلنے پر) اکساتے ہوں۔ حتیٰ کہ ہم اسی رفتار سے مزدلفہ میں اتر گئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے نکلے تو میں بھی وہاں سے نکل پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ سواری کو چابک (کوڑا) نہیں مارتے تھے اور نہ میں حل میں آپ کو سواری کو اکساتے ہوئے سنتا تھا۔ حتیٰ کہ جب سواری نے اپنے قدم وادی محسر میں ڈال دیئے تو تب آپ نے چابک (کوڑا) سنبھال لیا پھر میں آپ کو برابر دیکھتا رہا کہ آپ سواری کو اکساتے جارہے ہیں (تاکہ وہ تیز رفتاری پکڑے) حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رمی جمرہ فرمائی۔ اور اس سفر میں میں آپ سے یہ اشعار سن رہا تھا:

تیری طرف دوڑتی ہیں سواریاں ان کے زین متحرک ہیں اور ان کے بچے ان کے شکموں میں ہلچل میں ہیں۔ ان صاحب سواریوں کا دین نصاریٰ کے دین کی مخالفت کرتا ہے۔ اے اللہ! (ہم حاضر ہیں اور بے شک) تو گناہوں کو بخشنے والا، پس ہمارے سارے ہی گناہ بخش دے اور کون سا بندہ ہے جو تیری ذات میں حیران پریشان نہیں ہوتا۔ ابن جریر

۱۲۶۲۰..... ابوالزبیر سے مروی ہے کہ میں مقام عرفات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھڑا تھا جب سورج چھپ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ عرفات سے نکلے اس طرح کہ آپ پر سکون اور وقار چھایا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی طرح چلتے رہے حتیٰ کہ ہم وادی کے شروع حصے تک پہنچ گئے۔ جب اور لوگ گزر گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بائیں طرف سواری کو روکا یا اور اتر کر وضو کا پانی منگوایا اور وضو سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ ﷺ اس وادی تک آپہنچے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری منگوائی اور اس پر سوار ہو کر اللہ اکبر کہا اور سواری کو تیز کر دیا اور اسی رفتار سے اس وادی کو عبور کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ پر سکینہ اور وقار طاری ہو گیا پھر اسی طرح (نرم رفتاری کے ساتھ چلتے ہوئے) وادی تک پہنچ گئے، وہاں آپ نے پھر اللہ اکبر کہا اور سواری تیز کر دی حتیٰ کہ اسی تیز رفتاری کے ساتھ وادی کو عبور کیا اور مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری بٹھائی اور وہاں رات بسر کی پھر صبح آپ رضی اللہ عنہ وہاں ٹھہر گئے جب سورج نکلنے کو ہوا تو وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور جب نکلے تو آپ پر مکمل اطمینان اور سکون طاری تھا آپ اسی طرح (سواری پر) چلتے ہوئے وادی بطن محسر تک پہنچے، وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے سواری کو تیز کر دیا اور اسی تیز رفتاری کے ساتھ اس وادی کو عبور کیا۔ پھر وہاں سے نکلے تو آپ پر پہلے کی سکینہ اور وقار کی کیفیت طاری ہو گئی اور اسی نرم رفتاری سے آپ جمرہ قصویٰ (چھوٹے شیطان) کے پاس پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یوم عرفہ کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! نیکی اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں اور نہ ہی گھوڑوں کو تیز دوڑانے میں ہے۔ بلکہ تم جمیل (خوبصورت) رفتار کو اختیار کرو اور کسی کمزور کو نہ روندو اور نہ کسی مسلمان کو ایذاء دو۔ النسائی

۱۲۶۲۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے نکلے تو فرمارہے تھے: اے لوگو! وقار اور سکینہ (سکون اطمینان) کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے آپ علیہ السلام کی اونٹنی کو اس کی معمول کی (نرم) رفتار سے زیادہ نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کی اونٹنی مزدلفہ پہنچ گئی پھر آپ علیہ السلام مزدلفہ سے نکلے تو آپ فرمارہے تھے: اے لوگو! وقار اور سکینہ کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پھر میں نے آپ کی اونٹنی کو معمول کی رفتار سے تیز قدم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام منیٰ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: جب رسول اکرم ﷺ عرفات سے واپس ہوئے تو لوگوں نے اپنی سواریوں کو تیز رفتار کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے منادی کو حکم فرمایا کہ یہ نداء لگائیں: اے لوگو! نیکی اونٹوں، گھوڑوں اور سواریوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ افاضہ میں شریک تھا آپ ﷺ افاضہ (واپسی) فرمارہے تھے اور آپ پر سکون تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۵۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا جب نبی اکرم ﷺ واپس ہوئے تو لوگوں نے دائیں بائیں سے سواریوں کو تیز کرلیا۔ تب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے بلکہ نیکی تو پرسکون رہنے میں ہے۔ابن جریر

۱۲۶۲۶۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات جب رسول اکرم ﷺ کوچ فرماتے تو اپنی سواری کی لگام کھینچ لیتے تھے حتیٰ کہ سواری کا سر سواری کے کجاوے کی درمیانی (اونچی) لکڑی کو چھوتا تھا۔اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے جاتے تھے: سکینہ رکھو سکینہ رکھو۔ابن جریر

۱۲۶۲۷۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عرفات سے نکلے تو اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے۔آپ ﷺ فرمارہے تھے: رکو رکو۔جبکہ آپ خود بھی اپنی سواری کی لگام کھینچ رہے تھے جس کی وجہ سے آپ کی سواری (اونٹنی) کا سر آپ کے چہرے کو چھورہا تھا اور ساتھ ساتھ لوگوں کو پرسکون رہنے کی تاکید فرمارہے تھے۔ابن جریر

۱۲۶۲۸۔۔۔ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب عرفہ سے واپسی فرمائی تو یہ فرمانے لگے: اللہ کے بندو! پرسکون رہو پرسکون رہو۔اور آپ علیہ السلام ساتھ ساتھ اپنی ہتھیلی کا اندرونی حصہ زمین کی طرف بار بار کرکے لوگوں کو اشارۃً پرسکون چلنے کی تاکید فرمارہے تھے۔البخاری فی صحیحہ ۲/۲۰۱

۱۲۶۲۹۔۔۔ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے واپس ہونے لگے تو آپ پر سکینہ (وقار واطمینان) طاری تھی اور آپ لوگوں کو بھی سکینہ (وقار) اختیار کرنے کا حکم دے رہے تھے۔لیکن وادی محسر میں آپ نے اپنی سواری تیز فرمائی تھی۔ابن جریر

۱۲۶۳۰۔۔۔ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب واپسی فرمارہے تھے تو اپنے اونٹ کو (باربار) روک رہے تھے۔ابن جریر

۱۲۶۳۱۔۔۔عطاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب عرفات سے نکلنے لگے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! سکینہ اور وقار اپناؤ اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو (اژدھام کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہ روندو)۔ابن جریر

۱۲۶۳۲۔۔۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ میدان عرفات میں اپنی قوم کے درمیان اپنے اونٹ پر کھڑے ہیں حتیٰ کہ پھر من جانب اللہ (حکم آنے پر) وہاں سے لوگوں کے بعد کوچ فرمانے لگے۔الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم

مزدلفہ میں قیام

۱۲۶۳۳۔۔۔(مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن المنکدر سے مروی ہے فرمایا: مجھے ایک شخص نے خبر دی کہ اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (مزدلفہ کے) مقام قزح پر کھڑے دیکھا۔الازرقی

۱۲۶۳۴۔۔۔جبیر بن الحارث سے مروی ہے، فرمایا: میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قزح پر کھڑے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے: اے لوگو! صبح کی نماز پڑھو۔اے لوگو! صبح کی نماز پڑھو۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں سے کوچ فرمایا۔میں آپ کی ران کو ننگی دیکھ رہا تھا جو اونٹ کو چھڑی مارنے کی وجہ سے کھل گئی تھی۔ابن ابی شیبہ، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۲۶۳۵۔۔۔طلق بن حبیب سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوئے، جب آپ رضی اللہ عنہ وادی محسر میں اترے تو آپ نے اپنی سواری تیز فرمادی۔ابراھیم بن سعد

۱۲۶۳۶۔۔۔ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔
ابونعیم، ابن عساکر

۱۲۶۳۷۔۔۔عروۃ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مزدلفہ میں صبح کی نماز سے قبل حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔میں نے

عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے دونوں پہاڑوں کو طے کیا تو اب تھک گیا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے دل کو کھلا رکھ (اور) خوشخبری سن کہ جس نے ہمارے اس افاضہ (عرفات ومزدلفہ سے واپسی) کو پالیا تو اس نے حج کو پالیا۔ العسکری فی الامثال

۱۲۶۳۸......عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (مغرب وعشاء کی) نماز اندھیرے میں پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا: اس (مزدلفہ کے) مکان میں یہ دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹ گئی ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ اس گھڑی میں یہ نمازیں صرف اسی دن اور اسی مکان میں پڑھتے تھے، یعنی یوم النحر کو مزدلفہ میں۔ الخطیب فی المتفق

۱۲۶۳۹......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی اس وقت میں یہ نمازیں پڑھتے نہیں دیکھا یعنی سوائے مغرب اور عشاء کے مزدلفہ میں۔ الخطیب فی المتفق

۱۲۶۳۹......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کوئی نماز غیر وقت میں پڑھتے نہیں دیکھا سوائے ان دو نمازوں یعنی مغرب وعشاء کے مزدلفہ میں۔ ابن جریر

۱۲۶۴۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ، ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ادوار میں مزدلفہ میں آگ روشن کی جاتی تھی۔ ابن سعد

کلام: ......مذکورہ روایت ضعیف ہے۔

۱۲۶۴۱......خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ اکٹھے ادا فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۶۴۲......جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا فرمایا اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز ادا نہیں فرمائی۔ ابن جریر

مزدلفہ سے واپسی

۱۲۶۴۳......(مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر اپنے والد عبدالرحمٰن سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ سے افاضہ غروب شمس کے بعد فرمایا اور مزدلفہ سے افاضہ طلوع شمس سے قبل فرمایا۔ الاوسط للطبرانی

کلام: ......روایت مذکورہ ضعیف ہے۔

۱۲۶۴۴......مشرکین مزدلفہ سے اس وقت تک افاضہ (واپسی) نہیں کرتے تھے جب تک کہ سورج ٹیلے پر کرنیں نہ ڈال دیتا تھا اور کہتے تھے: ٹیلہ روشن ہو گیا ہے تاکہ ہم واپسی کر سکیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور طلوع شمس سے قبل افاضہ فرمایا:۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، سنن الدارمی، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی

۱۲۶۴۵......عمرو بن میمون سے مروی ہے، فرمایا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ رضی اللہ عنہ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ یوم النحر کو آپ رضی اللہ عنہ نے جمرۂ قصویٰ کی رمی فرمائی۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اہل جاہلیت مزدلفہ سے نہیں نکلتے تھے جب تک کہ ٹیلے پر سورج طلوع نہ ہو جاتا اور پھر وہ کہتے تھے ٹیلے روشن ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور مزدلفہ سے آپ اور آپ کے ساتھ دوسرے مسلمان نماز فجر کے بعد پو پھٹنے پر نکل گئے۔ ابو عمرو بن حمدان النیسابوری فی فوائد الحاج

۱۲۶۴۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے واپس ہو کر وادی محسر پہنچے تو اپنی سواری کو (تھوڑا تیز) حرکت دی حتیٰ کہ اس وادی سے گزر گئے تو پھر رک گئے پھر فضل رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنا لیا پھر جمرہ پر تشریف لائے اور اس کی رمی فرمائی۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۴۷.....مسور بن مخرمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وادی محسر میں سواری تیز کرلی۔
مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی

۱۲۶۴۸.....حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (وادی محسر میں) سواری تیز کرلیتے تھے اور فرماتے تھے: سواریاں تیری طرف دوڑ رہی ہیں ان کے پالان (جھول) حرکت میں ہیں اور ان کے بچے ان کے شکموں میں حرکت میں ہیں ان سواریوں کا دین نصاریٰ کے دین کی مخالفت کرتا ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی

۱۲۶۴۹.....جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش مزدلفہ سے یہ کہتے ہوئے لوٹتے تھے: ہم حمس (قریش) ہیں، نہ عام لوگوں کے ساتھ ہم وقوف کرتے ہیں اور نہ ہم حرم سے نکلتے ہیں۔ انہوں نے عرفہ کا موقف چھوڑ دیا تھا۔ کیونکہ وہ حرم سے باہر ہے۔ جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں ہیں اور اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور ان کے ساتھ وہاں سے نکلے ہیں حتیٰ کہ حضور ﷺ نے اپنی قوم کے ساتھ مزدلفہ میں جا کر صبح فرمائی اور ان کے ساتھ وہاں قیام کیا پھر وہاں سے بھی نکلے جب اور لوگ وہاں سے نکلنے لگے۔
الکبیر للطبرانی، صحیح الاسناد

۱۲۶۵۰.....اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے لوٹے تو آپ پر (مکمل) سکون طاری تھا اور آپ لوگوں کو بھی پرسکون رہنے کی تاکید فرما رہے تھے، لیکن نبی اکرم ﷺ نے وادی محسر میں اپنی سواری کو تیز فرمالیا تھا۔ ابن جریر

۱۲۶۵۱.....عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (فضل) کو مزدلفہ کی صبح اپنا ردیف بنالیا (سواری کے پیچھے بٹھالیا) آپ ﷺ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ رمی جمرۃ العقبہ فرمائی۔ جب پہلی کنکر ماری تب تلبیہ پڑھنا موقوف فرمالیا۔ ابن جریر

۱۲۶۵۲.....فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مزدلفہ سے واپسی پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے آپ کی سواری نے معمول کی (نرم) رفتار سے زیادہ تیز قدم نہیں اٹھایا حتیٰ کہ رمی جمرہ فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۶۵۳.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طریق سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پاس مزدلفہ میں آئے اور ان کو فجر کی نماز اس قدر جلدی پڑھائی جس قدر جلدی تم میں سے کوئی پڑھتا ہے۔ پھر ٹھہر گئے حتیٰ کہ جب اتنا وقت ہوگیا جس میں کوئی سب سے زیادہ آرام سے فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لے کر منیٰ کی طرف نکلے اور وہاں قربانی کی۔ ابن جریر

۱۲۶۵۴.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اہل جاہلیت مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے حتیٰ کہ جب سورج طلوع ہو کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر نمودار ہو جاتا اور گویا لوگوں کے سر پر عمامے آجاتے تو تب وہاں سے نکلتے تھے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور جب ہر چیز نمودار ہوگئی تو طلوع شمس سے پہلے نکل لیے۔ ابن جریر

۱۲۶۵۵.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (مزدلفہ میں) اندھیرے (اندھیرے) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ جب لوگ اپنے قدموں کی جگہ اپنے جانوروں کے کھروں اور اونٹوں کے قدموں کی جگہ دیکھنے لگ جاتے تھے اور آدمی اپنے قدموں کی جگہ دیکھنے لگ جاتا تھا تب وہاں سے منیٰ کو نکل لیتے تھے۔ ابن جریر

رمی جمار.....شیاطین کو کنکر مارنا

۱۲۶۵۶.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں جمروں کے پاس اس قدر طویل قیام کرتے تھے کہ طول قیام کی وجہ سے کھڑا ہونے والا اکتا جاتا تھا۔ مؤطا امام مالک

۱۲۶۵۷.....یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ان کو خبر پہنچی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یوم النحر کو اس وقت نکلے جب دن تھوڑا سا نکل آیا

تھا۔آپ نے ایک تکبیر کہی تو سب لوگوں نے بھی ایک تکبیر کہی۔ پھر اسی دن جب چاشت تک دن نکل آیا دوبارہ نکلے اور ایک تکبیر کہی، لوگوں نے بھی ایک تکبیر کہی پھر آپ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے پھر تیسری مرتبہ جب سورج کچھ جھک گیا (دوپہر کے بعد) تب نکلے اور ایک تکبیر کہی (اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی) ان کی تکبیر بیت اللہ تک پہنچی جس سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمی کے لیے نکلے ہیں۔مالک

۱۲۶۵۸۔۔۔سلمان بن ربیعہ سے مروی ہے فرمایا ہم نے پہلے کوچ کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں اور آپ کی (کمر بند) پیٹی میں بھی چند کنکریاں تھیں، آپ رضی اللہ عنہ اپنے راستے میں تکبیر کہتے ہوئے جا رہے تھے حتیٰ کہ جمرۂ اولیٰ کے پاس پہنچے اور اس کو کنکر ماری اور پھر ماری حتیٰ کہ کنکریاں ختم کر دیں اور کسی مارنے والے کی کنکریاں آپ رضی اللہ عنہ کی کنکریوں تک نہیں پہنچ سکیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھڑی (تقریباً پون گھنٹہ) کھڑے دعا فرماتے رہے پھر جمرۂ وسطیٰ پر تشریف لے گئے پھر تیسرے پر۔مسدد

۱۲۶۵۹۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں نے یوم الاضحیٰ (قربان کے دن) جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی۔ابن عساکر

۱۲۶۶۰۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک سائل نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ نہیں ہے۔ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے قربانی کرنے سے قبل حلق کروالیا (سرمنڈوالیا) ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ نہیں۔مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۶۶۱۔۔۔۔جرملۃ بن عمرو سے مروی ہے، فرمایا: میں حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے چچا سنان بن سنۃ کے ساتھ تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ نے ایک انگلی کو دوسری پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ فرما رہے ہیں کنکریاں یوں مارو جس طرح انگلیوں سے کنکریاں ماری جاتی ہیں (یعنی دو انگلیوں کے بیچ میں کنکر پھنسا کر مارو)۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن للبیہقی

۱۲۶۶۲۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا۔ میں نے عرض کیا: میں نے رمی کرنے سے قبل ہی قربانی کر لی؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: (اب) رمی کرلو (کنکری مارلو) اور کوئی حرج نہیں ہے۔اور دوسرے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے بیت اللہ کا طواف قربانی سے پہلے کرلیا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اب) قربانی کرلو اور کوئی حرج نہیں ہے۔ایک اور نے عرض کیا: میں نے ذبح کرنے سے قبل حلق کرلیا (سرمنڈالیا؟) حضور ﷺ نے فرمایا: (اب) ذبح کرلو (قربانی کرلو) اور کوئی حرج نہیں ہے۔ابن جریر

الاضاحی۔۔۔۔۔قربانی کا بیان

۱۲۶۶۳۔۔۔۔(صدیق رضی اللہ عنہ) ابی سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی اس ڈر سے نہ کرتے تھے کہ کہیں لوگ ان حضرات کی سنت کو رواج نہ دے لیں۔

ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، الحاکم فی الکنی، ابوبکر عبداللہ بن محمد زیاد النیسابوری فی الزیاوات، السنن للبیہقی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۲۶۶۴۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما زمانہ حج میں آئے لیکن قربانی نہیں فرمائی۔مسدد

۱۲۶۶۵۔۔۔نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے بھی قربانی کیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاضاحی

۱۲۶۶۶۔۔۔نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں مروہ کے پاس قربانی فرماتے تھے اور منیٰ میں قربان گاہ کے پاس

قربانی فرماتے تھے۔ السنن للبیھقی

۱۲۶۶۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے اونٹوں پرنگراں کھڑا ہوں اوران کے گوشت، کھالوں اوران کے لباس (زین وغیرہ) کوصدقہ کردوں اور قصاب کواجرت میں ان میں سے کوئی چیز نہ دوں۔ اورفرمایا اجرت ہم اپنی طرف سے ادا کریں گے۔ الحمیدی، مسند احمد، العدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابن داؤد، النسائی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی یعلی، ابن ماجه، ابن جریر، ابن خزیمه، ابن الجارود، ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی

۱۲۶۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ قربانی کی جائے آگے سے کان کٹے ہوئے جانور کی یا پیچھے سے کان کٹے ہوئے جانور کی یا لمبائی میں چرے ہوئے کان والے جانور کی یا پھٹے ہوئے کان والے جانور کی یا ناک کٹے ہوئے جانور کی۔

مسند احمد، ابوعبید فی الغریب، النسائی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، ابن جریر، ابن الجارود، الطحاوی، مسند احمد

کلام:...... روایت مذکورہ محل ہے ضعیف ابن ماجہ ۶۷۷۔

۱۲۶۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹوٹے ہوئے سینگ یا کٹے ہوئے کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔

ابوداؤد، ابن وھب، مسند احمد، ابن داؤد، الترمذی حسن صحیح، النسائی، ابن ماجه، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی یعلی، ابن جریر، ابن خزیمه، الطحاوی، مستدرک الحاکم، الدورقی، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۶۷۰..... حنش سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایک مینڈھا حضور ﷺ کی طرف سے اور ایک مینڈھا اپنی طرف سے ذبح کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ حضور ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ میں ان کی طرف سے قربانی کیا کروں، پس میں ہمیشہ حضور اقدس ﷺ کی طرف سے قربانی کیا کروں گا۔ اللہ پاک ہم مسلمانوں کو حضور ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی

۱۲۶۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس حاضر ہوجاؤ۔ بے شک اس کا پہلا خون کا قطرہ جب گرے گا تیرے سب گناہوں کی بخشش ہوجائے گی اور قیامت کے دن اس قربانی کے جانور کو اس کے گوشت اور خون کے ساتھ ستر گنا بڑھا کر لایا جائے گا اور تیری میزان عمل میں رکھ دیا جائے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خاص آل محمد کے لیے ہیں کیونکہ خیر میں ان کو خصوصیت حاصل ہے یا پھر یہ حکم آل محمد اور تمام لوگوں کے لیے عام ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (حکم) آل محمد اور تمام لوگوں کے لیے ہے۔

ابن منیع، عبد بن حمید، ابن زنجویه، الدورقی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، السنن للبیھقی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے یہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کیونکہ اس کی سند میں عمرو بن خالد ہے اور امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ بھی حاکم پر نقد میں دوسری سند سے مروی اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں جیسا کہ ۱۲۲۳۵ پر روایت گذر چکی۔

عیب دار جانور کی قربانی نہیں ہوتی

۱۲۶۷۲..... حجیۃ بن عدی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ارشاد فرمایا: گائے سات افراد کی طرف سے کافی ہے۔ حجیۃ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اگر گائے (عین موقع ذبح پر) بچہ دیدے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کا بچہ بھی اس کے ساتھ ذبح کردے۔ میں نے پوچھا: اور لنگڑے جانور کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ جائے ذبح (مذبح خانہ) میں جاسکے تو اس کو ذبح کردے۔ میں نے پوچھا: ٹوٹے ہوئے سینگ والے جانور کی قربانی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ ہم جانور کی دونوں آنکھیں اور دونوں کان اچھی طرح دیکھ لیں۔

ابوداؤد، ابن وھب، الدارمی، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجه ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی یعلی، ابن

خزیمہ، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، الدورقی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۶۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ علیہ السلام کی طرف سے مینڈھے کی قربانی کیا کروں، پس میں چاہتا ہوں کہ میں ضرور یہ کروں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم صحیح الاسناد

۱۲۶۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں اونٹوں کو نحر (ذبح) کروں اور ان کا گوشت صدقہ کروں۔ چنانچہ پھر میں ان کے زینوں اور کھالوں کا پوچھنے گیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ ان کو بھی صدقہ کردوں۔مسند ابی یعلی

۱۲۶۷۵..... ابوعبیدۃ جو ابن ازھر کے آزاد کردہ غلام ہیں سے مروی ہے کہ انہوں نے قربانی کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تین راتوں کے بعد بھی تم قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ پس اس کے بعد قربانی کا گوشت نہ کھاؤ۔یعنی اتنا گوشت ذخیرہ نہ کرو کہ تین یوم کے بعد تک بچا رہے لیکن یہ حکم منسوخ ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس کی صراحت آئی ہے۔

الشافعی، العدنی، مسلم، السنن للبیهقی، ابن داؤد، ابوعوانة، الطحاوی

۱۲۶۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: قربانی کے تین یوم ہیں اور ان میں سب سے افضل پہلا دن ہے۔

ابن ابی الدنیا

۱۲۶۷۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: أیام معدودات تین دن ہیں، یوم النحر (دس ذی الحجہ) اور دو دن اس کے بعد جس دن تو چاہے قربانی کرلے اور ان میں سب سے افضل دن پہلا ہے۔عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا

۱۲۶۷۸..... مغیرۃ بن حرب سے مروی ہے فرمایا ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں نے ایک گائے قربانی کے لیے خریدی تھی، اس نے بچہ دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دودھ نہ پی۔ ہاں جو اس کے بچے سے بچ جائے (وہ تیرے لیے جائز ہے) پھر جب قربانی کا دن آجائے تو اس کو اور اس کے بچے کو سات لوگوں کی طرف سے ذبح کردے۔ابن ابی الدنیا، السنن للبیهقی

۱۲۶۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو قربانی کا جانور خریدے تو دو دانت والا یا اس سے بڑا خرید پھر اس کو موٹا تازہ کرلے چنانچہ پھر تو کھائے گا تو اچھا کھائے گا اور کھلائے گا تو اچھا کھلائے گا۔ابن ابی الدنیا، السنن للبیهقی، شعب الایمان للبیهقی

۱۲۶۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قربانی کے لیے دو دانت والا یا اس سے بڑی عمر کا جانور جس کی آنکھیں اور کان سلامت ہوں لو اور اس کو (کھلا پلا کر) موٹا تازہ کرلو۔ پھر اگر خود کھاؤ گے تو موٹا تازہ کھاؤ گے اور اگر کھلاؤ گے تو موٹا تازہ کھلاؤ گے اور اگر اس کو کسر (ٹوٹ پھوٹ) یا کوئی مرض لاحق ہو گیا تو تیرے لیے کوئی نقصان نہیں۔ابن ابی الدنیا، السنن للبیهقی، شعب الایمان للبیهقی

۱۲۶۸۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم قربانی نہ کریں مقابلہ (آگے سے کان کٹے ہوئے) جانور کی، اور نہ مدابرۃ (پیچھے سے کان کٹے ہوئے) جانور کی، اور نہ شرقاء (لمبائی میں چیرے ہوئے کان والے) جانور کی، اور نہ خرقاء (پھٹے ہوئے کان والے) جانور کی اور نہ ہم کانے بھینگے جانور کی قربانی کریں۔السنن للبیهقی

۱۲۶۸۲..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ دو دن (مزید) ہیں یوم الاضحیٰ کے بعد۔السنن للبیهقی

۱۲۶۸۳..... ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کرتے تھے پھر قربانی نہ کرتے تھے۔مسدد

۱۲۶۸۴..... عاصم بن شریب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے دن ایک مینڈھا منگوایا اور یہ پڑھا (اور اس کو ذبح کیا)۔

بسم اللہ واللہ اکبر، اللّٰھم منک ولک ومن علی ومنک۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔اے اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لیے ہے اور علی کی طرف سے ہے (اور) تیری طرف سے ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک طباق منگوایا اور سارا گوشت صدقہ کردیا۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیھقی

۱۲۶۸۵۔ حنش کنانی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کے وقت یہ دعا پڑھی:

وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفاً وما أنا من المشركين، ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وأنا اول المسلمين.

بسم الله والله اكبر منك ولك، اللهم تقبل من فلان

میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے آپ کو اسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں (یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں۔

اللہ کے نام یہ قربانی کرتا ہوں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اے اللہ یہ قربانی تیری طرف سے ہے، تیرے لیے ہے۔ اے اللہ! اس کو فلاں کی طرف سے شرف قبولیت بخش۔ ابن ابی الدنیا

۱۲۶۸۶۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے سارے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی کیا کرتے تھے۔ ابن ابی الدنیا

صحت مند جانور کی قربانی

۱۲۶۸۷۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ ہمیں جو موٹا تازہ جانور ملے اس کی قربانی کریں۔ گائے (بیل وغیرہ) کو سات افراد کی طرف سے اور اونٹ کو سات افراد کی طرف سے اور ہم تکبیر کو بلند آواز سے کہیں اور سکون و وقار کو اپنا شعار بنائیں۔ ابن ابی الدنیا

۱۲۶۸۸۔۔۔۔۔مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اونٹوں کو نحر (ذبح) کریں اور نیز یہ حکم بھی دیا کہ ان کی کھالوں اور ان کے لباس (وغیرہ) کو صدقہ کردیں۔ ابن جریر

۱۲۶۸۹۔۔۔۔۔طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: اس (قربانی کے) دن کے اندر قربانی کے خون بہانے سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرسکتے سوائے کسی محتاج رشتہ دار سے صلہ رحمی کے (یعنی اس کی اعانت بھی اس دن بڑا ثواب ہے)۔ ابن زنجویہ

۱۲۶۹۰۔۔۔۔۔کثیرۃ بنت سفیان جو حضور علیہ السلام کی بیعت کرنے والوں میں سے تھیں فرماتی ہیں:

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جاہلیت کے زمانے میں میں نے اپنی چار بیٹیاں زندہ درگور کی ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی بکری جس کے بالوں میں سفید دھبے ہوں کیونکہ اللہ کے نزدیک ایسی ایک بکری کی قربانی دو کالی بکریوں کی قربانی سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ ابو نعیم

کلام:۔۔۔۔۔۔ مذکورہ روایت کی سند میں محمد بن سلمان بن مسمول ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد للبیھقی ۴/۱۸

۱۲۶۹۱۔۔۔۔۔کلیب سے مروی ہے ہم غزووں میں ہوتے تھے تو ہم پر امیر صرف اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی کو چنا جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ مزینہ کے ایک شہسوار صحابی رسول اللہ ﷺ ہم پر امیر مقرر تھے۔ اس وقت گائے مہنگی ہوگئیں حتی کہ ہم دو یا تین بچھڑوں کے عوض ایک گائے لے پاتے تھے۔ تب یہ صحابی ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ دن ہم کو پہلے بھی پیش آگیا تھا کہ گائیں کم پڑگئیں تھیں حتیٰ کہ ہم ایک گائے دو یا تین بچھڑوں میں خریدتے تھے تب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا تھا: گائے کام دیتی ہے جہاں دو سالہ بچھڑا کام دیتا ہے۔ یعنی دو سال مکمل ہونے والا بچھڑا بھی گائے کی جگہ کافی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۶۹۲۔ کلیب، مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر میں قربانی کی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۶۹۳... ابوالاسد سلمی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت کرتے ہیں، ان کے دادا کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں فرد تھا (یعنی ہم کل سات افراد ایک موقع پر تھے) رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا تو ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک درہم جمع کیا اور سات دراہم میں ہم نے ایک قربانی کا جانور خرید لیا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ جانور ہم کو مہنگا پڑا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے ہاں افضل ترین قربانی کے جانور زیادہ مہنگے اور زیادہ قیمتی ہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے سب کو حکم فرمایا تو ایک آدمی نے جانور کا ایک ہاتھ پکڑ لیا ایک آدمی نے دوسرا ہاتھ پکڑ لیا، ایک آدمی نے ایک ٹانگ پکڑ لی اور ایک آدمی نے ایک ٹانگ پکڑ لی، ایک آدمی نے ایک سینگ پکڑ لیا اور ایک آدمی نے دوسرا سینگ پکڑ لیا اور ساتویں نے اس کو ذبح کیا جبکہ ہم ساتوں نے مل کر (بیک آواز) اس پر تکبیر کہی۔

بقیہ کہتے ہیں: میں نے حماد بن زید کو پوچھا ساتواں (ذبح کرنے والا) کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا تو میں نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ ابن عساکر

کلام:...... روایت محل کلام ہے: الضعیفۃ ۱۶۷۸۔

۱۲۶۹۴ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا قربانی کے جانور میں (کچھ کچھ) سفیدی والا جانور مجھے دو کالے جانوروں سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن النجار

۱۲۶۹۵... ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے دو چتکبرے (کالے سفید دھبوں والے) مینڈھے ذبح فرمائے۔ پہلے کو ذبح کرتے وقت فرمایا: محمد اور آل محمد کی طرف سے اور دوسرے کو ذبح کرتے وقت فرمایا: میری امت کے ہر اس شخص کی طرف سے جو مجھ پر ایمان لایا اور اس نے میری تصدیق کی۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۶۹۶... سعید بن عبدالعزیز، یونس بن میسرۃ بن حلبس سے روایت کرتے ہیں، یونس بن میسرۃ کہتے ہیں میں حضرت ابوسعد الزرقی رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں کے ساتھ قربانی کا جانور خریدنے گیا۔ انہوں نے ایک کالے سر والے مینڈھے جو اور مینڈھوں میں زیادہ اونچا نہ تھا کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ مینڈھا گویا وہی مینڈھا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ذبح فرمایا تھا۔ لہٰذا پھر انہوں نے مجھے اسی کے خریدنے کا حکم دیا تو میں نے اس کو خرید لیا۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۶۹۷... ابورافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈھا ذبح فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کی طرف سے ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۶۹۸...... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دو چتکبرے مینڈھے ہدیہ میں دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے دونوں کی قربانی کی۔

مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۲۶۹۹...... حبیب بن مخنف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، مخنف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ فرما رہے تھے: کیا جانتے ہو اس کو؟ پھر مجھے معلوم نہیں لوگوں نے آپ علیہ السلام کو کیا جواب دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر گھر والوں پر لازم ہے کہ وہ ہر رجب میں ایک بکری ذبح کریں اور ہر یوم الاضحیٰ کو قربانی کریں۔ ابونعیم

۱۲۷۰۰...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کے گھر والوں نے ان کی خدمت میں قربانی کے گوشت سے کچھ گوشت پیش کیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب تک اس کے متعلق پوچھ نہ آؤں اس کو نہیں کھا سکتا۔ چنانچہ وہ اٹھ کر اپنے ماں شریک بھائی حضرت قتادۃ بن النعمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، یہ بدری صحابی تھے۔ ان سے اس گوشت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہاں تمہارے بعد نیا حکم آ گیا ہے جس نے اس کو توڑ دیا جس میں آپ علیہ السلام نے قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا تھا (لہٰذا تم وہ گوشت کھا سکتے ہو)۔ ابن عساکر

۱۲۷۰۱... ابوحمید سے مروی ہے کہ ہم عتبۃ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یزید مقری تشریف لائے اور عتبہ کو عرض کیا: اے

ابوالولید ہم قربانی کے لیے اونٹ کی تلاش میں نکلے تھے مگر سوائے ایک موٹے اونٹ کے جس کے اگلے دو دانت بھی گرے ہوئے تھے کے سوا کوئی جانور نہیں مل رہا؟ حضرت عتبہ نے فرمایا: تم وہ ہمیں لادو۔ یزید بولے: اللہ تم کو بخشے! کیا وہ اونٹ تمہاری طرف سے قربانی میں کام آسکتا ہے اور میری طرف سے نہیں آسکتا؟ عتبہ بولے ہاں۔ یزید نے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: تم اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہو (کہ معلوم نہیں اس کی قربانی ہوگی یا نہیں) جبکہ مجھے کوئی شک نہیں۔ پھر عتبہ نے اپنا ہاتھ نکالا اور ارشاد فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے پانچ چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ موصلہ سے، مصفرہ سے، بخقاء سے، کسراء سے اور مشیعہ سے۔ پھر فرمایا: موصلہ وہ (جانور) ہے جس کے (دانت) جڑ سے اکھاڑے گئے ہوں اور مصفرہ وہ ہے جس کے کان جڑ سے اکھاڑے گئے ہوں اور بخقاء وہ جانور جس کا بھینگا پن بالکل ظاہر ہو اور مشیعہ وہ کمزور اور بیمار جانور جو ریوڑ میں بکریوں سے پیچھے رہ جائے (اور کسراء وہ جانور جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں)۔ ابن جریر

قربانی سنت ابراہیمی ہے

۱۲۷۰۲۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قربانی کے جانوروں کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) کی ملت ہے۔ پوچھا: ہمارے لیے ان میں کیا (ثواب) ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ پوچھا: اور اون؟ فرمایا: اون میں بھی (ہر اون کے بال کے بدلے میں) ایک نیکی ہے۔ ابن زنجویہ

۱۲۷۰۳۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یوم النحر کو دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ النسائی

۱۲۷۰۴۔۔۔۔ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی قربانی ذبح فرمائی اور پھر مجھے فرمایا: اے ثوبان! اس قربانی کے گوشت کو درست کر کے رکھو۔ چنانچہ پھر میں اس میں سے آپ ﷺ کو کھلاتا رہا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام مدینے تشریف لے گئے۔ ابن عساکر

الھدایا

ھدی وہ جانور کہلاتا ہے جو حاجی اپنے ساتھ حرم کو لے جائے تا کہ اس کو ذبح کر کے اللہ کا قرب حاصل کرے اسی طرح کی جنایت سے جو دم لازم ہو وہ بھی ہدی ہے۔

۱۲۷۰۵۔۔۔۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابوجہل کو ایک اونٹ ہدیہ کیا۔

الدارقطنی فی العلل، الاسماعیلی فی معجمه، الدارقطنی فی السنن، الخطیب فی التاریخ فی رواۃ مالک

۱۲۷۰۶۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا اے لوگو! حج کرو اور ہدی (اللہ کی راہ میں جانور ذبح) کرو۔ بے شک اللہ ہدی کو پسند کرتا ہے۔ ابن سعد، النسائی فی حدیث قتیبة

۱۲۷۰۷۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو نفلی ہدی لے کر آیا پھر حرم پہنچنے سے پہلے ہی اس کی قربانی مجبوراً کرنا پڑی تو اس سے کچھ نہ کھائے اگر کھالی تو اس پر اس کا بدل ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۲۷۰۸۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی اپنی ہدی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ پیدل لوگوں کے پاس سے گذرتے تھے تو ان کو حکم فرماتے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ہدی کے جانوروں پر سوار ہو جاتے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور تم اپنے نبی ﷺ کی سنت سے زیادہ افضل کسی اور چیز کی اتباع نہیں کر سکتے۔ مسند احمد

۱۲۷۰۹۔۔۔۔مغیرہ بن حرب حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان ان کی ہدی میں شراکت قائم کی۔ گائے کو سات افراد کی طرف سے۔ ابوداؤد

۱۲۷۱۰۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے حج میں سو اونٹ لے کر آئے۔ الحارث

۱۲۷۱۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ نے اپنے اونٹ (ھدی والے) قربان کیے تو تمیں اونٹ حضور علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے نحر کیے (ذبح کیے) اور مجھے حکم کیا تو باقی سارے میں نے نحر (ذبح) کیے۔

ابن داؤد، السنن للبیھقی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی

ابن ابی الدنیا نے یہ الفاظ اضافہ فرمائے ہیں: مزید حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ان کا گوشت لوگوں کے درمیان تقسیم کردو اور ان کے لباس (زین وغیرہ) اور کھالوں کو بھی تقسیم کردو اور ان میں سے کوئی چیز کسی (قصائی) کو (اجرت میں) نہ دو۔

کلام: ۔۔۔۔ روایت محل کلام ہے ضعیف ابی داؤد ۳۸۶۔

۱۲۷۱۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے ہدی کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کس جانور سے ہونی چاہیے؟ گویا آدمی کو ہدی میں شک تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ پاک کا فرمان سنا ہے:

یاایھا الذین آمنوا أوفوا بالعقود أحلت لکم بھیمة الانعام الا مایتلی علیکم.

اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو تمہارے لیے چار پائے جانور (جو چیرنے والے ہیں) حلال کردیئے گئے ہیں بجز ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔

آدمی نے عرض کیا: جی ہاں (ایسے ہی فرمان الٰہی ہے) اور چوپائے جانور حلال ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی طرح فرمان الٰہی ہے:

لیذکروا اسم اللہ علی مارزقھم من بھیمة الانعام، ومن الانعام حمولة وفرشافکلوا ممن بھیمة الانعام.

پس ذکر کریں وہ اللہ کا نام ان پر جو اللہ نے ان کو چوپائے جانور دیئے ہیں اور مویشیوں میں جو بار برداری والے ہیں اور جو کھانے کے کام آتے ہیں۔ پس کھاؤ چوپائے جانوروں میں سے۔

آدمی نے عرض کیا: جی ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا: اسی طرح فرمان الٰہی ہے۔

من الضأن اثنین ومن المعزاثنین ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین.

بھیڑوں میں جوڑا اور بکریوں سے جوڑا اور اونٹوں سے جوڑا اور گائے سے جوڑا۔

عرض کیا: جی ہاں (اللہ کا فرمان ایسے ہی ہے) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (اسی طرح) میں نے اللہ کا فرمان سنا ہے:

یاایھا الذین آمنوا لا تقتلوا الصید وانتم حرم سے بالغ الکعبة تک

اے مؤمنو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار نہ مارنا۔ اور جو تم میں سے جان بوجھ کر اسے مارے تو (یا تو اس کا) بدلہ (دے اور یہ قربانی) کعبہ پہنچائی جائے۔

یہاں ہدی کا ترجمہ قربانی سے کیا گیا ہے، یہ سب آیات سن کر سائل کو واضح ہوگیا کہ ھدی کی قربانی اللہ کا حکم ہے تب اس نے کہا: مجھ سے ایک ہرن قتل ہوگیا ہے اب مجھ پر کیا لازم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک بکری جو کعبہ لائی جائے (اور پھر اسے ذبح کیا جائے) جیسا کہ ابھی تو نے سنا۔ ابن ابی حاتم، السنن للبیھقی

اونٹ میں نحر سنت ہے

۱۲۷۱۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، مجھے اللہ کے نبی ﷺ نے بہت سے اونٹ دے کر بھیجا اور ارشاد فرمایا: ان کو جا کر نحر کرو (ذبح کرو) اور ان کا گوشت یا کھالیں قصاب کو اجرت میں ہرگز نہ دینا۔ ابن جریر

۱۲۷۱۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں اونٹوں کا گوشت تقسیم کردوں۔ چنانچہ میں نے تقسیم

کردیا۔ پھر حضور نے مجھے فرمایا ان کی کھالیں تقسیم کردوں۔ تو میں نے ان کی کھالیں بھی تقسیم کردیں پھر حضور نے مجھے ان کی وغیرہ تقسیم کرنے کا فرمایا سو وہ بھی میں نے تقسیم کردیں۔ ابن جریر

۱۲۷۱۵..... مالک عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن ابی طالب، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ اونٹ اپنے دست اقدس سے نحر کیے اور کچھ اونٹ آپ کے سوا اور کسی نے کیے۔ مالک، مسلم

۱۲۷۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے جب ہدی (قربانی) کے جانوروں کے ساتھ بھیجا تو یہ بھی حکم دیا کہ میں ان کی کھالوں اور لباسوں کو تقسیم کردوں اور کسی قصاب کو ان میں سے کوئی چیز نہ دوں (بطور اجرت) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میرے ساتھ نبی کے بھیجے ہوئے سو اونٹ تھے۔ زاھر بن طاھر فی تحفۃ عید الاضحی

۱۲۷۱۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ھدی کا اونٹ مہار تھامے ہوئے پیدل لے کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہوجا۔ آدمی نے عرض کیا کہ یہ بدنہ ہے (قربانی کا جانور ہے) آپ علیہ السلام نے فرمایا: سوار ہوجا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۱۸..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدی کے اونٹ قربانی کرنے کا حکم دیا نیز فرمایا کہ ان کی زین وغیرہ اور کھالیں بھی تقسیم کردیں اور قصاب کو ان میں سے کوئی چیز (بطور اجرت) نہ دیں۔ ابن جریر

۱۲۷۱۹..... مجزأۃ بن زاھر اپنے والد سے، وہ ناجیۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ کو ہدی (مکہ میں) لانے سے روک دیا گیا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ ہدی بھیج دیجئے میں اس کو حرم میں لے جا کر نحر (قربان) کردوں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس کو کیسے لے جائے گا؟ انہوں نے عرض کیا: میں ایسی وادیوں سے اس کو لے کر جاؤں گا جہاں سے وہ لوگ (مشرکین) اس پر قادر نہ ہوسکیں گے۔ چنانچہ میں اس کو لے کر چلا گیا اور لے جا کر حرم میں نحر (قربان) کردیا۔ ابو نعیم

۱۲۷۲۰..... ناجیۃ بن کعب الخزاعی سے مروی ہے، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو ہدی کے اونٹ راستے میں تھک کر قریب الہلاکت ہوجائیں میں ان کا کیا کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو نحر کردو پھر اونٹ کے پاؤں اس کے خون سے رنگین کردو پھر لوگوں کو اس کا گوشت کھانے کے لیے چھوڑ دو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الترمذی، حسن صحیح، ابن حبان حدیث صحیح

۱۲۷۲۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو نفلی ہدی لے کر آیا پھر حرم پہنچنے سے پہلے (اس کے تھک جانے کی وجہ سے) نحر (قربانی) کرنے کی نوبت پیش آگئی تو اس سے خود کچھ نہ کھائے اگر کھالیا تو اس پر بدل لازم ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عمدہ اونٹنی ہدیہ میں دی گئی، پھر کسی نے ان کو تین سو دینار اس اونٹنی کے دینے چاہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایک عمدہ اونٹنی ہدیہ میں آئی ہے، اب مجھے اس کے تین سو دینار مل رہے ہیں، کیا میں اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت سے کئی اونٹ خرید کر اللہ کی راہ میں بطور ہدی بھیج سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، اسی کو نحر (قربان) کرو۔ الشاشی، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۷۲۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کے ساتھ اٹھارہ اونٹ قربانی کے بھیجے اور کچھ احکام بھی دیئے، وہ شخص ان کو لے کر چلا گیا۔ پھر (کسی خیال سے) واپس آیا اور پوچھا: اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک کر آگے چلنے سے عاجز ہوجائے تو؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو نحر کردو پھر اس کے پاؤں اس کے خون میں ڈبودو اور ان کو اس اونٹ کے جسم پر مارو اور پھر اس میں سے نہ خود کھاؤ اور نہ تمہارے قافلہ میں سے کوئی کھائے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۴..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہدی کے کچھ جانور اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے اور کچھ کسی اور نے نحر کیے۔ ابن النجار

۱۲۷۲۵..... (مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) حضور نبی اکرم ﷺ نے دائیں جانب والے اونٹوں کو خاص علامت لگائی اور اپنے ہاتھ سے ان کا

خون نکالا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۶۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کے اونٹوں کو تقسیم کردیں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اعضاء اعضاء تقسیم کردیا پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دوبارہ حکم فرمایا کہ ان کی کھالیں اور ان کے لباس (پالان وغیرہ) بھی تقسیم کردو۔ابن جریر

قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنا

۱۲۷۲۷۔۔۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) سعید بن عبیدۃ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں عید کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی پھر خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کو منع فرمایا ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھاؤ۔

المروزی فی العیدین

۱۲۷۲۸۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں سے منع فرمایا: تین دن کے بعد قربانی کے گوشت سے، قبروں کی زیارت سے اور ان (شراب کے) برتنوں میں نبیذ بنانے سے۔پھر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! سنو! میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا پھر مجھے ان کی حقیقت آشکارا ہوئی۔میں نے تم کو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت (کھانے سے) منع کیا تھا پھر مجھے واضح ہوا کہ لوگ (گوشت) کا سالن (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، اپنے مہمانوں کو (گوشت) کھلاتے ہیں اور اپنے غائب لوگوں کے لیے بچا کر رکھتے ہیں۔لہٰذا اب تم کھاؤ اور روک بھی لو۔اور میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس اب زیارت کیا کرو لیکن وہاں لغویات کرنے سے اعراض کرو۔بے شک یہ چیزیں دل کو نرم کرتی ہیں آنکھوں کو رلاتی ہے اور آخرت یاد دلاتی ہے۔اور میں نے تم کو ان برتنوں سے منع کیا تھا پس جن برتنوں میں تم چاہو (حلال چیز) پیو۔ابن النجار

۱۲۷۲۹۔۔۔ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانیوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع فرمایا تھا پھر ان کی رخصت (اجازت) عطا فرمادی۔علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کا گوشت ان کی خدمت میں پیش کیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع نہیں فرمایا تھا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: رسول اللہ ﷺ نے اس کو (گوشت) کھانے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔چنانچہ علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم ان قربانیوں کا گوشت ذی الحجہ سے (اگلی) ذی الحجہ تک کھا سکتے ہو۔مسند احمد، الخطیب فی المتفق والمفترق

الحلق والتقصیر ...... سر منڈانا یا کتروانا

۱۲۷۳۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے بالوں میں (کچھ دوا وغیرہ) تلی یا بالوں کی مینڈھی بنائی یا (جوؤں کو) قتل کیا تو وہ حلق کرائے (منڈائے)۔مالک، ابوعبید فی الغریب، ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۱۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے مینڈھی بنا رکھی ہوں وہ سر منڈائے اور تلبید کی مشابہت نہ کرے (یعنی دوا وغیرہ میں نہ ملے)۔مالک، السنن للبیہقی

۱۲۷۳۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے حلق کرانے سے قبل ہی افاضہ (واپسی) کرلی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب حلق یا قصر کرالے (سر منڈالے یا بال چھوٹے کرالے) اور کوئی حرج نہیں۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے (بالوں میں) تلبید کی یا بالوں کو گوندھا یا ان کا جوڑا بنایا تو اس پر (بال

چھوٹے کرنے کے بجائے) منڈانا واجب ہے۔ ابو عبید

۱۲۷۳۴... اُسامة بن شریک سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ میں نے قربانی سے پہلے حلق کروالیا؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۷۳۵... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے قربانی کرنے سے قبل حلق کروالیا (سرمنڈوالیا) ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۶... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو رمیٔ جمرہ فرمائی پھر لوگوں (کے سوال جواب) کے لیے بیٹھ گئے۔ چنانچہ ایک آدمی آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے نحر کرنے سے قبل حلق کروالیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، پھر دوسرا شخص آیا اور عرض کیا: میں نے رمی کرنے سے قبل حلق کروالیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ پس جس چیز کے متعلق بھی سوال کیا گیا آپ نے یہی ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۷۳۷... حبشی بن جنادة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! محلقین (سرمنڈانے والوں) کی بخشش فرما۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اور مقصرین (بال چھوٹے کرانے والے؟) تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا: اے اللہ! محلقین کی بخشش فرما۔ اور تیسری یا چوتھی بار میں آپ نے فرمایا اور مقصرین (کی بھی بخشش فرما)۔ ابو نعیم

۱۲۷۳۸... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے روز ارشاد فرمایا: اللہ رحم کرے محلقین پر۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور مقصرین؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ محلقین پر رحم کرے۔ تین بار آپ یونہی پوچھنے پر ارشاد فرماتے رہے۔ پھر (چوتھی بار) لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اور مقصرین؟ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور مقصرین (پر بھی رحم فرما) لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! محلقین کی کیا خصوصیت ہے؟ آپ نے ان کے لیے بہت ترحم فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کیونکہ وہ شک میں نہیں پڑے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۹...... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے یوم الحدیبیہ کو حلق فرمایا (سرمنڈایا) سوائے عثمان اور قتادة رضی اللہ عنہما کے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ محلقین پر رحم فرمائے، لوگوں نے عرض کیا اور مقصرین یارسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ رحم کرے محلقین پر اور مقصرین پر۔ مصنف ابن ابی شیبہ

حج میں سر منڈانے والوں کے حق میں دعا

۱۲۷۴۰... برید بن اَبی مریم السلولی سے مروی ہے کہ مجھے ابو مالک بن ربیعہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو تین بار فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! محلقین کی بخشش فرما پھر چوتھی بار فرمایا اور مقصرین کی۔ الرویانی والبغوی، ابن عساکر

۱۲۷۴۱... اَوس بن عبداللہ السلولی سے مروی ہے کہ مجھے میرے چچا برید بن ابی مریم نے اپنے والد مالک بن ربیعہ سے بیان کیا۔ مالک کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ محلقین کی بخشش فرما۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ اور مقصرین؟ تو نبی اکرم ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار پوچھنے پر فرمایا: اور مقصرین (کی بھی بخشش فرمایا اللہ) مالک کہتے ہیں: اس دن میرا سر محلوق (منڈا ہوا) تھا اور اس کی وجہ سے مجھے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ خوشی ہورہی تھی۔ ابن مندة وابو نعیم، ابن عساکر

۱۲۷۴۲... جابر بن ازرق الغاضری سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اپنی سواری اور سامان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی سواری کے ایک طرف ہوگیا اور ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ہم (منزل) پر پہنچ گئے۔ آپ ﷺ چمڑے کے ایک خیمے میں اتر کر تشریف لے گئے۔ پھر اس کے دروازے پر تیس سے زائد افراد کھڑے ہوگئے جن کے ہاتھ میں کوڑے تھے۔ میں قریب ہوا تو ایک آدمی مجھے ہٹانے لگا۔ میں نے اس کو کہا اگر تو مجھے دھکے دے گا تو میں تجھے دھکے دوں گا اور اگر تو مجھ سے لڑے گا تو میں تجھ سے لڑوں گا۔ اس نے کہا: تو بڑا شریر آدمی ہے۔ میں

نے کہا: اللہ کی قسم !تو مجھ سے زیادہ شریر ہے۔اس نے پوچھا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: میں یمن کے دور دراز علاقے سے آیا ہوں تاکہ نبی اکرم ﷺ سے کچھ سن کر واپس جا کر اپنے پیچھے والے لوگوں کو سناؤں۔لیکن اب تو مجھے روک رہا ہے۔آدمی نے کہا: ہاں تو سچ کہتا ہے، اللہ کی قسم میں ہی تجھ سے زیادہ شریر ہوں۔پھر نبی اکرم ﷺ سوار ہو گئے، لوگ عقبہ منیٰ سے آپ کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے اور خوب زیادہ ہو گئے اور آپ سے سوال جواب کرنے لگے۔کثرت اور اژدھام کی وجہ سے کوئی آپ کے قریب نہیں پہنچ پا رہا تھا۔پھر ایک آدمی حاضر ہوا جس نے بال چھوٹے کرا رکھے تھے، بجائے حلق کرانے کے۔اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے لیے دعائے رحمت کر دیجئے۔حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! محلقین پر رحمت فرما۔آدمی نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر دعائے رحمت فرمادیں۔آپ نے پھر فرمایا: اے اللہ محلقین پر رحمت فرما۔تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا۔پھر آدمی چلا گیا اور اپنا سر منڈا کر آ گیا۔اس دن میں سر منڈے کے سوا کوئی شخص نہیں دیکھ رہا تھا۔ابو نعیم

منیٰ میں رات گذارنا اور منیٰ کے اعمال

۱۲۷۴۳۔۔۔۔(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم حلق کر لو اور جمرۃ پر سات کنکریاں مار لو اور قربانی ذبح کر لو تو تب تمہارے لیے ہر چیز حلال ہو گئی سوائے عورتوں اور خوشبو کے۔

الجامع لعبدالرزاق، الطحاوی، نصر فی الحجة، السنن للبیهقی

۱۲۷۴۴۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص عقبہ سے باہر رات گذارے اور لوگوں کو منیٰ میں داخل ہونے کا فرماتے تھے۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۲۷۴۵۔۔۔نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو بھیجتے تھے کہ عقبہ سے باہر والے لوگوں کو اندر بھیجیں۔مالک

۱۲۷۴۶۔۔۔عطا رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چرواہوں (اور جانوروں کے نگہبانوں) کو اس بات کی اجازت دیدی تھی کہ وہ منیٰ سے باہر رات گذاریں۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۲۷۴۷۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حاجی منیٰ کی راتیں عقبہ سے باہر ہرگز نہ بسر کرے۔

مؤطا امام مالک، السنن للبیهقی

۱۲۷۴۸۔۔۔عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے زید بن صوحان سے سوال کیا کہ منیٰ میں تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا بائیں جانب۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو تاجروں کی منزل ہے، وہاں نہ رہو۔الأزرقی

۱۲۷۴۹۔۔۔ھرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عید الاضحیٰ کے موقع پر منیٰ میں حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ابن عساکر

۱۲۷۵۰۔۔۔جعفر بن مطلب سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو منیٰ کے دنوں میں فرمایا میرے پاس آ جاؤ پھر فرمایا نہیں، ہاں اگر تم نے رسول اللہ ﷺ سے (اس موقع کے بارے میں) کچھ سن رکھا ہو تو آؤ۔انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سن رکھا ہے۔البخاری فی تاریخه، ابن عساکر

تکبیرات التشریق

۱۲۷۵۱۔۔۔(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عیینہ بن عمیر سے مروی ہے، فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز فجر کے بعد سے ایام التشریق (تیرھویں تاریخ) کی ظہر تک تکبیرات تشریق پڑھتے تھے۔ابن ابی شیبه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی

۱۲۷۵۲..... عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز (نو ذی الحجہ کی) فجر کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن (تیرھویں ذی الحجہ) تک تکبیر کہتے تھے۔

ابن ابی شیبہ، المروزی فی العیدین، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، زاهر بن طاهر الشحامی فی تحفة عيد الاضحی

۱۲۷۵۳..... ابواسحاق سے مروی ہے، فرمایا: عمر، علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا اس بات میں اتفاق تھا کہ یہ تینوں حضرات عرفہ کی صبح نماز کے بعد تکبیر شروع کرتے تھے۔ لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) کی نماز عصر تک تکبیر پڑھتے جبکہ عمر رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ آخری ایام تشریق کی نماز عصر تک پڑھتے تھے۔ السنن للبیهقی

۱۲۷۵۴..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) عبیدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور عرفہ کے روز صبح کی نماز کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک یہ تکبیریں۔ ہر فرض نماز کے بعد پڑھتے رہے:

الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد. ابن ابی الدنیا فیه

اس روایت کو زاہر نے تحفۃ عید الاضحیٰ میں عن الحارث عن علی سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۵۵..... شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز فجر کی نماز کے بعد سے تکبیر تشریق پڑھنا شروع فرماتے تھے اور ان کو موقوف نہیں فرماتے تھے جب تک کہ امام ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز نہ پڑھ لے۔ السنن للبیهقی

۱۲۷۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! عرفہ کے روز فجر کی نماز کے بعد تکبیر کہہ اور ایام تشریق کے آخری دن کی عصر تک (ہر نماز کے بعد) کہتا رہ۔ الدیلمی

۱۲۷۵۷..... شقیق اور ابوعبدالرحمٰن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ عرفہ کے روز فجر کی نماز کے بعد سے تکبیر شروع فرماتے اور ایام تشریق کے آخری روز کی عصر تک کہتے رہتے اور عصر کے بعد بھی تکبیر کہتے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۲۷۵۸..... شریک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے ابواسحاق سے عرض کیا: علی اور عبداللہ کیسے تکبیر کہتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: وہ دونوں یہ الفاظ کہتے تھے:

الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد. ابن ابی شیبه

النفر ..... کوچ کرنا

۱۲۷۵۹..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کوچ کی رات وادی ابطح میں اترنا سنت ہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۲۷۶۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کوچ کی رات وادی محصب میں ٹھہرو۔ ابن ابی شیبه، أبو عبید فی الغریب

فائدہ: ..... وادی محصب مکہ اور منیٰ کے درمیان وادی ابطح کی طرف ایک گھاٹی ہے۔

۱۲۷۶۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جس نے کوچ سے قبل اپنا سامان آگے بھیج دیا اس کا حج نہیں ہوا۔ ابن ابی شیبه

طواف الوداع

۱۲۷۶۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا میں نے منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! کل (یہاں سے) کوچ ہوگا، پس کوئی شخص واپس نہ جائے بیت اللہ کا طواف کیے بغیر، کیونکہ آخری عمل حج میں طواف بیت اللہ ہے۔

مالک، الشافعی، ابن ابی شیبه، مسند ابی یعلی، السنن للبیهقی

۱۲۷۶۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: منیٰ کے بعد آخری عمل تمہارا بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے اور بیت اللہ کے طواف میں

آخری عمل حجر اسود (کا بوسہ) ہونا چاہیے۔ابن ابی شیبہ

۱۲۷۶۴..... عطاء اور طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کو واپس لوٹا دیتے تھے جو واپس جا رہا ہوتا اور اس کا آخری عمل بیت اللہ (کا طواف) نہ ہوتا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۶۵..... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مر الظہر ان سے واپس کیا جس نے طواف وداع نہیں کیا تھا۔مالک، الشافعی، السنن للبیھقی

۱۲۷۶۶..... ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے طواف الخروج (طواف وداع) نہیں کیا تھا تو انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو کہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو وہ نمازیوں کے پیچھے سے کعبۃ اللہ کا طواف کرلیں۔چنانچہ جب نماز کھڑی ہوگئی تو انہوں نے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے کعبۃ اللہ کا طواف کیا۔النسائی

فصل ..... حج کی جنایات اور ان پر لازم ہونے والے دم ..... بدلے

۱۲۷۶۷..... (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے ایک شکار قتل کر دیا ہے حالانکہ میں احرام کی حالت میں تھا۔آپ اس کا مجھ پر کیا بدلہ دیکھتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب سے جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ارشاد فرمایا: آپ اس میں کیا (بدلہ) دیکھتے ہیں؟ (اتنے میں) اعرابی (درمیان میں) بول پڑا کہ میں آپ کی خدمت میں آیا تھا اور آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں تا کہ آپ سے سوال کروں۔اور آپ خود کسی اور سے سوال کر رہے ہیں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کیوں برا لگ رہا ہے؟ (حالانکہ) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **یحکم به ذوا عدل منکم**. اس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر آدمی کریں اس وجہ سے میں نے اپنے ساتھی سے مشورہ کیا تا کہ ہم کسی بات پر متفق ہو جائیں تو اس کا تجھے حکم کر دیں۔

عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

۱۲۷۶۸..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس کو مرفوعاً (بواسطہ رسول اللہ ﷺ کے) بیان کیا کہ انہوں نے بجو میں جس کو محرم مار دے تو ایک بکری کا فیصلہ فرمایا۔اور خرگوش میں بکری کا بچہ (سال سے کم والا) اور جنگلی چوہے میں چوتھے ماہ کا بکری کا بچہ، اور ہرن میں مینڈھا۔

مالک، الشافعی، مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابوعبید فی الغریب، مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی، ابن مردویہ، السنن للبیھقی رجالہ ثقات، والصحیح وقفہ، ابوداؤد

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح حدیث قرار دیا ہے لیکن موقوف ہونا فرمایا ہے۔

حاجی پراگندہ پراگندہ بال ہوتا ہے

۱۲۷۶۹..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں خوشبو محسوس کی۔پوچھا: یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھ سے آرہی ہے اے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھ سے آرہی ہے میری عمر کی قسم! معاویہ رضی اللہ عنہ بولے: مجھے (میری بہن) ام المؤمنین ام حبیبہ نے لگائی ہے ان کا خیال ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے احرام باندھنے (تلبیہ پڑھنے) کے وقت لگائی تھی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جا اور اس سے قسم دے کر پوچھ کہ اس نے اس خوشبو کو (لگانے کے بعد) دھویا نہیں تھا۔کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حاجی تو میلے کچیلے پراگندہ بال ہوتے ہیں۔مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن ابی شیبہ میں (خانی سمعت کیونکہ میں نے) سے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے اس کے سلیمان

ابن یسار نے عمر رضی اللہ عنہ سے سماعت نہیں کی (البزار) نے اس کو پورا نقل کیا ہے مگر اس میں ابراہیم بن یزید خوزی متروک راوی ہے۔

۱۲۷۷۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: شتر مرغ کے انڈے (کو توڑ دینے) میں اس کی قیمت ہے۔ جس کو صدقہ کرنا پڑے گا۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۷۱ ... عطا خراسانی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شتر مرغ کو محرم قتل کر دے تو اس میں ایک اونٹ ہے۔

الشافعی، وضعفہ، الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی مرسل

کلام: ... امام بیہقی نے اس روایت مذکورہ کو مرسل کہا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۷۷۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: کھجور ٹڈی سے بہتر ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

فائدہ: ... یعنی ٹڈی کو محرم قتل کر دے تو اس کے عوض ایک کھجور صدقہ کرنا کافی ہے۔

کلام: ... روایت مذکور ضعیف ہے: الاتقان ۵۷۵، تحذیر المسلمین ۹۵۔

۱۲۷۷۳ ... بکر بن عبداللہ مزنی سے مروی ہے فرمایا: دو اعرابی محرم تھے، ایک نے ہرن کو بھگایا جبکہ دوسرے نے اس کو قتل کیا۔ پھر دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے، ان کے پاس عبدالرحمن بن عوف بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ایک بکری۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔ پھر (دونوں اعرابیوں کو مخاطب ہو کر) فرمایا: تم دونوں جاؤ اور ایک بکری کی ہدی (پیش) کرو۔ چنانچہ دونوں چلے گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: امیر المؤمنین کو معلوم نہیں کہ کیا کہیں حتیٰ کہ اپنے ساتھی سے ان کو پوچھنا پڑا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سن لی اور دونوں کو واپس بلایا اور مذکورہ بات کرنے والے کو درہ مار کر ارشاد فرمایا: ایک تو تو شکار کو قتل کرتا ہے حالانکہ تو محرم ہے پھر فتویٰ (مسئلہ) بتانے پر اس کی تحقیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یحکم بہ ذوا عدل منکم۔ (اس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر آدمی کریں گے) اللہ پاک اکیلے عمر پر راضی نہیں ہوئے، اس لیے میں نے اپنے اس ساتھی سے مدد مانگی تھی۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۱۲۷۷۴ ... طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ اُربد نے ایک گوہ کو روند کر قتل کر ڈالا اور اُربد احرام کی حالت میں تھے۔ چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس کا فیصلہ معلوم کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہی کو فرمایا: تم بھی میرے ساتھ فیصلہ دو۔ چنانچہ دونوں نے فیصلہ کیا کہ اس میں ایک بکری کا بچہ ہے جو گھاس پانی پر گذارہ کر سکتا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یحکم بہ ذوا عدل منکم۔ الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، السنن للبیہقی

۱۲۷۷۵ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا کہ کوئی محرم ورس یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۷۶ ... جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نہ محرم نکاح کرے اور نہ اس سے نکاح کیا جائے۔ اگر وہ نکاح کرے گا تو اس کا نکاح باطل ہوگا۔ ابن ابی شیبہ

محرم حلال آدمی کا شکار کھا سکتا ہے

۱۲۷۷۷ ... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھ سے ایک شخص نے اس جانور کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اس کا شکار اوروں کے لیے کرتا ہے تو کیا وہ خود اس کو حالت احرام میں کھا سکتا ہے۔ پھر میں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ذکر کی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اگر تو اس کے سوا کوئی اور فتویٰ دیتا تو میں تیرے سر پر درہ تان لیتا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں شکار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۲۷۷۸ ۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن عبیداللہ پر ایک کپڑا دیکھا جو گیرو سے رنگا ہوا تھا، حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے طلحہ! یہ رنگا ہوا کپڑا کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ مدر (مٹی) سے رنگا ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے گروہ (صحابہ!) لوگ تمہاری اقتداء کرتے ہیں۔ اگر کوئی جاہل شخص اس کپڑے کو دیکھے گا تو کہے گا کہ طلحہ بن عبیداللہ حالت احرام میں رنگ شدہ کپڑے پہنتے ہیں، اے گروہ (صحابہ!) حالت احرام میں ان رنگ شدہ کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہ پہنو۔ مالک، ابن المبارک، مسدد، السنن للبیھقی.

۱۲۷۷۹ اسلم سے مروی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما تشریف لائے وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت حسین وجمیل اور سفید چہرے والے تھے۔ وہ حج پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھتے اور تعجب فرماتے۔ پھر اپنی انگلی ان کی کمر پر رکھ کر اوپر کھینچتے اور (بطور طنز) فرماتے واہ! واہ! اگر ہمارے پاس دنیا وآخرت دونوں کا مال اکٹھا ہو جائے تو ہم لوگوں میں بہترین ہو جائیں گے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المؤمنین میں آپ کو بتاتا ہوں، ہم لوگ سرسبز علاقے میں رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہرو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔ تم نے اپنے نفس کو عمدہ کھانوں کے ساتھ ناز ونعمت میں مشغول کر رکھا ہے۔ اور تم صبح اس وقت کرتے ہو جب سورج تمہاری کمر پر روشنی مارتا ہے جبکہ حاجت مند دروازے کے باہر کھڑے رہتے ہیں۔ اسلم کہتے ہیں: جب ہم ذی طویٰ میں پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک عمدہ جوڑا نکالا اور پہن لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس میں سے خوشبو محسوس ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کوئی حج کے ارادے سے نکلتا ہے اور لوگ اس کی اتباع کرتے ہیں اور جب وہ سب سے محترم شہر میں پہنچتا ہے تو اپنے کپڑے نکالتا ہے گویا وہ کپڑے خوشبو میں بسے ہوئے ہیں تاکہ ان کو پہن کر اپنی قوم اور اپنے خاندان والوں کے پاس جاؤں۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ کپڑے نکالے اور پہلے والے کپڑے جن میں احرام باندھا تھا پہن لیے۔

ابن المبارک

۱۲۷۸۰ ۔۔۔زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرے کوڑے سے ٹڈی مرگئی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مٹھی کھانے کی کھلادو۔ مالک

۱۲۷۸۱ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا جو اس سے حالت احرام میں قتل ہوگئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آؤ ہم فیصلہ کریں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک درہم صحیح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو دراہم تیرے پاس ہیں۔ پھر فرمایا: ایک کھجور ٹڈی سے بہتر ہے۔ مالک ابن ابی شیبہ نے اس کو ابراہیم بن کعب، الاسود عن عمر کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۲۷۸۲ محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ایک آدمی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اور میرا ایک ساتھی ہم دونوں اپنے گھوڑوں پر فلاں گھاٹی تک مقابلہ بازی کر رہے تھے۔ ہم کو ایک ہرن مل گئی حالانکہ ہم محرم تھے پر ہم نے اس کا شکار کرلیا۔ اب اس میں آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلو میں بیٹھے ایک شخص کو فرمایا: آؤ ہم اس کا فیصلہ کریں۔ چنانچہ دونوں نے ایک بکری کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ آدمی یہ کہتا ہوا چلا گیا: یہ امیر المؤمنین ہیں جو ایک ہرن میں فیصلہ نہیں کرسکتے اس کے لیے دوسرا آدمی بلانا پڑتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ مل کر فیصلہ کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا قول سن لیا۔ چنانچہ اس کو بلایا اور اس سے پوچھا: کیا تو سورۂ مائدہ پڑھتا ہے؟ پھر فرمایا: کیا تو اس کو جانتا ہے جس نے میرے ساتھ فیصلہ میں شرکت کی؟ اگر تو بتاتا کہ تو یہ سورت پڑھتا ہے تو میں تجھے ایسی مار مارتا کہ تجھے پتہ چل جاتا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یحکم به ذوا عدل منکم. اور یہ عبدالرحمن بن عوف ہیں۔ السنن للبیھقی

۱۲۷۸۳ اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درختوں کے پاس بیٹھے ہوئے خوشبو محسوس کی تو پوچھا: یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ معاویہ بن ابی سفیان نے عرض کیا: امیر المؤمنین! مجھ سے آرہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری جان کی قسم تجھی سے آرہی ہوگی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بولے: ام حبیبہ نے مجھے لگائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ تو واپس

جا کر ضرور غسل کر کے آ۔ مالک

۱۲۷۸۴.....صلت بن زبید اپنے گھر کے کئی افراد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے خوشبو محسوس فرمائی اوران کے برابر میں کثیر بن صلت بیٹھے ہوئے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس سے یہ خوشبو پھوٹ رہی ہے؟ کثیر بولے: مجھ سے، میں نے اپنے سر میں (خوشبودار) دوا لگائی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں حلق کرالوں گا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جا پانی لے کر سر سے اس خوشبو کو رگڑ کر دھودے حتیٰ کہ تیرا سر صاف ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے تعمیل ارشاد فرمائی۔ مالک، السنن للبیھقی

۱۲۷۸۵.....جریر البجلی سے مروی ہے کہ ہم تلبیہ کہتے ہوئے نکلے۔ میں نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ پرندہ تھا میں نے اس سے اس کو خرید لیا اور ذبح کر لیا حالانکہ میں محرم تھا۔لیکن میں اپنا احرام بھول گیا تھا۔ پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان کو یہ ماجرا عرض کیا۔انہوں نے فرمایا: دو معتبر لوگوں کے پاس جاؤ وہ تمہارے متعلق فیصلہ کریں گے۔چنانچہ میں عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہوں نے میرے لیے بھورے مینڈھے کا فیصلہ فرمایا۔ ابن سعد، السنن للبیھقی

۱۲۷۸۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے خرگوش میں بکری کا چھوٹا بچہ تجویز فرمایا۔ابو عبید، السنن للبیھقی

۱۲۷۸۷.....قبیصۃ بن جابر الاسدی سے مروی ہے کہ ہم لوگ حج کے ارادے سے نکلے، ہم حالت احرام میں تھے۔ ہمارا اس بات میں جھگڑا ہو گیا کہ ہرن اور گھوڑے میں سے کون زیادہ تیز دوڑ سکتا ہے؟ ہم اسی گفتگو میں محو تھے کہ ایک ہرن ہمارے سامنے ظاہر ہو گیا۔ہم میں سے ایک آدمی نے اس کو پتھر مارا وہ پتھر سیدھا اس کے سر پر لگا، ہرن سر کے بل گرا اور مر کر ہمارے ہاتھوں میں آ گیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے میرے ساتھی نے یہ سارا قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنایا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیسے قتل کیا جان بوجھ کر یا بھول چوک میں قتل ہو گیا۔آدمی بولا: میں نے تو صرف نشانے کا ارادہ کیا تھا میرا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمد اور خطا مشترک ہو گئے (جان بوجھ کر بھی ہے اور غلطی سے بھی ہے) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے برابر میں بیٹھے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور کچھ دیر ان سے بات چیت فرمائی۔ پھر میرے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایک بکری لو اس کو ذبح کرو، اس کا گوشت صدقہ کر دو، اس کا چمڑا کسی کو مشکیزہ بنانے کے لیے دیدو۔ چنانچہ جب ہم آپ کے پاس سے نکلے تو میں اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر بولا: او عمر بن خطاب سے مسئلہ پوچھنے والے! ابن خطاب کا فتویٰ اللہ سے نہیں بچا سکتا۔اللہ کی قسم عمر کو تو کچھ پتہ ہی نہیں حتیٰ کہ اپنے برابر والے سے سارا مسئلہ پوچھا ہے۔ تو ایسا کر کہ اپنی سواری (اونٹ) کو نحر کر دے اور اس کو صدقہ کر دے۔ یوں اللہ کے شعائر کی تعظیم بجالا۔ ایک جاسوس نے یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنادی۔ چنانچہ مجھے کچھ پتہ ہی نہیں چلا سوائے اس کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے درے کے ساتھ مارے جا رہے ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ تیرا ناس کرے تو فتویٰ بتانے پر حد سے نکلتا ہے۔ محترم جان کو قتل کرتا ہے اور پھر یہ باتیں بناتا ہے کہ اللہ کی قسم عمر کو کچھ پتہ ہی نہیں حتیٰ کہ اس نے اپنے ساتھی سے سوال کیا ہے۔ کیا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتا یحکم به ذوا عدل منکم۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کپڑوں سے پکڑ لیا میں (ڈر کر) بولا امیر المؤمنین! میں اپنی جان آپ کے لیے حلال نہیں کرتا جس کو اللہ نے آپ پر حرام کر رکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں تجھے جوان اور فصیح زبان اور کشادہ سینہ والا دیکھتا ہوں۔ آدمی میں دس اخلاق ہوں اور نو اچھے ہوں لیکن ایک خراب ہو تو وہ ایک نو اچھے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے۔ پس تو اپنی جانی لغزشوں سے بچ۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۲۷۸۸.....عبداللہ بن عمار سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ ہم معاذ بن جبل اور کعب احبار کے ساتھ چند لوگوں کی جماعت بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھ کر نکلے۔ جب ہم راستے میں تھے اور میں آگ پر ہاتھ سینک رہا تھا کہ وہاں سے ٹڈیوں کا ایک غول گذرا ایک آدمی نے دو ٹڈیاں ماردیں اور اپنا احرام بھول گیا۔ پھر اس کو اپنا احرام یاد آیا تو ٹڈیوں کو پھینک دیا۔ جب ہم مدینے سے داخل ہوئے تو ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور میں بھی ساتھ تھا۔ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سارا قصہ سنایا دو ٹڈیوں کو مارنے کا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا تمہاری لوگ ٹڈیوں کو پسند کرتے ہیں، تم ہی بتاؤ کتنا اس کا بدلہ ہونا چاہیے؟ کعب بولے دو درہم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خوشی سے) بولے: واہ دو درہم تو سو ٹڈیوں سے بڑھ کر ہیں۔ خیر جو تو نے سوچا ہے اسی پر عمل کر لے۔ الشافعی، السنن للبیھقی

محرم کے شکار حلال نہیں ہے

۱۲۷۸۹...... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) عبدالرحمٰن بن حاطب سے مروی ہے کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک قافلہ کی معیت میں عمرہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک پرندہ ھدیہ کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل قافلہ کو وہ پرندہ کھانے کے لیے دیدیا اور خود کھانے سے انکار کردیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا ہم وہ چیز کھائیں جس کو آپ خود نہیں کھاتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے اندر میں تمہارے مثل نہیں ہوں۔ کیونکہ یہ میرے لیے شکار کیا گیا ہے اور میرے نام سے ہدیہ کیا گیا ہے۔

الدارقطني في السنن، السنن للبيهقي

۱۲۷۹۰...... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو عرج مقام میں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ گرمی کے زمانہ میں حالت احرام میں تھے۔ اپنا چہرہ آپ رضی اللہ عنہ نے اُرجوانی چادر کے ساتھ ڈھانپ رکھا تھا۔ پھر آپ کی خدمت میں ایک شکار کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم لوگ اس کو کھالو۔ انہوں نے کہا: آپ نہیں کھائیں گے تو ہم بھی کھانے والے نہیں۔ تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں کیونکہ یہ میرے لیے شکار کیا گیا ہے۔ مالک، الشافعي، السنن للبيهقي

۱۲۷۹۱...... عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ام حبین (گرگٹ کے مشابہ جانور) میں بکری کا چھوٹا بچہ (کلان) طے فرمایا۔ السنن للبيهقي

۱۲۷۹۲...... قاسم سے مروی ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور مروان بن الحکم حالت احرام میں اپنے مونہوں کو ڈھانپ لیتے تھے۔ الشافعي، السنن للبيهقي

۱۲۷۹۳...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ تشریف لائے تو گوشت کا سالن آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور یہ گوشت چکور پرندے کا تھا جس کو اہل پانی نے شکار کیا تھا پھر ہم نے اس کو نمک اور پانی میں پکالیا تھا۔ پھر اس کو عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ہمراہیوں کے پاس لے کر حاضر ہوئے تھے۔ اولاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھانے سے رکے اور ارشاد فرمایا: یہ ایسا شکار ہے جس کا شکار ہم نے نہیں کیا اور نہ اس کو شکار کرنے کا ہم نے حکم دیا۔ اس کو قوم حل (غیر) حالت احرام والی قوم نے شکار کیا ہے اور انہوں نے اس کو ہمیں کھانے کے لیے پیش کیا ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا اور لے جانے والے نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بات بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گوش گذار کی۔ جس کو سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غضب آلود ہو گئے اور فرمایا: میں ہر اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر تھا جب حضور ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کی ران پیش کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم حالت احرام والی قوم ہیں تم یہ گوشت اہل حل کو کھلا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر بارہ آدمیوں نے اس کی گواہی دی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ہر اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جب آپ علیہ السلام کی خدمت میں شتر مرغ کا انڈہ پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ہم محرم قوم ہیں یہ اہل حل کو کھلا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر پہلے والوں کے علاوہ بارہ اور آدمیوں نے گواہی دی کہ ہاں ایسا سچ ہے۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھانے سے اٹھے اور اپنی سواری پر جا بیٹھے اور اس کھانے کو اہل ماء ہی نے کھایا جو اہل حل تھے۔ حلية الاولياء، ابن داؤد، ابن جرير، الطحاوي، مسند ابي يعلى، السنن للبيهقي

۱۲۷۹۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شکار کا گوشت لایا گیا تو آپ چونکہ حالت احرام میں تھے اس لیے آپ نے اس کو نہیں کھایا۔ مسند احمد، مسند ابي، الطحاوي

۱۲۷۹۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا شتر مرغ کے انڈوں کو اگر کوئی توڑ دے تو تم نر اونٹ کو اپنی اونٹنیوں پر چھوڑ و پھر جب ان اونٹنیوں کا حمل ظاہر ہو جائے تو تم نے جس قدر انڈے توڑے ہیں اس قدر بچے اونٹنیوں کے اللہ کی راہ میں ہدیہ ہیں،

ہو اور یہ بھی کہ ہوسکتا ہے ان کی ضمان مجھ پر نہیں ہوگی، جو بچے صحیح ہوں وہ تو ٹھیک ہیں اور جو حمل خراب ہو جائیں تو انڈے بھی خراب ہوتے ہیں (اس لیے ان کا وبال مجھ پر نہ ہو)۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ سن کر بہت تعجب کا اظہار فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ کو کیوں تعجب ہوا یہ فیصلہ تو ایسا ہی ہے جیسے بازار میں انڈے بیچے اور خریدے جاتے ہیں اور صدقہ بھی کیے جاتے ہیں۔ مسند

۱۲۷۹۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تم حالت احرام میں شکار کا گوشت کھاؤ۔ ابن مردویہ

۱۲۷۹۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم ﷺ کو حالت احرام میں شکار کا گوشت ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا۔ ابن مردویہ

۱۲۷۹۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ہدیہ میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے کھانے سے منع فرمادیا اور ارشاد فرمایا: میں حالت احرام میں اس کو نہیں کھا سکتا۔ ابن مردویہ

۱۲۷۹۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جس نے حالت احرام میں اپنی بیوی کو بوسہ دیا تو وہ (ایک جانور کا) خون بہائے۔ (السنن للبیهقی)

روایت مذکورہ بقول امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے منقطع ہے۔

۱۲۸۰۰۔ عبداللہ بن ابی الحارث بن نوفل سے مروی ہے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کے ساتھ حج کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایسے شکار کا گوشت پیش کیا گیا جس کو حلال بندہ نے شکار کیا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو کھالیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں کھایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے اس کا شکار کیا ہے اور نہ اس کا حکم کیا ہے حتیٰ کہ ہم نے اشارہ بھی نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما

اور تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا جب تک کہ تم حالت احرام میں ہو۔ ابن جریر

۱۲۸۰۱۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ محرم کے لیے شکار کے گوشت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بجو میں ایک بکری ہے جبکہ بجو محرم پر حملہ کرے اور وہ اس کو قتل کر دے اور اگر بجو نے حملہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کے حملہ کرنے سے قبل ہی محرم نے اسکو قتل کر دیا تو تب اس پر بڑی بکری ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۰۳۔ عبدالرحمن بن عثمان تیمی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم حالت احرام میں تھے۔ ہم کو ایک شکار کا گوشت پیش کیا گیا، اس وقت حضرت طلحہ بن عبیداللہ سو رہے تھے، تو ہم میں سے کسی نے وہ گوشت کھایا اور کسی نے کھانے کے بجائے بعد کے لیے بچا کر رکھ دیا۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے تو انہوں نے کھانے والوں کی حمایت اور موافقت فرمائی اور فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایسا گوشت) کھایا تھا۔ ابن جریر، ابونعیم

۱۲۸۰۴۔ محمد بن المنکدر سے مروی ہے فرمایا: ہمارے ایک شیخ نے ہم کو طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان فرمایا کہ طلحہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے شکار کے گوشت کے بارے میں سوال کیا جس کو کسی حلال آدمی نے شکار کیا ہو؟ تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محرم اس کو کھا سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں یا ارشاد فرمایا: ہاں (یعنی کھا سکتا ہے)۔ ابن جریر

۱۲۸۰۵۔ محمد بن زبیر سے مروی ہے فرمایا: میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا وہاں ایک بوڑھے بیٹھے تھے بڑھاپے کی وجہ سے ان کی دونوں ہنسلیاں آپس میں مل گئی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اے شیخ! آپ نے کس کو پایا ہے؟ اس نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو پایا ہے (یعنی ان کے زمانہ کا ہوں) میں نے پوچھا: آپ نے کس غزوے میں (حضور کے ساتھ) شرکت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: غزوۂ یرموک میں شرکت کی ہے۔ میں

نے عرض کیا کوئی بات بیان کیجئے جو آپ نے ان سے سنی ہو؟ تو وہ بولے میں قبیلہ عک اور اشعریین کے لوگوں کے ساتھ حج پر نکلا۔ ہم سے کچھ انڈے شتر مرغ کے ٹوٹ گئے (یہ زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا تھا) تو ہم نے یہ مسئلہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منہ موڑ کر چل پڑے اور فرمایا: میرے پیچھے چلے آؤ۔ حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے اور ایک حجرے پر ہاتھ مارا تو ایک عورت نے جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہاں ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) ہیں؟ عورت بولی: نہیں وہ فلاں جھنڈ میں ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے منہ موڑ کر چل دیئے اور ہمیں فرمایا: میرے پیچھے چلتے آؤ۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: مرحباً (خوش آمدید ہو) امیر المؤمنین کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چند جوان آئے ہیں عک اور اشعریین کے۔ ان سے شتر مرغ کے کچھ انڈے ٹوٹ گئے ہیں حالت احرام میں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے (خود کیوں زحمت فرمائی) مجھے پیغام کیوں نہ بھجوا کر بلوالیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں تمہارے پاس حاضر ہونے کا زیادہ حقدار تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسئلہ کا جواب ارشاد فرمایا کہ یہ نر اونٹ کو (انڈوں کی بقدر) اپنی باکرہ اونٹنیوں پر چھوڑ دیں پھر جو بچے پیدا ہوں وہ اللہ کی راہ میں ہدی کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: بعض مرتبہ اونٹنی کو کوئی صدمہ پہنچ جاتا ہے جس کی وجہ سے بچہ ضائع ہو جاتا ہے۔ پھر؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور انڈے بھی تو خراب نکل آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے یہ دعا کرتے ہوئے چلے آئے اے اللہ! مجھ پر کوئی ایسا سخت مسئلہ پیش نہ فرمانا لا یہ کہ ابوالحسن میرے پاس ہوں (پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے)۔ ابن عساکر

۱۲۸۰۶ عمیر بن سلمۃ الضمری سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، جب ہم مقام روحاء پر پہنچے تو وہاں روحاء کے ایک علاقے میں ہمیں نیل گائے ملی۔ جس میں ایک تیر پیوست تھا اور اس کو ذبح کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو یونہی چھوڑ دو شاید اس کا مالک آجائے۔ پھر قبیلہ بہز کا ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ نیل گائے میں نے ذبح کی ہے اور اس میں یہ میرا تیر ابھی تک پیوست ہے، پس اب آپ لوگ اس کے مالک ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اس کا گوشت لوگوں میں تقسیم فرما دیا اور یہ (سب) لوگ حالت احرام میں تھے۔ پھر دونوں (حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) چل پڑے (اور ہم بھی ساتھ ہولیے) حتیٰ کہ جب ہم اثایہ مقام پر پہنچے تو وہاں ایک ہرن پہاڑ پر ٹیڑھی میڑھی حالت میں پڑا تھا اور اس میں ایک تیر پیوست تھا۔ لوگوں کی نظر اس پر پڑی تو رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ یہاں کھڑا ہو حتیٰ کہ قافلے والے یہاں سے گذر جائیں اور کوئی اس کو تنگ نہ کرے۔ چنانچہ وہ آدمی لوگوں کو اس سے ہٹاتا رہا کہ سارا قافلہ وہاں سے گذر گیا۔ ابن جریر

۱۲۸۰۷ عطاء رحمۃ اللہ علیہ محمد بن زید سے جو نبی کریم ﷺ کے ہم عصر تھے سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شکار کا گوشت لایا گیا تو انہوں نے اس کو واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم محرم لوگ ہیں۔ الحسن بن سفیان، ابو حاتم الرازی فی الوحدان، ابونعیم فی المعرفة

روایت مذکورہ کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۸۰۸ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو حالت احرام میں ایک ہرن کے گوشت کا ٹکڑا جو سکھایا ہوا تھا پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ ابن جریر

۱۲۸۰۹ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نیل گائے کا ایک حصہ پیش کیا گیا جس سے (تازہ) خون رس رہا تھا اور آپ ﷺ اس وقت مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے تو آپ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا اور (کھایا نہیں بلکہ) ارشاد فرمایا: اس کو شکار کیا گیا ایسے حال میں کہ ہم اس وقت محرم تھے۔ ابن جریر

۱۲۸۱۰ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہاڑی بکری کی ایک ران پیش کی، آپ حالت احرام میں تھے۔ آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ آدمی نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ کو اس پر اس کا شکار کرنے کی وجہ سے غصہ آگیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کو اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ میں محرم ہوں۔ ابن جریر

حج فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان اور حج فوت ہو جانے کے احکام

۱۲۸۱۱ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا جو حالت احرام میں اپنی عورت کے ساتھ جماع کر بیٹھا تھا اور اس کی عورت بھی حالت احرام میں تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ دونوں اپنے اسی حج کو پورا کریں گے اور ان پر آئندہ سال حج فرض ہوگا جہاں سے پہلے سال احرام باندھا تھا وہیں سے دوسرے سال احرام باندھیں گے اور دونوں جدا جدا رہیں گے (تا کہ پہلی نوبت نہ آجائے) حتیٰ کہ دونوں اپنا حج پورا کرلیں۔ السنن للبیھقی

۱۲۸۱۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے (عرفہ کے میدان میں نو ذی الحجہ کی) رات کو فجر طلوع ہونے سے پہلے وقوف کرلیا اس نے حج پالیا اور جو صبح تک وقوف عرفہ نہ کرسکا اس کا حج فوت ہوگیا۔ السنن للبیھقی

۱۲۸۱۳ ... سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حج کے ارادے سے نکلے حتیٰ کہ جب مکہ کے راستے میں جنگل میں پہنچے تو ان کی سواری گم ہوگئی پھر وہ (تاخیر کی وجہ سے) یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان کو سارا ماجرا سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم معتمر والے اعمال کرو پھر تم حلال ہو جاؤ گے (چونکہ اس سال حج فوت ہوگیا اب) اگر آئندہ سال حج کرسکو تو حج کرلینا اور جو ہدی کا جانور بآسانی میسر آسکے وہ ساتھ لے آنا۔ مالک، السنن للبیھقی

۱۲۸۱۴ ... سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ ھبار بن الاسود نے ان کو بیان کیا کہ وہ یوم النحر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قربان گاہ (منیٰ) میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہم سے غلطی ہوگئی ہم اس دن کو (یعنی دس ذی الحجہ کو) عرفہ کا دن سمجھتے رہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ارشاد فرمایا: مکہ جاؤ اور بیت اللہ کے سات چکر کاٹو اور صفا و مروہ کی سعی کرو اور جو تمہارے ساتھ ہیں وہ بھی یہی اعمال کریں، پھر اگر تمہارے ساتھ ہدی کا جانور ہے تو اس کو (یہاں لاکر) قربان کرو پھر حلق کراؤ یا قصر کراؤ (سر منڈاؤ یا بال چھوٹے کرالو) جب آئندہ سال حج ہو تو حج کرو اور اپنے ساتھ ہدی کا جانور لیتے آؤ، اگر ہدی کا جانور نہ ملے تو تین دن ایام حج میں (یہیں) روزے رکھو اور سات روزے واپس اپنے گھر جاکر رکھو۔ الصابونی فی المائتین، السنن للبیھقی

۱۲۸۱۵ ... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا ایک آدمی حالت احرام میں اپنی گھر والی کے ساتھ مرتکب ہو بیٹھا تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو ان حضرات رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا: اپنے اعمال حج کرتے رہیں حتیٰ کہ حج پورا ہو جائے پھر ان پر آئندہ سال حج ہے اور ساتھ میں ہدی کا جانور لانا بھی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ آئندہ سال حج کے موقع پر دونوں جدا جدا رہیں جب تک کہ حج نہ پورا کرلیں۔

موطا امام مالک کتاب الحج باب الھدی

۱۲۸۱۶ ... عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ ان (کے دادا) سے سوال کیا گیا ایک آدمی نے حالت احرام میں اپنی عورت سے مباشرت کرلی تو انہوں نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیج دیا۔ اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اس کا حج تو باطل (ختم) ہوگیا۔ آدمی نے پوچھا: کیا وہ بیٹھ جائے (مزید حج کے افعال کرنے سے رک جائے؟) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نکلتا رہے اور ان کی طرح کے اعمال بجالاتا رہے۔ پھر اگر اس کو آئندہ سال حج کا زمانہ مل جائے تو حج کرے اور ہدی ساتھ لائے۔

پھر اس شخص نے یہی سوال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔

عمرو بن شعیب کہتے ہیں: میں بھی ان دونوں حضرات کی طرح اپنا قول اختیار کرتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۲۸۱۷ ... اسود رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کسی آدمی کا حج فوت ہو جائے (یعنی

وقوف عرفہ نہ پا سکے؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال حج لازم ہوگا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی

۱۲۸۱۸۔۔۔ حارث بن عبداللہ بن اُبی ربیعہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایام تشریق کے درمیان میں ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا کہ اس سے حج نکل گیا ہے تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: بیت اللہ کا طواف کر اور صفا مروہ کی سعی کر اور تجھ پر آئندہ سال حج لازم ہے۔ السنن للبیھقی

الاحصار.....حج سے روکنے والے افعال

۱۲۸۱۹۔۔۔ عبداللہ بن جعفر (طیار) کے آزاد کردہ غلام ابواسماء سے مروی ہے کہ وہ اپنے آقا عبداللہ بن جعفر کے ساتھ تھے۔ وہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینے سے نکلے تو راستہ میں مقام سقیا پر ان کا گذر حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر ہوا وہ اس مقام پر پہنچ کر بیمار پڑ گئے تھے۔ عبداللہ بن جعفر ان کے پاس ٹھہر گئے (اور تیمارداری میں مشغول ہوگئے) حتیٰ کہ جب ان کو اپنا حج فوت ہو جانے کا ڈر ہوا تب وہ وہاں سے نکلے اور علی بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہما کو (جو کہ حج کے ارادے سے نکلے تھے) نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر کے بال مونڈ دیئے گئے پھر اسی سقیا مقام سے دوسرے آدمی کو بھیجا اس نے جا کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے اونٹ قربان کیا۔ مؤطا امام مالک، السنن للبیھقی

۱۲۸۲۰۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سفر مبارک میں جب ہدی کے جانور وادی ثنیہ کے قریب پہنچنے والے تھے کہ مشرکین آڑے آگئے اور انہوں نے ہدی کے اونٹوں کے منہ پھیر دیئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کو وہیں نحر فرما دیا جہاں مشرکوں نے آپ ﷺ کو روکا تھا اور وہ مقام مقام حدیبیہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حلق کرایا (سر منڈایا) لوگوں کو اس پر بہت افسوس ہوا آپ کی اتباع میں اور لوگوں نے بھی سر منڈا لیے جبکہ دوسرے لوگ سر منڈانے سے رکے رہے اور کہنے لگے: شاید ہم بیت اللہ کے طواف کو جا سکیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک محلقین (سر منڈانے والوں) پر رحم فرمائے، اللہ پاک محلقین پر رحم فرمائے، اللہ پاک محلقین پر رحم فرمائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۲۱۔۔۔ مروان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس سال جس سال آپ کو (حج پر جانے سے مشرکین نے روک دیا تھا)۔ یعنی چھ ہجری کو صلح حدیبیہ کے موقع پر نکلے اور جب حدیبیہ تک پہنچے تو حل میں پریشان ہوگئے اور آپ کا مقصود حرم تھا (اور پھر مشرکین سے نزاع کے بعد) جب عہد نامہ لکھ لیا گیا اور اس سے فارغ ہوگئے تو یہ امر (مسلمان) لوگوں کو بہت شاق گذرا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے جانور (یہیں) قربان کر لو اور سر منڈا کر حلال ہو جاؤ، لیکن کوئی شخص بھی نہ اٹھا۔ آپ ﷺ نے پھر یہی ارشاد مبارک دہرایا پھر بھی کوئی شخص نہ اٹھا پھر آپ علیہ السلام نے تیسری بار اپنا فرمان دہرایا تب بھی کوئی نہ اٹھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ (ساتھ آئی ہوئیں ام المؤمنین) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: آج جو لوگوں کی (رنج و غم کی) کیفیت ہے وہ میں نے (پہلے کبھی) نہیں دیکھی۔ حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود جائیے اور اپنا ہدی کا جانور قربان کیجئے اور حلق کروا کر حلال ہو جائیے۔ پھر لوگ ضرور (آپ کی اتباع میں یہ افعال کر کے) حلال ہو جائیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہدی کو نحر کیا، حلق کروایا اور حلال ہوگئے۔ پھر آپ کی اتباع میں اور لوگ بھی ایسا کرنے لگے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ مصنف ابن ابی شیبہ

محرم کے لیے مباح جائز امور کا بیان

۱۲۸۲۲۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) طارق بن شہاب سے مروی ہے، فرمایا: ہم حالت احرام میں تھے، ہمیں ریت میں سانپ ملے، ہم نے ان کو

قتل کرتا ہوں۔ پھر ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ سے ان کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ دشمن ہیں، جہاں پاؤ ان کو قتل کردو۔ الجامع لعبدالرزاق، الازرقی

۱۲۸۲۳ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سانپ، بچھو، چوہے اور چیونٹی کو قتل کرنے کا حکم دیا (حالانکہ ہم حالت احرام میں تھے)۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، الازرقی

۱۲۸۲۴ عمیر بن الاسود سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ خفین (موزوں) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کیا محرم ان کو پہن سکتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ جوتے ہیں ان لوگوں کے لیے جن کے پاس جوتے نہیں (یعنی محرم ان کو پہن سکتا ہے)۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۲۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر محرم (احرام میں) ایک جانب صرف ایک ہاتھ نکال لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۲۶ ربیعہ بن ابی عبداللہ الھدیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سقیا مقام پر دیکھا کہ آپ اپنے اونٹ سے جو کیچڑ میں تھا چیچڑیاں (جوئیں) اتار رہے ہیں حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ مالک، الشافعی، السنن للبیہقی

ربیعہ ثقہ راوی ہیں۔ ابن حبان، تہذیبہ

۱۲۸۲۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اکثر مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے آؤ پانی میں غوطے لگائیں اور دیکھیں کہ کس کا لمبا سانس ہے اور ہم حالت احرام میں ہوتے تھے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۲۸۲۸ ابوالشعثاء سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ شکار کا گوشت حلال آدمی محرم کو ہدیہ میں پیش کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو اس کو (حالت احرام میں) کھالیتے تھے۔ میں نے عرض کیا: میں آپ سے سوال کررہا ہوں کہ آپ کھاتے ہیں یا نہیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر ارشاد فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر تھے۔ ابن عساکر

۱۲۸۲۹ اسود رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب (احبار رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: چند لوگوں نے مجھ سے اس شکار کے گوشت کے بارے میں مسئلہ پوچھا جو حلال کسی محرم کو ہدیہ میں دے تو کیا محرم اس کو کھاسکتا ہے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے ان کو کیا فتویٰ دیا؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: میں نے ان کو فتویٰ دیا کہ وہ اس کو کھاسکتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور فتویٰ دیتے تو فقیہ نہ ہوتے۔ ابن جریر

۱۲۸۳۰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہما کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اگر محرم کے لیے شکار نہ کیا جائے تو تب وہ اس کو کھاسکتا ہے (جبکہ اس کو کسی حلال آدمی نے شکار کیا ہو)۔ ابن جریر

۱۲۸۳۱ عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ بن منیۃ کو جو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سر پر پانی ڈال رہے تھے اور وہ غسل فرمارہے تھے ارشاد فرمایا: میرے سر پر پانی ڈالو (ڈالتے رہو) پانی اور کچھ زیادہ نہیں کرتا سوائے گرد آلودگی کے۔ مالک

۱۲۸۳۲ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ربذۃ میں تھے کہ ان کے پاس حالت احرام والے چند لوگ گذرے۔ انہوں نے شکار کے گوشت بارے میں سوال کیا کہ انہوں نے چند لوگ جو حالت احرام میں نہ تھے کو گوشت کھاتے دیکھا تو کیا یہ حالت احرام والے ان کے ساتھ گوشت کھاسکتے ہیں؟ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ان کو کھانے کے متعلق فتویٰ دیا۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے پوچھا: تم نے ان کو کیا فتویٰ دیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے ان کو کھانے کا مشورہ دیدیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تو اس کے علاوہ کوئی اور فتویٰ دیتا تو میں تمہیں تکلیف دینے والی مار مارتا۔ مالک، السنن للبیہقی

۱۲۸۳۳ عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ شام سے ایک قافلے کے ساتھ تشریف لائے حتیٰ کہ جب وہ راستے میں پہنچے تو انہوں نے شکار کا گوشت پایا۔ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو کھانے کا فتویٰ دیدیا۔ پھر جب یہ لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم لوگوں کو یہ فتویٰ کس نے دیا تھا؟ لوگوں نے کہا: کعب نے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر انہی کو امیر بنادیا جب تک کہ تم واپس پہنچو۔ پھر جب یہ لوگ (کسی اور) راستے میں تھے تو ان کے پاس ٹڈیوں کا غول گذرا حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں کو فتویٰ دیا کہ وہ ان کو پکڑ سکتے ہیں اور کھا سکتے ہیں۔ پھر جب یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے یہ واقعہ بھی ذکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: یہ فتویٰ دینے پر تمہیں کس چیز نے مجبور کیا؟ کعب بولے: یہ سمندری شکار ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہیں کیا معلوم؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ بولے: امیر المؤمنین! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ٹڈیاں ایک مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہیں اور وہ مچھلی سال میں دو مرتبہ چھینکتی ہے۔ موطا امام مالك

عرفہ کے دن غسل کرنے کا حکم

۱۲۸۳۴ ...... حارث بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ان کو ایسے شخص نے خبر دی جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرفہ کے روز غسل کرتے دیکھا اور وہ تلبیہ بھی پڑھ رہے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۳۵ ...... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) نبیہ بن وھب سے مروی ہے کہ ان کو آشوب چشم کی بیماری ہوگئی اور وہ حالت احرام میں تھے۔ انہوں نے سرمہ لگانے کا سوچا تو ابان بن عثمان نے ان کو روک دیا اور ان کو ایلوے کا لیپ آنکھوں پر کرنے کا مشورہ دیا اور ان کا خیال تھا کہ (ان کے والد) عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق بیان کیا تھا کہ آپ ﷺ نے بھی ایسا ہی فرمایا تھا۔

مسند احمد، الحمیدی، الدارمی، البغوی، مسلم، ابن داؤد، الترمذی، ابوعوانه، ابن حبان، السنن للبیهقی

۱۲۸۳۶ ...... **عن الطبرانی فی الصغیر حدثنا محمد بن جعفر بن سفیان بن الولید بن الرسان عن المعافی بن عمران عن جعفر بن برقان عن میمون بن مهران عن عمران بن ابان عن عثمان بن عفان.**

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم باغ میں داخل ہوسکتا ہے اور ریحان (خوشبو) سونگھ سکتا ہے۔

۱۲۸۳۷ ...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا جب اس کو آنکھ کی تکلیف لاحق ہوجائے تو وہ ایلوے کا لیپ آنکھوں پر کرلے۔ ابن السنی وابونعیم معاً فی الطب

۱۲۸۳۸ ...... ابن وھب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر کو حالت احرام میں آنکھیں دکھنی آگئیں۔ ابان بن عثمان نے ان کو (سرمہ لگانے سے) منع کیا اور فرمایا کہ ایلوے اور مر (ایک کڑوی دوا) کا (آنکھوں کے اوپر) لیپ کریں۔ نیز فرمایا کہ ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے مثل روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔ ابن السنی، ابونعیم

۱۲۸۳۹ ...... ابوجعفر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو دو رنگ شدہ کپڑوں میں ملبوس دیکھا اور عبداللہ حالت احرام میں بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ حضرت عبداللہ نے عرض کیا: میرا خیال ہے کہ ہمیں کوئی سنت سکھانے والا نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔ الشافعی، ابن منیع، السنن للبیهقی

فائدہ: ...... ابن جعفر رضی اللہ عنہ کا مطلب تھا کہ ہمیں اس لباس میں کوئی دیکھ کر ہمیں تنبیہ کرے اور کوئی سنت بتانے والا آگے بڑھے۔

۱۲۸۴۰ ...... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں پانی میں غوطہ خوری کرتے تھے (اور ایک دوسرے کو ڈبوتے تھے) حالانکہ دونوں محرم تھے۔ سعید بن ابی عروبة فی المناسك

محرم کا نکاح

۱۲۸۴۱۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابوغطفان بن طریف المری کہتے ہیں کہ ابوطریف نے حالت احرام میں ایک عورت سے شادی کی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح توڑ دیا۔ مالك الشافعي، السنن للبيهقي

۱۲۸۴۲۔۔۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: محرم نہ نکاح کرسکتا ہے اور نہ اس کو اس کی ذات کے لیے پیغام نکاح دیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو کسی اور کے لیے پیغام نکاح دیا جاسکتا ہے۔ مسند ابی یعلی

۱۲۸۴۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو آدمی حالت احرام میں شادی کرے گا ہم اس سے اس کی عورت چھین لیں گے اور اس کا نکاح برقرار نہ رکھیں گے۔ مسدد، السنن للبيهقي

۱۲۸۴۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے حالت احرام میں شادی کی ہم اس سے اس کی عورت کو چھین لیں گے۔

الكامل لابن عدي، السنن للبيهقي

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۱۴، الکامل لابن عدی۔

۱۲۸۴۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: محرم نکاح نہ کرے اور اگر نکاح کرے گا تو اس کا نکاح رد کردیا جائے گا (توڑ دیا جائے گا)۔ السنن للبيهقي

کچھ احکام حج کے متعلق

فصل۔۔۔۔۔۔حج کی نیابت

۱۲۸۴۶۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک نوجوان عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا باپ بوڑھا آدمی ہے جو (چلنے پھرنے سے عاجز ہوکر) بیٹھ چکا ہے، اس کو وہ فریضہ لازم ہوچکا ہے جو اللہ نے اپنے بندوں پر حج کی صورت میں عائد کردیا ہے لیکن وہ اس کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو کیا اس کی طرف سے میں اس کے حج کو ادا کرسکتی ہوں حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ الشافعي، السنن للبيهقي

۱۲۸۴۷۔۔۔ جعفر بن محمد سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں بوڑھا ہوچکا ہوں اور ضعیف ہوچکا ہوں اور حج کرنے سے کمزور ہوچکا ہوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو اپنی طرف سے کسی آدمی کو تیار کرکے بھیج سکتا ہے جو تیری طرف سے حج کرلے گا۔ ابن جرير

۱۲۸۴۸۔۔۔۔ بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں تو مرگئی اور وہ اسلام کا حج ادا نہیں کرسکی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں تو اس کی طرف سے حج کرلے۔ ابن جرير

۱۲۸۴۹۔۔۔ بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں مرگئی ہے اور اس نے حج نہیں کیا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا اگر تیری ماں پر کسی کا قرض ہوتا اور تو اس کی طرف سے وہ قرض چکاتی تو کیا وہ ادا ہوجاتا؟ اس نے عرض کیا: ضرور، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب اللہ کا قرض زیادہ اچھی طرح ادا ہوسکتا ہے۔ ابن جرير

۱۲۸۵۰۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حصین بن عوف نے بیان کیا، حصین کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والد نے حج پالیا تھا (اس پر حج فرض ہوچکا تھا) مگر وہ حج نہیں کرسکتا تھا مگر اس کو کوئی عذر پیش آجاتا تھا۔ حضور ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر ارشاد

فرمایا: تو اپنے باپ کی طرف سے حج کرلے۔ الحسن بن سفیان، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، أبونعیم

۱۲۸۵۱..... عبداللہ بن عبیدۃ کے بھائی موسیٰ بن عبیدۃ، حصین بن عوف خثعمی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کیا میرے باپ بڑے بوڑھے اور ضعیف آدمی ہیں اور وہ اسلام کی شریعت کا علم رکھتے ہیں لیکن وہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر کوئی قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا۔ انہوں نے عرض کیا: ضرور۔ حضور نے فرمایا: تب اللہ کا قرض زیادہ حقدار ہے کہ اس کو ادا کردیا جائے۔ چنانچہ پھر انہوں نے اپنے زندہ باپ کی طرف سے حج کیا۔

الکبیر للطبرانی، أبونعیم

۱۲۸۵۲..... عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والد کو اسلام کا زمانہ مل گیا ہے اور وہ بوڑھے آدمی ہیں۔ سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتے اور ان پر حج بھی فرض ہوچکا ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے پوچھا: تو اپنے والد کی اولاد میں سب سے بڑا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا کہ جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: اگر تیرے باپ پر دین (قرض) ہوتا اور تو اس کو ادا کرتا تو کیا وہ ادا ہوجاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تب تو ان کی طرف سے حج (بھی) کرسکتا ہے۔ ابن جریر

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعیف النسائی ۱۶۴۔

والد کی طرف سے حج

۱۲۸۵۳..... یزید بن الاصم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد نے حج نہیں کیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اگر تو ان کے لیے خیر میں اضافہ نہیں کرسکتا تو ان کے لیے شر میں بھی اضافہ نہیں کرسکتا۔ ابن جریر

۱۲۸۵۴..... سعید بن جبیر سے مروی ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ حج کرے گی لیکن اس کا انتقال ہوگیا۔ تو اس کا بھائی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے، اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نے فرمایا: پس اللہ زیادہ حقدار ہے کہ (اس کا قرض) پورا ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۵..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا والد بوڑھا آدمی ہے۔ اور وہ سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۲۸۵۶..... عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کی نبی! میرے والد مرگئے اور حج نہیں کرسکے، کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتو کیا تو اس کو ادا کرے گا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ کا حق۔ ادا کیے جانے کے لیے زیادہ حقدار ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۷..... سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس قبیلہ جہینہ کی ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں مرگئی اور حج نہ کرسکی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ حضور علیہ السلام نے پوچھا: اگر تیری ماں پر قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کرتی تو کیا وہ ادا ہوجاتا؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ کا قرض زیادہ حقدار ہے کہ اس کو ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۸..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

عرض کیا: میرا باپ بوڑھا آدمی ہے، اس نے حج نہیں کیا، کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتا ہوں، پوچھا: کیا اگر تیرے باپ پر قرض ہو اور تو اس کو ادا کرے تو کیا وہ اس کی طرف سے ادا ہوسکتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تو پھر تو ان کی طرف سے حج کرلے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۹۔۔۔۔۔موسیٰ بن سلمۃ سے مروی ہے، فرمایا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میں جہاد میں شرکت کرتا رہتا ہوں کیا میں اپنی ماں کی طرف سے کوئی غلام آزاد کرسکتا ہوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک عورت نے سنان بن عبداللہ الجہنی سے کہا کہ جاکر رسول اللہ ﷺ سے سوال کرے کہ اس کی ماں مرگئی ہے اور وہ حج نہ کرسکی کیا وہ اس کی طرف سے حج کرسکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر اس کی ماں پر قرض ہوتا تو وہ ادا کرتی تو ادا ہوجاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ اپنی ماں کی طرف سے حج کرلے۔ ابن جریر

۱۲۸۶۰۔۔۔۔۔سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا جبکہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا: اللہ کا فریضۂ حج میرے بوڑھے والد پر آچکا ہے لیکن وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے؟ کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے اس عورت کو ارشاد فرمایا: ہاں تو اپنے باپ کی طرف سے حج کرسکتی ہے پھر اس عورت سے پوچھا: اگر تیرے باپ پر قرض ہو اور تو اس کو ادا کرے تو تیرا کیا خیال ہے کہ وہ ادا ہوجائے گا؟ عورت نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: پس اللہ کا حق زیادہ حقدار ہے (ادا ہونے کے)۔ ابن جریر

۱۲۸۶۱۔۔۔۔۔عبیداللہ بن عباس جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بھائی ہیں سے روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں بڑی بوڑھی ہے اگر اس کو (سواری پر) باندھا جائے تو اس کے ہلاک ہونے کا ڈر ہے اور اگر اس کو یونہی سوار کرایا جائے تو وہ (سواری پر) ٹھہر نہیں سکتی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کی طرف سے حج کرلے۔ دوسرے الفاظ میں فرمایا: تو اپنی ماں کی طرف سے حج کرلے۔ ابن جریر، ابن مندۃ، ابن عساکر

۱۲۸۶۲۔۔۔۔۔سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرے والد مسلمان ہوچکے ہیں لیکن وہ بوڑھے آدمی ہیں حج نہیں کرسکتے، کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو ان کی طرف سے ادا کرتی تو کیا وہ ادا نہیں ہوجاتا۔ ابن جریر

۱۲۸۶۳۔۔۔۔۔محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں بوڑھی عورت ہے اگر میں اس کو سوار کراؤں تو وہ ٹھہر نہیں سکتی اور اگر اس کو باندھ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ اس طرح میں ان کو مار ڈالوں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا خیال ہے اگر تیری ماں پر دین (کوئی حق واجب قرض وغیرہ) ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو فرمایا حضور علیہ السلام نے پس تو اپنی ماں کی طرف سے حج کرلے۔ ابن جریر

۱۲۸۶۴۔۔۔۔۔ابورزین العقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ بوڑھے آدمی ہیں، وہ حج کرسکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ ہی کوئی اور سفر اختیار کرسکتے ہیں اور وہ اسلام حاصل کرچکے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی طرف سے حج بھی کرو اور عمرہ بھی کرو۔ ابن جریر

۱۲۸۶۵۔۔۔۔۔ام المؤمنین سودۃ رضی اللہ عنہا (بنت زمعۃ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے باپ بوڑھے آدمی ہیں اور انہوں نے حج نہیں کیا؟ حضور ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک زیادہ مہربان ہے (تیری طرف سے ادا شدہ کو بھی وہ تیرے باپ کی طرف سے قبول کرے گا) تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔ ابن جریر

مرنے کے بعد والد کی طرف سے حج

۱۲۸۶۶..... طارق بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو عرض کیا: ایک آدمی مرگیا اور اس نے حج نہیں کیا تو اگر اس کا بیٹا اس کی طرف سے حج کرلے تو کیا اس کے باپ کے لیے کافی ہوسکتا ہے؟ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں وہ دین کی طرح ہے۔ پھر فرمایا: یہ (مسئلہ) نبی کریم ﷺ کے عہد میں بھی تھا آپ ﷺ نے اس کی اجازت عطا فرمائی تھی کہ اس کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۶۷..... سنان بن عبداللہ الجہنی سے مروی ہے کہ ان کی پھوپھی نے ان کو بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں وفات پاچکی ہیں اور اس پر نذر تھی، کہ وہ پیدل کعبہ کو جائیں گی؟ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا تو ان کی طرف سے پیدل جانے کی استطاعت رکھتی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں کی طرف سے چلی جا۔ پھوپھی بولیں: کیا یہ میری ماں کے لیے کافی ہو جائے گا؟ حضور نے فرمایا: ہاں۔ پھر پوچھا: کیا اگر اس پر کسی آدمی کا دین (قرض) ہوتا تو اس کو ادا کرتی تو وہ تیری طرف سے قبول کرلیا جاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر۔

فسخ حج..... حج توڑنا

۱۲۸۶۸..... براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب (حج کے ارادے سے) نکلے۔ ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے حج کو عمرہ کرلو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے حج کا احرام باندھا ہے، ہم اس کو عمرہ کیسے بنائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہ دیکھو میں کیا حکم کررہا ہوں، تم اس کی تعمیل کرو۔ لیکن لوگوں نے پھر وہی بات دہرائی تو آپ علیہ السلام غضب ناک ہوگئے اور غصہ کی حالت میں چل کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: آپ کو کس نے غصہ دلایا اس پر اللہ کا غصہ اترے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کیوں غصہ نہ ہوؤں جبکہ میں حکم کرتا ہوں تو میری اتباع نہیں کی جاتی۔ النسائی

۱۲۸۶۹..... بلال بن الحارث سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فسخ حج خاص ہمارے لیے ہوا ہے یا جو بھی آئے سب کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ خاص ہمارے لیے ہے۔ ابو نعیم

۱۲۸۷۰..... بلال بن الحارث بن بلال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حج فسخ ہمارے لیے ہوا ہے خاص طور پر، یا سب لوگوں کے لیے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ خاص ہمارے لیے ہے۔ ابو نعیم

حج میں شروط

۱۲۸۷۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو امیہ! حج کرلے اور شرط لگادے۔ کیونکہ جو تو شرط لگائے گا اس کا تجھے فائدہ ہوگا۔ اور اللہ کے لیے تجھ پر لازم وہی ہوگا جو تو شرط عائد کرے گا۔

الشافعی، السنن للبیهقی

عورت کے لیے احکام حج

۱۲۸۷۲..... (مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ) قاسم بن محمد اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلے، ان (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (ان کی بیوی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں جس نے (مقام) شجرۃ کے پاس محمد بن ابی بکر کو جنم دیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ وہ (اسماء) غسل کر لے پھر حج کا احرام باندھ لے اور جو افعال دوسرے لوگ کریں وہ بھی کرتی رہے سوائے بیت اللہ کے طواف کرنے کے۔ النسائی، ابن ماجه، ابن خزیمه، البزار

ابن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت مذکورہ منقطع ہے کیونکہ محمد کے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہوئی تو محمد اس وقت تین سال کے بچے تھے اور پھر قاسم نے بھی اپنے باپ محمد کو نہیں پایا۔

۱۲۸۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ عورت اپنے سر کو حلق کرائے (منڈائے)۔

الترمذی، النسائی، ابن جریر

کلام:...... مذکورہ روایت محل کلام ہے، ضعیف الترمذی ۱۵۷، ضعیف الجامع ۵۹۹۸۔

۱۲۸۷۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: ان اولادوں کو بھی حج کرایا کرو اور ان کی روزی نہ کھاؤ اور ان کی ذمہ داریاں ان کی گردنوں پر ڈالو۔ ابوعبید فی الغریب، ابن ابی شیبه، ابن سعد، مسدد

۱۲۸۷۵..... حارث بن عبداللہ بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اس عورت کا کیا حکم ہے، جو (مکہ سے واپسی کا) کوچ کرنے سے قبل حائضہ ہو جائے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو آخری عمل بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے۔ حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے اسی طرح فتویٰ دیا تھا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تیرے ہاتھ ٹوٹیں، تو مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے جس کے بارے میں تو رسول اللہ ﷺ سے سوال کر چکا ہے تاکہ میں مخالفت کروں۔ ابن سعد، الحسن بن سفیان، أبو نعیم، ابن عبدالبر فی العلم

۱۲۸۷۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان (ام سلیم) کو کوچ کرنے کا حکم دے دیا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

۱۲۸۷۷ سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ذی الحلیفہ مقام پر (اپنے بیٹے) محمد بن ابی بکر (کی پیدائش) کے بعد نفاس کی حالت میں ہو گئیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (اسماء کے لیے) حکم دیا کہ وہ غسل کرے اور تلبیہ پڑھ لے۔ الکبیر للطبرانی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند جید ہے۔

۱۲۸۷۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم یکم ذی الحجہ کو حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ اس کا احرام باندھ لے۔ کیونکہ اگر میں بھی ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھ لیتا۔ چنانچہ لوگوں میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا احرام باندھا۔ جبکہ میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ چنانچہ ہم وہاں سے نکل کر مکہ پہنچے۔ وہاں عرفہ کے روز مجھے حیض آ گیا جبکہ میں ابھی تک اپنا عمرہ نہ ادا کر پائی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو آپ نے مجھے فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو، اپنا سر کھول لو، کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب حصبہ کی رات (وادی محصب میں ٹھہرنے والی رات جب حجاج ایام تشریق کے بعد منیٰ سے روانہ ہوتے ہیں) ہوئی اور اللہ نے ہمارا حج پورا کر دیا تو حضور ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بھیجا انہوں نے میرے کو پیچھے بٹھالیا اور وہ مجھے لے کر تنعیم لے آئے، وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا یوں اللہ نے ہمارا حج بھی پورا کر دیا اور عمرہ بھی۔ اور اس میں نہ ہدی تھی، نہ صدقہ تھا اور نہ روزے تھے۔ ابن ابی شیبه

۱۲۸۷۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ ذی الحلیفہ میں نفاس کی حالت میں ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ (اپنی بیوی) اسماء کو حکم کریں کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔ ابو نعیم فی المعرفة

حالت نفاس میں احرام

۱۲۸۸۰..... عبدالرحمٰن بن القاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو مقام بیداء میں جنم دیا۔ یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ذکر کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو حکم کرو کہ وہ غسل کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔النسائی، الکبیر للطبرانی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت منقطع ہے لیکن موصول کے حکم میں ہے، کیونکہ قاسم نے اس کو عائشہ وغیرھا اپنے اہل خانہ سے روایت کیا ہے۔ جب قصہ ثابت ہو گیا تو واسطہ ختم کر دیا۔اور صحیح میں اس طرح کی بہت سی روایات آتی ہیں۔انتھیٰ

متفرق احکام

۱۲۸۸۱..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حاجی یوم النحر تک حلال نہیں ہوسکتا۔الطحاوی

۱۲۸۸۲..... عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے آتے اور اپنے احرام سے یوم النحر تک حلال نہ ہوتے تھے۔ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے محرم کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے اور لنگی نہ پائے تو شلوار پہن لے۔ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو حالت احرام میں کپڑے پہننے پر مجبور ہو جائیں اور اس کے پاس قباء (جبہ) کے سوا اور کپڑا نہ ہو تو وہ اس کو الٹا کر لے اور اس کے اوپر کے حصے کو اندر کر لے اور پھر پہن لے۔ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۵..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اچانک آپ نے اپنی قمیص پھاڑ ڈالی اور اس سے نکل آئے (اتار دی) آپ سے اس کی وجہ سے پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے لوگوں کو تاکید کی تھی کہ وہ آج میری ہدی کو قلادہ ڈال دیں۔ مگر ہم بھول گئے تھے۔ابن النجار

۱۲۸۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اس کو اس کی اونٹنی نے گرادیا جس سے وہ مر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو بیری (کے پتوں) اور پانی کے ساتھ غسل دو اور دو کپڑوں میں اس کو کفناؤ اور اس کا سر نہ ڈھکنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ سے ایسے لوگوں نے سوال کیا جنہوں نے اپنے افعال حج کچھ آگے پیچھے کر لیے تھے تو آپ ﷺ (سب کے جواب میں) فرماتے رہے: لاحرج لاحرج کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں۔

ابن جریر، أبو نعیم فی تاریخه، ابن النجار

حالت احرام میں موت کی فضیلت

۱۲۸۸۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے قبل بیت اللہ کا طواف (وداع) کر لیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ابن جریر

۱۲۸۸۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے رمی سے قبل طواف زیارت کر لیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اب رمی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا: میں نے رمی سے پہلے حلق کرا لیا ہے؟ فرمایا: رمی کر لو

اور کوئی حرج نہیں۔ عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے رمی سے قبل (جانور) قربان کرلیا؟ فرمایا: رمی کرلو اور کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر

۱۲۸۹۰.....عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں نے رمی جمرۃ سے قبل ذبح کرلیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے ذبح سے پہلے حلق کرالیا؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ پس جس چیز کے بارے میں بھی اس دن رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے رہے اور ارشاد فرماتے رہے کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۹۱.....عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے اس دن رسول اللہ ﷺ سے کسی ایسے شخص نے جس نے کوئی عمل آگے پیچھے کردیا ہو سوال نہیں کیا مگر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے رہے کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر

۱۲۸۹۲.....عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ منیٰ میں ٹھہر گئے۔ لوگ آآ کر سوالات کرتے رہے ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے پتہ نہ چلا اور میں نے ذبح کرنے سے قبل حلق کرالیا؟ ارشاد فرمایا: ذبح کرلو اور کوئی حرج نہیں۔ دوسرا آدمی آیا اور عرض کیا: میں نے رمی سے قبل ذبح کرلیا؟ ارشاد فرمایا: رمی کرلو اور کوئی حرج نہیں۔ پس اس دن کسی چیز کے بارے میں آگے پیچھے کرنے سے متعلق سوال نہیں کیا گیا مگر آپ نے ارشاد فرمایا: کرلو اور کوئی حرج نہیں۔

ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، ابن داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ

۱۲۸۹۳.....ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ، عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو عرض کیا کہ میں نے رمی کیے بغیر واپسی کرلی ہے؟ فرمایا: (اب) رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر

۱۲۸۹۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے نکلے تو ہم میں سے کوئی تو تکبیر کہتا تھا اور کوئی تلبیہ پڑھتا تھا۔ ابن جریر

کلام:.....مذکورہ روایت محل کلام ہے۔ المعلۃ ۲۰۱۔

حج کے بارے میں

۱۲۸۹۵.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ ہر سال ہر جماعت میں سے کچھ لوگوں پر حج فرض کردیں لیکن پھر لوگوں کو دیکھا کہ وہ بذات خود اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ارادہ ترک فرمادیا۔ رستہ دی الایمان

۱۲۸۹۶.....اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ سے غلاموں اور سواریوں کو نکلوادیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کسی کو اپنے گھر پر دربان رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ حتیٰ کہ ھند بنت سہیل نے آپ رضی اللہ عنہ سے اجازت لی کہ میں دربان کے ذریعے سے محض حاجیوں کے سامان اور سواریوں کی حفاظت کرنا چاہتی ہوں اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دی تو اس نے دو دربان اپنے گھر پر مقرر کیے۔ الازرقی

۱۲۸۹۷.....مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کرنے والی اور عمرہ کرنے والی عورتوں کو جحفہ اور ذی الحلیفہ سے لوٹا دیا کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۲۸۹۸.....عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا بات ہے وقوف جبل (عرفات) پر رکھا گیا ہے حرم کے اندر کیوں نہیں رکھا گیا؟ ارشاد فرمایا: کیونکہ کعبہ اللہ کا گھر ہے اور حرم اللہ کا دروازہ ہے، جب لوگ بطور وفد اس کے گھر آنا چاہتے ہیں تو دروازہ پر کھڑے ہوکر آہ وزاری کرتے ہیں۔ پھر پوچھا: یا امیر المؤمنین! مشعر (مزدلفہ) میں وقوف کیوں رکھا گیا؟ فرمایا: جب اللہ نے ان کو اندر آنے کی اجازت دیدی تو پھر یہ دوسرا پردہ ہے یہاں ان کو روک لیا جاتا ہے پھر جب ان کی آہ وزاری بڑھ جاتی ہے تو ان کو

اجازت دی جاتی ہے کہ منیٰ میں جا کر اپنی قربانیاں اللہ کی نذر کریں پھر جب قربانی وغیرہ کر کے اپنی میل کچیل کو دور کر لیتے ہیں تو وہاں یہ گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔ پھر پاک صاف حالت میں ان کو اللہ پاک اپنے گھر آنے کی اجازت عطا فرما دیتا ہے۔ پوچھا گیا: یا امیر المؤمنین! اللہ نے ایام تشریق کو کیوں حرام قرار دیا روزے رکھنے کے لیے؟ فرمایا: آنے والے اللہ (کے گھر) کی زیارت کو آنے والے ہیں اور وہ اللہ کی مہمان نوازی میں ہوتے ہیں۔ اور کسی مہمان کے لیے میزبان کی اجازت کے سوا روزہ رکھنا جائز نہیں۔ پوچھا گیا: اے امیر المؤمنین! آدمی جو کعبہ کے پردے کو پکڑ کر چمٹ کر روتا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ ارشاد فرمایا: جس طرح کسی آدمی سے دوسرے آدمی کا جرم ہو جائے تو وہ اس کے کپڑے پکڑ کر اس سے چمٹ چمٹ کر چاپلوسی کر کے اپنا جرم معاف کراتا ہے۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۲۸۹۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک عورت نے ہودج سے اپنا بچہ اور منہ نکال کر پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور اس کا اجر تجھے ملے گا۔ ابن عساکر

۱۲۹۰۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عرفہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک عورت نے ہودج سے اپنے بچے کو نکال کر پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور تجھے اجر ملے گا۔ النسائی

۱۲۹۰۱..... ابو مالک الاشجعی سے مروی ہے کہ حسن بن حارث الجد لی نے ان کو خبر دی کہ امیر مکہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم چاند دیکھنے پر حج شروع کریں گے۔ اگر اس کو نہ دیکھ پائیں اور دو گواہ شہادت دیدیں تو تب ہم ان کی شہادت پر حج شروع کریں گے۔ میں نے حسن بن الحارث سے پوچھا: امیر مکہ کون تھے؟ فرمایا: وہ حارث بن حاطب تھے محمد بن حاطب کے بھائی۔ ابو نعیم

جامع النسک......حج کے مکمل احوال

۱۲۹۰۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عرفہ کا خطبہ دیا اور لوگوں کو مناسک حج کے بارے میں تعلیم دی اور فرمایا: ان شاء اللہ جب صبح ہوگی تو تم لوگ مزدلفہ سے نکلو گے اور پھر جمرۂ قصوی کی رمی ہے، جو عقبہ کے ساتھ ہے، اس کو سات کنکریاں ماریں، پھر اس سے لوٹ کر اپنی ہدی کو قربان کریں اگر ساتھ ہوں پھر حلق یا قصر کرائیں جس نے یہ کر لیا اس کے لیے حلال ہو گئے وہ افعال جو حج کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے۔ سوائے خوشبو اور عورتوں کے کوئی خوشبو چھوئے اور نہ عورتوں کو چھوئے جب تک کہ بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

مالک السنن للبیھقی

۱۲۹۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا رسول اللہ ﷺ عرفہ میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

یہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور عرفہ (میدان عرفات) سارا ہی موقف ہے۔ پھر سورج غروب ہونے کے بعد وہاں سے آپ واپس ہوئے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنا لیا اور اپنے اونٹ پر چوڑے چوڑے قدم بھرنے لگے۔ جبکہ لوگ دائیں بائیں اپنی اپنی سواریوں کو تیز تیز دوڑا رہے تھے، آپ ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے تھے: اے لوگو! سکینہ (صبر کے ساتھ چلو) پھر حضور نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لائے اور لوگوں کو مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں پھر رات بسر فرمائی حتیٰ کہ صبح کی اور پھر مقام قزح پر تشریف لائے اور فرمایا: یہ موقف ہے اور مزدلفہ سارا ہی موقف ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر پہنچے اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر اپنی سواری کو تیز دوڑایا حتیٰ کہ اس وادی کو پار کر لیا۔ پھر سواری کو روک لیا اور وہاں سے فضل کو اپنا ردیف بنایا اور چل پڑے حتیٰ کہ جمرہ پر پہنچے اور اس کی رمی فرمائی پھر قربان گاہ پہنچے اور ارشاد فرمایا: یہ قربان گاہ ہے اور منیٰ سارا ہی قربان گاہ ہے (وہاں) قبیلہ خثعم کی ایک باندی نے فتویٰ پوچھا، عرض کیا: میرے والد بوڑھے آدمی ہیں اور (چلنے پھرنے سے معذور ہو کر) بیٹھے رہ گئے ہیں اور ان پر اللہ کا فرض یعنی حج لازم ہو چکا ہے، کیا ان کی طرف سے میرا حج کرنا کافی ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اپنے والد کی طرف سے (حج) ادا کرو اور اس وقت آپ علیہ السلام نے فضل رضی اللہ عنہ کی گردن موڑ دی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا زاد کی گردن کیوں پھیر دی؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں نے نوجوان مرد اور نوجوان

عورت کو دیکھا تو شیطان پر ان کے متعلق بھروسہ نہ کیا۔ پھر آپ علیہ السلام کے پاس دوسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے حلق کرائے بغیر افاضہ کرلیا (منٰی سے واپسی کرلی) ہے؟ ارشاد فرمایا: حلق یا قصر کرالو اور کوئی حرج نہیں۔ پھر نبی علیہ السلام بیت اللہ تشریف لائے اور اس کا طواف کیا پھر زمزم تشریف لائے اور عرض کیا: اے بنی عبدالمطلب تم پانی پلاؤ، اگر لوگوں کے رش کردینے کا خوف (دامن گیر) نہ ہوتا تو میں خود (بھی ڈول بھر کر) نکالتا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن ابی شیبه

اس کا کچھ حصہ ابن وھب نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ ابن داؤد، الترمذی، حسن صحیح، ابن خزیمه، ابن الجارود، ابن جریر، السنن للبیهقی

أذكار المناسك ......دوران حج کی دعا

۱۲۹۰۴......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صفا و مروہ، میدان عرفات، جمرتین کے درمیان اور طواف کے دوران یہ دعا پڑھتے تھے:

اللّٰهم اعصمني بدينك وطواعيتك وطواعية رسولك، اللّٰهم جنبني حدودك، اللّٰهم اجعلني ممن يحبك ويحب ملائكتك ويحب رسلك، ويحب عبادك الصالحين، اللّٰهم حببني اليك والى ملائكتك والى رسلك والى عبادك الصالحين اللّٰهم يسرني لليسرى وجنبني العسرى واغفرلي في الآخرة والاولى، واجعلني من ائمة المتقين، اللّٰهم انك قلت: أدعوني استجب لكم، وانك لاتخلف الميعاد اللّٰهم اذهديتني للاسلام فلا تنزعني منه ولا تنزعه مني حتىٰ تقبضني وأنا عليه.

اے اللہ! میری حفاظت فرما اپنے دین کے ساتھ، اپنی اطاعتوں کے ساتھ اور اپنے رسول کی اطاعتوں کے ساتھ، اے اللہ! مجھے اپنی منع کردہ حدود (میں پڑنے) سے محفوظ رکھ، اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے ملائکہ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے رسولوں سے محبت رکھتے اور تیرے نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ مجھے اپنا محبوب بنا، اپنے ملائکہ کا محبوب بنا، اپنے رسولوں اور اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا۔ اے اللہ نیکی کو میرے لیے آسان کردے اور بدی کو مجھ سے دور کردے اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما اور مجھے نیک لوگوں کا پیش رو بنا۔ اے اللہ تو نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ اے اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت نصیب فرمادی ہے تو مجھے اس سے نہ نکال اور نہ اس کو مجھ سے نکال حتیٰ کہ آپ مجھے اسی (اسلام) پر اٹھائیں اور میں اسی پر قائم رہوں۔ حلیة الاولیاء

حجۃ الوداع

۱۲۹۰۵...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے حج میں ارشاد فرمایا: جانتے ہو کون سا دن سب سے زیادہ محترم ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ دن (عرفہ کا) آپ نے فرمایا: جانتے ہو کون سا شہر سب سے زیادہ محترم ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ شہر۔ پھر فرمایا: اور کون سا مہینہ سب سے زیادہ احترام والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہی مہینہ۔ پھر ارشاد فرمایا: تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزت و آبرو تمہارے لیے زیادہ احترام والی ہیں اس دن کی حرمت سے، اس ماہ میں اور اس شہر میں۔ ابن ابی عاصم فی الدیات

۱۲۹۰۶......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے حج میں ارشاد فرمایا: جانتے ہو کونسا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارا یہ (عرفہ کا) دن۔ پھر پوچھا: جانتے ہو کونسا شہر سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارا یہ شہر (مکہ) پوچھا: کون سا ماہ سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ ہم نے کہا: ہمارا یہ ماہ (ذی الحجہ) تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال تم پر حرمت والے ہیں اس دن کی حرمت کی طرح اس شہر میں اور اس ماہ میں۔ ابن ابی شیبه

۱۲۹۰۷......یحییٰ بن زرارۃ بن کریم بن الحارث سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے اپنے دادا حارث بن عمرو سے نقل کیا: حارث بن عمرو کہتے

ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ سے ملے۔ آپ ﷺ اپنی عضبا نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے مغفرت مانگ دیجئے۔ آپ نے دعا فرمائی: اللہ تمہاری سب کی مغفرت کرے۔ پھر میں دوسری طرف سے گیا اس امید سے کہ شاید خاص میرے لیے دعا کر دیں اور میں نے عرض کیا میرے لیے استغفار فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر اسی طرح دعا دی: اللہ تم سب کی مغفرت کرے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرع اور عتیرہ کا کیا حکم ہے؟ (فرع مشرکین اور مسلمان شروع زمانہ اسلام میں اونٹنی کے پہلے بچے کو اپنے معبودوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں بکری ذبح کرتے تھے) حضور ﷺ نے فرمایا: جو چاہے فرع کرے اور جو چاہے نہ کرے۔ اور جو چاہے عتیرہ کرے اور جو چاہے نہ کرے۔ اور ہاں قربانی جانوروں کی عید الاضحیٰ کو ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! تمہارے خون، تمہارے اموال تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس ماہ میں محترم ہے۔ ابو نعیم

۱۲۹۰۸......عتبہ بن عبدالملک السہمی سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے زرارۃ بن کریم بن الحارث بن عمرو السہمی نے بیان کیا کہ ان کو حارث بن عمرو نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں منیٰ میں یا عرفات میں حاضر ہوا۔ آپ کے پاس اعراب (عربی بدو) آ جا رہے تھے۔ جب وہ آپ کے چہرے مبارک کو دیکھتے تو کہتے یہی چہرہ وہ مبارک چہرہ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کر دیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہم سب کی مغفرت فرما۔ میں دوسری طرف سے گھوم کر گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ ہم سب کے لیے مغفرت فرما دیجئے۔ میں پھر گھوم کر دوسری طرف گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (خاص) میرے لیے استغفار کر دیجئے! آپ نے پھر وہی دعا فرمائی: اے اللہ! ہماری مغفرت فرما دے۔ پھر آپ ﷺ تھوکنے لگے تو اس کو اپنے ہاتھ پر تھوکا اور اپنے جوتے پر مسل لیا اس احتیاط سے کہ کہیں کسی کے اوپر نہ گر جائے پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا دن ہے اور کونسا ماہ ہے؟ بے شک تمہارے خون ......الخ۔ پھر پچھلی حدیث کے مثل ذکر فرمایا۔ ابو نعیم

۱۲۹۰۹......سہل بن حسین الباہلی کہتے ہیں: مجھے زرارۃ نے حارث سہمی سے نقل کیا کہ وہ (حارث) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے نیچے ہو کر ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا جس کی وجہ آخر عمر تک ان کے چہرے پر تروتازگی رہی۔ ابو نعیم

۱۲۹۱۰......ابی خشی بن حجیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: شہر حرام۔ پوچھا: کونسا ماہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ماہ حرام۔ پوچھا: کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: یوم النحر۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے (ایک دوسرے کے) خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں اور آبروئیں تم ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح یہ دن اس ماہ کے اندر (اور اس مقدس شہر کے اندر) پس تمہارے حاضرین تمہارے غائبین کو (یہ بات) پہنچا دیں، میرے بعد تم کفار نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ابو نعیم

حجۃ الوداع کا خطبہ

۱۲۹۱۱......ابوالطفیل عامر بن واثلۃ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو اپنے اصحاب کو وادی بطحاء میں جو قریب قریب درخت ہیں اولاً ان کے نیچے ٹھہرنے سے منع فرمایا۔ پھر کسی کو بھیجا کہ ان درختوں کے نیچے صفائی کر دے اور درختوں کی شاخیں (نیچے لٹکنے والی) کتر دے۔ پھر حضور علیہ السلام (قوم کے ساتھ) ان کے نیچے گئے پھر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ کوئی نبی اپنے سے پہلے نبی کی عمر کی نصف عمر سے زیادہ عمر نہیں پا سکا اور میرا خیال ہے میں جلد کوچ کرنے والا ہوں۔ مجھے بلایا جائے گا تو میں لبیک کہوں گا۔ اور مجھ سے سوال ہوگا اور تم سے بھی سوال ہوگا؟ پس تم کیا کہنے والے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے رسالت ہم تک پہنچا دی اور ہماری خوب خیر خواہی کی پس اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم یہ شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، موت حق ہے، قیامت

آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اللہ پاک قبروں والوں کو دوبارہ اٹھائیں گے۔ لوگوں نے کہا: ہم اس کی شہادت دیتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں مؤمنوں کا مولیٰ ہوں اور میں مؤمنوں کے لیے زیادہ مہربان ہوں ان کی جانوں سے، پس جس کا میں مولیٰ ہوں علی اس کا مولیٰ ہے، اے اللہ! جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ۔ جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔ پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور تم میرے پاس حوض پر آنے والے ہو۔ اس حوض کی چوڑائی بصریٰ اور صنعاء شہروں کے درمیان جتنی ہے۔ اس میں ستاروں کی بقدر چاندی کے پیالے ہیں۔ اور جب تم میرے پاس حوض پر آؤ گے تو میں تم سے دو اہم بھاری چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا پس خیال رکھنا کہ تم میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا سلوک رکھتے ہو، سب سے بھاری ایک چیز تو کتاب اللہ ہے، یہ اللہ کی رسی ہے اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں تھما ہوا ہے۔ پس اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو نہ گمراہ ہو اور نہ کوئی تبدیلی کرو۔ دوسری اہم (بھاری شے) میرا خاندان اور میرے گھر والے ہیں اور مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے یہ دونوں چیزیں ہرگز جدا نہ ہوں گی۔ حتیٰ کہ دونوں حوض پر مجھ سے آملیں گی۔ ابن جریر

۱۲۹۱۲..... موسیٰ بن زیاد بن حذیم اپنے والد کے واسطہ اپنے دادا حذیم بن عمرو سعدی سے روایت کرتے ہیں، حذیم کہتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ارشاد فرما رہے تھے: آگاہ رہو! تمہارے (ایک دوسرے کے) خون تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں (ایک دوسرے پر) یوں حرام (محترم) ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس (مقدس) ماہ کے اندر اور اس مقدس شہر کے اندر، پھر پوچھا: کیا میں نے تم کو (پیغام رسالت) پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللّٰھم نعم، اللہ جانتا ہے بے شک۔ ابو نعیم

۱۲۹۱۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے لوگوں کو حج کرایا، پھر آئندہ سال رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع خود کرایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی۔ اور ابوبکر خلیفہ چنے گئے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے لوگوں کو حج کرایا پھر آئندہ سال ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود حج کرایا پھر عمر بن خطاب خلیفہ منتخب ہوئے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو حج کرانے بھیجا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری خلافت میں خود حج کرایا۔ ابن عساکر

۱۲۹۱۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شانے پر ہاتھ مار: پھر فرمایا اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ میں نے اپنے اس بھائی کو، اپنے اس چچا کے بیٹے کو اپنے داماد کو اور اپنی اولاد کے باپ کو (پیغام رسالت) پہنچا دیا۔ اے اللہ جو اس سے دشمنی رکھے تو اس کو اوندھا جہنم میں گرادے۔ ابن النجار

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں (ضعیف راوی) اسماعیل بن یحییٰ ہے۔

۱۲۹۱۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں آپس میں بات چیت کرتے رہتے جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہوتے تھے اور ہمیں کوئی علم نہ تھا کہ کیا ہے حجۃ الوداع (وہ تو جب اس حج کے بعد آپ علیہ السلام اس دنیا سے رخصت ہوئے تب معلوم ہوا کہ وہ آپ کا وداعی حج تھا)۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثناء کی پھر مسیح دجال کا ذکر کیا اور اس کا خوب زیادہ ذکر کیا اور فرمایا:

اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس نے اپنی امت کو اس دجال سے ڈرایا، نوح اور ان کے بعد کے سارے نبیوں نے ڈرایا، نیز فرمایا: وہ تمہارے درمیان نکلے گا تم پر اس کی حالت پوشیدہ نہ رہنی چاہیے، یاد رکھو اس کی داہنی آنکھ کانی ہے اس کی آنکھ گویا وہ پھولا ہوا انگور کا دانہ ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر تمہارے خونوں اور تمہارے اموال کو حرام کر دیا جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس شہر میں اور اس ماہ محترم میں۔ کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب آپ نے عرض کیا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا: ہلاکت ہو تمہاری، دیکھو میرے بعد کافر بن کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ اڑانے لگ جانا۔ ابن عساکر

۱۲۹۱۶..... عن معمر عن مطر (بن طہمان) الوراق عن شہر بن حوشب عن عمرو بن خارجۃ، عمرو بن خارجہ کہتے ہیں: میں آپ ﷺ کے پاس آپ کے حج کے موقع پر حاضر ہوا، میں آپ کی اونٹنی کے منہ کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور وہ جگالی کرتی تھی تو اس کا تھوک میرے کندھوں پر گرتا تھا۔ میں

نے آپ کو مقام منیٰ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیدیا ہے اب کسی وارث کے لیے وصیت کا اختیار باقی نہ رہا۔ آگاہ رہو! اولاد صاحب بستر کی ہے اور بدکار کے لیے پتھر ہیں۔ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر حاصل شدہ نعمت کا اظہار کیا۔ اور دوسرے الفاظ روایت میں یا غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرمان قبول ہے اور نہ نفل۔

السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، الجامع لعبدالرزاق

۱۲۹۱۷...... ثوری رحمۃ اللہ علیہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا اور (اس وقت) نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کا لعاب اس کی ران پر گر رہا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما اور اسی حالت میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

خاندان نبوت کے لئے صدقہ حلال نہیں

صدقہ میرے لیے حلال نہیں اور میرے گھر والوں کے لیے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اونٹنی کے پشت سے تھوڑا سا اون لے کر ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اس کے برابر بھی (صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں) اور اس کے برابر بھی اگر شخص غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کرے گا یا غیر آقاؤں کی طرف غلام اپنے کو منسوب کرے گا تو اللہ اس پر بھی لعنت کرے گا۔ اولاد صاحب بستر کی ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ بے شک اللہ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے پس کسی وارث کے لیے وصیت نہیں رہی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۲۹۱۸...... قیس بن کلاب کلابی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں سن رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ اونٹنی کی کمر پر سوار آپ نے لوگوں کو تین مرتبہ پکارا: اے لوگو! اللہ نے تمہارے خونوں کو، تمہارے مالوں کو اور تمہاری اولادوں کو ایک دوسرے کے لیے ایسے محترم کر دیا ہے جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور یہ مہینہ اس سال میں محترم ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔ اے اللہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔ ابن النجار

۱۲۹۱۹...... وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ دن اور وہ یوم النحر تھا۔ پھر پوچھا کونسا ماہ سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ماہ۔ پوچھا: کونسا شہر سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہی شہر (مکہ) تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون تمہارے اموال اور تمہاری عزت و آبروئیں سب ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن اس ماہ (محترم) میں اور اس (محترم) شہر (مکہ) میں اپنے رب سے ملنے تک محترم ہے۔ پھر پوچھا: کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کیا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا: شاہد غائب کو پہنچا دے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۲۹۲۰...... وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو عرفہ کے دن خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نہیں سمجھتا کہ میں اور تم آئندہ کبھی اس مجلس اکٹھے ہو سکیں گے پھر پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عرفہ کا دن ہے۔ پوچھا: یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: شہر حرام۔ پوچھا: یہ کونسا ماہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ماہ حرام۔

پھر ارشاد فرمایا: تمہارے (ایک دوسرے کے) خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں (ایک دوسرے پر) اس طرح محترم اور حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس شہر میں اور اس ماہ حرام میں۔ پھر پوچھا: کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟! اے اللہ! گواہ رہنا۔ ابن عساکر

۱۲۹۲۱...... ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں ہمارے درمیان اپنی نکٹی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے ہوئے اور اپنے پاؤں رکاب میں ڈال لیے تاکہ اونچے ہو جائیں اور لوگوں کو اونچا سنائیں پھر پوچھا: کیا سن رہے ہو اور اپنی آواز آپ نے اونچی فرمالی۔ ایک آدمی نے لوگوں میں سے پوچھا: آپ ہم سے کس چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، پنج وقتہ نمازیں پڑھو، مہینے

کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو۔ اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔
راوی ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا آپ اس دن کتنی عمر میں تھے۔ فرمایا: میں اس وقت تیس سال کا تھا۔ میں (لوگوں کا اژدھام) اونٹ سے ہٹارہا تھا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو گیا تھا۔ ابن جریر، ابن عساکر

۱۲۹۲۲ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تمہارے بعد کوئی اور امت نہیں آئے گی۔ خبردار پس اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، پانچ نمازیں پڑھتے رہو، اپنے مہینے کے روزے رکھتے رہو، اپنے دلوں کی خوشی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرتے رہو اور اپنے حکام کی اطاعت کرتے رہو تب تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ابن جریر، ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی

۱۲۹۲۳ ... ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اس وقت میں تیس سال کا تھا۔ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میری بات سنو! ممکن ہے تم اپنے اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ پاؤ۔ ایک آدمی نے جلد بازی میں پوچھا: یا رسول اللہ! ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب کی اطاعت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینے کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو، اپنے رب کے گھر کا حج کرو اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو پس تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ابن جریر

۱۲۹۲۴ ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا ماہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس ماہ کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر خود ہی دریافت فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر پوچھا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے ہم سمجھے شاید آپ اس شہر کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: کیا یہ بلد حرام (شہر حرام) نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر پوچھا: یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس کا نام تبدیل فرمائیں گے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں تم ایک دوسروں پر یونہی قابل حرمت ہیں جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر حرام میں اور اس ماہ حرام میں محترم ہے۔ عنقریب تم اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو، پس وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔
مصنف ابن ابی شیبہ

مسلمان کی جان و مال حرمت والے ہیں

۱۲۹۲۵ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے دلوں میں سب سے زیادہ حرمت والا دن تمہارا یہ دن ہے تمہارے اس ماہ میں اور اس شہر میں خبردار! تمہارے خون تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اسی ماہ میں اور اسی شہر میں۔ کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا۔
ابن النجار

۱۲۹۲۶ ... عمرو بن مرۃ عن مرۃ عن رجل من اصحاب النبی ﷺ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سرخ اونٹنی پر جس کا تھوڑا کان کٹا ہوا تھا سوار ہو کر ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور پوچھا: جانتے ہو تمہارا یہ کونسا دن ہے؟ جانتے ہو تمہارا یہ کون سا ماہ ہے؟ جانتے ہو تمہارا یہ کونسا شہر ہے؟ پھر ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن حرام ہے تمہارے

اس شہر (حرام) میں۔ابن ابی شیبہ

۱۲۹۲۷......ام الحصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ اپنی سواری پر تھے اور حصین میری گود میں تھے۔آپ ﷺ نے اپنی بغل کے نیچے سے کپڑا نکال رکھا تھا۔ابو نعیم

۱۲۹۲۸......ام حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر حج کیا۔میں نے اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا جو آپ کی سواری کی مہار تھامے ہوئے اونٹنی کے آگے چل رہے تھے۔ان میں سے ایک اپنا کپڑا اٹھا کر اس سے آپ ﷺ کو گرمی سے بچا رہے تھے حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے رمی جمرۂ عقبہ فرمائی پھر لوگوں کے (روبرو) کھڑے ہوئے اور اپنا کپڑا۔اپنی (دائیں) بغل سے نکال کر بائیں شانے پر ڈالا ہوا تھا پھر میں نے کان جتنی مہر نبوت آپ کے دائیں شانے پر دیکھی۔پھر آپ نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں پھر فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا، کیا میں نے پیغام پہنچادیا؟ اور آپ اپنے ارشادات میں یہ بھی فرمارہے تھے: اگر تم پر کسی ناک کٹے ہوئے حبشی کو امیر بنادیا جائے جو تم کو کتاب اللہ کے ساتھ لے کر چلے تو اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔النسائی

۱۲۹۲۹......عداء بن خالد بن ھوذۃ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا۔میں نے آپ کو دونوں رکابوں میں پاؤں ڈالے کھڑے ہوئے دیکھا، آپ ارشاد فرمارہے تھے: جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟ یہ کونسا شہر ہے؟ بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر یونہی حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں۔پھر فرمایا: کیا میں نے پیغام پہنچادیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ابن ابی شیبہ

۱۲۹۳۰......حضرت ابوسعید اور ابوہریرۃ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم کو قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے (آپس میں ایک دوسرے کے) خون اور (ایک دوسرے کے) اموال اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اس ماہ میں اور تمہارے اس شہر میں۔ابن النجار

کعبہ میں داخل ہونا

۱۲۹۳۱......عبداللہ بن صفوان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے کیا عمل فرمایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو رکعت نماز پڑھی۔

ابن داؤد، ابن سعد، الطحاوی، مسند ابی یعلی، السنن للبیهقی

۱۲۹۳۲......اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعا فرمائی اور اس میں نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ (باہر) نکل آئے۔جب نکل آئے تو بیت اللہ کے سامنے والے حصے میں دو رکعتیں نماز کی ادا فرمائیں اور ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔مسند احمد، مسلم، العدنی، النسائی، ابن خزیمة، أبوعوانة، الطحاوی

۱۲۹۳۳......اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی۔مسند احمد، النسائی

۱۲۹۳۴......ابوالشعثاء سے مروی ہے کہ میں حج کے ارادے سے نکلا اور بیت اللہ میں داخل ہوا، حتیٰ کہ جب میں دونوں ستونوں کے پاس تھا تو وہاں سے بڑھ کر دیوار کے ساتھ چمٹ گیا اور پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور انہوں نے میرے برابر میں چار رکعت نماز پڑھیں۔انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس جگہ، مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی تھی کہ آپ ﷺ نے (یہاں) نماز پڑھی تھی۔میں نے پوچھا: کتنی نماز پڑھی؟ انہوں نے اس بار فرمایا: اس بات پر تو میں اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں۔میں ان کے ساتھ ایک عمر بھر رہا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ آپ ﷺ نے کتنی نماز پڑھی تھی۔

مسند احمد، ابن منیع، مسند ابی یعلی، الطحاوی، ابن حبان، ابن ابی شیبه

۱۲۹۳۵......اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ میں داخل ہوا۔ آپ نے بیت اللہ میں صورتیں بنی ہوئی دیکھیں۔ آپ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا میں لے کر حاضر ہوا تو آپ (پانی کے ساتھ) ان کو مٹانے لگے اور فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ قتل کرے ان لوگوں کو جو تصویر بناتے ایسی چیزوں کی جن کو پیدا نہیں کر سکتے۔

ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، الطحاوی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور

بیت اللہ کے اندر داخلہ

۱۲۹۳۶......عطاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا۔ آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے دروازہ بند کرلیا۔ بیت اللہ اس وقت چھ ستونوں پر قائم تھا۔ آپ ﷺ چلے اور جب کعبہ کے دروازے قریب والے دوستونوں کے پاس پہنچے تو بیٹھ گئے اللہ کی حمد وثناء کی، تکبیر وتہلیل کی اللہ سے دعا واستغفار کی پھر کھڑے ہوکر کعبہ کی پشت پر منہ رکھا اور اپنا رخسار اس پر رکھا اپنے سینے اور ہاتھوں کو اس سے ملایا اور اللہ کی حمد وثناء کی، دعا واستغفار کیا پھر ہر ستون کے پاس جاکر اس کو تکبیر، تہلیل، تسبیح اور ثناء علی اللہ کرتے ہوئے چوما اور دعا واستغفار کیا۔ پھر نکل کر کعبہ کے سامنے کے حصے میں دو رکعت نماز پڑھی پھر مڑے اور قبلہ اور اس کے دروازے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرماتے رہے یہ قبلہ ہے، یہ قبلہ ہے۔

مسند احمد، النسائی، الرویانی، السنن لسعید بن منصور

کلام:......مذکورہ روایت ضعف کے حوالے سے محل کلام ہے دیکھئے: المعلۃ ۳۔

۱۲۹۳۷......ابوالطفیل سے مروی ہے کہ میں علی، حسن، حسین اور ابن الحنفیہ کے ساتھ کعبہ میں داخل ہوا ہوں کسی نے بھی اندر نماز نہیں پڑھی۔

....

۱۲۹۳۸......شیبہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعتیں نماز ادا فرمائیں، وہاں دیکھا تو تصویریں تھیں، ارشاد فرمایا: یہ مجھے محو کرنا ہیں۔ آپ کو ان پر بہت غصہ آیا۔ آپ کو ایک آدمی نے عرض کیا: آپ مٹی اور زعفران کا گارا بنا کر ان کو لیپ کرادیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ ابن عساکر

۱۲۹۳۹......عبدالرحمٰن الزجاج سے مروی ہے، فرمایا: میں شیبہ بن عثمان کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابوعثمان! لوگوں کا خیال ہے کہ نبی ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے مگر انہوں نے اندر نماز نہیں پڑھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ جھوٹ کہتے ہیں، میرے باپ کی قسم! آپ نے دوستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ پھر آپ نے ان ستونوں کے ساتھ اپنا پیٹ اور اپنی کمر ملائی۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۲۹۴۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور فضل رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور طلحۃ بن عثمان رضی اللہ عنہما بھی داخل ہوئے۔ میں سب سے پہلے بلال رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے پوچھا: نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا: ان دوستونوں کے درمیان۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۴۱......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ابن النجار

۱۲۹۴۲......صفیہ بنت شیبہ سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھے بنی سلیم کی ایک عورت نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ جب کعبہ سے نکلے تو عثمان بن طلحہ کو بلایا تھا۔ تو میں نے عثمان بن طلحہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے تم کو کیوں بلایا تھا؟ جب وہ کعبہ سے باہر تشریف لائے تھے؟ عثمان رضی اللہ عنہ بولے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مینڈھے کے دوسینگوں کے متعلق میں تمہیں کہنا بھول گیا کہ ان کو تبدیل کردینا کیونکہ کسی نمازی کے لیے جائز نہیں ہے کہ نماز پڑھے تو اس کے سامنے کوئی چیز اس کو نماز سے مشغول کردے۔ البخاری فی التاریخ، ابن عساکر

باب فی العمرۃ ...... عمرۃ سے متعلق باب

۱۲۹۴۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے عمرۃ کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔ یا فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا۔ آپ کا یہ کلمہ ایسا تھا میں اس کے بدلے دنیا کی ساری دولت پسند نہیں کرتا۔ ابو داؤد، ابن سعد، مسند احمد، ابن داؤد، الترمذی حسن صحیح، ابن ماجه، مسند ابی یعلی، الشاشی، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی

۱۲۹۴۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج سے قبل ذی القعدہ میں تین بار عمرہ فرمایا۔ الاوسط للطبرانی

۱۲۹۴۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنے حج اور عمرے کے درمیان فصل کرو۔ حج کو حج کے مہینہ میں رکھو اور عمروں کو حج کے مہینوں کے علاوہ میں ادا کرو یہ تمہارے حج اور عمروں کے لیے زیادہ مکمل کرنے والی بات ہے۔

مالک، ابن ابی شیبه، مسدد، السنن للبیهقی

۱۲۹۴۶...... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حج کے بعد عمرہ کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا: یہ کچھ نہ ہونے سے بہتر ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه

۱۲۹۴۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: عمرہ تام یہ ہے کہ تم اس کو اشہر حج (حج کے مہینوں) سے علیحدہ ادا کرو۔ الحج اشہر معلومات حج کے مقرر مہینے ہیں: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ، پس ان مہینوں کو حج کے لیے خالص رکھو۔ عمرہ ان کے علاوہ مہینوں میں کرو۔ السنن للبیهقی

۱۲۹۴۸...... ام معقل سے مروی ہے کہ ان کے شوہر نے ان کے اپنے پانی لاد کر لانے والے اونٹ کو اللہ کے راستے کے لیے وقف کر لیا (جہاد کے لیے) ان (ام معقل) کا عمرہ کا ارادہ ہوا تو انہوں نے اپنے شوہر سے وہ اونٹ مانگا لیکن انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ یہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ ماجرا عرض کیا، حضور ﷺ نے ان کے شوہر کو فرمایا: اس کو اونٹ دیدو بے شک حج و عمرہ بھی اللہ کے راستے ہیں۔ اور ام معقل کو فرمایا: اپنا عمرہ رمضان میں کرنا۔ بے شک رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے، یا حج کو کفایت کرتا ہے۔ ابن زنجویه

۱۲۹۴۹...... ام سلیم انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان کو) ارشاد فرمایا: جب اول مہینہ ہو تو اس میں عمرہ کر۔ بے شک اس میں عمرہ کرنا حج کے مثل ہے یا حج کی جگہ پوری کرتا ہے۔ ابن زنجویه

۱۲۹۵۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ذی قعدہ میں دو عمرے اور شوال میں ایک عمرہ فرمایا۔ ابن النجار

کلام:...... مذکورہ روایت ضعیف ہے: التحدیث ۱۶۹۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الکتاب الثانی......من حرف الحاء

کتاب الحدود من قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

باب اول......حدود کے واجب ہونے اور ان میں چشم پوشی سے متعلق احکام کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول......حدود کے واجب ہونے کے بیان میں

۱۲۹۵۱......رشتے دار اور غیر رشتہ دار (ہر ایک میں) اللہ کی حدود کا نفاذ کرو۔ اور اللہ کے (حکم کو نافذ کرنے کے) بارے میں کسی کو ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ ہونی چاہیے۔ ابن ماجه عن عبادة بن الصامت

۱۲۹۵۲......تم سے پہلے لوگ اس لیے قہر ہلاکت میں پڑے کیونکہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن عائشة رضی الله عنها

۱۲۹۵۳......اپنے مملوکوں پر بھی حدود جاری کرو۔ السنن للبیهقی عن علی رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: حسن الاثر ۴۵۴، ضعیف الجامع ۱۸۴۔

۱۲۹۵۴......بچہ جب پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس پر حدود جاری کرو۔ السنن للبیهقی فی الخلافیات عن انس رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۵۳۸۔

۱۲۹۵۵......دس سے زائد کوڑے صرف حدود اللہ میں سے کسی حد میں ہی مارے جاسکتے ہیں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی بردة بن نیار الانصاری

۱۲۹۵۶......دس ضربوں سے زیادہ سزا صرف حدود اللہ میں سے کسی حد میں جاری کی جاسکتی ہے۔ البخاری عن رجل

الاکمال

۱۲۹۵۷......شبہات کی وجہ سے حدود ساقط کر دو۔ ابو مسلم الکجی عن عمر بن عبدالعزیز، مرسلاً

کلام:......یہ ایک لمبی روایت کا حصہ ہے۔ اور یہ روایت ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۸۷، التمییز ۱۲۔ نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس

روایت کی سند میں غیر معروف راوی ہے دیکھئے: کشف الخفاء ۱۲۶۔

۱۲۹۵۸...... اس کو مارنے کے لیے کھجور کا سوٹنکوں والا گچھا اٹھاؤ اور ایک دفعہ اس کے ساتھ اس کو مار کر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سعید بن سعد بن عبادۃ

۱۲۹۵۹...... آدمی جب اپنی بیوی کی باندی کے ساتھ جماع کر بیٹھے، اگر آدمی نے اس کے ساتھ زبردستی کی ہو تو وہ باندی آزاد ہو جائے گی اور آدمی پر باندی کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کرنا واجب ہوگی۔ اور اگر باندی نے بخوشی آمادگی ظاہر کی ہو تو وہ آدمی کی مملوکہ باندی بن جائے گی اور تب بھی اس باندی کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کرنا واجب الذمہ ہوگی۔ مسند احمد، سمویہ عن میمونۃ عن مسلمۃ بن المحبق

۱۲۹۶۰ ...... مجھے (حد جاری کرنے میں) کیا مانع ہوتا۔ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ کسی امام (حاکم) کے لیے جائز نہیں ہے کہ جب اس کے پاس حد کا کوئی کیس آئے تو اس کو جاری نہ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس لوگوں کو بھی معافی اور درگزر سے کام لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ پاک تمہاری مغفرت کرے۔ بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، الکبیر للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، قال الحاکم صحیح الاسناد

۱۲۹۶۱...... مجھے شاق کیوں نہ گزرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو (جو اس کو سزا دلانے کی فکر میں غلطاں ہو)۔

ابونعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

حاکم کے پاس مقدمہ دائر ہونے کے بعد حد جاری کرنا ضروری ہے

۱۲۹۶۲...... اس کو میرے پاس لانے سے قبل تجھے یہ خیال کیوں نہ آیا (کہ یہ چھوٹ جائے) بے شک امام (حاکم) کے پاس کوئی حد کا قضیہ آئے تو اس کو حد جاری کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن صفوان بن امیۃ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۲۹۶۳...... اس (عورت) کو چھوڑ دو حتیٰ کہ اس کا خون نکلنا بند ہو جائے، پھر اس پر حد نافذ کرنا اور اپنے مملوک غلام باندیوں پر بھی حد جاری کیا کرو۔

ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶۴ ...... جس نے کوئی گناہ کیا پھر اس پر اس گناہ کی حد جاری کر دی گئی تو وہ حد اس گناہ کے لیے کفارہ ہے۔

ابن النجار عن ابن خزیمۃ بن ثابت عن ابیہ

۱۲۹۶۵...... جس سے دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اس کو اس کی سزا مل گئی تو اللہ پاک اس سے زیادہ انصاف والا ہے کہ (آخرت میں) اپنے بندہ کو اس گناہ کی سزا دوبارہ دے۔ اور جس بندے سے کوئی گناہ سرزد ہوا مگر اللہ پاک نے اس کی پردہ پوشی فرمائی اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ پاک اس سے زیادہ کرم والا ہے کہ ایک معاف کی ہوئی چیز میں دوبارہ پکڑ فرمائے۔ مسند احمد، ابن جریر وصححہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶۶...... تم میں سے جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوا جس سے اللہ نے منع فرمایا تھا، پھر اس پر حد جاری کر دی گئی تو اللہ پاک اس حد کو اس گناہ کے لیے کفارہ بنا دیں گے۔ مستدرک الحاکم عن خزیمۃ بن ثابت، صحیح الاسناد

۱۲۹۶۸...... جو ظلماً قتل ہوا وہ اس کے گناہوں کے لیے باعث کفارہ ہوگا۔ ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے، دیکھئے: الاتقان ۱۶۰۷، الدرر المنتثرۃ ۳۵۸۔

۱۲۹۶۹...... کسی گناہ پر تلوار نہیں اٹھتی مگر اس کو مٹا دیتی ہے۔ الضعفاء للعقیلی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... الاتقان ۱۶۰۷، الشذرۃ ۸۱۵۔

۱۲۹۷۰...... رجم (سنگساری) اس (زنا) کا کفارہ ہے جو تو نے کیا ہے۔

النسائی، الکبیر للطبرانی وسمویه، السنن لسعید بن منصور عن الشرید بن سوید

فصل دوم...... حدود میں چشم پوشی کرنے کے بیان میں

۱۲۹۷۱...... جس قدر ہو سکے مسلمانوں سے حدود ساقط کرو۔ اگر تم کسی مسلمان کے لیے خلاصی کی کوئی راہ پاؤ تو اس کا راستہ خالی کردو۔ بے شک امام اگر معاف کرنے میں خطاء کردے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ اس سے غلطی سے کوئی سزا جاری ہو جائے۔

مصنف ابن ابی شیبه، سنن الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

کلام:...... مذکورہ روایت کے متعلق امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام نسائی کا قول نقل فرماتے ہیں اس کی سند میں یزید بن زیادہ شامی متروک راوی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یزید بن زیاد دمشقی حدیث میں ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے الدرر المنتثرۃ ۲۳، الشذرۃ ۴۳۔

۱۲۹۷۲...... شبہات کی وجہ سے حدود ساقط کردو۔ معزز لوگوں کی لغزشیں معاف کردیا کرو مگر اللہ کی حدود میں سے کسی حد میں (ان میں) معزز غیر معزز کی تمیز کیے بغیر حدود جاری کرو۔ الکامل لابن عدی فی جزء له من حدیث اهل مصر والجزیرة عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے دیکھئے: اسنی المطالب ۸۷، التمییز ۱۲۔

۱۲۹۷۳...... تم لوگ حدود ساقط کردیا کرو (بایں طور کہ حاکم کے پاس اس کا فیصلہ نہ لے کر جاؤ) لیکن حاکم کے لیے حدود (ثابت ہونے کے بعد) ساقط کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ الدارقطنی فی السنن، السنن للبیهقی عن علی رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف روایت ملاحظہ کیجئے: الشذرۃ ۴۳، ضعیف الجامع ۲۶۰۔

۱۲۹۷۴...... اللہ کے بندوں سے حدود چھوڑ دیا کرو جب تم ان کے لیے خلاصی کی کوئی راہ پاؤ۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۷، ضعیف ابن ماجہ ۵۵۴۔

۱۲۹۷۵...... صاحب مرتبہ لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو مگر حدود میں نہیں (یہ حکم حاکم کے لیے ہے)۔

مسند احمد، الادب المفرد للبخاری عن عائشة رضی الله عنها

کلام:...... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سند میں عبد الملک بن زید ضعیف راوی ہے۔ جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لا بأس بہ کوئی حرج نہیں اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے لہٰذا روایت مذکورہ حسن ہے عون المعبود ۱۲/۳۹۔ جبکہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو تذکرۃ الموضوعات میں شمار کیا ہے ۱۸۹۔ نیز اسنی المطالب میں اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے ۲۴۲۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۹۷۶...... سخی کی لغزش کو بھلا دو۔ وہ جب بھی پھسلتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۲۹۷۷...... اللہ پاک اس بات کو پسند کرتا ہے کہ سخی کے گناہ کے اثرات مٹا دیئے جائیں۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب وابن لآل عن عائشة رضی الله عنها

۱۲۹۷۸...... صاحب مروت لوگوں کی لغزشوں سے عفو و درگذر کرو۔ ابوبکر بن المرزبان فی کتاب المروءة عن عمر رضی الله عنه

کلام:...... روایت کا ضعف ملاحظہ کریں ضعیف الجامع ۲۱۰۲۔

۱۲۹۷۹...... تمہارے اپنے درمیان جب تک معاملہ ہو حدود معاف کردیا کرو کیونکہ حد کا فیصلہ میرے پاس آئے گا تو اس کو نافذ کرنا واجب ہو جائے گا۔

ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:...... مذکورہ روایت پر ضعف کے حوالہ سے کلام ہے دیکھئے: ۲۴۴۷۔

۱۲۹۸۰...... صاحب مروت اور مرتبہ والوں کی سزاؤں سے پہلو تہی کرو مگر حدود اللہ میں۔ الاوسط للطبرانی عن زید بن ثابت

کلام:......دیکھئے روایت کا ضعف: ضعیف الجامع ۲۳۸۹۔

۱۲۹۸۱......معزز لوگوں کو سزا (دلانے) سے کنارہ کرو۔

ابوبکر بن المرزبان فی کتاب المروءة، الکبیر للطبرانی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۹۸۲......سخی کے گناہ سے درگذر کرو۔ کیونکہ سخی جب بھی لغزش کھاتا ہے اللہ اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔

الدارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

تین قسم کے لوگوں سے درگذر کرو

۱۲۹۸۳......سخی کے گناہ، عالم کی لغزش اور عادل بادشاہ کی سختی سے درگذر کرو۔ بے شک جب بھی ان میں سے کوئی لغزش کھاتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔ التاریخ للخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:......روایت ضعیف ہے: المغیر ۴۶ ضعیف الجامع ۲۳۹۱۔

۱۲۹۸۴......اصحاب مراتب کی غلطیوں سے پہلوتہی برتو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں سے کوئی پھسلتا ہے تو اس کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ابن المرزبان عن جعفر بن محمد، مرسلاً

کلام:......روایت محل کلام ہے دیکھئے: ضعیف الجامع ۲۳۹۲۔

۱۲۹۸۵......تم نے اس کو (یعنی ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ) چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ تائب ہو جاتا اور اللہ بھی اس کی توبہ قبول فرمالیتا۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن ھزال، قال الحاکم صحیح ووافقہ الذھبی

۱۲۹۸۶......اے ہزال! اگر تو اس پر اپنے کپڑے سے پردہ ڈالتا تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن ھزال، الحاکم والذھبی قالا صحیح

الاکمال

۱۲۹۸۷......صاحب عزت لوگوں کی لغزش سے چشم پوشی کرلیا کرو۔ الدارقطنی فی السنن، الخطیب فی التاریخ عن ابن مسعود، الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن حبان، السنن للبیھقی، العسکری فی الامثال عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:......امام عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفاء میں اس روایت پر ضعف کے حوالے سے طویل بحث فرمائی ہے لیکن امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے التحفہ میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کے کئی طرق ہیں جو روایت کو حسن کے درجے پر پہنچا دیتے ہیں جبکہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر استثناء کے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے کشف الخفاء ۱۶۲/۱۔

۱۲۹۸۸......اصحاب مراتب کی (چھوٹی موٹی) لغزشوں کو درگذر کر دیا کرو مگر حدود اللہ میں سے کسی حد میں (کوئی رعایت نہیں جبکہ اس کا فیصلہ حاکم کے پاس پہنچ جائے)۔

کلام:......روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۲۴۲، تذکرۃ الموضوعات ۱۷۹۔

دوسرا باب......انواع الحدود

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول......زنا میں

یہ فصل پانچ فروع پر مشتمل ہے۔

فرع اول......زنا کی وعید میں

۱۲۹۸۹......زنا فقر (وفاقہ) لاتا ہے۔ القضاعی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۷۳۸، ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۱۶۔

۱۲۹۹۰......اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والے پر قیامت کے دن اللہ نظر نہ فرمائے گا اور نہ اس کو پاک کرے گا اور اس کو حکم فرمائے گا: جہنم میں داخل ہو جا دوسرے داخل ہونے والوں کے ساتھ۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۱۸۸، کشف الخفاء ۱۴۲۸......

۱۲۹۹۱......جو زنا کرتا ہے ایمان اس سے نکل جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن شریک

۱۲۹۹۲......ایمان کرتا ہے جو اللہ پاک جس کو چاہتا ہے پہنا دیتا ہے۔ جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کا کرتا نکال لیا جاتا ہے، اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اس کو ایمان کا کرتا لوٹا دیا جاتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے دیکھئے: ضعیف الجامع ۱۴۲۱، الضعیفۃ ۱۲۷۴، ۱۵۸۴۔

۱۲۹۹۳......جس نے زنا کیا یا شراب نوشی کی اللہ پاک اس سے ایمان نکال لیتا ہے جس طرح انسان سر سے اپنی قمیص نکال دیتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۶۱۰، الضعیفۃ ۱۲۷۴۔

۱۲۹۹۴......شرک کے بعد اللہ کے نزدیک کوئی گناہ اس نطفہ سے بڑا نہیں جس کو آدمی اس شرم گاہ میں رکھتا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

ابن ابی الدنیا عن الھیثم بن مالک الطائی

غائب شخص کی بیوی سے زنا کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے

۱۲۹۹۵......جو شخص کسی غائب شوہر والی عورت کی شرم گاہ پر بیٹھا اللہ پاک قیامت کے دن اژدہے کو اس پر مسلط فرما دیں گے۔

مسند احمد عن ابی قتادۃ

کلام:......روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۵۷۴۹، الکشف الالٰہی ۹۵۶۔

۱۲۹۹۶......زنا پر کھڑا ہونے والا بت کی پوجا کرنے والے کی مثل ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۹۴۴۔

۱۲۹۹۷......جو عورت (گھر کا) مال گھر والوں کے علاوہ کسی کو دے اس باندی کی سزا کا نصف ہے۔ المصنف لعبدالرزاق عن ثوبان

فائدہ:......جو عورت بدکاری کی غرض سے اپنے کسی آشنا پر اپنے گھر اور شوہر کا مال لٹائے اس کے لیے باندی کی زنا کی سزاء جو پچاس کوڑے ہے اس کا نصف یعنی پچیس کوڑے ہیں۔

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۲۲۔

۱۲۹۹۸......جس نے کسی (کی عورت) کے ساتھ زنا کیا اس (کی عورت) سے بھی زنا کیا جائے گا خواہ اس کے اپنے گھر کی چار دیواری میں (کیا جائے)۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰، التنزیہ ۲/۲۳۱۔

۱۲۹۹۹ ... بندہ جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر مثل سائے کے چلا جاتا ہے، جب بندہ نکال لیتا ہے تو اس کا ایمان واپس آ جاتا ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۰۰ ...... جب کسی بستی میں زنا اور سود عام ہو جاتا ہے تو وہ لوگ اپنے اوپر اللہ کا عذاب واجب کر لیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۰۰۱ ... زانیوں پر اللہ کا غضب شدید ہوتا ہے۔

ابو سعد الجرباذقانی فی جزئہ وابو الشیخ فی عوالیہ، مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... کشف الخفاء ۳۶۹، ضعیف الجامع ۸۵۸۔

۱۳۰۰۲ ... اس عورت پر اللہ کا غضب شدید ترین ہوتا ہے جو کسی خاندان میں ایسا لڑکا شامل کر دیتی ہے جو ان میں سے نہیں ہوتا پھر وہ ان کی باپردہ عورتوں کے پاس آتا جاتا ہے اور ان کے مال و دولت میں (ناجائز) حصہ دار بن جاتا ہے۔ مسند البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

فائدہ:...... یعنی زنا کے نتیجے میں ہونے والے بچے کو شوہر کی اولاد باور کرا کر اس کے خاندان میں شامل کر دیتی ہے۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۳۴۔

۱۳۰۰۴ ... زانی (قیامت کو) اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہرے آگ سے بھڑ کتے ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن بشر

کلام:...... امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کو محمد بن عبداللہ بن بسر نے اپنے والد کے طریق سے نقل کیا ہے اور میں اس کو نہیں جانتا جبکہ بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔ مجمع الزوائد ۶/۲۵۵

غالباً اسی وجہ سے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعف کے حوالے سے ضعیف الجامع ۱۴۶۵ پر نقل فرمایا ہے۔

۱۳۰۰۵ ... ساتوں آسمان، ساتوں زمین اور پہاڑ بوڑھے زنا کار پر لعنت کرتے ہیں۔ اور قیامت کے روز زانیوں کی شرم گاہوں کی بدبو سارے جہنمیوں کو تکلیف دے گی۔ مسند البزار عن بریدۃ

کلام:...... یہ روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طرح مروی ہے امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں طرح اس کو روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں صالح بن حبان ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶/۲۵۵۔ ضعیف الجامع ۱۴۶۹

۱۳۰۰۶ ...... عنقریب میری امت عورتوں کی شرمگاہوں اور ریشم کے لباس کو حلال سمجھ لے گی۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۱۷۔

زنا کی چار آفتیں

۱۳۰۰۷ ...... زنا سے بچو۔ بے شک اس میں چار آفتیں ہیں: چہرے کی رونق چلی جاتی ہے، رزق ختم ہو جاتا ہے، رحمٰن کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے اور جہنم میں ہمیشگی کا ذریعہ بنتا ہے۔ الاوسط للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:...... روایت کی سند میں عمرو بن جمیع متروک راوی ہے مجمع الزوائد ۶/۲۵۵۔ التنزیہ ۲/۲۲۷، ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۳۷۔

۱۳۰۰۸ ...... جو عورت (ناجائز اولاد کے ذریعہ کسی قوم میں ایسا فرد داخل کرے جو ان میں سے نہیں ہے تو اللہ کے ہاں اس عورت کی کچھ اہمیت نہیں اور اللہ پاک اس کو اپنی جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔ جو آدمی اپنی اولاد کا انکار کرے اور وہ (اولاد) اس کو (حسرت بھری نگاہوں سے) دیکھ رہی ہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اس سے پھر حجاب فرمائے گا اور اس روز اس کو اولین و آخرین سب کے سامنے رسوا و فضیحت کرے گا۔

ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔زوائدابن ماجہ میں مذکورہ ہے کہ اس مذکورہ روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں یحییٰ بن حرب ضعیف راوی ہے۔ابن ماجہ کتاب الفرائض باب من انکرولدہ رقم ۲۷۴۳،نیز دیکھئے:ضعیف الجامع ۲۲۲۱۔

۱۳۰۰۹۔۔۔عورتوں کا آپس میں ایک دوسرے کو بوس وکنار کرنا اور رگڑنا ان کے آپس کا زنا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن واثلة

یہی روایت مسند ابی یعلی میں بایں الفاظ مذکور ہے سحاق النساء بينهن زنا جبکہ طبرانی کے الفاظ ہیں السحاق بين النساء زنا بينهن. مسند ابی یعلی کی روایت کے رجال ثقات ہیں۔دیکھئے مجمع الزوائد ۲۵۶/۶۔

کلام:۔۔۔۔۔۔مذکورہ روایت طبرانی محل کلام ہے دیکھئے المغیر ۷۸،ضعیف الجامع:۳۳۳۸۔

۱۳۰۱۰۔۔۔عورتوں کا (شہوت کے مارے) آپس میں ایک دوسرے کو بھینچنا ان کا آپس کا زنا ہے۔

شعب الايمان للبيهقي عن واثلةسحاق النساء زنابينهن

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت محل کلام ہے:دیکھئے:اسنی المطالب ۷۵۰،ضعیف الجامع ۳۲۶۲۔

۱۳۰۱۱۔۔۔لوگوں کی عورتوں سے پاکدامنی برتو تمہاری عورتیں پاکدامن بن جائیں گی۔اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا سلوک رکھو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی برتے گی۔اور جس شخص کے پاس اس کا کوئی (مسلمان) بھائی اپنی غلطی کی معذرت کرنے آئے خواہ وہ حق پر تھا یا باطل پر تو اس اپنے بھائی کی معذرت قبول کرنا چاہیے۔اگر اس نے ایسا نہ کیا تو وہ میرے پاس (کل کو) حوض پر نہ آسکے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔۔امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت کی سند میں سوید ضعیف ہے۔مستدرک الحاکم کتاب البروالصلة ۱۵۴/۴۔نیز دیکھئے:ضعیف الجامع ۳۷۱۵،الضعیفة ۲۰۴۳۔

۱۳۰۱۲۔۔۔پاکدامن رہو،تمہاری عورتیں پاکدامن ہوجائیں گی۔اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے گی۔اور جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی سے کسی چیز پر معذرت کی جو اس بھائی کو اس کی طرف سے پہنچی تھی مگر اس نے اس کی معذرت قبول نہ کی تو وہ میرے پاس حوض پر نہ آسکے گا۔الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی الله عنها

کلام:۔۔۔۔۔۔اسنی المطالب ۸۸۶،التنزیہ ۲۲۷/۲۔روایت محل کلام ہے۔

۱۳۰۱۳۔۔۔پاکدامنی برتو تمہاری عورتیں پاکدامن ہوجائیں گی۔ابوالقاسم بن بشران فی امالیه، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے:ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۰۵،تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰۔

قوم لوط کے دس بڑے گناہ

۱۳۰۱۴۔۔۔دس مہلک گناہ جن پر قوم لوط چلی،جن کے سبب وہ ہلاک ہوئے میری امت ان میں بھی ایک اور گناہ کا اضافہ کرے گی۔آدمیوں کا ایک دوسرے سے مباشرت کرنا،غلیلوں کے ساتھ پتھر مارنا،سنگ بازی کرنا،حمام میں کھیلنا،دف بجانا،شراب نوشی کرنا،ڈاڑھی کاٹنا،مونچھیں لمبی کرنا،سیٹی بجانا،تالیاں پیٹنا،ریشم پہننا اور میری امت ان میں ایک گناہ کا اضافہ کرے گی وہ ہے عورتوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مباشرت کرنا۔ابن عساکر عن الحسن،مرسلاً

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث پر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کلام فرمایا ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۱۱۔الضعیفة ۱۲۳۳۔

۱۳۰۱۵۔۔۔عورت عورت کی شادی نہ کرے اور نہ عورت اپنی شادی خود کرے۔بے شک وہ زانیہ ہے جو اپنا نکاح خود کرے۔

ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔۔ابن ماجہ کتاب النکاح باب لا نکاح الا بولی رقم ۱۸۸۲۔زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں جمیل بن حسین عتکی ہے جس

کے متعلق صرف سلمۃ اندلسی کا ثقہ کا قول مروی ہے۔ جبکہ باقی رجال ثقات ہیں۔ بنابریں اس پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۲۱۲، ضعیف الجامع ۶۲۱۴۔

الاکمال

۱۳۰۱۶......میری امت کے اعمال مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کیے جاتے ہیں اور اللہ کا غضب زانیوں پر شدید ترین ہوتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۰۱۷......زنا فقر کو پیدا کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی، الکامل لابن عدی، الحاکم فی التاریخ، القضاعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۳۸، ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۱۶۔

۱۳۰۱۸......اللہ عزوجل زانی بوڑھے اور زانیہ بڑھیا کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔ الکبیر للطبرانی فی السنۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں اپنے شیخ موسیٰ بن سہل سے اس کو روایت کیا ہے اور میں اس کو نہیں جانتا جبکہ اس کے باقی راوی ثقہ ہیں مجمع الزوائد ۲۵۵/۶۔

۱۳۰۱۹......اے نوجوانان قریش! زنا کاری مت کرو۔ یاد رکھو! جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اس کے لیے جنت ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

زنا سے بچنے پر جنت کی بشارت

۱۳۰۲۰......اے قریش کے جوانو! زنا مت کرو۔ بے شک جس کی جوانی غلط کاری سے محفوظ رہی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۲۱......اے قریش کے نوجوان گروہ! اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھو اور زنا کاری مت کرو۔ یاد رکھو! جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اس کے لیے جنت ہے۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۲۲......اے گروہ مسلمانان! زنا سے بچو، اس میں چھ آفات ہیں: تین دنیا کی اور تین آخرت کی، دنیا کی تین یہ ہیں: چہرے کی رونق چلی جاتی ہے، فقر و فاقہ آ جاتا ہے اور عمر گھٹ جاتی ہے۔ آخرت کی تین یہ ہیں: اللہ کی ناراضگی ہوتی ہے، حساب سخت لیا جاتا ہے اور جہنم میں ہمیشہ کے لیے ڈال دیا جاتا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی وضعفہ. ابو الفتح الراشدی فی جزئہ والرافعی عن حذیفۃ

کلام:......روایت ضعیف ہے کشف الخفاء ۱۴۲۷

۱۳۰۲۳......جس نے کسی محرم کے ساتھ زنا کیا وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ المصنف لعبدالرزاق عن مجاھد، مرسلاً

۱۳۰۲۴......جو ذی محرم کے ساتھ بدکاری میں مبتلا ہوا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

الخرائطی عن ابن عمرو. الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۲۵......جو عورت مال غیر اہل خانہ کو دے اس کے لیے باندی کے عذاب کا نصف ہے۔ المصنف لعبدالرزاق عن الحکم بن ثوبان مرسلاً

شرح کے لیے روایت ۱۲۹۹۷ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۲۶......ہر بنی آدم پر زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے جو اس کو پہنچ کر رہے گا۔ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، کان کا زنا سننا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے اور دل تمنا کرتا ہے پھر شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اس کو جھٹلاتی ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

دوسری فرع......زنا کے مقدمات (اسباب) میں اور اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی کی ممانعت میں

۱۳۰۲۷...... میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا پس میں ان دونوں پر شیطان کی طرف سے مطمئن نہیں۔

مسند احمد، الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ۔ الترمذی حسن صحیح

۱۳۰۲۸...... تنہا عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔ بے شک شیطان تم میں سے ہر کسی میں خون کی طرح دوڑتا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: اور کیا آپ میں بھی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور ہاں مجھ میں بھی لیکن اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہوگیا ہے (یعنی بے ضرر ہوگیا ہے)۔ مسند احمد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتاب الرضاع باب رقم ۱۷ رقم ۱۱۷۲ پر روایت کر کے حدیث غریب یعنی حدیث کے ضعیف ہونے کا حکم لگایا ہے۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۷۲۔

۱۳۰۲۹...... خبردار! کوئی آدمی کسی عورت کے پاس ایک کمرے میں رات نہ گزارے مگر یہ کہ وہ اس کے نکاح میں ہو یا وہ اس کا ذی محرم ہو۔

مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۰...... کیا بات ہے جب بھی ہم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلتے ہیں تو ان (منافقوں) میں ایک آدھا ضرور پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح (شہوت سے) بلبلاتا پھرتا ہے پھر کسی عورت کو تھوڑا سا دودھ دے کر برائی پر آمادہ کرتا ہے۔ میں ایسے کسی پر قادر ہوا تو اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔ مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرۃ، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۱...... آج کے اس دن کے بعد کوئی مرد کسی عورت کے پاس جس کا شوہر موجود نہ ہو ہرگز داخل نہ ہو الا یہ کہ اس کے پاس ایک یا دو آدمی ہوں۔

مسند احمد، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۰۳۲...... کوئی مرد کسی مرد کو اپنی عورت کی خلوت کی باتیں نہ بتائے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کو اپنے مرد کی خلوت کی باتیں بتائے۔ مگر اولاد یا والد کو (ضرورت کے موقع پر آگاہ کیا جاسکتا ہے)۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں ایک مجہول راوی ہے عون المعبود ۱۱/۶۱۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۵۸، المشتھر ۱۲۶۔

الاکمال

۱۳۰۳۳...... أما بعد! لوگوں کو کیا ہوگیا، جب ہم غزوہ پر جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے ہمارے گھروں میں رہ جاتا ہے۔ اس کو بکرے کی طرح (شہوت کی وجہ سے) آوازیں نکلتی ہیں۔ بہر حال میرے پاس ایسا کوئی فرد لایا گیا تو میں اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۴...... اس شخص کی مثال جو غیر موجود شوہر والی عورت کے بستر پر بیٹھے اس شخص کی ہے جس کو قیامت کے دن شیر نوچ رہے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی، الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو رجال الطبرانی ثقات

۱۳۰۳۵...... عورتوں کی خلوت میں جانے سے گریز کر۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر شیطان ان کے درمیان ضرور آجاتا ہے اور کوئی آدمی کسی ایسے خنزیر کے ساتھ جو گارے کیچڑ میں لتھڑا ہوا ہو رگڑ کر چلے اس سے کہیں بہتر ہے کہ کسی ایسی عورت کے شانے سے اس کا شانہ چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۶۔۔۔ جہاد میں جانے والوں کی عورتوں کی حرمت کا لحاظ کرو۔ان کی حرمت تمہاری ماؤں کی حرمت کی طرح ہے۔

ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت محل کلام ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۴۰۔

غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کی ممانعت

۱۳۰۳۷۔۔۔عورتوں کے پاس داخل نہ ہو جب وہ تنہا ہوں۔پوچھا گیا: یارسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: دیور تو موت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۱۳۰۳۸۔۔۔۔۔۔ان غیر موجود شوہر والی عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔بے شک شیطان ابن آدم میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔پوچھا گیا: یارسول اللہ! اور آپ کے اندر؟ ارشاد فرمایا: اور میرے اندر بھی ،مگر اللہ نے اس پر میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے (یعنی اب وہ بے ضرر ہو گیا ہے)۔

النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۹۔۔۔۔۔۔غیر موجود محرم والی عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔بے شک شیطان خون کی جگہ دوڑتا ہے۔حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۴۰۔۔۔۔۔۔جو آدمی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں، کہ نامحرم عورت کے ساتھ خلوت گزینی کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ عورت کا کوئی محرم ہو۔عبدالرزاق عن طاؤس ،مرسلاً

۱۳۰۴۱۔۔۔۔۔۔کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔اور نہ کوئی عورت کسی محرم کے بغیر سفر کرے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۰۴۲۔۔۔۔۔۔کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ،اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذھبی

۱۳۰۴۳۔۔۔۔۔۔کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ جائے الا یہ کہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔اور جو جائے وہ اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۰۴۴۔۔۔۔۔۔کوئی آدمی کسی عورت کے پاس ہرگز داخل نہ ہو اور نہ اس کے ساتھ سفر کرے مگر یہ کہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔

السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۰۴۵۔۔۔۔۔۔کسی آدمی کے سر میں لوہے کی کنگھی رگڑی جائے حتیٰ کہ وہ ہڈی تک پہنچ جائے اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کوئی ایسی عورت اس کو چھوئے جو اس کے لیے محرم نہیں۔شعب الایمان للبیھقی عن معقل

۱۳۰۴۶۔۔۔۔۔۔اللہ پاک ایسے گھر پر لعنت فرماتا ہے جس میں کوئی مخنث (ہیجڑا) داخل ہوتا ہے۔ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۰۴۷۔۔۔۔۔۔اے اَنۃ مدینہ سے نکل جا اور حمراء الاسد چلا جا۔وہیں تیرا رہن سہن ہونا چاہیے۔اور مدینہ میں ہرگز داخل نہ ہو۔ہاں صرف لوگوں کی عید کا دن ہو تو آسکتا ہے۔الباوردی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

فائدہ:۔۔۔۔۔۔اللہ حفظ وامان میں رکھے۔یہ حکم اصلی مخنثوں کے لیے ہے۔جبکہ ہمارے زمانے میں جو بناوٹی ہیجڑے گھروں میں پھرتے ہیں ان کے لیے گھروں میں داخل ہونا کس قدر سخت ممنوع ہوگا۔

بدنظری

۱۳۰۴۸۔۔۔۔۔۔ہر ابن آدم کے لیے زنا کا حصہ ہے۔لہٰذا آنکھوں کا زنا (بدنظری) دیکھنا ہے،زبان کا زنا بولنا ہے،کانوں کا زنا سننا ہے،ہاتھ بھی زنا

کرتے ہیں، پس ان کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں پس ان کا زنا چلنا ہے اور منہ بھی زنا کرتا ہے اس کا زنا بوسہ لینا ہے۔

ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۳۰۴۹۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے، جو اس کو لامحالہ پہنچ کر رہتا ہے۔ پس آنکھوں کا زنا بدنظری ہے، زبان کا زنا بولنا ہے۔ نفس تمنا کرتا ہے اور للچاتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۳۰۵۰۔۔۔۔۔ جب تم میں سے ایسی کسی عورت کو دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو وہ آکر اپنی گھر والی کے ساتھ ہم بستر ہو جائے کیونکہ اس کے ساتھ وہی کچھ ہے۔ ابن حبان عن جابر رضی الله عنه

۱۳۰۵۱۔۔۔۔ عورت جب متوجہ ہوتی ہے تو شیطان کی صورت میں متوجہ ہوتی ہے پس جب تم میں سے کوئی کسی خوبصورت عورت کو دیکھے جو اس کو بہا جائے تو وہ اپنے گھر والی کے پاس آئے۔ بے شک اس کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔

الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی الله عنه، قال الترمذی حسن غريب

کسی کی شرمگاہ کو دیکھنا ممنوع ہے

۱۳۰۵۲۔۔۔۔۔ کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی شرم گاہ نہ دیکھے، کوئی عورت کسی عورت کی شرم گاہ نہ دیکھے۔ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا نہ ہو اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھی ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابی سعيد رضی الله عنه وردی ابن ماجه صدره

۱۳۰۵۳۔۔۔۔۔ اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ اٹھا۔ تیرے لیے پہلی نظر معاف ہے۔ دوسری نہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاكم عن بريدة

۱۳۰۵۴۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی حسین عورت کو دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو وہ اپنی گھر والی کے پاس آجائے بے شک شرم گاہ تو ایک ہے، اس کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔ الخطيب فی التاريخ عن عمر رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۴۹۶۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۳۰۵۵۔۔۔۔۔ آنکھ کا زنا بدنظری ہے۔ ابن سعد، الكبير للطبرانی عن علقمة بن الحارث

۱۳۰۵۶۔۔۔۔۔ عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیٹھ دکھاتی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے جو اس کو بہا جائے تو اپنی اہلیہ کے پاس آجائے۔ اس سے اس کے دل کی وہ کیفیت دور ہو جائے گی۔ مسند احمد، ابو داؤد، عن جابر رضی الله عنه

۱۳۰۵۷۔۔۔۔۔ زبان کا زنا (شہوت سے) کلام کرنا ہے۔ ابو الشيخ عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۳۰۵۸۔۔۔۔۔ اپنی نگاہ پھیر لے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن جرير

نظر کی حفاظت پر حلاوت ایمانی کی بشارت

۱۳۰۵۹۔۔۔۔۔ جس مسلمان کی نظر کسی عورت پر پڑی پھر اس نے اپنی نظر نیچے کر لی تو اللہ پاک اس کو ایسی عبادت کی توفیق بخشے گا جس کی لذت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔ مسند احمد، الكبير للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔ روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۵۲۲۱۔

۱۳۰۶۰۔۔۔۔۔ عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کرو۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عقبة بن عامر

۱۳۰۶۱۔۔۔۔۔ عورتوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے پرہیز برتو۔ بے شک جو کسی عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے جبکہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو

تو ضرور وہ اس کے متعلق برے خیال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔الحکیم فی کتاب اسرار الحج عن سعد بن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۲۲۱۳۔

۱۳۰۶۲......آنکھیں زنا کرتی ہیں، ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرم گاہ زنا کرتی ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۳......نظریں نیچی رکھو، شریر و مفسد لوگوں سے پرہیز کرو اور اہل جہنم کے اعمال سے اجتناب برتو۔الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۹۶، ضعیف الجامع ۳۹۱۵۔

۱۳۰۶۴......ابن آدم کے لیے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے، جو اس کو لامحالہ مل کر رہے گا۔پس آنکھوں کا زنا بدنظری ہے، کانوں کا زنا (شہوت سے) سننا ہے، زبان کا زنا (شہوت سے) کلام کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (شہوت سے) پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اٹھانا ہے، دل خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے اور پھر شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۵......کسی کے سر میں لوہے کی کنگھی سے چھید کیے جائیں یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

الاکمال

۱۳۰۶۶......کیا تم بھی دونوں اندھی ہو؟ کیا تم اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی حسن صحیح عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ایک اور حضور ﷺ کی بیوی گھر میں تھے اتنے میں ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔دونوں نے پردے کی ضرورت محسوس نہ کی۔حضور ﷺ نے دونوں بیویوں سے پردہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا یہ تو نابینا ہیں ان سے کیا پردہ! تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۰۶۷......عورت ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔پس جس کی نظر کسی خوبصورت عورت پر پڑے پھر وہ اللہ عزوجل کی رضاء و خوشنودی کے لیے اپنی نگاہ نیچی کر لے تو اللہ پاک اس کو ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرماتا ہے جس کی لذت وہ (اپنے دل میں) محسوس کرتا ہے۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۸......نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔جو اس کو میرے خوف کی وجہ سے بچالے میں اس کے بدلے اس کو ایسا ایمان نصیب کرتا ہوں جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں محسوس کرتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۹......میرے پاس سے فلانی عورت گزری تو میرے اندر عورتوں کی قربت کی شہوت پیدا ہو گئی۔چنانچہ میں اٹھ کر اپنی ایک اہلیہ کے پاس آیا اور اپنی شہوت اس سے پوری کی۔اسی طرح تم کیا کرو۔بے شک تمہارے اعمال میں سے عمدہ ترین اعمال حلال چیزوں سے اپنی خواہش پوری کرنا ہے۔

مسند احمد، الحکیم، الکبیر للطبرانی عن ابی کبشہ

۱۳۰۷۰......جو آدمی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے تو وہ اٹھ کر اپنی اہلیہ کے پاس چلا جائے۔بے شک اس کے پاس بھی ویسی شے ہے جو اس کے پاس ہے۔شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۷۱......عورتوں کے لیے اسی طرح مردوں کی طرف دیکھنا مکروہ ہے جس طرح مردوں کو عورتوں کی طرف دیکھنا مکروہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:......روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۳۰۷۲......ایک نظر پڑنے کے بعد دوسری نظر ڈالنے سے اجتناب کرو۔بے شک پہلی تمہارے لیے (معاف) ہے۔دوسری تم پر وبال ہے۔

الحاکم فی الکنی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے

۱۳۰۷۳...... پہلی نظر بھول چوک ہوتی ہے، دوسری نظر جان بوجھ کر ہوتی ہے اور تیسری نظر ہلاک کر دیتی ہے۔ مؤمن کی عورتوں کے حسن و جمال میں نظر شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے اللہ کی خشیت اور جنت کے اشتیاق میں اپنی نظر کو بچالیا اللہ پاک اس کو اس کے بدلے ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرمائیں گے جس کی لذت وہ محسوس کرے گا۔

حلية الاولياء عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۳۰۷۴...... اپنی نگاہ پھیر لے۔ مسند احمد، مسلم، الترمذی حسن صحیح، النسائی عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن جده

فائدہ:...... مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ۱۳۰۵۸۔

۱۳۰۷۵...... بدنظری ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے اس کو اللہ کے خوف سے روک لیا اللہ پاک اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے جس کی حلاوت کو وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔ مستدرک الحاکم عن حذيفه رضی الله عنه

کلام:...... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر امام حاکم سے اختلاف فرمایا ہے اور سند پر کلام کیا ہے نیز دیکھئے: الاتقان ۲۱۹۳۔

۱۳۰۷۶...... عورت کے حسن و جمال پر پڑنے والی نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہوتی ہے جو اس کو پھیر لیتا ہے اللہ اس کو ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرماتا ہے جس کی حلاوت کو وہ محسوس کرتا ہے۔ الحكيم عن علی رضی الله عنه

۱۳۰۷۷...... اپنی نظریں بادشاہوں کے لڑکوں سے نہ بھرو۔ ان کا فتنہ تو کنواری لڑکیوں کے فتنے سے زیادہ سخت ہے۔

الكامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت کی سند میں عمرو بن عمرو الطحان ہے جو ثقہ راویوں سے باطل اور من گھڑت روایتیں منسوب کرتا ہے۔ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ممنوع ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کہ یہ روایت اس (عمرو) کی آفت زدہ ہے۔ امام عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفاء رقم ۳۰۵۳ پر اس کو (موضوع کے حوالے سے) شمار کیا ہے۔ اللآلی میں بھی اس کو موضوع کہا گیا ہے۔

فصل...... من الاکمال

۱۳۰۸۳...... کوئی عورت دوسری عورت سے مباشرت کرتی ہے تو وہ دونوں زانیہ شمار ہوتی ہیں۔ اسی طرح کوئی مرد دوسرے مرد سے مباشرت کرتا ہے تو وہ بھی دونوں زانی شمار ہوتے ہیں۔ الكبير للطبرانی عن ابی موسٰی

۱۳۰۸۴...... کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا نہ ہو اور نہ کوئی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا ہو۔

مسند احمد، السنن لسعيد بن منصور عن جابر رضی الله عنه

۱۳۰۸۵...... کوئی آدمی کسی آدمی کے ساتھ مل کر نہ لیٹے سوائے باپ بیٹے کے۔ الحاكم فی التاريخ عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۳۰۸۶...... آدمی آدمی کے ساتھ نہ لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ۔

مسند احمد، الكبير للطبرانی، مستدرک الحاكم عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۳۰۸۷...... کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ۔ کسی آدمی کے لیے کسی دوسرے آدمی کی شرم گاہ دیکھنا جائز نہیں اور نہ کسی عورت کے لیے دوسری عورت کی شرم گاہ دیکھنا جائز ہے۔ عبدالرزاق عن زيد بن اسلم مرسلاً

تیسری فرع..... ولد الحرام

۱۳۰۸۸..... ولد الحرام اگر اپنے ماں باپ والا عمل کرے تو وہ تیسرا شر ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام:..... روایت کی سند میں محمد بن ابی لیلی کمزور یادداشت کا مالک تھا مجمع الزوائد ۲۵۷/۶، روایت ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۵۲۔

۱۳۰۸۹..... زنا کے نتیجے میں ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ الکامل لابن عدی عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۹۵۶، التنزیہ ۲۲۸/۲۔

۱۳۰۹۰..... ولد الزنا تین میں تیسرا شر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الاسرار المرفوعۃ ۴۶۶، المتناھیۃ ۱۲۸۲۔

۱۳۰۹۱..... ولد الزنا پر اپنے والدین کے گناہ کا کچھ بوجھ نہیں۔ المصنف لابن ابی شيبه، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

الاکمال

۱۳۰۹۲..... میری امت خیر پر رہے گی۔ ان کا معاملہ ٹھیک رہے گا جب تک حرام کی اولادیں کثیر نہ ہو جائیں، جب وہ کثیر ہو جائیں گی تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ پاک ان پر عمومی عذاب نہ بھیج دے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن میمونةالحدیث صحیح أوحسن مجمع الزوائد ۲۵۷/۶

۱۳۰۹۳..... لوگوں پر ظلم صرف ولد الحرام ہی کرتا ہے، کیونکہ اولاد میں والد کا اثر ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۳۰۹۴..... لوگوں پر ظلم صرف ظلم (زنا) کی اولاد ہی کرتی ہے یا وہ جس میں اس کا کچھ اثر ہو۔

الخرائطی، ابن عساکر عن بلال بن ابی بردة بن ابی موسیٰ عن ابیه عن جده

۱۳۰۹۵..... زنا کی اولاد جنت میں داخل نہ ہوگی۔ نہ اس کی اولاد اور نہ اولاد کی اولاد۔ ابن النجار عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:..... مذکورہ روایت موضوع اور نا قابل اعتبار ہے۔ دیکھئے: ترتیب الموضوعات ۹۱۱، التنزیہ ۲۲۸/۲۔

۱۳۰۹۶..... جنت میں زنا کی اولاد داخل نہ ہوگی۔ السنن للبیهقی عن ابن عمرو

کلام:..... روایت موضوع ہے: الاتقان ۲۳۶۶، الاسرار المرفوعۃ ۶۰۰۔

۱۳۰۹۷..... اللہ پاک نے جہنم کے لیے جن کو پیدا کرنا تھا پیدا کیا اور اولاد الزنا بھی انہی میں سے تھی جن کو جہنم کے لیے پیدا کیا تھا۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:..... مسند الفردوس للدیلمی کی مرویات موضوع یا ضعیف ہونے سے خالی نہیں ہوتی۔

چوتھی فرع..... زنا کی حد میں

۱۳۰۹۸..... میری بات سنو! میری بات سنو! اللہ پاک نے ان (زانیوں) کے لیے راستہ نکالا ہے: کنوارا کنواری سے بدکاری کرے تو ان کو سو سو کوڑے اور ایک ایک سال جلاوطن کرو۔ اور شادی شدہ شادی شدہ سے کرے تو سو کوڑے مارو اور سنگسار کرو۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن عبادة بن الصامت

۱۳۰۹۹..... اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو ضرور کرتا۔ البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۳۱۰۰..... احصان کے دو معنی ہیں نکاح (جس کے بعد وطی ہو) اور پاکدامنی۔

ابن ابی حاتم، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر عن ابی هريرة عن عبدالله

کلام:......ضعیف الجامع ۲۷۲۲

۱۳۱۰۱......دونوں شادی شدہ ہوں تو دونوں کو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیے جائیں گے اور دونوں کنوارے ہوں تو ان کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلاوطن کیا جائے گا۔ التاریخ للحاکم عن ابی رضی اللہ عنہ

۱۳۱۰۲...... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے ساتھ کرتا ہوں۔ تو مولود بچی اور بکریاں۔ جو تیرے بیٹے نے عورت کو زنا کے بدلے دی تھیں تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑوں کی سزا اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی اور اس شخص کی بیوی۔ جس نے زنا کروایا ہے پر سنگساری کی سزا ہے (پھر آپ نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ) کو حکم فرمایا: اے انیس اس آدمی کی بیوی کے پاس صبح کو جانا اگر وہ اعتراف جرم کرلے تو اس کو سنگسار کردینا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه وزید بن خالد الجهنی

۱۳۱۰۳......اگر آدمی آدمی کے ساتھ بدکاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت کے ساتھ زنا کرے تو وہ دونوں بھی زنا کار ہیں۔

السنن للبیهقی عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: حسن الاثر ۴۵۳ ضعیف الجامع ۲۸۲۔

باندی کے لئے حد زنا پچاس کوڑے ہیں

۱۳۱۰۴......جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کر بیٹھے، پھر اس کا راز ظاہر ہو جائے تو وہ اس پر کوڑوں کی سزا (یعنی پچاس کوڑے) جاری کرے اور جلاوطن نہ کرے۔ پھر اگر دوبارہ زنا کرے تو دوبارہ کوڑے لگائے اور جلاوطن نہ کرے پھر اگر تیسری بار بھی زنا میں مبتلا ہو تو اس کو بیچ ڈالے خواہ ایک رسی کے عوض کیوں نہ بیچے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه وزید بن خالدقال الترمذی حسن صحیح

۱۳۱۰۵...... جب باندی زنا کرلے تو اس کو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو اس کو فروخت کردو خواہ ایک مینڈھی کے عوض کیوں نہ ہو۔

مسند احمد عن عائشة رضی الله عنها

۱۳۱۰۶......تلوار بطور شاہد کافی ہے۔ ابن ماجه عن سلمة بن المحبق

کلام:......ضعیف الجامع ۳۱۷۴۔

فائدہ:......یعنی اگر کوئی اپنی اہلیہ یا کسی عزیزہ کو زنا میں ملوث دیکھے اور غیرت میں آکر تلوار سے اس کا کام کردے تو تلوار کی یہ گواہی کافی اور درست ہے۔

۱۳۱۰۷......جب کوئی آدمی (حاکم کے روبرو) سات بار زنا کا اعتراف کرے پھر اس کے لیے سنگساری کا حکم دے دیا جائے۔ پھر وہ (پتھروں کی بوچھاڑ میں یا اس سے پہلے ہی) بھاگ پڑے تو (اس کا بھاگنا اپنے اعتراف سے رجوع سمجھا جائے گا اور) اس کو چھوڑ دیا جائے گا۔

الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۳۱۰۸......ہم تیری وجہ سے تیرے پیٹ میں موجود (معصوم) جان کو قتل نہیں کریں گے۔ لہٰذا جا اور جب تک بچہ نہ جن لے ٹھہر جا۔

ابن عساکر عن انس رضی الله عنه

فائدہ:......ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پیٹ میں کوئی نئی جان (بدکاری کے ثمرہ میں) پیدا ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ مجھ پر اللہ کی حد جاری فرمادیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد صادر فرمایا۔

۱۳۱۰۹......اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو فلانی عورت کو ضرور کردیتا کیونکہ اس کی بول چال اور اس کی موجودہ

کیفیت سے اس کی (بدکاری کی) حالت کا اور اس کے پاس آنے والے کا پتہ چلتا ہے۔

ابن ماجه، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه، اسناده صحیح

۱۳۱۱۰ ... تلوار بطور گواہ کافی ہے۔لیکن مجھے خوف ہے کہ نشہ میں مبتلا اور غیرت (کے نام سے غصہ میں آنے) والے اس کی اتباع کریں گے۔

ابن ماجه عن سلمة ابن المحبق

فائدہ:...... یعنی اگر کسی کو بدکاری کی حالت میں قتل کر دیا تو یہ فعل غیرت کے زمرے میں آ کر درست ہے لیکن کہیں اس کی آڑ میں ناجائز قتل کی رسم نہ پڑ جائے جیسا کہ فی زمانہ کاروکاری اس کی مثال ہے۔

کلام:...... ابن ماجه کتاب الحدود باب الرجل یجدمع امرأته رجلاً رقم ۲۶۰۶۔

زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں قبیصہ بن حریث ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص کی حدیث میں نظر ہے۔لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقات میں شمار کیا ہے جبکہ اسناد کے باقی رجال سب ثقہ ہیں۔

۱۳۱۱۱ ... اے ابوذر! کیا تو اپنے ساتھی کو نہیں دیکھتا، اس کی مغفرت کر دی گئی ہے اور اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا ہے۔یعنی وہ شخص جس کو سنگسار کیا گیا ہے۔مسند احمد عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۳۱۱۲ ...... اے ھزال! تو نے برا کیا جو اپنے یتیم کے ساتھ کیا (یعنی اس کی بدکاری کو فاش کیا اور پھر ہم نے اس پر حد جاری کی)، اگر تو اپنی چادر کے کنارے سے اس پر پردہ ڈالتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔ابن سعد عن یزید بن نعیم بن هزال عن ابیه عن جده

۱۳۱۱۳ ...... میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تم کو آل فرعون سے نجات دی، تم کو سمندر پار کرایا، تم پر بادل کو سایہ فگن کیا، تم پر من وسلویٰ نازل کیا اور تم پر موسیٰ کی زبانی تورات نازل کی کیا تم اپنی کتاب میں سنگساری کی سزا نہیں پاتے؟ ابو داؤد عن عکرمة مرسلا

باندی کی حد...... الاکمال

۱۳۱۱۴ ... جب تم میں سے کسی کی کوئی باندی زنا کرے تو تین بار تک اس پر کتاب اللہ کے موافق کوڑوں کی سزاء جاری کرے۔اگر چوتھی بار بھی زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔الترمذی حسن صحیح عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۳۱۱۵ ... جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کر لے تو اس کو کوڑے مارے اور جلاوطن نہ کرے۔اور نہ بیڑی ڈالے۔پھر اگر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے عوض (معمولی قیمت میں) کیوں نہ ہو۔المصنف لعبدالرزاق، ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۳۱۱۶ ... جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے اور جلاوطن نہ کرے۔اگر پھر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی مینڈھی کے عوض کیوں نہ ہو۔مصنف ابن ابی شیبه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۳۱۱۷ ... باندی نے اپنے سر کی کھال ڈال دی ہے۔ابن ابی شیبه عن عطاء رحمة الله علیه، مرسلاً. والله اعلم بمراد

پانچویں فرع...... لواطت کی حد میں

اور چوپاؤں کے ساتھ بدکاری کی حد میں

۱۳۱۱۸ ... جس کو تم قوم لوط کا عمل کرتا پاؤ فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو۔مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، الدارقطنی فی السنن، مستدرك الحاکم، السنن للبیهقی، الضیاء عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۳۱۱۹..... مجھے سب سے زیادہ خوف جس بات کا اپنی امت پر ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، مستدرك الحاكم عن جابر رضي الله عنه،صحيح الاسناد. وافقه الذهبي

۱۳۱۲۰..... میری امت کا جو فرد قوم لوط کا عمل کرتا ہوا مرا اللہ اس کو قوم لوط کی طرف منتقل کر دے گا اور انہی کے ساتھ ان کا حشر فرمائے گا۔

الخطيب في التاريخ عن انس رضي الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے: دیکھئے: اسنی المطالب ۱۵۰۴، التمییز ۱۷۵۔

۱۳۱۲۱..... جس کو تم پاؤ کہ وہ جانور کے ساتھ بدکاری میں مبتلا ہے اس کو اور جانور دونوں کو قتل کر ڈالو۔

الترمذی، مستدرك الحاكم عن ابن عباس رضي الله عنهما

۱۳۱۲۲ جو کسی محرم کے ساتھ بدکاری میں پڑے اس کو قتل کر ڈالو اور جو کسی جانور کے ساتھ بدکاری میں پڑے اس کو اور جانور دونوں کو قتل کردو۔

ابن ماجه، مستدرك الحاكم عن ابن عباس رضي الله عنهما

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعیف ابن ماجہ ۵۵۸، ضعیف الجامع ۵۸۷۸۔

۱۳۱۲۳..... جو کسی جانور کے ساتھ وطی کرے اس کو اور جانور دونوں کو مار ڈالو۔ابو داؤد عن ابن عباس رضي الله عنهما

الاکمال

۱۳۱۲۴..... اوپر والے اور نیچے والے دونوں کو رجم کردو۔ یعنی (جو قوم لوط کا عمل کرے) سب کو سنگسار کردو۔

ابن ماجه عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۳۱۲۵..... قوم لوط کے عمل میں مبتلا فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو۔ یونہی جانور کو اور جو اس کے ساتھ بدکاری کرے دونوں کو مار ڈالو اور جو کسی محرم کے ساتھ بدکاری کرے اس کو مار ڈالو۔مسند احمد عن ابن عباس رضي الله عنهما

۱۳۱۲۶..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔مسند احمد، الترمذی، حسن غريب، ابن منيع، مسند ابي يعلى، مستدرك الحاكم، شعب الايمان للبيهقي، السنن لسعيد بن منصور عن جابر رضي الله عنه

۱۳۱۲۷ جس نے عورتوں یا مردوں میں سے کسی کی دبر (مقام پاخانہ) میں وطی کی اس نے کفر کیا۔

العقيلي في الضعفاء عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۳۱۲۸ جو کسی عورت کی دبر میں وطی کا مرتکب ہو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔

مسند الدارمي عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۳۱۲۹ جس نے قوم لوط کا عمل کیا اس فاعل اور مفعول دونوں کو سنگسار کر ڈالو۔مستدرك الحاكم عن ابی هريرة رضي الله عنه

کلام:..... المستدرك للحاكم، كتاب الحدود ۳۵۵/۴، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں عبدالرحمن ساقط ہے۔

۱۳۱۳۰..... جس نے قوم لوط کا عمل کیا اس کو قتل کر ڈالو۔الخرائطي في مساوی الاخلاق عن جابر وابن جرير

۱۳۱۳۱ جو اس حال میں مرا کہ وہ قوم لوط کا عمل کرتا تھا تو اس کی قبر اس کو لے کر قوم لوط کے پاس پہنچ جائے گی اور قیامت کے دن انہی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ابن عساكر عن وكيع قال سمعنا في حديث فذكره

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔الدرر المنتثرۃ ۱۴۳، کشف الخفاء ۳۲۳۰۔

۱۳۱۳۲..... جن کو تم قوم لوط کا عمل کرتا پاؤ تو اوپر والے اور نیچے والے دونوں کو سنگسار کردو۔

الخرائطي في مساوی الاخلاق وابن جرير عن ابی هريرة رضي الله عنه

بدنظری پر لعنت

۱۳۱۳۳... عنقریب آخری زمانے میں ایسی قومیں آئیں گی جن کو لوطی کہا جائے گا ان کی تین قسمیں ہوں گی: ایک قسم تو صرف دیکھیں گے اور بات چیت کریں گے۔ ایک قسم مصافحہ اور معانقہ کرے گی اور ایک قسم بالکل قوم لوط جیسا عمل کرے گی پس ان پر اللہ کی لعنت ہے مگر یہ کہ وہ توبہ تائب ہو جائیں تو اللہ ان کی توبہ قبول فرمالے گا۔ الدیلمی عن ابی سعید

۱۳۱۳۴... قیامت تک میری امت میں لوطی عمل کرنے والوں کا ایک گروہ رہے گا۔ الحسن بن سفیان عن عبدالبر بن ناسح

۱۳۱۳۵... قوم لوط میں مردوں کے ساتھ لوطی عمل کرنے سے چالیس سال پہلے سے وہ عورتوں کے ساتھ لوطی عمل کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی و ابن ابی حاتم، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر عن ابی صخرة جامع بن شداد، مرسلاً

۱۳۱۳۶... جس نے قوم لوط کے عمل کو پسند کیا خواہ وہ برا ہو یا اچھا (آدمی) وہ قوم لوط کا عمل کرنے والوں جیسا ہے۔

ابن النجار الدیلمی عن محمدبن علی عن ابیه عن جده

دوسری فصل ...... خمر ...... شراب کی حد میں

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول ...... نشہ آور شے پر وعید

۱۳۱۳۷... ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالله بن معقل

۱۳۱۳۸... ہر وہ شے جو نشہ پیدا کرے اس سے اجتناب کرو۔ الحلوانی عن علی رضی الله عنه

۱۳۱۳۹... ہر نشہ آور شے سے پرہیز کرو۔ بے شک ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الاوسط للطبرانی عن بریدة رضی الله عنه

۱۳۱۴۰... برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے، پس جو برتن تمہیں میسر ہوں ان میں نبیذ بنا سکتے ہو۔ لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔

الکبیر للطبرانی عن قرة بن یاسر

فائدہ:...... شراب سے تنفر کرنے کے لیے اوائل اسلام میں ان برتنوں کے استعمال سے بھی ممانعت کردی گئی تھی جو شراب سازی کے لیے استعمال ہوئے تھے۔ پھر جب حرمت خمر لوگوں کے دلوں میں مسلم ہوگئی تو آپ نے برتنوں پر سے پابندی اٹھادی۔
نبیذ کھجوریں پانی میں بھگو کر کچھ دیر کے لیے رکھ دی جاتی تھی تا آنکہ وہ پانی میٹھا ہو جاتا تو اس کو نبیذ کہا جاتا اور اس کے پینے کی اجازت تھی لیکن اگر زیادہ وقت تک کے لیے چھوڑ دیا جائے تو اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے پھر وہ شراب کے حکم میں آکر حرام ہو جاتی ہے۔

۱۳۱۴۱... جس شے کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس شے کی معمولی مقدار بھی حرام ہے۔ البغوی عن واقد

۱۳۱۴۲... (اے) اہل یمن! (یاد رکھو!) جس شے کی کثیر مقدار نشہ کرتی ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ابن حبان عن جابر رضی الله عنه

۱۳۱۴۳... ہر نشہ آور شے خمر (عین شراب) ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ جس نے کوئی نشہ آور شے نوش کی اس کی چالیس صبح کی نماز اکارت ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ تائب ہو گیا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ اگر اس نے چوتھی بار شراب پی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (خون وغیرہ) اور جس نے کسی بچے کو کوئی نشہ آور چیز پلائی جو اس کے حلال حرام ہونے کو نہیں جانتا تو اللہ پر لازم ہے کہ پلانے والے کو طینۃ الخبال پلائے۔

ابو داؤد عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۳۱۴۴...... ہر نشہ آور شے حرام ہے اور اللہ پر لازم ہے کہ جو نشہ آور شے نوش کرے اس کو طینۃ الخبال جو جہنمیوں کا پسینہ (اور خون، پیپ وغیرہ) ہے وہ اس کو پلائے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۱۳۱۴۵...... ہر نشہ آور شے ہر مؤمن پر حرام ہے۔ ابن ماجه عن معاوية رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجہ ۷۴۰، ضعیف الجامع ۴۲۵۱۔

۱۳۱۴۶...... ہر وہ چیز نماز سے غافل کر کے نشہ میں ڈال دے وہ حرام ہے۔ مسلم عن ابی موسیٰ

۱۳۱۴۷...... حضور نبی اکرم ﷺ نے ہر ایسی نشہ آور شے سے منع فرمایا جو نماز سے غافل کردے۔ مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

۱۳۱۴۸...... میں اس تھوڑی شے سے بھی منع کرتا ہوں جو زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرے۔ النسائی عن سعد رضی اللہ عنه

۱۳۱۴۹...... ہر وہ پینے کی شے جو نشہ پیدا کرے حرام ہے۔ مسند احمد، السنن للبیهقی، الکامل لابن عدی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:...... التحدیث ۱۹۰۔

ہر نشہ آور چیز کی حرمت

۱۳۱۵۰...... کسی نشہ آور شے کو نہ پی۔ بے شک میں نے ہر نشہ آور شے کو حرام قرار دے دیا ہے۔ النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

۱۳۱۵۱...... ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه عن ابی موسیٰ. مسند احمد، النسائی عن انس رضی اللہ عنه. مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما. مسند احمد، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه. ابن ماجه عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۳۱۵۲...... ہر نشہ آور شے حرام ہے اور جس شے کی ایک فرق (دس بارہ کلو کے قریب وزن کا پیمانہ) نشہ پیدا کرے اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔

ابو داؤد، الترمذی عن عائشة

۱۳۱۵۳...... میں نے تم کو چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا پس ہر برتن میں نبیذ بناؤ لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب برتو۔ ابن ماجه عن بریدة

۱۳۱۵۴...... جو زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرے وہ تھوڑی شے بھی حرام ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنه. مسند احمد، النسائی، ابن ماجه عن ابن عمرو، البخاری

۱۳۱۵۵...... جس کی ایک فرق (دس بارہ کلو) مقدار نشہ پیدا کرے اس کی ایک چلو بھر مقدار بھی حرام ہے۔

مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنها، البخاری

۱۳۱۵۶...... جس نے کوئی بھی نشہ آور شے استعمال کی اللہ پاک اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن السائب بن یزید

کلام:...... روایت ضعیف ہے کیونکہ سند میں یزید بن عبدالملک النوفلی متروک راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۵/۷۱، نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۴۶، النوافح ۲۱۹۶۔

۱۳۱۵۷...... مزر ہر طرح کی حرام ہے: سفید، سرخ، سیاہ اور سبز ہر طرح کی مزر حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

کلام:...... روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۵۹۲۹۔

فائدہ:...... مزر کئی کی شراب کو کہا جاتا ہے ایک قول جو کی شراب کا ہے اور گندم کی شراب کو بھی کہا جاتا ہے۔ النهایة ۴/ ۳۲۴

۱۳۱۵۸...... حضور نبی اکرم ﷺ نے ہر نشہ آور شے اور ہر حواس مختل کر دینے اور چکرا دینے والی شے کو حرام قرار دیا۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ام سلمة

کلام:...... ضعیف الجامع: ۶۰۷۷۔

خمر...... شراب کے احکام

۱۳۱۵۹.... خمر (شراب) سے اجتناب کرو بے شک وہ ہر شر کی چابی ہے۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۴۲

۱۳۱۶۰.... میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں، میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! شراب کا عادی بت کی پوجا کرنے والے کی مثل ہے۔ الشیرازی فی الالقاب وابونعیم فی مسلسلاتہ وقال صحیح ثابت عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۷۹۔

۱۳۱۶۱.... سب سے پہلی چیز بتوں کی پرستش کے بعد جس سے مجھے میرے پروردگار نے منع کیا ہے وہ شراب نوشی اور لڑائی جھگڑا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء وعن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس مذکورہ روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس میں عمرو بن واقد متروک راوی ہے اور اس پر کذب کا قول ہے۔ محمد بن مبارک صوری نے اگرچہ اس کو صدوق (سچا) لکھا ہے لیکن جمہور نے اس کا قول مسترد کرتے ہوئے عمرو بن واقد کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۵/۵۳۔

۱۳۱۶۲.... شراب سے بچ! بے شک اس کی خطا تمام خطاؤں پر چڑھ کر غالب آجاتی ہے جس طرح اس درخت (انگور) کی بیل تمام درختوں پر چڑھ جاتی ہے۔ ابن ماجہ عن جناب

فائدہ:...... خمر (شراب) کا اصل اطلاق انگور کی بنی ہوئی شراب پر ہوتا ہے۔ اگرچہ ہر طرح کی شراب حرام ہے۔

کلام:...... ابن ماجہ کتاب الاشربہ باب الخمر مفتاح کل شر۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں غیر ابن الزبیر الشامی الازدی ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۷۳۹، ضعیف الجامع ۲۱۸۹۔

۱۳۱۶۳.... ہر نشہ آور شے خمر (اصل انگوری شراب کی طرح) ہے۔ اور ہر نشہ آور شے حرام ہے اور جس نے دنیا میں شراب نوش کی پھر اس کی عادت کی حالت میں مر گیا اور توبہ تائب نہ ہوا تو وہ آخرت میں شراب نہ پی سکے گا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۶۴.... عنقریب میری امت شراب کو دوسرا نام دے کر اس کو حلال کرنے کی کوشش کرے گی۔ مسند احمد، الضیاء عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۱۶۵.... بندہ جب تک شراب نہ پئے اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے۔ لیکن جب شراب کو منہ لگالیتا ہے تو اللہ پاک اسکا پردہ چاک کردیتا ہے۔ پھر شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے، اس کا کان، اسکی آنکھ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہے جس سے وہ چل کر ہر شر کی طرف جاتا ہے اور اس کا یہ دوست ہر خیر سے اس کو روک رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن قتادۃ بن عیاش

۱۳۱۶۶.... عنقریب میری امت کے لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پینے لگیں گے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی مالک الاشعری

۱۳۱۶۷.... عنقریب میری امت کے کچھ لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پئیں گے اور ان کے سروں پر رقاصائیں گائیں گی اور گانے بجانے کے آلات بجیں گے اللہ پاک ان کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں بندر اور خنزیر بنادیں گے۔ ابن حبان، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی

۱۳۱۶۸.... اس امت میں بھی دھنسنے، پتھر برسنے اور شکلیں بگڑنے کے واقعات ضرور رونما ہوں گے اور یہ جب ہوگا جب لوگ شراب پئیں گے اور رقاصاؤں کو رکھیں گے اور گانے بجانے کے آلات بجائیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۱۶۹.... اس قوم کی اس حال میں شکلیں بندر اور خنزیر سے مسخ ہوجائیں گی کہ وہ اپنے صوفوں اور مسہریوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔ ان کے شراب نوش کرنے، گانے بجانے اور رنڈیوں کو نچوانے کی وجہ سے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی عن الغاز بن ربیعۃ، مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۹۶۰۔

۱۳۱۷۰۔۔۔۔۔شراب پرانی کھجور اور تازہ کھجور دونوں سے (ممنوع) ہے۔الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۷۱۔۔۔۔۔گندم سے شراب ہے، کھجور سے شراب ہے، جو سے شراب ہے، انگور سے شراب ہے اور شہد سے بھی شراب ہے۔

مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۷۲۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کردی ہے اور ہر نشہ آور شے حرام کردی ہے۔النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۷۳۔۔۔۔۔چہرے کو نبیذ سے بھی بچا پھر اس سے نیکیاں جھڑیں گی۔البغوی، ابن قانع، الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن شیبة بن کثیر الاشجعی

۱۳۱۷۴۔۔۔۔۔کشمش اور کھجور یہ دونوں شراب (کا ماخذ) ہیں۔النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۷۵۔۔۔۔۔عنقریب میری امت میرے بعد شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پئے گی اور ان کے پینے پر ان کے مددگاران کے حکام ہوں گے۔

ابن عساکر عن کیسان

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۲۵۱۔

۱۳۱۷۶۔۔۔۔۔شراب نوش بت کے پجاری کے مثل ہے۔اور شراب نوش لات اور عزیٰ کی عبادت کرنے والا جیسا ہے۔

الحارث عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

شراب کی وجہ سے دس افراد ملعون ہیں

۱۳۱۷۷۔۔۔۔۔اللہ لعنت کرے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے نچوڑنے والے (یعنی بنانے والے) پر، اس کے اٹھانے والے پر، جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔۔۔امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۵/۳۷ میں اس کو ذکر فرمایا اور فرمایا امام بزار اور امام طبرانی نے اسکو روایت کیا ہے اور اس میں عیسیٰ بن ابی عیسی الخیاط ضعیف راوی ہے۔

۱۳۱۷۸۔۔۔۔۔جس نے دنیا میں شراب نوشی کی پھر اس سے توبہ تائب نہ ہوا تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۷۹۔۔۔۔۔جس نے شراب نوش کی وہ قیامت کے دن پیاسا حاضر ہوگا۔مسند احمد عن قیس بن سعد و ابن عمرو

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۶۴۲۔

۱۳۱۸۰۔۔۔۔۔جس نے شراب پی ایمان کا نور اس کے پیٹ سے نکل جائے گا۔الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۶۴۵۔

۱۳۱۸۱۔۔۔۔۔شراب ام الفواحش اورام الکبائر ہے اور جس نے شراب نوشی کی وہ اپنی ماں، اپنی خالہ اور اپنی پھوپھی سے بدکاری کا مرتکب ہوسکتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۸۲۔۔۔۔۔شراب ام الفواحش اور اکبر الکبائر۔فحش کاموں کی جڑ اور تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے جس نے شراب نوشی کی وہ نماز چھوڑ دے گا اور اپنی ماں، اپنی پھوپھی اور اپنی خالہ کے ساتھ بدکاری کر بیٹھے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۹۴۸۔

۱۳۱۸۳۔۔۔۔۔خمر (شراب) ام الخبائث ہے۔جس نے شراب نوشی کی اس کی چالیس یوم کی نماز قبول نہ ہوگی۔اگر وہ اس حال میں مرا کہ شراب اس کے پیٹ میں تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......اللآلی ۲/۲۰۲۔
۱۳۱۸۴......خمر (شراب) ان دو درختوں سے بنتی ہے کھجور اور انگور۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۳۱۸۵......اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور پھر اس کو ہر مشرک اور ہر شراب کے عادی جو ہر وقت نشے میں ڈوبا رہتا ہے پر اس کو ممنوع قرار دیدیا۔ شعب الایمان للبیهقی، الدیلمی، ابن عساکر عن انس رضی الله عنه
کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۵۸۲، الضعیفة ۱۷۱۹۔
۱۳۱۸۶......جس نے شراب کی ایک گھونٹ پی اس کو اسی کوڑے مارو۔ الكبير للطبرانی عن ابن عمرو
کلام:......ضعیف الجامع ۵۶۴۴۔
۱۳۱۸۷......جو مرا اس حال میں کہ وہ شراب کا عادی تھا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ گویا وہ بت کا عبادت گزار ہے۔

الكبير للطبرانی، حلية الاولياء عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۳۱۸۸......جس نے اپنی ہتھیلی پر شراب رکھی اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور جس نے اس کے پینے کی عادت ڈالی اس کو خبال (دوزخیوں کا) خون پیپ وغیرہ پلایا جائے گا۔ الكبير للطبرانی عن ابن عمرو
کلام:......ضعیف الجامع ۵۸۷۴۔
۱۳۱۸۹......شراب نوشی مت کر، بے شک وہ ہر شر کی چابی ہے۔ ابن ماجه عن ابی الدرداء رضی الله عنه
۱۳۱۹۰......جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! اللہ عزوجل لعنت فرماتا ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر، اور جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے پلانے والے پر اور اس کو پینے والے پر۔

الكبير للطبرانی، مستدرك الحاكم، شعب الایمان للبیهقی، الضیاء عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۳۱۹۱......اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کو اٹھا کر لے جانے والے پر، جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

مستدرك الحاكم، شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۳۱۹۲......اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، لعنت فرمائی ہے اس کے پینے والے پر، لعنت فرمائی اس کے نچوڑنے والے پر، لعنت فرمائی اس کو دینے والے پر، لعنت فرمائی اس کا انتظام کرنے والے پر، لعنت فرمائی اس کے پلانے والے پر، لعنت فرمائی ہے اس کے اٹھانے والے پر، لعنت فرمائی ہے اس کی قیمت کھانے والے پر اور لعنت فرمائی ہے اس کو فروخت کرنے والے پر۔

الطیالسی، شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:......ضعيف الجامع ۱۶۴۳۔
۱۳۱۹۳......شراب کشمش، کھجور، گندم، جو اور مکئی سے بنتی ہے اور میں (ان کے علاوہ بھی) ہر نشہ آور شے سے منع کرتی ہوں۔

مستدرك الحاكم، ابو داؤد عن النعمان بن بشير

کلام:......ابو داؤد كتاب الاشربة باب الخمر۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں ابو حریز کے متعلق کئی ایک نے کلام کیا ہے۔
۱۳۱۹۴......گندم سے شراب بنتی ہے، جو سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، کشمش سے شراب بنتی ہے اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے اور میں تم کو ہر نشہ آور شے سے منع کرتا ہوں۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، مستدرك الحاكم عن النعمان بن بشير

کلام:......اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۴ر۱۴۸، امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں سری راوی متروک ہے۔

اخرجه ابو داؤد کتاب الاشربة باب الخمر

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد میں ابراہیم بن مہاجر (متکلم فیہ راوی) ہے۔

۱۳۱۹۵...... انگور سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، شہد سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے اور جو سے بھی شراب بنتی ہے۔

ابو داؤد عن النعمان بن بشير

کلام:......اخرجہ ابوداؤد کتاب الاشربۃ باب الخمر۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی تخریج فرمائی ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب (ضعیف) ہے اس کی سند میں ابراہیم بن مہاجر البجلی الکوفی ہے جس کے متعلق کئی ایک ائمہ نے کلام کیا ہے۔

۱۳۱۹۶...... شراب گرادے اور شراب کا مٹکا توڑ دے۔ الترمذی عن ابی طلحة

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۰۳۔

۱۳۱۹۷...... شراب کا عادی مورتی کے پجاری کی طرح ہے۔ التاریخ للبخاری، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: رواہ ابن ماجہ کتاب الاشربہ باب مدمن الخمر، زوائد میں ہے کہ اس میں محمد بن سلیمان ہے جس کو امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۶۲، المتناھیۃ ۱۱۱۷۔

۱۳۱۹۸...... مرور ایام ولیالی اس وقت تک رہے گا جب تک میری امت کا ایک گروہ شراب کا نام بدل کر اس کو نہ پئے گا۔ ابن ماجه عن ابی امامة

کلام:......رواہ ابن ماجہ کتاب الاشربۃ باب الخمر یسمونھا بغیر اسمھا۔ اس کی سند میں عبدالسلام بن عبدالقدوس ضعیف ہے، زوائد بن ماجہ۔ نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۷۵۔

شراب کا عادی جنت سے محروم

۱۳۱۹۹...... جنت میں شراب کا عادی داخل نہ ہوگا۔ ابن ماجه عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۳۲۰۰...... میری امت کا جو آدمی شراب پئے گا اللہ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ النسائی عن ابن عمرو

۱۳۲۰۱...... میری امت کے لوگ شرابوں کے نام بدل کر ان کو پئیں گے۔ النسائی عن رجل

۱۳۲۰۲...... عنقریب میری امت کے لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پئیں گے۔ ابن ماجه عن عبادة بن الصامت

۱۳۲۰۳...... جس نے شراب نوشی کی اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ اگر وہ دوبارہ پئے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالے گا اگر وہ پھر پئے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا اگر وہ توبہ کرلے گا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالے گا پھر اگر وہ چوتھی بار بھی شراب نوشی کرے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا اب اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ اس کی توبہ بھی قبول نہ فرمائے گا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا۔

الترمذی عن ابن عمر. مسند احمد، النسائی مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

فائدہ:......رواہ الترمذی کتاب الاشربۃ باب ماجاء فی شارب الخمر۔ وقال حدیث حسن۔ حدیث کا تکملہ یہ ہے: پوچھا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا (کی کنیت) نہر خبال کیا ہے؟ فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (خون) کی نہر۔

۱۳۲۰۵...... جس نے دنیا میں شراب نوشی کی وہ آخرت میں اس کو نہ پی سکے گا۔ ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه اسناده صحيح ورجاله ثقات

۱۳۲۰۶...... جس نے شراب نوشی کی اور نشہ ور ہوا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ

اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ اگر پھر شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہوا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا اگر تیسری مرتبہ پھر شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہوگیا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالے گا اور اگر اس نے پھر (چوتھی بار) بھی شراب نوشی کی اور نشہ میں غرق ہوا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ پھر اگر (پانچویں بار) بھی اس نے شراب نوشی کی تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو قیامت کے روز ردغۃ الخبال پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ردغۃ الخبال کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں (کے جسموں) کا متعفن پانی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۳۲۰۷...... اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا اور شطرنج کو حرام کردیا ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۰۸...... اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب (انگوری شراب) جو، مکئی کی شراب، شطرنج اور چینا (پودے) کی شراب حرام کردی ہے اور مجھے ایک نماز وتر زیادہ مرحمت فرمائی ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۲۰۹...... اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب پینا اور اس کی قیمت کھانا حرام کردیا ہے۔ نیز تم پر مردار اور اس کی قیمت کو حرام کردیا ہے۔ تم پر خنزیروں کو کھانا اور ان کی قیمت کو بھی حرام کردیا ہے۔ مونچھوں کو کاٹو، ڈاڑھی بڑھاؤ، بازاروں میں تہہ بند (مکمل لباس) بغیر نہ پھرو۔ جس نے ہمارے غیر کی سنت پر عمل کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۵۹۹۔

دوسری فرع ...... شراب کی حد میں

۱۳۲۱۰...... شراب نوشی میں کوڑوں کی سزا جاری کرو تھوڑی میں اور زیادہ میں۔ بے شک شراب کا اول بھی حرام ہے اور آخر بھی۔

السنن للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۵۱، الضعیفۃ ۱۸۳۰۔

۱۳۲۱۱...... جب کوئی نشے میں مدہوش ہوجائے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر دوبارہ پی کر مدہوش تو پھر کوڑے مارو۔ پھر مدہوش ہو تو پھر مارو پھر اگر چوتھی بار پیے تو اس کو قتل کردو۔ ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۲...... جب لوگ شراب نوشی کریں تو ان پر کوڑوں کی سزا جاری کرو۔ پھر دوبارہ پئیں تو پھر سزا دو۔ پھر پئیں تو پھر سزا دو پھر چوتھی بار پئیں تو ان کو قتل کردو۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۳...... جو شراب پیے اس کو کوڑے مارو۔ اگر دوبارہ پیے تو پھر کوڑے مارو۔ اگر تیسری بار پیے تو پھر کوڑے مارو۔ پھر اگر چوتھی بار پیے تو پھر قتل کردو۔
مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن معاویۃ. ابوداؤد، السنن للبیھقی عن ذویب. مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، الضیاء عن شرحبیل بن اوس. الکبیر للطبرانی، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، الضیاء عن جریر. مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر. ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی عن غضیف. النسائی، مستدرک الحاکم، الضیاء عن الشرید بن سوید. مستدرک الحاکم عن نفر بن الصحابۃ

شراب نوش پر وعیدات ...... الاکمال

۱۳۲۱۴...... بندہ جب ہاتھ میں شراب کا جام لیتا ہے تو ایمان اس کو پکارتا ہے: تجھے اللہ کا واسطہ! تو اس کو میرے اوپر نہ داخل کر۔ کیونکہ میں اور یہ

ایک برتن میں جمع نہیں رہ سکتے۔ لیکن اگر وہ انکار کر دے اور جام نوش کر لے تو ایمان اس سے اس قدر متنفر ہو کر نکلتا ہے کہ چالیس روز تک واپس نہیں آتا۔ پھر اگر وہ توبہ بھی کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے لیکن اس کی عقل میں سے کچھ حصہ سلب کر لیتا ہے جو واپس کبھی نہیں آتا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۵... آدمی جب شراب کا پیالہ پی لیتا ہے الخ۔

اذا شرب الرجل كأساً من حمد الحديث. الكامل لابن عدی عن بحيرا الراهب

کلام:...... یہ روایت منکر ہے اور بحیرا کی اس کے سوا کوئی اور مسند روایت نہیں ہے۔ امام ابن حجر الاصابہ میں فرماتے ہیں: یہ بحیرا وہ شخص نہیں ہے جس کی نبی اکرم ﷺ سے بعثت سے قبل حضرت ابو طالب کی معیت میں ملاقات ہوئی تھی جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے بلکہ یہ ان آٹھ افراد میں سے ایک ہے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ وفد بن کر آئے تھے۔

۱۳۲۱۶...... اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کے صحن کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا پھر ایک عمارت ایسی بنائی جس میں ایک اینٹ چاندی، ایک اینٹ خالص سونے کی اور ایک اینٹ مشک کی تھی۔ پھر اس میں عمدہ ترین پھلوں کے درخت لگائے عمدہ خوشبوئیں بسائیں، اس میں نہریں جاری کیں۔ پھر ہمارا پروردگار اپنے عرش کی سمت آیا اور اس کو دیکھ کر گویا ہوا: میری عزت کی قسم! (اے جنت!) تجھ میں کوئی شراب کا عادی اور زنا پر اصرار کرنے والا داخل نہ ہوگا (ابونعیم فی المعرفۃ عن سلامۃ) سلامہ کی صحبت (نبی ﷺ سے) صحیح ثابت نہیں۔

۱۳۲۱۷...... تمام گندگیوں (اور گناہوں) کو ایک کمرے میں رکھ کر بند کر دیا گیا اور ان کی چابی خمر (شراب) بنا دی گئی۔ پس جس نے شراب نوشی کی وہ خبائث (گندگیوں میں پڑ گیا)۔ المصنف لعبدالرزاق عن معمر عن ابان، رفع الحدیث

۱۳۲۱۸... کچھ لوگوں نے شراب نوشی اور گانے بجانے میں رات بسر کی پھر صبح کو وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں اٹھے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۱۹... جس نے اپنی بیٹی یا اپنے گھر میں سے کسی لڑکی کی شادی کسی شرابی سے کر دی تو گویا اس کو (اپنے ہاتھوں) جہنم میں دھکیل دیا۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۲۰... جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ اللہ پاک اس کو آخرت میں خمر (شراب) پلائے تو وہ دنیا میں اس کو ترک کر دے۔ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ پاک اس کو آخرت میں حریر (ریشم) پہنائے تو وہ دنیا میں اس کو پہننا ترک کر دے۔ جنت کی نہریں مشک کے ٹیلے کے نیچے سے پھوٹتی ہیں۔ اگر ادنیٰ جنتی کے لباس کے اہل دنیا کے تمام لباسوں سے مقابلہ کرایا جائے تو ادنیٰ جنتی کا لباس ان تمام لباسوں سے افضل ہوگا جو اللہ پاک اس کو آخرت میں پہنائیں گے۔ البیہقی فی البعث، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۲۱... جس نے انگور موسم میں روکے رکھے حتیٰ کہ پھر کسی یہودی یا نصرانی (جو بھی شراب سازی میں اس کو استعمال کرے) کو فروخت کیے تاکہ وہ اس کی شراب بنا سکے تو گویا اس نے اپنے تئیں کھلے بندوں جہنم میں دھکیل دیا۔ شعب الایمان للبیہقی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... الضعیفۃ ۱۲۶۹۔

۱۳۲۲۲... جس نے انگور چننے کے زمانے میں انگور روک لیے حتیٰ کہ (موسم نکلنے کے بعد) ان کو کسی یہودی یا کسی عیسائی یا ایسے کسی شخص کو بیچے جو ان سے شراب بنائے گا تو وہ خود جانتے بوجھتے جہنم میں کود گیا۔ شعب الایمان للبیہقی عن بریدۃ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: المتناهیۃ ۱۱۲۶، الوضع فی الحدیث ۱/۱۶۹۔

۱۳۲۲۳... جس نے شراب نوشی کی چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر اگر وہ توبہ تائب ہو گیا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ پھر دوبارہ شراب نوشی کی تو اللہ پاک چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا پھر اگر توبہ تائب ہو گیا تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ اگر اسی طرح تیسری بار بھی شراب نوشی کی اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ پھر اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کا مرتکب ہو گیا تو اللہ پاک اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا پھر اگر وہ توبہ تائب بھی ہو گیا تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول نہ فرمائے گا اور اس کو نہر الخبال سے پلائے گا۔

ابو داؤد، مسند احمد، الترمذی حسن، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما. مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۳۲۲۴... شراب کی حرمت نازل ہونے کے بعد جس نے شراب کو حلال سمجھا اور اس کو پی کر مدہوش ہوا پھر اس نے توبہ کی اور نہ شراب نوشی ترک کی تو قیامت کے روز میرا اس سے کوئی تعلق ہوگا اور نہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق ہوگا۔ ابن عساکر عن معاویة رضی اللہ عنہ

۱۳۲۲۵... جس نے شراب کی ایک چسکی لی اللہ پاک تین روز تک اس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ اور جس نے ایک پیالہ شراب نوش کیا اللہ پاک اس کے چالیس روز تک نہ کوئی فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ اور شراب کے عادی کے لیے اللہ پر (لازم اور) حق ہے کہ اس کو نہر الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! نہر الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (لہو اور گندگی کا ملغوبہ)۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:... امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۵/۷۱ پر اس کو ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ امام طبرانی نے ابن عباس کے حوالے سے اس کو نقل فرمایا ہے، اس میں حکیم بن نافع ضعیف راوی ہے اگرچہ ابن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۳۲۲۶... جس نے شراب نوشی کی وہ چالیس روز تک نجس رہے گا۔ اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا اور اگر پھر شراب نوشی کا مرتکب ہوا تو پھر چالیس روز تک نجس رہے گا اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا پھر اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کی تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو ردغة الخبال پلائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:... امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۵/۷۱ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا کہ امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنھما سے اس کو روایت فرمایا اور اس میں شہر بن حوشب راوی ہے جس میں ضعف ہے لیکن اس کی روایت حسن ہے۔

۱۳۲۲۷... جس نے شراب نوشی کی اور مدہوش ہوا اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی اور اگر (اسی حال میں) مرگیا تو جہنم واصل ہوگا۔ اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ اگر پھر دوبارہ شراب نوشی کی تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی اگر مرگیا تو جہنم واصل ہوگا اور اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ اگر سہ باری شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہوا تو اللہ پاک اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ فرمائے گا اگر (اسی حال میں) مرگیا تو جہنم واصل ہوگا اور اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ اگر پھر چوتھی بار شراب نوشی کا مرتکب ہوا تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے دن ردغة الخبال پلائے۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! ردغة الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم (کے جسموں) کا نچڑا ہوا (گندا) پانی۔ ابن ماجه عن ابن عمرو

فائدہ:... ان تمام احادیث میں توبہ قبول فرمانے کا مطلب ہے کہ اس کی نماز قبول ہوجائے گی۔

۱۳۲۲۸... جس نے شراب نوشی کی اور مدہوش ہوگیا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر اگر پی لی حتیٰ کہ مدہوش ہوگیا تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی پھر پی تو پھر اسی طرح۔ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر چوتھی بار پی اور نشہ میں غرق ہوا تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو عین الخبال پلائے۔ پوچھا گیا: عین الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کا خون پیپ وغیرہ۔

مستدرك الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنھما، صحیح الاسناد بموافقة الذھبی رحمة اللہ علیه

۱۳۲۲۹... جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ پھر اگر توبہ تائب ہوا تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ اگر پھر شراب نوشی کی تو اسی طرح ہوگا اگر پھر شراب نوشی کا مرتکب ہوا تو اللہ پاک پر لازم ہے کہ اس کو طینة الخبال پلائے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! طینة الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا خون پیپ۔

مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنه. الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۱۳۲۳۰... جس نے شراب نوشی کی اور مدہوش ہوا اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ فرمائیں گے۔ اگر وہ مرگیا تو واصل جہنم ہوگا۔ اگر توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ اگر دوسری بار شراب نوشی کی تو اسی طرح ہوگا پھر اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کی تو اللہ پر حق ہے کہ اس

کو ردغۃ الخبال پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ردغۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کے جسموں کا گندا خون پیپ وغیرہ۔

الکبیر للطبرانی، مسند ابی یعلی عن عیاض بن غنم

کلام: ...... امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد کتاب الاشربۃ ۷۰/۵ پر اس کو ذکر فرمایا اور فرمایا: اس کو ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے لیکن اس میں المثنی بن الصباح متروک راوی ہے، اگرچہ ابو محصن حصین بن غیر نے اس کی توثیق فرمائی ہے لیکن جمہور نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۳۲۳۱ ...... جس نے شراب نوشی کی حالانکہ اللہ پاک اس کو میری زبان پر حرام قرار دے چکے ہیں پس اگر وہ نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام قبول نہ کیا جائے، اگر وہ سفارش کرے اس کی سفارش قبول نہ کی جائے، اگر وہ کوئی خبر بیان کرے تو اس کی تصدیق نہ کی جائے اور نہ اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی جائے۔ اگر اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی گئی پھر اس نے اس کو کھالیا یا ضائع کر دیا تو صاحب امانت کو اللہ اس پر کوئی اجر نہیں دے اور نہ پھر وہ شرابی سے اس پر کوئی قسم لے۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت محل کلام ہے دیکھئے: التنزیہ ۲۳۲/۲، ذیل اللآلی ۱۳۵۔

۱۳۲۳۲ ...... جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک چالیس روز تک اس سے راضی نہ ہوں گے۔ اگر وہ مر گیا تو کفر کی حالت میں مرے گا، ہاں اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا اگر دوبارہ شراب نوشی کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال جو جہنمیوں کا خون پیپ ہے وہ پلائے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید

۱۳۲۳۳ ...... جس نے شراب پی قیامت کے روز وہ سخت پیاسا آئے گا اور ہر نشہ آور شے شراب ہے۔ پس تم مٹی کی شراب سے بھی گریز کرو۔

مسند احمد عن قیس بن سعد و ابن عمرو معا

۱۳۲۳۴ ...... جس نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہ کی وہ آخرت میں اس کو نہ پی سکے گا خواہ جنت میں داخل ہو جائے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۳۵ ...... جس نے ایک بار شراب نوشی کی چالیس روز تک اس کی توبہ قبول نہ ہوگی (یعنی اس کے توبہ کئے بغیر) لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالیں گے اور پھر اس نے شراب نوشی کا ارتکاب کیا تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے روز ردغۃ الخبال پلائے۔

شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

شراب نوشی کا وبال

۱۳۲۳۶ ...... جس نے (شراب کے) نشے میں ایک وقت کی نماز چھوڑ دی گویا اس کے پاس ساری دنیا مال و دولت سمیت موجود تھی مگر وہ اس سے چھین لی گئی۔ جس نے نشہ میں چار مرتبہ نماز چھوڑ دی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو ردغۃ الخبال پلائے، پوچھا گیا: ردغۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا نچڑا ہوا (خون پیپ)۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمرو

کلام: ...... امام حاکم نے المستدرک کتاب الاشربۃ ۱۴۶/۴ پر روایت کیا ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابن وہب اس کے روایت کرنے والے ہیں اور یہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔

۱۳۲۳۷ ...... جس نے دنیا میں شراب نوشی کی پھر شراب نوشی کی حالت میں مر گیا اور توبہ نہ کی تو اللہ پاک آخرت میں شراب والی پر حرام کر دیں گے۔

المصنف لعبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۳۸ ...... جس نے صبح کے وقت شراب نوشی کی گویا شام تک وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا رہا۔ اسی طرح اگر رات کے وقت شراب نوشی کی تو گویا صبح تک اللہ کے ساتھ شرک کرتا رہا۔ اور جس نے اس قدر شراب نوشی کی کہ نشہ میں ڈوب گیا تو اللہ پاک چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ فرمائیں گے۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی رگوں میں شراب کی رمق بھی تو وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرا۔

الترمذی عن المنکدر مرسلا

۱۳۲۳۹... جس نے دنیا میں شراب نوشی کی وہ آخرت میں اس کونوش نہ کر سکے گا۔ الا یہ کہ وہ دنیا میں اس سے توبہ کرلے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۰... جو اس حال میں مرا کہ وہ عادی شراب نوش تھا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ تاریک ہوگا، تاریک پیٹ ہوگا، اس کی زبان سینے پر لٹک رہی ہوگی اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہوں گے۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۲۴۱... جو اس حال میں اللہ کے پاس گیا کہ وہ شراب کا عادی تھا تو وہ مورتی پوجنے والے کی طرح اللہ سے ملاقات کرے گا۔

البخاری فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی عن محمد بن عبداللہ عن ابیہ

۱۳۲۴۲... جو اس حال میں مرا کہ اس کے پیٹ میں شراب کی بدبو تھی تو قیامت کے روز اللہ پاک اس کو برسرعام خلائق رسوا کریں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۳... جو نشے کی حالت میں مرا وہ بتوں کے پجاری کے مثال ہوگا۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۴... (اصل) شراب ان دو درختوں کی ہوتی ہے: کھجور اور انگور۔

المصنف لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۴۵... انگور سے شراب ہے، شہد سے شراب، کشمش سے شراب ہے اور گندم سے شراب ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور شے سے منع کرتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۶ شراب ام الخبائث ہے، جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک اس سے چالیس روز تک کوئی نماز قبول نہ فرمائیں گے اور اگر شراب پیٹ میں ہوتے ہوئے وہ مرگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... اللآلی ۲/۲۰۲۔

۱۳۲۴۷... شراب تمام خطاؤں کے اوپر چڑھ جاتی ہے جس طرح اس کی (یعنی انگور کی بیل درخت پر) چڑھ جاتی ہے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۴۸... شراب انگور کی ہے نشہ کھجور کا ہے مزر (شراب) مکئی سے ہے، غبیراء گندم سے ہے، بتع (اہل یمن کی شراب) شہد کی ہے۔ ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ دھوکہ فریب وہی جہنم میں ہے اور خرید وفروخت باہمی رضامندی سے ہے۔

المصنف لعبدالرزاق عن ابن المسیب، مرسلاً

۱۳۲۴۹... جس نے اپنی ہتھیلی پر شراب رکھی اس کی کوئی دعا قبول نہ ہوگی اور جو شراب نوشی کا عادی ہوا اس کو خبال پلایا جائے گا اور خبال جہنم کی ایک وادی ہے۔ جس میں جہنمیوں کا خون پیپ گندا اکٹھا ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۲۵۰... اللہ پاک نے اپنی عزت اور قدرت کی قسم کھائی ہے: کہ کوئی مسلمان بندہ شراب کا ایک گھونٹ نہیں بھرے گا مگر میں جہنم کا مشروب اس کے بدلے ضرور پلاؤں گا بعد میں خواہ اس کو عذاب دوں یا اس کی مغفرت کروں۔ اور نہ کوئی اس کو چھوڑے گا حالانکہ وہ اس پر قادر تھا، صرف میری رضاء کے لیے اس کو چھوڑ دیا تو میں اس کو آخرت میں ضرور پلاؤں گا اور حظیرۃ القدس میں اس کو سیر کردوں گا۔

المصنف لعبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۳۲۵۱... لا الٰہ الا اللہ کو نصف شعبان کی رات اللہ کے پاس پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی مگر وہ (بو) جو شرابیوں کے منہ سے نکلتی ہے۔

الدیلمی عن ابن مسعود

۱۳۲۵۲... اے اشج اگر میں تم کو ایسے (گاڑھے) نبیذ جیسے مشروبات کی ایسے برتنوں (گھڑوں) میں پینے بنانے کی اجازت دیدوں تو تم میں سے کوئی نشے میں لڑکھڑاتا ہوا اپنے چچازاد پر تلوار سے وار کرکے اس کو لنگڑا کر سکتا ہے۔ مسند احمد عن رجل من وفد عبدالقیس

۱۳۲۵۳ ... شراب نوش قیامت کے روز اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گا کہ اس کا شکم پھولا ہوگا، اس کی باچھیں پھولی ہوں گی، اس کی زبان نکل رہی ہوگی، اس کا لعاب اس کے پیٹ پر بہہ رہا ہوگا اور اس کے پیٹ میں آگ اس کو اندر سے کھا رہی ہوگی حتیٰ کہ مخلوق حساب کتاب سے فارغ ہو۔ وہ اسی حال میں رہے گا۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ... روایت کی سند میں ابوحذیفہ اسحاق بن بشر متکلم فیہ راوی ہے۔

۱۳۲۵۴ ... اللہ پاک مے نوش کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتے جب تک اس کے جسم میں اس شراب کا کچھ حصہ بھی ہو۔

عبدبن حمید و ابن لال و ابن النجار عن ابی سعید

۱۳۲۵۵ ... قیامت کے روز جب شراب نوش اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ مدہوشی کی حالت میں ہوگا۔ اللہ پاک فرمائیں گے: تو ہلاک ہوا تو نے کیا پی رکھا ہے؟ بندہ کہے گا: شراب اللہ پاک فرمائے گا: کیا میں نے اس کو حرام نہیں کر دیا تھا؟ بندہ کہے گا: ضرور۔ چنانچہ پھر اس کو جہنم کا حکم سنا دیا جائے گا۔ المصنف لعبدالرزاق عن معمر عن ابان عن الحسن مرسلاً

۱۳۲۵۶ ... اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، لے جانے والے پر، اس پر جس کے پاس لے جائی جائے، فروخت کرنے والے پر، خریدنے والے پر، پلانے والے پر، پینے والے پر اور اللہ نے اس کی قیمت کو مسلمانوں پر حرام کر دیا ہے۔

الخطیب و ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۵۷ ... اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر، اس پر جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۲۵۸ ... شراب پر دس صورتوں میں لعنت پڑی ہے: خود بعینہ شراب ملعون ہے، پھر اس کا پینے والا، اس کا پلانے والا، اس کا نچڑوانے والا، اس کا نچوڑنے والا، اس کا اٹھانے والا، اس کو اٹھوانے والا، اس کا فروخت کنندہ، اس کا خریدار، اور اس کی قیمت کھانے والا، یہ سب ملعون ہیں۔

ابن ماجہ، مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن عمر. الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۲۵۹ ... شراب فروخت کرنے والا پینے والے کی طرح ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عامر بن ربیعة. الکبیر للطبرانی عن کیسان

۱۳۲۶۰ ... اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جوا، مکی کی شراب، شطرنج اور گندم کی شراب سب حرام کر دی ہیں اور مجھے نماز وتر زیادہ عطا فرمائی ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۶۱ ... جو شراب تم پکار ہے ہو اس کی تو حرمت نازل ہو چکی ہے۔ مسند احمد عن الاشعث بن قیس

۱۳۲۶۲ ... آخری زمانے میں میری امت شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو نوش کرے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۶۳ ... ایک قوم شراب کو دوسرا نام دے کر اس کو پئے گی۔ ابن قانع عن حجر بن عدی بن ادبر الکندی

۱۳۲۶۴ ... میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پئیں گے۔ ابوداؤد، الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت. مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا. مسند احمد عن رجل من الصحابة

۱۳۲۶۵ ... میری آخری امت میں ایسی شراب ہوں گی جو عین شراب ہوں گی لیکن لوگ اس کو شراب کے سوا دوسرا نام دے کر اس کو حلال کر لے گی۔

الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

آخری زمانہ میں لوگ شراب کا نام بدل دیں گے

۱۳۲۶۶ ... میری آخری امت شراب کو دوسرا نام دے اس کو حلال کر لے گی۔ الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

۱۳۲۶۷..... میری امت کے کچھ لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پینے لگیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی مالک الاشعری۔ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۶۸..... جب کوئی شراب نوشی کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر کرے تو پھر مارو۔ پھر کرے تو پھر مارو۔ پھر بھی شراب نوشی کرے تو اس کی گردن ماردو۔

المصنف لعبدالرزاق عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۶۹..... جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو۔ دوبارہ کرے تو دوبارہ مارو۔ سہ بار کرے سہ بار مارو۔ چوتھی بار شراب نوشی کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۰..... اٹھو اور اس کو اپنے جوتوں سے مارو۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ازھر

فائدہ:..... جنگ حنین کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شراب نوش کو پیش کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے اس کے متعلق مذکورہ حکم صادر فرمایا۔

۱۳۲۷۱..... شراب گرادے اور اس کا منکا توڑ ڈال۔ الترمذی عن انس عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع: ۲۱۰۳۔

فصل من الاکمال

نشہ آور شے کے بیان میں

۱۳۲۷۲..... خبردار! ہر نشہ آور شے ہر مؤمن پر حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۳..... خبردار! ہر نشہ آور شے حرام ہے، ہر وہ شے جو سن اور بے حس کردے حرام ہے، جس شے کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے اور عقل کو مختل کر دینے والی ہر شے حرام ہے۔ ابو نعیم عن انس بن حذیفہ

۱۳۲۷۴..... ہر نشہ آور شے حرام ہے، جس شے کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی معمولی مقدار بھی حرام ہے۔

الشیرازی والخطیب عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۶۲۔

۱۳۲۷۵..... ہر نشہ آور شے حرام ہے، جس شے کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۷۷..... ہر نشہ آور شے شراب ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن قیس بن سعد۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۸..... ہر نشہ پیدا کرنے والے شے شراب ہے اور ہر نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے اور ایسی کوئی شراب نہیں جس کی ایک جانب حرام ہو اور دوسری جانب حلال ہو۔ پس جس کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ الحاکم فی الکنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۷۹..... جس کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ۔ عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۵۲۔

۱۳۲۸۰..... جس شے کی ایک فرق (دس بارہ کلو) کی مقدار نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ بھی شراب (کی طرح) حرام ہے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۲۸۱......خبردار! ہرطرح کی شرابیں حرام ہیں۔ابن حبان، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۸۲......کوئی بھی نشہ آور شے نہ پی اور نہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو پلا۔پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! کبھی بھی کسی نے نشہ کی لذت کی خاطر اگرایک گھونٹ اس کی بھری تو اللہ پاک قیامت میں اس کو شراب نہ پلائے گا۔

ابن سعد، مسند احمد، البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن خلدۃ بنت طلق عن ابیھا

تیسری فرع......نبیذوں کے بیان

۱۳۲۸۳......دباء، مزفت اور نقیر میں نہ پیو۔دوسرے برتنوں میں نبیذ بنا سکتے ہو۔اگر برتنوں میں نبیذ تیز ہو جائے تو اس پر پانی مارو۔بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا اور شطرنج حرام قرار دی ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

فائدہ:......دباء کدو کو کھوکھلا کر کے بنایا گیا برتن، مزفت تارکول ملا ہو مٹی کا برتن اور نقیر کھجور کی جڑ کو اندر سے کھوکھلا کر کے بنایا گیا برتن، عرب میں زمانۂ جاہلیت کے لوگ ان برتنوں میں شراب بنایا کرتے تھے ان برتنوں میں شراب کا مزاج تیز ہو جاتا تھا۔جب حرمت خمر نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے ان برتنوں کو نبیذ اور دیگر جائز مشروبات اور مطعومات کے لیے بھی ممنوع قرار دیا تاکہ شراب کی حرمت دلوں میں اچھی طرح راسخ ہو جائے۔پھر جب لوگوں نے شراب کی حرمت کو اچھی طرح جان لیا تو آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی حرمت اٹھالی جیسا کہ آئندہ احادیث میں آرہا ہے۔

نبیذ کھجور اور انگور وغیرہ سے میٹھا کیا ہوا پانی جو اصلاً حلال اور جائز ہے لیکن اگر انگور اس قدر پانی میں چھوڑا جائے جس سے اس میں جوش پیدا ہو جائے تو اس کا پینا مکروہ ہے اور اگر اس کے پینے سے سرور اور نشہ کی کیفیت پیدا ہو جائے تو اس کا پینا حرام ہے۔

۱۳۲۸۴......نقیر، مزفت، دباء، اور حنتم میں نہ پیو۔کہ بند مشکیزے میں پیو۔اگر اس میں شدت پیدا ہو جائے تو اس کو پانی مارو، اگر اس کا مزاج پھر بھی تیز رہے تو اس کو گرا دو۔ابو داؤد عن رجل من وفد عبدالقیس

فائدہ:......حنتم سبز رنگ کا مٹکا جس میں شراب بناتے تھے پہلے اس کی حرمت قرار دی پھر اٹھالی گئی۔سربند مشکیزہ نبیذ کے لیے شروع سے جائز تھا نبیذ میں اگر شدت پیدا ہو جائے تو اس کو پانی ملا کر ہلکا کرنے کا حکم ہے اگر پھر بھی شدت برقرار رہے تو اس کو ضائع کرنے کا حکم ہے۔نبیذ کو اس قدر زیادہ عرصہ تک رکھنا کہ اس میں نشہ پیدا ہو جائے حرام ہے۔صرف ایک دو دن تک نبیذ میں کھجور یا انگور وغیرہ ڈال کر رکھا جا سکتا ہے۔

۱۳۲۸۵......نقیر میں پیو اور نہ دباء میں اور نہ ہی حنتم میں۔ہاں مشکیزہ استعمال کرو۔مسلم عن ابی سعید

۱۳۲۸۶......میں نے تم کو مشکیزے کے سوا چند برتنوں سے منع کیا تھا۔پس اب سب برتنوں میں پیو۔لیکن نشہ آور کوئی شے نہ پیو۔

ابن ماجہ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

شراب کے برتنوں کا ذکر

۱۳۲۸۷......میں نے تم کو چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا۔پس برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتے ہیں اور نہ حرام۔ہاں ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

مسلم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۸۸......رطب اور بسر کو نبیذ کے استعمال میں اکٹھا نہ کرو اور کشمش اور تمر کو اکٹھا نہ کرو۔مسند احمد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......کھجور میں پھل پکنے کی ترتیب سے کھجور کے مختلف مراحل پر کھجور کے مختلف نام ہیں: طلع پھر خلال پھر بلح پھر بسر پھر رطب پھر تمر۔

تمر ذخیرہ کی جاسکتی ہے۔اور پورے سال دستیاب رہتی ہے۔اس سے قبل رطب ہے جوتازہ پکی ہوتی ہےاور بسراس سے قبل کا مرحلہ جبکہ وہ ادھ نرم اور ادھ پکی ہوتی ہے۔چنانچہ رطب اور بسر کی اکٹھے نبیذ بنانا ممنوع ہے۔اسی طرح تمر اور کشمش کی اکٹھے نبیذ بنانا ممنوع ہے کیونکہ اس طرح نبیذ کے مزاج میں تیزی اور نشے کا عنصر جلد پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۳۲۸۹.....دباء اور مزفت میں نبیذ نہ بناؤ۔البخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۹۰.....تمر (ذخیرہ کی جانے والی پختہ کھجور) اور بسر (ادھ نرم اور ادھ سخت کھجور) دونوں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ۔ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بناؤ۔

ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۹۱.....دباء، مزفت اور نقیر میں نبیذ نہ بناؤ اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔النسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۳۲۹۲.....زھو ادھ نرم اور ادھ سخت یعنی بسر اور رطب (نرم تازہ کھجور) کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ۔تمر (کھجور) اور زبیب (کشمش) کو ملا کر بھی نبیذ نہ بناؤ۔ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بنالو۔مسلم، النسائی، ابوداؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۹۳.....صبح کو نبیذ بنانے رکھو تو شام کو نوش کرلو۔شام کو بنانے رکھو تو صبح کو نوش کرلو۔اپنے پرانے مشکیزوں میں شراب بناؤ۔منکوں میں نہ بناؤ کیونکہ منکوں سے نکالنے میں دیر ہو جائے تو وہ سرکہ بن جائے گا۔ابوداؤد، النسائی عن عبداللہ بن الدیلمی عن ابیہ

۱۳۲۹۴.....جو تم میں سے نبیذ بنائے وہ صرف زبیب (کشمش) کی بنائے، یا صرف تمر (پختہ کھجور) کی بنائے یا صرف بسر (پکی ہوئی ادھ نرم ادھ سخت) کھجور کی بنائے۔مسلم عن ابی سعید

الاکمال

۱۳۲۹۵.....دباء (کدو کے بنے برتن) حنتم اور مزفت (تارکول ملے گھڑے) میں پینے سے اجتناب کرو۔مشکیزوں میں پی لو۔اگر نبیذ کے سخت ہونے کا احتمال ہو تو اس میں پانی ملادو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۲۹۶.....وہ نبیذ پی سکتے ہو جس سے عقل اور مال نہ اڑے۔الکبیر للطبرانی عن صحار العبدی

۱۳۲۹۷.....تمام برتنوں میں (نبیذ وغیرہ) پی سکتے ہو، لیکن نشہ میں مت پڑو۔

ابوداؤد، النسائی، وقال منکر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابی بردۃ بن نیار

کلام:.....روایت منکر ہے دیکھئے: الاباطیل ۶۱۴۔

۱۳۲۹۸.....(نبیذ وغیرہ) پی سکتے ہو لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۲۹۹.....جو تمہاری عقلوں کو بے وقوف نہ بنائے وہ مشروبات استعمال کرو اور نہ ان سے تمہارے اموال ضائع ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن الشخیر

۱۳۳۰۰.....جو تمہیں خوشگوار محسوس ہو نوش کرو لیکن جب وہ (نبیذ وغیرہ زیادہ وقت پڑی رہنے کی وجہ سے) گندی ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو۔تم میں سے ہر شخص اپنے نفس کا می سبر کرنے والا ہے مجھ پر تو صرف پہنچانا ہے۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۰۱.....جن برتنوں میں چاہو پیو۔جو چاہے اپنے مشکیزے کو گناہ پر سر بند کرسکتا ہے (اس کا وبال اسی پر ہے)۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن السکن، ابن مندہ، الکبیر للطبرانی عن ابن الرسیم العبدی

کلام:.....مذکورہ روایت کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ الجابر جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔جبکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔دیکھئے مجمع الزوائد ۵/۶۳۔

شراب کی مشابہ چیزوں سے اجتناب

۱۳۳۰۲..... اس کو اس دیوار پر دے مار۔ بے شک یہ مشروب ان لوگوں کا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مسند ابی یعلی، السنن للبیھقی عن ابی موسٰی رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک مٹکے میں نبیذ لے کر آیا جس میں نبیذ جوش مار رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس پر مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۰۳..... سب برتنوں میں نبیذ بناؤ مگر گھڑے میں نہ بناؤ، نہ دباء میں، نہ مزفت میں اور نہ نقیر میں۔ بے شک میں تم کو شراب، جوے اور گانے بجانے سے منع کرتا ہوں اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ پس جب نبیذ گاڑھی ہو جائے تو اس میں پانی ملالو۔ پھر بھی گاڑھی ہو تو اس کو گرادو۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۳۰۴..... اپنی قوم کو مٹکے کی نبیذ سے منع کردو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے حرام کردی گئی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن یزید بن الفضل عن عمرو بن سفیان المحاربی عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... روایت کی سند میں ابوالمہزم ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶۱/۵۔

۱۳۳۰۵..... برتن کسی شے کو نہ حلال کرتے ہیں اور نہ حرام۔ لیکن ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ اور تمہارے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ تم بیٹھ کر شراب نوشی کرو۔ پھر کہیں نشہ میں آکر تم ایک دوسرے پر اپنی بڑائی کا اظہار کرو پھر کہیں نشہ میں آکر تم ایک دوسرے پر اپنی بڑائی کا اظہار کرو اور اسی نشے میں کوئی اپنے چچازاد کی ٹانگ پر تلوار کا وار کر کے اس کو لنگڑا کر سکتا ہے (اس شراب سے کوئی بعید نہیں ہے)۔

مسند ابی یعلی، البغوی، ابن حبان، ابن السنی و ابونعیم معاً فی الطب عن الاشج العصری. مسند احمد عن بریدۃ

۱۳۳۰۶..... گندم کی شراب حرام ہے۔ العسکری فی کتاب الصحابۃ عن اسید الجعفی

۱۳۳۰۷..... میں نے تم کو چند برتنوں سے منع کیا تھا۔ پس سب برتنوں میں پیو لیکن میں کسی نشہ آور شے کو حلال نہیں کرتا۔

ابو عوانۃ، الطحاوی، ابن ابی عاصم، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور عن جابر

۱۳۳۰۸..... میں نے تم کو چند برتنوں کی نبیذ سے منع کیا تھا۔ سنو کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتا۔ مگر ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۳۰۹..... میں تمہارے لیے حلال نہیں کرتا کہ تم سبز گھڑے میں، سفید گھڑے میں اور سیاہ گھڑے میں نبیذ بناؤ۔ ہاں اپنے مشکیزے میں ضرور نبیذ بنا سکتے ہو۔ بننے کے بعد اس کو پی سکتے ہو۔ الدیلمی عن مھزم بن وھب الکندی

۱۳۳۱۰..... میں نے تم کو گھڑے کی نبیذ سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں نبیذ بنا سکتے ہو، لیکن ہر نشہ آور شے سے احتراز کرو۔

المصنف لعبدالرزاق عن بریدۃ

۱۳۳۱۱..... تم میں سے جو نبیذ پیے وہ صرف کشمش کی پیے یا صرف کھجور کی یا صرف بسر (ادھ پکی ادھ سخت) کھجور کی پیے۔

مسند ابی یعلی عن ابی سعید

یہ روایت ۱۳۲۹۴ پر گذر چکی۔

۱۳۳۱۲..... جو شخص ایسا کوئی مشروب پیے جو اس کی عقل اڑا دے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچ گیا۔

ابن ابی الدنیا، شعب الایمان للبیھقی، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما الکبیر للطبرانی عنہ موقوفاً

۱۳۳۱۳..... جو ایسی نبیذ پیے جس سے اس کے سر کی مانگ پھٹ پھٹ جائے اس کی ایک چسکی بھی حرام ہے۔ الخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۳۱۴...... کشمش اور ! ر کھجور کو اگر ملا کر نبیذ بنائی جائے وہ عین شراب ہے۔مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۱۵...... میں نے تم کو نبیذ سے (بھی) منع کیا تھا۔سنو نبیذ بنا سکتے ہو۔لیکن میں کسی نشہ آور شے کو حلال نہیں کرتا۔السنن للبیھقی عن ابی سعید

۱۳۳۱۶...... میں نے تم کو مٹکے کی نبیذ سے منع کیا تھا، نیز میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، نیز میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا، اب سنو! برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتے اور نہ حرام۔سنو! قبروں کی زیارت کیا کرو، اس سے دل نرم ہوتے ہیں۔سنو! میں نے جو تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا پس جتنا چاہو کھاؤ اور جتنا چاہو ذخیرہ کرو۔مستدرک الحاکم عن ابن عمر

۱۳۳۱۷...... چہرے کو نبیذ سے بھی بچا اس سے نیکیاں پھوٹیں گی۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن عمربن شیبۃ بن ابی بکیر الاشجعی عن ابیہ

۱۳۳۱۸...... دباء (کدو کے برتن) میں نبیذ نہ بناؤ اور نہ مزفت (تارکول ملے برتن) میں اور نہ گھڑے میں۔اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

مسند احمد، مسلم عن میمونۃ وعائشۃ

۱۳۳۱۹...... دباء میں نبیذ بناؤ اور نہ مزفت میں۔مسند احمد عن انس

۱۳۳۲۰...... نقیر (کھجور کے درخت کی جڑ کو کھوکھلا کر کے بنائے گئے برتن) میں (نبیذ وغیرہ) نوش نہ کرو۔گویا میں دیکھ رہا ہوں اگر تم نے نقیر میں نوش کیا تو تم میں سے بعض بعض پر اٹھ کر تلوار سونت لیں گے۔اگر پھر کوئی اس نشہ میں کسی کو ایک وار کر کے لنگڑا کر دے تو وہ قیامت تک لنگڑا ہی رہے گا۔الباوردی، ابن شاھین عن جودان

۱۳۳۲۱...... نقیر میں نہ پیو۔ورنہ کوئی (نشے میں) اپنے چچازاد کو وار کر کے اس کو قیامت تک کے لیے لنگڑا کر سکتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عمیر العبدی

کلام:...... امام ابوبکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابویعلی اور طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے۔سند کے ایک راوی اشعث بن عمیر کو میں نہیں جانتا، نیز اس میں عطا بن السائب ہے جو مختلط راوی ہے۔مجمع الزوائد ۶۰/۵۔

۱۳۳۲۲...... سبز رنگ کے گھڑے (حنتمہ) میں نہ پیو اور نہ دباء (کدو کے برتن) میں اور نہ نقیر (کھجور کی جڑ) میں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۳۲۳...... نقیر میں پیو اور نہ مزفت میں۔الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

کلام:...... امام ابوبکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت کی سند میں اسری بن اسماعیل الھمدانی متروک راوی ہے۔مجمع الزوائد ۶۲/۵۔

تیسری فصل...... چوری کی حد میں

۱۳۳۲۴...... چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹ دو۔اور اس سے کم چوری میں ہاتھ نہ کاٹو۔مسند احمد، السنن للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۳۲۵...... اللہ عزوجل کی حدود میں سے ایک حد میں تم مجھ پر زور ڈال رہے ہو، یہ حد اللہ کی باندیوں میں سے ایک باندی پر پڑی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت (محمد) رسول اللہ پر یہ حد پڑتی جو اس عورت پر پڑی ہے تو محمد اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن مسعود بن الاسود

کلام:...... ابن ماجہ کتاب الحدود باب الشفاعۃ فی الحدود۔زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی اسناد میں محمد بن اسحاق مدلس ہے۔الفاظ حدیث ابن ماجہ کے ہیں۔جبکہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث پر کلام کرتے ہوئے اس کو ضعیف شمار کیا ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۱۱۔

۱۳۳۲۶...... جو کوئی حاجت مند درخت سے چرا کر کھجور کھالے اور اپنے ساتھ نہ لے کر جائے اس پر کوئی تاوان نہیں۔اور جو اپنے ساتھ لے کر جائے اس پر اس سے دگنی کھجوریں بطور تاوان اور سزا ہے اور جو اس جگہ سے چرا ہے جہاں مالک نے درخت سے اتار کر (سکھانے کے لیے یا

محفوظ کرنے کے لیے) رکھی ہیں، اگر ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور جو اس سے کم چرائے اس پر دگنی کھجوریں اور سزا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی حسن، النسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لٹکی ہوئی کھجوریں چرانے پر کیا سزا ہے؟ تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

ڈھال کی قیمت کا اندازہ دس درہم سے کیا گیا ہے یعنی تقریباً ڈھائی تین تولہ چاندی کی قیمت میں قطع الید ہوگا۔

۱۳۳۲۷......جس کی کوئی چیز چوری ہوئی پھر اس نے اپنی چیز کسی کے پاس پائی۔ لیکن وہ ایسا آدمی نہیں جس پر چوری کی تہمت لگائی جا سکے تو پھر وہ اس چیز کو قیمت دے کر لے سکتا ہے یا پھر اصل چور کو تلاش کرے۔ مسند احمد، مراسیل ابی داؤد، النسائی، الباوردی مذکورہ الفاظ جس حدیث کا ترجمہ ہیں وہ الباوردی کی روایت کردہ ہے، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، الضیاء للمقدسی عن اسید بن حفیر النسائی ابن قانع، السنن لسعید بن منصور عن اسید بن ظهیر۔ ائمہ حدیث کا کہنا ہے اسید بن ظہیر یہی درست ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ابن جریج کی کتاب میں ہے یعنی اسید بن ظہیر۔ بصرہ میں ان کو اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔

۱۳۳۲۸......درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ لیکن جب مالک ان کو اتار کر کہیں محفوظ کر لے تو تب ڈھال کی قیمت کے برابر پھلوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور پہاڑ پر کوئی چیز محفوظ کی جائے تو اس میں بھی قطع ید نہ ہوگا، ہاں جب مالک اپنے مال کو اپنے محفوظ ٹھکانے پر لے جائے تب ڈھال کی قیمت کے برابر مال میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

النسائی، البخاری، مسلم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۳۳۲۹ سب سے کم قیمت مال جس میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے وہ ڈھال کی قیمت ہے۔ الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ایمن الحبش

۱۳۳۳۰......اللہ پاک لعنت کرے چور پر، انڈہ (سے) چوری (شروع) کرتا ہے حتیٰ کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، یونہی رسی چوری کرتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۳۱......اللہ پاک کی لعنت ہو کفن چور مرد پر اور کفن چور عورت پر۔ السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۳۳۲......پھل میں قطع ید نہیں خواہ زیادہ ہوں (جبکہ درخت سے چوری کیے جائیں)۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن رافع بن خدیج

کلام:......حسن الاثر ۴۵۷ میں مذکورہ روایت پر کلام کیا گیا ہے۔

۱۳۳۳۳......بھوک کی حالت میں قطع ید نہیں ہے۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۳۰۵، الضعیفۃ ۱۶۷۳۔

۱۳۳۳۴......لوٹنے والے پر، فریب دہی سے جھپٹا مارنے والے پر اور خیانت کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۳۵......سفر میں قطع ید نہ کیا جائے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن بسر بن ابی أرطاۃ

۱۳۳۳۶......دھوکے سے جھپٹا مارنے والے پر قطع ید نہیں ہے۔ ابن ماجہ عن عبدالرحمٰن بن عوف، اسنادہ ثقات

۱۳۳۳۷......چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہی قطع ید السارق ہوگا۔ مسلم، ابن ماجہ، النسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

لواحق السرقۃ

۱۳۳۳۸......اللہ کا مال تھا اس نے اللہ کا مال چرا لیا۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:......مال غنیمت کے خمس کے ایک غلام نے مال غنیمت کے خمس میں سے کچھ مال چرا لیا تو یہ مقدمہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تب

آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا اوراس کا ہاتھ نہ کاٹا۔

کلام:......ابن ماجہ کتاب الحدود باب العبد یسرق رقم ۲۵۹۰۔زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں جبارۃ بن المغلس ضعیف راوی ہے۔

۱۳۳۳۹......جب کسی آدمی کا کوئی مال ضائع ہو جائے یا چوری ہو جائے پھر وہ اس مال کو کسی کو فروخت کرتا ہوا پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدار اس کی قیمت بائع سے واپس لے گا۔السنن للبیھقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ابن ماجہ ۵۱۱،ضعیف الجامع ۵۸۰۔

۱۳۳۴۰......جو شخص اپنا مال بعینہٖ کسی کے پاس پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدنے والا اپنی قیمت کے لیے بائع سے رجوع کرے۔

ابو داؤد عن سمرۃ

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۷۵۸،ضعیف الجامع ۵۸۷۰۔

۱۳۳۴۱......جس کی کوئی شے چوری ہوئی پھر اس نے اپنی چوری شدہ شے کسی غیر متہم شخص کے پاس پائی تو اب چاہے تو اس سے قیمت دے کر لے ورنہ اصل چور کو تلاش کرے۔مسند احمد، ابو داؤد فی مراسیلہ النسائی، مستدرک الحاکم عن اسید بن حضیر، النسائی عن اسید بن ظھیر

چوری کی حد......الاکمال

۱۳۳۴۲......جو حاجت مند (درختوں پر معلق پھل) صرف کھائے اور اپنے ساتھ لے کر نہ جائے تو اس پر کوئی حد (یا سزا) نہیں۔جو اپنے ساتھ لے کر نکلے اس پر اس کی دگنی تاوان اور سزا ہے۔اور جبکہ مالک پھل اپنے محفوظ ٹھکانے پر لے جائے تو اگر کوئی چرائے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے اس پر قطع الید ہے اور جو اس سے کم چرائے اس پر اس کی دگنی تاوان اور سزا ہے۔

ابو داؤد، الترمذی، حسن النسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ سے معلق پھل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۳۴۳......جس نے کوئی سامان چوری کیا اس کا ہاتھ کاٹ دو۔پھر چوری کرے پھر اس کا (مخالف) سخت پاؤں کاٹ دو۔پھر چوری کرے تو دوسرا ہاتھ کاٹ دو۔پھر چوری کرے تو اس کی گردن اڑا دو۔

حلیۃ الاولیاء، وضعفہ وابو القاسم بن بشران فی امالیہ وابن النجار عن عبداللہ بن بدر الجھنی

کلام:......روایت ضعیف ہے۔

۱۳۳۴۴......ڈھال کی قیمت (کے برابر مال کی چوری) میں قطع الید نافذ ہوگا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۵۶۰۔

۱۳۳۴۵......قطع الید چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہے۔ابن حبان عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۳۳۴۶......دس درہموں سے کم میں قطع الید نہیں ہے۔مسند احمد عن ابن عمرو

کلام:...... اللطیفہ ۲۱۔

کھلے جانور چرانے میں قطع الید نہیں

۱۳۳۴۷......چوپائے میں قطع الید نہیں ہے مگر جو باڑے میں محفوظ ہو۔یونہی درخت پر معلق پھل میں قطع الید نہیں ہے مگر جب اس کو ٹھکانے پر

محفوظ کرلیا جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۳۴۸..... قطع الید صرف ڈھال کی قیمت میں ہے۔ البغوی والباوردی، ابن عساکر عن ایمن ابن ام ایمن

فائدہ:..... ام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایمن ابن ام ایمن کی کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ شریک نے ایمن ابن ام ایمن نام میں غلطی کی ہے یہ ایمن الحبشی ہے کیونکہ ایمن ابن ام ایمن جنگ حنین میں شہید ہو گئے تھے۔

۱۳۳۴۹..... چور پر جب حد جاری کردی جائے تو اس سے چوری شدہ مال کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ النسائی وضعفه عن عبدالرحمن بن عوف

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف النسائی ۳۷۴، الناقلة ۱۵۷۔

۱۳۳۵۰..... قطع کے بعد چور سے چوری شدہ مال کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی وضعف عن عبدالرحمن بن عوف

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

۱۳۳۵۱..... دس درہم سے کم کی چوری میں (ہاتھ وغیرہ) نہیں کاٹا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده. السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنه

۱۳۳۵۲..... قطع السارق کی حد صرف ڈھال (کی قیمت یا اس سے زیادہ) میں جاری ہوگی۔ الکبیر للطبرانی عن ام ایمن

۱۳۳۵۳..... خیانت کرنے والے پر قطع نہیں۔ الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... المتناهية ۱۳۲۵۔

۱۳۳۵۴..... دھوکہ سے جھپٹا مارنے والے پر حد القطع نہیں ہے۔ ابن ماجه عن عبدالرحمن بن عوف. المصنف لعبدالرزاق عن جابر رضی اللہ عنه

۱۳۳۵۵..... لوٹ مارنے والے پر قطع نہیں اور جس نے سرعام لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مصنف عبدالرزاق، ابوداؤد، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنه

۱۳۳۵۶..... بھگوڑے غلام پر اگر وہ چوری کرے قطع نہیں ہے۔ اور نہ ذمی (اسلامی حکومت کی اجازت سے رہنے والے غیر مسلم باشندہ) پر قطع ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۳۵۷..... چوپائے جانوروں میں حد القطع نہیں ہے ہاں جو جانور باڑے میں محفوظ ہوں اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے (تقریباً تین تولے چاندی کو) تو اس میں قطع الید ہے اور جس کی قیمت ڈھال کے برابر نہ ہو اس میں دگنا تاوان اور کوڑوں کی سزا ہے۔ درخت پر معلق پھلوں کی چوری میں قطع نہیں ہاں جب ان کو ٹھکانے پر محفوظ کرلیا جائے پھر جو پھل ٹھکانے سے اٹھائے جائیں اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہوں تو ان میں حد القطع ہے اور جو ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچیں ان میں دگنا تاوان اور عبرت کے واسطے کوڑوں کی سزا ہے۔

السنن للبیہقی عن ابن عمرو

۱۳۳۵۸..... اس کو پاک کردیا جائے یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ مسند احمد عن مسعود بن العجماء

فائدہ:..... مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا اگر مخزومیہ عورت جس نے چوری کی ہے ہم اس کا فدیہ دیدیں تو کیسا ہے۔ تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی قطع الید کے ساتھ اس کو اس گناہ سے پاک کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۱۳۳۵۹..... اس عورت کو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کے آگے توبہ تائب ہو اور لوگوں کا سامان واپس کردے (پھر آپ نے حکم دیا) اے فلاں! اٹھ اس کا ہاتھ کاٹ دے۔ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک عورت لوگوں سے عاریت پر زیورات لیتی اور اپنے پاس بالکلیہ رکھ لیتی تھی۔ اس کا فیصلہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

چوتھی فصل.....تہمت کی حد میں

۱۳۳۶۰.....جس نے کسی باندی پر تہمت باندھی حالانکہ اس کو زنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کو آگ کے کوڑے ماریں گے۔مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۶۱ جس نے کسی ذمی (اسلامی مملکت کے غیر مسلم باشندے) پر تہمت عائد کی قیامت کے روز اس کو آگ کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

کلام:.....تحذیر المسلمین ۱۶۰، الکشف الالہی ۹۴۸۔

۱۳۳۶۲.....جب آدمی کسی دوسرے آدمی کو کہے: اے یہودی! تو کہنے والے کو بیس کوڑے مارو۔اور اگر کہے: اے ہیجڑے! تو اس کہنے والے کو بھی بیس کوڑے مارو۔اور جو کسی محرم کے ساتھ بدکاری کرے اس کو قتل کردو۔الترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.....روایت کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل حدیث میں ضعیف ہے۔الترمذی کتاب الحدود رقم ۱۴۶۲.....ضعیف الترمذی ۲۴۶، ضعیف الجامع ۶۱۰۔

۱۳۳۶۳.....جس نے اپنے غلام کو زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے روز حد لگائی جائے گی۔الا یہ کہ اس نے سچ کہا ہو۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....تہمت کی حد میں اسی کوڑے شرعی حد ہے۔

حد الساحر.....جادوگر کی حد

۱۳۳۶۴.....جادوگر کی حد تلوار کا وار ہے۔الترمذی، مستدرک الحاکم عن جندب

کلام:.....امام ترمذی کتاب الحدود باب ماجاء فی حد الساحر میں اس کو روایت کیا ہے رقم ۱۴۶۰.....ضعیف الترمذی للالبانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۴، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں کتاب الحدود ۴/۳۶۰ پر اس کو روایت کرکے غریب صحیح کہا ہے اور امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی موافقت فرمائی ہے۔نیز دیکھئے ضعف حدیث ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۶۶۔

تہمت کی حد.....الاکمال

۱۳۳۶۵.....جس نے کسی (مدینے کے) انصاری کو اے یہودی کہا اس کو بیس کوڑے مارو۔

مصنف لعبدالرزاق عن داؤد بن الحصین عن ابی سفیان، مرسلاً

تیسرا باب.....حدود کے احکام اور ممنوعات میں

اس میں دو فصلیں ہیں

فصل اول.....احکام حدود میں

۱۳۳۶۶ جو بندہ ایسی چیز کا مرتکب ہو جس سے اللہ نے منع کیا ہے پھر اس پر حد قائم کردی جائے تو وہ حد اس گناہ کے لیے کفارہ ہوگی۔

مستدرک الحاکم عن خزیمۃ بن ثابت

۱۲۹۶۷ پر روایت گزر چکی ہے۔

۱۳۳۶۷.....جس سے کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اس پر اس گناہ کی حد جاری ہوگئی تو وہ حد اس گناہ کے لیے کفارہ ہے۔

مسند احمد، الضیاء عن خزیمة بن ثابت، ۱۲۹۶۶

۱۳۳۶۸..... سنگساری اس گناہ کا کفارہ ہے جو تو نے کیا ہے۔النسائی، الضیاء عن الشرید بن سوید ۱۲۹۷۰

۱۳۳۶۹..... کسی آدمی کا ظلماً قتل کیا جانا اس کے پچھلے سب گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔مسند البزار عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

کلام:.......روایت ضعیف ہے ذخیرة الحفاظ ۳۷۴۴ ضعیف الجامع ۴۰۷۳۔

۱۳۳۷۰.....ظلماً قتل جس گناہ پر گذرتا ہے اس کو مٹا دیتا ہے۔البزار عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۳۳۷۱..... جو کسی قابل حد گناہ کا مرتکب ہوا پھر دنیا ہی میں اس کو سزا جاری کردی گئی تو اللہ پاک اس سے زیادہ عدل والا ہے کہ اپنے بندہ پر آخرت میں دوبارہ سزا جاری کرے۔اور جو بندہ حد کو پہنچا لیکن اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اللہ اس سے کریم ہے کہ جس چیز کو پہلے معاف کردیا دوبارہ اس میں سزا دے۔الترمذی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنه

کلام:.......امام ترمذی نے اس کو حدیث حسن غریب صحیح فرمایا ہے۔نیز دیکھئے ضعف حدیث: ضعیف الترمذی ۴۹۱، ضعیف الجامع ۵۴۲۳۔

۱۳۳۷۲.....دس کوڑوں سے اوپر سزا نہ دو (مگر حدود اللہ میں)۔ابن ماجه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

کلام:.......رواہ ابن ماجہ کتاب الحدود باب التعزیر رقم ۲۶۰۲۔زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی اسناد میں عباد بن کثیر الثقفی ہے جس کے متعلق امام احمد فرماتے ہیں یہ راوی ایسی جھوٹی احادیث بیان کرتا ہے جو اس نے سنی نہیں ہوتی۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محدثین نے اس کو ترک کردیا ہے۔

۱۳۳۷۳..... حد میں کفالت (ایک دوسرے پر بھروسہ کر کے چھوڑنا نہیں) ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی عن ابن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کلام:.......روایت ضعیف ہے: ذخیرة الحفاظ ۶۲۳۳، ضعیف الجامع ۶۳۰۹۔

دوسری فصل.....حدود کے ممنوعات اور آداب میں

۱۳۳۷۴ جس نے کسی پر حد جاری کی حالانکہ وہ حد کا سزاوار نہ تھا تو وہ اس پر ظلم کرنے والوں میں شامل ہے۔

السنن للبیھقی عن النعمان بن بشیر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۵۰۳۔

۱۳۳۷۵ جس نے (حد کے لیے) ناحق کسی مسلمان کی پیٹھ ننگی کی وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۵۵۴۳۔

۱۳۳۷۶ اللہ کا عذاب (آگ میں جلانا) کسی کو مت دو۔

ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنهما حدیث حسن صحیح

۱۳۳۷۷ اللہ پاک قیامت کے روز ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں اس کے بندوں کو (ناحق) عذاب دیتے تھے۔

مسند احمد عن هشام بن حکیم، مسند احمد، شعب الایمان للبیھقی عن عیاض بن غنم

۱۳۳۷۸.....اگر تم اس پر قادر ہو جاؤ تو اس کو قتل کردینا لیکن آگ میں نہ جلانا۔بے شک آگ میں آگ کا پروردگار ہی عذاب دیتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد عن حمزة بن عمرو الاسلمی

کسی جاندار کو آگ سے جلانا جائز نہیں

۱۳۳۷۹......آگ کے ساتھ عذاب دینا صرف آگ کے مالک (خدا تعالیٰ) کو ہی زیب دیتا ہے۔ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۰......میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو آگ میں جلا دینا۔لیکن آگ کا عذاب صرف اللہ ہی دے سکتا ہے۔چنانچہ اگر تم ان دونوں کو پکڑ لو تو دونوں کو (صرف) قتل کر دینا۔مسند احمد، البخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۱......جب تم فیصلہ کرو تو عدل سے کام لو۔جب کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح (بغیر زیادہ تکلیف کے) قتل کرو۔بے شک اللہ اچھا کرنے والا ہے اور اچھا کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۲......اللہ تعالیٰ محسن ہے اور احسان کرنے کو پسند کرتا ہے حتیٰ کہ جب تم قتل کرو تو احسان کے ساتھ۔یعنی بغیر کسی اضافی تکلیف دہی کے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح (بغیر ناجائز ایذاء دیئے) ذبح کرو۔الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۱۳۳۸۳......انبیاء میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے (کچھ دیر کے لیے) ٹھہرے۔ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔آپ نے (جلانے کے لیے) ضروری سامان مہیا کرنے کا حکم دیا۔اور وہ منگوا کر اس چیونٹی کے گھر کو جلوا دیا۔اللہ پاک نے وحی فرمائی کہ ایک چیونٹی پر کیوں نہ اکتفا کیا۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۴......ایک چیونٹی نے انبیاء میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا۔اس نبی علیہ السلام نے چیونٹی کی بستی (بل) جلانے کا حکم دے دیا جو جلا دیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تم نے ایک پوری قوم کو جلا دیا جو تسبیح کرتی تھی۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۵......حضور اکرم ﷺ نے کسی جان کو بغیر چارے کے باندھنے اور چوپاؤں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

السنن للبیھقی عن ابن عباسؓ وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۶......حضور اکرم ﷺ نے ظلماً (اور بغیر کھلائے پلائے بھوک پیاس کی شدت میں) قتل کرنے سے منع فرمایا۔ابو داؤد عن ابی ایوب

۱۳۳۸۷......جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ کسی کو ظلماً قتل کر رہا ہے تو تم اس کے ساتھ نہ رہو۔بہت ممکن ہے کہ اس کو بھی ظلماً قتل کیا جائے اور خدا کی ناراضگی اترے تو تم بھی لپیٹ میں نہ آ جاؤ۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن فرشۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۰۔

الاکمال

۱۳۳۸۸......کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے ایذاء نہ دی جائے۔ابن عساکر عن جعفر بن محمد عن ابیہ

۱۳۳۸۹......اگر تم اس پر قادر ہو جاؤ تو اس کو قتل کر دینا، آگ میں نہ جلانا۔کیونکہ آگ کا عذاب صرف آگ کا رب دے سکتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، الباوردی، السنن لسعید بن منصور عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی

فائدہ:......حضور اکرم ﷺ نے حضرت حمزۃ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر دے کر قبیلہ عذرہ کے ایک آدمی کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ فلاں آدمی دسترس میں آ جائے تو اس کو آگ میں جلا ڈالنا۔لیکن آپ ﷺ نے لشکر کو واپس بلایا اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۹۰......میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ ھبار اور نافع کو جلا دینا۔لیکن اللہ کا عذاب دوسرے شخص کے لیے جائز نہیں کہ کسی کو دے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۹۱..... مجھے اس لیے مبعوث نہیں کیا گیا کہ میں اللہ کا عذاب کسی کو دوں۔ مجھے عذاب میں صرف گردن مارنے اور مشکیں کسنے کا حکم دے کر بھیجا گیا ہے۔ابن جریر عن القاسم،مرسلاً

۱۳۳۹۲..... اللہ کا عذاب کسی کومت دے۔الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۳۳۹۳..... کسی بشر کے لیے مناسب نہیں کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب دے۔مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۳۹۴..... جس نے اپنے کسی بھائی کا مثلہ کیا (اس کی شکل بگاڑی) اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

مثلہ کرنے کی ممانعت

۱۳۳۹۵..... میں کسی کا مثلہ نہیں کرتا ورنہ اللہ بھی مجھے قیامت کے روز مثلہ کرے گا۔ابن النجار عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... مثلہ ناک کان وغیرہ کاٹ کر یا کسی اور طرح کسی کی شکل بگاڑنا۔ایسی سزا حاکم کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ کسی کو دے۔

۱۳۳۹۶..... اللہ کے بندوں کا مثلہ نہ کرو۔الکبیر للطبرانی عن یعلی بن مرۃ

۱۳۳۹۷..... اللہ عزوجل کی مخلوق کی جس میں روح ہو کسی چیز کے ساتھ شکل نہ بگاڑو۔

الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر .ابن قانع عن الحکیم بن عمیر وعائذ بن قرط،معاً

۱۳۳۹۸..... جس نے اپنے کسی غلام کی شکل بگاڑی (اس کا مثلہ کیا) وہ آزاد ہے۔وہ اللہ اور اس کے رسول کا غلام ہے۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حاکم پر اس روایت میں گرفت فرمائی ہے نیز ضعف حدیث دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۶۔

۱۳۳۹۹..... جس کا مثلہ کیا گیا یا اس کو آگ میں جلایا گیا وہ آزاد ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کا غلام ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۴۰۰..... جس نے ایسے شخص پر جس پر حد جاری نہ ہوتی تھی حد (جتنی سزا) جاری کی وہ ظلم کرنے والوں میں شامل ہے۔

الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۳۴۰۱..... قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جو دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ عذاب دیتا تھا۔

ابوداؤد، مسند احمد، السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان عن خالد بن حکیم بن حزام عن خالد بن ولید.مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ہشام بن حکیم بن حزام وعیاض بن غنم معاً.ابن عساکر عن ہشام بن حکیم بن خالد عن خالد بن.الولید.ابن سعد، الباوردی، البغوی عن خالد بن حکیم بن حزام.الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن خالد بن حکیم بن حزام وابی عبیدۃ بن الجراح معاً

۱۳۴۰۲..... جس نے دنیا میں لوگوں کو عذاب دیا اللہ اس کو آخرت میں عذاب دے گا۔مسند احمد عن ہشام بن حکیم

۱۳۴۰۳..... دس کوڑوں سے اوپر کسی کو سزا نہ دو (مگر حدود اللہ میں)۔ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے سنداً دیکھئے: الکشف الالھی ۱۱۴۰۔الوضع فی الحدیث ۲/۳۱۳۔

۱۳۴۰۴..... دس کوڑوں سے اوپر کسی کو تعزیر (سزا) مت دو۔الضعفاء للعقیلی، وقال منکر عن ابی سلمۃ عن ابی فروۃ

کلام:..... روایت منکر ہے: دیکھئے الکشف الالہی ۱۱۴۰، الوضع فی الحدیث ۲/۳۱۳۔

۱۳۴۰۵..... کسی کو دس کوڑوں سے اوپر سزا نہ دی جائے مگر حدود اللہ میں سے کسی حد میں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی بردۃ بن نیار الانصاری

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تعزیر سے متعلق مرویات میں یہ روایت سب سے احسن ہے۔

تعزیرات کی حد

۱۳۴۰۶..... کسی شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ حلال نہیں ہے کہ کسی کو حد کے سوا کسی صورت میں دس کوڑوں سے اوپر سزا دے۔ ابن سعد عن ابی بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام مرسلاً۔

۱۳۴۰۷..... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ کسی کو دس کوڑوں سے اوپر جاری کرے (سزا دے) سوائے حد میں۔

السنن للبیهقی عن عبدالله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، مرسلاً

۱۳۴۰۸..... دس ضربوں سے زیادہ کوئی ضرب مارنا جائز نہیں سوائے حدود اللہ میں سے کسی حد کے۔

المصنف لعبدالرزاق عن سلیمان بن ثعلبة بن یسار، مرسلاً

متعلقات حدود..... الاکمال

۱۳۴۰۹..... اس کو خبیث نہ کہو۔ اللہ کی قسم وہ اللہ کے ہاں مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن خالد بن اللجلاج عن ابیه

فائدہ:..... حضور ﷺ نے کسی آدمی کے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے اس کے متعلق خبیث ہونے کے الفاظ کہے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۴۱۰..... اس طرح نہ کہو۔ اس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔ بلکہ یوں کہو: اللّٰهم اغفر له اللّٰهم ارحمه. اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:..... ایک آدمی کو حضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا اضربوہ۔ اس کو مارو۔ کسی آدمی نے کہا: اللہ اس کو رسوا کرے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۴۱۱..... کوئی آدمی ایسی کسی جگہ نہ کھڑا ہو جہاں کسی آدمی پر ظلماً کوڑے (یا ڈنڈے) مارے جا رہے ہوں۔ کیونکہ اگر حاضرین اس مظلوم کی مدافعت نہ کریں تو سب حاضرین پر لعنت اترتی ہے۔ الضعفاء للعقیلی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام:..... امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ روایت کی سند میں اسد بن عطاء مجہول راوی ہے۔ جس کی متابعت نہیں کی جاتی۔

۱۳۴۱۲..... تم میں سے کوئی کسی ظلماً قتل ہونے والے کے پاس حاضر نہ ہو (اگر وہ مدافعت نہ کر سکتا ہو) کیونکہ ظلماً قتل ہونے والے کی وجہ سے اللہ کا غضب سب حاضرین پر اتر جائے اور وہ بھی ان کے ساتھ لپیٹ میں آجائے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن خرشة بن الحر

کتاب الحدود..... قسم الافعال..... فصل فی الاحکام المسامحة..... چشم پوشی

۱۳۴۱۳..... محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے مروی ہے کہ انہوں نے زبید بن الصلت کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اگر میں کسی چور کو پکڑ لوں تو مجھے یہ زیادہ پسند ہوگا کہ اللہ پاک اس کی پردہ پوشی رکھے۔

ابن سعد، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، المصنف لعبدالرزاق

۱۳۴۱۴۔۔۔ثوری عن الاعمش عن ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس قدر ہو سکے حدود کو ساقط کرو۔ (۱۲۵۷ پر روایت گزر چکی ہے)۔

۱۳۴۱۵۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں شبہات کی وجہ سے حدود کو معطل کر دوں یہ مجھے شبہات کے ساتھ حدود قائم کرنے سے بہت زیادہ پسندیدہ ہے۔ابن ابی شیبہ

۱۳۴۱۶۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے معترفین کو جھڑک کر بھگادو۔یعنی اپنے اوپر حدود کا اعتراف قبول کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کرو۔ السنن للبیھقی

امام تک معاملہ پہنچنے سے پہلے حد ساقط کرنا

۱۳۴۱۷۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: جس قدر ہو سکے مسلمانوں سے حدود ساقط کرو۔کیونکہ امام سے خطأً معافی کا حکم سرزد ہو جائے یہ اس کے لیے کہیں بہتر ہے اس بات سے کہ وہ خطأً سزا جاری کر دے۔لہٰذا جب تم کسی مسلمان کے لیے خلاصی کا کوئی (جائز) راستہ پاؤ تو اس سے حد کو گرادو۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الترمذی و ضعفہ، مستدرک الحاکم وتعقب، السنن للبیھقی و ضعفہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا. ابن خسرو

۱۳۴۱۸۔۔۔حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا حدود پر پردہ ڈالو۔یعنی جس قدر ہو سکے ساقط کرنے کی کوشش کرو۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۴۱۹۔۔۔واقدی سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہمیں ابن ابی سبرۃ نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جس نے کوئی جرم کیا تھا۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کسی نے عرض کیا: یا امیر المومنین! یہ صاحب مرتبہ آدمی ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے مخالف فریق سے بات کرو۔کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: مروت و مرتبہ والوں کی لغزشوں سے درگزر سے کام لو۔

ابوبکر بن خلف بن المرزبان فی کتاب المروءۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔واقدی یہ محمد بن عمر بن واقد اسلمی مدنی ہیں۔ان کی کئی تصانیف ہیں۔ہمارے دیار (برصغیر) میں ان کی مشہور تصنیف فتوح الشام کو قبول عام حاصل ہے۔لیکن تمام اہل علم نے ان کے ضعف پر اتفاق کیا ہے۔اس لیے مذکورہ روایت محل کلام ہے۔انکی وفات ۲۰۷ھ میں عہدۃ قضاء پر متمکن زمانے میں ہوئی تھی۔میزان الاعتدال ۶۶۲/۳۔

۱۳۴۲۰۔۔۔قاسم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حد جاری کی اس حال میں کہ اس کے بدن پر قسطلانی چادر تھی اور وہ بیٹھا ہوا بھی تھا۔المصنف عبدالرزاق

۱۳۴۲۱۔۔۔عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو ایک آدمی کو حد کے لیے پیش کیا گیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے جلاد کو فرمایا: ضرب لگاؤ اور ہر عضو کو اس کا حق دو لیکن چہرے اور شرم گاہوں کو بچانا۔

المصنف لعبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، السنن للبیھقی

فائدہ:۔۔۔۔۔۔یعنی ایک ہی جگہ پر کوڑے مار مار کر اس کو ناکارہ نہ کر دو بلکہ مختلف جگہوں پر کوڑے مارو لیکن چہرے اور شرم گاہ جیسی حساس جگہوں پر مارنے سے احتراز کرو۔

۱۳۴۲۲۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حد میں آدمی کو کھڑا کر کے ضربیں لگاؤ اور عورت کو بٹھا کر۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

۱۳۴۲۳۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب حدود میں شاید ایسا ہوا تھا، ممکن ہے، وغیرہ جیسے الفاظ استعمال ہوں تو حدود معطل ہو جائیں گی۔الجامع عبدالرزاق

۱۳۴۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: حد جاری کر دینے کے بعد حاکم کا مجرم کو قید رکھنا (سراسر) ظلم ہے۔ السنن للبیھقی

۱۳۴۲۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا۔ جب آپ ﷺ نے چور کو دیکھا تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، گویا آپ کے چہرے پر انار نچوڑ دیا گیا ہو۔ آنے والے لوگوں نے آپ کی بدلتی غصہ کی کیفیت ملاحظہ کی تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اس کا پیش کرنا آپ کو گراں گذرے گا تو ہم اس کو آپ کے سامنے پیش نہ کرتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کیوں نہ گراں گزرے کہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ الدیلمی

۱۳۴۲۶..... ابو ماجد الحنفی سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص اپنے ابن العم (بھتیجے) کو لے کر حاضر خدمت ہوا اس کا ابن العم نشہ کی کیفیت میں تھا۔ چچا نے کہا! میں نے اس کو نشہ کی حالت میں پایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین کو حکم فرمایا: اس کو ہلاؤ جلاؤ اور سونگھ کر دیکھو۔ لوگوں نے اس کو ہلایا جلایا اور اس کا منہ سونگھا۔ واقعی اس کی حرکات اور بو سے معلوم ہو گیا کہ اس نے شراب پی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جیل کا حکم دیا۔ پھر آئندہ روز نکلوایا اور کوڑہ تیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ کوڑے کی گانٹھ کو کوٹ کر ہلکا کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ وہ ہلکا ہو گیا (تا کہ زیادہ تکلیف دہ نہ ہو) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے جلاد کو حکم فرمایا: ضرب لگاؤ لیکن اپنے ہاتھ کو ہلکا رکھو۔ اور ہر عضو کو اس کا حصہ دو (یعنی کسی ایک جگہ پر سب کوڑے نہ برساؤ) چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ایسے کوڑے لگوائے کہ نہ ان کا نشان پڑا اور ہاتھ میں ازجاع رہی۔ ابو ماجد حنفی سے پوچھا گیا کہ ارجاع سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جلاد مٹک مٹک کر نہ مارے اور کوڑا بلند کرتے وقت بغل نظر نہ آئے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یتیم (جس کو سزا دی گئی) کا والی (چچا اس کو لے کر آیا تھا) برا آدمی ہے۔ میں نے جو سزا دی یہ اس کی تادیب کے لیے تھی اور میں نے اچھی طرح سے یہ تادیب ادا کی ہے۔ اس کے ساتھ میں نے سزا ختم بھی نہیں کی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ مغفرت کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ کسی والی (حاکم) کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس حد کا کوئی فیصلہ (کیس) آئے اور وہ اس کو قائم نہ کرے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ (حد کا پس منظر بتاتے ہوئے) فرمانے لگے: مسلمانوں میں سے پہلا شخص جس کا (ہاتھ) کاٹا گیا وہ انصار میں سے ایک آدمی تھا۔ اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو گویا آپ کے چہرے پر ریت جھاڑ دی گئی ہو (یعنی ناگواری سے چہرہ مبارک پر ترشی چھا گئی) لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! شاید اس کا پیش کیا جانا آپ کے لیے شاق گذر رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کیوں نہ شاق گذرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ بے شک معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ لیکن کسی حاکم کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ اس کے پاس حد کا مسئلہ آئے اور وہ اس کو نافذ نہ کرے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ولیعفوا ولیصفحوا.

اور لوگوں کو چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگذر سے کام لیں۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، ابن ابی حاتم، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الکبیر للطبرانی، ابن مردویه، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی

۱۳۴۲۷..... ثوری اور معمر عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے، وہ قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بندگان الٰہی سے جس قدر ہو سکے حدود اور قتل کو ساقط کرو۔ عبدالرزاق فی جامعه

متفرق احکام

۱۳۴۲۸..... مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ ابو عثمان نہدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو حد جاری کرنے کے لیے پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کوڑا منگوایا۔ ایک کوڑا لایا گیا جس میں شدت (اور سختی) تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے نرم کوڑا

چاہیے۔ چنانچہ پہلے سے ذرا نرم کوڑا پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں (یہ زیادہ نرم ہے) اس سے کچھ سخت لاؤ۔ چنانچہ پھر دونوں کے درمیانی ساخت کا ایک کوڑا لایا گیا۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے جلاد کو حکم دیا: اس کے ساتھ مار لیکن (کوڑا اٹھاتے وقت) تیری بغل نہ نظر آئے۔ اور ہر عضو کو اس کا حق دو۔ یعنی کسی ایک جگہ پر ساری تعداد پوری نہ کرو۔ الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۳۴۲۹..... عبداللہ بن عبیداللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حدود جاری کرنے کے لیے کسی آدمی کو (بطور جلاد) منتخب کرتے تو اس کو فرماتے: جب تو جلد کرنے لگے (یعنی کوڑے مارنے لگے) تو اس وقت تک کوڑے نہ مار جب تک کوڑے کے پھل کو دو پتھروں کے درمیان اچھی طرح کوٹ کر نرم نہ کرلے (تاکہ زیادہ ایذاء نہ دے)۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۳۴۳۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: کسی کو سزا دیتے وقت (حد کے علاوہ) بیس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو۔ المصنف لعبدالرزاق

امام کے پاس پہنچنے کے بعد حد ساقط نہیں ہوسکتی

۱۳۴۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حدود جب امام (حاکم) کے پاس پہنچ جائیں تو ان کے اندر کسی طرح کی کوئی معافی نہیں ہے۔ کیونکہ حدود قائم کرنا نبی کا طریقہ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۳۲..... ضحاک سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک حبشی غلام کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی اور وہ زنا کا بھی مرتکب ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چالیس یا پچاس ضربیں (کوڑے) مارے۔ ابن جریر

۱۳۴۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو مجرم حد کے جاری ہونے کے درمیان مرگیا تو اس کو حد نے قتل کیا ہے، لہٰذا اس کی دیت نہیں ہے۔ وہ اللہ عزوجل کی حدود میں سے ایک حد میں مرا ہے۔ السنن للبیہقی

۱۳۴۳۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے حل قتل کیا یا چوری پھر وہ حرم میں داخل ہوگیا (جہاں اس پر حد جاری نہیں کی جاسکتی) تو وہاں اس کے ساتھ کوئی اٹھے بیٹھے اور نہ بات چیت کرے اور نہ ہی اس کو کوئی ٹھکانہ دے اور اس کا اعلان کیا جاتا رہے حتیٰ کہ وہ وہاں سے نکل جائے۔ پھر اس پر حد قائم کی جائے۔ اور جس نے کوئی قتل کیا یا چوری کی پھر اس کو حل میں پکڑلیا گیا اور حرم میں داخل کردیا گیا پھر وہاں حرم میں اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا گیا تو پہلے اس کو حرم سے حل لایا جائے۔ ہاں اگر اس نے حرم میں ہی قتل کیا ہو یا چوری کی ہوتو وہیں اس پر حد قائم کی جائے گی۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۳۴۳۵..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اس امت میں ننگا کرنا، لمبا کرنا۔ لٹا کر کوڑے مارنا (طوق ڈالنا) اور بیڑیاں ڈالنا حلال نہیں ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۳۴۳۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ظلماً قتل کسی بھی گناہ پر نہیں گذرتا مگر اس کو مٹا دیتا ہے۔ التاریخ للحاکم

۱۳۴۳۷..... ابوبکر بن محمد سے مروی ہے وہ عمرو بن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مریض شخص کو لایا گیا جس پر حد واجب ہوچکی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر حد قائم کردو کیونکہ مجھے اس کے مرنے کا ڈر ہے۔ ابن جریر

۱۳۴۳۸..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ فتح مکہ کے دن اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے اپنی سواری بٹھائی اور اپنی چادر کجاوے پر ڈال دی۔ پھر صفوان ایک طرف ہٹ کر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ پیچھے سے ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کرلی۔ صفوان نے اس آدمی کو پکڑلیا اور آپ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے کہا: یارسول اللہ! کیا ایک چادر کے لیے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں چادر اس کو ہدیہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس لانے سے قبل یہ خیال کیوں نہ آیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۴۳۹.....ابوجعفر محمد بن علی رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ کی وجہ سے تین سنتوں (اسلامی احکام) کا علم ہوا۔
ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ جنگ حنین کے لیے کوچ فرمارہے تھے صفوان بن امیہ سے عاریت پر فولادی زرہیں طلب کیں۔صفوان نے کہا: اے محمد! کیا یہ غصب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ عاریت ہے۔اوراس کی ضمانت دی جاتی ہے۔
ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چنانچہ عاریت کی ضمانت دی جانے لگی جب تک کہ وہ مالک کوادا نہ کردی جائے۔
اسی طرح ایک مرتبہ صفوان فتح مکہ کے بعد مدینے آئے۔یہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے، یہ ان لوگوں میں سے تھے جن پر آپ ﷺ نے احسان کرکے ان کی جان بخشی تھی۔آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابوامیہ! تجھے کیا چیز مدینے لائی؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! لوگوں کا خیال ہے کہ جو ہجرت نہ کرے اس کا (اسلام میں) کوئی حصہ نہیں ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے امیہ! تم بخوشی ضرور واپس جاؤ اور مکہ کی وادی بطحاء میں کھل کر رہو۔
ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تب لوگوں کو علم ہوا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہوگئی ہے۔اسی طرح ایک مرتبہ صفوان نے مسجد نبوی ﷺ میں رات بسر کی۔ان کی قمیص جوان کے سرہانے رکھی تھی، کسی نے چرالی۔صفوان چور کو پکڑنے میں کامیاب ہوگئے۔چنانچہ وہ ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اس نے میری قمیص چوری کی ہے۔
آپ ﷺ نے اصحاب کو حکم دیا اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔تب صفوان نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ اس کی ہوئی (آپ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں)۔آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس لانے سے قبل یہ کام کیوں نہ کرلیا۔
ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تب لوگوں کو علم ہوا کہ حد کا مسئلہ جب تک حاکم کے پاس نہ پہنچے اس کو معاف کیا جاسکتا ہے۔ابن عساکر
۱۳۴۴۰.....طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ ایک دفعہ مکہ کی بالائی وادی میں تھا اس کو کسی نے کہا:

لادين لمن لم يهاجر

جس نے ہجرت نہیں کی اس کا کوئی دین نہیں۔
تب صفوان نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے گھر نہ لوٹوں گا جب تک مدینہ نہ جاؤں۔چنانچہ وہ مدینہ تشریف لائے اور وہاں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں اترے پھر (رات کو) مسجد میں سوئے سوتے وقت ان کی قمیص ان کے سر کے نیچے تھی۔ایک چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے وہ قمیص چرالی۔صفوان اس چور کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یہ چور ہے۔آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جو کاٹ دیا گیا۔صفوان نے عرض کیا: یہ چادر اسی کو دیتا ہوں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو میرے پاس لانے سے قبل کیوں نہ دے دی۔ابن ابی شیبہ
۱۳۴۴۱.....طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ کو کسی نے کہا: جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوگیا۔تب صفوان نے قسم اٹھائی کہ وہ اس وقت تک سر نہ دھوئیں گے جب تک نبی اکرم ﷺ کے پاس نہ چلے جائیں (یعنی ہجرت مدینہ نہ کرلیں) پھر صفوان چلے اور مسجد نبوی پر آپ ﷺ کا سامنا کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوگیا۔چنانچہ میں نے قسم اٹھالی کہ جب تک آپ کے پاس نہ پہنچ جاؤں سر نہ دھوؤں گا۔تب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوان نے اسلام کو سنا اور اس کے دین ہونے پر راضی ہوگئے۔اب فتح مکہ کے بعد ہجرت منقطع ہوچکی ہے۔لیکن جہاد اور نیت ہے۔پس جب بھی تم کو اللہ کی راہ میں نکلنے کو کہا جائے نکل پڑو۔
طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر صفوان ایک قمیص کے چور کو پکڑ کر لائے۔آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری کیا۔صفوان بولے: میرا یہ ارادہ نہ تھا یارسول اللہ یہ چادر اس پر صدقہ ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ کام پہلے کیوں نہ کیا (اب حد جاری ضرور ہوگی)۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۳۴۴۲.....معمر، زہری رحمۃ اللہ علیہ (سے روایت کرتے ہیں کہ صفوان رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چادر کے ایک چور کو لے کر حاضر ہوئے۔آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا۔یہ اس پر صدقہ ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ کردیا۔الجامع لعبد الرزاق

حدود کے آداب

۱۳۴۴۳۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: فاسقوں پر شدت کرو۔ان کو ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کردو۔
عبد بن حمید و ابو الشیخ

حدود کے ممنوعات

الاحراق......جلانا

۱۳۴۴۴۔۔۔۔حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک سریہ (چھوٹا لشکر) دے کر بھیجا اور فرمایا: اگر تم کو فلاں یا فلاں شخص مل جائے اس کو جلا دینا۔ پھر فرمایا: (نہیں!) اگر تم فلاں پر قادر ہو جاؤ تو اس کو قتل کر دینا۔ لیکن آگ میں نہ جلانا۔ بے شک آگ کا عذاب آگ کا رب ہی دے سکتا ہے۔ابو نعیم

۱۳۴۴۵۔۔۔۔حنظلہ بن عمرو اسلمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عذرہ کے ایک آدمی کی طرف ایک سریہ بھیجا اس کے ساتھ مجھے بھی روانہ فرمایا۔ آپ نے ہمیں ارشاد فرمایا: اگر تم اس کو پالو تو قتل کر دینا اور جلانا نہیں۔ کیونکہ آگ کا عذاب آگ کا پروردگار ہی دے سکتا ہے۔
الحسن بن سفیان فی الوجدان و ابو نعیم

۱۳۴۴۶۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں میں بھی تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ھبار بن الاسود کو اور نافع بن عبد القیس کو پالو تو دونوں کو آگ میں جلا ڈالنا۔ جب اگلا دن طلوع ہوا تو آپ ﷺ نے ہم کو پیغام بھیجا اور فرمایا میں نے تم کو دو آدمیوں کے جلانے کا حکم دیا تھا اگر تم ان کو پکڑ لو لیکن پھر میں نے سوچا کہ کسی کو آگ کا عذاب دینا جائز نہیں صرف اللہ ہی آگ کا عذاب دے سکتا ہے۔ اگر تم ان کو پاؤ تو دونوں کو قتل کر دینا۔ابن جریر

مثلہ......شکل بگاڑنا

۱۳۴۴۷۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قیدی کو پکڑا۔ اور وہ نکل بھاگا۔ وہ پھر پکڑ لیا گیا۔ تب آپ ﷺ کو کہا گیا کہ یہ غلام بڑا بولنے والا ہے (یعنی آپ کے خلاف بہت بولتا ہے) اس کے سامنے کے دو دانت نکلوا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی کا مثلہ نہیں کرتا ورنہ قیامت کے روز اللہ پاک میرا مثلہ کر دے گا۔ابن عساکر، ابن النجار

۱۳۴۴۸۔۔۔۔حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سہیل بن عمرو بڑے بولنے والے (سردار قریش) تھے۔ جس دن بدر کی جنگ میں ان کو قید کر لیا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: اس کے نچلے سامنے کے دو دانت اکھڑوا دیجئے۔ اس کی زبان باہر لٹکے گی پھر یہ آپ کے خلاف کہیں بھی اٹھ کر خطیب نہ بنے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کا مثلہ نہیں کر سکتا (شکل نہیں بگاڑ سکتا) ورنہ قیامت کے روز اللہ پاک میرا مثلہ کر دے گا۔ابن ابی شیبہ

متفرق احکام

۱۳۴۴۹۔۔۔۔ابو بردہ سے مروی ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے ابن

زیاد کے پاس خوارج کے سر کٹے ہوئے لائے جانے لگے۔ جب بھی کوئی سر گزرتا تو میں کہتا: جہنم میں، (جہنم میں) عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے بھتیجے ایسامت کہہ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اس امت کا عذاب دنیا میں ہی ہو جائے گا۔

شعب الایمان للبیہقی

فصل حدود کی انواع کے بیان میں......حد الزنا

۱۳۴۵۰......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ آپ کے روبرو حاضر ہوئے اور ایک مرتبہ (زنا کا) اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو رد کر دیا۔ وہ پھر آئے اور دوسری مرتبہ اعتراف کیا آپ نے ان کو پھر رد کر دیا۔ وہ پھر آئے اور تیسری مرتبہ اعتراف کیا آپ ﷺ نے ان کو پھر مسترد کر دیا اور ساتھ میں ارشاد فرمایا: اگر تو نے چوتھی بار اعتراف زنا کیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔ پھر بھی انہوں نے چوتھی بار اعتراف کرلیا۔ تب آپ نے ان کو قید کیا۔ پھر لوگوں سے ان کے متعلق باز پرس کی۔ لوگوں نے کہا: ہمیں تو ان کی اچھائی کا ہی علم ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو رجم کروا دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الحارث، البزار، مسند ابی یعلی، الطحاوی، الاوسط للطبرانی

کلام:......روایت کی سند میں جابر الجعفی ضعیف راوی ہے۔

۱۳۴۵۱......عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا۔ جس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور پھر اس کے ساتھ نکاح کا ارادہ رکھتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شادی کرلیں تو اس سے اچھی اور کون سی توبہ ہو سکتی ہے جو وہ حرام کاری سے نکل کر نکاح کے بندھن میں بندھ جائیں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۳۴۵۲......نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ذکر کیا کہ ان کے ایک مہمان نے ان کی بہن سے دست درازی کر کے بدکاری کی ہے۔ اور بہن کو بجبر مجبور کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس مہمان سے اس کے متعلق سوال کیا تو اس نے اعتراف جرم کیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی (یعنی سو کوڑے لگوائے) اور ایک سال تک مقام فدک میں جلاوطنی کاٹنے کا حکم دیا۔ لیکن عورت کو نہ مارا اور نہ جلاء وطن کیا کیونکہ اس کو مجبور کیا گیا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی شادی اسی آدمی کے ساتھ کروا دی اور اس کو اس عورت کے پاس چھوڑ دیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۳۴۵۳......نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ایک گھر والوں کا مہمان بنا پھر ان میں سے ایک عورت کو جبراً زنا پر مجبور کیا۔ یہ بات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو حد لگوائی اور جلاوطن کیا لیکن عورت کو نہیں مارا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

زانی اور مزنیہ کا آپس میں نکاح

۱۳۴۵۴......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس دوران ایک آدمی بڑی پریشانی کے عالم میں اندر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے پاس جاؤ دیکھو اس کو کیا پریشانی ہے۔ (چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اٹھ کر اس آدمی کے پاس گئے۔ آدمی نے اپنی بپتا سنائی کہ اس نے ایک آدمی کی مہمان نوازی کی۔ وہ مہمان اس کی بیٹی کے ساتھ بدکاری کر بیٹھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آدمی کو سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اللہ تیرا برا کرے۔ تو نے اپنی بیٹی پر پردہ کیوں نہ ڈالا؟ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے لیے حکم دیا۔ چنانچہ دونوں پر حد جاری کی گئی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں کی ایک دوسرے کے ساتھ شادی کر دی۔ پھر ان کو ایک سال کی جلاوطنی کا حکم دیا۔ السنن للبیہقی

غیر شادی شدہ کو سو کوڑے

۱۳۴۵۵۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ضرب (کوڑے) لگوائے اور جلاوطن کیا۔السنن للبیھقی

۱۳۴۵۶۔۔۔۔صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جو ایک باکرہ لڑکی کے ساتھ بدکاری کا مرتکب ہوا تھا جس کے نتیجے میں اس کو حاملہ کر دیا تھا۔ پھر اس نے اپنے جرم کا اعتراف بھی کرلیا کہ اس سے واقعی زنا سرزد ہوا ہے لیکن وہ شادی شدہ نہیں تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم سنادیا اور اس کو سو کوڑے لگے اور پھر اس کو فدک مقام پر جلاوطن کردیا۔

مؤطا امام مالک، المصنف لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیھقی

۱۳۴۵۷۔۔۔۔(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن شداد وغیرہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو زنا کا اقرار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو واقد کو بھیجا انہوں نے عورت کو (جاکر کہا) اگر تو اپنے قول سے رجوع کرلے تو ہم تجھے چھوڑ دیں گے۔ لیکن عورت نے رجوع کرنے سے انکار کردیا چنانچہ انہوں نے اس کو سنگسار کردیا۔الشافعی، مصنف ابن ابی شیبہ، مسدد، السنن للبیھقی

۱۳۴۵۸۔۔۔۔زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت کے خمس میں سے چند باکرہ باندیوں کو زنا کی وجہ سے کوڑے لگوائے تھے۔المصنف لعبدالرزاق ابن جریر. مصنف عبدالرزاق عن الثوری عن الاعمش

۱۳۴۵۹۔۔۔۔عن الثوری، عن الاعمش عن ابن المسیب کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی۔ اس کو جنگل میں ایک چرواہا ملا۔ یہ پیاسی تھی۔ اس نے چرواہے سے پانی مانگا لیکن چرواہے نے اس کے عوض اس کے ساتھ بدکاری کی شرط رکھ دی۔ اس نے چرواہے کو خدا کا واسطہ دیا (مگر وہ نہ مانا) حتیٰ کہ شدت پیاس سے اس کا حال برا ہوگیا تو اس نے چرواہے کو اپنے اوپر قدرت دیدی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے حد ساقط کردی۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۶۰۔۔۔۔عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک لڑکی کو جبراً بدکاری کا نشانہ بنایا اور اس کا پردۂ بکارت زائل کردیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی پر حد جاری کی اور عورت کی دیت کا ثلث اس پر تاوان واجب کردیا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۶۱۔۔۔۔طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ ایک عبادت گذار عورت تھی جو حاملہ ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے وہ رات کو نماز پڑھنے کے لیے اٹھی ہوگی اور سجدے میں گئی ہوگی تو کسی گمراہ بدکار نے آکر اس کو دبوچ لیا ہوگا۔ چنانچہ پھر عورت نے آکر یونہی اپنی داستان سنائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (بغیر حد جاری کیے) اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ

۱۳۴۶۲۔۔۔۔عن الثوری عن علی بن الاقمر عن ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کی اطلاع ملی کہ وہ حاملہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس پر نظر رکھی جائے جب تک کہ وہ بچہ نہ جن لے۔ چنانچہ اس نے ایک کالا بچہ جنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطان کی کارستانی ہے۔الکبیر للطبرانی

۱۳۴۶۳۔۔۔۔عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے زبردستی کرکے اس کا پردہ بکارت زائل کردی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور اس کو عورت کی دیت کا ایک تہائی دینا بطور تاوان لازم کیا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۴۶۴۔۔۔۔ابو یزید سے مروی ہے ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی۔ اس عورت کی پہلے آدمی سے ایک بیٹی تھی۔ اسی طرح اس دوسرے شوہر کا بھی ایک لڑکا تھا۔ لڑکے نے لڑکی کے ساتھ زنا کرلیا۔ لڑکی کو حمل ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو یہ مقدمہ ان کے روبرو پیش کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں سے سوال کیا۔ دونوں نے اعتراف جرم کرلیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو حد لگوائی اور لڑکی کی حد مؤخر کردی حتیٰ کہ اس نے بچے کو جنم دے لیا پھر لڑکی کو حد لگوائی۔ اور دونوں کو شادی کرنے کا حکم دیا مگر لڑکا اس بات پر راضی نہ ہوا۔

الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۴۶۵......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو ایک آدمی کے متعلق لکھا گیا کہ اس سے پوچھا گیا: تو کب کسی عورت کے قریب لگا تھا؟ اس نے کہا گذشتہ رات پوچھا گیا: کس کے ساتھ؟ بولا: ام مثوی کے ساتھ۔ اس کو کہنے والے نے کہا کہ تو تو ہلاک ہوگیا۔ آدمی بولا: مجھے علم نہیں تھا کہ اللہ نے زنا حرام کردیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اس آدمی سے قسم لی جائے کہ اس کو واقعی علم نہ تھا کہ اللہ نے زنا کو حرام کردیا ہے پھر اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔ابو عبید فی الغریب، السنن للبیھقی

۱۳۴۶۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس ہے عورت پر جس نے اپنا حسب نسب خراب کرلیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کو حکم دیا اس عورت کو لے جاؤ اور اس کو ضربیں (حد) لگاؤ۔ لیکن اس کی جلد نہ پھاڑ دینا۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (حد زنا میں) چار گواہوں کی شرط کو پردہ بنایا ہے۔ اسی کے ساتھ تمہارے برے کاموں میں تم پر پردہ ڈال دیا ہے (کیونکہ چار گواہوں کا اکٹھا ملنا محال ہے) لہٰذا کوئی بھی اس پردہ کو چاک نہ کرے (گواہی دے کر) سنو اللہ اگر چاہے گا چار گواہوں کے اس پردے کو ایک گواہ کردے گا (باقیوں کو گواہی سے روک دے گا) خواہ وہ ایک سچا ہو یا جھوٹا (لہٰذا زنا پر گواہ بننے میں جلدی نہ کرو)۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

غلام پر بھی حد جاری ہوگی

۱۳۴۶۷......نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک غلام خمس کے غلام، باندیوں پر نگرانی کرتا تھا۔ اس نے ان غلاموں میں سے ایک باندی کو جبراً زیادتی کا نشانہ بنایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو حد جاری کی اور اس کو جلاوطن کیا لیکن لڑکی کو حد جاری نہیں کی کیونکہ اس کو مجبور کیا گیا تھا۔ مؤطا مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۴۶۸......عبداللہ بن عباس بن ابی ربیعہ المخزومی سے مروی ہے کہ مجھے اور چند قریشی جوانوں کو حضرت عمر بن خطاب نے حکم دیا اور ہم نے بیت المال کی باندیوں کو زنا کی حد میں پچاس پچاس کوڑے مارے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۴۶۹......ابو واقد لیثی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت ملک شام میں تھے۔ اس آدمی نے کہا: اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی کو اس عورت کے پاس سوال کرنے بھیجا ابو واقد نے آکر عورت سے اس کے شوہر کی بات کی تصدیق کی اور یہ بھی اطلاع دے دی کہ محض اس کے کہنے سے تجھے پکڑا نہ جائے گا۔ پھر ابو واقد نے عورت کو مختلف واقعات کی مثالیں دے کر سمجھایا تاکہ وہ اس الزام سے انکار کردے۔ لیکن عورت نے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کردیا اور صریحاً اپنے جرم کا اعتراف کرلیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس عورت کے متعلق حکم سنا دیا اور اس کو رجم کردیا گیا۔

مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۴۷۰......عبدالرحمٰن بن البیلمانی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے لگوائے اور سنگسار نہیں کیا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۴۷۱......قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور عرض کیا: اس کے شوہر نے اس کی باندی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کے آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اس بیوی نے مجھے وہ باندی ہدیہ کردی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر گواہ پیش کرو ورنہ میں تیرا سر پتھر سے کچل دوں گا۔ عورت نے جب یہ صورت حال دیکھی تو بولی یہ سچ کہتا ہے میں نے واقعی باندی اس کو ہدیہ کردی تھی، لیکن پھر مجھے غیرت نے اس پر مجبور کردیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عورت کو تہمت کی حد جاری کی (اور آدمی کو جانے دیا)۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۷۲..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو زنا کے جرم میں حد لگائی اور فدک کی طرف جلا وطن کر دیا۔

۱۳۴۷۳..... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر آدمی کو پایا دونوں نے کمرے میں بند ہو کر پردے گرار کھے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سو سو کوڑے لگائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۴۷۴..... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی عشاء کے بعد ایک کمرے میں کسی غیر عورت کے ساتھ لیٹا پایا گیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے مارے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۴۷۵..... قاسم بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے روبرو ایک آدمی پیش کیا گیا جو کسی عورت کے ساتھ ایک ہی لحاف میں پڑا پایا گیا تھا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں میں سے ہر ایک کو چالیس چالیس کوڑے لگوائے اور دونوں کو لوگوں کے سامنے سزا دی۔ چنانچہ عورت اور مرد دونوں کے خاندان والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شکایت لے کر گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ لوگ کیا کہتے ہیں، تم نے یہ کام کیا ہے، اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں میں نے یہ کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کیا اچھا کیا۔

راوی کہتے ہیں: ہم تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے کر حاضر ہوئے تھے۔ وہاں الٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحسین فرمانے لگے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۴۷۶..... ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: ملک شام میں زنا سے متعلق بات چھڑی، ایک آدمی نے کہا: میں نے زنا کیا ہے۔ پوچھا گیا: کیا کہا؟ آدمی نے کہا: کیا اللہ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ مجھے تو علم نہ تھا کہ اللہ نے اس کو حرام کر رکھا ہے۔ یہ بات لکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا: اگر اس کو علم تھا کہ اللہ نے اس فعل کو حرام کر رکھا ہے تب اس پر حد جاری کر دو اور اگر اس کو علم نہ تھا تو اس کا بتادو۔ اور پھر دوبارہ کرے تو حد جاری کر دو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۴۷۷..... یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن حاطب کی وفات ہوگئی۔ انہوں نے اپنے غلام باندیوں میں سے جو نماز روزہ کرتے تھے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ ایک باندی نماز روزے کی پابند تھی جو عجم سے تعلق رکھتی تھی اور زیادہ سمجھ بوجھ نہ رکھتی تھی، عبدالرحمن کی زندگی کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ان کو اچانک اس بات کا علم ہوا کہ وہ باندی حاملہ ہوگئی ہے۔ وہ پہلے شادی شدہ رہ چکی تھی۔ عبدالرحمن اس خبر سے گھبرا گئے عبدالرحمن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو یہ خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم ایسے آدمی ہو جو خیر کی خبر نہیں لاتے۔ اس بات سے عبدالرحمن مزید گھبرا گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس باندی کے پاس پیغام بھیجا وہ آئی تو آپ نے اس سے پوچھا: کیا تو حاملہ ہے؟ اس نے چہک چہک کر خوشی سے کہا: ہاں مرغوش سے ہوئی ہوں دو درہموں کے بدلے۔ باندی نے اس واقعے کو قطعاً نہ چھپایا گویا یہ کوئی بری چیز نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے اس کے متعلق کوئی مشورہ دو۔ حضرت علی اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے تو فرمایا اس پر حد واقع ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے عثمان! تم بھی کچھ کہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ کے بھائیوں نے آپ کو مشورہ دیدیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں آپ بھی کچھ بولیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے یہ جو خوشی کے ساتھ تیز آواز میں اس خبر کو سنا رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو اس عمل کی برائی کا علم نہیں تھا اور یہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھی۔ جبکہ حد اس شخص پر ہے جو جانتا ہو (پھر بھی گناہ کرے) تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حد اسی پر ہے جو اس کو جانتا ہو۔ الشافعی، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۴۷۸..... عروہ رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل یمن کا ایک قافلہ حرۃ مقام پر آ کر ٹھہرا۔ ان کے ساتھ ایک عورت تھی جو

بھی شادی شدہ رہ چکی تھی۔ اہل قافلہ نے اس کو اس مقام پر (گھومنے پھرنے کے لیے) چھوڑ دیا۔ عورت نے جسم فروشی کی۔ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلوایا اور اس سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ عورت بولی: میں مسکین عورت ہوں۔ کوئی میرا خیال ہی نہیں کرتا۔ میرے پاس بھی اپنا جسم بیچنے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل قافلہ سے اس بات کی تصدیق چاہی۔ اہل قافلہ نے عورت کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کرائی اور پھر اس کو (سامان) لباس اور سواری مرحمت فرمائی اور اہل قافلہ کو فرمایا: اس کو اپنے ساتھ لے جاؤ لیکن اس واقعے کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۷۹......ابوالطفیل سے مروی ہے کہ ایک عورت کو شدید فاقہ پیش آگیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی اور اس سے کچھ کھانا مانگا۔ لیکن اس نے دینے سے انکار کر دیا الا یہ کہ وہ اس کو اپنا آپ حوالہ کرے۔ عورت بولی! چنانچہ چرواہے نے اس کو تین مٹھیاں کھجور کی دیں۔ پھر اس کے ساتھ مبتلا ہو گیا۔ عورت نے بتایا کہ وہ بھوک کی وجہ سے انتہائی نڈھال ہو چکی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور فرمایا یہ تو مہر ہے مہر ہے مہر ہے۔ ہر مٹھی ایک مہر تھا۔ پھر آپ نے اس عورت سے حد ساقط کر دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۸۰......کلیب الجرمی سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے بارے میں لکھا کہ وہ سو رہی تھی کہ ایک آدمی اس پر چھا گیا۔ عورت کہتی ہے کہ میں سو رہی تھی ایک آدمی میرے پاس آگیا۔ اللہ کی قسم! مجھے اس کا علم تب ہوا جب اس نے میرے اندر آگ کے شعلے کی مثل کوئی چیز انڈیل دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھوایا کہ تہامیہ عورت واقعی سو گئی ہوگی۔ ایسا ہو جاتا ہے لہٰذا اس سے حد ساقط کر دی جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

عورت کو سزا میں سنگسار کرنا

۱۳۴۸۱......نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام میں ایک عورت کو رجم کیا اور اس کو کوڑے نہیں لگوائے۔ ابن جریر

۱۳۴۸۲......کثیر بن الصلت سے مروی ہے کہ ابن العاص اور زید بن ثابت قرآن شریف کے نسخے لکھا کرتے تھے۔ دونوں اس آیت پر پہنچے تو زید بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا ہے:

الشيخ والشيخة. اذا زنيا فارجموهما البتة.

بوڑھا اور بوڑھی جب زنا کریں تو دونوں کو رجم کر دو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا تھا۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا تھا: یہ آیت مجھے لکھوا دیں۔ لیکن آپ نے اس کو لکھوانا گویا پسند نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ نہیں سمجھتے کہ بوڑھا جب زنا کرے اور وہ شادی شدہ (آزاد) ہو تو اس کو کوڑے بھی لگیں گے اور رجم بھی ہوگا اور اگر شادی شدہ (یا آزاد) نہ ہو تو صرف کوڑے لگیں گے اور اگر جوان آدمی جو شادی شدہ اور آزاد ہو وہ زنا کرے تو اس کو رجم (سنگسار) کیا جائے گا۔ ابن جریر

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت عمر کے توسط سے مرفوعاً نبی ﷺ سے مروی ہونا صرف اسی ایک طریق سے منقول ہے اور یہ طریق ہمارے نزدیک صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں جو اس کو کمزور کرے، نہ کوئی ایسا سبب ہے جو اس کو ضعیف کرے کیونکہ اس کے ناقلین ثقہ ہیں۔ اگرچہ یہ علت کہی جاتی ہے کہ قتادہ مدلس ہے اور انہوں نے سماء اور تحدیث کی تصریح نہیں فرمائی۔

۱۳۴۸۳......نزال بن سبرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں مکہ میں تھا کہ ہم لوگوں نے ایک عورت کو دیکھا جس کو لوگوں نے گھیر رکھا تھا قریب تھا کہ لوگ اس کو اشتعال میں قتل کر دیتے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ اس نے زنا کیا ہے۔ اس نے زنا کیا ہے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس عورت کو پیش کیا گیا۔ وہ حاملہ بھی تھی۔ اس کے ساتھ اس کی قوم کے لوگ بھی آئے تھے جو اس کے متعلق اچھائی بیان کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے پوچھا: تو مجھے اپنا معاملہ بیان کر۔ عورت بولی: اے امیر المؤمنین! جس رات میرے ساتھ یہ واقعہ

پیش آیا میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور سوگئی۔ میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنی ٹانگوں کے درمیان ایک آدمی کو موجود پایا۔ وہ میرے وجود میں انگارے کی مثل کوئی چیز ڈال چکا تھا۔ پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قضیہ کا فیصلہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اگر ان دو پہاڑوں کے درمیان اس عورت کو قتل کیا گیا تو اللہ سب کو عذاب دے (کر ہلاک کردے) گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کا راستہ خالی کردیا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کے حاکموں کو یہ فرمان لکھوا بھیجا کسی کو قتل میری اجازت کے بغیر نہ کرو۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابن جریر، السنن للبیهقی

۱۳۴۸۴...... ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت پیش کی گئی۔ جس کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ اس نے زنا کیا ہے۔ عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو عرض کیا: میں سوئی ہوئی تھی کہ ایک آدمی کی وجہ سے میری آنکھ کھلی جب وہ میرے وجود میں انگارے کے مثل کوئی چیز مار رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یمانیہ نیند سے مجبور لڑکی ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ مال ومتاع دے کر چھوڑ دیا۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی

۱۳۴۸۵...... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابوالضحیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے رفیق اور ساتھی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی) بارگاہ خلافت میں تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو پیش کیا گیا جس نے چھ ماہ میں بچہ جن دیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا میں کتاب اللہ کے ساتھ اس کے خلاف دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وحمله وفصاله ثلثون شهراً.

اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

چنانچہ حمل چھ ماہ ہے اور دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے۔

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عورت سے حد کو ساقط کردیا۔ الجامع لعبدالرزاق، وکیع، ابن جریر، ابن ابی حاتم

۱۳۴۸۶...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحۃ کو جمعرات کے روز کوڑے لگائے اور جمعہ کے روز اس کو رجم کردیا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے کتاب اللہ کی دلیل کی روشنی میں اس کو کوڑے لگائے ہیں اور نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں اس کو رجم (سنگسار) کیا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، البخاری، النسائی، الطحاوی ابن منده فی غرائب شعبة، مستدرک الحاکم، الدورقی، حلیة الاولیاء

۱۳۴۸۷...... حنش سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا حالانکہ اس کا نکاح ہو چکا تھا لیکن اس نے اپنی بیوی کے ساتھ جماع نہ کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں محصن نہیں ہوں (شادی شدہ نہیں ہوں)۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو سو کوڑے لگائے گئے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۸۸...... علاء بن بدر سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دور میں، ایک عورت نے زنا کیا پہلے اس کا نکاح ہو چکا تھا لیکن شوہر نے اس کے ساتھ ابھی خلوت نہیں کی تھی۔ عورت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال تک کربلا میں جلاوطن کردیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۸۹...... ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام الولد (آقا کی وہ باندی جس نے آقا کا بچہ جنا ہو) اگر اس کو اس کا آقا آزاد کردے یا وہ مرجائے (تب بھی چونکہ وہ آزاد ہے) تو اگر پھر وہ باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے لیکن جلاوطن نہ کیا جائے گا ابراہیم کہتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: ایسی عورت کو کوڑے مارے جائیں گے، جلاوطن کیا جائے گا لیکن رجم سنگسار نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ رجم کے لیے احصان شرط ہے یعنی آزاد ہونے کی حالت میں نکاح کے بعد وطی ہو تو پھر وہ محصن ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۹۰...... عن الامام ابی حنیفہ عن حماد عن ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کنوارا کنواری سے زنا کرے تو دونوں کو سو سو کوڑے مارے جائیں اور جلاوطن کیا جائے نیز ارشاد فرمایا: مجھے ان کا قید کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے بنسبت جلاوطن کرنے کے اس میں مزید فتنے کا خطرہ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۹۱...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلۂ ھمدان کی ایک عورت لائی گئی جو رانڈ تھی لیکن اس کو حمل ٹھہر چکا تھا۔ اس کا نام شراحۃ تھا اس سے زنا کا ارتکاب ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت کو ارشاد فرمایا: شاید آدمی نے تیرے ساتھ زبردستی کی ہوگی؟ عورت بولی: نہیں! ارشاد فرمایا: شاید تو سوئی پڑی ہوگی اور آدمی نے تجھے چھاپ لیا ہوگا؟ بولی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: شاید وہ آدمی تیرا شوہر ہو، لیکن چونکہ وہ ہمارے ان دشمنوں میں سے ہوگا اس لیے تو اس کو ہم سے چھپا رہی ہوگی۔ عرض کیا: نہیں۔ مجبوراً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو محبوس کرا دیا۔ جب اس نے اپنے بچے کو جنم دے لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو جمعرات کے روز سو کوڑے لگوائے، پھر جمعہ کے دن رجم (سنگسار) کرنے کا حکم دیا۔ اس کے لیے بازار میں ایک گڑھا کھودا گیا۔ لوگ اس کے گرد گھوم گھوم کر چکر کاٹنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو درے سے مارا اور ارشاد فرمایا: رجم یوں نہیں کیا جاتا۔ اگر اس طرح تم رجم کروگے تو آپس میں ایک دوسرے کو روند کر قتل کر ڈالوگے۔ بلکہ نماز کی طرح صفیں بنالو۔ پھر (صفیں بن جانے کے بعد) ارشاد فرمایا: اے لوگو! اگر مجرم نے خود اپنے جرم کا اعتراف کیا ہو (جیسا کہ موجودہ صورت حال ہے) تو سب سے پہلے امام (حاکم) پتھر مارے گا۔ اور اگر چار گواہوں کے نتیجے میں سنگساری ہو رہی ہو تو سب سے پہلے چار گواہ پتھر ماریں گے، کیونکہ ان کی گواہی کی وجہ سے یہ سنگساری ہو رہی ہے۔ پھر امام۔ پھر عام لوگ۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گڑھے میں موجود عورت کو پتھر مارا اور اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ پھر پہلی صف کو حکم دیا کہ اب تم مارو (جب انہوں نے پتھر مار لیے تو) پھر فرمایا اب تم چلے جاؤ۔ پھر پچھلی صف آگے آئی۔ اس طرح صفاً صفاً سنگ باری کی گئی۔ حتیٰ کہ وہ عورت جاں بحق ہوگئی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اب اس کے کفن دفن اور نماز کا اہتمام کرو جس طرح اپنے دوسرے مردوں کے ساتھ کرتے ہو۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۴۹۲...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلی قبیلہ ہذیل کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، اس آدمی نے بیان کیا کہ جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحۃ نامی عورت کو سنگسار کیا میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا۔ میں نے کہا: یہ عورت بڑی بری حالت میں موت کے سپرد ہوئی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے وہ چھڑی اس زور سے مجھے ماری کہ مجھے تکلیف میں مبتلا کر دیا میں نے عرض کیا: آپ نے تو مجھے تکلیف میں ڈال دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس لیے تجھے تکلیف دی ہے کہ اس سے کبھی اس کے گناہ کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا جس طرح اداشدہ قرض کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا۔ الجامع لعبدالرزاق

سنگساری کے بعد کفن دفن اسلامی طریقے پر ہوگا

۱۳۴۹۳...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحۃ کو سنگسار کرا دیا تو اس کے سرپرست اولیاء آگے آئے اور پوچھا: اب ہم اس کا کیا کریں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس طرح اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو یعنی پورے اسلامی طریقے کے ساتھ غسل دو نماز پڑھو وغیرہ۔ الجامع لعبدالرزاق، المروزی فی الجنائز

۱۳۴۹۴...... سماک بن حرب بنی عجل کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ وہاں ایک آدمی کھیتوں میں کھڑا افسوس کے ساتھ پکار رہا تھا مجھ سے فحش کام سرزد ہوگیا ہے۔ مجھ پر حد جاری کردو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے شادی کر رکھی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ پوچھا: کیا اس کے ساتھ ہم بستر ہوا ہے؟ اس نے انکار میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (جس) عورت (کے ساتھ بدکاری ہوئی تھی اس) کے گھر والوں کے پاس پیغام بھیج کر دریافت کرایا کیا

تم فلاں آدمی سے اپنی لڑکی کی شادی پر راضی ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے آدمی پر سو کوڑے حد جاری کی اور اس پر پہلی بیوی کے لیے نصف مہر دینا لازم کیا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

ابو عبداللہ الحسن بن یحیی بن عیاش القطان فی حدیثه، السنن للبیهقی

۱۳۴۹۵۔۔۔۔ابو جبیبہ سے مروی ہے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ سے ایک فحش برائی سرزد ہوگئی ہے۔ مجھ پر حد جاری کر دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ واپس کر دیا (لیکن میرا نہ ماننے کی بناء پر بالآخر آپ رضی اللہ عنہ) نے اپنے غلام قنبر کو فرمایا: اے قنبر! اٹھ کھڑا ہو اور اس کو سو کوڑے مار۔ میں نے عرض کیا: میں غلام ہوں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو مارتے رہو یہ خود ہی تم کو روک دے گا۔ چنانچہ قنبر غلام نے مجھے پچاس کوڑے مارے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی

۱۳۴۹۶۔۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے لگائے اور کوفہ سے بصرہ جلاوطن کیا۔ السنن للبیهقی

تہمت کی حد لگانا

۱۳۴۹۷۔۔۔۔قسامۃ بن زہیر سے مروی ہے کہ جب ابوبکرۃ اور مغیرہ کا واقعہ پیش آیا۔ ابوبکرۃ نے مغیرہ پر زنا کی تہمت لگائی تو گواہ بلائے گئے۔ سب سے پہلے ابوبکرۃ نے گواہی دی۔ پھر (شبل) ابن معبد اور نافع بن عبدالحارث نے بھی گواہی دیدی (جب چوتھے گواہ کی باری آئی جس کے بعد مغیرہ پر زنا کی حد جاری ہو جاتی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شاق گزرا۔ چنانچہ جب زیاد گواہی کے لیے اٹھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انشاء اللہ کسی غلام حق کے سوا ہرگز کوئی گواہی نہ دے گا۔ چنانچہ زیاد بولا: میں زنا کی گواہی تو نہیں دیتا لیکن میں نے پھر بھی ایک بری بات دیکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ بلند کیا اللہ اکبر، پھر حکم دیا (تین) گواہوں کو (تہمت کی بناء پر) حد جاری کرو۔ چنانچہ تینوں پر حد جاری کی گئی۔

ابوبکرۃ نے حد کھانے کے بعد پھر کہا میں اب بھی شہادت دیتا ہوں کہ وہ (مغیرہ) زانی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دوبارہ تہمت کی حد جاری کرنے کا ارادہ کیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منع فرما دیا کہ اگر آپ نے اس کو تہمت کی حد جاری کرنا ہے تو اپنے ساتھی (مغیرہ) کو بھی رجم (سنگسار) کرو۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکرہ کو چھوڑ دیا اور دوبارہ حد جاری نہ فرمائی۔ السنن للبیهقی

۱۳۴۹۸۔۔۔۔ابوبکرۃ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ چنانچہ ابوبکرہ، نافع اور شبل بن معبد نے گواہی دیدی جب زیاد کو بلایا گیا تو اس نے یوں گواہی دی کہ میں نے بری چیز دیکھی ہے۔ چونکہ زنا کی گواہی نہیں دی اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور ابوبکرہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کو بلا کر حد تہمت جاری کی۔ ابوبکرہ نے حد سہنے کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم میں سچا ہوں۔ میں نے جس بات کی گواہی دی وہ اس کے مرتکب ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکرہ کو دوبارہ حد جاری کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ان کو حد جاری کرتے ہیں تو ان (مغیرہ) کو بھی رجم کیجئے۔

۱۳۴۹۹۔۔۔۔حنش سے مروی ہے کہ ہمارے ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کر لی۔ لیکن بیوی سے ہم بستر ہونے سے قبل وہ کسی عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور فرمایا اب عورت اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرے گی چنانچہ دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کرادی۔ السنن للبیهقی

۱۳۵۰۰۔۔۔۔ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: زنا میں کوڑے اور رجم دونوں بھی ہیں، صرف رجم بھی ہے، صرف کوڑے بھی ہیں۔ شعبہ فرماتے ہیں: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے: شادی شدہ بوڑھے کو کوڑے مارے جائیں گے اور رجم بھی کیا جائے گا جب وہ زنا کرے۔ شادی شدہ نوجوان زنا کرے تو اس کو محض رجم کیا جائے گا اور اگر نوجوان کنوار زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔ ابن جریر

۱۳۵۰۱ ..... بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ایک کنواری باپردہ لڑکی سے شادی کی۔ لیکن میں نے اس کو حاملہ پایا (نبی ﷺ سے شکایت کی تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہر حال جب بچہ تولد ہو وہ تیرا غلام بن جائے گا۔ اور اس کی ماں کو تم بچہ جننے کے بعد سو کوڑے مارنا، لیکن اس کا مہر اس کو دینا ہوگا جس کی وجہ سے اس کا حصول تمہارے لیے حلال ہوا۔

الدارقطنی فی السنن، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

کلام: ..... علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے الاطراف میں بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری کے ترجمہ کے دوران اسی طرح مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔ پھر اس کی ایک علت (سقم) کا ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے اس روایت کو ابن جریج عن صفوان بن سلیم کے طریق سے نقل کیا ہے حالانکہ امام الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابن جریج عن ابراہیم بن ابی یحییٰ عن صفوان بن سلیم صحیح طریقہ ہے۔

۱۳۵۰۲ ..... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ نے ایک باپردہ کنواری عورت سے شادی کی۔ پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ حاملہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی اور ارشاد فرمایا: جب وہ بچہ جن لے تو اس پر حد قائم کرنا اور اس کو مہر بھی ادا کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے اس کا ملاپ حلال ہوا۔ ابو نعیم

فائدہ: ..... امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ صحابی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا نام ایک قول کے مطابق بصرہ ہے، ایک قول کے مطابق بسرہ ہے اور ایک قول کے مطابق نضلہ ہے۔ ان سے سعید بن المسیب نے روایت کی ہے۔ اور بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری اور اس روایت کے مروی عنہ بصرہ میں فرق بیان کیا ہے کہ یہ دونوں علیحدہ شخصیات ہیں۔ اسی طرح امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الاصابہ میں ان کی اتباع کی ہے۔ اور دونوں کے درمیان تفریق بیان کی ہے اور ہر ایک کے لیے جدا ترجمہ ذکر کیا ہے۔

۱۳۵۰۳ ..... عن الزھری عن عبید اللہ کی سند سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد بن شبل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی جناب میں حاضر خدمت تھے۔ ایک اعرابی اٹھا اور (آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر) بولا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیے۔ اس کا فریق مخالف جو اس سے سمجھ دار تھا بولا: جی ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیے اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

بولو! چنانچہ وہ بولا: کہ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدوری کر رہا تھا اس نے اس کی عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ میرے بیٹے کو رجم کی سزا ہوگی۔ لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک غلام بطور مزدوری اس کو دے دیا ہے۔ پھر میں نے کچھ اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے کچھ مختلف بات بیان کی کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی اور اس کی بیوی کو رجم کی سزا ہوگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کرتا ہوں۔ سو بکریاں اور خادم تجھ کو واپس ملے گا۔ اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی۔ جبکہ اس شخص کی بیوی کو رجم کرنا ہوگا۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے خادم کو حکم فرمایا: اے انس! صبح کو اس شخص کی بیوی کے پاس جا۔ اگر وہ اپنے جرم کا اعتراف کرتی ہے تو اس کو رجم کرا دینا۔ چنانچہ انس صبح کو اس عورت کے پاس گئے تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

الجامع لعبدالرزاق المصنف لابن ابی شیبہ

ثبوت جرم کے بعد حد جاری ہوگی

۱۳۵۰۴ ..... سہل بن سعد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک لڑکی زنا سے حاملہ ہوگئی۔ اس سے پوچھا گیا کہ تجھے کس نے اس حال کو پہنچایا اس نے ایک اپاہج کا نام لیا۔ اس سے پوچھا گیا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کوڑے کھانے

(کی اہلیت نہیں رکھتا اس) سے کمزور ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کا ایک سو تنکوں والا خوشہ ایک مرتبہ مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ خوشہ اس کو ایک مرتبہ مارا گیا۔ ابن النجار

۱۳۵۰۵..... عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کا چہرۂ انور متغیر اللون ہو جاتا۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ پر وحی نازل ہوئی تو یہی کیفیت طاری ہوگئی، جب وہ کیفیت چھٹ گئی تو ارشاد فرمایا: تو سنو مجھ سے: اللہ پاک نے ان کے لیے راستہ کھولا ہے: شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ زنا کا مرتکب ہو تو ان کو ایک سو کوڑے سزا پھر رجم کی سزا ہے۔ اور اگر کنوارہ کنواری کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے سزا اور ایک سال کی جلاء وطنی ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۰۶..... ابوامامۃ بن سہل سے مروی ہے کہ مساکین مسلمین میں سے ایک لاغر بیمار شخص تھا۔ بارش والی ایک سخت رات میں اس کو ایک مسلمان خاتون نے (کسی کام سے) اپنے ہاں بلایا۔ آدمی اس کے پاس پہنچا تو عورت پر جھٹ پڑا اور اس کے ساتھ دست درازی کر کے اپنے ارادے میں کامیاب ہوگیا۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ساری خبر سنائی۔ آپ ﷺ نے اس آدمی کے پاس پیغام بھیجا اس نے (آکر) اعتراف جرم کرلیا (لیکن اس کی جسمانی حالت سو کوڑے برداشت کرنے کی نہ تھی) لہٰذا نبی کریم ﷺ کے حکم پر کھجور کا ایک خوشہ لیا گیا اور اس میں سو تنکے شمار کیے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے وہ خوشہ مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس لاغر آدمی کو ایک ہی مرتبہ وہ خوشہ مارنے پر اکتفاء کیا گیا۔ ابن جریر

۱۳۵۰۷..... حسن سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور بولی: اس نے زنا کیا ہے۔ آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! یہ غیرت میں آکر ایسا کہہ رہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے حلفیہ (قسم اٹھا کر) کہتا ہوں کہ فاجر فاجر ہوتا ہے۔ اور (محض) غیرت میں آکر ایسی بات کرنے والی کو معلوم نہیں ہوسکتا کہ وادی کا بالائی حصہ کون سا ہے اور پست آخری حصہ کونسا ہے۔

الجامع لعبد الرزاق

فائدہ:..... یعنی میں قسم اٹھاتا ہوں کہ فاجر فاجر ہی ہوتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ عورت کو صحیح معلوم نہیں ہو پایا ہو کہ آیا محض بالائی حصہ اس کو مس ہوا ہے یا مکمل۔ اس لیے مرد کی بات زیادہ تسلیم کی جائے گی۔

۱۳۵۰۸..... حسن سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کو باندی کے ساتھ ہم بستر پایا۔ اس کو بڑی غیرت اٹھی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اس کے تعاقب میں اس کا آدمی بھی پہنچ گیا۔ عورت بولی اس نے زنا کیا ہے۔ آدمی بولا: یا رسول اللہ! یہ جھوٹ بولتی ہے۔ بلکہ اصل ماجرا یوں ہے۔ تب عورت نے آدمی کی ڈاڑھی پکڑ لی۔ نبی کریم ﷺ نے عورت کو جھڑکا۔ عورت نے ڈاڑھی چھوڑ دی۔ آپ ﷺ نے عورت کو ارشاد فرمایا: تجھے کیا علم کے وادی کا بالائی حصہ کون سا ہے اور آخری حصہ کونسا؟ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۰۹..... حسن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو وحی ہوئی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: لو سنو مجھ سے! اللہ نے ان کے لیے راستہ نکالا ہے، شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ سو کوڑے اور رجم اور کنوارہ کنواری کے ساتھ سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۱۰..... ابن جریج عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر دو کنوارے مرد و عورت آپس میں زنا کریں اور ان پر چار مرد گواہی دیدیں تو بحکم خداوندی:

مائة جلدة ولا تأخذكم بهما رأفة في دين الله

یعنی سو کوڑے اور ان کے ساتھ نرمی تم کو اللہ کے دین میں نہ پکڑے۔

اور بموجب میری سنت کے ان کو ایک سال کے لیے ان کے اس وطن سے نکال دیا جائے جہاں وہ رہتے ہوں۔ اور ارشاد فرمایا ان کو جلاء وطن کرنا میری سنت ہے۔

عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: پہلی حد جو اسلام میں ایک آدمی پر جاری کی گئی اسی کو آپ علیہ السلام کے سامنے پیش کر کے اس پر شہادت لی گئی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ جب اس پر حد جاری ہوگئی تو آپ علیہ السلام کے چہرے کو دیکھا گیا گویا آپ کے چہرے پر مٹی ڈال دی گئی ہو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! شاید اس آدمی کا ہاتھ کٹنا آپ کو دشوار گذرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیوں نہ دشوار

گزرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔لوگوں نے عرض کیا تب آپ اس کو چھوڑ دیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: امام(حاکم) کے پاس جب حد آئے گی تو اس کو حد معطل کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۱۱.....ابن جریج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ کر دیا ہے کہ زنا پر نہ تین آدمیوں کی شہادت قبول کی جائے گی اور نہ دو کی اور نہ ایک کی۔ اور ان کو (تہمت کے جرم میں) اسی اسی کوڑے مارے جائیں گے پھر ان کی شہادت آئندہ قبول نہ کی جائے گی جب تک مسلمانوں کو ان کی سچی توبہ اور ان کی اصلاح کا علم نہ ہو جائے۔الجامع لعبدالرزاق

رجم.....سنگساری

۱۳۵۱۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی۔ اسی کتاب میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اس کو پڑھا اور محفوظ کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے خود خطرہ ہے کہ لوگوں پر طویل زمانہ گذرے گا تو کوئی کہے گا: ہم کتاب اللہ میں آیت رجم نہیں پاتے۔ پس وہ ایسے فریضے کے انکار کے ساتھ گمراہ ہو جائیں گے جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ پس رجم کتاب اللہ میں ہے۔ زانی پر لازم ہے جبکہ وہ شادی شدہ ہو مرد ہو یا عورت۔ بشرطیکہ گواہ قائم ہوں یا حمل ظاہر ہو (عورت کے لیے) یا زانی خود اعتراف کر لے۔ خبردار! ہم یہ آیت بھی پڑھا کرتے تھے:

لاترغبوا عن آباء کم فانه کفربکم ان ترغبوا عن آباء کم.

اپنے آباء سے اپنی نسبت کا انکار نہ کرو یہ تمہارا انکار ہے کہ تم اپنے آباء سے اعراض کرو۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبه، مسند احمد، العدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، ابن الجارود، ابن جریر، ابوعوانة، ابن حبان، السنن للبیهقی

امام مالک نے اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔

۱۳۵۱۳.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور رجم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ہرگز دھوکہ میں نہ پڑنا رجم کے بارے میں۔ بے شک وہ حدود اللہ میں سے ایک حد ہے۔ خبردار! رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں ضرور قرآن پاک کے حاشیے میں لکھوا دیتا:

عمر بن خطاب، عبدالرحمن بن عوف، فلاں اور فلاں اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔

خبردار! عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جو تکذیب کرے گی رجم کی، دجال (کے خروج) کی، شفاعت کی، عذاب قبر کی اور اس قوم کی جس کو اللہ پاک جہنم سے ان کے جلنے کے بعد نکالے گا۔مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابوعبید

فائدہ:.....حدیث میں امتحشوا کے الفاظ ہیں جس کے معنی ہیں اس قدر جلنا کہ کھال جل کر ہڈیاں ظاہر ہو جائیں۔ انبیاء ۳۰۲/۴۔

۱۳۵۱۴.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: خبردار! رجم (سنگساری) حدود اللہ میں سے ایک حد ہے، ہرگز اس کی طرف سے دھوکہ میں نہ پڑنا۔ بے شک وہ کتاب اللہ میں بھی ہے اور تمہارے نبی کی سنت میں بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی رجم فرمایا اور میں نے بھی رجم کیا ہے۔الاوسط للطبرانی

۱۳۵۱۵.....حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم فرمایا اور میں نے بھی رجم کیا۔ اگر مجھے کتاب اللہ میں زیادتی ناپسند ہوتی تو میں قرآن پاک میں اس کو لکھ دیتا۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ ایسی اقوام آئیں گی جو اس کو کتاب اللہ میں نہ پا کر اس کا کفر (انکار) کریں گی۔

الترمذی، السنن للبیهقی قال الترمذی حسن صحیح وروی عنه من غیروجه عن عمر رضی الله عنه

رجم (سنگساری) کا حکم قرآن میں موجود ہے

۱۳۵۱۶۔۔۔حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بچو آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں پڑنے سے۔ کہیں کوئی یہ کہنے لگے: ہم تو رجم کو کتاب اللہ میں پاتے نہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے آپ کے بعد رجم کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کہنے والا یہ نہ کہتا کہ عمر بن خطاب نے کتاب اللہ میں نئی کتاب لکھ دی ہے تو میں ضرور اس کو لکھ دیتا۔ بے شک ہم نے اس کو قرآن پاک میں پڑھا ہے:

الشیخ والشیخة فارجموهما البتة.

بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کو (جب وہ زنا کریں) تو رجم کرو ضرور۔ مالک، الشافعي، ابن سعد، العدني، حلية الاولياء، السنن للبيهقي

۱۳۵۱۷۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رجم حدود اللہ میں سے ایک حد ہے اس کے بارے میں دھوکہ کا شکار مت ہونا۔ اس کی (سچائی کی) نشانی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا، ابوبکر نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے بھی رجم کیا۔ عنقریب ایک قوم آئے گی جو تقدیر کو جھٹلائے گی، حوض (کوثر) کو جھٹلائے گی، شفاعت (کے برحق ہونے) کو جھٹلائے گی اور اس قوم کو جھٹلائے گی جو جہنم سے نکالی جائے گی۔ ابن ابی عاصم

۱۳۵۱۸۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منادی کو نداء دینے کا حکم دیا اس نے نداء دی الصلوٰۃ جامعة (یعنی وعظ سننے کے لیے جمع ہو جاؤ) پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔ اللہ کی حمد وثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! آیت رجم کے متعلق دھوکہ کا شکار نہ ہونا۔ بے شک وہ قرآن میں نازل ہوئی تھی۔ ہم نے اس کی تلاوت کی تھی۔ لیکن وہ قرآن کے بہت سے حصے کے ساتھ چلی گئی جو محمد کے ساتھ چلا گیا۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا، ابوبکر نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے رجم کیا۔ عنقریب اس امت میں سے ایسے لوگ آئیں گے جو رجم کا انکار کریں گے، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے، شفاعت کا انکار کریں گے، حوض کا انکار کریں گے، دجال کا انکار کریں گے، عذاب قبر کا انکار کریں گے اور اس قوم کا انکار کریں گے جو جہنم سے نکالی جائے گی جہنم میں ڈالنے کے بعد۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۱۹۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت رجم نازل ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آیت لکھ لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ ابن الضریس

۱۳۵۲۰۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسا کوئی شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا ہوگا اور وہ محصن (شادی شدہ ہوگا) تو میں اس کو رجم کردوں گا۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه

۱۳۵۲۱۔۔۔ذہل بن کعب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ اس عورت کو رجم فرمائیں جو بدکاری کے نتیجے میں حاملہ ہوگئی تھی۔ لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تب تو آپ ظلم کرنے والے ہوں گے، جو جان اس عورت کے پیٹ میں ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ آپ کس بناء پر ایک جان کے گناہ کے بدلے دو جانوں کو قتل کریں گے؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے بچہ جن دیا، تب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا رجم (سنگسار) کیا۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۳۵۲۲۔۔۔عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اگر کہنے والے یہ نہ کہتے: عمر نے کتاب اللہ میں زیادتی کردی تو میں ضرور اس آیت کو لکھ دیتا جس طرح وہ نازل ہوئی تھی۔ یعنی الشیخ والشیخة فارجموهما البتة. مسند احمد، ابن الانباری فی المصاحف

۱۳۵۲۳۔۔۔حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اپنے آخری حج کے موقع پر) جب منیٰ سے واپس

ہونے لگے تو وادی ابطح میں اپنی سواری بٹھا دی۔ پھر (اتر کر) بطحاء سے پتھر کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کپڑا ڈال کر چت لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے گڑگڑائے:

اے اللہ! میں سن رسیدہ ہو گیا ہوں، میرے قویٰ کمزوری کا شکار ہو گئے ہیں، میری رعیت منتشر ہو چکی ہے پس مجھے اس حال میں اٹھا لے کہ مجھ سے کوئی کوتاہی اور نقصان نہ ہو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ مدینہ پہنچ گئے تو لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میں نے تمہارے لیے فرائض واضح کر دیئے، سنتوں کو روشن کر دیا اور تم کو واضح راستے پر چھوڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (تنہیا) دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر تالی بجائی اور فرمایا: خبردار! لوگوں کے ساتھ دائیں بائیں نکل کر گمراہ نہ ہو جانا۔ نیز آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں نہ پڑنا۔ کہیں کوئی کہے: ہم کتاب اللہ میں دو حدیں نہیں پاتے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے رجم فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔ اللہ کی قسم! اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر نے کتاب اللہ میں نئی بات لکھ دی تو میں ضرور قرآن پاک میں اس کو لکھ دیتا جس طرح ہم نے اس کو پڑھا تھا:

الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة.

حضرت سعید بن المسیب (تابعی) فرماتے ہیں: چنانچہ یہ ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا کہ ان کو نیزہ مار (کر زخمی اور قریب المرگ کر) دیا گیا۔

مؤطا امام مالک، ابن سعد، مسدد، مستدرک الحاکم

۱۳۵۲۴...... بکر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ تھا کہ مصحف شریف (قرآن مبارک) میں یہ لکھوا دوں:

یہ وہ فریضہ ہے جس پر عمر، فلاں اور فلاں مہاجرین صحابی اور دس انصاری صحابی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور رجم کا حکم دیا اور خمر (شراب نوشی) میں جلدة (کوڑے مارے) اور اس کا حکم دیا۔ ابن جریر

۱۳۵۲۵...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شادی شدہ زانی کے متعلق فرمایا میں اس کو قرآن کی رو سے جلد (کوڑوں کی سزا) کروں گا اور سنت کی رو سے رجم کروں گا۔ اسی طرح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۲۶...... قابوس بن مخارق سے مروی ہے کہ محمد بن ابی بکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے؟ ایک مکاتب (اپنی آزادی کی قیمت ادا کرنے والا) مرگیا ہے اور اپنی کتابت (آزادی) کا عوض چھوڑ کر گیا ہے اور چند آزاد لڑکے اولاد میں چھوڑے ہیں؟

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سوالوں کے جواب میں لکھا:

جو دو مسلمان مرتد ہو گئے ہیں اگر وہ توبہ تائب ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ ان کی گردن اڑا دو۔ جس مسلمان نے نصرانی عورت کے ساتھ زنا کر لیا ہے اس پر حد جاری کرو جبکہ نصرانی عورت کو اہل ذمہ کے سپرد کر دو اور مکاتب کا بدل کتابت ادا کرو، پھر جو مال باقی بچ جائے اس کو اس کی اولاد کے حوالے کر دو۔ الشافعی، المصنف لابن ابی شیبه، السنن للبیهقی

تعزیراً کوڑے مارنا

۱۳۵۲۷...... معبد اور عبیداللہ، عمران بن ذھل کے بیٹوں سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی کے پاس سے گذر ہوا۔ آدمی نے کہا میں نے زنا کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ہم تجھے رجم کریں گے اگر تو شادی شدہ ہے۔ لوگوں نے کہا: اس نے عورت کی باندی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو نے اس کو مجبور کر دیا تھا تو اب اس کو آزاد کر دے اور اپنی بیوی کو دوسری باندی اس کے بدلے دے۔ آدمی بولا: ہاں اللہ کی قسم! میں نے اس کو مجبور کیا تھا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم نہ کیا بلکہ حد سے کم کوڑے مار دیئے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۲۸..... عامر بن مطر الشیبانی سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (مذکورہ روایت جیسی صورت کے متعلق) ارشاد فرمایا: اگر آدمی نے بیوی کی باندی کو مجبور کیا تھا تو وہ آزاد ہو جائے گی اور آدمی اس کے عوض دوسری باندی بیوی کو دے گا اور اگر وہ برضا آمادہ ہوئی تھی تو اب یہ آدمی کی ملکیت میں آجائے گی اور وہ اپنی بیوی کو دوسری باندی لا کر دے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۲۹..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حد کو اور عقر کو درست نہیں سمجھتے۔ الجامع لعبدالرزاق

فائدہ:..... حد مذکورہ دو روایات سے جیسے معلوم ہوا۔ اور عقر کا مطلب ہے کہ عرب جاہلیت میں مرنے والے فیاض شخص کی قبر پر اونٹ نحر کرتے تھے اور کہتے تھے یہ اپنی زندگی میں ایسی فیاضی کرتا تھا اور مہمانوں کی خاطر تواضع کرتا تھا چنانچہ ہم اس کی وفات کے بعد اس کا بدلہ ادا کر رہے ہیں۔

النهاية ۳/ ۲۷۱

۱۳۵۳۰..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسا شخص لایا جاتا یعنی جو اپنی بیوی کی باندی سے زنا کرے تو میں اس کو رجم کر دیتا لیکن ابن مسعود کو علم نہیں ہے کہ ان کے بعد کیا کچھ صورت حال پیدا ہوئی ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبيهقي، ابن ماجه

۱۳۵۳۱..... عبدالکریم سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آدمی اگر بیوی کی باندی سے زنا کرلے تو کوئی حرج نہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر ہمارے پاس ایسا آدمی لایا گیا (جس نے اپنی بیوی کی باندی کے ساتھ زنا کیا ہو) ہم اس کا سر پتھر سے کچل دیں گے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۳۲..... ابن ابی لیلیٰ مرفوعاً حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شادی شدہ آدمی کو لواطت کی وجہ سے رجم کیا۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبيهقي

۱۳۵۳۳..... ابن جریج بعض کوفی لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے جو شادی شدہ تھی ایک دوسری سرزمین میں اگر شادی کرلی نہ یہ کہا کہ اس کا شوہر مر گیا ہے اور نہ یہ بتایا کہ پہلے شوہر نے اس کو طلاق دیدی ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۳۴..... ابو عبدالرحمٰن السلمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جس کو پیاس کی شدت نے اس حد تک ناچار کر دیا تھا کہ اس کا گذر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا جس کے پاس پانی تھا۔ عورت نے اس سے پانی مانگا مگر اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا مگر اس شرط پر کہ وہ عورت راعی کو اپنے وجود پر قدرت دے۔ لاچار عورت نے اپنا وجود اس کے حوالے کر دیا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس کے رجم کے بارے میں مشورہ کیا اور فرمایا: یہ عورت مجبور پریشان تھی میرا خیال ہے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ وکیع فی نسخته

۱۳۵۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے زنا کا چار مرتبہ اعتراف کیا۔ چنانچہ اس کو رجم کر دیا گیا۔ میں نے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر صاحب مکس (ٹیکس وصول کرنے والے) کو بھی یہ توبہ مل جاتی تو اس کی بھی مغفرت کر دی جاتی۔ ابن جریر

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۸۳۶۔

۱۳۵۳۶..... حضرت البراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو (آپس میں زنا کرنے کی حد میں) رجم کیا۔ مصنف ابن ابی شیبه

یہودی عورت و مرد پر حد جاری کرنا

کلام:..... الالحاظ ۱۴۷، ۱۴۸..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۰۱۔ پر مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۱۳۵۳۷......جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی اور یہودیہ کو رجم فرمایا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۳۸......جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ماعز بن مالک کو لایا گیا۔وہ ایک کوتاہ قامت شخص تھے اور صرف بدن کے نچلے حصے پر ازار باندھے ہوئے تھے۔بالائی جسم پر کوئی چادر وغیرہ یا کپڑا نہ تھا۔حضور اکرم ﷺ تکیہ پر بائیں کروٹ کی ٹیک لگائے ہوئے تھے اور ماعز سے بات چیت کر رہے تھے۔لیکن میں چونکہ بالکل آخری سرے پر تھا، میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کافی لوگ تھے اس لیے میں بات چیت کو سن نہیں پا رہا تھا (پھر میں نے اتنا سنا) آپ نے فرمایا:اس کو لے جاؤ۔پھر فرمایا:واپس لاؤ۔پھر اس سے کچھ بات چیت فرمائی جو میں سن نہ پایا پھر فرمایا:اس کو لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

پھر نبی کریم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

فرمایا: کیا جب بھی ہم جہاد کے لیے سفر پر جائیں گے ان میں سے کوئی پیچھے ضرور رہے گا تا کہ مینڈھے کی طرح (شدت شہوت سے) بلبلاتا پھرے اور کسی عورت کو دودھ کا ایک برتن بھر کر دے کر اپنی خواہش پوری کرے گا۔اللہ کی قسم!میں جب بھی کسی ایسے شخص پر قادر ہوا اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔الدارقطنی فی السنن، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد

۱۳۵۳۹......جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو رجم کیا۔ابن ابی شیبہ

۱۳۵۴۰......حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے وہ کنوارا شخص جو نکاح کرے پھر اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہونے سے قبل زنا کا مرتکب ہو جائے تو اس پر کوڑے ہیں رجم نہیں۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۱......جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلۂ اسلم کے ایک شخص اور یہود کے ایک مرد اور ایک عورت کو رجم کیا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۲......ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن عن جابر بن عبداللہ بن سند سے بیان کیا کہ قبیلۂ اسلم کا ایک شخص نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اپنے آپ پر چار مرتبہ زنا کی شہادت دی۔آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم فرما دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔چونکہ یہ شادی شدہ تھے۔لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ماعز بن مالک تھے۔

ابن جریج کہتے ہیں مجھے سعید نے ابن عمر کے غلام عبداللہ بن دینار سے روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ اسلمی کو رجم فرمانے کے بعد کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:اس گندگی کے فعل سے اجتناب کرو جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔اور جس سے کوئی حرکت سرزد ہو جائے تو وہ اس کو پوشیدہ رکھے۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۳......عن معمر عن الزهري عن ابي سلمة بن عبدالرحمٰن کی سند سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص آیا اور زنا کا اعتراف کیا۔آپ ﷺ نے اس سے اعراض کر لیا۔اس نے دوبارہ اعتراف کر لیا۔آپ نے پھر اعراض کیا۔حتیٰ کہ اس نے چار مرتبہ اپنے آپ پر شہادت دے دی۔پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے جنون تو نہیں ہے؟اس نے انکار میں جواب دیا۔آپ نے دریافت کیا: کہا تو محصن (شادی شدہ آزاد منش) ہے؟اس نے اثبات میں جواب دیا۔چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم سنا دیا اور اس کو میدان عیدگاہ میں رجم کر دیا گیا۔لیکن جب پتھروں نے اس کے قدم اکھاڑ دیئے تو وہ بھاگ پڑا لیکن پھر لوگوں نے اس کو جا لیا اور پتھر مار مار کر اس کو رجم کر دیا (مار دیا)۔

پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق خیر کے کلمات ارشاد فرمائے۔اور خود اس پر نماز ادا نہیں فرمائی۔

معمر کہتے ہیں: مجھے ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر ملی کہ وہ شخص پتھروں کی مار میں بھاگ پڑا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا؟

معمر کہتے ہیں: مجھے ایوب بن حمید نے ھلال سے خبر نقل کی کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اسلمی شخص کو رجم کروا دیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے اپنے عیوب چھپاؤ جن کو اللہ نے مجھ سے چھپا لیا۔اور جو کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے وہ اس کو چھپائے (اور توبہ تائب ہو جائے)۔

معمر کہتے ہیں: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے خبر نقل کی کہ جب ماعز (اسلمی) زنا کا اعتراف کر لیا تو آپ ﷺ نے اس سے اس طرح کے سوالات کیے تھے: کیا تو نے صرف بوسہ لیا ہے؟ کیا تو نے جماع کیا ہے؟الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۴..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ماعز کو رجم کیا تھا۔اس کو رسول اللہ ﷺ نے جلدۃ (کوڑوں) کی سزا جاری نہیں فرمائی تھی۔ابن جریر

۱۳۵۴۵..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے زنا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو کوڑے لگائے گئے۔پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ محصن ہے،تب آپ نے اس کے رجم کا حکم دیا پھر اس کو رجم کیا گیا۔ابن جریر

۱۳۵۴۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ماعز اسلمی کو لایا گیا تو اس نے دو مرتبہ اعتراف زنا کیا۔آپ نے اس کو واپس کردیا۔پھر دوبارہ بلوایا تو اس نے دوبار پھر زنا کا اعتراف کیا اس طرح چار مرتبہ اعتراف زنا کرلیا۔پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اس کو لے جاؤ اور رجم کردو۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یہودیوں کو رجم فرمایا اور میں بھی ان کو رجم کرنے والوں میں شامل تھا۔
مصنف ابن ابی شیبہ

توراۃ میں سنگساری کا حکم موجود تھا

۱۳۵۴۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں اس وقت حاضرین میں شامل تھا جب نبی اکرم ﷺ کے پاس دو یہودی لائے گئے،جنہوں نے زنا کیا تھا۔آپ ﷺ نے ان کے قاری کو بلوایا۔چنانچہ وہ تورات لے کر حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم رجم کو اپنی کتاب میں پاتے ہو؟اس نے کہا:نہیں!لیکن دونوں کو مخالف سمتوں میں منہ کرکے جانور پر بٹھا کر گھمایا جائے گا(یہ حکم موجود ہے)چنانچہ اس کو کہا گیا کہ اچھا پڑھ کر سنا۔اس نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔اور اس کے گرد وپیش کی عبارت پڑھنے لگا۔حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا:اپنے ہاتھ پیچھے ہٹا۔اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت الرجم سامنے موجود تھی لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے لیے حکم دے دیا اور دونوں کو رجم کردیا گیا۔میں نے ان دونوں کو دیکھا تھا جب ان کو رجم کیا جارہا تھا وہ پتھروں سے اپنا بچاؤ کررہے تھے۔الجامع لعبدالرزاق، ابن ماجہ

۱۳۵۴۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہود اپنے ایک آدمی اور ایک عورت کو لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ان دونوں مرد وعورت نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔حضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے جو زنا کرتے ہیں تم ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو؟انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کو مار پیٹ کرتے ہیں۔حضور ﷺ نے دریافت فرمایا:تورات میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟انہوں نے جواب دیا:ہم تورات میں کچھ نہیں پاتے۔حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا:تم جھوٹ بولتے ہو!تورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔تورات لاؤ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔چنانچہ یہود تورات لے کر آئے۔ان کے قاری جو تورات پڑھا کرتا تھا آیت رجم پر اپنی ہتھیلی رکھ لی اور اس سے آگے پیچھے پڑھنے لگا۔آیت رجم کو نہیں پڑھا۔عبداللہ بن سلام نے اس کا ہاتھ وہاں سے اٹھایا اور پوچھا یہ کیا ہے؟جب یہودیوں نے بھی دیکھ لیا تو تب کہنے لگے:ہاں یہ آیت رجم تو ہے۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو رجم کرنے کا حکم دیا۔اور جہاں جنازے رکھے جاتے تھے وہاں رجم کردیا گیا۔
الجامع لعبدالرزاق

حاملۂ زنا پر وضع حمل کے بعد حد جاری ہوگی

۱۳۵۵۰..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلۂ جہینہ کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس زنا کا اعتراف کیا اور بتایا کہ میں حمل سے ہوں۔حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا اس کے ساتھ نیک سلوک رکھو،جب یہ بچہ جن لے تو مجھے بتانا چنانچہ اس نے حکم کی تعمیل کی۔پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا اور اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے(کہیں دوران رجم کھل نہ جائیں اور بے پردگی نہ ہوجائے)پھر حکم دیا اور اس کو رجم کردیا گیا۔پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:یارسول اللہ!ایک تو

آپ نے اس کو رجم کیا پھر اس پر نماز بھی پڑھتے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی (سچی) توبہ کی ہے کہ اگر ستر اہل مدینہ کے درمیان بھی تقسیم کر دی جائے تو سب کو کافی ہو جائے گی۔ کیا تم نے اس سے افضل چیز دیکھی ہے کہ اس نے اللہ کے لیے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی

۱۳۵۵۱..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کو رجم فرمایا جس نے ایک یہودی عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۲..... معمر زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے مزینہ کے ایک شخص نے خبر دی اس وقت ہم ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس شخص کو حضور نبی کریم ﷺ نے رجم کیا وہ یہودیوں کا ایک آدمی تھا جس نے ایک یہودیہ عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔ ان کے علماء نے نبی اکرم ﷺ کے پاس فیصلہ لے جانے سے پہلے مشورہ کیا کہ اس نبی کو تخفیف (آسان احکام) کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ جبکہ ہمیں علم ہے کہ تورات میں رجم کو فرض کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہم اس نبی کے پاس چلتے ہیں اور ان سے اپنے بندوں کے متعلق سوال کرتے ہیں جنہوں نے زنا کیا ہے اور وہ دونوں محصن۔ شادی شدہ آزاد بھی ہیں۔ پس اگر ہم کو رجم سے آسان فتویٰ ملا تو ہم قبول کر لیں گے اور جب اللہ سے ملیں گے تو ہمارے پاس یہ دلیل ہوگی کہ ہم نے تیرے انبیاء میں سے ایک نبی کے حکم پر عمل کر لیا تھا۔ لیکن اگر ہم کو رجم کا حکم ملا تو ان کی بات نہیں مانیں گے جیسا کہ ہم تورات کے حکم پر رجم پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ مسجد میں اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے۔ یہود بولے: اے ابوالقاسم! آپ کیا کہتے ہیں ہمارے ایک آدمی اور ایک عورت نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کے ساتھ مسلمان اور دوسرے لوگ بھی اٹھ گئے۔ حتیٰ کہ آپ مدراس الیہود (یہود کی درسگاہ) میں پہنچ گئے۔ وہ تورات کو پڑھ پڑھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے گروہ یہود! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی! بتاؤ تم تورات میں اس شخص کے لیے کیا حکم پاتے ہو جو شادی شدہ ہو اور زنا کرلے؟ علماء یہود بولے: دونوں زانیوں کو سواری پر ایک دوسرے کے مخالف سمت بٹھایا جائے اور لوگ ان کا تماشا کریں۔ لیکن ان کا ایک نوجوان عالم چپ رہا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اس کو دیکھا تو اس کو صحیح بات بتانے پر اصرار کیا۔ آخر وہ بولا: اگر آپ نے اللہ کا واسطہ دے ہی دیا ہے تو للہ ہم جھوٹ نہیں بولیں گے، ہاں ہم تورات میں رجم کا حکم پاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: سب سے پہلے جب تم نے اللہ کے حکم میں تساہل اور رخصت برتی اس کی کیا وجہ تھی؟ وہ بولے: ہمارے ایک آدمی نے زنا کا ارتکاب کر لیا تھا جو ہمارے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا قرابت دار تھا۔ بادشاہ نے اس کو قید کیا اور اس سے رجم کی سزا ٹال دی۔ اس کے بعد عام لوگوں میں سے ایک دوسرے آدمی نے زنا کیا۔ چنانچہ بادشاہ نے جب اس کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو اس آدمی کے قوم والے آڑے آگئے اور بولے: اللہ کی قسم! ہمارا آدمی رجم نہیں ہوگا جب تک کہ آپ بھی اپنے آدمی کو نہ لا کر رجم کرو۔ چنانچہ پھر انہوں نے اپنے درمیان اس سزا کو معطل کرنے پر صلح کر لی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تب میں حکم جاری کرتا ہوں تورات کے حکم کا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لیے حکم دیا اور ان کو رجم کر دیا گیا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں کو دیکھا جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے رجم کا حکم دیا تھا جب ان کو رجم کیا جانے لگا تو آدمی اپنے ہاتھوں پر پتھروں کی بارش روک کر عورت کو پتھروں کی زد میں آنے سے بچا رہا تھا۔

ہمیں یہ بات منقول ہوئی کہ یہ قرآنی آیت اسی مذکورہ واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

انا انزلنا التوراة فیها هدی ونور یحکم بها النبیون الذین اسلموا للذین هادوا.

ہم نے نازل کیا تورات کو، اس میں ہدایت اور نور ہے، فیصلہ کرتے ہیں اس کے ساتھ وہ انبیاء جو تابعدار ہوئے ان لوگوں کے لیے جنہوں

نے یہودیت اختیار کی۔اور حضور اکرم ﷺ بھی انہی میں سے تھے۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۳.....حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسلمی حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور اپنے آپ پر چار بار گواہی دی کہ ان سے ایک عورت کے ساتھ حرام کاری سرزد ہوگئی ہے ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان سے اعراض برتتے رہے۔پھر پانچویں بار اسلمی کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا تو اس پر غالب آ گیا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں۔پوچھا: کیا تیر انفس اس میں اس طرح غائب ہوگیا تھا جس طرح سرچو سرمہ دانی میں اور ڈول کنوئیں میں غائب ہوجاتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو جانتا ہے زنا کیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں، میں اس عورت سے حرام طریقے سے مبتلا ہوا جس طرح اپنی بیوی کے ساتھ حلال طریقے سے ملتے ہیں۔آپ نے پوچھا: اب تو اس اقرار سے کیا حاصل کرنا چاہتا ہے؟ عرض کیا: میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اس گناہ سے پاک کردیں۔

چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کو رجم کردیا گیا۔

آپ ﷺ نے دو آدمیوں کو آپس میں بات چیت کرتے سنا۔ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا: اس کو دیکھ! اللہ نے اس کا گناہ چھپایا لیکن اس کے ضمیر نے اس کو چھوڑا نہیں حتیٰ کہ وہ کتے کی طرح سنگسار ہوگیا۔نبی اکرم ﷺ ان کی گفتگو سن کر خاموش ہوگئے۔پھر تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک مردار گدھے کے پاس سے گذر ہوا جس کی ٹانگیں اوپر اٹھی ہوئی تھیں۔تب آپ ﷺ نے پوچھا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ دونوں بولے: ہم موجود ہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیچے اترو اور اس مردار گدھے کو کھاؤ۔دونوں بولے: یا نبی اللہ! اللہ آپ کی مغفرت کرے، اس کو کون کھائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے جو ابھی اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ تو اس مردار کے کھانے سے زیادہ بری ہے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ تو ابھی جنت کی نہروں میں غوطے مار رہا ہے۔الجامع لعبدالرزاق، ابوداؤد

کلام:.....ضعیف ابی داؤد ۹۵۲۔

سنگساری کی وجہ سے جنت کا مستحق ٹھہرا

۱۳۵۵۴.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا۔آپ نے حکم دیا اور اس کو رجم کردیا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو نبوت دے کر بھیجا میں نے اس کو جنت کی نہروں میں عیش وعشرت کرتے دیکھا ہے۔ابن جریر

۱۳۵۵۵.....عن ابن جریج عن ابراہیم عن محمد بن المنکدر کی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کو رجم فرمایا۔کسی مسلمان نے کہا: اس عورت کا تو سارا عمل بے کار ہوگیا۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے جو کچھ بھی کیا یہ رجم اس (کے گناہوں) کا کفارہ ہے اور تو نے جو عمل کیا (یہ نازیبا گفتگو کی) اس کا تجھ سے حساب لیا جائے گا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۶.....امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ جلد (کوڑوں) اور رجم (سنگساری) دونوں کی سزا ایک ساتھ دینے کا انکار فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے اور جلد (کوڑوں) کا ذکر نہیں فرمایا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۷.....عن ابن عیینۃ عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب کی سند سے مروی ہے کہ بنی اسلم کا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اپنے آپ کے متعلق بولا اس کمینے نے زنا کیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ تم اللہ سے توبہ کرلو اور اپنے گناہ پر اللہ کا ڈالا ہوا پردہ نہ اٹھاؤ۔بے شک اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، جبکہ لوگ عار اور شرم دلاتے ہیں اور کچھ نہیں کرسکتے۔لیکن اس کا ضمیر نہ مانا اور وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی بات کی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔لیکن اس کا ضمیر اس کو جھنجھوڑتا رہا اور بالآخر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آگیا اور اپنی جرم کاری سنائی۔آپ ﷺ نے اس سے اعراض برتا (شاید وہ لوٹ جائے) اسلمی دوسری جانب سے آیا۔آپ ﷺ نے پھر دوسری جانب منہ کرلیا۔وہ پھر اس جانب آیا اور اپنا جرم بیان کیا۔آپ ﷺ نے اس کی قوم والوں کے

پاس پیغام بھیج کر ان کو بلوایا اور ان سے پوچھا: کیا یہ شخص مجنون ہے؟ کیا اس کو کوئی دماغی بیماری ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ (اس کے بعد) نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اس گندگی سے بچو، جس سے اللہ نے تم کو منع کیا ہے اور جس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے وہ اس کو چھپائے۔

یحیٰ بن سعید عن نعیم عن عبداللہ بن ھزال کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ھزال کو فرمایا: اگر تم اپنا یہ گناہ اپنے کپڑے کے ساتھ چھپاتے تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔

ھزال وہ شخص تھا جو نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر خبر دیتا تھا ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حد لگانے کی سنت یہ ہے کہ جب آدمی پر حد جاری کر دی جائے تو اس کو گزشتہ گناہ سے توبہ کرنے کو کہا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۸۔۔۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی آدمی اور ایک یہودیہ عورت کو رجم فرمایا تھا۔ المصنف لابن ابی شیبۃ

۱۳۵۵۹۔۔۔۔۔عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک عورت سے زنا سرزد ہو گیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو حمل سے ہے؟ عورت نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: تب تو جا اور جب بچہ جن لے تب آنا۔ چنانچہ وہ عورت بچے کی پیدائش کے بعد پھر حاضر خدمت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس کو دودھ پلا۔ جب اس کا دودھ چھوٹ جائے تو تب آنا۔ چنانچہ وہ عورت بچے کا دودھ چھڑانے کے بعد پھر حاضر خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس بچے کو کسی کے سپرد کر کے آ۔ چنانچہ وہ بچہ کسی کے حوالہ کر کے پھر حاضر خدمت ہوئی۔ تب آپ ﷺ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کو رجم کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے پاس حاضرین میں سے کسی نے اس عورت کو برا بھلا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایسی عورت کو برا بھلا کہتے ہو جو مسلسل اپنے نفس سے جہاد کرتی رہی حتیٰ کہ اپنے ذمے خدا کے حکم کو ادا کر دیا۔

الجامع لعبدالرزاق، النسائی

۱۳۵۶۰۔۔۔۔۔عن ابن جریج عن عطاء کی سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اس نے دوبارہ کہا۔ آپ نے پھر منہ موڑ لیا۔ اس نے تیسری بار کہا آپ نے پھر اعراض کر لیا۔ جب اس نے چوتھی بار کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو رجم کر دو۔ جب اس کو رجم کیا جانے لگا تو وہ گھبرا کر بھاگ پڑا۔ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ تو بھاگ پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ النسائی

۱۳۵۶۱۔۔۔۔۔عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور زنا کا اعتراف کیا۔ وہ حاملہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا اور جب بچہ جن لے پھر آنا۔ چنانچہ (ایک عرصہ بعد) وہ بچے کی ولادت کے بعد حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس کو دودھ پلا، جب اس کا دودھ چھوٹ جائے تو پھر آنا۔ چنانچہ جب اس کا دودھ چھوٹ گیا وہ پھر آگئی پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم ارشاد فرمایا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

الجامع لعبدالرزاق، النسائی

غلام باندی کے زنا کا بیان

۱۳۵۶۲۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل رسول اللہ ﷺ کی کسی باندی نے زنا کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جا اور اس پر حد جاری کر دے۔ میں اس کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ ابھی اس کو خون جاری ہے (یعنی ابھی اس نے بچے کو جنا نہیں ہے) چنانچہ میں واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے علی! کیا تم اپنے کام سے فارغ ہو گئے؟ میں نے عرض کیا: میں اس کے پاس پہنچا تو اس کا خون ابھی جاری تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو اس کو چھوڑ دو جب تک کہ اس کا خون تھم جائے (یعنی وہ بچہ جن لے) پھر اس پر حد جاری کر دینا۔ اور اپنے غلام باندیوں پر حد جاری کرتے رہو۔ ابو داؤد، السنن لابن الامام احمد بن حنبل، النسائی، مسند ابی یعلی

۱۳۵۶۳۔۔۔عبدالکریم سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اگر باندی کے ساتھ زنا بالجبر کیا جائے تو اگر وہ باکرہ (کنواری) ہو تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ مالک کو دیا جائے گا اور اگر وہ ثیبہ (اس کے ساتھ وطی کی جاچکی ہو) تو پھر اس کی قیمت کا بیسواں حصہ مالک کو دیا جائے گا۔زنا کرنے والا یہ قیمت ادا کرے گا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۶۴۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا: غلام باندیوں پر جلاوطنی اور رجم کی سزا نہیں ہے۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۶۵۔۔۔صالح بن کرز سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری باندی نے زنا کیا میں اس کو لے کر حکم بن ایوب کے پاس آیا۔میں ابھی بیٹھا تھا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔آپ نے پوچھا: اے صالح! یہ باندی تیرے ساتھ کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میری باندی ہے، اس نے زنا کیا ہے، میرا ارادہ ہوا کہ حاکم کے سامنے اس کو پیش کروں تا کہ وہ اس پر حد جاری کر دے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کر، بلکہ اپنی باندی کو واپس لے جا۔اللہ سے ڈر اور اس پر پردہ ڈال لے۔میں نے عرض کیا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کر میری بات مان لے۔چنانچہ وہ مجھے بار بار کہتے رہے آخر میں باندی کو واپس لے آیا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۶۶۔۔۔عن الزہری عن عبیداللہ بن عبداللہ کی سند سے مروی ہے کہ زید بن خالد، شبل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زانیہ باندی کے متعلق سوال کیا۔جس سے ابھی اس کے شوہر نے وطی نہ کی ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارو۔اگر پھر کرے پھر مارو۔پھر کرے پھر مارو۔تیسری یا چوتھی بار فرمایا: پھر اس کو فروخت کر دو خواہ ایک مینڈھی بالوں کے عوض کیوں نہ فروخت کرو۔النسائی

۱۳۵۶۷۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی باندی سے زنا سرزد ہو گیا۔آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اس کو لے جا کر حد جاری کرو۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حد جاری کرنے سے رکے رہے حتیٰ کہ اس نے بچہ جنم دے لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو پچاس کوڑے مارے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ساری خبر کہہ دی۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ابن جریر

۱۳۵۶۸۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: غلام اور ذمی پر حد نہیں ہے۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۶۹۔۔۔حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما غلام پر حد کو درست نہیں سمجھتے تھے۔ہاں باندی وہ بھی اگر محصنہ ہو (یعنی اس سے شوہر نے وطی کر لی ہو) تو پھر اس پر نصف سزا (پچاس کوڑے کی) ہوگی۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۷۰۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: باندی پر حد نہیں ہے جب تک کہ وہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کے بعد وطی نہ کروالے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۷۱۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے باندی کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: باندی تو اپنے سر کی زینت بھی اتار کر دیوار کے پرے پھینک دیتی ہے (اس پر کیا حد جاری ہوگی)۔الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، ابو عبید فی الغریب ابن جریر، النسائی

۱۳۵۷۲۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما باندی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں اگر وہ شوہر والی نہ ہو اور زنا کرے تو اس کو عام آزاد عورتوں کا نصف عذاب ہوگا (یعنی پچاس کوڑے) اور یہ اس کا آقا اس کو سزا دے گا۔اور اگر وہ شادی شدہ ہو تو اس کا فیصلہ بادشاہ کرے گا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۷۳۔۔۔حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرلے تو وہ (یعنی اس کا آقا) اس کو کتاب اللہ کی روشنی میں کوڑے مارے اور اس کو تنگ نہ کرے۔وہ پھر زنا کرے تو پھر مارے اور مزید تنگ نہ کرے۔اگر پھر کرے پھر مارے اور اس کو مزید تنگ نہ کرے اگر چوتھی بار زنا کرے تو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق سزا دے اور پھر خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض اس کو فروخت کر دے۔ابن جریر

۱۳۵۷۴۔۔۔زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت زید بن خالد اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میری باندی نے زنا کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارو۔وہ پھر آیا اور اس نے کہا: اس نے دوبارہ حرکت کی ہے۔فرمایا کوڑے مارو۔وہ پھر آیا اور بولا: اس نے پھر حرکت کی ہے۔آپ نے فرمایا کوڑے مارو۔اس نے پھر آکر شکایت کی آپ نے

فرمایا: کوڑے مارو۔ تیسری یا چوتھی بار یہ فرمایا: اس کو فروخت کردو خواہ ایک مینڈھی بالوں کے عوض کیوں نہ فروخت کرو۔ ابن جریر

۱۳۵۷۵..... حسن بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ نے اپنی ایک باندی کو جس نے زنا کیا تھا حد جاری فرمائی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۷۶..... حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک باندی نے زنا کرلیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو کوڑے ماریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو پچاس کوڑے مارے۔ پھر آپ ﷺ کو خبر دی کہ انہوں نے باندی کو پچاس کوڑے مارے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۷۷..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا سنت یہ ہے کہ غلام اور باندی فحش کام کا ارتکاب کرے تو ان کے گھر والے ہی ان پر حد جاری کردیں۔ لیکن اگر ان کا فیصلہ بادشاہ کے پاس لے جایا جائے تو پھر کسی کو درمیان میں آنے کی گنجائش نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

شبہ میں زنا کرلینے کا بیان

۱۳۵۷۸..... حقوص الضبی سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور عرض کیا میرے شوہر نے میری باندی کے ساتھ زنا کرلیا ہے۔ عورت کے شوہر نے کہا: یہ سچ کہتی ہے اور جو اس (میری بیوی) کا ہے وہ میرے لیے حلال تو ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جا آئندہ ایسا نہ کرنا گویا اس کی جہالت کی وجہ سے اس سے حد کو ساقط کردیا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۵۷۹..... سلمۃ بن المحبق سے مروی ہے کہ جو آدمی اپنی بیوی کی باندی سے زنا کرلے اس کے لیے آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اگر باندی کو زبردستی مجبور کیا ہو تو وہ آزاد ہے اور اس کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کردے۔ اور اگر وہ اپنی رضامندی کے ساتھ آمادہ ہوئی ہو تو وہ باندی شوہر کی ہے اور اس کے ذمہ اس کی قیمت بیوی کو ادا کرنا لازم ہے۔ النسائی

جانور سے وطی کرنا

۱۳۵۸۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو آدمی جانور سے وطی کرے اس پر حد نہیں ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

زنا کے بارے میں کچھ روایات

۱۳۵۸۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے اپنی باندی کے ساتھ وطی کرلی تھی حالانکہ وہ اس کی کسی اور کے ساتھ شادی کر چکا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اتنی سزا دی جو حد سے کم تھی۔

المصنف لابن ابی شیبة

۱۳۵۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اس پر حد نہیں ہے۔ المصنف لابن ابی شیبة

۱۳۵۸۳..... سوید بن غفلۃ سے مروی ہے کہ ایک ذمی (غیر مسلم) نے مسلمانوں کی ایک عورت جو گدھے پر سوار تھی اس کے گدھے کو کچوکا لگایا اور پھر عورت کو اپنی طرف کھینچا۔ لیکن حضرت عوف بن مالک اس کے اور عورت کے درمیان آگئے۔ لیکن ذمی نے حضرت عوف رضی اللہ عنہ کو مارا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر خلیفہ کو شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو بلایا اور اس سے سوال کیا۔ اس نے حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر ذمی آدمی کو سولی دیدی گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (خطبہ ارشاد) فرمایا: کہ اے لوگو! محمد کے ذمہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ پس لوگوں پر ظلم نہ کرو پس جس ذمی نے ایسا کچھ کیا تو اس کا کوئی ذمہ نہیں۔ الحارث

۱۳۵۸۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک پاگل عورت سے فحش (زنا) کا کام سرزد ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ (احکام شریعت کا) قلم تین شخصوں سے اٹھالیا گیا

ہے۔سونے والے سے جب تک کہ وہ بیدار ہو،مجنون (پاگل) سے جب تک کہ وہ صحت یاب ہو اور بچے سے جب تک کہ وہ بالغ ہو۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھراس کا کیا حال ہے، چنانچہ اس کو چھوڑ دیا۔الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۵۸۵.....حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ ابن ابی یثربی اپنے غلام کی (شادی شدہ) باندی کے ساتھ ہم بستری کرتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اور اس سے پوچھا: تو اس نے کہا: تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کا اشارہ کیا۔ابن ابی یثربی نے اس کا انکار کیا۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہرحال اللہ کی قسم! اگر تم اقرار کر لیتے تو تم کو رجم کر دیتا۔

عطاء رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ اس کو پھر بھی رجم نہ فرماتے بلکہ یہ فرمانا اس کو ڈرانے کے لیے تھا۔

مترجم عرض کرتا ہے کیونکہ رجم کے لیے شرط ہے کہ الشیب بالشیب یعنی آزاد شادی شدہ آزاد شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو رجم لازم ہوتا ہے۔جبکہ یہاں ایسا نہیں۔اور غلام کی باندی سے مراد ہے یعنی ان کے غلام نے جس باندی کے ساتھ شادی کر رکھی تھی۔کیونکہ اگر وہ غلام کی ملک ہوتی تو وہ مالک کی ملک ہوتی۔اگر ایسی صورت ہوتی تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔واللہ اعلم بالصواب

۱۳۵۸۶..... قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی باندی کے ساتھ وطی کر لی حالانکہ وہ اس کے غلام کے ساتھ شادی شدہ تھی۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے مارے۔الجامع لعبدالرزاق

تین طلاق کے بعد ہم بستری حرام ہے

۱۳۵۸۷.....حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے آدمی کے لیے جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدی تھیں پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہوا اور طلاق دینے کا انکار کیا تو اس پر شہادت دی گئی کہ یہ واقعی طلاق دے چکا ہے تو حضرت عطاء نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں کو جدا جدا کر دیا جائے اور اس پر رجم ہے اور نہ کوئی سزا۔

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی صورت میں ایسا ہی فیصلہ فرمایا۔النسائی

۱۳۵۸۸.....ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک آدمی نے اپنی باندی کے ساتھ ہم بستری کر لی لیکن اس باندی میں دوسرا شخص بھی حصہ دار تھا (جس کی وجہ سے کسی کے لیے اس سے وطی حلال نہ تھی) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مالک کو ایک کم سو کوڑے مارے۔النسائی

۱۳۵۸۹.....حضرت ابوعثمان النہدی سے مروی ہے کہ ابوبکرۃ، نافع اور شبل بن معبد نے جب مغیرہ پر (زنا کی) گواہی دے دی کہ انہوں نے مغیرہ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ گویا سرمچو، سرمہ دانی میں غائب ہو جاتی ہے۔پھر زیاد (چوتھا گواہ) آیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسا آدمی آیا ہے جو حق بات کے سوا کسی بات کی شہادت نہیں دے گا۔چنانچہ اس نے کہا: میں نے بری حالت اور برا منظر دیکھا ہے۔(چونکہ اس نے پہلے والوں کی طرح واضح زنا کی گواہی نہ دی اس لیے زنا کا ثابت تو نہ ہوا لیکن پہلے تین گواہوں پر تہمت کی حد لازم ہوگئی) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تینوں کو حد جاری فرمائی۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۹۰.....ابوالضحیٰ سے مروی ہے کہ جب تین گواہوں نے گواہی دے لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چوتھے کی گواہی مغیرہ کو ہلاک کر دے گی۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۹۱.....قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ابوالسیارۃ ابوجندب کی بیوی پر فریفتہ ہو گیا۔اور اس کو بہلانے پھسلانے لگا۔لیکن ابوجندب کی بیوی نے انکار کر دیا اور کہا: ایسا نہ کر، اگر ابوجندب کو معلوم ہو گیا تو وہ تجھے قتل کر دے گا۔لیکن ابوالسیارۃ نے باز آنے سے انکار کر دیا۔بیوی نے ابوجندب کے بھائی سے بات کی۔ابوجندب کے بھائی نے ابوالسیارۃ کو سمجھایا لیکن وہ پھر بھی باز نہ آیا۔ابوجندب کی بیوی نے اپنے شوہر کو بتایا۔ابوجندب نے

کہا: میں لوگوں کو کہہ کر جاتا ہوں کہ میں اونٹوں کے پاس جارہاں ہوں (ابوالسیارۃ کو علم ہوجائے گا) پھر تاریکی میں آکر میں گھر میں چھپ جاؤں گا پھر وہ آئے تو تم اس کو اندر میرے پاس بلالینا۔ چنانچہ ابوجندب لوگوں کو کہہ کر کہ میں اونٹوں کے پاس (شہر سے باہر باڑے پر) جارہا ہوں، چلے گئے۔ چنانچہ جب تاریکی چھاگئی تو وہ چھپ کر واپس آگئے اور کمرے کے اندر چھپ گئے۔ پھر ابوالسیارۃ آیا اور ابوجندب کی بیوی رات کی تاریکی میں آنا چپس رہی تھی۔ چنانچہ ابوالسیارۃ نے آکر ابوجندب کی بیوی کو پھسلانا چاہا۔ ان کی بیوی بولی: افسوس ہے تجھ پر! کیا اس کام پر میں نے کبھی بھی تجھے پھسلایا ہے؟ ابوالسیارہ بولا: ہرگز نہیں۔ لیکن مجھے تیرے بغیر صبر نہیں ہوتا۔ بیوی بولی: اچھا اندر کمرے میں چل! میں تیرے لیے تیار ہوکر آتی ہوں۔ چنانچہ جیسے ہی ابوالسیارۃ کمرے میں داخل ہوا۔ ابوجندب جو اندر ہی تھے انہوں نے کمرے کا دروازہ بند کرلیا پھر ابوالسیارۃ کو پکڑ کر گدی سے لے کر نیچے تک خوب مارنا شروع کردیا۔ ابوجندب کی بیوی ابوجندب کے بھائی کے پاس گئی اور بولی آدمی کو بچالو۔ ورنہ ابوجندب اس کو قتل کردے گا۔ چنانچہ ان کے بھائی نے ان کو اللہ کا واسطہ دے کر روکا تو انہوں نے چھوڑ دیا پھر ابوجندب نے ابوالسیارۃ کو اٹھا کر اونٹوں کے راستے پر باہر پھینک دیا۔ پھر جب بھی ان کے پاس سے کوئی گذرتا اور ان سے ان کی حالت کا پوچھتا تو وہ کہتا: میں اونٹ سے گرگیا تھا پھر اونٹ نے اوپر سے مجھے کچل دیا جس کی وجہ سے میں کبڑا ہوگیا ہوں۔

پھر ابوالسیارۃ نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شکایت کی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے پیغام بھیج کر ابوجندب کو بلایا۔ ابوجندب سارا واقعہ سچا سچا کہہ سنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل ماء (لوگوں) کو بلایا تو انہوں نے بھی ابوجندب کی بات کی تصدیق کی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوالسیارۃ کو سو کوڑے مارے اور ان کی دیت کو بھی باطل کردیا۔ (یعنی ان کے لیے ابوجندب پر کوئی تاوان نہیں)۔

الخرائطي في اعتدال القلوب

۱۳۵۹۲۔۔۔۔(مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوعبدالرحمٰن السلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! اپنے غلاموں باندیوں پر حدود زنا نافذ کرو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ بے شک ایک مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ کی باندی نے زنا کرلیا تھا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس پر حد قائم کروں۔ چنانچہ میں اس باندی کے پاس پہنچا تو اس کو نفاس کی حالت میں پایا۔ مجھے خوف ہوا کہ اگر میں اس پر حد نافذ کروں گا تو وہ موت کے منہ میں چلی جائے گی، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آگیا اور آپ کو خبر بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ اس کو چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ تندرست ہوجائے۔ مسند ابی داؤد، مسند احمد، مسلم، الترمذی، مسند ابی یعلی، ابن جریر، ابن الجارود، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی قال الترمذی حدیث حسن صحیح

۱۳۵۹۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماریہ قبطی (جو حضور ﷺ کی باندی اور آپ کے بچے کی ماں بھی تھیں) کا ایک چچازاد تھا جو اکثر ان کے پاس ملنے آتا تھا اور آتا جاتا رہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: یہ تلوار لے لے اور جا، اگر اسی آدمی کو ماریہ کے پاس پاؤ تو اس کو قتل کردینا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کے کام میں بل کے پھار کی طرح بے دھڑک گھس جاؤں گا اور آپ کا کام کیے بغیر واپس نہیں لوٹوں گا۔ یہ بتائیے کیا غائب جو نہیں دیکھ سکتا مشاہد دیکھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید وہ دیکھ سکتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا (واللہ اعلم بمرادہ الصواب) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں تلوار سونت کر اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور اس کو باندی کے پاس پالیا۔ میں تلوار کے ساتھ اس کی طرف لپکا تو اس نے مجھے دیکھ لیا کہ میں اس کی طرف بڑھ رہا ہوں اور سمجھ گیا کہ وہی میرا مقصود نظر ہے۔ چنانچہ وہ بھاگ کر کھجور کے درخت پر چڑھ گیا پھر وہ گدی کے بل لیٹ گیا اور ایک پاؤں اٹھالیا۔ میں اس کے پاس پہنچ گیا اور اس کو چھو چھو کر دیکھنے لگا معلوم ہوا کہ اس کے پاس تھوڑا ہے اور نہ زیادہ، (بلکہ وہ تو ہیجڑا ہے) چنانچہ میں نے اپنی تلوار نیام میں کرلی پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر آپ کو ساری خبر سنائی۔ آپ نے فرمایا:

الحمدلله الذي يصرف عنا اهل البيت

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے گھر والوں سے شر کو دور کیا۔ البزار، ابن جریر، حلیة الاولیاء، السنن لسعید بن منصور

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی اسناد حسن ہے۔

۱۳۵۹۴..... غزوان بن جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے درمیان فحش کاموں کا ذکر ہوا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے پوچھا: جانتے ہو اللہ کے نزدیک کون سا زنا سب سے بڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! زنا تو سب ہی بڑے ہیں۔ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے سب زنا بڑے ہیں۔لیکن میں تم کو اللہ کے ہاں سب سے بڑے زنا کا بتاتا ہوں۔وہ یوں کہ آدمی کسی مسلمان کی بیوی سے زنا کرے۔وہ خود تو زانی ہوگا ہی لیکن ایک مسلمان کی بیوی کو بھی خراب کر (کے اس کا گھر تباہ کر) دے گا۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ لوگوں پر ایسی (متعفن) ہوا بھیجی جائے گی جو تمام لوگوں کو ہر جگہ پہنچے گی۔وہ ہوا لوگوں کا سانس روک دینے کے قریب ہوگی کہ ایک منادی نداء دے گا اس کی آواز کو ہر ایک سنے گا: وہ کہے گا: لوگو! جانتے ہو یہ کیسی ہوا ہے، جس نے تم کو اذیت میں مبتلا کر دیا ہے؟ وہ کہیں گے: ہم نہیں جانتے، مگر یہ ہوا ہر جگہ پہنچ رہی ہے۔تب کہا جائے گا یہ زنا کرنے والوں کی شرم گاہوں سے نکلنے والی بدبودار ہوا ہے، یہ زانی اللہ سے اس حال میں ملے ہیں کہ انہوں نے اپنے زنا سے توبہ نہیں کی تھی۔

ثم ینصرف بهم فلم یذکر عندالانصراف جنة ولا ناراً. واللّٰه اعلم بمرادهذاالکلام. الدورقی

۱۳۵۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس دو عورتیں آئیں جنہوں نے قرآن پڑھ رکھا تھا۔وہ دونوں بولیں: کیا آپ کو کتاب اللہ میں عورت کے عورت کے ساتھ ہم بستری کرنے کی حرمت معلوم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ایسی عورتیں ان عورتوں میں سے ہیں جو تبع (بادشاہ) کے زمانے میں ہوتی تھیں اور وہ اصحاب الرأس کی عورتیں تھیں (اور ان کی مذمت قرآن میں آئی ہے) پھر فرمایا: ایسے (ہم جنس پرست) لوگوں کے لیے ستر چادریں آگ کی کاٹی جائیں گی، ایک قمیص آگ کی، ایک اندرونی پہناوا آگ کا، ایک تاج آگ کا، دو موزے آگ کے اور ان سب کے اوپر ایک تخت کھردرا موٹا کپڑا ہوگا جو آگ کا ہوگا اور انتہائی بدبودار ہوگا۔

ابن ابی الدنیا، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر

۱۳۵۹۶..... ابوالضحیٰ سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میں نے زنا کیا ہے! لہٰذا مجھے رجم کر دیجئے۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس کر دیا حتیٰ کہ اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دے دی۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کا حکم دیدیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا امیر المؤمنین اس عورت کو واپس بلائیں اور اس سے اس کے زنا کی حقیقت کے بارے میں سوال کریں شاید اس کے پاس کوئی عذر ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس بلوایا۔پوچھا: تیرے ساتھ کیسے زنا ہوا؟ عورت نے کہا: میرے گھر کے اونٹ تھے، میں ان کے پاس گئی، ہمارا ایک شریک تھا وہ بھی اپنے اونٹوں میں آنکلا۔میں اپنے ساتھ پانی لے گئی تھی، میرے اونٹوں میں کوئی دودھ والا جانور بھی نہ تھا۔ہمارا شریک بھی پانی لایا تھا اور اس کے تو اونٹوں میں بھی دودھ والے جانور تھے۔میرا پانی ختم ہوگیا۔میں نے اس سے پانی مانگا، مگر اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے وجود پر قدرت دوں۔لیکن میں نے (اس طرح پانی لینے سے) انکار کر دیا لیکن پھر (شدت پیاس سے) میری جان نکلنے کے قریب ہوگئی تو میں نے اس کی بات مان لی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور فرمایا:

فمن اضطر غیر باغ ولا عاد. الآیة

جو مجبور ہوگیا نہ وہ حد سے تجاوز کرنے والا تھا اور نہ دوبارہ کرنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

فرمایا: لہٰذا میں اس کو معذور سمجھتا ہوں۔البغوی فی نسخة نعیم بن الهیثم

۱۳۵۹۷..... ام کلثوم بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ میں رات کو گلیوں کا چکر کاٹتے تھے۔ایک رات ایک آدمی اور عورت کو برے کام میں دیکھا۔جب صبح ہوئی تو لوگوں سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر امام کسی مرد اور عورت کو برا کام کرتے دیکھے پھر وہ ان دونوں پر حد قائم کر دے تو تم کیا کرو گے؟ لوگوں نے کہا آپ امام (حاکم) ہیں۔ایسا کرنے میں صاحب اختیار ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو اس کا اختیار نہیں۔ایسی صورت میں آپ پر حد (تہمت) قائم کی جائے گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کام میں چار گواہوں سے کم پر راضی نہیں ہوا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کچھ عرصہ کے لیے یہیں روک دی۔ پھر ایک مرتبہ دوبارہ سوال کیا تو لوگوں نے بھی پہلے جیسا جواب دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی پہلی بات دھرادی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۵۹۸..... اسود دؤلی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مقدمہ لایا گیا جس نے چھ ماہ میں بچہ جن دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا ارادہ فرمایا یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو ارشاد فرمایا اس عورت پر رجم نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وحمله وفصاله ثلثون شهدا.

بچہ کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

والوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين.

اور والدائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں گی۔

چنانچہ اس طرح تیس ماہ پورے ہوگئے۔ الجامع لعبدالرزاق، عبدبن حميد، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، السنن للبيهقی

۱۳۵۹۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور بولی! میں نے زنا کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ممکن تم اپنے بستر پر سو رہی ہو اس حال میں تمہارے ساتھ زنا ہوا ہو یا تمہارے ساتھ کسی نے جبر کیا ہو؟ عورت بولی: میں نے بخوشی یہ کام کیا ہے، مجھے کسی نے مجبور نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم کو اپنے نفس پر غصہ آ گیا ہو؟ عرض کیا: نہیں مجھے اپنے نفس پر غصہ نہیں آیا تھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قید کرلیا۔ جب اس نے بچہ جن دیا اور وہ بڑا ہوگیا تو تب اس کو کوڑے مارے۔ ابن راھویه

۱۳۶۰۰..... حبہ بن عدی سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور بولی: اس کے شوہر نے اس کی باندی کے ساتھ مباشرت کی ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو سچ کہتی ہے تو ہم تیرے شوہر کو سنگسار کریں گے اور اگر تو جھوٹی ہے تو تجھ پر حد (تہمت) جاری کریں گے۔ یہ سن کر عورت چلی گئی۔ الشافعی، الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی اور ایک عورت کو ایک کپڑے میں لپٹا ہوا پایا تو دونوں پر سو کوڑوں کی حد جاری کی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۲..... ابوالضحیٰ سے مروی ہے کہ تین آدمیوں نے ایک مرد اور عورت پر زنا کی شہادت دیدی لیکن چوتھے نے کہا: میں نے ان کو صرف ایک کپڑے میں دیکھا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ زنا ہے تو یہ اس (شہادت) کی سزا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تینوں آدمیوں کو حد تہمت لگائی جبکہ مرد اور عورت کو اپنی طرف سے (حد سے کم) سزا دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی مگر پھر کسی اور عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ پھر اس آدمی پر حد جاری کی گئی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کردی اور آدمی کو حکم فرمایا: تم بھی اپنی جیسی (حد زنا میں) سزا یافتہ عورت سے شادی کرو۔ السنن لسعيد بن منصور، ابن المنذر، السنن للبيهقی

۱۳۶۰۴..... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد (محمد) سے اور وہ ان (عبداللہ) کے دادا (یعنی عمر) سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک قبطی عورت حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا (جو حضور ﷺ کی باندی اور آپ کے بچے ابراہیم کی ماں تھی) کے پاس کثرت سے آتا تھا (اور وہ ان کا چچازاد تھا) مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس (تلوار کے ساتھ) بھیجا۔ جب اس قبطی نے مجھے دیکھا تو بھاگ کر کھجور کے درخت پر چڑھ گیا۔ میں نے اس کو نیچے سے دیکھا تو وہ ہجڑا تھا اس کا عضو تناسل نہ تھا۔ چنانچہ میں (اس کو چھوڑ کر) نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے (ساری بات سن کر) ارشاد فرمایا:

انما شفاء العی السؤال.

جہالت کی شفاء سوال ہے۔ابن جریر، النسائی

۱۳۶۰۵..... خلاس سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے شوہر کی وراثت میں (کسی غلام کے) ایک حصے کی مالک ہوگئی۔اس غلام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو عورت کے ساتھ ہم بستر ہوا ہے؟ اس نے انکار کردیا۔تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوتا تو میں تجھے پتھروں کے ساتھ سنگسار کردیتا ہے۔پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت کو اشارہ فرمایا: یہ تیرا غلام ہے، چاہے تو اس کو بیچ دے، چاہے تو اس کو ہبہ (ہدیہ) کردے اور چاہے تو اس کو آزاد کرکے اس کے ساتھ شادی رچالے۔النسائی

۱۳۶۰۶..... ادریس بن یزید الازدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں ایک عورت لائی گئی جو ایک آدمی کے ساتھ ویرانے جنگل میں تنہا پائی گئی تھی۔اس کو آدمی نے وہاں لے جاکر رکھا ہوا تھا۔آدمی بولا: یہ میری چچازاد ہے۔اور میں اس کا سرپرست ہوں۔یہ صاحب مال اور صاحب حسب ونسب ہے۔مجھے ڈر تھا کہ یہ کہیں کسی اور کے ساتھ نہ چلی جائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت سے پوچھا: تو کیا کہتی ہے؟ لوگوں نے عورت کو کہا کہہ دے: ہاں (میں اس کے ساتھ راضی ہوں) چنانچہ اس نے ہاں کردی تو آدمی نے اس کو (اپنی سرپرستی میں) لے لیا۔ابوالحسن البکلی

سالی کے ساتھ زنا سے بیوی حرام نہ ہوگی

۱۳۶۰۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کیا ہے اس نے اگرچہ ایک حرمت کو پامال کیا لیکن اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان کو کہا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں تھی۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیرے منہ نے زنا کیا ہے، پوچھا: اس کا کفارہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ سے استغفار کر اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ میری ماں نے اپنی ایک باندی کو میرے لیے حلال کیا ہے، کیا میں اس کے پاس (ہم بستری کے لیے) جاسکتا ہوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے تین صورتوں میں جائز ہے یا تو تو اس کے ساتھ شادی کرلے، یا اس کو خرید لے یا پھر تیری ماں یہ باندی تجھے بالکل ہبہ (ہدیہ) کردے۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۱۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: تیرے لیے صرف ایسی شرم گاہ (والی باندی عورت) حلال ہے جس کو چاہے تو بیچ سکتا ہو، یا ہبہ کرسکتا ہو یا آزاد کرسکتا ہو۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۱۱..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور بولا: یا رسول اللہ! مجھے زنا کی اجازت دیدیں۔نبی ﷺ کے قریب جو اصحاب بیٹھے تھے انہوں نے اس کو زدوکوب کرنا چاہا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیری بہن کے ساتھ ایسا کام کیا جائے؟ اس نے انکار کیا۔آپ نے پوچھا: اچھا تیری بیٹی کے ساتھ؟ اس نے انکار کیا۔اس طرح آپ ﷺ مختلف رشتوں کا نام لے لے کر اس سے پوچھتے رہے اور وہ انکار کرتا رہا۔پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بات اللہ نے تیرے لیے ناپسند کردی ہے وہ دوسروں کے لیے بھی ناپسند کر۔اور جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کر۔ابن جریر

۱۳۶۱۲..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں تو کیا چار گواہ لانے تک کے لیے اس کو مہلت دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ابن عساکر

۱۳۶۱۳..... حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ اگر آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا کرے؟ ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: کفی بالسیف شاھدًا. یعنی آپ شاھدًا فرمانا چاہتے تھے کہ تلوار اس کے لیے گواہ ہے یعنی اس کا کام تمام کردو لیکن پھر آپ نے وہ بات پوری نہیں

فرمائی بلکہ یہ ارشاد فرمایا: پھر تو نشہ آور اور غیرت مند بھی (بہانہ بنا کر) اس کی اتباع کریں گے۔ الجامع لعبد الرزاق

فائدہ: ...... یعنی آپ ایسی صورت میں اجنبی آدمی کو مار ڈالنے کی اجازت دینا چاہتے تھے لیکن پھر دوسرے خیال کی وجہ سے رک گئے کہ اس طرح لوگ اس آڑ میں ناجائز قتل و غارت گری شروع کر دیں گے۔ اس مضمون کی مزید وضاحت اگلی روایت میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۶۱۴ ہمیں معمر نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی کہ ایک آدمی نے (غالباً یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ) اور اپنے قبیلے کے سردار تھے آپ ﷺ سے سوال کیا: کیا آدمی اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے تو اس کو قتل کر دے؟ نبی ﷺ نے (لوگوں کو مخاطب ہو کر) فرمایا: سنتے ہو، تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو ملامت نہ فرمائیں، یہ زیادہ غیرت مند آدمی ہے۔ اللہ کی قسم! اس نے کبھی بکر (کنواری) عورت کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کی اور جب بھی کسی کو طلاق دی ہے (وہ اس حال تک پہنچادی ہے) کہ کوئی بھی ہم میں سے اس کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔ بالآخر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کچھ بھی ہو لیکن) اللہ پاک گواہوں کے بغیر ایسی صورت سے انکار فرماتا ہے۔
الجامع لعبد الرزاق

ولد الزنا کا حکم

۱۳۶۱۵ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مروی ہے کہ ان سے جب پوچھا جاتا: (کیا) ولد الزنا شر الثلاثۃ ہے (یعنی کیا یہ بھی اپنے والدین کی طرح شر ہے؟) تو آپ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں: اس پر اپنے والدین کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ولا تزر وازرۃ وزر اخری.

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۱۶ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: اولاد الزنا کو (اگر وہ مملوک ہوں) آزاد کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۱۷ میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے جب انہوں نے ایک ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ (کو کہا گیا: کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ) نے تو اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور یہ فرمایا کہ یہ شر الثلاثۃ ہے (یعنی والدین کی طرح شر اور بدبخت ہے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ خیر الثلاثۃ ہے (یعنی برے والدین کی اچھی اولاد ہے)۔ الجامع لعبد الرزاق

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت

۱۳۶۱۸ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس عورت کا شوہر موجود نہ ہو اس کے پاس صرف اس کا ذو محرم ہی داخل ہو سکتا ہے۔ خبردار! اگر کہا جائے کہ اس کے دیور وغیرہ! تو سنو دیور وغیرہ موت ہیں۔ ان کا داخلہ بھی قطعاً جائز نہیں ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۱۹ ..... ابو عبدالرحمن السلمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی (نامحرم) آدمی کسی غائب شوہر والی عورت کے پاس داخل نہ ہو۔ ایک آدمی نے کہا میرا بھائی (یا کہا) میرا چچازاد جہاد پر گیا ہوا ہے اور وہ مجھے اپنے گھر کی نگہداشت کا کہہ گیا ہے۔ تو کیا میں اس کے گھر والوں کے پاس جا سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ (کوڑا) مارا اور فرمایا: تب بھی یہی حکم ہے، ان کے گھر میں ہرگز داخل نہ ہو، بلکہ دروازوں پہ کھڑا ہو کر پوچھ لے! کیا تم کو کوئی کام ہے؟ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۲۰ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کسی آدمی کے پاس سے گذرا جو ایک عورت کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا۔ اس نے ان کے درمیان ایسی حالت دیکھی کہ وہ اپنے آپ کو روک نہ سکا اور ڈنڈا لے کر آیا اور اس کو اتنا مارا کہ اس کا خون بہہ پڑا۔ آدمی نے جا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مارنے والے آدمی کو بلوایا اور اس سے پوچھا: آدمی نے جواب دیا: یا امیر المؤمنین! میں نے اس کو ایک عورت کے ساتھ اس طرح باتیں کرتے دیکھا کہ میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ہم میں سے

کون کرے گا ایسا؟ پھر (زخمی) آدمی کو فرمایا: اور یہ سمجھ لے کہ یہ آدمی اللہ کا جاسوس تھا جس نے تجھے اس نوبت تک پہنچایا۔ ابن عساکر

۱۳۶۲۱ ۔۔۔ عن عمرو بن دینار عن موسیٰ بن خلف کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی کے پاس سے گذر ہوا جو سرعام ایک عورت سے بات چیت کررہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کوڑا اٹھالیا۔ آدمی بولا: یا امیر المؤمنین! یہ عورت میری بیوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ایسی جگہ کیوں بات نہیں کرتا جہاں تجھے لوگ نہ دیکھیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۶۲۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگو! جن عورتوں کے پاس ان کے شوہر (یا کوئی ذی محرم) نہ ہوں ان کے پاس جانے سے ہرگز اجتناب کرو۔ اللہ کی قسم! آدمی کسی (اجنبیہ) عورت کے پاس داخل ہوتا ہے، حالانکہ آدمی اگر آسمان سے زمین پر گر جائے تو یہ اس کے لیے زنا کرنے سے بہتر ہے، چنانچہ شیطان ایک کو دوسرے کے ساتھ ورغلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ دونوں کو ملا دیتا ہے۔ ابن جریر

۱۳۶۲۳ ۔۔۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے، جو کسی عورت کے ساتھ بات چیت کررہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا، آدمی بولا: یا امیر المؤمنین! یہ میری بیوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اپنا بدلہ لے لو۔ آدمی بولا: قد غفرت لک میں نے آپ کو بخش دیا یا امیر المؤمنین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مغفرت (بخشش) تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے، ہاں تم چاہو تو معاف کردو۔ تب آدمی بولا: یا امیر المؤمنین! میں نے آپ کو معاف کردیا۔ الاصبھانی

شوہر کی عدم موجودگی میں بیوی سے بات نہ کرے

۱۳۶۲۴ عن معمر عن الحسن کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر پر گئے اور اجازت لی مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے اس لیے واپس آگئے۔ پھر دوبارہ کسی وقت گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موجود پایا۔ چنانچہ ان کی موجودگی میں ان کی بیوی سے اپنے کام کی بات کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا تم کو عورت سے کام تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ نے شوہر کی عدم موجودگی میں ان کی عورتوں کے پاس جانے سے منع کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! بے شک رسول اللہ ﷺ نے شوہر کی عدم موجودگی میں ان کی عورتوں کے پاس جانے سے منع کیا ہے۔ النسائی

۱۳۶۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں سے ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر بات چیت نہ کی جائے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۶۲۶ غنیم بن سلمۃ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر کسی کام سے گئے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے، لہٰذا لوٹ آئے۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر تم کو عورت سے کام تھا تو اندر چلے جاتے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو منع کیا گیا ہے کہ ہم عورتوں کے پاس ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر داخل ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۶۲۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی عورت کے پاس اس کے شوہر کی عدم موجودگی میں داخل نہ ہو سوائے ایسی عورت کے جو اس پر حرام ہے (ماں بہن وغیرہ)۔ خبردار! اگر کوئی کہے کہ حموھا (شوہر کا رشتہ دار) تو سنو وہ تو موت ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبۃ

فائدہ: ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد غالباً حموھا سے عورت کے شوہر کا باپ تھا۔ یعنی وہ حالانکہ محرم ہے جب وہ عورت (یعنی بہو) کے لیے موت ہے تو شوہر کے بھائی وغیرہ دوسرے مرد رشتے دار تو کس قدر اس کے لیے خطرناک ہوں گے۔

۱۳۶۲۸ ۔۔۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ذاکیہ (قاصد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے اپنا ترکش کھولا تو اس میں

سے ایک کاغذ نکل کر گر پڑا جس میں چند اشعار لکھے تھے:

ترجمہ: ...... سن! اے قاصد ابو حفص کو یہ خبر پہنچا دے! تجھ پر میرا بھائی قربان ہو جو مضبوط ازار والا (پاکدامن) ہے۔ اللہ آپ کو ہدایت بخشے، ہم تو جنگ کے زمانے میں تم سے دور رہتے ہیں اور ہماری اونٹنیاں، حالانکہ وہ بندھی ہوئی ہیں۔ پھر مختلف تجار سامان فروختگی کے بہانے ان کے پاس آتے جاتے ہیں، وہ اونٹنیاں بنی کعب بن عمرو، اسلم، جہینہ اور قبیلہ غفار کی ہیں۔ ان کو جعدہ بن سلیم گمراہ باندھنے کی کوشش کرتا ہے وہ ان کی دوشیزگی ختم کرنا چاہتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط پڑھ کر جعدہ بن سلیم کو بلایا اور اس کو باندھ کر سو کوڑے مارے اور آئندہ کے لیے اس کو کسی عورت کے پاس جس کا شوہر موجود نہ ہو، جانے سے قطعاً روک دیا۔ ابن سعد، الحارث

۱۳۶۲۹ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ کوئی کوئی آدمی مسلسل ان عورتوں کے پاس جن کے شوہر جہاد پر گئے ہوئے ہیں، تکیہ لگائے پڑے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ بات چیت میں مصروف رہتے ہیں۔ خبردار! ان سے کنارہ کرو۔ وہ پاکدامن عورتیں ہیں، کیونکہ عورتیں تو تختے پر پڑا ہوا گوشت ہوتی ہیں (وہ زیادہ اپنا دفاع نہیں کر سکتی اور باتوں میں آجاتی ہیں) ہاں مگر جو بچنا چاہے۔ ابو عبید

۱۳۶۳۰ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں کے پاس داخل نہ ہو جنکے شوہر گھروں پر موجود نہیں ہیں۔ بے شک شیطان ابن آدم میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ کیا آپ میں بھی؟ فرمایا: ہاں مگر اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ ابن النجار

۱۳۶۳۱ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت کے پاس جائے جس کا شوہر موجود نہ ہوتا کہ اس کے بستر پر بیٹھ کر اس سے باتیں کرے اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کو کوئی کتا نوچ (نوچ کر کھا) رہا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۳۲ ...... مالک بن احمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کسی صقور سے کوئی نفل قبول فرمائیں گے اور نہ فرض۔ ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! صقور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے گھر والوں کے پاس دوسرے آدمیوں کو لائے۔ البخاری فی التاریخ، الخرائطی فی مساوی الاخلاق، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۶۳۳ ...... عرفجہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ام بنت ابی بردہ کو فرمایا: جب تیرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو نامحرم ہو تو اپنے گھر والوں میں سے کسی محرم کو اپنے پاس بلا لے اور وہ تیرے پاس رہے جب تک کہ نامحرم آدمی تیرے پاس موجود ہو۔ کیونکہ آدمی اور عورت جب اکیلے ہوتے ہیں تو شیطان ان کے بیچ میں داخل ہو جاتا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۳۴ ...... عکرمہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی سفر سے واپس لوٹا اس کو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو فلانی عورت کے ہاں جا کر ٹھہرا تھا اور تو نے دروازہ بھی اندر سے بند کر لیا تھا۔ دیکھ ہرگز آدمی کو کسی (غیر) عورت کے پاس تنہائی نہ برتنی چاہیے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۳۵ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس گھر پر لعنت فرمائی جس میں کوئی مخنث (ہیجڑا) داخل ہو۔ ابن النجار

بدنظری

۱۳۶۳۶ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی کے گھر میں نگاہ مارے تو اس کا نگہبان فرشتہ اس کو کہتا ہے: افسوس تجھ پر، تو نے اذیت دی اور نافرمانی کی۔ پھر اس پر قیامت تک کے لیے آگ جلادی جاتی ہے۔ جب وہ قبر سے نکلتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے منہ پر آگ مارتا ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ ہو گا تم سمجھ سکتے ہو۔ الدیلمی وفیہ ابان بن سفیان متھم

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں ابان بن سفیان متہم ہے۔ نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰، ۱۸۲، التنزیہ ۲/۲۱۶۔

۱۳۶۳۷ ...... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے ایسے شخص نے خبر دی جس کی میں تصدیق کرتا ہوں، اس شخص کی طرف سے جس نے

اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا کسی باندی کو خریدنے کی غرض سے اس کی پنڈلی، پچھلا حصہ اور پیٹ دیکھا جا سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اگر تو (واقعی خریدنے کی غرض سے) اس کا بہاؤ تاؤ کر رہا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۳۸ ..... نباتہ سے مروی ہے فرماتی ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب غسل فرمالیتے تو میں آپ رضی اللہ عنہ کے کپڑے لے کر آپ کے پاس آتی۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میری طرف نہ دیکھنا کیونکہ یہ تیرے لیے حلال نہیں ہے۔ نباتہ فرماتی ہیں حالانکہ میں آپ کی بیوی تھی۔ ابن سعد

۱۳۶۳۹ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے خوش خبری نہ سناؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور! آپ نے فرمایا: تیرے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تو اس خزانے کے دونوں طرف والا ہے (یعنی اس خزانے کے اول و آخر سارے کا تو مالک ہے) بس نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈال۔ پہلی تیرے لیے ہے لیکن دوسری تجھ پر وبال ہے۔ ابن مردویہ

۱۳۶۴۰ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: اے علی! جنت میں تیرے لیے ایک خزانہ ہے اور تو اس خزانے کا دوسینگوں والا (یعنی تنہا مالک) ہے۔ پس نظر کے بعد نظر نہ ڈال۔ بے شک پہلی تیرے لیے (معاف) ہے، دوسری نہیں۔ ابن مردویۃ

۱۳۶۴۱ ..... جریر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا۔ ابن النجار

۱۳۶۴۲ ..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) سالم بن عبداللہ، ابان بن عثمان اور زید بن حسن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے ایک قریشی لڑکے کے ساتھ بدفعلی کی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے متعلق پوچھا کیا یہ محصن (شادی شدہ) ہے؟ لوگوں نے کہا: اس نے نکاح تو کیا ہے مگر ابھی تک اس کے ساتھ ہم بستر نہیں ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ ہم بستر ہو چکا ہوتا تو اس پر رجم کی سزا لازم آتی۔ لیکن اگر اس نے دخول نہیں کیا (یعنی ابھی تک بیوی کے ساتھ ہم بستر نہیں ہوا) تو اب اس کو (سوکوڑوں کی) حد جاری کریں۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ جو حاضر مجلس تھے بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ جو ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) ذکر کر رہے ہیں میں نے یہی بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیدیا اور اس کو حد جاری کر دی گئی۔ الکبیر للطبرانی

۱۳۶۴۳ ..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ: عرب کے ایک علاقے میں ایک شخص ہے وہ اس طرح اپنا نکاح کرواتا ہے جس طرح عورت کا نکاح ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو جمع کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور آپ رضی اللہ عنہ (ہی اس دن سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر بول رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ ایسا گناہ ہے جو کچھ ہوا وہ تم کو بھی معلوم ہے۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ تم اس شخص کو جلا ڈالو۔ لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی، ابن المنذر، ابن بشران، السنن للبیھقی عن یزید بن قیس ان علیا رجم لوطیا. ابن ابی شیبہ، الشافعی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی، السنن للبیھقی

فائدہ: ..... یزید بن قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوطی کو رجم کیا تھا۔ السنن للبیھقی

۱۳۶۴۴ ..... عن حسین بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عن علی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قوم لوط کا عمل کیا وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اس کو رجم کر دیا جائے۔ ابن جریر و ضعفہ

کلام: ..... یہ روایت ضعیف ہے کنز العمال رقم الحدیث ۱۳۶۴۴ ج ۵۔

۱۳۶۴۵ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما اس امرد (لڑکے) کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں جو لوطی عمل میں ملوث پایا جائے کہ اس کو رجم (سنگسار) کر دیا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۴۶ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کردو یعنی جو قوم لوط کا عمل کرے۔ اور جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اس کو اور جانور دونوں کو قتل کردو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ کلمہ اس لیے ہے تاکہ اس کے گھر والوں کو اس کی وجہ سے بدنام نہ کیا جائے، اور فرمایا جو کسی محرم کے ساتھ زنا کرے تو اس کو بھی قتل کردو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۴۷ ۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قوم لوط میں سے جنہوں نے قوم لوط کا عمل کیا وہ صرف تیس سے کچھ اوپر تھے ابھی ان کی تعداد چالیس نہ ہوئی تھی کہ اللہ نے سب کو ہلاک کردیا۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ کا عذاب بھی تم سب پر نازل ہوجائے گا۔ اسحاق بن بشر، ابن عساکر

۱۳۶۴۸ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ کو رنجیدہ دیکھا تو پوچھا: یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو رنجیدہ کر رکھا ہے؟ مجھے ایک بات کا خوف ہے اپنی امت پر کہ کہیں وہ میرے بعد قوم لوط کا عمل نہ کرنے لگ جائیں۔ الکبیر للطبرانی

لواطت

۱۳۶۴۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: سب سے پہلے جو اس بدفعلی (یعنی قوم لوط کے عمل) کے ساتھ متہم ہوا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریش کے جوانوں کو حکم فرمادیا کہ اس شخص کے ساتھ کوئی نہ اٹھے بیٹھے۔ السنن للبیھقی

حدالخمر ..... شراب کی سزا

۱۳۶۵۰ ..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب پینے پر جوتوں کے ساتھ چالیس ضربیں ماریں۔ الجامع لعبدالرزاق، النسائی

۱۳۶۵۱ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: خمر (شراب) کی حرمت نازل ہوچکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے نکلتی ہے: انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد۔ شراب وہ ہے جو عقل پر چھا جائے۔ اور تین چیزوں کے متعلق میری خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا نہ ہوتے جب تک ان کی حتمی صورتیں نہ بیان کر جاتے: دادا (بطور وراثت)، کلالہ (بطور وراثت) اور ربا (سود) کے ابواب۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الاحمد فی الاشربۃ، الجامع لعبدالرزاق، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ابی الدنیا فی ذم المکرؤ ابوعوانۃ، الطحاوی، ابن ابی عاصم فی الاشربۃ، ابن حبان، الدارقطنی فی السنن، ابن مردویہ، السنن للبیھقی

۱۳۶۵۲ ..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دعا کی: اللّٰھم بین لنا فی الخمر بیاناً شافیاً. اے اللہ! ہمیں شراب کے بارے میں شافی بیان (واضح حکم) فرمادیجیے۔ کیونکہ یہ مال اور عقل دونوں کو اڑادیتی ہے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوگئی:

یسالونک عن الخمر و المیسر قل فیھما اثم کبیر.

وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں شراب اور جوے کے بارے میں کہہ دیجیے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دعا کی:

اللّٰھم بین لنا فی الخمر بیاناً شافیاً

چنانچہ پھر سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوگئی:

یاایھا الذین آمنوا لاتقربوا الصلاۃ وانتم سکاری.

اے ایمان والو! قریب نہ جاؤ نماز کے اس حال میں کہ تم (نشہ میں) مدہوش ہو۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ کا منادی پکارتا کوئی نشہ والا نماز کے قریب نہ آئے۔
چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر وہی دعا کی:
اللّٰھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا.
چنانچہ پھر سورۂ مائدہ کی آیت نازل ہوئی۔
جب آیت کے آخر میں یہ پڑھا گیا:
فھل انتم منتھون.
کیا تم (اس سے) باز آنے والے ہو۔
تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انتھینا ہم باز آگئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن مردویہ، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۶۵۳۔۔۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مرتبہ خیال بنا کہ قرآن شریف میں یہ لکھ دیا جائے:
ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ضرب فی الخمر ثمانین ووقت لاھل العراق ذات عرق.
رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی میں اسی ضرب ماری ہیں اور اہل عراق کے لیے ذات عرق (مقام) کو (میقات احرام) مقرر فرمایا ہے۔
الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۵۴۔۔۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شرب خمر میں دو جوتے چالیس بار مارے ہیں۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر جوتے کے بدلے ایک کوڑا مقرر فرمادیا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۶۵۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حد صرف اس شراب نوشی میں ہے جو عقل کو ماؤف کردے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۶۵۶۔۔۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے حضرات عمر، عثمان اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے متعلق خبر ملی ہے کہ یہ حضرات شرب خمر میں غلام کو (بھی) اسی کوڑے مارتے تھے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۶۵۷۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے شراب پی تھوڑی یا زیادہ اس کو حد جاری کی جائے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۶۵۸۔۔۔ ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ ان سے غلام کو شرب خمر کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ اس پر آزاد آدمی کی (اسی کوڑوں کی) حد کا نصف (یعنی چالیس کوڑے) ہے اور عمر بن خطاب، عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اپنے غلاموں کو آزاد کی حد کا نصف جاری کرتے تھے۔مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، مسدد، السنن للبیہقی

۱۳۶۵۹۔۔۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ لشکروں میں آنکلے ایک آدمی کو نشہ کی حالت میں پایا (آپ رضی اللہ عنہ) اس کو لے کر ابن ملیکہ کے پاس گئے وہ حدود نافذ کرتے تھے، رات کا سماں تھا، اس لیے اس کو فرمایا صبح ہو تو اس پر حد جاری کرنا۔
الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۰۔۔۔ ثور ابن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے آدمی کے متعلق مشاورت فرمائی۔حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے آپ اس کو اسی کوڑے ماریں۔کیونکہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو نشہ میں آجاتا ہے، نشہ میں آتا ہے تو ہرزہ سرائی (بکواس بازی) کرتا ہے۔اور جب ہرزہ سرائی کرتا ہے تو تہمت لگاتا ہے (اور تہمت کی حد اسی کوڑے ہے)۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے مارے۔مؤطا امام مالک
عبدالرزاق نے اس روایت کو عکرمہ سے نقل کیا ہے۔

۱۳۶۶۱۔۔۔ عبداللہ بن ابی الہذیل سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔رمضان کا مہینہ تھا۔ایک بوڑھے کو

جو نشے میں دھت تھا آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اوندھے گرنے والے! تیرا ناس ہو، رمضان میں! حالانکہ ہمارے بچے بھی روزہ دار ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھے کو اسی کوڑے لگوائے اور شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیهقی

۱۳۶۶۲..... ابوبکر بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص پر حد جاری کی جس نے شراب نوشی کی تھی۔ حالانکہ وہ مریض تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ حد قائم ہونے سے پہلے نہ مرجائے۔ مسدد، ابن جریر

۱۳۶۶۳..... علاء بن بدر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے شراب یا طلاء پی لی (یہ شک راوی ہیثم کو ہے) پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے محض حلال چیز پی ہے۔ علاء بن بدر کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی بات اس کے فعل سے زیادہ بری لگی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق مشورہ کیا تو اصحاب نے اس کو اسی کوڑے مارنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ مسدد

۱۳۶۶۴..... حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو شراب نوشی کی حد لگا رہے تھے۔ آپ کو اس سے شراب کی بو ملی تھی۔ آخر آپ نے اس کو پوری حد جاری فرما دی۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن وهب ابن جریر

۱۳۶۶۵..... اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی میں سے شراب کی بدبو پاتے اور وہ شراب کا عادی ہوتا تو اس کو چند کوڑے مار دیتے اور اگر کوئی اور ہوتا تو اس کو چھوڑ دیتے۔ الجامع لعبدالرزاق

فائدہ:..... یہ صورت صرف شراب کی بدبو پانے میں ہوتی تھی لیکن اگر کسی نے شراب نوشی کی ہوتی اور وہ نشہ میں دھت ہوتا تو اس پر مکمل حد جاری فرماتے تھے۔

۱۳۶۶۶..... یعلی بن امیۃ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہم ایسی سرزمین پر رہتے ہیں جہاں، شراب نوشی بہت پائی جاتی ہے۔ ہم کیسے ان کو حد جاری کریں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس سے سورۂ فاتحہ سنو اگر وہ پڑھ سکے، اسی طرح اس کی چادر دوسری چادروں میں ملا کر سامنے کرو اگر وہ اپنی چادر بھی نہ پہچانے تو اس کو حد جاری کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۷..... ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر امیہ بن خلف کو شراب نوشی کے جرم میں خیبر جلاء وطن کر دیا وہ وہاں سے چل کر ہرقل شاہ روم کے ساتھ جا ملا اور نصرانیت کا مذہب اختیار کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد بھی کسی مسلمان کو جلاء وطن نہ کیا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۸..... اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ پہلے جب رمضان میں کسی شراب نوش کو پاتے تو اس کو کوڑے لگانے کے ساتھ جلاوطن بھی کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابوبکر بن امیہ بن خلف کو شراب نوشی کی سزا میں خیبر جلاوطن کر دیا گیا وہ ہرقل کے ساتھ جا ملا اور نصرانیت اختیار کر لی۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آئندہ میں کسی مسلمان کو کبھی بھی جلاء وطن نہ کروں گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۷۰..... سیف بن عمر روایت کرتے ہیں کہ ربیع، ابوالمجالد، ابوعثمان اور ابوحارثہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مسلمانوں کا ایک گروہ شراب نوشی کا مرتکب ہوا ہے، جن میں ضرار اور ابوجندل بھی شامل ہیں۔ ہم نے ان سے باز پرس کی تو انہوں نے تاویل پیش کی کہ ہم کو اختیار دیا گیا تھا اور ہم نے شراب کو اختیار کر لیا۔ وہ اس طرح کہ اللہ نے فرمایا: فهل انتم منتهون. یا تم شراب سے باز آنے والے ہو؟ اور اللہ پاک نے تاکیداً حکم نہیں دیا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ بات تو ان کے اور ہمارے درمیاں ہے۔ لیکن فهل انتم منتهون کا مطلب ہے فانتهوا یعنی باز آجاؤ۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب کرام کو جمع فرمایا ان کا اس بات پر اتفاق رائے ہوا کہ شراب نوشی میں اسی کوڑے مارے جائیں اور

جان جانے کی صورت میں ضمان دیں (یعنی دیت ادا کریں) اور جو اس طرح کی تاویل کرے (قرآن میں اور شراب نوشی کو جائز سمجھے) اگر وہ نہ مانے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ جس چیز کی تفسیر فرما گئے ہیں پھر بھی کوئی اس کے خلاف تفسیر بیان کرے (مذکورہ مثال کی طرح) تو اس کو زجر و تنبیہ کی جائے اور (باز نہ آنے کی صورت میں) قتل کیا جائے۔

بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا: ان لوگوں کو بلاؤ اور اگر ان کا گمان ہو کہ یہ حلال ہے تو ان کو قتل کر دو۔ اور اگر ان کا گمان ہو کہ وہ حرام ہے تو ان کو شراب نوشی کے جرم میں اسی کوڑے مارو۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مے نوشوں کو بلایا۔ اور تمام لوگوں کے سامنے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: شراب حرام ہے۔ لہٰذا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اسی اسی کوڑے لگوائے اور غلط تفسیر کرنے والوں کو بھی سزا دی گئی۔ وہ بھی اپنی حرکت پر نادم ہوئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: اے اہل شام! اب تمہارے اندر کوئی مصیبت اترے گی۔ چنانچہ اس سال قحط سالی پیش آئی اور اس سال کو عام الرمادۃ کہا جانے لگا۔ النسائی

۱۳۶۷۱۔۔۔حکم بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ابوجندل اور ضرار بن الازور (کی شراب نوشی) کے متعلق لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے اس مسئلے کے بارے میں مشاورت فرمائی۔ سب اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ شراب اور دوسرے نشہ آور مشروبات میں حد تہمت جاری کی جائے اور اگر وہ اس حد میں کوئی مر جائے تو بیت المال اس کی دیت ادا کرے گا۔

اس کو سیف بن عمر نے تفصیلاً روایت کیا ہے۔ ابن عساکر

شرابیوں کی صحبت بھی خطرناک ہے

۱۳۶۷۲۔۔۔عمرو بن عبداللہ بن طلحۃ الخزاعی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا جنہوں نے شراب نوشی کی تھی۔ ان میں ایک روزہ دار بھی تھا (یعنی اس نے شراب نوشی نہیں کی تھی مگر ان کے ساتھ بیٹھا تھا) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سب کو روزہ دار سمیت حد خمر جاری کی۔ لوگوں نے کہا: یہ تو روزہ دار ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ان کے ساتھ کیوں بیٹھا تھا۔

الاشربۃ للاحمد، النسائی

۱۳۶۷۳۔۔۔عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد خمر اسی کوڑے ہیں۔ ابن جریر

۱۳۶۷۴۔۔۔حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ ہوا کہ لوگوں کو جمع کر کے ان کے روبرو اس (قرآن شریف) پر لکھوا دوں کہ اس بات پر عمر اور فلاں فلاں لوگ شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خمر (شراب نوشی) میں حد جاری فرمائی ہے۔ ابن جریر

۱۳۶۷۵۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی میں چھڑی اور جوتوں سے حد لگائی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ خوشحال مقامات اور بستیوں میں آ گئے تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم) سے مشاورت کی کہ حد خمر کیا ہونی چاہیے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ شراب کی حد تمام حدود میں سب سے کم حد (جو حد تہمت ہے وہ) مقرر فرما دیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے حد خمر مقرر فرما دی۔

ابن جریر

۱۳۶۷۶۔۔۔وبرۃ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی چالیس کوڑے مارتے تھے۔ وبرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے آ کر عرض کیا: یا امیر المؤمنین! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے؟ پوچھا: کس بارے میں؟ میں نے عرض کیا: لوگ اس سزا کو کم سمجھ کر شراب نوشی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس لیے آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گرد و پیش لوگوں

سے پوچھا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا امیر المؤمنین! ہمارا خیال ہے کہ اسی کوڑے ٹھیک ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول فرمالیا۔ اور سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے لگائے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد لوگوں کو شراب نوشی میں اتنے کوڑے مارے۔ ابن وهب، ابن جرير، السنن للبيهقي

۱۳۶۷۷...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی شراب نوشی کرتا تو بطور حد کے ہر کوئی اس کو تھپڑ مارتا حتیٰ کہ مارنے والے زیادہ ہو جاتے۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا اور فرمایا: لوگ مارنے میں آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر سب ہی اس طرح مارنے لگے تو آدمی کو قتل کر دیں گے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کے مطابق جو حد تہمت ہے (اسّی کوڑے) اس کو مقرر فرمادیں۔ چنانچہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسّی کوڑے مقرر فرمالیے۔ ابن جرير

۱۳۶۷۸...... حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے مروی ہے فرمایا: عہد نبوی ﷺ میں مے نوش کو (حکم نبوی ﷺ پر) لوگ اس کو تھپڑوں اور جوتوں سے مار لیتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو اس بات کا ڈر ہوا کہ کہیں اس طرح آدمی ہلاک نہ ہو جائے چنانچہ صرف چالیس کوڑے مارنے پر اکتفا کیا گیا۔ لیکن جب دیکھا کہ اتنی سزا سے لوگ شراب نوشی سے باز نہیں آتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے مشورہ کے مطابق اسّی کوڑے مارنے شروع کیے۔ پھر اسی پر عمل جاری رکھا اور فرمایا: یہ ادنیٰ ترین حد ہے۔ ابن جرير

فائدہ:...... حد جاری کرنے میں ہاتھ اتنا اوپر کرنا ممنوع ہے جس سے بغل نظر آئے، یعنی ہاتھ کو ہموار سطح سے اونچا کرنا ممنوع ہے اس لیے کوڑے سے ایک حد سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی، اسی وجہ سے چالیس سے بڑھا کر اسی کوڑے مقرر کیے گئے۔

۱۳۶۷۹...... نجدۃ الحنفی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ شراب نوشی میں حد کیسے جاری کی جاتی تھی؟ ارشاد فرمایا: پہلے تو ہاتھوں اور جوتوں سے شراب نوش کو مارلیا جاتا تھا، لیکن پھر ہم کو خوف ہوا کہ کہیں شراب نوش کا کوئی دشمن اژدھام کا فائدہ اٹھا کر اس کو مار ہی نہ ڈالے۔ پس ہم نے کھلے کوڑے مارنے طے کر لیے (یعنی ایک آدمی تمام کوڑے مارے)۔ ابن جرير

۱۳۶۸۰...... یعقوب بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وبرۃ بن رومان البکلی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام دے کر بھیجا کہ شام میں لوگ شراب نوشی میں بڑھتے جارہے ہیں۔ حالانکہ میں چالیس کوڑے مارتا ہوں۔ لیکن مجھے نہیں محسوس ہوتا کہ کوڑوں کی اتنی تعداد ان کو اس کام سے روک دے گی۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ شرب خمر کی حد کو حد تہمت کے برابر طے فرمادیں کیونکہ آدمی جب شراب نوشی کرتا ہے تو ہرزہ سرائی (بے سوچے سمجھے بکواس) کرتا ہے۔ اور جب ہرزہ سرائی کرتا ہے تو تہمت بھی لگا دیتا ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اتنے کوڑے مارے اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھی لکھ بھیجا۔ انہوں نے بھی ملک شام میں یہی تعداد طے فرمادی۔ ابن جرير

۱۳۶۸۱...... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابومحجن کو (متعدد بار کی) شراب نوشی میں سات مرتبہ حد جاری فرمائی۔ ابن جرير

۱۳۶۸۲...... زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ قدامہ بن مظعون کو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے شراب نوشی کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس پر شہادت کون دیتا ہے؟ علقمہ خصی نے فرمایا: اگر آپ کسی خصی کی شہادت کو معتبر مانتے ہیں تو میں شہادت دیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں تمہاری بات تو درست ہے۔ چنانچہ علقمہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ اس نے قے (الٹی) کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو اس نے پی ہوگی کیونکہ قے بغیر نوش کیے نہیں کرسکتا۔ ابن جرير

۱۳۶۸۳...... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جارود (جو بحرین کی معزز ہستی تھے) ابن عفان یا ابن عوف کے پاس آکر مقیم ہوئے۔ صاحب مکان نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں جارود کو تین باتوں میں سے ایک کا

اختیار دوں یا تو اس کو بلا کر اس کی گردن زنی کروں، یا اس کو مدینہ میں کسی بیگار کے کام پر روک لوں یا اس کو شام ملک چلتا کر دوں۔ کیونکہ وہ بغیر شہادت کے بحرین کے گورنر قدامہ کو شراب نوشی کی سزا میں کوڑے لگوانا چاہتا ہے۔ صاحب منزل (جن کے ہاں جارود ٹھہرے ہوئے تھے) نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ نے اس کے لیے کوئی اختیار کی (آسان بات) نہیں چھوڑی۔ چنانچہ وہ ان باتوں کے ساتھ واپس جارود کے پاس گئے اور ان کو خبر سنائی۔ جارود نے پوچھا: آپ نے امیر المؤمنین کو ان باتوں کے جواب میں کیا کہا؟ صاحب مکان بولے: میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ نے جارود کے لیے کوئی خاص بات سہولت کی نہیں چھوڑی۔ جارود بولے: مجھے تینوں باتیں ہی منظور ہیں۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ مجھے بلا کر میری گردن زنی کرتے ہیں تو اللہ کی قسم! میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو نہیں سمجھتا کہ وہ مجھے اپنی ذات پر ترجیح دیں گے۔ اگر وہ مجھے مدینے میں کسی مشقت پر روکتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے قریب اور ازواج نبی ﷺ کی خدمت پر تو مجھے یہ بھی ناپسند نہیں ہے اور اگر وہ مجھے شام بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ بھی حشر ونشر (قیامت واقع ہونے والی) سرزمین ہے۔

چنانچہ صاحب مکان نے یہ پیغام آکر حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اس کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ بلائے جانے پر حاضر بارگاہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لاؤ تمہارے گواہ کون ہیں (جو گواہی دیں کہ قدامہ نے شراب پی ہے) جارود بولے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: وہ تیرا سالا؟ اللہ کی قسم: میں اس کی کمر کوڑے مار مار کر سجا دوں گا۔ تب حضرت جارود نے (قدرے جرأت سے) فرمایا: اللہ کی قسم یہ انصاف کی بات نہ ہوگی کہ آپ کا سالا تو شراب نوشی کرے (قدامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی اہلیہ کے بھائی اور ابن عمر وحفصہ کے ماموں تھے اور میرا سالا اس کی گواہی دینے پر کوڑے کھائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اچھا اور کون ان پر گواہی دے رہا ہے؟ جارود بولے: علقمہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہاں وہ سچے آدمی ہیں۔ ان کو بلاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کس بات کی شہادت دیتے ہو؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے ان کو (قدامہ بن مظعون کو) ابن دسر کے ساتھ شراب نوشی کرتے دیکھا ہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے پیٹ میں شراب انڈیل لی ہے۔ علقمہ جو خصی تھے اور ان کی شہادت جائز تھی۔ واللہ اعلم یہ واقعی خصی تھے یا کسی خصہ نامی بستی کی طرف منسوب تھے جیسا کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ علقمہ بولے: میں نے قدامہ کو شراب پیتے نہیں دیکھا لیکن شراب تھوکتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! انہوں نے تھوکی ہے تو ضرور پی ہوگی (بس مجھے ان شہادتوں پر یقین آگیا اور بات یہ ہے کہ) میں جب سے امارت (حکومت) پر بیٹھا ہوں میں نے ان کو بہت پسند کیا تھا (اور اسی وجہ سے ان کو بحرین کا گورنر بنایا تھا) لیکن مجھے ان سے خیر وبرکت نہیں ملی، پس ان کو لے کر جاؤ اور شراب نوشی کی سزا میں کوڑے مارو۔ ابن جریر

شراب نوشی کی سزا

۱۳۶۸۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں شراب نوش کرنے والوں کو ہاتھوں، جوتوں اور لاٹھیوں سے مار لیتے تھے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ میں لوگ حضور کے زمانے کی نسبت زیادہ ہو گئے (جن پر حد جاری کی جاتی)۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو کوئی مقرر حد طے کر دینا چاہیے۔ چنانچہ عہد نبوی میں جو سزا دی جاتی تھی اس پر غور کیا گیا اور چالیس کوڑے مقرر کر دیئے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چالیس کوڑے مارتے رہے حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا، آپ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح چالیس کوڑے مارتے رہے۔ حتیٰ کہ مہاجرین اولین میں سے ایک آدمی لایا گیا۔ غالباً وہ پچھلی روایت والے حضرت قدامۃ بن مظعون رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے بھی شراب نوشی کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ انہوں نے فرمایا: آپ مجھے کیوں کوڑے لگواتے ہیں؟ میرے اور آپ کے درمیان کتاب اللہ ہے (اس کے مطابق فیصلہ کریں)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کونسی کتاب میں پاتے ہیں کہ میں آپ کو کوڑے نہ ماروں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کا فرمان ہے:

لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح.

جولوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے اعمال کیے ان پر کوئی گناہ نہیں۔

میں تو ان لوگوں میں سے ہوں۔

من الذین آمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا و آمنوا ثم اتقوا واحسنو.

جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر (مزید) تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی۔

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر، احد، خندق اور بہت سے غزوات میں شریک رہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: تم ان کو جواب کیوں نہیں دیتے یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت نازل ہوئی تھی جو لوگ چلے گئے ہیں ان کے لیے عذر بن کر اور جو پیچھے رہ گئے ان کے لیے تو یہ حجت ہے۔ چلے جانے والوں کا عذر تو یہ تھا کہ وہ شراب حرام ہونے سے پہلے اللہ کے پاس چلے گئے۔ جبکہ رہ جانے والوں پر یہ حجت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یاایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه.

یہاں شراب کو شیطان کا عمل اور گندگی فرمایا۔ اور اس سے اجتناب کا حکم دیا۔ فرمایا: اگر وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ایمان لائے عمل صالح کیے، پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی۔ تو اس کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ پاک نے شراب نوشی سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے؟ (کیا سزا ہونی چاہیے؟) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو نشہ میں آجاتا ہے اور جب نشہ میں آجاتا ہے تو ہرزہ سرائی کرتا ہے اور جب ہرزہ سرائی کرتا ہے تو بہتان طرازی بھی کرتا ہے اور بہتان طرازی کی سزا اسی کوڑے ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیدیا اور لائے گئے آدمی کو اسی کوڑے مارے گئے۔ ابو الشیخ، ابن مردویه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی

۱۳۶۸۵ ... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حد خمر کی کوئی تعداد مقرر نہ فرمائی تھی بلکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مقرر کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مقرر فرمائی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے اور چالیس کوڑے دونوں حدیں مقرر فرمائیں بایں صورت کہ اگر ایسا آدمی لایا جاتا جو نشے میں بالکل دھت ہوتا تو اس کو اسی کوڑے مارتے اور جب ایسا کوئی آدمی لایا جاتا جو محض ڈگمگا رہا ہوتا تو اس کو چالیس کوڑے مارتے۔ ابن راهویه

۱۳۶۸۶ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابو ساسان الرقاشی حضین بن المنذر کہتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا۔ وہاں ولید بن عقبہ کو لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی اور حمران بن ابان اور ایک دوسرے آدمی نے اس کی شہادت دی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس پر حد جاری کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ عبداللہ نے کوڑے مارنے شروع کر دیئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چالیس تک شمار کیا پھر فرمایا رک جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے چالیس کوڑے مارے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے، عمر رضی اللہ عنہ نے صدر خلافت میں چالیس کوڑے مارے پھر اس کی تعداد پوری اسی فرمادی۔ اور یہ سب سنت ہیں اور مجھے یہ تعداد (چالیس) زیادہ پسند ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، الدارمی، ابن جریر، ابوعوانة، الطحاوی، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیهقی

۱۳۶۸۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی میں اسی کوڑے (ضربیں) ماری ہیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۶۸۸ ابو مروان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نجاشی حارثی شاعر کو ماہ رمضان میں شراب نوشی کرنے پر اسی کوڑے مارے۔ پھر اس کو قید کروا دیا اور اگلے دن نکلوا کر بیس کوڑے پھر مارے۔ اور فرمایا: یہ بیس کوڑے اس لیے کہ تم نے رمضان میں دن کے وقت پی کر اللہ پر جرأت کی اور روزہ چھوڑا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیهقی، ابن جریر

۱۳۶۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

مارنے والے کو حکم دیا اس کو مار اور کھلا چھوڑ دے تا کہ اپنے ہاتھوں سے اپنا دفاع کرتا رہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۹۰ ..... سدی رحمۃ اللہ علیہ ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑا منگوایا جو دونوں کوڑوں کے درمیان تھا (یعنی زیادہ نرم اور نہ زیادہ سخت) آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پھل کا حکم دیا۔ چنانچہ کوڑے کا پھل کوٹا گیا اور دو پتھروں کے درمیان مار مار کر اس کو نرم کیا گیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ کوڑا ایک آدمی کو دیا اور فرمایا اس کے ساتھ مار اور ہر عضو کو اس کا حصہ دے۔ ابن جریر

فائدہ: ...... یعنی جسم کے ایک حصہ پر ساری تعداد پوری نہ کرو۔ بلکہ جگہیں بدل بدل کر مارو اور چہرے اور شرم گاہ سے احتیاط برت کر مارو۔

۱۳۶۹۱ ..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے ارشاد فرمایا: جو بھی حدود اللہ میں سے کسی حد میں مرے مجھے اپنے دل میں اس کی طرف سے کوئی کھٹکا اور تردد نہیں ہوتا (کیونکہ اس کا اللہ نے حکم دیا ہے) لیکن شراب نوشی کی حد میں جو مر جائے مجھے اس کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ یہ حد ہم نے آپ ﷺ کے بعد مقرر کی ہے۔ اسی وجہ سے جو اس میں مر جائے میں اس کی جان کا فدیہ (یعنی دیت اور خون بہا) دوں گا۔ بیت المال سے یا فرمایا امام (حاکم) کے قبیلے سے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بے شک مجھے ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا تھا۔ الشافعي، السنن للبيهقي

۱۳۶۹۲ ..... عرفجہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارے لیکن ایسے کوڑے کے ساتھ جس کے دو منہ تھے۔ السنن للبيهقي

۱۳۶۹۳ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: کیا شراب نوشی زنا اور چوری سے بھی بڑھ کر سخت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں کیونکہ شراب نوش (نشے میں) زنا کر بیٹھتا ہے، چوری کر لیتا ہے، قتل کر دیتا ہے اور نماز چھوڑ دیتا ہے۔

ابن السني في كتاب الاخوة والاخوات

۱۳۶۹۴ ..... ازہر بن عبد بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بے نوش کو لایا گیا۔ آپ ﷺ اس وقت خیبر مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے چہرے پر مٹی ماری پھر اپنے اصحاب کو ہاتھوں کی چھڑی اور جوتوں کے ساتھ اسے مارنے کا حکم دیا حتیٰ کہ آپ نے خود ہی حکم فرمایا۔ ٹھہر جاؤ اور پھر اصحاب کرام ٹھہر گئے پھر (اسی طرح آپ شرب خمر پر سزا دیتے رہے حتیٰ کہ) آپ کی وفات ہوگئی۔ اور یہی آپ کا طریقہ رہا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارے، پھر آخر زمانہ خلافت تک اسی کوڑے مارتے رہے۔

الكبير للطبراني، ابونعيم

۱۳۶۹۵ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے دو چھڑیوں کے ساتھ چالیس کے قریب ضربیں ماریں۔ پھر یہی طریقہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اختیار فرمایا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی مقرر فرما دی۔ ابن جریر

۱۳۶۹۶ ..... عبدالرحمٰن بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شراب نوشی سے اجتناب کرو۔ بے شک یہ ام الخبائث ہے۔ تم سے پہلے زمانے میں ایک عبادت گذار آدمی تھا جو لوگوں سے دور رہتا تھا۔ ایک گمراہ عورت اس پر فریفتہ ہوگئی۔ اس نے اس عبادت گزار کے پاس اپنی باندی بھیجی۔ باندی نے آکر عبادت گزار کو کہا: وہ مالکن آپ کو بلاتی ہے شہادت کے لیے۔ چنانچہ عبادت گزار باندی کے ساتھ ہولیا۔ باندی محل میں پہنچ کر ہر گذرتے دروازے کو پیچھے سے بند کرتی گئی حتیٰ کہ عبادت گزار کو اپنی آقا کے پاس پہنچا دیا جو خوبصورت تھی، اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک شیشے کا برتن شراب سے بھرا ہوا تھا۔ عورت بولی: اللہ کی قسم! میں نے آپ کو کسی شہادت کے لیے نہیں بلایا ہے، بلکہ میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آپ میرے ساتھ ہم بستر ہوں، یا اس شراب کا ایک جام پی لیں۔ یا اس بچے کو قتل کر دیں۔ عبادت گزار نے (سوچ بچار کے بعد) کہا کہ مجھے اس شراب کا ایک جام پلا دو۔ لیکن ایک جام پینے کے بعد اس نے خود ہی مزید پینے

کی تمنا کی حتیٰ کہ وہ عورت کے ساتھ آ کر بدکاری کا مرتکب بھی ہو گیا اور وہ بچے کو بھی قتل کر ڈالا۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لہٰذا اس شراب سے بچو۔ اللہ کی قسم! یہ اور ایمان دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے، الا یہ کہ ان میں سے کوئی ایک نکل جائے تو دوسرا رہ سکتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، النسائی، شعب الایمان للبیهقی، السنن للبیهقی، رستة فی الایمان، رواه ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، ابن ابی عاصم، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیهقی، شعب الایمان للبیهقی، السنن لسعیدبن منصور مرفوعاً.

سعید بن منصور فرماتے ہیں: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: عمر بن سعید نے زہری سے اس کو مسنداً بیان کیا ہے اور یونس، معمر اور شعیب وغیرھم نے زہری سے موقوفاً بیان کیا ہے اور موقوف ہی درست ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں موقوف زیادہ محفوظ ہے۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا مرفوع ہونا واہیات میں ذکر کیا ہے اور اس کے موقوف ہونے کو صحیح قرار دیا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی

۱۳۶۹۷......قال ابونعیم فی الحلیۃ: اشهدباللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی علی بن محمد القزوینی قال اشهدباللّٰه و اشهدللّٰه.

امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ حلیۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے علی بن محمد القزوینی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں: میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں۔

لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعة قال: اشهد باللّٰه و اشهدللّٰه لقد حدثنی القاسم بن العلاء الهمدانی قال اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی الحسن بن علی قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی علی بن محمد قال اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی محمد بن علی قال اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی علی بن موسی الرضا قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی موسی بن جعفر قال اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی محمد بن علی قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی علی بن الحسین قال اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی الحسین بن علی قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه، لقد حدثنی علی بن ابی طالب قال اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

یعنی سب راوی اپنے مروی عنہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ وہ اشهد باللّٰه اور اشهد للّٰه کے تاکیدی الفاظ کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں۔ اور قاسم بن العلاء کے بعد آخری راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ تک تمام راوی باپ دادا ہیں اور آل علی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں اور اللہ ہی کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! شراب کا عادی بت کی عبادت کرنے والے کی مثل ہے۔ قال ابونعیم صحیح ثابت (ابن النجار) روایت صحیح ہے۔

۱۳۶۹۸......انبأنا یوسف بن المبارک بن کامل الخفاف قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد اخبرنی محمد بن عبدالباقی الانصاری قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابوبکر احمد بن ثابت الخطیب قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنا القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابومحمد عبداللّٰه بن احمد بن عبداللّٰه بن الملیح السجزی قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی علی بن محمد الهروی قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه، لقد حدثنی عبدالسلام بن صالح قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی موسی بن جعفر قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی جعفر بن محمد قال اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی محمد بن علی قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی علی بن الحسین قال: اشهد باللّٰه و اشهدللّٰه لقد حدثنی ابی الحسین بن علی قال: اشهد باللّٰه و اشهد للّٰه لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب.

مذکورہ روایت کی سند کے مثل مروی ہے
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کی قسم! شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں۔ کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا: وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے میکائیل علیہ السلام نے بیان کیا انہوں نے فرمایا: میں اللہ کی قسم شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے عزرائیل علیہ السلام نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں: میں اللہ کی قسم! شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ (جل شانہ) نے خود فرمایا:

مدمن خمر کعابد وثن.

شراب کا عادی بت کی عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ النسائی

شراب نوشی پر وعید

۱۳۶۹۹۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے مجھے سارے جہان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا اور مجھے اس لیے بھیجا کہ میں باجوں، گاجوں، بتوں اور جاہلیت کی باتوں کو مٹا دوں ختم کردوں۔ اوس بن سمعان بولے: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں تورات میں بھی اس کو پچیس مرتبہ پاتا ہوں کہ اس کو حرام کہا گیا۔ ویل لشارب الخمر، ویل لشارب الخمر. شراب نوش کے لیے ہلاکت ہے شراب نوش کے لیے ہلاکت ہے۔ میں تورات میں لکھا پاتا ہوں! اللہ پر یہ لازم ہے کہ اس نے کو اس کے بندوں میں سے جو پئے گا اللہ اس کو طینۃ الخبال ضرور پلائے گا۔ لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ طینۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا خون پیپ وغیرہ۔ الحسین بن سفیان، ابن مندہ، ابونعیم

کلام:۔۔۔۔۔۔ امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔ کنزج ۵

۱۳۷۰۰۔۔۔۔ ابی الجویریہ الجرمی سے منقول ہے۔ فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الباذق کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محمد الباذق سے سبقت لے گئے۔ مصنف لابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ الباذق یعنی باذق، انگور کے شیرے کو کہتے ہیں جو تھوڑا سا پکایا ہوا ہو۔ یعنی محمد کے لیے باذق حلال ہے اگر وہ نشہ آور نہ ہو۔ یہ نبیذ کی قبیل سے تو نہیں لیکن شراب میں داخل نہیں کیونکہ نشہ آور نہیں ہے۔

۱۳۷۰۱۔۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محمد باذق سے سبقت لے گئے اور جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۰۲۔۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی کے اندر کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ کہ کس حد تک پینے پر حد نافذ ہوگی ایک آدمی نے شراب نوشی کرلی۔ وہ راستے میں لڑکھڑاتا ہوا ملا۔ اس کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے کوڑے مارنے کا حکم دیدیا۔ چنانچہ جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے سے گذرنے لگا تو لڑکھڑاتا ہوا ان کے گھر میں جا گھسا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کو پیچھے سے چمٹ گیا۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو ذکر کی گئی تو آپ ہنسنے لگے اور فرمایا: بغیر پوچھ تاچھ کے لپٹ گیا۔ ابن جریر

۱۳۷۰۳۔۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی کے اندر حد نافذ نہیں کی سوائے آخری زمانے کے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے جب غزوہ تبوک فرمایا تو آپ کے حجرے پر رات کے وقت ایک نشہ میں دھت آدمی آپڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اٹھے اور اس کو پکڑ کر اس کے کجاوے تک چھوڑ آئے۔ ابن جریر

۱۳۷۰۴۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب نوشی کی اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی چالیس

روز تک۔ اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا اگر پھر (چوتھی بار) شراب نوشی کرے گا تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو نہر الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا: نہر الخبال کیا ہے؟ فرمایا: اہل جہنم کی خون پیپ (کا ملغوبہ)۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۰۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ فرمائے گا اور اگر وہ ان چالیس ایام میں مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اللہ پاک اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۰۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لعنت کی گئی ہے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر۔ الجامع لعبد الرزاق

کلام:..... روایت سنداً محل کلام ہے: دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۵۸۔

۱۳۷۰۷..... عبدالرحمن بن ابی النعم البجلی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو اصحاب نبی ﷺ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب شراب نوشی کرتا ہے اس کو کوڑے مارو۔ پھر دوبارہ کرے دوبارہ مارو اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کرے تو اس کو قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۰۸..... نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب پیئے اس کو مارو۔ اگر پھر کرے پھر مارو۔ اگر پھر کرے تو پھر مارو۔ اگر چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۰۹..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: میرے پاس ایسے شخص کو لاؤ جس پر تین مرتبہ شراب نوشی کی سزا میں حد جاری ہوچکی ہو۔ مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ ابن جریر

۱۳۷۱۰..... عن الحسن عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو، پھر شراب نوشی کرے پھر کوڑے مارو۔ پھر شراب نوشی کرے پھر کوڑے مارو۔ حتیٰ کہ چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۱۱..... شہر بن حوشب، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو۔ پھر کرے پھر مارو۔ پھر کرے تو چوتھی بار میں قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۱۲..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: قیامت کے دن شراب نوش کو سیاہ چہرے والا لایا جائے گا، اس کی آنکھیں بھینگی ہوں گی، اس کی ایک جانب لٹکی ہوگی یا فرمایا: اس کی ایک جانب کی باچھ لٹکی ہوگی، اس کی زبان لٹک رہی ہوگی اور اس کا تھوک اس کے سینے پر بہہ رہا ہوگا، ہر شخص جو اس کو دیکھے گا اس سے نفرت کرے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۱۳..... (عبداللہ بن مسعود کے شاگرد) علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ملک شام میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: ہمیں کچھ پڑھ کر سناؤ چنانچہ میں نے ان کو سورۂ یوسف پڑھ کر سنائی۔ ایک حاضر مجلس آدمی نے کہا: یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، میں نے یہ سورت اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو پڑھ کر سنائی تو آپ نے مجھے فرمایا: احسنت بہت اچھا پڑھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی میں شراب کی بو سونگھی تو فرمایا تو ناپاک چیز پیتا ہے اور قرآن کو جھٹلاتا ہے۔ میں اپنی جگہ سے نہ اٹھوں گا جب تک کہ تجھے حد جاری نہ کردی جائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۱۴..... عبدالرحمن بن الازھر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال دیکھا، اس وقت میں نوجوان لڑکا تھا۔ آپ ﷺ خالد بن الولید کے ٹھکانے کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک شراب نوش کو لایا گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ تھا انہوں نے اسی سے اس کو مارنا شروع کردیا، کسی نے کوڑے سے مارا، کسی نے جوتے سے مارا اور کسی نے اپنی لاٹھی سے مارا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس پر مٹی کی مٹھی پھینکی۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور مبارک آیا تو ایک شرابی کو لایا گیا آپ نے حضور ﷺ کے اصحاب سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنا مارا ہے؟ صحابہ نے سوچ بچار کر کے بتایا کہ چالیس ضربیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس ضربیں لگوائیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں (سپہ سالار) حضرت خالد بن

ولید نے عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ لوگ اس سزا کو کم اور حقیر خیال کر کے شراب میں منہمک ہوگئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مہاجرین اولین بھی بیٹھے تھے وہ کہنے لگے: ہمارا خیال ہے کہ آپ اس حد میں اسی کوڑے پورے کردیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید میں فرمایا: آدمی جب شراب پیتا ہے تو ہرزہ سرائی کرتا ہے اور جب ہرزہ سرائی کرتا ہے تو بہتان باندھتا ہے اور بہتان کی سزا (اسی کوڑے ہے یہی آپ) پوری کردیں۔

ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۳۷۱۵..... عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو گویا دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ جنگ حنین کے دن لوگوں کے جلو میں خالد بن ولید کا کجاوہ (عارضی ٹھکانہ) تلاش کرر ہے ہیں۔ اسی اثناء میں ایک آدمی جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ کے سامنے آیا۔ آپ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا: اس کو مارو۔ پس کسی نے اس کو جوتوں سے مارا، کسی نے لاٹھی سے مارا اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کی تازہ چھڑی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود زمین سے ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور اس کے چہرے پر دے ماری۔ ابن جریر

۱۳۷۱۶..... محمد بن کعب القرظی سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں غزوہ کیا۔ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام پر امیر تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے سامنے سے شراب کے مٹکے گذرے جو کہیں اٹھا کر لے جائے جارہے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھے اور نیزے کے ساتھ ہر مٹکے کو توڑتے گئے۔ حضرت امیر معاویہ کے کارندوں نے آپ کو پکڑ لیا۔ آپ کی خبر حضرت امیر معاویہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بوڑھے آدمی ہیں، ان کی عقل ٹھکانے نہیں ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری عقل اپنی جگہ پر ہے، لیکن بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ ہم اس کو اپنے شکموں میں یا اپنے پینے کے برتنوں میں ڈالیں، اور میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر میں زندہ رہا حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک بات اگر میں نے معاویہ میں نوٹ کرلی تو میں ان کا شکم چاک کردوں گا یا پھر میری موت ہی آجائے گی۔

الحسن بن سفیان، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۳۷۱۷..... عقبۃ بن الحارث سے مروی ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شراب زدہ حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ جو اصحاب اس وقت کمرے میں موجود تھے آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو ماریں، میں بھی اس کو مارنے والوں میں شامل تھا۔ چنانچہ ہم نے اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔ ابن جریر

۱۳۷۱۸..... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو جس نے شراب نوشی کی تھی، لایا گیا۔ آپ ﷺ نے حاضرین کو اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لوگوں نے اسے ہاتھوں اور چھڑیوں سے مارا۔ میں بھی انہیں میں شامل تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۱۹..... عیاض بن غنم سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جس نے مے نوشی کی چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی، اگر وہ مرگیا تو جہنم میں جائے گا۔ اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالیں گے، اگر اس نے دوسری مرتبہ شراب نوشی کی تو پھر یہی صورت ہے۔ لیکن اگر اس نے تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی مے نوشی کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو ردغۃ الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ردغۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے خون پیپ (اور غلاظت) کا نچوڑ۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۳۷۲۰..... قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو شراب نوشی کے جرم میں تین مرتبہ کوڑے لگوائے پھر چوتھی مرتبہ بھی اس کو اسی وجہ سے لایا گیا تو آپ نے (پہلے کی طرح) اس کو مارا اور اس پر کچھ زیادتی نہیں کی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۱..... محمد بن راشد، عبدالکریم سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو شراب نوشی کے جرم میں چار مرتبہ سزا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) ابو محجن ثقفی کو آٹھ بار کوڑے لگوائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۲..... نافع بن کیسان سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو اپنا یہ واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ وہ شراب اٹھائے مدینہ جارہا تھا اور اس سے قبل شراب کی حرمت نازل ہوچکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے ابو نافع! تم کیا اٹھا کر لے جارہے ہو؟ میں نے عرض کیا: شراب ہے، یا رسول اللہ! اور شاید یہ حرام ہوچکی ہے؟ تو کیا یا رسول اللہ! میں اس کو یہود کے ہاتھوں نہ فروخت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا فروخت

کرنے والا بھی اس کو پینے والے کی طرح ہے۔روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی حرام ہو چکی ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہو چکی ہے۔ چنانچہ ابونافع نے شراب کے مٹکے بطحان وادی میں توڑ ڈالے۔ البغوی، الرویانی، ابن منده، الخطیب فی المتفق، ابن عساکر

۱۳۷۲۳......حضرت معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو۔ تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا: اگر چوتھی بار شراب نوشی کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۴......ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی پر چالیس ضربیں ماریں۔ ابن جریر

۱۳۷۲۵......عن معمر عن سہل عن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ کی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب نوشی کریں تو ان کو کوڑے مارو۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا: اگر چوتھی بار شراب پئیں تو ان کو قتل کردو۔

معمر کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابن المنکدر سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: قتل کرنا متروک ہو چکا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ابن النعیمان کو لایا گیا تو آپ نے ان کو کوڑے مارے پھر کئی بار لائے گئے اور چوتھی یا اس سے زائد مرتبہ بھی آپ نے ان کو کوڑے مارے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۶......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مے نوش لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا اور انہوں نے اس کو مارا۔ کسی نے اپنے جوتے سے مارا، کسی نے ہاتھوں سے مارا اور کسی نے اپنے کپڑے سے مارا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا رک جاؤ۔ پھر فرمایا: اب اس کو ڈانٹ ڈپٹ کر کے شرم دلاؤ۔ چنانچہ لوگ اس کو کچھ کچھ کہنے لگے: کیا تجھے رسول اللہ ﷺ سے شرم نہیں آتی۔ ایسا کام کرتا ہے! پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ آخر جب وہ منہ پھیر کر چلا گیا تو لوگ اس کو بد دعا دینے اور برا بھلا کہنے لگے۔ کوئی بولا: اللّٰھم اخزہ اللّٰھم العنہ اے اللہ! اس کو رسوا کر، اس پر لعنت کر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو اور اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ بلکہ یوں کہو: اللّٰھم اغفر لہ اللّٰھم اھدہ. اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس کو ہدایت بخش۔ دوسرے الفاظ ہیں: آپ نے فرمایا: شیطان کے مددگار نہ بنو بلکہ یوں کہو: رحمک اللہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ ابن جریر

۱۳۷۲۷......یحیٰی بن کثیر سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے حاضرین کو حکم دیا اور ہر ایک نے دو دو ضربیں اپنے اپنے جوتے یا کوڑے یا جو کچھ بھی جس کے پاس تھا اس کے ساتھ ماریں۔ اور اس وقت یہ لوگ بیس افراد تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۸......محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو مارو۔ پھر چوتھی بار ارشاد فرمایا جو شراب پئے اس کو قتل کردو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۹......حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی میں اسی ضربیں ماریں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۳۰......حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جو شخص شراب پیتا تھا لوگ اس کو اپنے ہاتھوں، جوتوں اور تھپڑوں سے مارتے تھے، عہد نبوی ﷺ، عہد ابی بکر اور عہد فاروقی کے کچھ حصے میں یہی طریقہ رائج رہا۔ پھر یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ آدمی کو مار نہ ڈالیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مقرر کر دیئے۔ لیکن جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس سزا کے باوجود (شراب نوشی سے) باز نہیں آتے تو پھر ساٹھ کوڑے طے کر دیئے پھر جب دیکھا کہ اس سے بھی لوگ باز نہیں آتے تو اسی کوڑے مقرر کر دیئے اور فرمایا یہ حدود میں سے ادنیٰ ترین حد ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۳۱......عن معمر عن الزھری کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب نوشی کریں ان کو کوڑے مارو۔ پھر پئیں پھر کوڑے مارو۔ پھر پئیں پھر کوڑے مارو پھر پئیں تو ان کو قتل کرو۔ پھر فرمایا: اللہ نے ان سے قتل معاف کر دیا ہے لہٰذا جب وہ شراب پئیں ان کو کوڑے مارو۔ پھر پئیں پھر کوڑے مارو چار دفعہ ایسا ہی فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۳۲......ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب میں

کتنے کوڑے مارے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ آپ اپنے پاس موجود حاضرین کو حکم دیتے تو وہ لوگ شراب نوش کو ہاتھوں اور جوتوں سے مارنا شروع ہوجاتے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے مقرر فرمائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۳۳..... عمر بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہوئے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شراب نوشی کرے اس کو مارو۔ پھر دوبارہ کرے پھر مارو۔ پھر سہ بارہ کرے پھر مارو، پھر چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کردو۔ پھر جب ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں شراب نوش لایا گیا آپ نے اس کو مارا پھر دوبارہ لایا گیا پھر مارا۔ پھر تیسری مرتبہ مارا پھر چوتھی مرتبہ بھی کوڑے مارنے پر ہی اکتفاء کیا اور اللہ نے قتل کو معاف کردیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۳۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شراب پئے اس کو مارو، اگر دوبارہ پئے پھر مارو، پھر پئے پھر مارو اگر چوتھی بار پئے تو اس کو قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۳۵..... معقل بن یسار سے مروی ہے جس وقت شراب حرام ہوئی عام عرب کی شراب تازہ کھجور سے بنی ہوئی تھی۔ چنانچہ میں نے وہی شراب یہ کہہ کر پھینک دی بس یہ میری آخری یادتھی شراب کے ساتھ۔ ابن عساکر

ذیل الخمر..... شراب کے بارے میں

۱۳۷۳۶..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) صفیہ بنت ابی عبید کہتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رویشد ثقفی کے گھر سے شراب ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا گھر جلادیا اور دریافت فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: رویشد۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ تیرا نام فویسق ہے (یعنی فاسق گناہ گار)۔ الجامع لعبدالرزاق

ابوعبید نے اس روایت کو کتاب الاموال میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۳۷۳۷..... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا گورنر بنادیا۔ قدامہ اپنے منصب پر نکلے۔ وہاں ان کے متعلق کسی طرح کی برائی اور بدکاری کی شکایت نہیں آئی سوائے اس کے کہ وہ نماز میں حاضر نہ ہو پاتے تھے۔ وہاں کے قبیلے عبدالقیس کے سردار جارود حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا امیرالمؤمنین! قدامہ نے شراب نوشی کی ہے اور مجھ پر لازم ہے کہ اگر میں حدود اللہ میں سے کسی حد کو دیکھوں تو اس کا قضیہ آپ کو ضرور پہنچاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جو تم کہہ رہے ہو اس کی گواہی کون دے گا؟ جارود نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام لیا کہ وہ بھی اس بات کی شہادت دیں گے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ کو مراسلہ بھیجا کہ وہ میرے پاس آئیں۔ چنانچہ وہ حاضر ہوگئے۔ جارود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (باربار) کہتے: اس پر کتاب اللہ کو نافذ کریں (حد شراب جاری کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جارود سے پوچھا: تم اس پر شہادت دینے کے لیے آئے ہو یا اس کے دشمن کا کردار ادا کررہے ہو؟ جارود بولے میں تو فقط شاہد ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم نے اپنی شہادت ادا کردی (اب خاموش رہو) چنانچہ جارود تب تو خاموش ہوگئے۔ لیکن اگلے روز پھر مصر ہوئے کہ اس پر حد جاری کریں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس میں تم کو ان کا دشمن قرار دیتا ہوں، اب صرف ایک گواہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) بچ گیا ہے (جس کی بناء پر حد جاری نہیں کی جاسکتی) اب یا تو تم اپنی زبان کو لگام دو ورنہ میں تمہارا برا حشر کروں گا۔ جارود بولے: اللہ کی قسم! یہ حق بات نہیں ہے کہ آپ کا چچا زاد (قدامہ) تو شراب پئے اور آپ الٹا مجھے برا گردانیں (آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے جارود کو چھوڑ دیا۔ ابن سعد، ابن وھب

۱۳۷۳۹..... عروۃ بن الزبیر سے مروی ہے کہ ابوالازور، ضرار بن الخطاب اور ابوجندل بن سہیل بن عمرو نے ملک شام میں شراب نوشی کی۔ ان کو امیر لشکر ابوعبیدۃ بن الجراح کے پاس لایا گیا۔ ابوجندل بولے: اللہ کی قسم! میں نے شراب ایک تاویل پر پی ہے، میں نے اللہ پاک کا فرمان سنا ہے:

لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و آمنوا و عملوا الصالحات.

ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کیے کوئی حرج نہیں اس میں جو وہ کھائیں جبکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور اچھے اچھے عمل کریں۔

چنانچہ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے ان کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا۔ادھر ابوالازور نے حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کہ ہمارا دشمن ہمارے سامنے آچکا ہے۔اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہماری سزا کچھ مؤخر کردیں تا کہ کل ہم دشمن سے مقابلہ کریں اگر اللہ نے ہم کو شہادت کے ساتھ نواز دیا تو آپ کے لیے یہ کافی ہوگا۔اور آپ کو حد شراب ہم پر قائم کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔اور اگر ہم لوٹ آئے تو آپ دیکھ لینا کہ خلیفہ نے آپ کو کیا حکم دیا ہے وہ آپ بجالانا۔ابوعبیدۃ نے ان کی بات پر ہاں کردی۔چنانچہ اگلے روز جب مسلمانوں کی دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوئی تو ابوالازور جام شہادت نوش کر گئے۔اس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب نامہ بھی آگیا کہ جس تاویل نے ابوجندل کو غلطی میں ڈالا ہے اگر اس نے ان کو حجت دیدی ہے لیکن جیسے ہی تم کو میرا یہ خط ملے تم ان پر حد نافذ کردینا۔چنانچہ ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے باقی دو بچ جانے والوں کو بلایا اور ان پر حد نافذ فرمادی۔ابوجندل ایک بڑے سردار کے بیٹے تھے ان کا اپنا بھی ایک رتبہ تھا۔اس وجہ سے ان کے دل میں اس سزا کی کسک رہ گئی۔حتیٰ کہ کہا گیا کہ ابوجندل وسوسے میں پڑ گئے ہیں۔ابوعبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ صورت حال لکھی کہ میں نے ابو جندل کو سزا دیدی ہے لیکن ان کے دل میں وسوسے جنم لے رہے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ ہلاک نہ ہوجائے۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوجندل کو لکھا: اما بعد! تم کو جس چیز نے غلطی میں ڈالا ہے لیکن اس سزا سے تم کو توبہ مل گئی ہے۔**بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. حٰم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا ھو الیہ المصیر.**

لہٰذا جب ابوجندل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تو اس کے سارے وسوسے اور اندیشے ختم ہوگئے۔گویا وہ بندھی ہوئی رسی سے کھل گئے۔

السنن للبیھقی

۱۳۷۴۰ ..... عبداللہ بن زہیر الشیبانی سے مروی ہے کہ عتبہ بن فرقد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو شراب کی زکوٰۃ وصولی کی مد میں چالیس ہزار درہم بھیجے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: تم نے مجھے شراب کی زکوٰۃ بھیجی ہے۔مہاجرین کی بجائے تم ہی اس رقم کے زیادہ حقدار ہو اور اللہ کی قسم! آج کے بعد میں تم کو کسی چیز کی حکومت نہیں دوں گا۔چنانچہ پھر ان کو اس منصب سے معزول کردیا اور لوگوں کو اس کی ساری خبر سنائی۔

ابوعبید وابن زنجویہ

۱۳۷۴۱ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس پر میں نے کوئی حد جاری کی اور وہ اس کی وجہ سے مرگیا پھر مجھے اس کا اپنے دل میں تردد ہوا سوائے صاحب شراب کے، اگر وہ حد کے دوران مرجاتا ہے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا طریقہ رائج نہیں کیا بلکہ آپ کے بعد ہم نے اس کو رائج کیا ہے۔

ابوداؤد، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلی، البخاری، مسلم، ابن جریر

۱۳۷۴۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میرے پاس ایک اونٹنی وہ تھی جو مجھے جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ میں آئی تھی اور دوسری اونٹنی نبی اکرم ﷺ نے مجھے دی تھی مال غنیمت کے خمس میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کا حصہ ہوتا ہے۔جب میں نے فاطمہ بنت نبی ﷺ کے ساتھ شب زفاف گذارنے کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک انگریز کو لیا تا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس (جو رنگائی کے لیے کام ہوتی تھی) اکٹھی کرکے انگریزوں کو فروخت کرلیں اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے میں ولیمہ کا بندوبست کروں۔چنانچہ (اس کام سے فراغت کے بعد) میں اپنی دونوں اونٹنیوں کے لیے پالان۔غرارے اور رسی وغیرہ جمع کررہا تھا۔میری دونوں اونٹنیاں ایک انصار کے کمرے کے پاس باندھ رکھی تھیں۔حتیٰ کہ جب میں نے ان کے لیے جو جمع کرنا تھا جمع کرلیا تو اپنی اونٹنیوں کے پاس آیا۔لیکن اس منظر کو دیکھ کر میری آنکھیں بھرآئیں میری دونوں اونٹنیوں کی کوہان کٹی ہوئی تھیں اور ان کے پہلو پھاڑ کر ان کے کلیجے نکال لیے گئے تھے۔میں نے پوچھا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے حمزہ بن عبدالمطلب کا نام لیا۔اور بتایا وہ شراب نوش انصاری گروہ کے ساتھ اس گھر میں شراب نوشی کررہے ہیں۔ان کے پاس ایک گانے والی باندی ہے اور ان کے ساتھی ہیں۔باندی نے اپنے گانے کے دوران کہا تھا:

ألا یا حمز للشرف النواء.

اے حمزہ! دیکھ تو، کیسی فربہ اور عمدہ اونٹنیاں ہیں۔

چنانچہ حضرت حمزہؓ نے کود کر تلوار اٹھائی اور اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پہلو پھاڑ کر ان کے کلیجے نکال لیے۔

میں یہ ساری صورت حال جان کر نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا۔ آپ کے پاس زید بن حارثہ بھی تھے۔ نبی ﷺ نے میرے چہرے کے کرب کو بھانپ لیا اور پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج جیسی تکلیف مجھے کبھی نہیں ہوئی۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم ڈھا دیا ہے۔ ان کے کوہان کاٹ دیئے اور ان کے پہلو چاک کر کے (ان کے کلیجے نکال لیے ہیں)۔

اور اس وقت وہ اپنے شراب نوش ساتھیوں کے ساتھ ادھر کمرے میں بیٹھے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور چادر اوڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں اور زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیے۔ حتیٰ کہ آپ حمزہ والے کمرے پر آپہنچے۔ آپ نے اجازت لی۔ اور اجازت ملنے پر اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو لعن طعن اور ملامت کی۔ حمزہ شراب کے نشہ میں چور اور سرخ آنکھیں کیے ہوئے تھے۔ حمزہؓ (جو آپ کے چچا تھے) نے آپ کی طرف نظر اٹھائی پہلے گھٹنوں پر نظر مرکوز رکھی پھر پیٹ تک نظر اٹھائی پھر اپنی آنکھیں آپ کے چہرے میں گاڑ دیں اور بولے: تم سب میرے باپ کے غلام ہو۔ نبی اکرم ﷺ جان گئے کہ ابھی وہ نشہ میں دھت ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ الٹے پاؤں واپس ہو لیے اور ہم بھی آپ کے پیچھے پیچھے نکل آئے۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابو عوانة، مسند ابی یعلی، ابن حبان السنن للبیهقی

۱۳۷۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا مجھے جبریل علیہ السلام ہمیشہ بتوں کی عبادت، شراب نوشی اور لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑے سے روکتے رہے ہیں۔ شعب الایمان للبیهقی، النسائی

۱۳۷۴۴..... ربیعہ بن زکار سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بستی دیکھی، پوچھا: یہ کیسی بستی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام زرارۃ ہے۔ یہاں گوشت اور شراب لگتا ہے (اور شباب کباب کا دور چلتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں آگ جلوائی اور فرمایا: اس بستی کو جلا دو خبیث شے ایک دوسرے کو کھالے۔ چنانچہ وہ بستی جل گئی۔ ابو عبید

فائدہ:...... یہ بستی چند اوطاقوں پر مشتمل ایک چھوٹی سی بستی تھی جہاں لوگ عیاشی کرنے آتے تھے۔ اور شراب و کباب کا دور چلتا تھا۔ یہ چونکہ گناہوں کا اڈا تھا اس لیے آپ نے وہ گناہوں کے اڈے خاکستر کروا دیئے۔

۱۳۷۴۵..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فضیخ کے بارے میں پوچھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: فضیخ کیا ہے؟ آدمی نے کہا: ادھری (آدھی نرم اور آدھی سخت) کھجوروں کی نبیذ بنا کر پکی ہوئی کھجوروں میں ملا دینا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو فضوخ ہے۔ وہ شراب جو پینے والے کو مست کر دیتی ہے (اور شراب حرام ہے اور اس کے سوا کوئی شراب ہو گی)۔ مصنف ابن ابی شیبه

فائدہ:...... پچھلے اوراق میں نبیذ کے عنوان کے تحت کئی روایات گزر چکی ہیں جن میں بسر اور تمر یعنی ادھ نرم ادھ سخت اور مکمل پختہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۳۷۴۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک حج یا عمرےؓ کے دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ہم کو ایک سوار شخص ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے، یہ شخص ہماری ہی تلاش میں ہے۔ وہ شخص ہمارے سامنے آکر رونے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کو کیا ہوا؟ اگر تم مقروض ہو تو ہم تمہاری مدد کریں گے، اگر تم خوفزدہ ہو تو ہم تم کو امن دیں گے، ہاں مگر تم نے قتل کیا ہے تو تم کو اس کے بدلے قتل کیا جائے گا، اور اگر تم کسی قوم کے ساتھ رہنے میں تکلیف میں مبتلا ہو تو ہم تم کو وہاں سے اور جگہ منتقل کر دیں گے۔ آدمی نے اپنی روداد سنائی: میں نے شراب نوشی کا ارتکاب کر لیا تھا۔ میں بنی تیم کا فرد ہوں۔ ابو موسیٰ (جو آپ کی طرف سے ہمارے گورنر ہیں) نے مجھ پر حد جاری کی (اس قدر تو ٹھیک تھا مگر پھر) میرا سر منڈوایا، میرا چہرہ کالا کیا اور مجھے لوگوں میں پھرایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ کوئی اس کے ساتھ اٹھے نہ بیٹھے اور نہ اس کے ساتھ کوئی کھائے پیئے۔ اب میرے دل میں تین خیال آرہے ہیں یا تو میں کوئی تلوار لوں اور ابو موسیٰ کو قتل کر دوں۔ یا آپ کے پاس آؤں اور آپ مجھے ملک شام بھیج دیں وہاں مجھے کوئی نہیں جانتا۔ یا پھر میں دشمنوں کے ساتھ جا ملوں اور ان کے ساتھ کھاؤں پیوں (آدمی کی درد بھری بپتا

سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: مجھے ہرگز خوشی نہیں ہوئی کہ تیرے ساتھ یہ یہ کچھ ہوا اور عمر اس حال میں مطمئن ہے۔ جاہلیت میں میں سب سے بڑا شراب نوش تھا۔ یہ زنا کی طرح بڑا جرم نہیں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا: تم کو میرا اسلام ہو، اما بعد! فلاں بن فلاں تیمی نے مجھے اس اس طرح ساری خبر کہہ سنائی ہے اور مجھے پاک پروردگار کی قسم ہے! اگر دوبارہ تم نے اس طرح کی کوئی حرکت کی تو میں تمہارا چہرہ کالا کر کے تم کو لوگوں میں پھراؤں گا۔ اگر تم میری اس بات کی اہمیت کو سمجھتے ہو تو لوگوں کو حکم دو کہ اس کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں اور کھائیں پئیں۔ اگر یہ شراب نوشی سے توبہ کر لے تو اس کی شہادت بھی قبول کریں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سواری کا جانور اور دو در ہم عطیہ پیش کر کے رخصت کیا۔ السنن للبیھقی

۱۳۷۴۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی تھا۔ اس کا نام تو عبداللہ تھا لیکن اس کا لقب حمار یعنی گدھا پڑ گیا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو شراب نوشی پر سزا بھی دی تھی۔ اس جرم میں ایک مرتبہ اس کو جب پیش کیا گیا تو ایک آدمی نے اس کو کہا اللّٰھم العنه اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ یہ آدمی کس قدر اس جرم میں لایا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو لعنت مت کرو۔ اللہ کی قسم! اس کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔ البخاری، ابن جریر، شعب الایمان للبیھقی

۱۳۷۴۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی تھا جس کو لوگ گدھا کہتے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کبھی گھی کا کنستر بھیجتا تھا اور کبھی شہد کا کنستر بھیجتا تھا۔ جب اس کے پاس اس مال کا مالک آ کر پیسوں کا تقاضا کرتا تو وہ اس کو لے کر حضور ﷺ کے پاس آ جاتا اور عرض کرتا یا رسول اللہ! اس کے مال کی قیمت ادا فرمادیں۔ آپ ﷺ صرف مسکرانے پر اکتفاء فرماتے اور اس کے مال کی قیمت ادا کرنے کا حکم دیدیتے اور وہ اس کو مل جاتی۔ ایک مرتبہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اس حال میں کہ اس نے شراب نوشی کی تھی۔ ایک آدمی نے اس کے متعلق کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ کتنی بار یہ شراب کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا جا چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو لعنت مت کرو۔ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ ابن ابی عاصم، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۴۹..... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن النعمان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس (شراب نوشی کی وجہ سے) لایا گیا آپ نے اس کو کوڑے لگوائے۔ پھر دوبارہ اس کو لایا گیا حتیٰ کہ آپ نے اس کو چار پانچ کوڑے لگوائے۔ ایک آدمی نے کہا: اللّٰھم العنه اے اللہ! اس پر لعنت یہ کس قدر شراب نوشی کرتا ہے اور کس قدر کوڑے کھاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کہنے والے کو فرمایا: اس کو لعنت مت کر یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق

حد نافذ کرنے کے لئے دو گواہ ہونا ضروری ہے

۱۳۷۵۰..... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامۃ بن مظعون کو بحرین کا گورنر بنادیا۔ قدامہ حفصہ اور عبداللہ بن عمر کے ماموں یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سالے تھے۔ جارود جو قبیلہ عبدالقیس کے سردار تھے وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! قدامہ نے شراب پی ہے اور نشہ میں دھت ہوئے ہیں۔ اور مجھ پر لازم ہے کہ جب میں حدود اللہ میں سے کوئی حد دیکھوں تو اس کو آپ تک پہنچاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارے ساتھ اور کون گواہی دیتا ہے؟ جارود بولے: ابوہریرۃ! پوچھا: تم کس بات کی شہادت دیتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے قدامہ کو شراب پیتے نہیں دیکھا مگر نشہ کی حالت میں قے کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنی طرف سے پوری طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر شہادت ادا کردی ہے (اب تم زیادہ مبالغہ نہ کرو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے قدامہ کو بحرین سے آنے کا لکھا۔ وہ تشریف لے آئے۔ جارود ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اٹھے: اس پر کتاب اللہ (کا حکم) نافذ کیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جارود کو فرمایا تم گواہ ہو یا دشمن ہو؟ جارود بولے: گواہ۔ آپ نے فرمایا: تم نے شہادت ادا کردی۔ چنانچہ جارود خاموش ہو گئے۔ جب اگلا دن ہوا تو جارود پھر بولے: اس پر اللہ کی حد نافذ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو

بولے: میں تمہیں ان کا دشمن سمجھتا ہوں اور (اس طرح تمہاری گواہی معتبر نہیں رہی جبکہ) تمہارے ساتھ صرف ایک آدمی نے گواہی دی ہے۔ جارود بولے: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں (کہ آپ ان پر اللہ کی حد کو جاری کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی زبان تھام لو ورنہ میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔ پھر حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر تم کو ہماری شہادت میں شک ہے تو ھند بنت الولید کے پاس پیغام بھیج کر ان سے معلوم کرلو، جو قدامہ کی بیوی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہند بنت الولید کے پاس پیغام بھیجا اس نے بھی اپنے شوہر کے خلاف شہادت پیش کردی۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ کو فرمایا: میں آپ پر حد لگاؤں گا۔ قدامہ بولے: اگر میں نے شراب پی ہے جیسا کہ یہ کہہ رہے ہیں تب بھی تمہارے لیے مجھے حد لگانے کی گنجائش نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ حضرت قدامہ بولے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لیس علی الذین آمنو وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کیے ان پر کوئی حرج نہیں ہے اس میں جو انہوں نے کھایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم تاویل کرنے میں غلطی کررہے ہو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کی حرام کردہ شے سے اجتناب کرتے۔ پھر حضرت عمر نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا تم لوگ قدامہ کو حد لگانے میں کیا رائے دیتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جب تک یہ مریض ہیں ہمارا خیال ہے کہ تب تک آپ ان کو حد جاری نہ کریں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند ایام تک اس مسئلے میں خاموش رہے۔ پھر ایک دن صبح کو حد لگانے کا پختہ عزم کرلیا۔ اور اپنے ساتھیوں سے پوچھا: اب تمہارا کیا خیال ہے قدامہ کو حد لگانے کے متعلق؟ ساتھیوں نے وہی بات کی کہ جب تک وہ بیمار ہیں ان کو حد جاری کرنا درست نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ سے ملاقات ہی کرلیں کوڑے کھاتے ہوئے یہ مجھے زیادہ پسند ہے بنسبت اس بات کے کہ ان کو حد لگانا میری گردن پر باقی رہ جائے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کو حد لگائی جائے۔ اور آخر ان کو حد لگادی گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو قدامہ نے بھی ان کے ساتھ حج کیا لیکن ناراضگی اور ناگواری کے ساتھ۔ جب دونوں حضرات حج سے واپس ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سقیا مقام پر اترے تو وہاں آرام کرنے کے لیے سو گئے۔ جب نیند سے بیدار ہوئے تو بولے: قدامہ کو جلدی میرے پاس لاؤ۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اور بولا قدامہ سے صلح کرلو کیونکہ وہ تمہارا بھائی ہے۔ لیکن جب لوگ ان کو بلانے گئے تو انہوں نے آنے سے انکار کردیا۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود ان کے پاس چل کر تشریف لے گئے اور ان کے لیے استغفار کیا۔ یہ ان کی باہمی صلح کا پہلا واقعہ تھا۔ مصنف عبدالرزاق، ابن وھب، السنن للبیھقی

۱۳۷۵۱.....ایوب بن ابی تمیمہ سے مروی ہے کہ شراب نوشی کے اندر کسی بدری صحابی کو حد نہیں جاری ہوئی۔ یعنی کسی بدری نے شراب نوشی کی ہی نہیں سوائے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کے۔ النسائی

۱۳۷۵۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ یتیموں کو وراثت میں شراب ملی۔ ابوطلحہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کیا ہم اس کو سرکہ بنالیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی

۱۳۷۵۳.....نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کہ عورتیں سر میں شراب لگا کر کنگھی کرتی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ پاک ان کے سر میں (اس کی نحوست سے) حاصہ (بال گرنے کی بیماری) ڈال دے گا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۴.....نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے کمرے میں سوسن (خوشبودار جڑی بوٹی) کی بو محسوس کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو نکالو یہ شیطانی عمل کی گندگی ہے (غالباً شراب سازی میں اس کو استعمال کیا جاتا ہوگا)۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۵.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے ایک غلام نے ان کے اونٹ کو شراب پلادی۔ آپ نے اس کو زجر و تنبیہ کی۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۶.....وائل سے مروی ہے کہ ایک آدمی جس کو سوید بن طارق کہا جاتا تھا، نے نبی ﷺ سے شراب کے متعلق پوچھا: آپ نے اس کو اس سے منع فرمایا۔ سوید نے کہا میں اس کو دوا میں استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو داء ہے دوا نہیں داء یعنی بیماری۔ مصنف عبدالرزاق

نشہ آور شے کا حکم

۱۳۷۵۷۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا: سرخ گوشت اور نبیذ سے بچو کیونکہ یہ دونوں چیزیں مال کو تباہ کرتی ہیں اور دین کا نقصان کرتی ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، شعب الایمان للبیہقی

فائدہ:۔۔۔۔۔ دونوں چیزیں اگرچہ حلال ہیں مگر چونکہ دونوں گراں قیمت ہیں اس لیے مال تباہ کرتی ہیں اور گوشت قساوت قلبی پیدا کرتا ہے اور نبیذ سستی اور کاہلی پیدا کرتی ہے اور دونوں چیزیں دین کے لیے نقصان دہ ہیں۔

۱۳۷۵۸۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: گوشت سے بچو۔ کیونکہ اس کی عادت بھی شراب کی طرح پڑ جاتی ہے۔

مؤطا امام مالک، شعب الایمان للبیہقی

بعض ضعفاء نے اس کو مرفوعا بیان کیا ہے جس کی کچھ حقیقت نہیں۔

۱۳۷۵۹۔۔۔۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آنکلے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فلاں شخص سے شراب کی بو محسوس کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے طلاء (نبیذ) پی ہے۔ اور میں اس کے مشروب کے بارے میں پوچھ گچھ کروں گا اگر وہ نشہ آور ہوا تو میں اس کو حد جاری کروں گا۔ چنانچہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو شراب نوشی کی مکمل حد جاری کی۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، ابن وھب، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۷۶۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نشہ آور شے کیا ہے؟ فرمایا: تیرا وہ برتن جس سے تجھے نشہ پیدا ہو۔

ابن مردویہ

کلام:۔۔۔۔۔ روایت کی سند میں میتب بن شریک متروک راوی ہے۔ کنز العمال ج ۵۔

۱۳۷۶۱۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس کی ایک فرق (دس بارہ کلو) مقدار نشہ آور ہو اس شے کی ایک چسکی بھی حرام ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۲۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے شراب ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۳۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نشہ آور شراب پئے وہ گندگی ہے، گندگی ہے جو اس کی نماز کو چالیس راتوں تک گندا کر دیتی ہے۔ اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ اگر وہ تیسری یا چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال سے پلائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع (اہل یمن کی شراب) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر شراب جو نشہ آور ہوتی ہے وہ حرام ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۵۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اس برتن میں پینے سے احتراز کرتے تھے جس میں شراب بنائی جاتی ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۶۔۔۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: جو کوئی نشہ آور شے نوش کرتا ہے اللہ پاک اس کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک کہ اس کے مثانے میں اس کا ایک قطرہ بھی باقی ہو۔ اگر وہ اس کے ہوتے ہوئے مرجائے تو اللہ پاک پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال پلائے جو اہل جہنم کا خون پیپ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۷۔۔۔ طاؤس رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آیت الخمر تلاوت کی آپ لوگوں کو منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک آدمی نے

پوچھا: مزر کیسی ہے یا رسول اللہ! پوچھا مزر کیا ہے؟ عرض کیا جو گندم سے بنائی جاتی ہے وہ شراب۔ آپ نے پوچھا: نشہ آور؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

نبیذوں کا بیان

۱۳۷۶۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گھڑے سے، کدو کے بنائے ہوئے برتن سے اور تارکول ملے ہوئے برتن سے۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن جریر، السنن لسعیدبن منصور

فائدہ:..... ان برتنوں میں نبیذ جلد نشہ آور ہو جاتی ہے اس لیے منع فرمایا۔

۱۳۷۶۹..... عبداللہ بن یزید اخطمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم کو لکھا: امابعد! اپنی مشروب کو اتنا پکاؤ کہ اس میں سے شیطان کا حصہ چلا جائے۔ شیطان کے دو حصے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے۔ السنن لسعید بن منصور، النسائی، السنن للبیھقی

۱۳۷۷۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہ نبیذیں پانچ چیزوں سے بنتی ہیں: کھجور، کشمش، شہد، گندم اور جو۔ جس کو تم نے خمیر کر لیا اور پھر اس کو پرانا کر لیا وہ خمر (شراب) ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، الاشربہ للامام احمد

فائدہ:..... نبیذ صبح سے شام یا شام سے صبح تک ہے اور جو کافی عرصہ رکھی جائے وہ شراب ہے۔

۱۳۷۷۱..... حضرت اسلم سے مروی ہے کہ وہ نبیذ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نوش فرمایا کرتے تھے: وہ صبح کو کشمش پانی میں ڈال دی جاتی تھیں اور رات کو آپ نوش فرمالیا کرتے تھے۔ یا شام کو پانی میں ڈال دی جاتی تھیں اور صبح کو آپ نوش فرمالیا کرتے تھے۔ اور نیچے کی تلچھٹ نکال دیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، السنن للبیھقی

فائدہ:..... نیچے کی گاڑھی تلچھٹ خصوصا نشہ پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے (اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس کو پھینک دیا کرتے تھے۔

۱۳۷۷۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم یہ سخت نبیذ اس لیے نوش کرتے ہیں تاکہ ہمارے شکموں میں جو اونٹ کا گوشت ہوتا ہے اس کو یہ نبیذ ہضم کر دے ورنہ وہ گوشت ہمارے لیے تکلیف دہ ہوسکتا ہے۔ پس جس کو اپنی شراب میں کچھ شک گذرے وہ اس کو پانی کے ساتھ ملالے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... شک گذرنے کا مطلب ہے کہیں وہ نشہ آور نہ ہو جائے ایسی صورت میں پانی ملالے اور اس کو رقیق کر لے۔

۱۳۷۷۳..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں خشک پیٹ والا (یا فرمایا) سخت پیٹ والا آدمی ہوں۔ اسی وجہ سے کبھی ستو پیتا ہوں، اور کبھی دودھ پیتا ہوں مجھے کوئی ملامت نہ کرے۔ اور گاڑھی نبیذ بھی اسی لیے پیتا ہوں تاکہ میرا پیٹ قدرے نرم ہو جائے اس لیے مجھے کوئی مورد طعن نہ بنائے۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۷۷۴..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر کو جو کوفہ پر ان کے گورنر تھے لکھا: امابعد! سنو میرے پاس ملک شام سے انگور کا شیرہ آیا ہے جس کو پکایا گیا ہے، اس کا دو تہائی پکنے سے کم ہو کر ایک تہائی باقی رہ گیا ہے۔ اس طرح اس کا شیطان اور اس کے پاگل کر دینے والی بو ختم ہوگئی ہے لیکن وہ (پڑاپڑا) جوش مارنے نہیں لگا۔ اس لیے اس کی مٹھاس اور اس کی حلت باقی رہ گئی ہے۔ اب وہ اونٹ کے طلاء (یعنی جیسی نبیذ اونٹوں کو دی جاتی ہے اس) جیسا ہے۔ لہٰذا تمہارے ہاں جو اس طرح کی نبیذ پینا چاہیں ان کو گنجائش دو۔ والسلام۔ ابن خسرو

۱۳۷۷۵..... محمود بن لبید انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو اہل شام نے وہاں کی سرزمین کی وباء اور اس کی سختی کا رونا رویا۔ اور بولے: اس وجہ سے ہم کو شراب ہی طبیعت کو درست رکھتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم شہد نوش کرو۔ بولے: یہ بھی ہمارے لیے درست نہیں رہتا۔ وہاں کے ایک باشندے نے عرض کیا: کیا ایسا مشروب صحیح ہے جو نشہ آور نہ ہو؟ آپ

رضی اللہ عنہ نے اثبات میں ہاں فرمادی۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے انگور کا شیرہ پکا کر اس کا دو تہائی ختم کر دیا اور ایک تہائی باقی رہنے دیا۔ پھر اس کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں انگلی ڈبو کر نکالی پھر بار بار اس میں انگلی ڈبو کر اس کا گاڑھا پن دیکھتے رہے۔ پھر فرمایا: یہ طلاء (نبیذ) ہے، یہ اونٹوں کے طلاء کے مثل ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پینے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

حضرت عبادۃ بن الصامت نے عرض کیا: آپ اس کو حلال کر رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں قسم بخدا! اے اللہ میں ان کے لیے وہ شے حلال نہیں کر رہا جو آپ نے ان کے لیے حرام کر دی ہے اور آپ کی حلال کردہ شے کو ان پر حرام نہیں کر رہا۔

مؤطا امام مالک، السنن للبیهقی

نبیذ نشہ آور نہ ہو تو حلال ہے

۱۳۷۷۶..... سفیان بن وهب خولانی سے مروی ہے کہ میں ملک شام حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ذمیوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ نے ہم پر لازم کر دیا ہے کہ ہم مسلمانوں کو شہد فراہم کریں حالانکہ وہ ہم کو دستیاب نہیں ہو رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان جب کسی سرزمین میں داخل ہوتے ہیں اور وہاں اقامت نہیں کرتے (بلکہ لشکر کشی میں اِدھر اُدھر پھرتے رہتے ہیں) جس کی وجہ سے ان کو خالص سادہ پانی پینے کی شدت کے ساتھ طلب ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کو (قوت کی فراہمی کے لیے) ایسی کوئی چیز ضروری ہے جو ان کو (مضبوط) اور تندرست رکھ سکے۔ وہاں کے باشندوں نے کہا: ہمارے پاس ایسا مشروب ہے جو ہم انگور سے بناتے ہیں جو (شراب نہیں بلکہ) شہد جیسا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ وہ مشروب لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس میں انگلی ڈبو کر اٹھاتے رہے شہد (دیکھنے) کی طرح (آپ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ تو اونٹوں کی نبیذ کی طرح ہے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس میں ڈال دیا اور اس کو ہلکا کر کے خود بھی پیا اور آپ کے ساتھیوں نے بھی پیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہت اچھا مشروب ہے۔ ٹھیک تم مسلمانوں کو یہی دیا کرو۔ چنانچہ ذمی لوگ (جزیہ) وغیرہ میں مشروب مسلمانوں کو دیتے رہے۔ کچھ عرصہ اسی طرح بیت گیا۔ پھر ایک مسلمان آدمی نشہ میں دھت ہو گیا۔ مسلمانوں نے اس کو جوتوں سے مارا اور بولے: نشہ میں غرق ہو گیا ہے تو۔ آدمی بولا: مجھے قتل کرو۔ اللہ کی قسم! میں نے تو وہی مشروب پیا ہے جس کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اجازت دی تھی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے بیچ کھڑے ہو کر خطبہ دیا اے لوگو! میں محض ایک بشر ہوں، میں کسی حرام کو حلال نہیں کرتا اور نہ حلال کو حرام ٹھہرا سکتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہوئی تو وحی بھی اٹھ گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا تھام کر (تاکیداً) ارشاد فرمایا: میں اللہ کے ہاں اس برأت کا اظہار کرتا ہوں کہ تمہارے لیے کسی حرام شے کو حلال قرار دوں۔ لہٰذا لوگو! اس مشروب کو فوراً ترک کر دو۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں لوگ اس میں منہمک نہ ہو جائیں۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے حرام ہے پس تم اس کو چھوڑ دو۔ ابن راهویه

۱۳۷۷۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: تانبے کے برتن میں گرم کیا ہوا پانی جو کچھ جل گیا ہو اور کچھ بچ گیا ہو، مجھے اس کا پینا مٹکے میں بنائی گئی نبیذ کے پینے سے زیادہ پسند ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، ابن جریر

۱۳۷۷۸..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ملک شام کے رستے میں تھے، آپ کے پاس دو برتن نبیذ کے لائے گئے۔ آپ نے ایک برتن کا نبیذ نوش فرمالیا دوسرا چھوڑ دیا۔ اور دوسرا رکھ دینے کا حکم دیدیا۔ اگلے روز جب دوسرا برتن پیش کیا گیا تو وہ قدرے گاڑھا ہو گیا تھا۔ آپ نے اس کو چکھا تو فرمایا اس میں پانی ملاؤ۔ ابن حبان فی صحیحه

۱۳۷۷۹..... ابن جریج سے مروی ہے کہ اسماعیل نے مجھے خبر دی کہ ایک شخص نے وہ مشروب جو حضرت عمر کے لیے بنایا گیا تھا اس میں منہ ڈال کر غٹاغٹ اس کو پی گیا۔ جس سے وہ نشہ میں غرق ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا جب اس کا نشہ اتر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے اس پر حد جاری فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہی مشروب پانی کے ساتھ ملا کر نوش فرمالیا۔

راوی کہتے ہیں: اسی طرح نافع بن عبدالحارث جو مکہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے گورنر تھے، نے ایک برتن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نبیذ بنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پینے میں تاخیر ہوگئی حتیٰ کہ نبیذ کا مزاج بدل گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ منگوائی تو اس کو قدرے سخت پایا۔ آپ نے اس کو بڑے برتن میں ڈلوا کر اس میں پانی ملایا پھر آپ نے بھی وہ پانی پیا اور لوگوں کو بھی پلایا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۸۰..... ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بنی ثقیف کے لوگوں نے آپ کے لیے مشروب تیار کیا آپ نے اس مشروب کے ساتھ ان کو بھی حاضر ہونے کا حکم دیا پھر اس مشروب کو پینے کے لیے منہ کو لگایا تو اس کو ناگوار پایا پھر پانی منگوایا اور اس میں ملا دیا پھر فرمایا: اس طرح پیا کرو۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۷۸۱ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جابیہ پہنچے تو ہمارے سامنے نبیذ لایا گیا جو گاڑھے شیرے کی مانند سخت تھا۔ جس کو کسی چیز کے ساتھ نکالا جا سکتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ مشروب ممنوع الاستعمال ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۷۸۲..... سفیان بن ابی سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو نبیذ دیا (لشکری مسلمانوں کے لیے وظیفہ میں مقرر کیا) سفیان سے ایک آدمی نے نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی ہم کو دیا کرتے تھے۔ ہم اس کو ستو کے ساتھ ملا لیتے تھے اور سالن روٹی کے ساتھ کھاتے تھے۔ وہ تمہاری گندی شراب جیسا نہیں ہوتا تھا۔

۱۳۷۸۳..... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ملا تھا کہ ہر چیز کے جوڑے کو اپنے ساتھ سوار کرلیں۔ چنانچہ آپ کے لیے جو لینا فرض تھا وہ لے لیا۔ لیکن انگور کی دو شاخیں گم ہوگئیں۔ آپ علیہ السلام ان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک فرشتہ ان سے ملاقات کرنے آیا۔ فرشتے نے پوچھا: آپ کیا تلاش کررہے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: دو شاخیں انگور کی۔ فرشتے نے عرض کیا: وہ تو شیطان لے گیا ہے۔ فرشتہ نے کہا: میں شیطان کو ان شاخوں سمیت پکڑ کر لاتا ہوں۔

۔ چنانچہ فرشتہ دونوں شاخوں کو اور شیطان کو لے آیا۔ فرشتے نے کہا: یہ شیطان بھی اب دونوں شاخوں میں آپ کا شریک ہوگیا ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ شراکت کو اچھی طرح نبھانا۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا: میں (ان سے پیدا ہونے والے پھل میں) ایک تہائی رکھوں گا اور دو تہائی اس کے واسطے (جلنے میں) چھوڑ دوں گا۔ فرشتہ بولا: آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا اور آپ اچھے احسان کرنے والے ہیں۔ بس آپ انگور کشمش اور سرکے کو اس قدر پکائیں کہ اس کا دو تہائی اڑ جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا (گورنروں کو لکھا ہوا) مراسلہ بھی اس کے موافق تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۸۴..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر کو لکھا: امابعد! ہمارے پاس ملک شام سے کچھ پینے کے مشروب آئے ہیں وہ اونٹوں کے طلاء (نبیذ) جیسے ہیں۔ ان کو پکایا گیا ہے حتیٰ کہ اس کا دو تہائی ختم ہوگیا ہے جو شیطان کا گندا حصہ اور اس کے جنون کی بو تھا۔ اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہے۔ اس کو اپنے سالن وغیرہ میں استعمال کرو۔ اور اپنی طرف کے لوگوں کو اجازت دو کہ وہ اس کو اپنے کھانے سالن وغیرہ میں استعمال کرلیں۔ الجامع لعبدالرزاق، ابونعیم فی الطب

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو تلخیص المتشابہ میں عن الشعبی عن حیان الاسدی سے یوں نقل کیا حیان اسدی فرماتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مراسلہ پہنچا جس میں (ذرا مختلف) یہ الفاظ تھے: اس کا شر چلا گیا ہے اور اس کا خیر باقی رہ گیا ہے۔ پس اس کو نوش کرسکتے ہو۔

۱۳۷۸۵..... سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا: لوگوں کو وہ نبیذ دیا جائے جس کا دو تہائی پکانے سے اڑ گیا ہو اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، ابونعیم فی الطب

۱۳۷۸۶..... ابن نیاق سے مروی ہے کہ خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ملک شام) تشریف لائے آپ کے بدن پر کھردرے کپڑے کی

ایسی میلی بوسیدہ قمیص تھی جو میل کچیل کی وجہ سے پھٹنے کے قریب تھی۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں آپ کی یہ قمیص نہ دھودوں؟ آپ نے فرمایا: چاہو تو دھو سکتے ہو۔ ابن نیاق کہتے ہیں: چنانچہ میں نے ایک دوسری قبطی قمیص لا کر آپ کو دی آپ نے وہ زیب تن فرمالی۔ لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ملائم پن محسوس کیا تو بولے: افسوس! اے ابن نیاق! مجھے میری ہی قمیص لادو۔ میں قمیص لے آیا جو ابھی خشک نہیں ہوئی تھی۔ پھر میں آپ کو ایک کمرے میں (آرام کے لیے) لایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی تصویر دیکھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کمرے میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر میں آپ کے پاس شہد لے کر آیا۔ آپ نے شہد نوش فرمایا۔ پھر فرمایا: یہ لوگوں کو عام میسر نہیں ہے۔ ایسا کوئی دوسرا مشروب ہے جو سب کو بآسانی دستیاب ہو سکے۔ ابن نیاق کہتے ہیں میں نبیذ لے کر آپ کے پاس آیا جس کا دو ثلث (دو تہائی) پکا کر ختم کر دیا گیا تھا۔ آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: یہ اونٹوں کے نبیذ کے کس قدر مشابہ ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب ایک آدمی کو پینے کے لیے دیا اس نے پیا تو آپ نے پوچھا: کیا (دماغ میں) سرسراہٹ تو نہیں ہے؟ کیا کچھ (نشہ وغیرہ تو نہیں) ہے؟ آدمی نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے وہ مشروب دوبارہ اس کو پلایا پھر پوچھا: کیا اب کچھ سرسراہٹ؟ کچھ اور ہوا؟ آدمی نے کہا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ وہ مشروب پلایا اور پوچھا: کچھ محسوس کیا؟ عرض کیا: نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اچھا اٹھو اور چل کر دکھاؤ۔ وہ چل کر واپس آیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پوچھا: کچھ سرسراہٹ ہے؟ کوئی نشہ ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے لوگوں کو یہ مشروب مہیا کرو۔ اور پھر کوفہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا حکم لکھ دیا۔ ابن عساکر

۱۳۷۸۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابوعوانة، الطحاوی، مسند ابی یعلی، حلیة الاولیاء

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۷۸۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول ملمع کیے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

مسند ابی یعلی

۱۳۷۸۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کدو کے برتن سے، سبز گھڑے سے، کھجور کی جڑ میں بنائے ہوئے برتن سے، تارکول ملے ہوئے برتن سے، اور جو کی نبیذ سے۔

مسند احمد، ابن ابی داؤد، ابن ابی عاصم، ابن منده، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۹۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا سونے کے چھلے، کھوٹے درہم، ریشم و دیباج کی زین اور جو کی نبیذ استعمال کرنے سے۔ الترمذی، النسائی، ابن منده فی غرائب شعبة، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۹۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا کہ میں (لوگوں کو) کدو کے برتن، سبز گھڑے اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے اور جوا کھیلنے سے منع کروں۔ النسائی

۱۳۷۹۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ وہ (طلاء) نبیذ نوش فرمایا کرتے تھے جو پکانے سے دو تہائی اڑ چکی ہو اور ایک تہائی باقی رہ گئی ہو۔ ابونعیم

۱۳۷۹۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ کے پاس چھوٹے چھوٹے نبیذ کے مٹکے ہوتے تھے آپ ان میں سے مسلمانوں کو نبیذ پلاتے تھے۔ ابونعیم

۱۳۷۹۴......حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ میں قادسیہ میں یہ نداء لگاؤں کہ کدو کے برتن، سبز گھڑے اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ نہ بنائی جائے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۳۷۹۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ان برتنوں میں نبیذ بنالو کیونکہ نبیذ کمر کو سیدھا رکھتا ہے اور پیٹ کے طعام کو ہضم کرتا ہے اور جب تم اس میں پانی ملاتے رہو گے یہ (نشہ میں) تم پر غالب نہ آئے گا۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۳۷۹۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میرے پیٹ میں نیزے اتریں یہ مجھے مٹکے میں بنائی گئی شراب پینے سے زیادہ پسند ہے۔ الاشربۃ للامام احمد

دو چیزیں دین کے لئے خرابی، مال کے لئے تباہی ہے

۱۳۷۹۷..... میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا جو گوشت اٹھائے جارہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: گھر والوں کے لیے گوشت ہے آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ پھر اگلے دن بھی اسی طرح وہ شخص گوشت اٹھائے گذرا۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: میرے گھر والوں کے لیے گوشت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ہے۔ پھر تیسرے دن بھی وہ شخص اسی طرح گوشت اٹھائے گذرا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ہے؟ فرمایا: میرے گھر والوں کے لیے گوشت ہے۔ آپ نے اس کے سر پر کوڑا مارا۔ پھر منبر پر چڑھ کر ارشاد فرمایا: لوگو! دو سرخ چیزوں (کو کثرت کے ساتھ استعمال کرنے) سے احتراز کرو۔ گوشت اور نبیذ۔ یہ دونوں دین کے لیے خرابی اور مال کے لیے تباہی کی چیز ہیں۔ ابو نعیم فی حدیث عبدالملک بن حسن السقطی

۱۳۷۹۸..... عاصم الاحول سے مروی ہے وہ محمد بن سیرین سے اور ابن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ان دونوں حضرات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ سے اور دوسرے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مٹکے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ العاقولی فی فوائدہ

۱۳۷۹۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور سبز گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

هناد بن السری فی حدیثه

۱۳۸۰۰..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ھانیٔ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ ایک آدمی لایا گیا جس کی سواری پر کدو کے برتن میں نبیذ پائی گئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے، اس کا مشروب گرادیا اور اس کا برتن توڑ دیا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تاکہ میں (ان کا قاضی بن کر) ان کے لیے فیصلے کروں۔ میں نے عرض کیا: میں فیصلے کرنے میں اچھا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا پھر فرمایا: اللّٰهم اهده للقضاء اے اللہ! اس کو فیصلہ کرنے کی ہدایت دے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کو احکام شریعت اور سنتیں سکھاتا اور ان کو دباء (کدو کے برتن) حنتم (سبز گھڑے)، نقیر (کھجور کی جڑ میں خلاء کرکے بنائے ہوئے برتن) اور مزفت (تارکول ملے ہوئے برتن) سے منع کروں۔

خلف بن عمر والعكبری فی فوائده

۱۳۸۰۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سفید گڑھ کی نبیذ نوش فرمالیا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۳۸۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی باندی ام موسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے سبز گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ ابن جریر

۱۳۸۰۴..... ابن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی پیو، ستو پیو اور دودھ پی لو جو بچپن سے تمہاری نشوونما کررہا ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے یہ مشروبات موافق نہیں آتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تب تو شراب پینا چاہتے ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۰۵..... عن عنبسة بن سعید عن الزبیر بن عدی عن اسید الجعفی کی سند سے مروی ہے اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ علیہ السلام نے اہل طائف کو لکھا: چینا پودے کی بنائی گئی نبیذ حرام ہے۔ العسكری فی الصحابة

۱۳۸۰۶..... حکم بن عیینہ، بحرین کے گورنر حضرت انس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے

رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ لوگوں نے شراب کے بعد کھجور اور انگور کے ایسے دوسرے مشروبات استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں جو شراب کی طرح نشہ پیدا کرتے ہیں۔ اور وہ دباء، نقیر، مزفت اور حنتم میں یہ مشروب بناتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے، مزفت حرام ہے، نقیر حرام ہے، حنتم حرام ہے۔ ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنالو اور ان کے منہ بند کر دیا کرو۔

چنانچہ لوگوں نے مشکیزوں میں نشہ آور اشیاء بنانا شروع کر دیں۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے لوگوں کے بیچ کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: ایسا کام جہنمی لوگ کرتے ہیں، خبردار! ہر نشہ آور شے حرام ہے، ہر بے حس کرنے والی شے حرام ہے اور جس کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ابو نعیم، قال الحکم عنه موسلاً

۱۳۸۰۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن سے منع کیا ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۸۰۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تہامہ کا ایک آدمی جس کو معافی بن زید الحرسی کے نام سے پکارا جاتا تھا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا: آپ نے مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۱۳۸۰۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ ابن النجار

۱۳۸۱۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ النسائی

۱۳۸۱۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور کشمش کو ایک ساتھ اور گندم اور کھجور کو ایک ساتھ ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبه، البخاری، مسلم، النسائی

۱۳۸۱۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تارکول ملے ہوئے برتن اور کھجور کی جڑ سے بنائے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ جب نبیذ بنانے کے لیے کوئی برتن موجود نہ پاتے تو پتھر یا تانبے کے برتن میں بنوا لیتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۱۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور، کشمش، ادھ نرم ادھ سخت کھجور اور مکمل پختہ نرم تازہ کھجوروں کو آپس میں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

جو نبیذ ممنوع ہے

۱۳۸۱۴..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بسر (گدر کھجور) اور رطب (پختہ تازہ کھجور) جب جمع کر لی جائیں تو وہ شراب بن جاتی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۱۵..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا: رطب اور بسر کھجوروں کو اور تمر (پرانی پختہ کھجور) اور کشمش کو نبیذ میں مت ملاؤ۔

ابن جریج کہتے ہیں: مجھے ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے عطاء عن النبی ﷺ کے مثل قول نقل کیا ہے۔

نیز ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی طرف سے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے دو مختلف نبیذوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہو۔ جس طرح آپ نے بسر، رطب، زبیب اور تمر کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایسا کچھ نہیں کیا کہ دو نبیذوں کو ملانے سے نبی علیہ السلام نے منع کیا ہو۔ ہاں یہ بھی ممکن ہے کہ میں ہی بھول گیا ہوں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۱۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو خاص نبیذ پلاؤں یا عام نبیذ پلاؤں۔ ابن عساکر، النسائی

۱۳۸۱۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے پتھر کے ایک برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ ابن عساکر

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۱۷۹۔

۱۳۸۱۸ ... ولیجہ بن قیس سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حکم غفاری کو کہا: کیا تمہیں یاد ہے جب رسول اللہ ﷺ نے نقیر، مقیر، دباء اور حنتم سے منع فرمایا۔ حکم غفاری نے کہا: ہاں مجھے یاد ہے اور ایک دوسرے صحابی نے فرمایا میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ الحسن بن سفیان، ابونعیم

۱۳۸۱۹ ... ابن الرائسی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو اہل ہجرت میں سے ہیں اور فقیہ صحابی تھے۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وفد کے ہمراہ پہنچا وفد اپنی زکوٰۃ لے کر آپ کے پاس آیا تھا۔

اس وقت آپ ﷺ نے ان کو مذکورہ برتنوں میں نبیذ پینے سے منع فرمایا۔ وہ اپنی سرزمین تہامہ واپس لوٹے جو گرم ترین علاقہ تھا۔ وہاں ان کو ان برتنوں کو چھوڑنا طبیعت کے موافق نہ آیا۔ پھر جب وہ اگلے سال اپنے صدقات (یعنی زکوٰۃ) لے کر پہنچے تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہم کو جن برتنوں سے منع کیا تھا ان کا چھوڑنا ہمارے لیے باعث مشقت ہوگیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ جن برتنوں میں چاہو پیو۔ لیکن جن برتنوں کے منہ گناہ (شراب) پر بند کیے گئے ہوں ان کو نہ پیو۔ الکبیر للطبرانی

۱۳۸۲۰ ... سلیمان الشیبانی، عبداللہ بن ابی اوفی سے نقل کرتے ہیں، عبداللہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سبز گھڑے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ یعنی سبز گھڑے میں نبیذ بنانے سے (حنتم اسی کا نام ہے)۔ سلیمان نے عبداللہ سے پوچھا اور سفید گھڑے میں؟ عبداللہ نے فرمایا: مجھے علم نہیں۔

۱۳۸۲۱ ... حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں قبیلہ عبدالقیس کے اس وفد میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا لیکن میرا عبدالقیس قبیلے کے وفد سے تعلق نہ تھا۔ میں اپنے والد کے ساتھ آیا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا جن کے بارے میں تم سن چکے ہو یعنی دباء، حنتم، نقیر، مزفت۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، ابن النجار

۱۳۸۲۲ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (تمر) پرانی کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اسی طرح بسر (گدر کھجور) اور زبیب (کشمش) کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اور اہل جرش کو اپنے خط میں تمر اور زبیب ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، النسائی

۱۳۸۲۳ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دباء (کدو کے برتن) مزفت (تارکول ملے برتن) اور حنتم (سبز گھڑے) سے منع فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۲۴ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک روز اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی جب نماز پڑھالی تو ایک آدمی نے پکارا: یا رسول اللہ! یہ ایک آدمی شراب نوش ہے۔ آپ ﷺ نے آدمی کو بلایا اور پوچھا: تو نے کیا پیا ہے؟ آدمی بولا: میں نے کشمش لے کر مٹکے میں ڈال دی تھیں پھر جب وہ (شراب بننے کے قریب) پہنچ گئیں تو میں نے ان کو پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے وادی والو! میں تم کو ان مشروبات سے منع کرتا ہوں جو سرخ یا سبز، یا سیاہ یا سفید گھڑے میں بنائے گئے ہوں۔ بلکہ تم اپنے مشکیزوں میں نبیذ بنالو۔ اور جب تم کو اس (کے نشہ آور ہونے) کا خطرہ ہو جائے تو اس میں پانی ملالو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۲۵ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گھڑے میں یا ڈھال میں یا سیسے کے برتن میں آبگینے کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ نیز ایسے مشکیزے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا جس کا منہ نہ باندھا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۲۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، تارکول ملے ہوئے برتن اور کدو کے برتن (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۲۷ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حرام ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے بھی فرمایا: کہ انہوں نے سچ کہا۔ یہ وہ چیز ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ میں نے پھر پوچھا: اچھا (الجر) گھڑا کیا ہے؟ فرمایا: مٹی کا ہر برتن۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۲۸۔۔۔ زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو عرض کیا: کہ مجھے ان برتنوں کا بتاؤ جن سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے سبز گھڑے اور عام گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور کدو کے برتن اور کھجور کی جڑ کو کھوکھلا کر کے بنائے گئے برتن اور تارکول وغیرہ ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اور مشکیزوں میں نبیذ بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۹۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے (دور سے) رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا تو میں جلدی جلدی آپ کی طرف چلا لیکن میرے پہنچنے سے قبل ہی آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا: لوگوں نے بتایا کہ آپ نے دباء اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

فائدہ: ۔۔۔۔۔ کدو سے مختلف چیزیں بنائی جاتی تھی۔ گداگروں کے کشکول اور اس طرح کے دوسرے برتن بنائے جاتے تھے اسی طرح کدو کی دوسری قسم لوکی سے تلوار کی نیام بھی بنائی جاتی تھی ایسے برتنوں میں نبیذ جلد خمار آور ہو جاتی تھی۔ اس لیے ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا اور پانی وغیرہ اور دوسرے استعمال کے لیے ان کو منع نہیں فرمایا۔

۱۳۸۳۰۔۔۔ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں تمر اور زبیب کو ملا کر نبیذ بنا سکتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر پوچھا: کیوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نشہ آور ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس پر حد جاری فرمائی۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ تفتیش کریں کہ اس نے کیا چیز پی تھی۔ جس سے وہ نشہ آور ہوا معلوم ہوا کہ وہ تمر اور زبیب (کی نبیذ) تھی۔ آپ ﷺ نے تمر اور زبیب کو ملانے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بنائی جا سکتی ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۳۱۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ نبیذ میں بسر اور رطب جمع کی جائیں یا تمر اور زبیب جمع کی جائیں۔ الجامع لعبد الرزاق

فائدہ: ۔۔۔۔۔ بسر مکمل طور پر پکنے سے قبل کھجور، جب اس کا کچھ حصہ گدرا اور نرم اور کچھ معمولی سخت ہوتا ہے۔ اس وقت کھجور بسر کہلاتی ہے۔ رطب جب اس کے بعد مزید پک کر بالکل نرم ہو جاتی ہے۔ تمر پختہ نرم کھجور جو پورے سال ہر وقت دستیاب رہتی ہے (زبیب) کشمش کو کہتے ہیں۔

۱۳۸۳۲۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کوئی مشروب پی رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا مشروب پیا ہے؟ آدمی نے کہا: کشمش کی نبیذ تھی یا رسول اللہ! حالانکہ بولتے وقت اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی لیکن اس کی عقل سلامت تھی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو چالیس کوڑے لگوائے۔ ابن جریر

۱۳۸۳۳۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نشہ ور (لڑکھڑاتا) شخص لایا گیا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے شراب نہیں نوش کی بلکہ کشمش اور کھجور کی نبیذ نوش کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو حد لگا دی گئی پھر آپ ﷺ نے دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرما دیا۔ ابن جریر

۱۳۸۳۴۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حد خمر لگوائی کھجور کی نبیذ پی کر نشہ آور ہو گیا تھا۔ ابن جریر

فائدہ: ۔۔۔۔۔ کھجور کی نبیذ ایک دن یا ایک رات تک استعمال کی جا سکتی ہے زیادہ عرصہ پڑا رہنے سے وہ نشہ آور ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۳۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: برتن کسی چیز کو حرام کرتے ہیں اور نہ حلال۔ ابن جریر

۱۳۸۳۶۔۔۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! ہم نبیذ بناتے ہیں اور صبح شام پیتے ہیں (یعنی صبح کی شام اور شام کی صبح؟) آپ ﷺ نے فرمایا بناتے رہو، (لیکن) ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ وہ پھر بولے: یا رسول اللہ! اگر وہ نشہ آور ہو جائے تو ہم اس (کے نشے) کو پانی کے ساتھ توڑ لیتے ہیں (یعنی پانی ملا لیتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو وہ حرام ہی ہے۔ ابن عساکر

۱۳۸۳۷۔۔۔ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ برتنوں سے منع فرمایا تو آپ کو عرض کیا گیا: کہ ہر آدمی مشکیزہ نہیں حاصل

کرسکتا۔تب آپ ﷺ نے ایسے گھڑے کی اجازت مرحمت فرمادی جس کو تارکول (وغیرہ) نہ ملا گیا ہو۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۳۸..... جویبر بن سعید الازدی سے مروی ہے وہ ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک ذکر ہوا کہ نبیذ حرام کردی گئی تھی۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس کی تحریم کے وقت حاضر تھے تمہاری طرح۔لیکن اس کی حلت آئی تو ہم نے اس کو بھی یادرکھا جبکہ تم بھول گئے۔ابن جریر

۱۳۸۳۹..... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زھو (بسر گدری کھجور) تمر (پختہ کھجور)، زبیب (کشمش) اور تمر (کو نبیذ میں) ملانے سے منع فرمایا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۴۰..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد عبدالقیس جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ ہم کو آپ پر قربان کرے، ہمارے لیے کون کون سے مشروب درست ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نقیر میں (کوئی مشروب) نہ پیو۔انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! اللہ ہم کو آپ پر فدا کرے، کیا آپ جانتے ہیں نقیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھجور کا تنا جس کو درمیان سے کھوکھلا کرلیا جائے۔نیز فرمایا دباء اور حنتم سے بھی احتراز کرو۔اور ہاں سر بند مشکیزے استعمال کرو۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۱..... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: وفد عبدالقیس آگیا ہے۔لیکن ہم نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔پھر ہم تھوڑی دیر ٹھہرے تھے کہ وہ لوگ آگئے۔انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجا۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس تمہاری کھجوروں یا زادراہ میں سے کچھ باقی ہے؟ انہوں نے اثبات میں ہاں کی تو آپ ﷺ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔دسترخوان بچھ گیا تو وفد والوں نے اپنی بچی کچھی کھجوریں دسترخوان پر ڈال دیں جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو (کھانے پر) جمع کیا۔پھر (کھانے کے دوران کھجوروں کی اقسام پر بات چیت) فرمانے لگے: تم ان کھجوروں کو برنی کھجور کہتے ہو، یہ فلاں قسم ہے، یہ فلاں کھجور ہے۔لوگ ہاں ہاں کرتے رہے۔پھر آپ ﷺ نے وفد کے ایک ایک آدمی کو ایک مقامی کے سپرد کردیا کہ وہ اس کو بطور مہمان گھر لے جائے۔اس کے ساتھ ساتھ اس کو قرآن کی تعلیم دے اور نماز (روزہ) سکھائے۔اس طرح وہ ایک ہفتہ وہاں مقیم رہے۔پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا تو دیکھا کہ وہ کافی سیکھ گئے ہیں اور سمجھ گئے ہیں۔پھر آپ نے ان کو ایک دوسرے کے پاس تبدیل کردیا۔اور ایک ہفتہ وہ اسی طرح مقیم رہے۔پھر آپ نے ان کو دوبارہ بلوایا تو اب کے دیکھا کہ وہ بالکل درست پڑھنے لگے ہیں اور دین کو سمجھ گئے ہیں۔انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب ہم کو ہمارے دیار کی اشتیاق بڑھ گئی ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے ہم (دین کی) کچھ سمجھ بوجھ بھی حاصل کرچکے ہیں۔چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: اپنے وطنوں کو لوٹ جاؤ۔پھر انہوں نے آپس میں بات کی کہ اگر ہم رسول اللہ ﷺ سے ان مشروبات کے متعلق پوچھ لیں جو ہم اپنے علاقے میں پیتے ہیں تو بہتر ہوگا۔چنانچہ وہ بولے: یا رسول اللہ! ہم کھجور (کے درخت) کو لے کر اس کو بڑا سوراخ کرکے اس میں کھجوریں ڈال دیتے ہیں پھر اس میں پانی ڈال دیتے ہیں۔جب وہ صاف ہوجاتا ہے تو تم اس کو نوش کرلیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: اور کیا؟ وہ بولے: اسی طرح ہم کدو لے کر اس میں کھجوریں ڈال دیتے ہیں پھر اس میں پانی ڈال دیتے ہیں۔جب وہ پانی صاف ہوجاتا ہے تو ہم اس کو نوش کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: اور کیا؟ وہ بولے: اور ہم یہ سبز رنگ کے گھڑے لیتے ہیں ان میں کھجوریں ڈال کر ان پر پانی ڈال دیتے ہیں جب وہ صاف ہوجاتا ہے تو ہم وہ پانی پیتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: کدو کے برتن میں، کھجور کے تنے (یا جڑ میں) اور نہ سبز گھڑے میں نبیذ نہ بناؤ بلکہ ان مشکیزوں میں بنالو جن کے منہ بند کیے جاتے ہیں اگر ان میں (بھی نشہ کا) تم کو شبہ ہوجائے تو ان میں مزید پانی ڈالو۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۲..... ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بسر اور رطب کو ملانے سے اور زبیب اور تمر کو ملانے سے منع فرمایا۔اور ارشاد فرمایا: ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بنائی جائے۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۳..... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گھڑے میں بنی ہوئی نبیذ لے کر آئے جو جوش مار رہی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دیوار پر دے مارو۔اس کو وہی شخص نوش کرسکتا ہے جس کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ ہو۔دوسرے الفاظ یہ ہیں یہ ان لوگوں کا

مشروب ہے جواللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، السنن للبیھقی، ابن عساکر

۱۳۸۴۴......ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دباء، نقیر، مزفت اور حنتم سے منع فرمایا ہے۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۵......ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تمر اور زبیب کو ملا کر یا بسر اور رطب کو ملا کر نبیذ بنائی جائے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۶......ابو رافع رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ سبز گھڑے کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان سرخ گھڑوں کی نبیذ سے منع فرماتے تھے جن پر تارکول ملا گیا ہو۔اور تمہارے سبز گھڑوں سے نہیں روکتے تھے۔ابن جریر

۱۳۸۴۷......حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ بعض دنوں میں روزہ رکھتے ہیں تو میں نے ایک مرتبہ آپ کی افطاری کے لیے کدو میں نبیذ بنائی جب شام کا وقت ہوا تو میں وہ اٹھا کر آپ کی خدمت میں لایا۔آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابو ہریرۃ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے معلوم تھا کہ آپ اس دن روزہ رکھتے ہیں۔چنانچہ میں نے آپ کی افطاری کے لیے یہ نبیذ بنائی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرۃ! اس کو میرے قریب لاؤ۔آپ نے دیکھا تو اس میں جوش آرہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دیوار پر مارو۔یہ اس شخص کا مشروب ہے، جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ابن عساکر

۱۳۸۴۸......امیمة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ نے عورتوں کو فرمایا: کیا تم میں سے ایسا نہیں ہوتا کہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال کو لے کر اس کا مشکیزہ بنالے جس میں نبیذ بنائی جائے، کیونکہ نبی ﷺ نے مٹی کے برتن میں اور دوسرے دو برتنوں میں سرکے کے سوا نبیذ وغیرہ بنانے سے منع فرمایا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مٹی کے برتن (گھڑے وغیرہ) کی نبیذ سے منع فرماتے تھے۔

الخطیب فی المتفق

۱۳۸۵۰......عقبہ بن حریث سے مروی ہے کہ ہم حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے۔ہم نے آپ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار نہیں دیا۔بلکہ آپ کے اصحاب کو خیبر میں گھڑے ملے تھے آپ نے صحابہ کو صرف ان سے منع فرمایا تھا۔ابن جریر

۱۳۸۵۱......حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جنگ خیبر میں (مسلمانوں کو ملنے والی) مشاعل (جن میں نبیذ بنایا کرتے تھے) ناپسند کردیں کیونکہ آپ ﷺ نے اہل خیبر کو ان میں (شراب وغیرہ) پیتے دیکھا تھا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۲......عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس داخل ہوئے انہوں نے اپنے ایک بچے کے لیے کوزے (مٹی کے برتن) میں نبیذ ڈال رکھی تھی آپ ﷺ نے وہ نبیذ بھی گرادی اور وہ برتن بھی توڑ دیا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۳......محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے عمرو بن شعیب کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم ﷺ یمن (گورنر کی حیثیت سے) بھیجنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا: کہ میری قوم والے (یعنی اہل یمن) مکئی سے ایک مشروب بناتے ہیں جس کو مزر کہتے ہیں۔آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہاں میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر ان کو اس سے روک دو۔ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ان کو روکوں گا لیکن جو باز نہ آیا تو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جو ان میں سے باز نہ آئے تیسری مرتبہ بھی اس کو قتل کردینا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۴......مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی طرح کے طبق (طشتری) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۵......مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے زمزم کا مشکیزہ لے کر اس میں نبیذ بنوا کر پیا۔پھر اس کا منہ بند کردیا پھر دوبارہ پینے سے پہلے اس میں پانی ملانے کا حکم دیا اور پھر اس میں سے پیا۔اور اس کا منہ بند کر کے دوبارہ چھوڑ دیا۔پھر تیسری مرتبہ نوش کرنے سے قبل اس میں پانی ملانے کا حکم دیا پھر اس کو نوش فرمایا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۶ ... ابن الدیلمی سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میں آپ سے دور رہتا ہوں اور میں گندم کا مشروب پیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نشہ آور شے نہ پیو۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ التاریخ للبخاری ابن عساکر

۱۳۸۵۷ ... عبداللہ بن الدیلمی اپنے والد فیروز (الدیلمی) سے روایت کرتے ہیں۔ فیروز فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے انگوروں کے باغ ہیں۔ حالانکہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے (ورنہ ہم ان کی شراب بنالیتے) اب ہم ان انگوروں کا کیا کریں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی کشمش بنالو۔ پوچھا: یا رسول اللہ! پھر کشمش کا ہم کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کو صبح کے وقت پانی میں ڈالو پھر شام کو پی لو۔ اور شام کے وقت پانی میں ڈالو پھر صبح کو پی لو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس کو کچھ دیر اور نہ چھوڑ دیں تا کہ وہ مزید گاڑھا ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کو (مٹی کے برتن) گھڑے (وغیرہ) میں نہ بناؤ بلکہ مشکیزے میں بناؤ۔ پھر اگر اس کو (نکالنے اور) عرق کھینچنے میں دیر بھی ہو جائے گی تو وہ (شراب بننے سے پہلے) سرکہ بن جائے گا۔ پھر میں نے (ایک دوسرا مسئلہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں؟ اور کن لوگوں کے درمیان رہتے ہیں، ہمارا وہاں نگہبان کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کا رسول (اسی پر بھروسہ رکھو)۔ تب میں نے عرض کیا: ہم کو یہ (دونوں) کافی ہیں یا رسول اللہ۔

البغوی، ابن عساکر

۱۳۸۵۸ ... عبداللہ بن فیروز الدیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم انگوروں والے ہیں۔ اور اللہ نے شراب حرام کردی ہے، اب ہم انگوروں کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی کشمش بنالو۔ پوچھا: پھر کشمش کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو مشکیزے میں پانی کے ساتھ ڈال لو۔ صبح کو ڈالو اور شام کو نوش کرلو۔ پوچھا: کیا ہم زیادہ دیر تک نہ چھوڑ دیں جس سے وہ نبیذ گاڑھی ہو جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کو تم گھڑے میں نہ ڈالو اور نہ کدو کے برتن میں، بلکہ مشکیزے میں ڈالو اور جب اس پر دو عصر (دو مرتبہ نچوڑنے) کا وقت گذر جائے گا تو وہ سرکہ بن جائے گا قبل اس سے کہ وہ شراب بنے۔ ابن عساکر

۱۳۸۵۹ ... عبداللہ بن الدیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم اسود عنسی کذاب کا سر لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم کو جانتے ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں اب بتائیں ہم کن پر آسرا رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم انگوروں کے مالک ہیں ان کا ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی کشمش بنالو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کشمش کا کیا کریں گے؟ فرمایا: صبح کو ان کی نبیذ ڈالو شام کو پی لو۔ اور شام کو ڈالو صبح کو پی لو۔ اور ہاں گھڑوں میں نہ بناؤ بلکہ مشکیزوں میں بناؤ۔ کیونکہ اگر ان کو نچوڑنے میں دیر بھی ہوگئی تو وہ سرکہ بن جائے گا۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۳۸۶۰ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے سبز گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ ابن جریر

حد السرقہ ...... چوری کی حد

۱۳۸۶۱ ... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ آپ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا۔ آپ کو جب بتایا گیا کہ اس نے چوری کی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس (کے ہاتھ) کو کاٹ دو۔ پھر وہ کئی بار (زمانہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ) میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اس حال میں کہ ہاتھ پاؤں (چوری کے جرم میں) کاٹے جا چکے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تیرے لیے اب کوئی اور فیصلہ نہیں پاتا سوائے اس کے کہ جو رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہل تیرے بارے میں جو فیصلہ کیا تھا اور تیرے قتل کا حکم دیا تھا۔ آپ ﷺ کو تیرے قتل کا بخوبی علم تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم جاری فرما دیا۔

مسند ابی یعلی، الشاشی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

کلام: ......اخرجہ الحاکم فی المستدرک کتاب الحدود ۴/۳۸۲۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بل منکر۔ یہ روایت منکر ہے۔

۱۳۸۶۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین درہم کے برابر قیمت کی ڈھال کی چوری میں (ہاتھ) کاٹا ہے۔ الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۳۸۶۳...... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کا ہاتھ چوری کے جرم میں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۶۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یعلی بن امیہ کا پاؤں کاٹا جس کا ہاتھ پہلے کاٹا جا چکا تھا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۶۵...... قاسم بن محمد سے مروی ہے ایک چور جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں پہلے (چوری کے جرم میں) کاٹا جا چکا تھا اس نے پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا زیور چوری کیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ میں اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۶۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ (شفقت کے ساتھ) اس کو اپنے قریب کرتے اور اس کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کسی کو اموال زکوٰۃ کی وصولی کے لیے یا کسی بطور عسکری لشکر کے بھیجا۔ سیاہ فام بولا: مجھے بھی ان کے ساتھ بھیج دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو تو ہمارے پاس ہی رہ۔ لیکن وہ نہ مانا۔ آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس کے ساتھ بھیج دیا اور (جاتے وقت) اس کو اچھائی کی نصیحت کی۔ پھر تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ وہ اس حال میں آیا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سیاہ فام سے پوچھا: تجھے کیا ہو گیا؟ اس نے عرض کیا: میں نے اور کچھ تو نہیں کیا۔ وہ مجھے (زکوٰۃ وصولی وغیرہ کے) کام پر بھیجا کرتے تھے۔ میں نے ایک زکوٰۃ میں خیانت کر لی اور انہوں نے میرا ہاتھ کاٹ دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (لوگوں) کو مخاطب ہو کر فرمایا: یہ شخص جس کا ہاتھ کاٹا گیا ہے تم دیکھنا یہ بیس سے زائد مرتبہ خیانت کرے گا۔ پھر (اس کو) فرمایا اللہ کی قسم! اگر میری بات سچ نکلی تو میں تجھے اس جرم میں بالآخر قتل کر دوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے قریب ہی ٹھہرا لیا اور اس کو تنہا نہ چھوڑتے تھے۔ وہ سیاہ کیا کرتا رات کو اٹھ کر نماز میں قرآن پڑھتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی آواز سنتے تو فرماتے: تیری رات چوری کرنے والے کی رات نہیں ہے۔ پھر وہ ایک مرتبہ تھوڑی دیر کے لیے غائب ہوا تھا کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے زیور اور دوسرا سامان چوری ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج رات ہی چور ہاتھ آ جائے گا۔ دوسری طرف کیے ہوئے ہاتھ والا (سیاہ فام) قبلہ رو ہو کر اور ایک سالم ہاتھ اور دوسرا کٹا ہوا ہاتھ بلند کر کے دعا کرنے (اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے گھر والوں کو اپنی پاکدامنی سنانے کے لیے کہنے لگا: اے اللہ! جس نے اس نیک گھر والوں کی چوری کی ہے اس کو ظاہر کر دے۔ چنانچہ اس کی دعا قبول ہو گئی ابھی دن آدھا نہیں ہوا تھا کہ آل ابوبکر نے اپنا سامان اسی کے پاس پالیا۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، تو اللہ کی طاقت کو نہیں جانتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیدیا اور اس کا ایک پاؤں کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مجھے اس کی چوری سے زیادہ اس کی اللہ پر جرأت زیادہ غصہ دلاتی ہے کہ وہ ہم کو ستانے کے لیے اللہ سے دعا کر رہا ہے کہ اے اللہ چور کو ظاہر کر دے یہ اس کی اللہ پر جرأت ہی تو ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۶۷...... نافع رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گذشتہ واقع کے مثل نقل کرتے ہیں مگر یہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کو اس کے پڑھنے کی آواز سنتے تو فرمایا کرتے تھے کہ تیری رات چور کی رات نہیں ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۶۸...... عبدالرحمن بن القاسم اپنے والد قاسم (بن ابی بکر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یمنی آدمی جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور شکایت کی یمن کے عامل (گورنر) نے ان پر ظلم کیا ہے حالانکہ میں رات کو نماز پڑھتا ہوں (تہجد گزار آدمی ہوں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا تیرے باپ کی قسم! تیری رات تو چور کی رات نہیں ہے (دن ہو سکتا ہے) پھر ایک مرتبہ اسماء بنت عمیس جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ان کا زیور گم ہو گیا وہ آدمی بھی گھر والوں کے ساتھ مل کر ڈھونڈتا رہا اور یوں

کہتا رہا: اے اللہ جس نے اس نیک گھرانے کی چوری کی ہے اس کو پکڑ لے۔ پھر گھر والوں کو زیور ایک صراف کے پاس مل گیا۔ صراف نے بتایا کہ ایک کٹے ہاتھ والا لے کر آیا تھا۔ چنانچہ اس نے بھی اعتراف کر لیا یا اس پر گواہ مل گئے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اس کا دوسرا بایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اپنے خلاف بددعا کرنا مجھے اس کے چوری کرنے سے زیادہ سخت معلوم ہوتا ہے۔

موطا امام مالک، الشافعی، السنن للبیھقی

۱۳۸۶۹......زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے پاؤں کاٹا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۰......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس موقع پر حاضر تھا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کا دوسرا ہاتھ چوری کی وجہ سے کاٹا جس کا پہلے سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔

الضعفاء للعقیلی، السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر فی الاوسط، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیھقی

۱۳۸۷۱......قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا تھا کہ جس شخص کا پہلے چوری کی وجہ سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹ چکا ہے اس کا (چوری کی وجہ سے) دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا جائے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت ہاتھ ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیھقی

گھر کے افراد میں سے کوئی چوری کرے تو حد نہیں ہے

۱۳۸۷۲......سائب بن یزید سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان حضرمی اپنا ایک غلام اپنے ساتھ لے کر آئے جس نے چوری کی تھی۔ عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: اس نے میرے گھر والوں کا آئینہ جو ساٹھ درہم سے زیادہ کا تھا چرالیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دے اس پر قطع ید نہیں ہے (اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا) کیونکہ یہ تیرا خادم ہے اور اس نے تیرا ہی مال چوری کیا ہے، ہاں اگر اس نے تمہارے سوا کسی اور کی چوری کی ہوتی تو اس کا ہاتھ ضرور کٹتا۔

موطا امام مالک، الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط، مسدد، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیھقی

۱۳۸۷۳......حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ کو جوڑ (پونچے) سے کاٹتے تھے اور پاؤں کو بھی جوڑ (ٹخنے) سے کاٹتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۷۴......عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس شخص کا ہاتھ چور کا ہاتھ تو نہیں لگتا۔ آدمی بولا: اللہ کی قسم واقعی! میں نے چوری تو نہیں کی، لیکن انہوں نے مجھے ڈرا دھمکا کر چوری کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۵......ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چوری کے جرم میں پاؤں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۶......قاسم سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بیت المال سے چوری کر لی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ لکھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: اس کا ہاتھ نہ کاٹو، کیونکہ اس کا بھی اس میں حق ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۷......عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ملک یمن میں کچھ لوگ کفن چوری کرتے تھے۔ ان کا احوال حضرت عمر کو لکھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: ان کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۷۸......صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ ایک آدمی مدینے میں مرگیا۔ اس کے بھائی کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس کی قبر کو نہ پھاڑ (کر اس کا کفن چوری کر) لیا جائے۔ چنانچہ اس نے قبر کی چوکیداری رکھی۔ کفن چور آیا تو قبر والے کا بھائی ایک طرف ہٹ کر گھات میں بیٹھ گیا۔ جب کفن

چور نے اس کے کفن کے کپڑے نکال لیے تو تب مردے کے بھائی نے آکر اس پر تلوار کا وار کیا حتی کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ یہ قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا خون بہا (معاف) کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۷۹۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے کھجوریں چوری کی اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر وہ کھجوریں باڑے اور محفوظ ٹھکانے پر لے جانے کے بعد کوئی چرالے تو اگر ان کی قیمت چوتھائی دینار بنتی ہو تب اس پر قطع ہے۔ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۸۰۔۔۔۔۔عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس (چوری کے جرم میں) ایک آدمی لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے انکار کیا تو آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور قطع کا حکم نہیں دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۸۱۔۔۔۔۔حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چور سے اپنے سامان کا دفاع کرو اور اس کی گھات لگا کر مت بیٹھو۔

الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب

۱۳۸۸۲۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کھجور کے خوشے میں قطع نہیں ہوگا (ہاتھ یا پاؤں نہیں کٹے گا) اور نہ ایسے سال جس میں قحط پڑا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی انسان کا گلے میں سے ہار نوچ لیا۔ اس کو حضرت عمار بن یاسر کے پاس لایا گیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ لکھ بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ لکھا یہ کھلی چیز پر ڈاکہ ہے تم اس کو کوئی سزا دو پھر اس کا راستہ چھوڑ دو اور ہاتھ نہ کاٹو۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۸۸۴۔۔۔۔۔صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں چوری کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اس کا پاؤں کاٹ دیں اور ہاتھ چھوڑ دیں تا کہ وہ اس کے ساتھ اپنا کام کاج کر سکے، خوشبو لگا سکے استنجاء کر سکے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کا دوسرا ہاتھ ہی کاٹا جائے گا۔ کیونکہ یہی حکم ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر فی الاوسط، السنن للبیہقی

۱۳۸۸۵۔۔۔۔۔مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر کرے پھر اس کا ایک پاؤں (مخالف سمت کا) کاٹ دو اور دوسرا ہاتھ نہ کاٹو اس کو چھوڑ دو تا کہ اس کے ساتھ کھانا کھا سکے اور استنجاء کر سکے۔ لیکن اس کو مسلمانوں (کو شر پہنچانے) سے روکے رکھو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۸۶۔۔۔۔۔حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سیاہ فام چور عورت لائی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ ابھی اس نے جواب نہیں دیا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو انکار کر دے۔ لوگوں نے آپ کو کہا: آپ اس کو کیوں سکھا رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم ایسے انسان کو لائے ہو جس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے اقرار کے جرم میں اس کے ساتھ بھلا ہوگا یا برا؟ تا کہ یہ اقرار کر لے اور اپنا ہاتھ کٹوا بیٹھے۔ ابن خسرو

۱۳۸۸۷۔۔۔۔۔ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خدمتگار لڑکا لایا گیا، جس نے چوری کی تھی۔ آپ نے اس کے لیے حکم دیا اس کا بالشت سے قد پیمائش کیا گیا تو اس کا قد چھ بالشت نکلا۔ چنانچہ پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ اہل عراق کے ایک لڑکے نے چوری کر لی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق لکھا اس کے قد کی پیمائش کرو۔ اگر اس کا قد چھ بالشت نکل آئے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ اس کا قد پیمائش کیا گیا مگر وہ چھ بالشت سے چند پور کم نکلا جس کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیا گیا۔ شعب الایمان للبیہقی، مسدد، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۸۸۔۔۔۔۔سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک لڑکا پیش کیا گیا جس نے چوری کی تھی اس کے قد کی پیمائش

کی گئی تو اس کا قد چھ بالشت سے چند پور کم نکلا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ مصنف ابن ابی شیبة

۱۳۸۸۹ عبدالرحمن بن عائذ الازدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص جس کا نام مسدوم تھا اور اس نے چوری کی تھی لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کو پھر دوبارہ لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹنا چاہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس سے منع فرما دیا فرمایا: ایسا نہ کریں کیونکہ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں اس کا حق ہے۔ ہاں اس کو ماریں اور اس کو قید کر دیں۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط

حد سرقہ کی مقدار دس درہم ہے

۱۳۸۹۰ ...القاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے کپڑے کی چوری کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اس کپڑے کی قیمت لگاؤ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کپڑے کی قیمت آٹھ درہم لگائی (جبکہ ہاتھ کاٹنے کے لیے دس درہم کی چوری ضروری ہے) لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ وغیرہ نہیں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیهقی

۱۳۸۹۱ ...ابان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی ایک اونٹنی کے بارے میں شکایت لے کر آیا جس کو کسی نے نحر کر دیا (کھانے کے لیے کاٹ دیا) تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو اپنی ایک اونٹنی کے بدلے دو موٹی گابھن اونٹنیاں لے لے کیونکہ ہم قحط سالی میں ہاتھ نہیں کاٹتے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۲ ...عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ بنی عامر بن لؤی کے چار لوگوں نے ایک اونٹ کو دیکھا اور اس کو نحر کر لیا (کاٹ لیا) مالک اس کی شکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ تشریف فرما تھے، جو بنی عامر بن لؤی کے بھائی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے حاطب! اسی وقت اٹھو اور اونٹ کے مالک کے واسطے اس کے ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ خرید کر دو۔ چنانچہ حاطب نے آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کر دی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان چاروں کو کچھ کچھ کوڑے لگوا کر چھوڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۳ ...عطاء الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب چور ایسی چیز اٹھا لے جس کی قیمت چوتھائی دینار تک پہنچتی ہو تو اس پر قطع ہوگی (ہاتھ یا پاؤں کٹے گا)۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۹۴ ..(مسند عثمان رضی اللہ عنہ) عمرۃ بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ایک چور نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ترنج (ایک زیور) کی چوری کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت لگوائی تو اس کی قیمت ان دراہم کے مطابق جو ایک دینار کے بارہ درہم بنتے تھے تین درہم لگی۔ (چونکہ اس طرح اس نے چوتھائی دینار کی چوری کی) اس وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

مؤطا امام مالک، السنن للبیهقی

۱۳۸۹۵ ...عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کی ازار (شلوار کھول کر) دیکھو۔ دیکھا تو اس کے بال نہیں اگے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیهقی

۱۳۸۹۶ ...سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو چور گھر میں اس حال میں پایا جائے کہ وہ چوری کا مال اکٹھا کر چکا ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر اس نے مال جمع کر لیا اور چوری کے ارادے سے اس کو اٹھا کر اس گھر سے نکل گیا تب اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیهقی

۱۳۸۹۷.....عبداللہ بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک چور کے (ہاتھ) کاٹنے کا ارادہ فرمایا جس نے مرغی چوری کی تھی۔ لیکن حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو عرض کیا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پرندوں کی چوری میں (ہاتھ وغیرہ) نہیں کاٹتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۸.....ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک چور نے اترجہ چوری کر لیا۔ جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اترجہ سونے کا ایک زیور تھا جو بچے کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپاہی کوڑوں کی چوری کر لیا کرتے تھے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کی قسم یا تو تم اس سے باز آجاؤ ورنہ اگر کوئی میرے پاس لایا گیا جس نے اپنے ساتھی کا کوڑا چوری کیا ہوگا تو میں اس کو ایسی ایسی کڑی سزا دوں گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۰.....زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس آیا۔ آپ نے مجھ سے ایک مسئلہ دریافت کیا۔ کیا بھگوڑا غلام اگر چوری کرلے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان اور مروان تو نہیں کاٹتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۱.....ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے پرندوں میں قطع ید نہیں۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۰۲.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) ابومطر سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ لوگوں نے کہا: اس نے اونٹ چوری کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے نہیں لگتا کہ تم نے چوری کی ہوگی؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ممکن ہے تم کسی کا اونٹ اپنا سمجھ کر ہانک لیا ہو؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ میں نے واقعی چوری کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو فرمایا: اے قنبر اس کو لے جاؤ اور اس کی انگلی باندھ دو اور آگ جلا کر کاٹنے والے کو بلا لو تاکہ وہ اس کو کاٹ دے۔ پھر میرے آنے کا انتظار کرنا۔ اس سے پہلے نہ کاٹنا۔ چنانچہ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس منظر کو دیکھ کر ڈر گیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے جب اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ تو تب اس نے انکار کر دیا۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ نے اس کو کیوں چھوڑا حالانکہ وہ اپنے جرم کا اقرار کر چکا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کے اقرار پر اس کو سزا دینے کے لیے پکڑ لیا تھا لیکن پھر اسی کے انکار پر چھوڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دور نبوت کا ایک واقعہ بیان کیا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ آپ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ (دکھ کے مارے) رونے لگے۔ میں نے آپ سے پوچھا: آپ کیوں روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں کیوں نہ روؤں جبکہ میرے امتی کا ہاتھ تمہارے سامنے کاٹا گیا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ نے اس کو معاف کیوں نہ کر دیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ حاکم برا ہے جو حدود کو معاف کر دے۔ لیکن تم آپس میں ہی حدود کو معاف کر دیا کرو۔ مسند ابی یعلی

کلام:.....روایت ضعیف ہے۔ کنز ج ۵

۱۳۹۰۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوہے کے ایک انڈے میں (ہاتھ) کاٹا جس کی قیمت اکیس درہم تھی۔

مسند البزار

کلام:.....روایت کی سند میں المختار بن نافع ضعیف راوی ہے۔

۱۳۹۰۴.....حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ہاتھ اور ایک پاؤں سے زیادہ نہیں کاٹتا۔ مسدد

۱۳۹۰۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے آپ پونچے سے ہاتھ کاٹتے تھے اور ٹخنے سے پاؤں کاٹتے تھے (یعنی جوڑ علیحدہ کروا دیتے تھے)۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۶ ... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹتے تھے۔ اگر اس کے بعد بھی وہ آدمی چوری کرتا تو اس کو قید کرتے اور سزا دیتے تھے۔ نیز فرمایا کرتے تھے: مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اس کا ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں جس سے وہ کھا پی لے اور استنجاء وغیرہ کر سکے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۷ ... ابوالضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جب کوئی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، دوبارہ کرے تو اس کا پاؤں کاٹا جائے گا اگر اس کے بعد بھی چوری کرے تو آپ مزید کچھ کاٹنے کو روا نہ سمجھتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۸ ... عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چور کا (ہاتھ یا پاؤں) نہ کاٹتے تھے حتیٰ کہ گواہ اس پر گواہی نہ دیدیں۔ پھر آپ ان گواہوں کو اس کے سامنے کھڑا کرتے اور پھر ان سے اس پر روبرو گواہی لیتے۔ اگر وہ گواہی دیتے تو تب اس کا ہاتھ کاٹتے تھے۔ اگر وہ گواہی سے منکر ہو جاتے تو چور کو چھوڑ دیتے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک چور کو لایا گیا آپ نے اس کو قید میں ڈلوا دیا۔ حتیٰ کہ جب اگلا روز ہوا تو اس کو اور دو گواہوں کو بلوایا۔ آپ کو بتایا گیا کہ ایک گواہ تو غائب ہو گیا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے چور کا راستہ چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ وغیرہ نہ کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۹ ... القاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں نے چوری کی ہے۔ آپ نے اس کو لوٹا دیا۔ اس نے پھر کہا میں نے چوری کی ہے۔ تب آپ نے اس کو فرمایا تو نے اپنی جان پر دو مرتبہ گواہی دیدی ہے۔ چنانچہ پھر اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے اس چور کو دیکھا کہ اس کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکا ہوا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط، السنن للبیهقی

۱۳۹۱۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب تک کہ وہ سامان کو گھر سے لے کر نہ نکل پڑے۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیهقی

۱۳۹۱۱ ... حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے کسی گھر میں نقب زنی کی تھی لیکن آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔ اور اس کو بطور سزا چند کوڑے مارے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۲ ... حجاج بن بجز سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ ایک شخص لایا گیا جس کا کپڑا چوری ہو گیا تھا۔ پھر اس نے وہ کپڑا ایک دوسرے آدمی کے پاس پالیا اور اس پر گواہ بھی کھڑا کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جس کے پاس کپڑا تھا ارشاد فرمایا: تم یہ کپڑا اس (اصل مالک) کو لوٹا دو اور جس سے تم نے خریدا ہے اس سے اپنی قیمت واپس لو۔ النسائی

۱۳۹۱۳ ... یزید بن دبار سے مروی ہے ایک آدمی نے ایک کپڑا کسی کا اچک لیا۔ کپڑے والا اس کو حضرت علی بن ابی طالب کے پاس لایا۔ آدمی نے کہا: میں تو محض اس کے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کپڑے کے مالک سے پوچھا: کیا تم اس کو جانتے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۴ ... یزید بن دبار سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے مال خمس میں سے چوری کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا بھی اس میں حصہ ہے لہٰذا آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔ السنن للبیهقی

۱۳۹۱۵ ... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اچکنے (جیب کاٹنے اور راہ چلتے کسی کے مال پر ہاتھ صاف کرنے) کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دھوکہ دہی ہے لیکن اس میں قطع (ید) نہیں۔ النسائی

۱۳۹۱۶ ... ابوالرضی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اور کہا گیا کہ اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا: تو نے کیسے چوری کی ہے؟ اس نے ایسی بات کی جس میں آپ نے ہاتھ کاٹنے کو روا نہ سمجھا تو اس کو چند کوڑے مار کر اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: چوتھائی دینار یا دس درہم سے کم میں ہتھیلی (ہاتھ) نہیں کاٹی جائے گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۸.....جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا ایک لوہے کے انڈے میں جس کی قیمت چوتھائی دینار تھی۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۹۱۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قطع چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں ہے۔ الشافعی

۱۳۹۲۰......ابن عبید بن الابرص سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ مال غنیمت کا خمس لوگوں کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے۔ حضر موت علاقے کے ایک آدمی نے سامان میں سے لوہے کا ایک خود (جنگی ٹوپی کو) چرالیا۔ اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر قطع تو نہیں ہے کیونکہ یہ خیانت باز ہے اور اس کا بھی اس میں حصہ ہے۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

۱۳۹۲۱.....شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو بیت المال کی چوری کرے اس پر قطع ید نہیں ہے۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

۱۳۹۲۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہاتھ کم از کم دس درہم میں کاٹا جائے گا اور مہر دس درہم سے کم نہیں رکھا جائے گا۔

الدارقطنی فی السنن

کلام:......امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایسی سند کی روایت ہے جس میں ضعفاء اور مجہولین جمع ہیں۔

۱۳۹۲۳.....عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چور کا ہاتھ جوڑ سے کاٹتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پاؤں کو ٹخنوں کے نیچے سے آدھا کاٹتے تھے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

۱۳۹۲۴.....حجیۃ بن عدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چوروں کے ہاتھ جوڑ سے کاٹتے تھے اور پھر ان کو آگ کے ساتھ داغ دیتے تھے (تاکہ خون بند ہو کر زخم مندمل ہو جائے)۔ میں ان کے ہاتھوں کو دیکھتا تھا گویا وہ بلبل کی دبر ہیں۔ الدارقطنی فی السنن، السنن للبیھقی

۱۳۹۲۵.....شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پاؤں کاٹتے تھے مگر ایڑی چھوڑ دیتے تھے تاکہ وہ اس پر بوجھ ڈال سکے۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیھقی

۱۳۹۲۶.....حجیۃ بن عدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کاٹ کر داغ دیتے تھے پھر ان کو قید میں رکھتے تھے جب تک وہ صحت مند نہ ہوں صحت مند ہونے کے بعد ان کو نکلوا لیتے تھے۔ پھر ان کو فرماتے اپنے ہاتھ اللہ کی طرف اٹھاؤ۔ وہ ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرتے تو آپ ان سے پوچھتے: تمہارے ہاتھ کس نے کاٹے؟ وہ کہتے علی نے! حضرت علی رضی اللہ عنہ پوچھتے: کیوں؟ وہ کہتے: ہم نے چوری کی تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! گواہ رہنا۔ اے اللہ! گواہ رہنا۔ السنن للبیھقی

۱۳۹۲۷.....ابوالزعراء سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کسی چور کو پکڑ لیتے تو اس کا (ہاتھ) کاٹ دیتے پھر اس کو داغتے، پھر اس کو قید کر دیتے تھے۔ جب وہ صحت مند ہو جاتے تو ان کو فرماتے: اپنے ہاتھ اٹھاؤ اللہ کی طرف۔ تب میں ان کی طرف دیکھتا گویا ان کے ہاتھ بلبل کی (سرخ) دبر کی طرح ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے کس نے تمہارے ہاتھ کاٹے؟ وہ کہتے: علی نے۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! انہوں نے سچ کہا، میں نے تیرے لیے ان کے ہاتھ کاٹے اور تیرے لیے ان کو چھوڑا۔ السنن للبیھقی

۱۳۹۲۸.....عبدالرحمن بن عائذ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس کے ہاتھ اور پاؤں دونوں کٹے ہوئے تھے۔ اس نے پھر چوری کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اب اس کا پاؤں کاٹ دیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الخ۔

اس آیت کے اندر ایسے لوگوں کے لیے صرف ایک ہاتھ ایک پاؤں کاٹنے کا حکم ہے۔

پھر فرمایا اب اس کے ہاتھ اور پاؤں دونوں کاٹے جا چکے ہیں یہ کسی طرح مناسب نہ ہوگا کہ اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹا جائے۔

اس طرح تو آپ کے لیے ایک پاؤں بھی نہ چھوڑیں جس کے سہارے اب یہ چلتا ہے۔ یا تو آپ اس کو کوئی اور سزا دیدیں یا پھر قید کردیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کو قید کردیتا ہوں۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

۱۳۹۲۹..... عبداللہ بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ وہ ایک مرتبہ پھر لایا گیا پھر آپ نے اس کا پاؤں کاٹ دیا۔ وہ پھر ایک مرتبہ لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دوں تو یہ کس چیز کے ساتھ پکڑے گا اور کس چیز کے ساتھ کھائے گا پھر فرمایا اور اگر میں اس کا پاؤں کاٹ دوں تو پھر یہ کس طرح چلے گا مجھے اس بات پر اللہ سے حیا آتی ہے۔ چنانچہ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور لمبی مدت کے لیے قید کے حوالے کردیا۔ البغوی فی الجوریات، السنن للبیھقی

۱۳۹۳۰..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دو آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ایک آدمی کے خلاف شہادت دی کہ اس نے چوری کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر وہی دونوں شخص ایک دوسرے آدمی کو لائے اور بولے: دراصل اس نے چوری کی ہے جبکہ پہلے کے متعلق ہم کو غلط فہمی ہوگئی تھی۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اب ان کی شہادت کو غیر معتبر قرار دیدیا اور دونوں کو پہلے شخص کے ہاتھ کی دیت دینا لازم کردی اور یہ بھی فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تم نے جان بوجھ کر پہلے کے خلاف جھوٹی شہادت دی ہے تو میں تم دونوں کے ہاتھ کاٹتا۔ الشافعی، البخاری، السنن للبیھقی

۱۳۹۳۱..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ، ایمن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہیں کاٹا۔ اس وقت ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔ ابونعیم

فائدہ:..... ایمن وہ ایمن بن ام ایمن اور وہ ابن عبید بن عمرو خزرجی ہے جو حبشی کے نام سے معروف تھا اور اسامہ بن زید کا ماں شریک بھائی تھا۔ جنگ حنین میں شہادت نوش کی۔ امام ابن حجر اصابہ میں فرماتے ہیں: ابن ابی خیثمہ فرماتے ہیں: ایمن حبشی اور ایمن ابن ام ایمن میں فرق ہے۔ یہی بات درست ہے۔ اطراف میں فرماتے ہیں: امام شافعی نے اشارہ کیا ہے کہ شریک (راوی) نے اس بات میں غلطی کی ہے کہ ایمن کو ابن ام ایمن کہا جبکہ وہ ایمن الحبشی ہے۔ کیونکہ ایمن ابن ام ایمن نبی ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں شہید ہوگیا تھا دوسرے ایمن کی ولادت سے قبل۔ مختصر تہذیب میں ہے ابن عدی فرماتے ہیں: ایمن جو حدیث مجن (مذکورہ حدیث) روایت کرنے والے ہیں وہ ایمن تابعی ہے جس نے نبی ﷺ کا زمانہ نہیں پایا، اسی طرح بخاری اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے۔ البخاری، ابن ابی حاتم، ابن حبان

۱۳۹۳۲..... ایمن الحبشی سے مروی ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جاتا تھا۔ الکبیر للطبرانی

کلام:..... الضعیفۃ ۲۱۹۸۔

۱۳۹۳۳..... بسر بن ابی ارطاۃ یا ابن ارطاۃ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنگوں میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

الحسن بن سفیان وابونعیم

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۲۷۔

۱۳۹۳۴..... حارث بن حاطب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عہد نبی ﷺ میں چوری کرلی۔ اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو قتل کردو۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے فقط چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (ہاتھ) کاٹ دو۔ اسی شخص نے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں چوری کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا (پاؤں) کاٹ دیا۔ اس نے پھر چوری کی اس طرح چار مرتبہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ اور وہ بالکل بے دست و پا ہوگیا۔ پھر اس نے پانچویں بار چوری کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس شخص کو بخوبی جانتے تھے۔ جب آپ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ بس اب اس کو لے جاؤ اور قتل کردو۔ حارث کہتے ہیں چنانچہ ہم نے اس کو قتل کردیا۔ الحسن بن سفیان، مسند ابی یعلی، الشاشی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابونعیم، السنن لسعید بن منصور

۱۳۹۳۵..... حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ آپ کو عرض کیا گیا یہ انصار کا ایک آدمی ہے۔ ان کے پاس اس کے سوا کوئی اور مال نہیں ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کو دوبارہ لایا گیا تو آپ نے پھر چھوڑ دیا پھر اس کو

(اسی جرم میں) تیسری بار لایا گیا آپ نے پھر چھوڑ دیا۔ پھر چوتھی بار بھی چھوڑ دیا۔ پھر جب پانچویں بار اس کو لایا گیا تو آپ نے اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا پھر چھٹی بار لایا گیا تو اس کا (بایاں) پاؤں کاٹ دیا۔ پھر ساتویں بار لایا گیا تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا پھر آٹھویں بار اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا اور پھر فرمایا: چار چار کے بدلے۔ هارون فی المسند، ابونعیم

۱۳۹۳۶..... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کھلے عام کسی کا مال اچکنے میں (ہاتھ تو) نہیں کاٹا جائے گا مگر سزا دی جائے گی۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۳۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه

۱۳۹۳۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مخزومی عورت سامان مانگنے سے (عاریت پر) لے جاتی تھی پھر انکار کر دیتی تھی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۳۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال میں (ہاتھ) کاٹا۔ ابن النجار

۱۳۹۴۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ابن عساکر

۱۳۹۴۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ڈھال میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ابن عساکر

۱۳۹۴۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر ایک دینار میں یا دس درہم میں۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۴۳..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے بتایا کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت لائی گئی۔ یہ عورت قریش کے بڑے گھروں میں سے ایک گھر کا حوالہ دے کر کئی گھروں میں گئی اور بولی فلاں فلاں گھر والے تم سے یہ یہ چیزیں عاریت پر مانگتے ہیں۔ لوگوں نے اس کو مطلوبہ مال دیدیا۔ پھر یہ لوگ فلاں گھر میں گئے لیکن انہوں نے سرے سے انکار کر دیا کہ انہوں نے کوئی چیز عاریت پر نہیں مانگی۔ پھر اس عورت سے بات کی تو اس نے اس بات سے انکار کر دیا کہ اس نے کوئی چیز نہیں لی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

ابن جریج ابن المنکدر سے روایت کرتے ہیں کہ پھر اس عورت کو اسید بن حضیر کی بیوی نے اپنے گھر میں پناہ دی۔ اسید جب گھر آئے تو دیکھا کہ ان کی بیوی نے اس عورت کو گھر ٹھہرا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا: میں کپڑے نہیں رکھوں گا جب تک نبی علیہ السلام سے اس کے متعلق نہ پوچھ آؤں۔ چنانچہ انہوں نے آکر آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بیوی نے اس پر ترس کھایا ہے اللہ اس پر ترس کھائے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۴۴..... ابن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب چور ڈھال کی قیمت کے برابر قیمت کی کوئی شے چوری کرلے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس وقت ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۴۵..... عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کسی چور کا عہد نبوی ﷺ میں ڈھال یا ترکش سے کم قیمت والی چیز میں ہاتھ نہیں کاٹا گیا۔ اور اس وقت دونوں میں سے ہر ایک بڑی قیمت والی چیز ہوتی تھیں۔ اور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہلکی چیزوں میں کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا۔

مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۴۶..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں کاٹا ہے اور ڈھال ان دنوں بڑی قیمت والی چیز ہوتی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۴۷..... محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک چور کا (ہاتھ) کاٹا پھر اس (کے داغنے) کا حکم ارشاد فرمایا۔ تو اس کو داغ دیا گیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے اس کو حکم دیا۔ کہ اللہ کے آگے توبہ کرو۔ اس نے کہا: میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے بھی فرمایا: اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا کٹا ہوا ہاتھ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ دوبارہ

چوری کرتا ہے تو دوسرا (پاؤں) بھی اس کے پیچھے چلا جاتا ہے اور اگر وہ توبہ تائب رہتا ہے تو پہلے جانے والے ہاتھ کو بھی واپس کھینچ لیتا ہے۔
الجامع لعبدالرزاق

ذیل السرقہ...... چوری کے بیان میں

۱۳۹۴۸...... (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ دراہم میں (ہاتھ) کاٹا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۴۹...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے کبھی چوری نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے: عمر کے رب کی قسم! اللہ نے کبھی کسی بندے کو پہلے گناہ پر نہیں پکڑا اور اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ السنن للبیهقی

فائدہ:...... حافظ ابن حجر اطراف میں فرماتے ہیں: اس روایت کو ابن وہب نے اپنی جامع میں روایت کیا ہے۔ یہ روایت درحقیقت موقوف ہے اور اس کا مرفوع الی النبی کا حکم اس کی سند کی صحت کی وجہ سے لگایا گیا ہے۔ اور اسی کے ہم معنی روایت قرۃ بن عبدالرحمٰن عن عبدالرحمٰن عن ابن شہاب عن ابی بکر وھو منقطع، انتہی۔

۱۳۹۵۰...... سنان بن سلمۃ سے مروی ہے کہ میں بچوں کے ساتھ ڈوکے (ناپختہ کھجور) چن رہا تھا، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو لڑکے بھاگ کھڑے ہوئے اور میں کھڑا رہا۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ ہوا سے گری ہوئی کھجوریں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے دکھا۔ مجھے پتہ چل جائے گا۔ میں نے آپ کو ڈوکے کھجوریں دکھائیں تو آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو۔ پھر آپ چلنے لگے تو میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ ان بچوں کو دیکھ رہے تھے ابھی۔ جب آپ مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے تو یہ آکر مجھ سے میری کھجوریں چھین لیں گے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ میرے ساتھ چل پڑے حتیٰ کہ میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۵۱...... یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پیالہ چراتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو اس بات سے شرم نہیں آتی کہ یہ قیامت کے دن اس برتن کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۵۲...... عبداللہ بن ابی عامر سے مروی ہے کہ میں ایک قافلہ کے ساتھ جا رہا تھا۔ میرا ایک (کپڑے رکھنے کا بیگ) تھیلا چوری ہو گیا۔ ہمارے ساتھ ایک آدمی تہمت زدہ مشہور تھا۔ میرے دوستوں نے اس کو کہا: اے فلانے اس کا تھیلا لوٹا دو۔ اس نے کہا: میں نے نہیں لیا۔ عبداللہ کہتے ہیں: چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی۔ آپ نے پوچھا: تم کتنے افراد ہو۔ میں نے ان کو گنوا دیا۔ آپ نے فرمایا: میرا بھی گمان یہی ہے کہ جو متہم ہے اسی نے تھیلا اٹھایا ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین میرا خیال ہے میں اس کو بیڑی ڈال کر آپ کے حضور حاضر کر دوں۔ آپ فرمانے لگے: تو بغیر گواہوں کے باندھ کر کیسے لا سکتا ہے میرے پاس (یہ تو جائز نہیں) نہیں، میں ایسا لکھ کر نہیں دے سکتا اور نہ اس سے اس بارے میں پوچھ کچھ کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ (میری بات پر) غصہ ہو گئے اور نہ اس کے متعلق مجھے کچھ لکھ کر دیا اور نہ اس سے پوچھ تاچھ فرمائی۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۵۳...... حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا (آپ رضی اللہ عنہ) نے اس کو (دیکھ کر) فرمایا: تو اتنا خوبصورت انسان ہے، تیرے جیسا آدمی تو چوری نہیں کرتا۔ کیا تو کچھ قرآن پڑھا ہوا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، سورۃ البقرہ۔

الزبیر بن بکار فی الموقوفات

۱۳۹۵۴...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابن عبید بن الابرص سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ ایک شخص لایا گیا جس نے کسی کا کپڑا اچک لیا تھا۔ اس اچکنے والے نے عرض کیا میری اس آدمی کے ساتھ جان پہچان ہے (اور میں مذاق کر رہا تھا) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

۱۳۹۵۵ ...خلاس سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اچکنے میں نہیں کاٹتے تھے، ہاں خفیہ چوری میں کاٹتے تھے۔ السنن للبیھقی

۱۳۹۵۶ ...عکرمہ بن خالد المخزومی سے مروی ہے کہ اسید بن ظہیر الانصاری رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا کہ وہ یمامہ کے عامل (گورنر) تھے۔ مروان نے ان کو لکھ کر بھیجا کہ جس شخص کی کوئی شے چوری ہو جائے وہ جہاں بھی اس کو پائے اس کو لینے کا حقدار ہے۔ میں نے مروان کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر چور سے خریدنے والا شخص غیر متہم ہے (شریف اور معزز انسان ہے) تو مالک کو اختیار ہے، چاہے قیمت دے کر اس سے اپنا مال لے لے۔ ورنہ اصل چور کو تلاش کرے۔ پھر اسی کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلے کیے۔ یہ بات مروان نے پڑھ کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی۔ حضرت معاویہ نے مروان کو لکھا: تو اور اسید مجھ پر فیصلہ تھوپنے والے نہیں ہو۔ میں جو چاہوں تم کو حکم دوں گا۔ لہٰذا میں نے جیسا تم کو حکم دیا ہے اس کو نافذ کرو۔ پھر مروان نے معاویہ کا خط مجھے بھیج دیا۔ میں نے کہا: میں اپنی حکمرانی میں معاویہ کے کہنے پر فیصلے کا نفاذ نہیں کر سکتا (سبحان اللہ)۔ الکبیر للطبرانی، الحسن بن سفیان

اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۳۹۵۷ ...سالم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں چور کو پکڑ لیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر تلوار سونت لی۔ اگر ہم آپ کو نہ روکتے تو آپ اس کا کام تمام کر دیتے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۵۸ ...ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام میں یا فرمایا مسلمانوں میں سب سے پہلے جس کا (ہاتھ) کاٹا گیا وہ ایک انصاری شخص تھا۔ النسائی

۱۳۹۵۹ ...حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کفن چور مرد اور عورت پر لعنت ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۶۰ ...حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے طعام چوری کیا تھا آپ نے اس کا (ہاتھ) نہیں کاٹا۔ مصنف عبدالرزاق

حد قذف......تہمت کی حد

۱۳۹۶۱ ...(مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسے آدمی کے متعلق ارشاد فرمایا جو دوسرے کو خبیث، فاسق کہے کہ اگر اس نے بری بات کہی ہے مگر اس میں سزا ہے اور نہ حد۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۶۲ ...عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین غلام کو تہمت پر چالیس کوڑے ہی مارتے تھے پھر میں نے ان کو زیادہ بھی مارتے ہوئے دیکھا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۶۳ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی سبرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دو آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے گالی گلوچ ہوئے مگر آپ نے ان کو کچھ نہیں کہا (یعنی حد تہمت جاری نہیں فرمائی) اور دو آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے گالی گلوچ ہوئے تو آپ نے ان کو تأدیب فرمائی (یعنی کچھ سزا دی)۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۹۶۴ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد بھی کئی خلفاء کو پایا یہ سب حضرات غلام کو تہمت پر چالیس کوڑے مارتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن سعد عن سعید بن المسیب

۱۳۹۶۵ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما اور کئی خلفاء کو پایا، سب ہی غلام کو تہمت پر صرف چالیس کوڑے ہی مارتے تھے (جو آزاد آدمی کی سزا کا نصف ہے)۔ موطا امام مالک، السنن للبیھقی

۱۳۹۶۶ مکحول رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اس غلام کو جو کسی آزاد پر تہمت لگاتا صرف چالیس کوڑے ہی مارتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۶۷ ... محمد بن یحییٰ بن حبان سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے اپنے شعر میں کسی باندی پر جھوٹی تہمت لگائی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ازار (شلوار کھول کر) دیکھو۔ دیکھا تو ابھی اس کے بال نہیں اگے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اس کے بال اگ آئے ہوتے تو میں اس پر حد تہمت (اسی کوڑے) جاری کرتا۔

الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، ابن المنذر فی الاوسط، السنن للبیہقی

۱۳۹۶۸ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی فحش بات کی تہمت پر حد جاری کرتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

حد تہمت اسّی کوڑے ہیں

۱۳۹۶۹ ... عمرۃ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ ایک نے دوسرے کو کہا: میرا باپ زانی ہے اور نہ میری ماں زانیہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں مشاورت فرمائی۔ ایک نے کہا: اس نے تو اپنے باپ اور ماں کی تعریف کی ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے کہا: اس کو اپنے ماں باپ کی مدح اور الفاظ کے ساتھ کرنا چاہیے تھی۔ لہٰذا ہمارا خیال ہے اس کو حد لگنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے لگوائے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۷۰ ابورجاء العطاردی سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما ہجو (شعر و شاعری میں کسی کی برائی کرنے) پر بھی سزا دیتے تھے۔

السنن للبیہقی

۱۳۹۷۱ ابوبکرہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو تہمت لگائی۔ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا مسئلہ لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تہمت لگانے والے کو حد جاری کرنا چاہی تو اس نے کہا: میں اس پر گواہ بھی پیش کرتا ہوں۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۷۲ ... اسماعیل بن امیہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے (اپنے شعر میں) دوسرے کی ہجو (برائی) کی۔ یا اس پر کوئی تعریض (چوٹ) کی۔ اس نے اس کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کی۔ ہجو کرنے والے نے کہا: میں نے اس کا نام تو لیا نہیں۔ آدمی نے کہا پھر یہ آپ کو بتانے کہ اس کی ہجو میں کون مراد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہ تو صحیح ہے۔ تو یہ تو اقرار کر چکا ہے کہ تو نے برائی کی ہے اب کس کی ہے اس کو واضح کر۔ لیکن اس نے کسی کا ذکر نہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے برائی کرنے والے کو حد جاری فرمادی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۳ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمرو بن العاص کے متعلق خبر پہنچی جو مصر کے گورنر ہیں، انہوں نے قبیلہ تجیب کے ایک شخص جس کو قنبرۃ کہا جاتا تھا منافق کہہ کر پکارا۔ قنبرۃ گورنر کی شکایت لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (گورنر مصر) کو لکھا: اگر تیرے اوپر گواہ مل گئے تو میں تجھے نوے کوڑے ماروں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ لوگوں نے عمرو بن العاص کے خلاف گواہی دیدی تو انہوں نے بھی اپنے قول کا اعتراف کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ آپ منبر پر کھڑے ہو کر اپنی بات کو جھٹلائیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے تعمیل کی پھر قنبرۃ کو اپنے اوپر اختیار دیا (کہ وہ کوڑے مار کر اپنا بدلہ لے لیں) لیکن قنبرۃ نے ان کو اللہ عزوجل کے لیے معاف کر دیا۔

۱۳۹۷۴ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے آدمی کو حد لگائی جس نے ایک آدمی کی ماں پر تہمت لگائی تھی حالانکہ اس کی وہ ماں زمانہ جاہلیت میں (اسلام سے پہلے) مر چکی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۵ ابوسلمۃ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی کو اس کی ماں کے فحش کام پر عار دلائی جو اس کی ماں نے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا۔ آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر کوئی حد نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۶..... یحییٰ بن مغیرۃ سے مروی ہے کہ مخرمۃ بن نوفل نے کسی آدمی کی ماں کے متعلق فحش بات کی اور کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں تیری ماں کے ساتھ خلوت گزینی کی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: آئندہ اگر اس کے متعلق اس طرح تیرے بعد کسی نے کوئی فحش بات کی تو میں اس کو کوڑے ماروں گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۷..... عبید اللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس شخص کو کوڑے مارتے تھے جو اہل مدینہ کی عورتوں پر تہمت لگاتا تھا۔ السنن للبیھقی

۱۳۹۷۸..... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا تو اپنی عورت کے ساتھ زنا اور بدکاری کے سوا اور کچھ کرتا ہی نہیں۔ یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کی: اور بولا: اس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھ پر ایسی بات کی تہمت لگائی ہے جو تیرے لیے حلال ہے (حرام نہیں ہے ورنہ ہم اس پر حد تہمت جاری کرتے)۔

السنن للبیھقی

۱۳۹۷۹..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) معاویۃ بن قرۃ وغیرہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا: یا ابن شامۃ الوذر (اے) شرم گاہوں کو سونگھنے والی یعنی زانیہ کے بیٹے! آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شکایت کی۔ گالی دینے والے نے کہا: میرا تو یہ مطلب تھا۔ لیکن پھر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم ارشاد فرمادیا اور اس کو تہمت کی حد (اسّی کوڑے) لگائی گئی۔

ابو عبید فی الغریب، السنن للدار قطنی

غلام پر حد تہمت کا بیان

۱۳۹۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک غلام پر (چالیس کوڑوں کی) حد لگائی جس نے ایک حر (آزاد) کو تہمت لگائی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۸۱..... یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ عکرمۃ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی باندی کو تہمت لگائی اور بولی: اے زانیہ! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس عورت سے پوچھا: کیا تو نے اس کو زنا کرتے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں تو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ قیامت کے دن تجھے لوہے کے گرز کے ساتھ اسی کوڑے مارے گی۔ الجامع لعبدالرزاق

تہمت کے متعلقات میں

۱۳۹۸۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے خفیہ شادی کر لی۔ پھر وہ اس عورت کے پاس آنے جانے لگا۔ آدمی کے پڑوسی نے اس کو دیکھ لیا۔ اور اس پر تہمت لگائی۔ آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مدد مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی سے پوچھا: کیا تیری شادی پر گواہ ہیں؟ اس نے کہا: یا امیر المؤمنین! ایسا معاملہ تھا کہ میں اس کے گھر والوں کو مطلع نہ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تہمت لگانے والے سے حد معاف کردی اور شادی کرنے والے کے متعلق فرمایا: اپنی عورتوں کی شرمگاہوں کو پاکدامن رکھو اور نکاح علی الاعلان (کھلے عام) کیا کرو۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

۱۳۹۸۳..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خفیہ شادی کی۔ ایک آدمی نے اس کو کہا: میں تجھے فلانی کے پاس آتا جاتا دیکھتا ہوں، تو اس کے ساتھ بدکاری میں ملوث ہے؟ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شکایت پیش کی اور عرض کیا وہ میری بیوی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے تہمت لگانے والے کو حد نہیں لگائی۔ ایک تو شادی کے خفیہ ہونے کی وجہ سے دوسرے تہمت حلال عورت سے ساتھ لگائی تھی نہ کہ حرام۔ السنن لسعید بن منصور

۱۳۹۸۴......عطاء رحمۃ اللہ علیہ (اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ ایک آدمی کے پاس کوئی یتیم لڑکی رہا کرتی تھی۔ آدمی کی بیوی کو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں اس کا آدمی اس لڑکی سے شادی نہ کرلے۔ چنانچہ اس نے اپنی انگلی کے ساتھ لڑکی کا پردہ بکارت پھاڑ دیا اور اپنے شوہر کے سامنے اس پر الزام عائد کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ لڑکی بولی: تو جھوٹ بولتی ہے پھر اس نے اصل بات اس کے شوہر کو بتادی۔ آدمی نے یہ معاملہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ ان کے پاس ان کے فرزند اکبر حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو اس کے فیصلے کے بارے میں؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت پر حد (تہمت) لگائی جائے کیونکہ اس نے ایک (معصوم) لڑکی پر تہمت عائد کی اور اس کے ساتھ اس پر لڑکی کے مہر کا تاوان بھی لازم کیا جائے کیونکہ اس نے اس کا پردۂ بکارت زائل کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو علمت الابل طحينا لطحنت وما طحنت الابل حينئذ.

اگر اونٹوں کو پیسنا آتا تو وہ پیستے لیکن اونٹوں نے اس وقت کچھ نہیں پیسا۔

(واللہ اعلم بمرادہ) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے ساتھ فیصلہ صادر فرمادیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۸۵......عبداللہ بن رباح سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یوں نہ کہو اہل شام نے کفر کیا بلکہ کہو: انہوں نے فسق و فجور کیا اور ظلم کیا۔ السنن للبیہقی

تعزیراً حاکم کو سزا دینے کا اختیار ہے

۱۳۹۸۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر ایک آدمی دوسرے کو اے کافر! اے خبیث! اے فاسق! اے گدھے! (وغیرہ) کہے تو اس پر کوئی مقرر حد نہیں بلکہ حاکم اپنی رائے کے ساتھ جو چاہے سزا دیدے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۸۷...... عبداللہ بن ابی حدرد (اسلمی) سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک انصاری کو گالی دی، اے یہودی! ان کو انصاری نے اے اعرابی! (اے دیہاتی!) کہا۔ پھر وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا اور میرے متعلق شکایت کی۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: میرا خیال ہے تم نے بھی اس کو دوسرا کچھ کہہ لیا ہے۔ یعنی اعرابی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حالانکہ وہ اعرابی نہیں ہے اور تم یہودی نہیں ہو۔ ابن عساکر

۱۳۹۸۸......معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اپنی نمازوں میں اپنے چہروں اور صفوں کو سیدھا رکھو۔ صدقہ خیرات کرو اور کوئی آدمی یوں نہ کہے: میرے پاس تھوڑا مال ہے، کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے۔ بے شک تھوڑے مال والے کا صدقہ اللہ کے نزدیک زیادہ مال والے کے صدقے سے افضل ہے۔ اور کوئی شخص (کسی کے متعلق بات کرتے ہوئے) یوں نہ کہے: میں نے (کسی سے) سنا ہے، مجھے خبر ملی ہے۔ اللہ کی قسم! اس کو ایسی بات پر پکڑا جائے گا۔ خواہ وہ عہد نوح کے کسی فرد کے متعلق کچھ کہے۔ ابن عساکر

۱۳۹۸۹...... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ پہلے لوگوں میں کوئی چور لایا جاتا تو اس کو امیر کہتا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ کہہ دے نہیں۔ کیا تو نے چوری کی ہے؟ بول: نہیں۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرا خیال ہے عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے امیر کا نام ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما لیا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۹۰......محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر چور، زانی اور شرابی پر پردہ ڈالنے کے لیے مجھے اپنے کپڑے کے سوا کوئی کپڑا نہ ملے تو میں اپنا کپڑا اس پر ڈال دوں گا (اور حتی الوسع اس کی پردہ پوشی کروں گا)۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۹۱......عن الزہری عن زبید بن الصلت سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو حدود اللہ میں

سے کسی حد پر دیکھوں تو میں اس کو حد جاری نہیں کروں گا (کیونکہ اکیلے آدمی کی شہادت پر حد جاری نہیں ہوتی) اور دوسرے کسی کو بھی اس پر مطلع ہونے کے لیے بلاؤں گا نہیں تاکہ وہ میرے ساتھ مل لے (اور دو گواہوں کا نصاب پورا کردے)۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۹۲ ...اشیاخ (کئی بزرگوں) سے منقول ہے کہ مہاجر بن ابی امیہ جو یمامہ کے امیر تھے ان کے پاس دو گلوکارہ عورتوں کا مسئلہ اٹھایا گیا۔ایک نے گانے کے دوران نبی اکرم ﷺ کو سب وشتم کی (گالی دی) تھی۔مہاجر نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اور اس کے سامنے کے چار دانت نکلوا دیئے۔اسی طرح دوسری عورت جس نے گانے میں مسلمانوں کی ہجو (برائی) کی تھی۔مہاجر بن ابی امیہ نے اس کا بھی ہاتھ کٹوا دیا اور سامنے کے صرف دو دانت نکلوا دیئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہاجر کو لکھا: مجھے اس عورت کی خبر ملی ہے جس نے آپ ﷺ کو گالی دی تھی اور تم نے اس کو جو سزا دی اگر مجھے پہلے علم ہو جاتا تو میں تم کو اس عورت کے قتل کرنے کا حکم دیتا۔کیونکہ انبیاء کی حد۔ان کو گالی دینے کی سزا عام لوگوں کو گالی دینے کی طرح نہیں عام حدود کی طرح نہیں ہیں۔اور جو مسلمان ایسا کرے وہ مرتد ہے، یا پھر وہ کوئی معاہد (ذمی) ہے یا وہ محاربی غادر (کافر ملک کا کافر، دھوکہ باز) ہے۔ اور جس عورت نے مسلمانوں کی برائی کی ہے اگر وہ اسلام کا دعویٰ کرنے والوں میں سے ہے تو اس کو سزا دی جائے لیکن تم نے جو مثلہ کیا ہے (اس کے جسم کا ناس کیا ہے) اس سے کم۔اگر وہ کافر ذمی ہے تو میری عمر کی قسم! تم نے اس کے شرک سے تو گذر کیا جو اس سے بڑا گناہ ہے (تو) اس چھوٹے گناہ سے کیوں در گذر نہ کیا۔اگر مجھے آئندہ ایسی کوئی شکایت ملی جیسی تم نے دوسری عورت کو سزا دی ہے تو میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔قصاص کے سوا لوگوں کو مثلہ کرنے سے احتراز کرو کیونکہ وہ گناہ ہے اور نفرت انگیز ہے۔سیف فی الفتوح

۱۳۹۹۳ ... یزید الضحی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو رجم (سنگسار) کیا۔ایک آدمی نے اس پر لعنت کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: رک جا۔پھر اس نے لعنت کی بجائے اس کے لیے استغفار کیا تب بھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جا۔ابن جریر

کلام:...... یہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ اس کا ناقل یزید الضحی ہے جو اہل نقل وحجت میں غیر معروف ہے اور دین کا حکم مجہولوں کی نقل کردہ روایات سے ثابت نہیں ہوتا۔

۱۳۹۹۴ ...ابوالشعثاء سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شرحبیل بن السمط کو مسلمۃ دون المدائن (مدائن) کے سرحدی علاقے پر گورنر بنایا۔شرحبیل نے ان کو خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! تم شراب والی سرزمین میں ہو جہاں فحاشی اور عورتیں زیادہ ہیں۔پس جو تم میں سے کسی حد (سزا) کا مرتکب ہو جائے وہ ہمارے پاس آئے ہم اس پر حد جاری کریں گے۔کیونکہ یہ اس کے لیے باعث طہور (پاکیزگی) ہے۔

یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: میں تیرے لیے یہ بات جائز قرار نہیں دیتا کہ تو لوگوں کو حکم کرے کہ وہ اللہ کے پردہ کو پھاڑیں جو اللہ نے ان پر ڈھانپا ہے۔الجامع لعبدالرزاق، هناد، ابن عساکر

۱۳۹۹۵ ... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ایک شخص پر حد لازم ہوگئی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق کہا گیا کہ وہ تو مریض ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ کوڑوں کے نیچے جان دیدے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میں نے حدود اللہ میں سے کسی حد کو ضائع کیا ہو۔چنانچہ آپ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو کوڑے مارے گئے۔ابن جریر

۱۳۹۹۶ خلید سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں ایک حد کا مرتکب ہو چکا ہوں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: تم اس سے پوچھو، وہ حد کس چیز کی ہے؟ لیکن اس شخص نے لوگوں کو کچھ نہیں بتایا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو مارو حتی کہ یہ خود ہی انکار کردے۔مسدد

۱۳۹۹۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی برا عمل کیا پھر اس پر حد جاری ہوگئی تو وہ اس کے لیے کفارۃ ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۹۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے باندی کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی نے اپنے سر کی چادر دیوار کے پیچھے پھینک دی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، ابوعبید فی الغریب، ابن جریر

۱۳۹۹۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو حد بھی نازل فرمائی ہے اس کا مرتکب پر اجراء اس کے لیے باعث کفارہ ہے جس طرح قرض کے بدلے قرض چکایا جاتا ہے۔ ابن جریر

۱۴۰۰۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ نے ہمدانیہ کو رجم کروادیا تو فرمایا: اس کی سزا تو بس یہی تھی جو دنیا میں اس پر گذر چکی۔ اب اس گناہ کے بدلے اس پر کوئی سزا نہ ہوگی آخرت میں۔ ابن جریر

۱۴۰۰۱.....میسرۃ بن ابی جمیل، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورﷺ کی ایک باندی نے بدکاری کرلی۔ آپ علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو کوڑے ماروں۔ میں نے دیکھا تو ابھی اس کا نفاس کا خون رکا نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ اپنے خون میں ہے ابھی پاک نہیں ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ پاک ہوجائے تو اس پر حد قائم کردینا نیز ارشاد فرمایا: اپنے غلام باندیوں پر بھی حدود جاری کیا کرو۔ ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۴۰۰۲..... عبدالرحمن بن ابی لیلی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر حد قائم کی۔ لوگ اس کو گالی دینے اور لعن طعن کرنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کے گناہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۰۳.....عبداللہ بن معقل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حد جاری فرمائی تو جلاد نے دو کوڑے زائد کردیئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جلاد سے بدلا دلوایا۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۰۴.....خزیمہ بن معمر الانصاری سے مروی ہے کہ ایک عورت کو عہد رسول اللہ ﷺ میں سنگسار کردیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور اس کو اس حالت کے علاوہ (اچھی حالت) پر اٹھایا جائے گا۔ ابونعیم

۱۴۰۰۵.....عن مجاهد قال: اذا أصاب رجل رجلاً لا يعلم المصاب من اصابه فاعترف له المصيب فهو كفارة للمصيب.

ابن عساکر

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: جب کوئی کسی کو مصیبت پہنچائے اور مصیبت زدہ کو معلوم نہ ہو کہ کس نے اس کو مصیبت پہنچائی ہے تو اگر مصیبت پہنچانے والا اپنے جرم کا اعتراف کرلے تو یہ اس کے لیے باعث کفارہ ہوگا۔ ابن عساکر

۱۴۰۰۶.....یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں حد کا مرتکب ہوچکا ہوں۔ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ حضور ﷺ نے کوڑہ منگوایا۔ چنانچہ ایک نیا کوڑا لایا گیا جس کا پھل بھی (نیا) تھا۔ آپ نے فرمایا: اس سے ہلکا لے کر آؤ۔ پھر ایک کوڑا جس کا پھل بالکل ٹوٹا پھوٹا تھا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا نہیں: اس سے کچھ اوپر کوڑا لاؤ۔ چنانچہ ایک درمیانہ کوڑا لایا گیا۔ پھر آپ نے حکم دیا اور اس کے ساتھ اس کو مارا گیا۔ پھر آپ علیہ السلام منبر پر چڑھے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ نے تم پر فحش کاموں کو حرام کردیا ہے، کھلے ہوں یا پوشیدہ، پس جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوجائے وہ اللہ کے پردے کو اسی پر پڑا رہنے دے کیونکہ جو اس پردہ کو اٹھا کر ہمارے پاس آیا ہم اس پر حد قائم کردیں گے۔ مصنف عبدالرزاق

کتاب الحضانة......من الحروف الحاء

بچے کی پرورش......قسم الافعال

۱۴۰۰۷......اس (بچی) کواس کی خالہ کے سپرد کرو۔ بے شک خالہ بھی ماں کی جگہ ہے۔مستدرك الحاكم عن علي رضي الله عنه

۱۴۰۰۸......خالہ ماں کی جگہ ہے۔السنن للبیهقی، الترمذی عن البراء ابوداؤد عن علي رضي الله عنه

کلام:......الاتقان ۶۸۹۔

۱۴۰۰۹......اے لڑکے: یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں۔اب جس کا چاہے تو ہاتھ تھام لے۔

النسائی، ابن ماجه، مستدرك الحاكم عن ابی هريرة رضي الله عنه

الاکمال

۱۴۰۱۰......اس کواس کی خالہ کے سپرد کردو بے شک خالہ ماں ہے۔مستدرك الحاكم عن علي رضي الله عنه

۱۴۰۱۱......عورت اپنے بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک وہ (دوسری) شادی نہ کرے۔الدارقطني في السنن عن ابن عمرو

کتاب الحوالة

قرض کی ادائیگی دوسرے کے حوالے کرنے کا بیان

من قسم الاقوال

۱۴۰۱۲......مالدار (مقروض) کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب (وصولی) کے لیے (غریب مقروض) تجھے کسی مالدار کا حوالہ دے تو قبول کرلے (اگر وہ مالدار ادا کرنے پر رضامند ہو)۔

۱۴۰۱۳......مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔جب تم میں سے کسی قرضدار کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو وہ اس کو قبول کرے۔

البخاری، مسلم عن ابی هريرة رضي الله عنه

الاکمال

۱۴۰۱۴......ظلم وستم میں سے ہے، مالدار کا ٹال مٹول کرنا اور تم میں سے کسی کو جب کسی مالدار پر حوالے کیا جائے تو وہ مالدار کی پیروی کرے (اور لوگوں میں بڑا جھوٹا انگریز ہے)۔الکبیر للطبرانی عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۴۰۱۵......مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو وہ اس کا حوالہ قبول کرلے۔

السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۴۰۱۶۔۔۔ادائیگی میں ٹال مٹول ظلم ہے اور اگر کسی کو کسی مالدار کا حوالہ دیا جائے تو وہ اس کی پیروی کرے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۴۰۱۷۔۔۔مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تجھے کسی مالدار کے پیچھے لگایا جائے تو اس کے پیچھے لگ جا اور دو سودے ایک سودے میں نہ کر۔

مسند احمد، السنن للبيهقی عن ابن عمر

۱۴۰۱۸۔۔۔مالدار کا ٹال مٹول کرنا (اور ادائیگی قرض نہ کرنا) ظلم ہے۔اور جب کوئی تجھے کسی مالدار کے حوالے کرے (کہ میرا قرض اس سے وصول کر لے) تو اس کو قبول کر لے۔اور قیدی حاملہ عورتوں کے قریب نہ پھٹکو جب تک کہ وہ بچہ نہ جن لیں۔اور پھلوں میں بیع سلم نہ کرو حتیٰ کہ وہ آفات سے محفوظ نہ ہو جائے۔ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۴۰۱۹۔۔۔ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جس کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے وہ قبول کر لے۔مصنف عبدالرزاق عن ابی هريرة رضی الله عنه

کتاب الحضانة

پرورش کا بیان......من قسم الافعال

۱۴۰۲۰۔۔۔(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) عکرمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے (اپنے سابق شوہر) عمر کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں شکایت کی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اپنی اس بیوی کو طلاق دے چکے تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر کو فرمایا: یہ (عورت) زیادہ نرم، مہربان، شفیق اور محبت گسار ہے اور یہ اپنی اولاد کی زیادہ حقدار ہے جب تک شادی نہ کرے یا وہ بچہ بڑا نہ ہو جائے پھر وہ خود اپنے لیے تم میں سے کسی ایک کو پسند کرے گا۔مصنف عبدالرزاق

۱۴۰۲۱۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کی ماں اپنی انصاری بیوی کو طلاق دیدی۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی تو وہ اپنے بیٹے کو اٹھائے ہوئے تھیں اور بیٹے کا دودھ چھڑا چکی تھیں اور وہ چلنے پھرنے بھی لگا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچہ کو ماں سے چھیننا چاہا اور بولے: میں اپنے بیٹے کا زیادہ حقدار ہوں۔آخر دونوں اپنا فیصلہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بچے کا فیصلہ ماں کے حق میں کر دیا اور فرمایا: ماں کی خوشبو، اس کی گرمی اور اس کا بستر بچے کے لیے تم سے زیادہ بہتر ہے۔جب تک کہ وہ جوان نہ ہو جائے اور اپنے لیے تم میں سے کسی کو پسند نہ کرلے۔الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۲۲۔۔۔قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کو اس کی نانی کے ساتھ دیکھا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس کو چھیننے کے لیے لپکے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایسا کرتے دیکھ لیا اور فرمایا: رک جاؤ، رک جاؤ، یہ تم سے زیادہ اس کی حقدار ہے۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (پیچھے ہٹ گئے اور انہوں) نے پلٹ کر کوئی جواب نہ دیا۔

مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی

۱۴۰۲۳۔۔۔زید بن اسحاق سے مروی ہے، وہ حارثۃ الانصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کا قضیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیٹے کا فیصلہ اس کی ماں کے حق میں دیدیا اور پھر ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی عورت اپنی اولاد سے جدائی (کے غم) میں نہ ڈالی جائے۔السنن للبیهقی

۱۴۰۲۴۔۔۔ابوالزناد سے مروی ہے اور وہ ان فقہاء سے روایت کرتے ہیں جو اہل مدینہ کے لیے حرف آخر کی حیثیت رکھتے ہیں۔وہ فقہاء کرام فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب کے بیٹے عاصم کی پرورش کے مسئلہ میں بچے کے باپ کے بجائے بچے کی نانی کے حق میں فیصلہ دیا جبکہ اس وقت بچے کی ماں زندہ تھیں لیکن وہ (دوسری) شادی شدہ تھیں۔السنن للبیهقی

۱۴۰۲۵..... مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ام عاصم کو طلاق دیدی۔ عاصم کی نانی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فیصلہ دائر کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بچے کی نانی کے حق میں فیصلہ دیا کہ وہ بچے کی پرورش کریں اور نان نفقہ (بچے کا) عمر کے ذمہ ہوگا اور فرمایا: وہ بچے کی زیادہ حقدار ہیں۔ السنن للبیھقی

۱۴۰۲۶..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بچہ کا قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا جب تک کہ وہ بولنے نہ لگ جائے پھر وہ دونوں میں سے جس کو چاہے پسند کرے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۲۷..... ابوالولید سے مروی ہے کہ چچا اور ماں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بچے کا قضیہ پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کو فرمایا: تو اپنی ماں کے ساتھ بھوکا رہے یہ تیرے لیے اپنے چچا کے ساتھ خوشحالی میں رہنے سے بہتر ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۲۸..... عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو اس کی ماں اور اس کے باپ کے درمیان اختیار دیا۔

الشافعی فی القدیم

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی پرورش

۱۴۰۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جب مکہ سے نکلے تو ہمارے پیچھے بنت حمزہ رضی اللہ عنہا یا عم! یا عم! اے چچا! اے چچا! پکارتی ہوئی پیچھے چلی آئی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فاطمہ کے حوالے کر دیا اور کہا کہ لو اپنے چچا (حمزہ) کی بیٹی کو سنبھالو۔ جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو اس کے بارے میں ہمارا جھگڑا ہوا میرا، جعفر (طیار بن ابی طالب) کا اور زید بن حارثہ کا۔ جعفر بولے: میرے چچا (حمزہ) کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ اسماء بنت عمیس میرے ہاں ہے۔ زید بولے: یہ میرے (اسلامی) بھائی کی بیٹی ہے۔ میں نے کہا: میں نے اس کو پکڑا ہے اور یہ میرے چچا (حمزہ) کی بیٹی ہے۔ آخر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جعفر تو شکل اور عادات میں میرے مشابہ ہے اور اے زید! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے اور تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولا ہے۔ لیکن لڑکی اپنی خالہ کے پاس بہتر ہے۔ کیونکہ خالہ والدہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن جریر، وصححہ ابن حبان، مستدرك الحاکم

فائدہ:..... لڑکی کا چچا چچا کہنا معروف عادت کے مطابق تھا۔ ان کے والد اس سے قبل جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے۔ اور وہ حضرت علی، حضرت جعفر اور حضور ﷺ کے چچا حمزہ کی بیٹی تھی۔ اگر رشتہ یہاں تک موقوف رہتا تو آپ ﷺ کو اس سے شادی کرنا جائز ہوتا لیکن ثوبیہ نامی ایک باندی نے آپ ﷺ کو اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو دودھ پلایا تھا جس کی وجہ سے یہ لڑکی آپ کی بھتیجی ثابت ہوئی۔

۱۴۰۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زید بن حارثہ مکہ کی طرف نکلے تو بنت حمزہ بن عبدالمطلب کو ساتھ لے کر آئے۔ جعفر بن ابی طالب نے فرمایا: اس کو میں رکھوں گا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ ایک تو یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور (بڑی وجہ یہ ہے کہ) اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ اور خالہ ماں ہے اس وجہ سے وہ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے گھر میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہے، میں اپنی آواز بلند کر رہا تھا تاکہ رسول اللہ ﷺ نکلنے سے قبل میری دلیل سن لیں۔ زید بولے: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں میں اس کے پاس سفر کر کے گیا اور اس کو لے کر آیا۔ آخر رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے نکلے اور پوچھا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ حضرت علی فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے، میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میرے ہاں بنت رسول اللہ ﷺ ہے، یہ اس کے پاس رہے تو دوسروں کے پاس رہنے سے کہیں زیادہ اس کے لیے بہتر ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! میں اس کا زیادہ حقدار ہوں یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے گھر ہے۔ اور خالہ بھی ماں ہوتی ہے اور وہ دوسروں کی نسبت اس کی

زیادہ حقدار ہے۔

زید رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ! بلکہ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، میں اس کے پاس سفر کر کے گیا سفر کی مشقت اٹھائی اور اپنا مال خرچ کیا لہٰذا میں اس کا زیادہ حقدار ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس مسئلہ اور دوسرے مسئلہ کا فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آپ نے دوسرے مسئلے کا ذکر فرمایا تو میں نے کہا ضرور ہمارے اونچے بولنے کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اے زید بن حارثہ! تو میرا مولا ہے اور اس لڑکی کا مولا ہے۔ زید بولے: یارسول اللہ! میں اس پر راضی ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے جعفر تو شکل وصورت اور اخلاق وعادات میں میرا مشابہ ہے، نیز تو اس شجرہ سے تعلق رکھتا ہے جس سے میری پیدائش ہوئی ہے۔ جعفر نے جواب دیا: یارسول اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے علی! تو میرا صفی (خالص دوست) میری آرزو ہے، تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن لڑکی کے لیے میں جعفر کے پاس چھوڑنے پر راضی ہوں کیونکہ وہاں وہ اپنی خالہ کے پاس رہے گی اور خالہ ماں ہے۔ پھر سب نے کہا: ہمیں قبول ہے یارسول اللہ!

العدنی، البزار، ابن جریر، مستدرك الحاکم، مسلم

۱۴۰۳۱.....عمارۃ بن ربیعۃ الجرمی سے مروی ہے کہ (میرے بچپن میں) میری ماں نے میرے بارے میں میرے چچا کے خلاف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں قضیہ پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے دریافت فرمایا: تیری ماں تجھے پسند ہے یا تیرا چچا؟ میں نے کہا: ماں۔ آپ نے تین مرتبہ سوال کیا کیونکہ وہ ہر چیز میں تین بار کو پسند کرتے تھے۔ میں نے بھی ہر بار یہی جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تو اپنی ماں کے ساتھ جاسکتا ہے۔ پھر میرے چھوٹے بھائی کے متعلق فرمایا جب یہ بھی تیری عمر تک پہنچ جائے تو اس کی بھی مرضی پوچھی جائے گی، جس طرح تیری مرضی پوچھی گئی۔ عمارۃ فرماتے ہیں: میں اس وقت (چھوٹا) لڑکا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۲.....عمارۃ الجرمی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میری ماں اور میرے چچا کے درمیان اختیار دیا، پھر میرے چھوٹے بھائی کے متعلق فرمایا: یہ بھی جب اس عمر کو پہنچے گا اس کو بھی اسی طرح اختیار ملے گا۔ السنن للبیھقی

۱۴۰۳۳.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمارۃ بنت حمزہ بن عبدالمطلب اور ان کی ماں سلمہ بنت عمیس مکہ میں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینے تشریف لے آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے بات چیت کی اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کی یتیم بیٹی کو مشرکین کے درمیان کیوں چھوڑ دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہاں سے ان کو نکال لانے سے منع نہ فرمایا۔ پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے بات چیت کی۔ زید رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے وصی تھے (یعنی وہ زید رضی اللہ عنہ) کو اپنے بعد اپنا پیچھے کا نگہبان مقرر کر گئے تھے چونکہ نبی اکرم ﷺ نے جب مہاجرین اور انصاریوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا اس وقت حمزۃ اور زید کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے جعفر نے یہ سنا تو وہ بولے: خالہ ماں ہوتی ہے اور اس لیے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ اس کی خالہ اسماء بنت عمیس میرے ہاں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اپنی چچا کی بیٹی کے بارے میں بتاتا ہوں، میں اس کو مشرکین کے درمیان سے نکال کر لایا ہوں اور اس سے قریب ترین نسب اور رشتہ داری تم سے زیادہ میری ہے اس وجہ سے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ اے زید! تو اللہ اور اس کے رسول کا مولا (دوست) ہے۔ اور اے علی! تو میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے اور اے جعفر! تو میرا ہم شکل اور ہم اخلاق ہے اور اے جعفر! تو اس کو رکھنے کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس کی خالہ تیرے پاس ہے۔ اور کسی عورت سے اس کی خالہ کے ہوتے ہوئے یا پھوپھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی جب کسی کے عقد میں پہلے سے خالہ یا پھوپھی ہو تو ان کی بھانجی یا بھتیجی سے اس آدمی کا نکاح جائز نہیں چنانچہ آپ ﷺ نے عمارۃ کا فیصلہ جعفر کے حق میں دیدیا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ خوشی سے اٹھے اور حضور کے قریب ایک پاؤں کھڑا کر کے دوسرے پر چکر کاٹنے لگے، حضور ﷺ نے پوچھا: اے جعفر! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: نجاشی جب کسی سے خوش ہوتا تھا تو اٹھ کر اس کے گرد اس طرح چکر کاٹتا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ کو کہا گیا کہ آپ اس سے شادی فرمالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلمۃ بن ابی سلمہ سے لڑکی کی شادی کردی۔ نبی اکرم ﷺ سلمہ کو فرمایا کرتے تھے۔ سلمۃ کما گیا۔ ابن عساکر روایت کے تمام راوی سوائے واقدی کے ثقہ ہیں۔

پرورش ماں کا حق ہے

۱۴۰۳۴..... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی۔ پھر اس سے بچہ چھیننے کا ارادہ کیا۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور بولی: یا رسول اللہ! میرا پیٹ اس بچے کے لیے برتن بنا رہا (اب) میرے پستان اس کے لیے مشکیزہ ہیں۔ جن سے یہ سیر ہوتا ہے اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ ہے۔ لیکن اس کا باپ چاہتا ہے کہ اس کو مجھ سے چھین لے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا: تو ہی اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک کہ شادی نہ کرلے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۵..... ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا شکم میرے بیٹے کے لیے برتن ہے، میرے پستان اس کے لیے مشکیزے ہیں اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ ہے۔ لیکن اس کا باپ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ اس کا حقدار ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس عورت کو فرمایا: تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک شادی نہ کرے۔

عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عمر کے متعلق بھی یہی فیصلہ فرمایا کہ اس کی ماں اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک وہ دوسرا نکاح نہ کرے۔ ابن جریر

۱۴۰۳۶..... ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک ماں اور باپ اپنے بیٹے کے بارے میں جھگڑتے ہوئے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عورت نے آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، یہ شخص میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، حالانکہ یہ مجھے ابوعنبہ کے کنوئیں سے پانی لاکر دیتا ہے اور میرے دوسرے کام کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دونوں قرعہ اندازی کرلو۔ مگر شوہر بولا: یا رسول اللہ! میری اولاد کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! دیکھ! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے (جس کا چاہے ہاتھ تھام لے) لڑکے نے ماں کا ہاتھ تھام لیا اور ماں اس کو لے کر چلی گئی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۷..... عبدالحمید الانصاری اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں، اس کے دادا اسلم (مسلمان ہوچکے تھے) لیکن ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کردیا ان کا بیٹا ابھی چھوٹا تھا جو ابھی سن بلوغت کو نہ پہنچا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے باپ کو ایک طرف بٹھایا اور ماں کو دوسری طرف پھر لڑکے کو اختیار دیا اور ساتھ میں دعا کی اے اللہ! اس کو سیدھی راہ سمجھا۔ چنانچہ لڑکا اپنے والد کی طرف چلا گیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۸..... عبدالحمید بن سلمۃ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے والدین نے نبی اکرم ﷺ کے دربار میں اپنا جھگڑا پیش کیا ایک مسلمان تھا دوسرا کافر۔ آپ نے لڑکے کو اختیار دیا اور کافر کی طرف لوٹا دیا ساتھ میں دعا کی: اے اللہ اس کو ہدایت دے۔ چنانچہ لڑکا خود ہی مسلمان کی طرف متوجہ ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے بھی مسلمان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

كتاب الحوالة

من قسم الافعال......من جمع الجوامع

۱۴۰۳۹..... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حوالہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: مقروض نے قرضدار کو جس مالدار کے حوالے کیا ہے اگر وہ ٹال مٹول سے کام لے تو وہ واپس اصل مقروض کے پاس نہ آئے گا الا یہ کہ یہ مالدار بالکل مفلس ہوجائے یا مرجائے۔ مصنف عبدالرزاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف الخاء

کتاب الخلافة مع الامارة ......خلافت اور امارت کا بیان

اس کتاب میں قسم الافعال کو ایک مصلحت کے تقاضے کی وجہ سے مقدم کیا گیا ہے۔

پہلا باب......خلفاء کی خلافت میں

خلافت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

نوٹ:......مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت، عادات اور سیرت کا کچھ حصہ حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں ذکر کیا ہے۔ جبکہ ان کے خطبات اور مواعظ کو حرف المیم کی کتاب المواعظ میں ذکر کیا ہے۔

۱۴۰۴۰......(مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابوبکر! جب آپ مریں گے تو آپ کا وارث کون بنے گا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری اولاد اور میرے گھر والے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر کیا بات ہے کہ ہمارے بجائے آپ رسول اللہ ﷺ کے وارث بن گئے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بنت رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ کا وارث نہیں ہوا سونے میں، چاندی، بکری میں، اونٹ میں، گھر میں، زمین میں، غلام میں اور نہ کسی طرح کے مال میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ کا وہ خالص حصہ جو اللہ نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا وہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی جب تک زندہ ہوتا ہے اس کے اہل وعیال کو (اللہ کے عطا کردہ اس مال میں سے) کھلایا جا سکتا ہے اور جب نبی کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ رزق اس کے اہل وعیال سے اٹھا لیا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ (مال) تو محض کھانا ہے جو اللہ نے مجھے کھلایا ہے جب میں مر جاؤں گا تو یہ مال مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گا۔ الطبقات لابن سعد

۱۴۰۴۱ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (خلافت کی بیعت لیتے وقت) فرمایا تھا: کیا میں اس (خلافت) کا لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ میں سب سے پہلے اسلام لایا، کیا میں فلاں شرف کا حامل نہیں، کیا میں فلاں شرف کا حامل نہیں؟ الترمذی، مسند البزار، ابن حبان، ابونعیم فی المعرفة، ابن منده فی غرائب شعبة، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی داؤد

کلام:......اخرجہ الترمذی، کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر وعمر رقم ۳۶۶۷۔ وقال: غریب، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۴۰۴۲......عبدالملک بن عمیر روایت کرتے ہیں رافع الطائی سے رافع غزوۂ ذات السلاسل میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رفیق اور

ساتھی تھے۔ رافع کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کے ہاتھ پر ہونے والی بیعت کے بارے میں سوال کیا کہ اس وقت لوگوں نے کیا کیا کہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ ساری تفصیل سنائی جو اس وقت انصار نے کہا اور ابوبکر نے ان کو جواب دیا، انصار کی عمر بن خطاب کے ساتھ جو بات چیت ہوئی اور جس طرح عمر بن خطاب نے انصار کو میری امامت کا قائل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفات ابوبکر کو آگے کر دیا تھا۔ آخر ان تمام باتوں کو سن سمجھ کر انصار نے میری بیعت کر لی اور میں نے بھی ان کی بیعت کو قبول کر لیا۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں ایسا کوئی فتنہ رونما نہ ہو جس کے بعد ارتداد (کی فضاء) ہو جائے۔ مسند احمد

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ روایت کی اسناد حسن ہے۔ حافظ ابن حجر اپنی اطراف میں فرماتے ہیں: اس روایت کو ابوبکر الاسماعیلی نے مسند عمر میں ابوبکر وعمر کے ترجمہ کے تحت روایت کر دیا ہے۔

دین کی حفاظت کے لئے بار خلافت قبول کی

۱۴۰۴۳..... طارق بن شہاب، رافع بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت کے لیے چن لیا تو رافع کہتے ہیں: میں نے کہا: یہ تو وہی شخص ہیں جنہوں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ میں کبھی دو آدمیوں پر امیر بننا بھی قبول نہ کروں گا۔ چنانچہ میں مدینہ پہنچا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی اور پوچھا: اے ابوبکر! آپ مجھے جانتے ہیں؟ فرمایا: اچھی طرح۔ میں نے عرض کیا: آپ کو یاد ہے آپ نے مجھے کس وقت نصیحت کی تھی کہ میں آدمیوں پر بھی امیر نہ بنوں؟ حالانکہ اب آپ پوری امت کی امارت قبول کر رہے ہیں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے اور لوگوں کو زمانۂ کفر سے نکلے زیادہ وقت نہیں ہوا اس لیے مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ اسلام سے منحرف نہ ہو جائیں اور باہم انتشار کا شکار نہ ہو جائیں۔ اس لیے میں ناپسندیدگی کے باوجود اس میدان میں اترا ہوں اور وہ بھی اپنے ساتھیوں کے مسلسل اصرار کے کے ساتھ۔

رافع فرماتے ہیں: آپ مجھے اس طرح اپنے اعذار گنواتے رہے حتیٰ کہ میں نے ان کا عذر قبول کر لیا۔ ابن راهویه، العدنی، البغوی، ابن خزیمه

۱۴۰۴۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا لیا گیا تو عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کا آپس میں کچھ ایسی چیزوں (زمینوں کی زمینداری) میں جھگڑا ہوا جو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل بیت ازواج مطہرات کے لیے چھوڑ گئے تھے (دونوں حضرات چاہتے تھے کہ یہ زمین باغ وغیرہ دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائیں اور جھگڑا رفع ہو جائے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو چیز رسول اکرم ﷺ اس طرح چھوڑ گئے ہیں کہ آپ نے ان کو حرکت نہیں دی تو میں بھی ان کو حرکت نہیں دے سکتا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے یہ دونوں بزرگ پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بھی اپنا قضیہ لے کر پیش خدمت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا کہ: جس چیز کو پہلے کسی نے حرکت نہیں دی میں بھی اس کو حرکت نہیں دے سکتا۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے یہ دونوں حضرات پھر اپنا قضیہ ان کے پاس بھی لے کر حاضر ہوئے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) خاموش ہو گئے اور اپنا سر جھکا لیا (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں عثمان رضی اللہ عنہ کو غصہ نہ آ جائے اس لیے میں نے اپنے والد عباس کے شانے پر ہاتھ مارا اور عرض کیا: ابا جان! آپ کو قسم ہے کہ آپ یہ معاملہ بالکلیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے خود سبکدوش ہو جائیں۔ چنانچہ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سارا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ مسند احمد، مسند البزار

روایت حسن الاسناد ہے۔

فائدہ:..... یہ واقعہ باغ فدک وغیرہ کا ہے۔ ملحوظ رہے کہ یہ دونوں حضرات اس کی پیداوار کو نبی ﷺ کے طرز پر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور اہل بیت کے درمیان تقسیم فرماتے تھے۔ دونوں کا تنازعہ نگہداشت کرنے کا تھا ملکیت کا نہ تھا۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ بعد میں تنہا ذمے دار بن گئے تھے تو یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ تنہا اس کے مالک تھے بلکہ وہ اس کی دیکھ بھال کے ذمہ دار تھے۔ اور پیداوار کو اسی سابق طرز پر تقسیم

فرماتے تھے۔

۱۴۰۴۵.....عاصم بن کلیب سے مروی ہے کہ مجھے بنی تیم قریش کے ایک شیخ نے بیان کیا، انہوں نے فلاں فلاں کر کے چھ یا سات قریشی شیوخ کے نام گنوائے جن میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، فرمایا کہ ان سب حضرات نے مجھے یہ قصہ بیان کیا ہے: وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھے کہ حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما تیز تیز بولتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ اے عباس! مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو تم کہنا چاہتے ہو کہ (حضور ﷺ) میرے بھائی کے بیٹے ہیں اس لیے ان کا آدھا مال میرا ہے۔ اور اے علی! تم جو کہنا چاہتے ہو وہ بھی مجھے معلوم ہے تم کہنا چاہتے ہو کہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے گھر ہے اور نصف مال اسی کا ہے۔ یہ مال پہلے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں تھا اور ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ آپ اس مال کو کیسے صرف کرتے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے بعد والی بنے، انہوں نے بھی اس مال میں رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کے مطابق عمل کیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد میں والی بنا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس مال میں رسول اللہ ﷺ کے عمل اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمل کے مطابق عمل کروں گا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے قسم کھائی کہ وہ سچ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نبی کسی کو اپنا وارث بنا کر نہیں جاتے، ان کی میراث تو فقراء اور مساکین مسلمانوں کے لیے ہوتی ہے۔ نیز مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ سچ بیان کر رہے ہیں کہ کوئی نبی اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کی امت میں سے کوئی اس کی امامت نہ کر لے۔ اور یہ مال رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں ہوا کرتا تھا اور ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ آپ اس میں کس طرح تصرف کرتے ہیں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی وعباس رضی اللہ عنہما کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

اگر تم دونوں چاہتے ہو کہ اس میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تصرف کے مطابق تصرف کرتے رہو تو میں یہ مال تم کو سپرد کر دیتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: چنانچہ یہ سن کر دونوں حضرت چلے گئے۔ پھر بعد میں دونوں آئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال علی کو دے دو میرا دل اس سے خوش ہے۔ مسند احمد

۱۴۰۴۶.....قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے ایک مہینے بعد کا ذکر ہے، میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کو کوئی قصہ یاد آیا تو لوگوں میں منادی کرادی: الصلاۃ جامعۃ. خطبہ سننے کے لیے جمع ہو جاؤ۔

اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ پہلا خطبہ تھا جو انہوں نے مسلمانوں کے بیچ میں ارشاد فرمایا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو ایک منبر جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا آپ رضی اللہ عنہ اس پر کھڑے ہوئے اور پہلا خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے خدا کی حمد وثناء بجالائے پھر فرمایا:

اے لوگو! میری تمنا ہے کہ اس خلافت پر میرے سوا کوئی اور متمکن ہو جاتا، کیونکہ تم مجھے بالکل نبی کے طریقے پر گامزن دیکھنا چاہو گے تو میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ وہ تو شیطان سے محفوظ تھے اور اس کے علاوہ وحی کے ساتھ بھی ان کی مدد کی جاتی تھی۔ مسند احمد

۱۴۰۴۷.....قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے جس کا نام زینب تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ بولتی کیوں نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اس نے (بغرض عبادت) نہ بولنے کا عزم کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: بولو، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ چنانچہ وہ بولنے لگی۔ اس نے پوچھا: یہ دین جو جاہلیت کے بعد پھر نبی ﷺ کے بعد اب تک درست نہج پر ہے اس کی بقاء ودوام کا کیا راستہ ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک تمہارے (ائمہ) سیدھی راہ پر گامزن رہیں گے تم اس دین پر باقی رہو گے۔ اس نے پوچھا: ائمہ کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری قوم کے کچھ لوگ تم پر حکمرانی اور سرداری کرتے ہوں گے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بس ائمہ (حکمران) انہی کے مثل ہوتے ہیں جو لوگوں پر امام ہوتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسند الدارمی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۴۰۴۸..... ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا: اے خلیفۃ اللہ! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں خلیفۃ اللہ نہیں ہوں بلکہ خلیفۃ الرسول ہوں اور میں اس پر راضی ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن سعد، ابن منیع

۱۴۰۴۹..... خالد بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد سعید نے بتایا کہ میرے چچاؤں خالد اور ابان اور (میرے والد) عمرو بن سعید بن العاص کو جب نبی اکرم ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی تو یہ اپنے اپنے منصوبوں کو چھوڑ کر واپس مدینہ حاضر ہو گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ عاملوں (گورنروں) سے بڑھ کر کوئی ان کے منصوبوں کا حقدار نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے کہا: ہم کسی اور کے واسطے منصب حکومت قبول نہیں کر سکتے، چنانچہ وہ شام چلے گئے اور سب کے سب شہادت کا جام نوش کر گئے۔ ابو نعیم، ابن عساکر

۱۴۰۵۰..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ میں اس منصب کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔ میری خواہش ہے کہ تمہارے اندر کوئی ایسا فرد ہو جو میری جگہ آجائے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق عمل کروں۔ تب تو میں اس امارت کا بار نہیں اٹھا سکتا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ کی تو وحی کے ساتھ حفاظت کی جاتی تھی اور آپ کے ساتھ ایک فرشتہ رہتا تھا جبکہ میرے ساتھ شیطان ہوتا ہے جو مجھے تنگ کرتا رہتا ہے، پس جب میں غصہ میں ہوں تو مجھ سے کنارہ کرو۔ کہیں میں تمہارے بالوں میں اور تمہاری کھالوں میں کسی کو ترجیح نہ دوں (کہ تم پر سزا نافذ کروں) دیکھو! میری حفاظت نظر میں رکھو! اگر میں درست چل رہا ہوں تو میری مدد کرو اور اگر میں کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم یہ آپ نے ایسا خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس کے بعد ایسا کوئی خطبہ نہیں ارشاد فرمایا۔

ابن راھویہ، ابوذر الھروی فی الجامع

۱۴۰۵۱..... ابی بصرۃ سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں تاخیر سے کام لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کون ہے مجھ سے زیادہ اس منصب کا حقدار؟ کیا تم میں میں نے سب سے پہلے نماز نہیں پڑھی؟ کیا میں وہ شخص نہیں ہوں؟ کیا میں ایسا شخص نہیں ہوں؟ کیا میں فلاں فضیلت کا حامل نہیں ہوں؟ اس طرح آپ نے ایسی کئی فضیلتیں بیان کیں جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت سے آپ کو حاصل ہوئی تھیں۔ اور آپ کا مقصد محض اسلام میں پیدا ہونے والی دراڑ کو بھرنا تھا جو نبی ﷺ کی وفات سے پیدا ہو گئی تھی۔

ابن سعد، خیثمہ، الاطرابلسی فی فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم

امامت صغریٰ سے امامت کبریٰ تک

۱۴۰۵۲..... علی بن کثیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم آجاؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اس امت کے امین ہو۔ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا نہیں کر سکتا کہ ایسے شخص کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھاؤں جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور وہ آپ ﷺ کی وفات تک ہماری امامت کراتے رہے (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔ ابن شاھین، ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات، ابن عساکر

۱۴۰۵۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مانگنے گیا۔ آپ نے مجھے منع فرما دیا۔ میں پھر مانگنے گیا آپ نے پھر منع فرما دیا۔ میں پھر گیا اور آپ نے منع فرمایا تو میں نے عرض کیا: یا تو آپ بخل فرما رہے ہیں ورنہ آپ کیوں نہیں کچھ دیدیتے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو مجھے بخیل بنا رہا ہے حالانکہ بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں ہے تو جب بھی میرے پاس آیا میرا تجھے دینے کا ارادہ ہر دفعہ تھا (لیکن استطاعت نہ تھی)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، المحاملی فی امالیہ، السنن للبیھقی

۱۴۰۵۴..... ہمیں معمر نے زہری سے، انہوں نے کعب بن عبدالرحمٰن بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے جوانوں میں سے نوجوان، فیاض اور خوبصورت شخص تھے۔ کوئی چیز نہیں روک کر رکھتے تھے۔ حتیٰ

کہ مقروض ہوتے چلے گئے اور قرض نے ان کا سارا مال احاطہ کرلیا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تا کہ آپ ﷺ ان کے قرضخواہوں سے ان کے لیے کچھ کمی کرنے کا مطالبہ کریں۔ لیکن پھر بھی قرضخواہوں نے اپنے قرض میں کسی کمی کرنے کا امکان مسترد کردیا۔ اگر وہ کسی کے لیے قرض چھوڑتے تو حضور کی وجہ سے معاذ بن جبل کا قرض ضرور چھوڑ دیتے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کا سارا مال ان کے قرض میں فروخت کردیا (اور معاذ رضی اللہ عنہ) بغیر کسی مال کے کھڑے کے کھڑے رہ گئے جب فتح مکہ کا سال ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے یمن کے ایک گروہ پر ان کو امیر بنا کر بھیجا تا کہ وہ اپنا نقصان بھی پورا کرسکیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں امیر کے عہدے پر متمکن رہے اور یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کے مال (بیت المال) میں تجارت کی۔ وہ اسی طرح کچھ عرصہ رہے حتیٰ کہ مالدار ہوگئے۔ اور نبی اکرم ﷺ کی وفات بھی ہوگئی۔

جب یہ یمن سے واپس تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ اس شخص کو بلوائیں اور جو اس کے گذر بسر کے لیے ضروری مال ہو وہ اس کے پاس چھوڑ دیں اور بقیہ سارا مال لے (کر بیت المال کے حوالے کر) دیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں، حضور ﷺ نے ان کو (یمن) اسی لیے بھیجا تھا کہ یہ اپنا نقصان پورا کرلیں، اس لیے میں ان سے کچھ نہیں لوں گا الا یہ کہ یہ مجھے ازخود دیدیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس ازخود گئے کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی بات نہ مانی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ مطالبہ کیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسی لیے بھیجا تھا تا کہ میں اپنے نقصان کی تلافی کروں۔ لہٰذا میں ایسا نہیں کرسکتا۔

پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خود ملاقات کی اور بولے: میں آپ کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو آپ نے مجھے حکم دیا تھا میں اس کو پورا کروں گا۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں پانی کے تالاب میں ڈوب رہا ہوں پھر آپ نے مجھے وہاں سے نکالا تھا اے عمر! چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور ان کو ساری بات سنائی اور حلف اٹھایا کہ وہ اپنے مال میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں گے پھر انہوں نے اپنا سارا مال تفصیل سے بیان کردیا حتیٰ کہ اپنا کوڑا تک نہ چھوڑا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو جو ہبہ کرچکا ہوں واپس ہرگز نہ لوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب ان سے لینا حلال ہو چکا ہے کیونکہ یہ بخوشی دے رہے ہیں۔

پھر حضرت معاذ ﷺ اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں دے کر جہاد کی غرض سے ملک شام نکل گئے۔ معمر کہتے ہیں: مجھے قریش کے ایک شخص نے خبر دی کہ میں نے امام شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کا مال قرض خواہوں کو فروخت کردیا تو پھر ان کو لوگوں کے برسرعام کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا: جو شخص اس کو کوئی مال فروخت کرے وہ سودا باطل (کالعدم) ہے۔ **الجامع لعبدالرزاق،**

ابن راھویہ

۱۴۰۵۵... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تم میری امارت (حکومت) کو ناپسند کرتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے میں اسی (فکر) میں تھا۔ ابن ابی شیبہ

رسول اللہ ﷺ کے وعدوں کا ایفاء

۱۴۰۵۶ غفرۃ کے آزاد کردہ غلام عمر سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو بحرین سے کچھ مال آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کروادیا کہ جس کا رسول اللہ ﷺ پر کچھ حساب ہو یا آپ ﷺ نے اس کو کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ آکر اپنا حق وصول کرلے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا مال دوں گا اور پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی مٹھی تین بار بھری۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اٹھ کھڑا ہو اور اپنے

ہاتھ سے لے لے۔

انہوں نے ایک مٹھی درہم لے لیے وہ پانچ سو درہم نکلے۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو ایک ہزار درہم اور گن دو۔اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کے درمیان دس دس درہم تقسیم فرمادیئے اور ارشاد فرمایا: یہ وہ وعدے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمائے تھے۔پھر جب آئندہ سال آیا تو اس سے زیادہ مال آیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سال بیس بیس درہم سب لوگوں میں تقسیم فرمائے۔پھر بھی کچھ مال باقی بچ گیا تو آپ نے خادموں (غلاموں) کو بھی پانچ پانچ درہم عطا فرمائے۔اور ارشاد فرمایا: تمہارے خادم جو تمہاری خدمت کرتے ہیں اور تمہارے کام کاج میں مشغول رہتے ہیں ان کو بھی ہم نے مال دیا ہے۔لوگوں نے کہا: اگر آپ مہاجرین اور انصار کو کچھ فضیلت دیں تو اچھا ہو کیونکہ یہ اسلام میں سبقت کرنے والے ہیں اور ان کا مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیادہ ہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا اجر اللہ پر ہے۔یہ مال تو محض ان کی تسلی کے لیے ہے یہ تھوڑا تھوڑا مال سب کو دینا کسی کسی کو ترجیح دینے سے بہتر ہے۔چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں یہی طرز عمل رکھا۔حتیٰ کہ جب سن تیرہ ہجری کے جمادی الآخر کی چند راتیں رہ گئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور فتوحات کیں، ان کے پاس بہت مال آیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے تھی، لیکن میری رائے اور ہے۔میں اس شخص کو جس نے کبھی رسول اللہ ﷺ سے قتال کیا اور آپ کے مد مقابل ہوا اس کو میں اس شخص کے برابر ہرگز نہیں کرسکتا جس نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں آپ کی حفاظت کے لیے قتال کیا۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین، انصار اور ان لوگوں کے لیے جو جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کے لیے پانچ ہزار پانچ ہزار درہم مقرر فرمائے۔جن کا اسلام بدریوں کا اسلام تھا لیکن وہ جنگ بدر میں کسی مجبوری کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکے ان کے لیے چار چار ہزار درہم مقرر کیے۔

نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے بارہ بارہ ہزار درہم مقرر کیے، سوائے صفیہ اور جویریہ کے ان کے لیے چھ چھ ہزار درہم مقرر کیے۔ لیکن دونوں نے لینے سے انکار کردیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میں نے ان کے لیے دگنی مقدار ان کے ہجرت کرنے کی وجہ سے مقرر کی ہے۔دونوں نے عرض کیا: نہیں، آپ نے ان کے لیے حضور ﷺ کے نزدیک ان کے مرتبے کی وجہ سے یہ مقدار مقرر کی ہے۔اور یہی مرتبہ ہمارا بھی آپ ﷺ کے پاس تھا۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے بھی بارہ بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔

اسامہ بن زید کے لیے چار ہزار درہم مقرر کیے جبکہ اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر کے لیے تین ہزار درہم مقرر کیے۔بیٹے نے کہا: ابا جان! ان کو آپ نے مجھ سے ایک ہزار درہم زیادہ کیوں عطا فرمائے۔حالانکہ ان کا باپ میرے باپ سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا، اس طرح یہ بھی مجھ سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسامہ کا باپ زید حضور ﷺ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا، اسی طرح اسامہ بھی حضور ﷺ کو تجھ سے زیادہ محبوب تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرات حسنین (حسن وحسین) کے لیے پانچ پانچ ہزار درہم مقرر کیے کیونکہ ان کا رسول اللہ ﷺ کے ہاں اپنا مقام تھا۔اسی طرح مہاجرین اور انصار کے بیٹوں کے لیے دو دو ہزار درہم مقرر کیے۔عمر بن ابی سلمہ کا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے لیے ایک ہزار درہم زیادہ کردو۔محمد بن عبداللہ بن جحش نے عرض کیا: ان کے باپ کی ہمارے باپ سے اور ان کی ہم سے زیادہ کیا فضیلت ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان کے باپ ابوسلمہ کی وجہ سے ان کے لیے دو ہزار درہم مقرر کیے پھر ان کی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین زوجہ آنحضرت ﷺ کی وجہ سے ایک ہزار درہم زیادہ کردیئے اگر تمہاری ماں کی بھی ایسی فضیلت ہوتی تو میں تمہارے لیے بھی ہزار ہزار درہم بڑھا دوں گا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ اور عام لوگوں کے لیے آٹھ آٹھ سو درہم مقرر کیے۔اس دوران طلحہ بن عبیداللہ اپنے بیٹے عثمان کو لے کر آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے بھی آٹھ سو درہم مقرر کیے۔پھر نضر بن انس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا ان کو دو ہزار والوں میں شامل کردو۔

طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں بھی اس کے مثل (اپنے بیٹے عثمان کو) لایا تھا ان کے لیے آپ نے آٹھ سو درہم مقرر کیے اور اس کے لیے

دو ہزار درہم مقرر کر دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس (نضر بن انس) کا باپ (انس) مجھے جنگ احد میں ملا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ جام شہادت نوش کر گئے ہیں۔ یہ سن کر اس کے باپ نے تلوار نیام سے سونت لی، نیام توڑ ڈالی اور بولے: اگر رسول اللہ ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو اللہ تو زندہ ہے کبھی نہ مرے گا پھر وہ جنگ کی چکی میں گھس گئے اور قتال کرتے کرتے شہید ہو گئے۔ اس وقت یہ بچہ فلاں فلاں جگہ بکریاں چراتا تھا۔ پھر عمر کو یہ ذمہ داری مل گئی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الحسن بن سفیان، مسند البزار، السنن للبیهقی

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اول حصہ ذکر کیا ہے۔

۱۴۰۵۷... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا پیشہ میرے اہل خانہ کے خرچ اٹھانے سے کمزور نہ تھا لیکن اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا ہوں۔ پس اب آل ابی بکر اس مال میں سے کھائے گی اور مسلمانوں کے لیے اس میں کام کروں گا۔ البخاری، ابوعبید فی الاموال، ابن سعد، السنن للبیهقی

۱۴۰۵۸... عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اگلے روز صبح کو صدقات کے اونٹ حاضر کیے جائیں تا کہ ہم ان کو تقسیم کر دیں۔ اور کوئی شخص بغیر اجازت (باڑے میں) ہمارے پاس نہ آئے۔ ایک عورت نے اپنے شوہر کو کہا: یہ اونٹ کی نکیل ڈالنے والی رسی لے لو شاید اللہ پاک ہم کو تقسیم میں کوئی اونٹ عنایت کر دے۔ وہ آدمی رسی لے کر آیا۔ اس وقت حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اندر داخل ہو چکے تھے۔ چنانچہ یہ آدمی بھی اندر چلا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے پوچھا: تو کیوں آیا ہے؟ پھر اس سے رسی لے کر اس کو مارا۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اونٹوں کی تقسیم سے فارغ ہو چکے تو اس آدمی کو بلوایا اور اس کی رسی اس کو دی اور فرمایا ایک اونٹ کو ہانک کر لے جا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس طریقے کو رائج نہ ہونے دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر قیامت کے دن اللہ سے مجھے کون بچائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اس کو راضی کر لیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک سواری کا اونٹ بمعہ کجاوہ لانے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ایک چادر اور پانچ دینار منگوائے اور یہ سارا مال اس آدمی کو دیدیا۔ اور اس کو خوش کر دیا۔ السنن للبیهقی

ابن وھب نے اپنی جامع میں اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۱۴۰۵۹... ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ خلافت کا بار اٹھانے والے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ ان کے دو امیر ہوں (جیسا کہ انصار کی رائے ہے) کیونکہ اس صورت میں مسلمانوں کا معاملہ اختلاف کا شکار ہو جائے گا، ان کے احکام اور ان کی متحد جماعت منتشر ہو جائے گی۔ وہ آپس میں تنازعہ کریں گے۔ ایسی صورت میں سنت چھوٹ جائے گی بدعت ظاہر ہو جائے گی اور فتنہ غالب ہو جائے گا پھر کوئی شخص اس بگاڑ کو سدھار نہ دے سکے گا۔

اور یہ بار خلافت قریش میں رہے گا جب تک کہ وہ اللہ کی عبادت کرتے رہیں اور سیدھی راہ پر گامزن رہیں۔ یہ بات تم رسول اللہ ﷺ سے سن چکے ہو گے۔ پس اب نزاع۔ اور جھگڑا نہ کرو ورنہ تم کمزور اور بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائے گی۔ اور صبر کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ہم (قریشی) امیر بنتے ہیں اور تم (انصاری) ہمارے وزیر بنو، دین میں ہمارے بھائی بنے رہو اور اس امر پر ہمارے مددگار بنے رہو۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے گروہ انصار! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ سے نہیں سنا یا تم میں سے کسی نے سنا ہو کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

الولاة من قریش ما اطاعوا اللّٰہ واستقاموا علی امرہ.

حکام قریش میں سے ہوں گے جب تک کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتے رہیں اور اس کے دین پر ثابت قدم رہیں۔

تب انصار میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ہاں اب ہم کو یاد آگیا ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پس ہم بھی اس امارت وحکومت کو اسی حکم کی وجہ سے مانگتے ہیں، پس تم کو خواہشیں گمراہ نہ کردیں۔ پس حق آنے کے بعد پیچھے گمراہی ہی ہے پھر تم کہاں بھٹکے جارہے ہو۔ السنن للبیھقی

۱۴۰۶۰..... سعد بن ابراہیم عن عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ حضور کی وفات کے بعد خلیفہ کے انتخاب کے موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ محمد بن مسلمۃ نے زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار توڑ دی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: اور ان سے معذرت کی فرمایا:

اللہ کی قسم! میں نے کبھی دن میں اور نہ کبھی رات میں امارت (حکومت) کی لالچ کی اور نہ اس کی رغبت رکھی اور نہ ہی پروردگار سے تنہائی میں یا کھلے میں کبھی اس کا سوال کیا۔ لیکن مجھے فتنے کا ڈر ہے۔ مجھے امارت میں کوئی کشادگی اور مسرت نہیں ہے بلکہ مجھے ایک عظیم ذمہ داری گلے میں ڈال دی گئی ہے، جس کے اٹھانے کی مجھ میں طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ عزوجل کی مدد کے ساتھ۔ میری تو خواہش ہے کہ لوگوں میں سب سے مضبوط آدمی جب اس بار کو اپنے کاندھوں پر اٹھائے۔

چنانچہ مہاجرین نے آپ رضی اللہ عنہ کی کہی ہوئی سب باتوں کو قبول کیا اور آپ کی معذرت کو قبول کیا صرف حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں غصہ صرف اس بات کا ہے کہ مشاورت میں ہمارا انتظار نہ کیا گیا۔ ہم بھی حضور ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس منصب کا سب سے بڑا حقدار سمجھتے ہیں۔ وہ حضور کے صاحب غار ہیں اور ثانی اثنین کے لقب یافتہ ہیں۔ ہم آپ کے شرف اور بزرگی کو خوب جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے تو اپنی زندگی ہی میں آپ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کردیا تھا (اور یہ مقام صرف امام حاکم کا ہے)۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی قال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین واقرہ الذھبی

قبیلۂ اسد وغطفان سے صلح

۱۴۰۶۱..... طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ بذاخہ، اسد اور غطفان قبائل کے وفود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صلح کی درخواست لے کر آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو دو باتوں کا اختیار دیا: بین الحرب المجلیة أو السلم المخزیة انہوں نے پوچھا کہ الحرب المجلیة تو ہم کو معلوم ہوگیا کیا ہے یعنی کھلی جنگ۔ لیکن السلم المخزیة. ذلت آمیز صلح یہ کیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم زرہیں اور مویشی (بطور جزیہ) ادا کرو گے، ان لوگوں کو چھوڑ دو گے جو اونٹوں کی دموں کے پیچھے پھرتے ہیں حتیٰ کہ اللہ پاک اپنے نبی کے خلیفہ اور مسلمانوں کو کوئی دوسری راہ سمجھا دے تب وہ تم سے معذرت کریں گے۔ تم ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کرو گے اور ہم تمہارے مقتولوں کی دیت نہیں ادا کریں گے۔ ہمارے مقتول جنت میں ہوں گے اور تمہارے مقتول جہنم میں۔ تم کو جو ہمارا مال ہاتھ لگے گا تم کو وہ واپس کرنا ہوگا لیکن تمہارا مال جو ہمارے ہاتھ آیا وہ ہمارے لیے مال غنیمت ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے بھی ایک رائے قائم کی ہے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ وہ زرہیں اور مویشی دیں گے آپ کا اچھا خیال ہے، وہ ان لوگوں کو چھوڑ دیں گے جو اونٹوں کے پیچھے رہتے ہیں (ان سے کوئی تعرض نہ کریں گے) حتیٰ کہ اللہ اپنے نبی کے خلیفہ کو اور مسلمانوں کو کوئی راہ سمجھا دے تو وہ ان سے معذرت کرلیں گے، یہ آپ کا اچھا خیال ہے۔ جو ان کا مال ہمارے ہاتھ آئے گا وہ ہمارے لیے مال غنیمت ہوگا اور ہمارا مال ان کے ہاتھ لگے گا تو وہ واپس کرنے کے پابند ہوں گے، یہ آپ کا اچھا خیال ہے، ان کے مقتول جہنم میں ہیں اور ہمارے جنت میں (اس کا عقیدہ) یہ بھی آپ کا اچھا خیال ہے لیکن یہ بات کہ وہ ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کریں گے (یہ درست نہیں) بلکہ وہ ہمارے مقتول نہیں ہیں بلکہ وہ (شہادت پانے والے) اللہ کے حکم پر قتل ہونے والے ہیں لہٰذا ان کی کوئی دیت واجب الاداء نہیں ہے۔

چنانچہ اس فیصلے پر سب لوگ عمل کرتے رہے۔ابوبکر البرقانی، السنن للبیہقی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت صحیح ہے اور بخاری نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

۱۴۰۶۲..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (جب خلافت کی ذمہ داری اٹھالی تو) خطبہ دیا اللہ کی حمد وثناء بجالائے پھر فرمایا:

عقل مندوں میں سے بھی عقل مند ترین وہ شخص ہے جو تقویٰ اختیار کرنے والا ہے اور نادانوں کا نادان ہے جو فجور ومعاصی میں منہمک ہے۔ دیکھو: سچ میرے ہاں امانت ہے اور کذب خیانت ہے۔یادرکھو! طاقت ور میرے لیے کمزور ہے جب تک کہ میں اس سے حق وصول نہ کرلوں۔اور ضعیف میرے نزدیک قوی وطاقت ور ہے جب تک کہ اس کا حق ادا نہ دلوادوں۔آگاہ رہو! میں تم پر والی (حاکم) بناہوں، لیکن میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔میری تمنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص میری جگہ اس کام کے لیے عہدہ برآ ہوجائے۔اللہ کی قسم! اگر تمہارا خیال ہو کہ اللہ نے جس طرح اپنے نبی کو وحی کے ساتھ مضبوط رکھا میں بھی اسی طرح عمل دکھاؤں۔تو میں محض اک بشر ہوں تم میرا خیال رکھو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اگلا روز ہوا تو آپ بازار کی طرف چل دیئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کہاں جارہے ہو؟ فرمایا: بازار۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اب آپ پر ایسی ذمہ داری عائد ہوگئی ہے جو آپ کو اس بازار کے کاروبار سے دور رکھنا چاہتی ہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا یہ ذمہ داری مجھے اپنے اہل وعیال کی ذمہ داری سے دور کردے گی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم آپ کے لیے قاعدے کے مطابق وظیفہ (تنخواہ) مقرر کردیتے ہیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس اے عمر! مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھے (بیت المال کا) مال لینے کی گنجائش نہ ہو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ (کا مسلمانوں نے وظیفہ طے کردیا) اور آپ رضی اللہ عنہ نے دوسال سے کچھ اوپر (مدت خلافت میں) صرف آٹھ ہزار درہم (بیت المال کے اپنی تنخواہ کی مد میں) خرچ کیے۔لیکن جب ان کی موت کا وقت سر پر آیا تو فرمانے لگے: میں نے تو عمر کو کہا تھا کہ یہ مال مجھے لینا درست نہ ہوگا لیکن وہ اس وقت مجھ پر غالب آگئے۔پس جب میں مرجاؤں تو میرے ذاتی مال میں سے آٹھ ہزار درہم بیت المال میں لوٹا دینا۔چنانچہ جب وہ مال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ ابوبکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنے بعد والوں کو سخت مشقت میں ڈال دیا۔السنن للبیہقی

۱۴۰۶۳..... میمون بن مہران سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی قضیہ (کیس) آتا تو آپ پہلے کتاب اللہ میں دیکھتے اگر اس میں اس کا حل پاتے تو اس کے ساتھ فیصلہ فرمادیتے۔اگر کتاب اللہ میں اس کا فیصلہ نہ پاتے تو دیکھتے کہ کیا نبی ﷺ کا کوئی عمل اس جیسے قضیے میں پیش آیا ہے۔اگر ایسا کوئی فیصلہ سنت نبوی میں ہوتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرمادیتے۔اگر ایسا کوئی مسئلہ معلوم نہ ہوتا تو باہر نکلتے اور مسلمانوں سے سوال کرتے اور فرماتے: میرے پاس ایسا ایسا مسئلہ آیا ہے، میں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں دیکھا مگر میں نے اس بارے میں کچھ نہ پایا کیا تم کو معلوم ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے مسئلہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ پھر بسا اوقات تو پوری جماعت کھڑی ہوجاتی اور کہتی: ہاں یہ یہ فیصلہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سنت رسول کے مطابق فیصلہ نافذ فرمادیتے اور ارشاد فرماتے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے اندر ایسے لوگ بنادیئے جنہوں نے ہمارے نبی کے فرمان کو محفوظ رکھا۔اگر اس طرح بھی مسئلہ حل نہ ہوتا تو مسلمانوں کے سرداروں اور علماء کو بلا کر ان سے مشاورت فرماتے۔جب ان کی رائے کسی مسئلے پر جمع ہوجاتی تو اس کے ساتھ فیصلہ فرمادیتے۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں ایسا کوئی مسئلہ پاتے کہ جس میں کتاب اللہ اور سنت رسول سے راہنمائی نہ ملتی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ جات کو دیکھتے اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ فرمایا ہوتا تو اس کے ساتھ فیصلہ فرمادیتے ورنہ پھر مسلمانوں کے سرداروں اور علماء کو بلا کر مشاورت فرماتے اور جب ان کی رائے کسی مسئلے پر مجتمع ہوجاتی تو اس کے ساتھ فیصلہ فرمادیتے۔سنن الدارمی، السنن للبیہقی

۱۴۰۶۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سقیفہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی گئی اور آئندہ روز حضرت ابوبکر رضی

اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے بولے: اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا:
اے لوگو! گذشتہ کل میں نے ایک بات کہی تھی جو میں نے قرآن میں دیکھی تھی اور نہ نبی ﷺ نے مجھے فرمائی تھی۔ بلکہ میرا ذاتی خیال تھا کہ ابھی تو رسول اللہ ﷺ ہمارے معاملات کو منتظم فرمائیں گے۔
پس اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر اپنی کتاب چھوڑ دی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا راستہ ہے۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا تو اللہ تم کو بھی ہدایت سے نواز دے گا جس طرح اپنے پیغمبر کو سیدھی راہ دکھائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے امور سلطنت ایسے شخص کو سونپ دیئے ہیں جو تم میں سب سے بہتر ہے، رسول اللہ ﷺ کا ساتھی ہے، ثانی اثنین اذھما فی الغار آپ ﷺ کا یار غار ہے۔ اٹھو اور ان کی بیعت کرو۔ چنانچہ بیعت سقیفہ کے بعد یہ عام بیعت ہوئی جو (سب) لوگوں نے کی۔
پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا:
اے لوگو! مجھے تمہارا والی (حاکم) بنایا گیا ہے حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو، اگر برا کروں تو مجھے سیدھا کردو۔ سچائی امانت ہے جھوٹ خیانت ہے۔ تمہارا ضعیف میرے نزدیک قوی ہے حتیٰ کہ میں اس کا حق دلا دوں ان شاء اللہ۔ تمہارا قوی میرے لیے ضعیف ہے جب تک کہ میں اس سے (حق والے کا) حق نہ لے لوں (یاد رکھو!) کوئی قوم جہاد کو نہیں چھوڑتی مگر اللہ پاک ان پر ذلت مسلط کر دیتا ہے۔ کسی قوم میں فحش کام عام نہیں ہوتے مگر اللہ پاک ان کو عمومی مصائب و آفات میں مبتلا فرما دیتا ہے تم میری اطاعت کرتے رہو جب تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا رہوں، جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں مبتلا ہو جاؤ تو تم پر میری اطاعت نہیں۔ پس اب نماز کے لیے اٹھ کھڑے، اللہ تم پر رحم کرے۔ ابن اسحاق فی السیرۃ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد صحیح ہے۔
۱۴۰۶۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر حضور ﷺ کی جگہ پر کبھی نہ بیٹھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جگہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جگہ کبھی نہ بیٹھے حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ الاوسط للطبرانی
۱۴۰۶۶..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نہ منتخب کیا جاتا تو اللہ کی عبادت باقی نہ رہتی۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے یہ بات دوبارہ ارشاد فرمائی، پھر تیسری بار ارشاد فرمائی تو آپ کو کسی نے کہا: رک جاؤ ابوہریرۃ!
حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے (مزید جوش وخروش سے آپ کی ثابت قدمی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا:
رسول اللہ ﷺ نے اسامہ بن زید کا لشکر سات سو افراد پر مشتمل ملک شام جنگ کے لیے روانہ فرمایا تھا۔ جب وہ لشکر مقام ذی خشب، پر اترا تو مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔ مدینہ کے اردگرد کے لوگ مرتد ہونے لگے۔ اصحاب نبی ﷺ آپ ﷺ کے گرد جمع لوگ کہنے لگے: روم جانے والے لشکر کو روک لیا جائے کیونکہ عرب مدینے کے اطراف میں اسلام سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اگر کتوں کا غول ازواج مطہرات کو ان کے پاؤں سے کھینچتا پھرے تب بھی میں اس لشکر کو واپس نہیں ہونے دوں گا جس کو رسول اللہ ﷺ مہم پر روانہ فرما چکے ہیں اور اس جھنڈے کو نہیں کھولوں گا جو آپ ﷺ لہرا چکے ہیں۔
چنانچہ (اسی ثابت قدمی کا نتیجہ تھا کہ) جب بھی اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر ایسے قبائل کے پاس سے گذرتا جو مرتد ہونے کا ارادہ کر رہے تھے تو وہ عرب کہنے لگتے: اگر ان کے پاس قوت نہ ہوتی تو اتنا بڑا لشکر ایسے کٹھن موقع پر نہ نکلتا۔ لہٰذا ہم مرتد ہونے کو فی الحال موقوف رکھتے ہیں جب تک کہ ان کی دشمن سے مڈبھیڑ نہ ہو جائے۔
چنانچہ پھر مسلمانوں کا لشکر رومیوں سے ٹکرایا اور ان کو شکست فاش دیدی ادھر یہ (خبر سن کر مرتد ہونے کا ارادہ کرنے والے بھی باز آگئے اور دین پر) ثابت قدم ہو گئے۔ الصابونی فی المائتین، السنن للبیھقی، ابن عساکر
اس روایت کی سند حسن ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خلافت کے بعد تجارت کرنا

۱۴۰۶۷.....عطاء بن السائب سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی گئی تو صبح کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر چادریں اٹھا کر بازار کو نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا: بازار کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ آپ کیا (خرید وفروخت) کررہے ہیں حالانکہ اب آپ کو مسلمانوں کا امیر بنادیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر میرے اہل خانہ کو میں کہاں سے کھلاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: چلئے، ابوعبیدۃ آپ کے لیے وظیفہ مقرر کردیں گے۔ چنانچہ دونوں ابوعبیدۃ کے پاس گئے۔ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کے لیے مہاجرین میں سے ایک آدمی کا وظیفہ مقرر کرتا ہوں جو نہ زیادہ افضل ہو اور نہ بالکل گھٹیا۔ اور گرمی سردی کا لباس، جب آپ ایک چیز استعمال کرکے پرانی کردیں تو واپس کرکے دوسری لے لیں۔ چنانچہ دونوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کے لیے نصف بکری اور سر اور تن کو ڈھانکنے کا کپڑا مقرر کردیا۔ ابن سعد

۱۴۰۶۸.....میمون بن مہران سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو ان کے اصحاب نے ان کے لیے دوہزار (درہم) مقرر کردیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ زیادہ کرو کیونکہ میرے اہل وعیال ہیں اور تم نے مجھے تجارت سے روک دیا ہے۔ چنانچہ پھر انہوں نے پانچ سو درہم بڑھادیئے۔ ابن سعد

۱۴۰۶۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ پاک نے بطور مال غنیمت کے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائی تھی۔ دراصل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے اس صدقہ کو مانگ رہی تھیں جو (بطور اراضی) مدینہ میں تھا، باغ فدک (جو خیبر میں تھا) اور خیبر کی غنیمت کا مال خمس جو باقی بچ گیا تھا۔ اس تمام مال سے رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے نفقات کا بندوبست فرماتے تھے اور اللہ کی راہ میں حاجت مندوں کو تقسیم فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔ جواب میں ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ہم (دنیاوی مال کا) کسی کو وارث بنا کر نہیں جاتے۔ جو ہم چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آل محمد اس مال یعنی اللہ کے مال میں سے کھاتے رہیں گے لیکن ان کے لیے کھانے پینے سے زیادہ اس میں تصرف کرنے کا حق نہ ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم میں نبی اکرم ﷺ کے صدقات کو اس حالت سے تبدیل نہیں کرسکتا جس حالت پر وہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تھے۔ نیز میں ان صدقات میں نبی ﷺ جس طرح تصرف فرماتے تھے اسی طرح تصرف کرتا رہوں گا۔

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے طریقے پر گامزن رہے اور ان اموال (یعنی زمینوں وغیرہ) کو کسی کو دینے سے انکار کردیا۔ جس کی وجہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دل میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ناراضگی بیٹھ گئی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ ﷺ کی رشتہ داری مجھے بہت محبوب ہے اس سے کہ میں اپنی رشتہ داری قائم کروں۔ بہر حال ان صدقات میں جو میرے اور تمہارے درمیان اختلاف واقع ہوگیا ہے میں ان میں حق سے ذرہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور اس طرز عمل کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتا دیکھا ہے، میں اسی پر کاربند رہوں گا۔

ابن سعد، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن الجارود، ابوعوانۃ، ابن حبان، السنن للبیہقی

۱۴۰۷۰.....شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اے فاطمہ! یہ ابوبکر آئے ہیں آپ سے اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں ان کو اندر آنے کی اجازت دیدوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آکر بنت رسول اللہ کو راضی کرنے لگے۔ اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ کی قسم! میں نے گھر، مال، اہل وعیال اور قبیلہ وخاندان صرف اللہ ورسول اور تمہارے خاندان کی رضاء کے لیے چھوڑے ہیں۔ السنن للبیھقی

یہ روایت مرسل اور صحیح سند کے ساتھ حسن ہے۔

خمس کا حقدار خلیفہ وقت ہے

۱۴۰۷۱.....ابوالطفیل سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور عرض کیا: اے خلیفۂ رسول اللہ! کیا رسول اللہ ﷺ کے وارث آپ ہیں یا ان کے اہل خانہ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ان کے اہل خانہ۔ عرض کیا: پھر خمس کا کیا بنا؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو روزی دیتا ہے پھر اس کو اٹھا لیتا ہے تو وہ روزی اس کے بعد آنے والے نائب کے لیے ہوتی ہے۔ پس جب میں والی بنا تو میں نے خیال کیا کہ اس روزی کو مسلمانوں پر واپس لوٹا دوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اور جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا میں جانتی ہوں یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہا واپس تشریف لے گئیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۴۰۷۲.....قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو انصار حضرت سعد بن عبادۃ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ پھر ان کے پاس حضرات ابوبکر، عمر اور ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم (مہاجرین صحابہ) تشریف لائے۔ پھر حباب بن المنذر رجو بدری (اور انصاری) صحابی تھے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور بولے: ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ اے جماعت (مہاجرین!) ہم ہرگز اس بوجھ کو تنہا تمہارے کاندھوں پر نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ سلطنت کے بڑے بڑے ایسے لوگ نہ بن جائیں ہم نے جن کے باپوں اور بھائیوں کو تہ تیغ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اگر یہ بات ہے تو تو مرجا اگر تجھ سے ہو سکے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم امراء ہوں گے اور تم ہمارے وزراء ہوں گے۔ اور یہ سلطنت ہمارے اور تمہارے درمیان نصف نصف ہوگی جس طرح کھجور کے پتے کو درمیان سے دو مساوی حصوں میں توڑا جائے تو وہ بالکل آدھا آدھا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ سب سے پہلے حضرت ابوالنعمان بشیر بن سعد نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی (اور پھر عام بیعت ہوئی) جب لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ نے لوگوں کے درمیان مال تقسیم کیا۔ اور بنی عدی بن النجار کی ایک بڑھیا کو اس کا حصہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں بھیجا۔ بڑھیا نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حصہ ہے عورتوں کا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔ بڑھیا بولی! کیا تم مجھے میرے دین میں رشوت دے رہے ہو۔ حاضرین نے کہا: ہرگز نہیں، بڑھیا بولی: پھر تم کیا اس بات سے خوفزدہ ہو کہ میں اپنے موقف سے پیچھے جاؤں گی؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ بڑھیا بولی: اللہ کی قسم! میں ہرگز اس سے کچھ نہیں لوں گی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے اور بڑھیا کی بات کہہ سنائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ہم بھی جو اس کو دے چکے ہیں ہرگز کبھی بھی واپس نہیں لیں گے۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۴۰۷۳.....عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو والی بنایا گیا تو انہوں نے خطبہ دیا۔ پہلے اللہ کی حمد وثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارا والی بنایا گیا ہے، لیکن میں کوئی تم سے بڑھ کر انسان نہیں ہوں۔ لیکن قرآن نازل ہوا اور نبی ﷺ نے سنت کو رائج فرمایا ہم کو سکھایا اور ہم سیکھ گئے۔ پس تم بھی جان لو کہ عقل مندوں کا عقل مند صاحب تقویٰ ہے اور بیوقوفوں کا بیوقوف مبتلائے فسق وفجور ہے۔ تمہارا طاقت ور شخص میرے نزدیک کمزور ہے جب تک میں اس سے حق وصول نہ کرلوں، تمہارا کمزور میرے نزدیک طاقت ور ہے جب تک میں اس کو حق نہ دلوادوں۔ اے لوگو! میں محض اتباع کرنے والا ہوں نئی راہ ایجاد کرنے والا نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو۔ اور اگر غلط راہ پر

چلوں تو مجھے سیدھا کر دو۔بس میں اس پر اپنی بات موقوف کرتا ہوں اور اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت مانگتا ہوں۔

ابن سعد، المحاملی فی امالیہ، الخطیب فی رواۃ مالک

۱۴۰۷۴.....عمیر بن اسحاق سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شانے پر چادریں پڑی دیکھیں۔آدمی نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ آپ مجھے دیدیں میں آپ کا کام کردوں گا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پرے رہو۔مجھے تم اور ابن خطاب میرے اہل وعیال کی طرف سے دھوکہ میں نہ ڈالو۔ابن سعد، الزهد للامام احمد

۱۴۰۷۵.....حمید بن ہلال سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ بنایا گیا تو وہ اپنے کاندھے پر چادریں اٹھائے ہوئے بازار کو نکلے اور ارشاد فرمایا: مجھے میرے عیال سے دھوکہ میں مبتلا نہ کرو۔ابن سعد

۱۴۰۷۶.....حمید بن ھلال سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا گیا تو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلیفۂ رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنا وظیفہ مقرر کردو جو اس کے لیے کافی ہو۔

لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے دو چادریں پہننے کے لیے جب وہ پرانی ہو جائیں تو ان کو دے کر دوسری لے لیں۔اور سواری کا جانور جب وہ سفر کریں اور ان کے اہل وعیال کا نفقہ اسی طرح خلیفہ بننے سے چلتا تھا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں راضی ہوں۔ابن سعد

۱۴۰۷۷.....ابن عمر رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، صبیحہ التیمی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحمزۃ کے والد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرات سے مروی ہے اور ان سب حضرات کی گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ:

حضور ﷺ کی وفات بروز پیر بارہ ربیع الاول سن گیارہ ہجری کو ہوئی۔اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی (خلافت پر) بیعت کی گئی۔آپ رضی اللہ عنہ کا گھر سخ (مدینہ کے مضافات میں ایک مقام) پر تھا۔جہاں قبیلہ بنی حارث بن خزرج کی آپ کی بیوی حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر رہا کرتی تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کھجور کی شاخوں سے ایک حجرہ بنا کر دے رکھا تھا۔اس گھر میں مزید کچھ اضافہ نہ ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منتقل ہو گئے۔لیکن اس سے قبل اور خلافت کے بعد آپ رضی اللہ عنہ چھ ماہ سخ میں قیام پذیر رہے۔اس دوران آپ رضی اللہ عنہ ہر صبح پیدل مدینے تشریف لے جاتے تھے۔کبھی کبھار اپنے گھوڑے پر بھی چلے جاتے تھے۔آپ کے جسم پر ایک ازار اور ایک رنگی ہوئی چادر ہوتی تھی۔آپ رضی اللہ عنہ مدینہ جا کر لوگوں کو نماز پڑھاتے: پھر عشاء کی نماز پڑھا کر سخ واپس چلے جاتے تھے۔جب آپ مدینہ میں حاضر ہو جاتے تو آپ ہی نماز پڑھاتے تھے ورنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے۔جمعہ کے دن آپ شروع دن میں گھر پہنچ جاتے اور لوگوں کو جمعہ پڑھاتے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ تجارت پیشہ تھے۔اس لیے آپ ہر روز صبح کو بازار جاتے اور خرید و فروخت کرتے۔اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کا بکریوں کا ایک ریوڑ بھی تھا۔آپ شام کو اسے دیکھنے جاتے تھے اور کبھی کبھار خود بھی بکریوں کو لے کر چرانے نکل جاتے تھے۔ورنہ اکثر اوقات آپ کی بکریاں کوئی اور چراتا تھا۔آپ رضی اللہ عنہ ایک خاندان کی بکریوں کا دودھ بھی دوہا کرتے تھے۔جب آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو اس خاندان کی ایک بچی نے کہا: اب تو شاید ہماری بکریوں کا دودھ نہیں نکالا کرے گا۔یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سن لی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ میری عمر کی قسم! میں ان کے لیے دودھ دوہوں گا۔اور مجھے امید ہے کہ میرا یہ نیا کام پرانے کاموں پر اثر انداز نہ ہوگا۔

چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ پھر بھی ان کے لیے دودھ نکالتے رہے۔بسا اوقات آپ اس گھرانے کی بچی کو کہتے: تجھے اونٹ کی آواز نکال کر دکھاؤں یا مرغے کی آواز نکال کر دکھاؤں۔تو وہ جو کہتی آپ اس کو سناتے۔آپ نے (اسی طرح لوگوں میں گم ہو کر) چھ ماہ بتا دیئے۔پھر آپ مستقل مدینہ آ کر رہنے لگے۔اور نظام حکومت کو مستقل دیکھنے لگے۔تب آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! لوگوں کی فلاح کے لیے مجھے اپنی تجارت چھوڑنا پڑے گی۔ان کے لیے (اپنے دوسرے کام کاج سے) فارغ ہونا ضروری ہے۔اور مستقل ان کی اصلاح و فلاح میں لگنے کی ضرورت ہے، لیکن اپنے اہل خانہ کے لیے بھی معاشی گزر بسر کا انتظام لازمی ہے۔تب آپ رضی اللہ عنہ نے تجارت ترک فرما دی اور آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے بیت المال میں سے اپنے اہل خانہ کا خرچ لینے لگے۔آپ رضی اللہ عنہ (بیت المال سے) حج اور عمرہ بھی فرماتے۔صحابہ کرام نے آپ کے لیے

سالانہ چھ ہزار درہم مقرر فرما دیئے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ہمارے پاس جو بیت المال کا مال ہے وہ لوٹا دو۔ کیونکہ میں اس مال میں سے کچھ بھی لینا نہیں چاہتا۔ اور میری فلاں فلاں جگہ والی جائیداد مسلمانوں کے لیے ہے اس مال کے بدلے جو میں نے بیت المال میں سے لیا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے وہ اموال، دودھ والی اونٹنی، ایک غلام اور پانچ درہم کی قیمت کی ایک چادر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واپس بھجوادی۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے ملاقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے اپنے بعد والوں کو سخت مشقت میں ڈال دیا۔ راوی حضرات کہتے ہیں: سن گیارہ ہجری کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ پھر بارہ ہجری ماہ رجب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمرہ ادا کیا۔ چاشت کے وقت مکہ میں داخل ہوئے۔ وہاں اپنے گھر میں تشریف لائے جہاں آپ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ (انتہائی ضعیف العمر) اپنے دروازے پر بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ کم سن لڑکے بیٹھے تھے جن کو وہ باتیں سنا رہے تھے۔ انکو کسی نے بتایا کہ یہ آپ کا بیٹا آیا ہے۔ یہ سن کر وہ (خوشی سے) کھڑے ہونے لگے۔ جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ابھی سواری پر تھے جلدی جلدی سواری سے اترنے لگے اور ابھی اونٹنی بیٹھی بھی نہ تھی آپ رضی اللہ عنہ اوپر سے کود آئے اور اپنے باپ کو آواز دینے لگے: ابا جان! آپ کھڑے نہ ہوں۔ پھر دونوں باپ بیٹے بغل گیر ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی آمد کی خوشی میں رو پڑے۔ مکہ کی طرف عتاب بن اسید، سہیل بن عمرو، عکرمہ بن ابی جہل اور حارث بن ہشام (سرداران قوم) بھی آگئے تھے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا سلام علیک اے خلیفۂ رسول اللہ! پھر سب نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصافحہ کیا۔ جب ان کے آپس میں رسول اللہ ﷺ (کی یادوں) کا ذکر ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ پھر آنے والے معززین نے حضرت ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کے سلام کی دعا کی۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو فرمایا: اے عتیق (ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب!) ان سرداروں کے ساتھ اچھی صحبت رکھا کر۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابا جان! اللہ کی مدد کے بغیر نہ بدی سے اجتناب ممکن ہے اور نہ ہی کوئی نیکی اس کی مدد کے بغیر پوری ہو سکتی ہے۔ مجھے ایک عظیم ذمہ داری گلے کا ہار بنادی گئی ہے جس کے اٹھانے کی مجھ میں قوت نہیں ہے۔ اور نہ اللہ کے بغیر کچھ توفیق ممکن ہے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے۔ غسل کیا اور نکلے۔ آپ کے پیچھے آپ کے اصحاب بھی چلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے اپنے راستے چلو۔ لوگ آ آ کر بالمشافہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملتے رہے اور نبی اکرم ﷺ کی وفات پر بھی تعزیت کا اظہار کرتے رہے۔ جس کو سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے اپنی چادر کا اضطباع کیا (الٹا کر زیب تن کی)۔ پھر رکن (یمانی) کا استلام کیا (بوسہ لیا) پھر سات چکر کعبۃ اللہ کے گرد کاٹے اور دوگانہ نماز ادا کی۔ پھر واپس اپنے گھر چلے گئے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو پھر نکلے اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر قریب ہی دار الندوہ کے بیٹھ گئے اور اعلان کیا: کوئی ہے جس کو کسی ظلم کی شکایت کرنا ہو یا کسی کو اپنے حق کا مطالبہ کرنا ہو۔ لیکن پھر کوئی نہ آیا بلکہ لوگوں نے (امن وامان کے حوالے سے) اپنے والی کی بھلائی اور تعریف بیان کی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی اور بیٹھ گئے پھر لوگ آپ سے الوداع ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ مدینے کی طرف کوچ کرنے نکل پڑے۔ پھر جب اسی سال یعنی بارہ ہجری کو حج کا وقت آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود لوگوں کو حج کروایا اور حج افراد (بغیر عمرے کے) ادا کیا جبکہ مدینہ پر آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا آئے تھے۔ ابن سعد

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اچھی روایت ہے اس کے متعدد شواہد مزید ہیں اور اس کی مثل روایت قبول عام پاتی ہے اور لوگ اس کو قبول کرتے ہیں۔

۱۴۰۷۸..... حبان الصائغ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: نعم القادر اللّٰه. اللہ بہترین قدرت والا ہے۔

ابن سعد، الحیلی فی الدیباج، ابونعیم فی المعرفة

علی رضی اللہ عنہ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت

۱۴۰۷۹......ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو انصار کے خطباء کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اے گروہ مہاجرین! رسول اکرم ﷺ جب تم میں سے کسی آدمی کو امارت کی کوئی ذمہ داری سونپتے تھے تو اس کے ساتھ ایک آدمی ہمارا بھی ملا دیتے تھے۔ لہٰذا ہمارا خیال ہے کہ اب امارت کے بھی دو آدمی والی بنیں ایک تم میں سے اور ایک ہم میں سے۔ چنانچہ انصار کے دوسرے مقررین بھی اسی بات کا اصرار کرنے لگے۔ پھر حضرت زید بن ثابت (جو انصاری صحابی ہی تھے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور امام بھی مہاجرین میں سے ہوگا اور ہم اس کے مددگار بنیں گے۔ جس طرح ہم پہلے رسول اللہ ﷺ کے (انصار) مددگار تھے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: **جزاکم اللّٰہ یا معشر الانصار خیراً وثبت قائلکم۔** اے گروہ انصار اللہ تم کو اچھا بدلہ عطا فرمائے اور تمہارے کہنے والے کو ثابت قدم رکھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ کوئی کام کرو گے (مثلاً دو امیروں والی بات) تو ہم ہرگز تمہارے ساتھ صلح نہ کریں گے۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں کو ارشاد فرمایا: یہ تمہارے ساتھی ہیں ان کی بیعت کرلو۔ پھر لوگ چل پڑے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھا لیکن۔ ان بیعت کرنے والوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے۔ ان کے متعلق پوچھا تو انصاری حضرات جا کر ان کو لے آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے اور ان کے داماد! کیا تم مسلمانوں کی۔ بنی ہوئی لاٹھی کو توڑنا چاہتے ہو۔ جو بیعت کرنے نہیں آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! بیعت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی بیعت کرلی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زبیر بن العوام بھی نظر نہ آئے۔ ان کے متعلق پوچھا تو لوگ ان کو بھی لے آئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے رسول اللہ کی پھوپھی کے بیٹے! اے رسول اللہ کے حواری۔ ساتھی کیا تو مسلمانوں کی لاٹھی توڑنا چاہتا ہے؟ انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مثل جواب دیا کہ کوئی حرج نہیں۔ بیعت میں پھر انہوں نے بھی بیعت کرلی۔

ابو داؤد، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر، السنن للبیھقی، مستدرک الحاکم، ابن عساکر

۱۴۰۸۰......سہل بن ابی حثمہ اور صیبہ تیمی اور جبیر بن الحویرث اور ھلال سے مروی ہے سب حضرات کے کلام کا خلاصہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیت المال سنح میں تھا اور مشہور تھا۔ اس کے باوجود اس کی حفاظت کوئی نہ کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: اے خلیفہ رسول اللہ! آپ بیت المال پر کسی کو چوکیدار کیوں نہیں مقرر کرتے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، اس پر کاہے کا خوف! راوی نے کہا: میں نے عرض کیا: وہ کیوں (خوف کیوں نہیں؟) فرمایا: اس پر تالا لگا ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس میں سے مال دیتے رہتے تھے حتیٰ کہ کچھ باقی نہ بچتا تھا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ منتقل ہوگئے تو بیت المال بھی اسی گھر میں بنوالیا جہاں آپ رہائش پذیر تھے۔ آپ کے پاس قبیلہ اور جہینہ کی کانوں سے بہت مال آتا تھا نیز بنی سلیم کی معدن بھی خلافت ابی بکر میں کھل گئی تھی۔ چنانچہ اس کی زکوٰۃ بھی آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ سارا مال بیت المال میں رکھوا دیا کرتے تھے۔ اور پھر اس کو لوگوں میں گروہ گروہ بنا کر تقسیم کرتے تھے۔ چنانچہ ہر سو آدمیوں کو ایک خاص حصہ دیدیتے تھے۔ اور مال کی تقسیم میں آزاد، غلام، مرد، عورت اور چھوٹے بڑے سب کو برابر رکھتے تھے۔ نیز آپ اونٹ گھوڑوں اور اسلحہ کو خرید لیتے تھے پھر ان کو جہاد فی سبیل اللہ میں کام لاتے تھے۔ ایک سال آپ نے دیہات سے لائی جانے والی چادریں خرید لیں۔ اور ان کو سردیوں میں مدینہ کے فقیر مسکینوں میں تقسیم کردیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور ان کو دفن کردیا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امناء (منشیوں) کو بلایا اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیت المال میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوف اور عثمان بن عفان بھی تھے۔ جب ان لوگوں نے بیت المال کھولا تو اس میں کوئی دینار ملا اور نہ درہم۔ ہاں ایک ہلکا سا کپڑا پڑا تھا اس کو جھاڑا گیا تو اس میں سے ایک درہم گرا۔ تب ان حضرات کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر بہت ترس اور رحم آیا۔ مدینہ میں ایک وزان۔ ناپ

تول کرنے والا تھا جو عہد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی یہی کام کرتا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیت المال کی ناپ تول کرنے والا بھی یہی شخص تھا اس سے پوچھا گیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جو مال آیا وہ کل ملا کر کس قدر ہوگا؟ اس نے کہا دو لاکھ درہم۔ لیکن آپ نے سب کا سب اللہ کی راہ میں غریب غرباء میں تقسیم فرماتے رہے اور سب کو جیسا کہ پیچھے گذرا برابر حصہ دیتے رہے۔ ابن سعد

۱۴۰۸۱..... اے لوگو! اگر تمہارا گمان ہے کہ میں نے تمہاری خلافت رغبت اور شوق سے لی ہے یا تم پر اور مسلمانوں پر غلبہ پانے کے لیے کی ہے تو ایسی بات ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے اس کو نہ رغبت کے ساتھ لیا ہے اور نہ تم پر اور نہ کسی مسلمان پر غلبہ پانے کے لیے کیا ہے۔ میں نے تو ایک دن یا ایک رات بھی اس کی حرص نہیں رکھی۔ اور نہ کبھی خفیہ یا اعلانیہ اللہ سے اس کا سوال کیا ہے۔ میں نے ایک عظیم ذمہ داری کو اپنے گلے کا ہار بنایا ہے۔ جس کے اٹھانے کی مجھے طاقت نہیں الا یہ کہ اللہ پاک مدد کرے۔ میری تو دل کی خواہش ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی اس خلافت کو عدل کے ساتھ چلائے تو میں یہ ذمہ داری تم کو واپس کر دیتا ہوں اور یہ سمجھو کہ میری کسی نے بیعت ہی نہیں کی میری کسی نے بیعت ہی نہیں کی۔ جس کو چاہو یہ ذمہ داری سونپ دو۔ میں تم میں سے ایک عام سا آدمی ہوں۔ ابونعیم فی فضائل الصحابة

۱۴۰۸۲..... عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے اپنا سارا مال آخری دینار و درہم تک بیت المال میں ڈال دیا اور فرمایا: میں اس میں تجارت کروں گا اور اس سے روزی تلاش کروں گا کیونکہ میں جب سے مسلمانوں کا امیر بنا ہوں انہوں نے مجھے تجارت اور روزی کمانے سے روک دیا ہے۔ الزهد للامام احمد

۱۴۰۸۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے نہ کوئی دینار چھوڑا اور نہ درہم۔ اور اس سے پہلے انہوں نے اپنا سارا مال بیت المال کے حوالے کر دیا تھا۔ الزهد للامام احمد

۱۴۰۸۴..... عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، خطبے کے دوران نواسہ رسول حضرت حسن رضی اللہ عنہ آکر منبر پر چڑھ گئے اور بولے: میرے بابا کے منبر سے اتر جائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات ہماری طرف سے اس کو سکھائی نہیں گئی۔ ابن سعد

۱۴۰۸۵..... عبدالرحمن بن الاصبہانی سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بابا کی مسند سے اتر جائیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو۔ یہ تمہارے بابا کی ہی مسند ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن کو اپنی گود میں بٹھایا اور رو پڑے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ میرے حکم سے نہیں ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم سچ کہتے ہو، میں بھی تم پر تہمت عائد نہیں کر رہا۔ ابونعیم والجابری فی جزئه

۱۴۰۸۶..... ابن رباح سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حاطب کو مقوقس شاہ مصر کے پاس (ایلچی بنا کر) بھیجا۔ وہ مشرقی بستیوں کے کنارے پر سے گذرے تو ان سے صلح کی بات کی اور انہوں نے آپ کو جزیہ دیا۔ پھر وہ بستی والے اسی طرح چلتے رہے حتیٰ کہ مصر میں عمرو بن العاص نے لشکر کشی کی اور قتال کیا اور پہلا معاہدہ ختم ہو گیا۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۴۰۸۷..... محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے اخراجات اٹھاتے تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے اخراجات برداشت کرتے تھے حتیٰ کہ ماریہ ہی ان کے عہد خلافت میں انتقال کر گئیں۔ ابن سعد

۱۴۰۸۸..... ہمیں محمد بن عمر (واقدی) نے خبر دی کہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمرو بن عمیر بن ھنی نے اپنے دادا سے روایت نقل کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کوئی زمین اپنے لیے حمصی (خاص) نہیں کی سوائے نقیع کے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے (جہادی) گھوڑوں کے لیے خاص کر رکھی تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کو اپنے لیے خاص کیا تھا اور اس میں اپنے گھوڑوں کی حفاظت کرتے تھے جو جہاد میں کام آتے تھے۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کمزور لاغر اونٹ آپ کے پاس آتے تو ان کو ربذہ بھیج دیتے اور جوان اونٹوں کی نگہبانی کرتا وہ بھی وہیں چراتا تھا۔ اور ربذہ کو حمی (خاص) نہیں کیا تھا۔ بلکہ اہل چشموں

کو حکم دیا تھا کہ جو ربذہ میں اپنے جانوروں کو پانی پلانے (چرانے) لائے ان کو روکا نہ جائے۔لیکن جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام، مصر اور عراق کی طرف لشکر بھیجے تو ربذۃ کو حمی (خاص) کر لیا راوی کہتے ہیں اور مجھے وہاں کا عامل نگران مقرر کر دیا۔ابن سعد

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۱۴۰۸۹۔۔۔ حارث بن فضیل سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان (کو گورنر بنانے) کے متعلق حتمی ارادہ فرمالیا تو ان کو فرمایا: اے یزید! تو جوان آدمی ہے اور تیرا نام خیر کے ساتھ لیا جاتا ہے یقیناً تیرے اندر لوگوں نے اچھی چیزیں دیکھی ہوں گی یہ بات تیرے دل میں ہوگی۔ کہ وہ کیا اچھی باتیں ہیں اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں تیرا امتحان لوں اور تجھے تیرے گھر والوں سے دور بھیجوں۔لہٰذا تو دیکھ لے کہ تو یہ ذمہ داری اٹھائے گا؟ میں تجھے پہلے خبردار کر دیتا ہوں کہ اگر تو نے اچھے کام کیے تو میں تمہارے (عہدے میں) اضافہ کر دوں گا اور اگر تم نے برائی کا راستہ اختیار کیا تو تم کو معزول کر دوں گا۔پس میں تم کو خالد بن سعید کی جگہ گورنر بناتا ہوں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ذاتی زندگی سے متعلق نصیحتیں فرمائیں پھر فرمایا: میں تم کو خاص طور پر ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ بن الجراح کا خیال رکھنے کو کہتا ہوں، تم اسلام میں ان کے مرتبے سے اچھی طرح واقف ہو گے ہی اور رسول اللہ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا تھا:

ہر امت کا کوئی امین ہوتا ہے،اس امت کا امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہے۔

لہٰذا تم ان کی فضیلت کو اور ان کی مسابقت فی الاسلام کو مدنظر رکھنا۔اور معاذ بن جبل کا بھی خیال رکھنا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی رفاقت کو جانتے ہو گے اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

امام العلماء اپنے فریضے کو زیادہ نبھاتا ہے (اور ان سے بڑا عالم اس علاقے میں کوئی نہیں جہاں تم جا رہے ہو) لہٰذا تم دونوں حضرات کے معاملے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالنا اور وہ بھی تمہارے ساتھ خیر برتنے میں کوئی کمی نہ کریں گے۔

یزید نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! جس طرح آپ نے مجھے ان کے متعلق نصیحتیں فرمائی ہیں آپ ان کو بھی میرے متعلق کچھ نصیحت فرماویں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان کو تمہارے متعلق نصیحت کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کروں گا۔یزید نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کو اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ عطا کرے۔ابن سعد

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت کی سند میں انتہائی ضعیف راوی واقدی ہے۔اس حدیث میں مذکور احادیث قولی بخاری کتاب المناقب مناقب ابی عبیدہ میں موجود ہے۔

۱۴۰۹۰۔۔۔ جعفر بن عبداللہ بن ابی الحکم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے امراء (گورنروں) یعنی یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ کو ملک شام کی طرف بھیجا تو ان کو فرمایا: اگر تم کسی ایک جگہ میں جمع ہو جاؤ تو تمہارے اور تمہارے ماتحت سب لوگوں کے امیر یزید بن ابی سفیان ہوں گے اور اگر تم مختلف لشکروں میں بٹ جاؤ تو جو جس لشکر میں ہوگا وہ ان سب کا امیر ہوگا۔

۱۴۰۹۱۔۔۔ ابن ابی عون وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دعویٰ کیا کہ مالک بن نویرۃ نے۔اپنے شاعری کے کلام میں ارتداد کا ارتکاب کرلیا ہے جواں کو پہنچ گیا ہے۔لیکن مالک نے اس بات کا خود انکار کر دیا اور بولے: میں اسلام پر ثابت قدم ہوں میں نے کوئی اور دین پسند کیا ہے اور نہ اسلام کو بدلا ہے۔اس بات پر ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی شہادت پیش کی (کہ واقعی مالک اپنے اسلام پر قائم ہے) لیکن خالد رضی اللہ عنہ نے مالک کو آگے بلایا اور ضرار بن الازور کو حکم دیدیا چنانچہ ضرار نے ان کی گردن اڑا دی۔پھر خالد رضی اللہ عنہ نے مالک کی بیوی پر قبضہ کرلیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہنے والے نے کہا: خالد نے (مالک کی بیوی کے ساتھ) زنا کیا ہے لہٰذا ان کو

سنگسار کیجئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کو سنگسار نہیں کرسکتا کیونکہ انہوں نے تاویل کی تھی جس میں ان سے غلطی ہوگئی (تاویل یہ کی کہ وہ مرتد غیر مسلم کی بیوی ہے اور اس کے قتل کے بعد یہ ان کی قیدی اور باندی بن گئی ہے)۔ کہنے والے نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا: کہ خالد نے ایک مسلمان (مالک) کو قتل کیا ہے لہٰذا اس کے قصاص میں ان کو قتل کیجئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کو قتل بھی نہیں کرسکتا کیونکہ انہوں نے تاویل کی تھی کہ جس میں ان سے غلطی ہوگئی کہ مالک نے ایسا شعر کہا ہے جو اس کے ارتداد کا ثبوت ہے پھر کہنے والے نے کہا: پھر آپ خالد کو (لشکر کی سپہ سالاری سے) معزول کردیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کبھی بھی ایسی تلوار کو نیام میں نہیں ڈال سکتا جو اللہ نے کافروں پر سونت لی ہے۔ ابن سعد

۱۴۰۹۲۔۔۔ ابو وجزۃ یزید بن عبید السعدی سے مروی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جرف (مدینے کے قریب ایک) مقام پر تشریف لے گئے جہاں اسلامی لشکر ٹھہرے ہوئے تھے۔ قبائل ایک دوسرے کے سامنے اپنے حسب نسب بیان کررہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے فزارہ قبیلے کے پاس سے گذر ہوا تو ان میں سے ایک اٹھا اور اس نے آپ کو عرض کیا: خوش آمدید! پھر مزاریوں نے مل کر کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ! ہم گھوڑوں کے عادی لوگ ہیں اور اپنے ساتھ گھوڑے لائے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تم کو ان میں برکت نصیب کرے۔ فزاری لوگ بولے: آپ اس لیے بڑا علم ہمارے قبیلے کے حوالے فرمادیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کو اس کی جگہ سے تبدیل نہیں کرسکتا جو بنی عبس میں ہے۔ فزاری نے کہا: آپ ان کو ہم پر مقدم کررہے ہیں جن سے ہم کہیں بہتر ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: او کمینے! چپ رہ۔ وہ تم سے بہتر ہیں، وہ پہلے اسلام لانے والے ہیں اور ان میں سے کوئی آدمی اسلام لانے کے بعد اسلام سے واپس نہیں لوٹا۔ حالانکہ تو بھی اور تیری قوم کے لوگ بھی اسلام سے۔ ایک بار پھر چکے ہیں۔ عبسی جو میسرۃ بن مسروق تھا نے کہا اس کو کہا: کیا تو خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی بات نہیں سن رہا؟ فزاری بولا: تو چپ رہ! تجھے تو سب کچھ مل گیا ہے۔ ابن سعد

۱۴۰۹۳۔۔۔ عبدالرحمن بن سعید بن یربوع سے مروی ہے کہ ابان بن سعید مدینے واپس تشریف لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم کو یہ حق نہیں تھا کہ امام وقت کی اجازت کے بغیر اپنے عہدے کو چھوڑ کر واپس آجاتے۔ اور وہ بھی ایسے حالات میں کہ نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگ اسلام میں کمزور پڑ رہے ہیں آپ تو اس عہدے کے امانت دار تھے۔

ابان بن سعید نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کے لیے یہ کام کرتا تھا، پھر (کچھ عرصہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور سابقیت فی الاسلام کی وجہ سے یہ کام کیا۔ اب میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی یہ عہدہ نہیں گوارا کرسکتا۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کس کو بحرین پر گورنر بنا کر بھیجا جائے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ایک آدمی ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں پر عامل (گورنر) بنایا تھا۔ ان کے ہاتھوں پر وہاں کے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور اپنی اطاعت کا اظہار کیا۔ اور وہ بھی ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور ان کے علاقے سے بھی واقف کار ہے۔ وہ ہے حضرت العلاء بن الحضرمی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کردیا اور عرض کیا کہ آپ ابان بن سعید ہی کو اس کام پر مجبور کریں۔ کیونکہ وہ بحرین والوں کا حلیف (دوست) ہے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس عہدے پر مجبور کرنے سے انکار کردیا اور فرمایا: میں ایسے شخص کو کیسے مجبور کرسکتا ہوں جو کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے کوئی کام نہیں کرسکتا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علاء بن حضرمی کو بحرین بھیجنے پر اتفاق رائے کرلیا۔ ابن سعد

۱۴۰۹۴۔۔۔ مطلب بن سائب بن ابی وداعۃ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ میں نے خالد بن ولید کو حکم بھیج دیا ہے کہ وہ (اپنے لشکر کے ساتھ) تمہارے پاس آئے تاکہ تم کو کمک ملے۔ لہٰذا جب وہ تشریف لے آئیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھنا اور ان کو تنگی میں نہ ڈالنا اور نہ ان کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنا اگرچہ میں نے تم کو ان پر اور دوسرے امراء پر مقدم کر رکھا ہے۔ لہٰذا ان لوگوں سے بھی اپنی مہمات میں مشاورت کرتے رہو اور ان کی مخالفت نہ کرو۔ ابن سعد

۱۴۰۹۵۔۔۔ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ تمام لشکروں کو ملک شام

مقرر کرتا ہوں۔ عاملین میں سے سب سے پہلے آپ کے عامل حضرت عمرو بن العاص تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ فلسطین پر لشکر کشی کے ارادے سے ایلۃ مقام پر پہنچیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا لشکر جب مدینہ سے نکلا تین ہزار افراد پر مشتمل تھا، ان میں سے اکثر مہاجرین اور انصار تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے اور عمرو بن العاص کو۔ جو سوار تھے وصیت کرتے جارہے تھے: اے عمرو! اپنے باطن میں اور ظاہر میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اللہ سے حیا کرتے رہنا بے شک وہ تجھے ہر آن دیکھ رہا ہے اور تیرے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ دیکھو! میں نے تم کو ایسے لوگوں پر بھی مقدم کردیا (امیر بنادیا) ہے جو تجھ سے اسلام میں پہلے داخل ہونے والے ہیں اور ایسے لوگوں پر بھی تجھے مقدم کردیا ہے جو اسلام اور اہل اسلام سے بنسبت تیرے زیادہ غنی ہیں۔ لہٰذا آخرت کے عاملین میں سے بن اور جو بھی تو عمل کرے اس کے ساتھ اللہ کی رضاء کو مدنظر رکھ۔ اپنے ساتھ والوں کے لیے ان کے باپ کے قائم مقام بن جا۔ لوگوں کے چھپے ہوئے اموال وعیوب کے پیچھے نہ پڑنا، بلکہ ان کے ظاہر پر اکتفاء کرنا۔ اپنے کام میں تندہی دکھانا۔ جب دشمن سے تیری مڈبھیڑ ہو تو سچائی کے ساتھ لڑائی کے جوہر دکھا، بزدلی کو پاس بھی نہ آنے دینا اور جو مال غنیمت میں خیانت کا مرتکب ہو اس کی پکڑ کر اور اس کو سزا دے اور جب تو اپنے ساتھیوں کو وعظ کرے تو مختصر بات کر۔ اپنی ذات کی اصلاح رکھ، تیری رعایا تیرے لیے درست ہوجائے گی۔ ابن سعد

۱۴۰۹۶..... عبدالحمید بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبائل بلی، عذرۃ، قضاعۃ کی تمام شاخوں اور اس علاقے میں جتنے باقی ماندہ عرب ہیں سب پر عامل بنادیا ہے۔ لہٰذا ان کو جہاد فی سبیل اللہ کی طرف بلانا اور جہاد کی ترغیب دینا۔ پس جو تیری بات مان لیں ان کو سواری دینا اور زادراہ دینا۔ ان کے ساتھ موافقت کا برتاؤ کرنا اور ہر قبیلے کو الگ الگ مقام پر اتارنا۔ ابن سعد

۱۴۰۹۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن رسول اکرم ﷺ کا انتقال ہوا اسی روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی گئی۔ اس سے اگلے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور عرض کیا: میرے والد رسول اللہ ﷺ کی میراث مجھے دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وراثت میں یا آپ ﷺ نے تم کو دینے کا فرمایا تھا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فدک، خیبر اور مدینے کے اموال صدقات میں میں ان کی وارث بنوں گی جس طرح آپ کے انتقال کے بعد آپ کی بیٹیاں وارث بنیں گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم تیرا باپ مجھ سے بہتر تھا اور تم میری بیٹیوں سے بہتر ہو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: ہم اپنا وارث کسی کو نہیں بناتے، جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یعنی یہ مذکورہ اموال۔ لہٰذا اگر تم کو معلوم ہے کہ تمہارے والد مکرم نے یہ اموال تم کو عطا کردیئے ہیں تو ہاں کرو، ہم تمہاری بات خدا کی قسم قبول کریں گے اور تم کو یہ اموال دیدیں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس ام ایمن (حضور ﷺ کی باندی اور آپ کی پرورش کرنے والی) آئی تھیں انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے فدک دیدیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ باغ فدک تمہارے لیے ہے۔ پس تم نے بھی یہ سنا ہے اور میں تمہاری بات قبول کرتا ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس جو علم تھا میں نے تم کو بتادیا۔ ابن سعد

کلام:..... روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے واقدی کے جو انتہائی ضعیف ہے۔

۱۴۰۹۸..... ام خالد بنت (خالد) بن سعید بن العاص سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوجانے کے بعد میرے والد یمن سے مدینہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا: تم بنی عبدمناف (ابوبکر) پر کس طرح راضی ہوگئے کہ وہ تمہاری جگہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی مؤاخذہ نہ فرمایا: لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔ میرے والد خالد تین ماہ بغیر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کیے ٹھہرے رہے۔ پھر ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خالد کے پاس جب وہ اپنے گھر میں تھے گذرے اور ان کو سلام کیا۔ خالد نے (سلام کے جواب کے بعد) عرض کیا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کی بیعت کروں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

نے ارشاد فرمایا: مجھے اچھا لگے گا اگر تم اس خیر میں شامل ہو جاؤ جس میں سب مسلمان شامل ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ سے شام کا وعدہ کرتا ہوں اس وقت میں آپ کی بیعت کرلوں گا۔ چنانچہ وہ مقررہ وقت پر حاضر ہوئے اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ چنانچہ خالد نے آپ کی بیعت کرلی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے ان کے بارے میں اچھی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ خالد کی تعظیم کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب مسلمانوں کے لیے جھنڈا تیار کیا تو وہ جھنڈا لے کر خالد رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی اور عرض کیا: آپ خالد کو والی بنا رہے ہیں حالانکہ وہ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابواروی الدوسی کو خالد رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے جا کر پیغام دیا کہ خلیفہ رسول اللہ! آپ کو فرماتے ہیں کہ ہمارا جھنڈا واپس کردیں۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جھنڈا نکال کر دیدیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! ہم کو تو تمہاری حکمرانی نے خوش کیا اور نہ تمہارے معزول کرنے نے ہم کو غمگین کیا۔ اور ملامت کرنے والا (بیخ کنی کرنے والا) تمہارے سوا کوئی اور ہے۔

ام خالد فرماتی ہیں: اتنے میں مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آکر میرے والد سے معذرت کرنے لگے۔ اور ان کو تاکید فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق کوئی بات نہ کریں۔ چنانچہ اللہ کی قسم! میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ہمیشہ ترس کھاتے رہے حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی۔ ابن سعد

۱۴۰۹۹.....سلمۃ بن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد کو ان کے منصب سے معزول کیا تو ان کی جگہ یزید بن ابی سفیان کو ان کے لشکر پر سپہ سالار مقرر کردیا اور ان کا جھنڈا بھی یزید کو تھما دیا۔ ابن سعد

۱۴۱۰۰.....محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن سعید کو معزول فرمایا تو ان کے متعلق شرحبیل بن حسنہ کو وصیت فرمائی۔ شرحبیل بن حسنہ بھی امراء میں سے تھے (اور کسی لشکر پر امیر تھے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شرحبیل کو فرمایا: خالد بن سعید کا خیال رکھنا۔ اپنی ذات پر ان کا حق یاد رکھنا، جس طرح تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارا حق یاد رکھیں۔ اگر چہ اب وہ تم پر والی (حاکم) نہیں رہے ہیں۔ لیکن تم اسلام میں ان کا رتبہ جانتے ہو، نیز رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو خالد آپ ﷺ کی طرف سے امیر (وگورنر) مقرر تھے۔ پھر میں نے بھی ان کو امیر مقرر کردیا تھا، لیکن مجھے ان کو معزول کرنا زیادہ بہتر محسوس ہوا، امید ہے کہ یہی ان کے لیے، ان کے دین کے حوالے سے بہتر ہوگا۔ میں جب بھی کسی کو امارت (حکمرانی) کے حوالے سے قابل رشک سمجھتا ہوں تو اس کو لشکروں کے امیر میں چن لیتا ہوں۔ پس (اے شرحبیل!) میں تم کو (خالد پر) اور اس کے ابن العم (اور دوسرے لوگوں) پر امیر مقرر کرتا ہوں، جب تم کو کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو جس میں تم کو کسی پرہیزگار خیر خواہ کا مشورہ اور اس کی ضرورت محسوس ہو تو سب سے پہلے ابوعبیدۃ بن الجراح پھر معاذ بن جبل اور پھر خالد بن سعید کو تلاش کرنا۔ بے شک تم کو ان کے پاس نصیحت اور خیر خواہی ملے گی۔ اور ہاں ان لوگوں پر اپنی رائے مسلط کرنے سے گریز کرنا اور ان سے کسی طرح کی خبر چھپانے کی غلطی بھی نہ کرنا۔ ابن سعد

نبی کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی

۱۴۱۰۱.....ابوجعفر سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث مانگنے آئیں، عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی اپنی میراث مانگنے آئے، دونوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ہم کسی کو وارث نہیں بناتے۔ ہم جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا اہل وعیال بھی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اللہ کا فرمان ہے) وورث سلیمان داؤد سلیمان داؤد کے وارث بنے۔ اور زکریا (کے متعلق فرمان الٰہی ہے انہوں) نے فرمایا: یرثنی ویرث من آل یعقوب. مجھے ایسی اولاد دیجئے جو میری وارث بنے اور وارث بنے آل یعقوب کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

نے جواباً ارشاد فرمایا: یہ حقیقت ہے، اور اللہ کی قسم! تم بھی بخوبی جانتے ہو جو میں جانتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس یہ اللہ کی کتاب ہے جو یوں رہی ہے۔ پھر یہ حضرات خاموشی سے واپس چلے گئے۔ ابن سعد

۱۴۱۰۲... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بحرین سے مال آیا تو میں نے مدینہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے منادی کو یہ اعلان کرتے سنا: جس سے رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں مال دینے کا وعدہ فرما گئے ہوں وہ آجائے۔ چنانچہ یہ اعلان سن کر کئی لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو مال دیا۔ پھر ابو بشیر رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: اے ابو بشیر! جب ہمارے پاس مال آئے تو تم آجانا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو دو یا تین پیالے بھر کر درہم دیئے۔ ابو بشیر نے ان کو شمار کیا تو وہ چودہ سو درہم نکلے۔ ابن سعد

۱۴۱۰۳... جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اگر (میرے پاس) بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا اور اتنا عطا کروں گا۔ لیکن پھر بحرین سے مال نہ آیا حتی کہ رسول اکرم ﷺ ہی کی وفات ہوگئی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے پاس بحرین سے مال آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کوئی وعدہ کیا ہو وہ آجائے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھ سے بھی رسول اللہ ﷺ نے وعدہ فرمایا تھا کہ جب میرے پاس بحرین سے مال آئے گا تو مجھے اتنا اتنا اور اتنا عطا فرمائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر لو۔ چنانچہ میں نے پہلی مرتبہ (مٹھی بھر کر) لیا تو وہ پانچ سو درہم نکلے پھر میں نے دو مرتبہ اور اتنا ہی لے لیا۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم

۱۴۱۰۴... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے قرض کو ادا کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وعدے پورے فرمائے۔ ابن سعد

مجلس شوریٰ کا قیام

۱۴۱۰۵... قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کو جب کوئی مسئلہ درپیش آتا جس میں ان کو اہل رائے اور اہل فقہ کے مشوروں کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین وانصار کے لوگوں کو بلاتے جن میں خاص طور پر عمر، عثمان، علی، عبدالرحمن بن عوف، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم ضرور شامل ہوتے۔ یہ سب حضرات خلافت صدیق میں فتویٰ جاری فرماتے تھے۔ لوگوں کے فتاویٰ انہی کے پاس آتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہی معمول اپنی خلافت میں رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ بھی مذکورہ افراد کو بلاتے تھے اور ان کے دور میں فتویٰ کا منصب عثمان، ابی اور زید رضی اللہ عنہم کے سپرد تھا۔ ابن سعد

۱۴۱۰۶... مسور رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! ابوبکر و عمر اس مال سے خود کو اور اپنے رشتے داروں کو دور رکھتے تھے اور میں اس مال میں صلہ رحمی کرنے کو درست سمجھتا ہوں۔ ابن سعد

۱۴۱۰۷... زبیر بن المنذر بن ابی اسید الساعدی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آؤ اور بیعت میں شامل ہو جاؤ۔ کیونکہ تمام لوگ اور آپ کی قوم والے بھی بیعت کر چکے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! میں بیعت نہیں کروں گا جب تک کہ اپنے ترکش کے سارے تیر نہ آزمالوں اور اپنی قوم اور خاندان کے ساتھ مل کر تمہارے ساتھ جنگ نہ کرلوں۔ یہ خبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملی تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! انہوں نے انکار کر دیا ہے اور بات بہت دور تک پہنچ گئی ہے۔ وہ آپ کی بیعت ہرگز کرنے والے نہیں جب تک ان سے قتال نہ کیا جائے، ان سے قتال کیا گیا تو ان کی اولاد اور ان کا خاندان بھی جنگ میں کود پڑے گا۔ پھر ان کا قبیلہ خزرج بھی پیچھے نہ رہے گا خزرج کا حلیف اوس ہے وہ بھی لازماً شریک جنگ ہو جائے گا۔ لہٰذا آپ سعد بن عبادۃ کو چھیڑیں ہی ناں۔ کیونکہ آپ کی حکومت مضبوط ہو چکی ہے وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ اکیلے آدمی ہیں جو

چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بشیر رضی اللہ عنہ کی نصیحت کو قبول کرلیا اور سعد کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیا۔

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ان کو ایک دن مدینے کے راستے میں بر سر راہ ملے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سعد! بولو! سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! تم بولو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے شخص۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہو جوان کے ساتھی نہ بن سکے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں ایسا ہی ہوں۔ اب حکومت کی باگ تمہارے ہاتھ میں آگئی ہے، حالانکہ اللہ کی قسم تمہارے پہلے ساتھی تم سے زیادہ ہم کو پسند تھے۔ اللہ کی قسم ہم تو تمہارے پڑوس کو بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنے پڑوسی کے پڑوس کو اچھا نہیں سمجھتا وہاں سے منتقل ہو جاتا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: میں بھی اس بات کو نہیں بھولوں گا اور تم کو چھوڑ کر تم سے اچھے پڑوسی کا پڑوس اختیار کروں گا۔

چنانچہ تھوڑا عرصہ بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے شروع میں ہجرت کر کے ملک شام (جہاد کی غرض سے) چلے گئے اور وہاں حوران مقام پر انہوں نے وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ وعفا علیہ۔ ابن سعد

۱۴۱۰۸۔۔۔ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ذوی القربیٰ۔ رشتہ داری کا حصہ مانگنے آئیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا: ذوی القربیٰ۔ میرے رشتہ داروں کا حصہ میری زندگی تک ہے اور میری موت کے بعد نہیں۔ ابن راھویہ

کلام:۔۔۔ روایت کی سند میں کلبی متروک (ناقابل اعتبار) راوی ہے۔

فائدہ:۔۔۔ فرمان الٰہی ہے۔

واعلموا انما غنمتم من شیءٍ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ ۔۔۔ الخ

اور جان لو! جو تم غنیمت حاصل کرو بے شک اللہ کے لیے اس کا پانچواں حصہ ہے اور رسول کے لیے اور رسول کے رشتے داروں کے لیے۔ الآیۃ

بیعت سمع اور طاعت پر

۱۴۱۰۹۔۔۔ ابوالعفیف رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ ایک جماعت اکٹھی ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میری بیعت کرو اللہ اور اس کی کتاب کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے پر۔ پھر آپ (جماعت کے) امیر کو یہی فرماتے پھر وہ اثبات میں ہاں کرتا تو آپ ان کو بیعت فرمالیتے۔ چنانچہ میں نے وہ شرط جان لی جس پر آپ لوگوں سے بیعت لیتے تھے۔ اس وقت میں ایک نوخیز لڑکا تھا جو بلوغت کے قریب پہنچا تھا۔ چنانچہ جب ایک جماعت آپ کے پاس سے اٹھی تو میں آپ کے پاس پہنچ گیا: میں نے عرض کیا: میں آپ کی بیعت کرتا ہوں اللہ اور اس کی کتاب کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے پر۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور میری بات کو درست قرار دیا گویا میں نے آپ کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیعت فرمالیا۔ الحارث، ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۴۱۱۰۔۔۔ موسیٰ بن ابراہیم آل ربیعہ کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ان کو یہ خبر ملی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ منتخب کرلیا گیا تو وہ اپنے گھر میں رنجیدہ و غمزدہ ہو کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو ملامت کرنے لگے اور فرمایا: تم نے مجھے اس کام کی مشقت میں ڈالا ہے: میرے لیے لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا کتنا کٹھن ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: حاکم جب اجتہاد کرتا ہے اور درست فیصلہ

کرتا ہے تو اس کو دہرا اجر ملتا ہے۔ اور اگر وہ اجتہاد کے نتیجے میں خطا کر بیٹھتا ہے تو اس کو ایک اجر ملتا ہے۔
گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے سہولت پیدا کر دی۔

ابن راھویه، فضائل الصحابة للخیثمة، شعب الایمان للبیہقی

۱۴۱۱۱ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا:
تم پر سلام ہو! مجھے تمہارا مراسلہ ملا تم نے ان لشکروں کا لکھا تھا جو روم کی فتح میں تمہارے ساتھ مل گئے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ساتھ جبکہ ہمارے پاس بڑا لشکر تھا ہماری مدد نہیں فرمائی۔ جیسا کہ جنگ حنین میں ہوا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے ہمارے پاس صرف دو گھوڑے ہوتے تھے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو اونٹ کی سواری بھی میسر نہ تھی جس کی وجہ سے ہم اونٹوں کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ غزوۂ احد میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس صرف ایک گھوڑا تھا جس پر رسول اللہ ﷺ سوار ہوتے تھے۔ ایسی تنگی میں اللہ ہم کو غلبہ عطا فرماتا تھا اور ہمارے مخالفین پر ہماری مدد فرماتا تھا۔ پس اے عمرو! جان لے اللہ کا سب سے زیادہ اطاعت گزار شخص وہ ہے جو معاصی سے سب سے زیادہ بیزار ہو۔ پس اللہ کی اطاعت کر اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی اطاعت کا حکم کرو۔ الاوسط للطبرانی

کلام: ..... واقدی اس روایت میں متفرد ہے اور واقدی ضعیف راوی ہے۔

۱۴۱۱۲ ..... عیسیٰ بن عطیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو وہ اس سے اگلے روز لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:
اے لوگو! میری بیعت کر کے تم نے جو میرے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا ہے میں تم کو یہ تمہاری رائے واپس کرتا ہوں کیونکہ میں تم میں اچھا شخص نہیں ہوں۔ لہٰذا تم اپنے بہترین شخص کی بیعت کر لو۔
یہ سن کر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور بولے: اے خلیفہ رسول اللہ! اللہ کی قسم! تم ہم میں سب سے بہترین فرد ہو۔
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اے لوگو! لوگ اسلام میں بخوشی اور بزور داخل ہو چکے ہیں۔ وہ اللہ کی پناہ میں آ گئے ہیں اور اس کے پڑوسی بن گئے ہیں۔ پس اگر تم سے ممکن ہو کہ اللہ تم سے اپنے کسی ذمے۔ اور وعدے کا سوال نہ کرے تو درلیغ نہ کرو۔ اس کے ذمے اور عہد کا لحاظ کرو میرے ساتھ ایک شیطان لگا ہوا ہے جو میرے ساتھ حاضر رہتا ہے۔ پس جب تم مجھے غضب آلود دیکھو تو مجھ سے کنارہ کر لو۔ کہیں میں تمہارے بالوں اور کھالوں کا حلیہ نہ بگاڑ دوں۔ اے لوگو! اپنے لڑکوں کی کمائی کی دیکھ بھال رکھا کرو کیونکہ جو گوشت حرام سے پرورش پایا ہو اس کو جنت میں داخل ہونے کی گنجائش نہیں ہے۔ دیکھو! اپنی نگاہوں کے ساتھ میرا خیال رکھو۔ اگر میں سیدھا چلوں تو میری مدد کرو، اگر میں کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو، اگر میں اللہ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر میں اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہو جاؤں تو تم پر میری اطاعت نہیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۴۱۱۳ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفات میں ان کو فرمایا: مجھے تین چیزوں کے کرنے کا افسوس ہے، کاش میں ان کو نہ کرتا۔ تین چیزوں کے نہ کرنے کا افسوس ہے۔ کاش میں ان کو انجام دیدیتا اور تین چیزوں کے متعلق میری خواہش تھی کہ کاش میں نبی اکرم ﷺ سے ان کے متعلق سوال کر لیتا۔
بہرحال وہ تین چیزیں جو میں نے انجام دیں کاش کہ میں ان کو نہ کرتا۔ کاش میں فاطمہ کا دروازہ نہ کھولتا اور اس کو چھوڑ دیتا اگرچہ لوگوں نے اس کو جنگ پر بند کر دیا تھا (یعنی فاطمہ کی مخالفت نہ کرتا) کاش سقیفہ کے روز حکومت کی باگ ڈور دو آدمیوں میں سے کسی ایک کی گردن میں ڈال دیتا ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ بن الجراح یا عمر رضی اللہ عنہ۔ پس ان میں سے کوئی بھی امیر بن جاتا اور میں اس کے لیے محض وزیر (مددگار) ہوتا۔ اور کاش کہ جب میں نے خالد کو مرتدین کے خلاف لشکر کشی کے لیے بھیجا تو میں وہ قصہ تمام کر دیتا اگر مسلمان غالب آ جاتے تو ٹھیک ورنہ میں لڑائی میں اور لشکروں کو مدد بہم پہنچانے میں مصروف رہتا۔
اور وہ تین چیزیں مجھ سے چھوٹ گئیں کاش کہ میں ان کو انجام دے لیتا۔ جب اشعث بن قیس کو میرے پاس قیدی حالت میں پیش کیا گیا

تو مجھے اسی وقت اس کی گردن اڑا دینا چاہیے تھی، کیونکہ مجھے خیال گذرا تھا کہ یہ شخص کسی بھی شر کو دیکھے گا تو اس کی مدد کرے گا۔ جب میرے پاس فجاءۃ کو لایا گیا تو کاش میں نے اس کو جلایا نہ ہوتا بلکہ یا تو عمدہ طریقے سے قتل کر دیا ہوتا یا پھر اس کو آزاد کر دیتا۔ اور کاش کہ جب میں نے ملک شام کی فتوحات کے لیے خالد کو بھیجا تھا اسی وقت عمر کو عراق کی طرف فتوحات کے لیے روانہ کر دیا ہوتا تو میرے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں اللہ کی راہ میں برسرپیکار ہو جاتے۔ اور وہ تین باتیں جن کا مجھے رسول اللہ ﷺ سے سوال کر لینا تھا ایک تو مجھے یہ سوال کرنا تھا کہ یہ حکومت کی باگ ڈور کن لوگوں کے ہاتھ میں رہنی چاہیے تاکہ پھر ان سے کوئی اس کے بارے میں نزاع نہ کرے، نیز میری خواہش تھی کہ میں یہ سوال بھی آپ سے پوچھ لیتا کہ کیا انصار کو بھی اس حکومت میں لیا جائے؟ اور یہ سوال بھی ضروری تھا کہ پھوپھی اور بھانجی کی میراث کے متعلق کیا حکم ہے۔ میرے دل میں میراث کے متعلق ان دونوں کا خیال رہتا ہے۔ ابو عبیدہ فی کتاب الاموال، العقیلی فی الضعفاء، فضائل الصحابة لخیثمة بن سلیمان الطرابلسی، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

فائدہ: ...... یہ حدیث حسن ہے، مگر اس میں حضور ﷺ سے مروی کوئی بات نہیں۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کلام الصحابۃ میں تخریج کیا ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ کے لئے منبر پر ایک درجہ نیچے بیٹھے

۱۴۱۱۴ ...... عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو وہ منبر پر چڑھے اور حضور ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ سے ایک درجہ نیچے بیٹھ گئے اور اللہ کی حمد وثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! یاد رکھو! عقل مند سے بھی عقل مند شخص متقی پرہیزگار ہے۔ احمق سے بھی احمق شخص فسق و فجور میں مبتلا رہنے والا ہے۔ تمہارا طاقتور آدمی میرے نزدیک کمزور ہے حتیٰ کہ میں اس سے حق وصول نہ کرلوں۔ میرے نزدیک تمہارا کمزور شخص طاقتور ہے جب تک کہ میں اس کو حق نہ دلوا دوں۔ میں محض اتباع کرنے والا ہوں، نئی راہ نکالنے والا نہیں۔ پس اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو، اگر میں کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو اور اپنے نفسوں کا محاسبہ خود کرلو قبل اس سے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ یاد رکھو! کوئی قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک نہیں کرتی مگر اللہ پاک ان پر فقر و فاقہ کو مسلط فرما دیتا ہے، نیز فحاشی جس قوم میں پھیلتی ہیں تو اللہ پاک ان کو عمومی عذاب میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔ پس میری اطاعت کرتے رہو جب تک میں اللہ کی اطاعت کرتا رہوں۔ پس جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے لگوں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔ میں اپنی اس بات کو کہتا ہوں اور اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ الدینوری

۱۴۱۱۵ ...... حسن، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کے جسم پر ایک یمنی چادر کا حلہ (عمدہ جوڑا) ہے، لیکن ان کے سینے پر دو داغ ہیں۔ انہوں نے یہ خواب حضور ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یمنی جوڑا تو تیرے لیے اچھی اولاد ہے اور دو داغ تیرے لیے دو سال کی حکومت ہے یا (یوں کہہ لے) کہ تو دو سال تک مسلمانوں کا حاکم رہے گا۔ اللالکائی

۱۴۱۱۶ ...... سالم بن عبیدۃ رضی اللہ عنہ جو اہل صفہ میں سے تھے، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں بے ہوش ہو گئے، پھر افاقہ ہوا تو پوچھا کہ کیا نماز کا وقت آ گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال کو حکم دو کہ وہ اذان دیدے اور ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (یہ فرما کر) آپ پر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر افاقہ ہوا تو پہلے والی بات ارشاد فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوبکر کمزور آدمی ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوسف علیہ السلام (کو مکر میں ڈالنے) والی عورتیں ہو۔ کہو بلال کو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دو۔ چنانچہ نماز کھڑی ہو گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا نماز قائم ہو گئی ہے؟ میرے لیے کسی کو بلاؤ جس کے سہارے سے میں چل سکوں۔ چنانچہ (آپ علیہ السلام کی باندی) بریرۃ اور ایک دوسرا شخص آگے بڑھے۔ آپ ﷺ نے دونوں کا سہارا لیا اور آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسیٹ رہے تھے حتیٰ کہ اسی طرح چلتے ہوئے آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے

تھے۔آپ ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو وہیں روک دیا حتی کہ نماز مکمل ہوگئی۔
پھر جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص نہ کہے کہ آپ ﷺ کی موت ہوگئی ہے ورنہ میں اپنی اس تلوار کے ساتھ اس کی گردن اڑادوں گا۔
اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آکر ان کی کلائی تھامی اور چلتے ہوئے مجمع میں گھس گئے۔لوگوں نے آپ کے لیے راستہ کشادہ کردیا۔حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب پہنچ گئے جہاں آپ استراحت فرما تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام پر جھک گئے اور دونوں کا چہرہ ایک دوسرے سے چھونے کے قریب ہوگیا۔تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ بات کھل گئی کہ آپ کا انتقال ہوچکا ہے۔چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو مخاطب ہوکر فرمایا:

انک میت و انھم میتون.

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ (سب) مرنے والے ہیں۔

لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوگیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔تب لوگوں کو علم ہوا کہ واقعی آپ ﷺ کا انتقال ہوگیا ہے۔پھر لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا نبی اکرم ﷺ پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ فرمایا: ہاں۔پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! آپ بتائیں کہ آپ ﷺ پر نماز جنازہ ہم کس طرح پڑھیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک جماعت آکر نماز پڑھے اور چلی جائے پھر دوسری جماعت آئے۔لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا ہم حضور ﷺ کو دفن بھی کریں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔پوچھا: کہاں؟ فرمایا: جہاں اللہ نے ان کی روح قبض فرمائی ہے۔کیونکہ آپ کی روح اچھی جگہ ہی قبض فرمائی ہوگی۔تب لوگوں کو اس بات کا بھی علم ہوگیا۔پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (حضور ﷺ کے گرد جمع لوگوں کو) حکم فرمایا: تم اپنے ساتھی کو سنبھالو۔پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے۔مہاجرین رو رہے تھے اور آپس میں صلاح مشورے کررہے تھے۔مہاجرین نے طے کیا کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس چلتے ہیں کیونکہ اس منصب (حکومت) میں ان کا بھی حق ہے۔چنانچہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی معیت میں مہاجرین انصار کے پاس پہنچے۔انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا: دو تلواریں ایک نیام میں ٹھیک نہیں ہیں۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے پوچھا: ان تین چیزوں میں کوئی اس کا ہم رتبہ ہے؟

اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللّٰہ معنا.

جب وہ دونوں۔حضور ﷺ اور ابوبکر غار میں تھے، جب نبی نے اپنے ساتھی کو کہا رنج نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اذیقول لصاحبہ. کون تھا یہ حضور کا ساتھی؟ اذھما فی الغار. وہ دونوں غار میں کون تھے؟ لا تحزن ان اللّٰہ معنا، اللہ کس کے ساتھ تھا؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پھیلایا اور ان کی بیعت فرمائی۔اور لوگوں کو بھی فرمایا: تم بھی بیعت کرو۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔اللالکائی فی السنة

۱۴۱۱۷..... اسماعیل بن سمیع، مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تم آجاؤ میں تم کو خلیفہ بناؤں گا۔کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور (اے ابوعبیدۃ!) تم اس امت کے امین ہو۔

حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص کے آگے نہیں ہوسکتا جس کو رسول اللہ ﷺ نے ہماری امامت کا حکم فرمایا ہو۔ابن عساکر

۱۴۱۱۸..... قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارا حاکم بنادیا گیا ہے حالانکہ میں تمہارا اچھا شخص نہیں ہوں۔شاید تم مجھے مکلف کروگے کہ میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے مطابق چلوں۔جبکہ رسول اللہ ﷺ تو وحی کی وجہ سے (غلطیوں سے محفوظ و) معصوم

تھے۔جبکہ میں ایک عام بشر ہوں، درست بھی چل سکتا ہوں لغزش بھی کھا سکتا ہوں۔لہٰذا جب میں درست راہ چلوں تو اللہ کی حمد کرو اور جب مجھ سے خطاء سرزد ہو تو مجھے سیدھی راہ دکھادو۔ابو ذر الھروی فی الجامع

۱۴۱۱۹ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت عمرو بن العاص عمان یا بحرین میں (آپ ﷺ کی طرف سے گورنر مقرر) تھے۔وہاں لوگوں کو حضور ﷺ کی وفات کی خبر اور لوگوں کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر جمع ہونے کی خبر ملی۔اہل علاقہ نے حضرت عمرو بن العاص سے پوچھا: یہ کون شخص ہے جس پر لوگ متفق ہو گئے ہیں، کیا تمہارے رسول کا بیٹا ہے؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، ایسا نہیں ہے۔لوگوں نے پوچھا: تو کیا وہ ان کا بھائی ہے؟ فرمایا: نہیں۔لوگوں نے پوچھا: تب وہ لوگوں میں سب سے زیادہ تمہارے رسول کے قریب تھا؟ فرمایا: نہیں۔لوگوں نے پوچھا: پھر وہ کون ہے؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس لوگوں نے اپنے درمیان جس کو سب سے اچھا دیکھا اس کو اختیار کرلیا اور امیر بنالیا۔لوگوں نے کہا: جب تک وہ ایسا کرتے رہیں گے ہمیشہ خیر پر قائم رہیں گے۔ابن جریر

۱۴۱۲۰ ...حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا۔دونوں حضرات شیخین نے فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میرا کوئی وارث نہ بنے گا۔مسند احمد، السنن للبیھقی

بیہقی کے الفاظ ہیں:

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے بلکہ جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۱۴۱۲۱ ...ابوسلمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: جب آپ مریں گے تو آپ کا وارث کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا: میری اولاد اور میرے اہل خانہ۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: تب کیا بات ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے وارث نہیں بن رہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔

لیکن میں ان اہل وعیال کا خرچہ اٹھاؤں گا جن کا رسول اللہ ﷺ خرچ اٹھاتے تھے اور جن پر نبی ﷺ خرچ کرتے تھے میں بھی ان پر خرچ کرتا رہوں گا۔مسند احمد، السنن للبیھقی

نیز اس کو امام ترمذی اور امام بیہقی نے موصولاً عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت حسن غریب ہے۔

۱۴۱۲۲ عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: ان کی انگوٹھی پر لکھا تھا:

عبد ذلیل لرب جلیل۔

عظیم پروردگار کا ذلیل بندہ۔الختلی فی الدیباج

کلام:......امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند تاریک (غیر معتبر) ہے۔

۱۴۱۲۳ ...حمید بن عبدالرحمن حمیری سے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے کی ایک جماعت کے ہمراہ تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آکر آپ ﷺ کا چہرہ کھولا اور فرمایا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ کی زندگی اور موت دونوں کس قدر عمدہ تھیں۔رب کعبہ کی قسم! محمد کی وفات ہوگئی ہے۔

پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں ایک دوسرے کو کھینچتے ہوئے لوگوں کے پاس پہنچ گئے۔پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور ایسی کوئی بات نہ چھوڑی جو انصار کے متعلق قرآن میں نازل ہوئی ہو یا رسول اللہ ﷺ نے ان کی شان میں ذکر کی ہو بلکہ

اس کو لوگوں کے آگے ذکر فرما دیا اور ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اگر لوگ ایک وادی میں چل پڑیں جبکہ انصار دوسری وادی کی طرف چل دیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا۔ اور اے سعد! تو خوب جانتا ہے کیونکہ تم اس وقت وہاں بیٹھے ہوئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قریش اس حکومت کے والی ہونگے۔ پس لوگوں میں سے نیک لوگ ان کے نیکوں کے تابع ہوتے ہیں اور بدکار لوگ ان کے بدوں کے پیچھے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اے ابوبکر!) تم سچ کہتے ہو، ہم وزراء ہونگے اور تم امراء۔ مسند احمد، ابن جریر

فائدہ: ...... یہ حدیث حسن ہے، اگرچہ اس میں انقطاع ہے کیونکہ حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے خلافت صدیق کا عرصہ نہیں پایا۔ ممکن ہے انہوں نے یہ روایت اپنے والد یا کسی اور صحابی سے روایت کی ہو۔ اور یہ ان کے درمیان مشہور ہے۔

۱۴۱۲۴ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو انہوں نے پوچھا "ایــن عــلــی لا اراہ" علی کہاں ہیں مجھے نظر نہیں آرہے۔ لوگوں نے کہا: وہ آئے نہیں ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پوچھا: اور زبیر کہاں ہیں؟ لوگوں نے مثل سابق جواب دیا: وہ بھی نہیں آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا گمان تو یہ تھا کہ یہ بیعت تمام مسلمانوں کی رضامندی سے ہورہی ہے۔ یہ بیعت پرانے کپڑے کی خرید و فروخت نہیں ہے۔ اس بیعت سے انکار کی کسی کو گنجائش ممکن نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے علی! اس بیعت سے کس بات نے تجھے تاخیر میں ڈالا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرا خیال تھا کہ میں حضور اقدس ﷺ کا چچازاد ہوں اور ان کی دختر نیک کا شوہر بھی، اس لیے آپ کا خیال بھی ہوگا کہ اس معاملے میں میرا حق آپ سے پہلے تھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اے خلیفہ رسول اللہ! مجھے آپ قصوروار نہ ٹھہرائیں، لائیے ہاتھ! چنانچہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔ پھر زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کو بیعت کرنے میں دیر کیوں ہوئی؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا اور آپ ﷺ کا حواری ہوں۔ کیا آپ کو علم نہیں تھا کہ اس چیز میں میرا حق آپ سے پہلے تھا۔ لیکن پھر بھی آپ مجھے قصوروار نہ ٹھہرائیں، اے خلیفہ رسول اللہ! چنانچہ انہوں نے بھی اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔ المحاملی

فائدہ: ...... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۴۱۲۵ حصین بن عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ دس ہجری کو رسول اللہ ﷺ (حجۃ الوداع کا) حج کرکے مکہ سے واپس لوٹے تو مدینہ آکر ٹھہر گئے۔ حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے گیارہ ہجری کے سال کے ماہ محرم کا چاند دیکھا۔ پھر آپ علیہ السلام نے زکوۃ وصول کرنے والے کارندوں کو عرب علاقوں میں بھیجا۔ چنانچہ اس ذیل میں قبیلہ اسد اور طئی کی طرف عدی بن حاتم (طائی) کو بھیجا۔ عدی (حضور کی وفات کے بعد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تیس اونٹ زکوۃ کے لے کر آئے۔ اور ان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کرتے ہوئے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! آج آپ کو ان کی حاجت ہے جبکہ میں ان کی طرف سے غنی اور مالدار ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے (نیک) مرد! تو ہی ان کو لے لے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا جب وہ تم سے معذرت کررہے تھے کہ تو واپس لوٹے گا اور خیر (مال تیرے ساتھ) ہوگا۔ پس (اے حاتم!) تو واپس بھی لوٹا اور اللہ کا مال بھی لایا۔ اب میں وہ وعدہ پورا کررہا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کیا تھا۔ لہٰذا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (وہ اونٹ عدی کو دے کر وہ) وعدہ پورا کردیا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں اب میں ان کو لے سکتا ہوں کیونکہ اب یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے میرے لیے عطیہ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس لے جا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۴۱۲۶ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادیا گیا تو ان کو حکم بن ابی العاص کے متعلق کہا گیا مگر انہوں نے فرمایا: جو گرہ رسول اللہ ﷺ لگا گئے ہیں میں اس کو نہیں کھول سکتا۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم

۱۴۱۲۷ ...... ابومعشر زیاد بن کلیب، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہوگئی تو اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

وہاں موجود نہ تھے۔ پھر بعد میں وہ تشریف لائے۔ تاہنوز کسی کو جرأت نہ ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو کھول کر دیکھ سکتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ کو کھولا، آپ کی (پرنور) پیشانی کو بوسہ دیا اور (فرط گریہ سے) بولے: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ نے زندگی بھی اچھی کاٹی اور موت بھی اچھی پائی۔

انصار سقیفہ بنی ساعدہ۔ کے مقام پر جمع ہو چکے تھے تاکہ (اپنے سردار) سعد بن عبادہ کی بیعت کر لیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انصار کو فرمایا: اُمراء ہم میں سے ہوں گے اور وزراء تم بنو گے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب مسلمانوں کے لیے دو آدمیوں پر مطمئن ہوں عمر یا ابوعبیدۃ۔ کیونکہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک قوم آئی تھی، انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ ہمارے ساتھ ایک امین (امانت دار) شخص بھیج دیں جو امانت کا حق ادا کر سکے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ ابوعبیدۃ کو بھیجا تھا۔ پس میں بھی تمہارے لیے ابوعبیدۃ پر راضی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: تم میں سے کس کا دل یہ بات گوارا کرے گا کہ ان قدموں کو اپنے پیچھے چھوڑ دے جن کو حضور اکرم ﷺ نے آگے کیا تھا چنانچہ یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمالی اور پھر دوسرے لوگوں نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ ابن جریر

۱۴۱۲۸......مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ کے دوران لوگوں کو ارشاد فرمایا:

مجھے امید ہے کہ تم بزدلی اور زیتون کے تیل سے سیر ہو جاؤ گے۔ یعنی مزید ان کی رغبت نہ کرو گے۔ ھناد

شرجیل بن حسنہ کا خواب

۱۴۱۲۹......ابوحذیفہ اسحاق بن بشر قریشی سے مروی ہے کہ ہمیں محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دل میں عزم کیا کہ روم پر لشکر کشی کی جائے۔ ابھی اس خیال پر کسی کو اطلاع نہیں دی تھی کہ حضرت شرحبیل بن حسنہ (سپہ سالار لشکر) آپ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور بیٹھ گئے پھر عرض کیا: اے خلیفۂ رسول اللہ! آپ نے دل میں خیال باندھا ہے کہ روم پر لشکر بھیجیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میرے دل میں یہ خیال ہے، لیکن میں نے ابھی اس پر کسی کو مطلع نہیں کیا ہے اور تو نے کس لیے اس کا سوال کیا ہے؟ شرحبیل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں، خلیفۂ رسول اللہ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ آپ گویا لوگوں کے درمیان چل رہے ہیں سخت پہاڑی زمین پر۔ پھر آپ اوپر چڑھتے ہوئے بلند چوٹیوں میں سے ایک چوٹی پر پہنچ گئے ہیں۔ آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی ہیں۔ آپ نے اوپر سے نیچے لوگوں کو دیکھا۔ پھر آپ نیچے اترے اور نرم زمین میں اتر آئے، جہاں کھیتیاں، آباد بستیاں اور قلعیں ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کو فرمایا:

دشمنان خدا پر ٹوٹ پڑو، میں تم کو فتح اور غنیمت کی ضمانت دیتا ہوں۔

میں نے دیکھا پھر مسلمانوں نے ان پر سخت حملہ کیا میں بھی حملہ کرنے والوں میں شامل ہوں اور جھنڈا بھی میرے ہاتھوں میں ہے۔ میں ایک بستی والوں کی طرف بڑھا تو انہوں نے مجھ سے پناہ مانگی میں نے ان کو امان دیدی۔ پھر میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں آپ کے پاس آیا تو آپ ایک عظیم قلعے کے پاس پہنچے اور اللہ نے اس کو آپ کے ہاتھوں فتح فرما دیا ہے۔ اہل قلعہ نے آپ کے آگے صلح کی درخواست پیش کی۔ پھر اللہ نے آپ کو بیٹھنے کی جگہ مرحمت فرمائی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے ہیں۔ پھر آپ کو کہنے والے نے کہا: اللہ آپ کی مدد فرمائے گا اور آپ کو فتح سے ہمکنار کرے گا آپ اس کا شکر ادا کریں اور اس کی اطاعت کرتے رہیں۔ پھر آپ نے سورۂ نصر پڑھی:

اذاجاء نصر اللّٰہ و الفتح.

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری آنکھوں نے بہت اچھا دیکھا، ان شاء اللہ خیر ہوگی۔ تو نے فتح کی خوش خبری سنائی ہے، اور میرے دنیا سے کوچ کرنے کی خبر بھی دیدی ہے۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ بلند چوٹی جس پر تو نے ہم کو

چلتا ہوا دیکھا حتیٰ کہ ہم بلند ترین چوٹی پر پہنچ گئے پھر ہم نے لوگوں پر نظر ڈالی، اس کی تعبیر ہے کہ ہم تمام تر مشقتیں اٹھا کر لشکر کشی کریں گے اور دشمنوں کو مشقت میں ڈال دیں گے، پھر ہم مزید ترقی کریں گے اور ہماری حکومت اور اسلام بھی بلندیوں کو پہنچ جائے گا۔

پھر جو تو نے دیکھا کہ ہم بلندیوں سے نرم زمین پر اتر آئے ہیں جو چشموں کھیتیوں اور بستیوں کے ساتھ آباد ہے، اس کی تعبیر ہے کہ ہم پہلے کی نسبت مزید خوشحالی اور فراخی میں آجائیں گے۔ اور جو میں نے کہا: دشمنوں پر ٹوٹ پڑو میں تمہارے لیے فتح اور مال غنیمت کا ضامن ہوں۔ یہ میری مسلمانوں کو جہاد کی دعوت ہے اور اس کے صلے میں فتح وغنیمت کی خوشخبری ہے جو وہ قبول کریں گے اور کافروں کے علاقوں تک پہنچ جائیں گے، وہ جھنڈا جو تمہارے ہاتھوں میں ہے، جس کے ساتھ تم ان کی ایک بستی میں داخل ہوئے اور انہوں نے امن مانگا پھر تم نے ان کو امن دیدیا۔ اس کی تعبیر ہے کہ تم مسلمانوں کے ایک لشکر پر امیر بنو گے اور تمہارے ہاتھوں اللہ پاک فتوحات فرمائے گا۔ اور وہ قلعہ جو اللہ نے مجھ پر فتح فرمایا وہ وہ فتوحات ہیں جو اللہ نے میرے لیے آسان فرمائی ہیں۔ وہ نشست جو اللہ نے مجھے بیٹھنے کے لیے مرحمت فرمائی اس کا مطلب ہے کہ اللہ پاک مجھے رفعت عطا کرے گا اور مشرکین کو ذلیل و پست کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا تھا:

ورفع ابویه علی العرش

اور انہوں نے اپنے والدین کو عرش پر اٹھا کر بٹھایا۔

اور پھر جو مجھے اللہ کی اطاعت کا کہا گیا اور سورۂ نصر پڑھ کر سنائی گئی وہ میرے دنیا سے کوچ کر جانے کی خبر ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو بھی اس سورۃ کے نزول کے ساتھ ان کی وفات کی خبر سنائی گئی تھی جس سے آپ ﷺ نے بھی یہی مراد لیا تھا کہ ان کی رحلت کا وقت آچکا ہے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نیکی کا حکم کرتا رہوں گا، برائی سے روکتا رہوں گا، اور جن لوگوں نے اللہ کا حکم ترک کر دیا ہے ان کے ساتھ نبرد آزما رہوں گا، اللہ کا مقابلہ کرنے والوں اور شرک کرنے والوں پر لشکروں کے لشکر بھیجتا رہوں گا زمین کے مشارق میں اور مغارب میں۔ حتیٰ کہ وہ عاجز آکر کہہ اٹھیں گے: اللہ ایک ہے، ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں یا پھر وہ ذلت کے ساتھ جزیہ دیں گے۔ یہ اللہ کا امر ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ پھر جب اللہ مجھے موت سے ہمکنار کردے گا تو اللہ پاک مجھے (دشمنوں کے آگے) عاجز ہونے والا، کمزور پڑنے والا نہ پائے گا اور نہ مجاہدین کے ثواب سے بے رغبتی کرنے والا دیکھے گا۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہی دنوں میں لشکروں کے امراء مقرر کیے اور شام کی طرف لشکروں کو روانہ کیا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنہ۔

ابن عساکر

۱۴۱۳۰...... محارب بن دثار سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو والی (خلیفہ) بنایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد عہدۂ قضاء ہوا اور ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کے سپرد بیت المال کی نظامت سپرد ہوئی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میری مدد کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سال بھر اس طرح خالی رہے کہ کوئی دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر آئے اور نہ آپ رضی اللہ عنہ نے کسی دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔

السنن للبیهقی، مسند عمر

۱۴۱۳۱...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات (پر ملال) ہوگئی تو انصار کہنے لگے: "منا امیر و منکم امیر" ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس آکر فرمایا: اے جماعت انصار! کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ لوگوں کی امامت کریں۔ اب تم میں سے کس کو اچھا لگے گا کہ وہ ابوبکر سے آگے بڑھے۔ تب انصار (کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ) بولے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ابوبکر سے آگے بڑھیں۔

ابن سعد، ابن ابی شیبه، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، مستدرک الحاکم

۱۴۱۳۲ ابوالبختری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنا ہاتھ آگے لاؤ تاکہ میں تمہاری بیعت کرلوں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ارشاد فرمارہے تھے: تم اس امت کے امین ہو۔ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ ہماری امامت کریں۔ پس وہ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہماری امامت کراتے

رہے حتی کہ حضور ﷺ کی وفات ہوگئی۔ مسند احمد

کلام:......ابوالبختری کا نام سعید بن فیروز ہے، لیکن انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۱۴۱۳۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو ارشاد فرمایا: مجھے ایک صحیفہ (کاغذ) اور دوات لاکر دو۔ میں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں، جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔

یہ سن کر پردے کے پیچھے سے عورتیں بولیں:۔اے مردو! کیا تم لوگ نہیں سن رہے رسول اللہ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کو جواب دیا: تم تو یوسف علیہ السلام والی عورتیں ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ مریض ہوجاتے ہیں تو تم آنکھیں پونچھنے بیٹھ جاتی ہو اور جب آپ ﷺ تندرست ہوجاتے ہیں تو تم ان کی گردن پر سوار ہوجاتی ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم ان عورتوں کو چھوڑ و یہ تم سے بہتر ہیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۴۱۳۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہماری خبر یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو انصار نے ہماری مخالفت کی اور سب کے سب انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں اکٹھے ہوگئے۔ نیز علی اور زبیر نے بھی ہماری مخالفت کرنے والوں کے ساتھ مخالفت کی۔ جبکہ عامۃ المہاجرین اکٹھے ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوگئے اور ان کو عرض کیا: اے ابوبکر! آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں۔ چنانچہ ہم انصار سے ملاقات کی غرض سے چل پڑے۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ان کے دو صلح پسند لوگ ہم سے ملے اور ان کی قوم جس طرف جھک گئی تھی انہوں نے اس کی ہم کو خبر دی۔ انہوں نے پہلے ہم سے پوچھا: اے جماعت مہاجرین! کہاں چلے جارہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے ان انصاری بھائیوں کے پاس جارہے ہیں۔ اب تمہارا جانا ضروری نہیں رہا تم اپنا فیصلہ خود کرسکتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے۔ چنانچہ ہم چل پڑے اور سقیفہ بنی ساعدۃ میں انصار کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں ان کے درمیان ایک شخص چادر اوڑھے۔ سب سے نمایاں تھا میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ سعد بن عبادۃ ہے۔ میں نے پوچھا: اس کو کیا ہوگیا: لوگوں نے کہا: اس کو بخار آرہا ہے۔ پھر ہم تھوڑی دیر بیٹھے تو ان کا خطیب خطبہ دینے اٹھا اور اس نے اللہ و رسول کی شہادت دی، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کی ہے۔ پھر بولا:

امابعد! ہم "انصار اللہ" ہیں، اللہ کے مددگار اور اسلام کے جھنڈے اور اے جماعت مہاجرین تم ہم میں سے ایک جماعت ہو۔ تمہارے کچھ لوگ اپنی راہ چلے ہیں، جن کا ارادہ ہے کہ صرف وہی اس منصب پر قابض ہوجائیں اور ہم کو نکال باہر کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بولنا چاہا اور اپنی بات کو سانچے میں ڈھالا تو مجھے یہ بات عجیب لگی کہ ابوبکر کے آگے میں اس کو پیش کروں۔ میں نے کچھ اچھی باتیں سوچ رکھی تھیں جن کو میں نے بولنا چاہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: ذرا ٹھہر جا۔ چنانچہ میں نے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ دلانا مناسب نہ سمجھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی وہ مجھ سے زیادہ علم والے اور صاحب وقار نکلے۔ اللہ کی قسم! میں نے جو بات بھی بولنے کے لیے بنائی تھی اور مجھے اچھی لگی تھی ابوبکر نے بلا تکلف وہی بات یا اس سے اچھی بات پیش کی۔ حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے انصار تم نے تو خیر کی بات اپنے لیے ذکر کی ہے واقعی تم اس کے اہل ہو۔ لیکن ہم حکومت کا حق اس قبیلہ قریش کے لیے سمجھتے ہیں۔ یہ عرب میں نسب اور مقام کے اعتبار سے اوسط العرب ہیں۔ جن سے تمام عرب کی شاخیں ملتی ہیں۔ اور میں تمہارے واسطے اس منصب پر دو آدمیوں سے مطمئن اور راضی ہوں۔ تم ان دونوں میں سے جس کی چاہو بیعت کرلو۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ابوعبیدۃ بن الجراح کا ہاتھ پکڑا، وہ بھی مجلس میں موجود تھے۔

مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ارشاد کردہ کوئی بات ناگوار محسوس نہ ہوئی، سوائے اس آخری بات کے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم مجھے آگے لاکر میری گردن اڑادی جائے بغیر کسی گناہ کے، یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جن کے درمیان ابوبکر موجود ہوں۔ واللہ! ان کی موت کے وقت میرا نفس مجھے گمراہ کردے تو اور بات ہے، مگر اب میں ایسی کوئی بات محسوس نہیں کرتا۔

انصار میں سے ایک کہنے والے نے کہا: میں اس مسئلے کا حل پیش کرتا ہوں جو سب کے لیے خوشگوار ہوگا۔ ایک امیر ہم میں سے ہوجائے اور

ایک امیر تم میں سے اے جماعت قریش! یہ کہنا تھا کہ شور و غوغا بلند ہو گیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اختلاف کا بیج نہ پڑ جائے، لہٰذا میں نے کہا: اے ابوبکر! اپنا ہاتھ لائیے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ دیا تو میں نے ان کی بیعت کر لی اور دوسرے مہاجرین نے بھی بیعت کر لی پھر انصار نے بھی بیعت کر لی۔ پھر ہم سعد بن عبادہ پر لپکے۔ ایک انصاری نے کہا: تم سعد کو قتل کر گئے کیا؟ میں نے کہا سعد کو تو اللہ قتل کرے گا۔ اللہ کی قسم اس صورت حال میں ہم نے ابوبکر کی بیعت سے بڑھ کر کوئی موافق صورت نہ پائی۔ ہمیں ڈر تھا کہ اگر ہم تم سے جدا ہو گئے اور کسی کی بیعت نہ کی تو تم ہمارے جانے کے بعد کوئی اور بیعت کرا لو گے۔ اب یا تو ہم ان کی بیعت کرتے جو ہماری مرضی کے خلاف تھا یا ہم ان کی مخالفت کرتے تو فساد پیدا ہوتا۔ پس اب سن لو جس نے مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کی بیعت کی اس کی کوئی بیعت نہیں اور نہ اس کی کوئی اہمیت جس کی بیعت کی جائے، ایسے دونوں بیعت کرنے اور کرانے والے کو قتل کیا جا سکتا ہے۔

مسند احمد، البخاری، ابو عبید فی الغرائب، السنن الکبری للبیہقی

۱۴۱۳۵......سالم بن عبید رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ میں سے تھے سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تب لوگوں کو آپ ﷺ کی وفات کا علم ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے اور مہاجرین بھی جمع ہو گئے۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ طے پایا کہ انصاری بھائیوں کے پاس چلتے ہیں، ان کا بھی اس معاملے میں حصہ ہے۔ چنانچہ مہاجرین چل کر انصار کے پاس آئے۔ ایک انصاری نے کہا: ہم میں سے ایک آدمی امیر ہوگا اور ایک آدمی تم میں سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک نیام میں دو تلواریں جمع ہو جائیں تو وہ درست نہیں رہ سکتیں۔ پھر انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور لوگوں کو فرمایا: کون ہے جس کو ان کی تین باتوں کا اعزاز حاصل ہو۔ اذھما فی الغار۔ جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے وہ دونوں کون تھے؟ اذیقول لصاحبه جب اس (یعنی نبی علیہ السلام) نے اپنے ساتھی کو کہا: کون تھا اس کا ساتھی؟ لا تحزن ان اللہ معنا. رنج نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ کس کے ساتھ تھا؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا: ان کی بیعت کر لو۔ چنانچہ لوگوں نے ان کی بیعت کر لی اور اچھی طرح بیعت کی اور نبھائی۔

السنن للبیہقی

۱۴۱۳۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: خلافت نہیں ہے مشورے کے بغیر۔ ابن ابی شیبہ، ابن الانباری فی المصاحف

۱۴۱۳۷......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے اللہ کی حمد وثناء کی، پھر رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر فرمایا ان پر درود بھیجا پھر ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جب تک چاہا ہمارے درمیان زندہ رکھا اور ان پر وحی من جانب اللہ وحی نازل ہوتی رہی، جس کے ذریعہ رسول پاک ﷺ حلال و حرام کرتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اٹھا لیا اور جو اللہ پاک نے وحی سے واپس اٹھانا تھا اٹھا لیا اور جس کو باقی رکھنا تھا باقی رکھا۔ بعض اٹھ جانے والی وحی کو ہم نے یاد رکھا، جو قرآن ہم پہلے پڑھتے تھے ان میں یہ آیت بھی تھی:

لا ترغبوا عن آباء کم فانه کفر بکم ان ترغبو عن آباء کم.

اپنے آباء سے (اپنی نسبت کا) انکار نہ کرو بے شک یہ تمہاری اپنی ذات کا انکار ہے کہ تم اپنے آباء سے انکار کرو۔

نیز پہلے آیت رجم کا بھی نزول ہوا تھا پھر نبی ﷺ نے بھی رجم کیا اور ہم نے بھی رجم کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! میں نے اس آیت رجم کو یاد رکھا، پڑھا اور پھر اچھی طرح سمجھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے عمر نے مصحف میں اس چیز کا اضافہ کر دیا ہے جو اس میں نہیں ہے تو میں اس کو ضرور اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا۔ اور یاد رکھو رجم تین صورتوں میں لازم ہے، حمل ظاہر ہو جائے، زانی یا زانیہ خود اعتراف زنا کر لے یا چار عادل گواہ شہادت دیدیں جیسے کہ اللہ نے حکم فرمایا ہے۔

لوگو! مجھے خبر ملی ہے کہ بعض لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں چہ میگوئیاں کرتے ہیں کہ وہ بلا سوچ سمجھے کی خلافت تھی۔ میری زندگی کی قسم! ہاں اسی طرح ہوا۔ لیکن اللہ پاک نے ان کو خلافت میں خیر اور بھلائی سے ہمکنار کیا اور خلافت کے شر سے ان کو بچا لیا۔ اب تم اس

شخص (عمر) سے اپنا خیال رکھو، اس کی طرف گردنیں اٹھ رہی ہیں جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگوں کا حال یہ تھا کہ ہم کو خبر ملی کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے ہیں اور سعد بن عبادۃ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہ سن کر میں اٹھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ بھی اٹھے ہم ان کی طرف پریشانی کے عالم میں نکلے کہ کہیں وہ اسلام میں فتنہ نہ کھڑا کردیں۔ ہماری راستے میں دو انصاریوں سے ملاقات ہوئی، دونوں سچے آدمی تھے۔ عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی۔ انہوں نے کہا: تم کہاں جارہے ہو؟ ہم نے کہا تمہاری قوم کی اطلاع ملی ہے ان کے پاس جارہے ہیں۔ دونوں بولے: واپس چلے جائیں کیونکہ تمہاری مخالفت ہرگز نہیں کی جائے گی اور نہ تمہاری مرضی کے خلاف کچھ ہوگا۔ لیکن ہم نے مڑنے سے انکار کردیا۔ جبکہ میں کلام ڈھونڈ رہا تھا کہ کیا کیا بولوں گا۔ حتیٰ کہ ہم قوم کے پاس پہنچ گئے۔ وہ لوگ سعد بن عبادۃ پر جھکے پڑے تھے سعد چارپائی پر تھا اور مرض میں مبتلا تھا۔ جب ہم ان کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے ہم سے بات کی اور بولے: اے جماعت قریش! ہم میں سے بھی ایک امیر ہو اور تم میں سے بھی ایک امیر ہوجائے۔ حباب بن منذر نے کہا: میں اس مسئلے کا تسلی بخش حل پیش کرتا ہوں جو خوشگوار ہوگا۔ اگر تم چاہو واللہ! ہم اس منصب کو واپس کردیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ذرا ٹھہر جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کچھ بولنے کو ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھی خاموش کرادیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: اے جماعت انصار! اللہ کی قسم ہم تمہاری فضیلت کا انکار ہرگز نہیں کرتے، نہ اسلام میں تمہارے مرتبے اور محنت کا انکار کرتے ہیں اور نہ اپنے اوپر تمہارے واجب حق کو بھولتے ہیں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ یہ قبیلۂ قریش عرب میں اس مرتبے پر ہے جہاں کوئی اور ان کا ہمسر نہیں، اور عرب ان کے آدمی کے سوا کسی پر راضی نہیں ہوں گے۔ پس ہم امراء بنتے ہیں اور تم وزراء۔ پس اللہ سے ڈرو اور اسلام میں پھوٹ نہ ڈالو اور اسلام میں فتنے پیدا کرنے والوں میں اول نہ بنو۔ دیکھو میں تمہارے لیے ان دو آدمیوں پر راضی ہوں تم ان میں سے کسی ایک کو چن لو مجھے (عمر کو) یا ابوعبیدۃ کو۔ تم ان میں سے جس کی بیعت کرو وہ تمہارے لیے بااعتماد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی کوئی بات نہ رہی جو میں کرنا چاہتا تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ فرمادی سوائے اس آخری بات کے۔ اللہ کی قسم! مجھے بغیر کسی گناہ کے قتل کیا جاتا، پھر مجھے زندہ کیا جاتا پھر قتل کیا جاتا پھر زندہ کیا جاتا یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند تھا کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ پھر میں نے کہا: اے مسلمان لوگو! رسول اللہ ﷺ کے بعد ان کے پیچھے اس منصب کا سب لوگوں میں صحیح حقدار ثانی اثنین اذھما فی الغار ہے۔

یعنی ابوبکر جو ہر خیر میں کھلی سبقت کرنے والے ہیں۔ پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا تاکہ بیعت کروں لیکن ایک انصاری ہی نے مجھ سے پہلے آپ کے ہاتھ پر ہاتھ ماردیا اور مجھ سے پہلے بیعت کا شرف حاصل کرلیا پھر دوسرے لوگ بھی ہجوم کرکے بیعت میں شامل ہوگئے۔ جبکہ سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے چھوڑ دیا۔ لوگ کہنے لگے: سعد تو مارا گیا، اللہ اس کا برا کرے۔ انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم لوٹ آئے اور اللہ نے مسلمانوں کو ابوبکر پر جمع کردیا، میری زندگی کی قسم یہ سب اچانک ہوا، پھر اللہ نے ان کو خلافت کی خیر عطا کی اور خلافت کے شر سے محفوظ کردیا۔ پر جو اس بیعت کے لیے کسی اور کو چنے تو دونوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۱۳۸.....حضرت اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے اور مشورہ کرتے اور اپنے معاملے میں سوچ بچار کرتے۔ یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے بنت رسول اللہ! مجھے مخلوق میں تیرے باپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں اور تیرے باپ کے بعد تجھ سے زیادہ ہم کو کوئی محبوب نہیں۔ اللہ کی قسم! یہ کیا معاملہ ہے کہ یہ لوگ تمہارے پاس جمع ہوکر بات کرتے ہیں یہ باز آجائیں ورنہ میں ان کا دروازہ جلادوں گا۔ یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل آئے پھر مذکورہ حضرات اندر آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جانتے ہو، میرے پاس عمر آئے تھے وہ قسم کھا کر گئے ہیں کہ اگر تم دوبارہ ادھر اختلافی باتوں میں شامل ہوئے تو وہ تمہارا دروازہ جلادیں گے۔ اللہ کی قسم وہ جو کہہ کر گئے ہیں کر گذریں گے۔ لہٰذا تم اپنی رائے سے باز آجاؤ اور آئندہ میرے پاس اس لیے نہ آنا۔ چنانچہ وہ حضرات لوٹ گئے اور حضرت فاطمہ سے اس کے متعلق دوبارہ کوئی بات نہ کی حتیٰ کہ انہوں نے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۱۳۹۔۔۔ حضرت عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی تدفین کے موقع پر موجود نہ تھے بلکہ وہ انصار میں تھے۔ چنانچہ ان کے آنے سے پہلے حضور اکرم ﷺ کی تدفین کردی گئی۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۱۴۰۔۔۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بنی زریق کے ایک آدمی نے بتایا کہ جب وہ دن (جس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی بیعت کی گئی آیا تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نکل کر انصار کے پاس گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: اے انصار کی جماعت! ہم تمہارے حق کا انکار نہیں کرتے کیونکہ تمہارے حق کا انکار کوئی مؤمن نہیں کرسکتا۔ اللہ کی قسم ہم کو جو خیر (مال اور بھلائی) حاصل ہوئی تم اس میں ہمارے (برابر کے) شریک ہوئے۔ لیکن عرب قریش ہی کے کسی آدمی کے امیر بننے پر راضی ہوں گے اور اسی کا اقرار کریں گے۔ کیونکہ قریش زبان میں سب سے فصیح ترین، وجاہت میں لوگوں میں سب سے بڑھ کر اور ٹھکانے میں عرب کے درمیان ہیں اور جسمانی توانائی میں سب سے بڑھ کر ہیں۔ لہٰذا آؤ اور عمر کی بیعت کرلو۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیوں؟ لوگ بولے: ہم کو خوف ہے کہ ہم پر اوروں کو ترجیح دی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک میں زندہ ہوں تم پر کسی کو ترجیح نہ دی جائے گی لہٰذا تم ابوبکر کی بیعت کرلو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم مجھ سے زیادہ قوی ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مجھ سے زیادہ افضل ہیں۔ دونوں نے اپنی اپنی بات دہرائی۔ تیسری مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میری قوت آپ کی فضیلت کے ساتھ ہے۔ یعنی میں آپ کا بھرپور تعاون کروں گا پھر لوگوں کو فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلو۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت لوگ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح کے پاس بھی آئے لیکن انہوں نے فرمایا تم میرے پاس آئے ہو حالانکہ تمہارے درمیان ثانی اثنین ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۱۴۱۔۔۔ ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اپنا ہاتھ پھیلاؤ میں آپ کی بیعت کروں گا۔ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زبان کے مطابق اس امت کے امین ہیں۔ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے تم اسلام میں داخل ہوئے ہو میں نے تم سے کوئی ایسی بیوقوفی کی بات نہیں سنی (جیسی آج سنی ہے) کیا تو میری بیعت کرے گا حالانکہ تمہارے درمیان صدیق جو ثانی اثنین ہیں موجود ہیں۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۴۱۴۲۔۔۔ حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ خلافت کے حقدار ہیں، کیونکہ وہ صدیق ہیں، ثانی اثنین ہیں۔ حضور علیہ السلام کے غار کے یار ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ثانی اثنین دو میں سے دوسرا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے (حضر سفر کے) ساتھی ہیں۔ خیثمۃ بن سلیمان الاطرابلسی فی فضائل الصحابۃ

۱۴۱۴۳۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے اور ارشاد فرمایا: جس کے پاس رسول اللہ ﷺ کا کوئی عہد ہو وہ آجائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کررکھا ہوگا تو اس کا پورا کرنا پہلے اللہ پر ہے اور پھر آپ پر۔ اللالکائی

۱۴۱۴۴۔۔۔ زید بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے: اے علی! لوگوں نے ایک ایسے شخص کی بیعت کرلی ہے جس نے قریش قبیلے کو رسوا و ذلیل کردیا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم کہو تو میں اس شخص پر خلافت کے سارے دروازے بند کردیتا ہوں اور اس کے خلاف گھڑسوار اور پیادہ لشکروں کو کھڑا کردیتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے ابوسفیان! مؤمنین خواہ ان کے وطن اور جسم ایک دوسرے سے دور دور ہوں پھر بھی وہ ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ جبکہ منافقین خواہ ان کے وطن اور جسم قریب قریب ہوں لیکن وہ دھوکہ باز قوم ہے جو ایک دوسرے کو بھی دھوکہ دینے سے باز نہیں آتی۔ لہٰذا ہم ابوبکر کی بیعت کرچکے ہیں اور وہ حقیقتاً اس خلافت کے اہل ہیں۔ ابو احمد الدھقان فی حدیثہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ ابو احمد حمزۃ بن محمد بن العباس الدھقان ہیں، ثقہ ہیں، ماوراء النہر کے باشندے تھے۔ ۳۴۷ھ میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۸/۱۸۳۔

۱۴۱۴۵ ...... زید بن علی اپنے آباء واجداد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر کھڑے ہوئے اور تین بار ارشاد فرمایا کوئی ہے میری خلافت کو ناپسند کرنے والا، میں اس منصب کو واپس کرنے پر تیار ہوں۔ اور ہر بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر جواب ارشاد فرمایا:

نہیں، اللہ کی قسم! ہم آپ کو یہ منصب ہرگز واپس نہیں کرنے دیں گے اور نہ آپ سے اس ذمہ داری کو لیں گے۔ کون ہے جو آپ کو پیچھے ہٹا سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ آپ کو آگے بڑھا چکے ہیں۔ ابن النجار

۱۴۱۴۶ ...... ابوالبختری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آگے آؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اس امت کے امین ہو۔ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص کے آگے کھڑا ہوکر کیسے نماز پڑھا سکتا ہوں جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہماری امامت کریں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوگیا۔ ابن عساکر

۱۴۱۴۷ ...... ابوطلحہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو انصار کے خطباء کھڑے ہوئے اور بولے: اے گروہ مہاجرین! رسول اللہ ﷺ جب تم میں سے کسی کو (امیر بنا کر) بھیجتے تھے تو ایک آدمی ہمارا اس کے ساتھ ملا دیتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے انصار (مددگار) تھے۔ پس اب بھی جو رسول اللہ ﷺ کی جگہ کھڑا ہوگا ہم اس کے انصار (مددگار) ہوں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے قبیلے کو اچھا بدلہ عطا کرے اے گروہ انصار اور اللہ تمہارے کہنے والے کو ثابت قدم رکھے۔ اللہ کی قسم! اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور کہتے تو ہم کبھی اس پر تم سے صلح نہ کرتے۔ الکبیر للطبرانی

کلام: ...... روایت ضعیف ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۲۷۔

۱۴۱۴۸ ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہوگئی تو انصار نے کہا: ہم میں سے ایک امیر ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابوبکر کو امامت کے لیے آگے کیا۔ اب تم میں کس کا دل گوارا کرتا ہے کہ وہ ابوبکر سے آگے بڑھے۔ ابونعیم فی فضائل الصحابۃ

۱۴۱۴۹ ...... قعقاع بن عمرو سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی وفات کے موقع پر حاضر ہوا جب ہم نے ظہر کی نماز ادا کرلی تو ایک آدمی آیا اور مسجد میں کھڑا ہوگیا۔ پھر اس کے اطلاع دینے کے بعد لوگوں نے ایک دوسرے کو خبر دی کہ انصار جمع ہوئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا عہد چھوڑ کر سعد کو اپنا امیر بنانا چاہتے ہیں۔ مہاجرین اس خبر سے وحشت زدہ ہوگئے۔ ابن جریر

۱۴۱۵۰ ...... ابونضرۃ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار (بنی سقیفہ میں) جمع ہوگئے اور انصار کا خطیب بولا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب تم میں سے کسی کو امیر بنا کر بھیجتے تو ہم میں سے بھی ایک امیر بنا کر بھیجتے اور جب تم میں سے ایک امین بھیجتے تو ہم میں سے بھی ایک امین بنا کر بھیجتے تھے۔ ابن جریر

۱۴۱۵۱ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جنگ جمل کے روز ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کوئی ایسا عہد نہیں فرمایا تھا جس کو ہم امارت (حکومت) کے سلسلے میں سند بنا سکیں۔ لیکن یہ ہماری اپنی رائے تھی اگر وہ درست ہو تو اللہ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ پھر ابوبکر کو خلیفہ بنایا گیا ان پر اللہ کی رحمت ہو، وہ اس منصب پر قائم رہے اور ثابت قدم رہے پھر عمر کو خلیفہ بنایا گیا وہ بھی اس منصب پر قائم رہے اور ثابت قدم رہے حتیٰ کہ دین اپنے صحیح ٹھکانے پر آگیا۔

مسند احمد، نعیم بن حماد فی الفتن، ابن ابی عاصم، الضعفاء للعقیلی، اللالکائی، البیھقی فی الدلائل، الدورقی، السنن لسعید بن منصور

۱۴۱۵۲ ...... قیس بن عباد سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو (زمین میں) شق کیا اور جسم میں روح پھونکی اگر رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ کوئی عہد کر جاتے تو میں اس پر جنگ وجدال کرتا اور ابن ابی قحافہ (ابوبکر) کو نہ چھوڑتا کہ وہ منبر رسول کے ایک درجے پر بھی قدم رکھ سکے۔ العشاری

۱۴۱۵۳ ...... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے لیے نکلے اور ان

کی بیعت کرلی۔ پھرانہوں نے انصار کی بات سنی تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم میں سے کون ہے جو اس شخص کو مؤخر کرے جس کو رسول اللہ ﷺ مقدم فرما چکے ہیں۔

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے حق میں مذکورہ ایسی بات ارشاد فرمائی تھی جو ابھی تک کسی نے نہ کی تھی۔ العشاری، اللالکائی، الاصبھانی فی الحجة

۱۴۱۵۴۔۔۔ ابوالجحاف سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بیعت ہوئی تو وہ تین دن تک اپنے گھر کا دروازہ اندر سے بند کرکے بیٹھ رہے اور لوگوں کے پاس ہر روز آ کر ارشاد فرماتے:

اے لوگو! میں تم کو تمہاری بیعت واپس کرتا ہوں۔ لہٰذا تم جس کی چاہو بیعت کرلو۔

اور ہر روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر ان کو جواب ارشاد فرماتے تھے:

ہم اپنی بیعت واپس ہرگز نہیں لیتے اور نہ آپ کی پہلی بیعت فسخ کرنے دیں گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ آپ کو مقدم کرچکے ہیں، اب کون آپ کو مؤخر کرسکتا ہے؟ العشاری

۱۴۱۵۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت اللہ کی کتاب میں ہے:

واذا سر النبی الی بعض ازواجه حدیثاً۔

اور جب نبی نے اپنی بعض بیویوں کے ساتھ سرگوشی میں بات کی یعنی حضور ﷺ نے حفصہ کو فرمایا: تیرا باپ اور عائشہ کا باپ میرے بعد لوگوں کے والی (حاکم) ہوں گی۔ لہٰذا تم اس بات کی کسی کو خبر نہ دینا۔

الکامل لابن عدی، العشاری، ابن مردویه، ابونعیم فی فضائل الصحابة، ابن عساکر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے، الکامل لابن عدی، ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۶۹۔

۱۴۱۵۶۔۔۔ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسفیان حضرت علی اور حضرت عباس کے پاس آئے اور بولے: اے علی! اور اے عباس! کیا بات ہے کہ یہ حکومت قریش کے ذلیل ترین اور چھوٹے قبیلے میں کس طرح چلی گئی؟ اللہ کی قسم! اگر تم چاہو تو میں اس شخص پر گھڑ سوار اور پیادہ لشکروں کی بھرمار کرسکتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! میں ہرگز نہیں چاہتا کہ تم ایسا قدم اٹھاؤ اور ان پر پیادہ وسوار لوگوں کو چڑھاؤ۔ اگر ہم ابوبکر کو اس منصب کا اہل نہ سمجھتے تو ہرگز ان کو خلافت پر نہ چھوڑتے۔ اے ابوسفیان! مؤمنین تو ایک دوسرے کے لیے خیر خواہ ہوتے ہیں اور باہم محبت کرنے والے (شیر وشکر) ہوتے ہیں، خواہ ان کے وطن اور جسم دور دور ہوں۔ جبکہ منافقین ایک دوسرے کے لیے دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۴۱۵۷۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ ہاتھ میں کھجور کی شاخ لیے ہوئے ہیں اور فرمار ہے ہیں: خلیفہ رسول اللہ ﷺ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی بات سنو۔ مصنف ابن ابی شیبه

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مرتدین سے قتال

۱۴۱۵۸۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرتدین سے نمٹنے کے لیے تیار ہوئے اور اپنی سواری پر بیٹھ گئے تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آپ کی سواری کی باگ ڈور تھام لی اور فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ کہاں جارہے ہیں؟ میں آپ کو آج وہی بات کہتا ہوں جو آپ کو رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن فرمائی تھی کہ: اپنی تلوار کو نیام میں کرلیجئے اور اپنی جان کے ساتھ ہم کو رنج میں نہ ڈالیے۔ اور مدینہ واپس تشریف لے چلیے۔ اللہ کی قسم! اگر آج ہم کو آپ کی جان کا رنج پہنچ گیا تو اسلام کا نظام کبھی نہیں سمٹ سکے گا۔

الدارقطنی فی غرائب مالک، الخلعی فی الخلعیات

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے،اس میں اُبوغزیۃ محمد بن یحییٰ الزھری متروک راوی ہے۔

۱۴۱۵۹۔۔۔۔۔(مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عرب قبائل مرتد ہو گئے اور مہاجرین کی رائے ایک ہوگئی جن میں میں بھی شامل تھا،تو ہم نے عرض کیا:اے خلیفۂ رسول اللہ!لوگوں کو چھوڑ دیئے وہ نماز پڑھتے رہیں اور زکوۃ ادا کرتے رہیں کیونکہ اگر ایمان ان کے دلوں میں داخل ہوگا تو وہ اس کا اقرار بھی کر لیں گے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!اگر میں آسمان سے نیچے گر جاؤں تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ ایسی بات چھوڑ دوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے قتال کیا تھا۔میں بھی اس پر ضرور قتال کروں گا۔چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے عرب مرتدین سے قتال کیا حتیٰ کہ وہ اسلام کی طرف لوٹ آئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابوبکر کا وہ ایک دن عمر کی ساری کی آل سے بہتر ہے۔العدنی

۱۴۱۶۰۔۔۔۔۔زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے قتال کے لیے لشکر بھیجا تو ان کو ارشاد فرمایا:(جہاں بھی لشکر کشی کرو) پہلے وہاں رات بسر کرو جہاں کہیں تم اذان کی آواز سنو وہاں قتال کرنے سے رک جاؤ کیونکہ اذان ایمان کا شعار(علامت) ہے۔الجامع لعبدالرزاق

۱۴۱۶۱۔۔۔۔۔ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے،مجھے طلحہ بن عبیداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب لشکروں کو مرتدین سے لڑائی کے لیے روانہ فرماتے تو ان کو ارشاد فرماتے:جب تم کسی علاقے کو گھیر اڈالو اگر وہاں تم کو اذان کی آواز سنائی دے تو جنگ سے رک جاؤ۔حتیٰ کہ تم پھر ان سے سوال کرو کہ تم کو(اسلام میں) کیا عیب نظر آیا۔اگر تم کو اذان کی آواز سنائی نہ دے تو وہاں غارت گری کر دو،قتل کرو،جلاؤ اور خوب خونریزی کرو اور تمہارے نبی کی موت کی وجہ سے تم میں کسی طرح کی کمزوری نظر نہ آنا چاہیے۔السنن للبیھقی

۱۴۱۶۲۔۔۔۔۔عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد علقمۃ بن علاثۃ اپنے دین سے پھر گئے اور صلح کرنے(اسلام) میں آنے سے انکار کر دیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا:تم سے رسواکن صلح قبول کریں گے یا پھر تم کو کھلی جنگ میں آنا پڑے گا۔علقمہ نے پوچھا:رسواکن صلح کیا ہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:یہ کہ تم شہادت دو گے کہ ہمارے مقتول جنت میں ہیں اور تمہارے مقتول جہنم میں۔نیز تم ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کرو گے اور ہم تمہارے مقتولوں کی دیت نہیں دیں گے۔چنانچہ انہوں نے رسواکن صلح اختیار کر لی۔

السنن للبیھقی، الجامع لعبدالرزاق

منکرین زکوۃ سے قتال

۱۴۱۶۳۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔نیز نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اللہ کی قسم!اگر وہ مجھے وہ ایک رسی نہ دیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو زکوۃ میں دیتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔السنن للبیھقی

۱۴۱۶۴۔۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہوگئی تو مدینہ میں نفاق عام ہوگیا،عرب مرتد ہو گئے،عجم مرتد ہو گئے دھمکیاں دینے لگے اور نہاوند میں اکٹھے ہو گئے اور بولے:اب وہ شخص مر چکا ہے جس کی وجہ سے عرب کی مدد کی جاتی تھی۔

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مہاجرین اور انصار کو اکٹھا فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا:عرب نے اپنی بکریاں اور اونٹ(زکوۃ میں دینے سے) روک لیے ہیں اور اپنے دین سے پھر گئے ہیں۔جبکہ عجم نہاوند میں ہمارے خلاف جمع ہو گئے ہیں تاکہ تم سے قتال کریں۔اور ان سب کا خیال ہے کہ جس شخص کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی تھی اس کا انتقال ہو چکا ہے۔اب تم لوگ مجھے مشورہ دو کیونکہ میں تم میں سے ایک عام آدمی ہوں میں تم کو اس آزمائش میں بھیجنا چاہتا ہوں۔

یہ سن کر حاضرین نے کافی دیر تک اپنے سر بگریبان کر لیے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میرا خیال ہے اللہ کی قسم! اے خلیفہ رسول اللہ! آپ عرب سے صرف نماز قبول کر لیں اور زکوٰۃ ان سے چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان کا زمانۂ جاہلیت ابھی قریب ہی گذرا ہے، ابھی اسلام ان سے بدلہ نہ لے سکے گا۔ یا تو اللہ پاک ان کو خیر کی طرف واپس فرمادے گا یا پھر اللہ پاک اسلام کو غالب کر دے گا، تب ہم طاقت ور ہو جائیں گے پھر ان کے ساتھ قتال کریں گے۔ ابھی یہ باقی ماندہ مہاجرین وانصار ہیں سارے عرب وعجم کا کیا مقابلہ کریں گے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے بھی اسی کے مثل کہا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے انہوں نے بھی اس کے مثل مشورہ دیا۔ پھر دوسرے مہاجرین نے بھی انہی کی پیروی کی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انصار کی طرف متوجہ ہوئے وہ بھی گذشتہ لوگوں کی طرح بولے۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ گئے اللہ کی حمد وثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

امابعد! اللہ نے تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بھیجا جب حق نا پید تھا، ترش رو تھا، اسلام غریب تھا، دھتکارا ہوا تھا، اس کی رسی بوسیدہ ہو چکی تھی اور اس کے اہل وعیال کم پڑ گئے تھے۔ پھر اللہ نے ان کو محمد ﷺ کے ساتھ جمع کر دیا اور ان کی باقی رہنے والی کو امۃ وسطاً قرار دیا۔

اللہ کی قسم! اب میں اللہ کے حکم کو قائم کر کے رہوں گا اور اس کی راہ میں جہاد کرتا رہوں گا حتیٰ کہ اللہ پاک ہمارے ساتھ اپنا وعدہ پورا کر دے اور اپنا عہد پورا کر دے۔ پھر جو قتل ہو جائے گا وہ شہادت کی موت مرے گا اور جنت میں جائے گا اور جو پیچھے رہ جائیں گے وہ اللہ کی زمین میں اس کے خلیفہ بن کر رہیں گے اور حق کی عبادت کرنے والے ہوں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم کو فرمایا ہے جس کی وعدہ خلافی نہیں ہوتی:

وعده الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم.

اللہ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے اچھے اعمال کیے ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے اور پھر ان کی مدد میں شجر وحجر اور جن وانس بھی جمع ہو جائیں تو میں ان سے تب تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک کہ میری روح اللہ سے نہیں جاملتی۔ بے شک اللہ نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق نہیں کیا بلکہ ان کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے۔

(یہ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! جب اللہ نے ابوبکر کو قتال پر مضبوط اور پختہ عزم عطا کر دیا تب مجھے خوب معلوم ہو گیا کہ یہی حق ہے۔ الخطیب فی رواۃ مالک

مرتدین کے متعلق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۱۴۱۶۵ صالح بن کیسان سے مروی ہے کہ جب ردۃ کا واقعہ پیش آیا (لوگ مرتد ہونے لگے) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثناء کی، پھر ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہدایت بخشی اور کفایت کی، عطا کیا اور غنی کر دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بھیجا جس وقت علم مفقود تھا، اسلام اجنبی اور دھتکارا ہوا تھا، اس کی رسی بوسیدہ تھی اور اس کا عہد کمزور تھا، اللہ پاک اہل کتاب سے ناراض تھا لہٰذا اس نے ان کو خیر عطا نہیں کی اور ان سے شر کو دفع نہیں کیا جو ان کے پاس تھا۔ انہوں نے اپنی کتاب کو تبدیل کر دیا تھا اور وہ باتیں اس میں ڈال دی تھیں جو اس میں سے نہیں تھیں۔ جبکہ عرب ان پڑھ اور اللہ سے نابلد تھے، اس کی عبادت کرتے تھے اور نہ اس کو پکارتے تھے۔ ان کی زندگی مشقت وسختی میں تھی، وہ دین میں گمراہ تھے، ممنوعہ زمین میں تھے۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کے کچھ رفقاء تھے۔ جن واللہ نے اپنے نبی محمد کے ساتھ جمع کر دیا تھا پھر ان کو امت وسطاً قرار دیا۔ ان کو ان کے پیروکاروں کے ساتھ مدد عطا کی، ان کے دشمنوں پر ان کو نصرت عطا کی حتیٰ کہ پھر اللہ پاک نے اپنے نبی کو اٹھا لیا۔ پھر شیطان دوبارہ ان کی اس

سواری پر سوار ہوگیا جس سے اللہ نے اس کو اتار دیا تھا۔ اس نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ہلاک زدگان کا مردہ سنا:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفان مات أو قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر اللّٰه شیئا وسیجزی اللّٰه الشاکرین.

اور محمد صرف رسول ہی تو ہیں، ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں، کیا اگر وہ مر گئے یا شہید کر دیے گئے تو کیا تم پلٹ جاؤ گے ایڑیوں کے بل (الٹے پاؤں) اور جو الٹے پاؤں پھرا وہ اللہ کو کچھ نقصان نہیں دے گا اور عن قریب اللہ شکر گذاروں کو (اچھا) بدلہ عطا کرے گا۔

لوگو! تمہارے آس پاس موجود عرب نے بکری اور اونٹ زکوٰۃ میں دینے سے روک لیے ہیں اب وہ اپنے دین میں نہیں رہے۔ اگر وہ اس کی طرف واپس آ جائیں تو میں ان پر یہ جنگ مسلط نہیں کروں گا لیکن وہ پھر تمہارے دین میں تم سے قوی ہرگز نہ ہوں گے۔ یہ دن تم کو اس لیے دیکھنا پڑا ہے کہ تم سے تمہارے پیغمبر کی برکت چلی گئی ہے۔ لیکن وہ تم کو اس ذات نگہبان کے سپرد کر گیا ہے جو کافی ہے اور اول ہے۔ جس نے تمہارے نبی کو بھٹکا پایا تھا پھر اس کو ہدایت بخشی تھی فقیر پایا تھا پھر اس کو غنی و مالدار کر دیا تھا:

ووجدك ضالا فهدی ووجدك عائلا فأغنی.

جبکہ تم کو اس نے جہنم کے کنارے پر کھڑا پایا تو تم کو اس سے بچا لیا۔

اب اللہ کی قسم! میں نہیں چھوڑوں گا بلکہ اللہ کے امر پر قتال کرتا رہوں گا حتی کہ اللہ پاک اپنا وعدہ پورا کر دے اور اپنا عہد پورا کر دے۔ جو ہم میں سے قتل ہوگیا وہ جنت میں ہوگا جو ہم میں سے بچ گیا وہ اللہ کا خلیفہ اور اس کا وارث ہوگا اس کی زمین پر۔ اللہ حق کا فیصلہ کرے گا اور اس کی بات میں کوئی وعدہ خلافی نہیں:

وعداللّٰه الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض.

یہ فرما کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ ابن عساکر

کلام:..... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت مذکورہ میں انقطاع ہے صالح بن کیسان اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان، لیکن روایت الفاظ متن کے حوالے سے بذات خود صحیح ہے کیونکہ اس کی بہت سی نظیریں موجود ہیں۔

۱۴۱۶۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے والد اپنی تلوار سونتے ہوئے اپنی سواری پر تشریف فرما مرتدین کی طرف نکلے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آکر ان کی سواری کی عنان تھام لی اور فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! کہاں جارہے ہیں، میں آج آپ کو وہی بات دہراتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد میں آپ کو ارشاد فرمائی تھی کہ:

اپنی تلوار کو نیام میں کرلو اور اپنی جان کا غم ہمیں نہ دو۔ اللہ کی قسم! اگر ہم کو آپ کی طرف سے کوئی دکھ پہنچ گیا تو آپ کے بعد اسلام کا نظام نہیں ٹھہر سکے گا۔

یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوٹ گئے اور لشکر کو روانہ کر دیا۔ زکریا الساجی

۱۴۱۶۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مرتدین سے جنگ کے لیے اپنی سواری پر سوار ہوئے تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان کی سواری کی لگام تھام لی اور فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! کہاں؟ آج میں آپ کو وہی بات کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنگ احد کے دن فرمائی تھی:

اپنی تلوار کو نیام میں کرلیں، اپنی جان کا غم ہمیں نہ دیں۔ اور مدینے واپس لوٹ جائیں۔ اللہ کی قسم! اگر ہم کو آپ کا صدمہ پہنچ گیا تو اسلام کا نظام کبھی قائم نہ ہو سکے گا۔ الدارقطنی فی غرائب مالك، الخلعی فی الخلعیات

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں ابوغزیہ محمد بن یحییٰ الزہری متروک ہے۔

نوٹ:..... اس مضمون کی کئی احادیث وجوب الزکوٰۃ میں ذکر کی گئی ہیں۔

یزید بن ابی سفیان کو لشکر کا امیر بنانا

۱۴۱۶۸.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ملک شام (لشکر دے کر) بھیجا تو مجھے ارشاد فرمایا:

اے یزید! تیرے کچھ رشتے دار (شامل) ہیں۔ ممکن ہے تو ان کو امارت۔ حکومت میں ترجیح دے۔ اور یہی وہ بات ہے جس کا مجھے تجھ پر سب سے زیادہ خوف ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

جو مسلمانوں کے کاموں کا حاکم بنے پھر وہ ان پر کسی کو ناحق امیر بنائے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اللہ پاک اس کا کوئی نہ فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ حتیٰ کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے۔ اور جو کسی کو اس کی محبت میں اس کے بھائی کا مال۔ ناجائز طور پر دے، اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے، یا فرمایا: اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لائیں پس وہ ایمان کی بدولت اللہ کی حمیٰ پناہ میں ہیں۔ پس جس نے اللہ کی حمیٰ میں ناحق ظلم کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے یا فرمایا: اس سے اللہ عزوجل کا ذمہ بری ہے۔ مسند احمد، منصور بن شعبہ البغدادی فی الاربعین

کلام: .....روایت کا متن حسن جبکہ اسناد ضعیف ہے۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث کتب ستہ میں کوئی معیار نہیں رکھتی۔ انہوں نے اس حدیث سے اعراض اس کے شیخ بقیہ کی جہالت کی وجہ سے کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی صحت متن کی بات جو دل میں پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے اوپر ان کے اچھے لوگوں کو ہی امیر بنایا ہے۔ جو اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

خالد بن ولید کو لشکر کا امیر بنانا

۱۴۱۶۹.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید کو مرتدین سے قتال کے لیے لکھا کہ تم جس کو پاؤ کہ اس نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے اس کو قتل کر دو اور عبرت ناک سزا دو۔ اور جس نے بھی اللہ سے کنارہ کیا ہے، اس سے جنگ مول لی اور تم اس کے قتل میں بہتری سمجھو تو اس کو بلا دریغ قتل کر دو۔

چنانچہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بزاختہ میں ایک ماہ تک رہے۔ جہاں مرتدین تھے آپ اس علاقے میں بار بار آتے جاتے۔ ان میں سے آپ نے بہتوں کو قتل کر دیا، کسی کو جلا دیا، کسی کو بندھوا کر پتھروں سے ہلاک کرا دیا اور کسی کو پہاڑوں کی چوٹیوں سے گروا دیا۔ ابن جریر

۱۴۱۷۰.....عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید کو مرتدین عرب کی طرف بھیجا تو ان کو فرمایا: ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اس میں ان کے فوائد بتاؤ نہ ماننے کی صورت میں نقصانات سے ڈراؤ۔ کوشش اور لالچ کرو کہ ان کو ہدایت مل جائے۔ پھر جو لوگ تمہاری بات کو قبول کر لیں گورے ہوں یا کالے ہر ایک کے اسلام کو قبول کیا جائے۔ قتال تو صرف ان لوگوں سے ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہو گئے۔ چنانچہ پھر بھی اگر کوئی اسلام کو قبول کر لے اور اس کا ایمان سچا ہو تو اس کے ساتھ جنگ کا کوئی جواز نہیں۔ اللہ اس کے لیے کافی ہے۔ ہاں جو اسلام میں واپس نہ آئیں اور اس میں آ کر پھر چکے ہوں ان کو قتل کرو۔ السنن للبیہقی

حبشہ کی لشکر کشی

۱۴۱۷۱.....(مسند الصدیق) عبدالرحمن بن جبیر سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اہل حبشہ کو ملک شام کی طرف بھیجا تو ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء کرنے کے بعد ان کو ملک شام کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا اور ملک شام کے فتح ہو جانے کی خوشخبری دی

اور فرمایا تم وہاں مساجد بھی تعمیر کرو گے۔ ہمیں معلوم نہیں کہیں تم وہاں جا کر غافل نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ ملک شام سرسبز اور فراوانی والی سرزمین ہے۔ وہاں تم کو طعام اور غلے کی کثرت ملے گی۔ وہاں جا کر تم (نعمتوں کی فراوانی میں) اکڑ نہ جانا۔ رب کعبہ کی قسم! تم وہاں جا کر دھوکے میں پڑو گے اور اتراؤ گے۔ میں تم کو (سختی کے ساتھ) دس باتوں کی تاکید کرتا ہوں ان کو اچھی طرح یاد رکھنا۔ کسی بالکل لاغر بوڑھے کو قتل نہ کرنا، نہ چھوٹے بچے کو قتل کرنا، نہ عورت کو، کسی گھر کو ڈھانا نہیں، پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، کسی مویشی کو بلاوجہ ذبح نہ کرنا ہاں مگر کھانے کے لیے، کھجور کے درخت کو نہ جلانا، جنگ میں کوتاہی نہ کرنا، بزدلی نہ دکھانا، مال غنیمت میں دھوکہ نہ کرنا اور کچھ لوگ تم کو سر منڈے ملیں گے ان شیطانوں کو سرینوں پر تلوار مار مار کر قتل کر دینا۔ اللہ کی قسم! میں ان میں سے ایک آدمی کو قتل کروں یہ مجھے عام ستر کافروں کے مارنے سے زیادہ پسند ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فقاتلوا ائمة الکفر انهم لا ایمان لهم.

پس کفر سرغنوں کو قتل کرو، ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابن عساکر

روم کی طرف لشکر کشی

۱۴۱۷۲..... (مسند الصدیق) اسحاق بن بشر سے مروی ہے کہ ہم کو ابن اسحاق نے زہری سے بیان کیا، زہری کہتے ہیں: ہم کو ابن کعب نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ الخزاعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا:

عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ روم کا ارادہ فرمایا تو علی، عمر، عثمان، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابوعبیدۃ بن الجراح اور بدری مہاجرین وانصاری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہم کو بلایا۔ چنانچہ یہ سب حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔

راوی عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان میں شامل تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احصاء (شمار) ممکن نہیں ہے، اعمال ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کلمہ کو جمع کر دیا ہے، تمہیں آپس میں صلح جو بنا دیا ہے، تم کو اسلام کی ہدایت بخش دی ہے اور شیطان کو تم سے دور کر دیا ہے۔ اب وہ اس بات کی طمع ولالچ نہیں کر سکتا کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ گے اور نہ تم کسی دوسرے الٰہ کو اپنا معبود بنا سکتے ہو۔ پس عرب آج ایک ماں باپ کی اولاد ہیں۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو شام کی طرف رومیوں سے جہاد کے لیے نکالوں تاکہ اللہ پاک مسلمانوں کو تقویت عطا کرے اور اپنے کلمے کو اونچا کرے، اس کے علاوہ اس میں خود مسلمانوں کے لیے بھی بڑا اجر اور بہت بڑا فائدہ ہے۔ اس لیے کہ جو اس جنگ میں ہلاک ہوا وہ شہادت کا رتبہ پائے گا اور پھر جو اللہ کے ہاں نیکوں کے لیے ذخیرہ ہے وہ بہت بہتر ہے۔ اور جو زندہ رہے گا وہ مسلمانوں کے لیے مدافعت کار اور اللہ کے ہاں مجاہدین کا اجر پانے والا ہوگا۔ میری یہی رائے ہے جو میں نے سوچی ہے۔ کوئی بھی آدمی مجھے اپنی رائے دے سکتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقریر

چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو جس کو چاہتا ہے خیر کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے اللہ کی قسم! ہم نے جب بھی کسی خیر کی طرف سبقت کی مگر آپ ہم سے ہمیشہ سبقت لے گئے۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔ اللہ کی قسم! میں بھی آپ کے

ساتھ بالکل اسی رائے کے ساتھ ملاقات کرنے والا تھا۔ ابھی آپ نے یہی بات ذکر فرمادی۔ بے شک آپ کی رائے درست ہے اللہ پاک بھی آپ کو سیدھی راہوں کی توفیق نصیب کرے۔

آپ کافروں پر گھوڑوں کے پیچھے گھوڑے دوڑادیں، پیادوں کے پیچھے پیادوں کی قطار باندھ دیں اور لشکروں پر لشکر بھیجنا شروع کردیں بے شک اللہ پاک اپنے دین کی نصرت فرمائے گا، اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا کرے گا۔

پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے اور ارشاد فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! وہ اہل روم ہیں، سرخ رنگ والے فولاد اور سخت جنگجو لوگ ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ (فی الحال) ساری طاقت دو بدو نہ لگائیں بلکہ گھڑ سواروں کا ایک لشکر ان کی طرف بھیج دیں جو ان کے مضافات میں غارت گری کرے اور پھر واپس آپ کے پاس آجائے۔ بار بار ایسا کیا جائے اس سے دشمن کمزور پڑیں گے، دوران کے مضافات سے مال غنیمت بھی حاصل ہوگا، اس سے مسلمان اپنے دشمن پر مزید قوی ہو جائیں گے۔ پھر آپ یمن کے دور دراز علاقوں اور ربیعہ و مضر کے ادھر ادھر نکل جانے والے قبائل پر لشکر بھیجیں۔ پھر ان سب لشکروں کو اپنے پاس جمع کرلیں اس کے بعد اگر آپ کا خیال ہو تو آپ خود اپنی سرکردگی میں اہل روم (کے قلب) پر ہلہ بول دیں اگر چاہیں تو کسی کی سالاری میں لشکروں کو روانہ کردیں۔

پھر لوگ خاموش ہوگئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے (مجھے مزید رائے دو)۔ چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا: میں آپ کو اپنے دین والوں کے لیے خیر خواہ خیال کرتا ہوں اور ان پر مشفقت کرنے والا۔ پس جب آپ نے کوئی رائے دیکھ لی ہے جو عامۃ المسلمین کے لیے باعث خیر ہے تو بس اللہ پر بھروسہ کر کے اس پر عمل کر گذریئے۔ بے شک آپ پر کوئی قدغن نہیں۔

یہ سن کر طلحہ، زبیر، سعد، ابوعبیدۃ، سعید بن زید اور دیگر حاضرین مہاجرین اور انصار نے کہا: عثمان نے درست کہا۔

آپ جو رائے مناسب سمجھیں اس پر عمل کریں۔ ہم نہ آپ کی مخالفت کریں گے اور نہ آپ کو تہمت لگائیں گے۔ اور بھی اس طرح کی باتیں ذکر کیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حاضرین میں موجود تھے ابھی تک خاموش تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن (علی)! آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ اہل روم کی طرف نکلیں گے یا کسی کو بھی سالار بنا کر بھیجیں گے ان کی مدد کی جائے گی ان شاء اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک تمہیں بھی خیر کی خوشخبری عطا کرے، تم کو کہاں سے اس بات کا علم ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

یہ دین ہر اس پر غالب ہو کر رہے گا جو اس سے دشمنی مول لے گا حتیٰ کہ یہ دین اور اس کے ماننے والے غالب آجائیں گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیسی عمدہ حدیث ہے یہ، تم نے مجھے خوش کردیا اللہ بھی تمہیں خوش کرے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء کی جس کا وہ اہل ہے۔ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا اور پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر اسلام کا انعام کیا ہے، جہاد کے ساتھ تمہارا اکرام کیا ہے اس دین کے ساتھ تم کو سارے ادیان پر فضیلت بخشی ہے۔ پس اے بندگان خدا شام ملک کی طرف اہل روم سے جنگ کے لیے تیار ہوجاؤ۔ میں تم پر امیروں کو مقرر کردوں گا اور ان کے لیے جھنڈے بھی باندھ دوں گا۔ پس اپنے رب کی اطاعت کرو، اپنے امراء کی مخالفت نہ کرو اور اپنی نیتوں کو اور اپنے کھانے پینے کو درست رکھو۔

فان اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون.

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ احسان کرنے والے ہیں۔

یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ! اے مسلمانوں کی جماعت! کیا بات ہے تم خلیفۂ رسول اللہ کو جواب نہیں دے رہے؟ حالانکہ وہ تم کو اس کام کی طرف بلا رہے ہیں جس میں تمہاری بقاء ہے۔ ہاں اگر قریب کا سفر ہوتا اور آسان سفر ہوتا تو تم جلدی سے جواب دیتے۔

حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن خطاب! تو ہم کو مثالیں دیتے ہو منافقین کی مثالیں۔ تم ہم پر عیب لگاتے ہو، تم کو کیا رکاوٹ ہے تم نے کیوں جلدی نہیں کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جانتے ہیں کہ میں لبیک کہوں گا صرف ان کے پکارنے کی دیر ہے۔ اور وہ مجھے غزوہ پر بھیجیں تو میں نکل تیار ہوں۔ حضرت عمرو بن سعید نے فرمایا: ہم تمہارے لیے جنگ نہیں کریں گے بلکہ ہم اللہ کے لیے جنگ کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دعا دی: اللہ تم کو اچھی توفیق دے۔ تم نے اچھا کہا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن سعید کو فرمایا: بیٹھ جاؤ، اللہ تم پر رحم کرے! عمر کے کہنے کا مقصد کسی مسلمان کو ایذاء دینا یا اس کو ملامت کرنا نہ تھا ان کا مقصد تو محض یہ تھا کہ زمین کی طرف جھکنے والے لوگ جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔

حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا: خلیفہ رسول اللہ نے سچ کہا۔ پھر عمرو بن سعید کو فرمایا: اے بھائی بیٹھ جاؤ۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے محمد کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ وہ اس حق دین کو ہر دین پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکین کو برا کیوں نہ لگے۔ بے شک اللہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے، اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے، اپنے دشمن کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ ہم مخالفت کرنے والے نہیں ہیں اور نہ اختلاف کرنے والے ہیں۔ آپ خیر خواہ شفیق اور مہربان حاکم ہیں۔ آپ جب بھی ہم سے کوچ کا تقاضا کریں گے ہم نکل پڑیں گے اور جب بھی آپ حکم کریں گے ہم اطاعت کریں گے۔

ان کی بات سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے اور فرمایا: اللہ تمہیں بھائی اور دوست کا اچھا بدلہ دے۔ تم رغبت کے ساتھ اسلام لائے، ثواب کی خاطر ہجرت کی۔ تم اپنے دین کو لے کر کفار سے بھاگے تھے تاکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر سکو۔ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے۔ پس اب تم لشکر والوں کے امیر ہو جاؤ اللہ تم پر رحم کرے۔ پھر عمرو واپس لوٹ گئے اور حضرت خالد بن سعید نیچے اتر گئے اور لشکر کی تیاری میں لگ گئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا: لوگوں کو اعلان کرو کہ اے لوگو! ملک شام میں رومیوں سے جہاد کے لیے نکلو۔ لوگوں نے دیکھ لیا تھا کہ ان کے امیر خالد بن سعید ہوں گے اور اس میں ان کو کچھ شک نہ تھا۔ پھر پہلا لشکر ترتیب دیدیا گیا۔ پھر دوسرے لوگ بھی معسکر میں اکٹھے ہونے لگے دس، بیس، تیس، چالیس، پچاس اور سو سو ہو کر لوگ ہر روز جمع ہونے لگے حتیٰ کہ ایک کثیر تعداد جمع ہو گئی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک دن لشکر گاہ میں آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کے ہمراہ لشکر گاہ معسکر میں پہنچے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں ایک اچھی تعداد دیکھی، لیکن روم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے ان کو کافی نہ سمجھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، کیا اسی قدر لوگوں کو رومیوں سے جہاد کے لیے بھیجا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تمام رومیوں کے لیے اتنی تعداد پر مطمئن نہیں ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوسرے ساتھیوں سے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درست ہے ہمارا بھی یہی خیال ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اہل یمن کے مسلمانوں کو خط نہ لکھوں، ان کو ہم جہاد کی طرف بلاتے ہیں اور جہاد کے ثواب کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ بات تمام ساتھیوں نے درست سمجھی اور عرض کیا آپ کا خیال بہت اچھا ہے، ایسا ہی کیجئے۔

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لکھا:

اہل یمن کے نام ترغیبی خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یمن کے ان مسلمانوں کی طرف جن پر یہ خط پڑھا جائے۔

تم سب کو سلام ہو۔

میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، امابعد!

اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر جہاد کو فرض کر دیا ہے، ان کو حکم دیا ہے کہ ہلکے ہوں یا بوجھل اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں۔ اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کریں۔ جہاد ایک فریضہ ہے۔ جس کا ثواب اللہ کے ہاں عظیم ہے۔ ہم نے مسلمانوں سے تقاضا کیا ہے کہ وہ رومیوں سے جہاد کے لیے ملک شام کی طرف کوچ کریں۔ چنانچہ مسلمان اس کے لیے بہت جلد تیار ہو گئے ہیں اور ان کی نیت بھی اچھی ہے۔ پس اے بندگان خدا! تم بھی جلدی اس طرف نکلو جہاں کے لیے دوسرے مسلمان تیار ہو چکے ہیں اور اپنی نیتوں کو درست رکھو بے شک تم دو نیکیوں میں سے ایک ضرور پانے والے ہو یا شہادت یا فتح اور غنیمت۔ بے شک اللہ پاک اپنے بندوں سے صرف ان کی بات پر راضی نہیں ہوتا بغیر عمل کے۔ اور جہاد دشمنوں کے لیے ہمیشہ جاری رہے گا حتیٰ کہ وہ دین حق پر آ جائیں اور کتاب اللہ کے حکم پر اپنی گردنوں کو خم کر دیں۔ پس اللہ تمہارے دین کی حفاظت فرمائے تمہارے قلوب کو نور ہدایت سے منور فرمائے تمہارے اعمال کو پاکیزہ کرے اور تم کو صبر کرنے والے ثابت قدم مہاجرین کا ثواب عنایت کرے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ خط حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ان کی طرف بھیج دیا۔ ابن عساکر

۱۴۱۷۳ عیاض الاشعری سے مروی ہے، کہ میں جنگ یرموک میں حاضر تھا۔ لشکر پر پانچ امیر تھے: ابوعبیدۃ، یزید بن ابی سفیان، شرحبیل بن حسنہ، خالد بن الولید اور عیاض۔ یہ راوی عیاض الاشعری کے سوا کوئی اور عیاض تھے۔

راوی عیاض کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: جب جنگ ہو تو ابوعبیدۃ تمہارے امیر (الامراء) ہوں گے۔ ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ موت ہماری طرف جھپٹ رہی ہے ہمیں مزید کمک بھیجئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا: میرے پاس تمہارا خط آیا ہے تم نے مجھ سے مدد مانگی ہے۔ میں تم کو اس کا پتا تا ہوں جو سب سے زیادہ مدد کرنے والا اور لشکر میں موجود بننے والا ہے وہ اللہ عزوجل ہے تم اس سے مدد مانگو بے شک محمد کی جنگ بدر میں تمہاری تعداد سے کم کے اندر مدد کی گئی تھی۔ ابن سعد

خلافت ...... امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

جان لے، اللہ تجھ پر رحم کرے! کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، سیرت، عادات اور زبانت سے متعلق کچھ روایات حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں اور آپ کے بعض خطبات اور مواعظ حرف المیم کی کتاب المواعظ میں نقل کیے گئے ہیں۔

۱۴۱۷۴ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ ہے اور آپ لوگوں کو بٹھا رہے ہیں اور فرماتے جا رہے ہیں: خلیفہ رسول اللہ ﷺ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی بات سنو۔ چنانچہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا شدید نامی غلام ایک تحریر لے کر آیا۔ اور وہ تحریر لوگوں کو پڑھ کر سنائی۔

ابوبکر کہتا ہے: اس شخص کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو جس کا نام اس کاغذ میں ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے تمہارے ساتھ کسی طرح کی کوتاہی نہیں برتی (وہ نام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تھا)۔

قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے عمر کو منبر پر دیکھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن جریر، اللالکائی فی السنۃ

فائدہ:...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات سے قبل اپنا خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منتخب فرما گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام ایک کاغذ میں لکھ کر دے گئے تھے کہ لوگ یوں بیعت کریں کہ اس کاغذ میں جس کا نام ہے ہم اس کی بیعت کرتے ہیں۔ چنانچہ بیعت کے بعد اس کاغذ کو کھول کر دیکھا گیا تو اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تھا۔

۱۴۱۷۵..... ابو سلمۃ بن عبدالرحمن، محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی اور عبداللہ بن البہی ان حضرات کے کلام کا خلاصہ ہے کہ:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو انہوں نے عبدالرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا: مجھے عمر بن خطاب کے متعلق رائے دو۔ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا: آپ جس بات کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہیں، آپ مجھ سے زیادہ اس کو بخوبی جانتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر بھی تم کہو۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ آپ کی رائے سے بھی بڑھ کر افضل ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو بلایا اور فرمایا: مجھے عمر کے متعلق اپنی رائے دو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ہم سے زیادہ ان کے متعلق خبر رکھتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے باوجود تم کہو اے ابوعبداللہ! حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ گواہ ہے، میں ان کے متعلق یہی علم رکھتا ہوں کہ ان کا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے اور ہمارے درمیان ان جیسا اچھا کوئی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ اللہ کی قسم! اگر تم ان کا ذکر چھوڑ دیتے تو میں تمہاری مخالفت نہ کرتا۔ ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوالاعور سعید بن زید، اسید بن حضیر اور دیگر مہاجرین اور انصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی مشورہ کیا۔ حضرت اسید نے فرمایا: اللہ جانتا ہے میں ان کو آپ کے بعد سب سے بہتر سمجھتا ہوں جو رضائے الٰہی کے لیے راضی ہوتے ہیں اور پروردگار کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتے ہیں۔ نیز ان کا اندر باہر سے اچھا ہے، اس لیے اس حکومت پر ان سے بڑھ کر کوئی قوی شخص نہیں آسکتا۔

بعض صحابہ کرام نے عبدالرحمن اور عثمان کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہونے کی اور تنہائی میں ان کے مشورہ کرنے کی خبر سنی تو وہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: اگر آپ کا پروردگار آپ سے پوچھ لے کہ آپ ہم پر عمر کو خلیفہ کیوں بنا کر آئے ہیں تو آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ حالانکہ آپ ان کی سخت مزاجی کو خوب جانتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے بٹھا دو (پھر) فرمایا: کیا مجھے اللہ کا خوف دلاتے ہو، ستیاناس ہو اس کا جو تمہاری حکومت سے متعلق ظلم کا فیصلہ کرے۔ میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان پر تیرے بندوں میں سے سب سے اچھے کو خلیفہ چنا ہے۔ تم اپنے پیچھے والوں کو بھی میری طرف سے یہ خبر سنا دینا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کروٹ پر لیٹ گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: لکھو:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ وہ عہد نامہ ہے جو ابوبکر بن ابی قحافہ نے اپنی زندگی کے آخر میں دنیا سے نکلتے ہوئے اور اپنی اخروی زندگی کے شروع میں اس کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ہے، جس وقت کہ کافر بھی ایمان لے آتا ہے، فاجر (بھی خدا پر) یقین کر لیتا ہے، جھوٹا بھی سچ بولتا ہے، کہ میں اپنے بعد تم پر عمر بن خطاب کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں، تم ان کی بات سننا اور ان کی اطاعت بجا لانا۔ میں نے (اس معاملے میں) اللہ سے، اس کے رسول سے، اس کے دین سے، اپنی جان سے اور تم سے بھلائی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی ہے۔ پس اگر وہ عدل و انصاف کرے گا تو یہی میرا اس کے متعلق گمان ہے اور یہی میں اس کے بارے میں جانتا ہوں۔ لیکن اگر وہ بدل جائے تو ہر انسان جو گناہ کرتا ہے اس کا خود ذمہ دار ہے۔ میں نے تو خیر کا ہی ارادہ کیا ہے اور میں غیب کا علم نہیں رکھتا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

اور عن قریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹتے ہیں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تحریر پر مہر لگانے کا حکم دیا۔

بعض راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تحریر کا پہلا حصہ لکھوالیا اور ابھی عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر باقی تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ پر

بے ہوشی طاری ہوگئی ابھی آپ نے کسی کا نام نہیں لکھوایا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خود ہی لکھ دیا کہ "میں عمر بن خطاب کو خلیفہ چنتا ہوں" پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی ہوش آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم نے کیا لکھا ہے پڑھ کر سناؤ، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ساری تحریر اور عمر رضی اللہ عنہ کا نام بھی پڑھ کر سنا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور ارشاد فرمایا: میرے بے ہوش ہو جانے پر تم کو میری جان کا خطرہ ہو گیا اور لوگوں کے اختلاف میں پڑ جانے کا خطرہ تم نے بھانپ لیا۔ اللہ تم کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ نصیب کرے۔ اللہ کی قسم! تم خود بھی اپنا نام لکھنے کے اہل تھے۔ تم سے اسی اچھائی کی توقع تھی

چنانچہ (تحریر مکمل کرنے اور مہر کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ) نے حکم دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ تحریر لے کر باہر آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب اور اسید بن سعید القرظی بھی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا: کیا تم بیعت کرتے ہو اس شخص کی جس کا نام اس خط میں ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں، سب نے اس کا اقرار کیا، اس پر راضی ہو گئے اور اس پر بیعت بھی کر لی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تنہائی میں بلایا اور نصیحتیں اور وصیتیں کیں جو بھی کیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے نکل آئے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کی:

اے اللہ! میں نے اس میں ان لوگوں کی خیر کا ارادہ کیا ہے، مجھے ان پر فتنے کا خوف تھا، اس لیے میں نے ان میں یہ تقرر کر دیا ہے، جس کو آپ خوب جانتے ہیں۔ میں نے ان کے بارے میں اپنی اچھی رائے اختیار کی ہے۔ میں نے ان پر ان کے سب سے اچھے اور سب سے قوی شخص کو والی بنا دیا ہے، جو ان میں سب سے زیادہ حریص ہے ان کی بھلائی کا۔ اب میرے پاس آپ کا حکم آ چکا ہے آپ ان میں میرے نائب کو بہتر ثابت کیجئے گا۔ یہ سب تیرے بندے ہیں اور ان کی پیشانی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! ان کے لیے ان کے والی کو صالح بنا دے اور اس والی کو اپنے خلفاء راشدین میں سے بنا دے، جو نبی الرحمت کی ہدایت اور صالحین کے طریقے کی پیروی کرے اور ان کی رعایا کو بھی ان کے لیے صالح بنا دے۔ ابن سعد

۱۴۱۷۶ ۔۔۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میں تم کو ایسے کام کی طرف بلا رہا ہوں جس کو سپرد کر دیا جائے وہ اس کو مشقت میں ڈال دیتا ہے۔ پس اے عمر! اللہ سے ڈر اس کی اطاعت کرنے کے ساتھ ساتھ اور اس کی اطاعت کر اس سے ڈرتے ہوئے۔ بے شک متقی محفوظ ہوتا ہے۔ بے شک یہ منصب آزمائش ہے، اس کا مستحق وہی ہے جو اس پر عمل پیرا ہو۔ اگر کسی نے اس منصب پر آنے کے بعد حق کا حکم دیا، لیکن خود باطل پر عمل کیا، نیکی کا حکم دیا لیکن خود برائی پر عمل کیا تو قریب ہے کہ اس کی امید ٹوٹ جائے اور اس کا عمل بے کار ہو جائے (اے عمر!) اگر تو لوگوں پر والی بنے تو کوشش کرنا کہ تیرے ہاتھ لوگوں کے خون سے خشک رہیں، تیرا پیٹ ان کے اموال سے خالی رہے اور تیری زبان ان کی عزتوں کے ساتھ کھیلنے سے بند رہے۔ اور ہر نیکی کی قوت اللہ کے طفیل ہی ممکن ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۴۱۷۷ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا۔ حضرت علی اور طلحہ رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور پوچھا: آپ نے کس کو خلیفہ بنایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ دونوں حضرات بولے: آپ اپنے پروردگار کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے اللہ سے ڈراتے ہو، میں اللہ کو اور عمر کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں کہوں گا: میں نے ان پر تیرے بندوں میں سے سب سے اچھے شخص کو خلیفہ بنا دیا ہے۔ ابن سعد

۱۴۱۷۸ ۔۔۔ زید بن ابی الحارث سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا تاکہ ان کو خلیفہ بنائیں۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا: کیا آپ ہم پر عمر کو خلیفہ بنائیں گے، جو سخت مزاج ترش انسان ہیں۔ اگر وہ ہم پر والی بنا دیئے گئے تو مزید ترش اور سخت مزاج ہو جائیں گے۔ پھر آپ اپنے رب سے ملو گے تو اس کو کیا جواب دو گے اگر آپ نے ہم پر عمر کو خلیفہ بنا دیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ سے ڈراتے ہو، میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان پر تیرے اہل میں سے سب سے بہتر انسان کو خلیفہ نامزد کر دیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

ابن جریر نے اس روایت کو اسماء بنت عمیس سے بھی روایت کیا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خلیفہ کا تعین

۱۴۱۷۹۔ عثمان بن عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو بلوا کر انہیں عہد نامہ املاء کروایا۔ لیکن عہد نامہ میں کسی کا نام املاء کروانے سے قبل ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (از خود) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لکھ دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے کسی کا نام لکھ دیا ہے کیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ کی کیفیت ملاحظہ کی تو مجھے ڈر ہوا کہیں آپ رخصت تو نہیں ہوگئے، یہ سوچ کر میں نے عمر بن الخطاب لکھ دیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر تم اپنا نام ہی لکھ دیتے تو تم بھی اس کے اہل اور مستحق تھے۔ پھر حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور عرض کیا: میں اپنے پیچھے والوں کا قاصد ہوں۔ وہ کہتے ہیں: آپ اپنی زندگی میں عمر کی سختی کو ہم پر جانتے ہیں۔ پھر آپ کی وفات کے بعد جبکہ ہمارے سارے امور ان کو سونپ دیئے جائیں گے تب ان کی سخت مزاجی کا کیا حال ہوگا؟ اور اللہ آپ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا، آپ دیکھ لیں، اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ، کیا تم مجھے اللہ کا خوف دلاتے ہو۔ ہلاک ہو وہ شخص جو تمہارے معاملے میں غلط فہمی کا شکار ہو۔ جب اللہ مجھ سے سوال فرمائے گا تو میں عرض کروں گا: میں نے تیرے اہل پر ان کے سب سے اچھے شخص کو خلیفہ بنایا ہے۔ جاؤ لوگوں کو میری طرف سے یہ پیغام دے دو۔ اللالکائی

۱۴۱۸۰۔ ابوبکر بن سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ وصیت لکھوائی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ عہد نامہ ہے ابوبکر صدیق کی طرف سے، اس کے دنیا میں آخری وقت کے موقع پر دنیا سے نکلتے ہوئے، اور آخرت کے پہلے وقت میں اس میں داخل ہوتے ہوئے، جس وقت کہ کافر ایمان لے آتا ہے، گناہ گار متقی بن جاتا ہے اور جھوٹا بھی سچ بولنے لگتا ہے۔ میں اپنے بعد عمر بن الخطاب کو خلیفہ بنا رہا ہوں۔ اگر وہ عدل وانصاف کا سلوک کریں تو یہی میرا ان کے متعلق گمان ہے اور اگر وہ ظلم کریں اور (میرے عہد کو) بدل دیں تو میں نے تو بھلائی کا ارادہ کیا تھا غیب کا مجھے علم نہیں۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون.

اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جان لیں گے کہ کس طرف پلٹتے ہیں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان کو ارشاد فرمایا: اے عمر! نفرت کرنے والا تجھ سے نفرت کرے گا اور محبت کرنے والا تجھ سے محبت کرے گا۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خیر سے نفرت کی جاتی ہے اور شر سے محبت۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تو مجھے اس (تمہاری امارت) کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اس (امارت) کو تمہاری ضرورت ہے۔ تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور ان کی صحبت بھی اٹھائی۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو اپنی ذات پر بھی ترجیح دیتے تھے۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آپ کے اہل (یعنی امت) کو سیدھی راہ دکھائیں، خواہ ان کی طرف سے ہم کو جو بھی صورت حال پیش آئے۔ تم نے مجھے بھی خوب دیکھا اور میرے ساتھ رہے، میں اپنے پہلے شخص کے نشانات پر چلتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی سویا تو میں نے یہی خواب دیکھا اور جب بھی بیداری میں ہوا تو یہی خیال رہا کہ میں اسی راستے پر ہوں اس سے منحرف نہیں ہوا ہوں۔ اے عمر! تو جانتا ہے کہ اللہ کا جو حق رات میں ہے اللہ پاک اس کو دن میں قبول نہ فرمائیں گے اور جو حق اس کا دن کا ہے رات میں اس کو قبول نہ فرمائے گا۔ اور بے شک انہی لوگوں کے میزان

عمل بھاری ہوں گے جن کے میزان عمل ان کے حق کی اتباع کرنے کی وجہ سے قیامت میں بھاری نکلیں۔اور میزان پر لازم ہے کہ اگر اس میں حق رکھا جائے تو وہ بھاری ہو جائے۔اور ان لوگوں کے میزان عمل ہلکے ہوں گے جن کے باطل کی اتباع کرنے کی وجہ سے میزان عمل قیامت میں ہلکے ہو جائیں کیونکہ جس میزان میں باطل رکھا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ ہلکا ہو جلئے۔ میں تم سب سے پہلے تمہارے اپنے نفس سے ڈراتا ہوں پھر لوگوں کی طرف سے تم کو محتاط رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ بے شک ان کی نگاہیں بلندی کی طرف اٹھ گئی ہیں اور ان کی خواہشات پھول گئی ہیں۔وہ حیران ہیں ذلت کی وجہ سے۔تم اس سے اپنا دامن بچائے رکھنا۔پھر وہ تم سے خوفزدہ رہیں گے جب تک کہ تم اللہ سے خوفزدہ رہے یہ میری وصیت ہے اور میں تم سلام کہتا ہوں۔ابن عساکر

خلافت کے سلسلہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مشورہ فرمانا

۱۴۱۸۱۔۔۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری بدن ہو گئے اور ان پر اپنا آخری وقت کھل گیا تو انہوں نے لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو میری حالت کا علم ہے اور مجھے اب اپنی موت کا گمان ہو رہا ہے۔لہٰذا اللہ تعالیٰ نے میری بیعت کرنے پر تمہاری قسموں کو بری کر دیا ہے، تم سے میرا معاہدہ ختم کر دیا ہے اور تمہاری حکومت تم کو واپس کر دی ہے۔اب تم اپنے اوپر جس کو پسند کرو امیر منتخب کرلو۔ کیونکہ اگر تم میری زندگی میں اپنا نیا امیر چن لو تو میرے مرنے کے بعد تمہارے اختلافات میں پڑنے کا اندیشہ کم ہے۔
چنانچہ لوگ آپ کو چھوڑ کر اٹھ گئے اور آپ کو اکیلا چھوڑ دیا۔لیکن ان کی رائے کسی پر جمع نہ ہو سکی۔ چنانچہ وہ واپس آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! ہمیں آپ کی رائے قبول ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم میری رائے سے اختلاف کرو۔لوگوں نے کہا: نہیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم راضی رہنے پر اللہ کو عہد دو۔لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کچھ مہلت دو۔ میں اللہ، اس کے دین اور اس کے بندوں کی خیر خواہی میں کسی کو دیکھتا ہوں۔ چنانچہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا۔ انکو فرمایا: مجھے تم کسی آدمی کا بتاؤ۔ اللہ کی قسم! تم میرے نزدیک اس کے اہل ہو اور مناسب ہو۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عہد نامہ لکھو۔ چنانچہ انہوں نے عہد نامہ لکھنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ نام لکھنے کی نوبت آئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر غشی کا دورہ پڑ گیا۔ پھر آپ بیدار ہوئے تو فرمایا: لکھو: عمر۔سیف، ابن عساکر

۱۴۱۸۲۔۔۔۔حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کا عہد لکھا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم دیا کہ وہ کسی کا نام نہ لکھیں۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آدمی کا نام چھوڑ دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عہد نامہ میں عمر کا نام لکھ دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آ گیا تو انہوں نے فرمایا: ہمیں عہد نامہ دکھاؤ۔ دیکھا تو اس میں عمر کا نام تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کس نے لکھا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے اور اللہ تم کو اچھا بدلہ عطا کرے۔ اگر تم اپنا نام لکھ دیتے تو تم بھی یقیناً اس کے اہل تھے۔الحسن بن عرفة فی جزئه

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۴۱۸۳۔۔۔۔سیف بن عمر، ابوضمرۃ عبداللہ بن المستورد الانصاری سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ عاصم سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حالت مرض میں لوگوں کو جمع کیا۔ پھر کچھ لوگوں کو حکم دیا کہ ان کو منبر تک لے جائیں۔ پھر آپ نے جو خطبہ دیا یہ خطبہ آپ کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپ نے اللہ کی حمد وثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! دنیا سے احتیاط برتو، اس پر بھروسہ نہ کرو۔ یہ دھوکہ کا سامان ہے۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دو۔ آخرت سے محبت رکھو۔ بے شک دونوں میں سے ایک کی محبت دوسرے کی نفرت پیدا کرتی ہے۔اور یہ دین جو ہمارا ضامن ہے اس کا آخر بھی اسی طرح درست ہوگا جس طرح

اس کا اول (زمانہ) درست ہوا تھا۔ اس دین میں والی کی ذمہ داری وہی اٹھا سکتا ہے جو تم میں سب سے زیادہ قدرت والا اور اپنے نفس پر سب سے زیادہ قابو رکھنے والا ہو، جو حالت شدت میں تم میں سب سے زیادہ شدید ہو اور نرمی کے موقع پر تم میں سب سے زیادہ نرم ہو، اصحاب الرائے لوگوں کی رائے کو تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہو، لایعنی (بے کار) کاموں میں قطعاً شغل نہ رکھتا ہو، پیش آمد، مصائب پر رنجیدہ وملول ہونے والا نہ ہو، سیکھنے سے حیاء نہ رکھتا ہو، بات واضح ہو جانے پر حیرانی کے سمندر میں غوطہ زن نہ رہتا ہو، اپنے کاموں پر قوی ہو، امور حکمرانی کے کسی کام میں کمی کوتاہی اور سستی کا شکار نہ ہو، آنے والے مسائل میں احتیاط اور پیش بندی کی گھات لگائے رکھتا ہو اور ان سب کاموں کا کما حقہ اہل عمر بن الخطاب ہے۔

یہ فرما کر آپ منبر سے نیچے اتر آئے۔ ابن عساکر

خلافت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو والی وخلیفہ بنا دیا گیا تو وہ منبر رسول اللہ ﷺ پر خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم لوگ مجھے شدت پسند اور سخت گیر سمجھتے ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، میں آپ کا غلام اور خدمت گار تھا اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم:

بالمؤمنين رؤف رحيم.

وہ مؤمنین کے ساتھ نرم (اور) مہربان ہیں۔

کا پرتو تھے۔ جبکہ میں آپ کے سامنے ننگی تلوار تھا الا یہ کہ آپ ﷺ مجھے نیام میں کر دیتے یا مجھے کسی کام سے روک دیتے تو میں باز آجاتا تھا۔ ورنہ میں آپ ﷺ کی نرمی کی وجہ سے لوگوں پر جری ہو جاتا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی حال پر رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات (پر ملال) ہوگئی۔ آپ جاتے وقت مجھ سے راضی تھے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس (احسان عظیم) پر جس کی مجھے سعادت نصیب ہوئی۔

پھر ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے بھی میں اسی مقام پر فائز تھا، تم لوگ ابوبکر کی کرم نوازی اور نرمی ومہربانی کو جانتے ہو۔ میں آپ کا بھی خدمت گار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے لیے ننگی تلوار بنا رہتا تھا اور اپنی سختی کے ساتھ ان کی نرم مزاجی کو معتدل کرتا رہتا تھا الا یہ کہ وہ مجھے روک کر آگے بڑھ جاتے تو میں رک جاتا تھا۔ ورنہ میں سختی کو آگے رکھتا تھا۔ پھر اسی طرح وقت گذرتا رہا حتیٰ کہ اللہ نے ان کو بھی اپنے پاس اٹھا لیا، وہ بھی جاتے وقت مجھ سے راضی تھے۔ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس احسان پر، جس کی مجھے سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد آج تمہاری ذمہ داری میری طرف آگئی ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ کہنے والا کہے گا: کہ عمر تو ہم پر اس وقت بھی سخت گیر تھے جبکہ حکومت کی باگ کسی اور کے ہاتھ میں تھی، تو اب ان کی شدت کس حال پر ہوگی جبکہ تمام امور ان کے ہاتھوں میں آگئے ہیں۔

پس جان لو! تم میرے بارے میں کسی سے کوئی سوال نہ کرو کیونکہ تم خود مجھے جانتے ہو اور اچھی طرح آزما چکے ہو اور تم اپنے نبی کی سنت بھی جانتے ہو جس طرح میں جانتا ہوں اور میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ سے کچھ پوچھنے کا ارادہ کیا تو کبھی اس میں ندامت کا خیال نہیں کیا اور ان سے بڑھ کر سوال کر لیا۔ اب تم اچھی طرح جان لو کہ میری پہلی والی شدت ظالم اور سرکش کے لیے اور طاقت ور سے کمزور کا حق دلانے کے لیے کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ لیکن ہاں میں اس شدت کے بعد پاکدامن اور سر تسلیم خم کرنے والوں کے لیے اس قدر نرم ہوں کہ ان کے لیے اپنا رخسار زمین پر رکھنے والا ہوں۔ نیز اگر کسی کا مجھ سے کبھی کوئی کام پڑا تو میں اس کے لیے اس کے ساتھ کسی کے پاس بھی چلنے سے عار محسوس نہیں کروں گا۔ پس کوئی بھی مجھے اپنے کام میں لا سکتا ہے۔ اے بندگان خدا! اللہ سے ڈرو، اپنے نفسوں پر میری مدد اس طرح کرو کہ اپنے نفسوں کو (برائی) سے بچاتے ہوئے مجھ سے دور رکھو، نیز میرے نفس پر میری مدد کرو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے ساتھ۔ اور جن کاموں کو اللہ نے مجھے ولایت میں

سونپ دیا ہے ان میں مجھے نصیحت کر کے میری مدد کرو۔ یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اتر آئے۔

ابو حسین بن بشران فی فوائدہ، ابو احمد الدھقان فی الثانی من حدیثہ، مستدرک، اللالکائی

۱۴۱۸۵۔۔۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلا خطبہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ آپ رضی اللہ عنہ نے حمد وثناء کے بعد یہ فرمایا:

تم کو میرے ساتھ اور مجھے تمہارے ساتھ آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔ مجھے اپنے دو ساتھیوں کے بعد خلیفہ بنایا گیا ہے۔ جو ہمارے ساتھ حاضر باش رہا ہم خود اس کا خیال رکھیں گے اور جو ہم سے دور رہا ہم ان پر صاحب قوت اور امانت دار لوگوں کو والی بنائیں گے۔ جس نے اچھائی برتی ہم اس کے ساتھ نیکی میں اضافہ کریں گے اور جو برائی کی راہ چلا ہم اس کو برے انجام سے گذاریں گے، بس اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

ابن سعد، شعب الایمان للبیھقی

۱۴۱۸۶۔۔۔جامع بن شداد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر چڑھتے ہوئے (خطبے سے قبل) سب سے پہلے یہ دعا کی:

اے اللہ! میں سخت ہوں مجھے نرم بنادے میں ضعیف ہوں مجھے قوی بنادے اور میں بخیل ہوں مجھے سخی بنادے۔ ابن سعد

۱۴۱۸۷۔۔۔جمید بن ہلال سے مروی ہے کہ ہمیں ایسے شخص نے بیان کیا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر حاضر تھا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تدفین سے فارغ ہوئے تو ان کی قبر کی مٹی سے اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اسی جگہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تم کو میرے ساتھ آزمائش میں بتلا کر دیا ہے اور مجھے تمہارے ساتھ آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ میرے دو ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد بھی تمہارے اندر باقی چھوڑ دیا ہے۔ اللہ کی قسم! تمہارے معاملات کا کوئی کام میری موجودگی میں پیش آیا تو میرے سوا اس کو کوئی حل نہ کرے گا اور اگر میری عدم موجودگی میں تمہارا کوئی مسئلہ درپیش ہوا تو میں کسی صاحب امانت پر اس کی ذمہ داری ڈالنے سے ہرگز نہ کتراؤں گا۔ اگر تم اچھا چلتے رہے تو میں بھی تمہارے ساتھ اچھائی برتوں گا اور اگر لوگوں نے برائی کا راستہ اختیار کیا تو میں ان کو عبرت کا سامان بنادوں گا۔

راوی کہتا ہے: اللہ کی قسم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی بات پر قائم رہے حتیٰ کہ دنیا سے جدا ہوگئے۔ ابن سعد، شعب الایمان للبیھقی

۱۴۱۸۸۔۔۔قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اب حکومت کی زمام مجھے تھما دی گئی ہے حالانکہ مجھے علم ہے کہ قریب اور دور والے اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اب لوگوں کو میں آگاہ کرتا ہوں کہ میں اس کے لیے اپنے دفاع میں لوگوں سے قتال کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ لیکن اگر مجھے علم ہوگیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ اس کام پر قوی اور طاقت والا ہے تو تب مجھے آگے بڑھ کر قتل ہو جانا زیادہ پسند ہوگا اس بات سے کہ میں ایسے شخص سے اس حکومت کو حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۴۱۸۹۔۔۔عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

عہد نبوی ﷺ میں وحی کے ساتھ بھی لوگوں کا مؤاخذہ کیا جاتا تھا۔ لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہم تمہارے ظاہری اعمال پر تمہاری پکڑ کریں گے۔ جس نے ہم پر خیر کو ظاہر کیا ہم اس پر ایمان لائیں گے اور اس کو قریب کریں گے اور ہمیں اس کے اندرونی معاملات سے سروکار نہ ہوگا۔ پھر اللہ ہی اس کے اندرونی معاملات کا حساب فرمائے گا۔ اور اگر کسی نے ہمارے آگے شر کو ظاہر کیا تو ہم اس پر مطمئن نہ ہوں گے اور نہ اس کی تصدیق کریں گے اگرچہ وہ کہے گا کہ اس کا باطن اچھا ہے۔ مصنف لعبدالرزاق

۱۴۱۹۰۔۔۔حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جوان عورت کا سامنا ہوا۔ عورت نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرا شوہر ہلاک ہوگیا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ تو ایک پایہ پکوانے کے قابل بھی نہیں (کما کر لاسکتے) اور نہ ان کے پاس کھیتی اور زمین ہے اور نہ مویشی جانور۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ان کو بجو ہی نہ کھا جائے۔ میں بنت خفاف بن ایماء الغفاری ہوں اور میرے والد خفاف صلح حدیبیہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور آگے نہ بڑھے بلکہ فرمایا: خوش آمدید تم تو قریبی نسب والی نکلیں کہ تمہارے باپ کو حضور کے ساتھ صحبت کا شرف حاصل رہا پھر آپ رضی اللہ عنہ لوٹے اور ایک بار بردار تگڑے اونٹ کو کھولا جو (بیت المال والے) گھر میں بندھا ہوا تھا۔ پھر اس پر دو بورے رکھ کر طعام اور غلے سے بھرے۔ ان کے درمیان نفقہ (سازوسامان) اور کپڑے وغیرہ رکھے۔ پھر اونٹ کی مہار جا کر عورت کو تھمادی اور فرمایا: یہ اونٹ لو اور یہ سامان تمہارے پاس ختم نہ ہوگا کہ اللہ پاک اور عطا کردے گا۔

ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اس کو زیادہ مال دیدیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے۔ اس کا باپ حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ کا شریک تھا۔ اللہ کی قسم! میں دیکھتا ہوں کہ اس کے باپ اور بھائی نے ایک قلعہ کا طویل زمانے تک محاصرہ کیا تھا جس کو ہم پر اللہ نے فتح کردیا۔ اب ہم اس قلعے سے مال غنیمت حاصل کرتے ہیں تو اس کے باپ اور بھائی کا اس میں کیوں حصہ نہیں ہوگا۔ البخاری، ابوعبیدۃ فی الاموال، السنن للبیھقی

۱۴۱۹۱..... ھمام سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل کتاب (یہودیوں یا عیسائیوں) کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: اسلام علیک اے عرب کے بادشاہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسا اپنی کتابوں میں پاتے ہو، نہیں بلکہ تم اپنی کتابوں میں یوں پاتے ہوگے: پہلے نبی اکرم ﷺ، پھر خلیفہ پھر امیر المؤمنین پھر اس کے بعد بادشاہوں کا دور؟ کتابی نے عرض کیا: جی ہاں۔

ابن ابی شیبہ، نعیم بن حماد فی الفتن

۱۴۱۹۲..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کئی شہروں کی بنیاد ڈالی: مدینہ، بصرہ، کوفہ، بحرین، شام اور جزیرہ۔ ابن سعد

۱۴۱۹۳..... ابوصالح الغفاری سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: ہم (مصر میں) جامع مسجد کے پاس آپ کے لیے گھر بناتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ایک حجاز میں رہنے والے کے لیے مصر میں گھر کی کیا ضرورت ہے، تم ایسا کرو اس کو مسلمانوں کے لیے بازار بنادو۔ ابن عبدالحکم

۱۴۱۹۴..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ وصولی پر مقرر کیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اے انس! کیا تو ہمارے لیے اونٹ لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اونٹ ہمارے حوالے کردو جبکہ دوسرا مال تم لے لو۔ میں نے عرض کیا: وہ تو بہت زیادہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواہ کتنا ہو، وہ تمہارا ہے۔ وہ چار ہزار درہم تھے۔ چنانچہ میں اہل مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار بن گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو ہمارے پاس اونٹ لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: پہلے میں بیعت کروں گا پھر باقی خبر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اچھی توفیق ملی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان کی بیعت کرلی سننے اور اطاعت کرنے پر۔ ابن سعد

۱۴۱۹۵..... عمر بن عطیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوکر بیعت کی، میں ابھی (نو آموز) لڑکا تھا۔ میں نے کہا: میں بیعت کرتا ہوں اللہ کی کتاب پر اور نبی کی سنت پر، نیز یہ کہ اس کا فائدہ بھی ہمارے لیے اور نقصان بھی ہم پر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ میری بات پر ہنس پڑے اور مجھے بیعت کرلیا۔ مسدد

۱۴۱۹۶..... (مسند عمر) نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں جس میں آپ کے گرد مہاجرین اور انصار بھی تھے، ارشاد فرمایا: کیا خیال ہے اگر میں بعض کاموں میں رعایت اور رخصت حاصل کرلوں تو تم کیا کروگے؟ لوگ چپ ہوگئے۔ پھر آپ نے دو تین بار یہی سوال پوچھا۔ تب حضرت بشر بن سعد نے عرض کیا: اگر آپ نے ایسا کیا تو ہم آپ کو تیر کی طرح سیدھا کردیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت اچھا کروگے پھر، تم بہت اچھا کروگے پھر۔ ابوذر الھروی فی الجامع، ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لشکروں کو روانہ فرمانا

۱۴۱۹۷.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عاصم بن ابی النجود حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب امیروں کوان کے منصب پر بھیجتے تو ان پر مختلف شرائط عائد کرتے کہ وہ ان کی پابندی کریں ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا (یہ اس زمانے میں عجم کی خاص سواری تھی) جس سے بڑائی اور غرور کا اندیشہ تھا، چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھانا، لوگوں کی ضروریات سے قطع نظر کر کے اپنے دروازے لوگوں پر بند نہ کرنا، اگر تم نے ایسا کوئی کام کیا تو تم کو اس کی سزا بھگتنا ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ان کو رخصت کر دیتے تھے۔

جب آپ کسی (امیر) کو واپس بلانا چاہتے تو ارشاد فرماتے:

میں نے تم کو مسلمانوں کے خونوں پر مسلط نہیں کیا، نہ ان کی عزتوں پر اور نہ ان کے اموال پر مسلط کیا ہے۔ بلکہ میں نے تم کو اس لیے ان پر مقرر کیا تھا تاکہ تم ان کو نماز قائم کرواؤ۔ ان کے اموال غنیمت کو ان کے درمیان تقسیم کرو، عدل کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ پس جب تم پر کوئی معاملہ مشکل ہو جائے تو اس کو میرے پاس (لکھ) بھیجو۔ خبردار! عرب کو مارنا نہیں ورنہ تم ان کو ذلت سے دوچار کرو گے، نہ ان کو بالکلیہ جنگ اور محاذ پر روک لو اور واپسی ہی نہ آنے دو اس سے وہ مشکل اور آزمائش میں پڑ جائیں گے اور نہ ان پر غالب آنے کی کوشش کرو ورنہ ان کی رفاقت سے محروم ہو جاؤ گے اور قرآن کو تنہا رکھو۔ اس میں احادیث وغیرہ اور دوسرا کوئی کلام نہ لکھا کرو، نیز قرآن کے علاوہ دیگر آسمانی کتب نہ پڑھا کرو۔

شعب الایمان للبیھقی

۱۴۱۹۸.....ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ ایک لشکر جنگ میں ڈٹا رہا، حتیٰ کہ تمام اہل لشکر شہید کر دیئے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش وہ واپس لوٹ آتے تو میں ان کو مزید کمک پہنچا دیتا۔ ابن جریر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امیر لشکر کو نصیحت

۱۴۱۹۹. حیوۃ بن شریح سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی امیر کو لشکر دے کر محاذ پر روانہ فرماتے تو ان کو تقویٰ کی نصیحت کرتے اور (امیر سے) امارت کی بیعت لیتے ہوئے ارشاد فرماتے:

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی مدد پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تم اللہ کی تائید اور مدد کے ساتھ حق اور صبر کو لازم پکڑتے ہوئے کوچ کرو۔ جو لوگ اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں، تم ان کے ساتھ قتال کرو، ظلم اور سرکشی نہ کرو۔ بے شک اللہ پاک ظلم و سرکشی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ پھر جب تمہاری دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے تو بزدلی مت دکھاؤ، قدرت پانے پر کسی کا حلیہ نہ بگاڑو، فتح کے وقت (مال غنیمت میں) فضول خرچی نہ کرو۔ جہاد کے موقع پر (اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو) عبرت ناک سزا نہ دو (دشمنوں کی) عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو قتل نہ کرو، جب دونوں لشکروں کا سامنا ہو تو ان کے بے دریغ قتل سے پرہیز کرو، نیز اپنی کثرت تعداد کے موقع پر اور غارت گری کے موقع پر بے دریغ قتل سے پرہیز کرو (بلکہ ان کو راہ فرار کا موقع دو) حصول غنیمت کے بعد خیانت میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ دنیوی اغراض و مقاصد سے جہاد کو پاکیزہ رکھو اور اس بیعت میں جو تم کر رہے ہو عظیم کامیابی کی خوشخبری لو۔ فی کتاب المداراۃ

فائدہ:.....مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس (روایت کی کتاب) کے تخریج کرنے والے کا نام مجھے معلوم نہیں ہو سکا، یہ قدیم کتاب ہے جس میں ابوخیثمہ سے بھی کثیر روایات منقول ہیں۔

۱۴۲۰۰.....عبداللہ بن کعب بن مالک الانصاری سے مروی ہے کہ انصار کا ایک لشکر فارس (ایران) کی سرزمین میں اپنے امیر کے ساتھ کسی محاذ پر تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر سال لشکروں کے پاس مزید لشکر بھیج کر پہلے والوں کو واپس بلا لیتے تھے (تاکہ وہ اپنے اہل وعیال کے پاس واپس آجائیں) ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غافل ہو گئے چنانچہ جب مقررہ مدت گزر گئی تو مذکورہ محاذ کا لشکر واپس آگیا۔ یہ

بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت ناگوار گذری۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو زجر وتنبیہ کی۔ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ تھے، انہوں نے عرض کیا: اے عمر! آپ ہم سے غافل ہوگئے تھے اور آپ نے ہمارے متعلق نبی ﷺ کا وہ حکم بھلا دیا تھا جس میں آپ ﷺ نے لشکروں کے بعد لشکر بھیجنے کی اور پہلے والوں کو واپس بلانے کی تاکید فرمائی تھی۔ ابن ابی داؤد، السنن للبیھقی

ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمان عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۲۰۱۔۔۔ سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ بوڑھے ہوگئے تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر وہ اپنے لشکر سمیت واپس آجاتے تو میں ان کے لیے فئۃ (کمک) کا سامان کردیتا۔ السنن للبیھقی

لشکروں سے متعلق

۱۴۲۰۲۔۔۔ ابوخزیمۃ بن ثابت سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو عامل (امیر وگورنر) مقرر فرماتے تو کچھ انصار اور دوسرے لوگوں کو گواہ بنادیتے اور ان کی اور ان کی حضوری میں عامل کو ارشاد فرماتے:

میں نے تجھے مسلمانوں کے خون بہانے پر امیر نہیں بنایا، نہ ان کی عزتوں کو پامال کرنے پر۔ بلکہ میں نے تجھے ان پر اس لیے امیر مقرر کیا ہے تاکہ تو ان کے درمیان عدل ومساوات کے ساتھ ان کے اموال کو تقسیم کرے، ان کے درمیان نماز قائم کرائے۔ نیز آپ رضی اللہ عنہ امیر پر یہ شرائط بھی لازم کرتے کہ وہ بغیر چھنے آٹے (اور میدے) کی روٹی نہ کھائے، باریک لباس زیب تن نہ کرے اور ترکی (عجمی) گھوڑے پر سوار نہ ہو۔ یہ سب باتیں امیرانہ ٹھاٹھ ہیں جن سے آپ رضی اللہ عنہ منع فرماتے تھے نیز وہ لوگوں کی ضرورت سے غافل ہو کر اپنا دروازہ ان پر بند نہ کرے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۱۴۲۰۳۔۔۔ عبدالرحمن بن سابط سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر الجمحی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ ہم تجھے ایک لشکر پر امیر مقرر کرتے ہیں تاکہ تم ان کو ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین پر جاؤ اور ان کے ساتھ جہاد کرو۔ سعید بن عامر نے عرض کیا: اے عمر! مجھے آزمائش میں نہ ڈالیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو نہیں چھوڑوں گا۔ تم لوگوں نے میری گردن میں یہ ساری ذمہ داری ڈال دی ہے اور خود ایک طرف ہٹ گئے ہو۔ سنو! میں تم کو ایسے لوگوں پر امیر بنا کر بھیج رہا ہوں جن سے تم افضل نہیں ہو، نیز میں تم کو اس لیے ان کے ساتھ نہیں بھیج رہا ہوں کہ تم ان کی کھالوں کو ادھیڑو، یا تم ان کی عزتوں سے پردہ اٹھاؤ بلکہ اس لیے بھیج رہا ہوں کہ تم ان کے ساتھ مل کر دشمنوں سے جہاد کرو اور ان کے اموال غنیمت کو ان کے درمیان تقسیم کرو۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۴۲۰۴۔۔۔ جعفر بن عبداللہ بن ابی الحکم سے مروی ہے کہ (امیر لشکر) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ غنۃ کے بطریق (پیشوا) کے پاس گئے۔ بطریق نے ان کو خوش آمدید کہا، اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور خوب طویل گفتگو کی۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اس پر باتوں میں غالب آگئے اور اس کو اسلام کی دعوت دی۔ بطریق نے جب آپ رضی اللہ عنہ کے کلام، فصیح البیانی اور آداب کو دیکھا اور سنا تو (مرعوب ہو کر ہم وطن) حاضرین سے رومی زبان میں کہا اے رومیو! بس آج تم میری بات مان لو، پھر خواہ ساری زندگی میری بات پر کان نہ دھرنا، دیکھو یہ مسلمانوں کا امیر معلوم ہوتا ہے، تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے جب بھی اس سے کوئی بات کی تو اس نے بذات خود اسی وقت اس کا جواب مجھے دیدیا اور یہ نہیں کہا: کہ میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کے بتاؤں گا اور تم نے جو کہا ہے اس کو پہلے اپنے ساتھیوں پر پیش کروں گا۔ لہٰذا اب میری یہ بات مانو کہ اس کو یہاں سے نکلنے سے قبل قتل کردیتے ہیں پھر عرب ہمارے درمیان اور اپنے معاملے کے درمیان اختلافات میں پھنس کر رہ جائیں گے۔ بطریق کی بات سن کر اس کے قریبی رومی نے کہا: نہیں یہ رائے درست نہیں ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے ساتھیوں میں سے ایک ایسا ساتھی بھی ساتھ آیا تھا جو رومی زبان جانتا تھا، اس نے بادشاہ کی بات حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے ذکر

کردی۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل آئے اور جب دروازے سے نکل گئے تو اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور ارشاد فرمایا: آئندہ میں کبھی ایسا کام نہیں کروں گا۔ آپ کے ساتھیوں نے بھی خدا کا شکر ادا کیا کہ سلامتی کے ساتھ ان کے نرغے سے نکل آئے۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ سارا قصہ لکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ اس نے ہم پر اور تم پر یہ احسان فرمایا۔ آئندہ اپنی ذات کو یا کسی بھی مسلمان کو ایسے کسی خطرہ میں نہ ڈالنا، کسی بھی کافر سے کوئی بات کرنا مقصود ہو تو ایسی جگہ کا انتخاب کرو جو اس کے اور تمہارے درمیان برابر ہو، اس طرح تم ان کے دھوکہ سے محفوظ رہو گے اور نیز اس کے لیے جو صلہ شکنی کا سامان ہوگا۔ والسلام۔

چنانچہ جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تو فرمایا: اللہ عمر پر رحم کرے، ایک شفیق باپ بھی اپنی اولاد پر اس سے زیادہ شفقت نہیں کرسکتا جتنی عمر اپنی رعایا کے ساتھ شفقت نوازی فرماتے ہیں۔ ابن سعد

۱۴۲۰۵..... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے لوگوں کو ارشاد فرمایا:

مجھے امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے تمہارے پاس۔ امیر بنا کر اس لیے بھیجا ہے کہ میں تم کو تمہارے پروردگار کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت سکھاؤں اور تمہارے راستوں کو صاف ستھرا رکھوں۔ حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر

۱۴۲۰۶..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب لشکروں کو محاذ پر روانہ فرماتے تو ان کو تسلی دیتے تھے کہ میں تمہارے لیے فئۃ ہوں۔ یعنی جب جنگ میں کسی مشکل کا سامنا ہو جائے تو مجھ سے کمک حاصل کرنے کے لیے میرے پاس واپس آجاؤ۔ ابن جریر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مراسلات

۱۴۲۰۷..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے علاء بن الحضرمی جب وہ بحرین میں تھے کو لکھا کہ تم عتبہ بن غزوان کے پاس چلے جاؤ۔ میں تم ان کی جگہ امیر مقرر کرتا ہوں۔ یاد رکھنا! کہ وہ اولین مہاجرین میں سے ہیں جن کے پاس تو جارہا ہے، وہ ایسے لوگوں میں سے ہیں جن کے لیے اللہ نے پہلے سے نیکی لکھ دی ہے۔ میں نے اس لیے ان کو معزول نہیں کیا ہے کہ وہ عفیف نہیں ہیں، دین میں مضبوط نہیں ہیں یا سخت جنگجو نہیں ہیں، بلکہ میں نے ان کو اس لیے معزول کیا ہے کہ میرا خیال ہے کہ تم اس علاقے میں ان کی نسبت مسلمانوں سے زیادہ غنی ہو۔ لہٰذا تم ان کے حق کا خیال رکھنا۔ میں نے تم سے پہلے بھی ایک آدمی کو ان کی جگہ امیر مقرر کیا تھا لیکن وہ ان کے پاس پہنچنے سے قبل ہی وفات کر گیا۔ اب اگر اللہ پاک کو مقصود ہوا کہ تم کو امیر بنائے تو وہ تم کو امیر بنادے گا اور اگر مشیت ایزدی میں عتبہ ہی کی امارت لکھ دی گئی ہے تو پس ساری مخلوق اور ساری بادشاہت اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے (جس کو وہ چاہے عطا کرے) جان لے کہ اللہ کا امر محفوظ ہے، اس حفاظت کی بدولت جو اس نے نازل فرمائی ہے۔ لہٰذا تم اس بات کو دھیان میں رکھنا کہ تم کو کس لیے پیدا کیا گیا ہے، لہٰذا اس کے تعاقب میں رہنا اور اس کے ماسوا (لایعنی کاموں) کو چھوڑ دینا۔ بے شک دنیا کا ایک انجام ہے جبکہ آخرت ابدی ہے۔ لہٰذا تم کو ایسی کوئی چیز جس کی بھلائی اور اس کا مزہ ختم ہونے والا ہو ایسے برائی میں نہ ڈال دے جس کا گناہ اور شر ہمیشہ باقی رہنے والا ہو۔ اللہ کی ناراضگی سے اللہ کی طرف بھاگتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے اپنے حکم اور علم میں اس کے لیے فضیلت کو جمع کر دیتا ہے۔ پس ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے سوال کرتے ہیں اس کی اطاعت اور تقویٰ کا اور اس کے عذاب سے نجات کا۔ ابن سعد

۱۴۲۰۸..... ابوحذیفہ اسحاق بن بشیر اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از بندۂ بندا امیرالمؤمنین عمر، بطرف ابی عبیدۃ بن الجراح

تم کو سلام ہو، میں تمہارے آگے حمد کرتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

امابعد! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ وفات پاگئے ہیں، ان للہ وانا الیہ راجعون، ان پر اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں وہ سچے، حق کے عمل دار، انصاف کے حاکم، نیکی کے پابند اور پاکدامنی و نرمی کے خوگر، دنیاوی راحتوں کو خیر آباد کہنے والے اور بردبار شخص تھے۔ ہم ان کی رحلت کی مصیبت پر اللہ سے ثواب کی امید رکھتے ہیں، بے شک ہماری، تمہاری اور تمام مسلمانوں کی مصیبتوں کا مداوا اللہ عزوجل کے پاس ہی ہے۔ میں اللہ سے پاکدامنی کا سوال کرتا ہوں، اس کی رحمت کے سائے میں تقویٰ کا سوال کرتا ہوں اور اس کی اطاعت کی توفیق مانگتا ہوں جب تک ہم زندہ ہیں اور موت کے بعد اس کی جنت میں داخل ہونے کا سوال کرتے ہیں، بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔

ہمیں خبر ملی ہے کہ تم نے اہل دمشق کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ میں نے تم کو (محاذ پر) تمام مسلمانوں کا امیر بنایا تھا۔

تم اپنے لشکروں کے ساتھ حمص، دمشق اور ان کے علاوہ ارض شام کے اطراف میں بھی نظر رکھو۔ اس معاملے میں اپنی اور تمہارے ساتھ موجود مسلمانوں کی رائے کو بروئے کار لاؤ۔ لیکن میری اس تجویز کے نتیجے میں تم اپنے تمام لشکروں کو ادھر ادھر روانہ کر کے خود تنہا نہ رہ جانا جس سے دشمن تمہاری طرف میلی آنکھ اٹھائے، بلکہ زائد از ضرورت لشکر کو ادھر ادھر پھیلا دو اور جس قدر لشکر کی تم کو قلعے کے محاصرہ میں ضرورت ہو اس کو اپنے پاس ہی روک رکھو اور اپنے پاس روکنے والوں میں خالد بن الولید کا نام بھی شامل رکھو بے شک تم اس سے بے نیازی حاصل نہیں کر سکتے۔ ابن عساکر

۱۴۲۰۹۔۔۔ضبۃ بن محصن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا:

حمد وصلاۃ کے بعد!

بسا اوقات لوگوں کو اپنے بادشاہ سے نفرت ہو جاتی ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے یا تم کو اس کا سامنا کرنا پڑے۔ تم حدود کو ضرور قائم کرو خواہ دن کے تھوڑے حصے میں سہی اور جب تمہارے سامنے دو کام پیش آجائیں جن میں سے ایک اللہ کے لیے ہو اور دوسرا دنیا کے لیے تو اللہ کے لیے کام کو ترجیح دینا۔ بے شک دنیا ختم ہو جائے گی اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔ اور فاسق و گناہ گاروں کو ڈراتے رہنا اور ان کو (جرم کی سزا میں) ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں والا کر دینا، مسلمانوں کے مریض کی عیادت کرتے رہنا، ان کے جنازوں میں حاضری دیتے رہنا، اپنا دروازہ ان کے لیے کھلا رکھنا، ان کے مسائل کو خود حل کرنا، یاد رکھ! تو بھی انہی میں سے ایک فرد واحد ہے، بس یہ کہ تجھ پر ذمہ داری کا بوجھ ان سے زیادہ ہے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے اپنے لباس، طعام اور سواری میں نرالا انداز اختیار کر لیا ہے جو عام مسلمانوں کو میسر نہیں ہے۔ اے اللہ کے بندے اس جانور جیسا مت بن جو ایک سرسبز وادی میں گذرا تو اس کا ایک ہی مقصد رہ گیا کہ وہ کسی طرح کھا کھا کر فربہ ہو جائے۔ حالانکہ اس کی فربہی ہی میں اس کی اچانک موت کا راز لکھا ہے۔ یاد رکھ! امیر جب کج رو ہو جائے تو اس کی رعایا بھی کج روی اختیار کر لیتی ہے اور لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا بدبخت ہو جائے۔ الدینوری

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام خط

۱۴۲۱۰۔۔۔(مسند عمر رضی اللہ عنہ) لیث بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

از بندۂ خدا امیرالمؤمنین عمر بطرف عمرو بن العاص

تم پر سلام ہو۔ میں تم کو اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حمد وصلاۃ کے بعد! مجھے تمہارے منصب کی طرف سے فکر لاحق ہے، جس پر تم فائز ہو۔ دیکھو تم وسیع و عریض سرزمین پر امیر ہو۔ جس کے اہلیان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تعداد، قوت اور بر و بحر پر قدرت بخشی ہے۔ تمہاری رعایا (یعنی اہل مصر) اس سے قبل قحط سالیوں وغیرہ کی وجہ سے جس قدر لگان بھرتی تھی اب خراج کی صورت میں ان سے اس کا

نصف بھی وصول نہیں کیا جاتا۔اور میں نے خراج کے بارے میں تم سے اکثر مرتبہ خط وکتابت کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ واضح اور کھلی چیز ہے سوائے معمولی اور اتفاقیہ صورت حال کے۔میرا خیال ہے کہ تم مرکر ہی میری بات کو قبول کروگے۔جب تم مجھے (خراج بھجوانے کی بجائے) لمبے چوڑے مسائل کا ذکر کرتے ہو جو میرے خیال کے موافق (درست) نہیں ہوئے تو (یادرکھو) میں ان کو قبول نہیں کرسکتا سوائے اس صورت کے کہ تم سے جو خراج پہلے وصول کیا جاتا تھا وہی تم سے وصول کیا جائے۔اور مجھے اس کے ساتھ اس بات کی وجہ بھی معلوم نہیں ہورہی کہ خطوط میں لکھی کس چیز نے تم کو میرے خطوط سے متنفر کردیا ہے۔پس اگر کسی واضح بات کا قطعیت کے ساتھ ذکر کروتو ہماری معذرت اور براءت تم کو نفع مند ہوسکتی ہے اور اگر تم یونہی کھوکھلی باتیں کروگے تو بات اس طرح معمول پر نہیں آئے گی جیسا تم سمجھ رہے ہو۔ہاں میں یہ رعایت کرتا ہوں کہ گذشتہ سال (کے خراج) سے متعلق تم کو آزمائش میں نہ ڈالوں اس امید پر کہ تم میری بات پر لوٹ آؤ۔مجھے معلوم ہے کہ تم کو خراج کی ادائیگی سے صرف تمہارے بڑے ارکان حکومت ہی روک رہے ہیں۔اور تم جس چیز کے درپے ہو اور جس کے بارے میں گٹھ جوڑ کررہے ہو تمہارے ارکان نے تم کو اس کے لیے جائے پناہ بنالیا ہے اور میرے پاس اللہ کے حکم سے ایسی دواء ہے جس میں اس مرض کی شفاء ہے جس کے متعلق میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔اے ابوعبداللہ! فکر نہ کروتم سے حق لیا جائے گا اور تم خود اس کو ادا کروگے۔تمہارے ملک کی نہریں دودھ دیتی ہیں اور حق بات صاف سفید ہے۔تم مجھے اور اس بات کو چھوڑ دو جو تمہارے جی میں کھٹک رہی ہے کیونکہ پوشیدہ امر کھل گیا ہے، والسلام۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ کو جواب لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندۂ خدا امیر المؤمنین عمر کی طرف عمرو بن العاص کی جانب سے۔

تم پر سلام ہو۔میں تم کو اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حمد وصلاۃ کے بعد!

مجھے امیر المؤمنین کا خط پہنچا خراج کے متعلق جس کی ادائیگی میں انہوں نے مجھے تاخیر کرنے والا پایا اور انہوں نے اپنے خط میں مصر میں فرعونوں کے دور کا حال اور ان کے اعمال کا بھی ذکر کیا، امیر المؤمنین کو تعجب ہے کہ پہلے زمانے میں اب سے دگنا خراج مختلف صورتوں میں ان سے لیا جاتا تھا اب اسلام کے دور میں اس سے کہیں کم کیوں نہیں ادا کیا جارہا۔

میری زندگی کی قسم! خراج آج بہت زیادہ ہے اور کثیر ہے، زمین بھی زیادہ آباد کیونکہ لوگ پہلے اپنے کفر اور اپنی سرکشی پر اڑے ہوئے تھے خواہ اس وقت اپنی زمینوں کو آج اسلام کے زمانے سے ہم سے زیادہ آباد کرنے والے تھے۔لیکن کفر کی نحوست نے ان کی کوششوں کو بارآور نہیں ہونے دیا نیز آپ نے ذکر فرمایا ہے کہ یہاں کی نہر (دریائے نیل زمینوں کی پیداوار کی صورت میں) دودھ دیتی ہے اور میں وہ دودھ دوہتا ہوں، اس طرح آپ نے اپنے خط میں بہت باتیں فرمائی ہیں، خبردار کیا ہے، تعرض کیا ہے اور براءت کا اظہار کیا ہے ایسی کسی بات سے جس کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ ہم آپ کو اندھیرے میں رکھ رہے ہیں۔میری زندگی کی قسم! آپ نے بہت سخت زبان اور گالی گلوچ والی باتیں فرمائی ہیں، آپ کے لیے درست تھا کہ آپ قاعدے کے موافق نپی تلی اور حق بات کہہ دیتے۔حالانکہ ہم نے رسول اللہ کے حکم پر اور پھر ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم پر بھی یہ ذمہ داری نبھائی۔بحمد للہ ہم ہر زمانے میں اپنی امانت کو ادا کرنے والے رہے اور اللہ نے ہمارے ائمہ کا جو عظیم حق ہم پر رکھا ہم اس کی حفاظت کرتے رہے۔ہم اس کے علاوہ کسی بھی (خیانت کی) صورت کو قبیح سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرنا برا گردانتے ہیں۔ہماری یہ صفت آپ بھی بہ خوبی جانتے ہیں اور پہلے تک آپ اس کی تصدیق کرتے رہے۔ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس طرح کے کھانے سے بری عادت سے اور ہر گناہ پر جراءت کرنے سے۔آپ اپنا عہدہ ہم سے واپس لیجئے، بے شک اللہ نے مجھے اس گھٹیا طعام سے اور اس میں لالچ رکھنے سے پاک رکھا ہے۔آپ نے اس خط کے بعد کسی آبرو کا خیال بھی نہ رکھا جس کے توسط سے آپ کسی بھائی کا اکرام کرسکتے اللہ کی قسم! اے ابن الخطاب! جب مجھ سے ایسی بات کی امید رکھی جائے تو میں خود اپنی ذات پر ایسا غضبناک ہوں اور اس کو اس خیانت سے پاک کرتا ہوں اور اس کا اکرام کرتا ہوں میں نہیں جانتا اپنے کسی ایسے عمل کے بارے میں جس کے متعلق مجھے کچھ جوابدہی کرنا پڑے۔

لیکن میں ایسی باتوں کو محفوظ رکھتا ہوں جن کو آپ محفوظ نہیں رکھتے۔اگر میں یثرب کا یہودی ہوتا تب بھی میں کوئی زیادتی نہیں کرتا۔بس اللہ آپ کی اور ہماری مغفرت فرمائے۔میں بہت سی ایسی باتوں سے خاموشی اختیار کرتا ہوں جن کو میں جانتا ہوں لیکن ان کو زبان پر لانا خود کو پستی میں گرانے والی بات ہوتی۔ہاں بس میں یہی کہتا ہوں کہ اللہ نے آپ کے حق کو ہم پر زیادہ کیا ہے جس سے کوئی جاہل نہیں۔والسلام۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ابن قیس فرماتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص کو اس کا جواب لکھا جو ذیل پر مشتمل ہے:

تم پر سلام ہو، میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (حمد وصلاۃ کے) بعد خراج سے متعلق میرے کثرت سے خطوط نے تم کو تعجب (اور پریشانی میں) ڈال دیا ہے، جبکہ تمہارا خط جو مجھے موصول ہوا ہے، یہ چھوٹی موٹی باتیں ہیں اور تم جانتے ہو کہ میں کھلے حق کے سوا تم سے کسی بات پر راضی نہیں ہونے والا۔میں نے تم کو مصر اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ تم اس کے مال کو اپنے اور اپنے لوگوں کے لیے کھانے پینے کا طعام خیال کرو۔میں نے تم کو اس لیے وہاں کی امارت سپرد کی تھی کہ تم خراج۔جو مسلمانوں کا حق ہے خوب حاصل کرو گے اور اپنی حسن سیاست کو عمل میں لاؤ گے۔جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو فوراً خراج کا مال روانہ کرادو۔کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہے اور میرے پاس ایسے لوگ ہیں جن کو تم جانتے ہو وہ (سواری وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے جہاد پر جانے سے) رکے ہوئے ہیں۔والسلام۔

چنانچہ پھر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعمرو بن العاص بجانب عمر بن الخطاب۔

تم پر سلام ہو، میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

امابعد! مجھے امیر المؤمنین کا خط موصول ہوا، آپ مجھے خراج کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں حق سے عناد رکھنے والا ہوں اور سیدھے راستے سے بھٹکنے والا ہوں۔اللہ کی قسم! میں آپ جانتے ہیں میں درست بات سے ہرگز اعراض کرنے والا نہیں، لیکن اہل ارض (اہل مصر) نے مجھ سے خراج کی ادائیگی میں کچھ مہلت مانگ لی ہے اس وقت تک کہ وہ غلہ اور پیداوار زمین سے حاصل کرلیں۔میں نے مسلمانوں کی طرف بھی نظر ڈالی تو میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ان کو نرمی دینا بہتر ہے، بجائے اس کے کہ ان کے ساتھ سختی برتی جائے ورنہ پھر (پھوٹ اور اختلافات کے) اس انجام سے دوچار ہوں گے جس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔والسلام۔ابن عبدالحکم ایضاً

۱۴۲۱۱......ھشام ابن اسحاق العامری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص کو لکھا کہ وہ مقوقس (شاہ مصر) سے پوچھیں کہ مصر کی خرابی اور آبادی کے اسباب کیا کیا ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقوقس سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ مصر کی آبادی و بربادی کے پانچ اسباب ہیں، پہلا یہ کہ جب اہل مصر اپنی کھیتی باڑیوں سے فارغ ہوں تو ایک ہی وقت میں ان سے خراج لے لیا جائے، جب وہ اپنے انگوروں کا شیرہ نچوڑ کر فارغ ہوں تو اس وقت ان سے خراج اٹھا لیا جائے (خراج نہ لیا جائے) ہر سال ان کے دریا (نیل اور دوسری نہروں) کو کھودا جائے، ان کے شگافوں کو بند کیا جائے پلوں کی مرمت کی جائے اور اس کے اہل سے مزید کوئی زیادتی نہ کی جائے۔جب ان باتوں پر عمل کیا جائے گا تو مصر آباد رہے گا اور اگر ان باتوں کے خلاف عمل کیا گیا تو مصر برباد ہوگا۔ابن عبدالحکم

فتوحات خلافت عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۲۱۲......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو جب قادسیہ کی فتح کی خوشخبری ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تم لوگوں کے درمیان اس قدر زندہ رہوں کہ تمہاری اولادیں بھی میرا زمانہ پالیں۔

لوگوں نے پوچھا: یا امیر المؤمنین ایسا کیوں؟ فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے جب ایک آدمی میں عربی کا مکر اور عجمی کی چالا کی جمع ہو جائیں تو کیا انجام ہوگا۔ الدینوری

فائدہ:...... یعنی عجمیوں پر فتوحات کا دروازہ کھل چکا ہے۔ اب عرب وعجم کے اختلاط سے جو میرے خلاف سازشیں اٹھ سکتی ہیں اس پر آشوب زمانے میں جینے سے بہتر ہے کہ مجھے اللہ پاک اپنے پاس اٹھالے۔

۱۴۲۱۳ ...(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حکم بن عبدالرحمن بن ابی العصماء الشعمی جو کہ فتح قیساریہ میں شریک تھے سے مروی ہے کہ قیساریہ شہر کا محاصرہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے چند ماہ کم سات سال تک جاری رکھا۔ پھر بالآخر اس کو فتح کرلیا اور اس کی فتح یابی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اعلان فرمایا:

سنو! قیساریہ قسراً (جبراً) فتح ہوگیا ہے۔ ابو عبید

۱۴۲۱۴...... یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ثابت فہمی کو بیت المقدس کسی لشکر کے ساتھ بھیجا جہاں انہوں نے قتال کیا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ملک شام کے علاقے) جابیہ میں تھے۔ اہل فلسطین نے حضرت خالد کو یہ پیش کش کی کہ قلعے کے اندر کا علاقہ ہمارے تصرف میں رہنے دیں اور ہم اس کا بدل (جزیہ کی شکل میں) تم کو دیں گے، جبکہ قلعے سے باہر کا علاقہ تمہارا ہوگا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس بات پر تمہاری بیعت کرتے ہیں (معاہدہ کرتے ہیں)، بشرطیکہ اس پر امیر المؤمنین راضی ہوں۔ چنانچہ خالد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ تم اپنی اسی حالت پر ٹھہرو میں خود تمہارے پاس چل کر آتا ہوں۔ چنانچہ حضرت خالد قتال سے باز آگئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اہل فلسطین نے ان کے لیے بیت المقدس کا دروازہ کھول دیا اسی شرط پر جو وہ خالد سے کر چکے تھے۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ یہ فتح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف موسوم ہوئی۔ فتح بیت المقدس علی ید عمر۔ ابو عبید ایضاً

بیت المقدس کو صلحاً فتح کیا

۱۴۲۱۵...... ہشام بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن ابی عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جابیہ میں اترے تو آپ رضی اللہ عنہ نے جدیلہ کے ایک آدمی کو بیت المقدس روانہ فرمادیا پھر بیت المقدس کو آپ رضی اللہ عنہ نے صلحاً فتح کرلیا۔ فتح کے بعد (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ) بیت المقدس میں تھے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عمرو رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، ان کے ساتھ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: اے ابو اسحاق! کیا تم موضع صخرۃ کو جانتے ہو؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وادیٔ جہنم سے متصل دیوار سے اتنے اتنے گز ناپ لیں پھر وہاں کھدائی کروالیں۔ عین اسی مقام پر آپ کو آپ کا مقصود مل جائے گا۔ جہاں یہود نے اپنے زعم کے مطابق عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو سولی دی تھی وہاں اس وقت کوڑا کرکٹ تھا۔ چنانچہ لوگوں نے اس جگہ کھدائی کی تو واقعی وہاں صخرۃ چٹان برآمد ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: تیرا کیا خیال ہے ہم مسجد کہاں بنائیں یا یہ پوچھا کہ قبلہ کس طرف ہے جہاں رخ کریں؟ کعب نے عرض کیا: آپ صخرۃ کے پیچھے جائے نماز بنالیں۔ اس طرح آپ دونوں قبلوں کو جمع کرلیں گے قبلۂ موسیٰ کو اور قبلۂ محمد کو صلوٰت اللہ علیہما اجمعهما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہودیہ کا بیٹا ہے ناں اس لیے ان کی مشابہت کررہا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد بیت المقدس کے اگلے سرے میں مسجد (جائے نماز) بنالی۔ ابو عبید ایضاً

۱۴۲۱۶ سعید بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہل فلسطین کے کچھ لوگوں کو بیت المقدس کی فی سبیل اللہ

صفائی کے لیے کام پر لگایا۔ وہاں ایک، بڑی کوڑی تھی۔ ابو عبید أیضاً

۱۴۲۱۷...... واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مدائن کسریٰ کو فتح کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جو مال غنیمتً بھیجا گیا ان میں دو چاند بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کعبہ میں لٹکا دیا۔ الازرقی

مصر کی فتح

۱۴۲۱۸...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اہل مصر کے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس اہل اندلس آئیں گے جو رستم کی زیر کمان تم سے قتال کریں گے (اور اس قدر خونریزی ہوگی) کہ گھوڑے خون میں دوڑے پھریں گے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو شکست فاش دیدیں گے۔ نعیم بن حماد، ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۴۲۱۹...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: تم لوگ رستم سے جنگ کرو گے حتیٰ کہ اللہ پاک ان کو شکست دیدے گا پھر اس سے دوسرے سال حبشہ کے لوگ تمہارے پاس آئیں گے۔ نعیم

۱۴۲۲۰...... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مصر کی فتح میں تاخیر محسوس کی تو سالار لشکر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: امابعد!

مجھے انتہائی تعجب ہے کہ تم نے مصر کی فتح میں اس قدر دیر کر دی، حالانکہ تم کئی سال سے قتال میں مصروف ہو۔ اس کا سبب محض یہ ہے کہ تم نئی چیزوں میں پڑ گئے ہو اور تم بھی اپنے دشمنوں کی طرح دنیا کی محبت میں مشغول ہو گئے ہو۔ اور اللہ پاک کسی قوم کی مدد نہیں فرماتا جب تک کہ ان کی نیتیں درست نہ ہوں۔ اب میں تیری طرف چار ایسے افراد روانہ کر رہا ہوں جن میں سے ہر ایک ہزار آدمیوں کے قائم مقام ہے، الا یہ کہ ان کو بھی وہی چیز (یعنی عیش وعشرت) تبدیل نہ کر دے، جس نے اوروں کو بھی کمزور کر دیا ہے۔ پس جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو لوگوں کو خطبہ دے، ان کو دشمن سے قتال پر جوش دلا، صبر اور حسن نیت کی ان کو ترغیب دے اور ان چار لوگوں کو دوسرے تمام لوگوں کے سینے پر رکھ۔ پھر لوگوں کو حکم دے کہ ایک ہی آدمی کی طرح سب اکٹھے ہلہ بول دیں۔ اور یہ حملہ جمعے کے روز زوال کے وقت ہونا چاہیے۔ اس گھڑی میں رحمت نازل ہوتی ہے، دعا قبول ہوتی ہے۔ اور لوگوں کو چاہیے کہ خدا کو چیخ چیخ کر پکاریں اور دشمنوں پر اس سے مدد مانگیں۔

چنانچہ جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس خط پہنچا تو انہوں نے لوگوں کو جمع کیا اور ان کو خط پڑھ کر سنایا پھر ان چار افراد کو بلا کر لوگوں کے آگے کھڑا کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ باوضو ہوں، پھر دو رکعت نماز ادا کریں، پھر اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہوں اور اس سے مدد کا سوال کریں۔ چنانچہ پھر اللہ پاک نے ان پر مصر کو فتح فرما دیا۔ ابن عبدالحکم

۱۴۲۲۱...... عبداللہ بن جعفر، عیاش بن عباس وغیرھما سے دونوں کی مرویات میں قدرے فرق کے ساتھ مروی ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مصر کی فتح میں دیر ہوگئی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مدد کے لیے لکھا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو چار ہزار کا لشکر روانہ فرما دیا اور ہر ہزار پر انہی میں سے ایک ایک آدمی مقرر فرما دیا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: میں تمہیں چار ہزار افراد کی کمک روانہ کر رہا ہوں جبکہ ہر ہزار پر جو ایک ایک امیر مقرر کیا ہے، ان چاروں میں سے ہر ایک شخص بذات خود دشمن کے ایک ایک ہزار افراد پر بھاری ہے۔

زبیر بن العوام، مقداد بن الاسود بن عمرو، عبادۃ بن الصامت، اور مسلمۃ بن مخلد۔ اور جان لے کہ اب تیرے ساتھ بارہ ہزار افراد ہیں اور

بارہ ہزار کی تعداد قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوسکتی۔ابن عبدالحکم

۱۴۲۲۲... ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی معاہدے اور شرائط کے مصر کو فتح فرمالیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مصر کا دودھ نہیں نکالا بلکہ اس کو اس کے لیے بند کردیا تاکہ اسلام اور اہل اسلام کے لیے کشادگی اور سہولت ہو۔

ابن عبدالحکم

فائدہ:...... یعنی فتح کے بعد غنائم اور خراج وغیرہ وصول نہیں کیے بلکہ کچھ عرصہ کے لیے فاتحین اور اہل مصر کے مسلمانوں کے لیے ان کو چھوڑ دیا تاکہ وہ جنگ کی زبوں حالی سے اپنے حالات کو درست کرلیں۔

۱۴۲۲۳... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک بکس تھا جس میں ہر وہ معاہدہ موجود تھا جو انہوں نے کسی سے قائم کیا تھا، اس میں اہل مصر کا کوئی معاہدہ نہیں پایا گیا۔ابن عبدالحکم

۱۴۲۲۴... عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مصر کے راہبوں کے متعلق سوال لکھا کہ ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اس کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس کے مال کا کیا کیا جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب لکھا:

جس کا کوئی پیچھے ہو تو اس کی میراث اس کے حوالے کردے اور جس کا پیچھے کوئی نہ ہو اس کی میراث کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں ڈال دو کیونکہ اس کی ولاء (ترکہ) مسلمانوں کے لیے ہے۔ (کیونکہ وہی ان کے حکمران ہیں)۔ابن عبدالحکم

۱۴۲۲۵... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مصر کی کچھ فتح معاہدے اور ذمہ میں ہوئی تھی جبکہ کچھ فتح تلوار کے زور پر ہوئی تھی۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ساری فتح کو ذمہ اور معاہدے پر قرار دیدیا تھا اور اسی پر اہل مصر کے ساتھ معاملہ کیا تھا جو آج تک قائم ہے۔

ابن عبدالحکم

۱۴۲۲۶... لیث بن سعد سے مروی ہے کہ ہمیں لوگوں میں سے کسی کے متعلق یہ اطلاع نہیں ملی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے ارض مصر میں سے کوئی جائیداد بطور عطیہ کردی ہو، سوائے ابن سندر کے، کیونکہ اس کو منیۃ الاصبغ کی زمین بطور جائیداد دیدی تھی جو ان کی وفات تک ان کے پاس رہی۔ابن عبدالحکم

۱۴۲۲۷... لیث بن سعد سے مروی ہے کہ مقوقس (شاہ مصر) نے گورنر اسلام عمرو بن العاص سے سوال کیا کہ وہ سفح المقطم زمین ان کو ستر ہزار دینار کے عوض فروخت کردیں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اس پر تعجب ہوا کہ ایسی بنجر زمین اس قدر مہنگے داموں میں لینا چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں امیر المؤمنین کو لکھ کر پوچھتا ہوں۔

انہوں نے یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: اے عمرو! تم اس شاہ مصر سے سوال کرو کہ وہ اس قدر بڑی رقم ایسی زمین کی کیوں دینا چاہتا ہے، جس کو زراعت کیا جاسکتا ہے نہ اس میں پانی ہے اور نہ کوئی اور اس کا فائدہ ہے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقوقس سے سوال کیا تو اس نے کہا: ہم اپنی کتابوں میں اس زمین کے متعلق یہ بات پاتے ہیں کہ اس میں جنت کے درخت ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین کو یہ جواب لکھ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا کہ ہمیں تو یہی معلوم ہے کہ جنت کے درخت صرف اور صرف مؤمنین کے لیے ہیں۔ لہٰذا جو مسلمان تمہاری طرف انتقال کرجائیں ان کو اسی سرزمین میں دفن کرو اور کسی بھی قیمت پر اس کو فروخت نہ کرو۔ ابن عبدالحکم

۱۴۲۲۸... ابن لہیعۃ سے مروی ہے کہ مقوقس نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو کہا: ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں اس پہاڑ اور اس مقام کے درمیان جہاں تم نے پڑاؤ ڈالا ہے جنت کا درخت اگتا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اس کی بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو لکھ بھیجی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ سچ کہتا ہے، تم اس جگہ کو مسلمانوں کے لیے قبرستان بنادو۔ ابن عبدالحکم

فتح الاسکندریہ

۱۴۲۲۹۔۔۔ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے کئی ماہ تک اسکندریہ کا محاصرہ کیے رکھا اور یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں سے اس کی فتح میں تاخیر اسی لیے ہو رہی ہے کیونکہ وہ نئی چیزوں میں پڑ گئے ہیں (یعنی عیش و عشرت کی زندگی میں)۔ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۰۔۔۔ جنادۃ بن ابی امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی معاہدے اور عقد کے محض طاقت کے بل پر اسکندریہ ہمارے لیے فتح فرمادیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب میں ان کی رائے کو برا جانا اور ان کو حکم دیا کہ وہ اس کے قریب نہ لگیں۔ابن عبدالحکم

فائدہ:۔۔۔۔۔ یعنی زور بازو کے نتیجے میں فتح تو درست ہے لیکن اس لیے اس کو مال غنیمت سمجھنا اور اس کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دینا درست نہیں۔قریب نہ لگیں سے یہی مراد ہے کہ اس کی اراضی وغیرہ کو مسلمانوں میں تقسیم نہ کریں، بلکہ پرانے مالکان کو قابض رہنے دیں اور ان پر خراج لازم کر دیں جس سے مسلمانوں کو غنیمت بھی ملے گی اور اس سے وہ جہاد میں مدد حاصل کریں گے جبکہ پہلی صورت میں وہ زمین کی کاشتکاری اور بیلوں کی دموں کے پیچھے پھریں گے اور جہاد سے رہ جائیں گے۔

۱۴۲۳۱۔۔۔ حسین بن شفی بن عبید سے مروی ہے کہ جب اسکندریہ فتح ہوگیا تو اس کی تقسیم کے بارے میں لوگوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کی تقسیم پر قادر نہیں جب تک کہ امیر المؤمنین کو نہ لکھ دوں۔ چنانچہ انہوں امیر المؤمنین کو اس کی فتح کا حال لکھا کہ مسلمان اس کی تقسیم طلب کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا: تم اس کو ہرگز تقسیم نہ کرو۔ بلکہ اس کو سابقہ حالت پر چھوڑ دو اور پھر اس کا خراج مسلمانوں کے لیے مال غنیمت بھی ہوگا اور ان کے لیے دشمنوں سے جہاد پر قوت کا سامان بھی ہوگا۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کافروں کو ان کی اراضی پر مالک رہنے دیا اور ان پر خراج (ٹیکس) لاگو کر دیا۔

ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۲۔۔۔ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسکندریہ کو فتح فرمالیا تو وہاں کے گھروں اور عمارتوں کو خالی پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ارادہ بنا کہ ان میں رہائش اختیار کرلیں اور فرمایا: یہ رہائشیں ہم نے کما کر حاصل کی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق لکھ کر اجازت چاہی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (خط پڑھ کر) قاصد سے پوچھا: کیا میرے (مدینے) اور وہاں کے مسلمانوں کے درمیان (دریا و سمندر کا) پانی حائل ہے کیا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، امیر المؤمنین! دریائے نیل جب وہ چلتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو لکھا میں نہیں چاہتا کہ تم مسلمانوں کو ایسی جگہ رہائش دو کہ اس جگہ اور میرے درمیان پانی رکاوٹ ہو گرمی میں اور نہ سردی میں۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اسکندریہ سے منتقل ہو کر فسطاط آگئے۔ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۳۔۔۔ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جو مدائن کسریٰ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، بصرہ میں مقرر اپنے عامل کو اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو جو اسکندریہ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، ان سب کو لکھا کہ:

میرے اور اپنے پڑاؤ کے مقام کے درمیان (سمندر یا دریا کا) پانی حائل نہ ہونے دو تا کہ میں جب بھی تمہارے پاس آنا چاہوں اپنی سواری پر بیٹھ کر آجاؤں۔

چنانچہ یہ حکم سن کر سعد بن ابی وقاص مدائن کسریٰ سے کوفہ، امیر بصرہ اپنے پہلے مقام سے بصرہ اور عمرو بن العاص اسکندریہ سے فسطاط آگئے تھے۔

ابن عبدالحکم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنگی حکمت عملی

۱۴۲۳۴..... ابوتمیم الجیشانی سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر طرابلس کو فتح فرمادیا ہے اور طرابلس اور افریقہ کے درمیان محض نو دن کی مسافت ہے۔ اگر امیر المؤمنین فرمائیں تو ہم افریقہ کا غزوہ کریں؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا:

نہیں، کیونکہ وہ افریقہ نہیں ہے بلکہ مفرقۃ (ہم سے تم کو جدا کرنے والا) ہے، وہ غدر کرنے والا (دھوکہ دہ) علاقہ ہے، کوئی بھی اس کے دھوکے میں پڑ جاتا ہے۔ لہٰذا جب تک میں حیات ہوں کوئی وہاں غزوہ نہ کرے (کیونکہ اس کے اور عرب کے درمیان سمندر حائل ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سمندر کے سفر سے کتراتے تھے۔ ابن سعد، ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۵..... مرۃ بن یشرح المعافری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو تین بار فرماتے ہوئے سنا: افریقہ مفرقہ (جدا کرنے والا) ہے اور جب تک میری آنکھوں میں پانی ہے میں اس کی طرف کسی کو نہیں بھیجوں گا۔ ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۶..... مسعود بن الاسود رضی اللہ عنہ صحابی رسول جنہوں نے بیعت شجرہ بھی کی تھی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے غزوۂ افریقہ کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، افریقہ دھوکہ دہ علاقہ ہے، جس کے ساتھ آدمی دھوکہ میں پڑ جاتا ہے۔

ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۷..... سائب بن الاقرع سے مروی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اس قدر بڑا لشکر تیار ہوا جس کے مثل پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے مسلمانوں کو جمع کیا، اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

بولو! مختصر بات کرو، حالات ہم پر مشکل صورت میں آ گئے ہیں، ہمیں معلوم نہیں ہو رہا کس طرف سے ان کو سنبھالیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دشمنوں کے بڑی تعداد میں جمع ہونے کی خبر سنائی۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر تقریر کی، پھر زبیر رضی اللہ عنہ نے تقریر کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر تقریر کی اور طویل گفتگو کی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! یہ آنے والے دشمن بتوں کی عبادت کرنے والے ہیں، اور اللہ پاک ان کے برے کاموں کو بدلنے میں سب سے زیادہ سخت ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ اہل کوفہ کو لکھیں کہ ان کے دو تہائی افراد جہاں کے لیے کوچ کریں اور ایک تہائی افراد ان کے پیچھے اہل و عیال کی نگہداشت کریں اسی طرح اہل بصرہ کی طرف پیغام بھیجیں وہ بھی ایک لشکر کی تیاری کریں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے مشورہ دو، میں اس لشکر پر کس کو امیر مقرر کروں؟ لوگوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ ہمارے درمیان رائے میں سب سے افضل ہیں اور اپنے اہل کو ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان پر ایسے شخص کو امیر مقرر کروں گا جو پہلے نیزے پر ہی دشمن سے جا ٹکرائے گا۔

اے سائب بن اقرع! میرا یہ خط لے کر نعمان بن مقرن کے پاس جاؤ۔ اور اس کو حکم دو جیسا کہ حضرت علی نے ارشارہ کیا ہے، پھر فرمایا: اگر نعمان شہید ہو جائیں تو پھر اس لشکر کے امیر حذیفہ بن یمان ہوں گے، اگر حذیفہ بھی شہید ہو جائیں تو جریر بن عبداللہ امیر ہوں گے۔ اگر اسلامی لشکر فتح یاب ہو جائے تو اے سائب! تمہاری ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کو جو مال غنیمت ہاتھ لگے تو کوئی ناحق مال میرے پاس لاؤ نہیں اور جس کا حق بنتا ہو اس کے مال کو اس سے روکو نہیں۔

سائب کہتے ہیں: چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط لے کر نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ وہ اہل کوفہ میں سے دو تہائی اکثریت کو لے کر چل دیئے۔ پھر اہل بصرہ کو پیغام بھیج دیا پھر ان کو بھی ساتھ کر لیا اور نہاوند میں جا کر دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی۔ پھر سائب رضی اللہ عنہ نے واقعہ نہاوند پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ نعمان اس جنگ میں سب سے پہلے شہید ہوئے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا اور پھر

اللہ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمادی۔

سائب کہتے ہیں میں نے اموال غنیمت کو جمع کیا اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردیا۔ پھر میرے پاس ذوالعینین آئے اور بولے کہ نخیر جان کا خزانہ قلعہ میں ہے۔ میں قلعہ میں چڑھ کر گیا تو وہاں موتیوں کی دوٹوکریاں رکھی تھیں۔ ایسا خزانہ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اب میں نے ان کو مال غنیمت بھی نہیں سمجھا جو سپاہیوں کے درمیان تقسیم کردیتا اور نہ میں نے ان کو جزیہ کے بدلے حاصل کیا تھا۔ ابوعبید راوی کو شک ہے وہ فرماتے ہیں یا سائب نے یہ فرمایا کہ ان کو میں نے حاصل کیا تھا۔ بہرصورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ابھی ان کو فتح کی خوشخبری نہ ملی تھی آپ مدینے کے گشت پر تھے، دوران گشت لوگوں سے پوچھ گچھ فرمارہے تھے۔ مجھے دیکھا تو بول پڑے: دہت تیرے کی، ابن ملیکہ! (سائب) تیرے پیچھے کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین وہی حال ہے جو آپ چاہتے ہیں پھر سائب نے سارا واقعہ گوش گذار کیا اور نعمان کی شہادت کی خبر سنائی اور مسلمانوں کی فتح کی خوشخبری اور ہیروں کی ٹوکریوں کی خوشخبری بھی سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں ٹوکریوں کو لے جاؤ خواہ ایک درہم یا اس سے کم یا زیادہ میں کیوں نہ ہو ان کو فروخت کردو اور مسلمانوں کے درمیان ان کو تقسیم کردو۔ سائب کہتے ہیں: چنانچہ میں ان ٹوکریوں کو لے کر کوفہ گیا، میرے پاس ایک قریشی جوان آیا جس کو عمر بن حریث کہا جاتا تھا اس نے دونوں ٹوکریوں کو خرید لیا اور سارے سپاہیوں اور ان کی اولاد کے بقدر کثیر درہم دیئے۔ پھر اس نے بھی ایک ٹوکری اتنی ہی قیمت میں حیرہ جاکر فروخت کردی جتنی قیمت میں اس نے دونوں ٹوکریاں خریدی تھیں۔ یہ اس کی پہلی کمائی تھی جو اس کو اتنا مال دے گئی۔

ابوعبید فی الاموال

خلافت امیرالمؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جان لے! اللہ تجھ پر رحم کرے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سیرت، خلافت، اخلاق اور ان کے شہید ہونے کے متعلق بعض روایات حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں ذکر کی گئی ہیں۔

۱۴۲۳۸.....(مسند الصدیق) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ بارہ سال تک امیر رہے۔ چھ سال تک تو ان کے کسی کام پر لوگوں نے کوئی عیب زنی نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسبت قریش سے زیادہ محبت کرنے والے تھے، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے متعلق سخت رویہ رکھتے تھے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا گیا تو وہ ان کے لیے نرم خو اور صلۂ رحمی کرنے والے بن گئے پھر مزید ان کے متعلق تساہل سے کام لینے لگے اور اپنے عزیز رشتہ داروں اور گھر والوں کو آخری چھ سالوں میں امور حکومت سپرد کرتے رہے۔ مروان کے لیے مصر کا پانچواں حصہ لکھ کر دیدیا اور اپنے رشتے داروں کو مال عطا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ:

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے اپنا حصہ چھوڑ دیا جو ان کو لینا بنتا تھا جبکہ میں نے اپنا حصہ لیا ہے اور اپنے عزیز رشتہ داروں میں تقسیم کردیا ہے۔ ابن سعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خواب

۱۴۲۳۹.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) معدان بن ابی طلحۃ یعمری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء اور حضور ﷺ اور ابوبکر کے ذکر کے بعد ارشاد فرمایا:

میں نے ایک خواب دیکھا ہے، میں اس کو اپنی موت کی اطلاع سمجھتا ہوں، گویا ایک سرخ مرغا ہے اس نے مجھے چونچ ماری ہیں۔ میں نے یہ خواب اسماء بنت عمیس کو ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کو کوئی عجمی آدمی قتل کرے گا۔ پھر فرمایا: اب لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں ان کے لیے کوئی خلیفہ چن جاؤں۔ حالانکہ اللہ پاک اپنے دین اور خلافت کو جس کے ساتھ اس نے نبی کو مبعوث فرمایا تھا ہرگز ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اگر میری

موت کا وقت جلد آجائے تو میں ان نفوس پر مجلس شوریٰ قائم کر جاتا ہوں، کہ جن سے نبی اکرم ﷺ وفات کے وقت راضی وخوش تھے: عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اجمعین۔ پس ان چھ میں سے جس کی بھی تم بیعت کر لو پھر اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا اپنے او پر لازم کر لینا۔ اور مجھے معلوم ہے کہ کچھ لوگ میرے بعد اس بارے میں طعنہ زنی کریں گے کہ میں نے ان کو اپنا ہاتھ مار دیا ہے اسلام پر، ایسی بات کرنے (اسلام میں اور منصب خلافت میں) رخنہ ڈالنے والے اللہ کے دشمن ہیں، کافر اور گمراہ ہیں۔ اور میں نے کلالہ (جس کے نہ ماں باپ ہیں اور نہ اولاد) جو میرے نزدیک سب سے اہم مسئلہ تھا کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے اس قدر سوال کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے جب سے آپ ﷺ کی صحبت اختیار کی تھی تب سے اس مسئلے کے علاوہ کسی مسئلے کے بارے میں آپ نے مجھ پر اتنی سختی نہیں فرمائی جتنی اس کے سوال کے بارے میں فرمائی حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے مجھے سینے میں کچھ لگاتے ہوئے فرمایا: تیرے لیے آیۃ الصیف جو سورۃ النساء کے آخر میں نازل ہوئی ہے کافی ہو جانا چاہیے۔ اور اگر میں زندہ رہا تو اس کے متعلق ایسا فیصلہ کروں گا جس کو قرآن پڑھنے والا اور قرآن سے ناواقف سب جان لیں گے۔ اور میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں شہروں کے امیروں پر کہ میں نے ان کو اس لیے بھیجا ہے تاکہ وہ لوگوں کو ان کا دین اور ان کے نبی کی سنت سکھائیں ان پر عدل کریں، ان کے اموال غنیمت ان کے درمیان (انصاف کے ساتھ) تقسیم کریں اور جن مسائل میں وہ لاعلم ہوں ان کو میرے پاس بھیجیں۔ پھر اے لوگو! تم یہ دو چیزیں جو کھاتے ہو میں ان کو خبیث سمجھتا ہوں: لہسن اور پیاز۔ اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو کسی آدمی میں سے ان کی بو محسوس فرماتے تو اس کے متعلق حکم دیتے اور اس آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر مسجد سے باہر لایا جاتا حتیٰ کہ بقیع تک اس کو مسجد سے دور کر دیا جاتا تھا۔ لہٰذا جو ان دو چیزوں کو کھائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ پکا کر ان کی بو مار دے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کو لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور بدھ کے روز ۲۶ ذی الحج کو آپ پر حملہ ہو گیا۔

مسند ابی داؤد، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن حبان، النسائی، الحمیدی، مسلم، ابوعوانۃ، مسند ابی یعلی

نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کلام، ثوم اور بصل (لہسن اور پیاز) سے متعلق روایت مرفوعاً بھی منقول ہے۔ النسائی، ابن ماجہ

نیز ثوم اور بصل کا قصہ روایت کیا ہے۔ العدنی، ابن خزیمہ

۱۴۲۴۰۔۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: انہوں نے (اپنے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: میں لوگوں سے سن رہا ہوں کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا کر نہیں جا رہے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل اپنے دین کی حفاظت بخوبی فرمائے گا۔ اگر میں خلیفہ بنا کر نہ جاؤں تو رسول اللہ ﷺ بھی خلیفہ بنا کر نہیں گئے اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کر جاؤں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی خلیفہ نامزد کر گئے تھے۔ میرے لیے دونوں صورتوں کی گنجائش ہے۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: جب آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کا ذکر فرما دیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ اللہ کی قسم! وہ رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں جانتے یعنی آپ حضور کی اتباع میں کسی کو بھی خلیفہ نامزد کرنے والے نہیں ہیں۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، العدنی، البخاری، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی، ابوعوانۃ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی

۱۴۲۴۱۔۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ کو فرمایا: کیا تم مجھے اختیار دیتے ہو کہ میں تمہارے لیے (تم میں سے) کسی کو خلیفہ نامزد کر دوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اس پر راضی ہوتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم اہل آسمان میں امین ہو اور اہل زمین میں امین ہوں۔

ابن منیع، ابن ابی عاصم فی السنۃ، مستدرک الحاکم، ابونعیم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۱۴۲۴۲۔۔۔۔۔عثمان بن عبداللہ قرشی سے مروی ہے: ہمیں یوسف بن اسباط نے مخلد الضبی سے، مخلد نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے علقمہ سے اور علقمہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کا پہلا دن تھا اور مہاجرین وانصار مسجد (نبوی

ﷺ) میں جمع تھے، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

سب سے پہلی چیز جس کے ساتھ ابتداء کرنے والوں کو ابتداء کرنی چاہیے، بولنے والوں کو بولنا چاہیے اور بات کرنے والوں کو سب سے پہلے اسی کو منہ سے نکالنا چاہیے وہ اللہ کی حمد اور اس کی ثناء ہے۔ جس کا وہ اہل ہے اور محمد ﷺ پر درود ہے۔ پھر فرمایا: پس تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو دائمی بقاء کے لیے تنہا ذات ہے، سلطنت کا اکیلا مالک ہے، اسی کے لیے فخر، بزرگی اور زیباء ہے، اس کی بزرگی کے آگے دوسرے تمام الٰہوں اور معبودوں نے سر ٹیک دیئے ہیں، قلوب اس کی خشیت سے لرزتے ہیں، اس کا کوئی برابر نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی اس کی مخلوق میں سے اس کا مشابہ نہیں۔ ہم اس کے لیے ان صفات کی گواہی دیتے ہیں جو اس نے اپنی ذات کے لیے بیان کی ہیں، اور اس کی مخلوق میں سے اہل علم نے بیان کی ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کی صفت کو کوئی پا نہیں سکتا، اس کی حد کی کوئی مثال بھی بیان نہیں کی جاسکتی، وہ انگلیوں کے اشاروں سے بادل برسانے والا ہے، کھلے میدانوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں کو موسلا دھار بارش سے سیراب کرنے والا ہے، وہ آلودہ زمین کو رنگا رنگ گل بوٹوں سے مزین کرنے والا ہے، وہ بارش سے چشموں کو شق کرنے والا ہے، جب چشموں سے ڈول بھر بھر کر نکلتے ہیں اور چرند پرند، حشرات الارض اور تمام مخلوق زندگی پاتی ہے۔ بس پاک ہے وہ ذات جس کے دین کے آگے تمام دین سرنگوں ہیں اور اس کے دین کے سوا کوئی دین قابل اتباع نہیں۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد ﷺ اس کے پسندیدہ بندے، اس کے منتخب پیغمبر اور اس کے مقبول رسول ہیں۔ جن کو اللہ نے ہم سارے جہان والوں کی طرف مبعوث کیا ایسے وقت کہ لوگ بتوں کی عبادت میں منہمک تھے، گمراہی کے آگے جھکے ہوئے تھے، ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے، اپنی اولاد کو قتل کرتے تھے، ان کے راستے ظلم وستم کے راستے تھے، ان کی زندگی ظلم کا نام تھی، ان کا امن بھی خوف کے دامن میں پناہ گیر تھا، ان کی عزت ذلت تھی، ایسے وقت آپ ﷺ رحمت بن کر تشریف لائے حتیٰ کہ اللہ پاک نے محمد ﷺ کے طفیل ہم کو گمراہی سے بچالیا اور ہم کو انہی کے طفیل جہالت سے ہدایت بخشی، ہم اس عرب کے معاشرہ والے تھے، جن کی زندگی تمام اقوام میں تنگی ومشقت والی تھی، ان کا لباس سب سے گھٹیا لباس تھا، ہمارا سب سے عمدہ طعام اندرائن (کڑوا) پھل تھا۔ ہمارا سب سے عمدہ لباس اون تھا۔ ہم آگ اور بتوں کے پجاری تھے۔ پھر اللہ نے ہم کو محمد کے طفیل ہدایت عطا کی، اور ان کو نور کا ایسا شعلہ بنایا جس سے زمین کے سارے مشرق ومغرب روشن ہوگئے، پھر اللہ نے ان کو اپنے پاس اٹھالیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہائے! کس قدر بڑی آفت اور کس قدر عظیم مصیبت تھی ان کا رخصت ہونا۔ اس غم میں تمام مؤمن برابر کے شریک ہیں، سب کی مصیبت ایک ہے، پھر ان کی جگہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے۔ اللہ کی قسم! اے گروہ مہاجرین! میں نے ایسا خلیفہ نہیں دیکھا انہوں نے کس قدر مضبوطی سے تلوار کو تھاما مرتدین سے جنگ کے دن (جب اسلام پر کڑی آزمائش کا وقت تھا) اللہ نے ان کے طفیل اپنے نبی کی سنت (اور دین) کو زندہ کیا۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے اس ایک رسی کو دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اللہ کے لیے ان سے جہاد کروں گا۔ چنانچہ میں نے ان کی بات کو سنا اور اطاعت کی اور مجھے اچھی طرح علم ہوگیا تھا کہ ابوبکر کی رائے میں سراسر خیر ہے۔ پھر وہ دنیا سے بھوکے پیٹ ہی نکل گئے۔ میں ابوبکر کی یہ تعریف کیوں نہ کروں جبکہ وہ ثانی اثنین تھے، ان کی بیٹی ذات النطاقین (دو دپٹوں والی) تھی جو اپنی چادر کو اپنے سر پر لپیٹ لیتی اور اس کے پلو میں روٹیاں باندھ کر محمد ﷺ (اور اپنے والد) کے لیے لے جاتی تھی۔ میں کیوں نہ یہ باتیں کہوں! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تین عورتوں اور چار آدمیوں کو خرید (کر آزاد) کیا جن کو محض اللہ کے لیے کفار نے اذیتیں دیں، انہی میں سے ایک بلال بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے مال کے ساتھ ہجرت کی تیاری کی، حضرت ابوبکر کے پاس اس دن چالیس ہزار درہم تھے، وہ انہوں نے سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے حوالے کردیئے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ مدینہ طیبہ ہجرت کر کے تشریف لے گئے۔ پھر ابوبکر کے بعد ان کی جگہ عمر فاروق بن الخطاب کھڑے ہوئے، انہوں نے (تہہ بند کس کر باندھ لیا اور) پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کرلیا اور اپنی آستینیں چڑھالیں۔ ان کو اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ تھا۔ ہم دیکھتے تھے کہ سکینہ عمر کی زبان پر بول رہی ہے۔ اور میں ان کے لیے یہ باتیں کیوں نہ کہوں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابوبکر اور عمر کے درمیان چلتا ہوا دیکھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ہم اسی طرح جئیں گے، اسی طرح مریں گے، اسی طرح ہم کو ساتھ ساتھ اٹھایا جائے گا اور اسی طرح اکٹھے جنت میں داخل ہونگے۔ میں فاروق کی خوبی کیوں نہ بیان کروں

جبکہ شیطان ان کی آہٹ سے بھی بھاگتا تھا۔ پھر وہ شہید ہوکر چلے گئے، ان پر اللہ کی رحمت ہو۔ اور اے گروہ مہاجرین تم خوب جانتے ہو کہ تمہارے اندر ابوعبداللہ یعنی حضرت عثمان بن عفان جیسا کوئی صاحب فضیلت شخص نہیں ہے۔ کیا نبی اکرم ﷺ نے ان کو یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں شادی میں نہیں دیں۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنی لخت جگر عثمان کی بیوی کو دفن فرما کر ابھی قبرستان میں ہی موجود تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تعزیت کے لیے آئے اور آپ کو فرمایا: اے محمد! اللہ حکم دیتا ہے کہ آپ عثمان کو اس کی دوسری بہن شادی میں دیدیں۔ میں کیوں نہ ان کے متعلق یہ کہوں حالانکہ ابوعبداللہ نے جیش العسرت (غزوۂ تبوک) کی مکمل آپ ﷺ کے لیے گرم گرم سخینہ (آٹے گھی کھجور سے تیار کھانا) طباق میں تیار کروا کر حضور کے آگے پیش کیا، اس وقت وہ جوش مار رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کناروں سے کھاؤ، اس کی بلندی کو نہ گراؤ کیونکہ برکت اوپر سے نازل ہوتی ہے، چونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیز گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ کھانا کھایا جو گھی، شہد اور آٹے وغیرہ سے بنا ہوا تھا تو اس کے گرم ہونے کی وجہ سے اپنے ہاتھ کھینچ لیے اور مخلوق کے پیدا کرنے والے کی طرف اپنے ہاتھ بلند کر کے ارشاد فرمایا: اے عثمان! اللہ نے تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں تیرے مخفی اور اعلانیہ گناہ بخش دیئے۔ اے اللہ! عثمان کی آج کی نیکی نہ بھلانا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! تم کو معلوم ہوگا کہ ایک مرتبہ ابوجہل کا اونٹ بدک گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے عمر! یہ اونٹ ہمارے پاس لاؤ۔ اونٹ بھاگ کر ابوسفیان کے قافلے میں شامل ہوگیا۔ اونٹ پر سونے چاندی کے حلقے والی لگام پڑی ہوئی تھی اور ابوجہل کا دیباج کا پالان تھا جو اونٹ پر پڑا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر! یہ اونٹ ہمارے پاس لاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں قافلے میں سرداران قریش اس سے تھوڑے ہی ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے جانا کہ تعداد اور مادۂ عبد مناف کے لیے ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے عثمان کو ابوسفیان کے قافلے کی طرف بھیجا اونٹ لانے کے لیے حضرت عثمان ارشاد کی تعمیل کے لیے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر چل دیئے جبکہ نبی اکرم ﷺ کو ان (کی دلیری) پر انتہائی تعجب ہو رہا تھا چنانچہ عثمان ابوسفیان کے پاس پہنچے تو ابوسفیان جو اپنے سرداروں کے درمیان حبوہ باندھے بیٹھا تھا عثمان کو دیکھ کر تعظیماً واکراماً اٹھ کھڑا ہوا اور پوچھا: عبداللہ کے بیٹے (محمد) کو کیسے حال میں پیچھے چھوڑ کر آئے ہو؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: قریش کے سرداروں کے درمیان ان کی بلندی اور کوہان پر بیٹھا چھوڑ آیا ہوں، اے ابوسفیان! وہ سرداروں کے سردار ہیں، جو اس قدر بلندی پر پہنچ گئے ہیں کہ آفتاب ضیاء پاش تک ان کی رسائی ہے، اور وہ اس قدر راسخ ہیں گویا بحر ذخار ہیں، ان کی آنکھیں (امت کے غم میں برسنے) والی ہیں، ان کے جھنڈے بلند ہیں۔ اے ابوسفیان! محمد کو جدا کر کے ہمارے پاس کوئی قابل فخر چیز نہیں رہ جاتی اور محمد کے زوال کے ساتھ ہماری کمر ٹوٹ جانے والی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اے ابوعبداللہ! ابن عبداللہ (محمد) کا اکرام کرو، وہ چہرہ مصحف شریف کا ورقہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ بہترین جانشین کا بہترین جانشین ہوگا، ابوسفیان بات کرتے جاتے اور زمین پر کبھی اپنے ہاتھ کو مارتے اور کبھی اپنے پاؤں کو مارتے۔ پھر انہوں نے اونٹ عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس کونسی کرامت اور فضیلت عثمان کے لیے اس سے بڑی ہوگی۔ اللہ کا حکم جس کے متعلق چاہے گا نافذ ہو کر رہے گا۔ پھر ابوسفیان نے کھانے کی رقاب منگوائی جس میں خوب روغن ڈالا ہوا تھا پھر دودھ منگوایا اور بولے: اے ابوعبداللہ! لو! ابوعبداللہ عثمان نے فرمایا: میں اپنے پیچھے نبی اکرم ﷺ کو ایسی حد پر چھوڑ کر آیا ہوں کہ یہاں بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتا۔ پھر عثمان کو تاخیر ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھی کو تاخیر ہوگئی ہے، اے صحابہ! (لڑائی پر) میری بیعت کرو۔

ادھر ابوسفیان عثمان رضی اللہ عنہ کو بولے: اگر تم نے ہمارا کھانا کھالیا تو ہم اونٹ کو اصلی حالت میں لوٹا دیں گے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کے پیش کردہ کھانے میں سے تھوڑا چکھ لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے اپنے صحابہ سے بیعت لینے کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ واپس ان کے پاس پہنچ گئے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (اپنے متعلق) ارشاد فرمایا: میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا ایسا نہیں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد تلوار تو صرف ذوالفقار ہے، نوجوان صرف علی ہے۔ تم جانتے ہو، بتاؤ کیا یہ فرمان میرے علاوہ کسی اور کے لیے تھا؟ میں تم کو واسطۂ خداوندی دیتا ہوں بتاؤ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام محمد ﷺ پر نازل ہونے اور

فرمایا: اے محمد! اللہ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ علی سے محبت کریں اور جو علی سے محبت کرے اس سے بھی محبت رکھیں۔ بے شک اللہ بھی علی سے محبت فرماتا ہے۔ اور ہر اس شخص سے محبت فرماتا ہے جو علی کو محبوب رکھتا ہے۔ تب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جواباً بیک آواز عرض کیا: ہاں اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو نور کے خیموں تک مجھے اوپر اٹھالیا گیا پھر مجھے نور کے پردوں تک اوپر اٹھایا گیا۔ پھر اللہ نے نبی ﷺ کو کچھ چیزیں وحی فرمائیں۔ جب آپ واپس لوٹنے لگے تو پردوں کے پیچھے سے آپ کو آواز دی گئی: اے محمد! تیرا باپ ابراہیم علیہ السلام بہترین باپ ہے اور تیرا بھائی علی بہترین بھائی ہے۔ اے مہاجرین والنصار! تم جانتے ہو کہ یہ حقیقت ہے۔ یہ سن کر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہو جو آپ بیان فرما رہے ہیں تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ مسجد میں میرے سوا کوئی جنبی حالت میں داخل ہوتا تھا؟ لوگوں نے کہا: اللہ گواہ ہے نہیں۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ جب میں رسول اللہ کے دائیں طرف ہو کر قتال کرتا تھا تو ملائکہ آپ کے بائیں طرف ہو کر لڑتے تھے۔ لوگوں نے کہا: ہاں واللہ! ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا:

میرے لیے جیسے ہارون موسیٰ کے لیے۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ حسن اور حسین کے درمیان بھائی چارہ کرتے تھے۔ چنانچہ دو مرتبہ فرماتے: یا حسن! فاطمہ کہتی: یارسول اللہ! حسین اس سے چھوٹا ہے اور اس سے کمزور ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ فاطمہ کو فرماتے: کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ میں کہوں: جلدی اے حسن! اور جبریل کہے: جلدی اے حسین!۔ یعنی اگر میں حسن کی زیادہ طرف داری کرتا ہوں تو جبریل حسین کی حمایت زیادہ کرتے ہیں یوں دونوں میں مساوات ہوگئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی اور مخلوق کو ہماری ایسی فضیلت حاصل ہے کیا؟ ہم صبر کرنے والے ہیں کہ اللہ جو فیصلہ کرتا ہے وہ ہونے والا ہے۔ ابن عساکر

۱۴۲۴۳......عن زافر عن رجل عن الحارث بن محمد عن ابی الطفیل عامر بن واثلة، ابوالطفیل عامر بن واثلة سے مروی ہے کہ شوریٰ کے روز میں دروازے پر نگران تھا۔ اندر موجود (چھ) حضرات کے درمیان آوازیں بلند ہونا شروع ہوگئیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی، اللہ کی قسم میں اس منصب کا ان سے زیادہ اہل تھا۔ اور ان سے زیادہ حقدار بھی تھا۔ لیکن پھر میں نے ان کی بات کو سن لیا اور اطاعت کرلی اس خوف سے کہ کہیں لوگ (اختلافات کے باعث) کفار نہ بن جائیں اور تلوار سے ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگیں پھر لوگوں نے عمر کی بیعت کرلی اور اللہ کی قسم میں ان سے زیادہ اس منصب کا اہل اور حقدار تھا، لیکن پھر بھی میں نے سنا اور اطاعت کی اس خوف سے کہ کہیں لوگ (اختلافات کے باعث) کفر کی طرف نہ لوٹنے لگیں اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگیں۔ پھر اب تم ارادہ کرتے ہو کہ عثمان کی بیعت کرو اب بھی میں سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ عمر نے مجھے پانچ لوگوں کے ساتھ شامل کیا ہے میں ان کا چھٹا آدمی ہوں۔ انہوں نے ان پر میری کوئی فضیلت اور صلاحیت زیادہ محسوس نہیں کی۔ اور نہ تمہی پانچ افراد اس کو میرے لیے جانتے ہو، اب ہم سب اس میں برابر ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو لوگوں سے بات کروں تو پھر کوئی عربی اور نہ عجمی، نہ ذمی اور نہ کوئی مشرک میری بیان کردہ صفات سے انکار کی گنجائش کرسکتا ہے۔ میں ایسا بھی کرسکتا ہوں اگر چاہوں، اب اے جماعت! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں! بتاؤ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ کیا ہو میرے سوا؟ لوگوں نے کہا: اللّٰھم لا، خدا جانتا ہے، نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جماعت! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جس کا چچا میرے چچا حمزة، جن کو رسول اللہ ﷺ نے اسد اللہ اور اسد رسولہ کہا یعنی اللہ اور اس کے رسول کا شیر، جیسا ہو؟ لوگوں نے کہا: اللّٰھم لا، پھر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کا بھائی میرے بھائی جعفر جیسا ہو، جو ذوالجناحین تھے جو دو پروں کے ساتھ جنت میں مزین ہوں گے اور جنت میں ان کے ساتھ جہاں چاہیں گے اڑتے پھریں گے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی میری اولاد حسن وحسین جیسی اولاد رکھتا ہے، جو اہل جنت کے لوگوں کے سردار ہوں گے۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کی بیوی میری بیوی فاطمہ جیسی ہو؟ جو بنت رسول اللہ ہے؟ لوگوں نے

کہا نہیں۔ فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے مجھ سے زیادہ مشرکوں کو قتل کیا ہو ہر جنگ کے وقت جب بھی وہ رسول اللہ ﷺ کو پیش آئی؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو اس دن جب (آپ نے ہجرت کی اور) میں آپ کے بستر پر لیٹ گیا، میں نے اپنی جان کے ساتھ آپ کی حفاظت کی گویا اپنا خون ان کے لیے پیش کر دیا۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جو مال غنیمت کا خمس لیتا ہو میرے اور فاطمہ کے سوا؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو کتاب اللہ میں مطہر کیا گیا ہو میرے سوا جب نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین کے دروازوں کو بند کر دیا تھا اور میرا دروازہ کھول دیا تھا تب آپ ﷺ کے دو چچا حمزہ اور عباس اٹھے اور انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیے ہیں اور علی کا دروازہ کھول دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے علی کا دروازہ کھولا ہے اور نہ تمہارے دروازے بند کیے ہیں، بلکہ اللہ ہی نے اس کا دروازہ کھولا اور تمہارے دروازے بند کیے ہیں۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے اللہ نے جس کا نور آسمان سے تام کر دیا ہو میرے سوا؟ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وآت ذالقربیٰ حقہ. اور قرابت (رشتے) دار کو اس کا حق دو، لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں میرے سوا کوئی ایسا شخص ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے خود بارہ دفعہ پکارا ہو، جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل فرمایا تھا:

یاایہا الذین آمنو اذا ناجیتم الرسول فقدموبین یدی نجواکم صدقة.

اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی۔ کلام کرو تو اپنی سرگوشی سے صدقہ کر دو۔

لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے میرے سوا، جس نے رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کو بند کیا ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے میرے سوا جو آخری موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو جب آپ کو قبر میں رکھا گیا تھا (کیونکہ قبر میں اتارنے والا میں بھی تھا)۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ العقیلی

کلام:...... یہ روایت ضعیف بلکہ اس سے بھی بڑھ کر غیر اصل ہے۔ امام عقیلی ضعفاء میں فرماتے ہیں مذکورہ روایت کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا کچھ حقیقت نہیں رکھتا، نیز اس میں دو مجہول آدمی راوی ہیں۔ ایک آدمی جس کا زافر نے نام نہیں لیا اور حارث بن محمد۔

نیز فرماتے ہیں مجھے آدم بن موسیٰ نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا ہے فرماتے ہیں کہ یہ طریق حارث بن محمد عن ابی الطفیل کنت علی الباب یوم الشوریٰ اس پر زافر کے علاوہ کسی نے زافر کی متابعت نہیں کی۔

نیز امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع من گھڑت مرویات میں شمار کیا ہے اور فرماتے ہیں زافر مطعون شخص ہے اور وہ مبہم آدمی سے روایت کرتا ہے۔ امام ذھبی میزان میں فرماتے ہیں: یہ روایت منکر اور غیر صحیح ہے۔ امام ابن حجر اللسان میں فرماتے ہیں: شاید اس روایت میں ساری آفت زافر کی طرف سے ہے۔ جبکہ امام ابن حجر اپنی امالیہ میں یہ بھی فرماتے ہیں زافر کذب کے ساتھ متہم نہیں ہے ہاں جب اس کی روایت پر متابعت ہو جاتی ہے تو وہ حسن شمار ہوتی ہے (تب بھی اس روایت پر کوئی متابع نہیں) بہر صورت روایت مذکورہ ناقابل اعتبار اور غیر مستند ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا واقعہ

۱۴۲۴۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے پاس حاضر خدمت تھا جب ان پر حملہ کیا گیا۔ لوگ ان کو دعائیں دے رہے تھے: اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے رب سے خیر کی آس رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں پر اس کا خوف بھی دامن گیر ہے۔ لوگوں نے درخواست کی آپ خلیفہ منتخب کر جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں زندگی میں بھی اور موت میں بھی تمہارا بوجھ اٹھاؤں کیا؟ میری تو حسرت ہے کہ کاش مجھے برابر سرابر میں چھوڑ دیا جائے، نہ مجھ پر اس کا وبال ہو اور خواہ اس کا فائدہ بھی نہ ہو۔ اگر میں خلیفہ بنا کر جاؤں تو مجھ سے بہتر شخص ابوبکر بھی خلیفہ بنا کر گئے تھے اور اگر میں تم کو یونہی چھوڑ جاؤں تو تم کو وہ ذات بھی یونہی چھوڑ گئی تھی جو

مجھ سے بدرجہا بہتر ہے یعنی رسول اللہ ﷺ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: تب میں نے جان لیا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ذکر کر دیا تو اب وہ ان کی اتباع میں ہرگز کسی کو خلیفہ منتخب کر کے نہیں جا سکتے۔ مسند احمد، مسلم، السنن للبیھقی

۱۴۲۴۵ ۔۔۔عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ حذیفہ اور عثمان بن حنیف کے سامنے کھڑے تھے اور انکو فرمارہے تھے:

تخافان ان تكونا حملتما الارض مالاتطيق؟فقال عثمان:لوشئت لا ضعفت أرضي، وقال حذيفة:لقد حملت الارض امراً هي له مطيقة وما فيها كبير فضل وقال:انظر امالديكما ان تكونا حملتما الارض مالا تطيق.

تم اس بات سے ڈر رہے ہو کہ کہیں تم کو دور کے سفر پر روانہ نہ کر دیا جائے جس کی تم میں سہار نہ ہو، عثمان بولے: اگر میں چاہوں تو اپنی زمین سے آگے مزید سفر بھی کر سکتا ہوں۔ حذیفہ بولے: اگر مجھے دور دراز کے سفر پر بھیجا جائے تو میں اس پر جا سکتا ہوں اور اس میں کوئی بڑی فضیلت نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دیکھ لو کہ اگر تم کو لمبے سفر پر بھیجا جائے تو تمہارے پاس کیا کچھ زادراہ ہے؟ واللہ اعلم بمراده الصحيح

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ پاک نے مجھے سلامت رکھا تو میں عراق کے فقیروں کو ایسا غنی کر دوں گا کہ وہ میرے بعد کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ پھر بھی ان پر چوتھا دن نہ گذرا تھا کہ ان پر حملہ کر دیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو صفوں کے درمیان کھڑے ہو جاتے تھے پھر ارشاد فرماتے: صفیں سیدھی کرلو۔ جب وہ صفیں سیدھی کر لیتے تو آگے بڑھ کر (مصلی پر جا کر) تکبیر کہہ دیتے۔ چنانچہ حملہ کے موقع پر جب آپ نے تکبیر کہہ دی (نماز کی نیت باندھ لی) تو اسی جگہ آپ پر خنجر کے وار کیے گئے۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں: میں نے اس وقت آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا قتلني الكلب یا فرمایا اكلني الكلب مجھے کتے نے قتل کر دیا یا فرمایا مجھے کتا کھا گیا۔ عمرو فرماتے ہیں یاد نہیں آپ نے ان میں سے کیا فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کو آگے کر دیا۔ جبکہ حملہ آور عجمی کافر بھاگ پڑا، اس کے ہاتھ میں دو دھاری خنجر تھا وہ دائیں بائیں جس آدمی کے پاس سے گذرتا اس پر حملہ کرتا جاتا حتیٰ کہ اس نے تیرا آدمیوں پر خنجر کے وار کیے، جن میں سے نو افراد جاں بحق ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک مسلمان نے پکڑنے کے لیے اس پر چادر ڈال دی جس میں وہ الجھ گیا، جب اس نے دیکھا کہ وہ پکڑا جا چکا ہے تو اس نے خود کو ذبح کر کے خودکشی کر لی، عمرو فرماتے ہیں: پھر ہم نے مختصر فجر کی نماز ادا کی۔ مسجد کے دور کے اطراف و جوانب والوں کو اس واقعہ کا پتہ نہ چل سکا۔ انہوں نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز نہ سنی تو دو مرتبہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہا۔ جب لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے تو سب سے پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: دیکھ کر آؤ مجھے قتل کرنے والا کون تھا؟ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک چکر لگا کر آئے اور عرض کیا وہ مغیرة رضی اللہ عنہ کا (کافر) کاریگر غلام تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری موت ایسے شخص کے ہاتھ نہیں لکھی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ اللہ اس کو قتل کرے، میں نے تو اس کو بھلی بات کا کہا تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مخاطب ہو کر فرمایا: تو اور تیرا باپ ہی پسند کرتے تھے کہ عجمی لوگ مدینے میں کثرت سے آئیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اگر آپ چاہیں تو ہم (ان کو نکال سکتے ہیں اور) ایسا کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جبکہ وہ تمہاری بات کے ساتھ بات کرنے لگے ہیں، تمہاری نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے ہیں اور تمہارے طریقوں پر چل پڑے ہیں۔

لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں (اللہ شفاء دے گا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں نبیذ (مشروب) منگوایا وہ پیا تو وہ آپ کے پیٹ کے زخم سے نکل گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا وہ پیا تو وہ بھی زخم کے راستے سے جوں کا توں نکل گیا۔ تب آپ کو یقین ہو گیا کہ موت سر پر آگئی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو فرمایا: دیکھو! مجھ پر

کتنا قرض ہے؟ عبداللہ نے حساب لگایا تو وہ چھیاسی ہزار درہم کے مقروض نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھ اگر آل عمر کے پاس اتنا مال ہو تو میری طرف سے یہ قرض ادا کر دو۔ اگر ان کے اموال میں سے میرا قرض مکمل پورا نہ ہو تو میرے قبیلے عدی بن کعب سے سوال کر لینا پھر بھی قرض کی مکمل ادائیگی نہ ہو جائے تو پھر قریش سے سوال کر لینا اور ان کے علاوہ کسی اور سے سوال نہ کرنا اور میرا قرض ادا کر دینا۔

پھر فرمایا: اے عبداللہ! ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ، ان کو سلام کر کے کہو: عمر بن خطاب ہاں امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ آج سے میں امیر المومنین نہیں رہا، آپ سے اجازت مانگتے ہیں کہ ان کو دو ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا جائے۔ چنانچہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور ان کو بیٹھے روتا ہوا پایا۔ عبداللہ نے ان کو سلام کہا اور فرمایا: عمر بن خطاب اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اس جگہ کو اپنے لیے کر رکھا تھا، لیکن آج میں اپنی ذات کو عمر پر ترجیح نہ دوں گی۔ چنانچہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد کے پاس واپس حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا: تمہارے پاس کیا خبر ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: انہوں نے اجازت دیدی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے پھر تاکیداً فرمایا: (اب بھی) جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے چارپائی پر اٹھا کر لے جانا پھر (دوبارہ) اجازت مانگنا، کہنا: عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ اگر وہ اجازت دیدیں تو مجھے اندر داخل کر دینا اور اگر اجازت نہ دیں تو مجھے مسلمانوں کے عام قبرستان میں لوٹا دینا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا جنازہ اٹھا تو لوگوں کا یہ حال تھا گویا ان کو آج ہی سب سے بڑی مصیبت لاحق ہوئی ہے۔ چنانچہ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر جا کر اجازت مانگی اور عرض کیا عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو اجازت مرحمت فرما دی۔ یوں اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے رسول اور ان کے ساتھی ابوبکر کے ساتھ جگہ دے کر ان کا بہت اکرام فرمایا۔

خلیفہ مقرر کرنا چھ افراد کی شوریٰ کا ذمہ ہے

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب ہوا تھا تو لوگوں نے ان سے عرض کیا: ہمارے لیے کوئی خلیفہ منتخب فرما دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس منصب کا سب سے زیادہ حقدار اس چھ افراد کی جماعت میں سے ہر ایک کو سمجھتا ہوں کہ جن سے حضور ﷺ جاتے وقت راضی تھے۔ پس ان میں سے جس کو خلیفہ بنا لیا جائے وہ میرے بعد (مسلمانوں کا) خلیفہ ہوگا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کے اسماء گرامی لیے۔ اگر امارت سعد کے حصے میں ہے تو ان کے لیے ہوگی کیونکہ میں نے ان کو ان کی کسی کمزوری یا خیانت کی وجہ سے (سپہ سالاری سے) معزول نہیں کیا تھا اور اگر کسی اور کو خلیفہ بنایا جائے تو ان میں سے ہر ایک کو خلیفہ بنایا جا سکتا ہے۔ پھر اس کی مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ جبکہ عبداللہ (میرا بیٹا) مشورہ کی حد تک شریک کار رہے گا۔ جبکہ وہ امارت میں کسی شے کا حقدار نہ ہوگا۔

چنانچہ جب یہ (ساتوں) حضرات جمع ہوئے تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے چھ میں سے تین کو چن لو۔ لہٰذا زبیر نے اپنی جگہ علی کے حق میں رائے دی، طلحہ نے عثمان کے حق میں اور سعد نے عبدالرحمن بن عوف کے حق میں رائے دیدی۔ یوں اب انتخاب کا مرحلہ صرف تین میں رہ گیا پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون اس (حق) سے دستبردار ہو کر مجھے انتخاب کا کام سپرد کرتا ہے، اور میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں تم میں مسلمانوں کے لیے سب سے افضل اور سب سے بہترین شخص کو چننے میں کوئی کوتاہی نہیں برتوں گا؟ ان سب حضرات نے اثبات میں اقرار کر لیا۔ پھر حضرت عبدالرحمن نے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلوت میں گفتگو کی اور فرمایا: آپ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرابت اور رشتہ داری ہے اور آپ کو (اسلام میں) قدیم ہونے کی فضیلت حاصل ہے اب تم کو اللہ حاضر ناظر جان کر بولو اگر تم کو خلیفہ بنایا گیا تو تم انصاف کرو گے اور اگر عثمان کو خلیفہ بنایا گیا تو تم ان کی سنو گے اور اطاعت کرو گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالکل، پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلوت میں لے جا کر پہلے کی طرح گفتگو کی حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا جواب اثبات میں دیا تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ پھیلاؤ اے عثمان! چنانچہ انہوں نے ہاتھ پھیلایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت کر لی اور دوسرے لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔

ابن سعد، ابوعبید فی الاموال، ابن ابی شیبہ، البخاری، النسائی، ابن حبان، السنن للبیھقی، ابو داؤد

۱۴۲۴۶ ...... عمرو بن میمون اُودی سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس علی، طلحہ، زبیر، عثمان، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد کو بلاؤ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے صرف علی اور عثمان سے بات چیت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے علی! یہ لوگ تمہاری رسول اللہ ﷺ سے رشتے داری کو جانتے ہیں اور اللہ نے جو تم کو علم اور فقہ کی دولت بخشی ہے اس کو بھی جانتے ہیں اگر تم کو خلیفہ بنایا جائے تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کر دینا۔ جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عثمان! یہ لوگ تمہارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دامادی کے رشتے کو اور تمہاری سن رسیدگی اور شرافت وفضیلت کو بھی خوب جانتے ہیں، پس اگر تجھے اس منصب پر بٹھایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کرنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس صہیب کو بلاؤ۔ پھر ان کو فرمایا: تم تین دنوں تک نماز پڑھاتے رہنا۔ جبکہ یہ لوگ (مذکورہ) چھ حضرات ایک گھر میں تنہا ہو جائیں اور پھر جس ایک شخص پر ان کی رائے جمع ہو جائے تو اس کی مخالفت کرنے والے کی گردن اڑا دینا۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۴۲۴۷ ...... عیسیٰ بن طلحہ اور عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین دن تک تم کو صہیب نماز پڑھائیں گے۔ انہی دنوں کے اندر تم اپنی خلافت کا معاملہ کسی کو سپرد کر دینا تب تو ٹھیک ہے ورنہ تین دن سے زیادہ اس معاملہ کو خالی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ مسدد، ابن ابی شیبہ

۱۴۲۴۸ ...... ابورافع سے مروی ہے کہ (مرض الموت میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، جبکہ ان کے پاس ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سعید رضی اللہ عنہ بن زید بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جان لو! میں نے کلالہ (ایسا شخص جس کے اولاد ہو اور نہ والدین اور وہ مر جائے) کے بارے میں کچھ نہیں کہا اور میں نے اپنے بعد خلافت کے لیے کسی کو نہیں چنا۔ اور میری موت کو جو عربی غلام پائیں وہ اللہ کے مال میں سے آزاد ہیں (یعنی بیت المال کے عربی غلام) سعید بن زید نے عرض کیا: اگر آپ مسلمانوں میں سے کسی کے لیے خلافت کا اشارہ کر دیں تو اچھا ہو کیونکہ لوگ آپ کو امانت دار سمجھتے ہیں جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور لوگ ان کو بھی امانت دار سمجھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے ساتھیوں میں اس منصب کی بری لالچ محسوس کی ہے اب میں اس امر خلافت کو ان چھ لوگوں میں چھوڑ دیتا ہوں، جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت خوش تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس وقت دو آدمیوں میں سے کوئی زندہ ہوتا تو میں اس منصب کو اس کے سپرد کر دیتا کیونکہ مجھے ان پر پورا بھروسہ تھا: سالم جو ابوحذیفہ کے غلام تھے اور ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۱۴۲۴۹ ...... مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تندرست تھے، اس وقت ان سے سوال کیا جاتا تھا کہ وہ اپنے بعد کے لیے کسی کو خلیفہ نامزد کر جائیں۔ مگر وہ انکار فرما دیتے۔ ایک دن منبر پر چڑھے اور چند کلمات ارشاد فرمائے فرمایا: اگر میں مر جاؤں تو تمہارا منصب ان چھ افراد کے درمیان رہے گا جن سے رسول اللہ ﷺ جدا ہوتے وقت راضی تھے۔ علی بن ابی طالب جن کی نظیر (ساتھی) زبیر بن العوام ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جن کی نظیر عثمان بن عفان ہیں اور طلحہ بن عبیداللہ جن کی نظیر سعد بن مالک ہیں۔ سنو! میں تم کو فیصلہ کے وقت اللہ کے تقویٰ کی اور تقسیم کے وقت عدل وانصاف کی وصیت کرتا ہوں۔ ابن سعد

۱۴۲۵۰ ...... ابوجعفر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ۔ مذکورہ چھ افراد کو فرمایا: تم اپنے معاملے میں مشورہ کرنا، اگر سب دو دو میں بٹ جائیں تو دوبارہ مشاورت کرنا اور اگر دو اور چار میں بٹ جائیں تو زیادہ تعداد والی جماعت کو لینا۔ ابن سعد

۱۴۲۵۱ ...... حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تین تین افراد کی رائے متفق ہو جائے تو تم لوگ عبدالرحمٰن بن عوف والی طرف کی اتباع کرنا۔ سننا اور اطاعت کرنا۔ ابن سعد

۱۴۲۵۲...... عبدالرحمن بن سعید بن یربوع سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تین روز تک تم کو صہیب نماز پڑھائیں اور تم اپنے معاملے کے بارے میں جب تک مشاورت کرلو۔ اور انتخاب خلافت کا حق ان چھ افراد میں ہوگا پھر جو تمہاری مخالفت کرے اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن سعد

۱۴۲۵۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ایک گھڑی قبل طلحہ کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: اے ابوطلحہ! اپنی انصار کی جماعت کے پچاس افراد لے کر ان اصحاب شوریٰ کے ساتھ چلے جانا اور وہ میرے خیال میں کسی گھر میں جمع ہو کر مشاورت کریں گے تم اپنے اصحاب کے ساتھ اس گھر پر پہرہ دینا اور کسی کو ان کے پاس داخل نہ ہونے دینا۔ اور ان کو اس حال میں بھی نہ چھوڑنا کہ ان پر تین دن کامل گذر جائیں اور اب تک انہوں نے اپنا امیر نہ چنا ہو۔ اے اللہ! تو ہی میرا ان پر خلیفہ ہے۔ ابن سعد

۱۴۲۵۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ کے متعلق فرمایا: اللہ کے لیے ہے ان کی بھلائی اگر وہ سر کے اڑے ہوئے بالوں والے کو اپنا والی بنالیں جوان کو حق پر ہی مجبور کرے گا خواہ اس کی گردن پر تلوار رکھ دی جائے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: آپ جب اس کو جانتے ہیں تو اس کو والی کیوں منتخب نہیں کر دیتے؟ ارشاد فرمایا: اگر میں خلیفہ بنا دوں تو مجھ سے بہتر نے بھی خلیفہ بنایا ہے اور اگر یونہی چھوڑ دوں تو مجھ سے بہتر نے بھی یونہی چھوڑا تھا۔ مستدرک الحاکم

فائدہ:...... اڑے ہوئے بالوں والے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے دیکھئے روایت ۱۴۲۵۸

۱۴۲۵۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایسی خدمت کی کہ ان کے کسی گھر والے نے بھی ایسی خدمت نہ کی ہوگی اور میں نے ان کے ساتھ ایسا آمیز رویہ رکھا کہ ان کے کسی گھر والے نے بھی ایسا پر لطف رویہ ان کے ساتھ نہ رکھا ہوگا۔ ایک دن میں ان کے ساتھ ان کے گھر میں تنہا تھا آپ رضی اللہ عنہ بھی مجھے بٹھا لیتے تھے اور میرا اکرام کرتے تھے۔ اس دن آپ نے ایسی چیخ ماری میں ڈر گیا کہیں آپ کی روح تو قفس عنصری سے پرواز نہیں کر گئی۔ میں نے پوچھا: کوئی تکلیف لاحق ہوئی ہے کیا امیر المؤمنین! فرمایا: ہاں کوئی تکلیف ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا؟ فرمایا: تم قریب ہو جاؤ۔ میں قریب ہو گیا تب آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ میں اس منصب خلافت کے لیے کسی شخص کو موزوں نہیں پاتا۔ میں نے عرض کیا: آپ فلاں، فلاں، فلاں، فلاں اور فلاں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے چھ اہل شوریٰ کے نام لیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک کے جواب میں ارشاد فرماتے رہے: اس منصب پر صرف قوی ہی درست ہے جو بغیر سختی کیے (امور حکومت چلا سکے) اس منصب کے لیے نرم مزاج چاہیے جو بغیر کسی کمزوری کے نرم ہو، اس منصب کے لیے بغیر فضول خرچی کیے سخاوت کرنے والا چاہیے اور اس منصب کے لیے بخل کے علاوہ (مہمات کے لیے مال) روکنے والا چاہیے۔ ابن سعد

۱۴۲۵۶...... مطلب بن عبداللہ بن حنطب اور ابوجعفر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شوریٰ کو ارشاد فرمایا: اگر تم اختلاف میں پڑے رہے (اور اپنا قضیہ نہیں نمٹایا) تو ملک شام سے معاویہ بن ابی سفیان اور ان کے بعد یمن سے عبداللہ بن ابی ربیعہ یمن سے تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور وہ دونوں تم پر مزید کوئی فضیلت نہیں دیکھیں گے سوائے اس کے کہ تم اسلام میں پہل کرنے والے ہو (یعنی پھر خلافت کا بار ان میں سے بھی کوئی اٹھا سکے گا)۔ ابن سعد

۱۴۲۵۷...... مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان (اہل شوریٰ) کو ارشاد فرمایا: یہ امر (خلافت) طلقاء (فتح مکہ کے موقع پر معافی دیئے جانے والوں کے لیے) اور نہ ان کے فرزندگان کے لیے درست نہیں ہے۔ اگر تم اختلاف میں پڑے رہے تو عبداللہ بن ابی ربیعہ (اور معاویہ) کو اپنے سے غافل شمار مت کرنا۔ ابن سعد

۱۴۲۵۸...... ابی مجلز سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرے بعد تم کس کو خلیفہ بناؤ گے؟ حاضرین میں سے ایک نے زبیر بن العوام کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم بخیل اور بند (ہاتھ والے) یعنی برے اخلاق والے کو خلیفہ بناؤ گے۔ ایک آدمی نے کہا: ہم طلحہ بن عبداللہ کو خلیفہ بنائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے آدمی کو کیسے خلیفہ بنا سکتے ہو جس کو رسول اللہ ﷺ نے پہلی چیز عطیہ کی جو ایک زمین تھی وہ انہوں نے ایک یہودیہ کو بطور رھن رکھوا دی۔ قوم کے ایک آدمی نے کہا: ہم علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں گے۔ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: میری زندگی کی قسم! تم ان کو خلیفہ بنانے والے نہیں ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ان کو خلیفہ بنادو تو وہ تم کو حق پر قائم کردے گا خواہ تم کو ناگوار ہی کیوں نہ گذرے۔ تب ولید بن عقبہ جو عثمان بن عفان کا ماں شریک بھائی تھا نے کہا: ہم جان گئے آپ کے بعد کون خلیفہ بنے گا، یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون؟ ولید بولا: عثمان بن عفان۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان کیسے محبت کرتا ہے مال سے اور اس کی نیکی اپنے گھر والوں کے لیے ہی ہوگی۔ ابن راھویہ

۱۴۲۵۹ ...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا گیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے: اے امیر المؤمنین! آپ کے بعد خلیفہ کون بنے گا؟ فرمایا: عثمان بن عفان۔ خیثمة الطرابلسی فی فضائل الصحابة

فائدہ: ...... آپ رضی اللہ عنہ کی یہ پیش گوئی تھی جو آپ نے دیدۂ دوربین سے فرمائی تھی۔ نہ کہ وصیت اور تاکید۔

۱۴۲۶۰ ..... عبدالرحمن بن عبد القاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور انصار کا ایک آدمی دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نہیں چاہتے ایسے شخص کو جو ہماری بات اوروں تک پہنچائے۔ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تو ان کے ساتھ اور ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اور ہماری باتیں پہنچاتا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصاری شخص کو فرمایا: تم لوگوں کو کیا کہتے دیکھتے ہو کہ میرے بعد کون خلیفہ بنے گا؟ انصاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کئی مہاجرین آدمیوں کے نام گنوائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) سے کیا پرخاش ہے، اللہ کی قسم! وہ ان میں سب سے زیادہ لائق ہے اگر وہ ان پر خلیفہ بنا تو ضرور ان کو حق پر سیدھا کردے گا۔ الادب البخاری

۱۴۲۶۱ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے تین باتیں سمجھ لو: امارت۔ خلافت شوریٰ سے قائم ہو، عرب کے غلاموں کے فدیے میں ہر غلام کے بدلے ایک ہی غلام ہے جبکہ (اپنی) باندی کے بیٹے کے بدلے دو غلام ہیں۔ راوی کہتے ہیں ابن طاؤس راوی نے تیسری بات چھپالی۔ الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الاموال

۱۴۲۶۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ نے (ایسا دکھ بھرا) سانس لیا میں سمجھا شاید آپ کی پسلیاں چٹک گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ سانس کسی دکھ نے ہی نکالا ہے، فرمایا: اللہ کی قسم! بڑا دکھ ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہو رہا کہ اپنے بعد یہ منصب خلافت کس کو سونپ کر جاؤں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: شاید تو اپنے ساتھی کو اس کا اہل سمجھتا ہے۔ میں نے عرض کیا: وہ تو واقعی اس کا اہل ہے۔ اس کی سابقت فی الاسلام اور فضیلت کی وجہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے کہا لیکن اس آدمی میں کچھ مزاح (والی طبیعت) ہے۔ میں نے پوچھا: پھر آپ کا طلحہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایسا آدمی ہے جس میں کچھ بڑائی ہے، جب سے اس کی انگلی کو (جنگ میں) نقصان پہنچا ہے۔ میں نے پوچھا: پھر آپ زبیر کو کیوں بھول رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان میں کچھ درشت روئی اور بدخلقی ہے، ایک صاع پر وہ بقیع میں تھپٹر مار دیتے ہیں، اگر ان کو ان کا ایک کھجور صاع دینے سے انکار کر دیا جائے تو وہ تلوار اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر سعد کہاں گئے؟ فرمایا: وہ تو شہسواروں کے شہسوار ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر آپ سے عبدالرحمن کہاں رہ گئے؟ ارشاد فرمایا: بہترین آدمی ہیں، لیکن تم نے ان کے بڑھاپے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نے پوچھا: پھر عثمان بن عفان کہاں گئے؟ ارشاد فرمایا: وہ اپنے رشتہ داروں کے مکلف ہو گئے ہیں اللہ کی قسم اگر میں نے ان کو والی بنادیا تو وہ بنی ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیں گے۔ اللہ کی قسم اگر میں نے ان کو والی بنایا تو وہ ضرور ایسا کریں گے اور اگر وہ ایسا کریں تو عرب ضرور ان کو قتل کر دیں گے۔ یہ منصب تو صرف ایسے شخص کو زیبا ہے جو شدید ہو لیکن سختی سے کام نہ لے، نرمی سے کام لے مگر کمزور نہ ہو، سخی ہو لیکن اسراف نہ کرے، مال روکنے والا ہو لیکن بخل نہ کرے۔ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے یہ تمام صفات صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں جمع ہوئی تھیں۔

ابو عبید فی الغریب، الخطیب فی رواۃ مالک

۱۴۲۶۳.....ابوالعجفاء الشامی فلسطینی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا گیا امیر المؤمنین! اگر آپ ولی عہد منتخب کر جاتے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابوعبیدۃ بن الجراح کو پالیتا تو ان کو والی بنادیتا پھر میں اپنے پروردگار کے پاس جاتا اور پروردگار مجھ سے پوچھتا کہ تم امت محمدیہ پر کس کو خلیفہ بنا آئے ہو تو میں عرض کرتا کہ میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہے۔ اگر میں معاذ بن جبل کو پالیتا تو ان کو والی بنادیتا پھر میں اپنے رب کے پاس جاتا اور رب مجھ سے پوچھتا کہ امت محمدیہ پر کس کو خلیفہ بنا کر آئے ہو؟ تو میں عرض کر دیتا: میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے سنا ہے: معاذ علماء کے درمیان سب سے اونچے مقام پر آئیں گے۔ اور اگر میں خالد بن الولید کو پالیتا تو ان کو والی بنادیتا پھر میں اپنے رب کے پاس جاتا اور رب مجھ سے پوچھتا کہ تم امت محمدیہ پر کس کو خلیفہ بنا کر آئے ہو تو میں عرض کرتا کہ میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے خالد بن الولید کے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جو اللہ پاک نے مشرکین پر سونت لی ہے۔

ابونعیم، ابن عساکر

کلام:.......ابوالعجفاء یہ مجہول نامعلوم راوی ہے معلوم نہیں وہ کون ہے اس بناء پر روایت محل کلام ہے۔

۱۴۲۶۴.....مسور بن مخرمۃ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں تم سے ایک معاہدہ کروں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ٹھیک ہے، یا امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے اشارہ کریں گے تو میں قبول کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کیا ارادہ ہے؟ عبدالرحمن نے عرض کیا: میں آپ سے پوچھتا ہوں خدارا! کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے (کہ کس کو خلیفہ بنایا جارہا ہے؟) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ حضرت عبدالرحمن نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں اس مسئلے میں ہرگز داخل نہیں ہوں گا۔ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بتائیے؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: واللہ! میں اس میں ہرگز داخل نہیں ہوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم مجھے چپ رہنے کا عہد دو جب تک کہ میں ان لوگوں سے عہد نہ کرلوں جن سے نبی اکرم ﷺ عندالوفات راضی ہو کر گئے ہیں۔ تم مجھے علی، عثمان، زبیر اور سعد کو بلادو، نیز فرمایا اور اپنے بھائی طلحہ کا انتظار کرنا اگر وہ (سفر سے) آجائے تو ان کو شامل کرلینا ورنہ اپنا کام پورا کرلینا۔ ابن جریر

۱۴۲۶۵.....اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہونے کے بعد ان کو ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر نے ان کو عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر آپ غور و فکر کر کے لوگوں پر کوئی آدمی امیر مقرر کر جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھادو۔ پھر فرمایا: تم نے اپنے موہنوں کے ساتھ کس کو امیر بنایا ہے؟ میں نے عرض کیا: فلاں کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس کو امیر بناتے ہو تو وہ تمہارے گروہ کا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ عبداللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تیری ماں تجھے روئے! تو کیا دیکھتا ہے بچہ بچے کے ساتھ پرورش پاتا ہے یا بوڑھے کے ساتھ پرورش پاتا ہے۔ یقیناً وہ بچوں کے درمیان ہی پرورش پاتا ہے کیا وہ اپنے پیدا کرنے والے کو جانتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں امیر المؤمنین! فرمایا: پھر جب اللہ مجھ سے سوال کرے گا کہ میں لوگوں پر کس کو امیر بنا کر آیا ہوں تو میں اس کو جس کسی کا نام لوں گا میں اس کے متعلق جانتا ہوں گا جو جانتا ہوں گا۔ پھر میں کسی کو کیسے امیر بنا سکتا ہوں جب میں اس کے متعلق پوری طرح مطمئن نہیں، بس ایسے نہیں ہوسکتا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس منصب کو اسی کی طرف واپس لوٹادوں گا جس نے پہلے مجھے سونپا تھا۔ یعنی میں اللہ کے حوالے اس کو کر جاؤں گا میری تو خواہش ہے کہ اس پر مجھ سے بہتر شخص آئے اور جو اللہ نے مجھے خدمات کرنے کا موقع عنایت کیا ہے ان میں کچھ کمی نہ کرے بلکہ مزید ترقی کرے۔ ابن عساکر

۱۴۲۶۶.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت کی۔ میں آپ رضی اللہ عنہ سے ہیبت زدہ اور آپ کی تعظیم کرنے والا رہتا تھا۔ ایک دن میں آپ کے گھر میں داخل ہوا۔ آپ تنہا تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسی آہ بھری میں سمجھا شاید آپ کی روح نکل گئی ہے۔ لیکن پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور غم زدہ کا سا لمبا سانس بھرا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آخر میں نے پوچھنے کی ہمت کی اور عزم کرلیا کہ اللہ کی قسم آج میں آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھ کر رہوں گا۔ چنانچہ میں

نے آپ کو عرض کیا: اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! یہ دکھ بھرے سانس آپ کو کس غم کی وجہ سے نکل رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! واقعی ایک غم ہے اور شدید غم ہے۔ میں امر یعنی امر خلافت کو رکھنے کی کوئی جگہ نہیں پا رہا ہوں (کہ کس کے ذمے اس منصب کو تفویض کروں) پھر خود ہی ارشاد فرمایا: شاید تو کہے کہ تیرا ساتھی اس کا اہل ہے یعنی علی رضی اللہ عنہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین کیا وہ اس کا اہل نہیں ہے؟ اس نے ہجرت کی ہے، اس کو نبی کی صحبت حاصل ہے، نبی کی قرابت اور رشتہ داری حاصل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسا ہی ہے جو تو نے ذکر کیا لیکن اس میں کچھ مزاح کی طبیعت ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: زبیر۔ ارشاد فرمایا: وہ درشت خوسخت گیر آدمی ہیں، ایک صاع کے لیے بھی بقیع میں لڑنے جا سکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: طلحہ۔ ارشاد فرمایا: اس میں بڑائی ہے، جب سے اس کے ہاتھ کو نقصان پہنچا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اللہ اس کو خیر دے گا اور وہ اس میں باقی رہے گا۔ میں نے عرض کیا: پھر سعد! ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کے سامنے آسکتا ہے اور اچھا قتال کرسکتا ہے لیکن وہ اس منصب کا بار اٹھانے کا اہل نہیں۔ میں نے عرض کیا: عبدالرحمن بن عوف۔ ارشاد فرمایا: بہترین آدمی ہیں وہ جن کا تم نے نام لیا ہے لیکن اب وہ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے عثمان کا نام دانستہ پیچھے کر دیا تھا کیونکہ وہ اکثر نماز میں مشغول رہتے ہیں اور قریش کے نزدیک محبوب ہیں۔ چنانچہ میں نے آخر میں عرض کیا: عثمان۔ ارشاد فرمایا: وہ نرم دل آدمی ہیں، اپنے رشتے داروں کی بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مزید ارشاد فرمایا: اگر میں نے ان کو۔ یعنی عثمان کو خلیفہ بنا دیا تو وہ تمام کے تمام بنی امیہ کو سرکاری مناصب پر فائز کر دیں گے اور بنی ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں نے ایسا کیا تو وہ بھی ضرور ایسا کریں گے اور پھر عرب ضرور اس پر ہجوم کر کے اس کو قتل کر دیں گے اللہ کی قسم اگر میں نے ایسا کیا۔ کہ ان کو خلیفہ بنا دیا تو وہ بھی ضرور ایسا کریں گے۔ کہ اپنے اعزہ و اقارب کو حکومت کے مناصب تفویض کریں گے اور پھر عرب بھی ضرور ایسا کریں گے۔ کہ ان کو قتل کر دیں گے یہ منصب تو صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو کمزوری کے بغیر نرم مزاج ہو، طاقت ور کے باوجود سختی نہ کرے، فضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے سخاوت اپنائے، بخل نہ کرے لیکن مال کو روکنے کی صلاحیت رکھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اس امر (خلافت) کی طاقت نہیں رکھتا مگر ایسا شخص جو نرمی و مدارات نہ کرے، کسی کو نقصان نہ پہنچائے، لالچوں کے پیچھے نہ پڑے اور اللہ کے اس امر۔ خلافت کی وہی شخص طاقت رکھتا ہے جو اپنی زبان کے ساتھ کلام نہ کرے، اس کا عزم نہ ٹوٹے اور حق کی حمایت میں اپنی جماعت کے خلاف بھی فیصلہ کرے۔ ابن عساکر

۱۴۲۶۷......عمرو بن الحارث الفہمی، عبدالملک بن مروان سے اور وہ ابو بحریۃ الکندی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مجلس کے پاس سے گذرے جس میں عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، زبیر بن العوام، طلحۃ بن عبیداللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے دل میں میرے بعد حکومت کی آس باندھے بیٹھا ہے۔ حاضرین خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک میرے بعد حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، ہم میں سے ہر ایک تمہارے بعد حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہے اور وہ اس کا اہل بھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم کو تمہارا حال نہ بتاؤں؟ حاضرین چپ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو تمہارا حال نہ بتاؤں؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیان کر ہی دیں کیونکہ اگر ہم چپ رہیں گے پھر بھی آپ بیان کرنے سے رکیں گے نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زبیر بہر حال تیرا تو یہ حال ہے تو غصہ میں کافر بن جاتا ہے، خوشی میں مؤمن ہوتا ہے۔ ایک دن تو شیطان ہوتا ہے اور ایک دن انسان۔ تیرا کیا خیال ہے جس دن تو شیطان ہوتا ہے اس دن خلیفہ کون بنے گا؟ اور اے طلحہ! رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو وہ تجھ پر سرزنش کرتے ہوئے گئے۔ اور اے عبدالرحمن! تیرے پاس جو خیر (خلافت) آئے تو اس کا اہل ہے۔ اے علی! تو صاحب الرائے آدمی ہے لیکن تیری ذات میں مزاح کی طبیعت ہے۔ اور تم میں ایک ایسا شخص ہے جس کا ایمان اگر لشکروں میں سے کسی بھی لشکر میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان سب کو کافی ہو جائے گا یعنی عثمان بن عفان۔ اور اے سعد! تو صاحب مال ہے۔ ابن عساکر

کلام:...... مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عمرو بن الحارث مجہول العدالت شخص ہے (معلوم نہیں کہ اس کی روایت قابل سند ہے یا نہیں جبکہ ثانی الذکر امر ہی ترجیح کا متقاضی ہے) کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ بات مستند اور محفوظ ہے کہ ان کے زعم میں رسول اللہ ﷺ انتقال کے وقت مذکورہ چھ افراد سے بالکل راضی اور خوش تھے۔ جبکہ روایت مذکورہ میں اس امر کی مخالفت ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تواضع

۱۴۲۶۸..... محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو اہل شوریٰ میں شامل کیا تھا۔ ایک آدمی نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ عبداللہ بن عمر کو خلیفہ بنا دیں وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی، مہاجرین اولین میں شامل اور امیر المؤمنین کے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا کر دیتا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہم اس منصب پر چھا سکتے تھے لیکن ہم آل عمر کے لیے یہی کافی ہے کہ ہمیں اس کا فائدہ ملے اور نہ اس کا وبال ہماری گردنوں پر پڑے۔ ابن النجار

۱۴۲۶۹..... شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خیبر میں تھے۔ جب وہ واپس تشریف لائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو پیغام بھیج کر بلوایا اور اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: اما بعد! میرے تم پر حقوق ہیں۔ اسلام کا حق، بھائی چارے کا حق کیونکہ تجھے معلوم ہے جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم کی تھی تو میرے اور تمہارے درمیان مواخات قائم کی تھی نیز میراتم پر قرابت کا حق ہے، ہم زلف ہونے کا حق ہے اور جو تم نے اپنی گردن میں عہد و میثاق ڈالا ہے۔ یعنی میری خلافت پر بیعت کی ہے اس کا حق ہے۔ البغوی فی مسند عثمان، ابن عساکر

۱۴۲۷۰..... ابن ابی ادریس، شعبہ، ابواسحاق عن حارثۃ کی سند سے مطرف سے روایت منقول ہے، مطرف کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج کیا لوگوں کو اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھیں گے۔

۱۴۲۷۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو ہمارے نزدیک عدل پسند اور راضی بالقضاء ہے تو لوگوں سے کیا سنتا ہے؟ ابن عساکر

۱۴۲۷۲..... محمد بن جبیر اپنے والد سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر عبدالرحمن بن عوف اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر ماریں (یعنی اپنی بیعت کرلیں) تو تم لوگ فوراً ان کی بیعت کر لینا۔ ابن عساکر

۱۴۲۷۳..... حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عبدالرحمن بن عوف جس کی بیعت کرلیں تم سب ان کی بیعت کر لینا اور جو انکار کرے اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن عساکر

۱۴۲۷۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے پاس ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ آپ ان کے ساتھ یکسو ہو کر مصروف گفتگو تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ میں کھڑا ہو کر انتظار کرتا رہا کہ ان سے فارغ ہوں اور تنہا ہوں۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں میں ان کی گفتگو میں خلل انداز نہ ہو جاؤں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طویل سرگوشی فرمائی، پھر وہ نکل کر چلے گئے پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرگوشی فرمائی اور وہ بھی نکل کر چلے گئے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرگوشی کی اور وہ بھی نکل کر چلے گئے۔ پھر میں حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوا استغفار کرتا ہوا اور آپ سے معذرت کرتا ہوا۔ میں نے عرض کیا: میں نے آپ کو سلام کیا تھا مگر آپ نے جواب نہیں دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے مجھے ان لوگوں نے مشغول کر رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا: کس چیز میں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ابوبکر کو بتایا تھا کہ وہ میرے بعد (امیر) ہوں گے اور میں نے ان کو نصیحت کی تھی دیکھ لینا کہ کیسے اس کو نبھاؤ گے، انہوں نے کہا: کہ اللہ ہی قوت دے گا، میرے لیے اللہ سے دعا کر دیں۔ وہ میں نے

کردی۔ اور اللہ ہی ان کی مدد کرے گا۔ پھر میں نے عمر کو یہی بات کی (کہ ان کے بعد وہ امیر ہوں گے) انہوں نے کہا: اللہ کی قوت کے بغیر کچھ ممکن نہیں، مجھے اللہ ہی کافی ہے اور اللہ ہی اس کو کافی ہے۔ پھر میں نے عثمان کو اسی طرح کہا (کہ عمر کے بعد تم امیر ہو گے) اور تم قتل بھی کیے جاؤ گے انہوں نے جواب دیا: اللہ ہی کے ساتھ قوت ہے، آپ میرے لیے شہادت کی دعا کر دیں۔ میں نے ان کو کہا: اگر تم صبر کرو گے اور پریشانی کا اظہار نہیں کرو گے تب، انہوں نے کہا: میں صبر کروں گا اور اللہ نے ان کے لیے جنت واجب کر دی ہے اور وہ شہید ہوں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ جب عثمان کی خلافت آئی تو ہم نے ان کو خلافت کی بلندی تک لے جانے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔

سیف، ابن عساکر

۱۴۲۷۵ حکیم بن جبیر سے مروی ہے میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیعت عثمان کے موقع پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ہم نے خلافت کے اہل بلند رتبہ شخص کو اس کے منصب پر فائز کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۲۷۶ ...ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ چنا گیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے باقی رہ جانے والوں میں سے سب سے بہترین انسان کو خلیفہ بنا دیا ہے اور ہم نے (حق میں) کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ابن جریر

۱۴۲۷۷...... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابواسحاق الکوفی سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو ایک چیز کے بارے میں رکھا جس میں انہوں نے آپ کو برا بھلا کہا تھا۔

میں میزان (ترازو) نہیں ہوں میں جھکوں گا نہیں۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۱۴۲۷۸...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے جبکہ طلحہ ابن عبیداللہ رضی اللہ عنہ ارض السواد (حبشہ) سوڈان گئے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنے والوں پر ایک گھڑی نظر ڈالی پھر ارشاد فرمایا:

میں نے تمہارے لیے لوگوں کا معاملہ (خلافت) دیکھا، لیکن لوگوں کا کوئی اختلاف نہیں پایا اس میں کہ خلافت تم میں سے ہی کسی ایک میں ہو۔ اگر اختلاف ہے تو وہ تمہاری طرف سے ہوگا۔ خلافت چھ میں سے کسی کے پاس جائے گی، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن العوام، طلحہ اور سعد۔ لیکن تمہاری قوم تم تین میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنائے گی: اے عثمان اگر تو خلیفہ بنے تو ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر نہ بٹھانا، اے عبدالرحمٰن! اگر تو لوگوں پر خلیفہ بنے تو اپنے رشتہ داروں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کر دینا اور اے علی! اگر تو لوگوں پر خلیفہ بنے تو بنی ہاشم کو لوگوں پر مسلط نہ کریئے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سب کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اٹھو اور جا کر مشاورت کرو اور کسی کو اپنے لیے خلیفہ بنالو۔ چنانچہ وہ اٹھ کر مشاورت کے لیے چلے گئے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے عثمان نے ایک دو دفعہ بلایا، تاکہ مجھے بھی خلافت کے امر میں شامل کر لیں۔ حالانکہ (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرا نام نہیں لیا تھا اور نہ اللہ کی قسم مجھے بھی بالکل چاہت تھی کہ میں ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں، کیونکہ مجھے اپنے والد کے فرمان کی وجہ سے علم ہو گیا تھا خلافت انہی میں سے کسی کے لیے ہوگی۔ میرے باپ نے اللہ کی قسم جب بھی کسی معاملہ کے متعلق ہونٹ ہلائے وہ حقیقت کا روپ دھار کر رہا۔ لیکن جب عثمان نے مجھے بار بار بلایا تو میں نے کہا: تم لوگ عقل کیوں نہیں کرتے تم امیر بنانے چلے ہو جبکہ ابھی امیر المؤمنین زندہ ہیں۔ اللہ کی قسم! گویا میں نے یہ کہہ کر عمر رضی اللہ عنہ کو قبر سے اٹھا دیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو فرمایا: تم لوگ ذرا ٹھہر جاؤ، جب میرے ساتھ (موت کا) حادثہ ہو جائے تب تین دنوں تک صہیب لوگوں کو نماز پڑھائے گا پھر تم تیسرے دن تک لوگوں کے معززین اور لشکروں کے امراء کو اکٹھا کر لینا اور سب کے روبرو اپنے میں سے کسی کو امیر بنا لینا۔ جو بغیر مشورہ کے خود امین بن جائے اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن عساکر

خلافت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

جان لے! اللہ تجھ پر رحم کرے، آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت، اخلاق اور عادات سے متعلق بعض مرویات عنقریب حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں آئیں گی اور آپ کے بعض خطبے اور مواعظ حرف المیم کی کتاب المواعظ میں آئیں گے۔

۱۴۲۷۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام زائدہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے پھر دونوں کے درمیان تھوڑی دیر تک سرگوشیوں میں بات چیت ہوتی رہی۔ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ غضب آلودہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دامن کا کونا تھام کر آپ کو بٹھانے کی کوشش کی لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر دامن چھڑایا اور چلے گئے۔

لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! علی نے امیر المؤمنین کے حق کی ناقدری کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: ان کو چھوڑ دو، یہ خلافت کی مٹھاس نہیں پا سکتے اور نہ ان کی اولاد میں سے کوئی۔ زائدہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر یہ واقعہ سنایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی کو تو بڑے تعجب خیز انداز میں آپ کے گوش گذار کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اس میں اتنا تعجب کیوں ہو رہا ہے، میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا:

وہ (علی رضی اللہ عنہ) اس (خلافت) کی حلاوت پا سکیں گے اور نہ ان کی اولاد میں سے کوئی ایک۔ الضعفاء للعقیلی

کلام:...... امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر (جھوٹی) ہے۔ زائدہ کے علاوہ کسی اور نے ایسی کوئی روایت نقل نہیں کی۔ اور زائدہ مدنی ہے اور مجہول شخص۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر ہے، ذھبی نے میزان اور مغنی میں ایسا ہی کہا ہے۔

۱۴۲۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ کوئی خاص عہد نہیں کیا سوائے ان عام عہدوں کے جو اور لوگوں کے ساتھ بھی کیے ہیں۔ لیکن لوگ جب عثمان کو قتل کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوگئے اور ان کو قتل کر ڈالا۔ پھر جب کہ میرے سوا (عثمان وغیرہ) اس خلافت میں میری نسبت برے حالات اور مسائل کا شکار ہوئے ہیں تو میں نے دیکھا کہ میں اس منصب کا اور لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ چنانچہ میں اس کے لیے ہمت کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اللہ ہی زیادہ جانتا ہے ہم نے درست قدم اٹھایا یا غلط۔ مسند احمد

۱۴۲۸۱..... حارث بن سوید سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کے ساتھ کوئی خاص وصیت یا معاہدہ کیا ہے جو عام لوگوں کے ساتھ نہ کیا ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کوئی خاص عہد نہیں کیا جو اور لوگوں کے ساتھ نہ کیا ہو، سوائے اس صحیفے کے جو میری اس تلوار کی زکوۃ کے متعلق احکام تھے، نیز یہ کہ مدینہ ثور سے عیر تک حرم ہے، جس نے اس میں کوئی حدث کیا (حرم کے تقدس کو پامال کیا) یا کسی محدث کو ٹھکانا دیا اس پر اللہ کی لعنت ہے، ملائکہ کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ پاک اس سے کوئی نفل قبول کرے گا اور نہ فرض۔ نیز مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جس نے کسی مسلمان کا ذمہ توڑا اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ پاک قیامت کے روز اس کا کوئی نفل قبول کریں گے اور نہ فرض۔

مسند احمد، النسائی، ابن جریر، حلیۃ الاولیاء

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت

۱۴۲۸۲..... محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوگئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوعمرو بن حصین الانصاری کے گھر میں روپوشی اختیار کر لی۔ لوگ جمع ہوگئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوگئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر

بیعت کرنے کے لیے یوں ٹوٹ پڑے جس طرح پیاسے اونٹ حوض پر امنڈ پڑتے ہیں اور بولنے لگے: ہم آپ کی بیعت کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ تم طلحہ اور زبیر کو اپنا امیر بنالو۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ چلئے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی جماعت کے ساتھ نکلے۔ محمد بن الحنفیہ فرزند ابن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ حتیٰ کہ ہم طلحہ بن عبید اللہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: یہ لوگ میری بیعت کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں جبکہ مجھے ان کی بیعت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا آپ اپنا ہاتھ کشادہ کیجئے، میں آپ کی بیعت کرتا ہوں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو کہا: آپ مجھ سے زیادہ اس کے حقدار ہیں، نیز آپ سابق (فی الاسلام) اور حضور کی قرابت داری رکھتے ہیں۔ جبکہ یہ ساتھ آنے والے لوگ بھی آپ کی بیعت کے لیے جمع ہوئے ہیں جو مجھ سے بٹ گئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تم میری بیعت نہ توڑ دو اور مجھ سے دھوکہ نہ کرو۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مجھ سے ہرگز خوف نہ کریں۔ اللہ کی قسم! آپ میری طرف سے کبھی کسی ناگوار بات کو محسوس نہ کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تمہاری اس بات پر کفیل (نگران) ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ مجھ پر اس بات کا کفیل ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی وہی بات کی جو طلحہ کو کی تھی۔ اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو طلحہ نے دیا تھا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی گابھن اونٹنیاں اور بیت المال کی چابیاں لے رکھی تھیں اور لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تھے ابھی بیعت نہ کی تھی کہ چند سوار یہ خبر لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سرف مقام پر گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں دیکھ رہی ہوں کہ طلحہ کی انگلی دھوکہ کے ارادے سے بیعت کر رہی ہے۔ ابن الحنفیہ کہتے ہیں: جب لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یہ آدمی۔ عثمان تو قتل ہو گیا ہے، جبکہ لوگوں کے لیے کوئی امام ہونا لازمی ہے۔ اور ہم اس منصب کا آپ سے زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتے، نہ آپ سے پہلے کوئی اسلام قبول کرنے والا ہے اور نہ آپ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی قریبی رشتے دار ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے امیر نہ بناؤ بلکہ میں تمہارے لیے وزیر بنا رہا ہوں یہ امیر بننے سے زیادہ بہتر ہے۔ لوگوں نے اصرار کیا اور بولے کہ: اللہ کی قسم! ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے ہم آپ کی بیعت کر کے رہیں گے، پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے لیے ٹوٹ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ حال دیکھا تو ارشاد فرمایا: پھر میری بیعت یوں تنہائی میں نہیں ہو سکتی بلکہ یہ بیعت مسجد میں بالکل سر عام ہوگی۔ چنانچہ پھر منادی کو حکم دیا اس نے مسجد میں نداء لگادی اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

ایک حق ہے اور ایک باطل۔ اور ہر ایک کے ماننے والے ہیں۔ اگر باطل زیادہ ہو جائے تو وہ ترقی کر جاتا ہے اپنی کوشش کے ساتھ۔ اگر چہ حق کبھی کم ہوتا ہے لیکن بسا اوقات کوئی چیز جاتی ہوئی واپس مڑ جاتی ہے اگر تمہارا معاملہ تم کو واپس مل گیا ہے تو تم سعادت مند ہو۔ مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں تم پر فترت کا زمانہ نہ آجائے۔ کہ کوئی بھی امیر تم پر امارت نہ کرے مجھ پر تو صرف محنت اور کوشش ہے۔ (تمہاری خیر خواہی کے لیے)۔

دو آدمی سبقت لے گئے اور تیسرا کھڑا ہو گیا، چھٹا ان کے دو کے ساتھ نہیں ہے۔ مقرب فرشتہ، اور اللہ نے جس سے میثاق لی، صدیق نجات پا گیا، ساع (کوشش کنندہ) مجتہد (محنت کرنے والا) ہے اور طالب چھٹے کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہے۔ واللہ اعلم بمراده الصحیح

جس نے دعویٰ کیا وہ ہلاک ہو گیا، جس نے بہتان باندھا وہ خائب و خاسر ہوا، دائیں اور بائیں گمراہ ہیں، درمیانی راہ جادۂ حق ہے، کتاب وسنت میں اس کی تعلیم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس امت کو کوڑے اور تلوار کے ساتھ ادب سکھایا۔ اس میں کسی کو نرمی کی گنجائش نہیں، اپنے گھروں میں پردہ داری کے ساتھ رہو، اپنے درمیان صلح رکھو، ایک دوسرے کا حق دو، جس نے حق سے دشمنی کے لیے تلوار نکالی وہ ہلاک ہوا، تو بہ تمہارے پیچھے

کھڑی ہے (جلدی کرو) میں اپنی اسی بات پر اکتفاء کرتا ہوں، اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ تھا جو انہوں نے خلیفہ بنائے جانے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اللالکائی

مدت خلافت

۱۴۲۸۳...... حارث بن عبداللہ الجہنی سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا، اگر مجھے یقین ہوتا کہ آپ میرے پیچھے وفات پاجائیں گے تو میں ہرگز آپ سے جدا نہ ہوتا۔ پھر میرے پاس ایک آنے والا خبر لے کر آیا کہ محمد کی وفات ہوگئی ہے۔ میں نے پوچھا: کب؟ اس نے کہا: آج۔ اگر میرے پاس اسلحہ ہوتا تو میں اس آدمی سے جنگ کر بیٹھتا۔ پھر تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک قاصد آیا اور بولا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی ہے لوگوں نے ان کے بعد ان کے خلیفہ ابوبکر کی بیعت کرلی ہے، لہٰذا آپ بھی اس کی بیعت کرلیں جو آپ کی طرف (ان کی جانب سے گورنر مقرر) ہے۔ تب مجھے اس خبر پر یقین آیا پھر میں نے پہلے شخص سے پوچھا: کہ تم کو یہ خبر کیسے معلوم ہوئی (حالانکہ تم یہیں رہ رہے تھے) اس نے کہا: پہلی (آسمانی) کتاب میں ہے کہ یہ نبی آج کے دن مرے گا۔ میں نے پوچھا: اس کے بعد کیا ہوگا (ہماری کتاب کیا کہتی ہے؟) اس نے کہا: ان کی چکی پینتیس سال تک چلتی رہے گی۔ (یعنی خلافت پینتیس سال تک نبوت کے طریق پر قائم رہے گی)۔ ابو نعیم

دوسرا باب...... امارت (حکومت) اور اس کے متعلق

قسم الافعال...... امارت (حکومت) کی ترغیب میں

۱۴۲۸۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ پاک قرآن کی نسبت سلطان (عادل کے حاکم وقت) کے ذریعے زیادہ (لوگوں کی مال وعزت کی) حفاظت فرماتا ہے۔ الخطیب فی التاریخ

۱۴۲۸۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سلطان (بادشاہ) کے بارے میں بتایئے کہ جس کے آگے گردنیں تسلیم ہوجائیں اور لشکر اس کے تابع ہوجائیں وہ کیا بادشاہ ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ زمین پر رحمان کا سایہ ہے، بندگان خدا میں سے ہر مظلوم اس کے ٹھکانے پر آکر پناہ حاصل کرتا ہے، اگر وہ عدل کرتا ہے تو اس کے لیے اجر لازم ہے اور رعایا پر اس کا شکر لازم ہے اور اگر (خدانخواستہ) وہ ظلم اور خیانت کرتا ہے تو اس پر اس کا وبال اور مصیبت آتی ہے اور رعایا کے لیے ایسے موقع پر صبر کرنا لازم ہے۔ الدیلمی

۱۴۲۸۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

لوگوں (کے حالات) کو صرف امیر وقت درست کرسکتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔

لوگوں نے پوچھا: یا امیر المؤمنین! نیک تو درست ہے فاجر کے ذریعے کیسے حالات درست ہوں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: فاجر کے ذریعے اللہ پاک راستوں کو پرامن بنادیتا ہے، اس کے ساتھ دشمن سے جنگ کی جاتی ہے، اس کے واسطے سے مال غنیمت کا حصول ہوتا ہے، اس کے حکم پر حدود اللہ کا نفاذ ہوتا ہے، اس کی سربراہی میں بیت اللہ کا حج کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے مسلمان امن کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہے حتیٰ کہ اس کی موت آجاتی ہے۔ خواہ اس کے اپنے کردار کیسے ہوں مگر وہ پھر بھی لوگوں کے لیے باعث امن ہوتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی

امارت (حکومت) پر وعیدوں کا بیان

۱۴۲۸۷ (مسند الصدیق) قیس بن ابی حازم، نافع بن عمرو الطائی سے روایت کرتے ہیں، نافع کہتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز تھے اور ارشاد فرما رہے تھے:

جو شخص امت محمدیہ ﷺ کے معاملات (حکومت) میں سے کسی منصب پر فائز ہوا پھر اس نے ان پر کتاب اللہ کے احکام کو نافذ نہیں کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ البغوی

۱۴۲۸۸..... رافع الطائی سے مروی ہے کہ میں ایک غزوہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہم صحبت تھا۔ جب ہم غزوے سے واپس لوٹنے لگے، میں نے عرض کیا: اے ابوبکر! مجھے کچھ نصیحت فرما دیجئے! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

فرض نماز اس کے وقت پر قائم کر، اپنے مال کی زکوٰۃ جی جان سے ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، بیت اللہ کا حج کر، یاد رکھ! اسلام میں ہجرت اچھا عمل ہے، جہاد ہجرت میں اچھا عمل ہے۔ کبھی امیر نہ بننا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ امارت۔ حکومت جو آج تم دیکھ رہے ہو ایک نمونہ ہے۔ قریب ہے کہ یہ پھیل جائے اور (اس قدر) اس کی کثرت ہو جائے کہ نااہل بھی اس کو پالیں۔ جو امیر ہوگا وہ لوگوں میں سب سے طویل حساب کتاب کا سامنا کرے گا اور سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اور جو امیر (حاکم) نہ ہوگا وہ آسان حساب دے گا اور (اگر اس پر عذاب ہوا تو) اس کا عذاب بھی آسان ہوگا، کیونکہ حکام مؤمنین پر ظلم کرنے میں قریب ہوتے ہیں۔ جو مؤمنین پر ظلم کرتا ہے وہ اللہ کے ذمے کو توڑتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے پڑوسی اور اس کے بندے ہیں۔ اللہ کی قسم! تمہارے کسی پڑوسی کی بکری یا اونٹ کو کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو وہ بھی تکلیف اور دکھ محسوس کرتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میرے پڑوسی کی بکری یا اونٹ کیسی تکلیف میں ہے۔ تو اللہ پاک تو اپنے پڑوسی کی وجہ سے زیادہ غضب ناک ہوتا ہے۔

ابن المبارك في الزهد

۱۴۲۸۹..... زینب بنت المہاجر سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں حج کے ارادے سے نکلی، میرے ساتھ ایک دوسری عورت بھی تھی۔ میں نے اپنے لیے ایک خیمہ کھڑا کر لیا اور نذر مان لی کہ میں کسی سے بات نہیں کروں گی۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے خیمے کے دروازے پر کھڑے ہو کر السلام علیکم کہا۔ اس کے سلام کا جواب میری ساتھی نے دیا۔ آدمی نے اس سے پوچھا: کیا بات ہے تیری ساتھی جواب کیوں نہیں دیتی۔ اس نے نذر مانی ہے کہ کسی سے بات نہیں کرے گی۔ پھر آدمی نے (مجھے مخاطب ہو کر) کہا: بات کر، کیونکہ یہ تو جاہلیت کا عمل ہے۔ زینب کہتی ہیں: تب میں بول پڑی اور میں نے پوچھا: آپ کون ہیں، اللہ آپ پر رحم کرے۔ آدمی نے جواب دیا: مہاجرین کا ایک آدمی ہوں۔ میں نے پوچھا: کون سے مہاجرین میں سے؟ آدمی نے کہا: قریش میں سے۔ میں نے پوچھا: کون سے قریش میں سے؟ تب اس آدمی نے کہا: تم بہت سوال کرتی ہو، میں ابوبکر ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! ہم (مسلمان) جاہلیت کے زمانے سے ابھی نکلے ہی ہیں ہمارے لوگ ایک دوسرے پر کم ہی اعتماد کرتے ہیں اب اللہ پاک امن و امان لے آیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ حالات ہمارے ساتھ کب تک رہیں گے؟ ارشاد فرمایا: جب تک تمہارے ائمہ درست رہیں۔ میں نے پوچھا: ائمہ کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تیری قوم میں ایسے سردار نہیں ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں ضرور ہیں۔ ارشاد فرمایا: بس وہی (ائمہ ہیں)۔ ابن سعد

۱۴۲۹۰..... حیہ بنت ابی حیہ فرماتی ہیں: ایک آدمی (دن کی کڑی) دوپہر میں میرے پاس آیا میں نے پوچھا: اے بندۂ خدا تیری کیا حاجت ہے؟ آدمی نے کہا: میں اور میرا ایک ساتھی اپنے اونٹ کی تلاش میں نکلے تھے۔ میرا ساتھی تو تلاش میں نکل گیا ہے جبکہ میں سائے میں آ گیا تاکہ کچھ ستا لوں، مجھے کچھ (پانی وغیرہ) پینے کی طلب ہے۔ حیہ کہتی ہیں: میں اپنی اونٹنی کے پاس گئی جو تھوڑا بہت دودھ دے دیتی تھی میں نے اس کا دودھ دوہ کر اس آدمی کو پلایا۔ مجھے اس آدمی میں نیک صورت نظر آئی۔ میں نے اس سے پوچھا: اے بندۂ خدا تو کون ہے؟ اس نے کہا: ابوبکر۔ میں نے پوچھا: کیا وہی ابوبکر جو رسول اللہ کا ساتھی ہے، جس کے متعلق میں نے سنا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے

لوگوں کی زمانہ جاہلیت کی کچھ جنگوں اور دوستیوں کا حال سنایا جو قبیلہ خثعم وغیرہ کے ساتھ ہوئی تھیں۔ پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے بندے! لوگوں کی امن وسکون والی یہ حالت کب تک رہے گی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تک ائمہ درست رہیں گے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو قبیلے کے سردار کو نہیں دیکھتی لوگ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس کی بات مانتے ہیں، پس یہ قوم کے سردار جب تک درست رہیں گے (تب تک یونہی امن وسکون رہے گا)۔ مسدد، ابن منیع، مسند الدارمی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد حسن جید ہے۔

۱۴۲۹۱۔۔۔ رافع الطائی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: پھر مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی مسلمان پر ظلم کیا اس نے اللہ کے ذمے کو توڑ دیا اور جو شخص مسلمانوں کا والی بنا پھر اس نے ان کو کتاب اللہ کے مطابق نہیں چلایا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمے میں آگیا۔ الدینوری

فائدہ:۔۔۔۔ ذمہ سے مراد اجازت نامہ لے سکتے ہیں۔ جس طرح بین الممالک ویزے کا اجراء ہوتا ہے۔ اس کی موجودگی میں صاحب ویزے پر غیر حکومت کا ظلم ڈھانا اس شخص کے ملک کے ذمہ (ویزہ) کو توڑنا ہوتا ہے۔

۱۴۲۹۲۔۔۔ اسماعیل بن عبید اللہ بن سعید بن ابی مریم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے ابو مریم کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ منبر پر چڑھے۔ اللہ کی حمد وثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! اگر یہ خطرہ مجھے درپیش نہ ہوتا کہ تمہارے معاملات حکومت درہم برہم ہو جائیں گے خواہ ہم موجود ہوں تو میں یہ بات پسند کرتا کہ سلطنت کی باگ ڈور اس شخص کے سپرد کر دیتا جو تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسند ہوتا پھر اس کے لیے کوئی بھلائی نہ ہوتی۔ یاد رکھو! لوگوں میں سب سے بد بخت دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بادشاہ ہوں گے۔ یہ سن کا حاضرین خطبہ نے تعجب سے اپنی گردنیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پرسکون رہو، پرسکون رہو۔ تم لوگ جلد باز ہو۔ کوئی بادشاہ کسی سلطنت پر براجمان نہیں ہوتا مگر اللہ پاک کو اس کے سلطنت پر بیٹھنے سے قبل اس کی بادشاہی اور سلطنت کی خبر ہوتی ہے اور پھر اللہ پاک اس کی عمر کو نصف کم کر دیتا ہے۔ اور پھر اس پر رنج وغم مسلط فرما دیتا ہے۔ جو اس کی ملکیت اور ہاتھوں میں زیر تصرف ہے اس سے اس کو بے رغبت کر دیتا ہے جبکہ جو لوگوں کے مال میں ہے اس کی اس کے اندر طمع ولالچ پیدا کر دیتا ہے، پھر اس کی معیشت زندگی تنگ ہو جائے گی خواہ وہ عمدہ عمدہ کھانے کھائے، اعلیٰ پوشاک زیب تن کرے حتیٰ کہ پھر جب اس کا سایہ جھک جائے گا، اس کی روح نکل جائے گی اور وہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہوگا تب اس کا پروردگار اس سے سخت حساب لے گا اور اس کی مغفرت کے مواقع کم رہ جائیں گے۔ پس خبردار سن لو مساکین ہی بخشے بخشائے لوگ ہیں۔

ابن زنجویہ فی کتاب الاموال

۱۴۲۹۳۔۔۔ عمیر بن سعد الانصاری جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حمص پر گورنر بنایا تھا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: میں تم سے ایک سوال پوچھتا ہوں تم چھپانا مت۔ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! جو میرے علم میں ہوگا میں اس کو آپ سے ہرگز نہیں چھپاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے زیادہ امت محمدیہ ﷺ پر تم کس چیز کا خوف کرتے ہو؟ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: گمراہ کن حکمرانوں کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا: یہ راز مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھی بتایا تھا۔

مسند احمد

۱۴۲۹۴۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اگر نہر فرات کے کنارے بھیڑ کا بچہ بھی گر کر ہلاکت کی نذر ہو جائے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ پاک مجھ سے اس کا سوال نہ کرے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبہ، مسدد، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر

۱۴۲۹۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

کسی آدمی نے مکمل طور پر حکومت کی حرص کی تو یہ ممکن نہیں کہ وہ انصاف برت سکے۔ابن ابی شیبہ

ظالم حکمرانوں کے لئے ہلاکت ہے

۱۴۲۹۶ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

اہل زمین کے حاکموں کے لیے ہلاکت ہے، اہل آسمان کے حاکموں کی طرف سے جس دن اہل زمین اہل آسمان سے ملاقات کریں گے، مگر وہ لوگ جو عدل کو رائج کریں، حق کا فیصلہ کریں، خواہش پر فیصلہ نہ کریں، رشتہ داری کی حمایت میں فیصلہ نہ کریں، اپنی خواہش پر فیصلہ نہ کریں اور نہ کسی کے ڈر اور خوف سے ناحق فیصلہ کریں اور کتاب اللہ کو اپنی آنکھوں کے درمیان آئینہ بنا کر رکھیں۔

ابن ابی شیبہ، الزھد للامام احمد، ابن خزیمۃ، السنن للبیھقی، ابن عساکر

۱۴۲۹۷ ... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: فیصلہ کرو اور ہم سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۱۴۲۹۸ سلیمان بن موسیٰ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا: حاکم کا اپنی امارت (رعایا) میں تجارت کرنا خسارہ (اور ظلم) ہے۔السنن للبیھقی

۱۴۲۹۹ ... قطن بن وھب اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو ایک سفر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام روحاء کے قریب پہنچے تو (بقول معن اور عبداللہ بن مسلمہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چرواہے کی آواز سنی جو پہاڑ سے آرہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچنے کے لیے اوپر چڑھے۔ جب اس کے قریب پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چرواہے کو آواز دی: اے بکریوں کے چرواہے! چرواہے نے آپ کی آواز کا جواب دیا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے چرواہے! میں ایسی جگہ کے پاس سے گذر کر آرہا ہوں جو تیری اس جگہ سے زیادہ سرسبز و شاداب ہے۔ اور ہر راعی (چرواہے) سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ اتر کر سواریوں کے ساتھ آملے۔ مؤطا امام مالک، ابن سعد

۱۴۳۰۰ محمود بن خالد سے مروی ہے کہ ہمیں سوید بن عبدالعزیز نے بیان کیا، ان کو ابوالحکم سیار نے بیان کیا وہ ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کو ھوازن کے صدقات (اموال زکوۃ) کی وصولی پر مقرر کر دیا بشر پیچھے رہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جا کر ان سے ملاقات کی اور پوچھا: تم پیچھے کیوں رہ گئے؟ کیا تم پر ہماری بات سننا اور اس کی اطاعت بجالانا واجب نہیں ہے کیا؟ بشر نے عرض کیا: کیوں نہیں، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص مسلمانوں کے امور (مملکت) میں سے کسی چیز کا والی بنا اس کو قیامت کے دن جہنم کے پاس پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی برتنے والا ہوا تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائی اختیار کرنے والا ہوا تو پل اس کے نیچے سے شق جائے گا اور وہ اس جہنم میں ستر سال کی گہرائی تک گرتا رہے گا۔

بشر کی بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بذات خود رنجیدہ اور غمزدہ ہو گئے اور واپس لوٹ آئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا بات ہے میں آپ کو رنجیدہ اور غمزدہ حالت میں دیکھ رہا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں نہ رنجیدہ و غمزدہ ہوں حالانکہ میں نے بشر بن عاصم سے سنا ہے وہ رسول اکرم ﷺ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ:

جو شخص مسلمانوں کے امور (مملکت) میں سے کسی چیز کا والی بنا اس کو قیامت کے روز جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوا تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائی اختیار کرنے والا ہوا تو پل اس کے نیچے سے شق ہو جائے گا اور وہ اس میں ستر سال کی گہرائی تک گرتا رہے گا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو لوگوں میں سے کسی ایک شخص کا بھی والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوا تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائی اختیار کرنے والا ہوا تو پل شق ہو جائے گا اور وہ جہنم میں ستر سال کی گہرائی تک جا گرے گا اور وہ جہنم سیاہ تاریک ہے۔

پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: دونوں حدیثوں میں سے کونسی حدیث نے آپ کے دل کو زیادہ تکلیف دی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں ہی نے میرے دل کو تکلیف میں ڈال دیا ہے۔ لیکن پھر حکومت کون قبول کرے گا؟ جبکہ اس میں اس قدر سختی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

وہ شخص جس کی ناک اللہ نے کاٹ دی ہو اور اس کا رخسار زمین سے ملا دیا ہو۔ بہر حال ہم (آپ کے متعلق) خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے لیکن قریب ہے کہ آپ اگر کسی ایسے شخص کو والی بنائیں جو حکومت میں عدل نہ کر سکے تو وہ اس کے دردناک عذاب سے نہیں نجات پا سکے گا۔

البغوی، الجامع لعبدالرزاق، ابو نعیم، ابو سعید النقاش فی کتاب القضاۃ فی المتفق

کلام: ...... سوید بن عبدالعزیز متروک (ناقابل اعتبار) راوی ہے لیکن یہ حدیث دوسری سندوں سے بھی مروی ہے جو مسند بشر کے ذیل میں آرہی ہے۔

۱۴۳۰۱ عمران بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو فرمایا: کیا بات ہے آپ مجھے حکومت کی کوئی ذمہ داری نہیں سونپتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ آپ اپنے دین کو گندا کریں۔ ابن سعد

۱۴۳۰۲ ... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی ولایت (دور خلافت) میں فرمایا: جو شخص میرے بعد اس منصب پر بیٹھے گا وہ جان لے کہ قریب کے اور دور کے (بہت سے) لوگ اس کو اس سے حاصل کرنے کا خیال رکھیں گے اور اللہ کی قسم! میں تو اپنی جان کے دفاع میں لوگوں سے قتال کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ ابن سعد

۱۴۳۰۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں اس بند گھر (یعنی محل) میں نماز پڑھوں۔ مسدد

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی ہدایات

۱۴۳۰۴ ... موسیٰ بن جبیر اہل مدینہ کے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (گورنر مصر) کو لکھا:

امابعد! میں نے اپنی طرف کے لوگوں کے لیے، ان کی اولاد کے لیے اور جو بھی مدینے آئیں اہل یمن وغیرہ میں سے اور جو تمہاری طرف سے اور دوسرے علاقوں سے یہاں آئیں ان سب (مسلمانوں) کے لیے وظائف مقرر کر دیئے ہیں۔ دیکھو جن کے لیے میں نے کوئی وظیفہ مقرر کیا ہو پھر وہ تمہارے پاس آئے تو اس کو اور اس کی اولاد کو میرا مقرر کردہ وظیفہ دو۔ اور جو ایسے لوگ تمہارے پاس آئیں جن کے لیے میں نے کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا ہو تو تم یہ دیکھو کہ میں نے ان کے مثل لوگوں کے لیے کیا وظیفے مقرر کیے ہیں پھر تم اس کی مثل ان کے لیے وظیفے مقرر کر دو۔ اور تم خود

اپنے لیے دوسو دینار لے لو۔ یہ وظیفہ بدری مہاجرین اور انصار صحابہ کا وظیفہ ہے۔تمہارے دوسرے ہم عصر لوگوں میں سے کسی کو وظیفہ کی یہ مقدار نہیں پہنچی۔کیونکہ تم مسلمانوں کے گورنروں میں سے ہو اس وجہ سے میں نے تم کو سب سے اوپر رکھا ہے۔اور میں جانتا ہوں کہ ایک اہم کام تمہارے ذمے لازم ہے۔تم خراج کو پورا پورا حاصل کرو لیکن حق کے ساتھ لو۔پھر جمع کرنے کے بعد اس کو روک لو اور پھر اس میں سے مسلمانوں کے عطیے اور دوسرے اہم مصارف نکالو جن کے بغیر چارۂ کار نہیں۔پھر جو بچ جائے وہ میرے پاس (دارالخلافہ) بھیج دو۔جان رکھو کہ تمہاری اطراف کی سرزمین مصر میں خمس نہیں ہے۔کیونکہ یہ (تلوار کی بجائے) صلح کے ساتھ فتح ہوئی ہے۔اور اس میں مسلمانوں کے لیے مال غنیمت نہیں ہے۔پہلے تم اس مال میں سے سرحدوں کی حفاظت میں خرچ کرو گے اور سپاہیوں کے وظیفے دو گے،اس کے بعد بچنے والے مال میں سے اللہ کے بتائے ہوئے مصارف میں خرچ کرو گے۔فقیر، مسکین وغیرہ اور اے عمرو! جان لو کہ اللہ پاک تم کو دیکھ رہا ہے اور تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

واجعلنا للمتقین اماما.

اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا (سربراہ) بنا۔

یعنی تم کو ایسا ہونا چاہیے کہ جس کی پیروی کی جائے۔نیز یاد رکھنا تمہارے ساتھ ذمی (غیر مسلم معاہدہ میں شامل) لوگ بھی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے ان کو خیر خواہی کی وصیت کی اور قبطیوں کے ساتھ خیر خواہی کی تاکید کی ہے۔اور یہی ذمی قبطی بھی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

قبطیوں کے ساتھ خیر خواہی برتو بے شک ان کا ذمہ (حفاظت و پاسداری) ہے اور رحم کا تعلق ہے کیونکہ ام اسماعیل انہی میں سے تھیں۔نیز رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

جس نے کسی معاہدہ (ذمی) پر ظلم کیا یا اس کو طاقت سے اوپر بوجھ لادا میں قیامت کے دن اس کا خصم (دشمن) ہوں گا۔

اے عمرو! بس ڈرتے رہنا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ تمہارے خصم نہ بن جائیں بے شک وہ جس کے خصم ہوں گے اس پر غالب آئیں گے۔اللہ کی قسم! اے عمرو! مجھے اس امت کی حکمرانی کے ساتھ آزمائش ومصیبت میں ڈال دیا گیا ہے،میں اپنے آپ کو کمزور محسوس کرتا ہوں،میری رعیت بکھر چکی ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں۔میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس حال میں اپنے پاس اٹھالے کہ میں کوتاہی کرنے والا شمار نہ کیا جاؤں۔کیونکہ اللہ کی قسم! مجھے سخت ڈر اور خوف لاحق ہے کہ اگر تیری عمل داری کے دور دراز گوشے میں بھی کہیں اگر کوئی اونٹ ضائع ہو کر ہلاک ہو گیا تو مجھ سے قیامت کے دن اس کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔ابن سعد

۱۴۳۰۵.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی آدمی کو محبت یا رشتہ داری کی وجہ سے کوئی منصب تفویض کیا اور صرف یہی بات مدنظر رکھی تو بے شک اس نے اللہ سے،اس کے رسول سے اور مؤمنین سے خیانت برتی۔فی المداراۃ

فائدہ:..... امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس روایت کی تخریج کرنے والے کا نام معلوم نہیں۔مگر یہ کہ یہ کسی قدیم کتاب میں سے لی گئی ہے جس میں ابوخیثمہ سے کثیر روایات منقول ہیں۔

۱۴۳۰۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی فاجر (بدکار) کو سرکاری منصب تفویض کیا حالانکہ اس کو اس کے فاجر ہونے کا علم ہے تو وہ خود بھی اس کے مثل ہے۔فی المداراۃ

۱۴۳۰۷..... فضل بن عمیرۃ سے مروی ہے کہ احنف بن قیس ایک عراقی وفد کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔وہ دن انتہائی سخت گرمی کا دن تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ (دھوپ میں) ایک محنت مزدوری والی عبا پہنے ہوئے صدقے کے ایک اونٹ کو تیل مل رہے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس کو فرمایا: اے احنف! اپنے کپڑے بدل لو اور آجاؤ، آکر امیر المؤمنین کی مدد کرو اس اونٹ کی خدمت کرنے میں۔یہ اونٹ صدقہ کا اونٹ ہے اس میں یتیم، مسکینوں اور فقیروں کا حق ہے۔ایک آدمی نے کہا: یا امیر المؤمنین! اللہ آپ کی

مغفرت کرے، آپ صدقے کے غلاموں میں سے کسی غلام کو کیوں نہیں حکم دیدیتے، وہ یہ کام اچھی طرح انجام دے لے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا:

اے فلانی کے بیٹے! مجھ سے اور احنف بن قیس سے بڑا غلام کون ہوگا بے شک جو مسلمانوں کا امیر ہوتا ہے وہ مسلمانوں کا غلام ہوتا ہے، اس پر رعایا کی خدمت اسی طرح واجب ہے جس طرح غلام پر اپنے آقا کی خدمت واجب ہوتی ہے، کہ اس کے ذمہ آقا کی خیر خواہی اور اس کی امانت کی ادائیگی لازم ہے۔ فی المداراۃ

۱۴۳۰۸ عن فضیل بن غزوان عن محمد الراسبی عن بشر بن عاصم بن شقیق الثقفی کی سند سے مروی ہے۔

ہر منصب والے کو جہنم کے پل پر کھڑا کیا جائے گا

بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ایک عہدہ لکھ دیا۔ بشر کہتے ہیں میں نے عرض کیا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

والیوں (سرکاری مناصب پر فائز لوگوں) کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور ان کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا، پس جو شخص اللہ کا اطاعت گذار ہوگا اللہ پاک اس کو دائیں ہاتھ سے تھام لے گا اور جہنم سے نجات دیدے گا۔ اور جو شخص اللہ کا نافرمان ہوگا جہنم کا پل اس کے نیچے سے شق ہو جائے گا اور وہ جہنم کی وادی میں گرتا چلا جائے گا جو شعلوں سے بھڑک رہی ہوگی۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث رسول اکرم ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ اور اللہ کی قسم! اس وادی کے بعد جہنم کی آگ کی ایک اور وادی ہوگی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کچھ بھی جواب دینا گوارانہ کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اس حکومت میں اس قدر سخت وعید ہے تو اس کو کون قبول کرے گا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ شخص جس کی ناک اللہ نے کاٹ دی ہو اور اس کی آنکھ نکال دی ہو اور اس کا رخسار زمین کے ساتھ رگڑ دیا ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابونعیم

فائدہ:...... امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو عمار بن یحیٰی نے عن سلمۃ بن ابی تمیم عن عطاء بن ابی رباح عن عبداللہ بن سفیان عن بشر بن عاصم کے طریق سے بھی اس کے مثل نقل کیا ہے۔ مؤلف سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں اس طریق سے ابن مندہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ پس یہ دونوں طریق تقویت دینے والے ہیں اس طریق کو جو مسند عمر میں ہے۔ امام ابن حجر الاصابہ میں فرماتے ہیں محمد الراسبی کے متعلق ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ ابن سلیم ہے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر مذکورہ اسناد منقطع ہے کیونکہ محمد الراسبی نے بشر بن عاصم کو نہیں پایا۔

۱۴۳۰۹ ابوبرزۃ الاسلمی سے مروی ہے کہ زیاد کو شر الرعاء الحطمۃ کہا جاتا تھا میں نے ان کو کہا: تم ان میں شامل ہونے سے اجتناب کرو۔ ابن عساکر

فائدہ:...... زیاد گورنر تھا ظالم اور سخت گیر انسان تھا۔ اس وجہ سے اس کو شر الرعاء الحطمۃ کہا جاتا تھا۔ یہ لفظ اونٹوں کے اس چرواہے کو بولتے تھے جو ان کو نکلتے وقت خوب مارتا ہو پانی پر لے جاتے وقت مار مار کر ان کو ایک دوسرے پر چڑھا دیتا ہو اور اسی طرح ان کے سیر ہونے سے قبل ہی مار مار کر واپس لے آتا ہو۔ چنانچہ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے زیاد کو نصیحت کی کہ ایسی سخت گیری نہ اپناؤ کہ واقعی ایسے ظالم چرواہوں میں شامل ہو جاؤ۔

۱۴۳۱۰ عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا:

اے عبدالرحمن! حکومت کا سوال نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تمہارے سوال کرنے پر وہ تم کو سپرد کر دی گئی تو تم کو بھی اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر (بلا طلب) تم کو حکومت دی گئی تو پھر تمہاری اس پر مدد کی جائے گی۔ جب تم کسی بات پر قسم اٹھالو پھر اس کو نہ کرنے میں عافیت جانو تو وہی کرو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدو۔ یاد رکھو! گذری بات کو سچ سمجھ کر قسم اٹھانے پر وہ غلط نکلی تو اس پر کفارہ نہیں، قطع رحمی کی قسم اٹھالو تو اس کو پورا نہ کرو۔

بلکہ کفارہ ادا کرو اور جو چیز تمہارے اختیار میں نہیں اس پر اٹھائی گئی قسم کو پورا کرنے کی حاجت نہیں (بلکہ کفارہ ہے)۔ ابن عساکر

امارت (حکومت) کے آداب میں

۱۴۳۱۱..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی شخص بتاؤ جس کو میں مسلمانوں کے ایک اہم معاملے پر عامل بنا سکوں۔ لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو کمزور (بوڑھے) ہوگئے ہیں۔ لوگوں نے کسی اور شخص کا نام لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس شخص کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آخر آپ کس کو چاہتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا شخص جو لوگوں کا امیر بنے تو انہی میں سے ایک فرد نظر آئے اور جب وہ امیر نہ ہو تو ان کا امیر محسوس ہوتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: ایسا شخص ہم صرف ربیع بن زیاد الحارثی کو جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے سچ کہا۔ الحاکم فی الکنی

۱۴۳۱۲ (مسند الصديق رضي الله عنه) سليمان بن احمد، يعقوب بن اسحاق المخزومي، عباس بن بكار الضبي، عبدالواحد بن ابي عمر الاسدي، المعافي ابن زكريا الجريري، محمد بن مخلد، ابويعلى الساجي، الاصمعي، عقبة الاصم، عطاء، ابن عباس.

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

جب تو لوگوں میں سب سے شریف شخص کو دیکھنا چاہے تو بادشاہ کو فقیرانہ لباس میں دیکھ لے جو لوگوں میں زیادہ فقر و فاقہ والا ہو اور دنیا اور دین دونوں کے لیے درست ہے۔ ابن النجار

۱۴۳۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

حاکم پر لازم ہے کہ اللہ کے نازل کردہ احکام کے ساتھ فیصلہ کرے اور امانت کو ادا کرے جب وہ یہ کام انجام دے تو لوگوں پر لازم ہے کہ اس کی بات پر کان دھریں اور اس کی تعمیل کریں اور جب ان کو بلایا جائے تو وہ لبیک کہیں۔

الفريابي، السنن لسعيد بن منصور، مصنف ابن ابي شيبه، ابن زنجويه في الاموال، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابي حاتم

۱۴۳۱۴ علی بن ابی ربیعہ الاسدی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے بیٹے کو اپنی جگہ لشکر میں بھیجنے کے لیے لے کر آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی رائے میرے نزدیک جوان کی جنگ میں شرکت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

عباس الربعي في جزئه، السنن للبيهقي

۱۴۳۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

حکمرانوں میں سے جس شخص میں یہ تین صفات ہوں وہ واقعی حاکم بننے کے لائق ہے:

جب فیصلہ کرے تو امانت اور انصاف کی بھرپور قوت رکھے، رعایا سے پردہ میں نہ رہے اور قریب اور بعید (رشتہ دار اور غیر واقف کار) ہر ایک پر کتاب اللہ کو نافذ کرے۔ الدیلمی

۱۴۳۱۶..... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: میں اللہ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کو نہ دیکھوں یا اپنی ذات کا خیال رکھوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے امور پر والی ہو وہ تو اللہ کے بارے میں کسی کی ملامت کی پرواہ قطعاً نہ کرے اور جو عام آدمی ہے وہ اپنی ذات کا خیال رکھے اور اپنے حاکم کے لیے خیر خواہی برتے۔

شعب الايمان للبيهقي

۱۴۳۱۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

لوگ مستقل سیدھی راہ پر گامزن رہیں گے جب تک ان کے حکمران اور راہنما سیدھے رہیں گے۔ ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۴۳۱۸...حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:
رعایا حاکم کو (امانت) ادا کرنے والی رہے گی جب تک حاکم اللہ کو (امانت) ادا کرنے والا رہے گا جب امام (امانت داری) اٹھالے گا تو رعایا بھی اٹھالے گی۔ ابن سعد، ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی، النسائی

منصب حکومت میں چار باتوں کا ہونا ضروری ہے

۱۴۳۱۹...حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:
اس حکومت پر بیٹھنے کے لائق صرف وہی شخص ہے جس میں چار خصلتیں ہوں: کمزوری نہ ہو مگر نرم ہو، شدت ہو مگر سخت مزاجی اور سخت گیری نہ ہو، مال کو روکنے کی صلاحیت رکھتا ہو مگر بخیل نہ ہو اور سخاوت کا مالک ہو مگر اسراف نہ کرتا ہو۔ اگر ان میں سے ایک صفت بھی کم ہوگئی تو باقی تین صفات بھی فاسد ہو جائیں گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۳۲۰...حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:
اللہ کے امر (سلطنت) کو وہی (حاکم) سیدھا کر سکتا ہے جو (اللہ کے حکم کے نفاذ میں تساہل اور) نرمی نہ کرے اور ریاء کاری نہ کرے، حرص وہوس کے پیچھے نہ پڑے، بری بات سے اجتناب برتے اور حق بات کو چھپائے نہ۔ الجامع لعبدالرزاق، وکیع الصغیر فی الغرر، ابن عساکر

۱۴۳۲۱...حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے (گورنر) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا:
تو لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت نہ کر، لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر پینا پلانا نہ کر، لوگوں کے ساتھ ہاتھا پائی نہ کر، فیصلہ میں رشوت ستانی نہ کر، اور غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۳۲۲...حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے لکھا: کوئی امیر لشکر اور نہ امیر سریہ (چھوٹا لشکر) کسی مسلمان پر حد نافذ نہ کرے جب تک کہ لشکر جنگ سے واپسی میں دشمن ملک کی حدود سے نکل آئے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کو مشرکوں کے ساتھ مل جانے پر جوش وحمیت نہ آجائے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبه

۱۴۳۲۳...حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے نفس پر بھی امانت دار نہیں رہے گا جب تو اس کو ڈرا دے گا یا اس کو باندھ دے گا یا اس کو زدوکوب کرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبه، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی، السنن لابن ماجة

۱۴۳۲۴...حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے عمال (ارکان حکومت) کو لکھا کرتے تھے: مجھے خط لکھتے رہا کرو۔ ابن ابی شیبه

فائدہ:...روایت کے الفاظ اگرچہ لاتخلدون علی کتابا ہیں جس کے معنی مذکورہ معانی کے مخالف ہیں ممکن ہے شاید کسی راوی یا کاتب سے سہو ہوا ہو۔

۱۴۳۲۵...ابوعمران الجونی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا:
ہمیشہ سے لوگوں کے سردار ہوتے آئے ہیں، جن کے پاس وہ اپنی حاجات لے کر جاتے ہیں۔ پس تم لوگوں کے سرداروں کا اکرام کرنا اور کمزور مسلمان کے لیے یہ عدل کافی ہے کہ اس کے ساتھ فیصلہ میں اور تقسیم میں انصاف برتا جائے۔

ابن ابی الدنیا فی الاشراف، السنن للبیهقی، الجامع لعبدالرزاق

بے رحم شخص حکومت کا اہل نہیں

۱۴۳۲۶...ابوعثمان النہدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بنی اسد کے ایک آدمی کو کوئی سرکاری عہدہ تفویض کیا وہ شخص

اپنا عہدہ لینے آیا۔ حضرت امیرالمؤمنین کے پاس ان کا کوئی بچہ آیا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بچے کو بوسہ دیا۔ اسدی شخص نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین! آپ اس بچے کو چوم رہے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے تو کبھی اپنے کسی بچے کو نہیں چوما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تو تو پھر لوگوں پر رحم کھانے میں بہت کمی کرے گا، لا ہمارا عہدہ ہمیں واپس کردے۔ تو کبھی ہمارا کوئی عہدہ مت اٹھانا۔

ھناد، السنن للبیھقی

۱۴۳۲۷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: جب تم کسی شہر کا محاصرہ کرتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ایک آدمی کو شہر کی طرف بھیج دیتے ہیں (تاکہ وہ دروازہ کھول آئے) اور کھال کا لباس اس کو پہنا دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کو شہر والے فصیل سے پتھر ماریں تو؟ انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب وہ قتل ہوجائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم ایسا ہرگز نہ کیا کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے یہ بات خوشگوار نہیں لگتی کہ تم ایک مسلمان کی جان دے کر چار ہزار جنگجوؤں سے بھرے شہر کو فتح کرلو۔ الشافعی، السنن للبیھقی

۱۴۳۲۸ ...طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تم لوگوں پر ایسے شخص کو عامل، امیر و گورنر مقرر کردوں جو میرے علم میں تم سب میں بہتر شخص ہو پھر میں اس کو عدل و انصاف کا حکم بھی دوں تو کیا میں نے اپنے ذمے لازم حق کو پورا کردیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ میں اس کے عمل کو نہ دیکھوں کہ اس نے میرے حکم پر عمل کیا ہے یا نہیں۔ السنن للبیھقی، ابن عساکر

۱۴۳۲۹ ...ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ حاکم اپنے علم پر کسی کی پکڑ نہیں کرسکتا، نہ اپنے گمان پر اور نہ شبہے کی وجہ سے کسی کو پکڑ سکتا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۳۳۰ ...حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

یہ حکومت کا معاملہ درست نہیں رہ سکتا مگر بغیر کسی جبر کے شدت کے ساتھ اور بغیر کسی کمزوری کے نرمی کے ساتھ۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۴۳۳۱ عتاب بن رافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ (امیر کوفہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک محل اپنے لیے بنایا ہے اور اس کا دروازہ بھی رکھ لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ میرے پاس کسی (فریادی) کا شور نہیں سننا چاہیے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر محمد بن مسلمۃ کو بلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کام کو بالکل اپنی منشاء کے مطابق انجام دلانا چاہتے تھے تو محمد بن مسلمۃ ہی کو بلایا کرتے تھے۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ کو ارشاد فرمایا: تم سعد کے پاس جاؤ اور اس کا دروازہ جلادو۔ وہ کوفہ پہنچے اور ان کے دروازے پر پہنچے تو چقماق نکال کر دروازہ کو آگ لگادی۔

کوئی مخبر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو ساری خبر سنائی اور قاصد کا حلیہ ان کو بیان کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ وہ محمد بن مسلمہ ہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ چل کر محمد بن مسلمہ کے پاس گئے۔ ابن مسلمہ نے فرمایا: تمہاری طرف سے امیرالمؤمنین کو خبر ملی ہے کہ تم نے یہ کہا ہے کہ مجھے کسی فریادی کا شور نہیں سننا چاہیے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ انہوں نے ہرگز یہ بات نہیں کہی۔ محمد ابن مسلمہ نے فرمایا: ہمیں جو حکم ملا ہے ہم اس کو انجام دیں گے اور جو تم کہہ رہے ہو وہ تمہاری طرف سے پہنچادیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو توشہ دینے کی کوشش کی مگر حضرت محمد بن مسلمہ نے لینے سے انکار کردیا پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ چلے آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ کو اس قدر جلد واپس دیکھا تو فرمایا: اگر تمہارے ساتھ حسن ظن نہ ہوتا تو ہم خیال کرتے کہ تم حکم کی تعمیل کر کے نہیں آئے۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا: وہ انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ سفر کرتے رہے تھے اور عرض کیا کہ انہوں نے حکم کی تعمیل کردی ہے جبکہ سعد رضی اللہ عنہ معذرت کررہے تھے اور انہوں نے حلفیہ قدم اٹھا کر بیان دیا کہ انہوں نے ہرگز ایسی کوئی بات نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا انہوں نے تم کو کچھ دینے کا حکم دیا تھا؟ حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: انہوں نے تو توشہ دینے کا حکم دیا تھا میں نے بھی اس کو ناپسند نہیں کیا مگر مجھے گوارا نہ تھا کہ میرے قریب مدینے کے لوگ تو بھوک سے مریں جبکہ میں ارض عراق میں عیش کا کھانا کھاؤں آپ کے

لیے ٹھنڈا ہو اور میرے لیے گرم، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نہیں سنا:

وہ شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جو خود سیر ہو کر کھائے جبکہ اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔ ابن المبارک، ابن راھویہ، مسدد

۱۴۳۳۲ ۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ آسان چیز ہے جس کے ساتھ میں قوم کی فلاح و بہبود کرتا رہوں کہ امیر کی جگہ امیر بدلتا رہوں۔ ابن سعد

رعایا پر لازم ہے حکام کے حق میں خیر کی دعا کرے

۱۴۳۳۳ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مجھے اس امر میں بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ کسی ایسے آدمی کو امیر بناؤں جس سے قوی مجھ کو ملتا ہو۔ ابن سعد

۱۴۳۳۴ ..... مسلمۃ بن شہاب العبدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے رعایا! ہمارا بھی تم پر حق ہے، ہماری عدم موجودگی میں ہماری خیر خواہی رکھو اور خیر کے کاموں پر ہماری معاونت کرو، اور اللہ کے نزدیک کوئی چیز زیادہ محبوب اور زیادہ نفع رساں نہیں ہے۔ حاکم کی بردباری اور نرمی سے اور اللہ کے نزدیک کوئی چیز زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہے حاکم کی جہالت اور اس کی بیوقوفی سے۔ ھناد

۱۴۳۳۵ ..... عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک حاکم کی بردباری اور نرمی سے زیادہ کسی کی بردباری محبوب نہیں حاکم کی جہالت اور حماقت سے بڑھ کر کسی کی جہالت اللہ کو مبغوض نہیں۔ اور جو اپنے ظاہری احکام میں عفو و درگذر سے کام لیتا ہے اس کو عافیت نصیب ہوتی ہے، جو اپنی طرف سے لوگوں کو انصاف فراہم کرتا ہے وہ اپنے امر (حکومت) میں کامیابی پالیتا ہے اور اطاعت گذاری میں عاجزی، مسکنت نیکی کے زیادہ قریب ہے معصیت و نافرمانی کی عزت سے۔ ھناد

۱۴۳۳۶ ..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو کسی علاقے کا عامل (گورنر) مقرر فرماتے پھر اس علاقے سے کوئی وفد آتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ان کے امیر کے متعلق دریافت فرماتے: تمہارا امیر کیسا تھا؟ کیا وہ غلاموں کی عیادت کو جاتا ہے؟ کیا وہ جنازوں کی ہمراہی کرتا ہے؟ اس کا دروازہ کیسا ہے نرم ہے (کھلا رہتا ہے یا بند؟) اگر وہ کہتے: اس کا دروازہ نرم ہے اور وہ غلاموں کی عیادت کرتا ہے تو اس کو عامل چھوڑ دیتے ورنہ اس کو پیغام بھیج کر بلوا لیتے اور معزول کر دیتے۔ ھناد

۱۴۳۳۷ ..... ابو تمیم الجیشانی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا:

امابعد! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم نے منبر بنالیا ہے تم اس کے ذریعے لوگوں کی گردنوں پر چڑھتے ہو (یعنی ان سے بلند ہوتے ہو) کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تم سیدھے کھڑے ہو اور مسلمان تمہاری ایڑیوں کے نیچے ہوں۔ پس میں نے عزم کرلیا ہے اور تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم ضرور اس کو توڑ دو۔ ابن عبدالحکم

۱۴۳۳۸ ..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ فاسق شخص کے ذریعے سرکاری کاموں پر مدد حاصل کرتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو اس لیے عامل بناتا ہوں تاکہ اس کی قوت سے مدد حاصل کروں پھر اس کی گردن پر مسلط ہو کر اس کی برائی کو ختم کروں۔ أبو عبید

۱۴۳۳۹ ..... حضرت عروہ بن رویم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے حال احوال دریافت فرمایا کرتے تھے۔ اہل حمص ان کے پاس سے گذرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا امیر کیسا ہے؟

لوگوں نے کہا: اچھا امیر ہے مگر انہوں نے ایک بالاخانہ بنالیا ہے جس میں وہ رہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھا اور قاصد کے ہاتھوں اس کو اس عامل کے پاس روانہ کردیا اور اس کو حکم دیا کہ اسی امیر کا بالاخانہ جلادے۔ چنانچہ قاصد عامل (امیر) کے پاس پہنچا اور لکڑیاں جمع کیں اور اس کے دروازے کو جلادیا پھر امیر کو خبر کی گئی تو امیر نے کہا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ قاصد ہے۔ پھر قاصد نے آکر امیر کو امیر المومنین کا خط

تھمادیا۔امیر نے خط کو پڑھ کرر کھا بھی نہیں تھا کہ اس نے سواری پر سوار ہو کر ایڑ لگادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: مجھے حرۃ۔ پہاڑی مقام پر ملو۔ وہاں صدقے کے اونٹ تھے۔آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں امیر کو فرمایا: اپنے کپڑے اتارو۔ پھر اس کی طرف ایک لنگی (تہبند) پھینکی جو اونٹوں کے بالوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: اس کو باندھ لو اور اونٹوں کو پانی پلاؤ۔ چنانچہ وہ امیر پانی نکال نکال کر اونٹوں کو پلاتا رہا حتیٰ کہ وہ تھک گیا۔ پھر دریافت فرمایا: تم کب سے اس عہدۂ امارت (گورنری) پر فائز ہو؟ اس نے عرض کیا: قریب سے ہے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسی وجہ سے بالا خانہ بنوالیا اور اس میں بیٹھ کر مسکین، فقیر اور یتیم سے بلند ہو کر بیٹھ گئے۔ بس اب تم اپنے پہلے کام پر چلے جاؤ اور امارت چھوڑ دو۔ابن عساکر

۱۴۳۴۰......احنف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حاکم جب اپنے سے کم تر کے ساتھ عافیت کا معاملہ رکھے تو اللہ پاک اس کو اس کے اوپر والے سے عافیت بخش دیتا ہے۔ابن عساکر

۱۴۳۴۱......حضرت اسود سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی وفد آتا تھا تو ان سے ان کے امیر کے بارے میں سوال کرتے تھے: کیا وہ مریض کی عیادت کرتا ہے؟ کیا وہ غلام کی دعوت قبول کرتا ہے؟ جو اس کے دروازے پر آتا ہے اس کے ساتھ اس کا کیا طرز عمل ہے؟ پس اگر وہ سب کا اچھا جواب دیتے تو ٹھیک اگر ایک خصلت کا بھی انکار کرتے تو اس کو معزول کردیتے۔السنن للبیھقی

۱۴۳۴۲......ابوالزناد سے مروی ہے کہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں ایک آدمی کو حد شراب لگائی گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں وہ صاحب مرتبہ آدمی تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلوت میں بھی اس کے ساتھ مجلس فرمایا کرتے تھے (اور راز و نیاز کی باتوں میں شریک کرتے تھے) جب اس کو شراب پینے پر کوڑے لگادیئے گئے پھر اس نے کبھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کردیا اور ارشاد فرمایا: آئندہ کبھی بھی تیسرے آدمی کے بغیر ہمارے ساتھ تنہا نہ بیٹھنا۔ابن عساکر

۱۴۳۴۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی جاتے شخص کی طرف اشارہ کرکے فرمایا جاؤ دیکھو اور آکر بتاؤ وہ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ جب کسی کو کسی کام سے بھیجا کرتے تھے تو اس کو فرمایا کرتے تھے جب تم واپس آؤ تو مجھے بتانا کہ میں نے کس لیے تمہیں بھیجا تھا اور اس کا کیا ہوا؟ چنانچہ میں نے آکر کہا وہ صہیب ہے اور اس کے ساتھ اس کی ماں ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کہو وہ ہمارے ساتھ آکر مل جائے خواہ اس کے ساتھ اس کی ماں ہو۔العدنی

۱۴۳۴۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا: اے علی! لوگ دو قسم کے ہیں: عقل مند تو معافی کے لائق بنتا ہے اور جاہل سزا کے لائق بنتا ہے۔السنن للبیھقی

فائدہ:......عقل مند کے ساتھ معافی اور درگذر سے کام لیا جائے تو وہ سیدھی راہ پر آجاتا ہے جبکہ جاہل سزا کے ساتھ ہی سیدھا ہوتا ہے۔

۱۴۳۴۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ مجھے کسی کام پر بھیجیں تو میں مہر لگے ہوئے سکے کی طرح حکم کی تعمیل کروں یا پھر اس بات کو مدنظر رکھوں کہ حاضر وہ صورت حال دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں حاضر وہ صورت حال دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ پاتا۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری، الدورقی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

فائدہ:......حکم ملنے کے بعد اپنی عقل کو بھی استعمال کرو۔خلاف واقعہ معاملہ دیکھ کر حکم میں رد و بدل بھی کرو۔

۱۴۳۴۶......قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عکبر اعلاقے کا امیر بنایا اور جس وقت اہل علاقہ بھی میرے پاس موجود تھے، مجھے ارشاد فرمایا: اہل علاقہ دھوکہ دہ قوم ہیں۔تم خیال رکھنا کہیں وہ تمہیں دھوکہ نہ دیں۔ان سے پورا پورا کام لیا کرو۔پھر مجھے ارشاد فرمایا: اب جاؤ اور شام کو واپس میرے پاس آنا۔چنانچہ میں ان کے پاس پھر واپس گیا تو مجھے فرمایا: میں نے جو تم کو پہلے کہا تھا وہ محض ان کو سنانے کے لیے کہا تھا۔تم ان میں سے کسی کو بھی درہم کے مطالبے میں کوڑا تک نہ مارنا، ان کو کھڑا کرکے نہ رکھنا، ان سے کوئی بکری لینا اور نہ کوئی گائے، ہمیں تو حکم ملا ہے کہ ہم ان سے صرف زائد (مال) لیں۔جانتے ہو زائد کیا ہے وہ طاقت ہے (یعنی ان کی

طاقت سے کام لو)۔ابن زنجویہ فی الاموال

۱۴۳۴۷... کلیب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اصبہان سے مال آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس مال کو سات حصوں میں تقسیم فرمایا: مال میں ایک روٹی بھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے روٹی کو سات ٹکڑوں میں توڑا اور ہر حصے میں ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ پھر لشکر کے امراء کو بلایا اور ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی تا کہ سب سے پہلے کس کو مال دیا جائے اس کا نام نکل آئے۔السنن للبیھقی، ابن عساکر

۱۴۳۴۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: خلیفہ کے لیے اللہ کے مال میں سے حلال نہیں ہے مگر صرف دو پیالے کھانے کے، ایک پیالہ وہ اور اس کے گھر والے کھائیں گے اور دوسرا پیالہ وہ جس کو کھلائے۔ابن عساکر

۱۴۳۴۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خلیفہ کے لیے اللہ کے مال میں سے صرف دو پیالے کھانے کے حلال ہیں ایک پیالہ وہ اور اس کے اہل وعیال کھائیں اور دوسرا پیالہ وہ جس کو لوگوں کے آگے رکھے۔ابن عساکر، مسند احمد

فائدہ:...... پیالے سے ہمارے دور کا چھوٹا پیالہ مراد نہیں بلکہ صرف نام ایک ہے، ورنہ اس دور کے پیالہ سے ایک جماعت پیٹ بھر کر کھانا کھا لیتی تھی۔

فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہونا چاہیے

۱۴۳۵۰... علی بن ربیعۃ سے مروی ہے کہ جعدۃ بن ھبیرۃ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! دو آدمی آپ کے پاس آتے ہیں ایک تو آپ سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ وہ آپ کے لیے اپنی جان اپنے اہل وعیال اور اپنا مال سب کچھ قربان کر سکتا ہے جبکہ دوسرا آپ سے اس قدر نفرت رکھتا ہے کہ اگر اس کو موقع ملے تو وہ آپ کو ذبح کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔ لیکن پھر بھی آپ اس کے حق میں اور اس کے خلاف فیصلہ صادر فرماتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر جعدۃ کو کچوکا لگایا اور فرمایا: اگر یہ چیز میرے لیے ہوتی ہے تو میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ چیز تو اللہ کے لیے ہے۔ابن عساکر۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۳۵۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک قاصد آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت فرمایا: تیرے پیچھے کا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ (معاویہ) امن جو ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں قاصد امن ہی کی علامت ہوتے ہیں اور ان کو قتل نہیں کیا جاتا۔ابن عساکر

۱۴۳۵۲... حضرت ابو الطفیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں اپنا سر کسی چیز سے نہ دھوؤں گا جب تک کہ بصرہ جا کر اس کو نہ جلا دوں اور میں وہاں سے لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ساتھ ہانک ہانک کر مصر نہ لے جاؤں۔ ابو الطفیل فرماتے ہیں: یہ سن کر میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عزائم کے متعلق آگاہ کیا۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کاموں کو ان کی صحیح جگہوں پر رکھ دیتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ ان تک صحیح پہنچ بھی نہیں پاتے۔ علی اپنا سر دھوئیں گے اور نہ بصرہ آئیں گے، نہ اس کو جلائیں گے اور نہ لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ساتھ مصر ہانکیں گے۔ علی فقیر منش آدمی ہیں ان کا سر طشت کی طرح۔ بالوں سے بے نیاز اور چکنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ارد گرد مرغوب چیزیں پھیلی ہوئی ہیں۔التاریخ للخطیب

۱۴۳۵۳... بلال بن سعد سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد خلیفہ کے لیے کیا حکم ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص میرے مثل ہوگا جو حکم میں عدل کرے، تقسیم میں انصاف کرے اور رشتے دار کے ساتھ صلہ رحمی برتے۔ پس جو اس کے علاوہ کرے وہ مجھ سے تعلق رکھتا ہے اور نہ میں اس سے۔ابن جریر

۱۴۳۵۴... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس خط میں ارشاد فرمایا جو آپ نے قریش اور انصار کے درمیان لکھا تھا:

کسی مفرج (بے خاندان کے شخص) کو یونہی بے آسرا نہ چھوڑو بلکہ قرضوں سے اس کی گردن چھڑانے میں یا اس کی دیت ادا کرنے میں اس کی مدد کرو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۳۵۵..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میرا ایک حلہ (عمدہ جوڑا) تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ وفود کے استقبال اور یوم عید کے لیے یہ حلہ خرید لیں۔ ابن مندہ، ابن عساکر

کلام:..... روایت ضعیف ہے، کنزالعمال ج ۵ص ۷۷۶۔

۱۴۳۵۶..... راشد بن سعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اگر تو لوگوں کے عیوب کی جستجو میں پڑے گا تو ان کو تباہ کردے گا یا ان کو ہلاکت کے قریب کردے گا۔

راشد بن سعد کہتے ہیں: کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ فرمان رسول کو حضرت معاویہ جب بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتے تھے ان کو یہ فرمان نفع دیتا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۳۵۷..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عروۃ بن رویم لخمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ اس وقت جابیہ میں تھے۔ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے وہ خط مسلمان سپاہیوں کو پڑھ کر سنایا:

اللہ کے بندہ امیر المؤمنین عمر کی طرف سے ابوعبیدۃ بن الجراح کو تم پر سلام ہو۔ امابعد!

اللہ کے حکم کو لوگوں میں صرف پختہ رائے اور حاضر دماغ شخص ہی نافذ کرسکتا ہے، لوگ جس کے عیب پر مطلع نہ ہوں۔ اور وہ حق کی بات پر غصہ میں جھاگ نہ اڑاتا ہو، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرتا ہو۔

نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی لکھا تھا:

میں تم کو یہ خط لکھ رہا ہوں، اس میں میں اور نہ میرا نفس تمہاری بھلائی سے کوئی کوتاہی نہیں کرے گا۔ پانچ باتیں لازم پکڑ لو تمہارا دین سلامت رہے گا اور تم اپنا حصہ بھی پورا پورا حاصل کرلو گے۔ جب تمہارے پاس دو خصم (فریق) آئیں تو تم سچے گواہ اور پکی قسموں پر اعتبار کرو۔ پھر کمزور کے قریب لگو تاکہ اس کی زبان کھل جائے اور اس کے دل میں جرأت پیدا ہو۔ پردیسی اجنبی کی خیر خبر جلد لو۔ کیونکہ جب اس کا دورانیہ قیام طویل ہوجائے گا تو اس کی حاجت فوت ہوجائے گی اور وہ اپنے گھر لوٹ جائے گا۔ اور اس شخص کو اپنے پاس ٹھکانہ دو جس کا حق رہ گیا ہو اور اس نے اس کے لیے سر بھی اٹھایا ہو۔ اور جب تک فیصلہ نہ ہوجائے صلح کرانے کی کوشش اور حرص رکھو۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

امیر کی اطاعت

۱۴۳۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

سن اور اطاعت کر، خواہ تجھ پر ایک کالے کلوٹے ناک کٹے غلام کو امیر بنادیا جائے۔ اگر وہ تجھ کو کوئی نقصان پہنچائے تو صبر کر، اگر تجھے کوئی حکم سونپے اس کی اطاعت کر، اگر وہ تجھے محروم کرے تو صبر کر، اگر تجھ پر ظلم کرے صبر کر اور اگر تیرے دین میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرے تب تو اس کو خبردار کردے کہ اپنے دین پر میں اپنا خون بہانے سے دریغ نہ کروں گا۔

اور بہرحال جماعت سے جدا نہ ہونا۔

ابن ابی شیبہ، مسند البزار، ابن ماجہ، ابن جریر، نعیم بن حماد فی الفتن، الکجی، ابن زنجویہ فی الاموال، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۴۳۵۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر اپنی یا کسی اور کی امارت (حکومت) کی طرف بلائے تو تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم اس کو قتل نہ کرو۔

الجامع لعبدالرزاق، النسائی

۱۴۳۶۰ ... ابوالبختری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا:
لوگوں کو اپنے سلطان سے ایک گونہ نفرت ہو جاتی ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے اور تم کو ایسی نفرت کا سامنا کرنا پڑے (ایسے سے) دلوں میں کینے پلتے ہیں، دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے، خواہشات کے پیچھے دوڑا جاتا ہے اور قبائل (قوم پرستی) کی طرف دعوت دی جاتی ہے جو کہ شیطانی غرور ہے۔ پس اگر یہ صورت پیدا ہو جائے تو تم پر تلوار لازم ہے، تلوار لازم ہے، قتال لازم ہے قتال لازم ہے جب تک کہ وہ (قوم) پرستی سے ہٹ کر یا اہل الاسلام! یا اہل الاسلام نہ کہنے لگیں۔ یعنی قوم پرستی اور عصبیت چھوڑ کر اسلام پرستی کی طرف نہ آجائیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۳۶۱ ... طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کو لکھا: جب قبائل قبیلہ پرستیوں کی دعوت دینے لگیں تو ان کو تلوار سے سیدھا کرو حتیٰ کہ وہ اسلام کی دعوت کی طرف لوٹ جائیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۳۶۲ ... ابومجلز سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
جس نے قبائل کی طرف اپنی نسبت کی (قوم پرستی کا نعرہ مارا) اس کو کاٹ دو (جدا کر دو) اور اس کا فیصلہ کر دو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

قوم پرستی کا نعرہ لگانے والا قابل سزا ہے

۱۴۳۶۳ ... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے یہ نعرہ مارا اے آل ضبہ! انہوں نے یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس نے واقعی۔ قوم پرستی کا نعرہ مارا ہے تو اس کو سزا دو یا فرمایا اس کو ادب سکھاؤ۔ بے شک ضبہ کبھی اس سے کوئی مصیبت دور نہیں کر سکتے اور نہ کبھی اس کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۳۶۴ ... ابومجلز سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے آل بنی تمیم! (یعنی اس نے قوم پرستی کی طرف اپنی قوم کو بلایا) چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک سال اس کا وظیفہ (تنخواہ) بند کر دیا اور آئندہ سال اس کو وظیفہ دیا۔

۱۴۳۶۵ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:
عنقریب ایسے حکام اور گورنر آئیں گے جن کی صحبت فتنہ ہوگی اور ان سے مفارقت کفر (کا پیش خیمہ) ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: ... یہ حال گمراہ حاکموں کا ہے کہ ان کے ساتھ میل جول رکھنا خود کو فتنے میں ڈالنا ہے جیسا کہ آج کل کے حکام کا حال ہے اور ان سے جدا ہونا کفر ہے، اس کا مطلب ہے کہ ان کے خلاف ہونا، عام جماعت المسلمین سے جدا ہو جانا اور ان حکام کے خلاف بغاوت کرنا یہ فتنے سے بھی بڑی چیز ہوگی جو کہ کفر ہے اور اسلام میں دراڑ ڈالنے کا باعث ہے لہٰذا عافیت کے ساتھ ایسے حکام سے دور رہنا مستحسن ہے۔

۱۴۳۶۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: عنقریب معاویہ تم پر غالب آجائیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: تب ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: لوگوں کے لیے کوئی نہ کوئی امیر ضروری ہے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر۔ نعیم، ابن ابی شیبہ

۱۴۳۶۷ ... شمر ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عریف (قیافہ شناس اور کاہن کے مثل) تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہم کو ایک حکم دیا۔ پھر بعد میں پوچھا: کیا میں نے تم کو جو حکم دیا تھا تم نے اس کو پورا کر دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
اللہ کی قسم! تم کو جو (مسلمان حاکم کی طرف سے) حکم ملتا ہے تم اس کی تعمیل کرتے رہو ورنہ تو تمہاری گردنوں پر یہود و نصاریٰ سوار ہو جائیں گے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۳۶۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:
میں نہیں سمجھتا ان (گمراہوں اور کافروں) کو تم پر غلبہ پانے والا مگر ایسی صورت میں جب تم حق سے ہٹ کر تفرقہ بازی کا شکار ہو جاؤ اور وہ اپنے باطل خیال پر مجتمع ہو جائیں۔ حاکم کسی صورت میں بال کو چیر نہیں سکتا ہاں وہ فیصلہ میں خطاء کر سکتا ہے اور صائب بھی ہو سکتا ہے۔ پس جب امام

حاکم رعایا میں عدل کرے، برابری کے ساتھ تقسیم کرے تو تم اس کی سنو اور اس پر عمل کرو۔ لوگوں کی اصلاح اموال صرف حاکم ہی کرسکتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ اگر وہ نیک ہوگا تو اپنے لیے بھی اور اپنی رعایا کے لیے بھی دونوں کے لیے بھلائی کا موجب ہوگا اور اگر وہ بدکار ہوگا تو تب بھی مؤمن اس کے سائے میں اپنے رب کی عبادت کرے گا اور بدکار اس کے سائے میں جلد اپنے انجام کو پہنچے گا۔ اور عنقریب تم لوگ مجھے گالیاں دو گے اور میرے دین سے براءت کا اظہار کرو گے (اور مجھے بے دین ٹھہراؤ گے)۔ پس جو مجھے گالیاں دے میں اس کو معاف کرتا ہوں لیکن دین سے میری براءت کرنا درست نہیں کیونکہ میں اسلام پر قائم ہوں۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۳۶۹ ربیعہ بن ماجد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں تم کو اللہ کی اطاعت کا جو حکم دوں تم پر اس میں میری اطاعت لازم ہے، طوعاً اور کرھاً ہر صورت میں۔ اور اگر تم کو اللہ کی نافرمانی کا کوئی حکم دوں، میں یا کوئی بھی میرے سوا تو پس معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت صرف نیکی میں ہے، اطاعت صرف نیکی میں ہے، اطاعت صرف نیکی میں ہے۔ ابن جریر

۱۴۳۷۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اصحاب محمد ﷺ میں سے ہمارے بڑوں نے ہم کو حکم دیا تھا: اپنے حاکموں کو برا بھلا نہ کہو، نہ ان پر بلہ بولو، نہ ان کی نافرمانی کرو، اللہ سے ڈرتے رہو اور صبر کرتے رہو۔ بے شک فیصلہ قریب ہے۔ ابن جریر

۱۴۳۷۱ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

خبردار! کوئی شخص (اپنے) بادشاہ کو ذلیل کرنے کے لیے ایک بالشت بھی نہ چلے۔ ورنہ اللہ کی قسم! جس قوم نے اپنے بادشاہ کی تذلیل کی ہے اس کے نصیب میں قیامت تک کے لیے ذلت لکھ دی گئی ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۳۷۲ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (مجھے) ارشاد فرمایا:

اے عبادۃ! تجھ پر (حاکم کی) بات سننا اور اس کی اطاعت بجالانا واجب ہے، آسانی میں، خوشی میں، ناراضی میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو ترجیح دی جائے۔ کبھی اہل حکومت سے ان کی حکومت میں نزاع نہ کرنا (حکومت کے حصول کے لیے) خواہ تجھے یہ خیال ہو کہ وہ حکومت تیرا حق ہے۔ ہاں اگر وہ تجھے کسی ایسی بات کا حکم کریں جو کھلا گناہ ہو اور کتاب اللہ سے اس کی نہی تیرے سامنے ہو، تب تم اس کی اطاعت ہرگز نہ کرنا (بعد میں) حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: اگر میں گناہ کی صورت میں بھی حاکم کی اطاعت کروں تو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تب تجھے تیرے ہاتھوں اور پیروں سے اٹھا کر جہنم برد کر دیا جائے گا پھر وہ حاکم آکر تجھے بچالے۔

ابن جریر، ابن عساکر

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

حکام کی اطاعت کا حکم

۱۴۳۷۳ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے عبادۃ! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سن اور اطاعت کر تنگدستی میں، خوشحالی میں، خوشی میں ناراضگی میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو ترجیح اور فوقیت دی جائے، خواہ وہ حکام تیرا مال کھالیں اور تجھے تیری کمر پر کوڑے برسائیں، الا یہ کہ وہ حاکم اللہ کی کسی کھلی نافرمانی کا مرتکب ہو۔ ابن عساکر

۱۴۳۷۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم کو علم نہیں ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ہم شہادت

دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے مزید استفسار فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی؟ لوگوں نے کہا: بے شک آپ کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت یہ ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت یہ ہے کہ تم اپنے حکام کی اطاعت کرو، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر ان کی اقتداء کرو۔

مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۴۳۷۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہم پر امیر مقرر فرمایا ہے جبکہ ابن النابغۃ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قوم سے آس لگائے بیٹھے ہیں (کہ ان کو امیر بنا دیا جائے) وہ آپ کی اتباع میں نہیں ہیں۔ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ ہم ان کی اتباع کریں لہٰذا میں تو ان کی اتباع کروں گا رسول اللہ ﷺ کی تعمیل ارشاد میں خواہ عمرو بن العاص میری نافرمانی کیوں نہ کرے۔ السنن لسعید بن منصور

۱۴۳۷۶ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا بات ہے میں تم کو بہت زیادہ اور تیز بولنے والا دیکھتا ہوں (تمہاری اس عادت کی وجہ سے) جب تم کو مدینے سے نکالا جائے گا تب تمہارا کیا حال ہوگا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں سرزمین مقدس چلا جاؤں گا۔ ارض فلسطین

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کو وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا تب کیا کرو گے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں مدینہ آجاؤں گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: پھر وہاں سے بھی تم کو نکال دیا جائے گا تب کیا کرو گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں اپنی تلوار سونت لوں گا اور اس کے ساتھ مقابلہ کروں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ایسا نہ کرنا۔ بلکہ تم اپنے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا خواہ وہ کالا غلام ہو۔

امیر کی اطاعت کی جائے اگرچہ حبشی غلام ہو

چنانچہ (دور عثمان رضی اللہ عنہ) میں جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ (مدینہ سے باہر) (بذۃ مقام پر) قیام کے لیے بھیجے گئے تو وہاں کا امیر ایک کالا غلام تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔ اس امیر غلام نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اذان دی اور پھر نماز کے لیے اقامت کہی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ آگے بڑھیے اور نماز پڑھائیے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ امیر کی سننا اور اطاعت کرنا خواہ وہ کالا غلام ہو۔ چنانچہ امیر آگے بڑھا اور اس نے نماز پڑھائی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کی اتباع میں نماز پڑھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۳۷۷..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے برے حکام کا ذکر فرمایا اور ان کی گمراہی کا تذکرہ فرمایا کہ ان کی گمراہی زمین و آسمان کے خلاء کو پر کر دے گی۔ کسی صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا پھر ہم ان کے خلاف تلوار نہ اٹھائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز قائم کرتے رہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۱۴۳۷۸..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جن کی کچھ باتوں کو تم صحیح دیکھو گے اور کئی باتوں کو غلط پاؤ گے۔ جس نے ان کی غلطیوں پر نکیر کی۔ ان کو منع کیا اس نے نجات پائی اور جس نے ان باتوں کو غلط سمجھنے پر اکتفاء کیا وہ بھی محفوظ رہا لیکن جو راضی ہو گیا اور ان کی اتباع میں لگ گیا۔ وہ ہلاک ہو گیا کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں۔

ابن ابی شیبہ، نعیم بن حماد فی الفتن

۱۴۳۷۹......حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی خدمت سے فارغ ہوتے تو مسجد میں آکر ٹھکانہ کر لیتے تھے۔ یہی آپ کا گھر تھا۔ یہیں آپ آرام فرمایا کرتے تھے۔ ایک رات رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو زمین پر لیٹا ہوا نیند میں پایا۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے پاؤں سے جگایا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا بات ہے میں تم کو مسجد میں سوتا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر اور کہاں سوؤں، میرا اس کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس بیٹھ گئے اور پوچھا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ تم کو یہاں (مدینے) سے نکال دیں گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں ملک شام (جس میں بیت المقدس بھی شامل ہے) چلا جاؤں گا کیونکہ ملک شام کی سرزمین ہجرت کی سرزمین ہے، میدان حشر بھی وہیں ہوگا اور وہ انبیاء کی سرزمین ہے۔ چنانچہ میں بھی وہاں کا باشندہ بن جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تب تم کیا کرو گے جب تم کو وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا؟ تب ہم کیا کریں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے کی بیعت کو نبھاؤ پھر اس کے بعد آنے والے کی۔ اور تمہارے ذمے ان کے حقوق کو ادا کرنا اور ان کے ذمے تمہارے جو حقوق ہیں اللہ پاک ان سے ان کے بارے میں باز پرس فرمائے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۳۸۲......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابوہریرۃ! حاکموں کو گالی نہ دینا۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے اپنے حاکموں کو گالی دینے کی وجہ سے ایک گروہ کو جہنم میں داخل کرے گا۔ الدیلمی

کلام:......روایت بے اصل ہے: دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۸۳، التنزیہ ۲/۳۱۵۔

۱۴۳۸۳......ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر لشکر مقرر فرمایا۔ ہم روانہ ہو گئے اور ایک مقام پر جا کر لشکر نے پڑاؤ کیا۔ ایک آدمی لشکر میں سے اٹھا اور اپنے سواری کے جانور کی زین کسنے لگا۔ میں نے اس سے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں سواری کو چرانے کے لیے لے جا رہا ہوں۔ میں نے اس کو کہا: اپنے امیر سے اجازت لیے بغیر ہرگز نہ جاؤ، چنانچہ ہم دونوں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کو یہ بات ذکر کی۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے پوچھا: کیا تم واپس اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ لیکن اس نے انکار کر دیا کہ نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو؟ آدمی نے جواب دیا: نہیں، (ایسا کچھ نہیں ہے)۔ تب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر کے ساتھ سیدھی راہ جاؤ۔ چنانچہ وہ شخص رات کے کچھ پہر تک غائب رہا، پھر آ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: شاید تو اپنی اہلیہ کے پاس گیا تھا؟ آدمی نے انکار کیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو؟ تب آدمی نے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو جہنم میں سے ہو کر اپنے گھر والوں کے پاس گیا تھا اور جہنم میں بیٹھا رہا اور جہنم ہی میں گیا اور جہنم سے ہی واپس آیا۔ ابن عساکر

۱۴۳۸۴......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ اچانک رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے اور مجھے پاؤں مار کر اٹھایا اور فرمایا: کیا بات ہے میں (تجھے) سوتا دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نیند مجھ پر غالب آ گئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے یہاں سے لوگ نکالیں گے (جلاوطن کریں گے) تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: میں ملک شام چلا جاؤں گا کیونکہ وہیں میدان حشر ہوگا اور وہ مقدس سرزمین ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہاں سے بھی لوگ تم کو نکالیں گے تب کہاں جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا: پھر میں دوبارہ اپنے اسی وطن ہجرت (مدینہ) لوٹ آؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب میں اپنی تلوار اٹھا لوں گا اور جنگ کروں گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس سے بہتر عمل اور زیادہ مقرب عمل کیوں نہیں کرتا؟ تو اپنے امیر کی بات سننا اور اس پر عمل کرنا اور جہاں تجھے وہ کھینچے تو کھنچ جانا۔ ابن جریر

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نصیحت

۱۴۳۸۵......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا جب فارغ ہوتا تو مسجد میں آ کر آرام کرلیتا تھا۔ پس ایک دن رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے پاؤں کے ساتھ کچوکا لگایا۔ چنانچہ میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: جب تجھے یہاں سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: کیا مسجد رسول اللہ ﷺ سے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: میں سرزمین انبیاء میں چلا جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب وہاں سے تجھے نکالا جائے گا تب کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: تب میں اس شخص کے خلاف تلوار سونت لوں گا جو مجھے وہاں سے نکالے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے شانے پر مارا اور ارشاد فرمایا: اللہ تیری مغفرت کرے اے ابوذر! وہ تجھے جہاں ہانکیں تو چلا جانا۔ اور جہاں تجھے وہ کھینچیں کھنچ جانا خواہ تیرا امیر کوئی حبشی غلام ہو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ جب مجھے مدینے سے مقام ربذۃ میں جلاء وطن کیا گیا اور وہاں نماز کھڑی ہوئی تو امامت کے لیے ایک حبشی غلام جو وہاں کا (صدقات وغیرہ پر عامل اور) امیر تھا، آگے بڑھا۔ لیکن جب اس کی مجھ پر نظر پڑی تو واپس ہونے لگا اور اس نے مجھے آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ میں نے کہا: تو اپنی جگہ امامت کر، میں رسول اکرم ؐ کے حکم کی وجہ سے تیری اقتداء کروں گا۔ ابن جریر

۱۴۳۸۶......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو فرمایا:

اے ابوذر! تو نیک آدمی ہے اور عنقریب میرے (چلے جانے کے) بعد اللہ کی راہ میں تجھے مصیبت پہنچے گی۔ تو (صبر کے ساتھ امیر کی) سننا اور اطاعت کرنا خواہ تجھے حبشی کے پیچھے کی نماز پڑھنی پڑھے۔ الاوسط للطبرانی، ابن عساکر، حلیۃ الاولیاء

۱۴۳۸۷......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے بہت تیز اور سخت بولنے والا دیکھتا ہوں۔ اے ابوذر (تیری اس سخت گو تبلیغ کی وجہ سے) جب تجھے مدینے سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: میں مقدس سرزمین چلا جاؤں گا۔ یعنی بیت المقدس حضور ﷺ نے فرمایا: جب لوگ تجھے وہاں سے بھی نکالیں گے تب؟ میں نے عرض کیا: میں اپنی تلوار اٹھالوں گا اور قتال کرتا کرتا شہید ہو جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم سننا اور اطاعت کرنا خواہ کالے غلام کی اطاعت ہو۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۱۴۳۸۸......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مصر اور عراق ویران ہوں گے۔ اور (ان کی طرح یہاں بھی) عمارتیں بننے لگیں تب تم پر سرزمین شام کی طرف کوچ کرنا لازم ہے، اے ابوذر! میں نے عرض کیا: اگر وہاں کے لوگ مجھے وہاں سے نکال دیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب تم ان کی ماننا جہاں بھی وہ تمہیں لے جائیں۔ نعیم

کلام:......روایت کی اصل محل کلام ہے اور اس میں عبدالقدوس متروک راوی ہے لہٰذا روایت ناقابل سند ہے۔

۱۴۳۸۹......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے ابوذر! جب تجھے مدینے سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: تب میں تلوار تھام لوں گا اور اس سے مقابلہ کروں گا جو مجھے مدینے سے نکالے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: اللہ تیری مغفرت کرے اے ابوذر! بلکہ تو ان کی اتباع کرنا وہ جہاں بھی تجھے لے جائیں اور جہاں تجھے ہانکیں چلے جانا خواہ تیرا امیر حبشی غلام ہو۔

مسند احمد

۱۴۳۹۰......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو بادشاہ کے دروازے پر آئے تو کھڑا ہو اور بیٹھ جائے۔ اور جو دروازے کو بند پائے تو وہ اس کے پہلو میں دروازہ کھلا بھی پالے گا اس امید پر کہ اگر وہ سوال کرے گا تو اس کو دیا جائے گا اور اگر پکارے گا تو اس کا جواب دیا جائے گا اور آدمی کے نفاق کی پہلی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے امام (حاکم) پر طعن تشنیع کرے۔ ابن عساکر

۱۴۳۹۱.....شریح بن عبید سے مروی ہے کہ ہمیں جبیر بن نفیر، کثیر بن مرۃ، عمیر بن اسود، مقدام اور ابوامامہ جیسے فقہاء کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہ سلطنت آپ کی قوم کے ہاتھوں میں ہے، آپ ان کو ہمارے بارے میں خیر خواہی اور اچھے سلوک کی تاکید فرما دیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے قریش کو مخاطب ہو کر فرمایا:

میں تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے بعد میری امت پر سختی نہ کرنا۔

پھر آپ ﷺ نے عامۃ المسلمین سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

عنقریب میرے بعد امراء (حکام) ہوں گے۔ تم ان کی اطاعت کرتے رہنا۔ بے شک امیر ڈھال کی طرح ہوتا ہے جس کے ساتھ (حملوں سے) بچا جاتا ہے، پس اگر وہ سیدھی راہ پر گامزن رہے اور تم کو بھی بھلائی کا حکم دیا تو تمہارے لیے اور ان کے لیے دونوں کے لیے خیر ہے۔ اگر انہوں نے برائی کی اور برائی کا حکم دیا تو تم برائی سے اجتناب کرنا اور تم ان سے بری ہو۔ بے شک امیر جب لوگوں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو ان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

راوی کہتا ہے: ہم نے رسول کو یونہی فرماتے سنا ہے۔ ابن جریر

۱۴۳۹۲.....بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا:

اے ابوذر! جب تو عمارات اونچی بنتے دیکھے تو شام چلے جانا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر میرے اور اس کے درمیان کوئی حائل ہو تو میں تلوار کے ساتھ اس کا مقابلہ نہ کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم سننا اور اطاعت کرتے رہنا خواہ حاکم ناک کٹا ہوا حبشی کالا غلام کیوں نہ ہو۔ ابن عساکر

۱۴۳۹۳.....حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا: تجھ پر حاکم کی اطاعت لازم ہے تنگدستی میں، سہولت میں، خوشی میں، ناگواری میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو فوقیت دی جائے تب بھی۔ اور اہل حکومت سے حکومت کے لیے ہرگز نزاع نہ کرنا لیکن کبھی بھی خدا کی نافرمانی میں ان کی اطاعت نہ کرنا۔ ابن جریر

۱۴۳۹۴.....حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ارشاد فرمایا:

عنقریب تمہارے اوپر ایسے حکمران آئیں گے جو حکمت کے منبروں پر بیٹھ کر تمہیں نصیحت کریں گے (اچھی اچھی باتیں کریں گے) لیکن نیچے اتریں گے تو تم ان کے اعمال کو الٹا پاؤ گے۔ پس تم نے جو ان کی اچھی باتیں سنی ہوں ان پر عمل بجالانا اور ان کے اعمال جو تم کو برے لگیں ان کو چھوڑ دینا۔ ابن عساکر

۱۴۳۹۵.....عن الاعمش عن عثمان بن قیس عن ابیہ عن عدی بن حاتم قال: عدی بن حاتم فرماتے ہیں: مجھے کثیر بن شہاب نے ایک آدمی کے بارے میں بیان کیا کہ اس نے دوسرے آدمی کو طمانچہ مارا، چنانچہ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم پر ایسے امیر جو تقویٰ اختیار کریں اور درست راہ چلیں آئیں تو ان کے بارے میں تو ہم آپ سے کچھ سوال نہیں کرتے (لوگوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سنتے رہو اور اطاعت کرتے رہو۔ ابن مندہ، ابن عساکر

فائدہ:.......علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ کثیر کو صحبت نبوی ﷺ کا شرف حاصل تھا، لیکن یہ درست نہیں ہے نیز یہ کہ ان سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔ میں اس روایت کو محفوظ الاصل نہیں سمجھتا۔

۱۴۳۹۶.....عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے۔ پھر لوگوں کو وعظ فرمایا۔ ترغیب و ترہیب کی اور جو اللہ نے چاہا فرمایا پھر ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، جن لوگوں کو اللہ نے تمہارا امیر بنایا ہے ان کی اطاعت کرتے رہو اہل حکومت سے نزاع نہ کرو خواہ تمہارا امیر کالا حبشی غلام ہو۔

ابن جریر، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

۱۴۳۹۷ ۔۔۔ عن حفص بن غیاث عن عثمان بن قیس الکندی عن ابیہ عن عدی بن حاتم کی سند سے مروی ہے حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم ایسے حاکموں کی اطاعت کے متعلق سوال نہیں کرتے جو صاحب تقویٰ ہیں اور صلح جو ہیں بلکہ ایسے حکمران جو ایسی ایسی بری صفات کے حامل ہیں ان کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرتے رہو، سنتے رہو اور اطاعت کرتے رہو (خواہ کیسے حکمران ہوں)۔ ابن عساکر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد میں ۲۲۱/۵ پر اس کی تخریج فرمائی اور فرمایا کہ امام طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں عثمان بن قیس ضعیف راوی ہے۔

امیر کی مخالفت

۱۴۳۹۸ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک سریہ (لشکر) بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو امیر مقرر فرمایا۔ پھر اہل لشکر کو حکم دیا کہ وہ اپنے امیر کی بات کو سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔

چنانچہ جب لشکر نکلا تو امیر لشکر نے کسی بات میں اہل لشکر پر غصہ کیا اور فرمایا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ اہل لشکر نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ امیر نے حکم دیا: تم لکڑیاں اکٹھی کرو۔ پھر آگ منگوائی اور لکڑیوں میں آگ جلوا دی پھر اہل لشکر کو مخاطب کر کے حکم دیا کہ میں تم کو سختی کے ساتھ حکم دیتا ہوں کہ ضرور بالضرور اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ اہل لشکر نے آگ میں گھسنے کا ارادہ کر لیا۔ اہل لشکر میں سے ایک جوان آدمی اپنے ساتھیوں کو مخاطب ہو کر بولا: تم لوگ آگ سے بچ کر تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھاگ کر آئے ہو۔ لہٰذا تم جلدی نہ کرو جب تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات نہ کر لیں۔ پھر اگر رسول اللہ ﷺ نے تم کو یہی حکم دیا تو تم ضرور آگ میں گھس جانا۔

پس اہل لشکر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر تشریف لے گئے اور سارے معاملے کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو پھر کبھی اس سے واپس نہ نکل سکتے۔ اور دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ اسی میں جلتے رہتے (سنو!) اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، مسند ابن امام احمد بن حنبل، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن منذہ فی غرائب شعبۃ، ابن خزیمہ، ابو عوانۃ، ابن حبان، الدلائل للبیہقی

۱۴۳۹۹ ۔۔۔ حکیم بن یحییٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنے دین میں تین آدمیوں سے محتاط رہو: ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے سلطنت عطا کی اور وہ کہے کہ: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ تو اس نے یہ جھوٹ بولا: بے شک خالق کے سوا کسی مخلوق سے کوئی خوف نہیں۔

ابو عاصم النبیل فی جزئہ من حدیثہ

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اطاعت امیر جائز نہیں

۱۴۴۰۰ ۔۔۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ زیاد نے ایک لشکر پر حکم بن عمرو غفاری کو امیر مقرر کیا۔ پھر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حکم بن عمرو غفاری سے ملاقات کی اور فرمایا تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں، میں تم کو وہ واقعہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو اس شخص کی اطلاع ملی جس کو اس کے امیر نے کہا کہ اٹھ اور آگ میں کود جا۔ چنانچہ وہ آدمی آگ میں کودنے کے قریب ہو گیا تو اس کو کسی نے پکڑ لیا اور اس عمل سے روک لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا: اگر وہ آگ میں کود جاتا تو جہنم میں داخل ہو جاتا۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

چنانچہ حکم بن عمر و غفاری نے عرض کیا: ہاں مجھے یہ واقعہ یاد ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس میں تم کو یہ حدیث یاد دلانا چاہتا تھا۔ ابونعیم

۱۴۴۰۱۔۔۔۔ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عمران بن حصین غفاری رضی اللہ عنہ نے حکم غفاری کو فرمایا: کیا تو نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔ حکم غفاری نے عرض کیا: جی ہاں۔ ابونعیم

کلام:۔۔۔۔روایت ضعیف ہے: المتناھیۃ ۱۲۸۰، الوقوف ۳۶۔

۱۴۴۰۲۔۔۔۔حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو۔ ہم نے عرض کیا: ہم سن رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: سنو! سنو! سنو! پھر ارشاد فرمایا:

عنقریب تم پر ایسے حکام مسلط ہوں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے پس جو ان کے پاس گیا اور ان کے جھوٹ میں تصدیق کی اور ان کے ظلم میں مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور وہ شخص ہرگز حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔

جبکہ جو ان کے پاس نہیں گیا اور نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ میرا ہے میں اس کا ہوں اور وہ ضرور میرے پاس حوض پر آئے گا۔ ابن جریر

۱۴۴۰۳۔۔۔۔حضرت خباب سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ ہم (صحابۂ کرام) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو! ہم نے عرض کیا: ہم سنتے ہیں یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب میرے بعد امراء (حکام) آئیں گے تم ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق نہ کرنا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کرنا۔ بے شک جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی یا ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ شخص ہرگز حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۴۴۰۴۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نیک کام بھی کریں گے اور برے کام بھی انجام دیں گے پس جو ان سے دور رہا وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے کنارہ کیا وہ سلامت رہا یا سلامتی کے قریب ہو گیا اور جس نے ان کے ساتھ مخالطت کی وہ ہلاک ہو گیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۴۰۵۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک انصاری کو امیر بنایا۔ نیز لشکر کو حکم دیا کہ وہ اپنے امیر کی سنیں اور اطاعت کریں۔ پھر لشکر کوچ کر گیا اور ایک منزل پر فروکش ہو گیا۔ امیر لشکر کو کسی بات میں اہل لشکر پر غصہ آ گیا۔ امیر نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تم کو حکم نہیں دیا کہ تم میری اطاعت کرو۔ اہل لشکر نے عرض کیا: بالکل آپ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس وقت وہ لوگ درختوں کے جھنڈ کے پاس تھے۔ چنانچہ امیر لشکر نے ان کو کہا: میں تم کو سختی کے ساتھ حکم دیتا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک اس جھنڈ میں لکڑیاں اکٹھی کرے۔ چنانچہ سب نے مل کر لکڑیوں کا انبار لگا دیا۔ پھر امیر لشکر نے اس میں آگ بھڑکائی۔ حتیٰ کہ آگ خوب شعلہ زن ہو گئی تو پھر امیر نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ میں تم سب کو حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ۔ بعض لشکریوں نے کہا: ہم تو آگ سے بھاگ کر آئے تھے (اب کیوں آگ میں کودیں) جبکہ بعض دوسرے کودنے کے لیے تیار ہو گئے۔ لیکن ان کو دوسرے ساتھیوں نے روک لیا۔ چنانچہ جب یہ لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا جنہوں نے آگ میں کودنے سے انکار کر دیا تھا کہ تم کیوں نہیں کودنے کے لیے آمادہ ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ نے ہمیں امیر کی اطاعت کا حکم دیا تھا جبکہ اس نے ہم پر سختی کے ساتھ تاکید کی کہ ہم آگ میں کودیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہر حال تم نے اچھا کیا انکار کر کے۔ اور پھر دوسرے گروہ کو فرمایا: اگر تم لوگ آگ میں کود جاتے تو کبھی بھی اس سے نہ نکل پاتے۔ بے شک اطاعت تو صرف نیکی کے کام میں ہے۔ ابن جریر

حکام کا خوشامدی بننا ممنوع ہے

۱۴۴۰۶۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف تشریف لائے۔اس وقت مسجد میں نو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر میرے بعد امراء (حکام) آئیں گے۔پس جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی ان کے ظلم پر ان کی مدد کی اور ان کے دروازوں پر بھیڑ لگائی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، نہ میرا اس سے کوئی تعلق اور میں اس سے بری ہوں۔وہ حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کی مدد نہ کی اور نہ ان کے دروازوں پر رش لگایا پس وہ میرا ہے اور میں اس کا اور عنقریب وہ حوض پر مجھ سے آملے گا۔ابن جریر

۱۴۴۰۷۔۔۔سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

عنقریب اس امت میں دو گمراہ حاکم آئیں گے۔جس نے ان کی اتباع کی وہ بھی گمراہ ہوجائے گا۔

سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابوموسیٰ! دیکھنا کہیں تم ان دونوں میں سے ایک نہ ہوجانا (کیونکہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ دور فاروقی میں بحرین کے گورنر تھے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان دونوں میں سے ایک کو تو مرنے سے پہلے میں نے دیکھ لیا۔الکبیر للطبرانی

کلام:۔۔۔۔۔۔امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک بالکل باطل ہے کیونکہ جعفر بن علی شیخ مجہول ہے اور بالکل غیر معروف ہے۔

۱۴۴۰۸۔۔۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے۔جبکہ کچھ چھانے والے لوگ ان پر چھا جائیں گے۔

پس جس نے ان کے ظلم و ستم پر ان کی مدد کی اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی واسطہ ہے۔اور جس نے ان کے کذب کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کی تو وہ میرا ہے اور میں اس کا۔ابن جریر

۱۴۴۰۹۔۔۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے علقمہ بن محرز کو ایک لشکر پر امیر مقرر کیا۔میں بھی اس لشکر میں شامل تھا۔چنانچہ لشکر جب جنگ کے مقام پر پہنچا یا ابھی راستہ میں تھا کہ لشکر میں سے ایک جماعت نے آگے بڑھنے کی اجازت طلب کی۔امیر نے ان کو اجازت دیدی اور اس چھوٹے لشکر پر عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کو امیر بنادیا۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان کے ساتھ ہولیا۔ہم نے راستے میں ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔لوگوں نے ہاتھ تاپنے کے لیے یا کھانا وغیرہ بنانے کے لیے ایک الاؤ بھڑکایا۔عبداللہ امیر لشکر جو کچھ ہنسی مذاق کا مزاج رکھنے والے تھے نے فرمایا: کیا تم پر میری سمع و طاعت فرض نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔عبداللہ بولے: تو اگر میں تم کو کسی چیز کا حکم دوں تو تم اطاعت کروگے؟ لوگوں نے کہا: ضرور۔عبداللہ بولے: تب میں تم کو سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر جب ہم واپس ہوئے تو ہم نے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ کے روبرو ذکر کیا۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی نافرمانی کا حکم کرے اس کی اطاعت نہ کرو۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۴۱۰۔۔۔معمر الفصی سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن عامر ملک شام آئے تو جن کے متعلق اللہ نے چاہا صحابہ کرام اور دوسرے حضرات ان سے بغرض ملاقات حاضر ہوئے مگر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تشریف نہ لائے۔عبداللہ بن عامر بولے: کیا بات ہے میں ابوالدرداء کو اپنے پاس آنے والوں میں نہیں دیکھ رہا۔چلو کوئی بات نہیں میں خود ان کے پاس چل کر جاتا ہوں اور ان کا حق ادا کرتا ہوں۔چنانچہ عبداللہ بن عامر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔پھر بولا: میرے پاس آپ کے ساتھی تو آئے لیکن آپ تشریف نہیں لائے، لہذا

میں نے سوچا میں خود ہی چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور آپ کا حق ادا کروں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تجھ سے بڑھ کر پست انسان اللہ کی نظر میں اور نہ میری نظر میں آج کے دن کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ حکام تمہارے ساتھ بدل جائیں گے تو اس وقت تم بھی اپنا رویہ ان کے ساتھ بدل لینا۔

کلام: ...... یہ روایت کنز العمال میں حوالہ سے خالی ہے جبکہ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۲۲۹/۵ میں مغراء سے اس کو نقل کیا اور فرمایا کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں لیث بن ابی سلیم ایک راوی ہے جو مدلس ہے اور اس روایت کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

۱۴۴۱۱..... کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان نو آدمیوں میں سے ایک تھا جو وہاں موجود تھے۔ ان میں سے پانچ تو اہل عرب میں سے تھے اور چار عجمی تھے۔ آپ ﷺ نے ہم کو ارشاد فرمایا: کیا تم سن رہے ہو؟ تین بار آپ نے یہی بات دریافت فرمائی کہ کیا تم سن رہے ہو؟ ہم نے (ہر بار) عرض کیا:۔ یا رسول اللہ! ہم سن رہے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا تو سنو!

ظلم کے کاموں میں حکام کی مدد نہ کی جائے

عنقریب تم پر کچھ حکمران آئیں گے، پس جو شخص ان کے پاس داخل ہوا، ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی معاونت کی تو میں اس سے نہیں اور وہ مجھ سے نہیں اور وہ شخص قیامت کے دن حوض پر میرے پاس نہ آ سکے گا۔ اور جو شخص ایسے حکام کے پاس نہ گیا، نہ ان کے کذب کی اس نے تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ اور عنقریب قیامت کے دن وہ حوض پر مجھ سے آ کر ضرور ملے گا۔ ابن جریر، شعب الایمان للبیھقی

۱۴۴۱۲..... سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے کعب بن عجرہ! میں تیرے لیے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں بے وقوفوں (ظالموں) کی حکومت سے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیوقوفوں کی حکومت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو بات کریں تو جھوٹ بولیں گے، اگر کوئی کام کریں گے تو ظلم کریں گے۔ پس جو شخص ان کے پاس آیا پھر ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور ایسے لوگ کل قیامت کے دن میرے پاس حوض پر (ہرگز) نہ آ سکیں گے۔ اور جو شخص ایسے حکمران کے جانے سے محترز رہا، ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ میرا ہے اور میں اس کا اور وہ حوض پر مجھ سے آ کر ملے گا۔ ابن جریر

۱۴۴۱۳..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوعبدالرحمن! تیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر (کل) ایسے حکمران مسلط ہوں گے، جو سنت کو مٹائیں گے، نماز کو اس کے وقت سے ٹال کر پڑھیں گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ مجھے ایسے موقع کے لیے کیا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) مجھ سے سوال کرتا ہے کہ وہ کیا وجہ اختیار کرے۔ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری نہیں ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد

۱۴۴۱۴..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہم لوگ ان حکمرانوں کے پاس بیٹھتے ہیں وہ علم کلام میں گفتگو کرتے ہیں جبکہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ حق پر وہ نہیں کوئی اور ہیں۔ مگر ہم ان حکام کی تصدیق کرتے رہتے ہیں۔ نیز وہ ظلم پر مبنی فیصلے کرتے ہیں، ہم ان کو تقویت پہنچاتے ہیں اور ایسا عمل ان کی نظروں میں قابل تحسین کراتے ہیں تو آپ ہمارے اس طرز عمل کو کیا خیال کرتے ہیں (اے ابن عمر!) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اے بھتیجے! ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو

اس عمل کو نفاق شمار کرتے تھے، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ تمہارے نزدیک اس کی کیا حیثیت ہے؟ شعب الایمان للبیھقی

۱۴۴۱۵...... عقبہ بن مالک لیثی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اور ارشاد فرمایا:

جب امیر میرے (نبی کے) حکم کی مخالفت کرے تو اس کو بدل کر ایسے شخص کو اپنا امیر بنالو جو میری اتباع کرتا ہو۔ الخطیب فی المتفق

حاکم کے مددگار

۱۴۴۱۶...... مالک بن اوس بن الحدثان البصری فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عریف (ناظم الامور) تھا۔
ابن عساکر

۱۴۴۱۷...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے زریبۃ (جی حضوری لگائے رکھنے والے) کے لیے! پوچھا گیا: زریبہ کیا ہے یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کہ امیر جب کوئی سچی بات کہے تو بولے امیر نے سچ فرمایا۔ اور جب امیر جھوٹ بولے تب بھی، یہی کہے امیر نے سچ فرمایا۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۴۴۱۸...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اس امت میں سے سب سے پہلے کوڑے بردار (ظالم سپاہی) جہنم میں داخل ہوں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

خلافت سے متعلق امور

۱۴۴۱۹...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ! آپ کے بعد ہم کس کو اپنا امیر منتخب کریں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر تم ابوبکر کو اپنا امیر بناؤ تو اس کو امانت دار اور دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا شوق رکھنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم عمر کو اپنا امیر بناؤ تو اس کو صاحب قوت، امانت دار اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم علی کو اپنا امیر بناؤ لیکن میرا خیال ہے کہ تم ایسا نہیں کرو گے اگر کرو گے تو تم اس کو سیدھی راہ چلانے والا اور سیدھی راہ پر گامزن پاؤ گے، وہ تم کو بالکل سیدھی راہ پر گامزن رکھے گا۔ مسند احمد، فضائل الصحابة للخیثمة، مستدرك الحاکم، حلیة الاولیاء ابن الجوزی فی الواھیات، فاخطأ، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

کلام:...... ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو من گھڑت روایتوں میں شمار کیا ہے، لیکن امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی خطاء ہے۔

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد میں اس کو نقل کیا ہے ج ۵ ص ۱۷۶، نیز فرماتے ہیں کہ امام احمد، امام بزار نے اس کو روایت کیا ہے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الاوسط میں اس کو روایت کیا ہے جبکہ بزار کی روایت کے رجال ثقہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۴۲۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پیدا کیا، روح کو جان بخشی! پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا زیادہ آسان ہے بنسبت قوی بادشاہ کو سلطنت سے ہٹانے کے۔ پس جب لوگ آپس کے اختلاف ونزاع کا شکار ہوں گے تو قریب ہے کہ درندے ان پر غالب آجائیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۴۲۱...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں ایک گڑے ہوئے پہاڑ کو اس کی جگہ سے ٹال دوں، یہ میرے لیے زیادہ آسان ہے بنسبت ایک قوی مستحکم بادشاہ کو ہٹانے سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابونعیم

۱۴۴۲۲...... ابن اسحاق، عمران بن کثیر سے روایت کرتے ہیں، عمران کہتے ہیں: میں ملک شام گیا، وہاں قبیصہ بن ذویب کو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ساتھ ایک شخص کو لے کر آیا اور اس کو خلیفہ عبدالملک بن مروان کے سامنے پیش کیا۔ اس آدمی نے خلیفہ عبدالملک کو حدیث بیان کی کہ وہ اپنے

والد سے اور اس کا والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلیفہ کو قسم نہیں دلائی جائے گی۔ یعنی کسی مقدمے میں خلیفہ کا قول قسم سے بڑھ کر ہے

چنانچہ خلیفہ نے اس کو انعام دیا اور خلعت سے نوازا اور سلام (کر کے رخصت) کیا۔ عمران بن کثیر کہتے ہیں: یہ بات میرے دل میں کھٹک گئی چنانچہ میں مدینہ (منورہ) آیا اور حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے ملاقات کی اور ان کو سارے واقعے کی خبر سنائی۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ قبیصہ کا ستیاناس کرے، کیسے اس نے اپنے دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر ڈالا ہے۔ اللہ کی قسم قبیلہ خزاعہ کی کوئی عورت خواہ وہ اپنے گھر میں بیٹھنے والی ہو ایسی نہیں ہے جس کو عمرو بن سالم خزاعی کا قول یاد نہ ہو جو اس نے نبی ﷺ کو کہا تھا:

اللّٰهم انی ناشد محمداً حلف ابینا و ابیه الاتلدا

اے اللہ! میں محمد کو قسم اٹھانے کا کہتا ہوں حالانکہ ہمارے باپ اور ان کے باپ جو موروثی مال والے ہیں آپس میں حلیف ہیں۔

پھر سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو تو قسم دی جائے لیکن خلیفہ کو قسم اٹھانے سے بری قرار دیا جائے یہ کیسے ممکن ہے۔ ابن عساکر

فصل قضاء...... عہدۂ جج اور اس سے متعلق وعیدوں کے بیان میں

قضاء سے متعلق وعیدوں کا بیان

۱۴۴۲۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان تین آیات آنے کے بعد اس نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا ہو۔

و من لم یحکم بما انزل اللّٰه فاولئک هم الکافرون

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں۔

و من لم یحکم بما انزل اللّٰه فاولئک هم الظالمون

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ ظالم ہیں۔

و من لم یحکم بما انزل اللّٰه فاولئک هم الفاسقون

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ فاسق ہیں۔ السنن لسعید بن منصور

۱۴۴۲۴...... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب دو خصم (مقدمے کے دو فریق) آتے تو آپ رضی اللہ عنہ اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور دعا کرتے:

اے اللہ! میری ان دونوں پر مدد فرما۔ بے شک ان دونوں میں سے ہر ایک مجھے میرے دین سے ہٹانا چاہتا ہے۔ ابن سعد

۱۴۴۲۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قاضی لوگ تین طرح کے ہیں۔ ابن عساکر

کلام:...... روایت محل کلام ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۔

۱۴۴۲۶...... قتادہ، ابوالعالیہ سے، اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

قاضی تین طرح کے ہیں: دو جہنم میں ہیں اور ایک جنت میں۔ دو جہنم والوں میں سے ایک تو وہ قاضی ہے جو جان بوجھ کر حق کے خلاف ظلماً فیصلہ کرے۔ دوسرا وہ قاضی ہے جو اپنی رائے میں حق کے لیے خوب اجتہاد تو کرے مگر پھر بھی اس سے فیصلہ میں خطا سرزد ہو جائے۔ اور جنت میں جانے والا قاضی وہ ہے جو اپنی رائے میں حق کے مطابق اجتہاد کرے اور درست فیصلہ صادر کرے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا کہ جو قاضی اپنی رائے میں حق کے مطابق اجتہاد کرے مگر اس سے فیصلے میں خطا سرزد ہو جائے تو وہ کس قصور میں جہنم جائے گا۔ ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ قاضی اگر چاہتا تو فیصلہ کرنے بیٹھتا ہی نہیں کیونکہ وہ اچھی طرح قضاء (فیصلہ) نہیں کر سکتا۔ السنن الکبری للبیہقی

فائدہ:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابوالعالیہ کے قول کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو اہل اجتہاد میں سے نہیں ہیں پھر بھی وہ اجتہاد کریں تو یہ ان کے گناہ پر ہونے کی دلیل ہے۔

قضاء (عہدۂ جج) کے متعلق ترغیب کے بیان میں

۱۴۴۲۷..... معقل بن یسار سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں اپنی قوم کے درمیان فیصلے کروں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اچھا فیصلہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ حضور اکرم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک جان بوجھ کر ظلم نہ کرے۔ ابو سعید النقاش فی کتاب القضاۃ من طریق ابن عیاش

کلام:...... مذکورہ روایت میں ایک راوی یحییٰ بن یزید بن ابی شیبۃ الرھاوی پر کلام ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ مقلوبات کو روایت کرتا ہے (مختلف احادیث کی اسناد اور متن کو ایک دوسرے سے تبدیل کر دیتا ہے) لہٰذا اس کے ساتھ دلیل پکڑنا درست نہیں جبکہ وہ زید بن ابی انیسہ سے روایت کرے حالانکہ زید ثقہ ہے اور یحییٰ کی نفیع بن الحارث سے مروی حدیث میں نکارت ہے کیونکہ نفیع متروک راوی ہے۔

۱۴۴۲۸..... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھا پھر آپ کے پاس دو فریق (اپنا جھگڑا لے کر) آئے۔ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ فیصلہ فرمانے کے زیادہ حقدار ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے دوبارہ حکم فرمایا ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دو۔ تب میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کس بنیاد پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اجتہاد کرو۔ اگر تم نے درست فیصلہ کیا تو تم کو دس نیکیاں ملیں گی۔ اور اگر تم نے فیصلے میں غلطی کی تو تب بھی تم کو ایک نیکی ملے گی۔ ابن عساکر

ادب القضاء ...... عدالتی امور میں آداب کا بیان

۱۴۴۲۹..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مہمان آکر ٹھہرا۔ اور کئی دن مقیم رہا۔ پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنا ایک مقدمہ پیش کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو خصم (مقدمہ) کا فریق ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر تو یہاں سے کوچ کر جا، کیونکہ ہم کو منع کیا گیا ہے کہ ہم کسی فریق کو اپنے ہاں ٹھہرائیں مگر دوسرے فریق کے ساتھ۔

منتخب کنز العمال: ابن راھویہ، ابوالقاسم بن الخراج فی امالیہ، البیہقی فی السنن الکبریٰ کتاب آداب القاضی ۱۰ / ۱۳۷

۱۴۴۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! جب آپ مجھے کسی حکم پر بھیجیں تو کیا میں مہر زدہ سکے کی طرح (بالکل حکم کے مطابق) عمل کروں یا پھر (اس نظریئے پر عمل کروں کہ) شاہد (حاضر) وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب حکم دینے والا نہیں دیکھ سکتا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاہد جو کچھ دیکھتا ہے غائب نہیں دیکھ سکتا (اس طرح عمل کرو)۔

مسند احمد، البخاری فی التاریخ، الدورقی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

۱۴۴۳۱..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہر گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی مہمان نوازی کی۔ پھر مہمان نے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں اپنا مقدمہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے گھر سے چلا

جا۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ ہم کسی فریق مقدمہ کو اپنے ہاں مہمان ٹھہرائیں، دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ ہم کو منع کیا ہے کہ ہم کسی ایک فریق کو اپنے ہاں ٹھہرائیں ہاں اگر دوسرا فریق ساتھ ہو تو الگ بات ہے۔ابن راھویہ، ابو القاسم ابن الجراح فی امالیہ، الکبری للبیھقی۔

۱۴۴۳۲..... حضرت ابوالاسود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم دو خصموں (فریقوں) میں سے کسی ایک فریق کو مہمان بنائیں۔الاوسط للطبرانی

۱۴۴۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قاضی شریح کو فرمایا: تیری زبان تیرا غلام ہے جب تک کہ تو بات چیت نہ کرے۔ پس جب تو نے منہ کھول لیا تو پھر تو اس کا غلام ہے پس خیال رکھا کر (اے قاضی) کیا فیصلہ کررہا ہے اور کس کے بارے میں فیصلہ کررہا ہے اور کیسے فیصلہ کررہا ہے؟ابن عساکر

حاکم پر لازم ہے دونوں فریق کی بات سنے

۱۴۴۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جوان العمر آدمی ہوں اور آپ مجھے ایسے لوگوں کے پاس بھیج رہے ہیں جو اچھی عمروں والے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لیے چند دعائیں کی پھر ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس دو فریق اپنا مقدمہ لے کر آئیں اور تو ان میں سے ایک کی بات سن لے تو اس وقت تک فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے۔ یہ تیرے لیے زیادہ پختہ بات ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اختلاف نہیں فرمایا۔السنن الکبریٰ للبیھقی

۱۴۴۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس دو آدمی اپنا فیصلہ لے کر آئیں تو پہلے کے لیے ہرگز فیصلہ نہ کر حتیٰ کہ دوسرے کی بات نہ سن لے۔عنقریب تو دیکھ لے گا کہ کیسے فیصلہ کرنا ہوتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔البخاری، النسائی

۱۴۴۳۶..... حضرت ابوحرب بن الاسود دوئلی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کسی فریق کی مہمان نوازی نہ کرتے تھے جب تک کہ اس کا دوسرا خصم (فریق) اس کے ساتھ نہ ہو۔السنن للبیھقی

۱۴۴۳۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی حکومت سے کسی چیز پر کوئی اجر (معاوضہ) نہیں لیا جائے گا۔ھلال الحفار فی جزئہ

۱۴۴۳۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں: مقدموں کے فریقوں کو واپس لوٹا دیا کرو تا کہ وہ آپس میں صلح صفائی سے اپنے معاملات کو نمٹ لیں کیونکہ عدالتی فیصلے لوگوں کے درمیان باہمی کینہ پروری اور دشمنی کو جنم دیتے ہیں۔المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیھقی

۱۴۴۳۹..... قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: جب تمہارے پاس ایسا کوئی قضیہ آئے جس کا فیصلہ قرآن میں موجود ہو تو اس کے ساتھ فیصلہ کردو۔ لوگ تم کو اس فیصلے سے ڈگمگا نہ دیں۔ اگر کوئی ایسا قضیہ پیش آجائے جس کا واضح حکم کتاب اللہ میں نہ ہو تو سنت رسول اللہ میں اس کا حل دیکھ کر اس کے مطابق فیصلہ کردو۔ اگر ایسا کوئی قضیہ درپیش ہو جس کے متعلق کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں کوئی فیصلہ ہو تو دیکھو کہ (اہل علم) لوگوں کی اس بارے میں کس فیصلے پر اتفاق رائے ہے۔ تو اس کے مطابق فیصلہ کردو۔ اور اگر ایسا کوئی مسئلہ درپیش آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو اور نہ اس کے متعلق کسی (اہل علم) نے کچھ کہا ہو تو تب دو باتوں میں سے ایک اختیار کرلو۔ اگر چاہو تو اجتہاد رائے کرو اور فیصلہ کردو اور اگر چاہو تو اس فیصلے کو مؤخر (ملتوی) کردو۔ تا آنکہ اللہ پاک کوئی صورت حال واضح کردے اور میں تاخیر کو تمہارے لیے بہتر سمجھتا ہوں۔مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۴۴۴۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: مقدمہ بازوں کو واپس لوٹا دیا کرو تا کہ وہ خود آپس میں صلح کا راستہ اختیار

کرلیں۔ بے شک یہ عمل سینوں کو صاف رکھنے والا اور کینہ و دشمنی کو کم کرنے والا ہے۔ السنن الکبریٰ للبیھقی

۱۴۴۴۱..... حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کاتب (منشی) نے (کسی فیصلے یا مکتوب کے آخر میں) لکھا: یہ وہ (فیصلہ) ہے جو اللہ نے امیر المؤمنین عمر کو سمجھا دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو جھڑک دیا اور فرمایا: یوں لکھ: یہ عمر کی رائے ہے، اگر درست ہو تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر خطاء ہو تو عمر کی طرف سے ہے۔ السنن للبیھقی

قاضی کے لئے ہدایات

۱۴۴۴۲..... ابوالعوام البصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ (گورنر) کو لکھا:

امابعد! قضاء (عدالتی فیصلہ) محکم فریضہ اور اتباع کی جانے والی سنت ہے۔ پس سمجھ لے کہ جب تیرے سر پر کوئی فیصلہ ڈالا جائے تو محض ایسے حق بتا دینے سے کوئی نفع نہیں جس کو نافذ العمل نہ کیا جائے۔ اور اپنے چہرے سے، اپنی نشست و برخاست سے اور اپنے فیصلے سے لوگوں کو امید دلائے رکھو تا کہ کوئی معزز آدمی تیرے ظلم کی وجہ سے بری طمع نہ کرے اور کوئی کمزور آدمی تیرے عدل سے مایوس نہ ہو۔ گواہ دعویٰ کرنے والے پر ہے اور قسم (قابض اور) منکر پر ہے اور ہر طرح کی صلح مسلمانوں کے درمیان جائز ہے سوائے ایسی صلح کہ جو حرام کو حلال کرے یا حلال کو حرام کردے۔ اور جو کسی غائب حق یا گواہ کا دعویٰ کرے تو اس کو ایک مقررہ مہلت دیدو تا کہ وہ اس وقت تک اس کو حاضر کرنے کا پابند ہو جائے پھر اگر مدعی اپنا گواہ پیش کردے تو اس کو اس کا حق دیدو۔ اگر وہ گواہ پیش کرنے سے عاجز آجائے تو اس کے خلاف فیصلہ کرنا حلال ہو جائے گا (مخالف سے قسم لے کر) یہ طریقہ رعایت عذر خواہ کے لیے زیادہ بہتر اور اندھے کے لیے معاملہ کو زیادہ روشن کرنے والا ہے۔ اور تجھے (نئے) فیصلے سے کوئی شے مانع نہ ہو جبکہ تو آج کوئی فیصلہ کردے، پھر تو اپنی رائے سے رجوع کرلے، تجھے صحیح فیصلے کی ہدایت مل جائے تو تو حق فیصلہ کو دوبارہ نافذ کرسکتا ہے کیونکہ حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرسکتی اور حق کی طرف رجوع کرلینا باطل میں سرکشی دکھانے سے بہتر ہے۔ مسلمان سارے صاحب عدل ہیں، آپس میں ایک دوسرے کے لیے گواہی دینے کے حق میں سوائے اس شخص کے جس کو کسی شرعی حد میں کوڑے لگ چکے ہوں یا اس پر جھوٹی گواہی دینے کا تجربہ ہو گیا ہو یا کوئی اپنے مولیٰ کے بارے میں ولاء کے متعلق شک و شبہ رکھتا ہو یا کوئی اپنے رشتے دار کے متعلق بدگمانی کا شکار ہو (تو ان کی گواہی شک والوں کے متعلق قبول نہ ہوگی)۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں سے رازوں (پر مؤاخذے) کو اٹھالیا ہے اور حدود کا ان پر پردہ ڈال دیا ہے جو صرف گواہوں اور قسموں کے ساتھ ان پر لاگو ہو سکتی ہیں۔ پھر بھی تم اچھی طرح سمجھ لو اور خوب سمجھ لو خصوصاً ان امور کو جن کا بیان تم کو قرآن وسنت میں نہ ملے تو اس وقت معاملات کی قیاس آرائی کرو اور اس جیسی دوسری مثالوں اور نظیروں کو یاد کرو۔ پھر ان میں سے تمہاری رائے میں جو اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ معلوم ہو اور حق کے ساتھ زیادہ مشابہ ہو اس کا فیصلہ کردو۔

اور غصے سے، قلق سے، تنگی سے اور لوگوں کو فیصلے کے وقت اذیت دہی اور اجنبی سزائیں دینے سے بچو۔

بے شک حق میں فیصلہ کرنے پر اللہ اجر کو واجب کرتا ہے اور اس کے لیے وہ فیصلہ ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ بے شک جس کی نیت حق میں خالص ہو خواہ وہ حق اس کی ذات کے خلاف ہو تو اللہ پاک اس کے اور لوگوں کے درمیان کافی ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں کے لیے ایسی چیز مزین اور ظاہر کرتا ہے جو اس کے دل میں نہیں ہے تو اللہ پاک اس کو عیب دار کردیتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ بندوں سے صرف وہی چیز قبول کرتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو۔ اور اللہ کا ثواب جلدی رزق کی صورت میں اور اس کی رحمت کے خزانوں میں وسیع ہے۔ والسلام۔

الدارقطني في السنن، السنن للبيهقي، ابن عساکر

۱۴۴۴۳..... مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے مسلمانوں کی جماعت! مجھے لوگوں کا تم پر کوئی خوف نہیں ہے، میں تمہارا خوف محسوس کرتا ہوں لوگوں پر۔ میں تمہارے درمیان

دو چیزیں لے جارہا ہوں، جب تک تم ان کو لازم پکڑے رہو گے خیر میں رہو گے۔ فیصلہ میں عدل وانصاف اور تقسیم میں عدل وانصاف۔ اور میں تم کو مویشیوں کی بنائی ہوئی جیسی راہ پر چھوڑ ے جارہا ہوں (جس کے نشانات واضح ہوتے ہیں) الا یہ کہ کوئی قوم اس سے ٹیڑھی چلے گی تو وہ راہ بھی ان کے ساتھ ٹیڑھی ہو جائے گی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی

۱۴۴۴۴ ... ابی رواحۃ یزید بن ایہم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (عامل گورنر نے) لوگوں کو لکھا: لوگوں کو اپنے نزدیک حق میں برابر رکھو: ان کا قریبی اور دور والا برابر ہے اور ان کا دور والا بھی ان میں سے قریب ترین کے برابر ہے۔ نیز رشوت سے بچو، خواہش پر فیصلہ کرنے سے بچو اور غصے کے وقت لوگوں کی پکڑ کرنے سے اجتناب کرو اور حق کو قائم کرو خواہ دن کے کچھ حصہ میں کیوں نہ ہو۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیشی

۱۴۴۴۵ ... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی چیز پر آپس میں جھگڑا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے درمیان اور میرے درمیان کسی کو ثالث مقرر کرلو۔ چنانچہ دونوں نے زید بن ثابت کو اپنا فیصل مقرر کرلیا۔ پھر دونوں ان کے پاس چل کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ تم ہمارے درمیان فیصلہ کردو۔ حالانکہ تمام فیصلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آتے تھے۔ چنانچہ جب دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنے بچھونے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جگہ چھوڑ دی اور بولے: اے امیر المؤمنین! یہاں آیئے، یہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: یہ پہلا ظلم ہے جو تم نے اپنے فیصلے میں ظاہر کیا۔ بلکہ میں اپنے فریق کے ساتھ بیٹھنا پسند کروں گا۔ آخر کار دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق دعویٰ ظاہر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا۔ قاعدہ کے مطابق ابی رضی اللہ عنہ پر گواہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر قسم آتی تھی لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: امیر المؤمنین کو قسم اٹھانے سے تم معاف رکھو۔ اور ان کے علاوہ میں کسی اور کے لیے بھی ایسا مطالبہ کبھی نہ کرتا۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے از خود قسم اٹھائی اور پھر قسم کھائی کہ جب تک عمر زندہ ہے زید کبھی عہدۂ قضاء پر فائز نہیں ہوسکتا کیونکہ عمر کے نزدیک تمام مسلمانوں کی عزت وآبرو برابر ہے۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی، ابن عساکر

۱۴۴۴۶ ... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب میرے پاس دو شخص اپنا کوئی مقدمہ لے کر آتے ہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ حق کس کی طرف ہو۔ ابن سعد

۱۴۴۴۷ ... سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی اور ایک مسلمان اپنا مشترکہ مقدمہ لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق کو یہودی کے لیے سمجھا تو اس کے لیے فیصلہ کردیا۔ یہودی نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر کہا: اللہ کی قسم! آپ نے میرے لیے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درۃ (کوڑا) مارا اور فرمایا: تجھے کیا علم (کہ میں نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے) یہودی نے کہا: ہم تورات میں پاتے ہیں کہ کوئی قاضی حق کے ساتھ فیصلہ نہیں کرسکتا مگر جبکہ اس کے دائیں طرف ایک فرشتہ ہو اور بائیں طرف ایک فرشتہ، جو اس کو درست راہ دکھاتے رہیں اور حق کی توفیق دیتے رہیں جب تک کہ وہ حق کے ساتھ ہو۔ جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ موطا امام مالک، ابن عبدالحکم، فی فتوح مصر

۱۴۴۴۸ ... محارب بن دثار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا: من انت؟ تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دمشق کا قاضی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو کیسے فیصلہ کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا کتاب اللہ کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

پوچھا: اگر ایسا مسئلہ آجائے جو کتاب اللہ میں نہ ہو؟ عرض کیا: سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر ایسا مسئلہ آجائے جو کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو تب؟ عرض کیا: پھر میں اپنی رائے میں اجتہاد کرتا ہوں اور اپنے (اہل علم) ہم نشینوں سے مشاورت کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: بہت اچھا۔

نیز فرمایا: جب تو فیصلے کے لیے بیٹھا کرے تو یہ دعا پڑھ لیا کر:

اللّٰهم انی اسألک ان أقضی بعلم و ان افتی بحکم واسألک العدل فی الرضی والغضب.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ علم کے ساتھ فیصلہ کروں، (تیرے) حکم کے ساتھ فتویٰ دوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں رضا اور غضب میں عدل وانصاف برتنے کا۔ راوی محارب بن دثار کہتے ہیں کہ پھر وہ آدمی رخصت ہو کر تھوڑی دور گیا تھا کہ واپس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ سورج اور چاند ایک دوسرے کے ساتھ قتال (جنگ) کر رہے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ستاروں کی فوج ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کس کے ساتھ تھا؟ اس نے کہا: چاند کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نعوذ باللہ! اللہ تیری پناہ ہو۔ اللہ کا فرمان ہے:

وجعلنا اللیل والنهار آیتین فمحونا آیة اللیل وجعلنا آیة النهار مبصرة.

اور ہم نے رات اور دن دو نشانیاں بنائی ہیں، پس ہم رات کی نشانی مٹا دیتے ہیں اور دن کی نشانی کو دکھانے والا بنا دیتے ہیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو فرمایا: اللہ کی قسم! آئندہ تم کبھی کسی منصب پر فائز نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ اس کو معزول کر دیا لوگوں کا گمان ہے کہ بعد میں وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مارا گیا۔

ابن ابی الدنیا، مصنف عبدالرزاق

فیصلہ کرنے کی بنیاد

۱۴۴۴۹۔۔۔۔۔۔قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ میں سے جو حکم تم پر ظاہر ہو اس کے مطابق فیصلہ دیا کرو۔ اگر تم کو ساری کتاب اللہ کا علم نہ ہو تو (در پیش مسئلے میں) رسول اللہ ﷺ کا جو فیصلہ تم کو معلوم ہو اس کے مطابق فیصلہ کر دیا کرو اور اگر تم کو رسول اللہ ﷺ کے تمام فیصلے معلوم نہ ہوں تو ہدایت یافتہ ائمہ میں سے کسی کے مطابق فیصلہ کر دو اور اگر تم کو وہ تمام فیصلے معلوم نہ ہوں جو ائمہ کرام نے کیے ہیں تو اپنی رائے کا اجتہاد کرو اور اہل علم وصلاح سے مشورہ کر لیا کرو۔ ابن عساکر

۱۴۴۵۰۔۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو جب عہدۂ قضاء سپرد کیا تو فرمایا: اب تم خرید وفروخت نہ کرنا، کسی کو نقصان نہ دینا، خریدنا اور نہ بیچنا اور نہ رشوت لینا۔ ابن عساکر

۱۴۴۵۱۔۔۔۔۔ محارب بن دثار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دمشق کے قاضی سے دریافت فرمایا: تو کیسے فیصلہ کرتا ہے؟ اس نے کہا: کتاب اللہ کے ساتھ، پوچھا: جب ایسا کوئی قضیہ تمہارے سامنے پیش ہو جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو؟ عرض کیا: تب میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ پوچھا: جب ایسا کوئی قضیہ پیش آجائے جس میں رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی ظاہر نہ ہو تب؟ عرض کیا: تب میں اپنی رائے میں اجتہاد کرتا ہوں اور اپنے ہم نشینوں سے مشاورت کر لیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تحسین فرمائی: تم بہت اچھا کرتے ہو۔

ابن جریر

۱۴۴۵۲۔۔۔۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو کوفہ کی قضاء پر (عہدۂ جج سپرد کر کے) بھیجا تو ارشاد فرمایا: دیکھ جو فیصلہ تجھے کتاب اللہ میں واضح نظر آئے اس کے متعلق کسی سے سوال نہ کر (بلکہ نافذ کر دے) اور جو حکم کتاب اللہ میں واضح نہ ہو اس میں سنت رسول اللہ پر عمل کر اور جو حکم سنت رسول اللہ میں بھی ظاہر نہ ہو اس میں اپنی رائے کا اجتہاد کرو۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۴۴۵۳..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا: جب تمہارے پاس کوئی حکم کتاب اللہ کا آجائے تو اس کو نافذ کردو۔ اگر کوئی حکم کتاب اللہ میں نہ ہو اور سنت رسول اللہ میں ہو تو اس کے ساتھ فیصلہ کردو اور اگر کوئی حکم نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو تو جس طرح دوسرے ائمہ ہدایت نے فیصلہ کیا ہو اس طرح فیصلہ کردو۔ اور اگر کوئی فیصلہ ایسا آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ ہی پہلے واقعات میں ائمہ ہدایت نے ایسا کوئی فیصلہ کیا ہو تو تب تم صاحب اختیار ہو اگر تم چاہو تو اس معاملے میں میری رائے طلب کرلو اور میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا مجھ سے مشورہ کرنا تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

۱۴۴۵۴..... محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ (گورنر) کو لکھا: ابو مریم کے فیصلے میں خیال رکھنا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابو مریم کو متہم نہیں سمجھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس کو متہم خیال نہیں کرتا لیکن جب بھی تم کسی فریق کو ظلم پر آمادہ دیکھو اس کو سزا دو۔ السنن للبیھقی

۱۴۴۵۵..... محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں فلاں آدمی کو عہدۂ قضاء سے برطرف کرکے دوسرے فلاں شخص کو اس عہدہ پر بٹھاؤں گا اس کو کوئی بھی فاجر آدمی دیکھے گا تو ڈر جائے گا۔ السنن للبیھقی

۱۴۴۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے (خدمت رسول اللہ ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے ایسا کوئی مسئلہ پیش آجائے جس میں نہ قرآن کا کوئی حکم سامنے ہو اور نہ سنت رسول کا تو تب آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اہل فقہ اور عبادت گذار مؤمنوں کے درمیان اس کا مشورہ کرو اور کسی خاص رائے پر فیصلہ نافذ نہ کرو۔ الاوسط للطبرانی، ابو سعید بن القضاۃ

۱۴۴۵۷..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو حاضر کیا گیا جس پر دو آدمیوں نے گواہی دی کہ اس نے چوری کا ارتکاب کیا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس چور کے معاملے سے ہٹ کر) دوسرے لوگوں کے معاملات نمٹانے لگے اور پھر جھوٹے گواہوں کو ڈرایا دھمکایا اور ارشاد فرمایا: میرے پاس جب بھی کوئی جھوٹا گواہ لایا گیا میں اس کو ایسی ایسی (کڑی) سزا دوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ دو گواہوں کو طلب فرمایا۔ لیکن ان دونوں میں سے کسی کو نہ پایا بالآخر آپ رضی اللہ عنہ نے ملزم چور کو چھوڑ دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

فیصلہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو مقدم رکھنا

۱۴۴۵۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منصب پر روانہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ کے حکم کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ اور شیطان کے حکم کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ۔ ابو سعید النقاش فی کتاب القضاۃ

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں یعقوب بن محمد الزہری عن عبدالعزیز بن عمران الزہری عن محمد بن عبدالعزیز تینوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۴۴۵۹..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حاکم (فیصلہ کرنے کے لیے) بیٹھ جائے تو دونوں فریقوں کے سامنے بیٹھنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سنت رسول اسی طرح جاری رہی ہے اور ائمہ ہدایت ابوبکر و عمر کا بھی یہی طریقہ رہا ہے۔ ابن عساکر

۱۴۴۶۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب تیرے سامنے کوئی فیصلہ آجائے جس کا حکم صادر کیے بغیر چارۂ کار نہ ہو تو تو کتاب اللہ کے مطابق حکم لگادے، اگر تو کتاب اللہ سے حکم حاصل کرنے میں عاجز آجائے تو سنت رسول اللہ کے مطابق حکم صادر کردے، اگر اس سے بھی عاجز ہو تو جس طرح دوسرے نیکوکار لوگوں نے فیصلہ کیا ہو اس طرح فیصلہ کردے، اگر ان کے مطابق حکم صادر کرنے سے عاجز ہو تو ان کی طرف اشارہ ہی کردے اور کوتاہی نہ کر اور اگر یہ بھی تجھ سے ممکن نہ ہو تو اس مسئلہ میں حکم صادر کرنے سے بھاگ جا اور شرم و حیا نہ کر۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۴۶۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم پر ایسا زمانہ گذرا ہے کہ ہم فیصلہ نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ ہم اس کے اہل نہیں تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس حال تک پہنچا دیا جو تم دیکھ رہے ہو۔ پس اب آج کے بعد تم میں سے جس کے روبرو کوئی فیصلہ آجائے تو وہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کردے، اگر ایسا کوئی فیصلہ آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں نہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کردے، اگر ایسا کوئی آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فیصلہ فرمایا ہو تو صالحین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کردے، اگر کوئی ایسا فیصلہ آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ حضور ﷺ یا دوسرے صالحین نے ایسا فیصلہ کیا ہو تو پھر وہ خود اپنی رائے استعمال کرے اور کوئی شخص تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں اور مجھے شک ہے۔ بے شک حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں پس جو چیز تجھے شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دے اور جس پر تیرا اطمینان ہو اس کو لے لے۔

السنن للدارمی، ابن جریر فی تھذیبه، السنن للبیھقی، ابن عساکر

عہدۂ قضاء کی ابتداء

زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ سائب بن یزید اپنے والد یزید سے نقل کرتے ہیں: یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں ان کے چھوٹے چھوٹے فیصلوں درہم وغیرہ کے نمٹا دیا کروں۔ ابن سعد

۱۴۴۶۳..... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن المسیب سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کسی قاضی کو مقرر کیا اور نہ ابوبکر و عمر نے۔ حتیٰ کہ جب خلافت عمر رضی اللہ عنہ کا درمیان ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یزید بن اخت النمر کو فرمایا: تم بعض کاموں یعنی چھوٹے چھوٹے کاموں میں میری طرف سے فیصلہ کردیا کرو۔ ابن سعد

۱۴۴۶۴..... (ابن شہاب) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی قاضی مقرر نہیں کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات پر ملال ہوگئی اور نہ ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا۔ سوائے اس کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے آخر میں ایک شخص کو فرمایا: تم میری طرف سے لوگوں کے کچھ معاملات نمٹا دیا کرو۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔ المصنف لعبدالرزاق

عہدۂ قضاء کی تنخواہ

۱۴۴۶۵..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قضاء پر مامور کیا اور ان کا وظیفہ بھی مقرر کیا۔ ابن سعد

الاحتساب

۱۴۴۶۶..... زید بن فیاض اہل مدینہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بازار میں داخل ہوئے اور آپ سوار حالت میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک دکان بازار میں نئی کھلی دیکھی تو آپ نے اس کو مسمار کروادیا۔ السنن للبیھقی

۱۴۴۶۷..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عتبہ کو بازار پر عامل مقرر کیا۔ ابن سعد

فائدہ:..... علماء فرماتے ہیں: عدالت احتساب کی اصل یہی ہے۔

۱۴۴۶۸..... عبداللہ بن ساعدۃ الھذلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ درے کے ساتھ تاجروں کو مار رہے ہیں کیونکہ انہوں نے غلہ پر جمع ہو کر راستوں کو بند کر رکھا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ ارشاد فرما رہے ہیں: ہمارے راستوں کو بند نہ کرو۔ ابن سعد فی الطبقات ۵/۶۰ ذکرہ منتخب

۱۴۴۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حکم فرمایا کرتے تھے کہ حوض اور بیت الخلاء سے بازار ہٹ کر بنائے جائیں۔
المصنف لعبدالرزاق

۱۴۴۷۰..... اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل بازار کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی جگہوں سے آگے تجاوزات بڑھالیے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: اہل بازار نے اپنی جگہوں کو آگے بڑھالیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسا کرنا ان کے لیے درست نہیں ہے۔ مسلمانوں کا بازار مسلمانوں کی عیدگاہ کی طرح ہے۔ جو جس جگہ کو پہلے پالے وہ اس دن اس کی ہے حتیٰ کہ وہ خود نہ چھوڑ دے۔ ابو عبید فی الاموال

ہدیہ

۱۴۴۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسریٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ہدیہ بھیجا آپ ﷺ نے اس کو قبول فرمایا۔ قیصر نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا، آپ نے قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھی آپ ﷺ کے لیے ہدایا بھیجے آپ ﷺ نے قبول فرمائے۔
مسند احمد، وقال حسن غریب، ابن جریر وصححہ، الدورقی، السنن للبیھقی

۱۴۴۷۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان تعلق بنانے کے لیے ہدیہ کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ اور ارشاد فرماتے تھے کہ اگر تمام لوگ مسلمان ہوجائیں تو بغیر بھوک کے آپس میں ہدایا و تحائف کا تبادلہ کریں۔ ابن عساکر

کلام: ..... روایت مذکورہ کی سند میں سعید بن بشیر جو قتادہ کے شاگرد ہیں کمزور ہیں (لین)۔

۱۴۴۷۳..... حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن گیا تو میں نے وہاں ذی یزن کا حلہ خریدا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ حلہ ہدیہ کردیا۔ وہ زمانہ آپ ﷺ اور مشرکین کے معاہدہ (بائیکاٹ) کا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ اور وہ حلہ واپس کردیا۔ پھر میں نے وہ حلہ فروخت کردیا تو آپ ﷺ نے خرید کر پہن لیا اور پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس اس حلہ کو پہن کر تشریف لے گئے۔ میں نے کسی اور لباس میں آپ کو اس قدر حسین نہیں دیکھا تھا چنانچہ میں یہ کہے بغیر نہ رہ سکا:

ما ینظر الحکام بالفصل بعدما بدا واضح ذو غرۃ وحجول
اذا قایسوہ المجد اربی علیھم کمستفرغ ماء الذناب سجیل

حکام فیصلہ کن حق بات نہیں کہتے جبکہ روشن چمکدار چہرہ والا شخص ظاہر ہوگیا ہے
جب لوگ بزرگی کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتے ہیں تو وہ سب پر فائق ہوتا ہے گویا لوگ اس کے سامنے خالی ڈول ہیں۔
حضور اکرم ﷺ نے میرے یہ اشعار سن لیے چنانچہ آپ میری طرف مسکراتے ہوئے ملتفت ہوئے پھر گھر گئے اور وہ حلہ اسامۃ بن زید کو پہنادیا۔
الامام احمد فی مسندہ

۱۴۴۷۴..... ذی الجوشن ضبابی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ غزوۂ بدر سے فارغ ہوئے تھے۔ میں اپنی ایک گھوڑی قرحاء نامی کے بیٹے کو ساتھ لایا تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: اے محمد! میں آپ کے پاس ابن القرحاء لایا ہوں۔ آپ اس کو رکھ لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ ہاں اگر تو چاہتا ہے کہ میں تجھے اس کے بدلے میں بدر کی زرہوں میں سے کچھ دوں تو ایسا کردوں گا۔

میں نے عرض کیا: آج میں اس کے بدلے کوئی چیز کسی بھی تعداد میں نہیں لے سکتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے اس میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ذی الجوشن! تو مسلمان کیوں نہیں ہوجاتا؟ تب تو اس اسلام کے اولین لوگوں میں شمار ہوگا۔ میں نے عرض کیا: نہیں میں ایسا قدم نہیں اٹھا سکتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آخر کیوں؟ میں نے عرض کیا: میں نے آپ کی قوم کو دیکھا ہے کہ انہوں نے آپ کا حق مارلیا ہے (آپ کمزور ہیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے جو بدر کی خبریں ملی ہیں ان کا حال دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے تمام خبریں مل

گئی ہیں (ابھی ابتداء ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تجھے کچھ ہدیہ دینا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ کعبہ پر غلبہ پالیں اور اس کو اپنا وطن ٹھہرالیں (تو میں مسلمان ہوسکتا ہوں، چونکہ اس وقت تک اسلام کی قوت کا اندازہ ہوجائے گا)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تم جیو اور اس بات کو ضرور دیکھ لوگے۔ پھر فرمایا: اے بلال: اس کا تھیلا عجوۃ۔ عمدہ ترین کھجوروں سے بھر دو۔ چنانچہ پھر میں منہ موڑ کر چل دیا تو آپ ﷺ نے میرے متعلق ارشاد فرمایا: یہ شخص بنی عامر کا بہترین شہ سوار ہے۔

چنانچہ اس کے بعد ایک مرتبہ جب میں اپنے گھر والوں کے ساتھ غور مقام پر تھا کہ ایک سوار میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا: تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: مکہ سے۔ میں نے پوچھا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس نے خبر دی کہ اللہ کی قسم! مکہ پر محمد غالب آگئے ہیں اور اس کو اپنا وطن ٹھہرالیا ہے۔ میں نے کہا: میری ماں مجھے روئے کاش میں اس دن مسلمان ہوجاتا اور محمد سے حیرۃ (بہت بڑا علاقہ) مانگتا تو وہ مجھے ضرور بطور جاگیر عطا فرمادیتے۔ مصنف ابن ابی شیبه

مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرنا

۱۴۴۷۵..... زہری رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے اور وہ رال پہنے والے عامر بن مالک سے روایت کرتے ہیں، عامر فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس ہدیہ لے کر حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

ہم کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ ابن عساکر

۱۴۴۷۶..... حبیب سے مروی ہے کہ میں نے امیر مختار کے ہدایا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتے ہوئے دیکھے اور ان دونوں کو قبول کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ ابن جریر فی التهذیب

۱۴۴۷۷..... محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ابن معمر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس دس ہزار درہم بھیجے اور آپ رضی اللہ عنہما نے ان کو قبول فرمالیا۔ ابن جریر فی التهذیب

۱۴۴۷۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سات گھروں میں بکری کی ایک سری گھومتی رہی ہر ایک دوسرے کو اپنی جان پر ترجیح دیتا تھا حالانکہ ان میں سے ہر ایک اس کا سخت محتاج تھا حتیٰ کہ وہ سری گھوم پھر کر اسی پہلے گھر میں واپس پہنچ گئی جہاں سے اولاً وہ نکلی تھی۔ ابن جریر

۱۴۴۷۹..... عروۃ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام (حالت شرک میں) یمن گئے اور ذی یزن کا قیمتی حلہ وہاں سے خریدا پھر مدینہ لاکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر دیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا:

ہم کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتے۔

چنانچہ پھر حکیم نے اس کو فروخت کرنے کے لیے پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حلہ کے خریدنے کا حکم دیا۔ لہٰذا وہ حلہ آپ کے لیے خرید لیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو زیب تن فرمایا اور مسجد میں تشریف لائے۔

حکیم کہتے ہیں: میں نے اس حلہ میں جب آپ کو دیکھا تو کسی کو آپ سے زیادہ حسین نہیں پایا گویا آپ ﷺ چودھویں رات کا چاند ہیں۔ اور میں آپ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھے بغیر نہ رہ سکا:

ما ینظر الحکام بعد ما بدا واضح ذو غرۃ وحجول

اذا واضحوہ المجد اربی علیھم مستفرع ماء الذناب سجیل

چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہ اشعار سن کر ہنس دیئے۔ ابن جریر

۱۴۴۷۳ پر یہ روایت بمع ترجمہ اشعار کے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۴۸۰..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو کوئی ہدیہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے اچھا ہدیہ اس کو دیدیا مگر

وہ خوش نہ ہوا، پھر آپ ﷺ نے تین بار اس سے اچھا ہدیہ اس کو دیا مگر وہ پھر بھی خوش نہ ہوا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا ارادہ ہو گیا ہے کہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں۔ اور بعض دفعہ یہ فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ آئندہ میں کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں سوائے قریشی انصاری اور ثقفی کے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۴۴۸۱.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے اور اس کا بہتر بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ البخاری، النسائی

۱۴۴۸۲.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مسکین عورت نے مجھے ہدیہ دیا لیکن میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے وہ ہدیہ قبول نہ کیا۔ پھر میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گذار کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے کیوں نہ ہدیہ قبول کرلیا! پھر تو اس کو اچھا بدلہ دیدیتی۔ تو نے گویا اس کی تحقیر کردی ہے۔ اے عائشہ! عاجزی وانکساری کو محبوب رکھو بے شک اللہ تعالیٰ عاجزی وانکساری کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور بڑائی چاہنے والوں کو دشمن رکھتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب، الدیلمی

۱۴۴۸۳.....عبداللہ بن بریدۃ سے مروی ہے کہ مجھے عامر بن طفیل عامری کے چچا نے بتایا کہ عامر بن طفیل نے نبی اکرم ﷺ کو ایک گھوڑا ہدیہ کیا اور ساتھ میں یہ لکھا کہ میرے پیٹ میں پھوڑا نکل آیا ہے لہٰذا اپنے پاس سے کوئی دوا بھیج دیجئے۔ حضور ﷺ نے گھوڑا واپس کردیا کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے جبکہ شہد کا ایک مشکیزہ بھیج دیا اور ارشاد فرمایا اس کے ساتھ علاج کرلو۔ ابن عساکر

۱۴۴۸۴.....ابو متوکل ناجی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بادشاہ روم نے حضور ﷺ کو ہدیہ میں سونٹھ کا ایک گھڑا بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنے اصحاب میں ٹکڑے ٹکڑے تقسیم کردیا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا عنایت فرمایا۔ ابن جریر

۱۴۴۸۵.....عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کے منہ سے رال بہتی تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اسلام کی دعوت دی، لیکن اس نے اسلام لانے سے انکار کردیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ابن عساکر

۱۴۴۸۶.....عیاض بن حمار مجاشعی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ یا اونٹنی پیش کی۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تو اسلام قبول کر چکا ہے؟ انہوں نے انکار میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے مشرکین کے ہدیہ (کو قبول کرنے) سے منع کیا گیا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی، وقال حسن صحیح، ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۴۴۸۷.....عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عیاض بن حمار المجاشعی نے اپنے مسلمان ہونے سے قبل نبی اکرم ﷺ کو گھوڑا ہدیہ میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں مشرکین کے ہدیہ کو ناپسند کرتا ہوں۔ مسند احمد ۴/۱۶۲

رشوت

۱۴۴۸۸.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن جریر ازدی سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہر سال اونٹ کی ران ہدیہ کرتا تھا۔ پھر ایک مرتبہ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! ہمارے درمیان اس طرح فیصلہ کردیجئے جس طرح اونٹ کی ران کو اس کے دھڑ سے فیصل (جدا) کردیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ ھدایا قبول نہ کرو کیونکہ یہ رشوت ہے۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف، وکیع فی الغرر، ابن عساکر، السنن للبیھقی

۱۴۴۸۹.....موسیٰ بن ظریف سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مال کی تقسیم فرمائی اور ایک آدمی کو بلایا جو لوگوں کے درمیان حساب کتاب اور شمار کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اس کو بھی اس کے کام کی اجرت دے دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ چاہے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ ناجائز (سحت) ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسدد، ابو عبید فی الاموال، السنن للبیھقی، وضعفہ، ابن عساکر

کلام:......امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۴۴۹۰......مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کیا آپ رشوت کو فیصلہ کرانے میں حرام (سحت) سمجھتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ کفر سمجھتا ہوں اور سحت (حرام) تو وہ ہے کہ ایک آدمی کو بادشاہ کے پاس عزت ومرتبہ حاصل ہو اور دوسرے آدمی کو بادشاہ سے کوئی حاجت وضرورت پیش آجائے اور وہ اس کی حاجت پوری نہ کرے جب تک کہ آدمی اس کو ہدیہ نہ دے (تو یہ سحت یعنی حرام ہے)۔ابن المنذر

۱۴۴۹۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

دو دروازے سحت (حرام خوری) کے ہیں، جن کو لوگ کھاتے ہیں، رشوت اور زانیہ کا مہر۔

زانیہ کی کمائی　مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر

۱۴۴۹۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کے قاضی کے لیے اجرت لینا جائز نہیں اور نہ صاحب غنیمت (غنیمت کا مال تقسیم کرنے والے کے لیے)۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۴۹۳......ابی جریر سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اونٹ کی ٹانگ ہدیہ میں بھیجا کرتا تھا۔ پھر ایک مرتبہ وہ اپنا مقدمہ لے کر آیا اور بولا: یا امیر المؤمنین! ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجئے جس طرح اونٹ کی ٹانگ کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

ابو جریر کہتے ہیں کہ وہ آدمی مسلسل یہی کہتا رہا حتیٰ کہ میں قریب تھا کہ اس کا میں فیصلہ کر دیتا۔ ابن جریر

۱۴۴۹۴......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: دین میں رشوت کا نام سحت ہے۔ (جس کی قرآن میں مذمت آئی ہے)۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۴۴۹۵......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور رشوت کا معاملہ کرانے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔ابو سعید النقاش فی القضاۃ ورجالہ ثقات

فیصلہ جات

۱۴۴۹۶......(صدیق) عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں حضرات ابوبکر، عمر اور عثمان کے پاس حاضر ہوا۔ یہ سب حضرات شاہد کے ساتھ قسم پر فیصلہ دے دیا کرتے تھے۔الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

فائدہ:......دعویٰ دار پر دو گواہ پیش کرنا لازم ہے۔ اگر دو گواہ نہ ہوں تو ایک گواہ اور ایک قسم پر بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ منکر (قابض) پر صرف قسم لازم ہے۔

۱۴۴۹۷......عبداللہ بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تنگدست (نادہندہ) سے اللہ کی قسم لیتے تھے کہ اس کے پاس قرض وغیرہ کی ادائیگی کے لیے نہ کوئی سامان ہے اور نہ نقد قیمت۔ اور اگر کسی بھی جگہ سے تیرے پاس مال آئے گا تو تو یہ قرض ادا کردے گا پھر آپ حضرات اس کا راستہ چھوڑ دیتے تھے۔السنن للبیہقی

۱۴۴۹۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ پر ایک گواہ کے ساتھ قسم اور بدھ جو دائمی نحوست والا ہے حجامت (پچھنے لگوانے) کا حکم لے کر آئے۔ابن راھویہ

کلام:......ابن رجب (حنبلی) فرماتے ہیں: یہ حدیث مذکورہ صحیح نہیں ہے۔ اس کو طبرانی نے دوسرے طریق کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ متن کے تمام طرق واھیہ (ناقابل اعتبار اور لغو) ہیں۔فیض القدیر للمناوی امر ۴۷

۱۴۴۹۹..... جابر بن الحارث سے مروی ہے کہ مجھے میرے آزاد کردہ غلام نے میرے پاس ایک بھگوڑا غلام ارض سواد۔ سوڈان سے پکڑ کر بھیجا جو اس نے انعام یابی کے لیے پکڑا تھا۔ لیکن وہ غلام پھر بھاگ گیا۔ چنانچہ دونوں قاضی شریح کے پاس حاضر ہوئے۔ قاضی شریح نے مجھے ضامن قرار دیدیا۔ پھر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو سارا قصہ سنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شریح نے غلط کہا ہے اور برا فیصلہ کیا۔ سیاہ فام غلام سرخ فام (بھگوڑے) غلام کے لیے قسم اٹھائے گا کہ وہ واقعی بھاگ گیا ہے اور اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۴۵۰۰ حنش بن المعتمر سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک خچر کے سلسلے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ ایک کے ساتھ پانچ گواہ تھے جو اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ یہ خچر اسی کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ جبکہ دوسرا شخص دو گواہ لے کر آیا جو اس کے متعلق گواہی دے رہے تھے کہ وہ خچر اس کے ہاں پیدا ہوا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود حاضرین کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں زیادہ گواہوں والے کے حق میں فیصلہ دیدوں تو ممکن ہے کہ دو گواہ پانچ گواہوں سے زیادہ بہتر ہوں۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: اس مقدمے میں فیصلہ بھی ہو سکتا ہے اور دونوں آپس میں صلح بھی کر سکتے ہیں۔ اور میں تم کو فیصلے اور صلح دونوں طریقے بتاتا ہوں۔ صلح تو یوں ممکن ہے کہ یہ جانور دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائے اس کے لیے پانچ حصے اور اس کے لیے دو حصے۔ جبکہ حق کے مطابق فیصلہ یوں ہوگا کہ دونوں میں سے ایک اپنے گواہوں کے ساتھ قسم اٹھائے کہ یہ اسی کا خچر ہے، اس نے اس کو فروخت کیا ہے اور نہ ہدیہ کیا ہے اور دوسرا چاہے تو اس سے سخت ترین قسم اٹھوا سکتا ہے۔ پھر یہ خچر لے لے گا۔ پھر اگر تمہارا اس بات میں اختلاف ہوتا ہے کہ قسم کون اٹھائے تو اس کا حل یہ ہے کہ میں ان دونوں کے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں۔ جس کے نام قرعہ نکل آئے گا وہی قسم اٹھائے گا۔

حنش بن معتمر فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی طریقہ پر فیصلہ فرمایا اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔

المصنف لعبدالرزاق، الکبری للبیہقی

ذی الید کے حق میں فیصلہ

۱۴۵۰۱ یحییٰ جزار سے مروی ہے کہ دو آدمی سواری کے ایک جانور کے بارے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ سواری کسی ایک کے قبضہ میں تھی۔ پھر اس نے بھی گواہ قائم کر دیئے کہ یہ سواری اسی کی ہے اور دوسرے نے بھی گواہ پیش کر دیئے کہ یہ سواری اس کی ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سواری کا فیصلہ اس کے حق میں فرمادیا جس کے قبضے میں وہ موجود تھی اور ارشاد فرمایا: اگر یہ کسی کے قبضہ میں نہ ہوتی اور یہ دونوں اپنے اپنے گواہ حاضر کر دیتے تو پھر یہ دونوں کے درمیان تقسیم ہو جاتی۔ المصنف لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۴۵۰۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ ان کے پاس ایک جھونپڑے کے متعلق اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ دیکھا جائے کہ کون جھونپڑے کی رسی باندھنے کے زیادہ قریب ہے۔ کون جھونپڑے کو بنانے کا زیادہ ماہر ہے پس وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ السنن للبیہقی

۱۴۵۰۳..... عبدالاعلیٰ ثعلبی سے مروی ہے کہ میں قاضی شریح کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک عورت (ایک آدمی کے ساتھ) ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اے ابوامیہ (قاضی شریح!) یہ آدمی میرے پاس آیا اس کا ارادہ مجھ سے نکاح کرنے کا نہیں تھا۔ میں نے اس کو اپنے ساتھ شادی کرنے کو کہا۔ تو اس نے کہا کیا تو میرے ساتھ مسخرہ پن کرتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے ساتھ اپنی شادی کرالی۔ اور اپنے مال میں سے چار ہزار درہم میں نے اس کو دیئے میں اس کے ساتھ اپنے مال میں تجارت کرنا چاہتی تھی، حتیٰ کہ اس کا مال میرے مال سے بہت زیادہ بڑھ گیا گویا کہ اونٹ کے پہلو میں کچھ بال۔

اب اس کا خیال ہے کہ یہ مجھے طلاق دے کر دوسری عورت کو بسائے گا۔ قاضی شریح نے اس آدمی کو فرمایا: تیرا کیا خیال ہے یہ کیا کہتی ہے؟ آدمی نے کہا: یہ سچ کہتی ہے۔ قاضی شریح کے پاس موجود لوگوں کا خیال تھا کہ ایسا ہی ایک مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھی آیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آدمی کو فرمایا تھا:

تو طلاق دینے کا حق رکھتا ہے اور چار عورتوں سے نکاح کرنے کا بھی حقدار ہے۔ اگر تو اس کو طلاق دیتا ہے تو تو طلاق کا مالک ہے لیکن اس کا مال اس کو لوٹا دے اور اتنا ہی مزید مال اپنی طرف سے مہر کے نام سے اس کو دے جس کے عوض تو نے اس کی شرم گاہ کو حلال کیا۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ فیصلہ جو ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے پہنچا میرا بھی تم دونوں کے لیے یہی فیصلہ ہے، الہٰذا اٹھ جاؤ۔

السنن لسعید بن منصور

۱۴۵۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کو مہر بھی دیدیا۔ حالانکہ وہ اس کی دودھ شریک بہن تھی۔ لیکن ابھی تک آدمی نے اس کے ساتھ مباشرت نہیں کی تھی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عورت کے لیے حکم فرمایا کہ وہ لیا ہوا مہر واپس کردے اور دونوں جدا ہو جائیں۔ السنن لسعید بن منصور

۱۴۵۰۵..... محمد بن یحییٰ بن حبان سے مروی ہے کہ ان کے دادا حبان بن منقذ کے عقد میں دو عورتیں تھیں۔ ایک ہاشمیہ اور دوسری انصاریہ۔ پھر انہوں نے انصاریہ کو طلاق دیدی۔ اس وقت وہ اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ پھر اس انصاریہ پر ایک سال گذر گیا مگر اس کو حیض نہ آیا پھر دادا کا انتقال ہو گیا۔ تو انصاریہ بولی: میں ان کی وراثت پاؤں گی کیونکہ مجھے ابھی تک حیض نہیں آیا۔ چنانچہ لوگوں نے یہ مقدمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انصاریہ طلاق یافتہ کے لیے میراث کا حکم دیدیا۔ ہاشمیہ سوتن نے عثمان بن عفان کو ملامت کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاشمیہ کو فرمایا: یہ فیصلہ تیرے چچازاد کا ہے، انہی نے ہم کو اس کا مشورہ دیا ہے۔ یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے۔ مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

ابن منقذ کی طلاق کا واقعہ

۱۴۵۰۶..... ابن جریج، عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی جن کو حبان بن منقذ کہا جاتا ہے نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی۔ حبان اس وقت تندرست اور صحیح سالم تھے۔ جبکہ ان کی مطلقہ بیوی دودھ والی تھی۔ وہ سترہ یا اٹھارہ ماہ تک یونہی پاک رہی اور اس کو حیض نہ آیا، رضاعت نے اس کو حیض نہ آنے دیا۔ جبکہ حبان اس کو طلاق دینے کے سات یا آٹھ ماہ بعد مرض الموت میں پڑ گئے۔ ان کو کسی نے کہا: تا حال تمہاری بیوی تمہاری وارث بننا چاہتی ہے۔ کیونکہ تین حیض نہ آنے کے سبب ابھی وہ تم سے بالکلیہ فارغ نہ ہوئی ہے حبان نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا: مجھے خلیفہ عثمان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ان کی خدمت میں پہنچ کر حبان نے اپنی مطلقہ بیوی کی حالت کا ذکر کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: تم دونوں کا کیا خیال ہے؟ دونوں نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ اگر حبان مر گئے تو وہ ان کی وارث ہوگی اور اگر وہ مر گئی تو حبان اس کے وارث ہوں گے۔ کیونکہ وہ ان بیٹھی رہ جانے والی بوڑھیوں میں سے نہیں ہے جو حیض سے مایوس ہو جاتی ہیں اور نہ ان کنواریوں میں سے ہے جو زمانہ حیض کو نہیں پہنچی ہیں۔ لہٰذا ان کی عدت تین ماہ نہیں بلکہ تین حیض ہے اور وہ ابھی اپنی عدت حیض پر باقی ہے، خواہ زیادہ ہو یا تھوڑی۔

چنانچہ حبان اپنے اہل خانہ کے پاس واپس ہوئے اور اپنی بیٹی کو لے لیا اور جب اس کی ماں دودھ پلانے بیٹھی تو اس کو ایک حیض آ گیا۔ پھر (اگلے ماہ) دوسرا حیض آ گیا پھر تیسرا حیض آنے سے قبل حبان کو موت آ گئی چنانچہ اس نے متوفی عنہا کی عدت گذاری۔ یعنی حبان کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن تک وہ عدت میں رہی اور حبان کی وراثت بھی پائی۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۴۵۰۷..... مسند القاضی ابو یوسف میں عروبۃ الحارثی سے مروی ہے وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت

کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کی گواہی اور صاحب حق کی قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ یعنی صاحب حق کی قسم اور اس کے گواہ کی گواہی کے ساتھ فیصلہ فرمادیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں اسی طرح ایک فیصلہ نمٹایا۔ ابو عبداللہ بن ما کو یہ فی امالیہ

۱۴۵۰۸.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے حضور میں ایک مسئلہ پیش کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو سن کر کھڑے ہوگئے پھر بیٹھ گئے، ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے کے حل کے لیے اصحاب نبی ﷺ کو جمع کیا اور اس مسئلے کو ان پر پیش کیا اور فرمایا: تم مجھے اس کا جواب دو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ کی ذات مرجع الناس ہے، آپ ہی مشکل مسائل کا حل نکالنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوگئے اور ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو، اللہ تمہارے اعمال کو درست کردے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ جس چیز کے بارے میں ہم سے سوال فرمارہے ہیں ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں حقیقت کی تہہ میں اتر جانے والے اور علم کے باپ کو جانتا ہوں، وہی مرجع الناس ہے اور وہی مشکل مسائل کا حل نکالنے والا ہے، کہاں ہے وہ؟ لوگوں نے کہا: شاید آپ کا ارادہ ابن ابی طالب کو پوچھنے کا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم وہی ہے اور واقعۃً وادیٔ حرہ نے اس جیسا دوسرا سپوت پیدا نہیں کیا۔ چلو، ہم کو اس کے پاس لے چلو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین کیا آپ ان کے پاس چل کر جائیں گے؟ وہی آپ کے پاس آجائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! وہ خاندان بنی ہاشم اور خاندان رسول کے چشم و چراغ ہیں اور علم کا نشان ہیں۔ ان کے پاس چل کر جایا جاتا ہے، وہ خود نہیں آتے۔ انہی کے گھر میں حکام پیش ہوتے ہیں۔ چلو ان کا رخ کرو۔

چنانچہ یہ حضرات ان کی تلاش میں نکلے تو ان کو اپنے باغ میں پایا۔ وہ اس آیت کی بار بار تلاوت کررہے تھے اور رورہے تھے:

ایحسب الانسان ان یترک سدی.

کیا انسان گمان کرتا ہے کہ اس کو بے کار چھوڑ دیا جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو فرمایا: تم نے جو مسئلہ ہم کو سنایا ہے وہ ابوالحسن کو سناؤ۔ قاضی شریح نے فرمایا: میں عدالت نشست میں تھا۔ یہ آدمی آیا اور اس نے کہا کہ:

ایک آدمی نے اس کو دو عورتیں حوالہ کیں جن میں ایک آزاد ہے اور مہر والی تھی جبکہ دوسری ام ولد (باندی) تھی۔ اور اس کو کہا کہ میری واپسی تک ان کے خرچ پانی کا خیال رکھو۔ پھر گذشتہ رات دونوں نے ایک ساتھ بچوں کو جنم دیا۔ ایک نے لڑکی جنی دوسری نے لڑکا جنا۔ لیکن اب دونوں ہی (دگنی) میراث کے لالچ میں لڑکے کا دعویٰ کررہی ہیں اور لڑکی کو کوئی بھی قبول نہیں کررہی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح سے پوچھا: تم نے دونوں کے درمیان کیا فیصلہ کیا؟ قاضی شریح نے کہا: اگر میرے پاس ایسا علم ہوتا جس کے ذریعہ میں دونوں کے بیچ فیصلہ کرسکتا تو ہرگز ان کو آپ کے پاس نہ لے کر آتا۔

دو عورتوں کے درمیان فیصلہ

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک تنکا اٹھا کر ارشاد فرمایا: یہ مسئلہ اس تنکے سے بھی زیادہ آسان ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ منگوایا اور ان میں سے ایک عورت کو فرمایا: اس میں اپنا (سارا) دودھ نکالو۔ چنانچہ اس نے اپنا دودھ اس پیالے میں نکالا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا وزن کرلیا۔ پھر دوسری عورت کو فرمایا: اب تم اپنا دودھ نکالو۔ چنانچہ اس نے بھی اپنے پستانوں کا دودھ نکالا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی وزن کیا تو اس کو پہلی عورت کے دودھ سے نصف پایا۔ چنانچہ اس دوسری عورت کو فرمایا: تو اپنی بیٹی لے لے۔ اور پہلی کو فرمایا: تو اپنا بیٹا لے لے۔

پھر قاضی شریح کو فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں کہ لڑکی کا دودھ لڑکے کے دودھ سے نصف ہوتا ہے۔ لڑکی کی میراث لڑکے کی میراث سے نصف

ہوتی ہے، لڑکی کی عقل لڑکے کی عقل سے نصف ہوتی ہے، لڑکی کی شہادت لڑکے کی شہادت سے نصف ہوتی ہے، لڑکی کی دیت لڑکے کی دیت سے نصف ہوتی ہے بلکہ لڑکی ہر چیز میں لڑکے سے نصف ہوتی ہے۔

یہ فیصلہ سن کر (خوشی کے باعث) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت ترین حیرت اور تعجب ہوا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے ابوحسن! اللہ مجھے ایسے کسی مشکل مسئلہ میں آپ کے بغیر تنہا نہ چھوڑے جس کو میں حل کرنے کا اہل نہیں اور نہ ایسے شہر میں چھوڑے جس میں آپ نہ ہوں۔

ابو طالب علی بن احمد الکاتب فی جزء من حدیثه

کلام:...... روایت محل کلام ہے۔ مذکورہ روایت میں ایک راوی یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی ہے۔ المغنی میں ہے کہ اس کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے، جبکہ ابوداؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے اور محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کذاب کہا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ شخص کھلا جھوٹ بولتا ہے اور احادیث میں سرقہ (چوری) کرتا ہے۔ ابن عدی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا تشیع غلو کی حد تک تھا اور وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتا تھا۔

۱۴۵۰۹...... سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت پیش کی گئی۔ جس نے ایک عجیب الخلقت بچے کو جنم دیا تھا جس کے دو بدن تھے، دو پیٹ تھے، چار ہاتھ تھے، دو سر تھے اور دو شرم گاہیں تھیں، یہ بالائی جسم کا حال تھا جبکہ نچلے جسم میں دو رانیں اور دو ٹانگیں عام انسانوں کی طرح تھیں۔ عورت نے اپنے شوہر سے جو اس عجیب الخلقت بچے کا باپ تھا اپنی میراث طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کو بلایا اور ان سے اس کے بارے میں مشاورت کی۔ لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بڑا اہم واقعہ ہے، آپ اس عورت کو اور اس کے بچے کو روک لیں اور جو ان کی ضروریات کا سامان ہے ان کے لیے منگوالیں اور ایک خادم ان کے لیے مقرر کردیں اور مناسب طریقے سے ان پر خرچ کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورہ پر عمل کیا۔ پھر عورت کا انتقال ہوگیا، جبکہ وہ عجیب الخلقت بچہ جوان ہوگیا اور اس نے اپنی میراث طلب کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم فرمایا کہ اس کے لیے ایک خصی خادم مقرر کیا جائے جو اس کی دونوں شرم گاہیں بھی صاف کرے گا اور اس کی ماں کی طرح ہر طرح کی خدمت انجام دے گا اور اس خادم کے سوا یہ کام کسی اور کے لیے حلال نہ ہوں گے۔

پھر لڑکے کے دو جسموں میں سے ایک میں نکاح کی طلب پیدا ہوگئی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا اور پوچھا کہ اے ابوالحسن! آپ اس معاملے میں کیا فرماتے ہیں؟ اگر ایک جسم شہوت میں آتا ہے تو دوسرا اس کی مخالفت میں ٹھنڈا پڑا رہتا ہے۔ اگر دوسرا جسم کوئی حاجب طلب کرتا ہے تو اس کے ساتھ والا اس کی ضد میں آجاتا ہے، حتیٰ کہ اس وقت دونوں جسموں میں سے ایک جماع کی خواہش کررہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ بڑا ہے، اللہ بردبار ہے اور کریم ہے اس بات سے کہ کسی بندے کو اس حال میں مجبور کرے کہ وہ اپنے بھائی کو جماع کرتے ہوئے دیکھے اب تم اس کو تین دن تک کھیل کود میں بہلاؤ۔ عنقریب اللہ کوئی فیصلہ کردے گا۔ اس نے یہ طلب موت کے وقت کی ہے۔ چنانچہ وہ شہوت والا جسم اس کے بعد تین یوم تک جیا اور پھر مرگیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ کو جمع کیا اور اس کے بارے میں مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ مرا ہوا جسم زندہ جسم سے کاٹ کر علیحدہ کرلیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جو مشورہ دیا ہے عجیب ہے، کیا ہم ایک مردہ جسم کی وجہ سے ایک زندہ جان کو قتل کریں وہ زندہ جسم بھی یہ سن کر کراہا اور تکلیف کے احساس سے بولا: اللہ ہی تم کو جانے کیا تم مجھے قتل کرتے ہو حالانکہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوں اور قرآن مقدس کی تلاوت کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس مسئلے کو بھیجا اور پوچھا: اے ابوالحسن! ان دو جسموں کے بارے میں حکم فرمائیے کہ ہم کیا کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ معاملہ بہت ہی آسان اور بالکل واضح ہے۔ تم اس مردہ جسم کو اس کے بھائی کے ساتھ غسل اور کفن دو اور مردہ جسم کو خادم اٹھاتا سنبھالتا رہے جبکہ اس کا بھائی خادم کی مدد کرتا رہے۔ جب تین یوم بعد مردہ جسم خشک ہوجائے تو اس خشک حصے کو کاٹ دو زندہ جسم کو اس سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ ہاں اس کو مردہ لاش کی بدبو تکلیف دے گی۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ پاک زندہ کو اس کے بعد تین دن سے زیادہ زندہ نہ رکھے گا۔

چنانچہ لوگوں نے حکم کی تعمیل کی اور پھر واقعۃً وہ بھائی بھی تین یوم تک جیا اور مرگیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے ابن ابی طالب! تو ہی ہر مشتبہ اور مشکل مسئلہ کو حل کرتا ہے اور ہر حکم کو واضح کرتا ہے۔ ابو طالب المذکور

فائدہ:...... مذکورہ روایت کے رجال ثقہ ہیں صرف یہ کہ سعید بن جبیر جو ثقہ راوی ہیں ان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یعنی دونوں کا زمانہ الگ ہے لازماً درمیان کا راوی متروک ہے۔ لیکن یہ سعید کے لیے باعث عیب نہیں۔

سایہ پر حد جاری کرنا

۱۴۵۱۰..... اعور سلمی سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں سویا تو مجھے ام فلاں کے ساتھ خواب میں احتلام ہوگیا۔ جبکہ (اس عورت کا) آدمی قریب بیٹھا ہوا تھا۔ لہٰذا وہ غضب ناک ہوگیا اور اچھل کر اس خواب والے کے ساتھ چمٹ گیا اور بولا یا امیر المؤمنین! میرا اس سے حق لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرائے اور ارشاد فرمایا: میں نائم (سونے والے) پر اس کے علاوہ کوئی حکم نہیں پاتا کہ اس کو دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے سائے پر حد (زنا) جاری کروں۔ لہٰذا تم دونوں باہم نہ جھگڑا کرو اور الگ ہو جاؤ اور اللہ کا اس میں حکم صرف یہی ہے کہ تو اس کے سائے کو مار لے۔

ابو طالب المذکور، المصنف لعبد الرزاق

۱۴۵۱۱..... ثوری، سلیمان شیبانی سے، وہ ایک آدمی سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا اور کسی نے کہا کہ اس شخص کا خیال ہے کہ یہ میری ماں کے ساتھ محتلم ہوگیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم فرمایا کہ اس کو لے جاؤ اور دھوپ میں اس کو کھڑا کر کے اس کے سائے کو مار لے۔

۱۴۵۱۲..... زر بن حبیش سے مروی ہے کہ دو آدمی کھانا تناول کرنے کے لیے بیٹھے ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں، دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ جب دونوں نے کھانا اپنے سامنے رکھ لیا تو ایک آدمی نے ان کے پاس سے گذرتے ہوئے ان کو سلام کیا۔ دونوں نے اس کو کھانے کی دعوت دی۔ لہٰذا وہ بیٹھ گیا اور تینوں نے مل کر آٹھ روٹیاں کھالیں۔ کھانے سے فراغت پر آدمی اٹھ گیا اور آٹھ درہم ان کو دے کر بولا یہ لو تمہارا بدلہ جو میں نے تمہارے ساتھ کھانا کھایا ہے اس کا۔ دونوں کا اختلاف ہوگیا۔ پانچ روٹیوں والے نے کہا: میرے پانچ درہم ہیں اور تیرے تین درہم۔ تین روٹیوں والے نے کہا: میں راضی نہیں ہوں، الا یہ کہ سارے درہم دونوں کے درمیان نصف نصف ہوں گے۔ چنانچہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ دونوں نے اپنا قصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین روٹیوں والے کو فرمایا: تیرے ساتھی نے جو حصہ تجھے پیش کیا ہے وہ تمہارے لیے بہت ہے۔ حالانکہ اس کی روٹیاں تمہاری روٹیوں سے زیادہ تھیں۔ تم تین روٹیوں پر راضی ہو جاؤ۔ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں حق کے بغیر راضی نہ ہوؤں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حق میں تو تمہارا صرف ایک درہم ہے جبکہ اس کے سات درہم ہیں۔ آدمی نے کہا: سبحان اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں حق یہی ہے۔ آدمی نے کہا: تب مجھے حق سمجھائیے تاکہ میں اس کو قبول کرلوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آٹھ روٹیوں کے چوبیس تہائی نہیں بنتے جو تم تینوں نے مل کر کھائے ہیں۔ اب تم میں سے زیادہ اور کم کھانے والا معلوم نہیں ہوسکتا۔ اس لیے یہ فرض کیا جائے گا کہ تم تینوں نے برابر برابر کھایا ہے۔ لہٰذا تو نے بھی آٹھ تہائی حصے کھائے حالانکہ تیری تین روٹیوں کے نو حصے بنتے تھے اور تیرے دوسرے ساتھی نے بھی آٹھ حصے کھائے جبکہ اس کی پانچ روٹیوں کے پندرہ حصے بنتے تھے اس کے سات حصے بچ گئے اور تیرا ایک حصہ بچا۔ لہٰذا تجھے ایک حصہ کے بدلے ایک درہم ملے گا اور اس کو سات حصوں کے عوض سات درہم ملیں گے۔ تب آدمی بولا اب میں (ایک درہم ہی پر) راضی ہوں۔

الحافظ جمال الدین المزی فی تهذیبه

رخصتی کے وقت لڑکی بدلی کردی

۱۴۵۱۳.....ابوالوضین سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے مہر کے ساتھ ایک شامی کی بیٹی سے شادی کی۔لڑکی کے باپ نے شادی کے بعد اپنی دوسری لڑکی کو شب زفاف کے لیے بھیج دیا جو کسی باندی کی بیٹی تھی۔آدمی نے جب دوسری لڑکی کے ساتھ مباشرت کرلی تب اس سے پوچھا: تو کس کی بیٹی ہے؟لڑکی نے کہا: فلاں باندی کی۔آدمی کو حیرت ہوئی اور بولا میں نے تو تیرے باپ کے ساتھ اس کی دوسری مہر والی لڑکی سے شادی کی تھی۔چنانچہ لوگوں نے یہ ماجرا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی خدمت میں پیش کیا۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کے بدلے عورت آگئی اور پھر اپنے شامی درباریوں سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی کہا عورت کے بدلے عورت آگئی۔ایک آدمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیں۔چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ کے تصفیہ کے لیے بھیج دیا۔لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور اپنا مسئلہ پیش کیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین سے کچھ تنکا وغیرہ اٹھایا اور فرمایا: اس مسئلہ میں فیصلہ کرنا اس تنکے سے بھی زیادہ آسان ہے۔آدمی نے جس عورت کے ساتھ جماع کیا ہے، جماع کے عوض مہر تو اس کو ملے گا، لیکن باپ پر لازم ہے کہ اس مہر کے ساتھ اپنی اصل بیٹی کو تیار کرے اور اس کو سامان جہیز دے اور آدمی پھر بھی اس اصل بیوی کے قریب نہ جائے حتیٰ کہ اس دوسری کی عدت پوری ہو جائے۔

ابوالوضین کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لڑکی کے باپ کو حد جلد (کوڑے کی سزا) بھی جاری فرمائی یا ارادہ کرلیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۵۱۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حقوق کا مقاطعہ شروط کے وقت ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۵۱۵.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اس (رسول) کے گھر میں فیصل اور حکام پیش ہوتے ہیں (یعنی آل رسول کے گھروں سے فیصلوں کے حکم معلوم ہوتے ہیں)۔

الجامع لعبد الرزاق

کلام:.......روایت محل کلام: الاتقان ۱۲۰۱۰، الاسرار المرفوعۃ ۳۲۳۔

۱۴۵۱۶.....عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اگر تم قاضی یا حاکم ہوتے پھر کسی انسان کو واجب الحد گناہ پر دیکھ لیتے تو کیا اس پر حد جاری کر دیتے؟ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، جب تک میرے سوا کوئی اور بھی گواہی نہ دے دیتا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کہا۔اگر اس کے علاوہ جواب دیتے تو ٹھیک نہ دیتے۔

ابن ابی شیبہ

۱۴۵۱۷.....شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب لوگوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو تم یہ دیکھو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قضیہ کس طرح نمٹایا ہے۔کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے کسی مسئلے میں جس کا فیصلہ پہلے دور میں موجود نہ ہوتا تو کوئی فیصلہ نہ فرماتے تھے تاوقتیکہ لوگوں سے سوال جواب اور مشاورت نہ فرمالیتے۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۵۱۸.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دو آدمی اپنی مخاصمت (جھگڑا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔اور دونوں ہی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے لیے شہادت بھی مانگی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں شہادت دیدیتا ہوں لیکن فیصلہ نہیں کرتا اور اگر چاہو تو فیصلہ کر دیتا ہوں اور شہادت نہیں دیتا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۵۱۹.....سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: کسی عرب کی ایک باندی (قافلے سے) پیچھے رہ گئی اور وہ شہر میں آگئی۔بنی عذرہ کے ایک آدمی نے اس کے ساتھ شادی کرلی۔باندی نے اس کا لڑکا بھی جن دیا۔پھر باندی کا مالک باندی تک پہنچ گیا۔اس نے باندی اور اس کا لڑکا اپنے

ساتھ کرلیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ لڑکا عذری کا ہے اور عذری کے ذمہ ایک غلام یا باندی ہے۔جو وہ باندی کے مالک کو دے گا۔لڑکے کے بدلے لڑکا اور لڑکی کے بدلے لڑکی۔اگر نہ ملے تو شہروالوں کے لیے ساٹھ دینار یا سات سو درہم اور اہل گاؤں پر چھ جوان اونٹنیاں۔

الدار قطني في السنن

۱۴۵۲۰......سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عربی کے ہر فدیے۔جان آزاد کرنے میں چھ جوان اونٹنیاں مقرر فرمائی تھیں اور یہی فیصلہ فرمایا کرتے تھے اس شخص کے بارے میں جو کسی عرب کی باندی سے شادی کرلیتا تھا اس کا فدیہ بھی چھ جوان اونٹنیاں مقرر فرماتے تھے۔ ابو عبید في الاموال، السنن للبيهقي

۱۴۵۲۱......ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب اور معاذ رضی اللہ عنہ بن عفراء کا تنازعہ ہوگیا دونوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنا ثالث مقرر کیا۔دونوں چل کر ابی بن کعب کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے فرمایا:ان (فیصلہ کرنے والوں) کے گھر میں حکم (حکمران) چل کر آتے ہیں۔ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قسم کا فیصلہ کیا۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی (اور اپنا حق حاصل کیا)۔مصنف لعبدالرزاق

قرض کا بہترین فیصلہ

۱۴۵۲۲......شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سات ہزار درہم قرض لیے۔جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے واپسی کا تقاضا کیا تو مقداد رضی اللہ عنہ بولے:آپ کے چار ہزار درہم ہیں۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا:آپ عثمان سے قسم لے لیں کہ وہ قرض سات ہزار درہم ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اے عثمان قسم اٹھاؤ میں تمہارا حق پورا دلاؤں گا۔لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھانے سے انکار کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:تب تم کو جو مقداد دے رہے ہیں لے لو۔السنن للبيهقي

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۵۲۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ گواہ دعویدار کے ذمہ ہیں اور قسم اس پر ہے جس پر دعویٰ دائر کیا گیا جبکہ وہ دعویدار کے دعوی سے انکار کردے۔ابن خسرو

۱۴۵۲۴......لیث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے پاس دو فریق اپنا مقدمہ لے کر آئے۔آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ٹھہرالیا (فیصلہ کرنے کی بجائے ان کو کہیں روک لیا) وہ پھر حاضر خدمت ہوئے آپ نے پھر ٹھہرالیا،وہ پھر تیسری بار حاضر خدمت ہوئے تب ان کے درمیان فیصلہ فرمادیا۔آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی،تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:جب یہ پہلی بار حاضر ہوئے تو میرے دل میں ایک فریق کے لیے نرم گوشہ تھا جو دوسرے کے لیے نہیں تھا لہٰذا میں نے ایسے حال میں فیصلہ کرنا ناپسند کیا پھر یہ دوسری مرتبہ آئے تو اس وقت بھی کسی قدر سابقہ کیفیت برقرار تھی اس لیے میں نے فیصلہ کرنا نامناسب خیال کیا پھر جب یہ تیسری بار حاضر ہوئے تو وہ کیفیت مجھ سے چھٹ گئی تھی اس لیے میں نے اس بار دونوں کے درمیان فیصلہ کردیا۔

۱۴۵۲۵......شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کھجور کے ایک ذخیرے کے بارے میں ابی بن کعب اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا تنازعہ کھڑا ہوگیا۔ابی رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے:تیری تو بادشاہی ہے (فیصلہ انصاف کس سے ملے گا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:میں اپنے اور تمہارے درمیان کوئی مسلمان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کرلیتا ہوں۔ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:زید ٹھیک ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی راضی ہوگئے۔چنانچہ دونوں چل کر زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔زید رضی اللہ عنہ خلیفہ کو دیکھ کر اپنی مسند سے ہٹ گئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:ان کے گھر میں فیصلہ طلب کرنے آئے ہیں۔تب زید رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ یہ دونوں بزرگ اپنا کوئی مقدمہ ان کے پاس لے کر

آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی کو فرمایا: بیان کرو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: یاد کرو، شاید تم کچھ بھول رہے ہو، چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ کو یاد آ گیا اور انہوں نے مزید کچھ بیان کیا پھر کہا اور کچھ مجھے یاد نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان کیا۔ دونوں کی بات سننے کے بعد حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابی تم اپنے گواہ پیش کرو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس کوئی گواہ نہیں ہے۔ تب زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو امیر المومنین کو قسم کھانے سے معاف رکھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین کو ہرگز معاف نہ کرو اگر تم سمجھتے ہو کہ ان پر قسم آتی ہے۔ ابن عساکر

۱۴۵۲۶..... حجار بن ابجر سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھا کہ دو آدمی ایک کپڑے میں اپنا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے۔ ایک نے عرض کیا: یہ میرا کپڑا ہے اور پھر اس نے اس پر گواہ بھی پیش کر دیئے۔ دوسرے نے کہا: یہ میرا کپڑا ہے میں نے ایک آدمی سے اس کو خریدا ہے جس کو میں جانتا نہیں ہوں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کاش اس مسئلے کے لیے ابن ابی طالب ہوتے۔ حجار بن ابجر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: بالکل ایسے ہی ایک مسئلے میں میں ان کی خدمت میں بھی حاضر تھا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر انہوں نے کیا فیصلہ فرمایا؟ میں نے عرض کیا: انہوں نے کپڑے کا فیصلہ اس شخص کے لیے کر دیا جس نے گواہ قائم کیے تھے اور دوسرے کو فرمایا: تو نے اپنے مال ضائع کر دیا۔ ابن عساکر

آنکھ میں چوٹ لگانا

۱۴۵۲۷..... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی آنکھ کو چوٹ پہنچادی، جس سے اس کی کچھ بینائی چلی گئی اور کچھ رہ گئی۔ اس نے یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی صحیح آنکھ پر پٹی بندھوادی اور ایک آدمی کو انڈا دے کر چلتا کیا جبکہ یہ کم نظر والی آنکھ سے اس کو دیکھتا رہا حتیٰ کہ اس کو انڈا نظر آنا بند ہو گیا۔ اس مقام پر آپ رضی اللہ عنہ نے نشانی لگوادی۔ پھر اس نے دوسری آنکھ کھول کر اس کو دیکھا تو اس نشانی کے مقام کو واضح پایا پھر جس قدر اس کی نگاہ کم ہوئی اس کے بقدر دوسرے سے مال لے کر اس کو دلوایا۔ السنن للبیھقی

۱۴۵۲۸..... عبداللہ بن ابی ہبیرۃ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام جس کے عقد میں آزاد عورت تھی، اس نے اس غلام کے کئی بچے بھی جنم دیئے اور وہ اپنی ماں کی آزادی کی وجہ سے آزاد ہو گئے، فرمایا پھر ان کا باپ بھی آزاد ہو جائے گا ان کی ماں کے عصبہ کے ساتھ ان کی ولایت پانے کے بعد۔ السنن للبیھقی

۱۴۵۲۹..... عمران بن حارثہ بن ظفر الحنفی اپنے والد حارثہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک جھونپڑے کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ان کا فیصلہ کرنے کے لیے بھیجا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جھونپڑے کا فیصلہ اس شخص کے لیے فرمادیا جو اس کے رسوں (کو باندھنے) کے قریب تھا۔ چنانچہ جب وہ فیصلہ کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آ کر فیصلہ کی خبر سنائی تو حضور نے فرمایا: تو نے درست فیصلہ کیا اور اچھا فیصلہ کیا۔ ابو نعیم

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعاف الدار قطنی ۶۹ ضعیف ابن ماجہ ۵۱۳۔

۱۴۵۳۰..... عقیل بن دینار سے مروی ہے جو کہ حارثہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ انہی حارثہ بن ظفر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک (جھونپڑے نما) گھیری ہوئی جگہ تھی جو ان کے گھر کے درمیان تھی۔ ان کا اس کے اندر تنازعہ ہوا تو وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے حذیفہ بن الیمان کو فیصلہ کرنے کے لیے بھیجا۔ آگے روایت مذکورہ بالا روایت کے مثل ہے۔ ابو نعیم

۱۴۵۳۱..... جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ دو آدمی ایک اونٹ کے متعلق اپنا تنازعہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ قائم کر دیئے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کو دونوں کے درمیان مشترک قرار دیدیا۔ الکبیر للطبرانی

۱۴۵۳۲.....زید بن ارقم سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ یمن سے ایک شخص آیا ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور کی طرف سے امیر بن کر یمن گئے ہوئے تھے۔یمن سے آنے والا شخص حضور اکرم ﷺ کو خبر دیتے ہوئے بتانے لگا کہ:

تین آدمیوں کا ایک لڑکے پر دعویٰ

یا رسول اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی آئے۔تینوں نے ایک بچے کے بارے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ ہر ایک کا گمان تھا کہ یہ لڑکا اس کا ہے۔درحقیقت ان تینوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں جماع کیا تھا (جس کے نتیجے میں یہ لڑکا پیدا ہوا)۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تم تینوں ایک دوسرے کے ساتھ گھنے ہوئے شریک ہو۔ میں تم تینوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں۔پس جس کے نام قرعہ نکل آیا لڑکا اس کا ہو جائے گا اور اس پر دو تہائی دیت کے واجب ہوں گے۔ جو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کو ادا کردے گا۔لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور جس کے نام قرعہ نکلا لڑکا اس کے حوالہ کردیا اور اس پر اس کے دونوں ساتھیوں کے لیے ایک ایک تہائی دیت واجب کردی۔

یہ فیصلہ سن کر حضور اکرم ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کے کچلی کے دانت یا ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۵۳۳.....عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی سے مروی ہے کہ ایک یہودی کے ان پر چار درہم قرض تھے۔اس نے حضور اکرم ﷺ سے ان کی شکایت کی اور عرض کیا: اے محمد! میرے اس پر چار درہم ہیں۔اور یہ عدم ادائیگی میں مجھ پر غالب آگئے ہیں۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کردو۔عبداللہ بن ابی حدرد نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔حضور ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کردو۔ میں نے پھر عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ میں نے اس کو کہا تھا کہ آپ ﷺ ہمیں خیبر کے جہاد کے لیے بھیجنے والے ہیں۔تو مجھے امید ہے کہ ہم مال غنیمت لے کر لوٹیں گے پھر میں آکر اس کا قرض چکا دوں گا۔لیکن حضور اکرم ﷺ نے تیسری بار بھی ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کردو۔اور حضور اکرم ﷺ جب تین بار ارشاد فرمادیتے تو پھر دوبارہ نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی حدرد اس فکر میں بازار کو نکلے، سر پر عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ جبکہ ایک یمنی چادر بطور لنگی تہبند باندھی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سر سے عمامہ کھول کر اس کی ازار باندھ لی اور یمنی چادر نکال کر اس یہودی کو بولے لے میری یہ چادر چار درہم میں خرید لے۔ چنانچہ انہوں نے وہ چادر اس کو فروخت کردی۔ایک بڑھیا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذری اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تجھے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے اس کو سارے واقعے کی خبر سنائی تو بڑھیا جس نے وہی چادر کندھے پر ڈال رکھی تھی اتار کر عبداللہ کی طرف اچھال دی اور بولی یہ لے تیری چادر۔ابن عساکر

۱۴۵۳۴.....ابن الیمنی، حجاج بن أرطاۃ سے روایت کرتے ہوئے، ہمیں بتاتے ہیں کہ مجھے ابوجعفر نے خبر دی کہ ایک کھجور کا درخت دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا۔ دونوں کا اس کے متعلق جھگڑا ہو گیا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ایک نے کہا: اس کو ہمارے درمیان آدھا آدھا چیر کر تقسیم فرمادیں۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں ضرر (نقصان) نہیں ہے (اس طرح وہ کسی کام کا نہ رہے گا) دونوں اس کی قیمت لگالیں (اور قیمت کے لین دین کے ساتھ تنازعہ رفع کرلیں)۔الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۳۵.....ابن جریج سے مروی ہے کہ عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر والد یا اولاد کا انتقال ہو جائے اور وہ مال یا ولاء (آزاد کردہ غلام کی وراثت) چھوڑ کر جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہوگا جو بھی ہوں۔ نیز حقیقی بھائی جو ماں باپ شریک ہو وہ کلالہ۔ جس کے اولاد اور ماں باپ نہ ہوں کی میراث کا زیادہ حقدار ہے، پھر باپ شریک بھائی زیادہ حقدار ہے بنسبت حقیقی بھتیجوں (جو ماں باپ شریک بھائی کی اولاد ہوں) جب ماں باپ کی اولاد اور صرف باپ کی اولاد ایک جگہ شریک ہوں تو ماں باپ شریک اولاد زیادہ حقدار ہے بنسبت صرف باپ شریک اولاد کے۔ جب باپ کی اولاد رفع آگے ہو ماں باپ کی اولاد سے تو باپ کی اولاد زیادہ حقدار اور اولیٰ ہے۔

جب سب نسب میں برابر ہوں تو بنوالاب والام (ماں باپ شریک اولاد) بنوالاب (صرف باپ شریک اولاد) سے اولیٰ (مقدم) ہے۔ نیز حضور ﷺ نے فیصلہ فرمایا: ماں باپ شریک چچا اولیٰ ہے بنسبت صرف باپ شریک چچا سے۔ نیز باپ شریک چچا ماں باپ شریک بھتیجوں سے زیادہ اولیٰ ہے۔ جب بنوالاب والام اور بنوالاب نسب میں بمنزلہ واحد یعنی ایک مرتبہ میں ہوں تو بنوالاب والام اولیٰ ہیں بنوالاب سے۔ پس جب بنوالاب ارفع (اعلیٰ نسب) ہوں بنی الاب والام ہاَب سے (تو بنوالاب اولیٰ) ہیں بنی الاب والام سے۔ جب سب نسب میں برابر ہوں تو بنوالاب والام اولیٰ ہیں بنوالاب سے۔ نیز فرمایا: بھائی اور بھتیجے کی موجودگی میں چچا اور چچازاد وارث نہیں ہوسکتے۔ بھائی اور بھتیجے میں سے جو موجود ہو وہ میراث کا زیادہ حقدار ہے چچا اور چچازاد سے۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے جس کے عصبہ موجود ہوں وہ اس کے وارث ہوں گے کتاب اللہ میں مقرر کردہ حصوں کے مطابق۔ اگر ان کے حصے ادا کرنے کے بعد مال بچ جائے تو دوبارہ انہی حصوں کے مطابق میراث تقسیم ہوگی حتیٰ کہ وہ عصبہ اس کے سارے مال کے وارث ہوجائیں نیز آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا: کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا خواہ اس کے سوا اس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اسی طرح مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا، جو اس کا وارث ہوگا وہ اس کی وراثت پائے گا یا اس کا رشتہ دار اس کی وراثت پائے گا۔ اگر مسلمان کا کوئی وارث حقیقی یا رشتہ دار نہیں ہے تو عام مسلمان۔ بیت المال کی شکل میں اس کا وارث ہوگا۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ہر وہ مال جو جاہلیت میں تقسیم ہوگیا وہ اسی تقسیم پر رہے گا۔ اور جس مال پر اسلام آگیا اور وہ ہنوز تقسیم نہیں ہوا وہ اسلام کی تقسیم پر تقسیم ہوگا۔

نیز عمرو بن شعیب نے ذکر کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی میراث اور وارثوں کے بارے میں بات چیت کی جن کے وہ اوپر سے ایک دوسرے کے بعد وارث چلے آرہے تھے۔ حضور ﷺ نے منع فرمادیا اور فیصلہ فرمایا کہ ہر لاحق ہونے والا بچہ اوائل اسلام میں یہ احکام پیدا ہوئے کیونکہ جاہلیت میں لوگوں کی زانیہ باندی ہوا کرتی تھیں اور لوگ ان کے ساتھ بدکاری کا پیشہ کرواتے تھے۔ پس جب کسی باندی کو کوئی بچہ ہوتا تو یا تو اس کا مالک بچہ کو اپنا کہہ دیتا تھا ورنہ کوئی زانی اپنا کہہ دیتا تھا اور پھر وہ اس کا وارث ہوجاتا تھا اگر وہ اپنے باپ کے جانے کے بعد اس کی طرف منسوب ہوا اور وارثوں نے بھی اس کو ملالیا تو اگر وہ اس باندی کا ہے جو اس کے باپ کی ملکیت تھی جب وہ اس کے ساتھ ہم بستر ہوا تو تب وہ اس کے ساتھ لاحق ہوجائے گا یعنی اس کا بیٹا قرار پائے گا۔ لیکن اس کی میراث میں وارث نہ ہوگا ہاں اگر دوسرے وارث اس کو شریک کرنا چاہیں تو جو جو شریک کریں انہی کے حصے میں وارث ہوگا۔ اور اگر اس نے پہلے ہی باپ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کردیا اور پھر وارثوں نے اس کے باپ کی وراثت پائی تو تب اس کا بھی وراثت میں حصہ ہوگا۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ لڑکا ایسی باندی کا ہے جس کا مالک اس لڑکے کا باپ نہیں تھا پس وہ جس کا پکارا جائے (جس کی طرف منسوب ہو) یا وہ ایسی آزاد عورت کا لڑکا ہے جس کے ساتھ وہ متہم ہے (یعنی بدکاری کے نتیجے میں آزاد عورت سے پیدا ہوا ہے) تو یہ دونوں طرح کی اولاد باپ کے ساتھ نہیں لاحق ہوں گی اور نہ اس کی وارث ہوں گی خواہ وہ جس کا پکارا جاتا ہے اس نے خود اس کا دعویٰ کیا ہے تب بھی وہ اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ وہ ولد الزنا (حرامی) ہوگا صرف ماں کی طرف منسوب ہوگا خواہ اس کی ماں آزاد ہو یا باندی۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچہ صاحب بستر (شوہر یا باندی کے آقا) کا ہے اور زانی کے لیے (سنگساری کے) پتھر ہیں۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا جو زمانۂ جاہلیت میں کسی کا حلیف بنا۔ ان کا فرد بنا تو وہ (اسلام میں بھی) انہی کا حلیف ہے اور اس کو ان کی دیت کا حصہ بھی ملے گا اور اس کے حلیف اپنی دیت کی ادائیگی میں اس پر بھی تاوان رکھیں گے اور اس کی میراث اس کے عصبہ کے لیے ہوگی جو بھی ہوں۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں (اس طرح کا کوئی) حلف نہیں ہے (جس سے وہ اپنے خاندان سے کٹ کر حلیفوں کا ہوجائے) لیکن جاہلیت کے حلف کو تھامے رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو اسلام میں مضبوطی ہی دیتے ہیں، بجائے کسی کمی کے۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمادیا کہ عمریٰ اس کے لیے جس نے جاری کیا (کسی نے کہا) یہ اونٹ یا زمین یا مکان میری یا تیری زندگی تک تیرے لیے ہے تو وہ اس کی زندگی کے بعد مالک کو واپس لوٹ جائے گا۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ موضحہ (وہ زخم جو ہڈی کی سفیدی ظاہر کردے) میں پانچ اونٹ ہیں یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ اور منقلہ (وہ زخم جس سے چھوٹی ہڈیاں نکل آئیں اور اپنی جگہ سے سرک جائیں) میں پندرہ اونٹ ہیں۔ یا ان کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے آنکھ ضائع کرنے میں پچاس اونٹ مقرر فرمائے یا ان کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ نیز آپ علیہ السلام نے پوری ناک کاٹنے میں پوری دیت لازم فرمائی اور اگر ناک کا سرا کاٹ دیا جائے تو اس میں نصف دیت یعنی پچاس اونٹ مقرر فرمائے یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ ہاتھ میں نصف دیت پاؤں میں نصف دیت، یعنی پچاس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ اور انگلیوں میں ہر انگلی میں دس دس اونٹ مقرر فرمائے اور اس میں تمام انگلیاں برابر ہیں۔ یا دس اونٹوں کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔

ٹانگ میں سینگ مارنے کا فیصلہ

نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ایک شخص کے بارے میں جس کی ٹانگ میں کسی نے سینگ ماردیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بدلہ دلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ جب تک کہ تمہارا زخم ٹھیک ہو جائے۔ لیکن آدمی بدلہ لینے پر مصر رہا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بدلہ دلوادیا۔ لیکن جس سے بدلہ لیا گیا تھا وہ تو صحیح ہو گیا اور بدلہ لینے والا لنگڑا ہو گیا۔ اس نے عرض کیا: میں تو لنگڑا ہو گیا جبکہ میرا ساتھی صحیح سالم ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تجھے حکم نہیں دیا تھا کہ تو بدلہ نہ لے جب تک کہ تیرا زخم نہ بھر جائے مگر تو نے میری بات نہ مانی، پس اللہ تجھے سمجھے، اب تیرا لنگڑا پن بیکار ہو گیا۔ اس کا بدلہ دوبارہ نہیں لیا جاسکتا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: یہ شخص جو لنگڑا ہو گیا اس کے علاوہ جس کو کوئی (کاری) زخم پہنچے تو وہ بدلہ نہیں ہے بلکہ اس کی دیت لی جائے گی اور اگر کسی نے زخم کا بدلہ زخم سے لیا مگر وہ (لنگڑے پن کی) مصیبت میں بدل گیا تو وہ پہلے والے سے دیت لے گا مگر اس سے زخم کا بدلہ وضع کیا جائے گا۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے عوض قتل کیا جائے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جو (غلام) آدمی جاہلیت میں مسلمان ہو گیا اس کا فدیہ آٹھ اونٹ ہیں اور اس کا بچہ اگر باندی سے ہو تو اس کا بدلہ دو دو خدمت گار ہیں: ایک ایک مذکر ایک ایک مؤنث۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے جاہلیت کی قیدی عورت میں دس اونٹوں کے فدیے کا فیصلہ فرمایا اور اس کے بچے میں جو غلام سے پیدا ہوا ہو دو دو خدمت گار کا فدیہ ہے، نیز اس کی ماں کے موالی کی دیت کا فیصلہ فرمایا جو کہ اس کی ماں کے عصبہ ہیں۔ پھر ان عصبہ کو اس بچے کی اور عورت کی میراث ملے گی جب تک کہ بچے کا باپ آزاد نہ ہو۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے قیدی میں چھ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا آدمی میں عورت میں اور بچے میں بھی۔ اور یہ صرف عرب کے آپس میں ہے۔

اور جو عرب میں جاہلیت میں نکاح ہوا یا طلاق ہوئی پھر ان کو اسلام کا زمانہ آگیا (اور وہ مسلمان ہو گئے) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اسی حال پر برقرار رکھا، سوائے سود کے چونکہ جس سود پر اسلام آگیا اور وہ ابھی حاصل نہیں ہوا تو وہ مال کے مالک کو صرف اصل مال واپس کیا جائے گا اور ربوا (سود) ختم کر دیا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۳۶.....ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دو انصاری آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اس میراث کے متعلق اپنا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے جو پرانی ہو چکی تھی اور نہ ہی ان کے پاس کوئی گواہ تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے ہو اور جن چیزوں میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی میں ان میں اپنی رائے کے ساتھ فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پس یاد رکھو میں جس کی حجت کو دیکھ کر ایسا فیصلہ کر دوں جس سے وہ اپنے بھائی کے حق کو ہتھیا لے تو وہ ہرگز اس کو وصول نہ کرے کیونکہ درحقیقت میں اس کے لیے جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا نکال دیتا ہوں۔ جس کو وہ قیامت کے دن اپنی گردن میں ڈالے ہوئے آئے گا۔

یہ سن کر دونوں آدمی رو پڑے اور دونوں میں سے ہر ایک بول اٹھا: یا رسول اللہ! میرا حق اس کو آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے یہ اچھا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو جاؤ اور بھائی چارگی کے ساتھ حق کو تقسیم کرو اور قرعہ ڈال کر حصہ تقسیم کرلو اور پھر ہر ایک دوسرے کے لیے لیا دیا حلال کردے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابو سعید النقاش فی القضاۃ

۱۴۵۳۷..... ہمیں معمر نے عاصم سے روایت کیا، عاصم نے شعبی سے روایت کیا، شعبی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور قتادہ نے بیان کیا کہ:

ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ایک عورت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جس کا شوہر اس حال میں انتقال کر گیا کہ اس نے اپنی اس عورت کے مباشرت (جماع) نہیں کیا تھا۔ اور نہ اس کے لیے کچھ (مہر وغیرہ) مقرر کر کے گیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تم یہ مسئلہ اور لوگوں سے دریافت کرلو، کیونکہ بتانے والے لوگ بہت ہیں۔ آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے سال بھر بھی ٹھہرنا پڑا تب بھی میں کسی اور سے سوال نہ کروں گا۔ آخر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو مہینہ بھر پھرایا۔ پھر ایک دن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وضو کیا پھر دو رکعات نماز ادا کی اور یہ دعا کی:

اللّٰهم ما كان من صواب فمنك وما كان خطأ فمني.

اے اللہ! جو درست ہو وہ تجھ سے ہے اور غلط ہو تو میری طرف سے ہے۔

پھر ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ اس عورت کو اس آدمی کی دوسری عورت جتنا مہر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو اس کی میراث بھی ملے گی نیز اس پر عدت گذارنا بھی لازم ہوگی۔ یہ سن کر آدمی جوش سے اٹھ کھڑا ہوا اور بولا: میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ نے بالکل رسول اللہ ﷺ جیسا فیصلہ کیا ہے جو انہوں نے بروع بنت واشق کے بارے میں کیا تھا اور وہ ہلال بن امیہ کی بیوی تھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے سوا یہ فیصلہ کسی اور نے بھی سنا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں، پھر وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کئی افراد کو لے کر حاضر ہوا اور انہوں نے بھی اس بات کی شہادت دی۔ چنانچہ لوگوں نے ابن مسعود کو کسی اور چیز پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے کہ ان کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے موافق ہوگیا۔

فائدہ:...... مذکورہ روایت ابوداؤد نے کتاب النکاح باب فیمن تزوج ولم یسم صداقاً حتیٰ مات، رقم ۲۱۰۰، ۲۱۰۲ پر قریب قریب انہی الفاظ کے روایت کی ہے۔ نیز دیکھئے سنن الترمذی رقم ۱۱۴۵۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۵۳۸ ہمیں معمر نے جعفر بن برقان سے روایت بیان کی، جعفر نے حکم سے روایت نقل کی کہ: جب مذکورہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے متعلق اعراب (بدوؤں) کی بات کی تصدیق نہیں کی جاسکتی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۳۹..... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو جھگڑالو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آتے اور دونوں کے درمیان وعدہ پورا کرنے کی تاریخ طے ہوتی تو جوان میں سے وعدہ وفا کرتا آپ اسی کے مطابق فیصلہ دیدیا کرتے تھے۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ

کلام:...... روایت کی سند میں خالد بن نافع ضعیف ہے۔

۱۴۵۴۰..... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا مقدمہ لے کر حاضر ہوئے، دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہیں تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس متنازعہ مال کو دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کردیا۔ النقاش

۱۴۵۴۱..... بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کسی تہمت کی وجہ سے دن کی ایک گھڑی تک قید رکھا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ ابن عساکر

۱۴۵۴۲..... معاویہ بن حیدۃ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک تہمت میں ایک آدمی کو قید کیا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۴۳ مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جھوٹ میں شہادت کو رد فرمادیا۔ النقاش فی القضاۃ

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

صلح کرنے کا مشورہ

۱۴۵۴۴..... کعب بن مالک سے مروی ہے کہ وہ ایک آدمی کو اپنے حق کے لیے چمٹ گئے جو اس پر ان کو دینا بنتا تھا۔ دونوں کے شور غوغا کی آواز بلند ہوگئی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی اور آپ نے سنی اور نکل کر باہر تشریف لائے اور پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے آپ کو ساری خبر سنائی۔ حضور ﷺ نے کعب کو فرمایا: اے کعب اب آدھا حق اس سے لے لو اور آدھا اس کو چھوڑ دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۴۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قسم کو طالب حق (مدعی) پر لوٹا دیا کرتے تھے۔ ابن عساکر

۱۴۵۴۶..... علی بن الحسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مدعی کے) شاہد کے ساتھ (مدعی کی ایک) قسم پر فیصلہ فرمایا۔
الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۴۷..... ابن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ گواہ جب دونوں طرف سے برابر ہو جائیں تو دونوں فریقوں کے درمیان قرعہ ڈال لیا جائے۔

۱۴۵۴۸..... ابن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا شاہد (گواہ) کے ساتھ (گواہ والے کی) قسم پر۔ الجامع لعبدالرزاق

عمال کے مال کا مقاسمہ

۱۴۵۴۹..... یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عمال کے مال کو تقسیم کرنے کی وجہ خالد بن صعق کے چند اشعار تھے جو انہوں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجے تھے:

ذیل میں ان کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے:

امیر المؤمنین کو پیغام پہنچادے کہ تو مال اور سلطنت میں اللہ کا ولی ہے۔ ان لوگوں کو جزاء سے دور نہ رکھ۔ جو اللہ کے مال کو ہری بھری زمین تک پہنچاتے ہیں، نعمان کو پیغام بھیج دے کہ حساب کتاب یاد رکھ۔ اور جزء کو اور بشر کو پیغام دیدے اور دونوں خرچ کرنے والوں کو ہرگز نہ بھول جانا۔ بنی غزوان کے سسرالی رشتہ دار بہت ہیں (لیکن) مجھے شہادت گواہی کے لیے نہ بلانا کیونکہ میں غائب ہو جاتا ہوں شہ سواروں کی پہنچ سے مانند ہرنیوں کے، مورتیوں کے، اور خوبصورت سرخ عصفور سے رنگے ہوئے لپٹے پردوں کے جو صندوقوں میں غائب ہو جاتے ہیں جب ہندی تاجر ہرن کے مشک سے بھرے نافے لے کر آتے ہیں جو مشک ان کی مانگوں سے مہک رہی ہوتی ہے، تو جب وہ خرید و فروخت کرتے ہیں تو ہم بھی خرید و فروخت کرنا چاہتے ہیں اور جب وہ جنگ کرتے ہیں تو ہم بھی جنگ کرتے ہیں لیکن کہاں ان کے پاس مال ہے اور نہ ہی ہم مال مویشیوں والے ہیں۔ پس آپ ان کو میری جان تقسیم کردیں، جو جان میں آپ پر فدا کر چکا ہوں۔ کیونکہ وہ راضی ہو جائیں گے اگر آپ ان کے درمیان مجھے تقسیم کرلیں گے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار سن کر ان کے نصف اموال تقسیم کردیئے اور فرمایا: ہم نے خالد کو شہادت (گواہی) سے چھوڑ دیا اور نصف ہم ان عمال (ارکان حکومت) سے لیں گے۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۴۵۵۰ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز جو ثقہ شیخ ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمۃ کو عمرو بن العاص (مصر کے گورنر) کے پاس بھیجا اور ان کو لکھ کر بھیجا اے وزراء حکومت تم لوگوں کے عمدہ اموال کے مالک بن بیٹھے ہو، حرام طریقے سے حاصل کرتے ہو، حرام ہی کھاتے ہو اور حرام ہی چھوڑ جاتے ہو۔ میں تمہارے پاس محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں وہ تمہارا مال تقسیم کرنے آرہے ہیں ان کو اپنا مال پیش کردینا۔ چنانچہ جب محمد بن مسلمہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں (عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) نے ان کو کوئی ہدیہ دیا لیکن محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے وہ ہدیہ واپس کردیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوگئے اور فرمانے لگے: اے محمد! تو نے میرا ہدیہ کیوں واپس کردیا حالانکہ

غزوۂ ذات السلاسل سے واپس آتے ہوئے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ پیش کیا تھا تو انہوں نے قبول فرمالیا تھا۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ وحی کے ساتھ جو چاہتے قبول فرماتے تھے اور وحی کی ہی وجہ سے منع فرمادیا کرتے تھے اگر یہ بھائی کا بھائی کے لیے ہدیہ ہوتا تو میں ضرور قبول کرلیتا لیکن یہ ایک برے حاکم کا ہدیہ ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ناس کرے اس دن کا جس دن میں عمر بن خطاب کی طرف سے والی بنا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں (اپنے والد) عاص بن وائل کو ایسا دیباج (ریشم) پہنے ہوئے دیکھتا تھا جس کو سونے کے بٹن لگے ہوتے تھے۔ جبکہ (عمر کے باپ) خطاب گدھے پر لکڑیاں لادے مکہ میں پھرتے تھے۔ محمد نے فرمایا: تیرا باپ اور اس کا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔ لیکن آج عمر تجھ سے بہتر ہے۔ اگر آج جب تو اس کی مذمت کررہا ہے تیری یہ شان (اسلام کی وجہ سے) نہ ہوتی تو تو بھی بکری کو ٹانگوں میں دابے اس کا دودھ دوہ رہا ہوتا اور اس کا زیادہ دودھ تجھے خوش کرتا اور کم ہونے کی وجہ سے تجھے دکھ ہوتا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ غصہ کے لمحات تھوک دو اور یہ باتیں تیرے پاس امانت ہیں۔ پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنا مال ان کے سامنے پیش کردیا اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے اس کو تقسیم فرمادیا اور واپس لوٹ آئے۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۴۵۵۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عاصم بن عمرو بجلی سے مروی ہے وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ کوفہ کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم آپ کے پاس تین باتوں کا سوال کرنے آئے ہیں، آدمی اپنے گھر میں نفل نماز پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟ عورت جب حائضہ ہو تو آدمی کے لیے اس کے ساتھ خلط ملط ہونے کا کیا حکم ہے؟ جنابت کے غسل کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے جن باتوں کا سوال کیا ہے آج تک کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا جب سے میں نے ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا۔

بہر حال آدمی اگر اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرے تو یہ نور ہے لہٰذا اپنے گھروں کو خوب منور کرو۔ جبکہ عورت جب حائضہ ہو تو آدمی ازار کے اوپر سے بوس و کنار کرسکتا ہے لیکن اس کے نیچے پر ہرگز مطلع نہ ہو (تجاوز نہ کرے) اور غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ (جب غسل کا) پانی کسی برتن میں ہو تو پہلے اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال (اور دھو) پھر اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں ڈال اور اپنی شرم گاہ اور ناپاکی کو دھو۔ پھر نماز جیسا وضو کر، پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈال اور ہر بار اپنے سر کو مل، پھر اپنے جسم پر پانی ڈال پھر غسل کی جگہ۔ جہاں پانی اکٹھا ہو چکا ہو سے ایک طرف ہٹ جا اور پھر اپنے پاؤں دھو ڈال۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، محمد بن نصر فی کتاب الصلاۃ، مسند ابی یعلی، الطحاوی، الطبرانی فی الاوسط، ابن عساکر

۱۴۵۵۷..... حارث بن معاویہ کندی سے مروی ہے کہ وہ تین باتوں کا سوال کرنے کے لیے سفر کر کے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا چیز تجھے میرے پاس لے کر آئی ہے؟ حارث نے عرض کیا: تین باتوں کے متعلق سوال۔ پوچھا وہ کیا ہیں؟ عرض کیا: بسا اوقات میں اور میری بیوی کمرے میں ہوتے ہیں اور نماز کا وقت ہوجاتا ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں تو وہ میرے برابر کھڑی ہوجاتی ہے کیونکہ اگر وہ پیچھے کھڑے ہو تو کمرے (کی تنگی کی وجہ سے وہ اس) باہر آجاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اپنے اور اس کے درمیان کپڑے کا پردہ حائل کرلے پھر اس کے برابر میں ہوتے ہوئے نماز ادا کرلے اگر تو چاہے۔ حارث نے دوسرا سوال کیا: عصر کے بعد دو رکعتیں (نفل) کیسی ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حارث نے پھر تیسرا سوال کیا: قصہ گوئی (وعظ) کیسی ہے؟ لوگ چاہتے ہیں کہ میں ان کے آگے بیان کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری مرضی ہے۔ گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کرنا گوارہ نہ کیا (لیکن قصہ گوئی کو پسند بھی نہ فرمایا) حارث نے عرض کیا: خیر میں باز آنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ جب تو ان میں قصہ گوئی کرے گا تو اپنے جی میں ان سے بڑھ جائے گا، پھر تو ان کو قصہ گوئی کرتا رہے گا تو اپنے آپ کو ان سے ثریا جتنا بلند رتبہ خیال کرے گا۔ پھر اللہ پاک قیامت کے روز تجھے اسی قدر ان کے قدموں کے نیچے پست کردے گا۔ مسند احمد، السنن لسعید بن منصور

سفر میں نفل اور سنت کی قصر نہیں ہے

۱۴۵۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سفر کی نماز (چار رکعتوں والی) دو رکعات ہیں چاشت کی نماز دو رکعات ہیں، فطر (اشراق) کی نماز دو رکعات ہیں۔ یہ مکمل ہیں بغیر کسی قصر کے (یعنی سفر حضر میں چاشت اور اشراق کے نوافل دو دو رکعات ہی ہیں) بمطابق رسول اللہ ﷺ کی زبان کے۔ اور خسارہ وگھاٹے میں پڑا جس نے جھوٹ بولا۔

الجامع لعبدالرزاق، الدارقطني في السنن، ابن ابي شيبه، مسند احمد، العدني، المروزي في العيدين، النسائي، ابن ماجه، ابن يعلى، ابن جرير، ابن خزيمة، الطحاوي، الشاشي، الدارقطني في الافراد، ابن حبان، حلية الاولياء، السنن للبيهقي، السنن لسعيد بن منصور

۱۴۵۵۴..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک وفد آیا جس میں عاصم بن عمرو بجلی بھی تھے وہ فرماتے ہیں کہ وفد نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ہم آپ کے پاس تین خصلتوں کے بارے میں سوال کرنے آئے ہیں عورت جب حائضہ ہو آدمی کے لیے۔ اس کی قربت کس حد تک حلال ہے؟ جنابت سے غسل کا کیا طریقہ ہے اور گھروں میں قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! کیا تم جادوگر ہو، تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جس کے متعلق میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا لیکن آج تک اس کے بعد اس کے متعلق کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔ پھر ارشاد فرمایا:

بہر حال عورت جب حائضہ ہو تو مرد کے لیے عورت کی ازار (شلوار) کے اوپر سے اس سے لطف حاصل کرنا حلال ہے۔ جبکہ غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے، پھر شرم گاہ، پھر وضو کرے، پھر اپنے سر اور جسم پر پانی بہائے۔ اور قرآن کا پڑھنا (سراسر) نور ہے جو چاہے اپنے گھر کو اس کے ساتھ منور کر لے۔ الدارقطني في السنن

۱۴۵۵۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں ہنسی مذاق اور سنجیدگی برابر ہے۔ طلاق، صدقہ اور (غلام کو) آزاد کرنا۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۵۵۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: چار چیزوں پر قفل لگا ہوا ہے (یعنی وہ یقیناً نافذ ہو جاتی ہیں ہنسی مذاق میں ہوں یا سنجیدگی میں) نذر، طلاق، عتاق (آزاد کرنا) اور نکاح۔ التاريخ للبخاري، السنن للبيهقي

ریشم پہننے کی ممانعت

۱۴۵۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ریشم پہننے سے، اس (کی زین) پر سوار ہونے سے، اس پر بیٹھنے سے، چیتے کی کھال سے، اس پر سوار ہونے سے، نیز غنیمت کو فروخت کرنے سے جب تک کہ اس کا خمس (اللہ اور اس کے رسول کے لیے) نہ نکال لیا جائے، نیز دشمن کی قید حاملہ عورتوں سے وطی کرنے سے منع فرمایا۔ گدھے کا گوشت کھانے سے، ہر اس درندے سے جو کچلی کے دانتوں سے شکار کرتے ہیں اور ہر اس پرندے سے جو پنجوں کے ذریعے چیر پھاڑ کر شکار کریں، شراب کی قیمت سے، مردار کی قیمت سے، نر جانور کی جفتی کی کمائی سے اور کتے کی قیمت سے۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام: ..... مذکورہ روایت کی سند میں عاصم بن ضمرۃ ضعیف راوی ہے۔

۱۴۵۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا رکوع وسجود میں قرأۃ قرآن سے، سونے کی انگوٹھی سے، کتان (ریشم) کے لباس سے، عصفور کے ساتھ رنگے ہوئے لباس سے۔

مؤطا امام مالک، ابوداؤد، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، البخاري في خلق افعال العباد، مسلم، مسند عبدالله بن احمد بن حنبل، الترمذي، النسائي، ابن ماجه، الكجي، ابن جرير، الطحاوي، ابن حبان، السنن للبيهقي

۱۴۵۵۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا لیکن میں تمہیں نہیں کہتا کہ تمہیں بھی منع فرمایا رکوع وسجدہ میں تلاوت (قرآن) سے، سونے کی انگوٹھی سے، ریشم کے لباس سے اور سرخ زین پر سوار ہونے سے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، العدنی، الکجی، الدورقی، ابن جریر، حلیۃ الاولیاء

۱۴۵۶۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس لوگوں پر لعنت فرمائی سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، سود کے دونوں گواہوں پر، سود (کا معاملہ) لکھنے والے پر، حسن کے لیے گودنے والی اور گدوانے والی پر، زکوٰۃ روکنے والے پر، حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے اس پر اور حضور ﷺ نوحہ زاری کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اور نوحہ کرنے والی پر لعنت فرمائی یہ نہیں فرمایا۔

ابن حبان، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلی، الافراد للدارقطنی، الدورقی، ابن حبان، ابن جریر

۱۴۵۶۱... ربیعۃ بن النابغۃ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا (شراب کے) برتنوں سے اور اس بات سے کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد تک رکھا جائے، پھر ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا لیکن تم قبروں کی زیارت کیا کرو، مگر کوئی غلط بات (شرک وغیرہ کی) نہ کہو۔ بے شک قبریں تم کو آخرت کی یاد دلائیں گی۔ نیز میں نے تم کو (شرابوں کے) برتنوں سے منع کیا تھا۔ اب تم ان میں (حلال چیز) پیو۔ لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو، نیز میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا کہ تم ان کو تین دن سے زیادہ نہ روکے رکھو، پس اب جب تک تم چاہو روک لو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکجی، مسدد، الطحاوی، الدورقی، ابن ابی عاصم فی الاشربۃ

کلام:...... المغنی میں مذکور ہے کہ جب ربیعہ بن نابغہ اپنے والد کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرے تو اس کی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۴۵۶۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے ہر کچلی کے دانتوں والے جانور سے منع فرمایا اور پرندوں میں سے پنجوں (سے چیر پھاڑ کرنے) والے پرندوں سے منع فرمایا، نیز مردار کی قیمت سے، شراب کی قیمت سے، گدھے کا گوشت کھانے سے، فاحشہ کی کمائی سے، نر جانور کی جفتی کی کمائی سے اور ریشم کے پالان اور زینوں سے منع فرمایا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، الطحاوی

۱۴۵۶۳... رسول اللہ ﷺ نے مجھے چار باتوں سے منع فرمایا اور (اس کے بعد) میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ میں بالوں کی چوٹی یا جوڑا باندھ کر نماز پڑھوں (مرد کے لیے) یا نماز میں کنکریوں کو الٹ پلٹ کروں، نیز مجھے منع فرمایا کہ میں جمعہ ہی کو روزے کے لیے خاص کرلوں۔ اور منع فرمایا کہ میں روزہ کی حالت میں پچھنے (لگوا کر خون) نکلواؤں۔

اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے (قرآن پاک میں مذکور) "أدبار النجوم" اور "أدبار السجود" کے بارے میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: أدبار السجود مغرب کے بعد کی دو رکعت (سنتیں) ہیں اور ادبار النجوم فجر کی نماز سے پہلے (فجر کی) دو رکعت (سنتیں) ہیں۔ نیز میں نے آپ سے حج اکبر کے بارے میں سوال کیا تو ارشاد فرمایا: وہ یوم النحر (قربانی کا دن) ہے۔ اور میں نے آپ ﷺ سے (الصلاۃ الوسطیٰ) درمیان کی نماز (جس کا قرآن میں ذکر ہے) کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عصر کی نماز ہے جس میں کوتاہی کی جاتی ہے۔ اور پھر قرآن میں اس کی پابندی کا خصوصیت سے ذکر آیا ہے۔ مسدد

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ کنز۔

ناسخ ومنسوخ احکام

۱۴۵۶۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رمضان نے ہر روزے (کی فرضیت) کو منسوخ کردیا ہے اور زکوٰۃ نے (ہر صدقے کی فرضیت) کو منسوخ کردیا ہے اور متعہ نے طلاق، عدت اور میراث کو منسوخ کردیا ہے (متعہ اول اسلام میں جائز تھا پھر حرام قرار دے

دیا گیا اور طلاق، عدت اور میراث پھر شروع ہو گئے) اور (یوم الضحیٰ) قربانی نے ہر دوسری قربانی (کی فرضیت) کو منسوخ کر دیا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو بروایت علی حضور ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے، جو قسم اول میں گذر چکا ہے۔

۱۴۵۶۵۔۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: تین چیزوں میں مذاق اور مسخرہ پن نہیں ہے نکاح، طلاق، عتاقہ (آزادی) اور صدقہ۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۶۶۔۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: تلقی سے (دودھ والے جانور کو ذبح کرنے سے)، جفتی والے بکرے کو ذبح کرنے سے، اور طلوع شمس سے قبل بھاؤ تاؤ کرنے سے۔ مصنف ابن ابی شیبه

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ تلقی سے یعنی جو لوگ دیہاتوں سے سبزیاں اور اناج وغیرہ لے کر منڈی میں فروخت کرنے آتے ہیں ان سے خرید کر آگے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ ایجنٹ اور دلال کرتے ہیں، جس کی وجہ سے اشیاء کے دام بڑھ جاتے ہیں۔

۱۴۵۶۷۔۔۔۔۔۔حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو پانچ چیزیں لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے اس کے لیے جنت ہے اور جس نے پانچ چیزوں کی ادائیگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس کو جنت سے کوئی چیز روکنے والی نہیں۔ اور جمعہ پانچ شخصوں کے سوا سب پر واجب ہے۔ وضو پانچ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے، مشروبات پانچ چیزوں سے تیار ہوتے ہیں، عورتوں پر مردوں کے پانچ حق ہیں اور حضور ﷺ نے عورتوں کو پانچ چیزوں سے منع فرمایا:

بہر حال وہ پانچ چیزیں جن کے ساتھ بندہ اللہ سے ملاقات کرے اور اس کے لیے جنت ہو جائے وہ نماز، زکوٰۃ، بیت اللہ کا حج، رمضان کے روزے اور امیر کی اطاعت ہے اور خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں۔

بہر حال وہ پانچ چیزیں جن کی ادائیگی کرتے ہوئے اللہ سے ملاقات کرے تو اس کو جنت سے کوئی چیز نہیں روک سکتی وہ اللہ کی خیر خواہی، کتاب اللہ کی خیر خواہی، امیروں (حکام) کی خیر خواہی اور عامۃ المسلمین کی خیر خواہی ہے۔

بہر حال جمعہ ان پانچ لوگوں کے سوا سب پر واجب ہے: عورت، مریض، غلام، مسافر اور بچہ۔

بہر حال وضو پانچ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اور کرنا واجب ہو جاتا ہے ہوا نکلنے سے، پاخانے سے، پیشاب سے، قے (الٹی) سے اور ٹپکنے والے خون سے۔

بہر حال مشروب (نبیذ وغیرہ) پانچ چیزوں سے تیار ہوتے ہیں۔ شہد سے، کشمش سے، کھجور سے، گندم سے اور جو سے۔

بہر حال آدمی کے عورتوں پر پانچ حق ہیں: اس کی قسم (اگر وہ عورت کے لیے کوئی قسم کھالے تو اس کو) نہ تڑوائے، خوشبو نہ لگائے مگر شوہر ہی کے لیے، گھر سے نہ نکلے مگر اس کی اجازت کے ساتھ اور اس کے گھر میں ایسے شخص کو نہ آنے دے جس کا آنا وہ پسند نہ کرتا ہو۔

اور بہر حال حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو پانچ باتوں سے منع فرمایا: (کمام سے یعنی بالوں کے اندر کوئی چیز رکھ کر ان کا) جوڑا بنانے سے۔ جس سے بال زیادہ معلوم ہوں، جوتے پہننے سے (یعنی گھومنے پھرنے سے)، محفلوں میں بیٹھنے سے، شاخ۔ ڈنڈی وغیرہ لے کر اکڑتے ہوئے چلنے سے اور بغیر اوڑھنی کے صرف شلوار قمیص پر اکتفاء کرنے سے۔ ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت بالاسند کے اعتبار سے کلام ہے دیکھئے: التنزیہ ۲/۳۹۵ ذیل اللآ لی ۱۸۲۔

۱۴۵۶۸۔۔۔۔۔۔عمران بن حبان بن غلۃ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کو منع فرماتے ہوئے دیکھا کہ مال غنیمت کی کوئی شے (خریدی یا) بیچی نہ جائے جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کر لیا جائے، نیز حاملہ (قیدی) عورتوں کو (جب وہ حصے میں آجائیں) وطی (جماع) کرنے سے منع فرمایا اور (درختوں پر لگے) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ ان کا پکنا ظاہر نہ ہو جائے اور وہ آفت سے محفوظ نہ ہو جائیں۔ الحسن بن سفیان و أبو نعیم

ماں کی خدمت کا اجر جہاد کے برابر ہے

۱۴۵۶۹.....یحییٰ بن العلاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام رشدین بن کریب سے اور وہ لبید سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اور اس کی ماں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آدمی جہاد میں جانا چاہتا تھا، جبکہ اس کی ماں اس کو روک رہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کو ارشاد فرمایا: تو اپنی ماں کے پاس ٹھہر، تجھے ایسا ہی اجر ملے گا جیسا جہاد میں ملتا۔ اور ایک دوسرا شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے نذر مانی ہے کہ میں اپنی جان کو اللہ کے لیے ذبح کروں گا۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ چنانچہ وہ آدمی چلا گیا اور اس نے اپنے آپ کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا۔ تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے جو اپنی نذروں کو پورا کرنے والے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کا شر (عذاب اور دکھ) پھیل رہا ہوگا۔

پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سو اونٹنیاں اللہ کی راہ میں دو اور تین سال کے عرصہ میں دو، کیونکہ کوئی ایسا شخص تجھے نہیں ملے گا جو تجھ سے یہ ساری اونٹنیاں اکٹھی لے لے۔

ایک اور عورت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں آپ کے پاس عورتوں کی قاصد بن کر آئی ہوں اور اللہ کی قسم! اور عورتوں میں سے کوئی عورت خواہ وہ جانتی ہو یا نہیں جانتی ہو مگر ہر ایک عورت آپ کے پاس آکر یہ سوال کرنا چاہتی ہے۔ وہ یہ کہ اللہ رب العزت مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے اور سب کا معبود ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں مردوں کی طرف بھی اور عورتوں کی طرف بھی۔ اللہ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے، اگر وہ جہاد میں کامیاب ہوتے ہیں تو ان کو اجر ملتا ہے اور اگر وہ شہید ہو جاتے ہیں تو اللہ کے پاس زندہ رہتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے، اب عورتوں کو یہ اجر کیسے ملے گا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کا اپنے شوہروں کی اطاعت کرنا اور ان کے حقوق کو جاننا (یہ سب کچھ عطا کر دے گا) لیکن ایسا کرنے والی تم میں سے تھوڑی عورتیں ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام:.....حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اس روایت کو مختصراً (شر پھیل رہا ہوگا) تک روایت کیا ہے بطریق جبارۃ بن المغلس عن مندل بن علی عن رشدین۔ نیز اس کو جوزقانی کے طریق سے اباطیل (من گھڑت میں شمار کیا ہے لیکن دونوں نے درست نہیں کیا۔ رشدین بن کریب کی روایت ترمذی نے لی ہے اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ) نے اگرچہ اس کو ضعیف قرار دیا ہے مگر اس کی روایت حد وضع (من گھڑت روایتوں) تک نہیں پہنچتی۔ اور یحییٰ بن العلاء کی روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ نے لی ہے اور یہ متروک راوی ہے۔

۱۴۵۷۰.....حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دونوں حالتوں میں دیکھا بغیر روزے کے بھی اور روزہ دار بھی۔ اسی طرح جوتوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے بھی اور ننگے پاؤں بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور کھڑے ہو کر پیتے ہوئے بھی دیکھا اور بیٹھ کر پیتے ہوئے بھی دیکھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۷۱.....ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کتنی چوری میں قطع ید ہوگی؟ (کتنے مال کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری ہوگی) حضور اکرم ﷺ نے (سائل کے حال کو دیکھتے ہوئے) ارشاد فرمایا: درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے (کیونکہ وہ محفوظ نہیں ہیں) ہاں جب پھل جرین (جہاں پھل اکٹھے ہوتے ہیں) میں جمع کر لیے جائیں تو ڈھال کی قیمت (کے برابر پھلوں کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور راہ چلتی بکری کو اٹھانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاں جب وہ باڑے میں پہنچ جائے تو ڈھال کی قیمت کے برابر میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ سے گمشدہ بکری کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تجھے یا تیرے کسی بھائی کے ہاتھ لگ جائے گی۔ اگر کوئی بکری نکل جائے تو تو اس کو پکڑ لے۔ اور رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں

سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کے ساتھ اس کے پاؤں اور اس کا مشکیزہ ہے اس کو یونہی پھرنے دے اس کا مالک اس کو پکڑ لے گا اور حضور اکرم ﷺ سے لقطہ (پڑی ہوئی چیز) کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑی ہوئی چیز کسی آتی جاتی راہ یا آباد بستی میں ملے تو اس کو ایک سال تک تشہیر کرا۔ اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ وہ تیری ہے۔ اور اگر وہ چلتی راہ میں نہیں ہے اور نہ ہی کسی آباد بستی میں تو اس میں اور رکاز (زمین میں گاڑے ہوئے خزانہ) میں خمس ہے (یعنی اس کا پانچواں حصہ بیت المال کے لیے نکال کر باقی پانے والے کا ہے)۔ النسائی، ابن عساکر

۱۴۵۷۲۔۔۔ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ مجھے عبداللہ بن ابی بکر نے اپنے والد ابوبکر (سے انہوں نے) محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں:

گورنر کے لئے ہدایات کا ذکر

یہ خط رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے لیے لکھوایا تھا جب آپ ﷺ نے ان کو یمن کی طرف معلم بنا کر بھیجا تھا۔ تاکہ وہ اہل یمن کو فقہ وسنت سکھائیں اور ان سے صدقات (واجبہ) وصول کریں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لیے خط لکھوایا اور ایک عہد لکھوایا اور اس میں کچھ احکام فرمائے۔ جو درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے ہے:

یاایھا الذین آمنوا أوفوابالعقود

اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔

نیز یہ عہد نامہ ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عمرو بن حزم کے لیے۔ ان کو یمن بھیجتے وقت۔ رسول اللہ ان کو ہر کام میں اللہ کے تقویٰ کا حکم کرتے ہیں۔

فان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ لوگ احسان کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ نے ان کو حکم کیا ہے کہ وہ حق کو وصول کریں جیسے کہ اللہ نے اس کو مقرر کیا ہے۔ نیز وہ لوگوں کو خیر کی خوشخبری دیں اور ان کو خیر کا حکم دیں لوگوں کو قرآن سکھائیں ان کو قرآن سمجھائیں، لوگوں کو منع کریں کہ کوئی قرآن کو بغیر پاکی (وضو) کے نہ چھوئے۔ لوگوں کو خبر دیں ان کے حقوق کی اور ان پر واجب احکام اور ذمہ داریوں کی۔ نیز وہ حق میں ان پر نرمی کریں، لیکن ظلم کی روک تھام میں سختی کریں۔ بے شک اللہ پاک نے ظلم کو ناپسند کیا ہے اور اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے:

ألا لعنة اللہ علی الظالمین۔

یاد رکھو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

جنت حاصل کرنے والے اعمال

نیز لوگوں کو جنت کی خوشخبری دے اور جنت حاصل کرنے کے اعمال بتائے، جہنم سے لوگوں کو ڈرائے اور جہنم میں لے جانے والے اعمال بتائے۔ لوگوں کے ساتھ الفت کے ساتھ برتاؤ رکھے تاکہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کر لیں۔ لوگوں کو حج کے احکام، سنن اور فرائض اور حج اکبر و حج اصغر کے متعلق اوامر اللہ سے آگاہ کرے۔ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے۔

نیز لوگوں کو منع کریں کہ وہ ایک چھوٹے کپڑے میں نماز نہ پڑھیں ہاں اگر بڑا کپڑا ہو اور اس کی دونوں طرفین کی گردن پر مخالف سروں میں ڈال لی جائیں تو درست ہے۔ نیز منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑے میں لپٹ جائے اور اپنی شرم گاہ آسمان کی طرف کرلے۔ اور کوئی آدمی جب اس کے بال گدی پر زیادہ اکٹھے ہو جائیں تو ان کی چٹیا یا جوڑا نہ باندھے نیز جب لوگوں کے درمیان کوئی لڑائی ہو جائے تو قبائل اور خاندانوں کو نہ پکاریں بلکہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کا نعرہ بلند کریں۔ پس جو اللہ کے نام سے نہ پکارے بلکہ قبائل اور خاندانوں کو پکارے (یعنی عصبیت کا دعویٰ کرے، قوم پرستی کرے) تو ان پر تلواریں سونت لی جائیں حتیٰ کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کے نعرے کو بلند کرنے لگ جائیں۔

لوگوں کو کامل وضو کا حکم کریں کہ اپنے چہروں کو، اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئیں اور اپنے سروں کا مسح کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے ان (عمرو بن حزام) کو نماز اپنے وقت پر پڑھنے کا حکم دیا، رکوع کو اچھی طرح کرنے اور خشوع کا اہتمام کرنے کا فرمایا۔ اور رات کی آخری تاریکی میں فجر پڑھ لیں اور جب سورج ڈھل جائے تو ظہر کو جلد پڑھ لیں۔ عصر کو پڑھ لیں جب کہ سورج زمین میں زندہ ہو (ٹھنڈا نہ ہو جائے کہ اس پر نگاہ ٹکنے لگ جائے) اور مغرب کو پڑھ لیں جب رات متوجہ ہو لیکن اس قدر مؤخر نہ کی جائے کہ ستارے آسمان میں ظاہر ہو جائیں۔ اور عشاء کو اول رات میں پڑھ لیں۔ جب جمعہ کی اذان ہو جائے تو جمعہ کے لیے سبقت کریں، جب اس کے لیے جانے کا وقت (قریب) ہو تو غسل کرلیں۔ نیز فرمایا کہ اموال غنیمت میں سے اللہ کا خمس نکالیں۔ اور مؤمنوں پر جو صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) فرض کی گئی ہیں وہ زمین میں جبکہ اس کو آسمانی پانی سے سیراب کیا گیا ہو یا از خود وہ سیرابی ہو تو اس میں عشر ہے (دسواں حصہ) جس زمین کو (رہٹ کے) ڈولوں (یا ٹیوب ویلوں) سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عُشر ہے (یعنی بیسواں حصہ)۔ اور ہر دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں اور ہر بیس اونٹوں میں چار بکریاں ہیں۔ ہر چالیس گائے میں ایک گائے ہے۔ اور ہر تیس گائے میں ایک سالہ بچھڑا ہے نر یا مادہ۔ اور ہر چالیس بکریوں میں جو سائمہ ہوں (یعنی سال کے اکثر حصے میں باہر ادھر اُدھر غیر ملکیت زمین سے چر کر گذارہ کرتی ہوں) ان میں ایک بکری ہے، یہ اللہ کا فریضہ ہے جو اس نے مؤمنین پر (ان کے اموال میں) مقرر کیا ہے۔ پس جو زیادہ کرے وہ اسی کے لیے بہتر ہے۔

اور بے شک جو یہودی یا نصرانی اپنی طرف سے خالص اسلام لے آیا اور اسلام کے دین کو اس نے اپنا لیا بے شک وہ مؤمنین میں سے ہے۔ اس کے لیے وہ سب کچھ ہے جو مؤمنوں کے لیے ہے اور اس پر ہر وہ چیز لازم ہے جو مؤمنوں پر لازم ہے۔ اور جو نصرانیت یا یہودیت پر جما ہوا ہے اس کو تنگ نہ کیا جائے اور (پھر ان کے) ہر بالغ مرد یا عورت، آزاد یا غلام پر ایک دینار دینا لازم ہے یا اس کے بقدر کپڑے۔ پس جو یہ حق ادا کردے اس کے لیے اللہ کا اور اس کے رسول کا ذمہ ہے اور جس نے یہ حق روک لیا وہ اللہ کا دشمن ہے اور اس کے رسول کا اور تمام مؤمنوں کا بس اللہ کی رحمتیں ہوں محمد نبی پر اور سلامتی اور برکتیں ہوں۔

کلام: ...... یہ روایت منقطع ہے۔ پھر انہوں (ابن اسحاق) نے اسی روایت کو دوسرے طریق سے نقل کیا، بطریق عن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ عن عمرو بن حزم متصلاً۔

۱۴۵۷۳...... ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے، عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض اور صدقات اور دیتوں کا بیان تھا۔ اور پھر یہ خط عمرو بن حزم کے ساتھ بھیج دیا اور پھر وہ اہل یمن کو پڑھ کر سنایا گیا، جس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد پیغمبر کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال قبائل رعین معافر اور ہمدان کے رئیسوں کی طرف

امابعد! تمہارا قاصد واپس آیا ہے، تم نے مال غنیمت میں سے خمس دیا ہے۔ اور مؤمنین پر ان کی (کاشتکاری) زمین میں جو عشر فرض ہے وہ تب ہے جب زمین آسمانی پانی (بارش) کے ساتھ سیراب ہوتی ہو اور بہتے پانی کے ساتھ سیراب ہوتی ہو۔ یا زمین از خود پانی کھینچتی ہو اور ایسی زمین کی پیداوار پانچ وسق تک پہنچ جاتی ہو وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

اور ہر پانچ سائمہ اونٹوں میں (جو باہر چرتے پھرتے ہوں) ایک بکری ہے یہاں تک کہ ان کی تعداد چوبیس تک پہنچ جائے۔ جب ایک

اونٹ بھی زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک بنت مخاض (تشریح باب الزکوۃ میں پڑھیں) ہے۔ اگر بنت مخاض میسر نہ ہو تو ابن لبون نر۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد پینتیس تک پہنچ جائے۔ جب پینتیس سے ایک اونٹ زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ اگر پینتالیس سے ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک حقہ ہے۔ اونٹ کی جفتی کے قابل۔ ساٹھ تک یہی ہے۔ اگر ساٹھ سے ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں، ایک جذعہ ہے پچھتر تک، جب پچھتر سے ایک عدد زیادہ ہوجائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں دو حقے ہیں اونٹ کی جفتی کے قابل۔ ایک سوبیس تک۔ یہی دو حقے رہیں گے۔ پھر جب ایک سوبیس سے تعداد اوپر ہوجائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ اور ہر پچاس میں حقہ ہے اونٹ کی جفتی کے قابل۔

اور ہر تیس گائے میں ایک سالہ بچھڑا نر یا مادہ، اور ہر چالیس گائے میں ایک گائے۔ اور ہر چالیس سائمہ بکریوں (باہر چرنے والیوں) میں ایک بکری ہے، یہاں تک کہ ایک سوبیس تک پہنچ جائیں۔ جب ایک سوبیس سے ایک بکری زیادہ ہوجائے تو دوسوتک میں دو بکریاں ہیں، جب دو سو سے ایک بکری زائد ہوجائے تو تین سوتک میں تین بکریاں ہیں اور جب ایک زیادہ ہوجائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور زکوۃ وصولی میں بوڑھا جانور لیا جائے گا اور نہ کانا بھینگا اور نہ ہی بکریوں کا نر۔ اور نہ متفرق کے درمیان جمع کیا جائے گا اور نہ جمع شدہ کو متفرق کیا جائے گا زکوۃ کے خوف سے۔ اور جب دو شریکوں سے مشترک زکوۃ لی جائے تو بعد میں وہ دونوں برابری کے ساتھ حساب کتاب کرلیں۔ اور ہر پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم ہیں۔ پھر جب چاندی زیادہ ہوجائے تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ) چاندی سے کم میں زکوۃ نہیں (جبکہ صرف چاندی ہو، سونا اور روپیہ پیسہ یا دیگر مال تجارت کچھ نہ ہو) اور ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہے۔

اور صدقہ محمد (ﷺ) اور ان کے اہل بیت کے لیے حلال نہیں۔ یہ تو زکوۃ ہے جس کے ذریعے تم اپنے آپ کو پاک کرتے ہو اور یہ فقراء مؤمنین کے لیے حلال ہے اور اللہ کی راہ میں بھی خرچ کی جائے گی۔ اور غلاموں میں اور کاشت کی زمین میں اور نہ اس کے کام کرنے والوں میں کچھ بھی زکوۃ ہے۔ جبکہ زمین کا صدقہ (زکوۃ) عشر کی صورت میں نکال لیا جائے گا۔

بڑے بڑے گناہوں کا ذکر

اور مسلمان غلام میں اور نہ مسلمان کے گھوڑے میں کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

اور قیامت کے روز کبیرہ (بڑے بڑے) گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ایک شرک باللہ ہے، اور ناحق مؤمن جان کو قتل کرنا اسلام کی جنگ کے روز پیٹھ پھیر کر بھاگنا، والدین سے قطع تعلقی کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ عمرہ حج اصغر ہے۔ اور قرآن کو کوئی نہ چھوئے مگر پاک۔ اور نکاح کے بغیر طلاق نہیں اور غلام کو جب تک خرید نہ لے آزاد کرنے کا اختیار نہیں۔ اور کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا حصہ کندھے پر نہ پڑا ہوا ہو۔ اور کوئی ایک کپڑے میں نہ لپٹے اس طرح کہ اس کی شرم گاہ اور آسمان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور کوئی ایک ایسے کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کی جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور کوئی اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز نہ پڑھے۔ اور جس نے کسی مؤمن کو ناحق قتل کیا اور اس پر گواہ موجود ہیں تو اس کا قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ مقتول کے ورثاء راضی ہوجائیں۔ اور ایک جان کی دیت (بدلہ) سو اونٹ ہیں، اور ناک جب پوری کاٹ دی جائے تو اس میں دیت ہے، اور زبان میں دیت ہے، اور ہونٹوں میں دیت ہے، عضو تناسل میں دیت ہے، دونوں خصیوں میں دیت ہے، کمر میں دیت ہے، دونوں آنکھوں میں دیت ہے، ایک ٹانگ میں نصف دیت ہے اور مأمومۃ (سر کا وہ زخم جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے) میں نصف دیت ہے۔ جائفہ (پیٹ کا وہ زخم جو معدہ تک پہنچ جائے) میں تہائی دیت ہے، منقلہ (وہ زخم جس سے کچھ ہڈی نکل جائے اور اپنی جگہ سے ہٹ جائے) میں پندرہ اونٹ ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں سے ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔ ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔ موضحہ (وہ زخم جس سے ہڈی ظاہر ہوجائے) میں پانچ اونٹ ہیں، اور آدمی کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اور جو دیت کو سونے کے ساتھ ادا کرنا چاہے اس کے لیے پوری دیت ایک ہزار دینار ہیں۔

النسائی، الحسن بن سفیان، الکبیر للطبرانی، المستدرک الحاکم، ابو نعیم، السنن الکبری للبیہقی، ابن عساکر

ابن عساکر نے عباس دوری کی روایت میں نقل کیا ہے، عباس دوری کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے اسی حدیث کو سنا وہ فرمارہے تھے کہ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کے لیے ایک خط لکھا (پھر آگے روایت بیان کی)
تو یحییٰ بن معین سے ایک شخص نے پوچھا یہ روایت مسند ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ صالح ہے۔ آدمی نے یحییٰ سے عرض کیا: کہ پھر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میرے پاس رسول اللہ کی کوئی تحریر موجود نہیں سوائے اس خط کے؟ تب یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ ثابت ہے بنسبت حضرت عمرو بن حزم کے خط کے۔

۱۴۵۷۴..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:
بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدیا للہذا اب وارث کے لیے وصیت جائز نہیں (اور نہ وہ نافذ کی جائے گی) اور بچہ صاحب بستر (شوہر یا باندی کے مالک کا ہوگا) جبکہ زانی کے لیے سنگساری کے پتھر ہیں۔ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا (کہ اس کا بیٹا ہوں) یا کسی غلام نے غیر آقا کی طرف اپنے کو منسوب کیا (کہ اس کا غلام ہوں) تو اس پر اللہ کی لعنت قیامت تک رہے گی۔ اور کوئی عورت اپنے گھر میں سے کوئی چیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (صدقہ خیرات میں) خرچ نہ کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! اور کھانا بھی نہیں؟ فرمایا: کھانا تو ہمارا بہترین مال ہے (وہ کیسے بغیر اجازت دینا جائز ہوگا)۔ پھر ارشاد فرمایا: عاریت (مانگی ہوئی چیز) واپس کرنا لازم ہے، منحہ (دودھ کا جانور جو کسی کو دودھ پینے کے لیے دیا ہو) وہ بھی واپس کیا جائے گا اور قرض چکایا جائے گا اور ضامن (ضمانت لینے والا) نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۷۵..... ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ کے موقع پر گدھے کا گوشت کھانے سے اور ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اور حاملہ قیدی عورتوں سے جماع کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ اپنے بچے نہ پیدا کرلیں۔ اور مال غنیمت بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کرلیا جائے اور درخت پر لگے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پکنا شروع نہ ہوجائیں۔ اور حضور ﷺ نے اس دن لعنت فرمائی واصلہ اور موصولہ پر۔ اپنے بالوں میں دوسرے کے بال لگوانے والی عورت پر اور اس پر جو دوسری کو بال لگا کردے اور گودنے والی پر اور گدوانے والی پر (جسم میں سوئی کے ساتھ نشانات لگا لگا کر پھر ان میں سرمہ یا رنگ بھر کر کوئی خاص نشانی لگوانا) اور لعنت فرمائی اپنے چہرے کو پیٹنے والی پر اور اپنے گریبان کو پھاڑنے والی پر۔ مصنف ابن ابی شیبہ
روایت صحیح ہے۔

حجۃ الوداع کے خطبہ کا ایک حصہ

۱۴۵۷۶..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدیا ہے، پس اب وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔ بچہ صاحب بستر کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ اور جس نے غیر باپ کی طرف نسبت کی یا غیر آقا کی طرف نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت ہے جو قیامت تک اس پر جاری رہے گی، اللہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ نفل اور کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر کی کوئی چیز (باہر) خرچ نہ کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ تو ہمارے عمدہ اموال میں سے ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: عاریت واپس کی جائے گی، دودھ کا جانور واپس کیا جائے کا قرض چکایا جائے گا اور ضامن ذمہ دار ہوگا۔ ابوداؤد، السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، ترمذی قال الترمذی حسن صحیح

۱۴۵۷۷..... یحییٰ بن یعمر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی شخص نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو قرأت کرتے تھے تو آواز بلند فرماتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بسا اوقات آہستہ پڑھتے تھے اور بسا اوقات بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ آدمی نے یہ سن کر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت اور کشادگی رکھی ہے۔ پھر پوچھا: کیا آپ ﷺ اول رات میں وتر پڑھتے

تھے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔ پھر پوچھا: کیا رسول اللہ جنبی۔ غسل فرض ہونے کی حالت میں سوتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کبھی سونے سے پہلے غسل فرما لیتے تھے اور کبھی غسل سے پہلے سو جاتے تھے لیکن پھر سونے سے قبل وضو کر لیتے تھے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۷۸ ... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں جعفر بن محمد نے عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم کی سند سے بیان کیا کہ انہوں حضور ﷺ کی تلوار کے ساتھ ایک صحیفہ پایا جو تلوار کے دستے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ اس میں لکھا تھا: بے شک لوگوں میں اللہ کا سب سے بڑا دشمن وہ قاتل ہے جو ایسے شخص کو قتل کرے جس نے قتل نہیں کیا اور ایسا مارنے والا ہے جس نے اس کو مارا نہیں۔ اور جس نے کسی بدعتی (دین میں نئی ایجاد کرنے والے) کو ٹھکانا دیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کریں گے اور نہ نفل اور جس غلام نے غیر آقاؤں سے رشتہ جوڑا اس نے کفر کیا اس کا جو اللہ نے محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۵۷۹ ... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا کہ یہ اعلان کردے کہ وارث کے لیے وصیت نہیں اور کسی عورت کو کوئی عطیہ آگے دینا جائز نہیں مگر اپنے شوہر کی اجازت کے ساتھ۔ اور بچہ صاحب فراش کے لیے ہے۔ السنن لسعید بن منصور

الحمدللہ ختم شد حصہ پنجم

مترجم محمد اصغر غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولذریتہ

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ ششم

مترجم

مولانا محمد اصغر مغل

فاضل جامعہ دار العلوم، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الامارت...... من قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب......امارت میں

اس میں تین فصول ہیں

فصل اول

۱۴۵۸۰۔۔۔ بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کا اکرام کیا اللہ اس کا اکرام کرے گا اور جس نے اس کی اہانت کی اللہ اس کو ذلیل ورسوا کردے گا۔
الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵۰، الضعیفۃ ۱۶۶۲۔

۱۴۵۸۱۔۔۔ سلطان (بادشاہ) زمین پر اللہ کا سایہ ہے، اللہ کے بندوں میں سے ہر مظلوم اس کے پاس جاتا ہے، اگر وہ عدل سے کام لیتا ہے تو اس کو اجر ملتا ہے اور پھر رعایا پر اس کا شکر (اور اس کی قدر) لازم ہے۔ اور اگر وہ ظلم کرتا ہے، یا خیانت کرتا ہے تو اس پر اس کا وبال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعایا پر صبر لازم ہے جب وقت کے حکام وسلاطین ظلم کرنا شروع کرتے ہیں تو آسمان قحط میں مبتلا ہوتا ہے جب لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں تو مویشی ہلاک ہوجاتے ہیں، جب زنا عام ہوجاتا ہے تو فقر وفاقہ اور مسکنت عام ہوجاتی ہے اور جب وعدہ اور ذمہ توڑا جاتا ہے تو کفار کا دبدبہ بڑھ جاتا ہے۔ الحکیم والبزار، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۵۸۲۔۔۔ سلطان زمین پر ظل الٰہی ہے، ضعیف اس کا آسرا پکڑتا ہے، اس کے طفیل مظلوم مدد پاتا ہے، اور جس نے دنیا میں اللہ کے سلطان کا اکرام کیا اللہ قیامت کے دن اس کا اکرام فرمائیں گے۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۳۵۲۔ الضعیفۃ ۱۶۶۳۔ کشف الخفاء ۱۴۸۷

۱۴۵۸۳۔۔۔ زمین پر سلطان ظل خداوندی ہے، جس نے اس کو دھوکا دیا وہ گمراہ ہوا اور جس نے اس کے ساتھ خیر خواہی برتی ہدایت یاب ہوا۔
شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۵۸۴۔۔۔ زمین میں بادشاہ اللہ کا سایہ ہے پس جب کوئی ایسے علاقے میں داخل ہو جہاں بادشاہ (حاکم وغیرہ) نہ ہو تو وہاں ہرگز نہ ٹھہرے۔
ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع: ۳۳۴۹۔

۱۴۵۸۵۔۔۔ سلطان زمین پر رحمٰن کا سایہ ہے، رحمٰن کے مظلوم بندے اس کے پاس پناہ لیتے ہیں۔ اگر سلطان عدل کرے تو اس کو اجر ملے گا اور رعایا پر اس کا شکر کرنا (اور اس کی قدر کرنا) لازم ہے۔ اور اگر بادشاہ ظلم وستم ڈھائے تو اس پر وبال ہے اور رعایا پر صبر کرنا لازم ہے۔
مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۴۸۔

۱۴۵۸۶......سلطان (حاکم) کو گالی گلوچ مت دو، کیوں کہ اللہ کا اس کی زمین پر سایہ ہے۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی عبیدہ

۱۴۵۸۷ ......حکام کو برا بھلا مت کہو اور ان کے لئے صلاح (فلاح) کی دعا مانگو، کیوں کہ ان کی صلاح (درستی) تمہاری صلاح ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:......ضعیف الجامع: ۶۲۲۱۔

۱۴۵۸۸ ......اپنے دل و دماغ کو بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مت کھپاؤ بلکہ اللہ سے ان کے لئے دعا کرو اللہ پاک ان کے قلوب کو تمہارے لئے نرم کردے گا۔ ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:......ضعیف الجامع: ۶۲۳۵ ضعیف ہے۔

عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے

۱۴۵۸۹......عدل پرور اور نرم خو بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔ اور اس کے لئے ستر صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔

ابو الشیخ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: ۳۳۴۷ ضعیف الجامع۔

۱۴۵۹۰ ......جب تم کو امارت سونپی جائے تو اچھا معاملہ کرو اور اپنی رعایا سے درگزر کرتے رہو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع: ۲۰۲۔ الضعیفۃ ۱۸۷۳۔

۱۴۵۹۱......جو حاکم کسی پر مقرر ہوا اور اس نے نرمی کی تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۵۹۲ ......تجھے میرے بعد امارت سونپی گئی اور تو نے عمل صالح کیا تو ضرور تجھے ایک درجہ بلندی نصیب ہوگی اور کچھ اقوام تجھ سے نفع حاصل کریں گی اور دوسرے نقصان اٹھائیں گے اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو باقی رکھ اور انکو الٹے پاؤں واپس نہ کر سوائے سعد بن خولہ بیمار کے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن سعد بن ابی وقاص

۱۴۵۹۳ ......کوئی شخص امام (حاکم وقت) سے افضل نہیں ہو سکتا اگر امام بولے تو سچ بولے، فیصلہ کرے تو عدل کرے اور اس سے رحم طلب کیا جائے تو رحم کا معاملہ کرے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۱۳۴۔

۱۴۵۹۴ ......جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہے تو لوگوں کی ضروریات اس کے ساتھ باندھ دیتا ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......اسنی المطالب ۹: ضعیف الجامع ۳۳۲، الضعیفۃ ۲۲۲۴۔

بے وقوف لوگوں کا حاکم بننا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے

۱۴۵۹۵......جب اللہ پاک کسی قوم کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہے تو حلیم اور بردبار لوگوں کو ان پر حاکم مقرر کر دیتا ہے علماء کو ان کا فیصل (جج) بنا دیتا ہے اور مال ان میں ایسے لوگوں کو دیتا ہے جو سخی ہوں۔ اور جب پروردگار کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتا ہے تو ان کے بے وقوفوں کو ان پر حاکم مسلط کرتا ہے، ان کے جاہلوں کو ان کا فیصل (وقاضی) بنا دیتا ہے اور مال ان کے بخیلوں کو دیتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن مہران

۱۴۵۹۶..... جب اللہ پاک خلافت کے لئے کوئی مخلوق پیدا فرمانا چاہتا ہے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتا ہے۔

الضعفاء للعقیلی، الکامل لابن عدی التاریخ للخطیب مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ناقابل اور ضعیف ہے۔ترتیب الموضوعات:۸۸۶،۸۸۷،التنزیہ ا۔۲۰۸ضعیف الجامع ۳۴۴۳۔

۱۴۵۹۷..... جب حاکم کوئی فیصلہ کرتا ہے اور درست فیصلہ کرتا ہے تو اس کو دہرا اجر ملتا ہے اور اگر وہ فیصلہ میں غلطی کرتا ہے تو اس کو صرف اکہرا اجر ملتا ہے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عمرو بن العاص، مسند احمد، البخاری، مسلم، الکامل لابن عدی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۴۵۹۸..... جب تیرا گزر ایسے شہر پر ہو جس میں حاکم نہ ہو تو وہاں داخل مت ہو۔بے شک حاکم زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے الاتقان ۳۳۴۔ضعیف الجامع ۶۹۵۔

۱۴۵۹۹......اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں تک بارش برسنے سے کہیں بہتر حدود اللہ میں سے کسی حد کا قائم ہونا ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔الکشف الالٰہی ۱۳۴۔کشف الخفاء ۴۷۸۔

۱۴۶۰۰......اللہ پاک جب کسی بندے کو خلافت کے لئے منتخب کرنا چاہتا ہے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیر دیتا ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔التنزیہ ا۔۲۰۸۔ضعیف الجامع ۱۵۴۱۰۔الضعیفۃ ۸۰۵۔

۱۴۶۰۱..... اللہ پاک جب کسی مخلوق (بندے) کو خلافت کے لئے پیدا فرمانا چاہتے ہیں تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے ہیں پس جو آنکھ بھی اس پر پڑتی ہے اس کو پسند کرنے لگ جاتی ہے۔مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ضعیف الجامع ۱۵۴۲۔الضعیفۃ ۸۰۶۔

۱۴۶۰۲......اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد پسند کرتا ہے۔ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف ہے۔ضعیف الجامع ۱۶۹۸۔

عادل بادشاہ کی فضیلت

۱۴۶۰۳......انصاف پرور لوگ قیامت کے روز رحمٰن عزوجل کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور رحمٰن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔وہ انصاف پرور لوگ اپنے فیصلوں، اپنے اہل وعیال اور اپنی رعایا پر عدل وانصاف کرتے ہیں۔مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابن عمرو

۱۴۶۰۴..... قیامت کے روز اللہ کے پاس سب سے محبوب اور اس سے قریب تر مجلس والا امام عادل ہوگا اور اللہ کے ہاں مبغوض ترین اور اس سے دور ظالم امام (حاکم) ہوگا۔مسند احمد، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۴۶۰۵......امام ایسی ڈھال ہے جس کی آڑ میں جنگ کی جاتی ہے۔ابو داود عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۰۶ ..... زمین پر جو حد (شرعی سزا) جاری کی جائے وہ اہل ارض کے لئے چالیس دن بارش برسنے سے کہیں بہتر ہے۔

النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......المشتہر ۱۰۳روایت ضعیف ہے۔

الاکمال

۱۴۶۰۷ اللہ کے ہاں محبوب ترین اور قریب ترین مجلس والا امام عادل ہوگا۔ اور قیامت کے دن اللہ کے ہاں مبغوض ترین اور سب سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا ظالم امام ہوگا۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۴۶۰۸ ...اللہ کے ہاں افضل ترین شہداء انصاف پرور لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں، اپنی رعایا اور اپنے ماتحتوں پر عدل برتتے ہیں۔

المتفق والمتفرق عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم مکی ہے، جس کے متعلق امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیس بشیء۔ ثقہ نہیں ہے۔ امام دار قطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۴۶۰۹ ...اللہ کے ہاں افضل ترین شخص عدل پسند حاکم ہے، جو لوگوں کے لئے اللہ سے لیتا ہے اور لوگوں کے لئے انہی میں سے ایک دوسرے کو پکڑ لیتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۰ ......اللہ کے ہاں قیامت کے دن افضل ترین شخص عدل پسند نرم خو حاکم ہوگا قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ شر پسند سخت، اکھڑ اور ظالم حاکم ہوگا۔ ابن زنجویہ والشیرازی فی الالقاب عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۱ ...قیامت کے دن سب سے بلند درجہ والا امام عادل ہوگا اور سب سے پست اور گھٹیا درجے والا وہ امام ہوگا جو عدل نہیں کرتا۔

مسند ابی یعلی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۲ امام ڈھال ہے جس کی آڑ میں قتال کیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۳ ......اسلام اور سلطان دو جڑواں بھائی ہیں، دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسلام بنیاد اور جڑ ہے اور سلطان اس کا محافظ ہے جس چیز کی بنیاد نہ ہو اس پر کوئی عمارت نہیں کھڑی رہ سکتی اور جس عمارت کا محافظ نہیں وہ برباد ہو جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۴ ...... عدل پسند حاکم کی دعا رد نہیں ہوتی۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۵ ......عدل پسند اور تواضع پسند سلطان (بادشاہ) زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے عدل پسند متواضع مزاج بادشاہ کے لئے ہر دن اور رات میں ستر انتہائی عبادت گزار صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۶ سلطان زمین پر اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کے ساتھ خیر خواہی برتی اور اس کے لئے دعائے خیر کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اس پر بددعا کی اور اس کے ساتھ خیر خواہی نہ برتی وہ گمراہ ہوا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے: الاتقان ۳۳۴، الشذرۃ ۱۸۷، کشف الخفاء ۶۴۵۔

۱۴۶۱۷ ...سنت دو ہیں، نبی مرسل کی سنت اور (حاکم) عادل کی سنت۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵۷، المغیر ۷۸۔

۱۴۶۱۸ قیامت کے دن عدل پسند لوگ رحمٰن کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور رحمٰن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ اور عدل پسندوں میں اپنے اہل وعیال، اپنی اولاد اور اپنے ماتحتوں پر عدل کرنے والے تمام لوگ شامل ہیں۔ ابن حبان عن ابن عمرو

۱۴۶۱۹ دنیا میں انصاف برتنے والے لوگ قیامت کے دن رحمٰن کے سامنے اپنے انصاف کے بدلے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عنہ

۱۴۶۲۰ ......عدل پسند حاکم زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔ جس نے اپنے اندر اور لوگوں کے بیچ میں اس کے لئے خیر خواہی کا جذبہ رکھا اللہ پاک اس کو اپنے سائے میں رکھے گا اور جس نے اس کو دھوکہ دیا اور اللہ کے بندوں میں اس کے ساتھ دھوکہ برتا اللہ پاک قیامت کے دن اس کو

رسوا کردیں گے۔ابن شاھین والاصبھانی معاً فی الترغیب وھو ضعیف
کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔

شرعی حد نافذ کرنے کی فضیلت

۱۴۶۲۱ ...... جو حد (شرعی سزا) زمین میں (کسی مجرم پر) جاری کی جائے چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۲ ...... زمین پر جو حد جاری کی جائے وہ اہل ارض کے لئے تیس یا چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: المشتھر ۱۰۳۔ ضعیف النسائی ۳۴۹۔

۱۴۶۲۳ ...... ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۴ ...... عدل پرور حاکم کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو حد زمین پر برحق قائم کی جائے وہ چالیس دن کی بارش سے زیادہ زمین کے لئے بہتر ہے۔الکبیر للطبرانی، البخاری، مسلم، اسحق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۵ ...... عدل پرور حاکم کو اس کی قبر میں کہا جائے گا خوشخبری ہو کہ تم محمد (ﷺ) کے رفیق ہو۔ابو نعیم عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۶ ...... بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے اور دونوں دوشہروں کے بادشاہ تھے۔ایک رحم دل اور اپنی رعیت کے ساتھ انصاف برتنے والا تھا اور دوسرا سخت مزاج اور اپنی رعیت پر ظلم کرنے والا تھا۔دونوں کے زمانے میں ایک پیغمبر خدا تھا۔اللہ پاک نے اس پیغمبر پر وحی فرمائی کہ نیک خو بادشاہ کی عمر میں صرف تین سال رہ گئے ہیں اور سخت مزاج بادشاہ کی عمر کے تیس سال باقی ہیں۔پیغمبر نے دونوں بادشاہوں کی رعایا کو خبردی، اس عادل بادشاہ کی رعایا کو بھی رنج ہوا اور ظالم بادشاہ کی رعیت کو بھی (اس بات نے) رنجیدہ کیا کہ طویل عرصے تک ان کو اس کے ظلم سہنے ہوں گے۔

دونوں بادشاہوں کی رعایا نے (بھوک ہڑتال میں) بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کردیا، کھانا پینا ترک کردیا اور خدا سے دعا کرنے کے لئے صحراء میں نکل آئے اور خوب دعا کی کہ عادل بادشاہ کی عمر میں اضافہ ہو اور ظالم بادشاہ سے انکو نجات ملے۔وہ تین دن تک اسی طرح دعاء میں مشغول رہے۔تب اللہ پاک نے اس پیغمبر پر وحی نازل فرمائی:

میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں نے ان پر رحم کردیا اور ان کی دعا قبول کرلی ہے۔پس نیک بادشاہ کی عمر ظالم کو دیدی اور ظالم بادشاہ کی عمر نیک کو لگادی ہے۔

تب ساری رعایا اپنے گھروں کو (خوش وخرم) واپس ہوئی۔ظالم بادشاہ تین سال پورے کرکے مرگیا اور نیک خو بادشاہ اپنی رعیت کے درمیان تیس سال تک زندہ رہا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب ان ذلک علی اللہ یسیر

کسی کی عمر بڑھائی نہیں جاتی اور نہ کسی کی عمر میں کمی کی جاتی مگر وہ کتاب میں لکھا ہے بے شک یہ اللہ پر آسان ہے۔

ابوالحسن بن معرف والخطیب وابن عساکر عن عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عن ابیہ عن جدہ

کلام: ...... عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن العباس الہاشمی ایک حاکم تھا، جو قابل حجت راوی نہیں ہے۔شاید اہل نقد وجرح نے اس کے مرتبہ کی رعایت کرتے ہوئے اس کے متعلق سکوت کیا ہے۔میزان الاعتدال ۲۔۶۲۰۔

۱۴۶۲۷ ...... اللہ عزوجل کسی کو خلیفہ منتخب نہیں کرتا جب تک کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ نہ پھیر دے۔

ابن النجار، الدیلمی عن سلیمان بن معقل من عبداللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ عن جدہ عن کعب بن مالک

کلام: ...... روایت موضوع ہے۔ ترتیب الموضوعات ۸۸۸، الملآ لی ا۔۱۵۴۔

۱۴۶۲۸...... کوئی مسلمان مسلمانوں کے کسی معاملے کا سربراہ نہیں بنتا مگر اللہ پاک اس پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کی درست راہ کی طرف رہنمائی کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ حق کی نیت رکھے۔ اور جب وہ جان بوجھ کر ظلم کی نیت کرتا ہے تو وہ فرشتے اس کو اس کے سپرد کردیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن واثلة

نیک صالح وزیر اللہ کی رحمت ہے

۱۴۶۲۹...... اللہ پاک جس کو مسلمانوں کے کسی معاملے میں والی بناتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو ایک سچا وزیر دیتے ہیں، اگر وہ بھول کا شکار ہوتا ہے تو اس کا وزیر اس کو نصیحت کرتا ہے اور جب وہ درست فیصلہ کرتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔

مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۱۴۶۳۰...... تم میں سے جو شخص کسی کام پر والی مقرر ہوتا ہے اور اللہ اس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو نیک وزیر عطا کرتا ہے اگر بادشاہ بھول کا شکار ہوتا ہے تو اس کا وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر درست راہ پر گامزن رہتا ہے تو اس کا وزیر اس کی مدد کرتا ہے۔

النسائی، البخاری، مسلم عن عائشه رضی الله عنها

۱۴۶۳۱...... مسلمانوں کے امور کا والی (حاکم) مقرر ہوا اور اس کا باطن اور اندرونی معاملہ اچھا ہو تو لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پڑتی ہے اور جب وہ نیکی کے ساتھ اپنے ہاتھ ان کے لئے کھولتا ہے تو اس کی محبت ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتی ہے۔

جب بادشاہ رعایا کے اموال کو رعایا پر خرچ کرتا ہے تو اللہ پاک بادشاہ کو بھی اس کے مال میں وسعت اور فراخی عطا کرتا ہے، جب بادشاہ کمزور کو ظالم سے حق دلاتا ہے تو اللہ پاک اس کی بادشاہت کو مضبوط کرتا ہے اور جب بادشاہ ان کے درمیان عدل کا برتاؤ کرتا ہے تو اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ الحکیم والدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنه

دوسری فصل ...... امارت سے متعلق وعید کے بیان میں

۱۴۶۳۲...... اپنے بعد مجھے اپنی امت پر تین باتوں کا خوف ہے: حاکموں کا ظلم وستم، ستارہ شناسی پر ایمان رکھنا اور تقدیر کا انکار کرنا۔

ابن عساکر عن ابی محجن

۱۴۶۳۳...... سلطان جب بھڑکتا ہے تو شیطان اس پر مسلط ہوجاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عطية السعدی

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۵۶، الضعیفة ۵۸۱:۲۳۱۸۔

۱۴۶۳۴...... لوگوں میں سب سے سخت عذاب والا ظالم حاکم ہوگا۔ مسند ابی یعلی، الاوسط للطبرانی، حلية الاولياء عن ابی سعيد رضی الله عنه

۱۴۶۳۵ اے قدیم: اگر تو مرگیا اس حال میں کہ کہیں کا حکم نہ تھا اور نہ منشی اور کاہن (حال بتانے والا) تو تو کامیاب ہوگیا۔

ابو داؤد عن المقدام بن معدی کرب

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابی داؤد ۶۲۸ ضعیف الجامع ۱۰۵۵۔

۱۴۶۳۶...... اللہ تعالیٰ ہر راعی سے سوال کرے گا ان کے بارے میں جو اس کے ماتحت ہوں گے کہ ان کی حفاظت کی ہے یا ان کو ضائع کردیا ہے؟ حتیٰ کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال کرے گا۔ النسائی، ابن حبان عن انس رضی الله عنه

کلام: ...... روایت محل کلام ہے سنداً: دیکھئے: ذخیرة الالفاظ ۴۲۶۸، المعلة ۲۳۔ جبکہ متناً یعنی حدیث کا مضمون صحیح اور درست ہے اور دوسری صحیح روایات سے مؤید ہے۔

ہر حاکم سے رعایا کے متعلق سوال ہوگا

۱۴۶۳۷..... اللہ تعالیٰ ہر راعی سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کرے گا خواہ وہ رعیت چند نفوس پر مشتمل ہو یا کثیر افراد اس میں شامل ہوں حتیٰ کہ اللہ پاک شوہر سے اس کی بیوی کے بارے میں والد سے اس کی اولاد کے بارے میں اور مالک سے اس کے خادم کے بارے میں بھی باز پرس فرمائے گا کہ کیا ان میں اللہ کے حکم کو نافذ کیا ہے یا نہیں؟ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۳۸..... حاکموں کو قیامت کے دن لایا جائے گا وہ جہنم کے پل پر کھڑے ہوں گے۔ پس جو اللہ کا اطاعت گزار ہوگا اللہ پاک اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ جہنم سے نجات دلا دے گا اور جو اللہ کا نافرماں ہوگا پل اس کے نیچے سے شق ہوگا اور وہ نافرماں جہنم کے بھڑکتے شعلوں کی وادی میں جا گرے گا۔ ابن ابی شیبہ، الباوردی وابن مندہ عن بشر بن عاصم

۱۴۶۳۹..... اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑے گا تو انکو برباد کردے گا یا بربادی کے دھانے پر پہنچا دے گا۔ ابو داود عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۴۰..... امام (حاکم وقت) ایسی ڈھال ہے جس کی آڑ میں اسے جنگ کی جاتی ہے اور اس کے اُرے حفاظت اور پناہ حاصل کی جاتی ہے۔ پس اگر وہ امام اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل سے کام لے تو اس کو اجر ہے اور اگر اس کے علاوہ حکم کرے تو اس پر اس کا وبال ہے۔

البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۴۱..... کیا میں تم کو تمہارے بہترین حاکموں اور بدترین حاکموں کی خبر نہ دوں؟ بہترین حاکم وہ لوگ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت رکھیں اور تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں، اور تمہارے بدترین امراء وہ ہیں جن سے تم نفرت رکھو اور وہ تم سے نفرت کریں اور تم ان کو لعنت کرو اور وہ تم کو لعنت کریں۔ الترمذی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۴۲..... قریب ہے کہ آدمی یہ تمنا کرے گا کہ وہ ثریا سے گر جائے لیکن لوگوں کے کسی معاملے کا والی (حاکم) نہ بنے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، صحیح ووافقۃ الذھبی

۱۴۶۴۳..... کوئی امام یا حاکم ایسا نہیں جو کسی رات کو تاریک اور اپنی رعیت کے لئے دھوکہ دینے والی بسر کرے مگر اللہ پاک اس پر جنت حرام کر دے گا جبکہ جنت کی خوشبو اور مہک قیامت کے دن ستر سال کی مسافت سے آئے گی۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن مغفل

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۱۴۹۔

۱۴۶۴۴..... کوئی امیر ایسا نہیں جو مسلمانوں کا امیر ہو پھر ان کے لئے محنت ومشقت کرے اور ان کے لئے خیر خواہی کرے مگر وہ ان کے ساتھ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ مسلم عن معقل بن یسار

رعایا کے حقوق ادا کرنے پر وعید

۱۴۶۴۵..... جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی ہو پھر ان کی ضرورت اور فقر وفاقے سے غافل رہے تو اللہ پاک بھی قیامت والے دن اس کے فقر وفاقے اور اس کی ضرورت سے غافل رہے گا۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی مریم الازدی

۱۴۶۴۶..... اے ابوذر! میں تجھے ضعیف دیکھتا ہوں اور میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں پس کبھی تو دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بننا اور نہ کسی یتیم کے مال کا سرپرست بننا۔ مسلم، ابو داود، الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۴۷..... اے ابوذر! تو ضعیف ہے، اور یہ امانت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہوگی سوائے اس شخص کے جو اسکو حق کے ساتھ لے اور اس کا حق ادا کرے گا۔ مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۴۸..... اے عبدالرحمن بن سمرۃ کبھی امارت کا سوال نہ کر کیوں کہ اگر تیری خواہش اور مانگنے پر آکر تجھے امارت سپرد ہوئی تو تجھے (بے یارومدد

گار) اس کے حوالے کردیا جائے گا اور اگر بغیر سوال کئے تجھے امارت سونپی گئی تو تیری مدد ہوگی۔ اور جب تو کسی بات پر قسم کھالے پھر اس کے خلاف کرنا تجھے مناسب محسوس ہو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دینا اور وہ کام کرنا جو صحیح اور بہتر ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو دؤاد، الترمذی، النسائی عن عبدالرحمن بن سمرہ

۱۴۶۴۹...... اللہ تعالیٰ اسی امت کو مقدس اور پاک نہیں کرتے جو اپنے کمزور کو اس کا حق نہ دیتے ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۶۵۰...... عدل پسند حاکم کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ ہی پر رہنے دیا جاتا ہے اور اگر وہ ظلم وستم ڈھاتا ہو تو اس کو دائیں کروٹ سے بائیں کروٹ پر کردیا جاتا ہے۔ ابن عساکر، عن عمر بن عبدالعزیز بلاغا

کلام:...... روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۱۶

۱۴۶۵۱...... تم عن قریب امارت (حکومت) کی خواہش کرو گے۔ جبکہ قیامت کے دن یہ ندامت اور حسرت کا باعث ہوگی پس دودھ پلانے والی بہتر ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔ البخاری، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... دودھ پلانے والی بہتر ہے یعنی جو لوگ ایسے فتنے کے زمانے میں کم سنی یا کبرسنی کی وجہ سے باہر کے فسادات سے محفوظ رہیں انکو خطرات سے حفاظت ہے اور یہ ان کے لئے بہتر ہی ہے، جبکہ بلوغت کو پہنچ گئے اور حکومت طلبی کے فسادات کا حصہ بن گئے ان کے خطرات ہیں اور یہ ان کے لئے بہت برا ہے۔

۱۴۶۵۲...... اگر تم چاہو تو میں تم کو امارت کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ امارت کا پہلا ملامت ہے۔ دوسرا ندامت ہے اور تیسرا قیامت کے دن عذاب ہے مگر وہ جو شخص عدل کرے۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک

۱۴۶۵۳...... جو شخص کسی کو دس جانوں پر بھی امیر بنائے اور اس کو یہ علم ہو کہ ان دس افراد میں کوئی اس امیر سے بہتر ہے تو بے شک اس نے اللہ کے ساتھ دھوکہ کیا اس کے رسول کے ساتھ دھوکہ کیا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ دھوکہ کیا۔ مسند ابو یعلی عن حذیفہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۲۲۳۲۔

۱۴۶۵۴...... جو شخص مسلمانوں کا امیر بنے اور ان کی حفاظت نہ کرے ان چیزوں سے جن سے اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے تو وہ امیر جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ العقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۲۲۰

۱۴۶۵۵...... جو والی مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنے اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کردیا جائے گا پل اس کو ہلائے گا حتی کہ اس کا ہر عضو ڈگمگا جائے گا۔

ابن عساکر عن بشر بن عاصم

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۲۵۶، الضعیفۃ ۲۲۶۹۔

۱۴۶۵۶...... جو راعی اپنی رعیت کو دھوکا دے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۶۵۷...... خیانتوں میں بدترین خیانت حاکم کا رعایا کے اندر (ذاتی) تجارت اور کاروبار کرنا ہے۔ الکبیر الطبرانی عن رجل

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۲۸۰۔

۱۴۶۵۸...... جو والی میری امت کا میرے بعد والی بنا اس کو پل صراط پر کھڑا کیا جائے گا ملائکہ اس کے اعمال نامے کو کھولیں گے اگر وہ عادل ہوگا تو اللہ پاک اس کو اس کے عدل کی وجہ سے نجات عطا فرمائے گا اور اگر وہ ظالم ہوگا تو پل صراط اس کو ایسا جھٹکا دے گا کہ اس کا ہر عضو ایسا کھلے گا کہ ہر دو عضو کے درمیان سو سال کی مسافت بڑھ جائے گی پھر پل صراط اس کے نیچے سے شق ہو جائے گا اور جہنم کی آگ میں سب سے پہلے اس کی ناک اور اس کا چہرہ جلے گا۔ ابو القاسم بن بشر ان فی امالیہ عن علی، الجامع لعبد الرزاق حلیۃ الاولیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۲۵۳، الضعیفۃ ۲۲۷۰۔

۱۴۶۵۹..... جوراعی (حاکم) اپنی رعیت پر رحم کرے اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کر دیتے ہیں۔

خیثمة الطرابلسی فی جزئه عن ابی سعید رضی اللہ عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۲۳۱۔

۱۴۶۶۰..... بدترین مقتول وہ ہے جو ایسی دو جنگی صفوں کے درمیان مارا جائے جن میں سے کسی ایک صف والے حکومت کے طلب گار ہوں۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:..... ضعیف۔ ضعیف الجامع ۳۳۹۶۔

دو بدقسمت لوگ

۱۴۶۶۱..... میری امت میں دو قسموں کے لوگ ہرگز میری شفاعت حاصل نہ کرسکیں گے ظالم اور جابر حکمران اور دوسرا ہر خیانت باز اور دین سے نکل جانے والا گمراہ شخص۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۴۶۶۲..... ہر راعی (حاکم) جس سے رعایا کی حفاظت کا سوال کیا جائے لیکن وہ ان کی حفاظت نہ کرے امانت داری اور خیر خواہی کے ساتھ تو اس پر اللہ کی رحمت بھی تنگ ہو جائے گی حالانکہ وہ ہر چیز کے لئے وسیع رحمت ہے۔ الخطیب، فی التاریخ عن عبدالرحمن بن سمرہ

کلام:..... ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۲۳۰۔

۱۴۶۶۳..... جو والی کسی کا والی بنے اور اس پر نرمی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نرمی کرے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب۔ عن عائشه رضی اللہ عنها

۱۴۶۶۴..... جو شخص میری امت کے کسی امر کا والی بنے لیکن ان کے لئے خیر سگالی کا جذبہ نہ رکھے اور ان کے لئے ایسی کوشش نہ کرے جیسی وہ اپنے لئے کرتا ہے اور اپنے لئے خیر خواہی رکھتا ہے تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۵۴۔

۱۴۶۶۵..... کمزور حاکم ملعون (لعنت کا مستحق) ہے۔ جو ظالم کو ظلم سے نہ روک سکے اور کمزور کو اس کا حق نہ دلا سکے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۲۹۲۔

۱۴۶۶۶..... ایسے امراء آئیں گے جو (بلند بانگ) دعوے کریں گے لیکن انکو پورا نہ کریں گے وہ (پتوں کے گرنے کی طرح) جہنم میں ایک دوسرے کے پیچھے پے در پے گریں گے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی اللہ عنه

۱۴۶۶۷..... عنقریب میری امت پر زمین کے مشرق و مغرب کھل جائیں گے خبردار! ان کے حکمران جہنم میں ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈریں اور امانت کو ادا کریں۔ حلیة الاولیاء عن الحسن مرسلاً

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۲۵۳، الضعیفة ۲۱۵۳۔

۱۴۶۶۸..... ہر راعی (سرپرست) سے اپنی رعیت (ماتحتوں) کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنه

۱۴۶۶۹..... بنی آدم کا ہر انسان سردار ہے، آدمی اپنے اہل و عیال کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر کی سردار ہے۔

ابن انس فی عمل یوم ولیلةعن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۴۶۷۰..... تم میں سے ہر شخص سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امام راعی (نگہبان) ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال

ہوگا، آدمی اپنے گھر کا راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر میں راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی اپنے باپ کے مال میں بھی راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، الغرض تم میں سے ہر شخص راعی ہے (نگہبان) ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت (ماتحت) کے بارے میں سوال ہوگا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۱..... مجھے اپنی امت پر ایسے سرکش حاکم کا خوف نہیں جو انکو قتل کردے نہ ایسے دشمن کا جو انکو جڑ سے اکھیڑ دے، بلکہ مجھے اپنی امت پر ایسے گمراہ حاکموں کا خوف ہے کہ اگر مسلمان ان کی اطاعت کریں تو وہ انکو گمراہ کردیں اور اگر ان کی نافرمانی کریں تو انکو قتل کریں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۴۶۷۱

۱۴۶۷۲..... ہر چیز کے لئے ایک آفت ہے جو اس کو خراب کردیتی ہے اور اس دین کی آفت برے حاکم ہیں۔

الحارث. عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

عورت کی سربراہی آفت خداوندی ہے

۱۴۶۷۳..... ایسی قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملے کا بڑا عورت کو کردیں۔

مسند احمد، البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۴..... بہت سے لوگ جن کو حکومت عطا کی گئی ان کی تمنا ہوتی تھی کہ کاش وہ ثریا ستارے سے نیچے گرجاتے لیکن انکو یہ حکومت سپرد نہ ہوتی۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۵..... آدمی یہ خواہش کرے گا کہ وہ ثریا سے نیچے گرجاتا لیکن لوگوں کی حکومت میں سے کسی معاملے کا والی نہ بنتا۔

الحارث، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۶ جس حاکم نے اپنی رعایا میں (ذاتی) کاروبار کیا وہ کبھی انصاف پرور نہ ہوگا۔ الحاکم فی الکنی عن رجل

کلام:...... روایت ضعیف ہے الجامع ۵۱۰۷۔

۱۴۶۷۷..... جو شخص دس یا دس سے زائد پر امیر بنا اور ان میں عدل نہ کیا تو قیامت کے دن زنجیروں اور طوقوں میں جکڑا ہوا آئے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال الحاکم صحیح اسناد وافقہ الذہبی

۱۴۶۷۸..... جو شخص کسی کام میں امیر بنا پھر اس نے انصاف نہ کیا تو اس کو اللہ پاک جہنم میں منہ کے بل گرادے گا۔

مستدرک الحاکم عن معقل بن سنان

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۱۴۴۔

۱۴۶۷۹ جس حاکم یا والی کا دروازہ حاجت مندوں مسکینوں اور دوست احباب کے لئے بند ہو اللہ پاک بھی اس کی حاجت روائی کا دروازہ بند فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد، الترمذی عن عمرو بن مرۃ، قال الترمذی غریب

۱۴۶۸۰..... جو دس آدمیوں پر بھی امیر ہوگا اس کو قیامت کے دن جکڑا ہوا پیش کیا جائے گا حتیٰ کہ عدل اس کو چھڑائے گا یا ظلم وستم اس کو ہلاک کرے گا۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۸۱..... جو دس آدمیوں پر بھی حاکم ہوگا اس کو قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۸۲ ...... جو شخص دس آدمیوں پر بھی امیر ہوگا قیامت کے دن اس سے ان کے بارے میں سوال پوچھ گچھ کی جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۶۸، ضعیف الجامع ۵۱۵۶۔

۱۴۶۸۳ ...... جو حاکم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے اس کو قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کو گردن سے پکڑے ہوئے ہوگا حتیٰ کہ اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کردے گا پھر فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سر اٹھائے گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اس کو ڈال دو تو وہ فرشتہ اس کو چالیس سال کی گہرائی میں گرادے گا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف ابن ماجہ ۵۰۸۔ ضعیف الجامع ۵۱۶۶۔

۱۴۶۸۴ ...... جو دس یا دس سے زائد آدمیوں پر والی بنا اس کو اللہ پاک کے سامنے گردن میں بندے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ پیش کیا جائے گا پھر اس کی نیکی اس کو چھڑائے یا اس کا گناہ اس کو باندھے گا۔ حکومت کا اول ملامت ہے، درمیان ندامت ہے اور آخر قیامت کے دن رسوائی ہے۔

مسند احمد، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنے والا جنت سے محروم

۱۴۶۸۵ ...... جس بندے کو اللہ نے کوئی رعیت سونپی اور وہ ایسے دن مرا کہ اس دن اس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا تو اللہ پاک اس پر جنت حرام کردے گا۔ البخاری، مسلم عن معقل بن یسار

۱۴۶۸۶ ...... جو (حاکم) لوگوں سے چھپا رہا وہ جہنم کی آگ سے نہ چھپ سکے گا۔ ابن مندہ عن رباح

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۳۴۵

۱۴۶۸۷ ...... جس نے کسی جماعت میں سے ایک شخص کو ان پر حاکم بنایا جبکہ انہی میں ایسا شخص بھی تھا جو اس سے زیادہ اللہ کو راضی کرنے والا تھا تو انتخاب کرنے والے نے اللہ سے اس کے رسول سے اور مومنوں سے خیانت برتی۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۴۰۱، النافلۃ ۸۱۔ مذکورہ کتب میں اس روایت پر کلام کیا گیا ہے جبکہ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الاسناد فرمایا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر سکوت فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۶۸۸ ...... جو مسلمانوں کے امور کا والی بنا اللہ پاک اس کی ضروریات میں نظر نہ کرے گا جب تک کہ وہ رعایا کی ضروریات میں نظر نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۸۸۲۔

۱۴۶۸۹ ...... والی کو رعیت کی طرف سے ہلاکت کا اندیشہ ہے ہاں مگر وہ والی جو ان کی حفاظت اور خیر خواہی کا اہتمام رکھے۔

الرویانی عن عبداللہ بن معقل

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۱۴۴۔

۱۴۶۹۰ ...... مسلمان آدمی کے لئے امارت میں کوئی خیر نہیں ہے۔ مسند احمد عن حبان بن بح الصدائی

کلام: ...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۲۸۸، روایت کی سند میں ابن لہیعہ مدلس ہے۔

۱۴۶۹۱ ...... تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہارے بدترین حاکم وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعن طعن کرو اور وہ تم پر لعن طعن کریں۔

مسلم عن عوف بن مالک

۱۴۶۹۲ ..... بدترین راعی (حاکم) مار دھاڑ کرنے والے ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن عائذبن عمرو

الاکمال

۱۴۶۹۳ ..... عدل پسند حکمران کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو اپنی پشت پر یعنی دائیں کروٹ پر رہنے دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ ظلم وستم روا رکھنے والا ہوتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ سے بائیں کروٹ پر کر دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر عن عمر بن عبدالعزیز

کلام: ..... خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت پہنچی ہے۔ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۴۱۶

۱۴۶۹۴ ..... ہمارے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ خیانت والا شخص وہ ہے جو حکومت کو طلب کرے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۹۵ ..... بدترین راعی (حاکم) غضبناک لوگ ہیں۔ مسلم عن عائذ بن عمرو

۱۴۶۹۶ ..... اگر تم چاہو تو میں تم کو امارت کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ امارت (حکومت) کا اول ملامت ہے، دوم ندامت ہے اور سوم قیامت کے دن عذاب ہے سوائے اس شخص کے جو عدل کرے لیکن اپنے رشتہ داروں کے ساتھ عدل نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن عوف بن مالک

کلام: ..... اس روایت میں ایک راوی زید بن واقد ہے جس کو ابوحاتم نے ثقہ کہا ہے اور ابو دارعہ نے اس کی تضعیف فرمائی ہے بشر بن عبداللہ سے روایت کرنے میں اور بشر منکر الحدیث ہے۔ اس لئے اجمالاً روایت ضعیف کے حوالے سے محل کلام ہے۔

۱۴۶۹۷ ..... ایک قوم ضعیف اور مسکین لوگوں کی تھی، ایک سرکش اور دشمن قوم نے ان کے ساتھ جنگ کی لیکن اللہ پاک نے کمزور مسکینوں کو غالب اور فتح مند کر دیا، کمزور لوگوں نے انہی سرکشوں کو اپنا امیر اور سربراہ بنایا جس کی وجہ سے ان مسکینوں نے بھی قیامت تک کے لئے اللہ کو اپنے اوپر ناراض کر لیا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن مردویہ السنن للعبد بن منصور عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۹۸ ..... سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ حاکم اپنی رعایا کے ساتھ کاروبار کرے۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی الاسود امالکی عن ابیہ عن جدہ

۱۴۶۹۹ ..... عن قریب زمین کے مشرق ومغرب کو تم فتح کرو گے۔ اس وقت کے حاکم جہنم میں ہوں گے ہاں مگر وہ حاکم جو اللہ سے ڈریں اور امانت ادا کرتے رہیں۔ مسند احمد عن رجل من محارب

۱۴۷۰۰ ..... امارت کا اول ملامت ہے، ثانی ندامت ہے اور ثالث قیامت کے دن اللہ کی طرف سے عذاب ہے۔ ہاں مگر جو شخص رحم کرے اور یوں یوں خرچ کرے لوروہ رشتہ داروں کے ساتھ پھر بھی کیسے عدل کر سکے گا۔ الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۱۴۷۰۱ ..... اے ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ امانت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہے ہاں مگر جو شخص اس (حکومت) کا حق ادا کرے اور اس پر جو امانت عائد ہو اس کو ادا کرے۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن سعد، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے (حکومت کا کوئی عہدہ کیوں سپرد نہیں کرتے) تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۷۰۲ ..... کوئی شخص امارت کی حرص نہ کرے اور حکومت کے حصول کے بعد عدل کرنے کا دعویٰ نہ کرے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۰۳ ..... جہنم میں سب سے پہلے جو شخص داخل ہوگا وہ زبردستی مسلط ہونے والا بادشاہ ہے وہ اپنی بادشاہت میں عدل نہ کرے اس کی بڑائی اس کو سرکش کر دے اور اس کی طاقت اس کو اکڑفوں بنا دے۔ التاریخ للحاکم، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۰۴ ..... کیا میں تم کو تمہارے اچھے اور برے حکام نہ بتاؤں؟ بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو اور وہ تم سے محبت رکھیں، تم ان کے لئے

دعا کرو اور وہ تمہارے لئے اللہ سے دعا کریں، اور تمہارے بدترین حکام وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں، تم انکو بددعا دو اور وہ تم کو بددعا دیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! تو کیا ہم ایسے حاکموں سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز روزہ کرتے رہیں انکو چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی، عن عقبہ بن عامر

۱۴۷۰۵..... (حکام کے سامنے) خاموشی اختیار نہ کرو۔ کوئی امیر ہو یا کہیں کا گورنر، اس کے پاس فقیر اور حاجت مند لوگ آئیں تو ان کو کہا جائے بیٹھ جاؤ ہم تمہاری حاجت اور ضرورت میں غور کریں گے۔ پھر انکو خاموش ایک طرف چھوڑ دیا جائے، ان کی حاجت پوری کی جائے اور نہ ان کے لئے کوئی حکم دیا جائے، کہ وہ اپنی راہ لگیں جبکہ ایسے امیر کے پاس کوئی مالدار سربرآوردہ آئے تو امیر اس کو اپنے پاس بٹھائے اور کہے تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اور وہ اپنے مسائل گنوائے تو امیر حکم دیدے کہ اس کی حاجت پوری کرو اور جلدی کرو۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۰۶..... امارت وحکومت تباہی کا دروازہ ہے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ ابن ابی شیبہ عن خیثمہ، مرسلاً

۱۴۷۰۷..... بدترین رائی (حاکم) تیز غصے والے غضبناک لوگ ہیں۔ مسند احمد، ابو عوانۃ، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن عائذ بن عمرو المزنی

کلام: ...... الجد الحثیث ۱۸۴۔

۱۴۷۰۸..... میری امت کے دوگروہ سدھر جائیں تو ساری امت درست ہو جائے، امراء اور علماء۔

حلیۃ الاولیاء، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ نصیحۃ الداعیۃ ۱۷

ظالم حکمران شفاعت سے محروم

۱۴۷۰۹..... میری امت کے دوگروہ ایسے ہیں جن کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ ظالم جابر بادشاہ اور دین میں گمراہی پیدا کرنے والا۔ لوگ ان کے خلاف شہادت دیں اور ان سے بیزاری کا اظہار کریں۔ الشیرازی فی الالقاب، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۱۰..... تم میں سے ہر ایک رائی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۶۸۔

۱۴۷۱۱..... ہلاکت ہے کاہنوں کے لئے، ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، بہت سی قومیں قیامت کے دن تمنا کریں گی کہ کاش وہ اپنی چوٹیوں کے ساتھ ثریا پر لٹکے ہوئے اور آسمان وزمین کے درمیان جھول رہے ہوتے اور لوگوں کے کسی معاملے کے حاکم نہ بنتے۔ ابو داؤد، مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۲..... ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، ان پر ایسا دن بھی آئے گا کہ ان کا کوئی بھی فرد تمنا کرے گا کہ کاش وہ ستارے کے ساتھ معلق ہوتا اور ہوا میں جھول رہا ہوتا مگر دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بنتا۔ الدار قطنی فی الافراد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۷۱۳..... ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے کاہنوں کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، یہ لوگ قیامت کے دن تمنا کریں گے کہ ان کی پیشانیاں ثریا کے ساتھ بندھی ہوئی اور وہ آسمان وزمین کے درمیان جھول رہے ہوتے لیکن کسی طرح کی حکومت انکو نہ ملتی۔

البیہقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۷۱۴..... رعایا ہرگز ہلاک اور برباد نہ ہوگی خواہ وہ ظالم اور بدکردار ہو، جب تک کہ ان کے حکمران ہدایت یافتہ اور سیدھی راہ پر گامزن ہوں ہاں رعیت وعوام اس وقت ہلاک ہو جائے گی خواہ وہ ہدایت یافتہ ہو جبکہ ان کے حکمران ظالم اور بدکردار ہوں۔

ابو نعیم و ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام :...... الضعیفۃ ۵۱۴۔

۱۴۷۱۵...... کوئی امت ہلاک نہ ہوگی خواہ وہ گمراہ ہو جبکہ ان کے حاکم ہدایت یافتہ ہوں کوئی امت ہرگز ہلاک و برباد نہ ہوگی خواہ وہ گمراہ ہو جبکہ ان کے حاکم ہدایت یافتہ ہوں۔ الخطیب عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۶...... کوئی قوم فلاح نہیں پاسکتی جو اپنی حکومت عورت کو سپرد کردیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۷...... کوئی والی جو کسی چھوٹی یا بڑی قوم کا حاکم بنے پھران میں عدل نہ کرے تو اس کو اللہ پاک منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔

ابن ابی شیبہ، ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۷۱۸...... کسی بھی چھوٹی یا بڑی امت کا حاکم جو عدل نہ کرے گا اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔

مسند احمد عن معقل بن یسار، الضعیفۃ ۲۰۳۳

۱۴۷۱۹...... اللہ پاک جس بندے کو کوئی رعیت سپرد کرے لیکن وہ ان کی خیر خواہی کے ساتھ حفاظت نہ کرے تو اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کردے گا۔

شعب الایمان للبیہقی، ابن النجار عن عبدالرحمن بن سمرۃ

کلام :...... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۹۔

۱۴۷۲۰...... کوئی بھی شخص جو دس یا دس سے اوپر آدمیوں کا امیر مقرر ہو مگر قیامت کے دن اس کو گردن کے ساتھ باندھتے ہوئے اس حال میں لایا جائے گا پھر اس کا عدل اس کو چھڑالے گا یا اس کا ظلم اس کو قعر ہلاکت میں ڈال دے گا۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۱...... تین آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے۔ حق اسکو چھڑالے گا یا اس کو تباہ کردے گا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۲...... دس آدمیوں کا حاکم بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کی طرف بندھے ہوں گے۔ اس طوق سے اس کے ہاتھوں کو صرف عدل ہی چھڑاسکے گا۔

السنن السعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سعد بن عبادۃ

۱۴۷۲۳...... دس آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے روز اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے، اس کا عدل اس کو آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کردے گا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عمرو بن مرۃ الجهنی

۱۴۷۲۴...... جس امیر کے دروازے حاجت مندوں اور مسکینوں کے لئے بند ہوں اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے اس کی حاجت اور مسکنت پر بند کردیتے ہیں۔ ابن عساکر عن عمرو بن مرۃ الجهنی

۱۴۷۲۵۔ کوئی آدمی جو دس آدمیوں کا والی ہو قیامت کے دن اس حال میں ایسا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے حتیٰ کہ اس کے اور اس کے ماتحتوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۶...... کوئی بندہ نہیں جس کو اللہ پاک کسی رعیت کا راعی (نگہبان) بنائے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کا خیال نہ کرے تو اللہ پاک جنت کو اس پر حرام کردے گا۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۷...... جس بندے سے کسی رعیت کی نگرانی لی جائے تو قیامت کے دن اس سے سوال کیا جائے گا کہ اللہ کا حکم اس نے ان میں قائم کیا یا ضائع کیا۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۸...... کوئی دس بندوں کا والی نہیں مگر قیامت کے دن اس حال میں اس کو لایا جائے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہوگا پھر یا تو اس کو عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا یا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ ابن مندہ و ابو نعیم عن الحارث بن محمد عن حصین

۱۴۷۲۹..... کوئی مسلمان جو دس یا دس سے زیادہ لوگوں کا امیر ہو، اس کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے۔ پھر اس کی نیکی اس کو آزاد کرائے گی یا اس کا گناہ اس کو برباد کرے گا، امارت کا اول ملامت ہے، درمیان ندامت ہے اور آخر قیامت کے دن عذاب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۴۷۳۰..... کوئی تین آدمیوں کا والی نہیں مگر وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا اور اس کا دایاں ہاتھ گردن میں بندھا ہوگا۔ اس کا عدل اس کو چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو تباہ کرے گا۔ ابن عساکر عن ابی الدرداءو رضی اللہ عنه

۱۴۷۳۱..... کوئی والی نہیں جو مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنے پھر خیر سگالی کے جذبے کے ساتھ ان کے لئے محنت نہ کرے تو اللہ پاک اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا جس دن اللہ پاک اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔ الحاکم فی الکنی، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۳۲..... کوئی کسی چھوٹی یا بڑی امت کا والی نہیں جو ان کے ساتھ عدل نہ کرتا ہو تو اللہ پاک ضرور اس کو چہرے کے بل جہنم میں گرادے گا۔

ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی عن معقل

۱۴۷۳۳..... کوئی دس آدمیوں کا والی نہیں مگر قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوں گے۔ اس کو اس کا عدل چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کرے گا۔ حلیة الاولیاء عن ثوبان

کلام:..... ضعیف ہے۔ اللآلی ۱/۴۷۸

۱۴۷۳۴..... کوئی شخص جو کسی ولایت کا حاکم بنے اولاً اس کے لئے عافیت کا دروازہ کھلے گا اگر وہ اس کو قبول کرے تو وہ عافیت اس کے لئے مکمل ہوگی اور اگر وہ عافیت کو حقیر جانے تو اس کو ایسے مسائل درپیش ہوں گے کہ وہ ان سے نمٹنے کی طاقت نہ رکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۴۷۳۵..... اس شخص کی مثال جو فیصلہ میں عدل کرے، تقسیم میں انصاف کرے اور صاحب رحم پر رحم کرے میری جیسی ہے، جس نے ایسا نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

الحسن بن سفیان، الباوردی ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، السنن للسعید بن منصور عن بلال بن سعد عن ابیه

فائدہ:..... صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ کے بعد خلیفہ کا کیا حکم ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۷۳۶..... جس نے رعیت کی سربراہی لی مگر خیر خواہی کے ساتھ ان کے لئے تگ و دو نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا خواہ اس کی خوشبو سو سال کی مسافت سے آئے۔ ابن ابی شیبه، مسلم، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۷۳۷ جس نے رعیت کی سرپرستی لی گئی مگر اس نے انکو دھوکہ دیا تو وہ پروردگار سے اس حال میں ملے گا کہ پروردگار اس پر غضبناک ہوگا۔

الخطیب عن معقل

۱۴۷۳۸..... اللہ پاک نے جس سے رعیت کی نگہبانی کا کام لیا اور وہ دھوکہ دہی کی حالت میں مرا تو اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

الشیرازی فی الالقاب عن الحسن مرسلاً

۱۴۷۳۹..... جس کو اللہ پاک نے مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنایا لیکن وہ ان کی حاجت، فقر و فاقے اور ضروریات سے چھپا رہا اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حاجت، فقر و فاقہ اور ضرورت سے بے نیاز ہوگا۔ ابو داؤد، ابن سعد، البغوی، عن ابی مریم الادی

۱۴۷۴۰..... جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنا پھر وہ ان کی حاجت اور فقر و فاقہ سے غافل رہا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حاجت اور فقر و فاقے سے بے نیاز ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابن قانع، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی مریم الازدی

۱۴۷۴۱..... جو دس آدمیوں پر والی بنا پھر اس نے ان کا من پسند حکم جاری کیا یا ان کی منشاء کے خلاف حکم جاری کیا تو قیامت کے دن اس کو لایا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے اگر اس نے عدل کیا ہوگا، رشوت نہ لی ہوگی اور نہ ظلم کیا ہوگا تو اللہ پاک اس کو آزاد کر دے گا اور اگر اس نے حکم جاری کیا ایسا جو اللہ نے نازل نہیں کیا، رشوت لی، اور رشوت ستانی میں دوسروں کی مدد کی تو اس کا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ

کے ساتھ باندھ دیا جائے گا پھر اس کو جہنم کے گڑھے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ پانچ سو سال تک اس گڑھے میں نہیں پہنچے گا۔

مستدرك الحاكم عن ابن عباس رضى الله عنه

۱۴۷۴۲......جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنا پھر وہ کمزور اور حاجت مند مسلمانوں سے دور رہا اللہ پاک قیامت کے دن اس سے پردہ میں ہوں گے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی الله عنه

۱۴۷۴۳......جو مسلمانوں کے امور کا والی بنا لیکن خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہیں کی جسے وہ اپنے اہل خانہ کی نگہبانی کرتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۴۴...... جو لوگوں کا حاکم منتخب ہوا لیکن اس نے فقراء اور حاجت مندوں پر اپنے دروازے بند کر لئے تو اللہ پاک اس کی حاجت اور فقر و فاقے سے آسمان کا دروازہ بند فرمالیں گے۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی مریم

۱۴۷۴۵......جس نے فقیروں اور حاجت مندوں پر اپنا دروازہ بند کیا اللہ پاک اس کے فقر و فاقے اور حاجت سے آسمان کے دروازے بند کر دیں گے۔

ابن عساكر عن ابی مریم

حاجت مندوں سے دروازہ بند کرنے پر وعید

۱۴۷۴۶......جس نے حاجت مندوں اور مسکینوں سے اپنا دروازہ بند کیا اللہ پاک اس کی حاجت اور ضرورت کے وقت آسمان کا دروازہ بند فرمالیں گے۔

مستدرك حاكم عن عمرو بن مرة الجهنی

۱۴۷۴۷......جو لوگوں کے امور کا والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر اس نے اچھا کیا ہوگا تو نجات پا جائے گا اور اگر بدی کی ہوگی تو پل اس کے نیچے سے شق ہوگا اور وہ ستر سال کی گہرائی تک نیچے جا گرے گا۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن بشر بن عاصم الثقفی

کلام:......امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ان کی اور کوئی روایت نہیں جانتا اور اس روایت میں سوید بن عبدالعزیز متروک راوی ہے۔

۱۴۷۴۸......جو لوگوں کے کسی امر کا والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائے کرنے والا ہوگا تو پل اس کے نیچے سے شق ہوگا اور وہ ستر سال کی گہرائی میں اترتا رہے گا اور یہ انتہائی تاریک گڑھا ہوگا۔

البغوی، الکبیر للطبرانی عن ابی ذر رضی الله عنه

کلام:......روایت میں سوید بن عبدالعزیز متروک راوی ہے۔

۱۴۷۴۹......جو مسلمانوں کے امور کا حاکم بنا پھر اس نے ان پر ظلم روا رکھنے کے لئے کوئی سخت آدمی امیر مقرر کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے، اللہ پاک اس سے کوئی نفل قبول فرمائیں گے اور نہ فرض حتیٰ کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے اور جس نے اللہ کی حمیٰ (حد) میں کسی کو داخل کیا اور اس نے اللہ کی حد کو توڑا بغیر کسی حق کے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے یا فرمایا اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔ مسند احمد، مستدرك الحاكم عن ابی بكر رضی الله عنه

۱۴۷۵۰......جو کسی منصب پر تعینات ہوا اور اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا اہل نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

الرویانی، ابن عساكر عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۴۷۵۱......جو لوگوں کے کسی کام کا سردار بنا پھر وہ عوام سے یا مظلوم سے یا کسی بھی حاجت مند سے بند ہو کر بیٹھ گیا اللہ پاک بھی اپنی رحمت کے دروازے اس کی حاجت، اس کے سخت ترین فقر و فاقے سے بھی بند فرمالیں گے۔

مسند احمد، ابن عساكر عن الشماخ الازدی عن ابن عمر له من الصحابة

۱۴۷۵۲......جس نے کسی رشتے دار پر ظلم و ستم ڈھایا حالانکہ وہ اس سے خیر کی آس لگائے ہوئے تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

ابن عساكر عن ابی بكر رضی الله عنه

۱۴۷۵۳..... امارت وحکومت اس شخص کے لئے بہترین شے ہے جو اس کو اس کے حقوق کے ساتھ اور حلال طریقے سے حاصل کرے، اور اس شخص کے لئے بہت بری شے ہے جو اس کو بغیر کسی حق کے حاصل کرے یہ ایسے شخص کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت وافسوس ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۱۴۷۵۴..... امارت کا سوال نہ کرے بے شک جس نے اس کا سوال کیا اس کو امارت کے حوالے کردیا جائے گا جبکہ جس کو بغیر سوال کے اس میں آزمایا گیا اس کی مدد کی جائے گی۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن سمرۃ

۱۴۷۵۵..... لوگوں پر حکومت ہونا لازمی ہے خواہ نیک ہو یا بد اگر نیک حکومت ہوگی تو وہ تقسیم میں عدل کرے گی اور تمہارے درمیان غنیمت کے اموال برابری کے ساتھ منقسم ہوں گے۔ اگر حکومت بد ہوگی تو اس میں مومن کو آزمائش سے دوچار ہونا پڑے گا۔ امارت وحکومت قائم ہونا ہرج سے بہتر ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ ارشاد فرمایا قتل اور جھوٹ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۶..... دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بن اور نہ ان کے آگے چل۔ ابو نعیم عن نعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۷..... جو شخص دس مسلمانوں کا بھی امام ہوگا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہوگا یہاں تک کہ اللہ اس پر رحم فرما کر اس کو آزاد فرمائیں گے یا اور معاملہ فرمائیں گے۔ الحاکم فی الکنی عن کعب بن عجرۃ

۱۴۷۵۸..... یہ (حکومت کا) معاملہ تمہارے درمیان یوں ہی رہے گا، اور تم اس کے حاکم بنے رہو گے جب تک کہ ایسے نئے اعمال ایجاد نہ کرو جو سراسر تمہاری ایجاد ہوں، پس جب تم ایسا کرو گے تو اللہ پاک تم پر اپنی مخلوق میں سے بدترین لوگوں کو مسلط کردے گا وہ تم کو اسی طرح قطع برید کریں گے جس طرح یہ شاخ کٹ رہی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی مسعود الانصاری

۱۴۷۵۹..... اللہ پاک کسی بندے کو کسی رعیت پر نگران بناتا ہے اور وہ ایسے دن مرتا ہے، جس دن اس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس پر جنت کو حرام فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد، عن معقل بن یسار

۱۴۷۶۰..... اللہ پاک کسی بندے کو رعایا کا حاکم بنائے رعایا میں قلیل افراد ہوں یا کثیر مگر اللہ پاک اس حاکم سے ان کے بارے میں قیامت کے دن ضرور سوال کرے گا کہ کیا ان کے اندر اللہ کا حکم قائم کیا ہے یا ضائع کردیا ہے حتیٰ کہ کسی بھی آدمی سے خاص طور پر اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائیں گے۔ مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۱..... کوئی آدمی دس یا زیادہ آدمیوں پر حاکم نہیں بنایا گیا مگر وہ قیامت کے روز گلے میں طوق ڈالے ہوئے آئے گا جس میں اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے، اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو اس کی گردن چھوڑ دی جائے گی اور اگر وہ بدکردار ہوگا تو طوق پر مزید طوق چڑھا دیئے جائیں گے۔

النسائی عن عبداللہ بن نرید عن ابیہ

شریعت کے خلاف فیصلہ پر وعید

۱۴۷۶۲..... اللہ پاک ایسے حاکم کی نماز قبول نہیں فرماتا جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے اور نہ بغیر طہارت والے بندے کی نماز قبول فرماتا ہے اور نہ خیانت کے مال میں سے صدقہ کو قبول کرتا ہے۔ مستدرک الحاکم، الشیرازی فی الالقاب عن طلحۃ بن عبیداللہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے۔ الضعیفۃ ۱۱۶۰۔ ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۶۴۔ الوضع فی الحدیث ۳۔ ۱۶۳۔

۱۴۷۶۳..... اللہ پاک ایسی امت کو پاک اور مقرب نہیں کرتا جس کی حکومت عورت کے ہاتھ میں ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۴..... کوئی شخص کسی قوم پر حاکم نہیں ہوتا مگر وہ قیامت کے دن ان کے آگے آئے گا اور اس کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا اور قوم والے اس کے پیچھے ہوں گے۔ پھر اس سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور ان سے اس کے بارے میں بازپرس ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدی کرب

۱۴۷۶۵..... اے لوگو! تم میں سے جو شخص کسی کام پر والی بنا پھر اس نے اپنا دروازہ حاجت مسلمان سے بند کرلیا تو اللہ پاک اس کو جنت کے دروازے میں جانے سے روک لے گا۔ اور جس شخص کا مقصود نظر صرف دنیا بن گئی اللہ پاک اس پر میرا پڑوس حرام فرمادیں گے بے شک مجھے دنیا کی ویرانگی کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے نہ کہ دنیا کو آباد کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی الدحداح

۱۴۷۶۶..... اے عباس! اے نبی کے چچا! ایک جان جس کو تم امارت سے نجات دو اس میں اس قدر خیر ہے جس کو تم شمار نہیں کرسکتے۔

ابن سعد عن الضحاک بن حمزۃ مرسلاً، ابن سعد، السنن للبیھقی عن محمدبن المنکدر مرسلا، السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۷..... اس حاکم کو جو خدا کی نافرمانی کا حکم دیتا تھا اور اس کی اطاعت کی جاتی تھی لایا جائے گا اور جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ پس اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی آنتیں آگ میں نکلتی پھریں گی، جس طرح چکی کا گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے (اس طرح وہ اپنی آنتوں کے گرد چکر کاٹے گا) اس کے پاس اس کے فرماں بردار لوگ آئیں گے وہ پوچھیں گے اے فلانے! تو تو ہم کو کیسے کیسے حکم کرتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تم کو ایک حکم کرتا تھا اور خود اس کی مخالفت کرتا تھا۔ مستدرک الحاکم عن اسامۃ بن زید

۱۴۷۶۸..... حاکم کو لایا جائے گا اور پل پر کھڑا کردیا جائے گا، پل اس کو ہلائے گا حتیٰ کہ اس کا ہر عضو اپنی جگہ سے ڈگمگا جائے گا۔ اگر وہ عادل ہوگا تو پل صراط پر سے گزر جائے گا اور اگر وہ ظالم ہوگا تو وہ جہنم کی ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔ عبدبن حمید عن بشر بن عاصم

۱۴۷۶۹..... قیامت کے دن عادل اور ظالم ہر طرح کے حاکموں کو سامنے لایا جائے گا حتیٰ کہ وہ پل صراط پر کھڑے ہوجائیں گے اللہ عزوجل فرمائیں گے۔ تمہاری ہی مجھے تلاش تھی۔ پس جو بھی اپنے فیصلے میں ظلم کرنے والا ہوگا۔ فیصلے میں رشوت کھانے والا ہوگا اور مقدمے میں کسی ایک فریق کی بات کو زیادہ توجہ اور دھیان دینے والا ہوگا وہ جہنم میں ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔ اور اس شخص کو بھی لایا جائے گا جس نے حد سے اوپر (سزامیں) مارا ہوگا۔ اللہ پاک اس سے پوچھیں گے: تونے میرے حکم سے اوپر کیوں مارا؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! مجھے تیری وجہ سے اس پر غصہ آگیا تھا۔ پروردگار ارشاد فرمائیں گے: کیا تیرا غضب میرے غضب سے زیادہ سخت تھا؟ اور اس شخص کو بھی لایا جائے گا جس نے (شرعی سزامیں) کمی کی ہوگی۔ پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! تونے کیوں کمی کی؟ وہ عرض کرے گا: مجھے اس پر رحم آگیا تھا۔ پروردگار ارشاد فرمائے گا، کیا تیری رحمت میری رحمت سے زیادہ بڑھ کرتھی؟ مسند ابی یعلی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۷۰..... اس شخص کو لایا جائے گا جو والی ہوگا۔ اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اس کی آنتیں نکل جائیں گی اور وہ جہنم میں (ان کے گرد) چکر کاٹے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوجائیں گے۔ وہ پوچھیں گے۔ کیا تو ہی ہمیں نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا؟ اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تم کو نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور تم کو برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔ الحمیدی والعدلی عن اسامۃ بن زید

۱۴۷۷۱..... قیامت کے دن حکام کو ان لوگوں کے ساتھ لایا جائے گا جن پر حکام نے سزامیں کمی یا زیادتی کی ہوگی۔ پروردگار فرمائے گا: تم میری زمین کے مکھی (حساب کتاب رکھنے والے) تھے میرے بندوں کے رائی (حاکم) تھے اور مجھے تمہاری ہی تلاش تھی۔ پھر پروردگار اس شخص سے فرمائے گا جس نے کمی کی ہوگی کہ تجھے کس بات نے (سزامیں) کمی کرنے پر اکسایا تھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے اس پر رحم آگیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تو میرے بندوں پر مجھ سے زیادہ رحم کرنے والا تھا۔ اور پروردگار اس شخص کو فرمائے گا جس نے ظلم اور زیادتی کی ہوگی کہ تجھے زیادتی پر کس چیز نے اکسایا تھا۔ وہ کہے گا: غصے کی وجہ سے (میں نے اس پر سزا زیادہ کی تھی) پروردگار فرمائے گا: انکو لے جاؤ اور جہنم کے ستونوں میں سے کوئی ستون ان کے ساتھ بھردو۔

ابوسعید النقاش فی کتاب القضاۃ من طریق ابن عبدالرحیم المروزی عن بقیۃ لنا مسلمۃ ابن کلثوم عن انس، وعندہ قال ابوداؤد: لااحدث عنہ، وسلۃ شامی ثقہ وبقیۃ روایتہ عن الشامیین مقبولۃ وقد صرح فی ھذا الحدیث بالتی دیت

۱۴۷۷۲..... قیامت کے دن امیر کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس میں (اپنی آنتوں کے گرد) اس طرح چکر کاٹے گا جس طرح چکی کا گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا وہ کہے گا کیوں نہیں، لیکن

میں خوداس پرعمل نہیں کرتا تھا۔حلیة الاولیاء عن اسامة بن زید

۱۴۷۷۳...... جب قیامت کا دن ہوگا والی (حاکم) کے لئے حکم ہوگا اوراس کو جہنم کے پل پر کھڑا کردیا جائے گا۔اللہ پاک پل کو حکم دے گا وہ اس شدت سے ہلے گا کہ حاکم کا ہر جوڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا پھر اللہ پاک ہڈیوں (اور جوڑوں) کو حکم دے گا وہ واپس اپنی جگہ آجائیں گی، پھر پروردگار اس سے سوال جواب کرے گا اگر وہ اللہ کا اطاعت گزار ہوگا تو اس کو کھینچ لے گا اوراس کو دوبوجھ اجر کے عطا فرمائے گا اوراگر وہ نافرمان ہوگا تو پل شق ہوگا اور وہ جہنم تک ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔الکبیر للطبرانی عن عاصم بن سفیان الثقفی

۱۴۷۷۴...... بہت سے حکام لوگوں کو نفرت دلانے والے ہیں۔ابن ابی شیبه عن عباس الجشمی

فائدہ:...... یعنی جو حاکم نماز میں امام بنتے ہیں اور لمبی لمبی قرأت کرکے لوگوں کو بھگاتے ہیں۔

تیسری فصل ...... امارت (حکومت) کے احکام اور آداب میں

اس میں پانچ فروع ہیں۔

پہلی فرع ...... حکومت کے آداب میں

اوراس بیان میں کہ حکام قریش میں سے ہوں گے۔

۱۴۷۷۵...... جب تم میرے پاس کسی آدمی کو (اپنا نمائندہ بناکر) بھیجو تو خوبصورت چہرے اوراچھے نام والے شخص کو بھیجا کرو۔

البزار، الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔التنزیہ ا۔۲۰۰۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۔

۱۴۷۷۶...... جب تم میرے پاس کسی کوڈاکیہ (قاصد) بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے والے اوراچھے نام والے کو بھیجو۔

البزار عن بریدة ضعیف، اللآلی ۱۱۲، ۱۱۳

۱۴۷۷۷...... جب تو میرے پاس کوئی برید (نمائندہ) بھیجے تو اچھے جسم اچھے چہرے والے کو بھیجو۔

الخرائطی فی اعتدال القلوب عن ابی امامة رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۱۶۔

۱۴۷۷۸...... اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑادیتا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن نعیم بن مسعود الاشجعی

۱۴۷۷۹...... اللہ کی قسم! اگر رسولوں (نمائندوں) کو قتل نہ کرنے کی رسم نہ ہوتی تو میں تم دونوں کی گردن اڑادیتا۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن مسعود

۱۴۷۸۰...... اگر تو رسول نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑادیتا۔مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۴۷۸۱...... قوم میں سب سے سست رفتار سواری امیر کی ہو۔الخطیب فی التاریخ عن معاویه رضی الله عنه بن قرة مرسلاً۔

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ضعیف الجامع ۱۰۷۶۔

امام خطیب نے اس روایت کو شعیب بن شیبہ المنقری کے حالات کے ذیل میں نقل کیا ہے۔امام ابوداؤد رحمہ اللہ اس راوی کے متعلق فرماتے ہیں لیس بشی ء اس کا اعتبار نہیں، راجع ترجمۃ میزان ۲۔۲۶۲۔امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

۱۴۷۸۲...... امیر جب لوگوں میں شک وشبہ کرنے لگ جائے گا تو ان کو خراب اور تباہ کردے گا۔

ابو داؤد، مستدرک، الحاکم عن جبیر بن نفیر وکثیر بن مرة والمقدام وابی امامة

۱۴۷۸۳...... لوگوں سے اعراض برتو (اور بے جا شک شبہ میں نہ پڑو) کیا نہیں سمجھتے کہ اگر تم لوگوں میں عیب تلاش کرنے کے پیچھے پڑ جاؤ گے تو ان کو تباہ کر دو گے۔ یا تباہ کرنے کے قریب ہو جاؤ گے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویة

۱۴۷۸۴...... اگر تو لوگوں کے عیوب کو تلاش کرے گا تو انکو برباد کر دے گا یا بربادی کے دہانے پر پہنچا دے گا۔

ابو داؤد عن معاویہ رضی اللہ عنہ، ۱۴۰۳۹

۱۴۷۸۵...... ہم ایسے شخص کو حکومت کے کام پر مقرر نہیں کرتے جو خود اس کی طلب کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۶...... اللہ کی قسم! ہم ایسے شخص کو اس کام پر مقرر نہیں کرتے جو خود اس کا سوال کرے اور نہ ایسے شخص کو جو اس کی حرص اور طمع رکھے۔

مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۷...... میں اپنے بعد خلیفہ کو اللہ کے تقویٰ کی اور اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے بڑے کی عزت کرے چھوٹے پر رحم کرے ان کے علماء کی توقیر و احترام کرے انکو مار مار کر ذلیل نہ کرے وحشت زدہ کر کے نفرت نہ دلائے اُن کو خصی کر کے ان کی نسل کو منقطع نہ کرے اور یہ کہ اپنے دروازے کو ان پر بند نہ کرے ورنہ ان میں سے طاقتور کمزوروں کو کھا جائیں گے۔ السنن للبیہقی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۱۱۹۔

۱۴۷۸۸...... بادشاہوں کا معافی دینا ان کی سلطنت کو زیادہ باقی رکھنے والی چیز ہے۔ الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۹...... حاکم پر پانچ باتیں ضروری ہیں حق کے ساتھ غنیمت لے اور حق کے ساتھ ادا کرے ان کے امور کا نگہبان ایسے شخص کو بنائے جو اچھی طرح ان کے امور کو جانتا ہو اور ان کے لئے بہتر ہو۔ ان کو کسی معرکہ میں محصور کر کے ختم نہ کر دے۔ اور نہ ان کے آج کے کام کو کل پر چھوڑے۔

الضعفاء للعقیلی عن واثلة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۷۳۶، الکشف الالٰھی ۵۶۱۔

امراء (حکام) قریش میں سے ہوں گے

۱۴۷۹۰...... امراء قریش میں سے ہوں جب تک کہ وہ تین باتوں پر عمل کریں: ان سے رحم مانگا جائے تو وہ رحم کریں اور جب وہ فیصلہ کریں تو انصاف اور عدل کے ساتھ کام لیں۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۱...... امراء قریش میں سے ہوں گے جو ان سے مقابلہ اور دشمنی کرے گا یا انکو گرانے کی کوشش کرے گا درخت کے پتوں کی طرح خود جھڑ جائے گا۔ الحاکم فی الکنی عن کعب بن عجرة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۲۹۶۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۴۷۹۲...... ائمہ (حکام) قریش میں سے ہوں گے۔ ان میں سے نیک نیکوں کے امیر ہوں گے فاسق فاسقوں کے امیر ہوں گے۔ اگر قریش تم پر کسی کالے اور نک کٹے کو بھی امیر مقرر کر دیں تب بھی تم ان کے امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا جب تک کہ تم میں سے کسی کو اسلام اور اس کی گردن زدنی میں اختیار نہ دیا جائے۔ پس جب اس کو ان دو چیزوں میں اختیار دیا جائے تو وہ اپنی گردن زدنی کے لئے گردن جھکا دے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۳...... یہ حکومت پہلے حمیر قوم میں تھی پھر اللہ نے ان سے چھین لی اور اس کو قریش میں رکھ دیا اور عن قریب ان (قریش) ہی کی طرف لوٹ آئے گی۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی ذی مخمر

کلام:...... روایت باطل ہے الاباطیل ۲۵۴، احادیث مختارہ ۸۸، المتناھیہ ۱۲۷۸۔

۱۴۷۹۴ ... یہ حکومت قریش میں رہے گی جب تک لوگوں میں دو (قریشی) بھی باقی رہیں گے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع...... امیر کی اطاعت میں اور اس سے بغاوت ومخالفت پر وعیدوں کے بیان میں

۱۴۷۹۵ ... حاکم کی سن اور اطاعت کر خواہ وہ سیاہ کالا اور لولا لنگڑا ہو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۶ ... سنو اور اطاعت کرو، بے شک ان پر اس کا وبال ہے جس کو وہ اپنے اوپر اٹھائیں (اور ظلم ڈھائیں) اور تم پر اس کا وبال ہے جو تم اٹھاؤ (اور نافرمانی کرو)۔ مسلم، الترمذی عن وائل

۱۴۷۹۷...... جوان پر بار ہوا (بار حکومت) اس کا وبال ان پر ہے، اور جو تم کرو گے اس کا وبال تم پر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن سلمة الجعفی

۱۴۷۹۸ ... اگر تم پر نکھٹے سیام فام حبشی غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے جو تم پر کتاب اللہ کے ساتھ حکمرانی کرے تم ضرور اس کی سنو اور اطاعت کرو۔

مسلم، ابن ماجہ عن ام الحصین

۱۴۷۹۹ ... سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر کالے کلوٹے غلام جس کا سر کشمش کی طرح ہو کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے تم اس کی اطاعت کرنا۔

مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۰...... اطاعت صرف نیکی میں ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۱...... تجھ پر سمع وطاعت فرض ہے تنگی ہو یا آسانی یا خوشی سے ہو یا زبردستی اور خواہ تم پر کسی اور کو ترجیح دی جائے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۲...... عنقریب تم پر ایسے والی مقرر ہوں گے جو خرابی پیدا کریں گے لیکن اللہ پاک ان کی بدولت جو اصلاح پیدا فرمائیں گے وہ زیادہ ہوگی پس ان میں سے جو اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کریں ان کو اجر ہے اور تم پر ان کا شکر واجب ہے۔ جو ان میں سے اللہ کی معصیت کے ساتھ عمل کریں ان پر اس کا وبال ہے اور تم پر صبر کرنا لازم ہے۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:...... ذخیرة الحفاظ ۳۲۸۱۔ ضعیف الجامع ۳۳۱۴۔

۱۴۸۰۳ ... جو شخص نکلے اس غرض سے کہ میری امت میں پھوٹ ڈالے تم اس کی گردن اڑا دو۔ النسائی عن اسامة بن شریک

۱۴۸۰۴...... میرے بعد بڑے بڑے مسائل پیش ہوں گے پس جو مسلمانوں کی جماعت کو پارہ پارہ کرنا چاہے اس کی گردن اڑا دینا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ ابو داؤد، نسائی، مستدرک الحاکم عن عرفجہ

۱۴۸۰۵ ... بنی اسرائیل کے امور حکومت کو بھی ان کے انبیاء سنبھالتے تھے۔ جب بھی ایک نبی ہلاک ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کے بعد اس کا خلیفہ بن جاتا۔

اور میرے بعد بے شک کوئی نبی نہ آئے گا۔ ہاں خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: پہلے والے کی بیعت کی وفاداری کرو، پھر اس کے بعد والے کی بیعت کی وفاداری کرو اور ان کو ان کا حق دو جو اللہ نے ان کا حق رکھا ہے۔ بے شک اللہ بھی ان سے ان کی رعیت کے حقوق کے بارے میں باز پرس کرے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۶...... جو تمہارے پاس آئے اس حال میں کہ تم سب ایک ہو اور ایک پر تمہارا اتفاق ہو۔ پھر وہ آنے والا تمہاری لاٹھی توڑنا چاہے یا تمہاری جمعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اس کو قتل کر دو۔ مسلم عن عرفجہ

۱۴۸۰۷ ..... جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو بعد والے کو قتل کردو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۸ ..... جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

امیر کی اطاعت کی اہمیت

۱۴۸۰۹ ..... جو (امام کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے جدا ہو گیا پھر اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرا۔ جس نے عصبیت وگمراہی کے جھنڈے تلے قتال کیا عصبیت کے لئے غضبناک ہوا۔ یا عصبیت کی طرف بلایا یا عصبیت کی مدد کی اور لڑائی میں مارا گیا تو اس کی موت جاہلیت (کفر) کی موت ہے، جو شخص میری امت پر نکلا اور ان کے نیکوں اور بدوں کو مارنا شروع کیا۔ مومن کی پروا کی اور نہ کسی عہد والے (غیر مسلم ذمی) کے عہد کا خیال کیا تو وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے (میرا اس کا کوئی تعلق نہیں)۔

مسنداحمد، النسائی، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۴۸۱۰ ..... جس نے (امام کی) اطاعت سے ہاتھ نکال لیا وہ قیامت کے روز اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس (نجات کی) کوئی حجت نہ ہوگی (اور جو اس حال میں مرا) کہ اس کے گلے میں بیعت کا طوق نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسلم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۴۸۱۱ جو اپنے امیر سے کوئی ناگوار بات دیکھے صبر کرے۔ کیوں کہ جو شخص بھی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی دور ہوا اور اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسند احمد، مسلم، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۴۸۱۲ ..... اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم پر کسی کالے کلوٹے نکٹے غلام کو بھی امیر بنادیا جائے اس کی سنو اور اطاعت کرو جب تک وہ تمہارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ام الحصین

۱۴۸۱۳ ..... مجھ سے پہلے جو نبی بھی تھا اس پر لازم تھا کہ اپنی امت کو خیر کی راہ بتائے جو ان کے لئے سب سے بہتر اس کو معلوم ہو۔ اور انکو اس برائی سے بھی ڈرائے جو ان کے لئے بری معلوم ہو اور میری اس امت کی عافیت کا زمانہ شروع کا ہے جبکہ آخر والوں کو شدید مصیبتوں اور ایسے ایسے فتنوں کا سامنا کرنا ہوگا جو ان کے لئے بالکل اجنبی ہوں گے۔ فتنے یوں امڈ آئیں گے کہ ایک دوسرے سے بڑھ کر نکلے، ایک فتنہ آئے گا کہ مومن کہے گا یہ تو ہلاکت خیز فتنہ ہے۔ پھر اس کی قلعی کھل جائے گی پھر اور کوئی فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا ہاں یہ ہے۔ پس جو تم میں سے جہنم سے بچنا چاہے اور جنت میں داخل ہونا چاہے تو اس کو موت اس حال میں آنا ضروری ہے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرے۔ اور جو کسی امام کی بیعت کرے اور اس کو اپنے ہاتھ کا سودا اور دل کا ثمرہ دیدے تو اس کی اطاعت کرتا رہے جہاں تک ممکن ہو سکے پھر اگر دوسرا امام آجائے جو پہلے والے سے جھگڑے تو دوسرے کی گردن اڑادو۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمرو

۱۴۸۱۴ ..... ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ اور میرے صحابہ میں سے کسی کو بھی گالی مت دے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ بن جبل رضی الله عنه

کلام: ..... ضعیف الجامع ۷۸۹

۱۴۸۱۵ ..... ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو ہر نیک اور بد کی نماز جنازہ پڑھو اور ہر نیک اور بد (حاکم) کے تحت جہاد کرو۔

السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام: ..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۴۷۸ ضعاف الدارقطنی ۴۳۱ معلۃ المرتاب ۲۷۴۔

امیر کی اطاعت از الاکمال

۱۴۸۱۶...... سن اور اطاعت کر خواہ امیر حبشی ہو اور اس کا سر کشمش کی طرح (چھوٹا اور بدصورت) ہو۔ ابو داؤد، البخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۱۷...... اپنے امراء کی اطاعت کرتے رہو جیسے بھی ممکن ہو سکے۔ اگر وہ ایسی چیز کا حکم کریں جو میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں تو ایسے حکم پر ان کو اجر ملے گا اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم کو بھی اجر ملے گا اور اگر وہ ایسی کسی چیز کا حکم دیں جو میں تمہارے پاس لے کر نہیں آیا تو اس کا وبال ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔

اس کا حال یہ ہوگا کہ جب تم اپنے پروردگار سے ملو گے تو کہو گے اے پروردگار کوئی ظلم قبول نہیں، پروردگار فرمائے گا ظلم نہ ہوگا، بندے عرض کریں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمارے پاس رسولوں کو بھیجا ہم نے آپکے حکم کے ساتھ ان کی اطاعت کی آپ نے ہم پر خلیفہ منتخب کئے ہم نے آپکے حکم کے ساتھ ان کی بھی اطاعت کی آپ نے ہم پر امیر مقرر کئے اور ان کی اطاعت بھی ہم نے آپکے لئے کی۔ پروردگار فرمائے گا: تم نے سچ کہا غلط بات کے حکم کا وبال ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔ ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن المقدام

۱۴۸۱۸...... اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، جن کو اللہ نے تمہاری باگ ڈور تھمائی ہے ان کی اطاعت کرو اور اہل حکومت سے حکومت کے لئے نہ جھگڑو خواہ حاکم حبشی غلام ہو۔ تم پر تمہارے نبی اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کی اتباع بھی لازم ہے جو تم کو معلوم ہے باتوں کو اپنے جبڑوں کے ساتھ مضبوطی سے تھام لو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، الادب للبخاری، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو، ابن جریری، مستدرک الحاکم عن العریاض بن ساریۃ

۱۴۸۱۹...... میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میری امت پر میرے بعد ظلم و تعدی نہ کرنا، میرے بعد عنقریب ایسے امرا آئیں گے تم ان کی اطاعت کرنا بے شک امیر کی مثال ڈھال کی سی ہے جس کے ساتھ حفاظت ہوتی ہے پس اگر تم اپنے معاملوں کو خیر کے ساتھ درست کرو تو ان کا فائدہ تمہارے لئے بھی ہے اور ان کے لئے بھی اگر وہ تم پر احکام جاری کرنے میں برائی کریں تو اس کا وبال ان پر ہے اور تم ان سے بری ہو بے شک امیر جب لوگوں میں شک وشبہ کرتا ہے تو ان کو فاسد و خراب کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدیکرب وابی امامۃ معاً

۱۴۸۲۰...... جب تم پر امراء مقرر ہوں اور وہ نماز زکوۃ اور جہاد فی سبیل اللہ کا تم کو حکم کریں تو اللہ تم پر ایسے امراء کو گالی دینا حرام قرار دیتا ہے اور ان کے پیچھے تمہارے لئے نماز پڑھنا حلال اور جائز رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو البکالی

۱۴۸۲۱...... جس نے جانور کی کونچیں (پچھلی پنڈلیاں) کاٹ دیں اس (کی زندگی) کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا۔ جس نے کھجور کا (پھل دار) درخت جلا دیا اس کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا۔ جس نے اپنے شریک کو دھوکہ دیا اس کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا اور جس نے اپنے حاکم کو دھوکہ دیا اس کا سارا اجر ضائع ہو گیا۔ السنن للبیہقی، الدیلمی، ابن البخار عن ابی رھم السماعی، اسم ابی رھم احراب بن اسید

۱۴۸۲۲...... جب زمین پر دو خلیفہ ہوں تو بعد والے کو قتل کر دو۔ الاوسط للطبرانی، الترمذی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۲۳...... جب تم پر کوئی باغی خروج کرے حالانکہ تم کسی ایک آدمی پر جمع ہو اور باغی مسلمانوں کی جمعیت کا عصا توڑنا چاہے اور ان کی جمعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن عمر الاشجعی

۱۴۸۲۴...... یقیناً میرے بعد سلطان آئے گا۔ اس کو ذلیل نہ کرنا۔ جس نے اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کی اس نے اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ (تعویذ) نکال کر پھینک دیا۔ اس کی کوئی عبادت مقبول نہیں جب تک کہ وہ اپنے خلاء کو پر نہ کرے جو (بغاوت سے) پیدا ہو چکا ہے اگر چہ وہ خلاء پر نہیں کر سکتا مگر وہ پھر بھی لوٹ آئے گا اور سلطان کو عزت دینے والوں میں شامل ہو جائے گا۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۲۵...... عنقریب میرے بعد سلطان (بادشاہ) آئے گا۔ اس کی عزت کرنا بے شک جس نے اسکو ذلیل کرنے کا ارادہ کیا اسلام میں دراڑ پیدا

کردی۔اس کے لئے توبہ نہیں ہے جب تک کہ وہ اس دراڑ کو بند نہ کرے اور وہ دراڑ (پہلی حالت پر) قیامت تک بند نہ ہوگی۔

التاریخ للبخاری، الرویانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۲۶..... عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کیا کریں گے خبردار تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا پھر ان کے ساتھ (مسجد میں) آجانا۔ اگر وہ نماز پڑھ چکے ہوں گے تو تم بھی اپنی نماز پڑھ چکے ہو ورنہ ان کے ساتھ شریک فی الصلوۃ ہو جانا اور تمہاری ان کے ساتھ نماز نفل ہو جائے گی۔ابو داؤد، عبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۲۷..... عنقریب تم پر ایسے امراء (مسلط) ہوں گے جو نمازوں کا وقت ضائع کردیں گے۔تم اپنی نمازیں وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نفل پڑھ لینا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۱۴۸۲۸..... عنقریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو نماز کو وقت نکال کر پڑھائیں گے۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم اپنی نمازیں (گھروں میں) وقت پر پڑھنا اور ان کے ساتھ (مسجد میں) نفل نماز پڑھ لینا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۲۹..... عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو تم کو نماز پڑھائیں گے اگر وہ رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا کریں تو اس کا ثواب تمہارے لئے اور ان کے لئے بھی ہے اور اگر وہ نماز میں کمی کوتاہی کا شکار ہوں تو تمہارے لئے کوئی نقصان نہیں اس کا سارا وبال انہی پر ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

امت میں افتراق پیدا کرنے کی ممانعت

۱۴۸۳۰..... عن قریب بہت خطرات اور مسائل پیدا ہوں گے۔جو اس امت کو پارہ پارہ کرنا چاہے گا جبکہ امت مجتمع ہو تو ایسے شخص کی تلوار کے ساتھ گردن اڑا دینا خواہ وہ کوئی ہو۔ابن حبان عن عرفجۃ، ۱۴۸۰۴

۱۴۸۳۱..... عنقریب میرے بعد بڑے بڑے فتنے رونما ہوں گے۔جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ جماعت میں پھوٹ ڈال رہا ہے یا امت محمد کے درمیان انتشار پیدا کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ سب ایک ہیں تو ایسے شخص کو قتل کردینا خواہ وہ کوئی ہو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور شیطان انکو لاتیں مارتا ہے جو جماعت سے جدا ہو جاتے ہیں۔ النسائی، شعب الایمان للبیھقی عن عرفجۃ ابن شریح الاشجعی

۱۴۸۳۲..... عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کے کچھ کام تمہارے جانے (پہچانے) درست ہوں گے اور کچھ اجنبی اور نامانوس (غلط) کام ہوں گے۔جس نے غلط کام کو ناپسند کیا وہ بری ہوگیا،جس نے اس پر نکیر کی۔آواز اٹھائی وہ برائی سے محفوظ ہوگیا لیکن جو راضی ہوگیا اور اتباع کرلی۔وہ خطرہ اور ہلاکت میں پڑ گیا۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم ایسے امراء سے قتال (جنگ) نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔مسلم، ابو داؤد عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۳۳..... عن قریب ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو فوت کردیں گے اور بالکل آخری جاتے وقت میں نماز پڑھیں گے۔ یہ ایسے لوگوں کی نماز ہوگی جو گدھے سے بھی بدتر ہوں گے جو اس کے بغیر چارہ نہ پائیں گے (مجبوراً) پڑھنے والے لوگ ہوں گے تم ان کے ساتھ شریک ہو کر نفل نماز پڑھ لیا کرنا۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۸۳۴..... عن قریب ایسے امراء (حکام) آئیں گے جن کو دوسرے کام ایسا مشغول کرلیں گے کہ وہ نماز وقت پر نہیں پڑھیں گے تم اپنی نماز وقت پر پڑھنا۔اگر تم ان کے ساتھ بھی نماز پالو تو ان کے ساتھ نفل پڑھ لینا۔الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن ام حرام

۱۴۸۳۵..... عنقریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو نماز کو وقت پر بھی پڑھیں گے اور وقت سے مؤخر بھی کردیں گے۔پس تم ان کے ساتھ وقت پر نماز پڑھو تو ان کے لئے بھی اور تمہارے لئے بھی اجر ہے۔اگر وہ وقت موخر کردیں اور تم ان کے ساتھ نماز پڑھو تو تمہارے لئے نیکی ہے اور ان کے لئے وبال ہے اور جو جماعت (مسلمین) سے جدا ہوگیا وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے عہد توڑا اور عہد شکنی میں اس کو موت آئی تو وہ

قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور عن عامر بن ربیعة

۱۴۸۳۶.....عن قریب تم پر ایسے امراء آئیں گے جو نماز کا وقت نکال دیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: پھر ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھو پھر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو ان کے ساتھ نفل نماز پڑھ لو۔ سمویہ، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۳۷.....میں تم کو اللہ کے تقوی کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کی کہ تم قریش (جو تمہارے حاکم ہوں ان) کی بات سنو اور ان کے فعل کو چھوڑ دو۔

ابن سعد و ابن جریر عن عامر بن شهر همدانی

۱۴۸۳۸.....اپنے ائمہ کی اطاعت کو تھام لو ان کی مخالفت مول نہ لو۔ ان کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے۔ ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے اور اللہ نے مجھے اس لئے مبعوث فرمایا ہے کہ میں حکمت (وبصیرت) اور اچھے وعظ کے ساتھ انکو اللہ کی طرف بلاؤں۔ پس جو میرے اس کام میں میرا خلیفہ بنا وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ جس نے میری اس کام میں مخالفت کی وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔ اور جو تمہاری حکومت کا کوئی کام سنبھالے پھر اس میرے طریق کے بغیر عمل کرے اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ عن قریب تم پر ایسے حکام حاکم ہوں گے جن سے رحم کی بھیک مانگی جائے گی تو وہ رحم نہ کریں گے اگر ان سے حقوق کا مطالبہ کیا جائے گا تو وہ حقوق کی ادائیگی سے انکار کریں گے، اگر انکو نیکی کا حکم کیا جائے گا تو اس سے منہ موڑیں گے اور تم ان سے خوف کرو گے۔ تمہارے معزز لوگ ان میں ہلکے پن اور انتشار کا شکار ہو جائیں گے وہ تم کو کسی چیز پر مجبور کرنا چاہیں گے تو تمہیں بخوشی یا زبردستی آمادہ ہونا پڑے گا۔ پس تم پر اس وقت ادنی ترین فرض یہ ہوگا کہ تم ان کے عطایا نہ لو اور نہ ان کے دربار اور مجالس میں شریک ہو۔

الهیثم بن کلیب اشاشی و ابن منده، الکبیر للطبرانی، البغوی، ابن عساکر عن ابی لیلی الاشعری

کلام:.......اس روایت میں محمد بن سعید الشامی متروک ہے۔

۱۴۸۳۹..... تمہارے ائمہ میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان پر دعائیں بھیجو اور وہ تم پر دعائیں بھیجیں۔ تمہارے بدترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں۔ تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ایسے وقت ہم ان کو نہ چھوڑ دیں، ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کراتے رہیں، خبردار! جس پر کسی کو حاکم مقرر کیا گیا پھر اس نے حاکم کو اللہ کی معصیت میں مبتلا ہوتے دیکھا تو وہ اس معصیت سے نفرت رکھے لیکن حاکم کی اطاعت سے ہرگز ہاتھ نہ کھینچے۔

مسلم عن عوف بن مالک الاشجعی

اچھے حکمران کے اوصاف

۱۴۸۴۰.....تمہارے بہترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو، اور وہ تم سے محبت رکھیں وہ تم پر دعائے رحمت بھیجیں اور تم ان پر دعائے رحمت بھیجو، تمہارے بدترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم نفرت رکھو اور وہ تم سے نفرت رکھیں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں، پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم تلوار کے ساتھ ان کو نہ سیدھا کریں۔ ارشاد فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں۔ ہاں جب تم اپنے حاکموں کی کوئی بری بات دیکھو تو اس سے کراہت کرو اس کے عمل سے نفرت کرو لیکن اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچو۔ مسلم عن عوف بن مالک الاشجعی

۱۴۸۴۱.....عن قریب میرے بعد امراء آئیں گے تم ان کی اطاعت کرنا بے شک امیر ڈھال کے مثل ہے، جس کے ساتھ حفاظت ہوتی ہے، اگر وہ درست رہیں تقوی اختیار کریں اور تم کو نیکی کا حکم کریں تو پس تمہارے لئے بھی اور ان کے لئے بھی مفید ہے۔ اگر وہ برائی اختیار کریں اور تم کو بھی اس کا حکم دیں اس کا وبال انہی پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔ اور امیر جب لوگوں میں عیب تلاش کرتا ہے تو انکو بگاڑ دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن شریح بن عبد قال اخبرنی جبیر بن نفیر وکثیر بن مرة وعمرو بن الاسود والمقدام بن معدی کرب وابو امامة

۱۴۸۴۲.....عن قریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو میری ہدایت قبول کریں گے اور نہ میری سنت اختیار کریں گے۔ عن قریب ایسے لوگ

اٹھ کھڑے ہوں گے جن کے قلوب شیاطین کے قلوب ہوں گے لیکن وہ انسانی جسم میں محصور ہوں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر مجھے ایسا وقت پیش آجائے تو میں کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: بڑے امیر کی اطاعت کرنا خواہ وہ تیری کمر پر مارے اور تیرا مال لے لے۔

ابن سعد عن حذيفه رضي الله عنه

۱۴۸۴۳ ... عن قریب تم پر حاکم مقرر ہوں گے وہ تم کو نماز پڑھائیں گے اگر وہ رکوع و سجود وغیرہ کو اچھی طرح ادا کریں تو تمہارے لئے اور ان کے لئے بھی مفید ہے۔ اور اگر وہ کچھ کمی کریں تو تمہارے لئے پورا ثواب ہے اور ان کے لئے وبال ہے۔

الدار قطني في الافراد عن عقبة بن عامر

۱۴۸۴۴ ... عن قریب ایسے امراء آئیں گے جن کو دوسرے کام نماز سے مشغول کردیں گے وہ نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کردیں گے تم اپنی نماز وقت پر ادا کرنا اور پھر ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل کرلینا۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۴۸۴۵ ... عن قریب میرے بعد ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو وقت سے مؤخر کردیں گے پس جب تم ان کے پاس جاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لینا۔

الاوسط للطبراني عن ابن عمرو

۱۴۸۴۶ ... عن قریب میرے بعد امراء آئیں گے نیک اپنی نیکی کے ساتھ تم پر حکومت کریں گے اور فاسق اپنے فسق کے ساتھ حکومت کریں گے۔ پس سنو اور اطاعت کرو جب تک حق کے موافق ہو اور ان کے پیچھے نماز پڑھو، اگر وہ اچھائی کریں تو ان کے لئے اور تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر وہ برائی کریں تو تمہارے لئے وبال نہیں بلکہ ان پر اس کا وبال ہے۔ ابن جریرؒ الدار قطني، ابن النجار عن ابی هريرة رضي الله عنه

کلام: .... روایت ضعیف ہے۔

۱۴۸۴۷ ... اپنی تنگی اور آسانی میں خوشی میں اور ناخوشی میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو فوقیت دی جائے تجھ پر ہر حال میں اطاعت لازم ہے۔ حکومت کے معاملے میں اہل حکومت سے نہ جھگڑ خواہ وہ معاملہ تیرے لئے ہو ہاں مگر جب تجھے اہل حکومت کی کوئی بات کتاب اللہ کی رو سے سمجھ میں نہ آئے۔ (جب تو ان کی مخالفت کرسکتا ہے)۔ الکبیر للطبرانی، الرویانی، ابن عساکر عن عبادة بن الصامت

۱۴۸۴۸ ... اپنی تنگی میں اور خوشی میں نشاط میں اور ناگواری میں ہر حال میں خواہ تجھ پر کسی کو فوقیت دی جائے تجھ پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔

مسند احمد، مسلم، النسائي، ابن جرير عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۴۸۴۹ ... تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے تم چاہو یا نہ چاہو، خبردار! سننے والا اور اطاعت کرنے والا، اس پر کوئی حجت اور الزام نہیں، لیکن سن کر نہ ماننے والے کے لئے (نجات کی) حجت نہیں۔ خبردار! تم پر اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک ہر بندے کو اس کے اچھے گمان کے مطابق بلکہ مزید اضافے کے ساتھ عطا کرنے والا ہے۔ ابو الشیخ عن عبدالرحمن بن مسعود رضی الله عنه

۱۴۸۵۰ ... میرے بعد لوگوں پر اللہ اس کے رسول اور وقت کے خلیفہ کی اطاعت لازم ہے۔

البغوي و ابن شاهين عن حزم بن عبد الخثعمي، قال البغوي: ولا ادري له صحبة ام لا وقد ذكره ابن ابي حاتم و ابن حبان في ثقاة التابعين

۱۴۸۵۱ ... اگر تم اپنے امرا کو گالی نہ دو تو اللہ پاک ان پر ایسی آگ بھیجے جو انکو ہلاک کردے، بے شک اللہ پاک تمہارے انکو گالی دینے کی وجہ سے ان سے عذاب ٹال دیتا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۱۴۸۵۲ ... تم پر سمع و طاعت لازم ہے تمہاری پسند کی باتوں میں اور ناگوار باتوں میں، تمہاری خوشی ہو یا زبردستی، اور خواہ تم پر اور کسی کو فوقیت دی جائے۔ اور اہل حکومت سے حکومت کے معاملے میں نہ جھگڑو۔ الکبیر للطبرانی عن عباده بن الصامت

۱۴۸۵۳ ... جو قوم سلطان کی طرف اس غرض سے گئی کہ اس کی تذلیل و توھین کرے تو اللہ پاک قیامت سے قبل انکو ذلیل کرے گا۔

النسائي عن حذيفه رضي الله عنه

۱۴۸۵۴ ... جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی

اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام ڈھال ہے اس کی حفاظت میں مقابل سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ساتھ حفاظت حاصل ہوتی ہے، اگر وہ اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل سے کام لے تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور اگر اس کے علاوہ حکم دے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

البخاری ومسلم، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ماجہ، صدرہ الی قولہ فقد عصانی

۱۴۸۵۵..... جو تم میں سے یہ کر سکے کہ نہ سوئے اور نہ صبح کرے مگر اس حال میں کہ اس پر کوئی امام ہو تو وہ ایسا ہی کرے۔

ابن عساکر عن ابی سعید وابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۵۶..... جس نے امام کی بیعت کی اس کو اپنے ہاتھ کا سودا اور اپنے دل کا ثمر دیدیا تو بس ممکنہ حد تک اس کی اطاعت کرے، پھر اگر دوسرا کوئی اس سے جھگڑنے والا آجائے تو اس دوسرے کی گردن اڑادو۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ عن ابن عمرو

۱۴۸۵۷..... جو (بغاوت اور) خروج کرنے اور اپنے لئے یا کسی اور کے لئے لوگوں کو بلائے حالانکہ لوگوں پر ایک امام ہے، پس اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (ایسے شخص کو قتل کر ڈالو)۔ الدیلمی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۵۸..... جو میری امت پر نکلے حالانکہ امت ایک ہے اور وہ ان کے درمیان انتشار کرنا چاہے تو اس کو قتل کر ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔

مسند ابی یعلی، ابو عوانہ، السنن للسعید بن منصور عن اسامۃ بن شریک، الکبیر للطبرانی عن عرفجہ الاشجعی

۱۴۸۵۹..... جس کو سلطان کی طرف جانے کا بلاوا آئے لیکن وہ نہ آئے تو وہ ظالم ہے اس کا کوئی حق نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ

۱۴۸۶۰..... جس کو احکام میں سے کسی حکم (سرکاری منصب) کی طرف دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے (حالانکہ) اس کو عدل وانصاف کرنے سے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی تو وہ ظالم ہے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، السنن للبیھقی عن الحسن مرسلاً

۱۴۸۶۱..... جو اس حال میں مرا کہ اس پر کسی حاکم کی اطاعت نہیں ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور اگر اس نے اطاعت کی مالا گلے میں ڈالنے کے بعد نکال دی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی۔ خبردار کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ملے جو اس کے لئے حلال نہ ہو۔ بے شک ان میں تیسرا شیطان شامل ہوتا ہے سوائے محرم کے بے شک شیطان ایک کے ساتھ ہے اور وہ دو سے زیادہ دور ہے۔ جس کو اپنی برائی ناگوار گزرے اور نیکی اچھی لگے وہ مومن ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور، عن عامر بن ربیعہ

کلام: ..... روایت محل کلام ہے ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۲۔

۱۴۸۶۲..... جو جماعت سے جدا ہو کے مرا جاہلیت کی موت مرا۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۳..... جو امام (حاکم) کی ماتحتی کے بغیر مرا جاہلیت کی موت مرا اور جس نے امام کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔ ابو داؤد، حلیۃ الاولیاء، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۴..... جو عہد شکنی کی حالت میں مرا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ وہ حجت سے خالی ہوگا۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عامر بن ربیعۃ

۱۴۸۶۵..... جس نے اللہ کی اطاعت سے ہاتھ نکالا اور جماعت سے جدا ہوگیا پھر اس حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے امامت کا عہد توڑ کر اس کو نکال دیا چھوڑ دیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔

المتفق والمفترق للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۶..... جس نے اللہ کی اطاعت سے ہاتھ نکالا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس اطاعت ہوگی اور نہ حجت، اور جو جماعت سے جدا ہونے کی حالت میں مرا جاہلیت کی موت مرا۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۷ اپنے حاکموں پر فساد کی بددعا نہ کرو بے شک ان کی صلاح وکامیابی تمہاری صلاح اور کامیابی ہے اور ان کا بگاڑ وفساد تمہارا بگاڑ وفساد ہے۔

الشیرازی فی القاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۸ سلطان (بادشاہ وحاکم) کو گالی مت دو، کیوں کہ وہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے۔ ابونعیم فی المعرفۃ عن ابی عبید

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ کشف الخفاء ۳۰۵۹، النوافح ۲۵۶۹۔

۱۴۸۶۹ اے معاذ! ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ اور میرے اصحاب میں سے کسی کو گالی مت دے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۵۶۔

۱۴۸۷۰ اے لوگو! کیا تم جانتے نہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اللہ کی اطاعت میں شامل ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت میں یہ شامل ہے کہ اپنے حکام کی اطاعت کرو، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۷۱ تم پر ایسے امراء آئیں گے دل ان پر مطمئن ہوں گے۔ ان کی کھالیں (خدا کے ذکر سے نرم) ہوں گی پھر تم پر ایسے امراء آئیں گے دل ان سے اجنبیت کریں گے اور ان کی کھالیں سخت ہوں گی۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! تو کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا نہیں جب تک وہ نماز قائم کراتے رہیں۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، السنن للسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

تیسری فرع ...... حاکم کی مخالفت اور عدم اطاعت کے جواز میں

۱۴۸۷۲ جو اللہ کی اطاعت نہ کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۷۳ جو کوئی بھی حاکم تم کو معصیت کا حکم کرے اس کی اطاعت نہ کرو۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۴۸۷۴ اللہ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں بے شک اطاعت تو صرف نیکی میں ہے۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۸۷۵ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عمران والحکم بن عمرو الغفاری

۱۴۸۷۶ عن قریب تم پر ایسے حکام آئیں گے جو تمہاری روزی کے مالک ہوں گے تم سے بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے عمل کریں گے تو برا عمل کریں گے، تم سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کی برائی کو اچھا قرار نہ دو، ان کے جھوٹ کو سچا نہ کہو۔ ان کو حق دو جب تک وہ اس پر راضی ہوں، پس جب وہ تجاوز کریں تو جو ان سے لڑائی میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی سلامۃ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے المشتہر ۹۰

۱۴۸۷۷ عن قریب ایسے امراء آئیں گے جن کی کچھ باتیں تم کو اچھی اور کچھ اوپری (اجنبی) محسوس ہوں گی جس نے انکو چھوڑ دیا نجات پا گیا، جس نے کنارہ کیا وہ محفوظ رہا اور جو ان کے ساتھ مل جل گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۷۸ میرے بعد تمہاری حکومت کے ذمہ دار ایسے لوگ ہوں گے جن باتوں کو تم غلط خیال کرتے ہو وہ ان کو اچھا بتائیں گے اور جن باتوں کو تم اچھا خیال کرتے ہو وہ ان کو غلط خیال کریں گے پس تم میں سے جو شخص ایسا زمانہ پائے وہ یاد رکھے کہ اللہ عزوجل کے نافرمان کی طاعت نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

کلام:.....الضعیفۃ ۱۳۵۳۔

گناہ کے کام میں امام کی اطاعت جائز نہیں

۱۴۸۷۹.....امام کی اطاعت مسلمان آدمی پر حق (لازم) ہے جب تک وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دے پس جب وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کے لئے سمع ہے اور نہ طاعت۔شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۴۸۸۰.....عنقریب میرے بعد تمہارے نظام کی باگ ایسے لوگ سنبھالیں گے جن باتوں کو تم اجنبی اور ناپسند خیال کرتے ہو وہ انکو اچھا قرار دیں گے۔اور تمہاری اچھی باتوں کو وہ ناپسند کریں گے جو اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں اور تم اپنے رب سے گمراہ نہ ہو جانا۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبادة بن الصامت

۱۴۸۸۱.....مسلمان آدمی پر (حاکم کی بات) سن کر اطاعت کرنا واجب ہے، اچھا لگے یا برا لگے جب تک کہ حاکم معصیت کا حکم نہ کرے پس ایسی صورت میں نہ سننا ضروری ہے اور نہ اطاعت کرنا۔

مسند احمد، السنن للبیهقی، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، ابو داؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۴۸۸۲.....قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں اگر وہ تمہارے لئے سیدھے نہ ہوں تو اپنی تلواریں کندھوں پر اٹھالو پھر اپنے ہدایت یافتہ لوگوں کی تائید اور پیروی کرو۔مسند احمد عن ثوبان

۱۴۸۸۳.....عنقریب تم پر میرے بعد امراء آئیں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم دیں گے جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور ایسا عمل کریں گے جو تمہارے لئے نیا ہوگا پس وہ تمہارے امام (حاکم) نہیں ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

۱۴۸۸۴.....عنقریب میرے بعد ایسے امراء آئیں گے وہ جو کہیں گے ان کی بات ان پر رد نہیں ہوگی۔وہ جہنم میں ایک دوسرے کے اوپر یوں گریں گے جس طرح بندر ایک دوسرے کے اوپر اچھلتے کودتے ہیں۔مسند ابی یعلی،، الکبیر للطبرانی عن معاویة

۱۴۸۸۵.....تم بادشاہوں کے دروازے پر جانے سے اجتناب کرو کیوں کہ وہ انتہائی سخت جگہ ہے۔الکبیر للطبرانی عن رجل من سلیم

۱۴۸۸۶.....کوئی شخص بادشاہ سے جس قدر قریب ہوتا ہے اللہ سے دور ہوجاتا ہے جس (ظالم) کے پیروکار جس قدر زیادہ ہوں گے اسی قدر اس کے شیاطین زیادہ ہوجائیں گے اور جس قدر جس کا مال زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا (قیامت کے دن) حساب زیادہ ہوگا۔

هناد عن عبید بن عمیر مرسلاً

کلام:.....ضعیف ہے۔الاتقان ۱۵۷۲ ضعیف الجامع ۴۹۹۵۔

بادشاہ کی خوشامدی بننے کی ممانعت

۱۴۸۸۷.....بادشاہ کے دروازے سے اور اس کے قرب وجوار سے بچو بے شک جو لوگوں میں اس کے سب سے زیادہ قریب ہوگا وہ اللہ سے اسی قدر دور ہوگا اور جس نے اللہ پر بادشاہ کو ترجیح دی اللہ پاک اس کے اندر اور باہر فتنہ رکھ دیں گے اور اس سے تقوی و پرہیزگاری ختم کردیں گے اور اس کو حیران پریشان چھوڑ دیں گے۔الحسن بن سفیان، مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۴۸۸۸.....جو رب کی ناراضگی کے ساتھ بادشاہ کو راضی کرنے والا ہوگا وہ اللہ کے دین سے نکل جائے گا۔مستدرک الحاکم عن جابر رضی الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۳۹۱۔

۱۴۸۸۹.....عنقریب تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو ان کے اوقات سے موخر کردیں گے اور بدعتیں ایجاد کریں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر میں ان کو پالوں تو کیا طریقہ اختیار کروں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد! تو

مجھ سے سوال کر رہا ہے کہ تو کیا طریقہ اختیار کرے؟ (سن) اس شخص کی اطاعت نہیں جو اللہ کی نافرمانی کرے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۰ سنو! عن قریب تم پر ایسے امراء آئیں گے تم ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرنا اور ان کے کذب پر ان کی تصدیق نہ کرنا بے شک جس نے ان کی مدد کی ان کے ظلم پر اور جس نے ان کی تصدیق کی ان کے کذب جھوٹ پر وہ ہرگز میرے حوض پر نہیں آئے گا۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للسعید بن منصور عن عبداللّٰہ بن جناب عن ابیہ

۱۴۸۹۱ سنو! کیا تم نے سنا ہے کہ عن قریب میرے بعد امراء آئیں گے۔ بس جو ان کے پاس آئے، ان کے کذب کی تصدیق کرے، ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں اس سے ہوں (میرا اس کا کوئی تعلق نہیں ہے)۔ وہ میرے پاس حوض پر نہیں آئے گا۔ اور جو ان کے پاس نہ آئے، ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے، ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے، اور وہ حوض پر میرے پاس ضرور آئے گا۔ الترمذی صحیح غریب، النسائی، ابن حبان عن کعب بن عجرۃ

۱۴۸۹۲ ...اے کعب! تیرا کیا حال ہوگا جب امراء آئیں گے۔ پس جو ان کے پاس داخل ہوا اور ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور وہ شخص حوض (کوثر) پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔ اے کعب! جنت میں ایسا گوشت داخل ہوگا اور نہ خون، جو حرام سے پرورش پایا ہو۔ ہر وہ گوشت اور خون جو حرام سے پرورش پاتے ہوں جہنم کی آگ ہی ان کی زیادہ مستحق ہے۔ اے کعب! لوگ دو طرح کے ہیں دونوں صبح کو جانے والے ہیں اور شام کو لوٹنے والے ہیں: ایک صبح جا کر اپنی جان آزاد کرانے والا ہے اور دوسرا صبح کو جا کر اپنی جان کو ہلاک کرنے والا ہے۔

اے کعب! نماز برھان ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں اڑا دیتا ہے جس طرح برف چکنے پتھر سے پھسل جاتی ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن کعب بن عجرۃ

بے خوشامد کی مذمت

۱۴۸۹۳ اے کعب بن عجرۃ! اللہ تجھے بیوقوفوں کی امارت سے پناہ دے، میرے بعد ایسے امراء آئیں گے جو میرے راستے پر چلیں گے اور نہ میری سنت کو اختیار کریں گے۔ پس جو شخص ان کے پاس گیا ان کے کذب کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ لوگ مجھ سے نہیں اور نہ میرا ان سے کوئی واسطہ ہے وہ لوگ حوض پر میرے پاس نہ آسکیں گے اور جو ان کے پاس نہیں گیا ان کے کذب کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے وہ لوگ حوض پر میرے پاس ضرور آئیں گے اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو یوں بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے، نماز قربان ہے (یعنی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے) یا فرمایا برھان (دلیل ہے) اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت ہرگز داخل نہ ہوگا جو حرام سے پرورش پایا ہوا ایسے گوشت کی جہنم کی آگ ہی زیادہ مستحق ہے، اے کعب بن عجرہ! لوگ دو طرح کے ہیں دونوں صبح کو نکلتے ہیں۔ ایک اپنے نفس کو خرید کر آزاد کر دیتا ہے اور دوسرا اپنے نفس کو فروخت کر کے ہلاک کر دیتا ہے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، ابن زنجویہ، مسند ابی یعلی، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن لسعیدبن منصور، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۴ اے عبدالرحمن! اللہ تجھے ایسے امراء سے پناہ میں رکھے جو میرے بعد آئیں گے پس جو ان کے پاس آئے ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا۔ اے عبدالرحمن! روزہ ڈھال ہے، نماز برہان ہے، اے عبدالرحمن! اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہے کہ جنت میں ایسا کوئی شخص داخل ہوگا جس کا گوشت حرام سے پرورش پایا ہو۔ اس کے لئے جہنم کی آگ ہی زیادہ مستحق ہے۔ مستدرک الحاکم، الخطیب عن عبدالرحمن بن سمرۃ

۱۴۸۹۵ ..... اے کعب بن عجرہ! میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ایسے امراء سے جو میرے بعد آئیں گے، جو ان کے دروازہ پر آیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے اور جو ان کے دروازوں پر آیا یا آیا ہی نہیں اور ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کی تو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے اور عنقریب وہ میرے پاس حوض پر ضرور آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ! نماز برہان ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! کوئی گوشت حرام سے پرورش نہ پائے گا مگر جہنم کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہوگی۔

الترمذی حسن غریب عن کعب بن عجرہ

۱۴۸۹۶ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس کے حواریین (ساتھی) بھی بنائے۔ پس وہ نبی ان کے درمیان جب تک اللہ نے چاہا کتاب اللہ اور اپنے (پیش رو پیغمبر) کی سنت کے ساتھ عمل کرتا رہا جب وہ انبیاء چلے گئے تو ان کے بعد ایسے امراء آئے جو منبروں پر بیٹھتے تھے اور بات وہ کہتے تھے جو تم کو اچھی لگے لیکن عمل وہ کرتے تھے جو تم جانتے نہیں، پس جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو یہ مومن پر حق ہے کہ اپنے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کرے، اگر اس کی ہمت نہ ہو تو اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے اور اگر اپنی زبان کے ساتھ بھی ہمت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے اور اس کے بعد اسلام نہیں رہتا۔ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۷ عنقریب تم پر امراء (حکام) مسلط ہوں گے، جھوٹ بولیں گے اور ظلم ڈھائیں گے پس جو ان کے کذب وجھوٹ کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم کی مدد کرے وہ مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ عنقریب حوض پر ضرور میرے پاس آئے گا۔

مسند احمد، سمویہ، الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۷/م..... عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے وہ منبروں پر بیٹھ کر حکمت کی بات کریں گے لیکن جیسے ہی وہ اتریں گے ان سے ان کے دل گویا نکل جائیں گے (اور عمل ان کا قول کے بالکل مخالف ہوگا) پس وہ مردار سے زیادہ بدبودار ہیں۔ جو ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے اور وہ حوض پر بھی میرے پاس نہ آسکے گا۔ اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور عنقریب وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرۃ

۱۴۸۹۸ ..... عنقریب امراء آئیں گے جو ان کے جھوٹ کو سچا کہے اور ان کے ظلم میں معاون بنے اور ان کے دروازوں پر چھایا رہے وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا اور جو ان کے جھوٹ کو سچا نہ کہے ان کے ظلم میں ان کا معاون نہ بنے اور ان کے دروازوں پر نہ ہجوم رکھے وہ مجھ سے ہے اور وہ عنقریب حوض پر میرے پاس ضرور آئے گا۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۹ ..... عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم وستم کریں گے۔ جو ان کے پاس آئے، ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آئے گا اور جو ان کے کذب بیانی کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن کعب بن عجرۃ

۱۴۹۰۰ ..... خبردار! عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم وستم کریں گے پس جو ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔

خبردار! سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ یہ باقیات صالحات ہیں (باقی رہنے والی نیکیاں)۔

مسند احمد عن النعمان بن بشیر

۱۴۹۰۱ عنقریب امراء آئیں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے اور دھوکہ باز لوگ ان کے پاس ہجوم کریں گے پس جو بھی ان کی

تصدیق کرے گا اوران کے ظلم میں ان کا معاون ومددگار ہوگا وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔اور جوان کے پاس نہ گیا ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم کی مدد کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔

ابو داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن للسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۴۹۰۲..... عنقریب میرے بعد خلفاء آئیں گے اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور حکم کے مطابق عمل بجالائیں گے پھران کے بعد عن قریب ایسے آئیں گے وہ عمل کریں گے جس کا انکو علم نہ ہوگا اور وہ کام کریں گے جس کا ان کو حکم نہ ہوگا پس جس نے ان کی تردید کی وہ ان سے بری ہوا۔ جس نے ان کی مدد سے ہاتھ روک لیا وہ محفوظ رہا لیکن جو راضی ہوگیا اوراس نے ان کی اتباع کرلی (وہ ہلاکت میں پڑ گیا)۔

السنن للبیھقی وابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۴۹۰۳..... عنقریب تم پر ایسے امراء آئیں گے جن کی باتیں تم کو معروف بھی نظر آئیں گی اور منکر بھی۔پس جس نے ان پر انکار کردیا وہ بری ہوگیا، جس نے ان کی باتوں کو ناپسند کیا وہ محفوظ رہا لیکن جو راضی ہوگیا اوراس نے ان کی اتباع کرلی (وہ قعر ہلاکت میں پڑ گیا)۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشادفرمایا: نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

مسند احمد، الترمذی حسن صحیح، الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۱۴۹۰۴..... عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو حکم کریں گے ایسا جو خود نہیں کرتے۔پس جس نے ان کے کذب کی تصدیق کی اوران کے ظلم پران کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں (اور وہ حوض پر میرے پاس نہ پہنچ سکے گا)۔مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۴۹۰۶..... عن قریب امراء آئیں گے جو تم کو حکم کریں گے جو تم کو معلوم ہوگا (اور صحیح ہوگا) لیکن عمل کریں گے جو تمہارے لئے اجنبی اور نیا ہوگا۔ پس ایسے لوگوں کی تم پر اطاعت لازم نہیں ہے۔ابن ابی شیبه عن عبادہ بن الصامت

۱۴۹۰۷..... اے عبداللہ! تیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر ایسے امراء ہوں گے جو سنت کو ضائع کریں گے اور نماز کو وقت سے موخر کردیں گے پوچھا یا رسول اللہ! پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشادفرمایا: اے ام عبد! تو مجھ سے سوال کرتا ہے کہ کیسے کرے گا؟ (سن!) اللہ کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت روانہیں۔عبدالرزاق، مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۴۹۰۸..... عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے امراء (حکام) بے وقوف لوگ ہوں گے، جو بدترین لوگوں کو آگے کریں گے جبکہ اچھے لوگوں سے صرف محبت کا اظہار کریں گے جو نماز کو وقت سے موخر کردیں گے۔پس تم میں سے جو انکو پالے وہ کاہن، پولیس، صدقات وصول کرنے والا نمائندہ اور حکومت کا خزانچی ہرگز نہ بنے۔مسند ابی یعلی، السنن للسعید بن منصور عن ابی سعید وابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۴۹۰۹..... آخر زمانے میں حکام ظلم کرنے والے ہوں گے وزراء فاسق ہوں گے، جج خیانت دار ہوں گے اوران کے علماء جھوٹے ہوں گے۔پس جو ایسا زمانہ پائے وہ کاہن نہ بنے، صدقات وعشر لینے والا نہ بنے، خزانچی نہ بنے اور نہ پولیس کا اہلکار بنے۔الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

کلام:..... اللطیفة ۴۷

۱۴۹۱۰..... آپ نے تین مرتبہ فرمایا: میری امت کو تنگی میں نہ ڈالو۔اے اللہ جس نے میری امت کو ایسا حکم دیا جس کا آپ نے مجھے حکم نہیں دیا یا میں نے ان کو ایسا حکم دیا تو ان کو اس حکم کا نہ ماننا حلال ہے۔

الکبیر للطبرانی، الخطیب ابن عساکر عن ابی عتبة الحولانی

۱۴۹۱۱..... اللہ کی معصیت میں کسی انسان کی اطاعت روانہیں۔ابن جریر، ابن عساکر ابن ابی شیبه عن علی رضی اللہ عنه

۱۴۹۱۲..... میرے بعد امراء آئیں گے، جو ان کے پاس داخل ہو حق کہے بعض مرتبہ آدمی بادشاہ کی رضا کے لئے کوئی بات کہتا ہے مگر اس کی وجہ سے آسمان کی بلندی سے نیچے گرجاتا ہے۔ ابن مندہ وابن عساکر عن بلال بن ابی الحارث المزنی

۱۴۹۱۳..... کیا تم عاجز ہو کہ جب میں تم میں کسی کو (سرکاری) کام کے لئے بھیجوں اور وہ میرے حکم پر نہ چلے تو تم اس کی جگہ ایسے شخص کو مقرر کردو جو میرے حکم پر چلے۔ ابو داؤد عن عقبة بن مالک

ادب الامیر ...... الاکمال

۱۴۹۱۴ ..... میں اپنے بعد آنے والے حاکم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کی جماعت پر نرمی کرے اور انکے چھوٹے پر رحم کرے۔ میں آدمی کو قوم پر امیر بناتا ہوں حالانکہ قوم میں اس سے بہتر آدمی بھی ہوتا ہے لیکن وہ امیر آنکھوں کا زیادہ بیدار اور حرب زنی میں زیادہ ماہر ہوتا ہے۔

البیھقی من طریق یونس بن بکیر عن ابی معشر عن بعض مشیختھم

۱۴۹۱۵ ..... اللہ کی قسم! ہم حکومت کا والی ایسے کسی شخص کو نہیں بناتے جو اس کو مانگے اور نہ ایسے کسی شخص کو جو اس کی حرص اور لالچ رکھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۴۹۱۶ ..... میں کسی کو عامل (گورنر وغیرہ) نہیں بناتا جب تک کہ میں اس سے شرائط طے نہ کرلوں۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۹۱۷ ..... والی پر پانچ باتیں لازم ہیں غنیمت کو حق کے ساتھ جمع کرنا، حق کے ساتھ اس کو تقسیم کرنا، مسلمانوں کے امور پر ایسے شخص سے کام لینا جو ان کے لئے اچھا ثابت ہو، انکو کسی معرکہ میں محصور کر کے سب کو ہلاک نہ کر دینا اور ان کے آج کا کام کل پر نہ چھوڑنا۔ العقیلی فی الضعفاء عن واصلۃ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۶۷۲، الکشف الالٰہی ۵۶۲۔

۱۴۹۱۸ ..... جو بادشاہ رحم کے رشتوں اور قرابت داروں سے صلہ رحمی کرے اور اپنی رعیت کے ساتھ عدل برتے اللہ پاک اس کے ملک کو مضبوط کر دے گا۔ اس کو اجر جذیل عطا کرے گا، اس کا ٹھکانہ اچھا کرے گا اور اس سے ہلکا حساب لے گا۔

ابو الحسن بن معروف، الخطیب و ابن عساکر و الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۹۱۹ ..... جو مسلمانوں میں سے کسی کو عامل بنائے حالانکہ اس کو علم ہو کہ ان میں اس سے زیادہ بہتر کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا اور اپنے نبی کی سنت کا بڑا عالم موجود ہے تو اس نے اللہ سے اس کے رسول سے اور تمام مسلمانوں سے خیانت برتی۔ مسلم، ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۹۲۰ ..... لوگوں کے عیوب کے پیچھے نہ پڑو ورنہ انکو بگاڑ دو گے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۲۱ ..... عورت فیصلہ کرنے کی اہل نہیں بن سکتی کہ عوام کے درمیان فیصلے کرے۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۹۲۲ ..... وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پا سکتی جو اپنے معاملہ کا حاکم کسی عورت کو کر دیں۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۲۳ ..... ایسی قوم ہرگز فلاح نہیں پا سکتی جو اپنے امر کا بڑا عورت کو کر دیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۲۴ ..... خلیفہ کے لئے اللہ کے مال (بیت المال) میں سے صرف دو پیالے (طعام کے) جائز ہیں ایک پیالہ وہ اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے رکھے اور دوسرا پیالہ وہ لوگوں کے سامنے رکھے۔ مسند احمد، عن علی رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... ہمارے زمانہ کا پیالہ مراد نہیں بلکہ وہ پیالہ آج کل کے لگن (ٹب) جتنا بڑا ہوتا تھا۔

۱۴۹۲۵ ..... جو ہمارے معاملے کا والی بنے اور اس کی بیوی نہ ہو تو وہ بیوی حاصل کرلے جس کے پاس خادم نہ ہو وہ خادم لے لے جس کے پاس گھر نہ ہو گھر لے لے، اور جس کے پاس سواری نہ ہو سواری لے لے اور جو اس کے علاوہ کچھ حاصل کرے گا وہ اسراف کرنے والا ہے یا چور ہے۔

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، مسلم عن المستور

۱۴۹۲۶ ..... اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور وہ پھر ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی فرما اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور ان کے ساتھ نرمی برتے تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرما۔ مسند احمد، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۹۲۷ ..... جب تم میرے پاس کسی کو رسول بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

الحکیم، البزار، الضعفاء للعقیلی، الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔التنزیہ ا۔۲۰۰۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۳۲۔

۱۴۹۲۸...... جب تم میرے پاس کسی کو نمائندہ بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

الدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: الاسرار المرفوعۃ ۴۱۷، التحدیث ۳۴۲، تذکرۃ الموضوعات ۱۶۳۔

چوتھی فرع...... حاکم کے مددگاروں (وزیروں) کے بیان میں

۱۴۹۲۹ ..... اللہ تعالیٰ نے کسی نبی یا خلیفہ کو نہیں بھیجا مگر اس کے لئے ساتھی رکھے: ایک ساتھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے اور دوسرا ساتھی اس میں برائی کا کوئی نقصان نہیں ہونے دیتا۔ اور جو برے ساتھی سے بچ گیا وہ یقیناً بچ گیا۔

الادب المفرد للبخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۳۰...... اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر اس کے دو ساتھی تھے ایک اس کو نیکی کا حکم کرتا تھا اور اس پر اکساتا تھا دوسرا ساتھی شر کا حکم کرتا تھا اور اس پر اکساتا تھا، پس معصوم وہی رہا جس کو اللہ نے معصوم رکھا۔

۱۴۹۳۱...... اللہ نے کسی نبی کو بھیجا اور نہ اس کے بعد کوئی خلیفہ آیا مگر اس کے دو ساتھی تھے ایک اس کو نیکی کا حکم کرتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور دوسرا ساتھی کسی برائی میں کمی نہ آنے دیتا تھا پس جو برائی کے ساتھی سے بچ گیا وہی محفوظ رہا۔ النسائی عن ابی ایوب

۱۴۹۳۲...... کوئی حاکم ایسا نہیں جس کے دو ساتھی نہ ہوں ایک تو اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور ایک ساتھی کسی شر میں مبتلا کرنے سے نہ چوکتا تھا پس جو اس کے شر سے محفوظ رہا وہی محفوظ ہو گیا اور کوئی بھی ساتھی کسی بھی حاکم پر غالب آسکتا ہے۔

النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۳۳ ...... لوگوں میں اجر کے اعتبار سے نیک وزیر سے زیادہ کوئی نہیں جو امام کو اللہ کی اطاعت کا حکم کرتا رہے۔

السنن سعید بن منصور عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۱۳۹۔

آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کی مذمت

۱۴۹۳۴...... لوگوں میں سب سے بدترین مرتبہ والا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ بندہ ہے جو اپنی آخرت کو کسی اور کی دنیا کے بدلے ضائع کردے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۳۵...... لوگوں میں بدترین مرتبہ والا وہ ہے جو اپنی آخرت کا دوسرے کی دنیا کے بدلے نقصان کرے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۲۸۱۔

۱۴۹۳۶ ...... لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ندامت والا قیامت کے دن وہ ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے فروخت کردے۔

التاریخ للبخاری عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۳۸۸۔

۱۴۹۳۷...... قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برے مرتبہ والا وہ ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے عوض ضائع کردے۔

ابن ماجہ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۳۸..... جو کسی امام (حاکم) کے پاس حاضر ہو وہ خیر کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۵۹، ضعیف الجامع ۵۵۵۸۔

۱۴۹۳۹..... جو شخص تم میں سے کسی عمل پر والی مقرر ہوتا ہے پھر اللہ پاک اس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا نیک وزیر مقرر کردیتا ہے اگر والی بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور جب وہ کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۹۴۰..... جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو ایک مخلص و سچا وزیر دے دیتا ہے۔ اگر امیر بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر وہ سیدھی راہ پر رہتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جب اللہ پاک کچھ اور ارادہ فرماتا ہے تو برا وزیر مقرر کردیتا ہے اگر وہ سیدھی راہ بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ سیدھی راہ چلتا ہے تو وزیر اس کی مدد نہیں کرتا۔

ابو داؤد. شعب الایمان للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۱۔

الاکمال

۱۴۹۴۱..... اللہ کے نزدیک قیامت کے روز سب سے بدترین مخلوق وہ شخص ہوگا جو غیر کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت ضائع کردے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۴۲..... جہنم میں ایک چٹان ہے جس کو ویل کہا جاتا ہے عرفاء (امور مملکت کے منتظمین) اس پر چڑھتے ہیں اور اترتے ہیں۔

مسند البزار عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۴۹۴۳..... اگر تم چاہو (تو میں تم کو ناظم الامور بنا دیتا ہوں) لیکن ناظم جہنم میں ہوگا۔ ابن عساکر عن سلیمان بن علی عن ابیہ عن جدہ

فائدہ: ...... سلیمان بن علی اپنے والد علی سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے عریف (ناظم) بنا دیجئے، تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۹۴۴..... اللہ پاک سہیل پر لعنت فرمائے۔ وہ زمین پر لوگوں سے عشر وصول کرتا تھا۔ پس اللہ پاک نے اس کو مسخ کرکے ٹوٹا ہوا تارہ بنا دیا۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی عن عمل یوم ولیلۃ عن ابی الطفیل عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت محل کلام ہے: اللآلی ا۔۱۶۰۔

فائدہ: ...... جاہلیت میں جو لوگ عشر وصول کرتے تھے اور اپنے دین سابق پر قائم تھے وہ عشر ناجائز تھا ایسے عاشر کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ یا ایسا عاشر جو مسلمان ہو لیکن مسلمانوں سے زکوۃ (چالیسویں حصے) کی بجائے عشر (دسویں حصہ یعنی ٹیکس) وصول کرے اور اسی کو حلال جانے یہ بھی کفر کے زمرے میں ہے اور ایسے عاشر کو قتل کرنے کا حکم ہے اور اس کے لئے جہنم کی وعید آئی ہے لیکن جو عشر وصول کرنا جائز ہے وہ ذمیوں کے اموال تجارت سے عشر لینا ہے اور مسلمانوں کی زمینوں سے بھی بشرطیکہ آسمان کے پانی سے انکو سیراب کیا جاتا ہو۔ ایسا عاشر زمرۂ وعید میں داخل نہیں۔

۱۴۹۴۵..... سہیل یمن میں عشار تھا۔ عشر (دسواں حصہ) وصول کرتا تھا لوگوں پر ظلم ڈھاتا اور ان کے اموال کو غصب کرتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو مسخ کرکے شہاب (بھڑکتا ہوا ٹوٹا تارہ) بنا دیا جس کو تم (آسمان میں) معلق دیکھتے ہو۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے الفوائد المجموعۃ ۱۳۶۵۔

۱۴۹۴۶..... کوئی انسان نیک وزیر سے زیادہ اجر والا نہیں ہے جو امام کے ساتھ رہے اور اس کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیتا رہے۔

ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۹۴۷.....کوئی نبی یا حاکم ایسا نہیں جس کے دوراز دار نہ ہوں۔ایک راز داراس کوامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور ایک راز داراس کو کسی شر کی کمی نہیں آنے دیتا تھا۔پس جو ایسے راز دار کی برائی سے بچ گیا وہ نجات پانے والا ہے اور دونوں راز داروں پر غالب آنے والا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۴۹۴۸.....جس نے کسی فریق پر ظلم کے ساتھ مدد کی یا کسی ظلم پر مدد کی وہ مستقل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتی کہ اس ظلم سے نکلے۔

ابن ماجه والرامهر مزی فی الامثال، مستدرک الحاکم عن عمر رضی الله عنه

۱۴۹۴۹.....جس نے کسی ظالم کی مدد کی کسی جھگڑے کے وقت حالانکہ وہ اس زیادتی کو جانتا ہے تو اس سے اللہ کا ذمہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔

الخطیب عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۴۹۵۰.....جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا آلیس من رحمة الله، اللہ کی رحمت سے مایوس۔الدیلمی عن انس رضی الله عنه

۱۴۹۵۱.....جس نے کسی ظلم پر مدد کی اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو (کھائی میں) گر گیا ہو اور اس کو پونچھ کے ذریعے کھینچا جائے۔

السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۴۹۵۲.....جس نے اپنا نام کسی ظالم حاکم کے ساتھ نتھی کیا قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھے گا۔

المتفق والمفترق للخطیب عن مجاهد مرسلاً

کلام:.......اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۴۹۵۳.....جو کسی ظالم کے ساتھ چلا پس اس نے بھی جرم کیا۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

انا من المجرمین منتقمون

ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔الدیلمی عن معاذ رضی الله عنه

کلام:.......روایت ضعیف ہے:اسنی المطالب ۱۵۱۱،کشف الخفاء ۲۶۲۷۔

۱۴۹۵۴.....جو کسی ظالم بادشاہ کے پاس گیا اپنی رضاء ورغبت کے ساتھ،خوشامد اور چاپلوسی کی غرض سے اور اسی کو سلام کیا وہ جہنم میں اس قدر دھنسے گا جس قدر اس نے بادشاہ کے پاس جانے کے لئے قدم اٹھائے۔یہاں تک کہ واپس اپنے گھر لوٹ آئے اگر اس نے بادشاہ کی خواہشات کی طرف میلان کیا یا اس کے بازو کو مضبوط کیا تو جو لعنت اللہ کی طرف سے بادشاہ پر اترے گی۔اسی کے مثل خوشامد کے لئے بھی اترے گی اور بادشاہ کو دوزخ میں عذاب کی جن قسموں سے گزرنا پڑے گا اس کا چاپلوس بھی ان عذابوں سے ضرور گزرے گا۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۴۹۵۵.....جو کسی ظالم کے ساتھ چلا تا کہ اس کی مدد کرے حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔

التاریخ للبخاری، البغوی، الباوردی، ابن شاهین، ابن قانع، ابو داؤد، الترمذی، ابونعیم، السنن للسعید بن منصور عن اوس بن شرحبیل

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحیح نام میرے خیال میں شرحبیل بن اوس ہے۔

کلام:.......روایت محل کلام ہے۔اسنی المطالب ۱۵۱۲۔ضعیف الجامع ۵۸۵۹۔

۱۴۹۵۶.....لوگوں میں سب سے بدترین مرتبے والا وہ ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے خراب کردے۔

حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:.......الضعیفة ۱۹۱۵۔روایت ضعیف ہے۔

ظلم کا پروانہ لکھنے پر وعید

۱۴۹۵۷..... قیامت کے روز صاحب قلم (منشی) کو آگ کے تابوت میں آگ کے تالوں کے ساتھ مقفل کرکے لایا جائے گا پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے قلم سے کیا کیا چیزیں نکلی ہیں۔ اگر اس کا قلم اللہ کی اطاعت میں چلا ہے اور اس کی رضاء مندی میں چلا ہے تو اس کا تابوت کھل جائے گا۔ اور اگر وہ اللہ کی نافرمانی میں چلا ہے تو وہ تابوت ستر سال کی گہرائی میں جا گرے گا حتیٰ کہ قلم تراشنے والا اور دوات بنانے والا (بھی) اس سلوک سے گزرے گا اگر اس نے عمداً ظلم لکھنے کے لیے قلم و دوات بنائے ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے مختصر المقاصد: ۲۲۰۔

۱۴۹۵۸..... قیامت کے دن (ظالم) لوگوں کو کہا جائے گا اپنے کوڑے پھینک دو اور جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف و موضوع ہے: تذکرۃ الموضوعات ۱۸۴۔

۱۴۹۵۹..... قیامت کے دن پولیس والے کو کہا جائے گا: اپنے کوڑا رکھ دے اور جہنم میں داخل ہو جا۔

الدیلمی عن عبدالرحمن بن سمرۃ، ۸۹۱، ۸۹۲، التعقبات

۱۴۹۶۰..... آخر زمانے میں اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جو صبح کو اللہ کی ناراضگی میں نکلیں گے اور شام کو اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹیں گے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ التنزیہ ۲-۲۲۴۔ اللآلی ۲-۱۸۴۔

پانچویں فرع ..... حکومت و خلافت کے لواحق میں

۱۴۹۶۱..... میرے بعد تیس سال تک خلافت رہے گی پھر اس کے بعد بادشاہت کا دور ہوگا۔

مسند احمد، الترمذی، مسند ابی یعلی، ابن حبان عن سفینۃ، الترمذی حدیث حسن

۱۴۹۶۲..... نبوت کی خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ پاک جس کو چاہے گا ملک عطا فرمادے گا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن سفینۃ

۱۴۹۶۳..... آج رات ایک نیک شخص کو دکھایا گیا کہ ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں، عمر ابوبکر کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں اور عثمان عمر کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت منقطع و ضعیف ہے، کیوں کہ زہری کا سماع حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

عون المعبود ۱۲، ۳۸۹، ۳۹۰، ضعیف الجامع ۷۸۷

۱۴۹۶۴..... ہر قوم کا کوئی سردار ہوتا ہے حتیٰ کہ شہد کی مکھیوں کی بھی سردار ہوتی ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۷۳۵۔

۱۴۹۶۵..... اپنے اوپر نرمی رکھ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ قریش کی ایک عام عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کے ٹکڑے چباتی تھی۔

ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ، ھذا اسناد صحیح. زوائد ابن ماجہ

۱۴۹۶۶..... مدینہ خلافت کا مرکز ہے اور شام میں بادشاہت کا راج ہے۔

التاریخ للبخاری، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۹۴۹، الضعیفۃ ۱۱۸۸۔

۱۴۹۶۷..... دین پر نہ روؤ (اور نہ غم کرو) جبکہ حاکم دین کے اہل ہوں۔لیکن جب نااہل لوگ حکومت پر بیٹھ جائیں تو رونے کا مقام ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۱۸۸۔

۱۴۹۶۸..... جو حاکم غضب کے وقت درگزر سے کام لے اللہ پاک قیامت کے دن اس سے درگزر فرمائے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن مکحول مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۱۵۰۔

رعایا کے ساتھ نرمی کرنا

۱۴۹۶۹..... اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور ان پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی فرما۔اور جو ان کا والی بن کر ان پر نرمی برتے تو بھی اس کے ساتھ نرم سلوک فرما۔مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا، کتاب الامارۃ رقم الحدیث ۱۸۲۸

روایت ۱۴۹۲۶ پر گزر چکی ہے۔

۱۴۹۷۰..... دو امیر ایسے ہیں جو امیر نہیں ہیں (یعنی صاحب اختیار نہیں ہیں)۔اس عورت کے ساتھ والے جو کسی قوم کے ساتھ حج کرے پھر طواف زیارت سے قبل حائضہ ہو جائے تو اس کے ساتھیوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس عورت سے اجازت لئے بغیر (یا اس کی فراغت کے بغیر کوچ کر جائیں) دوسرا وہ شخص جو جنازہ کے ساتھ جائے اس پر نماز پڑھے اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ اہل جنازہ سے اجازت لئے بغیر لوٹ آئے۔

المحاملی فی اعالیہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعف الجامع ۱۲۸۵، المتناھیۃ ۹۴۳، الوقوف ۱۰۸۔

۱۴۹۷۱..... میرے بعد خلفاء کی تعداد وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نقباء (سرداروں) کی تھی (یعنی بارہ)۔

الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضیف الجامع ۱۸۷۹۔

۱۴۹۷۲..... جیسے تم ہوگے ویسے تم پر والی آئیں گے۔مسند الفردوس عن ابی بکرۃ شعب الایمان للبیھقی عن ابی اسحق السبعی مرسلاً

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الاتقان ۱۳۶۱، اسنی المطالب ۱۰۸۱، الدررالمنتثرۃ ۳۲۸، ضعیف الجامع ۴۲۷۵۔

۱۴۹۷۳..... جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ برا ارادہ فرماتا ہے ان کی حکومت عیش پرستوں کو سونپ دیتا ہے۔مسند الفردوس عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... فیض القدیر میں علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں حفص بن مسلم سمرقندی ہے جس کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے متروک قرار دیا ہے۔فیض ۱۔۲۶۵ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۴۔

۱۴۹۷۴..... شاہد (حاضر) وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔مسند احمد عن علی القضاعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب: ۱۸۰۰ المشتہر ۹۸۔

نظم ونسق امور مملکت

۱۴۹۷۵..... ناظم۔چیف منسٹر کے بغیر چارہ کار بھی نہیں اور وہ جہنم میں ہوگا۔ابو نعیم فی المعرفۃ عن جعونۃ بن زیاد الشنی

فائدہ:..... اس منصب سے دور رہنے کے لئے وعید فرمائی ہے کہ اس کی طلب وحرص میں نہ پڑو اگرچہ منصب بھی ضروری ہے اس سے امور مملکت کا انتظام ہوتا ہے لیکن وعید اس صورت میں ہے جب اس میں ظلم وناانصافی روا رکھی جائے۔

۱۴۹۷۶......ظامت کا اول ملامت ہے، آخر قیامت کے دن پر ندامت ہے۔ الطیالسی عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:......روایت محل کلام میں ہے۔ کشف الخفاء ۱۷۲۸۔

۱۴۹۷۷......نظم ونسق مملکت حق ہے اور لوگوں کے لئے اس منصب پر کسی کو فائز کئے بغیر چارہ کار نہیں۔ لیکن عرفاء منتظمین جہنم میں ہوں گے۔

ابو داؤد عن رجل

کلام:......امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی اسناد میں مجہول راوی ہیں اس لئے روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: عون المعبود ۸۔ ۱۵۳، التمیز ۴۲ ضعیف الجامع ۱۵۰۶۔

۱۴۹۷۸......بہرحال ناظم جہنم میں جھونکا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن زيد بن سيف

کلام:......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۲۲۶۔

دوسرا باب......قضاء (عدلیہ) کے بارے میں

پہلی فصل......قضاء (عدلیہ) کی ترغیب میں

۱۴۹۷۹......قصاص تین ہیں: امیر مامور یا مختال (بڑائی پسند)۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالك وعن كعب بن عياض

کلام:......روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۳۔

۱۴۹۸۰......قاضی تین طرح کے ہیں۔ دو جہنم میں ہیں اور ایک جنت میں وہ شخص جس نے حق جانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا جنت میں ہے اور جس نے اپنی جہالت کے باوجود فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے حق کو جانا تو سہی لیکن فیصلہ میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے۔

الکامل لابن عدی، مستدرک الحاکم عن بريدة رضی الله عنه

کلام:......امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الاسناد فرمایا جبکہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں ابن بکیر الغنوی منکر الحدیث ہے لیکن اس کا ایک شاہد صحیح ہے۔

۱۴۹۸۱......قاضی تین طرح کے ہیں دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے جس نے خواہش پر فیصلہ کیا جہنم میں ہے، جس نے بغیر علم کے فیصلہ کیا جہنم میں ہے اور جس نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۴۹۸۲......دو قاضی جہنم میں ہیں ایک قاضی جنت میں ہے۔ وہ قاضی جس نے حق کو جانا اور اسی کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے وہ قاضی جس نے حق کو جانا لیکن عمداً ظلم کا فیصلہ کیا یا بغیر علم کے فیصلہ کیا دونوں جہنم میں ہیں۔ مستدرک الحاکم عن بريدة رضی الله عنه

۱۴۹۸۳......اللہ سے ڈرو بے شک تم میں سب سے بڑا خیانت دار ہمارے نزدیک وہ شخص ہے جو عمل (سرکاری عہدہ) طلب کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۴۹۸۴......قیامت کے روز اللہ کے ہاں سب سے دور شخص وہ قاضی ہوگا جو خدا کے حکم کی مخالفت کرے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۲، الضعیفة ۲۰۹۱، المغیر ۱۱۔

۱۴۹۸۵......اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو خدا اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ لازم ہو جاتا ہے۔ الترمذی عن عبدالله بن ابی اوفیٰ

۱۴۹۸۶......اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنه، مسند احمد عن معقل بن يسار

کلام: ......ضعیف الجامع ۱۶۶۲۔

۱۴۹۸۷......اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔مستدرک الحاکم السنن للبیھقی عن ابن ابی اوفیٰ

۱۴۹۸۸......عدل پسند قاضی کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو اس قدر حساب کی شدت ہوگی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔الشیرازی فی الالقاب عن عائشہ رضی اللہ عنھا

کلام: ......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۵۱۶، المتناهیة ۱۲۶۰۔

۱۴۹۸۹......عدل پسند قاضی پر قیامت کے دن ایسی گھڑی آئے گی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔

مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنھا

کلام: ......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۸۶۳۔

۱۴۹۹۰......میری امت میں بدترین وہ ہے جو قضاء کا عہدہ سنبھالے اگر اس پر کوئی بات مشتبہ ہوتی ہے تو وہ مشورہ نہیں کرتا اور اگر وہ درست رہتا ہے تو اکڑ تا ہے اگر غصہ کرتا ہے تو ناک منہ چڑھاتا ہے اور برائی کو لکھنے والا اس پر عمل کرنے والے کے مثل ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۸۴، کشف الخفاء ۱۵۳۶

۱۴۹۹۱......ایک پتھر اللہ تعالیٰ کے حضور چیخا گڑ گڑایا: اے میرے معبود! اے میرے آقا! میں نے اتنے اتنے سال تیری عبادت کی ہے پھر تو نے مجھے ایک گرجے کی بنیاد میں رکھا ہے (میری یہ دعا سن لے) پروردگار نے فرمایا: کیا تو راضی نہیں ہوا کہ میں نے تجھے قاضیوں کی مجلس سے نکال لیا۔

تمام، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۸۷۶، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۶، التنزیہ ۲، ۲۳۰، ذی اللآلی ۱۳۳۔

۱۴۹۹۲......قاضی کی زبان دو انگاروں کے درمیان ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف۔مسند الفردوس للدیلمی عن انس

کلام: ......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۰۶۷، النوافح ۱۴۹۲

۱۴۹۹۳......مسلمانوں کے قاضیوں میں سے کوئی قاضی ایسا نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ رہتے ہوں جو اس کی حق کی طرف رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ حق کے علاوہ کا ارادہ نہ کرے۔ پس جب وہ حق کو چھوڑ کر کچھ اور ارادہ کرتا ہے اور عمداً ظلم کرتا ہے تو دونوں فرشتے اس سے بری ہو جاتے ہیں اور اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عمران

کلام: ......محل کلام روایت ہے: ضعیف الجامع ۵۲۱۰۔

۱۴۹۹۴......جس نے عہدہ قضاء تلاش کیا اور ذمہ داروں سے اس کا سوال کیا تو اس کو اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جس کو زبردستی منصب سونپا گیا اللہ پاک اس پر ایک فرشتہ نازل کر دیتا ہے جو اس کو درست راہ پر گامزن رکھتا ہے۔الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۵۳۲۰۔ ضعیف الترمذی ۲۲۳۔

۱۴۹۹۵......جس نے قضاء کا سوال کیا اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور جس پر قضا مسلط کی گئی اس پر ایک فرشتہ نزول کرتا ہے اور اس کو درست راہ دکھاتا ہے۔مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ابن ماجہ ۵۰۷، ضعیف الترمذی ۲۲۲، ضعیف الجامع ۵۶۱۴۔

۱۴۹۹۶...... جس نے قضاء کا سوال کیا اور اس پر مدد طلب کی اس کو اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور جس نے قضاء کا سوال نہیں کیا اور اس پر مدد نہیں مانگی اللہ پاک اس پر فرشتہ نازل فرمائیں گے جو اس کو درست راہ پر گامزن رکھے گا۔ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۹۹۷...... جو مسلمانوں کے عہدہ قضاء کی طلب و جستجو میں لگا رہا حتیٰ کہ اس کو پالیا پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب آگیا تب بھی اس کے لئے جنت ہے۔ لیکن اگر اس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آگیا تو اس کے لئے جہنم ہے۔ ابو داؤد، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابی داؤد ۷۶۳، ضعیف الجامع ۵۶۸۹، الضعیفة ۱۱۸۶۔

۱۴۹۹۸...... جو بندہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ فرشتہ اس کی گردن پکڑے ہوئے ہوگا پھر وہ آسمان کی طرف سر اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو ڈال دو، تو وہ فرشتہ اس کو چالیس سال کی گہرائی میں دھکیل دے گا۔

ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

کلام:...... اس کی سند میں مجالد ضعیف راوی ہے۔ زوائد ابن ماجہ۔ ابن ماجہ رقم ۲۳۱۱۔

۱۴۹۹۹...... جو قضاء کا والی بنا اس نے بغیر چھری کے اپنی جان کو ذبح کر لیا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۴۳، مختصر المقاصد ۱۰۹۳۔

۱۵۰۰۰...... جو لوگوں کا قاضی بنایا گیا اور اس نے لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا اس کو بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... اسنی المطالب ۱۳۸۵۔

۱۵۰۰۱...... جو قاضی ہوا اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائے۔ الترمذی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۷۹۸۔

عہدۂ قضاء پر وعید...... الاکمال

۱۵۰۰۲...... قاضی جہنم میں عدن سے زیادہ دور تک پھسل کر گرتا ہے۔

ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة عن معاذ ورجاله ثقات الا ان فیه بقیة وقد عنعن

۱۵۰۰۳...... قاضی تین طرح کے ہیں۔ دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔ جو قاضی بغیر حق کے فیصلہ کرے حالانکہ اس کو حق علم ہے وہ جہنم میں ہے۔ ایک قاضی بغیر علم کے فیصلہ صادر کرے اور لوگوں کے حقوق تباہ کرے تو وہ جہنم میں ہے۔ اور جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرے وہ جنت میں ہے۔ السنن للبیهقی عن بریدة

۱۵۰۰۴...... دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔ جو قاضی حق کو جانے اور اس کے ساتھ فیصلہ کر دے وہ جنت ہے اور جو قاضی حق کو جانے لیکن جان بوجھ کر ظلم کا فیصلہ صادر کرے یا بغیر علم کے فیصلہ صادر کرے یہ دونوں جہنم میں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: جو جاہل ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ فرمایا: اس کا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص علم حاصل کئے بغیر قاضی نہیں بن سکتا۔ مستدرک الحاکم عن بریدة

۱۵۰۰۵...... جو شخص لوگوں پر فیصل ہوا اور اس کے سر پر بہت لوگ اکھٹے ہو جائیں اور وہ تب بھی چاہے کہ مزید زیادہ لوگ ہو جائیں تو اس کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔ مستدرک الحاکم ابو سعید النقاش فی القضاة عن معاویة رضی الله عنه

۱۵۰۰۶...... جو قاضی بنے پھر جہالت کے ساتھ فیصلہ کرے وہ اہل جہنم میں ہوگا جو شخص عالم قاضی ہو پھر وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرے اور عدل کرے تو اس سے برابر سرابر سوال ہوگا۔ الکبیر للطبرانی، ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:...... اس روایت میں عبدالملک بن ابی جمیلہ مجہول راوی ہے۔

۱۵۰۰۷...... قاضی کی زبان دو انگاروں کے درمیان ہے یا تو وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں۔

المتفق والمفترق للخطیب، میسرة بن علی فی مشیخة، الدیلمی، الرافعی عن انس تفرد به علی بن محمد الطنافسی

کلام:...... روایت میں علی بن محمد الطنافسی متفرد ہے۔ روایت ضعیف ہے دیکھئے النوافح ۱۴۹۲ ضعیف الجامع ۴۶۷۰۔

۱۵۰۰۸...... عدل پرور قاضی کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اس قدر سخت حساب لیا جائے گا کہ وہ تمنا کرے گا کاش اس نے ایک کھجور کے بارے میں بھی کبھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ ابو داؤد. السنن للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

کلام:...... الضعیفة ۱۱۴۲ محل کلام ہے۔

۱۵۰۰۹...... قیامت کے دن قاضی کو لایا جائے گا حساب سے قبل ہی اس قدر ہولناکیوں سے وہ گزرے گا کہ اس کی تمنا ہوگی کاش اس نے دو آدمیوں کے بیچ میں ایک کھجور کے دانے کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ ابن عساکر عن عائشه رضی الله عنها

۱۵۰۱۰...... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس کو لازم ہوجاتا ہے۔ الترمذی غریب، السنن للبیهقی عن عبدالله بن ابی اوفیٰ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ترمذی

۱۵۰۱۱...... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو اس کے نفس کے حوالے کردیتا ہے۔ ابن حبان، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن عبدالله بن ابی اوفی

۱۵۰۱۲...... جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے وہ بغیر چھری کے اپنی جان ذبح کرتا ہے۔

ابوسعید النقاش فی کتاب القضاة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۰۱۳...... میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو دنیا پر جھک جائیں گے، فیصلہ کرنے میں رشوت ستانی کریں گے، نماز ضائع کریں گے اور شہوتوں (خواہشات) کے پیچھے پڑیں گے۔ ابو سعید النقاش عن مجاهد

کلام:...... اس روایت میں لیث بن ابی سلیم ایک راوی ہے جو محل کلام ہے۔

دوسری فصل ...... ترغیب اور آداب میں

ترغیب

۱۵۰۱۴...... لوگوں کے درمیان فیصلہ کر، بے شک اللہ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرك الحاکم عن معقل بن یسار

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۷۵۔

۱۵۰۱۵...... جب قاضی اپنی جگہ بیٹھ جاتا ہے تو دو فرشتے اس پر اترتے ہیں، اس کو درست راہ دکھاتے ہیں، درست بات کرنے کی توفیق دیتے ہیں اور حق رہنمائی کرتے ہیں جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو دونوں فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۵۵م، اللطیفة ۴۷، المتناهیة ۱۲۶۳۔

۱۵۰۱۶...... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس کو اس کے نفس کے حوالے کردیتا ہے۔

ابن ماجه، ابن حبان عن ابن اوفی

۱۵۰۱۷...... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے اللہ پاک اس کو درست راہ دکھاتا ہے جب تک وہ اور کوئی ارادہ نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ارقم

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۶۶۲۔

الاکمال

۱۵۰۱۸..... اے عمرو! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کردے۔ اگر تو دونوں کے درمیان صحیح فیصلہ کرے تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تو کوشش کرے لیکن فیصلہ میں خطا ہو جائے تو تب بھی تیرے لئے ایک نیکی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عمرو

۱۵۰۱۹..... کوشش کر، اگر تو درست رہا تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تجھ سے خطا سرزد ہوئی تو تیرے لئے ایک نیکی ہے۔

الکامل لابن عدی عن عقبة بن عامر

۱۵۰۲۰ اگر تجھ سے درست فیصلہ ہو سکے تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تجھ سے خطا سرزد ہو جائے تو تیرے لئے ایک نیکی ہے۔

ابن سعد عن عمرو بن العاص

۱۵۰۲۱..... قاضی جب فیصلہ کرتا ہے تو اللہ کا ہاتھ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور قاسم جب تقسیم کرتا ہے تو اللہ کا ہاتھ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۱۵۰۲۲..... دونوں کے درمیان فیصلہ کردے اس بنیاد پر کہ اگر تجھ سے درست فیصلہ ہوا تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تو نے کوشش کی لیکن تجھ سے خطا، سرزد ہوئی تو تیرے لئے ایک اجر ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر و

کلام: ..... امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت پر کلام فرمایا ہے۔

الآداب والاحکام

۱۵۰۲۳..... جب دو شخص تیرے پاس فیصلے کے لئے آئیں تو پہلے کے حق میں فیصلہ نہ دے جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے عنقریب تجھے معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح تجھے فیصلہ کرنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۴...... جب تیرے پاس دو فریق بیٹھ جائیں تو کسی ایک کے حق میں فیصلہ نہ دے جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے جیسے پہلے کی بات سنی ہے جب تو ایسا کرے گا تو تیرے لئے فیصلہ کرنا واضح ہو جائے گا۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن، للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۵...... دونوں جاؤ سوچو، قرعہ اندازی کرو پھر تقسیم کرلو پھر ہر ایک ساتھی دوسرے کو کمی بیش حلال کردے۔

مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۵۰۲۶...... جاؤ اور آدھے آدھے اموال تقسیم کرلو۔ اور بچوں کو ہاتھ نہ لگاؤ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ پاک عمل کی گمراہی پسند نہیں فرماتا تو ہم تم سے ایک رسی کا احسان بھی قبول نہیں فرماتے۔ ابو داؤد عن الزبیب العنبری

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۴۱

۱۵۰۲۷...... ہرگز فیصلہ نہ کرو اور نہ فیصلے سے متعلق کوئی بات کہو سوائے اس بات کے جو تم کو معلوم ہو اور اگر تجھ پر کوئی معاملہ مشکل اور مشتبہ ہو جائے تو توقف کرے حتی کہ تجھ پر وہ مسئلہ واضح ہو جائے یا تو اس کو لکھ کر میرے پاس بھیج دے۔ ابن ماجه عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۸...... کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جبکہ وہ حالت غصہ میں ہو۔ مسلم، الترمذی، النسائی عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۹...... قصاص صرف امیر لے یا ماموریا مختال (جو متاثر ہوا ہو)۔ ابو داؤد عن عوف بن مالک

کلام: ...... الجامع المصنف ۲۲۳۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۳۰...... قاضی کبھی دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، ابن ماجه عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

۱۵۰۳۱...... کوئی شخص کسی ایک فیصلہ میں دو فیصلے نہ کرے اور نہ غصہ کی حالت میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرے۔

النسائی عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

مقدمہ کے دونوں فریق سے برابری کرے

۱۵۰۳۲...... جس کو مسلمانوں کی قضاء کا عہدہ سپرد ہوا تو وہ ان کے درمیان دیکھنے میں، اشارہ کرنے میں، اٹھنے بیٹھنے میں اور مجلس میں عدل کرے۔

الدار قطنی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ام سلمه رضی اللہ عنہا

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۳۲۱، الکشف الالہی۔

۱۵۰۳۳...... جس کو مسلمانوں کا قاضی بنایا جائے وہ کسی ایک فریق پر آواز بلند نہ کرے جب تک دوسرے کے ساتھ بھی یہی سلوک نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام: ...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۲۲۔

۱۵۰۳۴...... جب کسی کو مسلمانوں کے درمیان عہدہ قضاء کے ساتھ آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو وہ غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے اور سب فریقوں کے درمیان دیکھنے میں مجلس (بیٹھنے) میں اور حتی کہ اشارہ کرنے میں بھی برابری کرے۔ مسند ابی یعلی عن ام سلمه رضی اللہ عنہا

کلام: ...... روایت محل کلام اور ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۷۲، الضعیفة ۲۱۹۵۔

۱۵۰۳۵...... مجھے حکم نہیں ہے کہ میں لوگوں کے دلوں میں نقب لگا کر دیکھوں یا ان کے پیٹ پھاڑ کر دیکھوں (کہ حقیقت کیا ہے)۔

مسند احمد، البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۰۳۶..... اللہ پاک تیرے دل کو ہدایت دے گا، تیری زبان کو مضبوط اور ثابت کرے گا۔ پس جب تو دونوں فریقوں کے سامنے بیٹھے تو فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے جس طرح پہلے کی بات سنی ہے۔ بے شک اس سے تجھ پر فیصلہ واضح ہو جائے گا۔

ابو داؤد، النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۳۷..... قاضی کسی فریق کی ضیافت اور خاطر تواضع نہ کرے نہ اس کو اپنے قریب کرے اور نہ اس کی بات سنے جب تک دوسرا فریق ساتھ نہ ہو۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت میں ایک راوی العلاء بن ھلال ہے جو حدیث وضع کرتا ہے۔ لہذا روایت محل کلام اور ضعیف ہے۔

۱۵۰۳۸..... حاکم دو آدمیوں کے بیچ میں غصہ کے ساتھ فیصلہ نہ کرے۔ مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۰..... قاضی جب دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ سیر اور سیراب ہو۔

السنن للدار قطنی، الخطیب فی التاریخ، السنن للبیھقی، وضعفہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۴۱..... کوئی بھی کسی ایک مسئلے میں دو فیصلے نہ کرے۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فیصلے اور جامع احکام ...... الاکمال

۱۵۰۴۲..... بہر حال جب تم کرو جو کرو تو پہلے تقسیم کر لو، حق کو خوب سوچ سمجھ لو پھر قرعہ اندازی کر لو اور پھر کمی بیشی ایک دوسرے کے لئے حلال کر لو۔

ابو داؤد عن ام سلمۃ

۱۵۰۴۳..... میں ایک بشر ہوں، ممکن ہے تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اچھا بولنے والا ہو اپنی حجت کو، پس میں جس کے لئے کسی دوسرے کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں نے اس کے لئے کاٹ دیا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۴..... اے عمر! چھوڑ و ہم کو کیوں کہ صاحب حق کو کہنے کی گنجائش ہے۔ الاوسط والکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی حمید الساعدی

۱۵۰۴۵..... رک جا اے عمر! قرض خواہ کو کہنے کا حق ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۶..... اس کو چھوڑ دو بے شک حق کا طالب نبی سے زیادہ عذر رکھنے والا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۷..... چھوڑ دو اس کو، بے شک صاحب حق کو بات کہنے کا حق ہے۔ البخاری، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور قرض کا تقاضا کیا اور سختی برتاؤ کیا تو آپ ﷺ کے اصحاب نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابن عساکر عن ابی حمید الساعدی

۱۵۰۴۸..... حضور ﷺ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ دونوں فریق قاضی کے روبرو بیٹھیں۔

سنن ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن الزبیر

امام منذری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں مصعب بن ثابت ابو عبداللہ المدنی ہے، جس کی روایت قابل استدلال نہیں ہے۔

۱۵۰۴۹..... نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ دونوں فریق قاضی کے سامنے بیٹھیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن الزبیر

۱۵۰۵۰..... اے عمر! ہم اور وہ اس کے سوا کسی اور بات کے زیادہ ضرورت مند تھے۔ وہ یہ کہ تو مجھے حسن ادائیگی کا حکم دیتا اور اس کو حسن اتباع کا حکم دیتا (کہ قرض مانگنے میں نرم رویہ اپناتے) اے عمر! اس کو اس کا حق دے اور بیس صاع (من کے قریب) کھجور زیادہ دے، یہ اس کے

بدلے جو تم نے اس کو رعب اور دبدبہ دکھایا ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن محمدبن حمزة بن یوسف بن عبداللّٰہ بن سلام عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن سلام

۱۵۰۵۱ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کے لئے اس کا حق رکھا ہے خبردار! وارث (شرعی) کے لئے وصیت نہیں اولاد بستر والے (شوہر یا باندی کے مالک) کی ہے اور زانی کے لئے سنگساری ہے خبردار! کوئی غلام آدمی اپنے آقاؤں کے سوا کسی اور کو اپنا والی نہ بنائے (جس نے وراثت وغیرہ اصل والیوں کے بجائے اوروں کو منتقل کی ہو) اور کوئی شخص اپنی ولدیت غیر والد کے کہیں اور منسوب نہ کرے۔ جس نے ایسا کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے قیامت تک ہمیشہ خبردار! کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کے شوہر کا کوئی مال خرچ نہ کرے۔ خبردار! عاریت (مانگے کی چیز) واپس کرنا ضروری ہے۔ منیحہ (دودھ کے لئے دیا ہوا جانور یا پھل کے لئے دیا ہوا درخت وغیرہ) واپس کرنا ضروری ہے۔ قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضمانت اٹھانے والا چٹی برداشت کرنے والا ہے (نقصان کی صورت میں)

الحسن بن سفیان، السنن للبیهقی، ابن عساکر عن الحسن وروی ابن ماجه بعضه

۱۵۰۵۲ دو ملتوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے عورت اپنے شوہر کی دیت اور مال کی وارث ہوگی شوہر بیوی کی دیت اور مال کا وارث ہوگا۔ ہاں اگر کوئی ایک دوسرے کو عمداً قتل کردے تب وہ اس کے مال کا وارث نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی دیت کا اگر کوئی ایک دوسرے کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو اس کے مال کا وارث ہوگا لیکن اس کی دیت کا وارث نہ ہوگا۔

جس عورت سے اس کا باپ، اس کا بھائی یا کوئی اور اس کے گھر کا فرد عورت کے اپنے گھربار والی ہونے سے قبل اس کے لئے کسی چیز کا وعدہ کرلے پھر وہ اپنے گھربار کی ہوجائے تو جس چیز کا اس کے ساتھ وعدہ کیا ہے وہ عورت کا حق ہے۔ ہاں اگر عورت اپنے گھربار کی ہوجائے اور پھر اس کا باپ بھائی یا کوئی اور فرد اس کے لئے کسی چیز کا اکرام کرتا ہے تو وہ اسی کے لئے ہے (عورت اس کی مالکہ نہ ہوگی جب تک صراحتاً اس کو مالک نہ بنادے) اور بیٹی اور بہن گھر میں اکرام کی زیادہ مستحق ہیں یاد رکھو! گواہ پیش کرنا مدعی (دعویدار) پر فرض ہے اور مسلمانوں کا ہاتھ دوسرے سب لوگوں پر ایک ہے (یعنی وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک ہیں) ان کا خوف بھی برابر ہے (کسی غیر مسلم نے کسی مسلم کا خون بہادیا تو سب مسلمان اس کا قصاص لینے والے ہیں) اور کوئی مومن کسی (حربی) کافر کے بدلے قصاصاً قتل نہ ہوگا۔ اور مومنین میں سے قوی کو ضعیف پر اور سریہ میں نکلنے والے کو (معرکہ میں نکل کر) بیٹھنے والے پر لوٹا دیا جائے گا (یعنی قوی اور ضعیف اور سریے میں جانے والا اور پیچھے معرکہ میں رہنے والا غنیمت میں برابر کے حصہ دار ہیں) اور مسلمانوں میں سے ادنیٰ ترین شخص کے مفادات کا لحاظ لازم ہے۔

السنن للبیهقی، ابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۱۵۰۵۳ حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ معدن (کان) میں ہلاک ہونے والے کا خون معاف ہے۔ کنوئیں میں گر کر ہلاک ہونے والے کا خون معاف ہے۔ کسی چوپائے کے چوٹ ماردینے کی سزا معاف ہے۔ نیز آپ ﷺ نے رکاز (وہ خزانہ جو اللہ نے زمین میں چھپا رکھا ہو کسی آدمی کا چھپایا ہوا نہ ہو) میں (مملکت کا) خمس (پانچواں) حصہ ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فیصلہ دیا ہے کہ کھجور کا پھل اس شخص کے لئے ہے جس نے اس کی تابیری (نر کھجور سے شگوفہ کی تیلیاں مادہ کھجور میں لگائیں اور اس کی آبیاری کی) ہاں اگر درخت خریدنے والا شرط لگادے (کہ پھل بھی میرا ہوگا تو پھر پھل اسی خریدار کا ہے) یونہی غلام کی ملکیت کی چیزیں غلام کو فروخت کرنے والے کی ہیں۔ ہاں اگر مشتری شرط لگادے (تو مشتری کی ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ بستر والے (شوہر یا باندی کے مالک) کا ہے اور زانی (بدکار) کے لئے سنگساری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ زمینوں اور گھروں میں شریک ایک دوسرے کے لئے شفعہ کا حق رکھتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ پیٹ کا بچہ جو قتل کردیا جائے اس کے عوض ایک غلام یا باندی دینا ضروری ہے نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ وہ میدان جو راستے میں پڑتا ہو پھر میدان کے مالک اس میں عمارت کھڑی کرنا چاہیں تو راستے کے لئے سات ہاتھ جگہ چھوڑی جائے گی نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ ایک کھجور کا درخت یا دو یا تین اگر ان کے مالک مختلف ہوں تو ہر درخت کی جگہ اس کی شاخیں پہنچنے کی جگہ تک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ باغوں کو نہر وغیرہ کے پانی سے سینچنے میں پہلے اوپر کی زمین میں ٹخنوں تک پانی چھوڑا جائے گا، پھر اس کے نیچے والی

زمین میں اتنا ہی پانی چھوڑا جائے گا حتیٰ کہ باغات اور زمینیں پوری ہو جائیں یا پانی ختم ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو نہیں دے سکتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جدتین (دادی اور نانی) میراث کے چھٹے حصے میں برابر کی حصہ دار ہوں گی۔

نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے: جس نے اپنے غلام کا کوئی حصہ آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ اگر وہ بقیہ حصہ کا بھی مالک ہے تو اس کو بھی آزاد کردے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام میں ضرر ہے (کسی کو) ناروا ضرر (تکلیف) پہنچانے کی اجازت ہے اور نہ بلاوجہ کسی ضرر کا بدلہ اور نقصان برداشت کرنے کی نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کسی ظالم (ناجائز) پیدا ہونے والی شے کا کوئی حق نہیں (اس کا مطلب خاص طور پر یہ ہے کہ کسی شخص نے کوئی مردہ زمین آباد کی بعد میں کسی دوسرے نے اس میں کوئی فصل یا درخت وغیرہ اگا کر اس پر اپنا حق جتانے کی ناجائز کوشش کی تو دوسرے کا زمین میں کوئی حق نہیں) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ شہر کے باغ میں کنویں کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ باغ کو سیراب کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اہل دیہات کے درمیان یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ۔ نہر، جوہڑ اور تالاب وغیرہ کا بچا ہوا پانی پینے سے مویشیوں کو نہیں روکا جاسکتا تاکہ وہ زائد اُگی ہوئی خودرو گھاس پھونس چر سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دیت کبری (قتل عمد کی دیت) میں فیصلہ فرمایا ہے تیس بنت لبون (وہ اونٹنی جو دو سال پورے کرکے تیسرے میں شروع ہو جائے) تیس حقہ (وہ اونٹنی جو چوتھے سال میں داخل ہو جائے) چالیس جذعہ (جو اونٹنی چار سال پورے کرکے پانچویں سال میں داخل ہو جائے) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے دیت صغریٰ (قتل خطا کی دیت) میں تیس بنت لبون تیس حقہ اور بیس بنت مخاض اور بیس بنی مخاض (یعنی ایک سال پورا کرکے دوسرے سال میں داخل ہونے والی بیس اونٹنیاں اور بیس اونٹ)۔ مسند احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عوان، الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۵۰۵۴ ...... دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی ملکیت کے بغیر (غلام کو) آزاد کرنے کا اختیار نہیں طلاق کا حق صرف نکاح کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ قطع رحمی میں کسی قسم کا لحاظ نہیں ہجرت کے بعد واپس دیہات میں جاکر بسنا جائز نہیں۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ اولاد کے لئے کسی چیز کی قسم جائز نہیں جو اپنے والد کے ساتھ ہو، نہ عورت کے لئے جو شوہر کے ساتھ ہو اور نہ غلام کے لئے جو اپنے آقا کے ساتھ ہو۔ یعنی یہ تینوں خود مالک بننے کے اہل نہیں لہٰذا ان کے مفاد میں قسم کھانا درست نہیں بلکہ ان کے سرپرستوں کے لئے کسی فائدے کی قسم درست ہے اللہ کی معصیت میں کوئی نذر نہیں۔ اگر کوئی اعرابی دس حج کرے پھر وہ ہجرت کرے تو دوبارہ اس پر حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔ اگر کوئی بچہ دس حج کرے پھر وہ بالغ ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔ اسی طرح اگر کوئی غلام دس حج کرے پھر وہ آزاد ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔

ابو داؤد، السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

تیسری فصل ...... ہدیہ اور رشوت کے بیان میں

۱۵۰۵۵ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔ مسند ابی یعلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۵۶ ...... ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی اور مصافحہ کیا کرو دلوں کا کھوٹ دور ہوگا۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۵۱۴، تذکرۃ الموضوعات ۶۵۔

۱۵۰۵۷ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، تمہاری باہمی محبت میں اضافہ ہوگا، ہجرت کیا کرو تمہاری آل اولاد کی بزرگی اور مرتبہ بڑھے گا اور معزز لوگوں کی لغزشوں کو درگزر کیا کرو۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ الشذرۃ ۱۲۸، ضعیف الجامع ۲۴۹۱۔

۱۵۰۵۸..... ایک دوسرے کو کھانا طعام ہدیہ میں بھیجا کرو اس سے تمہارے رزقوں میں فراخی وکشادگی پیدا ہوگی۔
الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۹۶، ضعیف الجامع ۲۴۸۸۔

۱۵۰۵۹..... ایک دوسرے کو ہدایا دیا کرو بے شک ہدیہ دل کا کینہ صاف کرتا ہے اور کوئی عورت اپنی پڑوسن کو بکری کے پائے ہدیہ کرنے کو بھی معمولی نہ سمجھے۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الترمذی ۳۷۸، ضعیف الجامع ۲۴۸۹۔

۱۵۰۶۰..... ہدایا دیا لیا کرو۔ کیوں کہ ہدیہ دل کا کینہ وعداوت ختم کرتا ہے۔ اگر مجھے کسی جانور کے پائے کی دعوت بھی دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر ایک دستی گوشت بھی بھیجا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا۔ شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۴۹۲۔

ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے

۱۵۰۶۱..... ہدایا دیا کرو بے شک ہدیہ محبت بڑھاتا ہے اور دل کی کدورتیں زائل کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ام حکیم بنت وداع

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۴۹۳، کشف الخفاء ۱۰۲۳۔

۱۵۰۶۲..... امام (حاکم) کو ہدیہ دینا خیانت ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۶۳..... ہدیہ سماعت اور بصارت کو بڑھاتا ہے اور دل کو تقویت دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۰۴۔

۱۵۰۶۴..... ہدیہ حاکم کی آنکھ کو اندھا کردیتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۱۰۵۔ النوافح ۲۴۵۶۔

۱۵۰۶۵..... جس کے پاس ہدیہ آئے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو وہ بھی اس ہدیہ میں شریک ہیں۔
الکبیر للطبرانی عن الحسین بن علی ۱۹۵۸

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۳۰ تحذیر المسلمین ۱۱۴

۱۵۰۶۶..... ہدیہ بہترین شے ہے جو حاجت روائی کا امام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن الحسین بن علی

کلام:..... روایت ضعیف ہے تذکرۃ الموضوعات ۶۶ ضعیف الجامع ۵۹۶۵، الضعیفۃ ۵۴۷

۱۵۰۶۷..... سرکاری اہلکاروں کے ہدایا خیانت بازی ہیں۔ مسند احمد، السنن للبیھقی عن ابی حمید الساعدی عن عرباض

کلام:..... حسن الاثر ۴۴۳، ۵۰، روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۶۸..... سرکاری اہلکاروں کے (پاس آنے والے) ہدایا سب حرام ہیں۔ مسند ابی یعلی عن حذیفہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۹۱۔

۱۵۰۶۹..... امیر (حاکم) کا ہدیہ وصول کرنا حرام خوری ہے قاضی کا رشوت قبول کرنا کفر ہے۔

۱۵۰۷۰..... جس نے اپنے بھائی کے لئے سفارش کی پھر اس کو ہدیہ پیش ہوا اور اس نے ہدیہ قبول کرلیا تو وہ سود خوری کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۱..... عرب کے لوگوں میں سے ایک شخص مجھے ہدیہ کرتا تھا میں بھی اپنے پاس جو ہوتا تھا اس کو بدلے میں دے دیتا تھا، لیکن وہ (اس بدلے کو

کم سمجھ کر) ناراض ہو گیا اور مستقل مجھ پر ناراض رہنے لگا۔ اللہ کی قسم آج کے بعد میں عرب کے کسی شخص کا کوئی ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریش، انصاری، ثقفی اور دوسی کے۔ الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۰۷۲..... فلاں شخص نے مجھے ہدیہ کیا ہے میں نے اس کے عوض اس کو چھ اونٹ دیدیئے ہیں۔ لیکن وہ مستقل ناراض ہے۔ اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی انصاری، ثقفی اور دوسی کے۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۰۷۳..... اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کسی سے کوئی ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریش مہاجر، انصاری، دوسی اور ثقفی کے۔

ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۰۷۴..... مجھے مشرکین کو داد و دہش کرنے سے روکا گیا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی عن عیاض بن حمار

۱۵۰۷۵..... میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۱۵۰۷۶..... ہم مشرکین سے ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

رشوت

۱۵۰۷۷..... رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابن عمرو

فائدہ:..... اگر رشوت دیئے بغیر جان کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو یا دوسرے کسی بڑے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مجبوراً بکراہت رشوت صرف دینے کی اجازت ہے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۴۶

۱۵۰۷۸..... اللہ کی لعنت ہو راشی اور مرتشی پر۔ مسند احمد، ابن ماجه، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمرو

۱۵۰۷۹..... فیصلہ میں رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۰۸۰..... اللہ پاک راشی اور مرتشی دونوں پر لعنت فرمائے اور اس شخص پر بھی جو دونوں کے درمیان رشوت کا معاملہ طے کرائے۔ مسند احمد عن ثوبان

کلام:..... اسنی المطالب ۱۱۴۳، ضعیف الجامع ۴۶۸۴۔

۱۵۰۸۱..... عطاء لو جب تک وہ عطاء رہے، لیکن جب قریش (حکام) آپس میں اس کے ذریعے کام نکالنے لگیں اور عطاء تمہارے دین میں رشوت بن جائے تو اس کو چھوڑ دو۔ التاریخ للبخاری، ابو داؤد عن ذی الزوائد. کلام. ۲۸۱۹

ہدیہ

۱۵۰۸۲..... حکام کے لئے ہدیے (اور تحفے تحائف) خیانت بازی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق عن جابر بن حسن

۱۵۰۸۳..... امراء (حکام) کے لیے ہدایا خیانت ہیں۔

ابوسعید النقاش فی کتاب القضاة عن ابی حمید الساعدی وعن ابی سعید عن ابی هریرة رضی الله عنه، الرافعی عن جابر رضی الله عنه

کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۵۹۹۱

۱۵۰۸۴..... بادشاہ کے (پاس آنے والے) ہدایا حرام اور خیانت ہیں۔ ابن عساکر عن عبدالله بن سعد

۱۵۰۸۵..... امیر کا ہدیہ خیانت ہے۔ ابن جریر عن جابر رضی الله عنه

۱۵۰۸۶..... میں نے دین میں تیری آزمائش جان لی ہے جو تکلیف تجھے آئی ہے تیرا مال ضائع ہوا ہے اور قرض کا بوجھ تجھ پر چڑھ گیا ہے، اس لئے میں نے تیرے لئے ہدیہ کو اچھا قرار دیا ہے لہٰذا اگر تجھے ہدیہ میں کچھ پیش کیا جائے تو اس کو قبول کر لینا۔ آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

ارشادفرمایا تھا۔الکبیر للطبرانی عن عبید بن صخر بن لوذان

۱۵۰۸۷۔۔۔۔۔حاجت روائی میں ہدیہ پیش کرنا بہترین مددگار ہے۔التاریخ للحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۰۸۸۔۔۔۔۔حاجت روائی کے لئے ہدیہ بہترین چابی ہے۔الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے کشف الخفاء ۲۸۲۲۔

۱۵۰۸۹۔۔۔۔۔حاجت روائی کے لئے ہدیہ بہترین چابی ہے۔التاریخ للخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۵، التنزیہ ۲۔۲۹۷۔

۱۵۰۹۰۔۔۔۔۔آپس میں کھانا ایک دوسرے کو ہدیہ کیا کرو، یہ تمہاری روزی کے لئے فراخی کشادگی کا سبب اور جلد اچھے بدلے کا ذریعہ اور قیامت کے دن بڑے ثواب کا پیش خیمہ ہے۔الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۹۶ ضعیف الجامع ۲۴۸۸۔

۱۵۰۹۱۔۔۔۔۔ہدیہ اللہ کا پاکیزہ رزق ہے لہذا جب کسی کو ہدیہ پیش ہو تو وہ اس کو قبول کرے اور اس سے اچھا بدلہ دے۔الحکیم عن ابن عمرو

۱۵۰۹۲۔۔۔۔۔ہدیہ اللہ کے رزق میں سے رزق ہے، جس نے ہدیہ قبول کیا اس نے گویا اللہ سے ہدیہ قبول کیا اور جس نے ہدیہ واپس کیا اس نے اللہ کو ہدیہ واپس کیا۔ابو عبدالرحمن السلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۹۳۔۔۔۔۔ہدایا لیا دیا کرو یہ دلوں کے کینے دور کرتے ہیں۔ الخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے المتناھیہ ۱۲۵۸۔

۱۵۰۹۴۔۔۔۔۔خبردار! کوئی اپنے بھائی کے ہدیے کو رد نہ کرے اگر اس کے پاس بھی کچھ میسر ہو تو اچھا بدلہ دے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک دستی گوشت بھی مجھے ہدیہ کیا جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے ایک پائے کی دعوت پر بلایا جائے تو میں دعوت میں جاؤں گا۔ھناد عن الحسن مرسلاً

ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے

۱۵۰۹۵۔۔۔۔۔میں اس کو کمتر نہیں سمجھتا۔اگر مجھے ایک پایہ ہدیہ کیا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا، اگر مجھے ایک دستی پر دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ام حکیم بنت وداع الخزاعیۃ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ام حکیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ پائے کو رد کرنا ناپسند فرماتے ہیں؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۵۰۹۶۔۔۔۔۔ہمارے لئے ہدیہ ہے اور اس پر صدقہ ہے یعنی بریرۃ رضی اللہ عنہ پر۔ابن النجار عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرۃ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باندی) کو (جو گوشت پکا رہی تھی) فرمایا ہمیں نہیں کھلاؤ گی؟ انہوں نے عرض کیا: یہ تو کسی نے ہم پر صدقہ کیا ہے تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان پر تو صدقہ ہوا ہے لیکن وہ ہمیں ہدیہ کر سکتی ہیں۔

۱۵۰۹۷۔۔۔۔۔یہ تمہارے پاس کیا ہے؟ ھدیہ ہے یا صدقہ؟ صدقہ سے تو اللہ کی رضاء مطلوب ہوتی ہے اور ہدیہ سے رسول کی رضاء مقصود ہوتی ہے اور حاجت روائی مقصود ہوتی ہے۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن علقمہ

۱۵۰۹۸۔۔۔۔۔جب تمہارے پاس کوئی شخص ہدیہ لے کر آئے تو اس وقت جو پاس بیٹھے ہوں وہ بھی اس ہدیے میں شریک ہیں۔

الحکیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۹۹۔۔۔۔۔جس کو کوئی ہدیہ پیش کیا جائے اور اس کے پاس کوئی قوم ہو تو وہ بھی اس ہدیے میں شریک ہیں۔

الضعفاء للعقیلی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: الاسرار المرفوعۃ ۵۷۹، ترتیب الموضوعات ۸۸۰، الفوائد المجموعۃ ۱۰۶۔

۱۵۱۰۰..... میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی کا ہدیہ قبول نہ کروں سوائے انصاری قریشی یا ثقفی کے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۱..... مجھے کون فلاں آدمی سے معذرت دلائے گا اس نے مجھے ایک گابھن اونٹنی ہدیہ کی تھی حالانکہ وہ اونٹنی میری تھی مجھے اس طرح اس کی پہچان ہے جس طرح اپنے کسی گھر کے فرد کی پھر بھی میں نے اس کے بدلے چھ اونٹ ہدیہ کرنے والے کو دیئے لیکن وہ پھر بھی ناراض ہے۔ پس میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۲..... فلاں شخص نے میری ہی اونٹنی مجھے ہدیہ کی میں اس کو ایسے پہچانتا ہوں، جس طرح اپنے کسی گھر والے کو وہ مجھ سے خندق والے دن کھوگئی تھی۔ پھر بھی میں نے اس کے عوض چھ اونٹ دے دیئے لیکن وہ اس کے باوجود ناراض ہے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا ہے کہ ہدیہ صرف قریش، انصاری، ثقفی یا دوسی سے قبول کروں گا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۳..... ہم مشرکین سے ہدیہ قبول نہیں کرتے لیکن اگر تم چاہو تو، میں قیمت کے بدلے اس کو قبول کرسکتا ہوں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للسعید بن منصور عن حکیم بن حزام

فائدہ:...... ایک مرتبہ حکیم بن حزام نے آپ ﷺ کو ایک جوڑا ہدیہ کیا، اس وقت حکیم مسلمان نہ ہوئے تھے لہٰذا آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۵۱۰۴..... ہم مشرکین سے ہدیہ کا لین دین نہیں کرتے۔ ابو داؤد، مسند احمد، السنن للبیھقی عن عیاض بن حمار

۱۵۱۰۵..... میں مشرکین سے لینا دینا ناپسند کرتا ہوں۔ ابو داؤد، مسند احمد، السنن للبیھقی عن عمران بن حصین

رشوت.....الاکمال

۱۵۱۰۶..... ہر وہ گوشت جس کو سحت سے پرورش ملی ہو، جہنم کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔ پوچھا گیا: سحت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: فیصلہ میں رشوت لینا دینا۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۷..... اللہ پاک نے راشی اور مرتشی پر لعنت فرمائی۔ ابو داؤد، مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی حسن صحیح، السنن للبیھقی. مستدرک الحاکم عن ابن عمر ابو سعید فی القضاۃ عن عائشہ، مستدرک الحاکم عن عبدالعزیز بن مروان بلاغاً

۱۵۱۰۸..... اللہ پاک رشوت کھانے والے اور کھلانے والے دونوں پر رحم فرمائے۔

التاریخ لعبدالرزاق، ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن عبدالرحمن بن عوف

۱۵۱۰۹..... فیصلہ میں رشوت لینے والے پر لعنت کی گئی ہے، یہ پردہ تھا اس کے اور جنت کے درمیان۔ عن انس رضی اللہ عنہ

امارت سے متعلق ملحقات......الاکمال

۱۵۱۱۰..... تم میں اب نبوت ہے، پھر نبوت کے طریق پر خلافت رہے گی پھر بادشاہت اور جبریت۔ زورزبردستی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی عبیدۃ بن الجراح وبشیر بن سعد والد النعمان بن بشیر

۱۵۱۱۱..... یہ امر رحمت اور نبوت کی صورت میں شروع ہوا ہے، پھر یہ رحمت اور خلافت ہوجائے گا، پھر کاٹ کھانے والی مملکت ہوگی، پھر زمین پر سرکشی، جبر و فساد کا دور ہوگا لوگ حریر (ریشم) بدکاری اور شراب کو حلال سمجھیں گے۔ اس کے باوجود انکو رزق دیا جائے گا اور ان کی مدد ہوگی حتیٰ کہ وہ

اللہ عزوجل سے ملاقات کریں۔الکبیر للطبرانی، ابو نعیم فی المعرفہ عن ابی ثعلبة الخشنی عن معاذ وابی عبیدة الجراح

۱۵۱۱۲..... یہ امر (دین وحکومت) نبوت اور رحمت کی صورت میں شروع ہوا، پھر خلافت اور رحمت ہوگا، پھر زبردستی بادشاہت ہوگی لوگ شراب پئیں گے، ریشم پہنیں گے اور پرائی شرم گاہوں کو حلال جانیں گے۔اس کے باوجود انکو رزق ملے گا حتی کہ ان پر اللہ کا حکم آجائے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن حذیفة رضی اللہ عنه

۱۵۱۱۳..... اس امت کا اول نبوت اور رحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہے، پھر کاٹنے والی بادشاہت ہے، اس میں بھی قدرے رحمت ہے، پھر کھلی زبردستی ہوگی۔اس میں کسی کے لئے کوئی رحمت نہ ہوگی، اس میں گردنیں اڑائی جائیں گی ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے اور اموال چھینے جائیں گے۔نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی عبیدة بن الجراح

۱۵۱۱۴..... نبوت جب تک اللہ چاہے تم میں رہے گی، پھر اللہ پاک جب چاہے گا اس کو اٹھائے گا، پھر نبوت کے طرز پر خلافت ہوگی۔ جب تک اللہ چاہے گا رہے گی، پھر اللہ جب چاہے گا اس کو بھی اٹھائے گا، پھر کاٹنے والی بادشاہت ہوگی جب تک اللہ چاہے، پھر جب اللہ چاہے گا اس کو اٹھالے گا، پھر زبردستی کی بادشاہت ہوگی پھر نبوت کی طرز پر خلافت قائم ہوجائے گی۔

ابو داؤد، ابن داؤد، مسند احمد، الرویانی، السنن للسعید بن منصور عن نعمان بن بشیر عن حذیفة رضی اللہ عنه

کتاب خلق العالم ......من قسم الاقوال

۱۵۱۱۵..... سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہے اللہ نے قلم کو حکم دیا لکھ، لہٰذا اس نے ہر چیز جو وقوع پزیر ہوگی لکھ ڈالی۔

حلیة الاولیاء، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے المعلة ۱۷۱۔

۱۵۱۱۶..... سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا فرمائی قلم ہے، اللہ نے اس کو فرمایا: لکھ۔اس نے عرض کیا: اے پروردگار میں کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا: ہر چیز کا حساب اور مقدار لکھ دے جب تک کہ قیامت قائم ہو۔اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اس (عقیدہ) کے علاوہ (کسی عقیدے) پر مرا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ابو داؤد عن عبادة بن الصامت

۱۵۱۱۷..... سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے۔اللہ نے اس کو فرمایا: لکھ قلم نے دریافت کیا: کیا لکھوں؟ ارشاد خداوندی ہوا تقدیر لکھ ہر چیز کی جو ہو چلی اور جو ہونے والی ہے ابد تک۔الترمذی عن عبادة بن الصامت

خلق القلم......الاکمال

۱۵۱۱۸..... جب اللہ پاک نے قلم کو پیدا فرمایا اس کو ارشاد فرمایا: لکھ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے، قلم نے سب لکھ دیا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

خلق العالم......الاکمال

۱۵۱۱۹..... ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۲۳۲، امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ خبر منکر ہے۔

۱۵۱۲۰..... اللہ عزوجل نے دنوں میں سب سے پہلے اتوار کا دن پیدا فرمایا، زمین اتوار اور پیر کے دن پیدا ہوئی تھی۔ پہاڑوں کی پیدائش، نہروں کا

شق ہونا، زمین، درختوں، پھلوں کا اگنا اور ہر زمین کی قوت ونشو نما منگل اور بدھ کے روز ہوئی تھی۔

ثم استوی الی السماء وھی دخان فقال لھا وللارض ائتیا طوعاً او کرھاً قالتا اتینا طائعین. فقضاھن سبع سموات فی یومین واوحی فی کل سماء امرھا. حم السجدہ ۱۱

پھر وہ (اللہ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا: دونوں آؤ (خواہ) خوشی سے خواہ ناخوشی سے انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے کام) کا حکم بھیجا۔

یہ دو دن جمعرات اور جمعے کے دن تھے آخر تخلیقات جمعہ کے دن آخری گھڑیوں میں ہوئی تھیں۔ لیکن جب ہفتہ کا دن ہوا تو اس میں کوئی تخلیق نہ ہوئی۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۱..... اللہ عزوجل نے زمین کو اتوار اور پیر کے روز پیدا فرمایا پہاڑوں کو ان کے منافع سمیت منگل کے روز پیدا فرمایا، شجر (درخت)، پانی، شہر، آبادیاں، ویرانے بدھ کے روز پیدا فرمائے، جمعرات کے دن آسمان کو پیدا فرمایا، جمعہ کے دن ستارے، شمس وقمر اور ملائکہ کو جمعہ کی آخری تین گھڑیوں میں پیدا فرمایا۔ ان تین گھڑیوں کی شروع کی گھڑی میں آجال (عمروں) کو پیدا فرمایا کہ کون کب مرے گا۔ دوسری گھڑی میں اللہ پاک نے ہر چیز کو الفت عطا فرمائی جس سے لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں اور آخری گھڑی میں آدم کو پیدا فرمایا، اس کو جنت میں سکونت بخشی ابلیس کو آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا اور بالکل آخری گھڑی میں آدم کو جنت سے نکالا۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس میں ایک راوی ابوسعید البقال ہے جس کے متعلق امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں۔ المستدرک ۲۔۵۴۳۔

حضرت آدم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ

۱۵۱۲۲..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کی پشت سے ہر جان باہر نکل آئی جس کو قیامت تک پیدا ہونا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی پر نور کی چمک پیدا فرمائی۔ پھر اللہ پاک نے ان کو آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ تیری اولاد ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے درمیان ایک دوسروں کی نسبت زیادہ چمکدار پیشانی والا شخص دیکھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: آخری امتوں میں آپ کی اولاد میں سے ایک نبی ہے جس کا نام داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! اس کی کتنی عمر ہے؟ ارشاد فرمایا: ساٹھ سال عرض کیا: اس کو میری عمر میں سے چالیس سال زیادہ کردے۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: تب اس بات کو لکھ لیا جائے اس پر مہر لگادی جائے اور اس میں کوئی تغیر وتبدل نہ کیا جائے۔ چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوئی ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میری عمر میں ابھی چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ فرشتہ نے عرض کیا: کیا آپ نے وہ سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دے دیتے تھے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا۔ اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی مکر جاتی ہے آدم علیہ السلام بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے آدم علیہ السلام سے خطاء سرزد ہوگئی اسی وجہ سے ان کی اولاد سے بھی خطاء ہوتی رہتی ہے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۳..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی تو انکو چھینک آئی حضرت آدم علیہ السلام نے الحمد للہ کہا اور یہ الحمد انہوں نےاللہ کے حکم سے کی۔ پھر پروردگار نے انکو فرمایا: یرحمک اللہ یا آدم اے آدم! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، جا ان ملائکہ کے پاس ان کی جو جماعت بیٹھی ہے ان کو جا کر کہہ: السلام علیکم۔ آدم علیہ السلام نے جا کر انکو السلام علیکم کہا۔ فرشتوں نے جواب میں فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ پھر آدم علیہ السلام لوٹ کر اپنے رب کے پاس آگئے پروردگار نے ارشاد فرمایا: یہ تیرا اور تیری اولاد کا تحیہ (ملتے وقت کی مبارک باد) ہے۔ پھر اللہ

تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے پوچھا: ان میں سے جو چاہو پسند کرلو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ لیتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اس میں آدم اوران کی اولاد تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: تیری اولاد ہیں۔ اس وقت ہرانسان کی عمراس کی پیشانی پرلکھی ہوئی تھی ان میں ایک آدمی دوسروں کی بنسبت زیادہ روشن اور چمکدار تھا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے، عرض کیا: اے پروردگار! اس کی عمر زیادہ کردیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ عمر تو میں نے لکھ دی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میں اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دیتا ہوں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: تو (جان) اور یہ پھر آدم علیہ السلام جنت میں رہے جب تک اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے۔ آدم علیہ السلام دنیا میں اپنی زندگی کے ایام شمار کرتے رہے حتیٰ کہ ان کے پاس موت کا فرشتہ آگیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار سال لکھی گئی تھی۔ فرشتے نے عرض کیا: ہاں لیکن آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ سال دے دیئے تھے۔

پس انہوں نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ وہ بھول گئے ان کی اولاد بھی بھول گئی فرمایا: اس دن لکھنے اور گواہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

وادی نعمان میں عہد لست

۱۵۱۲۴..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت (سے نکلنے والی اولاد) سے عہد لیا وادی نعمان میں عرفہ کے روز اوران کی پشت سے تمام اولاد نکالی اور انکو اپنے سامنے پھیلا دیا چیونٹیوں کی طرح۔ پھران سے روبرو پوچھا:

ألست بربکم قالوا بلیٰ.

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں اولاد نے عرض کیا، کیوں نہیں۔

مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم، البیھقی فی الاسماء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۵..... اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے روز مٹی (زمین) پیدا فرمائی۔ اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کئے پیر کے روز درخت پیدا کئے، منگل کے روز ناپسندیدہ چیزیں پیدا فرمائی بدھ کے روز نور کو پیدا فرمایا، چرند و چوپایوں کو جمعرات کے دن زمین میں پھیلا دیا۔ جمعہ کے دن عصر کے بعد رات تک تمام تخلیقات کے آخر میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ **مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ**

فائدہ:..... فرمان الٰہی ہے۔

خلق السموات والارض وما بینھما فی ستة ایام.

اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین اوران کے درمیان کی چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا۔

مذکورہ حدیث سے لازم آتا ہے کہ تخلیق مخلوقات سات دنوں میں ہوئی۔ درحقیقت مذکورہ حدیث حضرت کعب احبار رحمہ اللہ کا قول ہے نہ کہ فرمان رسول ﷺ امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر علماء اسلام کا یہی قول ہے۔ دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری ا۔۴۱۳۔ نیز اس بحث کا خلاصہ دیکھے المنار المنیف لابن القیم ۸۴، ۸۵۔

۱۵۱۲۶..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس مٹی کی مٹھی سے پیدا فرمایا جو ساری زمین سے لی گئی تھی۔ اس وجہ سے اولاد آدم زمین کی مختلف انواع کی وجہ سے مختلف رنگ ونسل والی پیدا ہوئی۔ کوئی سرخ ہے تو کوئی سفید اور کوئی بالکل سیاہ اور کوئی ملے جلے رنگ والے۔ اسی طرح ان کی طبائع ہیں نرم مغموم، بری اور اچھی وغیرہ وغیرہ۔ **مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم السنن للبیھقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ**

۱۵۱۲۷..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جابیہ کی مٹی سے پیدا کیا اور جنت کے پانی کے ساتھ اس کو گوندھا۔ **ابن مردویہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ**

کلام:...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۱۶۰۳، المغیر ۳۶۔

۱۵۱۲۸...... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جابیہ کی مٹی سے پیدا کیا، اور اس مٹی کو جنت کے پانی سے گوندھا۔

الحکیم، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۹...... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ (گز) رکھا۔ پھر فرمایا: جا اس جماعت کو سلام کر، وہ ملائکہ کی ایک جماعت تھی جو بیٹھی ہوئی تھی۔ اور جو وہ جواب دیں اس کو سن وہ تیرا اور تیری اولاد کا تحیہ ہے (ملاقات کے وقت کے کلمات)۔ چنانچہ آدم علیہ السلام گئے اور ان کو السلام علیکم کہا۔ انہوں نے بھی جواب میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

اس طرح انہوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا۔ پس ہر شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا (اس وجہ سے کہ آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ تھا) لیکن مخلوق تب سے مسلسل اب تک گھٹاؤ کا شکار ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۰...... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تین رنگ کی مٹیوں سے پیدا فرمایا سیاہ، سفید اور سرخ۔ ابن سعد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۱...... اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جب پیدا فرمایا تو ان کی دائیں کندھے پر ہاتھ مارا اور سفید ذریت (اولاد) نکالی۔ گویا وہ دودھ ہیں۔ پھر اللہ نے ان کے بائیں شانے پر ہاتھ مارا اور سیاہ ذریت نکالی گویا وہ کوئلے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ یہ جہنم میں ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مسند احمد، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۲...... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی جنت میں صورت بنائی تو ان کو ایک وقت تک یوں ہی چھوڑے رکھا جب تک اللہ نے چاہا۔ ابلیس ان کے گرد چکر کاٹتا تھا اور انکو خوب غور سے دیکھتا تھا جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو اندر (پیٹ) سے خالی دیکھا تو کہنے لگا یہ ایسی مخلوق ہے جو (خواہشات میں پڑنے سے) اپنے کو روک نہ سکے گی۔ مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۳...... اگر داؤد علیہ السلام اور تمام مخلوق کے رونے کا حضرت آدم علیہ السلام کے رونے سے موازنہ کیا جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کا رونا زیادہ ہوگا۔ ابن عساکر عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۸۰۲، الضعیفۃ ۷۸۵۔

۱۵۱۳۴...... تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ ابن سعد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۱۳۵...... اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صرف تین چیزیں پیدا فرمائیں ہیں اور بقیہ چیزوں کو فرمایا ہے کُن (ہوجاؤ)۔ پس اللہ نے قلم کو، آدم علیہ السلام کو اور جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور جنت الفردوس کو فرمایا: میری عزت کی قسم اور میری بزرگی کی قسم تجھ میں کوئی بخیل داخل ہوگا اور نہ کوئی دیوث تیری خوشبو بھی سونگھ سکے گا۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۶...... اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور فردوس کو اپنے ہاتھ سے اگایا۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۵۱۳۷...... پروردگار عز وجل نے جنت الفردوس کو یہ بھی ارشاد فرمایا: میری عزت کی قسم کوئی شراب کا عادی اور کوئی دیوث تجھ میں داخل نہ ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! دیوث کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں برائی کو چھوڑے (اور اس کو یہ پروانہ ہو کہ گھر میں کون آرہا ہے اور کون جارہا ہے)۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل

۱۵۱۳۸...... اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنت الفردوس

کو اپنے ہاتھ سے اگایا۔ الدیلمی عن الحارث بن نوفل

۱۵۱۳۹..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صورت کو (اور ڈھانچے کو) بنا دیا تو ابلیس اس کے گرد چکر کاٹنے لگا اور اس کو دیکھنے لگا۔ جب اس نے آدم علیہ السلام کو اندر سے خالی پایا تو کہنے لگا: میں تو اس پر کامیاب ہو گیا یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے پر قدرت نہ رکھ سکے گی۔

مستدرک الحاکم، ابو الشیخ فی العظمة، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۰..... حضرت آدم علیہ السلام طویل قامت تھے گویا کھجور کا درخت ہیں جب ان سے خطا سرزد ہو گئی تو وہ جنت میں بھاگتے پھرنے لگے۔ ایک درخت نے انکو پکڑ لیا وہ درخت کی طرف متوجہ ہوئے اور پروردگار سے دعا کرنے لگے: اے پروردگار معافی دیدے۔ پس اسی وجہ سے جب کوئی غلام بھاگتا ہے اور پکڑا جاتا ہے تو سب سے پہلے معافی کا سوال کرتا ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۱..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو سجدہ کا حکم دیا انہوں نے سجدہ کیا۔ پروردگار نے فرمایا: تیرے لئے جنت ہے اور تیری جو اولاد سجدہ کرے ان کے لئے بھی جنت ہے۔ پھر پروردگار نے ابلیس کو حکم فرمایا: آدم علیہ السلام کو سجدہ کر تو لیکن ابلیس نے انکار کر دیا، پروردگار نے فرمایا: تیرے لئے جہنم ہے اور جو تیری اولاد سجدہ سے انکار کرے اس کے لئے بھی جہنم ہے۔ التاریخ للحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۲..... اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو فرمایا: اے آدم میں نے (اپنی) امانت کو آسمان اور زمین پر پیش کیا لیکن وہ اس کو اٹھانے سے عاجز رہے، کیا تو اس کو اٹھا سکتا ہے؟ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میرے لئے اس میں کیا اجر ہے؟ پروردگار نے ارشاد فرمایا: اگر تو نے امانت کو اٹھا لیا تو تجھے اجر ملے گا اور اگر تو نے امانت کو ضائع کر دیا تو تجھے عذاب ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں نے امانت کو اٹھا لیا جو کچھ اس میں ہے اس کے ساتھ پھر آدم علیہ السلام جنت میں اتنا عرصہ ٹھہرے جتنا عرصہ فجر سے عصر کے درمیان ہے حتیٰ کہ شیطان نے انکو وہاں سے نکلوا دیا۔

ابو الشیخ من طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۳..... آدم و حواء علیہما السلام دونوں عریاں حالت میں زمین پر اترے تھے، ان کے جسموں پر صرف جنت کے پتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تپش نے ستایا تو بیٹھ کر رونے لگے اور حواء علیہ السلام کو فرمایا: اے حواء! مجھے گرمی نے ستا دیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام روئی لے کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے۔

اور حضرت حواء علیہ السلام کو حکم فرمایا روئی کا تو اور انکو روئی کا تنا سکھایا۔ جبکہ آدم علیہ السلام کو دھاگے سے کپڑا بننے کا حکم دیا اور سکھایا: آدم علیہ السلام جنت میں اپنی بیوی سے جماع نہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کی وجہ سے زمین پر اترے تب بھی وہ علیحدہ علیحدہ سوتے تھے ایک وادی بطحاء میں سوتا تھا اور دوسرا دوسرے کونے میں سوتا تھا۔ حتیٰ کہ آدم علیہ السلام کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے انکو حکم دیا کہ اپنے گھر والوں سے ملیں اور مباشرت کا طریقہ سکھایا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام اپنی اہلیہ کے پاس آئے اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا: صالحة (اچھا نیک)۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

آدم علیہ السلام کے آنسو کا ذکر

۱۵۱۴۴..... اگر آدم علیہ السلام کے آنسوؤں کا ان کی تمام اولاد کے آنسوؤں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو آدم علیہ السلام کے آنسو ان کی تمام اولاد کے آنسوؤں سے زیادہ نکلیں گے۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر عن سلیمان بن بریدة عن ابیه

قال ابن عدی روی موقوفاً عن ابی بریدة وهو اصح

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: ذخیرة الحفاظ ۴۶۱۵، المتناهیة ۴۴۔

۱۵۱۴۵..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی سفید اولاد نکالی جو دودھ کی طرح

سفید تھی۔ پھر بائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی سیاہ اولاد نکالی جو کوئلوں کی طرح سیاہ تھی۔ پھر پروردگار نے دائیں طرف والوں کے لئے فرمایا: یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور بائیں طرف والوں کے لئے فرمایا: یہ جہنم میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

مسند احمد، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۶...... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا اور ان کی سفید اولاد نکالی جو دودھ کی مانند سفید تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بائیں شانے پر ہاتھ مارا اور سیاہ اولاد نکالی جو کوئلے کی مانند تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ جنت کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۷...... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی اولاد موتیوں کی مانند نکلی پھر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے آدم! تیری یہ اولاد اہل جنت میں سے ہے۔ پھر بائیں شانے پر ہاتھ مارا پھر جس سے ان کی اولاد کوئلوں کی طرح نکلی پھر فرمایا تیری یہ اولاد اہل جہنم میں سے ہے۔ الحکیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے الجامع المصنف ۱۰۰۸۴، ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۳۳۔

۱۵۱۴۸...... اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت سے ایک مٹھی پکڑی جس سے ہر نیک اولاد اللہ کی مٹھی میں آگئی اور ہر خبیث اولاد بائیں مٹھی میں آگئی پھر ارشاد فرمایا یہ اصحاب الیمین ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور یہ اصحاب الشمال ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم میں جائیں گے پھر اللہ عزوجل نے ان سب کو آدم علیہ السلام کی پشت میں لوٹا دیا۔ جو اسی کے مطابق نسل در نسل پیدا ہوتے رہیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۹...... اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور بائیں ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور فرمایا: یہ اس (جنت) کے لئے ہیں اور یہ اس (جہنم) کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مسند احمد عن ابی عبداللہ

۱۵۱۵۰...... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو ان کی پشت سے نکالا حتیٰ کہ ساری زمین بھر گئی۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۱...... سب سے پہلے جس نے انکار کیا وہ آدم تھے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کی اولاد کو نکالا پھر انکو ان کے باپ پر پیش کیا۔ آدم علیہ السلام نے ان میں ایک چمکدار چہرے والے کو دیکھا تو پوچھا: اے پروردگار! یہ کون سا نبی ہے؟ پروردگار نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ عرض کیا: اس کی عمر کتنی ہے؟ فرمایا: ساٹھ سال۔ عرض کیا: اے پروردگار اس کی عمر میں اضافہ کر دیجئے پروردگار نے فرمایا: نہیں، ہاں اگر تم اپنی عمر میں سے انکو دو تو ممکن ہے حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ہزار سال تھی۔ چنانچہ پروردگار نے چالیس سال عمر آدم علیہ السلام کی عمر میں سے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے۔ اس کو لکھ لیا اور ملائکہ کو اس پر گواہ بنالیا۔ جب آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ملائکہ ان کے پاس حاضر ہوئے تاکہ ان کی روح قبض کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میری عمر میں سے چالیس سال ابھی باقی ہیں۔ فرشتوں نے عرض کیا: وہ تو آپ نے اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ آدم علیہ السلام نے پروردگار سے عرض کیا: اے رب! میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ تب اللہ پاک نے ان کو وہ لکھا ہوا دکھایا اور گواہ قائم کردئے۔ پھر بھی اللہ نے آدم علیہ السلام کو مکمل ہزار سال عطا کئے اور داؤد علیہ السلام کو سو سال عطا کئے (جبکہ داؤد علیہ السلام کی عمر ساٹھ سال تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی چالیس سال دینے کے بعد نو سو ساٹھ سال تھی)۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن سعد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت محل کلام ہے اس میں ایک راوی علی بن زید ہے جس کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے مجمع الزوائد ۸۔۲۰۶۔

آدم علیہ السلام کے کفن دفن کا فرشتوں نے انتظام کیا

۱۵۱۵۲ ..... جب آدم علیہ السلام کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو ارشاد فرمایا: اے بیٹو! میرا جنت کا پھل کھانے کو جی کررہا ہے، چنانچہ ان کے بیٹے جنتی پھل کی تلاش میں نکلے۔ انہوں نے ملائکہ کو دیکھا۔ ملائکہ نے پوچھا اے بنی آدم کہاں جارہے ہو؟ بیٹوں نے کہا: ہمارے باپ کا جنتی پھل کھانے کو جی کررہا ہے ہم اس کی تلاش میں نکلے ہیں۔ فرشتوں نے کہا: واپس ہوجاؤ تمہارے باپ کی روح قبض کرنے کا حکم آچکا ہے۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور اپنے باپ کے پاس پہنچے، حواء نے انکو دیکھا تو حقیقت سمجھ گئی اور آدم علیہ السلام کو چمٹ گئی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے دور رہ میرا بلاوا آگیا ہے۔ لہٰذا مجھے اور فرشتوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے چنانچہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی روح ان کے بیٹوں کے دیکھتے دیکھتے قبض کرلی، پھر ملائکہ ہی نے ان کو غسل دیا بیٹے دیکھ رہے تھے، پھر کفن دیا اور وہ دیکھ رہے تھے، حنوط خوشبو لگائی اور وہ دیکھ رہے تھے، پھر ان پر نماز پڑھی پھر ان کے لئے قبر کھودی گئی اور انکو دفن کیا، پھر ملائکہ بنی آدم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے اولاد آدم تمہارے مردوں میں تمہاری یہ سنت ہے اور یہی تمہارا طریقہ ہونا چاہیے۔

ابو داؤد، ابن منیع، مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، الرویانی، ابن عساکر، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن للسعید بن منصور عن ابی بن کعب، السنن للسعید بن منصور عن الحسن رفع الحدیث

ملائکہ علیہم السلام کی تخلیق

۱۵۱۵۳ ..... ایک فرشتہ اللہ عزوجل کا پیغام رسالت لے کر میرے پاس آیا۔ اس نے اپنا ایک پاؤں اٹھایا اور اس کو آسمان پر رکھ دیا اور دوسرا پاؤں زمین پر تھا۔ پھر اس کو نہیں اٹھایا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۸ ضعیف الجامع ۸۱، الضعیفۃ ۱۶۸۸

۱۵۱۵۴ ..... مجھے اجازت ہوئی ہے کہ میں اللہ کے حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی صفت بیان کردوں، ایک فرشتے کی کان کی لو سے اس کے شانے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کا ہے۔ ابو داؤد، الضیاء عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۵ ..... مجھے اجازت ہوئی ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی صفت بیان کروں۔ اس ایک فرشتے کی ٹانگیں نچلی زمین پر ہیں اور اس کے سینگ پر عرش ہیں۔ اس کے کان کی لو اور شانے کے درمیان پھڑ پھڑاتے پرندے کی سات سو سال کی مسافت تھی۔ وہ فرشتہ کہہ رہا تھا۔

سبحانک حیث کنت

تو جہاں ہو پاک ذات ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۶ ..... ملائکہ نور سے پیدا ہوئے، فرشتے بھڑکتی آگ سے اور آدم علیہ السلام کی پیدائش تو جیسے کہ تم کو بتائی گئی (کہ کھنکتی مٹی سے ہوئی)۔

مسند احمد، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۵۱۵۷ ..... مجھے اجازت ملی ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی ایک فرشتے کے متعلق بتادوں۔ اس کی ٹانگیں نچلی ساتویں زمین میں ہیں اور اس کے سینگ پر عرش ہے اور اس کے کان کی لو سے کاندھے تک اڑتے ہوئے پرندے کی سات سو سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن جابر وابن عباس رضی اللہ عنہم

۱۵۱۵۸ ... مجھے اجازت ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی (جسمانی) حالت بتاؤں اس کے کاندھے سے کان کی لو تک اڑتے پرندے کی سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں ہیں اور اس کے سینگ پر عرش ہے اور وہ کہہ رہا ہے:

سبحانک حیث کنت

۱۵۱۵۹ ... میں تم کو اللہ کی عظمت کا کچھ حصہ بتاؤں؟ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو عرش اٹھانے والے فرشتوں میں شامل ہے۔ اس کا نام اسرافیل ہے عرش کا ایک پایہ اس کے شانے پر ہے اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں گھسے ہوئے ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان میں گیا ہوا ہے یہ تمہارے رب کی تخلیق کی ایک (چھوٹی سی) مثال ہے۔ حلیة الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۶۰ ... اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتے کی کان کی لو سے گردن کی ہنسلی تک تیز رفتار پرندے کی سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن جابر رضی اللہ عنہ

جبریل علیہ السلام کی تخلیق

۱۵۱۶۱ ... میں نے جبرئیل علیہ السلام کے زیادہ مشابہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ ابن سعد عن ابن شهاب

۱۵۱۶۲ ... میں نے جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۶۳ ... جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی میرا گزر فرشتوں کی جماعت پر ہوا میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بوسیدہ ٹاٹ کی طرح ہو رہے تھے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے دیکھئے: التی لا اصل لہا فی الاحیاء ۳۸۰۔

۱۵۱۶۴ ... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام سبز لباس میں جس کے ساتھ بڑا موتی لٹکا ہوا تھا تشریف لائے۔

الدار قطنی فی الافراد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۸۰۔

فائدہ: ...... مطلب یہ ہے کہ بہت دلفریب منظر اور خوبصورت شکل میں تشریف لائے۔ مذکورہ اور آئندہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس بہت سی صورتوں میں تشریف لائے تھے۔ صرف دو مرتبہ اصلی شکل میں تشریف لائے جس میں آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے۔ ہر پر پورے خلاء کو ڈھانپنے والا تھا ایک مرتبہ معراج کی رات سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا دوسری مرتبہ جب آپ زمین پر تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آسمان و زمین کے خلاء کو پر کرتے دیکھا۔ ان دو مرتبہ کے علاوہ مختلف صورتوں میں تشریف لاتے، اکثر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ مکہ میں ایک اونٹ کی شکل میں تشریف لائے جس کا منہ کھلا ہوا تھا اور وہ ابوجہل کو لقمہ بنانا چاہتا تھا۔ فیض القدیر ۱۔ ۹۸

۱۵۱۶۵ ... یہ جبریل تھے، جس صورت پر ان کو پیدا کیا گیا ہے اس صورت میں میں نے انکو صرف دو مرتبہ دیکھا ہے، ایک مرتبہ میں نے انکو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا، ان کے جسم کا اکثر حصہ آسمان، زمین کے درمیان کو بھرے ہوئے تھا۔ الترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۵۱۶۶ ... اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی کھوپڑی غوطہ (دمشق کا ایک بڑا علاقہ جو ہرے بھرے درختوں اور پانی سے بھرا ہوا ہے) کے برابر بنائی ہے۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ......امام ذہبی رحمہ اللہ میزان میں فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔

۱۵۱۶۷...... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو آسمان سے اترتے دیکھا ان کے بڑے جسم نے آسمان وزمین کے درمیان پورے خلاء کو بھر رکھا تھا۔
ابو الشیخ فی العظمة عن عائشه رضی الله عنها

۱۵۱۶۸.... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو اترتے ہوئے دیکھا انہوں نے آسمان وزمین کے درمیان کو بھر رکھا تھا ان پر ریشم کا لباس تھا جس میں لؤلؤ اور یاقوت (موتی) جڑے ہوئے تھے۔ابو الشیخ فی العظمة عن عائشه رضی الله عنها

۱۵۱۶۹..... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا ان کے جسم پر چھ سو پر تھے۔ان کے پروں سے موتی اور یاقوت جھڑ رہے تھے۔
ابو الشیخ عن ابن مسعود رضی الله عنه

میکائیل علیہ السلام

۱۵۱۷۰.... جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی ہنستے نہیں۔مسند احمد عن انس رضی الله عنه
کلام: ......ضعیف الجامع ۵۰۹۱

الاکمال

۱۵۱۷۱... میکائیل علیہ السلام میرے پاس سے گزرے ان کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جس کے پر پر غبار تھا۔اور وہ دشمن کی تلاش سے واپس لوٹ رہا تھا میں نماز پڑھ رہا تھا وہ مجھ دیکھ کر ہنسا اور میں بھی اس کو دیکھ کر مسکرایا۔البغوی، وضعفه ابن السکن، الباوردی، ابن قانع، الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی وضعفه عن جابر بن عبدالله بن رباب قال البغوی: ولا اعلم له حدیثاً مسند اغیره وقال غیره قبل له احادیث
کلام: ......امام بغوی نے اس کو مطلق ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے جابر بن عبداللہ سے اس روایت کو نقل کرنا ضعیف قرار دیا ہے۔امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کی اور کوئی مسند حدیث نہیں ہے جبکہ دوسرے حضرات نے فرمایا ہے ان کی اور بھی روایات ہیں۔

متفرق ملائکہ......الاکمال

۱۵۱۷۲۔اللہ عزوجل کے نزدیک ترین مخلوق جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام ہیں یہ عرش والے کے پاس بڑے مرتبے والے ہیں اس کے باوجود یہ اللہ تعالیٰ سے پچاس ہزار سال کی مسافت کی دوری پر ہیں۔الدیلمی عن جابر رضی الله عنه
کلام: ......روایت ضعیف ہے اللآلی ۱۔۷۱۔

۱۵۱۷۳...... آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کو اسماعیل کہا جاتا ہے وہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران ہے ان میں سے ہر فرشتہ ستر ہزار فرشتوں پر مقرر ہے۔
الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۵۱۷۴ ...... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، اسکا نصف بالائی جسم برف ہے اور نچلا نصف جسم آگ ہے۔وہ بلند آواز کے ساتھ یہ آواز دیتا ہے۔پاک ہے وہ ذات! جس نے آگ کی شدت کو روک لیا ہے اور وہ آگ اس برف کو نہیں پگھلا سکتی اور اس برف کی برودت (ٹھنڈک) کو روک لیا پس وہ اس آگ کو نہیں بجھا سکتی۔اے اللہ! اے برف اور آگ میں جوڑ کرنے والے! اپنے مومن بندوں کے دلوں کو بھی اپنی اطاعت پر جوڑ دے۔
الدیلمی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۵۱۷۵..... اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نور سے پیدا کیا ہے اور ان میں سے کچھ ملائکہ مکھی سے بھی چھوٹے ہیں، اللہ نے اور ملائکہ پیدا کئے اور انکو یوں فرمایا: ہزار پیدا ہو جاؤ، دو ہزار پیدا ہو جاؤ۔الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۵۱۷۶..... رات کے دوفرشتے دن کے دوفرشتوں کے ماسوا ہیں۔ التاریخ للحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۷..... مسلمان جن اور مشرک جن میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ انہوں نے مجھ سے سکونت کی جگہ کے بارے میں بات کی۔ میں نے مسلمان جنوں کو زمین کی بالائی جگہیں دیدیں اور مشرک جنوں کو نشیبی جگہیں دے دیں۔

ابو الشیخ فی العظمة، الکبیر للطبرانی عن بلال بن الحارث المزنی

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۲۶۔

۱۵۱۷۸..... جنوں کی تین قسمیں ہیں، ایک قسم کے پر ہیں جن کے ساتھ وہ ہوا میں اڑتے ہیں ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم کہیں پڑاؤ کرتی ہے پھر وہاں سے کوچ کر جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، البیھقی فی الاسماء عن ابی ثعلبة الخشنی

۱۵۱۷۹..... اللہ عزوجل نے جنوں کو تین قسموں پر پیدا فرمایا۔ ایک قسم سانپ، بچھو اور حشرات الارض کی ہے، ایک قسم فضاء میں چلنے والی ہوا ہے، ایک قسم پر حساب اور عذاب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تین قسموں پر پیدا فرمایا ہے ایک قسم جانوروں کی مثل ہے، ایک قسم کے جسم تو بنی آدم کے ہیں لیکن ان کی روحیں شیطانوں کی ہیں اور ایک قسم اللہ کے سائے میں ہوگی جس دن اس کے سوا کسی اور کا سایہ نہ ہوگا۔

الحکیم، ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، ابو الشیخ فی العظمة عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۸۳۹۔

۱۵۱۸۰..... غیلان جنوں کے جادوگر ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان عن عبداللہ بن عبید بن عمیر مرسلاً

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۹۴۶، الضعیفة ۱۸۰۹، النوافح ۱۱۶۰۔

الاکمال

۱۵۱۸۱..... نصیبین کے جن میرے پاس اپنے چند فیصلے لے کر آئے جو ان کے درمیان متنازع تھے انہوں نے مجھ سے توشے (کھانے کی چیزوں) کا سوال کیا میں نے ان کے لئے گوبر پسو وغیرہ کا توشہ مقرر کر دیا۔ لہٰذا انکو جو گوبر لید وغیرہ ملتی ہے وہ ان کے لئے جو بن جاتی ہے۔ اور جو ہڈی ملتی ہے اس پر ان کو گوشت چڑھا ملتا ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۲..... میرے پاس تم کو توشہ دینے کے لئے کچھ نہیں، ہاں تم ہر ہڈی جس کے پاس سے گزرو وہ تمہارے لئے لمبا چوڑا گوشت ہو جائے گا، اور ہر لید اور گوبر جس کے پاس سے تم گزرو وہ تمہارے لئے کھجور بن جائے گی۔

آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد جنوں کو فرمایا۔ مسند ابی یعلی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۳..... جنوں میں سے پندرہ جن جو آپس میں چچیرے بھائی اور چچا بھتیجے تھے میرے پاس اس رات آئے۔ میں نے ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۴..... میں نے گزشتہ رات جنوں کو قرآن سناتے گزاری وہ حجون میں مجھے ملے تھے۔

عبد بن حمید، ابن جریر ابو الشیخ فی العظمة عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

آسمان اور بادلوں کی تخلیق

۱۵۱۸۵..... کیا تم جانتے ہو آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ راوی حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: پانچ سو سال کی مسافت ہے (گہرائی موٹائی) پانچ سو سال ہے، اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس کی بالائی سطح سے گہرائی تک ایسا ہی فاصلہ ہے جیسا آسمان و زمین کے درمیان پھر ان کے اوپر آٹھ بکرے ہیں ان کے گھٹنے اور کھروں کے درمیان

آسمان وزمین کے درمیان جتنی مسافت ہے ان کے اوپر عرش باری ہے۔

عرش کے بالائی حصے سے نیچے تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان اور اس سے اوپر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہیں اور اللہ پر بنی آدم کے اعمال میں سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن العباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو حسن غریب قرار دیا ہے جبکہ مستدرک میں ہے کہ اس میں ایک راوی یحییٰ (واہ) ناقابل اعتبار ہے۔

۱۵۱۸۶...... کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: یہ عنان (لگام) ہے یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک ان (بادلوں) کو اس قوم کی طرف ہانک رہا ہے جو اللہ کا شکر کرتے ہیں اور اس کو یاد کرتے ہیں، پھر آپ نے پوچھا کیا جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: یہ آسمان محفوظ چھت ہے ایسی موج ہے جو برسنے سے اللہ نے روک رکھی ہے پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے اور اس چھت کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ارشاد فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، پھر فرمایا: جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: اس کے اوپر بھی دو آسمان ہیں اور دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گنوائے اور ہر دو آسمانوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان کی مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: ان کے اوپر عرش ہے اور اس کے اور (ساتویں) آسمان کے درمیان بھی اتنی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کے درمیان مسافت ہے پھر دریافت فرمایا: جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: اس کے نیچے زمین ہے پھر پوچھا جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا اس کے نیچے ایک اور زمین ہے دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اس طرح آپ نے سات زمینیں گنوائیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بتائی۔

الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس روایت کو تفسیر سورۃ الحدید رقم ۳۲۹۸ پر تخریج فرمائی اس کے بعد ارشاد فرمایا: یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔

۱۵۱۸۷...... اللہ تعالیٰ بادلوں کو پیدا فرماتا ہے پس وہ بادل بہت اچھی طرح بولتا ہے اور بہت اچھی طرح ہنستا ہے۔

مسند احمد، البیہقی فی الاسماء عن شیخ من بنی غفار

الاکمال

۱۵۱۸۸...... اللہ تعالیٰ نے آسمان ودنیا کو ٹھہری ہوئی موج سے پیدا کیا دوسرے الفاظ یہ ہیں دھویں اور پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کو بلند کر دیا، اس میں چمکدار چراغ اور روشن چاند بنادیا۔ ستاروں سے اس کو ڈھانپ دیا اور انکو شیطانوں کو مارنے کی چیز بنادیا اور ان کے ذریعے آسمان کو مردود شیطان سے محفوظ کر دیا اور زمین کو اڑتی جھاگ اور پانی سے پیدا کیا۔ زمین کو ایک چٹان پر بنایا وہ چٹان ایک مچھلی کی پشت پر رکھی ہے اس چٹان سے پانی پھوٹ رہا ہے اگر اس میں شگاف پڑ جائے تو وہ شگاف زمین اور اہل زمین کو نگل جائے گا۔

ابن عساکر عن ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۹...... کیا تم جانتے ہو آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں ارشاد فرمایا دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے، پھر اس کے اوپر بھی آسمان ہے۔ اس طرح آپ نے سات آسمان گنوائے۔ پھر فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس کی بالائی سطح اور نشیبی سطح کے درمیان دونوں آسمانوں کے درمیان جتنی مسافت ہے پھر اسی سمندر کے اوپر آٹھ بکرے ہیں ان کے کھروں اور گھٹنوں

کے درمیان آسمان سے آسمان جتنی مسافت ہے۔ پھران کی پشت پر عرش ہے، عرش کے اوپر اور نیچے کے درمیان آسمان سے آسمان جتنی مسافت ہے، پھراس کے اوپر اللہ ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجه عن العباس بن عبدالمطلب

کلام:......روایت کی سند میں ولید بن ثور ہے جس کی حدیث قابل حجت نہیں عون المعبود ۱۳۔۱۰۔

۱۵۱۹۰ کیا جانتے ہو یہ (بادل) کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ لگام ہے اور یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک انکو ایسی قوم کی طرف ہانک کرلے جارہا ہے جو اللہ کا شکر کرتی ہے اور اس کو یاد کرتی ہے پھر فرمایا: جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ آسمان ہے جو محفوظ چھت ہے اور رکی ہوئی موج ہے۔

پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، پھر فرمایا: جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا (اس کے اوپر بھی آسمان ہے اور) ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گنوائے اور دو آسمانوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان کے بقدر مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں فرمایا: ان کے اوپر عرش ہے اور عرش اور آسمان کے درمیان دونوں آسمانوں کے درمیان جتنی مسافت ہے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: زمین فرمایا: جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا ایک اور زمین اور دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اس طرح آپ نے سات زمینیں گنوائیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر تم نچلی زمین میں کوئی رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ پر اترے گی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم

وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ الترمذی غريب عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ الترمذی

۱۵۱۹۱ مجرہ (گردش کرنے والے ستارے کہکشاں) جو آسمان میں ہے یہ اس افعی سانپ سے ہیں جو عرش کے نیچے ہیں۔

الكبير للطبراني، ابن عساكر عن معاذ بن جبل رضی الله عنه

کلام:......روایت موضوع ہے۔ الاسرار المرفوعہ ۴۱۴، تذکرۃ الموضوعات ۲۲۱، المنار المنیف ۸۴۔

بادلوں کی تخلیق......الاکمال

۱۵۱۹۲ جانتے ہو یہ گہرے بادل کیا ہیں یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک انکو ایسی زمین کی طرف ہانک رہا ہے جو اس کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ ابو الشيخ فی العظمة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۵۱۹۳ ......اللہ عزوجل بادلوں کو پیدا کرتا ہے پھر ان میں پانی اتارتا ہے پس کوئی شے اس کی ہنسی سے حسین نہیں اور کوئی شے اس کے کلام کرنے سے اچھی خوشگوار نہیں۔ اس کی ہنسی بجلی کی چمک ہے اور اس کا بول (رعد) بادلوں کی گرج ہے۔

العقيلی فی الضعفاء، الرامهرمزی فی الامثال، التاريخ للحاكم ابن مردويه عن ابی هريرة رضی الله عنه

لوح محفوظ

۱۵۱۹۴..... اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا فرمایا ہے۔اس کے صفحات سرخ یاقوت کے ہیں،اس کا قلم نور کا ہے،اس کی کتاب نور کی ہے،اللہ تعالیٰ ہر دن میں تین سو ساٹھ بار اس کو ملاحظہ کرتا ہے،پیدا کرتا ہے،رزق دیتا ہے،موت دیتا ہے،زندگی بخشتا ہے عزت اور ذلت دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت محل کلام ہے،الکشف الالٰہی ۵۷۵،ضعیف الجامع ۱۶۰۸۔

عرش

۱۵۱۹۵..... عرش سرخ یاقوت کا ہے۔ابو الشیخ فی العظمۃ عن اشعبی مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۵۹۔

کرسی

۱۵۱۹۶..... کرسی موتی (کی) ہے،قلم موتی (کا) ہے۔قلم کی لمبائی سات سو سال کی ہے۔کرسی کی لمبائی کو عالم لوگ بھی نہیں جانتے۔

الحسن بن سفیان، حلیۃ الاولیاء عن محمد بن الحنفیہ مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۹۸۔

الاکمال......شمس وقمر

۱۵۱۹۷..... کرسی جس پر پروردگار عزوجل جلوہ افروز ہوتے ہیں اس سے صرف چار انگلیوں کی جگہ بچتی ہے اور کرسی سے ایسی چوں چوں کی آواز آتی ہے جیسی نئی کجاوے پر بیٹھنے سے آتی ہے۔ الخطیب من طریق بنی اسرائیل عن ابی اسحاق عن عبداللہ بن خلیفۃ الھمدانی

کلام:......المتناھیۃ ۲۔

۱۵۱۹۸..... شمس وقمر کے چہرے عرش کی طرف ہیں اور ان کی گدی دنیا کی طرف ہے۔مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے:اسنی المطالب ۸۰۶،ضعیف الجامع ۳۴۴۴۔

۱۵۱۹۹..... شمس پر نو فرشتے مقرر ہیں جو ہر روز اس کو برف مارتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو شمس جس پر طلوع ہوتا اس کو جلا کر بھسم کر دیتا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے:ضعیف الجامع ۶۱۲۸،الضعیفۃ ۲۹۳،الکشف الالٰہی ۱۱۰۷۔

۱۵۲۰۰..... شمس وقمر کو قیامت کے روز تاریک کر دیا جائے گا۔البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ،کتاب بدء الخلق باب صفۃ الشمس والقمر

۱۵۲۰۱..... شمس وقمر جہنم میں دوہشت زدہ بیلوں کی مانند ہوں گے۔اگر پروردگار چاہے گا تو ان کو نکالے گا ورنہ انکو اندر ہی چھوڑ دے گا۔

ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۴۴۳،الکشف الالٰہی ۴۸۱۔

۱۵۲۰۲..... سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔پھر

جب وہ عین استواء کو پہنچ جاتا ہے تو پھر دوبارہ اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہو جاتا ہے، جب زوال شمس ہو جاتا ہے تو پھر جدا ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہونے کو ہوتا ہے تو دوبارہ اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے جب غروب ہو لیتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔

مؤطا امام مالک، النسائی عن ابی عبداللہ الصنابحی

کلام:...... روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۳۴۴۲ ضعیف النسائی ۱۶۔

۱۵۲۰۳... کیا جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ چلتا ہے حتیٰ کہ عرش کے نیچے اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے اور سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر اس طرح رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو حکم ہوتا ہے: اٹھ اور لوٹ جا جہاں سے آیا ہے۔ پس سورج طلوع ہوتا ہے سابقہ اپنی طلوع گاہ سے پھر وہ چلتا چلتا عرش کے نیچے اپنے مستقر (ٹھکانے) پر پہنچ کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ اور سجدہ میں رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ اٹھ اور اسی جگہ سے طلوع ہو جہاں سے آیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی سابقہ طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے، پھر حسب سابق طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کو کچھ اجنبی محسوس نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ عرش کے نیچے اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے پھر اس کو کہا جائے گا: اٹھ اور مغرب سے طلوع ہو تب وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو یہ وقت کب ہوگا؟ یہ اس وقت ہوگا جس کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

لاینفع نفسا ایمانھالم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھاخیراً

کسی نفس کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہ کئے ہوں گے۔

مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۲۰۴... کیا تو جانتا ہے کہ یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟ یہ جلتے چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۲۰۵... اے ابوذر! جانتا ہے یہ سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے؟ یہ جاتا ہے حتیٰ کہ عرش کے پاس پہنچ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور واپس طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے پروردگار اس کو اجازت مرحمت فرماتا ہے۔ ایک مرتبہ اس کو کہا جائے گا لوٹ جا جہاں سے آیا ہے تب وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ یہ اس کا ٹھکانہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

ہوائیں

۱۵۲۰۶... اللہ تعالیٰ نے جنت میں ہوا کے بعد ایک ہوا پیدا فرمائی ہے وہ سات سال کی مسافت پر ہے اس پر ایک دروازہ بند ہے۔ یہ ہوائیں اسی بند دروازے کے جھروکوں سے آتی ہیں۔ اگر اس دروازے کو کھول دیا جائے تو وہ ہوا آسمان وزمین کے درمیان کی چیزوں کو اڑا کر لے جائے وہ اللہ کے ہاں ازیب ہے (چہار جانب سے آنے والی) اور تمہارے ہاں وہ جنوب سے آتی ہے۔ (پروائی ہوا بن کر)۔

ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، الرویانی، السنن للبیھقی، الضیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۹۴۸ ضعیف الجامع ۱۶۰۷۔

الرعد...... بجلی کی گرج

۱۵۲۰۷... رعد اللہ کے ملائکہ میں سے ایک ملک (فرشتہ) ہے، جو بادلوں پر موکل ہے۔ اس کے ساتھ آگ کے کوڑے ہوتے ہیں جن کے ساتھ وہ بادلوں کو اللہ کے حکم کے مطابق ہانکتا ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک مرتبہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: اے ابوالقاسم ہم کو رعد کے بارے میں بتاؤ وہ کیا ہے؟ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۱۵۲۰۸ ... جب تم بجلی کی گرج سنو تو اللہ کی تسبیح کرو اور تکبیر نہ کہو۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن عبداللہ بن جعفر

کلام: ..... روایت ضعیف ہے علامہ سیوطی نے ضعف کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس روایت کو عبید نے جو ثقہ ہے احمد سے جو ضعیف ہے نقل کیا ہے۔ دیکھئے فیض القدیر ۱۔۳۸۰۔

نیز دیکھئے النوافح ۱۲۲، ضعیف الجامع ۵۵۲۔

۱۵۲۰۹ ... جب تم بجلی کی گرج سنو تو اللہ کا ذکر کرو بے شک بجلی کبھی اللہ کے ذاکر پر نہیں گرے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۵۱، النوافح ۱۲۱۔

المتفرقات

۱۵۲۱۰ ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... فرمان الٰہی ہے:

وخلقنا من الماء کل شیٔ حی أفلا یؤمنون.

اور ہم نے ہر زندہ شے کو پانی سے پیدا کیا ہے پس وہ کیوں ایمان نہیں لائے۔

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۲۳۲۔

۱۵۲۱۱ ... اللہ تعالیٰ کی ہر پیدا کی ہوئی شے حسین ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن الشرید بن سوید

۱۵۲۱۲ ..... دنیا کا رقبہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۰۱۶۔

۱۵۲۱۳ سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے۔ مسند احمد عن التنوخی

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۲۲۷۔

الاکمال

۱۵۲۱۴ ... دنیا ساری کی ساری آخرت کے دنوں کے حساب سے سات دن کی ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۱۵ ... اللہ تعالیٰ نے دنیا کو سات (آماد) عمروں پر پیدا کیا ہے۔ ایک (امد) عمر کی پیدائش سے قبل چھ (آماد) عمریں بیت چکی ہیں اور جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا قیامت قائم ہونے تک صرف ایک (امد) عمر ہے۔ (اور اس کا بھی اکثر حصہ بیت چکا ہے) اقترب للناس حسابهم لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

تخلیق ارض ..... الاکمال

۱۵۲۱۶ ..... تمام زمینیں (اس طرح ہیں کہ) ہر زمین اپنے قریب کی زمین سے پانچ سو سال کی مسافت پر ہے۔ سب سے اوپر والی زمین ایک مچھلی کی پشت پر آباد ہے۔ جس کے دونوں بازو آسمان میں پہنچے ہوتے ہیں مچھلی پتھر پر ہے اور پتھر فرشتے کے ہاتھ میں ہے۔ دوسری زمین ہوا کا قید خانہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو ہوا کے نگہبان فرشتے کو حکم دیا کہ قوم عاد پر ہوا چھوڑ دے جو ان کو ہلاک کردے۔ فرشتے نے عرض کیا: پروردگار! بیل کے نتھنے کی بقدر ان پر ہوا چھوڑ دوں؟ جبار تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: تب تو ساری زمین اپنے بسنے والوں سمیت اوندھی ہو جائے گی تو ان پر ایک انگوٹھی کے بقدر ہوا چھوڑ دے۔ پس اتنی سی ہوا کا نتیجہ وہ ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

ماتذر من شيء أتت عليه الاجعلته كالرميم

ہوا جس چیز پر آئی اس کو ریت کی طرح کر دیا۔

تیسری زمین میں جہنم کے پتھر ہیں۔ چوتھی زمین میں جہنم کو آگ لگانے والی چیزیں (کبریت ماچس) ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا آگ کے لئے بھی کبریت ہیں؟ ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اس میں ایسی وادیاں ہیں کبریت کی۔ اگر ان میں بڑے بڑے پہاڑ بھی چھوڑ دیئے جائیں وہ بھی پگھل جائیں۔ پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں۔ ان سانپوں کے مونہہ وادیوں کی طرح ہیں، جب وہ کافر کو ڈستے ہیں تو اس کے بدن پر گوشت نام کی کوئی چیز نہیں چھوڑتے، چھٹی زمین میں جہنم کے بچھو ہیں۔ جو پالان لگے ہوئے خچر کی طرح بڑے ہیں۔ جو کافر کو ایک ضرب مارتے ہیں تو اس کی ضرب کافر کو جہنم کی آگ کی شدت کو بھلا دیتی ہے۔ ساتویں زمین ایک کھلا میدان ہے جس میں ابلیس ہے، وہ لوہے کی بیڑیوں میں بندھا ہوا ہے۔ اس کا ایک ہاتھ آگے ہے اور ایک ہاتھ پیچھے ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو کسی کے لئے چھوڑنا چاہتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عمرو

کلام:...... روایت ضعیف ہے، کشف الخفاء ۳۱۶، امام ذہبی رحمہ اللہ نے مستدرک میں اس پر جرح فرمائی ہے۔

تخلیق بحر...... سمندر کی تخلیق

الاکمال

۱۵۲۱۷..... سمندر کے نیچے جہنم ہے، جہنم کے نیچے سمندر ہے اور سمندر کے نیچے جہنم ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

کلام:...... اللآلی ۲۔۳، مختصر المقاصد ۲۹۱، النخبۃ ۹۷۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۵۲۱۸..... اللہ عزوجل نے شامی سمندر سے کلام فرمایا: اے سمندر! کیا میں نے تجھے پیدا نہیں کیا اور اچھا پیدا نہیں کیا اور تیرے اندر پانی زیادہ نہیں کیا؟ سمندر نے عرض کیا: کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار نے ارشاد فرمایا: پھر تو کیا کرتا ہے جب میں تجھ میں اپنے بندے سوار کرتا ہوں جو میری تہلیل، تحمید، تسبیح اور تکبیر کہتے ہیں۔ سمندر نے عرض کیا: میں انکو غرق کر دیتا ہوں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا، میں تیرے عذاب (اور غرق) کو تیرے کناروں پر کرتا ہوں اور اپنے بندوں کو اپنے ہاتھوں پر سوار کرتا ہوں۔ پھر اللہ نے بحر ہند کو فرمایا: اے سمندر! کیا میں نے تجھے پیدا نہیں کیا تیری تخلیق اچھی نہیں بنائی اور تجھ میں خوب پانی نہیں رکھا؟ سمندر نے عرض کیا: کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار نے ارشاد فرمایا: پھر تیرا میرے بندوں کے ساتھ کیا طریقہ ہوتا ہے جو میری تہلیل لا الہ الا اللہ کہتے ہیں میری تحمید الحمد للہ کہتے ہیں، میری تسبیح سبحان اللہ کہتے ہیں اور میری تکبیر اللہ اکبر کے ساتھ بڑائی بیان کرتے ہیں۔ سمندر نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہوں، ان کے ساتھ تسبیح کرتا ہوں ان کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور ان کو اپنی پشت پر اور اپنے پیٹ میں سوار کرتا ہوں چنانچہ اللہ پاک نے بحر ہند کو زیورات اور پاکیزہ شکار عطا فرمائے۔

ابو الشیخ فی العظمۃ، الخطیب، الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند البزار عنہ موقوفاً، ابن ابی حاتم، الخطیب عن ابن عمرو بن کعب الاحبار موقوفاً

کلام:...... امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اس کو اپنی تاریخ میں ۱۰۔۲۳۳ تا ۲۳۶ پر نقل فرمایا ہے عبدالرحمن بن عبداللہ العمری کی سوانح میں، جس کے متعلق حضرت امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے، مشائخ نے اس میں کلام کیا ہے، عبدالرحمن کی وفات ۱۸۶ھ میں ہوئی امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں، امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ میں ۱۔۲۴، پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا: اس کی اکثر احادیث منکر ہیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو میزان ۲۔۱۰۲،۵۷ پر تخریج فرمایا اور فرمایا: یہ قطع (منکر) حدیث ہے جس عبدالرحمن نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس شخص کی اکثر احادیث

منکر ہوتی ہیں متناً یا سنداً۔

خلق العالم......دنیا کی پیدائش

قسم الافعال......بدءالخلق......(ابتدائے تخلیق)

۱۵۲۱۹......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہم کو ابتدائے آفرینش کے متعلق تفصیل کے ساتھ ساری خبر دی حتیٰ کہ (فرمایا:) اہل جنت اپنے گھروں میں داخل ہو گئے اور اہل جہنم اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو جاتے ہیں اس کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ البخاری، الدار قطنی فی الافراد

فائدہ:......یعنی شروع دنیا کی تخلیق سے لے کر دنیا کے اختتام تک بلکہ اس کے بعد دخول جنت اور دخول جہنم تک ساری اہم خبریں ارشاد فرمائی تھیں۔ پھر کسی نے انکو یاد رکھا اور کسی نے بھلا دیا۔

۱۵۲۲۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہے، پھر اللہ نے نون کو پیدا کیا وہ دوات ہے۔ پھر اللہ نے لوح (تختی) کو پیدا فرمایا پھر دنیا کو اور جو کچھ اس میں ہوگا حتیٰ کہ مخلوق کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہوا اور اچھے برے عمل کا اختتام ہو نیز ان کے رزق حلال، رزق حرام اور ہر شے کو تر ہو یا خشک لکھ دیا۔ پھر اللہ پاک نے اس کتاب (لوح محفوظ) پہ ملائکہ کو مؤکل نگران مقرر کر دیا اور مخلوق پر ملائکہ کو مقرر کر دیا۔ خشیش

۱۵۲۲۱......مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے عرش، پانی اور ہوا پیدا ہوئے ہیں۔ زمین پانی سے پیدا ہوئی، ابتدائے مخلوق پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو ہوئی بقیہ ساری مخلوق جمعہ کے دن پیدا ہوئی۔ پس یہودیوں نے ہفتہ کے دن کو لے لیا اور ان چھ دنوں میں سے ہر دن تمہارے دنوں کے ہزار سال کے برابر تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مدت دنیا

۱۵۲۲۲......ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں ابن حمید، یحییٰ بن واضح، یحییٰ بن یعقوب، حماد، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے، انہوں نے ارشاد فرمایا:

دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے۔ جس کی کل عمر سات ہزار سال ہے جن میں سے چھ ہزار اور چند سو سال بیت گئے ہیں جبکہ چند سو سال باقی ہیں، ان پر کوئی یقین کرنے والا نہیں ہے۔

فائدہ:......ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المنار المنیف فصل ۱۸۔ ص ۸۰ پر فرمایا ہے۔

یہ حدیث قرآن کے فرمان کے صریح مخالف ہے، کیوں کہ قرآن کی متعدد آیات سے قیامت کے علم کی حقیقت صرف اللہ کو معلوم ہے جبکہ حدیث کی رو سے قیامت واقع ہو جانا چاہیے تھی یا صرف چند سو سال باقی ہونے چاہیں جبکہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔ اس وجہ سے یہ حدیث بالکل موضوع من گھڑت ہے۔ واللہ اعلم بایان الساعۃ۔

تخلیق قلم

۱۵۲۲۳......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ قلم ہے پھر اس کے لئے نون پیدا کی گئی اور وہ دوات ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۲۲۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جو چیز اللہ نے پیدا فرمائی، وہ قلم ہے پھر نون مچھلی پیدا فرمائی، پھر زمین و نون مچھلی کی پشت پر ٹھہرا دیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۵۲۲۵ ...حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عزوجل نے سب سے پہلے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے پھر اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے تھاما اور پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پھر پروردگار نے جو کچھ ہوگا نیک کا عمل ہو یا بد کا عمل اور ہر تر اور خشک شے کو لکھ دیا پھر اس کو اپنے پاس ذکر میں شمار کرلیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو پڑھ لو۔

هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون

(یہ کتاب تم پر حق کے ساتھ بولتی ہے بے شک ہم جو کچھ تم عمل کرتے ہو لکھتے ہیں)۔ لکھنے سے پہلے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

الدار قطنی فی الصفات

خلق الارواح

۱۵۲۲۶ محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ نے ارواح کو اجسام سے قبل پیدا فرمادیا تھا پھر ارواح سے عہد لیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

آدم علیہ السلام کی تخلیق

۱۵۲۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

آدم علیہ السلام زمین کے ظاہری حصے سے پیدا کیے گئے۔ اس میں اچھی پاکیزہ وصالح اور ردی ہر طرح کی مٹی تھی، اور تم اس کو ان کی اولاد میں دیکھتے ہو۔ ابن جریر

۱۵۲۲۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا پہلے اس کو پانی کے ساتھ گوندھا پھر اس کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ کھنکھناتی مٹی بن گئی۔ پھر اللہ نے آدم کو اس سے پیدا کیا اور اس کی شکل بنائی پھر اس کو چھوڑے رکھا حتیٰ کہ وہ ٹھیکری کی طرح آواز دینے والی پکی مٹی ہوگئی۔ ابلیس اس کے پاس سے گزرتا تو کہتا: تو ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا جارہا ہے پھر اللہ نے اس میں روح پھونک دی سب سے پہلے روح آنکھوں میں ناک کے نتھنوں سے اندر داخل ہوئی جس کی وجہ سے آدم علیہ السلام کو چھینک آگئی تب اللہ نے انکو اپنے رب کی حمد کی تلقین کی (اور انہوں نے الحمدللہ کہا) پروردگار نے فرمایا: **یرحمک ربک:** تجھ پر تیرا رب رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم اس جماعت کے پاس جا اور ان کو (سلام) کہہ اور دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے پروردگار نے سب کچھ جاننے کے باوجود پوچھا انہوں نے کیا جواب دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا یہ تیرا اور تیری اولاد کا تحیہ ہے (ملاقات کے وقت سب سے پہلے جن کلمات کا تبادلہ کیا جائے) حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میری اولاد کون سی ہے؟ پروردگار نے فرمایا: اے آدم میرا ایک ہاتھ اختیار کر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کرتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پھر اللہ پاک نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ تو جو اولاد آدم (قیامت تک) پیدا ہونے والی تھی وہ رحمن کے ہاتھ میں تھی۔ کچھ لوگوں کے مونہوں پر نور چمک رہا تھا ایک آدمی کے نور سے حضرت آدم علیہ السلام تعجب میں پڑ گئے۔ پوچھا اے پروردگار یہ کون ہے؟ پروردگار نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: پروردگار! اس کی عمر کتنی ہے؟ پروردگار نے

فرمایا: میں نے اس کی عمر ساٹھ سال رکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! اس کی عمر سو سال پوری فرمادیں اور میری عمر سے چالیس سال ان کی عمر میں بڑھادیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کردیا اور اس پر گواہ بنالیا۔

جب آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوگئی تو اللہ پاک نے ملک الموت کو ان کے پاس بھیجا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میری عمر میں سے چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ ملک الموت نے فرمایا: کیا آپ نے وہ سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیدیئے تھے؟ لیکن آدم علیہ السلام نے انکار فرمادیا ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے اور آدم علیہ السلام بھول گئے اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔

مسند ابی یعلی، ابن عساکر

جنوں کی تخلیق

۱۵۲۲۹۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بوڑھا ہاتھ میں عصا لئے ہوئے آیا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر فرمایا: یہ جن کی آواز ہے اور ان کی بھنبھناہٹ ہے۔ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں ھامة بن الھیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تب تو تیرے اور ابلیس کے درمیان دو باپ ہیں؟ ہامہ جن نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تجھ کو کتنا عرصہ بیت گیا ہے؟ ہامہ جن نے کہا: میں نے دنیا کو ختم کردیا ہے، اس کی عمر بہت تھوڑی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: تجھے دنیا کا کیا علم ہے؟ ہامہ نے کہا: ان راتوں میں جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا میں چند سال کا لڑکا تھا بات چیت سمجھتا تھا، پہاڑ کی چوٹیوں پر گھومتا پھرتا تھا۔ کھانا پینا خراب کرنا اور آپس میں لڑائی کرانا میرا کام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے شیطان اور بچے شیطان دونوں کا کام برا ہے۔

ھامہ نے کہا: مجھے ملامت نہ فرمائیں، میں اللہ عزوجل سے توبہ کرچکا ہوں۔ میں نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں تھا۔ ان لوگوں کے ساتھ جو ان پر ایمان لے آئے تھے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی دعوت پر اکساتا رہا حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان پر رو پڑے اور مجھے بھی رلادیا انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں میں اس پر نادم ہوں۔ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلین میں سے ہوجاؤں۔ میں نے کہا اے نوح! میں بھی ہابیل کے مبارک خون ہونے کے جرم میں شریک تھا۔ کیا آپ اپنے رب کے ہاں میرے لئے توبہ پاتے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: اے ہام خیر کا ھم (ارادہ) رکھ اور خیر کر حسرت اور ندامت کے وقت سے قبل۔ میں نے اس میں جو اللہ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے یہ بات دیکھی ہے کہ جو بندہ اللہ عزوجل سے توبہ کرے خواہ اس کا گناہ جس حد تک بھی پہنچے اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ اٹھ کھڑا ہو اور اللہ کے آگے دو سجدے کر۔ چنانچہ میں نے اسی گھڑی اس پر عمل کیا جس کا مجھے انہوں نے حکم دیا تھا۔ پھر انہوں نے مجھے آواز دی کہ سجدہ سے اپنا سر اٹھا آسمان سے تیری توبہ نازل ہوچکی ہے۔ یہ سن کر میں (دوبارہ) سجدہ میں گرگیا اور ایک سال تک خدا کے آگے سربسجود رہا۔ میں حضرت ہود علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں بھی تھا ان کے اور ایمان لانے والوں کے ساتھ میں انکو بھی ان کی قوم کی دعوت پر سرزنش کرتا رہا اور انکو دعوت کے لئے ابھارتا رہا حتیٰ کہ حضرت ہود علیہ السلام ان پر رو پڑے اور مجھے بھی رونا آگیا۔ انہوں نے فرمایا: میں اس پر ندامت کرتا ہوں اور اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلوں میں سے ہوجاؤں میں حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں ان پر ایمان لانے والوں کے ساتھ تھا۔ انکو بھی میں نے دعوت میں تیزی کے لئے سرزنش کی حتیٰ کہ وہ رو پڑے اور میں بھی رونے لگا میں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بھی زیارت کی یوسف علیہ السلام کے ساتھ بھی تھا جہاں وہ مشکل میں تھے (یعنی کنویں میں) میں الیاس علیہ السلام کا دل بھی ان کی وادیوں میں بہلاتا تھا اور میں ان سے اب بھی ملاقات کرتا ہوں۔ میں نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے بھی ملاقات کا شرف پایا انہوں نے مجھے تورات سکھائی اور فرمایا کہ اگر تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ملاقات کرو تو انکو میرا سلام بولنا چنانچہ میری عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی اور ان کو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام پہنچایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اگر تم محمد سے ملاقات کرو تو انکو میرا سلام کہنا۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑیں آپ رونے لگے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام پر بھی سلام ہو جب تک دنیا قائم ہے۔ اور اے ہامۃ! تجھ پر بھی سلام ہو کہ تم نے امانت پہنچادی۔ ہامہ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ساتھ وہ برتاؤ فرمائیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی میرے ساتھ فرمایا تھا۔ انہوں نے مجھے تورات سکھائی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اذا وقعت الواقعة، والمرسلات، عم یتساء لون، اذالشمس کورت، المعوذتین اور قل هو الله احد یہ سب سورتیں سکھائیں پھر نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا: اے ہامہ! اپنی حاجت ہمارے پاس لے آیا کرو اور ہماری زیارت کرنا نہ چھوڑنا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی لیکن ہامہ رضی اللہ عنہ کی کوئی خبر ہمارے پاس نہ آئی پس ہم کو نہیں معلوم کہ وہ ابھی زندہ ہیں یا وفات پا گئے۔ الضعفاء للعقیلی، ابو العباس الیشکری فی الیشکریات، ابو نعیم والبیهقی معاً فی الدلائل، المستغفری فی الصحابة، اسحق بن ابراهیم، المنجنیق من طرق وطریق البیهقی اقواها

کلام: ...... امام بیہقی رحمہ اللہ نے جس طریق سے اس کو روایت کیا ہے وہ زیادہ قوی ہیں۔ جبکہ امام عقیلی نے جن طریقوں سے اسکو روایت کیا ہے وہ کمزور ہیں۔ نیز امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوعات (من گھڑت) روایات میں شمار کیا ہے عقیلی کے طرف سے امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لیکن وہ صائب نہیں کیوں کہ حضرت انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرھا کی حدیثوں سے اس روایت کے بہت سے شواہد ہیں۔ جو اپنے مقامات پر آئیں گے۔ میں نے اللآلی الموضوعہ میں اس پر تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔

مترجم اصغر عرض کرتا ہے ضعف کے حوالے سے التنزیہ ا۔۲۳۸۰۹ اور الفوائد المجموعۃ ۱۳۷۹ پر ذکر کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۲۳۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب غیلان تنگ کریں تو اذان پڑھ دی جائے تب وہ غیلان اس کو کچھ نقصان نہ پہنچاسکیں گے۔ البیهقی فی الدلائل

فائدہ: ...... غیلان غول کی جمع ہے، یہ غول جنوں کے غول کو کہتے ہیں عرب جاہلیت کا خیال تھا کہ جنگل اور بیابان میں جنوں کے غول انسانوں کو نظر آتے ہیں اور مختلف شکل میں بدلتے رہتے ہیں۔ پھر انسانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکاتے ہیں دوسری حدیث میں ہے لاغول ولاصفر، غول کی (جاہلیت والی) حقیقت نہیں۔ اول الذکر تحت الرقم حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غول کی مطلق نفی مقصود نہیں بلکہ جاہلیت کے عقیدے کی نفی مقصود ہے۔ نیز ان کے شر کے دفعیے کے لئے علاج بھی تجویز فرمادیا کہ جہاں ان کا خطرہ محسوس ہو وہاں اذان دیدی جائے کیوں کہ ایک اور حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ جب اذان پڑھی جاتی ہے تو شیطان (مدینے سے دور) روحاء مقام تک بھاگ جاتا ہے (جہاں اس کو اذان کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ اعاذنا الله من شر الشیاطین)۔

۱۵۲۳۱..... اسیر بن عمرو سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں غیلان کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز اس بات کی طاقت نہیں رکھتی کہ اللہ کی مخلوق سے بچ سکے جو اللہ نے اس کے لئے پیدا کی ہے، لیکن ان میں جادوگر ہیں تمہارے جادوگروں کی طرح پس جب تم انکو محسوس کرو تو اذان دیدو۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه

۱۵۲۳۲..... بلال بن الحارث سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ ایک پڑاؤ پر آپ قضائے حاجت کے لئے نکلے جب آپ قضائے حاجت کے لئے نکلتے تھے تو انتہائی دور نکل جاتے تھے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے پیچھے نکل گیا۔ میں قریب پہنچا تو مجھے کچھ لوگوں کی عجیب عجیب آوازیں آئیں جو جھگڑ رہے تھے اور شور بلند ہو رہا تھا۔ ایسی آوازیں میں نے پہلے نہیں سنی تھیں، اتنے میں آپ ﷺ آگئے۔ اور پوچھا: کیا بلال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں بلال ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے مجھے شاباش دی پھر مجھ سے پانی لیا اور وضو کیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کے پاس کچھ لوگوں کے جھگڑنے اور شور کرنے کی آوازیں سنی تھی میں نے کبھی ان آوازوں سے زیادہ تیز آوازیں نہیں سنیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس مسلمان جن اور مشرک جن اپنی سکونت کا جھگڑا لے کر آئے تھے کہ وہ کہاں کہاں بسیں (آباد ہوں) چنانچہ میں نے مسلمان جنوں کو اوپر کی بالائی جگہوں میں سکونت دی اور مشرک جنوں کو نشیبی وادیوں میں سکونت دیدی۔ الکبیر للطبرانی

کلام:...... الضعیفۃ ۲۰۷۴۔

۱۵۲۳۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: مجھے حکم ملا ہے کہ میں تمہارے جن بھائیوں کو قرآن سناؤں۔ لہٰذا تم میں سے ایک آدمی میرے ساتھ کھڑا ہو جائے لیکن اپنے دل میں رائی کے برابر بھی بڑائی پیدا نہ ہونے دے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک پانی کا برتن ساتھ لے لیا جس میں نبیذ تھی، میں آپ کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔ جب آپ کھلے میدان میں پہنچے تو مجھے ایک خط کھینچ کر اس میں محصور کر دیا اور فرمایا اس خط سے نہ نکلنا اگر تو نکلا تو قیامت تک تو مجھے دیکھ سکے گا اور نہ میں تجھے دیکھ سکوں گا۔

پھر آپ آگے نکل گئے اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئے حتیٰ کہ میں آپ کو دیکھنے سے قاصر ہو گیا۔ پھر جب فجر طلوع ہو گئی تو آپ ﷺ واپس تشریف لائے آپ نے مجھے فرمایا: میں تجھے کھڑا دیکھ رہا ہوں، میں نے عرض کیا میں تب سے بیٹھا ہی نہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر چہ اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا: میں نے اس بات سے ڈر محسوس کیا کہ کہیں میں خط سے نہ نکل جاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم اس خط سے نکل جاتے تو مجھے دیکھ پاتے اور نہ میں تمہیں دیکھ پاتا۔ پھر پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا: پھر اس برتن میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے (کھجور میں ڈالا ہوا میٹھا پانی جو نوش کیا جاتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجوریں پاکیزہ ہیں اور پانی بھی پاک ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اسی پانی سے وضو کر لیا اور نماز پڑھائی، جب نماز پوری کر لی تو دو جن آپ کے پاس کھڑے ہوئے اور کچھ کھانے پینے کے سامان کا مطالبہ کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے تمہاری بہتری کی چیزوں کا حکم نہیں کر آیا؟ دونوں نے عرض کیا: وہ تو آپ نے ضرور کر دیا ہے، لیکن ہم دونوں کی خواہش ہوئی کہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا تم کن میں سے ہو؟ دونوں نے عرض کیا ہم نصیبین کے جنوں میں سے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں کامیاب ہو گئے اور ان کی قوم بھی کامیاب ہے پھر آپ نے ان کے لئے گوبر لید کو طعام اور ہڈیوں کو گوشت قرار دیا۔ اور لوگوں کو ہڈی اور لید وغیرہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۳۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے انکو کہا: مجھے کسی نے کہا ہے کہ جس رات نبی ﷺ کے پاس جنوں کا وفد آیا اس رات آپ حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں پھر آپ ﷺ نے یہ واقعہ ذکر فرمایا: کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا: تو اس جگہ سے نہ ہٹنا، پھر ان کے پاس سے کالا غبار سا نکلا۔ جس میں رسول اللہ ﷺ چھپ گئے۔ جب صبح قریب ہوئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا کیا تم سو گئے؟ میں نے عرض کیا: نہیں اور اللہ کی قسم! جب میں نے آپ کو اپنے عصا کے ساتھ جنوں کو ہانکتے ڈانٹتے سنا کہ بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ تو میں نے ارادہ کیا کہ میں چیخ کر لوگوں کو بلاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو نکل جاتا تو اس بات سے محفوظ نہ رہتا کہ کوئی جن تجھے اچک لے جاتا۔ پھر فرمایا: ان جنوں کو اپنے ہاں ایک مقتول ملا ہے اور میں نے ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے کوئی چیز دیکھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں سیاہ آدمی تھے جنہوں نے ٹانگوں کے بیچ میں سفید کپڑے باندھ رکھے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نصیبین کے جن تھے جو مجھ سے متاع (کھانے کا سامان) مانگتے تھے۔ پس میں نے انکو ہر طرح کی ہڈی، گوبر اور لید دیدی ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ انکو کیا فائدہ دیں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ جس ہڈی کو پکڑیں گے اس پر اتنا گوشت پائیں گے جو ان کے لئے پورے دن کی خوراک بن جائے گا اور جس لید گوبر کو وہ لیں گے وہ ان کے لئے ایک دن کی روٹیاں بن جائیں گی، جنوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ ان چیزوں کو ناپاک کر دیتے ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص بیت الخلاء میں یا اس سے نکل کر ہڈی یا گوبر اور لید کے ساتھ استنجاء کرے۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام:...... الضعیفۃ ۱۰۳۸۔

آسمان کی تخلیق

۱۵۲۳۵ ...... حبۃ العرنی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں قسم کھاتے ہوئے سنا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو دھویں اور پانی کے ساتھ پیدا کیا۔ ابن ابی حاتم

۱۵۲۳۶ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: آسمان دنیا کا نام رقیع ہے اور ساتویں آسمان کا نام ضراح ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة

رعد ...... آسمانی بجلی کی تخلیق

۱۵۲۳۷ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رعد (گرج پیدا کرنے والا) ایک فرشتہ ہے۔ برق (بجلی کی چمک) اس کے کوڑے سے پیدا ہوتی ہے، جب وہ بادلوں کو مارتا ہے لوہے کے گرز سے۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب المطر، ابن المنذر، الخرائطی، السنن للبیهقی

۱۵۲۳۸ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ آسمانی بجلی کی کڑک سنتے تھے تو یہ کلمات کہتے تھے: سبحان من سبحت له، پاک ہے وہ ذات جس کی تو پاکی بیان کر رہی ہے اے بجلی! ابن جریر

۱۵۲۳۹ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بجلی کی چمک ان آگ کے کوڑوں سے پیدا ہوتی ہے جو ملائکہ کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں وہ ان کے ساتھ بادلوں کو مار مار کر ہانکتے ہیں۔ عبدبن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق السنن للبیهقی

تخلیق شمس

۱۵۲۴۰ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سورج پورے سال تین سو ساٹھ روزنوں (کھڑکیوں) میں سے طلوع ہوتا ہے، ہر روز ایک روزن سے طلوع ہوتا ہے۔ پھر آئندہ سال اسی دن سے پہلے اس روزن سے دوبارہ طلوع نہیں ہوتا۔ اور سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے تو خوشی سے طلوع نہیں ہوتا وہ عرض کرتا ہے: اے پروردگار! مجھے اپنے بندوں پر طلوع نہ فرما کیوں کہ میں انکو تیری نافرمانیوں میں مبتلا دیکھتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۵۲۴۱ ...... حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: وہ کیا شعر ہیں جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیہ بن ابی صلت کے شعر ایمان لے آئے مگر اس کا دل ایمان نہیں لایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم کو اس کا کون سا شعر غلط محسوس ہوتا ہے۔ عکرمہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: ہم کو اس کا یہ شعر غلط محسوس ہوتا ہے:۔

والشمس تطلع كل آخر ليلة
حمراء يصبح لونها يتورد
ليست بطالعة لهم في رسلها
إلا معذبة وإلا تجلد

سورج ہر رات کے آخر میں طلوع ہوتا ہے تو سرخ گویا اس کا رنگ گلاب ہونے کو ہے۔ وہ لوگوں کے لئے خوشی سے طلوع نہیں ہوتا ہاں صرف عذاب سہہ کر یا کوڑے کھا کر عکرمہ رحمہ اللہ نے عرض کیا: کیا سورج کو کوڑے مارے جاتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے سورج کبھی طلوع نہیں ہوتا جب تک ستر ہزار فرشتے اس کو کھونچیں نہ ماریں۔ وہ اس کو کہتے ہیں:

طلوع ہو، طلوع ہو، سورج کہتا ہے: میں ایسی قوم پر طلوع نہیں ہوتا جو غیر اللہ کی پرستش کرتی ہے۔ پھر اس کے پاس ایک فرشتہ بنی آدم کی روشنیاں لے کر آتا ہے۔ اور ایک شیطان بھی آ کر اس کو طلوع ہونے سے روک دینا چاہتا ہے اسی وجہ سے سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہو جاتا ہے۔

اور اللہ پاک اس کو جلا دیتا ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، اور جب بھی غروب ہوتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے نیز سورج جب بھی غروب ہو کر جاتا ہے تو اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو کر گر جاتا ہے پھر شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کو خدا کے آگے سربسجود ہونے سے روکنا چاہتا ہے۔ چنانچہ سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان سے غروب ہو جاتا ہے اور اللہ پاک شیطان کو اس کے نیچے جلا دیتا ہے۔ اور یہی رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج جب بھی غروب ہوتا ہے تو شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ ابن عساکر

۱۵۲۴۲ ...ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے شعر کی تصدیق فرمائی جو کسی آدمی نے پڑھا تھا:

زحـل وثـور تـحـت رجـل يـمـيـنـه
والـنـسـر لـلاخـرى ولـيـث مـرصـد

برج زحل، ثور اس کے دائیں پاؤں کے نیچے ہیں اور برج نسر اور گھات میں بیٹھا لیث (شیر) دوسرے پاؤں کے نیچے ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ آدمی نے اس کا مندرجہ ذیل شعر پڑھا:

والشـمـس تـطـلـع كـل آخـر لـيـلـة
حـمـراء يـصـبـح لـونـهـا. يـتـورد
تـأتـى فـمـا تـطـلـع لـنـسـافـى رسـلـهـا
الامـعـذبة والاتـجـلـد

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۵۲۴۳ ...ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: شمس و قمر کے چہرے آسمان کی طرف ہیں اور ان کی گدی زمین کی طرف ہے یہ دونوں آسمان میں بھی روشنی دیتے ہیں جس طرح زمین کو روشنی دیتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۵۲۴۴ ...حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انکو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو یہ سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے، یہ عرش کے نیچے جا کر پروردگار عزوجل کی جناب میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ پھر وہ واپس لوٹنے کی اجازت چاہتا ہے اور پروردگار اس کو اجازت مرحمت فرما دیتا ہے اور گویا یوں حکم ہوتا ہے لوٹ جا جہاں سے آیا پس وہ اپنی طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے یہ اس کا ٹھکانہ ہے (غروب ہو کر یہاں آتا ہے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

والشمس تجری لمستقرلها.

اور سورج اپنے مستقر (ٹھکانے) کی طرف چلتا ہے۔

سنن ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی حسن صحیح، النسائی، ابن حبان

۱۵۲۴۵ ...حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انکو ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جانتا ہے یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ یہ ابلتے چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ مستدرک الحاکم

۱۵۲۴۶ ...حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم غروب شمس کے وقت ایک مرتبہ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

یہ سورج غروب ہو کر عرش کے نیچے جاتا ہے اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے اس کو طلوع ہونے کی اجازت

ملتی ہے اور قریب ہے کہ ایک مرتبہ وہ طلوع ہونے کی اجازت مانگے مگر اس کو اجازت نہ ملے پھر وہ سفارش طلب کرے اور طلوع ہونے کی اجازت مانگے، جب اس کو طویل عرصہ طلوع ہوئے بغیر بیت جائے تو اس کو کہا جائے کہ اپنی جگہ سے (یعنی مغرب سے) طلوع ہو اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

والشمس تجری لمستقرلها ذالک تقدیر العزیز العلیم.

اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے یہ زبردست جاننے والے کا مقرر کردہ ہے۔ ابو نعیم

بادل

۱۵۲۴۷ محمد بن ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے ایک بادل امڈ آیا، کسی نے کہا: بادل اٹھا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے قواعد (اٹھنے) کو جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: یہ کس قدر حسین اور پھیلنے والا بادل ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اس کا گھومنا کیسا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: کس قدر اچھا اور چکر دینے والا ہے، پھر فرمایا: اس کا رنگ کیسا لگتا ہے عرض کیا: کس قدر حسین اور گھٹاؤں والا ہے، ارشاد فرمایا: بادل کے پرت اور گھنگرو کیسے محسوس ہوتے ہیں؟ عرض کیا: کس قدر حسین اور درست انداز میں ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کی چمک اس کی لپک، اس کا بجھنا اور کڑکنا کیسا ہے؟ عرض کیا: اس کی کڑک رعب دار ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ زندگی بخش دینے والے ہیں یہ زندگی بخش دینے والے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم نے آپ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں دیکھا (اس وضاحت کا صحیح اندازہ عربی میں معلوم ہوتا ہے۔ جس کا صحیح ترجمہ کبھی ہم سے ممکن نہیں) حضور ﷺ نے فرمایا: اور کیوں نہ ہوں جبکہ قرآن میری زبان میں یعنی عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اور میں قریش کا فرد ہوں جس نے بنی سعد بن بکر میں پرورش پائی ہے۔

العسکری والرامهر مزی فی الامثال

کہکشاں

۱۵۲۴۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہا ہوں جو اہل کتاب میں سے ہے جب وہ تجھ سے آسمان میں موجود کہکشاں کے بارے میں سوال کریں تو کہہ دینا وہ عرش کے نیچے ایک سانپ کا لعاب ہے۔

عن ابن عدی، ابونعیم، اورده ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام: ...... روایت موضوع ہے، الموضوعات لابن الجوزی ۱۔۱۴۲، اللآلی ۱۔۸۵، الضعیفۃ ۲۸۴۔

الارض ...... زمین

۱۵۲۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا فرمایا تو زمین بدکنے لگی اور بولی: اے پروردگار! تو مجھ پر بنی آدم کو چھوڑ دیتا ہے وہ مجھ پر خطائیں کریں گے اور مجھ پر خباثت کریں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس میں پہاڑ پیدا فرما دیئے جو تم دیکھتے ہو پھر اس کا قرار وثبات کی حالت جو پیدا ہو گیا جو تلجلاتا ہے۔ ابن جریر

بحر ...... سمندر

۱۵۲۵۰ عوام بن حوشب سے مروی ہے کہ مجھے ایک شیخ نے جو ساحل پر فروکش تھا۔ اس نے بتایا: میں ایک رات اپنی چوکیداری پر نکلا اور جن پر

چوکیداری تھی ان میں سے کوئی نہ نکلا تھا۔ میں مینا ء آیا اور اس پر چڑھ گیا میناء وہی چوکیداری کی جگہ تھی، پھر مجھے یہ خیال آنے لگا کہ سمندر پہاڑوں کی چوٹیوں تک بلند ہو رہا ہے۔ اور ایسا میں نے کئی بار محسوس کیا میں جاگ رہا تھا، میں نے ابوصالح جو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے انکو یہ بات بتائی ابوصالح نے کہا آپ نے سچ کہا، ہم کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کوئی رات ایسی نہیں ہوتی کہ سمندر تین بار اہل زمین پر اونچانہ ہوتا ہو۔ وہ اللہ سے اجازت مانگتا ہے کہ لوگوں پر چھا جائے اور سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ پھر اللہ پاک اس کو روک دیتے ہیں۔ پھر ابوصالح نے بتایا کہ مجھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ہم تین باتوں میں شریک رہیں۔ ایک آدمی تو ہمارے لئے کاروبار کرے، ایک غزوہ میں شریک رہے اور ایک آدمی ہمارے لئے ضروریات کا بندوبست کرے، یہ میری باری ہے، اور میں مدینے واپس جارہا ہوں۔ ابن راھویہ

جامع الخلق

۱۵۲۵۱ ... (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے، اے محمد! ہمیں ان چھ دنوں میں اللہ کی تخلیق کے بارے میں بتائیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے اتوار اور پیر کے روز زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو منگل کے روز پیدا کیا، شہروں، رزق کے اسباب آبادیاں اور ویرانیاں بدھ کے روز پیدا فرمائیں آسمانوں اور ملائکہ کو جمعرات کے دن سے جمعہ کے دن کی (آخری) تین گھڑیوں سے پہلے پیدا کیا، اور ان تین گھڑیوں میں سے پہلی گھڑی میں عمروں کو دوسری گھڑی میں آفت ومصیبت کو اور تیسری گھڑی میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ یہود بولے: آپ نے سچ کہا اگر آپ نے پورا بیان کر دیا ہے۔ نبی ﷺ ان کی بات کو سمجھ گئے (کہ وہ آپ پر کچھ چھپانے کی خیانت کا الزام لگا رہے ہیں)۔

اور ان پر غضبناک ہوگئے۔ تب اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ومامسنا من لغوب فاصبر علی مایقولون.

اور ہمیں جو بے کار کی بات کی تکلیف پہنچی پس آپ صبر کیجئے اس پر جو وہ کہہ رہے ہیں۔ ابن جریر فی التفسیر

۱۵۲۵۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: تیرے رب کی سخت ترین مخلوق دس ہیں۔ گڑے ہوئے پہاڑ، لوہا جو پہاڑوں کو تراش دیتا ہے، آگ جو لوہے کو کھا جاتی ہے، پانی جو آگ کو بجھا دیتا ہے، بادل جو آسمان وزمین کے درمیان مسخر ہیں اور پانی اٹھائے پھرتے ہیں، ہوا جو بادلوں کو اٹھاتی ہے۔ انسان جو اپنے ہاتھ کے ساتھ ہوا سے بچاؤ کرتا ہے اور اپنی حاجات کے لئے ہوا میں چلتا پھرتا ہے، نشہ جو انسان پر غالب آجاتا ہے، نیند جو نشے پر غالب آجاتی ہے، رنج وغم جو نیند کو بھگا دیتا ہے پس تیرے رب کی مخلوق میں سب سے سخت ترین مخلوق رنج وغم ہے۔

الاوسط للطبرانی، الدینوری فی المجالسة

۱۵۲۵۳ ... حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دس حصوں میں بنایا، نو حصے ملائکہ ہیں باقی ساری مخلوقات ایک حصہ ہیں، پھر ملائکہ کے دس حصے ہیں نو حصے کروبیون ہیں جو دن رات اللہ کی تسبیح و پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور کبھی نہیں تھکتے ایک حصہ ملائکہ کا ہر چیز کے خزانوں پر نگران اور موکل ہے۔ پھر جن وانس سب کے دس حصے ہیں، نو حصے جن ہیں اور ایک حصہ انسانوں کا ہے۔ جب کوئی ایک انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ نو حصے جنوں کے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی نو جن انسانوں کے دس حصے ہیں، نو حصے یاجوج ماجوج ہیں اور بقیہ ایک حصہ تمام انسان ہیں اور آسمانوں میں ایک چھ بالشت کی جگہ بھی خالی نہیں جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز یا کھڑا عبادت میں مصروف نہ ہو۔ اور حرم مکہ میں اپنی محاذات سے عرش تک بیت المعمور بیت اللہ کے محاذی ہے اگر وہ ساتویں آسمان سے نیچے گرے تو بالکل کعبہ پر گرے گا۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جب وہ نکلتے ہیں تو کبھی ان کی دوبارہ باری نہیں آتی۔ ابن عساکر

المسوخ ...... مسخ شدہ مخلوقات

۱۵۲۵۴ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے مسخ شدہ مخلوقوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرہ مخلوق ہیں۔ ہاتھی، ریچھ، خنزیر، بندر، سانپ، مچھلی، گوہ، چمگادڑ، بچھو پانی کے کالے کیڑے (جو تالاب وغیرہ کا پانی خشک ہونے پر ظاہر ہوتے ہیں) مکڑی، خرگوش، سہیل (ستارہ جو گرمی کا موسم ختم ہونے پر نکلتا ہے) اور زہرہ (سیارہ)۔

پوچھا گیا: یارسول اللہ! ان کے مسخ ہونے کا سبب کیا تھا؟ ارشاد فرمایا: ہاتھی ایک بڑا سرکش اور لواطت باز آدمی تھا، جو کسی کو نہ چھوڑتا تھا (اپنی ہوس کا نشانہ بنانے سے) ریچھ یہ ایک عورت تھی جو آدمیوں کو اپنی طرف بلاتی تھی، خنزیر یہ نصاریٰ کے وہ لوگ تھے جنھوں نے پہلے آسمانی دسترخوان کا سوال کیا جب وہ نازل ہو گیا تب بھی کفر کیا بندر یہ یہودی تھے جنہوں نے ہفتہ کے دن میں خدائی کی نافرمانی کی؟ مچھلی یہ ایک دیوث مرد تھا جو لوگوں کو اپنی بیوی کے پاس لاتا تھا گوہ ایک اعرابی تھا جو اپنی لاٹھی کے ساتھ حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا، چمگادڑ ایک آدمی تھا جو درختوں سے پھل چراتا تھا، بچھو ایک ایسا آدمی تھا جس کی زبان سے کوئی محفوظ نہ رہتا تھا، پانی کا کالا کیڑا یہ ایک چغل خور آدمی تھا جو محبت والوں کے درمیان دشمنی کراتا تھا، مکڑی ایک عورت تھی جس نے اپنے شوہر پر جادو کیا تھا خرگوش ایک عورت تھی جو حیض سے پاکی حاصل نہیں کرتی تھی، سہیل (ستارہ) سہیل نامی ایک آدمی تھا جو یمن میں تھا اور لوگوں سے ناجائز عشر ٹیکس وصول کرتا تھا۔

اور زہرہ سیارہ کسی بنی اسرائیل کے بادشاہ کی خوبصورت بیٹی تھی جس کے فتنے میں ہاروت اور ماروت مبتلا ہو گئے تھے۔

الزبير بن بكار في الموفقيات، وابن مردويه والديلمي، ابن ماجه

فائدہ: ...... صحیح مسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ موجودہ جانوران مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں ہیں وہ نسلیں ختم ہو چکی تھیں (یہ ان کی شکل پر مستقل جانوروں کی بیئتیں)۔

کتاب الخلع ...... قسم الاقوال

۱۵۲۵۵ ... باغ قبول کر لے اور ایک طلاق دیدے۔ البخاري، النسائي عن ابن عباس رضي الله عنه

الاکمال

۱۵۲۵۶ ... خلع لینے والیاں اور جدا ہونے والیاں ہی منافق عورتیں ہیں۔ عبدالرزاق عن الاشعث مرسلاً

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۴۴۔

۱۵۲۵۷ ... خلع لینے والی سے دیئے ہوئے سے زیادہ وصول نہ کرے۔ البخاري، مسلم عن عطاء مرسلاً

۱۵۲۵۸ ... اے ثابت! باغ قبول کر لے اور اس کو ایک طلاق دیدے۔ الكبير للطبراني عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۵۲۵۹ ... خلع لینے والیوں پر طلاق کا حکم ہے جب تک وہ عدت میں رہیں۔

عبدالرزاق عن علي بن طلحة الهاشمي مرسلاً، وعن ابن مسعود موقوفاً

کتاب الخلع ...... قسم الافعال

۱۵۲۶۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: جب عورتیں خلع (شوہر سے علیحدگی) لینا چاہیں تو انکو برا بھلا مت کہو۔

مصنف ابن ابي شيبه، السنن للبيهقي

۱۵۲۶۱ عبداللہ بن رباح سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: اس کو خلع دیدے اس کے سر کی مینڈھی (چٹیا) چاندی سے کم کے عوض۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۲..... عبداللہ بن شہاب الخولانی سے مروی ہے کہ ایک عورت کو اس کے شوہر نے ہزار درہم کے عوض طلاق دی یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو فرمایا تجھے تیرے شوہر نے بیچ دیا ہے، تیری طلاق ایک بیع ہے پھر اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جائز رکھا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۳ ... عبداللہ بن شہاب خولانی سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک مرد اور ایک عورت خلع کا مسئلہ لے کر آ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو ارشادفرمایا: مرد نے تجھے تیرے مال کے عوض طلاق دی۔ ابن سعد

۱۵۲۶۴ ... حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہی تھیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اپنے شوہر سے خلع لیا تو میرے چچا حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: بنت معوذ نے آج اپنے شوہر سے خلع لے لیا ہے تو کیا وہ اس کے گھر سے منتقل ہو جائے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خلع لینے والی اپنے شوہر کے گھر سے نکل جائے۔ اب دونوں کے درمیان میراث جاری نہیں ہوگی، عورت پر عدت بھی نہیں ہے لیکن وہ ایک حیض آنے تک نکاح نہیں کرے گی۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ حاملہ نہ ہو۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے (ربیع بنت معوذ) کو فرمایا: عثمان ہم میں سے بہترین شخص ہیں اور سب سے زیادہ جاننے والی ہیں۔

ابو الجھم فی جزئہ

۱۵۲۶۵ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فداء (عورت کو خلع یا طلاق دینے کے عوض اس سے مال لینا) طلاق قرار دیا۔ فرمایا: اگر شوہر طلاق کا ارادہ رکھے (مال کے عوض) تب بھی وہ فداء (خلع) ہی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۶۶ عروہ رحمہ اللہ جمہان سے روایت کرتے ہیں کہ ام ابی بکر اسلمیہ عبداللہ بن اسید کے نکاح میں تھی ام ابی بکر نے عبداللہ سے خلع لے لیا۔ پھر اس کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی۔ عبداللہ بھی نادم و پشیمان ہوا۔ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انکو خلع کی خبر دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک طلاق تھی، ہاں اگر تو نے اس علیحدگی کو کوئی نام دیا تھا تو اس نام کا اطلاق ہوگا، لہٰذا تم رجوع کر سکتے ہو۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للدار قطنی

۱۵۲۶۷ ربیع سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر سے خلع لے لیا پھر مجھے ندامت ہوئی یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو جائز قرار دیا (کہ دونوں رجوع کر سکتے ہیں)۔ الجامع لعبدالرزاق، مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۸ نافع رحمہ اللہ ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت کرتے ہیں حضرت ربیع بنت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں، میرا ایک شوہر تھا جو گھر ہوتا تو میرے ساتھ اچھائی اور خیر کا معاملہ کرتا تھا۔ ورنہ اکثر غائب رہ کر مجھے پریشان رکھتا تھا آخر ایک مرتبہ میں بھی تنگ آ گئی اور اس کو بولی: تو نے مجھے جو کچھ بھی دیا ہے مجھ سے اس کے بدلے تم خلع (علیحدگی) دیدو۔ شوہر نے کہا: ٹھیک ہے، میں ایسا کر دیتا ہوں۔ میرا بیٹا معاذ بن عفراء حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس یہ فیصلہ لے کر گیا۔ انہوں نے خلع کو جائز قرار دیا اور شوہر کو حکم دیا کہ میرے سر کے بالوں کی مینڈھی (کے برابر یا اس سے کم چاندی) لے لے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۶۹ نافع بن معاذ بن عفراء سے مروی ہے انہوں نے اپنی بھتیجی کی شادی ایک آدمی سے کر دی۔ اس آدمی نے بھتیجی کو خلع دے دیا یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو جائز قرار دیا اور لڑکی کو ایک حیض تک عدت گزارنے کا حکم دیا۔ عبدالرزاق

۱۵۲۷۰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکم ثالث بنا کر بھیجا گیا۔ ہم کو کہا گیا: اگر تم میاں بیوی کے درمیان ملاپ رکھنا چاہو تو میں ملاپ رکھنے کا حکم کر دوں گا اور اگر تم دونوں ان کے علیحدہ ہو جانے کو ان کے لئے بہتر خیال کرو تو میں علیحدگی کا حکم جاری کر دوں گا۔

راوی معمر رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ان دونوں کو ثالث بنا کر بھیجنے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۷۱...... کثیر مولی سمرۃ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نافرمان عورت کی گرفت فرمائی، اس کو وعظ ونصیحت کی لیکن اس پر نصیحت کارگر نہ ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ایک گندی اور کوڑے کرکٹ والی جگہ تین دنوں تک کے لئے قید کر دیا۔ پھر اس کو نکالا اور اس سے اس کا حال پوچھا۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! میں نے ان تین دنوں سے زیادہ زندگی میں کچھ راحت محسوس نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کو اس کی ہٹ دھرمی پر غصہ آیا اور اس کے شوہر کو آپ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: افسوس تجھ پر! تو اس کو خلع دیدے خواہ کان کی ایک بالی کے عوض دیدے۔ الجامع لعبدالرزاق، عبدبن حمید، ابن جریر، السنن للبیهقی

۱۵۲۷۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: جب قیمت کے عوض طلاق لی جائے تو وہ ایک طلاق ہوگی۔

الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

خلع کو حلال کرنے والی باتیں

۱۵۲۷۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین چیزیں عورت کے خلع کو حلال کر دیتی ہیں: جب وہ تیرے گھر کا نظام خراب کر دے، یا تو اس کو تسکین کے لئے بلائے مگر وہ انکار کر دے یا پھر وہ بغیر اجازت کے گھر سے نکل جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۷۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: آدمی عورت سے (خلع کی صورت میں) دیئے ہوئے مال سے زیادہ بھی لے سکتا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۲۷۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: خلع لینے والی کی عدت طلاق پانے والی کی عدت کے برابر ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

فائدہ:...... جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسلک خلع والی عورت کو صرف ایک حیض تک عدت میں رہنے کا حکم ہے۔ جبکہ طلاق والی عورت کی عدت دونوں بلکہ جمہور کے نزدیک تین حیض ہے۔

۱۵۲۷۶...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: خلع لینے والی پر بھی عدت تک طلاق کا حکم جاری ہوگا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۵۲۷۷...... حبیبہ بنت سہل سے مروی ہے کہ ان کو ان کے شوہر ثابت بن قیس بن شماس نے اس قدر مارا کہ وہ نہیں بتا سکتیں، پھر وہ منہ اندھیرے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت عرض کی، حضور ﷺ نے ان کے شوہر کو فرمایا: تم اس سے مال لے لو اور اس کو (خلع) علیحدہ کردو حبیبہ نے عرض کیا: انہوں نے مجھے جو کچھ دیا تھا وہ میرے پاس بعینہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے شوہر کو فرمایا: وہ واپس لے لو۔ شوہر نے دیا ہوا مال واپس وصول کر لیا اور حبیبہ اس سے علیحدہ ہو کر اپنے میکے چلی گئی۔ مصنف عبدالرزاق

۱۵۲۷۸...... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس کے عقد میں ایک عورت تھی ثابت نے اس کو جہر میں ایک باغ دیا تھا۔ ثابت بہت زیادہ غیرت مند تھے (کسی بات پر) انہوں نے بیوی کو مارا حتیٰ کہ اس کا ہاتھ توڑ دیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر آئی اور عرض کیا: میں اس کا باغ اس کو واپس کرتی ہوں۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم اس پر راضی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ حضور ﷺ نے اس کے شوہر کو بلایا اور اس کو فرمایا: یہ تم کو تمہارا باغ واپس کرتی ہے، کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے بھی رضا مندی کا اظہار کیا اور کہا: یا رسول اللہ! میں قبول کرتا ہوں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: دونوں جاؤ اور تمہارے درمیان ایک طلاق واقع ہوگئی ہے۔

اس کے بعد اس عورت نے رفاعۃ الصائدی سے نکاح کر لیا رفاعہ نے بھی ایک مرتبہ اس کو مارا (اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا) لہٰذا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے کر آئی اور عرض کیا: میں اس کا دیا ہوا مہر اس کو واپس کرتی ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا تو اس نے وہ مہر قبول کر لیا تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عورت کو فرمایا: جا اور تجھے ایک طلاق ہوگئی ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

خلع کے لئے مہر واپس کرنا

۱۵۲۷۹ ... ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور بولی: یارسول اللہ! میں اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہوں اور اس سے جدائی چاہتی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اس کا باغ اس کو واپس کرتی ہے جو اس نے تجھے بطور مہر دیا تھا۔ وہ بولی میں باغ بھی دیتی ہوں اور اپنی طرف سے اور مال بھی دیتی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زیادتی تو نہیں لی جائے گی ہاں باغ دیدے عورت نے رضامندی کا اظہار کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے آدمی پر (خلع کا) فیصلہ کردیا (جبکہ وہ موجود بھی نہ تھا) پھر اس کو نبی ﷺ کے فیصلہ کی خبر دی گئی تو اس نے کہا: میں نبی ﷺ کے فیصلے کو قبول کرتا ہوں۔ سنن للبیھقی

۱۵۲۸۰ معمر، ایوب سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں ثابت کے دین یا اخلاق سے متعلق کوئی برائی نہیں کرتی۔ لیکن میں اسلام میں کفر (ناشکری) کو برا خیال کرتی ہوں (یعنی وہ میری قدر نہیں کرتے اور میں بھی ان سے نفرت رکھتی ہوں جو ناشکری ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کا باغ اس کو واپس کرتی ہے؟ عورت نے کہا ہاں تب نبی اکرم ﷺ نے ثابت کو بلایا۔ انہوں نے اپنا باغ لے لیا اور اس کو جدا کردیا۔

یہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی سلول بھی تھی۔ معمر کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا تھا: مجھے جو حسن و جمال عطا ہوا ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں جبکہ ثابت ایک بدصورت شخص ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نے اپنے شوہر سے خلع لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی عدت صرف ایک حیض قرار دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

حرف الدال

اس میں دو کتابیں ہیں۔

دعویٰ اور دین......(قرض)

قسم الاقوال......کتاب الدعویٰ

۱۵۲۸۲ گواہ پیش کرنا مدعی پر اور منکر (مدعیٰ علیہ) پر قسم عائد ہوتی ہے، سوائے قسامت کے۔ السنن للبیھقی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......حسن الاثر ۴۴۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۹۸، روایت ضعیف ہے۔

فائدہ:......قسامۃ سے مراد ہے وزان اور کانٹے کا مالک جو تقسیم کرے اور تقسیم کرنے کی اجرت مال مقسوم ہی میں سے لے لے۔

۱۵۲۸۳ گواہ مدعی پر ہیں اور قسم مدعیٰ علیہ (یعنی منکر) پر۔ الترمذی عن ابن عمرو

فائدہ...... مال کسی کے قبضے میں ہو۔ دوسرا کوئی شخص اس کی ملکیت کا دعویٰ کرے تو اس مدعی پر گواہ پیش کرنا ضروری ہیں جو گواہی دیں کہ اس شئے کا اصل مالک یہ مدعی ہے، اگر وہ گواہ پیش نہ کرسکے تو جس کا قبضہ ہے اور وہ اس کے دعویٰ سے انکار کرتا ہے تو اس منکر پر قسم اٹھانا لازم ہوتا ہے کہ وہ قسم اٹھائے کہ یہ چیز اسی کی ہے۔ مدعی گواہ پیش کردے تو شے مدعی کو دلوادی جائے گی ورنہ منکر کے قسم اٹھانے پر شے اس کے پاس رہنے دی جائے گی۔ الترمذی عن ابن عمرو

۱۵۲۸۴ تیرے دو گواہ آئیں یا پھر اس سے قسم لی جائے گی۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۲۸۵ ۔۔۔ اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق اموال دیے جائیں تو لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا بھی دعویٰ کر بیٹھیں گے۔ لیکن قسم مدعی علیہ (منکر) پر ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۵۲۸۶ ۔۔۔ مدعی علیہ قسم کا زیادہ حقدار ہے الا یہ کہ اس پر مدعی گواہ قائم کر دے۔ السنن للبیهقی عن ابن عمرو

کلام: ۔۔۔۔۔۔ کشف الخفاء ۹۲۵۔

۱۵۲۸۷ ۔۔۔ اپنا حق پاکدامنی (اچھے طریقے) کے ساتھ لے خواہ پورا حق ملے یا کمی کے ساتھ ملے۔

ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام: ۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے: التی لا اصل لها فی الاحیاء ۳۱۲، ضعیف الجامع ۲۸۱۷۔

۱۵۲۸۸ ۔۔۔ جو اپنا حق طلب کرے۔ اس کو چاہیے کہ وہ حسن تقاضا کے ساتھ لے خواہ حق پورا ملے یا ادھورا۔

النسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه وعائشه رضی الله عنها

قبضہ کا حق

۱۵۲۸۹ ۔۔۔ ہر شخص اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے اپنے والد سے بھی، اپنی اولاد سے بھی اور تمام لوگوں سے۔ السنن للبیهقی عن حبان الجمعی

کلام: ۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۲۱۰، الضعیفة ۳۵۹، المشتهر ۱۵۰

۱۵۲۹۰ ۔۔۔ ہر صاحب مال اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے جو چاہے کرے۔ السنن للبیهقی عن ابن المنکدر مرسلاً

کلام: ۔۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۴۲۲۸۔

الاکمال

۱۵۲۹۱ ۔۔۔ میں ایک بشر ہوں۔ ممکن ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ حجت والا ہو اپنی چرب لسانی کے سبب پس میں جس کے لئے اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ ابن ابی شیبه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۲۹۲ ۔۔۔ جو اپنے بھائی کے پاس موجود کسی چیز کے متعلق اپنے حق کا دعویٰ کرے اور گواہ بھی قائم نہ کر سکے تو اس کا بھائی قسم اٹھانے کا حقدار ہے۔

الکبیر للطبرانی، الدار قطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، ابن ماجه، السنن للبیهقی عن زید بن ثابت

۱۵۲۹۳ ۔۔۔ مدعی علیہ قسم کا زیادہ حق دار ہے مگر یہ کہ مدعی اس پر گواہ قائم کر دے۔ السنن للبیهقی عن ابن عمرو

کلام: ۔۔۔۔۔۔ کشف الخفاء ۹۲۵۔

۱۵۲۹۴ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعی علیہ پر ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۵۲۹۵ ۔۔۔ ایک گواہ کے ساتھ بھی حضور ﷺ نے قسم پر فیصلہ فرمایا ہے۔

فائدہ: ۔۔۔۔۔۔ یعنی مدعی جب ایک گواہ حاضر کر سکا دوسرا گواہ پیش نہ کر سکا تو پھر آپ ﷺ نے مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرما دیا۔ واللہ اعلم بالصواب

مسند احمد، ابن ابی شیبه، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه ابن عباس رضی الله عنه، مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، السنن للبیهقی، السنن للسعید بن منصور عن جابر رضی الله عنه ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجه، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، السنن للبیهقی عن عمر، الباوردی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عمر والباوردی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، السنن للسعید بن منصور عن بلال بن الحارث المزنی، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، السنن للبیهقی عن زید بن ثابت، ابن قانع عن شعیث بن عبدالله بن زبیب ابن ثعلبة عن ابیه عن جده، ابو عوانة وابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن سرق، السنن للبیهقی عن علی رضی الله عنه، مسند احمد الکبیر للطبرانی، الدار قطنی فی السنن عن

سعد بن عبادة ابن قانع، السنن للبیهقی عن شعیث بن عبیدالله بن الزبیب العنبری عن ابیه عن جده، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن عمارة بن حزم، النقاش فی القضاة عن ابن عمر، ابن ابی شیبه عن ابی جعفر مرسلاً.

۱۵۲۹۶......اگرلوگوں کوان کے دعویٰ پر ہی دیا جاتا رہے تو لوگ دوسری قوموں کے اموال اور خونوں کا بھی دعویٰ کردیں گے، لیکن طالب (مدعی) پر گواہ ہیں اور یمین قسم) مطلوب (مدعیٰ علیہ) پر ہے۔السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۵۲۹۷......اگرلوگوں کوان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو وہ دوسروں کے اموال اور خونوں کا دعویٰ بھی کر بیٹھیں گے۔لیکن مدعی پر گواہ ہے اور منکر پرقسم ہے۔السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:......الاتقان ۱۵۲۲

۱۵۲۹۸......آدمی پر گواہ کے ساتھ قسم اٹھانا ضروری ہے۔الدیلمی عن جابر رضی الله عنه

نسب کا دعویٰ اور بچے کا منسوب کرنا

۱۵۲۹۹*......بچہ صاحب بستر (شوہر) کا ہے اور بدکاری کرنے والے کے لئے سنگساری کے پتھر ہیں۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها، مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه، ابو داؤد عن عثمان وعن ابن مسعود عن ابن الزبیر، ابن ماجه عن عمرو بن ابی امامة رضی الله عنه

۱۵۳۰۰......اسلام میں دعویٰ نسب کا اختیار نہیں، جاہلیت کا معاملہ گیا، بچہ صاحب فراش کے لئے ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عمرو

فائدہ:......زمانۂ جاہلیت میں کوئی طوائف عورت کئی بندوں کے ساتھ تعلقات کے بعد بچہ جنتی تھی تو اس بچہ کا نسب عورت کے اختیار میں ہوتا تھا وہ اس بچہ کو اپنے متعلقین میں سے جس کے ساتھ چاہے منسوب کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔ایسی عورت اگر کسی کے عقد میں ہوتو پھر شرعاً بچے کا نسب عورت کے شوہر سے ثابت ہوگا اور بدکاری کرنے والے کو سنگساری کے لئے پتھر مارے جائیں گے یہی حدیث مذکور کا مطلب ہے۔

۱۵۳۰۱......کسی غیر معروف نسب کا دعویٰ کرنا یا اپنے نسب کا خواہ معمولی کیوں نہ ہوں انکار کرنا کفر ہے۔ابن ماجه عن ابن عمرو

فائدہ:......یعنی جب کسی بچے کا کسی جائز آدمی شوہر یا باندی کے مالک کے ساتھ نسب ثابت ہو پھر کوئی غیر آدمی عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات کے سبب اپنا نسب ثابت کرے تو یہ کفر ہے۔یا شوہر بیوی کے بچے سے یا مالک باندی کے بچے سے نسب کا انکار کرے یہ بھی کفر ہے۔

۱۵۳۰۲......نسب سے براءت کرنا خواہ معمولی طور پر ثابت ہو کفر باللہ ہے۔البزار عن ابی بکر رضی الله عنه

۱۵۳۰۳......جو آدمی اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے حالانکہ اس کو (جائز باپ کا) علم ہو تو اس نے کفر کیا جس نے کسی ناجائز نسب کا دعویٰ کیا وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔جو شخص کسی کو کفر کے ساتھ بلائے (یعنی کسی مسلمان کو کافر کہے) یا عدواللہ (اللہ کا دشمن) کہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے تو اس نے اس پر ظلم کیا جو کسی کو فسق کا الزام عائد کرے یا اس پر کفر کا دعویٰ کرے تو اگر واقعۃً ایسا نہیں ہے تو یہ دعویٰ اور الزام کہنے والے پر لوٹے گا۔مسند احمد، السنن للبیهقی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۵۳۰۴......جس نے کسی غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا حالانکہ اس کو علم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو جنت اس پر حرام ہے۔

مسند احمد، السنن للبیهقی، ابو داؤد، ابن ماجه عن سعد رضی الله عنه وابی بکرة رضی الله عنه

۱۵۳۰۵......جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر آقا کی طرف اپنے کو غلام منسوب کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے قیامت تک کے لئے۔

ابو داؤد عن أنس رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: المعلة ۲۶۔

۱۵۳۰۶.....اسلام میں مساعاۃ نہیں ہے۔ جس نے جاہلیت میں مساعاۃ کی وہ اپنے عصبۃ۔ جماعت میں لاحق ہوگیا جس نے بغیر اشارہ کے کوئی بچہ منسوب کیا وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا یہ وارث ہوگا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی جاہلیت میں اگر کسی عورت نے اپنے بچے کو کسی شخص کی طرف منسوب کردیا جبکہ اس عورت کے کئی مردوں سے تعلقات رہے تھے تو وہ بچہ اس جاہلیت کے قانون کے مطابق اس شخص کا ہوگا۔ لیکن اسلام میں اس امر کی گنجائش نہیں بلکہ اسلام میں الولد للفراش وللعاھر الحجر کا اصول مسلم ہے یعنی بچہ اس کا جو عورت کا شوہر ہے یا باندی کا آقا ہے اور بدکار کو سنگساری کی سزا ہے۔

حدیث کے دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ ایک بچہ جس کا معاشرے میں عام لوگوں کو علم ہے کہ وہ فلاں آدمی کا نہیں ہے۔ لیکن وہ آدمی اس بچہ کو گود لے لیتا ہے اور اپنا بیٹا کہلواتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

کلام:......روایت کا متن یعنی مضمون حدیث صحیح ہے لیکن سند اروایت ضعیف ہے: دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۹۸، ضعیف الجامع ۶۳۱۰۔

۱۵۳۰۷.....جس کا باپ مرجائے اور وہ اس کا باپ کہلاتا ہو پھر اس کے باپ کے ورثاء اس کو اپنے خاندان میں شامل کرلیں تو اگر وہ اس باندی کا بیٹا ہو جس کے ساتھ اس کے باپ نے ملکیت کی حالت میں جماع کیا ہو تو وہ شامل کرنے والوں کے خاندان میں مل جائے گا۔

اور جو میراث (اس کے باپ کی) اس سے پہلے تقسیم ہو چکی ہوگی اس کے لئے اس میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔ اور جو میراث ایسی پائی جو ہنوز تقسیم نہیں ہوئی اس میں اس کا حصہ شامل ہوگا۔

اگر وہ لڑکا جس باپ کا کہلاتا ہے وہ اس کو اپنی ولدیت کے نسب سے انکار کردے تو وہ اس باپ کے ورثاء کے خاندان میں نہیں مل سکے گا (اور نہ ہی میراث پائے گا) اور اگر وہ اس باندی کا بیٹا ہے جو اس کے ناجائز باپ کی ملکیت میں نہیں یا ایسی آزاد عورت کا بیٹا ہے جس کے ساتھ کسی نے بدکاری کی ہے اور وہ اس کے نتیجے میں تولد ہوا ہے تو یہ دونوں بھی اپنے ناجائز باپ کے خاندانوں میں شامل نہ ہوں گے اور نہ ان کے وارث بن سکیں گے خواہ ان کے ناجائز باپ انکو اپنی ولدیت کی طرف منسوب کریں وہ ولد الزنا ہیں، اپنی ماں والوں کے خاندان میں شامل ہوں گے خواہ ان کی ماں آزاد ہو یا باندی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۵۳۰۸.....اپنے آباء سے اعراض (وانکار) نہ کرو، جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا۔ (یعنی اپنے نسب کا اس سے نفی کی) اس نے کفر کیا۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۹.....جس نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی یا جس غلام نے اپنے غیر آقاؤں کی طرف اپنے کو منسوب کیا تو ایسے شخص پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۰.....جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے آئے گی۔

ابن ماجہ عن ابن عمرو

غیر باپ کی نسبت کرنے والا ملعون ہے

۱۵۳۱۱..... جس نے ایسے کسی کو جو اس سے نہیں ہے اپنی طرف منسوب کیا اللہ پاک اس کو پتے کی طرح جھاڑ دیں گے۔ الشاشی، الضیاء عن سعد

۱۵۳۱۲..... جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۳..... ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دو۔ اولاد صاحب بستر (شوہر یا مالک) کی ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔ جس غلام نے غیر آقاؤں کی طرف یا جس شخص نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ پاک اس سے کوئی نفل قبول نہیں فرمائیں گے اور نہ نفل۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۴ ..... بہتانوں میں سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو غیر والدین کی طرف منسوب کرے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۵ ..... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اللہ پاک اس پر جنت کو حرام فرمادیں گے۔

مسند البزار، السنن للسعید بن منصور عن اسامۃ بن زید وسعید بن ابی وقاص وابی بکر، ابن قانع عن زیاد

۱۵۳۱۶ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا خواہ وہ ستر سال کی مسافت سے آتی ہو۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الخطیب عن ابن عمرو

۱۵۳۱۷ ..... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا یا غیر آقاؤں کی طرف غلام نے اپنی نسبت ظاہر کی اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۸ ..... جس نے کسی باندی کی اولاد کو اپنی اولاد جتایا اور وہ باندی اس کی مملوکہ نہیں ہے یا کسی آزاد عورت کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہا جس کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے وہ اولاد اس کے ساتھ لاحق نہیں کی جائے گی اور نہ وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے وہ اولاد زنا کی اولاد ہے جو اپنی ماں کے خاندان میں لاحق ہوگی خواہ وہ جو بھی ہوں۔ مستدرک الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۵۳۱۹ جس نے غیر معروف نسب کا دعویٰ کیا یا کسی ثابت نسب کی نفی کی، خواہ وہ معمولی سہارے کی بدولت قائم ہو در حقیقت اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۰ ..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت بیان کی (کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں جو درحقیقت اس کا باپ نہیں ہے) یا کسی غلام یا باندی نے غیر آقاؤں کی طرف اپنے کو منسوب کیا کہ میں فلاں کا غلام ہوں یا فلاں کی باندی ہوں جو درحقیقت اس کے مالک وآقا نہیں ہیں تو ایسے شخص جنت کی خوشبو نہ پائیں گے خواہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آئے گی۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو

۱۵۳۲۱ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن رجل من الانصار

۱۵۳۲۲ ..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی اس پر اللہ کا، ملائکہ کا اور تمام لوگوں کا غضب اترے گا۔ ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۳ ..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر موالی (آقاؤں) کی طرف اپنے کو منسوب کیا اس پر قیامت کے تک ہمیشہ ہمیشہ اللہ کی لعنت ہے۔ ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... المعلۃ ۲۶۔

۱۵۳۲۴ جس نے غیر باپ کا دعویٰ کیا یا غیر آقا کا دعویٰ کیا اس نے کفر کیا۔ ابن جریر عن سعد

۱۵۳۲۵ نسب خواہ کتنا باریک ہو اس سے انکار کرنا اور برأت کرنا کفر ہے یا کسی غیر معروف نسب کو اپنا ثابت کرنا یہ بھی کفر ہے۔

الدارمی، مسند احمد عن عمرو بن شعیب

نسب کی نفی ..... الاکمال

۱۵۳۲۶ کبیرہ گناہوں میں سے کبیرہ ترین گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی اولاد کے نسب سے انکار کردے۔ الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۱۵۳۲۷ جس نے اپنی اولاد کے نسب سے نفی کی تا کہ وہ دنیا میں اسکو رسوا کرے تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کے بدلے اس کو رسوا کریں گے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۸ اپنی اولاد سے نسب کا انکار نہ کرنا ورنہ اللہ پاک تجھے قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے رسوا کریں گے جس طرح تو نے اس کو دنیا

میں رسوا کیا تھا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۵۳۲۹...... اپنے نسب کا دعویٰ کرنا جو معروف نہیں کفر باللہ ہے، اور یہ بھی کفر باللہ ہے کہ نسب سے نفی کی جائے خواہ وہ باریک ہو۔
الخطیب عن ابی بکر

الحاق الولد...... بچے کو لاحق کرنا

الاکمال

۱۵۳۳۰...... کوئی قوم کسی شخص کو اپنے درمیان لاحق نہیں کرتی مگر وہ ان کا وارث ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
دیکھئے حدیث نمبر ۱۵۳۰۷
۱۵۳۳۱...... اولاد صاحب فراش کی ہے۔ ابن عساکر عن الحسن
کلام: ...... روایت محل کلام ہے الوضع فی الحدیث ۲-۳۷۔

کتاب الدعویٰ از قسم الافعال

آداب الدعویٰ

۱۵۳۳۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مدعی علیہ قسم کا زیادہ حق دار ہے اگر وہ قسم اٹھانے سے انکار کردے تو مدعی حلف (قسم) اٹھا کر وصول کرلے گا۔ الجامع لعبدالرزاق
۱۵۳۳۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر کو خصومت (کسی فیصلے اور جھگڑے) کا وکیل بنایا ارشاد فرمایا: خصومت (جھگڑے) نمٹانے میں بڑے مسائل ہیں۔ ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی
۱۵۳۳۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک شخص پر گزر ہوا وہ کسی دوسرے آدمی پر مطالبہ کا شدید دباؤ ڈال رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے طالب کو فرمایا: اپنا حق معقول طریقے سے وصول کرو پورا ملے یا ادھورا۔ العسکری فی الامثال
روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: التی لا اصل لھا فی الاحیاء ۳۱۲، ضعیف الجامع ۳۸۱۷۔

نسب کا دعویٰ

۱۵۳۳۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اولاد صاحب فراش (شوہر اور باندی کے مالک) کی قرار دی ہے۔
الشافعی، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، مسند احمد، العدنی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الطحاوی، الدار قطنی فی السنن، السنن لسعید بن منصور
۱۵۳۳۶...... حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس لوگوں کو بلایا دو آدمیوں نے ایک عورت سے ایک ہی پاکی میں جماع کرلیا تھا جس کے نتیجے میں ایک لڑکا ہوا تھا قیافہ شناسوں نے کہا دونوں اس کے بیٹے میں شریک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا تم دونوں میں سے جو چاہے اس کا سرپرست بن جائے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۵۳۳۷..... عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ایک باندی یکے بعد دیگرے تین تاجروں کے پاس آئی۔ اس کے ہاں بچہ تولد ہوا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا۔ انہوں نے اس کے بچے کو ایک تاجر کے ساتھ لاحق کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جو کسی باندی کو خریدے جو بلوغت کو پہنچ چکی ہو تو وہ مباشرت سے قبل حیض آنے کا انتظار کرے اگر حیض نہ آئے تو پینتالیس راتوں تک حیض کا انتظار کرے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۳۸..... حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اولاد مسلمان والد کی ہے۔ السنن للبیھقی

۱۵۳۳۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اولاد صاحب فراش کی ہے اور عاھر (بدکار) کے لئے پتھر ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، الطحاوی، مسند ابی یعلی، السنن للبیھقی، السنن للسعید بن منصور

۱۵۳۴۰..... حسن بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یحنس اور صفیہ دونوں مال غنیمت کے خمس (پانچویں) حصے میں سے تھے (جو اللہ اور اس کے رسول کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے اور رسول کی وفات کے بعد حاکم وقت اپنی صوابدید سے اس میں تصرف کرتا ہے) صفیہ باندی نے مال غنیمت کے خمس کے آدمی کے ساتھ زنا کیا، زانی اور یحنس نے دعویٰ کیا اور دونوں یہ فیصلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان دونوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ والا فیصلہ کرتا ہوں۔ اولاد صاحب فراش (یحنس) کی ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔ پھر ان دونوں کو پچاس پچاس کوڑے سزا دلوائی۔ الدورقی

فائدہ:..... یحنس شوہر تھا صفیہ اس کی بیوی، دونوں غلام تھے، صفیہ نے ایک دوسرے غلام کے ساتھ زنا کیا۔ جس کے نتیجے میں بچہ پیدا ہوا۔ بچے کے بارے میں یحنس اور اس آدمی نے نزاع کیا، ہر ایک اسکو اپنا بچہ کہتا تھا۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صفیہ باندی کو اور اس کے ناجائز شناسا کو پچاس پچاس کوڑوں کی سزا تجویز فرمائی کیوں کہ غلام کو آزاد کے مقابلے میں نصف سزا ہوتی ہے، اور بچہ یحنس کو جو صفیہ کا شوہر تھا عنایت فرما دیا۔ الولد للفراش وللعاهر الحجر

۱۵۳۴۱..... ابوظبیان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمی اپنا فیصلہ لے کر آئے دونوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں جماع کر لیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بچے کے بارے میں فرمایا: بچہ تم دونوں کا ہے اور جو دوسرے کے بعد زندہ رہے پھر اس کا ہے۔

السنن للبیھقی

۱۵۳۴۲..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ کی سواری کا لعاب میری ران پر گر رہا تھا۔ اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ پاک لعنت کرے اس پر جو غیر آقا کی طرف اپنے کو منسوب کرے۔ ابن جریر

۱۵۳۴۳..... معمر زہری سے روایت کرتے ہیں۔ زہری رحمہ اللہ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا، جس کی بیوی نے ایک لڑکا جنا، آدمی نے اسکو اپنا بیٹا تسلیم کیا لیکن پھر انکار کر دیا؟ حضرت زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اس نے بچے کے اپنی اولاد ہونے کا اقرار کیا اور وہ بچہ اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ یعنی اس کی بیوی نے اس کو جنا ہے تو اس لئے اس کو اسی آدمی کا بچہ قرار دیا جائے گا خواہ بعد میں اس نے نفی کر دی ہو۔ پھر ارشاد فرمایا: کہ ملاعنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس صورت میں ہوتا تھا کہ کوئی آدمی اپنی عورت کے متعلق کہتا کہ میں نے اس کو فحش میں مبتلا دیکھا ہے۔

پھر امام زہری رحمہ اللہ نے فزاری کی روایت بیان کی مجھے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری عورت نے ایک سیاہ فام لڑکا جنا ہے، درحقیقت وہ اس بچے کے اپنا بیٹا ہونے سے نفی کر رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں پوچھا: ان کا رنگ کیا ہے؟

عرض کیا: سرخ۔ پوچھا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا اونٹ بھی ہے؟ عرض کیا جی ضرور پوچھا: پھر اس کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ عرض کیا: معلوم نہیں کیا پتہ اس کو کوئی رگ کھینچ گئی ہو۔ یعنی اس کی اوپر کسی پشت میں کوئی خاکستری اونٹ ہو اور یہ اس کے رنگ پر چلا گیا ہو ارشاد فرمایا: اسی طرح ممکن ہے تمہارے بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

الغرض رسول اللہ ﷺ نے نسب کا انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۴۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد ابن ابی وقاص کو کہا: کیا تم کو معلوم ہے کہ زمعۃ کی باندی سے جو لڑکا تولد ہوا ہے وہ میرا بیٹا ہے فتح مکہ کے موقع پر سعد نے اس لڑکے کو دیکھا تو شکل وشباہت کے ساتھ اس کو پہچان لیا اور کہا: رب کعبہ کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اتنے میں عبد بن زمعہ آیا اور بولا یہ تو میرا بھائی ہے کیوں کہ میرے باپ کی مملوکہ باندی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں اپنا قضیہ حضور ﷺ کے پاس لے کر گئے سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ کا بیٹا ہے دیکھئے عتبہ کے ساتھ کس قدر شباہت کھاتا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: نہیں یہ میرا بھائی ہے جو میرے باپ کے بستر پر اس کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکا صاحب فراش کا ہے۔ پھر فرمایا: اے سودہ! اس سے پردہ کر۔

پس اللہ کی قسم حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہیں دیکھا حتی کہ وہ مر گیا۔ المصنف لعبدالرزاق

فائدہ:...... سودہ بنت زمعہ جو ام المومنین تھیں۔ اس حوالے سے لڑکے کی بہن ہوئیں لیکن چونکہ درحقیقت وہ لڑکا زمعہ کا بیٹا نہ تھا اگرچہ قانون کے مطابق انہی کا بیٹا کہلایا اس۔ لئے حضور اکرم ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا کہ اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ رکھنا۔ اور بھائی سمجھ کہ اس کے ساتھ　　بے پردگی نہ برتنا۔

۱۵۳۴۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعۃ ایک لڑکے کے بارے میں اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے سعد نے کہا: یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ انہوں نے مجھے بالیقین کہا تھا کہ وہ ان کا بیٹا ہے آپ بھی اس کی شباہت دیکھ لیجئے عبد بن زمعہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کے گھر اس کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی شباہت دیکھی تو لڑکے اور عتبہ کے درمیان واضح مماثلث اور ایک شکل وصورت پائی، لیکن پھر بھی عبد بن زمعہ کو فرمایا: یہ تیرا ہے اے عبد! بچہ صاحب بستر کا ہوتا ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہوتے ہیں۔ اے سودہ (پھر بھی) تو اس سے پردہ رکھ، چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑکے کو (جوان کا بھائی ہوا) کبھی نہیں دیکھا۔ السنن للدارقطنی، الجامع لعبدالرزاق

نسب شوہر سے ثابت ہوگا

۱۵۳۴۶...... عبداللہ بن ابی یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بنی زہرہ کے ایک بوڑھے کو بلوایا اور جاہلیت کی اولاد کے بارے میں پوچھا: بوڑھے نے کہا: فراش تو فلاں کا ہے لیکن نطفہ فلاں کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فراش کے ساتھ فیصلہ فرمایا ہے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۵۳۴۷...... قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے بچے کا اپنے سے انکار کیا جبکہ وہ پیٹ ہی میں تھا، پھر اسی حالت میں اقرار کرلیا لیکن جب پیدا ہوا تو پھر اس سے اپنے نسب کا انکار کردیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے لئے اسی کوڑوں کی سزا تجویز فرمائی اس کے اپنی بیوی پر بہتان باندھنے کے جرم میں پھر اسی کے ساتھ اس کے بچے کو لاحق وثابت کردیا۔ السنن للبیہقی

۱۵۳۴۸...... یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ایک لڑکے کے بارے میں دعوئ ولدیت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا۔ قیافہ شناسوں نے فیصلہ کیا کہ یہ لڑکا دونوں کا مشترک ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں میں سے جو چاہے اس کا سرپرست بن جائے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

اولاد کا الحاق

۱۵۳۴۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی اولاد کا ایک مرتبہ اقرار کرے، دوسرے الفاظ ہیں جب ایک لمحے کے لئے بھی اقرار کرے تو اب اس کو اس کا نسب نفی کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ لوگ عزل کرتے ہیں (جماع کے وقت انزال باہر کرتے ہیں)۔ لیکن پھر بھی لڑکی حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ کہتا ہے یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! میرے۔ پاس ایسا جو شخص بھی آئے گا میں بچہ کو اس کے ساتھ لاحق کر دوں گا۔ لہٰذا جو چاہے عزل کرے اور جو چاہے عزل نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۳۵۱ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی باندیوں کے ساتھ جماع کرتے ہیں پھر جب باندی حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حمل مجھ سے نہیں ہے، جو شخص اپنی باندی کے ساتھ ہم بستر ہونے کا اعتراف کرلے گا پھر وہ حاملہ ہوگی تو اس کا بچہ اسی سے ہوگا خواہ وہ پاکدامن ہو یا اس پر تہمت ہو۔ جب اس کو بچہ ہو جائے گا تو اسی کی ماں باندی اپنے مالک کے پاس ہی رہے گی۔ نہ وہ فروخت کی جاسکتی ہے نہ کسی کو ہبہ کی جاسکتی ہے اور نہ وراثت میں منتقل ہو سکتی ہے ہاں جب تک اس کا مالک زندہ ہے وہ اس کے ساتھ لطف اٹھا سکتا ہے اور جب وہ مرے گا تو وہ آزاد ہو جائے گی، پھر وہ اپنی اولاد کے حصے میں نہیں آئے گی، اور نہ اس کو مالک کا م کوئی دین۔ قرض کھا سکتا، بے شک رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ کسی اولاد کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی والدہ کی مالک بنے اور نہ اس کو اولاد کی ملکیت میں چھوڑا جا سکتا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۵۲ ...... عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے ایک باندی فروخت کی جس کے ساتھ وہ جماع بھی کرتے تھے۔ پھر حیض آنے سے قبل ہی فروخت کر ڈالی۔ خریدنے والے کے پاس جا کر اس کو حمل ظاہر ہو گیا۔ خریدار فیصلہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوتا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پوچھا: کیا پھر تو نے اس کو پاک کرنے سے قبل ہی بیچ دیا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا انہوں نے بچے کو دیکھ کر اس کو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ لاحق کر دیا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۳ ...... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک عورت کے طہر میں شریک ہوئے (یعنی دونوں نے ایک ہی پاکی میں اس کے ساتھ ہم بستری کی) اس نے بچہ جنا لوگوں نے یہ مسئلہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا، انہوں نے مٹی منگوائی مٹی میں دونوں آدمیوں نے اور بچے نے پاؤں رکھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیافہ شناس کو فرمایا: دیکھ اس نے انکو دیکھا سامنے سے دیکھا پیچھے سے دیکھا اور گھوم پھر کر اچھی طرح جائزہ لیا پھر بولا: بچے نے دونوں آدمیوں کی شکل وشباہت لی ہے اب معلوم نہیں یہ بچہ ہے کس کا؟ پھر بقیہ قیافہ شناسوں نے دیکھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بات کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم آثار کے ساتھ قیافہ شناسی کرتے ہیں۔ حقیقت معلوم کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی ایک قیافہ شناس تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بچے کا وارث بنا دیا اور بچے کو بھی دونوں کا وارث بنا دیا۔

السنن للبیہقی، الجامع لعبد الرزاق عن قتادہ رحمہ اللہ

۱۵۳۵۴ ...... حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک باندی سے ایک ہی طہر (پاکی) میں وطی (جماع) کیا اس نے نتیجے میں ایک لڑکا جنا۔ دونوں آدمی اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا۔ تینوں نے اس

بات پر اتفاق کیا کہ لڑکے نے دونوں کی شباہت لی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی قیافہ شناس تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک کتیا سے زرد، کالا اور دھبہ دار کئی کئی کتے وطی کرتے ہیں، پھر وہ کتیا ہر ایک کتے کی شبیہ اپنے بچوں میں دکھاتی ہے، لیکن یہ چیز اب تک میں نے کسی انسان میں نہیں دیکھی تھی آج اس کو دیکھا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دونوں کا اور دونوں کو اس کا وارث قرار دیا اور جو بعد تک زندہ رہے پھر بچہ کو اس کی تحویل میں دینا تجویز فرمایا۔

۱۵۳۵۵..... صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا عجیب طریقہ ہے اپنی باندیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انکو چھوڑ دیتے ہیں وہ گھروں سے نکلی پھرتی ہیں، لہٰذا میرے پاس کوئی باندی آئے گی جس کا آقا اس کے ساتھ وطی کا اعتراف کرے گا تو میں اس کے بچے کو اس کے ساتھ لاحق کر دوں گا مرضی ہے تمہاری کہ تم انکو باہر جانے دو یا روکے رکھو۔

موطا امام مالک، المصنف لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

ایک بچہ کے نسب کے متعلق فیصلہ

۱۵۳۵۶..... عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ مخزومی سے مروی ہے کہ ایک عورت کا شوہر ہلاک ہو گیا اس کی بیوی نے چار ماہ دس دن عدت منائی، پھر عدت پوری ہونے کے بعد اس نے شادی کر لی، پھر وہ اپنے شوہر کے پاس ساڑھے چار ماہ رہی تھی کہ اس نے ایک پورا مکمل بچہ (جو نو ماہ میں پورا ہوتا ہے) جنم دیا۔ عورت کا شوہر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت کی بڑی بوڑھیوں کو بلایا۔ ان سے اس کے بارے میں سوال کیا، ایک عورت بولی: میں آپ کو اس عورت کے متعلق بتاتی ہوں جس کا شوہر انتقال کر گیا ہے، جب وہ حاملہ ہوئی تو حمل پر خون گرنے سے وہ پیٹ میں خشک ہو گیا۔ جب دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ وطی کی اور اندر بچے کو پانی پہنچا تو بچہ کو حرکت ہوئی اور وہ نشونما پانے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کی تصدیق فرمائی اور بچے کی ماں کو فرمایا: مجھے تیری طرف سے خیر ہی کی خبر ملی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بچے کو پہلے شوہر کا قرار دیا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۷..... سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جاہلیت کی اولاد کو ان کے ساتھ لاحق فرما دیتے تھے جو اسلام کی حالت میں ان کا دعویٰ کرتے۔ یونہی دو آدمی ایک عورت کے بچے کے بارے میں آئے دونوں اس بچے کو اپنا بچہ کہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے بچے کو دیکھ کر دونوں کو دیکھا پھر کہا یہ دونوں اس بچے میں برابر کے شریک ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا اور پھر اس عورت کو بلایا جس کا وہ بچہ تھا اس سے اس بارے میں اس کی رائے دریافت کی۔ عورت بولی: یہ ان میں سے ایک کا بچہ ہے جو میرے پاس آتا تھا میں اپنے گھر والوں کے اونٹوں کے بارے میں ہوتی تھی یہ مجھ سے جدا ہی نہ ہوتا تھا۔ جب مجھے اور اس کو حمل ٹھہرنے کا خطرہ محسوس ہوا تو اس نے مجھ سے منہ موڑ لیا پھر حمل پر خون آئے پھر یہ دوسرا آدمی میرے پاس آنے لگ گیا اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ یہ سن کر قیافہ شناس نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو فرمایا: تو جس کے پاس جا ہے چلا جا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

فائدہ:..... خون آئے یعنی حیض آنے بند ہو گئے اور حیض کا خون بچے کی پرورش میں لگا رہا، جب دوسرے آدمی نے جماع شروع کیا تو اس خون کو تحریک ملی اور دوسرے آدمی کے نطفے سے بھی اس کو جلا ملتی رہی جس کی وجہ سے اس بچے میں دونوں ہی مشترک ہوئے، اسی وجہ سے قیافہ شناس نے پہلے یہی رائے دی بعد میں عورت نے اس کی تصدیق کی تو قیافہ شناس نے خوشی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

۱۵۳۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی سے اس کی موت کے وقت اس کی اولاد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ اس وقت [illegible]

[illegible] الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۹..... حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دوآدمیوں نے ایک لڑکے کے بارے میں دعوئی کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا اور قیافہ شناسوں کی بات کا اعتبار کرکے دوآدمیوں میں سے ایک کے ساتھ لاحق کردیا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۵۳۶۰..... ابوقلابہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دوآدمیوں نے ایک عورت سے ایک ہی پاکی میں ہمبستری کی، جس سے وہ حاملہ ہوگئی اور ایک لڑکا جنا، قیافہ شناسوں نے دونوں میں لڑکے کی شباہت پائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: میں اس میں کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتا، پھر لڑکے کو فرمایا: توجس کے ساتھ چاہے چلا جا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۶۱..... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا تو فرمایا: مجھے علم تھا کہ کتیا سے کئی کتے کیسے جفتی کرتے ہیں پھر ہر پلا اپنے باپ کی شباہت لے لیتا ہے لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ دو پانی ایک بچے میں جمع ہوسکتے ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۶۲..... حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مسئلہ پیش ہوا جس نے چھ مہینوں میں بچہ جن دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سوال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وحملہ وفصالہ ثلثون شھراً

بچہ کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دودھ چھڑانا تو دوسال میں ہوتا ہے باقی چھ ماہ بچے وہ کم ازکم مدت ہے حمل کی۔

راوی فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا پھر ہم کو خبر ملی کہ اس نے دوبارہ چھ ماہ میں بچہ جنم دیا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۳۶۳..... قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ابوالحرب بن اسود الدولی اپنے والد اسودد لی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت مسئلہ پیش ہوا جس نے چھ ماہ میں بچہ جنم دیدیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس عورت کی بہن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری بہن کو رجم (سنگساری) کررہے ہیں میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ اگر آپ کو علم ہے کہ اس کے لئے عذر ہے تو مجھے ضرور خبر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: ہاں اس کا عذر ہے تب اس عورت نے تکبیر کہی، جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حاضرین نے بھی سنا۔ پھر وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوئی اور بولی: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ میری بہن کو عذر ہے (اس کی خلاصی کی گنجائش ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیج کر اس کا عذر معلوم کرایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

مائیں اپنی اولاد کو دوسال کامل دودھ پلائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وحملہ وفصالہ ثلثون شھراً.

اور اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

حمل چھ ماہ کا ہوا اور دودھ چھڑانے کی مدت چوبیس ماہ ہوئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کا راستہ چھوڑ دیا اور اس نے دوبارہ بھی چھ ماہ کی مدت میں بچہ جنا۔ الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن المنذر

۱۵۳۶۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشادفرمایا: میں اس عورت کی طرف تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تھی، اس نے چھ ماہ کے عرصہ میں بچہ جنم دیدیا تھا، لوگوں نے اس بات کا انکار کردیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ظلم نہ کرنا، انہوں نے پوچھا کیسے؟ میں نے عرض کیا: پڑھئے۔

وحملہ وفصالہ ثلثون شھرًا

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

نیز حول کتنا ہوتا ہے۔فرمایا سال کا میں نے پوچھا: سال کتنا ہوتا ہے فرمایا بارہ ماہ کا میں نے کہا تو چوبیس ماہ دوسال کامل ہوئے اور حمل کی مدت کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرے قول پر تسلی ہوگئی۔المصنف لعبدالرزاق

۱۵۳۶۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس تین آدمی پیش ہوئے جنہوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں ہم بستری کی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کرائی اور فرمایا تم ملے جلے شرکاء ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قرعہ جس کے نام نکلا لڑکا اس کو دے دیا پھر باقی دوساتھیوں کے لئے دوتہائی دیت ملنا طے فرمایا اس فیصلہ کی خبر نبی اکرم ﷺ کو دی گئی تو آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھیں کھل گئیں۔ابوداؤد، السنن للبیھقی، وضعفه البیھقی عنه موقوفاً

امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے موقوفاً روایت کیا اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۵۳۶۶...... یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن ابی نعیم سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی جس کا نام عبید بن عویمر تھا، اس نے کہا: میرا چچا ایک باندی سے ہم بستر ہوا جس سے انکو ایک لڑکے کا حمل ہوا۔اس لڑکے کا نام حمام رکھا گیا، یہ جاہلیت کا دور تھا، پھر میرا چچا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بیٹے کے بارے میں بات کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرا بیٹا ہے جہاں تک ہوسکے لہٰذا انہوں نے جا کر اپنے بیٹے کا ہاتھ تھاما اور اس کو حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اتنے میں ان کے بیٹے کا مالک بھی آ گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے سامنے دوسرے دوغلام پیش کئے اور فرمایا ان میں سے جو چاہو لے لو اور آدمی کو اس کا بیٹا دیدو چنانچہ اس نے ایک غلام لے لیا اور میرے چچا کے بیٹے کو چھوڑ دیا۔ابو نعیم

نسب کی نفی

۱۵۳۶۷...... (صدیق) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم یہ آیت بھی تلاوت کیا کرتے تھے:

لاترغبوا عن آبائکم فانه کفربکم

اپنے باپوں سے اعراض (نسب کا انکار) نہ کرو بے شک یہ کفر ہے۔رستہ فی الایمان

۱۵۳۶۸...... قاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر آیا اور عرض کیا: یا ابا بکر! یہ میرا بیٹا ہے لیکن یہ مجھے اپنا باپ ماننے سے انکاری ہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ تیرا ہی بیٹا ہے اور تیرے ہی بستر کی پیداوار ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر اس (بیٹے) کے سر پر درے کے ساتھ مارنے لگے اور فرمایا شیطان سر میں ہوتا ہے شیطان سر میں ہوتا ہے شیطان سر میں ہوتا ہے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غیر معروف نسب کا دعویٰ کرنا یا کسی نسب سے انکار کرنا خواہ وہ باریک ہو کفر ہے۔

۱۵۳۶۹...... قاسم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو اپنے والد سے اپنے نسب کا انکار کررہا تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں اس کے سر پر مارتا ہوں کیوں کہ شیطان سر میں ہوتا ہے۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۵۳۷۰...... مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نسب خواہ باریک ہو اس سے انکار اللہ کے ساتھ کفر ہے اور نسب کا دعویٰ جس کا علم نہ ہو اللہ کے ساتھ کفر ہے۔ابن سعد

۱۵۳۷۱...... عدی بن عدی بن حاتم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ آیت بھی تلاوت کیا کرتے تھے:

لاترغبوا عن آبائکم فانہ کفربکم

پھر آپ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے زید! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں!

المصنف لعبدالرزاق، سنن ابوداؤد، ابوعبید فی فضائلہ، ابن راھویہ، رستہ فی الایمان، الکبیر للطبرانی،

۱۵۳۷۲..... عدی بن عدی بن عمیرہ بن فروہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا ہم کتاب اللہ میں یہ نہیں پڑھتے تھے:۔

ان انتفاء کم من آبائکم کفربکم

تمہارا اپنے باپوں سے انکار کرنا کفر ہے تمہارے ساتھ۔

انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔

پھر دریافت فرمایا: کیا ہم یہ نہیں پڑھتے تھے:۔

الولد للفراش وللعاھر الحجر

اولاد صاحب بستر کی ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں (سنگساری کے) پھر یہ آیتیں دوسری آیات کے ساتھ منسوخ ہوگئیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔

ابن عبدالبر فی التمھید

دوسری کتاب

قرض اور بیع سلم کے بیان میں......از قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب......قرض دینے اور مہلت دینے کے بیان میں

قرض لینے والوں کی اچھی نیت کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......حاجت مند کو قرض دینے کی فضیلتیں

۱۵۳۷۳ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس کے دروازے پر (لکھا) دیکھا: صدقہ (خیرات) دس گنا اور قرض دینا اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا یہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا: صدقہ تو مالدار اور فقیر ہر ایک کو دے دیا جاتا ہے جبکہ قرض صرف حاجت مند کو دیا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۹۶۱۔ المتناھیۃ ۹۸۹۔

۱۵۳۸۰ جس رات مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! قرض کیوں صدقہ سے بھی افضل ہوگیا؟ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ سائل تو ضرورت پوری ہونے کے باوجود بھی سوال کرتا ہے جبکہ قرض لینے والا حاجت اور ضرورت کے موقع پر ہی قرض لیتا ہے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام :...... روایت ضعیف ہے، کیوں کہ اس کی سند میں خالد بن یزید ہے جس کو امام احمد امام ابن معین، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابوذرعہ رحمہ اللہ سب نے ضعیف قرار دیا ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ کتاب الصدقات باب القرض ۲۴۳۱، نیز ضعف حدیث دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۳۸، ضعیف ابن ماجہ ۵۲۸۔

۱۵۳۷۵ ... ہر قرض صدقہ ہے۔ حلیۃ الاولیاء، الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام :...... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۵۳۔

۱۵۳۷۶ ..... کسی چیز کو بطور قرض دینا اس کو صدقہ دینے سے افضل ہے۔ السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام :...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۰۸۵۔

۱۵۳۷۷ ... دومرتبہ قرضہ دینا۔ بغیر کسی احسان جتائے اور تختی کئے ایک مرتبہ صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام :...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۰۸۶۔

۱۵۳۷۸ ..... جس نے چاندی کا ایک سکہ دومرتبہ قرض دیا اس کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ دینے سے افضل ہے۔

السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۷۹ ... جس نے اپنے مقروض کو مہلت دی یا اس کو معاف کردیا وہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی قتادہ

۱۵۳۸۰ ... قرض دینا صدقہ دینے سے نصف ثواب رکھتا ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۸۱ ... جو مسلمان کسی مسلمان کو دومرتبہ قرض دے اس کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ دینے کے برابر ہے۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۳۸۲ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا قرض کا اٹھارہ گنا ثواب ہے اور صدقہ کا دس گنا میں نے کہا جبریل! قرض اجر میں زیادہ کسی طرح ہوا؟ انہوں نے فرمایا: کیوں کہ قرض کا طالب صرف حاجت کے وقت ہی مانگنے آتا ہے جبکہ صدقہ بسا اوقات مالدار کو بھی چلا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الحکیم عن ابی امامۃ

۱۵۳۸۳ ... جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جنت کے دروازے پر گزرا۔ جبریل علیہ السلام میرے ساتھ تھے۔ میں نے جنت عالی کے دروازے کی چوکھٹ پر لکھا دیکھا، صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ پوچھا گیا: یہ کیسے؟ تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: صدقہ بعض اوقات مالدار کو بھی چلا جاتا ہے جبکہ قرض خواہ اسی وقت تیرے پاس آتا ہے جب وہ اس کا محتاج ہوتا ہے پھر تو اپنے ہاتھ سے نکال کر اس کو اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔ ابن عساکر

۱۵۳۸۴ ... جس نے دو قرض دیے، اس کو ایک صدقہ کا ثواب ہے۔ الکبیر للطبرانی، البیہقی فی الافراد وضعفہ عن ابن مسعود

ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ روایت ضعیف ہے۔

کلام :...... اس روایت کی سند میں مسلم بن علی متروک راوی ہے دیکھئے روایت نمبر ۱۵۵۴۵

۱۵۳۸۵ ... جس نے کسی مسلمان کو دومرتبہ قرض دیا اس کو ایک صدقہ کا ثواب ہے۔ شعب الایمان للبیہقی، عن ابن مسعود

۱۵۳۸۶ ... جس نے اللہ کے لئے دومرتبہ قرض دیا اس کو ایک مرتبہ صدقہ دینے کا ثواب ہوگا۔ الصحیح لابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۸۷ ... دومرتبہ قرض دینے کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ کرنے جیسا ہے۔ ابو الشیخ، ابو نعیم فی الموفقة عن محمد المزنی ابی مهند

۱۵۳۸۸ ... کسی بندے کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے پاس اس کا کوئی بھائی آکر قرض کا سوال کرے اور وہ ہونے کے باوجود منع کردے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۸۹ کسی بندے کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے پاس اس کا کوئی بھائی آکر قرض کا سوال کرے اور اس کو دینے کی وسعت ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ وہ اس کو واپس کردے گا تو وہ اس کو قرض دیئے بغیر واپس کرے۔ الدیلمی، ابن عساکر عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۰ ...جو اپنے بھائی سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرے وہ پاکدامنی (اور عزت) کے طریقے کے ساتھ مطالبہ کرے پورا ملے یا ادھورا۔

السنن للبیهقی، مسلم عن ابی رضی اللہ عنہ

فصل ثانی......مہلت اور نرم رویے کے بیان میں

۱۵۳۹۱ ...جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس سے کچھ یا سارا قرضہ معاف کردیا وہ اس دن اللہ کے سائے میں ہوگا جس دن اللہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی الیسر

۱۵۳۹۲ ...جس نے کسی تنگدست کو سہولت تک مہلت دی اللہ پاک اس کو اس کے گناہ پر مہلت دے گا حتی کہ وہ توبہ کرلے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۹۰۔

۱۵۳۹۳ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی اس کو ہر روز اتنا صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا یہاں تک کہ اس کا قرض چکانے کا وقت آجائے پھر وقت آنے پر (قرض دار قرض ادا نہ کرسکے اور مہلت مانگے پھر) قرض خواہ اس کو دوبارہ مہلت دیدے تو اس کو اتنا مال ہر روز دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، مستدرک الحاکم عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۴ ...جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کردیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی، عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۵ ...جب آدمی کا آدمی پر کوئی حق ہو پھر وہ اس کو ایک عرصہ تک مؤخر کردے تو اس کو ایک صدقے کا ثواب ہوگا۔ پھر میعاد آنے پر دوبارہ مؤخر کردے تو ہر روز کے بدلے اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

کلام:......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۵۱۔

۱۵۳۹۶ ...تم سے پہلی اقوام میں سے ایک آدمی سے خدا نے حساب لیا۔ لیکن اس کے پاس کوئی خیر کی چیز نہ ملی، ہاں مگر وہ ایک مالدار آدمی تھا جو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا تھا اور اپنے نوکروں کو حکم دیتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دیں تب اللہ عزوجل نے ملائکہ کو فرمایا ہم اس بات کو اپنانے کے زیادہ حق دار ہیں پس اس سے بالکل ہی درگزر کردو۔

الادب المفرد للبخاری، الترمذی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۷ ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نوجوان کو کہتا، جب تیرے پاس کوئی تنگدست آئے تو اس سے درگزر کر شاید اللہ پاک ہم سے درگزر کرے چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ پاک نے اس سے درگزر کیا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۸ جو شخص چاہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی مصیبت دور ہو تو وہ تنگدست سے کشادگی کا معاملہ کرے۔

مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۳۸۷۔

۱۵۳۹۹ اللہ پاک کے سامنے اس کے بندوں میں سے ایک بندے کو لایا گیا جس کو اللہ نے خوب مال دیا تھا اس نے پوچھا: تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟" اس نے عرض کیا: میں نے کوئی عمل تو نہیں کیا ہاں مگر تو نے مجھے مال دیا تھا میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا، میری عادت تھی کہ مالدار

کو سہولت دیتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تجھ سے زیادہ اس رویے کو اپنانے کا حق رکھتا ہوں اے فرشتو! میرے اس بندے کو بالکل معاف کردو۔ مستدرک الحاکم عن حذیفہ وعقبة بن عامر وابی مسعود الانصاری

۱۵۴۰۰..... اللہ پاک اس دن جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا ایسے شخص کو اپنے سائے میں رکھے گا جس نے تنگدست کو مہلت دی ہوگی یا کسی نقصان اٹھانے والے کو چھوڑ دیا ہوگا۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنه، الفتح الکبیر ۱. ۱۹۵

کلام:..... ضعیف الجامع ۹۲۰۔

۱۵۴۰۱..... تم سے پہلے ایک شخص تھا اس کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا اس سے پوچھا کیا کوئی خیر کا کام کیا؟ اس نے کہا: مجھے اور تو کچھ معلوم نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں سے خرید وفروخت کرتا تھا میں تنگدست کو مہلت دیتا تھا اور مالدار سے بھی درگزر کرتا تھا لہٰذا اللہ پاک نے اس کو جنت میں داخل کردیا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجه عن حذیفه رضی اللہ عنه وابی مسعود رضی اللہ عنه

۱۵۴۰۲..... ایک شخص نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا لیکن وہ لوگوں کے ساتھ قرض کا معاملہ کرتا تھا، اور اپنے نمائندے کو کہتا تھا: جو سہولت سے ملے لے لے: جو تنگی ودشواری میں ہو چھوڑ دے اور درگزر کر شاید اللہ بھی ہم سے درگزر کرے چنانچہ جب وہ مرگیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو فرمایا: کیا تو نے کبھی کوئی خیر کا کام کیا؟ اس نے عرض کیا: نہیں، ہاں مگر میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں کے ساتھ کاروبار کرتا تھا، جب میں اس کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو اس کو تاکید کردیتا تھا کہ جو سہولت سے ملے لے لینا اور جس کو تنگی ودشواری ہو چھوڑ دینا، شاید اللہ پاک بھی ہم سے درگذر کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں بھی تجھ سے درگزر کرتا ہوں۔ النسائی ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۱۵۴۰۳..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس سے قرض معاف کیا اللہ پاک اس کو اس دن اپنے عرش کا سایہ دے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۱۵۴۰۴..... جو اپنے کسی حق کا مطالبہ کرے وہ پاکدامنی اور عزت کے ساتھ مطالبہ کرے خواہ پورا حق ملے یا ادھورا۔

ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنه وعائشة رضی اللہ عنها

۱۵۴۰۵..... عفت کے ساتھ اپنا حق لے پورا ہو یا ادھورا۔ ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۵۴۰۶..... جو کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس سے قرض (سارا یا کسی قدر) معاف کردے اللہ پاک اس کو جہنم کی جھلس سے بھی محفوظ رکھے گا۔ پھر آپ نے تین بار ارشاد فرمایا: خبردار! جنت کا عمل سخت اور پُر مشقت ہے۔ پھر فرمایا: جہنم کا عمل سہل ہے اور غفلت والا ہے، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے محفوظ رہے۔ کوئی گھونٹ غصہ سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب نہیں جو بندہ غصہ کے وقت پی لے، کوئی بندہ جب صرف اللہ کے لئے غصہ کو پی جاتا ہے تو اللہ پاک اس کا پیٹ ایمان سے بھر دیتے ہیں۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۵۴۰۷..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کو کچھ چھوڑ دیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے سائے اور اس کی پناہ میں ہوگا۔

ابن النجار عن ابی الیسر

۱۵۴۰۸..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس پر کوئی آسانی کی اللہ پاک اس دن جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا اس کو اپنے سائے میں رکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرة

۱۵۴۰۹..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی جبکہ اس کی میعاد پوری ہوگئی تھی تو اس کو ہر دن کے بدلے صدقہ کا ثواب ہوگا۔

الخطیب عن زید بن ارقم

۱۵۴۱۰..... نرمی برتو ایک دوسرے کے ساتھ سہولت کا معاملہ کرو اور ایک دوسرے پر آسانی کرو اگر حق کا طلب گار جان لیتا کہ اس کو اپنے حق کی تاخیر سے ادائیگی میں کیا اجر ملے گا تو طلب گار مطلوب سے بھاگتا پھرتا۔ الدیلمی عن ابی سعید

۱۵۴۱۱... لوگوں میں قیامت کے دن سب سے پہلے جو اللہ کا سایہ حاصل کرے گا وہ شخص ہوگا جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی حتی کہ اس کو ادائیگی کی توفیق ہوگئی یا اس پر اپنا مال صدقہ کردیا اور کہہ دیا کہ میرا جو تجھ پر مال ہے وہ میں نے تجھ پر صدقہ کیا اور اس کا مطلوب صرف اللہ کی رضا ہو اور وہ دستاویز پھاڑ ڈالے۔الکبیر للطبرانی عن ابی الیسر

۱۵۴۱۲... جس نے اپنے مقروض کو بالکل چھوڑ دیا یا کچھ حصہ قرض معاف کردیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش تلے ہوگا۔

مسند ابی یعلی عن ابی قتادۃ

۱۵۴۱۳... جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ جہنم کی شدت سے پناہ حاصل کرے تو وہ قرض دار کو مہلت دے یا تنگدست کو چھوڑ دے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الیسر

۱۵۴۱۴... جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ اس کو جہنم کی سختیوں سے نجات دے تو وہ تنگدست کو گنجائش دے یا اس کو چھوڑ دے۔

الجامع لعبدالرزاق عن یحیی بن ابی کثیر مرسلاً

۱۵۴۱۵... جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ اس کی مصیبت کو دور کرے اس کی مانگ پوری کرے اور قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ حاصل کرے تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کردے۔ المصنف لعبدالرزاق عن ابی الیسر

۱۵۴۱۶... جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اس کی مصیبت دور ہو اور اس کی دعا قبول ہو تو وہ تنگدست پر آسانی کرے یا اس کو معاف کردے۔اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کو پسند کرتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عبادۃ بن ابی عبید

۱۵۴۱۷... جو اللہ تعالیٰ کے سائے میں آنا پسند کرے تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرضہ (کچھ یا سارا) معاف کردے۔

ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، السنن للبیھقی عن ابی الیسر

۱۵۴۱۸...... جس کو یہ بات خوشگوار لگے کہ اس دن وہ اللہ کے سائے میں آئے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کردے۔ الکبیر للطبرانی عن عالم بن عبداللہ بن اسعد بن زرارۃ منقطع وھذا یدخل فیمن اسند عنہ من الصحابۃ الذین ماتوا فی حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسعد بن زرارۃ مات علی رأس تسعۃ اشھر من الھجرۃ قال البغوی: بلغنی انہ اول من مات من الصحابۃ بعد الھجرۃ واول میت صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واول من دفن بالبقیع وذلک قبل بدر

۱۵۴۱۹... جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ پاک اس کو قیامت کے دن کی سختی سے بچائے تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا اس سے (کچھ یا سارا) قرضہ معاف کردے۔مسلم عن عبداللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ

۱۵۴۲۰... جس کو یہ پسند ہو کہ قیامت کے دن غم سے امن میں رہے وہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کردے۔

الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ بن قتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۲۱... جس کا کسی آدمی پر کوئی حق ہو اور وہ اس کو مہلت دیدے تو اس کو ہر روز کے بدلے صدقہ کا ثواب ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۵۴۲۲... اے کعب! آدھا لے لے اور آدھا چھوڑ دے۔الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۱۵۴۲۳... جو اپنے بھائی سے کسی حق کا مطالبہ کرے تو پاکدامنی کے ساتھ کرے پورا ملے یا ادھورا۔السنن للبیھقی عن ابی رضی اللہ عنہ

۱۵۴۲۴... تنگدست کی بددعا سے بچو۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۲۵... ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نوکر کو کہتا: جب تو کسی تنگدست کے پاس پہنچے تو اس کو چھوڑ دے شاید اللہ ہم کو بھی چھوڑ دے چنانچہ جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ پاک نے اس کو چھوڑ دیا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تیسری فصل......قرض لینے والے کی حسن نیت اور حسن ادائیگی کا بیان

۱۵۴۲۶　جو بندہ قرض ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ کی طرف سے اس کی مدد ہوگی۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۴۲۷...... جس نے واپسی کی نیت سے قرض لیا اللہ پاک اس کی طرف سے اس کو قیامت کے دن بھی ادا کردے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونة

کلام:......ضعیف الجامع ۵۳۷۰۔

قرضدار کی اللہ کی طرف سے مدد

۱۵۴۲۸......جس پر قرض ہو اور وہ ادائیگی کا ارادہ (وکوشش) رکھے تو اللہ کی طرف سے اس کے ساتھ مددگار رہے گا۔

الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۹۷۔

۱۵۴۲۹......جس نے لوگوں کے اموال ادائیگی کی نیت سے لئے اللہ پاک اس کی طرف سے ادا کردے گا اور جس نے عدم ادائیگی کی نیت سے مال وصول کیا اللہ پاک بھی اس کے اموال کو ضائع کردے گا۔ مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۴۳۰......اللہ پاک قرضدار کے ساتھ ہے جب تک کہ وہ قرض ادا کرے اور اس کا قرض ایسے کسی کام میں نہ لیا گیا ہو جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنے۔

التاریخ للبخاری، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن جعفر

۱۵۴۳۱......جس کو کوئی قرض دیا جائے اور اللہ کو معلوم ہو کہ وہ ادائیگی کی نیت رکھتا ہے تو اللہ پاک ضرور دنیا ہی میں اس کی ادائیگی کرادیں گے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن میمونة

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ مصنف الجامع ۵۱۴۲، ضعیف النسائی ۳۱۷۔

۱۵۴۳۲......جس نے قرض لیا اور وہ ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ اس کی مدد کرے گا۔ النسائی عن میمونة

۱۵۴۳۳ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ الترمذی، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۲۸۹۸۔

۱۵۴۳۴......لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرنے والا ہے۔ ابن ماجہ عن العرباض بن ساریة

۱۵۴۳۵......تم میں بہترین، بہترین ادائیگی کرنے والے ہیں۔ النسائی عن العرباض

۱۵۴۳۶......تم میں سے اچھے لوگ اچھی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ مسند احمد، البخاری، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۴۳۷......قرض کی کوئی دوا نہیں ہے صرف قضاء (ادائیگی) (وفاء پوری) ادائیگی اور شکریہ ہے۔

التاریخ للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۹۱۷، الضعیفة ۷۹۶۔

۱۵۴۳۸......جس قرض دار کے پاس اس کا قرض خواہ راضی واپس لوٹے اس قرض دار کے لئے زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتی ہیں۔ اور کوئی قرض دار اپنے قرض خواہ کو قدرت کے باوجود خالی واپس کرے تو اللہ پاک اس پر ہر دن اور رات میں گناہ لکھتے ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن خولة امرأة حمزة

کلام:......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۹۳۱۔

۱۵۴۳۹ ..... صاحب وسعت کا ٹال مٹول کرنا اس کی عزت کو داؤ پر لگانا ہے اور اس کی سزا کا سبب بنتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن الشرید

۱۵۴۴۰ ..... مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب قرض خواہ کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو اس کو تسلیم کرنا چاہیے۔

ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۴۴۱ ..... ٹال مٹول کرنا ظلم کا حصہ ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، الضیاء عن حبشی بن جنادة

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۹۴۲۔

الاکمال

۱۵۴۴۲ ..... جس نے قرض لیا اور وہ ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ پاک قیامت کے دن بھی اس کی طرف سے ادا کردے گا۔ اور جس نے قرض عدم ادائیگی کی نیت سے لیا اور وہ مرگیا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس سے فرمائے گا کیا تیرا خیال تھا کہ میں اپنے بندے کے لئے اس کا حق وصول نہ کروں گا۔ پھر اس کی نیکیاں لے کر دوسرے کی نیکیوں میں ڈال دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہونگی تو دوسرے کی برائیاں اس کے سر پر ڈال دی جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۵۴۴۳ ..... جس نے قرض لیا اس نیت سے کہ اس کو ادا کردے گا تو اس کی اللہ کی طرف سے مدد ہوں۔ السنن للبیهقی عن میمونه رضی الله عنهما

۱۵۴۴۴ ..... جس نے قرض لیا اور دل میں اس کی ادائیگی کا خیال رکھا اللہ اس کی ادائیگی دین میں مدد فرمائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونه رضی الله عنهما

مقروض اگر وفات پاجائے

۱۵۴۴۵ ..... جس نے کوئی قرض لیا اور اس کے دل میں ادائیگی کا قصد ہے پھر وہ وفات کر جائے تو اللہ پاک اس سے درگزر فرمائے گا اور اس کے قرض خواہ کو جس طرح بھی راضی کرے گا۔ اور جس نے قرض لیا اور اس کے دل میں ادائیگی کا خیال بھی نہیں پھر وہ وفات کر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قرض خواہ کی طرف سے اس سے ضرور بدلہ دے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۵۴۴۶ ..... جس نے ادائیگی کی نیت سے قرض لیا اور وہ ادا کرنے کی کوشش اور فکر میں لگا رہا پھر ادائیگی کے بغیر وفات کر گیا تو اللہ پاک اس بات پر قادر ہے کہ اس کے قرض خواہ کو کسی طرح بھی راضی کردے اور وفات پانے والے کی مغفرت کردے۔

اور جس نے قرض لیا لیکن نیت یہ تھی کہ اس کا قرض کھا جائے گا اور ادا نہ کرے گا اور پھر بغیر ادائیگی اس حال میں مرگیا تو اس کو کہا جائے گا کیا تیرا کیا خیال تھا کہ ہم فلاں بندے کے حق کو وصول نہ کریں گے۔ پھر اس کی نیکیاں لے کر قرض خواہ کو دیدی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو قرض کے مالک کے گناہ اس قرضدار کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے۔

شعب الایمان للبیهقی عن القاسم بن معاویة بلاغاً مرسلاً

۱۵۴۴۷ ..... میرے کسی امتی نے (میری زندگی میں) کوئی قرض لیا اور اس کی ادائیگی کی کوشش بھی کی لیکن پھر ادائیگی سے قبل وہ مرگیا تو میں اس کا ولی ہوں (اور اس کی طرف سے ادائیگی کروں گا)۔ السنن للبیهقی، ابن النجار، عن عائشه رضی الله عنها

کلام: ..... روایت ضعیف ہے۔ لیکن اس کا مضمون دوسری مستند احادیث سے ثابت ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۷

۱۵۴۴۸ ..... جس نے کوئی قرض لیا اور دل میں ادائیگی کا قصد رکھا پھر وہ وفات کر گیا تو اللہ پاک اس سے درگزر کرے گا۔ اور اس کے قرض دار کو ہر حال میں راضی کرلے گا اور جس نے اس نیت سے قرض لیا کہ ادائیگی کی نیت نہیں کی اور پھر مرگیا تو اللہ پاک اس کے قرض خواہ کے لئے قیامت

کے دن ضرور بدلہ لے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۵۴۴۹۔۔۔۔۔جو اس حال میں مرا کہ اس پر قرض تھا اور اس کی ادائیگی کی نیت بھی تھی تو اللہ پاک اس کو عذاب دے گا اور نہ اس سے سوال کرے گا۔

ابو نعیم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۴۵۰۔۔۔۔۔جو مسلمان قرض لے اور ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ پاک دنیا میں اس کو ادائیگی کی توفیق بخش دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونة رضی اللہ عنہا

۱۵۴۵۱۔۔۔۔۔جس کسی پر کوئی قرض ہو اور وہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ کی طرف سے ضرور اس کی مدد ہوگی۔

الجامع لعبدالرزاق عن میمونة وفیہ راویان لم یسمیا

۱۵۴۵۲۔۔۔۔۔کوئی شخص لوگوں کے اموال نہیں لیتا مگر ان کی ادائیگی کا قصد رکھتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف سے ضرور ادا کردے گا۔اور جو لوگوں کے اموال ضائع کرنے کی نیت سے لے تو اللہ پاک بھی اس کو ضائع کردیتا ہے(یعنی وہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا)۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۴۵۳۔۔۔۔۔اے عائشہ! کوئی شخص کسی کا مقروض نہیں ہوتا جس کو اللہ جانتا ہے کہ وہ ادائیگی کا حریص ہے تو مستقل اللہ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

ادائے قرض کے آداب اور فضائل۔۔۔۔۔الاکمال

۱۵۴۵۴۔۔۔۔۔لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو حسن ادائیگی کے ساتھ قرض ادا کرے۔ابو نعیم عن ابی رافع

۱۵۴۵۵۔۔۔۔۔یہی اس کو دیدو بے شک لوگوں میں بہترین وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، الترمذی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن خزیمہ، الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ابی رافع

فائدہ:۔۔۔۔۔نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے ایک نوجوان اونٹ قرض لیا۔پھر اس کی ادائیگی کے وقت اپنے غلام ابو رافع کو فرمایا:اس کو اونٹ دیدو ابو رافع نے عرض کیا اونٹوں میں اس کے اونٹ جیسا کوئی نہیں بلکہ سب اس سے بڑھیا اونٹ ہیں نبی ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۵۴۵۶۔۔۔۔۔اس کو یہ عطا کردو بے شک تم میں سے اچھا وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔مسند احمد، الترمذی، عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۴۵۷۔۔۔۔۔قوم میں بہترین شخص وہ جو بہترین ادائیگی کرے۔مسند احمد، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ عن العرباض

۱۵۴۵۸۔۔۔۔۔سبحان اللہ! یہ تو مکارم اخلاق میں سے ہے چھوٹا لو بڑا دو،اور بڑی لو چھوٹی دو اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔

المصنف لعبدالرزاق عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا خمیر روٹی قرض لینے کے بارے میں تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا:۔

۱۵۴۵۹۔۔۔۔۔اللہ رحم کرے ایسے بندے پر جو نرمی کے ساتھ ادائیگی کرنے والا ہو اور نرمی کے ساتھ مطالبہ کرنے والا ہو۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۴۶۰۔۔۔۔۔ایک شخص اچھا ادا کرنے والا نرم تقاضا کرنے والا اور نرمی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے والا تھا لہٰذا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

مسند ابو داؤد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۵۴۶۱۔۔۔۔۔جو اپنے قرض خواہ کا حق لے کر اس کی طرف چلے اس پر زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں رحمت بھیجتی ہیں،اس کے ہر قدم کے بدلے جو وہ اٹھاتا ہے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔الخطیب والدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۴۶۲۔۔۔۔۔جو اپنے بھائی کے پاس اس کا حق(قرض)لے کر جائے اور جا کر اس کو(پورا)ادا کردے اس کو اس کے بدلے صدقے کا ثواب ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۴۶۳ جس کے پاس سے اس کا قرض خواہ راضی ہو کر نکلا اس کے لئے زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں دعائے رحمت کرتی ہیں اور جس کے پاس سے اس کا قرض خواہ ناراض ہو کر نکلے اس پر ہر رات، دن، مہینے اور سال ظلم لکھا جاتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن خولة

۱۵۴۶۴ سچ! مجھ سے زیادہ انصاف برتنے والا کون ہے، اللہ تعالیٰ ایسی امت کو پاک نہ کرے جس میں کمزور طاقتور سے اپنا حق نہ لے سکے اور کمزور اس کو جھنجھوڑ نہ سکے، اے خولہ! اس کو کھانا دے خاطر داری کر اور اس کا حق پورا ادا کر، کوئی قرض خواہ اپنے مقروض کے پاس سے راضی ہو کر نکلے تو اس پر زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں دعائے رحمت بھیجتی ہیں اور جو مقروض اپنے قرض خواہ کو تنگ کرے حالانکہ وہ اس کا حق ادا کر سکتا ہے تو اللہ پاک اس پر دن رات کے بدلے گناہ لکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن خولة بن قیس

قضائے دین کی دعا......الاکمال

۱۵۴۶۵ اے سلمان! کثرت کے ساتھ یارب اقض عنی الدین وأغننی من الفقر پڑھا کرو۔

ترجمہ:......اے پروردگار میرا قرض اتار دے اور مجھے فقر و فاقے سے بچا کر غنی کر دے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان

کلام:......روایت محل کلام ہے مختصر المقاصد ۱۲۲۱۔

۱۵۴۶۶......اے معاذ! کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جس کو تو دعا میں مانگتا رہے پھر اگر تجھ پر ڈھیر برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ پاک تیری طرف سے ادا کر دے گا اے معاذ! یہ پڑھا کر:

قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعزمن تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر تولج اللیل فی النهار وتولج النهار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب.

رحمن الدنیا والآخرة رحیمهما تعطی من تشاء منهما وتمنع من تشاء ارحمنی رحمة تغنینی بها عن رحمة من سواک.

کہہ دے: اے اللہ! تو مالک الملک ہے جس کو چاہتا ہے ملک عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے تیرے ہی ہاتھ میں سب خیر ہے، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے تو رات کو داخل کرتا ہے دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن اور دونوں جہانوں کے رحیم! جس کو تو چاہتا ہے دونوں جہان میں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے محروم کر دیتا ہے، مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کی بدولت تو مجھے دوسروں کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۶۷ اے معاذ! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں تو انکو پڑھے تو اگر تجھ پر پہاڑوں کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ اس کو پورا ادا کر دے گا۔

قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر تولج اللیل فی النهار وتولج النها ر فی اللیل وتخرج الحی مر المیت ونحرج المیت من الحی وترزق مر تشاء بعیر حساب.

اله الاحرة والدنیا تعطی منهما من تشاء وتمنع منهما من تشاء قل اللهم أغننی من الغفر واقض عن الدین وفونی فی عبادتک وجهاد فی سبلک. الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۶۸...... حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھاتے تھے اور فرماتے تھے اگر تم میں سے کسی پر ایک پہاڑ سونے کے برابر بھی قرض ہو پھر وہ اللہ عزوجل سے یہ دعا کرے تو اللہ پاک اس کی طرف سے قرض کا بندوبست فرمادے گا۔

اللھم فارج الھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھا انت ترحمنی رحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک.

اے اللہ رنج کو دور کرنے والے غم کو مٹانے والے، پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے! دنیا وآخرت کے رحمٰن اور رحیم! مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کے ذریعے تو مجھے اوروں کی رحمت سے بے نیاز کردے۔ مستدرک الحاکم عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۴۶۹...... کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جو اگر تو مانگے تو اگر تجھ پر جبل احد کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ پاک تیری طرف سے اس کو ادا کردے۔ اے معاذ! یہ پڑھ!

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر. رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھما تعطیھما من تشاء ارحمنی رحمۃ بھا. الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

دوسرا باب...... بغیر ضرورت قرض لینے کی ممانعت

۱۵۴۷۰...... قیامت کے روز قرضدار سے قرضہ لیا جائے گا جب وہ بغیر ادا کئے مرجائے سوائے تین آدمیوں کے: ایک وہ آدمی جس کی قوت راہ خدا میں لڑتے لڑتے کمزور پڑ جائے پھر وہ قرض لے کر اللہ کے دشمن سے لڑنے کے لئے اپنی طاقت بنائے دوسرا وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان مرجائے مگر وہ کفن دفن کے لئے قرض کے سوا بندوبست نہ کرسکے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے نفس پر بدکاری کا خوف کرے لہٰذا وہ عفت حاصل کرنے کے لئے نکاح کرے تاکہ اس کا ایمان محفوظ رہے قیامت کے دن اللہ پاک ان لوگوں کی طرف سے قرض ادا کردے گا۔

ابن ماجہ، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمرو

کلام...... روایت ضعیف ہے ضعیف ابن ماجۃ ۵۳۰، ضعیف الجامع ۱۴۴۲

۱۵۴۷۱...... تیرا بھائی (قبر میں) اپنے قرض کے بدلے محبوس ہے اس کی طرف سے قرض ادا کردے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، السنن للبیھقی عن سعد بن الا طول

۱۵۴۷۲...... سبحان اللہ! کیا سختی نازل ہوتی ہے۔

صحابہ فرماتے ہیں: ہم یہ سن کر خاموش رہے اور گھبرا گئے جب اگلا دن ہوا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیا سختی تھی جو نازل ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے بارے میں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہوجائے پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہوجائے پھر زندہ کیا جائے اور پھر قتل ہوجائے اور اس پر قرض کا بوجھ ہو تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہ کردیا جائے۔ مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم عن محمد بن جحش

۱۵۴۷۴...... جو اس حال میں مرا کہ اس پر ایک دینار یا ایک درہم بھی قرض تھا تو اس کو اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا کیوں کہ وہاں دینار ہوں گے اور نہ درہم۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۴۷۵...... وہاں بنی فلاں کا ایک آدمی ہے تمہارا آدمی اس کے قرض کی وجہ سے (قبر میں) بندھا ہوا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۷۶...... قرض دین میں عیب ہے۔ ابو نعیم فی المعرفۃ عن مالک بن یخامر، القضاعی عنہ عن معاذ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۰۳۲، الضعیفۃ ۲۷۲۔

۱۵۴۷۷ ...... قرض دو طرح کے ہیں: ایک قرض وہ ہے جس کا مقروض مرجائے اور اس کی ادائیگی کی نیت تھی تو میں اس کی طرف سے ولی ہوں (اور میں اس کا قرض ادا کروں گا) اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی نیت ادائے قرض کی نہیں تھی تو اس کے قرض کے بدلے اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ کیوں کہ اس دن دینار ہوگا اور نہ درہم۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۵۴۷۸ ...... قرض اللہ کا جھنڈا ہے زمین پر جب اللہ پاک کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس جھنڈے کو اس کی گردن میں لٹکا دیتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۰۳۱، الضعیفۃ ۲۷۳۔

۱۵۴۷۹ ...... قرض رات کا غم ہے اور دن کی ذلت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

کلام: ...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۰۳۳ کشف الخفاء ۱۳۲۷۔

۱۵۴۸۰ ...... قرض دینداری اور عزت و مرتبہ کو گراتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

کلام: ...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۰۳۴۔ الضعیفۃ ۲۷۴۔

۱۵۴۸۱ ...... اللہ کے ہاں سے کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی بندہ اس حال میں وفات پائے کہ اس پر قرض ہو اور پیچھے اس کی ادائیگی کا سامان بھی نہ ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابی داؤد ۷۲۵، ضعیف الجامع ۱۳۹۲۔

۱۵۴۸۲ ...... صاحب قرض اپنے مقروض پر مطالبہ کا حق رکھتا ہے جب تک کہ وہ ادا نہ کرے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام: ...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۸۶۹۔

۱۵۴۸۳ ...... بچو قرض سے بے شک وہ رات کا غم اور دن کی ذلت کا سامان ہے۔ شعیب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۱۹۹، الضعیفۃ ۲۲۶۵۔

۱۵۴۸۴ ...... جو شخص قرض لے اور اس کو یقین ہو کہ وہ اس کو ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھے گا تو وہ اللہ سے چور حالت ملے گا۔

ابن ماجہ عن صھیب رضی اللہ عنہ

۱۵۴۸۵ ...... قرض دار اپنے قرض کی وجہ سے قبر میں جکڑا ہوتا ہے جو اللہ سے ایک بار گلو خلاصی کی شکایت کرتا رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی و ابن النجار عن البراء رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۴۵۷، الضعیفۃ ۱۳۷۶۔

۱۵۴۸۶ ...... قرض دار اپنی قبر میں جکڑا ہوتا ہے اس کو صرف قرض کی ادائیگی ہی چھڑا سکتی ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع۔

۱۵۴۸۷ ...... کوئی شخص مختلف ٹکڑوں کا لباس پہنے اس سے بہتر ہے کہ وہ چیز قرض لے جس کو ادا کرنے کی وسعت نہ رکھے۔ مسند احمد عن انس

۱۵۴۸۹ ...... اپنی جانوں کو خوفزدہ نہ کرو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کس چیز کے ساتھ ہم اپنی جانوں کو خوفزدہ نہ کریں؟ فرمایا: قرض کے ساتھ۔

السنن للبیھقی عن عقبۃ بن عامر

الاکمال

۱۵۴۹۰ ...... اپنی جانوں کو امن کے بعد خوفزدہ نہ کرو صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کس طرح؟ ارشاد فرمایا: قرض کے ساتھ۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن عقبۃ بن عامر

۱۵۴۹۱......عقل آنے کے بعد اپنے دلوں کو گھبراہٹ میں نہ ڈالو۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! ہمارے دلوں کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والی کیا شے ہے؟ ارشاد فرمایا: قرض۔شعب الایمان للبیھقی عن صفوان بن سلیم، بلاغاً

۱۵۴۹۲......اس حال میں نہ مرنا کہ تجھ پر قرض ہو۔ کیوں کہ وہاں درہم ودینار نہ ہوں گے بلکہ وہاں نیکیوں اور بدیوں کے ساتھ بدلہ ہوگا اور حساب چکتا ہوگا اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۵۴۹۳......کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ قیامت کے دن بندہ اللہ سے مقروض حالت میں ملاقات کرے اور مرتے ہوئے قرض چکانے کا سامان بھی نہ کرجائے۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری، ابوداؤد، الکنی للحاکم، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۹۴......قرض ایک ایسا بھاری طوق ہے جو بندہ کے گلے میں پڑا ہوتا ہے، جس کے ساتھ بندہ بدبخت ہوجاتا ہے یا نیک بخت یہ رات دان اس کو رنجیدہ وکبیدہ خاطر رکھتا ہے۔ وہ مسلسل اجر بھی پاتا ہے اگر ایک وقت میں اس کو ادا کردے اس طرح وہ قرض کے ساتھ نیک بخت ہوجاتا ہے۔ یا اس کو بے وقعت سمجھ کر غفلت کا شکار رہتا ہے حتیٰ کہ مرجاتا ہے تو یوں وہ قرض کے ساتھ بدبخت ہوجاتا ہے۔

الدیلمی عن عمرو بن حزم

۱۵۴۹۵......قرض اللہ کا بھاری جھنڈا ہے کون ہے جو اس کو اٹھانے کی طاقت رکھے؟الدیلمی عن ابی بکر

۱۵۴۹۶......اگر کوئی آدمی راہ خدا میں شہید ہوجائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید ہوجائے، پھر زندہ کیا جائے اور پھر شہید ہوجائے تب بھی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اس کا قرض نہ چکا دیا جائے۔ اور وہاں سونا اور چاندی نہ ہوگا وہاں تو نیکیاں اور بدیاں ہی ہوں گی۔

الکبیر للطبرانی عن محمدبن عبداللہ بن جحش، عبد بن حمید، السنن للسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

۱۵۴۹۷......آدمی پھٹے ہوئے مختلف کپڑوں کے ٹکڑے اکھٹے کرکے اپنا تن ڈھانکے یہ اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ ایسا قرض لے جس کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۴۹۸......ادھر آ، جبریل علیہ السلام نے ابھی مجھ سے بات کی ہے اور فرمایا ہے سوائے قرض کے۔ وہ تجھ سے ضرور لیا جائے گا۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمرو

مقروض کی جان اٹکی رہے گی

فائدہ:......ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں شہید ہوجاؤں تو مجھے کیا اجر ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جنگ میں گھسنے کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو بلا کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۴۹۹......مومن کی جان اٹکی رہتی ہے مرنے کے بعد جب تک کہ اس پر قرض رہے۔

الصحیح لابن حبان، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۰......مومن کی جان اپنے قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۱......وہاں بنی فلاں کا ایک آدمی ہے تمہارا ساتھی (مرنے والا) اس کا مقروض تھا اور اب وہ جنت کے دروازے میں جانے سے قرض کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔مسند احمد، الرویانی، مستدرک الحاکم، ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی، السنن للسعید بن منصور عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۲......کیا تمہارے بیچ کوئی ہذیل کا آدمی ہے؟ کیوں کہ تمہارا ساتھی اس کے قرض کی وجہ سے قید میں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۵۵۰۳ ... تمہارا آدمی جنت کے دروازے پر روک لیا گیا ہے کیوں کہ اس پر قرض ہے۔ اگر تم چاہو تو اس کو اللہ کے عذاب کے سپرد ہونے دو اور اگر چاہو تو اس کو آزاد کرا دو۔ ابو داؤد، السنن للبیھقی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۴ ... یہاں فلاں خاندان کا کوئی آدمی ہے؟ کیوں کہ تمہارا آدمی جنت میں جانے سے رکا ہوا ہے اپنے اوپر قرض کا بوجھ ہونے کی وجہ سے یا تو تم اللہ کے عذاب سے اس کا فدیہ دے دو ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا ہونے کے لئے چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۵ اب تو نے اس کی سزا کو اس پر ٹھنڈا کیا ہے۔

ابو داؤد، مسند احمد، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۶ ... جبرئیل علیہ السلام نے مجھے منع فرمایا ہے کہ میں کسی مقروض آدمی کی نماز جنازہ پڑھوں نیز ارشاد فرمایا: تمہارا آدمی اپنی قبر میں اپنے قرض کے بدلے گروی رکھا ہوا ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۷ ... ایسے آدمی کے اوپر میرا نماز جنازہ پڑھانا کیا نفع دے گا جس کی روح اس کی قبر میں قرض کے بدلے رہن رکھی ہوئی ہے، اور وہ اللہ کے پاس جانے سے رکی ہوئی ہے ہاں اگر کوئی اس کے قرض کا ضامن بن جائے تو میں اس پر نماز پڑھا دوں گا کیوں کہ میری نماز اس کے لئے نفع مند ثابت ہوگی۔ الباوردی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۸ ... تم اپنے آدمی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، یعنی جس پر قرض ہے۔ البخاری، شعب الایمان للبیھقی عن سلمة بن الاکوع

۱۵۵۰۹ ... تمہارے بندے پر قرضہ ہے لہٰذا اس کی نماز تم پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید

۱۵۵۱۰ ... عنقریب اولاد پر والدین کا قرضہ ہوگا پس قیامت کے دن والدین اپنی اولاد کے ساتھ چمٹ جائیں گے (اور قرض کا مطالبہ کریں گے) وہ کہے گا میں تو تمہاری اولاد ہوں۔ وہ تمنا کریں گے کاش! ہماری اور بھی اولاد ہوتی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۵۱۱ ... ہر قرضہ قرض دار کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا مگر جس نے تین باتوں میں قرضہ لیا ہوگا: ایک وہ آدمی جس کی قوت راہ خدا میں کمزور پڑ جائے پس وہ دشمن کے قتال پر قرض لے کر مدد اور قوت حاصل کرے پھر وہ بغیر ادا کئے مر جائے ایک وہ شخص جو اپنی جان پر بے نکاح (رہ کر برائی میں مبتلا) ہونے کا اندیشہ کرے پھر قرض لے کر کسی عورت سے شادی کرے اور پاکدامنی حاصل کرے اور ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان وفات کر جائے اور وہ اس کے کفن دفن کا بندوبست نہ کر سکے مگر قرض کے ساتھ۔ پھر وہ بغیر ادا کئے مر جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف سے ادا کر دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۵۵۱۲ ... قیامت کے دن مقروض کو بلایا جائے گا اللہ پاک اس کو فرمائیں گے: کس چیز میں تو نے لوگوں کے اموال ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: پروردگار! تو جانتا ہے کہ میرے اموال غرق ہو گئے اور جل گئے پروردگار فرمائے گا! میں آج تیری طرف سے قرض ادا کر دوں گا۔ پس اس کا قرضہ ادا کر دیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۱۵۵۱۳ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلائیں گے اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے۔ پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! کس چیز میں تو نے لوگوں کے اموال ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: وہ صرف جلنے میں، غرق ہوتے میں اور گھاٹے میں تباہ ہوئے ہیں۔

پس اللہ پاک کوئی چیز منگوائیں گے اور اس کو میزان میں رکھیں گے تو بندہ کا میزان عمل بھاری ہو جائے گا۔

ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۱۵۵۱۴ اللہ پاک قیامت کے دن مقروض کو بلائیں گے اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے پھر پروردگار اس سے دریافت فرمائیں گے: اے ابن آدم! کس طرح تو نے قرض لئے اور کس طرح لوگوں کے حقوق ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! تو جانتا ہے میں نے قرض لئے تو انکو کھانے پینے اور پہننے میں ضائع نہیں کیا۔ بلکہ کبھی مال جل گیا، کبھی چوری ہو گیا اور کبھی گھاٹے کا شکار ہو گیا۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے:

میرے بندے نے سچ کہا: میں زیادہ حقدار ہوں اس بات کا کہ آج تیری طرف سے قرضہ ادا کروں (پھر اللہ پاک) کوئی چیز منگوائیں گے اور اس کو ترازو کے پلڑے میں رکھ دیں گے اس سے اس کی نیکیاں برائیوں پر وزنی ہوجائیں گی۔ پھر وہ اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند احمد، حلیة الاولیاء عن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کتاب الدین (قرض) کے لواحق میں

۱۵۵۱۵... جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے پھر اس کو (مقروض کی طرف سے کھانے کا) طباق ھدیہ میں آئے یا اس کو جانور پر سوار کرائے تو وہ اس ہدیہ کو قبول کرے اور نہ جانور پر سواری کرے الا یہ کہ اس کے اور مقروض کے درمیان پہلے سے یہ معاملہ چلتا ہو۔

ابن ماجه، السنن للبيهقي عن انس رضی الله عنه

کلام:...... اس کی سند میں عتبہ بن حمید الضبی ہے جس کو امام احمد اور امام ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے، زوائد ابن ماجہ رقم الحدیث ۲۴۳۲، نیز ضعف حدیث دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۵۲۹ ضعیف الجامع ۳۹۰

۱۵۵۱۶... ہر قرض جو نفع کو کھینچے وہ سود ہے۔ الحارث بن علی

روایت ضعیف ہے۔ السنی المطالب ۱۰۹۴، التحدیث ۱۷۷، التمییز ۱۲۴۔

۱۵۵۱۷... قرض کا بدلہ شکریہ اور ادائیگی ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عبداللہ بن ابی ربیعة

۱۵۵۱۸... کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تجھ پر صبیر پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہوگا اللہ تیری طرف سے ادائیگی (کا بندوبست) فرمادے گا یوں کہا کر:

اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك

اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے کفایت دے اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اوروں سے بے نیاز کردے۔

مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۵۱۹... کہا میں تجھے ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ اگر تو اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ تیرا غم دور کردے اور تیرا قرض ادا کردے۔ لہٰذا صبح و شام یہ پڑھا کر:

اللهم انی اعوذبک من الهم والحزن واعوذبک من العجز والكسل واعوذبک من الجبن والبخل واعوذبک من غلبة الدين وقهر الرجال.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی و سستی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے ہجوم کرنے سے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں غسان بن عوف بصری ہے، جو ضعیف ہے، عون المعبود ۴/۴۱۳، نیز دیکھئے: ضعیف الجامع ۲۱۶۹۔

۱۵۵۲۰ قرض وصیت سے قبل ہے۔ السنن للبیہقی

فائدہ:...... مرنے والا اگر مقروض ہے تو اس کی وصیت پوری کرنے سے قبل اس کا قرض اس کے مال میں سے چکایا جائے گا۔

الاکمال

۱۵۵۲۱... اے علی! اللہ تجھے اچھا بدلہ دے (جو اسلام کی دولت ہے) قیامت کے دن اللہ تیری گردن آزاد کرے جیسے تو نے آج اپنے مسلمان بھائی کی گردن چھڑائی ہے۔ کوئی بندہ جو اپنے بھائی کا قرض ادا کردے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن آزاد کردے گا۔ پوچھا گیا یا رسول

اللہ! کیا یہ خصوصیت صرف علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

عبد بن حمید، السنن للبیهقی وضعفه عن ابی سعید

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۵۵۲۲..... اے علی! اللہ تجھے جزائے خیر دے، اللہ تیری گردن آزاد کرے جس طرح تو نے اپنے بھائی کی گلوخلاصی کرائی، کوئی میت ایسی نہیں جو قرض کی حالت میں ہو تو وہ اپنے قرض کے عوض مرہون ہوتا ہے۔ جو اس میت کا قرض ادا کر کے اس کو آزاد کردے اللہ پاک قیامت کے دن اس کو (جہنم سے) آزاد کردے گا۔ پوچھا گیا کیا یہ خاص علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

السنن للبیهقی وضعفه عن علی رضی الله عنه

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، روایت کو امام بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۵۵۲۳..... جس نے قرض لیا کسی آدمی پر تو قرض خواہ اسی آدمی سے مطالبہ کرے جس پر قرض لیا گیا ہے اور وہ اپنے ساتھی کا پورا قرض بھی ادا کرے۔

الجامع لعبدالرزاق عن عمر بن عبدالعزیز مرسلاً

۱۵۵۲۴..... تم سے پہلے ایک آدمی تھا جو لوگوں سے قرض و امانت کا لین دین کرتا تھا اس کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اس سے ہزار دینار لئے ادائیگی کی تاریخ آئی تو مقروض دینار لے کر آنے لگا راستے میں سمندر میں تلاطم آگیا۔ اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں دینار رکھ کر سمندر کے پاس آیا اور دعا کی اے اللہ! فلاں شخص کی میرے پاس امانت ہے۔ جبکہ سمندر میں تلاطم آیا ہے۔ آپ یہ امانت اس کو پہنچا دیجئے، پھر اس نے لکڑی سمندر میں ڈال دی، لکڑی سمندری موجوں پر اچھلتی کودتی چل پڑی۔ ادھر قرض خواہ آدمی صبح کی نماز کے لئے نکلا۔ وہ لکڑی آکر اس کے ٹخنے پر لگی۔ قرض خواہ نے لکڑی اٹھالی۔ پھر اپنے گھر والوں کو بلایا لکڑی لے لو۔ لیکن اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑی نہ کرنا۔ جب تک میں نماز نہ پڑھ لوں، پھر دیکھا کہ اس میں دنانیر ہیں اس نے ان کا وزن اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا۔

پھر ایک زمانے کے بعد قرض خواہ کی مقروض سے ملاقات ہوئی، قرض خواہ نے پوچھا: کیا تو فلاں آدمی نہیں ہے؟ اس نے کہا: ہاں پوچھا کیا میں نے تجھے قرض نہیں دیا تھا۔ بولا ضرور، پوچھا میرا مال کہاں ہے؟ کہا وزن بتا پھر کہا اللہ جانتا ہے کہ میں نے اتنا وزن مال ادا کردیا ہے۔ قرض خواہ بولا: ہاں بے شک اللہ نے تیرا قرض پہنچا دیا ہے۔ پس ان دونوں میں سے کون زیادہ امانت دار ہوا جس نے امانت اور قرض ادا کردیا اگر چاہتا تو کھا سکتا تھا یا وہ آدمی جس نے تسلیم کرلیا اگر وہ چاہتا تو انکار کرسکتا تھا۔

الخرائطی. فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۵۲۵ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس کے پاس جو بھی قرض مانگنے آتا تھا وہ اس کو ضامن لے کر قرض دیتا تھا، ایک آدمی اس کے پاس آیا اور چھ سو دینار قرض مانگا اس نے ضامن کا مطالبہ کیا، حاجت مند نے کہا: اللہ میرا ضامن ہے۔ قرض خواہ نے کہا: میں راضی ہوں چنانچہ اس نے چھ سو دینار قرض دیدیا اور ایک وقت متعین کردیا۔

پھر قرض خواہ سمندر کی طرف نکل گیا، جب متعین دن آگیا تو وہ نکل کر سمندر پر چکر کاٹنے لگا اسی اثناء میں سمندر نے ایک لکڑی کو باہر پھینکا اس نے لکڑی سنبھال لی اور اپنے گھر لے آیا۔ گھر آکر اس کو توڑا تو اس میں پورے دینار تھے ساتھ میں ایک رقعہ تھا کہ میں نے دینار ضامن کے حوالے کردیئے ہیں۔

پھر کچھ عرصہ بعد مقروض آیا اور قرض خواہ سے ملا۔ قرض خواہ نے دیناروں کے بارے میں پوچھا۔ مقروض نے کہا: چل میں تجھے ادا کرتا ہوں۔ (مقروض) دینار لے کر آیا تو قرض خواہ نے کہا: تیرے ضامن نے مجھے دینار ادا کردیئے ہیں۔

ابن النجار عن ابی هریرة رضی الله عنه

بیع سلم

۱۵۵۲۶ ۔ جو کسی چیز میں سلف (بیع سلم کرے) وہ معلوم پیمانے اور معلوم وزن میں معلوم مدت تک کے لئے کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

فائدہ:......مثلاً کسی کو گندم کی ضرورت ہے اور اس کی فصل تیار ہونے والی ہے تو کوئی آدمی متعین وزن میں گندم کے لئے مقررہ مدت تک ملنے کی شرط پر پہلے قیمت ادا کرسکتا ہے، یہ بیع سلم ہے۔اس کے لئے وزن یا پیمائش مثلاً دو بورے وغیرہ اور مال کی ادائگی کی مدت اور اس کی قیمت متعین ہونا ضروری ہے۔ نیز بازار میں اس کی اس وقت دستیابی بھی ضروری ہے۔تفصیلات فقہی کتب میں دیکھئے۔

۱۵۵۲۷......جو کسی چیز میں بیع سلم کرے وہ اس کو دوسرے کے سپرد نہ کرے۔ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنه

فائدہ:......یعنی مال کی ادائیگی دوسرے کے ذمہ عائد نہ کرے۔

کلام:......روایت ضعیف ہے امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند میں عطیہ بن سعد ہے جس کی روایت قابل حجت نہیں ہے۔عون المعبود ۹۔ ۳۵۷، نیز دیکھئے: ضعیف ابی داؤد ۷۵۱، ضعیف الجامع ۵۴۱۴۔

۱۵۵۲۸ جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اس کو دوسرے کے سپرد نہ کر۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجۃ ۴۹۹، ضعیف الجامع ۳۶۶۔

الاکمال

۱۵۵۲۹...جو کسی چیز میں، بیع سلف کرے وہ اس کو دوسرے کے سپرد نہ کرے۔ابو داؤد عن ابی سعید

کلام:......روایت نمبر ۱۵۵۲۷ کے ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۵۳۰ جو تو نے اس سے لیا ہے وہ واپس کردے اور کھجور کے پھل میں بیع سلم نہ کرو جب تک اس کا پکنا ظاہر نہ ہوجائے (کیوں کہ کسی آفت کی وجہ سے پھل ضائع ہونے کا خطرہ موجود ہے)۔ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۵۵۳۱......جو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو وہ ادائگی کے علاوہ کوئی اور شرط نہ رکھے (کہ فلاں شہر میں مجھے مال دیا جائے وغیرہ وغیرہ)۔

ابو نعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

کتاب الدین والسلم......قسم الافعال

قرض لینے کی ممانعت

۱۵۵۳۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو اس کے کسی عمل کے بارے میں کوئی سوال نہیں فرماتے تھے بلکہ صرف اس کے قرض کے بارے میں سوال کرتے تھے اگر کہا جاتا کہ یہ مقروض ہے تو آپ نماز سے رک جاتے اور اگر کہا جاتا کہ اس پر کوئی قرض نہیں ہے تو اس پر نماز پڑھتے۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ کے سامنے جنازہ لایا گیا۔آپ کھڑے ہوئے اور جنازہ کے متولیوں سے پوچھا کیا تمہارے آدمی پر قرض نہیں ہے؟ انہوں نے کہا یہ دو دینار کا مقروض ہے۔لہٰذا رسول اللہ ﷺ اس سے ہٹ گئے اور ارشاد فرمایا تم اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی یہ دو درہم مجھ پر ہوئے اور وہ ان سے بری ہے، پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھادی۔ پھر ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تجھے اچھا بدلہ دے تیری گردن بھی آزاد کرے جس طرح تونے اپنے بھائی کا بوجھ اتارا بے شک جو آدمی مقروض حالت میں مرے وہ اپنے قرض کے بدلے محبوس ہوتا ہے پس جو کسی میت کی گردن کو قرض سے چھڑائے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن آزاد کرائے گا۔ یہ سن کر کسی نے سوال کیا: کیا یہ خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے یا سب لوگوں کے لئے؟ ارشاد فرمایا: سب لوگوں کے لئے۔ السنن للبیہقی

کلام:...... امام رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی اسنادی حیثیت ضعیف ہے جبکہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ:...... حضور ﷺ قضیے اور فیصلے نمٹانے کے لئے حضرت عقیل بن ابی طالب کو مقرر فرمایا کرتے تھے لیکن جب وہ بوڑھے ہوگئے تو آپ مجھے یہ ذمہ داری سونپنے لگے۔ البخاری، مسلم

۱۵۵۳۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایسے کسی شخص پر نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے جو مقروض ہوتا۔ پس ایک جنازے کو لایا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں دو دینار ہیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دو دینار مجھ پر ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس جنازے پر نماز پڑھائی پھر جب رسول اکرم ﷺ پر فتوحات ہوئیں اور کشادگی پیدا ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہر مومن کا سرپرست ہوں اس کی جان سے بھی زیادہ لہٰذا جو کوئی مقروض مرے اس کا قرضہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑ کر مرے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۵۳۴..... سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک جنازے میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے تین بار پوچھا: کیا یہاں فلاں قبیلے کا کوئی فرد ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوگیا آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: پہلے دو مرتبہ پوچھنے پر کیوں نہ اٹھے؟ میرا مقصد خیر ہی کا تھا تمہارا فلاں آدمی جو مرگیا ہے وہ قرض کے عوض محبوس ہے، جب تم اپنے لوگوں اور جو اس کے غم میں مبتلا ہیں ان کے پاس جاؤ میں نے (کشف میں) دیکھا ہے کہ اس کی طرف سے انہوں نے قرض ادا کردیا ہے۔ حتیٰ کہ (جب وہ گیا تو دیکھا کہ) واقعتاً کوئی شخص اس پر کسی مطالبے کا حق دار نہیں ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۱۵۵۳۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اللہ کی راہ میں ثواب کی خاطر مظلومانہ قتل ہوجاؤں اس حال میں کہ مجھ پر دس دینار قرض ہوں اور ان کی ادائیگی کا کوئی بندوبست نہ ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۳۶ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:۔

قیامت کے روز مومن کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کو قرض خواہ نے پکڑ رکھا ہوگا وہ کہہ رہا ہوگا: اس پر میرا قرض ہے۔ اللہ پاک فرمائیں گے: میں اپنے بندے کا قرض ادا کرنے کا زیادہ حقدار ہوں۔ پھر اللہ پاک فرمائے گا: اس شخص کا قرض ادا کیا جائے اور اس کی بخشش کردی جائے۔ ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللہ

۱۵۵۳۷ محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنازوں کی جگہ تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا پھر اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر رکھی اور فرمایا: سبحان اللہ! آج کسی قدر سختی نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم خاموش ہوگئے اور گھبرا گئے، جب اگلا دن ہوا تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا وہ کیا سختی تھی جو نازل ہوئی تھی؟ ارشاد فرمایا: وہ قرض کے بارے میں تھی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہوجائے، پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہوجائے اور اس پر قرض کا بوجھ ہو تو وہ تب بھی جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔

مسند احمد، النسائی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم فی المعرفۃ، السنن للبیہقی

۱۵۵۳۸..... محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں شہید ہوجاؤں تو آپ کا کیا خیال ہے مجھے کیا ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جنت جب وہ مڑ کر جانے لگا تو پھر ارشاد فرمایا: مگر قرض (معاف نہ ہوگا) یہ ابھی مجھے

جبرئیل علیہ السلام نے بتایا ہے۔ ابونعیم

۱۵۵۳۹..... محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کیا اجر ملے گا اگر میں راہ خدا میں قتال کروں حتیٰ کہ شہید ہو جاؤں؟ ارشاد فرمایا: جنت جب آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس واپس لاؤ: چنانچہ جب وہ واپس آیا تو ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے: ہاں اگر اس پر قرض (نہ) ہو۔ الحسن بن سفیان و ابونعیم

۱۵۵۴۰..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے پوچھا: کیا تمہارے آدمی پر قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں ارشاد فرمایا: اس کی نماز تم پڑھ لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا قرض مجھ پر لازم ہوا۔ تب آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی پھر فرمایا: اے علی اللہ تیرا بوجھ بھی اتارے جس طرح تو نے دنیا میں اپنے بھائی کے بوجھ کو ہلکا کیا جس نے دنیا میں اپنے بھائی کے بوجھ کو ہلکا کیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کے بوجھ کو ہلکا کر دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ خاص حضرت علی کے لئے فضیلت ہے یا سب لوگوں کے لئے ارشاد فرمایا: بلکہ سب لوگوں کے لئے۔ ابن عساکر

کلام:...... امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں محمد بن خالویہ ہے، جس کو میں اصحاب الحدیث کے حوالہ سے نہیں جانتا۔ نیز اس میں عبیداللہ بن الولید الرصافی ہے جو عطیہ عوفی سے روایت کرتا ہے۔ اور یہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۵۵۴۱..... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں ایک جنازے میں حاضر ہوا۔ جہاں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے۔ جب جنازہ رکھا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے سوال کیا: کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یہ سن کر آپ ﷺ وہاں سے ہٹ گئے اور ارشاد فرمایا: اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو وہاں سے گزرتے دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اپنے قرض سے بری ہے۔ میں اس کے قرض کا ذمہ دار ہوں۔

چنانچہ نبی اکرم ﷺ واپس ہوئے اور اس کی نماز پڑھائی اور پھر ارشاد فرمایا اے علی اللہ تجھے جزائے خیر دے اور تیری گردن جہنم سے آزاد کرائے جس طرح تو نے اپنے بھائی کی گردن آزاد کرائی بے شک جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کے قرض کو چکا تا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن (جہنم سے) چھڑائے گا ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ فضیلت خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔ ابن زنجویہ

کلام:...... اس روایت کی سند میں عبید بن الولید الرصافی ہے جو عطیہ عوفی سے روایت کرتا ہے جبکہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۵۵۴۲..... ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس میری قوم کے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے آدمی پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں اس پر دس سے کچھ زائد درہم قرض ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صاحب کی نماز پڑھ لو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ قرض مجھ پر ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز پڑھائی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۴۳..... اسماء بن عبید سے مروی ہے فرماتے ہیں: انکو یہ خبر ملی ہے کہ اس واقعے کے بعد نبی اکرم ﷺ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے ساتھی کا قرض ادا کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس فکر میں لگا ہوا ہوں۔ پھر دوسری اور تیسری مرتبہ ملاقات پر بھی یہی سوال جواب ہوئے۔ پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس قرض سے فارغ ہو گیا ہوں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تو نے اپنے ساتھی کی قبر کو ٹھنڈا کیا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۴۴..... ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ایک آدمی ثواب کی خاطر لڑے اور منہ نہ موڑے پھر مظلومانہ شہید ہو جائے تو کیا اللہ پاک اس کی خطائیں معاف فرما دے گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں پھر آپ نے فرمایا دوبارہ بتاؤ تم نے کیا کہا؟ اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوائے قرض کے یہ مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

قرض دینے کی فضیلت

۱۵۵۴۵... ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جنت کے دروازے پر گزرا جبریل علیہ السلام میرے ساتھ تھے میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازے کی بالائی چوکھٹ پر لکھا ہوا ہے: صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! یہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: صدقہ بسا اوقات مالدار کے ہاتھ لگتا ہے، جبکہ قرضدار تیرے پاس صرف محتاج صورت میں آتا ہے، پھر تو اپنے ہاتھ سے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔ ابن عساکر

کلام:...... روایت میں مسلمۃ بن علی متروک راوی ہے۔

قرض دینے والے کا ادب

۱۵۵۴۶... محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی زمین کا پھل ہدیہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہدیہ واپس کر دیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ نے میرا ہدیہ کیوں واپس کر دیا حالانکہ آپ کو میرا علم ہے کہ میرا پھل مدینہ کا بہترین پھل ہے۔ پس اپنا مال واپس لے لو جس کی وجہ سے میرا ہدیہ واپس ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو دس ہزار درہم قرض دیا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیهقی

۱۵۵۴۷... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قرض تھا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انکو ہدیہ بھیجا تو انہوں نے واپس کر دیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کا مال واپس بھیج رہا ہوں مجھے ایسی کسی چیز کی ضرورت نہیں جس کی وجہ سے آپ میرا پھل کھانے سے رہ گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو قبول کر لیا اور فرمایا: سود تو اس شخص پر ہے جو یہ چاہے کہ اس کا مال بڑھ جائے خواہ دیر سے ادا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه

۱۵۵۴۸... ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تو کسی کو قرض دے اور وہ تجھے کوئی ہدیہ پیش کرے تو اپنا قرض لے لے اور ہدیہ واپس کر دے۔
الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۴۹... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو کسی آدمی کو قرض دے تو اس سے کوئی پایہ بھی کھانے کے لئے قبول نہ کر اور نہ اس کے جانور سواری کے لئے۔ الجامع لعبدالرزاق

قرض میں مہلت

۱۵۵۵۰... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان پر چار ہزار دینار قرض تھا۔ جبکہ ان کے مال سے ایک ہزار دینار سالانہ آمدنی تھی۔ قرض خواہوں نے ان کا مال باغ اراضی وغیرہم فروخت کر کے اپنا قرض پورا کرنے کا ارادہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے قرض خواہوں کو فرمان بھیجا۔
کیا تم ہر سال ایک ہزار دینار لے کر چار سال میں قرض پورا کرو اور آپس میں برابر تقسیم کرتے رہو ایسا ممکن ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین! ہمیں ہر صورت قبول ہے۔ پس انہوں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اور ہر سال ہزار دینار لینے پر رضامند ہو گئے۔ ابن سعد

۱۵۵۵۱... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص سے حساب کتاب لیا گیا تو اس کے پاس سے کوئی نیکی برآمد نہ ہوئی کسی (فرشتے) نے کہا: اس کے پاس مال تھا اور یہ لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے کارندوں سے کہا کرتا تھا: جس کو تم مالدار پاؤ اس سے لے لو۔ اور جس کو تم تنگ

دست پاؤاس سے درگزر کرو شاید کہ اللہ مجھ سے بھی درگزر کرے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں زیادہ حقدار ہوں اس بات کا کہ اس سے درگزر کروں۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۵۲ عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا یا ان سے کاروبار کرتا تھا۔ اس کا ایک منشی اور حساب کتاب کرنے والا تھا اس کے پاس تنگ دست اور مہلت مانگنے والے آتے تو وہ اپنے منشی اور کارندوں سے کہتا: انکو مہلت دو تاریخ دو بلکہ ایسے دن تک مہلت دو جس دن اللہ ہم سے بھی درگزر کرے اس نے اس کے علاوہ اور کوئی نیک عمل نہ کیا تھا۔ پس اللہ پاک نے اس کو بخش دیا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۵۳..... حضرت حسن سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کو ہر روز کے بدلے صدقہ ثواب ہوگا۔

الجامع لعبدالرزاق

قرض لینے والوں کے آداب

۱۵۵۵۴..... ورقاء بنت ہداب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر سے نکلتے تو پہلے امہات المؤمنین کے پاس سے گزرتے، انکو سلام کرتے، پھر اپنی مجلس میں آتے، پھر واپس ہوتے تو گھر پہنچنے سے قبل پہلے امہات المؤمنین کو سلام کرتے جاتے آپ رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر گزرتے تو ایک آدمی کو ان کے دروازے پر بیٹھے پاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: کیا بات ہے میں تجھے یہیں بیٹھا ہوا پاتا ہوں۔ اس آدمی نے عرض کیا: میرا ام المؤمنین پر حق۔ قرض ہے۔ جس کی وجہ سے میں انکو کہنے آتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر اندر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے ام المؤمنین! کیا ہر سال چھ ہزار (درہم) میں آپ کے خرچ کا بندوبست ممکن ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، لیکن مجھ پر کچھ حقوق (قرضہ جات) ہیں۔ اور میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں: جس پر قرض ہو جس کی ادائیگی کی فکر میں وہ رہتا ہو تو مسلسل اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک محافظ رہتا ہے۔ لہذا میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ میرے ساتھ اللہ کی طرف سے کوئی محافظ رہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۵۵۵۵..... عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قرض لے تو تعریف اور شکریئے کے ساتھ اسکو واپس کرے۔ ابن عساکر

۱۵۵۵۶..... عبداللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ ان سے تیس ہزار (درہم) بطور قرضہ اور کافی ہتھیار بطور عاریت لئے۔ جب آپ ﷺ واپس ہونے لگے تو یہ سب واپس کر دیا اور فرمایا: قرض کا بدلہ ادائیگی اور شکریہ ہے۔ ابونعیم

۱۵۵۵۷..... ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے ایک جوان نے اونٹ قرضہ لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ بھی آگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قرض خواہ کو ایک جوان اونٹ واپس کردوں۔ میں نے عرض کیا: ایسا اونٹ تو نہیں ہے بلکہ اس سے عمدہ چار سال کا اونٹ موجود ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہی واپس کردو بے شک اچھا انسان وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔

موطا امام مالک، المصنف لعبدالرزاق ورواہ عبدالرزاق من وجہ آخر بلفظ فام بلال ان یقضہ

۱۵۵۵۸..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ سے اپنا ایک اونٹ قرضے کا مانگنے آیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے اونٹ کی عمر کا ایک اونٹ تلاش کردو۔ صحابہ نے تلاش کیا مگر ویسا اونٹ نہ پایا بلکہ اس سے عمدہ اور بڑی عمر کا موجود پایا۔ اعرابی نے عرض کیا: مجھے اچھی چیز دو اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔

المصنف لعبدالرزاق

قرض کی واپسی میں کچھ زیادہ دینا

۱۵۵۵۹ ... عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے چاندی قرض میں لی جب ادائیگی کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے ترازو میں چاندی رکھوائی چاندی کا وزن زیادہ نکلا۔ آپ ﷺ کو کہا گیا آپ نے وزن زیادہ دیدیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم یوں ہی وزن کیا کرتے ہیں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۵۶۰ ... عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے ایک اونٹ ایک وسق کھجور کے بدلے خریدا (نبی اکرم ﷺ نے ادائیگی کے لئے اس سے ایک وقت تک مہلت مانگی) اعرابی نے کہا: ہائے دھوکہ! نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسکو چھوڑ دو۔ بے شک صاحب حق کہنے کا حق رکھتا ہے۔ اس کو فلانہ انصاری عورت کے پاس لے جاؤ اور اس کو ہو کہ اس کا حق ادا کردے۔ عورت بولی ہمارے پاس تو اس کے حق سے اچھی کھجوریں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہی کھجوریں پوری دیدو اور اس کو کھانا بھی کھلاؤ۔ عورت نے تعمیل ارشاد کی پھر اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو حضور ﷺ کو کہنے لگا: اللہ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے حق ادا کردیا اور اچھی طرح ادا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے لوگ ہی سب انسانوں میں اچھے ہیں جو حق ادا کرنے والے ہیں اور اچھی طرح حق ادا کرتے ہیں۔ المصنف لعبدالرزاق

قرض کا بوجھ اتارنے کی دعا

۱۵۵۶۱ ... (مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے فرمایا: میں تجھے وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی تھی اور فرمایا تھا: یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو سکھایا کرتے تھے۔ اور اگر تجھ پر احد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو (اس دعا کی بدولت) اللہ پاک تجھ سے اس قرض کو اتار دے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ضرور سکھا دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یوں دعا کیا کرو:

اللهم فارج الهم وكاشف الكرب مجيب دعوة المضطرين رحمن الدنيا والآخرة انت رحماني فارحمني رحمة تغنيني بها عن رحمة من سواك.

اے اللہ! غم دور کرنے والے: مصیبت دور کرنے والے! پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے! دنیا و آخرت میں رحمٰن تو میرا مہربان ہے۔ پس مجھ پر رحم فرما ایسی رحمت کے ساتھ جو مجھے تیرے سوا ہر ایک کی رحمت سے بے نیاز کردے۔

مسند البزار وضعفه، مستدرک الحاکم

روایت ضعیف ہے۔

۱۵۵۶۲ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے وہ دعا سنی ہے جو انہوں نے مجھے سکھائی تھی؟ میں نے پوچھا وہ کون سی دعا ہے؟ فرمانے لگے: جو دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو سکھایا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی پر ایک پہاڑ سونے کے برابر بھی قرض ہو پھر وہ اللہ سے یہ دعا کرے تو اللہ پاک اس کا قرض پورا ادا کردے گا:

اللهم فارج اللهم كاشف الغم مجيب دعوة المضطرين رحمن الدنيا والآخرة ورحيمهما انت ترحمني فارحمني رحمة تغنيني بها عن رحمة من سواك

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ پر کچھ قرض باقی تھا اور میں قرضہ کا بوجھ ناپسند کرتا تھا اور یہ مذکورہ دعا کرتا رہتا تھا۔ آخر اللہ نے

مجھے ایسا فائدہ پہنچایا کہ میں نے اپنا قرضہ ادا کرلیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھ پر بھی قرض تھا جس کو میں ادا نہ کرپاتی تھی۔ پس میں یہ دعا کرتی رہی پھر تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مال دیا جو صدقہ تھا اور نہ میراث تھی اسی کی بدولت اللہ نے میرا قرضہ چکادیا اور میں نے اپنے گھر والوں میں بھی اس مال کو تقسیم کیا عبدالرحمن کی بیٹی کو تین اوقیہ چاندی کا زیور پہنایا اور پھر اچھا مال بچ گیا۔ ابن ابی الدنیا فی الدعا

کلام:...... روایت میں حکم بن عبداللہ الایلی ضعیف راوی ہے۔

۱۵۵۶۳ ...... ابووائل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین! میں اپنا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آگیا ہوں آپ میری مدد فرمادیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے اگر تجھ پر صبیر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرض ہو تو بھی اللہ تعالیٰ تیری طرف سے وہ قرض ادا کردے گا۔

مسند احمد، الترمذی حسن غریب، مستدرک الحاکم، السنن للسعید بن منصور

قرض کے احکام

۱۵۵۶۴ ...... عبدالرحمن بن دلاف سے مروی ہے کہ جہینہ کا ایک شخص مہنگے داموں سواریاں خرید کر واپس آنے والے حاجیوں سے آگے نکلتا تھا۔ اس کا معاملہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پیش ہوا تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

امابعد! اے لوگو! بیوقوفوں میں بیوقوف ترین آدمی جہینہ کا یہ آدمی ہے جو اپنے دین اور امانت میں فقط اس بات پر خوش ہے کہ اس کے متعلق کہا جائے کہ وہ حاجیوں سے آگے نکل گیا ہے۔ اس نے اس قدر قرض لیا ہے کہ وہ قرض میں گھر گیا ہے۔ پس جس کا کوئی قرض اس کے ذمہ ہو وہ ہمارے پاس صبح کو آکر لے جائے ہم اس کا مال قرض خواہوں کے درمیان حصوں کے ساتھ تقسیم کریں گے۔ اور آئندہ تم بھی قرض لینے سے بچو۔ بے شک قرض کا اول رنج وغم ہے اور آخر لڑائی (اور دشمنی) ہے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۵۶۵ ...... ابوالمنہال سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک شخص کا مجھ پر قرض ہے، اس نے مجھے کہا: مجھے قرض جلد ادا کردو میں کچھ قرض معاف کردوں گا۔ (تو یہ صحیح ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منع فرمایا اور فرمایا: امیرالمؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عین کو دین کے بدلہ فروخت کیا جائے۔ السنن للسعید بن منصور، السنن للبیہقی

فائدہ:...... کمی وبیشی کے ساتھ قرض کا معاملہ رفع کرنا جیسے موجود مال جو عین ہے اسکو بعد والے قرض کے عوض لینا دینا ہے، یہی بیع العین بالدین ہے، اس میں وقت کے عوض مال کی کمی بیشی ہے اور یہ جائز ہے، ہاں پہلے قرض ادا کرنا اور مکمل ادا کرنا حسن ادائیگی میں شامل ہے لیکن کمی کر کے ادائیگی کرنا جائز ہے۔

۱۵۵۶۶ ...... ابوالمنہال عبدالرحمن بن مطعم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کہ ایک آدمی پر میرا حق تھا جس کی ایک مدت متعین تھی میں نے اس کو کہا: تو مجھے میرا حق اس مدت سے قبل جلد ادا کردے میں کچھ حق معاف کردوں گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس بات سے منع فرمادیا اور فرمایا کہ ہم کو امیرالمؤمنین نے منع فرمایا ہے کہ عین کو دین کے بدلے فروخت کریں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۶۷ ...... ابوالبختری عن ھشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہؓ عن ثور بن زید عن خالد بن معوان وعن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی:۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خمیر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس کو قرض لیا جاسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ الحاکم فی الکنی

کلام:...... امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابن معین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ابوالبختری کذاب (جھوٹا) راوی ہے۔ نیز دیکھئے الاباطیل ۱۸۶

۱۵۵۶۸ ...... اتلب بن ثعلبۃ العنبری سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا آپ ﷺ مجھے ایک مد کھانا دیتے، میں لیتا اور آکر لوگوں کے ساتھ مل جل کر کھالیتا۔ حتیٰ کہ اس طرح کھانے کی ایک بڑی مقدار ہوگئی، پھر میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ نے مجھے فلاں دن اتنا کھانا دیا، فلاں دن اتنا کھانا دیا جو میں نے آج کے دن تک جمع کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے اتنا ہی قرضہ لیا اور اسی پیمانے کے ساتھ تول کر کے دیا جس کے ساتھ پہلے تول کر کے مجھے دیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۵۶۹ ...... زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ایسے قرضہ جات ہوتے تھے کہ آزاد آدمی بھی ان کے بدلے فروخت ہو جاتے۔

الجامع لعبدالرزاق

قرض کے بارے میں

۱۵۵۷۰ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے بنی اسرائیل کے کسی دوسرے آدمی سے ہزار دینار قرض کا سوال کیا۔ اس نے گواہوں کا مطالبہ کیا۔ قرض کے حاجت مند نے کہا: مجھے اللہ بطور گواہ کافی ہے قرض دینے والے نے کفیل (ضامن) کا سوال کیا۔ اس نے کہا: میرے لئے اللہ کفیل ہے۔ قرض دینے والے نے اس کی تائید کی اور اس کو قرض دیدیا اور تاریخ رکھ دی۔ قرضدار سمندر کے سفر پر روانہ ہوا اور اپنے مسائل حل کئے۔

پھر تاریخ آنے پر (کشتی وغیرہ) کی تلاش میں آیا تا کہ جا کر قرض واپس کرے لیکن اس کو کوئی سواری نہ ملی۔ آخر کار اس نے ایک لکڑی لی اس میں سوراخ کیا اور سوراخ میں ہزار دینار رکھے اور قرض خواہ کے نام ایک رقعہ لکھ کر رکھ دیا پھر سوراخ بند کر کے سمندر پر آیا اور دعا کی: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ہزار دینار قرض لئے تھے، اس نے مجھ سے کفیل کا سوال کیا تھا تو میں نے کفی باللہ وکیلا کہا۔ وہ آپ کے کفیل ہونے پر راضی ہوا اس نے مجھ سے گواہ مانگے تو میں نے کہا: کفی باللہ شہیدا تو وہ آپ کے گواہ ہونے پر بھی راضی ہوا۔

اب میں نے پوری کوشش کر لی ہے مگر کوئی سواری نہ ملی تا کہ اس کو اس کا قرض لوٹاؤں، اب میں آپ کو ان دیناروں کے اس تک پہنچانے پر امین بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی حتیٰ کہ لکڑی سمندر میں چل دی، پھر آدمی واپس لوٹا اور سواری کی تلاش میں رہا تا کہ قرض خواہ تک پہنچ سکے۔

ادھر قرض خواہ سواری کی انتظار میں باہر نکلا کہ شاید اس کا مال واپس آیا ہو۔ وہاں اس کو ایک لکڑی ملی جس میں اس کا مال تھا، وہ لکڑی لے کر جلانے کے لئے گھر والوں کے پاس آیا، جب لکڑی کو پھاڑا تو اس میں سے مال اور رقعہ نکلا۔ پھر وہ شخص بھی آ گیا جس کو قرض دیا تھا، وہ دوسرے ہزار دینار لے کر آیا اور بولا: میں مستقل سواری کی تلاش میں تھا کہ آ کر تیرا مال ادا کروں لیکن اس سواری سے پہلے مجھے کوئی سواری نہیں ملی قرض خواہ نے پوچھا: کیا تم نے مجھے کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا: میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے اس سواری سے پہلے کوئی سواری نہیں پائی جس میں میں آیا ہوں۔ قرض خواہ نے کہا: اللہ نے مجھے وہ مال پہنچا دیا ہے جو تم نے لکڑی میں رکھ کر بھیجا تھا، آخر وہ ہزار دینار لے کر واپس خیریت کے ساتھ آ گیا۔

مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بیع سلم

۱۵۵۷۱ ...... ابوالبختری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجوروں کے اندر بیع سلم کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (درختوں پر) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پکنے کو نہ ہو جائیں اور چاندی کی سونے کے بدلے ایک طرف ادھار اور ایک طرف نقد کے عوض فروخت سے منع فرمایا ہے۔ البخاری

۱۵۵۷۲ ...... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما حیوان میں

بیع سلم کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔۔یعنی حیوان کی قیمت جلد ادا کردی جائے اور ایک متعین مدت میں حیوان کی ادائیگی لازم کردی جائے۔

۱۵۵۷۳۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہ بھی سود میں شامل ہے کہ حیوانوں میں تم بیع سلم کرنے لگو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی وقال ھذا منقطع

۱۵۵۷۴۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اس کو آگے نہ فروخت کر جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے اور اسی کو کسی اور چیز میں مت تبدیل کر۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔۔یعنی مثلاً پیشگی قیمت ادا کرکے پانچ من گندم متعین مدت میں لینا طے کیا۔ گندم پر قبضہ نہیں ہوا کہ اس میں آگے فروختگی کا معاملہ کردیا جائے یہ ناجائز ہے، اسی طرح معاملہ طے ہونے کے بعد گندم کے بدلے کسی اور جنس میں یہ سودا تبدیل کرے یہ بھی ناجائز ہے۔

۱۵۵۷۵۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کسی چوزے میں بیع سلم نہ کرو حتیٰ کہ وہ بالغ (بڑا) نہ ہوجائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۵۷۶۔۔۔۔۔قاسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیوان میں بیع سلم کو مکروہ سمجھتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۷۷۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سلف بطور سلم (قرض بطور سلم) میں رہن اور کفیل کو مکروہ سمجھا ہے۔

مصنف عبدالرزاق

۱۵۵۷۸۔۔۔۔۔حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مسلمان کہا کرتے تھے جو بطور سلم قرض دے وہ رہن لے اور نہ اندازے کے ساتھ واپس لے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۵۷۹۔۔۔۔۔محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ جس کو عصیفیر کہا جاتا تھا اس کو نقد میں اونٹوں کے بدلے جو بعد میں ادھار ادا کیے جائیں گے فروخت کیا۔

۱۵۵۸۰۔۔۔۔۔ابن المسیب رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک اونٹ کو دو ادھار اونٹوں کے بدلے فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۵۸۱۔۔۔۔۔عمرو بن حریث سے مروی ہے کہ انکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک زرہ جو سونے کے کام سے آراستہ تھی چار ہزار درہم میں فروخت کی اور دراہم کی ادائیگی تنخواہ ملنے پر مقرر کی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۲۔۔۔۔۔عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ شام کا غزوہ کیا شام سے لوگ آتے تھے ہم ان کے ساتھ بیع سلم کرتے تھے گندم اور زیتون میں، ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا صرف ان لوگوں کے ساتھ جو گندم اور زیتون کے مالک ہوتے تھے یا غیر مالکوں سے بھی یہ معاملہ فرمایا کرتے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم اس بارے میں ان سے پوچھ گچھ نہ کرتے تھے۔

المتفق والمفترق للخطیب

۱۵۵۸۳۔۔۔۔۔محمد بن ابی المجالد سے مروی ہے کہ مجھے ابو بردۃ اور عبداللہ بن شداد نے عبدالرحمن بن ابزی خزاعی اور عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی کے پاس بھیجا، میں نے ان سے بیع سلم کے بارے میں سوال کیا۔ دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غنیمت کے اموال حاصل کرتے تھے، ہمارے پاس شام کے لوگ آتے تھے، ہم گندم، جو اور کشمش میں مقرر مدت تک بیع سلم کرتے تھے، میں نے پوچھا: کیا ان کی کھیتیاں تھیں؟ فرمایا: ہم ان سے اس کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۴۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ بیع سلم میں رہن رکھوانے اور کفیل مانگنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۵۸۵۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ جب آدمی کسی سے غلہ میں بیع سلم کرے تو ادائیگی کے وقت کچھ غلہ اور کچھ دراہم واپس لے لے اور فرماتے تھے یہ معروف ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۶۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب تو کسی طعام میں بیع سلم کرے اور ادائیگی کی میعاد آجائے اور پھر تجھے طعام۔ غلہ نہ ملے تو

کسی کے ساتھ دوسرا سامان لے لے اس پر نفع نہ اٹھائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے گھوڑے کے بالوں میں بیع سلم کی تو کیا وہ قبضہ سے قبل انکو فروخت کرسکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب تو کسی سے بیع سلم کرے تو اس کو کسی دوسری چیز میں مت تبدیل کرحتی کہ تو قبضہ نہ کرے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو یا تو اصل مال واپس لے یا وہی چیز لے جس کی بیع ہوئی ہے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۰..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک اونٹ دو ادھار اونٹوں کے بدلے میں [illegible] کرنا کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا: درست نہیں اور اس کو مکروہ سمجھا، پھر انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: بعض مرتبہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۱..... حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص حیوان میں متعین مدت تک بیع سلم کرے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ وہ حیوان میں بیع سلم کو مکروہ سمجھتے تھے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۳..... ابن جریج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو حکم کیا کہ وہ لشکر کا سامان تیار کردیں، انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس اس کا بندوبست نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے لئے سامان خریدلو، ادائیگی صدقات کا مال آنے پر طے کرلو، چنانچہ انہوں نے ایک ایک اونٹ دو دو، اور کئی کئی اونٹوں کے بدلے صدقات آنے تک پر خریدلیا۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۵۵۹۴..... عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں معمر نے زہری رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ پھلوں میں بیع سلم کرتے تھے لہٰذا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو پھلوں میں بیع سلم کرے وہ ربا ہے مگر یہ کہ متعین پیمانے کے ساتھ متعین مدت تک ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

حرف الذال...... کتاب الذبح

قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب...... ذبح کے احکام اور آداب میں

۱۵۵۹۵..... جس طرح چاہے خون بہا اور اللہ عزوجل کا نام لے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عدی بن حاتم

۱۵۵۹۶..... جس طرح چاہے خون بہا اور اللہ کا نام لے۔ ابو داؤد عن عدی بن حاتم

۱۵۵۹۷..... مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے وہ اللہ کا نام لے یا نہ لے ہاں اگر اس کو نام لینا یاد آجائے تو وہ اللہ کے نام کے سوا کوئی نام نہ لے۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن الصلت مرسلاً

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۰۳۹، الاخبار ۱۰، اللطیفۃ ۲۹۔

۱۵۵۹۸..... اللہ کا نام [illegible] کھاؤ۔ البخاری، ابن ماجہ عن عائشہ

۱۵۵۹۹..... اگر تو اس (اونٹ) کی ران میں نیزہ مار دے تو یہ بھی کافی ہے۔ابو داؤد، ابن ماجه، الترمذی، النسائی عن والد ابی العشراء

۱۵۶۰۰..... جب پالتو جانور وحشی ہوجائے اور وحشی کی طرح اپنے قریب نہ پھٹکنے دے تو اس کو حلال کرنے کے لئے بھی وہی کافی ہے جو وحشی جانور کے لئے کافی ہے۔السنن للبیهقی عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۲۔

۱۵۶۰۱..... یہ اونٹ بھی بدک جاتے ہیں وحشیوں کی طرح پس جب یہ تم پر غالب آجائیں تو اس طروح کرو (یعنی نیزہ گردن میں اور پہلو میں مار کر اس کو گرالو)۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن رافع بن خدیج

۱۵۶۰۲..... جس پر خون بہا دیا جائے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے اس کو کھاؤ۔دانت اور ناخن سے یہ (ذبح کا کام) نہ لو اور میں ان کے متعلق بتاتا ہوں (دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے)۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن رافع بن خدیج

۱۵۶۰۳..... ماں کو ذبح کرنے سے (پیٹ کا بچہ) بھی ذبح ہوجاتا ہے۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنه، مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، ابن حبان، السنن ل الدار قطنی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب وعن ابی هریرة رضی اللہ عنه، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنھما وعن کعب بن مالک.

۱۵۶۰۴..... جنین (پیٹ کا بچہ) جب شعور (زندگی) پالے تو اس کا ذبح اس کی ماں کے ذبح کرنے سے از خود ہوجاتا ہے لیکن پھر بھی وہ ذبح کر لیا جائے تاکہ اس کا خون بھی بہہ جائے۔مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۰۴۶۔

۱۵۶۰۵..... اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کا گوشت کھا سکتے ہو۔السنن ل الدار قطنی عن جابر رضی اللہ عنهما

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۱۹۴۔

۱۵۶۰۶..... خشکی وتری کا ہر وہ جانور جس کا خون جمنے والا نہیں (مچھلی وغیرہ) اس کی زکوۃ (ذبح کرنے کی ضرورت) بھی نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۲۲۷۔

۱۵۶۰۷..... ہر وہ حلال جانور جس کی (گردن کی) رگیں کٹ جائیں اس کو کھا سکتے ہو جب تک کہ دانت یا ناخن سے نہ کاٹی گئیں ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنهما

۱۵۶۰۸..... کیا تو چاہتا ہے کہ اس کو دو موتیں مارے تو نے اس کو کروٹ پر لٹانے سے قبل چھری کو اچھی طرح تیز کیوں نہیں کر لیا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۵۶۰۹..... اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل بھی اچھی طرح (یعنی تیز دھار آلے سے) کرو اور جب تم ذبح کرو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری کو خوب دھار دے لو تاکہ مذبوحہ جانور جلدی آرام پالے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابو داؤد عن شداد بن اوس

۱۵۶۱۰..... جب تم میں سے کوئی جانور کو ذبح کرے تو اس کو اچھی طرح تیار کرلے۔الکامل لابن عدی شعب الایمان للبیهقی عن عمر رضی اللہ عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۴۔

۱۵۶۱۱..... جب تم ذبح کرنے لگو تو تکبیر کہہ کر ذبح کرو۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۱۵۶۱۲..... اسم اللہ ہر مسلمان کے دل میں ہے۔اگر ذبح کے وقت بھول جائے تو کوئی حرج نہیں

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام :......روایت ضعیف ہے: دیکھئے الجامع ۸۵۵، الاخبار ۱۰، اسم اللہ علی کل قلب مسلم۔

۱۵۶۱۴ ...... یہ بکری ہے اگر تو اس پر رحم کرے گا اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ یعنی ایذاء دے کر ذبح نہ کر بلکہ تیز چھری کے ساتھ ذبح کر۔

الکبیر للطبرانی عن قرۃ بن ایاس وعن معقل بن یسار، الادب المفرد، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام :......روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۱۴۔

الاکمال

۱۵۶۱۵ ......جس چیز کے ساتھ چاہے خون بہادے سوائے دانت اور ناخن کے کیوں کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۶۱۶ ...... ہر وہ شے جو خون بہا سکے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے تو اس کا مذبوحہ کھاؤ جب تک کہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا جائے، کیوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۶۱۷ ...... ہر چیز جو خون کو بہادے ذبح کے لئے کافی ہے سوائے دانت اور ہڈی کے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۶۱۸ ......جس نے کھایا پیا یا شکار کو تیر مارا اور اللہ کا نام لینا بھول گیا تب بھی اس سے کھالے بشرطیکہ جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ چھوڑا ہو۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۶۱۹ ......مسلمان کو اللہ کا نام کافی ہے۔ اگر وہ بھول بھی جائے تو ذبح کے وقت (جب بھی یاد آئے) اللہ کا نام لے لے اور کھالے۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام :......الاخبار ۱۰۔

۱۵۶۲۰ ......اس پر اللہ کا نام لو اور کھالو۔ البخاری، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ :......ایک قوم کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ آیا اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۶۲۱ ......مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے جب تک کہ جان بوجھ کر نہ چھوڑ دے یوں ہی شکار کا حکم ہے۔

عبد بن حمید فی تفسیر عن راشد بن سعد مرسلاً

۱۵۶۲۲ ......یہ اونٹ بھی وحشی جانوروں کی طرح کٹ کھنے ہو جاتے ہیں جب یہ تم پر غالب آجائیں تو یوں کیا کرو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ ابن حبان عن رافع بن خدیج

فائدہ :......ایک اونٹ بدک گیا پھر کسی آدمی نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا جس سے وہ رک گیا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۶۲۳ ......ماں کو ذبح کرنے سے پیٹ کا بچہ جس میں زندگی کی لہر دوڑ گئی ہو وہ بھی ذبح ہو جاتا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام :......الوقوف ۱۹۔

۱۵۶۲۴ ......بچے کا ذبیحہ اس کی ماں کا ذبیحہ ہے خواہ وہ جاندار ہو یا ابھی اس میں جان نہ پڑی نہ ہو۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو

۱۵۶۲۵ ......جب تم سے یہ پالتو جانور بھی بدک جائیں تو انکو بھی وحشی جانوروں کی طرح قابو میں لاؤ۔ ابو نعیم عن جابر

روایت کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

۱۵۶۲۶ ......اگر تم نہیں کھاتے تو مجھے کھلا دو۔ الکبیر للطبرانی عن العرباض

فائدہ: ...... نبی اکرم ﷺ سے نصاریٰ کے ذبیحوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۶۲۷ ..... گلے کی رگیں نہ کاٹا ہوا جانور نہ کھاؤ یہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه و ابن عباس رضی الله عنهما معاً

۱۵۶۲۸ کیا اس سے پہلے یہ کام نہ کرلیا یا کیا تیرا ارادہ اس کو دو موتیں مارنے کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن العباس رضی الله عنهما

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے بکرے کے شانے پر اپنا پاؤں رکھا ہوا تھا اور چھری تیز کر رہا تھا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

دوسرا باب ...... ذبح کرنے کے ممنوعات کے بیان میں

۱۵۶۲۹ ..... دو چیزیں جن میں اللہ کا نام بھول جائے تو وہ پھر بھی خالص اللہ کے لئے ہیں: ذبیحہ اور چھینک۔

مسند الفردوس عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۱۷، المعیز ۸۱۔

۱۵۶۳۰ ..... ہر وہ عضو جو زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۵۶۳۱ ..... جو عضو کسی زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ عضو مردار ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی واقد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابن عمر، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی عن تمیم

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۴۴۔

۱۵۶۳۲ ..... حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ذبیحہ کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کو کاٹا جائے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۰۳۹۔

۱۵۶۳۳ ..... حضور ﷺ نے عرب نصاریٰ کے ذبیحہ (کو کھانے) سے منع فرمایا ہے۔ حلیة الاولیاء عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۰۶۷، الضعیفة ۲۳۵۱۔

۱۵۶۳۴ ..... حضور اقدس ﷺ نے مجوسی کے ذبیحہ اور اس کے کتے اور پرندے کا شکار بھی منع فرمایا ہے۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۰۶۶، الضعیفة ۲۳۵۲۔

فائدہ: ...... مجوسی چونکہ آتش پرست ہوتے ہیں وہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں اور نہ کتا یا پرندہ شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں۔

۱۵۶۳۵ ..... حضور ﷺ نے شیطان کے گھونٹنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو داؤد عن ابن عباس رضی الله عنهما و ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ: ...... یعنی جس جانور کا گلا کاٹتے وقت رگیں نہ کاٹی جائیں بلکہ کھال اور کچھ گوشت کاٹ کر چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۰۶۸۔

۱۵۶۳۶ ..... حضور ﷺ نے جنوں کے ذبیحوں سے منع فرمایا ہے۔ السنن للبیهقی عن الزهری مرسلاً

کلام: ...... روایت موضوع وضعیف ہے۔ ترتیب الموضوعات ۷۲۷، التنزیہ ۲، ۲۳۸۔

کتاب الذبح......قسم الافعال

ذبح کرنے کے آداب اور احکام

۱۵۶۳۷ ..... غضیف بن الحارث سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل (گورنر) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جن کو سامرۃ کہا جاتا ہے وہ تورات پڑھتے ہیں اور ہفتہ کا دن مقدس مانتے ہیں لیکن وہ مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے۔ لہٰذا امیر المؤمنین ان کے ذبیحوں سے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو جواب میں لکھا:

یہ اہل کتاب کا ایک گروہ ہے ان کے ذبیحوں کا وہی حکم ہے۔ جو اہل کتاب کے ذبیحوں کا ہے یعنی ان کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۵۶۳۸ ..... حنبش سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ذبیحہ کو قبلہ رو کررہے ہیں۔ ابن ابی ؟

۱۵۶۳۹ ..... خالد بن کثیر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنے ذبیحہ کو قبلہ رو کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وماانامن المشرکین. ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانامن المسلمین، اللھم منک ولک بسم اللہ واللہ اکبر.

میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز میری عبادت، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ سب کچھ تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے، میں اس پر اللہ کا نام لیتا ہوں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ ابو مسلم الکاتب فی امالیہ

۱۵۶۴۰ ..... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس سے ایک سمندری جانور کوئی لے گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھر والوں کے لئے بہترین سالن ہے پھر ایک آدمی پاس آیا تو اس کو فرمایا جانتے ہو اس کو تم کیسے کھاؤ گے؟ بسم اللہ پڑھو اور کاٹ لو اور پھر (پکا کر) کھاؤ۔ ھنادبن السری فی حدیثہ

۱۵۶۴۱ ..... ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک بکری کیل کے ساتھ ذبح کی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک بکری کیل کے ساتھ ذبح کی ہے فرمایا کھا سکتے ہو۔ الکبیر للطبرانی

فائدہ:...... کیل کی تیز نوک کو گلے پر پھیرا جائے اس طرح کہ اس کی رگیں کٹ جائیں تو وہ مذبوحہ صحیح ہے۔ جبکہ نوک چبھانے سے ذبیحہ درست نہیں۔

۱۵۶۴۲ ..... شعبی رحمہ اللہ ابن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ابن صفوان دو خرگوش شکار کئے ہوئے جن کو بعد میں چھری سے ذبح بھی کیا گیا تھا لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے انکو کھانے کا حکم دیا۔ ابن جریر

۱۵۶۴۳ ..... عیینہ سے مروی ہے زید کے دونوں بیٹے رفاعہ اور نعجہ اور ساعدہ کے دو بیٹے حبان اور انیف بارہ آدمیوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (بطور وفد) آئے ہم نے انیف سے پوچھا: تم کو نبی ﷺ نے کس چیز کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا: آپ نے ہمیں ذبح کا طریقہ سکھایا اور فرمایا: پہلے ہم بکری کو بائیں کروٹ پر لٹائیں قبلہ رو کریں اور قبلہ رو ہو کر ذبح کریں اور اس کا خون بہائیں پھر اس کو کھائیں اور اللہ

عزوجل کا شکر کریں۔ ابونعیم

ذبح کی ممنوعات کا بیان

۱۵۶۴۴..... صفوان بن سلیم سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرمایا کرتے تھے کہ بکری کو بکری کے پاس ذبح کیا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۴۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذبح صرف تیز دھار چیز کے ساتھ کیا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۴۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ذبیحہ میں (گردن) توڑنے سے منع فرمایا۔ ابو عبید فی غریبہ، السنن للبیھقی

۱۵۶۴۷..... عاصم بن عبیداللہ بن عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بکری پکڑے ہوئے چھری تیز کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا اور فرمایا: کیا تو ایک جان کو عذاب دیتا ہے دھار لگانے کا کام تو نے بکری کو پکڑنے سے پہلے کیوں نہ کرلیا۔

مؤطا امام مالک، السنن للبیھقی

۱۵۶۴۸..... ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو دیکھا کہ بکری کو ٹانگ پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: تیری ماں مرے اس کو موت کی طرف ہی کھینچ رہا ہے صحیح طرح تو لا۔ السنن للبیھقی

۱۵۶۴۹..... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے کھینچ رہا ہے۔ آپ نے اس کو کوڑا مارا اور فرمایا اس کو موت کی طرف صحیح طریقے سے کھینچ تیری ماں مرے۔ السنن للبیھقی

۱۵۶۵۰..... عبیدۃ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی تغلب کے نصاری کا ذبیحہ مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے: وہ نصرانیوں میں صرف شرب خمر (شراب نوشی) میں ملتے جلتے ہیں۔ عبدالرزاق وابن جریر

۱۵۶۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی تغلب کے نصاری کا ذبیحہ نہ کھاؤ کیوں کہ انہوں نے نصاری سے صرف شراب نوشی اپنائی ہے اور کچھ نہیں۔ الشافعی، ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۵۶۵۲..... عکرمہ رحمہ اللہ ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے شریطہ (جس جانور کی ذبح کے وقت گلے کی رگیں نہ کٹی ہوں) کے کھانے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر

حرف الراء

اس میں دو کتاب ہیں رضاع اور رہن۔

کتاب الرضاع ..... قسم الاقوال

۱۵۶۵۳..... دودھ طبیعت کو تبدیل کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

ابن ماجہ، القضاعی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ابن الفرس فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے، علامہ مناوی فرماتے ہیں: روایت منکر ہے۔ نیز دیکھئے اسنی المطالب ۲۵۷، ضعیف الجامع ۳۱۵۶۔

۱۵۶۵۴..... رضاعت سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

موطا امام مالک، البخاری، مسلم، الترمذی عن عائشہ

۱۵۶۵۵ ... اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کردیا جو نسب سے کردیا۔ الترمذی عن علی رضی اللہ عنه

۱۵۶۵۶ ... رضاعت وہ ہے جو آنتوں کو کھول دے۔ ابن ماجه عن ابن الزبیر

کلام: ...... زوائدابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں ابن لھیعہ ہے جو ضعیف ہے، نیز دیکھئے ضعیف حدیث: ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۵۔

۱۵۶۵۷ ... ایک چوسنی اور دو چوسنی حرمت پیدا نہیں کرتی ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجه، نسائی عن عائشه، ابن حبان عن ابن الزبیر

۱۵۶۵۸ پھر کیسے (ملاپ ممکن ہے) جبکہ کہہ دیا گیا کہ (دونوں بہن بھائی ہیں)۔ البخاری عن عقبة بن الحارث

فائدہ: ...... عقبۃ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کی۔ پھر ایک بڑھیا نے آکر کہا کہ میں تم دونوں کو دودھ پلا چکی ہوں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی دونوں کو جدا ہو جانا چاہیے۔

۱۵۶۵۹ ... دیکھ لو تمہارے بھائی کون ہیں؟ کیوں کہ رضاعت بھوک سے ہوتی ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، النسائی عن عائشه رضی اللہ عنها

۱۵۶۶۰ رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه عن عائشة، مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۵۶۶۱ اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کردیا ہے جو ولادت سے حرام کردیا ہے۔ السنن للبیهقی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۵۶۶۲ ایک چوسنی اور دو چوسنی حرمت پیدا نہیں کرتی ہیں۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجه عن ام الفضل

۱۵۶۶۳ رضاعت صرف وہ ہے جو ہڈیوں کو کھول دے اور گوشت پیدا کردے۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنهما

۱۵۶۶۴ ...... رضاعت سے تبھی حرمت پیدا ہوتی ہے جب دودھ پستانوں میں جوش مارے اور بچے کو اس کے دودھ چھڑانے سے قبل پلایا جائے۔

الترمذی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

روایت ضعیف ہے۔ المعلہ ۴۰۲۔

الاکمال

۱۵۶۶۵ تو جانتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کردیا ہے جو نسب سے کردیا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۵۶۶۶ ... اللہ تعالیٰ نے رضاعت (دودھ پلانے) سے ہر وہ رشتہ حرام کردیا ہے جو ولادت سے حرام کردیا ہے۔

الترمذی حسن صحیح عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۵۶۶۷ ... رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہے جو ولادت سے حرام ہے۔ المصنف لعبدالرزاق، ابن جریر عن عائشه رضی اللہ عنها

۱۵۶۶۸ رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہے جو نسب سے حرام ہے، ماموں کا ہو، چچا کا ہو یا بھتیجے کا۔ ابن جریر عن عائشه رضی اللہ عنها

۱۵۶۶۹ تو اس کو دودھ پلا پھر تو اس پر حرام ہو جائے گی اور ابوحذیفہ کے دل میں جو بات ہے وہ دور ہو جائے گی۔

مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۵۶۷۰ ایک دو دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ الکبیر للطبرانی، عن زید بن ثابت رضی اللہ عنه

۱۵۶۷۱ ایک چوسنی اور نہ دو چوسنی حرمت پیدا کرتی ہیں اور نہ ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دودھ پلانا حرمت کو پیدا کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام الفضل

۱۵۶۷۲..... ایک دوچوسی حرمت رضاعت پیدانہیں کرتی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، السنن للبیهقی عن ابن الزبیر
کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۶۲۔

۱۵۶۷۳..... ایک دوچوسی دودھ پینے سے حرمت پیدانہیں ہوتی، اوراتنادودھ حرمت پیدا کرتا ہے جوآنتوں کوکھول دے۔

السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۶۷۴..... فیقہ (دودھ کاایک گھونٹ) حرمت پیدانہیں کرتا۔ السنن للبیهقی عن المغیرة رضی الله عنه

فائدہ:..... عورت بچے کوجب دودھ پلاتی ہے اور بچہ دودھ چوستا ہے دومرتبہ چوسنے کے درمیان جودودھ پستان میں اوپراکٹھاہوآتا ہے۔ وہ فیقہ کہلاتا ہے، یعنی صرف اتنے دودھ سے حرمت پیدانہیں ہوتی۔

۱۵۶۷۵..... ایک فیقہ حرمت پیدانہیں کرتا۔ الکبیر للطبرانی عن المغیرة رضی الله عنه

۱۵۶۷۶..... حرمت رضاعت صرف بچے (کی عمر کے شروع کے) دوسالوں میں ثابت ہوتی ہے۔

ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۵۶۷۷..... رضاعت (دودھ پلانے) سے تبھی حرمت پیداہوتی ہے جب وہ اس قدر زیادہ ہوکہ گوشت پیدا کرے اور ہڈیاں کھولے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنهما

رضاعت کی مدت دوسال ہے

۱۵۶۷۸..... رضاعت وہ ہے جودوسالوں میں ہو۔ الدار قطنی فی السنن عن ابن عباس رضی الله عنهما
کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ: ۶۳۰۰۔

۱۵۶۷۹..... دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت نہیں ہوتی اور نہ اس کی وجہ سے کوئی رشتہ قائم ہوتا ہے، بلوغت کے بعدیتیمی نہیں رہتی۔ صبح سے رات تک خاموشی کاکوئی جوازنہیں اور نہ نکاح سے قبل طلاق جاری ہوتی ہے۔ عبدالرزاق عن علی رضی الله عنه

۱۵۶۸۰..... دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں اور بلوغت کے بعدیتیمی نہیں۔ ابن عساکر عن علی رضی الله عنه

۱۵۶۸۱..... اب (جوڑ) کیسے ممکن ہے جبکہ حرمت کی بات کہہ دی گئی۔ البخاری عن عقبة بن الحارث

فائدہ:..... حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی۔ شادی کے بعد ایک عورت ان کے پاس آئی اور میاں بیوی کوکہا میں نے تم دونوں کودودھ پلایا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیاتو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشادفرمایا۔

کتاب الرضاع ..... قسم الافعال

۱۵۶۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشادفرمایا: رضاعت صرف دوسالوں تک ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیهقی

۱۵۶۸۳..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میری عورت نے میری باندی کودودھ پلادیا ہے تاکہ اس کومجھ پرحرام کردے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: دودھ پلانے کے بعد بھی تم اس کے پاس جاسکتے ہو۔ المصنف لعبدالرزاق
فائدہ:..... کیونکہ رضاعت کی مدت دوسال ہے جس سے حرمت پیداہوتی ہے۔

۱۵۶۸۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے ایک آدمی کو کہا: کیا تو بنی فلاں کا بیٹا تو نہیں ہے؟ اس نے کہا نہیں، لیکن انہوں نے مجھے دودھ ضرور پلایا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا: دودھ بھی مشابہت پیدا کر دیتا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق، السنن للسعید بن منصور، السنن للبیهقی

۱۶۶۸۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میری ایک باندی تھی جس سے میں ہم بستر بھی ہوتا ہے، میری بیوی نے اس باندی کو اپنا دودھ پلا دیا۔ پھر میری بیوی بولی کہ اب تو باندی کے ساتھ نہیں مل سکتا کیوں کہ میں اس کو دودھ پلا چکی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو تکلیف دے اور اپنی باندی کے ساتھ مل جل کیوں کہ دودھ پلانے کی حرمت بچے کو ہوتی ہے۔

موطا امام مالک، الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، السنن للبیهقی

۱۵۶۸۶...... عکرمۃ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت کو پیش کیا گیا۔ جس نے گواہی دی کہ اس نے ان دو میاں بیوی کو دودھ پلایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں ہم دونوں میاں بیوی کے درمیان تفریق نہیں کر سکتے جب تک کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں اس بات کی شہادت نہ دیں۔ السنن للسعید بن منصور، السنن للبیهقی

۱۵۶۸۷...... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رضاعت میں صرف ایک عورت کی شہادت کو قبول نہیں کرتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۸۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا بات ہے آپ قریش سے بچتے ہیں اور ہمیں چھوڑتے ہیں؟ پوچھا: کیا تمہارے پاس بھی کوئی شے ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں بنت حمزہ ہے، ارشاد فرمایا: نہیں وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیوں کہ وہ میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیهقی

فائدہ:...... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے چچا تھے اور چچا کی بیٹی سے رشتہ ازدواج قائم کرنا درست ہے لیکن چونکہ ثوبیہ باندی کا دونوں چچا بھتیجے نے دودھ پیا تھا اس لئے دونوں رضاعی بھائی ہوئے۔

۱۵۶۸۹...... زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چند گھر والوں کے درمیان ایک عورت کی شہادت کی وجہ سے تفریق کر دی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۹۰...... ابن شہاب (زہری) رحمہ اللہ سے مروی ہے ایک حبشی عورت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں میاں بیویوں کے تین جوڑوں کے پاس آئی جن کا باہم نکاح تھا، عورت نے کہا میں نے تم سب تینوں مردوں اور تینوں عورتوں کو دودھ پلایا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان تفریق پیدا کر دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۹۱...... ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اعرابی آیا اور اس نے شکایت کی کہ میری عورت نے مجھے کہا: میرے دودھ کو ہلکا کر دو۔ میں نے کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تو مجھ پر حرام نہ ہو جائے۔ بیوی نے کہا: نہیں، ایسا نہیں ہوگا، چنانچہ میں نے اس کا دودھ ہلکا تو کیا لیکن اپنے پیٹ میں نہیں جانے دیا، ہاں دودھ کی حلاوت اپنے حلق میں محسوس کی اس کے بعد عورت بولی: تو مجھ سے دور ہو جا کیوں کہ میں تجھ پر حرام ہو گئی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ابھی بھی تیری بیوی ہے (اس کو مار)۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۲...... ابن عجلان سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک لڑکا اور لڑکی پیش کئے گئے۔ لوگوں کا ارادہ تھا کہ ان کے درمیان نکاح کروا دیں لیکن ان کو بتایا گیا کہ لڑکی نے لڑکے کو دودھ پلایا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لڑکے کو دودھ کیسے پلایا؟ بتایا کہ وہ رو رہا تھا لڑکی اس کے پاس سے گزری تو اس نے اپنا دودھ اس کو پلا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر دونوں پر درہ اٹھایا اور فرمایا دونوں کا نکاح کرا دو کیوں کہ رضاعت تو پرورش (کے زمانے) میں ہوتی ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۳...... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت سفیان بن عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سوال لکھا کہ کون کون سی رضاعت

حرمت پیدا کرتی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ضرار، عفافۃ اور ملیجہ حرمت کو پیدا نہیں کرتی ہیں: ضرار۔ (نقصان دہی) یہ ہے کہ کوئی عورت اس غرض سے بچوں کو دودھ پلائے کہ دونوں کے درمیان حرمت پیدا ہو جائے۔ عفافۃ، پوستان میں بقیہ دودھ اور ملیجہ یہ ہے کہ کوئی غیر (بچہ) عورت کا پستان اچک کر منہ میں لے لے۔المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں آپ کو قریش کی خوبصورت ترین لڑکی بتاؤں؟ فرمایا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: بنت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تجھ پر علم نہیں ہے کہ حمزہ میرے رضاعت کے بھائی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے رضاعت کا بھی وہ رشتہ حرام کر دیا ہے جو نسب کا حرام ہے۔

عبدالرزاق، ابن سعد، مسند احمد، العدنی، ابن منیع، مسند ابی یعلی، ابن جریر، السنن للسعید بن منصور

۱۵۶۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس رضاعت سے حرمت پیدا ہوتی ہے جو (پیدائش کے) دو سالوں کے اندر اندر ہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۶۹۶..... شریح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ حرمت پیدا کر دیتی ہے۔النسائی، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۵۶۹۷ سالم بن ابی الجعد اور مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کے والد (ابی الجعد) نے انکو خبر دی کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن اس نے مجھے میری بڑی عمر میں اپنا دودھ پلایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے نکاح نہ کر اور انکو نکاح کرنے سے منع فرما دیا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۹۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جس آدمی کو اس کی بیوی اس کی باندی کا یا اس کی باندی اس کی عورت کا دودھ پلا دے تا کہ وہ اس کو آدمی پر حرام کر دے تو اس سے وہ باندی یا عورت کوئی بھی آدمی پر حرام نہ ہوگی۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۹ حضرت مجاہد رحمہ اللہ شعبی رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا قول نقل کیا کرتے تھے کہ رضاعت قلیل وکثیر حرمت پیدا کر دیتی ہے۔الکبیر للطبرانی

۱۵۷۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: دودھ چھڑانے کے بعد جو دودھ بچے کو پلایا جائے اس سے حرمت پیدا نہیں ہوتی۔

السنن للبیہقی

۱۵۷۰۱..... حجاج بن حجاج بن مالک اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! دودھ پلانے کی مذمت (احسان) کیا چیز اتار دے گی؟ فرمایا: ایک غلام یا ایک باندی۔عبدالرزاق، ابونعیم

فائدہ:...... یعنی جس عورت نے اپنا دودھ پلا کر غیر بچے کی پرورش کی ہو اس کو ایک غلام یا ایک باندی ہدیہ کر دی جائے۔

۱۵۷۰۲ ابوالشعثاء رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت کی شہادت رضاعت میں جائز ہے جبکہ وہ دودھ پلانے والی (کا پیشہ رکھتی) ہو اور شہادت قسم کے ساتھ کھائے۔

راوی کہتے ہیں: ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں عورت کا دعویٰ ہے کہ اس نے مجھے اور میری بیوی کو دودھ پلایا ہے اور میں جانتا ہوں وہ جھوٹی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھ اگر وہ جھوٹی ہے تو اس کو جلد کوئی مصیبت پیش آئے گی۔ پس ایک سال پورا نہ گزرا تھا کہ اس کے پستان برص کا شکار ہو گئے۔الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۰۳..... عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے ایک چوسنی اور دو چوسنی حرمت پیدا کرتی ہیں اور نہ ایک املاجہ اور دو املاجہ حرمت پیدا کرتے ہیں۔ابن جریر

فائدہ:...... املاجہ کا بھی وہی مطلب ہے جو مصہ (چوسنی) کا ہے بچہ کے دو دفعہ چوسنی کے درمیان پستان کے منہ میں جو دودھ اکٹھا ہو جاتا ہے

اس کو املاجہ کہتے ہیں۔

۱۵۷۰۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کو بنت حمزہ سے شادی کے لئے مشورہ دیا اور ان کے حسن و جمال کا تذکرہ فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ رضاعی بھائی کی بیٹی اور تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام کردیتے ہیں جو نسب سے حرام فرماتے ہیں۔

۱۵۷۰۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا دو سال پر دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں رہتی رضاعت صرف وہ ہے جو دو سالوں میں ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۰۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس نے دو عورتوں سے شادی کی ایک عورت نے ایک لڑکی کو دودھ پلادیا اور دوسری عورت نے ایک لڑکے کو دودھ پلادیا تو کیا یہ دونوں یعنی لڑکا اور لڑکی آپس میں شادی کرسکتے ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں کیونکہ دودھ ایک آدمی کی وجہ سے اترا ہے، لہٰذا یہ لڑکی لڑکے کے لئے حلال نہیں۔ المنصف لعبدالرزاق

۱۵۷۰۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رضاعت میں کتنے گواہ کافی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی اور ایک عورت۔ المصنف لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

کلام:..... روایت میں ابن سلمانی ضعیف راوی ہے۔

۱۵۷۰۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رضاعت وہ ہے جو بچپن میں ہو، لڑکپن میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۰۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انکو ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خبر ملی کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رضاعت کے متعلق یہ مسئلہ نقل کرتے ہیں کہ سات مرتبہ دودھ پلانے سے کم میں حرمت رضاعت پیدا نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ پاک عائشہ سے بہتر ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:۔

واخواتکم من الرضاعة

اور تمہاری بہنیں رضاعت سے۔

ایک رضاعت اور دو رضاعت کا نہیں فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انکو کسی نے کہا کہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ ایک دو چوسنی حرمت رضاعت پیدا نہیں کرتی ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ کا فیصلہ ان کے فیصلے سے بہتر ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۱..... ابو عطیہ وداعی سے مروی ہے ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: کہ میری بیوی کے پستانوں میں دودھ بھر جاتا تھا میں چوس کر کلی کردیتا تھا پھر میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے اس کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہوگئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے اس کا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا: کیا تو اس کو دودھ شریک سمجھ رہا ہے؟ رضاعت تو وہ ہوتی ہے جو گوشت اور خون پیدا کرنے کا سبب بنے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے فرمایا: جب تک یہ ماہر عالم تمہارے درمیان موجود ہے مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیا کرو۔ اللہ کی قسم جب یہ زندہ ہیں میں کبھی تم کو فتویٰ نہیں دوں گا۔

۱۵۷۱۲..... عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ام یحیٰ بنت ابی اہاب سے نکاح کیا ایک سیاہ فام باندی آئی اور بولی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور یہ بات ذکر کی اور عرض کیا کہ وہ جھوٹی ہے آپ ﷺ نے منہ موڑ لیا: میں نے دوسری جانب جا کر عرض کیا: یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی بات کا کیا کرو گے لہٰذا اس عورت کو چھوڑ دو۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۳ ..... حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے میں نے بنت اہاب تمیمی سے شادی کی جب شادی کی (رات کی) صبح ہوئی تو اہل مکہ کی ایک باندی آئی اور بولی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ آیا اور ساری بات ذکر کی اور عرض کیا کہ میں نے لڑکی کے گھر والوں سے اس بارے میں پوچھا تھا: انہوں نے بھی اس بات کا انکار کیا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب کیسے جوڑ ممکن ہے جبکہ توڑ کی بات کہہ دی گئی ہے یوں آپ نے (عقبہ رضی اللہ عنہ) کو اس عورت کے ساتھ رہنے سے منع فرمایا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جدا کر دیا اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۷۱۴ ..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فیقہ حرمت پیدا نہیں کرتا۔ پوچھا گیا: فیقہ کیا ہے؟ جواب دیا: عورت بچہ جنتی ہے، پھر اس کے پستان میں دودھ جمع ہو جاتا ہے اور دوسری کوئی بچی بھی ایک دو مرتبہ دودھ پی لیتی ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۱۵ ..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دو مرتبہ دودھ پلانا رضاعت ثابت نہیں کرتا۔ ابن جریر

۱۵۷۱۶ ..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حرمت صرف وہ رضاعت پیدا کرتی ہے جو آنتوں کو کھول دے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۱۷ ..... زبراء سے مروی ہے وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی، پھر وہ آزاد ہو گئی حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زبراء کو فرمایا: اب تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے (کہ تو غلام) کے نکاح میں رہنا چاہے یا نہیں حتیٰ کہ تیرا شوہر تجھے (تیری رضا سے) روک لے اگر اس نے تجھے روک لیا تو پھر تجھے کوئی اختیار نہ رہے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۸ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ایک کو اپنی بہن فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس کو دس مرتبہ دودھ پلا دو۔ اس نے حکم کی تعمیل کر دی، پھر وہ بچہ بڑا ہونے کے بعد بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہتا تھا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۱۹ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابی القعیس کا بھائی ان کے پاس آیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اس نے کہا میں عائشہ کا چچا ہوں۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اندر کی اجازت نہ دی پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو عائشہ نے آپ کو ساری بات ذکر کی، حضور ﷺ نے فرمایا: تو نے اپنے چچا کو اجازت کیوں نہیں دی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا آدمی نے تو دودھ نہیں پلایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دیدے کیوں کہ وہ تیرا چچا ہے، تیرے ہاتھ میں مٹی پڑے۔

ابوالقعیس اس عورت کا شوہر تھا جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۲۰ ..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ بنت حمزہ کو پیغام نکاح کیوں نہیں بھجوا دیتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے۔ ابن عساکر

۱۵۷۲۱ ..... ام الفضل سے مروی ہے ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی پھر اس آدمی نے ایک عورت سے شادی کر لی پہلی عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس دوسری عورت کو دودھ پلایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک دو مرتبہ پستان منہ میں دے دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

مصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۲۲ ..... ام الفضل سے مروی ہے ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ اپنے کمرے میں تھے اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایک بیوی تھی پھر میں نے ایک دوسری عورت سے بھی شادی کی میری پہلی بیوی کا خیال ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو دودھ پلایا تھا ایک یا دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دو (املاجہ) دفعہ دودھ پلانے سے حرمت رضاعت پیدا نہیں ہوتی۔ ابن جریر

۱۵۷۲۳ ..... ام الفضل سے مروی ہے بنی عامر بن صعصہ کے ایک آدمی نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا ایک مرتبہ دودھ پلانے سے حرمت پیدا ہو جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں۔ ابن جریر

دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

۱۵۷۲۴ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری بہن میں کوئی دلچسپی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اس کا کیا کروں گا؟ عرض کیا: آپ ان سے شادی کرلیں، حضور ﷺ نے فرمایا: تو اس کو پسند کرتی ہے؟ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں، کیوں کہ میں تنہا تو ہوں نہیں (آپ کی کئی بیویاں اور بھی موجود ہیں) لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ جو خیر ہے اندر میری شریک ہو وہ میری بہن کیوں نہ ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں (تو پھر بھی میری بہن سے شادی کیوں نہیں فرما لیتے) حضور ﷺ نے فرمایا: وہ اگر میری پرورش میں نہ رہی ہوتی (کیونکہ اس کی ماں ام سلمہ میرے عقد میں ہے) لہٰذا میں اس کو بھی پیغام نکاح نہیں دے سکتا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ نیز مجھے اور اس کے باپ کو بنی ہاشم کی ایک ثوبیہ نامی باندی نے دودھ پلایا ہے۔ لہٰذا آئندہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو مجھ پر اس مقصد کے لئے قطعاً پیش نہ کرنا۔ ابن جریر

۱۵۷۲۵ ... عروۃ زینب بنت ابی سلمہ سے اور وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کیا: کیا آپ کو میری بہن بنت ابی سفیان میں کوئی لگاؤ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کیا کروں گا؟ میں نے عرض کیا: آپ اس سے نکاح کرلیں فرمایا: وہ تو تمہاری بہن ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں فرمایا: کیا تو اس بات کو پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم اگر وہ میرے زیر پرورش نہ رہی ہوتی تب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی کیوں کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور اس کے باپ کو ثوبیہ باندی نے دودھ پلایا تھا۔ لہٰذا مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو کبھی پیش نہ کیا کرو۔ (درہ بنت ابی سلمہ آپ ﷺ کی بیوی ام سلمہ کی بیٹی تھی)۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ثوبیہ ابولہب کی باندی تھی۔ ابولہب نے اس کو آزاد کردیا تھا: اس نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے کسی گھر والے نے اس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: تیرے ساتھ کیا پیش آیا؟ ابولہب بولا میں نے تمہارے بعد کوئی راحت نہیں پائی صرف اس ثوبیہ کو آزاد کرنے کے عوض مجھے چلو بھر پانی پلا دیا گیا ساتھ میں اس نے ہاتھ کے ساتھ چلو کا اشارہ کیا۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن جریر

۱۵۷۲۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو حذیفہ کے غلام سالم ہمارے ساتھ گھر میں رہتے ہیں وہ آدمیوں کی عمر کو پہنچ گئے ہیں اور وہ سب کچھ جاننے لگے ہیں جو عام آدمی جانتے ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو دودھ پلا دے پھر اس پر حرام ہو جائے گی۔ المصنف لعبدالرزاق

فائدہ:...... امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ کی بعض بیویاں فرماتی ہیں: ہمیں اس حکم کی وجہ نہیں معلوم شاید کہ یہ صرف سالم کے لئے خصوصیت ہو امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی موت تک یہی فتویٰ دیتی رہی تھیں کہ دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

۱۵۷۲۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! سالم (میرے شوہر) ابو حذیفہ کا غلام ہے جبکہ وہ اس کا بیٹا کہلاتا ہے حالانکہ اللہ کا حکم ہے: **ادعوھم لآباءھم**

لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔

اور وہ میرے پاس آتے جاتے ہیں جبکہ میں اکثر کام کاج کے کپڑوں میں ہوتی ہوں اور ہمارا گھر بھی چھوٹا اور تنگ ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا تو سالم کو دودھ پلا دے پھر تو اس پر حرام ہو جائے گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۲۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو بدری صحابی تھے نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا جوان کا غلام تھا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنے غلام زید کو منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ ابوحذیفہ نے سالم کو اپنا بیٹا سمجھنے کے سبب ان کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت الولید بن عتبہ سے کروا دیا تھا یہ پہلے پہل ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں اور یہ قریش کی بے نکاحی عورتوں میں سے افضل ترین اور بلند مقام کی مالک عورت تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ادعوھم لاباء ھم لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے ہی پکارو۔ تب ہر ایک متبنی منہ بولے بیٹے کو اس کے اصل باپ کے نام سے پکارا جانے لگا۔ اگر کسی کے باپ کا علم نہ تھا تو اس کے آقا (سرپرست مالک) کے نام کے ساتھ پکارا گیا۔ تب سہلۃ بنت سہیل ابوحذیفہ کی بیوی حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور وہ میرے پاس آتے جاتے تھے جبکہ میں گھریلو کپڑے میں ہوتی تھی اور ہمارا چونکہ کمرہ بھی ایک ہے۔ اب آپ اس کا کیا حل دیکھتے ہیں؟

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں جو خبریں پہنچی ہیں ان کے مطابق آپ ﷺ نے سہلہ کو فرمایا: اس کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دے وہ تمہارے دودھ کی وجہ سے تمہارا محرم بن جائے گا۔ پھر تم اس کو رضاعی بیٹا سمجھ سکتی ہو۔

اس کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ طریقہ اپنا لیا کہ جس مرد کا اپنے ہاں آنا جانا ضروری خیال کرتیں تو اپنی بہن ام کلثوم بنت ابی بکر اپنی بھتیجیوں میں سے کسی کو اس مرد کو دودھ پلانے کا حکم دیتی تھیں۔ لیکن دوسری تمام ازواج مطہرات ﷺ نے اس بات سے قطعی انکار کر دیا تھا کہ کوئی اس طرح دودھ پینے سے ان کے پاس آنا جانا شروع کر دے، وہ تمام ازواج کہتی تھیں: اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے سہلہ کو جو حکم دیا تھا وہ صرف اور صرف اکیلے سالم کے لئے خصوصیت کے ساتھ رخصت دی تھی۔ موطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق

لے پالک میراث کا حقدار نہیں

۱۵۷۲۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنا لیا جو کہ کسی انصاری عورت کا آزاد کردہ غلام تھا، جس طرح نبی ﷺ نے زید کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا، جاہلیت میں جس نے سب سے پہلے کسی کو منہ بولا بیٹا کہا تھا لوگوں نے اس کو اسی کا بیٹا پکارا تھا اور وہ اس کی میراث کا مالک بھی بنتا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا ادعوھم لآباء ھم۔ تب منہ بولے بیٹوں کو ان کے اصلی باپ کے نام سے پکارا جانے لگا جس کے باپ کا کسی کو علم نہیں تھا تو اس کو آقا اور دینی بھائی کے لقب سے پکارا گیا۔ تب سہلہ آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سالم کو اولاد سمجھتے تھے جو میرے پاس اور ابوحذیفہ کے پاس رہتا اور مجھے میرے کام کاج کے کپڑوں میں بھی دیکھتا تھا جبکہ اللہ نے یہ حکم نازل کر دیا ہے جو آپ کو معلوم ہے حضور ﷺ نے سہلہ کو حکم دیا کہ سالم کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دے پھر وہ ان کے رضاعی بیٹے کی طرح ہو گیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرمایا: پانچ مرتبہ دودھ پلانے سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۳۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: قرآن میں پہلے دس مرتبہ متعین دودھ پلانے سے حرمت کا حکم نازل ہوا تھا پھر وہ پانچ مرتبہ میں تبدیل ہو گیا۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۵۷۳۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: اللہ عزوجل کی کتاب میں دس رضاعات کا حکم اترا تھا پھر وہ پانچ رضاعات کے حکم میں بدل گیا لیکن پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ یہ حکم بھی (تلاوت میں) اٹھا لیا گیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۳..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے نبی ﷺ کی ازواج کے لئے متعین رضاعات تھیں اور دیگر تمام عورتوں کے لئے متعین رضاعات تھیں (جن سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی تھی) پھر اس کو چھوڑ دیا گیا اور رضاعت تھوڑی اور زیادہ باعث حرمت قرار دی گئی۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۴..... عبدالکریم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے پوچھا: لوگوں کا خیال ہے کہ سات چوسنیوں سے کم میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی تھی پھر حکم منسوخ ہو کر پانچ چوسنیوں میں تبدیل ہو گیا، (کیا یہ درست ہے؟) طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا: واقعی ایسا تھا لیکن

پھر ایسا ہوا کہ مطلقاً تحریم نازل ہوگئی اور ایک مرتبہ سے بھی حرمت ثابت ہونے لگی۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۵...... عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حمزہ رضی اللہ عنہ کی دختر حضور ﷺ پر پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۶...... قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل (گورنر) کو لکھا: رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جونسب سے حرام ہوجاتے ہیں۔ ابن جریر

۱۵۷۳۷...... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی اور اس کی بیوی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے ان کے علاوہ ایک اور عورت آئی اور اس نے کہا: میں نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات قبول کرنے سے انکار فرمادیا اور شوہر کو فرمایا تم اپنی بیوی اپنے پاس رکھو۔ السنن للبیھقی وقال مرسل

کتاب الرہن...... قسم الاقوال

۱۵۷۳۸...... رہن مرکوب اور محلوب ہے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... کسی نے قرض لے کر ضمانت کے طور پر کوئی جانور یا سواری رہن (گروی) رکھوائی تو قرض دہندہ کے لئے اس سواری سے فائدہ اٹھانا جائز ہے اس پر سوار ہونا اور اس کا دودھ پینا اور اس طرح کے دوسرے جائز منافع کا حصول درست ہے۔

۱۵۷۳۹...... رہن پر اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ سواری کی جائے اور دودھ والے جانور کا دودھ پیا جائے جب تک وہ مرہون (گروی) ہو۔

البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۴۰...... سواری پر خرچ اٹھانے کے ساتھ ساتھ سواری کی جائے گی جب تک وہ مرہون ہے اور دودھ والے جانور کا دودھ نوش کیا جائے گا جب تک وہ مرہون ہے۔ اور جو شخص سوار ہو اور دودھ دوہے وہی اس کا خرچ بھی اٹھائے۔ البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۴۱...... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجہ ۵۳۱، ضعیف الجامع ۶۳۵۷۔

۱۵۷۴۲...... رہن والے دودھ کے جانور کا دودھ دوہا جائے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ جب تک کہ وہ مرہون ہے۔ سواری پر سواری کی جائے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ جب تک کہ وہ مرہون ہے۔ اور جو سوار ہو اور دودھ دوہے اس پر اس کا نفقہ ہے۔

ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، قال ابو داؤد وھو عندنا صحیح

۱۵۷۴۳...... رہن جتنا بھی ہو رہن ہے الرھن بمافیہ (یعنی اگر زیادتی کے بغیر ضائع ہوجائے) تو قرض کے مساوی حق اترنے کے علاوہ باقی رہن بھی نا قابل واپسی ہوگا، کیوں کہ وہ مرتہن کے پاس امانت تھی۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن عطاء مرسلاً، الکامل عن ابن عدی، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت سنداً ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۰۲، ضعاف الدارقطنی ۸، ۶۵۷۔

الاکمال

۱۵۷۴۴...... جس نے اپنے کسی قرض کے بدلے کوئی زمین رہن رکھوائی تو زمین کی فصل اور پھل سے اس قرض کو اتارا جائے گا اس پر آنے والے خرچ کو نکالنے کے بعد اس سے اس کا قرض چکایا جائے گا جس کے قرض میں یہ زمین گروی ہے لیکن جس کے پاس ہنوز یہ زمین گروی رکھی ہے اس کے لئے زمین کی فصل اور پھل پر آنے والی لاگت پہلے عدل کے ساتھ منہائی کی جائے گی۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۱۹۔

۱۵۷۴۵..... رہن کوروکا نہیں جائے گا۔ رہن اس کا ہوگا جس نے وہ رہن رکھوایا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور اس کا نقصان بھی اسی پر عائد ہوگا۔

الشافعی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، الجامع لعبدالرزاق عن ابن المسیب رحمه الله

۱۵۷۴۶..... دودھ والے جانور کا دودھ نکالا جائے اور اس کا خرچ اٹھایا جائے جب تک کہ وہ مرہون ہے اور سواری کے جانور پر سواری کی جائے اور اس کا خرچ اٹھایا جائے جب تک وہ مرہون ہے اور جو شخص سواری کرے اور دودھ نکالے اس پر اس کا خرچ ہے۔

ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

کتاب الرہن ...... قسم الافعال

۱۵۷۴۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے متعلق مروی ہے، جس نے کوئی چیز رہن رکھی تھی پھر وہ ضائع ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر قرض سے زیادہ رہن تھا تو زیادتی کے اندر مرتہن (جس کے پاس رہن ہے) امین ہے اور اگر رہن قرض سے کم تھا رہن کو قرض سے منہا کر کے بقیہ قرض پورا کیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبه، الدار قطنی فی السنن

دار قطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا مشہور نہیں ہے۔

۱۵۷۴۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر رہن زیادہ ہو اور اس کو کوئی آفت کھا جائے تو رہن اپنی زیادتی کے ساتھ چلا گیا۔ زیادتی مرتہن کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر رہن پر کوئی مصیبت نہ اتری تو قرض کے بعد کی زیادتی واپس لوٹائی جائے گی۔

السنن للبیهقی

۱۵۷۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رہن قرض سے زیادہ ہو یا قرض رہن سے زیادہ ہو تو پھر رہن ہلاک ہو جائے تو زیادتی کو ایک دوسرے سے لیا جائے گا۔ السنن للبیهقی

۱۵۷۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رہن میں کمی بیشی ہو تو برابر کیا جائے گا۔ السنن للبیهقی

۱۵۷۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب رہن کم ہو تو رہن رکھوانے والا کمی کو پورا کرے اور اگر رہن زیادہ ہو (اور) ہلاک ہو جائے (تو زیادتی ناقابل واپسی ہے)۔ السنن للبیهقی، وقال وضعفه الشافعی وقال ان الروایة عن علی بان یترادان الفضل اصح عنه

کلام:...... یہ روایت اور روایت نمبر ۱۵۷۴۸، ۱۵۷۴۲..... محل کلام ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کمی زیادتی دونوں طرف سے واپس کی جائے گی والی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اور درج بالا آخر روایت ضعیف ہے۔ اس بات کی تائید ذیل کی روایت میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۷۵۲..... کلام:...... عبدالمؤمن بن خلف نسفی کہتے ہیں میں نے ابو صالح بن محمد سے سوال کیا کہ اسماعیل بن امیہ الذراع، ہاشم بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حمید الطویل نے روایت بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ الرهن بمافیه. رہن کی زیادتی (ہلاکت کی صورت میں) ناقابل واپسی ہے۔ تو ابو صالح نے فرمایا: یہ روایت باطل اور سراسر جھوٹ ہے، راوی هشام بن زیاد ضعیف ہے، عبدالمومن کہتے ہیں: پھر میں نے اس روایت کے ایک اور راوی اسماعیل کے بارے میں ابو علی سے دریافت کیا تو ابو علی نے فرمایا: یہ غیر معروف راوی ہے۔ الخطیب فی المتفق

نیز فرمایا: یہ اسماعیل اہل بصرہ میں سے ہے جو منکر روایات نقل کرتا ہے اور اس کو اسماعیل بن امیہ بھی کہا جاتا ہے۔ نیز دیکھئے میزان الاعتدال ۱/۲۲۲۔

۱۵۷۵۳..... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ایک آدمی نے میرے

پاس ایک گھوڑا رہن رکھوایا تھا جس پر میں نے سواری کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تونے جو سواری کا فائدہ حاصل کیا وہ سود ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے چند صاع گندم خریدی اور اپنی زرہ رہن رکھوائی۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۵..... زید بن اسلم سے مروی ہے ایک شخص اپنے کسی قرض کی وجہ سے حضور ﷺ سے مطالبہ کر رہا تھا اور سختی کا برتاؤ کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کے پاس قرض کے لئے پیغام بھجوایا۔ اس نے بغیر رہن کے قرض دینے سے انکار کر دیا۔ تب آپ ﷺ نے اپنی زرہ بطور رہن بھیجی اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں زمین پر بھی امین ہوں اور آسمان میں بھی امین (کہلاتا) ہوں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۶..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے خط میں لکھا تھا جس نے کوئی زمین رہن رکھوائی اس کا پھل صاحب ارض کا ہوگا نبی ﷺ کے حجۃ الوداع کے سال سے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۷..... شعبی رحمہ اللہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ دودھ اور سواری کے رہن میں دودھ نکالنے اور سوار ہونے کی اجازت ہے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ۔ المصنف لعبدالرزاق

حرف الزای

اس میں دو کتاب ہیں۔

زکوۃ زینت اور تجمل میں

قسم الاقوال..... کتاب الزکوۃ

جس میں سخاوت، صدقہ کی فضیلت کے ساتھ فقراء اور فقر کی فضیلت شامل ہے۔
یہ تین ابواب پر مشتمل ہے

پہلا باب..... ترغیب، ترھیب اور احکام میں

اس میں تین فصول ہیں۔

پہلی فصل..... زکوۃ کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت کے بیان میں

۱۵۷۵۸..... زکوۃ اسلام کا خزانہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۳۷۔

۱۵۷۵۹..... اپنے اموال کو زکوۃ کے ساتھ پاکیزہ کرو، اپنے مریضوں کو صدقہ کے ساتھ شفا بخشو اور مصیبت اور آزمائش کو دعا کے ساتھ ٹال دو۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، التاریخ للخطیب عن ابن مسعود

کلام: ..... روایت ضعیف ہے، دیکھئے، الاتقان ۶۶۲، اسنی المطالب ۵۶۲، التمیز ۷۱۔

۱۵۷۶۰..... اپنے اموال کو زکوۃ (کی ادائیگی) کے ساتھ پاک کرو، اپنے مریضوں کی صدقات کے ساتھ دوا دارو کرو اور مصیبت و آزمائش اترنے

پر خدا کے آگے دعا اور آہ وزاری کرو۔ ابو داؤد فی مراسیله عن الحسن مرسلاً

کلام:......روایت محل کلام ہے: المتناھیہ ۸۱۶۔

۱۵۷۶۱......جب تو اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے تو تو نے مال کے بارے میں اپنے اوپر عائد ہونے والے فریضے کو ادا کر لیا۔

ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۹۶، ضعیف الترمذی ۹۲۔

۱۵۷۶۲......جب تو نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر لی تو تو نے درحقیقت اپنے سے مال کے شر کو دفع کر دیا۔

ابن خزیمه، مستدرک الحاکم، عن جابر رضی الله عنه وقال صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبی

۱۵۷۶۳......صدقہ مال کو بڑھاتا ہی ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۵۷۶۴......ہر وہ مال جس کی تو زکوۃ ادا کرے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے (جس کی مذمت آتی ہے)۔ خواہ وہ زمین کے نیچے مدفون ہو اور ہر وہ مال جس کی زکوۃ نہ ادا کی گئی ہو وہ کنز (خزانہ) ہے خواہ وہ ظاہر ہو۔ السنن للبیهقی، السنن للسعید بن منصور عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۴۹۔

۱۵۷۶۵......جو مال زکوۃ کے نصاب کو پہنچ جائے پھر اس کی زکوۃ نکال دی جائے تو وہ مال کنز (خزانہ) نہیں ہے۔ جس کے بارے" الٰہی ہے:

ان الذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها فی سبيل الله فبشرهم بعذاب اليم.

جو لوگ سونا چاندی کا کنز (خزانہ) کرتے ہیں اور اس کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انکو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

۱۵۷۶۶......جس نے اپنی زکوۃ ادا کر لی اس نے اپنا حق جو اس پر لازم تھا ادا کر دیا اور جس نے زیادہ ادا کیا وہ افضل ہے۔

السنن للبیهقی عن الحسن مرسلاً

۱۵۷۶۷......صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، اللہ پاک کسی بندے میں اس کے معاف کرنے کی وجہ سے صرف عزت و تکریم ہی بڑھاتا ہے اور کوئی اللہ کے لیے تواضع (عاجزی) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو بلندی عطا کرتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۵۷۶۸......اپنے صدقات زکالو، بے شک اللہ نے تمہیں جبہہ، کسعہ اور نخہ سے راحت دے دی ہے۔

ابوعبيد فی الغريب، السنن للبيهقی عن سارية الخلجی

فائدہ:......جبہہ، کسعہ اور نخہ کا مطلب ہے اللہ پاک نے گھوڑے گدھے اور بیل میں زکوۃ معاف کر دی۔

کلام:......الضعیفہ ۲۱۱۴۰۔

۱۵۷۶۹......فرض زکوۃ ادا کر، بے شک یہ پاکیزگی ہے جس کے ساتھ تو اپنے آپ کو پاکیزہ کر لے گا، صلہ رحمی کر، سائل، پڑوسی اور مسکین کا حق بھی جان۔

السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۵۳۔

۱۵۷۷۰......اطمینان اور وقار کے ساتھ جاؤ حتیٰ کہ ان کے درمیان جا اترو۔ پھر ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور ان کو خبر دو جو ان پر ان کے مال میں اللہ کا واجب حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ پاک تیری بدولت ایک آدمی کو ہدایت بخش دے یہ تیرے حق میں سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن سهل بن سعد

۱۵۷۷۱......اے سبأ (والوں) کے بھائی! صدقہ (زکوۃ) کے بغیر چارہ کار نہیں۔ ابو داؤد عن ابيض بن حمال

کلام:......ضعیف الجامع ۶۳۷۶۔

۱۵۷۷۲......تم ایک کتابی قوم کے پاس جا رہے ہو لہٰذا تم کو سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا چاہیے۔ جب وہ اللہ کا حق جان لیں

تو ان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں ایک دن اور رات میں۔ جب وہ اس حکم پر عمل کرنے لگ جائیں تو ان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہی کے فقیر لوگوں پر لوٹا دی جائے گی۔ جب وہ اس حکم کی بجا آوری پر رضامند ہو جائیں تو ان سے مال زکوۃ لے اور ان کے عمدہ مالوں کو لینے سے احتیاط برت۔ البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۷۷۳... تم اہل کتاب قوم کے پاس جارہے ہو۔ جب تم ان کے پاس پہنچو ان کو اس بات کی دعوت دو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ اگر وہ اس بات کی اطاعت کرلیں تو ان کو خبر دو کہ اللہ نے ان پر دن ورات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس بات میں بھی تمہاری اطاعت کرنے لگ جائیں تو ان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کر کے ان کے فقراء کو دی جائے گی۔ جب وہ اس حکم کے آگے سر تسلیم خم کرلیں تو (زکوۃ میں) ان کے عمدہ اموال لینے سے احتیاط برتنا۔ اور ہاں مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا بے شک اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ اور رکاوٹ نہیں ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۵۷۷۴... اپنے مال سے زکوۃ نکال، وہ پاکیزگی ہے جس کے ذریعے اللہ تجھے پاک کردے گا اور تجھ پر رحمت بھیجے گا۔ اور تو سائل، پڑوسی، مسکین فقیر اور مسافر کا بھی خیال کر اور بے جا اسراف کرنے سے احتیاط برت۔ ابن صصری فی امالیہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۷۷۵... تمہارے اسلام کے اکمال میں سے ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوۃ نکالو۔ الکبیر للطبرانی عن علقمہ بن ناجیۃ الخزاعی

۱۵۷۷۶... تمہارے اسلام کا تتمہ زکوۃ کی ادائیگی ہے۔ ابن مندہ، الدیلمی عن ناجیۃ بن الحارث الخزاعی

۱۵۷۷۷... جس نے اپنے مال کی زکوۃ نکالی دل کی خوشی کے ساتھ اور اس کا مقصود صرف اللہ عزوجل کی رضا اور آخرت کی کامیابی تھا پھر اس نے اپنے مال میں سے کوئی شے غائب نہیں کی۔ نماز قائم کی پھر زکوۃ ادا کی۔ پھر اس پر جب اس کے حق میں ظلم ہوا (یعنی جہاد کی نوبت آگئی) تو اس نے ہتھیار تھامے اور لڑائی کی حتیٰ کہ جام شہادت نوش کرلیا تو وہ شہید ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا، صحیح ووافقہ الذہبی

۱۵۷۷۸... جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی اس کے مال کا شر نکل گیا۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۷۷۹... جب تو اپنے مال کی زکوۃ ادا کرلے تو گویا تو نے اپنی طرف سے مال کا شر دفع کردیا۔

ابن خزیمہ، الشیرازی فی الالقاب، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۱۳، الضعیفۃ ۲۲۱۹۔

۱۵۷۸۰... جس نے زکوۃ ادا کی مہمان نوازی کی اور اترنے والے مصائب میں مال دیا وہ شح (دل کے بخل) سے بری ہوگیا۔

مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن خالد بن زید بن حارثۃ الانصاری

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۳۲۵، الضعیفۃ ۱۷۰۹۔

۱۵۷۸۱... زکوۃ نے قرآن میں ہر طرح کے صدقے کو منسوخ کردیا ہے، غسل جنابت نے ہر طرح کے غسل کو منسوخ کردیا ہے، رمضان کے روزے نے ہر طرح کے روزے کو منسوخ کردیا ہے اور یوم الاضحیٰ کی قربانی نے ہر طرح کی قربانی کو منسوخ کردیا ہے۔

الدارقطنی فی السنن، الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۷۸۲... بکریاں بہترین مال ہے اس شخص کے لیے جو ان کا حق ادا کرے ان کی افزائش نسل ہو یا نہیں۔ جس نے مال کا حق ادا کیا وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے مال کا حق روکا وہ جہنم واصل ہوگیا۔ ہناد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۷۸۳..... چالیس مویشی بہترین مال ہے۔ کنز (خزانہ) ساٹھ مویشیوں کا ہے دوسو مویشیوں کے مالک کے لیے ہلاکت ہے سوائے اس شخص کے جو تنگی و آسانی میں اس کا حق ادا کرے، ان کو سواری کے لیے دے، نر کو جفتی کے لیے چھوڑے، دودھ والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دے، موٹے تازہ کو اللہ کی راہ میں قربان کرے اور چپ رہنے والے اور مانگنے والے دونوں کو ان میں سے کھلائے پلائے۔ بے شک تیرے مال میں سے تیرا حق تو صرف وہ ہے جو تو نے کھالیا، پھر بوسیدہ کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا دے کر چھوڑ دیا اور جو بچ گیا وہ تیرے پس ماندگان کا ہے۔

الحاكم في الكنى، الكبير للطبراني، شعب الايمان للبيهقي عن قيس بن عاصم سعدى

۱۵۷۸۴..... تیس اونٹ بہترین مال ہے جن میں سے ایک اونٹ زکوٰۃ کا نکال دیا جائے، ایک اونٹ اللہ کی راہ میں ہنکا دیا جائے اور ایک اونٹ دودھ پینے کے لیے کسی (مستحق) کو دے دیا جائے۔ ایسے تیس اونٹ چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے اور سو اونٹوں سے بھی بہتر ہیں (جن کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے) اور سو اونٹوں کے مالک کے لیے سو اونٹ ہلاکت ہیں (اگر وہ ان کی زکوٰۃ نہ نکالے)۔

الكبير للطبراني عن سلمة بن الاكوع

نوٹ:..... اونٹوں، بکریوں اور دیگر اموال کی زکوٰۃ کے نصاب کے لیے ملاحظہ کریں حدیث نمبر ۱۵۸۲۹

۱۵۷۸۵..... تیس اونٹ بہترین مال ہے۔ جن میں سے عمدہ اونٹ سواری کے لیے دیدیا جائے۔ اصل مال کی افزائش کرے، دودھیا مال دودھ پینے کے لیے دیدے اور ان کے جاڑوں میں اترتے وقت ان کا دودھ ملنے والوں کو دے۔ ابن عساكر عن ابى هريرة رضى الله عنه

۱۵۷۸۶..... اونٹوں میں سے بہترین مال ۳۰ اونٹ ہیں جس کے مالک ایک ایک اونٹ کو بطور زکوٰۃ راہ خدا میں دیدیں۔ ایک اونٹ سے اپنا گذر بسر چلائیں اور ایک اونٹ مانگنے والے کو دیدیں اور اپنے پاس رہنے والے اونٹ کا حق ادا کرتے رہیں۔

الخرائطى فى مكارم الاخلاق، شعب الايمان للبيهقى عن عمر رضى الله عنه

کلام:..... یہ حکم بطور وجوب نہیں بلکہ ترغیباً اور استحباباً ہے۔

۱۵۷۸۷..... اپنے پاس آنے والے زکوٰۃ وصولی کے کارندوں کو اپنے مال دکھاؤ اور پھر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ کوئی دین نہیں ہے مگر زکوٰۃ کے ساتھ (یعنی قرض میں بھی ادائیگی کے بعد مالک پر زکوٰۃ ہے) پوچھا گیا: یارسول اللہ! زکوٰۃ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: غلاموں اور مالوں کی زکوٰۃ۔

ابن منده عن نعيم بن ظريف بن معروف عن عمرو بن حزابة عن ابيه عن جده حزابة ابن نعيم الضبابى وفى سنده من لايعرف

کلام:..... روایت کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔ جس سے روایت کا اعتبار کم ہوتا ہے۔

۱۵۷۸۸..... اللہ پاک ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا حتیٰ کہ دونوں فریضوں پر عمل کرنے نہ لگ جائے۔ بے شک اللہ نے دونوں فریضوں کو جمع کیا ہے تم ان کے درمیان تفریق نہ کرو۔ حلية الاولياء عن انس رضى الله عنه

۱۵۷۸۹..... اللہ پاک ایمان اور نماز کو زکوٰۃ کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ الديلمى عن ابن عمر رضى الله عنهما

۱۵۷۹۰..... جس کے پاس ایسا مال نہ ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو تو وہ یہ دعا کرے:

اللهم صلِّ على محمد عبدك ورسولك وعلى المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات.

یہ دعا اس کے لیے زکوٰۃ بن جائے گی۔

۱۵۷۹۱..... جب تو نے زکوٰۃ ادا کرلی تو اپنے اوپر لازم حق کو ادا کر دیا، جس نے مال حرام جمع کیا پھر اس کو صدقہ کیا اس کو کوئی اجر نہیں اور اس کا وبال اس پر پڑے گا۔ مستدرك الحاكم، السنن للبيهقى عن ابى هريرة رضى الله عنه، صحيح

دوسری فصل ..... زکوٰۃ روکنے والے پر وعید

۱۵۷۹۲..... میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت والے دن اپنی گردن پر اونٹ لادے آئے جو بلبلا رہا ہو، تب وہ کہے: یارسول اللہ! میری فریاد سنئے تو

میں کہوں: میں تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا میں تجھ تک (حق بات) پہنچا چکا تھا۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر گھوڑا لادے آئے جو ہنہنا رہا ہو۔ تب وہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کو آیئے۔ میں کہوں (آج) میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھ تک پیغام پہنچا چکا تھا۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ ممنا رہی ہو تب وہ مجھے مدد کے لیے پکارے تو میں کہوں میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھے حق بات پہنچا چکا ہوں۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر کوئی جان ہو اور وہ چیخ رہا ہو تب وہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کو آئیں اور میں کہوں: میں تیرے لیے کسی شے کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے خبر دے چکا ہوں۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کوئی مال ہو اور وہ پھڑ پھڑا رہا ہو تب وہ کہے: یارسول اللہ میری مدد فرمائیں اور میں کہوں میں تیرے لیے کسی فائدہ کا مالک نہیں میں تجھے خبر پہنچا چکا تھا۔ اور میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز اپنی گردن پر سونا چاندی اور دیگر خزانے اٹھائے آئے اور مجھے پکارے کہ یارسول اللہ! میری مدد کو آئیں، تب میں کہوں میں تیرے لیے کسی فائدہ کا مالک نہیں میں تجھے حق بات پہنچا چکا تھا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۷۹۳ ... کوئی اونٹ والا، نہ گائے والا اور نہ بکری والا ایسا ہے جو اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے مگر اس کا مال خوب موٹا تازہ ہو کر جتنا وہ کبھی تھا آئے گا اور اس کو اپنے سینگوں اور کھروں سے روندے گا جب آخری جانور روندلے گا پھر دوبارہ شروع والے جانور روندنے آئیں گے اس کے ساتھ یہ حال ہوتا رہے گا جب تک کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کا فیصلہ ہو جائے۔ النسائی، ابن ماجه، الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۵۷۹۴ ... کوئی اونٹوں والا جوان کا حق (زکوۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اونٹ کثیر تعداد میں جتنے کبھی وہ تھے آئیں گے اور کھلے میدان میں اس پر بلبلائیں گے اور اپنے پیروں اور کھروں کے ساتھ اس کو روندیں گے۔ کوئی گایوں والا جوان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کی گائیں کثیر تعداد میں آئیں گی جتنی کبھی وہ زیادہ سے زیادہ ہوتی تھیں۔ کھلے میدان میں اس پر ڈکراتی ہوئی آئیں گی۔ اپنے سینگوں سے اس کو کچوکے لگائیں گی اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گی۔ کوئی بکریوں والا جوان کا حق ادا نہ کرتا ہو، قیامت کے دن اس کا مال (یعنی بکریاں) کثیر تعداد میں جتنی بھی وہ کبھی تھیں آئیں گی اور کھلے میدان میں ممناتی ہوئی اس کو سینگوں اور کھروں سے روندیں گی اس وقت ان میں کوئی بکری گنجی (بغیر سینگوں والی) ہوگی اور نہ کسی کا سینگ ٹوٹا ہوگا۔ نہ کوئی خزانے کا مالک ہے جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اس کا تعاقب کرے گا جس کا منہ کھلا ہوگا وہ اس سے بھاگے گا۔ پروردگار عزوجل اس کو آواز دے گا: لے! اپنا خزانہ جو تو چھپا کر رکھتا تھا مجھے تیرے مال کی ضرورت نہیں۔ جب وہ دیکھے گا کہ وہ اس سے نہ بھاگ سکے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا اور وہ سانپ اس کو سانڈ کی طرح چبائے گا۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن جابر رضی الله عنه

زکوۃ ادا نہ کرنے پر وعید

۱۵۷۹۵ ... کوئی سونے اور چاندی کا مالک ایسا نہیں جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو مگر قیامت کے دن اس سونے چاندی کے آگ کے تختے بنائے جائیں گے ان کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان کے ساتھ صاحب مال کی پیشانی پہلو اور کمر داغی جائے گی جب ایک مرتبہ یہ عمل ختم ہوگا پھر دوبارہ شروع کر دیا جائے گا اس دن یہ عمل ہوتا رہے گا جو پچاس ہزار سال کا ہوگا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو جائے پھر وہ بھی اپنی راہ دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! اونٹوں کا کیا ہوگا۔ فرمایا اور نہ کوئی اونٹوں کا مالک ہوگا جو ان کا حق ادا کرتا ہو اور ان کے حق میں (زکوۃ کے علاوہ) یہ بھی شامل ہے کہ جب وہ گھاٹ پر آئیں تو ان کا دودھ لوگوں کو دیا جائے ایسا شخص قیامت کے دن چٹیل میدان میں ہوگا اونٹ بلبلا رہے ہونگے کوئی بچہ بھی پیچھے نہ رہے گا جو اس کو پیروں سے نہ روندے اور منہ سے نہ چبائے۔ جب ایک مرتبہ سب روند لیں گے پھر سب دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔ اس سارا دن یہ سزا ہوتی رہے گی جو دن پچاس ہزار سال کا ہوگا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے پھر وہ اپنا راستہ لے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! گایوں اور بکریوں کا کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اور نہ گایوں یا بکریوں کا

مالک ایسا ہے جوان کی زکوٰۃ ادانہ کرتا ہومگر وہ قیامت کے دن ایک کھلے میدان میں آئے گا اور اس کا تمام مال مویشی وہاں ہوگا اور کوئی غائب نہ ہوگا ان میں کوئی لنگڑا لولا ہوگا اور نہ ناقص الجسم ہوگا وہ اس کو اپنے سینگوں اور کھروں کے ساتھ روندے گا جب ایک مرتبہ سب روندلیں گے پھر دوبارہ شروع ہوجائیں گے اس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۹۶..... جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادانہ کرتا ہو اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی دو آنکھیں ہونگی وہ اس کو چمٹ جائے گا اور گلے کا ہار بن جائے گا اور کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ مسند احمد، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

کلام:..... المعلۃ ۲۱۳۔

۱۵۷۹۷..... جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادانہ کرے اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آکر اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔

ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۱۵۷۹۸..... کوئی شخص ایسا نہیں جو مال کا مالک ہومگر اس کا حق ادانہ کرتا ہومگر اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کے گلے میں طوق بن کر پڑ جائے گا وہ اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا پیچھا کرے گا۔ مسند احمد، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۱۵۷۹۹..... جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادانہ کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کا مال سانپ بنا کر اس کی گردن میں لٹکادیں گے اور جس نے مسلمانوں کا مال جھوٹی قسم اٹھا کر ہتھیالیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۱۵۸۰۰..... ابن جمیل نے کوئی برائی نہ دیکھی صرف یہ کہ وہ ایک فقیر انسان تھا اللہ نے اس کو مالدار کردیا۔ جبکہ خالد پر تم ظلم کررہے ہو کیونکہ اس کی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں لگا ہوا ہے اور عباس پر عائد ہونے والا مال میرے ذمہ ہے مزید اتنا ہی اور بھی۔ اے عمر! کیا تجھے معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۱..... جس کو اللہ نے مال عطا کیا مگر اس نے زکوٰۃ نہ نکالی اس کا مال قیامت والے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی دو خوفناک آنکھیں ہوں گی وہ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا سانپ اس کی باچھوں کو پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

مالدار لوگ خسارے میں ہیں

۱۵۸۰۲..... رب کعبہ کی قسم! یہ خسارا اٹھانے والے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! یہ خسارہ اٹھانے والے ہیں قیامت کے دن (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے کہا شاید میرے بارے میں کچھ قرآن نازل ہوا ہے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا: وہ کثیر مال والے ہیں مگر وہ لوگ جو اللہ کے بندوں میں یوں یوں اور یوں خرچ کریں پھر آپ نے مٹھیاں بھر بھر کر دائیں بائیں اشارہ کیا۔ لیکن ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو آدمی مر جائے اور اپنے پیچھے بکریاں، گائیں اور اونٹ چھوڑ جائے جن کی زکوٰۃ ادانہ کرتا ہو اس کا مال قیامت کے دن موٹا تازہ ہوکر آئے گا جتنا وہ کبھی تھا پھر وہ اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے روندے گا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو، جب بھی آخری جانور گذر جائیں گے پہلے دوبارہ شروع ہوجائیں گے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! کیا تو مجھے عاجز کردے گا حالانکہ میں نے تجھے پیدا کیا ہے، کون ہے اس کے مثل؟ حتیٰ کہ جب میں نے (پیدا کرکے) تجھے برابر کردیا اور تجھے ٹھیک کردیا تو تو دو چادروں کو پہن کر اکڑتا پھر از مین کو روندنے لگا۔ پھر تو نے مال جمع کیا اور دینے سے ہاتھ روکا حتیٰ کہ جب روح نکلنے کو آئی تو کہنے لگا: میں صدقہ کروں اب یہ صدقہ کا وقت کہاں رہا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن بسر بن جحاش

۱۵۸۰۴......اونٹ اپنے مالک پر (سوار ہوکر) آئے گا ایسی بہترین حالت میں جو کبھی اس کی ہوتی تھی۔ اگر اس کے مالک نے اس کا حق (زکوٰۃ) ادانہ کیا ہوگا۔ وہ اس کو اپنے پیروں سے روندے گا۔ بکریاں بھی جب ان کا حق ادانہ کیا ہوگا تو وہ اچھی حالت میں جیسی وہ کبھی ہوتی تھیں ہوکر آئیں گی اور اپنے مالک کو اپنے کھروں اور سینگوں سے کچلیں گی۔ ان کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ گھاٹ پر پانی پینے آئیں ان کا دودھ دوہا جائے اور مستحقوں کو دیا جائے۔ خبردار! کوئی شخص قیامت کے روز اس حال میں میرے پاس نہ آئے کہ وہ اونٹ کو اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے آئے اور اونٹ بلبلا رہا ہو۔ تب وہ مجھے (مدد کے لیے) پکارے: اے محمد! تو میں کہوں: میں آج تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا میں تجھ تک ساری بات پہنچا چکا تھا۔ خبردار! کوئی شخص قیامت کے دن اپنے کاندھے پر بکری لادے ہوئے جو ممنا رہی ہو نہ آئے وہ مجھے پکارے: اے محمد! تو میں کہوں: میں آج تیرے لیے کسی فائدے کا مالک نہیں ہوں، میں تجھے خبر دے چکا تھا۔ قیامت کے دن خزانہ (جس کی زکوٰۃ ادانہ کی گئی ہو) گنجے خوفناک سانپ کی شکل میں آئے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو پکڑنے کے لیے پیچھے دوڑے گا اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں پھر وہ اس کی انگلی کو چبا تارہے گا۔ النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۸۰۵......اے ابوالولید! اللہ سے ڈر! قیامت کے دن اونٹ کو اپنے اوپر سوار کرکے نہ آئیو جو بلبلا رہا ہو یا گائے کو جو ڈکار رہی ہو یا بکری کو سوار کرکے نہ لانا جو ممنا رہی ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

۱۵۸۰۶......کسی قوم نے اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں روکی مگر آسمان سے ان پر بارش بند ہوگئی اور جانور نہ ہوتے تو ان پر قطعاً مینہ نہ برستا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۵۸۰۷......کوئی مال ضائع نہیں ہوسکتا سمندر میں اور نہ خشکی میں مگر وہی جس کی زکوٰۃ روک لی گئی ہو۔ الاوسط للطبرانی عن عمر رضی الله عنهما

کلام:......ضعیف الجامع ۵۰۴۷، الضعیفة ۵۷۵۔

۱۵۸۰۸ نماز ان کے لیے ظاہر ہوگئی اس کو قبول کرلیا زکوٰۃ مخفی ہوگئی اس کا انکار کردیا یہ لوگ منافقین ہیں۔ مسند البزار عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۶۶۔

۱۵۸۰۹......قیامت کے دن زکوٰۃ روکنے والا جہنم میں ہوگا۔ الصغیر للطبرانی عن انس رضی الله عنه

کلام:......روایت محل کلام ہے اسنی المطالب ۱۳۸۸، مختصر المقاصد ۹۱۳۔

۱۵۸۱۰ زکوٰۃ جس مال کے ساتھ مل جاتی ہے اس کو ہلاک کردیتی ہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۴۷۹۲، ضعیف الجامع ۵۰۵۷۔

الاکمال

۱۵۸۱۱......کسی قوم نے زکوٰۃ نہیں روکی مگر اللہ نے ان کو قحط سالیوں میں مبتلا کردیا۔ الاوسط للطبرانی عن بریدة

۱۵۸۱۲......جس نے اپنے بعد کوئی خزانہ چھوڑا وہ قیامت کے دن اس کے لیے گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا جس کی دو خوفناک آنکھیں ہوں گی وہ منہ کھولے اس کا پیچھا کرے گا۔ صاحب مال کہے گا: ہائے مال تو برباد ہو۔ سانپ کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں جس کو تو اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ وہ اس کا پیچھا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اس کے ہاتھ کو منہ میں لے لے گا اور اس کو چبا ڈالے گا پھر چباتے چباتے سارا جسم کھا جائے گا۔

مسند البزار وحسنه، ابن خزیمة الرویانی، مسند ابی یعلی، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ثوبان رضی الله عنه

۱۵۸۱۳ جس سونے یا چاندی پر بخل سے کام لیا گیا وہ اپنے مالک کیلئے آگ کا انگارہ ہے حتیٰ کہ وہ اس کو اللہ کی راہ میں انڈیل انڈیل کر خرچ کرے۔

مسند احمد، حلیة الاولیاء، الکبیر للطبرانی عن ابی ذر رضی الله عنه

قرض وزکوٰۃ نہ دینے پر وعید

۱۵۸۱۴　اونٹوں میں صدقہ (زکوٰۃ) ہے، بکریوں میں صدقہ ہے، گایوں میں صدقہ ہے اور بھیڑوں میں صدقہ ہے۔ اور جس نے دینار اور درہم سونا چاندی جمع کیا اور اس کو قرض مانگنے والے کو نہ دیا اور نہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہ ایسا خزانہ ہے جس سے قیامت کے دن اس کا جسم داغا جائے گا۔ ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الترمذی فی العلل، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے: حسن الاثر ۱۹۷، ضعاف الدارقطنی ۴۸۵، ضعیف الجامع ۳۹۹۲۔

۱۵۸۱۵　...قیامت کے دن کسی کا خزانہ دو خوفناک آنکھوں والا گنجا سانپ ہوگا جو اپنے مالک کا تعاقب کرے گا اور وہ اس سے پناہ مانگے گا لیکن وہ مسلسل اس کا پیچھا کرتا رہے گا اور وہ اس سے فرار کرے گا حتیٰ کہ سانپ اس کی انگلیاں منہ میں پکڑے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۶　...بہت سے چوپایوں کے مالک جنہوں نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا قیامت کے دن وہ ان کے آگے لٹا دیا جائے گا چوپائے اس کا منہ اپنے پیروں سے روندیں گے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی کا خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو پکڑنے کے لیے بھاگے گا اور وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ اس کو پکڑنے کے لیے مسلسل اس کو دوڑاتا رہے گا حتیٰ کہ وہ اپنا ہاتھ سانپ کے آگے پھیلا دے گا اور وہ اس کو لقمہ بنالے گا۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۷　جس کے پاس اونٹ ہوں اور نجدہ ورسل میں ان کا حق ادا نہ کرتا ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! نجدہ اور رسل کیا ہے؟ فرمایا تنگی اور آسانی۔ تو قیامت کے دن وہ خوب پلے ہوئے بڑے اور موٹے تازہ ہوکر آئیں گے جیسے کبھی وہ ہوا کرتے تھے۔ پھر اس کو کھلے چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا۔ اور اونٹ بلبلاتے ہوئے آئیں گے اور اس کو باری کے ساتھ روندتے جائیں گے۔ جب آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ آجائے گا۔ اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (اس کے ساتھ یہ عمل ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا۔ اور جس کے پاس گائیں ہوں اور وہ ان کا تنگی وآسانی میں حق ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ گائیں موٹی تازہ ہوکر آئیں گی۔ پھر اس صاحب مال کو چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا اور ہر ناخن والا جانور اپنے ناخنوں سے اور سینگوں والا سینگوں سے اور کھروں سے کچلے گا جب آخری جانور روند کچل لے گا تو پہلا دوبارہ شروع ہو جائے گا اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھ لے۔ جس کے پاس بکریاں ہوں گی جن کا تنگی وآسانی میں حق ادا نہ ہوتا ہوگا وہ بھی قیامت کے دن خوب فربہ تازہ ہوکر آئیں گی اور صاحب مال کو کھلے میدان میں لٹا دیا جائے گا پھر ہر جانور اپنے کھروں اور سینگوں سے اس کو روندے اور کچلے گا ان میں کوئی مڑے ہوئے سینگ والا اور ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔ جب آخری جانور روندے گا تو پہلا جانور روندنے آئے گا۔ اس دن یہ عمل ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۸　...کوئی اونٹوں یا گایوں یا بکریوں والا جوان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو۔ قیامت کے دن اس کے جانور خوب فربہ تازہ ہوکر آئیں گے اور اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گے اور پیروں سے روندیں گے جب بھی آخری جانور روندلے گا پہلا دوبارہ شروع ہو جائے گا حتیٰ کہ تمام لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ النسائی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، السنن للدارمی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۹　...اونٹوں والا جب قیامت کے دن پیش ہوگا اگر اس نے ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کیا ہوگا تو اس کو چٹیل میدان میں چھوڑ کر اونٹوں کو چھوڑ دیا جائے گا جو اس کو روندتے پھریں گے۔ یونہی گایوں والے کو پیش کیا جائے گا اگر اس نے ان کا حق نہ ادا کیا ہوگا تو یہ گائیں چٹیل میدان میں اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے کچلیں گی۔ اسی طرح بکریوں والے کو پیش کیا جائے گا اگر اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا تو وہ جانور اس کو کھلے چٹیل

میدان میں سینگوں اور کھروں سے روندیں گے، جن میں کوئی جانور بغیر سینگ والا یا ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔اور خزانے کے مالک کو پیش کیا جائے گا اس کا خزانہ خوفناک گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا اس مالک جب کوئی فرار کا راستہ نہ دیکھے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا۔
مسند ابی داؤد الطیالسی عن ابن الزبیر

جن جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو

۱۵۸۲۰......جو آدمی مرے اور اونٹ، گائے یا بکریوں کا مال چھوڑ جائے جن کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو تو یہ جانور قیامت کے روز خوب موٹے تازہ فربہ ہو کر آئیں گے اور اپنے سینگوں سے اس کو کچلیں گے اور پیروں سے روندیں گے، حتیٰ کہ اللہ پاک لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے، جب بھی آخری جانور روندلے گا پہلا شروع ہو جائے گا۔العسکری فی المواعظ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۱ ... قیامت کے روز صاحب مال کو پیش کیا جائے گا جس نے مال کے اندر اللہ کی اطاعت کی ہوگی وہ جب بھی پل صراط پر لڑکھڑائے گا اس کا مال اس کو کہے گا گذر جا گذر جا تو میرے اندر اللہ کا حق ادا کر چکا ہے۔پھر اس صاحب مال کو لایا جائے گا جس نے مال میں اللہ کی اطاعت نہ کی ہوگی اس کا مال اس کے دونوں شانوں کے درمیان ہوگا جب بھی وہ پل صراط پر لڑکھڑائے گا اس کا مال اس کو کہے گا: تو برباد ہو،تو نے میرے اندر اللہ کا حق کیوں ادا نہ کیا۔اسی طرح وہ چلتا رہے گا اور اس کا مال اس کے لیے تباہی و بربادی کی بددعا کرتا رہے گا۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی، حلیة الاولیاء، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۲ ... قیامت کے دن فقراء کے مقابلے میں اغنیاء ہلاکت میں ہونگے فقراء کہتے ہوں گے: پروردگار! انہوں نے ہمارے حقوق میں بخل کیا جو حق تو نے ان کے اموال میں ہمارے لیے فرض کیا تھا انہوں نے ادا نہیں کیا۔پروردگار فرمائے گا: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں تم کو اپنا قرب بخشتا ہوں اور ان کو (اپنی رحمت سے) دور کرتا ہوں۔العسکری فی المواعظ، الاوسط للطبرانی، ابن مردویه عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۳......اللہ عزوجل نے فقراء کے لیے اس قدر حق جو ان کے لیے کافی ہو مالداروں کے مال میں فرض کیا ہے۔اگر وہ روکیں گے جس سے فقراء بھوک کو پہنچیں یا اپنا ستر نہ چھپا سکیں یا کسی مشقت میں پڑ جائیں تو اللہ پاک مالداروں سے سخت ترین حساب لے گا اور شدید عذاب میں پکڑے گا۔الخطیب فی التاریخ، ابن النجار عن علی

کلام:......روایت میں محمد بن سعید البورقی جھوٹا ہے جو روایات وضع کرتا ہے۔

۱۵۸۲۴......اگر اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اغنیاء کی زکوٰۃ فقراء کے لئے کافی نہیں تو فقراء کے لیے زکوٰۃ کے علاوہ میں بندوبست فرماتا ہے جو ان کے لیے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔اور جب فقراء بھوکے مرتے ہیں تو یہ ان پر مالداروں کا ظلم ہوتا ہے۔

۱۵۸۲۵......اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو۔آگاہ رہو کسی کے لیے کوئی شے نہیں ہے۔خبردار! کسی کو میں نہ پاؤں کہ اس نے اللہ کے حق میں بخل سے کام لیا ہے حتیٰ کہ جب اس کو موت کا لمحہ پیش آیا تو مال ادھر ادھر خرچ کرنے لگتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید فی تفسیره عن قتادہ مرسلا

۱۵۸۲۶ ... ابن جمیل اور کوئی عیب نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ وہ فقیر تھا اللہ اور اس کے رسول نے اس کو مالدار کر دیا۔جبکہ خالد پر تم ظلم کر رہے ہو (اس پر زکوٰۃ واجب نہیں) اس کی زرہیں اور دیگر سامان جہاد بھی اللہ کی راہ میں لگا ہوا ہے۔جبکہ عباس اس کا حق دوگنا ہو کر میرے ذمہ ہے۔اے عمر! کیا تجھے علم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ وصولی کا حکم دیا تو کارندے نے کہا: ابن جمیل، خالد اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ دینے سے منع کیا ہے۔تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۸۲۷......اس کے پاس جا، اگر وہ اپنی زکوٰۃ نہ دے تو اس کی گردن مار دے۔ابن سعد عن عبدالرحمن بن الربیع الظفری

۱۵۸۲۸......قریب میں ایک زمانہ لوگوں پر آئے گا آدمی پر اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنا انتہائی دشوار ہوگا۔الکبیر للطبرانی و العسکری عن عدی بن حاتم

تیسری فصل......احکام زکوٰۃ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۸۲۹......محمد پیغمبر کی طرف سے شرحبیل بن عبد کلال اور الحارث بن عبد کلال کی طرف سے یعنی ذی رعین، معافر اور ہمدان قبائل کی طرف۔

امابعد! تمہارا قاصد واپس آیا تم نے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دیا اور اللہ نے مؤمنوں پر لکھا ہے زمین میں عشر (دسواں حصہ) ایسی زرعی زمین میں جس کو آسمان نے سیراب کیا ہو، یا وہ نہری پانی سے سینچی گئی ہو یا پھر وہ بارانی زمین ہو ایسی زرعی زمینوں میں دسواں حصہ ہے بشرطیکہ اس کی پیداوار پانچ وسق کو پہنچے (وسق ساٹھ صاع کا اور صاع ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے) اور جس زمین کو (مصنوعی ذریعے) چھڑکاؤیا ڈولوں کے ساتھ سینچا گیا ہو اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔ بشرطیکہ پیداوار پانچ وسق کو پہنچے۔

اونٹوں میں جبکہ وہ سائمہ ہوں (یعنی باہر چرتے پھرتے ہوں اور ان کا چارہ خریدنا نہ پڑتا ہو) تو ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے جب تک کہ ان کی تعداد چوبیس ہو جائے۔ جب چوبیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے (بنت لبون جس اونٹنی کو تیسرا سال لگ جائے) جب تک کہ پینتالیس کی تعداد ہو۔ جب پینتالیس پر ایک اونٹ بھی زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے (چوتھے سال میں داخل ہونے والی اونٹنی) جس کے ساتھ نر مل چکا ہو۔ حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد ساٹھ کو پہنچے۔ جب ساٹھ پر ایک اونٹ بھی زائد ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے (جو اونٹنی پانچویں سال میں داخل ہو جائے) جس کے ساتھ نر اونٹ مل چکا ہو حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد پچھتر کو پہنچے۔ جب پچھتر پر ایک اونٹ بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو دو بنت لبون ہیں یہاں تک کہ ان کی تعداد نوے ہو جائے۔ پھر اکیانوے میں دو حقے ہیں جن کے ساتھ نر مل چکے ہوں یہاں تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس کو پہنچ جائے۔ جب ایک سو بیس سے تعداد زیادہ ہو جائے تو (شروع سے) ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ نر لگا ہوا ہے۔ گایوں میں ہر تیس گائیں میں ایک سال کا بچھڑا نر یا مؤنث ہے، اور ہر چالیس گائے میں ایک گائے۔

بکریوں میں

ہر چالیس بکریوں میں جو سائمہ ہوں یعنی باہر چرتی پھرتی ہوں اور ان کا چارہ اپنے خرچ پر نہ ہو ایک بکری ہے جب تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس کو پہنچے۔ جب ان کی تعداد ایک سو اکیس کو پہنچ جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد دو سو ہو جائے۔ جب دو سو سے ایک عدد زیادہ ہو تو ان میں تین بکریاں ہیں جب تک کہ ان کی تعداد تین سو ہو جائے پھر تعداد بڑھے تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری ہے۔

زکوٰۃ وصولی میں کوئی بوڑھا جانور نہ لیا جائے اور نہ لاغر و کمزور جانور لیا جائے، نہ عیب دار، نہ بکریوں کا نر جانور لیا جائے۔ نہ متفرق جانوروں کو ملایا جائے (تاکہ زکوٰۃ میں کمی بیشی ہو) اور نہ اکٹھے جانوروں کو جدا جدا کیا جائے (تاکہ زکوٰۃ میں کمی بیشی ہو) یا زکوٰۃ چھوٹ جانے کے لالچ میں۔ جو گھٹیا یا بڑھیا جانور لیا جائے اس میں برابری کر لی جائے۔

چاندی میں ہر پانچ اوقیہ چاندی پر پانچ درہم ہیں۔ پھر جو زائد ہو تو شروع سے ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیہ سے کم میں کچھ نہیں۔ اوقیہ رطل کا بارہواں حصہ یعنی سات مثقال کا وزن۔

دیناروں میں

ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہے۔

زکوٰۃ محمد اور اس کے گھر والوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ زکوٰۃ سے چونکہ تم اپنے نفسوں کو پاکیزہ کرتے ہو اور فقراء مؤمن کا اس میں حق ہے

اور اللہ کی دیگر راہوں میں اس کو خرچ کیا جاتا ہے۔

غلام میں اور کھیتی کی زمین میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور اس پر کام کرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ ہے بشرطیکہ عشر سے زمین کا صدقہ (زکوٰۃ) نکال دیا جائے۔ مسلمان بندے میں اور اس کے گھوڑے میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ قیامت کے دن شرک باللہ ہوگا اس کے علاوہ یہ گناہ بھی بڑے گناہ ہیں: ناحق مؤمن جان کو قتل کرنا، اللہ کی راہ میں جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا، والدین سے قطع تعلق کرنا، پاکدامن کو تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا۔

(یادرکھو!) عمرہ حج اصغر ہے، قرآن کو چھونا صرف پاک آدمی کے لیے جائز ہے، نکاح میں آنے سے قبل طلاق نہیں، خریدنے سے قبل آزاد کرنے کا اختیار نہیں، اور تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس حال میں کہ اس کے شانوں پر کوئی شے نہ ہو، کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نہ لپٹے کہ اس کی شرم گاہ آسمان کی طرف کھلی ہو تم میں سے کوئی بھی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس حال میں کہ اس کا ایک حصہ کھلا ہو، کوئی اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز نہ پڑھے، جس نے کسی مؤمن جان کو ناحق قتل کیا اور اس پر بینہ قائم ہو گیا تو اس سے قصاص لیا جائے گا الایہ کہ اولیاء مقتول (کسی اور طرح) راضی ہو جائیں۔ کسی جان کی دیت (خون بہا) سو اونٹ ہیں (اگر خطاً قتل ہو جائے تو اس کا عوض سو اونٹوں کا خون بہا ہے) ناک کو بالکلیہ کاٹ دیا جائے تو اس میں دیت ہے، زبان میں دیت ہے، ہونٹوں میں دیت ہے، ذکر (عضو تناسل) کاٹ دینے میں دیت ہے، عضو تناسل کے نیچے کے دو بیضے (انڈے) میں دیت ہے، ریڑھ کی ہڈی میں دیت ہے، آنکھوں میں دیت ہے، ایک ٹانگ میں نصف دیت ہے، دماغ تک پہنچنے والے زخم میں تہائی دیت ہے، پیٹ میں اندر تک زخم کر دینے میں تہائی دیت ہے، ہڈی توڑنے والے زخم میں پندرہ اونٹ ہیں، ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں، ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں، موضحہ (ہڈی کی سفیدی دکھانے والے زخم میں) پانچ اونٹ ہیں، آدمی کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور سونے میں دیت ہزار دینار ہیں۔

النسائی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن عمرو بن حزم، حدیث صحیح و وافقہ الذھبی

اونٹ پر زکوٰۃ کی تفصیل

۱۵۸۳۰...... ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، بیس میں چار بکریاں ہیں، پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض ہے، پینتیس تک، پھر ایک زیادہ ہو جائے تو دو بنت لبون ہیں نوے تک، جب نوے سے ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں۔ ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب اس سے تعداد بڑھ جائے تو از سر نو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ جب ایک سو اکیس ہو جائیں تو ان میں تین بنت لبون ہیں ایک سو انتیس تک۔ جب ایک سو تیس ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون اور ایک حقہ ہے ایک سو انتالیس تک پھر ایک سو چالیس میں دو حقے اور ایک بنت لبون ہے ایک سو انچاس تک۔ پھر ڈیڑھ سو میں تین حقے ہیں ایک سو انسٹھ تک۔ پھر ایک سو ساٹھ میں چار بنت لبون ہیں ایک سو انہتر تک۔ پھر ایک سو ستر میں تین بنت لبون اور ایک حقہ ہے ایک سو اناسی تک۔ پھر ایک سو اسی میں دو حقے اور دو بنت لبون ہیں ایک سو نواسی تک۔ پھر ایک سو نوے میں تین حقے اور ایک بنت لبون ہے ایک سو ننانوے تک۔ پھر دو سو اونٹوں میں چار حقے یا پانچ بنت لبون ہیں۔

اونٹ جس سال میں بھی ہوں وہ شمار میں آئیں گے۔

سائمہ بکریوں میں

چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو سے تعداد زیادہ ہو جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ پھر تعداد بڑھ جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ اور جب ایک سو کی تعداد مزید نہ بڑھے درمیان میں

کچھ نہیں۔ زکوٰۃ کے خوف سے مجتمع مویشیوں میں تفریق نہ کی جائے اور نہ متفرق مویشیوں کو اکٹھا کیا جائے اور جس جانور میں دونوں مل جائیں وہ کمی بیشی کو آپس میں برابر کریں گے۔ زکوٰۃ میں کوئی بوڑھا جانور نہ لیا جائے، نہ عیب والی بکری لی جائے، نہ بکریوں کا نر لیا جائے، ہاں اگر زکوٰۃ وصولی کرنے والا چاہے تو لینا ممکن ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، الترمذی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۵۸۳۱ پچیس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس اونٹوں تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون، مذکر۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے جس کے ساتھ نر جفتی کر چکا ہو۔ ساٹھ تک۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب چھہتر ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں جن کے ساتھ نر جفتی کر چکے ہوں، ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب ایک بھی زائد ہو جائے تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔

اگر صدقات (زکوٰۃ) کی ادائیگی میں اونٹوں کی عمر کم وبیش ہو تو جس کے ذمہ جذعہ کی ادائیگی ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو اور حقہ ہو تو اس سے حقہ لے لیا جائے اور مزید دو بکریاں بھی لی جائیں اگر اس کو دو بکریوں کی ادائیگی سہل ہو۔ ورنہ بیس دراہم دیدے۔ جس کے ذمہ حقہ زکوٰۃ میں لازم ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو زکوٰۃ وصول کرنے والا اس سے جذعہ لے کر دو بکریاں دے دے یا بیس درہم دیدے۔ جس کو زکوٰۃ میں حقہ لازم ہو اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہو تو اس سے بنت لبون لے کر دو بکریاں زائد لی جائیں یا بیس دراہم وصول کر لیے جائیں۔ اور جس کے ذمہ زکوٰۃ میں بنت لبون عائد ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لے کر بیس درہم یا دو بکریاں دیدی جائیں۔ جس کے ذمہ زکوٰۃ میں بنت لبون ہو اور اس کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے بنت مخاض کے ساتھ دو بکریاں لی جائیں اگر اس کو سہولت ہو ورنہ بنت مخاض اور بیس درہم لیے جائیں۔ جس کے ذمہ بنت مخاض ہو اور اس کے پاس ابن لبون (مذکر) ہو تو اس سے ابن لبون لیا جائے اور اس کے اوپر کچھ نہ دیا جائے۔

جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس کے ذمہ کچھ نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک کچھ دینا چاہے تو دیدے۔

بکریاں سائمہ ہوں تو چالیس بکریوں میں ایک سو بیس تک ایک بکری ہے، جب ایک بکری زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔

زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے اور نہ عیب دار نہ نر مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے تو نر لے سکتا ہے۔ اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے زکوٰۃ کے خوف سے۔ جو باہم دو خلیط (شریک) ہوں وہ آپس میں کمی زیادتی برابر کر لیں۔

جب آدمی کی سائمہ بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں ایک بکری ہے وہ بھی مالک رضامندی سے چاہے تو۔ چاندی میں چالیسواں حصہ ہے ایک سو نناوے درہم میں کچھ نہیں مالک چاہے تو جو چاہے دیدے۔ مسند احمد، البخاری، عن ابی بکر رضی الله عنه

۱۵۸۳۲ ..... پانچ سے کم اونٹوں میں کچھ نہیں۔ جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے نو تک۔ دس میں دو بکریاں ہیں چودہ تک۔ پندرہ میں تین بکریاں ہیں انیس تک۔ بیس میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک۔ پچیس میں ایک بنت مخاض اونٹنی ہے پینتیس تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون (مذکر) ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک، ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک۔ ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ اگر ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک، ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ پھر ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔

ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۵۸۳۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ جاری فرمائی ہے: گندم، جو، کشمش، اور کھجور۔ الدارقطنی فی السنن عن عمر رضی الله عنه

کلام: ..... ضعاف الدارقطنی ۴۷۷۔

۱۵۸۳۴ ..... گندم اور کھجور میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ مسلم، النسائی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۵۸۳۵ ... گندم میں سے گندم لے، بکریوں میں مادہ بکری لے، اونٹوں میں سے نر اونٹ لے اور گایوں میں سے گائے وصول کر۔

ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن معاذ رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف ابی داؤد ۳۴۶ ضعیف ابن ماجہ ۳۹۹ ضعیف الجامع ۲۸۱۶۔

۱۵۸۳۶...... میں نے تمہارے لیے گھوڑے، گدھے اور بیل میں زکوۃ معاف کردی ہے۔ السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۷۱۸۔

گھوڑے پر زکوۃ معاف ہے

۱۵۸۳۷...... میں نے گھوڑے اور غلام میں زکوۃ معاف کردی ہے۔ لہٰذا اب چاندی میں ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور ایک سو نوے دراہم میں کچھ نہیں ہاں جب دراہم دوسو ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوۃ فرض ہے۔ پھر جتنی تعداد زیادہ ہو اسی حساب سے ان میں زکوۃ ہے۔ بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے۔ اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان میں کچھ نہیں۔ گایوں میں ہر تیس گائے میں ایک سال پورا کرنے والا بچھڑا ہے اور چالیس میں گائے ہے۔ کام کاج کے جانوروں میں کوئی زکوۃ نہیں۔ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب چھبیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون۔ یہ پینتیس تک جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک حقہ ہے نر لگا ہوا ساٹھ تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو نوے تک دو حقے ہیں نر لگے ہوئے ایک سو بیس تک (یہاں غالباً جذعہ اکسٹھ سے نوے تک جذعہ متروک ہے پھر اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو حقے ہیں جن کا ذکر موجود ہے) پھر ایک سو بیس سے زائد ہوں تو ہر پچاس اونٹوں میں ایک حقہ ہے۔

مجتمع کے درمیان تفریق نہ کی جائے اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے زکوۃ کے خوف سے۔ زکوۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے: نہ عیب دار اور نہ نر۔ الا یہ کہ مصدق (زکوۃ وصول کرنے والا) چاہے۔

نباتات میں جن کو نہروں یا آسمان کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو عشر (دسواں حصہ) ہے۔ اور جس زمین کو ڈولوں کے ساتھ سیراب کیا گیا ہو نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے (جبکہ ان کی پیداوار پانچ وسق کو پہنچے)۔ ابو داؤد عن علی رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۷۰۴۔

۱۵۸۳۸ ...... اللہ تعالیٰ نے گھوڑے اور غلام کے صدقے (زکوۃ) سے درگذر فرما دیا ہے۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن جابر رضی الله عنه

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۹۳۶ ضعیف الجامع ۱۵۸۳

۱۵۸۳۹...... سائمہ (باہر چرنے والے) اونٹوں میں ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے۔ حساب کے وقت کسی اونٹ کو جدا نہ کیا جائے گا جس نے اجر کی نیت سے زکوۃ دی اس کو اجر ہوگا اور جس نے زکوۃ روکنے کی کوشش کی ہم اس سے زکوۃ بھی لیں گے اور اس کا نصف مال بھی لیں گے، یہ ہمارے رب کے عزمات (مضبوط احکام) میں سے عزم (پکا حکم) ہے۔ اور ان اموال میں سے آل محمد کے لیے کچھ بھی حلال نہیں ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن معاویۃ بن قرۃ

۱۵۸۴۰ ...... اونٹوں میں زکوۃ ہے، بکریوں میں زکوۃ ہے، اور جس نے دنانیر و دراہم یا سونا چاندی جمع کر کے رکھا اور قرض مانگنے والے کو دیا اور نہ ان کو راہ خدا میں خرچ کیا وہ ایسا کنز ہے جس کے ساتھ اس کے مالک کو قیامت کے روز داغا جائے گا۔

ابن ابی شیبہ، البخاری، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۵۸۴۱...... سائمہ (باہر چرنے پھرنے والے) گھوڑوں میں بھی ہر گھوڑے پر ایک دینار ہے۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیھقی عن جابر رضی الله عنه

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: حسن الأثر ۱۹۱، ضعاف الدار قطنی ۵۱۸، ضعیف الجامع ۳۹۹۷۔

۱۵۸۴۲...... تیس گایوں میں ایک بچھڑا یا بچھڑی ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو۔ اور چالیس میں مسنہ ہے (تیسرے سال میں لگنے والا بچھڑا یا بچھڑی)۔

الترمذی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنهما

۱۵۸۴۳...... شہد میں ہر دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے۔ الترمذی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث میں کلام ہے امام ترمذی نے کتب ستہ کے مقابلے میں اس روایت میں تفرد اختیار کیا ہے۔ کیونکہ ابن ماجہ میں ذیل الباب حدیث نہیں ملتی۔ نیز ضعف حدیث دیکھئے صفۃ المرتاب ۳۲۵، حسن الاثر ۱۹۱، الکشف الالٰھی ۶۰۲۔

۱۵۸۴۴...... دودھ میں صدقہ ہے۔ الرویانی عن ابی ذر رضی الله عنه

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے: دیکھئے: ضعیف الجامع ۴۰۰۴۔

۱۵۸۴۵...... مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مسند احمد، السنن للبیهقی، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۸۴۶...... مسلمان آدمی پر زکوٰۃ نہیں ہے انگوروں میں اور نہ کھیتی میں جبکہ وہ پانچ وسق سے کم پیداوار ہوں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ ہے

۱۵۸۴۷...... جو مال حاصل ہوا اس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذرے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سعد

فائدہ: ...... یہ روایت ضعیف ہے۔ اور درمیان سال میں جو مال بڑھے اختتام سال پر کل مال پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۹۰۱۔

۱۵۸۴۸...... کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ابن عمرو

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷۴، ضعاف الدار قطنی ۴۸۶۔

۱۵۸۴۹...... اوقاص میں کچھ نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی الله عنه

فائدہ: ...... دو نصابوں کے درمیان زائد مال، جیسے چھ سے نو اونٹوں پر کچھ نہیں دس پر دو بکریاں ہیں۔ گیارہ سے چودہ پر کچھ نہیں، پندرہ اونٹوں پر تین بکریاں ہیں۔

۱۵۸۵۰...... کام کرنے والی (یا دودھ کے لیے رکھی جانے والی) گایوں میں زکوٰۃ نہیں (افزائش نسل والی) ہر تیس گایوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے اور چالیس گایوں میں دو سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷۵، ضعاف الدار قطنی ۴۸۷۰۔

۱۵۸۵۱...... زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی الله عنه

کلام: ...... روایت موضوع ہے الاسرار المرفوعۃ ۲۲۱، تذکرۃ الموضوعات ۶۰، التمییز ۸۶۔

فائدہ: ...... مذکورہ روایت موضوع اور ناقابل حجت ہے۔ کیونکہ سونا چاندی درہم دینار اور روپے پیسوں پر مطلقاً زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں سونا تنہا ہو تو ساڑھے سات تولہ، چاندی باون تولہ، اگر سونا چاندی دونوں ہوں یا سونے یا چاندی کے ساتھ روپیہ پیسہ کچھ بھی ہو تو باون تولہ چاندی کی مالیت ہو تو اس پر زکوٰۃ ہے سال گذرنے کے بعد۔ خواہ وہ زیورات میں ہو یا خالص سونا چاندی ہو۔ اگر صرف روپیہ پیسہ ہو تو

باون تولہ چاندی کی مالیت پر زکوۃ ہے۔

۱۵۸۵۲..... سبزیوں میں زکوۃ نہیں ہے۔الدارقطني في السنن عن انس رضي الله عنه وعن طلحة رضي الله عنه، الترمذي عن معاذ رضي الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے دیکھئے: ضعاف الدارقطنی ۴۷۴ سے ۴۸۰۔ الکشف الالہی ۴۶۷۔

۱۵۸۵۳..... گھوڑے اور غلام میں زکوۃ نہیں ہاں صرف غلام میں فطرہ کی زکوۃ ہے (یعنی عید الفطر کے روز صدقۃ الفطر)۔

ابو داؤد عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۵۸۵۴..... غلام میں صدقہ نہیں ہے سوائے صدقۃ الفطر کے۔مسلم عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۵۸۵۵..... مال میں زکوۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذرے۔الدارقطني في السنن عن انس رضي الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۹۱۰۔

۱۵۸۵۶..... مال میں زکوۃ کے سوا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ابن ماجه عن فاطمة بنت قيس

کلام:...... روایت محل کلام ہے: حسن الاثر ۱۸۸، ضعیف ابن ماجہ ۳۹۷۔

۱۵۸۵۷..... پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوۃ نہیں ہے۔پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے۔

مؤطا امام مالک، الشافعي، مسند احمد، البخاري، مسلم، ابو داؤد، الترمذي، النسائي، ابن ماجه عن ابی سعيد رضي الله عنه

۱۵۸۵۸..... مکاتب کے مال میں زکوۃ نہیں حتیٰ کہ وہ آزاد ہو جائے۔الدارقطني في السنن عن جابر رضي الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: ضعاف الدارقطنی ۴۹، ضعیف الجامع ۴۹۱۳۔

فائدہ:...... جس غلام پر اس کا آقا کچھ مال مقرر کردے کہ اتنا مال لے آؤ تم آزاد ہو اور وہ کما کما کر مال جمع کرنا شروع کردے تو اس مال پر زکوۃ نہیں۔

۱۵۸۵۹..... درمیان سال میں بڑھنے والے مال پر زکوۃ نہیں جب تک کہ اس پر سال نہ بیت جائے۔السنن للبيهقي عن ابن عمر رضي الله عنهما

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعاف الدارقطنی ۴۶۴۰۵، ضعیف الجامع ۴۹۱۲۔

۱۵۸۶۰..... جس نے کسی مال کا فائدہ حاصل کیا اس پر سال گذرنے تک زکوۃ نہیں ہے۔الترمذي عن ابن عمر رضي الله عنهما

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۴۰۵، الملطیفۃ ۲۳، المتناھیۃ ۸۱۷۔

۱۵۸۶۱..... کسی مال میں زکوۃ نہیں ہے۔ جب تک اس پر سال نہ بیت جائے۔ ابن ماجه عن عائشه رضي الله عنها

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ حسن الاثر ۱۸۷، ضعاف الدارقطنی ۴۶۳۔

۱۵۸۶۲..... پتھروں میں زکوۃ نہیں ہے۔الكامل لابن عدي، السنن للبيهقي عن ابن عمرو

کلام:...... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۱۷۰۵، احسن الأثر ۱۹۸، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۹۔

الاکمال

۱۵۸۶۳..... ہر پانچ سائمہ اونٹوں میں زکوۃ ہے۔الخطيب في التاريخ عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۱۵۸۶۴..... ہر پانچ سائمہ (باہر چرنے والے) اونٹوں میں زکوۃ ہے۔الاوسط للطبراني عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۱۵۸۶۵..... ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے۔الافراد للدارقطني، عن ابی بكر

۱۵۸۶۶..... پانچ سائمہ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں۔ بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون۔ پینتیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے نر لگا ہوا ساٹھ اونٹوں تک۔ جب ایک

زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب ایک زائد ہوجائے تو ہر چالیس میں جذعہ اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے جس کے ساتھ نر جفتی کرچکا ہو۔
الدارقطنی فی السنن وضعفه عن عمر رضی الله عنه

گائے کی زکوٰۃ......الاکمال

۱۵۸۶۷۔ گائیں جب تیس ہوجائیں تو ان میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے۔ جب چالیس ہوجائیں تو ان میں دو سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے، پھر جس قدر زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک گائے ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنهما

نقود (سونے چاندی اور روپے پیسے) کی زکوٰۃ......الاکمال

۱۵۸۶۸......چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب تک دوسو درہم کو نہ پہنچے۔
مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه، صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذهبی

۱۵۸۶۹......ایک سو نوے درہم میں کچھ نہیں، دوسو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔ الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم عن علی رضی الله عنه

۱۵۸۷۰......پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے، اور عرایا میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔
السنن للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

فائدہ:......عرایا عریۃ کی جمع ہے عریہ کھجور کا وہ درخت ہے جس کو مالک کسی دوسرے کو پھل کھانے کے لیے دیدے تو اس کی پیداوار میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

زیورات کی زکوٰۃ......الاکمال

۱۵۸۷۱......کیا تم دونوں یہ چاہتی ہو کہ اللہ پاک قیامت کے روز تم دونوں کو آگ کے کنگن پہنائے۔ دونوں نے عرض کیا: (ہرگز) نہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر تم دونوں اس (سونے) کی زکوٰۃ نکالو۔ مسند احمد، الترمذی وضعفه عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بالا کو کتاب الزکوٰۃ باب ماجاء فی زکوٰۃ الحلی میں تخریج فرمایا ہے رقم الحدیث ۶۳۵، نیز ارشاد فرمایا: روایت میں المثنی بن الصباح اور ابن لہیعۃ حدیث میں ضعیف راوی ہیں۔

اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ

۱۵۸۷۲......زکوٰۃ پانچ چیزوں میں ہے: گندم، جو، انگور، کھجور اور زیتون۔ الحاکم فی التاریخ عن عائشة رضی الله عنها

۱۵۸۷۳ ... صدقہ (زکوٰۃ) نہ لے صرف ان چار چیزوں کی: جو، گندم، کشمش اور کھجور۔
الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی موسیٰ ومعاذ حدیث صحیح ووافقه الذهبی

۱۵۸۷۴......زرعی پیداوار کھجور اور انگور (وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں جب تک پیداوار پانچ وسق کو نہ پہنچے۔ جو پیداوار پانچ وسق کو پہنچے تو اگر اس کی زمین کو ڈولوں، ہاتھوں اور چھڑکاؤ کے ساتھ سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے (یعنی بیسواں حصہ) اور جس پیداوار کی زمین کو آسمان نے یا نہروں نے سیراب کیا ہو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے۔ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ وہ پانچ اوقیہ کو نہ پہنچے۔ پھر اس میں زکوٰۃ ہے۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پس جب دوسو درہم چاندی ہو جائے تو اس میں پانچ درہم ہیں۔ الرافعی عن ابی سعید، ابوعوانة، الدارقطنی فی السنن وضعفه عن جابر رضی الله عنه

۱۵۸۷۵...... کھیتی میں زکوٰۃ نہیں، نہ انگوروں اور کھجوروں میں مگر جب وہ پانچ وسق کو پہنچے اور پانچ وسق سوفرق ہے۔ وسق ساٹھ صاع ہے اور صاع ساڑھے تین سیر۔ ابن جریر، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن جابر رضی الله عنه وابی سعید

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد صالح (درست) ہے۔

۱۵۸۷۶...... پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن جریر، السنن للبیہقی عن ابن عمرو وضعفه

کلام: ...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ نیز دیکھئے: ضعیف ابی داؤد ۳۳۶۔

۱۵۸۷۷...... ہر وہ پیداوار جو زمین نکالے اس میں عشر یا نصف العشر ہے۔ ابن النجار عن ابان عن انس رضی الله عنه

۱۵۸۷۸...... جس زمین کو بارش یا نہریں یا چشمے سیراب کریں اس میں عشر ہے۔ اور جو زمین جانور پر پانی لاد کر سیراب کی جائے۔ اور جس میں انسانی محنت کو دخل ہو اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن الجارود، ابن خزیمه، ابوعوانة، السنن للبیہقی عن جابر رضی الله عنه

۱۵۸۷۹...... جس زمین کو آسمان نہر یا چشمے سیراب کریں اس میں عشر ہے، اور جس کو پانی کے ڈولوں کے ساتھ سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ اور یہ کھجور، گندم اور جو میں ہے۔ جبکہ ککڑی، خربوزہ، انار اور گنے (وغیرہ) میں رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ معاف فرمادی ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن معاذ رضی الله عنه، الحاکم والذهبی قالا صحیح

۱۵۸۸۰...... جس زمین کو آسمان سیراب کرے اس کی پیداوار میں عشر ہے اور جس زمین کو رہٹ اور ڈولوں کے ساتھ سینچا جائے اس میں نصف عشر ہے۔

مسند احمد عن علی رضی الله عنه

۱۵۸۸۱...... پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ (باون تولہ) چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی رافع

۱۵۸۸۲...... پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی رافع

۱۵۸۸۳...... پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

ابن خزیمه، ابوعوانة، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف ابی داؤد: ۳۳۶۔

۱۵۸۸۴...... مسلمان آدمی پر اس کے انگوروں اور دیگر اناج میں زکوٰۃ نہیں جب تک وہ پانچ وسق سے کم ہو۔

ابن خزیمه، مستدرک الحاکم عن جابر رضی الله عنه ابی سعید رضی الله عنه، صحیح ووافقه الذهبی

۱۵۸۸۵...... کھجور کی طرح انگوروں کا بھی پہلے اندازہ کیا جاتا ہے پھر اس کی زکوٰۃ کشمش بننے پر نکالی جاتی ہے جس طرح کھجور کی زکوٰۃ ثمر بننے پر نکالی جاتی ہے (ثمر وہ کھجور ہوتی ہے جو پورے سال ذخیرہ کی جاسکتی ہے نرم چھوہارے کے علاوہ)۔ الترمذی حسن غریب عن عتاب بن اسید

۱۵۸۸۶...... پہلے انگوروں کو اندازے سے نکال لیا جاتا ہے جس طرح کھجور کو نکالا جاتا ہے پھر اس کی زکوٰۃ کشمش بن جانے کے بعد نکالی جاتی ہے جس طرح کھجور کی ثمر بننے کے بعد زکوٰۃ ادا ہوتی ہے۔ السنن للبیہقی عن عتاب بن اسید

۱۵۸۸۷...... لے لو اور ایک تہائی چھوڑ دو۔ اگر ایک تہائی نہیں چھوڑنا چاہتے تو چوتھائی ضرور چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن سهل بن ابی حثمه

مذکورہ ارشاد نبی اکرم ﷺ نے اندازہ اور انکل لگانے والے سے فرمایا تھا۔ یعنی تمام کھجوروں یا انگوروں میں سے ایک تہائی یا ایک چوتھائی تازہ کھجور یا تازہ انگور نکال لو۔ پھر جب یہ پختہ ہو جائیں گی یا انگوروں کی کشمش بن جائے گی تو تب ان میں متعین دسواں حصہ اگر بارانی یا نہری زمین

ہے اور اگر پانی ڈولوں وغیرہ سے دیا گیا ہے تو بیسواں حصہ نکالا جائے۔

شہد کی زکوٰۃ ...... الاکمال

۱۵۸۸۸ شہد میں دسواں حصہ ہے ہر بارہ مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے۔ اور اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۸۸۹ ...ہر دس رطل شہد میں ایک رطل زکوٰۃ ہے۔ ابو عروبہ الحرانی فی حدیث ابی یوسف القاضی عن الاحوص بن حکیم عن ابیہ مرسلاً

جن چیزوں میں زکوٰۃ نہیں

۱۵۸۹۰ ...کام کاج میں لگے ہوئے بیل، گدھے، غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

الحاکم فی الکنی، السنن للبیہقی عن الحسن عن عبدالرحمن بن سمرۃ، ابو داؤد فی مراسیلہ، السنن للبیہقی عن الحسن مرسلاً، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی عن کثیر بن دینار الخراسانی مرسلاً وعن الضحاک مرسلاً

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۰۷۔

۱۵۸۹۱ ... میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے نیز دوسو سے کم دراہم میں بھی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۸۹۲ ... مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۳ ... میں نے تم سے کام والے گھوڑے، گدھے، بیل اور غلام میں زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۷۱۸۔

۱۵۸۹۴ ... ہل میں جوتی جانے والی گائے میں زکوٰۃ نہیں۔ الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۵ ... زمین میں کھیتی گاہنے والی گائے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن خزیمہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۶ ... جو مال کسی کو قرض دیا جائے اس پر (واپسی تک) زکوٰۃ نہیں۔

ابن مندہ عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ عن سہل بن قیس المزنی

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷۱۔

احکام متفرقہ ...... الاکمال

۱۵۸۹۷ ...... بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں زکوٰۃ آپ کے قاصد کے حوالے کر دوں تو اللہ اور اس کے رسول کے ہاں میں زکوٰۃ کے فریضے سے بری ہو جاؤں گا نا؟ ارشاد فرمایا: ہاں جب تو نے زکوٰۃ میرے قاصد کے حوالے کر دی تو تو اس سے بری ہو گیا اور تیرا اجر ثابت ہو گیا اور گناہ اس پر رہ گیا جس نے اس کو بدل دیا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۸ .. جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر لی تو وہ خزانہ نہیں رہا (جس کی مذمت آئی ہے)۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۵۸۹۹...... اہل دیہات سے ان کے مویشیوں کی زکوٰۃ ان کے پانی کے گھاٹوں پر اوران کے ڈیروں پر لی جائے۔

الاوسط للطبرانی، السنن للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

۱۵۹۰۰...... مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذرے۔ ابن ماجه السنن للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

کلام:...... حسن الأثر ۱۸۷، ضعاف الدارقطنی ۴۶۳۔

۱۵۹۰۱...... مجتمع مویشیوں کو متفرق نہ کیا جائے اور نہ متفرق مویشیوں کو جمع کیا جائے زکوٰۃ وصولی کے وقت۔ اور دو خلط (شریک) جب تک نر پر، چرواہے پر اور حوض پر اکٹھے رہیں خلیط وشریک ہیں (اپنا لین دین برابر کرلیں)۔ السنن للبیهقی عن سعد

کلام:...... ضعاف الدارقطنی ۴۸۸۔

فائدہ:...... خلطہ سے شرکت مراد ہے عندالاحناف۔ یعنی مثلاً دو مالکوں کی ایک سو بیس بکریاں ہیں ایک مالک کی ثلث (ایک تہائی) بکریاں ہیں اور دوسرے مالک کی دو تہائی۔ اب زکوٰۃ میں ایک بکری چلی گئی تو دونوں مالک اس کی قیمت لگا کر ایک ثلث اور دو ثلث کے ساتھ وہیں یعنی پانی کے گھاٹ پر ہی فیصلہ چکتا کرلیں۔ اور یہ دونوں اپنا مال جو مجتمع ہے متفرق نہ کریں زکوٰۃ سے بچنے کی خاطر اور اگر پہلے متفرق ہے تو زکوٰۃ کم واجب ہونے کی خاطر اکٹھا نہ کریں۔ یہ بھی اس کی مثال ہے کہ میاں بیوی بیس بیس بکریوں کے مالک ہیں اب زکوٰۃ وصول کرنے والے کو یہ امر جائز نہیں کہ وہ ان کی متفرق بکریوں کو ملا کر چالیس پر ایک بکری وصول کرلے۔

۱۵۹۰۲...... زکوٰۃ میں دومرتبہ وصولی جائز نہیں۔ الدیلمی عن انس رضی الله عنه

فائدہ:...... یعنی سال میں دومرتبہ زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

۱۵۹۰۳...... اے ابو حذیم زکوٰۃ یا تو پانچ (اونٹوں) میں ہے، یا دس (اونٹوں) میں، یا پندرہ (اونٹوں) میں، یا بیس (اونٹوں) میں یا پچیس (اونٹوں) میں، یا تیس (گایوں) میں، یا پینتیس (اونٹوں) میں اور پھر زیادہ ہوں تو چالیس (گایوں اور بکریوں) میں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، یعقوب بن سفیان، المنجنیقی فی مسنده، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ذیال بن عبید بن حنظله بن حذیم عن جده

ذیل الاحکام...... احکام کے بارے میں

۱۵۹۰۴...... حضور ﷺ نے رات کو پھل اتارنے اور رات کو اناج نکالنے سے منع فرمایا۔ ابن ماجه، السنن للبیهقی عن الحصین

زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے سے متعلق...... فرع

۱۵۹۰۵...... دودھ دوہنے سے احتراز کر۔ مسلم، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۹۰۶...... جلب ہے اور نہ جنب اور نہ اسلام میں شغار ہے۔ النسائی، الضیاء عن انس رضی الله عنه

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۸۔

فائدہ:...... اہل دیہات اپنی زمینوں کی پیداوار شہر کی منڈی میں لانا چاہیں تو منڈی والوں یا کسی اور کو ان کے پاس پہلے پہنچ کر ان کا مال اونے پونے بھاؤ خرید کر لانا اور منڈی میں مہنگے داموں فروخت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اگر اہل دیہات خود بازار اور منڈی میں آکر اپنا مال فروخت کریں گے تو وہ مال لوگوں کو کم نرخ پر فراہم ہوگا۔ لا جلب لا جنب کا یہ مطلب ہے واللہ اعلم بالصواب۔ اور لاشغار فی الاسلام کا مطلب ہے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی قریبی رشتہ دار سے نکاح کریں اور یہی ان کا مہر ہو جائے اور جداگانہ مہر نہ رکھیں یہ سراسر ناجائز ہے۔

۱۵۹۰۷...... جلب اور جنب جائز نہیں اور لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے۔ ابوداؤد عن عمرو بن شعیب

۱۵۹۰۸ ... جلب اور جنب کی اور شغار کی اسلام میں اجازت نہیں۔اور جس نے مال غنیمت میں لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عمران بن حصین

۱۵۹۰۹ ... مسلمانوں سے زکوٰۃ ان کے گھاٹوں پر لی جائے۔مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۵۹۱۰ ... عنقریب تمہارے پاس غصہ ور صدقات وصول کرنے والے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کوخوش آمدید کہنا اور جو وہ چاہیں ان کا راستہ چھوڑ دینا۔اگر وہ تمہارے ساتھ انصاف برتیں گے تو ان کے لیے اچھا ہوگا اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا وبال خود بھگتیں گے لیکن تم ان کو راضی کر دینا۔کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی کامل ادائیگی اسی میں ہے کہ ان کو راضی کر دو اور وہ تم کو دعا دیں۔ ابو داؤد عن جابر بن عتیک

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف ابی داؤد ۳۴۵ ضعیف الجامع ۳۲۹۷۔

۱۵۹۱۱ ... جب تمہارے پاس صدقات لینے والے آئیں تو ان کو واپس تم سے راضی ہوکر جانا چاہیے۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن جریر

۱۵۹۱۲ ... جب تم (کھجور یا انگور کا) اندازہ لگاؤ تو تہائی یا چوتھائی چھوڑ کر لے لو۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سہل بن ابی حثمہ

فائدہ:...... یہ حکم پھل کے مالک کو ہے۔یعنی ایک تہائی یا ایک چوتھائی چھوڑ کر باقی اپنے کام میں لے لو۔ایک تہائی یا چوتھائی جب ثمر یا کشمش بن جائے تو پھر کل مال کا دسواں حصہ زکوٰۃ نکال دو۔

کلام:...... حسن الاثر ۱۹۴ ضعیف ابی داؤد ۳۴۹ ضعیف الترمذی ۹۷ ضعیف الجامع ۶۷۶۔

الاکمال

۱۵۹۱۳ ... حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والا حتیٰ کہ واپس اپنے گھر لوٹے۔مسند احمد عن رافع

۱۵۹۱۴ ... زکوٰۃ کا برحق کارندہ اللہ کی راہ میں غازی کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، الترمذی: حسن، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج

۱۵۹۱۵ ... عامل (کارندہ) جب زکوٰۃ وصولی پر مقرر کیا جائے اور حق لے حق دے تو وہ مستقل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوگا حتیٰ کہ واپس اپنے گھر لوٹے۔الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن حمید عن ابیہ عن جدہ عبدالرحمن بن عوف

۱۵۹۱۶ ... لوگوں کے بچائے ہوئے اچھے اموال میں سے نہ لے بلکہ بوڑھا، جوان اور عیب والا ہر طرح کا ملا جلا مال لے۔

السنن للبیہقی عن عروۃ مرسلاً

۱۵۹۱۷ ... اسلام میں جلب ہے اور نہ جنب۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابی شیبہ عن عطاء مرسلاً

۱۵۹۱۸ ... اسلام میں جلب ہے اور نہ جنب اور لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے گی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۵۹۱۹ ... اسلام میں جلب ہے اور نہ جنب، نہ اعتراض اور نہ شہری کی دیہاتی سے بیع کی اجازت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن کثیر بن عبداللہ عن جدہ

۱۵۹۲۰ ... میں کچھ لوگوں کو صدقات وصولی کے لیے بھیجتا ہوں۔پھر ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں نے کوئی ظلم کیا ہے اور نہ ان کے لیے (زکوٰۃ کا) حق چھوڑا ہے۔اور یہ مجھے ہدیہ ملا تھا جو میں نے قبول کرلیا ہے۔یہ اپنے جھونپڑے میں کیوں نہیں بیٹھا پھر دیکھتا کہ اس کو کیا ہدیہ ملتا ہے۔خبردار! بچو! کہیں کوئی اپنی گردن پر اونٹ کا بار لیے ہوئے آئے جو بلبلا رہا ہو یا ڈکراتی ہوئی گائے لے کر آئے یا ممناتی ہوئی بکری

لے کر آئے۔ اے اللہ! کیا میں نے حق بات نہیں پہنچادی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۲۱۔ اے قیس! قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تیری گردن پر اونٹ سوار ہوا اور وہ بلبلا رہا ہو یا گائے سوار ہوا اور وہ ڈکرار ہی ہو یا بکری سوار ہوا اور وہ ممنارہی ہو۔ اور ابورغال کی طرح نہ بننا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ ابورغال کون تھا؟ ارشاد فرمایا: مصدق (زکوۃ وصول کرنے والا) تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اس کو (زکوۃ وصولی کے لیے) بھیجا۔ اس نے طائف میں ایک آدمی کو پایا، جس کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سو کے لگ بھگ تھا۔ لیکن سوائے ایک بکری کے سارا ریوڑ بغیر دودھ والی بکریوں کا تھا۔ اس آدمی کا ایک چھوٹا بیٹا بھی تھا جس کی ماں نہیں تھی۔ اس دودھیا بکری کے دودھ پر وہ بچہ پلتا تھا۔

بکریوں کے مالک نے ابورغال سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں (وقت کے) رسول کا رسول (قاصد) ہوں۔ آدمی نے اس کو خوش آمدید کیا اور بولا یہ میری بکریاں ہیں جو چاہے لے لے۔ ابورغال نے دودھ والی بکری پر نظر جمادی اور بولا یہ چاہیے آدمی نے کہا: یہ بچہ جو تم دیکھ رہے ہو اس کے کھانے پینے کا کوئی اور بندوبست نہیں اس بکری کے دودھ کے سوا۔ ابورغال بولا: اگر تم دودھ چاہتے ہو تو میں بھی دودھ پسند کرتا ہوں۔ بکریوں کا مالک بولا: تم اس کی جگہ دو بکریاں لے لو۔ لیکن اس نے انکار کردیا۔ بکریوں کا مالک بکریوں میں اضافہ کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے پانچ بکریاں بغیر دودھ والی لینے پر اصرار کیا مگر ابورغال اسی دودھ والی بکری لینے پر ڈٹا رہا۔ بکریوں والے نے یہ ماجرا دیکھا تو اپنا تیر کمان اٹھایا اور ابو رغال کو قتل کردیا۔ پھر خود ہی بولا: نبی تک یہ خبر مجھ سے پہلے کوئی اور نہ پہنچائے گا۔ پھر وہ بکریوں والا حضرت صالح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور ساری خبر سنائی۔ حضرت صالح علیہ السلام نے بھی ابورغال کو بددعا دی:

اے اللہ! ابورغال پر لعنت فرما، اے اللہ! ابورغال پر لعنت فرما، اے اللہ! ابورغال پر لعنت فرما (حضور اکرم ﷺ نے یہ واقعہ قیس کو سنا لیا تو قریب موجود) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! تب تو قیس کو عہدے سے معاف رکھئے۔

مستدرک الحاکم، البخاری، مسلم عن قیس بن سعد

۱۵۹۲۲۔ بنی فلاں کے صدقات وصول کر، اور دیکھ! قیامت کے دن کوئی بلبلاتا ہوا جوان اونٹ اپنی گردن یا شانے پر لادے نہ آنا۔

مسند احمد، الباوردی، الکبیر للطبرانی، ابن قانع عن سعد بن عبادۃ

زکوۃ لینے والے کارندے کو راضی کرنا......الاکمال

۱۵۹۲۳۔ جب تیرے پاس مصدق (زکوۃ لینے والا) آئے تو اپنی زکوۃ اس کو دیدے اگر وہ تجھ پر ظلم کرے تو اس کو اس کا مطلوبہ مال دے کر اس سے منہ موڑ لے اور یہ دعا کر: اے اللہ! اس نے جو بھی مجھ سے لیا میں تجھ سے اس کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

الحاکم فی التاریخ، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۲۴۔ اپنے عشر اور زکوۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو۔ الکبیر للطبرانی عن جریر

۱۵۹۲۵۔ مصدق (زکوۃ لینے والا) جب کسی قوم سے راضی خوشی واپس لوٹے تو اللہ بھی اس قوم پر اپنی رضامندی اتارتا ہے اور جب مصدق کسی قوم سے ناراض واپس ہو تو اس قوم پر اللہ کی ناراضگی بھی اترتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سراء بنت نبھان

دوسرا باب......سخاوت اور صدقہ میں

اس میں چار فصول ہیں۔

فصل اول......سخاوت اور صدقہ کی ترغیب میں

۱۵۹۲۶ سخاوت اللہ کا سب سے بڑا اخلاق ہے۔ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:......ضعیف الجامع :۳۳۳۹۔

۱۵۹۲۷ سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔جس کی ڈالیاں دنیا میں لٹک رہی ہیں۔جس نے کوئی ایک ڈالی (ٹہنی) تھام لی وہ ڈالی اس کو جنت تک لے جائے گی۔بخل جہنم کا ایک درخت ہے۔جس کی ٹہنیاں دنیا میں لٹک رہی ہیں جس نے ان میں سے کوئی ٹہنی تھامی، وہ اس کو جہنم تک لے جائے گی۔الافراد للدارقطني، شعب الايمان للبيهقي عن علي رضي الله عنه، ابو داؤد، الترمذي، النسائي، ابن ماجه، شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه، حلية الاولياء عن جابر رضي الله عنه، التاريخ للخطيب عن ابي سعيد، ابن عساكر عن انس رضي الله عنه، مسند الفردوس للديلمي عن معاوية رضي الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۳، التعقبات ۴۰، التنزیہ ۱۳۹/۲۔

۱۵۹۲۸ ...سخی اللہ سے قریب ہے،لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔بخیل اللہ سے دور ہے،لوگوں سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔جاہل سخی اللہ کے ہاں عبادت گذار بخیل سے محبوب ہے۔

الترمذي عن ابي هريرة رضي الله عنه، شعب الايمان للبيهقي عن جابر رضي الله عنه، الاوسط للطبراني عن عائشة رضي الله عنها

کلام:......روایت غریب (ضعیف) ہے۔قال الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی السخاء ۱۹۶۱۔

۱۵۹۲۹ روٹی کے لقمے یا کھجور کی مٹھی یا ایسی کسی چیز کے ساتھ جس کے ذریعے مسکین اپنے پیٹ کو سکون بخش دے اللہ پاک تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے: گھر کے مالک کو جس نے اس کو دینے کا حکم دیا، بیوی جس نے اس کو تیار کیا اور خادم جس نے وہ کھانا فقیر کو تھمایا۔

مستدرک الحاكم عن ابي هريرة رضي الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۱۷۳۳۔

۱۵۹۳۰ اللہ تعالیٰ صدقہ کو قبول فرماتا ہے اور اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر صاحب صدقہ کے لیے اس کی نشوونما اور بڑھوتری کرتا ہے۔جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کی دیکھ بھال نشوونما کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ کا ایک لقمہ بڑھ کر احد پہاڑ کی طرح ہوجاتا ہے۔

الترمذي عن ابي هريرة رضي الله عنه

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۳۱ ...بندہ روٹی کا ٹکڑا صدقہ کرتا ہے وہ بڑھ چڑھ کر اللہ کے ہاں احد پہاڑ کی طرح ہوجاتا ہے۔الكبير للطبراني عن ابي برزة

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۰۱

۱۵۹۳۲ ...سائل کو کچھ دے کر لوٹاؤ خواہ مکھی کے سر جتنی چیز ہو۔الضعفاء للعقيلي عن عائشة رضي الله عنها

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۱۲۵، الضعیفۃ ۱۹۸۴۔

۱۵۹۳۳ سائل کو کچھ دے کر لوٹاؤ خواہ جلے ہوئے کھر (جانور کے پاے) کے ساتھ۔

موطا امام مالک، مسند احمد، التاريخ للبخاري، النسائي عن حواء بنت السكن

۱۵۹۳۴ ...اگر تو اس (سائل) کو دینے کے لیے کچھ نہ پائے سوائے جلے ہوئے کھر کے، تو وہی اس کے ہاتھ میں تھمادے۔

ابو داؤد، الترمذي، النسائي، الصحيح لابن حبان، مستدرک الحاكم عن ام بجيد

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۳۵..... مسکین کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ رکھ دے خواہ جلا ہوا پایہ ہو۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام بجید

۱۵۹۳۶..... جب تمہارے پاس کوئی سائل آئے تو اس کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ رکھ دو خواہ جلا ہوا کھر ہو۔

الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۱۔

۱۵۹۳۷..... ہر کوئی اپنے چہرہ کو جہنم کی آگ سے بچالے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۹۳۸..... جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ البخاری، مسلم، النسائی عن عدی بن حاتم، مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، مسند البزار، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ، مسند البزار عن النعمان بن بشیر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۳۹..... جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ساتھ ہی جہنم کی آگ سے بچو۔

مسند احمد، السنن للبیھقی عن عدی

۱۵۹۴۰..... اپنے اور جہنم کی آگ کے درمیان میں آڑ کرلو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کیوں نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن فضالۃ بن عبید

۱۵۹۴۱..... صدقہ کرو خواہ ایک کھجور کیوں نہ ہو کیونکہ وہ بھی بھوکے کی بھوک مٹاتی ہے اور گناہوں کو بجھاتی ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

ابن المبارک عن عکرمہ مرسلاً

کلام:..... روایت محل کلام ہے: کشف الخفاء ۹۸۲، النوافع ۵۳۲۔

۱۵۹۴۲..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس سے قیامت کے دن اللہ پاک اس طرح کلام نہ کرے کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان وواسطہ نہ ہو۔ پھر وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو وہی پائے گا جو اس نے آگے بھیجا بائیں دیکھے گا تو وہاں بھی وہی کچھ پائے گا جو اس نے آگے بھیجا تھا اور اپنے سامنے دیکھے گا تو جہنم کی آگ پائے گا۔ پس اس آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا اچھی بات کے ذریعے ہی ممکن ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ عن عدی بن حاتم

صدقہ کے ذریعہ جہنم سے بچاؤ

۱۵۹۴۳..... جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ممکن ہو، کیونکہ وہ بھی بھوک سے ٹیڑھے انسان کو سیدھا کرتی ہے اور بھوکے کے لیے گذارے کا ذریعہ بنتی ہے خواہ سیر کو فائدہ نہ دے۔ البزار عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۹۴۴..... تم میں سے کوئی بھی اپنا چہرہ جہنم کی تپش اور آگ سے ایک کھجور بلکہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ بھی بچا سکتا ہے، بے شک تم میں سے جب کوئی اللہ سے ملاقات کرے گا تو پروردگار اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے کان اور آنکھیں نہیں دی تھیں؟ وہ عرض کرے گا: بے شک دی تھیں۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا: ضرور، کیوں نہیں۔ تب پروردگار پوچھے گا: پھر تو نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ وہ اپنے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھے گا لیکن ایسی کوئی شے نہ پائے گا جس کے ساتھ وہ جہنم کی آگ سے اپنا چہرہ بچا سکے۔ لہٰذا ہر شخص اپنا چہرہ جہنم کی آگ سے بچالے خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ جہنم کی آگ سے اپنا چہرہ بچائے۔ بے شک مجھے تم پر فقر وفاقہ کا خوف نہیں کیونکہ اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تم کو اتنا عطا کرے گا کہ کوئی عورت یثرب اور حیرہ کے درمیان بلکہ اس سے بھی زیادہ سفر (تنہا) کرے گی اور اس کو اپنی سواری پر چوری کا خوف نہ ہوگا (اس قدر لوگوں میں کشادگی اور فراوانی ہوگی)۔

الترمذی عن عدی بن حاتم

حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۹۴۵...جو شخص تم میں سے جہنم کی آگ سے بچ سکتا ہو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو وہ ضرور ایسا کرلے۔مسلم عن عدی بن حاتم

۱۵۹۴۶...لوگوں میں افضل انسان وہ ہے جو اپنی محنت ومشقت (کی کمائی) اللہ کی راہ میں دے۔ الطیالسی عن عمر رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۴۰۔

۱۵۹۴۷...لوگوں میں بہترین انسان وہ فقیر مؤمن ہے جو اپنی محنت (کی کمائی) دے۔

کلام:......ضعیف الجامع ۲۸۹۸،الضعیفة ۵۱۱

۱۵۹۴۸...جتنا ہو سکے تھوڑے میں سے تھوڑا دیتی رہ، اور جمع کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا۔

مسلم، النسائی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۴۹...دے اور گن گن کے نہ دے ورنہ اللہ بھی تجھے گن گن کر دے گا۔ابو داؤد عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۰...خرچ کر اور شمار نہ کر، ورنہ اللہ بھی تجھ پر شمار کرے گا۔اور جمع کر کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھ سے جمع کرلے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۱...تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے۔مسند ابی یعلی عن ابی برزة

۱۵۹۵۲...تم (ازواج مطہرات) میں سے مجھے سب سے پہلے وہ عورت آکر ملے گی جو تم میں سب سے زیادہ لمبے ہاتھ والی ہوگی (یعنی سب سے زیادہ سخی ہوگی)۔مسلم، النسائی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۵۹۵۳...کیا میں نے تجھے اس بات سے نہیں روکا کہ کل کے لیے کچھ اٹھا کر نہ رکھا کر، بے شک اللہ تعالیٰ روز کا رزق اتارتا ہے۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۴...صدقہ کر اور جمع کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا۔البخاری عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۵...جمع کر کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا بلکہ زیادہ میں سے تھوڑا (اور تھوڑے میں سے بھی تھوڑا) خرچ کرتی رہ۔

البخاری عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۶...بخل نہ کر ورنہ اللہ بھی تجھ پر بخل کرے گا۔البخاری، الترمذی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۷...اے عائشہ! شمار کر کر کے نہ رکھ! ورنہ اللہ بھی تجھ سے شمار کرلے گا۔مسند احمد، النسائی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۵۹۵۸...اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل اس شخص کا ہے جو بھوکے مسکین کو کھانا کھلائے یا کسی مقروض کو قرض سے چھٹکارا دلائے یا کسی سے اس کی تکلیف ومصیبت کو دفع کرے۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن عمیر

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۱،الضعیفة ۱۸۶۰۔

۱۵۹۵۹...فرائض کی بجا آوری کے بعد اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل کسی مسلمان پر خوشی کا دروازہ کھولنا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۸

اللہ تعالیٰ کی سختی اور نرمی

۱۵۹۶۰...جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کشادگی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کو نرمی وسخاوت اور عفو ودرگزر جیسی صفات دیدیتا ہے اور جب کسی قوم پر سختی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں خیانت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن عبادة بن الصامت

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۷۔

۱۵۹۶۱ رزق حاصل کرنے میں صدقہ کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ مسند الفردوس اللدیلمی عن عبداللہ بن عمرو المزنی

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۸۱۸، الکشف الالٰہی ۴۳، کشف الخفاء ۳۳۲۔

۱۵۹۶۲ صدقہ کے ساتھ رزق اتارو۔

شعب الایمان للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، الکامل لابن عدی عن جبیر بن مطعم، ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۱۸۳، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۳، ضعیف الجامع ۸۳۱۔

۱۵۹۶۳ نرمی برت، تیرے ساتھ بھی نرمی برتی جائے گی۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۶۴ چشم پوشی کرو تمہارے ساتھ بھی چشم پوشی کی جائے گی۔ المصنف لعبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۱۵۹۶۵ نیکی کے کام برائیوں، آفتوں اور ہلاکت خیز چیزوں کو دفع کرتا ہے، اور جو لوگ دنیا میں نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں نیک ہوں گے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۹۶۶ نیکی کے کام برائیوں کو مٹاتا ہے، اور مخفی صدقہ کرنا اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے، صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے، ہر نیکی صدقہ ہے، دنیا میں جو نیکی والے ہیں وہی آخرت میں نیک ثابت ہوں گے، جو دنیا میں برائیوں میں معروف ہیں وہی آخرت میں برے ہوں گے اور جو شخص سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے وہ اہل معروف (نیکی والے) ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... اس میں ایک راوی عبداللہ بن الولید الوصافی ضعیف ہے: مجمع الزوائد ۳/۱۱۵ نیز دیکھئے کشف الخفاء ۱۵۹۳

۱۵۹۶۷ تم پر نیکی کے کام لازم ہیں کیونکہ وہ برائیوں کو مٹاتے ہیں اور تم پر خفیہ صدقہ کرنا بھی لازم ہے کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۶۸ اللہ کے بندوں میں سے اللہ کو محبوب ترین بندے وہ ہیں جن کو نیکی محبوب ہے اور نیکی کے کام ان کو محبوب ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، ابو الشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۳۶۵۔

۱۵۹۶۹ جو لوگ دنیا میں نیکی والے مشہور ہیں وہی آخرت میں نیک ہوں گے اور جو دنیا میں بدی والے ہیں وہی آخرت میں بدکار ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن سلمان وعن قبیصۃ بن برمۃ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، التاریخ للخطیب عن علی ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۹۷۰ دنیا میں نیکی والے ہی آخرت میں نیک ثابت ہوں گے اور جنت میں سب سے پہلے نیکی کرنے والے داخل ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۸۳۸۔

۱۵۹۷۱ نیکی کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو برائیوں کو پچھاڑتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۹۲۱۔

۱۵۹۷۲ کسی کے ساتھ کی ہوئی نیکی لوگوں کے درمیان تو ختم ہو جاتی ہے لیکن کرنے والے اور اللہ کے درمیان کبھی ختم نہیں ہوتی۔

مسند الفردوس عن ابی الیسر

۱۵۹۷۳ نیکی کے کام برائی کے راستے ختم کرتا ہیں، خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو رفع کرتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۷۴ نیکی، بھلائی اور اس کے کرنے والوں سے محبت رکھو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے برکت بھی اور عافیت بھی ان کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ ابو الشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۷ا۔

۱۵۹۷۵..... تو اس شخص پر تعجب کر جو اپنے مال کے ساتھ غلاموں کو خرید تا ہے پھران کو آزاد کرتا ہے وہ آزادلوگوں کو نیکی کے ساتھ کیوں نہیں خرید لیتا یہ زیادہ ثواب دہ ہے۔ابو الغنائم النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... روایت ضعیف ہے :ضعیف الجامع ۳۶۸۳، کشف الخفاء ۱۱۷۱، المغیر ۹۲۔

۱۵۹۷۶..... نیکی سوآدمیوں کے ہاتھ میں گھومتی ہے پھر بھی ان میں آخری شخص پہلے کے برابر ہوتا ہے۔ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۴۲۵۔

۱۵۹۷۷..... اگر صدقہ سوآدمیوں کے ہاتھوں سے گزرے تب بھی سب کے لیے پہلے جیسا اجر ہوگا بغیر اس کے اجر میں کوئی کمی کیے ہوئے۔

التاریخ للخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۸۴۷، الضعیفۃ ۱۶۰۳، النوافح ۱۵۷۱

فائدہ:...... یعنی اگر جس پر کوئی شے صدقہ کی جائے اور وہ اس کو آگے صدقہ کردے، پھر وہ بھی آگے صدقہ کردے اسی طرح جتنے آدمی اس کو آگے صدقہ کرتے جائیں گے ہر ایک کے لیے اس شخص کا اجر ہوگا جس نے اس شے کو پہلے پہل صدقہ کیا تھا۔اور اس کے اجر میں سے میں بھی کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

۱۵۹۷۸..... صدقہ (خیرات) کرتے رہو،عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر کسی کے پاس دینے آئے گا تو وہ کہے گا:اگر تو یہ چیز کل گذشتہ دن لے آتا تو میں قبول کر لیتا۔لیکن آج مجھے اس کی چنداں حاجت نہیں ہے۔اس طرح وہ کوئی ایسا شخص نہ پائے گا جو اس کا صدقہ قبول کرلے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن حارثۃ بن وھب

۱۵۹۷۹..... صدقہ کرو کیونکہ صدقہ جہنم سے تمہاری گلوخلاصی کا ذریعہ ہے۔الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے سنداً ضعیف الجامع ۳۴۳۹، الضعیفۃ ۱۶۲۸، کشف الخفاء ۹۸۳۔

۱۵۹۸۰..... صدقہ مصیبت کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۹۸۱..... صدقہ بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۵۴۶، الضعیفۃ ۶۶۵۔

۱۵۹۸۲..... صدقہ ستر قسم کی مصیبتوں کو دفع کرتا ہے جن میں سے سب سے ہلکی مصیبت جذام اور برص ہے۔التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۵۴۵۔

۱۵۹۸۳..... صدقہ مسکین پر صدقہ ہے اور ذی رحم (رشتہ دار) پر صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔

مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن سلمان بن عامر

۱۵۹۸۴..... صدقہ کرنا،کسی کے ساتھ نیکی کرنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور صلہ رحمی برتنا بدبختی کو نیک بختی سے بدل دیتا ہے،عمر میں زیادتی کرتا ہے اور مصیبتوں کے دروازوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔حلیۃ الاولیاء عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۵۴۷۔

۱۵۹۸۵..... جنت سخیوں کا گھر ہے۔الکامل لابن عدی، القضاعی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:روایت ضعیف ہے:الاتقان ۶۱۵ تحذیر المسلمین ۱۳۲، تذکرۃ الموضوعات ۶۳۔

۱۵۹۸۶..... سائل کا حق ہے (کہ اس کو کچھ نہ کچھ دیا جائے) خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن الحسین، ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن الھرماس بن زیادہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے:الاسرار المرفوعۃ ۲۷۲، ۳۶۰، اسنی المطالب ۱۱۵۷۔

۱۵۹۸۷..... سائل کو دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: التذکرۃ ۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۰۔

۱۵۹۸۸..... جان لو! تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ پس تیرا مال وہ ہے جو تو نے آگے بھیج دیا اور تیرے وارث کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑ دیا۔ النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... ہر انسان مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے وہی اس کا اپنا مال ہوتا ہے جس کو وہ کڑے وقت میں اللہ کے ہاں پالیتا ہے اور یہ مال اس کو اچھا نہیں لگتا، جبکہ وہ جس کو وہ جمع کر کر کے رکھتا ہے اس سے انسان بے انتہاء لگاؤ رکھتا ہے حالانکہ وہ اس کا مال ہوتا ہی نہیں کیونکہ اس کے مرنے کے بعد وہ مال اس کے وارث کا ہوتا ہے۔

۱۵۹۸۹..... اللہ تعالیٰ نے یہ دین اپنی ذات کے لیے خالص کرلیا ہے اور تمہارے دین کے لیے درست اور سب سے بہتر چیز سخاوت اور حسن اخلاق ہے۔ پس سنو! اپنے دین کو ان دونوں چیزوں کے ساتھ مزین کرلو۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۵۹۹۰..... اللہ تعالیٰ جواد (بڑا فیاض) ہے اور جواد کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق سے محبت رکھتا ہے اور رذیل گھٹیا اخلاق سے نفرت رکھتا ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن طلحۃ بن عبیداللہ، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۹۱..... اللہ تعالیٰ کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے بلند اخلاق کو محبوب رکھتا ہے اور پست گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۵۹۹۲..... اللہ تعالیٰ مدد نازل کرتا ہے اسی قدر جس قدر انسان دوسروں کے لیے محنت مشقت اٹھاتا ہے۔ اور صبر بھی مصیبت کے بقدر نازل فرماتا ہے۔

الکامل لابن عدی، ابن لآل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۹۳..... مدد من جانب اللہ بقدر مشقت نازل ہوتی ہے۔ اور صبر بھی خدا کی طرف سے مصیبت کے بقدر اترتا ہے۔

الحکیم، البزار، الحاکم فی الکنی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۳۴۰، ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۵۱، الشذرۃ ۲۲۷۔

۱۵۹۹۴..... جس قدر اللہ کی نعمت کسی بندے پر زیادہ ہوتی ہے اسی قدر لوگوں کی مدد اور ذمہ داری اس پر بڑھ جاتی ہے۔ پس جو اس ذمہ داری کو اٹھانے سے عاجز بنتا ہے وہ اس نعمت کو روبہ زوال کرلیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عائشۃ، شعب الایمان للبیھقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۹۵..... صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کردیتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ الترمذی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۸۹، اسنی المطالب ۸۱۴۔

۱۵۹۹۶..... صدقہ اپنے مالکوں کی طرف سے قبروں کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا ہے اور مؤمن قیامت کے روز اپنے صدقہ کے سائے میں پناہ گزیں ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

کلام:..... روایت محل کلام ہے کیونکہ اس میں ابن لہیعہ مدلس ہے۔ مجمع الزوائد ۱۱۰/۳، نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۸۹۸، ضعیف الجامع ۱۴۸۸۔

۱۵۹۹۷..... صدقہ سے اللہ کی رضاء مطلوب ہوتی ہے اور بدلے سے آنے والے کی رضاء اور حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن علقمۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۹۰

۱۵۹۹۸..... مؤمن اللہ سے یہ اچھا ادب حاصل کرتا ہے کہ جب اللہ اس پر وسعت پیدا کرتا ہے تو وہ بھی آگے وسعت کا معاملہ کرتا ہے اور جب اس پر تنگی ہوتی ہے تو وہ بھی ہاتھ روک لیتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... المتناھیۃ ۱۰۵۵، الوقوف ۱۶۔

۱۵۹۹۹ بہت سے مال دار قیامت کے دن بہت تنگ دست ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے دیا تو انہوں نے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف خرچ کیا اور اس کے ساتھ نیک کام کیے۔ البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۶۰۰۰..... آدمی جب صدقہ میں کوئی چیز دیتا ہے تو ستر شیطانوں کی ہرزہ سرائی اور مکروشر سے اس کو آزادی مل جاتی ہے۔
مسند احمد، مستدرک الحاکم عن بریدة رضی اللہ عنه

۱۶۰۰۱..... ابلیس اپنے مضبوط ترین اور سب سے قوی چیلوں کو ان لوگوں کے ورغلانے کے لیے بھیجتا ہے جو اپنے مال کو نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۳۵۹۔

صدقہ کی پرورش

۱۶۰۰۲..... اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور اور تمہارے لقمہ کی اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے یا گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ کھجور کا دانہ اور لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، ابن حبان عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۶۰۰۳..... جب کوئی پاکیزہ مال صدقہ کرتا ہے اور اللہ پاک پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ پاک اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے خواہ وہ کھجور کا دانہ ہو پھر وہ دانہ رحمٰن کے دست مبارک میں اتنی پرورش پاتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے یا گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔ الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۰۴..... رزق کا دروازہ عرش سے لے کر زمین کے پیٹ میں جگہ پکڑنے تک کھلا ہی کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بندے کو اس کی ہمت اور مشقت کے بقدر عطا کرتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن الزبیر

کلام: ..... روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۱۸۴۳، الکشف الالٰہی ۲۲۶۔

۱۶۰۰۵..... جنت میں ایک گھر ہے، جس کو سخیوں کا گھر کہا جاتا ہے۔ سنن ابی داؤد عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۸۹۲۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی الاوسط کے حوالہ سے نقل کیا اور فرمایا اس روایت میں جحدر بن عبداللہ منفرد ہے اور اس کے ترجمہ (حالات) سے ہم کو آگاہی نہیں۔ مجمع الزوائد ۱۲۸/۳۔

۱۶۰۰۶..... مال میں زکوۃ کے سوا بھی حق ہے۔ الترمذی عن فاطمة بنت قیس

کلام: ..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد قابل اعتبار نہیں اور ایک راوی ابوحمزہ میمون الاعور ضعیف ہے۔ ترمذی ۶۶۰، ۶۵۹۔ نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۳۶، ضعاف الدارقطنی۔

۱۶۰۰۷..... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے خاص کر دیا ہے لوگ اپنی ضروریات میں ان کی طرف قدم اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب سے مامون ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۶۰۰۸..... اللہ تعالیٰ کی کچھ اقوام ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے منافع کے لیے نعمتوں سے سرفراز کر رکھا ہے۔ اور یہ نعمتیں ان میں اس وقت تک رکھی ہیں جب تک وہ خرچ کرتے رہیں اور جب وہ منع کرنا شروع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے۔ اور دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۶۰۰۹..... رزق کی چابیاں عرش کی جانب متوجہ ہوتی ہیں اور اللہ پاک لوگوں پر رزق نازل کرتا ہے ان کے خرچوں کے بقدر۔ جو کثرت کے ساتھ خرچ کرتا ہے اس پر کثرت کے ساتھ رزق نازل ہوتا ہے اور جو کمی کرتا ہے اس پر بھی کم نازل ہوتا ہے۔ الدارقطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۹۸۲۔

۱۶۰۱۰...... میں صرف ایک مبلغ ہوں، اللہ ہدایت دینے والا ہے، میں قاسم ہوں اور اللہ عطا کرنے والا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی اللہ عنہ

۱۶۰۱۱ اے بلال! خرچ کر! اور عرش والے سے کمی کا خوف نہ کر۔

البزار عن بلال وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۱۲ رنجوں اور غموں کا علاج کرو صدقات کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیف کو دور کردے گا اور تمہارے دشمن پر تمہاری مدد کرے گا۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۴۱۷، کشف الخفاء ۸۷۶۔

۱۶۰۱۳ ...جانتے ہو شیر اپنی دھاڑ میں کیا کہتا ہے، وہ کہتا ہے:

اے اللہ! مجھے نیکی اور بھلائی کرنے والے پر مسلط نہ فرما۔ الکبیر للطبرانی فی مکارم الاخلاق ۲۴۱۹، الضعیفة ۱۴۱۹

۱۶۰۱۴ دو اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور دو اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ مبغوض رکھتا ہے۔ جن دو اخلاق کو اللہ محبوب رکھتا ہے وہ سخاوت اور نرمی ہیں اور وہ دو اخلاق جن کو اللہ پاک مبغوض رکھتا ہے وہ بداخلاق اور بخل ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کی حاجت روائی پر لگا دیتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۴۳، الضعیفة ۱۷۰۶۔

۱۶۰۱۵ نیکی کے دروازوں میں سب سے بہترین دروازہ صدقہ کا ہے۔ الافراد للدارقطنی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۱۶...... کوئی دن ایسا نہیں کہ جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں اور ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہترین بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ روک رکھنے والے کے مال کو ضائع کر۔ النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۰۱۷ کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ایک فرشتہ آسمان میں منادی کرتا ہے: اے اللہ! خرچ ہونے والے مال کا نعم البدل دے اور رک جانے والے مال کو ضائع کر۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن سبرة

۱۶۰۱۸...... اللہ تعالیٰ کریم ہے کرم (سخاوت) کو پسند کرتا ہے، جواد (فیاض) ہے اور جود (فیاضی) کو پسند کرتا ہے، بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا اخلاق سے نفرت کرتا ہے۔ ابن عساکر، الضیاء عن سعد بن ابی وقاص

۱۶۰۱۹...... اللہ تعالیٰ نیکی کو بیس لاکھ گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ ابن جریر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۶۵۵۔

صدقہ حلال مال سے ہونا چاہئے

۱۶۰۲۰ جس نے ایک کھجور دانے کے برابر بھی پاکیزہ مال صدقہ کیا اور اللہ پاک پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں قبول فرماتا ہے پھر اس کے مالک کے لیے اس کی تربیت و پرورش فرماتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی تربیت و پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ بڑھ چڑھ کر پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۱ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! اپنا خزانہ میرے پاس رکھوا دے جو جلے گا اور نہ غرق ہوگا، نہ اس کو میرے پاس سے کوئی چوری کر سکے گا جب تجھے اس کی سخت ترین حاجت ہوگی تجھے دے دیا جائے گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن الحسن مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۵۳۔

۱۶۰۲۲ تم میں سے کسی کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے بلکہ ہر کسی کو اپنا مال ہی زیادہ محبوب ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اس کا مال تو وہ ہے جو وہ آگے بھیج دے اور اس کے وارثوں کا مال وہ ہے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔ البخاری، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۲۳...... کثرت والے ہی قیامت کے دن قلت والے ہیں۔ مگر جس نے اپنا مال یوں یوں خرچ کیا اور پاکیزہ طریقہ سے کمایا۔

ابن ماجه، شعب الایمان للبیهقی عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۶۰۲۴...... مدد آسمان سے بقدر مشقت کے حاصل ہوتی ہے اور صبر بقدر مصیبت کے نازل ہوتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۰۲۵...... صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۲۹ ضعیف الجامع ۳۵۴۴، روایت ضعیف ہے۔

۱۶۰۲۶ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو بجھاتا ہے، صلہ رحمی عمر زیادہ کرتی ہے اور نیکی کے کام برائیوں سے بچاتے ہیں۔

الصحیح لابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۶۰۲۷...... میں اپنی انگوٹھی اللہ کی راہ میں صدقہ کروں یہ مجھے کعبہ کے لیے ہزار درہم ہدیہ بھیجنے سے زیادہ محبوب ہے۔

الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام: ...... علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں اس کو الاوسط للطبرانی کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اس میں ایک متکلم فیہ راوی ہے ابوالعنبس۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۱۱۳/۳۔

۱۶۰۲۸...... ایک آدمی مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس کے بدلے قیامت کے روز سات سو اونٹنیاں ہوں گی اور سب مہار بندھی ہوں گی۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی مسعود رضی اللہ عنهما

۱۶۰۲۹...... ایک آدمی مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یارسول اللہ!) یہ اللہ کی راہ میں (وقف) ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے جنت میں اس کے عوض سات سو مہار لگی ہوئی اونٹنیاں ملیں گی۔ حلیة الاولیاء عن ابی مسعود رضی اللہ عنهما

۱۶۰۳۰...... جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے ایک ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے دے (مثلاً بکریوں میں ایک نر مادہ اسی طرح اونٹوں اور گایوں وغیرہ میں) تو جنت کے تمام دربان اس کا استقبال کریں گے اور ہر ایک اس کو اپنے پاس بلائے گا۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۶۰۳۱...... ایک سائل ایک عورت کے پاس آیا جو منہ میں لقمہ لئے ہوئے تھی۔ عورت نے وہی لقمہ نکال کر سائل کو دے دیا۔ پھر کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ اس عورت کو اللہ نے ایک نرینہ اولاد عطا کی۔ بچہ جب بڑا ہوا تو ایک بھیڑیا اس کو اٹھا کر لے گیا عورت بھیڑیئے کے پیچھے پیچھے میرا بچہ! میرا بچہ! کہتی ہوئی دوڑی۔ اللہ پاک نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ بھیڑیئے کو پکڑ اور اس کے بچہ کو اس کے منہ سے چھڑا لے اور اس کی ماں کو کہہ دینا کہ اللہ تجھ کو سلام کہتا ہے اور کہنا کہ یہ لقمہ اس کے لقمہ کے بدلے ہے۔ ابن صصری فی امالیه عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۶۰۳۲...... بہرحال ڈاکہ زنی تو تجھے بہت کم پیش آئے گی حتیٰ کہ قافلے مکہ تک بغیر محافظوں کے آیا کریں گے۔ جبکہ تمہارا فقر و فاقہ! تو یاد رکھو! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ کوئی اپنا صدقہ لے کر نہ نکلے اور اس کو کوئی قبول کرنے والا نہ ملے۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا اس طرح کے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہوگا جو دونوں کو ایک دوسرے کی بات پہنچائے۔ پھر پروردگار اس کو فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں عطا کیا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں، ضرور! پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجے۔ وہ عرض کرے گا: ضرور کیوں نہیں! پھر وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو صرف جہنم ہی کو پائے گا، بائیں دیکھے گا تو وہاں بھی جہنم ہی کو پائے گا۔ پس جو بھی وہ ہو وہ اپنے آپ کو جہنم سے بچالے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ ہی جہنم کی آگ سے بچ جائے۔ البخاری عن عدی بن حاتم

۱۶۰۳۳ ... یاایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة الی آخر الآیة

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہوڈرو اور (قطع محبت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

یاایها الذین آمنوا اتقوا اللّٰه ولتنظر نفس ماقدمت لغد.

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔

یہ آیات تلاوت فرما کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ایک دینار خرچ کرلے، ایک درہم خرچ کرلے، کوئی کپڑا صدقہ کردے، ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہی صدقہ کردے اور کچھ نہیں تو ایک کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کردے۔ مسلم عن جریر

۱۶۰۳۴ ... لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہوڈرو اور (قطع محبت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ خبر رکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ آدمی اپنے دیناروں میں سے ایک دینار ہی خرچ کرلے ایک درہم خرچ کردے، اپنا کوئی کپڑا صدقہ کرلے، گندم کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع ہی صدقہ کرلے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کردے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن جریر

۱۶۰۳۵ ... آدمی گندم کا ایک صاع صدقہ کردے اور کھجور کا ایک صاع ہی صدقہ کردے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی جحیفة

۱۶۰۳۶ ... میرے لیے یہ بات خوش کن نہیں ہے کہ میرے پاس سونے کا احد پہاڑ ہو اور تیسری رات آجائے اور اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو سوائے اس دینار کے جو میں نے قرض نمٹانے کے لیے رکھ لیا ہو۔ مسلم عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه

۱۶۰۳۷ ... اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو اور اس میں سے ایک دینار ہوتے ہوئے مجھ پر تیسری رات آجائے، ہاں مگر وہ دینار جو میں نے قرض اتارنے کے لیے رکھا ہو۔ میں اس صورت میں راضی ہوں کہ میں اس پہاڑ کو اللہ کے بندوں میں یوں یوں ہاتھ بھر بھر کر دائیں بائیں خرچ کردوں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: کثیر مال والے قیامت کے دن قلیل مال والے ہوں گے مگر وہ لوگ جنہوں نے اپنا مال یوں یوں خرچ کیا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللّٰه عنه

۱۶۰۳۸ ... اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو اور تمام کا تمام خرچ کردوں مگر تین دینار بچا لوں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللّٰه عنه

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۱۶۰۳۹ ... مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو پھر اسی حال میں مجھ پر تیسری رات آجائے اور اس میں سے کچھ بھی باقی رہ جائے سوائے اس مال کے جو میں قرض چکانے کے لیے رکھ لوں۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه

۱۶۰۴۰ ... مجھے یہ بات خوشگوار نہیں لگتی کہ احد پہاڑ میرے لیے سونے کے پہاڑ میں تبدیل ہوجائے اور تین راتوں کے بعد اس میں سے ایک

دینار بھی باقی بچ جائے سوائے اس کے جو میں نے قرض کے لیے بچا رکھا ہو۔ البخاری عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۴۱۔۔۔ مجھے نماز میں سونے کی ڈلی یاد آ گئی (جو گھر میں رکھی ہوئی تھی پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات بھر ہمارے پاس رہے لہٰذا میں نے اس کو تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔ مسند احمد، البخاری عن عقبۃ بن الحارث

۱۶۰۴۲۔۔۔ مجھے عصر (کی نماز) میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات بھر ہمارے پاس رہے چنانچہ میں نے اس کو تقسیم کرنے کا ارادہ کر دیا۔ النسائی عن عقبۃ بن الحارث

۱۶۰۴۳۔۔۔ جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دیا اللہ پاک اس کو جہنم سے سات خندقیں دور فرمادے گا ہر خندق سات سو سال کی مسافت جتنی وسیع ہوگی۔ النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۴۴۔۔۔ اے ابن آدم تو زائد مال خرچ کر دے یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک لے تو یہ تیرے لیے بدتر ہے بقدر گذر بسر روزی رکھنے پر تیرے لیے کوئی ملامت نہیں، خرچ اس شخص سے شروع کر جس کے معاش کی ذمہ داری تجھ پر ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۴۵۔۔۔ بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کا مال تو صرف تین چیزیں ہیں جو کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا اور دے کر (آخرت کے لیے) جمع کر لیا اور جو اس کے علاوہ ہے وہ جانے والا ہے اور بندہ اس کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۴۶۔۔۔ ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اے ابن آدم تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔ مسند احمد، مسلم، ابن حبان، النسائی عن عبداللہ بن الشخیر

۱۶۰۴۷۔۔۔ ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کے ساتھ ہے اور سائل کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس فضل (زائد) مال دیدے اور (تمام مال خرچ کر کے) اپنے آپ کو مت تھکا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن مالک بن نضلۃ

۱۶۰۴۸۔۔۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۴۹۔۔۔ ایک آدمی جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ چنانچہ وہ بادل وہاں ایک طرف کو امڈا اور اس نے سارا پانی ایک پتھریلی زمین پر برسا دیا جہاں سے وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر بہنے لگا۔ آدمی پانی کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ آگے جا کر دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اس پانی کو اپنے پھاوڑے کے ساتھ کھینچ رہا ہے۔ آدمی نے باغ والے سے اس کا نام پوچھا: باغ والے نے وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں میں سے سنا تھا۔ پھر باغ والے نے پوچھا: اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ بندہ نے کہا: یہ پانی جس بادل سے برسا ہے اس بادل سے میں نے آواز سنی تھی کہ تیرے نام سے اس کو حکم ملا تھا کہ تیرے باغ کو سیراب کر دے۔ اب تو بتا کہ تیرا اس میں کیا طرز عمل ہے؟ باغ کے مالک نے کہا: جب تو نے اتنی بات کہہ دی ہے تو سن میں پیداوار کو دیکھتا ہوں اور ایک تہائی مال صدقہ خیرات کر دیتا ہوں میں اور میرے بچے ایک تہائی مال کھانے کے لیے رکھ لیتے ہیں اور ایک تہائی مال باغ میں واپس لگا دیتا ہوں۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

دو آدمیوں پر حسد جائز ہے

۱۶۰۵۰۔۔۔ حسد صرف دو شخصوں کے ساتھ کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو حق کے راستوں میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہو اور دوسروں کو وہ علم سکھاتا ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۵۱... مسلمان امانت دار خزانچی وہ ہے جو حکم کے مطابق پورا پورا مال خوشی کے ساتھ اس مستحق کو صدقہ میں دے دے جس کے لیے اس کو حکم ہوا ہے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۵۲... خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی خیر کرنے والے کی طرح ہے۔

البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، الکبیر للطبرانی عن سہل بن سعد وعن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۵۳... خیر کا راستہ دکھانے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... الترمذی کتاب العلم باب ماجاء الدال علی الخیر کفا عله رقم ۲۶۷۰، وقال غریب۔روایت ضعیف ہے۔

۱۶۰۵۴... خیر بتانے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے:۱۲۸۲۔

۱۶۰۵۵... خیر پر دلالت کرنے والا گویا خیر کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ مصیبت زدوں کی دادرسی کو پسند کرتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الضیاء عن بریدة، ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہما

کلام:...... اسنی المطالب ۶۶۶، ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۸، ضعیف الجامع ۲۹۹۷۔

۱۶۰۵۶... مخلوق ساری اللہ کی عیال ہے چنانچہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

مسند ابی یعلی، مسند البزار عن انس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:...... الشذرۃ ۳۹۰۔

۱۶۰۵۷... اپنی عزت وآبرو کی حفاظت اپنے اموال کے ساتھ کرو۔الخطیب فی التاریخ عن ابی ھریرة، ابن لال عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۰۵۸... تین آدمی تھے۔ایک کے پاس دس دینار تھے، اس نے ایک دینار صدقہ کر دیا۔دوسرے کے پاس دس اوقیہ چاندی تھی، اس نے ایک اوقیہ چاندی صدقہ کر دی۔اور تیسرے کے پاس سو اوقیہ چاندی تھی، اس نے دس اوقیہ چاندی صدقہ کر دی۔پس یہ سب لوگ اجر میں برابر برابر ہیں۔کیونکہ ہر ایک نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی مالک

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۵۸۸۔

۱۶۰۵۹... ایک درہم ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا جبکہ دوسرے شخص کے پاس بہت مال تھا جس میں ایک لاکھ درہم زائد مال تھا اس نے وہ صدقہ کر دیے۔

النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۰۶۰... سخاوت اور فیاضی نفع ہی نفع ہے اور تنگ دستی نحوست ہے۔القضاعی عن ابن عمر، مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۳۵۴، اسنی المطالب ۸۱۷۔

۱۶۰۶۱... عمدہ اخلاق کا مالک سخی نوجوان اللہ کو بداخلاق کنجوس بوڑھے عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہے۔

الحاکم فی التاریخ، مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۳۷۷۔

صدقہ سے زندگی میں برکت

۱۶۰۶۲... مسلمان آدمی کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور اللہ پاک اس کے طفیل فخر اور غرور کو دفع فرماتا ہے۔

ابوبکر بن مقسم فی جزئه عن عمرو بن عوف

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۴۴۷۔

۱۶۰۶۳..... ہر زندہ جگر والی شے کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔شعب الایمان للبیھقی عن سراقۃ بن مالک

۱۶۰۶۴..... ہر جگر والی شے میں اجر ہے۔مسند احمد، ابن ماجہ عن سراقۃ بن مالک، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۰۶۵..... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۶۶..... کھجور کی چند مٹھیاں حورعین کا مہر ہیں۔ الافراد للدارقطنی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۰۷۱، الکشف الالٰہی ۶۴۵۔

۱۶۰۶۷..... اپنے اموال کے ساتھ اپنی آبروؤں اور عزتوں کی حفاظت رکھو اور کوئی بھی اپنی زبان کے ساتھ اپنے دین کا دفاع کرلے۔

الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... اسنی المطالب ۱۰۰۴، ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۵۶۔

۱۶۰۶۸..... ہر شخص اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عقبۃ بن عامر

۱۶۰۶۹..... کتنی حورعین ایسی ہیں جن کا حق مہر صرف گندم کی چند مٹھیاں یا کھجور کی چند مٹھیاں ہیں۔الضعفاء للعقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... ترتیب الموضوعات ۱۱۳۱۔التنزیہ ۲/۷۹، ۳۷ضعیف الجامع ۱۶۰۶۹۔

۱۶۰۷۰..... اگر مسکین (مانگنے والے) جھوٹ نہ بولتے تو ان کو واپس کرنے والے کبھی کامیاب نہ ہوتے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... الاتقان ۱۴۹۳، التعقبات ۳۴۔

۱۶۰۷۱..... بندہ جس قدر اچھا صدقہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے چھوڑے ہوئے مال پر اسی قدر اچھے وارث بناتا ہے۔

ابن المبارک عن بن شھاب مرسلاً

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۲۲، ۳ضعیف الجامع ۴۹۸۵۔

۱۶۰۷۲..... کوئی بندہ صدقہ اور صلہ رحمی کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کے طفیل اس پر کشادگی اور اضافے کا دروازہ کھول دیتا ہے اور کوئی بندہ مال بڑھانے کی غرض سے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کو قلت کا شکار کر دیتا ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۷۳..... جو مسلمان کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنا دے وہ اللہ پاک کی حفاظت میں رہتا ہے جب تک کہ اس کپڑے کا کوئی ٹکڑا اس (مسکین) کے بدن پر رہے۔الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۲۱۷۔

۱۶۰۷۴..... جو اللہ کے نام سے پناہ مانگے اس کو پناہ دیدو اور جو اللہ کے نام سے سوال کرے اس کو عطا کرو۔

مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۰۷۔

۱۶۰۷۵..... جو تم سے اللہ کے نام سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو، جو اللہ کے نام سے سوال کرے اس کو عطا کرو، جو تم کو دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو، جو تمہارے ساتھ نیکی کرے تم اس کا بدلہ چکاؤ اور اگر بدلے کی کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو کہ تم کو گمان ہو جائے کہ تم نے بدلہ چکا دیا ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۷۶..... جس سے اللہ کے نام پر سوال ہوا اور اس نے سائل کو دیا تو اللہ پاک اس کے لیے ستر نیکیاں لکھے گا۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۶۱۵۔

۱۶۰۷۷...... مسکین کو کچھ تھمانا بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن حارثۃ بن النعمان

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۸۹۲۔

۱۶۰۷۸...... اللہ کا مؤمن بندے پر ہدیہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے دروازے پر سائل کو بھیج دے۔

الخطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

کلام:...... روایت ضعیف ہے: تحذیر المسلمین ۱۶۳، ضعیف الجامع ۲۰۹۲، الضعیفۃ ۵۹۴۔

۱۶۰۷۹...... مالداروں کے لیے فقراء کی طرف سے ہلاکت ہے (اگر وہ ان کو نہ دیں)۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۱۴۰، اسنوانح ۲۴۸۰۔

۱۶۰۸۰...... ہلاکت کثیر مال والوں کے لیے، مگر وہ لوگ جو اپنے مالوں کو چاروں طرف دائیں بائیں آگے اور پیچھے ہر طرف خرچ کریں۔

ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:...... عطیہ عوف اور اس سے روایت کرنے والا دونوں راوی ضعیف ہیں۔ زوائد علی ابن ماجہ رقم ۴۱۲۹۔

۱۶۰۸۱...... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تیرے ماتحت ہیں ان سے دینا شروع کر۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۶۰۸۲...... افضل ترین صدقہ کم مال والے کا اپنی محنت سے صدقہ کرنا ہے اور اس شخص سے صدقہ کی ابتداء کر جو تیرے زیر دست ہے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

افضل صدقہ کی صورت

۱۶۰۸۳...... افضل صدقہ وہ ہے جو پیچھے مال چھوڑ کر جائے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس شخص سے ابتداء کر جو تیرے زیر کفالت ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم، مسند احمد، النسائی عن حکیم بن حزام

۱۶۰۸۴...... افضل انسان وہ ہے جو اپنی محنت (سے) اللہ کی راہ میں دے۔ الطیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

ضعیف الجامع ۱۰۴۰۔

۱۶۰۸۵...... جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بلائیں گے اور اس کو کھڑا کر کے اس سے اس کی وجاہت اور مرتبے کے بارے میں سوال کریں گے جس طرح اس کے مال کے بارے میں سوال کریں گے۔

تمام، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

کلام:...... روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۹، التعقبات ۳۷، التنزیہ ۲/۱۳۵۔

الاکمال

۱۶۰۸۶...... صدقہ کر کیونکہ صدقہ جہنم سے خلاصی کا ذریعہ ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۸۷...... صدقہ کرو، کیونکہ صدقہ جہنم سے تمہارے لیے گلو خلاصی کا ذریعہ ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۸۸...... جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو کیونکہ وہ بھی ٹیڑھی کمر کو سیدھا کرتا ہے، (بھوک سے پیدا ماغی) خلل کو بند

کرتا ہے۔ بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کے لیے وہی کام دیتا ہے جو سیر کو دیتا ہے۔

مسند ابی یعلی، الدارقطنی فی العلل، ضعفه الدیلمی عن ابی بکو

کلام:......ضعیف الجامع ۱۲۳۳، الضعیفة ۱۷۸۴۔

۱۶۰۸۹۔۔۔ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ مسند البزار، الشیرازی فی الالقاب، الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنه، مسند احمد، مسلم، النسائی عن عدی بن حاتم، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنهما، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما، مسند البزار عن ابی هریرة رضی اللہ عنه، مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۶۰۹۰۔۔۔ جہنم کی آگ سے بچ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن مخمر

۱۶۰۹۱۔۔۔ جہنم کی آگ کا فدیہ دے دو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو۔ ابن خزیمه عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۰۹۲۔۔۔ اے عائشہ! جہنم کی آگ سے بچ! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی سہی۔ ابن خزیمه عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۰۹۳۔۔۔ اے عائشہ! جہنم کی آگ سے چھپ جا! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ بھی بھوکے کی بھوک کو رفع کرتا ہے جس طرح سیر کو فائدہ دیتا ہے۔ مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۶۰۹۴۔۔۔ اے عائشہ! جہنم کی آگ سے بچ جا، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۶۰۹۵۔۔۔ یہ جہنم سے بچانے والا ہے اس شخص کو جو اس کو اچھی طرح ادا کرے اور اس سے صرف اللہ کی رضاء مطلوب رکھے (یعنی صدقہ)۔

الکبیر للطبرانی عن میمونة بنت سعد

۱۶۰۹۶۔۔۔ دنیا میں جو اہل معروف (نیکی والے) ہیں وہی آخرت میں اہل معروف ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اہل معروف کو جمع کرے گا اور ارشاد فرمائے گا: میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے تم سے جو بھی سرزد ہوا۔ اب میں اپنے بندوں کا معاملہ بھی تم پر چھوڑتا ہوں، پس آج جس کو چاہو نیکی دو، تاکہ جس طرح تم دنیا میں اہل معروف تھے آخرت میں بھی اہل معروف بن جاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۶۰۹۷۔۔۔ اہل جہنم کو حکم دیا جائے گا وہ صف بندی کرلیں گے۔ پھر ان کے سامنے سے ایک مسلمان آدمی گذرے گا اور ان میں سے ایک آدمی مسلمان کو کہے گا:

اے فلاں! میرے لیے سفارش کردے۔ مسلمان نیک آدمی اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: تو مجھے نہیں جانتا تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ اسی طرح کوئی اور کہے گا: تو نے مجھ سے فلاں چیز مانگی تھی میں نے تجھے دیدی تھی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنه

نیکی کا صدقہ

۱۶۰۹۸۔۔۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک تمام اہل معروف (نیکی کرنے والوں) کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا اور فرمائے گا: تمہاری یہ نیکی تھی جو میں نے قبول کرلی اب یہ لے لو۔ بندے کہیں گے: اے ہمارے معبود! اے ہمارے سردار! ہم اس کا کیا کریں جبکہ آپ اس کے ہم سے زیادہ لائق ہیں۔ لہٰذا آپ ہی اس کو لے لیجئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: میں اس کا کیا کروں کیونکہ میں تو نیکی کے ساتھ معروف ہوں۔ تم اس کو لے لو اور گناہوں میں لت پت افراد کو دیدو۔ پس آدمی اپنے دوست سے ملے گا اور اس پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہوں گے اور وہ

اس پر کوئی نیکی صدقہ کرے گا، جس کی بدولت وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۹۹.....جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک اہل جنت کو اور اہل جہنم کو (الگ الگ) صفوں میں کھڑا کرے گا۔ جہنمی صف میں سے کوئی آدمی کسی جنتی صف والے کو دیکھے گا تو کہے گا: اے فلانے! کیا تجھے فلاں دن یاد نہیں ہے جب میں نے دنیا میں تیرے ساتھ نیکی کی تھی۔ چنانچہ وہ جنتی اس جہنمی کا ہاتھ پکڑے گا اور عرض کرے گا:

اے اللہ! اس نے دنیا میں میرے ساتھ نیکی کی تھی۔ چنانچہ اس کو کہا جائے گا: اس کا ہاتھ پکڑ اور اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں لے جا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۰۰.....امابعد! اے لوگو! تمہارے لیے بہتری اسی میں ہے کہ تم زائد مال کو راہ خدا میں خرچ کرو، جس کے پاس ایک صاع ہے وہ صاع کا کچھ حصہ صدقہ کردے، جس کے پاس چند کھجوریں ہیں وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کردے اور تم میں سے ہر ایک اللہ سے ملاقات کرنے والا ہے۔ اللہ پاک اس کو یہ فرمائے گا جو میں کہہ رہا ہوں: کیا میں نے تجھے سمیع وبصیر (سننے دیکھنے والا) نہیں بنایا؟ کیا میں نے تجھے مال اور اولاد عطا نہیں کیے۔ پس تو نے آگے کے لیے کیا بھیجا؟ تب وہ آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھے گا لیکن وہ ایسی کوئی چیز نہ پائے گا جس کے ذریعے جہنم کی آگ سے بچ سکے سوائے چہرے کے، لہٰذا آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ممکن ہو اگر تجھے وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ بچ جاؤ۔ مجھے تم پر فقر وفاقہ کا خوف نہیں ہے، وہ تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد ضرور کرے گا تم کو اتنا عطا کرے گا اور اس قدر کشادگی عام کرے گا کہ ایک عورت حیرہ اور یثرب کے درمیان یا اس سے بھی زیادہ سفر قیمتی مال ومتاع کے ساتھ بغیر کسی خوف وخطر کے کرے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۱۰۱.....امابعد! اے لوگو! اپنی جانوں کے لیے کچھ آگے بھیج دو، تم کو اچھی طرح معلوم ہوجائے گا: اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی بڑھاپے کو پہنچتا ہے، پھر اپنی بکریوں کو اس حال میں چھوڑ دیتا ہے کہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوتا۔ پھر (قیامت کے روز) اس کا رب اس کو فرمائے گا اور اس کے اور اس کے رب کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور کوئی دربان نہ ہوگا جو درمیان میں رکاوٹ بنے پروردگار فرمائے گا: کیا تیرے پاس رسول نہیں آیا جس نے تجھے میرا پیغام پہنچایا؟ کیا میں نے تجھے مال عطا نہیں کیا اور تجھے فضیلت نہیں دی۔ پھر تو اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ تب وہ دائیں بائیں دیکھے گا مگر اس کو کچھ ملے گا پھر وہ آگے دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا پس جو جہنم سے بچ سکے بچ جائے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو۔ اور جو اس کو بھی نہ پائے وہ اچھی بات کے ساتھ بچ جائے۔ کیونکہ قیامت کے روز نیکی دس گنا سے بڑھ کر سات سو گنا تک پہنچ جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔ ھناد عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن بن عوف

فائدہ:.....یہ مدینہ میں حضور ﷺ کا سب سے پہلا خطبہ تھا جس میں آپ نے حمد وثناء کے بعد مذکورہ کلمات ارشاد فرمائے۔

۱۶۱۰۲.....بہر حال راہگیروں کو لوٹنے کے واقعات کم پیش آئیں گے حتیٰ کہ قافلے مکہ تک بغیر محافظوں کے سفر کیا کریں گے۔ جبکہ فقر وفاقہ تو یاد رکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم میں سے کوئی اپنا صدقہ لے کر نہ گھومے مگر اس کو کوئی قبول کرنے والا نہ ملے۔

پھر (قیامت کے روز) تم میں سے کوئی پروردگار عزوجل کے سامنے کھڑا ہوگا اس طرح کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ کوئی ترجمان واسطہ بنے گا۔ پھر پروردگار (روبرو) اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا؟ وہ عرض کرے گا: ضرور تب وہ اپنے دائیں دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا پھر بائیں دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا۔ پس تم میں سے کسی کو بھی چاہیے کہ وہ جہنم سے بچ جائے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ جہنم سے بچ جائے۔

البخاری عن عدی بن حاتم

فائدہ:.....حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس دو آدمی حاضر خدمت ہوئے ایک نے کثرت عیال اور فقر وفاقے کی شکایت کی اور دوسرے نے راستے میں مال لٹنے کی شکایت کی تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۰۳.....دیناروں والا صدقہ میں اپنے دینار خرچ کرے، درہم والا اپنے درہم خرچ کرے، صاحب گندم گندم خرچ کرے، جو والا جو خرچ

کرے، اور کھجور والا کھجور خرچ کرے اس دن سے پہلے پہلے کہ جب وہ اپنے آگے دیکھے تو جہنم کے سوا کچھ نہ نظر آئے، بائیں دیکھے تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہ آئے اور اپنے پیچھے دیکھے تب بھی جہنم کے سوا کچھ دکھائی نہ دے۔ الاوسط للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۱۰۴..... کوئی بندہ ایسا نہیں جو صدقہ کرے اور صرف اللہ کی رضاء مطلوب ہو تو اللہ پاک قیامت کے روز اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے تو نے میری رضاء چاہی، پس میں تیری (اور تیرے صدقہ کی) حقارت نہ کروں گا۔ پس میں تیرے جسم کو آگ پر حرام کرتا ہوں اور تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔ ابن لال، الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۰۵..... اللہ تعالیٰ ایسی امت سے عذاب پھیر دیتا ہے جس میں کسی نے بھی کوئی صدقہ کیا ہو۔ ابن شاھین، الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت میں ابوحذیفہ البخاری اسحاق بن بشر متروک ہے جس کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال رقم بالا۔

۱۶۱۰۶..... تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جو اپنی جان پر بے جا خرچ کرتا تھا۔ وہ ایک مسلمان تھا۔ جب وہ کھانا کھالیتا تو بچا کھچا اپنے کوڑے کرکٹ کے مقام پر ڈال دیتا تھا۔ اس کوڑے پر ایک عبادت گذار آتا تھا، اگر اس کو وہاں کوئی روٹی کا ٹکڑا ملتا تو اس کو کھالیتا، اگر سبزی ملتی وہ کھالیتا اور اگر کسی ہڈی پر گوشت لگا ملتا تو اس کو نوچ لیتا تھا۔ اسی طرح وقت بیتتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کی روح کو قبض فرمالیا۔ پھر اس کے گناہوں کی پاداش میں اس کو جہنم برد کر دیا۔

پھر عابد وہاں سے جنگل میں چلا گیا وہاں اس کا گذر بسر جنگلی خوراک اور پانی پر تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عابد کی روح کو بھی قبض کرلیا۔ پروردگار نے عابد سے دریافت فرمایا: کیا تیرے پاس کسی کی کوئی نیکی ہے؟ جس کو تو اس کا بدلہ ادا کرے؟ عابد نے انکار کر دیا۔ پروردگار نے فرمایا: پھر تیرا گذر بسر کس طرح ہوتا تھا؟ حالانکہ اللہ کو سب علم تھا۔ عابد نے عرض کیا: میں ایک بادشاہ کے کوڑے پر آتا تھا اگر مجھے وہاں روٹی کا ٹکڑا ملتا تو وہ کھالیتا، اگر سبزی ملتی تو اس کو کھالیتا اور اگر کوئی ہڈی گوشت لگی مل جاتی تو اس کو نوچ لیتا تھا۔ پھر آپ نے بادشاہ کی روح کو قبض کرلیا تو میں جنگل چلا گیا اور وہاں کی خوراک کو اپنی روزی بنالیا۔ اللہ عزوجل نے اس بادشاہ کو جہنم سے نکالنے کا حکم دیا جو کوئلہ ہو چکا تھا۔ عابد نے عرض کیا: پروردگار یہی وہ بادشاہ ہے، جس کی کوڑے سے میں کھاتا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: لے اس کا ہاتھ پکڑ اور اس نیکی کی وجہ سے جو اس کی طرف سے تجھے ملتی رہی اس کو جنت میں لے جا۔ اگر اس بادشاہ کو اپنی اس نیکی کا علم ہوتا تو میں اس کو جہنم میں داخل نہ کرتا۔

تمام، ابن عساکر وقال غریب وابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال

۱۶۱۰۷..... قیامت کے دن ایک منادی نداء دے گا: امت محمدیہ کے فقراء کہاں ہیں؟ اٹھو اور قیامت میں قائم صفوں میں گھس جاؤ، جس نے تم کو کوئی لقمہ کھلایا ہو یا کوئی گھونٹ پلایا ہو یا کسی نے میری خاطر تم کو کپڑا ڈھانپنے کے لیے دیا ہو پرانا یا نیا، اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کردو۔ پس کوئی آدمی کسی کو پکڑے ہوئے ہوگا اور عرض کرے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے کھانا کھلا کر سیر کیا تھا۔ دوسرا کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے پلا کر سیراب کیا تھا۔ پس امت محمدیہ میں سے کوئی فقیر ایسا نہ رہے گا جس کے ساتھ کسی نے کوئی نیکی چھوٹی یا بڑی کی ہوگی مگر اللہ پاک ان سب کو جنت داخل کردے گا۔ ابن عساکر عن ابراھیم بن ھدبۃ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ابراہیم بن بن ھدبۃ نے بغداد وغیرہ میں باطل روایات بیان کی ہیں: میزان الاعتدال ۱/۱۷۔

۱۶۱۰۸..... قیامت کے دن مؤمن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔ ابن زنجویہ عن بعض الصحابۃ

۱۶۱۰۹..... آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ القضاعی عن عقبۃ بن عامر

۱۶۱۱۰..... اللہ عزوجل صدقہ کے طفیل ستر برائیوں کو دفع کرتا ہے۔ ابن صصری فی امالیہ وابوالشیخ فی الثواب وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۱..... مسلمان آدمی کا صدقہ عمر زیادہ کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور اس کے طفیل اللہ پاک کبر اور فخر کو ختم فرماتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن کثیر

۱۶۱۱۲..... صدقہ بری موت کو دفع کرتا ہے۔ القضاعی عن رافع

۱۶۱۱۳ صدقہ کرواور اپنے مریضوں کی صدقہ کے ساتھ دوا کرو۔ بے شک صدقہ آفتوں اور بیماریوں کو دفع کرتا ہے، اور یہ تمہاری عمروں اور نیکیوں کو بھی زیادہ کرتا ہے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۶۱۱۴۔۔۔۔صدقہ پروردگار کے غضب کو دفع کرتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔

الترمذی، حسن غریب، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔اسنی المطالب ۸۱۴،ضعیف الجامع ۱۴۸۹

آدھی روٹی صدقہ کرنے کا صلہ

۱۶۱۱۵۔۔۔ کچھ لوگوں کا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر گذر ہوا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ان میں سے آج ایک شخص مر جائے گا ان شاء اللہ۔ پھر وہ لوگ آگے گذر گئے۔ پھر شام کو واپس آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے ان کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھڑ بھی تھے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نیچے رکھ دو۔ پھر جس کے متعلق آج کے دن مرنے کی خبر دی تھی اس کو فرمایا: تو اپنی لکڑیوں کا گٹھڑ کھول۔اس نے گٹھڑ کھولا تو اس میں ایک کالا سانپ تھا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: آج تو نے کیا عمل کیا؟ اس نے کہا: آج میں نے کچھ عمل نہیں کیا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: دیکھ لے پھر بھی کوئی عمل کیا ہوگا؟ آدمی نے عرض کیا: میں نے اس کے سوا کوئی عمل نہیں کیا کہ میرے ہاتھ میں ایک روٹی تھی۔میرے پاس سے ایک مسکین کا گذر ہوا اس نے مجھ سے سوال کردیا۔میں روٹی کا ایک حصہ اس کو تھما دیا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بس اسی عمل کی بدولت تجھ سے موت ٹل گئی۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۶ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو ایک پرندے کے گھونسلے کے پاس آتا تھا جس وقت وہ انڈوں میں سے بچے نکال لیتا تھا چنانچہ وہ اس کے بچے پکڑ لیتا تھا۔پرندے نے اللہ عزوجل سے شکایت کی کہ آدمی کا ہمارے ساتھ یہ برتاؤ ہے۔اللہ پاک نے پرندے کو وحی فرمائی کہ اگر وہ دوبارہ ایسی حرکت کرے گا تو میں اس کو ہلاک کردوں گا۔چنانچہ جب پرندے نے بچے نکالے تو آدمی بھی پہلے کی طرح بچے اٹھانے کے لیے گھر سے نکلا۔جب بستی کے ایک کنارے پر پہنچا تو ایک سائل نے اس سے سوال کیا آدمی نے اپنے زادراہ میں سے ایک چپاتی سائل کو دیدی اور آگے نکل آیا حتیٰ کہ گھونسلے پر آیا اور سیڑھی لگا کر اس پر چڑھا اور دو بچے پکڑ لیے۔ان کے ماں باپ ان کو دیکھ رہے تھے۔دونوں نے عرض کیا: پروردگار! آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ شخص دوبارہ ایسی حرکت کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کردیں گے۔اب اس نے دوبارہ ایسی حرکت کی ہے اور ہمارے دو بچے پکڑ لیے ہیں لیکن آپ نے اس کو ہلاک نہیں فرمایا۔اللہ پاک نے ان دونوں کو وحی فرمائی: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ میں کسی کو اس دن بری موت سے ہلاک نہیں کرتا جس دن اس نے کوئی صدقہ کیا ہو۔ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۷ یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جس نے صرف اللہ کی رضاء کے لیے بھائی چارہ کیا تھا۔ایک دن وہ کہنے لگا: اے یعقوب! آپ کی بینائی کس وجہ سے ختم ہوئی ہے؟ اور کس چیز نے آپ کی کمر کو جھکا دیا ہے؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: میری بینائی جس وجہ سے ختم ہوئی وہ یوسف کی یاد میں رونا ہے اور جس چیز نے میری کمر کو جھکا دیا ہے وہ بنیامین کا رنج وغم ہے۔چنانچہ جبرئیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے یعقوب! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: کیا تجھے حیا نہیں آئی کہ تو نے میرے غیر کے پاس میری شکایت کی۔حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ.

میں اپنے دکھ اور رنج کی شکایت اللہ کے حضور ہی کرتا ہوں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے یعقوب! میں جانتا ہوں کہ آپ کس چیز کا شکوہ کررہے ہیں! حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: اے پروردگار! تجھے بوڑھے ضعیف پر رحم نہیں آتا، تو نے میری بینائی اچک لی ہے اور میری کمر جھکادی ہے۔ مجھے میری خوشبو

(یوسف) لوٹادے میں اس کو مرنے سے پہلے سونگھنا چاہتا ہوں۔ پھر آپ میرے ساتھ جو فرمانا چاہیں آپ صاحب اختیار ہیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ آپ کو سلام کرتا ہے اور فرماتا ہے: خوش خبری لے اور آپ کا دل بھی مسرور ہو، میری عزت کی قسم! میری بزرگی کی قسم! اگر تیرے دونوں بیٹے مرے ہوئے بھی ہوتے تو میں ان کو بھی تیرے لیے زندہ کردوں گا۔ تو پہلے مسکینوں کے لیے کھانا تیار کر۔ کیونکہ مجھے میرے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب انبیاء اور مسکین لوگ ہیں۔ اور کیا تو جانتا ہے کہ کس وجہ سے میں نے تیری بصارت زائل کی ہے؟ اور تیری کمر جھکائی ہے؟ نیز یوسف کے بھائیوں نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا ہے وہ کیوں کیا ہے؟ تم لوگوں نے ایک مرتبہ بکری ذبح کی تھی پھر تمہارے پاس ایک یتیم مسکین آیا جو روزہ دار تھا لیکن تم نے اس بکری میں سے اس کو کچھ نہ کھلایا۔

اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا طرز عمل یہ تھا کہ جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو منادی کو حکم دیدیتے وہ نداء دیتا: اے لوگو! جو مسکین کھانا کھانا چاہیں وہ یعقوب علیہ السلام کے ساتھ آکر کھانا تناول کرلیں۔ اور اگر کوئی مسکین روزہ دار ہیں تو وہ یعقوب علیہ السلام کے ساتھ آکر روزہ افطار کریں۔ ابن راهويه في تفسيره مرسلاً، مستدرك الحاكم، شعب الايمان للبيهقي عن انس رضي الله عنه

۱۶۱۱۸..... آسمان میں دو فرشتے ایسے ہیں جن کا اور کوئی کام نہیں ہے سوائے اس کے کہ ایک کہتا رہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور اچھا بدلہ دے اور دوسرا کہتا رہتا ہے اے اللہ! روکنے والے کا مال ضائع کر۔ هناد عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۶۱۱۹..... آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ متعین ہے جو کہتا ہے: جو آج قرض دے گا وہ کل کو اچھا بدلہ پالے گا۔ دوسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کو جلد نقصان اور ضیاع دے۔

مسند احمد عن ابی هريرة رضي الله عنه

نیک راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے دعا

۱۶۱۲۰..... جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کے مال کو ضائع کر۔

۱۶۱۲۱..... کوئی دن ایسا نہیں کہ جب بندے صبح کرتے ہوں تو دو فرشتے نہ اترتے ہوں، ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور (زیادہ اور) اچھا دے دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کے مال کو ضائع کر۔ البخاری، مسلم عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۶۱۲۲..... جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ خرچ کرنے والے کو جلد اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کو ضائع کر۔ الافراد للدارقطني عن انس رضي الله عنه

۱۶۱۲۳..... کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی کہ دو فرشتے منادی نہ دیتے ہوں۔ ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دے۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کو نقصان دے۔ دو فرشتے صور پھونکنے پر مامور ہیں۔ منتظر ہیں کہ کب ان کو حکم ملے اور وہ صور پھونک دیں۔ دو فرشتے منادی دیتے ہیں: اے خیر کے طالب آگے بڑھ۔ دوسرا کہتا ہے اے شر پھیلانے والے رک جا۔ دوسرے دو فرشتے نداء دیتے ہیں: ایک کہتا ہے: آدمیوں کے لیے عورتوں کی طرف سے ہلاکت ہے، دوسرا کہتا ہے: عورتوں کے لیے مردوں کی طرف سے ہلاکت ہے۔

مستدرك الحاكم وتعقب عن ابی سعید

کلام:..... الحاکم فی المستدرک کتاب الاھوال رقم ۸۵۹۴۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں خارجہ بن مصعب ضعیف ہے۔

۱۶۱۲۴..... سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے اللہ پاک اس کے پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجتا ہے۔ جن کی آواز جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو جلد اور اچھا دے اور روکنے والے کو نقصان دے۔ اور سورج جب بھی غروب ہوتا ہے اللہ پاک اس کے پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجتا ہے جو نداء دیتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے: اے لوگو! چلو اپنے رب کی طرف۔ بے

شک وہ تھوڑا مال جو گذر بسر کے لیے کافی ہو وہ کہیں بہتر ہے اس مال سے جو زیادہ ہو اور لہو ولعب میں ڈال دینے والا ہو۔ ابوداؤد۔ مسند احمد۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، کتاب البخلاء للخطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۱۲۵ ...... کیا تجھے علم نہیں کہ آسمان میں ایک فرشتہ منادی کرتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کے مال کو نقصان دے۔

الکبیر للطبرانی عن عبداللّٰہ بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

راہ خدا میں خرچ کرنا

۱۶۱۲۶ ...... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا، بے شک اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے جو ہر وقت خرچ کرتا رہتا ہے، رات اور دن میں کوئی چیز اس میں کمی نہیں کر سکتی۔ الدار قطنی فی الصفات عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۲۷ ...... اے ابن العوام میں تیرے پاس اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں بلکہ ہر خاص اور عام کے پاس رسول بن کر آیا ہوں۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا اور کسی کو خالی مت لوٹا ورنہ تجھ پر طلب سخت ہو جائے گی۔ اس آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جس میں سے ہر آدمی کا رزق اس کے خرچ، صدقے اور نیت کے بقدر اترتا ہے۔ جو کمی کرتا ہے اس کے ساتھ کمی ہوتی ہے اور جو کثرت کرتا ہے اس کے ساتھ کثرت ہوتی ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۱۲۸ ...... رزق کا دروازہ عرش کے دروازے کی طرف کھلا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا رزق ان کے خرچ کے مطابق اتارتا ہے۔ جو کمی کرتا ہے اس کے ساتھ کمی ہوتی ہے اور جو (خرچ میں) کثرت کرتا ہے اس کے ساتھ کثرت ہوتی ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۲۹ ...... مدد خدا کی طرف سے خرچ کے مطابق اترتی رہتی ہے۔ صبر خدا کی طرف سے مصیبت کے بقدر اترتا ہے۔

الرافعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... اسنی المطالب ۳۴۰، ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۵۱۔

۱۶۱۳۰ ...... اللہ تعالیٰ رزق بقدر خرچ اور ذمہ داری کے نازل کرتا ہے اور صبر بقدر مصیبت کے اتارتا ہے۔ الرافعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۳۱ ...... تجھے قیامت کے دن اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور سب کی سب مہار بندھ ہوں گی۔

مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن حبان، عن ابی مسعود الانصاری

فائدہ: ...... حضور ﷺ کے پاس ایک شخص مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں، تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۳۲ ...... تو نے سچ کہا۔ اگر تو اپنا اونٹ دیتا وہ بھی اللہ کی راہ میں جاتا اگر تو اونٹنی دیتا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں جاتی۔ اور اگر تو اپنے نان نفقہ میں سے دیتا تو اللہ اس سے اچھا دیتا۔ البغوی عن ابی طلق

۱۶۱۳۳ ...... خیر اور بھلائی اس گھر کی طرف تیزی سے آتی ہے جس میں کھانا کھلایا جاتا ہے اور چھری اور کوہان کا گوشت تک حاضر ہو جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن الحسن مرسلا

۱۶۱۳۴ ...... صدقہ کسی مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور کوئی بندہ اپنا ہاتھ صدقہ کے ساتھ نہیں بڑھاتا مگر وہ صدقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے قبل اللہ کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا حالانکہ اس کو اس کی حاجت نہیں ہوتی مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۱۳۵ ...... صدقہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا، کوئی بندہ ظلم کو معاف نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو اس کے طفیل عزت و وقار میں زیادہ کرتا ہے۔ معافی

ودر گذر سے کام لو اللہ تعالیٰ تم کو عزت دے گا اور کوئی بندہ اپنی جان کے لیے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

۱۶۱۳۶...... اے عائشہ خرچ میں تنگی نہ کر، ورنہ اللہ تجھ پر تنگی کرے گا۔ تم عورتیں شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو اور صاحب رائے کی رائے پر غالب آنے کی کوشش کرتی ہو۔ جب تم سیر ہو جاتی ہو تو سست اور لاچار ہو جاتی ہو اور جب بھوکی ہوتی ہو تو ہاتھ پاؤں ڈھیلے ڈال دیتی ہو۔

ابن الانباری فی کتاب الاضداد عن منصور بن المعتمر مرسلاً

۱۶۱۳۷...... عطا کر اور شمار نہ کر ورنہ اللہ بھی تیرے ساتھ شمار کرے گا۔ ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۶۱۳۸...... خرچ کرتے رہو، تھوڑے میں سے تھوڑا کرتے رہو، شمار نہ کرو ورنہ تمہارے ساتھ بھی شمار کیا جائے گا اور جمع کر کر کے نہ رکھو ورنہ تم سے بھی جمع کر لیا جائے گا۔ العسکری فی الامثال عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۶۱۳۹...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میری مخلوق میں سے کسی کمزور کے ساتھ کوئی نیکی کی لیکن اس کے پاس ایسا کچھ نہ تھا جس کو وہ اس کے بدلے میں دیتا تو میں اس کی طرف سے بدلہ دوں گا۔ الخطیب عن دینار عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۱۴۰...... اے اہل اسلام! اپنے اموال میں سے اللہ کو قرضہ دیا کرو وہ تمہارے قرضہ کو کئی گناہ بڑھادے گا۔ ابن سعد عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً

۱۶۱۴۱...... اے عبدالرحمٰن بن عوف! تو مالداروں میں سے ہے اور تو جنت میں صرف گھسٹ کر ہی داخل ہوگا۔ لہٰذا تو اللہ کو قرضہ دیا کر وہ تیری ٹانگیں کھول دے گا۔ ابن سعد، الکامل لابن عدی، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم وتعقب، حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عاصم بن عبدالرحمن بن عوف عن ابیه

خیر کا ارادہ کرنے پر نیکی ملتی ہے

۱۶۱۴۲...... اعمال چھ ہیں، انسان چار ہیں، (چھ اعمال میں سے) دو دو ہیں: واجب کرنے والے۔ ایک برابر برابر ہے (اور ایسے دو عمل ہیں) ایک نیکی دس گنا ثواب رکھتی ہے اور ایک نیکی سات سو گنا ثواب رکھتی ہے۔ دو واجب کرنے والے اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا دوسرا یہ کہ جو اس حال میں مرا کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ برابر سرابر ایک عمل یہ ہے کہ جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا حتیٰ کہ دل میں اس کو بٹھالیا اور اللہ نے بھی اس عمل کو اس کے دل سے جان لیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی۔ دوسرا برابر سرابر عمل اس شخص کا ہے جس نے کوئی برا عمل کیا اس کے لیے ایک برائی لکھ دی جائے گی۔ اور جس نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو گنا ثواب ملے گا۔

جبکہ لوگوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر دنیا میں وسعت ہے اور آخرت میں بھی وسعت ہے۔ کچھ لوگوں پر دنیا میں تنگی ہے اور آخرت میں وسعت ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں ان پر دنیا میں وسعت ہے لیکن آخرت میں تنگی ہے اور کچھ (بدنصیب) ایسے ہیں جن پر دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں تنگی اور مشقت ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، الباوردی، مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن خزیم بن فاتک

۱۶۱۴۳...... اللہ کے ہاں اعمال سات طرح کے اعمال ہیں۔ دو عمل واجب کرنے والے ہیں، دو عمل برابر سرابر ہیں، ایک عمل دس گنا ہے، ایک عمل سات سو گنا ہے اور ایک عمل ایسا ہے جس کا ثواب صرف اللہ کو معلوم ہے۔ دو واجب کرنے والے عمل: جو شخص اللہ سے اس حال میں ملا کہ خالص اس کی عبادت کرتا تھا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تھا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی۔ جس نے برا عمل کیا اس کو اس کے برابر سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کا صرف (پختہ) ارادہ کیا اس کو اس کے برابر سرابر ثواب ملے گا۔ جس نے نیک عمل کیا اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کے لیے ایک درہم کا خرچ کرنا سات سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہوگا اور ایک دینار سات سو دینار کے برابر ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے

لیے روزے رکھنا ایسا عمل ہے جس کا ثواب صرف اللہ کو معلوم ہے۔الحکیم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
یہ روایت فضائل صوم میں بھی گزرچکی ہے۔

۱۶۱۴۴.....بندہ روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے جو اللہ کے ہاں بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کی طرح ہوجاتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی برزۃ

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۵۰۱

۱۶۱۴۵.....مؤمن ایک کھجور صدقہ کرتا ہے یا اس کے برابر ہی کوئی پاکیزہ شے صدقہ کرتا ہے کیونکہ اللہ صرف پاکیزہ (حلال) مال ہی قبول فرماتا ہے تو وہ صدقہ اللہ کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے پھر پروردگار اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ بڑے پہاڑ کی طرح ہوجاتا ہے۔الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۴۶.....قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی بندہ نہیں جو اچھے مال کا صدقہ کرے اور اس کو حق جگہ رکھے تو وہ رحمن کے ہاتھ میں جاتا ہے، پھر رحمٰن اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے یا بچھیرے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ لقمہ یا کھجور بڑے پہاڑ کی طرح ہوجاتا ہے۔الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۴۷.....تیرے مال میں تین شرکاء ہیں: تو خود، بربادی اور وارث۔ اگر تجھ سے ہوسکے کہ تو ان سے عاجز نہ ہو تو ایسا ہی کر۔الدیلمی عن ابن عمرو

۱۶۱۴۸.....تجھے تیرا مال اچھا لگتا ہے یا تیرے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے؟ تیرا مال تو وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کردیا یا پہن کر پرانا کردیا یا دے کر آگے چلتا کردیا اور جان لے! تیرے مال میں تین شرکاء ہیں وہ مال تیرا ہے یا تیرے موالی (وارثوں) کا ہے یا وہ برباد ہونے کا ہے پس تو تینوں میں عاجز و کمزور نہ بن۔الصحیح لابن حبان عن ابن عمرو

جمع کردہ وارثوں کا ہوتا ہے

۱۶۱۴۹.....تم میں سے کون ایسا شخص ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اس کے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے اپنے مال سے زیادہ اس کے وارثوں کا مال اچھا لگے۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جان لو! تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے وارثوں کا مال ان کے اپنے مال سے اچھا نہ لگتا ہو۔کیونکہ تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے آگے بھیج دیا اور تیرے وارثوں کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑ دیا۔مسند احمد، ھناد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۰.....یہ تو ساری باقی رہ گئی ہے سوائے شانوں کے۔الترمذی، صحیح عن عائشۃ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا باقی رہ گیا ہے؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) عرض کیا: صرف شانے باقی رہ گئے ہیں (باقی اللہ کی راہ میں دیدیا ہے) حضور ﷺ نے تب مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۵۱.....ساری باقی ہے سوائے شانے کے۔مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:.......صحابہ رضی اللہ عنہم نے بکری ذبح کی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔یارسول اللہ صرف شانہ باقی رہ گیا ہے۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۵۲.....اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (دینا) شروع کر اس سے جو تیرے زیردست ہے۔مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۳.....ہاتھ تین ہیں۔اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ درمیان میں ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔

ابن جریر فی تھذیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۴.....ہاتھ تین ہیں۔اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، معطی (دینے والے) کا ہاتھ اس کے ساتھ ہے اور سائل کا ہاتھ نیچے ہے۔پس تو زائد مال دیدے اور اپنے نفس سے عاجز مت ہو۔مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن مالک بن نضلۃ

۱۶۱۵۵...... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ابن جریرفی تھذیبه عن صفوان

۱۶۱۵۶...... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پہلے ماں، پھر باپ، پھر بہن، بھائی پھر قریب سے قریب۔

الدارقطنی فی الافراد، الکبیر للطبرانی عن ابی رمثة

۱۶۱۵۷...... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، جو تیری ذمہ داری میں ہیں ان پر خرچ کی ابتداء کر اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کو کرنے کے بعد مالداری برقرار رہے۔ ابن جریر فی تھذیبه عن جابر رضی الله عنه

۱۶۱۵۸...... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تیری عیال میں ہیں ان کے ساتھ خرچ کی ابتداء کر ماں، باپ، بہن، بھائی اور اسی طرح قریب پھر قریب ۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین وسمرة معاً

۱۶۱۵۹...... دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، الاوسط للطبرانی، العسکری فی الامثال عن عطیة السعدی

۱۶۱۶۰...... میرے پروردگار کی عزت کی قسم! بہت ہاتھ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں۔ دینے والا اللہ کے ہاتھ میں رکھتا ہے اور اس کا ہاتھ درمیان میں ہے۔ دوسرا ہاتھ اس سے نیچے ہے۔ میرا رب کہتا ہے: میری عزت کی قسم! میں تجھ پر کشادگی کروں گا۔ کیونکہ تو نے میرے بندے پر ترس کھایا ہے۔ میری عزت کی قسم! میں تجھ سے تنگی دور کردوں گا کیونکہ تو نے میرے بندے پر رحم کیا ہے۔ میری عزت کی قسم! میں تجھے اس کے بدلے اچھا مال دوں گا کیونکہ تو نے میرے بندے کو عطا کیا ہے۔

ابن عساکر عن سعید بن عمارة عن الحارث بن النعمان اللیثی عن انس رضی الله عنه وسعید والحارث متروکان

کلام: ...... سعید اور حارث دونوں ناقابل اعتبار راوی ہیں جن کی بناء پر روایت محل کلام ہے۔

۱۶۱۶۱...... صدقہ کرو کیونکہ صدقہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع ان سے کر جو تیری عیال میں ہیں: ماں، باپ، بہن، بھائی کو قریب پھر قریب۔ پھر آپ ﷺ نے تین تین بار ارشاد فرمایا: خبردار ماں کو بیٹے کے بدلے سزا نہ ہوگی خبردار! باپ کو بیٹے کے بدلے سزا نہ ہوگی۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن طارق بن عبدالله المحاربی

۱۶۱۶۲...... اے لوگو! اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور اپنے ماتحت لوگوں سے خرچ کی ابتداء کر: ماں، باپ، بہن، بھائی، اور پھر قریب پھر قریب۔ خبردار کسی ماں کو بیٹے کے بدلے میں نہ لیا جائے گا۔ النسائی، مسند ابی یعلی، ابونعیم عن طارق المحاربی

۱۶۱۶۳...... دینے والے کا ہاتھ اوپر رہے گا اور لینے والے کا ہاتھ نیچے رہے گا ہمیشہ قیامت تک کے لیے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۶۱۶۴...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم! اگر تو زائد مال خرچ کردے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو روک لے تو تیرے لیے شر ہے، گذر بسر کے بقدر روزی روک رکھنے پر ملامت نہیں اور اس کے ساتھ شروع کر جو تیرے نیچے ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی امامة رضی الله عنه

بقدر کفاف روزی ہو

۱۶۱۶۵...... مجھے چند کلمات وحی کیے گئے ہیں جو میرے کانوں سے داخل ہو کر میرے دل میں بیٹھ گئے ہیں: مجھے حکم ملا ہے کہ جو مشرک شرک کی حالت میں مر جائے میں اس کے لیے استغفار نہ کروں، جس نے اپنا زائد مال دیدیا وہ اس کے لیے بہتر ہے اور جس نے روک لیا وہ اس کے لیے برا ہے اور اللہ پاک کفایت کے بقدر روزی رکھنے پر ملامت نہیں فرمائیں گے۔ ابن جریر عن قتادہ مرسلاً

۱۶۱۶۶...... اللہ عزوجل بندہ پر ہنستا ہے جب وہ صدقہ دینے کے ساتھ ہاتھ پھیلاتا ہے اور جس پر اللہ عزوجل ہنستا ہے اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔

الدیلمی عن جابر رضی الله عنه

۱۶۱۶۷۔۔۔ اللہ عزوجل روٹی کے لقمے، کھجور کی مٹھی، اور اس کے مثل جو مسکین کو نفع دے کی بدولت تین لوگوں کو جنت میں داخل کرتا ہے گھر کے مالک، جس نے اس کے دینے کا حکم کیا، بیوی کو جس نے وہ چیز تیار کی اور وہ خادم کو جس نے مسکین کو وہ شے اٹھا کر دی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم میں سے کسی کو نہیں بھلایا۔ مستدرک الحاکم وتعقب ابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۱۶۸۔۔۔ قیامت کے دن مساکین چکر لگائیں گے ان کو کہا جائے گا: دیکھو: جس نے تم کو اللہ کے لیے ایک لقمہ بھی کھلایا یا تم کو کوئی کپڑا پہنایا یا تم کو کوئی گھونٹ پانی پلایا تو تم اس کو جنت میں داخل کردو۔ الکامل لابن عدی وقال منکر، وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت منکر ہے: الاتقان ۳۰، ذخیرة الحفاظ ۱۹۹۱۔

۱۶۱۶۹۔۔۔ قیامت کے دن مسلمان فقراء کے پاس اپنی نعمتیں تلاش کرنا کیونکہ قیامت کے دن وہ چکر لگائیں گے۔

حلیة الاولیاء عن ابی الربیع السائح معضلاً

۱۶۱۷۰۔۔۔ ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے اور اس کے سائے تلے ہے۔ پس اللہ کو سب سے محبوب مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اللہ کو مبغوض ترین مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ تنگی کرے۔ الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ کشف الخفاء ۱۲۲۰۔

۱۶۱۷۱۔۔۔ مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ اور اس کے سائے میں ہے۔ پس اللہ کو محبوب ترین مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔۔۔۔ اسنی المطالب ۶۳۶، التذکرة ۱۹۵۔

۱۶۱۷۲۔۔۔ صدقہ کرو عنقریب ایک دن ایسا آئے گا جس میں صدقہ قبول نہ ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن معبد بن خالد بن حارثة بن وہب والمستورد معاً

ایک روٹی صدقہ کرنے کا اجر

۱۶۱۷۳۔۔۔ بنی اسرائیل کا ایک عبادت گذار تھا جس نے اپنے صومعہ (گرجا گھر) میں ساٹھ سال تک عبادت کی۔ پھر زمین پر بارش ہوئی جس سے زمین ہری بھری ہوگئی۔ تب راہب نے اپنے گرجے سے جھانک کر دیکھا اور بولا: اگر میں نیچے اتر کر اللہ کا ذکر کروں تو زیادہ خیر حاصل ہوگی۔ چنانچہ وہ نیچے اترا، اس کے ساتھ ایک یا دو چپاتی تھیں۔ وہ زمین پھر تھا کہ ایک عورت کی اس سے ملاقات ہوئی دونوں ایک دوسرے سے بات چیت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آدمی عورت سے لپٹ گیا۔ پھر اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر وہ تالاب میں نہانے کے لیے گیا، اس کے پاس ایک سائل آیا آدمی نے اس کو ایک یا دو چپاتی دیدی۔ پھر اس آدمی یعنی عبادت گذار کا انتقال ہوگیا۔ پھر اس کی ساٹھ سال کی عبادت کو اس ایک بدکاری کے مقابلے میں تولا گیا تو اس کی بدکاری اس کی ساری عبادت پر بھاری ہوگئی۔ پھر ایک یا دو چپاتی کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا تو اس کی نیکیاں بڑھ گئیں اور اس کی مغفرت کردی گئی۔ ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ حافظ ابن حجر اپنی اطراف میں فرماتے ہیں اس روایت کو امام احمد نے زہد میں مغیث بن سمی سے مقطوعاً روایت کیا ہے اور یہی زیادہ مناسب ہے اور مغیث تابعی ہے جو کعب احبار وغیرہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۷۴۔۔۔ سائل کو خالی مت لوٹاؤ خواہ جلا ہوا کھر دیدو۔ موطا امام مالک، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن بجید عن جدتہ

۱۶۱۷۵۔۔۔ سائل کو خالی مت لوٹاؤ خواہ پانی کی ایک گھونٹ پلادو۔ ابو نعیم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۶۱۷۶۔۔۔ اگر سائل جھوٹ نہ بولتے ہوتے تو ان کو خالی لوٹانے والا کبھی کامیاب نہ ہوتا۔ سائل کو خالی نہ لوٹاؤ خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیدو۔

شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۱۷۷..... آدمی صدقہ میں کوئی چیز نہیں دیتا مگر اس کے پاس سے ستر شیطان دفع ہوجاتے ہیں۔

شعب الایمان للبیهقی، ابن النجار عن بریدة، شعب الایمان للبیهقی عن ابی ذر موقوفاً

۱۶۱۷۸ جنت میں (مالداروں میں سے) صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو مال کو دائیں بائیں بھر بھر کردیں گے۔

حلیة الاولیاء، الخطیب عن ابن عمر عن صهیب

۱۶۱۷۹..... اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ عزوجل سے خریدلو۔ اگر کوئی لوگوں میں اپنا مال خرچ کرنے میں بخل کرے تو وہ اپنی جان پر ہی صدقہ کرے اور کھائے پیئے جو اللہ نے اس کو دیا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی، الدیلمی، ابن النجار عن انس رضی الله عنه

کلام:..... امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نظیف الاسناد ہے لیکن میں نے کسی کو اس روایت کی تصحیح کرتے نہیں دیکھا۔

۱۶۱۸۰..... اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ کے مال کے ساتھ اللہ سے خریدلو۔ کیونکہ کسی آدمی کا اپنا کچھ نہیں ہے۔ اگر کوئی لوگوں کو دینے میں بخل کرے تو وہ اپنی جان پر ہی صدقہ کرے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے کھائے پیئے۔

الباوردی و ابن السکن، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن تمیم بن یزید بن ابی قتادة العدوی

۱۶۱۸۱..... اے لوگو! صدقہ کرو میں قیامت کے روز تمہارا گواہ بنوں گا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ کسی کے بچھڑے بچھیڑے بھی سیر ہوکر رات بتائیں جبکہ اس کا چچازاد بھوک سے پہلو سکیڑے پڑا ہو۔ خبردار! کہیں تم میں سے کسی کا مال خوب پھل پھول رہا ہو اور اس کا مسکین پڑوسی کسی چیز پر قادر نہ ہو۔

ابو الشیخ عن انس رضی الله عنه

۱۶۱۸۲..... اے بلال! تو نے سائل کو رد کردیا۔ جبکہ تیرے پاس یہ کھجوریں بھی ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ چھپا کر نہ رکھ اور جس چیز کا تجھ سے سوال کیا جائے تو اس سے منع نہ کر۔ الخطیب عن عائشة رضی الله عنها

کلام:..... ترتیب الموضوعات ۹۴۹۔

اللہ تعالیٰ سے فقر کی حالت میں ملاقات

۱۶۱۸۳..... اے بلال اللہ سے فقیر ہوکر ملیو مالداری میں نہ ملیو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: جب تجھے کوئی رزق نصیب ہو تو اس کو چھپا کر نہ رکھ اور جب تجھ سے سوال ہو تو منع نہ کر۔ عرض کیا: میرے لیے ایسا کس طرح ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: بات اسی طرح ہے ورنہ جہنم کی آگ ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه عن بلال رضی الله عنه

۱۶۱۸۴..... اے گروہ انصار! تم جاہلیت میں تھے جب تم اللہ کی پرستش نہ کرتے تھے، بے سہارا کو سہارا دیتے تھے، اپنے اموال میں نیکی برتتے تھے، مسافر کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتے تھے، حتیٰ کہ جب اللہ نے تم پر اسلام اور اپنے نبی کا احسان کیا پھر تم اپنے اموال کو محفوظ کرنے لگ گئے۔ ابن آدم جو کھاتا ہے اسی میں اجر ہے اور جو پرندے اور درندے کھاتے ہیں اس میں بھی اجر ہے۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی الله عنه

۱۶۱۸۵..... اے بلال! خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔

مسند البزار عن بلال، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، مسند البزار، الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه، وحسن

۱۶۱۸۶..... کیا تو ڈرتا نہیں تو جہنم میں اس کا بخار (اثر) دیکھے۔ اے بلال خرچ کر، اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔

الحکیم عن ابن مسعود رضی الله عنهما، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود و ابی سعید الخدری و ابی هریرة ثلاثتهم عن بلال

فائدہ:..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میرے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لیے اور آپ کے مہمانوں کے لیے جمع کرکے رکھا

ہے۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۸۷ ...... اے بلال کیا تجھے ڈر نہیں لگتا کہ جہنم میں اس کا بخار ہو۔اے بلال خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ رکھ۔

الحكيم الكبير للطبرانی عن عائشة رضی الله عنها

۱۶۱۸۹ ...... اے بلال عرش والے سے کمی کا خوف نہ کر۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر روز کا رزق اتارتا ہے۔

الخطيب، ابن عساكر عن انس رضی الله عنه

۱۶۱۹۰ ...... اپنی عزت و آبروؤں کی حفاظت اپنے اموال کے ساتھ کرو۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: شاعر اور جس کی زبان درازی کا تم کو خوف ہے اس کو عطا کرو۔الخطيب عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:...... کشف الخفاء ۱۲۸۳، ۱۳۴۳، مختصر المقاصد ۲۷۴۔

۱۶۱۹۱ ...... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے تم کو زائد مال دیا اور تم سے قرض کا سوال کیا۔پس جس نے میرے دیئے ہوئے مال میں سے مال دیا خوشی کے ساتھ میں اس کو دنیا میں ہی جلد اور اچھا مال دوں گا اور آخرت کے لیے بھی ذخیرہ کروں گا۔اور جس سے میں نے اس کی ناخوشی کے ساتھ مال لیا جس پر اس نے صبر کیا اور ثواب کی نیت رکھی میں اس کے لیے اپنی رحمت واجب کردوں گا، اس کو ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل کردوں گا اور (قیامت میں) اپنی زیارت کا شرف اس کو عطا کروں گا۔

الرافعی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۶۱۹۲ ...... قیامت کے دن چیخنے والا چیخے گا: فقراء اور مساکین کا اکرام کرنے والے کہاں ہیں: تم جنت میں داخل ہو جاؤ، تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم رنجیدہ خاطر ہو گے۔اور ایک چیخنے والا قیامت کے دن چیخے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے فقراء اور مسکین مریضوں کی عیادت کی۔پس وہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے اور اللہ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کریں گے جبکہ دوسرے لوگ حساب کتاب کی شدت میں ہوں گے۔

ابن عساكر عن عمر رضی الله عنه، الشيرازی فی الالقاب والرافعی عن ابن عمر رضی الله عنهما

صدقہ کی بدولت توبہ نصیب ہو جائے

۱۶۱۹۳ ...... ایک آدمی نے کہا: آج رات میں صدقہ کروں گا وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس کو چور کے ہاتھ میں رکھ آیا۔صبح کو لوگوں میں بات پھیلی کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دیدیا۔صدقہ کرنے والے نے عرض کیا: اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کہ تو نے چور کو صدقہ دلوادیا (جو اکارت گیا) آج رات میں پھر صدقہ کروں گا۔چنانچہ وہ رات کو صدقہ لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا۔صبح کو لوگوں میں بات پھیلی کہ آج کسی نے ایک زانیہ کو صدقہ دیدیا۔آدمی نے عرض کیا: زانیہ پر بھی اللہ کی حمد ہے۔آج میں پھر رات کو صدقہ کروں گا۔لہٰذا وہ صدقہ لے کر نکلا اور جا کر مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا۔صبح کو لوگ آپس میں بات چیت کرنے لگے کہ آج رات کسی مالدار کو کوئی آدمی صدقہ دے گیا ہے۔صدقہ کرنے والے نے یہ سن کر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں چور پر، زانیہ پر اور مالدار پر۔پھر اس کو (غیب سے) کہا گیا: تو نے جو چور کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، زانیہ کو جو صدقہ دیا ممکن ہے وہ زنا کاری سے باز آجائے اور مالدار کو صدقہ ہوا تو ممکن ہے کہ وہ سبق حاصل کرے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۶۱۹۴ ...... تم اجر میں سب کے سب برابر ہو تم سب نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے۔

مسند احمد، السنن للبيهقی عن علی رضی الله عنه

۱۶۱۹۵ ...... تم میں سے ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے اس لیے تم اجر میں سب برابر ہو۔السنن للبيهقی عن علی رضی الله عنه

۱۶۱۹۶ کتنی حوریں ایسی ہیں جن کا مہر صرف کھجور کی ایک مٹھی ہے۔ الضعفاء للعقيلي، وقال منكر عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔

۱۶۱۹۷ ...... ایک صدقہ اگر ستر ملین انسانوں پر بھی گھوم جائے تو ان میں سے آخری انسان اجر میں پہلے کے اجر کی مانند ہوگا۔

ابو الشیخ ابونعیم عن جابر رضی الله عنه

۱۶۱۹۸ ...... اگر اس کا کچھ حصہ کہیں اور ہوتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا۔ ابو داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی، السنن لسعید بن منصور عن جعدة بن خالد الجشمی

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو موٹے پیٹ والا دیکھا تو اس کے پیٹ میں لکڑی (یا انگلی) مار کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۹۹ صدقہ کردے اور اجرتم دونوں میں آدھا آدھا ہوگا۔ ابن حبان عن عمیر مولیٰ لا بی اللحم

فائدہ: ...... عمیر کہتے ہیں: میں غلام تھا اور اپنے آقا کے گوشت میں سے کچھ گوشت صدقہ کر دیا کرتا تھا پھر میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۰۰ ...... اجرتم دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ مستدرک الحاکم عن عمیر مولی ابی اللحم

۱۶۲۰۱ ...... سائل سوال کرتا ہے وہ انسان ہوتا ہے اور نہ جن، بلکہ وہ رحمٰن کے ملائکہ میں سے ہوتا ہے یہ ملائکہ بندگان خدا کا امتحان لیتے ہیں اس رزق میں جو ان کو حاصل ہے کہ وہ اس میں کیا عمل اختیار کرتے ہیں۔ الدیلمی عن عائشة رضی الله عنها

۱۶۲۰۲ ...... بندہ پر نعمت جس قدر زیادہ ہوتی ہے اسی قدر لوگوں کا خرچ اس پر بڑھ جاتا ہے پس جو لوگوں کی ذمہ داری اٹھانے سے عاجز ہوتا ہے وہ اس نعمت کو زوال کے لیے پیش کر دیتا ہے۔

ابو سعید السمان فی مشیخة وابو اسحاق المستملی فی معجمه وضعفه، والخطیب وابن النجار عن معاذ، وفیه حمد بن معدان العبدی، قال ابو حاتم: مجهول والحدیث الذی رواه باطل، واورده الشیرازی فی الالقاب عن عمر بن الخطاب موقوفاً

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے: الاتقان ۱۶۳۵، اسنی المطالب ۱۲۶۷۔

۱۶۲۰۳ ...... کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کے ہدیے نہ بتاؤں جو وہ اپنے بندے کے پاس بھیجتا ہے۔ اس کی مخلوق میں سے فقیر اللہ کا ہدیہ ہیں بندہ اس کو قبول کرے یا چھوڑ دے۔ ابن النجار عن معاذ بن محمد بن ابی بن کعب عن ابیه عن جده

سخاوت ...... الاکمال

۱۶۲۰۴ ...... اللہ پاک اپنے کسی ولی کی عادت سخاوت کے علاوہ کسی چیز پر نہیں ڈھالتا۔

ابن عساکر عن عروة مرسلاً، ابن عساکر والدیلمی عن عائشة رضی الله عنها

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: الغماز ۲۴۸، الکشف الالٰہی ۷۸۳۔

۱۶۲۰۵ ...... جو لوگوں کی محبت چاہے تو وہ اپنا مال خرچ کرے۔ الدیلمی عن انس رضی الله عنه

۱۶۲۰۶ ...... اللہ عزوجل کے کسی ولی کی عادت سخاوت اور حسن اخلاق کے علاوہ کسی چیز پر پختہ نہیں ہوئی۔ الدیلمی عن عائشة رضی الله عنها

کلام: ...... الاتقان ۱۶۱۲، اسنی المطالب ۱۲۶۲۔

۱۶۲۰۷ سخاوت جنت میں اگنے والا ایک درخت ہے۔ پس جنت میں صرف سخی داخل ہو سکتا ہے۔ اور بخل جہنم میں اگنے والا ایک درخت ہے، پس جہنم میں بخیل ضرور داخل ہوگا۔ الحسن بن سفیان، الخطیب فی کتاب البخلاء، ابن عساکر عن عبدالله بن جراد

کلام: ...... روایت ضعیف ہے التی لا اصل لها فی الاحیاء ۳۴۷، الفوائد ۲۱۲۔

۱۶۲۰۸..... سخاوت جنت میں ایک درخت ہے سخی اس درخت کی ایک ٹہنی تھام لیتا ہے۔ٹہنی اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرالے۔بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہوتا ہے وہ اس درخت کی ایک ٹہنی تھام لیتا ہے۔ٹہنی بھی اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کرالے۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ترتیب الموضوعات ۵۶۶، ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۹۰۔

۱۶۲۰۹..... سخی اللہ کی طرف حسن ظن رکھتے ہوئے سخاوت کرتا ہے اور بخیل اللہ کے ساتھ بدگمانی کی وجہ سے بخل کرتا ہے۔

ابوالشیخ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سخی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے

۱۶۲۱۰..... جاہل سخی اللہ کو بخیل عالم سے زیادہ محبوب ہے۔ الخطیب، الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۱..... اللہ تعالیٰ کافر سخی کے لیے جہنم کا حکم فرمائیں گے تو اللہ پاک جہنم کے داروغے سے فرمائے گا: اس کو عذاب دے مگر ہلکا عذاب کر جس قدر دنیا میں اس نے سخاوت کی تھی۔ابو الشیخ فی الثواب والدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۲۱۲..... سخی کے گناہ سے کنارہ کشی کرو۔بے شک جب بھی وہ لغزش کھاتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھامے ہوتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی، الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۶۳، التعقبات ۴۰، التھانی ۵۳۔

۱۶۲۱۳..... سخی کی لغزش سے کنارہ کرو۔کیونکہ وہ جب بھی پھسلتا ہے رحمٰن اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۴..... حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: وہ فرماتے ہیں میں نے میکائیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: وہ فرماتے ہیں: میں نے اسرافیل کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

میں اپنے لیے اس دین پر راضی ہوگیا ہوں، اور اس کو درست کرنے والی شے صرف سخاوت اور حسن اخلاق ہیں۔خبردار! اس دین کا اکرام کرو ان دونوں چیزوں کی رعایت کے ساتھ، جب تک تم اس دین کے ساتھ ہو۔

الرافعی عن انس رضی اللہ عنہ، وقال قال ابوعبداللہ الدقاق، ھذا حسن من ھذا الطریق

۱۶۲۱۵..... اللہ تعالیٰ دینداری میں فسق و فجور کرنے والے اور اپنی روزی میں حماقت کرنے والے سخی کو اس کی سخاوت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمادیتے ہیں۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۶..... جنت سخیوں کا گھر ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! جنت میں بخیل داخل ہوگا اور نہ والدین سے قطع تعلقی کرنے والا اور نہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا جو دے کر احسان جتائے۔

الکامل لابن عدی، ابوالشیخ، الخطیب فی کتاب البخلاء، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: التنزیہ ۲/۱۴۰، ۱۴۱، کشف الخفاء ۱۰۸۳، اللآلی ۲/۹۶۔

۱۶۲۱۷..... فیاضی اللہ کے فیض سے ہے۔پس فیاضی (سخاوت) کرو اللہ تم پر فیاضی کرے گا۔آگاہ رہو اللہ تعالیٰ نے فیاضی کو پیدا فرمایا اور اس کو آدمی کی شکل میں ڈھال دیا ہے اور اس کی جڑ کو شجر طوبیٰ (جنتی درخت) کی جڑ میں راسخ کردیا ہے۔سدرۃ المنتہیٰ کی ٹہنیوں کے ساتھ اس کی ٹہنیوں کو مضبوط کردیا ہے اور اس کی کچھ ٹہنیاں دنیا میں لٹکادی ہیں۔پس جو ان ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ لٹک گیا اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کردے گا۔خبردار! سخاوت ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔اور اللہ پاک نے بخل کو اپنی ناراضگی سے پیدا کیا ہے اس کی جڑ کو زقوم درخت کی جڑ میں راسخ کردیا ہے اور اس کی بعض ٹہنیاں دنیا میں لٹکادی ہیں۔پس جو ان میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ لٹک گیا

اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کردے گا۔ خبردار! بخل کفر سے ہے اور کفر جہنم میں ہے۔

كتاب البخلاء للخطيب عن ابن عباس رضي الله عنهما، وفي سنده ابوبكر النقاش صاحب مناكير

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔

فصل ثانی..... صدقے کے آداب میں

۱۶۲۱۸..... اپنے کفیل لوگوں سے خرچ کی ابتداء کر۔ الكبير للطبراني عن حكيم بن حزام

۱۶۲۱۹..... اپنے آپ سے ابتداء کر، اپنی جان پر صدقہ کر، اگر کچھ بچ جائے تو اپنے اہل پر صدقہ کر، اگر اہل سے بچ جائے تو قرابت داروں پر صدقہ کر اور پھر قرابت داروں سے بھی بچ جائے تو یوں یوں (ہاتھ بھر کر) اپنے آگے اور دائیں، بائیں خرچ کر۔ النسائي عن جابر رضي الله عنه

۱۶۲۲۰..... اپنی ماں، باپ، بہن اور بھائی سے خرچ کرنا شروع کر۔ پھر قریب پھر قریب۔ اور پڑوسیوں اور حاجت مندوں کو ہرگز نہ بھول۔

الكبير للطبراني عن معاذ رضي الله عنه

۱۶۲۲۱..... افضل صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالداری چھوڑ کر جائے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اس سے شروع کر جو تیرے زیر کفالت ہیں۔ عورت کہتی ہے: یا مجھے کھلا ورنہ مجھے طلاق دیدے۔ غلام کہتا ہے: مجھے کھلا اور کام پر لگا۔ بیٹا کہتا ہے: مجھے کھلا مجھے کس کے حوالے کرتا ہے۔ البخاري عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۶۲۲۲..... افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنی عیال پر خرچ کرے (پھر) وہ دینار جو راہ خدا میں کام آنے والی سواری پر خرچ کرے (پھر) وہ دینار جس کو آدمی اپنے ان ساتھیوں پر خرچ کرے جو اللہ عزوجل کے راستے میں (اس کے ساتھ) چلتے ہیں۔

مسند احمد، مسلم، الترمذي، النسائي عن ثوبان

۱۶۲۲۳..... دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے۔ اور جو تیرے عیال میں ہیں ان سے خرچ کی ابتداء کر: ماں، باپ، بہن اور بھائی پھر قریب سے قریب تر۔ خبردار! کوئی جان دوسری جان پر دوسری مرتبہ سزا نہیں پا سکتی۔

النسائي عن ثعلبة بن زهدم، مسند احمد عن ابي رمثة، النسائي، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن طارق المحاربي

۱۶۲۲۴..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال میں آنے والوں سے خرچ کی ابتداء کر (بال بچوں کے بعد) بہترین صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالداری چھوڑ کر جائے اور جو غنا چاہتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو عفت چاہتا ہے اللہ اس کو عفت دیدیتا ہے۔

مسند احمد، البخاري عن حكيم بن حزام

۱۶۲۲۵..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے خرچ شروع کر۔ مسند احمد، الكبير للطبراني عن ابن عمر رضي الله عنهما

۱۶۲۲۶..... صدقہ قرابت داروں پر دوگنا اجر حاصل کرتا ہے۔ الكبير للطبراني عن ابي امامة رضي الله عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۴۸۶

۱۶۲۲۷..... جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو خیر عطا کرے تو وہ پہلے اپنی جان اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

مسند احمد، مسلم عن جابر رضي الله عنه

۱۶۲۲۸..... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار پر کیا جو اس سے دشمنی چھپائے رکھتا ہو۔ مسند احمد، الكبير للطبراني عن ابي ايوب وحكيم بن حزام، الادب المفرد للبخاري، ابوداؤد، الترمذي عن ابي سعيد، الكبير للطبراني، مستدرك الحاكم عن ام كلثوم

کلام: ...... المعلة ۳۰۸۔

۱۶۲۲۹..... اپنے پاس کچھ مال روک لے۔ یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ البخاري، مسلم، ابوداؤد، الترمذي، النسائي عن كعب بن مالك

۱۶۲۳۰ ... جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ اپنی جان پر خرچ کی ابتداء کرے، بچ جانے پر اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، پھر بچ جانے پر رشتہ داروں پر خرچ کرے اور پھر بچ جانے پر ادھر ادھر خرچ کرے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۳۱ ... بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو، اور اپنے عیال والوں سے خرچ کی ابتداء کر۔

البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صدقہ کی بہتر صورت

۱۶۲۳۲ ... بہترین صدقہ وہ ہے جو دینے کے بعد بھی پیچھے مالداری رہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے خرچ کی ابتداء کر۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۲۳۳ ... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی نیکی اور بھلائی کا رخ اچھے قدردان لوگوں کی طرف کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برا ارادہ فرماتے ہیں اس کی نیکی اور بھلائی کا رخ برے اور ناقدرے لوگوں کی طرف کر دیتے ہیں۔

مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۶۸ ضعیف الجامع ۳۲۸، الضعیفۃ ۲۲۲۲۔

۱۶۲۳۴ ... دینار چار طرح کے ہیں۔ ایک دینار جو تو مسکین کو دے، ایک دینار جو تو غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے، ایک دینار جو تو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

الادب المفرد للبخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۲۳۵ ... ابن مسعود سچ کہتا ہے۔ تیرا شوہر اور تیری اولاد زیادہ حقدار ہے ان کی نسبت جن پر تو صدقہ کرے۔ البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی بیوی مالدار عورت تھی اس نے زکوٰۃ ادا کرنا چاہی تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے ایسا مشورہ دیا ان کی بیوی نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۳۶ ... اگر تو اپنے ماموؤں کو دیتا تو تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔ مسلم عن میمونۃ بنت الحارثہ

۱۶۲۳۷ ... تم نیکی کرتے رہو جو اس کے مستحق ہوں یا مستحق نہ ہوں۔ اگر تم نے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو صحیح کیا اور اگر غیر مستحق کے ساتھ نیکی کی تو تم اس کے اہل ہو۔ الشافعی فی السنن، البیہقی فی المعرفۃ عن محمد بن علی مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۵۲۔

۱۶۲۳۸ ... نیکی کرتے رہو مستحق اور غیر مستحق کے ساتھ۔ کیونکہ اگر تم نے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو درست آدمی کے ساتھ نیکی کی اور اگر غیر مستحق کے ساتھ نیکی برتی تو تم تو نیکی کرنے والے ہو۔ الخطیب فی رواہ مالک عن ابن عمر، ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ...... التمییز ۲۴۔

۱۶۲۳۹ ... تمہارے پاس کوئی اپنا مال لے کر آئے گا اور کہے گا یہ صدقہ ہے پھر خود ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جائے گا۔ اس لیے بہترین صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالداری چھوڑ کر جائے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۴۰ ... جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا فرمائے جس سے زمین ٹھہر گئی۔ ملائکہ کو پہاڑوں کی تخلیق پر بڑا تعجب ہوا۔ عرض کرنے لگے: پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، لوہا۔ عرض کیا: کیا لوہے سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں آگ۔ عرض کیا: کیا تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے؟ فرمایا: ہاں پانی۔ عرض کیا: کیا آپ کی مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں ہوا۔ عرض کیا: کیا آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی شے

ہے؟ فرمایا: ہاں جو صدقہ ابن آدم دائیں ہاتھ سے کرے اور بائیں ہاتھ سے بھی چھپائے۔ مسند احمد، الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الترمذی ۲۶۸، ضعیف الجامع ۶۰۷۷، القدسیہ الضعیفۃ ۹۲۔

۱۶۲۴۱ ...جب تم زکوٰۃ کسی کو ادا کرو تو اس کا ثواب حاصل کرنا نہ بھولو یہ کہہ کر

اللھم اجعلھا مغنما ولا تجعلھا مغرماً

اے اللہ! اس کو غنیمت بنا اور تاوان نہ بنا۔ ابن ماجہ، مسند ابی یعلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۳۹۸، ضعیف الجامع ۳۸۶۔

خفیہ صدقہ کرنے کی فضیلت

۱۶۲۴۲ خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے، نیکی کے کام برائیوں سے بچاتے ہیں اور لا الہ الا اللہ پڑھنا ننانوے مصیبتوں کو دفع کرتا ہے جن میں سے ادنیٰ ترین مصیبت رنج وغم ہے۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۸۷۴، المقاصد الحسنۃ ۶۱۸۔

۱۶۲۴۳ صدقہ جلدی کرو۔ کیونکہ مصیبت صدقہ کو نہیں پھلانگ سکتی۔

الاوسط للطبرانی عن علی، شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۴۴ خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ الصغیر للطبرانی عن عبداللہ بن جعفر، العسکری فی السرائر عن ابی سعید

کلام:...... احادیث القصاص ۳۸، اسنی المطالب: ۸۱۴، حسن الاثر ۳۴۵۔

۱۶۲۴۵ ...کسی پر اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب وہ اللہ کے لیے خوشی کے ساتھ کوئی صدقہ کرے تو اس صدقہ کو اپنے والدین کی طرف سے کردے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔ پھر اس کا اجر اس کے والدین کو بھی ہوگا اور اس کو بھی دونوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا بغیر ان دونوں کے اجر میں کچھ کمی کیے۔ ابن عساکر عن ابن عمرو

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۲۰۱، ضعیف الجامع ۵۱۰۹، الضعیفۃ ۴۸۷۔

۱۶۲۴۶ ...صدقہ میں زیادتی کرنے والا صدقہ کو روکنے والے کی طرح ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۰۸۔

۱۶۲۴۷ ...مساکین کو وہ چیزیں نہ کھلاؤ جن کو تم خود نہیں کھاتے۔ مسند احمد عن عائشۃ

۱۶۲۴۸ ...افضل ترین صدقہ وہ ہے جو برے مالک کے غلام پر کیا جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے، المناوی ۳۸/۲، ضعیف الجامع ۱۰۲۰۔

۱۶۲۴۹ ...افضل صدقہ رمضان کا ہے۔ سلیم الرازی فی جزئہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۱۹۔

۱۶۲۵۰ ...افضل ترین صدقہ وہ ہے جو فقیر کو خفیہ طور پر دیا جائے اور وہ محنت جو تنگدست کسی کے لیے کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس میں علی بن زید ضعیف راوی ہے۔ فیض القدیر ۴۰/۲، ضعیف الجامع ۱۰۱۸۔

۱۶۲۵۱ ...افضل ترین صدقہ وہ ہے جو تو صحت وتندرستی کی حالت میں کرے جبکہ تو خود بھی اچھی عیش کا متمنی ہو اور فقر وفاقہ سے ڈرتا ہو۔ اور صدقہ کرنے میں ٹال مٹول اور تاخیر نہ کرتی کہ جب روح گلے میں اٹک جائے تب تو کہنے لگے: فلاں کے لیے اتنا ہے، فلاں کے لیے اتنا ہے،

خبردار! وہ تو بس فلاں کے لیے ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۵۲...... جب سائل بغیر اجازت تمہارے پاس گھس آئے تب تم اس کو کچھ نہ دو۔ ابن النجار عن عائشۃ وھو ممابیض لہ الدیلمی

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۸۹۔

۱۶۲۵۳...... جب تو سائل کو تین مرتبہ واپس ہونے کا کہہ چکے پھر بھی وہ باز نہ آئے تو تب اس کو جھڑ کنے میں کوئی حرج نہیں۔

الافراد للدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۶۲، ترتیب الموضوعات ۵۳۳، التعقبات ۳۴۔

۱۶۲۵۴...... صبح کو صدقات کرنا آفتوں کو بھگا دیتا ہے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... کشف الخفاء ۱۵۹۳، ضعیف الجامع ۳۵۴۸، النوافح ۹۴۹۔

۱۶۲۵۵...... جب تو صدقہ کا ارادہ کرے تو دے دلا دے۔ مسند احمد، التاریخ للبخاری عن ابن عمرو

۱۶۲۵۶...... پہلی نیکی کو مکمل کرنا (دوسری) نیکی کو شروع کرنے سے افضل ہے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف۔ فیض القدیر ۴۸۶/۱، ضعیف الجامع ۸۰۲، کشف الخفاء ۳۵۰، المقاصد الحسنۃ ۳۴۷۔

الاکمال

۱۶۲۵۷...... پہلے اپنی جان کو آگے رکھ، اس پر خرچ کر، پھر اپنے والدین پر خرچ کر، پھر اپنے رشتے داروں پر خرچ پھر اسی طرح قریب تر پھر قریب تر۔

الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۵۸...... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی نعمت انعام فرمائیں تو اس کو چاہیے کہ پہلے وہ اپنے آپ پر خرچ کرے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن جابربن سمرۃ

۱۶۲۵۹...... جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ پہلے اپنے آپ سے ابتداء کرے، بچ جائے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، پھر بھی بچ جائے تو رشتے داروں پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابوخزیمہ، ابوعوانہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۰...... جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ پہلے اپنی جان سے شروع کرے، اگر زیادہ ہو تو اپنے ساتھ اپنے اہل وعیال کو شامل کرے پھر بچ جائے تو دوسرے لوگوں پر صدقہ کرے۔ السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۱...... جب تم میں سے کوئی محتاج ہو تو پہلے اپنی جان سے ابتداء کرے، اگر زیادہ ہو تو اپنے اہل پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو اپنے عزیز واقارب پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔ الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۲...... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور صدقہ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔

الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۳...... اگر تو اپنے ماموں (زادوں) کو صدقہ دیدیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔ مسلم عن میمونۃ بنت الحارث

فائدہ:...... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی آزاد کردی پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۶۴...... بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور اپنی عیال کے ساتھ صدقہ کی ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۵...... بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور ابتداء اپنی عیال سے کر اور گذر بسر کے بقدر روزی رکھنے پر کوئی ملامت نہیں۔

العسکری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۶.....بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے صدقہ شروع کر۔

ابن حبان، العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن جریر فی تھذیبہ عن حکیم بن حزام

۱۶۲۶۷..... بہتر صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور اپنی عیال کو صدقہ دینے کی ابتداء ہونی چاہیے۔

العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۸.....صدقہ نہیں ہے مگر مالداری کے ساتھ، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

۱۶۲۶۹..... اپنی عیال پر خرچ کر۔ بےشک صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور خرچ کی ابتداء کر ان کے ساتھ جو تیری عیال میں ہیں۔

عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ایک آدمی نے اپنی موت کے بعد اپنے غلام آزاد کرنا طے کیا۔ بعد میں اس کا آقا محتاج ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اس غلام کو فروخت کر دو۔ چنانچہ مالک نے آٹھ سو درہم میں وہ غلام فروخت کر دیا جس پر آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۷۰..... کوئی اپنا مال لے کر آتا ہے جس کا کوئی اور مالک نہیں ہوتا پھر وہ اس کو صدقہ کر دیتا ہے پھر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرتا ہے۔ حالانکہ صدقہ وہ ہے جو کرنے کے بعد بھی ہاتھ کھلا رہے۔ عبد بن حمید، الدارمی، ابو داؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور عن محمود بن لبید عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۶۴۰۸۔

۱۶۲۷۱..... تم میں سے کوئی اپنے مال کو لیتا ہے اور صدقہ کر ڈالتا ہے پھر بیٹھ کر لوگوں کے آگے دست درازی کرتا ہے حالانکہ صدقہ تو وہ ہے جو مالداری چھوڑ کر جائے اور خرچ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔ ابن سعد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۷۲.....کوئی ارادہ کرتا ہے اور اپنا مال خرچ کر ڈالتا ہے پھر لوگوں پر بوجھ بنا پھرتا ہے۔ شعب الایمان للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۷۳.....اس شخص کی مثال جو اپنا سارا مال خرچ کر دے پھر بیٹھ جائے گویا کلالہ کا وارث ہے (جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں)۔

الجامع لعبدالرزاق عن طاؤوس مرسلاً

۱۶۲۷۴.....اے ابولبابہ تجھ سے ایک تہائی کافی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن حسین بن سائب بن ابی لبابۃ عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:......حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ توبہ تائب ہوئے تو کہنے لگے: میں اپنے کل مال سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ تو حضور ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی صرف ایک تہائی مال اللہ کی راہ میں دیدو۔

۱۶۲۷۵..... تیرے لیے ایک تہائی مال خرچ کرنا کافی ہوگا۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی لبابۃ

۱۶۲۷۶.....زندگی کے اندر ظلم کے ساتھ مال لینے والے کا صدقہ رد کر دیا جائے جس طرح موت کے وقت ناجائز وصیت کو رد کر دیا جاتا ہے۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۷۷..... اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں میلی کچیلی کی حالت میں داخل ہوا ہے۔ میں نے اس کو بلایا تھا میرا خیال تھا کہ تم اس کی حالت دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اور اس پر صدقہ خیرات کرو گے مگر تم نے اس پر صدقہ نہیں کیا۔ تب میں نے کہا: تم اس پر صدقہ کرو تب جا کر تم لوگوں نے صدقہ کیا اور میں نے اس صدقہ میں سے اس کو دو کپڑے دیئے تھے۔ پھر جب میں نے دوبارہ صدقہ کے لیے کہا تو اس نے بھی ایک کپڑا صدقے میں ڈال دیا (تب میں نے اس کو کہا: پکڑ اپنا کپڑا اور اس کو ڈانٹا)۔

الشافعی، مسند احمد، مسند ابی یعلی، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۲۷۸۔ مسلمان آدمی کا صدقہ جو کشادگی کی حالت میں دیا جائے سب سے اچھی مشک کی طرح ہے جس کی خوشبو ایک سال کی مسافت سے آتی ہو۔ ابونعیم عن هیان

صحت کی حالت میں صدقہ افضل ہے

۱۶۲۷۹۔ ...تو صدقہ کر اس حال میں کہ تو صحیح اور تندرست ہو فقر و فاقہ سے ڈرتا ہو اور زندہ رہنے کی امید رکھتا ہو۔ اور آخری وقت کی انتظار میں نہ رہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے گی تب تو کہے گا: فلاں کے لیے اتنا مال ہے، فلاں کے لیے اتنا مال ہے، خبردار! وہ مال تھا ہی فلاں کے لیے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:...... ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ اجر والا ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۸۰۔ ...سب سے عظیم صدقہ یہ ہے کہ تو صحت و تندرستی کی حالت میں کرے جبکہ تجھے فقر و فاقے کا خوف ہو اور زندہ رہنے کی امید ہو۔ اس وقت کا انتظار نہ کر جب جان گلے میں اٹک جائے تب تو کہے: اتنا مال فلاں کے لیے ہے، اتنا مال فلاں کے لیے ہے حالانکہ وہ تھا ہی فلاں کے لیے۔

الصحیح لابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۲۸۱۔ افضل ترین صدقہ کم مال والے کی محنت کا صدقہ ہے۔ النسائی عن عبدالله بن حبشی، الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن جابر رضی الله عنه

۱۶۲۸۲۔ صدقہ کر لے اس حال میں کہ تو صحیح تندرست ہو، زندگی کا امیدوار ہو اور فقر و فاقے سے ڈرتا ہو۔ اس وقت کا انتظار نہ کر کہ جب موت کا وقت آجائے تو تب تو کہنے لگے: میرا مال فلاں کے لیے ہے، میرا مال فلاں کے لیے ہے وہ تو ہے ان کے لیے خواہ تجھے ناگوار لگے۔

ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۲۸۳۔ ...پوشیدہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده

۱۶۲۸۴۔ پوشیدگی میں صدقہ کرنا پروردگار کا غصہ ٹھنڈا کرتا ہے۔ مستدرک الحاکم وتعقب عن عبدالله بن جعفر

۱۶۲۸۵۔ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ نیکی کے کام مصیبت کے مواقع سے بچاتے ہیں اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔

ابن صصری فی امالیه عن بنیط بن شریط

کلام:...... روایت ضعیف ہے: نبیط نبیط ۲۰۔

۱۶۲۸۶۔ ...نیکی کے کام برے مواقع سے بچاتے ہیں۔ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور فقر و فاقے کو ختم کرتی ہے۔ القضاعی عن معاویة بن حیدة

۱۶۲۸۷۔ مسکین کو دنیا مصیبتوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔

ابن سعد، الحکیم، الحسن بن سفیان، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن حارثة بن النعمان

۱۶۲۸۸۔ ...اگر تیرے پاس کوئی سائل آئے خواہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور ہاتھ پھیلا دے تو اس کا حق واجب ہے خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیدو۔

الدیلمی، ابن النجار عن ابی هدبة عن انس رضی الله عنه

کلام:...... حدیث موضوع اور ناقابل اعتبار ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۲، ذیل اللآلی ۱۹۹۔ الفوائد المجموعۃ ۱۸۸۔

۱۶۲۸۹۔ کوئی شخص سائل کو انکار نہ کرے جب وہ اس سے کچھ مانگے خواہ وہ اس سائل کے ہاتھوں سونے کے دو کنگن دیکھے۔

الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۲۹۰۔ سائل کو دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ الکامل لابن عدی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... التذکرۃ ۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۔

۱۶۲۹۱۔۔۔ جس نے راہ خدا میں اپنے اموال میں سے ایک جوڑا کسی چیز کا دیا اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا: عبداللہ! یہ بہترین (دروازہ) ہے۔ اور جنت کے بہت دروازے ہیں۔ جو اہل نماز میں سے ہوگا اس کو باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا، جو اہل جہاد سے ہوگا اس کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا، جو اہل صدقہ میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ میں سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام میں سے ہونگے۔ ان کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ الصحیح لابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۲۔۔۔ جو مسلمان اپنے مال میں سے ایک جوڑا اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اس کو جنت بلائے گی آجا آجا۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۳۔۔۔ جس نے کسی معزز آدمی کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کو غلام بنالیا اور جس نے کسی کمینے کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کی دشمنی ختم کردی۔ آگاہ رہو! نیکی صرف نیک بخت کرتے ہیں۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ تذکرۃ الموضوعات ۶۸۔

۱۶۲۹۴۔۔۔ جس نے تم سے اللہ کے نام پر مانگا اس کو دو اور اگر چاہو تو اس کو چھوڑ سکتے ہو۔ الحکیم عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۵۔۔۔ جلدی صدقہ کرو کیونکہ صدقہ مصیبت کو پھلانگ جاتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۶۔۔۔ اپنے گھر میں صرف متقیوں کو داخل کرا اور اپنی نیکی کا رخ مؤمن کی طرف رکھ۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۹۷۔۔۔ اے مسلمان گروہو! اپنے طعام متقیوں کو کھلاؤ، اپنی نیکیاں مؤمنوں کے ساتھ کرو۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۱۶۲۹۸۔۔۔ مساکین کو نہ کھلاؤ وہ چیز جو تم خود نہیں کھاتے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۹۹۔۔۔ مساکین کو وہ چیزیں نہ کھلاؤ جو خود نہیں کھاتے۔ ابوداؤد، السنن للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۰۰۔۔۔ اگر ان کھجوروں کا مالک چاہتا تو ان سے اچھی کھجوریں صدقہ دے سکتا تھا۔ پھر ان کھجوروں کا مالک بھی قیامت کے دن ردی کھجور کھائے گا۔ ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عوف بن مالک

۱۶۳۰۱۔۔۔ اگر ان کھجوروں کا مالک اس سے اچھی کھجور صدقے میں دیتا تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوتا۔ اب یہ شخص بھی قیامت کے دن ردی کھجوریں کھائے گا۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اے اہل مدینہ! اس (مدینہ اور اس کے اموال کھجوروں وغیرہ) کو چالیس سال تک کے لیے عوافی کے لیے چھوڑ دو گے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو عوافی کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پرندے اور درندے۔ السنن للبیھقی عن عوف بن مالک

۱۶۳۰۲۔۔۔ اللہ تجھ کو دے اور تجھے وہ سب عطا کرے جس کے ثواب کی تو نے امید رکھی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی رضی اللہ عنہ

تیسری فصل ۔۔۔۔۔ صدقہ کی اقسام اور مجازاً

جن چیزوں پر صدقہ کا نام لیا جاتا ہے

۱۶۳۰۳۔۔۔ بہرے کو سنا دینا صدقہ ہے۔ الجامع للخطیب عن سھل بن سعد

کلام:۔۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۳۵۱۸۔ الضعیفۃ ۱۷۵۲۔

۱۶۳۰۴۔۔۔ راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ الادب المفرد للبخاری عن ابی برزۃ

۱۶۳۰۵۔۔۔ تیرا اپنے بھائی کے ساتھ تبسم کے ساتھ (مسکرا کر) ملنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، بھول بھلیوں والی زمین میں کسی کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی کو ہٹانا صدقہ ہے اور اپنے (بھرے ہوئے پانی والے) ڈول کو

اپنے بھائی کے (خالی) ڈول میں انڈیلنا صدقہ ہے۔الادب المفرد للبخاری، الترمذی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

١٦٣٠٦... اپنے شر کو لوگوں سے دور رکھ یہ تیرے لیے اپنی جان پر صدقہ ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

١٦٣٠٧... ہر مسلمان پر صدقہ بے ضروری ہے۔صحابی نے عرض کیا: اگر کسی کے پاس کچھ بھی نہ ہو تب آپ کا کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاتھ سے کام کاج کرے اپنی جان کے لیے بھی خرچ کرے اور صدقہ بھی کرے۔عرض کیا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تب آپ کا کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: تب وہ مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے۔عرض کیا: اگر وہ ایسا نہ کر سکے تب؟ ارشاد فرمایا: بھلائی کا حکم کرے۔عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ ارشاد فرمایا: تب وہ برائی سے رک جائے یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

١٦٣٠٨... انسان کی ہر ہڈی پر صدقہ ضروری ہے۔ ہر روز جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اس انسان پر صدقہ ہے، آدمی اپنی سواری کی مدد کرتا ہے، اس پر بار برداری کرتا ہے اس پر اپنا مال و متاع اٹھاتا ہے یہ سب صدقہ ہے، نیک بات صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے، راستہ بتانا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے۔مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

١٦٣٠٩... ابن آدم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ ہر جوڑ پر (ہر روز) صدقہ ہے، نیک بات آدمی جو منہ سے نکالے وہ صدقہ ہے، آدمی کا اپنے بھائی کی کسی چیز پر مدد کرنا صدقہ ہے، ایک گھونٹ پانی پلانا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ذکر واذکار بھی صدقہ ہے

١٦٣١٠... ہر صبح ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے، ہر تسبیح سبحان اللہ صدقہ ہے، ہر تحمید الحمدللہ صدقہ ہے، نیکی کا حکم صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعات ان تمام جوڑوں کی طرف سے صدقہ ہیں۔مسلم، النسائی عن ابن ذر رضی اللہ عنہ

١٦٣١١... بنی آدم میں سے ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔جس نے اللہ اکبر کہا، الحمدللہ کہا، لاالہ الااللہ کہا، سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹائی، نیکی کا حکم کیا یا برائی سے منع کیا تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے بقدر تو وہ اس دن اس حال میں چلے پھرے گا کہ اس نے اپنی جان جہنم کی آگ سے بچالی ہوگی۔مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

١٦٣١٢... تم میں سے ہر ایک شخص جب دن شروع کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہوتا ہے۔پس اس کی نماز صدقہ ہوتی ہے، روزہ صدقہ ہوتا ہے، حج صدقہ ہوتا ہے، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہوتا ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہوتا ہے، الحمدللہ کہنا صدقہ ہوتا ہے اور اگر چاشت کی دو رکعت نماز نفل پڑھ لی جائیں تو تمام تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

١٦٣١٣... ابن آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازمی ہوتا ہے، پس ملاقات کے وقت کسی کو سلام کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے، اپنے اہل کے ساتھ مباشرت کرنا صدقہ ہے اور ان تمام جوڑوں کا صدقہ صرف چاشت کی دو رکعت نفل نماز سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور وہ صدقہ ہو جائے؟ ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ کسی ناجائز جگہ اپنی شہوت پوری کرتا تو گناہ گار نہ ہوتا؟ ابوداؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

١٦٣١٤... ہر جان پر جس پر سورج طلوع ہو ہر روز صدقہ ہے۔میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو مال و دولت نہیں ہے میں کہاں سے اتنا صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالہ الااللہ، استغفر اللہ ہر کلمہ صدقہ کا باب ہے، اس کے علاوہ نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، راستے سے کانٹے، ہڈی اور پتھر کا ہٹانا، اندھے کو راستہ دکھانا، بہرے گونگے کو اونچا بول کر سنانا، کسی حاجت مند کو اس کی حاجت روائی کا طریقہ بتانا جبکہ تم کو معلوم ہو، کسی مصیبت زدہ کے ساتھ اس کی مدد کو چلنا اور اپنے مضبوط بازوؤں کے ساتھ کسی کمزور کی مدد کرنا یہ سب صدقہ کے باب ہیں۔ یہ صدقات تیری طرف سے تیری جان پر ادا ہوتے ہیں۔نیز تو جو اپنی بیوی سے

جماع کرتا ہے اس میں بھی تیرے لیے اجر ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اپنی شہوت پوری کرنے میں کیسے اجر ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تیرا کوئی بیٹا ہو، وہ بالغ ہو جائے اور تو اس کی کمائی کی خواہش رکھتا ہو مگر وہ انتقال کر جائے تو کیا تو اس کے پیچھے ثواب کی امید رکھے گا؟ عرض کیا: ضرور جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو کیا تو نے اس کو پیدا کیا تھا؟ عرض کیا: نہیں اللہ نے اس کو پیدا کیا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو سیدھا رستہ دکھایا تھا؟ عرض کیا: نہیں بلکہ اللہ نے ہی اس کو سیدھا رستہ دکھایا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو رزق دیا تھا؟ عرض کیا: نہیں، بلکہ اللہ ہی اس کو رزق دیا کرتا تھا۔ ارشاد فرمایا: پس تو اس (اپنے نطفے) کو حلال جگہ رکھ، حرام سے بچا۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کا نتیجہ زندہ رہے گا اور اگر اس نے چاہا تو موت دیدے گا اور تجھے اجر ہوگا۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۵...... تو اپنے گھر والوں کے ساتھ جو بھی بھلائی اور نیکی کرتا ہے وہ ان پر تیرا صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن امیہ

۱۶۳۱۶...... ہر نیکی صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۷...... ہر نیکی جو تو غنی کے ساتھ کرے یا فقیر کے ساتھ وہ صدقہ ہے۔

الجامع للخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۱۸...... ہر نیکی صدقہ ہے، مسلمان اپنی جان پر اور اپنے گھر والوں پر جو خرچ کرے اس کو بھی صدقہ لکھا جاتا ہے، جس مال کے ذریعے مسلمان اپنی عزت محفوظ کرے وہ بھی صدقہ ہے، اور ہر ایسا (جائز) خرچ جو مسلمان کرے اللہ پر اس کا اچھا بدلہ دینا لازم ہے، اور اللہ اس کا ضامن ہے، سوائے عمارت یا معصیت میں کئے جانے والے خرچ کے۔ عبد بن حمید، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۹...... ہر نیکی صدقہ ہے، خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا خیر کرنے والا ہے اور اللہ مصیبت زدہ کی مدد کو پسند کرتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... اسنی المطالب ۱۰۹۸، ضعیف الجامع ۴۲۵۳۔

۱۶۳۲۰...... کوئی صدقہ اجر میں پانی سے زیادہ نہیں ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۸۹۰، الضعیفۃ ۱۴۵۱

۱۶۳۲۱...... جو تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنی اولاد کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے اور جو تو اپنی جان کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدیکرب

۱۶۳۲۲...... آدمی جو اپنی بیوی کو عطیہ دے وہ صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی، مسند احمد عن عمرو بن امیۃ الضمری

۱۶۳۲۳...... آدمی جو اپنے گھر، اپنے اہل خانہ، اپنی اولاد اور اپنے خادم پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۴...... کوئی صدقہ حق بات کہنے سے افضل نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۸۷، ضعیف الجامع ۵۱۹۲۔

۱۶۳۲۵...... کوئی صدقہ اللہ کے ہاں حق بات کہنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۱۹۱۔

۱۶۳۲۶...... جس نے دودھ پینے کے لیے کوئی جانور دیا یا کسی راہ بھٹکے کو سیدھی راہ دکھائی وہ ایک جان آزاد کرنے کے برابر ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم ابن ماجہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۷...... جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا، یا کوئی جانور دودھ پینے کے لیے دیا یا کسی بھٹکے ہوئے کو راہ دکھائی وہ ایک جان آزاد کرنے کے برابر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی ابن حبان، ابن ماجہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۸ جس نے کوئی جانور دودھ کے لیے دیا وہ صبح کو جاتا ہے تو صدقے کے ساتھ جاتا ہے اور شام کو آتا ہے تو صدقے کے ساتھ آتا ہے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۹ ... کیا تم جانتے ہو کون سا صدقہ افضل ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: بہترین عطیہ اور صدقہ یہ ہے کہ کوئی شخص درہم دے، یا جانور سواری کے لیے دے، یا دودھ کے لیے بکری دے یا دودھ کے لیے گائے دے (اور جانور کا مالک خود رہے)۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۹۹، الضعیفۃ ۱۷۷۸۔

۱۶۳۳۰ ...... چار باتیں ایسی ہیں جنکی وجہ سے اللہ پاک جنت میں داخل فرما دیتا ہے، ان میں سب سے (بہتر اور) بلند بکری کو دودھ پینے تک کے لیے دینا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۷۷۰۔

۱۶۳۳۱ ... چار خصلتیں ایسی ہیں جن میں سب سے بلند بکری کو دودھ پینے کے لیے دینا ہے کہ جو ان میں سے کسی خصلت پر عمل کرے ثواب کی امید سے اور آخرت پر یقین رکھتے ہوئے تو اللہ پاک اس کو اس کے طفیل جنت میں داخل فرما دے گا۔

البخاری، ابو داؤد عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۳۳۲ ... خبردار! کوئی آدمی کسی گھر کو ایک اونٹنی دودھ پینے کے لیے دیتا ہے، جو صبح کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ جاتی ہے اور شام کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ واپس آتی ہے۔ بے شک اس کا بڑا عظیم اجر ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۳ ... بہترین صدقہ ہے وہ دودھیا اونٹنی جو دودھ پینے کے لیے دی جائے اور وہ بکری دودھ والی جس کو دودھ پینے کے لیے دیا جائے۔ یہ صبح کو بھرا برتن صدقہ لے کر جاتی ہیں اور شام کو بھرا ہوا برتن صدقہ لے کر آتی ہیں۔ مؤطا امام مالک، البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۴ ...... جو جانور دودھ پینے کے لیے دیا جائے اس کو (دودھ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد) واپس کیا جائے گا اور لوگوں سے ان کی شرطوں کے مطابق معاملہ کیا جائے گا جب تک حق کے موافق ہو۔ مسند البزار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۵ ..... افضل صدقہ یہ ہے کہ تو کوئی درہم دے دے یا کوئی جانور سواری کے لیے دیدے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۱۴۔

دودھ کا جانور دینا بھی صدقہ ہے

۱۶۳۳۶ ...... بہترین صدقہ دودھ کا جانور دودھ کے لیے دینا ہے جو صبح کو اجر کے ساتھ جاتا ہے اور شام کو اجر کے ساتھ آتا ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۷ ...... کیا تم کو اللہ نے صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں دیا؟ ہر سبحان اللہ صدقہ ہے، ہر تکبیر اللہ اکبر صدقہ ہے، ہر تحمید الحمد للہ صدقہ ہے، ہر تہلیل لا الہ الا اللہ صدقہ ہے، نیکی کا حکم صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور اپنی گھر والی کے ساتھ مباشرت صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور اس میں اس کو اجر ملے گا ارشاد فرمایا: اگر وہ حرام میں اپنی شہوت پوری کرتا تو اس کو گناہ نہ ہوتا؟ پس اس وجہ سے جب وہ حلال طریقے میں اپنی شہوت پوری کرے گا تو اس کو اجر ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۸ کیا کوئی آدمی اس پر صدقہ کرنے والا نہیں ہے تا کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۹ ...... ہر نیکی صدقہ ہے، یہ بھی نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے اس طرح ملے کہ تیرے چہرے پہ مسکراہٹ ہو اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے

بھائی کے ڈول میں انڈیلنا بھی نیکی ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۰... ایک درہم جو میں کسی دیت (خون بہا) میں دوں دوسری جگہ پانچ درہم دینے سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۶۶۸۔

۱۶۳۴۱... نیکی کی کسی بات کو حقیر خیال نہ کر خواہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہو۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۲ کوئی شخص نیکی کی کسی بات کو حقیر خیال نہ کرے۔ اگر کوئی نیکی کے لیے چیز نہ پائے تو اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرے۔ اور جب تو گوشت خریدے یا کوئی بھی ہانڈی پکائے تو شوربا بڑھالے اور چمچہ بھر کر اپنے پڑوسی کو بھی دے دے۔ الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۳ اے حمیراء! جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے وہ تمام کھانا صدقہ کردیا جو اس آگ پر پکایا جائے گا۔ جس نے نمک دیا اس نے وہ سارا سالن صدقہ کردیا جس کو اس نمک نے ذائقہ بخشا جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ عام پانی پلایا گویا اس نے اس کو زندگی بخش دی۔

ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:... روایت ضعیف ہے: زوائد ابن ماجہ ۷۴۲ ضعیف الجامع ۶۳۹۱، الضعیفہ ۱۲۰، المشتھر ۱۸۷۔

۱۶۳۴۴ آدمی کا اپنے اہل پر نان نفقہ خرچ کرنا صدقہ ہے۔ البخاری، الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۴۵ پانی پلانا افضل صدقہ ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان مستدرک الحاکم عن سعد بن عبادۃ، مسند ابی یعلی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۶... تیرے لیے ہر گرم خون والے النفس کو کھلانے میں اجر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن مکحول السلمی

۱۶۳۴۷ زندہ کلیجے میں اجر ہے۔ شعب الایمان عن سراقۃ بن مالک

۱۶۳۴۸... ہر زندہ جگر رکھنے والی جان کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔ ابن ماجہ عن سراقۃ بن مالک، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۳۴۹ ایک آدمی راستے میں پڑے ہوئے درخت کے ٹہنے کے پاس سے گذرا تو بولا: میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹا کر دم لوں گا تا کہ ان کو ایذا نہ ہو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۰ ایک آدمی راستے میں چلا جا رہا تھا، اس کو سخت پیاس لگی، اس کو ایک کنواں نظر آیا۔ وہ کنوئیں میں اترا اس سے پانی پیا، پھر نکلا تو دیکھا ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے سسک رہا ہے اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ آدمی بولا: یہ کتا پیاس کی اس شدت کو پہنچ چکا ہے جس قدر مجھے محسوس ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ دوبارہ کنوئیں میں اترا اور اپنا جوتا پانی سے بھر کر اور اپنے منہ سے تھام کر اوپر چڑھا اور کتے کو پلایا۔ اللہ نے اس بندے کی قدر کی اور اس کی مغفرت فرمادی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا ہم کو جانوروں میں بھی اجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: ہر تر جگر والی شے میں اجر ہے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۱... اللہ عزوجل نے اس آدمی کی مغفرت فرمادی جس نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی ہٹائی تھی اور اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے۔

ابن زنجویہ عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۹۱۷۔

کانٹے دار ٹہنی ہٹانا بھی صدقہ ہے

۱۶۳۵۲ ایک آدمی یونہی راستے پر چلا جا رہا تھا، اس نے راستے میں کانٹے دار ٹہنی پڑی پائی اس نے ٹہنی کو ہٹا دیا اللہ نے اس بندے کی نیکی

قبول فرمائی اور اس کی مغفرت کردی۔ مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، الترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۶۳۵۳ ایک کتا کنوئیں کے پاس چکر کاٹ رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کرڈالتی۔ اچانک بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے اس کو دیکھا اس نے اپنا موزہ اتارا اور پانی کے ساتھ اس کو بھرا اور کتے کو پلایا جس کے اجر میں اس عورت کی بخشش کردی گئی۔

البخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۶۳۵۴ ... ایک زانیہ عورت کی اس بات پر بخشش کردی گئی کہ وہ ایک کنوئیں پر گذری جہاں ایک کتا پیاس سے زبان نکالے سسک رہا تھا قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کردیتی۔ عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اپنی اوڑھنی کے ساتھ باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا چنانچہ اس عمل کی بدولت اس کی بخشش کردی گئی۔ البخاری عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۶۳۵۵ ... کسی راستے پر درخت کا ٹہنا پڑا تھا جو لوگوں کے لیے باعث ایذاء تھا ایک آدمی نے اس کو راستے سے ہٹادیا جس کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کردیا گیا۔ ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۶۳۵۶ ... ایک آدمی نے نیکی کا کوئی کام نہ کیا تھا ایک مرتبہ اس نے راستے میں سے کانٹے دار ٹہنی ہٹادی یا تو وہ کسی درخت پر لگی ہوئی تھی اس کو کاٹ کر ایک طرف پھینک دیا یا راستے میں پڑی تھی اس کو ایک طرف ہٹادیا پس اللہ پاک نے اس کی نیکی کی قدر فرمائی اور اس کو جنت میں داخل کردیا۔ ابو داؤد، شعب الايمان للبيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۶۳۵۷ ... افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام: ...... روایت کی سند ضعیف ہے زوائد ابن ماجہ رقم ۳۴۳۔

۱۶۳۵۸ ...... یہ بھی صدقہ ہے کہ آدمی علم سیکھے، اس پر عمل کرے اور اس کو آگے سکھائے۔ ابو خيثمة في العلم عن الحسن، مرسلاً

۱۶۳۵۹ ... افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے کلیجے کو کھلائے۔ شعب الايمان للبيهقی عن انس رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۱۵۔

۱۶۳۶۰ ... افضل صدقہ زبان کا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! زبان کا کیسے صدقہ ہے؟ ارشاد فرمایا: تو زبان کے ساتھ سفارش کرکے کسی قیدی کو چھڑائے، یا کسی جان کی حفاظت کرے یا اپنے بھائی کے ساتھ کوئی نیکی یا احسان کا معاملہ کرے اور اس سے مصیبت دفع کرے۔

الكبير للطبرانی، شعب الايمان للبيهقی عن سمرة رضی الله عنه

۱۶۳۶۱ ... افضل ترین صدقہ زبان کی حفاظت ہے۔ الكبير للطبرانی عن معاذ بن جبل

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۱۷، الضعیفۃ ۲۱۲۳۔

۱۶۳۶۲ ... افضل صدقہ اللہ کی راہ میں خیمہ کا سایہ فراہم کرنا ہے یا اللہ کی راہ میں خادم کو خدمت کے لیے دینا ہے یا اللہ کی راہ میں سانڈ کو چھوڑنا ہے۔

مسند احمد، الترمذی عن ابی امامة، الترمذی عن عدی بن حاتم

۱۶۳۶۳ ... تیرا صدقہ قبول ہوا اور تیرا باغ واپس ہوگیا۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابن عمرو

الاکمال

۱۶۳۶۴ ... جانتے ہو کون سا صدقہ افضل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم میں سے کوئی درہم دے۔ یا سواری کے لیے جانور دے، یا بکری دودھ پینے کے لیے دے، یا گائے دودھ پینے کے لیے دے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۹۹، الضعیفۃ ۱۷۷۸۔

۱۶۳۶۵ ... جانتے ہو کونسا صدقہ بہتر ہے؟ بہترین صدقہ یہ ہے کہ اپنے بھائی کو درہم یا بکری کا دودھ دے۔

الادب المفرد للبخاری عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۶۶ ...... بہترین عطیہ دودھ والی اونٹنی یا دودھ والی بکری کو دودھ کے لیے دینا ہے، جو صبح شام کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ آئے۔

مؤطا امام مالک، البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۷ ...... جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا یا سونا دیا دودھ پینے کے لیے (کوئی جانور) دیا یا بھٹکے ہوئے کو راہ راست دکھائی اس کو ایک جان آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۶۳۶۸ ...... جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا یا بھٹکے ہوئے کو راہ راست دکھائی، یا دودھ پینے کے لیے جانور دیا اس کو ایک جان زندہ کرنے کا ثواب ہے اور جس نے لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک نہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر دس مرتبہ کہا اس کو ایک جان آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ شعب الایمان للبیہقی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۹ ...... تیز ترین صدقہ جو جلد آسمان پر چڑھتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی اچھا کھانا پکائے پھر اس پر اپنے بھائی بندوں کو بلالے۔

الدیلمی عن حبان ابن ابی جبلۃ

۱۶۳۷۰ ...... بھوکے پیٹ والے کو کھلانے سے کوئی عمل افضل نہیں ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۱ ...... تو اپنے مسلمان بھائی کو بلا کر کھانا کھلائے اور پانی پلائے یہ تیرے لیے پچیس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ اجر والا ہے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۲ ...... مغفرت کو واجب کرنے والی چیز بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۳ ...... جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دیا اللہ پاک اس کو جہنم سے سات خندقیں دور کر دے گا ہر خندق کی مسافت سو سال ہے۔

النسائی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمرو

کلام: ...... التعقبات ۳۸، الفوائد المجموعۃ ۲۰۴۔

۱۶۳۷۴ ...... جس نے کسی مؤمن کو کھلایا حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اللہ پاک اس کو جنت کے ایسے دروازے سے داخل کرے گا جس سے صرف ایسا ہی شخص داخل ہو سکتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۳۳۔

بھوکے کو کھانا کھلانا

۱۶۳۷۵ ...... جس نے بھوکے جگر کو کھلایا اللہ پاک اس کو جنت کے عمدہ کھانے کھلائے گا اور جس نے پیاسے جگر کو پانی پلایا اللہ پاک اس کو جنت کی شراب سے سیراب کرے گا۔ الدیلمی عن عن عبداللہ بن جراد

۱۶۳۷۶ ...... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کا خیال کیا اللہ پاک اس کو کھلائے گا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دے گا اور اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو پلائے گا حتیٰ کہ سیراب کر دے گا۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۷ ...... جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا اس سے گناہ اس طرح جھڑیں گے جس طرح خزاں میں درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... علامہ مناوی فیض القدیر میں فرماتے ہیں اس میں ھبۃ اللہ بن موسیٰ الموصلی ہے جس کے متعلق میزان میں ہے کہ لایعرف وہ غیر

معروف راوی ہے۔فیض القدیر ۱/۴۳۴۔ نیز دیکھئے ضعیف حدیث :اسنی المطالب ۱۴۵، ضعیف الجامع ۶۷۹۔

۱۶۳۷۸ ...اس کو پانی پلا بے شک ہر زندہ جگر میں اجر ہے۔الصحیح لابن حبان عن محمود بن الربیع

۱۶۳۷۹ اس کو پانی پلا اس کو اٹھا کر ان کے پاس لے جا جب وہ غائب ہو جائیں اور ان کو روک لے جب وہ حاضر ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عیاض بن مرثد أو مرثد بن عیاض العامری

فائدہ:......مرثد بن عیاض نے حضور ﷺ سے ایسے عمل کا سوال کیا جو جنت میں داخل کردے تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔جس کا مفہوم ہے کہ لوگوں کو پانی پلایا کر اگر وہ کہیں کسی مہم پر گئے ہوں تو وہاں ان کے لیے پانی کا بندوبست کر اور جب حاضر ہوں تو تالاب اور نہروں میں پانی روک لے۔

۱۶۳۸۰ ...آدمی جب اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اس کو اجر دیا جاتا ہے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن العرباضه

۱۶۳۸۱...جس نے اپنے پیاسے بھائی کو پانی کا پیالہ پلایا اس کو تمیں غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔الدیلمی عن عائشة رضی الله عنها

۱۶۳۸۲...جس نے پیاسے کو پانی پلایا حتیٰ کہ سیراب کردیا اللہ پاک اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دے گا اور اس کو کہا جائے گا: داخل ہو جا۔اور جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا اور سیر کردیا اور پیاسے کو پانی پلایا اور سیراب کردیا اس کے لیے جنت کے سب دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کو کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی جنیدة الفهری عن ابیه عن جده وضعف

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔

۱۶۳۸۳......جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی عام ہے اس کو ہر گھونٹ کے عوض جس کو نیک پئے یا بد دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں۔اور اگر اس کو پیاسا پئے تو اس کو ایک جان آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اگر اس کا پانی ایسا شخص پئے جس کو پیاس کی وجہ سے جان لب پر آگئی ہو تو ساٹھ غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہ ہوتا ہو اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔ الخطیب عن انس قال منکر

کلام:......روایت موضوع ہے۔التنزیہ ۲/۱۲۹، اللآلی ۲/۸۵۔

۱۶۳۸۴ ...اے سعد! کیا میں تجھے آسان صدقہ نہ بتاؤں جس کا اجر عظیم ہو تو پانی پلایا کر۔

الکبیر للطبرانی عن سعدبن عبادة رضی الله عنه

۱۶۳۸۵......اے صحار بن عیاش! اپنا پینا اچھا رکھ اور اپنے پڑوسی کو بھی پلا۔ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن صحار بن عیاش

۱۶۳۸۶ ...اے عائشہ! جس نے پانی پلایا جہاں پانی عام دستیاب ہو اس نے گویا ایک جان آزاد کردی، جس نے پانی پلایا ایسی جگہ جہاں پانی دستیاب نہ ہو اس نے گویا ایک جان زندہ کردی۔جس کے گھر سے نمک لیا گیا اور اس کے ساتھ سالن کو ذائقہ دار بنایا گیا گویا اس نے وہ پورا کھانا اس کے گھر والوں پر صدقہ کردیا جس کے گھر سے آگ لی گئی خواہ اس آگ سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا گیا ہو مگر اس کو صدقہ کا ثواب ہوگا۔

ابن زنجویه وابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها

کلام:...... اس روایت کی سند میں ایک متہم راوی ہے۔

فائدہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا انکار کرنا حلال نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی، نمک اور آگ۔عرض کیا: پانی کو تو ہم جانتے ہیں (کہ اس کا کیا ثواب ہے) لیکن نمک اور آگ کا کیا ثواب ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۳۸۷ ہر زندہ جگر جس کو تو پانی پلائے اس میں تیرے لیے اجر ہے۔الکبیر للطبرانی عن سراقة بن مالک

اہل وعیال اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا......الاکمال

۱۶۳۸۸..... تیرا اپنے گھر والوں پر، اولاد پر اور خادم پر خرچ کرنا صدقہ ہے لہٰذا اس کے بعد احسان نہ جتا اور نہ تکلیف پہنچا۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۹..... جس نے اپنی جان پر خرچ کیا وہ صدقہ ہے اور جس نے اپنی بیوی اور اولاد پر خرچ کیا وہ صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۰..... جس نے اپنی جان پر خرچ کیا تا کہ وہ پاکدامن رہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جس نے اپنی بیوی، اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں پر خرچ کیا وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ ابو الشیخ، الاوسط للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۹۱..... تیرا اپنے اہل، اپنی اولاد اور اپنے خادم پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ لہٰذا اس کے بعد احسان جتا اور نہ ایذاء رسانی کر۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۲..... تیرے لیے اس میں اجر ہے جو تو ان پر خرچ کرے۔ پس ان پر خرچ کر یعنی اپنے شوہر اور اپنی اولاد پر۔

ابن حبان، عن ریطۃ امراۃ عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۳..... آدمی جو اپنے گھر میں، اپنے اہل پر، اپنی اولاد پر اور اپنے خادموں پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۲۷۔

۱۶۳۹۴..... اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جب کوئی صدقہ کرنا چاہے تو اپنے والدین کی طرف سے ادا کردے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔ اس طرح اس صدقہ کا اجر اس کے والدین کو ہوگا اور صدقہ کرنے والے کو دونوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا بغیر ان دونوں کے اجر میں کچھ کمی کیے۔

ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... حسن الاثر ۵۰۴، ضعیف ابی داؤد ۲۰۸۔

۱۶۳۹۵..... جس نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو قرابت داروں پر خرچ کیا اور اس خرچ سے اللہ سے ثواب کی امید رکھی حتیٰ کہ اللہ پاک نے اپنے فضل سے ان دونوں لڑکیوں کو کفایت یا غنی (مالداری) بخش دی تو یہ دونوں لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۹۶..... افضل دینار جو آدمی خرچ کرے وہ دینار ہے جس کو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، وہ دینار جس کو آدمی راہ خدا میں چلنے والی اپنی سواری پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو آدمی راہ خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔ مسند احمد، مسلم عن ثوبان

۱۶۳۹۷..... کیا میں تمہیں پانچ دیناروں کا نہ بتاؤں کہ کون سا ان میں سے افضل ہے اور کون سا ان میں سے کم درجہ ہے؟ افضل دینار وہ ہے جس کو تو اپنے والدین پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو تو اپنی جان اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو اپنے رشتے داروں پر خرچ کرے اور سب سے کم درجہ والا اور کم اجر والا وہ دینار ہے جو تو اللہ عزوجل کے راستے میں خرچ کرے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۹۸..... رشتہ داروں پر کیا جانے والا صدقہ اجر میں دوگنا ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن زینب امراۃ عبداللہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۸۶

۱۶۳۹۹..... اگر تو اس باندی کو اپنے ننہال والوں کو دے دیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث بنتا۔ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ: ...... حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی آزاد کردی۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم ابن حبان عن میمونة

راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا......الاکمال

۱۶۴۰۰...... راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹا دے۔ یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ ابن سعد، الادب المفرد للبخاری عن ابی برزة الاسلمی

۱۶۴۰۱...... اے ابو برزۃ! راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا یہ تیرے لیے صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی برزة

۱۶۴۰۲...... میں نے جنت میں دیکھا تو مجھے وہاں ایک ایسا بندہ نظر آیا جس نے کبھی کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ نے اس بندہ پر کس چیز کا شکریہ کیا (خیال کیا) کہ اس کو جنت میں داخل کر دیا؟ تب مجھے کہا گیا: اے محمد! یہ شخص مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دیا کرتا تھا اور اس کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا تھا پس اللہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

ابو الشیخ عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۴۰۳...... دیکھ کیا چیز لوگوں کو ایذاء دے رہی ہے اس کو ان کے راستے سے ہٹا دے۔ مسند ابی یعلی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۴۰۴...... لوگوں کے راستے میں ایک درخت تھا جو لوگوں کو ایذاء دیتا تھا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے اس درخت کو لوگوں کے رستے سے ہٹا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کو جنت میں اسی درخت کے سائے میں لوٹتے پوٹتے دیکھا۔

مسند احمد، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۴۰۵...... ایک درخت تھا جو اہل راستہ کو تکلیف دیتا تھا ایک آدمی نے اس کو کاٹ کر راستے سے ہٹا دیا۔ پس وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔

ابن ماجه والرافعی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۴۰۶...... جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی ایذاء دہ شے ہٹا دی اللہ پاک اس کے لیے ایک نیکی لکھ دے گا۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

کلام: ...... روایت میں ابوبکر بن ابی مریم ضعیف راوی ہے۔

۱۶۴۰۷...... جس نے مسلمانوں کی راہ سے کوئی تکلیف دہ شے ہٹائی اللہ پاک اس کے لیے اپنے پاس ایک نیکی لکھ دے گا اور اللہ پاک جس کے لیے اپنے پاس نیکی لکھ دے اس کے لیے جنت واجب فرما دیتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔

۱۶۴۰۸...... جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی ایذاء دہ شے ہٹا دی اللہ پاک اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

کسی مؤمن کو خوشی فراہم کرنا......الاکمال

۱۶۴۰۹...... کوئی مؤمن ایسا نہیں جو کسی مؤمن کو خوشی دے۔ مگر اللہ پاک اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرما دیں گے جو اللہ کی عبادت کرتا رہے گا، اس کی بزرگی بیان کرتا رہے گا اور اس کی توحید بیان کرتا رہے گا۔ جب مؤمن بندہ اپنی لحد میں اترے گا تو وہ خوشی کا فرشتہ قبر میں اس کے پاس آئے گا اور اس کو کہے گا: کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ پوچھے گا: تو کون ہے؟ فرشتہ عرض کرے گا: میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں بندے کو پہنچائی تھی۔ آج میں تیری تنہائی میں تیرا ساتھی ہوں۔ میں تجھے تیری حجت تلقین کروں گا اور تجھے سچی بات پر ثابت قدم رکھوں گا۔ قیامت کے دن تیرے لیے

گواہی دوں گا، تیرے پروردگار کے حضور تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تجھے تیرا گھر دکھاؤں گا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده

۱۶۴۱۰..... مغفرت کو واجب کرنے والی چیز اپنے مؤمن بھائی کو خوشی کا موقع فراہم کرنا ہے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن جهم بن عثمان عن عبدالله بن سرجس عن ابیه عن جده وعندی انه تصحیف وانما هو عبدالله بن الحسن عن ابیه عن جده کما فی معجم الکبیر للطبرانی وفوائد سمویه وقد تقدم.

۱۶۴۱۱..... جس نے کسی مؤمن کو خوشی دی اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کے پاس ایک عہد لے لیا اور جس نے اللہ کے پاس عہد لے لیا اس کو کبھی جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی۔ الافراد للدارقطنی، ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام:..... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں زید بن سعید الواسطی متفرد ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معجم میں فرماتے ہیں: یہ خبر منکر ہے۔ اگرچہ اس کے راوی بڑے بڑے ثقہ ہیں لیکن اس میں زید کی طرف سے آفت آئی ہے اور میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ کسی نے زید پر جرح کی ہو یا ان کی تعدیل کی ہو۔

نیز ضعف حدیث کے لیے دیکھئے المتناھیۃ ۸۵۱۔

۱۶۴۱۲..... جس نے کسی مسلمان بھائی کو دنیا میں خوشی عطا کی اللہ پاک اس کے بدلے ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جس کے ذریعے دنیا کے گھر میں مصیبتیں دفع فرمادے گا۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اس خوشی سے قریب ہوگا۔ جب بھی اس کے پاس کسی ہولناک چیز کا گذر ہوگا تو اس کو وہ خوشی کہے گی: ذرمت، بندہ اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ خوشی کہے گی: میں وہ سرور اور خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کو دی تھی۔

الخطیب وابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام:..... المتناھیۃ ۸۴۹۔

۱۶۴۱۳..... جس نے میرے بعد کسی مسلمان کو خوشی پہنچائی اس نے مجھے میری قبر میں خوش کیا اور جس نے مجھے میری قبر میں خوش کیا اللہ پاک قیامت کے روز اس کو خوش کردے گا۔ ابو الحسین بن شمعون فی امالیه وابن النجار عن ابن مسعود رضی الله عنهما

۱۶۴۱۴..... اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین اعمال میں سے کسی مسلمان کو خوشی دینا ہے یا اس سے کوئی غم دور کرنا یا اس کا قرض ادا کرنا یا بھوکے کو کھانا کھلانا ہے۔

ابن المبارک عن ابی شریک مرسلاً

۱۶۴۱۵..... اے انس! کیا تجھے نہیں معلوم کہ مغفرت کو واجب کرنے والی چیز مسلمان بھائی کو (جائز امور میں) خوشی دینا، اس سے تکلیف کو دور کرنا یا اس کے غم کو ہلکا کرنا یا اس کو مال کی امید دلانا یا اس کا قرض ادا کرنا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک رکھنا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی الله عنه

۱۶۴۱۶..... افضل الاعمال کسی مسلمان کو خوشی فراہم کرنا ہے۔ الکامل لابن عدی عن جابر رضی الله عنه

۱۶۴۱۷..... کوئی شے اللہ کے ہاں کسی مسلمان بھائی کو خوش کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ ابن البخاری عن ابن عمرو

۱۶۴۱۸..... مغفرت کو واجب کرنے والی چیز مسلمان بھائی کو خوشی دینا، اس کی بھوک کو مٹانا اور اس کے دکھ کو سکھ میں بدلنا ہے۔

محمد بن الحسین بن عبدالملک، مسند البزار فی فوائده عن جابر رضی الله عنه

متفرق انواع ..... الاکمال

۱۶۴۱۹..... انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں لگا ہوا ناک جس کو تو دفن کردے اور ہر وہ ایذاء رساں چیز جس کو راستے سے ہٹائے صدقہ ہے۔ اگر ان چیزوں پر تو قادر نہ ہو تو چاشت کی دو رکعت نماز نفل تیری طرف سے تمام جوڑوں کا صدقہ بن جائیں گی۔ مسند احمد، ابو داؤد، مسند

ابی یعلی، الرویانی، ابن خزیمة، ابن حبان، ابن السنی، ابونعیم فی الطب، السنن لسعید بن منصور عن عبداللّٰہ بن بریدة عن ابیہ

۱۶۴۲۰ ... بنی آدم کا ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ پس جس نے اللہ اکبر کہا، الحمد للہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا، استغفر اللہ کہا، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹائی، یا نیکی کا حکم کیا یا برائی سے روکا تین سو ساٹھ مرتبہ۔ تو قیامت کے دن اس کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ اپنی جان جہنم سے بچا چکا ہوگا۔ ابوالشیخ فی العظمة عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۴۲۱ ... ابن آدم میں تین سو ساٹھ ہڈیاں ہیں، ہر ہڈی کی طرف سے ہر روز ایک صدقہ کرنا ابن آدم پر لازم ہے، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون اس کی ہمت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرا مسافر کی رہنمائی کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے، کسی بھٹکے کی طرف سے بات کسی کو سمجھا دینا صدقہ ہے، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی ہمت بھی کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے شر کو لوگوں سے روک لے یہ بھی صدقہ ہے۔ جو تو اپنی جان پر کرتا ہے۔ ابن السنی فی الطب، حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۴۲۲ ... ابن آدم کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر جوڑا گیا ہے۔ جس نے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا، امر بالمعروف کیا، نہی عن المنکر کیا مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ شے کانٹے دار چھڑی یا کوئی پتھر ہٹایا اور یہ نیکی کے مختلف کام جوڑوں کے بقدر کیے تو اس نے اپنی جان کو جہنم کی آگ سے بچا لیا۔ ابن السنی وابونعیم فی الطب عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۴۲۳ ... بنی آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک صدقہ ہے۔ پوچھا گیا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے کمزور کے بوجھ کو اٹھانا صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے۔ الصحیح لابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۲۴ ... ہر مسلمان پر ہر روز صدقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، جنازے کی نماز پڑھنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے اور تو کسی کمزور کی مدد کرے یہ بھی صدقہ ہے۔ ابونعیم فی تاریخ اصبھان، الخطیب وابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۴۲۵ ... انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازم ہے، کسی شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو سخت ہے۔ ارشاد فرمایا: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صدقہ ہے۔ کمزور کا سامان اٹھانا صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر اٹھنے والا قدم صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۲۶ ... کیا کوئی آدمی اس پر صدقہ کر سکتا ہے تا کہ یہ بھی قوم کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن للدارمی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالک، مصنف ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلا، عبدالرزاق عن ابی عثمان النھدی مرسلاً

۱۶۴۲۷ ... ابن آدم میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے، جس پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہو صدقہ واجب نہ ہو۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! ہم میں کس کو صدقہ کرنے کی گنجائش ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیر کے دروازے بہت ہیں: سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالہ الااللّٰہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا، بہرے کو اونچا سنانا، اندھے کو راہ دکھانا، کسی حاجت مند کو حاجت روائی کا حل بتانا، اپنی مضبوط ٹانگوں کے ساتھ لاچار فریادرس کی مدد کو چلنا اور اپنے مضبوط بازوؤں کے ساتھ ضعیف کا بوجھ اٹھانا یہ سب چیزیں تیری طرف سے تیری جان پر صدقہ ہیں۔

الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

صدقہ کے اجر دلانے والے اعمال

۱۶۴۲۸ ... تیری ذات میں بہت سے صدقے ہیں۔ تو کسی صاف نہ بولنے والے کی طرف سے اس کے مقصد کو واضح کر کے بیان کر دے یہ بھی تیرا صدقہ ہے۔ کسی کم سننے والے کو صحیح طرح سنا کر سمجھا دینا بھی تیرے لیے صدقہ ہے، کمزور نگاہوں والے کو اپنی تیز نگاہوں کے ذریعے راستہ دکھانا بھی

صدقہ ہے، اپنی گھر والی کے ساتھ مباشرت کرنا صدقہ ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ہمارا کوئی آدمی اپنی شہوت پوری کرے اس میں بھی اس کو اجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تو غیر محل میں اپنی شہوت پوری کرے تو کیا تجھ پر گناہ نہ ہوگا؟ صحابی نے عرض کیا: جی ہاں ضرور۔ ارشاد فرمایا: تو شر میں گناہ سمجھتے ہو تو خیر میں ثواب کیوں نہیں سمجھتے۔ السنن للبیھقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۲۹..... اگر چہ تو نے خطبہ (بات کو) مختصر کیا ہے مگر سوال تو نے بڑا کردیا ہے (پس سن!) جان کو آزاد کرایا کر، اور گردن چھڑایا کر۔ پوچھا: کیا دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، (عتق النسمة) جان کو آزاد کرایا کر اس کا مطلب ہے تو اکیلا کسی جان کو (خرید کر) آزاد کرائے اور (فک الرقبة) گردن چھڑانے کا مطلب ہے کہ غلام کو آزاد کرانے میں اس کی قیمت میں مدد کیا کر۔

پھر فرمایا: خوب دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دیا کر، ظالم رشتے دار پر احسان کیا کر، اگر تو اس کی طاقت نہ رکھ سکے تو بھوکے کو کھانا کھلایا کر، پیاسے کو پانی پلایا کر، نیکی کا حکم کیا کر، برائی سے روکا کر اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کو خیر کے سوا ہر بات سے روکا کر۔

سنن ابی داؤد، ابن حبان، السنن للبیھقی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن البراء رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک اعرابی نے سوال کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی شے سکھا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔

۱۶۴۳۰..... یہ بھی صدقہ ہے کہ جان کو آزاد کرے اور گردن چھڑائے۔ کہنے والے نے کہا: کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، عتق (آزادی) یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کردے۔ اور فکاک (گردن چھڑانا) یہ ہے کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔ سائل نے عرض کیا: اگر میں اس کام کی طاقت نہ رکھ سکوں؟ ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلا یا پیاسے کو پانی پلا۔ عرض کیا: اگر مجھ سے یہ بھی ممکن نہ ہو؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کر اور برائی سے منع کر۔ عرض کیا: اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکے؟ ارشاد فرمایا: خوب دودھ دینے الے جانور کو دودھ پینے کے لیے (کسی مستحق کو) دیدے اور رشتہ دار پر مہربانی کر۔ عرض کیا: اگر میں اس کی طاقت نہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: لوگوں سے اپنی تکلیف کو دور رکھ۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۱..... اگر چہ تو نے بات مختصر کی ہے لیکن سوال بڑا کردیا ہے! جان کو آزاد کر اور گردن چھڑانے میں مدد کیا کر۔ عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا کسی غلام کو آزاد کردے اور گردن چھڑانے میں مدد کرنے کا مطلب ہے کہ اس کو آزاد کرنے میں جس قدر ہو سکے مال کی مدد کیا کر۔ ان کے علاوہ دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دیا کر۔ ظالم رشتے دار کی مدد کیا کر، اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلایا کر، پیاسے کو پانی پلایا کر، نیکی کا حکم کیا کر اور برائی سے روکا کر۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان کو خیر کے سوا باتوں سے چپ رکھا کر۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن حبان، السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن البراء

۱۶۴۳۲..... کم سننے والے کو اچھی طرح کہہ کر سنا دینا صدقہ ہے۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۳..... اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیلنا صدقہ ہے، لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ گم راستوں والی زمین میں کسی کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۴..... جنگل بیابان والی زمین میں اپنے بھائی کے ساتھ چلنا صدقہ ہے۔ ابوالشیخ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۵..... جو اپنے بھائی کے ساتھ وحشت والی جگہ میں نکلا گویا اس نے غلام آزاد کردیا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۶..... جس نے اپنے بھائی کو جوتے کا تسمہ دیا گویا اس نے اس کو اللہ کی راہ میں ہتھیار کے ساتھ مسلح کر کے گھوڑے پر سوار کیا۔

الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت میں محمد بن حیان ازھر باہلی ضعیف ہے نیز دیکھئے المتناھیة ۸۳۳۔

۱۶۴۳۷..... نیک بات صدقہ ہے اور ہر قدم جو تو نماز کے لیے اٹھائے صدقہ ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، القضاعی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۸..... لوگوں نے حق بات کہنے سے زیادہ افضل صدقہ کوئی نہیں کیا۔ ابن النجار عن سمرة

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۸۵۔

۱۶۴۳۹..... کوئی صدقہ اس سے افضل نہیں ہے کہ تو ایسے غلام پر صدقہ کرے جو برے آقا کی غلامی میں ہو۔

الضعفاء للعقيلي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۶۴۴۰..... کوئی صدقہ اس سے افضل نہیں ہے کہ ایسے غلام پر صدقہ کیا جائے جو برے مالک کے قبضے میں ہو۔

الحكيم، الشيرازي في الالقاب والخطيب عن ابي هريرة رضي الله عنه

کلام:..... الضعیفۃ ۱۷۶۷۔

۱۶۴۴۱..... ہر نیکی صدقہ ہے مالدار کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنهما

۱۶۴۴۲..... جنت میں جو پہلے داخل ہوں گے وہ اہل معروف (نیکی کرنے والے) ہیں اور ہر نیکی صدقہ ہے۔

ابو الشيخ في الثواب عن عائشة رضي الله عنها

۱۶۴۴۳..... ہر نیکی صدقہ ہے۔ نیکی کرنا ستر مصیبتوں سے بچاتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے، نیکی اور برائی دو مخلوق ہیں جو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے کھڑی ہوں گی۔ پس نیکی کرنا اہل نیکی کے لئے لازم ہے جو ان کو ہانک کر اور کھینچ کر جنت میں لے جائے گی، اور برائی کرنا اہل برائی کے لیے لازم ہے جو ان کو گھیر گھار کر جہنم میں لے ڈوبے گی۔

ابن ابي الدنيا في قضاء الحوائج، الخرائطي في مكارم الاخلاق عن بلال

۱۶۴۴۴..... کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھ، خواہ تو رسی کا ٹکڑا دے، یا خواہ جوتے کا تسمہ دے، خواہ اپنے ڈول سے پانی کھینچنے والے کے ڈول میں پانی ڈالے، خواہ لوگوں کے راستے میں سے ان کو تکلیف دینے والی شے ہٹائے، خواہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرے، خواہ تو ملاقات کے وقت سلام کہے، خواہ تو کسی تنہا زمین میں تنہا لوگوں کا انیس بنے۔ خواہ کوئی تجھے کسی ایسی بات پر گالی دے جو تو اس میں بھی جانتا ہو مگر تو گالی دینے سے چپ رہے، جس کا اجر تجھے ہوگا اور گناہ اسے ہوگا نیز جو بات تیرے کان کو اچھی لگے اس کو سن لے اور جو بات تیرے کان کو سننا ناگوار ہو اس سے اجتناب کر۔ مسند احمد عن ابي تميمة الهجيمي عن رجل من قومه، مستدرك الحاكم عن جابر بن سليم الهجيمي

۱۶۴۴۵..... کسی نیکی کو کمتر خیال نہ کر خواہ تو اپنے ڈول میں سے دوسرے پانی بھرنے والے کے ڈول میں پانی انڈیلے۔ نیز جب تو اپنے بھائی کے ساتھ اچھی خوشخبری کے ساتھ ملے تو اس کے پیٹھ پھیرنے کے بعد اس کی غیبت نہ کر۔ ابن ابي الدنيا في ذم الغيبة عن سليم بن جابر رضي الله عنه

۱۶۴۴۶..... کسی نیکی کو حقیر خیال نہ کر، اگر تجھے کچھ اور نہ ملے تو لوگوں سے اس طرح ملاقات کر کہ تیرے چہرہ پر مسکراہٹ ہو۔

الصحيح لابن حبان عن ابي ذر رضي الله عنه

۱۶۴۴۷..... کسی نیکی کو کمتر نہ سمجھ! خواہ تو اپنے بھائی سے ہنس مکھ ہو کر ملے اور جب تو سالن بنائے تو شوربے میں اضافہ کرلے اور اپنے پڑوسی کو چمچ بھر بھر کر دیدے۔ الصحيح لابن حبان عن ابي ذر رضي الله عنه

۱۶۴۴۹..... نیکی اپنے نام کی طرح نیک ہے، جو دنیا میں نیکی والے ہیں وہی آخرت میں نیکی والے ہیں۔ ابن النجار عن ابن شهاب مرسلاً

۱۶۴۵۰..... جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک تمام اہل معروف نیکی کرنے والوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا۔ پروردگار فرمائے گا: یہ رہی تمہاری نیکی جو میں نے قبول کرلی ہے اب تم اس کو لے لو۔ بندے کہیں گے: اے ہمارے معبود اور آقا! ہم اس کا کیا کریں گے آپ اس کے مستحق ہیں ہم سے زیادہ۔ آپ ہی لے لیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اس کا کیا کروں میں تو خود نیکی کے ساتھ معروف ہوں۔ تم اس کو لو اور گناہ میں ڈوبے ہوئے لوگوں پر صدقہ کردو۔ پس کوئی آدمی اپنے دوست سے ملے گا جبکہ اس کے سر پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہونگے۔ پھر اس کا دوست اس پر کوئی نیکی صدقہ کردے گا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابن النجار عن انس رضي الله عنه

نیکی اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے

۱۶۴۵۱ ..... اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو وحی فرمائی: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں نے کوئی مخلوق نیکی سے زیادہ محبوب پیدا نہیں کی ہے۔ اور عنقریب میں اس کی کوئی نشانی بناؤں گا۔ پس تو جس کو دیکھے کہ میں نے نیکی اور نیکی کرنا اس کے لیے محبوب کردی ہے نیز لوگوں کو اس کے پاس نیکی کے حصول کے لیے آنا جانا محبوب کردیا ہے۔ تو پس ایسے شخص سے تم محبت اور دوستی رکھنا۔ کیونکہ میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں اور اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جبکہ اگر تو ایسے شخص کو دیکھے جس کے نزدیک نیکی کو ناپسند کردیا ہے اور لوگوں کا اس سے نیکی کے لیے ملنا ناگوار کردیا ہے تو اس سے تو بھی بغض رکھ اور اس سے دوستی نہ کر۔ کیونکہ وہ میری مخلوق میں بدترین انسان ہے۔ الدیلمی عن بکر بن عبداللہ المزنی عن ابیہ

۱۶۴۵۲ ..... مالدار پر رحم کرو جو عارضی طور پر حاجت مند ہوگیا ہو کیونکہ اس پر ایک درہم خرچ کرنا اللہ کے ہاں ستر ہزار درہم خرچ کرنے کے برابر ہے۔

الحافظ ابو الفتیان، الدھستانی فی کتاب فضل السلطان العادل، الخلیلی و الرافعی و الدیلمی، الخطیب فی التاریخ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام: ..... خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔

۱۶۴۵۳ ..... اللہ عزوجل کے کچھ ملائکہ ہیں جن کو جیسے چاہا اللہ نے پیدا کیا ہے اور جیسی چاہی ان کو صورت بخشی ہے وہ اللہ کے عرش کے نیچے ہیں، اللہ پاک نے ان کو الہام کیا ہے کہ وہ طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل ہر روز دو مرتبہ یہ نداء دیا کریں:

آگاہ رہو! جس نے اپنے اہل وعیال اور پڑوسیوں پر وسعت کی اللہ پاک دنیا میں اس پر وسعت فرمائے گا۔ آگاہ رہو! جس نے تنگی کی اللہ پاک اس پر تنگی کرے گا۔ خبردار! اللہ تعالیٰ تمہارے اہل وعیال پر خرچ ہونے والے ایک درہم کے بدلے ستر قنطار (خزانے کے ڈھیر) عطا فرمائے گا اور قنطار وزن میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ پس خرچ کرو، جمع نہ کرو، تنگی نہ کرو، بخل سے کام نہ لو اور جمعہ کے دن تم کو خرچ میں زیادہ وسعت کرنی چاہیے۔

ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

قضاء الحوائج ..... الاکمال

۱۶۴۵۴ ..... اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے داؤد! بندہ قیامت کے دن ایک نیکی لے کر آئے گا میں اس نیکی کے طفیل اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار اور یہ بندہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو اپنے مؤمن بھائی کے کام کے لیے دوڑ دھوپ کرے اور اس کے مسئلہ کو حل کرنے کی خواہش رکھے خواہ وہ حل ہو یا نہیں۔ الخطیب و ابن عساکر عن علی وھو واہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے۔

۱۶۴۵۵ ..... جس نے کسی مؤمن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا یا اس کی دنیا یا آخرت کی ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے دن کوئی خادم عطا فرمائے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۵۶ ..... جس نے مسلمان بھائی کی کوئی دنیاوی حاجت پوری کی اللہ پاک اس کے لیے بہتر حاجتیں پوری فرمائے گا جن میں سب سے کم مغفرت ہے۔ الخطیب عن ابی دینار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... المتناھیۃ ۸۴۶۔

۱۶۴۵۷ ..... جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی گویا اس نے ساری زندگی اللہ کی خدمت کی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، والخرائطی فی مکارم الاخلاق، حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۷۹۲، الضعیفۃ ۷۵۳۔

۱۶۴۵۸..... جس نے اپنے کسی بھائی کی کوئی حاجت پوری کی جو گناہ کی نہ ہو تو گویا اس نے ساری عمر اللہ کی خدمت کی۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۴۵۹... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی اللہ کی رضاء کے لیے حاجت پوری کی اللہ پاک اس کے لیے دنیا کی عمر سات ہزار سال لکھے گا دن میں روزے اور رات بھر قیام کرنے کے ساتھ۔ ابن عساکر عن انس وفیہ الحسین بن داؤد البلخی قال الخطیب: لیس بثقة حدیثہ موضوع

کلام: ...... روایت کی سند میں حسین بن داؤد بلخی ہے، امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ثقہ نہیں ہے اور اس کی روایت من گھڑت ہے۔

اچھی سفارش کا اجر

۱۶۴۶۰..... جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے بادشاہ یا کسی حاکم کے پاس اس کا مسئلہ حل کرانے کا ذریعہ بنے نیکی کے کام اور اس کو خوشی پہنچائے تو اللہ پاک جنت کے بلند درجات اس کو عطا فرمائے گا۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہما

۱۶۴۶۱... جو اپنے مسلمان بھائی کے کسی نیکی کے کام میں یا کسی مشکل کے حل میں بادشاہ کے ہاں واسطہ بنے اس کی پل صراط پر گذرنے پر مدد کی جائے گی جس دن اور قدم پھسلیں گے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۶۲..... جو اپنے مسلمان بھائی کے کسی نیکی کے کام میں یا اس کی کسی مشکل کو آسان کرنے میں بادشاہ کے ہاں درمیانی واسطہ بنے اللہ پاک قیامت کے دن پل صراط پر گذرنے میں اس کی مدد فرمائے گا جس دن بہت سے قدم پھسل جائیں گے۔

الحسن بن سفیان، ابن حبان، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن عائشة، صحیح

۱۶۴۶۳... جو اپنے کسی بھائی کے کام میں ہو اللہ پاک اس کے کام میں ہوتا ہے اور جو کسی مسلمان سے کوئی دکھ درد دور کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کا دکھ درد دور فرمائیں گے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۶۴..... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کی حاجت کے لیے پیدا فرمایا ہے، لہٰذا اللہ پاک لوگوں کی حاجتیں ان کے ہاتھوں سے پورا فرماتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن الحسن مرسلاً

۱۶۴۶۵... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں، جن کی طرف لوگ اپنی حاجتوں میں رجوع کرتے ہیں، یہ لوگ قیامت کے عذاب سے مامون ہوں گے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۶۶..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد اور فائدے کے لیے چلا اس کو اللہ عزوجل کی راہ میں مجاہدین کا ثواب ہوگا۔

ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہما

کلام: ...... التنزیہ ۱۴۲/۲، ذیل اللآلی ۱۱۵۔

۱۶۴۶۷..... جس نے اپنے پریشان حال بھائی کی مدد کی اللہ پاک اس کے قدموں کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے جس دن پہاڑ بھی پھسل جائیں گے۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۶۸... جس نے کسی مسلمان کی مدد کی کسی بات کے ساتھ یا اس کے لیے چند قدم بھرے اللہ پاک قیامت کے دن امن کی حالت میں اس کا حشر انبیاء اور رسولوں کے ساتھ فرمائیں گے اور اس کو ایسے ستر شہیدوں کا ثواب عطا فرمائیں گے جو اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے گئے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۴۶۹ جس نے کسی مؤمن کی ضرورت میں اس کی مدد کی اللہ پاک اس کو تہتر رحمتیں نصیب فرمائے گا۔ ایک رحمت کے طفیل اس کی دنیا درست فرمادے گا اور بہتر رحمتیں اس کے لیے جنت کے درجات بلند کرنے کے لیے ذخیرہ فرمادے گا۔

ابو الفتیان الدہستانی فی کتاب فضل السلطان العادل عن عبدالغفار بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن سعد الانصاری عن ابیہ

۱۶۴۷۰...... جس نے کسی مصیبت زدہ کی مدد کی اللہ پاک اس کے لیے تہتر نیکیاں لکھے گا۔ایک رحمت کے ساتھ اللہ پاک اس کی دنیا اور آخرت درست فرمائے گا۔بہتر نیکیاں جنت میں اس کے درجات بلند کرنے کا باعث بنیں گی۔

الترمذی، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، ابن عساکر عن زیاد بن حسان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... زیاد متروک راوی ہے،امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زیاد کی حضرت انس سے مروی احادیث موضوع من گھڑت ہیں۔نیز امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۱۶۴۷۱...... جس نے کسی پریشان حال کی مدد کی اللہ پاک اس کو تہتر مغفرت عطا فرمائے گا۔ایک دنیا میں اور بہتر جنت کے بلند درجات میں۔اور جس نے یہ پڑھا:

اشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا أحد

اللہ پاک چالیس ملین نیکیاں عطا فرمائے گا۔ابن عساکر عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی الحسین المالکی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۲...... جس نے کسی مؤمن سے کسی تکلیف کو دور کیا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن پل صراط پر نور کے دو حصے عطا فرمائیں گے اور ان دو حصوں سے اس قدر اللہ کی مخلوق روشنی حاصل کرے گی جن کی تعداد خدا ہی کے علم میں ہے۔

التاریخ للحاکم، الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۳...... جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں اس کے ساتھ چلا اور اللہ کے لیے اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھا اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں حائل فرما دے گا اور ہر دو خندقوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان جتنا فاصلہ ہوگا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۶۴۷۴...... جو اپنے بھائی کے کام میں چلا اللہ پاک اس کو پچھتر ہزار فرشتوں کے سائے میں رکھے گا حتیٰ کہ وہ اپنے بھائی کے کام سے فارغ ہو اور جب وہ اس کام سے فارغ ہوگا اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھا جائے گا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنھما وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ معاً

۱۶۴۷۵...... جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں نکلا تو قیامت کے دن اس کے میزان عمل کے پاس میں کھڑا رہوں گا اگر وہ بھاری نکلی تو ٹھیک ورنہ میں اس کے لیے شفاعت کروں گا۔ ابونعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۶...... جو اپنے حق کے ساتھ اپنے بھائی کی طرف چلا حتیٰ کہ اس کو ادا کر دیا اس کو صدقہ کا ثواب ہے۔

سنن ابی داؤد، السنن لسعید بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۷...... آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کھڑا ہونا (اس کی حاجت روائی کے لیے) مسجد میں ایک سال کے اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۸...... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے نکلا حتیٰ کہ اس کا کام پورا کر دیا اللہ پاک اس کو پانچ ہزار فرشتوں کے سائے میں رکھے گا حتیٰ کہ وہ شام کرے اگر صبح کو اس کے کام میں نکلا ہے، اور وہ کوئی قدم نہیں اٹھائے گا مگر اللہ پاک اس کو ستر نیکیاں عطا فرمائے گا۔اور کوئی قدم نہیں رکھے گا مگر اس کی ایک خطا معاف فرمائے گا۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق والرافعی عن ابن عمر وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، معاً

۱۶۴۷۹...... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں چلا اللہ پاک اس کو ہر قدم اٹھانے کے ساتھ ستر نیکیاں عطا کرے گا اور ستر برائیاں اس کی مٹائے گا حتیٰ کہ وہ واپس آئے جہاں سے چلا تھا۔اگر اس کے ہاتھوں اس کی حاجت پوری ہوگئی تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا گویا آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے اور اگر اس کے کام کے دوران اس کی موت واقع ہوگئی تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی، ابوالشیخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الخطیب، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ، وھو ضعیف واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:......روایت ضعیف ہے جبکہ امام ابن جوزی نے اس کو من گھڑت موضوع احادیث میں شمار کیا ہے، تذکرۃ الموضوعات ۶۹، التنزیہ ۲/۱۲۹، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۲۔

۱۶۴۸۰.....اللہ پاک مسلسل بندے کی حاجت میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، سمویہ، الکبیر للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن زید بن ثابت

۱۶۴۸۱.....جب اللہ پاک کسی بندے پر کوئی نعمت تام کرتا ہے پھر لوگوں کے کام اس کے ساتھ لگا دیتا ہے اگر وہ ان کی حاجت روائی نہیں کرتا تو خود اس نعمت کو زوال کے لیے پیش کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۸۲.....کوئی بندہ ایسا نہیں جس پر اللہ کوئی نعمت انعام کرے اور اس نعمت کو مکمل کردے پھر لوگوں کی حاجت اس کے ساتھ متعلق کردے لیکن وہ ان سے عہدہ برآنہ ہو تو وہ اپنی نعمت کو معرض زوال میں ڈال دے گا۔ ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۸۳.....کوئی بندہ یا بندی ایسی نہیں جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں نکلنا چھوڑ دے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں چلتا ہے۔ اور جو بندہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چھوڑ دے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں اس سے کئی گنا خرچ کرتا ہے اور حج کو کسی دنیاوی کام کی وجہ سے نہیں چھوڑتا مگر وہ واپس آنے والے حاجیوں کو دیکھ لیتا ہے اس دنیا کے کام کے پورا ہونے سے قبل۔ الکبیر للطبرانی عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۸۴.....کوئی بندہ یا بندی ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضاء میں خرچ کرنے کو اچھا گمان نہ کرے مگر وہ اللہ کی ناراضگی میں اس کے بقدر ضرور خرچ کرے گا۔ کوئی بندہ کسی مسلمان بھائی کی ذمہ داری سے ہاتھ نہیں اٹھاتا اور اس کی حاجت براری میں اس کے ساتھ نکلنے سے جی نہیں چراتا خواہ وہ کام پورا ہو یا نہیں، مگر وہ ایسی محنت ومشقت میں ضرور مبتلا کیا جاتا ہے جس میں وہ گناہ کا بار بھی اٹھاتا ہے اور کوئی اجر بھی نہیں پاتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۴۸۵.....اللہ تعالیٰ جس بندے پر کوئی نعمت انعام فرماتا ہے، لوگوں کی مؤونت۔ ذمہ داری بھی اس پر زیادہ کر دیتا ہے اگر وہ اس ذمہ داری کو اٹھانے سے عاجز ہوتا ہے تو اس نعمت کو بھی خطرۂ زوال کی نذر کر دیتا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۸۶.....جس نے کسی مؤمن سے کوئی تکلیف دور کر دی اللہ پاک قیامت کے دن اس سے مصیبت کو دور کر دیں گے، جس نے کسی مؤمن کی پردہ پوشی کی اللہ پاک اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے اور جس نے کسی مؤمن سے کوئی دکھ درد دور کیا اللہ پاک اس کے دکھ درد کو دور فرمائیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرہ

۱۶۴۸۷.....جس نے کسی مصیبت زدہ پر کوئی مصیبت دنیا میں دور کی اللہ پاک آخرت میں اس کی مصیبت کو دور فرمادیں گے۔ جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ پاک آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ جس نے دنیا میں کسی کے رنج وغم کو دور کر دیا اللہ پاک آخرت میں اس کے رنج وغم کو دور فرمائیں گے اور اللہ پاک آدمی کی مدد میں رہتا ہے جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فرع.....مشرک پر اور اس کی طرف سے نیکی اور صدقے کے بیان میں

۱۶۴۸۸.....مشرک کا صدقہ اس کو نفع نہیں دے گا کیونکہ اس نے ایک دن بھی نہیں کہا: اے پروردگار! قیامت کے دن میری خطاؤں کو معاف کر دے۔

مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابن جدعان جاہلیت کے زمانے میں صلہ رحمی کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا یہ اس کے لیے نافع ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں، الخ۔

الاکمال

۱۶۴۸۹...... بہر حال یہ نیکیاں اس کو تو نفع نہیں دے سکتیں، لیکن اس کی آل اولاد کو نفع دیں گی اور وہ کبھی رسوا ہوں گے اور نہ ذلیل اور نہ کبھی فقیر ہوں گے۔ البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن سلمان بن عامر الضبی

فائدہ:...... حضرت سلمان بن عامر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والد مہمانوں کی خاطر تواضع فرماتے تھے، پڑوسیوں کا اکرام کرتے تھے، ذمہ داری کو نبھاتے تھے اور آنے والے اجتماعی خطرات وحوادث میں اپنا مال خرچ کرتے تھے تو کیا یہ چیزیں ان کے لیے نفع مند ثابت ہونگی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ شرک کی حالت میں مرے تھے؟ عرض کیا جی ہاں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۴۹۰...... بہر حال اگر تیرے باپ نے توحید کا اقرار کیا ہوگا پھر وہ اسی پر قائم رہا اور پھر تو اس کی طرف سے صدقہ کرے تو یہ صدقہ اس کے لیے نفع مند ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۴۹۱...... اے عائشہ! اس نے کسی دن نہیں کہا: اے پروردگار قیامت کے دن میری خطا کو معاف کردے۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:...... یہ روایت نمبر ۱۶۴۸۸ کا تکرار ہے۔ مذکورہ روایت کا ملاحظہ فرمائیے۔

۱۶۴۹۲...... اس کو یہ نفع نہیں دے گا۔ اس نے کسی دن نہیں کہا: رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین. مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

ابن جدعان کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا فرمان۔

۱۶۴۹۳...... کیسے اے عائشہ! جبکہ اس نے کسی گھڑی رات میں اور نہ دن میں رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین نہیں کہا۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۴۹۴...... وہ دنیا کے لیے، دنیا کی تعریف حاصل کرنے کے لیے اور ناموری پانے کے لیے دیا کرتا تھا اور اس نے کبھی یہ نہیں کہا: رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین اے پروردگار! قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۴۹۵...... تیرے باپ نے ایک چیز (یعنی ناموری) کا ارادہ کیا تھا اور اس کو اس نے پالیا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۴۹۶...... تیرا باپ چاہتا تھا کہ اس کا نام لیا جائے پس اس کا نام لے لیا گیا۔ الکبیر للطبرانی عن سھل بن سعد

چوتھی فصل ...... مصرف زکوٰۃ کے بیان میں

۱۶۴۹۷...... اللہ تعالیٰ صدقات (مصرف زکوٰۃ وغیرہ) کے بارے میں کسی نبی وغیرہ کے فیصلہ پر راضی نہ ہوا حتیٰ کہ خود اللہ پاک نے مصارف زکوٰۃ کو آٹھ جگہ تقسیم فرمایا اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھے تیرا حق دے دیتا ہوں۔ ابو داؤد عن زیادہ بن الحارث الصدائی

فائدہ:...... فرمان الٰہی ہے:

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل.

صدقات (یعنی زکوٰۃ وخیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضداروں (کے قرض ادا کرنے میں) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں۔

صدقات یعنی فرض زکوٰۃ صرف ان آٹھ مصارف میں خرچ کی جاسکتی ہے جبکہ نفلی صدقات کے لیے کوئی قید نہیں ہے۔

کلام:...... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت کی اسناد میں عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے، جس کے متعلق کئی ایک نے

کلام کیا ہے۔ دیکھئے عون المعبود ۳۹/۵۔

۱۶۴۹۸... مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس چکر کاٹتا پھرے اور اس کو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں واپس کر دیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو مالداری نہ پائے جو اس کو لوگوں سے بے نیاز کر دے اور نہ اس کو کوئی مسکین سمجھ سکے کہ پھر اس پر صدقہ کرے اور نہ وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرتا پھرے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۴۹۹... اگر تم چاہو تو میں تم کو دیدیتا ہوں لیکن اس میں کسی مالدار کا کوئی حصہ ہے اور نہ تگڑے کمانے والے کا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن رجلین

لوگوں سے نہ مانگنا چاہئے

۱۶۵۰۰... مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک دو لقمے لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور وہ شرم وحیا بھی کرتا ہو اور لوگوں سے پیچھے پڑ کر سوال نہ کرتا ہو۔ البخاری، ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۵۰۱... صدقہ۔ زکوٰۃ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی صحیح سالم تگڑے آدمی کے لیے حلال ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو، البخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۵۰۲... ایک آدمی نے کہا: آج رات میں صدقہ (زکوٰۃ) نکالوں گا، چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور اس کو (لاعلمی میں) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح کو لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی چور پر صدقہ کر دیا گیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور کو صدقہ دلایا۔ میں آج رات پھر (کسی مستحق کو) صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور (لاعلمی میں) ایک زانیہ کو صدقہ دے آیا۔ صبح کو پھر لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور اور زانیہ کو صدقہ دلایا۔ اب میں پھر صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ پھر صدقہ لے کر نکلا اور۔ لاعلمی میں ایک مالدار کو تھما آیا۔ صبح کو لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی نے مالدار آدمی کو صدقہ دیدیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور، زانیہ اور مالدار آدمی کو صدقہ دلایا۔ رات کو اس کو خواب میں آیا کسی نے کہا: تو نے چور کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، تو نے زانیہ کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ زنا سے باز آجائے اور تو نے مالدار آدمی کو صدقہ دیا ممکن ہے کہ اس کو عبرت حاصل ہو اور وہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے لگے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۵۰۳... صدقہ کسی مالدار آدمی کے لیے حلال نہیں ہے سوائے پانچ صورتوں کے: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو، صدقات وصول کرنے پر عامل (نگران) ہو، قرض دار ہو، یا کسی مالدار آدمی نے صدقہ کی چیز کو مستحق فقیر سے اپنے مال کے بدلے خریدا ہو یا کسی مالدار آدمی کا کوئی مسکین پڑوسی ہو جس پر صدقہ کیا گیا پس مسکین نے اپنے مالدار پڑوسی کو اس میں سے ہدیہ دیا تو مالدار آدمی کو اس صدقے میں سے کھانا جائز ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۶۵۰۴... صدقہ مالدار کے لیے حلال نہیں ہے سوائے تین مالداروں کے لیے اللہ کی راہ میں چلنے والا (مجاہد) یا مسافر (جس کے پاس سفر میں محتاجی آگئی ہو) یا اگر تیرے فقیر پڑوسی پر صدقہ کیا گیا ہو اور وہ تیرے لیے اس میں سے ہدیہ بھیجے یا تجھے اس کھانے پر بلائے تب تیرے لیے بھی وہ صدقہ کا مال حلال ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۶۵۰۵... اے بنی ہاشم اپنی جانوں کو صبر کراؤ کیونکہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام:... ضعیف الجامع ۹۸۳۔

۱۶۵۰۶... اللہ نے اس بات سے انکار کر دیا ہے اور اس کے رسول نے بھی کہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل تمہارے لیے (یعنی بنی ہاشم کے

لیے) کر دے۔الکبیر للطبرانی عن المطلب بن ربیعة

۱۶۵۰۷..... یہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں اور یہ محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں ہیں۔مسلم، ابو داؤد، النسائی عن عبدالمطلب بن ربیعة

۱۶۵۰۸..... ہم آل محمد ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام بھی انہی میں سے ہوتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

۱۶۵۰۹..... میں اپنے اہل کے پاس جاتا ہوں وہاں کوئی کھجور اپنے بستر پر یا اپنے گھر میں (کہیں) پڑی پاتا ہوں تو اس کو اٹھا کر کھانا چاہتا ہوں مگر پھر ڈر جاتا ہوں کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو اور پھر اس کو پھینک دیتا ہوں۔مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۰..... اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو کھالیتا۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۱ وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ، البخاری، مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... ایک مرتبہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں گوشت دیا گیا۔انہوں نے ہانڈی میں وہ گوشت ڈال کر آگ پر چڑھا رکھا تھا۔آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: کیا اس میں سے ہم کو نہیں کھلاؤ گی؟ انہوں نے عرض کیا یہ تو ہم کو صدقہ میں دیا گیا ہے۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہم کو ہدیہ کردو۔

۱۶۵۱۲ اس کو قریب کر دے یہ اپنے مقام تک پہنچ گئی ہے۔مسلم عن جویریة رضی اللہ عنہا

۱۶۵۱۳ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر صدقہ حرام کر دیا ہے اور میرے اہل بیت پر۔ابن سعد عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۴ صدقہ آل محمد کے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔مسند احمد، مسلم عن عبدالمطلب بن ربیعة

۱۶۵۱۵ صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں شمار ہوتا ہے۔الترمذی، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

۱۶۵۱۶ ہمارے موالی (غلام) ہم میں سے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۵۱۷ قوم کا مولیٰ (غلام) انہی میں سے ہے۔البخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۸ آدمی کا غلام اس کا بھائی اور اس کا چچازاد ہے۔الکبیر للطبرانی عن سہل بن حنیف

۱۶۵۱۹ ہم آل محمد ہیں صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔مسند احمد، الضعفاء للعقیلی عن الحسن

۱۶۵۲۰ خہ، خہ! اس کو پھینک دے، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔البخاری، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۶۵۲۱..... صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔الشیرازی فی الالقاب عن عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلی

۱۶۵۲۲..... صدقہ میرے لیے حلال نہیں ہے، اور نہ میرے گھر والوں کے لیے حلال ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن مولی رسول اللہ ﷺ یقال لہ طہمان أذکوان

۱۶۵۲۳..... صدقہ محمد کے لیے حلال ہے اور نہ آل محمد کے لیے حلال ہے۔ الخطیب عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۶۵۲۴ خہ، خہ! پھینک اس کو، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔البخاری، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔تب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۵۲۵..... صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے، اللہ پاک لعنت کرے اس شخص پر جو غیر باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اور اس غلام شخص پر بھی لعنت کرے جو اپنے کو غیر آقا کی طرف منسوب کرے الخ اولاد صاحب بستر (خاوند یا مالک باندی) کی ہے

بدکار کے لیے پتھر ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدیا ہے، اس لیے کسی وارث کے لیے خود کوئی وصیت کرنا درست نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن البراء وزید بن ارقم، مسند احمد عن عمرو بن خارجة

۱۶۵۲۶..... ہم ہدیہ کھاتے ہیں، صدقہ نہیں کھاتے۔ البخاری، مسلم عن سلمان

۱۶۵۲۷..... ہم اہل بیت ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ربیعه

۱۶۵۲۸..... ہم آل محمد ہیں، صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے، یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لیکن تمہارا کیا خیال ہے جب میں جنت کے حلقوں کو پکڑوں گا تو کیا میں تم پر کسی اور کو ترجیح دوں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۲۹..... ہم اہل بیت ہیں، ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے اور ہمارے موالی ہم میں سے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، البخاری، مسلم، ابن منده، ابن عساکر عن میمون مولی النبی ﷺ، الرویانی، ابن عساکر عن کیسان مولی النبی ﷺ، البغوی، ابن عساکر عن هرمز مولی النبی ﷺ

۱۶۵۳۰..... اے اہل بیت! تمہارے لیے صدقات میں سے کوئی چیز حلال نہیں ہے اور نہ ہاتھوں کا میل کچیل۔ بے شک تمہارے لیے مال غنیمت کے خمس کا خمس (پانچویں حصے کا پانچواں حصہ) ہے جس سے تم کو مالداری حاصل ہو یا کفایت حاصل ہو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۱..... اے ابورافع! صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی بھی قوم کا مولی (غلام اور آزاد کردہ غلام) انہی میں شمار ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۲..... اے لوگو! صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے کسی گھر والے کے لیے۔ خبردار! میرے لیے اور نہ کسی مسلمان کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے معمولی اون کے بقدر بھی کوئی شے حلال نہیں (تقسیم سے قبل)۔

الباوردی، ابن منده، ابونعیم عن خارجة بن عمرو حلیف ابی سفیان وقال:انه خطأ

۱۶۵۳۳..... اے بنی عبدالمطلب! صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے اس کو کھاؤ اور نہ اس کے کام۔ صدقات وصولی وغیرہ پر لگو۔

ابن سعد عن عبدالملک بن المغیرة مرسلاً

۱۶۵۳۴..... اے بنی ہاشم! صدقہ سے بچو! اور نہ اس کے کسی کام پر لگو، یہ تمہارے لیے درست نہیں ہے کیونکہ یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔

ابونعیم عن عبداللہ بن المغیرة الهاشمی عن ابیه واکثر من عرف من الصحابة

۱۶۵۳۵..... اے طہمان! صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے اور کسی قوم کا مولی انہی میں سے ہوتا ہے۔

البغوی، الباوردی، ابن عساکر عن طهمان مولی رسول اللہ ﷺ

۱۶۵۳۶..... اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ میں سے ہے تو میں اس کو کھالیتا۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی، ابوعوانة، الصحیح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۵۳۷..... صدقہ ہمارے لیے حلال ہے اور نہ ہمارے موالی کے لیے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۸..... میں نے ایک کھجور پڑی ہوئی پائی پھر اس کو میں نے کھالیا۔ پھر مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس صدقہ کی کھجوریں ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ کھجور انہی میں سے ہے یا نہیں۔ پس اسی چیز نے مجھے ساری رات جگا کر رکھا ہے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۱۶۵۳۹..... میں کوئی کھجور پڑی دیکھتا ہوں تو مجھے اس کو کھانے سے صرف یہی احتیاط روکتی ہے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو۔

ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنه، ابن سعد عن الحسن رضی اللہ عنه

۱۶۵۴۰..... لے آ، وہ اپنی صحیح جگہ پہنچ گئی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونة

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہلیہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا کوئی کھانا ہے؟ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: نہیں، سوائے ایک (گوشت لگی) ہڈی کے۔ جو ہماری باندی نے اپنے صدقے میں سے دی ہے۔

۱۶۵۴۱ ...... وہ اپنے مقام پر آگئی ہے۔ البخاری، مسلم عن ام عطیہ رضی اللہ عنہا

۱۶۵۴۲ ...... اس کو قریب کردے یہ اپنی جگہ آگئی ہے۔ مسلم عن جویریة رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کوئی کھانا ہے؟ جویریہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہمارے پاس سوائے گوشت والی ایک ہڈی کے اور کچھ نہیں جو مجھے میری باندی نے اپنے صدقہ میں سے (ہدیہ) دی ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ کیونکہ فقیر پر جو مال صدقہ کیا جائے اگر وہ اس کو ہدیہ کرنا چاہے یا فروخت کرنا چاہے تو اس سے اس کی ملکیت بدلنے کے ساتھ ہی حقیقت بھی بدل جاتی ہے۔ پھر وہ صدقہ صدقہ نہیں رہتا بلکہ ہدیہ یا خریدی ہوئی صاف ستھری شے بن جاتی ہے۔

۱۶۵۴۳ ...... یہ تو تجھ پر ایسا ہی ہے (یعنی صدقہ)، لیکن اگر تو خوشی کے ساتھ ہم کو ہدیہ دے تو ہم اس کو قبول کریں گے اور اللہ تجھے اس میں اجر دے گا۔

مسند احمد، ابوداؤد عن ابی بن کعب

صدقہ کے مختلف مصارف ...... الاکمال

۱۶۵۴۴ ...... اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی تقسیم کو کسی مقرب فرشتے کے سپرد کیا اور نہ کسی نبی مرسل کے حوالے کیا بلکہ خود اللہ پاک نے اس کے آٹھ مصارف بیان کردیئے ہیں اگر تو ان میں سے کوئی حصہ ہے تو میں تجھے دے دیتا ہوں اور اگر تو مالدار ہے تو پھر یہ سر کا درد اور پیٹ کی بیماری ہے۔

ابن سعد عن زید بن الحارث

نوٹ: ...... دیکھئے روایت نمبر ۱۶۴۹۷۔

۱۶۵۴۵ ...... اگر تم دونوں چاہو تو میں تم دونوں کو دے دوں لیکن اس میں کسی مالدار یا کمانے والے قوی آدمی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، السنن للبیہقی عن عبیداللہ بن عدی بن الخیار

فائدہ: ...... عبیداللہ کہتے ہیں: مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ زکوٰۃ تقسیم فرما رہے تھے آپ نے ہم کو بھی زبوں حالی کا شکار دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۵۴۶ ...... صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کمانے والے تندرست آدمی کے لیے۔ سوائے خاک میں لٹادینے والے فقر کے اور پریشان کردینے والے قرض کے کہ ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادة السلولی

۱۶۵۴۷ ...... صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی تندرست کمانے والے کے لیے۔ مسند احمد عن رجل من بنی ہلال

۱۶۵۴۸ ...... صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ تندرست و توانا کمانے والے کے لیے۔ صدقہ اس شخص کے لیے حلال ہے جو فقر و فاقے کی وجہ سے خاک نشین ہو رہا ہو یا اس قرض دار کے لیے حلال ہے جس کو قرض نے مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ اور جس نے اس غرض سے لوگوں سے سوال کیا تاکہ اپنا مال بڑھائے قیامت کے دن اس کے چہرے پر وہ سوال زخم بن کر آئیں گے اور جہنم میں وہ سوال پتھر بن جائیں گے جن کو وہ کھائے گا۔ پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادة

۱۶۵۴۹ ...... صدقہ (زکوٰۃ) سر میں درد اور پیٹ میں آگ یا بیماری کا سبب ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن حبان بن بح الصدائی

۱۶۵۵۰ ...... مالداری ساٹھ ہزار (دراہم) میں ہے پس جو ساٹھ ہزار کا مالک نہ ہو وہ فقیر ہے۔

جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب العروس والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۸۷، ۱، ذیل اللآلی ۱۹۵۔ حدیث من گھڑت ہے۔

۱۶۵۵۱ مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو ایک دو لقمے ٹال دیتے ہیں یا ایک دو کھجوریں واپس کر دیتی ہیں۔ اور جو شخص اپنے مال کو بڑھانے کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ جہنم کے دہکتے ہوئے پتھر اکٹھے کرتا ہے، پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن عساکر عن ابن عمرو

عفیف شخص کو صدقہ دینے کی فضیلت

۱۶۵۵۲...... مسکین وہ چکر کاٹنے والا فقیر ہے اور نہ وہ سائل جس کو ایک دو کھجوریں اور ایک دو لقمے ٹال دیں، بلکہ مسکین وہ عفت دار شخص ہے جو لوگوں سے کچھ سوال کرتا ہے اور نہ اس کو مستحق سمجھا جاتا ہے تا کہ اس پر صدقہ کر دیا جائے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۵۵۳ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک دو کھجوریں اور ایک دو لقمے ٹال دیں، بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس لوگوں سے بے نیاز کر دینے کے لیے گذر بسر کا سامان بھی نہ ہو اور نہ اس کی مفلسی کو عام لوگ جانتے ہوں کہ اس پر صدقہ کر دیا جائے ایسا شخص واقعۃً محروم ہے (اور زکوٰۃ سے مدد کیے جانے کا عین مستحق ہے)۔ الصحیح لابن حبان، ابن مردویہ، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۴...... جو صدقہ نکالے مگر بربری کے علاوہ کسی مستحق کو نہ پائے تو صدقہ واپس لے آئے۔ مسند احمد، النسائی عن ابن عمرو

فائدہ:...... حضرت امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم ایسے علاقے کا ہے جہاں بربری (یعنی تاتاری) رہتے تھے اور وہ کافر تھے۔ اب جبکہ اکثر تاتاری (ترک) مسلمان ہیں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

صدقہ لینے کے آداب میں...... الاکمال

۱۶۵۵۵...... جب اللہ پاک تجھے یہ مال بغیر سوال اور لالچ کے عطا کرے تو اس کو لے لے کھا پی اور اس کے ساتھ تونگری حاصل کر۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۶...... جب اللہ پاک تجھے بادشاہی مال میں سے عطا کرے بغیر تیرے سوال کیے اور لالچ رکھے تو اس کو کھا پی اور اس کے ساتھ مالداری حاصل کر۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۷ اللہ پاک بغیر تیرے سوال کیے اور لالچ رکھے جو مال تجھے عطا کرے اس کو لے لے، اس کو کھا پی اور اس کے ساتھ تونگری حاصل کر۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا: کہ تیرے لیے خیر اسی میں ہے کہ تو لوگوں سے کچھ نہ لے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا مقصد تھا کہ تو لوگوں سے سوال نہ کر۔ لیکن اگر تیرے پاس بغیر سوال کیے کوئی نعمت آئے تو وہ اللہ کا رزق ہے جو بندے کو مل رہا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۹ جس کو میں کچھ عطا کروں بغیر اس کی طرف سے سوال اور امید کے وہ اللہ کی طرف سے ملنے والا رزق ہے، اس کو چاہیے کہ وہ اسی کو قبول کرے اور مسترد نہ کرے۔ الہیثم بن کلیب وابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۶۰ جس کو اس کے بھائی کی طرف سے نیکی پہنچے بغیر سوال کیے اور بغیر طمع و لالچ رکھے تو اس کو چاہیے کہ اس کو قبول کر لے۔ بے شک وہ ایسا رزق ہے جو اللہ نے اس تک پہنچایا ہے۔ الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن زید بن خالد الجہنی

۱۶۵۶۱...... جس کو اس کے بھائی کی طرف سے نیکی ملے بغیر اشراف نفس (لالچ) اور سوال کے وہ اس کو قبول کر لے اور اس کو واپس نہ کرے کیونکہ

وہ رزق اللہ نے اس تک پہنچایا ہے۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسند ابی یعلی، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابونعیم شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن خالد بن عدی الجھنی، قال البغوی: لااعلم غیرہ

۱۶۵۶۲......جس کو اس رزق میں سے کچھ پیش کیا جائے بغیر اس کے سوال کیے اور بغیر اشراف نفس کے تو وہ اپنے رزق میں توسیع کر لے۔ اور اگر وہ اس سے بے نیاز ہو تو اس کو ایسے شخص کی طرف بھیج دے جو اس سے زیادہ حاجت مند ہو۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیہقی عن عائذ بن عمرو المزنی

۱۶۵۶۳......اس کو لے لے، تونگری حاصل کر اور اس کو صدقہ کر، اور جو بھی ایسا مال تیرے پاس آئے بغیر تیری طمع ولالچ کے اور بغیر سوال کے تو اس کو لے لے اور جو مال ایسا نہ ہو اس میں اپنا دل نہ لگا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن الزھری عن سالم بن عبداللّٰہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ، البخاری، النسائی عن الزھری عن السائب بن زید عن حویطب بن عبدالعزی عن عبداللّٰہ بن السعدی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۶۴......جس کو کوئی چیز پیش کی جائے بغیر سوال کیے تو وہ اس کو قبول کر لے کیونکہ وہ رزق اللہ پاک اس تک کھینچ کر لائے ہیں۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

صدقہ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے

۱۶۵۶۵......جو اللہ پاک تجھے عطا کرے اس کو لے لے اور لوگوں سے کچھ سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور بے شک اللہ کا مال اور جس کو وہ دیا جائے اس سے اس مال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن عروۃ بن محمد عطیۃ السعدی عن ابیہ عن جدہ

۱۶۵۶۶......جس کے پاس کوئی نیکی آئے وہ اس کا بدلہ عطا کرے، اگر اس کی وسعت نہ ہو تو نیکی کرنے کا ذکر خیر کرے۔ جس نے کسی کا ذکر خیر کیا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جو شخص غیر حاصل چیز کی بناوٹ دکھانے والا ہے وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

فائدہ:......ومن تشبع بما لم ینل فھو کلابس ثوبی زور۔ اور جس نے بتکلف سیری دکھائی ایسی چیز کے ساتھ جو اس کو حاصل نہیں وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔ یعنی بڑائی اور دکھاوے کے لیے اپنا مال زیادہ دکھانا یا غیر موجود نعمت کو موجود دکھانا کبیرہ گناہ ہے اور جھوٹ کا لباس پہننے کی مانند ہے۔

۱۶۵۶۷......جس کو کوئی نیکی حاصل ہوئی اور وہ بھی اس نیکی کا بدلہ رکھتا ہے تو وہ نیکی کرنے والے کو اس کا بدلہ دے، لیکن اگر اس کی وسعت نہ ہو تو صاحب نیکی کی تعریف کرے۔ بے شک جس نے کسی کی تعریف کی اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے کسی کی نیکی چھپائی اس نے کفران نعمت کیا۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۶۸......جس کو کوئی نیکی حاصل ہو وہ نیکی کرنے والے کا شکریہ ادا کرے۔

ابوعبید فی الغریب، شعب الایمان للبیہقی عن یحیی بن عبداللّٰہ بن صیفی مرسلاً

۱۶۵۶۹......جس نے کوئی نیکی پائی وہ اس کا بدلہ دے اگر بدلہ دینے پر قادر نہ ہو تو اس کا ذکر خیر کر دے۔ کیونکہ جس نے کسی کا ذکر خیر کیا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے غیر حاصل چیز کے ساتھ تصنع اور بناوٹ اختیار کی وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۷۰...... جس پر کسی نے احسان کیا وہ اس کا بدلہ دے اگر اس کی وسعت نہ ہو تو اس کا ذکر خیر کرے۔ کیونکہ جب اس نے اس کا ذکر خیر کیا گویا اس کا شکرادا کر دیا۔ اور غیر حاصل چیز کے ساتھ تصنع اور بناوٹ کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها

۱۶۵۷۱...... جس پر کسی نے احسان کیا وہ اس کا ذکر کر دے جس نے ذکر کر دیا اس نے شکرادا کر دیا اور جس نے کسی کی نیکی کو چھپالیا اس نے کفران نعمت کیا۔ الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن طلحة

۱۶۵۷۲...... جس پر کسی نے کوئی احسان کیا تو اس پر احسان کرنے والے کا حق ہے کہ اس کا حق ادا کرے، اگر ایسا نہ کر سکے تو اس کی تعریف کر دے، اگر اس نے تعریف بھی نہ کی تو اس نے کفران نعمت کیا۔ ابن عساکر عن یحیی بن صیفی مرسلاً

۱۶۵۷۳...... جس کے ساتھ کسی نیکی کا برتاؤ کیا گیا، وہ اس کا بدلہ چکائے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اس نیکی کا ذکر کر دے۔ جس نے کسی کی نیکی کا ذکر کر دیا اس نے اس کا شکرادا کر دیا اور غیر میسر چیز کی بناوٹ کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۵۷۴...... بندہ جب اپنے مسلمان بھائی کے لیے کہتا ہے: جزاک الله خیراً اللہ تجھے اچھا بدلہ دے تو وہ اس کے لیے دعا میں مبالغہ کر دیتا ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی الله عنه

۱۶۵۷۵...... زکوٰۃ دو مرتبہ ادا نہیں کی جائے گی۔ الدیلمی عن علی رضی الله عنه ۵۹۰۲!

فقر اور فقراء کی فضیلت میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول ...... فقر اور فقراء کی فضیلت میں

۱۶۵۷۶...... اے فقراء مہاجرین کے گروہ! قیامت کے دن کے تام نور کی خوشخبری سن لو، تم مالداروں سے آدھا دن قبل جنت میں داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام: ...... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد میں المعلی بن زیاد ابوالحسن ایک راوی متکلم فیہ ہے۔ دیکھئے عون المعبود ۱۰۱/۱۰۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۔

۱۶۵۷۷...... اے اصحاب صفہ! خوشخبری لو، جو میری امت میں سے اسی صفت پر باقی رہا جس پر تم ہو اور اس حال کے ساتھ راضی برضاء رہے وہ قیامت کے دن میرے رفقاء میں سے ہوگا۔ الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۹۔

۱۶۵۷۸...... دنیا میں جو شخص طویل رنج وغم والا ہے وہ آخرت میں طویل سرور وخوشی والا ہے اور دنیا میں جو سب سے زیادہ سیر ہونے والا ہے وہ آخرت میں سب سے زیادہ بھوکا رہنے والا ہے۔ ابن عساکر عن عامر بن عبد قیس عن الصحابة رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۳۸۹۔

۱۶۵۷۹...... اے گروہ فقراء! کیا میں تم کو خوشخبری نہ دوں کہ فقراء مؤمنین جنت میں اغنیاء مؤمنین سے نصف یوم قبل داخل ہوں گے جو پانچ سو سال کا ہوگا۔ ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام: ...... روایت کی سند میں عبداللہ بن دینار ہے جس نے عبداللہ بن عمر سے سماع نہیں کیا اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔ زوائد ابن

ماجہ کتاب الزہد باب منزلۃ الفقراء رقم ۴۱۲۴۔

۱۶۵۸۰...... مسلمان فقراء مسلمان مالداروں سے آدھادن قبل جنت میں داخل ہوں گے اور یہ آدھادن پانچ سو سال کا ہوگا۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۵۸۱...... مسلمان فقراء جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہوں گے۔ مسند احمد، الترمذی عن جابر رضی الله عنه

۱۶۵۸۲...... فقراء کے پاس اپنی نعمتیں رکھو، کیونکہ وہ قیامت کے دن لوٹادیں گے۔ حلیة الاولیاء عن الحسین بن علی رضی الله عنه

کلام:...... فیض القدیر میں ہے حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس روایت کی سند انتہائی کمزور ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کی اتباع کرتے ہیں۔ نیز امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن تیمیہ وغیرہ فرماتے ہیں: یہ روایت قطعاً موضوع ہے۔ دیکھئے فیض القدیر ۱۱۳/۱۔

۱۶۵۸۳...... فقراء سے محبت رکھو اور ان کے ساتھ صحبت اختیار کرو، عرب کے ساتھ دل سے محبت رکھو اور لوگوں کی برائیوں میں لگنے سے وہ برائیاں تجھے روک دیں جو تو اپنے اندر جانتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه، صحیح. اقره الذهبی

۱۶۵۸۴...... میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر جنتیوں کو فقراء پایا اور جہنم میں جھانکا تو جہنم میں اکثر تعداد عورتوں کی پائی۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عباس، التاریخ للبخاری، الترمذی عن عمران بن حصین

۱۶۵۸۵...... فقراء کے ساتھ تواضع سے بیٹھنا افضل جہاد ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ۲۶۵۳، کشف الخفاء ۱۰۵۷۔

۱۶۵۸۶...... لوگوں میں سے بہترین انسان وہ مؤمن فقیر ہے جو اپنی محنت وکوشش صرف کرے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۹۹، الکشف الالٰہی ۳۵۸۔

۱۶۵۸۷...... ہر چیز کی ایک چابی ہے اور جنت کی چابی مساکین اور فقراء کے ساتھ محبت ہے۔ ابن لآل عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۷۳۱، المغیر ۱۱۶۔

فقراء مسلمین کی فضیلت

۱۶۵۸۸...... فقراء مؤمنین کو قیامت کے دن مالداروں سے پانچ سو سال قبل کامیابی ملنے کی خوشی ہو یہ فقراء جنت کی نعمتوں میں پھل پھول رہے ہوں گے اور مالدار میدان حشر میں حساب (کی سختی) میں دوچار ہوں گے۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۸۶۸۔

۱۶۵۸۹...... جو آدمی کشادگی کے ساتھ دیدے وہ زیادہ اجر والا نہیں ہے اس سے جو محتاجگی کی صورت میں اس کو قبول کرلے۔

الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء عن انس رضی الله عنه

۱۶۵۹۰...... کشادگی کی حالت میں دینے والا حاجت مند لینے والے سے زیادہ افضل نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۰۱۷۔

۱۶۵۹۱...... اللہ رحم کرے ایسی قوم پر جن کو لوگ مریض تصور کریں حالانکہ وہ مریض نہیں ہیں (بلکہ بھوک اور لاغری نے ان کا یہ حال کر رکھا ہے)۔

ابن المبارک عن الحسن مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع: ۳۱۱۶، الضعیفة ۲۴۹۶۔

۱۶۵۹۲ اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ! مسکینی میں موت دے اور مساکین کے زمرے مجھے اٹھا۔

عبد بن حمید، ابن ماجه عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن عبادة بن الصامت

۱۶۵۹۳ ..... اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ، مسکینی میں وفات دے اور مساکین کی جماعت میں میرا حشر فرما اور بدبختوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر وفاقہ اور آخرت کا عذاب اکٹھا ہو جائے۔مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۴ ..... فقر مؤمن پر گھوڑے کے چہرے پر خوبصورت نقاب سے زیادہ مزین ہوتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۵ ..... فقر وفاقہ لوگوں کے نزدیک عیب ہے لیکن قیامت کے دن اللہ کے ہاں زینت ہے۔مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۶ ..... فقر امانت ہے، جس نے اس کو چھپایا یہ اس کے لیے عبادت ہے اور جس نے اس کو ظاہر کر دیا اس نے اپنی لگام اپنے مسلمان بھائیوں کے ہاتھ میں تھما دی۔ ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۷ ..... جب اللہ پاک کسی بندے کو محبوب فرماتے ہیں اس کو دنیا سے محفوظ رکھتے ہیں جس طرح کوئی آدمی اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔ سنن ابی داؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن قتادة بن النعمان

۱۶۵۹۸ ..... اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو فقر وفاقہ کا لباس پہننے کے لیے تیار ہو جا۔ بے شک فقر وفاقہ ان لوگوں کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اس طرح تیزی سے دوڑتا ہے جس طرح سیلاب کا پانی اپنی انتہاء تک پہنچتا ہے۔مسند احمد، الترمذی عن عبداللہ بن مغفل

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۲۹۷۔

۱۶۵۹۹ ..... مصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف سیلاب کے ڈھلان کی طرف آنے سے زیادہ تیز آتی ہیں۔

الصحیح لابن حبان عن عبداللہ بن مغفل

۱۶۶۰۰ ..... بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کو نماز دھوتی ہے اور نہ روزے اور نہ حج وعمرے۔ بلکہ روزی کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں جو دکھ آتے ہیں ان سے وہ گناہ دھل جاتے ہیں۔حلیة الاولیاء، ابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: ..... اسنی المطالب ۳۶۲، ضعیف الجامع ۱۹۹۴۔

۱۶۶۰۱ ..... دنیا میں مؤمن کا تحفہ فقر وفاقہ ہے۔مسند الفردوس للدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۴۰۵، الکشف الالہی ۲۷۸۔

۱۶۶۰۲ ..... جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اللہ نے اس پر فقر وفاقے اور مرض کو اتارا ہے تو سمجھ لو کہ اللہ پاک اس کی صفائی فرما رہا ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۱۱۔

۱۶۶۰۳ ..... اللہ پاک رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس کو اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوی غسل دیدے اور اسی کے پرانے کپڑوں میں اس کو کفن دیا جائے۔

الضعفاء للعقیلی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۱۱۱۔

۱۶۶۰۴ ..... اگر تم کو علم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں تمہارے لیے کیا کچھ ہے تو تمہاری خواہش ہوگی کہ تم پر فقر وفاقہ اور حاجتیں بڑھ جائیں۔

الترمذی وقال صحیح عن فضالة بن عبید کتاب الزهد

فرع ..... فقر وفاقہ سے متعلق

۱۶۶۰۵ ..... جب کسی گھر کے افراد باہم محبت اور حسن سلوک کے ساتھ رہتے ہیں تو اللہ پاک ان پر رزق کھول دیتا ہے اور وہ اللہ کے سائے تلے

آجاتے ہیں۔الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۸/۴۷/۸ ضعیف الجامع ۱۸۲۷۔

۱۶۶۰۶...... کسی گھر نے مشقت اور فقر وفاقہ پر تین یوم سے زیادہ صبر نہیں کیا مگر اللہ پاک نے ان پر رزق کھول دیا۔الحکیم عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... التنزیہ ۲/۱۳۱ ضعیف الجامع ۵۰۸۴۔

۱۶۶۰۷...... کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کے اہل آپس میں حسن سلوک کے ساتھ رہیں تو اللہ پاک ان پر رزق جاری کر دیتا ہے اور وہ اللہ کے سائے میں آجاتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۱۲۰۔

۱۶۶۰۸...... جس کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں پر اس کو پیش کرے تو اس کا فاقہ بند نہیں ہوتا اور جو اس کو اللہ پر پیش کرتا ہے قریب ہے کہ اللہ پاک اسی کو جلد کردے جلد موت کے ساتھ یا جلد مالداری کے ساتھ۔ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۶۰۹...... رزق بندے کو موت سے زیادہ تلاش کرتا ہے۔الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ...... اسنی المطالب ۳۰۱، الاتقان ۴۰۹۔

۱۶۶۱۱...... آدمی اسی گناہ کی بدولت جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے رزق سے محروم ہوجاتا ہے، تقدیر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی سے ممکن ہے۔مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ثوبان

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۴۵۲

۱۶۶۱۲...... (غلط) مجالس رزق کو روکتی ہیں۔حلیۃ الاولیاء عن عثمان رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۲۴ ضعیف الجامع ۱۴۵۲

۱۶۶۱۳...... (غلط) صحبت رزق کو روک دیتی ہے۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیھقی عن عثمان رضی اللہ عنہ، شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۴۸۴

الاکمال

۱۶۶۱۴...... اے فقراء مہاجرین قیامت کے دن تم کو اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری قبول ہو۔حتیٰ کہ مالدار اس وقت تمنا کرے گا کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتا تنگ دست عیال والا ہوتا۔

مسند ابی یعلی عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن ابی الزبیر مرسلاً وعن یوسف المکی مرسلاً

۱۶۶۱۵...... مسلمان فقراء کبوتروں کی طرح جلدی سے جنت کی طرف لپکیں گے۔ان کو کہا جائے گا ٹھہرو حساب تو دیدو۔وہ کہیں گے: واللہ! ہم نے تو کوئی مال چھوڑا ہی نہیں، ہم سے کس چیز کا حساب ہوگا؟ اللہ عزوجل فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا۔پھر وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہوجائیں گے۔الکبیر للطبرانی، عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۱۶...... مسلمان فقراء قیامت کے دن اپنے کجاووں پر سوار ہوں گے۔ان کو کہا جائے گا! ٹھہرو حساب کے لیے۔وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! تم نے ہم کو کچھ دیا ہی نہیں، جس کا تم ہم سے حساب لو۔اللہ پاک فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا پھر وہ جنت میں لوگوں سے ستر سال قبل داخل ہوجائیں گے۔الحسن بن سفیان والبغوی عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۱۸...... فقراء مہاجرین قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوجائیں گے۔مسلم عن ابن عمرو

۱۶۶۱۹......فقراء مہاجرین مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ابن ماجه عن ابی سعید

کلام: ......ضعیف الجامع ۱۸۸۶۔

فقراء مسلمین امراء سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے

۱۶۶۲۰......مسلمان فقراء مسلمان مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔اس وقت مسلمان مالدار تمنا کریں گے: کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتے۔جبکہ کفار مالدار کافر فقراء سے چالیس سال قبل جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔اس وقت کفار مالدار تمنا کریں گے: کاش وہ دنیا میں فقیر فقراء ہوتے۔الدیلمی عن ابی برزة

کلام: ......روایت میں نفیع بن الحارثہ متروک راوی ہے۔

۱۶۶۲۱......تمام انبیاء حضرت سلیمان علیہ السلام سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہونگے۔مسلمان فقراء دوسرے مسلمانوں سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے اور اہل شہر اہل دیہات سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہونگے بوجہ شہروں کی فضیلت کے، شہروں میں جمعہ جماعتیں اور ذکر کے حلقے قائم ہونے کے۔نیز یہ کہ جب مصیبتوں کا نزول ہوتا ہے تو اہل شہر اس کے ساتھ مبتلائے عام ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ......امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ سے یہ روایت صرف اسی طریق سے منقول ہے اور اس طریق میں علی بن سعید بن بشیر ہے جس کے متعلق امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیس بذاك تفرد باشیاء. یہ معتبر درجہ کا راوی نہیں ہے اور اس نے کئی متفرد باتیں روایت کی ہیں جو کسی اور راوی سے منقول نہیں۔مجمع الزوائد ۱۰/۲۶۲۔

۱۶۶۲۲......فقراء مہاجرین مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

الترمذی حسن غریب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۲۳......قیامت کے روز لوگ جمع ہوں گے۔کہا جائے گا: اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ کھڑے ہوں گے۔ان سے پوچھا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہیں گے: ہم کو مصائب میں ڈالا گیا ہم نے صبر کیا۔آپ نے سارے امور حکومت سلطان اور ہمارے علاوہ لوگوں کو سپرد کئے۔اللہ عزوجل فرمائیں گے: تم نے سچ کہا۔چنانچہ وہ لوگوں سے ایک طویل زمانہ قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ بادشاہ اور دوسرے حکمران لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے۔لوگوں نے پوچھا: ان کے علاوہ دوسرے لوگ اس دن کہاں ہونگے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں بچھادی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے۔یہ دن مؤمنین پر دن کی ایک گھڑی (گھنٹے) سے بھی زیادہ چھوٹا ہوگا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۶۶۲۴......اللہ پاک لوگوں کو حساب کے لیے جمع فرمائے گا۔مؤمنین کبوتروں کی طرح اڑتے ہوئے جنت کی طرف چلیں گے۔ان کو کہا جائے گا: ذرا ٹھہرو حساب کتاب کے لیے۔وہ کہیں گے: ہمارے پاس حساب کتاب کی کوئی چیز نہیں تھی اور نہ تم نے ہم کو کوئی ایسی شے دی جس کا ہم سے حساب لیا جائے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا۔پھر ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔اور وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

مسند ابی یعلی، الحسن بن سفیان، ابن سعد، الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء، ابن عساکر عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۲۵......مسلمان فقراء جنت میں مسلمان مالداروں سے پانچ سو سال قبل داخل ہوں گے حتیٰ کہ کوئی مالدار آدمی فقراء مؤمنین کے ہجوم میں داخل ہوگا تو اس کو ہاتھ سے پکڑ کر نکال دیا جائے گا۔الحکیم عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۲۶......فقراء مؤمنین جنت میں مالدار مؤمنین سے ایک دن قبل داخل ہوں گے اس دن کی مقدار ایک ہزار سال ہوگی۔

حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۶۲۷ ... میری امت کے فقراء اغنیاء سے سو سال قبل جنت میں داخل ہونگے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۲۸ ... مؤمن فقرا مؤمن مالداروں سے چار سو سال قبل جنت میں داخل ہونگے۔ حتی کہ مالدار مؤمن کہے گا: اے کاش کہ میں بھی تنگدست یا لدار آدمی ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ان لوگوں کی نشانی بتا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: جب اسلام کی سخت لڑائی کا موقع ہوتا ہے تو ان کو بھیجا جاتا ہے اور جب مال غنیمت ہاتھ آنے کا موقع ہوتا ہے تو اور لوگوں کو بھیج دیا جاتا ہے اور وہ فقراء دروازوں سے بھی واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ مسند احمد عن رجال من اصحاب النبی ﷺ

۱۶۶۲۹ ... فقراء مہاجرین کو تو خوشخبری ہو جوان کے چہروں پر خوشی طاری کر دے گی وہ یہ کہ وہ جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۶۶۳۰ ... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: اے میرے محبوب بندو! میرے قریب ہو جاؤ۔ ملائکہ کہیں گے: تیرے محبوب بندے کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: مسلمان فقراء، چنانچہ اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تم سے دنیا کو دور اس لیے نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک بے وقعت تھے۔ بلکہ میرا ارادہ تھا کہ آج کے دن تمہاری کرامت میں اضافہ در اضافہ ہو۔ لہٰذا آج تم جو چاہو مجھ سے مانگ سکتے ہو پھر ان کو جنت کا حکم سنا دیا جائے گا اور وہ مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۳۱ ... قیامت کے روز لوگوں میں سب سے پہلے انبیاء کا فیصلہ ہوگا پھر ان کے بعد مؤمن فقراء کا فیصلہ ہوگا۔ اور وہ لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہونے سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ التاریخ للحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۶۳۲ ... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندوں میں سے دو بندوں کو اٹھائیں گے۔ ان دونوں کی سیرت ایک ہوگی۔ ایک تنگی و ترشی میں رہا ہوگا اور دوسرا دنیا کی فراخی و وسعت میں عیش کرتا ہوگا۔ تنگدست آدمی جنت کی طرف چلے گا اس کو جنت جانے سے موڑا نہ جائے گا حتیٰ کہ وہ جنت کے دروازوں تک پہنچ جائے گا۔ جنت کے دربان اس کو کہیں گے: ذرا ٹھہر! تنگدست مؤمن کہے گا: میں واپس نہیں لوٹوں گا اور اس کی تلوار اس کی گردن میں ہوگی وہ کہے گا: مجھے دنیا میں یہ تلوار ملی تھی۔ میں مسلسل اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہا حتیٰ کہ میری روح قبض کر لی گئی اور میں اسی حال پر رہا۔ پھر وہ اپنی تلوار جنت کے دربانوں کی طرف اچھال دے گا اور جنت کی طرف قدم اٹھائے گا تب دربان اس کو موڑیں گے اور نہ جنت میں جانے سے روکیں گے۔ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور پھر ایک طویل زمانہ تک جنت میں رہے گا۔ اس کے بعد اس کی ملاقات اس مالدار مؤمن بھائی سے ہوگی۔ تنگدست مالدار سے پوچھے گا: اے فلاں تجھے کس چیز نے جنت میں آنے سے روک رکھا تھا؟ مالدار کہے گا: اب تک میرا راستہ کھلا نہیں تھا اور مجھے جنت میں آنے سے روک لیا گیا تھا۔

اور میدان حشر میں میرا اتنا پسینہ بہا ہے کہ اگر تین سو اونٹ جنہوں نے حمض گھاس کھائی ہو (جس کے بعد کثرت سے پیاس لگتی ہے) اور بالکل پانی نہ پیا ہو اور وہ پانچ مرتبہ میرے پسینہ پر حاضر ہوتے تو ہر بار سیراب ہو کر واپس جاتے۔

ابن المبارک عن ضمرۃ والمھاصر ابن حبیب وحکیم بن عمیر مرسلاً

۱۶۶۳۳ ... دو مؤمن جنت کے دروازے پر اکٹھے ہوئے۔ ایک دنیا میں مالدار مؤمن تھا اور دوسرا فقیر مؤمن تھا۔ فقیر مؤمن کو جنت میں داخل کر دیا گیا اور مالدار کو جب تک اللہ نے چاہا روکے رکھا۔ پھر اس کو بھی جنت میں داخل کر دیا گیا۔ پھر فقیر کی اس سے ملاقات ہوئی۔ فقیر نے پوچھا اے بھائی! تجھے کس چیز نے اندر آنے سے روکے رکھا؟ تو اس قدر رکا رہا حتیٰ کہ اللہ کی قسم مجھے خطرہ لاحق ہو گیا۔ مالدار نے کہا: اے بھائی! میں تیرے بعد بڑی سخت مشقت میں پھنسا رہا کہ تجھ تک نہ آسکا حتیٰ کہ میرا اتنا پسینہ اتنا پسینہ بہا کہ اگر ایک ہزار اونٹ بھی حمض (کڑوی کسیلی گھاس) گھاس کھائے ہوئے میرے پسینے پر آتے تو سیر ہو کر جاتے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۳۴ ... میں سب سے پہلے جنت کے دروازے کا حلقہ (ہینڈل) پکڑوں گا۔ پھر اللہ پاک اس کو میرے لیے کھول دے گا اور میرے ساتھ مؤمن فقراء بھی ہونگے اور میں نبیوں میں اولین و آخرین کا سردار ہوں اور اس پر کوئی برائی نہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۳۵ ..... پہلا حصہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ فقراء مہاجرین کا ہوگا جن کی بدولت جنگیں لڑی جاتی ہیں، جب ان کو حکم ملتا ہے تو وہ سنتے ہیں اوراطاعت کرتے ہیں۔ اگران میں سے کسی کو بھی بادشاہ سے کام پڑتا ہے تو اس کا کام پورا نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ لقمہ اجل بن جاتا ہے۔ اوراس کی تمنا اس کے سینے میں دبی رہ جاتی ہے۔ پس اللہ پاک قیامت کے دن جنت کو بلائیں گے اس کی زینت اور خوبصورتی کے ساتھ۔ پس وہ اپنی جلوہ آرائیوں کے ساتھ حاضر ہوگی۔ اللہ پاک فرمائیں گے: اے میرے بندو! جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا ہے، شہید ہوئے ہیں اوران کو میرے راستے میں تکالیف دی گئی ہیں۔ تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پس وہ بغیر عذاب اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر ملائکہ اللہ کے حضور حاضر ہو کر سربسجود عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم رات دن تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں جن کو آپ نے ہم پر ترجیح دی ہے؟ اللہ عزوجل فرمائیں گے: یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا اوران کو میری وجہ سے تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تب ملائکہ ان کے پاس ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے: **سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار**. تم پر سلامتی ہو اس کے سبب کہ تم نے صبر کیا پس آخرت کا گھر بہترین انجام ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر

سب سے پہلے جنت میں داخلہ

۱۶۶۳۶ ..... مخلوق خدا میں سے سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہونگے وہ فقراء اور مہاجرین ہونگے۔ جن کے ساتھ اسلام کی دراڑیں بند ہوتی ہیں اوران کے طفیل جنگیں فتح ہوتی ہیں۔ ان میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کی تمنا سینے میں دبی ساتھ چلی جاتی ہے وہ اس کو پورا کرسکنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ملائکہ میں سے جن کو چاہیں گے ارشاد فرمائیں گے: ان (فقراء) کے پاس جاؤ اور ان کو سلام کہو۔ ملائکہ کہیں گے: ہم تیرے آسمان کے باسی ہیں اور تیرے مخلوق میں بہترین مخلوق ہیں۔ تو آپ ہم کو حکم فرماتے ہیں کہ ہم ان کو جا کر سلام کریں۔ پروردگار ارشاد فرمائیں گے: یہ میرے بندے میری ہی عبادت کرتے تھے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ ان کے طفیل اسلام میں پیدا ہونے والی رخنہ اندازیاں ختم ہوتی تھیں اوران کے طفیل جنگیں لڑی جاتی تھیں۔ ان میں سے کوئی مرتا تھا تو اپنی تمنا اپنے سینے میں لیے دنیا سے چلا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کو پورا کرنے کی وسعت نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ ملائکہ ان کے پاس آئیں گے اور ہر دروازے سے ان پر داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہونگے **سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار**.

مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

۱۶۶۳۷ ..... عنقریب قیامت کے روز میری امت کے کچھ لوگ سامنے آئیں گے ان کا نور سورج کی روشنی کی مانند ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ فقراء مہاجرین ہیں جو اسلام کی سخت جنگوں میں حصہ لیتے تھے اوران میں سے کوئی مرتا تھا تو اس کی حاجت اس کے سینے میں رہ جاتی تھی یہ لوگ زمین کے چاروں طرف سے جمع کرلیے جائیں گے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۶۳۸ ..... اللہ پاک قیامت کے دن ایسی قوم کو لائیں گے جن کا نور سورج کے نور کی طرح ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم ہی وہ لوگ ہونگے؟ ارشاد فرمایا: نہیں تمہارے لیے اور بہت خیر ہوگی۔ بلکہ وہ فقراء مہاجرین ہونگے جو زمین کے چاروں طرف سے جمع کرلیے جائیں گے۔ پھر فرمایا: خوش خبری ہے غرباء کے لیے، خوشخبری ہے، غرباء کے لیے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! یہ غرباء کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ نیک صالح لوگ جن کی تعداد برے لوگوں میں تھوڑی ہے اوران کی اطاعت کرنے والوں سے نافرمانی کرنے والے بہت زیادہ ہیں۔

الکبیر للطبرانی، الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمرو

۱۶۶۳۹ ..... جنت میں ایک درجہ ہے جس کو صرف روزی میں رنج وغم میں مبتلا رہنے والے حاصل کرسکیں گے۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۸۹۵، کشف الخفاء ۸۴۷۔

۱۶۶۴۰ گناہوں میں بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کا نماز کفارہ بنتی ہے نہ وضو اور نہ ہی حج وعمرہ۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! پھر ان کا کفارہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: روزی کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں جو دکھ اور مصیبتیں آتی ہیں وہی ان گناہوں کا کفارہ بن سکتی ہیں۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت نہایت ضعیف ہے اور اس میں محمد بن یوسف بن یعقوب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الرقی ضعیف ہے۔

۱۶۶۴۱ جب اللہ پاک کسی زمین والوں پر عذاب کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کی بھوک پیاس اور افلاس کو دیکھ کر ان سے عذاب پھیر دیتے ہیں۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۴۲ ..... اللہ کی مخلوق میں سے اس کے اولیاء بھوک پیاس والے ہیں، جو ان کو ایذاء دیتا ہے اللہ پاک اس سے انتقام لیتا ہے، اس کے گناہوں کا پردہ چاک کر دیتا ہے اور اس پر اس کی زندگی دوبھر کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ..... التنزیہ ۳۱۲/۲، ذیل اللآلی ۶۸۔

۱۶۶۴۳ ..... اے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ! روزہ رکھ! کیونکہ قیامت کے دن حساب کی سختی کسی بھوکے کو نہیں پہنچ سکتی جبکہ وہ دنیا میں بھوک پر صبر کر کے اللہ سے ثواب کی امید رکھے۔ حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۴۴ ..... ہر حال فاقہ پر صبر کر اور مصیبت سہنے کے لیے تیار رہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے فقر وفاقہ اور بلاء ومصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف اس سے زیادہ تیز آتی ہیں جتنا پانی پہاڑ کی چوٹی سے واپس آتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن محمد بن ابراہیم بن عتمۃ الجھنی عن ابیہ عن جدہ

فقر حب خداوندی کی علامت ہے

۱۶۶۴۵ ..... اے ابوسعید! صبر کر! بے شک فقر مجھ سے محبت رکھنے والے کی طرف اس سے زیادہ تیز دوڑتا ہے جتنا سیلابی ریلے کا پانی اوپر کی وادی سے یا پہاڑ کی چوٹی سے نیچے کی طرف آتا ہے۔ مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۴۶ ..... اگر تو ہم سے محبت رکھتا ہے تو فقر وفاقہ سہنے کے لیے تیار ہو جا کیونکہ فقر وفاقہ ہم سے محبت کرنے والے کی طرف پانی ٹیلے کی چوٹی سے نیچے کی طرف بہنے سے زیادہ تیزی سے آتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۶۴۷ اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو مصیبت کے لیے تیار رہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف زیادہ تیز دوڑتی ہے اس سے جتنا جاری پانی پہاڑ کی چوٹی سے زمین کے گڑھے کی طرف تیزی سے دوڑتا ہے۔ اے اللہ! جو مجھ سے محبت رکھے اس کو عفت اور بقدر گذر بسر روزی عطا کر۔ اور جو مجھ سے نفرت رکھے اس کو کثرت کے ساتھ مال اور اولاد دے۔

السنن للبیہقی، الزہد للبیہقی، وضعفہ، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۴۸ جو بندہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے فقر اس کی طرف اس قدر تیز دوڑتا ہے جس قدر سیلاب تیز نہیں دوڑتا اور جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے وہ مصیبت وآزمائش کے لیے تیار ہو جائے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۴۹ اللہ تعالیٰ مومن بندے سے محبت رکھتا ہے جب وہ فقیر ہو اور مانگنے سے احتراز کرتا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۶۶۵۰ فقر اللہ کی طرف سے آزمائش ہے، اللہ پاک اس میں صرف ایسے مومنوں کو مبتلا کرتا ہے جن سے اللہ کو محبت ہوتی ہے۔

السلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۱... اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے موسیٰ! جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے کے ساتھ راضی ہو جا، جو تیری بھوک کو بند کر دے۔ اور ایک کپڑے کے ٹکڑے پر راضی ہو جا جس کے ساتھ تو اپنے ستر کو چھپائے۔ مصیبتوں پر صبر کر، جب تو دنیا کو اپنی طرف آتا دیکھے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ۔ یہ سزا ہے جو دنیا میں جلد مل رہی ہے اور جب تو دنیا کو پیٹھ پھیرے دیکھے اور فقر وفاقہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھے تو کہہ مرحبا بشعار الصالحین. صالحین کے شعار کو مرحبا خوش آمدید۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۲... تجھے کیا مانع ہے اس بات سے کہ قابل تعریف زندگی بسر کرے اور فقیری کی حالت میں مرے۔ اور مجھے محاسن اخلاق مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۳... فقر وفاقہ مؤمن پر اس خوبصورت نقاب سے زیادہ خوبصورت ہے جو گھوڑے کے چہرے پر (شوقیہ) لوگ لگاتے ہیں۔

ابن المبارک عن سعد بن مسعود

۱۶۶۵۴... اے گروہ فقراء! اللہ تعالیٰ میرے لیے اس بات پر راضی ہوا ہے کہ میں تمہاری مجالس میں آکر تمہاری غمخواری کیا کروں۔ کیونکہ یہی تم سے پہلے انبیاء کی مجلسیں تھیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۵... اے گروہ فقراء! اللہ کو اپنے دل کی رضا اور خوشی دو تب تم اپنے فقر کے ثواب پر کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ نہیں۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... اتقی الاصل لحافی الاحیاء ۳۶۸۔

۱۶۶۵۶... اگر تم کو اس پر اجر نہیں مل سکتا تو پھر کون سی چیز ہے جس پر تم کو اجر ملے گا۔ ابن المبارک عن الحسن

فائدہ:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ کچھ چیزوں کو ہمارا دل چاہتا ہے مگر ہم ان کو حاصل نہیں کر سکتے کیا ہم کو اس پر اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۵۷... اور اجر تو اسی میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک

فائدہ:...... فقراء نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم بازار میں پھلوں کو دیکھتے ہیں، کھانے کو دل بڑا کرتا ہے، لیکن ہمارے پاس پیسے نہیں ہوتے کہ ان کو خرید لیں تو کیا ہم کو اس میں اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۵۸... اے ابوذر! دیکھ! مسجد کے اندر تیری نظروں میں سب سے بڑا مرتبے والا کون شخص ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا تو مجھے ایک آدمی جس کے بدن پر حلہ۔ عمدہ جوڑا تھا نظر آیا۔ میں نے عرض کیا: یہ شخص ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب دیکھ مسجد میں سب سے گھٹیا آدمی کون ہے؟ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا تو ایک آدمی جس کے بدن پر پرانے بوسیدہ کپڑے تھے نظر آیا، چنانچہ میں نے عرض کیا یہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس پہلے شخص جیسے لوگوں سے زمین بھر دی جائے تو یہ اکیلا ان سے بہتر ہوگا۔

مسند احمد، ہناد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، الرویانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۹... جو آدمی کشادہ دستی سے عطا کرتا ہے وہ لینے والے حقیقی محتاج سے زیادہ اجر والا نہیں ہے۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۰۱۶۔

۱۶۶۶۰... ایک قوم قیامت کے دن تمنا کرے گی کاش کہ وہ فقراء ہوتے اور یہ تمنا کریں گے کہ وہ تندرست اعضاء والے ہوتے۔

الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی تندرست اعضاء والے حاجت مند فقیر ہوتے جن کو کوئی فقیر بھی نہ سمجھے کہ ان پر ترس کھا کر خیرات کر دے۔ بلکہ وہ لوگوں کی نظروں میں صاحب حیثیت ہی ہوتے مگر عند اللہ فقراء میں شامل ہوتے۔

۱۶۶۶۱..... میں نے جنت میں دیکھا تو اکثر اہل جنت کو فقراء میں سے پایا۔ اور جہنم میں دیکھا تو اکثر تعداد ان میں عورتوں کی پائی۔

النسائی عن عمران بن حصین

اکثر جنتی فقراء ہوں گے

۱۶۶۶۲..... میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو میں نے اکثر جنتیوں کو فقیر فقراء پایا، اور مالدار مرتبے کے لوگوں کو جنت میں جانے سے رکا ہوا پایا۔ میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو جہنم میں داخل ہونے والوں میں اکثر تعداد عورتوں کی دیکھی۔ ابن قانع عن اسامة بن زید

۱۶۶۶۳..... (اے عائشہ!) مجھ سے دیر تک سونے کے بارے میں پوچھو! مجھ پر (خواب میں) اہل جنت اور اہل جہنم پیش کیے گئے تھے، میں عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھنے کے لیے ٹھہرا رہا حتیٰ کہ مجھے خطرہ ہوا کہ وہ میرے پاس گزرنے والے (جنتی) لوگوں میں سے نہ گذریں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! اہل جنت میں زیادہ کون تھے اور کم تعداد کن کی تھی؟ ارشاد فرمایا: جنت میں اکثریت مسکینوں کی تھی اور بالکل کم تعداد میں مالدار اور عورتیں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: عورتوں میں کتنی عورتیں ہونگی؟ ارشاد فرمایا: کالے کوؤں میں کتنے سفید کوّے ہوتے ہیں (یعنی نہ ہونے کی بقدر)۔ ابو سعید اسماعیل بن ایسمان فی مشیخة عن عائشة رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... ایک مرتبہ حضور ﷺ قیلولے میں دیر تک سوتے رہے پھر اٹھے تو یہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۶۴..... اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو وحی فرمائی: اے موسیٰ میرے (خاص) بندے وہ ہیں جو مجھ سے جنت کا اس کے ناخنوں سمیت سوال کریں تو میں ان کو عطا کردوں گا لیکن اگر وہ مجھ سے (دنیا کے مال میں سے) ایک کوڑے کا ٹکڑا مانگیں تو میں نہیں دوں گا، یہ ان کی میرے نزدیک بے وقعتی نہیں ہے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کے لیے آخرت میں اپنی کرامت ذخیرہ کروں اور میں ان کو دنیا سے یوں بچاتا ہوں جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت خیز چراگاہ میں چرنے سے بچاتا ہے اے موسیٰ! میں نے فقراء کو مالداروں کے پاس جانے پر اس لیے مجبور نہیں کیا کہ میرے خزانے ان کے لیے کم پڑ گئے ہیں اور میری رحمت ان کے لیے کافی نہیں ہے۔ بلکہ میں نے فقراء کے لیے مالداروں کے مال میں اتنا حصہ مقرر کردیا ہے جس سے فقراء کو کفایت مل جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ مالداروں کو آزماؤں کہ جو میں نے فقراء کے لیے ان کے مالوں میں مقرر کیا ہے وہ اس کو ادا کرنے میں کیسا رویہ اپناتے ہیں۔ اے موسیٰ! اگر وہ (مالدار) اس پر عمل کریں گے تو میں ان پر اپنی نعمتیں پوری کردوں گا اور دنیا میں ہی ان کو ایک کے بدلے دس گنا دوں گا۔ اے موسیٰ! فقیر کے لیے خزانہ بن جا۔ کمزور کے لیے قلعہ بن جا اور مدد مانگنے والے کے لیے مددگار بن جا تو میں سختی میں تیرا ساتھی بن جاؤں گا، تنہائی میں تیرا انیس دل لگانے والا بن جاؤں گا اور تجھے دن اور رات ٹیک دوں گا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

موسیٰ علیہ السلام کا رب تعالیٰ سے سوال

۱۶۶۶۵..... موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے مؤمن بندے پر دنیا میں تنگی کیوں ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جس کو انہوں نے دیکھا پھر اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے اپنے مؤمن بندے کے لیے یہ تیار کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! اگر کوئی کٹے ہوئے ہاتھ پیروں والا ہو اور پیدائش کے دن سے قیامت تک ہمیشہ اپنے منہ کے بل گھسٹتا رہا ہو۔ لیکن پھر یہ جگہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تو اس نے کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو اپنے کافر بندے پر دنیا میں کیوں کشادگی فرماتا ہے؟ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو دکھانے کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا اور پھر فرمایا: اے موسیٰ! میں نے یہ اسی کافر کے لیے تیار کی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! اگر ساری دنیا کی نعمتیں اس کو پیدائش کے وقت سے لے کر قیامت کے دن تک حاصل ہوں اور پھر یہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تب بھی

اس نے کبھی بھی کوئی خیر اور بھلائی نہیں دیکھی۔ مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۶۔۔۔ موسیٰ پیغمبر نے عرض کیا: اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے پر دنیا بند کردیتا ہے؟ چنانچہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو جنت کا دروازہ کھول کر دکھایا اور فرمایا: میں نے اس کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! تیرے بلند رتبے کی قسم! اگر کوئی مؤمن جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور جس دن سے آپ نے اس کو پیدا کیا ہو تب سے قیامت تک منہ کے بل گھسٹتا رہا ہو پھر یہ جگہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تو اس نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو دنیا میں کافر کو خوب دیتا ہے؟ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو جہنم کا دروازہ کھول کر دکھایا اور فرمایا میں نے اس کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! اگر تو اس کافر کو ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے عطا کردے اور وہ اپنی پیدائش سے قیامت تک اسی طرح عیش میں رہے پھر یہ مقام اس کا ٹھکانہ بن جائے تو گویا اس نے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۷۔۔۔ ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے سے دنیا کو دور کردیتا ہے اور مصائب و پریشانیوں میں اس کو چھوڑ دیتا ہے حالانکہ وہ تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں اس کا ثواب کھولو۔ چنانچہ ملائکہ اس مؤمن کا ثواب دیکھتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: اس کو دنیا میں جو بھی دکھ آئیں کچھ حرج نہیں۔ پھر ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! تو اپنے کافر بندے پر دنیا بڑی وسیع رکھتا ہے اور دنیا کی مصیبتیں اس سے دور رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ تیرے ساتھ کفر کرتا ہے۔ پروردگار نے فرمایا: اس کا عذاب دیکھو۔ چنانچہ ملائکہ نے اس کا عذاب دیکھا تو عرض کیا: اے پروردگار! وہ دنیا میں جس قدر نعمتیں پالے اس کو کچھ فائدہ نہیں۔

حلیۃ الاولیاء عن عبداللہ بن عمرو بن العاص

۱۶۶۶۸۔۔۔ اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ! مسکینی میں موت دے اور مجھے قیامت کے دن مسکینوں کے ساتھ زندہ کرکے اٹھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ ارشاد فرمایا: مسکین جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہوجائیں گے۔ اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی مت لوٹا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو دیدے۔ اے عائشہ! مسکینوں سے محبت رکھ۔ اور ان کو اپنے قریب کر۔ بے شک اللہ پاک تجھ کو قیامت کے دن قریب کرے گا۔

الترمذی ضعیف، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، واورده ابن الجوزی فی الموضوعات فاخطا

کلام:۔۔۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت ضعیف ہے۔ جبکہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع روایات میں شمار کرکے غلطی کی ہے۔

۱۶۶۶۹۔۔۔ اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ! مسکین حالت میں موت دے اور مساکین کی جماعت میں میرا حشر فرما۔ بے شک بدبختوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہوجائیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۰۔۔۔ اے اللہ! مجھے فقیر بنا کر اپنے پاس اٹھا، مالداری میں نہ اٹھا اور مجھے قیامت کے روز مسکینوں کی جماعت میں شامل کرکے اٹھا۔ بے شک بدبختوں میں سے بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر وفاقہ اور آخرت کا عذاب اکٹھا ہوجائے۔

الاوسط للطبرانی، ابوالشیخ فی الثواب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کی فقیری میں موت کی دعا

۱۶۶۷۱۔۔۔ اے اللہ! مجھے فقیری میں موت دے، مالداری میں موت نہ دے اور مجھے مسکینوں کے ساتھ اٹھا۔ بے شک بدبخت ترین وہ شخص ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہوجائے۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۲...... تم پر رنج وغم لازم ہیں۔ کیونکہ یہ دل کی چابی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! رنج وغم کیسے؟ ارشاد فرمایا: اپنی جانوں کو بھوکا اور پیاسا رکھو۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۷۵۹، الضعیفۃ ۱۴۶۸

۱۶۶۷۳...... اے اللہ! آل محمد ﷺ کو بس کفایت کے بقدر روزی دے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۴...... اے اللہ! آل محمد ﷺ کا رزق دنیا میں گذر بسر کے بقدر رکھ۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، السنن للبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۵...... اے اللہ! آل محمد کو گذر بسر کے بقدر روزی دے۔ البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنھما

۱۶۶۷۶...... فقر دو ہیں: دنیا کا فقر اور آخرت کا فقر دنیا کا فقر آخرت کی مالداری ہے اور دنیا کی مالداری آخرت کا فقر ہے، یہی ہلاکت ہے جو دنیا کی محبت اور اس کی زینت ہے، یہ آخرت کا فقر اور آخرت کا عذاب ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۷...... شیطان نے کہا: مالدار مجھ سے تین باتوں میں سے کسی ایک کے اندر نہیں بچ سکتا یا تو میں اس کو اس کی آنکھوں میں مزین کردوں گا پس یہ بات اس کو اس کے مال کے حق کو ادا کرنے سے روک دے گی۔ یا اس کے راستے کو آسان کردوں گا اور وہ اپنے مال کو ناحق جگہوں میں خرچ کرے گا یا پھر مال کی محبت اس کے دل میں جاگزیں کردوں گا اور وہ اس کو ناجائز جگہوں سے بھی کمائے گا۔

ابن المبارک عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن بن عوف مرسلاً

حضور ﷺ کا فقر وفاقہ

۱۶۶۷۸...... مجھے اللہ کی راہ میں دکھ دیئے گئے جس قدر کسی کو دکھ نہیں دیئے گئے، مجھے اس قدر اللہ کے بارے میں خوف زدہ کیا گیا جس قدر کسی کو خوف زدہ نہیں کیا گیا اور مجھ پر تیس دن رات ایسے گزرے ہیں کہ میرے لیے اور بلال کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جگر والا کھا سکے سوائے معمولی شے کے جو بلال کی بغل میں چھپ جائے۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۹...... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! آل محمد کے پاس ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور نہیں رہا۔

ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۶۶۸۰...... بہرحال یہ پہلا کھانا ہے جو تین دنوں کے بعد تیرے باپ کے منہ میں داخل ہوا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: روٹی کی ایک ٹکیہ ہے جو میں نے پکائی تھی، پھر میرے دل نے اس کو کھانا گوارا نہ کیا حتیٰ کہ میں اس کو آپ کے پاس لے کر آگئی۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۸۱...... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آل محمد کے گھروں میں تیس دنوں سے کوئی آگ نہیں جلائی گئی، اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے لیے پانچ بکریوں کا حکم دیدیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تجھے پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں، جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہاں مجھے پانچ کلمات ہی سکھا دیجئے، جو آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ کہو:

یااول الاولین ویا آخر الآخرین ویا ذاالقوۃ المتین ویاراحم المساکین ویا ارحم الراحمین.

ابو الشیخ فی فوائد الاصبھانیین والدیلمی عن فاطمۃ البتول

کلام:......روایت کی سند میں اسماعیل بن عمرو البجلی ہے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اورامام الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ضعیف ہے۔جبکہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔

اضطراری (پریشان کردینے والا) فقروفاقہ

۱۶۶۸۲ ...قریب ہے کہ فقر کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر سے آگے نکل جائے۔حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......عجلونی نے اس کو ضعیف احادیث کے زمرے میں کشف الخفاء میں نقل کیا ہے کیونکہ اس کی سند میں یزید الرقاشی ضعیف راوی ہے، دیکھئے کشف الخفاء ۲/۱۰۸۔تذکرۃ الموضوعات ۱۷۴،ضعیف الجامع ۴۱۴۸۔

۱۶۶۸۳......بدبختوں میں سے بدبخت ترین انسان وہ ہے جس پر دنیا کا فقروفاقہ اور آخرت کا عذاب دونوں چیزیں جمع ہوجائیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۸۷۷،الضعیفۃ ۱۳۹۔

۱۶۶۸۴ عظیم مصیبت یہ ہے کہ تم لوگوں کے ہاتھوں میں موجود بالوں کے محتاج ہوجاؤ اور پھر تم کو وہ دینے سے انکار کردیں۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:......ضعیف الجامع ۲۶۳۹،کشف الخفاء ۱۰۷۹۔

۱۶۶۸۵ ...اللہ کی پناہ مانگو مصیبت کی مشقت سے،بدبختی اترنے سے،بری تقدیر سے اور دشمنوں کو ہم پر خوشی کا موقع ملنے سے۔

البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۶۶۸۶ ...اللہ کی پناہ چاہو فقر سے،اہل وعیال کی تنگدستی سے،اس بات سے کہ تم کسی پر ظلم کرو اور اس بات سے کہ تم پر کوئی ظلم کرے۔

الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۶۶۸۷ ...اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے۔ایک آدمی نے عرض کیا: کیا یہ دونوں چیزیں برابر ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔

النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۸۸ اللہ کی پناہ مانگو فقر سے،قلت (مال) سے،ذلت سے،ظلم کرنے سے اور مظلوم بننے سے۔

النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف النسائی ۳۱۴۔

۱۶۶۸۹ ...کہو:

اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیءٍ منزل التوراۃ والانجیل والفرقان خالق الحب والنوی اعوذبک من شر کل شیءٍ انت آخذ بنا صیتہ انت الاول فلیس قبلک شیءٌ وانت الآخر فلیس بعدک شیءٌ وانت الظاھر فلیس فوقک شیءٌ وانت الباطن فلیس دونک شیءٌ اقض عنی الدین واغننی من الفقر.

اے اللہ! ساتوں آسمان اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے! دانے اور گٹھلی کو زمین میں پھاڑنے والے! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے، ہر چیز کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو باطن ہے تجھ سے چھپا کچھ نہیں پس مجھ سے میرا قرض چکا دے اور مجھے فقر سے مالداری دیدے۔

الترمذی حسن غریب، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

فائدہ:......حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے آئیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا: یعنی خادم کی جگہ یہ کلمات پڑھا کرو۔

الغرباء......الاکمال

۱۶۶۹۰ غریب اپنی غربت میں مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔ اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھتے ہیں۔ غریب کے لیے اس کی غربت میں جنت واجب ہو جاتی ہے۔ غرباء کا اکرام کرو بے شک ان کو قیامت کے روز شفاعت کرنے کا حق ملے گا۔ شاید تم ان کی شفاعت کی وجہ سے نجات یافتہ بن جاؤ۔ ابو نعيم عن انس رضی الله عنه

۱۶۶۹۱ تم پر غرباء کی مجالس لازم ہیں ہر قبیلے سے کم از کم ایک یا دو افراد ان کی مجالس میں شامل ہوں۔ ابو نعيم عن انس رضی الله عنه

۱۶۶۹۲ کاش کہ وہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ جگہ میں مرتا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: آدمی کی جب غیر پیدائش میں وفات ہو تو اس کے لیے جنت میں جائے پیدائش سے موت آنے تک کی جگہ طے کر دی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمرو

دوسری فصل......سوال کرنے کی مذمت

۱۶۶۹۳ ... جو شخص بغیر حاجت کے سوال کرے اس کی مثال اس شخص کی ہے جو انگارہ ہاتھ میں تھام لے۔

شعب الایمان للبيهقي عن حبشي بن جنادة

۱۶۶۹۴ ... آدمی مسلسل لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ نچے ہوئے گوشت کا لوتھڑا ہوگا۔

البخاری، مسلم، النسائی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۶۶۹۵ جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس اس کو غنی کرنے والا مال موجود تھا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں خراش در خراش لگا ہوا ہوگا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! غنی کرنے والا مال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اس کی قیمت کے بقدر سونا (یعنی تقریباً تیرہ تولہ چاندی کی قیمت)۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی الله عنهما

۱۶۶۹۶ ... کون ہے جو میرے لیے ایک چیز کو قبول کرے اور میں اس کے لیے جنت قبول کرواؤں، راوی صحابی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ثوبان رضی الله عنه

۱۶۶۹۷ ... جو اس بات کی کفالت اٹھائے کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اس کے لیے جنت کی کفالت لیتا ہوں۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ثوبان

۱۶۶۹۸ ... مسائل (سوال) زخم ہیں جو انسان اپنے چہرے پر لگاتا ہے۔ پس جو چاہے اپنے چہرے کو سالم رکھے اور جو چاہے زخموں کے لیے

چھوڑ دے، ہاں اگر آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا ایسے کسی مسئلے میں سوال کرے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو تب کوئی حرج نہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن سمرة

۱۶۶۹۹..... سوال زخم ہے جو آدمی اپنے چہرے پر لگاتا ہے ہاں بادشاہ سے سوال کرنا یا ایسی بے چارگی میں سوال کرنا جب سوال کیے بغیر چارہ نہ ہو مباح (جائز) ہے۔ الترمذی، النسائی عن سمرة رضی اللہ عنه

۱۶۷۰۰..... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی آدمی اپنی رسی لے اور (جنگل جا کر) اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑ اٹھا لائے یہ اس کے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے وہ اس کو دے یا منع کرے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۱۶۷۰۱..... تم میں سے کوئی اپنی رسی لے پھر پہاڑ پر جا کر لکڑیاں باندھ لائے، ان سے کھائے اور صدقہ کرے یہ اس کے لیے لوگوں کے آگے سوال کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ النسائی، ابو داؤد، ابن ماجه عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۱۶۷۰۲..... البتہ کوئی آدمی اپنی رسی لے پھر پہاڑ پر جا کر لکڑیوں کا گٹھڑ باندھ کر اپنی کمر پر لا دلائے اور اس کو فروخت کرے جس کے ذریعے اللہ پاک اس کے چہرے کو سوال کی ذلت سے بچائے تو یہ اس کے لیے لوگوں کے آگے (ہاتھ پھیلانے) سوال کرنے سے کہیں بہتر ہے پھر خواہ وہ اس کو دیں یا منع کر دیں۔ مسند احمد، البخاری، ابن ماجه عن الزبیر بن العوام

۱۶۷۰۳..... تم میں سے کوئی صبح کو جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑ اٹھا لائے اور اس کے مال میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے بے نیاز ہو جائے یہ اس کے لیے کسی کے آگے سوال کرنے سے بہتر ہے پھر وہ جس سے سوال کیا جائے اس کی مرضی ہے دے یا انکار کر دے۔ بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ اس شخص سے شروع کر جو تیری عیال میں آئے (یعنی نفلی صدقہ خیرات بھی اپنے گھر کے افراد سے شروع کر)۔ مسلم، الترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۱۶۷۰۴..... وہ مجھ پر غصہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یاد رکھ جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کے برابر مال ہو اور وہ پھر بھی سوال کرے تو اس نے الحافاً (اصرار کے ساتھ) سوال کیا۔ ابو داؤد عن رجل

تین قسم کے لوگوں کے لئے سوال جائز ہے

۱۶۷۰۵..... سوال تین شخصوں کے لئے جائز ہے۔ دیت (خون بہا) کی ذمہ داری اٹھانے والے کے لیے، ہلا دینے والے قرض کے مقروض کے لیے اور خاک میں تڑپا دینے والے فقر والے کے لیے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۷۰۶..... سوال کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کمانے کی طاقت رکھنے والے تندرست و توانا کے لیے۔ سوائے خاک میں ملا دینے والے فقر کے لیے، یا پریشان کر دینے والے قرض کے لیے۔ اور جو شخص مالداری حاصل کرنے کے لیے سوال کرے تو وہ سوال قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم بن کر اور آگ کے پتھر بن کر آئیں گے جن کو وہ جہنم میں کھائے گا۔ پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

الترمذی عن حبشی بن جنادة

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۷۸۱۔

۱۶۷۰۷..... دینے والا ہاتھ اوپر ہے اور مانگنے والا ہاتھ نیچے ہے۔ پس جس چیز کے بغیر تیرا گذارہ ممکن ہو قطعی اس کا سوال نہ کر اور اللہ کے دیئے ہوئے مال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور اللہ کا دیا ہوا مال آگے دیئے جانے کے لائق ہے۔ ابن عساکر عن عطیة السعدی

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۸۱۲۔

۱۶۷۰۸..... میں صرف خازن (خزانچی) ہوں۔ دینے والا اللہ ہے۔ پس میں جس کو کچھ دوں اپنی خوش دلی سے تو اس کو اس میں برکت دی جائے

گئی اور جس کو میں تنگ دلی سے اور اس کے سوال کے اصرار پر دوں، پس وہ ایسا کھانے والا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔

مسند احمد عن معاویة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۹...... میں دیتا ہوں اور نہ روکتا ہوں، میں تو صرف (قاسم) تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں کا مجھے حکم ہوتا ہے دے دیتا ہوں۔

الترمذی، البخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۰...... وہ مجھ پر غصہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یاد رکھو جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کے برابر مال ہو اور وہ پھر بھی سوال کرے تو اس نے الحافا۔ اصرار کے ساتھ سوال کیا۔ النسائی عن رجل من بنی اسد

۱۶۷۱۱...... میں تم کو کچھ نہیں دیتا اور نہ کسی چیز سے روکتا ہوں۔ میں تو صرف خزانچی ہوں جہاں کا مجھے حکم ہوتا ہے رکھ دیتا ہوں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۲...... انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یا تو مجھ سے (ڈھٹائی کے ساتھ) فحش طریقے سے سوال کریں گے یا مجھے بخیل بنا دیں، لیکن میں بخیل بننے والا نہیں ہوں۔ مسند احمد، مسلم عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۳...... اے قبیصہ! سوال تین شخصوں میں سے کسی ایک کے لیے جائز ہے۔ کسی آدمی نے کوئی بوجھ (دیت وغیرہ کا) اٹھایا اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے جب تک کہ وہ بوجھا تار دے پھر اس کے بعد رک جائے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو کوئی مصیبت آگئی ہو اور اس کا مال کھا گئی ہو پس اس کے لیے اس وقت تک سوال کرنا حلال ہے جب تک وہ زندگی میں دوبارہ سنبھل جائے یا درست زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے اور تیسرا وہ شخص جس پر فقر و فاقہ کی نوبت آجائے حتیٰ کہ اس کی قوم کے تین آدمی کھڑے ہو کر کہہ دیں فلاں آدمی فاقے کو پہنچ گیا ہے تب اس کے لیے بھی سوال کرنا حلال ہوگا حتیٰ کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے یا درست زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے۔ پھر رک جائے پس جو ان کے علاوہ سوال کرے وہ حرام خوری کے لیے سوال کرتا ہے اور حرام کھاتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن قبیصة بن المخارق

۱۶۷۱۴...... اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں ہرگز تم سے روک کر ذخیرہ نہ کرتا، جو اللہ سے عفت کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو عفت دیتا ہے، جو غنی کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو غنی (مالداری) بخش دیتا ہے، جو صبر کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے اور کسی کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع چیز کوئی نہیں ملی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۵...... جس نے کسی شے کا سوال کیا اور اس کے پاس مال موجود ہے جو اس کو سوال کرنے سے بے نیاز کر دے تو وہ جہنم کی آگ کثرت کے ساتھ جمع کر رہا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا سوال کرنے سے بے نیاز کرنے والا مال کتنا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس قدر اس کو صبح شام کے کھانے کے لیے کافی ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سهل بن الحنظلیه

۱۶۷۱۶...... جس نے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس نے الحاف (سوال میں اصرار) کیا۔

ابو داؤد، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۷...... جس نے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس چالیس درہم تھے تو وہ ملحف (اصرار کے ساتھ سوال کرنے والا) ہے۔ النسائی عن ابن عمرو

۱۶۷۱۸...... اللہ تعالیٰ اصرار کے ساتھ سوال کرنے والے سے بغض رکھتا ہے۔ ابن ماجه، حلیة الاولیاء عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: ...... اسنی المطالب ۳۲۴، کشف الخفاء ۷۴۴۔

حرص کے ساتھ مال جمع کرنے کی مذمت

۱۶۷۱۹...... یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جو اس کو اس کے حق کے ساتھ لے اس میں برکت ہوگی اور بہت سے اپنی نفسانی خواہش کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے مال میں اسراف کرنے والے قیامت کے دن صرف آگ کے مستحق ہونگے۔ مسند احمد، الترمذی عن خولة بنت قیس

۱۶۷۲۰۔۔۔۔ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو اس کے حق کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت ملے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی اور اس کا حال اس شخص کا سا ہوگا جو کھائے لیکن سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۲۱۔۔۔۔ اگر تجھے سوال کیے بغیر چارہ کار نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کر۔ ابو داؤد، النسائی عن ابن الفراسی

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۱۲۹۹۔

۱۶۷۲۲۔۔۔۔ اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ سوال میں کیا قباحت ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جائے۔ النسائی عن عائذ بن عمرو

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۴۸۱۸۔

۱۶۷۲۳۔۔۔۔ اگر سوال کرنے والے کو علم ہو جائے کہ سوال کرنے میں کیا برائی ہے تو ہرگز سوال نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۷۲۴۔۔۔۔ قیامت کے دن کچھ اقوام ایسی آئیں گی جن کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا بلکہ وہ اس کو (سوال کر کر کے) نوچ چکے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۴۸۷۱۔

۱۶۷۲۵۔۔۔۔ جس نے اللہ کے نام پر (بے جا) سوال کیا وہ ملعون ہے، جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا گیا اور سوال کرنے میں کوئی فحش بات نہیں کی تو اس کو منع کرنے والا بھی ملعون ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۶۔۔۔۔ جس نے پاکدامنی چاہی اللہ اس کو پاکدامنی عطا کرے گا۔ جو غنا طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جس نے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلایا حالانکہ اس کے پاس پانچ اوقیہ کے برابر مال تھا تو اس نے الحافا (اصرار اور زبردستی کے ساتھ) سوال کیا۔

مسند احمد عن رجل من مزینۃ

۱۶۷۲۷۔۔۔۔ جس نے اللہ سے غنا طلب کی اللہ اس کو غنی کر دے گا، جس نے اللہ سے عفت طلب کی اللہ اس کو عفت دیدے گا، جس نے کفایت طلب کی اللہ اس کو کفایت بخش دے گا اور جس نے (لوگوں سے) سوال کیا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت تھی تو اس نے الحافا سوال کیا۔ مسند احمد، النسائی، الضیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۸۔۔۔۔ جس نے لوگوں کے اموال کا سوال کیا مالداری کے حصول کے لیے تو وہ درحقیقت جہنم کے انگارے کا سوال کرتا ہے پس وہ کم کرلے یا زیادہ کرلے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۹۔۔۔۔ جس نے بغیر فقر و فاقے کی حالت کے سوال کیا وہ انگارے کھاتا ہے۔ مسند احمد، ابن خزیمہ، الضیاء عن حبشی بن جنادۃ

۱۶۷۳۰۔۔۔۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے پابند کیا کہ تو لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے مزید ارشاد فرمایا: اگر تیرا کوڑا نیچے گر جائے اس کا بھی کسی سے سوال نہ کرنا بلکہ خود اتر کر اٹھانا۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۳۱۔۔۔۔ اللہ کے نام پر تو صرف جنت کا سوال ہی کرنا چاہیے۔ ابو داؤد عن رجل

کلام:۔۔۔۔۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں سلیمان بن معاذ ہے جو متکلم فیہ ہے دیکھئے عون المعبود ۸۸/۵، نیز روایت کے ضعف کو دیکھئے: اسنی المطالب ۱۷۴۶، ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۴۰۔

الاکمال

۱۶۷۳۲۔۔۔۔ مالدار کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا۔ مالدار کا سوال جہنم کی آگ ہے۔ اگر وہ بہت والا تھوڑا دے تو

تھوڑی آگ ہے اور اگر زیادہ دے تو زیادہ آگ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۶۷۳۳ ... جس نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہے تو وہ سوال قیامت کے روز اسی کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا۔

مسنداحمد، الدارمی، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن ثوبان

۱۶۷۳۴ ... جس نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہے تو قیامت کے روز وہ سوال اس کے چہرے پر زخم بن کر آئے گا اور جس کے پاس پچاس درہم کی مالیت کا مال ہو یا اس کے برابر سونا ہو تو اس کے لیے زکوۃ لینا جائز نہیں۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۷۳۵ ... جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس کفایت کے بقدر مال ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۳۶ ... جس نے لوگوں سے سوال کیا اس غرض سے کہ اس کے مال میں اضافہ اور بڑھوتری ہو تو وہ سوال قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراش ہوگا اور اس کے لیے وہ جہنم کی آگ کا پتھر ہوگا جس کو وہ کھائے گا۔ پس اب جو چاہے کم سوال کرے چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن جریر فی تھذیبہ، الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادة

۱۶۷۳۷ ... قیامت کے دن سوال، سوال کرنے والے کے چہرے میں زخم کا نشان ہوگا۔ پس جو چاہے اپنے چہرے پر یہ نشان باقی رکھے۔ اور سب سے ہلکا سوال ذی رحم رشتے دار سے حاجت کے موقع پر سوال کرنا ہے اور بہترین سوال کسی صاحب حیثیت سے سوال کرنا ہے اور خرچ کی ابتداء اپنے عیال سے کر۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمرو

۱۶۷۳۸ ... آدمی سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کا چہرہ پرانا بوسیدہ ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن بغیر چہرہ کے حاضر ہوگا۔

ابن صصری عن مسعود بن عمرو

۱۶۷۳۹ ... مالدار کا سوال اس کے چہرے کا زخم ہے اگر سوال کے بدلے تھوڑا مال ملے تو تھوڑا زخم ہے اور اگر زیادہ مال حاصل ہو تو بڑا زخم ہے۔

ابن النجار عن عمران بن حصین

۱۶۷۴۰ ... آدمی سوال کرلیتا ہے مگر وہ ہمیشہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ مسند احمد، ابن جریر فی تھذیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۷۴۱ ... بندہ مسلسل سوال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ مالدار ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کا چہرہ پرانا بوسیدہ ہوتا جاتا ہے۔ پس اللہ کے ہاں اس کا چہرہ نہیں رہتا۔

الکبیر للطبرانی عن مسعود بن عمرو

کلام: ...... کشف الخفاء ۲۴۷۷۔

۱۶۷۴۲ ...... قیامت کے دن ایسی قوم پیش ہوگی جن کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا وہ گوشت انہوں نے سوال کر کر کے دنیا میں نوچ دیا ہوگا پس جو شخص مال ہونے کے باوجود سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہما

سوال کرنے والے پر فقر کا دروازہ کھل جاتا ہے

۱۶۷۴۳ ... جس نے بغیر فاقہ کے سوال کیا جو اس کو پیش آیا ہو اور نہ اس کے اہل وعیال کو ایسا فاقہ جس کی برداشت کی ان میں طاقت نہ ہو تو وہ شخص قیامت کے دن ایسے چہرے کے ساتھ حاضر ہوگا کہ اس پر گوشت نہ ہوگا اور جس نے اپنی جان پر سوال کا دروازہ کھولا بغیر اس کو فاقہ پیش آئے تو اللہ اس پر ایسے فاقے کا دروازہ کھول دے گا جس کا اس کو گمان نہ ہوگا۔

ابن جریر فی تھذیبہ، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۴۴..... کوئی آدمی لوگوں سے سوال کرنے کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس لیے کہ عفت (مانگنے) سے پرہیز کرنے میں خیر (ہی خیر) ہے۔ ابن جریر فی تهذیبه عن عبدالرحمن بن عوف

۱۶۷۴۵..... جس نے کسی سوال کا دروازہ کھولا اللہ پاک اس کے لیے دنیا و آخرت میں فقر و فاقہ کا دروازہ کھول دیں گے اور جس نے اللہ کی رضاء کے لیے عطاء و بخشش کا دروازہ کھولا اللہ پاک اس کو دنیا و آخرت کی خیر عطا فرمائے گا۔ ابن جریر فی تهذیبه عن عبدالرحمن بن عوف

۱۶۷۴۶..... کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ابن جریر فی تهذیبه عن عبدالرحمن بن عوف

۱۶۷۴۷..... کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ کوئی بندہ اپنی رسیاں (کلہاڑی وغیرہ) لے کر کسی پہاڑ پر چڑھ جائے۔ یا جنگل میں چلا جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑ اٹھا لائے پھر اس کو فروخت کر کے اس میں سے کھائے پئے یہ اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے خواہ سوال کے جواب میں کچھ ملے یا نہیں۔

ابن جریر فی تهذیبه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۷۴۸..... کوئی بندہ کسی صدقہ یا صلہ رحمی کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کے طفیل اس کو کثرت عطا کرتا ہے اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا اس غرض سے کہ اس کو مال کی کثرت حاصل ہو جائے مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کو مال کی قلت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۷۴۹..... جس نے مالداری حاصل ہونے کے باوجود مزید کثرت مال کے لیے سوال کیا، درحقیقت وہ جہنم کے پتھروں کی کثرت حاصل کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: مالداری کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک رات کا کھانا میسر ہونا۔ مسند احمد عن علی رضی الله عنه

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۳۰، ضعاف الدارقطنی ۵۰۷۔

۱۶۷۵۰..... جس نے بغیر کسی مصیبت پڑنے کے سوال کیا وہ درحقیقت آگ کے پتھر کھاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عنه

۱۶۷۵۱..... جس نے لوگوں سے سوال کیا تا کہ اپنے مال کو بڑھائے وہ جہنم کے پتھر کھاتا ہے۔ جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن حبان، ابن شاهین، تمام، السنن لسعید بن منصور عن عمر رضی الله عنه

۱۶۷۵۲..... اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص اپنا سوال لے کر اپنی بغل میں دبائے میرے پاس سے نکلتا ہے اور وہ دراصل اس کے لیے (جہنم کی) آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر میں کیا کروں وہ اس کے علاوہ راضی ہی نہیں ہوتے اور اللہ پاک بھی میرے لیے بخل پر راضی نہیں ہوتا۔

مستدرک الحاکم، مسند احمد، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۶۷۵۳..... کوئی آدمی تم میں سے میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو دیدیتا ہوں اور وہ چل پڑتا ہے۔ درحقیقت وہ اپنے پہلو میں آگ دبوچ کر لیے جاتا ہے۔ عبد بن حمید والشاشی والحسن بن سفیان، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی الله عنه

۱۶۷۵۴..... کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کر دیتا ہوں وہ پھر سوال کرتا ہے میں پھر عطا کر دیتا ہوں اور درحقیقت وہ اپنے کپڑے میں آگ اٹھائے جاتا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے آگ لیے جاتا ہے۔ مسنداحمد عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۶۷۵۵..... میرے پاس کوئی شخص آتا ہے پھر وہ اپنا سوال پورا کر کے بغل میں دبائے چلا جاتا ہے اور وہ آگ ہوتی ہے۔ کسی نے عرض کیا: پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے سے باز نہیں آتے اور اللہ پاک میرے لیے بخل پر راضی نہیں ہوتا۔

مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید، مستدرک الحاکم عن جابر رضی الله عنه

۱۶۷۵۶..... ایک قوم میرے پاس آتی ہے میں ان کو دیدیتا ہوں۔ وہ اپنی بغل میں آگ دبا کر لے جاتے ہیں۔ پوچھا گیا:: پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ مجھے دوراہے پر چھوڑ دیتے ہیں کہ یا تو میں ان کو عطا کروں یا پھر بخیل بن جاؤں۔ اور میں بخیل نہیں بن سکتا اور اللہ بھی میرے بخل پر راضی نہیں ہوتا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر رضی الله عنه

۱۶۷۵۷...... لوگ اللہ کے مال میں ناحق گھستے ہیں، ان کے لیے قیامت کے روز آگ ہوگی۔ البخاری عن خولة الانصارية

۱۶۷۵۸...... اے حمزۃ! یہ دنیا (اور اس کا مال) سرسبز اور میٹھا خوشگوار ہے۔ جس نے اس کو اس کے حق کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں ناحق گھستے ہیں ان کے لیے جہنم کی آگ ہے۔

الخطيب عن خولة بنت سعد الانصارية امراة حمزة

۱۶۷۵۹...... یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے، جس کو یہ اس کے حق کے ساتھ ملے اس کو اس میں برکت ملے گی اور بہت سے اللہ اور اس کے رسول کے مال میں سے اپنی مرضی سے حاصل کرنے والے ایسے ہیں جن کے لیے قیامت کے دن صرف جہنم کی آگ ہی ہوگی۔

مسند احمد، الترمذی حسن صحیح، الکبیر للطبرانی عن خولة بنت قیس

۱۶۷۶۰...... خبردار! دنیا میٹھی اور سرسبز ہے۔ بہت سے اس دنیا (کے مال) میں (ناجائز) گھسنے والے ایسے ہیں جن کو قیامت کے دن صرف آگ نصیب ہوگی۔ مستدرک الحاکم عن حمنة بنت جحش

۱۶۷۶۱...... اے حکیم مجھے تمہارا سوال برا نہیں لگا۔ بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ نیز یہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل بھی ہے۔ جس نے اس کو سخاوت کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو سیر نہیں ہوتا۔ اور اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ لینے والے سے اوپر ہے اور سب سے نیچے لینے والے کا ہاتھ ہے۔

ابو داؤد، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۲...... اے حکیم بن حزام! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو سخاوت نفس (بغیر لالچ) کے لیا اور صحیح جگہ کھایا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اور بری جگہ استعمال کیا اس کو اس میں برکت نہ ہوگی اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو کھاتا تو ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اپنی عیال سے خرچ کی ابتداء کر۔

البخاری، الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۳...... اے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے: جو لوگوں سے سوال کرے اس کو دیدو اور سائل وہ کھانے والا ہے جس کا پیٹ نہیں بھرتا۔

مستدرک الحاکم عن خالد بن حزام

۱۶۷۶۴...... میں صرف ایک مبلغ ہوں۔ ہدایت دینے والا اللہ ہے۔ میں صرف قاسم ہوں اور عطا کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔ جس کو ہم سے کوئی چیز اچھے طریقے اور خوش دلی کے ساتھ ملے پس اس کو اس میں برکت ہوگی اور جس کو ہم سے کوئی چیز برے طریقے کے ساتھ اور بددلی سے ملے پس وہ اس کو کھائے گا مگر سیر نہ ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی اللہ عنه

۱۶۷۶۵...... میں صرف خازن ہوں، دینے والا اللہ ہے۔ پس جس کو میں کچھ دوں اور خوش دلی کے ساتھ دوں اس کو اس میں برکت ہوگی اور جس کو میں اس کی لالچ اور بار بار کے سوال کی وجہ سے دوں وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہو مگر اس کا پیٹ نہ بھرتا ہو۔

مسلم، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معاویة رضی اللہ عنه

سوال کرنے والے کی مثال

۱۶۷۶۶...... بے شک جو لوگوں سے سوال کرے پھر اس کو کچھ مل جائے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کو کھایا پیا نفع دیتا ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ بہترین صدقہ وہ ہے مالداری برقرار رکھنے کے ساتھ دیا جائے اور خرچ کی ابتداء اپنے اہل وعیال سے کر۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۷...... ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، معطی (دینے والے) کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کے ساتھ ہے اور معطیٰ (لینے والے) کا ہاتھ قیامت

تک پہنچے ہے۔پس جہاں تک ممکن ہو سوال سے دامن بچا۔مسند احمد، العسکری فی الامثال، ابن جریر فی تھذیبہ، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۱۶۷۶۸ ہاتھ تین ہیں: اللہ کا ہاتھ، معطی کا ہاتھ جو اس کے قریب ہے اور سائل کا ہاتھ جو قیامت تک نیچے رہے گا۔پس جہاں تک ممکن ہو سوال سے احتراز کرو۔اور جس کو اللہ پاک کوئی مال دے وہ اسی پر نظر آنا چاہیے۔خرچ کی ابتداء اہل وعیال سے کر۔بچے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دے۔اور گذر بسر کے بقدر پیچھے رکھ لینے میں تجھ پر ملامت نہیں اور اپنے نفس سے عاجز مت بن۔

السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۷۶۹ ...اے لوگو! جان لو ہاتھ تین ہیں: اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ بیچ میں ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔پس پاک دامنی حاصل کرو۔خواہ لکڑیوں کے گٹھڑ کو بیچ کر حاصل ہو۔آگاہ رہو میں نے بات تم تک پہنچادی۔آگاہ رہو میں نے بات تم تک پہنچادی۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن عدی بن زید الجذامی

۱۶۷۷۰ ... تجھے اللہ نے کتنا مالدار کیا ہے۔پس لوگوں سے کچھ سوال نہ کر۔بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے۔نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور اللہ نے جو مال دیا ہے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی اور وہ آگے دیا جائے۔

ابن مندہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، ابن عساکر عن عروۃ بن محمد بن عطیۃ السعدی عن ابیہ عن جدہ

۱۶۷۷۱... جس نے چالیس درہم ہونے کے باوجود سوال کیا اس نے الحاف کیا۔اصرار کے ساتھ سوال کیا جس کی مذمت آئی ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۲ جس نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مالیت کا مال ہے تو اس نے الحافا (اصرارا) سوال کیا۔

مسند احمد، السنن للبیھقی عن رجل من بنی اسد

۱۶۷۷۳... جس کے پاس ایک اوقیہ ہو پھر وہ سوال کرے اس نے الحافا سوال کیا۔

الباوردی، ابن السکن، ابن مندہ عن اسید المزنی قال ابن السکن اسنادہ صالح وقال ابن مندہ تفرد بہ ابن وھب

فائدہ:.......اوقیہ پچاس درہم کا ہوتا ہے۔یعنی تقریباً تیرہ تولے چاندی۔

۱۶۷۷۴ جس کے پاس تین دنوں کی روزی کا بندوبست ہو اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنا حلال نہیں ہے۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۵ جس آدمی کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مال ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے اصرار کے ساتھ سوال کیا (جو برا ہے)۔

ابن جریر فی تھذیبہ عن رجل من بنی أسید

۱۶۷۷۶ جو پاکدامنی (سوال کرنے سے اجتناب برتنا) چاہے اللہ اس کو پاکدامنی دیدیتا ہے۔جو مالداری طلب کرتا ہے اللہ اس کو مالداری دیدیتا ہے اور جو ہم سے اللہ کے نام پر سوال کرے گا ہم اس کو دیں گے۔ابن جریر فی تھذیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۷ اے لوگو! اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم سوال سے باز آجاؤ۔بے شک جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامن کر دیتا ہے۔جو اللہ سے مدد چاہتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! کسی بندے کو صبر سے زیادہ فراخ اور کشادہ چیز نہیں ملی۔لیکن اگر تم سوال کرنے سے باز نہیں آئے تو میں جو میسر ہوگا دوں گا۔حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۸ جو غنا لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہے اللہ اس کو بے نیاز کر دیتا ہے، جو عفت چاہتا ہے اللہ پاک اس کو عفت دیدیتا ہے اور جس نے ہم سے کچھ سوال کیا اور ہمارے پاس کچھ ہوا تو ہم ضرور دیں گے۔

ابوداؤد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۹... جو غنا چاہتا ہے اللہ اس کو غنا دیتا ہے اور جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی بخش دیتا ہے۔اور جو ہم سے سوال کرے گا اگر ہمارے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ میسر ہوا تو ہم وہ اس کو دیں گے ورنہ اس کی غمخواری کریں گے اور اس کو تسلی دیں گے۔اور جس نے ہم سے

سوال کرنے میں احتراز کیا وہ ہم کو سوال کرنے والے سے زیادہ محبوب ہے۔

سنن ابی داؤد، ابن سعد، مسند احمد، شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۶۷۸۰ ... جو مالداری چاہتا ہے اللہ اس کو مالداری دیدیتا ہے۔ جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی نصیب کردیتا ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور کوئی بندہ سوال کرنے کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

ابن سعد عن ابی سعید رضی الله عنه

لوگوں سے سوال کرنے والے کا پیٹ نہیں بھرتا

۱۶۷۸۱ ... جس کو کوئی حاجت پیش آئے اور وہ اس کو لوگوں کے آگے رکھے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا اور اگر وہ اس کو اللہ کے آگے رکھے تو قریب ہے کہ اللہ اس کو بے نیاز کردے گا یا آنے والی مقررہ موت کے ساتھ یا جلد حاصل ہونے والی مالداری کے ساتھ۔

ابن جریر فی تهذیبه، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۶۷۸۲ ... جو بھوکا ہوا یا کسی اور حاجت میں مبتلا ہوا پھر اس نے لوگوں سے اپنے حال کو چھپایا اور اللہ عزوجل کے آگے اپنا مسئلہ پیش کیا اللہ پاک اس کے لیے حلال طریقے سے ایک سال کا رزق کھول دیں گے۔

الضعفاء لابن حبان، الضعفاء للعقیلی، الاوسط للطبرانی، سلیم الرازی فی فوائده، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنهما

کلام: ...... ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت باطل ہے۔ اس میں اسماعیل بن رجاء الحصنی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کو روایت کرنے میں اسماعیل بن رجا موسیٰ بن امین سے متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اسماعیل کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عدی اور الساجی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام عجلی اور امام حاتم نے اس کی توثیق کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ صدوق ہے۔

نیز دیکھئے ترتیب الموضوعات ۵۳۰، التعقبات ۳۲۔

۱۶۷۸۳ ... جس کو بھوک پہنچی یا کوئی حاجت پیش آئی پھر اس نے لوگوں سے اپنا حال چھپایا اور اللہ کے سامنے اپنی حاجت رکھی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کے لیے ایک سال کا حلال رزق کھول دے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام: ...... امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے۔ اس میں موسیٰ بن امین، اعمش سے روایت کرنے میں متفرد ہے اور اس کو صرف اسماعیل بن رجاء عن موسیٰ کے طریق سے لکھا ہے۔

۱۶۷۸۴ ... جس نے مالداری کے باوجود لوگوں سے سوال کیا تو یہ اس کے سر میں درد اور اس کے پیٹ میں مرض کرے گا۔

البغوی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن زیاد بن الحارث الصدائی

۱۶۷۸۵ ... کون ہے جو مجھ سے بیعت کرے کہ تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کروگے پھر تمہارے لیے جنت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۶۷۸۶ ... نہیں تم کو نہیں دوں گا کیونکہ اہل صفہ کو بھوک کے مارے پیٹ میں بل پڑ رہے ہیں۔ شعب الایمان للبیهقی عن علی رضی الله عنه

۱۶۷۸۷ ... کوئی اپنی رسی لے پھر اس پہاڑ پر آئے اور لکڑی کا گٹھڑ باندھ لے جائے۔ ابن راهویه، السنن لسعید بن منصور عن حکیم بن حزام

۱۶۷۸۸ ... آدمی کسی حادثہ میں یا کسی جنگ زدہ مسئلہ میں سوال کرسکتا ہے تاکہ قوم کے درمیان کوئی اصلاح کرانے پھر جب وہ مقصد پورا ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ پاکدامنی برتے (اور سوال سے احتراز کرے)۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده

۱۶۷۸۹...... کسی کو بھی چاہیے کہ خواہ مسواک فروخت کرے مگر لوگوں سے سوال کرنے سے احتراز کرے۔

شعب الایمان للبیھقی عن میمون بن ابی شبیب مرسلاً

۱۶۷۹۰...... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں کہ سوال کرنے میں کیا مذمت ہے تو کوئی آدمی کسی آدمی سے سوال نہ کرے خواہ وہ رات بھوک سے کروٹیں بدل بدل کر گزارے۔

مسند احمد، النسائی، الرویانی، ابوعوانۃ، السنن لسعید بن منصور عن عائذ بن عمرو بن ھلال المزنی

۱۶۷۹۱...... جب تو کسی سائل کو تین بار لوٹا دے مگر وہ واپس نہ ہو تو تب تجھ پر اس کو جھڑکنے میں کچھ حرج نہیں۔

الاوسط للطبرانی، ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت کی سند میں ضرار بن صرد ہے جو ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص کی حدیث لکھنے کے قابل ہے اور نہ دلیل میں پیش کرنے کے قابل۔ نیز حدیث کا موضوع ہونا دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات:۶۲، ترتیب الموضوعات ۵۴۳۔

تیسری فصل...... حاجت طلب کرنے کے آداب میں

۱۶۷۹۲...... خیر کو خوبصورت چہرے والوں کے پاس تلاش کرو۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... الاسرار المرفوعۃ ۲۱۷، ضعیف الجامع ۳۱۔

۱۶۷۹۳...... خیر (مال) کو اچھے چہروں کے مالک لوگوں کے پاس تلاش کرو۔ اپنے بہترین لوگوں کو علامت دو اور جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی کریم آئے تو اس کا اکرام کرو۔ ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... ترتیب الموضوعات ۵۴۶، ضعیف الجامع ۹۰۴۔

۱۶۷۹۴...... جب تم کو کسی بھلائی کی تلاش ہو تو اس کو اچھے چہرے والوں کے پاس دیکھو۔ الدارقطنی عن عبداللہ بن جراد

کلام:...... التعقبات ۳۶، ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۴۳۔

۱۶۷۹۵...... خیر کو خوبصورت چہروں کے مالک کے پاس تلاش کرو۔

التاریخ للبخاری، ابن ابی فی قضاء الحوائج، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس، الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ، تمام، الخطیب فی رواۃ مالک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، تمام عن ابی بکرۃ

کلام:...... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حافظ عراقی کا قول ہے کہ اس روایت کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اللآلی میں ذکر کر کے فرمایا ہے۔ ھذا الحدیث فی نقدی: حسن صحیح یہ نرا افراط ہے جو درست نہیں۔ اسی طرح علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع قرار دے کر تفریط کا ارتکاب کیا ہے جو درست نہیں۔ اسی طرح علامہ ابن القیم اور ان کے شیخ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق باطل کا قول کر کے تفریط کیا ہے۔ درست بات علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ اس روایت کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ فیض القدیر ۱/۵۴۰۔

نیز دیکھئے ضعیف حدیث کے لیے الاسرار المرفوعۃ ۲۱۷، اسنی المطالب ۲۰۶۔

۱۶۷۹۶...... خیر (بھلائی) کو اچھے چہروں کے پاس تلاش کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی خصیفہ

۱۶۷۹۷...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے کسی حاجت کا سوال کرے تو پہلے اس کی تعریف کر کے اس کی کمر نہ توڑ دے۔

ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

دستاویز پر مٹی چھڑکنا

۱۶۷۹۸..... جب تم میں سے کوئی (قرض وغیرہ کی) دستاویز لکھے تو اس پر مٹی چھڑک دے۔ یہ کام کو زیادہ پورا کرنے والی چیز ہے۔

الترمذی عن جابر رضی اللہ عنه

کلام: ..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب الاستئذان باب ماجاء فی ترتیب الکتاب رقم ۲۷۱۳ پر نقل فرما کر ھذا حدیث منکر کا حکم لگایا ہے۔ یعنی یہ روایت باطل ہے درست نہیں۔ نیز دیکھئے: اسنی المطالب ۱۴۳، الاتقان ۱۲۶۔

۱۶۷۹۹..... اپنی دستاویزات پر مٹی ڈال دو یہ ان کی کامیابی کے لیے بہتر ہے کیونکہ مٹی مبارک چیز ہے۔ ابن ماجه عن جابر رضی اللہ عنه

کلام: ..... امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ان احادیث میں سے ایک ہے جن پر حافظ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے مصابیح پر نقد و تنقید فرمائی ہے اور ان کے موضوع ہونے کا خیال کیا ہے۔ الاتقان ۱۲۷، تحذیر المسلمین ۱۳۱، الشذرة ۶۹۔

۱۶۸۰۰..... حاجتوں کو چھپا کر ان کی تکمیل پر مدد حاصل کرو (کیونکہ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے)۔

الضعفاء للعقیلی، الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیهقی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنه

الخرائطی فی اعتدال القلوب عن عمر، التاریخ للخطیب، ابن عساکر، حلیة الاولیاء فی فوائده عن علی رضی اللہ عنه

کلام: ..... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف اور منقطع ہے اور حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ضعف پر جزم یقین کا اظہار کیا ہے۔ فیض القدیر ۱/۴۹۳۔ نیز دیکھئے اسنی المطالب ۱۷۷، ترتیب الموضوعات ۵۴۸، ۵۴۹، التعقبات ۳۸۔

۱۶۸۰۱..... اپنی حاجتوں کو میری امت کے رحم کرنے والے مہربان لوگوں کے پاس تلاش کرو۔ تم کو روزی نصیب ہوگی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگے۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری رحمت میرے بندوں میں سے رحم کرنے والوں کے اندر موجود ہے۔ اور اپنی حاجتوں کو سخت دل والوں کے آگے پیش نہ کرو تب تم کو روزی نصیب ہوگی اور نہ اپنے مقصد میں کامیابی پاؤ گے۔ کیونکہ پروردگار فرماتا ہے: میری ناراضگی ایسے ہی لوگوں میں رکھی ہے۔ الضعفاء للعقیلی، الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

کلام: ..... ضعیف الجامع: ۹۰۰ الکشف الالٰہی ۵۱۔ علامہ مناوی فیض میں فرماتے ہیں: امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ روایت کا راوی عبدالرحمٰن مجہول ہے، اس کی حدیث پر متابعت نہیں ہوتی نیز دوسرا راوی داود غیر معروف ہے اور اس کی خبر باطل ہے۔ فیض القدیر ۱۱/۵۲۹۔

۱۶۸۰۲..... خیر کی توقع صرف صاحب حسب یا صاحب دین سے درست ہے۔ مسند البزار عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۶۸۰۳..... نیکی صرف صاحب دین یا کسی ذی حسب نسب یا بردباری سے ممکن ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی امامة رضی اللہ عنه

کلام: ..... تذکرۃ الموضوعات ۶۸، التعقبات ۳۷۔

۱۶۸۰۴..... حضرت داؤد علیہ السلام کا فرمان ہے: تیرا اژدہے کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال ناحتیٰ کہ کہنی تک اندر کر دینا جس کو اژدہا چبا جائے اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ تو ایسے شخص سے سوال کرے، مانگے جس کے پاس پہلے کچھ نہ تھا پھر اس کو مال حاصل ہوگیا۔

ابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۰۵۹۔

۱۶۸۰۵..... اپنی حاجتوں کو عزت نفس کے ساتھ حاصل کرو۔ بے شک کام تقدیروں کے موافق ہی ہوتے ہیں۔

تمام ابن عساکر عن عبداللہ بن بسر

کلام: ..... ضعیف الجامع ۹۰۱، الضعیفة ۱۳۹۰۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر ضعف کا اشارہ کیا ہے اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے موافقت فرمائی ہے: فیض القدیر ۱/۵۴۳۔

۱۶۸۰۶ ... میری امت کے مہربان لوگوں کے پاس (خیراور) فضل تلاش کروان کے سائے میں زندگی بسر کرو۔کیونکہ ان میں میری رحمت رکھی ہے۔سخت دل والوں سے اپنی حاجتوں کو نہ مانگو کیونکہ وہ تو میری ناراضگی کے منتظر ہیں۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ...... حافظ عراقی فرماتے ہیں: روایت کی سند میں محمد بن مروان سدی انتہائی ضعیف راوی ہے۔امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ متروک راوی ہے۔فیض القدیر ۱/۵۴۴۔نیز دیکھئے: التعقبات ۳۴، تذکرۃ الموضوعات ۶۱۔

۱۶۸۰۷ ... نیکی اور بھلائی میری امت کے مہربان لوگوں کے پاس تلاش کروان کے زیر سایہ زندگی بسر کرو۔بے شک ان میں میری رحمت ہے۔اپنی حاجت کو سخت دل والوں سے نہ مانگو۔بے شک ان پر لعنت اترتی ہے۔اے علی! اللہ نے نیکی کو پیدا کیا اور اس کے لیے اہل بھی پیدا فرمائے۔پھر ان کو نیکی محبوب کردی اور نیکی برتنا بھی ان کو محبوب کردیا۔نیکی کے طلب گاروں کو ان کی طرف متوجہ کردیا جس طرح اللہ پانی کو قحط زدہ زمین کی طرف متوجہ کرکے اس کو اور اس کے اہل کو بخش دیتا ہے۔اے علی! دنیا میں جو نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں نیکی پانے والے ہیں۔

مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ...... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں کتاب الرقاق ۴/۳۲۱ پر اس کو نقل فرما کر تصحیح کا حکم لگایا لیکن امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں اصبغ بن نباتہ واہ جدا بے کار راوی ہے۔نیز حیان بن علی کو بھی ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔دیکھئے فیض القدیر ۱/۵۴۴، نیز دیکھئے: النکیت والافادہ ۱۰۷، ضعیف الجامع ۹۱۰۔

۱۶۸۰۸ ... اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے نیکی کے لیے کچھ لوگوں کو مقرر کردیا ہے، نیکی اور نیکی کرنا ان کو محبوب کردیا ہے پھر نیکی چاہنے والوں کو ان کی طرف متوجہ کردیا ہے اور ان پر نیکی کرنا ان کے لیے آسان کردیا ہے، جس طرح بارش کو قحط زدہ زمین کی طرف اللہ متوجہ کردیتا ہے تاکہ اس زمین کو اور اس کے باسیوں کو زندگی بخشے۔اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی مخلوق میں سے نیکی کے کچھ دشمن بھی بنادیے ہیں، نیکی ان کے لیے مبغوض شے بنادی ہے اور نیکی کرنا ان کے لیے ناگوار کردیا ہے، نیکی میں خرچ کرنا ان پر ممنوع کردیا ہے جس طرح اللہ پاک بارش کو قحط زدہ زمین پر پڑنے سے اس لیے روک دیتا ہے تاکہ اس زمین کو اور اس کے اہل کو ہلاکت کے سپرد کرے اور اللہ پاک جو معاف کردیتا ہے وہ بہت ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۵۹۲

الاکمال

۱۶۸۰۹ ... اپنی حاجات (اہم کاموں) کو پورا کرنے میں ان کو چھپانے کے ساتھ مدد حاصل کرو۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۰ ... اپنی ضروریات کی تکمیل اچھے چہرے والوں کے پاس کرو، اگر ان میں سے کوئی تیری حاجت پوری کرے گا تو ہنس مکھ ہوکر کرے گا۔اور اگر تجھے انکار کرے گا تو ہنس مکھ ہوکر (اچھے طریقے سے) جواب دے گا۔لیکن بہت سے اچھے چہروں والے ضرورت پڑنے پر برے چہرے بن جاتے ہیں اور بہت سے برے چہروں والے ضرورت کے مواقع پر اچھے چہروں کا کردار نبھاتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عمرو بن دینار، مرسلا

۱۶۸۱۱ ... اپنی ضروریات اچھے چہروں کے پاس پوری کرو۔

ابن ابی الدنیا عن ابن عمرو، الخرائطی فی الاعتلال القلوب، تمام عن جابر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الخرائطی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۸۱۲...... جو اپنی حاجت روائی کے لیے ہفتہ کے روز صبح نکلا میں اس کی حاجت کے پورا ہونے کی ضمانت اٹھاتا ہوں۔

ابو نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... المتناھیۃ: ۲ ۵۳۶۔

۱۶۸۱۳...... کسی مالدار کے لیے سوال حلال نہیں مگر ذی رحم رشتہ دار سے یا (وقت کے) بادشاہ سے۔

الاوسط للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۴...... نہیں، پھر بھی اگر تیرا سوال کے بغیر چارہ نہیں تو نیک لوگوں سے سوال کر۔ابو داؤد، السنن للبیھقی عن ابن الفراسی

فائدہ:...... فراسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ میں سوال کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

حاجت کے وقت کی دعا...... الاکمال

۱۶۸۱۵...... کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائی ہے۔ جب تجھے کسی نرے بخیل سے یا ظالم بادشاہ سے یا فحش گو قرض خواہ سے کام پڑے، جس کی فحش گوئی سے تو ڈرتا ہو تو یہ دعا پڑھ:

اللھم انک انت العزیز الکبیر وانا عبدک الضعیف الذلیل الذی لاحول ولا قوۃ الا بک، اللھم سخرلی فلاناً کما سخرت فرعون لموسی ولین لی قلبہ کما لینت الحدید لداؤد فانہ لا ینطق الا باذنک ناصیتہ فی قبضتک وقلبہ فی یدک جل ثناء وجھک یاارحم الراحمین۔

اے اللہ! تو زبردست بڑائی والا ہے اور میں تیرا کمزور اور ذلیل بندہ ہوں جو کسی برائی سے چھٹکارے اور کسی نیکی کی قوت نہیں رکھتا مگر تیری مدد کے ساتھ۔ اے اللہ! میرے لیے فلاں شخص کو مسخر کردے جس طرح تو نے فرعون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے لیے مسخر کردیا تھا، اس کا دل میرے لیے نرم کردے جس طرح تو نے لوہے کو داؤد علیہ السلام کے لیے نرم کردیا تھا۔ بے شک وہ تیری مرضی کے بغیر بول نہیں سکتا۔ اس کی پیشانی تیری مٹھی میں ہے اور اس کا دل تیرے ہاتھ میں ہے تیری ذات کی بزرگی عظیم ہے اے ارحم الراحمین۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۶...... اللھم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی۔ اللھم فشفعہ فی۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ تیرے نبی محمد رحمت والے کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد! میں تیرے طفیل اپنے رب کے حضور اپنی یہ حاجت رکھتا ہوں تاکہ وہ پوری ہوجائے۔ پس اے اللہ ان کی شفاعت کو میرے لیے قبول فرما۔

مسند احمد، الترمذی، حسن صحیح غریب، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، ابن السنی عن عثمان بن حنیف

چوتھی فصل...... عطا

کسی سے بخشش اور مال لینے کے آداب میں

۱۶۸۱۷...... جب اللہ پاک تجھے وہ مال دے جس کا تو نے سوال کیا ہے اور نہ دل میں اس کا لالچ پیدا ہوا ہے تو اس کو قبول کرلے، بے شک وہ ایسا رزق ہے جو اللہ تیرے پاس کھینچ کر لایا ہے۔ السنن للبیھقی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۸...... جب تیرے پاس اس مال میں سے کوئی شے آئے جبکہ تجھے اس کا لالچ تھا اور نہ تو نے اس کا سوال کیا تھا تو اس کو لے لے اور جو ایسا

مال نہ ہوتو اس میں اپنا جی مت تھکا۔البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۹۔۔۔ جب اللہ تیرے پاس کوئی رزق لے کر آئے جبکہ تو نے اس کا کسی سے سوال کیا تھا اور نہ تیرے دل میں اس کا خیال تھا تو اس کو لے لے بے شک یہ رزق اللہ نے تجھ کو عطا کیا ہے۔ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۰۔۔۔ اے عائشہ! جو تجھے کوئی بخشش کرے بغیر تیرے سوال کیے تو اس کو قبول کرلے بے شک وہ رزق اللہ نے تجھ پر پیش کیا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۸۲۱۔۔۔ تین لوگوں سے صدقہ لینا حلال ہے (امام جامع سے جس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہو)، رشتے دار کا رشتے دار سے لینا اور بڑے مالدار تاجر سے صدقہ لینا حلال ہے (یعنی ان سے لینے میں کوئی بڑا بار نہیں ہے ورنہ استحقاق کی صورت میں اوروں سے بھی وصول کرنا جائز ہے)۔

شعب الایمان للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۴۰۸۔

۱۶۸۲۲۔۔۔ جب تجھے کوئی شے ملے، بغیر تیرے سوال کیے تو اس کو کھا اور صدقہ کر۔مسلم، ابو داؤد، النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۳۔۔۔ جو تمہارے ساتھ نیکی برتے تم بھی اس کو اچھا بدلہ دو۔ اگر تمہارے پاس دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہوتو اس کے لیے دعائے (خیر) کردو۔

الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر

۱۶۸۲۴۔۔۔ جس کو کوئی شے ملے پھر وہ بھی کچھ دینے کے لیے رکھتا ہو تو ضرور بدلہ دے۔اور جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ دینے والے کی تعریف کردے۔اگر اس نے تعریف کردی تو اس کا شکریہ ادا کردیا اور اگر اس کی نیکی کو چھپالیا تو اس نے (ناشکری اور) کفران کیا اور جس نے ایسی نعمت کے ساتھ بن کے دکھایا جو اس کو حاصل نہیں تو وہ شخص جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

الادب المفرد للبخاری، ابو داؤد، الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۵۔۔۔ جس کے ساتھ کوئی نیکی کا برتاؤ ہوا اور وہ نیکی کرنے والے کو کہے: جزاک اللہ خیرا تو اس نے اس کی خوب تعریف کردی۔

الترمذی، النسائی، ابن حبان عن اسامۃ رضی اللہ عنہ

الترمذی ہذا حدیث جید حسن غریب۔

۱۶۸۲۶۔۔۔ آدمی جب اپنے بھائی کو (نیکی کے صلے میں) جزاک اللہ خیرا کہہ دے تو وہ اس کی تعریف میں اضافہ کردیتا ہے۔

ابن منیع، الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔۔۔۔امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں موسیٰ راوی ضعیف ہے۔فیض القدیر ۱/۴۱۰۔نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۶۰، النوافح ۱۴۲

۱۶۸۲۷۔۔۔ فقیر مالدار کو بدلے میں نصیحت کی بات کہہ دے اور اس کے لیے دعا کردے۔ابن سعد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ام حکیم

کلام:۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۲۶۲۸۔

۱۶۸۲۸۔۔۔ اللہ پاک تجھے جو مال بغیر سوال اور بغیر طمع کے عطا فرمائے اس کو کھا اور اس کے ساتھ مالداری حاصل کر یا اس کو صدقہ کردے۔اور جو اس طرح نہ ملے اس کی طرف توجہ نہ کر۔النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۹۔۔۔ اللہ پاک سلطان کے اموال میں سے جو تجھے عطا کرے بغیر سوال اور امید کے اس کو کھا اور اس کے ساتھ غنی حاصل کر۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۸۳۰۔۔۔ جس کو اللہ پاک اس مال میں سے کچھ بخشے بغیر سوال کیے تو وہ اس کو قبول کرلے، بے شک وہ رزق اللہ نے اس کو پہنچایا ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۸۳۱۔۔۔ جس کو ریحان (خوشبو) پیش کی جائے وہ اس کو نہ لوٹائے کیونکہ یہ ہلکا بوجھ ہے اور اچھی خوشبو ہے۔

مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کتاب الزکوٰۃ......قسم الافعال

زکوٰۃ کی ترغیب میں

۱۶۸۳۲......حسن بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ثقیف قوم پر ایک آدمی کو صدقات (زکوٰۃ) وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ پھر اس کو پیچھے رہا ہوا دیکھا تو فرمایا: میں تو تجھے پیچھے دیکھ رہا ہوں حالانکہ تیرے لیے اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والے کا اجر ہے۔

ابن زنجویه فی الاموال وابن جریر

۱۶۸۳۳......حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مکہ میں حطیم کے سائے میں بیٹھے تھے۔ آپ سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے باپ کے مال پر سمندری آفت آگئی اور اس کا مال تباہ کرگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مال خشکی یا تری میں تباہ ہوتا ہے وہ صرف زکوٰۃ روکنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس اپنے اموال کی حفاظت کیا کرو زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ اپنے مریضوں کی دوا دارو کیا کرو صدقہ کے ساتھ اور رات کی تاریکی میں آنے والی مصیبتیں اپنے اوپر سے ہٹایا کرو دعا کے ساتھ، بے شک دعا نفع دیتی ہے ہر مصیبت سے وہ اتر چکی ہو یا اترنے والی ہو۔ اتری ہوئی مصیبت کو دور کرتی ہے اور نازل ہونے والے کو روکتی ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی بقاء یا نشوونما کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو سخاوت اور پاکدامنی کی توفیق دیتا ہے۔ اور جب کسی قوم کو ختم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو ان پر خیانت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

حتیٰ اذا فرحوا بما اُوتوا اخذ ناهم بغتة فاذا هم مبلسون. ابن عساکر

چوتھی فصل......عطاء (بخشش) لینے کے آداب میں

۱۶۸۳۴......زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں یہ خبر کسی سے نہیں ملی کہ اس امت کے کسی خلیفہ نے جو مدینہ میں تھے ابوبکر، عمر اور عثمان صدقہ کے لیے سال میں دو مرتبہ صدقہ وصول کرنے والوں کو بھیجا ہو۔ ہاں مگر ہر سال سرسبزی ہو یا قحط سالی ایک مرتبہ ضرور بھیجا کرتے تھے کیونکہ ایک مرتبہ صدقہ کی وصولی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۶۸۳۵......ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سال میں دو مرتبہ صدقہ (زکوٰۃ) نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ صدقہ وصولی پر (سال میں ایک مرتبہ) ضرور بھیجا کرتے تھے خواہ سرسبزی ہو یا قحط سالی، جانوروں میں فربہی اور تروتازگی ہو یا لاغری اور کمزوری۔ کیونکہ ہر سال صدقہ لینا رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ تھی۔ الشافعی، السنن للبیهقی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو القدیم میں ذکر فرمایا اور یہ اضافہ نقل کیا ہے: اور وہ صدقہ پر اس کے اہل کو ضامن بناتے تھے اور نہ کسی سال لینے سے تاخیر کرتے تھے۔

۱۶۸۳۶......ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں جب وہ اس کو کہہ لیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو محفوظ کرلیں گے مگر انہی (خون اور اموال) کے حق کے ساتھ (قصاص اور بدلہ لیا جائے گا) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ (قتال) اسی (کلمہ) کا تو حق ہے (کہ اللہ نے اس کلمہ کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم فرمایا ہے)

جس کو اللہ نے جمع کیا ہے اس کو جدا نہ کرو اللہ کی قسم اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔ الشافعی، السنن للبیهقی

۱۶۸۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوگیا تو عرب مرتد ہوگئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابوبکر! کیا آپ کا ارادہ عرب سے قتال کرنے کا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ شہادت دیں اللہ کے سوا کسی کے معبود نہ ہونے کی اور میرے رسول اللہ ہونے کی اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے جان لیا کہ اللہ نے ابوبکر کو اس پر شرح صدر عطا کر دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔ السنن للبیهقی

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد

۱۶۸۳۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہوگئی، عربوں میں جن کو مرتد ہونا تھا وہ مرتد ہوگئے اور کہنے لگے: ہم نماز تو پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہیں دیں گے تو اس وقت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! لوگوں کو قریب کرو اور ان سے نرمی برتو کیونکہ وہ ابھی بدکے ہوئے جانور ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تو تیری مدد (اور عزت) کرنا چاہتا تھا مگر تو اپنی رسوائی کے ساتھ میرے پاس آیا ہے۔ جاہلیت میں تو بڑا سرکش بنتا تھا اب اسلام میں بزدلی دکھاتا ہے؟ تیرا کیا خیال ہے میں ان کو شعر سنا سنا کر قریب کروں یا کوئی جادو پھونک کر ان کا دل جیتوں۔ دھت تیرے کی، دھت تیرے کی۔ نبی ﷺ گذر گئے اور وحی منقطع ہوگئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں ان سے جہاد کرتا رہوں گا جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے گی اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے اس بارے میں ان کو اپنے سے زیادہ سنجیدہ اور زیادہ مضبوط پایا اور انہوں نے بہت سی چیزیں لوگوں کو سکھا دیں جن کی مشقت میرے لیے خلیفہ بنتے وقت آسان ہوگئی۔ الاسماعیلی

۱۶۸۳۹ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے فرمایا: جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرتد ہونے والے مرتد ہوگئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جہاد کا ارادہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ ان سے قتال کرنا چاہتے ہیں حالانکہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اس کا مال اور اس کا خون محفوظ ہوگیا مگر اسی کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرنے والوں کے ساتھ قتال نہ کروں؟ اللہ کی قسم! میں قتال کروں گا جو بھی دونوں چیزوں کے درمیان فرق کرے گا۔ حتیٰ کہ دونوں کو جمع کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ واقعی اللہ کی قسم! وہ حق پر تھے۔ پھر جب وہ ان مرتدین پر کامیاب ہوگئے تو ان کو ارشاد فرمایا: ان دو باتوں میں سے کوئی ایک پسند کرو۔ یا تو کھلی جنگ یا رسوائی۔ انہوں نے کہا: کھلی جنگ تو ہم کو معلوم ہوگئی کہ کیا چیز ہے۔ یہ رسوائی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ ہمارے مقتول جنت میں ہوں گے اور تمہارے مقتول دوزخ میں۔ تب انہوں نے یہ شہادت دی۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۶۸۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالداروں پر ان کے اموال میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے اس قدر جو فقراء کو کفایت کرے۔ اگر فقراء بھوکے ہوتے ہیں یا ننگے ہوتے ہیں یا مشقت میں مبتلا ہوتے ہیں تو مالداروں کے زکوٰۃ روکنے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور اللہ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن ان سے حساب لے اور اس پر ان کو عذاب دے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی

نوٹ: ...... اس نوع کی بعض احادیث اہل ارتداد سے قتال کرنے کے باب میں بھی آئی ہیں۔

زکوٰۃ کے احکام

۱۶۸۴۱ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گورنروں کو لکھا: یہ اس صدقہ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر مقرر فرمایا ہے، اور اللہ نے جس کا اپنے رسول کو حکم فرمایا ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جس (امیر) نے اس کا حق کے اندر سوال کیا وہ دیا جائے اور جس نے حق سے اوپر سوال کیا نہیں دیا جائے پس پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے۔ جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، پینتیس اونٹوں تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن مخاض مذکر۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس اونٹوں تک، جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ اونٹوں تک۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر اونٹوں تک۔ جب چھہتر اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں جو جفتی کے قابل ہوں۔ ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب ایک سو بیس سے تعداد زیادہ ہو جائے تو از سر نو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔ اگر زکوٰۃ ادائیگی میں اونٹوں کی عمر میں تفاوت ہو تو جس پر جذعہ کی زکوٰۃ ہو اور وہ جذعہ نہ پائے اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لے کر مصدق (زکوٰۃ لینے والا) بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر حقہ زکوٰۃ میں لازم ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو جذعہ اس سے لے کر مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر حقہ لازم ہو اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہو تو اس کے ساتھ دو بکریاں ملالی جائیں اگر سہولت کے ساتھ ممکن ہوں ورنہ بیس درہم کے ساتھ لی جائے۔ جس پر بنت لبون زکوٰۃ میں عائد ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو حقہ لے کر مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر بنت لبون لازم ہو اور اس کے پاس بنت مخاض ہو تو بنت مخاض کے ساتھ دو بکریاں لے لے اگر اس کے پاس بکریاں میسر ہوں ورنہ اس سے بیس درہم لے لے۔ جس پر بنت مخاض لازم ہو اور اس کے پاس ابن لبون مذکر ہو تو ابن لبون مذکر لے لیا جائے اور اس کے ساتھ کچھ نہ لیا جائے۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کچھ زکوٰۃ نہیں ہاں مگر مالک کچھ دینا چاہے تو صاحب اختیار ہے۔

بکریاں جب سائمہ ہوں (یعنی باہر چر پھر کر گذارہ کرتی ہوں) تو چالیس بکریوں میں ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری ہے جب ایک بھی زائد ہو جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور لیا جائے نہ عیب زدہ۔ اور نہ نر ہاں اگر مصدق چاہے تو لے لے۔ متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے (مثلاً کسی کی بیس دوسرے کی بیس بکریوں کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ نہ لی جائے) اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے (کہ شوہر اپنی چالیس بکریوں میں سے بیس بکریاں بیوی کو دے دے) زکوٰۃ کے ڈر سے، اور جو دو مشترک مالک ہوں وہ برابری سرابری کرلیں۔ (مثلاً دو مالکوں نے اشتراک میں کام کیا ایک کا ثلث مال ہے اور دوسرے کا دو ثلث مال دونوں نے ایک سو بیس بکریاں جمع کرلی ہیں اب، جب ایک بکری زکوٰۃ میں جائے گی تو دونوں آپس میں ایک اور دو حصص کے ساتھ قیمت برابر کرلیں گے) اور اگر باہر چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔ مگر یہ کہ مالک چاہے تو کچھ بھی دے سکتا ہے۔

چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر مال ایک سو نوے دراہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں (مگر یہ کہ مالک چاہے) تو کچھ بھی دے سکتا ہے۔

مسند احمد، ابو عبید فی کتاب الاموال، البخاری، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجه، ابن جریر، ابن الجارود، ابن خزیمه، الطحاوی، ابن حبان، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی

۱۶۸۴۲ ...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو مال دیا جس کا ان سے حضور ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرمایا: میں تم کو یہ اضافہ اور دیتا ہوں کہ اس پر زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ پورا سال نہ گزر جائے۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابن راهویه، السنن للبیهقی

کلام: ...... روایت کی سند میں ضعف ہے۔

۱۶۸۴۳ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کوئی عطاء (بخشش) دیتے تو اس سے پوچھتے: کیا تیرے پاس اور مال ہے؟ اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو فرماتے اس کی زکوٰۃ دو۔ لیکن اگر اس کے پاس مال نہ ہوتا تو ارشاد فرماتے: اس کی زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ سال نہ گزر جائے۔ مالک، مسدد، السنن للبیھقی

کلام: ...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے، مگر قاسم اور ان کے دادا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ نیز اس روایت کو ابوعبید نے کتاب الاموال میں نقل کیا ہے۔

فائدہ: ...... ابن ابی شیبہ کے الفاظ یہ ہیں اگر وہ کہتا کہ ہاں (یعنی اور مال موجود ہے) تو اس کے مال کی زکوٰۃ اس کو ملنے والے عطیے میں سے نکال لیتے ورنہ اس کا پورا عطیہ اس کو بخش دیتے۔

۱۶۸۴۴ ...... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے قتال کروں گا۔ حضور ﷺ اونٹ کے ساتھ رسی (بطور مہار) لیتے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل.

اور محمد نرے رسول ہی تو ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ ابن راھویہ

قال الحافظ ابن حجر هذا مرسل، اسناده حسن وقد اخرجو اسناده من طرق متصلة.

۱۶۸۴۵ ... یحییٰ بن برہان سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرتدوں کے بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے نماز کو اور زکوٰۃ کو جمع فرمایا ہے۔ اور میرا خیال نہیں ہے کہ آپ اس میں فرق کریں۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے تو میں ان سے قتال کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے قتال کیا تھا۔ مسدد

۱۶۸۴۶ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے اور عرب میں سے جن کو کفر کا مرتکب ہونا تھا ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! آپ لوگوں سے کیسے قتال کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں۔ پس جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا تو مجھ سے اپنے مال اور جان کو محفوظ کر لیا مگر اس کے حق کے ساتھ۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے میں ان کے ساتھ ضرور قتال کروں گا۔ بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے اور اللہ کی قسم! اگر انہوں نے ایک رسی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے مجھے دینے سے منع کیا تو میں ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اور کچھ نہیں میں نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کے لیے کھول دیا ہے اور میں نے بھی جان لیا کہ یہی حق ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، السنن للبیھقی۔ ورواہ عبدالرزاق عن عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ مثلہ

صدقات کے اونٹ کی قیمت کا تعین

۱۶۸۴۷ ...... ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مصدقین (زکوٰۃ وصولی کرنے والوں) کو بھیجا انکو حکم دیا کہ جذعہ کو چالیس درہم میں، حقہ کو تیس درہم میں، ابن لبون کو بیس درہم میں اور بنت مخاض کو دس درہم میں فروخت کر دیں۔ چنانچہ وہ گئے اور زکوٰۃ میں

ملنے والے اونٹوں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بتائی ہوئی قیمت میں فروخت کردیا۔ آئندہ سال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بھیجا۔ انہوں نے کہا: اگر ہم زیادہ قیمت میں فروخت کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر عمر کے جانور میں پہلی قیمت پر دس درہم کا اضافہ کردو۔ جب آئندہ سال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بھیجا، انہوں نے پھر وہی بات کہی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر عمال کو بھیجا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے کہا: اگر ہم قیمت بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ہر عمر کے جانور میں دس درہم کا اضافہ کردو۔ جب اس سے آئندہ سال ہوا تو عمال نے پھر وہی بات عرض کی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار فرمادیا۔ حتیٰ کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والی بن گئے۔ انہوں نے عمال کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر بھیجا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے کہا: اگر ہم چاہیں تو قیمت بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: ہر عمر میں دس درہم کا اضافہ کردو۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے پھر وہی بات عرض کی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار فرمادیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مقرر ہوئے تو انہوں نے عمال کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر روانہ فرمایا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے عرض کیا اگر ہم قیمت بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر عمر کے جانور میں دس درہم کا اضافہ کردو۔ جب آئندہ سال ہوا تو انہوں نے پھر وہی بات عرض کی۔ تب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے جو جانور زکوٰۃ میں مقرر ہوں وہ لے لو۔ پھر ان کی فروختگی کا اعلان کردو۔ پھر فروخت کرنے کے لیے بیٹھ جاؤ، پس جو کمی بیشی کرسکو کرو۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۸۴۸...... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی مال کی زکوٰۃ نہ لیتے تھے جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، السنن للبیہقی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے ہشام بن یوسف نے بیان کیا کہ اہل حفاش نے ایک دستاویز نکالی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر ان کو بھیجی تھی جس میں ان کو حکم لکھا تھا کہ ورس۔ وہ گھاس جس سے کپڑوں کی رنگائی کا کام ہوتا ہے۔ میں عشر ادا کریں۔ السنن للبیہقی

۱۶۸۴۹...... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بستی والوں پر فیصلہ فرمایا جب مال کی فراوانی ہوگئی اور اونٹ مہنگے ہوگئے تو سو اونٹوں کی قیمت چھ سو دینار سے آٹھ سو دینار تک طے فرمائی۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۶۸۵۰...... عکرمہ بن خالد ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مصدق سے (زکوٰۃ وصولی کرنے والے) سے روایت کرتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو یمن کی طرف بھیجا کہ ہر دس گائیں میں ایک بکری لی جائے۔ مسدد

۱۶۸۵۱...... حارثہ بن مضرب سے مروی ہے کہ اہل شام کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمیں کچھ اموال حاصل ہیں۔ گھوڑے اور غلام وغیرہ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم پر ان میں زکوٰۃ ہو جس سے ہمارے اموال پاکیزہ ہوجائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو ساتھیوں نے ایسا نہیں کیا (کہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ لی ہو) جو میں کروں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے صحابہ سے اس بارے میں مشورہ کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ جزیہ نہ ہو تو اچھا ہے، آپ کے بعد بھی ان سے بالترتیب لیا جاتا رہے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، ابو عبید فی کتاب الاموال، ابن جریر و صححہ، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جامع المسانید میں فرماتے ہیں: یہ حدیث امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند ابی بکر میں ذکر فرمائی ہے اور مسند عمر میں یہ روایت درست نہیں ہے۔ اور مسند ابی بکر میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

۱۶۸۵۲...... راشد بن سعد حضرت عمر بن خطاب اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں لی۔ مسند احمد

۱۶۸۵۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمانی، نہروں کا پانی اور چشموں کا پانی سیراب کرے اس میں

عشر ہے۔ اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ یعنی نصف العشر ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابوعوانة، الدارقطنی فی السنن

۱۶۸۵۴..... حماس سے مروی ہے کہ میں چمڑے اور ترکش بیچ رہا تھا۔ میرے پاس سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گزرے، ارشاد فرمایا: اے حماس! اپنے مال کا صدقہ ادا کردے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ تو صرف چمڑے اور ترکش ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کی قیمت لگا اور زکوۃ ادا کر۔

الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابوعبید فی الاموال، الدارقطنی و صححه، السنن للبیهقی

۱۶۸۵۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا: کہا گیا: ابن جمیل، خالد بن الولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوۃ دینے سے منع کردیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل کو صرف یہ شکایت ہے کہ وہ فقیر تھا۔ اللہ نے اس کو غنی کردیا، جبکہ خالد پر تم ظلم کررہے ہو اس کی تو زرہیں اور سامان جنگ بھی اللہ کی راہ میں وقف ہے اور عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ (ﷺ) کا چچا ہے۔ پس ان کا صدقہ (زکوۃ) رسول اللہ پر ہے اور اتنا ہی اور بھی۔ النسائی ۱۵۸۰۰، ۱۵۸۲۶

۱۶۸۵۶..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا جس میں تھا کہ پانچ اونٹوں سے کم میں کچھ نہیں ہے، جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے نو تک۔ جب دس ہو جائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں چودہ تک۔ جب پندرہ ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں انیس تک۔ جب بیس ہو جائیں تو ان میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک۔ جب پچیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے۔ پینتیس تک۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب چھہتر ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو نصاب از سر نو شروع ہوگا اور ہر پچاس میں حقہ یا ہر چالیس ایک بنت لبون ہوگی۔ چالیس سے کم بکریوں میں کچھ نہیں۔ جب چالیس ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو اکیس ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو ایک ہو جائیں تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہوگی۔

مسند ابی یعلی، ابن جریر، السنن للبیهقی، رجاله ثقات

۱۶۸۵۷..... کلیب الجرمی سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ آپ موسم حج میں تھے، میں نے خیمہ کے پیچھے سے آپ کو پکارا: میں فلاں بن فلاں ہوں ہمارا ایک بھانجا ہے جس کا ایک بھائی بنی فلاں غزوہ میں شریک ہے۔ ہم نے اس پر رسول اللہ ﷺ کا فریضہ پیش کیا تھا مگر اس نے لینے سے انکار کردیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیمہ کی جانب نظر اٹھائی اور پوچھا: کیا تو اپنے ساتھی کو جانتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، وہ رہا۔ آپ نے فرمایا: چلو اس کے پاس ہم تم دونوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا قضیہ مقرر کردیتے ہیں۔ کلیب الجرمی کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ قضیہ چار اونٹ ہیں۔ ابن ابی شیبہ، ابن راهویه، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۶۸۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوۃ جاری فرمائی ہے: گندم، جو، کھجور اور کشمش۔

الدارقطنی فی السنن و ضعفه

کلام:...... روایت کو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۶۸۵۹..... سہل بن ابی حثمہ سے مروی ہے کہ ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کا اندازہ کرنے پر بھیجا اور ارشاد فرمایا: جب تو کسی زمین پر پہنچے تو اس کی کھجوروں کا اندازہ لگا کر ان کے کھانے پینے کے لیے چھوڑ دے۔ مسدد، ابن سعد، السنن للبیهقی وهو صحیح

۱۶۸۶۰..... مروح بن سمرہ کہتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! سو اونٹوں کا کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا: مجھے میرے دوست ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا تھا، بہترین تعداد اونٹوں کی تیس ہے۔ جن میں سے ان کے مالک ایک ایک اونٹ کو زکوۃ میں دے دیں: ایک اونٹ سے اپنا نان نفقہ چلائیں، ایک اونٹ مانگنے والے کو دیدیں تو انہوں نے اپنے اونٹوں کا حق ادا کردیا، تو تو مجھ سے سو اونٹوں کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس صرف ایک اونٹ ہے، جس پر ہم پانی بھرتے ہیں، ہمارے بڑے [illegible] بھرتے ہیں،

ہم اس پر اپنی لکڑیاں ڈھوتے ہیں اور ہمارے پڑوسی اپنی لکڑیاں ڈھوتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اب بھی یہ سمجھتا ہوں کہ اس اونٹ میں جو اللہ کا حق ہے وہ میں ادا نہیں کر رہا ہوں، پس تو بھی اللہ سے ڈر! اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ (دو بنت لبون اونٹنیاں) ادا کر، ان کے نر اونٹ کو جفتی کے لیے دیا کر، خوب دودھ والی اونٹنی کو دودھ پینے کے لیے دیا کر اور مضبوط اونٹ کو سواری کے لیے بار پتہ پر دیا کر اور اپنے رب سے ڈرا کر۔

یعقوب بن سفیان فی مشیخته، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان

۱۶۸۶۱..... سعید بن ابی سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو جس نے اپنی زمین فروخت کی تھی فرمایا: اپنا مال محفوظ رکھنا اور اپنی بیوی کے بستر تلے گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دینا۔ آدمی نے عرض کیا: کیا یہ کنز (خزانہ) جس کی مذمت آئی ہے میں شمار نہ ہوگا یا امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه، ابوالشیخ

۱۶۸۶۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کاش کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ منع کرنے والے کے بارے میں سوال کیا ہوتا! نیز فرمایا: میں اس (زکوٰۃ) کو اس کی جگہ رکھتا ہوں اور میرے نزدیک اس کے روکنے والے سے لڑائی کرنا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی یہی سمجھتے تھے کہ مانع زکوٰۃ سے قتال کیا جائے۔ رسته فی الایمان

۱۶۸۶۳..... نافع رحمۃ اللہ علیہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چالیس سائمہ بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو اکیس ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ دو سو ایک میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ پھر تعداد بڑھے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ صدقہ (زکوٰۃ) میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے، عیب دار جانور نہ لیا جائے اور نہ نر۔ ہاں اگر مصدق (زکوٰۃ لینے والا) ضرورت سمجھے تو لے لے۔

اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض اونٹنی ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون (مذکر) پینتیس اونٹوں تک۔ چھتیس اونٹوں میں ایک حقہ ہے جفتی کے لائق ساٹھ تک۔ اکسٹھ میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ چھہتر میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اکیانوے میں دو حقے ہیں جفتی کے قابل ایک سو بیس تک۔ پھر تعداد بڑھے تو نصاب از سر نو ہوگا: ہر چالیس میں ایک بنت لبون یا ہر پچاس میں ایک حقہ، اور ہر چھوٹا بڑا جانور شمار ہوگا۔ باہم دو شریک آپس میں برابری کے ساتھ لین دین کریں گے۔ مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے گا اور نہ متفرق جانوروں کو جمع کیا جائے گا زکوٰۃ کے ڈر سے۔ اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے جب کسی کی چاندی پانچ اوقیہ ہو جائے (یعنی دو سو درہم)۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، السنن للبیهقی

۱۶۸۶۴..... مسلم بن بنان سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سفیان بن عبداللہ ثقفی کو زکوٰۃ وصولی پر عامل بنا کر بھیجا۔ لیکن پھر کچھ دنوں بعد ان کو مسجد میں دیکھا (یعنی وہ اب تک کام پر نہیں گئے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اللہ کی راہ میں نمازی کی طرح نہیں جانا چاہتا؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے جبکہ وہ تو خیال کرتے ہیں کہ ہم ان پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیسے کہتے ہیں؟ عرض کیا: وہ کہتے ہیں کیا بکری کا بچہ بھی شمار کیا جاتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں شمار کرو خواہ اس بچے کو چرواہا اپنے ہاتھوں پر اٹھائے آئے۔ اور ان کو کہہ دو کہ ہم تم پر گھروں میں کھانے پینے میں کام آنے والے جانوروں کی زکوٰۃ نہیں لیتے اور زکوٰۃ میں گابھن جانور اور نر جانور کو نہیں لیتے (کیا یہ کم ہے)۔ المصنف لعبدالرزاق، ابن جریر

۱۶۸۶۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ خراص۔ کھجوروں کا اندازہ کر کے زکوٰۃ بتانے والے۔ فرمایا کرتے تھے: ان کے لیے گرنے والی کھجوروں اور جس قدر وہ اپنے کھانے پینے میں لیں ان کا اندازہ نہ کرو۔ الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبه، ابوعبید فی الاموال، السنن للبیهقی

۱۶۸۶۶..... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ طائف کے امیر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مراسلہ لکھ کر بھجوایا کہ شہد کے مالک ہم کو زکوٰۃ نہیں دے رہے جو وہ ہم سے پہلے ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھوا کر بھیجا اگر وہ اتنی زکوٰۃ ادا کریں جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو ان کے لیے شہد کا علاقہ رہنے دو ورنہ نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۶۸۶۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب زکوۃ کا وقت آجائے تو اپنا قرض شمار کر اور جو تیرے پاس ہے وہ بھی سارا جمع کر کے زکوۃ ادا کر۔

ابوعبيد في الاموال، مصنف ابن ابي شيبه

۱۶۸۶۸..... طارق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کے وظائف دے دیتے تھے اور۔ اسی وقت زکوۃ نہیں لیتے تھے۔ مصنف ابن ابي شيبه و ابوعبيد

زکوۃ میں عمدہ جانور نہ لیا جائے

۱۶۸۶۹..... قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک مرتبہ صدقہ کی بکریاں گزریں۔ ان میں آپ نے ایک بھرے ہوئے بڑے بڑے تھنوں والی بکری دیکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیسی بکری ہے؟ لوگوں نے کہا: صدقہ کی بکری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بکری اس کے مالکوں نے خوشدلی کے ساتھ نہ دی ہوگی۔ تم لوگوں کو فتنے میں نہ ڈالو۔ لوگوں کے عمدہ اموال نہ لیا کرو اور ان کے کھانے پینے میں کام آنے والے جانوروں کو چھوڑ دیا کرو۔

مؤطا امام مالک، الشافعي، مصنف عبدالرزاق، ابوعبيد، ابن ابي شيبه، مسدد، السنن للبيهقي

۱۶۸۷۰..... حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ (عامل گورنر) کو لکھا کہ جب دوسو درہم سے زائد چاندی ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ ابن ابي شيبه

۱۶۸۷۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سبزیوں میں زکوۃ نہیں ہے۔ ابوعبيد في الاموال السنن للبيهقي

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷۶، اللطیفۃ ۲۴، روایت ضعیف ہے۔

۱۶۸۷۲..... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معدن (کے خزانے) کو رکاز فی الخمس کی طرح قرار دیا تھا۔

السنن للبيهقي وقال منقطع مكحول لم يدرك عمر

فائدہ:..... رکاز زمانۂ جاہلیت میں جو زمین دفن کیے ہوئے خزانے تھے وہ مراد ہیں ان میں نبی ﷺ نے پانچواں حصہ زکوۃ فرض فرمائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معدن کو رکاز کی طرح قرار دیا۔ معدن وہ خزانے ہیں جو اللہ نے پہلے سے زمین دفن کر رکھے ہیں۔

۱۶۸۷۳..... رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مدائن میں مجاہدین کے ہاتھوں ایک قبر لگی۔ قبر میں ایک آدمی مدفون پایا اس کے کپڑوں کو سونے سے بنایا گیا تھا اور اس کے ساتھ مال بھی تھا لوگ اس کو بمع مال کے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ عامل کے پاس لے آئے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حال لکھ بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ وہاں کے باسیوں کو یہ آدمی بمع مال کے سپرد کر دو اور تم کچھ نہ اٹھاؤ۔

ابوعبيد في الاموال، ابن ابي شيبه، السنن للبيهقي

۱۶۸۷۴..... شعیب بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ زیورات کی زکوۃ لی جائے۔

البخاري في تاريخه وقال: مرسل شعيب لم يدرك عمر، السنن للبيهقي

۱۶۸۷۵..... شعیب بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو مسلمان عورتیں مانیں تو ان کو یہ حکم دو کہ وہ اپنے زیورات کی زکوۃ نکالیں۔ السنن للبيهقي وقال مرسل

۱۶۸۷۶..... ابوسعید المقبری سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو درہم لے کر آیا۔ اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ میرے مال کی زکوۃ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کیسان! اور تو خود یا کدامن ہے؟ (اپنے لیے بھی کچھ چھوڑ آیا ہے؟) میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تو ان کو لے جاؤ اور خود ہی تقسیم کر دو۔

السنن للبيهقي، ابوعبيد في الاموال، الحاكم في الكنى

۱۶۸۷۷...... عثمان بن عطاء الخراسانی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: زیتون میں عشر ہے، جب وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے۔

کلام: ...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے اور اس کا راوی بھی قوی نہیں ہے۔

۱۶۸۷۸...... بشر بن عاصم اور عبداللہ بن اوس سے مروی ہے کہ سفیان بن عبداللہ ثقفی نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طائف میں گورنر تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: کہ ہماری طرف انگوروں کے باغ ہیں۔ جن میں شفتالو اور انار ہیں جو غلہ میں انگوروں سے زیادہ نہیں ہیں۔ تو ان میں عشر کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان میں عشر نہیں ہے یہ عضاۃ کانٹے والے درختوں میں سے ہیں جن میں کسی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

السنن للبیہقی

جانوروں میں زکوٰۃ وصول کرنے میں احتیاط

۱۶۸۷۹...... عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان بن عبداللہ کو طائف پر گورنر مقرر کیا۔ وہ زکوٰۃ وصولی کے لیے نکلے اور زکوٰۃ دینے والے پر ان کے جانوروں کے چھوٹے بچوں کو بھی شمار کیا۔ لیکن پھر زکوٰۃ نہیں لی۔ انہوں نے کہا: جب تم نے ہم پر بچوں کو بھی شمار کر لیا ہے تو اب زکوٰۃ کیوں نہیں لیتے۔ لو زکوٰۃ لو۔ لیکن وہ زکوٰۃ لینے سے رک گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: ان کا خیال ہے کہ ہم ان پر ظلم کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے جانوروں کے چھوٹے بچوں پر بھی زکوٰۃ عائد کرو اور ان کو کہو: میں تم سے گھر میں پالا جانے والا جانور نہیں لیتا، گابھن جانور، دودھ دینے والا، کھانے کے لیے فربہ کی جانے والی بکری اور بکریوں کا نر نہیں لیتا۔ اور ان سے عناق (بکری کا بچہ سال پورا ہونے کے قریب)، اور چھوٹا بچہ اور دو سال والا جانور سب زکوٰۃ میں لیتا ہوں۔ یہ عدل (میانہ روی) ہے۔ بالکل نومولود بچوں اور عمدہ مالوں کے درمیان۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، ابوعبید فی الاموال، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۶۸۸۰...... سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ اہل شام نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو کہا: ہمارے گھر اور غلاموں میں سے بھی زکوٰۃ لے لو۔ انہوں نے انکار کر دیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ سوال لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرما دیا۔ اہل شام نے پھر دوبارہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں ذکر کیا۔ انہوں نے پھر انکار کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا اصرار لکھا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: اگر وہ دینا ہی چاہتے ہیں تو ان سے لے لو اور انہی (کے فقیر فقراء) پر لوٹا دو اور ان کے غلاموں کو رزق دو۔

مؤطا امام مالک، ابوعبید فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۸۸۱...... عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک غلام کے بارے میں لکھا کہ اس کو سونے کا ایک مٹکا مدفون ملا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اس غلام کو اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دو کیونکہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ جو پایا ہے اس میں سے اس کو ملے۔ ابن عبدالحکم

۱۶۸۸۲...... شبیل بن عوف سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صدقہ کا حکم دیا۔ ہم نے عرض کیا: ہم اپنے گھوڑوں اور غلاموں پر دس دس (درہم) زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اس کا حکم نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہمارے غلاموں کے لیے دو دو جریب زمین کا حکم جاری فرما دیا۔ ابن سعد

۱۶۸۸۳...... عزرۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل شام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہمارے بہترین اموال گھوڑے اور غلام ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر گھوڑے پر دس (درہم) اور ہر غلام پر دس (درہم) لیے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ان کے مالکوں کو وظیفہ دیتے تھے اور جتنا ان سے لیا تھا اس سے زیادہ دیتے تھے۔ مسند، رواہ ابن جریر من طریق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۸۴...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی عربی پر ملکیت نہیں۔ اور ہم کسی کے قبضے میں سے کوئی چیز نہیں چھیننا چاہتے جس پر وہ مسلمان ہوا ہے لیکن ہم ان کی قیمتیں (دیت والی) ان کے (اصل) آباء پر عائد کرتے ہیں (پانچ) پانچ اونٹ (فی غلام)۔

عبدالرزاق، ابوعبید فی الاموال، ابن راھویه، السنن للبیهقی

فائدہ:...... یعنی جاہلیت میں عرب لوگوں نے جن باندیوں سے وطی کر کے اولاد پیدا کی اور پھر اس اولاد کو آزاد نہیں کیا تو اب وہ غلام چونکہ عرب باپوں کی اولاد ہے اور عرب پر کسی کی ملکیت درست نہیں لہٰذا ہم ان غلاموں کی قیمت پانچ پانچ اونٹ طے کرتے ہیں جو ان کے اصل باپ ادا کریں گے موجودہ مالکوں کو اور یوں وہ غلام از خود آزاد ہو جائیں گے باپوں کی ملکیت میں آنے کے ساتھ۔

سونے چاندی میں نصاب زکوٰۃ

۱۶۸۸۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقات کی وصولی پر مامور کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ہر بیس دیناروں میں نصف دینار لوں اور جب بیس دینار سے زائد ہوں تو ہر چار دینار میں ایک درہم وصول کروں۔ اور ہر دوسو درہم میں پانچ درہم لوں اور جب اس سے تعداد چالیس کی زیادہ ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم وصول کروں۔ ابوعبید فی الاموال

۱۶۸۸۶...... اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر کھجوروں کا اندازہ کرنے میں تخفیف سے کام لو۔ کیونکہ مال میں عریۃ، واطئہ اور آکلہ بھی ہوتا ہے۔ ابوعبید فی الاموال

فائدہ:...... یعنی جب کسی کی کھجوروں پر اندازاً زکوٰۃ عائد کرو تو موجودہ نظر آنے والے مال کو کم اندازہ کرو کیونکہ واطئۃ چلنے پھرنے والے لوگ کھاتے پیتے ہیں اور گھر کی بکری وغیرہ بھی اس میں کھا لیتی ہے جس کا حساب نہیں کیا جا سکتا نیز عریہ کی صورت پیش آجاتی ہے۔ عریہ یہ ہے کہ فقیر آدمی کے پاس مانگے تانگے کی پختہ کھجوریں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن موسم کھجور آنے کے بعد اس کا اور اس کے اہل وعیال کا جی تازہ کھجوریں (ادھ پکی ادھ نرم ڈنگ) کھانے کو کرتا ہے مگر اس کے پاس روپے پیسے میسر نہیں ہوتے کہ ان کے عوض تازہ کھجوریں خرید لے۔ تب وہ کھجوروں کے باغ کے مالک کے پاس آتا ہے اور اپنی کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوریں حاصل کرتا ہے۔ لہٰذا فقیر کو دی جانے کے بقدر کھجوریں بھی اندازے سے کم کر لیا کرو۔

یہ اخیر صورت حقیقت میں تو بیع مزابنہ کی صورت ہے جو جائز نہیں ہے لیکن فقیر پر ترس کھانے کی وجہ سے پانچ وسق سے کم کم میں نادار لوگوں کے لیے مجبوراً جائز کی گئی ہے۔

۱۶۸۸۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو گندم یا آٹا تجارت کے لیے رکھا جائے اس میں زکوٰۃ ہے (ابوعبید)

۱۶۸۸۸...... عمرو بن سعد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے جب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا تب سے وہ مستقل لشکر کے ساتھ یمن ہی میں رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہوگئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ (مدینہ) تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر اسی منصب پر واپس بھیج دیا جس سے وہ آئے تھے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن سے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے ملک کے لوگوں کے صدقات کا ایک تہائی حصہ بھجوایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں نے آپ کو خراج (ٹیکس) یا جزیہ وصولی کے لیے نہیں بھیجا (یہ دو چیزیں ہی عامل گورنر) اپنے ملک سے دارالخلافہ میں خلیفہ کو بھجوایا کرتا ہے میں نے تو آپ کو اس لیے بھیجا ہے کہ آپ ان کے مالداروں سے زکوٰۃ لے کر انہی کے فقیر فقراء پر خرچ کو دیدیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے ایسی کوئی چیز آپ کو نہیں بھیجی جس کو مجھ سے لینے والا۔ یہاں کوئی موجود ہو۔ چنانچہ جب دوسرا سال آیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (پہلے سے زیادہ یعنی) نصف زکوٰۃ بھجوائی پھر دونوں بزرگوں میں پہلے والی بات چیت کا تبادلہ ہوا پھر جب تیسرا سال آیا تب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ساری زکوٰۃ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کو بھجوائی۔ پھر دونوں میں پہلے کلام کا تبادلہ ہوا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے وہی بات عرض کی یہاں کوئی مجھ سے زکوٰۃ لینے والا نہیں ہے۔

ابو عبید فی الاموال

۱۶۸۸۹..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی نے شہر سے باہر ایک ہزار دینار زمین میں مدفون پائے۔ وہ ان دیناروں کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں خمس (پانچواں حصہ) دوسو دینار لیے اور بقیہ دینار آدمی کو واپس کر دیئے۔ پھر جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مسلمان حاضرین تھے آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دوسو دینار ان میں تقسیم فرمانا شروع کر دیئے۔ پھر آخر میں کچھ دینار بچ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: دیناروں والا کہاں ہے؟ آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لے اپنے باقی دینار یہ بھی تجھے آئے۔

رواہ ابو عبید

۱۶۸۹۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے غلام اسلم کو صدقے کے اونٹ پر اپنا (ذاتی) مال اٹھائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: (اس بڑھیا اونٹ کی جگہ) کوئی کم دودھ دینے والی اونٹنی یا دو سالہ چھوٹا اونٹ جو پیشاب میں لتھڑا رہتا ہے وہ کیوں نہ اس کام کے لئے لیا۔

ابو عبید فی الغریب

۱۶۸۹۱..... ھشام بن حبیش سے مروی ہے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اسی دوران آپ کے پاس صدقہ (زکوٰۃ) کے مال کا نگران آیا اور عرض کیا: صدقہ کے اونٹ بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس موجود لوگوں کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور آواز لگائی: فریضہ پر فریضہ ہے زائد قیمت کے ساتھ۔ زکوٰۃ کے فریضے میں حاصل ہونے والے مال پر آگے خرچ کرنا دوسرا فریضہ ہے جس سے اس میں بڑھوتری ہوتی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹوں کی مہار اپنی کمر کی ازار کے ساتھ باندھی اور مسکینوں پر گزرنے لگے اور ان اونٹوں کو ان پر صدقہ کرتے چلے گئے۔ ابن عساکر

۱۶۸۹۲..... حزام بن ھشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہر فریضے (کے اونٹ) کے ساتھ ایک آگے تھامنے والی رسی اور ایک پچھلے اونٹ کے ساتھ ملانے والی رسی لیتے تھے۔ پھر جب اونٹ مدینہ آجاتا تو اونٹ فروخت کر دیا جاتا اور ان رسیوں کو صدقہ کر دیا جاتا۔ ابن جریر

۱۶۸۹۳..... یعلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ان کے بھائی عبدالرحمن بن امیہ نے ایک آدمی سے سو جوان اونٹنیوں کے بدلے ایک گھوڑی خریدی۔ پھر گھوڑی کے مالک کو ندامت و پشیمانی ہوئی کہ گھوڑی کے بدلے سو اونٹنیاں بھی کم ہیں چنانچہ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور بولا: یعلی اور اس کے بھائی نے میری گھوڑی ہتھیالی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلی بن امیہ کو لکھا کہ مجھ سے ملو۔ یعلی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور ساری خبر سنائی اور بولے: دیکھئے کہ یہ گھوڑے کس قدر اونچی قیمت تک پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی آج سے پہلے علم نہ تھا کہ گھوڑوں کی اس قدر زیادہ قیمت ہوتی ہے، پھر فرمایا: ہم تو چالیس بکریوں میں سے ایک بکری لیتے ہیں اور گھوڑوں پر کچھ نہیں لیتے۔ پس آئندہ ہر گھوڑے پر ایک دینار وصول کرو۔ پھر آپ نے گھوڑوں پر ایک ایک دینار زکوٰۃ رکھ دی۔

ابو عاصم النبیل فی حدیثہ، السنن للبیہقی

۱۶۸۹۴..... ولید بن مسلم سے مروی ہے کہ ہمیں ابوعمرو (امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ) نے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر کھجوروں اور انگوروں کے اندازے میں نرمی برتو۔ کیونکہ ان میں عریہ وطیہ اور آکلہ (کا بھی حق ہے)۔

ولید کہتے ہیں: میں نے ابوعمرو سے پوچھا: عریہ کیا ہے؟ فرمایا: کھجور کے ایک دو تین درخت جو آدمی کسی حاجت مند کو کھانے کے لیے دے دے۔ میں نے پوچھا: آکلہ کیا ہے؟ فرمایا: اہل مال جو تازہ کھجور اپنے کھانے کے لیے رکھیں۔ ان کا بھی (زکوٰۃ میں) اندازہ نہ کیا جائے۔ میں نے پوچھا: وطیہ کیا ہے؟ فرمایا: جو لوگ مالکوں کے پاس صبح شام ملنے جلنے کے لیے آتے ہیں۔ السنن للبیہقی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تخفیف (نرمی برتنے) کی تعریف امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔ اس کو مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم ﷺ سے بھی مرسلاً نقل کیا ہے۔

جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اس میں خیر نہیں

۱۶۸۹۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ! ایسے کسی مال میں خیر نہیں ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے میں دس درہم اور برذون (ترکی گھوڑے) میں آٹھ درہم زکوٰۃ مقرر فرمائی۔ ابن جریر

۱۶۸۹۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محصولات پر مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب مسلمان آدمی کا مال دو سو درہم کو پہنچے تو اس سے پانچ درہم لے لے اور پھر ہر چالیس درہم پر ایک درہم لے اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پر نگران مقرر فرمایا۔ ابن جریر

۱۶۸۹۷ سائب بن الاقرع سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن پر عامل (گورنر) مقرر کیا۔ وہ ایک مرتبہ مفتوحہ ایوان کسریٰ میں بیٹھے تھے کہ ایک مورتی پر ان کی نظر پڑی جو اپنی انگلی کے ساتھ ایک جگہ کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ سائب کہتے ہیں: میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ کسی خزانے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ چنانچہ میں نے اس مقام کو کھودا اور وہاں سے خزانہ نکال لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ماجرا لکھ بھیجا اور لکھا کہ یہ مال اللہ نے مجھے غنیمت میں دیا ہے دوسرے مسلمانوں کے علاوہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھوایا کہ آپ مسلمانوں کے امیر ہیں اس لیے مسلمانوں کے درمیان اس مال کو تقسیم کر دیجئے۔ التاریخ للخطیب

۱۶۸۹۸ سائب بن یزید سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ تمہاری زکوٰۃ کا ماہ ہے۔ پس جس پر کوئی قرض ہو تو وہ پہلے اپنا قرض ادا کرلے پھر باقی مال کی زکوٰۃ ادا کردے۔ الشافعی، ابو عبید فی الاموال، البخاری، مسدد، السنن للبیہقی

۱۶۸۹۹..... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: زکوٰۃ قرض میں بھی واجب ہوتی ہے اگر تو چاہے تو مقروض کو دے دے (اگر وہ مستحق ہے) اور اگر مقروض مالدار ہے جس کے پاس تو نے حیاءً قرض چھوڑ رکھا ہے یا کسی کام کی غرض سے تو اس میں زکوٰۃ ہے۔ ابو عبید فی کتاب الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۹۰۰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ارشاد فرمایا: اس قرض کی زکوٰۃ ادا کردے جو تیرا مالدار پر ہو (اور اس کے ملنے کی مکمل توقع ہو)۔

السنن للبیہقی

۱۶۹۰۱ سفیان بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس زکوٰۃ لائی گئی۔ آپ نے وہ جوں کی توں ایک گھرانے کو دے دی۔

السنن للبیہقی

۱۶۹۰۲..... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں دیت (خون بہا) چار عمروں کے اونٹ ہوا کرتے تھے: پچیس حقے، پچیس جذعے، پچیس بنت لبون اور پچیس بنت مخاض۔ حتیٰ کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ اونٹ نہیں حاصل کر سکتے۔ لہٰذا اونٹوں کی قیمت اوقیہ کے حساب سے لگاؤ، چنانچہ مذکورہ سو اونٹوں کی اوقیہ (چاندی) کے حساب سے قیمت لگائی گئی تو ہر اونٹ کی قیمت اوسطاً ایک اوقیہ (چالیس درہم) بنی اس حساب سے سو اونٹوں کی قیمت چار ہزار درہم بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ قیمت لگانے کو کہا: پھر اونٹ کی قیمت ڈیڑھ اوقیہ ہوگئی اور کل دیت چھ ہزار بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیمت لگوائی تو ایک اونٹ کی قیمت دو اوقیہ ہوگئی جس سے پوری دیت آٹھ ہزار درہم بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت لگوائی تو ایک اونٹ ڈھائی اوقیہ کا ہو گیا جس سے کل دیت دس ہزار درہم طے ہوئی۔ پھر اونٹوں میں مہنگائی ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت لگوائی تب فی اونٹ تین اوقیہ کا ٹھہرا۔ اس حساب سے کل دیت بارہ ہزار درہم مقرر ہوئی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی رکھنے والوں پر دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی، سونا رکھنے والوں پر ایک ہزار دینار مقرر کی، اونٹوں والوں پر سو اونٹ مقرر کی اور حلے والوں پر دو سو حلے مقرر کی جن میں ہر حلے کی قیمت پانچ دینار ہو، بکریوں والے پر ایک ہزار بکریاں، بھیڑ والوں پر دو

ہزار بھیڑیں اور گایوں والوں پر دو سو گائیں مقرر کی۔ الحارث

کلام:...... روایت کی سند ضعیف ہے۔

غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں

۱۶۹۰۳..... ایک آدمی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: یا امیر المؤمنین! کیا غلام پر زکوٰۃ ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا: پھر کس پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا: اس کے مالک پر۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن للدارمی، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ، ابن جریر وصححہ، ابن خزیمہ، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، الدورقی، السنن لسعید بن منصور

کلام:...... حسن الاثر ۱۸۹۔

فائدہ:...... یعنی مال پر سال گذرنے سے قبل زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے اور کئی سال کی زکوٰۃ بھی یکمشت ادا کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ سبب یعنی مال موجود ہو۔

۱۶۹۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے عباس کی اس سال کی زکوٰۃ پہلے سال لے لی تھی۔

الترمذی، السنن لسعید بن منصور

۱۶۹۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمارے پاس تم کو سنانے کے لیے اور کوئی کتاب نہیں ہے سوائے کتاب اللہ کے اور ایک یہ صحیفہ ہے جو تلوار کے ساتھ لٹکا ہوا ہے یہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا تھا (یعنی آپ سے سن سن کر لکھا تھا) اس میں زکوٰۃ کے احکام ہیں۔

مسند احمد، الطحاوی، الدورقی

۱۶۹۰۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کی زکوٰۃ پہلے لے لی تھی۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۶۹۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سیب اور اس جیسی چیزوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابوعبید فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۹۰۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو بارانی (بارشوں کے) پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر (دسواں حصہ) زکوٰۃ ہے اور جس زمین کو ڈولوں اور رہٹوں سے سینچا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔ ابوعبید

۱۶۹۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ملنے والے قرض میں زکوٰۃ ہے۔ اگر مقروض سچا ہو (یعنی قرض واپس کردے تو) قبضہ کے بعد گزرے ہوئے وقت کی زکوٰۃ ادا کردے۔ ابوعبید، السنن للبیہقی

۱۶۹۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مال مستفاد (نصاب کے بعد دوران سال حاصل ہونے والے مال) پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذرے۔ ابوعبید، السنن للبیہقی

۱۶۹۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہر بیس دینار میں نصف دینار ہے ہر چالیس دیناروں میں ایک دینار ہے، دوسو درہم میں پانچ درہم ہیں اور جو زائد ہوں اسی حساب سے (یعنی چالیسواں حصہ)۔

۱۶۹۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

ابوعبید بن حماد فی نسخته، السنن للبیہقی، ابن جریر

کلام:...... روایت کی سند ضعیف جبکہ متن کا مضمون دوسری روایت سے مؤید ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷۴، ضعاف الدارقطنی ۴۸۶۔

۱۶۹۱۴...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو پیش کیا گیا۔ جس نے ویرانے جنگل میں ڈیڑھ ہزار درہم پائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس کا واضح فیصلہ کرتا ہوں۔ اگر تو نے یہ دراہم ایسی ویران جگہ پائے ہیں جس کا خراج ٹیکس کوئی برداشت نہیں کرتا تو اس کے پانچ حصے کر کے چار حصے تیرے ہیں اور ایک حصہ ہمارا (بیت المال کا) ہے۔ اور یہ تیرے لیے حلال مال ہے۔ الشافعی، ابو عبید، السنن للبیھقی

۱۶۹۱۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ ابورافع کے یتیم بچوں کے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے جو آپ کی پرورش میں تھے۔ ابو عبید، السنن للبیھقی

۱۶۹۱۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابورافع کی یتیم اولاد کی زمین دس ہزار درہم میں فروخت کی، پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کی زکوٰۃ ادا فرماتے تھے۔ ابو عبید

۱۶۹۱۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نیف (دو نصابوں کے درمیان زائد شے) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۹۱۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کو کسی نے خبر دی کہ فلاں آدمی کو (معدن) زمین میں سے خزانہ ملا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور فرمایا جو (رکاز) خزانہ تجھے ملا ہے وہ کہاں ہے؟ آدمی نے کہا: خزانہ مجھے نہیں ملا، بلکہ اس شخص کو ملا ہے، میں نے اس سے سو بکریوں کے بمع ان کے بچوں کے عوض وہ خزانہ خریدا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس دوسرے شخص کو فرمایا: اب بھی خمس تجھ پر ہے اور وہ تیری سو بکریوں میں سے نکالا جائے گا۔ ابو عبید فی کتاب الاموال

۱۶۹۱۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو ہم سے وظیفہ لیتا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: ہم تجھ سے کچھ نہیں لیتے، تجھ پر یہ بات جمع نہیں کرتے کہ تجھے دیں تو کچھ نہیں بلکہ الٹا تجھ سے لیں۔ ابو عبید فی الاموال

۱۶۹۲۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۲۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۲۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: بارانی پانی اور نہروں کے پانی سے سینچے جانے والی زمین میں عشر ہے اور ڈولوں سے سیراب کی جانے والی زمین میں نصف عشر ہے۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۲۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمان سیراب کرے تو ہر دس پیمانے میں ایک پیمانہ ہے اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں ہر بیس پیمانوں میں ایک پیمانہ ہے۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۲۴...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی ابی رافع کے اموال کی زکوٰۃ دیتے رہتے تھے۔ جب ان کے اموال کو ان کے سپرد کیا تو انہوں نے اپنے (حساب کے مطابق) اس کو کم پایا۔ کہنے لگے: ہمارے اموال کم ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میرے پاس مال ہو اور میں اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہوں گا۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۲۵...... ابن حمۃ سے مروی ہے فرماتے ہیں: کوفہ میں ایک پرانے مندر سے مجھے ایک مٹکا ملا، جس میں چار ہزار درہم تھے۔ میں ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے پانچ حصے کر لو۔ میں نے اس مال کے پانچ حصے کر دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک حصہ لیا اور بقیہ چار حصص مجھے دے دیئے۔ جب منہ پھیر کر چلنے لگا تو آپ نے مجھے آواز دے کر بلایا اور پوچھا: تیرے پڑوس میں فقراء اور مساکین ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر یہ پانچواں حصہ بھی لے لے اور ان کے درمیان تقسیم کر دے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

۱۶۹۲۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں اور جب ایک سو بیس اونٹوں سے تعداد بڑھ جائے تو نصاب از سر نو ہوگا۔ ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۶۹۲۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: دراہم میں زکوۃ نہیں ہے جب تک دوسو درہم نہ ہوں۔ جب دوسو درہم ہوجائیں تو ان میں پانچ درہم ہیں۔ جب دینار بیس ہوں تب ان میں آدھا دینار ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔ جب پانچ ہوجائیں تو ان میں ایک بکری ہے، دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں، پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں ہیں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں ہیں۔ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ چھبیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض ہے۔ پینتیس اونٹوں تک، جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو حقہ ہے ساٹھ تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو دو حقے ہیں نر لگے ہوئے (جفتی کے قابل) ایک سو بیس تک، جب زیادہ ہوجائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ اور ہر تیس گائے میں ایک تبیع ہے (ایک سالہ بچھڑا) اور ہر چالیس میں ایک مسنہ (بڑی گائے) ہے۔ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو دو بکریاں ہیں دوسو تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے مصدق زکوۃ لینے والا بوڑھا جانور نہ لے، عیب دار جانور نہ لے، اندھا جانور نہ لے اور نہ نر لے، اگر مصدق چاہے تو لے سکتا ہے۔ جو زمین بارانی ہو یا نہری ہو اس میں عشر ہے اور جو ڈولوں کے ساتھ سیراب کی جائے اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔ ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۶۹۲۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ہم نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کردی ہے۔ لیکن عشر لاؤ۔ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم لاؤ اور دوسو درہم سے کم میں کچھ نہیں۔ ہر بیس مثقال میں نصف مثقال ہے، اس سے کم میں کچھ نہیں، جس زمین کو آسمان سیراب کرے یا کھلے پانی (مثلاً نہروں یا تالاب چشموں کے پانی) سے سیراب کیا جائے اس میں عشر ہے، جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ ہے)۔

اونٹوں کے اندر ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، پانچ سے کم میں کچھ نہیں، دوسرے الفاظ یہ ہیں: چار میں کچھ نہیں۔ اور دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں۔ پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں ہیں۔ بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون مذکر۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ اگر ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک حقہ ہے جفتی کے قابل ساٹھ تک۔ اگر ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک، ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اگر ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں دو حقے ہیں جفتی کے قابل ایک سو بیس تک۔ پھر تعداد بڑھے تو نصاب از سر نو ہوگا اور ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون تیس گائے میں ایک تبیع (ایک سالہ بچھڑا) نر یا مادہ چالیس میں ایک مسنہ ہے (بڑی عمر کی گائے) اور عوامل (کام کاج کے جانوروں) میں کچھ نہیں۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے۔ اگر انتالیس ہوں تو تجھ پر ان کے اندر کچھ نہیں۔ چالیس میں ایک بکری ہے پھر اوپر میں کچھ نہیں حتیٰ کہ ان کی تعداد ایک سو بیس ہوجائے۔ اگر پھر ایک بھی زائد ہو تو ان میں دو بکریاں ہیں دوسو تک۔ پھر اگر زیادہ ہوں تو (از سر نو) ہر سو میں ایک بکری ہے۔ مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے زکوۃ کے ڈر سے۔ مصدق نر جانور نہ لے، نہ بوڑھا، نہ عیب دار اور نہ سانڈ الا یہ کہ مصدق چاہے تو سانڈ لے سکتا ہے۔ اگر اونٹوں میں بنت مخاض نہ ہو اور نہ ابن لبون ہو تو اس کے بدلے دس دراہم یا دو بکریاں دیدے۔ ابن جریر وصححہ

۱۶۹۲۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کردی ہے۔ اب اپنے اموال کی زکوۃ لاؤ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ ابن جریر

۱۶۹۳۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالی نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کردی ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۱...... قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ طریقہ جاری فرمادیا ہے کہ اس زمین کی پیداوار میں جس کو بارش سیراب کرے یا نہروں وغیرہ کا پانی سیراب کرے عشر ہے۔ اور جس زمین کو پانی بھر بھر کر ڈالا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر وصححہ

۱۶۹۳۲..... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً بھی اس کے مثل روایت منقول ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۳..... زہری اور قتادہ رحمہما اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ ہر پانچ گائیں میں ایک بکریاں ہے، دس میں دو بکری ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، اور بیس میں چار بکریاں ہیں، جب پچیس ہو جائیں تو ان میں ایک گائے ہے پچھتر تک۔ جب پچھتر سے تعداد بڑھ جائے تو ان میں دو گائیں ہیں ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو بیس سے زیادہ تعداد ہو جائے تو (از سر نو) ہر چالیس میں ایک گائے ہے۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو یہ فرمان ارشاد فرمایا تھا کہ ہر تیس گائیں میں ایک سالہ بچھڑا ہے۔ یہ فرمان اہل یمن کے لیے بطور تخفیف کے تھا۔ پھر اس کے بعد اوپر والی صورت طے فرمادی تھی۔ ابن جریر

۱۶۹۳۴..... ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں ایک زمانے سے لوگوں سے سن رہا تھا کہ ہم سے وہ لو جو نبی ﷺ نے لیا تھا۔ مجھے اس پر تعجب ہوتا تھا کہ ان سے یہ بات کیوں نہیں قبول کی جاتی۔ حتیٰ کہ مجھے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دستاویز لکھی تھی جس میں یہ (زکوۃ کے) فرائض لکھے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی۔ ابھی تک وہ دستاویز گورنروں کو نہیں بھیجی گئی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا اور جو کچھ اس میں لکھا تھا اس کو ہر طرف نافذ کر دیا۔ زیادہ علم تو مجھے نہیں ہے اتنا ضرور علم ہے کہ اس میں گائے کا بھی ذکر تھا (اسی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ) گائے کی زکوۃ ہم سے حضور ﷺ نے نہیں لی تھی وہ اب ہم سے کیوں لی جاتی ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۵..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے گائے کا نصاب بھی اونٹ کے نصاب کی طرح ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ گائے میں مختلف عمروں کا حساب نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۶..... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سعید المسیب رحمۃ اللہ علیہ ابو قلابہ اور دوسرے حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ گائے کی زکوۃ اونٹوں کی زکوۃ کی طرح ہے۔ پانچ گائے میں ایک بکری دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس میں ایک بڑی گائے ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک سو بیس تک میں دو گائیں ہیں۔ جب ایک سو بیس سے اضافہ ہو تو از سر نو ہر چالیس گائیں میں ایک بڑی گائے ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۷..... عکرمہ بن خالد سے مروی ہے فرمایا: مجھے عک قوم سے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا گیا۔ میں نے اپنے بزرگوں سے سوال کیا جو نبی اکرم ﷺ کا عہد گزار چکے تھے۔ کسی نے کہا: تیس گائے میں ایک سالہ بچھڑا ہے اور چالیس گائے میں ایک گائے ہے۔ بعض نے کہا، پانچ گائے میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں اونٹوں کے صدقہ کی طرح۔ ابن جریر، المصنف لعبد الرزاق

۱۶۹۳۸..... ہمیں معمر نے بتایا کہ مجھے سماک بن الفضل نے ایک خط دیا جو نبی اکرم ﷺ نے مالک بن کفلانس اور مصعبین کی طرف بھیجا تھا۔ میں نے اس خط کو پڑھا تو اس میں مکتوب تھا: جس زمین کو نہروں اور بارانی پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر ہے، اور جس زمین کو پانی کے ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے اور گائے میں اونٹ کی طرح زکوۃ ہے۔ ابن جریر

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اسی قول کو لیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت (جس میں صرف تیس گائیں سے زکوۃ شروع ہوتی ہے) وہ منسوخ ہے نبی اکرم ﷺ کے خط کے ساتھ جو آپ نے اپنے عمال کی طرف اس کے خلاف بھیجا تھا۔

۱۶۹۳۹..... ابی لیلی حکم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حکم دیا کہ تیس گائے میں سے گائے کا ایک سالہ بچھڑا لیں نر یا مادہ، اور ہر چالیس گائے میں سے ایک گائے لیں۔ پھر لوگوں نے ان سے دونوں کے درمیان میں رہ جانے والی تعداد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے انکار فرمادیا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر ان میں کچھ نہیں لے سکتے۔ پھر نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا (درمیان میں) کچھ نہ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۹۴۰..... اے ابوحذیم! زکوۃ پانچ (اونٹوں یا گایوں) میں ہے، یا دس میں، یا پندرہ میں، یا بیس میں، یا پچیس میں، یا تیس میں، یا پینتیس میں، یا چالیس میں۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، یعقوب بن سفیان، المنجنیقی فی سندہ، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن زیال بن عبید بن حنظلہ بن حذیم عن ابیہ عن جدہ

۱۶۹۴۱..... یعلی بن اشدق سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کے کئی اصحاب کو پایا ہے جن میں سے رقاد بن ربیعہ العقیلی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے سو بکریوں میں سے ایک بکری لی اس سے زیادہ میں دو بکریاں لیں۔ الکبیر للطبرانی

۱۶۹۴۲..... یعلی بن اشدق سے مروی ہے وہ اپنے چچا عبداللہ بن جراء سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تیرے پاس کتنے اونٹ ہیں؟ میں نے عرض کیا: تمیں فرمایا: تمیں اونٹ سو اونٹوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہم لوگ تو کہتے ہیں کہ سو اونٹ افضل اور اچھے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ جدا کرنے والے اور فتنے میں ڈالنے والے ہیں۔ اور ہر خوشی سے اکڑنے والا فتنے میں مبتلا ہونے والا ہے۔ الرامھرمزی فی الامثال

۱۶۹۴۳..... اخبرنا ابوبکر بن محمد بن الحسین بن علی بن ابراهیم ثنا القاضی ابوالحسین محمد بن علی بن محمد المهتدی: ثنا ابوالفتح یوسف بن عمرو مسرور القواس املاءً قال: قری ٔ علی ابی العباس احمد بن عیسی السکین البلدی وانا اسمع، قیل له حدثکم هاشم یعنی ابن القاسم الحرانی: ثنا یعلی بن الاشدق عن عمه عبدالله بن جراد قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

(مثل روایت بالا کے) عبداللہ بن جراد روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا: تیرے پاس کتنے اونٹ ہیں میں نے عرض کیا: تمیں۔ ارشاد فرمایا: تمیں اونٹ سو اونٹوں سے بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو خیال کرتے ہیں کہ سو تمیں سے زیادہ ہیں اور وہ ہم کو (تمیں سے) زیادہ محبوب ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سو کا مالک اپنے مال پر فخر کرتا ہے لیکن ان کا حق (زکوٰۃ) نہیں ادا کرتا۔ اس لیے یہ تعداد خوشی اور اکڑ پیدا کرتی ہے اور فتنہ میں ڈالتی ہے اور ہر اکڑنے والا فتنہ میں پڑنے والا ہے۔

عشر اور نصف عشر

۱۶۹۴۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یمن کے بڑے سردار حارث بن عبد کلال اور اس کی یمنی عوام ابن معافر اور ہمدان (قبائل) وغیرہ کی طرف لکھا کہ مؤمنین پر پھلوں کی زکوٰۃ میں عشر ہے ایسی زمین میں جس کو بارش کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو اور جس کو ڈولوں سے سیراب کیا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۴۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کھجور، انگور اور جو میں ایسی زمین کے اندر جس کو آسمانی پانی یا نہروں وغیرہ کے پانی سے سینچا گیا ہو عشر ہے اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۴۶..... ابوقبیل، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا: پھلوں، سبزیوں، مصالحوں، زعفران، گنے، ریشم، کپاس، عصفر (زرد رنگ) خشک میوہ جات (ڈرائی فروٹ) اور پھل فروٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۴۷..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نصابوں کے درمیان اضافے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۶۹۴۸..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کی طرف (عامل) بنا کر بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں ہر چالیس گائیں میں سے ایک گائے لوں اور ہر تمیں گائیں میں سے ایک ایک سالہ بچھڑا لوں۔ ابن جریر

۱۶۹۵۱..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گایوں میں تمیں گایوں میں ایک ایک سالہ بچھڑا لیا اور چالیس گایوں میں ایک گائے لی۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے تمیں سے کم گایوں میں سوال کیا تو فرمایا: میں نے اس میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا اور نہ آپ نے مجھے اس میں کوئی حکم فرمایا ہے۔

۱۶۹۵۲..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس گایوں کے درمیان اضافے کی زکوٰۃ لائی گئی تو فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس میں کسی چیز کا حکم نہیں فرمایا۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۵۳ ۔۔۔طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نصاب کے علاوہ گایوں کے درمیانی اضافے میں کچھ نہیں لیتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کے اندر کسی چیز کا حکم نہیں فرمایا۔ ابن جریر

۱۶۹۵۴ ۔۔۔ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا (مصدق) زکوٰۃ لینے والا پانی کے گھاٹ پر آیا اور ہماری بکری کا کان پکڑ لیا جس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور بکری نہ تھی چنانچہ میں آپ ﷺ کے مصدق کے پاس آیا اور عرض کیا اے مصدق رسول اللہ! ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی بکری نہیں ہے۔ تب انہوں نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۵۵ ۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ کو رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف بھیجا اور انہوں نے ان کی کھجوروں کا اندازہ لگایا۔

ابن ابی شیبہ

۱۶۹۵۶ ۔۔۔مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: سیب اور ناشپاتی وغیرہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور نہ سبزیوں میں زکوٰۃ ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۵۷ ۔۔۔زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوامامہ بن سہل سے سنا وہ سعید بن المسیب کی مجلس میں ہمیں بیان فرما رہے تھے کہ اس بات کی سنت جاری ہے کہ کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ اس وقت تک نہ لی جائے جب تک اس کا وزن پانچ وسق نہ ہو جائے۔ ابن جریر

۱۶۹۵۸ ۔۔۔ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عتاب بن اسید کو حکم فرمایا کہ انگوروں کا بھی کشمش سے اندازہ کیا جائے جس طرح کھجوروں کا پکنے پر اندازہ کیا جاتا ہے یہ کھجوروں اور انگوروں میں نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ ابن ابی شیبہ

ادب المزکی

۱۶۹۵۹ ۔۔۔ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا میں ایک آدمی کے پاس سے گذرا اس نے میرے آگے اپنا سارا مال حاضر کر دیا۔ میں نے اس پر زکوٰۃ صرف بنت مخاض کی پائی۔ میں نے اس کو کہا کہ تم ایک بنت مخاض دے دو۔ یہ تمہارے مال کی زکوٰۃ ہے۔ آدمی نے کہا: بنت مخاض (ایک سال پورا کرنے کے بعد دوسرے سال میں شروع ہونے والی اونٹنی) نہ دودھ دیتی ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ اس لیے یہ جوان بڑی اچھی موٹی اونٹنی ہے یہ لے لو۔ میں نے اس کو کہا: میں اس کو نہیں لے سکتا جب تک مجھے اس کا حکم نہ ملے۔ رسول اللہ ﷺ تیرے قریب رہتے ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے تو آپ کے پاس حاضر ہو کر پوچھ لے جو مجھ سے پوچھ رہا ہے۔ اگر آپ ﷺ تجھ سے اس کو قبول کر لیں تو میں لے لوں گا۔ اگر انہوں نے رد کر دیا تو میں نہیں لے سکتا۔ آدمی چلنے پر رضامند ہو گیا۔ اور میرے ساتھ اپنی وہ اونٹنی بھی لے کر نکلا حتیٰ کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے پاس آپ کا قاصد آیا تا کہ میرے مال کا صدقہ لے۔ اس کا خیال ہے کہ میرے مال پر صرف بنت مخاض لازم ہے۔ جبکہ بنت مخاض دودھ کے کام کی ہے اور نہ کسی سواری کے قابل ہے اور میں نے اس پر ایک بڑی جوان اونٹنی پیش کی ہے مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا ہے اور وہ اونٹنی یہ رہی یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس لے کر آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لازم تو تجھ پر وہی (بنت مخاض) ہے اگر تو زیادہ چیز دے تو اللہ تجھے اجر دے گا اس میں، اور ہم اس کو تیری طرف سے قبول کرتے ہیں۔ آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر وہ یہ رہی۔ میں اس کو آپ کے پاس لے آیا ہوں، لے لیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لینے کا حکم فرمایا اور آدمی کے مال کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

مسند احمد، ابو داؤد، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۱۶۹۶۰ ۔۔۔عن ابن النجار انبأنا ابو القاسم یحیی بن سعد بن یحیی بن برشن التاجر أبانا ابو طالب عبدالقادر بن محمد یوسف انبأنا ابو محمد الحسن بن علی بن محمد الجوهری انبأنا سهل بن احمد بن عبدالله بن سهل الدیباجی ثنا ابو الحسن بالرملة ثنا عبدالرحمن بن عبدالله بن قریب وزیدبن اخرم قالا: ثنا سفیان بن عیینة عن جعفر بن محمد أنه دخل علی ابی جعفر المنصور:

مذکورہ سند سے روایت ہے جعفر بن محمد کہتے ہیں وہ ابوجعفر منصور کے پاس گئے، ان کے پاس زبیر بن العوام کی اولاد میں سے ایک آدمی بیٹھا تھا جس نے خلیفہ (ابوجعفر منصور) سے کچھ سوال کیا تھا اور خلیفہ نے بھی اس کے لیے کچھ دینے کا حکم دیا تھا۔ زبیری اس پر ناراض ہوا اور عطیہ کو کم سمجھا۔ منصور کو زبیری پر سخت غصہ آیا اور اس کے چہرے پر غصہ کے آثار ظاہر ہو گئے۔ پھر جعفر نے خلیفہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے میرے والد نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جس نے خوش دلی کے ساتھ کوئی عطیہ دیا تو دینے والے کو اور جس کو دیا گیا دونوں کو برکت دی جاتی ہے۔ خلیفہ ابوجعفر منصور نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس کو ناخوشی سے دیا تھا لیکن اب یہ حدیث سن کر اس کو خوش دلی سے دیتا ہوں۔ پھر خلیفہ زبیری کی طرف متوجہ ہوا اور بولا: مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تھوڑے رزق کو تھوڑا سمجھا اللہ پاک اس پر وہ زیادہ رزق بھی حرام کر دیں گے۔ زبیری نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس یہ قلیل تھا لیکن تیری حدیث سن کر زیادہ ہو گیا ہے۔ سفیان کہتے ہیں: میں زبیری سے بعد میں ملا اور اس عطیے کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا۔ وہ تھوڑی نذر تھی۔ لیکن میں نے وہ قبول کر لی پھر وہ میرے ہاتھوں میں (بڑھ چڑھ کر) پچاس ہزار درہم بن گئی۔ سفیان بن عیینہ کہا کرتے تھے:

اس قوم کی مثال بارش کی سی ہے جہاں پڑتی ہے نفع دیتی ہے۔

کلام: ...... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سہل بن احمد الدیباجی کے متعلق ازہری کہتے ہیں یہ راوی کذاب اور رافضی (شیعہ) ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کہ اس پر کذب اور رفض کی تہمت ہے۔ میزان ۲/۲۳۷۔

عامل الصدقہ

۱۶۹۶۱ ...... سلیمان بن یسار بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ وہ صدقات جمع کر کے لائے جب وہ مدینہ پہنچے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی پیشوائی کے لیے باہر نکلے۔ اور پھر ضیافت میں ان کے آگے کھجوریں، دودھ اور مکھن پیش کیا۔ دوسرے لوگوں نے کھائے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ ابن ابی ربیعہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اللہ آپ کو سلامت رکھے۔ اللہ کی قسم! ہم تو ان (صدقات کے اونٹوں) کا دودھ پیتے ہیں اور ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی ربیعہ! میں تیری طرح نہیں ہوں تو ان کی دموں کے پیچھے پھرتا ہے اور پھر کہیں ان سے فائدہ لیتا ہے، پس تو میری طرح نہیں ہے۔ ابو عبید، السنن للبیهقی

۱۶۹۶۲ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ رسول اللہ ﷺ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو صدقہ وصولی پر عامل مقرر کر دیں۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے یہی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں آپ کو مسلمانوں کے گناہوں کے دھوون پر عامل (نگران) مقرر نہیں کر سکتا۔ البزار، ابن خزیمه، مستدرک الحاکم

زکوٰۃ کے مال میں احتیاط

۱۶۹۶۳ ...... بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ پر عامل مقرر کیا۔ وہ صدقہ لے کر آئے تو حضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے حذیفہ! کیا صدقہ میں سے کچھ کمی تو نہیں ہوئی؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! ہم نے (مقرر) اندازے کے ساتھ خرچ کیا ہے۔ مگر بکری کا ایک چھوٹا بچہ میری بیٹی نے لے لیا ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! تیرا کیا حال ہوگا جب تو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا اور تجھے کہا جائے گا وہ (بچہ) لے کر آ۔ تب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سے وہ بچہ لا کر صدقہ کے مال میں چھوڑ دیا۔ ابن عساکر

۱۶۹۶۵ ... عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو صدقہ پر عامل مقرر کر کے بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا: اے ابوالولید! اللہ سے ڈر! قیامت کے روز کوئی اونٹ تجھ پر سوار ہو کر نہ آئے جو بلبلا رہا ہو، یا کوئی گائے تجھ پر بار ہو اور ڈکار رہی ہو، یا کوئی بکری تجھ پر چڑھی ممنا رہی ہو۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا واقعی ایسا معاملہ ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بالکل ایسا ہی سخت معاملہ ہے، مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ تب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی دو آدمیوں پر بھی عامل نہیں بنوں گا۔ ابن عساکر

۱۶۹۶۶ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے سعد بن عبادہ کو بھیجا اور فرمایا: اس سے بچنا کہ تو قیامت کے دن کوئی بلبلاتا اونٹ اٹھائے ہوئے آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں اس صدقہ کی چیز کو پکڑتا ہوں اور نہ اس کو لے کر آتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کام سے ان کو معاف فرمادیا۔ الرامھرمزی فی الامثال

۱۶۹۶۷ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ کو مصدق بنا کر بھیجنا چاہا۔ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سعد! دیکھنا کہیں تو قیامت کے روز اپنی گردن پر اونٹ اٹھائے ہوئے نہ آئے جو بلبلا رہا ہو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں یہ عہدہ قبول کروں تو کیا ایسا ضرور ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں ضرور ہوگا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں یہ صدقہ لیتا اور نہ لے کر آتا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو درگذر فرمادیا۔ ابن عساکر

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۶۹۶۸ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ روایت انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سن کر فرمائی کہ) جو عامل اپنے کام میں اپنے مقررہ وظیفے سے زیادہ حاصل کرے گا وہ خیانت ہے۔ ابن جریر

باب ...... سخاوت اور صدقہ میں

فصل ...... سخاوت اور صدقے کی فضیلت

۱۶۹۶۹ ... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مجھے ذکر کیا گیا ہے کہ اعمال آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں۔ صدقہ کہتا ہے: میں تم سے افضل ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا (مثلاً بکری اور بکرا) اللہ کی راہ میں صدقہ کرے مگر جنت کے دربان اس کی طرف لپکتے ہیں۔

ابن راھویہ، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی

۱۶۹۷۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو رسول اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور خطبہ میں ہمیں صدقہ کا حکم دیا اور مثلہ (شکل بگاڑنے اور اعضاء کی قطع برید) کرنے سے منع فرمایا۔ الاوسط للطبرانی

۱۶۹۷۱ ... جعفر بن برقان سے مروی ہے کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسکین آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کھجور کا ایک خوشہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں ایک انگور کا دانہ مسکین کو دے کر فرمایا: اس میں (غذاء کے) بہت سے باریک باریک ذرے ہیں۔ عبد بن حمید

زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال پر حقوق ہیں

۱۶۹۷۲ ... غزوان بن ابی حاتم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر

بیٹھے تھے اوران کواندر آنے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ان کے پاس سے ایک آدمی گذرا۔اس نے پوچھا:اے ابوذر! تجھے کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ مجھے اندر نہیں آنے دے رہے۔چنانچہ آدمی خود اندر داخل ہوا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کیا بات ہے ابوذر دروازے پر بیٹھے ہیں اوران کو اندر آنے کی اجازت نہیں مل رہی۔چنانچہ حضرت امیر المؤمنین نے حکم دیا اوران کو اندر آنے کی اجازت دیدی گئی۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور لوگوں سے ہٹ کر ایک کونے میں بیٹھ گئے۔عبدالرحمن بن عوف کی میراث تقسیم ہورہی تھی۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کعب کوفرمایا: اے ابواسحاق! آپ کا کیا خیال ہے جب مال کی زکوۃ ادا کردی جائے تو کیا اس کے مالک پر پھر کسی چیز کا خوف ہے۔کوئی چیزاس پر لازم ہے؟ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: نہیں۔چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عصا تھا۔آپ رضی اللہ عنہ نے وہ عصا کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر مارا اور فرمایا: اے یہودی عورت کے بیٹے! کیا تیرا خیال ہے کہ آدمی زکوۃ ادا کردے تو اس کے مال میں کوئی حق نہیں رہتا۔حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة.

اور وہ اپنی جانوں پر (دوسرے لوگوں کو) ترجیح دیتے ہیں اور خواہ ان کے ساتھ کوئی حاجت ہو۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما واسيراً.

اور وہ لوگ طعام کی محبت کے باوجود مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھلادیتے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وفي اموالهم حق معلوم للسائل والمحروم.

اوران کے اموال میں سائل کا اور محروم (جس کے پاس کچھ نہ ہو) اس کا مقرر حق ہے۔

پس وہ اس طرح قرآنی آیات پڑھتے رہے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قریشی کو کہا: ہم اسی وجہ سے ابوذر کو اجازت نہیں دے رہے تھے جیسا آپ دیکھ رہے ہیں۔شعب الايمان للبيهقی

۱۶۹۷۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حضور ﷺ نے پہلا خطبہ جو ارشاد فرمایا: پہلے آپ منبر پر چڑھے اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا:

اے لوگو! اللہ نے تمہارے دین کے لیے اسلام کو پسند کیا ہے۔پس اسلام کی صحبت حاصل کرو سخاوت اور حسن اخلاق کے ساتھ۔آگاہ رہو! سخاوت جنت کا ایک درخت ہے، اس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں۔جو تم میں سے سخی ہوگا وہ اس درخت کی کسی ایک ٹہنی کے ساتھ معلق ہوگا حتیٰ کہ اللہ پاک اس کو جنت میں پہنچادے گا۔آگاہ رہو! کمینگی (کنجوسی) جہنم میں ایک درخت ہے اور اس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں۔پس تم میں جو کمینہ (کنجوس) ہوگا وہ اس درخت کی ٹہنیوں میں سے کسی ایک ٹہنی کے ساتھ معلق ہوگا حتیٰ کہ اللہ پاک اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: سخاوت اللہ میں ہے سخاوت اللہ میں ہے۔ابن عساكر

کلام: ......اللآلی ۲/۹۴۔

۱۶۹۷۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے، میں نے دس دینار صدقہ میں دے دیئے۔دوسرے نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے میں نے ایک دینار صدقہ میں دے دیا۔تیسرے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس کا دسواں حصہ صدقہ کردیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب اجر میں برابر ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کردیا ہے۔مسند احمد، الدورقی

۱۶۹۷۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے پاس سو اوقیہ چاندی تھی۔میں نے دس اوقیہ صدقہ کردی۔دوسرے آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے میں نے دس دینار صدقہ

کردیئے۔ تیسرے آدمی نے کہا: یارسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے، میں نے ایک دینار صدقہ کردیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک نے اچھا کیا اور تم سب اجر میں برابر ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے۔

ابو داؤد، الحارث، ابن زنجویه. حلیة الاولیاء، السنن للبیهقی، ابن مردویه

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

لینفق ذو سعة من سعته.

وسعت والے کو اپنی وسعت میں سے خرچ کرنا چاہیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دراہم صدقہ کرنے کا واقعہ

۱۶۹۷۶..... عبیداللہ بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑا ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنی ماں کے پاس جاؤ اور اس کو کہو: میں نے آپ کے پاس جو درہم رکھوائے تھے ان میں سے ایک درہم دے دو۔ بیٹا جا کر واپس آیا اور کہا اماں کہتی ہیں: وہ دراہم آپ نے آٹے کے لیے رکھوائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں ہوسکتا جب تک اس کو اللہ کے ہاتھ والی چیز پر اپنے ہاتھ والی چیز سے زیادہ بھروسہ نہ ہو۔ لہٰذا اپنی ماں کو کہو: مجھے چھ کے چھ دراہم بھیج دو۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ دراہم بھیج دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دراہم فقیر سائل کو دے دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا حبوہ بھی نہ کھولا تھا (یعنی اٹھے بھی نہ تھے) کہ ایک آدمی اپنا اونٹ لے کر آپ کے پاس سے گذرا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے کا ہے یہ اونٹ؟ آدمی نے کہا: ایک سو چالیس دراہم کا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ہمارے پاس باندھ دو، اس کی قیمت ہم کچھ وقت کے بعد دے دیں گے۔ آدمی اونٹ باندھ کر چلا گیا پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا آپ فروخت کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: بالکل۔ پوچھا: کتنے کا ہے؟ فرمایا دو سو درہم کا۔ آدمی نے کہا: میں اس کو خریدتا ہوں، چنانچہ اس نے اونٹ لیا اور دو سو درہم دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو جس سے اونٹ خریدا تھا اور بعد میں پیسے دینے کا کہا تھا اس کے ایک سو چالیس درہم دے دیئے۔ اور ساٹھ درہم لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ نے ہم سے اپنے نبی کی زبان پر وعدہ کیا ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها.

جو ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔ العسکری

۱۶۹۷۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: سخاوت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو (بغیر مانگے) ابتداءً دی جائے اور جو مانگنے پر دی جائے وہ شرم و حیاء اور اکرام ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۷۸..... ولید بن ابی مالک سے مروی ہے، فرمایا: ہمیں ہمارے اصحاب نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے متعلق بیان کیا کہ وہ مریض ہوئے تو لوگوں نے ان کی عیادت کی۔ لوگوں نے پوچھا: رات کیسی گزری؟ آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے فرمایا: اجر کی حالت میں رات گذاری (یعنی تکلیف کی حالت میں) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رات اجر کے ساتھ نہیں گزاری۔ (یعنی الحمدللہ بمع خیر و عافیت رات بسر کی ہے) پھر فرمایا: تم مجھ سے میری بات کے بارے میں کیوں نہیں پوچھتے۔ انہوں نے آپ سے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنا فاضل نفقہ اللہ کی راہ میں خرچ کردے اس کا ثواب سات سو گنا ہے۔ جس نے اپنی جان پر اور اپنے اہل پر خرچ کیا یا کوئی تکلیف دور کی یا کسی مریض کی عیادت کی اس نیکی کا دس گنا اجر ہے۔ اور جو تکلیف تجھے تیرے جسم میں پہنچے وہ تجھ سے گناہوں کو دور

کرنے والی ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے جب تک روزہ دار اس کو نہ پھاڑے (جھوٹ غیبت اور حرام کے ساتھ افطاری وغیرہ کے ساتھ)۔
مسند احمد، مسند ابی یعلی، الشاشی، ابن عساکر

۱۶۹۷۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ پاک صدقہ کے طفیل ستر بلاؤوں کو دفع فرمادیتے ہیں جن میں سب سے ادنی رنج وغم ہے۔ ابن زنجویہ

۱۶۹۸۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک جگہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:
اے لوگو! صدقہ کرو! میں قیامت کے دن تمہارے لیے اس کی گواہی دوں گا۔ خبردار! کوئی تم میں سے رات گذارے اور اس کے جانور بچھڑے وغیرہ بھی سیر ہوں جبکہ اس کا چچازاد بھوک سے پہلو کے بل کروٹیں لے رہا ہو۔ شاید تم میں سے کوئی اپنے مال کو بڑھا رہا ہو اور اس کا پڑوسی کسی چیز پر قادر نہ ہو۔ ابو الشیخ فی الثواب

۱۶۹۸۱...... جنادۃ بن مروان، حارث بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ آپ ﷺ کی طرف سے حدیث بیان کررہے تھے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کچھ دینے کا سوال کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کسی چیز پر قادر نہیں ہوں جو تجھے دے سکوں۔ ایک آدمی آیا اور اس نے سائل کے ہاتھ میں کچھ رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار کی عزت کی قسم! یہ تین ہاتھ ہیں ایک دوسرے سے اوپر۔ معطی دینے والا اللہ کے ہاتھ میں دیتا ہے، اللہ کا ہاتھ اوپر ہے اور لینے والے کا اس سے نیچے ہے۔ میرے پروردگار نے فرمایا ہے: میری عزت کی قسم! (اے دینے والے) تو نے جو میرے بندے پر رحم کیا ہے اور میرے نزدیک میرے بندے کی جو عزت ہے اس کے سبب میں اپنی طرف سے تجھ پر اس سے اچھا رحم کروں گا۔ ابن جریر
کلام: ...... روایت کی سند میں جنادہ راوی ہے جس کو ابوحاتم نے ضعیف کہا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے منکر الحدیث کہا ہے۔

۱۶۹۸۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی منبر پر نہیں بیٹھے مگر ہمیں صدقہ کا حکم ضرور دیا اور مثلہ کرنے (شکل بگاڑنے) سے منع ضرور فرمایا۔ النسائی

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا

۱۶۹۸۳...... عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اگر میں ان پر قسم بھی اٹھالوں (تو کوئی حرج نہیں ہے) یہ کہ کوئی مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا، پس صدقہ کرو اور کوئی بندہ کسی ظلم کو درگذر نہیں کرتا صرف اللہ کی رضاء کے لیے مگر اللہ پاک قیامت کے دن اس کا درجہ ضرور بلند فرمائے گا اور کوئی بندہ اپنی جان پر سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ ضرور کھول دیتے ہیں۔ ابن النجار

۱۶۹۸۴...... بسر بن جحاش قریشی سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی پر تھوکا اور اس میں اپنی انگلی رکھی پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھے ایسے پانی سے پیدا کیا ہے۔ حتیٰ کہ جب تجھے پیدا کرکے ٹھیک ٹھاک کردیا تو تو دو چادروں کو پہن کر زمین پر اکڑ کے چلتا ہے اور زمین کو روندتا پھرتا ہے۔ جمع کرکر کے رکھتا ہے اور (دینے کی جگہ) نہیں دیتا حتیٰ کہ جب روح حلق میں اٹکے گی تو تب کہے گا! میں صدقہ کروں اور وہ وقت کہاں ہوگا صدقہ کا۔ ابن سعد، مسند احمد، ابو داؤد، ابن ابی عاصم، سمویہ، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۶۹۸۵...... ثعلبۃ بن زھدم یربوعی حنظلی سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیان کررہے تھے:
اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۱۶۹۸۶...... ثعلبہ سے مروی ہے۔ بنی ثعلبۃ بن یربوع کے کچھ لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: یارسول

اللہ! یہ بنی ثعلبۃ بن یربوع کے لوگ ہیں، انہوں نے جاہلیت کے زمانے میں فلاں شخص کو مصیبت پہنچائی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے چیخ کر فرمایا: خبردار! کوئی کسی دوسرے پر خیانت نہ کرے (یعنی شکایت کرکے اس کو ایذا نہ دے)۔ اس سے پہلے نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے۔ پہلے ماں، باپ، بہن اور بھائی پھر قریب تر پھر قریب تر۔ ابونعیم

۱۶۹۸۰ ۔۔۔ قرۃ بن موسیٰ، جابر بن سلیم الہجیمی سے روایت کرتے ہیں، جابر کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ حبوہ باندھے بیٹھے تھے اور کپڑے کے کنارے آپ کے قدموں پر گر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور کسی نیکی کو حقیر مت سمجھ۔ ابوداؤد، ابونعیم

۱۶۹۸۱ ۔۔۔ ابواسرائیل الجشمی سے مروی ہے، فرماتے ہیں میں نے جعدہ بن خالد کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ ایک آدمی آپ کو اپنا خواب سنا رہا تھا آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا تو ایک چھری جو آپ کے ہاتھ میں تھی، اس آدمی کے پیٹ میں (جو نکلا ہوا تھا) چبھوتے لگے اور فرمایا: اگر اس کا مال نہیں اور ہوتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر تھا۔

مسند ابوداؤد، مسند احمد، النسائی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم وقال تفرد بالروایة عنه ابواسرائیل، واسمه شعیب

۱۶۹۸۹ ۔۔۔ جعدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے متعلق خواب دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور اس نے وہ خواب آپ کو سنانا شروع کیا وہ شخص بڑی توند والا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلی اس کے پیٹ میں چبھوئی اور فرمایا: اگر یہ مال کہیں اور رکھا ہوتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر تھا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی

رسول اللہ ﷺ کا بار بار سوال کرنے والے کو مال عطا کرنا

۱۶۹۹۰ ۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا آپ نے اس کو عطا کر دیا، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی سوال کیا آپ نے اس کو دینے کا وعدہ فرمالیا، پھر ایک اور شخص آیا اور سوال کیا آپ نے اس کو بھی دینے کا ارادہ فرمالیا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! آپ سے سوال ہوا آپ نے عطا کر دیا۔ آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے عطا کر دیا آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے عطا کر دیا، آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے پھر عطا کر دیا، آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے دینے کا وعدہ کرلیا، رسول اللہ ﷺ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار سی ہوئی۔ پھر عبداللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! خرچ کیجئے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ ابن جریر

وسنده صحيح على شرط الشيخين فانه قال حدثني محمد بن عبدالله بن عبدالحكم المصري ثنا ابي وشعيب بن الليث عن الليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن ابي هلال عن ابي سعيد ان جابر بن عبدالله اخبرهم فذكره

۱۶۹۹۱ ۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، خرچ کی ابتداء اپنے عیال سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کو کرنے کے بعد مالداری برقرار رہے۔ ابن جریر فی تھذیبه

۱۶۹۹۲ ۔۔۔ طارق بن عبداللہ المحاربی سے مروی ہے کہ ہم مدینہ میں داخل ہوئے، رسول اللہ ﷺ منبر پر یہ ارشاد فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے۔

ابن جرير في تهذيبه

۱۶۹۹۳ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا عباس بن عبدالمطلب اکثر کہا کرتے تھے: میں نے کسی کے ساتھ کسی احسان کا برتاؤ کیا تو اس نے میرے اور اپنے درمیان روشنی کی اور جس کے ساتھ میں نے برائی کی اس نے میرے اور اپنے درمیان تاریکی پیدا کی پس تجھ پر لازم ہے احسان کرنا اور نیکی اختیار کرنا بےشک یہ مصیبتوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۹۴ ۔۔۔ عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بھوکے پیٹ کو کھانا کھلایا اللہ پاک اس کو قیامت کے روز عمدہ

ترین کھانا کھلائیں گے۔ابن عساکر

پیاسے کو پانی پلانے کی فضیلت

۱۶۹۹۵......عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پیاسے جگر کو ٹھنڈا کیا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن جنت کی شراب سے پلائیں گے اور سیراب کردیں گے۔ابن عساکر

۱۶۹۹۶......عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب تیرے پاس تیرا مسلمان بھائی پیاسا آئے اس کو سیراب کر بے شک اس میں تیرے لیے اجر ہے۔ابن عساکر

۱۶۹۹۷......اخبرنا ابوالقاسم زاهد بن طاهر أبانا ابوسعيد محمد بن عبدالرحمن: انبأنا ابوبكر محمد بن الطرازی: انبأنا ابوالعباس احمد بن عيسى المسكين البلدى ثنا هاشم بن القاسم الحرانی انبأنا يعلی بن الاشدق انبأنا عمی عبدالله بن جراد ... .

عبداللہ بن جراد فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سخاوت ہے، اسی سے سخاوت نکلتی ہے اور جہنم میں ایک درخت شح (بخل) ہے جس سے شح نکلتا ہے اور جنت میں ہرگز کوئی شحیح (حددرجہ بخل) داخل نہیں ہوسکتا۔ ابن عساکر

۱۶۹۹۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہوں گے۔ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ ارشادفرمایا: جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ پاک (اہل معروف) نیکی کرنے والوں کو جمع فرمائیں گے اور ارشاد خداوندی ہوگا: میں نے تمہارے سب گناہ معاف کردیئے اور اپنے بندوں کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں، پس آج جس کو تم چاہو جو چاہو دو، تا کہ تم جس طرح دنیا میں نیکی کرنے والے تھے اسی طرح آخرت میں بھی نیکی کرنے والے بن جاؤ۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج

۱۶۹۹۹......سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بشر بن مروان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لکھا مجھے خبر ملی ہے کہ آپ پر قرض ہے آپ مجھے بتادیجئے وہ کتنا قرض ہے میں آپ کی طرف سے ادا کردوں گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو لکھا: مجھے تمہارا خط ملا تم مجھ سے میرے قرض کے بارے میں پوچھ رہے ہو اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور میں نچلا ہاتھ سائل کا اور اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہی سمجھتا ہوں اور وہ رزق بھی نہیں لوٹاتا جو اللہ پاک تمہارے ہاتھوں مجھے دینا چاہتا ہے۔العسکری فی الامثال

۱۷۰۰۰......سفیان رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرمارہے تھے: ہم بات کرتے تھے کہ اوپر والا ہاتھ سوال سے پاکدامنی اختیار کرنے والے کا ہاتھ ہے۔ابن جرير فی تهذيب الآثار والعسكری

۱۷۰۰۱......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بے شک دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہیں، دنیا میں برائی کرنے والے آخرت میں بھی برائی کرنے والے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نیکی کو مسلمان آدمی کی شکل میں اٹھائیں گے، جب نیکی کرنے والے کی قبر شق ہوگی تو نیکی آئے گا اور اس کے چہرے سے مٹی صاف کرے گا اور کہے گا اے اللہ کے ولی! اللہ کی امان اور اس کی کرامت کے ساتھ خوش ہوجا۔ قیامت کے ہولناک منظروں میں سے جو بھی تو دیکھے ان سے خوفزدہ نہ ہونا۔ نیکی کا آدمی اپنے کرنے والے کو مسلسل کہتا رہے گا: یہاں سے بچ، اس سے ڈر اس طرح صاحب نیکی کے دل کو سکون اور قرار پہنچاتا رہے گا۔ حتیٰ کہ اس کو پل صراط سے گزروادے گا۔ جب نیکی کرنے والا پل صراط عبور کرے گا تو جنت کے گھروں میں چلا جائے گا پھر نیکی کا آدمی اس سے ہٹ جائے گا۔ لیکن صاحب نیکی اس سے چمٹ جائے گا اور کہے گا: اے اللہ کے بندے! تو کون ہے؟ ساری مخلوق تو مجھے قیامت کے ہولناک مناظر میں ڈراتی رہی لیکن تو میرا مونس وغم خوار رہا۔ تو کون ہے؟ نیکی کا آدمی کہے گا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ کہے گا: نہیں۔ نیکی کا آدمی کہے گا: میں تیری وہ نیکی ہوں جو تو نے دنیا میں کی تھی۔ اللہ نے مجھے ایک شکل دے کر پیدا کردیا ہے تا کہ قیامت کے دن تجھے تیرا بدلہ چکادوں۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج

۱۷۰۰۲..... عبداللہ بن تمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: جہنم کی آگ سے بچ خواہ کھجور کے ٹکڑے سے ہو۔ ابن مندہ و ابو نعیم

۱۷۰۰۳..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ پوچھا: اے بلال! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تیرے لیے اور تیرے مہمانوں کے لیے جمع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ڈر نہیں لگتا اے بلال! کہ اس کا بخار (اثر) تجھ کو جہنم میں ملے۔ اے بلال! خرچ کردے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابو نعیم

۱۷۰۰۴..... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ پوچھا: اے بلال یہ کیا ہے؟ عرض کیا: کھجوریں ہیں جن کو میں نے ذخیرہ کیا ہے۔ فرمایا: افسوس! اے بلال! کیا تجھے ڈر نہیں لگتا کہ جہنم میں تیرے لیے بخار ہو۔ اے بلال اس کو خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابو نعیم

۱۷۰۰۵..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص ہے جس کو اس کے وارثوں کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ اچھا لگتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنا ہی مال اپنے وارثوں کے مال سے اچھا لگتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم یہی جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیسے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: تمہارا مال تو وہ ہے جو تم نے آگے بھیج دیا اور جو مال پیچھے چھوڑ دیا ہے وہ اس کے وارثوں کا مال ہے۔ ابن ابی الدنیا فی القناعۃ

سوال سے احتراز کرنے کی تاکید

۱۷۰۰۶..... عروہ بن محمد بن عطیہ السعدی اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچ کر کچھ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی آیا ہے تمہارے علاوہ، انہوں نے کہا ہاں، ایک نوجوان ہے، جس کو ہم سواریوں کے پاس چھوڑ آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بھی بلوالیا۔ میں ان کے پاس پہنچا تو میری قوم کے لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دینے والا ہاتھ اوپر ہے، مانگنے والا ہاتھ نیچے ہے۔ پس جب تو بے نیاز ہو تو سوال نہ کر۔ بے شک اللہ کے مال کے بارے میں سوال ہوگا جو آگے کے لیے ہے۔

ابن جریر، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۷۰۰۷..... عروہ بن محمد عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے عروہ کے دادا کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا میرے ساتھ بنی سعد کے کچھ لوگ تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تجھے مالدار کردے تو کسی سے کچھ سوال نہ کر بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے، نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور اللہ کے مال کے بارے میں سوال ہوگا اور اس کو آگے دینے کا حکم ہے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ہماری زبان میں بات چیت کی۔ ابن جریر، العسکری فی الامثال، ابن عساکر

۱۷۰۰۸..... عمران بن حصین سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میرے عمامے کا کونا پکڑا اور فرمایا: اے عمران! اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور روک رکھنے کو ناپسند کرتا ہے۔ خرچ کر، کھلا، تھیلی کو باندھ باندھ کر نہ رکھنا ورنہ تجھ پر طلب مشکل ہوجائے گی۔ اور جان لے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے شبہات کے وقت پرکھنے والی نظر کو اور شہوتوں کے وقت عقل کامل کو اللہ پاک سخاوت کو پسند کرتا ہے خواہ چند کھجوروں پر ہو۔ اور بہادری کو پسند کرتا ہے خواہ سانپ یا بچھو مارنے پر ہو۔ ابن عساکر

۱۷۰۰۹..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو صدقہ پر ابھارتے تھے اور مثلہ (شکل بگاڑنے) سے منع کرتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۱۰ ... ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انکو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! سمجھ لے جو میں تجھے کہہ رہا ہوں۔ بے شک کثیر مال و دولت والے قیامت کے دن کم مال والے ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اس اس طرح خرچ کریں۔ اے ابوذر! سمجھ لے جو میں کہہ رہا ہوں گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر رکھ دی گئی ہے اور بے شک خیر گھوڑوں کی پیشانی میں ہے۔ حلیۃ الاولیاء

۱۷۰۱۱ ... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم ایک لاکھ دراہم پر سبقت لے گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیسے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ ایک آدمی اپنے زائد مال کے پاس گیا اور اس میں سے ایک لاکھ درہم لے کر اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیئے۔ ابن زنجویہ، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی

۱۷۰۱۲ ... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ اللہ نے ابراہیم کو خلیل (دوست) کیوں بنایا؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے اترے اور پوچھا: اے خلیل آپ جانتے ہیں آپ نے کس چیز کی وجہ سے (الخلۃ) دوستی واجب کرلی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں اے جبرئیل! فرمایا اس لیے کہ آپ دیتے ہیں اور لیتے نہیں۔ الدیلمی

کلام: ...... روایت کی سند واہ بے کار ہے۔

۱۷۰۱۳ ... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبقت لے گیا۔ دوسرے الفاظ ہیں: غالب ہو گیا۔ ایک درہم ایک لاکھ درہم پر۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! ایک درہم ایک لاکھ درہم پر کیسے سبقت لے گیا؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا دوسرے آدمی کے پاس کثیر مال تھا اس نے اپنے زائد مال میں سے ایک لاکھ درہم لیے اور صدقہ کر دیئے۔

النسائی، مسند ابی یعلی

نیکی کیا چیز ہے؟

۱۷۰۱۴ ... ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ (زہری) سے مروی ہے مسجد نبوی ﷺ میں عمر بن خطاب، علی جعفر ابن ابی طالب اور عباس بن عبدالمطلب اکٹھے ہوئے، ان کے درمیان نیکی کا ذکر چھڑ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نیکی قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے۔ خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کا انکار کرے اس کا انکار تجھے نیکی سے بے نیاز نہ کر دے، بے شک نیکی کا شکریہ تو وہ شخص بھی کرتا ہے جو اس سے بالکل نفع اندوز نہیں ہوتا۔ شکر کرنے والے کے شکر کے ساتھ وہ چیز حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کو ناشکری کرنے والے منکر نے ضائع کر دیا ہو۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے (اہل معروف) نیکی کرنے والو! ایسی نیکی کرو کہ اس میں کچھ بدلہ نہ چاہو کیونکہ جب تو نے کسی کے ساتھ نیکی برتی تو اس کا اجر تجھے ملا، اس کی بڑائی اور بزرگی تجھے حاصل ہوئی پھر کیا بات ہے کہ تو نے جو بھلائی اپنے آپ کے ساتھ برتی ہے اس کا شکریہ غیر سے چاہتا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نیکی قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے، سب سے بڑا خزانہ ہے۔ اور یہ نیکی ہرگز پوری نہیں ہو سکتی تین باتوں کے سوا: نیکی کو جلدی کرنا۔ نیکی کو چھپانا اور نیکی کو چھوٹا سمجھنا۔ کیونکہ جب تو نے نیکی میں جلدی برتی تو اس کی برکت پالی، جب چھوٹا سمجھا تو اس کو عظیم کر دیا اور جب اس کو چھپایا تو پورا کر دیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر چیز کی ناک ہے اور نیکی کی ناک اچھے طریقے (اور حسن سلوک) سے نیکی کرنا ہے۔

اتنے میں رسول اللہ ﷺ نکل کر تشریف لائے اور پوچھا تم کس چیز میں بات کر رہے ہو۔ عرض کیا: ہم نیکی کا ذکر کر رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: نیکی تو اپنے نام کی طرح نیک ہے اور جو دنیا میں نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہیں۔ ابن النجار

۱۷۰۱۵ ... علی بن معبد سے مروی ہے ہمیں رزق بن عبداللہ ابو عبداللہ نے بیان کیا کہ ہمیں محمد بن عبداللہ العرزمی نے ابو اسحاق السبیعی سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت بیان کی اور وہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کو عبداللہ بن سلام نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں

آپ کو بنی اسرائیل کا ایک عجیب قصہ نہ سناؤں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کیا: حمیر بن عبداللہ شکار کے لیے نکلا۔ جب وہ بے آب وگیاہ زمین پر پہنچا تو ایک سانپ کو تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے پایا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی دم کے بل کھڑا ہو گیا۔ سانپ نے کہا: اے حمیر مجھے پناہ دے، اللہ تجھے پناہ دے گا اپنے عرش کے سائے تلے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ الحدیث بطولہ۔ ابن عساکر و تمام

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مکمل حدیث میں نے حلیۃ الاولیاء میں سفیان بن عیینہ کے ترجمہ کے ذیل میں پائی ہے۔ تو میں نے چاہا کہ اس کو یہاں ذکر کر دیا جائے۔

سفیان بن عیینہ کے پاس کم وبیش ایک ہزار مجمع تھا اور وہ حدیث کا درس دے رہے تھے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ مجلس کے آخر میں اپنی دائیں طرف ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اٹھ کھڑا ہو اور قوم کو سانپ والی حدیث بیان کر۔

چنانچہ آدمی اٹھا اور بولا مجھے بالسند یہ روایت بیان کی گئی اور ہم بھی بالسند بیان کرتے ہیں: پھر اس نے پلکیں اٹھائیں اور بولا: سنو اور یاد رکھو: مجھے میرے والد نے میرے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی جو ابن حمیر کے ساتھ معروف تھا اور صاحب تقویٰ انسان تھا دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو قیام اللیل کرتا تھا۔ شکار کا عادی تھا۔ ایک دن شکار کی غرض سے نکلا۔ وہ چلتا جا رہا تھا کہ اس کو ایک سانپ نظر آیا۔ سانپ بولا: اے محمد بن حمیر! مجھے پناہ دے اللہ تجھے پناہ دے گا۔ محمد بن حمیر نے پوچھا: کس سے پناہ مانگتا ہے؟ سانپ بولا دشمن سے جس نے مجھ پر ظلم ڈھایا ہے۔ محمد بن حمیر نے پوچھا: تیرا دشمن کہاں ہے؟ سانپ بولا: میرے پیچھے آ رہا ہے۔ ابن حمیر نے پوچھا: تو کون سی امت سے ہے؟ سانپ بولا: محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے ہوں۔ ابن حمیر کہتے ہیں: میں نے اس کے لیے اپنی چادر کھول دی اور بولا لے اس میں داخل ہو جا۔ سانپ بولا: یہاں مجھے میرا دشمن دیکھ لے گا۔ ابن حمیر نے اپنی صدری (قمیض کے نچلا کپڑا) اٹھا دیا اور بولا لے یہاں داخل ہو جا۔ سانپ بولا: مجھے میرا دشمن دیکھ لے گا۔ ابن حمیر نے کہا: پھر میں کیا کروں۔ سانپ بولا: اگر تو میرے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اپنا منہ کھول دے میں تیرے پیٹ میں پناہ لے لوں گا۔ ابن حمیر بولا: مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تو مجھے قتل نہ کر دے۔ سانپ بولا: اللہ کی قسم! میں تجھے قتل نہ کروں گا، اس بات پر اللہ، اس کے فرشتے، اس کے انبیاء، حاملین عرش اور آسمانوں کے رہنے والے سب گواہ ہیں کہ میں تجھے قتل نہ کروں گا۔ محمد کہتے ہیں: میں نے اپنا منہ کھول دیا اور سانپ اس میں گھس گیا۔ پھر میں چل پڑا۔ مجھے ایک آدمی ملا جس کے پاس تیز دھار تلوار تھی۔ وہ بولا اے محمد! میں نے کہا: ہاں کیا چاہتا ہے؟ پوچھا کیا تجھے میرا دشمن ملا ہے؟ میں نے پوچھا: تیرا دشمن کون ہے؟ بولا: سانپ۔ میں نے کہا: اللہ جانتا ہے نہیں۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں نے اپنے جھوٹ پر سو مرتبہ استغفار کیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اس کا دشمن یہی ہے۔ پھر میں تھوڑی دور چلا تھا کہ میرے اندر سے سانپ نے منہ نکالا اور بولا: دیکھ! کیا یہ دشمن چلا گیا ہے؟ میں نے دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے کہا: مجھے کوئی نظر نہیں آ رہا۔ اگر تو چاہتا ہے تو اب نکل آ۔ کیونکہ مجھے کوئی انسان نہیں نظر آ رہا۔ سانپ بولا: اے محمد! اب تو دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لے یا تو میں تیرا جگر ٹکڑے ٹکڑے کروں یا پھر تیرے دل میں سوراخ کر دوں اور تجھے بے جان لاشہ چھوڑ دوں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! وہ وعدہ کیا ہوا جو تو نے میرے ساتھ کیا تھا اور وہ قسم کیا ہوئی جو تو نے اٹھائی تھی، تو کس قدر جلد بھول گیا اور خیانت کر رہا ہے۔ سانپ بولا: اے محمد! میں نے تیرے جیسا بے وقوف نہیں دیکھا۔ تو وہ دشمنی کیوں بھول گیا جو میرے اور تیرے باپ آدم کے درمیان تھی۔ جب میں نے اس کو جنت سے نکلوایا تھا۔ تو نے کس برتے پر نااہلوں کے ساتھ نیکی کا خیال کیا تھا۔ ابن حمیر نے پوچھا: کیا تیرا مجھے قتل کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ سانپ بولا: ہاں اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔

میں نے کہا: اچھا مجھے مہلت دو حتیٰ کہ میں اس پہاڑ پر پہنچ کر اپنے لیے کوئی جگہ تلاش کرلوں۔ سانپ بولا: تو اپنا ارادہ پورا کر لے۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں اس پہاڑ کے ارادے سے چل پڑا۔ میں زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور بولا

یالطیف یالطیف الطف بی بلطفک الخفی بالطیف یاقدیرا سألک بقدرتک التی استویت بها علی العرش فلم یعلم العرش این مستقرک منه یا حلیم یا علیم یا علی یا عظیم یا حی یا قیوم یا الله الا کفیتنی هذه الحیة

اے لطیف! اے لطیف! مجھ پر لطف فرما اپنا لطف خفی۔ اے لطیف! اے قدیر! میں تیری قدرت کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو عرش پر ٹھہرا۔ پس عرش کو بھی معلوم نہیں ہے کہ تیرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ اے حلیم! اے علیم! اے علی (بلند)! اے عظیم! اے زندہ! اے تھامنے والے! اے اللہ مجھے اس سانپ سے حفاظت دے۔

ابن حمیر فرماتے ہیں: پھر میں چل پڑا۔ مجھے ایک آدمی ملا جس کا چہرہ سپید، خوشبو عمدہ اور اس کے کپڑے میل کچیل سے صاف ستھرے تھے۔ اس نے مجھے سلام کیا۔ میں نے سلام کا جواب دیا، اس نے کہا: کیا بات ہے میں آپ کا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں اور آپ کا حال پریشان نظر آرہا ہے۔ میں نے کہا: ہاں ایک دشمن کی وجہ سے۔ جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ اس نے میرے دشمن کا پوچھا کہ کہاں ہے؟ میں نے کہا: میرے پیٹ میں ہے۔ اس نے مجھے منہ کھولنے کو کہا میں نے منہ کھولا تو اس نے زیتون کے پتے کی مانند ایک ہرا پتہ میرے منہ میں ڈال دیا اور بولا: اس کو چبا لے اور نگل لے۔

محمد بن حمیر کہتے ہیں: میں نے اس کو چبا کر نگل لیا اور ابھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ پتے نے میرے پیٹ میں مروڑ پیدا کر دی اور میرے پیٹ میں گھومنے لگا آخر سانپ کٹ کٹ کر میرے نچلے مقام سے نکل گیا اور میرا ڈر اور خوف جاتا رہا۔ میں آدمی کے ساتھ چمٹ گیا۔ اور پوچھا: اے بھائی تو کون ہے؟ جس کے طفیل اللہ نے مجھ پر احسان کیا، آدمی ہنس پڑا اور بولا: تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں نے انکار کیا تو بولا: اے محمد بن حمیر! جب تیرے اور اس سانپ کے درمیان یہ واقعہ پیش آیا اور تو نے مذکورہ دعا کی تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے خدا کی بارگاہ میں (میری مدد کے لئے) پکار اٹھے۔ تب پروردگار نے فرمایا: میری عزت کی قسم! میری بزرگی کی قسم! جب بھی یہ سانپ میرے کسی بندے کے ساتھ کوئی ایذاء رسائی کرتا ہے میری نگاہ میں رہتا ہے۔ پھر اللہ نے مجھے حکم دیا اور میرا نام نیکی ہے اور میں چوتھے آسمان میں رہتا ہوں، حکم یہ دیا کہ جنت میں جا اور شجر طوبی کا پتہ لے اور میرے بندے محمد بن حمیر کی مدد کو پہنچ۔

اے محمد! تجھ پر نیکی لازم ہے۔ بے شک نیکی بری جگہوں میں بچاتی ہے، اگرچہ نیکی جس کے ساتھ کی جائے وہ اس کو ضائع کر دے لیکن اللہ کے ہاں ضائع نہیں ہوتی۔ حلیۃ

۱۷۰۱۶ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیکی خزانوں سے افضل ہے اور قلعوں میں مضبوط ترین قلعہ ہے۔ تجھے نیکی کی ناشکری کرنے والے کی ناشکری نیکی سے بیزار نہ کر دے۔ بے شک نیکی کا شکریہ وہ شخص بھی کرے گا جس نے تیری نیکی سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا ہوگا۔ بے شک قدردان کے شکر کی وجہ سے وہ نعمت بھی مل جاتی ہے جس کو ناشکرے کی ناقدری نے ضائع کر دیا ہو۔ النرسی

۱۷۰۱۷ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک مخلوق کو مخلوق کے لیے پیدا کیا۔ ان کو لوگوں کے لیے معزز کر دیا اور نیکی کا اہل بنا دیا لوگ اپنی ضروریات میں ان کی طرف لپکتے ہیں۔ یہ لوگ قیامت کے دن امن میں ہوں گے۔ النرسی

۱۷۰۱۸ ...... عطاء اور طاؤس رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس قدر اللہ کی نعمت کسی بندے پر بڑھتی ہے اس قدر لوگوں کا بوجھ اس پر زیادہ ہوتا ہے۔ پس جو شخص اس بوجھ کو اٹھانے سے انکار کرتا ہے وہ اپنی نعمت کو زوال کی نظر کرتا ہے۔ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے لہٰذا اپنی حاجتوں کو چھپا کر ان کی تکمیل چاہو۔ الشیرازی فی الالقاب

۱۷۰۱۹ ...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے بلال! تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اثبات میں جواب دیا اور وہ لے کر آگیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے بلال تیرے پاس ابھی کچھ پیچھے باقی ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں سوائے ایک مٹھی کے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے بلال! خرچ کر! اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابو نعیم

فصل ...... صدقہ کے آداب میں

۱۷۰۲۰ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جب تم دو تو غنی کر دو یعنی صدقہ سے (اور وہ مانگنے کا محتاج نہ رہے)۔

ابو عبید، ابن ابی شیبہ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۷۰۲۱ ...... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں حروں کے درمیان کھڑے ہوئے اور یہ دونوں حرے فلاں کے گھر ہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تیرے بھائی نے گوشت کو آگ پر بھونا جب وہ پک کر تیار ہو گیا تو خراب کر دیا۔

ابن المبارک وابو عبید فی الغریب

۱۷۰۲۲ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ ان کے لیے جلولاء کی قیدی عورتوں میں سے ایک باندی خرید لیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس باندی کو بلوالیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون.

تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ چیز میں سے خرچ نہ کرو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو آزاد فرما دیا۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۱۷۰۲۳ ...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: کم مال والے کی محنت کا صدقہ۔ اور تو خرچ کی ابتدا اپنی عیال سے کیا کر۔ العسکری فی الامثال

۱۷۰۲۴ ...... عمرو اللیثی سے مروی ہے، فرمایا: ہم واثلہ بن الاسقع کے پاس تھے۔ ان کے پاس ایک سائل آیا (اور سوال کیا) واثلہ نے (روٹی کا) ایک ٹکڑا لیا اور اس پر مچھلی کے کچھ قتلے رکھے پھر کھڑے ہوئے اور سائل کے ہاتھ میں رکھ آئے۔ میں نے پوچھا: اے ابوالاسقع! کیا تیرے گھر میں ایسا کوئی نہیں ہے جو اس کام کو انجام دے دیتا؟ فرمایا: ہے تو سہی، لیکن جو شخص کوئی صدقہ مسکین کے پاس لے کر جائے، اس کے ہر قدم کے عوض گناہ معاف ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ اس کو مسکین کے ہاتھ میں رکھتا ہے تو پھر واپسی میں ہر قدم کے بدلے دس دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

ابن عساکر

۱۷۰۲۵ ...... ابووائل سے مروی ہے کہ مجھے ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے قریظہ کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ اس میں میں وہی کام کروں جو بندہ صالح کرتا تھا۔ یعنی بنی اسرائیل کا وہ شخص جس نے کہا تھا: میں ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں اور ایک تہائی بچوں کے لیے لے آتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۷۰۲۶ ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اپنا کھانا متقیوں کو کھلاؤ اور اپنی نیکی کا رخ مؤمنوں کی طرف رکھو۔ ابن عساکر

صدقہ کے وکیل کو بھی مالک کے برابر اجر ملتا ہے

۱۷۰۲۷ ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ایک سائل آیا۔ اس کو ایک آدمی نے ایک درہم دینے کے لیے نکالا۔ ایک دوسرے آدمی نے اس سے لے کر سائل کو وہ درہم تھما دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کام کیا ہے اس کے لیے دینے والے کا اجر ہے بغیر اس کے اجر میں کچھ کمی کیے۔ ابن النجار

کلام: ...... روایت کی سند میں یحییٰ بن مسلمۃ بن قعنب ہے جو ابوسراقہ سے روایت کرتا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۷۰۲۸ ...... حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خرچ کی ابتداء اپنے عیال سے کر اور مالداری رکھتے ہوئے صدقہ کر۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۰۲۹ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: ہنسی مذاق میں صدقہ کرنے والا اور سنجیدگی سے صدقہ کرنے والا دونوں برابر ہیں۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۳۰ ...... قاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صدقہ (زکوٰۃ) کو نافذ قرار دیتے تھے خواہ

اس پر قبضہ نہ ہو۔ جبکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ صدقہ کو ادا نہ مانتے تھے جب تک اس پر مستحق کا قبضہ نہ ہو جائے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۳۱ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو تو اپنی جان پر خرچ کرے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے بغیر اسراف وتنگ دستی کے تو اس کا ثواب ہے تیرے لیے، جو تو صدقہ کرے اس کا ثواب تیرے لیے ہے اور جو ریاء اور دکھاوے کے لیے خرچ کرے یہ شیطان کا حصہ ہے۔

عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن زنجویہ فی فضائل الاعمال، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۰۳۲ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شریف آدمی کے ساتھ نیکی برتی اس نے اس کو اپنا غلام بنالیا۔ اور جس نے کسی کمینے کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا اس نے اس کی دشمنی کو زائل کر دیا۔ آگاہ رہو! نیکی برتنا نیک بختوں کا کام ہے۔ ابن النجار

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۶۸۔

۱۷۰۳۳ ...... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ حسین بن سائب بن ابی لبابۃ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

ابولبابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمائی تو میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی قوم کا گھر چھوڑتا ہوں جہاں رہ کر میں گناہ میں پڑا۔ نیز میں اپنا مال صدقہ کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کی جناب میں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابولبابہ! تجھے اپنے مال میں سے صرف ایک تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے۔ چنانچہ میں نے ایک تہائی مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم

۱۷۰۳۴ ...... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ پاک نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنی قوم والا گھر چھوڑ دوں جہاں میں گناہ میں پڑا اور آپ کا پڑوس حاصل کروں اور اپنے مال سے اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر کے دست کش ہو جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کے لیے ایک تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے۔ اے ابولبابہ!

الجامع لعبدالرزاق

فصل ...... صدقے کی انواع میں

۱۷۰۳۵ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرا اپنے مسلمان بھائی کو خوشی پہنچانا: اس کی بھوک دفع کرکے، یا اس کا ستر چھپا کر یا اس کی حاجت پوری کرکے۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۰۳۶ ...... میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں: میری ایک باندی تھی جو میں نے آزاد کردی۔ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو ان کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تجھے اجر دے، لیکن اگر تو یہ باندی اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر دہ ثابت ہوتا۔

ابوداؤد ۱۶۹۰، ۱۶۳۹

۱۷۰۳۷ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندھے کے ساتھ ایک میل راہ دکھاتا چلا اس کو میل میں ہر گز کے فاصلے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور جب تو کسی اندھے کو راہ دکھائے تو اس کا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں تھام لے، یہ صدقہ ہے۔ الدیلمی

۱۷۰۳۸ ...... ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مال ودولت والے سارا اجر لے گئے۔ ہم نماز پڑھتے ہیں تو وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور ہم روزہ رکھتے ہیں تو وہ بھی روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس زائد اموال ہوتے ہیں جن کو وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو کہے تو اپنے سے آگے نکلنے والوں کو پالے، لیکن تجھے کوئی نہ پا سکے سوائے اس شخص کے جو تیرا عمل اختیار کرے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ضرور یارسول

اللہ!ارشادفرمایا:ہرنماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمدللہ پڑھا کرواورایک بارآخرمیں لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر پڑھ لیا کر۔
دوسروں کوبھی یہ خبر ہوگئی ۔ یہ فقراء پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ!انہوں نے بھی وہی کہا جو ہم نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جس کو وہ چاہے عطا کرتا ہے۔
اور(یادرکھو) ہرنفس پر ہرروز صدقہ لازم ہے۔اپنی تیز نگاہ کے ساتھ کمزورنگاہ والے کوفائدہ دیناصدقہ ہے،اپنی تیز سماعت کے ساتھ ناقص سماعت والے کوسنوادیناصدقہ ہے،اپنے مضبوط بازوؤں کے ذریعے کمزور کی مدد کرناصدقہ ہے،اپنے مضبوط قدموں کے ساتھ مصیبت زدہ کی مدد کرناصدقہ ہے،کسی کے پوچھنے پر کہ فلاں کہاں ہے تیرا بتادیناصدقہ ہے،مسلمانوں کے راستے سے ہڈیوں اور پتھروں کو ہٹادیناصدقہ ہے،امر بالمعروف نہی عن المنکر کرناصدقہ ہے،اور تیرا اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنا صدقہ ہے۔البخاری فی التاریخ، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر
اس کی سند حسن ہے۔

صدقہ کی مختلف صورتیں

۱۷۰۳۹ حضرت ابوذررضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کونبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اے ابوذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کوتو پڑھے تو اپنے سے آگے نکلنے والوں سے سبقت کرجائے ،اور تجھے کوئی نہ پاسکے سوائے اس شخص کے جوتیرا عمل کرے۔ ہر(فرض) نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر،تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمدللہ کہہ اورآخرمیں ایک بار لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر پڑھ لے۔اور(یادرکھ!) ہرجان پر ہرروز صدقہ لازم ہے،تیرا اپنی تیز نگاہوں سے ناقص نگاہوں والے کو دکھاناصدقہ ہے،تیرا اپنی تیز سماعت سے ناقص سماعت والے کوسنواناصدقہ ہے۔ تیراراہ بھٹکے کوسیدھی راہ دکھاناصدقہ ہے،کوئی تجھ سے کسی کا پوچھے کہ فلاں کہاں ہے تیرا اس کو بتادیناصدقہ ہے،مسلمانوں کے راستے سے ہڈیاں اور پتھر ہٹادیناصدقہ ہے،تیراامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے اور تیرا اپنے اہل کے ساتھ جماع کرناصدقہ ہے۔التاریخ للبخاری، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر
روایت کی سند حسن ہے۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کوقدیر تک ذکر کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۱۷۰۴۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کیا: مجھے کوئی چیز سکھادیجئے جس سے مجھ کوفائدہ ہو۔ارشادفرمایا: دیکھ لوگوں کے راستے میں کیا تکلیف دہ شے ہے اس کووہاں سے ہٹادے۔النسائی

۱۷۰۴۱ زبرقان بن عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے مروی ہے وہ اپنے والد عبداللہ سے اور عبداللہ اپنے والد عمرو بن امیہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان یا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے ریشم کی کوئی چادر ازار باندھنے کے لیے خریدی۔حضرت عمرو بن امیہ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے ان سے خرید لی۔عمرو بن امیہ نے وہ اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدۃ بن الحارث بن المطلب کو دیدی۔ پھرعثمان رضی اللہ عنہ یا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جس نے وہ چادر پہلے خریدی تھی،عمرو بن امیہ کے پاس سے گزرے تو پوچھا:اس چادر کا کیا ہوا؟انہوں نے فرمایا: میں نے وہ چادراپنی بیوی سخیلہ کوصدقہ کردی ہے۔ پھرفرمایا: ہرنیکی جوتو اپنے اہل کے ساتھ کرے صدقہ ہے۔عمرو کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا عبدالرحمن نے یہ بات حضور ﷺ کوذکر کی۔حضور ﷺ نے فرمایا: عمرو نے سچ کہا: ہروہ نیکی جوتو اپنے اہل کے ساتھ کرے وہ ان پرصدقہ ہے۔مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۷۰۴۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہرمسلمان پر ہرروز صدقہ لازم ہے ہم نے عرض کیا: یارسول

اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، نماز جنازہ ادا کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے اور تیرا کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ ابو نعیم فی تاریخ اصبهان، التاریخ للخطیب، ابن عساکر

کلام: ......روایت کی سند میں ابراہیم الہجری ضعیف راوی ہے۔

۱۷۰۴۳...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے محبوب عمل اللہ کے ہاں کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو خوشی پہنچانا۔ یا اس سے تکلیف دور کرنا یا اس سے قرض یا اس کی کوئی حاجت پوری کر کے اس کا خوف زائل کرنا۔ العسکری فی الامثال

کلام: ......روایت کی سند میں سکن بن سراج واہ (بے کار) راوی ہے۔ میزان الاعتدال میں اس کا صحیح نام سکین بن ابی سراج مذکور ہے امام ابن حبان نے اس کو تہمت (کذب) لگائی ہے اور اس سے روایت کرنے والا راوی بھی ثقہ نہیں ہے۔ میزان الاعتدال ۲/ ۱۷٤

۱۷۰۴۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے معزز مخلوق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں سب سے معزز وہ ہوگا جس نے اپنے سے کسی کمتر حال کو دیکھا اور اس کی حاجت پوری کر دی۔ الدیلمی

کلام: ......روایت کی سند میں داؤد بن المحبر ضعیف راوی ہے میزان ۲/۲۰۔

۱۷۰۴۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمی ایک جنگل میں چلے جا رہے تھے: ایک عابد تھا اور دوسرا گناہ گار تھا۔ عابد کو پیاس لگی حتیٰ کہ وہ شدت پیاس سے گر گیا۔ اس کا ساتھی اس کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس ایک لوٹا تھا جس میں تھوڑا پانی تھا۔ گناہ گار اس پیاسے عابد کو دیکھ رہا تھا اور وہ گرا ہوا تھا۔ گناہ گار بولا: اللہ کی قسم! اگر یہ عابد پیاسا مر گیا حالانکہ میرے پاس پانی بھی ہے، تو مجھے کبھی اللہ کی طرف سے خیر نہیں ملے گا اور اگر میں نے اس کو پانی پلا دیا تو میں مر جاؤں گا۔ پس اس نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اس کو پانی پلا دیا۔ پہلے اس پر پانی چھڑکا پھر بچا ہوا پانی اسی کو پلا دیا۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں نے جنگل طے کیا۔ جب گناہ گار کو حساب کتاب کے لیے کھڑا کیا گیا تو اس کو جہنم کا حکم سنا دیا گیا۔ ملائکہ اس کو کھینچے جا رہے تھے کہ گناہ گار نے عابد کو دیکھ لیا اور بولا: اے فلاں! عابد نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں فلاں آدمی ہوں جس نے تجھے پیاس کی حالت میں اپنی جان پر ترجیح دی تھی جنگل میں۔ عابد نے کہا: ہاں، میں سمجھ گیا۔ عابد ملائکہ کو کہے گا: تم ٹھہرو۔ وہ ٹھہر جائیں گے۔ عابد اللہ کی جناب میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا اے پروردگار! اس بندے کو مجھے ہبہ کر دیجئے۔ پروردگار فرمائیں گے: وہ تیرا ہوا۔ پس عابد آ کر گناہ گار کا ہاتھ پکڑے گا اور اس کو جنت میں داخل کرا دے گا۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۰۴۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جنت اس شخص کی مشتاق ہوتی ہے جو اپنے مؤمن بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرے تاکہ اس کے حالات درست ہو سکیں۔ پس وہ اس کی بدولت نعمتیں حاصل کرنے میں سبقت لے جائیں گے۔ اللہ پاک آدمی سے اس کے مرتبے اور اس کے خرچ ہونے والے مقام کے بارے میں سوال کریں گے جس طرح اس سے اس کے مال کے بارے میں سوال کریں گے کہ کہاں خرچ کیا۔ الخطیب فی التاریخ

کلام: ......روایت کی سند میں ابوالحسن محمد بن العباس ہے جو ابن النحوی کے نام سے مشہور ہے اور اس کی روایات میں نکرۃ (غلط سلط مواد) شامل ہے نیز دیکھئے التنزیہ ۲/۱۳۵۔

برائی ہو جائے تو فوراً نیکی کر لے

۱۷۰۴۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی حدیث نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے کیونکہ تو اس کا اہل ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور۔ فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف

سے بیان کیا وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روایت کرتے ہیں پروردگار عزوجل نے فرمایا: کوئی قوم ایسی نہیں جونعمت وعیش میں ہو مگران سے پیچھے فکرمندی ضرور لاحق ہوتی ہے۔ ہر نعمت زائل ہونے والی ہے سوائے اہل جنت کی نعمتوں کے، ہر رنج وغم ختم ہونے والا ہے سوائے اہل جہنم کے رنج وغم کے۔ جب تو کوئی گناہ کر بیٹھے تو اس کے بعد نیکی کرلے، اس طرح تو جلد برائی کو مٹادے گا۔ نیکی کے کام زیادہ کر، یہ برائیوں کے مواقع سے بچاتے ہیں اور کسی نے فرائض کے بعد اس سے زیادہ اللہ کو محبوب عمل نہیں کیا جتنا کسی مسلمان کو خوشی پہنچا کر کیا پھر ارشاد فرمایا: ان باتوں کو لازم پکڑلے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پس اللہ نے میرا دل ان باتوں کے لیے کھول دیا۔ ابو القاسم النرسی فی قضاء الحوائج

کلام: ...... اس روایت میں غالب بن عبداللہ متروک ہے۔

۱۷۰۴۸ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ روح الامین جبرئیل علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، وہ اللہ عزوجل کا ارشاد نقل کرتے ہیں اللہ عزوجل نے فرمایا: اے محمد! نیکی کے کام کثرت سے کر، بے شک یہ برے مواقع سے بچاتے ہیں۔ فرائض کے بعد کوئی عمل اللہ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ کسی مؤمن کو خوشی پہنچائی جائے۔ النرسی

کلام: ...... روایت کی سند میں نصر بن باب ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ائمہ نے اس پر کذب کا حکم لگایا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ اس کا پورا نام ابوسہل الخراسانی المروزی نصر بن باب ہے۔

۱۷۰۴۹ ...... علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے علم نہیں کہ دونوں نعمتوں میں سے کونسی نعمت کا مجھ پر اللہ عزوجل کا بڑا احسان ہے۔ ایک تو اس نے مجھ پر خالص توجہ اور عنایت فرمائی کہ مجھے اپنے کام کے لیے منتخب کیا اور اللہ نے اس کا فیصلہ جاری کیا اور اس کو میرے ہاتھوں پر احسان کیا اور میں کسی مسلمان کی کوئی حاجت پوری کروں یہ مجھے زمین بھرے سونے چاندی سے زیادہ محبوب ہے۔ النرسی

فصل ...... میت کی طرف سے صدقہ

۱۷۰۵۰ ...... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے خبر ملی کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ام سعد اپنی زندگی میں میرے مال سے حج کرتی تھی، صدقہ کرتی تھی، صلہ رحمی کرتی تھی اور میرا مال (اس طرح نیک جگہوں میں) خرچ کرتی تھی۔ اب وہ انتقال کرگئی ہے کیا میں اس کی طرف سے یہ کام کروں تو کیا اس کو فائدہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۵۱ ...... عبدالرحمن بن القاسم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میری ماں مرگئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو فائدہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ السنن لسعید بن منصور

۱۷۰۵۲ ...... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس نے کچھ صدقہ نہیں کیا تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو اجر ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ آدمی بولا: (یارسول اللہ!) میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میری ماں جو کھجور کا باغ چھوڑ گئی ہے اس کو میں اس کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۷۰۵۳ ...... عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں انتقال کرگئی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اگر اس کو بات کرنے کی مہلت ملتی تو وہ ضرور صدقہ کرتی۔ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۷۰۵۴ ...... عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اپنی مری ہوئی ماں کی طرف سے کوئی جان آزاد کردوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ کردو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۷۰۵۵ ...... ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ان سے سوال کیا گیا تھا کہ کیا میت کو اجر ملے گا اگر زندہ

اس کی طرف سے صدقہ کردے؟ ارشاد فرمایا: ہاں ہمیں یہ بات پہنچی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۵۶..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں فوت ہوچکی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی کہ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں ایک دوسرا خثعمی آدمی آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرا باپ بوڑھا آدمی ہے حج کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر اس طرح کہ اس کو اونٹ پر آڑا لٹا کر لے جایا جائے کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۵۷..... سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: اگر کوئی میت کی طرف سے صدقہ کرے ایک پایہ بھی تو اللہ پاک اس کو قبول فرمائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

ماں کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۷۰۵۸..... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میری ماں پر نذر ہے کیا میں اس کی طرف سے نذر پوری کردوں؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ پوچھا: کیا اس کو نفع ہوگا؟ فرمایا ہاں۔ عبدالرزاق

۱۷۰۵۹..... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، سعد بن عبادہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ام سعد کا بیٹا ہوں۔ وہ مرچکی ہیں۔ کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں ان کو نفع ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: پھر کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی پلایا کر۔ چنانچہ انہوں نے صہر اور تخیین دو کنویں مدینے میں کھدوائے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں: میں نے بچپن میں کئی بار ان دونوں سے پانی پیا ہے۔

السنن لسعید بن منصور

۱۷۰۶۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا میری ماں چلی گئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی، میرا گمان ہے کہ اگر اس کو بولنے کا موقع ملتا تو ضرور صدقہ کرتی، کیا میں اگر ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو اجر ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۶۱..... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا باپ مرچکا ہے اور وہ مال چھوڑ کر گیا ہے لیکن اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ ابن النجار

۱۷۰۶۲..... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میرا باپ مرگیا ہے اور مال چھوڑ کر گیا ہے لیکن وہ کوئی وصیت نہیں کر گیا۔ کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لیے یہ صدقہ گناہوں کا کفارہ بنے گا؟ فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۶۳..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ایک عطیہ دیا۔ میں رو پڑا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے معاذ! تجھے کیا چیز رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ کے مال میں سے میری ماں کا حصہ تھا جس میں سے وہ صدقہ کیا کرتی اور اپنی آخرت کے لیے آگے بھیجا کرتی تھی۔ اب وہ مرگئی ہے لیکن وہ کسی چیز کی وصیت نہیں کرسکی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! اللہ تیری آنکھوں کو نہ رلائے۔ کیا تو چاہتا ہے کہ تیری ماں کو قبر میں اجر ملے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیکھ تیری ماں اپنی زندگی میں کہاں مال خرچ کرتی تھی۔ پس اس کو اسی طرح جاری کردے اور یہ کہہ اللّٰھم تقبل من ام معاذ اے اللہ! یہ ام معاذ کی طرف سے قبول فرما۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ خاص معاذ کے لیے ہے یا تیری ساری امت کے لیے ہے؟ ارشاد فرمایا: میری ساری امت کے لیے۔ ابن جریر

کلام:..... روایت کی سند میں عثمان بن عطاء خراسانی ضعیف راوی ہے۔

۱۷۰۶۴..... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں اپنا زیور اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتی ہوں؟ جو وفات پاچکی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھے اس کا حکم دیا تھا؟ عورت بولی: نہیں۔ حضور

ﷺ نے ارشادفرمایا: پھر اپنا مال اپنے پاس رکھو وہ تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ابن جریر

فائدہ:...... غالباً اس عورت کی خستہ حالی کی وجہ سے حضور ﷺ نے اس کو یہ مشورہ دیا ہو۔

۱۷۰۶۵..... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری ماں فوت ہو چکی ہے اور وہ زیور چھوڑ کر گئی ہے لیکن وہ کوئی وصیت نہیں کر گئی، اگر میں اس کی طرف سے یہ زیور صدقہ کردوں تو کیا اس کو نفع ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اپنے مال کو اپنے پاس روک رکھ۔ابن جریر

۱۷۰۶۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اپنی مری ہوئی ماں کی طرف سے کوئی غلام آزاد کرنا چاہتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ابن جریر

۱۷۰۶۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میرا باپ انتقال کر گیا ہے، کیا میں اس کی طرف سے غلام آزاد کردوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ابن جریر

۱۷۰۶۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام سعد بن عبادہ کا انتقال ہو گیا اور سعد بن عبادہ کہیں گئے ہوئے تھے۔ پھر بعد میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اور میں (اس وقت) غائب تھا۔ تو اگر میں اس کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو اس کو نفع ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: پھر میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔عبدالرزاق. ابن جریر

۱۷۰۶۹..... سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اور وہ کوئی وصیت نہیں کرسکی، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو نفع ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ خواہ ایک جلے ہوئے پائے کا صدقہ کیوں نہ ہو (کردے)۔ابن جریر

۱۷۰۷۰..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو نبی اکرم ﷺ نے اپنی ماں کی طرف سے پانی پلانے کا حکم فرمایا۔ابن عساکر

۱۷۰۷۱..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا باپ مر گیا ہے اور مال چھوڑ کر گیا ہے لیکن وہ وصیت نہیں کرسکا۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں تو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ابن جریر

شوہر کے مال سے صدقہ کرنا

۱۷۰۷۲..... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری عورت میرے مال میں سے بغیر اجازت کے صدقہ کرتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تم دونوں اجر میں برابر کے شریک ہو۔ آدمی نے کہا: میں اس کو منع کرنا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: پھر تیرے لیے تیرا بخل ہوگا اور اس کے لیے اس کی نیکی کا ثواب ہوگا۔عبدالرزاق

۱۷۰۷۳..... ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں سوائے اس کے جو زبیر (میرے شوہر) کے پاس آئے تو کیا میں اس سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرسکتی ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں خرچ کر اور شمار نہ کر ورنہ اللہ بھی تجھ پر شمار کرے گا۔عبدالرزاق

۱۷۰۷۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے کسی نے سوال کیا کہ کیا عورت اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرسکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، ہاں صرف اپنے (روزی کے بقدر) حصے سے کرسکتی ہے پھر (بھی) اجر میں دونوں برابر کے شریک ہوں گے۔ اور اس کے علاوہ عورت کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ بغیر شوہر کی اجازت کے اس کے مال میں سے کچھ خرچ کرے۔عبدالرزاق

فصل......کافر کا صدقہ کرنا اوراس کی جانب سے صدقہ کرنا

۱۷۰۷۵ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے عاص بن وائل پر سو غلام آزاد کرنا ذمے تھے۔ اس نے اپنے بیٹے ہشام پر پچاس غلام ذمے کردیئے اور دوسرے بیٹے عمرو پر پچاس غلام ذمے کردیئے۔ عمرو نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی طرف سے غلام آزاد نہیں کیا جاسکتا۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو پھر تو اس کی طرف آزاد کرتا، یا صدقہ کرتا تو اس کو ضرور پہنچتا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۶ عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل سے مروی ہے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ چنانچہ ہشام نے پچاس غلام آزاد کردیئے۔ عمرو بن العاص نے بقیہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو بولا نہیں، جب تک میں حضور ﷺ سے سوال نہ کرلوں غلام آزاد نہ کروں گا۔ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ میرا باپ سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کر گیا تھا۔ ہشام نے پچاس غلام اس کی طرف سے آزاد کردیئے ہیں۔ اب پچاس غلام آزاد کرنا باقی ہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے آزاد کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو اس کو ضرور پہنچتا۔ ابن جریر

۱۷۰۷۷ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور یہ کرتا تھا اور یہ کرتا تھا۔ اب وہ کہاں ہوگا؟ فرمایا: جہنم میں۔ اعرابی کو اس پر گویا غصہ آیا اس نے کہا: پھر آپ کا باپ کہاں ہے؟ ارشاد فرمایا: تو جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرے اس کو جہنم کی بشارت دیدے۔ پھر اعرابی بعد میں مسلمان ہوگیا۔ اعرابی کہتا ہے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مشقت میں ڈال دیا ہے کہ میں جب بھی کسی کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں تو اس کو جہنم کی بشارت دیتا ہوں۔

البزار، ابن السنی فی عمل یوم ولیلة، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

فصل......مصرف (صدقہ اورزکوٰۃ) میں

۱۷۰۷۸ (صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہما نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو گوشت ہدیہ میں بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو پکانے کا حکم دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو بریرہ رضی اللہ عنہ پر صدقہ کیا گیا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ ابو بکر، الشافعی، ابن النجار

۱۷۰۷۹ عبدالرحمن بن السلمانی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بعد خلافت کے منصب پر عمر رضی اللہ عنہ) کا نام تجویز کرتے ہوئے یہ وصیت فرمائی:

جس نے غیر مستحق کو زکوٰۃ دی اس کی زکوٰۃ قبول نہ ہوگی خواہ وہ تمام دنیا صدقہ کردے۔ جس نے ماہ رمضان کے روزے غیر ماہ رمضان میں رکھے اس کے روزے قبول نہ ہوں گے خواہ وہ زمانہ بھر کے روزے رکھ لے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

کلام:......ابن السلمانی ضعیف ہے اور اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۱۷۰۸۰ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے سوال کیا: کیا تو مسجد کے اس کنویں سے پانی پیتا ہے جو صدقہ کا ہے؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ام سعد (کے صدقے) کے کنویں سے پانی پیا ہے۔

فائدہ:......فرض زکوٰۃ مصرف مستحق کو ادا کرنا ضروری ہے اور اس میں مستحق کا قبضہ بھی ضروری ہے۔ لہٰذا پانی کے کنویں وغیرہ وقف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ جبکہ نفلی صدقات میں یہ شرائط نہیں ہیں اور ان سے غیر مستحق لوگ بھی نفع اٹھا سکتے ہیں۔

۱۷۰۸۱ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ میں چاندی وغیرہ اور دوسرا ساز وسامان بھی لے لیتے تھے اور پھر اس کو کسی ایک قسم میں دیدیتے تھے۔ جن کا اللہ نے نام لیا ہے۔ ابن ابی شیبہ

فائدہ:......یعنی اللہ پاک نے زکوۃ کے آٹھ مصارف جو بیان کیے ہیں ان میں سے کسی ایک کو دیدیتے تھے۔

۱۷۰۸۲......عبداللہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ تشریف لائے اور خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ پھر حدیث ذکر فرمائی پھر فرمایا: سنو! جب میں اپنی اس جگہ سے ہٹ جاؤں کوئی ایسا شخص جس کا صدقہ میں کوئی حق ہو وہ میرے پاس آجائے۔ لیکن ان کے پاس حاضرین میں سے صرف دو آدمی آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے لیے حکم فرمایا چنانچہ دونوں کو عطیہ دیا گیا۔ ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور بولا: اللہ پاک امیر المؤمنین کا حال درست رکھے! یہ مالدار صدقہ کا اس پاکدامن فقیر سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس تجھ پر! میں ان لوگوں کے ساتھ کیسا چلتا ہوں۔ مسند ابی یعلی

صدقہ لینا حلال نہ ہونا

۱۷۰۸۳......میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس صدقہ کا سوال کرنے آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) چاندی ہو تو تیرے لیے صدقہ لینا حلال نہیں ہے۔ فرمایا: اوقیہ اس دن میمون کے بیان کے مطابق چالیس درہم کا تھا۔ عورت نے کہا: پھر میرا یہ اونٹ اوقیہ سے زیادہ کا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے میمون سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو صدقہ دیا؟ فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ ابو عبید

۱۷۰۸۴......شہاب بن عبداللہ الخولانی سے مروی ہے کہ سعد جو یعلی بن امیہ کے اصحاب میں سے تھے مدینے کے ارادے سے نکلے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کیا: جہاد کا۔ فرمایا: واپس لوٹ جا۔ حق پر عمل کرنا بھی اچھا جہاد ہے۔ جب سعد لوٹنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی صاحب مال کے پاس سے گزرے تو نیکی کرنا نہ بھول اور اس کے مال کو بھلا۔ اور تم لوگ اپنے مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا کرو۔ صاحب مال کوئی ایک حصہ اختیار کرلے، پھر بقیہ دو حصوں میں سے ایک حصہ تم اختیار کرلو پھر اس کو فلاں فلاں مصرف میں استعمال کرو۔ ابو عبید

۱۷۰۸۵......عمیر بن سلمۃ دؤلی سے مروی ہے فرمایا: اس دوران کے نصف النہار کا وقت تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک درخت کے سائے تلے قیلولہ فرما رہے تھے۔ ایک اعرابیہ لوگوں سے پوچھ گچھ کرتی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آگئی اور بولی: میں ایک مسکین عورت ہوں۔ میرے کئی بیٹے ہیں۔ عمر بن خطاب نے محمد بن مسلمہ کو زکوۃ وصولی اور ادائیگی کے لیے بھیجا تھا، لیکن اس نے ہم کو کچھ نہیں دیا۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ ہماری شفاعت کردیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے یرفأ غلام کو آواز لگائی کہ محمد بن مسلمہ کو بلا کر لاؤ۔ عورت بولی: میرا کام زیادہ مناسب اس طرح رہے گا کہ آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسے ہی کرے گا ان شاء اللہ۔ چنانچہ یرفأ محمد بن سلمہ کی پاس آئے اور ان کو کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دو۔ محمد بن مسلمہ آئے اور السلام علیک یا امیر المؤمنین کہا! تب عورت کو پتہ چلا کہ (آپ رضی اللہ عنہ) امیر المؤمنین ہیں اور پھر اس کو شرم آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بات میں کوتاہی نہیں کرتا کہ تمہارے اچھے بندوں کو اختیار کروں۔ اے محمد بن مسلمہ! تو کل قیامت کو کیا کہے گا جب اللہ عزوجل تجھ سے اس عورت کے بارے میں سوال کرے گا۔ تب محمد بن مسلمہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس اپنے نبی ﷺ کو بھیجا۔ ہم نے اس کی تصدیق کی اور اس کی اتباع کی۔ اس نے اللہ کے دیئے ہوئے حکم پر عمل کیا چنانچہ صدقہ کو اس کے مستحق اہلوں مساکین وغیرہ کے لیے مقرر کردیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کی روح اسی حال پر قبض کرلی۔ پھر اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادیا۔ اس نے اپنے نبی کی سنت پر عمل کیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کی روح بھی قبض فرمالی۔ پھر اللہ پاک نے مجھے خلیفہ منتخب فرمایا: میں نے اس میں ابھی کوتاہی نہیں برتی کہ تمہارے بہترین لوگوں کو منتخب کروں۔

پس اگر میں تجھے عامل بنا کر بھیجوں تو اس عورت کو اس سال اور اس سے پہلے سال کی زکوۃ بھی ادا کردے۔ اور ممکن ہے کہ میں تجھے عامل نہ

بناؤں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے لیے ایک اونٹ منگوایا پھر اس پر آٹا اور زیتون لدوایا۔ پھر فرمایا: یہ لے لے پھر ہم سے خیبر میں ملنا جب تک اس اونٹ سے کام چلا۔ ہمارا خیبر جانے کا ارادہ ہے۔

چنانچہ وہ خیبر بھی آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے دوسرے دو اونٹ منگوائے اور فرمایا: یہ لے لے۔ اس سے کام چلا جب تک کہ محمد بن مسلمۃ تیرے پاس آئے۔ میں نے اس کو حکم دیدیا ہے کہ وہ تجھے تیرا وظیفہ اس سال کا اور گذشتہ سال کا ادا کردے۔

۱۷۰۸۶...... ابولیلی سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے بیت المال میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہ تھے اور انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال دی۔ نبی کریم ﷺ نے کھجور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۸۷...... ابوعمرہ رشید بن مالک سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک شخص کھجوروں سے بھری ہوئی ایک پلیٹ لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا صدقہ ہے یا ہدیہ؟ تو اس شخص نے کہا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نے پلیٹ کو قوم کی طرف بڑھا دیا اور ان میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی تھے جو بہت کم عمر تھے۔ انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈالی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور ان کے منہ میں انگلی ڈالی اور کھجور نکال دی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ہم آل محمد صدقہ نہیں کھاتے۔ ابن ابی شیبہ

کمانے پر قدرت والے کے لئے مانگنا درست نہیں

۱۷۰۸۸...... عبیداللہ بن عدی سے مروی ہے کہ ان کو دو آدمیوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حجۃ الوداع میں آئے، لوگ آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کررہے تھے۔ ہم نے آپ پر ہجوم کردیا حتیٰ کہ ہم نے آپ تک رسائی حاصل کرلی۔ پھر ہم نے آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف نگاہ اٹھائی اور نیچے کرلی۔ آپ نے ہم دونوں کو توانا اور مضبوط آدمی (یعنی غیر مستحق) سمجھا پھر ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دے دیتا ہوں لیکن اس (صدقے کے) مال میں کسی مالدار کا حق ہے اور نہ کسی توانا کمانے والے کا۔ ابن النجار

۱۷۰۸۹...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی کو دیکھا کہ صدقہ کی کھجور اپنے منہ میں لے کر چبانا شروع کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کخ کخ (تھوک دے، تھوک دے) ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۰...... ابولیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے مال کے کمرے میں داخل ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ حسن یا حسین کوئی ایک بچہ تھا رضی اللہ عنہ۔ اس نے ایک کھجور اٹھائی اور اس کو اپنے منہ میں رکھ لیا۔ آپ ﷺ نے وہ کھجور ان سے نکلوائی اور فرمایا: صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۱...... ابی عمرۃ رشید بن مالک سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت بیٹھا تھا۔ ایک آدمی کھجوروں بھرا طباق لئے آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے؟ اس آدمی نے کہا: بلکہ صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس طباق کو لوگوں کے آگے کردیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابھی بچے تھے اور آپ کے سامنے بیٹھے تھے۔ انہوں نے ایک کھجور لی اور اپنی منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا اور اپنی انگلی ان کے منہ میں ڈال کر اگلوائی۔ پھر ارشاد فرمایا: ہم آل محمد صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۲...... ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ وصولی پر بھیجا۔ ابورافع (حضور ﷺ کے غلام، اس روایت کے راوی) نے بھی ان کے پیچھے جانا چاہا اور آپ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہمارے لیے صدقہ کھانا حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں شامل ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۳...... ابوعمرۃ رشید بن مالک سے مروی ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ کے پاس ایک طباق کھجوروں بھرا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ لوگوں نے کہا: صدقہ، آپ ﷺ نے وہ اپنے اصحاب کو بھیج دیا۔ حضرت حسین بن علی

رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے بیٹھے مٹی میں کھیل رہے تھے۔ انہوں نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم آل محمد ہیں صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ ابن النجار

۱۷۰۹۴ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: مجھے حجر المدری نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کے صدقے میں سے اس (صدقے کے) اہل معروف طریقے کے ساتھ کھائیں نہ کہ منکر طریقے سے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۵ عیسیٰ بن عبداللہ الہاشمی اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو عورتیں آئیں اور کچھ سوال کیا۔ ایک عربی عورت تھی دوسری اس کی باندی تھی۔ آپ ؓ نے دونوں کے لیے ایک ایک بورا غلے کا اور چالیس چالیس درہم دیئے۔ باندی نے تو لیے اور چل پڑی۔ عربیہ نے کہا: اے امیر المؤمنین تو نے مجھے بھی اس باندی کے جتنا دیا حالانکہ وہ باندی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل کی کتاب میں دیکھا ہے مگر اس میں آل اسماعیل کو آل اسحاق پر فضیلت نہیں پائی۔ السنن للبیھقی

۱۷۰۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کسی اولاد یا کسی والد کے لیے ایک دوسرے کے فرض صدقے میں کوئی حق نہیں ہے اور جس کی اولاد ہو یا والد ہو اور وہ اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کرے وہ عاق (رشتہ توڑنے والا) ہے۔ السنن للبیھقی

باب...... فقر اور فقراء کی فضیلت میں

فصل

۱۷۰۹۷ ... انبانا ابوبکر بن الحسین، أنا أبوبکر محمد بن علی بن محمد المقری بن محمد الخیاط، کنا أبو علی الحسن بن الحسین بن حمکان الھمدانی، ثنا ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن اسماعیل الطوسی قدم حاجاً بھمدان ثنا ابوالحسین راجح بن الحسین بحلب، ثنا یحیی بن معین عن عبدالرزاق عن معمر عن الزھری عن السائب بن یزید عن عمر رضی اللہ عنہ قال:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقر امانت ہے، جس نے اس کو چھپایا تو یہ عبادت ہے اور جس نے اس کو فاش کر دیا اس نے اپنی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدی۔

کلام: ...... اسنی المطالب ۹۷۵ ضعیف الجامع ۴۰۳۰۔

۱۷۰۹۸ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا: اے مالوں والے! تم ساری خیر لے گئے، تم صدقہ کرتے ہو، غلام آزاد کرتے ہو، حج کرتے ہو اور (اللہ کی راہ میں) مال خرچ کرتے ہو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور تم ہم پر رشک کرتے ہو؟ کہنے لگا: ہاں ہم تم پر رشک کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ایک درہم جو آدمی اپنی محنت سے خرچ کرے دوسرے مالدار کے دس ہزار خرچ کرنے سے بہتر ہے (غیض من فیض)۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۷۰۹۹ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا میں ارشاد فرمایا:

اے اللہ! آل محمد کا رزق بقدر کفایت مقرر فرمادے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۰ ... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو گبریلا (نالی کا کیڑا) کو کیسے دیکھتا ہے؟ عرض کیا: مسکین، جیسا کہ اس کی شکل ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: پھر فلاں آدمی کو کیسا دیکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا: لوگوں کا سردار فرمایا: اگر اس جیسے آدمیوں سے یہ زمین بھر دی جائے تو پھر بھی وہ نالی کا کیڑا ان سے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا: پھر یا رسول اللہ فلاں آدمی ایسا ہے اور آپ اس کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرتے ہیں ارشاد فرمایا: وہ اپنی قوم کا سردار ہے میں اس کا دل اسلام کی طرف مائل کرنے کے لیے ایسا کرتا ہوں۔ ابو نعیم

۱۷۱۰۱۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر تیرے آگے ایک سخت گھاٹی ہے جس کو صرف ہلکے پھلکے لوگ عبور کرسکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں انہی میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس تین دن کی روزی نہ ہو تو ان میں سے ہے۔ ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ کا فقر وتنگدستی

۱۷۱۰۲۔۔۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ملا۔ میں نے آپ کی بدلی ہوئی حالت دیکھی۔ میں نے پوچھا: آپ پر میرا باپ قربان ہو کیا بات ہے میں آپ کو اڑی ہوئی رنگت والا دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پیٹ میں تین دنوں سے کوئی ایسی چیز داخل نہیں ہوئی جو زندہ جگر والے کو ضروری ہوتی ہے۔ کعب فرماتے ہیں: چنانچہ میں وہاں سے گیا۔ ایک یہودی اپنے اونٹوں کو پانی پلارہا تھا۔ میں نے اس کے لیے پانی پلایا اور ہر ڈول پر ایک کھجور حاصل کرتا رہا۔ کچھ کھجوریں اکٹھی ہوگئیں تو میں ان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے پوچھا: اے کعب! کہاں سے حاصل کی؟ میں نے ساری بات عرض کردی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے کعب کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا باپ آپ پر نچھاور ہو، بالکل۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقر اس شخص کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس سے زیادہ تیز دوڑتا ہے جس قدر سیلاب اپنے ٹھکانے کی طرف تیزی سے دوڑتا ہے۔ عنقریب تجھے بھی مصیبت پیش آئے گی تو اس کے لیے تیار رہنا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کو گم پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کعب کہاں ہیں؟ بتایا گیا: وہ مریض ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نکلے اور ان کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے کعب! خوشخبری ہو۔ ان کی ماں بولی: تجھے جنت کی مبارکباد ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے جو اللہ پر اس قدر جسارت کررہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ میری ماں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام کعب! شاید کعب نے کبھی ایسی کوئی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا لایعنی (بے فائدہ) کام میں مشغول ہوتے ہوں۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۳۔۔۔ غیلان بن سلمہ ثقفی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے۔ دعا میں ارشاد فرمایا: اے اللہ! جو مجھ پر ایمان لایا، میری تصدیق کی اور اچھی طرح جان لیا کہ جو میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تو اس کا مال اور اس کی اولاد کم کردے اور اس کو اپنی ملاقات محبوب کردے۔ اور جو مجھ پر ایمان نہیں لایا، میری تصدیق نہیں کی اور نہ یہ جانا کہ جو میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تو اس کا مال اور اس کی اولاد بڑھادے اور اسکی عمر طویل کردے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۴۔۔۔ عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن ہم اصحاب صفہ کے پاس تشریف لاتے تھے۔ اور ہم پر دیہاتی کپڑے بندھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اگر تم کو معلوم ہوتا کہ تمہارے لیے کیا ذخیرہ کیا گیا ہے تو تم دنیا کے دور ہونے پر رنجیدہ نہ ہوتے اور البتہ ضرور تمہارے لیے روم اور فارس فتح ہوں گے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۵۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دو ناپسند چیزوں کو خوش آمدید ہو: موت اور فقر وفاقہ۔ اللہ کی قسم! مالداری اور فقر وفاقہ ایسی دو چیزیں ہیں کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کس کے ساتھ (دن کی) ابتداء ہو۔ کیونکہ ہر ایک میں اللہ کا حق واجب ہے۔ اگر مالداری ہو تو کرم نوازی اور اگر فقر وفاقہ ہو تو صبر۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۶۔۔۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں قیامت کے دن دس (بڑے) مسکینوں میں سے دسواں بنوں یہ مجھے دس مالداروں میں سے دسواں مالدار بننے سے زیادہ محبوب ہے۔ کیونکہ جو کثیر مال ودولت والے ہیں وہی قیامت کے دن قلیل مال والے ہوں گے، سوائے ان لوگوں کے جو یوں دائیں بائیں بھر بھر کر خرچ کریں۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۷۔۔۔ امیہ بن خالد بن ابی العیص سے مروی ہے فرمایا: نبی کریم ﷺ فقیر فقراء مسلمانوں کے ساتھ فتح ونصرت طلب کرتے تھے۔

ابن ابی شیبہ، البغوی، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۷۱۰۸..... عبداللہ بن معاویہ زبیری سے مروی ہے کہ ہمیں معاذ بن محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے اپنے دادا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو اللہ کے ہدایا (اور تحائف) نہ بتاؤں جو وہ مخلوق پر بھیجتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ضرور۔ فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سے فقیر اللہ کا ہدیہ ہے، پھر بندہ اس کو قبول کرے یا چھوڑ دے۔ ابن النجار

کلام: ...... عبداللہ بن معاویہ ضعیف ہے اگرچہ ابن حبان نے اس کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

۱۷۱۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو مالدار اور دو فقیر وفات کر گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک مالدار کو فرمایا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنے عیال کے لیے کیا پیچھے چھوڑا؟ مالدار نے کہا: پروردگار تو نے مجھے اور ان کو برابر پیدا کیا تھا اور تو نے ہر جانور کا رزق اپنے ذمہ اٹھایا تھا۔ اور تیرا فرمان ہے: من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضا عفه له. کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے اللہ اس کو کئی گنا کر کے دے گا۔ پس میں نے اپنے لیے آگے بھیج دیا اور مجھے علم تھا کہ تو میرے اہل وعیال کو بھی میرے بعد روزی دے گا۔ پروردگار فرمائے گا: جا، اگر تجھے علم ہو کہ میں نے تیرے لیے کیا رکھا ہے تو تو بہت ہنسے اور کم روئے۔ پھر دوسرے مالدار کو کہا جائے گا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنی عیال کے لیے کیا چھوڑا؟ مالدار عرض کرے گا: پروردگار! میری عیال تھی مجھے ان پر فقر وفاقے کا خوف تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے اور ان کو برابر پیدا نہیں کیا تھا؟ اور ہر جانور کا رزق اپنے ذمہ نہیں اٹھایا؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں، لیکن مجھے ان پر فقر کا خوف ہو گیا۔ پروردگار نے فرمایا: جس کا تجھے ان پر ڈر تھا وہ ان کو پہنچ گیا۔ پس جا۔ اگر تجھے معلوم ہو کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے؟ تو تو تھوڑا ہنسے اور زیادہ روئے۔

پھر پروردگار نے ایک فقیر سے پوچھا: تو نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا اور اپنی عیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا؟ بندہ عرض کرے گا: پروردگار تو نے مجھے صحیح سالم اور اچھے بول والا پیدا کیا اور تو نے مجھے اپنے اچھے نام اور دعائیں سکھائیں اگر تو مجھے کثرت کے ساتھ مال دیتا تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ مجھے تیری اطاعت سے مشغول کر دیتا۔ پس پروردگار میں تجھ سے راضی ہوں۔ پروردگار فرمائے گا میں بھی تجھ سے راضی ہوں۔ پس جا اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے تو تو زیادہ ہنسے اور تھوڑا روئے۔ دوسرے فقیر کو اللہ نے فرمایا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنی عیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا؟ فقیر عرض کرے گا: پروردگار تو نے مجھے کچھ نہیں دیا جس کا تو مجھ سے سوال کرے۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تجھے صحیح سالم اور اچھے بول والا پیدا نہیں کیا؟ فقیر عرض کرے گا ضرور لیکن میں بھول گیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا: میں بھی آج تجھے بھولتا ہوں، جا اگر تجھے علم ہو جائے کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے؟ تو تو تھوڑا ہنسے اور بہت روئے۔ ابن جریر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۷۱۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک سخت سردی کی صبح کو میں سخت بھوک کی حالت میں نکلا۔ سردی بھی مجھے مارے دے رہی تھی میں نے ایک کھال لی اور اس کا جبہ بنا کر گلے میں لٹکا لیا اور اپنے سینے پر اس کو تھام لیا اس طرح میں نے سردی سے بچاؤ کیا۔ اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو میں کھالیتا اور اگر نبی ﷺ کے گھر میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ مجھے ضرور پہنچ جاتی۔ آخر میں مدینے کے اطراف میں نکلا۔ ایک باغ کے سوراخ سے میں نے ایک یہودی کو دیکھا۔ اس نے پوچھا: اے اعرابی کیا بات ہے، کیا ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور لینا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں باغ کا دروازہ کھول۔ چنانچہ اس نے باغ کا دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو کر ڈول بھرنے لگا۔ یہودی ہر ڈول پر مجھے ایک کھجور دیدیتا تھا حتیٰ کہ میری مٹھی بھر گئی۔ میں نے کہا: بس مجھے اتنی کھجور کافی ہیں۔ پھر میں نے وہ کھجوریں کھا کر پانی پیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں بیٹھ گیا۔ آپ ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت مصعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ان پر کھال کے پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کی عیش وعشرت اور نعمتوں کی زندگی یاد آگئی اور آپ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں سے کوئی صبح کو نئے جوڑے میں نکلے گا اور شام کو دوسرے جوڑے میں۔ تمہارے گھروں پر بیت اللہ کے پردوں جیسے پردے آویزاں ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ہم نے کہا: اس دن ہم آج

سے بہتر ہوں گے۔ محنت ومشقت کم ہوجائے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہوجائیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں تم آج کل آئندہ سے بہتر ہو۔ ابن راھویہ، ھناد، الترمذی، حسن غریب، مسند ابی یعلی

۱۷۱۱۱ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: اللہ کے پیغمبر کو سخت بھوک لاحق ہوگئی۔ یہ بات علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کام کی تلاش میں نکلے تاکہ نبی ﷺ کی مدد کرسکیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے باغ میں آئے اور اس کے لیے سترہ ڈول پانی بھرا۔ اور ہر ڈول پر ایک کھجور حاصل کی۔ یہودی نے آپ رضی اللہ عنہ کو اختیار دیا کہ جو کھجوریں چاہو اٹھالو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سترہ عجوہ کھجوریں اٹھالیں۔ اور ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابوالحسن! یہ کہاں سے حاصل ہوئیں؟ عرض کیا: مجھے بھی وہی کیفیت لاحق ہوئی جو آپ کو ہوئی تھی۔ اے اللہ کے نبی! پس میں آپ کے لیے کام کی تلاش میں نکلا تاکہ آپ کے لیے کھانے کا بندوبست کرسکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو اس کام پر اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اکسایا تھا؟ عرض کیا: ہاں اللہ کے نبی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے فقر اس کی طرف سیلاب سے زیادہ تیزی سے دوڑتا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اس کو ہمیشہ کی بلاء ومصیبتوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ ابن عساکر

کلام: ...... روایت کی سند میں حنش ہے۔ جو ابوعلی حسینہ بن قیس الرجی الواسطی ہے۔ اس کا لقب حنش ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ میزان الاعتدال ۱/۵۴۶۔

اضطراری فقر

۱۷۱۱۲ ...... عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے فرمایا: فقر سرخ موت ہے۔ ابن النجار

فصل

ذم السؤال ...... سوال کی مذمت

۱۷۱۱۳ ...... ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بسا اوقات لگام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی کی ٹانگ پر لات مارتے اور اس کو بٹھاتے پھر اتر کر لگام اٹھاتے تھے۔ لوگ کہتے: آپ ہمیں کیوں نہیں فرمادیتے، ہم آپ کو اٹھا کر دے دیا کرتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے محبوب حضور اکرم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں لوگوں سے کچھ سوال نہ کروں۔ مسند احمد

کلام: ...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اطراف میں فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے۔

۱۷۱۱۴ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال کی تقسیم فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان لوگوں سے زیادہ حقدار تو اہل صفہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ وہ مجھ سے فحش کلامی سے سوال کریں گے یا میں ان کے ساتھ بخل کروں۔ لیکن میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔ مسند احمد، مسلم، ابوعوانہ، ابن جریر

۱۷۱۱۵ ...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کو بڑھانے کی غرض سے سوال کیا وہ آگ کے پتھر ہیں جن کو وہ چباتا ہے۔ پس جو چاہے کم کرے جو چاہے زیادہ کرلے۔ ابن حبان فی روضۃ العقلاء

روایت منقطع ہے۔

۱۷۱۱۶ ...... سعید بن المسیب اور عروہ رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگ حنین کے موقع پر حضرت حکیم بن حزام کو عطیہ دیا۔ انہوں

نے اس کو کم سمجھا۔حضور ﷺ نے بڑھادیا۔حکیم رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کے دونوں مرتبہ دینے والے عطیوں میں سے کون سا زیادہ بہتر ہے؟ارشادفرمایا: پہلا، اے حکیم بن حزام یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔جس نے اس کو سخاوت نفس اور حسن اکل(صحیح کھانے) کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو دل کے لالچ اور سوءِ اکل (برے کھانے) کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نہ دی جائے گی اوراس کی مثال اس شخص کی ہوگی جو کھاتا ہو مگر سیر نہ ہوتا ہو۔اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔پوچھا: یارسول اللہ! آپ سے (لینے کا بھی یہی حکم ہے)فرمایا: ہاں مجھ سے بھی۔الکبیر للطبرانی

۱۷۱۱۷..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حکیم بن حزام کو یوم حنین کے موقع پر کوئی عطیہ دیا۔حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے اس کو کم سمجھا۔آپ ﷺ نے اس کو بڑھادیا۔حضرت حکیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یارسول اللہ آپ کا کون سا عطیہ زیادہ بہتر ہے؟ارشادفرمایا: پہلا۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم بن حزام! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔جس نے اس کو سخاوت نفس اور حسن اکل کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت ملے گی اور جس نے اس مال کو دل کے لالچ اور سوء اکل کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی۔اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو کھاتا ہو لیکن سیر نہ ہوتا ہو۔اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔عرض کیا: یارسول اللہ آپ سے لینا بھی؟ فرمایا: ہاں مجھ سے بھی۔حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آئندہ میں آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں گا۔راوی کہتے ہیں: اس کے بعد جب آپ کا انتقال ہوگیا اس وقت تک کبھی آپ رضی اللہ عنہ کوئی وظیفہ قبول کیا اور نہ کوئی عطیہ۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو گواہ رہیو میں حکیم بن حزام کو اس کا مالی حق دینے کے لیے بلاتا ہوں مگر وہ انکار کرتے رہتے ہیں۔حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ سے اور نہ کسی سے کوئی چیز بھی قبول کروں گا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۷۱۱۸..... حضرت اُسید رضی اللہ عنہ مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ایک دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔میرا ارادہ تھا کہ میں آپ سے کچھ مانگوں۔میں نے ایک دوسرے شخص کو بھی مانگنے کا ارادہ کرتے پایا۔رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ اس سے منہ پھیرا پھر فرمایا: جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے الحافاً (اصراراً) سوال کیا۔

تب میرے دل میں خیال آیا کہ فلانہ (باندی) میرے پاس ہے، جو آٹھ اوقیہ سے بہتر ہے۔لہٰذا میں آئندہ کسی سے سوال نہ کروں گا۔ایک انصاری آدمی نے مجھے اپنا ایک پانی لانے والا اونٹ دیا، جس کو میں نے اپنی اونٹنی کے ساتھ رکھ لیا اور کچھ کھجوریں بھی دیدیں۔پھر میں اس وقت تک ہمیشہ خیر ہی میں رہا۔ابونعیم

اللہ تعالیٰ سے غنیٰ طلب کرنا

۱۷۱۱۹..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کو سخت محنت ومشقت لاحق ہوگئی اس کی بیوی نے کہا: اگر تو نبی اکرم ﷺ کے پاس جائے تو اچھا ہو۔چنانچہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جو غنیٰ طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کردیتا ہے اور جو سوال کرنے سے اجتناب مانگتا ہے اللہ اس کو سوال کرنے سے بے نیازی دیدیتا ہے اور جو ہم سے سوال کرے گا اور ہمارے پاس کچھ میسر ہوا تو ہم اس کو دیں گے۔

آنے والے صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ایسا فرمارہے ہیں اور میں سن رہا ہوں اب میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ کی بات حق ہے۔پس وہ اپنے گھر واپس لوٹ گیا۔پھر اس نے واقعتاً دیکھا کہ وہ اہل مدینہ میں سب سے بڑا مالدار ہے۔ابن عساکر

۱۷۱۲۰..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم میں سے کوئی اپنا مانگا ہوا سوال اپنی بغل میں دبا کر میرے پاس سے نکلتا ہے اور وہ اس کے لیے محض آگ ہوتی ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب وہ آگ ہے تو آپ کیوں دیتے

ہیں؟ارشادفرمایا: میں کیا کروں، وہ مجھ سے سوال کرتے ہیں اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں پس میں دیدیتا ہوں کیونکہ اللہ پاک میرے لیے بخل کو ناپسند فرماتے ہیں۔ ابن جریر

۱۷۱۲۱......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دوآدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹ کی قیمت مانگنے آئے۔آپ ﷺ نے ان کو دو دینار دیدیئے۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان دونوں سے ملے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی تعریف بیان کی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر ان کے تعریف کرنے کی خبر سنائی۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے فلاں شخص کو دس سے سوتک (دینار) دیئے۔لیکن اس نے تو تعریف تک نہیں کی۔یعنی ابوسفیان نے۔پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم میں سے کوئی میرے پاس سے اپنا سوال پورا کرکے بغل میں دبا کر نکلتا ہے حالانکہ وہ آگ ہوتی ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ ہمیں کیوں دیدیتے ہیں یا رسول اللہ! جبکہ وہ آگ ہے۔حضور اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم مجھ سے سوال کرتے ہواور اللہ پاک میرے بخل کوانکار کرتا ہے۔

ابن جریر، شعب الایمان للبیهقی

۱۷۱۲۲......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونا تقسیم فرمارہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے دیجئے آپ نے اس کودیدیا۔آدمی نے پھر کہا: اور دیجئے۔آپ ﷺ نے کئی مرتبہ اس کو دیا۔

پھر وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: آدمی میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے میں اس کو دیدیتا ہوں وہ پھر سوال کرتا ہے میں پھر دیدیتا ہوں وہ پھر مانگتا ہے میں پھر دیدیتا ہوں۔پھر وہ منہ پھیر کر نکل جاتا ہے اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں آگ ہوتی ہے، اس کے کپڑے میں آگ ہوتی ہے اور وہ آگ لے کر اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاتا ہے۔ابن جریر

۱۷۱۲۳......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے آکر حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا آپ نے ان کو دیدیا۔انہوں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیدیا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو تھا ختم ہوگیا۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جو خیر ہوتی ہے میں اس کو تم سے ہرگز ذخیرہ نہیں کیا کرتا۔جو اللہ سے بے نیازی طلب کرتا ہے اللہ اس کو بے نیازی بخش دیتا ہے، جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کردیتا ہے اور جو صبر چاہتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے۔اور کسی کو کوئی چیز صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ نہیں عطا کی گئی۔ابن جریر

۱۷۱۲۴......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے اہل خانہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ طعام وغیرہ مانگنے کے لیے روانہ کیا۔میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔میں نے آپ کو خطبہ میں ارشادفرماتے ہوئے سنا:

جو صبر چاہتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے، جو (سوال سے) پاکدامنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی دیدیتا ہے اور جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کردیتا ہے اور کسی بندے کو صبر سے زیادہ کشادہ چیز کوئی نہیں دی گئی۔ ابن جریر

۱۷۱۲۵......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھرانے کو سخت فاقوں کی نوبت آگئی تھی۔مجھے میرے گھر والوں نے حکم دیا کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر کچھ سوال کروں چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی جناب میں حاضری دی۔میں نے پہنچ کر جو پہلی بات سنی وہ یہ تھی:

جس نے غنیٰ طلب کیا اللہ اس کو غنی کردے گا، جس نے پاکدامنی مانگی اللہ اس کو پاکدامن کردے گا اور جس نے ہم سے سوال کیا ہم اس سے بچا کر ذخیرہ نہ کریں گے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے کچھ سوال نہ کیا اور واپس لوٹ گیا پھر ہم پر دنیا برس گئی۔ ابن جریر

۱۷۱۲۶......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ایک دن صبح کی اس حال میں کہ بھوک سے تنگ آکر انہوں نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔تب ان کی بیوی یا ان کی ماں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے کچھ سوال کرو۔کیونکہ فلاں شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور ان سے سوال کیا تھا۔آپ نے ان کو دے دیا۔پھر فلاں آدمی نے آکر سوال کیا آپ نے ان کو بھی دے دیا۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔میں نے آپ کی بات یاد کرلی آپ فرمارہے تھے: جو پاکدامنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی بخش دیتا ہے، جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کردیتا ہے اور جو ہم سے

سوال کرے گا ہم یا تو اس کو دیدیں گے یا اس کی غم خواری کریں گے اور جو ہم سے نہ مانگے گا وہ ہم کو مانگنے والے سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں لوٹ گیا اور آپ سے کچھ سوال نہیں کیا۔ پس اللہ پاک ہمیں روزی دیتا رہا حتیٰ کہ میں کسی انصاری گھر کو نہیں جانتا جو ہم سے زیادہ مالدار ہو۔ ابن جریر

بلاضرورت مانگنے پر وعید

۱۷۱۲۷..... اہل ربذہ کے ایک آدمی جس کا نام عبدالرحمن یا ابوعبدالرحمن تھا سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کچھ سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیدیا آپ کو کسی نے کہا: وہ تو مالدار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کا چہرہ خراش زدہ ہو۔ ابن جریر

۱۷۱۲۸..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: دیکھ تو مجھ سے کیا سوال کر رہا ہے۔ کیونکہ تو مجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے تجھ پر کوئی مصیبت زیادہ کر دیتا ہے۔ ابن عساکر

۱۷۱۲۹..... عروہ بن محمد بن عطیہ سعدی سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ میں بنی سعد بن بکر کے کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا میں ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ انہوں نے مجھے پیچھے کجاووں کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اپنی ضروریات پوری کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی باقی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یارسول اللہ! ہمارا ایک لڑکا پیچھے سواریوں کے کجاووں کے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو مجھے بلانے کا حکم دیا۔ انہوں نے آکر مجھے چلنے کا کہا۔ میں جب آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تجھے غنی کر دے تو لوگوں سے ہرگز سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہے اور نیچے والا ہاتھ لینے والے کا ہے۔ اور اللہ کے مال (بیت المال) کے بارے میں سوال ہوگا اور وہ دینے کے لیے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری زبان میں بات چیت ارشاد فرمائی۔ ابن عساکر وقال: روی عروۃ بن محمد بن عطیۃ عن ابیہ عن جدہ

۱۷۱۳۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا آپ نے اس کو عطا کر دیا، اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا کر دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا کر دیا پھر وہ آدمی منہ پھیر کر چلا گیا جب وہ مڑ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جو مال لیا وہ اس کے لیے نہیں تھا۔ ابن جریر

۱۷۱۳۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا۔ لیکن آپ ﷺ کے پاس کچھ دینے کے لیے نہ تھا۔ آپ ﷺ کو غصہ آیا اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ سوال نہیں کرتا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر کی مالیت ہو تو وہ الحافاً اصراراً سوال کرتا ہے۔ ابن جریر

۱۷۱۳۲..... عائذ بن عمرو سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کچھ کھلا دیجئے میں بھوکا ہوں۔ اس نے اس قدر اصرار کیا کہ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے پھر اندر گھر میں داخل ہونے سے قبل دروازے کی چوکھٹ کی دونوں جانب تھام کر ارشاد فرمایا: اگر تم کو سوال کی قباحت کا علم ہوتا جو مجھے علم ہے تو کوئی شخص جس کے پاس رات گزارنے کے بقدر روزی ہوتی ہرگز سوال نہ کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے طعام کا حکم دیا۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۱۷۱۳۳..... عائذ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے اس کو عطا کر دیا۔ جب اس نے نکلتے ہوئے دروازے کی چوکھٹ پر پاؤں رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ سوال میں کیا قباحت ہے تو کوئی کسی سے سوال کرنے نہ جائے۔ ابن جریر

بلاضرورت مانگنے والے کے لئے جہنم کی آگ

۱۷۱۳۴..... زیاد بن جار تیمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس غنی کرنے والا مال ہے تو وہ محض جہنم کے انگارے زیادہ کر رہا ہے، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! غنی کرنے والا مال کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو صبح یا شام کی روزی روٹی کے لیے کافی ہو۔ ابن عساکر وسندہ حسن

۱۷۱۳۵..... حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا اس وقت آپ ﷺ عرفہ کے میدان میں حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے تھے۔ ایک اعرابی آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کونا تھام کر اس کا سوال کیا۔ آپ نے وہ چادر اتار کر اس کو دیدی۔ وہ چادر لے کر چلا گیا۔ اس وقت سوال کرنا حرام ہو گیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی تندرست وتوانا کے لیے سوائے فقر کے جو خاک میں ملا دے یا قرض کے جو گھبراہٹ میں ڈال دینے والا ہو۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس غرض سے سوال کرے کہ اپنا مال بڑھائے، اس کے چہرے میں قیامت کے دن خراشیں ہوں گی اور یہ سوال اس کے لیے جہنم کے پتھر بن جائیں گے جن کو وہ چبا چبا کر کھائے گا پس جو چاہے کم کرے جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۶..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے مال کا سوال کیا اور اصرار بڑھا دیا۔ آپ نے مجھے عطا کر دیا۔ میں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیدیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تیرے سوال کو ناپسند نہیں کرتا۔ مگر یہ مال سرسبز میٹھا ہے اور یہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل ہے۔ پس جس نے سخاوت کے ساتھ اس کو لیا اس کو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جس نے اس کو لالچ اور طمع کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھائے مگر سیر نہ ہو۔ اللہ کا ہاتھ دینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہے اور دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہے الغرض لینے والے کا ہاتھ سب ہاتھوں سے نیچے رہتا ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۷..... حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حنین کے موقع پر میں نے دو گھوڑوں کو لگام لگائی تھی۔ دونوں ہی اللہ کی راہ میں ختم ہو گئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے دونوں گھوڑے مارے گئے ہیں۔ مجھے کچھ دیجئے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیدیا میں نے پھر اضافے کا سوال کیا آپ نے پھر دیدیا پھر فرمایا: اے حکیم: یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے اور جو لوگوں سے مانگے اس کو دو اور سوال کرنے والا ایسا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۸..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا اور اصرار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم! میں تیرے سوال کو برا نہیں سمجھتا۔ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے لیکن اس کے باوجود لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل بھی ہے۔ اور اللہ کا ہاتھ معطی کے ہاتھ کے اوپر ہے، معطی کا ہاتھ معطیٰ کے ہاتھ کے اوپر ہے اور معطیٰ کا ہاتھ سب ہاتھوں سے نیچے ہے۔ ابن جریر فی تهذیبه

۱۷۱۳۹..... حبشی بن جنادۃ السلولی سے مروی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ کو عرفہ کے میدان میں کھڑے ہوئے فرماتے سنا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا تھا اس نے آپ کی چادر کا کونا تھام کر اس کا سوال کیا۔ آپ نے وہ چادر اس کو دیدی۔ وہ چادر لے کر چلا گیا۔ اس وقت سوال کی حرمت آئی اور رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

سوال کرنا کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی کمانے والے تگڑے آدمی کے لیے سوائے خاک میں تڑپانے والے فقر کے یا پریشان کر دینے والے قرض کے۔ اور جو لوگوں سے اپنا مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا ہے یہ سوال اس کے چہرے پر قیامت کے دن خراش خراش ہوں گے اور جہنم کے پتھر ہوں گے جن کو وہ کھائے گا پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

الحسن بن سفیان، العسکری فی الامثال، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الالحاظ: ۱۲۱، ضعیف الترمذی ۱۰۰۔

لوگوں سے سوال نہ کرنے کی تاکید

۱۷۱۴۰..... ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے لیے ایک بات قبول کرے میں اس کے لیے جنت قبول کرلوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں قبول کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے سوال نہ کر، اگر تیرا کوڑا بھی نیچے گر جائے تو کسی کو نہ کہہ: مجھے اٹھا کر دیدے، بلکہ خود اتر کر لے۔ ابن جریر

۱۷۱۴۱..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک بات کی ضمانت کون دیتا ہے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ضمانت دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر۔

ابن جریر وابونعیم

۱۷۱۴۲..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرے گا میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۷۱۴۳..... یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن ابی سلمہ سے، وہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں جن کو اسید مزنی کہا جاتا تھا۔ اسید کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرا ارادہ کچھ مانگنے کا تھا آپ کے پاس ایک آدمی پہلے سے کچھ مانگ رہا تھا۔ آپ نے اس سے دو تین مرتبہ منہ پھیرا۔ پھر ارشاد فرمایا: جس کے پاس ایک اوقیہ کے بقدر مال ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے سوال میں الحاف (حد) کردی۔ اسید کہتے ہیں: میرے دل میں آیا کہ میرے پاس تو فلانہ (باندی) ہے جو آٹھ اوقیہ کی ہے۔ پس میں آپ ﷺ سے کچھ نہیں مانگتا۔ پھر مجھے ایک انصاری نے اپنا پانی بھر کر لانے والا اونٹ دیدیا۔ اور ساتھ میں کچھ کھجوریں بھی دیں۔ اس اونٹ کو میں نے اپنی اونٹنی کے ساتھ لگالیا۔ میں ابھی تک خیر ہی خیر میں ہوں۔

ابن السکن وقال اسناد صالح، وابن مندہ وقال تفرد بہ ابن وھب وابونعیم

۱۷۱۴۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غنی کے باوجود سوال کیا اس نے سوال کرکے جہنم کے پتھر زیادہ کرلیے۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! غنی کیا ہے؟ فرمایا رات کا کھانا میسر ہونا۔ مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، الدارقطنی فی السنن، الضعفاء للعقیلی، العسکری فی المواعظ، السنن لسعید بن منصور، الضعفاء للعقیلی

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۳۰، ضعاف الدارقطنی ۵۰۷۔

فصل ..... حاجت (ضرورت) طلب کرنے کے آداب

۱۷۱۴۵..... سعید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں مکہ میں موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن کے ساتھ تھا۔ میرا نان نفقہ ختم ہوگیا تھا۔ مجھے حسن بن علی کی اولاد میں سے کسی نے کہا: جب تجھ پر مصیبت اور فقر وفاقہ کی نوبت آتی ہے تو تجھے کس سے امید ہوتی ہے؟ میں نے کہا: موسیٰ بن عبداللہ سے۔ آل حسن نے کہا: تب تو تیری حاجت پوری نہیں ہوسکتی اور تیرا مطلوب تجھے نہیں مل سکتا۔ میں نے کہا: آپ کو کیا علم؟ فرمایا: اس لیے کہ میں نے اپنے کسی بزرگ باپ کی دستاویز میں لکھا دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری بزرگی کی قسم! میرے بلند مقام پر میری بلندی کی قسم! میں ہر اس امید کو مایوسی کے ساتھ توڑ دوں گا جو میرے غیر سے رکھی جائے گی۔ اس کو میں لوگوں کے نزدیک ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ اپنے قرب سے اس کو دور کردوں گا۔ اپنے فضل سے اس کو دھتکار دوں گا۔ کیا مصائب وشدائد میں میرے غیر سے امید رکھی جاتی ہے حالانکہ میں زندہ ہوں کیا میرے غیر کا آسرا کیا جاتا ہے حالانکہ تمام دروازوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہیں اور یہ سب دروازے بند ہیں، میرا دروازہ کھلا ہے ہر اس کے لیے جو مجھے پکارے۔ کیا لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جس کی

مخلوق کو کوئی مصیبت لاحق ہوا س کو دور کرنے کی ہمت میرے علاوہ کسی میں نہیں ہے۔ پس کیا بات ہے کہ میں بندہ کو دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے کنارہ کر کے میرے غیر سے امید رکھتا ہے۔ کیا بات ہے کہ میں اس کو اپنے سے غافل دیکھتا ہوں۔ میں تو اپنا جود و کرم تب بھی دیتا ہوں جب وہ مجھ سے سوال نہیں کرتا بلکہ میرے غیر سے سوال کرتا ہے میں سوال سے قبل ہی عطا کرتا ہوں پھر جب سوال کیا جائے گا تو کیوں نہیں عطا کروں گا؟ کیا میں بخیل ہوں جو بندہ مجھ سے (مانگنے میں) بخل کرتا ہے؟ کیا جود و کرم میرا شیوہ نہیں ہے؟ کیا دنیا و آخرت کا فضل، رحمت اور ساری خیر میرے ہاتھ میں نہیں ہے؟ پس امید و میرے سوا کون پورا کر سکتا ہے؟ کیا میرے غیر سے امید باندھنے والے ڈرتے نہیں ہیں؟ اگر سارے آسمانوں والے اور ساری زمینوں والے تمام مل کر مجھ سے امیدیں باندھیں پھر میں سب کی امیدیں ان میں سے ہر ایک کو دیدوں تب بھی میری بادشاہی میں سے مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہ ہوگی۔ اور ایسی بادشاہت کم کیسے ہو سکتی ہے جس کا نگہبان میں ہوں؟ پس افسوس ہے اس شخص کے لیے جو میری نافرمانی کرے اور مجھ سے ڈرے نہیں۔

سعید بن عبدالرحمن کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ کے بیٹے! یہ حدیث مجھے لکھوا دے میں اس کے بعد کبھی کسی سے کوئی حاجت نہیں مانگوں گا۔ ابن النجار

۱۶۳۱۱۔۔۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین مجھے آپ سے ایک حاجت ہے میں اس کو پہلے اللہ کی بارگاہ میں رکھ چکا ہوں اب آپ کے سامنے ذکر کر رہا ہوں۔ اگر آپ نے پوری کر دی تو میں اللہ کی حمد کروں گا اور آپ کا شکریہ ادا کروں گا، اگر آپ نے میری حاجت پوری نہیں کی تو تب بھی اللہ کی حمد کروں گا اور آپ سے معذرت قبول کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی حاجت زمین پر لکھ دے، میں تیرے چہرے پر سوال کی ذلت نہیں دیکھنا چاہتا۔ آدمی نے لکھا: انی محتاج، میں حاجت مند ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک حلہ جوڑا منگوایا اور وہ اس آدمی کو دے دیا اس نے زیب تن کیا اور یہ شعر کہے:

کسوتنی حلة تبلی محاسنها
فسوف اکسوک من حسن الثنا حللاً
ان نلت حسن ثنائی نلت مکرمة
ولست تبغی بما قد قلته بدلا
ان الثناء لیحیی ذکر صاحبه
کالغیث یحیی نداه السهل والجبلا
لا تزهد الدهر فی خیر توافقه
فکل عبد سیجزی بالذی عملا

تو نے مجھے ایسا جوڑا پہنایا ہے جس کی چمک دمک تو ماند پڑ جائے گی لیکن میں تعریف و توصیف کے تجھے جوڑوں پر جوڑے پہناؤں گا۔
اگر تو نے میرے تعریف و توصیف پالی تو عزت و کرامت پالی اور تو دیئے ہوئے عطیے کے بدلے میں تعریف نہیں چاہتا۔
بیشک تعریف تعریف والے کے نام کو زندہ رکھتی ہے جس طرح بارش نرم و سخت ہر طرح کی زمین کو زندہ کرتی ہے۔
دنیا کو اس خیر سے محروم نہ کر جو تجھ سے ممکن ہو سکے بے شک ہر انسان اپنے عمل کا بدلہ ضرور پاتا ہے۔
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سو دینار کی تھیلی منگوائی اور وہ اس آدمی کو دے دی۔ اصبغ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ایک جوڑا اور ایک سو دینار؟ ارشاد فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

انزلوا الناس منازلهم

لوگوں سے ان کے مراتب کے موافق پیش آؤ۔ اور اس آدمی کا مرتبہ میرے نزدیک یہی ہے۔

ابن عساکر، ابو موسی المدینی فی کتاب استدعاء اللباس من کبار الناس

کلام:...... اصبغ بن نباتہ حنظلی مجاشعی کوفی کے متعلق ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں غلو کو پہنچ گئے تھے جس کی وجہ سے بڑی بڑی باتیں کہیں۔ امام نسائی اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ متروک راوی ہے۔ میزان الاعتدال ۱ر۲۷۱۔

حاجت کی دعا

۱۷۱۴۷ عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تجھے کوئی حاجت مطلوب ہو اور تو اس میں کامیابی چاہتا ہو تو پہلے یوں دعا پڑھ:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ العلی العظیم

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ الحلیم الکریم

اس کے بعد اپنی حاجت مانگ۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن منیع، ابن جریر

استخارہ

۱۷۱۴۸ ...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: نبی اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یہ دعائے استخارہ کر لیتے۔

اللھم خرلی واخترلی.

اے اللہ! میرے لیے خیر کو اختیار کر اور میرے لیے صحیح راہ پسند کر۔

الترمذی، الضعفاء للعقیلی، العسکری فی المواعظ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الدارقطنی فی الافراد، ابن السنی، شعب الایمان

کلام:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے اور ہم کو صرف زنفل کی طرف سے پہنچی ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔

الترمذی رقم ۶۱

لینے کا ادب

۱۷۱۴۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے سائب بن یزید بن اخت نمر نے خبر دی، ان کو حویطب بن عبدالعزی نے خبر دی، ان کو عبداللہ بن سعدی نے خبر دی:

عبداللہ بن سعدی فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کی خلافت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا تجھے کسی نے نہیں بتایا کہ تو لوگوں کے اعمال کا والی بنے گا جب تجھے اپنے کام کا وظیفہ (تنخواہ) دیا جائے گا تو تو قبول نہیں کرے گا۔ عبداللہ بن سعدی نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر تمہارا کیا ارادہ ہے؟ عرض کیا: میرے پاس بہت سے گھوڑے اور غلام ہیں اور میں بہت اچھی حالت میں ہوں لہٰذا میرا ارادہ یہ ہے کہ میرا وظیفہ مسلمانوں پر صدقہ کر دیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کر۔ کیونکہ میرا بھی یہی ارادہ تھا اور نبی اکرم ﷺ مجھے وظیفہ دیا کرتے تھے۔ میں کہا کرتا: یہ مجھ سے زیادہ حاجتمند کو دے دیں۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے وظیفہ دیا تو میں نے عرض کیا: یہ مجھ سے زیادہ حاجتمند کو دیدیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو لے لے، اس کے ساتھ مالداری حاصل کر اور صدقہ کر۔ جو مال اس طرح آئے اور تیرا اس میں لالچ ہو اور نہ تو نے اس کا سوال کیا ہو تو اس کو لے لے اور جو ایسا نہ ہو تو نہ لے اور اپنے نفس کو اس کی لالچ میں نہ لگا۔ مسند احمد، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، العدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن خزیمہ، الدارقطنی فی الافراد، الصحیح لابن حبان، السنن للبیہقی

۱۷۱۵۰ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے مال بھیجا۔ میں نے وہ واپس کر دیا۔ پھر جب میں آپ کی خدمت

میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جو مال تیرے پاس بھیجا تھا تجھے کس بات نے اس کو واپس کرنے پر مجبور کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا کہ کسی سے کوئی چیز نہ لینا۔ ارشاد فرمایا: وہ یہ تھا کہ تو کسی سے سوال نہ کرنا، لیکن جو مال تیرے پاس بغیر سوال کے آئے وہ اللہ کا رزق ہے جو اللہ نے تجھے بخشا ہے۔

ابن ابی شیبه، مسند ابی یعلی، ابن عبدالبر و صححه، شعب الایمان للبیهقی، السنن لسعید بن منصور، مؤطا امام مالک

۱۷۱۵۱ ... زید بن اسلم عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطیہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے وہ مال کیوں واپس کر دیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہم کو یہ خبر نہیں دی کہ ہم میں سے کسی کے لیے بھی خیر اسی میں ہے کہ وہ ہم میں سے کسی سے کوئی چیز نہ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے سے (منع کیا) تھا۔ لیکن جو بغیر سوال کے حاصل ہو وہ ایسا رزق ہے جو اللہ پاک نے تجھے بخشا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا اور جو میرے پاس بغیر سوال کے آئے گا تو اس کو ضرور لوں گا۔

دینے والے کی شکر گزاری

۱۷۱۵۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے کسی چیز کا سوال کیا۔ آپ نے ان کے لیے دو دینار منگوائے۔ وہ دونوں آپ کی تعریف و توصیف میں مشغول ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں اور فلاں شخص آپ کی تعریف اور شکریہ بیان کر رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جی، میں نے ان کو دو دینار دیئے ہیں۔ لیکن میں نے فلاں اور فلاں کو دس دینار دیئے تھے لیکن انہوں نے شکریہ کیا اور نہ تعریف کی۔

ابن ابی عاصم، مسند ابی یعلی، الاسماعیلی فی معجمه، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۱۵۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے نبی ﷺ کو عرض کیا: میں نے فلاں شخص کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کے لیے دعائے خیر اور ذکر خیر کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ آپ نے اس کو دو دینار دیئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے تو فلاں کو دس سے سو دینار تک دیئے ہیں، لیکن اس نے کوئی خیر کی بات کہی اور نہ تعریف کی۔ اور ان میں سے (اکثر) کوئی میرے پاس سے اپنی حاجت بغل میں لے کر نکلتا ہے حالانکہ وہ صرف آگ ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ انکار کرتے ہیں کہ مجھ سے سوال کرنے سے باز نہ آئیں گے اور اللہ پاک میرے لیے بخل کا انکار فرماتا ہے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں اور اللہ پاک میرے لیے سخاوت کے سوا انکار فرماتے ہیں۔

ابن جریر فی تهذیبه و صححه، عبدالرزاق، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، السنن لسعید بن منصور

بے مانگے ملنے والا عطیہ خداوندی ہے

۱۷۱۵۴ ... حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل شام کا ایک شخص معروف سماجی آدمی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تجھ سے اہل شام کیوں محبت رکھتے ہیں؟ اس نے عرض کیا: میں ان کے شانہ بشانہ لڑتا ہوں اور ان کی ہمدردی اور غم خواری میں برابر کا شریک رہتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس دس ہزار درہم آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لے لے اور ان کے ساتھ اپنے غزوے میں مدد حاصل کر۔ آدمی بولا: میں اس سے بے نیاز ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر مال پیش کیا تھا جو اس سے کم تھا میں نے بھی تیری طرح بات کی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تجھے مال دے جس کا تو نے سوال نہ کیا ہو اور نہ تیرے دل میں اس کا لالچ ہوئی ہو تو اس کو قبول کر لے کیونکہ وہ اللہ کا رزق ہے جو اس نے تجھے عطا کیا ہے۔ السنن للبیهقی، ابن عساکر

۱۷۱۵۵...... عبداللہ بن زیاد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر کو ایک ہزار دینار دیئے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ان کی حاجت نہیں، یہ آپ مجھ سے زیادہ حاجت مند کو دیدیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہر! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں پھر تو چاہے تو لے لینا ورنہ چھوڑ دینا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال دیا۔ میں نے تیرے والی بات عرض خدمت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جس کو بغیر سوال کے اور بغیر امید وطمع کے کوئی مال دیا جائے تو وہ اللہ کا رزق ہے جو اس کو قبول کر لینا چاہیے اور رد نہ کرنا چاہیے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کرلیا۔ الشاشی، ابن عساکر

۱۷۱۵۶...... ابن السعدی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ پر عامل بنایا۔ جب میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو صدقہ کا مال دیا تو انہوں نے مجھے میرے کام کا وظیفہ (تنخواہ) دیا۔ میں نے عرض کیا: میرا کام اور اس کی اجرت اللہ کے ذمہ ہے۔ ارشاد فرمایا: جو میں دے رہا ہوں وہ لے لے۔ کیونکہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یہ کام کیا تھا۔ آپ نے بھی مجھے میرے کام کا وظیفہ دیا تو میں نے بھی تیری طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں تجھے بغیر تیرے سوال کے کچھ دوں تو اس کو کھا اور صدقہ کر۔ ابن جریر

۱۷۱۵۷...... بہز بن حکیم اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں ان کے دادا کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگوں سے سوال کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی حاجت کے لیے یا کسی حادثے کے لیے سوال کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اپنی قوم کے درمیان صلح کرائے۔ پس جب وہ مقصد کو پہنچ جائے۔ یا قوم میں صلح ہو جائے تو مانگنے سے احتراز کرے۔ ابن النجار

۱۷۱۵۸...... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مختار بن ابی عبید (ثقفی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مال بھیجا کرتا تھا آپ رضی اللہ عنہ اس کو قبول فرمالیتے اور فرماتے: میں کسی سے سوال نہیں کرتا اور جو اللہ مجھے دیتا ہے اس کو رد نہیں کرتا۔ ابن عساکر

۱۷۱۵۹...... قعقاع بن حکیم سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن مروان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لکھا: مجھے اپنی ضروریات سے آگاہ کردیا کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو لکھا میں تجھ سے کوئی سوال نہیں کرسکتا اور نہ تیرے دیئے ہوئے کو رد کرتا ہوں جو اللہ مجھے تیری طرف سے دے۔ چنانچہ ابن مروان نے آپ کو ایک ہزار دینار بھیج دیئے۔ جن کو آپ نے قبول فرمالیا۔ مسند ابی یعلی، ابن جریر، ابن عساکر

۱۷۱۶۰...... حبال بن رفیدۃ سے مروی ہے کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہاری کیا ضرورت ہے؟ میں نے عرض کیا: میں سائل ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کسی خون بہا کو پورا کرنے کے لیے یا ہلا دینے والے قرض کے لیے یا خاک میں ملا دینے والے فقر کے لیے سوال کررہا ہے تو تیرا حق واجب ہے ورنہ تیرا مانگنے کا کوئی حق نہیں۔ میں نے کہا: میں ان میں سے کسی ایک کے لیے ہی سوال کررہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرے لیے پانچ ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا۔ پھر میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کے ساتھ بھی وہی بات چیت ہوئی پھر انہوں نے بھی میرے لیے بھی اتنے ہی مال کا حکم دے دیا پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان کے ساتھ بھی وہی بات چیت ہوئی انہوں نے دونوں سے کم مال دیا۔ ابن جریر

۱۷۱۶۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو کوئی عطیہ ملے اور وہ اس کا بدلہ پائے تو ضرور بدلہ دے جو نہ پائے وہ دینے والے کی تعریف کردے۔ جس نے دینے والے کی تعریف کردی اس نے اس کا شکرادا کردیا اور جس نے اس کی نیکی کو چھپالیا اس نے ناشکری اور انکار کردیا۔ اور غیر میسر شے کے ساتھ نمائش کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۷۱۶۲...... حضرت سعید بن الحارث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بلایا گیا آپ کے ساتھ کچھ لوگ اور بھی تھے۔ جب آپ کھانے سے فارغ ہوگئے تو فرمایا: اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ ہم نے پوچھا: کس چیز کے ساتھ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: برکت کی دعا دو۔ چنانچہ ہم نے ان کو برکت کی دعا دی۔ پھر آپ علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جس کے ساتھ کوئی نیکی ہو جائے وہ اس کا بدلہ دے اور جو اس پر قادر نہ ہو وہ اس کی تعریف کردے اور جو ایسا نہ کرے اس نے ناشکری کی اور جس نے غیر موجود قابلیت یا نعمت کی تعریف کی وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ شعب الایمان للبیھقی عن حسن بن علی الحنفی عن سفیان بن عیینہ، السنن لسعید بن منصور،

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن دینار

کلام:...... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں ایک راوی فلیح بن سلیمان مدنی ہے جس کو امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعفاء اور متروکین میں شامل کیا ہے۔ فیض القدیر ۱۵۲/۱

۱۷۱۶۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ان کے پاس کوئی ڈھکی ہوئی چیز تھی۔ جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیدی۔ وہ دودھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ برتن ہم سب کو دیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: جزاک اللہ خیرا بندہ جب اپنے مسلمان بھائی کو جزاک اللہ خیرا کہہ دیتا ہے تو وہ حد درجہ دعا دے دیتا ہے۔ ابن عساکر

الکتاب الثانی...... حرف زاء

کتاب الزینت والتجمل ...... زینت اور آراستگی

از قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

باب اول...... زیب وزینت کی ترغیب

۱۷۱۶۴...... اپنے لباس کو اچھا رکھو اور اپنے کجاووں (سواریوں) کو درست رکھو تا کہ تم لوگوں میں بڑے نظر آؤ۔

مستدرک الحاکم عن سهل بن الحنظلة

۱۷۱۶۵...... اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے۔ مسلم، الترمذی عن ابن مسعود، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو، ابن عساکر عن جابر وعن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۷۱۶۶...... اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ نعمت کا اثر اپنے بندے پر عیاں دیکھے۔ وہ محتاجگی اور مفلسی دکھانے سے نفرت کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید

۱۷۱۶۷...... اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے اور نظیف ہے نظافت (صفائی ستھرائی) کو پسند کرتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنهما

ضعیف الجامع ۱۵۹۸

۱۷۱۶۸...... اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے گھٹیا اخلاق سے نفرت کرتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۱۷۱۶۹...... کوڑا لٹکانے والی چیز کو بھی اچھا رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة عن محمد بن قیس عن ابیه

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۲۰۱، الضعیفة ۲۰۸۰۔

۱۷۱۷۰...... جب اللہ تعالیٰ تجھے مال بخشے تو اللہ کی نعمت کا اثر اور کرامت اپنی ذات پر دکھا۔

ابوداؤد، الترمذی، النسائی، مستدرک الحاکم عن والد ابی الاحوص

۱۷۱۷۱۔۔۔۔۔جس کے پاس مال ہو وہ اس پر نظر آئے۔التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی عن ابی حازم

۱۷۱۷۲۔۔۔۔۔جب اللہ تعالیٰ تجھے مال بخشے تو وہ تجھ پر نظر آئے، بے شک اللہ پاک چاہتا ہے کہ اس کی نعمت کا اچھا اثر بندے پر دیکھے اور وہ محتاجگی و مفلسی دکھانے کو ناپسند کرتا ہے۔الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی، الضیاء عن زهیر بن ابی علقمه

۱۷۱۷۳۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے پر انعام فرماتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن عمران بن حصین

۱۷۱۷۴۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے کے کھانے پینے میں دیکھے۔

ابن ابی الدنیا فی قوی الضعیف عن علی بن زید بن جدعان مرسلاً

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے:ضعیف الجامع ۱۷۱۵۔

۱۷۱۷۵۔۔۔۔۔اپنے کپڑوں کو دھوؤ، اپنے بالوں کو سنوارو، مسواک کرو، زیب وزینت اختیار کرو اور صفائی ستھرائی رکھو، بے شک بنی اسرائیل ایسا نہیں کرتے تھے پس ان کی عورتیں زناکاری کرنے لگ گئیں۔ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنه

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۹۸۷، المغیر ۳۲۔

۱۷۱۷۶۔۔۔۔۔اپنے بالوں کو اچھا رکھ اور ان کا خیال رکھ۔النسائی عن ابی قتادہ

۱۷۱۷۷۔۔۔۔۔بالوں کا اکرام کرو۔ البزار عن عائشة رضی اللہ عنها

بالوں کا اکرام کرنا

۱۷۱۷۸۔۔۔۔۔اگر تو بال رکھنا چاہتا ہے تو ان کا اکرام بھی کر۔شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنه

۱۷۱۷۹۔۔۔۔۔اچھے بال ایک خوبصورتی ہے جو اللہ پاک اپنے مسلمان بندے کو پہناتا ہے۔زاهر بن طاهر فی خماسیاته عن انس رضی اللہ عنه

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۴۴۶۔

۱۷۱۸۰۔۔۔۔۔کیا اس کو کوئی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ اپنے سر کو سکون بخش لے؟ اس کو اپنے کپڑے دھونے کے لیے کوئی چیز (صابن وغیرہ) نہیں ملتی۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنه

۱۷۱۸۱۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ میل کچیل اور گندگی کو ناپسند کرتا ہے۔شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:۔۔۔۔۔الضعیفة ۲۳۲۵۔

۱۷۱۸۲۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر کوئی نعمت انعام کرتا ہے تو اس نعمت کا اثر اس پر دیکھنا چاہتا ہے اور اللہ پاک محتاجگی و مفلسی دکھانے کو مکروہ سمجھتا ہے۔ پیچھے پڑ کر سوال کرنے والے کو بھی مبغوض رکھتا ہے اور شرم وحیاء رکھنے والے سوال سے احتراز کرنے والے کو محبوب رکھتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۱۸۳۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر ظاہر دیکھے۔ الترمذی مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۷۱۸۴۔۔۔۔۔اپنی جان پر انعام کر جس طرح اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ابن النجار عن والد ابی الاحوص

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۳۴۷۔

۱۷۱۸۵۔۔۔۔۔ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

البخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۱۸۶۔۔۔مؤمن کی اللہ کے ہاں کرامت اور عزت یہ ہے کہ اپنے کپڑے صاف ستھرے رکھے اور تھوڑے پر راضی رہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔ضعیف الجامع ۵۳۰۹۔

الاکمال

۱۷۱۸۷۔۔۔اللہ عزوجل جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

مسند ابی یعلی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۱۸۸۔۔۔اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔ بڑائی تو وہ ہے جو حق کو بے وقوف سمجھے اور لوگوں کے اعمال کو حقیر سمجھے۔ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

فائدہ:۔۔۔ابوریحانہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جمال (صفائی) اور خوبصورتی کو بہت چاہتا ہوں حتیٰ کہ اپنے جوتے اور اپنے کوڑے کے چمڑے میں بھی۔ کیا یہ بڑائی کو نہیں ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۱۸۹۔۔۔اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ بڑائی تو یہ ہے کہ حق کے سامنے اکڑنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

مسلم، الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۷۱۹۰۔۔۔اللہ تعالیٰ جمیل ہے۔ جمال کو پسند کرتا ہے، لیکن جو حق کو جاہل سمجھے اور لوگوں کو اپنی نظر میں کمتر خیال کرے یہ بڑائی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

مالداری کے اثرات ظاہر کرنا

۱۷۱۹۱۔۔۔اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ جب بندے پر انعام کرے تو اس کا اثر اس پر ظاہر دیکھے۔ اللہ پاک محتاجگی اور مفلسی ظاہر کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ لیکن اگر تو حق کو بے وقوف سمجھے اور لوگوں کو حقیر خیال کرے تو یہ بڑائی ہے۔

ھناد عن یحییٰ بن حورة مرسلاً

۱۷۱۹۲۔۔۔اللہ عزوجل چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے، وہ محتاجگی اور مفلسی کو ناپسند کرتا ہے۔ وہ شرم وحیادار، بردبار، پاکدامن اور لوگوں سے سوال کرنے میں کنارہ کرنے والے کو محبوب رکھتا ہے۔ اور بکواس گو پیچھے پڑ کر سوال کرنے والے کو مبغوض رکھتا ہے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۱۹۳۔۔۔جب اللہ تعالیٰ تجھے مال دے تو اس کا اثر تجھ پر نظر آئے۔ ابن حبان عن الاحوص عن ابیہ

۱۷۱۹۴۔۔۔جس پر اللہ نعمت کا انعام کرے تو وہ اس پر اس کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے۔ مسند احمد، عن عمران بن حصین

۱۷۱۹۵۔۔۔جب بھی اللہ کسی بندے پر اپنی نعمت کا انعام فرماتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کا اثر اس پر دیکھے۔ مسند احمد عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۱۹۶۔۔۔اے عائشہ! اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ جب آدمی اپنے بھائیوں سے ملنے جائے تو اپنے آپ کو تیار اور آراستہ کرلے۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن عائشة

کلام:۔۔۔اس میں ایوب بن فدک متروک راوی ہے۔

۱۷۱۹۷۔۔۔کھاؤ اور پیو، صدقہ کرو اور تکبر کے بغیر پہنو اور اسراف (فضول خرچی) نہ کرو۔ بے شک اللہ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، تمام عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، صحیح

دوسرا باب......زیب وزینت کی انواع واقسام بالترتیب حروف تہجی

اکتحال......سرمہ لگانا

۱۷۱۹۸......مشک کی خوشبو کے ساتھ بسا ہوا اثمد سرمہ لگاؤ۔ وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی النعمان الانصاری

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۹۱۔

۱۷۱۹۹ جب تم میں سے کوئی سرمہ لگائے تو طاق عدد کے ساتھ لگائے اور جب دھونی دو تو طاق مرتبہ دھونی دو۔

مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۲۰۰......تو سرمہ ضرور لگایا کر۔ سرمہ (پلکوں کے) بالوں کو اگاتا ہے اور آنکھ کو مضبوط کرتا ہے۔

البغوی فی مسند عثمان عن جابر رضی الله عنه، مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۲۰۱ اثمد سرمہ لگاؤ کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۲۰۲ سرمہ طاق مرتبہ لگاؤ۔ تمام عن انس رضی الله عنه

۱۷۲۰۳......تم اثمد سرمہ لازم پکڑو۔ کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ حلية الاولياء عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام:......اسنی المطالب ۹۱۱، جنۃ المرتاب ۳۵۔

۱۷۲۰۴......سوتے وقت تم پر اثمد سرمہ لازم ہے کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور آنکھوں کے بالوں کو اگاتا ہے۔

ابن ماجه عن جابر، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:......جنۃ المرتاب ۳۵۷۔

۱۷۲۰۵ تم اثمد لازم رکھو وہ بالوں کو اگاتا ہے، آنکھوں کے کچرے کو دور کرتا ہے اور نگاہ کی صفائی کرتا ہے۔

الکبير للطبرانی، حلية الاولياء عن علی رضی الله عنه

کلام:......جنۃ المرتاب ۳۵۹۔

الاکمال

۱۷۲۰۶ اثمد سرمہ لگاؤ۔ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور (پلکوں اور ابروؤں کے) بال اگاتا ہے۔

النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۲۰۷ تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے جو نگاہ بڑھاتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۲۰۸......دونوں آنکھوں میں سرمہ لگانا نگاہ تیز کرتا ہے اور مسواک کرنا منہ کی ڈاڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

الديلمی عن حذيفه رضی الله عنهما

۱۷۲۰۹ تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ سوتے وقت اثمد سرمہ لگانا ہے۔ تو بالوں کو اگاتا ہے اور نگاہ تیز کرتا ہے۔

ابن حبان عن ابن عباس رضی الله عنهما

تیل لگانا

۱۷۲۱۰..... جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو پہلے اپنی ابرؤوں پر لگائے وہ سر دردی کو رفع کرتا ہے۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن قتادہ مرسلاً، مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۱..... تیل لگانا محتاجگی کو بھگاتا ہے (اچھا) لباس پہننا غنی کو ظاہر کرتا ہے، خادم کے ساتھ احسان کرنا دشمن کو ناکام کرتا ہے۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن طلحۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۰۲۳۔

۱۷۲۱۲..... تیلوں کا سردار تیل گل بنفشہ ہے۔ بنفشہ کے تیل کی فضیلت تمام تیلوں پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمام لوگوں پر ہے۔

الشیرازی فی الالقاب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... التنکیت والافادۃ ۱۴۵، ضعیف الجامع ۳۳۱۷، الکشف الالٰہی ۴۵۳۔

۱۷۲۱۳..... جس نے تیل لگایا اور بسم اللہ نہیں پڑھی اس کے ساتھ ستر شیاطین نے تیل لگایا۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن دوید بن نافع القرشی مرسلاً

کلام:..... الضعیفۃ ۶۵۱۔

الاکمال

۱۷۲۱۴..... لبان (کندر) تیل لگاؤ۔ یہ تمہارے لیے تمہاری عورتوں کے پاس زیادہ فائدہ والا ہے گل بنفشہ کا تیل لگاؤ وہ گرمیوں میں ٹھنڈا ہے اور سردیوں میں گرم ہے۔ الکامل لابن عدی، الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۵..... جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو اپنی ابرؤوں سے ابتداء کرے وہ سر دردی کو رفع کرتا ہے اور یہ بال ابن آدم پر سب بالوں سے پہلے اگتے ہیں۔ الحکیم عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ

بالوں کا حلق کرنا..... منڈوانا قص..... کاٹنا، تقصیر..... چھوٹے کرنا

۱۷۲۱۶..... (سر کے) سارے بالوں کو منڈوا دو یا سارے چھوڑ دو۔ ابوداؤد، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۱۷..... مونچھوں کو اچھی طرح کترو۔ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ۔

مسلم، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۸..... مونچھوں کو اچھی طرح کترو اور ڈاڑھی کو چھوڑ دو اور یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو (جو اس کی مخالفت کرتے ہیں)۔

الطحاوی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۷، الضعیفۃ ۲۱۰۷، کشف الخفاء ۱۴۳۲

۱۷۲۱۹..... مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو اور ڈاڑھی کو بڑھتا چھوڑ دو۔ اور ناک کے بالوں کو اکھیڑو۔

الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۶، ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۹۔

۱۷۲۲۰... جس نے زیرناف بالوں کو نہیں کاٹا، اپنے ناخنوں کو نہیں تراشا اور اپنی مونچھوں کو مختصر نہیں کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد عن رجل من بنی غفار

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۸۳۸۔

۱۷۲۲۱... مونچھوں کے بالوں کو بالکل صاف کرو اور ڈاڑھی چھوڑو۔ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۲۲... ڈاڑھیوں کو بڑھنے دو، مونچھوں کو تراشواؤ، اپنی سفیدی (بڑھاپے) کو تبدیل کرلو اور یہود ونصاریٰ سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

مسند احمد عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۲۳... مونچھوں کو ترشوانا اور ڈاڑھی کو چھوڑو اور مجوس کی مخالفت کرو۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۲۴... مشرکین کی مخالفت کرو۔ مونچھیں صاف کرو اور ڈاڑھی پوری کرو۔ البخاری، مسلم عن ابن عمر

۱۷۲۲۵... اپنی ڈاڑھیوں کو عرضاً لو اور طولاً چھوڑو۔ ابو عبداللہ محمد بن مخلد الدوری فی جزئہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۲۲۔

۱۷۲۲۶... مونچھیں کاٹو اور ڈاڑھی چھوڑو۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۲۷... دونوں کے ساتھ (والی) مونچھیں کاٹو۔ الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر

ضعیف الجامع ۴۰۹۳۔

فطرت کی باتیں

۱۷۲۲۸... ناخن تراشنا، مونچھیں اور زیرناف بال صاف کرنا فطرت میں داخل ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۲۹... ختنہ کرنا، زیرناف بالوں کی صفائی کرنا، بغل کے بال لینا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں لینا یہ پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔

البخاری، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۳۰... فطرت میں سے زیرناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں ہلکی کرنا ہیں۔ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۳۱... فطرت میں یہ امور شامل ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال لینا، زیرناف بال صاف کرنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا اور وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا۔ ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۳۲... پانچ چیزیں فطرت کی ہیں: ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کم کرنا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال لینا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۳۳... طہارت چار چیزیں ہیں: مونچھیں کاٹنا، زیرناف بال کاٹنا، ناخن کاٹنا اور مسواک کرنا۔

مسند البزار، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۷۹ ضعیف الجامع ۳۶۶۱۔

۱۷۲۳۴... دس چیزیں فطرت کی ہیں: مونچھیں کاٹنا، ڈاڑھی چھوڑنا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، بغل کے بال لینا، زیرناف بال صاف کرنا اور استنجاء کرنا۔ مسند احمد، مسلم، الکامل لابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:...... دسواں امر فطرت کلی کرنا ہے مسلم ۱/۲۲۳۔ یہ فائدہ میں نے کتاب کے حاشیے ہی سے لیا ہے یوسف بھائی۔

۱۷۲۳۵... رسولوں کی سنت میں سے ہے: بردباری، شرم وحیاء، حجامت مسواک، عطر لگانا اور کثرت سے شادیاں کرنا۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: الالحاظ ۶۵۰ ضعیف الجامع ۵۳۰۴۔

۱۷۲۳۶ ...... چار چیزیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: شرم وحیاداری، عطرلگانا، نکاح کرنا اور مسواک کرنا۔

مسند احمد، الترمذی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی ایوب رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۱۸۴، ضعیف ابن ماجہ ۱۰۳۔

۱۷۲۳۷ ...... پانچ باتیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: حیاداری، بردباری، حجامت، مسواک اور عطر۔

التاریخ للبخاری، الحکیم، البزار، البغوی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة. شعب الایمان للبیهقی عن حصین الحطمی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۸۵۸۔

۱۷۲۳۸ ...... پانچ چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں حیاء، بردباری، حجامت، عطر اور نکاح۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۸۵۷۔

۱۷۲۳۹ ...... اپنے ناخن چھوٹے کرو، ناخنوں کے تراشے دفن کردو، انگلیوں کے جوڑ صاف کرو، کھانے سے مسوڑھے صاف کرو اور مسواک کرو اور میرے پاس اکڑتے ہوئے بدبو کے ساتھ داخل نہ ہو۔ الحکیم عن عبدالله بن کثیر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۰۹۲، الضعیفة ۱۴۷۲

۱۷۲۴۰ ...... ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، زیرناف بال صاف کرنا جمعرات کے دن کرو اور غسل کرنا، خوشبو لگانا اور لباس پہننا جمعہ کے دن کرو۔

التیمی فی مسلسلاته، مسند الفردوس للدیلمی عن علی رضی الله عنه

کلام: ...... اسنی المطالب ۹۹۳ ضعیف الجامع ۴۰۹۱۔

۱۷۲۴۱ ...... جس نے جمعہ کے دن اپنے ناخن تراش لیے وہ اگلے جمعہ تک بدی سے محفوظ رہے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عائشة رضی الله عنها

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۹۶، الضعیفة ۱۸۱۶۔

۱۷۲۴۲ ...... جس نے اپنی مونچھیں کم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ الدارقطنی فی السنن. الضعفاء للعقیلی عن زید بن ارقم

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۶۵۔

۱۷۲۴۳ ...... ڈاڑھیاں بڑھاؤ، مونچھیں گھٹاؤ، بغل کے بال صاف کرو اور ناخن چھوٹے کرو۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام: ...... ۶۱۲۴۔

۱۷۲۴۴ ...... اپنی ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۷۲۴۵ ...... اپنے خون، بال اور ناخن دفن کردیا کرو تاکہ جادوگر ان کے ساتھ کھیل نہ سکیں۔ مسند الفردوس للدیلمی عن جابر رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۶۲، الضعیفة ۲۱۷۹۔

الاکمال

۱۷۲۴۶ ...... ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھیں ترشواؤ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۷۲۴۷ ...... اپنی مونچھیں کاٹو کیونکہ بنی اسرائیل ایسا نہ کرتے تھے پس ان کی عورتیں زناکاری میں مبتلا ہوگئیں۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۷۲۴۸ ...... لیکن میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنی مونچھیں ہلکی کروں اور ڈاڑھی چھوڑ دوں۔ ابن سعد عن عبدالله بن عبدالله مرسلاً

۱۷۲۴۹ ...... جس نے سب سے پہلے اپنی مونچھیں تراشی ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔کشف الخفاء ۸۳۵۔

۱۷۲۵۰ ... جس نے جمعہ کے دن اپنی مونچھیں کم کیں ہر بال جو گرے گا اس کو اس کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۱...... اس کو لو اور اس کو چھوڑو۔یعنی مونچھیں ہلکی کرو اور ڈاڑھی چھوڑ دو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

انواع زینت کو جامع احادیث......الاکمال

۱۷۲۵۲...... فطرت پانچ چیزیں ہیں: ختنہ، زیر ناف بالوں کی صفائی، ناخن کاٹنا، بغل کے بال نوچنا اور مونچھیں تراشنا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵۳...... فطرت: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغل کے بال نوچنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، ناخن تراشنا، وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا۔الترمذی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۵۴...... زیر ناف بال مونڈنا، بڑھے ہوئے ناخنوں کو تراشنا، مونچھیں چھوٹی کرنا فطرت میں شامل ہیں۔البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۵ ...... فطرت میں کلی کرنا، ناک کا اندر پانی سے صاف کرنا، مسواک کرنا، مونچھیں کا کاٹنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال نوچنا، زیر ناف بال صاف کرنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، وضو کے بعد شرم گاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا شامل ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۵۶...... اے علی! جمعرات کو ناخن تراش لیا کر، بغل کے بال نوچ لیا کر اور زیر ناف بال صاف کر لیا کر اور جمعہ کے دن (غسل کرنے کے بعد) خوشبو لگا لیا کر اور اچھا لباس پہنا کر۔الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵۷...... اے گروہ انصار! (اپنے سفید بالوں کو) سرخ کرو، زرد کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔صحابہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل کتاب شلواریں پہنتے ہیں بجائے تہبند باندھنے کے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم شلواریں بھی پہنو اور تہبند بھی باندھو اور یوں ان کی مخالفت کرو۔ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ اہل کتاب موزے پہنتے ہیں جوتے نہیں پہنتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم موزے بھی پہنو اور جوتے بھی پہنو اور یوں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل کتاب ڈاڑھیاں کاٹتے ہیں اور مونچھیں لمبی رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم مونچھیں کاٹو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

ناخن کاٹنا......الاکمال

۱۷۲۵۸...... جمعہ کے دن ناخن تراشنا شفاء لاتا ہے اور بیماری رفع کرتا ہے۔کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا کشادگی لاتا ہے اور فقر کو بھگاتا ہے۔ابوالشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۹...... تم میں سے کوئی مجھ سے آسمان کی خبریں پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے ناخن پرندے کے ناخنوں کی طرح چھوڑ دیتا ہے (اور کاٹتا نہیں ہے) جن میں جنابت، خباثت اور گندگی جمع ہوتی رہتی ہے۔ابوداؤد عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۰...... تم میں سے کوئی مجھ سے آسمان کی خبر کے بارے میں پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے ناخنوں کو پرندے کے ناخنوں کی طرح چھوڑ دیتا ہے جن میں جنابت خباثت اور میل کچیل جمع ہوتا رہتا ہے۔پھر اس کی موجودگی میں آسمانی خبر کیسے آسکتی ہے؟

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۱...... کیوں مجھے وحی آنے میں تاخیر ہو جاتی ہے کیونکہ تم میرے ارد گرد ہوتے ہو: مسواک کرتے ہو اور نہ ناخن تراشتے ہو، نہ اپنی مونچھیں

کاٹتے ہو اور نہ انگلیوں کے جوڑوں (کے گڑھوں) کی صفائی کرتے ہو۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

فائدہ:...... پوچھا گیا یا رسول اللہ! اب کے جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے پاس آنے میں دیر کردی؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲۶۲...... کیا بات ہے مجھے وحی نہیں آتی کیونکہ تمہارے میل کچیل تمہارے ناخنوں اور پوروں میں موجود ہیں۔

عبدالرزاق عن قیس بن ابی حازم، مرسلاً، البزار عنه عن عبداللہ وقال: لایعلم احد اسنده الاالضحاک بن زید، قال ابن حبان: الضحاک لایجوز الاحتجاج به

کلام:...... روایت کی سند میں ضحاک راوی ہے جو اس کو سنداً بیان کرتا ہے اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ضحاک قابل حجت راوی نہیں ہے۔

۱۷۲۶۳...... کیا بات ہے مجھے وحی نہیں آتی کیونکہ تم میں سے کسی کے ناخنوں میں میل کچیل جمع ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنهما، شعب الایمان للبیهقی عن قیس بن ابی حازم مرسلاً

بالوں میں کنگھی کرنا اوران کا (اکرام کرنا) خیال رکھنا......الاکمال

۱۷۲۶۴...... اپنے بالوں کا اکرام کر اور ان کو سنوار کر رکھ۔ النسائی، ابن منیع، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ رضی اللہ عنه

۱۷۲۶۵...... بالوں کا اکرام کیا کرو (یعنی خیال رکھا کرو)۔ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۸۔

۱۷۲۶۷...... جس کے بال ہوں وہ ان کا اکرام کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ان کا اکرام کیا ہے؟ فرمایا: ہر روز تیل لگائے اور کنگھی کرے۔

ابو نعیم فی تاریخ اصبهان، ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... روایت کی سند میں اسحاق بن اسماعیل الرملی ہے۔ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہوں نے اپنی یادداشت کے ساتھ کئی احادیث بیان کی ہیں اور ان میں خطا کھائی ہے۔ امام نسائی نے ان کو صالح فرمایا ہے۔ کنز العمال

۱۷۲۶۸...... ان کا اکرام کر اور ان میں تیل لگا۔ البغوی عن جابر رضی اللہ عنه

فائدہ:...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شانوں تک بال تھے، انہوں نے آپ ﷺ سے ان کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲۶۹...... ایک دن یا اس سے زیادہ چھوڑ کر کنگھی کیا کر۔ الدیلمی عن عبداللہ بن مغفل

مونڈنے کی ممانعت

۱۷۲۷۰...... پچھنے لگوانے کے سوا گدی کے بال منڈوانا مجوسی پن ہے۔ ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنهما

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۷۴۰۔

۱۷۲۷۱...... حضور اکرم ﷺ نے (صرف) گدی کے بال صاف کرانے سے منع فرمایا، مگر پچھنے لگواتے وقت۔

الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنهما

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۰۶۴۔

۱۷۲۷۲..... بڑھاپا نور ہے۔ جس نے بڑھاپے (سفید بالوں) کو اکھیڑا اس نے اسلام کا نور اکھیڑ دیا۔ آدمی جب چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اللہ پاک اس کو تین امراض سے بچا لیتے ہیں: جنون، جذام اور برص۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... تحذیر المسلمین ۱۴۰، ضعیف الجامع ۳۴۵۱، الضعیفۃ ۲۳۵۳۔

۱۷۲۷۳..... حضور اکرم ﷺ نے سفید بالوں کو نوچنے سے منع فرمایا۔ الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۷۲۷۴..... سفید بالوں کو نہ اکھیڑو۔ ہر مسلمان جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ اس کے لیے قیامت کے روز باعث نور ہوگا۔ ابو داؤد عن ابن عمرو

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۶۶۔

۱۷۲۷۵..... جو بال بگاڑ کر مثلہ کرے (سزاءً) اپنے یا کسی کے سر کے بال مونڈے یا بدھیئت کرے) تو اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۵۴، الضعیفۃ ۴۲۱۔

۱۷۲۷۶..... حضور اکرم ﷺ نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن چھوڑ کر۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن عبداللہ بن مغفل

کلام:..... المعلۃ ۲۵۰۔

الاکمال..... سفید بال مومن کا نور ہے

۱۷۲۷۷..... سفید بالوں کو مت اکھیڑو۔ کیونکہ وہ اسلام میں نور ہے۔ ہر مسلمان جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا۔ ابو داؤد، الشیرازی فی الالقاب، الخطیب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۷۲۷۸..... سفیدی کو مت نوچو۔ کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہے، جو مسلمان اسلام میں بوڑھا ہو جائے اللہ پاک اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک برائی مٹائے گا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عمرو

۱۷۲۷۹..... سفیدی کو مت اکھیڑو، بے شک وہ قیامت کے دن نور ہوگا اور جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے، ایک برائی مٹائی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... صرف سفید بالوں کو نوچنا اکھیڑنا اور کاٹنا منع ہے لیکن اگر مہندی وغیرہ کے ساتھ ان کو رنگ لیا جائے تو ممنوع نہیں بلکہ مستحسن ہے جیسا کہ بعض احادیث میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو جو بالکل سفید بالوں والے تھے بالوں کا رنگ بدلنے کا حکم دیا گیا۔

۱۷۲۸۰..... جو شخص جان بوجھ کر سفید سفید بالوں کو نوچے وہ بال قیامت کے دن اس کے لیے نیزے بن جائیں گے جو اس کو آ کر لگیں گے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... التنکیت والافادۃ ۱۵۰

۱۷۲۸۱..... کوئی شخص اپنی ڈاڑھی طول سے نہ لے بلکہ ڈاڑھی کے جانبین لے لے۔ الخطیب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۱۶۰، ترتیب الموضوعات ۸۱۱، التنزیہ ۲۷۴/۲۔

۱۷۲۸۲..... اللہ تعالیٰ نے ان بالوں کو (نسک) قابل تکریم شے بنایا ہے اور ظالموں کے لیے ان کو سزاء اور عبرت بنایا ہے۔

عبدالجبار بن عبداللہ الخولانی فی تاریخ داریا و ابن عساکر عن عمر بن عبدالعزیز

فائدہ:..... حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عبیدۃ بن عبدالرحمن سلمی کو لکھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم سر اور ڈاڑھی منڈوا دیتے ہو۔ حالانکہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔

حجام کے آئینے میں دیکھنا......الاکمال

۱۷۲۸۳ ... حجام کے آئینے میں دیکھنا گھٹیا پن ہے۔ الدیلمی عن خالد بن عبداللہ عن ابی طوالة عن انس رضی اللہ عنه
کلام: ...... کشف الخفاء ۲۸۵۹۔

انگوٹھی پہننا

۱۷۲۸۴ ...... انگوٹھی اس اور اس انگلی کے لیے ہے یعنی چھنگلیا اور اس کے ساتھ والی کے لیے ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنه
کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۰۴۷۔

۱۷۲۸۵ تحقیق پتھر کے نگینے والی انگوٹھی پہنو، وہ مبارک چیز ہے۔ الضعفاء للعقیلی، ابن لآل فی مکارم الاخلاق، الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیهقی، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، مسند الفردوس عن عائشة رضی اللہ عنها
کلام: ...... الاسرار المرفوعة ۱۳۳ تذکرة الموضوعات ۱۵۹ ترتیب الموضوعات ۸۱۹۔

۱۷۲۸۶ تحقیق پتھر کی انگوٹھی پہنو وہ فقر و فاقے کو رفع کرتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنه
کلام: ...... ترتیب الموضوعات ۸۲۱، التنزیہ ۲/۲۸۰۔

۱۷۲۸۷ ...... حضور اکرم ﷺ نے۔ مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۲۸۸ ...... حضور علیہ السلام نے سونے کی انگوٹھی اور لوہے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۷۲۸۹ ...... ہم نے انگوٹھی رکھ لی ہے اور اس کا یہ نقش بنالیا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی اس نقش پر نقش نہ بنائے (کیونکہ وہ سرکاری مہر ہے)۔
البخاری، النسائی، ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنه

۱۷۲۹۰ ...... میں نے چاندی کی انگوٹھی لی ہے اور اس پر محمد رسول اللہ کا نقش بنوایا ہے لہٰذا کوئی شخص ایسا نقش نہ بنوائے۔
مسند احمد، البخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنه

۱۷۲۹۱ ...... کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش نہ بنوائے۔ مسلم، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۷۲۹۲ ...... کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش بنوائے۔ مسلم، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۷۲۹۳ ...... انگوٹھی چاندی کی بنالے اور سونے کی نہ بنا۔ ابن ابی شیبه عن بریدة رضی اللہ عنه
کلام: ...... ضعیف الجامع ۹۶۔

۱۷۲۹۴ ...... اللہ پاک ایسی ہتھیلی کو پاک نہ کرے جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن مسلم بن عبدالرحمن
کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۰۹۸۔

۱۷۲۹۵ ...... کیا بات ہے میں تجھ پر اہل نار (جہنم) کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ یعنی لوہے کی انگوٹھی۔ ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن بریدة

۱۷۲۹۶ ...... تم میں سے کوئی آگ کا انگارہ لیتا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۷۲۹۷ ...... سونے کی انگوٹھی پہننے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ الترمذی عن عمران بن حصین

۱۷۲۹۸ ...... جو زرد یاقوت کی انگوٹھی پہن لے وہ طاعون سے محفوظ ہو جائے گا۔ ابن زنجویه فی کتاب الخواتیم عن علی وسنده ضعیف

۱۷۲۹۹ ...... جو اس جیسی انگوٹھی پہننا چاہے پہن لے مگر ایسا نقش نہ بنوائے۔ النسائی عن انس رضی اللہ عنه
فائدہ: ...... ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ انگوٹھی پہن کر نکلے تو لوگوں کو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۰ کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اس کے ہاتھ میں آگ کا انگارہ میرے چہرے پر منعکس ہو رہا ہے۔ مستدرک الحاکم وتعقب عن جابر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابن دغنہ نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۱ اس پر بڑا انگارہ ہے۔ مسند احمد عن یعلی بن مرة

فائدہ:.... رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۲ تم میں سے کوئی آگ کا انگارہ لیتا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:.... رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو نکلوا کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

خضاب

۱۷۳۰۳ مہندی کے ساتھ خضاب لگاؤ۔ کیونکہ وہ پاکیزہ خوشبو ہے اور دل کو تسکین بخشتی ہے۔

مسند ابی یعلی، الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.... روایت کی سند میں حسن بن دعامہ ہے جو عمر بن شریک سے روایت کرتا ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں کو ضعفاء میں شامل کیا ہے۔ فیض القدیر ۱/ ۲۰۸۔

۱۷۳۰۴ مہندی کے ساتھ خضاب لگاؤ، وہ تمہارے شباب، جمال اور نکاح کو خوشگوار بناتا ہے۔

البزار، ابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ، ابونعیم فی المعرفة عن درهم

کلام:.... اسنی المطالب ۲۴۷، التنکیت والافادة ۱۴۸ میں اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کی سند میں عبدالرحمن بن الحارث الغنوی ہے، جس پر میزان میں لایعتمد علیہ کا حکم دیا گیا ہے یعنی اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ فیض القدیر ۱/ ۲۰۹۔

۱۷۳۰۵ خضاب لگاؤ، مانگ نکالو اور یہود کی مخالفت کرو۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.... روایت کی سند میں حارث بن عمران الجعفری ہے۔ میزان میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حارث ثقات پر حدیثیں گھڑتا ہے۔ فیض القدیر ۱/ ۲۰۹۔ نیز روایت کے ضعف کے حوالہ کے لیے دیکھئے: ذخیرة الحفاظ ۱۳۹، ضعیف الجامع ۲۲۹۔

۱۷۳۰۶ مہندی کے ساتھ خضاب کرو، بے شک ملائکہ مؤمن کے خضاب لگانے سے خوش ہوتے ہیں۔

الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.... تحذیر المسلمین ۸۳، کشف الخفاء ۱۵۴۔

سیاہ خضاب سے اجتناب کرنا

۱۷۳۰۷ اس کو لے جاؤ یعنی ابوقحافہ کو ان کی کسی عورت کے پاس وہ ان کے (سفید بالوں کے) رنگ کو تبدیل کردیں، ہاں کالے نہ کرنا۔

مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۸ اس (سفید رنگ) کو کسی رنگ کے ساتھ بدل دو اور سیاہ رنگ کرنے سے اجتناب کرنا۔

مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجه عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۹ افضل چیز جس کے ساتھ تم سفید بالوں کو بدلو وہ مہندی اور کتم ہے (کتم ایک جڑی بوٹی ہے جس کے ساتھ بال قدرے سیاہ ہوجاتے ہیں)۔

النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۵۱۔

۱۷۳۱۰...... اچھی چیز جس کے ساتھ تم خضاب لگاؤ یہ کالا رنگ ہے، یہ تمہاری عورتوں کو تمہارے اندر رغبت دلانے والا اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا ڈر بٹھانے والا ہے۔ابن ماجه عن صهيب رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۹۳، ضعیف الجامع ۱۳۷۵۔

۱۷۳۱۱...... یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو رنگتے نہیں ہیں تم ان کی مخالفت کرو۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۳۱۲...... سب سے اچھی چیز جس کے ساتھ تم اس سفیدی کو بدلو مہندی اور کتم ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۷۳۱۳...... سب سے پہلے جس نے مہندی اور کتم کے ساتھ بالوں کو رنگا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔اور سب سے پہلے جس نے سیاہ رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا وہ فرعون تھا۔ مسند الفردوس للديلمی، ابن النجار عن انس رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۴۵۔

۱۷۳۱۴...... اپنے بڑھاپے کو مہندی کے ساتھ ملالو۔ یہ تمہارے چہروں کو خوبصورت کرے گا تمہارے منہ کو خوشبودار رکھے گا اور تمہاری جماع کو کثرت (وقوت) بخشے گا۔مہندی جنت کی خوشبوؤں کی سردار ہے۔مہندی کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرتی ہے۔

ابن عساكر عن انس رضی الله عنه

کلام:...... التنکیت والافاد،۱۴۹، ضعیف الجامع ۳۴۰۸۔

سیاہ رنگ کافروں کا خضاب ہے

۱۷۳۱۵...... زرد رنگ مؤمن کا خضاب ہے، سرخ رنگ مؤمن کا خضاب ہے اور سیاہ رنگ کافر کا خضاب ہے۔

الكبير للطبرانی، مستدرک الحاكم عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۵۵۳، النافلة ۱۲۳۔

۱۷۳۱۶...... تم خضابوں کے سردار مہندی کو لگاؤ جو کھال کو خوشبودار اور اچھا کرتی ہے اور جماع۔ ہم بستری میں زیادتی کا باعث بنتی ہے۔

ابن السنی، ابونعيم عن ابی رافع

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۷۸۵، المتناهیہ ۱۱۵۱۔

۱۷۳۱۷...... سفید بالوں کا رنگ تبدیل کرلو اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۹۹، المعلۃ ۱۰۲۔

۱۷۳۱۸...... سفیدی کو تبدیل کرلو اور سیاہی کے قریب نہ جاؤ۔مسند احمد عن انس رضی الله عنه

الاکمال

۱۷۳۱۹...... اس کو اس کی کسی عورت کے پاس لے جاؤ وہ اس (کے سفید بالوں) کا رنگ کسی چیز کے ساتھ تبدیل کردے گی۔سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ابوقحافہ کو لایا گیا۔ان کا سر بالکل سفید تھا۔پھر آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۲۰ ... سفیدی بدلنے کے لیے افضل چیز مہندی اور کتم ہے۔ النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۵۱۔

۱۷۳۲۱ ... اپنی سفیدی بدلنے کے لیے تمہارے واسطے بہترین مہندی اور کتم ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی:حسن صحیح، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، ابن ابی عاصم، ابن سعد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۳۲۲ ... زرد اور سرخ رنگ لگانے والوں کو خوش آمدید ہو۔ الحسن بن سفیان، ابن ابی عاصم فی الآحاد، البغوی، الباوردی. ابن قانع، ابن السکن، الکبیر لنطبرانی عن حسان بن ابی جابر السلمی

فائدہ: ...... حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ کچھ نے اپنی ڈاڑھیوں کو زرد رنگ اور کچھ نے سرخ رنگ میں رنگا تھا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

کلام: ...... امام ابن السکن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں نظر ہے۔

۱۷۳۲۳ ... اسلام کا خضاب زرد رنگ ہے اور ایمان کا خضاب سرخ رنگ ہے۔ الدیلمی عن عبداللہ بن ہداج

۱۷۳۲۴ ... ان بالوں کے رنگ کو نہ بدلا کرو۔ جوان کو ضرور ہی بدلنا چاہے وہ مہندی اور کتم کے ساتھ بدلے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۵ ... تم پر خضاب کی سردار مہندی لازم ہے وہ کھال کو اچھا کرتی ہے اور جماع میں زیادتی کرتی ہے۔

ابن السنی، ابونعیم، الدیلمی عن ابی رافع

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۷۸۵، المتناھیۃ ۱۱۵۱۔

۱۷۳۲۶ ... اس (سفید رنگ) کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کرلو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۷ ... اس سفید رنگ کو بدل لو، اہل کتاب کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو ڈاڑھی کو بڑھتا ہوا چھوڑ دو اور مونچھیں کاٹتے رہو۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۸ ... سفیدی بدل لو اور یہود کے ساتھ مشابہت اختیار کرو اور نہ سیاہ رنگ استعمال کرو۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۹ ... سفیدی کو بدل دو اس سے تمہاری جوانی، خوبصورتی اور عورتوں کے ساتھ جماع کرنے میں اضافہ ہوگا۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۳۰ ... اس کو بدل دو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

خضاب لگانے میں ممنوعات چیزوں کا بیان

۱۷۳۳۱ ... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص کو (نظر رحمت سے) نہ دیکھے گا جو سیاہ رنگ کا خضاب استعمال کرے۔ ابن سعد عن عامر، مرسلاً

۱۷۳۳۲ ... ایک قوم آخر زمانے میں سیاہ رنگ کا خضاب لگائے گی کبوتر کے پپوٹوں کی طرح، وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گے۔

ابوداؤد، النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں عبدالکریم ہے جس کی حدیث قابل حجت نہیں ہوتی اسی کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔ عون المعبود ۱۱/۲۶۶۔

سیاہ خضاب پر وعید شدید

۱۷۳۳۳..... جس نے سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب کیا اللہ پاک قیامت میں اس کو سیاہ چہرہ بنائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... جنۃ المرتاب ۳۸۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۸۵۔

۱۷۳۳۴..... جو اسلام میں بوڑھا ہوگیا یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا جب تک کہ اس کو تبدیل نہ کرے۔

الحاکم فی الکنی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۶۳۹، المشتھر ۱۵۱

۱۷۳۳۵..... اللہ تعالیٰ انتہائی سیاہ بال بنانے والے بوڑھے سے نفرت فرماتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۰۵، ضعیف الجامع ۱۶۸۸۔

۱۷۳۳۶..... جس نے سیاہ رنگ کا خضاب کیا قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر (رحمت) نہ کرے گا اور جس نے سفید بالوں کو نوچا اللہ پاک قیامت کے دن آگ کے گرز بنادے گا۔ مستدرک الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

خوشبو

۱۷۳۳۷..... مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو مہکے اور اس کا رنگ مدہم ہو۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو مدہم ہو۔

الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۳۸..... مردوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو تیز ہو اور رنگ ہلکا ہو۔ عورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہلکی اور رنگ تیز ہو۔

الضعفاء للعقیلی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۱۳۔

۱۷۳۳۹ آدمیوں کی بہترین خوشبو تیز مہک والی مدہم رنگ والی ہے اور عورتوں کی بہترین خوشبو تیز اور شوخ رنگ والی ہلکی خوشبو ہے۔

الترمذی عن عمران بن حصین

۱۷۳۴۰..... جب تم میں سے کسی کو خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو واپس نہ کرے کیونکہ خوشبو جنت سے نکلی ہے۔

ابو داؤد فی مراسیلہ، النسائی عن عثمان النھدی مرسلاً

۱۷۳۴۱..... بہترین خوشبو مشک ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۲..... کرامت (کوئی عزت دے تو اس) کو قبول کرو۔ بہترین کرامت خوشبو ہے جس کا بوجھ ہلکا ہے اور خوشبو عمدہ ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الاوسط للطبرانی عن زینب بنت جحش

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۵۹۔

خوشبو کا ہدیہ رد نہ کرنا

۱۷۳۴۳..... جس پر خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو رد نہ کرے کیونکہ یہ ہلکا بوجھ ہے لیکن اچھی خوشبو ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۴ ... اہل جنت کی خوشبوؤں کی سردار مہندی ہے۔الکبیر للطبرانی، التاریخ للخطیب عن ابن عمرو

کلام:......الاسرار المرفوعۃ ۴۶۵، اسنی المطالب ۱۶۷۔

۱۷۳۴۵ ... مرزنجوش (دونا مروا) ضرور لو اور اس کو سونگھو وہ بند ناک کے نتھنوں کے لیے بہترین چیز ہے۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......التنکیت والافادہ ۱۴۵، ضعیف الجامع ۷۷۷۴۔

۱۷۳۴۶ ... مجھے دنیا کی خوشبوؤں میں صرف خوشبو اور عورتیں محبوب ہیں۔ ابن سعد عن میمون مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۴۹۸۱، النوافح ۱۶۷۰۔

۱۷۳۴۷ ... تمہاری عمدہ خوشبوؤں میں مشک ہے۔النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۸ ... مشک عمدہ ترین خوشبو ہے۔مسلم، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۹ ... آپ علیہ السلام نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۰ ... اگر میں تم کو حکم دیتا کہ اس کو (زعفران) کو دھو دیا جائے (تو اچھا ہوتا)۔مسند احمد، ابوداؤد، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۹۹۷۔

الاکمال

۱۷۳۵۱ ... مشک عمدہ خوشبو ہے۔مسلم، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۲ ... جب تم میں سے کسی کے پاس خوشبو لائی جائے تو وہ اس کو چھوئے اور جب حلوی پیش کیا جائے تو اس میں سے کچھ ضرور کھائے۔

الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فضالۃ بن الحصین عطار اس حدیث میں متفرد ہے اور اس حدیث کو بیان کرنے میں متہم بھی ہے۔جس کی وجہ سے حدیث موضوع ہے، دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۸۔

۱۷۳۵۳ ... جب تم میں سے کسی کو اچھی خوشبو پیش کی جائے وہ اس میں سے ضرور استعمال کرے۔الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۴ ... جب کسی کے سامنے خوشبو رکھی جائے وہ ضرور لگائے اور اس کو رد نہ کرے۔اور جب کسی کے سامنے حلوہ رکھا جائے تو وہ اس سے ضرور کھائے اور رد نہ کرے۔الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند غیر قوی ہے۔کنزالعمال

۱۷۳۵۵ ... خوشبو کو رد نہ کرو اور نہ شہد کا گھونٹ رد کرو جب تمہارے پاس کوئی لائے۔ابونعیم فی المعرفۃ عن محمد بن شرحبیل

کلام:......ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحیح نام محمود بن شرحبیل ہے جس کی سند ضعیف ہے۔

خوشبو میں ممنوع باتوں کا بیان

۱۷۳۵۶ ... جا غسل کر، پھر غسل کر آئندہ یہ نہ لگا۔الترمذی، حسن، عن یعلی بن مرۃ

فائدہ:......نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ خلوق خوشبو لگائی ہوئی ہے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

زیورات اور ریشم

۱۷۳۵۷..... سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہیں اور میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ارقم و عن واثلة

۱۷۳۵۸..... سونا مشرکوں کا زیور ہے، چاندی مسلمانوں کا زیور ہے اور لوہا اہل جہنم کا زیور ہے۔ الزمخشری فی جزئه عن انس رضی الله عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۰۶۴۔

۱۷۳۵۹..... مجھے اپنی امت پر سونے سے زیادہ ان پر دنیا کے ٹوٹ پڑنے کا خوف ہے۔ پس کاش کہ میری امت سونا نہ پہنے۔ مسند احمد عن رجل

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۸۲۰

۱۷۳۶۰..... سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور ان کے مردوں پر حرام ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۷۳۶۱..... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھے وہ سونا پہنے اور نہ ریشم۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۷۳۶۲..... جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

۱۷۳۶۳..... جس نے ریشم کا کپڑا پہنا، قیامت کے دن اللہ اس کو آگ کا کپڑا پہنائے گا۔ مسند احمد عن جویریة

۱۷۳۶۴..... نبی اکرم ﷺ نے دیباج، حریر اور استبرق۔ ریشم کی مختلف اقسام پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ماجه عن البراء رضی الله عنه

الاکمال

۱۷۳۶۵..... جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا حلقہ پہنائے تو وہ اس کو سونے کا ہار پہنادے۔ اور جو اپنے محبوب کو آگ کا طوق پہنانا چاہے وہ اس کو سونے کا طوق پہنادے۔ جو اپنے محبوب کو آگ کے کنگن پہنانا چاہے وہ اس کو سونے کا کنگن پہنادے۔ لہٰذا تم پر چاندی لازم ہے اس کے ساتھ کھیلو۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی عن سهل بن سعد

۱۷۳۶۶..... یہ آگ کے دو انگارے ہیں۔ مسند احمد عن امرأة

فائدہ:..... ایک صحابیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر سونے کی دو بالیاں دیکھیں تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۶۷..... ہم نے عورتوں کو ورس اور ابر (مویشی) ملنے کا حکم دے دیا۔ ورس (تل کی مانند ایک گھاس) جس سے رنگائی کا کام لیا جاتا ہے ان کے پاس یمن سے آنے گی اور مویشی جزیہ والے ذمی لوگوں سے لیے جائیں گے۔

ابونعیم، الکبیر للطبرانی عن حرب بن الحارث المحاربی

۱۷۳۶۸..... کسی بھی عورت کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ چاندی کے موتی بنائے اور پھر زعفران میں اس کو خلط ملط کرلے وہ سونے کی طرح ہوجائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید

۱۷۳۶۹..... کیا میں تجھے اس سے اچھی چیز نہ بتاؤں تو اس کو چاندی کی بنا کر خلوق خوشبو اور رنگ میں ملالے۔ وہ سونے کی طرح ہوجائے گی۔

الخطیب عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۳۷۰..... عورتوں کے لیے دو چیزوں کی تباہی ہے سونا اور زعفران۔ ابونعیم عن عنزة الاشجعیه

کتاب الزینت...... قسم الافعال

زیب وزینت کی ترغیب

۱۷۳۷۱...... ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ پر رسول اللہ ﷺ نے دو پرانے کپڑے دیکھے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: پھراپنی جان پر انعام کر (خرچ کر) جس طرح اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا: ایک آدمی کا میرے پاس آنا ہوا تھا میں نے اس کی مہمانی کی تھی۔ لیکن جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے میری مہمانی نہیں کی کیا میں اس کی مہمان نوازی کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن النجار

۱۷۳۷۲...... عمر بن ابراہیم ایوب بن یسار سے وہ محمد بن المنکدر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سفید کپڑوں میں ملبوس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آپ علیہ السلام ان کو دیکھ کر مسکرائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! خوبصورتی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: حق بات کو صحیح طرح ادا کرنا۔ پوچھا: کمال کیا ہے؟ فرمایا: سچائی کے ساتھ اچھا کام کرنا۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر، ابن النجار

کلام:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمر (بن ابراہیم) اس روایت میں متفرد ہے اور وہ قوی راوی نہیں۔

۱۷۳۷۳...... ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عباس بن عبدالمطلب صاف ستھری اجلی رنگت میں عمدہ جوڑا زیب تن کئے ہوئے تشریف لائے۔ اور آپ کے سر کے بالوں کی دو مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ ان کو دیکھ کر مسکرا اٹھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ اللہ آپ کو ہنستا رکھے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا! مجھے آپ کے جمال اور حسن نے خوش کردیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آدمی کی خوب صورتی کس میں ہے؟ ارشاد فرمایا: زبان میں۔ ابن عساکر

کلام:...... روایت محل کلام ہے: المشتہرۃ ۳۲۹، کشف الخفاء ۱۰۷۵۔

باب زینت کی انواع میں...... مردوں کی زینت

سرمہ لگانا

۱۷۳۷۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رمضان کے مہینے میں نبی اکرم ﷺ کے نکلنے کا انتظار کیا کہ آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے۔ آپ رضی اللہ عنہا (آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ) نے آپ کو اتنا سرمہ لگایا ہوا تھا کہ آپ کی آنکھیں سرمہ سے بھری ہوئی تھیں۔ الحارث

بال منڈوانا، چھوٹے کرانا اور ناخن کٹوانا

۱۷۳۷۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گدی کے بال استرے کے ساتھ صاف کرانے سے منع فرمایا، مگر پچھنے (سینگی) لگواتے وقت۔ الاوسط، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ وابن النجار، ابن عساکر

کلام:...... روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۳۷۶...... حضرت علاء بن ابی عائشہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حلاق (بال مونڈنے والے

حجام) کو بلوایا۔ اس نے استرے کے ساتھ آپ کے بال صاف کئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! یہ سنت نہیں ہے، لیکن نورہ (ہڑتال، چونا) عیش وعشرت کا کام ہے، جو مجھے پسند نہیں ا۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۳۷۷...... محمد بن ربیعہ بن الحارث سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے بال لمبے تھے اور ہم مقام ذوالحلیفہ میں تھے۔ محمد کہتے ہیں: میں اپنی اونٹنی پر تھا اور ذی الحج ماہ تھا، میرا حج کا ارادہ تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سر کے بال چھوٹے کرانے کا حکم دیا تو میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ ابن سعد

۱۷۳۷۸...... حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈوانے (صاف کرانے) سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ مثلہ ہے (شکل بگاڑنے کی صورت)۔ ابن جریر

۱۷۳۷۹...... محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن اپنی مونچھیں اور ناخن صاف کرتے تھے۔ ابونعیم

۱۷۳۸۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قزع۔ کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑنے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر، الکامل لابن عدی

۱۷۳۸۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر ماہ نورہ (چونا) استعمال کرتے تھے (یعنی زیر ناف بالوں کی صفائی کے لیے) اور ہر پندرہ دنوں میں ناخن کاٹتے تھے۔ ابن عساکر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۵۳۶، الضعیفۃ ۱۷۵۰۔

۱۷۳۸۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے اپنی پیشانی پر بال سیدھے جہاں تک بھی جاتے ماشاء اللہ پھر ان میں (بیچ کی) مانگ نکالتے۔ ابن عساکر

۱۷۳۸۳...... حضرت عمرو بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بالوں اور ناخنوں کی صفائی سے طہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مسدد

۱۷۳۸۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جمعرات کے روز ناخن کاٹتے تھے۔ پھر فرمایا: اے علی! ناخن کاٹنا، بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا جمعرات کے دن کیا کرو اور جمعہ کے روز غسل کیا کرو، خوشبو لگایا کرو اور صاف لباس پہنا کرو۔ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد التیمی فی مسلسلاتہ والدیلمی

۱۷۳۸۵...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر کے بال بالکل صاف کرنے یعنی مونڈنے سے منع فرمایا (صرف دوران حج معمولی چھوٹے کرانے کا حکم دیا)۔ البزار وسندہ حسن

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۱۵۷، ضعیف الجامع ۵۹۹۸۔

۱۷۳۸۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عجمی وفد جنہوں نے اپنی ڈاڑھیاں منڈوا رکھی تھیں اور مونچھیں بڑھا رکھی تھیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کی مخالفت کرو مونچھیں صاف کراؤ اور ڈاڑھی چھوڑ دو۔ ابن النجار

زیرناف بال صاف کرنا

۱۷۳۸۷...... ہمیں ہشام نے ابوالمشر ف لیث بن ابی اسد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت نقل کی کہ:

رسول اللہ ﷺ جب زیرناف بالوں پر چونا ملتے تو اپنے ہاتھ سے ملتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۳۸۸...... محمد بن قیس اسدی ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوہے (یعنی استرے) کے ساتھ زیرناف بالوں کی صفائی کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: آپ نورہ (چونا) کیوں نہیں استعمال کرتے؟ فرمایا: وہ عیش وعشرت کا کام ہے جو ہمیں پسند نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی

انگوٹھی پہننا

۱۷۳۸۹..... حضرت عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے دائیں ہاتھ میں ایک یا دو دفعہ انگوٹھی پہنتے تھے۔

ابن عساکر، ابن النجار

۱۷۳۹۰..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ابن سعد، البخاری، مسلم، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۳۹۱..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے سوا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی نے انگوٹھی پہنی ہو۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۳۹۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا: اس کو نکال دے۔اس نے نکال دی پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہے۔پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔مسند احمد، رجالہ ثقات لکنہ منقطع

۱۷۳۹۳..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنی انگوٹھیوں میں نقش نہ کرو اور نہ عربی لکھو۔

ابن ابی شیبہ، الطحاوی

۱۷۳۹۴..... ابن سیرین رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتارنے کا حکم فرمایا۔آدمی نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میری انگوٹھی لوہے کی ہے (جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس (سونے) سے زیادہ بدبودار ہے۔ المصنف لعبدالرزاق، شعب الایمان للبیھقی

۱۷۳۹۵..... ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔ابن سعد

۱۷۳۹۶..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگوٹھیوں میں عربی میں کچھ لکھنے سے منع فرمایا۔

رواہ ابن سعد

۱۷۳۹۷..... حضرت عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال (گورنروں) کو لکھا: تم جس انگوٹھی میں عربی نقش دیکھو اس کو توڑ دو، انہوں نے عبسہ بن فرقد عامل کی انگوٹھی میں یہ بات پائی لہٰذا اس کو توڑ دیا۔ ابن سعد

۱۷۳۹۸..... قیس کے غلام عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اور زیاد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زیاد کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے سونے کی انگوٹھی رکھی ہے؟ ابوموسیٰ بولے: میری انگوٹھی تو لوہے کی ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ بری یا فرمایا خبیث ہے۔لہٰذا جو شخص تم میں سے انگوٹھی پہننا چاہے وہ چاندی کی انگوٹھی پہنے۔ابن سعد، مسدد

مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی حرام ہے

۱۷۳۹۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی، اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندر کی طرف کرالیا۔پھر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں (سونے کی) بنوالیں۔تب نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اس کو نہیں پہنتا۔ابن عساکر

۱۷۴۰۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۳۰، المتناھیۃ ۱۱۵۷۔

۱۷۴۰۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ نے وہ انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا تم آگ کا انگارہ لیتے ہو اور اپنے ہاتھ میں رکھ لیتے ہو۔ مسلم

۱۷۴۰۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن عساکر

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۳۰، المتناھیۃ ۱۱۵۷۔

۱۷۴۰۳...... ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، قسی، رنگے ہوئے کپڑوں، درندوں کی کھالوں اور چیتے کی کھال کو حرام قرار دیا۔ الکبیر للطبرانی

کلام:...... مذکورہ روایت کی سند میں یزید بن ربیعہ رجبی متروک راوی ہے مجمع الزوائد ۱۴۵/۵

۱۷۴۰۴...... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ النسائی

۱۷۴۰۵...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے غلام سفیان جن کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات تھی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا۔ آپ کے پاس ایک انصاری صحابی آیا جس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کیا: کیا میں پیتل کی انگوٹھی بنالوں؟ فرمایا: کیا بات ہے تم سے بتوں کی بو آرہی ہے؟ پوچھا: کیا میں سونے کی انگوٹھی بنالوں؟ فرمایا: کیا بات ہے میں تم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ نیز فرمایا: اس کو چاندی کی بنالے اور سونے کی نہ بنا۔ المخلصی فی حدیثه

۱۷۴۰۶...... حضرت خالد بن سعید سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ہاتھ میں انگوٹھی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے خالد! یہ کیسی انگوٹھی ہے؟ میں نے عرض کیا: انگوٹھی ہے میں نے بنائی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری طرف پھینک۔ میں نے انگوٹھی آپ علیہ السلام کی طرف بڑھادی۔ آپ نے دیکھا تو وہ لوہے کی انگوٹھی تھی جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ اس کا نقش کیسا ہے! میں نے عرض کیا: محمد رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے اس کو لے لیا اور پہن لیا۔ پس وہی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں تھی۔

الطحاوی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم

۱۷۴۰۷...... عبد خیر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چار انگوٹھیاں تھیں۔ ایک میں یاقوت تھا جو (مال وغیرہ) پانے کے لیے تھا، ایک میں فیروزہ تھا مدد کے حصول کے لیے۔ یاقوت کا نقش تھا: لا الٰہ الا اللّٰہ الملک الحق المبین، فیروزہ کا نقش تھا: اللّٰہ الملک چینی لوہے کی انگوٹھی کا نقش تھا العزۃ للّٰہ اور عقیق کا نقش تین سطریں تھیں: ماشاء اللّٰہ لاقوۃ الا باللّٰہ استغفر اللّٰہ.

الحاکم فی التاریخ، الصابونی فی المأتین، ابو عبدالرحمن السلمی فی امالیه

کلام:...... سند میں ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی ہے۔ جس کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ کنز العمال

۱۷۴۰۸...... عبداللہ بن نافع، عاصم بن عمر بن حفص، جعفر بن محمد عن ابیہ کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن النجار

فائدہ:...... ظاہر بات یہ ہے کہ اسناد میں راوی کو وہم ہوگیا ہے اور اصل اسناد علی بن الحسین۔ سے مروی ہے نہ کہ علی بن ابی طالب سے۔ اور روایت مرسل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش

۱۷۴۰۹...... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نقش نعم القادر

اللہ تھا۔ اللہ بہترین قادر ہے

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش عقلت فاعمل تھا (تو سمجھ گیا ہے اب عمل کر)۔ الدینوری

۱۷۴۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ الکجی

۱۷۴۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ میں انگوٹھی اس میں یا اس میں پہنوں، یعنی انگوٹھے، اس کے برابر اور اس کے برابر (درمیانی والی) تینوں انگلیوں میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابو داؤد، الحمیدی، مسند احمد، العدنی، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الکجی، ابو عوانہ، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۱۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

ابو داؤد، الترمذی فی الشمائل، النسائی، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۱۳ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی اندر کی جانب رکھتے تھے۔

الضیاء للمقدسی

۱۷۴۱۴ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، تخت لباس درندوں کی کھالیں پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ، الطحاوی، ابن حبان، البخاری، مسلم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۴۱۵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا آپ نے فرمایا: اس کو پھینک دے۔ پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ بری ہے۔ پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔ اس سے آپ ﷺ نے سکوت فرمایا۔ الجند یسابوری

۱۷۴۱۶ حضرت عمرو بن عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا: آمنت بالذی خلق فسوی، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے پیدا کیا اور ٹھیک ٹھیک بنایا۔ ابن عساکر

۱۷۴۱۷ ..... ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا الملک للہ، بادشاہت اللہ کے لیے ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، ابن سعد، ابن عساکر

خضاب

۱۷۴۱۸ . (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت ابی قحافہ رضی اللہ عنہ) کو آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے۔ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ گویا سفید پھولوں والا درخت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے بزرگ کو آنے کی زحمت دی۔ میں خود چل کر ان کے پاس چلا جاتا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو خضاب لگاؤ اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔ الحارث

۱۷۴۱۹ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم (وسمہ) سے خضاب کرتے تھے۔

مؤطا امام مالک، سفیان بن عیینہ فی جامعہ، ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۴۲۰ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لاتے تو آپ کی ریش مبارک تیز سرخی کی وجہ سے عرفج (تیزی سے آگ پکڑنے والے) درخت کی آگ محسوس ہو رہی تھی۔ آپ نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا ہوا تھا۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۴۲۱ ابو جعفر انصاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کا سر اور داڑھی جھاؤ کے درخت کا (جلتا ہوا) انگارہ محسوس ہو رہا تھا۔ ابن سعد

۱۷۴۲۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی باندی نے ڈاڑھی خضاب کرنے کے لیے خضاب پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میرا نور بجھانا چاہتی ہے جس طرح فلاں نے اپنے نور کو بجھالیا ہے۔ مستدرك الحاكم، ابونعيم في المعرفة

سیاہ خضاب دھو لینے کی تاکید

۱۷۴۲۳......ابوقبیل معافری سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اور ڈاڑھی سیاہ رنگ میں خضاب کر رکھی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں عمرو بن العاص ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو تمہارا بڑھاپے کا حال یاد ہے اور آج تو تو جوان نظر آرہا ہے۔ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے پاس سے نکلتے ہی اس سیاہی کو دھودو۔ ابن عبدالحكم في فتوح مصر

۱۷۴۲۴......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام میں اپنے بڑھاپے (کے سفید رنگ) کو تبدیل نہ کرتے تھے۔ پوچھا گیا: یا امیر المؤمنین! آپ رنگ کیوں نہیں بدلتے؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اسلام میں بوڑھا ہوجائے یہ (بڑھاپا اور سفیدی) اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ لہٰذا میں اپنے بڑھاپے کو بدلنے والا نہیں ہوں۔

ابو نعيم في المعرفة

۱۷۴۲۵......قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس کو خضاب لگایا گیا وہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ تھے ان کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ان کا سر سفید پھولوں والا درخت محسوس ہورہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کرو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔ ابن ابی شيبه

۱۷۴۲۶......بنی ھبار کے مولیٰ اسحاق بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب کیے ہوئے دیکھا، ان پر ایک چھوٹی سی ٹوپی تھی اور اس کے اوپر عمامہ تھا جس کا شملہ کاندھوں پر جھول رہا تھا۔ ابن عساكر

۱۷۴۲۷......عروۃ بن رویم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ابن قرط حمص کا گورنر تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ ایک دلہن ہودج (ڈولی) میں بٹھا کر لائی گئی ہے اس کے ساتھ آگ جلانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہودج توڑ دیا اور آگ بجھادی۔ پھر صبح کو منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

میں اہل صفہ کے ساتھ تھا وہ مسجد نبوی ﷺ میں مساکین تھے۔ ابوجندل نے امامہ سے نکاح کیا تو دو بڑے لگن کھانے کے بنوائے تھے جو کھانے سے بھرے ہوئے تھے۔ ہم نے کھانا کھایا اور اللہ کی حمد وثناء کی۔ جبکہ گذشتہ رات لوگ آگ کو ساتھ اٹھا کر لاتے ہیں۔ اور اہل کفر کی سنت پر عمل کیا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام جب بوڑھے ہوئے تو سفیدی کو نور سمجھا اور اس پر اللہ کی حمد کی، جبکہ ابن الحرانیہ نے اپنا نور بجھادیا ہے اور اللہ پاک بھی قیامت کے دن اس کا نور بجھائے گا ابن الحرانیہ اہل حمص میں سے پہلا شخص تھا جس نے سیاہ خضاب لگایا تھا۔ ابن عساكر

۱۷۴۲۸......عبدالرحمٰن بن عائذ الثمانی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ڈاڑھی کو بیری کے پتوں کے ساتھ رنگتے تھے اور عجمیوں کی مخالفت کا حکم دیتے تھے۔ ابن عساكر

۱۷۴۲۹......عبید بن جریج سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب کرتے دیکھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی رنگتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! وہ چند سفید بال تھے یہاں کے، (ڈاڑھی بچہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا)۔ مسند ابی یعلی، ابن عساكر

۱۷۴۳۰......حسان بن ابی بابر السلمی سے مروی ہے کہ ہم طائف میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ کچھ

نے اپنی ڈاڑھیوں کو زرد رنگ میں اور کچھ نے سرخ رنگ میں رنگا ہوا تھا تو میں نے آپ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: مرحبا زرد رنگ والوں کو اور سرخ رنگ والوں کو۔ الحسن بن سفیان، ابن ابی عاصم فی الوحدان، البغوی، الباوردی، ابن السکن

ابن السکن فرماتے ہیں: اس کی سند میں نظر ہے۔ ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

۱۷۴۳۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ کا خضاب کیا، حالانکہ آپ کے بیس بال صرف سفید ہوئے تھے۔ ابن عساکر

۱۷۴۳۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ (مدینہ) تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی سفید بالوں والا نہ تھا چنانچہ انہوں نے بھی مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب کرلیا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۷۴۳۳..... اسحاق بن الحارث قریشی سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے عمیر بن جابر اور اشرس بن غاضرۃ کندی کو مہندی اور کتم (وسمہ) کے ساتھ خضاب لگائے دیکھا۔ یہ دونوں حضور ﷺ کے صحبت یافتہ صحابی تھے۔ ابن ابی خیثمہ، البغوی، ابن مندہ، ابونعیم

۱۷۴۳۴..... حمید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو بڑھاپا نہیں پہنچا تھا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم کا خضاب لگایا اور عمر رضی اللہ عنہ نے صرف مہندی کا خضاب لگایا۔

ابن سعد، ابونعیم

رسول اللہ ﷺ کے چند بال سفید تھے

۱۷۴۳۵..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صرف معمولی بال سفید ہوئے تھے۔ لیکن آپ علیہ السلام کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب لگایا۔ ابن سعد، ابونعیم

۱۷۴۳۶..... عباس بن سہل بن سعد الساعدی سے مروی ہے فرمایا: میرے والد اپنی سفید ڈاڑھی اور سفید سر کو تبدیل نہ کرتے تھے۔

ابن مندہ ابن عساکر

۱۷۴۳۷..... ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص کالے رنگ کا خضاب کرتے تھے۔ ابونعیم

۱۷۴۳۸..... محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہندی کا خضاب کیا پھر چھوڑ دیا۔ ابن سعد، ابونعیم فی المعرفۃ

۱۷۴۳۹..... عبدالرحمن بن سعد جو اسود بن سفیان کے غلام تھے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب لگائے دیکھا۔

ابن سعد

۱۷۴۴۰..... صلت سے مروی ہے کہ میں نے عثمان بن عفان کو خطبہ دیتے دیکھا آپ کے جسم پر سیاہ قمیص تھی اور آپ نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا۔ ابن سعد

الترجیل..... کنگھی کرنا

۱۷۴۴۱..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے شانوں تک بال تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا اکرام کیا کرو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن کنگھی کرتے تھے۔ ابن عساکر

آئینہ دیکھنا

۱۷۴۴۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب آئینے میں دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی سوی خلقی فعدلہ و کرم صورۃ وجھی فحسنھا وجعلنی من المسلمین.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری تخلیق برابر کی، میرے چہرے کو عزت بخشی اور اس کو حسین شکل بنایا اور مجھے مسلمانوں میں سے بنایا۔ ابن السنی والدیلمی

خوشبو

۱۷۴۴۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ہانڈی کے ابلتے ہوئے پانی سے ملا جائے یہ مجھے زعفران کے ملنے سے محبوب ہے۔ ابو عبید فی الغریب

۱۷۴۴۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے روئے زمین کی خوشبوؤں میں سے اچھی خوشبو سرزمین ہند کی ہے۔ یہیں آدم علیہ السلام اترے تھے اور یہاں کے درخت جنت کی خوشبو سے پیدا فرمائے گئے تھے۔ ابن جریر، البیھقی فی البعث، ابن عساکر

۱۷۴۴۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک قوم کے پاس سے گذرے ان میں سے ایک آدمی نے خلوق خوشبو لگا رکھی تھی۔ آپ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا اور اس شخص سے منہ پھیر لیا۔ آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے سب پر سلام کیا اور مجھ سے منہ کیوں پھیر لیا؟ ارشاد فرمایا تیری پیشانی پر انگارہ ہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۴۴۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس بیعت کرنے آیا اس پر خلوق خوشبو کا اثر تھا۔ آپ نے اس کو بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے جا کر اس کو دھویا پھر آ کر بیعت کی۔ البزار

مردوں کی زینت میں مباح زینت

۱۷۴۴۷......واقد بن عبداللہ تمیمی سے مروی ہے وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں پر سونے کا پانی چڑھوایا تھا۔ مسند عبداللّٰہ بن احمد بن حنبل

۱۷۴۴۸......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلوار میں چار سو درہم کی چاندی تھی۔ الخطیب فی رواۃ مالک

عورتوں کی زینت......زیورات

۱۷۴۴۹...... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ پہلی عورتیں اپنی قمیص کی آستینوں کو کشادہ کر کے ان میں اپنی انگلیاں چھپا لیتی تھیں جس سے انگوٹھی بھی چھپ جاتی تھی۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۴۵۰......عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک موتی لے کر اس میں دھاگہ پرو دیا پھر اپنی کسی گھر والی کو دے دیا۔ ابونعیم

عورتوں کا ختنہ

۱۷۴۵۱......ضحاک بن قیس سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی جس کا نام ام عطیہ تھا جو کنواری لڑکیوں کا ختنہ کرتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کو

فرمایا: اے ام عطیہ! جب تو ختنہ کرے تو پردہ بکارت کو نہ پھاڑ کر اس سے مرد کو زیادہ لطف اور عورت کو سرور میسر ہو گا۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۷۴۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہاجرہ علیہ السلام حضرت سارہ کی باندی تھیں۔ پھر حضرت سارہ نے وہ اپنے شوہر ابراہیم علیہ السلام کو دیدی۔ پھر اسماعیل۔ ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہونے میں سبقت لے گئے۔ اور اسحاق علیہ السلام بعد میں سارہ علیہ السلام کے بطن سے تولد ہوئے۔ جب اسماعیل ابراہیم علیہ السلام کی گود میں بیٹھے تو سارہ علیہ السلام (کو غیرت آئی اور انہوں نے) کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے تین عمدہ اعضاء کو بگاڑ دوں گی۔ ابراہیم علیہ السلام کو ڈر ہوا کہ کہیں وہ ان کو نکٹا نہ کر دے یا کانوں میں سوراخ نہ کر دے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ علیہ السلام کو فرمایا: تم ایسا کچھ کرو کہ قسم سے بری ہو جاؤ اور (زیادہ تکلیف نہ دو وہ یوں کہ تم) اس کے کان چھید دو اور اس کا ختنہ کر دو۔ تب پہلی مرتبہ ختنہ اس عورت کا ہوا تھا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیغام بھیجا کہ جب تو ختنہ کیا کرے تو ہلکا سا اشارہ کیا کر اور پردہ کو بالکلیہ ختم کیا کر یہ اس کے چہرے کے لیے خوشگوار اور شوہر کے لیے لطف اندوز ہوگا۔ الخطیب فی التاریخ

عورتوں کی متفرق زینت

۱۷۴۵۴..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہلکے پھلکے جسم والے سفید رنگت کے مالک تھے۔ میں نے (ان کی بیوی) اسماء بنت عمیس کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ گدے ہوئے ہیں اور وہ ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے (مکھیوں وغیرہ کو) ہٹا رہی ہیں۔

ابن سعد، ابن منیع، ابن جریر، ابن عساکر

۱۷۴۵۵..... قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ سفید رنگت والے ہلکے جسم کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اسماء بنت عمیس تھیں جو آپ پر جھول رہی تھیں ان کے ہاتھ گدے ہوئے تھے بربریوں کی طرح، جاہلیت میں گدوائے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو دو گھوڑے دیئے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا مجھے دیدیا اور دوسرا میرے باپ کو دیدیا۔ ابن جریر

۱۷۴۵۶..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویاں اپنے بالوں کو کانوں تک لٹکے ہوئے کر لیا کرتی تھیں۔ ابن جریر

۱۷۴۵۷　(عبدالرزاق کہتے ہیں) مجھے اسماعیل نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شوہر والی عورت کو منع کرتی تھیں کہ وہ پنڈلیوں کو خالی رکھے (بلکہ پازیب پہننے کا حکم دیتی تھیں) نیز آپ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: عورت کو خضاب نہیں چھوڑنا چاہیے (ہاتھوں کی مہندی) کیونکہ رسول اللہ ﷺ مردوں کی طرح رہنے والی عورتوں کو ناپسند کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۷۴۵۸..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورت کو سر کے بالوں پر مشک لگانے سے منع فرماتی تھیں۔ عبدالرزاق

۱۷۴۵۹..... حرب بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے جمعہ کے روز برسر منبر ارشاد فرماتے سنا: ہم نے عورتوں کے لیے ورس (رنگائی کی بوٹی) اور ذُبر (مویشیوں) کا حکم دیدیا ہے۔ ورس ان کے پاس یمن سے آئے گی اور مویشی یمن کے ذمیوں سے جن پر جزیہ ہے لیے جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۴۶۰..... حسین بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا ان کے پاس ہاتھی دانت کا ایک ٹکڑا تھا اور ان کے گلے میں موتیوں کی مالا تھی۔ آپ نے فرمایا: میرے باپ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کو بغیر زیور کے ناپسند کرتے تھے۔ سمویہ

۱۷۴۶۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ورس اور زعفران میں سے ہمارا حصہ بھیجتے تھے۔

ابو عبید فی الاموال

ممنوعات

۱۷۴۶۲...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کے زیورات سے منع فرمایا۔ الخطیب فی المتفق

۱۷۴۶۳...... (مسند عمار رضی اللہ عنہ) میں ایک سفر سے واپس ہوا تو میری اہلیہ نے مجھے زرد رنگ مل دیا۔ میں پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا، جا اور غسل کر۔ میں نے آ کر غسل کیا پھر کچھ اثر رہتے ہوئے واپس آپ کی خدمت میں آ کر سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر پھر فرمایا: جا اور غسل کر۔ میں واپس آیا اور بچے ہوئے پانی کے ساتھ خوب جلد کو رگڑا حتیٰ کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں صاف ہو گیا ہوں چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا اور آپ علیہ السلام کو سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا وعلیکم السلام بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا: ملائکہ کسی کافر کے جنازے میں حاضر ہوئے اور نہ کسی جنبی کے پاس آئے حتیٰ کہ وہ غسل کرلے یا نماز جیسا وضو کرلے اور نہ زرد رنگ میں لتھڑے ہوئے آدمی کے پاس حاضر ہوئے۔ عبدالرزاق

۱۷۴۶۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی عورت کی طرح اپنی صفائی ستھرائی رکھے اور ہر روز سرمہ لگائے اور عورت کے اپنے بالوں کی طرح ہر روز اپنی ڈاڑھی کو بنائے سنوارے۔ ابو ذر الھروی فی الجامع

۱۷۴۶۵...... حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری سے مروی ہے کہ میں ایک صحابی رسول سے ملا جو چار سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہا تھا جس طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ساتھ رہے تھے۔ پھر فرمایا: ہم کو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ہر روز کنگھی کی جائے یا غسل خانے میں پیشاب کیا جائے، یا آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا عورت آدمی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے لیکن دونوں ایک ساتھ پانی لے سکتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور

۱۷۴۶۶...... ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفید بالوں کے نوچنے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر

۱۷۴۶۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! سونے کی انگوٹھی نہ پہن اور نہ عصفور کے ساتھ رنگا ہوا سرخ کپڑا کجاوے پر ڈال۔ عویس فی جزئہ

حرف السین

اس میں دو کتاب ہیں کتاب السفر اور کتاب السحر۔

کتاب السفر ...... قسم الاقوال

اس میں چار فصول ہیں۔

فصل اول ...... سفر کی ترغیب میں

اس فصل کی تمام احادیث محل کلام (ضعیف) ہیں۔

۱۷۴۶۸...... سفر کرو صحت مند رہو گے۔ ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ...... الالحاظ ۳۲۶ ضعیف الجامع ۳۲۰۹۔

۱۷۴۶۹...... سفر کرو صحت حاصل کرو گے اور رزق نصیب ہوگا۔ عبدالرزاق عن محمد بن عبدالرحمن مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۲۱۔

۱۷۴۷۰...... سفر کرو صحت مند ہو گے اور مال غنیمت پاؤ گے۔ السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، الشیرازی فی الالقاب، الاوسط

للطبرانی، ابونعیم فی الطب، القضاعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۲۶ ضعیف الجامع ۳۲۱۲۔

۱۷۴۷۱...... سفر کرو صحت مند رہو گے، غزوہ کرو غنیمت پاؤ گے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۲۱۰، الضعیفۃ ۲۵۴۔

الاکمال

۱۷۴۷۲...... سفر کرو صحت مند رہو گے عمامہ باندھو حلم وبردباری ملے گی۔ ابوعبداللہ بن محمد بن وضاح فی فضل العمائم عن ابی ملیح الھذلی عن ابیہ

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۲۵۔

دوسری فصل ...... آداب سفر میں

۱۷۴۷۳...... جب تم میں سے کوئی سفر کو نکلے تو اپنے بھائیوں کو الوداع کہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ان کی دعاؤں میں برکت کردے گا۔

ابن عساکر، مسند الفردوس للدیلمی عن زید بن ارقم

کلام:...... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سند میں نافع بن الحارث ہے جس کو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ نیز علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث پر ضعف کا اشارہ فرمایا ہے۔ دیکھئے فیض القدیر ۱/۳۳۳۔

۱۷۴۷۴...... جب تو سفر کا ارادہ کرے یا کسی مقام پر جانے کے لیے نکلے تو اپنے گھر والوں کو یہ کلمات کہہ دے:

استودعکم اللہ الذی لا تخیب ودائعہ

میں تم کو اللہ کی امانت میں دیتا ہوں جس کے پاس امانتیں ضائع نہیں ہوا کرتی۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۵۳۔

۱۷۴۷۵...... حضرت لقمان حکیم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس جب کوئی امانت رکھوائی جائے تو اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔

مسند احمد عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۹۲۱۔

۱۷۴۷۶...... جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو سلام کرلے اس سے ان کی دعاؤں کے ساتھ اپنی دعا میں خیر کا اضافہ ہوگا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر ضعف کا اشارہ فرمایا ہے۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض میں نقل کرتے ہیں کہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں یحییٰ بن العلاء البجلی ضعیف ہے۔ فیض القدیر ۱/۲۶۹

۱۷۴۷۷...... اللہ تعالیٰ کے پاس جب کوئی چیز امانت رکھوائی جائے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔

ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۷۸...... اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے جہاں بھی ہو۔ الکبیر للطبرانی عن قتادۃ بن عیاش

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۶۳۱۔

فائدہ:...... مذکورہ دعا مسافر کو دینی چاہیے جس کے عربی کلمات یہ ہیں:

جعل اللہ التقوی زادک. وغفر ذنبک ووجھک للخیر حیث ماتکون.

۱۷۴۷۹ ...استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک.

میں اللہ کی امانت میں دیتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال۔

ابو داؤد، الترمذی عن ابن عباس، ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۴۸۰ استودعک اللہ الذی لا تضیع ودائعه. میں تجھے اللہ کی امانت میں دیتا ہوں جس کے پاس رکھی ہوئی امانتیں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔

ابن ماجه عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۷۴۸۱ ...زودک اللہ التقوی وغفر ذنبک ویسرلک الخیر حیث ماتکون.

اللہ پاک تقوی کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور خیر کو تیرے لیے آسان کرے وہ جہاں ہو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۷۴۸۲ جب تو سفر پر نکلے تو اپنے پیچھے جس کو چھوڑ کر جائے اس کو یہ دعا دے:

استودعک اللہ الذی لا تضیع ودائعه. مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه وحسن

۱۷۴۸۳ ... جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو سلام کہے، اس سے اللہ پاک ان کی دعاؤں کی بدولت سفر پر جانے والے کے لیے خیر میں اضافہ فرمادے گا۔ ابن النجار عن زید بن ارقم

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۲۱۔

۱۷۴۸۴ فی حفظ اللہ وفی کنفه وزودک اللہ التقوی وغفرذنبک ووجھک للخیر حیث توجھت.

تو اللہ کی حفظ اور پناہ میں رہے، اللہ تقوی کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے وہ جہاں کہیں ہو۔

ابن السنی عن انس رضی اللہ عنه

۱۷۴۸۵ ... فی حفظ اللہ وفی کنفه زودک اللہ التقویٰ وغفرذنبک ووجھک للخیر حیث ماکنت.

ابن السنی وابن النجار عن انس رضی اللہ عنه

فائدہ:...... ایک آدمی نے سفر کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ اس کو یہ دعا دی۔

۱۷۴۸۶ ... اے لڑکے! اللہ تجھے تقوی کا توشہ دے، خیر کی طرف تجھے لے جائے اور تیرے رنج وغم کی کفایت کرے۔

جب لڑکا واپس آیا تو نبی علیہ السلام کو آکر سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے سر اس کی طرف اٹھا کر فرمایا اے لڑکے! اللہ تیرا حج قبول کرے، تیرے گناہ کو بخشے اور تجھے تیرا خرچ کیا ہوا مال زیادہ ہو کر ملے۔ ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۴۸۷ فی حفظ اللہ وکنفه زودک اللہ التقویٰ وغفرلک ذنبک واخلف نفقتک.

ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۴۸۸ جب اللہ کی امانت میں کوئی چیز دی جائے تو اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۴۸۹ اے اللہ! مسافت کی دوری اس کے لیے لپیٹ دے اور سفر کو اس پر آسان کردے۔

الترمذی حسن، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

متفرق آداب

۱۷۴۹۰..... نصیب والوں اور خوشحال لوگوں کے ساتھ سفر کرو۔ مسند الفردوس للدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۱..... جب تم میں سے کسی کا سفر طویل ہو جائے تو وہ رات کے وقت گھر واپس نہ آئے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۲..... جب تو رات کو داخل ہو تو رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جا، تاکہ عورت زیرناف بال صاف کرلے اور پراگندہ بالوں والی اپنے بال سنوار لے۔ البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۳..... جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آجائے تاکہ عورت زیرناف بال صاف کرلے اور اپنے بال سنوار لے۔

مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۴..... مہلت دو کہیں ہم رات کو داخل ہو جائیں تاکہ پراگندہ بالوں والی بال درست کرلے اور زیرناف بال چھوڑنے والی عورت اپنے بالوں کی صفائی کرلے۔ البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۵..... سفر کے بعد اچھا وقت گھر داخل ہونے کا رات کا شروع حصہ ہے۔ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۶..... جب صحراء میں کسی کی سواری کا جانور کھو جائے تو وہ یہ نداء پکارے:

یا عباداللّٰہ احبسو علی دابتی.

اے اللہ کے بندو! میری سواری کو میرے لیے روک لو۔

پھر زمین پر جو اللہ کے حاضر بندے ہیں وہ اس کو تم پر روک دیں گے۔

مسند ابی یعلی، ابن السنی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام:...... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۱۱۱ ضعیف الجامع ۴۰۴، الضعیفۃ ۶۵۵۔

۱۷۴۹۷..... جب صحراء میں گمراہ کرنے والے شیاطین تم کو تنگ کریں تو اذان دیدو۔ بے شک شیطان اذان سنتا ہے تو ہوا نکالتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۳۶، الضعیفۃ ۱۱۴۰۔

۱۷۴۹۸..... جب تم میں سے کوئی اپنی چیز گم کردے یا وہ کسی مدد کا محتاج ہو جائے ایسی زمین میں جہاں کوئی انیس (انسان غم خوار) نہ ہو تو وہ یوں کہے:

یاعباداللّٰہ أغیثونی یاعباداللّٰہ اغیثونی.

اے بندگان خدا! میری مدد کو پہنچو، اے بندگان خدا! میری مدد کو پہنچو۔ بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انسان کو نظر نہیں آتے۔

الکبیر للطبرانی عن عتبہ بن غزوان

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۸۳، الضعیفۃ ۶۵۶۔

۱۷۴۹۹..... جب سفر میں تین آدمی نکلیں تو ایک آدمی کو اپنا امیر بنالیں۔ ابوداؤد، الضیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وعن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۰..... جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو ایک کو اپنا امیر منتخب کرلیں۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۱..... جب تم سفر پر نکلو تو تمہارا بڑا قاری (عالم) تمہاری امامت کرے، خواہ وہ چھوٹا ہو اور جو تمہاری امامت کرے وہی تمہارا امیر بنے۔

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۲..... جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو زمین سے اونٹ کو اس کا حق دو۔ اور جب تم قحط زدہ (خشک) زمین میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ

چلو۔ جب تم رات کو پڑاوڈالو تو راستے سے ہٹ جاؤ۔ کیونکہ وہ زمین پر چلنے والے ہر ذی روح کا راستہ ہے اور رات کے وقت حشرات الارض کا ٹھکانہ ہے۔مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۳...... جب تم سرسبز گھاس والی زمین پر سفر کرو تو سواریوں کو ان کی غذا دو اور پڑاؤ کی جگہ سے تجاوز نہ کرو۔ جب تم قحط زدہ (خشک بنجر) زمین میں سفر کرو تو تیز چلو۔ تم پر سفر کے لیے رات کا وقت لازم ہے کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ جب گمراہ کن جنات تم کو جنگل وغیرہ میں بہکا دیں تو اذان دیدو راستوں پر نماز پڑھنے سے اور پڑاؤ ڈالنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے اور راستوں پر قضاء حاجت قطعاً نہ کرو کیونکہ اس سے لعنت پڑتی ہے۔مسلم، ابو داؤد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... منتخب کنزالعمال میں مسلم کی جگہ مسند احمد کا اشارہ ہے۔

۱۷۵۰۴...... اللہ تعالیٰ نرم ہے نرمی کو پسند کرتا ہے، اس کے ساتھ راضی ہوتا ہے اور اس پر مدد کرتا ہے جتنی سختی پر مدد نہیں کرتا۔ پس جب تم ان بے زبان جانوروں پر سواری کرو تو پڑاؤ کی جگہوں پر پڑاؤ ڈال دو۔ جب قحط زدہ خشک زمین پر چلو تو (بغیر اترے) جلدی اس مقام کو عبور کرلو۔ رات کو سفر زیادہ رکھو۔ کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ اور راستوں میں رات بتانے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ زمین پر چلنے والوں کا راستہ اور (حشرات الارض) سانپوں (وغیرہ) کا ٹھکانہ ہے۔الکبیر للطبرانی عن خالد بن معدان

۱۷۵۰۵...... تم پر رات کی تاریکی میں سفر لازم ہے کیونکہ اس سے زمین لپٹ جاتی ہے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۶...... جب تم میں سے کوئی سفر سے آئے تو اپنے ساتھ ہدیہ لے آئے خواہ اپنے تھیلے میں پتھر ہی ڈال لائے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت کی سند ضعیف ہے فیض القدیر ۱/۴۱۵، اسنی المطالب ۱۳۳، ضعیف الجامع ۶۲۷۔

۱۷۵۰۷...... جب تم میں سے کوئی سفر سے اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ان کے لیے کوئی ہدیہ لے کر آئے خواہ پتھر کیوں نہ ہوں۔

شعب الایمان للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۲۵، الضعیفۃ ۴۳۶، المتناھیۃ ۹۶۴۔

۱۷۵۰۸...... جب تم میں سے کوئی سفر سے واپس آئے تو اپنے ساتھ ہدیہ لے کر آئے اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنے تھیلے میں پتھر ڈال لائے یا لکڑیوں کا گٹھڑ باندھ لائے اس سے ان کو خوشی ہوگی۔ابن شاھین، الدارقطنی فی الافراد، ابن النجار عن ابی رھم

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ۵۱۷، کشف الخفاء ۳۲۲۵۔

۱۷۵۰۹...... جب تم میں سے کوئی سفر سے آئے تو رات کو گھر نہ آئے اور آتے ہوئے اپنے تھیلے میں کچھ ڈال لائے خواہ پتھر ہوں۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع: ۶۲۶، الضعیفۃ ۱۴۳۷

ہدیہ لانے سے متعلق مذکورہ احادیث ضعیف ہیں۔

۱۷۵۱۰...... جب تم سفر پر ہو تو کہیں بھی پڑاؤ تھوڑا رکھو۔ ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:...... روایت ضعیف ہے علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دیلمی نے بھی اس کو نقل کیا ہے اس میں حسن بن علی الاھوازی راوی ہے جس کے متعلق امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ابن عساکر نے اس کو کذب کے ساتھ مہتم کیا ہے۔ فیض القدیر ۱/۴۳۵ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۸۵۔

۱۷۵۱۱...... جب تم میں سے کوئی کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور وہاں دوپہر کو دو گھڑی آرام کرے تو پھر وہاں کم از کم دو رکعت پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ کرے۔

الکامل لابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر ضعف کا اشارہ فرمایا ہے اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ فیض القدیر ۱/۴۳۶

۱۷۵۱۲..... جب تم میں سے کوئی کسی مقام پر اترے تو یہ کلمات پڑھے: اعوذ بکلمات اللّٰه التامات من شر ما خلق. میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے تام کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے۔ پھر اس کو کوئی چیز وہاں ضرر نہ پہنچا سکے گی حتی کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

مسلم عن خوله بنت حكيم

۱۷۵۱۳..... میری امت جب سمندر (یا پانی) میں سفر کرے تو اس کو غرق ہونے سے بچانے کے لیے یہ کلمات امان ہیں:

بسم الله مجراها و مرساها. الآية.

اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا۔

وما قدروا الله حق قدره. الآية.

اور نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی (جیسا کہ اس کی) قدر کا حق (تھا)۔ مسند ابی یعلی، ابن السنی عن الحسین

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۴، ضعیف الجامع ۱۲۴۸۔

۱۷۵۱۴..... تم اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو، لہٰذا اپنے کجاووں کو صحیح کرلو اور اپنے لباس درست کرلو گویا تم لوگوں میں بڑے اور معزز ہو جاؤ بے شک اللہ پاک گندی بات کو اور گندے کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن سهل بن الحنظلية، ۱۷۱۶۴

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۳۹۔

۱۷۵۱۵..... ایک سواری شیطان ہے دو سواریاں دو شیطان ہیں اور تین سواریاں قافلہ ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۷۵۱۶..... شیطان ایک کو اور دو کو ورغلا لیتا ہے لیکن جب تین ہوتے ہیں تو ان کو نہیں ورغلا سکتا۔ مسند البزار عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۵۵، کشف الخفاء ۱۰۷۴۔

۱۷۵۱۷..... قوم کا سردار ان کا خادم ہے۔ ابن ماجه عن ابی قتادة، الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام:......مذکورہ حدیث ابن ماجہ میں نہیں ہے۔ امام عجلونی نے اس کو کشف الخفاء میں ذکر کیا اور اس کے تمام طرق بھی ذکر کیے اور خلاصۃً فرمایا: حدیث ضعیف ہے، لیکن تعدد طرق کی وجہ سے اس کو حسن لغیرہ بھی کہا گیا ہے۔ بقول المترجم ضعیف راجح ہے: دیکھئے: التمییز ۹۱ م الشذرۃ ۵۰۵، ضعیف الجامع ۳۳۲۳۔

۱۷۵۱۸..... قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔ قوم کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ ابونعیم فی الاربعین الصوفية عن انس رضی الله عنه

۱۷۵۱۹..... سفر میں قوم کا سردار (اور امیر) ان کا خدمت گار ہوتا ہے۔

کلام:......روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۶۶، ضعیف الجامع ۳۳۲۴۔

جو خدمت میں سب سے سبقت لے جائے اس سے دوسرے کسی عمل کے ساتھ سبقت نہیں لے جا سکتے سوائے شہادت کے۔

الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیهقی عن سهل بن سعد

کلام:......روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۶۶، الشذرۃ ۵۰۵، ضعیف الجامع ۳۳۲۵۔

۱۷۵۲۰..... آج۔ دوران سفر روزہ نہ رکھنے والے اجر لے گئے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم النسائی عن انس رضی الله عنه

۱۷۵۲۱..... سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، تم میں سے کسی کو اس کے کھانے، پینے اور نیند سے روک دیتا ہے، پس جب مسافر اپنا کام پورا کرلے تو واپسی میں جلدی کرے۔ مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۵۲۲...... جب کوئی قوم سفر پر چلے تو اپنے نان نفقے (طعام وغیرہ) کو کسی ایک کے پاس جمع کرادے یہ ان کے لیے زیادہ خوش دلی کا باعث ہے اور اچھے اخلاق کی نشانی ہے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۹۲۔

۱۷۵۲۳ جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس سواری نہ ہو۔ اور جس کے پاس زائد توشہ (طعام وغیرہ) ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس توشہ نہ ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۴...... جب تم کسی ایسی زمین پر گذرو جس کے رہنے والوں کو اللہ نے (عذاب میں) ہلاک کر دیا ہو تو وہاں سے جلدی کوچ کر جاؤ۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۵ شیطان ایک اور دو کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب تین ہوئے ہیں تو ان کو ورغلانے کا خیال نہیں کرتا۔

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:... ضعیف الجامع ۱۴۸۲۔

سفر میں نکلتے ہوئے سورتیں پڑھنا

۱۷۵۲۶...... اے جبیر کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلے تو سب سے زیادہ اچھی حالت میں اور زیادہ توشے والا ہو تو پھر یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کر: قل یاایھا الکفرون، اذاجاء نصر اللہ والفتح، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس. اور ہر سورت کے شروع اور آخر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا رہ۔ مسند ابی یعلی، الضیاء عن جبیر بن مطعم

۱۷۵۲۷۔ اے اکثم غیر قوم کے ساتھ مل کر جہاد کر تیرے اخلاق اچھے ہو جائیں گے۔ اپنے رفقاء پر تو معزز ہو جائے گا۔ اے اکثم! بہترین سفر کے ساتھی چار ہیں بہترین مقدمۃ الجیش چالیس آدمیوں کا ہے بہترین سریہ چار سو آدمیوں کا ہے بہترین لشکر چار ہزار آدمیوں کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت کی سند ضعیف ہے:۔ اور حدیث باطل ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ رقم ۲۸۲۷۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۹۔

۱۷۵۲۸ ... اے گروہ مہاجرین وانصار! تمہارے کچھ بھائی ایسے ہیں جن کے پاس مال ہے اور نہ ان کا کوئی خاندان۔ لہٰذا تم ایک ایک یا دو دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملالو۔ ابو داؤد، مستدرك الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۹...... اگر تم میں سے کوئی جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالے اور یہ پڑھ لے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ماخلق

تو اس کو اس پڑاؤ میں کوئی ضرر نہ پہنچے گا حتی کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔ ابن ماجہ عن خولۃ بنت حکیم

۱۷۵۳۰...... مسافر اپنے پیچھے گھر والوں کے لیے دو رکعت سے بڑھ کر افضل کوئی چیز نہیں چھوڑ کر جاتا، جو وہ سفر کے ارادے کے وقت ان کے پاس پڑھ کر جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن المطعم بن المقدام، مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۰۵۹، الضعیفۃ ۳۷۲۔

۱۷۵۳۱...... کوئی مسافر جو اپنے سفر کے دوران اللہ کے ذکر کے ساتھ مشغول رہتا ہے ایک فرشتہ اس کے ساتھ (ردیف بن کر) بیٹھ جاتا ہے اور جب کوئی مسافر شعر (قصہ کہانی گانے) وغیرہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ (ردیف بن کر) بیٹھ جاتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

متفرق آداب ...... از الاکمال

۱۷۵۳۲ ..... آدمی جب اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلتا ہے اور یہ پڑھتا ہے: بسم اللہ حسبی اللہ تو کلت علی اللہ تو فرشتہ کہتا ہے۔ تجھے کفایت ہوئی، ہدایت ہوئی اور ہر سرے سے تیری حفاظت ہوئی۔ ابن صصری فی امالیہ وحسنہ عن عون بن عبداللہ بن عتبہ، مرسلاً

۱۷۵۳۳ ..... جو شخص اپنے گھر سے سفر وغیرہ کے ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت کہے:

بسم اللّٰہ آمنت باللّٰہ اعتصمت باللّٰہ توکلت علی اللّٰہ لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ

اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں اللہ پر ایمان لایا، اس (کی رسی) کو مضبوط تھاما، اللہ پر بھروسہ کیا اللہ کے بغیر کسی شر سے حفاظت نہیں اور اللہ کے بغیر کسی چیز کی طاقت نہیں۔

تو اس نکلنے میں اس کو خیر ملے گی اور اس نکلنے کے بعد اس کی شر سے حفاظت ہوگی۔ مسند احمد، ابن صصری فی امالیہ عن عثمان

۱۷۵۳۴ ..... جو شخص اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت کہے:

بسم اللّٰہ واعتصمت باللّٰہ توکلت علی اللّٰہ لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ.

تو اس نکلنے میں اس کو خیر نصیب ہوگی اور شر سے حفاظت ہوگی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۵ ..... کوئی بندہ جب سفر کے لیے تیار ہوتا ہے تو ان چار رکعات سے بہتر کوئی خلیفہ نہیں چھوڑ کر جاتا جن کو وہ اپنے گھر میں ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی اتقرب بھن الیک فاجعلھن خلیفتی فی اھلی ومالی.

اے اللہ! میں ان رکعات کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں پس ان کو میرا خلیفہ بنا میرے اہل میں اور مال میں۔

تو یہ رکعات اس کے اہل اس کے مال، اس کے گھر اور اس کے آس پڑوس کے کئی گھروں کی حفاظت کا سبب بنیں گے۔

الحاکم فی التاریخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۶ ..... اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اصبحنا بصحبۃ واقبلنا بذمۃ اللھم ازرقنی قفل الارض وھون علینا السفر، اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب، اللھم ازولنا الارض وسیرنا فیھا.

اے اللہ تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے اور گھر والوں میں میرا خلیفہ ہے۔ ہم تیرے ساتھ پر راضی ہیں اور تیرے ذمہ کو قبول کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے زمین کے تالے کھول دے اور ہم پر سفر آسان کردے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارا سفر اس میں تیز کردے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۷ ..... جب میری امت کے لوگ سمندر پر سفر کریں تو ان کے لیے غرقابی سے پناہ کے یہ کلمات ہیں:

بسم اللّٰہ مجراھا ومرسھا الایۃ

وما قدروا اللّٰہ حق قدرہ. الآیۃ. مسند ابی یعلی، ابن عساکر عن الحسین

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۴، ضعیف الجامع ۱۲۴۸۔

۱۷۵۳۸ ..... جب کوئی آدمی کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے:

بسم اللّٰہ الملک الرحمٰن مجراھا ومرساھا ان ربی لغفور رحیم.

اللہ کے نام سے سوار ہوتا ہوں جو بادشاہ ہے مہربان، اس (کشتی) کا چلنا اور رکنا اس کے نام کے ساتھ ہے بے شک میرا رب مغفرت

کرنے والا مہربان ہے۔

تو اللہ پاک اس کو غرق سے امان دے گا حتیٰ کہ اس سے بخیریت نکل آئے گا۔ ابو الشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۳۹..... اے خفاف! راستہ اپنانے سے پہلے راستے کا ساتھی لے لے۔ اگر تجھے کوئی حادثہ پیش آئے گا وہ تیری مدد کرے گا اور اگر تو اس کا محتاج ہوگا وہ تیرے کام آئے گا۔ الجامع للخطیب عن خفاف بن ندبة

کلام:..... روایت محل کلام ہے، دیکھئے: الشذرة ۱۴۶۲

۱۷۵۴۰..... جو جمعہ کے دن اپنے رہنے کے گھر سے سفر پر نکلا فرشتے اس پر بددعا کریں گے اور سفر میں کوئی اس کا ساتھی نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی حاجت اور ضرورت کے موقع پر کوئی اس کی مدد کرے گا۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... الضعیفة ۲۱۹۔

۱۷۵۴۱..... جب تم میں سے کوئی تھک جائے تو وہ تیز تیز چلے اس سے تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۴۲..... تم تیز چلو، ہم تیز چلے اور اس کو زیادہ (آسان اور) ہلکا پایا۔ مسند ابی یعلی، ابن خزیمه، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، ابونعیم فی الطب، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنه

فائدہ:..... لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو چلنے کی شکایت کی تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۵۴۳..... اللہ تعالیٰ نرم مہربان ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو سواری کو چرنے دو۔ اور وہاں پڑاؤ سے آگے نہ نکلو۔ اور جب تم قحط زدہ خشک زمین میں سفر کرو تو وہاں سے نکلنے کی کرو۔ تم پر رات کی تاریکی سفر کے لیے لازم ہے۔ کیونکہ زمین رات کو لپٹ جاتی ہے جب صحراء و جنگل میں گمراہ کن جنات و شیاطین تم کو ورغلائیں تو اذان دیدو۔ اور راستوں کے اوپر نماز پڑھنے سے گریز کرو کیونکہ وہ درندوں کی گذرگاہ اور سانپوں (اور حشرات الارض) کا ٹھکانہ ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن جابر رضی اللہ عنه

۱۷۵۴۴..... جب زمین سرسبز و شاداب ہو تو میانہ روی کے ساتھ چلو۔ سواریوں کو ان کا حق دو (کہ اس زمین میں وہ چر پھر لیں)۔ بے شک اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور رفق کو پسند کرتا ہے۔ لیکن جب زمین خشک اور بنجر ہو تو وہاں سے نجات پانے کی کرو۔ تم پر رات کا سفر لازم ہے۔ کیونکہ زمین رات کو سکڑتی جاتی ہے اور کسی راستے پر رات بتانے سے گریز کرو کیونکہ وہ حشرات کا ٹھکانہ اور درندوں کی گذرگاہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۴۵..... تم پر رات کو چلنا لازم ہے کیونکہ رات کو زمین لپٹ جاتی ہے، جب شیاطین تم کو ورغلائیں تو اذان دے دو۔

ابن ابی شیبه عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے: المعلة ۵۸۔

۱۷۵۴۶..... سنت یہ ہے کہ جب قوم سفر پر ہو تو ان کا طعام پانی وغیرہ اکٹھا کر لیا جائے، یہ ان کے لیے خوش دلی اور اچھے اخلاق کا ضامن ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنه

سفر میں بھی باجماعت نماز کا اہتمام کرے

۱۷۵۴۷..... جب سفر میں تین مسلمان جمع ہوں تو ان میں سے جو سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ہو وہ ان کی امامت کرے، خواہ وہ ان میں سب سے چھوٹا ہو اور جوان کی امامت کرے وہی ان کا امیر ہوگا جس کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا ہے۔

ابن ابی شیبه عن ابی سلمة بن عبدالرحمن، مرسلاً

۱۷۵۴۸..... جب کسی سفر میں تین آدمی ہوں تو ان میں سب سے بڑا قاری ان کی امامت کرے خواہ وہ عمر میں ان سے چھوٹا ہو جب وہ ان کی

امامت کرے وہی ان کا امیر ہوگا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن مرسلاً

۱۷۵۴۹۔۔۔ جب تین افراد ہوں تو وہ ایک کو امیر بنالیں اور اللہ پر بھروسہ کریں اور آپس میں نرمی و محبت سے رہیں۔
المتفق والمفترق عن ابی الکنور یزید بن عامر الثعلبی

۱۷۵۵۰۔۔۔ جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر بنالیں۔ الدارقطنی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۱۔۔۔ جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرے اور امامت کا سب سے زیادہ حقدار سب سے زیادہ (کتاب اللہ کا) پڑھا ہوا ہے۔ ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، مسلم، النسائی، ابن خزیمہ، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیھقی عن ابی سعید، الشیرازی فی الالقاب عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۷۵۵۲۔۔۔ جب تم سفر میں تین افراد ہو تو تم میں سے ایک امامت کرے اور تم میں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو (کتاب اللہ کا) زیادہ پڑھا ہوا ہے۔ ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۳۔۔۔ جب تم میں سے کوئی ایک سفر کرے یا کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے اور اپنا سامان کہیں رکھے تو اس کے گرد ایک دائرہ کھینچ دے پھر یہ کہے: اللہ ربی لاشریك لہ. تو اس کے سامان کی حفاظت ہوگی۔ ابوالشیخ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۴۔۔۔ جب آدمی کہیں چلا جائے تو رات کو گھر والوں کے پاس نہ آئے۔ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۵۔۔۔ تم میں سے کوئی رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس نہ آئے۔ سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۶۔۔۔ (لمبے سفر کے بعد) عشاء کی نماز کے بعد اپنی عورتوں کے پاس نہ آؤ۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۱۱۔

۱۷۵۵۷۔۔۔ جب تم میں سے کوئی سفر کے لیے نکلے پھر اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو کوئی نہ کوئی ہدیہ ضرور لائے خواہ پتھر لے آئے۔
الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۷۵۵۸۔۔۔ جب تو سفر سے لوٹے تو ہمبستری کے ساتھ اولاد طلب کر۔ البخاری، مسلم، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۹۔۔۔ تم میں سے جو شخص اس بستی میں اترے وہ اپنے گھر اس مسجد میں دو رکعت پڑھے بغیر نہ لوٹے پھر بعد میں اپنے گھر لوٹے۔
الکبیر للطبرانی عن سلم بن اسلم بن بحرۃ

۱۷۵۶۰۔۔۔ تم میں سے کسی کو بھی کیا مانع ہے کہ جب وہ دعا کی قبولیت دیکھ لے (مثلاً) مرض سے شفاء پالے یا سفر سے بخیر واپس آجائے تو یہ کہے:

الحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کی بدولت نیک کام پورے ہوتے ہیں۔ مستدرك الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۷۵۶۱۔۔۔ ہم لوٹنے والے ہیں، اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں اور اس کی حمد کرنے والے ہیں۔
مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ، الترمذی، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن الربیع بن البراء بن عازب عن ابیہ

تیسری فصل ...... سفر میں ممنوع چیزوں کا بیان

۱۷۵۶۲۔۔۔ ہر گھنٹی (گانے باجے) کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ ابوداؤد عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۹۸۰۔

۱۷۵۶۳ نہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں (جانوروں کے گلے میں) گھنٹی ہو۔ النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۶۴ ...... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔ مسند احمد، النسائی عن ام حبیبة

کلام:...... الالحاظ ۷۷۹، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۰۴۔

۱۷۵۶۵ ...... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کی کھال ہو۔ ابوداؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۵۶۶ ...... راستے پر رات گزارنے سے اجتناب کرو، اور ان پر نماز پڑھنے سے بھی احتیاط کرو کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے اور ان پر قضاء حاجت کرنا تو لعنت کا سبب ہے۔ ابن ماجه، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۷۱، زوائد میں ہے کہ یہ حدیث ابن ماجہ کے متفردات میں سے ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ ابن ماجہ ۱/۴۸۹۔

۱۷۵۶۷ ...... گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۵۶۸ ...... وہ قافلہ جس کے ساتھ (جانوروں کے گلے میں) گھنٹی ہو ملائکہ ان کے ساتھ نہیں ہوتے۔

الاکم فی الکنی، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۶۹ ...... اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر وغیرہ میں کیا قباحت ہے جو مجھے معلوم ہے تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔

مسند احمد، البخاری، الترمذی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۷۰ تمہارا یہ گھاٹیوں اور وادیوں میں پھیل کر بٹ جانا شیطان کا تم کو ذلیل کرنا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ثعلبة الخشنی

۱۷۵۷۱ ...... ایک ایک شیطان ہے، دو دو شیطان ہیں اور تین افراد قافلہ ہیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۵۷۲ ...... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا گھنٹی ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۵۷۳ ...... رات کو عورتوں کے پاس نہ آؤ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۷۴ ...... آپ علیہ السلام نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی رات کو گھر آئے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۵۷۵ ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔ مسدد، ابن قانع، البغوی، الباوردی، ابونعیم عن حوط أو حویط بن عبدالعزی و صحح قال البغوی: ماله غیره، قال ابن قانع: هو حوط اخو حویط بن عبدالعزی

۱۷۵۷۶ ...... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو اور نہ ایسے گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں گھنٹی (یا گانے باجے وغیرہ) ہوں۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۷۷ ان گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم کرو۔ الخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل ...... عورت کے سفر میں

۱۷۵۷۸ عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا کوئی اور محرم ساتھ ہو اور عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو دن روزہ نہ رکھا جائے۔ مسند ابی، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... شرعی سفر جو اڑتالیس میل بنتا ہے اتنا سفر کسی عورت کے لیے بغیر محرم کے تنہا حالت میں جائز نہیں۔ اور عیدالاضحیٰ کے چار دن اور عید الفطر کے ایک دن یعنی مذکورہ پانچ دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

۱۷۵۷۹..... جوعورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے تین دنوں کا سفر کرنا جائز نہیں مگر محرم کے ساتھ۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۵۸۰..... جوعورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر حلال نہیں مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بیٹا ہو یا شوہر ہو یا اس کا بھائی ہو یا اور کوئی محرم ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۷۵۸۱..... جوعورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر محرم کے ایک دن اور رات کا سفر تنہا کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۵۸۲..... جوعورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے ایک دن کا سفر بغیر محرم کے حلال نہیں ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۵۸۳..... کسی عورت کے لیے بغیر محرم کے سفر کرنا حلال نہیں ہے۔ مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۵۸۴..... عورت تین دن کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۷۵۸۵..... کوئی عورت ایک برید سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس پر حرام ہو۔ ابوداؤد، مستدرك الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

فائدہ:..... برید دو چوکیوں کے درمیانی فاصلے کو کہا جاتا تھا۔ کیونکہ برید کا معنی ڈاک ہے اور پہلے زمانے میں ڈاک کا نظام ایک چوکی سے دوسری چوکی تک علی الترتیب ہوتا تھا۔ ڈاک چوکی میں پہنچتی، وہ دوسری چوکی تک پہنچاتے دوسری چوکی والے تیسری چوکی تک پہنچاتے تھے۔ اور یہ فاصلہ تقریباً دو یا چار فرسخ کا ہوتا تھا اور ایک فرسخ تین میل ہاشمی ہوتا ہے یعنی تقریباً آٹھ کلومیٹر۔

۱۷۵۸۶..... کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی نامحرم اس کے پاس نہ آئے مگر اس حال میں کہ عورت کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۷۵۸۷..... عورت کا اپنے غلام کے ساتھ سفر کرنا ہلاکت خیز ہے، (ناجائز ہے)۔ مسند البزار، الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

الاکمال

۱۷۵۸۸..... کوئی عورت ایک رات کا سفر بھی بغیر محرم کے نہ کرے۔ مستدرك الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۵۸۹..... کوئی عورت دو دنوں کا سفر نہ کرے مگر شوہر کے ساتھ یا کسی محرم کے ساتھ۔ اور دو دن روزہ رکھنا جائز نہیں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں صبح کی نماز کے بعد جب تک کہ سورج طلوع ہو اور عصر کی نماز کے بعد جب تک کہ سورج غروب ہو اور کسی مسجد کے لیے کجاوہ نہ کسا جائے (یعنی دور کا سفر نہ کیا جائے) سوائے تین مساجد کے، مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔

البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۷۵۹۰..... کوئی عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ آئے مگر جب عورت کے پاس کوئی محرم (یا اس کا شوہر) ہو۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۷۵۹۱..... کوئی عورت تین دنوں کا سفر بغیر شوہر یا بغیر محرم کے نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۷۵۹۲..... کوئی عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور نہ کوئی آدمی عورت کے پاس جائے مگر جب جبکہ اس کے پاس اس کا کوئی محرم ہو اور جب کوئی کسی عورت کے پاس جائے تو یہ جان لے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن جابر رضی اللہ عنه

کتاب السفر ......قسم الافعال

فصل ......سفر کی ترغیب میں

۱۷۵۹۳ ...... معمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سفر کرو صحت مند رہو گے۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: الالحاظ ۳۳۶ ضعیف الجامع ۳۲۰۹۔

فصل آداب سفر میں ...... الوداع کرنا

۱۷۵۹۴ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ آدمی کو جب وہ سفر کو جاتا تو الوداع کرتے ہوئے یہ دعا دیا کرتے تھے:

زودك الله التقویٰ وغفرلك ذنبك ووجهك الی الخیر حیث توجهت.

اللہ پاک تقویٰ کو تیرا توشہ کرے، تیرے گناہ کو بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے جہاں بھی تو جائے۔ ابن النجار

۱۷۵۹۵ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا سفر کا ارادہ ہے، آپ مجھے کچھ نصیحت فرما دیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کب؟ عرض کیا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وہ آدمی اگلے دن حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا:

فی حفظ الله وکنفه وزودك الله التقوی وغفر ذنبك ووجهك للخیر حیث توجهت واینما کنت.

تو اللہ کی حفاظت اور اس کے سائے میں ہے، اللہ تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخش دے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے جہاں کہیں ہو۔ ابن النجار

۱۷۵۹۶ ...... نہشل بن ضحاک بن مزاحم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ اپنے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی آدمی کو رخصت فرماتے تو اس کو یہ دعا دیتے:

جعل الله زادك التقوی ولقاك الخیر حیث کنت ورزقك حسن المآب.

اللہ پاک تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تو جہاں ہو تجھے خیر عطا کرے اور تجھے اچھا ٹھکانہ نصیب کرے۔ ابوالحسن علی بن احمد المدینی فی امالیه

متفرق آداب کا بیان

۱۷۵۹۷ ...... زید بن وہب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تین آدمی سفر پر ہوں تو ایک کو امیر بنالیں یہ وہ امیر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا ہے۔ مسند البزار، ابن خزیمه، الدارقطنی فی الافراد، حلیة الاولیاء، مستدرك الحاکم

۱۷۵۹۸ ...... زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم سفر میں تین افراد ہو تو ایک کو اپنا امیر بنالو۔ جب تم کسی اونٹوں یا بکریوں کے چرواہے کے پاس سے گذرو تو تین مرتبہ ان کو میزبانی کا کہو۔ اگر وہ تم کو (ہاں میں) جواب دیں تو ٹھیک ورنہ اترو اور دودھ نکالو اور پیو پھر ان کو (چرنے کے لیے) چھوڑ دو۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی وصححه

۱۷۵۹۹ ...... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جس کا آدھا سر اور آدھی داڑھی سفید ہو چکی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ آدمی بولا: میں بنی فلاں کے مقبرے کے پاس سے رات کے وقت گذرا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی آگ کا کوڑا لیے دوسرے آدمی کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ وہ جب بھی اس کو پالیتا ہے تو کوڑا مارتا ہے، جس کے اثر سے اس کے سر سے پاؤں تک آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ آدمی جب میرے قریب ہوا تو بولا: یاعبداللہ اغثنی اے اللہ کے بندے میری مدد

کر۔ پلڑنے والے نے کہا: اے اللہ کے بندے! اس کی مدد نہ کر۔ یہ بہت برا بندہ ہے اللہ کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو فرمایا: اسی وجہ سے تمہارے نبی ﷺ نے ناپسند کیا ہے کہ کوئی آدمی تنہا سفر کرے۔ ھشام بن عمار فی مبعث النبی ﷺ

۱۷۶۰۰ ... حویرث بن ذباب سے مروی ہے کہ میں ایک مقام میں تھا کہ ایک آدمی قبر سے نکلا جس کا چہرہ اور سر آگ کے طوق میں بھڑک رہا تھا۔ وہ مجھے بولا: مجھے اپنے برتن سے پانی پلا پانی پلا۔ ایک دوسرا آدمی اس کے پیچھے آنکلا اور بولا: کافر کو پانی نہ پلا کافر کو پانی نہ پلا۔ آخر اس نے اس کو آلیا اور اس کے طوق کے سرے سے پکڑ کر کھینچا اور گرالیا۔ پھر اس کو کھینچتا ہوا لے گیا اور دونوں قبر میں داخل ہوگئے۔ حویرث کہتے ہیں: یہ (ہولناک منظر) دیکھ کر میری اونٹنی بھاگ اٹھی اور میرے قابو سے نکل گئی بھاگتے بھاگتے اس کی اندام نہانی بھی پسینے سے بھیگ اٹھی اور اونٹنی بل کھا کر بیٹھ گئی۔ پھر میں نے مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی اور پھر سوار ہوگیا حتیٰ کہ صبح مدینے میں آکر کی۔ پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کو ساری خبر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حویرث اللہ کی قسم! میں تجھے متہم نہیں کرتا (کہ تو جھوٹ بول رہا ہے) تو نے بہت بڑی خبر سنائی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے قبیلے کے بڑے بوڑھے لوگوں کو بلایا جنہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ پھر حویرث کو بھی بلایا اور فرمایا: حویرث نے مجھے ایک واقعہ سنایا ہے اور میں اس کو تہمت نہیں لگاتا، اے حویرث! وہ واقعہ ان کو سنا۔ ان لوگوں نے۔ واقعہ سن کر کہا: یا امیر المؤمنین! یہ آدمی بنی غفار کا تھا جو جاہلیت میں مرگیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر کیا اور اس واقع کی سچائی پر خوش ہوئے اور ان لوگوں کو فرمایا: مجھے اس کا حال بتاؤ۔ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ آدمی جاہلیت کے اچھے آدمیوں میں سے تھا لیکن مہمان کا کوئی حق نہ سمجھتا تھا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت

۱۷۶۰۱ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جمعہ آدمی کو سفر سے نہیں روکتا جب تک کہ اس کا وقت نہ آجائے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

سفر سے واپسی کے آداب

۱۷۶۰۲ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے جب (مدینے کے قریب مقام) جرف تک پہنچے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! عورتوں کے پاس رات کو نہ جاؤ اور نہ ان کو دھوکے میں رکھو (کہ اچانک ان کے پاس پہنچ جاؤ) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک سوار کو مدینہ بھیج دیا تاکہ وہ اعلان کردے کہ لوگ صبح کو اپنے اپنے گھروں میں آئیں گے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۳ ... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کے سفر کرنے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۴ ... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم سفر میں کم از کم تین آدمی جمع ہو جاؤ۔ اگر ایک مرجائے تو دو اس کا انتظام کرلیں۔ ایک آدمی ایک شیطان ہے اور دو آدمی دو شیطان ہیں۔ النسائی، ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۵ ... قیس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر سفر کے آثار ہیں اور وہ کہہ رہا ہے: اگر جمعہ نہ ہوتا تو میں سفر پر نکل جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو سفر پر نکل، کیونکہ جمعہ سفر سے نہیں روکتا۔

الشافعی، السنن للبیہقی

۱۷۶۰۶ ... عبداللہ بن سرجس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر کرتے تو یہ دعا فرماتے: اللّٰهم بلغنا بلاغ خیر و مغفرة. اے اللہ! ہم کو خیر اور مغفرت کے ساتھ (منزل تک) پہنچا۔ حلیة الاولیاء

۱۷۶۰۷ ... ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے آخری پہر پڑاؤ ڈالتے تو منادی کو حکم کردیتے وہ اعلان کردیتا کہ رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جانا۔ ایک مرتبہ دو آدمیوں نے جلدی کی اور اپنے گھر چلے گئے۔ دونوں نے اپنی اپنی بیوی کے پاس ایک ایک آدمی پایا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ رات کو گھر والوں کے پاس نہ جاؤ۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۷۶۰۸..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جب کوئی سفر پر جاتا تھا تو یہ پڑھتا:

اللھم بلغ بلاغا یبلغ خیراً ومغفرۃ منک ورضوانا بیدک الخیر انک علی کل شیءٍ قدیر، اللھم انت الصاحب فی السفر وانت الخلیفۃ فی الاھل ھون علینا السفر واطولنا الارض، اللھم انا نعوذ بک من وعثاء السفر ومآبۃ المنقلب۔

اے اللہ! خیر تک پہنچا، اپنی مغفرت اور رضاء عطا فرما۔ تمام خیر آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے، تو پیچھے گھر والوں میں خلیفہ ہے۔ ہم پر سفر کو آسان کر اور زمین کو ہمارے لیے لپیٹ دے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ ابن جریر

۱۷۶۰۹..... ابراہیم سے مروی ہے کہ صحابہ کرام جب کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیں خواہ ان کو جلدی ہو۔ السنن لسعید بن منصور

۱۷۶۱۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے سفر کے لیے نکلتے تو واپس لوٹنے تک دو رکعت نماز (نفل) ضرور ادا فرماتے۔ ابن جریر وصححہ

۱۷۶۱۱..... ابراہیم سے مروی ہے کہ کہا جاتا تھا جب تو سفر میں نماز پڑھے اور تجھے شک ہو کہ سورج کا زوال ہو گیا ہے یا نہیں تو کوچ کرنے سے قبل نماز پڑھ لے۔ السنن لسعید بن منصور

۱۷۶۱۲..... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کوئی بندہ سفر کا ارادہ کر کے یہ کلمات نہیں پڑھتا مگر اللہ پاک اس کو تکیہ کرتا ہے، اس کی کفایت کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

اللّٰھم لاشیء الا انت ولا شیء الا ماشئت ولاحول ولاقوۃ الا بک لن یصیبنا الا ما کتب اللّٰہ لنا ھو مولانا وعلی اللّٰہ فلیتوکل المؤمنون حسبی اللّٰہ لااله الا ھو اللھم فاطر السموات والارض انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلماوالحقنی بالصالحین۔

اے اللہ! کوئی چیز نہیں سوائے تیرے، کوئی چیز نہیں مگر جو تو چاہے، بدی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت صرف تیری بدولت ممکن ہے، ہم کو صرف وہی (مصیبت یا رحمت) پہنچتی ہے جو تو نے ہمارے لیے لکھ دی، وہ (اللہ) ہمارا آقا ہے، اللہ ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔ مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ! تو ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ تو ہی دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ اے اللہ! مجھے مسلمان حالت میں فوت کر اور صالحین کے ساتھ مجھے شامل کر۔ ابن جریر

۱۷۶۱۳..... معمر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی (سفر سے واپسی کے بعد) عشاء کے بعد اپنے گھر واپس آئے۔ المصنف لعبدالرزاق

توشہ سفر

۱۷۶۱۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں۔ آئینہ، سرمہ دانی، کنگھی، مدری۔ کھجانے کے لیے بال درست کرنے کے لیے باریک سینگ اور مسواک۔ ابن النجار

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۹۳، المتناھیۃ ۱۱۴۶۔

۱۷۶۱۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو پہلے وضو کرتے اور اچھی طرح کامل وضو کرتے، پھر دو رکعت نماز پڑھتے پھر قبلہ رو ہو کر وہیں بیٹھے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی خلقنی ولم اک شیئا رب اعنی علی اھوال الدھر وبوائق الدھر وکربات الآخرۃ

ومصیبات اللیالی والایام رب فی سفری فاحفظنی فی اھلی فاخلفنی وفیما رزقتنی فبارک فی ذلک.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے پیدا کیا حالانکہ میں کچھ نہیں تھا، اے پروردگار! میری مدد فرما زمانے کی ہولناکیوں پر اور زمانے کی مصیبتوں پر اور آخرت کے عذابوں پر۔ راتوں اور دنوں کی تکالیف پر میرے اس سفر میں اے پروردگار! پس میرے گھر والوں کی حفاظت فرما اور ان میں میرا خلیفہ بن اور تو جو رزق مجھے نصیب کرے اس میں مجھے برکت عطا کر۔ الدیلمی

۱۷۶۱۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللّٰھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل، اللھم اصحب لنا بنصح واقبلنا بذمة، اللھم ازولنا الارض وھون علینا السفر، اللّٰھم انی اعوذبك من وعثاء السفر وکآبة المنقلب وسوء المنظر فی الاھل والمال اللھم اطولنا الارض وھون علینا السفر.

اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے، میرے گھر والوں میں میرا خلیفہ ہے، اے اللہ! خیر خواہی کے ساتھ ہمارا ساتھی بن، ہماری ذمہ داری قبول کر، اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہم پر آسان کردے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، بری واپسی سے اور اہل ومال میں برے منظر سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر کو ہم پر آسان کردے۔ ابن جریر

۱۷۶۱۷..... ابورائطہ عبداللہ بن کراتہ المذحجی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ علیہ السلام نے ایک مسافر قوم کو ارشاد فرمایا: کوئی فالتو پھرنے والا جانور تمہارے ساتھ نہ ہونا چاہیے، نہ تم میں سے کوئی کسی گمشدہ شے کا ضامن بنے، نہ کوئی سائل کو واپس کرے اگر تم کو نفع وسلامتی مقصود ہے۔ اور اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو کوئی جادوگر یا جادوگرنی سفر میں تمہاری ساتھی نہ بنے، نہ کاہن اور کاہنہ (آئندہ کا حال بتانے والے)، نہ کوئی نجومی اور نجومیہ اور نہ شاعر اور شاعرہ۔ اور ہر عذاب جو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے کسی کو دینا چاہتا ہے تو پہلے اس کو آسمان دنیا پر بھیجتا ہے۔ پس میں تم کو شام کے وقت اللہ کی نافرمانی سے روکتا ہوں۔ الدولابی فی الکنی، ابن مندہ، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال

دوران سفر ذکر اللہ کا اہتمام

۱۷۶۱۸..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: اپنے سفروں میں اللہ کا ذکر کرتے رہو ہر پتھر اور درخت وجھاڑی کے پاس۔ شاید قیامت کے دن وہ تمہاری گواہی دینے آجائے۔ ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر

۱۷۶۱۹..... ابوثعلبۃ الخشنی سے مروی ہے کہ لوگ جب سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کہیں اترتے تو وادیوں اور گھاٹیوں میں پھیل جاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا: تمہارا وادیوں اور گھاٹیوں میں (ادھر ادھر) پھیل جانا شیطان کی طرف سے ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ جب بھی کسی پڑاؤ پر اترتے اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھتے کہ اگر ایک کپڑا ان پر ڈالا جاتا تو سب کو چھا جاتا تھا۔ ابن عساکر ۱۷۵۷۰

۱۷۶۲۰..... عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم روایت کرتے ہیں کہ بنی الحارث بن خزرج کے ایک بوڑھے محمد بن اسلم بن بجرہ کے دل میں خیال ہوا کہ مدینے جاکر بازار سے اپنی ضرورت کا سامان لایا جائے۔ چنانچہ وہ مدینہ گیا اور بازار سے اپنا سامان لیا اور پھر گھر آگیا۔ جب اس نے چادر اتاری تو اس کو یاد آیا کہ اس نے مسجد نبوی میں نماز نہیں پڑھی اور یونہی واپس آگیا ہے۔ بولا: اللہ کی قسم! میں نے مسجد رسول اللہ ﷺ میں دو رکعتیں نفل بھی نہیں پڑھیں حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تم میں سے جو اس (مدینے کی) بستی میں اترے وہ واپس اپنے گھر نہ جائے جب تک اس مسجد میں دو رکعت نماز نہ پڑھ لے۔

چنانچہ اس نے دوبارہ چادر اٹھائی اور مدینہ گیا اور مسجد رسول اللہ ﷺ میں دو رکعتیں پڑھ کر پھر واپس اپنے گھر آگیا۔

الحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفة

۱۷۶۲۱......حضرت کعب بن مالک سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے، جب آ لیتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے پھر وہیں بیٹھ جاتے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۲......ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو تو یہ پڑھے:

اللّٰھم بلاغًا یبلغ خیرًا مغفرة منك ورضواناً بیدك الخیر انك علی کل شیءٍ قدیر اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل اللھم انا نعوذ بك من وعثاء السفر وکآبة المنقلب، اللھم اطولنا الارض وھون علینا السفر.

اے اللہ! مجھے خیر تک پہنچا ایسی خیر تک جس سے تیری مغفرت اور تیری رضا حاصل ہو، بے شک تمام چیزیں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اے اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! تو سفر کا ساتھی ہے۔ اہل وعیال میں خلیفہ (دیکھ بھال کرنے والا) ہے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان کردے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۳......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اونٹ پر بیٹھ جاتے سفر پر نکلتے ہوئے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسألك فی سفرنا ھذا البر والتقویٰ والعمل بما تحب وترضیٰ اللھم ھون علینا السفر واطوعنا بعده، اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل اللّٰھم انی اعوذبك من وعثاء السفر وکآبة المنقلب وسوء المنظر فی الاھل والمال.

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس (سواری) کو مسخر کیا اور ہم اس کو تابع کرنے کی سکت نہیں رکھنے والے اور ہم اپنے رب کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جو تجھے محبوب ہو، جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر سفر کو آسان کر اور ہم سے دوری کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل میں خلیفہ ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، بری واپسی سے اور گھر اور مال میں برے منظر سے۔

اور پھر جب سفر سے واپسی ہوتی تو یہی دعا پڑھتے اور یہ اضافہ فرمادیتے:

آئبون تائبون لربنا حامدون. ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ ابن جریر

۱۷۶۲۴......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ پر جاتے یا سفر پر جاتے اور آپ کو رات ہو جاتی تو یہ کہتے:

یاارض ربی، وربك اللّٰه اعوذ باللّٰه من شرك وشرما فیك وشر ماخلق فیك وشرما یدب علیك اعوذ باللّٰه من شر کل اسد واسود وحیةٍ وعقرب ومن ساکن البلدو من شر والد وماولد.

اے زمین! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، تیرے اندر کے شر سے، جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتے ہیں ان کے شر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر درندے اور شیر سے، بچھو اور سانپ سے۔ اس جگہ کے رہنے والوں سے اور والد اور اولاد کے شر سے۔ ابن النجار

۱۷۶۲۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کو بھی (سفر سے واپسی کے بعد) رات کو گھر آنے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر

۱۷۶۲۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل، اللھم انی اعوذبك من الضعیة فی السفر والکآبة فی المنقلب، اللھم اقبض لنا الارض وھون علینا السفر.

اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور اہل وعیال میں میرا خلیفہ ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر میں تباہی سے اور واپسی

میں رنج وغم سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو سمیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان کردے۔
پھر حضور ﷺ جب سفر سے واپسی کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

آئبون تائبون لربنا حامدون.

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

جب گھر میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے: توبا لربنا أوماً لايغادر حوبا. ہم اپنے رب سے سفر سے واپسی پر ایسی توبہ کرتے ہیں جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے۔

اور جس دن مدینہ داخل ہونے کا ارادہ ہوتا تو یہ پڑھتے: توبا الى ربنا توباً لايغادر عليه مناحوباً. ہم اپنے رب سے توبہ کرتے ہیں ایسی توبہ جو ہم پر کسی گناہ کو نہ چھوڑے۔ ابن جریر

سفر کی ایک اہم دعا

۱۷۶۲۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم انت الصاحب فی السفر والخليفة في الاهل، اللهم انی اعوذبك من الفتنة فی السفر والكآبة فی المنقلب، اللهم اقبض لنا الارض وهون علينا السفر.

اور جب واپسی کا ارادہ ہوتا تو یہ پڑھتے:

تائبون عابدون لربنا حامدون.

اور جب اپنے گھر والوں کے پاس آتے تو یہ پڑھتے:

توبا توبا لربنا اوباً لا يغادر علينا حوباً. ابن ابی شیبه

۱۷۶۲۸..... عبداللہ بن سرجس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم انت الصاحب فی السفر والخليفة في الاهل. اللهم انی اعوذبك من وعثاء السفرو كآبة المنقلب والحور بعد الكور ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی الاهل والمال.

اے اللہ تو میرا ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے اہل میں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور رنج وغم کی واپسی سے۔ معاملے کے سلجھنے کے بعد الجھنے سے۔ مظلوم کی بددعا سے اور اہل ومال میں برے منظر سے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۹..... ابوبکر محمد بن الحسن بن کوثر، اسماعیل بن اسحاق، مسدد، عبدالوارث، حسین المعلم عبداللہ بن بریدۃ، حویطب بن عبدالعزی کہتے ہیں کہ مصر سے ایک قافلہ آیا جس میں گھنٹیاں (بج رہی) تھیں آپ ﷺ نے ان گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم دیا اسی وجہ سے گھنٹیاں مکروہ قرار دی گئیں نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ملائکہ اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔ ابونعیم

۱۷۶۳۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم کسی بالائی جگہ چڑھتے تو اللہ اکبر کہا کرتے اور جب کسی نشیبی جگہ اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ ابن عساکر

۱۷۶۳۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم مدینے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! مسجد میں داخل ہو اور دو رکعات نماز پڑھ لے۔ ابن ابی شیبه

۱۷۶۳۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب غزوہ سے واپس ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

آئبون ان شاء الله لربنا حامدون. ابن ابی عاصم، الكامل لابن عدی، المحاملی فی الدعاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۷۵

۱۷۶۳۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے تو آپ نے مجھے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: پھر دو رکعات نفل نماز پڑھ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۶۳۴...... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ پڑھتے:

تائبون عابدون لربنا حامدون. ابوداؤد، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور

۱۷۶۳۵...... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللّٰهم بلغ بلاغاً يبلغ خيراً مغفرة منك ورضوانا بيدك الخير انك على كل شيءٍ قدير، اللهم انت الصاحب في السفر، والخليفة في الاهل، اللهم هون علينا السفر واطولنا الارض، اللهم انی اعوذبك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب. ابن جرير، الديلمي

۱۷۶۳۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی کسی سفر کا ارادہ کیا تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل یہ کلمات ضرور پڑھے:

اللّٰهم لك انتشرت واليك توجهت وبك اعتصمت، اللهم انت ثقتي وانت رجائي، اللهم اكفني ما اهمني ومالا اهتم له وما انت اعلم به اللهم زودني التقوى واغفرلي ذنبي ووجهني للخير اينما توجهت.

اے اللہ! میں تیرے لیے اٹھا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیری رسی کو تھاما، اے اللہ! تو میرا بھروسہ ہے اور تو ہی میری امید ہے۔ اے اللہ! میرے اہم وغیر اہم کام میں اور اس کام میں جس کا تجھی کو علم ہے میری کفایت فرما۔ اے اللہ! مجھے تقویٰ کا توشہ عطا کر، میرے گناہ بخش دے اور مجھے خیر کی طرف راغب کر جہاں کہیں میں منہ کروں۔

آپ ﷺ یہ کلمات پڑھ کر سفر پر نکل جاتے تھے۔ ابن جرير

کلام:...... الالحاظ ۰۷۔

رسول اللہ ﷺ کی سفر سے واپسی کی کیفیت

۱۷۶۳۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ داخل ہوتے وقت مدینے کی دیواریں دیکھتے ہی جس سواری پر سوار ہوتے اس کو ایڑ لگا دیتے اور اونٹ کو تیز دوڑا دیتے مدینہ کی خوشی میں۔ ابن النجار

۱۷۶۳۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں سفر پر جانا چاہتا ہوں اور میں نے اپنی وصیت لکھ لی ہے، اب میں وہ وصیت کس کے حوالے کروں اپنے والد کے، اپنے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ سفر کا ارادہ کر کے کپڑے باندھ لیتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس اس سے بہتر کوئی خلیفہ نہیں چھوڑ کر جاتا کہ اپنے گھر میں چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ھو اللّٰہ احد پڑھے پھر یہ دعا کرے:

اللّٰهم انی اتقرب بهن اليك فاجعلهن خليفتي في اهلي ومالي.

اے اللہ! میں ان رکعات کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں۔ پس ان کو میرے اہل اور میرے مال میں میرا خلیفہ بنا۔

پس یہ رکعات اس کے لیے اس کے اہل، مال، گھر اور آس پاس کے گھروں میں خلیفہ بنا دیتا ہے جب تک کہ وہ واپس آئے۔ الديلمي

۱۷۶۳۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب۔ واپسی میں مقام بیداء یا حرہ پر پہنچے تو آپ نے یہ کلمات پڑھے:

آئبون تائبون عابدون ان شاء الله لربنا حامدون. ابن ابی شيبه

۱۷۶۴۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو ظہر کی نماز پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ کرتے خواہ نصف النہار ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شيبه

۱۷۶۴۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل پر اترتے تو کجاوے خالی ہونے تک مسلسل تسبیح کرتے رہتے تھے۔
المصنف لعبدالرزاق

۱۷۶۴۲..... حفص بن عبداللہ بن انس سے مروی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے سفر پر تھے جب سورج کا زوال ہوتا اور آپ کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے۔ پھر جب کوچ کرتے اور عصر کا وقت ہو جاتا تو اگر زوال شمس سے قبل چل رہے ہوتے پھر نماز کا وقت ہو جاتا تو ہم کہتے الصلاۃ! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: چلتے رہو حتیٰ کہ جب دونوں نمازوں کا درمیانی وقت ہو جاتا تو دونوں نمازوں کو جمع کرکے پڑھ لیتے۔ پھر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ چاشت کے وقت سے چلتے رہتے اور دن ڈھل جاتا تو ایسا کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۶۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: محاق (مہینے کی آخری تین راتوں) میں سفر نہ کرو۔ اور نہ اس وقت سفر کرو جب قمر عقرب میں نزول کرتا ہے۔ ابوالحسن بن محمد بن جیش الدینوری فی حدیثہ

۱۷۶۴۴..... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تو غروب شمس کے بعد چل پڑتے جب تاریکی چھانے لگتی تو اتر کر نماز مغرب ادا فرماتے پھر عشاء کا کھانا منگواتے اور تناول کرتے پھر عشاء کی نماز ادا فرماتے پھر کوچ کر لیتے اور فرماتے یونہی رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۷۶۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

اللّٰھم بک اصول وبک احول وبک اسیر.

اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں، تیرا ہی ارادہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ چلتا ہوں۔ مسند احمد، ابن جریر وصححہ

۱۷۶۴۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔
الاوسط للطبرانی

سفر میں نمازوں کا اہتمام

۱۷۶۴۷..... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر میں چلے جا رہے تھے حتیٰ کہ جب سورج غروب ہو گیا اور تاریکی چھا گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پڑاؤ ڈال دیا پھر مغرب کی نماز ادا کی پھر فوراً عشاء کی نماز ادا کی پھر فرمایا: میں نے اس طرح رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

۱۷۶۴۸..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبداللہ بن رواحۃ سے نقل کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن رواحہ فرماتے ہیں میں غزوے میں تھا میں نے جلدی کی اور اپنے گھر کے دروازے تک پہنچ گیا دیکھا کہ ایک چراغ روشن ہے اور میں ایک سفید چیز کے پاس کھڑا ہوں میں نے اپنی تلوار سونت لی تلوار کو حرکت دی تو میری عورت بیدار ہو گئی اور بولی ٹھہرو! ٹھہرو! فلاں عورت میرے پاس ہے جو مجھے کنگھی کر رہی تھی۔ عبداللہ بن رواحہ کہتے ہیں کہ میں پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ خبر دی تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا کہ کوئی آدمی رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ مستدرک الحاکم

۱۷۶۴۹..... جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبیر! کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلے تو اپنے ساتھیوں میں سب سے افضل ہو اور سب سے زیادہ تیرا توشہ ہو؟ تو یہ پانچ سورتیں اول و آخر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ پڑھ لیا کر سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس۔

جبیر کہتے ہیں: میں بہت مال والا نہ تھا لیکن میں ان سورتوں کو پڑھتا رہا اپنے سفر میں بھی اور اقامت میں بھی۔ حتیٰ کہ کوئی صحابی میرے مثل نہ رہا۔
ابوالشیخ، ابن حبان فی الثواب

کلام:......روایت کی سند میں حکیم بن عبداللہ بن سعد ایلی ہے جو متہم ہے۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی تمام احادیث موضوع ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ائمہ نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔میزان الاعتدال ۱/ ۵۷۲

کتاب السحر والعین والکہانة

جادو، نظر لگنا اور کہانت (نجومی پن)

قسم الاقوال

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول......جادو میں

۱۷۶۵۰...جس نے کوئی گرہ لگائی پھر اس میں پھونک ماری اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جو کسی چیز کے ساتھ متعلق ہوا (جادو وغیرہ کے ساتھ) تو اس کو اسی کے سپرد کر دیا گیا۔ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف النسائی ۲۷۶، ضعیف الجامع ۵۷۰۲۔ المیزان ۳۷۸/۲۔

۱۷۶۵۱...اے عائشہ! کیا تیرا خیال ہے کہ اللہ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی؟ (ہاں) میرے پاس دو فرشتے آئے تھے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ سر والے نے پاؤں والے کو یا پاؤں والے نے سر والے کو کہا: اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو ہو گیا ہے۔ پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ بولا لبید بن الاعصم نے۔ پوچھا: کس چیز میں؟ بولا: کنگھی میں، بالوں میں اور کھجور کے گابھے کے چھلکے میں۔ پوچھا: یہ چیزیں کہاں ہیں؟ بولا بئر اروان میں (یعنی اروان کے کنویں میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ چند صحابہ کو لے کر اس کنویں کے پاس گئے۔ پھر واپس آئے تو فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی قسم! اس کنویں کا پانی مہندی کے دھوون جیسا تھا اور اس (کے آس پاس) کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر تھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۶۵۲...اللہ لعنت کرے زہرہ پر، اس نے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو فتنہ میں مبتلا کیا۔ ابن راھویہ، ابن مردویہ عن علی

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۶۸۵، الضعیفة ۹۱۳۔

الاکمال

۱۷۶۵۳......جس نے جادو کی کوئی چیز سیکھی تھوڑی یا زیادہ اس کی آخری عمر اللہ کے ہاتھ میں ہے (اور خطروں کی زد میں ہے)۔

المصنف لعبدالرزاق عن صفوان بن سلیم مرسلاً، الکامل لابن عدی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۶۵۴......اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام ایک رات کو نکلے اور فرمایا: اللہ سے کوئی سوال نہ کرے گا (اس وقت) مگر اس کی دعا قبول ہوگی سوائے جادوگر یا عشار (عشر وصول کرنے والے کے)۔ مستدرک الحاکم عن عثمان بن ابی العاص عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۶۵۵......جس نے کہانت کی (غیب کی باتیں بتائیں) یا تیروں کے ساتھ قرعہ اندازی کی، یا بدفالی لی جس نے اس کو سفر سے لوٹا دیا تو قیامت کے دن وہ جنت کے بلند درجات نہ دیکھ پائے گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

فائدہ:......بدفالی لی جیسا کہ بلی کے راستے کاٹنے پر سفر چھوڑ دیا یہ سب ناجائز باتیں ہیں۔

دوسری فصل......نظر لگنا

۱۷۶۵۶.....نظر لگنا حق ہے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه، ابن ماجه عن عامر بن ربيعة

۱۷۶۵۷.....نظر لگنا حق ہے جو حالق (تقدیر کے منکر قدری) کو اپنی رائے سے ہٹادے گی۔
مسند احمد، الكبير للطبرانی، مستدرك الحاكم عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۶۵۸..... نظر لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کر جاتی۔اور جب کوئی تم سے منہ ہاتھ دھلوائے (تاکہ جس پر تمہاری نظر لگی ہے وہ پانی اس پر چھڑک دیا جائے) تو تم دھودو۔مسند احمد، مسلم عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۶۵۹..... بدنظری حق ہے، جس پر شیطان حاضر ہوتے ہیں اور ابن آدم کا حسد کام کرتا ہے۔ الكجی فی سننه عن ابی هريرة رضی الله عنه
کلام:.......روایت ضعیف ہے:ضعیف الجامع ۳۹۰۲۔

۱۷۶۶۰.....نظر آدمی پر قبر میں بھی لگ جاتی ہے اور ہانڈی میں گوشت پر بھی لگ جاتی ہے۔
الكامل لابن عدی، حلية الاولياء عن جابر رضی الله عنه، الكامل لابن عدی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۷۶۶۱..... نظر سے اللہ کی پناہ مانگو، بےشک نظر لگنا حق ہے۔ابن ماجه، مستدرك الحاكم عن عائشة رضی الله عنها
کلام:.......زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند کا راوی ابوواقد جس کا نام صالح بن محمد بن زائدہ لیثی ہے ضعیف ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے۔میزان الاعتدال ۲/۲۹۹۔ابن ماجہ رقم ۳۵۰۸۔

۱۷۶۶۲.....اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے بعد اکثر اموات جو واقع ہوتی ہیں وہ نظر لگنے سے ہوتی ہیں۔الطيالسی، التاريخ للبخاری، الحكيم، الضياء عن ابی هريرة رضی الله عنه، السجزی فی الابانة عن عبدالله بن ابی اوفی، الزهد للامام احمد عن سلمان موقوفا
کلام:.......روایت ضعیف ہے: کشف الخفاء ۴۹۶۔

۱۷۶۶۳.....نظر لگنا آدمی کو تڑپا دیتا ہے اللہ کے حکم سے، حتی کہ حالق (سر منڈانے والے تقدیر کے منکر) پر بھی نظر چڑھ جاتی ہے اور اس کو گرا دیتی ہے۔
مسند احمد، مسند ابی يعلی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۷۶۶۴.....اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر جاتی تو نظر سبقت کر جاتی۔مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه عن اسماء بنت عميس

۱۷۶۶۵.....اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کرتی جب تم سے اعضاء دھونے کو کہا جائے تو دھودو۔
الترمذی عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۶۶۶.....میری امت کے لیے جو قبریں کھودی جاتی ہیں آدھی نظر کی وجہ سے کھودی جاتی ہیں۔الكبير للطبرانی عن اسماء بنت عميس
کلام:.......روایت ضعیف ہے التمییز ۲۹، الشذرة ۱۳۰ ضعیف الجامع ۵۹۵۷۔

۱۷۶۶۷..... کس بناء پر کوئی آدمی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟ جب وہ اپنے بھائی کی کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔
النسائی، ابن ماجه عن ابی امامة بن سهل بن حنيف

۱۷۶۶۸..... جب تم میں سے کوئی اپنی جان، اپنے مال، یا اپنے بھائی کی کوئی خوش کن شے دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ بےشک نظر لگنا حق ہے۔مسند ابی يعلی، الكبير للطبرانی، مستدرك الحاكم عن عامر بن ربيعة

۱۷۶۶۹.....کتاب اللہ میں آٹھ آیات نظر (کے علاج) کے لیے ہیں سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی۔مسند الفردوس عن عمران بن حصين
کلام:.......روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۰۱۵۔

۱۷۶۷۰..... جب کوئی خوش کن شے دیکھے تو ماشاء الله لاحول ولا قوة الا بالله کہہ دے تب نظر اس کو کوئی نقصان نہ دے سکے گی۔
ابن السنی عن انس رضی الله عنه

تیسری فصل ..... کہانت (غیب کی باتیں بتانا) اور عرافت (نجومی پن)

۱۷۶۷۱..... ہرگز جنت کے عالی درجات میں داخل نہ ہوگا جس نے کہانت کی (غیب کی باتیں بتائیں) یا تیروں کے ساتھ حصے تقسیم کیے (مشرکین عرب کے دستور کے مطابق) یا وہ اپنے سفر سے بدفالی کی وجہ سے واپس لوٹا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۲..... جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہے تو ملائکہ پروردگار کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے پر مارتے ہیں گویا پتھر پر زنجیریں پڑ رہی ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہو جاتی ہے تو پوچھتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا: اور وہ عالی ذات بڑائی والی ہے۔ پس چوری چھپے سننے والے ایک دوسرے کے اوپر چڑھ کر اس بات کو سنتے ہیں۔ بعض اوقات شہاب (ٹوٹنے والے تارا) چور کو اس سے پہلے آلیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو بات بتائے اور اس کو جلا ڈالتا ہے۔ اور بعض اوقات شہاب اس کو نہیں پاسکتا اور وہ (شیطان جن) اپنے سے نیچے والے کو بات بتا دیتا ہے اور وہ اپنے سے نیچے والے کو حتیٰ کہ وہ زمین تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر وہ بات جادوگر کے منہ پر ڈال دی جاتی ہے۔ وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بولتا ہے اور لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں: کیا اس نے ہم کو فلاں فلاں دن یہ یہ بات نہیں بتائی جو ہم نے حق سچ دیکھی۔ اس بات کے متعلق کہتے ہیں جو آسمان سے سنی گئی تھی۔

البخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، البخاری ۶/۱۵۲

کاہن جھوٹی خبریں بتاتے ہیں

۱۷۶۷۳..... ملائکہ عنان میں اترتے ہیں، عنان بادل ہے۔ پھر وہ آسمان میں اترنے والے فیصلے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ شیاطین بات کو سن لیتے ہیں اور کاہنوں کو بتا دیتے ہیں وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر بول دیتے ہیں۔ البخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۶۷۴..... یہ ستارے (جو ٹوٹتے ہیں) کسی کی موت یا زندگی پر نہیں مارے جاتے بلکہ ہمارا پروردگار تبارک وتعالیٰ جب کسی معاملے کا فیصلہ کر دیتا ہے تو حاملین عرش اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر ان کے قریب آسمان والے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس دنیا کے آسمان والے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر حاملین عرش کے قریب آسمان والے فرشتے حاملین عرش سے پوچھتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ بتاتے ہیں کہ اللہ نے کیا فرمایا۔ اس طرح آسمان والے ایک دوسرے سے وہ خبر پوچھتے ہیں حتیٰ کہ خبر آسمان دنیا پر پہنچ جاتی ہے۔ پھر جنات بات کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں، پس جو خبر اس طرح آتی ہے وہ حق ہوتی ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا لیتے ہیں اور اضافے کر لیتے ہیں۔

مسند احمد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، مسلم، الترمذی عنہ عن رجل من الانصار

۱۷۶۷۵..... جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی یا کسی حائضہ عورت کے ساتھ مجامعت کی یا عورت کے ساتھ پاخانے میں جماع کیا وہ بری ہوگیا ان تعلیمات سے جو اللہ نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمائی ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۶..... جو کسی کاہن کے پاس آیا، اور اس سے کسی چیز کا سوال کیا پس چالیس راتوں تک اس کی توبہ کا دروازہ بند ہوگیا اور اگر اس کی بات کی تصدیق بھی کر دی تو اس نے کفر کر دیا۔ الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۱۷۶۷۷..... کاہنوں کے پاس نہ جاؤ۔ الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۸..... جو کسی عراف (نجومی) یا کسی کاہن (غیب کی باتیں بتانے والے) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی اس نے مجھ پر نازل شدہ کا کفر کر دیا۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۹..... جو کسی عراف کے پاس گیا اور اس سے کوئی سوال کیا اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی۔

مسند احمد، مسلم عن بعض امہات المومنین

کتاب السحر والعین والکہانۃ

قسم الافعال ...... جادوگر کو قتل کرنا

۱۷۶۸۰ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کردو۔

الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۷۶۸۱ ...... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے ان پر جادو کردیا اور اس بات کا اقرار بھی کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمٰن بن زید کو اس کے قتل کا حکم دیا۔ عبدالرحمٰن نے اس کو قتل کردیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اس وقت کے خلیفہ) نے اس بات کو ناپسند کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا آپ ام المؤمنین کی بات کو ناپسند کرتے ہیں ایسی عورت کے لیے جس نے جادو کیا اور اس کا اقرار بھی کیا۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔

المصنف لعبدالرزاق ورستہ فی الایمان، السنن للبیہقی

۱۷۶۸۲ ...... ابن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اس کو سینے میں مارا مارا پھر چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مرگیا۔ المصنف لعبدالرزاق

نظر لگنا

۱۷۶۸۳ ...... ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ عامر بن ربیعہ سہل بن حنیف کے پاس سے گزرے سہل غسل کررہے تھے۔ عامر نے کہا: میں نے آج جیسا منظر نہیں دیکھا اور نہ ایسی چھپی ہوئی جلد دیکھی۔ پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سہل پچھاڑ کھا کر گر گئے۔ ان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اور آپ کو کہا گیا کہ سہل کو مرگی ہوگئی ہے۔ پوچھا: تم پر کس پر تہمت لگاتے ہو؟ (کسی نے نظر لگائی ہے؟) لوگوں نے کہا: عامر بن ربیعہ۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیوں کوئی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اور جب وہ اپنے بھائی کی کوئی اچھی چیز دیکھتا ہے تو اس کو برکت کی دعا کیوں نہیں دیتا۔ پھر آپ علیہ السلام نے عامر کو حکم دیا اور اس نے اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور پاؤں گھٹنوں تک اور شرم گاہ دھوئی پھر اس پانی کو سہل پر چھڑک دیا گیا (جس سے نظر اتر گئی)۔ النسائی، ابونعیم

کہانت

۱۷۶۸۴ ...... حضرت .... رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جو کسی کاہن (غیب کی باتیں بتانے والا) یا عراف (نجومی) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔ رستہ

کلام: ...... المعلہ ۳۳۱

الحمدللہ حصہ ششم ختم شد

مترجم محمد اصغر غفراللہ لہ ولوالدیہ ولذریتہ

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنزُ العُمّال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شرح سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۴
حصہ ہفتم ہشتم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت
اُردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 704 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

……… ملنے کے پتے ………

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 HALLIWELL ROAD
BOLTON BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی امام المتقین وخاتم النبین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی اٰلہ وصحبہ وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین.

امابعد! نہایت نازک اور آزمائش کن حالات میں، میں نے یہ معمولی سی خدمت انجام دی ہے چونکہ زلزلہ کی تباہ کاریاں اور احباب واخوان کا بھرپور صدقہ قلب زخمی پرنمک پاشی کیے ہوئے تھا اور میں عرصہ دس (۱۰) ماہ سے علمی حلقوں سے یا علمی کام سے کنارہ کش تھا حالانکہ دل میں علمی کام کا شوق موجزن تھا۔ ہمہ حالات کسی طرح بھی علمی کام میں مخل تھے جناب محترمی مولانا محمد اصغر مغل نے مجھے کنز العمال جلد آٹھ کا ترجمہ کرنے کی نوید سنائی تو میں خوشی سے مچل اٹھا۔ پھر نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور نہ ہی حالات کے خلل کی طرف دل ودماغ کو جانے دیا اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا، گو کہ اس کی تکمیل میں تاخیر ہوئی لیکن کچھ باعث تاخیر بھی تو تھا۔ ہم نے حتی المقدور والوسع ترجمہ کرنے میں بھرپور سعی کی ہے پھر بھی اگر کسی جگہ کچھ کمی رہ گئی ہو تو درگزر کر کے اصحاب اشاعت کا تبین اور مترجم کو آگاہ کر دیا جائے۔ چونکہ یہ احادیث کا مجموعہ ہے اس میں کمی یا بیشی باعث جرم ہے۔ میں محترم خلیل اشرف عثمانی رئیس مکتبہ دارالاشاعت اور مولانا محمد اصغر مغل کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ دارین میں انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

العبد الضعیف

محمد یوسف تنولی کشیر

فہرست عنوانات......حصہ ہفتم

فہرست عنوانات...... حصہ ہشتم

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف شین

اس میں تین مضامین ہیں۔

شفعہ، شہادت (گواہی) اور حضور ﷺ کی عادات مبارکہ

کتاب الشفعة من الاقوال

۱۷۶۸۵ ہر مشترک شے زمین ہو یا گھر ہو یا باغ (وغیرہ) ہو تو اس میں شفعہ ہے۔ کسی حصہ دار کو جائز نہیں کہ اس کو فروخت کردے جبکہ دوسرے حصہ دار کو پیش کش نہ کرے۔ پھر دوسرا لے لے یا چھوڑ دے۔ لہٰذا اگر وہ (دوسرا کسی کو فروخت کرنے سے) منع کردے تو وہی اس کو خریدنے کا زیادہ حقدار ہے۔ ورنہ وہ (کسی کو بھی فروخت کرنے کی) اجازت دے دے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

تنبیہ: ...... تفصیلات فقہی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۶۸۶ ..... شفعہ اونٹ کی رسی کھولنے کی مانند ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... مشترک شی زمین جائیداد وغیرہ کو فروختگی کے وقت پہلے حصہ دار کو پیش کرنا ضروری ہے۔ اس سے حصہ دار فروخت کنندہ واجب الذمہ عہدہ سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ زوائد (علی ابن ماجہ) میں اس روایت پر ضعف کا حکم لگایا گیا ہے۔

۱۷۶۸۷ جب زمین تقسیم کرلی جائے اور اس کی (ملکیتی) حدود متعین ہو جائیں تو اس میں شفعہ (خلط) نہیں رہتا۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۸۸ جس کے پاس کوئی (مشترک) زمین یا باغ ہو تو وہ اس کو فروخت نہ کرے تاوقتیکہ اس کو اپنے شریک پر پیش نہ کردے۔

۱۷۶۸۹ جس کے باغ میں کوئی حصہ دار ہو تو وہ اپنا حصہ فروخت نہ کرے جب تک کہ اپنے حصہ دار کو پیش نہ کردے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۰ جس کا کوئی حصہ دار ہو اس کے گھر یا باغ میں تو اس کو فروخت کرنا جائز نہیں جب تک کہ اپنے حصہ دار کو اطلاع نہ کردے۔ اگر وہ لینے پر رضامند ہو تو خرید لے ورنہ چھوڑ دے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۱ جس کے پاس کوئی باغ یا زمین ہو وہ اس وقت تک اس کو فروخت نہ کرے جب تک اپنے حصہ دار پر اس کو پیش نہ کردے۔

ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۲ ... جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کو فروخت کرنا چاہے تو پہلے اپنے ہمسایہ کو پیش کش کردے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۳ ... شریک کا شریک پر شفعہ نہیں رہتا جب وہ خریدنے میں پہل کرجائے اور نہ بچے اور غائب کا شفعہ میں کوئی حق ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ابن ماجہ نے کتاب الشفعہ میں ۲۵۰۱ رقم الحدیث پر اس کی تخریج فرمائی اور یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۷۶۹۴ شفعہ (خلیط) ان جائیداد وغیرہ میں ہوتا ہے جس کی حدود متعین نہ ہوں۔ لیکن جب (ہر حصہ دار کی) حدود متعین ہو جائیں تو کوئی شفعہ نہیں رہتا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۵ شفعہ غلام میں اور ہر (مشترک) شے میں ہوتا ہے۔ ابوبکر فی الغیلانیات عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۶ جب کوئی شخص زمین فروخت کرنا چاہے تو پہلے اپنے پڑوسی کو پیش کرے۔ مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۷ ... گھر کا پڑوسی پڑوسی کے گھر (کو خریدنے) کا زیادہ حقدار ہے۔

النسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۸ گھر کا ہمسایہ شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۹ ... گھر کا ہمسایہ گھر کا زیادہ حق دار ہے دوسروں کے مقابلے میں۔ ابن سعد عن الشرید بن سوید

۱۷۷۰۰ ہمسایہ متصل ہونے کی وجہ سے (خریدنے کا) زیادہ حق دار ہے۔

بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی رافع، نسائی، ابن ماجہ عن الشرید بن سوید

۱۷۷۰۱ ... ہمسایہ ہمسائے کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ وہ (فروخت کرنے سے قبل) اس کا انتظار کرے گا خواہ وہ غائب ہو، جب کہ (دونوں شریک فی الطریق ہوں یعنی) دونوں کا راستہ ایک ہو۔ مسند احمد، الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۲ ... شریک (فروخت کیے جانے والے) حصہ کا زیادہ حق دار ہے، خواہ کوئی بھی ہو۔ ابن ماجہ، عن ابی رافع رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۳ ... شریک شفعہ دائر کرنے والا ہے اور شفعہ ہر (منقولہ و غیر منقولہ) شے میں ہوگا۔

ترمذی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۴ ... بچہ اپنے شفعہ کے حق پر قائم رہے گا جب تک بالغ نہ ہو جب بلوغت کو پہنچ جائے تو اس کو اختیار ہوگا کہ (فروخت ہونے والی زمین وغیرہ کو خرید کر) لے لے یا چھوڑ دے۔ (الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۵ شفعہ صرف گھر میں ہے یا زمین میں۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۷۰۶ ... حصہ دار ہر (حصہ) شے میں شفعہ کا حق رکھتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن ابن ابی ملیکہ مرسلاً

۱۷۷۰۷ غیر مقسوم (مشترک) شی میں ہر حصہ دار شفعہ کا حق رکھتا ہے۔ لیکن جب (تقسیم کے ساتھ ہر ایک حصہ دار کی) حدود متعین ہو جائیں اور راستے بھی جدا ہو جائیں تو کسی (حصہ دار) کو شفعہ کا حق نہیں۔ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ الشافعی عن الزہری عن ابی سلمۃ وسعید بن المسیب مرسلاً، السنن للبیہقی، ابن حبان، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الشعبی، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۸ ... رسول اللہ ﷺ نے (ایسی زمینوں میں) شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو ہنوز تقسیم نہیں ہوئیں اور ان کی حدود معلوم تھیں۔

مسند ابی داؤد الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۹ رسول اللہ ﷺ نے ہمسائیگی کی وجہ سے (شفعہ کا) فیصلہ فرمایا۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ وابن مسعود رضی اللہ عنہ معا

۱۷۷۱۰ حضور ﷺ نے ہمسائے کے لیے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۱ ... جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے جدا ہو جائیں تو پھر ان میں شفعہ کا کسی کو حق نہیں۔

ترمذی حسن صحیح، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۲... جو شخص اپنی زمین یا گھر فروخت کرے تو زمین کا پڑوسی اور گھر کا پڑوسی اس کو خریدنے کا زیادہ حق دار ہے جب وہ اس کی قیمت ادا کر سکے۔
الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی الله عنه

شریک کو اطلاع دیئے بغیر فروخت کرنے کی ممانعت

۱۷۷۱۳... جس کے باغ (وغیرہ) میں کوئی دوسرا حصہ دار ہو تو وہ اپنا حصہ فروخت نہ کرے جب تک حصہ دار کو پیش کش نہ کردے۔
ترمذی منقطع، مستدرک الحاکم عن جابر رضی الله عنه

۱۷۷۱۴... جس کے باغ (وغیرہ) میں کوئی شخص اس کا پڑوسی ہو یا حصہ دار ہو تو وہ اس کو فروخت کرنے سے پہلے اس پر پیش کردے۔
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۷۷۱۵... پڑوسی ملی ہوئی جگہ کا زیادہ حق دار ہے جو بھی ہو۔ الخرائطي في مكارم الاخلاق عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۷۷۱۶... (رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا فیصلہ فرمایا) ہر مشترک شئی میں جو تقسیم نہیں ہوئی، گھر ہو یا باغ۔ کسی بھی حصہ دار کو (اپنا حصہ) فروخت کرنا جائز نہیں جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ کردے۔ پھر شریک لے یا چھوڑ دے۔ اگر اس نے بغیر اطلاع کے فروخت کردیا تو شریک خریدنے والے سے خریدنے کا حق باقی رکھتا ہے۔ مسند احمد، نسائی، عن جابر رضی الله عنه

۱۷۷۱۷... ہمسایہ اپنی ملی ہوئی جگہ کا زیادہ حق دار ہے جب وہ اس کا ضرورت مند ہو۔
مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن الشرید بن سوید

۱۷۷۱۸... شفعہ کا حق بچہ کو ہے نہ غائب کو اور نہ ایک حصہ دار کو دوسرے حصہ دار پر شفعہ کا حق ہے جب وہ اس کو پہلے خریدنے کی اطلاع دیدے۔ اور شفعہ رسی کھولنے کے مترادف ہے۔
الکبیر لنطبرانی، شعب الایمان للبیهقی، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:...... یہ حدیث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب السنن الکبری میں باب روایۃ الفاظ منکرۃ یذکرھا بعض الفقہاء فی مسائل الشفعۃ میں تخریج فرمائی ہے۔ جس سے اس کے درجہ ضعف کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔

۱۷۷۱۹... نصرانی کو شفعہ کا حق نہیں۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

کلام:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشفعہ میں اس کی تخریج فرمائی ہے۔ ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں احادیث مظلمة جدا وخاصة اذا روی عن الثوری. یہ انتہائی تاریک روایات ہیں (بوجہ ضعیف و منکر ہونے کے) اور خصوصاً جب کہ ثوری سے نقل کی جائیں۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ مجمع الزوائد ۴/۹۱۵ میں فرماتے ہیں امام طبرانی نے اپنی معجم الاوسط میں اس کو روایت فرمایا ہے اور اس میں ایک راوی نایل بن نجیح ہے جس کو ابو حاتم کے علاوہ اکثر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

کتاب الشفعہ ...... از قسم افعال

۱۷۷۲۰... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب حدود متعین ہو جائیں اور (حصہ دار) اپنے حقوق (حصوں) کو جان لیں تو پھر ان کے درمیان شفعہ باقی نہیں رہتا۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه، الطحاوی، السنن للبیهقی

۱۷۷۲۱... حفص رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو فرمان شاہی لکھا کہ ہمسائیگی کے ساتھ شفعہ کا فیصلہ کرو۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۷۷۲۲... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر (مشترک) شئی میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۳۔۔۔۔ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعہ پانی (کنوئیں چشمے وغیرہ) راستے اور کھجور کے شگوفے میں نہیں ہوتا۔ (جس سے کھجور کے درختوں پر پھل آتا ہے)۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۴۔۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑوس کے ساتھ (شفعہ کا) فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۵۔۔۔۔حکم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمسائیگی کے ساتھ شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، الدورقی

۱۷۷۲۶۔۔۔۔ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عثمان ﷺ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

شفعہ کنوئیں میں ہے اور نہ کھجور کے شگوفے میں۔ اور حد فاصل ہر طرح کے شفعہ کو منقطع کردیتی ہے۔ ابو عبید، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۷۲۷۔۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے: جب حدود متعین ہوجائیں تو کسی چیز کے انتظار کا حکم نہیں اور کوئی شفعہ نہیں۔ الطحاوی

۱۷۷۲۸۔۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جب زمین میں حدود متعین ہوجائیں تو اس میں شفعہ نہیں رہتا۔ اور کنوئیں اور کھجور کے شگوفے میں شفعہ نہیں رہتا۔ موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۷۲۹۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جب زمین تقسیم ہوجائے اور حدود طے ہوجائیں تو اس میں شفعہ نہیں رہتا۔ مصنف عبدالرزاق

کتاب الشہادت۔۔۔۔۔گواہی

قسم الاقوال

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول۔۔۔۔۔شہادت (گواہی) کی ترغیب وفضیلت میں

۱۷۷۳۰۔۔۔۔اے (لوگو!) کیا میں تم کو اچھے گواہ کی خبر نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی شہادت خود پیش کردے قبل اس سے کہ اس سے شہادت کا مطالبہ کیا جائے۔
موطا امام مالک، مسند احمد، ابو داؤد، مسلم، ترمذی، عن زید بن خالد الجہنی

۱۷۷۳۱۔۔۔۔بہترین شہادت وہ ہے جس کا مطالبہ کیا جانے سے قبل وہ شہادت (گواہی) پیش کردی جائے۔
الکبیر للطبرانی عن زید بن خالد الجہنی

۱۷۷۳۲۔۔۔۔سب سے اچھا شاہد (گواہ) وہ شخص ہے جو اپنی شہادت خود پیش کردے قبل اس سے کہ اس سے اس کا مطالبہ کیا جائے۔
ابن ماجہ عن زید بن خالد

۱۷۷۳۳۔۔۔۔گواہوں کا اکرام کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے (اہل حقوق کے) حقوق ادا کرواتے ہیں اور ان کے طفیل ظلم کو دفع کرتے ہیں۔
البانیاسی فی جزئہ، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔۔علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض القدیر میں فرماتے ہیں اس روایت میں عبداللہ بن موسیٰ متفرد ہیں۔ اور ان کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (فیض القدیر ۲/۹۴)

فصل دوم...... جھوٹی شہادت کی وعید کے بیان میں

۱۷۷۳۴ میں ظلم پر شاہد نہیں بن سکتا۔ بخاری، مسلم، نسائی، عن النعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر

فائدہ:...... ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری بیوی کی خواہش ہے کہ میں اس کی اولاد کو باغ ہبہ کروں اور آپ اس پر گواہ بن جائیں۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنی دوسری اولاد کو (جو دوسری بیوی سے ہے) کو بھی اس کے برابر وصیت کرنا چاہتے ہو؟ صحابی نے عرض کیا: نہیں، یارسول اللہ! تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔

۱۷۷۳۵ میں انصاف پسند ہوں (اور) انصاف پر ہی گواہ بننا پسند کرتا ہوں۔ ابن قانع عنہ عن ابیہ

الاکمال

۱۷۷۳۶ مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔ ابن حبان عن النعمان بن بشیر

۱۷۷۳۷ مجھے صرف انصاف (کی بات) پر گواہ بناؤ۔ میں ظلم (کی بات) پر گواہ نہیں بن سکتا۔ ابن حبان

۱۷۷۳۸ جھوٹے گواہ کے قدم (قیامت کے روز) ہل نہ سکیں گے حتیٰ کہ اللہ پاک اس کے لئے جہنم واجب کردیں۔

حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۳۹ جھوٹا شاہد ٹیکس وصول کرنے والے کے ساتھ جہنم میں جائے گا۔ مسند الفردوس للدیلمی عن المغیرہ

۱۷۷۴۰ کاذب گواہ کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک اللہ پاک اس کے لیے جہنم واجب نہ کردیں۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... زوائد (ابن ماجہ) میں ہے کہ اس کی سند میں محمد بن الفرات ایک راوی ہے۔ جس کے ضعف پر اتفاق کیا گیا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۷۷۴۱ اے لوگو! جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور

(مسند احمد، ترمذی غریب عن ایمن بن خریم، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ عن خریم بن فاتک)

۱۷۷۴۲ جس نے کوئی (جھوٹی) شہادت دے کر کسی مسلمان کا مال اپنے لیے حلال کیا یا کسی کا (ناجائز) خون بہایا تو یقیناً اس نے اپنے لیے جہنم واجب کرلی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۴/۲۰۰ میں اس کو نقل فرمایا: اس میں ایک راوی حسین بن قیس متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

۱۷۷۴۳ جس نے شہادت چھپائی جب اس کو شہادت کے لیے بلایا گیا تو وہ ایسا ہے گویا اس نے جھوٹی شہادت دے دی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ہیثمی نے مجمع میں ۴/۲۰۰ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا اس میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے جو ثقہ اور مامون ہے اور ایک جماعت نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

فصل سوم...... بعض احکام شہادت کے بیان میں

۱۷۷۴۴ کسی بدوی (دیہاتی) کی شہادت شہری پر درست نہیں۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۴۵... شک والے کی شہادت جائز نہیں اور نہ بغض اور کینہ رکھنے والے کی۔ ابن عساکر، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۴۶... مسلمانوں کی شہادت ایک دوسرے کے لیے درست ہے لیکن علماء کی شہادت ایک دوسرے پر درست نہیں۔ اس لیے کہ وہ آپس میں حسد رکھتے ہیں۔ الحاکم فی التاریخ عن جبیر بن مطعم

۱۷۷۴۷... خیانت دار مرد کی شہادت جائز ہے اور نہ عورت کی۔ اور نہ ایسے مرد کی جس پر شرعی حد (سزا) قائم ہو چکی ہو اور نہ ایسی عورت کی۔ نہ کسی کینہ رکھنے والے شخص کی۔ اس پر جس سے وہ کینہ رکھتا ہے، نہ جھوٹی گواہی میں آزمائے ہوئے شخص کی، نہ کسی زیر کفالت شخص کی ان کے لیے جن کے زیر کفالت وہ رہتا ہے۔ اور نہ ظنین (شک کرنے والے) کی ولاء (غلامی) میں اور نہ قرابت (رشتہ داری) میں۔

ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشہادات میں رقم ۲۲۹۸ پر اس کو نقل فرما کر اس کے متعلق غریب (ضعیف) ہونے کا حکم عائد فرمایا ہے۔

۱۷۷۴۸... اے ابن عباس! بہر حال شہادت صرف ایسی چیز پر دینا جو تمہارے لیے اس آفتاب کے مثل روشن ہو۔ شعب الایمان للبیہقی

شہادت (گواہی)......الاکمال

۱۷۷۴۹... بہترین شاہد (گواہ) وہ شخص ہے جو تقاضا کیے جانے سے قبل از خود اپنی شہادت پیش کر دے۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن میسرہ بلاغاً

۱۷۷۵۰...... جس کے پاس کوئی شہادت ہو تو وہ یہ نہ کہے کہ میں تو حاکم کے سامنے ہی شہادت دوں گا بلکہ وہ شہادت دیدے شاید (فریق مخالف اپنی ناجائز بات سے) رجوع کرلے یا وہ نادم و پشیمان ہو جائے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۱... قوم کی شہادت (حقیقت رکھتی ہے) اور مؤمنین زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔ ابن ماجہ، مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۲... اے ابن عباس! گواہ صرف ایسی بات پر بننا جو تجھ پر اس آفتاب کی طرح روشن ہو۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۳... اللہ تعالیٰ نے حق میں دو گواہوں کے ساتھ فیصلہ (کا حکم) فرمایا۔ لہٰذا اگر (دعویٰ دار) دو گواہوں کو پیش کر دے تو اپنا حق حاصل کرلے گا۔ اور اگر صرف ایک گواہ پیش کر سکا تو اس گواہ کے ساتھ اپنی قسم بھی پیش کرے۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمرو

۱۷۷۵۴... کسی ملت کی شہادت دوسری ملت پر جائز نہیں سوائے ملت اسلام کے، ملت اسلام کی شہادت تمام ملل پر جائز ہے۔

الشیرازی فی الالقاب، بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۵...... خائن (خیانت کرنے والے) مرد و عورت کی شہادت جائز نہیں اور نہ کسی اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے بھائی کے خلاف شہادت جائز ہے۔ اور نہ کسی گھر والوں کی زیر کفالت رہنے والے شخص کی شہادت اس گھر والوں کے حق میں جائز ہے۔ ان کے علاوہ اوروں کے حق میں جائز ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۷۷۵۶...... فریق مخالف کی شہادت (مخالف کے خلاف) جائز نہیں اور نہ شک میں مبتلا شخص کی (شک کی بناء پر) شہادت جائز ہے اور قسم مدعی علیہ (جس کے خلاف دعویٰ دائر کیا گیا اس) پر ہے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، شعب الایمان للبیہقی عن طلحہ بن عبد اللہ بن عوف مرسلاً

۱۷۷۵۷... حالت اسلام میں جس پر حد طاری ہو چکی ہو اس کی شہادت جائز نہیں۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۸... خائن مرد کی شہادت جائز ہے اور نہ خائنہ عورت کی۔ نہ کینہ رکھنے والے کی اپنے بھائی کے خلاف اور نہ اسلام میں بدعت اختیار کرنے والے مرد و عورت کی شہادت جائز ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن عمر بن عبدالعزیز بلاغاً

جھوٹی شہادت......الاکمال

۱۷۷۶۰...... خبردار! جس شخص نے جھوٹی گواہی کے لیے اپنے آپ کو قاضی کے سامنے بنا کر پیش کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تارکول کی قمیص کے ساتھ اس کو مزین فرمائیں گے اور آگ کی لگام اس کے منہ میں ڈالیں گے۔ابن عساکر عن ابراھیم بن ھدبه عن انس رضی الله عنه

۱۷۷۶۱...... جس نے کسی مسلمان پر ایسی شہادت جس کا وہ اہل نہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۷۶۲...... جس نے جھوٹی شہادت دی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔اور جو دو آدمیوں کے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) بنا اور اس نے انصاف نہیں کیا تو اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة عن عبد الله بن جراد

۱۷۷۶۳...... جو شخص کسی قوم کے ساتھ چلا (اور اپنے افعال سے ان کو یہ باور کرایا) کہ وہ شاہد ہے (اور ان کے حق میں شہادت دے گا) حالانکہ وہ شاہد نہیں ہے تو پس وہ جھوٹا شاہد ہے۔جس نے کسی جھگڑے میں بغیر علم کے کسی کی اعانت کی وہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتیٰ کہ اس سے باز آجائے اور مؤمن سے قتال (لڑائی) کرنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق ہے۔السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۷۶۴...... جھوٹے گواہ کے قدم قیامت کے دن ہل نہ سکیں گے حتیٰ کہ آگ اس کے لیے واجب کر دی جائے۔

ابو سعید النقاش عن انس رضی الله عنه، السنن للبیهقی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۷۷۶۵...... جھوٹے شاہد کے قدم (قیامت کے روز اپنی جگہ سے) نہ ہٹیں گے حتیٰ کہ وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۷۷۶۶...... جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم (اپنی جگہ سے) نہ ہٹیں گے جب تک اس کے لیے جہنم کا حکم نہ دیدیا جائے۔

النقاش، ابن عساکر عنه

۱۷۷۶۷...... جھوٹے گواہ کے قدم نہ ہلیں گے جب تک اس کو جہنم کی خوشخبری نہ دے دی جائے۔

الکبیر للطبرانی، الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمرو رضی الله عنه

کلام:...... امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ۴/۲۰۰ پر اس روایت کی تخریج فرمائی اور فرمایا اس روایت کو امام طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔لیکن اس میں ایسے راوی ہیں جن کو میں نہیں جانتا۔

کتاب الشہادات......قسم الافعال

فصل......شہادت کے احکام اور آداب کے بارے میں

۱۷۷۶۸...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابی الضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت معدی کرب رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کی اور فرمایا تو پہلا شخص ہے جس سے میں نے اسلام میں سب سے پہلے گواہی طلب کی۔ابن سعد

۱۷۷۶۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو بھی جائز قرار دیا۔الدارقطنی فی الافراد

۱۷۷۷۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کافر، بچے اور غلام کی شہادت جائز ہے جبکہ وہ اس حالت میں شہادت نہ دیں۔بلکہ کافر مسلمان ہونے کے بعد شہادت دے، بچہ بڑا ہونے کے بعد اور غلام آزاد ہونے کے بعد شہادت دے اور ادائیگی

شہادت کے وقت ان کا عادل ہونا بھی شرط ہے۔

ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ سنت (سے ثابت) ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۷۱ ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ (گورنر) پر (زناء کی) گواہی دی تو چوتھے نمبر پر زیاد گواہی کے لیے سامنے آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (الہامی بات) ارشاد فرمائی: ان شاء اللہ یہ آدمی صحیح گواہی ہی دے پائے گا۔ چنانچہ اس نے کہا: میں نے تیز تیز سانپوں کی آوازیں سنی اور بری مجلس دیکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے سلائی کو سرمہ دانی میں داخل ہوتا دیکھا؟ زیاد نے انکار میں جواب دیا۔ چنانچہ بقیہ (گواہ بھی جھوٹے پڑ گئے اور وہ چار شہادتوں کی تعداد پوری نہ کر سکے اس لیے) آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو (تہمت کی سزا میں کوڑے مارنے کا) حکم دیا اور ان کو کوڑے مارے گئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم

۱۷۷۷۲..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اہل عراق کا خیال ہے کہ حد لگے ہوئے (سزا یافتہ) کی شہادت (گواہی) جائز نہیں ہے۔ (سنو!) میں شہادت دیتا ہوں کہ مجھے فلاں شخص یعنی سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا تھا کہ تم توبہ کرلو تمہاری توبہ قبول کی جائے گی۔

الشافعي، السنن لسعيد بن منصور، ابن جرير، بخاري، مسلم

۱۷۷۷۳..... ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جب ان تین لوگوں پر حد تہمت جاری کی جنہوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پر (جھوٹی) شہادت دی تھی، اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ان تینوں سے توبہ کرنے کو فرمایا۔ لہٰذا دو حضرات نے تو رجوع کرلیا (اور توبہ کرلی، جس کے نتیجہ میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو مقبول الشہادت قرار دیا جبکہ حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا۔ (اس بناء پر کہ وہ اپنی شہادت کو سچا سمجھتے رہے) لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مردود الشہادۃ قرار دے دیا۔ الشافعي، عبدالرزاق، بخاري، مسلم

۱۷۷۷۴..... محمد بن عبید اللہ ثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان (شاہی گورنروں اور قاضیوں کو) لکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی شہادت ہو اور اس نے حادثہ کو دیکھ کر اس وقت شہادت نہیں دی یا جب اس کو حادثہ کا علم ہوا تب اس نے شہادت نہیں دی۔ پھر (اگر کبھی وہ شہادت دیتا ہے) تو درحقیقت کینہ پروری کی وجہ سے شہادت دیتا ہے۔

مصنف عبدالرزاق، السنن لسعيد بن منصور، بخاري، مسلم

۱۷۷۷۵..... ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے نومولود بچے کے رونے میں عورت کی شہادت کو بھی جائز فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۱۷۷۷۶ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

ابوبکرہ، شبل بن معبد، نافع بن الحارث اور زیاد نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کی گواہی دی (جوان کے زعم میں) بصرہ میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سرزد ہوئی تھی (یعنی زناء کی)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زیاد کے علاوہ بقیہ حضرات پر حد تہمت جاری کی۔ زیاد کو اس لیے چھوڑا کیونکہ انہوں نے شہادت مکمل نہیں دی تھی۔ رواہ ابن سعد

۱۷۷۷۷..... ابن ابی ذئب سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوجابر بیاضی سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو ایک مرتبہ ایک شہادت دے، دوبارہ اس کے خلاف شہادت دے؟ تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ ابوجابر بیاضی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے حضرت ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(جو شخص دو مختلف شہادتیں پیش کرے تم) اس کے پہلے قول کو تسلیم کرو۔ (صاحب کتاب مصنف عبدالرزاق) فرماتے ہیں: اس روایت کو ابن ابی ذئب سے جن لوگوں نے روایت کیا ہے اور مجھے یہ روایت بیان کی ہے ان کا آپس میں اختلاف ہے بعض حضرات کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: پہلے قول کو لو۔ جبکہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے دوسرا قول تسلیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۷۸..... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بازار میں ایک شخص کو یہ منادی (اعلان) کرنے کے لیے بھیجا کہ کسی خصم کی شہادت قبول ہے اور نہ ظنین کی۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! خصم کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: الجار لنفسه یعنی اپنے (گناہوں کے ساتھ) اپنی جان پر ظلم کرنے والا۔ پوچھا گیا: اور ظنین کیا ہے؟ فرمایا: متهم فی الدین یعنی جس کی دین داری کے بارے میں تہمت الزام ہو۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۷۹..... ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن جدعان کے آزاد کردہ غلام ابن صہیب کہتے ہیں کہ لوگوں نے دو گھروں اور ایک حجرے کے بارے میں یہ دعویٰ کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے تھے۔ مروان (حاکم) نے پوچھا: اس بات پر تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلایا آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دو گھر اور ایک حجرہ صہیب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔ چنانچہ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اس کا فیصلہ کر دیا۔

مصنف عبدالرزاق

عورتوں کی گواہی کا مسئلہ

۱۷۷۸۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: صرف عورتوں کی شہادت کسی مسئلہ میں جائز نہیں سوائے ایسے مسئلہ کے جن پر صرف عورتیں ہی مطلع ہو سکتی ہیں، یعنی عورتوں کی مخفی باتوں مثلاً حمل اور حیض وغیرہ کے بارے میں۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۸۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کسی سے متعلق کوئی شہادت ہو اور وہ تم سے اس کے بارے میں سوال کرے تو اس کو خبر دے دو۔ اور یوں نہ کہو کہ میں تو صرف امیر کے روبرو ہی شہادت پیش کروں گا بلکہ تم اس کو شہادت سنا دو شاید وہ اپنی بات سے رجوع کر لے یا محتاط ہو جائے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۸۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے شہادت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سورج کو دیکھتے ہو پس اس کے مثل واضح چیز پر شہادت دو یا چھوڑ دو۔ ابوسعید النقاش فی القضاۃ

۱۷۷۸۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جھوٹی بات کی وجہ سے ایک آدمی کی شہادت کو مسترد فرما دیا۔

کلام: ..... النقاش، اس میں نوح بن ابی مریم روایت کرتے ہیں ابراہیم الصائغ سے۔ اور یہ دونوں راوی متروک ہیں۔

۱۷۷۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: قسم گواہ کے ساتھ ہے۔ اگر اس (مدعی) کے پاس گواہ نہ ہو تو مدعی علیہ پر قسم ہوگی۔ جب وہ قابض ہو۔ پھر اگر مدعی علیہ قسم اٹھانے سے انکار کرے تو مدعی پر قسم ہوگی۔ رواہ بخاری، مسلم

فائدہ: ..... یعنی جب کوئی شخص کسی پر کسی چیز کا دعویٰ کرے تو اس کے ذمے دو گواہ پیش کرنا واجب ہیں۔ اگر وہ صرف ایک گواہ پیش کر سکا تو وہ گواہ کے ساتھ دوسرے گواہ کی جگہ قسم اٹھائے گا۔ اور اگر دعویٰ کرنے والے کے پاس ایک گواہ بھی نہ ہو تو یعنی جس پر دعویٰ دائر کیا گیا ہے اور وہ اس دعویٰ سے انکار کرتا ہے وہ منکر قسم اٹھائے گا جبکہ وہ چیز اس کے قبضہ میں ہو۔ اگر مدعی علیہ منکر قسم اٹھانے سے انکار کرے تو پھر مدعی قسم اٹھائے گا اور اس کی قسم پر فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ الشافعی، بخاری، مسلم

۱۷۷۸۵..... حنش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گواہ کے ساتھ قسم اٹھانے کو بھی ضروری قرار دیتے تھے۔

الشافعی، السنن للبیهقی

۱۷۷۸۶..... جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے ساتھ فیصلہ فرما دیا کرتے تھے۔ رواہ السنن للبیهقی

۱۷۷۸۷..... محمد بن صالح سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گواہوں کو جدا جدا کر دیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ موافقت

نہ کرلیں۔ رواہ السنن للبیهقی

۱۷۷۸۸..... علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر مختون کی شہادت درست قرار نہ دیتے تھے۔ رواہ السنن للبیهقی

۱۷۷۸۹..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) بازار کی طرف نکلے وہاں ایک نصرانی کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ فروخت کررہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ پہچان لی اور فرمایا یہ تو میری زرہ ہے۔ چلو میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں کا قاضی (جج) فیصلہ کرے گا۔ اس وقت مسلمانوں کے قاضی قاضی شریح تھے۔ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنی مسند قضاء سے اٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے نصرانی کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرا خصم (مخالف) مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ کٹہرے میں ضرور کھڑا ہوجاتا۔ لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ نہ مصافحہ کرو، نہ سلام میں پہل کرو، نہ ان کے مریضوں کی عیادت کرو، نہ ان پر نماز جنازہ پڑھو اور ان کو تنگ راستوں میں چلنے پر مجبور کرو اور ان کو ذلیل کرو جیسے اللہ نے ان کو ذلیل کر رکھا ہے۔

اے شریح میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے۔ نصرانی سے پوچھا: اے نصرانی تو کیا کہتا ہے؟ نصرانی بولا: میں امیر المؤمنین کو تو نہیں جھٹلاتا مگر زرہ میری ہی ہے۔ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ کو ان سے زرہ لینے کا حق نہیں جب تک آپ گواہ پیش نہ کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شریح نے سچ کہا۔ نصرانی بولا: میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ احکام انبیاء ہی کی طرف سے ملتے ہیں۔ دیکھو امیر المؤمنین اپنے قاضی کے پاس آتا ہے اور انہی کا قاضی انہی کے خلاف فیصلہ کرتا ہے۔ اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! یہ زرہ آپ کی ہے۔ ایک مرتبہ کسی لشکر میں میں آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا تھا۔ آپ کی یہ زرہ آپ کے مٹیالے اونٹ پر سے کھسک کر نیچے گرگئی تھی اور میں نے اٹھالی تھی۔ اب میں (اسلام قبول کرتا ہوں اور) شہادت دیتا ہوں کہ **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** حضرت علی نے ارشاد فرمایا: جب تم مسلمان ہوگئے ہو تو یہ زرہ تمہاری ہوئی اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے علاوہ ایک عمدہ گھوڑا بھی اس نومسلم کو ہبہ فرمادیا۔ رواہ البیهقی، ابن عساکر

۱۷۷۹۰..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ کھوگئی جو ایک شخص کو مل گئی اور اس نے فروخت کر ڈالی۔ وہ زرہ ایک یہودی شخص کے پاس دیکھی گئی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قاضی شریح کے پاس اس کا فیصلہ لے کر گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور آپ کے غلام قنبر نے شہادت پیش کی۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: مجھے حسن رضی اللہ عنہ کے بجائے کوئی اور گواہ پیش کیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم حسن کی شہادت کو ٹھکراتے ہو؟ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، مگر میں نے آپ ہی سے سنا ہے کہ بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں جائز نہیں۔ ابن عساکر

۱۷۷۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: بچے کی شہادت بچے پر اور غلام کی شہادت غلام پر جائز ہے۔ رواہ مسدد

۱۷۷۹۲..... اسود بن قیس اپنے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوری کے معاملہ میں اندھے کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیا۔ مصنف عبدالرزاق

عورت کی گواہی کا معتبر ہونا

۱۷۷۹۳..... عبداللہ بن نجی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دایہ عورت کی شہادت کو نومولود بچے کے رونے نہ رونے میں معتبر قرار دیا۔ مصنف عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی

کلام:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ کنز ج ۷ ص ۲۵۔

۱۷۷۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: طلاق، نکاح، حدود اور خون میں عورت کی شہادت جائز نہیں۔ اور صرف عورت کی

شہادت ایک درہم کے مسئلہ میں بھی جائز نہیں جب تک عورت کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۹۵ ابراہیم بن یزید تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس پائی جو اس نے اٹھالی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پہچان لیا اور فرمایا: یہ تو میری زرہ ہے جو میرے خاکستری اونٹ سے گرگئی تھی۔ یہودی نے کہا: یہ میری زرہ ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ اور میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں ہی کا قاضی اس کا فیصلہ کرے گا۔ پس یہ لوگ قاضی شریح کے پاس آئے۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو اپنی جگہ سے اٹھ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی جگہ آکر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرا مخالف فریق مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ بیٹھتا، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے ارشاد فرمایا:

تم ان کے ساتھ ایک مجلس میں برابر نہ بیٹھو، ان کے مریضوں کی عیادت نہ کرو، ان کے جنازوں کی مشایعت نہ کرو، راستوں میں ان کو تنگ جگہ میں چلنے پر مجبور کرو۔ اگر وہ تم کو گالی دیں تو تم ان کو مارو، اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے قتال کرو۔

پھر حضرت قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا امیر المؤمنین آپ کیا چاہتے ہیں؟ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میری زرہ میرے اونٹ سے گرگئی تھی جو اس یہودی نے اٹھالی ہے۔ پھر قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے یہودی سے پوچھا: اے یہودی تو کیا کہتا ہے؟ یہودی نے کہا: یہ میری زرہ ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ پھر قاضی شریح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا: اے امیر المؤمنین اللہ کی قسم! آپ سچ کہتے ہیں، یقیناً یہ آپ ہی کی زرہ ہے۔ مگر پھر بھی آپ کو دو گواہ پیش کرنا ضروری ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام قنبر اور اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ دونوں نے یہ گواہی دی کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ ہے۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (یا امیر المؤمنین) آپ کے غلام قنبر کی گواہی تو ہم درست تسلیم کرلیتے ہیں لیکن آپ کے بیٹے کی شہادت کو ہم تسلیم نہیں کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو فرمایا: تیری ماں تجھے روئے، تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ روایت سناتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جی ہاں اللہ جانتا ہے۔ (یہ بات برحق ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میرے جنت کے سردار کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیتے؟ قاضی شریح نے فیصلہ سناتے ہوئے یہودی کو فرمایا: تم زرہ لے لو۔ یہودی نے کہا: واہ: امیر المؤمنین میرے ساتھ مسلمانوں کے قاضی کے پاس آئے اور قاضی نے ان کے خلاف فیصلہ دیا اور امیر المؤمنین اس پر راضی ہیں۔ اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! آپ سچ بولتے ہیں یہ زرہ آپ کی ہے۔ آپ کے اونٹ سے گرگئی تھی جو میں نے اٹھالی تھی۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ ''لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ سابق یہودی نو مسلم کو ہبہ کردی اور سات سو درہم انعام عطا کیا۔ وہ نو مسلم ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا حتیٰ کہ جنگ صفین میں آپ کے ہمراہ لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔

الحاکم فی الکنی، حلیۃ الاولیاء، ابن الجوزی فی الواھیات

کلام: ...... یہ روایت ضعیف ہے اور اعمش بن ابراہیم کی حدیث ہے۔ حکیم اس کی روایت میں متفرد ہیں۔ قاضی شریح کی اولاد نے عن شریح عن علی کے واسطہ سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۷۷۹۶ ...... سعید بن المسیب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ایسے غلام اور ایسے نصرانی کے متعلق نقل کرتے ہیں جن کے پاس کوئی شہادت ہو پھر غلام آزاد ہو جائے اور نصرانی مسلمان ہو جائے تو ان کی شہادت جائز ہے اور مقبول ہے جب تک اس سے پہلے مسترد نہ کی جائے۔ سمویہ

۱۷۷۹۷ ...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی بلاغیات میں سے ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خصم کی شہادت جائز ہے اور نہ ظنین کی۔ (مالک) وضاحت کے لیے دیکھئے روایت ۱۷۷۷۸۔

تزکیۃ الشہود (گواہوں پر جرح)

۱۷۷۹۸۔۔۔ خرشۃ بن الحر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شہادت پیش کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا: میں تجھے نہیں جانتا اور یہ بات تیرے لیے کوئی نقصان دہ بھی نہیں ہے کہ میں تجھے نہیں جانتا۔ ایسے کسی شخص کو پیش کرو جو تم کو جانتا ہو۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: میں اسی شخص کو جانتا ہوں۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا تم اس کے متعلق کیا بات جانتے ہو؟ آدمی نے عرض کیا: یہ صاحب عدل اور صاحب فضل انسان ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ تمہارا اس قدر قریبی پڑوسی ہے کہ تم اس کی رات اور دن کی مصروفیات اور اس کے آنے اور جانے کو جانتے ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے اس کے ساتھ درہم و دینار کا کوئی لین دین کیا ہے جس سے اس کا تقویٰ معلوم ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ پوچھا: کیا اس کے ساتھ کوئی سفر کیا ہے جس سے اس کے عمدہ اخلاق سامنے آئے ہوں؟ عرض کیا: نہیں تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم اس کو نہیں جانتے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت دینے والے کو فرمایا: ایسے شخص کو لاؤ جو تم کو جانتا ہو۔

(المخلص فی امالیہ، السنن للبیہقی)

جھوٹا گواہ

۱۷۷۹۹۔۔۔ مکحول اور ولید بن ابی مالک سے مروی ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں اپنے عمال کو لکھا تھا کہ اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں اس کے چہرے پر کالک مل دی جائے، اس کا سر گنجا کیا جائے، اس کو شہر میں پھرایا جائے اور پھر طویل مدت تک اس کو محبوس کر دیا جائے۔ مصنف عبدالرزاق مصنف ابن ابی شیبہ، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۷۸۰۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: کوئی شخص اسلام میں جھوٹی گواہی کی بناء پر ہرگز قید نہیں کیا جائے گا اور ہم صرف عادل شخص کی شہادت قبول کریں گے۔ مالک، عبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۷۸۰۱۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک جھوٹے گواہ کو پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دکھانے کے لیے ایک پورا دن رات تک اس کو روکے رکھا اور یہ فرماتے رہے کہ یہ فلاں شخص ہے جو جھوٹی گواہی دیتا ہے اس کو پہچان لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے پھر قید کر دیا۔ مسدد، السنن للبیہقی

۱۷۸۰۲۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جان بوجھ کر جھوٹی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی۔ النقاش

۱۷۸۰۳۔۔۔ ایمن بن خریم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے مترادف ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور. الحج : ۳۰

سو بچو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹ کی بات سے۔ مسند احمد، ترمذی، البغوی، ابن قانع، ابونعیم

کلام:۔۔۔۔۔۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور ہم ایمن بن خریم کا رسول اکرم ﷺ سے سماع ثابت ہونا نہیں جانتے۔ کنز ج ۷ ص ۲۹۔

۱۷۸۰۴۔۔۔ علی بن الحسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کسی جھوٹے گواہ کو پکڑ لیتے تو اس کو اس کے خاندان کے پاس بھیجتے اور یہ اعلان کروا دیتے یہ جھوٹا گواہ ہے اس کو پہچان لو اور دوسروں کو بھی بتا دو پھر آپ اس کا راستہ چھوڑ دیتے۔

شعب الایمان للبیہقی

کتاب الشرکۃ......از قسم الافعال

۱۷۸۰۵...(مسند صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو اپنے بیٹے کے ساتھ کسی مال میں شریک ہو اور وہ اپنے بیٹے کو کہے:
میرے اور تمہارے درمیان جو مال مشترک ہے اس میں سے سو دینار میں تم کو دیتا ہوں۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ یہ جائز نہیں حتیٰ کہ وہ سارا مال جمع کرلے اور پھر (تقسیم کرکے) جدا ہو جائے۔
مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

الکتاب الثالث......من حرف الشین

الشمائل

عادات مبارکہ نبی کریم ﷺ جن کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔

از قسم الاقوال

اس میں چار ابواب ہیں۔

باب اول......نبی کریم ﷺ کے حلیہ (صورت مبارکہ وغیرہ) کے بیان میں

۱۷۸۰۶...رسول اللہ ﷺ گورے، خوبصورت اور میانہ رو جسم کے مالک تھے۔ مسلم، ترمذی فی الشمائل عن ابی الطفیل

۱۷۸۰۷...رسول اکرم ﷺ اپنی ذات میں شاندار اور لوگوں کے نزدیک بھی شاندار اور عظیم ترین انسان تھے۔ آپ کا رخ زیبا چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ میانہ قد سے قدرے طویل قامت تھے اور لانبے قد والے کی طرح نہ تھے۔ سر اقدس بڑا اور مناسب تھا۔ سر کے بال گھنے اور قدرے گھنگھریالے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں از خود بسہولت مانگ نکل آئی تو نکال لیتے ورنہ جب کنگھی میسر ہوتی تو اس وقت نکالتے۔ آپ کے سر اقدس کے بال زیادہ سے زیادہ کانوں کی لو سے متجاوز تھے۔ آپ کا رنگ نہایت چمکدار تھا۔ کشادہ پیشانی کے مالک تھے۔

آپ کی ابروئیں باریک، لمبی، بالوں سے بھری ہوئیں اور ایک دوسرے سے بہ اتھیں۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھڑکتی تھی، آپ کی ناک بلندی مائل تھی۔ اس سے ایک نور اور (روشنی) بلند ہوتی تھی۔ (درحقیقت وہ روشنی ناک کی اپنی چمک دمک تھی) جس کی وجہ سے ناک بلند محسوس ہوتی تھی۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے رخسار مبارک نرم تھے گوشت لٹکے ہوئے نہ تھے۔ آپ کا دہن مناسب کشادہ تھا۔ آپ کے سامنے کے دندان مبارک باریک آبدار اور قدرے کھلے تھے، سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن مبارک خوبصورتی میں خالص چاندی کی جیسی گردن تھی۔ آپ کے تمام اعضاء مناسب، پر گوشت اور گٹھے ہوئے تھے۔

آپ ﷺ کا شکم مبارک سینے کے برابر تھا اور آپ کا سینہ چوڑا اور کاندھے مبارک بڑے اور فراخ تھے۔ آپ کے جوڑ پر گوشت، مضبوط، بالوں سے عاری اور خوبصورت تھے۔ لبہ (سینے پر ہار پڑنے کی جگہ) سے ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا۔ اس کے علاوہ پستان اور شکم مبارک بالوں سے صاف تھا۔

بازو اور شانے مبارک پر بال تھے۔ اونچا سینا تھا۔ کلائیاں دراز تھیں۔ کشادہ ہتھیلیاں تھیں۔ دونوں ہاتھ اور پاؤں پر گوشت تھے۔ انگلیاں مناسب لمبی تھیں۔ پاؤں کے پنجوں اور ایڑیوں کے درمیان کی جگہ شگاف تھا چلتے وقت زمین پر یہ حصہ نہ پڑتا تھا۔ یعنی تلوے گہرے تھے۔ دونوں پاؤں یوں ہموار اور صاف شفاف تھے کہ پانی ان پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ جب آپ چلتے تو قدم مبارک قوت سے اکھاڑتے تھے اور گویا جھکتے ہوئے قدم مبارک اٹھاتے تھے۔ آہستہ اور نرمی کے ساتھ چلتے تھے۔ کشادہ کشادہ قدم اٹھاتے تھے۔ جب آپ چلتے تو گویا بلندی سے پستی کی طرف اتر رہے ہیں۔ جب آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو کن انکھیوں سے نہیں بلکہ پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کی نظریں پست رہتی تھیں۔ آسمان سے زیادہ زمین کی طرف نظریں زیادہ مرکوز رہتی تھیں۔ آپ کا زیادہ دیکھنا صرف ملاحظہ فرمانا ہوتا تھا۔ (یعنی گھور کر مسلسل نہ دیکھتے تھے) آپ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آگے نہ چلتے تھے اور جو آپ کو ملتا آپ سلام میں پہل کرتے تھے۔

ترمذی فی الشمائل، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن هندبن ابی هاله

۱۷۸۰۸..... حضور ﷺ گوری رنگت کے مالک تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔ اور بال مبارک آپ کے گھنگھریالے تھے۔

ترمذی فی الشمائل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۸۰۹..... حضور اقدس ﷺ مائل بہ سرخی گوری رنگت والے تھے۔ آپ کی آنکھوں کی پتلی انتہائی سیاہ اور دراز پلکیں تھیں۔

البیهقی فی الدلائل عن علی رضی الله عنه

۱۷۸۱۰..... آپ ﷺ صاف شفاف گوری رنگت مائل بہ سرخی والے تھے۔ آپ کا سر اقدس بڑا اور خوبصورت تھا، چمکدار پیشانی اور ابروؤں کے درمیانی کشادگی اور دراز پلکوں کے ساتھ حسین چہرے کے مالک تھے۔ البیهقی عن علی رضی الله عنه

۱۷۸۱۱..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ پست قد تھے۔ (بلکہ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے معجزانہ طور پر سب سے زیادہ وجیہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے)۔ بخاری، مسلم عن البراء رضی الله عنه

۱۷۸۱۲..... حضور اقدس فداہ ابی و امی ﷺ سب سے اچھے چال ڈھال والے تھے۔ ابن سعد عن عبدالله بن بریدہ مرسلاً

۱۷۸۱۳..... حضور اکرم ﷺ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ مسلم، ابو داؤد عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۱۴..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

رسول اللہ ﷺ سب سے بااخلاق تھے

۱۷۸۱۵..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ اچھی صفات والے اور سب سے زیادہ حسن و جمال والے تھے۔ مائل بہ درازی میانہ قد والے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان کشادگی والے اور نرم و خوبصورت رخساروں والے تھے۔ آپ کے بال مبارک انتہائی سیاہ اور آنکھیں سرمگیں اور دراز پلکوں والی تھیں۔ جب آپ چلتے تو پورے قدموں کے ساتھ چلتے اور جلدی کی وجہ سے آدھا پاؤں نہ ٹیکتے تھے۔ جب شانہ مبارک سے چادر اتارتے تو لگتا گویا چاندی کا مجسمہ کھل گیا ہو۔ جب آپ ہنستے تو دندان مبارک چمکتے تھے۔ البیهقی فی الدلائل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۸۱۶..... حضور اقدس ﷺ فداہ ابی و امی و دنیای چمکدار صاف شفاف رنگت کے مالک تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند چمکتا تھا۔ جب آپ چلتے گویا قدرے جھکتے ہوئے نیچے کو اتر رہے ہیں۔ مسلم عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۱۷..... حضور اقدس ﷺ کنواری لڑکی سے زیادہ باحیاء تھے، جس قدر وہ اپنے پردے میں شرم و حیاء کی پیکر ہوتی ہے اس سے زیادہ حیاء رکھنے والے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۷۸۱۸..... حضور اکرم ﷺ لوگوں کی تکلیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والے تھے۔ ابن سعد عن اسماعیل بن عباس مرسلاً

۱۷۸۱۹... حضور ﷺ کے سامنے کے دانت قدرے کشادہ (اور آبدار) تھے۔ جب آپ کلام کے لیے لب وا فرماتے تو یوں محسوس ہوتا گویا آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ ترمذی فی الشمائل، الکبیر للطبرانی، البیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۷۸۲۰ حضور اقدس ﷺ سب سے اچھی داڑھی اور مونچھ والے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن العداء بن خالد

۱۷۸۲۱ حضور اقدس ﷺ کی مہر نبوت آپ کی کمر مبارک میں گوشت کا ابھرا ہوا ایک حصہ تھی۔

ترمذی فی الشمائل عن ابی سعید خدری رضی الله عنه

۱۷۸۲۲... حضور اقدس ﷺ کی مہر نبوت گوشت کا ابھرا ہوا ایک سرخ ٹکڑا تھا جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھا۔

ترمذی عن جابر بن سمرة رضی الله عنه

۱۷۸۲۳... حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم قوم میں درمیانہ قد و قامت کے مالک تھے، نہ بہت لمبے اور نہ بہت پست قامت تھے۔ چمکتی ہوئی صاف شفاف رنگت والے تھے، نہ بالکل چٹے سفید اور نہ گندم گوں سانولے تھے۔ آپ کے بال سخت گھنگھریالے بھی نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ (بلکہ کسی قدر گھنگھریالے خمدار تھے)۔ بخاری، مسلم، ترمذی، عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۲۴... آپ ﷺ چوڑے اور دراز بازوؤں والے تھے آپ کے شانے چوڑے چکلے تھے اور آپ کی آنکھوں کی پلکیں دراز تھیں۔

البیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۸۲۵... آپ ﷺ باریک پنڈلیوں والے تھے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرة رضی الله عنه

۱۷۸۲۶... آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کے بال گھنے اور گنجان تھے۔ مسلم عن جابر بن سمرة رضی الله عنه

۱۷۸۲۷... حضور اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک آفتاب اور ماہتاب کی مانند چمکتا تھا، آپ ﷺ کا چہرہ اقدس گول (اور کتابی) تھا۔

مسلم عن جابر بن سمرة رضی الله عنه

۱۷۸۲۸... حضور ﷺ کو پسینہ زیادہ آتا تھا۔ مسلم عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۲۹... حضور ﷺ کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ ترمذی فی الشمائل، ابن ماجه عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۸۳۰ حضور ﷺ کا بڑھاپا تقریباً بیس بالوں تک محدود تھا۔ ترمذی فی الشمائل، ابن ماجة عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۷۸۳۱... حضور ﷺ (خوبصورتی کی حد تک) بڑے سر اور بڑے ہاتھوں اور قدموں والے تھے۔ بخاری عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۳۲... حضور ﷺ کا دہانہ اقدس مناسب حد تک بڑا تھا۔ آپ کی آنکھوں کی سفیدی انتہائی سفید اور قدرے مائل بہ سرخی تھی اور آپ کی ایڑیاں پتلی اور سبک رو تھیں۔ مسلم، ترمذی عن جابر رضی الله عنه بن سمرة

۱۷۸۳۳... حضور ﷺ مناسب اور بڑے سر والے اور گنجان داڑھی والے تھے۔ البیهقی عن علی رضی الله عنه

دوسرا باب...... عبادت سے متعلق عادات نبویہ کا بیان

اس باب میں چھ فصلیں ہیں

پہلی فصل...... طہارت اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۱۷۸۳۴... حضور اکرم ﷺ جب وضو فرما لیتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے تھے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن الحکم بن سفیان

۱۷۸۳۵... حضور نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تو مواضع سجود (جن اعضاء پر سجدہ ہوتا ہے ان) کو پانی کے ساتھ خوب فضیلت دیتے یعنی ان پر

خوب پانی بہاتے تھے۔ (اسراف کی حد سے بچتے ہوئے۔ الکبیر للطبرانی عن الحسن، مسند ابی یعلی عن الحسین رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۶۔۔۔ جب آپ ﷺ وضوفرماتے تو اپنی انگوٹھی کو (ہاتھ دھوتے وقت) ہلا لیتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ابی رافع

۱۷۸۳۷۔۔۔ جب آپ ﷺ وضوفرماتے تو اپنی کہنیوں پر پانی گھماتے تھے۔ الدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔ یعنی چلو میں پانی لے کر چلو کو اوپر اٹھا کر پانی نیچے بازو پر گراتے تھے جس سے پانی کہنیوں پر گھوم کر گرتا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷۸۳۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب وضوفرماتے تو پانی کے ساتھ اپنی ڈاڑھی مبارک کا خلال کرتے تھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن بلال رضی اللہ عنہ، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ وعن ابی الدرداء عن ام سلمۃ، الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۹۔ حضور اکرم ﷺ جب وضوفرماتے تو ایک چلو پانی لے کر نرخرے کی طرف سے داڑھی مبارک میں ڈال کر خلال کرتے اور فرماتے تھے مجھے میرے پروردگار نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۰۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب وضوفرماتے تھے تو اپنے رخساروں کو کسی قدرے رگڑتے اور پھر انگلیاں پھیلا کر ڈاڑھی کے نیچے سے خلال فرماتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب وضوفرمالیتے تو پھر (گھر ہی میں) دو رکعت نماز ادا کر کے نماز (پڑھانے) نکل جاتے تھے۔

ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۴۲۔۔۔ حضور ﷺ جب وضوفرمالیتے تو (آخر میں پاؤں دھوتے وقت) چھنگلیا (الٹے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی) کو پاؤں کی انگلیوں کے درمیان رگڑتے تھے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن المستورد

۱۷۸۴۳۔۔۔ حضور ﷺ وضوفرمالینے کے بعد اپنے کپڑے (رومال وغیرہ) کے پلو کے ساتھ چہرہ صاف کر لیتے تھے۔

ترمذی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الطہارت باب فی التمندل بعد الوضوء، رقم ۵۴ پر اس روایت کو تخریج فرمایا اور اس کے بعد فرمایا ھذا حدیث غریب واسنادہ ضعیف۔ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۸۴۴۔ حضور ﷺ کے پاس ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا (رومال کی مانند) وضو کے بعد اس کے ساتھ اعضاء صاف کر لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔ ترمذی کتاب الطہارۃ باب رقم ۴۰ ورقم الحدیث ۵۳ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اس میں سلیمان بن ارقم (ضعیف) راوی ہے۔

۱۷۸۴۵۔۔۔ حضور ﷺ اپنی طہارت میں کسی پر تکیہ نہ کرتے تھے (کہ دوسرا پانی وغیرہ ڈالے اور آپ وضو کرتے جائیں) اور نہ اپنے صدقے میں کسی پر بھروسہ کرتے تھے بلکہ از خود صدقہ کیا کرتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۶۔۔۔ حضور ﷺ آگ پر پکے ہوئے کھانے کو تناول فرماتے پھر وضو کیے بغیر (پہلے وضو کے ساتھ) نماز ادا فرمالیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ہر کام کو دائیں طرف سے شروع کرنا

۱۷۸۴۷۔۔۔ حضور ﷺ طہارت میں، جوتا پہننے میں، سواری سے اترنے چڑھنے میں اور غرض ہر کام میں دائیں طرف کو مقدم کرنے کو پسند کرتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ، نسائی، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۴۸ حضور ﷺ بلی کے لیے پانی کا برتن ٹیڑھا کردیتے تھے۔ بلی پانی پی لیتی تو آپ بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کر لیتے تھے۔

الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۴۹ حضور اکرم ﷺ صفر (ایک پودا جس کے پتے خس کی مانند ہوتے ہیں) سے رنگے ہوئے برتن میں وضو کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

ابن سعد عن زینب بنت جحش

۱۷۸۵۰ حضور اقدس ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لے لیتے پھر بغیر وضو کیے نماز ادا فرما لیتے تھے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۵۱ حضور ﷺ وضو کے بعد اپنے کپڑے کے پلو کے ساتھ چہرہ مبارک پونچھ لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۲ حضور ﷺ (بغیر ٹیک بیٹھے بیٹھے) اس قدر سو جاتے کہ منہ سے (خراٹے کی مانند) پھونکنے کی آواز آتی پھر کھڑے ہو کر بغیر وضوء کیے نماز ادا فرما لیتے تھے۔ مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۵۳ حضور ﷺ ہر نماز کے وقت (تازہ) وضو فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۴ حضور ﷺ آگ پر پکے ہوئے کھانے کو تناول فرمانے کے بعد وضو کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمة

فائدہ:۔۔۔۔ یعنی ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے نہ کہ پورا وضو فرماتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ یا پہلے زمانے میں مامست النار سے وضو کیا فرماتے تھے لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ اور مامست النار سے وضو نہ کرنے کا عمل آخر تک رکھا۔

۱۷۸۵۵ حضور ﷺ وضو فرماتے پھر اپنی کسی بیوی کا بوسہ بھی لے لیتے تو بغیر وضو کیے نماز پڑھ لیتے تھے۔

مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۵۶ حضور ﷺ راستے کی گندگیوں پر پاؤں پڑنے سے وضو نہ فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ

فائدہ:۔۔۔ کوئی گندگی کپڑوں یا جسم وغیرہ پر لگ جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ اس کو دھونا صاف کرنا ضروری ہے۔

۱۷۸۵۷ حضور اکرم ﷺ ایک ایک، دو دو اور تین تین مرتبہ وضو کرتے تھے ہر ایک طریقہ اپناتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی کبھی اعضاء وضو صرف ایک ایک مرتبہ دھوتے اور کبھی دو دو اور کبھی تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔ اس سے زائد اسراف ہے۔

۱۷۸۵۸ حضور ﷺ جب مسواک کرلیتے تو حاضرین میں سے سن رسیدہ کو مسواک عطا فرماتے اور جب اپنا جھوٹا دودھ پانی وغیرہ کسی کو دیتے تو دائیں طرف والے کو ترجیح دیتے۔

۱۷۸۵۹ حضور ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو مسواک کرنے کے ساتھ پہل فرماتے تھے۔

مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۶۰ حضور ﷺ وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ مسواک فرمایا کرتے تھے۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۶۱ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام (دانتوں پر) عرضاً مسواک فرماتے (یعنی ایک باچھ سے دوسری باچھ کی طرف مسواک کھینچتے تھے نہ کہ اوپر سے نیچے کی طرف) اور آپ (پانی وغیرہ) چسکی چسکی پیتے تھے۔ تین مرتبہ دوران نوش سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: یہ زیادہ خوشگوار اور اچھا ہے۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابو نعیم فی الطب، عن بھز، شعب الایمان للبیھقی عن ربیعہ بن اکثم

گندگی کو دور کرنا

آپ ﷺ ذخر بوٹی کی ساتھ منی اتار دیتے تھے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ اور خشک منی کو کھرچ کر اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا

غسل

۱۷۸۶۳ حضور ﷺ ایک صاع (ساڑھے تین سیر پانی) کے ساتھ غسل فرمالیا کرتے تھے اور ایک مد (دو رطل اہل عراق کے نزدیک ایک رطل اور ایک تہائی رطل اہل حجاز کے نزدیک۔ خلاصہ کلام تقریباً ایک سیر پانی سے کچھ کم) کے ساتھ وضو فرمالیا کرتے تھے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۶۴۔۔۔ حضور ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

(مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

ترمذی حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶۵ (بیوی سے مباشرت کے وقت محض) شرم گاہوں کے مل جانے سے بھی غسل فرمالیا کرتے تھے۔ الطحاوی عن عائشة رضی اللہ عنہا

بیت الخلاء اور اس کے آداب

۱۷۸۶۶ ۔۔۔ حضور ﷺ جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور نکل جاتے تھے۔

ابن ماجة عن بلال بن الحارث، مسند احمد، نسائی، ابن ماجة عن عبدالرحمن بن ابی قراد

۱۷۸۶۷ حضور ﷺ قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے کپڑا نہ اٹھاتے تھے۔

ابو داؤد، ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ ابو داؤد نے کتاب الطہارت باب کیف التکشف عند الحاجة رقم ۱۴ پر اس کو تخریج فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ روایت ضعیف ہے۔ اور مرسل ہے۔

۱۷۸۶۸ ۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب پیشاب کرنے کا ارادہ فرماتے اور سخت زمین پر آجاتے تو لکڑی لے کر زمین کھود کھود کر نرم کر لیتے پھر اس میں پیشاب کرتے۔ (تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں)۔ ابو داؤد فی مراسیلہ والحارث عن طلحة بن ابی قنان مرسلاً

۱۷۸۶۹ حضور ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: غفرانک (اے اللہ میں تیری مغفرت کا طلبگار ہوں)۔

مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۷۰ حضور ﷺ جب (قضاء حاجت کے بعد) خلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی.

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے گندگی دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔

ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنہ، نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۱۔۔۔ حضور ﷺ قضاء حاجت کر کے نکلتے تو یہ دعا (بھی) پڑھتے تھے:

الحمدللّٰہ الذی احسن الی فی اولہ و آخرہ.

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے میرے ساتھ اول میں بھی اور آخر میں اچھائی اور خیر کا معاملہ کیا۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۲ حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو انگوٹھی (جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا) نکال کر رکھ دیتے تھے۔

ابن ماجة، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۳ حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة، نسائی، ترمذی عن انس رضی اللہ عنه

۱۷۸۷۴۔۔۔ حضور ﷺ بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. مصنف ابن ابی شیبة

۱۷۸۷۵۔۔۔ حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم.

اے اللہ میں گندے ناپاک مخفی خبیث شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ابو داؤد فی مراسیله عن الحسن مرسلاً، ابن السنی عنه عن انس رضی اللہ عنه، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن بریدة مرسلاً

۱۷۸۷۶ حضور اکرم ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو جوتے پہن لیتے اور سر مبارک ڈھانپ لیتے تھے۔

ابن سعد عن حبیب بن صالح مرسلاً

۱۷۸۷۷ جب آپ بیت الخلاء داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم

اور جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللہ الذی اذاقنی لذته وابقی فی قوته واذھب عنی أذاہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے کھانے کی لذت چکھائی اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور اس کی گندگی مجھ سے دور کردی۔

ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۷۸۷۸ جب آپ خلاء میں داخل ہوتے تو یہ کلمہ پڑھتے یاذاالجلال. ابن السنی عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۷۸۷۹۔۔۔ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور نکل جاتے تھے۔

ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة مستدرک الحاکم عن المغیرة) قال الترمذی حسن صحیح

۱۷۸۸۰ حضور ﷺ قضائے حاجت کے لیے یونہی جگہ تلاش کرتے تھے جس طرح سفر میں پڑاؤ ڈالنے کے لیے تلاش کرتے تھے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۱۷۸۸۱ حضور ﷺ اپنی مقعد کو تین مرتبہ دھوتے تھے۔ ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۷۸۸۲ حضور ﷺ حاجت کے لیے بلند جگہ یا کھجور کے جھنڈ کا پردہ زیادہ پسند فرماتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة عن عبد اللہ بن جعفر

تیمّم

۱۷۸۸۳۔۔۔ حضور ﷺ پاک مٹی کے ساتھ تیمم فرماتے تھے اور ہاتھوں اور منہ کے مسح میں ایک مرتبہ سے زیادہ ضرب نہیں مارتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنه

۱۷۸۸۴ حضور ﷺ جب اپنے اہل خانہ کے ساتھ مباشرت کر لیتے اور اٹھنے کی ہمت نہ ہوتی تو دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کر لیتے تھے۔

الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنھا

دوسری فصل

۱۷۸۸۵..... حضور ﷺ سب سے ہلکی نماز پڑھنے والے تھے امامت میں۔مسلم، ترمذی، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۶ حضور اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھانے میں سب سے ہلکی نماز پڑھانے والے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تو سب سے لمبی نماز پڑھنے والے تھے۔مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی واقد

۱۷۸۸۷ حضور اکرم ﷺ جب نماز کی ابتدا فرماتے تو یہ ثناء پڑھتے تھے:

سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولاالٰه غیرک

ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنها، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود وعن واثلة

۱۷۸۸۸ جب سردی سخت ہوتی تو آپ نماز (جمعہ) جلد پڑھا لیتے اور جب گرمی سخت ہوتی تو نماز (دن) کو ٹھنڈا کر کے پڑھاتے تھے۔

بخاری ونسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۹..... جب آپ نماز سے لوٹتے (یعنی سلام پھیرتے) تو تین مرتبہ استغفار کرتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام

اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور کرم والے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجه، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۰۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو اس جگہ سے اٹھ جاتے (اور بقیہ نماز وہاں نہیں پڑھتے تھے)۔ابوداؤد عن یزیدبن الاسود

۱۷۸۹۱ ..... (جس زمانے میں حضور ﷺ مشرکین پر بددعا کرتے تھے تو) صبح کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوت (نازلہ پڑھتے تھے)۔محمد بن نصر عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۲ حضور اکرم ﷺ رکوع کرتے تو اپنی پشت مبارک کو بالکل سیدھا ہموار کر لیتے تھے کہ اگر اس پر پانی ڈالا جاتا تو وہ ٹھہر جاتا۔

ابن ماجة عن وابصة، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه وعن ابی برزة وعن ابی مسعود رضی اللہ عنهما

کلام:..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب الرکوع فی الصلوٰۃ رقم ۸۷۲ پر اس کو تخریج فرمایا اور زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی اسناد میں طلحہ بن زید ایسا راوی ہے جس کے متعلق بخاری وغیرہ فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے اور احمد بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شخص حدیث گھڑتا ہے۔

۱۷۸۹۳..... حضور اکرم ﷺ جب رکوع کرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے: سبحان ربی العظیم وبحمده اور جب سجدہ کرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے: سبحان ربی الاعلی وبحمده. ابوداؤد عن عقبة بن عامر

۱۷۸۹۴ حضور اکرم ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنی انگلیوں کو کھول لیتے تھے۔اور جب سجدہ کرتے تو انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔

مستدرک الحاکم. شعب الایمان للبیهقی عن وائل بن حجر

کلام:..... قال الحاکم صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذهبی.

۱۷۸۹۵..... حضور اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو پیٹ کو رانوں سے دور اوپر کر لیتے تھے اور ہاتھ علیحدہ کر لیتے تھے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۶ حضور اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو عمامہ مبارک کو پیشانی سے اوپر کر لیتے تھے (تاکہ سجدہ میں پیشانی زمین پر ٹکے)۔

ابن سعد عن صالح بن حیوان مرسلاً

۱۷۸۹۷۔۔۔حضوراکرم ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ آیات (دعائیہ انداز میں) پڑھتے:

سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللّٰہ رب العالمین

مسند ابی یعلی عن ابی سعید

۱۷۸۹۸۔۔۔حضوراکرم ﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف اس دعا کو پڑھنے کی بقدر تشریف فرماتے تھے:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام

مسلم، ابن ماجه، نسائی، ابوداؤد، ترمذی عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۸۹۹۔۔۔حضوراکرم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جائے نماز پر تشریف فرما رہتے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد عن جابر بن سمرة رضی الله عنه)

۱۷۹۰۰۔۔۔حضوراکرم ﷺ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا لیتے تو ان کی طرف چہرۂ اقدس کے ساتھ متوجہ ہوتے اور پوچھتے: کیا تم میں کوئی مریض ہے جس کی میں عیادت کروں؟ اگر جواب انکار میں ملتا تو پھر دریافت فرماتے: کیا تمہارا کوئی جنازہ ہے جس کی مشایعت کروں؟ پھر بھی جواب میں انکار ملتا تو پھر ارشاد فرماتے: کیا کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ دیکھا ہے تو وہ بتائے۔ابن عساکر عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۷۹۰۱۔۔۔حضوراکرم ﷺ فجر کی دو رکعات (سنت) ادا فرما لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔بخاری عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۹۰۲۔۔۔حضوراکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو پوری نماز خوب اچھی طرح اور کامل نماز ادا فرماتے تھے۔مسلم عن عائشة رضی الله عنها

قراءت

۱۷۹۰۳۔۔۔حضوراکرم ﷺ جب یہ آیت تلاوت فرماتے: سبح اسم ربک الاعلی (اپنے پروردگار اعلیٰ کے نام کی تسبیح کر) تو آپ یہ کلمات پڑھتے: سبحان ربی الاعلی۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۷۹۰۴۔۔۔حضور ﷺ جب یہ تلاوت فرماتے:

غیر المغضوب علیهم ولاالضالین۔

تو اتنی آواز کے ساتھ آمین کہتے کہ پہلی صف والے اس کو سن لیتے۔ ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۹۰۵۔۔۔حضوراکرم ﷺ جب یہ آیت تلاوت فرماتے:

ألیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی

کیا وہ ذات اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کردے!

تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: بلی۔ کیوں نہیں۔یونہی جب آپ یہ آیت تلاوت کرتے: ألیس الله باحکم الحاکمین کیا اللہ حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟ تب بھی آپ فرماتے: بلی۔ کیوں نہیں۔مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی

۱۷۹۰۶۔۔۔حضوراکرم ﷺ جب کسی آیت خوف کی تلاوت فرماتے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگتے جب کسی آیت رحمت کی تلاوت فرماتے تو اس کا سوال کرتے اور جب ایسی کسی آیت پر گزرتے جس میں اللہ کی پاکی کا بیان ہوتا تو اللہ کی تسبیح کرتے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن حذیفة رضی الله عنه

۱۷۹۰۷۔۔۔حضوراکرم ﷺ (دوران نماز) جب کسی ایسی آیت پر گزرتے جس میں جہنم کا ذکر ہوتا تو یہ فرماتے:

ویل لاهل النار اعوذ بالله من النار۔

ہلاکت ہے اہل جہنم کے لیے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ابن قانع عن ابن ابی لیلی

۱۷۹۰۸..... حضورا کرم ﷺ کی قراءت مدا ہوتی تھی جس میں ترجیع نہ ہوتی تھی۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... آج کل کے پیشہ ور قاریوں کی طرح ایک ہی آیت کو کبھی پست اور کبھی بلند، کبھی ایک قراءت میں تو کبھی دوسری قراءت میں نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ مد کے ساتھ یعنی ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر روانی کے ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔

۱۷۹۰۹..... حضور اقدس ﷺ اس سورت کو پسند فرماتے تھے: سبح اسم ربک الاعلی. مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۹۱۰..... حضورا کرم ﷺ تین دنوں سے کم میں کبھی قرآن پورا نہ فرماتے تھے۔ ابن سعد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۱..... حضور ﷺ نماز میں آیات کو تیار کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

فائدہ:..... یعنی خاص نمازوں میں خاص خاص سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۲..... کان یعقد التسبیح حضورا کرم ﷺ نماز میں تسبیح (کا شمار) باندھتے تھے۔ ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

فائدہ:..... انگلیوں پر یا کسی اور طرح شمار کرنا مراد نہیں کیونکہ یہ مکروہ ہے بلکہ یادداشت کے ساتھ تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۳..... حضور ﷺ اپنی قراءت کو آیت آیت کر کے پڑھا کرتے تھے۔ الحمدللہ رب العالمین. پڑھ کر سانس لیتے پھر الرحمن الرحیم پڑھ کر سانس لیتے اسی طرح آخر تک پڑھتے تھے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام سلمة

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کتاب القراءات باب فی فاتحۃ الکتاب رقم ۲۹۲۷ پر اس روایت کو تخریج فرمایا اور فرمایا غریب یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۷۹۱۴..... حضورا کرم ﷺ قراءت میں مد کے ساتھ قرآن پڑھتے تھے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الصلوٰۃ..... فرض نماز

۱۷۹۱۵..... حضورا کرم ﷺ جب (فرض) نماز پڑھ لیتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو سر پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ الذی لاالہ غیرہ الرحمن الرحیم، اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن.

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۱۶..... حضورا کرم ﷺ سفر میں فجر کی نماز پڑھتے تو کچھ دیر کے لیے بغیر سواری کے پیدل چلا کرتے تھے۔

حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

السنن

۱۷۹۱۷..... ظہر کی نماز میں حضورا کرم ﷺ سے قبل الظہر چار رکعات سنتیں چھوٹ جاتیں تو بعد الظہر دو سنتوں کے بعد ان کو ادا فرما لیتے تھے۔

ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۸..... حضورا کرم ﷺ ظہر سے قبل کی چار رکعات سنت اور فجر سے قبل کی دو رکعات سنت کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

بخاری، ابوداؤد، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۹..... حضورا کرم ﷺ فجر کی دو رکعات سنت سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں، صحت میں اور نہ مرض میں، ہمیشہ ان پر مواظبت فرماتے تھے۔

التاریخ للخطیب عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۹۲۰..... حضورا کرم ﷺ ظہر سے قبل دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد گھر میں دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں نماز سنت

پڑھا کرتے تھے۔اور جمعہ کے بعد کوئی نماز (مسجد میں) نہ پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ گھر میں آجاتے پھر دو رکعتیں سنت ادا فرماتے تھے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمرؓ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۲۱... زوال شمس کے بعد اور ظہر (کے فرض) سے قبل چار رکعات (سنت) ادا فرماتے تھے اور ان کے درمیان (یعنی دو رکعات کے بعد) سلام پھیر کر فصل نہیں کرتے تھے۔اور ارشاد فرماتے تھے: جب آفتاب کا زوال ہوجاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

ابن ماجه عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۹۲۲... حضرت بلال (حبشی) اقامت میں جب قد قامت الصلوۃ (نماز کھڑی ہوگئی) کہتے تو حضور اقدس ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور تکبیر کہتے۔(سمویہ، الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ

۱۷۹۲۳... حضور اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو بلند کرتے (اور تکبیر تحریمہ کہتے)۔ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۲۴... حضور اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیں ہتھیلی کے ساتھ بائیں کلائی کو تھام لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۷۹۲۵... حضور اکرم ﷺ نماز کی طاق رکعت سے اٹھتے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک (سجدے سے اٹھ کر) سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جاتے۔ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح عن مالک ابن الحویرث

۱۷۹۲۶... حضور اکرم ﷺ رکوع یا سجدے میں ہوتے تو یہ کلمات (بھی) پڑھتے تھے:

سبحانک وبحمدک استغفرک واتوب الیک. الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۲۷... حضور اکرم نماز کے لیے تکبیر (تحریمہ) کہتے تو ہاتھ کی انگلیاں کھول لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال الترمذی حسن

۱۷۹۲۸... حضور اکرم ﷺ نماز میں بسا اوقات ہاتھ اپنی ڈاڑھی پر رکھ لیتے تھے بغیر بے کار کے۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۹۲۹... حضور ﷺ کے پاس ایک برچھی تھی، جس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے جب نماز پڑھتے تو (سترہ کے طور پر) آگے گاڑ لیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالک

۱۷۹۳۰... حضور ﷺ نے جس جگہ فرض نماز ادا کی ہوتی پھر اس جگہ کوئی ایک رکعت نماز بھی نہ پڑھتے۔

الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۱... حضور اکرم ﷺ نمازیوں کے درمیان ہوتے تو سب سے زیادہ نماز پڑھنے والے ہوتے اور ذاکرین میں ہوتے تو سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہوتے تھے۔ابو نعیم فی امالیه، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۲... حضور اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز سے کوئی چیز کھانا وغیرہ غافل نہیں کرتی تھی۔الدار قطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۳... حضور اکرم ﷺ سفر میں ظہر اور عصر اسی طرح مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا کرتے تھے۔مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۴... حضور اکرم ﷺ کی خواہش ہوا کرتی تھی کہ فرض نماز میں آپ کے پیچھے قریب ترین مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں تاکہ وہ آپ کے احوال کو محفوظ رکھ سکیں۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۵... حضور ﷺ پسند کرتے تھے کہ کوئی دباغت دی ہوئی کھال ہو جس پر آپ نماز پڑھیں۔ ابن سعد عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۶... حضور ﷺ باغوں میں نماز پڑھنے کو (بہت) پسند فرماتے تھے۔ترمذی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ترمذی نے کتاب ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی الصلوۃ فی الحیطان رقم ۳۳۴ پر اس کو تخریج فرمایا اور فرمایا یہ روایت ضعیف ہے۔ اور یوں بھی یہ روایت امام ترمذی کی منفرد روایات میں سے ہے۔

۱۷۹۳۷... حضور اکرم ﷺ پہلی صف کے لیے تین مرتبہ استغفار فرماتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک مرتبہ۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن العرباض

فائدہ:...... اس روایت سے صف اول کی اہمیت اور فضیلت معلوم ہوتی ہے اور اسی شی کو ذہن نشین کرانا نبی کریم ﷺ کو مقصود تھا۔

۱۷۹۳۸..... حضور ﷺ ننگی زمین پر (بغیر کسی کپڑے وغیرہ کے بچھائے) سجدہ فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۹..... حضور اکرم ﷺ نماز میں (دوران تشہد شہادت کی انگلی کے ساتھ) اشارہ فرماتے تھے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۰..... حضور اکرم ﷺ جوتوں میں نماز ادا فرمالیا کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۱..... حضور اکرم ﷺ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن میمونة

۱۷۹۴۲..... حضور ﷺ سواری پر (نفلی) نماز پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف بدلتا جائے پھر جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اتر کر قبلہ رو ہو کر نماز ادا فرماتے۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۳..... حضور اکرم ﷺ مغرب اور عشاء کے درمیان (نفل) نماز ادا فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبید مولیٰ (غلام) رسول اللہ ﷺ

۱۷۹۴۴..... حضور اکرم ﷺ عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا فرماتے تھے اور (دوسروں کو) اس سے منع فرماتے تھے اور مسلسل (نماز روزہ) کرتے تھے اور دوسروں کو اس سے باز رکھتے تھے۔ ابوداؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:...... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ بعد العصر رقم ۱۲۸۰ پر اس کو تخریج فرمایا ہے۔ اس کی سند میں محمد بن اسحاق بن یسار راوی متکلم فیہ ہے۔

۱۷۹۴۵..... حضور اکرم ﷺ چٹائی اور دباغت دی ہوئی کھال پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن المغیرة رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۶..... حضور اکرم ﷺ چادر پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۷..... حضور اکرم ﷺ نماز پڑھتے اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما کھیل کود رہے ہوتے اور آپ کی پشت مبارک پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے۔

حلیة الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۸..... حضور ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا کرتے تھے۔ اور بعض اوقات نماز میں ڈاڑھی کو بھی چھولیا کرتے تھے۔

شعب الایمان للبیھقی عن عمرو بن الحریث

۱۷۹۴۹..... حضور اکرم ﷺ نماز میں جمائی لینے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

۱۷۹۵۰..... حضور اقدس ﷺ (اوائل اسلام میں) نماز میں دائیں بائیں التفات فرمالیا کرتے تھے لیکن پیچھے کبھی گردن نہ موڑتے تھے۔

نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۱..... حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نماز میں پہلے مردوں کو پھر بچوں کو اور ان کے بعد عورتوں کو رکھتے تھے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی مالک الاشعری

۱۷۹۵۲..... حضور اکرم نبی کریم ﷺ سفر میں قصر نماز پڑھتے اور پوری بھی پڑھتے، اور روزہ چھوڑتے بھی اور رکھتے بھی۔

الدارقطنی، شعب الایمان للبیھقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۹۵۳..... حضور اکرم ﷺ نماز کا سلام پھیر کر دائیں طرف سے مڑتے تھے۔ مسند ابن یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۴..... حضور اکرم ﷺ رات کے اول، درمیان اور آخر میں بھی وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ مسند احمد عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۵..... حضور اکرم ﷺ اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ بخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۶..... حضور ﷺ (کی زندگی) کا آخری کلام یہ تھا:

نماز! (کی حفاظت کرو) نماز! (کی حفاظت کرو) اپنے غلام باندیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

ابوداؤد، ابن ماجة، عن علی رضی اللہ عنہ

اذان کا جواب مسنون عمل ہے

۱۷۹۵۷ حضور اکرم ﷺ جب مؤذن کی آواز سنتے تو جیسے وہ کہتا آپ بھی جواب میں وہی کلمات ارشاد فرماتے۔ لیکن جب مؤذن **حی علی الصلوة** اور **حی علی الفلاح** کہتا تو آپ علیہ السلام فرماتے: **لا حول ولا قوة الا باللہ**۔ مسند احمد عن ابی رافع

۱۷۹۵۸ حضور اکرم ﷺ کے دو مؤذن تھے: حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم نابینا صحابی رضی اللہ عنہما۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۹ حضور ﷺ جب مؤذن کو شہادت دیتے ہوئے سنتے تو فرماتے وانا وانا (یعنی میں بھی یہی شہادت دیتا ہوں)۔

ابو داؤد، مستدرك الحاكم عن عائشة رضى الله عنها

۱۷۹۶۰ حضور اکرم ﷺ جب مؤذن کو **حی علی الفلاح** کہتے ہوئے سنتے تو یہ دعا پڑھتے: **اللھم اجعلنا مفلحین** (اے اللہ ہم کو کامیاب بنا)۔

ابن السني عن معاوية رضى الله عنه

دخول المسجد

۱۷۹۶۱ حضور اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اعوذ باللہ العظیم وبوجھه الکریم وسلطانه القدیم من الشیطان الرجیم۔

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو عظمت والا ہے، اس کے چہرے کی پناہ لیتا ہوں جو کرم والا ہے اور اس کی بادشاہت کی پناہ لیتا ہوں جو ہمیشہ سے ہے شیطان مردود سے۔

پھر حضور ﷺ نے پوچھا کافی ہے یہ دعا؟ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ شخص آج سارا دن مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ ابو داؤد عن ابن عمرو

۱۷۹۶۲ حضور اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك۔

اللہ کے نام سے (مسجد میں داخل ہوتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے۔

اسی طرح جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك۔

مسند احمد، ابن ماجة، الكبير للطبراني عن فاطمة الزهراء رضي الله عنها

۱۷۹۶۳ حضور ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك۔

اور جب مسجد سے نکلتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك۔ ترمذی عن فاطمة

۱۷۹۶۴ حضور ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ اللھم صل علی محمد (وازواج محمد) ابن السنی عن انس رضی اللہ عنه

صلوٰۃ الجمعۃ

۱۷۹۶۵..... حضوراکرم ﷺ جمعہ کے بعد دورکعت (سنت) نہ ادا کرتے تھے اور نہ مغرب کے بعد دورکعت (سنت) ادا کرتے تھے جب تک اپنے گھر میں نہ آجاتے۔الطیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۶..... حضوراکرم ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعات (اور جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے) ان کے درمیان کوئی فصل نہیں فرماتے تھے۔

ابن ماجۃ، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۷..... حضور ﷺ جمعہ کے دن (خطبہ کے بعد) منبر سے اترتے اور کوئی شخص کوئی سوال پوچھ بیٹھتا تو آپ اس سے بات چیت فرماتے پھر اپنے مصلی کی طرف جاتے اور نماز پڑھاتے۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۸..... حضوراکرم ﷺ اکثر جمعوں کو غسل فرمایا کرتے اور کبھی چھوڑ دیا کرتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۹..... حضوراکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبوں کو لمبا نہ کرتے تھے۔ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرۃ

۱۷۹۷۰..... حضور ﷺ منبر پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے پھر مؤذن اذان دیتا پھر آپ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوکر (دوسرا) خطبہ ارشاد فرماتے۔ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۱..... حضوراکرم ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ جاتے تھے۔اور خطبوں میں قرآن کی آیات پڑھتے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کیا کرتے تھے۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۲..... ہر جمعہ میں آپ (خطبہ کے اندر) سورۂ قاف پڑھا کرتے تھے۔ابوداؤد عن بنت الحارثۃ بن النعمان

۱۷۹۷۳..... حضور ﷺ جمعہ کے روز، عیدالفطر، عیدالضحیٰ اور عرفہ کے روز (ضرور) غسل فرمایا کرتے تھے۔

مسند احمد، ابن ماجۃ، الکبیر للطبرانی عن الفاکۃ بن سعد

۱۷۹۷۴..... حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو آپکی آنکھیں سرخ ہوجاتی تھیں، آواز بلند ہوجاتی تھی، آپ کا غصہ عروج پر پہنچ جاتا تھا یوں محسوس ہوتا تھا گویا کسی غارتگر لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہ وہ صبح کو حملہ آور ہونے والا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے۔

ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۵..... حضور ﷺ جنگ کے دوران خطبہ دیتے تو کمان ہاتھ میں لے کر خطبہ دیتے تھے۔اور جب جمعہ کے دن خطبہ دیتے تو عصا کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم، بخاری، مسلم عن سعد القرظ

۱۷۹۷۶..... حضور ﷺ جب خطبہ دیتے تو نیزہ یا عصاء کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔الشافعی عن عطاء مرسلاً

۱۷۹۷۷..... حضور ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو سلام کرتے تھے۔ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۸..... حضور ﷺ جمعہ کے دن جب منبر کے قریب پہنچتے تو پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتے۔پھر منبر پر چڑھ جاتے تو بیٹھنے سے قبل لوگوں کی طرف رخ انور کرکے سب کو سلام کرتے۔(شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۹..... حضور ﷺ منبر پر چڑھ جاتے تو لوگ اپنے چہرے آپ کی طرف کرلیتے تھے۔ ابن ماجہ عن ثابت رضی اللہ عنہ

ذکر

۱۷۹۸۰..... حضوراکرم ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔مسلم، ابوداؤد، ترمذی ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۸۱..... حضوراکرم ﷺ (فداہ ابی وامی وعشیرتی) کثرت کے ساتھ ذکر کرتے، لغو (ہنسی مذاق کی) بات کم کرتے، نماز لمبی کرتے،

خطبہ مختصر کرتے، ناک بھوں چڑھاتے اور نہ بڑائی کرتے اسی بات سے کہ محتاج، مسکین اور غلام کے ساتھ چل کر اس کی حاجت روائی کریں۔
نسائی، مستدرک الحاکم، عن ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

استقامت

۱۷۹۸۲..... حضور اکرم ﷺ کو سب سے اچھا عمل وہ لگتا تھا جس پر عمل کرنے والا مداومت کرے۔ بخاری، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۷۹۸۳..... حضور اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے اچھا عمل وہ ہوتا تھا جس پر دوام اور ہمیشگی کے ساتھ عمل کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو۔
ترمذی، نسائی عن عائشۃ وام سلمۃ رضی اللہ عنہما

صلاۃ النوافل (تہجد)

۱۷۹۸۴..... حضور اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز پڑھتے تو ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ ابن نصر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ
۱۷۹۸۵..... حضور اکرم ﷺ جب تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو دانتوں کو مسواک ملتے تھے۔
مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ
۱۷۹۸۶ حضور کریم ﷺ رات کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھتے تو پہلے ہلکی سی دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۷۹۸۷..... حضور اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کبھی بلند آواز میں تلاوت کرتے اور کبھی پست آواز میں۔
ابن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۷۹۸۸..... جس رات حضور ﷺ مرض یا کسی وجہ سے سوتے رہ جاتے تو دن میں بارہ رکعات نوافل ادا فرماتے تھے۔
مسلم، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہ
۱۷۹۸۹..... حضور اکرم ﷺ رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے (تین رکعت) ان میں وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں ہوا کرتی تھیں۔
بخاری، مسلم، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۷۹۹۰..... حضور نبی کریم ﷺ کبھی بھی رات کی (تہجد) کی نماز نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ کبھی مریض یا کسل مند ہو جاتے تو بیٹھ کر ادا فرما لیتے تھے۔
ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۷۹۹۱..... حضور نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر لوٹتے تو مسواک کرتے تھے۔
مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)
۱۷۹۹۲..... حضور اکرم ﷺ رات کو تہجد کی نماز پڑھنا بہت پسند کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن نجدب رضی اللہ عنہ
۱۷۹۹۳..... حضور اکرم ﷺ مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۷۹۹۴..... حضور اکرم ﷺ رات کو اس قدر طویل قیام فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک ورما (کر پھٹنے کو ہو) جاتے۔
بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

چاشت کی نماز

۱۷۹۹۵..... حضور اکرم ﷺ ضحیٰ (چاشت) کی نماز چار رکعات ادا فرماتے تھے اور جب اللہ چاہتا اس سے زائد بھی کر دیتے تھے۔
مسند احمد، مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۶..... حضور اکرم ﷺ چاشت کی چھ رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔ ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الکسوف..... سورج گرہن کی نماز

۱۷۹۹۷..... جب سورج یا چاند گرہن ہوجاتا تو آپ ﷺ نماز شروع کردیتے حتیٰ کہ سورج یا چاند کھل جاتا (تب آپ نماز پوری کرتے)۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۷۹۹۸..... سورج گرہن کی نماز کے وقت حضور اکرم ﷺ غلام آزاد کرنے کا حکم دیتے تھے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن اسماء

تیسری فصل..... دعا کے بیان میں

۱۷۹۹۹..... جب حضور ﷺ کو کوئی اہم مسئلہ پیش آجاتا تو آسمان کی طرف سر اٹھاتے اور کہتے: سبحان اللہ العظیم۔ اور جب دعا میں انتہائی آہ وزاری کرتے تو یہ فرماتے: یا حی یاقیوم۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۰..... جب آپ ﷺ کو کوئی پریشان کن امر پیش آجاتا تو یہ کلمات پڑھتے:

لاالہ الااللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ذات ہے، پاک ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ مسند احمد عن عبداللہ بن جعفر

۱۸۰۰۱..... جب حضور اکرم ﷺ کو پریشان کن بات پیش آتی تو نماز پڑھتے تھے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۲..... حضور اکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے کوئی خطرہ درپیش ہوتا تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم

اے اللہ ہم تیری ذات کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کے شر وفساد سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۳..... جب حضور ﷺ کو کوئی مصیبت اور تکلیف پیش آتی تو یہ کلمات ورد زبان ہوجاتے:

یاحی یا قیوم برحمتک استغیث.

اے زندہ! اے تھامنے والے تیری رحمت کے ساتھ میں فریاد کرتا ہوں۔ (مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۴..... حضور ﷺ پر جب کوئی رنج یا غم نازل ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے:

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث. مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۵..... حضور اقدس ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

لاالہ الااللہ العظیم الحلیم لاالہ الااللہ رب العرش العظیم لاالہ الااللہ رب السمٰوات السبع ورب الارض ورب العرش الکریم.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم (اور) بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ساتوں آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

الکبیر للطبرانی میں یہ اضافہ ہے:

اصرف عنی شر فلان

(اے پروردگار!) مجھ سے فلاں شخص کے شر کو دفع کر۔

۱۸۰۰۶۔۔۔۔حضور اکرم ﷺ کو جب کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو (از خود) داڑھی مبارک پر ہاتھ جاتا۔

ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، ابونعیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج وغم پیش آتا تو داڑھی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اس کو دیکھتے رہتے۔

الشیرازی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۸۔۔۔ جب آپ ﷺ کو کوئی سختی پیش آتی تو دعا کے لیے اس قدر بلند ہاتھ اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

مسند ابی یعلی عن البراء رضی اللہ عنہ

مصیبت کے وقت کی دعا

۱۸۰۰۹۔۔۔ حضور اقدس ﷺ کو جب کوئی غم یا مصیبت لاحق ہوتی تو یہ فرماتے:

حسبی الرب من العباد، حسبی الخالق من المخلوقین، حسبی الرازق من المرزوقین، حسبی اللہ الذی هو حسبی، حسبی اللہ ونعم الوکیل حسبی اللہ لاالٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم.

پروردگار مجھے بندوں کی طرف سے کافی ہے، خالق مجھے مخلوق کی طرف سے کافی ہے، رازق مجھے رزق کے محتاجوں کی طرف سے کافی ہے، مجھے اللہ کافی ہے وہی مجھے کفایت کرتا ہے، مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، مجھے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الفرج من طریق الخلیل بن مرہ عن فقیہ اھل الاردن بلاغا

۱۸۰۱۰۔۔۔ صبح وشام حضور اکرم ﷺ یہ کلمات پڑھتے تھے:

اللھم انی اسألك من فجأۃ الخیر واعوذبك من فجأۃ الشرفان العبد لایدری مایفجأہ اذا اصبح واذا امسی.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچانک خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اچانک شر سے۔ بے شک بندہ نہیں جانتا کہ صبح وشام کیا اچانک پیش آجاتا ہے۔ مسند ابی یعلی وابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱۱۔۔۔۔صبح اور شام کے وقت حضور نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

اصبحنا علی فطرۃ الاسلام وکلمۃ الاخلاص ودین نبینا محمد وملۃ ابینا ابراھیم حنیفا مسلماً وماکان من المشرکین

ہم نے صبح (اور شام) کی فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے پیغمبر محمد (ﷺ) کے دین اور اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر اور آپ مشرکین میں سے نہیں تھے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابزی

۱۸۰۱۲۔۔۔۔حضور اکرم ﷺ جب کسی شے کے لیے نیک دعا کرتے تو اس کا اچھا اس شخص کو، اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو بھی پہنچتا تھا۔

مسند احمد، عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی کے لیے دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتداء کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھا لیتے اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے۔ ابوداؤد عن یزید

۱۸۰۱۵... حضور اکرم ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھوں کا اندرونی حصہ اپنے چہرے کی طرف کر لیتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱۶..... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب کسی کا ذکر ہوتا اور آپ اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے آپ کے لیے دعا کرتے تھے۔

ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب

۱۸۰۱۷　حضور اکرم ﷺ دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو انکو اس وقت تک نہیں گراتے تھے جب تک ان کو اپنے چہرے پر نہیں پھیر لیتے تھے۔

ترمذی: مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱۸..... حضور ﷺ جب (اللہ سے) سوال کرتے تو ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ اپنے چہرے کی طرف کر لیتے اور جب پناہ مانگتے تو ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف کر لیتے۔ مسند احمد عن السائب بن خلاد

۱۸۰۱۹ ... حضور اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک.

اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم فرما۔

حضور ﷺ سے جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا:

کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، جس کے دل کو وہ چاہتا ہے سیدھا کر دیتا ہے اور جس کے دل کو چاہتا ہے کج کر دیتا ہے۔ ترمذی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۰... حضور اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۱ ... حضور اقدس ﷺ جامع (کلمات والی) دعائیں پسند فرماتے تھے اور غیر جامع دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۲..... حضور نبی کریم ﷺ اپنی دعا اس کلمے کے ساتھ شروع فرماتے تھے۔

سبحان ربی العلی الاعلیٰ الوهاب. مسند احمد، مستدرک الحاکم عن سلمة بن الاکوع

۱۸۰۲۳..... حضور اکرم ﷺ مسلمان فقیروں کے طفیل مدد مانگتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی عن امیة بن خالد بن عبداللہ

۱۸۰۲۴..... آپ ﷺ جس شخص کو اپنے ساتھیوں کی خدمت کرنے والا سمجھتے اس کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔

هناد عن علی بن ابی رباح مرسلاً

الاستسقاء...... بارش کی دعا

۱۸۰۲۵ ..... حضور ﷺ جب بارش کی دعا مانگتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحي بلدك الميت

اے اللہ! اپنے بندوں کو اور جانوروں کو پانی کے ساتھ سیراب کر، اپنی رحمت عام کر اور اپنے مردہ شہروں کو زندگی بخش۔

ابوداؤد عن عمرو بن شعیب

۱۸۰۲۶..... حضور ﷺ جب بارش کی دعا مانگتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم انزل فی ارضنا برکتھا وزینتھا وسکنھا وارزقنا وانت خیر الرازقین.

اے اللہ! ہماری سرزمین میں برکت اور زینت اور سکونت نازل فرما اور ہمیں رزق عطا فرما۔

بے شک آپ بہترین رزق عطا فرمانے والے ہیں۔ابو عوانہ، الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۷..... پہلی بارش میں حضور اکرم ﷺ کھلے میں آ کر نہاتے تھے اور ازار کے سوا اپنے تمام کپڑے نکال دیتے تھے۔

حلیة الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۸..... حضور اکرم ﷺ بارش کو دیکھتے تو یہ دعا کرتے اللھم صیباً نافعًا. اے اللہ! نفع دہ بارش عطا فرما۔

بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۹..... جب کسی جگہ بارش سے وادی بہہ پڑتی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے چلو اس وادی کی طرف جس کو اللہ نے پاکیزہ کر دیا ہے ہم بھی اس کے ساتھ سے پاک ہوں اور اس پر اللہ کی حمد کریں۔الشافعی شعب الایمان للبیھقی عن یزید ابن الھاد مرسلاً

۱۸۰۳۰..... حضور اکرم ﷺ ان گھاٹیوں کی طرف نکل آیا کرتے تھے۔(جہاں سے پانی اکٹھا ہو کر نیچے وادیوں میں جاتا تھا)۔

ابو داؤد ، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

ہوا اور آندھی

۱۸۰۳۱..... جب باد شمال چل پڑتی تو آپ ﷺ فرماتے۔

اللھم انی اعوذبک من شرما ارسلت فیھا.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس ہوا میں بھیجا گیا ہے۔ابن السنی الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

کلام:..... اس روایت کو علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۳۵ میں نقل فرمایا اور فرمایا: اس کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی ابوشیبہ عبدالرحمن بن اسحٰق ضعیف ہے۔

۱۸۰۳۲..... جب ہوا تیز اور سخت چل پڑتی تو حضور اکرم ﷺ یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اسألک خیرھا وخیر مافیھا وخیر ما ارسلت بہ، واعوذبک من شرھا وشر مافیھا وشر ما ارسلت بہ.

اے اللہ میں تجھ سے اس ہوا کی خیر جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر اور جس چیز کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس ہوا کے شر سے، جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جس چیز کے ساتھ اسکو بھیجا گیا ہے اس کے شر سے۔مسند احمد، مسلم، ترمذی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۳۳..... جب آندھی شدت اختیار کر جاتی تو حضور اکرم ﷺ آندھی کی طرف رخ فرما کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور ہاتھ دراز کر کے یہ دعا کرتے:

اللھم انی اسألک من خیر ھذہ الریح وخیر ما ارسلت بہ واعوذبک من شرھا وشر ما ارسلت بہ اللھم اجعلھا رحمة ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا ولا تجعلھا ریحاً.

اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی خیر اور جو چیز دے کر یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس ہوا کے شر اور جو چیز دے کر یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔اے اللہ! اس ہوا کو رحمت بنا دے اور اس کو عذاب نہ بنا۔اے اللہ اس کو خیر کی ہوائیں بنا دے اور اسکو ہلاکت والی آندھی مت بنا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ۱۰-۱۳۵ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا: اس میں ایک راوی حسن بن قیس متروک ہے جبکہ بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

۱۸۰۳۴...... جب ہوا آندھی کی صورت میں شدت اختیار کر جاتی تو یہ دعا فرماتے۔

اللهم لقحا و لا عقيما.

اے اللہ! اس ہوا کو بارآور بنا اور اس کو بانجھ اور بیکار نہ بنا۔ ابن حبان مستدرك الحاكم عن سلمة بن الاكوع

الرعد (گرج اور چمک)

۱۸۰۳۵ حضور اکرم ﷺ جب گرج اور کڑ کڑاہٹ کی آواز سنتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم لاتقتلنا بغضبك و لا تهلكنا بعذابك وعافناقبل ذلك

اے اللہ! ہمیں اپنے غضب کے ساتھ ہلاک نہ فرما، نہ اپنے عذاب کے ساتھ تباہ کر دینا بلکہ اس سے پہلے ہی اپنی عافیت کی پناہ میں لے لے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرك الحاكم عن ابن عمر رضی الله عنه

التعوذ

۱۸۰۳۶...... حضور اقدس ﷺ مصیبت کی شدت، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۰۳۷...... حضور اقدس ﷺ پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے بزدلی سے، کنجوسی سے، بری عمر سے، سینے کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

ابو داؤد نسائی، ابن ماجة عن عمر رضی الله عنه

۱۸۰۳۸...... حضور اقدس ﷺ جنوں سے اور انسان کی بری نظر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے حتیٰ کہ معوذتین سورتیں نازل ہوگئیں، پھر آپ ان کے ساتھ تعوذ فرمانے لگے اور دوسری چیزوں کے ساتھ تعوذ کرنا چھوڑ دیا۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجد، الضياء عن ابی سعيد

۱۸۰۳۹...... حضور اکرم ﷺ اچانک موت سے خدا کی پناہ مانگتے تھے اور آپ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ انسان موت سے قبل مرض الموت میں مبتلا ہو جائے۔ الكبير للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

رؤیت ہلال (چاند دیکھنے کا بیان)

۱۸۰۴۰...... حضور اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو تین بار فرماتے هلال خير ورشد آمنت بالذی خلقك. خیر اور بھلائی کا چاند ہے، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے خلقت بخشی، پھر یہ دعا پڑھتے:۔

الحمد لله الذی ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا۔ ابو داؤد عن قتادہ بلاغاً، ابن السنی عن ابی سعيد

۱۸۰۴۱...... حضور اکرم ﷺ نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو فرماتے: هلال خير و رشد۔ یہ بھلائی اور کامیابی کا چاند ہے پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

اللهم انی اسألك من خير هذا.

اے اللہ میں تجھ سے اس (ماہ) کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔

اور تین بار یہ دعا پڑھتے۔

اللھم انی اسألک من خیر ھذا الشھر وخیر القدر. واعوذبک من شرہ.

اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر کا اور تقدیر کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۸۰۴۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم اھلہ علینا بالیمن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ.

اے اللہ اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان کے ساتھ سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع کرا اور اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن طلحۃ

۱۸۰۴۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر الحمدللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ اللھم انی اسألک من خیر ھذاالشھر واعوذبک من شر القدر ومن شریوم المحشر

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ کسی برائی سے بچنے کی ہمت اور کسی نیکی اور بھلائی کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں تقدیر کے شر اور قیامت کے دن کے شر سے۔ مسند احمد. الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۰۴۴۔۔۔ حضور اقدس ﷺ جب چاند دیکھتے تو فرماتے۔

اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام والتوفیق لماتحب وترضی ربنا وربک اللہ.

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان، سلامتی اور اسلام کے طلوع کرا اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس کو تو چاہے اور جس سے تو راضی ہو (اے چاند) ہم سب کا اور تیرا رب اللہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰۔۱۳۹ پر اسکو روایت کیا اور فرمایا اس میں ایک راوی عثمان بن ابراہیم حالبی ضعیف ہے۔ جبکہ بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

چاند دیکھنے کے وقت یہ پڑھے

۱۸۰۴۵۔۔۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم ادخلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام والسکینۃ والعافیۃ والرزق الحسن.

اے اللہ! اس ماہ کو ہم پر امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکینہ، عافیت اور اچھے رزق کے ساتھ طلوع کر۔ ابن سنی عن جدیر السلمی

۱۸۰۴۶۔۔۔ حضور ﷺ چاند دیکھ لیتے تو اپنا چہرہ اس سے پھیر لیتے۔ ابوداؤد عن قتادۃ مرسلاً

۱۸۰۴۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نیا چاند دیکھتے یہ دعا فرماتے۔

ھلال خیرورشد، الحمدللہ الذی ذھب بشھر کذاوجاء بشھر کذا. اسألک من خیر ھذا الشھر ونورہ وبرکتہ وھداہ وطھورہ ومعافاتہ.

خیر اور بھلائی کا چاند ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے فلاں ماہ کو پورا کردیا اور فلاں ماہ کو طلوع کر رہا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر کا، اس کے نور کا، اس کی برکت کا اس کی ہدایت کا، اس کی پاکی کا اور اس کی عافیت کا۔

ابن السنی عن عبداللہ بن مطرف

۱۸۰۴۸۔۔۔حضوراقدس ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم اجعله هلال یمن ورشد اٰمنت بالله الذی خلقک فعدلک فتبارک الله احسن الخالقین.

اے اللہ! اس چاند کو برکت اور بھلائی کا سرچشمہ کر، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے خوبصورت اور درست بنایا پس بابرکت ہے اللہ جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ابن السنی عن انس رضی الله عنه

متفرق دعائیں

۱۸۰۴۹۔۔۔جب رجب کا مہینہ داخل ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا پڑھتے۔

اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان.

اے اللہ! ہم کو رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما، اور ہم کو رمضان کا مہینہ نصیب کر۔اور جب جمعہ کی رات ہوتی تو فرماتے یہ روشن رات ہے اور روشن دن ہے۔شعب الایمان للبیھقی، ابن عساکر عن انس رضی الله عنه

۱۸۰۵۰۔۔۔حضور اکرم ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ تین مرتبہ دعا کرتے اور تین مرتبہ استغفار کرتے۔

مسند احمد، ابوداؤد عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۸۰۵۱۔۔۔جب کوئی قوم اپنے صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) لے کر آتی تو حضور ﷺ کو یہ دعا دیتے، **اللھم صل علی آل فلان**۔اے اللہ! فلاں قوم پر رحمت نازل فرما۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن ابی اوفیٰ

۱۸۰۵۲۔۔۔حضور اکرم ﷺ جب کسی قوم پر بددعا کرتے یا کسی کے لئے دعا کرتے تو رکوع کے بعد قنوت (نازلہ) پڑھتے۔

بخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۸۰۵۳۔۔۔حضور اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے، اللھم خرلی واخترلی اے اللہ میرے لئے خیر فرما اور صحیح بات پسند فرما۔

ترمذی عن ابی بکر رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔امام ترمذی رحمہ اللہ نے کتاب الدعوات میں اسکو تخریج کر کے اس پر غریب ضعیف کا حکم فرمایا ہے۔

۱۸۰۵۴۔۔۔حضور اکرم ﷺ آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تو یہ دعا کرتے:

یامصرف القلوب ثبت قلبی علی طاعتک.

اے دلوں کو پلٹنے والے: میرے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت قدم فرما۔ابن السنی عن عائشة رضی الله عنها

چوتھی فصل۔۔۔۔۔روزے کے بیان میں

۱۸۰۵۵۔۔۔حضور اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ فرماتے۔

ذھب الظلمأ، وابتلت العروق، وثبت الاجران شاء الله.

تشنگی رفع ہوئی، آنتیں تر ہوگئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۰۵۶۔۔۔حضور ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر روزہ کھولا۔ابوداؤد، عن معاذ بن زهرة مرسلاً

۱۸۰۵۷۔۔۔حضور اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا کرتے۔

اللهم لک صمت وعلی رزقک افطرت فتقبل منی انک انت السمیع العلیم

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، تیرے رزق کے ساتھ افطار کیا، پس مجھ سے اس کو قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن انس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۸... حضور علیہ السلام افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

الحمدللہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری مدد کی تو میں روزہ رکھ سکا اور جس نے مجھے رزق دیا تو میں روزہ کھول سکا۔

ابن السنی، شعب الایمان للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۹... حضور علیہ السلام (صبح کو) گھر تشریف لاتے اور پوچھتے کیا کچھ کھانا ہے؟ اگر جواب انکار میں ملتا تو فرماتے میں روزہ دار ہوں۔

ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۰... جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو حضور ﷺ ہر اسیر (قیدی) کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو خیرات دیتے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۱... جب رمضان کا ماہ داخل ہوجاتا تو حضور اقدس ﷺ اپنی ازار باندھ لیتے پھر اس وقت تک اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے جب تک رمضان نہ رخصت ہوجاتا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۰۶۲... جب رمضان کا ماہ شروع ہوتا تو حضور اقدس ﷺ کا رنگ متغیر ہوجاتا، نماز میں کثرت ہوجاتی، دعاؤں میں آہ وزاری بڑھ جاتی اور آپ کا رنگ پھیکا پڑجاتا تھا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۰۶۳... اگر تازہ کھجوریں میسر ہوتیں تو حضور اقدس ﷺ انہی کے ساتھ روزہ افطار کرتے اور اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک (پرانی) کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۴... جب حضور اقدس ﷺ روزہ دار ہوتے تو (غروب شمس کے وقت) کسی شخص کو حکم دیتے اور وہ بلند ٹیلہ پر کھڑا ہوجاتا جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا ہے تو آپ روزہ افطار کرلیتے۔ مستدرک الحاکم عن سهل بن سعد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۵... (رمضان کے علاوہ) حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ کثرت کے ساتھ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی بابت پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں تب اللہ پاک ہر مسلمان کو بخش دیتے ہیں سوائے دو ان شخصوں کے جو آپس میں بول چال بند کئے ہوئے ہوں ان کے متعلق اللہ جل شانہ فرماتے ہیں انکو چھوڑے رکھو۔ مسند احمد عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۶... حضور اکرم ﷺ کے اکثر روزے ہفتہ اور اتوار کو ہوا کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے یہ دو مشرکین کی عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ (روزہ رکھ کر) ان کی مخالفت کروں۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۷... افطار کے لئے سورج غروب ہونے پر دو آدمیوں کی شہادت قبول فرماتے تھے۔

الضعفاء للعقیلی عن ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہم

۱۸۰۶۸... حضور اکرم ﷺ ایام بیض (چاند کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں) کے روزے سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۹... حضور اکرم ﷺ مغرب کی نماز ادا نہ فرماتے تھے جب تک افطار نہ کرلیتے خواہ ایک گھونٹ پانی سے کیوں نہ ہوں۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۰... حضور اکرم ﷺ افطار میں پینے کے ساتھ ابتداء کرتے تھے اور بغیر سانس لئے مسلسل نہ پیتے تھے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۷۱۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ افطار کے وقت پر کھجور کے ساتھ ابتداء فرماتے تھے۔ نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔ کھجور کی موجودگی میں کھجوروں کے ساتھ افطار فرماتے تھے لیکن کھجور نہ ہونے کی صورت میں پانی کو ترجیح دیتے تھے۔

۱۸۰۷۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کے روزے رکھنے کی جستجو میں رہتے تھے۔ ترمذی، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۷۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ تین کھجوروں یا ایسی چیز کے ساتھ افطار کرنے کو پسند کرتے تھے جس کو آگ پر نہ پکایا گیا ہو (پھل فروٹ وغیرہ)۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۵۔۔۔ بعض اوقات حضور ﷺ کو فجر کا وقت ہو جاتا اور آپ اپنے اہل کے ساتھ جنبی حالت میں ہوتے پھر آپ غسل کرتے اور روزہ دار ہو جاتے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا و ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۷۶۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ (یہ بھی) پسند فرماتے تھے کہ دودھ کے ساتھ روزہ کشائی فرمائیں۔ الدارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ عاشورا (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے اور اس کا حکم بھی فرماتے تھے۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین دنوں کے روزے (بھی) رکھتے تھے اور ایسا تو بہت کم ہوتا تھا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھیں۔

ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

روزے کے بارے میں معمولات

۱۸۰۷۹۔۔۔ حضور اقدس ﷺ نو ذی الحجہ، عاشوراء، ہر مہینے کے تین دن یعنی پہلے پیر اور دوسرے ہفتہ کے پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن حفصۃ

۱۸۰۸۰۔۔۔ حضور اکرم ﷺ ایک ماہ کے ہفتہ، اتوار اور پیر کے روزے رکھتے اور دوسرے ماہ کے منگل، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔

ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ تازہ کھجوروں کی موجودگی میں انہی کے ساتھ روزہ کھولیں اور ان کی عدم موجودگی میں خشک (پرانی) کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کریں اور انہی کے ساتھ افطار ختم کریں اور آپ ﷺ طاق عدد میں کھجوریں کھاتے تھے یعنی تین یا پانچ یا سات۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ مغرب ادا کرنے سے قبل تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار فرماتے تھے اگر تر و تازہ کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو پرانی خشک کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کر لیتے تھے۔ اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند چسکیاں لے لیتے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۳۔۔۔ حضور اقدس ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۴۔۔۔ حضور اقدس ﷺ روزہ کی حالت میں سرمہ آنکھوں میں لگاتے تھے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابی رافع رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۵۔۔۔ حضور اقدس ﷺ کو (رمضان کے بعد) روزہ رکھنے کے لئے پسندیدہ مہینہ شعبان تھا۔ ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۶۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی قوم کے پاس روزہ افطار فرماتے تو انکو (دعائیہ انداز میں فرماتے تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، تمہارا کھانا متقیوں نے کھایا اور ملائکہ نے تمہارے ہاں نزول کیا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۷... حضور اکرم ﷺ کسی کے پاس روزہ کھولتے تو انکو یہ فرماتے روزہ داروں نے تمہارے ہاں روزہ افطار کیا اور ملائکہ نے تم پر رحمت بھیجی۔
الکبیر للطبرانی عن ابن الزبیر

اعتکاف

حضور اکرم ﷺ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو پہلے فجر کی نماز پڑھاتے پھر اپنے (معتکف (اعتکاف کی جگہ) میں داخل ہوجاتے۔
ابو داؤد، ترمذی عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۰۸۹... حضور اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت فرما لیتے تھے۔ابو داؤد، عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۰۹۰... جب عشرۂ اخیرہ داخل ہوتا تو حضور ﷺ اپنی ازار سخت باندھ لیتے (رمضان کا) راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔
بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۰۹۱... حضور اکرم ﷺ جب مقیم ہوتے تو رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے اور اگر حالت سفر میں ہوتے تو آئندہ سال کے بیس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔مسند احمد عن انس رضی الله عنه

۱۸۰۹۲... حضور اکرم ﷺ آخری عشرہ میں اس قدر محنت و ریاضت کرتے تھے جو اور دنوں میں نہ کرتے تھے۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

یوم العید

۱۸۰۹۲... حضور ﷺ عید کے دن (عید کے لئے) گھر سے نہ نکلتے تھے جب تک کچھ کھا پی نہ لیتے اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہ کچھ کھاتے تھے جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کریں۔مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم، ابو داؤد عن بریدة رضی الله عنه، قال الترمذی غریب

۱۸۰۹۴... حضور علیہ السلام عید سے قبل کوئی (نفلی) نماز نہ پڑھتے تھے پھر جب گھر واپس آجاتے تو دو رکعت گھر میں پڑھا کرتے۔
ابن ماجة عن ابی سعید

۱۸۰۹۵... حضور ﷺ یوم الفطر کو (عید کے لئے) نہ نکلتے تھے حتیٰ کہ سات کھجوریں کھا لیتے۔الکبیر للطبرانی، عن جابر بن سمرة رضی الله عنه

۱۸۰۹۶... عید کے روز حضور ﷺ اپنے کسی گھر کے فرد کو نہ چھوڑتے تھے بلکہ سب کو (عید کے لئے) نکال لاتے تھے۔
ابن عساکر عن جابر رضی الله عنه

۱۸۰۹۷... حضور اکرم ﷺ عید کے دن نماز عید کے لئے نکلنے سے قبل زکوٰۃ (صدقۃ الفطر) کی ادائیگی کا حکم دیا کرتے تھے۔
ترمذی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۰۹۸... حضور اکرم ﷺ اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو عیدین میں نکلنے کا حکم دیتے تھے۔مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۰۹۹... حضور اکرم ﷺ عید کے روز پیدل نکلتے تھے اور پیدل واپس تشریف لاتے تھے۔ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں عبدالرحمن بن عبداللہ عمری ضعیف راوی ہے۔

۱۸۱۰۰... حضور اکرم ﷺ عیدین میں پیدل نکل جاتے تھے اور بغیر اذان اور بغیر اقامت کے نماز عید ادا فرماتے پھر دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ابن ماجة عن ابی رافع

۱۸۱۰۱... عیدین میں حضور ﷺ تہلیل اور تکبیر بلند آواز میں پڑھتے ہوئے نکلتے تھے۔شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:...... الله اکبر الله اکبر لااله الا الله و الله اکبر الله اکبر ولله الحمد.

یہ کلمات تکبیر تشریق ہیں ان میں تہلیل وتکبیر کا مجموعہ ہے۔ جن کو پڑھتے ہوئے عیدین میں نکلنا چاہیے۔

۱۸۱۰۲ ... عیدالفطر کے روز حضور علیہ السلام کے لئے دف بجایا جاتا تھا۔ مسند احمد، ابن ماجة عن قیس بن سعد

کلام: ...... فائدہ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ قیس کی حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال سب ثقہ ہیں۔

۱۸۱۰۳ ... عیدین کے خطبہ کے دوران حضور ﷺ کثرت کے ساتھ تکبیر کہتے تھے۔ ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن سعد القرظ

۱۸۱۰۵ ... عیدالفطر کے روز حضور اکرم ﷺ جس راستے سے نکلتے واپس دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۶ ... جب عید کا دن ہوتا تو حضور ﷺ مخالف راستہ استعمال فرماتے تھے۔ بخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۷ ... عیدین کے لئے کوئی اذان نہ دی جاتی تھی۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل...... حج کے بیان میں

۱۸۱۰۸ حضور اکرم ﷺ رمی جمار (شیطانوں کو کنکری مارنے) کے لئے پیدل آتے جاتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۹ ... حضور اقدس ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی فرماتے ہوئے ٹھہرتے نہ تھے بلکہ گزرتے چلے جاتے تھے۔ ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۰ ... حضور اقدس ﷺ تلبیہ سے فارغ ہو کر اللہ سے اس کی رضا اور مغفرت کا سوال کرتے تھے۔ اور اللہ کی رحمت کے طفیل جہنم سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۸۱۱۱ یوم الترویہ سے ایک دن پہلے (یعنی سات ذی الحجہ کو) حضور اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دیتے اور حج کے احکام سے روشناس کراتے تھے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۲ ... حضور اکرم ﷺ بیت اللہ کی طرف نظر ڈالتے تو یہ دعا فرماتے۔

اللھم زد بیتک ھذا تشریفًا وتعظیما وتکریما وبرًا ومھابة.

اے اللہ اپنے اس گھر کو زیادہ سے زیادہ، شرف، عظمت، کرامت بزرگی اور دبدبہ عطا فرما۔ الکبیر للطبرانی عن حذیفہ بن اسید

۱۸۱۱۳ عرفہ کے روز آپ ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر. عن ابن عمرو

۱۸۱۱۴ ... حضور ﷺ استلام (بوسہ) صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا فرماتے تھے۔ نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۵ حضور اکرم ﷺ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۶ ... حضور اکرم ﷺ دو سینگوں والے خوبصورت مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور ذبح کے وقت ان پر اللہ کا نام لیتے اور تکبیر کہتے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۷ ... حضور اکرم ﷺ ایک بکری اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے ذبح کر دیا کرتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ھشام

۱۸۱۱۸ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محرم ہونے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتے تھے۔

الخطیب فی التاریخ عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۸۱۱۹ حضور اکرم ﷺ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے پاس موجود سب سے اچھی خوشبو لگا لیتے تھے۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۸۱۲۰ ... حضور اکرم ﷺ رکن کا استلام کرتے تو اس کو چومتے تھے اور اپنا دایاں رخسار اس پر رکھ دیتے تھے۔

السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۲۱.....حضور ﷺ عرفہ کے روز فجر کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک تکبیر تشریق پڑھا کرتے تھے۔

السنن للبیهقی عن جابر رضی اللہ عنه

۱۸۱۲۲..... حضوراقدس ﷺ ملتزم کے ساتھ اپنے چہرے اور سینے کو چمٹالیا کرتے تھے۔السنن للبیهقی عن ابن عمرو

۱۸۱۲۳..... حضوراکرم ﷺ اپنی قربانی عیدگاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔ بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۱۲۴ حضوراکرم ﷺ جب بیت اللہ کا طواف فرماتے تو ہر چکر میں حجراسوداور رکن یمانی کا استلام کرتے (یعنی بوسہ لیتے)۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنه

پانچویں فصل...... جہاداوراس کے متعلقات کے بیان میں

۱۸۱۲۵..... حضوراکرم ﷺ جب کسی سریہ یا جیش کوروانہ فرماتے تو دن کے شروع میں روانہ فرماتے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة عن صخر

۱۸۱۲۶..... حضور ﷺ جب کسی کو امیر بنا کر بھیجتے تو اس کو ارشاد فرماتے خطبہ مختصر رکھنا اور سحر انگیز کلام تھوڑا کرنا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۸۱۲۷.....حضوراکرم ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنے کسی حکومتی معاملات میں روانہ فرماتے تو اس کو حکم دیتے: لوگوں کو خوشخبری دواور ان کو نفرت نہ دلاؤاور آسانی وسہولت پیش کرواور لوگوں کو تنگی میں نہ ڈالو۔ابو داؤد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

۱۸۱۲۸..... حضوراکرم ﷺ جب کسی غزوہ میں ہوتے تو ارشاد فرماتے:

اللهم انت عضدی وانت نصیری (بک احول وبک اصول) وبک اقاتل

اے اللہ! تو میرا بھروسہ ہے اور تو میرا مددگار ہے۔ (تیری مدد کے ساتھ میں درست حالت میں ہوں اور تیری مدد کے ساتھ ہی میں حملہ کرتا ہوں) اور تیری مدد کے ساتھ میں قتال کرتا ہوں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان، الضیاء عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۱۲۹..... میں نے رسول اللہ ﷺ کو (حالت جنگ میں) دیکھا کہ سیاہ کپڑوں میں ملبوس ہیں اور آپ کا جھنڈا سفید ہے۔

ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۸۱۳۰ حضور ﷺ کسی کو والی (شہر یا کسی لشکر کا امیر) نہ بناتے تھے جب تک اس کو عمامہ نہ باندھ دیتے اور دائیں جانب کی طرف اس کا شملہ لٹکا دیتے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۸۱۳۱ حضوراکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ زوال شمس کے وقت دشمن سے مڈبھیڑ ہو۔الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ

۱۸۱۳۲..... حضور ﷺ قتال کے وقت شوروغوغا کو ناپسند کرتے تھے۔(الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی موسیٰ

۱۸۱۳۳ حضوراکرم ﷺ کے پاس جب مال غنیمت آتا تو اسی دن تقسیم فرمادیا کرتے تھے بال بچوں والے کو دو حصے دیتے اور تنہا ذات کو ایک حصہ دیا کرتے تھے۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عوف بن مالک

۱۸۱۳۴ حضوراکرم ﷺ کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو ایک گھر کے قیدیوں کو ایک ہی جگہ عطا فرماتے تھے تاکہ ان کو جدا نہ کردیں۔

مسند احمد، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۸۱۳۵..... جب آپ کسی کو بیعت فرماتے تو اس کو تلقین فرماتے کہ حتی الامکان تم ان باتوں پر عمل کروگے۔مسند احمد عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۱۳۶.....جب آپ کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو یہ فرماتے:

استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم.

میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن یزید الخطمی

۱۸۱۳۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کا جب کسی غزوہ کا ارادہ ہوتا تو آپ (اصل جگہ کے علاوہ) کہیں اور کا خیال گمان کرواتے۔ (تا کہ دشمن کو پتہ نہ چل جائے اور جاسوس جا کر اطلاع نہ پہنچادیں)۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن کعب بن مالک

حضور ﷺ کا جنگی ساز وسامان

۱۸۱۳۸۔۔۔ حضور ﷺ کے پاس ایک تلوار تھی جس کا دستہ چاندی کے کام سے آراستہ تھا۔تلوار کی میان کا نچلا حصہ چاندی کا تھا اور تلوار میں ایک حلقہ بھی چاندی کا تھا اس تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔حضور ﷺ کی ایک کمان تھی جس کا نام ذوالسداد تھا (یعنی سیدھا نشانہ مارنے والی) حضور ﷺ کا ایک ترکش تھا جس کا نام ذوالجمع تھا (یعنی تیروں کو جمع کرنے والا) حضور ﷺ کی ایک زرہ تھی جو پیتل سے رنگی ہوئی تھی اور اس کا نام ذات الفضول تھا۔حضور ﷺ کی ایک برچھی تھی جس کا نام المنبغاء تھا۔(یعنی سیراب کرنے کا چشمہ) حضور ﷺ کی ایک ڈھال تھی جس کا نام الذقن (بمعنی ٹھوڑی) تھا۔حضور ﷺ کا ایک سرخ زرد رنگ کا گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔(بمعنی مسلسل ہنہنا کر حملہ کرنے والا) اسی طرح ایک سیاہ رنگ کا گھوڑا تھا جس کا نام سکب تھا (بمعنی پانی کی طرح چلنے والا) حضور ﷺ کی ایک زین تھی جس کا نام راج تھا۔(بمعنی راحت۔) حضور ﷺ کی ایک مادہ خچر تھی شیرنی کی مانند جس کا نام دلدل تھا (بمعنی بڑی اہم سواری) حضور اکرم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصوی تھا (بمعنی آخری حد تک جانے والی) حضور ﷺ کا ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔(بمعنی خاکستری رنگ والا) حضور ﷺ کی ایک چٹائی تھی جس کا نام الکز تھا (بمعنی خشک) حضور ﷺ کا ایک نیزہ تھا جس کا نام نمر تھا (بمعنی غضبناک) حضور ﷺ کا ایک ڈونگہ (برتن) تھا جس کا نام صادر تھا (بمعنی اترنے والا یعنی ہر وقت دستیاب) حضور ﷺ کا ایک آئینہ تھا جس کا نام مدلہ تھا۔(بمعنی راستہ دکھانے والا) حضور ﷺ کی ایک قینچی تھی جس کا نام جامع تھا اور حضور ﷺ کی کمان والی لکڑی کی ایک چھڑی تھی۔جس کا نام مشوق تھا (بمعنی پتلی لمبی شاخ)۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۳۹۔۔۔ حضور ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ایک اونٹنی تھی قصویٰ نامی۔ایک مادہ خچر تھی دلدل نامی، ایک گدھا تھا عفیر نامی، ایک زرہ تھی ذات الفضول نامی، اور ایک تلوار تھی ذوالفقار نامی۔مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۰۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک گدھا تھا جس کا اسم گرامی عفیر تھا۔

مسند احمد، عن علی رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا لحیف نامی (چونکہ اس کی دم لمبی تھی جو زمین کو ڈھانپ لیتی تھی اس لیے اس کو لحیف کہتے تھے)۔

بخاری عن سہل بن سعد

۱۸۱۴۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا ظرب نامی تھا (بمعنی ابھرنے والا) اور دوسرا گھوڑا لزاز تھا (بمعنی سخت لڑائی والا)۔

السنن للبیہقی عن سہل بن سعد

۱۸۱۴۳۔۔۔ حضور ﷺ کی ایک اونٹنی عضباء نامی تھی۔(بمعنی جس کا خدا مددگار ہو) ایک مادہ خچر تھی شہباء نامی ایک خاکستری گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا اور ایک باندی حضرۃ تھی۔السنن للبیہقی عن جعفر بن محمد عن ابیہ مرسلاً

۱۸۱۴۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ گدھے پر بغیر کسی پالان وغیرہ کے سوار ہو جاتے تھے۔ابن سعد عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عتبۃ مرسلاً

۱۸۱۴۵۔۔۔ حضور اکرم ﷺ اپنے پیچھے کسی کو بٹھا لیتے تھے۔اپنا کھانا زمین پر رکھ لیتے تھے اور غلام وغیرہ کی دعوت قبول کر لیا کرتے تھے اور گدھے پر سواری فرمالیا کرتے تھے۔مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۶۔۔۔ حضور اکرم ﷺ گدھے پر سواری فرمایا کرتے تھے، اپنے جوتے سی لیا کرتے تھے۔اپنی قمیص کو پیوند لگا لیا کرتے تھے۔اون پہن لیتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۷...... حضور ﷺ مادہ گھوڑی کو فرس کہا کرتے تھے۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۸...... حضور ﷺ گھوڑے کی تضمیر فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... گھوڑے کو پہلے خوب چارہ کھلا کر موٹا تازہ کیا جاتا ہے پھر اس کو بقدر کفایت چارہ دے کر سدھایا جاتا ہے۔

۱۸۱۴۹...... حضور ﷺ شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... شکال وہ گھوڑا جس کی تین ٹانگیں ایک رنگ کی ہوں اور چوتھی کسی اور رنگ کی۔

آداب سفر کا بیان

۱۸۱۵۰...... حضور ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

اللھم بک اصول وبک احول وبک أسیر.

اے اللہ! میں تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ اچھی حالت میں ہوتا ہوں اور تیری قوت کے ساتھ قید کرتا ہوں۔مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۱...... حضور ﷺ کو سفر میں آخر رات پڑتی تو دائیں کروٹ سو جاتے اور اگر صبح سے تھوڑی دیر قبل آرام کا ارادہ کرتے تو دائیں ہتھیلی پر سر رکھ لیتے اور کلائی کو کھڑا کر لیتے۔مسند احمد ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۲...... حضور ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں اترتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالات کی خبر لیتے اس کے بعد اپنی بیویوں کے پاس تشریف لاتے۔الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی ثعلبۃ

۱۸۱۵۳...... حضور اقدس ﷺ سفر سے واپس رنجہ قدمی فرماتے تو پہلے گھر کے بچوں کے ساتھ محبت فرماتے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۱۵۴...... حضور ﷺ جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین تکبیریں کہتے پھر فرماتے:

لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون، لربنا حامدون، صدق اللہ وحدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ،

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ساری بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد و بڑائی بیان کرنے والے ہیں بے شک اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۵...... حضور ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے کوچ نہ فرماتے جب تک وہاں ظہر کی نماز ادا نہ فرما لیتے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۶...... حضور اکرم ﷺ جب سفر میں کسی جگہ فروکش ہوتے یا اپنے گھر میں واپس تشریف لاتے تو اس وقت تک تشریف نہ فرماتے تھے جب تک دو رکعت نماز ادا نہ کر لیتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن فضالۃ بن عبید

۱۸۱۵۷...... حضور اکرم ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو جب تک وہاں دو رکعت نماز نہ پڑھ لیتے اس وقت تک وہاں سے کوچ نہ فرماتے تھے۔

السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۸ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی جگہ عارضی پڑاؤ ڈالتے تو اس کو دو رکعت نماز کے ساتھ الوداع کہتے تھے۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۹..... حضور ﷺ جب کسی شخص کو الوداع کہتے تو اس کا ہاتھ تھام لیتے تھے، پھر اس وقت تک از خود نہ چھوڑتے تھے جب تک وہ خود آپ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا اور آپ اس کو رخصت کرتے ہوئے یہ فرماتے:

استودع اللہ دینک وامانتک خواتیم عملک.

میں اللہ کو سپرد کرتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال۔

ترمذی، مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ. مستدرک الحاکم عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۰..... حضور ﷺ رات کو اپنے گھر واپس نہ آتے تھے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۱..... پانچ چیزیں سفر میں اور نہ حضر میں حضور ﷺ سے جدا نہ ہوتی تھیں، آئینہ، سرمہ دانی، کنگھی، مسواک، کھلانے کی چھوٹی چھڑی۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۲..... حضور ﷺ سفر میں پیچھے رہتے تھے اور کمزور کو آگے بلاتے تھے اور پیچھے رہ جانے والے کو ساتھ بٹھا لیتے تھے۔اور ان کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۳..... جب آپ ﷺ غزوہ کے لئے نکلتے تو جمعرات کا دن نکلنے کے لئے پسند فرماتے تھے۔مسند احمد، بخاری عن کعب بن مالک

۱۸۱۶۴..... حضور ﷺ جمعرات کے دن سفر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

تیسرا باب...... ذاتی زندگی سے متعلق حضور ﷺ کی عادات اور معیشت کا بیان

طعام

۱۸۱۶۵..... حضور ﷺ کو بکری کے گوشت میں اس کا اگلا حصہ (دستی وغیرہ) زیادہ پسند تھا۔

ابن السنی وابونعیم فی الطب، السنن للبیہقی عن مجاہد مرسلاً

۱۸۱۶۶..... حضور اکرم ﷺ کو محبوب سالن سرکہ تھا۔ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۷..... حضور ﷺ کو پسندیدہ ترین کھانوں میں سے روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید تھا۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ابوداؤد نے کتاب الاطعمۃ باب فی اکل الثرید میں اسکو تخریج فرمایا اور اس پر ضعیف ہونے کا حکم عائد کیا ہے۔امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند میں ایک مجہول شخص ہے عون المعبود ۱۰۔۲۵۶۔

فائدہ:..... حیس وہ کھانا ہے جو کھجور، پنیر، گھی، آٹا یا موٹی پسی ہوئی گندم کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔

۱۸۱۶۸..... حضور اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ گوشت والی ہڈی بکری کی دستی پسند تھی۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن السنی، ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۹..... حضور اکرم ﷺ کو بکری کے بازو (دستی) کا گوشت بہت پسند تھا۔ ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۰..... حضور اکرم ﷺ کو دونوں دستی اور شانے کا گوشت بہت پسند تھا۔ابن السنی وابونعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۲۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی کھانا پیش کیا جاتا تو آپ پوچھتے، یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے، تو آپ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو فرماتے: کھاؤ اور خود تناول نہ فرماتے۔

اوراگر کہا جاتا: یہ ہدیہ ہے تو آپ بھی ہاتھ آگے بڑھادیتے اوراپنے اصحاب کے ساتھ مل کرکھاتے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۸۱۷۳ حضوراکرم ﷺ کے پاس طعام لایا جاتا تو اپنے قریب سے تناول فرماتے اوراگر پھل وغیرہ پیش کیا جاتا تو آپ کا ہاتھ گھومتا رہتا۔

التاریخ للخطیب عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۱۷۴۔۔۔حضور ﷺ کھانے سے فراغت کے بعد اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۱۸۱۷۵۔۔۔حضوراکرم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو آپ کی انگلیاں سامنے کے کھانے سے تجاوز نہیں کرتی تھیں۔ البخاری فی التاریخ عن جعفر بن ابی الحکم مرسلاً، ابو نعیم فی المعرفة عنه عن الحکم بن رافع بن یسار الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمرو الغفاری

۱۸۱۷۶۔۔۔حضوراکرم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش فرماتے تو یہ دعا کرتے:

الحمدلله الذی اطعم وسقی وسوغه وجعل له مخرجًا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور انکو نرم کیا اوران کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۸۱۷۷حضوراکرم ﷺ دن کو کھانا کھالیتے تو شام کو نہ کھاتے تھے اور جب شام کو کھالیتے تو صبح کو نہ کھاتے تھے۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید

۱۸۱۷۸۔۔۔حضوراکرم ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیه الحمدلله الذی کفانا وأروانا غیر مکفی ولا مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنه ربنا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو کثرت کے ساتھ ہوں، پاکیزہ وبابرکت ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو (کھلاکر) کفایت بخشی اور ہمیں سیر کردیا جبکہ اس ذات کو کوئی کفایت کرنے والا نہیں، اور ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں اس کی نعمتوں کے امیدوار ہیں اوران کے محتاج ہیں اے ہمارے پروردگار۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۸۱۷۹۔۔۔حضورسرکاردوعالم ﷺ جب کھانے سے فراغت فرمالیتے تو یہ دعا پڑھتے:۔

الحمدلله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنامن المسلمین.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو کھلایا پلایا اور ہم کو مسلمانوں میں سے بنایا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجة الضیاء عن ابی سعید

۱۸۱۸۰۔۔۔حضوراکرم ﷺ کھانے سے فراغت کے بعد یہ دعا فرمایا کرتے تھے:۔

اللهم لک الحمد اطعمت وسقیت واشبعت وأرویت فلک الحمد غیر مکفور ولامودع ولامستغنی عنک.

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تونے کھلایا پلایا اور سیر طعام کیا اور سیر آب کیا پس تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں آپ کی نعمتوں کا انکار نہیں اور نہ آپ کی نعمتوں کو رخصت ہے اور نہ آپ سے بے نیازی ہے۔ مسند احمد، عن رجل من بنی سلیم

۱۸۱۸۱۔۔۔جب حضوراکرم ﷺ کو کھانا قریب کیا جاتا تو آپ بسم اللہ کہتے اور جب کھانے سے فارغ ہوجاتے تو یہ دعا پڑھتے:۔

اللهم انک اطعمت وأسقیت وغنمت وأقنیت وهدیت واحییت اللهم فلک الحمد علی ماأعطیت

اے اللہ! تو نے کھلایا، پلایا، بے نیاز کیا، مالدار کیا، ہدایت بخشی، اور زندگی بخشی، اے اللہ تیرے لئے ہی سب تعریفیں ہیں ان چیزوں پر جو تو نے عطا فرمائیں۔ (مسند احمد عن رجل خادم النبی ﷺ)

۱۸۱۸۲..... حضور ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کے چار تھامنے والے حلقے (کنڈے) تھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن بسر

۱۸۱۸۳..... حضور ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کو غراء کہا جاتا تھا اور چار اشخاص اس کو اٹھاتے تھے۔ ابو داؤد عن عبد اللہ بن بسر

۱۸۱۸۴..... حضور اقدس ﷺ لہسن، پیاز اور کراث (ایک بودار سبزی) نہ کھاتے تھے، کیوں کہ آپ کے پاس ملائکہ آتے تھے اور جبریل امین آپ سے بات چیت فرمایا کرتے تھے۔ حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸۵..... حضور اکرم ﷺ ٹڈی، گردے اور گوہ نہ کھایا کرتے تھے اور نہ ان کو حرام قرار دیتے تھے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸۶..... حضور ﷺ ٹیک لگا کر نہ کھاتے اور نہ آپ کے پیچھے دو آدمی چلتے تھے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۸۱۸۷..... حضور اقدس ﷺ ہدیہ اس وقت تک نہ کھاتے تھے جب تک صاحب ہدیہ کھانے کو نہ کہتا اس (زہر آلود) بکری کی وجہ سے جو آپ کو (خیبر کی (فتح) کے موقع پر ہدیہ کی گئی تھی۔ الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۸۱۸۸..... حضور ﷺ کھانے اور پینے کی چیز میں (ٹھنڈا وغیرہ کرنے کی غرض سے) پھونک نہیں مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔

ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸۹..... حضور ﷺ کے پاس کیڑا لگی کھجور لائی جاتی تو آپ ﷺ اسے صاف کرتے اور اس میں سے کیڑے نکال دیتے۔

ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۰..... حضور اکرم ﷺ دائیں ہاتھ میں تازہ کھجور لے لیتے اور بائیں ہاتھ میں خربوزہ پھر کھجور اور خربوزہ ملا کر کھاتے اور یہ حضور ﷺ کا پسندیدہ ترین پھل تھا۔ الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۱..... حضور اقدس ﷺ خربوزہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

ابن ماجہ عن سہل رضی اللہ عنہ بن سعدی، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۱۹۲..... حضور اقدس ﷺ تازہ کھجوریں تناول فرماتے اور گٹھلیاں طاق میں ڈال دیتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۳..... انگوروں کو گچھے گچھے کی صورت میں تناول فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۴..... حضور اقدس ﷺ خربوزے کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے یہ دونوں عمدہ چیزیں ہیں۔

الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۵..... حضور ﷺ ہدیہ تناول فرماتے تھے لیکن صدقہ نہ تناول فرمایا کرتے تھے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سلمان بن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۶..... حضور اقدس ﷺ ککڑی کھیرہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ، ابو داؤد، نسائی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۱۹۷..... حضور ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور ہاتھوں کو پونچھنے (یا دھونے) سے قبل چاٹ لیا کرتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن کعب بن مالک

۱۸۱۹۸..... حضور اقدس ﷺ خربوزہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے۔ اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک کے ساتھ ختم کی جائے اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی کے ساتھ ختم کیا جائے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۱۹۹......حضورا کرم ﷺ کو خربوزہ تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمانا، بہت مرغوب تھا۔ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰۰......حضوراقدس ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے اور چوتھی انگلی کے ساتھ بھی مدد لے لیا کرتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن عامر بن ربیعۃ

۱۸۲۰۱......حضوراقدس ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کو کھانے، پینے، وضو کرنے، لباس پہننے اور لینے دینے کے لئے استعمال کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو ان کے علاوہ اور کاموں کے لئے استعمال کرتے تھے۔مسند احمد، عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰۲......حضوراقدس ﷺ خربوزے اور تر کھجور کو ایک ساتھ تناول فرماتے تھے۔مسند احمد، ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۰۳......حضورا کرم ﷺ کدو کو پسند فرماتے تھے۔مسند احمد، ترمذی فی الشمائل، نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۰۴......پھلوں میں سے حضور ﷺ کو انگور اور خربوزہ پسند تھا۔ابو نعیم فی الطب عن معاویۃ بن یزید عبسی

۱۸۲۰۵......حضورا کرم ﷺ میٹھی شے اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰۶......حضورا کرم ﷺ ککڑی کو پسند فرماتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن الربیع بنت معوذ

۱۸۲۰۷......حضور ﷺ مکھن کھجور کو پسند فرماتے تھے۔ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابی بسر

۱۸۲۰۸......حضور ﷺ کو جو کی روٹی اور باس تیل یا گھی کے کھانے پر بھی بلالیا جاتا تھا۔ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۰۹......حضوراقدس ﷺ کھجور اور دودھ کو اطیبین (دوسب سے عمدہ چیزیں) فرمایا کرتے تھے۔مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۱۰......حضوراقدس ﷺ بچا کھچا کھانا بھی رغبت سے کھایا کرتے تھے۔

مسند احمد، ترمذی، فی الشمائل، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۱......حضوراقدس ﷺ کدو کو رغبت کے ساتھ کھاتے تھے۔مسند احمد، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۲...... حضوراقدس ﷺ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کھانے کے درمیانی بالائی حصہ سے کھایا جائے۔الکبیر للطبرانی عن سلمٰی

۱۸۲۱۳......حضوراقدس ﷺ کھانے کو گرم حالت میں کھانا ناپسند کرتے تھے جب تک اس کی بھاپ نہ اڑ جائے۔الکبیر للطبرانی عن جویریۃ

۱۸۲۱۴......حضوراقدس ﷺ گوہ کا کھانا ناپسند کرتے تھے۔التاریخ للخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۱۵......حضورا کرم ﷺ بکرے کی سات (۷) چیزیں کھانا مکروہ خیال کرتے تھے۔

پتا، مثانہ، آنت (اوجڑی) ذکر (شرم گاہ)، خصیتین، غدہ (کھال اور گوشت کے درمیان کسی بیماری سے پیدا ہونے والے غدود) اور خون۔

بکری کا سامنے کا حصہ (بازو) حضورا کرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا۔

الاوسط للطبرانی، عن ابن عمر، السنن للبیھقی عن مجاھد مرسلاً، الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی عن مجاھد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۶......حضوراقدس ﷺ گردوں کا کھانا بھی مکروہ سمجھتے تھے کیوں کہ ان کا مقام پیشاب کے مقام کے قریب ہوتا ہے۔

ابن السنی فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۷......حضورا کرم ﷺ کو کھجوروں میں عجوہ سب سے زیادہ پسندیدہ کھجور تھی۔ابو نعیم عن ابن عباس

۱۸۲۱۸......پھلوں میں پسندیدہ پھل تازہ کھجور اور خربوزہ تھا۔

الکامل ابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، العوقانی فی کتاب البطیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

۱۸۲۱۹......جب حضورا کرم ﷺ کے پاس موسم کا پہلا پھل آتا تو اس کو اپنی آنکھوں سے لگاتے پھر ہونٹوں سے اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اللھم کما اریتنا اولہ فارنا آخرہ.

اے اللہ جیسے تو نے اس پھل کا شروع دکھایا اس کا آخر بھی دکھا۔

پھر اس کے بعد قریب موجود کسی بھی بچے کو وہ پھل عنایت فرمادیتے۔

ابن السني عن ابی هريرة رضی الله عنه، الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه، الحكيم عن انس رضی الله عنه

پینا

۱۸۲۲۱..... حضور اقدس ﷺ کو پسندیدہ ترین پانی ٹھنڈا میٹھا پانی تھا۔(مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۲۲..... حضور علیہ السلام کو محبوب مشروب میٹھا اور ٹھنڈا تھا۔ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۲۳..... تمام پینے کی چیزوں میں حضور کے نزدیک محبوب ترین شی دودھ تھا۔ابونعیم فی الطب عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۲۲۴..... حضور اقدس ﷺ کو جب دودھ پیش کیا جاتا تو فرماتے یہ برکت ہے(یا برکتیں ہیں)۔ ابن ماجه عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۲۵..... پینے کی چیزوں میں شہد بھی آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۲۶..... حضور ﷺ پانی نوش فرما کر یہ دعا کرتے:۔

الحمدلله الذی سقانا عذبافراتا برحمته ولم يجعله ملحا اجاجا بذنوبنا.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو میٹھا و ملائم پانی اپنی رحمت کے ساتھ پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور نمکین نہیں بنایا۔حلیة الاولیاء عن ابی جعفر مرسلاً

۱۸۲۲۷..... حضور ﷺ پانی پیتے تو دورانِ نوش تین مرتبہ سانس لیتے،اور فرماتے یہ طریقہ زیادہ خوشگوار سہل اور سیر کرنے والا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۲۸..... حضور ﷺ پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے تھے۔ترمذی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۲۲۹..... حضور ﷺ جب پانی پیتے تو تین مرتبہ سانس لیتے اور ہر سانس میں بسم اللہ کہتے اور آخر میں اللہ کا شکر ادا کرتے۔

ابن السني، الكبير للطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۸۲۳۰..... حضور ﷺ کے پاس ایک شیشے کا پیالہ تھا جس میں آپ پانی پیتے تھے۔ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں مندل بن علی اور محمد بن اسحٰق دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۸۲۳۱..... حضور ﷺ چشموں کی طرف سے پانی منگواتے تھے اور پیتے تھے اور اس میں مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید کرتے تھے۔ (کیونکہ چشمے پر تمام لوگ آتے جاتے ہیں اور پانی استعمال کرتے ہیں)۔الاوسط للطبرانی، حلية الاولياء عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۲۳۲..... حضور ﷺ کے لئے بئر سقیان سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۳۳..... حضور ﷺ تین سانسوں میں پانی پیتے تھے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور آخر میں الحمدللہ کہتے۔ابن السنی عن نوفل بن معاوية

نیند (استراحت)

۱۸۲۳۴..... حضور اقدس ﷺ جب بستر پر جاتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن حفصة رضی الله عنها

۱۸۲۳۵..... رات کے وقت جب حضور ﷺ بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر کہتے:

باسمک اللهم احی وباسمک اموت

اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں (سوتا ہوں) اور تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں (جاگتا ہوں)۔

اور جب جاگتے تو کہتے:

الحمدللہ الذی احیانا بعد مااماتنا والیہ النشور۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ مسند احمد، مسلم، نسائی، عن البراء، مسند احمد، بخاری، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ، مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۶ حضور اکرم ﷺ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ وضعت جنبی، اللھم اغفرلی ذنبی واخسأشیطانی، وفک رھانی وثقل میزانی واجعلنی فی الندی الاعلیٰ

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے پہلو ڈالا۔ اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے شیطان کو خائب وخاسر کر، میری گردن کو آزاد کر، میرے میزان عمل کو وزن دار کر اور مجھے ملاء اعلیٰ میں شامل کردے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی الازھر

۱۸۲۳۷..... حضور ﷺ جب بستر پر جاتے تو سورۂ کافرون پڑھتے۔ الکبیر للطبرانی، عن عباد بن اخضر

۱۸۲۳۸..... حضور ﷺ جنبی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو اپنی شرم گاہ کو دھو لیتے اور نماز کی طرح کا وضو کر لیتے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حالت جنابت میں سونے کے لئے وضو

۱۸۲۳۹..... حضور ﷺ جب جنبی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو نماز کا وضو کرتے اور اگر اس حالت میں کھانے پینے کا ارادہ ہوتا تو اپنے ہاتھوں کو دھو کر کھا پی لیتے۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۰..... حضور اقدس ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے:

اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک۔

اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچایئے گا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔ ابو داؤد عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۱..... حضور اکرم ﷺ اپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانافکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی لہ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہم کو (ہر بات میں) کفایت بخشی اور ہم کو ٹھکانا دیا۔ پس کتنے لوگ ہیں جن کی کفایت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ان کو کوئی ٹھکانہ دینے والا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۲..... حضور ﷺ فداہ ابی وامی کو جب رات کے پہر بھوک کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی تو یہ کلمات پڑھتے:

لاالٰہ الااللہ الواحد القھار رب السموات والارض ومابینھما العزیز الغفار۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے زبردست ہے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کا پروردگار ہے، غالب ہے، بخشنے والا ہے۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۳..... حضور اکرم ﷺ کی جب رات کو آنکھ کھلتی تو یہ دعا پڑھتے:

رب اغفر وارحم واھد للسبیل الاقوم

اے پروردگار مغفرت فرما، رحم فرما اور درست راہ کی ہدایت بخش۔ محمد بن نصر فی الصلوٰۃ عن ام سلمۃ

۱۸۲۴۴..... حضور ﷺ جب سوتے تھے تو منہ سے پھونکنے کی آواز آتی رہتی تھی۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۵.....حضور اقدس ﷺ جب سوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے:

اللھم قنی عذابك یوم تبعث عبادك. مسند احمد، ترمذی، نسائی عن البراء، مسند احمد، ترمذی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۶.....حضور اقدس ﷺ جب کسی شخص کو چہرے کے بل سویا ہوا پاتے اور دیکھتے کہ اس کی سرین سے کپڑا کھسک گیا ہے تو اس کو لات مار کر اٹھاتے اور فرماتے سونے کی یہ ہیئت اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ مسند احمد، عن الشرید بن سوید

۱۸۲۴۷.....حضور ﷺ کی رات کو جب بھی آنکھ کھلتی تو مسواک ضرور فرماتے۔ ابن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۸.....حضور اقدس ﷺ رات یا دن کو جب بھی نیند فرماتے اور آنکھ کھلتی تو مسواک ضرور فرماتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۹.....حضور اقدس ﷺ سونے سے پہلے مسواک ضرور کیا کرتے تھے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۵۰.....حضور اقدس ﷺ سوتے وقت اپنے سرہانے مسواک ضرور رکھتے تھے۔ پھر جب اٹھتے تو مسواک سے شروعات کرتے۔

مسند احمد، مستدرك الحاکم محمد بن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۵۱.....حضور اقدس ﷺ جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ تلاوت فرما لیتے تھے سوتے نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرك الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۵۲.....حضور اقدس ﷺ سورۂ الم سجدہ اور سورۂ تبارک الذی پڑھے بغیر سوتے نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرك الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۵۳.....حضور اقدس ﷺ کا بستر ایسا ہوتا تھا جیسا کسی انسان کے لیے قبر میں بچھایا جاتا ہے اور جائے نماز آپ کے سرہانے ہوتی تھی۔

ترمذی فی الشمائل عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۵۴.....حضور ﷺ کا بستر کھردرے اُون کا ہوتا تھا۔ ترمذی فی الشمائل عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۵۵.....حضور اقدس ﷺ کا ایک لکڑی کا بڑا برتن ہوتا تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا آپ رات کے وقت اس میں پیشاب کرتے تھے۔

ابوداؤد، نسائی، مستدرك الحاکم عن امیہ بنت رقیقۃ

۱۸۲۵۶.....حضور اقدس ﷺ کا تکیہ جس کو رات کے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے چمڑے کا ہوتا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

سونے سے پہلے کا عمل

۱۸۲۵۷.....حضور اقدس ﷺ کی کوئی بھی بیوی سونے کا ارادہ کرتی تو آپ ﷺ اس کو حکم فرماتے کہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہے، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ ابن مندہ عن حلبس

۱۸۲۵۸.....حضور اقدس ﷺ ناموں کے حساب سے تعبیر دیا کرتے تھے۔ البزار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۵۹.....حضور اقدس ﷺ کو اچھے خواب پسند تھے۔ (مسند احمد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۰.....حضور اقدس ﷺ جنبی حالت میں بھی سو جاتے اور پانی کو چھوتے تک نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۶۱.....حضور اقدس ﷺ سردیوں میں جمعہ کی رات گھر میں بسر کرتے تھے اور گرمیوں میں جمعہ کی رات گھر سے نکل جاتے تھے۔ اور جب نیا

لباس زیب تن کرتے تو اللہ کی حمد کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور پرانے کپڑے بھی پہنتے تھے۔

الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۲...... گرمیوں میں باہر ہوتے تو جمعہ کی رات کو باہر رہنا چاہتے تھے اور سردیوں میں گھر میں جانا چاہتے تو جمعہ کی رات کو داخل ہونا پسند کرتے تھے۔

ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

لباس

۱۸۲۶۳ حضور اکرم ﷺ کا پسندیدہ رنگ سبز تھا۔ الاوسط للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۴ ...حضور اقدس ﷺ کو کپڑوں میں پسند قمیص تھی۔ ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۶۵...... حضور اکرم ﷺ کو کپڑوں میں محبوب یمنی چادر تھی۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۶ ......رنگائی میں حضور ﷺ کو زرد رنگ پسند تھا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ

۱۸۲۶۷...... حضور اقدس ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے یعنی قمیص ہے یا عمامہ یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے:

اللھم لک الحمد انت کسو تنیہ اسألک من خیرہ وخیر ماصنع لہ واعوذبک من شرہ وشر ماصنع لہ.

اے اللہ! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں تو نے مجھے اس لباس کے ساتھ زینت بخشی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لباس کی خیر کا اور جس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے اس کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے اس کے شر سے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۸ ...حضور اقدس ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۹ ......حضور اقدس ﷺ جب عمامہ پہنتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکا دیتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۰ ...حضور اقدس ﷺ عمامہ کو سر پر گھماتے اور سر کے پچھلے حصے کی طرف دبا دیتے تھے اور شانوں کے درمیان اس کی چوٹی چھوڑ دیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لباس کو دائیں طرف سے پہننا

۱۸۲۷۱...... حضور اقدس ﷺ قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے تھے۔ (مثلاً پہلے دایاں بازو پہنتے) ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۲ ... حضور ﷺ کی قمیص (جبری مانند) ٹخنوں سے اوپر تک ہوتی تھی۔ اور آستینیں انگلیوں کے برابر ہوتی تھیں۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۳ ...... حضور ﷺ کی قمیص کی آستینیں پہنچوں تک ہوتی تھیں۔ ابوداؤد، ترمذی عن اسماء بنت یزید

۱۸۲۷۴ ... حضور اقدس ﷺ کی ایک چادر تھی جس کو آپ عیدین اور جمعہ میں پہنتے تھے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۵ ... حضور ﷺ کی ایک چادر تھی جو ورس (ایک گھاس ہے تیل کی مانند جس سے رنگائی کی جاتی ہے) اور زعفران کے ساتھ رنگی ہوئی تھی آپ ﷺ اس کو زیب تن فرما کر اپنی عورتوں کے پاس جاتے تھے۔ جب ایک کی باری ہوتی تو اس پر پانی کے چھینٹے مار لیتے۔ جب دوسری بیوی کی باری ہوتی پھر پانی کے چھینٹے مار لیتے اور جب تیسری کی باری ہوتی تو پھر پانی کے چھینٹے اس پر مار لیتے تھے۔ (اسی طرح سب کے ساتھ کرتے)۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۶ ... حضور ﷺ لباس میں حریر کی جو آمیزش ہوتی تھی اس کو چن چن کر نکال دیتے تھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۷...... حضوراقدس ﷺ ازار کو سامنے کی طرف سے قدرے جھکا لیتے تھے اور پیچھے کی طرف سے قدرے اٹھا لیتے تھے۔

ابن سعد عن یزید بن حبیب مرسلاً

۱۸۲۷۸...... حضور ﷺ سر پر اکثر وبیشتر (عمامہ اور ٹوپی کے نیچے) کوئی کپڑا ضرور رکھتے تھے (جو سر کے میل کو جذب کرتا رہتا تھا)۔

ترمذی فی الشمائل، شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۹...... حضوراکرم ﷺ اکثر سر پر کپڑے کا ٹکڑا رکھتے تھے اور تیل کثرت کے ساتھ استعمال کرتے تھے اور ڈاڑھی مبارک کو کنگھی کرتے تھے۔

شعب الایمان للبیھقی عن سھل بن سعد

۱۸۲۸۰...... حضوراکرم ﷺ اپنی بیٹیوں کو ریشم اور دیباج کی اوڑھنیاں سر پر ڈالتے تھے۔ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۱...... حضوراقدس ﷺ اپنی سرخ چادر کو عیدین اور جمعہ میں زیب تن فرمایا کرتے تھے۔السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۲...... حضوراقدس ﷺ چھوٹی آستینوں اور چھوٹے دامن کی قمیص بھی پہنا کرتے تھے۔ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں مسلم بن کیسان کوفی ایک راوی ہے جس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ اس وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۲۸۳ حضور ﷺ ٹخنوں سے اوپر دامن کی اور انگلیوں کے پوروں تک آستینوں والی قمیص زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۴ حضوراقدس ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۵ حضوراقدس ﷺ سر پر چپک جانے والی سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۲۸۶...... حضوراکرم ﷺ ٹوپی عمامہ کے ساتھ اور بغیر عمامہ کے بھی پہنا کرتے تھے اور عمامہ بھی بغیر ٹوپی کے باندھ لیا کرتے تھے۔ نیز یمنی ٹوپی بھی پہنا کرتے تھے جو سفید اور موٹی سلی ہوتی تھیں۔ جبکہ جنگوں میں کانوں تک ڈھانپنے والی (دھات کی) ٹوپی پہنتے تھے۔ بسا اوقات یوں بھی کرتے کہ ٹوپی سر سے اتار کر بطور سترہ کے سامنے رکھ لیتے اور پھر نماز پڑھ لیتے۔ حضوراکرم ﷺ کی عادات شریفہ میں سے یہ بات بہت اہم تھی کہ آپ اپنے اسلحہ جات، جانور مویشی اور ساز وسامان کا نام رکھ دیتے تھے۔الرویانی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۷ حضوراقدس ﷺ کی خدمت میں کوئی وفد آتا تو آپ خود بھی اچھے کپڑے زیب تن فرماتے اور اپنے اصحاب کو بھی اس کی ہدایت فرماتے تھے۔

البغوی عن جندب بن مکیث

خوشبویات

۱۸۲۸۸...... حضوراقدس ﷺ کو فاغیہ خوشبو بہت پسند تھی۔الاوسط للطبرانی عن شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... فاغیہ حناء کی کلی کو کہتے ہیں۔ نیز وہ پھول جو حناء کی شاخ کو الٹا گاڑنے سے نکلتا ہے اور وہ حناء سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ اور یوں بھی فاغیہ ہر خوشبودار کلی کو کہتے ہیں۔

۱۸۲۸۹...... حضوراقدس ﷺ کے پاس جب خوشبودار تیل لایا جاتا تو پہلے اس سے چاٹتے پھر اس کو لگا لیتے تھے۔

ابن عساکر عن سالم بن عبد اللہ بن عمر. والقاسم مرسلاً

۱۸۲۹۰ حضوراقدس ﷺ کی ایک خوشبو تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۱...... حضوراکرم ﷺ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے۔مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۲...... حضوراقدس ﷺ مشک لیتے اور اپنے سر اور ڈاڑھی پر مل لیتے تھے۔مسند ابی یعلی عن سلمۃبن الاکوع

۱۸۲۹۳.....حضوراقدس ﷺ اپنی عورتوں کے گھروں سے خوشبو کی تلاش میں رہتے تھے۔الطیالسی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۴.....حضوراکرم ﷺ خالص اگر (لکڑی) کے دھوئیں کے ساتھ خوشبو لیتے تھے اور کبھی کافور کے ساتھ ملا کر اس کی دھونی کی خوشبو لیتے تھے۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۵.....حضوراکرم ﷺ کو فاغیہ خوشبو بہت پسند تھی۔مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۶.....عمدہ خوشبو حضور ﷺ کو نہایت مرغوب تھی۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۹۷.....حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حناء کی بو ناپسند تھی۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:......فاغیہ خوشبو آپ کو پسند تھی وہ حناء کی کلی یا اور پھولوں کی کلی کی خوشبو کہلاتی ہے جبکہ حناء (مہندی) پسی ہوئی جو ہاتھوں پر لگاتے ہیں اس کی بو آپ کو پسند نہ تھی۔

۱۸۲۹۸.....حضوراقدس ﷺ جہاں کہیں جاتے تھے آپ کے جسم کی عمدہ خوشبو پہلے ہی وہاں آپ کی آمد کی خبر پہنچا دیتی تھی۔

ابن سعد عن ابراهیم مرسلاً

۱۸۲۹۹.....حضوراقدس ﷺ جب تیل لگاتے تھے تو پہلے اپنی بائیں ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے پھر (دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ) پہلے ابروؤں پر پھر آنکھوں پر اور پھر سر پر لگاتے تھے۔الشیرازی فی الالقاب عن انس رضی اللہ عنہ

زیب وزینت

۱۸۳۰۰..... حضوراقدس ﷺ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی سوی خلقی فعدلہ وکرم صورۃ وجھی فحسنھا وجعلنی من المسلمین.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اچھی حالت پر پیدا کیا، ٹھیک ٹھیک بنایا میرے چہرے کو عزت بخشی اور اس کو حسین بنایا اور مجھے مسلمانوں میں سے بنایا۔ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۱ حضوراقدس ﷺ آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی حسن خلقی وخلقي وزان منی ماشان من غیری.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری تخلیق اچھی کی اور میرے اخلاق اچھے بنائے اور اوروں کی جو چیزیں عیب دار بنائیں وہ میرے لیے زینت دار حسین وجمیل بنائیں۔

حضوراکرم ﷺ جب سرمہ لگاتے تو دو دو سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگاتے اور ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگاتے۔حضور ﷺ جب جوتا پہنتے تھے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنتے تھے۔اور جب جوتے نکالتے تو پہلے بایاں جوتا نکالتے۔جب مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے اپنا دایاں پاؤں مسجد میں داخل کرتے اور ہر چیز کے دینے لینے میں (دایاں ہاتھ اور) دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۲ ... یہ بات حضوراقدس ﷺ کو نہایت شاق اور ناگوار گزرتی تھی کہ آپ کے بدن سے کسی طرح کی بدبو آئے۔

ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

طاق عدد میں سرمہ لگانا

۱۸۳۰۳ حضور ﷺ مجوسیوں کی مخالفت میں بالوں کو رنگنے کا حکم دیتے تھے۔(مثلاً سفید بالوں کو مہندی کے خضاب کا حکم دیتے تھے)۔

الکبیر للطبرانی عن عتبة بن عبد

۱۸۳۰۴......حضور اقدس ﷺ سرمہ لگاتے تو طاق عدد میں لگاتے تھے اور جب دھونی کی خوشبو لیتے وہ بھی طاق مرتبہ لیتے۔

مسند احمد عن عقبة بن عامر

۱۸۳۰۵......حضور اقدس ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی ہر رات اس سے تین سلائیاں دائیں آنکھ میں اور تین سلائیاں بائیں آنکھ میں لگاتے تھے۔

(ترمذی، ابن ماجة عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۳۰۶......حضور اقدس ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور چاندی کا نگینہ حبشی (سیاہ) تھا۔مسلم عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۰۷......حضور اقدس ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔بخاری عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۰۸......حضور ﷺ کو یہ بات ناگوار تھی کہ انگوٹھی کی نمائش کی جائے۔الکبیر للطبرانی عن عبادة بن عمرو

۱۸۳۰۹......حضور اقدس ﷺ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (تاکہ دائیں کو فضیلت ملے)۔

بخاری، ترمذی عن ابن عمر، مسلم، نسائی عن انس رضی الله عنه، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن عبد الله بن جعفر

۱۸۳۱۰......حضور اقدس ﷺ (بھی) بائیں ہاتھ میں (بھی) انگوٹھی پہن لیتے تھے۔مسلم عن انس، ابو داؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۳۱۱......حضور اقدس ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے پھر اس کو بائیں ہاتھ میں بدل لیتے تھے۔

الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنه، ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۱۲......حضور اقدس ﷺ چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔فداہ ابی و امی صلی الله علیه وسلم

الکبیر للطبرانی عن عبد الله بن جعفر

۱۸۳۱۳......انگوٹھی کا نگینہ حضور اقدس ﷺ ہتھیلی کے اندرونی حصے کی طرف رکھتے تھے۔ابن ماجه عن انس رضی الله عنه وعن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۳۱۴......حضور اقدس ﷺ جب بال صاف کرتے تھے تو نورہ (چونے کے پاؤڈر) کے ساتھ بال صاف کرتے اور پہلے اپنی شرمگاہ کے بال خود صاف کرتے پھر باقی جسم کے اضافی بال آپ کے اہل خانہ صاف کرتے۔ابن ماجه عن ام سلمة رضی الله عنها

۱۸۳۱۵......حضور ﷺ چونے کے ساتھ بال صاف کرتے اور زیر ناف اور شرمگاہ کے بال اپنے ہاتھ سے صاف کرتے۔

ابن سعد عن ابراهیم وعن حبیب بن ابی ثابت مرسلاً

۱۸۳۱۶......حضور ﷺ ہر ماہ چونا استعمال فرماتے اور ہر پندرہ دن میں اپنے ناخن کاٹ لیتے تھے۔ابن عساکر عن ابن عمرؓ

۱۸۳۱۷......حضور اقدس ﷺ حمام میں داخل ہوتے اور چونا استعمال کرتے تھے۔ابن عساکر عن واثلة

۱۸۳۱۸......حضور اقدس ﷺ اپنی ریش مبارک کے عرض وطول سے (زائد بال کاٹ) لیتے تھے۔ترمذی عن ابن عمرو

۱۸۳۱۹......حضور اکرم ﷺ بال اور ناخن دفن کرنے کا حکم دیتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۸۳۲۰......حضور اقدس ﷺ انسان کی سات چیزیں دفن کرنے کا حکم دیتے تھے: بال، ناخن، خون، حیض کے کپڑے کے ٹکڑے وغیرہ، دانت، خون کے لوتھڑے اور پیدائش کے وقت کی بچے کی جھلی۔الحکیم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۲۱......حضور ﷺ مونچھوں کو تراش (کر ہلکا کر) لیتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ام عیاش، حضور ﷺ کی آزاد کردہ باندی

۱۸۳۲۲......حضور اقدس ﷺ اپنے ناخن کاٹ لیتے تھے، اپنی مونچھیں ہلکی کر لیتے تھے اور یہ دونوں کام جمعے کے دن نماز جمعہ کے لیے جانے سے قبل کرتے تھے۔شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۸۳۲۳......جو شخص اسلام لے آتا تھا آپ ﷺ اس کو ختنہ کرانے کا حکم دیتے تھے خواہ وہ شخص اسی سال کی عمر کو پہنچ چکا ہو۔الکبیر للطبرانی عن قتادة الرهاوی

نکاح

۱۸۳۲۴......حضور اقدس ﷺ جب کسی خاتون کی شادی کرنا چاہتے تو پردے کے پیچھے سے اس سے بات کرتے اور پوچھتے: اے بیٹی! فلاں شخص

تجھے پیغام نکاح دیتا ہے اگر تو اس کو ناپسند کرتی ہے تو ناں کردے کیونکہ کوئی شخص ناں کرنے سے شرم نہیں کرتا اور اگر تو اس کو پسند کرتی ہے تو تیرا خاموش رہنا ہی اقرار ہے۔الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۳۲۵......حضور اقدس ﷺ جب کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے تو فرماتے فلاں عورت کو سعد بن عبادہ کے پیالے کا ذکر کردو۔

ابن سعد عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وعن عاصم بن عمر بن قتادة مرسلاً

فائدہ:...... یہ پیالہ ثرید سے بھرا سعد بن عبادہ ؓ ہر روز حضور ﷺ کو بھیجتے تھے۔اور کسی عورت کو نکاح کے پیغام دینے کا انتہائی مہذب طریقہ حضور ﷺ اختیار کرتے تھے کہ اگر وہ اس پیالے میں ہمارے ساتھ اکل وشرب کرنا چاہے تو بتادے۔

۱۸۳۲۵......حضور اکرم ﷺ جب کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے اور انکار ہو جاتا تو دوبارہ اصرار نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی خاتون کو پیغام بھجوایا لیکن اس نے انکار کردیا بعد میں اس نے ہاں کہلوا بھیجی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے تو تیرے علاوہ دوسرا بستر لے لیا ہے۔

ابن سعد عن مجاهد مرسلاً

۱۸۳۲۷......حضور اکرم ﷺ اپنی عورتوں کے ساتھ خلوت فرماتے تو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ ہنسنے بولنے اور مسکرانے والے ہوتے تھے۔ابن سعد وابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۸۳۲۸......جب کوئی شخص شادی کرتا اور آپ ﷺ اس کو مبارک باد دیتے تو فرماتے اللہ تجھے برکت دے اور اس میں تیرے لیے برکت رکھے اور تم دونوں کو خیر و بھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۸۳۲۹......حضور ﷺ کسی کی شادی کراتے یا خود شادی فرماتے تو خشک کھجوریں تقسیم کرتے تھے۔السنن للبیهقی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۸۳۳۰......حضور اکرم ﷺ شادی کا حکم دیتے تھے اور تنہائی کی زندگی سے انتہائی سختی کے ساتھ ممانعت فرماتے تھے۔

مسند احمد عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۳۳۱......حضور ﷺ عورتوں کو نکاح کا پیغام دیتے اور فرماتے تم کو یہ ملے گا یہ ملے گا اور سعد کا پیالہ تم کو میری طرف سے ملتا رہے گا۔

الکبیر للطبرانی عن سهل بن سعد

۱۸۳۳۲......حضور ﷺ مخفی نکاح کو ناپسند کرتے تھے جب تک کہ دف نہ بجالیا جاتا۔مسند عبد اللہ بن احمد عن ابی حسن المازنی

۱۸۳۳۳......حضور ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ عورت کو خالی ہاتھ دیکھیں کہ اس میں مہندی اور خضاب کا رنگ نہ ہو۔

السنن للبیهقی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۸۳۳۴......حضور اکرم ﷺ اہل وعیال پر بہت مہربان تھے۔الطیالسی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۳۳۵......حضور اقدس ﷺ اپنی لخت جگر فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خوشبو بہت زیادہ سونگھتے تھے (اس طرح کہ ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے تھے)۔

ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنها

القسم (بیویوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ)

۱۸۳۳۶......حضور ﷺ کے پاس کوئی چیز (ہدیہ) لائی جاتی تو آپ تمام گھر والیوں کو تقسیم کرتے تھے تا کہ ان کے درمیان امتیاز اور فرق نہ ہو۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۸۳۳۷......حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اس کو اپنے ساتھ سفر پر لے جاتے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنه

۱۸۳۳۸.....حضور ﷺ اپنی عورتوں کے درمیان (ہر چیز کی) تقسیم فرمادیا کرتے تھے اور عدل کے ساتھ کام لیتے تھے اور بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے تھے:

اے اللہ! جس چیز کا میں مالک ہوں اس میں میری یہ تقسیم ہے، سو جس چیز (محبت قلبی) کا میں مالک نہیں بلکہ تو مالک ہے اس میں مجھے ملامت نہ فرما۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۳۹.....حضور اقدس ﷺ جب بکری ذبح فرماتے تو ارشاد فرماتے یہ (کچھ) خدیجہ کی سہیلیوں کو دے آؤ۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

مباشرت اور اس کے متعلق آداب

۱۸۳۴۰.....حضور اکرم ﷺ اپنی کسی بیوی کے ساتھ مباشرت (آرام) فرمانا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتی تو اس کو ازار باندھنے کا حکم دیدیتے۔ پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہوجاتے۔ بخاری، ابوداؤد عن میمونة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۴۱.....حضور اقدس ﷺ جب کسی حائضہ بیوی کے ساتھ کچھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیتے تھے۔

ابوداؤد عن بعض امہات المؤمنین

۱۸۳۴۲ جب کسی بیوی کو آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہوجاتا تو اس وقت تک اس کے پاس نہ جاتے جب تک وہ صحیح نہ ہوجاتی۔

ابونعیم فی الطب عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۴۳..... حضور ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ ازار کے اوپر مباشرت فرمالیتے تھے جب کہ وہ حائضہ ہوتی تھیں۔

مسلم، ابوداؤد عن میمونة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۴۴.....حضور ﷺ ایک ہی گھڑی میں رات اور دن میں اپنی بیویوں کے پاس چکر لگالیتے تھے۔ بخاری، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۴۵.....حضور ﷺ ایک رات میں ایک غسل کے ساتھ تمام عورتوں کے پاس ہوآتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۴۶.....حضور اقدس ﷺ تین مرتبہ کے خون کو ناپسند کرتے تھے تین مرتبہ کے بعد مباشرت فرمالیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۴۷..... حضور ﷺ جب عورتوں کے پاس جاتے تو چار زانوں بیٹھتے اور بیوی کو بوسہ دیتے۔ ابن سعد عن ابی اسید الساعدی

۱۸۳۴۸.....حضور اقدس ﷺ (بیوی کی) زبان کو چوسا کرتے تھے۔ الترفقی فی جزئہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

طب اور جھاڑ پھونک

۱۸۳۴۹..... حضور اکرم ﷺ جب بیمار ہوجاتے تو ایک مٹھی کلونجی لے کر پھانک لیتے اور پھر پانی میں شہد ملا کر نوش کرلیتے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۰.....جب کسی شخص کو سر میں درد ہوتا تو آپ ﷺ اس کو حکم فرماتے کہ جاؤ پچھنے (سینگی) لگوالو۔ اور جب کسی کے پاؤں میں تکلیف ہوتی تو فرماتے جا اور پاؤں میں مہندی لگالے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمی امرأة ابی رافع

۱۸۳۵۱.....حضور ﷺ کو بخار ہوجاتا تو پانی کا ایک مشکیزہ منگواتے اور اس کو اپنے سر پر ڈالتے اور غسل کرلیتے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۲ .....بسا اوقات آپ کو آدھا سر درد ہوجاتا تو آپ ایک دو دن باہر نہ نکلتے۔ ابن السنی وابونعیم فی الطب عن بریدة رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... باہر نہ نکلنے سے مراد گھر اور مسجد کے علاوہ اور جگہ کے لئے نہ نکلنا ہے۔

۱۸۳۵۳...... حضور ﷺ کو جب بھی کوئی زخم یا کانٹا لگتا تو اس پر مہندی لگا لیتے تھے۔ابن ماجۃ عن سلمیٰ ام رافع مولاۃ، آزاد کردہ باندی

۱۸۳۵۴...... حضور ﷺ سر میں پچھنے لگواتے اور اس کو ام مغیث کہتے۔التاریخ للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۵...... حضور ﷺ اخدعین (گردن کی دونوں جانبوں میں مخفی رگ) میں اور کاھل (گردن کی پشت پر پشت کے بالائی حصہ) میں پچھنے لگواتے تھے۔اور چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں پچھنے لگواتے تھے۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۶...... حضور اقدس ﷺ پچھنے لگواتے تھے۔بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۷...... حضور ﷺ سر میں اور شانوں کے درمیان پچھنے لگواتے اور ارشاد فرماتے: جوان (جگہوں کے) خونوں کو نکلوا دے تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا خواہ وہ کسی چیز کے لیے کوئی علاج نہ کرے۔ابو داؤد، ابن ماجۃ عن ابی کبشۃ

۱۸۳۵۸...... حضور اقدس ﷺ نرمی کے ساتھ چڑھتے تھے اور بیری کے پتوں کے ساتھ سر دھولیا کرتے تھے۔ابن سعد عن ابی جعفر مرسلاً

۱۸۳۵۹...... حضور ﷺ داغ لگوانے کو ناپسند کرتے تھے اور گرم کھانے کو بھی ناپسند فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: ٹھنڈا کھانا کھاؤ اس میں برکت ہے اور گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۰...... حضور ﷺ ہر رات سرمہ لگاتے تھے، ہر مہینہ پچھنے لگواتے تھے اور ہر سال دوا پیتے تھے۔

الکامل لابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۱...... جب آپ ﷺ کے گھر والوں کو بخار آ جاتا تو حساء بنانے کا حکم دیتے (آٹے کے ساتھ کچھ بھی ملا کر بنایا جانے والا کھانا) اور پھر اس کو چسکی چسکی پینے کا حکم دیتے اور ارشاد فرماتے یہ رنجیدہ کے دل کو جوڑتا ہے اور بیمار کے دل سے بیماری کو یوں کھینچ لیتا ہے جس طرح تمہارے چہرے سے میل کو پانی دھو دیتا ہے۔ترمذی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۲...... حضور اکرم ﷺ بیمار ہو جاتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب مرض شدت کی صورت اختیار کر جاتا تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں پر دم کر کے آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسم پر پھیرتی تھی آپ کے ہاتھوں کی برکت کی وجہ سے۔بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۳...... حضور اقدس ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اہل مدینہ اپنے اپنے برتنوں میں پانی بھر کر لاتے اور آپ ہر برتن میں ہاتھ ڈبوتے جاتے۔ (پھر وہ اپنے ساتھ یہ برکت والا پانی لے جاتے)۔مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۴...... حضور ﷺ بیمار پڑ جاتے تو جبرئیل علیہ السلام آپ پر ان کلمات کے ساتھ دم کرتے تھے:

بسم اللہ یبریک ومن کل داء یشفیک ومن شر حاسد اذا حسد وشر کل ذی عین.

اللہ کا نام لیتا ہوں جو آپ کو اس مرض سے بری کرے گا اور آپ کو ہر بیماری سے شفاء دے گا اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر بد نظر کے شر سے آپ کو شفاء دے گا۔مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۵...... جب حضور ﷺ کو آشوب چشم کا مرض ہو جاتا یا آپ کے کسی صحابی کو تو آپ ﷺ یہ کلمات پڑھتے:

اللھم متعنی ببصر واجعلہ الوارث منی وأرنی فی العدو ثاری وانصرنی علی من ظلمنی.

اے اللہ! میری آنکھوں کے ساتھ فائدہ دے اور اس بینائی کو میرے آخر دم تک سلامت رکھ! اور دشمن میں مجھے اپنا انتقام دکھا اور میرے ظالم دشمن پر میری مدد فرما۔ابن السنی مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۶...... جب حضور اقدس ﷺ کو آنکھوں میں کسی تکلیف کا احساس ہوتا تو یہ دعا کرتے:

اللھم بارک لی فیہ ولا تضرہ.

اے اللہ! مجھے اس میں برکت دے اور اس کو نقصان نہ پہنچنے دے۔ابن السنی عن حکیم بن حزام

۱۸۳۶۷..... حضور ﷺ کو جب کسی شی کا خوف ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے:

الله الله ربی لاشریک له.

اللہ! اللہ! میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نسائی عن ثوبان رضی الله عنه

۱۸۳۶۸..... حضور اقدس ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو معوذتین کی سورتیں پڑھ کر دم کر دیتے۔ مسلم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۶۹..... حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیتے کہ بدنظری سے جھاڑ پھونک کریں۔ مسلم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۰..... حضور ﷺ اپنے اصحاب کو بخار اور ہر طرح کے درد میں یہ کلمات پڑھنا سکھاتے تھے:

بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر حر النار.

اللہ کے نام سے جو بڑا ہے، میں اللہ عظمت والے کی پناہ لیتا ہوں ہر پھڑکنے والی رگ سے اور جہنم کی گرمی (بخار) سے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ضعیف ہے۔

۱۸۳۷۱..... حضور ﷺ جھاڑ پھونک کے کلمات پڑھنے کے بعد پھونک دیا کرتے تھے۔ ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۲..... جب حضور ﷺ کسی مریض کے پاس آتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو یہ کلمات پڑھتے:

اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء الا شفاءك شفاء لايغادر سقما.

اے اللہ! بیماری کو دفع فرما، اے لوگوں کے رب! اور شفاء بخش بے شک تو شفاء دینے والا ہے، کوئی شفاء نہیں تیری شفاء کے سوا ایسی شفاء جو بیماری قطعاً نہ چھوڑے۔ ترمذی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

نیک فالی

۱۸۳۷۳..... حضور اکرم ﷺ نیک فالی لیتے تھے لیکن بدفالی نہ لیتے تھے اور اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۳۷۴..... حضور ﷺ جب کسی کام کے لیے نکلتے تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ کوئی آپ کو یا راشد یا نجیح (اے بھلائی والے، اے فلاح وکامیابی پانے والے) کہہ کر پکارے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۷۵..... حضور ﷺ ناموں پر تعبیر دے دیا کرتے تھے۔ مسند البزار عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۷۶..... حضور اقدس ﷺ کو نیک فال پسند تھا اور بدشگونی انتہائی ناپسند تھی۔

ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۷..... حضور ﷺ بدفالی نہ لیتے تھے جبکہ نیک فالی لیا کرتے تھے۔ الحکیم والبغوی عن بریدة رضی الله عنه

چوتھا باب..... اخلاق، افعال اور اقوال کے بارے میں

۱۸۳۷۸..... حضور ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۹..... حضور ﷺ کو جھوٹ سے انتہائی نفرت تھی۔ شعب الایمان للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۸۰..... حضور ﷺ جب کوئی عمل کرتے تو بہت اچھی طرح پابندی کے ساتھ اس کو برقرار رکھتے۔ مسلم، ابوداؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۸۱　حضور ﷺ کو جب علم ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا ہے تو آپ اس سے مسلسل کنارہ کشی

فرماتے رہتے جب تک کہ وہ اس جھوٹ سے توبہ ظاہر نہ کرے۔مسند احمد، مستدرك الحاكم عن عائشة رضي الله عنها

۱۸۳۸۲..... حضور ﷺ کی خدمت میں کوئی شخص آتا اور آپ اس کو مسرور اور خوش دیکھتے تو اس کا ہاتھ تھام لیتے۔ابن سعد عن عكرمه مرسلاً

۱۸۳۸۳..... جب حضور ﷺ کو کسی شخص کی طرف سے کوئی ناگوار بات پہنچتی تو یوں نہ کہتے کہ فلاں شخص کو کیا ہو گیا کہ ایسا کہتا ہے۔ بلکہ یوں ارشاد فرماتے: لوگوں کا کیا حال ہو گیا ہے کہ ایسے ایسے کہتے ہیں۔ابو داؤد عن عائشة رضي الله عنها

۱۸۳۸۴..... جب حضور اقدس ﷺ کسی بات سے راضی ہوتے تو سکوت (فرمانے کے ساتھ اس کا اظہار) کرتے تھے۔

ابن مندة عن سهل بن سعد الساعدی اخی سهل

۱۸۳۸۵..... آپ ﷺ خادم سے (دل لگی کی باتوں میں) یہ بھی فرماتے تھے: کیا تم کو کسی چیز کی کوئی ضرورت ہے۔مسند احمد عن رجل

۱۸۳۸۶..... جب حضور ﷺ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرے میں اس کا اثر دکھائی دیتا تھا۔الاوسط للطبرانی عن انس رضي الله عنه

۱۸۳۸۷..... حضور ﷺ تہمت کی وجہ سے کسی سے باز پرس نہ فرماتے تھے۔اور نہ کسی کا الزام کسی پر قبول فرماتے تھے۔

حلية الاولياء عن انس رضي الله عنه

۱۸۳۸۸..... حضور ﷺ اپنے پاس سے لوگوں کو دفع نہ فرماتے تھے اور نہ لوگ آپ کے پاس سے دوسروں کو ہٹاتے تھے۔

الكبير للطبرانی عن انس رضي الله عنه

۱۸۳۸۹..... حضور ﷺ کسی شخص سے ایسی صورت میں ملاقات نہ فرماتے تھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔

مسند احمد، الادب المفرد للبخاری، ابو داؤد، نسائی عن انس رضي الله عنه

۱۸۳۹۰..... حضور ﷺ زمزم کا پانی منگواتے تھے۔ترمذی، مستدرك الحاكم عن عائشة رضي الله عنها

شکر

۱۸۳۹۱..... جب حضور اقدس ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ پیش آتا تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله الذی بنعمته تتم الصالحات.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کی بدولت خوشیاں پوری ہوتی ہیں۔

اور جب کوئی ناگوار بات پیش آجاتی تو فرماتے:

الحمدلله علی کل حال

ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة، مستدرك الحاكم عن عائشة رضي الله عنها

۱۸۳۹۲..... جب رسول اکرم ﷺ کو کوئی خوشی پہنچتی تو آپ کا چہرہ چمک اٹھتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔بخاری، مسلم عن كعب بن مالك

۱۸۳۹۳..... جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوشگوار بات پیش آتی تو اللہ کے شکر میں سجدہ ریز ہو جاتے۔

ابو داؤد، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن ابی بكرة رضي الله عنه

۱۸۳۹۴..... جب حضور اقدس ﷺ کو پسندیدہ بات پیش آتی تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله الذی بنعمته تتم الصالحات

اور جب کوئی ناگوار بات پیش آتی تو فرماتے:

الحمدلله علی کل حال (رب اعوذبك من حال اهل النار)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں (اے رب میں اہل جہنم کے حال سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔ ابن ماجة عن عائشة رضي الله عنها

کلام: ......روایت کا آخری ٹکڑا الگ حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔

ہنسی مذاق

۱۸۳۹۵..... جب حضور اقدس ﷺ کو ہنسی آتی تو منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔ البغوی عن والد مرة

۱۸۳۹۶.....حضور اقدس ﷺ ہنسی کی آواز کو بلند نہیں ہونے دیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۷..... حضور ﷺ طویل سکوت اور قلیل ہنسی والے تھے۔ مسند احمد عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۸.....حضور ﷺ میں ہنسی مذاق بہت کم تھا۔ التاریخ للخطیب، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۹.....حضور اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہنس مکھ انسان تھے اور سب سے زیادہ اچھے دل کے مالک تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

۱۸۴۰۰..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ خوش طبع انسان تھے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۱..... حضور اکرم ﷺ جب بھی کوئی بات کرتے تو مسکراتے تھے۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۲.....حضور اکرم ﷺ مسکراہٹ کی حد تک ہنستے تھے۔ مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۳.....حضور اقدس ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بچی زینب کے ساتھ کھیلتے اور اس کو محبت کے ساتھ یا زوینب یا زوینب بار بار فرماتے تھے۔

الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

غضب

۱۸۴۰۴..... حضور اکرم ﷺ کو جب استادہ (کھڑے ہونے کی) حالت میں غصہ آجاتا تو بیٹھ جاتے۔ اور اگر بیٹھنے کی صورت میں غصہ آجاتا تو کروٹ کے بل لیٹ جاتے اور اس طرح غصہ فرو ہو جاتا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۵..... حضور اکرم ﷺ غصہ ہوتے تو کوئی آپ پر جرأت نہ کر سکتا تھا سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

حلیة الاولیاء، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۰۶..... حضور اکرم ﷺ غصہ ہوتے تو آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۰۷..... حضور اکرم ﷺ کسی کو سرزنش کے وقت کہتے تھے: کیا ہو گیا اس کو، اس کا سر خاک آلود ہو۔

مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۸.....حضور اکرم ﷺ سخت پکڑ والے انسان تھے۔ ابن سعد عن محمد بن علی مرسلاً

۱۸۴۰۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب غصہ ہو جاتیں تو حضور اقدس ﷺ ان کو ٹھنڈا فرماتے اور ارشاد فرماتے: اے عویش (پیار کی وجہ سے عائشہ نام کی تصغیر) یوں کہہ:

اللھم رب محمد اغفرلی ذنبی واذھب غیظ قلبی واجرنی من مضلات الفتن

اے اللہ! اے محمد کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کا غصہ فرو کر دے اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے پناہ دیدے۔

ابن السنی عن عائشة رضی اللہ عنہا

سخاوت

۱۸۴۱۰ حضور اقدس ﷺ نہایت مہربان تھے اور جب بھی آپ کے پاس کوئی (حاجت مند) آتا تو ضرور اس کو (کچھ عنایت فرماتے، نہ ہوتا تو اس کو) وعدہ دیتے اور اس کو پورا کرتے جب آپ کے پاس کچھ ہوتا۔ الادب المفرد للبخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۱۱ حضور اقدس ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو اس کو انکار نہ فرماتے تھے۔ مسند احمد عن ابی اسید الساعدی

۱۸۴۱۲ حضور ﷺ آئندہ کل کے لیے کوئی چیز اٹھا نہ رکھتے تھے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب الزہد باب ماجاء فی معیشۃ النبی ﷺ رقم ۲۳۶۲ پر تخریج فرمایا اور اس کو غریب (ضعیف) ہونے کا حکم لگادیا۔

۱۸۴۱۳ ...حضور اقدس ﷺ سے جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو اس کو ضرور عطا کرتے یا خاموش ہو جاتے۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

فقر وفاقہ

۱۸۴۱۴ حضور اکرم ﷺ کو بسا اوقات اس قدر ردی کھجوریں بھی میسر نہ ہوتی تھیں جو شکم پری کر دیں۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۸۴۱۵ حضور اکرم ﷺ کو بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھنے کی نوبت آجاتی تھی۔ ابن سعد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۱۶ ...حضور اقدس ﷺ مسلسل کئی کئی راتیں پیٹ لپیٹ کر (بھوک میں) کاٹتے تھے۔ اور آپ کے اہل خانہ رات کو کچھ بھی کھانے کے لیے نہ پاتے تھے اور ان حضرات کی روٹی زیادہ تر جو کی ہوتی تھی (اور وہ بھی اکثر میسر نہ ہوتی تھی)۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

گھر سے نکلتے وقت کی عادات شریفہ

۱۸۴۱۷ حضور اکرم ﷺ گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ التکلان علی اللہ۔

اللہ کے نام سے، بدی سے بچنے کی، نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔

ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم، ابن السنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت میں عبداللہ بن حسین ایک راوی ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۴۱۸......حضور اکرم ﷺ جب گھر سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ توکلت علی اللہ، اللھم انا نعوذبک من ان نزل اونضل اونظلم اونظلم اونجھل اویجھل علینا

اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ (سیدھی راہ سے) پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم خود ظلم کرنے والے بن جائیں یا ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہمارے ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے۔ ترمذی، ابن السنی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۱۹......حضور اقدس ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ، رب اعوذبک من ان أزل أو اضل أؤ أظلم، او اظلم، او اجهل او يجهل علي

مسند احمد، نسائي، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضي اللہ عنها

ابن عساکر نے یہ اضافہ کیا ہے:

أو ان ابغي أو أن يبغي علي.

یا میں کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے۔

۱۸۴۲۰..... حضور اقدس ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوة الا باللہ، اللهم اني اعوذبک ان اضل او اضل اوازل اوازل اواظلم اواظلم او اجهل او يجهل علي او ابغي اويبغي علي. الکبير للطبراني عن بريدة رضي اللہ عنه

۱۸۴۲۱..... حضور اقدس ﷺ جب راہ چلتے تو ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے۔مستدرک الحاکم عن جابر رضي اللہ عنه

۱۸۴۲۲..... جب حضور اقدس ﷺ چلتے تو آپ کے اصحاب آپ سے آگے چلتے تھے۔اور آپ کے پیچھے چلنے کیلئے فرشتوں کا راستہ چھوڑ دیتے تھے۔

(ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن جابر رضي اللہ عنه

۱۸۴۲۳..... حضور اقدس ﷺ جب چلتے تو تیزی کے ساتھ چلتے تھے حتیٰ کہ آپ کے پیچھے سے کوئی شخص دوڑنے کی سی ہیئت میں چل کر بھی آپ کو نہ پاسکتا تھا۔ابن سعد عن بريدة بن مرثد مرسلاً

۱۸۴۲۴..... حضور اقدس ﷺ جب چلتے تو قدم کو قوت سے اکھاڑتے تھے۔الکبير للطبراني عن ابي عتبة

۱۸۴۲۵..... حضور اقدس ﷺ جب چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن انس رضي اللہ عنه

۱۸۴۲۶..... حضور اقدس ﷺ چلتے ہوئے اپنے پیچھے متوجہ نہ ہوتے تھے اور نہ دیکھتے تھے۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ کی چادر کسی درخت میں اٹک جاتی پھر بھی آپ اس طرف نہ دیکھتے تھے بلکہ آپ کے اصحاب چادر درخت سے چھڑاتے تھے۔

ابن سعد، الحکيم، ابن عساکر عن جابر رضي اللہ عنه

۱۸۴۲۷..... حضور اکرم ﷺ ایسی چال کے ساتھ چلتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا آپ نہ عاجز ہیں اور نہ سست رو۔ابن عساکر عن ابن عباس رضي اللہ عنه

۱۸۴۲۸..... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی آپ کے پیچھے چلے بلکہ دائیں یا بائیں (کسی کا چلنا گوارا) فرما لیتے تھے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضي اللہ عنه

۱۸۴۲۹..... حضور اقدس ﷺ دباغت شدہ اور رنگی ہوئی بغیر بالوں والی کھال کے جوتے پہن لیتے تھے اور اپنی ریش مبارک کو ورس (تل کی مانند گھاس جس سے رنگائی کی جاتی ہے) کے اور زعفران کے ساتھ زرد رنگ لیتے تھے۔بخاري، مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر رضي اللہ عنه

۱۸۴۳۰..... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ جوتوں میں سے کہیں سے بھی پاؤں کا کچھ حصہ نظر آئے۔

الزهد للامام احمد عن زياد بن سعد مرسلاً

۱۸۴۳۱..... حضور اقدس ﷺ کے جوتوں کے اوپر دو پٹے ہوتے تھے (جو ایک دوسرے کو کراس کرتے تھے)۔ترمذي عن انس رضي اللہ عنه

کلام (گفتگو)

۱۸۴۳۲..... حضور اقدس ﷺ کی گفتگو ٹھہر ٹھہر کر اور نرمی کے ساتھ ہوتی تھی۔ابو داؤد عن جابر رضي اللہ عنه

۱۸۴۳۳..... حضور اقدس ﷺ کا کلام ایسا صاف ستھرا ہوتا تھا کہ ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔ابو داؤد عن عائشة رضي اللہ عنها

۱۸۴۳۴..... حضور اقدس ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو تین مرتبہ اس کو دہراتے تھے حتیٰ کہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جاتا۔ اور جب حضور ﷺ کسی قوم کے پاس آتے تو تین مرتبہ ان کو سلام کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی عن انس رضي الله عنه

۱۸۴۳۵..... حضور اقدس ﷺ جب کسی بات کو تین مرتبہ ارشاد فرمالیتے تو کسی کو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔ الشیرازی عن ابی حدرد

۱۸۴۳۶..... حضور اقدس ﷺ بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تا کہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۳۷..... حضور اقدس ﷺ تین بار کلام کو دہرالیتے تو پھر اس کو کوئی نہ پوچھتا تھا۔ ابن قانع عن زیاد بن سعد

۱۸۴۳۸..... حضور اقدس ﷺ اس طرح بات چیت فرماتے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا تھا۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۳۹..... حضور اقدس ﷺ سے جب بھی کسی شی کے بارے میں سوال کیا جاتا آپ اس کو ضرور انجام دیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن طلحۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۴۰..... ایسا نہ ہوتا تھا کہ حضور اقدس ﷺ کسی کام کے متعلق اس کو ممتاز فرمادیں۔ چنانچہ جب آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا اور آپ کا ارادہ کرنے (اور دینے) کا ہوتا تو ہاں (نعم) فرمادیتے۔ اور اگر ارادہ نہ ہوتا تو خاموش ہو جاتے۔ ابن سعد عن محمد بن الحنفیۃ مرسلاً

۱۸۴۴۱..... حضور اقدس ﷺ زیادہ سوالات کو ناپسند کرتے تھے اور ان کو معیوب بتاتے تھے۔ لیکن جب ابورزین سوال کر ہی بیٹھتا تو اس کو اچھی طرح قبول کرتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی رزین

۱۸۴۴۲..... حضور اقدس ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی شخص کو تیز آواز میں بولتا سنتے بلکہ حضور اقدس ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ پست آواز میں بات کی جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۸۴۴۳..... حضور ﷺ کی آخری گفتگوؤں میں سے یہ بات بھی تھی:

اللہ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ سرزمین عرب میں دو دین کبھی باقی نہ رہیں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی عبیدۃ ابن الجراح

۱۸۴۴۴..... حضور اکرم ﷺ کا آخری کلام یہ تھا:

نماز! نماز! اور اللہ سے اپنے غلام باندیوں کے بارے میں ڈرو۔ ابو داؤد، ابن ماجۃ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۴۴۵..... حضور اکرم ﷺ کے آخری کلاموں میں سے یہ بھی تھا:

میرا پروردگار بزرگی والا بلند رتبہ والا ہے میں نے پیغام رسالت پہنچادیا۔

اس کے بعد رسول اکرم ﷺ وفات کر گئے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الحلف (قسم)

۱۸۴۴۶..... حضور اکرم ﷺ قسم میں انتہائی تاکید فرماتے تو یوں فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

۱۸۴۴۷..... حضور اقدس ﷺ جب قسم اٹھالیتے تھے تو اس کو توڑتے نہ تھے حتیٰ کہ کفارۂ قسم نازل ہوگیا۔ (پھر قسم توڑتے تو اس کا کفارہ ادا فرمادیتے)۔

مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۴۸..... حضور اقدس ﷺ (تاکیداً) قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔

ابن ماجہ عن رفاعۃ الجہنی

کلام:......زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۴۴۹.....حضور اقدس ﷺ کی اکثر قسموں میں سے یہ قسم ہوتی تھی:

لا ومصرف القلوب.

ہرگز نہیں، قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی! ابن ماجة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

اشعار کے ساتھ تمثیل

۱۸۴۵۰.....جب حضور اقدس ﷺ کو کسی خبر کا انتظار ہوتا اور وہ دیر ہو جاتی تو طرفہ شاعر کا یہ بیت پڑھتے:

ویأتیک بالاخبار من لم تزود.

اور تیرے پاس ایسا شخص خبریں لے کر آئے گا جو توشہ کا محتاج نہیں۔مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۵۱.....حضور اقدس ﷺ اس شعر کے ساتھ مثال دیتے تھے:

ویأتیک بالاخبار من لم تزود. الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ترمذی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۵۲.....حضور اکرم ﷺ اس شعر کے ساتھ بھی تشبیہ دیتے تھے:

کفی بالاسلام والشیب للمرء ناھیاً.

آدمی کو منکرات سے باز رکھنے کے لیے اسلام اور بڑھاپا بہت ہے۔ابن سعد عن الحسن مرسلاً

متفرق اخلاق کے بیان میں

۱۸۴۵۳.....حضور اقدس ﷺ جب کسی شخص کو (خوش کرنے کے لیے) کوئی تحفہ پیش کرنا چاہتے تو اس کو زمزم کا پانی پلاتے تھے۔

حلیة الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۴.....حضور اقدس ﷺ کو کوئی ضرورت پیش آتی اور اس کو بھولنے کا ڈر ہوتا تو اپنی چھنگلیاں میں یا اپنی انگوٹھی میں کوئی دھاگہ باندھ لیتے تھے۔

ابن سعد، الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۵.....حضور اقدس ﷺ جب کسی کا نسب بیان کرتے تو اس کی نسبت میں معد بن عدنان بن ادد سے تجاوز نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے: سب بیان کرنے والوں نے جھوٹ باندھے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وقرونا بین ذلک کثیرا.

اور اس کے درمیان بہت سے زمانے (والے) گزرے ہیں۔ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۶.....حضور اقدس ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم انی اسألک من خیر ھذہ السوق وخیرما فیھا واعوذبک من شرھا وشرمافیھا. اللھم انی اعوذبک أن أصیب فیھا یمینا فاجرة أوصفقة خاسرة.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بازار کی خیر کا اور جو کچھ اس بازار میں ہے سب کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے سب کے شر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بازار میں کسی جھوٹی قسم یا گھاٹے کے سودے کا ارتکاب کر بیٹھوں۔الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن بریدة رضی اللہ عنہ

کلام:......امام حاکم نے مستدرک میں ۵۳۹/۱ پر اس کو تخریج فرمایا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر یہ تعلیق فرمائی ہے کہ اس روایت میں

مسروق بن المرزبان ہے جو حجت نہیں ہے۔

۱۸۴۵۷..... حضور اقدس ﷺ جب سہیل کو دیکھتے تو فرماتے: اللہ پاک سہیل پر لعنت کرے وہ عشر وصول کرنے والا تھا جس کی وجہ سے مسخ ہو گیا۔
ابن السنی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۸..... حضور اقدس ﷺ جب کھڑے ہوتے تو اپنے ایک ہاتھ کے سہارے کھڑے ہوتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۸۴۵۹..... حضور اقدس ﷺ شراب پینے کی سزا میں جوتے اور چھڑی کے ساتھ مارتے تھے۔ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۰..... حضور ﷺ کو اترج پھل کو دیکھنا اچھا لگتا تھا اور سرخ کبوتر کو دیکھنا بھی اچھا لگتا تھا۔ ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی کبشہ، ابن السنی وابونعیم عن علی رضی اللہ عنہ، ابونعیم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۶۱..... حضور اقدس ﷺ کو سبزہ اور جاری پانی کی طرف دیکھنا پسند تھا۔ ابن السنی وابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۲..... حضور ﷺ کو کھجور کی خشک ٹہنی کا ہاتھ میں لینا پسند تھا۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید

۱۸۴۶۳..... حضور اقدس ﷺ کو کھجور کی شاخ پسند تھی اور اس کا کچھ ٹکڑا آپ کے ہاتھ میں رہتا تھا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

نزول وحی

۱۸۴۶۴..... جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی سر جھکا لیتے تھے۔ جب وحی ختم ہو جاتی تو سر اٹھا لیتے تھے۔ مسلم عن عبادۃ الصامت

۱۸۴۶۵..... جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو اس کی شدت کے آثار آپ کے چہرے پر نظر آتے اور چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔
مسند احمد، مسلم عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۴۶۶..... حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی۔
مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۷..... جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو ایک گھڑی تک آپ مدہوش رہتے تھے نشہ آور کی طرح۔ ابن سعد عن عکرمۃ مرسلاً

۱۸۴۶۸..... حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کے پاس تشریف لاتے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تو حضور اقدس ﷺ کو معلوم ہو جاتا کہ نازل ہونے والی چیز کوئی سورت ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۹..... حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ گراں بار ہو جاتے اور آپ کی پیشانی سے یوں پسینہ پھوٹتا تھا گویا موتی گر رہے ہیں خواہ سردی کا زمانہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۰..... حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کے سر میں درد ہو جاتا تھا پھر آپ ﷺ سر پر مہندی کا لیپ کرتے تھے۔
ابن السنی وابونعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۱..... حضور اقدس ﷺ سورت کا ختم اس وقت تک نہیں کرتے تھے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل نہ ہو جاتی۔
ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۲..... حضور اقدس ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پانچ پانچ (آیات) قرآن کی سیکھتے تھے۔ شعب الایمان عن عمر رضی اللہ عنہ

نشست وبرخاست

۱۸۴۷۳..... حضور اقدس ﷺ بیٹھتے تو ہاتھوں کا حبوہ بنا لیتے تھے۔ ابو داؤد، السنن للبیھقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اکڑوں بیٹھ کر دونوں ہاتھ ٹانگوں کے گرد ڈال کر ہاتھوں سے سہارے بیٹھنا حبوہ کہلاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ یہ کام کبھی ہاتھوں کے بجائے کپڑے رومال وغیرہ سے بھی لے لیتے تھے۔

۱۸۴۷۴ حضور ﷺ جب بھی بیٹھ کر بات کرتے اکثر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے تھے۔ابو داؤد عن عبداللہ بن سلام مرسلاً

۱۸۴۷۵ ... حضوراقدس ﷺ جب بھی بیٹھ کر ارشاد فرماتے تو جوتے نکال دیتے۔شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۶ حضور ﷺ جب بھی نشست فرماتے تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حلقہ بنا کر آپ کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔

البزار عن قرۃ بن ایاس

۱۸۴۷۷ حضور اکرم ﷺ جب مجلس فرماتے اور پھر اٹھنا چاہتے تو دس پندرہ بار اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے۔ (یعنی استغفار کرتے) اور پھر اٹھ جاتے۔ابن السنی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۸..... حضوراقدس ﷺ جب مجلس سے کھڑے ہوتے تو بیس مرتبہ استغفار کرتے اور قدرے بلند آواز سے کرتے۔

ابن السنی عن عبداللہ بن حضرمی

۱۸۴۷۹ ..... حضوراقدس ﷺ جب بھی مجلس سے کھڑے ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے:

سبحانک اللھم ربی وبحمدک لاالہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔

پاک ہے تیری ذات اے اللہ! میرے پروردگار! اور تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور ان سے توبہ کرتا ہوں اور فرماتے جو شخص بھی مجلس سے اٹھتے ہوئے یہ کلمات کہے تو اس کی مجلس کی تمام خطائیں اور فضول باتیں معاف کر دی جائیں گی۔۔مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۸۰ ..... حضوراقدس ﷺ کسی تاریک گھر میں تشریف نہ فرماتے تھے جب تک چراغ نہ جلا دیا جائے۔ ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۸۱ حضوراقدس ﷺ اکڑوں بیٹھ کر ٹانگوں کے گرد ہاتھوں کو باندھ لیا کرتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ایاس بن معاویۃ

۱۸۴۸۲ حضوراقدس ﷺ زمین پر بیٹھ جایا کرتے تھے اور زمین پر کھانا کھا لیتے تھے، بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور جو کی روٹی پر دعوت دینے والے غلام کی دعوت بھی قبول فرما لیتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

صحبت (مجالست) سے متعلق اخلاق وعادات

۱۸۴۸۳..... حضوراقدس ﷺ اپنے (مسلمان) بھائیوں میں سے کسی کو تین ایام تک مفقود (غیر حاضر) پاتے تو اس کے متعلق سوال کرتے تھے پھر اگر غائب ہوتا تو اس کے لیے دعا کرتے اور کہیں حاضر ہوتا تو جا کر اس کی زیارت فرماتے اور اگر مریض ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے تھے۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۴..... حضوراقدس ﷺ جب کسی مریض کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اس کو فرماتے:

لا بأس طھور ان شاء اللہ

کوئی ڈر کی بات نہیں، ان شاء اللہ پاکی (وشفاء) نصیب ہوگی۔بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۵ ..... حضوراقدس ﷺ کسی مریض کی عیادت تین دن کے بعد ہی فرماتے تھے۔ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۶..... حضوراقدس ﷺ سے جب کوئی صحابی ملاقات کے لیے حاضر ہوتا اور پھر (ملاقات کے بعد) اٹھ کھڑا ہوتا تو آپ بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے اور اس وقت اس کا ساتھ نہ چھوڑتے جب تک وہ آدمی خود ہی نہ چلا جاتا۔اور جب کوئی صحابی ملاقات کرتا اور آپ ﷺ کا ہاتھ تھامنا چاہتا تو آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیتے اور اس وقت تک نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ خود ہی نہ چھوڑ دیتا تھا۔اور اگر کوئی آدمی

ملاقات کے وقت آپ کا کان اپنی طرف کر لیتا تو آپ کان اس کی طرف کر دیتے اور خود نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ خود ہی نہ چھوڑ دیتا تھا۔(اس طرح وہ راز و نیاز کی برکت حاصل کرتا تھا)۔ابن سعد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۷۔ جب کوئی شخص حضور ﷺ سے ملاقات کرتا تو آپ شفقت کے ساتھ اس پر ہاتھ پھیرتے اور اس کو دعائے خیر کر دیتے۔

نسائی عن حذیفة رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۸۔ حضور ﷺ انصار کی زیارت کو جاتے اور ان کے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے تھے۔

نسائی، ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۹۔ حضور اقدس ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تو آپ ان کو اپنے پاس بٹھاتے اور ان کو کھانے کی کوئی موجود چیز کھجور وغیرہ چبا کر دیتے اور ان کے لیے دعائے خیر فرماتے تھے۔بخاری، مسلم، ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۹۰۔ حضور اقدس ﷺ بچوں پر اور گھر والوں پر سب سے زیادہ رحم فرمانے والے تھے۔ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۹۱۔ حضور ﷺ بے سہارا کمزور مسلمانوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے ان کی زیارت کرتے ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے۔مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن سهل بن حنیف

۱۸۴۹۲۔ حضور اقدس ﷺ (اپنے چچا) حضرت عباس ﷺ کی یوں تعظیم فرمایا کرتے تھے جس طرح بیٹا باپ کی تعظیم کرتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......صحیح وافقہ الذھبی ۳۲۵/۳۔

۱۸۴۹۳۔ حضور اقدس ﷺ حضرت عباس ﷺ کو یوں دیکھتے تھے جس طرح بیٹا باپ کو دیکھتا ہے۔آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کرتے اور آپ کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......المستدرک ۳۳۴/۳۔امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت جزء البانیاس میں غلو کے ساتھ ہے جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کے مثل صحیح روایت منقول ہے اور داؤد راوی اس میں متروک ہے۔

۱۸۴۹۴۔ حضور اقدس ﷺ لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کے لیے ہدیہ کا حکم دیتے تھے۔ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

سلام، مصافحہ اور اجازت

۱۸۴۹۵۔ حضور اقدس ﷺ جب کسی کے گھر کے دروازے پر تشریف لاتے تو دروازے کے روبرو نہ کھڑے ہوتے تھے بلکہ چوکھٹ کے دائیں یا بائیں جانب رک جاتے اور (نکلنے والے کو) السلام علیکم السلام علیکم کہتے۔مسند احمد، ابو داؤد عن عبد اللہ بن بسر

کلام:......ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتاب الادب باب کم مرة یسلم الرجل فی الاستئذان ۵۱۶۴ پر تخریج فرمایا اور امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں بقیہ بن الولید ایک راوی ہے جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔عون ۹۰/۱۴

۱۸۴۹۶۔ حضور اقدس ﷺ دروازے پر دستک ناخنوں کے ساتھ دیا کرتے تھے۔الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۹۷۔ حضور اقدس ﷺ بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کرتے تھے۔بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۹۸۔ حضور اقدس ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو بھی سلام کرتے تھے۔مسند احمد عن جریر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......چونکہ وہ مسلمان عورتیں حضور اقدس ﷺ کو جانتی تھیں اور آپ سے پردہ بھی کرتی تھیں اس لیے آپ ﷺ ان پر سلامتی بھیجتے تھے۔

۱۸۴۹۹۔ حضور ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ملاقات کرتے تو ان کے ساتھ مصافحہ اس وقت تک نہ کرتے تھے جب تک ان کو سلام نہ کر لیں۔

الکبیر للطبرانی عن جندب

۱۸۵۰۰.....حضورﷺ بیعت کرنے میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہ کرتے تھے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۸۵۰۱.....حضور اقدسﷺ کپڑے کے ساتھ عورتوں سے مصافحہ کرتے تھے۔ الاوسط عن معقل بن یسار

فائدہ:.......فداہ ابی وامی حضور اقدسﷺ نے کبھی کسی نامحرم عورت کو نہیں چھوا۔ اوراس روایت کا مطلب ہے کہ آپﷺ پردہ کی آڑ میں ایک کپڑے کا سرا عورتیں پکڑ لیتی تھی اور دوسرا سرا حضورﷺ تھام لیتے تھے یوں آپ عورتوں سے بیعت کرتے اوران سے قول وقرار لیتے تھے۔

العطاس (چھینک)

۱۸۵۰۲.....حضور اکرمﷺ کو چھینک آتی تو آپ اللہ کی حمد کرتے (اور الحمدللہ کہتے) آپ کو یرحمک اللہ کہا جاتا تو آپ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم فرماتے۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۵۰۳.....حضور اقدسﷺ کو چھینک آتی تو ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے۔ اور آواز کو پست رکھتے تھے۔

ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۵۰۴.....حضور اقدسﷺ مسجد میں تیز آواز کے ساتھ چھینکنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

نام اور کنیت

۱۸۵۰۵.....حضور اقدسﷺ کے پاس جب کوئی ایسا شخص حاضر ہوتا جس کا نام آپ کو پسند نہ ہوتا تھا تو اس کا نام بدل دیتے تھے۔

ابن مندہ عن عتبۃ بن عبد

۱۸۵۰۶.....حضور اقدسﷺ جب کوئی برا نام سنتے تو اس کو اچھے نام سے بدل دیتے تھے۔ ابن سعد عن عروۃ مرسلاً

۱۸۵۰۷.....حضورﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی کو اچھے نام اور اچھی کنیت کے ساتھ پکارا جائے۔

مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن قانع، الباوردی عن حنظلۃ بن حذیم

۱۸۵۰۸.....حضور اکرمﷺ برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۵۰۹.....حضور اکرمﷺ کو جب کسی کا نام یاد نہ رہتا تو اس کو یا ابن عبداللہ (اے بندۂ خدا کے بیٹے!) کہہ کر پکارتے۔

ابن السنی عن حارثۃ الانصاری

میت کی تدفین

۱۸۵۱۰.....حضور اکرمﷺ جب کسی میت کو لحد میں اتارتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ وباللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ.

ہم اللہ کے نام سے، اللہ کی مدد کے ساتھ، اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ کی ملت پر اس کو قبر میں اتارتے ہیں۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۵۱۱.....حضور اقدسﷺ جب کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو اکثر خاموش رہتے اور دل ہی دل میں کچھ پڑھتے رہتے۔

ابن المبارک، ابن سعد عن عبدالعزیز بن ابی رواد مرسلا

۱۸۵۱۲... حضور اقدس ﷺ جب کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو آپ پر غم کی کیفیت طاری ہوتی اور اکثر پست آواز میں کچھ پڑھتے رہتے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۱۳... حضور اقدس ﷺ کسی جنازے کی مشایعت فرماتے تو آپ کا رنج وغم بڑھ جاتا کلام کم ہوجاتا اور دل ہی دل میں کثرت کے ساتھ (دعائیں) پڑھتے۔ الحاکم فی الکنی عن عمران بن حصین

۱۸۵۱۴ حضور اکرم ﷺ میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر کھڑے ہوجاتے اور ارشاد فرماتے: اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اللہ سے اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال جواب ہوں گے۔ ابو داؤد عن عثمان رضی اللہ عنہ

نماز جنازہ (اور اصحاب بدر وشجر کی فضیلت)

۱۸۵۱۵ حضور اقدس ﷺ کے پاس جب ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدر اور (شجرہ) صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہوتی تو اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہوئے نو تکبیریں کہتے، اور اگر ایسا جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدر میں یا صلح حدیبیہ میں کسی بھی ایک معرکہ میں شرکت کی ہوتی تو اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہوئے سات تکبیریں کہتے اور اگر ایسا کسی کا کوئی جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدر یا صلح حدیبیہ میں بھی شرکت نہ کی ہوتی تو اس پر چار تکبیریں کہتے۔ (ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

قبروں کی زیارت

۱۸۵۱۶... حضور اقدس ﷺ کا جب قبرستان پر سے گزر ہوتا تو اہل قبرستان کو مخاطب ہو کر یہ دعا پڑھتے:

السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والصالحین والصالحات وانا ان شاء الله بکم لاحقون.

اے (بوسیدہ) گھروں والو! مؤمن مردو اور مؤمن عورتو! مسلمان مردو اور مسلمان عورتو! تم سب پر سلام ہو۔ انشاء اللہ ہم بھی تم لوگوں کے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ابن السنی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۵۱۷... حضور اقدس ﷺ جب قبرستان میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

السلام علیکم ایتها الارواح الفانیة والابدان البالیة والعظام النخرة التی خرجت من الدنیا وهی بالله مؤمنة اللهم ادخل علیهم روحاً منک وسلاماً منا.

اے فناء ہونے والی روحو! بوسیدہ جسمو! ریزہ ریزہ ہوجانے والی ہڈیو! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں نکلے ہو تم سب پر سلام ہو۔ اے اللہ! ان پر اپنی طرف سے رحمت اور ہماری طرف سے سلام نازل فرما۔ ابن السنی عن ابن مسعود

متفرقات

۱۸۵۱۸ حضور اقدس ﷺ اپنے کپڑے سی لیا کرتے تھے، اپنے جوتے گانٹھ لیتے تھے اور وہ تمام کام کرلیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۵۱۹ حضور اقدس ﷺ رات کی تاریکی میں اس طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے اجالے میں دیکھتے تھے۔

البیهقی فی الدلائل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الکامل لابن عدی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۸۵۲۰۔۔۔حضوراکرم ﷺ گھر کے کام کرلیتے تھے اور اکثر سینے پرونے کا کام کرتے تھے۔ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۵۲۱۔۔۔حضوراکرم ﷺ اپنے کپڑے دھولیتے تھے،اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور اپنے کام خود انجام دے لیتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۵۲۲ حضوراکرم ﷺ بری اور شریر قوم کے ساتھ بھی ہنس مکھ اور خوش کلام ہوکر ملتے تھے تاکہ ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عمرو بن العاص

۱۸۵۲۳۔۔۔حضوراقدس ﷺ (اپنی بیوی کی) زبان کو چوستے تھے۔الترفقی فی جزءہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کتاب الشمائل......ازقسم الافعال

جس کو شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''جمع الجوامع'' میں ذکر فرمایا۔

باب فی حلیۃ ﷺ......آپ ﷺ کے حلیہ مبارکہ کا بیان

۱۸۵۲۴۔۔۔(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک راہب کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آیا اور اس نے حضرت ابوبکر صدیق ﷛ کے گھر کا ٹھکانہ پوچھا۔اس کو گھر کی رہنمائی کردی گئی۔راہب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر بولا: مجھے نبی (کریم ﷺ کا حلیہ مبارک) بیان کرو۔حضرت ابوبکر صدیق ﷛ نے ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قامت،آپ کی رنگت سرخی مائل گوری تھی۔آپ کے بال قدرے گھنگھریالے تھے۔ناک لمبی اور ستواں تھی۔پیشانی کشادہ و فراخ تھی۔رخسار ہموار اور خوبصورت تھے۔ابروئیں باریک اور لمبی تھیں۔آنکھوں کی سفیدی سفید اور سیاہی انتہائی سیاہ تھی۔سامنے کے دانت قدرے کشادہ تھے۔آپ کی گردن مبارک گویا چاندی کی صراحی تھی۔دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔

حضوراقدس ﷺ کا یہ حلیہ مبارک سن کر راہب (نے اسلام قبول کرلیا اور) بولا:

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ

پھر وہ سابق راہب بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔الزوزنی،عبدالرزاق

۱۸۵۲۵۔۔۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ ہموار رخساروں والے (کتابی چہرے کے مالک) تھے۔ابن عساکر

۱۸۵۲۶ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ اقدس کامل چمکتے چاند کی ٹکیہ تھا۔

ابونعیم فی الدلائل

۱۸۵۲۷۔۔۔ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ تشریف لائے تو آپ کے بالوں کی چار مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۲۸۔۔۔قتادہ عن مطرف عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند کے ساتھ مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

حضوراقدس ﷺ کو سیاہ عمامہ مبارک ہدیہ میں آیا۔آپ ﷺ نے وہ عمامہ پہنا اور پوچھا: اے عائشہ تم کو یہ مجھ پر کیسا لگ رہا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے چہرے پر اس کا حسن کس قدر بڑھ گیا ہے۔اس کی سیاہی آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی پر اور آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی اس کی سیاہی پر خوب خوب کھل رہی ہے۔یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس میں مزین ہوکر لوگوں کے درمیان پہنچ گئے۔ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۵۲۹ حضرت عائشہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ارشاد فرماتی ہیں: حضور اقدس ﷺ کا چہرۂ اقدس بالکل (لٹھے کی طرح) سفید نہ تھا بلکہ آپ کا چہرہ خوبصورت چمکدار رنگت والا تھا۔ ابن جریر

۱۸۵۳۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ خوبصورت بالوں والے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۳۱ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حضور اقدس ﷺ خوبصورت چوڑی اور دراز کلائیوں والے، لمبی پلکوں والے اور جوڑے کاندھے والے تھے۔ پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے اور پورے سراپا کے ساتھ مڑ جاتے تھے۔ لغو اور بے کار باتوں سے کوسوں دور رہنے والے اور بازاروں میں شور وشغب سے اجتناب فرمانے والے تھے۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، البیھقی فی الدلائل

۱۸۵۳۲ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر گوشت ہتھیلیوں اور پر گوشت قدموں والے حسین وجمیل چہرے کے مالک تھے۔ آپ کے بعد میں نے کوئی ایسا حسین وجمیل انسان نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ (میانہ قد وقامت کے باوجود) جب بھی کسی کے ساتھ چلتے تو اس سے لمبے معلوم ہوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان تکیہ لگائے ہوئے رونق افروز تھے کہ ایک دیہاتی شخص آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا: تم میں سے عبدالمطلب کی اولاد کون ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ سفید وسرخ رنگت والے جو ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ اور واقعی رسول اللہ ﷺ خالص سفید مائل بہ سرخی رنگت والے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۴...... ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسین جسم والے تھے اور آپ کے جسم میں زائد (اور فالتو) گوشت پوست نہ تھا۔ بال قدرے گھنگھریالے اور قدم مبارک بچھے ہوئے اور ہموار تھے۔ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کے جامع صفات

۱۸۵۳۵... ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ذات میں شاندار اور لوگوں کے نزدیک بھی بڑے رتبے والے انسان تھے۔ آپ کے رخ اقدس سے چودھویں کے چاند کی طرح کرنیں پھوٹتی تھیں۔ میانہ قد سے قدرے طویل قامت تھے اور بالکل لمبے قد والے نہ تھے، سر مبارک بڑا تھا۔ سر کے بال قدرے گھنگھریالے تھے۔ بالوں میں از خود مانگ نکل آتی تو نکال لیتے ورنہ جب کنگھی میسر ہوتی تو اس وقت نکال لیتے۔ آپ کے بال کانوں کی لو سے لمبے تھے۔ آپ کا رنگ نہایت چمکدار تھا اور آپ کی پیشانی فراخ اور کشادہ تھی۔ آپ کی ابروئیں باریک، لمبی، گھنی اور ایک دوسرے سے جدا تھیں۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھڑک اٹھتی تھی۔ آپ کی ناک لمبی تھی اور اس سے خوبصورتی کی وجہ سے کرنیں پھوٹتی محسوس ہوتی تھیں۔ جس کی وجہ سے غور سے نہ دیکھنے والے کو ناک لمبی معلوم ہوتی تھی۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے رخسار نرم وہموار تھے لٹکے ہوئے گوشت والے نہ تھے۔ آپ کا دہن مناسب حد تک کشادہ تھا آپ کے دندان سامنے والے قدرے کشادہ کشادہ تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی پتلی اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی گردن مبارک خوبصورتی میں خالص چاندی کی مورتی جیسی گردن تھی۔ آپ کے تمام اعضاء مناسب، پر گوشت اور گٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کا سینہ اور پیٹ دونوں برابر تھے۔ آپ کا سینہ چوڑا اور کشادہ تھا۔ دونوں کاندھوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا۔ آپ کے جوڑ جوڑ پر گوشت، مضبوط، بالوں سے عاری اور خوبصورت تھے۔ لبہ (حلق) سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ اس کے علاوہ پستان اور شکم مبارک بالوں سے صاف تھا۔ بازوؤں اور شانوں پر کچھ کچھ بال تھے۔ اور آپ کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ دراز کلائیاں اور کشادہ ہتھیلیوں والے تھے۔ ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ (مخروط اور) لمبی انگلیاں تھیں۔ پاؤں کے پنجوں اور ایڑیوں کے درمیان تلوے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے جو چلتے وقت زمین پر نہ پڑتے تھے۔ دونوں پاؤں یوں ہموار اور چکنے تھے کہ پانی ان پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ جب آپ چلتے تھے تو قدم مبارک قوت سے اکھاڑتے تھے۔ اور نرمی کے ساتھ چلتے تھے، کشادہ کشادہ قدم اٹھاتے تھے۔ جب چلتے تو یوں محسوس ہوتا گویا اوپر سے نیچے

اتر رہے ہیں۔ جب آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔آپ کی نگاہیں پست رہتی تھیں۔آسمان کی نسبت زمین پر نظریں زیادہ مرکوز رہتی تھیں۔آپ کا زیادہ سے زیادہ دیکھنا ایک لحہ کو ملاحظہ فرمانا ہوتا تھا (کسی کو گھور کر مسلسل نہیں دیکھتے تھے) اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے چلتے تھے۔جو ملتا اس کو پہلے خود سلام کرتے تھے۔حضور ﷺ مسلسل رنجیدہ اور دائمی فکر میں غرق رہتے تھے، آپ کو (کسی پل) راحت و آرام نہ تھا۔آپ ﷺ بغیر حاجت کے بات چیت نہ فرماتے تھے۔اکثر اوقات خاموشی کے ساتھ رہتے تھے۔خوش مزاجی کے ساتھ بات شروع کرتے اور ختم کرتے تھے۔جامع کلام کیا کرتے تھے۔ایسا واضح اور صاف ستھرا کلام فرماتے تھے کہ اس میں کوئی فالتو بات ہوتی تھی اور نہ وہ اتنی مختصر ہوتی تھی کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔نرم اخلاق والے تھے، سخت خو تھے اور نہ کسی کی اہانت کرنے والے تھے۔نعمت کی قدر کیا کرتے تھے خواہ وہ معمولی سی کیوں نہ ہو۔کسی نعمت میں کوئی عیب نہ نکالتے تھے کھانے پینے کی چیزوں میں نہ زیادہ تعریف کرتے تھے اور مذمت تو بالکل نہ کرتے تھے۔دنیا آپ کو غصہ میں نہ لا سکتی تھی اور نہ آپ کو دنیا سے کوئی سروکار تھا۔جب حق کے ساتھ کوئی ظلم ہوتا تو پھر کوئی آپ کو پہچان نہ سکتا تھا اور نہ اس وقت آپ کے غصہ کے آگے کوئی چیز ٹھہر سکتی تھی۔جب تک آپ حق کی خاطر بدلہ نہ لے لیتے حق کا دفاع نہ فرما لیتے آپ کے غضب کا یہی حال رہتا۔لیکن حضور اقدس ﷺ اپنی ذات کے لیے کبھی کسی پر غصہ ہوتے تھے اور نہ اس کے لیے انتقام لیتے تھے۔حضور اقدس ﷺ جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی کے ساتھ اشارہ فرماتے تھے۔جب کسی چیز میں عجب مبتلا ہوتے تو اس کو بدل ڈالتے اور جب بات کرتے تو (دلائل کے ساتھ) اس کو مؤکد اور منسوب کرتے۔بات فرماتے وقت بائیں انگوٹھے کو دائیں ہتھیلی پر مارتے (اور اس سے بات کی پختگی مقصود ہوتی تھی) جب غصہ ہوتے تو اعراض برتتے۔جب خوش اور مسرور ہوتے تو نگاہیں جھک جاتی تھیں۔ہنسنے کی زیادہ سے زیادہ حد مسکراہٹ ہوتی تھی۔(سخاوت میں) بادلوں کی طرح برستے تھے۔جب گھر تشریف لے جاتے تو اپنے اوقات کو تین حصوں میں منقسم فرما لیتے تھے۔ایک حصہ اللہ کے لیے، ایک حصہ گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنی راحت و آرام کے لیے وقف کر لیتے تھے۔پھر اپنے حصہ میں سے بھی کچھ وقت لوگوں کے لیے نکال لیتے تھے۔اور یہ خاص وقت عام لوگوں کی بھلائی کے لیے خرچ کرتے۔حضور اکرم ﷺ عام لوگوں سے بچا کر کچھ ذخیرہ اندوزی نہ کرتے تھے۔امت کے لیے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا یہ پہلو بہت خاص تھا کہ آپ نے اپنے مال اور جان کو ان کے لیے وقف فرما دیا تھا۔اور جو شخص دین میں جس قدر فضیلت کا حامل ہوتا تھا وہ اسی قدر زیادہ آپ کی عنایات کا مرکز ہوتا تھا۔ان میں سے کوئی ایک آدھ حاجت والا ہوتا، کوئی دگنی حاجت و ضروریات کا محتاج ہوتا اور کچھ لوگوں کی حاجتیں اور ضرورتیں بہت زیادہ ہوتی تھیں۔چنانچہ آپ ﷺ ان سب کی حاجات کو روا فرماتے اور ان کو پورا کرنے کا بندوبست فرماتے تھے۔

لوگوں سے پوچھ پوچھ کر ان کے مسائل حل فرماتے اور ان کو یہ بھی فرماتے کہ تم میں سے جو حاضر باش ہیں وہ غائب اور غیر موجودوں کو خبر پہنچائیں اور جو ان میں سے حاجت مند ہیں ان کی حاجتیں میرے سامنے لائیں ارشاد فرماتے کہ جس شخص نے کسی حاجت مند کی حاجت کو بادشاہ تک پہنچایا جس کو وہ خود نہ پہنچا سکتا تھا تو اللہ پاک اس حاجت پہنچانے والے کو قیامت کے دن ثابت قدم رکھیں گے۔بشرطیکہ وہ بادشاہ کے سامنے صرف حاجت مند کی حاجت ہی کو ذکر کرے۔اور اس کی حاجت کے سوا کچھ اور قبول نہ کرے۔ایسے لوگ اپنے پیچھے والوں کے لیے گویا چارے پانی وغیرہ کی تلاش میں نکلنے والے ہیں اور ان میں طبیعتوں کے سوا کچھ فرق نہیں ہے۔وہ لوگ درحقیقت اپنے لوگوں کے لیے رہنما ہیں۔

حضور اقدس ﷺ اپنی زبان کے موتیوں کو خزانہ کرتے تھے ہاں مگر جہاں کسی کی مدد مقصود ہوتی تھی وہاں ان موتیوں کو نچھاور کرتے تھے۔

آپ ﷺ لوگوں کے دلوں کو محبت کے رشتے میں جوڑتے تھے۔ان کو تفرقہ میں پڑنے سے بچاتے تھے۔

حضور ﷺ قوم کے سردار کی عزت و تکریم فرماتے تھے اور اسی کو ان پر دوبارہ سردار مقرر فرما دیتے تھے۔لوگوں کو تکلیف اور اذیت سے بچاتے اور ان کی حفاظت و چوکیداری فرماتے تھے اور کسی کے ساتھ بد خلقی یا سختی سے پیش نہ آتے تھے۔اپنے اصحاب کی خبر گیری کرتے تھے۔

لوگوں سے ان کے مشاغل و مصروفیات کو پوچھتے رہتے تھے۔اچھے اور بھلے مانس کی تحسین اور اچھائی کرتے اس کو تقویت پہنچاتے۔بد کو برائی سے ڈانٹتے اس کو برائی میں پڑنے سے کمزور کرتے۔اعتدال کو سامنے رکھتے، اختلاف سے اجتناب برتتے تھے۔کبھی غافل

وبے پروانہ ہوتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں لوگ غفلت کا شکار نہ ہو جائیں برائی کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ بہر حال آپ کے ہاں انجام کو پہنچتا تھا۔ حق سے کوتاہی برتتے اور نہ اس سے تجاوز کرتے تھے۔ لوگوں میں شریف اور عمدہ لوگ آپ کے قریب ترین رہتے تھے۔ آپ کے ہاں سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہوتا تھا جو سب کے لیے زیادہ خیر خواہ اور نفع رساں ہوتا۔ اور آپ کے نزدیک عظیم ترین شخص وہ ہوتا تھا جو لوگوں کے ساتھ غمخواری برتنے والا اور ان کے دکھ سکھ بانٹنے والا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ اپنی نشست و برخاست صرف خدا کو یاد کرنے والوں کے پاس رکھتے تھے۔ اِدھر اُدھر خود بیٹھتے تھے اور نہ اپنے اصحاب کو بیٹھنے دیتے تھے۔ جب کسی منعقد مجلس میں پہنچتے تو جہاں بیٹھنے کی جگہ ملتی بیٹھ جاتے تھے اور دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ اپنی مجلس کے سارے شرکاء کو ان کی عزت و مرتبہ دیتے تھے چنانچہ کوئی شخص یہ گمان نہ کر سکتا تھا کہ فلاں شخص حضور ﷺ کے نزدیک مجھ سے زیادہ عزت و مرتبہ والا ہے۔ جو کوئی شخص آپ کے پاس آ کر بیٹھتا یا کسی ضرورت کے تحت آپ کے پاس آتا تو آپ اپنے آپ کو اس کے ساتھ روکے رکھتے حتیٰ کہ وہ خود ہی خوشدلی کے ساتھ لوٹ جاتا۔ جو کوئی شخص کسی حاجت کا آپ سے سوال کرتا اس کو رد نہ فرماتے اور اس کی حاجت پوری نہ فرما سکتے تو نرمی و محبت کے میٹھے بول کے ساتھ اس کو جواب دیتے۔ سب لوگ آپ کے ہاں سے فراخی و کشادگی اور اچھے اخلاق کا برتاؤ پاتے تھے۔ جس کے نتیجے میں آپ ان کے شفیق باپ اور وہ آپ کے بیٹے بن گئے تھے۔ حقیقت میں تمام لوگ آپ کے ہاں برابر رتبہ والے تھے۔ حضور اقدس ﷺ کی مجلس بردباری، شرم و حیاء، صبر اور امانت داری کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ آپ کی مجلس میں آواز بلند ہوتی تھی اور نہ کسی کی عزت پر آنچ آتی تھی اور نہ کسی کی لغزش پر نوک جھونک ہوا کرتی تھی، سب لوگ تقویٰ و تواضع کے ساتھ باہم برابری، ہمدردی و غم خواری کا برتاؤ کرتے تھے۔ سب لوگ بڑے کی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹے پر شفقت کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ ہمیشہ کشادہ روئی اور نرم اخلاق کے ساتھ ملتے جلتے تھے۔ نرم گوشہ اور نرم رویہ رہتے تھے۔ آپ ﷺ بد خلق نہ تھے، نہ سخت خو تھے، نہ شور و شغب کرنے والے، نہ فحش بات کرنے والے تھے، نہ عیب لگانے والے تھے اور نہ خوش آمد و مدح کرنے والے تھے۔ حضور اکرم ﷺ ناپسند چیزوں سے غفلت برتتے تھے۔ کوئی امید و آس رکھنے والا آپ سے ناامید نہ ہوتا تھا۔ اور نہ ناکام ہو کر واپس لوٹتا تھا۔ لوگوں کو تین باتوں میں آزاد چھوڑ دیا تھا۔ یعنی کسی کی مذمت کرتے تھے اور نہ اس کو عار دلاتے تھے نہ کسی کی بری بات کی ٹوہ میں رہتے تھے اور ہمیشہ اسی موضوع میں گفتگو فرماتے تھے جس میں کسی ثواب کی امید ہوتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کلام ارشاد فرماتے تو حاضرین مجلس اپنے سروں کو جھکا لیتے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جب حضور اقدس ﷺ بات کرتے تو سب خاموش ہو جاتے اور جب آپ خاموش ہوتے۔ تب ہی لوگ اپنی بات کرتے۔ حاضرین مجلس آپ کی موجودگی میں کسی بات پر تنازع نہ کرتے تھے۔ جو کوئی آپ کی خدمت میں کوئی بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے جب تک وہ فارغ نہ ہو۔ سب کی بات آپ کے ہاں بڑے کی بات ہوتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ اس بات پر ہنستے تھے جس پر دوسرے ہنستے تھے۔ اور اس پر تعجب فرماتے تھے جس پر دوسرے تعجب فرماتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ غریب کی بات پر صبر کرتے خواہ وہ بولنے میں ظلم کرتا اور آپ کے اصحاب اس کو آپ کے پاس سے کھینچتے، آپ ان کو فرماتے جب کوئی حاجت والا اپنی حاجت کا سوال کرے تو (اس کو زجر و تنبیہ کے بجائے) صحیح بات کی طرف رہنمائی کرو۔ حضور اقدس ﷺ کسی سے تعریف کو قبول نہ فرماتے تھے ہاں مگر اس شخص سے جو کسی احسان کا بدلہ اتارنا چاہتا۔ آپ ﷺ کسی کی بات کو کاٹتے نہ تھے حتیٰ کہ وہ (خود ہی بات پوری کر لیتا) یا ناجائز بات کرتا تب آپ اس کو منع فرما دیتے یا اٹھ کھڑے ہوتے۔

حضور ﷺ چار چیزوں پر سکوت فرماتے تھے: علم، حذر (احتیاط)، تدبر اور فکر (ان چار چیزوں کی سوچ میں خاموش رہتے تھے) تدبر تو لوگوں کو دیکھنے اور سننے میں فرماتے تھے، فکر دنیا کی فانی چیزوں اور آخرت کی باقی چیزوں میں فرماتے تھے۔ اور بردباری اور صبر کا آپ کو خزانہ نصیب ہوا تھا پس کوئی شی آپ کو کمزور کر سکتی تھی اور نہ آپ کو اکتاہٹ اور جھنجھلاہٹ صبر چھوڑنے پر مجبور کر سکتی تھی۔ احتیاط آپ کو چار چیزوں میں ملی تھی۔ اچھی چیز کو لینے میں تاکہ اس کی اقتداء و پیروی کی جائے، برائی کو چھوڑنے میں تاکہ اس سے روکا جائے، امت کی اصلاح میں اپنی رائے میں احتیاط کرنا اور امت کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی جمع کرنا۔

ترمذي في الشمائل، الرؤياني، الكبير للطبراني، البيهقي في الدلائل، شعب الايمان للبيهقي، ابن عساكر

۱۸۵۳۶......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کسی قدر گھنگھریالے بالوں والے تھے۔ آپ کے بال نہ تو بہت ہی سخت گھنے تھے اور نہ بالکل لمبے سیدھے۔ ترمذی فی الشمائل

۱۸۵۳۷......جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر بال تھے۔ البیھقی فی الدلائل

۱۸۵۳۸......جہضم بن ضحاک سے مروی ہے کہ میں نے عداء رضی اللہ عنہ بن خالد سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے عرض کیا حضور ﷺ کے اوصاف بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا: حضور ﷺ خوبصورت مونچھ (اور ڈاڑھی) والے تھے۔
الکبیر للطبرانی، ابن عساکر

۱۸۵۳۹......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا یہ تو ہرقل کا دینار ہے۔
عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۵۴۰......حسن رحمۃ اللہ علیہ حضرت سمرہ بن جندب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا آپ پر یمنی چادر پڑی ہوئی تھی میں آپ کو اور چاند کو دیکھنے لگا آخر آپ ﷺ میری آنکھوں میں چاند سے زیادہ مزین نظر آئے۔
(ابن عساکر) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت جابر بن سمرہ سے محفوظ ہے۔

۱۸۵۴۱......جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑے میں دیکھا اس کے بعد میں نے آپ سے زیادہ کسی کو حسین نہیں دیکھا۔ ابن شاھین فی الافراد، ابن عساکر

۱۸۵۴۲......حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھری ہوئی پنڈلیوں والے اور بھرے ہوئے قدموں والے تھے میں نے آپ سے زیادہ کوئی حسین شخص نہیں دیکھا۔ الرؤیانی، ابن عساکر

۱۸۵۴۳......جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کھلی ہوئی چاندنی رات میں دیکھا آپ کے جسم پر سرخ جوڑا میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو آخر آپ ﷺ میری آنکھوں میں چاند سے زیادہ حسین بچ گئے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۵۴۴......جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کے (اگلے حصے) اور ڈاڑھی کے بال الجھا رکھے تھے پھر آپ نے بالوں میں تیل لگایا اور کنگھی کی تو آپ کے بالوں کی کیفیت واضح نہیں ہوئی۔ پھر جب بال پراگندہ اور چکٹ گئے تو بال واضح ہو گئے اور کھل گئے تب میں نے جانا کہ حضور اکرم ﷺ کے داڑھی اور سر میں بہت زیادہ بال ہیں۔ اور میں نے آپ کے شانۂ اقدس کے اوپری حصہ میں کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جو آپ کے جسم سے مشابہت رکھتی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۵......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ کے بال یہاں تک آرہے ہیں۔ پستانوں پر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۵۴۶......حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑے میں بالوں کو سنوارا ہوا دیکھا پس میں نے پھر آپ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۷...... حضرت براء ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (سرخی مائل) بہت سفید رنگت والے، گھنے بالوں والے تھے آپ کے بال آپ کے شانوں کو چھوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۴۸......ابوالاسحاق سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح لوہے جیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ چاند جیسا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۹......حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم سے زیادہ حسین بالوں والا اور زیادہ خوبصورت دو سرخ جوڑوں میں کوئی اور نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کا قد مبارک

۱۸۵۵۰... حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ حسین ومعتدل جسم کے مالک تھے۔ نہ بالکل لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد بلکہ میانہ قد والے (اور ہمیشہ عام لوگوں سے زیادہ قد آور معلوم ہوتے تھے) (سفید رنگت میں) گندم گوں (سرخی مائل) رنگت والے تھے۔ آپ کے بال مبارک قدرے گھنگھریالے تھے جب آپ چلتے تو آگے کو کسی قدر جھکے ہوئے چلتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۵۱... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی کوئی چیز حضور ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوئی خواہ وہ ریشم ہو یا دیباج اور نہ میں نے کبھی کوئی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی سونگھی مشک ہو یا عنبر۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۵۲... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ (سفید رنگت والے مائل بہ) گندم گوں رنگت تھے۔

مسند ابی یعلی وابن جریر

۱۸۵۵۳... حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ (چمکدار) سفید رنگت والے تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۴... حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ میانہ قد وقامت والے تھے، نہ لمبے اور نہ کوتاہ قد تھے۔ حضور ﷺ کے بال کانوں تک تھے، نہ بالکل سخت چھلے دار تھے۔ اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ (سفید رنگت والے) گندم گوں تھے۔ جب چلتے تھے تو گویا آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۵۵۵... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ڈھانچے والے تھے، سب سے زیادہ خوبصورت چہرے والے تھے، سب سے زیادہ اچھے رنگ والے تھے۔ سب سے زیادہ اچھی خوشبو والے تھے اور سب سے زیادہ اچھی ہتھیلی والے تھے۔ آپ کے (جمہ) بال کانوں کی لو تک تھے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے رخساروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا آپ کی ڈاڑھی یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔ جب چلتے تھے آگے کو کسی قدر جھک کر چلتے تھے۔ درمیانے قد وقامت کے مالک تھے، نہ بالکل لمبے تھے اور نہ بالکل کوتاہ قد، آپ کی سفید رنگت مائل بہ گندمی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۶... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بال کانوں کی آدھی لو تک چھوڑ رکھے تھے اور جب آپ چلتے تھے تو گویا ٹیک لگا کر آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۷... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید، داڑھی گھنی، سر بڑا، ناک کی طرف والے گوشہ چشم سرخ، پلکیں گھنی، ہاتھ پاؤں اور پنڈلیاں بھری ہوئیں، سینے سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر، قد میانہ، طویل نہ کوتاہ اور قدرے لمبے تھے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا۔ جب چلتے تھے تو قدم قوت سے اٹھاتے تھے گویا کسی بلندی پر چڑھ رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی حسین دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

دست مبارک کا نرم ہونا

۱۸۵۵۸... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا۔ اور نہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی اچھی خوشبو سونگھی میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں دس سال رہا۔ آپ نے مجھے کبھی نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے تھے:

اللہ پاک نے ہر نبی کو سفید اور خوبصورت چہرے والا بنا کر بھیجا نیز عالی حسب ونسب اور عمدہ آواز والا بنا کر بھیجا۔ تمہارے نبی ﷺ بھی سفید اور خوبصورت چہرے والے، اعلیٰ حسب ونسب والے اور عمدہ آواز والے تھے۔ آپ ﷺ قراءت کھینچ کر ترتیل کے ساتھ فرماتے تھے اور ترجیع (ایک ہی وقت میں ایک ہی آیت کو مختلف آوازوں اور قراءتوں) میں نہیں پڑھتے تھے۔

ابن مردویه، ابوسعید الاعرابی فی معجمه، الخرائطی فی اعتلال القلوب

۱۸۵۶۰۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

حضور ﷺ پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو رحلت فرما گئے۔ جمعرات کی صبح کو اچانک ایک بوڑھا راہب عالم ہمارے پاس آیا اور بولا میں بیت المقدس کے علماء سے تعلق رکھتا ہوں۔ پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے علی! مجھے رسول اللہ ﷺ کی صفات یوں بیان کرو گویا میں آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

حضرت علی ﷛ نے ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نہ بالکل لمبے اور نہ کوتاہ قد تھے بلکہ عام لوگوں سے زیادہ قد آور تھے۔ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ گھنگھریالے بالوں والے تھے، آپ کے بال کانوں کی لو تک جا رہے تھے، ہموار پیشانی والے اور ہموار رخساروں والے، ملی ہوئی بھنوؤں والے۔ آپ کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ (سیدھی انگلیوں اور سیدھے ناخنوں والے تھے) ناک کا بانسہ بلند تھا۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ سامنے کے دانتوں میں کشادگی تھی۔ داڑھی گھنی تھی۔ آپ کی گردن چاندی کی صراحی جیسی تھی۔ آپ کی ہنسلیوں میں گویا سونا چلتا تھا۔ آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا تھا۔ ہاتھ اور پاؤں بھرے بھرے تھے سینے پر جو بالوں کی لمبی لکیر تھی اس کے علاوہ کمر اور پیٹ پر بال نہ تھے آپ کے منہ سے مشک کی خوشبو پھوٹتی تھی۔ آپ ﷺ جب کھڑے ہوتے تو فضیلت وشرافت میں سب پر حاوی ہو جاتے تھے۔ جب چلتے تھے تو گویا کسی چٹان سے پاؤں اکھاڑ رہے ہیں (یعنی قوت سے قدم اٹھاتے تھے سستی وکاہلی سے قدم کھینچتے نہ تھے) جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے جب نیچے اترتے تو محسوس ہوتا گویا کسی نشیبی وادی میں اتر رہے ہیں تمام انسانوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ اخلاق والے تھے۔ آپ کا ہاتھ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھا۔ آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی نہیں گذرا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی بھی آسکتا ہے۔

یہ اوصاف سن کر اسرائیلی عالم بولا: اے علی! میں نے تورات میں بھی آخری نبی کی یہی نشانیاں پڑھی ہیں۔ پس میں یقین کے ساتھ کلمۂ اسلام پڑھتا ہوں۔

لا اله الا الله محمد رسول الله۔ رواه ابن عساکر

۱۸۵۶۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ ایک دن میں یمن میں لوگوں کو خطبہ دے رہا تھا۔ یہود کا ایک عالم کھڑا ہوا، اس کے ہاتھ میں کچھ دستاویزات تھیں اور وہ ان کو دیکھ رہا تھا: پھر وہ بولا: (اے علی!) ہم کو ابوالقاسم (ﷺ) کے اوصاف بیان کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہنا شروع کیا:

حضور اقدس ﷺ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ بہت لمبے۔ آپ کے بال مبارک نہ سخت چھلے دار تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ آپ قدرے گھنگھریالے اور سیاہ بالوں والے تھے۔ آپ ﷺ کا سر اقدس بڑا تھا۔ سفید رنگت سرخی کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ چوڑے اور دراز بازوؤں والے تھے۔ ہاتھ پاؤں گوشت سے بھرپور تھے۔ حلق کے نیچے ہڈی سے لے کر ناف تک بالوں کی لمبی اور باریک سی لکیر تھی۔ آپ کی پلکیں لمبی (اور گھنی) تھیں بھنوئیں ملی ہوئی تھیں۔ پیشانی سیدھی اور ہموار تھی۔ دونوں شانوں (کندھوں) کے درمیان فاصلہ تھا۔ چلتے تو گویا (جھکے ہوئے) نیچے کو اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر خاموش ہوئے تو یہودی عالم نے کہا: اور کچھ بھی بیان کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فی الحال میرے ذہن میں یہی تھا

یہودی عالم نے کہا: آپ کی آنکھوں میں کچھ کچھ سرخی تھی۔ آپ کی ڈاڑھی خوبصورت (اور بھری ہوئی) تھی۔ حسین دہانہ تھا، کان مکمل (اور حسین تھے) پورے متوجہ ہوتے اور پورے مڑتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اللہ کی! یہ بھی آپ کی صفات تھیں۔ عالم بولا: اور کچھ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اور کیا:؟ عالم بولا: آپ حیادار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو میں نے کہا تھا کہ آپ قدرے جھکے ہوئے چلتے تھے گویا نیچے کو اتر رہے ہیں۔ یہودی عالم بولا: یہ صفات میں نے اپنے آباء واجداد کی دستاویزات میں آخری نبی کی پائی ہیں نیز ہم نے یہ بھی لکھا دیکھا ہے کہ وہ نبی اللہ کے حرم، اللہ کے امن کی جگہ اور اس کے گھر کے پاس نبی بنا کر بھیجے جائیں گے پھر وہ دوسرے حرم کی طرف ہجرت کریں گے جس کو وہ خود حرم قرار دیں گے اور اس کی حرمت بھی اللہ کے حرم کے برابر ہوگی۔ نیز ہم نے یہ بھی لکھا پایا ہے کہ آپ ایسی قوم کی طرف ہجرت کریں گے جو آپ کے مددگار وانصار ہوں گے اور عمرو بن عامر کی اولاد ہوں گے۔ وہ کھجوروں کے باغات والے ہوں گے اور ایسی سرزمین میں فروکش ہوں گے جہاں ان سے پہلے یہود بھی آباد ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں ہاں یہی ہمارے اللہ کے رسول ہیں۔ یہودی عالم بولا: پس میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں، اللہ کے رسول ہیں اور وہ تمام انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ پس میں اسی (دین اسلام) پر زندگی گزاروں گا اور اسی پر مروں گا اور ان شاء اللہ اسی (دین) پر اٹھایا جاؤں گا۔

ابن سعد، ابن عساکر

۱۸۵۶۲.... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ صاف شفاف رنگت اور گھنی ڈاڑھی والے تھے۔ البیھقی فی الدلائل

۱۸۵۶۳.... نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف (حلیہ) بیان فرمائے۔ ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد۔ آپ سفید رنگت مائل بہ سرخی والے تھے۔ بڑا سر اور گھنی ڈاڑھی تھی۔ آپ کثیر اور لچھے دار بالوں والے تھے۔ ہاتھ پاؤں پر گوشت تھے۔ بازو اور کلائیاں چوڑی، دراز اور پر گوشت تھیں۔ سینے پر بالوں کی لمبی لکیر تھی جب چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور تھوڑا جھک کر چلتے تھے گویا کسی نشیب میں اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی (حسین وجمیل) شخص دیکھا۔ ابن جریر، البیھقی فی الدلائل، مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۵۶۴.... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سرخی سے ملا ہوا سفید رنگ تھا۔ آپ کی آنکھوں کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں۔ پلکیں دراز تھیں۔ آپ کا قد بہت لمبا نہ تھا بلکہ عام لوگوں سے قدرے لمبے تھے۔ جو شخص آپ کو دیکھتا حیران ہو جاتا تھا۔ آپ کے بال کسی قدر گولائی لیے ہوئے تھے۔ آپ چوڑے چکلے کاندھے والے تھے۔ آپ کے سینے میں بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ ہاتھ پاؤں کا گوشت بھرا ہوا تھا۔ آپ کا پسینہ موتیوں کے دانے محسوس ہوتے تھے۔ جب چلتے تو کچھ جھک کر چلتے تھے گویا اوپر سے نیچے کو اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ جیسا کوئی حسین نہیں دیکھا نہ پہلے نہ بعد میں۔ ابن جریر، البیھقی فی الدلائل، ابن عساکر

شمائل نبوی کا بیان

۱۸۵۶۵ یوسف بن مازن راسبی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کیجئے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ سرخی مائل گوری رنگت والے تھے۔ آپ بڑے سر، روشن پیشانی، سامنے کے کشادہ دانت اور دراز پلکوں کے مالک تھے۔ بہت لمبے نہ تھے اور نہ کوتاہ قد، بلکہ قدرے دراز قد تھے۔ جب قوم کے ساتھ تشریف لاتے تو سب سے وجیہہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے۔ ہاتھ پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ چلتے وقت قوت سے قدم اٹھاتے تھے۔ اور نشیب میں اترتے ہوئے محسوس ہوتے تھے اور پسینہ آپ کے چہرے پر چمکتے ہوئے موتیوں جیسا لگتا تھا۔ البیھقی فی الدلائل، ابن عساکر

۱۸۵۶۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم ﷺ کی صفت کے بارے میں سوال کیا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور اقدس ﷺ سفید رنگت والے قدرے سرخی مائل تھے۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی اور نہایت سیاہ تھیں۔ آپ کے بال سیدھے (اور قدرے خمدار) تھے جو کانوں کی لو کو چھوتے تھے۔ سینے پر ناف تک بالوں کا باریک خط تھا۔ آپ کے رخسار نرم و نازک تھے۔ ریش مبارک گنجان اور گھنی تھی۔ آپ کی گردن چاندی کی صراحی کی مانند تھی۔ آپ کے سینے پر بالوں کے خط کے سوا سینے اور پشت پر مزید بال نہ تھے۔ ہاتھ پاؤں پُرگوشت تھے۔ جب چلتے تھے گویا پشت کی طرف اتر رہے ہیں اور پاؤں گویا چٹان سے اٹھا رہے ہیں۔ (یعنی اٹھا اٹھا کر رکھ رہے ہیں نہ کہ ہموار زمین پر گھسیٹ رہے ہیں) آپ ﷺ جب کسی طرف متوجہ ہوتے تھے تو پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کے چہرے پر پسینہ چمکتے موتی محسوس ہوتے تھے۔ آپ کے سینے کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی محسوس ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قامت، نہ عاجز و کمزور اور نہ گھٹیا انسان تھے بلکہ میں نے آپ جیسا عظیم انسان پہلے دیکھا اور نہ بعد میں کبھی دیکھا۔

البیھقی فی الدلائل، ابن عساکر

۱۸۵۶۷.....یوسف بن مازن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کہ نبی کریم ﷺ کا حلیہ (کیسا تھا؟) ہمیں بیان فرمادیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے (اور نہ کوتاہ قد) بلکہ میانہ قد سے قدرے اونچے تھے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو تمام لوگوں (سے وجیہہ اور قد آور محسوس ہوتے تھے اور سب پر چھا جاتے تھے۔ انتہائی صاف ستھری گوری رنگت والے تھے۔ سر بڑا، روشن پیشانی، دانت باریک، آبدار، سفید اور سامنے والے دانت کچھ کھلے کھلے تھے۔ پاؤں اور ٹخنے گٹھے ہوئے تھے۔ جب چلتے تھے تو مضبوطی کے ساتھ چلتے تھے گویا نیچے کو اتر رہے ہیں۔ پسینے کے قطرے آپ کے چہرے پر موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ جیسا حسین و جمیل پہلے اور نہ کبھی بعد میں دیکھا۔ الدورقی

۱۸۵۶۸.....آل علی بن ابی طالب کے ایک فرزند ابراہیم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان فرماتے تھے تو یہ ارشاد فرماتے تھے:

حضور اقدس ﷺ نہ بہت اونچے لمبے تھے اور نہ بالکل پست قد تھے۔ بلکہ لوگوں میں سب سے قد آور معلوم ہوتے تھے۔ آپ کے بال نہ بالکل سخت چھلے دار تھے اور نہ بالکل سیدھے لمبے بلکہ کسی قدر گولائی لیے ہوئے سیدھے بال تھے۔ نہ آپ موٹے تھے اور نہ آپ کے چہرے پر گوشت لٹکا ہوا تھا، آپ کا چہرہ گول (اور کتابی) تھا۔ آپ ﷺ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ آنکھوں کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ پلکیں دراز تھیں۔ مضبوط اور گٹھے ہوئے اعصاب کے مالک تھے۔ سینے پر بالوں کے باریک خط کے سوا سینے اور کمر پر اور بال نہ تھے۔ ہاتھ اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ جب چلتے تھے تو قدم اکھاڑ کر رکھتے تھے۔ اور قدرے جھک کر چلتے تھے۔ کسی طرف دیکھتے تو پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہوجاتے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ ﷺ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دست تھے۔ سب سے زیادہ کشادہ سینے والے تھے۔ سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ وفادار دوست تھے۔ سب سے زیادہ ہنس مکھ اور نرم مزاج انسان تھے۔ سب سے زیادہ عزت والے خاندان والے تھے۔ جو آپ کو اچانک دیکھتا مرعوب ہوجاتا تھا۔ جو آپ کے ساتھ کچھ دیر کے لیے ساتھ رہ لیتا وہ آپ سے محبت کرنے لگ جاتا تھا۔ آپ کی صفت بیان کرنے والا ہر ایک شخص کہتا تھا کہ میں نے آپ جیسا کوئی عظیم و خوبصورت انسان نہیں دیکھا۔ پہلے اور نہ بعد میں۔

ترمذی و اسنادہ متصل، ہشام بن عمار فی البعث، الکجی، الدلائل للبیھقی

یارب صل وسلم دائما ابدا ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم.

۱۸۵۶۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ بالکل لمبے۔ گنجان ڈاڑھی اور بڑے سر کے مالک تھے۔ ہاتھ پاؤں پُرگوشت تھے۔ چہرہ میں سرخی کی طرف میلان تھا۔ سینے پر ناف تک بالوں کا طویل اور باریک خط تھا۔ چوڑی اور دراز کلائیوں اور بازوؤں والے

تھے۔ جب چلتے تھے تو قوت کے ساتھ چلتے تھے اور پستی میں اترتے معلوم ہوتے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، العدنی، ابن منیع، ترمذی حسن صحیح، ابن ابی عاصم، ابن جریر، ابن حبان، مستدرک الحاکم، البیهقی فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور

جزی الله عنا محمدًا ماهوا هله صلی الله علیه وآله وصحبه سلم تسلیما کثیرًا

۱۸۵۷۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زہیر بن ابی سلمی کا شعر (نبی کریم ﷺ کی شان میں) پڑھتے تھے جو زہیر نے ہرم بن سنان کے لیے پڑھا تھا:

لو کنت فی شیٔ سوی بشر

کنت المضی لیلة البدر

اگر آپ انسان کے سوا کچھ اور ہوتے تو چودھویں رات کو روشن کرنے والے ہوتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہم نشین کہتے: درحقیقت یہ صفت رسول اللہ ﷺ کی تھی کوئی اور ایسا نہیں تھا۔ابوبکر ابن الانباری فی اعالیہ

۱۸۵۷۱..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کی صفت پوچھی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور اقدس ﷺ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ ریش مبارک گھنی اور گنجان تھی۔ کانوں تک بال تھے۔ سینے پر ناف تک بالوں کا باریک خط تھا۔ آپ کی گردن گویا چاندی کی صراحی تھی۔ سینے پر ناف تک بالوں کی باریک لکیر کے سوا جسم پر زائد بال نہ تھے۔ انگلیاں، پاؤں اور ہتھیلیاں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل وجود کے ساتھ متوجہ ہو جاتے تھے۔ جب چلتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا گویا چٹان پر سے قدم اٹھا رہے ہیں اور نشیب میں اتر رہے ہیں۔ جب کسی قوم کے پاس آتے تو فضیلت وشرافت کے ساتھ سب سے وجیہہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے۔ آپ کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتا تھا۔ میرے ماں باپ کی قسم میں نے آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا، پہلے اور نہ بعد میں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۷۲..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے کہا: میرے بال بہت زیادہ (لمبے) ہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تم سے زیادہ (لمبے) اور اچھے بالوں والے تھے۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۸۵۷۳..... حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت) دیکھا جب آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (اسلام لائے) تھے۔ رواہ ابن عساکر

باب..... نبی کریم ﷺ کی عادات شریفہ کے بیان میں

عبادات میں حضور ﷺ کی عادات کا بیان

۱۸۵۷۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ساری ساری رات عبادت میں) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ قرآن نازل ہو گیا۔

فائدہ:..... سورۂ مزمل نازل ہوئی تو اس میں آپ کو رات کو عبادت میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تھا سوائے کچھ حصہ آرام کرنے کے۔ پھر آپ اس اس قدر نفل نماز میں کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں مبارک ورما جاتے تھے۔ پھر سورۂ طٰہٰ نازل ہوئی جس میں آپ کو کہا گیا کہ قرآن اس لیے نازل نہیں ہوا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ پھر آپ نے رات کی عبادت میں کچھ تخفیف فرمائی۔ رواہ النسائی

۱۸۵۷۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (عبادات میں) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ آپ کی ٹانگیں (ورما کر) پھٹنے

کو ہو جاتی تھیں۔ رواہ ابن النجار

۱۸۵۷۶۔۔۔ اسامہ بن ابی عطاء سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ اتنے میں سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی ہے؟ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ کئی بار پڑھی ہے۔ جب نبی کریم ﷺ کو اذان کی آواز کانوں میں پڑتی تھی تو اس وقت (آپ ہر شی سے) ایسے (غافل) ہو جاتے تھے گویا کسی کو جانتے ہی نہیں ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۷۷۔۔۔ صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ ایک رات میں نے آپ کی نماز کی ٹوہ لی۔ آپ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر سو گئے۔ جب آدھی رات بیت گئی تو اٹھ گئے اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور سو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد اٹھے، مسواک کی، وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ مجھے نہیں معلوم کہ قیام، رکوع، سجدوں میں کون سی چیز زیادہ لمبی تھی (کیونکہ ہر ایک میں بہت دیر تک مشغول رہے) پھر آپ ﷺ اٹھ گئے اور سو گئے۔ پھر دوبارہ بیدار ہوئے اور دوبارہ سورۂ آل عمران کی وہی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور اٹھ کھڑے ہوئے، مسواک کی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی معلوم نہیں کہ ان میں قیام، رکوع یا سجدے کون سی چیز زیادہ لمبی تھی۔ پھر اٹھ کر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح عمل کیا اور مسلسل اسی طرح آپ کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے گیارہ رکعات نماز ادا فرمائیں۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:۔۔۔۔۔۔اس میں آٹھ رکعت تہجد کی نماز ہوئی اور تین رکعت وتر کی نماز ہوئی۔

۱۸۵۷۸۔۔۔ ربیعہ بن کعب اسلمی سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کے حجرے کے دروازے کے پاس رات گذارتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوتے میں آپ کو ہمیشہ یہ فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا:

سبحان اللہ رب العالمین سبحان ربی العظیم وبحمدہ

پاک ہے جہانوں کا پروردگار پاک ہے میرا رب عظمت والا، اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مستدرک الحاکم

۱۸۵۷۹۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم جب بھی چاہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھیں تو اس طرح دیکھ لیتے تھے اور جب بھی ہمیں خواہش ہوتی کہ آپ کو فارغ دیکھیں تو فارغ دیکھ لیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۰۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر عبادت فرمائی کہ پرانے مشکیزے کی طرح (سوکھ کر کمزور) ہو گئے تھے۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو اس قدر مشقت کی کیا ضرورت ہے؟ کیا اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف نہیں کر دیئے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر کیا مجھے اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہیں بننا چاہیے؟ رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۱۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر نماز میں کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک اور پنڈلیوں پر ورم آجاتا تھا۔ آپ کو کہا گیا: کیا اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھے سب گناہ معاف نہیں کر دیئے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ رواہ ابوداؤد

۱۸۵۸۲۔۔۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کبھی اس قدر روزے رکھتے کہ کہا جانے لگتا کہ آپ کسی دن بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر کبھی روزہ رکھنے کو اس قدر طویل مدت تک چھوڑ دیتے کہ کہا جانے لگتا کہ آپ تو روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔

نسائی، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۸۵۸۳۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر قدم پر اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر

کلام:۔۔۔۔۔۔اس روایت میں بشر بن الحسین عن الزبیر بن عدی کا طریق منقول ہے علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بشر بن الحسین اصبہانی عن الزبیر بن عدی کا طریق نسخۂ باطل ہے۔ کنز ج ۷ صفحہ ۱۸۰

۱۸۵۸۴.....عبداللہ بن قیس بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی (رات کی) نماز دیکھی۔ آپ نے دو دو رکعات نماز پڑھی۔ حتیٰ کہ تیرہ رکعات پڑھ لیں۔ آخر میں ایک رکعت کے ساتھ وتر کر لیا تھا۔ ہر دو رکعت پہلے والی دو رکعات سے مختصر ہوا کرتی تھی۔ اسی طرح نماز پڑھتے پڑھتے آپ فارغ ہو گئے اور پھر دائیں کروٹ پر استراحت فرمانے کے لیے لیٹ گئے۔

ابن سعد، البغوی

ایک رکعت میں سات لمبی سورتیں

۱۸۵۸۵ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے عبدالکریم نے ایک شخص کے متعلق خبر دی کہ وہ شخص کہتا ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے کسی اہل خانہ کے فرد نے خبر دی کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات گذاری۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ رات کو کھڑے ہوئے اور قضائے حاجت سے فارغ ہوئے۔ پھر مشکیزے کے پاس آئے اور اس سے پانی بہا کر تین بار ہاتھ دھوئے۔ پھر وضو کیا پھر ایک ہی رکعت میں سات لمبی سورتیں قراءت فرمائیں۔ مصنف عبدالرزاق

۱۸۵۸۶.....اسود بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کی (رات کی) نماز کے بارے میں پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: حضور اقدس ﷺ رات کے اول پہر سو جاتے تھے اور آخری پہر اٹھ کھڑے ہوتے تھے، جس قدر مقدر میں لکھا ہوتا نماز ادا فرماتے پھر نماز سے فارغ ہو کر اپنے بستر پر چلے جاتے۔ پھر سو جاتے بغیر پانی کو چھوئے۔ پھر جب اذان کی پہلی آواز سنتے تو اٹھ کھڑے ہوتے اور جنبی ہوتے تو غسل فرماتے اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لیے وضو فرماتے پھر دو رکعت نماز (سنت محمد) ادا فرماتے۔ پھر نکل کر فجر کی نماز پڑھاتے۔ السنن لسعید بن منصور

۱۸۵۸۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ قعدہ (التحیات) کی حالت میں قراءت فرماتے پھر جب رکوع فرمانا چاہتے تو (قیام فرماتے اور) کھڑے ہو جاتے جس قدر کہ کوئی چالیس آیات پڑھ لے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۸.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (نفل نماز کے) قیام کی حالت میں جب قراءت کرتے کرتے تھک جاتے تو رکوع کر لیتے پھر دو سجدے کر کے قعدہ میں بیٹھ جاتے اور جس قدر ممکن ہوتا اسی حالت میں قرآن پڑھتے پھر جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو اٹھ کھڑے ہوتے (یعنی قیام فرماتے) اور کچھ تھوڑی بہت تلاوت فرماتے پھر رکوع اور سجدے کر کے نماز پوری فرماتے۔

ابن شاهین فی الافراد

۱۸۵۸۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سے فجر ہونے تک گیارہ رکعات نماز پڑھ لیتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت (ملا کر) وتر بنا لیتے تھے۔ آپ اپنے سجدوں میں سر اٹھانے سے قبل پچاس آیات کے بقدر توقف فرماتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۵۹۰.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو چھ رکعات نماز ادا فرماتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور بیٹھ کر تسبیح و تکبیر (کے ساتھ ذکر اللہ) میں مشغول رہتے۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعات نماز پڑھتے۔ ابن جریر

۱۸۵۹۱.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے۔ پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے اور صرف آخری رکعات میں بیٹھتے تھے۔ پھر سلام پھیر دیتے تھے۔ ابن جریر

فائدہ:.....آٹھ رکعات تو تہجد کی ہوتی تھیں پھر تین رکعات وتر کی اس کے بعد دو رکعت فجر کی سنتیں ہوا کرتی تھیں۔ تین رکعت وتر کی ادائیگی میں طویل قعدہ آخری رکعت میں کرتے تھے جس سے اس رکعت کا پہلی دو رکعات کے ساتھ اتصال ہوتا تھا۔

مختلف امور میں نبی ﷺ کی عادات شریفہ کا بیان

طعام

۱۸۵۹۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کا دودھ دوہا آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی کا چلو لے کر کلی کی اور فرمایا: دودھ میں کچھ چکناہٹ ہے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بکری کے گوشت میں دستیوں کا گوشت سب سے مرغوب تھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۹۴..... یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (جو انصار کے سردار تھے) کی طرف سے ہر روز نبی کریم ﷺ کے پاس جہاں کہیں کسی بھی بیوی کے پاس ہوتے ثرید کا ایک (بڑا) پیالہ آتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

لباس

۱۸۵۹۵..... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ابوالقاسم (ﷺ) کو دیکھا۔ آپ کے جسم اطہر پر ایک شامی جبہ تھا جس کی آستینیں بھی تنگ تھیں۔ ابن سعد، سندہ صحیح

۱۸۵۹۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے جسم پر ایک زرد قمیص، ایک زرد چادر اور زرد ہی عمامہ تھا۔ ابن عساکر، ابن النجار

کلام:..... اس روایت کی سند میں سلیمان بن ارقم ایک راوی ہے جو متروک (اور ناقابل اعتبار) ہے۔

باب..... اخلاقیات کے متعلق

آپ ﷺ کے زہد کا بیان

۱۸۵۹۷..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پاس سے کسی چیز کو دفع کر رہے ہیں اور مجھے ایسی کوئی شی نظر نہیں آرہی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس شی کو اپنے پاس سے دفع کر رہے ہیں حالانکہ مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میرے سامنے بن سنور کر آئی تھی۔ میں نے کہا: مجھ سے پرے ہٹ، تو مجھے نہیں پاسکتی۔ البزار وضعف

روایت ضعیف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۱۸۵۹۸..... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا۔ آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں پانی اور شہد (ملا ہوا) تھا۔ وہ برتن آپ کے ہاتھ پر رکھا گیا تو آپ رو پڑے اور گریہ وزاری کرنے لگے۔ اس قدر روئے کہ آس پاس کے لوگ بھی رونے لگے۔ آخر لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے اس قدر رلایا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ اپنے سے کسی چیز کو پرے ہٹاتے ہوئے پرے ہٹ پرے ہٹ فرمانے لگے۔ جبکہ میں نے آپ کے پاس

کچھ نہیں دیکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کس چیز کو ہٹا رہے ہیں جبکہ مجھے کوئی چیز نظر نہیں آرہی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دنیا اپنی تمام تر رنگینیوں کے ساتھ مزین ہو کر میرے پاس آئی ہے میں نے اس کو دور رہنے کا کہا تو وہ ہٹ گئی اور لوٹ کر جاتے ہوئے کہنے لگی: اللہ کی قسم! آپ تو مجھ سے بچ گئے ہیں لیکن آپ کے بعد آنے والے مجھ سے نہیں بچ سکیں گے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے پس مجھے یہی ڈر ہوا کہ یہ دنیا مجھے چمٹ گئی ہے۔ اس بات نے مجھے رلا دیا۔ مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی

۱۸۵۹۹..... حضرت عمر ؓ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ ﷺ کھجور کی ٹوکری پر لیٹے ہوئے تھے بقیہ جسم کا حصہ زمین پر تھا، چمڑے کا تکیہ سر کے نیچے تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ کے سر کے اوپر چھت میں دباغت کے لیے ایک کھال لٹکی ہوئی تھی۔ کمرے کے ایک کونے میں قرظ (جس بوٹی سے دباغت دی جاتی ہے اس) کے پتے تھے۔ (آپ کی کل کائنات یہی تھی)۔ ھناد

۱۸۶۰۰..... حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کسی بیماری میں مبتلا تھے۔ ایک قطوانی عباء پر لیٹے ہوئے تھے اون کا تکیہ جس میں اذخر (پودے کے پتے بھرے ہوئے تھے) سر کے نیچے تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! کسریٰ وقیصر دیباج پر لیٹتے ہیں اور آپ اس حال میں ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو چھو کر دیکھا تو آپ بخار میں تپ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ اس قدر تیز بخار میں مبتلا ہیں حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے زیادہ مصیبت و آزمائش میں نبی ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد بہترین لوگ پھر ان کے بعد کے بہترین لوگ۔ اسی طرح پہلے انبیاء اور ان کی امتوں کا حال تھا۔ ابن خسرو

۱۸۶۰۱..... عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دونوں حضرات ارشاد فرماتے ہیں:

عہد نبوی میں حضور ﷺ کے گھر کی کوئی دیوار نہ ہوتی تھی۔ پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) حضور کے گھر کی چار دیواری بنائی۔ عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دیواریں بھی چھوٹی چھوٹی تھیں۔ پھر اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) دیواریں بنائیں اور ان میں اضافہ کیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۲..... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کو چٹائی یا تخت پر لیٹا دیکھا جس کے اثرات آپ کے جسم پر نمایاں نظر آرہے تھے۔ کمرے میں جانور کی کھال دباغت میں پڑی ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیوں رو رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ اللہ کے نبی ہیں۔ جبکہ قیصر وکسریٰ (شاہان روم وفارس) سونے کے تختوں پر آرام کرتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۳..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس داخل ہوئے آپ ﷺ چمڑے کے بچھونے پر استراحت فرما رہے تھے۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ کمرے میں کچھ کھالیں دباغت میں پڑی ہوئی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم کو کس چیز نے رلایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ کسریٰ (شاہ ایران) ریشم، دیباج اور حریر پر سوتے ہیں۔ اسی طرح قیصر بھی۔ اور آپ اللہ کے محبوب ہیں اس کے سب سے بہترین بندے ہیں اور اس حال میں جیسے کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر! نہ رو۔ لیکن اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی حیثیت مکھی کے پر جتنی بھی ہوتی تو کسی کافر کو دنیا میں سے کچھ نہ ملتا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۴..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اس کو ہٹاؤ کیونکہ میں جب بھی اس کو دیکھتا ہوں مجھے دنیا یاد آتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۰۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی مدینہ تشریف لائے کبھی مسلسل تین دن گندم کی روٹی سے پیٹ نہیں

بھراحتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہوکر آخرت کے راستے پر چلے گئے۔ ابن جریر

۱۸۶۰۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں: آل محمد (ﷺ) نے کبھی مسلسل دو دن جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے۔ ابن جریر

۱۸۶۰۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے حتیٰ کہ کبھی کھجور اور پانی سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ ابن جریر

۱۸۶۰۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات فرماگئے اور کبھی دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کے تیل سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ ابن جریر

ابن النجار نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔اور روٹی اور گوشت سے۔

حضور ﷺ کے گھر والوں کا فاقہ

۱۸۶۰۹..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے گھر میں چالیس چالیس دن تک اس حال میں رہتے تھے کہ چولہا نہیں جلتا تھا۔ اور نہ ہی چراغ جلتا تھا۔ میں نے عرض کیا: پھر کس چیز پر آپ لوگ زندگی بسر کرتے تھے؟ فرمایا اسودین پر یعنی پانی اور کھجور پر۔ وہ بھی جب میسر ہوتیں۔ ابن جریر

۱۸۶۱۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند بھی دیکھ لیتے اور دو دو مہینے بسر ہوجاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ حضرت عروہ نے عرض کیا: خالہ! پھر آپ کس چیز پر زندہ رہتی تھیں؟ فرمایا: ہمارے پڑوسی تھے انصار! اور وہ بہترین پڑوسی تھے۔ ان کے پاس دودھ والی بکریاں ہوتی تھیں وہ ان کا دودھ حضور ﷺ کو بھیج دیا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بکری کی ٹانگ ہدیہ میں بھیجی۔ میں اور رسول اللہ ﷺ اس کو کاٹ رہے تھے کسی نے پوچھا: آپ لوگوں نے چراغ کیوں نہیں جلالیا تھا۔ فرمانے لگیں اگر ہمارے پاس جلانے کا تیل ہوتا تھا تو ہم اس کو (روٹی کے ساتھ) کھالیتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک انصاری عورت میرے پاس آئی اس نے رسول اللہ ﷺ کا بستر دیکھا کہ ایک عباء کو دوہرا کر کے بچھا رکھا ہے۔ پھر اس نے ایک بستر بھیج دیا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت نے بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو واپس کردو۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے چاندی کے پہاڑ چلتے۔ پھر میں اس کو نہ لوٹاتا۔ اب مجھے اس کا گھر میں ہونا اچھا نہیں لگتا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔ الدیلمی

۱۸۶۱۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ سے جا ملے مگر گندم کی روٹی (پیٹ بھر کر) نہیں کھائی۔

المتفق للخطیب

۱۸۶۱۴..... ابی اسمٰعیل سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اوس بن حوشب انصاری کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں ایک لٹیا نما برتن لاکر آپ کے ہاتھ پر رکھ دیا گیا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دودھ اور شہد ہے۔ حضور ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ میں روک کر فرمایا: یہ دونوں مشروب ہم ان کو پی سکتے ہیں اور نہ اس کو حرام کہہ سکتے ہیں۔ جس نے اللہ کے لیے تواضع برتی اللہ پاک اسے بلند کریں گے اور جس نے سرکشی کی اللہ پاک اسے توڑ دیں گے۔ اور جس نے اپنی گذر بسر کی اچھی تدبیر کی اللہ اسے رزق پہنچائیں گے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۱۵..... عبداللہ ہوزنی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے عرض کیا: اے بلال! مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کے کھانے کا کیا حال تھا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ کے پاس کوئی شی نہ ہوتی تھی۔ جب

سے اللہ نے آپ کو مبعوث کیا تھا وفات تک میں ہی آپ ﷺ کے کھانے پینے کا بندوبست کرتا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی ننگا بھوکا مسلمان آتا تو آپ مجھے حکم کر دیتے میں قرض لے کر اس کو پہناتا اور کھلاتا پلاتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک مشرک مجھے ملا اور بولا اے بلال! کسی اور سے قرض مت لیا کر۔ میرے پاس مال کی فراوانی ہے۔ جو ضرورت پڑے مجھ سے قرض لے لیا کرو۔ پس میں اس سے قرض لینے لگا۔ ایک دن میں وضو کر کے نماز کے لیے اذان دینے کو کھڑا ہوا۔ اتنے میں وہی مشرک تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ آیا اور مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا: لبیک۔ پھر وہ مجھ پر چڑھ دوڑا اور مجھے بہت برا بھلا کہا۔ بولا: تو جانتا ہے مقررہ مہینہ ہونے میں کتنا وقت رہ گیا ہے؟ میں نے کہا: قریب ہے۔ بولا صرف چار دن رہ گئے ہیں اگر تم نے وعدۂ ادائیگی پورا نہ کیا تو میں اپنے حق کے بدلے تم کو پکڑلوں گا۔ میں نے تم کو قرض اس لیے نہیں دیا کہ تم میرے نزدیک کوئی عزت دار شخص ہو اور نہ ہی تمہارے ساتھی کی میرے ہاں کوئی وقعت ہے میں نے تم کو قرض اس لیے دیا ہے کہ تم کو اپنا غلام بنا سکوں اور پھر تم سے اپنی بکریاں چرواؤں جو کام تم پہلے کرتے تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میرے دل میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح خطرات پیدا ہونے لگے۔ پھر میں چلا اور اذان دی۔ حتیٰ کہ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو رسول اللہ ﷺ بھی اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے۔ میں اجازت لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے جس مشرک سے قرض لیا تھا وہ مجھے فلاں فلاں دھمکیاں دے گیا ہے۔ اور آپ کے پاس بھی کوئی بندوبست نہیں ہے کہ میرے قرض کا دفعیہ فرما سکیں اور نہ میرے پاس کوئی صورت ادائیگی ہے۔ اور وہ مجھے رسوا کرنے پر تلا ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں میں ان قبیلوں کے پاس جاتا ہوں جو اسلام لا چکے ہیں شاید اللہ پاک آپ کو ادائیگی کی صورت پیدا فرما دیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں اجازت لے کر پہلے اپنے گھر آیا۔ اپنی تلوار، اپنا تھیلا، اپنی ڈھال اور جوتے اٹھا کر اپنے سرہانے کی طرف رکھ لیے اپنا چہرہ آسمان کی طرف کر کے آرام کے لیے لیٹ گیا۔ ہر تھوڑی دیر بعد جاگتا اور رات سر پر باقی ہوتی تو پھر سو جاتا حتیٰ کہ صبح کی پہلی پو پھٹی۔ میں نے نکلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ایک آدمی آوازیں دیتا ہوا آیا: اے بلال! حضور ﷺ کے دربار میں حاضری دو۔ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ باہر چار اونٹنیاں سامان سے لدی بیٹھی ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اور حاضری کی اجازت لی۔ آپ ﷺ نے (مجھے اندر بلا کر ارشاد) فرمایا: خوشخبری ہو، اللہ نے تمہارا کام کر دیا ہے۔ میں نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم چار سامان سے لدی سواریوں کے پاس سے نہیں آئے؟ میں نے عرض کیا بالکل ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سواریاں بھی اور ان پر بار کیا ہوا کپڑا اور اناج بھی تم کو آیا۔ یہ مال مجھے فدک کے سردار نے ہدیہ بھیجا ہے۔ تم ان کو اپنے قبضے میں لے لو اور ان سے اپنا قرض اتارو۔ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ سواریوں سے ان کا بار اتارا۔ ان کو چارا ڈالا۔ پھر صبح کی نماز کے لیے اذان دینے کھڑا ہوا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو میں بقیع گیا اور کانوں میں انگلیاں دے کر بلند آواز سے پکارا: جس کا رسول اللہ ﷺ کے ذمہ کوئی قرض ہو وہ آجائے۔ پس لوگ (آتے رہے اور) میں خرید و فروخت کرتا رہا اور لوگوں کے قرض چکاتا رہا۔ حتیٰ کہ روئے زمین پر رسول اللہ ﷺ سے قرض کا مطالبہ کرنے والا کوئی باقی نہ رہا۔ اور پھر بھی میرے ہاتھ میں ڈیڑھ دو اوقیہ (چاندی) بچ گئی۔ پھر میں مسجد آیا جبکہ دن کا اکثر حصہ نکل گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تنہا تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا آپ نے مجھے جواب سے نوازا اور پوچھا تمہارے اس سامان نے کیا کام دیا؟ میں نے عرض کیا: اللہ نے رسول اللہ ﷺ کا سارا قرض اتار دیا ہے۔ آپ نے پوچھا کیا کچھ بچا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: دیکھ! مجھے اس سے بھی راحت دے دے۔ کیونکہ میں گھر واپس نہ جاؤں گا جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی ہے؟ چنانچہ شام ہوگئی مگر ہمارے پاس کوئی حاجت مند نہیں آیا پھر عشاء کی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور پوچھا: کیا کچھ باقی ہے؟ میں نے عرض کیا سارا بقیہ مال اسی طرح جوں کا توں موجود ہے، کوئی آیا ہی نہیں ہے۔ آخر حضور ﷺ نے وہ رات مسجد ہی میں گذاری اور پھر صبح ہوئی اور اگلا دن بھی آخر ہونے کو پہنچ گیا۔ پھر دو مسافر سوار آئے میں نے ان کو لے کر جا کر کھلایا پلایا اور لباس بھی دیا۔ پھر عشاء کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور پوچھا: کیا ہوا؟ عرض کیا: اللہ نے آپ کو اس مال سے نجات اور راحت دے دی ہے۔ آپ نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا اور اللہ کی حمد وثنا کی کہ کہیں موت آجاتی اور مال آپ کے پاس موجود رہتا۔ پھر میں آپ کے پیچھے ہو لیا اور آپ اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ایک بیوی کو جا کر سلام کیا حتیٰ کہ پھر اس بیوی کے پاس چلے گئے

جہاں رات گذارنے کی باری تھی۔ پس یہ ہے تمہارے سوال کا جواب۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۱۶..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت علی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور بولا: اے محمد! اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے: اگر تم چاہو تو میں وادی بطحاء کو تمہارے لیے سونے کا بنادوں۔ حضور ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کیا: اے پروردگار! میں ایک دن سیر ہو کر کھاؤں اور تیرا شکر کروں اور ایک دن بھوکا رہوں اور آپ سے سوال کروں (یہ مجھے زیادہ پسند ہے)۔ رواہ العسکری

۱۸۶۱۷..... ابوالبختری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اس مال (بیت المال) میں سے ہمارا کیا حق ہے؟ لوگوں نے کہا: یا امیر المومنین! ہم نے آپ کو آپ کے گھر والوں کے کام کاج سے، آپ کی گذر بسر اور تجارت وغیرہ سے مشغول کر دیا ہے۔ پس آپ جو چاہیں لے لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ آپ کو مشورہ دے چکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے تاکیداً فرمایا: نہیں تم بتاؤ۔ میں نے کہا کہ آپ اپنے یقین کو گمان نہ بنائیں (جس قدر خرچ کا آپ کو یقین ہے وہ لے لیں اور ظن وگمان کی بناء پر زائد نہ لیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ خود میرے لیے حصہ نکال دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: ہاں میں ضرور نکال دوں گا۔ کیا آپ کو وہ واقعہ یاد ہے کہ آپ کو نبی کریم ﷺ نے صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا۔ پھر آپ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے پاس آئے انہوں نے آپ کو صدقہ (زکوٰۃ) دینے سے انکار کر دیا۔ پھر آپ دونوں کے درمیان کچھ تکرار ہوئی۔ آپ نے مجھے کہا: میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس چلو۔ تاکہ ہم دونوں عباس کے متعلق حضور کو خبر دیں۔ چنانچہ ہم دونوں حضور اقدس ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئے۔ اس دن آپ کی طبیعت ناساز تھی (اس طبیعت کی ناسازی ہی پورے واقعہ کا خلاصہ ہے) چنانچہ ہم (بغیر بات چیت کیے) واپس ہو گئے۔ اگلے روز آپ کے پاس گئے تو آپ کو ہشاش بشاش پایا۔ تب میں نے آپ ﷺ کو حضرت عباس کے متعلق ساری خبر سنائی۔ حضور ﷺ نے آپ کو فرمایا: کہ (اے عمر) تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ کسی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے (لہٰذا تم کو ان سے زیادہ بحث ومباحثہ کرنے کی بجائے مجھے خبر دینی چاہیے تھی) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم نے آپ سے پچھلے دن آپ کی طبیعت کی ناسازی کی اور آج کے دن طبیعت کی خوشگواری کی وجہ پوچھی۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب پچھلے دن میرے پاس آئے تھے اس دن صدقہ کے مال میں سے دو دینار میرے پاس بچ گئے تھے جن کی وجہ سے میری طبیعت پر ان کا بار تھا۔ اور آج جب تم آئے ہو اور مجھے ہشاش بشاش اور خوش دیکھ رہے ہو اس کی وجہ بھی وہی دینار ہیں کیونکہ وہ (راہ خدا میں) خرچ ہو چکے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بات سمجھ گئے اور) مجھے ارشاد فرمایا: میں دنیا وآخرت میں تمہارا شکر گزار رہوں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الدورقی، السنن للبیہقی، مسند البزار

امام بزار فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابوالبختری کے درمیان کوئی (ارسال ہے اور) کوئی راوی متروک ہے۔

حضور ﷺ کے فقر وفاقہ کا بیان

۱۸۶۱۸..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) یحییٰ بن عبید اللہ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک رات مجھ سے عشاء کا کھانا رہ گیا میں گھر والوں کے پاس آیا ان سے کچھ کھانے کو پوچھا انہوں نے کہا ایسی کوئی چیز گھر میں نہیں جو آپ کو پیش کر سکیں۔ پھر میں اپنے بستر پر کروٹ لے کر لیٹ گیا۔ لیکن بھوک نے نیند کو نہیں آنے دیا۔ آخر میں نے کہا: چلو مسجد میں چلتا ہوں نماز پڑھتا ہوں اور ذکر وغیرہ میں مشغول ہو کر اس تکلیف کو دفع کرتا ہوں۔ سو میں مسجد میں

گیا نماز پڑھی پھر مسجد کے گوشہ میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ میں اسی حال میں تھا کہ عمر بن خطاب بھی آ گئے۔ انہوں نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: ابوبکر۔ انہوں نے پوچھا آپ کو اس وقت کس چیز نے یہاں بھیجا ہے؟ میں نے ان کو سارا واقعہ سنایا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے آپ کو نکال کر یہاں بھیجا ہے۔ چنانچہ وہ بھی میرے پہلو میں بیٹھ گئے، ہم اسی حال میں بیٹھے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ادھر آ نکلے۔ اور ہمیں نہ پہچان کر پوچھا: کون لوگ ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دینے میں مجھ پر سبقت لی اور عرض کیا ابوبکر اور عمر ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کو کیا چیز اس وقت یہاں لائی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نکل کر مسجد میں آیا تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سایہ دیکھا پوچھنے پر انہوں نے فرمایا: ہاں میں ابوبکر ہوں۔ میں نے ان سے اس وقت یہاں آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے اصل حقیقت بتائی تب میں نے ان کو کہا کہ اللہ کی قسم مجھے بھی یہی چیز لانے والی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے بھی اسی چیز نے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے جس نے تم کو مجبور کیا ہے۔ چلو ہم چلتے ہیں میرے واقف کار ابی الہیثم بن التیہان کے پاس۔ شاید وہاں ہم کو کوئی چیز کھانے کو مل جائے چنانچہ ہم نکل کر چاند کی روشنی میں چل پڑے اور ابوالہیثم کے باغ میں پہنچ کر ان کے گھر کا دروازہ بجایا۔ ایک عورت بولی: کون؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی یہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر آئے ہیں۔ عورت نے دروازہ کھول دیا۔ ہم اندر داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تمہارا شوہر کہاں ہے؟ عورت بولی: بنی حارثہ کے باغ سے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ اور واقعی وہ آ گئے انہوں نے ایک مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا۔ باغ میں داخل ہو کر انہوں نے مشکیزہ ایک کھونٹی پر لٹکا دیا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مرحبا خوش آمدید بہت اچھا کیا ایسے مہمان کسی کے ہاں نہ آئے ہوں گے جو میرے ہاں تشریف لائے ہیں۔ پھر کھجور کا ایک خوشہ توڑ کر ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ ہم چاند کی روشنی میں خوشے سے کھجور چن چن کر کھانے لگے۔ ابوالہیثم نے چھری تھامی اور بکریوں کے درمیان پھرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا۔ پھر انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور اس کی کھال اتاری اور بیوی کو فرمایا: کھڑی ہو۔ چنانچہ انہوں نے گوشت پکایا روٹی بنائی اور دیگچی میں گوشت کو گھمانے لگی۔ نیچے آگ دھونکتی رہی حتیٰ کہ روٹی اور گوشت تیار ہو گیا۔ پھر انہوں نے ثرید تیار کیا اور اس پر مزید گوشت اور سالن ڈالا اور ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ ہم نے کھایا اور (خوب) سیر ہو گئے۔ پھر ابوالہیثم نے مشکیزہ اتارا جس کا پانی اب تک ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ انہوں نے برتن میں پانی ڈال کر حضور ﷺ کو تھمایا۔

حضور ﷺ نے پانی نوش فرمایا پھر وہ مجھے یعنی (ابوبکر) کو دیا۔ میں نے بھی پی کر عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم گھروں سے نکلے اور ہمیں گھروں سے نکالنے والی شی صرف بھوک تھی۔ پھر ہم یہاں لوٹے اور یہ کھانا پایا۔ بے شک قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پھر حضور ﷺ نے واقفی کو فرمایا: کیا بات ہے تمہارے پاس کوئی خادم نہیں ہے جو تمہارا پانی وغیرہ بھر دیا کرے۔ انہوں نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس غلام آئیں تو تم چلے آنا ہم تمہارے لیے کوئی غلام مہیا کر دیں گے، پھر کچھ ہی عرصہ گزرا ہو گا کہ حضور ﷺ کے پاس کچھ غلام آ گئے۔ چنانچہ واقفی بھی آپ کے پاس پہنچے۔ آپ نے وجہ آمد دریافت کی۔ انہوں نے عرض کیا وہی وعدہ جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غلام ہیں کھڑے ہو کر ان میں سے جو پسند کر لو۔ واقفی نے عرض کیا: آپ ہی میرے لیے پسند فرما دیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غلام لے لو۔ لیکن اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ واقفی اس غلام کو بیوی کے پاس لے گئے۔ بیوی نے غلام کے متعلق پوچھا تو واقفی نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ عورت نے پوچھا: تم نے آپ ﷺ کو کیا کہا؟ واقفی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہہ دیا تھا کہ آپ ہی میرے لیے غلام پسند کر دیں۔ بیوی نے کہا: یہ تم نے بہت اچھا کیا۔ پس جب حضور نے تم کو اس کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک ہی روا رکھنا۔ واقفی نے بیوی سے پوچھا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہونا چاہیے؟ بیوی نے کہا: اس کو آزاد کر دیں۔ واقفی نے کہا: یہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔

(مسند ابی یعلی، ابن مردویہ

کلام:...... روایت کی سند میں یحییٰ اور اس کا والد دونوں ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۱۹

۱۸۶۱۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کوارشاد فرمایا: چلو ہمارے ساتھ واقفی کے گھر چلو۔ چنانچہ ہم چاند کی روشنی میں واقفی کے گھر کے لیے چل پڑے حتیٰ کہ اس کے باغ میں گھر پر پہنچ گئے۔ واقفی نے ہم کو خوش آمدید اور مبارک باد دی۔ پھر چھری لے کر بکریوں میں چکر لگانے لگے رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: دودھ والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔ابن ماجه عن طارق بن شهاب

کلام: ...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ ایک راوی ہے جس کی روایت کا کوئی اعتبار نہیں وہ واهی الحدیث ہے۔

۱۸۶۲۰ ...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے بے چینی میں ادھر ادھر کروٹ لے رہے ہیں۔ آپ کو اس قدر ردی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں کہ جو شکم کو کفایت کر سکیں۔ مسند ابو داؤد، الطیالسی، ابن سعد، مسند احمد، مسلم، ابن ماجه، ابوعوانه، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، ابن جریر، البیهقی فی الدلائل

تین دوستوں کا فاقہ

۱۸۶۲۱ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ ایک دن حضور اقدس ﷺ دوپہر کے وقت باہر نکلے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مسجد میں پایا حضور اکرم ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت تم کو یہاں کس چیز نے آنے پر مجبور کیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یارسول اللہ! مجھے بھی اسی چیز نے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے جس نے آپ کو یہاں آنے پر مجبور کیا ہے۔ اسی اثناء میں عمر بن خطاب بھی وہاں آگئے۔ حضور ﷺ نے ان سے بھی وہاں آنے کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے بھی وہی چیز یہاں لائی ہے۔ جو آپ دونوں کو لائی ہے۔ پھر عمر بھی بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ دونوں کو کچھ باتیں ارشاد فرماتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں حضرات سے دریافت فرمایا: کیا تم دونوں فلاں باغ تک چلنے کی سکت رکھتے ہو؟ وہاں کھانا پانی اور سایہ ملے گا۔ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا۔ لہٰذا آپ نے فرمایا: پھر چلو ہمارے ساتھ ابوالہیثم بن التیہان انصاری کے گھر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ حضور ﷺ چل دیئے اور ہم بھی ان کے پیچھے ہولیے۔ حضور ﷺ نے سلام کیا اور تین بار اجازت لی، ام الہیثم دروازے کے پیچھے کھڑی ہوئی حضور ﷺ کی آواز سن رہی تھی ان کی منشاء تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک بول اور زیادہ سنیں۔ جب آخر حضور ﷺ لوٹنے لگے تو ام الہیثم جھٹ نکلیں اور دروازے کی اوٹ سے بولیں کہ یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے آپ کا سلام سنا تھا۔ بس میرے دل میں خواہش ہوئی کہ آپ کی مزید دعائیں ہم کو ملیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: خیر ہے، پھر پوچھا: ابوالہیثم کہاں ہے مجھے نظر نہیں آرہے؟ ام الہیثم نے عرض کیا: قریب ہی ہیں، گھر کے لیے میٹھا پانی بھرنے گئے ہیں۔ آپ اندر تشریف لے آئیے، وہ بھی آتے ہی ہوں گے ان شاء اللہ۔ پھر انہوں نے ہمارے لیے چٹائی بچھادی۔ چنانچہ ابوالہیثم آئے تو ہم کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کی آنکھیں بھی ہم سے ٹھنڈی ہوگئیں۔ وہ آکر فوراً ایک درخت پر چڑھے اور کھجور کا ایک خوشہ توڑ لائے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافی ہے ابوالہیثم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اور آپ کے ساتھی اس سے نرم اور سخت من پسند کھجوریں کھائیں۔ پھر وہ پانی لے کر آئے۔ ہم نے کھجوروں کے ساتھ پانی بھی پیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ نعمتیں ہیں، جن کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔ پھر ابوالہیثم کھڑے ہو کر بکری ذبح کرنے اٹھے۔ آپ ﷺ نے دودھ والی بکری ذبح کرنے سے اجتناب کا حکم دیا۔ ام الہیثم آٹا گوندھنے اور روٹی پکانے میں مصروف ہوگئیں۔ حضور ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے سر قیلولہ (دوپہر میں آرام) کے لیے رکھ دیئے۔

جب کچھ دیر بعد وہ اٹھے تو کھانا تیار ہو چکا تھا۔ ان کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ سب نے کھایا انہوں نے کھانا کھایا اور سیر ہوگئے اور اللہ کی حمد وثناء اور شکر ادا کیا۔ پھر ام الہیثم نے بچا ہوا کھجوروں کا خوشہ سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے کچی پکی کھجوریں کھائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو سلام کیا اور ان کے لیے خیر کی دعا کی پھر ابوالہیثم کو فرمایا: جب تم کو خبر ملے کہ ہمارے پاس قیدی آئے ہیں تو آجانا۔ ام الہیثم نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اگر آپ ہمارے لیے دعا کردیں تو اچھا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ.

روزے دار تمہارے پاس افطار کریں، تمہارا کھانا متقی لوگ کھائیں اور ملائکہ تم پر رحمتیں بھیجیں۔

ابوالہیثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مجھے خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام آئے ہیں تو میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے ایک غلام عطا کیا۔ میں نے اس غلام کے ساتھ چالیس ہزار درہم پر مکاتبت کا سودا کرلیا میں نے اس سے زیادہ برکت والا غلام کوئی نہیں دیکھا۔

البزار، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، ابن مردویہ، البیہقی فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۲۲..... ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کا شکم اطہر دیکھا تو مجھے کاغذوں کے پلندے یاد آ گئے جو ایک دوسرے پر لپیٹے جاتے ہیں۔ الرؤیانی، الشاشی، ابن عساکر

۱۸۶۲۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دسویں روز کے بعد پائے کھاتے تھے۔

الخطیب فی المتفق

حضور ﷺ کے لباس کی حالت

۱۸۶۲۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو موٹی کسی قدر سرخ چادریں تھیں جب حضور ﷺ دونوں میں ملبوس ہو کر بیٹھتے تو چادروں کا بوجھ محسوس کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فلاں یہودی شام سے بز (ریشم) کا کپڑا لے کر آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ کسی کو بھیج کر اس سے دو کپڑے خرید لیں اس شرط پر کہ جب سہولت ہوگی قیمت ادا کردیں گے۔ حضور ﷺ نے کسی کو اس کام کے لیے بھیج دیا۔ یہودی بولا: مجھے معلوم ہے تم کیا چاہتے ہو؟ تم یہ کپڑے یا کہا میرا مال لے کر بھاگنا چاہتے ہو۔ حضور ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: وہ جھوٹ بولتا ہے، وہ بخوبی جانتا ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ امانت ادا کرنے والا ہوں۔

نسائی، ابن عساکر

۱۸۶۲۵..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت شفاء بنت عبداللہ سے روایت کرتے کہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں آپ سے آپ کا حال پوچھنے لگی۔ اور شکوہ وشکایت بھی کیا (کہ مجھے کچھ دیتے نہیں) آپ بھی مجھ سے معذرت فرمانے لگے۔ پھر نماز کا وقت آ گیا۔ میں اپنی بیٹی کے گھر میں داخل ہوئی جو شرحبیل بن حسنہ کے عقد میں تھیں۔ میں نے بیٹی کے شوہر شرحبیل کو گھر میں موجود پایا تو اس کو ملامت وسرزنش کی کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے (حضور ﷺ نماز کو چلے گئے ہیں) اور تم یہاں بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا: اے پھوپھی جان! مجھے برا بھلا نہ کہو۔ میرے پاس دو ہی کپڑے تھے۔ ایک کپڑا حضور ﷺ مانگنے سے (عاریۃً) لے گئے ہیں۔ شفاء فرماتی ہیں: تب مجھے اپنے دل میں شرمندگی کا احساس ہوا اور کہنے لگی آپ ﷺ کا یہ حال ہے اور پھر کس کو زیب دیتا ہے کہ آپ کو ملامت کرے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۲۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتا دیکھ رہا ہوں، آپ کو کیا تکلیف لاحق ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھوک نے یہ حال کردیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رو پڑا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: رو نہ، بے شک قیامت کے دن کی سختی اور شدت بھوکے کو نہ پہنچے گی اگر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۲۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی کے ساتھ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھلایا حتیٰ کہ دنیا سے جدا ہوگئے۔ ابن جریر

۱۸۶۲۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتا دیکھ رہا ہوں، آپ کو کیا تکلیف پیش آئی ہے؟ فرمایا: ابوہریرہ! یہ بھوک ہے۔ میں رو پڑا۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: ابوہریرہ! روزے بے شک حساب کتاب کی سختی قیامت کے روز بھوکے کو نہیں ہوگی جب وہ دنیا میں اس کے عوض ثواب کی امید (میں صبر) کرے۔حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر

۱۸۶۲۹۔۔۔ابن مندہ فرماتے ہیں: ہمیں خیثمہ بن سلیمان، محمد بن عوف بن سفیان طائی حمصی ،ابو عوف، شقیر مولیٰ عباس عن الہدار صحابی رضی اللہ عنہ۔ہدار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے عباس کو سفید آٹے وغیرہ نفیس چیزوں میں اسراف کرتے دیکھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی مگر کبھی آپ نے گندم کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔رواہ ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔۔عباس بن الولید بن عبدالملک بن مروان (جن کا اوپر ذکر ہوا ان) کے غلام شقیر کہتے ہیں: ہدار سے روایت کرنے والے کا گمان ہے کہ ان کو حضور ﷺ کی صحبت میسر ہوئی ہے۔

ابن مندہ کہتے ہیں یہ روایت غریب ہے۔(ضعیف ہے)۔کہا جاتا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اس روایت کو محمد بن عوف سے سنا ہے۔ عبدالغنی بن سعید کہتے ہیں شقیر نے ہدار عن النبی ﷺ صرف ایک حدیث روایت کی ہے معلوم نہیں کہ اس کو محمد بن عوف طائی کے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے یا نہیں۔

۱۸۶۳۰۔۔۔سماک بن حرب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اپنے رب کی حمد (اور اس کا شکر) کرو۔میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ بھوک کی وجہ سے بل کھاتے تھے۔آپ کو ردی کھجوریں بھی میسر نہ ہوتی تھیں جن سے آپ شکم سیری فرمالیتے اور اب تم طرح طرح کی کھجوروں اور مکھن کے بغیر خوش نہیں ہوتے ہو۔رواہ الترمذی

۱۸۶۳۱۔۔۔طلحہ بن عمرو نضری سے مروی ہے کہ ہم میں سے جب کوئی شخص مدینہ آتا تھا تو اگر مدینہ میں کوئی اس کا واقف کار ہوتا تو وہ اس کے پاس ٹھہر جاتا۔ورنہ وہ صفہ میں آکر ٹھہرتا تھا۔پس رسول اللہ ﷺ (صفہ کے) دو دو آدمیوں کو ساتھی بنادیتے تھے۔اور ہر روز ان ہر دو آدمیوں کو ایک مد کھجور دیتے تھے۔طلحہ بن عمرو فرماتے ہیں: چنانچہ میں مدینہ آیا تو صفہ میں ایک شخص کے ساتھ ٹھہر گیا۔ہم دونوں کو ہر روز ایک مد (دو رطل) کھجوریں ملتی تھیں۔ایک دن رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز پڑھائی۔جب آپ لوٹنے لگے تو اہل صفہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلادیئے ہیں اور ہمارے جسموں پر ردی کپڑے بھی پھٹ کر جھول گئے ہیں۔یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے منبر پر چڑھ گئے۔اللہ کی حمد وثناء کی۔پھر اپنے اور قوم کے مصائب کا ذکر کیا۔حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور میرا ساتھی اٹھارہ دن رات تک اس حال میں رہے کہ ہمارا کھانا پیلو درخت کے (بے مزہ) پھل کے سوا کچھ کھانا نہیں تھا۔حتیٰ کہ ہم مدینہ آگئے۔ہمارے انصاری بھائیوں نے ہمارے ساتھ کھانے میں ہمدردی وغم خواری کا برتاؤ کیا۔ان کا زیادہ تر کھانا یہی کھجوریں ہیں۔اللہ کی قسم! اگر میں گوشت اور روٹی پاتا تو ضرور تم کو کھلاتا۔لیکن عنقریب تم ایسا زمانہ پاؤ گے جب تم کعبہ کے پردوں جیسا (ملائم) کپڑا پہنو گے۔بڑے بڑے پیالوں میں تمہارے پاس صبح وشام کھانے آئیں گے۔آج تم اس آنے والے دن سے بہتر ہو۔کیونکہ آج تم بھائی بھائی ہو اور اس دن تم ایک دوسرے کی گردن اڑاؤ گے۔

رواہ ابن جریر

۱۸۶۳۲۔۔۔عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور کبھی آپ اور آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔پس ہمارا خیال ہے کہ ہمارے لیے بہترین چیزوں کو مؤخر کردیا گیا ہے۔رواہ ابن جریر

۱۸۶۳۳۔۔۔عتبہ بن غزوان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی ؓ نے ہم کو بصرہ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا:

میں نبی ﷺ کے ساتھ ساتواں یا آٹھواں اسلام قبول کرنے والا شخص تھا۔ہمارا کھانا صرف درخت کے پتے ہوتے تھے۔حتیٰ کہ ہماری باچھیں چھل گئی تھیں۔ابو الفتح بن البطی فی فوائدہ

ابوالفتح فرماتے ہیں یہ حدیث وہم ہے،بلکہ یہ عتبہ کی اپنی حدیث ہے اور خطبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

۱۸۶۳۴۔۔۔ابو قلابہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ سے مدینے کے راستے میں دوپہر کے وقت ملا۔میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس وقت (کڑی دوپہر میں) کس چیز نے آپ کو باہر

نکالا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! مجھے بھوک نے تنگ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا آپ انتظار کرسکتے ہیں جب تک کہ میں واپس آؤں۔ چنانچہ حضور ﷺ ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں مدینے میں ایک شخص کے پاس آیا جس نے کھجور کے چھوٹے چھوٹے پودے لگائے تھے۔ میں نے اس سے بات کی کہ میں ان پودوں میں ایک ایک مٹکا پانی دیتا ہوں تم مجھے ہر مٹکے کے عوض ایک کھجور دو لیکن وہ کھجور نہ خشک سوکھی ہوئی ہو یا بغیر گٹھلی کے ہو اور نہ گندی اور ردی ہو۔ جب بھی میں ایک مٹکا پانی ڈالتا وہ ایک کھجور نکال کر رکھ دیتا۔ حتیٰ کہ ایک مٹھی کھجوروں کی جمع ہوگئی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: کیا تم مجھے گندنے (ترکاری) کی ایک مٹھی دو گے؟ اس نے مجھے دے دی۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔

آپ ﷺ (اسی جگہ) تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا میں نے وہ کھجوریں اس پر رکھ دیں۔ آپ ﷺ نے وہ کھجوریں تناول فرمائیں پھر فرمایا: تم نے میری بھوک مٹائی اللہ تمہاری بھوک مٹائے۔ الحافظ ابو الفتح ابن ابی الفوارس فی الافراد

۱۸۶۳۵...... ام سلیم سے مروی ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبر کرو۔ اللہ کی قسم! سات دنوں سے آل محمد کے گھروں میں کچھ نہیں ہے اور تین دن سے ان کے گھروں میں ہانڈی کے نیچے آگ نہیں جلائی گئی۔ اللہ کی قسم! اگر میں اللہ سے سوال کرتا کہ وہ تہامہ کے سب پہاڑوں کو سونا بنادے تو اللہ پاک ضرور ایسا کردیتے۔ الکبیر للطبرانی

حضور ﷺ کی مسکراہٹ

۱۸۶۳۶...... حصین بن یزید کلبی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسکرانے کے علاوہ کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔ اور اکثر اوقات نبی کریم ﷺ بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ ابن مندہ، ابو نعیم، ابن عساکر

نبی کریم ﷺ کی سخاوت

۱۸۶۳۷...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور کچھ سوال کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: فی الحال میرے پاس کچھ نہیں ہے تم ایسا کرو کسی سے قرض لے لو جیسے ہی ہمارے پاس کچھ آئے گا ہم تم کو عطا کردیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے جو کچھ آپ کے پاس ہے عطا کردیا۔ جو ہمارے پاس نہیں ہے اللہ نے ہمیں اسے دینے کا مکلف نہیں کیا۔ یہ بات حضور ﷺ کو ناگوار لگی۔ جس کا اثر آپ کے چہرے میں بھی محسوس ہوا۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! خرچ کیجئے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کیجئے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرادیے حتیٰ کہ اس انصاری کے قول کا خوش گوار اثر آپ کے چہرے میں بھی دیکھا گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اسی کا حکم ملا ہے۔ ترمذی، فی الشمائل، البزار، ابن جریر، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۳۸...... سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک عورت ایک چادر لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس چادر کے حاشیے بنے ہوئے ہیں (اور یہ عمدہ چادر ہے) عورت بولی: یارسول اللہ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ کو یہ چادر پہننے کے لیے دوں۔ حضور ﷺ نے وہ چادر لے لی اور آپ اس کے محتاج بھی تھے۔ لہٰذا آپ نے وہ چادر لے کر زیب تن فرمالی۔ اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیسی عمدہ چادر ہے یہ آپ مجھے عنایت کردیں تو! حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں بالکل۔ (اور آپ نے وہ چادر اس صحابی کو عنایت فرمادی) جب آپ کھڑے ہو کر چلے گئے تو دوسرے اصحاب نے اس صحابی کو ملامت کی کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے دیکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس چادر کے محتاج ہیں پھر تم نے وہ مانگ لی جبکہ تم کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ سے جس چیز کا سوال کیا جاتا ہے آپ اس سے منع نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس کام پر اس برکت کی امید نے مجبور کیا کہ حضور کے پہناوے کو میں لے لوں پھر اس میں مجھے کفن دیا جائے۔ ابن جریر

۱۸۶۳۹..... سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے لیے ایک سیارونی حلہ (جوڑا) بنایا گیا۔ جس کے کنارے سفید رکھے گئے۔ حضور ﷺ وہ پہن کر اپنے اصحاب کی طرف نکلے۔ آپ نے اپنی ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: دیکھتے نہیں کس قدر حسین حلہ ہے یہ؟ ایک اعرابی (دیہاتی) بولا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یارسول اللہ! یہ حلہ مجھے ہدیہ فرمادیں۔ اور رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا تھا کبھی لا (نہیں) نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے اس کو وہ حلہ عنایت فرمادیا۔ پھر (اپنے) دو پرانے کپڑے منگوائے اور پہن لیے پھر اس حلہ کے مثل دوسرا بننے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ بنا جانے لگا اسی دوران آپ وفات پاگئے۔ (اور وہ بنائی کے مرحلے ہی میں رہا)۔ رواہ ابن جریر

۱۸۶۴۰..... حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس کے لیے ایک کھجور کا حکم دیا۔ سائل نے وہ کھجور لے کر پھینک دی۔ پھر دوسرا سائل آیا آپ نے اس کے لیے بھی ایک کھجور کا حکم دیا۔ اس نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ سے ملی ہوئی کھجور ہے۔ آپ ﷺ نے ایک باندی کو حکم دیا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور اس کو کہو کہ جو تمہارے پاس چالیس درہم ہیں وہ اس سائل کو دے دے۔ شعب الایمان للبیهقی

۱۸۶۴۱..... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس کو ایک کھجور عنایت فرمائی۔ آدمی بولا: سبحان اللہ! انبیاء میں سے ایک نبی ایک کھجور کا صدقہ کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ اس میں بہت سے باریک باریک مثقال ہیں؟ پھر ایک دوسرا سائل آیا آپ نے اس کو بھی ایک کھجور عنایت فرمادی۔ اس نے کہا: انبیاء میں سے ایک نبی نے مجھے یہ کھجور عطا کی ہے۔ لہٰذا یہ کھجور جب تک میں زندہ ہوں مجھ سے جدا نہ ہوگی میں ہمیشہ اس کی برکت حاصل کرتا رہوں گا۔ پھر نبی ﷺ نے اس کے لیے بھلائی کا حکم دیا۔ پھر وہ شخص ہمیشہ مالدار ہوتا گیا۔ شعب الایمان للبیهقی

۱۸۶۴۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا پھر آپ نے (نہیں) فرمایا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۴۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا آپ نے کبھی لا (نہیں) نہیں فرمایا۔ رواہ ابن جریر

حضور ﷺ کا خوف خداوندی

۱۸۶۴۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک قاری کو یہ پڑھتے ہوئے سنا:

ان لدینا انکالا وجحیماً

ہمارے پاس (مختلف) عذاب اور دوزخ ہے۔

یہ سننا تھا کہ آپ بے ہوش ہوگئے۔ رواہ ابن النجار

حضور ﷺ کے اخلاق..... صحبت اور ہنسی مذاق میں

۱۸۶۴۵..... ابوالہیثم روایت کرتے ہیں اس شخص سے جس نے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ سے سنا۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی (ام المؤمنین) ام حبیبہ کے گھر بیٹھے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے مذاق فرمانے لگے۔ بولے: واللہ! میں نے آپ کو چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے سارے عرب نے آپ کو چھوڑ دیا اور میں نے آپ کو اس قدر سینگ مارے کہ لوگ کہنے لگے یہ کیا اس سر پر تو بال ہیں اور نہ سینگ۔

ابوسفیان کہتے رہے، رسول اللہ ﷺ ہنستے رہے اور فرماتے رہے: اے ابوحنظلہ! یہ تم کہہ رہے ہو۔ الزبیر بن بکار فی ابن عساکر

۱۸۶۴۶۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ کیا حضور ﷺ مزاح فرماتے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے پوچھا: آپ کا مزاح کیسا ہوتا تھا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی بیوی کو ایک بڑا کپڑا پہنایا اور فرمایا: اس کو پہن لے اور اس پر اللہ کا شکر کر اور اس کپڑے کو دلہن کی طرح کھینچتی پھر۔ رواہ ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔۔۔ یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۶۴۷۔۔۔سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کمزور اور غریب مسلمانوں کے پاس تشریف لاتے تھے، انکی زیارت کرتے، ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضری دیتے تھے۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۸۶۴۸۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گذر رہے تھے میں بچوں کے ساتھ (کھیل کود میں) مصروف تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے کوئی پیغام دے کر بھیجا۔ مجھے میری ماں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے راز کی کسی کو خبر نہ دینا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۴۹۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں بچوں کے پاس سے گذرا تو ان کے پاس بیٹھ گیا (اس وقت آپ کی عمر کم تھی) جب مجھے دیر ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ (میری تلاش میں) نکلے اور بچوں کے پاس سے گذرے تو ان کو سلام کیا۔

مستدرک الحاکم

۱۸۶۵۰۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا میں کوئی ذات زیارت کے لیے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ سے زیادہ پسند نہیں تھی۔ اس کے باوجود جب بھی آپ کو دیکھتے تو آپ کے استقبال میں کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ کھڑے میں وہ حضور کی ناگواری کو جانتے تھے۔

رواہ ابن جریر

آپ علیہ السلام کا تحمل و بردباری

۱۸۶۵۱۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے آپ کے جسم اقدس پر (ایک موٹی) نجرانی چادر پڑی تھی۔ ایک دیہاتی آپ کے پیچھے سے آیا اس نے آپ کی چادر کا کونا پکڑ کر کھینچا جس کی وجہ سے چادر آپ کی گردن میں کھنچ گئی۔ پھر دیہاتی بولا: اے محمد! ہمیں وہ مال دیں جو اللہ نے آپ کو دیا ہے۔ (اس کے باوجود) رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کو مال وغیرہ کا حکم کرو۔ ابن جریر

۱۸۶۵۲۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بچوں کے ساتھ تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا: السلام علیکم اے بچو! الدیلمی

۱۸۶۵۳۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن اللہ کی قسم! حضور نے کبھی مجھے گالی دی (اور نہ برا بھلا کہا بلکہ) کبھی اف تک نہ کہا۔ نہ کبھی کسی ہوئے کام پر فرمایا: کہ کیوں کیا اور نہ کبھی چھوٹے ہوئے کام پر فرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔

مصنف عبدالرزاق

۱۸۶۵۴۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی۔ اللہ کی قسم آپ نے مجھے کبھی کسی کیے ہوئے کام پر نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور ایسے کسی کام پر جو میں نے نہ کیا ہو کہ کیوں نہیں کیا؟

نہ کبھی آپ نے مجھے ملامت کی اور اگر کبھی آپ کے کسی گھر والے نے ملامت کی بھی تو بس آپ نے یہ کہا آپ اس کو چھوڑ دیں۔ یا یہ کہا جو لکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جس کا فیصلہ ہو گیا وہ بھی انجام کو پہنچے گا۔

۱۸۶۵۵۔۔۔اسید بن حضیر سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ اسید بن حضیر فرماتے ہیں میں لوگوں سے ہنسی مزاح کر رہا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھے کوکھ پر کچوکا لگایا پھر فرمایا: لو مجھ سے بھی بدلہ لے لو۔ اسید میں نے عرض کیا: بدلہ لوں؟ حالانکہ مجھ پر قمیص نہیں تھی

جبکہ آپ پر قمیص ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی قمیص اٹھادی۔ میں آپ کو چمٹ گیا اور آپ کے پہلو کو بوسے دینے لگا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرا یہی ارادہ تھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۵۶ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے۔ میرا ایک بھائی تھا آپ اس کو فرماتے: اے ابوعمیر تمہاری فاختہ کا کیا ہوا اسی طرح آپ ہمارے لیے چادر بچھادیا کرتے تھے اور اسی پر آپ نماز پڑھ لیتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: ... یہ ابوعمیر چھوٹے بچے تھے انہوں نے ایک مرتبہ فاختہ پکڑی تھی جو اڑ گئی تھی اس پر آپ ان کو چھیڑتے تھے۔

۱۸۶۵۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گالی گلوچ کرنے والے نہ تھے، نہ لعنت کرنے والے تھے اور نہ فحش اور لغو بات فرماتے تھے۔ (زیادہ سے زیادہ) کسی کو یہ کہتے تھے: کیا ہوگیا اس کی پیشانی مٹی میں ملے۔ بخاری، مسند احمد، العسکری فی الامثال

۱۸۶۵۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں دس سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہا۔ میں نے ہر طرح کی خوشبو سونگھی لیکن رسول اللہ ﷺ کے انفاس معطر سے زیادہ اچھی کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی شخص ملاقات کرتا پھر اٹھنے لگتا تو آپ بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور جب تک وہ خود نہ چلا جاتا اس کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے۔ جب کوئی آپ کا ہاتھ تھامنا چاہتا تو آپ اس کو اپنا ہاتھ تھمادیتے اور پھر اس وقت تک نہ چھڑاتے جب تک وہ خود نہ چھوڑ دیتا تھا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۸۶۵۹ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے کان آپ کی طرف کیا ہو (تاکہ کوئی راز کی بات کرے) پھر آپ نے خود سر پھیر لیا ہو۔ بلکہ وہی شخص آخر آپ سے اپنا سر ہٹالیتا تھا۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی کا ہاتھ تھاما ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا ہو۔ حتیٰ کہ وہ شخص خود ہی اپنا ہاتھ چھڑالیتا اور آپ چھوڑ دیتے تھے۔ ابوداؤد، ابن عساکر

۱۸۶۶۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ نہ چھوڑ دیتا تھا۔ نہ اپنا چہرہ اس سے پھیرتے تھے۔ اور حضور ﷺ کبھی اپنے سامنے بیٹھنے والے کے آگے گھٹنے نہیں کرتے تھے۔

(الرؤیانی، ابن عساکر، وھو حسن)

۱۸۶۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ بچوں کے پاس سے گذرے میں بھی اس وقت بچہ تھا۔ پھر آپ نے ہم کو سلام کیا۔

ابوبکر فی الغیلانیات، ابن عساکر

۱۸۶۶۲ ... عباد بن زاہر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا فرمایا: واللہ! ہم سفر میں اور حضر میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے ہیں۔

آپ ہمارے مریضوں کی عیادت فرماتے تھے، ہمارے جنازوں کے پیچھے چلتے تھے۔ ہمارے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیتے تھے، مال تھوڑا ہو یا زیادہ، اس کے ساتھ ہمارے ساتھ ہمدردی وغم خواری برتتے تھے۔ اور اب کچھ لوگ مجھے آپ کی باتیں بتاتے ہیں ممکن ہے کہ ان میں سے کسی نے کبھی حضور کو دیکھا ہی نہ ہو۔ مسند احمد، البزار، المروزی فی للجنائز، الشاشی، مسند ابی یعلی، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۶۳ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی کسی زوجۂ مطہرہ نے آپ کو ہدیہ میں ایک ثرید کا پیالہ بھیجا۔ آپ اس وقت کسی اور زوجۂ مطہرہ کے گھر میں مقیم تھے۔ اس بیوی نے اسی پیالہ پر ہاتھ مار کر اس کو گرادیا جس سے پیالہ ٹوٹ گیا۔ حضور ﷺ ثرید ہاتھ سے اٹھا اٹھا کر پیالے میں ڈالنے لگے اور ساتھ میں فرماتے رہے تمہاری ماں مرے کھاؤ۔ پھر آپ نے کچھ توقف فرمایا حتیٰ کہ وہی بیوی دوسرا سالم پیالہ لے آئی۔ آپ نے وہ پیالہ لے کر اس بیوی کو بھیج دیا جس کا پیالہ ٹوٹا تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: ... یہ حضور کی محبت کی وجہ سے بیویوں کے آپس میں غیرت کا معاملہ تھا۔ اس بیوی سے یہ برداشت نہ ہوا کہ حضور میرے پاس ہوتے ہوئے کسی اور بیوی کے کھانے کو بھی تناول فرمائیں۔ رضی اللہ عنھن۔

۱۸۶۶۴ ... خوات بن جبیر سے مروی ہے کہ ہم نے (سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی مر الظہر ان میں پڑاؤ ڈالا۔ میں وہاں اپنے خیمے سے باہر نکلا۔ دیکھا کہ چند عورتیں آپس میں بات چیت میں مصروف ہیں۔ مجھے ان کا حسن و جمال اچھا لگا۔ میں دوبارہ اپنے خیمے میں داخل

ہوا۔ اپنا تھیلا نکالا، پھر اس میں سے اپنا جوڑا نکالا اور زیب تن کر کے باہر نکلا اور ان عورتوں کے پاس جا بیٹھا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ سے باہر نکلے۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! کس وجہ سے ان کے ساتھ بیٹھے ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو مرعوب اور پریشان ہوگیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اونٹ بدک گیا ہے۔ میں اس کے لیے رسی کی تلاش میں ان کے پاس آگیا تھا۔ آپ ﷺ اپنے راستے ہو لیے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر اتاری اور پیلو کے جھنڈ میں داخل ہو گئے گویا میں اب بھی پیلو کے درختوں کے سبزے میں آپ کی پشت مبارک کی سفیدی کو چمکتا دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے اپنی حاجت پوری کی۔ اور وضو کیا اور واپس ہو لیے۔ پانی آپ کی ریش مبارک سے سینۂ اقدس پر گر رہا تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا؟ پھر ہم اس جگہ سے کوچ کر گئے۔ دوران سفر جب بھی آپ ﷺ مجھے ملتے یہی بات ارشاد فرماتے: السلام علیک، اے ابوعبداللہ! تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا۔ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں جلد ہی مدینہ آ گیا۔ مسجد اور نبی ﷺ کی مجالس سے دور رہنے لگا۔ جب کافی عرصہ اس طرح بیت گیا تو میں ایک مرتبہ خالی مسجد میں تھوڑی دیر کے لیے گیا۔ وہاں جا کر نماز کے لیے کھڑا ہوگیا۔ اسی دوران نبی ﷺ بھی اپنے حجرے سے نکل کر مسجد میں آ گئے۔ آپ نے ہلکی سی دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ جبکہ میں نے اپنی نماز طویل کر دی تاکہ آپ جائیں اور مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔ (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوعبداللہ! جس قدر ہو سکے نماز لمبی کر لے۔ میں بھی جانے والا نہیں ہوں جب تک تم نماز پوری نہیں کر لیتے۔ تب میں نے اپنے جی میں کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے اپنے فعل پر معذرت کرتا ہوں اور آپ کے سینے کو صاف کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے نماز پوری کی، آپ نے فرمایا السلام علیک اے ابوعبداللہ تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب سے اسلام لایا ہوں۔ میرا اونٹ کبھی نہیں بدکا پھر آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: یرحمك الله اللہ تم پر رحم کرے، اس کے بعد کسی چیز پر آپ ﷺ نے مجھے نہیں ٹوکا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۶۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تنگی) زمین پر بیٹھ کر کھانا کھا لیتے تھے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے۔ اور جو کی روٹی پر بھی (ادنیٰ) غلام کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۶۶..... قیس بن وہب سے مروی ہے کہ وہ بنی سراۃ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: حضور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو:

وانك لعلی خلق عظیم.

اور بے شک آپ عظیم اخلاق پر (قائم) تھے۔

پھر فرمایا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے۔ میں نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔

حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔ لیکن حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پہلے تیار کر لیا۔ میں نے باندی کو کہا تو جا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے کھانے کا پیالہ گرا دے۔ پس حفصہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے کھانا رکھ رہی تھی کہ باندی نے ہاتھ مار کر کھانا گرا دیا۔ پیالہ بھی ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا۔ نبی ﷺ نے ٹوٹے پیالہ کو اٹھایا اور جو کچھ اس میں کھانا تھا وہ بھی زمین سے اٹھا اٹھا کر اس میں ڈالا۔ پھر آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر وہی کھانا تناول فرما لیا۔ پھر میں نے اپنا پیالہ آپ کے پاس بھیج دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ پیالہ کھانے سے بھرا ہوا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا اور کہلوایا پیالہ پیالے کے بدلے ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ تم کھا لو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ کے چہرے پر اس فعل کی وجہ سے کوئی (ناگوار) اثرات نہیں دیکھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

متفرق عادات نبوی ﷺ

۱۸۶۶۷..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جگہ اترے اور پڑاؤ ڈالا۔ وہاں

کی ایک عورت نے اپنے بیٹے کے ساتھ اپنی بکری دودھ دوہنے کے لیے بھیجی۔ آپ ﷺ نے دودھ دوہا۔ پھر لڑکے کو وہ دودھ دے کر فرمایا: اس کو اپنی ماں کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ اس کی ماں نے وہ دودھ پیا اور سیراب ہوگئی پھر وہ لڑکا دوسری بکری آپ ﷺ کے پاس لایا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ بھی نکالا اور پھر اس کو نوش فرمایا پھر ابوبکر کو پلایا۔ لڑکا پھر ایک اور بکری لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا اور نوش فرمایا۔

مسند ابی یعلی

۱۸۶۶۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا۔ آپ کے پاس آپ کا ایک چھوٹا حبشی غلام بیٹھا تھا جو آپ کی کمر دبا رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ بیمار ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اونٹنی نے گذشتہ رات مجھے گرادیا تھا۔

البزار. الکبیر للطبرانی. ابن السنی وابونعیم معاً فی الطب، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۶۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو تین بار آواز دی آپ نے ہر بار فرمایا: یالبیک، یا لبیک. یالبیک

مسند ابی یعلی، حلیة الاولیاء، الخطیب فی تلخیص المتشابه

کلام:...... اس روایت میں ایک راوی جبارہ بن المغلس ضعیف ہے۔

۱۸۶۷۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر رات کو باتیں کرتے تھے۔ اسی طرح مسلمانوں کے معاملات میں بات چیت کرتے تھے اور میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ رواہ مسدد

کلام:...... حدیث صحیح ہے۔

۱۸۶۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوتے تھے جس کا نام عفیر تھا۔

مسند احمد، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ ایک گدھا تھا جس کا نام عفیر تھا۔ ایک خچر تھا جس کا نام دلدل تھا۔ ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصویٰ تھا۔ آپ کی تلوار ذوالفقار اور زرہ ذات الفضول تھی۔

الجرجانی فی الجرجانیات، الدلائل للبیهقی

۱۸۶۷۳..... حضرت عسکری اپنی کتاب امثال میں فرماتے ہیں: یحییٰ بن عبدالعزیز جلودی، محمد بن سہل۔ البلوی، عمارۃ بن زید، زیاد بن خیثمہ، سدی، ابی عمارۃ کی سند سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ کہنے لگے: ہم آپ کے پاس تہامہ کے نشیبی علاقے سے آئے ہیں۔

اس کے بعد حضرت علی نے ان کے خطبے اور نبی ﷺ کے ان کو جواب کا ذکر فرمایا: پھر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ہم ایک باپ کی اولاد ہیں۔ ایک ہی شہر میں پلے بڑھے ہیں۔ آپ عرب سے ایسی زبان میں بات چیت فرمارہے ہیں۔ جس کا اکثر حصہ ہم سمجھ نہیں پاتے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے مجھے ادب دیا ہے اور بہت اچھا ادب دیا ہے اور میں بنی سعد بن بکر میں پلا بڑھا ہوں۔

ابن الجوزی فی الواهیات، وقال لایصح.

کلام:...... بقول امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ اور اس کو انہوں نے کتاب الواہیات میں ذکر فرمایا ہے۔

۱۸۶۷۴..... حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ میں نے عرب کا کوئی کلمہ نہیں سنا جو میں پہلے حضور ﷺ سے نہ سن چکا ہوں۔ اسی طرح یہ کلمہ مات حتف انفه (وہ اپنی موت آپ مرا) میں نے آپ سے پہلے کسی سے نہیں سنا۔ رواہ العسکری

۱۸۶۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو مکہ میں (بعثت کے بعد) تیرہ سال تک رکھا۔

مستدرک الحاکم

۱۸۶۷۶..... حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے قریب سے صدقے کے اونٹ گذرے۔ آپ ﷺ نے ایک اونٹ کی

کمر سے کچھ بال لے لیے پھر فرمایا: میں ان بالوں کا ایک عام مسلمان سے زیادہ حق دار نہیں ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن منیع، الحارث، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۷۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ جرأت منددل کے مالک تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۷۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۷۹..... عنبہ بن الازہر، ابوالاسود نہدی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غار حراء میں گئے تو آپ کی پاؤں والی کسی انگلی میں کوئی چوٹ آئی۔ آپ نے انگلی کو مخاطب ہوکر فرمایا:

هل أنت الا اصبع دميت وفي سبيل الله مالقيت

تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوگئی اور اللہ کے راستے میں تجھے یہ تکلیف پیش آئی ہے۔ البغوی، ابن منده، ابونعیم

ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح سندوہ ہے جو ثوری، شعبہ، ابن عیینہ وغیرہ نے عن الاسود بن قیس عن جندب البجلی کے ساتھ روایت کی۔

۱۸۶۸۰..... اسود بن سریع سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

أما بعد!..... (تمام)

۱۸۶۸۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے رک گئے۔ آپ کی ازواج کے سامنے کوئی چیز تھی اور وہ ایک دوسرے سے الجھ رہی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ان کے مونہوں میں مٹی ڈالیے اور آپ نماز کے لیے آجایئے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۸۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئندہ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں فرماتے تھے۔ رواہ الترمذی)

۱۸۶۸۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہم میں سب سے اچھی اور صاف زبان والے اور عمدہ بیان کرنے والے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عربیت ناپید ہوگئی تھی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس کو تروتازہ صورت میں میرے پاس لے کر آئے ہیں جیسے کہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی زبان پر جاری تھی۔ رواہ ابن عساکر

کلام:....... اس کی سند (واہ) بےکار ہے۔

۱۸۶۸۴..... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ کی قراءت کیسی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور ﷺ اپنی آواز کو مد کے ساتھ (کھینچ کر) پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غسل کے ساتھ تمام عورتوں کے پاس ایک رات میں ہوآتے تھے۔

السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، السنن للبیهقی، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجه، نسائی

۱۸۶۸۶..... (عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف سے خبر ملی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کفیت عطا کی گئی ہے۔ آپ سے پوچھا گیا: کفیت کیا ہے؟ فرمایا: مباشرت میں تیس آدمیوں کی طاقت۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ کی نو بیویاں تھیں اور آپ ایک ہی رات میں سب بیویوں کے پاس چلے جاتے تھے۔

مصنف عبدالرزاق

آپ علیہ السلام کے پسینے کی خوشبو

۱۸۶۸۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام سلیم نے مجھے صرف ان چند چیزوں کا وارث بنایا تھا: رسول اللہ ﷺ کی چادر، آپ کا پینے کا پیالہ، آپ ﷺ کی خیمے کی لکڑی، سل (جس پر مسالے وغیرہ پیسے جاتے ہیں) اس سل پر ام سلیم رضی اللہ عنہا رامک (خوشبو) رسول اللہ ﷺ کے

پسینے کے ساتھ ملا کر پیستی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ام سلیم کے گھر میں ان کے بستر پر ہوتے تھے پھر آپ پر وحی اترتی تھی تو آپ ﷺ اس قدر پسینہ پسینہ ہوجاتے تھے، جس طرح بخار زدہ ہوجاتا ہے۔ پھر ام سلیم اس پسینے اور رامک خوشبو کو ساتھ ملا کر پیس لیتی تھیں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے اچھے اخلاق والے انسان تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دعا کررہے تھے، لگام آپ کی دو انگلیوں کے بیچ میں دبی ہوئی تھی۔ لگام چھوٹ کر گرگئی۔ آپ لگام اٹھانے کے لیے آگے کو جھکے اور انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اٹھالی۔ (اور دعا کرتے ہی رہے)۔ (مصنف عبدالرزاق۔ اس میں ایک راوی ابان ہے)

۱۸۶۹۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک چاشت کے وقت میں اپنی نو بیویوں کے پاس چکر لگالیتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۶۹۱..... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا۔ آپ طویل سکوت اور قلیل ہنسی والے تھے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۹۲..... حبشی بن جنادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوش اخلاق اور ہنس مکھ انسان تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... اس روایت میں حصین بن مخارق راوی (واہ) لغو اور ناقابل اعتبار ہے۔

۱۸۶۹۳..... ابولیلیٰ کندی سے مروی ہے میں نے اس گھر کے مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں منیٰ میں جب حضور ﷺ خطبہ دے رہے تھے، آپ سے ملا۔ میں نے آپ کی سواری کے کجاوے پر ہاتھ رکھا تو کجاوے کے گدے سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ رواہ ابونعیم

۱۸۶۹۴..... حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی مخلوق پیدا فرمائی حضور ﷺ سب میں سے اچھی خلقت (اور اچھے اخلاق) والے تھے۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر

۱۸۶۹۵..... حصین بن یزید کلبی سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ہنسنے میں صرف مسکراہٹ کی حد تک دیکھا اور اکثر اوقات نبی اکرم ﷺ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر بھی باندھ لیتے تھے۔ ابن مندہ، ابونعیم، ابن عساکر

۱۸۶۹۶..... قرۃ بن ایاس بن ہلال بن رباب مزنی سے مروی ہے کہ میں بچپن میں اپنے والد کے ہمراہ تھا کہ ہم حضور ﷺ کے پاس آئے۔ میں نے آپ کو کھلی ہوئی ازار میں دیکھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۹۷..... عبدالرحمٰن اپنے والد کعب سے وہ اپنے والد سعد قرظ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جنگ کے موقع پر اپنی کمان کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

آپ ﷺ کی عجز وانکساری

۱۸۶۹۸..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تھے تو منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتے تھے۔ بس کی ہم کو خبر نہ دیتے تھے ایک مرتبہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ جب بھی نماز پڑھ لیتے ہیں تو پست آواز میں کچھ پڑھتے ہیں جو ہم کو سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے سننے کی کوشش کی؟ صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے انبیاء میں سے کسی نبی کو یاد کیا۔ اللہ نے اس کو اسی کی قوم میں سے ایک لشکر عطا کیا تھا۔ اس نبی نے ایک مرتبہ ان کو دیکھ کر فرمایا تھا: کون ان کا مقابلہ کرسکتا ہے؟ تب اللہ پاک نے (بطور عتاب) اس پیغمبر کو فرمایا: اب اپنی قوم کے لیے تین باتوں میں سے کوئی ایک پسند کرلو۔ یا تو ہم ان پر کسی اور قوم میں سے دشمن مسلط کردیں، یا عام موت یا عام بھوک سب کو آجائے۔ پیغمبر نے اپنی قوم سے اس کا تذکرہ کیا اور ان سے مشورہ لیا۔ قوم نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں، آپ ہی کوئی چیز اختیار فرمالیں۔ چنانچہ پیغمبر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ یہ لوگ جب بھی کسی مصیبت کا شکار ہوتے تھے تو نماز میں مشغول ہوجاتے تھے۔ پیغمبر نے قوم کو نماز پڑھائی پھر دعا کی: اے اللہ اگر تو ان پر

ان کے کسی مخالف دشمن کو مسلط کرے یہ تو ہم کو منظور نہیں، بھوک بھی ہم کو قبول نہیں، ہاں موت کو ان پر مسلط فرما دے۔ لہٰذا اللہ پاک نے ان پر موت کی ہوا چلا دی۔ پس تین دنوں میں ستر ہزار افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ پس تب سے میں اندر ہی اندر یہ دعا کرتا ہوں:

اللهم بك أحاول وبك اصاول ولاقوة الا بك.

اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ ہی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں، تیری مدد کے ساتھ کسی پر حملہ کرتا ہوں اور ہر طرح کی طاقت وقوت تیری مدد کے ساتھ ممکن ہے۔ السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۹۹..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ حنین میں فجر کی نماز کے بعد ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ آپ کو کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ ابھی ہونٹوں کو حرکت دینے لگے ہیں۔ پہلے آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔ آپ کیا پڑھتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

اللهم بك أحول وبك اصول وبك اقاتل.

دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

اللهم بك احاول وبك اصاول وبك اقاتل.　　ابن جریر

۱۸۷۰۰..... عداء بن خالد سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نکلا اور نبی اکرم ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ رواہ ابونعیم

۱۸۷۰۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں مشک دیکھی اور ہم رات کو حضور ﷺ کو آپ کی داڑھی میں لگی ہوئی خوشبو سے پہچانتے تھے۔ الخفاف فی معجمه، ابن النجار

۱۸۷۰۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے جوتے میں دو پٹی تھیں۔ الکامل لابن عدی

۱۸۴۳۱ پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

۱۸۷۰۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا بات ہے آپ ہم سے اچھی اور فصیح زبان کے مالک ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے آ کر مجھے اسماعیل علیہ السلام کی زبان سکھا دی۔ الدیلمی

۱۸۷۰۴..... عبدالرحمن بن کیسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بالائی کنوئیں کے پاس نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

التاریخ للبخاری، ابن عساکر

۱۸۷۰۵..... معاویہ بن حیدہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میری قوم کے چند افراد کو قید کر لیا۔ میری قوم میں سے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس نے کہا: اے محمد! میری قوم کے لوگوں کو آپ نے کس وجہ سے قید کر رکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔ آدمی بولا: لوگ تو کہتے ہیں کہ آپ شر وفساد کو روکتے ہیں، ادھر تو آپ خود اکیلے اس میں مبتلا ہیں۔ معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے اس کو فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ تو میں بیچ میں آ کر دونوں کے درمیان نرم روپے اور افہام تفہیم کی کوشش کرنے لگا تا کہ آپ ﷺ اس شخص کی سخت بات سن کر کہیں میری قوم کو بددعا نہ دے دیں جس کے خمیازے میں ان کے لیے ہمیشہ کے واسطے فوز وفلاح کے دروازے بند ہو جائیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ مسلسل بات سننے سمجھنے لگے حتیٰ کہ آپ کو بات سمجھ آ گئی اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا ان لوگوں نے (اس کلمۂ اسلام) کو کہہ لیا ہے؟ یا ان میں سے کچھ ہی لوگوں نے کہہ لیا ہے؟ واللہ اگر ایسا ہے اور میں نے ان کو قید کیا تب تو ان کا وبال مجھ پر ہوگا اور ان پر کوئی (قید وبند اور) سزا نہیں ہے۔ لہٰذا اس شخص کے ساتھیوں کو چھوڑ دو۔ مصنف عبدالرزاق

۱۸۷۰۶..... ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ چند لوگوں کے ہمراہ جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے گھر تشریف لائے۔ (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا آپ کے گھر آنا جانا تھا)۔ التاریخ للبخاری، ابن عساکر

۱۸۷۰۷..... ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر فتح یاب ہوتے تو تین دن تک وہاں ٹھہرتے۔ ابن النجار

۱۸۷۰۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدخلق تھے اور نہ بدزبان۔ اور نہ بازاروں میں شور وشغب کرنے

والے تھے۔ رواہ ابن عساکر

آپ ﷺ کا حکم

۱۸۷۰۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ کر کھڑے ہوجاتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے اور جب تک رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں داخل نہ ہوجاتے ہم کھڑے ہی رہتے۔ یونہی ایک دن آپ ﷺ اٹھے تو ابھی مسجد کے درمیان تک ہی پہنچے تھے کہ ایک اعرابی آپ کو آملا۔ بولا: اے محمد! مجھے دو اونٹ دیجئے، کیونکہ یہ آپ اپنے مال سے دیتے ہو اور نہ اپنے باپ کے مال سے۔ ساتھ میں وہ اعرابی آپ کو چادر سے پکڑ کر (بدتمیزی کے ساتھ) کھینچنے لگا۔ حتیٰ کہ (چادر آپ کے گلے میں بل کھا گئی اور) آپ کی گردن سرخ ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: نہیں، میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور میں تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کروں گا جب تک تم مجھے باندھ نہیں لوگے۔ (یعنی تم جس قدر بدتمیزی زیادہ کرلو میں پھر بھی تم کو ڈانٹ ڈپٹ نہیں کروں گا بلکہ تمہاری بات پوری کروں گا) پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلایا اور اس کو فرمایا: اس آدمی کو دو اونٹ دے دو۔ ایک جو سے لدا ہوا اور ایک کھجور سے۔ ابن جریر

۱۸۷۱۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مجالس میں اٹھتے بیٹھتے تھے اور ہم سے بات چیت کرتے تھے۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم آپ کو اپنی کسی بیوی کے گھر میں داخل ہوتا ہوا دیکھ لیتے۔

رواہ ابن النجار

۱۸۷۱۱..... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ کھانے، پینے، پاکیزگی حاصل کرنے، کپڑے پہننے اور نماز کے (کاموں) کے لیے تھا اور بایاں ہاتھ دوسرے کاموں کے لیے تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۷۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور نماز کے لیے تھا۔ اور بایاں ہاتھ اور کاموں کے لیے تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

آپ ﷺ کا امت کا خیال فرمانا

۱۸۷۱۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا، آپ ﷺ نے ہمیشہ آسان کام کو پسند کیا جب کہ وہ گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ آپ اس سے دور بھاگنے والے تھے۔ اور حضور ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت پامال کی جارہی ہو تو تب آپ ضرور اس کے لیے انتقام لیتے تھے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی

۱۸۷۱۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ کبھی کسی بیوی کو مارا۔ رواہ ابوداؤد

۱۸۷۱۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے کبھی کسی خادم کو یا کسی بیوی کو یا کسی کو بھی نہیں مارا الایہ کہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوں (تو ضرور کافروں کو مارا ہے) نہ کبھی آپ نے اپنی ذات کے لیے کوئی انتقام لیا۔ خواہ انتقام کے لیے سامنے پیش کردیا جائے ہاں مگر جب کبھی اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا گیا تو آپ نے ضرور اللہ کے لیے انتقام لیا ہے۔ (مثلاً کسی اور فاطمہ نے چوری کی اور آپ نے اس کا ہاتھ کٹوایا) اور حضور ﷺ کو جب بھی دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے ہمیشہ آسان شی کو قبول کیا الایہ گناہ کی صورت ہو، اگر گناہ کی صورت ہوتی تو آپ سب سے زیادہ اس سے کوسوں دور بھاگنے والے تھے۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ابن عساکر

۱۸۷۱۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضورﷺ پر جب بھی کوئی ظلم ڈھایا گیا آپ نے کبھی کسی سے کوئی بدلہ نہیں لیا لیکن جب اللہ کی حرمتوں میں سے کسی شی کو پامال کیا گیا تو آپ سب سے زیادہ اس کا بدلہ لینے والے تھے۔ اور جب بھی آپ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے ہمیشہ آسان شی کو قبول کیا۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۷۱۷ ابوعبداللہ جدلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضورﷺ کا اپنے گھر والوں کے ساتھ کیسا اخلاق تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ تمام انسانوں میں سب سے بہترین اخلاق کے حامل تھے۔ آپ نہ بد خلق تھے اور نہ فحش گو طعن تشنیع کرنے والے۔ نہ آپ بازاروں میں شوروشغب کرتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے لیتے تھے، بلکہ عفو و درگذر سے کام لیتے تھے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابن عساکر

۱۸۷۱۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے حضورﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے یہ کہا: حضورﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ قرآن (کے حکم) کی وجہ سے خوش ہوتے تھے اور اسی کی وجہ سے ناراض ہوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۷۱۹ حضرت عمرۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جب آپﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ خلوت میں ہوتے تھے تو کیا (اخلاق) برتتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپﷺ تمہارے مردوں کی طرح رہتے تھے، ہاں مگر وہ سب سے زیادہ کریم النفس اور سب سے زیادہ ہنسنے مسکرانے والے تھے۔ الخرائطی، ابن عساکر

۱۸۷۲۰ عن شقیق عن جابر عن ام محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپﷺ تاریک جگہ میں نہ بیٹھتے تھے جب تک وہاں چراغ نہ جلا دیا جاتا تھا۔ رواہ ابن النجار

۱۸۷۲۱ عمر بن عبدالعزیز، یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ جب بیٹھ کر بات چیت فرماتے تو اکثر آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے رہتے تھے۔ مستدرک الحاکم

۱۸۷۲۲ (مسند عبادۃ بن صامت) حضورﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ فرماتے:

الله اکبر الله اکبر لا حول ولا قوۃ الا بالله اللھم انی اسألك خیر ھذا الشھر واعوذبك من شر القدر واعوذبك من شر یوم المحشر.

اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ کی مدد کے بغیر برائی سے اجتناب ممکن نہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر نیکی پر قوت نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر و برکت کا۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تقدیر کے شر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں حشر کے دن کے شر سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۳ (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضورﷺ کے پاس خمس (مال غنیمت کے پانچویں حصے) سے قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھر والے قیدیوں کو الگ الگ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ ناپسند کرتے تھے کہ ان کے درمیان جدائی ڈالیں۔

ابن ماجۃ، ترمذی، نسائی، ابو داؤد

۱۸۷۲۴ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دومۃ الجندل کے بڑے سردار اکیدر نے حضورﷺ کو ایک مٹکا ہدیہ بھیجا جس میں من تھا۔ اور اس دن اللہ کے نبیﷺ اور آپ کے اہل خانہ کو اس کی سخت حاجت بھی تھی۔ لیکن آپ نے نماز پڑھ کر لوگوں کو بلانے کا حکم دیا۔ پھر وہ مٹکا سب کے سامنے ایک ایک کر کے پیش کیا گیا۔ ہر آدمی اپنا ہاتھ ڈال کر اس سے نکالتا اور کھاتا۔ جب حضرت خالد بن ولید کی باری آئی تو انہوں نے بھی ہاتھ ڈالا اور کھایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب نے ایک ایک بار کھایا اور میں نے دو مرتبہ نکالا ہے۔ آپﷺ نے فرمایا: خود بھی کھاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلاؤ۔ رواہ ابن جریر

۱۸۷۲۵ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریمﷺ کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے، اس کے لیے مہر بتاتے اور اس کو حضرت سعد کے پیالے کی امید دیتے کہ میں جب بھی ان کی باری میں ان کے پاس آؤں گا میرے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کا ثرید کا پیالہ بھی آئے گا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضورﷺ کے پاس ہر رات جہاں بھی ہوں ثرید کا بھرا پیالہ بھیجتے تھے۔ الرؤیانی، ابن عساکر

شمائل......عادات نبوی ﷺ

حضور ﷺ کی عمر مبارک

۱۸۷۲۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو چالیس سال کی مدت میں نبوت عطا ہوئی۔ پھر آپ دس سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینے میں مقیم رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۷ ......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۷۲۸ ...... حضرت عکرمہ (تلمیذ ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی کا نزول شروع ہوا۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ میں مقیم رہے۔ مدینہ میں دس سال رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۹ ......بنی ہاشم کے غلام حضرت عمار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے۔ مکہ میں پندرہ سال اور مدینہ میں دس سال رہے۔ اور پینسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۳۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ تیرہ سال مکہ میں رہے پھر آپ کو ہجرت کا حکم ملا تو آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں دس سال رہ کر وفات پائی۔ رواہ ابن النجار

۱۸۷۳۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی جب آپ تریسٹھ سال کی عمر میں تھے۔

ابونعیم فی المعرفۃ

۱۸۷۳۲ ...... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ تریسٹھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ ابونعیم فی المعرفۃ

۱۸۷۳۳ قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میں آپ سے بیس سال پہلے پیدا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ ان ہاتھیوں کے گوبر پر میری ماں مجھے لے کر کھڑی ہوئی تھی اور مجھے اس واقعے کی پوری سمجھ تھی۔ حضور ﷺ کو اس واقع کی اطلاع چالیسویں سال دی گئی تھی۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:......سورۂ فیل میں اس واقعے کا ذکر ہے، عام الفیل یعنی ہاتھیوں والے سال۔ اس سال ابرہہ کافر بادشاہ نے ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ کعبۃ اللہ پر حملہ کیا تھا جس میں اس کو دردناک شکست کا سامنا ہوا۔ اسی سال حضور ﷺ پیدا ہوئے۔ جبکہ قباث بن اشیم اس سال بیس سال کی عمر میں تھے۔ ابرہہ کی شکست کے بعد عرب کعبہ کے گرد اکٹھا ہوئے تو ان میں یہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ وہاں کھڑے تھے۔

حضور ﷺ کی وفات اور میراث کا ذکر

۱۸۷۳۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: چلو ام ایمن کی زیارت کریں، جیسے نبی اکرم ﷺ ان کی زیارت کو جاتے تھے۔ (انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی پرورش فرمائی تھی یہ باندی آپ کو اپنے والد کی طرف سے ورثہ میں ملی تھی جس کو آپ نے بڑے ہوکر آزاد فرمادیا تھا۔) یہ حضرات ام ایمن کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں۔ دونوں حضرات نے ان سے عرض کیا، اے ام ایمن! اللہ کے ہاں حضور کے لیے زیادہ خیر ہے۔ ام ایمن بولی: میں جانتی ہوں کہ اللہ کے ہاں آپ ﷺ کے لیے زیادہ خیر ہے۔ لیکن میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ آسمان کی خبریں ہم پر آنا بند ہوگئی ہیں۔ اس بات نے دونوں حضرات کو بھی برانگیختہ

کردیا (اور بھڑکا دیا) پھر دونوں حضرات بھی ام ایمن کے ساتھ خوب روئے۔مصنف ابن ابی شیبه، مسلم، مسند ابی یعلی، ابوعوانه

۱۸۷۳۵......ابن جریج سے مروی ہے کہ میرے والد ؒ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات ذہن میں نہ آرہی تھی کہ حضور ﷺ کو کہاں دفن کریں؟ حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے نبی کی قبر وہیں بنتی ہے جہاں وہ مرتا ہے۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ کا بستر (جس پر آپ وفات کے بعد آرام فرما تھے) وہاں سے ہٹایا گیا اور اسی بستر کی جگہ قبر کھودی گئی۔

عبدالرزاق، مسند احمد

کلام:......امام ابن حجر اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے۔

۱۸۷۳۶......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تقریر کررہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر! بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حمد وثناء کے بعد فرمایا:

امابعد! جان لو! جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ سمجھ لے کہ محمد ﷺ وفات پاگئے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ پاک زندہ ہیں کبھی مریں گے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما محمد الا رسول قدخلت من قبله الرسل أفان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم......الخ

اور محمد صرف رسول ہی تو ہیں۔ آپ سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں کیا پس اگر وہ وفات پاجائیں یا قتل ہوجائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے مڑ جاؤ گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ایسا محسوس ہورہا تھا کہ گویا پہلے لوگوں کو علم نہ تھا کہ اللہ پاک نے یہ آیت بھی نازل فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت فرمائی۔ تب لوگوں کو اس کا پتہ چلا۔ تب ہر طرف، ہر کوئی دوسرے کو اسی کی تلاوت کرتا سننے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جب میں نے یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنی تو بالکل میرے پاؤں کٹ گئے۔ میری ٹانگوں نے میرا جھوٹ اٹھانے سے انکار کردیا۔ اور میں زمین بوس ہوگیا۔ کہ نبی اکرم ﷺ واقعتاً وفات پاگئے ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، العدنی، بخاری، ابن حبان، حلية الاولياء، السنن للبيهقی

۱۸۷۳۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سنح میں اپنی رہائش گاہ سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر مسجد آئے۔ اور کسی سے بات چیت کیے بغیر (حجرہ میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور حضور ﷺ کی طرف بڑھے۔ آپ ﷺ یمنی چادر اوڑھے ہوئے (موت کی نیند سو رہے) تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، آپ پر جھکے، آپ کو بوسہ دیا اور رونے لگے پھر فرمایا: میرا باپ آپ پر فدا ہو، اللہ کی قسم! اللہ پاک آپ پر دو موتیں کبھی جمع نہیں کرے گا اور ایک موت جو اللہ نے آپ کے لیے لکھ دی تھی وہ آپ نے پالی ہے۔بخاری، ابن سعد، السنن للبيهقی

۱۸۷۳۸......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے تاثرات کا جائزہ لینے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ جاؤ دیکھو لوگ کیا باتیں کررہے ہیں، آکر خبر دو۔ غلام نے واپس آکر کہا: ہر طرف یہی چرچہ ہے کہ محمد (ﷺ) وفات پاگئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو انتہائی صدمہ پہنچا اور آپ کی زبان پر یہ بات جاری ہوگئی اور میری کمر ٹوٹ گئی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں بھی پہنچے تھے مگر لوگ گمان کرنے لگے آپ رضی اللہ عنہ نہیں پہنچے۔ابن خسرو

۱۸۷۳۹......حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی تکفین وغیرہ کی تیاری میں مصروف ہوئے تو ہم نے تمام لوگوں پر دروازہ بند کردیا۔ تب انصار نے آواز دی ہم آپ ﷺ کے ننہیال والے ہیں اور ہمارا اسلام میں بھی اچھا مرتبہ ہے۔ (لہٰذا ہم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے) قریش کہنے لگے: ہم آپ کے قبیلے والے ہیں۔ (ہمیں اندر آنے دیا جائے) تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے ہم تم سب کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں۔ اگر تم اندر آگئے تو حضور کی تکفین تدفین میں بہت تاخیر ہوجائے گی۔ اس لیے اللہ کی قسم! صرف وہی شخص داخل

ہو جس کو بلایا جائے۔ابن سعد

تکفین وتدفین

۱۸۷۴۰ علی بن الحسین سے مروی ہے کہ اس موقع پر انصار نے کہا: ہمارا حق ہے اور حضور ﷺ ہماری بہن کے بیٹے تھے (حضرت آمنہ انصار کے قبیلے بنی نجار سے تعلق رکھتی تھیں) اور اس کے علاوہ اسلام میں ہمارا ایک مقام ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر ارشاد فرمایا: آپ کی قوم آپ کی زیادہ حق دار ہے تم علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ سے بات کرو۔ آپ کے پاس وہی جاسکے گا جس کو یہ حضرات بلائیں گے۔ابن سعد

۱۸۷۴۱..... موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کا لکھا ہوا ایک مکتوب گرامی پایا جس میں لکھا تھا: جب حضور ﷺ کو کفن دیا گیا اور آپ کو چار پائی پر رکھ دیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور بولے: السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته ان دونوں حضرات کے ساتھ اور بھی لوگ داخل ہوئے جس قدر اس کمرے میں سما سکتے تھے۔ جو مہاجرین اور انصار دونوں گروہوں سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی طرح سلام کیا۔ پھر سب نے صفیں بنالیں۔ حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ حضور کے سامنے پہلی صف میں تھے۔ دونوں نے کہنا شروع کیا:

اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لا مته وجاهد فی سبيل الله حتى اعز الله دينه وتمت كلماته فآمن به وحده لاشريك له، فاجعلنا يا الهنا ممن يتبع القول الذى معه واجمع بيننا وبينه حتى يعرفنا ونعرفه فانه كان بالمؤمنين رؤفا رحيماً، لانبتغی بالایمان بدلاً، ولانشتری به ثمنا ابداً.

اے اللہ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حق رسالت ادا کردیا، امت کے لیے پوری خیر خواہی برتی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ نے ان کے دین کو غالب کردیا ان کے دین کے احکام مکمل ہوئے۔ آپ اللہ پر ایمان لے آئے جو وحدہ لاشریک ہے۔ اے اللہ! ہم کو ان لوگوں میں سے بنا جو اس کلام پر عمل کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل ہوا۔ ہم کو اور انکو آپس میں جمع کردے تاکہ یہ ہم کو پہچانیں اور ہم ان کو پہچانیں بے شک آپ علیہ السلام مؤمنین پر مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔ ہم ایمان کا کوئی بدل نہیں چاہتے، اور نہ اس کے عوض کوئی مال چاہتے کبھی بھی۔

بقیہ حضرات سب آمین آمین کہتے رہے۔ پھر یہ نکل جاتے اور دوسرے لوگ داخل ہوجاتے حتیٰ کہ یوں پہلے مردوں نے پھر عورتوں نے پھر بچوں نے آپ پر درود وسلام بھیجا۔ جب نماز سے فارغ ہوگئے تو پھر آپ کی قبر کی جگہ کی بحث چھڑ گئی۔ابن سعد

۱۸۷۴۲..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ آپ کو کہاں دفن کریں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو اسی جگہ دفن کردو جہاں اللہ نے ان کی روح قبض فرمائی ہے۔ پس آپ کو بستر سمیت اس جگہ سے ہٹایا گیا اور اس کے نیچے قبر کھود کر آپ کو دفن کیا گیا۔ابن سعد

۱۸۷۴۳..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور کو کہاں دفن کیا جائے؟ ایک کہنے والے نے کہا: منبر کے پاس دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا: اس جگہ دفن کیا جائے جہاں کھڑے ہوکر آپ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں اللہ پاک نے آپ کی روح قبض فرمائی ہے وہیں آپ کو دفن کیا جائے۔ پس وہاں سے بستر ہٹایا گیا اور اس جگہ گڑھا کھودا گیا۔ابن سعد

۱۸۷۴۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگوں میں یہ سوال اٹھا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی جگہ جہاں آپ نے وفات پائی ہے۔ابن سعد

کلام:......سند صحیح ہے۔

۱۸۷۴۵......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب منگل کے روز رسول اللہ ﷺ کی تکفین وغیرہ سے فارغ ہوئے اور آپ کو آپ کے کمرے میں آپ کی چارپائی پر لٹادیا گیا تو پھر مسلمانوں میں اختلاف ہوا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا: آپ کو مسجد میں دفن کردیا جائے۔ کسی نے کہا: آپ کو اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان (جنت البقیع) میں دفن کیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوا ہے اس کو اسی جگہ دفن کیا گیا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ نے وفات پائی تھی۔ وہاں سے ہٹایا گیا۔ پھر اس کے نیچے قبر کھودی گئی۔ رواہ بن سعد

کلام:......اس کی سند متصل اور روات ثقہ ہیں مگر اس میں واقدی بھی ہے۔ لیکن شواہد اس کی روایت کے نقصان کو پورا کررہے ہیں۔

۱۸۷۴۶......عمر بن ذر سے مروی ہے کہ میں نے ابوبکر بن عمرو بن حفص کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنے دوست محمد ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ کبھی کوئی نبی نہیں مرا مگر وہ اسی جگہ مدفون ہوا ہے جہاں اس کی وفات ہوئی ہے۔

رواہ ابن سعد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں تین چاند نظر آئے

۱۸۷۴۷......قاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے خواب میں اپنے کمرے میں تین چاند دیکھے۔ میں (اپنے والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آپ نے مجھ سے پوچھا تم نے اس کی کیا تعبیر لی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس سے مراد اولاد رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے حتی کہ جب نبی ﷺ وفات پاکر وہاں دفن ہوگئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تیرے تین چاندوں میں سے سب سے اچھا چاند تھا جو رخصت ہوگیا۔ پھر ابوبکر پھر عمر سب کے سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں ہی مدفون ہوئے۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۴۸......یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: میں نے نیند میں تین چاند دیکھے جو میرے کمرے میں آکر گرے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر ہے۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو بات کرتے سنا ہے کہ حضور ﷺ وفات کرگئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں دفن ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: یہ تیرے چاندوں میں سے ایک تھا جو سب سے اچھا چاند تھا۔ ابن سعد، مسدد

۱۸۷۴۹ عبدالرحمن بن سعید بن یربوع سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ چادر اوڑھے ہوئے رنجیدہ و غمزدہ حالت میں تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا بات ہے میں آپ کو رنجیدہ دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ تکلیف پیش آئی ہے جو آپ کو نہیں آئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھو سنو ان کی بات! میں تم لوگوں کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم نے کسی کو حضور ﷺ کی وفات پر مجھ سے زیادہ رنجیدہ دیکھا ہے؟ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۰...... البہی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح قبض ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بوسہ دے کر فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کی زندگی بھی کس قدر اچھی تھی اور آپ کی موت بھی کس قدر عمدہ ہے۔

ابن سعد، المروزی فی الجنائز

۱۸۷۵۱......بہی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عین وفات کے وقت حضور کے پاس نہ تھے۔ بلکہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے پاس آئے۔ آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا آپ کی پیشانی کو چوما۔ پھر فرمایا: آپ کی زندگی اور موت کس قدر اعلیٰ تھی۔ آپ اللہ کے ہاں

اس سے زیادہ باعزت ہیں کہ اللہ پاک آپ کو دو مرتبہ موت کا مزہ دے۔ابن سعد، المروزی

۱۸۷۵۲.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آپکے پاس تشریف لائے میں نے (کمرے کا) پردہ اٹھادیا آپ نے آکر آپ ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، انا للہ پڑھی اور فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ وفات پاگئے پھر سر کی طرف آئے اور بولے: ہائے نبیا! پھر اپنا منہ نیچے کرکے آپ کی پیشانی کو چوما۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا: ہائے دوست! پھر منہ نیچے لے جاکر دوبارہ آپ کی پیشانی چومی اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: ہائے صفیا! (مخلص دوست) پھر سہ بارہ منہ نیچے لے جاکر آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا پھر کپڑے کے ساتھ چہرہ ڈھانپ کر باہر نکل گئے۔رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۳.....ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔لوگوں نے کہا: آج ان کے پاس آنے کے لیے کسی اجازت کی ضرورت نہیں رہی۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو پھر آپ اندر گئے اور چہرے سے کپڑا ہٹا کر چہرہ کو بوسہ دیا۔رواہ بن سعد

۱۸۷۵۴.....حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ پر کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری (بھی) جان ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے۔آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔پھر آپ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ پر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا اور فرمایا: آپ نے زندگی بھی اچھی گزاری اور موت بھی عمدہ پائی۔

رواہ ابن سعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غم

۱۸۷۵۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی پھر دونوں اندر آئے اور آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہائے مدہوشی! رسول اللہ ﷺ کی غشی (مدہوشی) کس قدر سخت تھی! پھر دونوں اٹھ کر جانے لگے جب دروازے تک پہنچے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! واللہ! رسول اللہ وفات پاگئے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو جھوٹ کہتا ہے، رسول اللہ مرے نہیں ہیں بلکہ تم کو فتنے (آزمائش) نے دبوچ لیا ہے۔اور رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں مریں گے جب تک منافقوں کو ختم نہ کردیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اسی طرح کی باتیں کررہے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم فرمایا: خاموش رہو۔(خاموش رہو) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔اللہ کی حمد وثناء کی۔پھر یہ آیت تلاوت کی:

انك ميت وانهم ميتون

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفان مات أو قتل انقلبتم على اعقابكم.

اور محمد (ﷺ) نرے رسول ہی تو ہیں۔آپ سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں، کیا پس اگر وہ مرجائیں یا شہید کردیئے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے مڑ جاؤ گے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد وفات پاگئے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ کتاب اللہ میں ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: اے لوگو! یہ ابوبکر ہیں مسلمانوں کے سردار، ان کی بیعت کرلو۔ پس لوگوں نے آپ کی بیعت کرلی۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۶ ..... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گذرتے چلے گئے حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کے کمرے میں داخل ہوگئے۔ جہاں آپ کی وفات ہوئی تھی اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کمرہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے چہرے سے یمنی چادر ہٹائی جس سے آپ کے جسم کو ڈھانپا گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چہرے کی زیارت کی پھر اس پر جھک گئے۔ اور آپ کو بوسہ دیا پھر فرمایا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ وہ موت تو آپ پا چکے ہیں جس کے بعد کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کے پاس گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو خطاب کررہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا۔ لیکن اولاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کردیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو تین مرتبہ آپ کو بیٹھنے کے لیے فرمایا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ بیٹھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور اللہ رسول کی شہادت دی سو لوگ آپ کی طرف آگئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ سو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تشہد مکمل کرلیا تو پھر فرمایا:

امابعد! اے لوگو! تم میں سے جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد مرگئے ہیں۔ اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (سے) الی الشاکرین. (تک)

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کرلی تو تب لوگوں کو یقین آگیا کہ نبی ﷺ کی وفات ہوچکی ہے۔ اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے منہ سے اس آیت کو یاد کرلیا حتیٰ کہ کچھ لوگ کہنے لگے کہ لوگوں کو علم ہی نہیں تھا کہ یہ آیت بھی نازل ہوئی جب تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو تلاوت نہ فرمالیا۔

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا گمان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اللہ کی قسم مجھے اس آیت کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تلاوت کرنے سے پتہ چلا پھر میں زمین پر گر گیا اور مجھے یقین ہوچلا کہ حضور ﷺ وفات پاچکے ہیں۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۷ ..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان یہ بات طے پائی کہ کچھ انتظار کرو شاید آپ کو اوپر اٹھالیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد وفات پاگئے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۸ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد کے گوشے میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے۔ آپ چادر میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی پیشانی پر منہ رکھا اور بوسہ دیتے ہوئے روتے رہے اور یہ فرماتے رہے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی زندگی بھی اچھی رہی اور موت بھی۔ پھر نکل کر جانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو فرمارہے تھے:

رسول اللہ ﷺ مرے ہیں اور نہ مریں گے جب تک منافقوں کو قتل نہ کردیں اور اللہ پاک منافقوں کو ذلیل ورسوا نہ کردے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: منافقین رسول اللہ ﷺ کی وفات پر خوش ہوئے تھے لہٰذا انہوں نے اس موقع پر سر اٹھالیے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے آدمی! اپنے آپ پر قابو رکھ! بے شک رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے ہیں۔ کیا تو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

انک میت وانھم میتون.

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد أفان مت فهم الخالدون

اور آپ سے قبل ہم نے کسی بشر کے لیے دوام نہیں رکھا۔ تو کیا اگر آپ مرجائیں گے تو وہ ہمیشہ رہ لیں گے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا:

اے لوگو! اگر محمد تمہارے معبود تھے جس کی تم پرستش کرتے تھے تو تب معبود محمد وفات پاچکے ہیں۔ اور اگر تمہارا معبود وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تو تمہارا معبود نہیں مرا۔ پھر آپ نے یہ مکمل آیت تلاوت کی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفان مات أو قتل انقلبتم على اعقابكم. الى آخر الآية.

مسلمان لوگ یہ سن کر خوش ہوگئے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا (کہ ہمارا دین لازوال اور ہمارا معبود لازوال ہے) لیکن منافقوں کو تکلیف نے دبوچ لیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا کہ ہمارے چہروں پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جو اس تقریر سے چھٹ گیا۔ ابن ابی شیبه، مسند البزار

۱۸۷۵۹.....ابن جریج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ کی قبر کی جگہ کے بارے میں تردد ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اپنی جگہ سے نہیں ہٹایا جاتا بلکہ جہاں اس کی موت آتی ہے وہیں اس کو دفن کیا جاتا ہے۔

چنانچہ آپ کے بستر کو ہٹا کر وہاں قبر کھودی گئی۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد

کلام:.....امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اس طریق سے منقطع الاسناد ہے کیونکہ ابن جریج کے والد جریج میں ضعف ہے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

۱۸۷۶۰.....محمد بن اسحاق اپنے والد کے توسط سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی وفات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا:

آج ہم سے وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا اور اللہ عزوجل سے کلام کا ذریعہ چھوٹ گیا۔ ابو اسماعیل الهروی فی دلائل التوحید

۱۸۷۶۱.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح قبض ہوگئی تو مسلمانوں کا آپ ﷺ کے دفن کرنے میں اختلاف ہوا۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے جس کو میں بھولا نہیں ہوں کہ اللہ نے کسی نبی کی روح قبض نہیں فرمائی۔ مگر اسی جگہ میں جہاں اس نبی کو مدفون ہونا پسند تھا۔ (پس آپ ﷺ کو بھی آپ کے بستر کی جگہ دفنادو)۔ رواہ الترمذی

کلام:.....امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔ اس میں ایک راوی ملیکی ہے جس کو حدیث کے باب میں یادداشت کے حوالہ سے ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ اسی روایت کو دوسرے طریق سے ابی یعلی سے روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

کسی نبی کی روح اللہ اسی جگہ قبض فرماتے ہیں جو اس کو دوسری جگہوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ پس آپ کو وہاں دفن کردو جہاں ان کی روح قبض ہوئی ہے۔

۱۸۷۶۲.....عمرہ بنت عبدالرحمان، حضور ﷺ کی بیویوں سے روایت کرتی ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کی وفات کے موقع پر کہنے لگے: حضور ﷺ کی قبر کیسے بنائیں؟ کیا اس کو مسجد بنادیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ پاک یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا تب آپ ﷺ کی قبر کیسی بنائیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص مدینہ کا لحدی (بغلی) قبر

بناتا ہے اور ایک شخص مکہ کا شق (سیدھی) قبر بناتا ہے۔ پس اے اللہ تیرے نزدیک جو محبوب قبر ہو اس کے بنانے والے کو مطلع کردے وہ تیرے نبی کی قبر بنادے۔ پس ابوطلحہ جو لحدی قبر بناتے تھے ان کو اطلاع ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے قبر بنائیں۔ چنانچہ پھر آپ کو (لحدی قبر میں) دفن کیا گیا اور اس پر (پکی) اینٹیں پاٹ دی گئیں۔

ابوبکر محمد بن حاتم بن زنجویه البخاری فی کتاب فضائل الصدیق

۱۸۷۶۳...... محمد بن اسحاق عن حسین عن عکرمہ عن ابن عباس کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے لیے قبر کھودنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح اہل مکہ کے لیے (شق) قبریں کھودتے تھے اور حضرت ابوطلحہ زید بن سہل اہل مدینہ کے لیے (لحدی) قبریں کھودتے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو بلایا اور ایک کو فرمایا: تم ابوعبیدۃ کے پاس جاؤ اور دوسرے کو فرمایا: تم ابوطلحہ کے پاس جاؤ۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! اپنے رسول کے لیے تو ہی جو چاہے پسند فرمالے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلانے والا پہلے ابوطلحہ کے پاس پہنچ گیا اور ان کو ساتھ لے آیا۔ پس لحدی قبر تجویز ہوگئی اور انہوں نے حضور ﷺ کے لیے لحدی قبر تیار کی۔

منگل کے روز جب حضور ﷺ کو تیار کر کے فارغ ہوگئے اور آپ کو چارپائی پر رکھ دیا گیا تو مسلمانوں میں دفن کرنے کے مقام میں اختلاف رائے پیدا ہوگیا۔ کسی نے مسجد میں تدفین کی رائے دی۔ کسی نے جنت البقیع میں دوسرے اصحاب کے پاس دفن کرنے کی تجویز دی۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی مگر وہ اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ نے وفات پائی تھی وہاں سے اٹھایا گیا اور اس کے نیچے آپ کو دفن کیا گیا۔ پھر لوگوں کو بلایا گیا لوگ ہاتھ چھوڑ کر آپ پر نماز (درود وسلام) پڑھ رہے تھے۔ پہلے آدمی آئے۔ پھر عورتیں آئیں اور پھر داخل ہوئے۔

لیکن رسول اللہ ﷺ پر نماز پڑھانے میں کسی نے امامت نہیں کی نبی ﷺ بدھ کی نصف رات کو دفن ہوئے۔ آپ کی قبر میں حضرات علی، فضل، قثم اور شقران داخل ہوئے تھے۔

اوس بن خولی نے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں ہمارا بھی رسول اللہ ﷺ میں حصہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اتر آؤ۔ شقران نے چادر پکڑ رکھی تھی جو آپ پہنا کرتے تھے۔ اس کو بھی قبر میں دفن کردیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے بعد اس کو کوئی اور نہیں پہنے گا۔

ابن المدینی. مسند ابی یعلی

کلام:...... ابن المدینی فرماتے ہیں اس کی سند میں کچھ ضعف ہے اور حسین بن عبداللہ بن عباس منکر الحدیث ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی تدفین

۱۸۷۶۴...... عفرۃ کے غلام عمر سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی تدفین کے بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا تو کسی نے کہا: ہم آپ کو اس جگہ دفنا دیتے ہیں جہاں کھڑے ہو کر آپ نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاذ اللہ، اللہ کی پناہ مانگو کہ ہم آپ کو معبود بنالیں۔ دوسروں نے کہا: جہاں آپ کے مہاجرین بھائی مدفون ہیں وہاں البقیع میں دفن کردیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم کو یہ بات ناپسند ہے کہ قبرستان میں حضور ﷺ کی قبر ہو اور وہاں کوئی دعا مانگنے والا آپ سے دعا مانگنے لگ جائے حالانکہ یہ حق اللہ کا ہے اور اللہ کا حق رسول کے حق پر مقدم ہے۔ اگر ہم ایسا ہونے دیں گے تو اللہ کا حق ضائع ہوگا۔ اور اگر پھر بعد میں وہاں حضور ﷺ کی قبر کو کھودیں گے تو یہ کھلی بے ادبی ہوگی۔ لوگوں نے کہا: پھر آپ کا کیا خیال ہے اے ابوبکر؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے جس نبی کی روح قبض فرمائی اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کی روح قبض ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا: پس اللہ کی قسم! آپ کی بات بالکل درست ہے اس پر سب کی رضامندی ہے۔ پھر لوگوں نے آپ کے بستر کے گرد خط کھینچا۔ پھر آپ کو علی، عباس، فضل اور آپ کے

گھر والوں نے اٹھایا اور دوسرے لوگ اس جگہ قبر کھودنے لگے جہاں بستر تھا۔ محمد بن حاتم فی فضائل الصدیق

کلام: ...... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اس طریق کے ساتھ منقطع ہے۔ کیونکہ عنزۃ کے غلام عمر ضعیف ہونے کے ساتھ ایام خلافت صدیق میں نہیں تھے۔

۱۸۷۶۵۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے جسم اطہر کے پاس آئے اور آپ کی آنکھوں کے درمیان اپنا منہ رکھ کر بوسہ دیا اور آپ کی کلائیوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا:

ہائے نبیا! ہائے صفیا! ہائے خلیلا۔ مسند ابی یعلی

۱۸۷۶۶۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! اگر محمد تمہارے وہ معبود تھے جس کی تم عبادت کرتے تھے تب تو تمہارے معبود وفات پاگئے اور اگر تمہارا معبود وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تو جان لو کہ تمہارا معبود (زندہ ہے) کبھی نہیں مرے گا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ومامحمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل. الی آخر الآیة.

(التاریخ للبخاری، الردعلی الجھمیه لعثمان بن سعید الدارقی، الاصبهانی فی الحجة. رجاله ثقات

۱۸۷۶۷۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو منبر کے پاس رکھ دیا گیا تھا۔ لوگ فوج در فوج آپ پر نماز (یعنی درود وسلام) پڑھ رہے تھے۔ ابن راھویہ

حضور ﷺ کے ترکہ (میراث) کا بیان

۱۸۷۶۸۔۔۔ مالک بن اوس بن الحدثان سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلایا میں دن میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو اپنے گھر میں چارپائی پر لیٹے دیکھا۔ وہ چارپائی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اور ایک چمڑے کے تکیے پر آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے مال (مالک کا مخفف) تیری قوم والے میرے پاس دیر کردیتے ہیں آنے میں۔ میں نے ان کے لیے اس تھوڑے سے مال کا حکم دیا تھا تم یہ مال مجھ سے وصول کرلو اور اپنی قوم والوں کے درمیان تقسیم کردینا۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ مجھے کوئی اور حکم دیتے۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لے لو۔

مالک رضی اللہ عنہ (پھر اصل واقعہ جو مقصود بیان ہے) بیان فرماتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام یرفا آیا اور عرض کیا یا امیر المؤمنین عثمان، عبدالرحمن بن عوف، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ان کو (اجازت دو) غلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ یہ سب حضرات اندر تشریف لائے۔ غلام دوبارہ حاضر ہوا، عرض کیا: حضرات علی اور عباس رضی اللہ عنہما اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ چنانچہ غلام نے ان کو بھی بلا لیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمادیں۔ پہلے آنے والے لوگوں میں سے کسی نے کہا: ہاں امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کرکے ان کو راحت دے دیں۔ راوی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا خیال ہوا کہ انہوں نے ان حضرات کو پہلے اس کام کے لیے اندر بھیجا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر! صبر!۔ میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اجازت اور مشیت کے ساتھ آسمان وزمین اپنی اپنی جگہ برقائم ہیں! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔ ہم (انبیاء) جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ لوگوں نے کہا: ہاں (ایسا ہی فرمایا تھا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بھی یونہی واسطہ دیا کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا جس کی مشیت کے ساتھ آسمان وزمین اپنی اپنی جگہ قائم ہیں کیا تم دونوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ دونوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک نے اپنے رسول کو ایسی خصوصیات کے ساتھ خاص فرمایا تھا جو کسی اور کو مرحمت نہیں ہوئی تھیں۔ فرمان خداوندی ہے:

مافاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللّٰہ وللرسول ولذی القربیٰ

اللہ پاک اپنے رسول پر جو بستی والوں کی غنیمتیں اتارے وہ اللہ اور رسول اور قرابت داروں کے لیے ہیں۔

مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے معلوم نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پہلے والی آیت بھی تلاوت فرمائی تھی یا نہیں۔ خیر تو پھر ارشاد فرمایا:

پس رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے اموال تمہارے درمیان تقسیم فرمائے۔ اللہ کی قسم! تم پر کسی کو ترجیح نہیں دی اور نہ تم سے چھپا کر کچھ لیا۔ حتیٰ کہ یہ مال باقی بچ گیا۔ (یہ مال ایک باغ تھا) پھر رسول اللہ ﷺ اس سے سال بہ سال خرچہ لیتے تھے اور بقیہ بچ جانے والا مال اصل مال میں شامل کر دیتے تھے۔ (جس سے اس کی باغبانی ونگہداشت انجام پذیر ہوتی)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تم اس بات کو جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو عباس رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طرح اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا انہوں نے بھی اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کام کا والی بنتا ہوں۔ (یعنی جس مال سے رسول اللہ ﷺ سال سال کا نفقہ لے کر گھر کا خرچ چلاتے تھے اب ابوبکر رضی اللہ عنہ اس مال سے آپ کی بیویوں کا خرچ چلاتے تھے)۔

پھر تم دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تم (اے عباس) اپنے بھتیجے کی میراث لینے آئے تھے اور تم (اے علی) اپنی بیوی کے باپ کی میراث لینے آئے تھے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ لیکن تم نے ان کو جھوٹا، گناہ گار، عذر کرنے والا اور خائن سمجھا۔ اور اللہ جانتا ہے وہ سچے، نیکوکار، سیدھی راہ چلنے والے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے۔ تو میں نے (اس مال کے متعلق) کہا میں رسول اللہ اور ابوبکر کے کاموں کا والی بنتا ہوں۔ پھر تم نے مجھے بھی جھوٹا، گناہ گار، عذر کرنے والا اور خائن سمجھا۔ حالانکہ اللہ جانتا ہے میں سچا، نیکوکار، سیدھی راہ پر قائم اور حق کی اتباع کرنے والا ہوں۔

پھر میں اس مال کا والی بنا پھر تم دونوں میرے پاس بھی آئے اور اس وقت تم دونوں میں اتفاق تھا تم دونوں کی ایک بات تھی۔ تم نے کہا وہ مال ہمیں دے دو۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اللہ کو عہدہ میثاق دو کہ تم اس مال میں وہی تصرف اور کام کرو گے جو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے۔ پھر تم نے اس مال کو لے لیا۔ کیا ایسا ہی ہوا تھا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب تم دوبارہ میرے پاس آئے ہو کہ اب میں دونوں کے درمیان یہ مال تقسیم کردوں۔ نہیں، اللہ کی قسم! ہرگز نہیں قیامت قائم ہونے تک میں اس کو تقسیم نہیں کروں گا۔ اگر تم اس کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے تو مجھے واپس کردو۔ عبدالرزاق، مسند احمد، ابوعبید فی الاموال، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابوعوانۃ، ابن حبان، ابن مردویۃ، السنن للبیھقی

۱۸۷۶۹..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کی وفات کے بعد سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو غنیمت کے مال میں سے ترکہ چھوڑا ہے وہ ہمارے درمیان تقسیم فرمادیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

انبیاء کا ترکہ صدقہ ہوتا ہے

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس بات پر فاطمہ رضی اللہ عنہا غصہ ہوگئیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ

عنہ سے بات چیت چھوڑ دی۔ اور اسی ترک تعلقات کی حالت میں وہ اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہی تھیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنے حصہ کا سوال کر رہی تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ کے صدقات میں سے پیچھے چھوڑا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار فرمادیا تھا اور فرمایا تھا: میں کوئی کام جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں اس پر عمل کروں گا۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ کا کوئی کام چھوڑ دیا تو میں راستے سے بھٹک جاؤں گا۔

پھر مدینہ والا صدقہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی وعباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے۔ جبکہ خیبر اور فدک کو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس روک لیا اور فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کا وہ صدقہ ہے جو اسلام میں پیش آمدہ مصائب اور درپیش مسائل پر خرچ ہوتا تھا اور ان دونوں صدقات کا محافظ وہ ہوگا جو مسلمانوں کا امیر ہوگا۔ پس وہ دونوں مال اسی حالت پر ہیں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، السنن للبیھقی

متفرق احادیث

جو آپ ﷺ کی وفات، غسل، تکفین، تدفین کے بعد نماز جنازہ اور تدفین کے اوقات سے متعلق ہیں۔

۱۸۷۷۰..... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر بغیر امام کے نماز پڑھی گئی۔ مسلمان آپ پر جماعت جماعت داخل ہوتے تھے اور نماز پڑھتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جنازہ کو اس کے اہل کے پاس تنہا چھوڑ دو۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۷۱..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ ہمارے اور عورتوں کے درمیان حجاب حائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے (موت کے بعد) سات مشکیزوں سے غسل کرانا۔ اور میرے پاس صحیفہ (کاغذ) اور دوات لے کر آؤ۔ میں تمہارے لیے ایک کتاب (وثیقہ) لکھ دیتا ہوں، تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ عورتوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی حاجت پوری کردو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا: (اے عورتو!) تم خاموش رہو کیونکہ تم آپ ﷺ کی ساتھی (بیوی) ہو، جب آپ مریض ہوں گے تو تم آنکھیں نچوڑو گی اور جب تندرست ہوں گے تو تم آپ کی گردن پکڑ لوگی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عورتیں تم (مردوں) سے زیادہ بہتر ہیں۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۷۲..... انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگ رونے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوگئے فرمایا: میں کسی کو یہ بات نہ کہتا ہوا سنوں کہ محمد وفات پاگئے ہیں۔ محمد (ﷺ) کی وفات نہیں ہوئی بلکہ ان کے رب نے ان کو پیغام بھیج کر بلوایا ہے جس طرح موسیٰ بن عمران چالیس دن تک اپنی قوم سے دور رہے تھے۔ اللہ کی قسم! میرا خیال ہے میں ایسے لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی وفات ہوگئی ہے۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۸۷۷۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگ کہنے لگے: آپ ﷺ کی روح اوپر (آسمانوں پر) چلی گئی ہے جس طرح موسیٰ کی روح گئی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور منافقوں کو ڈرانے لگے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی بلکہ آپ کی روح اوپر چلی گئی ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی روح گئی تھی۔ حضور ﷺ اس وقت تک نہیں مرسکتے جب (منافق قوم کے) لوگوں کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹ ڈالیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح بات چیت فرماتے رہے حتیٰ کہ شدت کی وجہ سے ان کی باچھیں چھینٹے مارنے لگیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نعش مبارک کی حالت بھی متغیر ہوسکتی ہے عام انسانوں کی طرح، چونکہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوچکی ہے۔ لہٰذا تم اپنے صاحب کی تدفین (کرنے میں تاخیر نہ) کرو۔ کیا تم میں سے ہر شخص ایک موت مرتا ہے اور حضور دو موتیں مریں گے؟ حضور اللہ کے ہاں اس سے زیادہ مرتبہ والے ہیں۔ اگر ایسا ہے جیسا تم کہہ رہے ہو کہ

(آپ کی موت نہیں ہوئی) تو اللہ کے لیے مشکل نہیں ہے کہ آپ کے (زندہ ہونے کی صورت میں) آپ کی قبر کو اکھاڑ کر آپ کو نکال دے۔ان شاء اللہ رسول تب ہی مرے ہیں جب آپ نے ہمارے لیے بالکل واضح اور سچا راستہ چھوڑ دیا ہے۔حلال کو حلال قرار دیا ہے اور حرام کو حرام متعارف کرادیا ہے۔آپ نے نکاح کیے، طلاق دی، جنگ اور مصالحت کی۔اور بکریوں کا چرواہا اپنے بکریوں کے پیچھے چلتا ہے اور ان کی نگہبانی کرتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ کی چوٹی تک ان کے پیچھے جاتا ہے ان کی راہ میں آنے والی جھاڑ جھنکار صاف کرتا ہے اور ان کے حوض کو اپنے ہاتھ سے گچ (لیپ) کرتا ہے۔اسی طرح رسول اللہ ﷺ تم میں سب سے زیادہ ادب سکھانے والے تھے۔ابن سعد، بخاری، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۷۴..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو آئندہ روز تقریر کرتے سنا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مسجد میں بیعت کی گئی اور ابوبکر منبر پر چڑھے،اس سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حمد وثناء اور خدا اور رسول کی شہادت دی۔پھر امابعد کے بعد فرمایا:

میں نے کل گذشتہ روز تم سے بات کی تھی جو حقیقت نہ تھی۔اللہ کی قسم! میں نے اس کو کتاب اللہ میں پایا اور نہ اس عہد میں جو رسول اللہ ﷺ مجھ سے کر گئے تھے۔لیکن مجھے امید تھی کہ آپ ﷺ اور جئیں گے۔پس آپ نے ایسی بات کہی اور ارشاد فرمائی جس سے (شاید) آپ کی مراد ہماری آخر تھی۔خیر اللہ نے اپنے رسول کے لیے وہ شئی پسند کرلی جو اس کے پاس ہے بہ نسبت اس کے جو ہمارے پاس ہے۔اب یہ کتاب ہے جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو ہدایت دی پس تم بھی اس کو تھام لو اور تم کو بھی وہی ہدایت ملے گی جو رسول اللہ ﷺ کو ملی تھی۔

بخاری، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۷۵..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب ﷺ لوگوں کو خطبہ دینے لگے اور ان لوگوں کو قتل اور ہاتھ پاؤں کے کاٹنے کے ڈراوے دھمکاوے دینے لگے جو حضور ﷺ کے متعلق کہیں گے کہ آپ مر گئے ہیں۔

نیز فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیہوشی میں ہیں، جب کھڑے ہوں گے تو ان لوگوں کو قتل کریں گے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالیں گے جو آپ کی موت کی بات کرتے تھے۔

جبکہ حضرت عمرو بن ام مکتوم مسجد کے آخری سرے پر کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت کررہے تھے:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (سے) وسيجزى الله الشاكرين. (تک)

لیکن لوگ مسجد میں ٹھاٹھیں مار رہے تھے، گریہ وزاری میں لگے ہوئے تھے، عمرو بن ام مکتوم کی بات کوئی نہ سن رہا تھا۔آخر عباس بن عبدالمطلب لوگوں کے بیچ سے نکلے اور (بلند آواز میں) فرمایا:

اے لوگو! کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی عہد ہے (نہ مرنے کا) جو اس سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کیا ہو، وہ آئے اور ہم کو بتائے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے عمر! کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو نبی ﷺ پر کسی عہد وپیمان کی شہادت دے سکے جو آپ نے اس سے اپنی زندگی موت کے متعلق کیا ہو۔اور اللہ ہی سب کا ایک معبود ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔بے شک رسول اللہ ﷺ موت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سنخ مقام سے اپنی سواری پر سوار ہو کر تشریف لائے اور مسجد کے دروازے پر اترے۔پھر بڑے رنج وغم کی حالت میں اندر آئے اور اپنی بیٹی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی آپ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ حضور ﷺ بستر پر موت کی نیند سوئے ہوئے تھے۔ عورتیں آپ کے گردو پیش بیٹھی ہوئی تھیں، آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر گھونگھٹ نکال بیٹھیں۔ سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ان کو چومنے لگے اور فرماتے رہے: ابن خطاب جیسے کہہ رہا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ قسم! میری جان کے مالک کی! آپ کی روح پرواز کر چکی ہے۔ اور آپ وفات پا چکے ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ پر اللہ کی رحمت ہو۔ آپ نے کس قدر اچھی زندگی بسر کی اور آپ کی موت بھی کیا عمدہ ہے! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے پر کپڑا ڈھک دیا۔ پھر سرعت کے ساتھ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے مسجد کی طرف نکلے حتیٰ کہ منبر پر آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھا تو بیٹھ گئے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر کے برابر میں کھڑے ہوئے اور لوگوں کو نداء دی۔ لوگ بیٹھ گئے اور شوروغوغا بند ہو گیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شہادت دی (اشھد ان لاالٰہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ پڑھا) اور فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلالیا ہے۔ اور اللہ زندہ ہے تمہارے بیچ موجود ہے اللہ نے تمہارے نفسوں کو بھی بلاوا دے دیا ہے لہٰذا کوئی زندہ نہ رہے گا سوائے اللہ کے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وما محمد الا رسول (سے) وسیجزی اللہ الشاکرین. (تک)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ آیت قرآن میں ہے؟ اللہ کی قسم! مجھے تو نہیں معلوم کہ یہ آیت آج سے پہلے کبھی نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہ بھی فرمایا ہے:

انک میت و انھم میتون

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

کل شئ ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون.

ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کی ذات کے اور اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام.

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تم قیامت کے دن پورا بدلہ دیئے جاؤ گے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو زندگی دی اور ان کو اس وقت تک باقی رکھا جب تک انہوں نے اللہ کے دین کو قائم کیا اللہ کے دین کو غالب کر دیا۔ اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ نے پھر اسی پر ان کو موت دے دی۔ اور تم کو ایک واضح سیدھے راستے پر چھوڑ دیا ہے۔ پس اب جو ہلاک ہو گا وہ واضح دلیل اور شفاء کی بات نہ ماننے کے بعد ہلاک ہو گا۔ جس شخص کا رب اللہ ہے تو وہ اللہ زندہ ہے، کبھی نہیں مرے گا۔ اور جو محمد کی عبادت کرتا تھا اور انہی کو معبود سمجھتا تھا پس اس کا معبود ہلاک ہو گیا ہے۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرو! اپنے دین کو مضبوطی سے پکڑلو اور اپنے رب پر بھروسہ کرو۔ بےشک اللہ کا دین قائم ہے، اللہ کا کلمہ تام ہو گیا ہے۔ اللہ پاک اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے گا اور اس کے دین کو عزت دے گا۔ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان ہے۔ وہ (کھلا) نور اور شفاء ہے۔ اس کے ساتھ اللہ نے محمد کو ہدایت بخشی۔ اس میں اللہ کی حلال کردہ اور حرام کردہ چیزوں کا بیان ہے۔ اللہ کی قسم! ہم کو کوئی پرواہ نہیں جو ہم پر غالب آنے کی کوشش کرے۔ اللہ کی تلوار لٹک رہی ہے ہم آئندہ اس کو کبھی نیچے نہیں رکھیں گے۔ اور ہم ہر اس شخص سے جہاد کریں گے جو ہماری مخالفت کرے گا۔ جس طرح ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ پس کوئی باقی نہ رہے۔ مگر اپنی جان کی حفاظت کرلے۔ البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۷۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر وہ بات کہنے پر کس چیز نے مجبور کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آیت کی تفسیر کرتا تھا:

وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس.

اور اسی طرح ہم نے تم کو معتدل امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔

اللہ کی قسم میں خیال کرتا تھا کہ حضورﷺ اپنی امت میں باقی رہیں گے تاکہ ان کے آخری اعمال پر گواہی دے سکیں اور اسی بات نے مجھے یہ بات کہنے پر مجبور کیا تھا۔ البیہقی فی الدلائل

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا

۱۸۷۷۷۔۔۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب نبیﷺ کو غسل دیا تو وہ کچھ تلاش کیا جو میت سے کیا جاتا ہے۔ مگر ایسی کوئی چیز نہ پائی تو تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، زندگی بھی پاکیزہ بسر کی اور موت بھی پاکیزہ پائی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن منیع، ابوداؤد فی مراسیلہ، ابن ماجۃ، المروزی فی الجنائز، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور المستدرک ۳/۵۹ صحیح ووافقہ الذھبی۔

۱۸۷۷۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرمﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی تھیں: ہائے باوا آپ پروردگار کے کس قدر قریب ہو چلے گئے! ہائے باوا! جنت الخلد کیا آپ کا ٹھکانہ ہے! ہائے باوا پروردگار آپ کا کس قدر اکرام کرے گا جب آپ اس کے قریب جائیں گے پروردگار بھی اور رسول بھی آپ پر سلام کرتے رہے حتیٰ کہ آپ اپنے رب سے جاملے۔ مستدرک الحاکم

۱۸۷۷۹۔۔۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں ابوسعید ابن الطیوری عن الحسن بن محمد بن اسماعیل، اسحاق بن عیسیٰ بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس دو وفد آتے ہیں ایک دن میں، ایک سندھ سے اور دوسرا افریقہ سے اور وہ مکمل سمع وطاعت بجالاتے ہیں۔

اور یہ ان کی وفات کی علامت ہے۔ ابوبکر صولی کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس روایت کے علاوہ بھی ابوالعباس سفاح سے کوئی اور سند روایت منقول ہے۔ اور وفات سے مراد ابوالعباس کی وفات ہے نہ کہ حضورﷺ کی۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جابال نے یہ روایت سفاح سے دوسری سند کے ساتھ طویل قصے کے ذیل میں نقل فرمائی ہے۔

۱۸۷۸۰۔۔۔ عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے مروی ہے کہ حضور نبی کریمﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ وہ ان کو غسل دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں گا۔ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہاری اس پر مدد کی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! غسل کے وقت میں حضورﷺ کے کسی عضو کو حرکت دینا چاہتا تو وہ خود آرام سے بدل جاتا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۷۸۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہﷺ نے وصیت فرمائی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے میرے کنوئیں بئر غرس کے سات مشکیزے پانی کے ساتھ غسل دینا۔ ابو الشیخ فی الوصایا، ابن النجار

۱۸۷۸۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کو قیامت میں میرا ساتھ نصیب کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے یہ یا اس کے مثل بات ارشاد فرمائی۔ ابن ابی شیبہ، رجالہ ثقات

۱۸۷۸۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرمﷺ کو غسل دیا میں دیکھنے لگا جو میت سے دیکھتے ہیں (صفائی کرتے ہیں) مگر مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ آپ زندگی اور موت دونوں اچھی بسر فرما گئے۔

آپﷺ کو دفن کرنے اور قبر میں اتارنے اور پردہ لٹکانے کا کام چار اشخاص نے انجام دیا: علی، عباس، فضل بن عباس اور حضورﷺ کے غلام صالح رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ حضورﷺ کو لحد میں اتارا گیا اور لحد کو کچی اینٹوں سے بند کر دیا گیا۔

مسدد، المروزی فی الجنائز، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

غسل کے بارے میں وصیت فرمانا

۱۸۷۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے علاوہ کوئی اور آپ کو غسل نہ دے۔ کیونکہ جو شخص میرا ستر دیکھے گا اس کی آنکھیں مٹ جائیں گی۔ ابن سعد، البزار، العقیلی وابن الجوزی فی الواھیات

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل فرمایا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فضل اور اسامہ پردے کے پیچھے سے مجھے پانی لا لا کر دے رہے تھے اور ان کی آنکھیں بندھی ہوئی تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جس عضو کو بھی ہاتھ لگاتا محسوس ہوتا کہ اس عضو کو میرے ساتھ تیس (مخفی) دوسرے آدمی ہیں جو آپ کے اعضاء کو حرکت دے رہے ہیں حتی کہ میں بسہولت غسل سے فارغ ہوگیا۔

کلام:......علامہ ابن جوزی اور علامہ عقیلی نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۱۸۷۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات سے تین یوم قبل اللہ پاک نے جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بھیجا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے آپ کے اکرام آپ کی فضیلت اور آپ کی خصوصیت کی وجہ سے کہ پروردگار آپ سے زیادہ آپ کو جانتا ہے پھر بھی پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کررہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل علیہ السلام! میں اپنے آپ کو تکلیف زدہ محسوس کررہا ہوں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام دوسرے روز تشریف لائے اور فرمایا: اے احمد اللہ نے مجھے آپ کے پاس آپ کے اکرام، آپ کی فضیلت اور آپ کی خصوصیت کی وجہ سے بھیجا ہے پروردگار آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے کو کیسا محسوس کررہے ہیں؟ حالانکہ پروردگار آپ سے زیادہ جانتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! میں تکلیف محسوس کررہا ہوں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام تیسرے روز تشریف لائے اور فرمایا: اے احمد! اللہ نے مجھے آپ کے اکرام اور آپ کو فضیلت دینے کے لیے اور آپ کو خصوصیت بخشنے کے لیے بھیجا ہے پروردگار آپ سے زیادہ جانتا ہے پھر بھی پوچھتا ہے کہ اب آپ اپنے کو کیسا محسوس کررہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اپنے آپ کو تکلیف زدہ پاتا ہوں۔ اور اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو رنجیدہ وغمزدہ محسوس کررہا ہوں۔ جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہوا میں ایک اور فرشتہ بھی اترا جس کو اسماعیل کہا جاتا تھا وہ ستر ہزار فرشتوں کا سردار تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! یہ ملک الموت ہے جو آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ اس نے آپ سے پہلے کسی سے یہ اجازت نہیں مانگی اور نہ آپ کے بعد کسی سے مانگے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے کہا: اے احمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھے آپ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر آپ مجھے اپنی جان قبض کرنے کا فرمائیں گے تو میں قبض کرلوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کرتے ہیں تو میں آپ کو چھوڑ دوں گا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! اللہ پاک آپ کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت! کر گزر جس کا تجھے حکم ملا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! تجھ پر (اس زندگی کا آخری) سلام ہو۔ یہ میرا اس زمین پر آخری چکر ہے۔ دنیا میں میں صرف آپ کی وجہ سے آتا تھا۔

جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہوگئی اور تعزیت ہر طرف سے رونے کی آوازیں شروع ہوئیں تو ایک آنے والا آیا جس کی آہٹ لوگ محسوس کررہے تھے مگر اس کا وجود نہیں دیکھ پارہے تھے۔ اس نے کہا: اے اہل بیت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ سے ہر مصیبت وتکلیف پر ثواب کی امید رکھو۔ ہر ہلاک ہونے والے کے اچھے جانشین کا آسرا کرو۔ ہر فوت شدہ شی کو اللہ سے پاؤ۔ اللہ پر بھروسہ کرو۔ اسی سے امید رکھو محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم ہے۔ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہوگیا۔ پس تم پر سلام ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جانتے ہو یہ کون تھے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ خضر (علیہ السلام) تھے۔

العدنی، ابن سعد، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۸۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پاس سے آپ کے مرض کی حالت میں نکلے۔آپ حضرات کو کچھ لوگ ملے۔انہوں نے پوچھا: اے ابوالحسن! (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت) رسول اللہ ﷺ کیسے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی تعریف کے ساتھ آپ بہتر ہیں۔العدنی، بخاری، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۸۷......عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو غسل دیا۔آپ ﷺ پر قمیص تھی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کپڑا لپٹا ہوا تھا۔جس کو قمیص کے نیچے لے جا کر غسل دے رہے تھے۔رواہ السنن للبیھقی

مرض الموت میں جبرئیل علیہ السلام کی تیمارداری

۱۸۷۸۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا آپ اس وقت مریض تھے۔آپ کا سر ایک ایسے آدمی کی گود میں رکھا ہوا تھا کہ اس سے زیادہ میں نے کوئی حسین نہیں دیکھا۔نبی ﷺ سو رہے تھے۔میں داخل ہوا تو میں نے پوچھا: کیا میں قریب آجاؤں؟ اس آدمی نے کہا: قریب ہو جاؤ اپنے چچا کے بیٹے کے تم مجھ سے زیادہ حقدار ہو۔پس میں دونوں کے قریب ہوا، وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور میں اس کی جگہ بیٹھ گیا۔میں نے بھی نبی کریم ﷺ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا جس طرح پہلے آدمی کی گود میں تھا۔تھوڑی دیر گذری تھی کہ آپ بیدار ہو گئے۔آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کی گود میں میرا سر رکھا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جب میں اندر داخل ہوا تو اس نے مجھے بلالیا اور کہا کہ اپنے چچازاد کے قریب آجاؤ تم اس کے مجھ سے زیادہ حقدار ہو۔لہٰذا وہ اٹھے اور میں بیٹھ گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو وہ آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔وہ مجھ سے بات چیت کر رہے تھے جس کی وجہ سے درد میں تخفیف ہوگئی۔اور میں سو گیا اور میرا سر اس کی گود میں رکھا رہ گیا۔ابوعمر الزاھد فی فوائدہ

کلام:......اس روایت میں محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع ضعیف راوی ہے۔

۱۸۷۸۹......جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں (مدینہ) تشریف لائے۔ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ہی بیٹھے تھے۔کعب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین! نبی اکرم ﷺ نے آخری کلام کیا کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی سے سوال کرو۔پوچھا: علی کہاں ہیں؟ فرمایا: وہ ادھر رہے ان سے سوال کرو۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگایا آپ نے اپنا سر میرے کندھے پر رکھ دیا اور فرمایا: **الصلوٰۃ! الصلوٰۃ!** (نماز کی پابندی کرو، نماز کی پابندی کرو) حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی انبیاء کا عہد رہا ہے، اسی کا ان کو حکم دیا گیا ہے اور اسی پر ان کو اٹھایا جائے گا۔حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: آپ ﷺ کو غسل کس نے دیا ہے؟ یا امیرالمؤمنین! فرمایا: علی سے سوال کرو۔انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ ﷺ کو غسل دے رہا تھا۔عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔اسامہ اور شقران میرے پاس پانی لے کر آجا رہے تھے۔رواہ ابن سعد

کلام:......اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۷۹۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں ارشاد فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ۔(حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو بلایا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں قریب ہو گیا۔پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی اور مجھ سے بات کرتے رہے حتیٰ کہ نبی ﷺ کا لعاب مبارک مجھ پر گر رہا تھا۔پھر رسول اللہ ﷺ پر نزول شروع ہو گیا۔آپ ﷺ میری گود میں انتہائی ثقیل بوجھل ہو گئے حتیٰ کہ میں چیخ پڑا: یا عباس! آؤ۔میں مر رہا ہوں۔پس عباس رضی اللہ عنہ آئے۔دونوں نے انتہائی محنت کر کے آپ کو لٹا دیا۔رواہ ابن سعد

کلام:......اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

وفات کی کیفیت

۱۸۷۹۱ ... ابوغطفان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت دیکھا کہ کس کی گود میں آپ کا سر تھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ عروۃ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات میرے سینے اور حلق کے درمیان (ٹیک لگائے ہوئے) ہوئی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم عقل رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی فضل بن عباس نے آپ ﷺ کو غسل دیا تھا۔ میرے والد نے (غسل کی جگہ آنے سے) انکار کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا تھا کہ ہم پردہ رکھیں۔ لہٰذا وہ پردے کے اس طرف بیٹھے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام:......اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۷۹۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدھ کے دن رات کے وقت سن گیارہ ہجری ماہ صفر کی آخری رات کو بیمار ہوئے اور بارہ ربیع الاول پیر کے روز وفات پائی اور منگل کے روز مدفون ہوئے۔ رواہ بن سعد

۱۸۷۹۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سحولی کپڑے کی چادروں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۴ ... عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کو چارپائی پر لٹایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

یہ تمہارے امام ہیں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی (لہٰذا کوئی آپ کی نماز پڑھانے کی جرأت نہیں کرے گا) پس پھر لوگ گروہ گروہ آتے تھے اور صف بصف کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ ان کا کوئی امام نہ تھا۔ خود ہی تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے روبرو کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے:

> السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاته، اللھم انا نشھد ان قد بلغ ما انزل الیه، ونصح لامته، وجاھد فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینه، وتمت کلمته، اللھم فاجعلنا ممن یتبع ما انزل الیه وثبتنا بعده واجمع بیننا وبینه.

اے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں۔ اے اللہ! ہم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے حق تبلیغ ادا کر دیا، امت کے لیے پوری خیرخواہی برت لی۔ اللہ کی راہ میں اس قدر جہاد کیا کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا، اللہ کا کلمہ مکمل ہو گیا۔ اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو آپ پر نازل شدہ کی پیروی کرنے والے ہیں اور ہمیں آپ کے بعد ثابت قدمی نصیب فرما۔ ہمیں آپ کے ساتھ جمع فرما۔

اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ دعا فرما رہے تھے اور لوگ آمین آمین کہہ رہے تھے۔ حتیٰ کہ پہلے لوگوں نے نماز پڑھی، پھر عورتوں نے اور پھر بچوں نے۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۵ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو انہوں نے، عباس، عقیل بن ابی طالب، اوس بن خولی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر غسل دیا تھا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بوجھل ہو گئے تو فرمایا: اے علی! میرے پاس کوئی تختہ لاؤ جس میں میں

کچھ لکھ دوں تا کہ میری امت میرے بعد گمراہ نہ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھ سے پہلے آپ کی جان نہ نکل جائے۔ اس لیے میں نے عرض کیا: میں بازو پر لکھتا جاتا ہوں۔ اور آپ ﷺ کا سر میرے بازو اور کہنی کے درمیان تھا۔ پس آپ ﷺ وصیت کرتے جاتے تھے آپ نے نماز، زکوٰۃ اور غلاموں کے ساتھ خیر خواہی کی وصیت کی پھر آپ کی سانسیں اٹکنے لگیں اور آپ نے **اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ** پڑھا پھر سانس اٹکی اور آپ نے فرمایا جس نے اس کلمے کی شہادت دی اس پر جہنم کی آگ حرام کردی گئی۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۷۔۔۔۔۔عبداللہ بن الحارث سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو (قریب بیٹھے) حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور دروازہ پر تیز دستک ہوئی اور عباس بنو عبدالمطلب کے ساتھ تشریف لائے اور دروازے کے پاس کھڑے ہوگئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میرے (ماں) باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے کس قدر اچھی زندگی بسر کی اور کس قدر اچھی موت پائی۔ راوی کہتے ہیں: اس وقت بہت اچھی ہوا چلی پہلے کسی نے ایسی ہوا نہ محسوس کی ہوگی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: چھوڑو عورتوں کو رونے دو تم حضور کی تیاری کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فضل کو میرے پاس بھیج دو۔ انصار کہنے لگے: تم کو اللہ کا واسطہ! رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہمارے بھی کچھ حصہ کا خیال کرو۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنا ایک آدمی جس کو اوس بن خولی کہا جاتا تھا جو (بھرا ہوا) مٹکا ایک ہاتھ میں اٹھا لیتا تھا، کو اندر بھیج دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو غسل دیا۔ قمیص کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر غسل دیتے رہے۔ فضل آپ پر کپڑا تانے کھڑے رہے اور انصاری پانی ڈھوتا رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کپڑا بھی لپٹا ہوا تھا۔ اس کپڑے کے ساتھ آپ ﷺ کے قمیص کے نیچے ہاتھ ڈالتے تھے۔ (اس طرح غسل دیا گیا)۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۸۔۔۔۔۔عبدالواحد بن ابی عون سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جس مرض میں انتقال ہوا اسی مرض کی حالت میں آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے علی! جب میں مرجاؤں تو مجھے تم خود غسل دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے تو کبھی کسی میت کو غسل دیا ہی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری مدد کی جائے گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے آپ کو غسل دیا۔ میں جس عضو کو بھی پکڑتا وہ گویا میرا حکم مانتا تھا۔ جبکہ فضل نے آپ کی کمر پکڑی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہے تھے۔ اے علی! جلدی! جلدی! میری کمر ٹوٹی جارہی ہے۔ رواہ ابن سعد

نبی ﷺ کو کفنانے کا بیان

۱۸۷۹۹۔۔۔۔۔(مسند علی رضی اللہ عنہ) عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن علی بن الحنفیۃ عن ابیہ کی سند کے ساتھ مروی ہے علی بن الحنفیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

کلام:۔۔۔۔۔یہ سند صحیح ہے۔

۱۸۸۰۰۔۔۔۔۔حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کو تین یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ دوسرے الفاظ یہ منقول ہیں: سفید سوت سے بنی ہوئی چادر میں کفن دیا گیا، جس میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا ایک جوڑا تھا جو نبی ﷺ کے کفن کے لیے ہی خریدا گیا تھا۔ لیکن پھر اس کو چھوڑ دیا گیا۔ بلکہ دوسرے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر عبداللہ بن ابی بکر نے وہ جوڑا لے لیا اور کہا کہ میں اس کو اپنے پاس رکھتا ہوں تا کہ مجھے اس میں کفن دیا جائے۔ لیکن پھر خود ہی ان کو خیال آیا اور کہنے لگے کہ اگر اس کپڑے میں کوئی خیر ہوتی تو اللہ پاک اپنے نبی کو اس میں ضرور کفناتے۔ لہٰذا انہوں نے وہ بیچ دیا اور اس کی قیمت راہ خدا میں صدقہ کردی۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۱۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یمنی کپڑوں (چادروں) میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۲۔۔۔ ابو اسحاق سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بنی عبد المطلب کی مجلس میں گیا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کس چیز میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا: تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں قبا تھی اور نہ قمیص اور نہ عمامہ۔ رواہ بن سعد

۱۸۸۰۳۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ چادر اور دو سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ رواہ بن سعد

۱۸۸۰۴۔۔۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں ایک یمنی چادر بھی تھی۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۵۔۔۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین موٹے یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا ازار، رداء اور لفافہ۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۶۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ نجرانی حلے (جوڑے) اور قمیص میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۷۔۔۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک یمنی جوڑے اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۸۔۔۔ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک یمنی جوڑے اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا تھا۔ رواہ بن سعد

۱۸۸۰۹۔۔۔ ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا تم کو اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کے کفن میں لوگوں کا کس قدر اختلاف ہے۔ رواہ بن اسعد

قبر مبارک میں اتارنے والے

۱۸۸۱۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ، عباس، عقیل ابن ابی طالب، اسامہ بن زید اور اوس بن خولی نبی کریم ﷺ کی قبر میں اترے تھے اور انہی حضرات نے آپ ﷺ کے کفن کا کام سنبھالا تھا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۱۱۔۔۔ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی قبر میں اپنی انگوٹھی گرادی تھی۔ جبکہ قبر میں آپ ﷺ کو اتارنے والے حضرات پہلے نکل چکے تھے۔ حضرت مغیرہ نے یہ کام اس لیے کیا تھا تاکہ ان کو قبر میں اترنے کا موقع مل جائے۔ لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم نے انگوٹھی قبر میں اس لیے گرائی ہے تاکہ تم بھی اترو اور کہا جائے کہ مغیرہ بھی حضور ﷺ کی قبر میں اترا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ہرگز قبر میں نہیں اترو گے۔ اور ان کو روک دیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۱۲۔۔۔ عبداللہ بن محمد بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے (مغیرہ رضی اللہ عنہ کو) فرمایا: نہ تو لوگ یہ بیان کریں گے کہ تم قبر میں اترے ہو اور نہ ہی یہ بیان کریں گے کہ تمہاری انگوٹھی نبی کی قبر میں ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اترے اور آپ انگوٹھی گرنے کی جگہ دیکھ چکے تھے لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی اٹھائی اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۱۳۔۔۔ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو غسل دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے جارہے تھے۔ اسامہ اور شقران رضی اللہ عنہما دروازے کی حفاظت پر مامور تھے۔ جب غسل دینے سے فارغ ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رنج کا مقام ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو مٹی میں ڈالیں۔ لہٰذا میں آپ کے لیے ایک صندوق تیار کراتا ہوں اور اس (میں آپ کو لٹاکر) صندوق کو اپنے گھر کے کونے میں رکھ لوں گا۔ پس جب مجھے رنج و غم ہوگا تو میں آپ کو دیکھ لیا کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو فرمایا: اے چچا جان! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اولاد کو دفن کرتے نہیں دیکھا؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری.

اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے۔

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا.
کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں (سب) کے لیے کفایت کرنے والی نہیں کر دیا۔
ابھی لوگ اسی طرح کی باتوں میں مصروف تھے کہ گھر کے کونے سے ایک غیبی آواز آئی:
السلام علیکم اے گھر والو! کل نفس ذائقة الموت و انما یوفون اجرھم بغیر حساب.
ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور لوگوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے پورا پورا دیا جائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے رسول اللہ کے چچا! آپ کیا خیال کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی کے ساتھ ان کی زبان پر کیا کیا وعدے کیے ہیں؟ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انبیاء کی قبریں انہی کے (مرنے کے) بستروں کی جگہ ہوتی ہیں۔

پھر لوگوں نے آپ کو دو قمیصوں میں کفن دیا ایک قمیص دوسری سے کچھ باریک تھی۔ اور آپ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ پر پانچ تکبیریں ادا فرمائیں۔ اور آپ کو دفن کیا۔

ابن معروف وفیہ عبدالصمد

۱۸۸۱۴..... عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ رکھا تھا اور اس کو حضور ﷺ کی قمیص اور جسم کے درمیان پھیرتے تھے۔ المروزی فی الجنائز

۱۸۸۱۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہجرت کے موقع مکہ سے مدینہ تک کے سفر میں حضور ﷺ ایک سواری پر حضرت ابوبکر ؓ کو پیچھے بٹھائے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ملک شام آنا جانا تھا اس لیے وہ پہچانے جاتے تھے جبکہ نبی ﷺ کا تعارف نہ تھا۔ اس لیے لوگ راستے میں ملتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتے تھے کہ تمہارے آگے بیٹھا ہوا یہ غلام کون ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ میرے رہنما ہیں جو مجھے سیدھا راستہ بتاتے ہیں۔ جب یہ دونوں حضرات مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو حرہ مقام پر اتر گئے اور انصار کو پیغام بھیج دیا۔ انصار مدینہ آگئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس دن میں بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ اس دن سے اچھا اور روشن چمکدار دن میں نے کوئی نہیں دیکھا جس دن ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ اور میں اس دن بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا جس دن آپ کا انتقال ہوا، اس دن سے زیادہ برا اور تاریک دن میں نے کوئی نہیں دیکھا جس دن آپ کی وفات ہوئی تھی۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۸۸۱۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں دو آدمی قبریں بنانے والے تھے۔ ایک لحدی قبر بناتا تھا اور دوسرا سیدھی قبر بناتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے لیے لحدی (بغلی) قبر بنوائی گئی۔ ابن جریر

۱۸۸۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابن سعد، ابن الجوزی فی الواھیات، الـ ـن لسعید بن منصور

کلام:..... ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع میں شمار فرمایا ہے۔

۱۸۸۱۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب موت کی تکلیف پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہائے باپ کا غم اور تکلیف، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ تمہارے باپ کو جو تکلیف پیش آئی ہے اس سے اللہ پاک کسی کو چھٹکارا نہیں دیں گے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں:

اس تکلیف سے کوئی نجات نہیں پاسکتا لیکن قیامت کے دن اس کا بدلہ دے دیا جائے گا۔ مسند ابی یعلی، ابن خزیمة، ابن عساکر

۱۸۸۱۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے اور کافی بوجھل ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: ہائے باپ کے غم کا غم! ہائے بابا جان اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے ہیں۔ ہائے بابا جان جبرئیل علیہ السلام سے ملنے والے ہیں! ہائے بابا جان جنات الفردوس میں ٹھکانہ بنانے والے ہیں! ہائے بابا جان کو ان کے رب نے بلایا اور

انہوں نے رب کی پکار پر لبیک کہا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے انس! تمہارے دل کیسے گوارا کریں گے کہ تم اپنے نبی ﷺ پر مٹی ڈالو گے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۸۲۰ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کافی بیمار ہو گئے تو تکلیف کی شدت سے کبھی ایک ٹانگ اکٹھی کر لیتے اور دوسری کھول دیتے اور کبھی ایک کھولتے اور دوسری اکٹھی کر لیتے (اس طرح آپ کی تکلیف کی شدت کا احساس ہوتا تھا) اسی طرح کبھی ایک مٹھی کھولتے دوسری بند کرتے اور کبھی دوسری کھولتے اور پہلی بند کر لیتے۔ تب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہائے بابا کی تکلیف! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹی آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ پھر جب آپ کی روح پرواز کر گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں ہائے بابا کو رب نے بلا لیا اور بابا نے لبیک کہا۔ ہائے بابا جبرئیل کے پاس چلے گئے۔ ہائے بابا اپنے رب کے کس قدر قریب پہنچ گئے۔ ہائے بابا! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ بن گیا۔

رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم نے آپ کو دفن کر لیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے بولیں: اے انس! تمہارے دلوں نے کیسے گوارا کر لیا کہ تم اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۸۲۱ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آخری نظر جو رسول اللہ ﷺ پر ڈالی وہ بروز پیر کو تھی جب لوگ ابوبکر کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے۔ اور حضور ﷺ نے پردہ اٹھایا تھا۔ تب میں نے آپ کو دیکھا تو گویا آپ کا چہرہ کتاب کا ورق ہے لوگوں نے حرکت میں آنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ جمے رہو۔ پھر آپ نے پردہ گرادیا۔ اسی دن کے آخر میں آپ ﷺ نے وفات پائی۔ مسند احمد، مسلم

۱۸۸۲۲ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تم نے پیغام دے دیا۔ جو چاہے نماز پڑھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ (یعنی تم مجھے چلنے پر مجبور نہ کرو) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر لوگوں کو نماز کون پڑھائے گا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے آگے بڑھے تو رسول اللہ ﷺ کے آگے سے پردہ اٹھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے آپ کے چہرے کی طرف دیکھا تو گویا وہ ایک سفید ورق تھا آپ پر سیاہ قمیص پڑی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھے شاید آپ نکلنا چاہتے ہیں لہٰذا وہ پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہ کر نماز پڑھاؤ۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دوبارہ نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۸۲۳ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین دن تک ہماری طرف نکل کر تشریف نہ لائے۔ نماز قائم ہوتی رہی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا تو اس وقت ہم نے اس سے اچھا کوئی نظارہ نہیں دیکھا جب رسول اللہ ﷺ کا چہرہ ہم پر کھلا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ کھڑے رہیں خود پردہ گرادیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی زیارت نصیب نہ ہوئی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ مسند ابی یعلی، ابن خزیمة

۱۸۸۲۴ ..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں دو آدمیوں سے ملا ایک ذی الکلاع تھا دوسرا ذی عمرو تھا۔ میں ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ کی خبر دینے لگا۔ دونوں نے کہا: اگر تم سچ بیانی سے کام لے رہے ہو تو پھر تمہارا یہ صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) گذر چکا ہے۔ اور اس کو تین دن ہو گئے ہیں۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور یہ دونوں حضرات چل پڑے اور مدینے کے راستے پر ہو لیے۔ پھر ہمیں مدینہ سے ایک قافلہ آتا دکھائی دیا۔ ہم نے ان سے خبر چاہی۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنا دیئے گئے ہیں۔ لوگ آپ پر رضا مند ہیں۔ تب ان دونوں نے مجھے کہا: اپنے صاحب (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو خبر دینا کہ ہم آئے تھے اور شاید ہم دوبارہ

بھی آئیں ان شاء اللہ۔ پھر وہ دونوں یمن لوٹ گئے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان دونوں (عجیب لوگوں) کے بارے میں خبر دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم دونوں کو لے کر کیوں نہیں آئے؟ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر بعد میں ذی عمر ملا اس نے مجھے کہا: اے جریر! تمہاری میرے دل میں عزت ہے۔ میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ تم عرب کے لوگ ہمیشہ بھلائی اور عافیت میں رہو گے جب تک ایک امیر کے جانے کے بعد دوسرے امیر کو بناتے رہو گے۔ لیکن جب تلوار کے ساتھ امارت لی جانے لگے گی تو یہ لوگ امیر کی بجائے بادشاہ بن بیٹھیں گے بادشاہوں کی طرح غضب ناک ہوں گے اور انہی کی طرح راضی ہوں گے (اور یہ برا زمانہ ہوگا)۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۲۵۔۔۔ المطلب بن عبداللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین یوم قبل حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: اے محمد! اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ کی عزت ظاہر ہو، آپ کی فضیلت پتہ چلے اور آپ کی خصوصیت معلوم ہو، اللہ پاک آپ سے زیادہ جاننے کے باوجود آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل میں مغموم ہوں۔ اے جبرئیل! میں تکلیف میں ہوں۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام، ملک الموت اور ایک تیسرا فرشتہ بھی ہوا میں اترا جس کا نام اسماعیل تھا وہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران تھا اور ان ستر ہزار فرشتوں میں سے ہر فرشتہ دوسرے ستر ہزار فرشتوں پر سردار تھا۔ یہ سب فرشتے حضور ﷺ کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے تھے۔ (اور سب ہوا میں موجود تھے۔ اندر صرف جبرئیل علیہ السلام داخل ہوئے تھے) حضرت جبرئیل علیہ السلام ان سب پر نگران تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس آپ کی عزت، فضیلت اور خصوصیت کے لیے بھیجا ہے، اللہ پاک آپ سے زیادہ جاننے کے باوجود آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس فرمارہے ہیں (آپ کی طبیعت کیسی ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں، اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ پھر ملک الموت نے دروازے پر آکر اجازت مانگی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! یہ ملک الموت ہیں آپ سے اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ انہوں نے پہلے کسی آدمی سے اجازت مانگی اور نہ آئندہ مانگیں گے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت ملک الموت اندر تشریف لائے اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: اے محمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اگر آپ مجھے اپنی روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں گے تو میں قبض کرلوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کریں تو میں چھوڑ دوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت کیا تم (میرے حکم پر) عمل کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے کہ آپ جو بھی مجھے حکم فرمائیں میں اس پر عمل کروں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو فرمایا: اللہ پاک آپ کی ملاقات کے خواہش مند ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ملک الموت کو فرمایا: تم کو جو حکم ملا ہے کر گزرو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ میرا زمین پر آخری مرتبہ آنا ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی روح پرواز کرگئی اور (چیخ و پکار کی شکل میں) تعزیت آنا شروع ہوئی تو ایک غیبی شخص آیا جس کی آہٹ محسوس ہورہی تھی لیکن اس کا وجود معلوم نہیں ہورہا تھا۔ اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اللہ پاک ہر مصیبت پر صبر دینے والا ہے، وہ ہر ہلاک ہونے والے کا جانشین دینے والا ہے۔ ہر فوت شدہ کا تدارک کرنے والا ہے۔ اللہ ہی پر بھروسہ رکھو، اسی سے امید رکھو۔ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو۔ پس تم پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن علی بن الحسین

کلام: ۔۔۔۔۔۔ اس روایت کی سند میں عبداللہ بن میمون القداح ایک راوی ہے جس کو ابوحاتم وغیرہ نے متروک (ناقابل اعتبار) قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۹/۳۵

۱۸۸۲۶۔۔۔۔۔۔ ابواسحاق سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جن میں ابن نوفل بھی تھے پوچھا: کہ رسول اللہ ﷺ کو کس چیز میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا: ایک سرخ جوڑے میں، جس میں قمیص نہیں تھی۔ اور آپ کی قبر میں لوگوں نے ایک

چادر کا ٹکڑا بچھا دیا تھا۔الکبیر للطبرانی

آخری وقت میں لب مبارک پر دعا

۱۸۸۲۷...... عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت آپ کے پاس موجود تھا۔سکرۃ الموت (موت کی کیفیت) آپ پر طویل ہوتی جارہی تھی پھر میں نے آپ ﷺ کو پست آواز میں پڑھتے ہوئے سنا:

مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً.

(اے اللہ! مجھے وفات دے کر شامل کردے) ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے: انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں۔

پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی پھر افاقہ ہوتا تو یہی پڑھتے پھر (ایک مرتبہ) آپ نے فرمایا:

میں تم کو نماز کی وصیت کرتا ہوں، میں تم کو وصیت کرتا ہوں اپنے مملوکوں کے ساتھ خیر خواہی کی۔

اس کے بعد آپ کی روح قبض ہوگئی۔رواہ ابن عساکر

۱۸۸۲۸...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی قبر میں اترنے والے لوگ فضل، قثم، شقران غلام رسول اللہ ﷺ اور اوس بن خولی رضی اللہ عنہم تھے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۸۲۹...... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے۔ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔حضور ﷺ نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی اسی مرض کی وجہ سے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے۔ہم آپ کے قریب اکٹھے ہوگئے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قیامت کے دن میں حوض پر کھڑا ہوا ملوں گا۔ پھر فرمایا: ایک بندے پر دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی تھی لیکن اس نے آخرت کو پسند کرلیا ہے۔اس بات کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ سمجھ سکا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور وہ رو پڑے، انہوں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کے بدلے ہمارے ماں باپ، ہماری جانیں اور ہمارے اموال حاضر ہیں۔

پھر حضور ﷺ نیچے اتر کر تشریف لے گئے اس کے بعد اس منبر پر قیامت تک نہیں کھڑے ہوئے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۰...... ابی ذویب ہذلی سے مروی ہے میں مدینہ آیا تو اہل مدینہ میں چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں جیسے تمام حاجی مل کر احرام باندھ کر تسبیح پڑھ رہے ہوں میں نے کہا: کیا ہوا؟ لوگ کہنے لگے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی ہے۔ ابن مندۃ، ابن عساکر

۱۸۸۳۱...... ابوذویب ہذلی سے مروی ہے کہ ہمیں یہ خبر مل گئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہیں۔ ابن عبدالبر فی الاستیعاب

۱۸۸۳۲...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں پیغام بھیج کر بلوایا۔میں پہنچا تو آپ سوئے ہوئے تھے۔میں آپ پر جھک گیا آپ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا کر مجھے اپنے سے چمٹا لیا۔ مسند ابی یعلی

۱۸۸۳۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مدینہ میں دو قبریں کھودنے والے تھے پس دونوں میں سے کسی ایک کا انتظار کیا گیا تو وہ شخص آگیا جو لحدی قبر کھودتا تھا۔پس رسول اللہ ﷺ کے لیے لحدی قبر کھودی گئی۔رواہ ابن جریر

۱۸۸۳۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس رات حضور ﷺ فوت ہوئے ایسی کوئی رات مجھ پر کبھی نہیں گذری۔ حضور ﷺ (بار بار) پوچھ رہے تھے۔اے عائشہ! کیا فجر طلوع ہوگئی ہے۔ میں کہتی رہی نہیں یا رسول اللہ حتیٰ کہ بلال نے صبح کی اذان دی اور پھر آئے اور عرض کیا: السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' نماز کا وقت ہوگیا ہے اللہ آپ پر رحم کرے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے پوچھا یہ کون

ہے؟ میں نے کہا بلال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ ابو الشیخ فی الاذان

۱۸۸۳۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ (بیماری وغیرہ سے) تعوذ فرمایا کرتے تھے:

اذهب البأس رب الناس، واشف انت الشافي لاشفاء الا شفاء ك شفاء لا يغادر سقما.

اے لوگوں کے رب تکلیف کو ختم فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کسی کی شفا نہیں، پس ایسی شفاء دے جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے۔

چنانچہ میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر یہ کلمات پڑھنے لگی تو آپ نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا اور فرمایا:

اللهم الحقني بالرفيق الاعلى.

اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ (اچھے دوست) کے ساتھ ملا دے (یعنی اپنا وصل عطا کر)۔

پس یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ ابن ابی شیبه، ابن جریر

۱۸۸۳۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جانکنی کے عالم میں تھے۔ آپ کے پاس پیالہ رکھا تھا جس میں پانی تھا۔ آپ اس میں (بار بار) ہاتھ ڈبو کر اپنے چہرے پر مل رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے:

اللهم اعني على سكرات الموت.

اے اللہ میری مدد فرما موت کی سختیوں پر۔ رواه ابن ابی شیبه

۱۸۸۳۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو یہ دعا فرمانے لگے:

اللهم اغفرلي والحقني بالرفيق الاعلى.

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے اعلیٰ دوست کے ساتھ ملا دے۔

یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی۔ رواه ابن ابی شیبه

۱۸۸۳۸..... عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے بارے میں بتایئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے، پھر بوجھل ہو گئے اور آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر ہوش میں آئے تو فرمایا: لگن (ٹب) میں میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل ارشاد کی۔ آپ ﷺ نے غسل کیا پھر بڑی مشقت کے ساتھ اٹھنے لگے تو پھر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے اور فرمایا: میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے بھر دیا پھر آپ نے غسل فرمایا۔ پھر بڑی مشکل اور تکلیف کے ساتھ اٹھنے کی کوشش فرمائی اور پھر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آ کر فرمایا: میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے بھر دیا۔ آپ نے غسل فرمایا اور پھر اٹھنے کی کوشش میں بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے تو پوچھا: کیا میرے پیچھے سے لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ ہی کا انتظار فرما رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگ سر ڈالے رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں تھے کہ آپ آ کر ان کو عشاء کی نماز پڑھائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک قاصد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ نماز پڑھا دیں۔ قاصد نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر تم نماز پڑھا دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ زیادہ حقدار ہیں۔ کیونکہ پیغام آپ کو ملا ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر (اگلے روز) رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی تو ظہر کی نماز پڑھانے کے لیے حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان ان کے سہارے کے ساتھ نکلے۔ ان دونوں کو آپ نے فرمایا: مجھے ابوبکر کی دائیں طرف بٹھا دو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آواز سنی تو (نماز ہی میں) پیچھے کو ہٹنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ چنانچہ دونوں حضرات نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بٹھا دیا۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور آپ بیٹھے ہوئے ان کو نماز پڑھا رہے تھے جبکہ پیچھے لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر رہے تھے۔

راوی عبید اللہ کہتے ہیں یہ سن کر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا:

مجھے جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے میں آپ کو سناؤں؟ آپ نے سنانے کا حکم دیا تو میں نے ساری روایت ان کو سنائی آپ نے کسی بات پر انکار نہیں فرمایا سوائے اس کے کہ یہ پوچھا عائشہ نے تم کو دوسرے شخص کے بارے میں بتایا وہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ علی ﷺ تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۳۹ ...... ابراہیم بن علی رافعی اپنے والد سے وہ اپنی دادی زینب بنت ابی رافع سے روایت کرتے ہیں: زینب فرماتی ہیں میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں فرزندوں حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کے مرض الموت میں تشریف لائیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کے دو بیٹے ہیں، آپ ان کو اپنا وارث مقرر کردیجئے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حسن کے لیے تو میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لیے میری جرأت اور بہادری اور سخاوت ہے۔ ابن مندۃ، ابن عساکر

کلام: ...... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابراہیم میں کلام ہے۔

۱۸۸۴۰ ...... اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے پہلی مرتبہ آپ ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوئے۔ آپ کے مرض کی شدت ہوگئی اور آپ بے ہوش ہوگئے۔ آپ کی بیویوں نے آپ کے بارے میں مشورہ کیا اور آپ کو منہ میں دوا ٹپکادی پھر آپ ہوش میں آگئے۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کیا ان عورتوں کا کام جو وہاں سے آئی ہیں (حبشہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ ان میں اسماء بنت عمیس بھی تھیں) قریب موجود لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم سمجھے تھے کہ آپ کو ذات الجنب (غونیہ) ہے۔ (اس لیے ہم نے دوا آپ کے منہ میں ٹپکادی) حضور ﷺ نے فرمایا: یہ منہ میں ٹپکانے والی دوا، اللہ پاک مجھے اس کے ساتھ عذاب دینے والا نہیں ہے۔ لہٰذا (اس کی سزا میں) یہاں موجود سب لوگوں کو یہ دوا منہ میں ٹپکا کر پلائی جائے سوائے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا عباس کے۔ پس سب کو وہ دوا پلائی گئی حتیٰ کہ میمونہ جو اس دن روزہ دار تھیں انہوں نے بھی پی رسول اللہ ﷺ کی عزیمت (وخوشی) میں۔ رواہ ابن عساکر

جیش اسامہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۴۱ ...... رسول اللہ ﷺ کے غلام ابومویہبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ التمام (حجۃ الوداع) کے بعد مدینہ کی طرف واپس آئے۔ راستے میں آپ حلال ہوگئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کا ایک لشکر ترتیب دیا جن پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر بنایا۔ اور ان کو حکم دیا کہ اردن شام کی چوٹیوں کی طرف آبل الزیت مقام پر پہنچیں۔ منافقوں نے اسامہ کے متعلق اعتراضات شروع کیے۔ نبی ﷺ نے ان کے اعتراضات مسترد کردیئے اور فرمایا اسامہ اس منصب کے لیے بالکل موضوع ہے۔ اگر تم ان کے بارے میں اعتراض کرتے ہو تو پہلے ان کے والد کے بارے میں بھی کرچکے ہو اور وہ بھی اس منصب کے اہل تھے۔ پھر ہر طرف نبی ﷺ کے واپسی سفر اور آپ کی بیماری کی خبریں پھیل گئیں۔ پھر بنی اسد کے قبائل میں طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کردیا اس وقت تک نبی ﷺ کو بیماری سے افاقہ ہوگیا تھا۔ پھر اس کے بعد حضور ﷺ محرم میں اس مرض میں مبتلا ہوگئے جس میں آخرکار آپ کی وفات ہوئی۔ سیف، ابن عساکر

۱۸۸۴۲ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں ارشاد فرمایا: مجھ پر سات مشکیزوں سے پانی ڈالو، جن کے منہ نہ کھلے ہوں (یعنی سالم بھرے ہوئے ہوں) شاید مجھے کچھ سکون آجائے پھر میں لوگوں سے مل سکوں۔ چنانچہ میں نے آپ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک پیتل کے لگن (ٹب) میں بٹھادیا۔ اور آپ پر ان مشکیزوں سے پانی ڈالا۔ حتیٰ کہ آپ اشارہ کرنے لگے کہ بس تم نے کام کردیا۔ پھر آپ ٹب سے نکل آئے۔ رواہ عبدالرزاق

۱۸۸۴۳ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو مرض الموت میں دیکھا کہ آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے چل رہے ہیں حتیٰ کہ آپ صف میں داخل ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۴... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، فرمایا:

اللهم اغفرلي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى.

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملادے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۴۵... طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہوئی تو ام ایمن رونے لگیں ان کو کہا گیا: اے ام ایمن! تم کیوں روتی ہو؟ فرمایا: روتی ہوں اس بات پر کہ آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہوگئی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۶ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دفنانے اور پردہ کرنے میں تمام لوگوں میں صرف چار لوگوں نے کام انجام دیا: علی، عباس، فضل اور حضور ﷺ کے غلام صالح۔ پس ان لوگوں نے آپ کے لیے لحد تیار کی اور آپ کے اوپر لحد کو کچی اینٹوں سے پاٹ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

جنازہ پڑھنے کی کیفیت

۱۸۸۴۷ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ کو چارپائی پر لٹایا گیا۔ لوگ جماعت جماعت آپ کے پاس داخل ہورہے تھے نماز پڑھتے اور نکل جاتے۔ امامت کا منصب کوئی نہ اٹھا رہا تھا۔ آپ پیر کے روز وفات فرما گئے اور منگل کے روز مدفون ہوئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۸ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر میں داخل ہونے والے اور آپ کو غسل دینے والے حضرات علی، فضل اور اسامہ تھے۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے مرحب نے یا ابن ابی مرحب نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۹... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کو حضور ﷺ کے ہاتھوں پر فتح فرمادیا اور ان میں بہت سوں کو قتل کردیا تو زینب بنت الحارث یہودیہ نے جو مرحب یہودی کی بھتیجی تھی، نبی ﷺ کو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ کی۔ اور اس میں زہر ملا دیا۔ اور جب اس کو خبر ملی کہ حضور ﷺ شانے اور دستیوں کا گوشت زیادہ پسند فرماتے ہیں تو اس نے ان اعضاء میں زہر خوب اچھی طرح ملا دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اور بنی سلمہ کے بشر بن البراء بن معرور دونوں تشریف لائے تو اس عورت نے وہ بکری ہدیہ میں پیش کی۔ حضور ﷺ نے شانے اور دستیوں کو نوچ کر کھایا۔ جبکہ بشر نے دوسری ہڈی سے گوشت نوچ کر کھایا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے منہ میں موجود گوشت نگل لیا تو بشر نے بھی نگل لیا آپ ﷺ نے فرمایا بکری سے ہاتھ اٹھالو۔ بکری کا شانہ مجھے بتارہا ہے کہ مجھے اس میں دھوکہ دیا گیا ہے۔ بشر نے عرض کیا: یارسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی! میں نے وہ زہر اپنے لقمے میں محسوس کرلیا تھا لیکن مجھے تھوکنے سے یہ بات مانع ہوئی کہ آپ کے کھانے کو منغص (کرکرا) کردوں۔ جب آپ نے کھالی تو مجھے بھی آپ کی جان کے بعد اپنی جان کے ساتھ کوئی رغبت نہیں رہی۔ میری خواہش تھی کہ آپ اس کو نہ نگلتے۔ پھر بشر اپنی جگہ سے بھی نہ اٹھے تھے کہ ان کا رنگ سبز چادر کی طرح ہوگیا اور تکلیف نے ان کو دہرا کردیا۔ اور ان کو جس طرح کیا جاتا ہوجاتے تھے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے بعد تین سال زندہ رہے اور پھر اس زہر کی تکلیف میں آپ کو مرض الموت لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۰... ابن جریج حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو خبر ملی ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگ داخل ہوتے اور نماز پڑھ کر نکل جاتے تھے پھر یونہی دوسرے لوگ داخل ہوتے۔ ابن جریج فرماتے ہیں میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا لوگ نماز پڑھتے اور دعا کرتے تھے؟ فرمایا: نماز پڑھتے اور استغفار کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۱..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی قبر میں ایک سفید بعلبک کی بنی ہوئی چادر بچھائی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۸۵۲..... (مراسیل عبدالرحمن بن القاسم) عبدالرحمن بن القاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: جس روز نبی ﷺ کی وفات ہوئی اس روز صبح کی نماز حضور ﷺ نے مسجد میں ادا فرمائی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ابوبکر کے پاؤں کے پاس بیٹھ گئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آگے تھے۔ لیکن اکثر لوگوں کا خیال کہتا ہے کہ ابوبکر آگے تھے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے رسول اللہ کی پھوپھی! اور اے فاطمہ بنت محمد! عمل کرتی رہنا، میں اللہ سے تم کو کوئی چھٹکارا نہیں دلا سکتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج میں آپ کو افاقہ مند (صحت مند) دیکھ رہا ہوں۔ اور خارجہ کی بیٹی کا دن ہے۔ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جانے کے لیے اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی۔ یہ سخ میں رہتی تھی جو مدینہ سے ایک یا دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ رسول اللہ ﷺ بوجھل ہو گئے اور اس دن وفات پا گئے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۸۵۳..... عن معمر عن قتادہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی جانب سے آپ کی وفات کے بعد چند چیزیں ادا فرمائی تھیں جو معمولی معمولی تھیں ایک اہم قرض پانچ سو درہم تھا۔

صاحب کتاب عبدالرزاق سے پوچھا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی؟ عبدالرزاق نے فرمایا: ہاں اور اگر یہ وصیت نہ بھی فرمائی ہوتی تو تب بھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فوراً یہ قرض ادا فرما دیتے۔ عبدالرزاق فی الجامع

۱۸۸۵۴..... جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب غسل دینے والوں نے غسل دینے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے جسم پر قمیص تھی۔ انہوں نے نکالنے کا ارادہ کیا تو گھر سے ایک (غیبی) آواز آئی کہ قمیص نہ نکالو۔ مصنف ابن ابی شیبة

۱۸۸۵۵..... جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر کسی نے امامت نہیں کرائی۔ لوگ جماعت جماعت اندر جاتے، نماز پڑھ کر واپس لوٹ جاتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

غسل کی کیفیت

۱۸۸۵۶..... محمد بن علی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو قمیص میں غسل دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نچلی جانب سے غسل دے رہے تھے، فضل آپ کی کمر تھامے ہوئے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پانی ڈال رہے تھے۔ فضل رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے مجھے بچاؤ میری شہ رگ ٹوٹی جا رہی ہے۔ مجھے اپنے اوپر کوئی شئی اترتی محسوس ہو رہی ہے۔ فرمایا: حضور ﷺ کو سعد بن خیثمہ کے کنوئیں جو قباء میں تھا کے پانی سے غسل دیا گیا۔ اسی کنوئیں کو بئر اریس کہا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبة

۱۸۸۵۷..... جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بوجھل ہو گئے تو پوچھنے لگے میں کل کو کہاں ہوں گا؟ لوگوں نے جواب دیا فلاں بیوی کے پاس۔ پھر پوچھا پرسوں کہاں ہوں گا؟ لوگوں نے جواب دیا: فلاں بیوی کے پاس۔ تب آپ ﷺ کی بیویوں نے جانا کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے انتظار میں ہیں لہٰذا سب بیویوں نے عرض کیا: ہم سب نے اپنے دن اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیئے۔ مصنف ابن ابی شیبة

۱۸۸۵۸..... عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس داخل ہوا تو آپ کے پاس آپ کی بیویاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے ساتھ اسماء رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ وہ ناک کی دوا کوٹ رہی تھیں (چھینک لانے والی دوا کے مثل) حضور ﷺ نے فرمایا: گھر میں کوئی نہ رہے جس نے بھی مجھے دیکھا ہے کہ مجھے یہ دوا دی جا رہی تھی۔ (بے ہوشی کی حالت میں اور اس نے منع نہیں کیا) یہ دوا دی جائے سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے۔ میں نے قسم کھائی تھی کہ عباس کے سوا سب کو میری قسم پوری کرنی ہے۔ رواہ ابن عساکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف ص (الصاد)

اس میں دو کتابیں ہیں۔

نماز......روزہ

کتاب الصلوٰۃ......از قسم الاقوال

اس میں نو ابواب ہیں۔

باب اول......نماز کی فضیلت اور اس کے وجوب کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......نماز کے وجوب کے بیان میں

۱۸۸۵۹......پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے میری امت پر فرض فرمائی وہ پانچ نمازیں ہیں۔سب سے پہلی چیز جو ان کے اعمال میں سے اٹھائی جائے گی وہ پانچ نمازیں ہیں۔اور سب سے پہلی چیز جس کے بارے میں لوگوں سے باز پرس ہوگی وہ پانچ نمازیں ہیں۔جس شخص نے ان نمازوں میں کچھ نمازیں ضائع کی ہوں گی پروردگار فرمائیں گے! دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں ہیں ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کردو۔اور دیکھو میرے بندے کے رمضان کے روزوں کو، اگر ان میں سے کچھ روزے ضائع کیے ہیں تو دیکھو اس کے پاس نفلی روزے ہیں ان کے ساتھ تم اس کے فرض روزوں کا نقصان پورا کردو۔اور دیکھو میرے بندے کی زکوٰۃ کو، اگر اس میں سے کچھ ضائع کیا ہے تو دیکھو میرے بندے کے پاس نفلی صدقات ہیں ان کے ساتھ تم اس کے فرض صدقہ (زکوٰۃ) کی کمی کو پورا کردو۔پس یوں نفلی عبادات کے ساتھ اللہ کے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔یہ محض اللہ کی رحمت اور اس کے عدل کے طفیل ہوگا۔پھر اگر زائد کوئی عبادت بچ جائے گی تو اس زائد عبادت کو بندے کے میزان میں رکھ دیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا کہ خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جا۔اگر (فرض میں کمی کے ساتھ) نفلی عبادات بھی نہیں ہیں تو زبانیہ (جہنم کے فرشتوں) کو حکم دیا جائے گا وہ اس کو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔الحاکم فی الکنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۰......پانچ نمازیں اللہ عزوجل نے فرض فرمائی ہیں، جو اچھی طرح وضو کرے، ان نمازوں کو ان کے پورے وقت پر پڑھے، رکوع (وسجدے) کو خشوع خضوع سے پورا پورا ادا کرے اس کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں، اگر چاہے گا تو مغفرت فرما دے گا اور اگر چاہے گا تو عذاب دے گا۔ابو داؤد، السنن للبیھقی عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۸۶۱......پانچ نمازیں اللہ پاک نے بندوں پر فرض فرما دی ہیں۔جو ان کو لے کر آئے گا اور ان کو ہلکا سمجھ کر ان میں سے کچھ کو نہ چھوڑا ہوگا تو اللہ کے

ہاں اس کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ اور جوان کو اس طرح نہیں لائے گا پس اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی وعدہ نہیں، اگر چاہے گا تو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو جنت میں داخل کردے گا۔ مالک، مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن عبادة بن الصامت

۱۸۸۶۲...... یہ پانچ نمازیں ہیں، جس نے ان کی محافظت کی یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب ہوں گی۔ جس نے ان کی محافظت نہیں کی اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا اور نہ برہان ہوگی اور نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن وہ فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ ابن نصر عن ابن عمرو

۱۸۸۶۳...... نماز کی حفاظت کرو، اپنے مملوکوں کا خیال کرو، نماز کی حفاظت کرو اور اپنے مملوکوں کا خیال کرو۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه، مسند احمد، ابن ماجة عن ام سلمة رضی اللہ عنها، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

فائدہ:...... یہ الفاظ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی جانکنی کے وقت ارشاد فرمائے تھے۔

۱۸۸۶۴...... نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اپنے غلام باندیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ دو کمزور (اور بے سہارا) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تنہا عورت اور یتیم بچہ۔

۱۸۸۶۵...... قیامت کے روز سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر وہ درست نکلی تو تمام اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو تمام اعمال خراب جائیں گے۔ الاوسط للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۶۶...... قیامت کے دن سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اور سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہے۔ نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۸۸۶۷...... سب سے پہلی چیز جس کا قیامت کے دن بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر وہ کامل نکلی تو اس کے لیے نماز کامل لکھ دی جائے گی اور اگر وہ کامل نہ نکلی تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے فرمائیں گے: دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل (نمازیں) ہیں ان کے ساتھ اس کمی کو پورا کردو۔ پھر اسی طرح زکوۃ کا حساب ہوگا پھر دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔

مسند احمد، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن تمیم الداری

آدمی اور کفر کے درمیان فرق

۱۸۸۶۸...... آدمی اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجة عن جابر رضی اللہ عنه

۱۸۸۶۹...... ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ ترمذی عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷۰...... اسلام کا جھنڈا نماز ہے۔ جس نے اس کے لیے اپنے دل کو فارغ کرلیا اور اس کی حدود، وقت اور سنتوں کی رعایت کرتے ہوئے اس کی حفاظت کی وہ مؤمن ہے۔ التاریخ للخطیب، ابن النجار عن ابی سعید

۱۸۸۷۱...... وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے بیچ ہے وہ نماز ہے۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے کفر کا ارتکاب کرلیا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن بریدة رضی اللہ عنه

۱۸۸۷۲...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اے محمد!) میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے پاس یہ عہد کرلیا ہے کہ جو ان نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھنے کی حفاظت کرے گا میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا اور جس نے ان کی حفاظت نہیں کی اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں ہے۔ ابن ماجة عن ابی قتادة رضی اللہ عنه

کلام:...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں ضبارہ اور دوید بن نافع کی وجہ سے نظر ہے۔

۱۸۸۷۳...... بندے اور شرک کے درمیان سوائے نماز چھوڑنے کے کوئی فرق نہیں، اگر بندے نے نماز چھوڑ دی تو ان نے شرک کرلیا۔

ابن ماجة عن انس رضی الله عنه

۱۸۸۷۴...... جس نے جان لیا کہ نماز حق اور واجب ہے (اور اس پر عمل بھی کیا) اس نے جنت واجب کرلی۔

مسند احمد، مستدرك الحاكم عن عثمان رضی الله عنه

۱۸۸۷۵...... جس نے نماز ترک کردی وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۸۷۶...... جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس نے کھلا کفر کرلیا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۱۸۸۷۷...... بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلی چیز، جس کا اس سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر وہ درست نکلی تو وہ کامیاب اور کامران ہوگا۔ اور اگر وہ خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔ اگر اس کی فرض نمازوں میں کچھ کمی نکلی تو پروردگار سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے: دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں بھی ہیں۔ پس ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کیا جائے۔ گا پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب کتاب ہوگا۔

ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه

قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا

۱۸۸۷۸...... قیامت کے دن بندوں کے اعمال میں سب سے پہلی چیز جس کا ان سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ ہمارے پروردگار عزوجل اپنے ملائکہ سے فرمائیں گے حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں: دیکھو! میرے بندے نے نماز پوری کی ہے یا نہیں؟ اگر پوری کی ہے تو اس کو پورا لکھ دو اور اگر اس میں کچھ کمی ہے تو دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں؟ اگر اس کے پاس نفل نمازیں ہوں تو اس کے فرضوں کو نفلوں سے پورا کردو۔ پھر دوسرے اعمال بھی اسی طرح دیکھو۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، مستدرك الحاكم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۸۷۹...... (نبی کریم ﷺ نے اسلام لانے والے افراد کو فرمایا:) اب اپنے گھر والوں (اور اپنی قوم) کے پاس جاؤ، ان میں رہو، ان کو بھی یہ احکام سکھاؤ، ان کا حکم دو اور نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور تم میں سے سب سے بڑا تمہاری امامت کرے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، مستدرك الحاكم عن مالك بن الحويرث

۱۸۸۸۰...... میرے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جبریل (علیہ السلام) تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے ان کو ان کے وضوء ان کے وقت، ان کے رکوع اور ان کے سجود کے ساتھ (اچھی طرح) پورا کیا تو ان نمازوں کا اس کے ساتھ عہد ہوگا کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرائیں۔

اور جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ اس نے ان میں کمی کوتاہی کی اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہ ہوگا، اگر میں چاہوں گا تو اس کو عذاب دوں گا اور اگر چاہوں گا تو رحم کردوں گا۔

الطيالسی، محمد بن نصر فی كتاب الصلاة، الكبير للطبرانی، المختارة للضياء عن عبادة بن الصامت

۱۸۸۸۱...... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت نداء دیتا ہے: اے بنی آدم! کھڑے ہو کر اس آگ کو نماز کے ساتھ بجھاؤ جس کو تم نے اپنی جانوں پر جلا رکھا ہے۔ الكبير للطبرانی، الضياء عن انس رضی الله عنه

۱۸۸۸۲...... اللہ تعالیٰ نے ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی الله عنها

الاکمال

۱۸۸۸۳..... سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اس کے بعد تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن تمیم الداری

۱۸۸۸۴..... سب سے پہلے آدمی سے اس کی نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبة عن عبدالجلیل بن عطیة مرسلاً

۱۸۸۸۵..... قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب کتاب لیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکلی تو کامل نماز لکھ دی جائے گی۔ اگر پوری نہ نکلی تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ کو فرمائیں گے: دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل نماز ہیں؟ ان کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا کردو۔ پھر اسی طرح زکوٰۃ اور پھر تمام اعمال کا بھی اسی طرح حساب کتاب ہوگا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، الدارمی، ابن قانع، بخاری، مسلم، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن تمیم الدارمی، مصنف ابن ابی شیبة، مسند احمد عن رجل عن الصحابة

۱۸۸۸۶..... سب سے پہلے بندے سے نماز کے بارے میں باز پرس ہوگی اس کی نماز دیکھی جائے گی اگر وہ درست نکلی تو وہ کامیاب ہو جائے گا اور اگر خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۸۷..... قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اگر اس کی نماز پوری نکلی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۸۸..... سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کی باز پرس ہوگی اگر وہ درست نکلی تو اس کے تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز خراب نکلی تو تمام اعمال خراب ہوں گے۔ پھر پروردگار فرمائے گا: دیکھو: میرے بندے کے پاس نوافل ہیں؟ اگر اس کے پاس نوافل ہیں تو ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کردو۔ پھر دوسرے فرائض بھی اسی طرح اللہ کی رحمت اور مہربانی سے (پورے) کیے جائیں گے۔

ابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه وهو حسن

دوسری فصل.....نماز کی فضیلت کے بیان میں

۱۸۸۸۹..... نماز دین کا ستون ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۰..... نماز دین (کے خیمہ) کی لکڑی ہے۔ ابونعیم الفضل بن دکین فی الصلوٰة عن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۱..... نماز دین کا ستون ہے، جہاد عمل کی کوہان (بلندی) ہے اور زکوٰۃ اس (دین) کو ثابت رکھتا ہے۔ الفردوس عن علی رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۲..... نماز میزان (ترازو) ہے۔ جس نے اس کو پورا کیا اس کی میزان بھر گئی۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۳..... نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ صدقہ شیطان کی کمر توڑ دیتا ہے۔ اللہ کے لیے محبت رکھنا اور نیک عمل میں (ایک دوسرے سے) دوستی رکھنا شیطان کی جڑ اکھیڑ دیتا ہے، جب تم یہ اعمال کرلو گے تو شیطان تم سے اس قدر دور ہو جائے گا جس قدر مشرک مغرب سے دور ہے۔

مسند الفردوس الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۴..... پانچ فرض نمازیں جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔ جب کہ کبائر سے اجتناب کیا جائے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۵..... پانچ فرض نمازیں درمیانی اوقات میں گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبائر سے اجتناب برتا جائے اور جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین ایام۔ حلیة الاولیاء عن انس رضی اللہ عنه

فائدہ:......جمعہ پڑھنے کے بعد آئندہ جمعہ پڑھنا درمیان ایام کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور مہینے میں تین روزے رکھنا پورے ماہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۸۸۹۶......اللہ سے ڈرو، پنج وقتہ نمازیں پڑھو، مہینے بھر کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی امامة

ترمذی حسن صحیح۔

۱۸۸۹۷......تمام اعمال میں اللہ کو محبوب ترین عمل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۸......جب اللہ پاک کسی قوم کے ساتھ عذاب کا ارادہ کرتے ہیں تو اہل مساجد کی طرف دیکھ کر عذاب ہٹا دیتے ہیں۔

الکامل لابن عدی، الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۹......جان لے! جب بھی تو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے عوض تیرا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ اور ایک خطاء تجھ سے مٹا دیتے ہیں۔مسند احمد، ابویعلی، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۸۹۰۰......سب سے افضل عمل نماز کو پہلے وقت میں پڑھنا ہے۔ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام فروة

۱۸۹۰۱......اعمال میں سب سے افضل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے، والدین کے ساتھ نیکی برتنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۹۰۲......افضل ترین عمل نماز اور مجالس ذکر کو لازم پکڑنا ہے۔ کوئی بندہ نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا نہیں رہتا مگر ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ بات چیت کرے یا اٹھ کھڑا ہو۔الطیالسی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۱۸۹۰۳......سجدوں کی کثرت کرو۔ بے شک کوئی مسلمان ایک بھی سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتا ہے۔ابن سعد، مسند احمد عن ابی فاطمة

۱۸۹۰۴......اللہ تعالیٰ جب آسمان سے زمین والوں پر کوئی عذاب نازل کرتا ہے تو وہ عذاب مساجد آباد کرنے والوں سے پھیر دیتا ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنه

نماز کے وقت اللہ کی توجہ

۱۸۹۰۵......بندہ جب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوتے ہیں (اور اس وقت تک توجہ عنایت فرماتے ہیں) جب تک وہ نماز پوری نہ کرے یا نماز میں کوئی بری حرکت نہ کرے۔ابن ماجة عن حذیفة رضی اللہ عنه

۱۸۹۰۶......نماز، روزہ اور ذکر (اللہ) راہ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

ابوداؤد عن معاذ رضی اللہ عنه بن انس رضی اللہ عنه

کلام:......اس روایت کی سند میں زبان بن فائد (محل کلام) ہے۔عون المعبود ۱۷۵/۷۔

۱۸۹۰۷......نماز مؤمن کی قربانی ہے۔الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۹۰۸......بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ اس کے سر اور کاندھے پر لاد دیئے جاتے ہیں جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو وہ اس سے گر جاتے ہیں۔الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۹۰۹......نماز پسندیدہ مشغلہ ہے۔بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجة عن ابن مسعود

۱۸۹۱۰ ..... ہر نماز اپنے سے قبل کے گناہ ختم کر دیتی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۱ ..... آگ ابن آدم کے ہر عضو کو کھا سکتی ہے سوائے سجدہ کے نشان کے۔ اللہ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے۔

ابو داؤد، ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۲ ..... میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۳ ..... مجھے تمہاری دنیا میں سے (اپنی) عورتیں اور خوشبو محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، نسائی، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۴ ..... نماز کے بعد اس طرح دوسری نماز ادا کرنا کہ دونوں کے درمیان کوئی لغو عمل نہ کیا جائے علیین میں لکھا جاتا ہے۔

ابو داؤد عن ابی امامۃ

۱۸۹۱۵ ..... نماز مؤمن کا نور ہے۔ القضاعی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۶ ..... نماز بہترین موضوع ہے جو اس میں کثرت کر سکتا ہو وہ کرے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۷ ..... نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔ القضاعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۸ ..... نماز زمین پر اللہ کی خدمت ہے۔ جس نے نماز پڑھی اور ہاتھ بلند نہ کیے تو یہ نماز لولی لنگڑی ہے مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح فرمایا ہے کہ ہر اشارہ کے بدلے ایک درجہ اور ایک نیکی ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۹ ..... تو نماز کو لازم پکڑ لے، یہ جہاد سے افضل ہے اور معاصی چھوڑ دے یہ ہجرت سے افضل ہے۔

المحاملی فی امالیہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۰ ..... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیا ہے۔ اور بندہ جو سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کرتا ہوں۔ جب بندہ کہتا ہے الحمدللّٰہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندے نے میری بڑائی بیان کی، بندہ جب کہتا ہے: الرحمن الرحیم بندے نے میری تعریف کی، بندہ جب کہتا ہے: مالک یوم الدین، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے: ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے اور بندے کے درمیان (مشترک) ہے اور (آگے) بندہ جو سوال کرے گا وہ اس کے لیے ہے۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۱ ..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ کو نماز محبوب کی گئی ہے پس جس قدر ہو سکے پڑھیں۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۲ ..... ہر قدم جو نمازی نماز کی طرف اٹھاتا ہے اس کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۳ ..... نمازی کے لیے تین فضیلتیں ہیں۔ نیکی آسمان کی لگام سے اس کے سر کی مانگ پر گرتی ہے۔ ملائکہ اس کو قدموں سے لے کر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور ایک منادی اس کو نداء دیتا ہے کہ اگر نمازی کو معلوم ہو جائے کہ کون میرے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے تو نماز سے نہ نکلے۔

محمد بن نصر فی الصلوۃ عن الحسن مرسلا

۱۸۹۲۴ ..... جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو نیکی اس کے سر پر نچھاور ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ رکوع کرے جب رکوع کرتا ہے تو اللہ کی رحمت اس پر بلند ہو جاتی ہے حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے۔ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے پس وہ سوال کرے اور (قبولیت کی) امید رکھے۔

السنن لسعید بن منصور عن عمار مرسلا

فجر اور عصر کی اہمیت

۱۸۹۲۵ ... وہ شخص ہرگز آگ میں نہ داخل ہوگا جو طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل نماز پڑھے۔(یعنی فجر اور عصر کی نماز)۔

(مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمارة بن رؤيبة عن ابيه

۱۸۹۲۶ ... کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ اس کو فرض نماز کا وقت ہوجائے اور وہ اچھی طرح وضو کرے اور خشوع کے ساتھ کرے تو وہ اس کے لیے پچھلے گناہوں سے معافی کا سبب بن جاتا ہے جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ زندگی بھر کا سبب بنتا رہتا ہے۔ مسلم عن عثمان

۱۸۹۲۷ ... جب بھی دو محافظ فرشتے کسی بندے کی دو نمازیں لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف بلند ہوئے ہوتے ہیں اللہ پاک ان کو فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کی دونوں نمازوں کے درمیان اس سے ہونے والے گناہ معاف کردیئے ہیں۔

شعب الايمان للبيهقي عن انس رضي الله عنه

۱۸۹۲۸ ... کوئی حالت بندے کی اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ اللہ اپنے بندے کو سجدے میں دیکھے اور اس کا چہرہ مٹی میں آلود ہورہا ہو۔الاوسط للطبرانی عن حذيفة رضي الله عنه

۱۸۹۲۹ ... ہر صبح وشام زمین کے حصے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: اے پڑوسن! کیا تیرے اوپر کسی نیک بندے کا گذر ہوا ہے جس نے تجھ پر نماز پڑھی ہو یا تجھ پر اللہ کا ذکر کیا ہو۔ اگر وہ ہاں کہتی ہے تو پوچھنے والی پڑوسن زمین اس کے لیے اپنے اوپر فضیلت و برتری محسوس کرتی ہے۔

الاوسط للطبرانی، حلية الاولياء عن انس رضي الله عنه

۱۸۹۳۰ ... جو بندہ اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور ایک برائی مٹادیتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ثوبان رضي الله عنه

۱۸۹۳۱ ... پانچ وقتہ نمازوں کی مثال کسی کے دروازے پر میٹھے پانی کی جاری نہر جیسی ہے جو اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ وہ پانی اس کے جسم پر کوئی گندگی نہیں چھوڑتا۔مسند احمد عن جابر رضي الله عنه

۱۸۹۳۲ ... جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکی ہے۔مسلم، مسند احمد، شعب الايمان للبيهقي عن جابر رضي الله عنه

۱۸۹۳۳ ... بندہ جب تک نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے۔عبدبن حميد عن جابر رضي الله عنه

۱۸۹۳۴ ... بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے سجدے زمین کو پیشانی کے نیچے سے لے کر ساتویں زمین تک پاک کردیتے ہیں۔

الاوسط عن عائشة رضي الله عنها

اللہ تعالیٰ کا قرب سجدہ میں

۱۸۹۳۵ ... بندہ خدا سے قریب ترین سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔البزار عن ابن مسعود رضي الله عنه

۱۸۹۳۶ ... نماز کی انتظار میں بیٹھا شخص نماز میں مشغول ہے۔ بندہ اسی وقت سے نمازیوں میں لکھ دیا جاتا ہے جب وہ نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے حتیٰ کہ واپس ہو۔ابن حبان عن عقبة بن عامر رضي الله عنه

۱۸۹۳۷ ... ہر شے کی پاکی وصفائی ہے۔ایمان کی پاکی اور صفائی نماز ہے اور نماز کی پاکی اور صفائی تکبیر اولیٰ ہے۔

شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۸۹۳۸ ... یہ ممکن ہے کہ تم جہاد میں نہ جاؤ یا تمہارے پاس زکوٰۃ وعشر لینے والے سرکاری نمائندے نہ آئیں لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں رکوع نہ ہو۔مسند احمد، ابوداؤد عن عثمان بن ابی العاص

۱۸۹۳۹ ... کوئی بندہ نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس نماز اور دوسری نماز کے دوران ہونے والے گناہ

معاف فرمادیتے ہیں۔نسائی، ابن حبان عن عثمان

۱۸۹۴۰۔۔۔جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے اور ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے۔لہٰذا سجدے کثرت کے ساتھ کرو۔الکبیر للطبرانی، الضیاء عن عبادة بن الصامت

۱۸۹۴۱۔۔۔کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دل اور چہرے کے ساتھ نماز میں حاضر رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔مسلم، ابوداؤد عن عقبة بن عامر

۱۸۹۴۲۔۔۔تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے۔اپنے دل اور چہرے کے ساتھ نماز میں پوری طرح حاضر رہے مگر اس کے لیے جنت واجب کردی جاتی ہے اور اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان عن عقبة بن عامر

۱۸۹۴۳۔۔۔جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت بغیر بھول چوک کے پڑھیں اللہ پاک اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن زید بن خالد الجهنی

۱۸۹۴۴۔۔۔ملائکہ تم میں سے اس شخص کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے یا اٹھ کھڑا نہ ہو:

اللهم اغفرله اللهم ارحمه

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما۔مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۹۴۵۔۔۔جب کوئی مصیبت آسمان سے اترتی ہے تو مساجد کو آباد کرنے والے سے ہٹادی جاتی ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۱۸۹۴۶۔۔۔اے بلال! نماز قائم کراور ہمیں اس کے ساتھ راحت پہنچا۔مسند احمد، ابوداؤد عن رجل

۱۸۹۴۷۔۔۔رات اور دن کے ملائکہ تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔جو رات گذارتے ہیں وہ (صبح کو) اوپر چڑھتے ہیں۔پروردگار ان سے زیادہ جاننے کے باوجود اس سے سوال کرتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں جب ہم ان کو چھوڑ کر آرہے تھے تب وہ (فجر) کی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس پہنچے تھے تو وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۹۴۸۔۔۔تمہارا رب اس چرواہے پر فخر و تعجب کرتا ہے جو بکریوں کو چرواتا ہوا پہاڑ کی چوٹی پر جاتا ہے اور پھر وہاں اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔تب اللہ عزوجل فرماتے ہیں: (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے کو دیکھو یہ اذان دے کر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا ہے یہ مجھ سے ڈرتا ہے۔پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کردیا۔مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن عقبة بن عامر

۱۸۹۴۹۔۔۔جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا۔پھر دو رکعت نماز پڑھی ان کے اندر اپنے آپ سے باتیں نہ کیں تو اس کے پچھلے سب گناہ (صغیرہ) معاف کردیئے جاتے ہیں۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عثمان رضی الله عنه

۱۸۹۵۰۔۔۔جس نے (میرے) اس وضو کے مثل وضو کیا پھر مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور (گناہ معاف ہونے کی وجہ سے) دھوکہ میں نہ پڑو۔بخاری، ابن ماجة عن عثمان رضی الله عنه

۱۸۹۵۱۔۔۔جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور دل میں ادھر ادھر کے خیالات نہ لایا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔معانی عن عثمان رضی الله عنه

۱۸۹۵۲۔۔۔جس نے اس طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اور صرف نماز ہی کے لیے نکلا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

مسلم عن عثمان رضی الله عنه

نماز میں گناہوں کا مٹنا

۱۸۹۵۳.....جس نے نماز کے لیے وضو کیا اور اچھی طرح کامل وضو کیا پھر فرض نماز کے لیے چل پڑا اور لوگوں کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی تو اللہ پاک اس کے گناہ معاف کردیتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۴..... جب آدمی نماز کے لیے پاکیزگی اختیار کرتا ہے پھر نماز کے لیے مسجد جاتا ہے تو عمل لکھنے والا فرشتہ اس کے لیے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے اور بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا شخص فرمانبرداری کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑا ہونے والا ہے نمازی جب گھر سے نکلتا ہے تو اس کو مصلین (نمازیوں) میں لکھ دیا جاتا ہے حتیٰ کہ (گھر) واپس آئے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عقبہ بن عامر

۱۸۹۵۵.....جب کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے نکلے وہ جب بھی دایاں قدم اٹھاتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور جب بھی بایاں قدم نیچے رکھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے اس سے ایک برائی مٹا دیتا ہے۔ پس جو چاہے۔ (مسجد کے) قریب ہوجائے یا دور ہوجائے۔ پھر اگر وہ مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اگر مسجد میں پہنچ کر معلوم ہو کہ کچھ نماز پڑھی جاچکی ہے اور کچھ باقی ہے تو باقی جماعت کے ساتھ پڑھ لے اور خود کی باقی بعد میں پوری کرلے۔ پھر اگر مسجد میں آئے اور نمازی نماز پڑھ چکے ہوں تو اپنی نماز پوری کرلے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن رجل عن الانصار

۱۸۹۵۶.....سب سے افضل عمل نماز کی اپنے وقت پر ادائیگی ہے۔ پھر والدین کے ساتھ نیکی اور پھر لوگوں کو سلام کرنا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۷.....پنج وقتہ نمازیں گناہوں کو یوں مٹا دیتی ہیں جس طرح پانی میل کچیل کو مٹا دیتا ہے۔ محمد بن نصر عن عثمان

۱۸۹۵۸..... کوئی مسلمان طہارت حاصل کرتا ہے اور مکمل طہارت حاصل کرتا ہے جو اللہ پاک نے اس پر لکھ دی ہے پھر یہ پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو یہ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ ابن ماجۃ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۹ جس نے وضو مکمل کیا جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے تو فرض نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔

مسلم، نسائی، ابن ماجۃ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۰.....جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی پھر اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں گیا تاکہ اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض کو ادا کرے تو اس کے قدموں میں سے ہر ایک قدم ایک خطاء کو معاف کرتا ہے اور دوسرا قدم درجہ بلند کرتا ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۱.....جو اپنے گھر سے طہارت حاصل کرکے فرض نماز کے لیے نکلا تو اس کا اجر احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے۔ اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلا اور اس کا مقصد صرف یہی تھا تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور نماز کے بعد نماز جبکہ دونوں کے درمیان کوئی لغو کام نہ ہو علیین میں لکھی جاتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی امامۃ

کلام:.....علامہ منذری فرماتے ہیں اس حدیث کا ایک راوی قاسم ابوعبدالرحمن میں کچھ کلام ہے۔ عون المعبود ۲/۲۶۵۔

۱۸۹۶۲.....جس نے نماز پڑھی اور نماز کے انتظار میں بیٹھ گیا تو وہ مسلسل نماز میں رہے گا حتیٰ کہ وہ نماز آجائے جس کا انتظار ہے۔

نسائی، الضعفاء للعقیلی عبداللہ بن سلام و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۳.....کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کے اس نماز اور آئندہ نماز کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ بخاری، مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۴.....بندہ مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہوجائے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۵..... بندہ مستقل نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھتی ہے۔اس کو گھر واپس آنے سے صرف نماز ہی روکے رکھتی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۶..... خوشخبری لو، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان سے دروازہ کھول دیا ہے۔اور ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے کہ دیکھو میرے بندوں کو جو ایک فرض پورا کر کے دوسرے فرض کے منتظر ہیں۔مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابن عمرو

نماز کے فضائل.....از الاکمال

۱۸۹۶۷..... بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار کے اور اس کے بیچ سے پردے اٹھ جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہے جب تک کہ وہ ناک کی ریزش صاف نہ کرے یا کھانسے نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۸۹۶۸..... بندۂ مؤمن جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر لا دیئے جاتے ہیں پس وہ اپنی نماز سے نہیں ہٹتا مگر وہ سب گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح کھجور کے خوشے دائیں بائیں گر جاتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن سلمان، الجامع لعبدالرزاق عن سلمان موقوفاً

کلام:..... اس روایت کو علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۱/۳۰۰ پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ اس میں ابان بن ابی عیاش ایک راوی ہے جس کو شعبہ اور احمد وغیرہما نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۹۶۹..... مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر اکٹھے ہو جاتے ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ اس سے جھڑتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس سے اس کے گناہ گر چکے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:..... علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں ۱/۳۰۰ پر اس کو نقل فرمایا کہ اس میں اشعث بن اشعث سعدانی (متکلم فیہ) راوی ہے۔

۱۸۹۷۰..... نمازی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور جو ہمیشہ اور مسلسل دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے بالآخر اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

الدیلمی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۱..... جس نے نماز پر محافظت کی نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور اور برہان ہوگی۔اور اس کی نجات کا ذریعہ ہوگی۔اور جس نے نماز پر محافظت نہیں کی اس کے لیے کوئی نور ہوگا اور نہ برہان اور نہ کوئی نجات کا سبب۔اور وہ قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمرو

۱۸۹۷۲..... دین میں نماز کا مقام ایسا ہے جیسے بدن میں سر کا مقام۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۳..... آدمی کی نماز اس کے دل میں نور پیدا کرتی ہے پس جو چاہے اپنے دل کو (زیادہ سے زیادہ) منور کر لے۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۴..... اے ابوذر! مسلمان بندہ جب اللہ عزوجل کی رضاء کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس سے یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں (خزاں کے موسم میں)۔مسند احمد، الرؤیانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۵..... مجھے تمہاری دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۶..... زمین کے جس ٹکڑے پر نماز کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے وہ قطعۂ زمین اپنے گرد وپیش کے زمینی حصوں پر فخر کرتا ہے اور اللہ کے ذکر

سے وہ حصہ زمین ساتویں زمین تک خوش ہوجاتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۷......نماز کے بعد اگلی نماز ادا کرنا جبکہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ ہو علیین میں لکھا جاتا ہے۔

ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۸......کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے اور اپنے دل اور چہرے کے ساتھ (ہمہ تن) نماز میں متوجہ رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔مسلم، ابو داؤد عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۷۹......جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور اپنے دل کو کسی چیز میں مشغول نہیں کیا تو اس کے گذشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔نسائی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۰......جو مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر اس طرح نماز پڑھے کہ اس کو یاد رکھے اور سمجھ سمجھ کر پڑھے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوجائے گا۔الکبیر للطبرانی عن خریم بن فاتک

۱۸۹۸۱......کوئی مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح کامل وضو کرے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہو اور سمجھ سمجھ کر نماز پڑھے تو وہ نماز سے اس حال میں لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے آج اس کو جنم دیا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہ رہے گا۔مستدرک الحاکم عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۸۲......جس نے اس وضو کی طرح وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑا ہوگیا اور رکوع سجدے بھی پورے پورے ادا کیے تو اس نماز اور اگلی نماز کے درمیان کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے جبکہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۳......جس نے وضو کیا جس طرح وضو کا حکم ہے اور نماز پڑھی جس طرح نماز کا حکم ہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

مسند احمد، الدارمی، نسائی، ابن ماجۃ، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، عبد بن حمید، السنن لسعید بن منصور عن ابی ایوب وعقبۃ بن عامر

۱۸۹۸۴......جس نے وضو کیا جس طرح اس کو وضو کرنے کا حکم تھا اور نماز پڑھی جس طرح اس کو نماز پڑھنے کا حکم تھا وہ گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔الکبیر للطبرانی عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۵......جس نے وضو کیا، اچھی طرح وضو کیا پھر چار رکعات نماز ادا کی اور ان میں بھول چوک کا شکار نہ ہوا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۶......جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعت یا چار رکعت فرض یا نفل پڑھی اور اس میں رکوع وسجود اچھی طرح ادا کیے پھر اللہ سے بخشش طلب کی تو ضرور اس کی بخشش کردی جائے گی۔الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۷......جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔الاوسط للطبرانی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۸......جس نے اچھی طرح کامل وضو کیا پھر اپنی نماز کے لیے کھڑا ہوگیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔الاوسط للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۸۹......جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑا ہوگیا، نماز میں بھول چوک کا شکار رہا اور نہ لغو کام کا ارتکاب کیا تو یہ عمل اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۹۰......جس بندے نے وضو کیا اور اچھی طرح کامل وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور نماز پڑھی تو اس کے اس نماز اور دوسری نماز کے دوران ہونے والے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۹۱......جس بندے نے اچھی طرح وضو کیا حتیٰ کہ پانی اس کے چہرے پر سے ٹپکنے لگا پھر بازو دھوئے حتیٰ کہ پانی کہنیوں پر ٹپکنے لگا پھر پاؤں

دھوئے حتیٰ کہ پانی ایڑیوں پر ٹپکنے لگا پھر نماز پڑھی اور اچھی طرح نماز پڑھی تو اللہ پاک اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ثعلبه بن عمارة عن ابیه

۱۸۹۹۲...... جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، اپنے چہرے کو دھوتا ہے حتیٰ کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہنے لگتا ہے، پھر بازو دھوتا ہے حتیٰ کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہنے لگتا ہے پھر پاؤں دھوتا ہے حتیٰ کہ پانی اس کے ٹخنوں سے بہنے لگتا ہے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عباد العبدی

۱۸۹۹۳...... جب تو کلی کرتا ہے تو منہ کے گناہ کلی کر دیتا ہے۔ جب تو اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھو دیتا ہے۔ جب تو ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ اور ناخنوں کے اور پوروں کے گناہ دھو دیتا ہے۔ جب تو پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے درمیان سے اس کے گناہ دھو دیتا ہے اور پھر جب تو نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو یہ نماز تیرے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اگر تو بیٹھ جاتا ہے تو تب بھی تیرا اجر واجب ہو جاتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسه

وضو سے گناہوں کا معاف ہونا

۱۸۹۹۴...... وضو کرتے وقت جب تو اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے اور ان کو رگڑتا ہے تو تیری ہتھیلیوں کے گناہ تیرے ناخنوں اور تیرے پوروں سے نکل جاتے ہیں۔ جب تو کلی کرتا ہے اور ناک کے دونوں نتھنوں کو پانی چڑھاتا ہے اور صاف کرتا ہے، پھر چہرے کو دھوتا ہے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے، پھر مسح کرتا ہے اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو درحقیقت اپنے تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ پھر جب تو اپنا چہرہ اللہ عزوجل کے آگے رکھ دیتا ہے تو اس دن کی طرح گناہوں سے بالکل صاف ستھرا ہو جاتا ہے جس دن تیری ماں نے تجھے جنم دیا تھا۔

نسائی، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة عن عمرو بن عبسه

۱۸۹۹۵...... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے (ہاتھوں کے) گناہ ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب کلی کرتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو (ان کے) گناہ منہ سے نکل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب اپنے بازو دھوتا ہے اور سر پر مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی توجہ، اس کا دل، اس کا چہرہ اور اس کی ساری جسم وجان اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تو وہ نماز پڑھ کر ایسے گناہوں سے نکل جاتا ہے جس طرح اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عمرو بن عبسه

کلام:...... الحاکم ۱/۱۳۰، ونفیالصحۃ الذہبی۔

۱۸۹۹۶...... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح (موسم خزاں میں) اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

۱۸۹۹۷...... کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور وضو کا پانی اعضائے وضو پر ڈالتا ہے تو اس کے گناہ اس کے کانوں سے، اس کی آنکھوں سے، اس کے ہاتھوں سے اور اس کے پاؤں سے نکل جاتے ہیں اور اس کی نماز زائد فضیلت رکھتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

۱۸۹۹۸...... جس نے وضو کیا پھر اپنی ہتھیلیوں کو تین تین بار دھویا تو اللہ پاک اس کی ہر اس خطاء کو نکال دیتا ہے جو اس نے زبان (اور ہونٹوں) سے کی ہوں۔ اور جس نے وضو کیا اور وضو کی جگہوں پر اچھی طرح پانی پہنچایا۔ پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا ہمہ تن توجہ کے ساتھ تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی امامة

۱۸۹۹۹...... جس نے وضو کیا پھر اپنے ہاتھ دھوئے تو اس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جائیں گے جب کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تو اس کے گناہ ناک سے نکل جائیں گے۔ جب چہرہ دھویا تو اس کے گناہ چہرے سے بھی نکل جائیں گے۔ جب سر پر مسح کیا تو اس کے سر سے گناہ نکل جائیں

گے جب پاؤں دھوئے تو پاؤں سے گناہ نکل جائیں گے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوا تو وہ اس دن کی طرح پاک صاف ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو (اپنی کوکھ سے) جنم دیا تھا۔ اور اس کی نماز نفل ہوگی۔ محمد بن نصر فی الصلاۃ، الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسه

۱۹۰۰۰..... جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے اور کامل وضو کرتا ہے پھر نماز شروع کر دیتا ہے اور اچھی طرح نماز مکمل کرتا ہے تو وہ نماز پڑھ کر گناہوں سے ایسے نکلتا ہے جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتے ہوئے گناہوں سے پاک تھا۔ ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۱..... کوئی بندہ نہیں جو وضو کرتا ہے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے، تو اس کی یہ نماز پہلے تمام گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۲..... کوئی بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح (خشوع کے ساتھ) وضو کرتا ہے تو اس نماز اور دوسری نماز جو پڑھے گا دونوں کے درمیانی تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۳ سجدے کثرت کے ساتھ کرو کیونکہ کوئی بھی بندہ جب اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اسے ایک درجہ (جنت میں) بلند کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

کثرت سجود کی ترغیب

۱۹۰۰۴..... میرے بعد سجدوں کی کثرت رکھنا کیونکہ کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کی ایک خطاء مٹا دیتا ہے۔ ابن سعد، مسند احمد، البغوی عن ابی فاطمة الازدی

۱۹۰۰۵..... بہر حال یونہی نہیں۔ بلکہ کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرنا۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن خادم النبی صلی اللہ علیه وسلم، البغوی عن ابی فراس اسلمی

۱۹۰۰۶..... تو اپنے نفس پر میری کثرت سجود کے ساتھ مدد کرنا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ربیعة بن کعب اسلمی

فائدہ:..... ربیعہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رات بسر کرتا تھا۔ آپ کے لیے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے (ایک مرتبہ) مجھے فرمایا: سوال کرو۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اور کچھ مانگو۔ میں نے عرض کیا: نہیں، بس یہی مطلوب ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب پھر تم سجدوں کی کثرت کے ساتھ میری مدد کرنا۔

۱۹۰۰۷..... بندہ اپنے پروردگار سے سجدہ کی حالت میں قریب ترین ہوتا ہے پس (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعائیں کرو۔

ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۸..... جس نے ایک رکوع یا ایک سجدہ کیا اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک برائی مٹائیں گے۔

مسند احمد، الطحاوی، الرؤیانی السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۹..... اے عائشہ! تجھے علم نہیں کیا کہ بندہ جب اللہ کیلئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے سجدہ کی جگہ کو ساتویں زمین تک پاک کر دیتے ہیں۔

ابو الحسن القطان فی منتخباته، الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنه

۱۹۰۱۰..... کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں، ایک خطاء مٹا دیتے ہیں اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۹۰۱۱..... کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک برائی مٹا دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ لہٰذا سجدوں کی کثرت کرو۔

ابن ماجة، سمویه، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، عن عبادة بن الصامت

فائدہ:...... سجدہ تلاوت کے سوا خالی سجدہ کرنا منقول نہیں اور ان تمام احادیث کا مطلب نماز پڑھنا ہے۔ یعنی کثرت کے ساتھ نماز پڑھو۔ نماز کی فضیلت ہی میں یہ احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کلام:...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ عبادۃ کی حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ولید بن مسلم راوی مدلس ہے۔

۱۹۰۱۲...... کوئی بندہ نہیں جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے مگر اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۳...... کوئی بندہ نہیں جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے یا ایک رکوع ادا کرے مگر اللہ پاک اس کے بدلے ایک خطا معاف کر دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، السنن للبیھقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۴...... جس نے اللہ کے لیے ایک سجدہ کیا اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک برائی مٹادی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۵...... جو بندہ اللہ عزوجل کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک نیکی اس کے لیے لکھ دیتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۶...... کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے لیے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۷...... جس نے اللہ کے لیے ایک سجدہ کیا وہ بڑائی سے بری ہو گیا۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۸...... جس نے دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ سے کسی بھی چیز کا سوال کیا اللہ پاک اس کو جلد یا بدیر وہ چیز ضرور عطا فرمائیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۹...... جس نے خلوت میں ایسی جگہ دو رکعت نماز پڑھی، جہاں اللہ اور اس کے ملائکہ کے سوا اور کوئی اس کو نہیں دیکھتا تو اس کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دیا جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۰...... اس (غلام) کو لے لے اور ہاں مارنا ہو گا نہیں، کیونکہ میں نے اس کو خیبر سے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے منع کیا گیا ہے نمازیوں کو مارنے سے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ، الخطیب عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۱...... اس کو لے لے اور اس کے ساتھ خیر کا معاملہ رکھنا میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے نمازیوں کو قتل کرنے (اور مارنے) سے روکا گیا ہے۔ السنن لسعید بن منصور شعب الایمان للبیھقی عن عمر بن ابی سلمۃ عن ابیہ

الاکمال

۱۹۰۲۲...... تم کو کیا معلوم کہ اس کی نماز کہاں تک پہنچی؟ نماز کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر ایک میٹھے پانی کی گہری نہر جاری ہو وہ شخص ہر روز اس میں پانچ بار غسل کرتا ہے۔ تو تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ پس تم کو نہیں معلوم کہ نمازی کی نماز کہاں تک جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن خزیمۃ، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن سعد بن ابی وقاص وناس من الصحابۃ

۱۹۰۲۳...... تیرا کیا خیال ہے اگر تمہارے کسی کے صحن میں ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے، کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس یقیناً نماز بھی گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی

ہے جس طرح پانی میل کچیل کو دھو دیتا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجة، الشاشي، مسند ابی یعلی، شعب الایمان للبیهقي، السنن لسعید بن منصور عن عثمان رضی الله عنه

۱۹۰۲۴ ... پانچ فرض نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی کے دروازے پر کوئی میٹھے پانی کی گہری نہر جاری ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ (تو اسی طرح پنج وقتہ نمازی پر بھی کوئی گناہ باقی نہیں رہتا)۔

الرامهرزي عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۰۲۵...... پانچ (فرض) نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر جاری نہر، جس سے وہ ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو۔

المرامهرزی عن جابر رضی الله عنه

فرض نمازوں سے گناہ معاف ہونا

۱۹۰۲۶...... پانچ نمازوں کی مثال کسی کے دروازے پر جاری نہر کی سی ہے جس میں وہ ہر دن پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس پر کوئی میل باقی رہے گا؟

شعب الایمان للبیهقي عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۰۲۷ پانچ فرض نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے گھر اور دکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہوں۔ اور وہ دکان میں کام کاج کرتا ہو جس کی وجہ سے اس کے بدن پر میل کچیل جمع ہو جاتا ہو اور وہ گھر واپسی کے دوران ہر نہر پر غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ اسی طرح پانچ فرض نمازوں کا حال ہے جب بھی نمازی سے کوئی خطاء سرزد ہو جاتی ہے پھر وہ نماز پڑھ کر دعا استغفار کرتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۰۲۸...... پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے گھر اور کارخانے کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہوں۔ جب وہ اپنے کارخانے جاتا ہو تو کام کاج کرتا ہو جس کی وجہ سے اس کے بدن پر میل کچیل جمع ہو جاتا ہو پھر واپسی میں وہ جب بھی کسی نہر کے پاس سے گذرتا ہو تو غسل کرتا ہو تو کیا پھر بھی اس کے بدن پر میل کچیل باقی رہے گا؟ اسی طرح نمازوں کا حال ہے جب بھی اس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہو تو وہ نمازیں پڑھ کر استغفار کرتا ہو تو اس سے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۰۲۹...... کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے تمہارا پروردگار عزوجل فرماتا ہے: جس نے اپنے وقت پر نماز پڑھی، اس پر محافظت کی، اس کو ہلکا و بے وقعت سمجھ کر ضائع نہ کیا تو اس کے لیے میرا عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر اس نے وقت پر نماز نہیں پڑھی، نہ اس کی حفاظت کی بلکہ نماز کو بے وقعت سمجھ کر اس کو ضائع کیا تو اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں اگر میں چاہوں گا تو عذاب دوں گا اور چاہوں گا تو مغفرت کردوں گا۔ الاوسط للطبرانی عن کعب بن عجرة

۱۹۰۳۰...... کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے؟ تمہارا پروردگار فرماتا ہے: جس نے نمازوں کو وقت پر پڑھا، ان کی حفاظت کی اور ان کو ہلکا سمجھ کر ضائع نہیں کیا تو اس کے لیے مجھ پر یہ وعدہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ اور جس نے ان نمازوں کو ان کے وقت پر نہیں پڑھا، ان کی حفاظت نہیں کی اور ان کو ہلکا سمجھا پس اس کے لیے مجھ پر کوئی وعدہ نہیں اگر چاہوں گا تو عذاب دوں گا اور اگر چاہوں گا تو مغفرت کردوں گا۔ الاوسط عن کعب بن عجرة

۱۹۰۳۱ جانتے ہو تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے: جس نے نمازوں کو وقت پر پڑھا، ان کی محافظت کی اور ان کے حق کو ہلکا سمجھ کر ان کو ضائع نہیں کیا تو اس کے لیے مجھ پر عہد ہے (اور لازم ہے) کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں۔ اور جس نے ان نمازوں کو اپنے وقت پر نہیں پڑھا، ان کی محافظت نہیں کی اور ان کو ہلکا سمجھ کر ضائع کردیا تو اس کے لیے مجھ پر کوئی عہد نہیں ہے، اگر چاہوں گا تو بخش دوں گا ورنہ عذاب دوں گا۔

الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن کعب بن عجره

کلام:.......اس میں ایک راوی یزید بن قتیبہ (متکلم فیہ) ہے مجمع ۱/۳۰۲۔
۱۹۰۳۲...کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! کوئی بندہ ان نمازوں کو ان کے وقت پر نہیں پڑھے گا مگر میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ اور جس نے ان کو غیر وقت میں پڑھا تو اگر میں چاہوں گا اس پر رحم کردوں گا اور چاہوں گا تو عذاب میں گرفتار کرلوں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۹۰۳۳... جو شخص قیامت کے روز ان پانچ نمازوں کو اس طرح لایا کہ ان کے وضوء، ان کے اوقات، ان کے رکوع اور ان کے سجدوں کی رعایت برتی اور ان میں کسی کمی کوتاہی کا شکار نہ ہوا تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے یہ وعدہ ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے اور جو اس حال میں آیا کہ ان نمازوں میں کمی کوتاہی اور غفلت کا شکار رہا ہے تو اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی وعدہ نہ ہوگا اگر چاہے گا تو اس پر رحم فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو عذاب دے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۹۰۳۴ جو شخص پانچ نمازیں کامل مکمل لے کر آیا اور ان کے حقوق میں کوئی کمی کوتاہی نہ کی تو اللہ کے ہاں اس کے لیے یہ عہد ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے۔ اور جو ان نمازوں کو اس حال میں لایا کہ ان کے حقوق میں غفلت برتی تب اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی عہد نہ ہوگا اگر چاہے گا رحم فرمادے گا ورنہ اس کو عذاب دے گا۔ ابن حبان عن عبادۃ بن الصامت
۱۹۰۳۵.....جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اور اچھی طرح مکمل نماز پڑھیں اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا تو وہ شخص قیامت کے دن آئے گا اور اللہ کا اس کے لیے یہ وعدہ ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے۔ اور جس نے ان نمازوں کو پڑھا ہی نہیں یا ان کو صحیح طرح ادا نہ کیا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اللہ کا اس کے ساتھ کوئی وعدہ نہ ہوگا اگر چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو عذاب کرے گا۔
السنن لسعید بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

نمازی کا عذاب سے محفوظ ہونا

۱۹۰۳۶.....اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میرے بندے کے لیے مجھ پر لازم عہد ہے کہ اگر وہ وقت پر نماز پڑھے گا تو میں اس کو عذاب نہ دوں گا اور بغیر حساب کے اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ الحاکم فی التاریخ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۹۰۳۷... اللہ نے بندوں پر پانچ نمازیں لکھ دی ہیں جو ان کو پڑھے اور ان کا حق ادا کرے تو اس کے لیے اللہ کے ہاں یہ عہد ہوگا کہ اس کو جنت میں داخل کردے اور جو ان کو اس طرح لے کر آیا کہ ان کو ہلکا سمجھ کر ان کا حق ضائع کردیا تو اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی عہد نہ ہوگا اگر چاہے تو عذاب کرے اور چاہے تو رحم کرے۔ ابن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۰۳۸.....اللہ تعالیٰ نے توحید اور نماز سے بڑھ کر کوئی افضل شی فرض نہیں فرمائی۔ اگر کوئی شی ان دونوں سے افضل ہوتی تو اللہ پاک اس کو ملائکہ پر فرض فرماتے اسی لیے ان فرشتوں میں سے کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدے میں۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۹۰۳۹.....کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو فرض نماز کا وقت آجائے پس وہ کھڑا ہو، وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور نماز پڑھے اور اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ پاک اس نماز اور اس سے پہلی نماز کے درمیانی گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔
مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۰۴۰.....جس نے فرض کو ادا کیا اس کے لیے اللہ کے ہاں ایک مقبول دعا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ
۱۹۰۴۱.....جس نے (پانچ فرض) نمازیں ادا کیں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے تو اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ الحاکم فی التاریخہ، ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۰۴۲.....جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور ظہر کی نماز ادا کی تو اس کے فجر و ظہر کے درمیان کے تمام گناہ معاف ہوجائیں

گے۔ پھر عصر کی نماز ادا کی تو اس کے ظہر سے عصر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ پھر مغرب کی نماز ادا کی تو عصر سے مغرب تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے پھر عشاء کی نماز ادا کی تو مغرب سے عشاء کے درمیانی گناہ معاف ہو جائیں گے۔ پھر شاید وہ رات بسر کرے اور لوٹ پوٹ ہوتا رہے۔ (اور اگر تہجد بھی پڑھے تو کیا ہی کہنا) پھر کھڑا ہو وضو کرے اور صبح کی نماز پڑھے تو اس کے عشاء سے فجر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ یہی ہیں وہ نیکیاں جو گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ان الحسنات یذھبن السیئات. صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) کیا ہیں؟ فرمایا: وہ تو لا الٰہ الا اللہ و سبحان اللہ و الحمدللہ و اللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الاباللہ.

مسند احمد، مسند ابی یعلی، شعب الایمان للبیھقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۳..... تم لوگ گناہ کماتے رہتے ہو۔ پھر جب فجر کی نماز پڑھتے ہو تو ان کو دھوڈالتے ہو۔ پھر گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم ظہر کی نماز پڑھتے ہو تو ان کو دھوڈالتے ہو۔ پھر گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم عصر کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھوڈالتے ہو پھر تم گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم مغرب کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھوڈالتے ہو پھر تم گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم عشاء کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھوڈالتے ہو پھر تم سو جاتے ہو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا حتیٰ کہ بیدار ہو جاتے ہو۔

الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۴..... ہر نماز کے وقت ایک منادی نداء دیتا ہے: اے بنی آدم! اٹھو اور اپنی جانوں پر جو آگ تم نے بھڑ کا رکھی ہے اس کو بجھاؤ۔ پس لوگ اٹھتے ہیں پاکی حاصل کرتے ہیں تو ان کی خطائیں ان کی آنکھوں سے گر جاتی ہیں پھر وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کی دونوں نمازوں کے درمیانی گناہوں سے بخشش کردی جاتی ہے۔ پھر ان پر (دوبارہ ان کے گناہ کرنے کی وجہ سے آگ جلادی جاتی ہے) پس جب ظہر کی نماز کا وقت ہوتا ہے وہ فرشتہ آواز دیتا ہے: اے بنی آدم! اٹھو اور بجھاؤ وہ آگ جو تم نے اپنی جانوں پر جلا رکھی ہے پھر وہ لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور پاکی حاصل کرکے نماز پڑھتے ہیں تو ان کی دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ پس جب عصر کا وقت ہوتا ہے تب بھی یہی ہوتا ہے پھر جب مغرب کا وقت ہوتا ہے پھر لوگ سو جاتے ہیں پس پھر کچھ لوگ تاریکی کو غنیمت سمجھ کر خیر کے کام کرتے ہیں اور کچھ لوگ تاریکی کا موقع دیکھ کر برے کاموں کی طرف چل دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۵..... جب بھی کسی نماز کا وقت ہوتا ہے ملائکہ یہ آواز دیتے ہیں: اے بنی آدم! اٹھو اور جس آگ کو تم نے اپنے گناہوں کی بدولت اپنی جانوں پر جلالیا ہے اس کو نماز کے ساتھ بجھاؤ۔ ابن النجار عن نضمۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۶..... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح مکمل وضو کیا اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا، سر اور کانوں پر مسح کیا اور (پاؤں دھوکر) فرض نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو اللہ پاک اس کے وہ گناہ جو اس دن چلنے سے ہوئے ہوں، وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کیے ہوں، وہ گناہ جن کو اس کے کانوں نے کیا ہو، وہ گناہ جن کو اس کی آنکھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں اللہ پاک سب کے سب بخش دیتے ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۷..... جس نے ان فرض نمازوں پر محافظت کی اس کو غافلین میں سے نہ لکھا جائے گا۔ اور جس نے کسی رات میں سو آیات تلاوت کرلیں اس کو عبادت گزاروں میں سے لکھا جائے گا۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۸..... جس نے فرض نمازوں پر پابندی کی وہ غافلوں میں سے نہ ہوگا اور جس نے ایک رات میں تیس آیات پڑھ لیں اس کو قانتین (فرماں برداروں) میں سے لکھا جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور عن جبیر بن نفیر مرسلاً

۱۹۰۴۹..... جس نے پانچ نمازیں ادا کیں وہ غافلین میں سے نہیں ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۵۰..... جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اور ان کے رکوع سجدے مکمل ادا کیے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اس کی مغفرت کردے خواہ وہ راہ خدا میں ہجرت کرے یا اس زمین میں موطن رہے جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن معاذ رضی اللہ عنہ

نمازی جنت میں داخل ہوگا

۱۹۰۵۱..... جس نے ان پانچ فرض نمازوں پر اس طرح پابندی کی کہ ان کے رکوع، ان کے سجود، ان کے وضو اور ان کے اوقات کا بھرپور خیال رکھا اور یہ جانا کہ یہ اللہ کی طرف سے اس کا مجھ پر حق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ ایک روایت میں ہے اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر آگ حرام ہوجائے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، شعب الایمان للبیہقی عن حنظلہ بن ربیع الکاتب

۱۹۰۵۲..... جس نے ان نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھا، اچھی طرح کامل وضو کیا، ان کے قیام، رکوع اور سجود کو خشوع وخضوع کے ساتھ مکمل کیا۔ تو وہ نماز سفید کپڑے کی طرح نکل کر جاتی ہے اور یہ دعا دیتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تیری حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی ہے اور جس نے ان نمازوں کو ان کا وقت نکال کر پڑھا، وضو بھی اچھی طرح نہ کیا اور نہ نماز میں خشوع کا اہتمام کیا اور رکوع وسجدے بھی پورے صحیح ادا نہ کیے تو وہ نماز ایک سیاہ کپڑے کی مانند نکل کر جاتی ہے اور یہ کہتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تجھے بھی اسی طرح ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ حتیٰ کہ وہ ابھی راستے میں ہوتی ہے اور اس کو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماردیا جاتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۰۵۳..... جس نے وضو کیا اور اعضائے وضو کو اچھی طرح دھویا (اور مکمل سر کا مسح کیا) پھر نماز کے لیے کھڑا ہوگیا ان کے رکوع وسجود کو مکمل کیا اور قراءت بھی مکمل کی تو وہ نماز کہتی ہے: اللہ تیری بھی یونہی حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ پھر وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس طرح کہ وہ مکمل نور اور روشن چمکدار ہوتی ہے۔ اس کے لیے آسمان کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اللہ پاک کے پاس جا کر اپنے نمازی کے لیے سفارش کرتی ہے۔ اور جب نمازی رکوع وسجدوں کو پورا نہیں کرتا وہ قراءت بھی ٹھیک ادا نہیں کرتا تو وہ نماز اس کو یہ بددعا دیتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی ضائع کردے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے۔ پھر وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو تاریک اور سیاہ شکل میں ہوتی ہے لہٰذا اس پر آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر اس کو پرانے اور بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردیا جاتا ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

نماز نمازی کو دعا دیتی ہے

۱۹۰۵۴..... بندہ جب نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے، ان کے رکوع اور سجدے بھی مکمل ادا کرتا ہے تو نماز اس کو یہ دعا دیتی ہے: اللہ تیری بھی یونہی حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی پھر وہ نماز اوپر اٹھالی جاتی ہے اور اگر وہ نماز کو بری طرح ادا کرتا ہے رکوع اور سجدے بھی مکمل نہیں کرتا تو نماز اس کو کہتی ہے اللہ تجھے بھی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر وہ پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۵۵..... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے رکوع اور سجدوں کو بھی مکمل ادا کرتا ہے اور قراءت بھی اچھی طرح تسلی کے ساتھ پڑھتا ہے تو نماز اس کو دعا دیتی ہے: اللہ تجھے بھی آباد رکھے جس طرح تو نے مجھے آباد کیا۔ پھر اس کو آسمان کی طرف اٹھالیا جاتا ہے اور وہ نورانی روشن چمکدار ہوتی ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جب بندہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا، رکوع سجدے اور قراءت بھی صحیح طرح ادا نہیں کرتا تو نماز کہتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا۔ پھر وہ آسمان کی طرف جاتی ہے تو سیاہ اور بدہیئت ہوجاتی ہے۔ لہٰذا آسمان کے دروازے اس پر بند کردیئے جاتے ہیں پھر پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ

کہ اس کو نمازی کے منہ پر ماردیا جاتا ہے۔الضعفاء للعقیلی الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۵۶.....فرض نماز سے فرض نماز تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ جمعہ سے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ ماہ صیام سے ماہ صیام تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج سے حج تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لیے بغیر شوہر یا ذی محرم کے حج کرنا جائز نہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.......اس روایت کی سند میں مفضل بن صدقہ متروک (ناقابل اعتبار) راوی ہے۔ علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مجمع الزوائد میں ۱؍۳۰۰ پر ذکر کیا ہے۔

۱۹۰۵۷.....فرض نماز پہلے والی نماز تک کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ جمعہ پہلے والے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے مہینہ مہینہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ سوائے تین گناہوں کے: شرک باللہ، ترک سنت اور طے شدہ معاہدے کو توڑنا۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! شرک باللہ کو تو ہم جانتے ہیں لیکن ترک سنت اور معاہدہ کو توڑنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: معاہدہ کو توڑنے سے مراد ہے کہ تم قسم کے ساتھ کسی کی بیعت کرو پھر اس کی مخالفت کرو اور تلوار لے کر اس کے ساتھ قتال کرو۔ اور ترک سنت جماعت سے نکل جانا ہے۔

مسند احمد، مستدرك الحاكم، شعب الايمان للبيهقي عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۰۵۸..... پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبائر (بڑے گناہوں) سے بچا جائے۔

ابن حبان، الكبير للطبرانی عن ابی بكرة رضی الله عنه

کلام:.......اس روایت میں خلیل بن زکریا متروک اور کذاب ہے۔ مجمع الزوائد ۱؍۳۰۰۔

۱۹۰۵۹.....پانچ نمازیں ہیں ان کے ساتھ اللہ گناہوں کو مٹادیتا ہے۔محمد بن نصر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۰۶۰.....پانچ نمازیں ہیں جو ان پر محافظت کرے گا یہ نمازیں اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب ہوں گی۔ اور جو ان پر محافظت نہ کرے قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا اور نہ برہان اور نہ اس کی نجات کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، ہامان، ابی بن خلف اور قارون کے ساتھ ہوگا۔محمد بن نصر عن ابن عمرو

۱۹۰۶۱.....شیطان مؤمن سے اس وقت تک ڈرتا رہتا ہے جب تک پانچوں نمازوں کی حفاظت کرتا رہتا ہے لیکن جب ان کو ضائع کردیتا ہے تو شیطان کو اس پر جرأت ہو جاتی ہے اور وہ اس کو بڑے بڑے گناہوں میں ڈال دیتا ہے اور اس میں لالچ کرلیتا ہے۔

ابو نعيم، ابوبكر محمد بن الحسين البخاری فی اماليه، الرافعی عن علی رضی الله عنه

۱۹۰۶۲.....روئے زمین پر کوئی ایسا مسلمان نہیں جو فرض نماز کے لیے وضو کرے اور اچھی طرح کامل وضو کرے مگر اس کے لیے اس دن کے تمام گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے، جن کی طرف وہ چل کر گیا ہو یا ان گناہوں کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو یا اس کی آنکھوں نے کیا ہو یا اس کے کانوں نے کیا ہو یا اس کی زبان نے کیا ہو یا وہ گناہ اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں۔ابن عساکر، عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۹۰۶۳.....مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔الدارمی، البغوی، الكبير للطبرانی، ابن مردويه عن سلمان رضی الله عنه

۱۹۰۶۴.....جو شخص وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوا اور ہاتھ دھوئے تو اس کے گناہ ہاتھ سے نکل جاتے ہیں، جب کلی کی تو اس کے گناہ منہ سے نکل جاتے ہیں، جب ناک صاف کی تو اس کے گناہ ناک سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پس اسی طرح گناہ نکلتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ پاؤں دھوتا ہے (اور پاؤں کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں) پھر وہ فرض نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کو (مقبول اور) گناہوں سے پاک حج کا ثواب ہوتا ہے اور اگر وہ نفل نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو (مقبول اور) گناہوں سے پاک عمرہ کا ثواب ہوتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، الكبير للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

ہر نماز دوسری نماز تک کے لئے کفارہ ہے

۱۹۰۶۵۔۔۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح طہارت حاصل کرے جو اللہ نے اس پر فرض فرمائی ہے پھر یہ پانچ نمازیں پڑھے تو یہ نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۶۔۔۔ نمازوں کی حفاظت کرو اور خصوصاً ان نمازوں کی حفاظت کرو طلوع شمس سے قبل والی (فجر کی) نماز اور غروب شمس سے قبل والی (عصر کی) نماز۔ صحیح ابن حبان عن عبد اللہ بن فضالہ اللیثی عن ابیہ

۱۹۰۶۷۔۔۔ فجر اور عصر کی نماز کے وقت رات اور دن کے ملائکہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ جب دن کے ملائکہ (عصر کے وقت بندے کے پاس سے) نکلتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کو فرماتے ہیں: تم کہاں سے آرہے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس (فجر کے وقت) پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۸۔۔۔ فرشتے تمہارے پاس ایک دوسرے کے پیچھے آتے جاتے رہتے ہیں۔ جب فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو دن کے ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔ پھر رات کے ملائکہ (فجر کی نماز پڑھ کر) آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ اور دن کے ملائکہ تمہارے ساتھ رہتے ہیں۔ پھر پروردگار باوجود ان کو اچھی طرح جاننے کے ان سے سوال فرماتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کیا عمل کرتا چھوڑا ہے؟ ملائکہ کہتے ہیں: ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کو چھوڑ کر آنے لگے تب بھی وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔ پس آپ ان کو قیامت کے روز بخش دینا۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۹۔۔۔ اللہ کی قسم تم نماز پڑھتے رہو، اللہ کی قسم! کھلے بندوں اللہ کی نافرمانی کی جائے۔ ابن مندہ، ابونعیم عن الحکم بن مرۃ

انتظار الصلوٰۃ۔۔۔۔۔ نماز کا انتظار

از الاکمال

۱۹۰۷۰۔۔۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے پھر اپنی پوری نماز کرلے اور اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے تو وہ مسلسل نماز میں ہی رہتا ہے۔ اور ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اور یہ دعا کرتے رہتے ہیں:

اللھم ارحمہ واغفرلہ.

اے اللہ اس بندے پر رحم فرما اور اس کی بخشش کردے۔

اور اگر وہ باہر سے آکر نماز کی جگہ پر بیٹھ جائے اور نماز کا انتظار کرتا رہے اس کے لیے بھی یہی فضیلت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن رجل من الصحابۃ

۱۹۰۷۱۔۔۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور پھر اپنی جگہ نمازوں کے انتظار میں بیٹھا رہے تو ملائکہ اس کے لیے یہ دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ جب تک وہ بے وضو نہ ہوجائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچانے لگ جائے۔

ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۲۔۔۔ جب بندہ نماز پڑھتا ہے پھر نماز کے بعد (اسی جگہ) بیٹھا رہتا ہے تو ملائکہ اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اسی جگہ بیٹھا رہے۔ اور ملائکہ کی دعا اس کے لیے یہ ہوتی ہے:

اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ.

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس پر اپنی رحمت فرما۔ شعب الایمان للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۳۔۔۔ ملائکہ اس بندے کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جو نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے جب تک وہ حدث کا شکار نہ ہو (یعنی بے وضو ہوجائے) اور جب تک کھڑا نہ ہو۔ اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ۔ مؤطا امام مالک، ابن زنجویہ، نسائی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۴۔۔۔ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے۔ اور ملائکہ اس شخص کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ میں بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے:

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ اس پر اپنی عنایت اور توجہ فرما۔

جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہوجائے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۵۔۔۔ جو شخص نماز کا انتظار کرے وہ نماز میں ہوگا جب تک محدث (بے وضوء) نہ ہو۔ ابن ابی شیبۃ، ابن حبان عن سھل بن سعد

۱۹۰۷۶۔۔۔ جو شخص نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک محدث (بے وضوء) نہ ہوجائے اور ملائکہ اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں:

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ ابن جریر عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۷۔۔۔ جس نے وضو کیا پھر مسجد میں آیا اور فجر سے قبل دو رکعت نماز ادا کی پھر بیٹھا رہا حتیٰ کہ فجر کے فرض (جماعت کے ساتھ) ادا کیے تو اس دن اس کی نماز ابرار (برگزیدہ) لوگوں کی نماز لکھی جائے گی اور اس کو وفد الرحمٰن (خدا کے مہمانوں) میں لکھ دیا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۸۔۔۔ جو نماز کی جگہ میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہا وہ نماز ہی میں ہوگا حتیٰ کہ نماز پڑھ کر فارغ ہو۔ مؤطا امام مالک، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیھقی عن عبداللہ بن سلام وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۹۔۔۔ جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے وہ نماز میں مشغول لکھا جائے گا اور ملائکہ اس کے لیے یہ دعا کرتے رہیں گے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ جب تک وہ بے وضو نہ ہوجائے۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۰۔۔۔ نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر ایسا ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کرنے والا ہتھیار بند شہسوار۔ جو بڑے لشکر میں شریک ہو۔ جب تک کہ وہ نمازی بے وضو نہ ہوجائے یا کھڑا نہ ہوجائے اور ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۱۔۔۔ بہترین جہاد کی پہرداری نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا اور مجالس ذکر کو لازم پکڑنا ہے۔ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہے مگر ملائکہ اس کے لیے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہوجائے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۲۔۔۔ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہے اور اس کو گھر واپس جانے سے صرف اور صرف نماز ہی کا انتظار روکے رکھے۔ الدار قطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۳۔۔۔ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب نماز (کا انتظار) اس کو روکے رکھے۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

کلام:۔۔۔۔۔۔ اس روایت میں ایک راوی عبداللہ بن عیسیٰ الخزار ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع ۲/۳۸۔

۱۹۰۸۴۔۔۔ کوئی بھی شخص جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ درحقیقت نماز ہی میں رہتا ہے۔ اور ملائکہ مستقل اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مسجد میں رہے اور باوضو رہے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر اپنی رحمت فرما۔

عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۵۔۔۔ تم ہمیشہ خیر پر رہو گے جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے۔ السنن للبیھقی، ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۶۔۔۔ کاش تم دیکھتے کہ تمہارا پروردگار آسمان سے دروازہ کھول کر ملائکہ کو دکھاتا ہے اور فخر فرماتا ہے کہ تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۷......خوشخبری سنو! اے مسلمانو! خوشخبری! یہ تمہارا پروردگار آسمان کا ایک دروازہ کھول کر ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے دیکھو میرے بندوں کو، انہوں نے ایک فرض پورا کر دیا اور دوسرے فرض کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

ابن ماجه عن ابن عمرو، مسند احمد، الكبير للطبرانی، حلية الاولياء عن ابن عمرو

الترهيب عن ترک الصلوٰة

نماز چھوڑنے پر وعیدات......من الاکمال

۱۹۰۸۸......جس نے فرض نماز چھوڑ دی حتیٰ کہ بغیر عذر کے وہ فوت ہوگئی (اور وقت نکل گیا) اس کا سارا عمل ضائع ہوگیا۔

ابن ابی شيبة عن ابی الدرداء عن الحسن مرسلاً

۱۹۰۸۹......جس نے نماز چھوڑ دی گویا اس کے اہل وعیال اور سارا مال و دولت اس سے چھن گیا۔

ابو داؤد الطيالسی، البيهقی فی المعرفة عن نوفل

۱۹۰۹۰......جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جائے گا ان لوگوں کے ساتھ جو اس میں داخل ہوں گے۔

ابو نعيم عن ابی سعيد

۱۹۰۹۱......جس شخص کی نماز فوت ہوگئی وہ گھر والوں سے اور مال و دولت سے اکیلا رہ گیا۔الشافعی، السنن للبيهقی عن نوفل بن معاوية

۱۹۰۹۲......ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا عہد (اور فرق) ہے۔ پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کا ارتکاب کرلیا۔

ابن ابی شيبة، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبيهقی، السنن لسعيد بن منصور عن بريدة رضی الله عنه

۱۹۰۹۳......بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ابن ابی شيبة عن جابر رضی الله عنه

۱۹۰۹۴......آدمی اور شرک وکفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجة عن جابر رضی الله عنه

۱۹۰۹۵......اللہ کی قسم! اے گروہ قریش! تم نماز قائم کرتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو ورنہ میں تم پر کسی آدمی کو بھیج دوں گا پھر میں یا کوئی جوتے ٹانکنے والا تمہارے دین (ضائع کرنے) پر تمہاری گردنیں اڑائے گا۔مستدرک الحاکم عن علی رضی الله عنه

۱۹۰۹۶......تم نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑو بے شک جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔

مسند احمد عن ام ايمن

۱۹۰۹۷......جہاد میں نہ جاؤ، زکوٰۃ وصولی والے تمہارے پاس نہ آئیں، ولا یحبوا (اور وہ منافق نماز نہ پڑھیں) اور تم پر تمہارے علاوہ کسی اور کو امیر نہ بنایا جائے (یہ سب ممکن ہے) لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں رکوع (یعنی نماز) نہ ہو۔السنن للبيهقی عن عثمان بن ابی العاص

۱۹۰۹۸......اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جس میں نماز نہ ہو اور اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس کا وضو نہ ہو۔

البزار عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۰۹۹......بندہ اور کفر کے درمیان اور کوئی فرق سوائے اس کے نہیں کہ وہ فرض نماز چھوڑ دے۔عبد بن حميد عن جابر رضی الله عنه

دوسرا باب......نماز کے احکام، ارکان، مفسدات اور نماز مکمل کرنے والی چیزوں کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول...... نماز کے باہر کے احکام

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع...... ستر عورت (شرمگاہ کی پردگی) اور لباس کے متعلق آداب اور ممنوع چیزوں کے بیان میں

رہ جانے والے بقیہ آداب لباس حرف میم کی کتاب المعیشۃ میں ملاحظہ فرمائیں۔ انشاء اللہ۔

۱۹۱۰۰... مؤمن کی ستر گاہ ناف سے گھٹنوں تک ہے۔ سمویه عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۱۰۱...... ناف سے گھٹنے تک عورت (ستر) ہے۔ مستدرك الحاكم عن عبد الله بن جعفر

۱۹۱۰۲...... گھٹنوں سے اوپر اور ناف سے نیچے عورت (ستر) ہے۔ السنن الدارقطنی، السنن للبیهقی، عن ابی ایوب

۱۹۱۰۳...... مسلمان کی ران اس کا ستر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جرهد

۱۹۱۰۴... ران ستر ہے۔ ترمذی عن جرهد و ابن عباس ومحمد بن عبد الله بن جحش

۱۹۱۰۵...... اپنی ران کو ڈھک کیونکہ ران ستر ہے۔ مستدرك الحاكم عن جرهد و ابن عباس ومحمد بن جحش

۱۹۱۰۶... ران کو ڈھکو کیونکہ آدمی کی ران ستر ہے۔ مسند احمد، مستدرك الحاكم عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۱۰۷... اے جرہد! اپنی ران کو ڈھکو کیونکہ ران ستر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن جرهد

۱۹۱۰۸...... اپنی رانوں کو ظاہر مت کرو۔ اور کسی زندہ کی ران پر نظر پڑنے دو اور نہ مردہ کی ران پر۔
ابو داؤد، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن علی رضی الله عنه

۱۹۱۰۹... اپنی ران مت کھول اور نہ کسی کی ران کو دیکھ زندہ ہو یا مردہ۔ ابو داؤد عن علی رضی الله عنه

۱۹۱۱۰... آدمی کا ستر آدمی پر ایسے ہی ممنوع ہے جیسے عورت کا ستر آدمی پر ممنوع ہے۔ اور عورت کا ستر عورت پر بھی اسی طرح ممنوع ہے جس طرح عورت کا ستر آدمی پر ممنوع ہے۔ مستدرك الحاكم عن علی رضی الله عنه

۱۹۱۱۱... اپنے ستر (کی حرمت) کو ڈھانپ لو کیونکہ چھوٹے کا ستر بھی بڑے کے ستر کی طرح حرام ہے۔ اور اللہ پاک ستر کھولنے والے کی طرف نظر نہیں فرماتا۔ مستدرك الحاكم عن محمد بن عیاض الزهری

۱۹۱۱۲...... اپنے کپڑوں کو تھام لو۔ اور ننگے ہو کے نہ چلو۔ ابو داؤد عن المسور بن مخرمة

۱۹۱۱۳...... حائض کی نماز بغیر اوڑھنی کے مقبول نہیں۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

فائدہ:...... حائضہ کو نماز معاف ہے اس پر نماز کا وجوب ساقط ہے۔ اور یہاں حائض سے مراد محض بالغ عورت ہے یعنی ہر پاک بالغ عورت جس کو حیض آتا ہو اس کو اوڑھنی کے بغیر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

۱۹۱۱۴...... اللہ پاک حائضہ (بالغ عورت) کی نماز کو اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ ابو داؤد، مستدرك الحاكم عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۱۱۵...... اے اسماء! جب عورت حیض (کی عمر) کو پہنچ جائے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ اس کے جسم میں سے اس کے علاوہ کچھ اور حصہ نظر آئے۔ آپ ﷺ نے ہتھیلیوں اور چہرے کی طرف اشارہ کر کے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۱۱۶...... جب عورت کا پاؤں ظاہر ہو جائے تو پنڈلی ظاہر ہو جاتی ہے۔ الفردوس عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۱۱۷..... جب تم میں سے کوئی اپنے غلام یا نوکر کی شادی کر دے تو وہ اس کے ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔
ابو داؤد، السنن للبیهقی عن ابن عمرو

ستر کے آداب

۱۹۱۱۸..... جب تم نماز پڑھو نیچے ازار باندھ لو اور اوپر بھی چادر ڈال کر (قمیص نہ ہونے کی صورت میں) اور یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔
الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۱۱۹..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو ازار باندھ لے اور چادر اوڑھ لے۔ابن حبان، السنن للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۱۲۰..... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو دونوں کپڑے پہن لے۔ بے شک اللہ پاک سب سے زیادہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۱۲۱..... جب اللہ پاک تم کو وسعت بخشے تو اپنی جانوں پر بھی کشادگی کرو۔ایک آدمی نے اپنے کپڑے جمع کیے ایک آدمی نے ازار (جسم کے نچلے حصہ پر باندھنے والی تہبند) میں اور چادر (جسم کے اوپری حصہ کو ڈھانپنے والی چادر) اور ازار میں نماز پڑھی۔قمیص اور ازار میں نماز پڑھی، قباء (جبہ یا عباء) اور شلوار میں نماز پڑھی، قمیص اور شلوار میں نماز پڑھی، چادر اور شلوار میں نماز پڑھی، قباء اور نیکر (جو صرف شرمگاہ کو چھپائے اور باقی حصہ کو قباء چھپائے اس صورت) میں نماز پڑھی۔قمیص اور نیکر میں نماز پڑھی (جبکہ قمیص گھٹنوں سے نیچے تک ہو) قباء اور نیکر اور چادر میں پڑھی۔
ابن حبان عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۱۹۱۲۲..... زمین استغفار کرتی ہے شلوار میں نماز پڑھنے والے کے لیے۔الفردوس عن مالک بن عناهیه

فائدہ:..... شلوار کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے کیونکہ یہ ستر کو بہت اچھی طرح ڈھانپ لیتی ہے۔

۱۹۱۲۳..... کیا تم سب کے پاس (دو) دو کپڑے ہیں؟
نسائی، ابن ماجة، ابوداؤد، عن ابی هريرة رضی اللہ عنه، مسند احمد، ابوداؤد، شعب الایمان للبیهقی عن طلق

۱۹۱۲۴..... جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے وہ دونوں (طرفوں) کو مخالف سمتوں پر ڈال (کر شلی) کر لے (کہ کہیں کپڑا کھل کر بے ستری کی نوبت نہ آجائے۔بخاری عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۱۹۱۲۵..... اے جابر! جب (کپڑا) کشادہ بڑا ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمتوں پر ڈال دے اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کو کولہے کے اوپر باندھ لے۔بخاری، مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۱۹۱۲۶..... جب تم میں سے کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں کناروں کو کندھے پر مخالف سمت میں آڑا (کراس) ڈال لے۔
مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان عن ابی هريرة رضی اللہ عنه، مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنه

ممنوعات (لباس)

۱۹۱۲۷..... جس نے اپنی ازار کو بڑائی کی وجہ سے لٹکایا وہ حل وحرم کہیں بھی اللہ کی رحمت کا مورد نہ ہوگا۔ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۹۱۲۸..... جو شخص نماز میں تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو کھینچے وہ اللہ کی رحمت نہ پائے گا نہ حل میں اور نہ حرم میں (حرم مکہ مدینہ میں جہاں کسی کو بھی مارنا ممنوع ہے۔اور حل اس کے ماسوا ساری کائنات)۔الطیالسی، السنن للبیهقی عن مسعود رضی اللہ عنه

۱۹۱۲۹..... حضور ﷺ نے (محض) شلوار میں نماز پڑھنے کو منع فرمایا۔التاریخ للخطیب عن جابر رضی اللہ عنه

۱۹۱۳۰..... حضور ﷺ نے منع فرمایا اس بارے کہ کوئی لحاف میں نماز پڑھے جس کو باندھا نہ جا سکے نیز منع فرمایا کہ صرف شلوار میں کوئی نماز پڑھے

اوراوپرکوئی کپڑا نہ ہو۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنه

۱۹۱۳۱... اس بات سے منع فرمایا کہ نماز میں سدل کیا جائے۔(سر یا کندھے پر کپڑا ڈال کر دونوں سرے لٹکتے چھوڑ دیئے جائیں۔)
نیز اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے منہ کو ڈھانپ کر نماز پڑھے۔

مسند احمد، ابن ماجه، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۹۱۳۲... جب کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو وہ دونوں میں نماز پڑھے اوراگر کسی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو وہ اس کو ازار (تہبند) باندھ لے۔اور یہودیوں کی طرح ایک کپڑے میں پورا لپٹ کر نماز نہ پڑھے (بلکہ اس کے دونوں سرے مخالف سمتوں میں کندھے پر ڈال لے)۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۱۳۴... کوئی شخص ایک کپڑے میں یوں نماز نہ پڑھے کہ اس کپڑے کا کوئی کنارہ کندھے پر نہ ہو۔(کیونکہ اس طرح کپڑا کھلنے کے ساتھ ستر کھلنے کا پورا امکان ہے)۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۹۱۳۵... جب تم نماز پڑھو تو (ازار وغیرہ کا) لٹکتا ہوا کپڑا نہ چھوڑو۔بے شک لٹکتے ہوئے کپڑے کا جو حصہ زمین پر پہنچے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۹۱۳۶... ابوجہم بن حذیفہ کے پاس یہ قمیص لے جاؤ اور انبجانیہ کپڑا لے آؤ اس نے تو ابھی میری نماز میں خلل ڈال دیا ہے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۹۱۳۷... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو ازار باندھ لے اور چادر اوپر جسم پر ڈال لے۔

مسند احمد، ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۱۳۸... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو دونوں کپڑے پہن لے۔اللہ پاک سب سے زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔اگر کسی کے پاس دو کپڑے نہ ہوں تو نماز پڑھتے ہوئے ازار باندھ لے اور یہود کی طرح ایک کپڑے میں پورا لپٹ کر بغیر دونوں کندھوں پر مخالف طرفیں ڈالے نماز نہ پڑھے۔السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۱۳۹... ایک کپڑے میں پورے نہ لپٹ جاؤ۔یہود کی طرح، (بلکہ اس کی دونوں سمتوں کو کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال لو)۔

مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۱۴۰... جب تم نماز پڑھو اور تمہارے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اگر وہ بڑا ہو تو اس کو لپیٹ (کر دونوں جانبوں کو کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال) لو اور اگر وہ ایک کپڑا چھوٹا ہو تو اس کا تہبند باندھ لو۔ابن خزیمة، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنه

۱۹۱۴۱... جب کپڑا بڑا ہو تو اس میں اس طرح نماز پڑھو کہ اس کے دونوں جانب کو کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال لو۔اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کا ازار باندھ لو۔الجامع لعبدالرزاق، الدیلمی عن علی رضی اللہ عنه

۱۹۱۴۲... جب کپڑا کشادہ ہو تو اس کو لپیٹ لو (اور دونوں کنارے کندھوں پر مخالف جانبوں میں ڈال دو) اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کی ازار باندھ لو۔

الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

نبی ﷺ سے کسی نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔تب آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۱۴۳... جس کے پاس بڑا ازار ہو وہ اس کو جسم پر لپیٹ (کر اس کی دونوں جانبیں کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال) لے اور اگر وہ ازار چھوٹی ہو تو اس کا تہبند باندھ لے۔حمزہ بن یوسف السھمی فی معجمه، ابن النجار عن علی رضی اللہ عنه

۱۹۱۴۴..... اے جابر! اگر کپڑا بڑا ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو ادھر ادھر ڈال لے اور اگر تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن الجارود، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

ان کان واسعا فالتحف به وان کان ضیقا فاتزر به

۱۹۱۴۵..... کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟

مصنف ابن ابی شیبة، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة، نسائی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا تھا کہ یا رسول اللہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ تب آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا: (یعنی ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے جبکہ دوسرا کپڑا نہ ہو)۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن قیس بن طلق عن ابیہ

۱۹۱۴۶..... تم میں سے کوئی بھی شخص یہود کی طرح ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز نہ پڑھے بلکہ اس کو کاندھوں پر مخالف سمتوں میں ڈال لے اور جس کے پاس دو کپڑے ہوں تو وہ ایک کے ساتھ ازار باندھ لے پھر نماز پڑھ لے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۷..... کاندھوں پر کپڑا ڈال لے اور پھر نماز پڑھ لے۔ ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۱۴۸..... ننگے ہو کر نہ چلو۔ الکبیر للطبرانی عن المسور بن مخرمة

۱۹۱۴۹..... ننگے بدن نہ چلو۔ الشیرازی فی الالقاب عن المسور بن مخرمة

۱۹۱۵۰..... اے چچا! ننگے بدن نہ چلو۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۱..... اگر میں اپنے ستر کو اپنے بالوں سے چھپا سکتا تو ضرور چھپا لیتا۔ الدیلمی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ستر یعنی ناف سے گھٹنوں تک کی جگہ کو چھپانے کی انتہائی سخت تاکید مطلوب ہے کہ اگر میرے پاس کپڑے نہ ہوں اور میرے سر کے بال لمبے ہوں تو میں انہی سے ستر عورت کا کام لیتا۔

۱۹۱۵۲..... مؤمن کی ران بھی ستر ہے۔ (ستر یعنی ہر وہ جگہ جس کا چھپانا فرض ہے)۔ ابونعیم عن جرھد رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۳..... ران (شرم گاہ کے ساتھ) ستر میں شامل ہے۔ ابن جریر عن جرھد وابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۴..... اس (ران) کو ڈھانپ لے بے شک یہ عورت (ستر) ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جرھد رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۵..... اس کو ڈھک یہ عورت یعنی ستر ہے۔ عبدالرزاق، ابن حبان، الخرائطی، السنن للبیھقی عن جرھد

۱۹۱۵۶..... اے معن! اپنی ران کو ڈھک یہ ستر ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی لیلی

۱۹۱۵۷..... آدمی کی ران بھی عورت یعنی ستر ہے (جس کا چھپانا فرض ہے شرم گاہ کی طرح)۔

الکبیر للطبرانی، ابونعیم، ابن جریر عن حذیفة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۸..... مسلمان کی ران بھی اس کا ستر ہے۔ ابن جریر، ابونعیم عن عبد اللہ بن جرھد اسلمی عن ابیہ

۱۹۱۵۹..... کسی زندہ شخص کی ران پر نظر ڈال اور نہ کسی مردہ شخص کی ران پر نظر ڈال کیونکہ ران بھی ستر (میں شامل) ہے۔

ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۶۰..... اے علی! اپنی ران کو ڈھانپ، یہ ستر ہے۔ اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپ بے شک دونوں رانیں ستر (میں شامل) ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن محمد بن جحش

۱۹۱۶۱..... جب لڑکی کو حیض آنا شروع ہو جائے تو اس کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں ہوتی۔ ابن ابی شیبة عن الحسن مرسلاً

۱۹۱۶۲..... اللہ پاک لعنت فرمائے (ستر کا حصہ) دیکھنے والے پر اور دکھانے والے پر۔

السنن للبیهقی عن الحسن مرسلاً، الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

دوسری فرع.....قبلہ رُو ہونے کے بیان میں

۱۹۱۶۳ مشرق ومغرب کے درمیان (سارا) قبلہ ہے۔

ترمذی، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن ابی هریرة رضی الله عنه، ترمذی حسن صحیح

فائدہ:.....فرمان پروردگار ہے:

قل للّٰه المشرق والمغرب یهدی من یشاء الی صراط مستقیم.

کہہ دے: مشرق ومغرب اللہ کے لیے ہے، وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث اسی فرمان الٰہی کی تائید ہے۔ یعنی قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں **فاینما تولوا فثم وجه الله** جہاں کہیں تمہارا منہ پھر جائے وہیں خدا ہے۔

الاکمال

۱۹۱۶۴ بیت اللہ مسجد (حرام) والوں کے لیے قبلہ ہے، مسجد اہل حرم کے لیے قبلہ ہے اور حرم مشرق ومغرب میں میری امت کے تمام اہل ارض کے لیے قبلہ ہے۔ شعب الایمان للبیهقی وضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت ضعیف ہے۔

تیسری فرع.....جگہ، اس کے ممنوعات اور سُترہ کے بیان میں

جگہ

۱۹۱۶۵ جب تم سرکنڈوں (نرکل یا گنوں کے کھیت) یا برفانی علاقے یا دلدل جیسی کسی زمین میں ہو (جہاں ہاتھ پاؤں ہلانا یا ہاتھ پاؤں ہلانے میں خطرہ کا اندیشہ ہو) اور وہاں نماز کا وقت ہو جائے تو اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد الله المزنی

الاعطان.....ممنوع مقامات صلوٰۃ

۱۹۱۶۶..... سات مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں بیت اللہ کی چھت، قبرستان، کوڑا خانہ، مذبح خانہ، حمام، اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور راستے کے درمیان۔ ابن ماجة عن عمر رضی الله عنه

۱۹۱۶۷..... جب تم کو نماز کا وقت ہو جائے اور تم بکریوں کے باڑے میں ہو تو وہاں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ بکریوں میں سکینہ اور برکت ہے۔ اور جب تم کو نماز کا وقت اونٹوں کے باڑے میں ہو جائے تو وہاں سے نکل جاؤ اور پھر نماز پڑھو۔ کیونکہ یہ (اونٹ) جنوں میں سے پیدا ہوئے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب اونٹ غضب آور ہوتا ہے کس طرح ناک سے پھڑ پھڑاتا اور چھینٹیں مارتا ہے۔

الشافعی، السنن للبیهقی عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۶۸.....بکریوں کے ناک کی ریزش اپنے سے پونچھ ڈالو ان کے باڑوں میں خوش رہو اور ان باڑوں کے گوشے میں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔المعرفة للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۶۹..... اگر تم بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ (کیونکہ ان کی پیدائش شیاطین میں سے ہوئی ہے)۔ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۰.....تم لوگ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ کیونکہ یہ شیاطین سے ہیں اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ بے شک وہ برکت والی چیز ہیں۔مسند احمد، ابو داؤد عن البراء رضی الله عنه

۱۹۱۷۱.....اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ابن ماجة عن سبرة بن معبد

۱۹۱۷۲..... بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو، لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۳..... بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ان کے ناک کو صرف پونچھ لو (دھونے کی ضرورت نہیں) اور ان کے باڑوں میں نماز پڑھ لو۔

السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۴.....بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ اور اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔ کیونکہ ان کی پیدائش شیاطین سے ہوئی ہے۔

ابن ماجة عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۷۵..... بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ ان کے دودھ سے وضو کا کام نہ لو۔ اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو اور ان کے دودھ سے وضو کر لو۔الکبیر للطبرانی عن اسید بن حضیر

۱۹۱۷۶..... بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور ان کے ناک کو پونچھ لو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۱۷۷.....بکریوں کے باڑے میں جب تجھے نماز کا وقت ہو جائے تو وہاں نماز پڑھ لے، اور جب اونٹوں کے باڑے میں نماز کا وقت ہو جائے تو وہاں سے نکل لے کیونکہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے۔الجامع لعبدالرزاق عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۷۸.....اگر تم بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔مصنف ابن ابی شیبة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۹.....جب نماز کا وقت آجائے اور تم بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی اور جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۸۰..... بکریوں کے باڑوں میں نماز ادا کر لو۔ لیکن اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو۔

مسند احمد، البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن عبدالملک بن ربیع بن سبرة بن معبد عن ابیه عن جده

۱۹۱۸۱.....جب تمہارا اونٹوں کے باڑے پر گزر ہو تو وہاں نماز نہ پڑھو۔ ہاں بکریوں کے باڑے پر گزر ہو تو وہاں نماز پڑھ سکتے ہو اگر چاہو۔

السنن للبیهقی عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۸۲.....بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لو اور ان کے ناک کو صرف پونچھ ڈالو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

عبدالرزاق عن معمر عن ابی اسحاق عن رجل من قریش وعن ابی عتبة عن حیان عن رجل بالمدینة مرسلاً

۱۹۱۸۳..... بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

عبدالرزاق عن معمر عن الحسن وقتادة مرسلاً

۱۹۱۸۴..... اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، ہاں بکریوں کے باڑے میں پڑھ سکتے ہو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۵..... اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کی تخلیق جنوں سے ہوتی ہے، کیا تم ان کے غصہ کے وقت ان کی (باؤلی) ہیئت اور ان کی آنکھوں کو نہیں دیکھتے۔ ہاں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو کیونکہ یہ (بکریاں) رحمٰن کی برکت ہیں۔

ابن جریر فی تھذیبه، الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

قبرستان میں یا قبر کے پاس نماز پڑھنا

۱۹۱۸۶..... قبر کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ قبر کے اوپر نماز پڑھو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۷..... زمین تمام کی تمام مسجد ہے (جہاں نماز پڑھی جاسکتی ہے) سوائے قبرستان اور حمام کے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۸..... اللہ پاک یہود کو برباد کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۹..... اللہ پاک یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا ہے۔مسند احمد عن اسامة بن زید، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا وابن عباس رضی اللہ عنہ، مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۰..... ان لوگوں میں جب کوئی مرد صالح فوت کر جاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے ہیں اور اس میں طرح طرح کی شکلیں بناتے ہیں یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ بدترین مخلوق ہوں گے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۱۹۱..... نبی ﷺ نے قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۱۹۲..... انسانوں میں سب سے زیادہ بدترین انسان وہ ہیں جو قیامت کے وقوع کے وقت زندہ ہوں گے اور وہ لوگ جو قبروں کو مسجدیں بنالیتے ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۳..... آگاہ رہو! تم سے قبل جو لوگ تھے انہوں نے اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا پس تم قبروں کو مسجدیں نہ بنالینا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔ابن سعد عن جندب

۱۹۱۹۴..... لوگوں میں سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو مسجدوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۵..... بنی اسرائیل اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیتے تھے۔لیکن تم قبروں کو مسجدیں نہ بنالینا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

طبقات ابن سعد

۱۹۱۹۶..... بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا تھا پس اللہ پاک نے ان پر لعنت فرمادی۔عبدالرزاق عن عمرو بن دینار

۱۹۱۹۷..... باغ (کھیت وغیرہ) جس میں گندگی اور بدبودار چیزیں (بھی) ڈالی جاتی ہیں۔جب ان کو تین بار پانی دے دیا جائے تو اس میں نماز پڑھ لے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حمام میں یا سونے والے اور بے وضو کے پیچھے نماز پڑھنا

۱۹۱۹۸..... حضور ﷺ نے حمام (اس میں غسل خانہ اور بیت الخلاء وغیرہ شامل ہیں) میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور کھلے ستر والے کو سلام کرنے سے منع فرمایا۔ الضعفاء للعقیلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۹..... حضور اکرم ﷺ نے بے وضو اور (نماز میں) سونے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۰..... سونے والے اور بے وضو شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ابو داؤد، السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعف سند کی بناء پر درجہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ عون المعبود ۲/ ۳۸۷۔

سترہ (آڑ) کا بیان

۱۹۲۰۱..... جو شخص اپنے اور قبلے کے درمیان کسی کو نہ آنے دے سکتا ہو تو وہ ایسا ہی کرے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۲..... جو تم میں سے نماز پڑھے وہ سامنے سترہ (ہاتھ بھر اونچی کوئی بے جان آڑ) کرلے اور اس سترے کے قریب ہو کر نماز پڑھے تاکہ شیطان اس کی نماز کو قطع نہ کر سکے (کسی کسی کتے یا بلی یا کسی انسان کی شکل میں آکر سترے کے اندر سے نہ گذر جائے۔ اگرچہ اس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی مگر نماز میں خلل آجاتا ہے اور دھیان بٹ جاتا ہے)۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرك الحاکم عن سھل بن ابی حثمه

۱۹۲۰۳..... اپنی نماز میں آگے سترہ کرلیا کرو خواہ ایک تیر کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ مسند احمد، مستدرك الحاکم، السنن للبیھقی عن الربیع بن سبرۃ

۱۹۲۰۴..... امام کا سترہ مقتدیوں کا بھی سترہ ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۵..... قبلہ (یا قبلہ رخ کسی بھی آڑ) کے قریب ہو کر نماز پڑھو۔ البزار، شعب الایمان للبیھقی ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۹۲۰۶..... نماز کے وقت اپنے سامنے خط کھینچ کر اور پتھر یا جو چیز میسر آجائے اس کو رکھ کر سترہ بنالے اگرچہ مؤمن کی نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کر سکتی۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۷..... نماز کے وقت کجاوے کی لکڑی کی طرح کوئی چیز آگے رکھ لیا کرو اگرچہ آگے گذرنے والی کوئی چیز نمازی کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

الطیالسی، ابن حبان عن طلحة

۱۹۲۰۸..... بلی کا نمازی کے آگے سے گزرنا نماز نہیں توڑتا اس لیے کہ یہ گھر میں رہنے والی چیزوں میں سے ہے۔

ابن ماجة، مستدرك الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۹..... جب تم کجاوے کی لکڑی کے مثل کوئی چیز نماز کے وقت آگے رکھ لو تو پھر اس لکڑی کے آگے سے گذرنے والی کوئی شی نماز میں نقصان نہیں ڈال سکتی۔ ابو داؤد عن طلحة بن عبید اللہ

۱۹۲۱۰..... جب کوئی شخص سترہ کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کے اور نمازی کے درمیان نہ گزر سکے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن جبیر بن مطعم

نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو روکے

۱۹۲۱۱..... جب کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ سترے کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے اور اس کے قریب ہو جائے اور یوں کسی کو آگے سے گذرنے کا راستہ نہ

چھوڑے اگر پھر بھی کوئی درمیان سے گذرے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ابو داؤد، ابن ماجة، ابن حبان، السنن للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۱۲...... جب کوئی شخص کسی چیز کے پیچھے نماز پڑھے جو اس کو لوگوں سے چھپا رہی ہو اور پھر کوئی درمیان سے گذرے تو اس کے سینے پر دھکا دے پھر اگر وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۱۳...... جب کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے چہرے کے سامنے کوئی آڑ کر لے اگر کوئی اور چیز نہ ہو تو اپنے عصا کو سامنے گاڑ لے۔ اگر عصا بھی نہ ہو تو سامنے خط کھینچ لے پھر اس کے آگے سے گذرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۲۱۴...... جب کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو اس کو کجاوے کی طرح کوئی بھی لکڑی چھپا سکتی ہے، اگر ایسی کوئی لکڑی نہ ملے تو اس کی نماز کو گدھا، عورت اور کالا کتا فاسد کر دے گا۔ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا: ارشاد فرمایا: یہ سوال تمہاری طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ مسلم، نسائی عن ابی ذر رضی الله عنه

فائدہ:...... جمہور احناف کے نزدیک نمازی کے آگے سے کسی جاندار کے گذرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اور حدیث میں یہ تاکیداً حکم ارشاد فرمایا گیا ہے کیونکہ نماز میں خلل ضرور پیدا ہوتا ہے اور نمازی کا دھیان بٹ جاتا ہے۔ دیکھئے فقہی کتب میں کتاب الصلوٰۃ۔ نیز ملاحظہ کریں ۱۹۲۱۹، اور ۱۹۲۰۶۔

۱۹۲۱۵...... جب کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے نہ گذرنے دے بلکہ جس قدر ممکن ہو اس کو دور کر دے اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے قتال کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۲۱۶...... جب کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے گذرتا نہ چھوڑے اگر وہ انکار کرے تو اس سے قتال کرے۔ کیونکہ اس کے ساتھ اس کا ساتھی (شیطان) ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۱۷...... جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے وقت اپنے سامنے کجاوے کی لکڑی کی طرح رکھ لے تو پھر (بے خطر ہو کر) نماز پڑھ لے اور جو اس لکڑی کے پار سے گزرے اس کی پرواہ نہ کرے۔ مسلم، ترمذی عن طلحة

۱۹۲۱۸...... کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی (اونچی) کوئی چیز سامنے رکھ لے تو پھر اس کے آگے سے گزرنے والے سے کوئی نقصان نہیں۔

مسند احمد، ابن ماجة عن طلحة رضی الله عنه

۱۹۲۱۹...... نماز کو کوئی شئی قطع (فاسد) نہیں کر سکتی، اور جس قدر ہو سکے (آگے سے گزرنے والے کو) دور کر دو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ابو داؤد عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۲۰...... نماز کو قطع کر دیتا ہے، (یعنی خلل انداز ہوتا ہے) گدھا، عورت اور کتا۔

احمد، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه وعن عبد الله بن مغفل

۱۹۲۲۱...... نماز کو قطع کر دیتی ہے حائضہ عورت اور کالا کتا۔ ابو داؤد، ابن ماجة عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۲۲۲...... نماز کو قطع کر دیتی ہے: عورت، گدھا اور کتا اور اس سے حفاظت کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی چیز سے ہو سکتی ہے۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۲۲۳...... آدمی کی نماز کو قطع کر دیتی ہے عورت، گدھا اور کالا کتا جب کہ اس کے سامنے کجاوے کی لکڑی کی طرح کوئی چیز نہ ہو اور کالا کتا شیطان ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، ابن ماجة، نسائی، ترمذی، ابو داؤد عن ابی ذر رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۲۲۴..... جب کوئی نماز پڑھے تو سترہ آگے کرے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی عتیبۃ عن صفوان

۱۹۲۲۵..... کوئی بھی نماز کے وقت چھپ جائے خواہ ایک تیر کے ساتھ کیوں نہ ہو (یعنی آگے سترہ قائم کرے)۔

مصنف ابن ابی شیبۃ، البغوی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن سبرۃ معبد الجھنی

۱۹۲۲۶..... جب کوئی سترہ کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہوجائے تاکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان سے نہ گزر سکے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ، الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر عن سھل بن سعد، الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر عن سھل بن ابی حثمۃ

۱۹۲۲۷..... جب کوئی شخص نماز پڑھے تو سترہ کے سامنے نماز پڑھے اور اس سے قریب تر ہوجائے کیونکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان سے گذرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق عن نافع بن جبیر بن مطعم مرسلاً

۱۹۲۲۸..... جب تیرے سامنے کجاوے کے مثل لکڑی ہو تو پھر اس کے آگے سے جو چیز گزرے اس کا تجھے کوئی ضرر نہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن موسیٰ بن طلحۃ عن ابیہ

۱۹۲۲۹..... جب تیرے اور راستے کے درمیان کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز ہو تب تیرے آگے گذرنے والے کا تجھے کوئی نقصان نہیں۔

عبدالرزاق عن المھلب بن ابی صفرۃ عن رجل من الصحابۃ

۱۹۲۳۰..... جب تیرے اور تیرے آگے سے گذرنے والے کے درمیان کجاوے کے مثل کوئی لکڑی ہو تو وہ تیرے سترے کے لیے کافی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ عن المھلب بن ابی صفرۃ

۱۹۲۳۱..... جب کوئی نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اور اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور جو اس سترے کے آگے سے گزرے اس کی کوئی پرواہ نہ کرے۔ ابن ابی شیبۃ، مسلم، ترمذی عن موسی بن طلحۃ عن ابیہ

۱۹۲۳۲..... سترے کے لیے کجاوے کی لکڑی (کے بقدر) جیسی کوئی بھی شے کافی ہے خواہ وہ بال کی طرح باریک ہو۔

مستدرک الحاکم، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۳۳..... جانوروں وغیرہ سے مصلی کجاوے کی لکڑی کی مثل کسی شی کو آگے رکھ کر بچ سکتا ہے۔ عبدالرزاق عن موسیٰ بن طلحۃ مرسلاً

۱۹۲۳۴..... جب کوئی شخص کسی چیز کے آگے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہوجائے۔ الدارقطنی فی الافراد عن طلحۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۳۵..... کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے نماز کے سترے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۲۳۶..... جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے آگے کجاوے کی آخری یا درمیانی لکڑی کی مانند کوئی شے نہ ہو تو اس کی نماز کو کالا کتا، عورت اور گدھا فاسد کردے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سرخ اور سفید کے مقابلے میں کالے کتے کی تخصیص کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تمہاری طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ ترمذی، حسن صحیح عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۳۷..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اس کے سترے کے لیے کجاوے کی آخری لکڑی جیسی کوئی بھی چیز کافی ہے۔ کیونکہ اگر ایسی کوئی چیز سامنے نہ ہوئی تو اس کی نماز کو گدھا، عورت اور کالا کتا فاسد کردے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کالے کتے

کی سفید اور سرخ کتے کے مقابلے میں تخصوصیت کیوں کی گئی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے بھتیجے! تو نے بھی مجھ سے ایسے ہی سوال کرڈالا جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسلم، نسائی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۲۳۸..... جب نمازی کے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند کوئی شی نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت گدھا اور کالا کتا فاسد کردے گا۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سرخ وسفید کتے کے مقابلے میں کالے کتے کی تخصیص کیوں ہے؟ فرمایا: اے بھتیجے تم نے بھی یونہی سوال کردیا جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حسن صحیح، ابن ماجة، نسائی، الدارمی، ابن خزیمه، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۲۳۹..... نماز کو تو کوئی شی قطع (فاسد) نہیں کرسکتی اللہ ہر چیز سے زیادہ تیرے قریب ہے بلکہ تیری شہ رگ سے زیادہ تیرے قریب ہے۔

ابن السنی وابونعیم معاً فی الطب عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۲۴۰..... نماز کو کوئی شی قطع نہیں کرسکتی لیکن تم ممکن حد تک آگے آنے والے کو دفع کرو۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۱۹۲۴۱..... نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرسکتی۔

السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی، السنن للدار قطنی عن ابی امامة، السنن للدار قطنی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۴۲..... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے گزرنے نہ دے۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۳..... بغیر سترے کے نماز نہ پڑھو۔ نہ کسی کو آگے سے گذرتا چھوڑو اگر وہ انکار کرے تو اس سے قتال کرے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ ابن حبان، مستدرك الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۴..... اگر کوئی تمہارے سترے کے اندر سے گذرنا چاہے تو اس کو لوٹا دے، اگر انکار کرے تو پھر دفع کردے پھر بھی نہ مانے تو اس سے قتال جنگ کر کیونکہ وہ شیطان ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید خدری رضی الله عنه

۱۹۲۴۵..... جب کسی نمازی کے آگے سے کوئی گذرنا چاہے تو نمازی اس کو دو مرتبہ منع کرے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ابن خزیمه، الطحاوی، ابوعوانه، شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۴۶..... اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کیا وبال ہے تو اس کو ایک قدم آگے بڑھانے سے ایک سال تک کھڑا ہونا بہتر معلوم ہوگا۔ السنن لسعیدبن منصور، ابوداؤد الطیالسی عن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۷..... اگر کسی کو معلوم ہوجائے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے کا کیا گناہ ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہے گا۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عبد الله بن جهم

نمازی کے آگے سے گذرنے پر وعیدیں

۱۹۲۴۸..... جو شخص کسی نمازی کے آگے سے جان بوجھ کر گذرتا ہے وہ قیامت کے دن یہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ خشک درخت ہوتا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۹..... کوئی چالیس سال تک کھڑا رہے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرے۔

مسند احمد، ابن ماجة الضیاء عن زید بن خالد

۱۹۲۵۰..... اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس کا کیا وبال ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہنا بہتر سمجھے گا اس بات سے کہ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرے۔ مؤطا امام مالك، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، عن ابی جهم

۱۹۲۵۱..... اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا اس کا وبال سمجھ لے تو وہ چاہے گا کہ اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے اور نمازی کے آگے سے نہ گذرے۔

ابن ابی شیبة، عن عبدالحمید بن عبدالرحمن مرسلاً

۱۹۲۵۲..... اگر تمہارا کوئی شخص یہ جان لے کہ اپنے نمازی بھائی کے آگے نماز میں سامنے آنے کا کیا نقصان ہے تو وہ ایک قدم آگے بڑھانے سے سو سال تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دے گا۔ مسند احمد، ابن ماجة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

چوتھی فرع.....اجتماعی، انفرادی، مستحب اور مکروہ اوقات کا بیان

اجتماعی

۱۹۲۵۳..... ہر نماز کا ایک اول وقت ہے اور ایک آخر وقت نماز ظہر کا اول وقت زوال شمس (کے بعد) ہے۔ اور آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے۔ اور عصر کا اول وقت وہ ہے جب اس کا وقت داخل ہو جائے۔ اور عصر کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اول وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے اور آخری وقت وہ ہے جب شفق (احمر) غائب ہو جائے۔ عشاء کا اول وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے اور آخری وقت رات کا نصف حصہ ہے۔ اور فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے۔ اور آخری وقت طلوع شمس ہے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۴..... ظہر کی نماز کا وقت زوال شمس ہے جبکہ انسان کا سایہ اسی کے موافق ہو، اور ظہر کا یہ وقت عصر کے وقت تک رہتا ہے۔ اور عصر کی نماز کا (آخری) وقت جب تک کہ سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کی نماز کا وقت (غروب شمس سے لے کر) جب تک کہ شفق غائب نہ ہو اور عشاء کا وقت (شفق غائب ہونے سے لے کر) نصف رات تک ہے۔ اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے طلوع شمس سے قبل تک ہے۔ جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھنے سے رک جا کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمرو

۱۹۲۵۵..... جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کرائی۔ (ایک مرتبہ) انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج زائل ہو چکا تھا اور ایک تسمے کے بقدر (زوال) ہوا تھا۔ اور عصر کی نماز پڑھائی جب سایہ ایک مثل تھا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔ اور عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے ساتھ پڑھائی اور فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب کھانا پینا روزہ دار پر حرام ہو جاتا ہے۔ لیکن آئندہ روز مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ ایک مثل تھا (گذشتہ روز جس وقت عصر پڑھائی تھی) اور عصر اس وقت پڑھائی جب سایہ دو مثل تھا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔ اور عشاء تہائی رات کے وقت پڑھائی اور فجر کی نماز روشنی ہو جانے کے بعد پڑھائی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے محمد! یہ تو آپ سے پہلے انبیاء کا وقت تھا اور ان دونوں وقتوں کے درمیان صحیح وقت ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۲۵۶..... سورج کا زوال ہوتے ہی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر اس وقت تشریف لائے جب ہر چیز کا سایہ اسی کے ایک مثل (گنا) ہوا تھا اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب سورج غروب ہو گیا اور رات داخل ہو گئی اس وقت تشریف لائے۔ پھر مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر جب شفق غائب ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ پھر انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر جب فجر روشن ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ پھر انہوں نے مجھے فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب اگلا دن ہوا اور ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں

نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ہرشی کا سایہ اس سے دومثل (دگنا) ہوگیا تب تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر غروب شمس کے بعد جب رات داخل ہوگئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ایک تہائی رات بیت گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر جب فجر روشن ہوگئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے فجر کی نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: یہ آپ سے قبل انبیاء کی نمازوں کا وقت ہے۔ ان اوقات کو لازم پکڑ لیں۔ المصنف لعبدالرزاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۷ ... ہر نماز کا اول و آخر وقت ہے۔ ظہر کا اول وقت زوال شمس ہے اور آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہوجائے۔ عصر کا اول وقت جب اس کا وقت داخل ہوجائے (اور وہ ہے جب ہرشی کا سایہ ایک مثل ہوجائے) اور عصر کا آخری وقت جب سورج زرد ہوجائے۔ مغرب کا اول وقت سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی شروع ہوتا ہے اور آخری وقت جب افق غائب ہوجائے۔ عشاء کا اول وقت افق غائب ہونے کے ساتھ ہے اور آخری وقت رات کا نصف حصہ ہے۔ اور فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے اور آخری وقت طلوع شمس سے قبل ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبة، ترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۸..... ظہر کی نماز پڑھو جب سورج زائل ہوجائے۔ اور عصر کی نماز پڑھو اس وقت جب سوار (مکہ سے) ذی الحلیفہ تک (چھ میل) کا راستہ طے کرلے۔ اور مغرب کی نماز پڑھو جب سورج غروب ہوجائے۔ اور عشاء کی نماز پڑھو غروب شفق کے بعد سے نصف رات تک۔

الجامع لعبدالرزاق، عن ابن جریج عن سلیمان بن موسٰی

۱۹۲۵۹..... اے معاذ! جب سرما کا موسم ہو تو فجر کو اندھیرے منہ ادا کرلے۔ اور لوگوں کی ہمت کے بقدر قراءت طویل کر لیکن ان کو اکتاہٹ اور تھکاوٹ میں مت ڈال۔ ظہر کی نماز پڑھ جب سورج کا زوال ہوجائے اور عصر و مغرب کو موسم سرما وگرما میں ایک ہی وقت میں پڑھ۔ یعنی عصر اس وقت جب سورج سفید اور صاف چمکدار ہو۔ اور مغرب اس وقت پڑھ جب سورج غروب ہوجائے اور پردے میں چھپ جائے۔ اور عشاء کو سرما میں اندھیرے میں ادا کر کیونکہ سرما کی رات طویل ہوتی ہے۔

جب موسم گرما ہو تو فجر کو روشن کرکے پڑھ۔ کیونکہ رات (گرما میں) چھوٹی ہوتی ہے۔ اور لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا ان کے لیے کچھ دیر ٹھہر جاتا کہ وہ بھی نماز کو پالیں۔ اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھ جب سورج سانس لینے لگ جائے اور ہوا چل پڑے کیونکہ لوگ اس وقت قیلولہ کرتے ہیں ان کو مہلت دوتا کہ وہ بھی شریک جماعت ہوجائیں۔ اور عصر و مغرب کو گرما و سرما دونوں موسموں میں ایک ہی وقت میں پڑھ۔

حلیة الاولیاء عن معاذ رضی اللہ عنہ

نماز کے اوقات بالتفصیل اور بالترتیب

فجر کی نماز کا وقت اور اس سے متعلق آداب، سنن اور فضائل

۱۹۲۶۰ ..... فجر دو ہیں۔ ایک فجر تو فجر کاذب ہے اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور نہ اس وقت (روزہ دار کو) کھانا حرام ہوجاتا ہے۔ اور وہ فجر جو افق میں طولاً پھیلتی ہے (اور بڑھتی ہی جاتی ہے) اس وقت نماز پڑھنا حلال ہوجاتا ہے اور کھانا (روزہ دار کو) حرام ہوجاتا ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۱ ..... فجر وہ نہیں ہے جو سفید ہوتی ہے اور طولاً افق میں پھیلتی ہے۔ بلکہ فجر وہ ہے جو سرخ ہوتی ہے اور عرضاً پھیلتی ہے۔

مسند احمد عن طلق بن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۲ ..... فجر دو ہیں: ایک فجر جس میں کھانا حرام ہوتا ہے اور نماز حلال (یہ فجر صادق)۔ دوسری فجر جس میں نماز حرام اور کھانا حلال ہوتا ہے۔

(یہ فجر کاذب ہے)۔مستدرك الحاكم، السنن للبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنه

اول وقت......ازالاکمال

۱۹۲۶۳ ...اللہ عزوجل کو سب سے محبوب عمل نماز کو اس کے اول وقت میں جلد ادا کرنا ہے۔مسند احمد عن ام فروة

۱۹۲۶۴ نماز کا اول وقت اس کے آخری وقت سے زیادہ افضل ہے جس طرح آخرت کی دنیا پر فضیلت ہے۔

ابو الشيخ عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۲۶۵... اعمال میں سب سے بہترین اور اللہ کے نزدیک ترین عمل نماز کو اول وقت میں پڑھنا ہے۔

مستدرك الحاكم، الرافعي عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۲۶۶ نماز کے اول وقت کی فضیلت آخری وقت پر ایسی ہے جیسی آخرت کی فضیلت دنیا پر۔ابو الشيخ عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۲۶۷ بندہ اول وقت میں نماز پڑھتا ہے تو وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے حتیٰ کہ عرش تک رسائی حاصل کر لیتی ہے۔پھر ایسی نماز روز قیامت میں اپنے پڑھنے والے کے لیے اللہ سے بخشش کا سوال کرے گی اور وہ نماز نمازی کو یوں دعا دیتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تیری بھی ایسی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔اور اگر بندہ نماز کو غیر وقت میں پڑھتا ہے تو وہ اس حال میں اوپر جاتی ہے کہ وہ تاریک ہوتی ہے۔آسمان تک جاتی ہے تو وہاں سے پرانے گیلے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔اور نمازی کو یہ بد دعا دیتی جاتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی ضائع اور برباد کرے جیسے تو نے مجھے کیا ہے۔ابن النجار عن ابن مسعود رضي الله عنه

۱۹۲۶۸ جو شخص اس ڈر سے کہ کہیں نماز نہ نکل جائے پہلے (مسجد میں) پہنچ جائے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت کو واجب فرما دیتے ہیں۔اور جو شخص نماز پر کسی اور کام کو ترجیح کر چھوڑ دے تو سال بھر تک کسی بھی عمل کے ساتھ اس کا نقصان پورا نہیں کر سکتا۔

حلية الاولياء عن ابی الدرداء رضي الله عنه

۱۹۲۶۹ ...تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کا وقت نکال کر اس کو پڑھائیں گے۔پوچھا گیا: پھر آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نماز کو نفل کر لینا۔

ابن حبان، السنن للبيهقي عن ابن مسعود رضي الله عنه

آخری وقت......الاکمال

۱۹۲۷۰ ...جس نے طلوع شمس سے قبل صبح کی (فرض) نماز کا ایک سجدہ بھی ادا کر لیا اس نے نماز کو پالیا اسی طرح جس نے عصر کی نماز میں غروب شمس سے قبل ایک سجدہ پالیا اس نے عصر کی نماز پالی۔نسائی عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۹۲۷۱ جس نے طلوع شمس سے قبل ایک رکعت (فجر کی) پالی اس نے فجر کی نماز پالی۔اور جس نے غروب شمس سے قبل عصر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔نسائی عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۹۲۷۲ جس نے غروب شمس سے قبل عصر کی نماز کی دو رکعات بھی پالیں یا طلوع شمس سے قبل فجر کی نماز کی ایک رکعت بھی پالی اس نے مکمل نماز (وقت میں) حاصل کر لی۔نسائي عن ابن عباس عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۹۲۷۳ ...جس نے طلوع شمس سے قبل ایک رکعت بھی پالی پھر طلوع شمس ہوگیا تو وہ دوسری رکعت بھی ادا کرلے۔

صحيح ابن حبان عن ابی هريرة رضي الله عنه

الاسفار

۱۹۲۷۴ فجر کو روشن کرکے پڑھو، کیونکہ یہ اجر کو بڑھانے والی شے ہے۔ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان عن رافع بن خدیج

۱۹۲۷۵.....صبح کی نماز کو (موسم گرما میں) روشن کرکے پڑھو اس حد تک کہ لوگ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ کو پہچان لیں۔

ابو داؤد الطیالسی عن رافع بن خدیج

۱۹۲۷۶ فجر کو روشن کرکے پڑھو کیونکہ یہ اجر کے لیے عظیم ہے۔سمویہ، الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۹۲۷۷ فجر کو روشن کرکے پڑھو تمہاری مغفرت کردی جائے گی۔مسند الفردوس للدیلمی

۱۹۲۷۸ صبح کی نماز روشن کرکے پڑھو۔ یہ اجر کے لیے عظیم بات ہے۔ابوبکر بن کامل فی معجمہ و ابن النجار عن بلال رضی اللہ عنہ

۱۹۲۷۹ جس قدر فجر و روشن کرکے پڑھو یہ اجر کے لیے عظیم ترین شے ہے۔(نسائی عن رجال من الانصار

الاکمال

۱۹۲۸۰ صبح کی نماز کو (گرمیوں میں) روشن کرکے پڑھو۔ یہ اجر کے لیے عظیم شے ہے۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، الشافعی، عبد بن حمید، الدارمی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الجامع لعبدالرزاق عن زید بن اسلم

۱۹۲۸۱ صبح کی نماز روشنی میں پڑھو۔ یہ اجر کے لیے زیادہ عظیم ہے۔الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۹۲۸۲ فجر کو روشن کرکے پڑھو۔ یہ (ثواب کو) روشن کرنے والی شے ہے۔التاریخ للخطیب، ابن عساکر عن رافع بن خدیج

۱۹۲۸۳.....فجر کو روشن کرکے پڑھو تمہاری مغفرت کردی جائے گی۔مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۸۴ فجر کو روشن کرکے پڑھتے رہو کیونکہ تم جب بھی (موسم گرما میں) فجر کو روشن کرکے پڑھو گے زیادہ اجر پاؤ گے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ عن زید بن اسلم مرسلاً

۱۹۲۸۵ صبح (کی نماز) کو روشن کرو یہ اجر کے لیے عظیم ہے۔الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۹۲۸۶ صبح کی نماز و روشن کرکے پڑھو کیونکہ تم جب بھی فجر و روشن کرکے پڑھو گے یہ تمہارے لیے زیادہ اجر والی چیز ہوگی۔

ابن حبان عن رافع بن خدیج

۱۹۲۸۷ صبح کو روشن کرکے پڑھو یہ اجر بڑھانے والی چیز ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، ابن مندہ عن ایوب بن سیار عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ عن ابی بکر الصدیق عن بلال

کلام:......ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور صرف ایوب بن سیار المنکدر عن جابر عن ابی بکر عن بلال۔

۱۹۲۸۹ اے بلال! صبح کی نماز روشنی میں پڑھو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ خیر کی چیز ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن المنکدر عن جابر عن ابی بکر الصدیق عن بلال

۱۹۲۹۰ جس نے فجر کو منور کیا۔ اللہ اس کی قبر، دل اور جائے نماز کو منور کرے گا۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۱ صبح کی نماز کو (۔ف) اس قدر روشن کرکے پڑھو کہ لوگ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ کو پہچان لیں۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۹۲۹۲ میری امت ہمیشہ فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ فجر کی نماز روشن کرکے پڑھتی رہے۔

البزار، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۳ .....جب تک فجر کو روشن کر کے پڑھ سکو (پڑھو) یہ زیادہ اجر والی شے ہے۔ الکبیر للطبرانی عن محمود بن لبید عن رجل من الانصار

الفضائل

۱۹۲۹۴.....جس نے فجر کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ ہے، پس وہ بندہ سے کسی ذمہ کا سوال نہ کرے گا۔ابن ماجۃ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۵.....جس نے صبح کی نماز ادا کر لی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے پھر اللہ اس سے کسی ذمہ کا سوال نہ فرمائے گا۔اور جس سے اللہ نے کسی ذمہ کا سوال کر لیا وہ اوندھے منہ جہنم میں ضرور گرے گا۔مسند احمد، مسلم، ترمذی عن جندب البجلی

۱۹۲۹۶.....جو فجر کی نماز پڑھ لے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

الکبیر للطبرانی عن والد ابی مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۷.....جس نے بردین (دو ٹھنڈے اوقات والی نمازیں یعنی فجر اور عشاء) پڑھ لیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۸.....جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ شام تک اللہ کی ذمہ داری میں ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۹.....سب نمازوں میں افضل ترین نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ہے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۰.....جو شخص صبح کی نماز کے لیے نکلا وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ نکلا۔اور جو صبح (ہی صبح) بازار کی طرف نکلا وہ ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ نکلا۔ابن ماجۃ عن سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:.....زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی اسناد میں عیسیٰ بن میمون ایک راوی ہے جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

۱۹۳۰۱..... عصرین (دو عصروں) کی حفاظت کر۔طلوع شمس سے قبل (فجر) کی نماز اور غروب شمس سے قبل (عصر) کی نماز۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن فضالۃ اللیثی

الاکمال

۱۹۳۰۲.....جو صبح کی نماز میں ثواب کی خاطر شریک ہوا گویا اس نے رات بھر عبادت کی۔اور جو شخص عشاء کی نماز میں حاضر ہوا گویا اس نے نصف رات کی عبادت کی۔شعب الایمان للبیہقی عن عثمان، مؤطا امام مالک عن عثمان موقوفاً

۱۹۳۰۳.....جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ عزوجل کی ذمہ داری میں آگیا۔اے ابن آدم اللہ تجھ سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ

۱۹۳۰۴.....جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا، سو جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ

۱۹۳۰۵.....جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو نہ توڑو۔پس جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ چہرے کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۶.....جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس دیکھنا کہیں اللہ تم سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کر لے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۷.....سب سے افضل نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن صبح کی نماز ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۸..... اللہ کے نزدیک سب سے افضل جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۹..... اگر تو کسی کام میں مشغول بھی ہو جائے تو کبھی بھی عصرین (دوعصروں) سے غافل نہ ہونا۔ فجر اور عصر سے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، عن فضالة اللیثی

۱۹۳۱۰..... جس نے طلوع شمس اور غروب شمس سے قبل (دونوں) نمازیں ادا کرلیں اور لا الہ الا اللہ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

الاوسط للطبرانی عن عمارة بن روبیة

۱۹۳۱۱..... جس نے صبح اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرلی اور ایک رکعت بھی فوت نہ ہونے دی اس کے لیے دو براءت نامے لکھ دیئے جائیں گے جہنم سے برأت اور نفاق سے برأت۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۲..... جس نے چالیس یوم تک جماعت کے ساتھ فجر اور عشاء کی نماز پڑھی اللہ پاک اس کو پروانے (وعدے) عطا فرمائیں گے۔ جہنم سے آزادی اور نفاق سے آزادی کا پروانہ۔ الخطیب وابن عساکر وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۳..... جو صبح کی نماز کے لیے نکل کھڑا ہوا وہ ایمان کے جھنڈے کو تھام کر نکلا اور جو شخص سب سے پہلے بازار کی طرف نکلا وہ ابلیس کے جھنڈے کو لے کر نکلا۔ اور پھر وہ جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دے آیا جو سب سے آخر میں بازار سے نکلے گا۔ ابن النجار عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۴..... جس نے صبح کی نماز (جماعت کے ساتھ) پڑھ لی وہ شام تک اللہ کے پڑوس میں آگیا اور جس نے عصر کی نماز (جماعت کے ساتھ) پڑھ لی وہ صبح تک اللہ کے پڑوس میں بس گیا خبردار! اللہ کے پڑوس کو نہ چھوڑنا، بے شک جس نے اللہ کے پڑوس کو چھوڑ دیا اللہ اس کو تلاش کرے گا اور آخر اس کو جا پکڑے گا پھر اس کو سینے کے بل جہنم میں گرا دے گا۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن زید بن اسلم عن جدته مرسلاً

۱۹۳۱۵..... پانچ نمازوں میں سے کوئی نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ فجر کی نماز سے بڑھ کر افضل نہیں ہے۔ جو بھی اس نماز میں شریک ہو گیا میں اس کے لیے مغفرت کے سوا کسی چیز کا امیدوار نہیں۔

الکبیر للطبرانی، الاوسط للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة عن ابی عبیدة بن الجراح

۱۹۳۱۶..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ ابونعیم عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۷..... جس نے فجر کی نماز ادا کرلی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس ایسا نہ ہو کہ اللہ تم سے اپنے کسی ذمے کا سوال کرے۔

ابن ماجة، الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۸..... جس نے صبح کی نماز ادا کرلی وہ میرے (یعنی اللہ کے) ذمہ میں ہے اور جس نے میرے ذمہ کو توڑ دیا میں اس کا دشمن ہوں اور جس کا دشمن میں ہو جاؤں میں اس پر غالب رہتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۹..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اے ابن آدم! اللہ سے ڈر! کہیں وہ تجھ سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرلے۔

صحیح ابن حبان عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۰..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ جس نے اللہ کے ذمہ کو پھاڑ دیا اللہ اسے تلاش کرے گا اور اس کو چہرے کے بل جہنم میں گرا دے گا۔ ابن ماجة و ابن عساکر عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۱..... جس نے عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھی گویا وہ رات بھر کھڑا رہا۔ صحیح ابن حبان عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۲..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ مؤمن ہے اور وہ اللہ کے پڑوس میں ہے پس اللہ کے پڑوس کو نہ چھوڑو۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۳..... وہ شخص ہرگز آگ میں نہ داخل ہوگا جس نے طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل نماز ادا کی۔

الصحیح لابن حبان عن عمارة بن رویبة

سنت فجر

۱۹۳۲۴..... فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۳۲۵..... تجھ پر فجر کی دو رکعات (سنت) لازم ہیں کیونکہ یہ بڑی فضیلت والی ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۲۶ تم پر فجر کی دو رکعات (سنت) لازم ہیں ان میں بڑی خیریں ہیں۔ابن الحارث عن انس رضی الله عنه

۱۹۳۲۷..... ان فجر کی دو رکعات (سنت) کو ہرگز نہ چھوڑو۔خواہ (جہاد کے دوران) تم کو گھوڑے روند ڈالیں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۳۲۸..... فجر کی نماز سے قبل کی دو رکعت (سنت) ہرگز نہ چھوڑو۔ان میں بڑی رغبتیں ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۲۹..... فجر کی دو رکعات (سنت) پر صرف خدا کا برگزیدہ بندہ ہی دوام کرسکتا ہے۔شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۳۳۰..... جو حاضر ہے وہ غائب کو بتا دے کہ فجر کے (فرض کے) بعد (جب سورج طلوع ہو جائے) صرف دو سجدے (یعنی دو رکعت نفل) ہیں (جب کہ فرضوں سے پہلے دو سنت ادا نہ کی جائیں۔ابو داؤد، ابن ماجة عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۳۱..... جس نے فجر کی دو رکعت (سنت) نہ پڑھی ہوں وہ ان کو طلوع شمس کے بعد پڑھ لے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه، صحیح علی شرط الشیخین ووافقه الذهبی

۱۹۳۳۲..... جب کوئی شخص فجر کی دو رکعت سنت پڑھ لے تو (فرضوں کے انتظار میں کچھ دیر کے لیے) اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه، قال الترمذی برقم ۴۲۰ حسن صحیح.

۱۹۳۳۳..... اگر میں صبح کو جلدی بیدار ہو جاتا ہوں تو ان دو رکعات (سنت فجر) کو انتہائی سکون کے ساتھ اچھی طرح ادا کرتا ہوں۔

ابو داؤد عن بلال رضی الله عنه

۱۹۳۳۴..... قریب ہے کہ کوئی شخص فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لے۔ابن ماجة عن عبد الله بن بحینة

فائدہ:...... دو رکعت سنت فجر کی انتہائی تاکید کی وجہ سے کسی کو عین فرض کے دوران نہ پڑھنی چاہئیں کہیں فرض چار محسوس ہوں۔بلکہ ان کو فرضوں کے وقت سے پہلے ہی ادا کر لینا چاہیے۔واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۳۳۵..... کوئی فرض ایسا نہیں جس سے قبل دو رکعت نہ ہوں۔شعب الایمان للبیهقی، الکبیر للطبرانی عن ابن الزبیر

فائدہ:...... ہر فرض نماز سے قبل کم از کم دو رکعت نفل ادا کرنے کا حکم ہے۔اور تمام سنتیں نوافل ہی کے حکم میں ہیں۔پھر جن نوافل پر آپ ﷺ نے دوام فرمایا اور ان کی تاکید فرمائی وہ ان کو سنت کہہ دیا جاتا ہے۔

۱۹۳۳۶..... دو بہترین سورتیں جو فجر سے قبل دو رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں: قل یاایها الکٰفرون اور قل هو الله احد ہیں۔

صحیح ابن حبان، شعب الایمان للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

الاکمال

۱۹۳۳۷..... یہ دو رکعتیں ہیں جن میں زمانے بھر کی رغبت اور کشش ہے یعنی فجر کی دو رکعات سنت۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۳۸..... جب فجر شروع ہو جائے تب صرف (فجر کی) دو رکعات (سنت ہیں)۔یہ بات حاضر شخص غائب کو پہنچا دے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه، الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۳۳۹ ...کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔

ابن خزیمہ، السنن لسعید بن منصور، عن انس رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

فائدہ:......حضور اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے اقامت کہنے لگے جبکہ ایک شخص فجر کی دو رکعت سنت پڑھ رہا تھا۔ تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ یعنی اس شخص کو چاہیے تھا کہ یہ دو رکعتیں پہلے پڑھ لیتا لیکن اب اے بلال تم ہی تھوڑی تاخیر کرلو۔

۱۹۳۴۰ اے ابن القشب! کیا صبح کے چار فرض پڑھو گے۔ ابن ابی شیبہ، عن جعفر عن ابیہ

فائدہ:... نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ (نماز کے لیے) اقامت میں شروع ہوگئے۔ جبکہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کھڑے دو رکعات سنت فجر ادا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے شانوں پر ہاتھ مارا اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔ جس کا واضح مطلب تھا کہ ان سنتوں کو قبل از فرض ادا کرلو۔

۱۹۳۴۱ اللہ عزوجل نے تمہاری فرض نماز کے ساتھ ایک زائد نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ فجر کی دو رکعات (سنت) ہے۔ السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۲ ...اگر (دوران جنگ) تمہارے پیچھے گھوڑے لگ جائیں تب بھی فجر کی دو رکعات سنت ہرگز نہ چھوڑنا۔

ابو الشیخ في الثواب والدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۳ خبردار! اس کا وقت اس سے پہلے تھا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

فائدہ:... حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ مؤذن نے نماز کے لئے اقامت کہی تو ایک دوسرا شخص فجر کی دو سنتیں ادا کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس کے شانے پر ہاتھ مارا اور مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۹۳۴۴ ... جو فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرنا بھول جائے وہ ان کو طلوع شمس کے بعد ادا کرلے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۵ فجر کی دو رکعت (سنت) کو ہرگز نہ چھوڑ ان میں بڑی رغبت کی چیزیں ہیں۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۶ فجر کی دو رکعت (سنت) مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۴۷ فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۴۸ تجھ پر فجر کی دو رکعات لازم ہیں۔ کیونکہ یہ بڑی فضیلت والی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۹ اس (فجر کی سنت) نماز کو اس نماز کی طرح نہ سمجھو جو ظہر سے پہلے ہے اور ظہر کے بعد ہے۔ بلکہ ان دونوں (فرض وسنت) کے درمیان فاصلہ کرو۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن بحینہ

۱۹۳۵۰ جو شخص طلوع شمس سے قبل صبح کی نماز پڑھے وہ اپنی نماز پوری کرلے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ظہر کی نماز سے متعلق احکام

۱۹۳۵۱ جب سایہ ڈیڑھ دو گز ہو جائے تو ظہر کی نماز پڑھ لو۔ الضعفاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۲ صلاۃ الوسطیٰ وہ (درمیانی نماز) ہے جو فجر کے بعد آتی ہے۔ عبد بن حمید فی تفسیر عن مکحول مرسلاً

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ

نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی۔

صلوٰۃ الوسطیٰ کے بارے میں دونوں طرح کی روایات ہیں بعض روایات میں اس سے ظہر کی نماز مراد ہے جیسا کہ اوپر حدیث میں گذرا لیکن اکثر روایات میں اس سے مراد عصر کی نماز ہے اور درحقیقت درمیانی نماز بھی وہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کنز ج ۲ ذیل آیت حافظو اعلی الصلواۃ الخ

۱۹۳۵۳..... ظہر سے قبل چار رکعات ہیں جن کے درمیان کوئی سلام نہیں، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

ابو داؤد، ترمذی فی الشمائل، ابن ماجۃ، ابن خزیمہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

کلام: ..... امام ابوداؤد نے کتاب الصلوٰۃ باب الاربع قبل الظہر وبعدھا رقم ۱۲۵۶ پر اس کو تخریج فرمایا اور فرمایا کہ اس میں عبیدہ راوی ضعیف ہے جس کی حدیث سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔

۱۹۳۵۴..... ظہر سے قبل کی چار رکعت عشاء کے بعد چار رکعت کے برابر ہیں اور عشاء کے بعد کی چار رکعت لیلۃ القدر (کی چار رکعت) کے برابر ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۵..... جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات پر محافظت کی اس کے لیے جہنم کی آگ حرام کردی گئی۔

ابن ماجۃ، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۶..... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں اس کے اس دن کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۷..... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں اس کو اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن رجل

۱۹۳۵۸..... زوال شمس کے بعد اور ظہر سے قبل چار رکعات (سحر کے وقت) تہجد کی چار رکعات کے برابر ہیں اور اس وقت (زوال شمس کے بعد) ہر شئی اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ ترمذی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۹..... جب آفتاب آسمان کے جگر سے زوال کر جائے اس وقت چار رکعات ادا کرنا حرمت کے مہینے میں حرمت کے دن پوری رات عبادت کرنے کے برابر ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۰..... دوپہر کی نماز رات کی (تہجد کی) نماز میں سے ہے۔ ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۳۶۱..... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات ادا کیں اللہ پاک اسے جہنم کی آگ پر حرام کردیں گے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۲..... زوال شمس کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر ظہر کی نماز مکمل ہونے تک بند نہیں کیے جاتے، پس میں چاہتا ہوں کہ اس وقت آسمان میں میری طرف سے خیر کا عمل (چار رکعت) جائیں۔ مسند احمد عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۳..... تسبیح کی گھڑیاں سورج کے آسمان کے جگر سے زائل ہونے کے وقت شروع ہوجاتی ہیں اس وقت کی نماز صلوٰۃ المخبتین (برگزیدہ لوگوں کی نماز) کہلاتی ہے اور اس وقت سب سے افضل نماز کڑی دوپہر کی نماز ہے۔ ابن عساکر عن عوف بن مالک

۱۹۳۶۴..... (زوال کے بعد) جب سورج نیچے ہوتا رہتا ہے مخلوق خدا میں سے ہر چیز اللہ کی حمد و تسبیح کرتی رہتی ہے سوائے شیاطین اور سرکش بنی آدم کے۔

ابن السنی، حلیۃ الاولیاء عن عمرو بن عبسہ

الاکمال

۱۹۳۶۵.....ظہر کی نماز زوال شمس کے بعد ہے۔عبدالرزاق عن ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ مرسلاً

۱۹۳۶۶.....کوئی بندہ ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے اور مکمل وضو کرے پھر ظہر کی اذان کے وقت نماز کے لیے نکلے اور رکوع (وسجود) مکمل کرتے ہوئے خشوع (وخضوع) کے ساتھ نماز پڑھے تو یہ نماز اس کے پہلے تمام گناہوں کے لیے اور اس دن کے آخر تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی۔شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

۱۹۳۶۷.....ظہر کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے۔

بخاری، ابن ماجۃ عن ابی سعید، مسند احمد، مستدرک الحاکم عن صفوان بن مخرمۃ، نسائی عن ابی موسیٰ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن ماجۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ

۱۹۳۶۸.....جب گرمی شدت اختیار کر جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرو۔بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے۔احمد، بخاری، مسلم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

ابردوا بالظہر۔ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن جاریۃ

۱۹۳۶۹.....جب گرمی سخت ہو جائے تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔

ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۳۷۰.....گرم دن میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔بے شک حرارت کی شدت جہنم کے عمل تنفس سے ہے۔

الکبیر للطبرانی، تمام، ابن عساکر عن عمرو بن عبسۃ

۱۹۳۷۱.....گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ابن خزیمۃ، الکامل لابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۷۲.....ظہر کو ٹھنڈا کرو۔جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپٹ سے ہے۔

نسائی، السراج فی مسندہ، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۳.....نماز کو ٹھنڈا کرو۔بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، الکامل لابن عدی، حلیۃ الاولیاء، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن المغیرۃ بن شعبۃ

۱۹۳۷۴.....نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ دن کی گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۵.....نماز کو ٹھنڈا کرو۔بے شک دوپہر کی گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے۔السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۶.....شدت حرارت جہنم کی لپٹ سے ہے۔جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کے لیے ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔

مسند احمد عن رجل، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید، مسند احمد عن الحسن مرسلاً

ظہر کی سنن......الاکمال

۱۹۳۷۷ ...جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں یہ اس کے لیے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گی۔

مصنف ابن ابی شیبة، الکبیر للطبرانی عن عمرو الانصاری عن ابیه

۱۹۳۷۸ ...جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں تو اس کے لیے اولاد اسماعیل میں سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا یا فرمایا: چار غلام آزاد کرنے کے برابر۔الاوسط للطبرانی عن صفوان

۱۹۳۷۹ جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھیں گویا اس نے یہ رکعات اسی دن تہجد کے وقت پڑھیں اور عشاء کے بعد چار رکعت (تہجد) پڑھنا لیلۃ القدر میں چار رکعت پڑھنے کے برابر ہے۔**الاوسط للطبرانی عن البراء رضی اللہ عنه**

۱۹۳۸۰ ...جس نے ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعات پڑھیں اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔**ابن جریر عن ام حبیبة رضی اللہ عنه**

۱۹۳۸۱ رات کی نماز کے بعد ظہر کی نماز سے قبل چار رکعات سے افضل کوئی نفل نماز نہیں۔**الحاکم فی التاریخ عن ابی ایوب رضی اللہ عنه**

۱۹۳۸۲ ...کوئی بندہ ایسا نہیں جو ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے پھر کبھی جہنم کی آگ اس کے چہرے کو جھلسادے ان شاء اللہ۔

ابن عساکر عن ام حبیبة رضی اللہ عنه

عصر کی نماز سے متعلق احکام

۱۹۳۸۳ صلاۃ الوسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

مسند احمد۔ ترمذی عن سمرة رضی اللہ عنه، ابن ابی شیبة، ترمذی، صحیح ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنه، ابن ابی شیبة عن الحسن مرسلاً، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه، البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنه، الطیالسی عن علی رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۴ ...اللہ ان (مشرکوں) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر لے، انہوں نے ہم کو صلوٰۃ الوسطیٰ (عصر کی نماز) سے روک دیا حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہوگیا۔

(مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجة، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن علی رضی اللہ عنه، مسلم، ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۵ ...بادل کے دن (عصر کی) نماز کو جلدی پڑھ لو۔ بے شک جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔

مسند احمد، ابن ماجة، ابن حبان عن بریدة رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۶ ...جس سے عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس سے اس کے گھر والے اور اس کا سارا مال و دولت چھن گیا اور وہ اکیلا کھڑا رہ گیا۔

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجة، نسائی، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۷ ...نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ نماز فوت ہوجائے (اس کا وبال ایسا ہے) گویا وہ اپنے اہل وعیال اور مال و دولت سے اکیلا رہ گیا۔ وہ نماز ہے عصر کی نماز۔**نسائی عن نوفل بن معاویة وابن عمر رضی اللہ عنه**

۱۹۳۸۸ یہ نماز یعنی عصر کی نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تھی مگر انہوں نے اس کو ضائع کردیا۔ پس آج جس نے اس نماز کی حفاظت کرلی اس کو اس کا دہرا اجر ہوگا۔ اور پھر اس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ شاید (ستارہ) طلوع ہو۔ (اور سورج غروب ہو)۔

مسلم، نسائی عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۸۹ ...جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا (سارا) عمل بے کار ہوگیا۔**مسند احمد، بخاری، نسائی عن بریدة رضی اللہ عنه**

۱۹۳۹۰ اللہ اس بندے پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھ لے۔**ابوداؤد، ابن حبان ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنه**

۱۹۳۹۱......اے ابی امیہ کی بیٹی! تو نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکعات کا سوال کیا تھا؟ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے چند لوگ اسلام قبول کرنے آئے تھے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا تھا پس یہی وہ دو رکعتیں ہیں۔

بخاری، ابو داؤد عن ام سلمة رضی الله عنها

۱۹۳۹۲　جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۳۹۳　جس شخص سے عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا وہ اپنے اہل وعیال اور مال ودولت سے اکیلا رہ گیا۔

مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبه عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۹۴　نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ فوت ہوگئی گویا اس سے اس کے اہل وعیال اور سارا مال ودولت چھن گیا اور وہ اکیلا رہ گیا اور وہ عصر کی نماز ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه، عن نوفل بن معاویه وابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۹۵　یہ نماز یعنی عصر کی نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو ضائع کر دیا پس آج جس نے اس نماز کی حفاظت کی اس کو اس نماز کا دہرا اجر ملے گا۔ پھر اس کے بعد طلوع شاہد (یعنی ستارہ طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے) تک کوئی نماز نہیں ہے۔

مسلم، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن ابی بصرة الغفاری، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۹۳۹۶　یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض کی گئی تھی۔ لیکن وہ اس میں عاجز ہوگئے اور اس کو ترک کر دیا۔ پس جو شخص اس نماز کو آج پڑھے گا اس کو دہرا اجر ملے گا۔ اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ شاہد طلوع ہو۔ شاہد سے مراد ستارہ ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۹۷　یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور ان پر یہ نماز گراں ہوگئی۔ لہٰذا ان کے علاوہ دوسرے لوگوں پر نماز چھبیس درجہ فضیلت دے دی گئی۔ وہ نماز عصر کی نماز ہے۔ عبدالرزاق عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۹۸......جس نے عصر کی نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا گویا اس کے اہل وعیال اور اس کا مال ودولت چھن گیا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۹۹　جس نے عصر کی نماز ترک کر دی حتیٰ کہ اس کا وقت نکل گیا اس کا (سارا) عمل ضائع ہوگیا۔

مسند احمد، ابن ابی شیبه عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۹۴۰۰　جس نے بغیر عذر کے عصر کی نماز چھوڑ دی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا گویا وہ اپنے اہل ومال سے بچھڑ گیا۔

ابن ابی شیبه عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۴۰۱　جس سے عصر کی نماز فوت ہوگئی اس سے اس کے گھر والے اور اس کا سارا مال ودولت چھین لیا گیا۔

الشافعی عن نوفل بن معاویة، ابن جریر فی تهذیبه من طریق سالم عن ابن عمر عن عمر رضی الله عنه

۱۹۴۰۲......جس سے عصر کی نماز فوت ہوگئی اس کا عمل ضائع ہوگیا۔ ابن ابی شیبه عن بریدة رضی الله عنه

۱۹۴۰۳......کوئی اپنے اہل وعیال اور مال ودولت سب کو چھوڑ دے یہ اس سے بہتر ہے کہ عصر کی نماز کو وقت سے فوت کر دے۔

عبدالرزاق عن نوفل بن معاویه عن ابیه

۱۹۴۰۴......جس نے عصر کی نماز پڑھ لی پھر خیر کی باتیں کرنے کے لیے بیٹھا رہا حتیٰ کہ شام ہوگئی وہ اس شخص سے افضل ہے جس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے آٹھ غلام آزاد کر دیئے۔ مسند احمد، شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

19405..... جس نے دونوں نمازوں کے درمیان (وقت) کو (ذکر و تلاوت کے ساتھ) زندہ کیا اس کی مغفرت کر دی جائے گی، فرشتہ اس کے لیے شفاعت کرے گا اور دوسرے فرشتے اس کی دعا پر آمین کہیں گے۔

الحاکم فی التاریخ. ابوالشیخ وابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

عصر کی سنت..... الاکمال

19406..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کی کامل مغفرت فرمادے گا۔ ابونعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

19407..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کے بدن کو آگ پر حرام کر دیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

19408..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کے گوشت کو آگ پر حرام کر دے گا۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

19409..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات نماز پڑھ لیں اس کو آگ نہ چھوئے گی۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:..... اس روایت کی سند میں حجاج بن نصر ایک راوی ہے جس کو اکثر نے ضعیف قرار دیا ہے۔

19410..... اللہ رحم کرے عصر سے قبل چار رکعات پڑھنے والے پر۔

ابو داؤد الطیالسی، ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، صحیح ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

19411..... میری امت جب تک عصر سے قبل چار رکعات نماز پڑھتی رہے گی وہ زمین پر مغفرت کی حالت میں چلتی رہے گی۔

الاوسط عن علی رضی اللہ عنہ

19412..... میری امت عصر سے قبل چار رکعات پڑھتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ پاک ان کی حتمی مغفرت فرمادے گا۔ ابوالشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

مغرب کی نماز سے متعلق احکام وفضائل

19413..... غروب شمس ہوتے ہی نماز پڑھ لو ستاروں کے طلوع سے قبل۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

19414..... ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل مغرب کی نماز جلد ادا کر لو۔ مسند احمد، السنن للدارقطنی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

19415..... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کو ستاروں کے جھلملانے تک مؤخر نہ کرے۔

مسند احمد، ابو داؤد مستدرک الحاکم عن ابی ایوب وعقبۃ بن عامر ابن ماجۃ عن العباس رضی اللہ عنہ

19416..... بادل والے دن دن کی نماز (یعنی صلوٰۃ العصر) جلدی پڑھو۔ اور مغرب کو مؤخر کر دو۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن عبدالعزیز بن رفیع مرسلاً

19417..... مغرب کی نماز دن کی وتر نماز ہے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

19418..... مغرب سے قبل دو رکعات (نفل) ادا کرو۔ مغرب سے قبل دو رکعت جو چاہے پڑھ لے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبد اللہ المزنی

19419..... مغرب کے بعد دو رکعات جلد ادا کرو تاکہ (جانے والے) عمل کے ساتھ اوپر چلی جائیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

19420..... مغرب کے بعد دو رکعات جلدی پڑھ لو۔ کیونکہ وہ فرض کے ساتھ اوپر چلی جاتی ہیں۔ ابن نصر عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

19421..... جس نے مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل دو رکعتیں پڑھ لیں وہ دو رکعات علیین میں لکھی جائیں گی۔

الجامع لعبدالرزاق عن مکحول مرسلاً

فائدہ:...... علیین وہ مقام ہے جہاں برگزیدہ لوگوں کے نامۂ اعمال رکھے جاتے ہیں۔

۱۹۴۲۲...... یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔ (یعنی مغرب کے فرض کے بعد دو سنت)۔ ابن ماجة عن رافع بن خدیج

کلام:...... زوائد ابن ماجہ میں اس روایت کی اسناد ضعیف قرار دی گئی ہے۔

۱۹۴۲۳...... یہ نماز تم پر گھروں میں لازم ہے۔ یعنی مغرب کی سنت۔ ترمذی، نسائی عن کعب بن عجرہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ ترمذی وقال حدیث غریب کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ذکر فی الصلوٰۃ بعد المغرب انہ فی البیت افضل، رقم ۶۰۴

۱۹۴۲۴...... یہ گھروں کی نماز ہے یعنی مغرب کے بعد کی نفل نماز (جس میں دو سنت شامل ہیں اگر اس کے بعد دو نفل مزید بھی ادا کر لیے جائیں تو بہتر ہے)۔ ابو داؤد عن کعب بن عجرة

کلام:...... اس روایت کی سند میں اسحاق بن کعب تابعی ہے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں: اسحاق بن کعب تابعی مستور الحال ہے، سنت مغرب کی حدیث میں متفرد ہے اور یہ انتہائی ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس باب میں صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعتیں گھر میں ادا کرتے تھے۔

عون المعبود: ۱۸۴/۴

۱۹۴۲۵...... مغرب وعشاء کے درمیان تم پر ایک نماز (مغرب کی دو سنت) لازم ہے۔ یہ سارے دن کے لغو کاموں کا کفارہ ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۴۲۶...... جس نے مغرب وعشاء کے (فرضوں کے) درمیان دس رکعات پڑھ لیں اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کیا جائے گا۔

ابن نصر عن عبدالکریم بن الحارث مرسلاً

۱۹۴۲۷...... جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھی اور ان کے درمیان کسی سے کوئی بری بات نہ کی تو یہ نماز بارہ سالوں کی عبادت کے برابر ہوگی۔

ترمذی، ابن ماجة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور نہایت ضعیف ہے جو اس سند کا راوی ہے۔

۱۹۴۲۸...... جس شخص نے مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات نماز پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرمائے گا۔

ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:...... یعقوب بن الولید راوی کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بڑے جھوٹوں میں سے ہے۔ من الکذاب بین الکبار اور یہ حدیث گھڑتا ہے (اور یہ اس حدیث کا راوی ہے) زوائد ابن ماجہ۔ ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی الصلوٰۃ بین المغرب والعشاء۔

۱۹۴۲۹...... جس نے مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھی اس نے اوابین کی نماز پڑھی۔ ابن نصر عن محمد بن المنکدر مرسلاً

۱۹۴۳۰...... جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھیں اور اس سے پہلے کسی سے بات چیت نہ کی تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۳۱...... اللہ کے نزدیک افضل نماز مغرب کی ہے۔ اور جس نے مغرب کے بعد دو رکعات ادا کیں اللہ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کردے گا جس میں وہ صبح وشام رہے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۴۳۲..... طلوع نجم سے قبل مغرب کی نماز ادا کرلو۔ مسند احمد، السنن للدارقطني عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۹۴۳۳..... جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے تم مغرب کی نماز ادا کرلو ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل قبل۔

مصنف ابن ابی شیبة عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۹۴۳۴..... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک مغرب کی نماز ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل ادا کرتی رہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور عن السائب بن یزید

۱۹۴۳۵..... میری امت کا ایک گروہ فطرت پر قائم رہے گا جب تک وہ ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل مغرب کی نماز ادا کرتا رہے۔

ابن جریر عن قتادة مرسلاً

۱۹۴۳۶..... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ ستاروں کے طلوع ہونے تک مغرب کی نماز مؤخر نہ کرے۔

تمام، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۴۳۷..... میری امت اپنے دین کے بقیہ خیر میں رہے گی جب تک وہ مغرب پڑھنے کے لیے ستاروں کے نکلنے کے منتظر نہ رہیں یہود کی طرح۔ اور جب تک فجر کو ستاروں کے چھپ جانے تک مؤخر نہ کریں نصرانیوں کی طرح۔ اور جب تک جنازوں کو ان کے اہل وعیال کے بھروسہ پر نہ چھوڑ دیں۔ السنن لسعید بن منصور عن حارث بن وهب عن ابی عبدالرحمن صنابجی، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن الحارث بن وهب الصنابح بن الاعسر

۱۹۴۳۸..... میری امت اسلام پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہ کریں یہود کی طرح۔ اور جب تک فجر کو جلدی نہ کریں نصاریٰ کی طرح اور جب تک جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کردیں۔ (بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی جنازوں کی تکفین تدفین میں ان کے گھر والوں کی مدد کرنا ضروری ہے)۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن حارثة بن وهب

۱۹۴۳۹..... میری امت اپنے دین کی کشادگی پر رہے گی جب تک مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہ کریں، نیز فجر کو ستاروں کے ڈوب جانے تک مؤخر نہ کریں اور جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کریں۔ الخطیب عن محمد بن الضوء بن الصلصال بن الدلهمس عن ابیه عن جده

کلام:...... علامہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند کے سوا بھی محفوظ کی گئی ہے اور محمد بن ضوء اس مقام کا راوی نہیں ہے کہ اس سے علم کی بات حاصل کی جائے۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہونے کے ساتھ ساتھ شرب خمر جیسی دیگر فواحش کا بھی مرتکب تھا۔

۱۹۴۴۰..... میری امت خیر پر باقی رہے گی جب تک تین چیزوں کی مرتکب نہ ہو: یہود کی طرح مغرب کی نماز کو تاریکی کے انتظار میں مؤخر نہ کریں۔ فجر کو مؤخر کریں مگر ستاروں کے ڈوب جانے تک نصاریٰ کی طرح۔ اور جب تک جنازوں کو صرف ان کے اہل وعیال کے سپرد نہ کردیں۔ البغوی عن الحارث بن وهب عن عبدالرحمن الصنابحی

۱۹۴۴۱..... مغرب کی نماز دن کی وتر نماز ہے لہٰذا رات کی وتر بھی تم پڑھ لیا کرو۔ ابن ابی شیبة عن ابن سیرین مرسلاً

۱۹۴۴۲..... جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لیے گناہوں سے پاک حج اور مقبول عمرہ لکھا جائے گا نیز لیلۃ القدر میں قیام کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ الدیلمی عن انس رضی الله عنه

مغرب کی سنت......الاکمال

۱۹۴۴۳..... جس نے مغرب کی نماز کے بعد بغیر کسی سے بات کیے دو رکعت نماز ادا کی اس کی نماز علیین میں لکھی جائے گی۔

ابن ابی شیبة، السنن لسعید بن منصور، ابن نصر عن مکحول مرسلاً

۱۹۴۴۴......تم پر یہ نماز گھروں میں پڑھنا ضروری ہے۔

ترمذی غریب، نسائی، الکبیر للطبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرة عن ابیه عن جده

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ نے یہ نماز مغرب پڑھائی تو لوگ اٹھ کر نفل (سنت مغرب) ادا کرنے لگے۔تب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۴۴۵......جس نے مغرب کے بعد کسی سے بات چیت کرنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھی اور پہلی رکعت میں الحمد اور قل یاایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں الحمد اور قل ھو اللہ احد پڑھی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ابن النجار عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۴۴۶......مغرب کے بعد دو رکعتوں کا اپنے کو پابند کرنا ملائکہ کو ثواب لکھنے کے لیے مشقت میں ڈال دیتا ہے۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۱۹۴۴۷......جس نے مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف اور قل ھو اللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں دو ایسے محل تعمیر فرمادے گا جن میں کوئی جوڑ ہوگا اور نہ توڑ۔اور جس نے عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف اور قل ھو اللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کردے گا۔

ابو محمد سمر قندی فی فضائل قل ھو اللہ احد عن جریر

کلام:......اس روایت میں ایک راوی احمد بن عبید ہے صدوق له مناکیر۔صدوق ہے اور اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۱۹۴۴۸......جس نے مغرب کے بعد بارہ رکعات ادا کیں۔ہر رکعت میں قل ھو اللہ احد چالیس مرتبہ پڑھی،اس سے ملائکہ قیامت کے روز مصافحہ کریں گے اور جس سے ملائکہ قیامت کے روز مصافحہ کریں گے وہ پل صراط پر،حساب کتاب کے وقت اور نامۂ اعمال تلتے وقت امن وسلامتی کے ساتھ رہے گا۔سمر قندی عن ابان عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۴۴۹......تم پر مغرب وعشاء کے درمیان (دو رکعت سنت مغرب کی) نماز لازم ہے جو دن کے شروع اور آخر کے لغو کاموں کا کفارہ ہے۔

الدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنه

۱۹۴۵۰......جس نے مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھی اس کے لیے جنت میں دو محل تعمیر کیے جائیں گے دونوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہوگی اور دونوں جنتوں میں ایسے درخت ہوں گے کہ خواہ اہل مشرق ومغرب ان جنتوں کو نہ دیکھ پائیں مگر ان کے درختوں کے پھل ان جنتوں کو آپس میں ملادیں گے۔یہ نماز صلوٰۃ الاوابین ہے۔یہ غافلین کے لیے غفلت سے نکلنے کا ذریعہ ہے اور مغرب وعشاء کے درمیان ایک مقبول دعا ہے جو ہرگز رد نہیں کی جاتی۔ابن مردویه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۴۵۱......جس نے مغرب کے بعد چار رکعات پڑھیں گویا اس نے خدا کی راہ میں جہاد کے بعد پھر جہاد کیا۔ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۴۵۲......جس نے مغرب کی نماز ادا کی،اس کے بعد بغیر بات چیت کیے دو رکعت ...کیں اللہ پاک اس کو حظیرۃ القدس میں جگہ دے گا۔(جو جنت کا اعلیٰ درجہ ہے) جس نے چار رکعات ادا کیں گویا اس نے حج ادا کیا اور جس نے چھ رکعات ادا کرلیں اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ابن شاهین عن ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۹۴۵۳......جس نے مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات ادا کیں اور ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور قل ھو اللہ احد تلاوت کی،اللہ پاک اس کی جان،اس کے اہل وعیال،اس کے مال ودولت اور اس کی دنیا وآخرت کی حفاظت فرمائیں گے۔

نظام الملک فی السداسیات عن ابی هدبة عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۴۵۴......جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرلیں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

الاوسط والکبیر للطبرانی، ابن منده عن عمار بن یاسر

۱۹۴۵۵..... جس نے مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل چار رکعات ادا کیں یہ رکعات اس کے نام سے علیین میں پہنچ جائیں گی اور وہ اس شخص کے برابر ہوگا جس نے مسجد اقصیٰ میں لیلۃ القدر کا قیام کیا۔ اور یہ چار رکعات نصف رات کے قیام سے بہتر ہیں۔
الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

عشاء کا وقت اور عشاء کی نماز سے متعلق احکام وفضائل

۱۹۴۵۶..... عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے جب رات (کی تاریکی) ہر وادی کا پیٹ بھر دے۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۴۵۷..... شفق احمر (وقفہ ہے) اگر وہ غائب ہوجائے تو (عشاء کی) نماز واجب ہوجاتی ہے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۸..... اگر ضعیف کے ضعف اور مریض کے مرض کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز (مزید) مؤخر کرتا۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۹..... تم اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ دوسرے لوگ تو نماز پڑھ کر بستروں پر چلے گئے ہیں۔ لیکن تم مسلسل نماز ہی میں ہو جب تک نماز کی انتظار میں بیٹھے رہو۔ اگر ضعیف کے ضعف اور، مریض کے مرض اور حاجت مند کی حاجت کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نماز رات کے ایک آدھے حصے تک مؤخر کردیتا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۰..... اس نماز کو منہ اندھیرے پڑھو۔ بے شک تم کو اس نماز کی بدولت تمام امتوں پر فضیلت ملی ہے کیونکہ تم سے پہلی امتوں نے اس نماز کو نہیں پڑھا تھا۔ ابوداؤد عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۱..... لوگ تو نماز پڑھ کر نیند کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ تم مستقل نماز میں مصروف ہو جب تک کہ نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو۔ اگر کمزور کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ یہ نماز رات کے ایک آدھے حصے تک مؤخر کردی جائے۔
نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۲..... لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم جب تک نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو مستقل نماز میں ہو۔ نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۳..... تم ایک ایسی نماز کا انتظار کرتے ہو تمہارے سوا کسی اور دین کا حامل شخص انتظار نہیں کرتا۔ اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں یہ نماز (آئندہ) اسی وقت ان کو پڑھایا کرتا۔ نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۴..... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو حکم کرتا کہ عشاء کو ایک تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں۔
مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۵..... اگر مجھے مؤمنین پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ان کو عشاء کی نماز مؤخر کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔
ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۶..... اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو ان کو اس طرح یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا یعنی عشاء کو نصف رات کے وقت۔
مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مسلم عن عمرو عائشۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۷..... خوشخبری سنو! یہ تم پر خاص اللہ کی نعمت ہے کہ تمہارے سوا کوئی اور اس وقت نماز نہیں پڑھتا۔ بخاری عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۸..... اعراب (دیہاتی) تم پر اس عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ آجائیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام عشاء ہی ہے اور وہ اعرابی (دیہاتی) لوگ اس کو (عتمہ کہتے ہیں اور) یعتمون بحلاب الابل سے یہ نام نکالتے ہیں۔ (یعنی اندھیرے منہ اونٹ کا دودھ دوہنا۔ اس وجہ سے وہ عشاء کو عتمہ یعنی اندھیرے منہ والی نماز کہتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۹..... اعراب (دیہاتی لوگ) تمہارے عشاء کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں، یہ عشاء ہے۔ (دیہاتی) لوگ اس کو عتمہ کہتے ہیں۔

اعتامهم بالابل کی وجہ سے۔ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۴۷۰.....اگر لوگوں کو عشاء اور فجر کی نماز کے فائدے کا علم ہو جائے تو وہ ان نمازوں میں ضرور آئیں خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔

ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۴۷۱.....جس نے جماعت والی مسجد میں چالیس رات تک عشاء کی نماز پہلی رکعت فوت کیے بغیر ادا کی اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیں گے۔ابن ماجة عن عمر رضی الله عنه

کلام:.......ابن ماجہ کتاب المساجد باب صلوٰۃ العشاء رقم ۷۹۸۔زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت میں ارسال اور ضعف ہے۔

۱۹۴۷۲.....جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لیے یہ نصف رات قیام کے برابر ہے۔اور جس نے عشاء و فجر دونوں جماعت کے ساتھ ادا کیں گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔ترمذی، ابو داؤد عن عثمان رضی الله عنه

۱۹۴۷۳.....جس نے عشاء کی نماز جماعت میں پڑھی گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت میں ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔مسند احمد، مسلم عن عثمان رضی الله عنه

۱۹۴۷۴.....جس نے عشاء کی باجماعت پڑھی اس نے لیلۃ القدر کا ایک حصہ پالیا۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۴۷۵.....عشاء کا اول وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور عشاء کا آخری وقت رات کا نصف ہے۔

ابن جرير عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۴۷۶.....اے ام انس! جب رات ہر وادی کا پیٹ بھر دے تو اس کو جلدی پڑھ لے کیونکہ (یہی عشاء کی) نماز کا وقت شروع ہو گیا ہے، پس نماز پڑھ اور تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔شعب الایمان للبیهقی عن ام انس رضی الله عنه

فائدہ:.......ام انس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے عشاء کی نماز سے پہلے نیند غالب آجاتی ہے؟ تب آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۴۷۷.....اس نماز کو منہ اندھیرے پڑھو۔بے شک تم اس نماز کی بدولت تمام امتوں پر فضیلت پانے والے ہو کیونکہ تم سے پہلے کسی امت نے اس نماز کو نہیں پڑھا۔مسند احمد، ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی، ابو داؤد عن معاذ رضی الله عنه

۱۹۴۷۸.....تم جب تک اس نماز کے انتظار میں ہو مسلسل نماز ہی میں مصروف ہو۔یہ ایسی نماز ہے جو تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی، یعنی عشاء کی نماز۔الکبیر للطبرانی عن المنکدر

۱۹۴۷۹.....آگاہ رہو! لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں۔جبکہ تم مسلسل نماز میں ہو جب تک نماز کا انتظار کر رہے ہو۔بخاری عن انس رضی الله عنه

۱۹۴۸۰.....نماز کا انتظار کر رہے ہو، یہ ایسی نماز ہے جو تم سے پہلے کسی امت میں نہیں تھی اور یہ عشاء کی نماز ہے۔دیکھو! یہ ستارے آسمان کے لیے امن کی علامت ہیں۔جب ستارے مٹ جائیں گے تو اہل آسمان پر وہ عذاب آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔میں اپنے اصحاب کے لیے امان ہوں۔جب میں مر جاؤں گا تو میرے اصحاب پر ان سے کیا گیا وعدہ آجائے گا۔اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں، جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر ان سے کیا گیا وعدہ صادق آجائے گا۔ابن المبارك عن علی بن طلحه مرسلاً

۱۹۴۸۱.....تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔آئندہ بھی تم یہ نماز پڑھتے رہو گے۔ستارے آسمان کے لیے امان ہیں۔جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر وہ عذاب آجائے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے، میں اپنے اصحاب کے لیے امان ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ وعدہ آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو

میری امت پر بھی وہ وعدہ صادق آجائے گا جوان سے کیا گیا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۲..... لوگ سو گئے اور نیند کی آغوش میں چلے گئے اور تم نماز کے انتظار میں بیٹھے ہو۔ بہرحال جب تک تم نماز کے انتظار میں ہو اور اگر مجھے کمزور کی کمزوری اور بوڑھے کے بڑھاپے کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نماز رات کے ایک (آدھے) حصے تک مؤخر کر دیتا۔

عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

مسواک کی تاکید

۱۹۴۸۳ ..... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور عشاء کو ایک تہائی رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ جب تہائی رات بسر ہو جاتی ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور طلوع فجر تک وہیں ہوتے ہیں۔ اس وقت ایک کہنے والا کہتا ہے:

کیا کوئی سائل ہے، جس کو عطا کیا جائے؟

کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟

کیا کوئی بیمار ہے جو شفاء مانگے اور اس کو شفا دی جائے؟

کیا کوئی گناہ گار ہے جو بخشش مانگے اور اس کی بخشش کی جائے؟

مسند احمد، ابن جریر، الخطیب عن علی رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۴..... اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیتا جب رات کا نصف حصہ ہو جاتا ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر جلوہ فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا میں اس کی بخشش کردوں، کیا ہے کوئی توبہ مانگنے والا میں اس کی توبہ قبول کرلوں؟ کیا ہے کوئی دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ حتیٰ کہ اسی طرح فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۵..... اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا اور عشاء کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیتا۔ بے شک (اس وقت) ہمارا پروردگار! آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے استغفار کرے میں اس کی مغفرت کروں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں۔

عبدالرزاق، مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۶..... اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف کا خوف نہ ہوتا تو اس عشاء کی نماز کو اس وقت تک مؤخر کر دیتا۔ عبدالرزاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۷..... تمہارے سوا کوئی شخص اس عشاء کی نماز کا انتظار نہیں کرتا۔ اور جب تم اس کا انتظار کرتے ہو نماز ہی میں رہتے ہو، اور اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو اس نماز کو نصف رات یا نصف رات کے قریب تک مؤخر کر دیتا۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۸..... جو شخص جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک ہوا گویا اس نے رات بھر عبادت کی۔ شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۹..... عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا رات بھر قیام سے افضل ہے۔ عبدالرزاق عن مجاہد مرسلاً

۱۹۴۹۰..... عشاء اور صبح کی نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کو اگر علم ہو جائے کہ ان نمازوں میں کیا خیر و برکت ہے تو وہ ضرور ان میں حاضر ہوں خواہ گھسٹ گھسٹ کر ان کو آنا پڑے۔ مسند احمد، سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۹۱..... اگر دو نمازوں سے رہ جانے والوں کو ان کی اہمیت کا علم ہو جائے تو خواہ ان کو سہاروں کے بل آنا پڑے ضرور آئیں گے۔ وہ عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن مکتوم

۱۹۴۹۲..... اگر لوگوں کو بدھ کی رات عشاء کی نماز میں شرکت کی اہمیت معلوم ہو جائے تو خواہ ان کو گھسٹ کر آنا پڑے ضرور آئیں۔

الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۴۹۳..... منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا منافع ہیں تو خواہ ان کو دو دو آدمیوں کے سہارے سے آنا پڑتا وہ ضرور آجاتے۔ جان لو کہ پہلی صف ملائکہ کی صف ہے۔ اگر تم کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس میں جگہ حاصل کرو جان لو! آدمی کی نماز ایک دوسرے کے ساتھ جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے بہتر ہے۔ اور تین آدمیوں کی جماعت دو آدمیوں کی جماعت سے بہتر ہے اور جماعت جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر زیادہ اللہ کو محبوب ہوگی۔

عبدالرزاق، شعب الایمان للبیهقی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنه

۱۹۴۹۴..... منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اگر ان کو ان کی فضیلت کا علم ہو جاتا تو ان میں گھسٹ گھسٹ کر بھی شریک ہوتے۔

الخطیب، ابن عساکر عن معاویة بن اسحاق بن طلحة بن عبید اللہ عن ابیه عن جده، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۹۴۹۵..... اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء و فجر میں کیا فضیلت رکھی ہے تو گھسٹ گھسٹ کر بھی ان نمازوں میں شریک ہوں گے۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عائشه رضی اللہ عنها

منافق پر عشاء کی نماز بھاری ہوتی ہے

۱۹۴۹۶..... کوئی منافق شخص عشاء کی نماز پر (جماعت کے ساتھ) چالیس راتوں تک پابندی نہیں کر سکتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۴۹۷..... ان دونوں نمازوں میں منافق حاضر نہیں ہوتے: یعنی عشاء اور فجر۔

مسند احمد، الحاکم فی الکنی عن عبد اللہ بن انس عن عمومة له من الصحابة

۱۹۴۹۸..... کیا ہو گیا لوگوں کو کہ دین سے نکلتے جاتے ہیں عشاء کی نماز کو سر شام ہی پڑھ لیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عثمان الثقفی

۱۹۴۹۹..... جو عشاء کی نماز سے سو گیا حتی کہ اس کا وقت نکل گیا تو (اس کی آنکھوں پر پھٹکار اور) وہ پھر سو نہ سکیں۔

ابن عساکر عن عمرو بن دینار مرسلاً

۱۹۵۰۰..... جو اس نماز یعنی عشاء سے سو گیا (اللہ کرے) اس کی آنکھ پھر سو نہ سکے۔ مصنف ابن ابی شیبة عن مجاهد مرسلاً

۱۹۵۰۱..... جو عشاء سے پہلے سو گیا اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔ البزار عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۵۰۲..... یہ عشاء کی نماز ہے اعراب (دیہاتی لوگ) تم پر اس کے نام میں غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ یعتمون عن الابل (کے حوالہ) سے اس کا نام (عتمہ) رکھتے ہیں۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۵۰۳..... یاد رکھو! کہیں اعرابی لوگ تم پر تمہاری اس نماز کے نام میں غالب نہ آجائیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ یعتمون بالابل سے اس کا نام (عتمہ) رکھتے ہیں۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۵۰۴..... اعرابی تمہارے اوپر عشاء کے نام میں غالب نہ آجائیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام عشاء ہی ہے جبکہ اعراب نے اس کا نام عتمہ رکھ دیا ہے۔ کیونکہ وہ اس وقت اونٹنیوں کا دودھ دوہتے ہیں۔ (اور اس کے اعتمت الناقة کا لفظ بولتے ہیں اس سے عشاء کے لیے لفظ نکال دیا عتمہ)۔ حلیة الاولیاء عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۵..... اے عبدالرحمن! تم پر کوئی عشاء کے نام میں غالب نہ آنا چاہیے۔ التاریخ للبخاری عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۶..... اے عبدالرحمن تم پر کوئی تمہاری نماز کے نام میں غالب نہ آئے: اللہ نے اس کا نام عشاء رکھا ہے اور بدوؤں نے اس کا نام عتمہ رکھا ہے، من اعتام ابلھم سے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۷..... اعراب تم پر تمہاری مغرب کے نام میں غالب نہ آجائیں وہ اس کو عشاء کہتے ہیں۔مسند احمد، بخاری عن عبد اللہ المزنی

۱۹۵۰۸..... عشاء کو عتمہ ہرگز نہ کہو کیونکہ اعراب اس کو عتمہ کے نام سے پکارتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۵۰۹..... جس نے عشاء کے بعد چار رکعات نماز پڑھی اور پہلی دو رکعتوں میں قل یاایها الکفرون اور قل هو الله احد پڑھیں اور آخری دو رکعتوں میں تبارك الذی بیده الملك (مکمل سورت) اور الم تنزیل (مکمل سورت) پڑھیں تو یہ چار رکعات لیلۃ القدر کی چار رکعات لکھی جائیں گی۔ابن نصر، ابوالشیخ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:..... اس روایت میں ابوفروہ یزید بن سنان الرھاوی ہے جس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔مجمع الزوائد ۲۳۱/۲۔

۱۹۵۱۰ جس نے جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور پھر مسجد سے نکلنے سے قبل چار رکعات بھی پڑھ لیں تو اس کا یہ عمل لیلۃ القدر کے برابر ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:..... علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ قدرے ضعیف حدیث ہے۔مجمع الزوائد ۲۳۱/۲۔

۱۹۵۱۱ جس نے عشاء کے بعد چار رکعات پڑھیں پھر وتر پڑھ کر سوگیا تو وہ صبح تک نماز میں رہے گا۔الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

وتر کا وقت اور دیگر احکام وفضائل

۱۹۵۱۲..... فجر سے پہلے وتر پڑھ لو۔نسائی عن ابی سعید، مستدرك الحاکم، السنن للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۱۳ جب فجر طلوع ہوجاتی ہے تو رات کی ہر نماز اور وتر کا وقت ختم ہوجاتا ہے لہٰذا طلوع فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔

ترمذی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۱۴..... وتر رات کی نماز ہے۔مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۵۱۵ وتر رات کے آخری پہر کی ایک رکعت کا نام ہے۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمر رضی الله عنه، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:..... وتر ایک رکعت ہی کا نام ہے لیکن چونکہ صرف ایک رکعت پڑھنا ثابت نہیں اس لیے اس سے پہلے دو رکعت پڑھی جاتی ہیں پھر ان کے ساتھ ایک رکعت ضم کرلی جاتی ہے۔جیسا کہ فرمان رسول ﷺ ہے رات کی نماز (تہجد) پڑھتے پڑھتے جب طلوع فجر کا اندیشہ ہو تو آخری دو رکعت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر اس کو وتر بنالو۔

۱۹۵۱۶..... صبح ہونے سے قبل وتر پڑھ لو۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجة عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۵۱۷ اللہ تعالیٰ نے تم کو عشاء کا (مباح) وقت طویل دیا ہے اور وہ طلوع فجر تک ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة، الدارقطنی، مستدرك الحاکم عن خارجة بن حذافة

۱۹۵۱۸..... وتر رات کی نماز ہے۔الکبیر للطبرانی عن الاغر بن یسار

۱۹۵۱۹ صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔الخطیب فی التاریخ، مسلم، ترمذی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۲۰..... میرے رب نے مجھے ایک نماز اضافہ میں عطا فرمائی ہے اور وہ وتر ہے۔اس کا وقت عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔

مسند احمد عن معاذ رضی الله عنه

۱۹۵۲۱ وتر حق ہے، جس نے وتر نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ابوداؤد عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۵۲۲..... اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو بے شک اللہ وتر (اکیلا) ہے اور وتر (طاق) کو پسند کرتا ہے۔ابوداؤد عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۵۲۳ وتر ہر مسلمان پر حق ہے جو چاہے سات رکعت وتر پڑھے، جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے اور جو

چاہے ایک رکعت وتر پڑھ لے اور جو مغلوب النوم ہو جائے وہ بھی اشاروں کے ساتھ پڑھ لے۔

ابوداؤد، بخاری، مسلم، ابن ماجه، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۱۹۵۲۴۔۔۔جس کو صبح ہو جائے اور وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ وتر پڑھ لے۔مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۵۲۵۔۔۔اللہ نے تم پر ایک زائد نماز (واجب) کی ہے اس پر پابندی کرو اور وہ وتر ہے۔مسند احمد عن ابن عمرو

۱۹۵۲۶۔۔۔آخر رات کی نماز مشہود ہے (جس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل نماز ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجة عن جابر رضی اللہ عنه

وتر کی قضاء

۱۹۵۲۷۔۔۔جو اپنے وتر سے سو گیا پس جب صبح ہو تو پڑھ لے (کیونکہ یہ واجب ہے جس کی قضاء فرضوں کی طرح ضروری ہے)۔

ترمذی عن زید بن اسلم مرسلاً

۱۹۵۲۸۔۔۔اے اہل قرآن! وتر پڑھو۔ بے شک اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے۔ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنه

۱۹۵۲۹۔۔۔تم رات میں اپنی نماز وتر پڑھا کرو۔بخاری، مسلم، ابوداؤد، عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۰۔۔۔مجھے وتر پڑھنے کا اور قربانی کرنے کا حکم ملا ہے اور مجھ پر سختی نہیں کی گئی۔السنن للدارقطنی عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۱۔۔۔مجھے وتر کا اور قربانی کا حکم ملا ہے لیکن ان کو فرض نہیں کیا گیا۔ (بلکہ یہ واجب کے درجے میں ہے)۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۲۔۔۔اللہ پاک وتر ہے (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ابن نصر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۳۔۔۔اللہ تعالیٰ وتر ہیں وتر کو پسند کرتے ہیں۔سوائے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو۔

ترمذی عن علی رضی اللہ عنه، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۴۔۔۔محتاط وہ شخص ہے جو سوئے نہ جب تک وتر نہ پڑھ لے۔مسند احمد عن سعد رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۵۔۔۔جس نے وتر نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۶۔۔۔جو وتر سے سو گیا یا وتر کو بھول گیا تو جب یاد آ جائے (یا بیدار ہو) پڑھ لے۔

مسند احمد، نسائی، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۷۔۔۔ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، الضیاء عن طلق بن علی

۱۹۵۳۸۔۔۔یہ تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لئے نفل ہیں، وتر، چاشت کی دو رکعات اور قربانی۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۹۵۳۹۔۔۔وتر ہر مسلمان پر واجب ہے۔البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۹۵۴۰۔۔۔تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لیے سنت ہیں: وتر، مسواک اور رات کا قیام (تہجد کی نماز)۔

السنن للبیهقی، ضعفه عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۵۴۱۔۔۔وتر مجھ پر فرض ہے اور تمہارے لیے نفل۔قربانی مجھ پر فرض ہے اور تمہارے لیے نفل۔اور جمعہ کے دن غسل کرنا مجھ پر فرض ہے اور

تمہارے لیے نفل۔عامر بن محمد البسطامی فی معجمہ، الدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۴۲.....وتر تین رکعات ہیں مغرب کی تین رکعات کی طرح۔الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۵۴۳.....وتر لازم ہے لیکن مغرب کی طرح (فرض) نہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن جریر عن محمد بن یوسف وصالح بن کیسان واسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص معضلاً

۱۹۵۴۴.....وتر پڑھا جائے گا خواہ سنت کے ساتھ ملا کر۔الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......یعنی عشاء کے فرض کے بعد اگر مزید نماز نہیں پڑھ سکتا تب بھی دوسنت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر اس کو وتر کرلے۔لیکن وتر پڑھنا ضروری ہے۔

۱۹۵۴۵.....وتر اہل قرآن (مسلمانوں) پر لازم ہے۔الصغیر للطبرانی عن علقمۃ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عبدالرزاق عن عکرمہ مرسلاً

۱۹۵۴۶.....مجھے وتر کا اور چاشت کی دو رکعات کا حکم ملا ہے لیکن ان کو فرض نہیں کیا گیا۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۴۷.....اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے۔اس کو عشاء اور طلوع فجر کے درمیان پڑھ لو۔وہ وتر ہے، وتر۔

مسند احمد، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی بصرۃ الغفاری

۱۹۵۴۸.....اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے اس پر پابندی کرو، وہ وتر ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

وتر کی نماز کی اہمیت

۱۹۵۴۹.....اللہ عزوجل نے تم پر ایک نماز کا اضافہ کیا ہے وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔وہ وتر کی نماز ہے اور وہ تمہارے لیے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی الخیر عن عمرو بن العاص وعقبۃ بن عامر معاً

۱۹۵۵۰.....اللہ عزوجل نے تم پر ایک نماز کا اضافہ کیا ہے اور وہ وتر ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۱.....اللہ عزوجل نے تمہاری (پانچ نمازوں) کے ساتھ ایک زائد نماز کا اضافہ کیا تم اس پر پابندی کرو وہ وتر ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبۃ، عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۹۵۵۲.....اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے۔جس نے وتر نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔الجامع لعبدالرزاق والحسن مرسلاً

۱۹۵۵۳.....جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔مسند احمد، محمد بن نصر، حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۴.....یہ سفر بڑا پر مشقت اور بھاری ہے۔پھر جب کوئی وتر پڑھے تو دو رکعتیں پڑھ لے (اور ان کے ساتھ ایک اور ملالے) پھر اگر رات کو بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ دو رکعات وتر کے لیے ہو جائیں گی۔

الدارمی، ابن خزیمۃ، الطحاوی، نسائی، ابن حبان، السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۵.....اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو۔اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ایک اعرابی نے کہا: یارسول اللہ! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تیرے لیے ہے اور نہ تیرے (جیسے تیرے) ساتھیوں کے لیے۔

ابن ابی شیبۃ عن ابی عبیدۃ مرسلاً، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۶.....وتر اہل قرآن کے لیے ہے۔ابن ابی شیبۃ عن ابی عبیدۃ مرسلاً، ابن ابی شیبۃ عن ابن مسعود وحذیفۃ موقوفاً

۱۹۵۵۷.....مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر وتر فرض نہ کر دیا جائے۔محمد بن نصر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۸..... جس کو صبح ہوگئی اور اس نے وتر نہیں پڑھے، اس کے لیے وتر نہیں۔

الکبیر للطبرانی، الجامع لعبد الرزاق، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، البزار عن الاغر المزنی

۱۹۵۵۹..... پانچ رکعات وتر پڑھو، اگر نہیں تو تین رکعات پڑھ اگر یہ بھی ممکن نہیں تو ایک رکعت ہی پڑھ۔ اگر اس کی بھی ہمت نہیں تو اشاروں کے ساتھ پڑھ لے۔مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۰..... سونے سے قبل وتر پڑھ لے اور رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عمار رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۱..... جس نے صبح کر دی اس کے لیے وتر نہیں۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۲..... صبح سے قبل قبل وتر پڑھ لو۔مسلم، ترمذی، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۳..... آگاہ رہو! فجر کے بعد وتر نہیں۔ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۴..... طلوع فجر کے بعد وتر نہیں۔مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۵..... رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔ پھر تم کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر کرلو۔ بے شک اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔الکبیر للطبرانی، محمد بن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۶..... رات کی نماز دو دو رکعت ہیں جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو صبح سے پہلے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرلو۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۷..... رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔اور وتر صبح سے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ہیں۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۸..... اے ابوبکر! تم نے تو ایک مضبوط کڑا تھام لیا ہے اور اے عمر! تم نے بڑی طاقت کے ساتھ پکڑ لیا ہے۔

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، عبد بن حمید، ابن ماجۃ، الطحاوی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: آخر رات میں۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۵۶۹..... تم میں سے جس شخص کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات میں (اٹھ کر) وتر نہ پڑھ سکے گا وہ شروع رات ہی میں پڑھ لے۔اور جس کو امید ہو کہ وہ آخر رات میں اٹھ سکے گا وہ آخر رات میں پڑھے، کیونکہ آخر رات کی قراءت میں ملائکہ قرآن سننے حاضر ہوتے ہیں اور یہ (وقت) افضل ہے۔

صحیح ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۰..... جس کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات میں بیدار نہ ہو سکے گا وہ شروع رات میں وتر پڑھ لے اور جس کو آخر رات میں اٹھنے کا بھروسہ ہو وہ اسی وقت پڑھے۔کیونکہ رات کے آخری حصے میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۱..... جو اپنے وتر سے سو گیا یا بھول گیا وہ جب اس کو یاد آجائے یا وہ بیدار ہو تب پڑھ لے۔مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، مسند ابی یعلی، السنن للدارقطنی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۲..... تین رکعت وتر پڑھ کر مغرب کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔ بلکہ پانچ یا سات یا نو یا گیارہ یا اس سے بھی زیادہ رکعات کے ساتھ وتر پڑھو۔محمد بن نصر، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۳..... اللہ پاک نے تم پر اس رات کو ایک نماز کے ساتھ طویل کیا ہے وہ نماز تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نماز وتر ہے، جو عشاء سے طلوع فجر کے درمیان تک ہے۔ابن ابی شیبۃ عن خارجۃ بن حذافۃ العدوی

دعائے قنوت......الاکمال

۱۹۵۷۴۔۔۔تمہارے لیے یہ قنوت رکھی ہے تاکہ تم اپنے رب سے دعا کرو اور اس سے اپنی حاجت مانگو۔

محمد بن نصر عن عروة مرسلاً، الاوسط للطبرانی عنه عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۵۷۵۔۔۔ اللهم اهدنی فیمن هدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک وانه لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت.

اے اللہ! مجھے ان لوگوں کے ساتھ ہدایت دے جن کو تو نے ہدایت بخشی ہے، اے اللہ! مجھے عافیت دے ان بندوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت میں رکھا ہے۔ میرا نگہبان ہو ان لوگوں میں جن کا تو نگہبان ہے۔ تو نے مجھے جو عطا کیا ہے اس میں مجھے برکت دے اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کر دیا ہے۔ بے شک تو فیصلہ کیا کرتا ہے اور تجھ پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اور بے شک وہ شخص ذلیل نہیں ہو سکتا جس نے تجھ سے دوستی کر لی۔ تو بابرکت ہے اے ہمارے رب! اور تو عالی ذات ہے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبة، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حسن، نسائی، ابن ماجة، الدارمی، ابن الجارود، ابن خزیمة، مسند ابی یعلی، ابن قانع، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور عن السید الحسن رضی الله عنه

فائدہ:......حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے تھے جن کو میں وتر میں پڑھا کرتا ہوں۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ فرمایا ہے:

ولا یعز من عادیت

اور تجھ سے دشمنی مول لینے والا عزت نہیں پا سکتا۔

مسند احمد عن السید الحسین رضی الله عنه، الخطیب عن ابن عمر رضی الله عنه، الاوسط للطبرانی عن بریدة رضی الله عنه

استحباب کا وقت

۱۹۵۷۶۔۔۔(نماز کا) پہلا وقت اللہ کی خوشنودی کا ہے۔ درمیانی وقت اللہ کی رحمت کا ہے اور آخری وقت اللہ کے عفو و درگزر کا ہے۔

السنن للدارقطنی عن ابی محذورة رضی الله عنه

۱۹۵۷۷۔۔۔ پہلا وقت اللہ کی خوشنودی ہے۔ آخری وقت میں اللہ معافی و درگزر کرتا ہے۔ السنن للدارقطنی عن جریر

۱۹۵۷۸۔۔۔بہترین اعمال نماز کو اول وقت میں پڑھنا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۷۹۔۔۔ پہلے وقت کی فضیلت آخری وقت پر ایسی ہے جیسی آخرت کی فضیلت دنیا پر۔ ابوالشیخ عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۸۰۔۔۔نماز کا اول وقت اللہ کی رضامندی ہے اور آخری وقت اللہ کے عفو و درگزر کا ہے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:...... ترمذی، کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الوقت الاول وقال هذا حدیث غریب۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۵۸۱۔۔۔ اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل نماز کو پہلے وقت میں جلد پڑھنا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ام فروة

۱۹۵۸۲۔۔۔اللہ عزوجل کے ہاں محبوب ترین شئی نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا ہے جس نے نماز ترک کر دی اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن عمر رضی الله عنه

مکروہ اوقات کا بیان

۱۹۵۸۳..... جب فجر طلوع ہوجائے تو فجر کی دو (سنت) رکعتوں کے سوا کوئی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۴..... فجر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں سوائے دوسجدوں کے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۵ ... صبح کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج بلند ہو۔ اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج غروب ہو۔

بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۶ ..... دونمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی فجر کے فرض کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو اور عصر کے فرض کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔

مسند احمد، ابن حبان، عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۷..... جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو مؤخر کردو جب تک کہ وہ اچھی طرح نکل آئے۔ اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو تب بھی نماز مؤخر کردو جب تک کہ سورج اچھی طرح غروب ہوجائے۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۸ ..... جب تو صبح کی نماز پڑھے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔ کیونکہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ جب طلوع ہوجائے اس وقت نماز پڑھ۔ بے شک وہ وقت ملائکہ کی حضوری کا اور نماز کی مقبولیت کا ہے جب تک کہ سورج تیرے سر پر نیزے کے بقدر بلند ہو۔ جب سورج تیرے سر پر نیزے کے بقدر بلند ہوجائے تب نماز سے رک جا۔ بے شک اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ اور اس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ سورج تیری دائیں ابرو سے زائل ہوجائے اس وقت نماز پڑھ، یہ وقت ملائکہ کی حضوری اور نماز کی قبولیت کا ہے۔ حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے پھر غروب شمس تک نماز چھوڑ دے۔

مسند احمد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن صفوان بن المعطل

شیطان کا سورج کو کندھا دینا

۱۹۵۸۹..... سورج شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔ جب سورج طلوع ہوجاتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان (سینگ ملائے) کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج قدرے بلند ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج آسمان کے بیچ میں بلند ہوکر برابر ہوجاتا ہے تو شیطان پھر اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج وہاں سے زائل ہوجاتا ہے تو شیطان جدا ہوجاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے بالکل قریب ہوجاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے پھر غروب ہونے کے ساتھ جدا ہوجاتا ہے۔ پس ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابن ماجۃ، بخاری، مسلم عن ابی عبد اللہ الصنابحی

۱۹۵۹۰..... سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہوجاتا ہے پھر جب سورج (درمیان میں) سیدھا برابر ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج استوا سے ڈھل جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہوجاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے قریب ہوجاتا ہے تو اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہوجاتا ہے پھر جب سورج غروب ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ مؤطا امام مالک، نسائی عن ابی عبد اللہ الصنابحی

۱۹۵۹۱..... صبح کی نماز پڑھ۔ پھر نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوکر بلند ہوجائے۔ بے شک جب سورج طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھ، اس وقت کی نماز ملائکہ کی حضوری کا ذریعہ ہے حتیٰ کہ سایہ نیزے کے ساتھ ٹھہر جائے (اور ادھر ادھر سایہ نظر نہ آئے) پھر نماز سے رک جا۔ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ پھر سایہ ہوجائے تو اس وقت کی نماز ملائکہ کی حضوری کا ذریعہ ہے حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج غروب

ہو جائے۔ بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔

مسلم عن عمرو بن عبسة

۱۹۵۹۲..... طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

بخاری، مسلم عن ابن عمر، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۵۹۳..... طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کو تلاش نہ کرو کہ پھر اس وقت نماز پڑھو۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۵۹۴..... جب سورج زائل ہو جائے تو نماز پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن خباب رضی اللہ عنه

۱۹۵۹۵..... نماز حرام ہو جاتی ہے ہر روز جب دن نصف ہو جاتا ہے سوائے جمعہ کے دن کے۔ السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۵۹۶..... ہر نماز نصف نہار کے وقت مکروہ ہو جاتی ہے سوائے جمعہ کے دن کے، اس لیے کہ جمعہ کے سوا ہر روز جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔

الکامل لابن عدی عن ابی قتادہ

۱۹۵۹۷..... حضور اکرم ﷺ نے نصف نہار کے وقت نماز سے منع فرمایا جب تک سورج زائل ہو سوائے جمعہ کے دن کے۔

الشافعی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۵۹۸..... کیا میں تم کو منافق کی نماز کی خبر نہ دوں؟ وہ نماز عصر کو اس حد تک مؤخر کرتا ہے کہ سورج گائے کی چربی کی طرح ہو جاتا ہے۔ (جس پر نظریں آرام سے ٹھہرتی ہیں) پھر وہ نماز پڑھتا ہے۔ السنن للدارقطنی، مستدرک الحاکم عن رافع بن خدیج

۱۹۵۹۹..... حضور ﷺ نے صبح کے بعد نماز سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔ اور عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔

بخاری، مسلم، نسائی عن عمر رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۹۶۰۰..... جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو، جب سورج طلوع ہو جائے تو کوئی نماز نہ پڑھ حتیٰ کہ سورج بلند ہو۔ بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ جب سورج ایک یا دو نیزوں کے بقدر بلند ہو جائے تو نماز پڑھ اس وقت نماز میں ملائکہ کی حضوری ہوتی ہے حتیٰ کہ نیزے کا سایہ مستقل ہو جائے (ادھر ادھر نہ بڑھے) پھر نماز سے رک جا۔ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ جب سایہ جھک جائے تو نماز پڑھ، اس وقت نماز میں ملائکہ کی حضوری ہوتی ہے حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج غروب ہو بے شک وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن سعد عن عمرو بن عبسة

۱۹۶۰۱..... جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھنا مقبولیت اور (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے حتیٰ کہ نصف النہار ہو جائے۔ جب نصف النہار ہو جائے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج (درمیان سے مغرب کو) مائل ہو جائے۔ کیونکہ نصف النہار کے وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور گرمی کی شدت بھی جہنم کی لپٹ سے پیدا ہوتی ہے۔ پس جب سورج (مغرب کو) زائل ہو جائے تو (اس وقت کی) نماز قبولیت اور (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے۔ جب تو عصر کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔ پھر نماز پڑھنا حضوری وقبولیت کا سبب ہے حتیٰ کہ تو صبح کی نماز پڑھے۔

السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۶۰۲..... پروردگار اپنے بندے سے قریب ترین رات کے درمیان میں ہوتا ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جائے جو اس گھڑی میں اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ضرور ایسا کر۔ بے شک اس وقت نماز پڑھنا طلوع شمس تک ملائکہ کی حضوری کا سبب ہے۔ بے شک سورج

شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور یہ وقت کفار کی نماز کا ہے۔ لہٰذا اس وقت نماز چھوڑ دے حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے بقدر بلند ہو جائے اور اس سے شعاعیں پھوٹنے لگیں۔ پھر نماز پڑھنا (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے۔ حتیٰ کہ سورج نصف النہار میں اعتدال کو آ جائے نیزے کے اعتدال کے برابر۔ (یعنی نیزہ کھڑا کریں تو اس کا سایہ گرے نہیں) یہ گھڑی ایسی ہے جس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ لہٰذا اس وقت نماز چھوڑ دے۔ حتیٰ کہ سایہ ڈھل جائے۔ پھر نماز پڑھنا ملائکہ کی حضوری کا سبب ہے۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو، بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور کفار کی نماز (کا وقت) ہے۔

السنن للبیهقی عن ابی امامة عن عمرو بن عبسة

۱۹۶۰۳ ... جب سورج کا کنارہ طلوع ہو تو نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج نکل آئے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو تو نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز کے لیے سورج کے طلوع وغروب کا وقت نہ رکھو اس لیے کہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع (وغروب) ہوتا ہے۔ بخاری، نسائی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۶۰۴ ..... جب سورج کا کنارہ نظر آ جائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج ظاہر ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۶۰۵ ..... سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ ابونعیم عن محمد بن یعلی بن امیة عن ابیه

۱۹۶۰۶ ..... سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، جب طلوع ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان بھی اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج استواء کو پہنچ جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے جب استواء (یعنی درمیان) سے زائل ہو جاتا ہے تو اس سے دور ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے اور جب سورج غروب ہو لیتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پس ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھا کرو۔

مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ماجة، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیهقی عن ابی عبدالله الصنابحی، الکبیر للطبرانی عن صفوان بن المعطل

۱۹۶۰۷ ..... طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کو نماز کے لیے نہ رکھو۔ بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع وغروب کرتا ہے۔ لہٰذا جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ وہ طلوع نہ ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج مکمل غروب نہ ہو جائے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۶۰۸ ..... نماز کے لیے طلوع شمس اور غروب شمس کا انتظار نہ کرو۔ بے شک سورج تو شیطان کے دوسینگوں کے بیچ میں طلوع وغروب ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن سمرة رضی الله عنه

نماز فجر کے بعد نفل ممنوع ہے

۱۹۶۰۹ ... صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور نہ عصر کے بعد کوئی نماز ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجة، عن ابی سعید، مسند احمد، الدارمی، بخاری، مسلم ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن خزیمة، ابوعوانة، الطحاوی عن عمر، مسند احمد، ابوداؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی ابوداؤد، عن معاذ بن عفراء، مسند احمد عن ابن عمر، مسند احمد عن ابن عمرو)

۱۹۶۱۰ ..... فجر کے بعد کوئی نماز نہیں۔ حتیٰ کہ طلوع شمس ہو۔ اور غروب شمس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ غروب شمس ہو۔ جو (بیت اللہ کا) طواف

کرے وہ نماز بھی پڑھ لے۔الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۱۱..... طلوع فجر کے بعد کوئی نماز نہیں سوائے فجر کی دو رکعات کے۔السنن للبیھقی عن ابن عمر، ترمذی، السنن لبیھقی عن ابن عمرو، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، السنن للبیھقی عن سعید بن المسیب مرسلاً

۱۹۶۱۲..... عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔اور فجر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔سوائے مکہ کے۔سوائے مکہ کے۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، السنن للدارقطنی، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیھقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی مکہ میں طواف کے بعد اس وقت بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔

۱۹۶۱۳..... دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں، فجر کے بعد طلوع شمس تک، اور عصر کے بعد غروب شمس تک۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

۱۹۶۱۴..... عصر کے بعد کوئی نماز نہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی اسید

۱۹۶۱۵..... تم میں سے کوئی عصر کے بعد رات (یعنی مغرب) تک نماز نہ پڑھے۔اور نہ صبح کے بعد طلوع شمس تک۔اور کوئی عورت تین دن (اور اس سے زیادہ کا سفر یعنی اڑتالیس میل شرعی سے زیادہ سفر) کسی ذی محرم کے بغیر نہ کرے۔کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور نہ اس کی خالہ پر نکاح کیا جاسکتا (جب پہلے نکاح میں کوئی عورت موجود ہو پھر اس کی بھانجی یا بھتیجی سے شادی نہیں کی جاسکتی)۔

ابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۹۶۱۶..... طلوع شمس کے وقت اور نہ غروب شمس کے وقت نماز پڑھو۔بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔مسند احمد، ابن خزیمہ، الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن سمرۃ

۱۹۶۱۷..... طلوع شمس کے وقت نماز نہ پڑھو۔اس لیے کہ شمس شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس کو ہر کافر سجدہ کرتا ہے۔اور نہ غروب شمس کے وقت نماز پڑھو اس لیے کہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور ہر کافر اس کو سجدہ کرتا ہے۔اور نہ دن کے درمیان میں نماز پڑھو۔اس لیے کہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۱۸..... نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج بلند نہ ہو جائے اس لیے کہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

مسند احمد عن ابی بشیر الانصاری

۱۹۶۱۹..... عصر کے بعد نماز نہ پڑھو، ہاں جب سورج صاف سفید اور بلند ہو تب (مغرب سے پہلے) نماز پڑھ سکتے ہو۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابو داؤد، السنن للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۰..... اقامت کے بعد صرف وہی فرض نماز ادا کی جائے۔مسند احمد، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۱..... جب مؤذن اقامت کہنا شروع ہو جائے تب فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۲..... اس شخص کی تنہا کوئی نماز نہیں جو مسجد میں داخل ہوا اور امام کھڑا نماز پڑھا رہا ہو، اکیلا نماز نہ پڑھے بلکہ امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۳..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس بات پر ہے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنے لگ جائیں اور اس کے وقت سے پہلے پڑھنے لگ جائیں۔التاریخ للبخاری، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

فصل ثانی..... نماز کے ارکان کے بیان میں

اس میں دو فروع ہیں۔

فرع اول..... نماز کی صفت اور اس کے ارکان

۱۹۶۲۴..... جب تو قبلہ رو ہو تو تکبیر کہہ، پھر فاتحہ پڑھ، پھر جو چاہے تلاوت کر، پس جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لے، اپنی کمر کو دراز کرلے اور آرام سے رکوع ادا کر۔ جب سر اٹھائے تو اپنی کمر کو سیدھا کرلے یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں میں چلی جائیں۔ جب سجدہ کرے تو اپنے سجدوں کو تمکنت کے ساتھ ادا کر۔ جب سجدے سے سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا۔ پس ہر رکعت اور سجدے میں یونہی کر۔ مسند احمد، ابن حبان عن رفاعة بن رافع الزرقی

۱۹۶۲۵..... جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ، پھر قرآن کا جو حصہ جس قدر آسانی کے ساتھ میسر ہو پڑھ، پھر رکوع کر اور اطمینان کے ساتھ رکوع میں رہ، پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا، پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدہ میں رہ، پھر ہر رکعت میں یونہی کر۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۶۲۶..... جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو وضو کامل ادا کر پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ، پھر قرآن آسانی کے ساتھ جو میسر ہو پڑھ لے۔ پھر رکوع کر اور رکوع میں اطمینان کر۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدے میں رہو۔ پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور اطمینان کے ساتھ سجدوں میں رہو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنی ہر نماز میں یونہی کرو۔

بخاری، مسلم، ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۶۲۷..... جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے وضو کر جس طرح اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ پھر کھڑا ہو کر قبلہ رخ ہو جا۔ پھر تکبیر کہہ۔ اگر قرآن یاد ہے تو پڑھ۔ اگر قرآن یاد نہیں تو الحمدللہ لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہہ، جب رکوع کرے تو اطمینان کے ساتھ رکوع میں رہ۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ اور پھر سجدہ کر اور سجدے میں اطمینان کے ساتھ رہو۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا بیٹھ جا۔ حتیٰ کہ اس طرح اپنی نماز پوری کرلے۔ جب تو نے ایسا کرلیا تو تیری نماز پوری ہوگئی۔ اور اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی تو تیری نماز میں کمی رہ گئی۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن رفاعة البدری

۱۹۶۲۸..... کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک وضو پورا نہ کرے، جیسے کہ اللہ نے حکم دیا ہے: وضو میں اپنے چہرے کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے، سر کا مسح کرے اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر تکبیر کہے، اللہ کی حمد وثناء کرے پھر جو آسانی کے ساتھ ہو سکے قرآن پڑھے جو اللہ نے اس کو سکھایا ہے۔ اور جس کی اللہ نے اجازت دی ہے۔ پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنے پر رکھے۔ حتیٰ کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور اعضاء پرسکون ہو جائیں۔ پھر سر اٹھا کر سمع الله لمن حمده کہے اور سیدھا کھڑا ہو جائے۔ حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ بیٹھ جائے اور کمر سیدھی ہو جائے۔ پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور اپنی پیشانی کو زمین پر سکون کے ساتھ ٹیک دے حتیٰ کہ جوڑ پرسکون ہو جائیں، پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا ہو کر زمین پر بیٹھ جائے اور اپنی کمر سیدھی کرے پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں جائے حتیٰ کہ سجدہ میں پیشانی سکون کے ساتھ رکھے، پس کسی کی نماز پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس طرح نہ کرے۔

ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن رفاعة بن رافع

الاکمال

۱۹۶۲۹..... جب تو نماز میں کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جو قرآن کا حصہ آسان محسوس ہو پڑھ پھر جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر ثابت

(جماکر) رکھ حتی کہ تیرا ہر عضو پرسکون ہوجائے۔ پھر جب سر اٹھائے اس طرح سیدھا ہوجا کہ تمام اعضاء پرسکون ہوجائیں۔ پھر سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ حتی کہ تیرا ہر عضو پرسکون ہوجائے، پھر سر اٹھائے تو سیدھا ہو (کر بیٹھ) جاحتی کہ ہر عضو اپنی جگہ پرسکون ہوجائے۔ پھر (دوسرا سجدہ) یونہی کر۔ جب نماز کے درمیان (دوسری یا آخری رکعت) میں بیٹھے تو اطمینان کے ساتھ بیٹھ اور اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا اور تشہد پڑھ۔ پھر جب کھڑا ہو تو یونہی کرتا رہ حتی کہ تو اپنی نماز سے فارغ ہوجائے۔ الکبیر للطبرانی عن رفاعة بن رافع

۱۹۶۳۰..... جب تو قبلہ رو ہوجائے تو تکبیر پڑھ۔ پھر جو اللہ چاہے قرآن پڑھ۔ اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔ اپنی کمر کو پھیلالے اور پرسکون ہو کر رکوع ادا کر۔ جب اٹھے تو اپنی کمر سیدھی کرلے۔ جب سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ سجدہ کر۔ جب سجدے سے اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا اور پھر ہر رکعت اور سجدے میں اسی طرح کر۔ الکبیر للطبرانی عن رفاعة بن رافع

۱۹۶۳۱..... جب تو (نماز کے لیے) قبلہ رو ہوجائے تو تکبیر کہہ۔ پھر اللہ نے جو تیرے نصیب میں لکھا ہے اتنا قرآن پڑھ۔ جب رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی کمر لمبی کرلے اور رکوع کو مضبوطی کے ساتھ جم کر ادا کر، جب سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی کرلے، جب سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ جم کر سجدہ کر۔ جب سجدہ سے اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا، اور اپنی ہر رکعت اور سجدے میں اسی طرح کر۔

الکبیر للطبرانی عن رفاعة بن رافع

۱۹۶۳۲..... نماز کی چابی پاکیزگی ہے، نماز کی تحریم تکبیر ہے، نماز کی تحلیل سلام ہے، اور ہر دو رکعت میں ایک مرتبہ سلام پھیرنا ہے۔ اور اس شخص کی نماز نہیں جو ہر رکعت میں الحمدللہ اور سورت نہ پڑھے، فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ترمذی، بقی بن مخلد، ابن جریر، مسند ابی یعلی، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

السنن للبیہقی میں یہ اضافہ ہے:

جب کوئی رکوع کرے تو گدھے کی طرح کمر اوپر اور سر نیچے نہ جھکادے۔ بلکہ اپنی کمر (اور سر) کو سیدھا کرلے اور جب سجدہ کرے تو اپنی کمر کو دراز کرلے۔ بے شک انسان سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے، پیشانی، دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے، دونوں پاؤں کے پنجے۔ جب کوئی بیٹھے تو اپنے سیدھے پاؤں کو کھڑا کرے اور اپنے بائیں پاؤں کو لٹالے۔

فائدہ:..... فرض کی پہلی دو رکعات میں اور سنن نوافل اور وتر کی ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھنا لازمی ہے۔ جب کہ مقتدی کے لیے امام کی فاتحہ اور سورت کافی ہے۔

۱۹۶۳۳ وضو نماز کی چابی ہے، تکبیر اس کی تحریم ہے (جو ہر کام کو نمازی پر حرام کردیتی ہے) اور سلام نماز کی تحلیل ہے۔ (جس سے ہر کام حلال ہوجاتا ہے) اور کوئی نماز فاتحۃ الکتاب کے سوا جائز نہیں۔ اور سورت فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت بھی لازمی ہے اور (نفل) کی ہر دو رکعت میں سلام ہے۔ السنن للبیہقی فی القرآءت عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۶۳۴..... اے ثقیف کے بھائی! اپنا سوال کہو۔ اور اگر تم کہو تو میں تم کو بتادیتا ہوں کہ تم کس چیز کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو؟ ثقیف کے فرد نے کہا؟ یہ تو میرے لیے زیادہ خوشی اور تعجب کی بات ہوگی۔ تب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم نماز، نماز کے رکوع و سجود اور روزوں کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو۔ لہٰذا تم رات کے شروع اور آخر حصے میں نماز پڑھو اور درمیانی حصے میں نیند کرو۔ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو رکوع میں اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو، اپنی انگلیوں کو کھول لو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ۔ (اور سیدھے کھڑے ہوجاؤ) حتی کہ ہر جوڑ اپنی جگہ بیٹھ جائے۔ جب سجدہ کرو تو پیشانی کو سکون کے ساتھ زمین پر ٹیکو۔ اور صرف ٹھونگیں نہ مارو۔ اور چاندنی راتوں کے روزے رکھو یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع...... نماز کے متفرق ارکان میں

تکبیر اولیٰ

۱۹۶۳۵...... ہر چیز کا ناک ہوتا ہے اور نماز کا ناک تکبیر اولیٰ ہے۔ اس کی پابندی کرو۔ مصنف ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۹۶۳۶...... ہر چیز کی ایک صفائی ہے، ایمان کی صفائی نماز ہے اور نماز کی صفائی تکبیر اولیٰ ہے۔

مسند ابی یعلی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، حلیة الاولیاء عن عبد الله بن ابی اوفی

۱۹۶۳۷...... بندہ جب (نماز کے لیے پہلی) تکبیر کہتا ہے تو وہ تکبیر نمازی کو آسمان وزمین کے درمیان کی ہر چیز سے پردہ میں مستور کر دیتی ہے (اور بندہ ہر چیز سے منقطع ہو جاتا ہے)۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی الدرداء رضی الله عنه

کلام:...... التاریخ للخطیب ۱۱/۸۶۔ علامہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں عبدالرحیم بن حبیب الخراسانی ہے جس کی احادیث میں کچھ منکر احادیث ہوتی ہیں۔

۱۹۶۳۸...... جب کوئی نماز شروع کرے تو پہلے اپنے ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلیاں قبلہ رخ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے آگے ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۶۳۹...... جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے اپنے ہاتھ اٹھاؤ۔ اور ہتھیلیوں کو کانوں کی بجائے قبلہ رخ کرو۔ پھر کہو الله اکبر، سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک. اور اگر صرف الله اکبر ہی کہو (اور ثناء نہ پڑھ سکو) تب بھی کافی ہے۔ الباوردی، الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر الثمالی

۱۹۶۴۰...... اے وائل بن حجر! جب تو نماز پڑھے تو اپنے ہاتھ کو اپنے کانوں کے برابر لے جا اور عورت کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ صرف اپنے سینے تک بلند کرے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۹۶۴۱...... سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک.

پاک ہے تو اے اللہ! اور تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں، تیرا نام بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۱۹۶۴۲...... الله اکبر کبیراً، الله اکبر کبیراً، الله اکبر کبیراً اسی طرح تین دفع الحمدلله کثیراً، پھر تین دفعہ سبحان الله بکرة واصیلاً، (اور ایک مرتبہ) اعوذ بالله من الشیطان الرجیم من نفخه ونفسه وهمزه.

مصنف ابن ابی شیبه، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابن جبیر بن مطعم عن ابیه)

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نماز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۹۶۴۳...... تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھے تو یوں کہے۔

اللهم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم اعوذبک ان تصدعنی وجهک یوم القیامة اللهم نقنی من خطیئتی کمانقیت الثوب الابیض من الدنس اللهم احینی مسلما وامتنی مسلما.

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ کردیا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے اپنے چہرے کا دیدار روک دے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے ایسا پاک صاف کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کرتا ہے۔ اے اللہ! مجھے اسلام کی حالت میں زندہ رکھ اور اسلام کی حالت میں موت دے۔ الکبیر للطبرانی عن سمرة وعن وائل بن حجر

۱۹۶۴۴..... یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس نے کوئی نامناسب بات نہیں کی۔ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ ان کلمات کو لے جانے میں ایک دوسرے سے سبقت کررہے ہیں۔ صحیح ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص نے (نماز شروع کرتے ہی) یہ کلمات کہے:

الحمدلله كثيراً طيباً مباركا فيه.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز پوری کی تو مذکورہ تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔

۱۹۶۴۵..... کون ہے ان کلمات کو کہنے والا؟ میں نے آسمان کے دروازے کو ان کلمات کے لیے کھلتے دیکھا ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص نے نماز شروع کی اور یہ کلمات پڑھے:

الله اكبر كبيراً والحمدلله كثيراً وسبحان الله بكرة واصيلاً.

اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں بہت بہت اللہ کے لیے ہیں اور صبح وشام اللہ کے لیے ہر طرح کی پاکی ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز پوری کرلی تو مذکورہ ارشاد صادر فرمایا کہ میں نے ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازوں کو کھلتے دیکھا ہے۔

۱۹۶۴۶..... کون ہے ان کلمات کو کہنے والا؟ بارہ فرشتے ان کلمات کو لینے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھے ہیں تاکہ ہر ایک دوسرے سے پہلے ان کو اللہ کے پاس لے کر جائے۔ مصنف عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص نے نماز پڑھی اور یہ کلمات پڑھے:

الحمدلله كثيرًا طيبًا مباركًا فيه.

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوگئے تو آپ نے ان کلمات کو پڑھنے والے کے لیے مذکورہ سوال فرمایا۔

۱۹۶۴۷..... اللہ کی قسم! میں نے تیرے کلام کو آسمان کی طرف چڑھتے دیکھا حتیٰ کہ اس کے لیے ایک دروازہ کھل گیا اور وہ کلام اس میں داخل ہوگیا۔ مسند احمد عن عبد الله بن ابی اوفیٰ

فائدہ:..... (نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ) ایک شخص صف میں داخل ہوا اور (نماز کی نیت باندھتے ہوئے) یہ کلمات پڑھے:

الله اكبر كبيرًا والحمدلله كثيرًا وسبحان الله بكرة واصيلاً.

چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز پوری کرلی تو یہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۹۶۴۸..... قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کلمات کی طرف دس فرشتے بڑھے ہیں۔ ہر ایک اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہی ان کلمات (کے ثواب) کو لکھے۔ لیکن کسی کو معلوم نہ ہوسکا کہ اس کو کیسے لکھیں حتیٰ کہ وہ ان کلمات کو جوں کا توں اٹھا کر رب العزت کے پاس لے گئے۔ پروردگار نے ان کو ارشاد فرمایا:

ان کلمات کو یونہی لکھ دو جس طرح میرے بندے نے ان کو کہا ہے۔ یعنی

الحمدلله كثيرًا طيبًا مباركا فيه كما يحب ربنا ان يحمد وينبغي له.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، بہت بہت، پاکیزہ اور بابرکت۔ جس طرح ہمارا رب چاہے کہ اس کی حمد کی جائے اور جس طرح کی تعریف کہ اس کے لیے مناسب ہو۔

(ابن حبان کے الفاظ) کما یحب ربنا ان یحمد کی بجائے کما یحب ربنا ویرضی ان یحمد ہیں۔

مسند احمد، نسائی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۶۴۹..... تکبیر اولی کو امام کے ساتھ پانا کسی کے لیے بھی ہزار اونٹوں کی قربانی دینے سے بہتر ہے۔

قیام اور اس سے متعلقات

۱۹۶۵۰..... کھڑے ہو کر نماز پڑھ۔ اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھ، اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو کسی کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھ۔

مسند احمد، بخاری عن عمران بن حصین

۱۹۶۵۱..... نماز کھڑے ہو کر ہی پڑھ، ہاں مگر جب غرق ہونے کا خوف ہو۔ (مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حتی الامکان (فرض واجب) نماز کو کھڑے ہو کر پڑھنے کا حکم ہے مجبوری میں بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے مثلاً کشتی یا ریل گاڑی میں کھڑے ہونے سے ڈوبنے یا گرنے کا اندیشہ ہو تو نماز بیٹھ کر پڑھ لے۔

۱۹۶۵۲..... بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم فضیلت رکھتی ہے۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۶۵۳..... بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے، مگر میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔ (اور مجھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بھی کامل ثواب ہے)۔

مسلم، ابن ماجہ، نسائی عن ابن عمرو

۱۹۶۵۴..... جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ افضل ہے۔ اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی قائم (کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے) کا نصف اجر ہے اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لیے قاعد (بیٹھ کر نماز پڑھنے والے) کا نصف اجر ہے۔ بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن عمران بن حصین

۱۹۶۵۵..... آدمی کی نماز بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم ہے۔ اور لیٹ کر نماز پڑھنا، بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم فضیلت رکھتا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن عمران بن حصین

۱۹۶۵۶..... بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن انس وعن ابن عمرو، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر وعبد اللہ بن السائب وعن المطلب بن ابی وداعۃ

۱۹۶۵۷..... افضل ترین نماز طویل قیام والی نماز ہے۔ مسند احمد، ترمذی، مسلم، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ وعن عمرو بن عبسہ وعن عمیر بن قتادہ اللیثی

۱۹۶۵۸..... نماز میں طویل قیام کرنا موت کی سختیوں کو کم کرتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۵۹..... آدمی کا نماز کو (مثلاً نماز جمعہ کو) لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے فقیہ ہونے کی دلیل ہے۔ پس نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو، اور بے شک بعض بیان سحر انگیز ہوتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن عمار بن یاسر

۱۹۶۶۰..... حضور اکرم ﷺ نے نماز میں اختصار کرنے کو منع فرمایا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... انفراداً (تنہا) نماز کو طویل پڑھنے کی ترغیب آئی ہے جبکہ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے ہلکی نماز پڑھانے کا حکم ہے۔ کیونکہ مقتدیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے ہر طرح کے افراد شامل ہوتے ہیں۔

۱۹۶۶۱..... نماز میں اختصار کرنا (جلدی پڑھنا کہ لازمی امور میں کوتاہی ہو جائے) اہل جہنم کے لیے کشادگی وفراخی کا ذریعہ ہے۔

شعب الایمان للبیہقی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

قرأت اور اس سے متعلقات

۱۹۶۶۲..... نکل کر جا اور مدینے میں منادی کردے کہ قرآن کے بغیر کوئی نماز نہیں خواہ فاتحۃ الکتاب یا اس سے اوپر کچھ بھی ہو (ضرور پڑھا جائے)۔

ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۶۶۳..... ہر نماز جس میں ام الکتاب (سورۂ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ ناقص اور ادھوری ہے۔مسند احمد، ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها، مسند احمد، ابن ماجه عن ابن عمرو، السنن للبيهقي عن علي رضی الله عنه، التاريخ للخطيب عن ابی امامة رضی الله عنه

فائدہ:......انفرادی نماز میں تو یہی حکم ہے جبکہ اجتماعی نماز میں جس طرح صرف امام کے آگے سترہ بقیہ تمام مقتدیوں کے لیے کافی ہے بالکل اسی طرح امام کا قرأت کرنا خواہ نماز سری ہو یا جہری مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے۔جیسا کہ بعض مرویات میں حضور ﷺ کے پیچھے کسی نے قرأت کی تو آپ نے نماز کے بعد خفگی کے ساتھ ارشاد فرمایا: کیا بات ہے، مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے۔اسی طرح کی کثیر روایات اس بات پر دال ہیں کہ امام کا قرأت کرنا تمام مقتدیوں کے لیے کافی ہے۔راجع الکتب الفقہیہ فی ذیل القرأت۔

۱۹۶۶۴..... اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحۃ الکتاب اور مزید کچھ تلاوت نہ کرے۔مسلم، ابو داؤد، نسائی عن عبادة بن الصامت

۱۹۶۶۵..... جب الحمد للہ پڑھو تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لو۔کیونکہ وہ (سورۂ فاتحہ) ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور (اسی کو پروردگار نے) السبع المثانی (کہا) ہے۔اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس کی آیات میں سے ایک آیت ہے۔

السنن للدارقطني، السنن للبيهقي عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۶۶۶..... اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے ہر رکعت میں الحمد للہ اور کوئی سورت تلاوت نہ کی، خواہ فرض نماز ہو یا کوئی اور۔

ابن ماجه عن ابی سعيد رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف ہے۔دیکھئے زوائد ابن ماجہ، ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب القرأت خلف الامام رقم ۸۳۹۔

۱۹۶۶۷..... اس شخص کی نماز نہیں جس نے اپنی نماز میں ام القرآن (سورۂ فاتحہ) نہ پڑھی، بلکہ وہ نماز ادھوری ہے، ادھوری ہے، ادھوری ہے اور نا تمام ہے۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۶۶۸..... جس نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی وہ نماز ادھوری ہے اور نا تمام ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۶۶۹..... اس شخص کی نماز نہیں، جس نے اس میں فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھی۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه، ترمذی، نسائی، ابو داؤد عن عبادة رضی الله عنه

۱۹۶۷۰..... اے معاذ! کیا تو فتنہ میں پڑنا چاہتا ہے؟ جب تو لوگوں کو نماز پڑھائے تو

والشمس وضحها، سبح اسم ربک الاعلی، والليل اذا يغشى اور اقرأ باسم ربک الذی خلق پڑھا کر۔

ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه

فائدہ:...... ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں لمبی لمبی سورتوں کی تلاوت کی، ایک اعرابی نے آکر آپ ﷺ کو اس کی شکایت کی تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۶۷۱..... جب لوگوں کو نماز پڑھائے تو والشمس وضحها، سبح اسم ربک الاعلی، اقرأ باسم ربک الذی خلق اور والليل اذا يغشى۔(جیسی درمیانی سورتیں) پڑھا کر۔مسلم عن جابر رضی الله عنه

۱۹۶۷۲..... والشمس وضحها اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کر۔مسند احمد عن بريدة رضی الله عنه

۱۹۶۷۳ ۔ اللہ کی قسم! میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں تو نماز کو مختصر کردیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں فتنہ میں نہ پڑجائے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضور ﷺ کے پیچھے عورتیں بھی نماز پڑھا کرتی تھیں۔ ان کے ساتھ ان کے بچے ہوتے اور کبھی کوئی بچہ رونے لگ جاتا تو حضور ﷺ نماز کو مختصر فرمادیتے تاکہ اس کی ماں نماز پوری کرکے بچے کو بہلالے۔

۱۹۶۷۴ نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، لہٰذا ایک دوسرے سے بڑھ کر آواز بلند نہ کرو۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۵ جب کوئی اپنی نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، پس وہ دیکھ لے کہ اپنی نماز میں کیا کہہ رہا ہے؟ لہٰذا اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو کہیں مؤمنین کو اذیت دو۔ البغوی عن رجل من بنی بیاضۃ

۱۹۶۷۶ ..... جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، پس دیکھ لیا کرے کہ کس طرح مناجات کررہا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مقتدی کی قراءت

۱۹۶۷۷ ..... میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے بھی قراءت کرتے ہو، پس ایسا نہ کرو سوائے ام القرآن کے۔ بے شک اس شخص کی نماز نہیں جو ام القرآن نہ پڑھے۔ ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۷۸ ..... شاید تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو، پس فاتحۃ الکتاب کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔ بے شک اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔ ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۷۹ ..... کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کچھ پڑھا ہے! میں بھی کہوں: کیا بات ہے میرے ساتھ قرآن پڑھنے میں کون جھگڑ رہا ہے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۰ ..... تم قرآن میں سے کچھ نہ پڑھو جب میں بلند آواز میں قرآن پڑھ رہا ہوں سوائے ام القرآن کے۔ ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۸۱ ..... جب جہراً آواز کے ساتھ) قرآءت کروں تو کوئی بھی ہرگز قراءت نہ کرے سوائے ام القرآن کے۔ ابن ماجۃ عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۸۲ ..... جو امام کے پیچھے نماز پڑھے وہ فاتحۃ الکتاب پڑھ لے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ

۱۹۶۸۳ جس کے آگے امام ہو تو اس امام کی قراءت اس مقتدی کی قراءت ہے۔ مسند احمد، ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۴ جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۸۵ ..... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے نماز سکھائی، انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں پڑھی۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۶ ..... جب تو نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو کیا پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: الحمدللہ رب العالمین. آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرو۔ السنن للداقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۷ جب تو نماز میں کھڑا ہو تو پڑھ: بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العالمین پوری سورت پھر قل ھو اللہ احد پوری سورت۔ السنن للدارقطنی عن داؤد بن محمد بن عبدالملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطۃ عن ابیہ عن جدہ عن

ابیه عن جده عن حسین بن عرفطة

۱۹۶۸۸...... جو فرض نماز پڑھے یا نفل نماز پڑھے اس کو چاہیے کہ وہ ام القرآن اور اس کے ساتھ اور بھی قرآن پڑھے۔ اگر صرف پوری ام القرآن ہی پڑھے تب بھی کافی ہے۔ اور جو امام کے ساتھ ہو تو امام کے پڑھنے سے قبل پڑھ لے اور جس وقت امام خاموش ہو تب پڑھ لے۔ اور جس نے اس طرح نماز پڑھی کہ اس میں فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھی تو وہ ناکمل ہے، ناکمل ہے، ناکمل ہے۔ عبدالرزاق عن ابن عمرو حسن

۱۹۶۸۹...... ایسی نماز درست نہیں جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے۔

ابن خزیمه، ابن الجوزقی فی المتفق، ابن حبان، السنن للبیهقی فی القرأت عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۰...... کوئی فرض نماز فاتحہ اور تین آیات یا اس سے زائد کے سوا درست نہیں۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۶۹۱...... ایسی نماز جائز نہیں جس میں آدمی فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔

الدارقطنی وحسنه، السنن للبیهقی فی کتاب القرأت عن عبادة بن الصامت

۱۹۶۹۲...... ایسی نماز قبول نہیں جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے۔ مسند احمد عن رجل

۱۸۶۹۳ جس نے اپنی نماز میں ام القرآن نہیں پڑھی اس کی نماز ناکمل اور ادھوری ہے۔ الاوسط للطبرانی عن رجل

۱۹۶۹۴...... ہر نماز میں فاتحۃ الکتاب اور مزید کچھ قرآن جو آسان ہو پڑھنا ضروری ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی فی القرأت عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۶۹۵...... نماز اس کے بغیر نہیں کہ فاتحہ اور مزید کچھ قرآن نہ پڑھا جائے۔ الدارقطنی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۶...... اس شخص کی نماز نہیں کہ فاتحۃ الکتاب اور کم از کم قرآن کی دو آیتیں نہ پڑھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادة رضی الله عنه

۱۹۶۹۷...... نماز قرأت کے بغیر درست نہیں خواہ فاتحۃ الکتاب کی ہو۔ الخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۸...... نماز قرآن کے بغیر جائز نہیں خواہ صرف ام الکتاب اور کچھ قرآن پڑھ لیا جائے۔

مسند احمد، الضعفاء، مستدرک الحاکم، ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۹...... کیا مانع ہے کہ تم فاتحۃ الکتاب نہ پڑھو۔ بے شک اس کے بغیر نماز نہیں۔ مسند احمد عن عبادة بن الصامت

۱۹۷۰۰...... ہر نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ادھوری اور ناکمل نماز ہے۔

مسند احمد، ابن ماجه، بخاری، مسلم فی القرأت عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده، السنن للبیهقی عن ابن عمر، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه، الخطیب عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۹۷۰۱...... ہر نماز جس میں ام القرآن کی قرأت نہ کی جائے وہ ادھوری ہے، ادھوری ہے۔

الاوسط للطبرانی، السنن للبیهقی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۱۹۷۰۲...... ہر نماز جس میں فاتحۃ الکتاب اور دو آیتیں نہ پڑھی جائیں وہ نماز ناکمل اور ادھوری ہے۔

الکامل لابن عدی عن عائشه رضی الله عنها

۱۹۷۰۳...... ہر نماز جس میں فاتحۃ الکتاب اور (کم از کم) دو آیتیں نہ پڑھی جائیں وہ نماز ناکمل اور ناقص ہے۔

ابن عساکر عن عائشه رضی الله عنها

۱۹۷۰۴...... ہر نماز جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ادھوری ہے سوائے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے۔

السنن للبیهقی فی القرأت وضعفه عن ابی هریرة رضی الله عنه

غلبۂ نیند کی حالت میں تلاوت نہ کرے

۱۹۷۰۵..... جب (کوئی شخص رات میں کھڑا ہو) اور (غلبۂ نیند کی وجہ سے) قرآن اس کی زبان پر نہ چڑھتا ہو اور اس کو سمجھ نہ آرہا ہو کہ کیا پڑھے تو وہ جا کر سو جائے۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۰۶..... جب تم کسی شخص کو دن میں بلند آواز سے (نماز میں) قرآن پڑھتا دیکھو تو لید اور گوبر کے ساتھ اس کو مارو۔

الديلمی عن بريدة رضی الله عنه

۱۹۷۰۷..... تو تم ان کو لید (کے ڈھیلے) کیوں نہیں مارتے۔ الکبير للطبرانی عن ابی ايوب رضی الله عنه

فائدہ:..... پوچھا گیا: یارسول اللہ! یہاں کچھ لوگ ہیں جو دن والی نماز میں آواز کے ساتھ (جہراً) قرآءت کرتے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا۔

۱۹۷۰۸..... جو دن (کی نماز) میں جہراً (آواز کے ساتھ) قرأت کرے اس کو (جانور کی) لید مارو۔ ابونعيم عن بريدة

کلام:..... اس روایت میں یزید بن یوسف دمشقی ہے۔ جس کو محدثین نے متروک قرار دیا ہے۔

۱۹۷۰۹..... اے ابن حذافہ! مجھے قرآن نہ سنا اللہ کو سنا۔ ابن سعد، ابن نصر، ابن عساكر عن الزهری عن ابی سلمة۔

عبداللہ بن حذافہ (تنہا) کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز سے قراءت کررہے تھے۔ آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، السنن للبيهقی عنه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۱۰..... اے جہر! اپنے رب کو سنا اور مجھے نہ سنا۔ الکبير للطبرانی، ابن منده، ابونعيم، ابن عبدالبر عن عبد الله بن جهر عن ابيه

کلام:..... علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی اور کوئی روایت نہیں ہے۔ اس کو ابن قانع نے عبداللہ بن جہر عن ابیہ سے روایت کیا ہے۔ ابواحمد عسکری نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور عبداللہ بن جبر سے روایت کیا ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان تین اقوال میں سب سے راجح ترین قول پہلا ہے۔

آمین

۱۹۷۱۱..... جب قاری آمین کہے (ولا الضالین کے بعد) تو تم بھی آمین کہو۔ بے شک ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ نسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۱۲..... جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور ملائکہ آسمان میں آمین کہیں اور کسی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوجائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ مؤطا امام مالك، السنن للبيهقی، ابوداؤد، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۱۳..... جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم: آمین کہو۔ بے شک جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہوگیا۔ اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔ مؤطا امام مالك، بخاری، ابوداؤد، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۱۴..... جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ بے شک جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

مؤطا امام مالك، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۱۵..... جب پڑھا جائے: غير المغضوب عليهم ولا الضالين تو تم آمین کہو۔ ابن شاهين فی السنة عن علی رضی الله عنه

۱۹۷۱۶..... یہود نے تم پر اتنا کسی چیز میں حسد نہیں کیا جتنا اسلام اور آمین پر حسد کیا ہے۔

الادب المفرد للبخاری عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۷۱۷.....یہود نے تم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کیا جتنا آمین پر تم سے حسد کیا ہے۔ پس آمین کثرت کے ساتھ کہا کرو۔

ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:.....اس کی سند ضعیف ہے۔ زوائد ابن ماجہ، ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب الجہر بآمین۔

الاکمال

۱۹۷۱۸.....جب امام کہے: غیر المغضوب علیهم ولا الضالین تو مقتدی لوگ کہیں: آمین۔ پھر اگر ان کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوجائے تو ان کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہوجاتے ہیں۔ ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۱۹.....جب امام: غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ بے شک اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔

نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۲۰.....جب امام: غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۲۱.....جب قاری پڑھتا ہے: غیر المغضوب علیهم ولا الضالین تو تم کہو آمین۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی الله عنه

۱۹۷۲۲.....یہود نے تم پر اتنا کسی چیز میں حسد نہیں کیا جتنا آمین پر حسد کیا ہے۔ اور سلام پر حسد کیا ہے جو تم ایک دوسرے کو کرتے ہو۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابن جریج عن عطاء بلاغاً

۱۹۷۲۳.....جانتی ہے تو! وہ ہم پر کس چیز کی وجہ سے حسد کرتے ہیں، یعنی یہود؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ ہم پر (ایک تو) قبلہ میں حسد کرتے ہیں جس کی ہم کو ہدایت ملی اور وہ اس سے گمراہ ہوگئے۔ اور (دوسرا) وہ جمعہ میں ہم پر حسد کرتے ہیں جس کی ہم کو ہدایت ملی اور انہوں نے اس کو کھو دیا۔ نیز وہ ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔

بخاری مسلم عن عائشه رضی الله عنها

رکوع وسجود کا بیان

۱۹۷۲۴.....جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لے حتیٰ کہ تو مطمئن ہوجائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو زمین پر اچھی طرح ٹکا دے حتیٰ کہ تجھے زمین کی سختی محسوس ہو۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۲۵.....جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرے تو وہ اپنے رکوع میں تین مرتبہ کہے: سبحان ربی العظیم جب ایسا کر لیا تو اس کا رکوع پورا ہوگیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے۔ اور جب کوئی سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین مرتبہ کہے: سبحان ربی الاعلیٰ۔ جب اس نے ایسا کر لیا تو اس کا سجدہ تمام ہوگیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۷۲۶.....جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو اپنے رکوع وسجود کو پورا کرے اور اپنے سجدوں میں ٹھونگیں نہ مارے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی بھوکا ایک دو کھجوریں کھالے۔ اس سے اس کی بھوک رفع نہیں ہوسکتی۔ (لہٰذا سجدوں کو اچھی طرح اطمینان کے ساتھ ادا کرے)۔

تمام، ابن عساکر عن ابی عبد الله الاشعری

رکوع وسجود پورا کرنا لازم ہے

۱۹۷۲۷...... جو شخص رکوع کو پورا نہ کرے اور سجدوں میں ٹھونگیں مارے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے جس کو صرف ایک دو کھجوریں کھانے کو ملیں بھلا وہ اس کی بھوک کو کیا مٹا سکتی ہیں۔ التاریخ للبخاری عن ابی عبداللہ الاشعری

۱۹۷۲۸...... کسی بندے کی نماز درست نہیں حتیٰ کہ وہ رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی کرے۔ ابو داؤد عن ابی مسعود البدری

۱۹۷۲۹...... اے سلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں جو رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔ ابن ماجه عن علی ابی شیبان

۱۹۷۳۰...... رکوع وسجود کو مکمل ادا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدے کرتے ہو۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۷۳۲...... جب کوئی شخص اچھی طرح نماز ادا کرے، رکوع اور سجدوں کو پورا پورا ادا کرے تو نماز، نمازی کو کہتی ہے: اللہ تیری بھی ایسی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔ پھر وہ نماز اوپر اٹھالی جاتی ہے۔ اور جب کوئی شخص نماز کو بری طرح ادا کرتا ہے اس کے رکوع اور سجدوں کو ناتمام اور ادھورا ادا کرتا ہے تو نماز کہتی ہے: اللہ تجھے بھی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس کو پرانے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔ الطیالسی عن عبادة بن الصامت

۱۹۷۳۳...... لوگوں میں سب سے زیادہ بدترین چور وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز میں کوئی شخص کیسے چوری کرے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجدوں کو مکمل نہ کرے اور نہ خشوع کے ساتھ پڑھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ، مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۹۷۳۴...... لوگوں میں سب سے زیادہ چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کرے گا؟ فرمایا: جو رکوع اور سجدوں کو ناتمام کرے۔ اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل سے کام لے۔

الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۷۳۵...... ہر سورت (رکعت) کو رکوع وسجود سے اس کا پورا پورا حصہ دو۔ مصنف ابن ابی شیبه عن بعض الصحابة

۱۹۷۳۶...... ہر سورت کا رکوع وسجود میں اپنا حصہ ہے۔ مسند احمد عن رجل

۱۹۷۳۷...... ایسی نماز درست نہیں جس میں آدمی رکوع وسجدوں میں اپنی کمر اچھی طرح سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجه عن ابی مسعود رضی اللہ عنه

۱۹۷۳۸...... رکوع میں بھی (کم از کم) تین تسبیحات کہو اور سجدے میں بھی (کم از کم) تین تسبیحات کہو۔ السنن للبیهقی عن محمد بن علی مرسلاً

الاکمال

۱۹۷۳۹...... جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔ پھر اس قدر ٹھہرے کہ ہر عضو اپنی جگہ پر سکون ہو جائے۔ پھر تین بار تسبیح کہے۔ بے شک اس کا جسم پر اتنی بار تسبیح پڑھے گا۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۷۴۰...... جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لے اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کرلے۔

الجامع لعبدالرزاق عن القاسم بن ابی برزة عن رجل

۱۹۷۴۱...... جب کوئی رکوع کرے تو یہ کہے:

اللهم لک رکعت وبک آمنت

اے اللہ! میں تیرے لیے جھکا اور تجھ پر ایمان لایا۔ الحسن بن سفیان عن ربیعۃ بن الحارث بن نوفل

۱۹۷۴۲......جس نے فرض نماز کے ہر رکوع اور ہر سجدہ میں سات مرتبہ تسبیحات کہنے پر پابندی برتی اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کردے گا۔

تمام وابن عساکر عن معاذ بن جبل

کلام:......اس روایت میں شراحیل بن عمرو ابوعمرو العنسی ضعیف ہے۔

۱۹۷۴۳......اے بریدۃ! جب تو نماز میں تشہد کی حالت میں بیٹھے تو ہرگز تشہد پڑھنا اور مجھ پر درود بھیجنا نہ چھوڑ۔ السنن للدارقطنی

کلام:......ضعفہ عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ۔

۱۹۷۴۴......جب تمہارا امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۵......جب امام سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ اس کو سنتا ہے جو اس کی حمد کرتا ہے) کہو تو تم: ربنا لک الحمد (اے رب! ہم تیری حمد کرتے ہیں) کہو بے شک تمہارا رب تمہاری تسبیح سنے گا۔ بے شک اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر فیصلہ کردیا ہے کہ جو بھی اس کی حمد کرے گا اللہ اس کو سنے گا۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۶......اللہ پاک نے آسمان کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ پس کوئی شی ان کلمات کو عرش کے پاس جانے سے روک نہیں سکتی یعنی الحمدللہ حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ. ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۹۷۴۷......ان کلمات کی طرف بارہ فرشتے بڑھے ہیں اور عرش کے پاس پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی ہے۔ نسائی عن وائل بن حجر

فائدہ:......نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اپنی نماز میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا:

الحمدللہ حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ. تب آپ نے مذکورہ فرمان صادر فرمایا۔

۱۹۷۴۸...... میں نے تیس سے اوپر کچھ ملائکہ کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف بڑھے ہیں کہ کون ان کو دوسروں سے پہلے لکھے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن رفاعۃ بن رافع

فائدہ:......رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ایک شخص نے کہا:

ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: ابھی کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ ایک آدمی نے اپنی طرف اشارہ کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۹۷۴۹......ابھی کس نے پڑھا ہے؟ میں نے تیس سے اوپر چند ملائکہ کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف بڑھے کہ کون ان کو سب سے پہلے لکھے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، شعب الایمان للبیہقی عن رفاعۃ بن رافع الزرقی

فائدہ:......ایک شخص نے (نماز میں) یہ کلمات پڑھے:

ربنا ولک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکا فیہ

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۹۷۵۰......نماز کے تین حصے ہیں۔ وضو ایک حصہ ہے، رکوع ایک حصہ ہے اور ایک حصہ سجدے ہیں۔ جس نے ان تینوں حصوں پر پابندی کی اس کی نماز قبول ہوگی اور جس نے ان حصوں کو خراب کیا تو نماز کے یہ اور باقی سب حصے نمازی پر رد کردیئے جائیں گے۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۱......نماز کے تین تہائی حصے ہیں۔ پاکیزگی ایک تہائی حصہ ہے، رکوع دوسرا تہائی حصہ ہے اور سجدے تیسرا تہائی حصہ ہیں۔

البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۲..... رکوع اور سجدوں کو پورا کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو تو میں پیٹھ پیچھے سے بھی تم کو دیکھتا ہوں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، صحیح ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۷۵۳..... جب تو نماز میں کھڑا ہو اور رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی انگلیوں کو کھول لے۔ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ مطمئن ہو جائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو سکون کے ساتھ زمین پر ٹیک دے اور محض چونچیں نہ مار۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

رکوع کا مسنون طریقہ

۱۹۷۵۴..... رکوع و سجود میں اعتدال کے ساتھ رہو اور کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔

الدارمی، ابو عوانه، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۷۵۵..... مجھے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جب تم رکوع کرو تو (سبحان ربی العظیم کے ساتھ) خدا کی عظمت بیان کرو۔ اور جب تم سجدہ کرو تو (سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے ساتھ) خوب دعائیں مانگو قریب ہے کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں۔

ابن ابی شیبه عن علی رضی اللہ عنه

۱۹۷۵۶..... تین تسبیحات رکوع میں ہیں اور تین تسبیحات سجدے میں۔

الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبه عن جعفر بن محمل عن ابیه معضلاً

۱۹۷۵۷..... ایسے شخص کی نماز مقبول نہیں جو رکوع و سجود کو پورا پورا نہ کرے۔

الاوسط والکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۷۵۸..... اللہ ایسے بندے کی نماز کی طرف بھی نہیں دیکھتے جو رکوع و سجود کے درمیان اپنی کمر کو سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد، ابن سعد، ابن عساکر عن علی بن شیبان

۱۹۷۵۹..... اللہ پاک ایسے بندے کی نماز کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرماتے جو رکوع و سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

ابن ماجه، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن طلق بن علی

۱۹۷۶۰..... اللہ پاک ایسے بندے کی طرف نہیں دیکھتے جو رکوع و سجود کے درمیان اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

سجود اور اس سے متعلقات۔

۱۹۷۶۱..... جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن العباس، عبد بن حمید عن سعد رضی اللہ عنه

۱۹۷۶۲..... بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کا سجدہ پیشانی کے نیچے سے ساتویں زمین تک کی جگہ کو پاک کر دیتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۷۶۳..... جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے آگے رکھے۔ ابو داؤد، نسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۷۶۴..... جب تم میں سے کوئی ایک سجدہ کرے تو اپنے ہتھیلیاں زمین سے ملا دے۔ ممکن ہے کہ اللہ پاک قیامت کے دن ر ہتھیلیوں سے طوق کو نکال دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۷۶۵۔۔۔ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ سجدہ کرے اور کتے کی طرح بازؤوں کو بچھا نہ دے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، ابن خزیمه، الضیاء عن جابر رضی الله عنه

۱۹۷۶۶۔۔۔ سجدوں میں سیدھے رہو اور کوئی بھی کتے کی طرح اپنے بازؤوں کو نہ پھیلائے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، الکامل لابن عدی عن انس رضی الله عنه

۱۹۷۶۷۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے (سجدے کی بجائے) کوے کی طرح چونچیں مارنے اور درندے کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرمایا۔ نیز اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی مسجد میں اس طرح اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص نہ کرے جس طرح اونٹ باڑے میں اپنے لیے بیٹھنے کی جگہ خاص کر لیتا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، مستدرک عن عبدالرحمن بن شبل

۱۹۷۶۸۔۔۔ حضور ﷺ نے سجدے میں (مٹی وغیرہ ہٹانے کے لیے) پھونک مارنے سے اور پینے کے برتن میں پھونک مارنے (اور سانس لینے) سے منع فرمایا۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۱۹۷۶۹۔۔۔ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو رکھ لے اور کہنیوں کو اٹھا لے۔ مسند احمد، مسلم عن البراء رضی الله عنه

۱۹۷۷۰۔۔۔ مجھے حکم ملا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی پر اور نبی کریم ﷺ نے ناک کی طرف بھی اشارہ فرمایا (یعنی پیشانی اور ناک کو ایک ساتھ شمار فرمایا) اور دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے پنجے۔ نیز مجھے حکم ملا ہے کہ ہم سجدے دوران اپنے کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۷۱۔۔۔ بے شک دونوں ہتھیلیاں بھی اسی طرح سجدہ کرتی ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ پس جب کوئی اپنا چہرہ زمین پر رکھے تو اپنی ہتھیلیاں بھی زمین پر رکھ دے اور جب چہرہ اٹھائے تو ہتھیلیاں بھی اٹھالے۔

الادب المفرد للبخاری، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۷۷۲۔۔۔ سجدے سات اعضاء پر کیے جاتے ہیں: دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنے اور پیشانی (جس میں ناک بھی شامل ہے) نیز ہاتھوں کو اٹھایا کرو جب تم بیت اللہ کو دیکھو، صفا مروہ پر، میدان عرفات میں، مزدلفہ میں رمی جمار کے وقت اور اس وقت جب نماز کھڑی ہو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۷۳۔۔۔ سجدے پیشانی (اور ناک) پر، ہتھیلیوں پر، گھٹنوں پر اور پاؤں کے (پنجوں اور) سینوں پر ادا کیے جاتے ہیں۔ جو شخص ان میں سے کسی جگہ کو زمین پر نہ رکھ سکا وہ جگہ اللہ پاک جہنم کی آگ میں جلائیں گے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۷۷۴۔۔۔ اپنی ناک کو بھی (زمین پر) رکھ دے تاکہ وہ بھی تیرے ساتھ سجدہ کرے۔ السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۷۵۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جس کی ناک زمین پر نہ لگے۔ الکبیر للطبرانی عن ام عطیه رضی الله عنها

۱۹۷۷۶۔۔۔ اے افلح اپنے چہرے کو مٹی میں ملا۔ ترمذی عن ام سلمه رضی الله عنها

۱۹۷۷۷۔۔۔ اے رباح! اپنے چہرے کو خاک آلود کر۔ نسائی، مستدرک الحاکم عن ام سلمه رضی الله عنها

کلام:۔۔۔ سابق حدیث امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی کراھیۃ النفخ فی الصلوٰۃ رقم ۳۸۱، ۳۸۲ پر تخریج فرمائی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی سند قابل (استدلال) نہیں، ابوحمزہ میمون کو اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۷۷۸۔۔۔ زمین کے ساتھ مسح کرو، کیونکہ زمین تم پر (ماں کی طرح) شفقت کرنے والی ہے۔ الصغیر للطبرانی عن سلمان رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔ سجدہ میں چہرے کو مٹی سے بچانے کی ممانعت آئی ہے بلکہ سجدے میں چہرے کا خاک آلود ہونا قابل تعریف ہے۔

۱۹۷۷۹۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اپنے سجدے کی جگہ کو درست کرلے۔ اس حالت میں نہ چھوڑے کہ جب سجدہ کرے تو تب پھونک مارے اور پھر سجدہ کرے انگارے پر سجدہ کرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ کوئی پھونک مار کر پھر سجدہ کرے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۸۰..... یہ بات ظلم اور گناہ کی ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے سے قبل بار بار اپنی پیشانی صاف کرے۔

ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۱..... اپنی نگاہیں اپنے سجدے کی جگہ رکھ۔مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۲..... جب تو سجدے سے سر اٹھائے تو کتے کی طرح چوتڑوں پر نہ بیٹھ بلکہ اپنی سرینوں کو قدموں کے درمیان میں رکھ اور پیروں کی پشت کو زمین سے ملا دے۔ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... سجدے سے اٹھتے ہوئے ٹانگوں کو کھڑا کر لینا، سرینوں پر بیٹھ جانا اور ہاتھوں کو لٹکا لینا یہ کتے کی طرح بیٹھنا جس کی سختی سے ممانعت آئی ہے۔

کلام:..... اس روایت کی سند میں ایک راوی العلاء ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منسوب کر کے من گھڑت موضوع روایات نقل کرتا ہے۔زوائد ابن ماجہ۔

۱۹۷۸۳..... دونوں سجدوں کے درمیان کتے کی طرح (سرینوں پر) نہ بیٹھ۔ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۴..... اے علی! جس طرح کتا بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھنے سے بچو۔ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۵..... اے علی! میں تیرے لیے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔اور تیرے لیے بھی وہی ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں۔لہٰذا دونوں سجدوں کے درمیان سرینوں پر نہ بیٹھو۔ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۶..... جب کوئی سجدہ کرے تو کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو پھیلا کر اپنی رانوں کے ساتھ نہ ملا لے۔

ابو داؤد، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۷..... (اے عورتو!) جب تم سجدہ کرو تو اپنا کچھ جسم زمین کے ساتھ ملا دو۔کیونکہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

السنن للبیھقی عن یزید بن ابی حبیب مرسلاً

۱۹۷۸۸..... جب تو نماز پڑھے تو اپنے بازوؤں کو درندے کی زمین پر نہ بچھا دے۔بلکہ صرف اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگا اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھ۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۹..... میں تو سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہوں اور بالوں کو ہٹاتا ہوں نہ کپڑوں کو سمیٹتا ہوں۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۰..... ابن آدم کو حکم ملا ہے کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کرے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۱..... کوئی تو ایسا کرتا ہے کہ اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھ جاتا ہے، (ایسا نہ کرنا چاہیے)۔

ابو داؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۷۹۲..... جب کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر (سہارے سے سجدے میں) جائے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۳..... جب کوئی سجدہ کرے تو اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور اونٹ کی طرح (دھم سے) نہ بیٹھ جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی، ضعفہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۴..... گھٹنوں کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ابو داؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... نبی ﷺ کو لوگوں نے سجدے کی مشقت کی شکایت کی کھل کر سجدہ کرنے میں۔تو پھر آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں

کے سہارے لگالو۔اگرچہ مستحب یہی ہے کہ بازؤوں کو پہلو سے دور رکھا جائے)۔

۱۹۷۹۵۔۔۔۔۔جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے بازؤوں کو کتے اور دوسرے درندوں کی طرح زمین پر نہ بچھادے۔

ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۶۔۔۔۔۔جو تم میں سے نماز پڑھے کتے کی طرح ہاتھوں کو نہ پھیلائے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۷۔۔۔۔۔دونوں ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔لہٰذا جب کوئی چہرہ زمین پر رکھے تو ہاتھوں کو بھی ساتھ رکھے اور جب چہرہ اٹھائے تو ہاتھوں کو بھی اٹھالے۔ابو داؤد، نسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۸۔۔۔۔۔اپنے بازؤوں کو نہ پھیلا اور اپنی ہتھیلیوں پر سہارا لگا اور پہلو کو کھلا رکھ۔جب تو ایسا کرے گا تو تیرا ہر عضو تیرے ساتھ سجدہ کرے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

سات اعضاء پر سجدہ کریں

۱۹۷۹۹۔۔۔۔۔مجھے حکم ملا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ روکوں۔الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔اس روایت کو امام طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے نیز اس روایت میں نوح بن ابی مریم متروک راوی ہے۔مجمع الزوائد ۲/۱۲۴۔

۱۹۸۰۰۔۔۔۔۔سجدے سات اعضاء پر کیے جاتے ہیں۔الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۱۔۔۔۔۔اللہ پاک ایسے بندے کی نماز کی طرف نہیں دیکھتے جس کے ہاتھ (سجدے میں) زمین کے ساتھ نہ ملیں۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۲۔۔۔۔۔سجدے کے دوران جس کی ناک پیشانی کے ساتھ زمین پر نہ ٹکے اس کی نماز درست نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۳۔۔۔۔۔اس شخص کی نماز قبول نہیں جس کی ناک زمین پر نہ ٹکے جس طرح پیشانی ٹکتی ہے۔السنن للبیھقی عن عکرمہ مرسلاً

۱۹۸۰۴۔۔۔۔۔اس شخص کی نماز مقبول نہیں جس کی ناک زمین پر نہ رکھی جائے۔الاوسط للطبرانی عن ام عطیہ

۱۹۸۰۵۔۔۔۔۔اس شخص کی نماز نہیں جس کی ناک زمین کو نہ چھوئے جس طرح پیشانی زمین کو چھوتی ہے۔

السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۶۔۔۔۔۔اللہ پاک ایسی نماز قبول نہیں فرماتے جس میں ناک زمین کو نہ چھوئے جس طرح پیشانی زمین کو چھوتی ہے۔عبدالرزاق عن عکرمہ

۱۹۸۰۷۔۔۔۔۔سجدوں میں اپنی آنکھوں کو بند نہ کرو یہ یہود کا طریقہ ہے۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۸۔۔۔۔۔جس نے سجدے کے دوران تین مرتبہ رب اغفرلی کہا تو وہ سجدے سے سر نہ اٹھا پائے گا کہ اس کی بخشش کردی جائے گی۔

ابو عبداللہ بن مخلد الدوری العطار فی جزء ٥، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۹۔۔۔۔۔اللہ کے لیے اپنی پیشانی کو خاک آلود کرو۔مسند احمد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۹۸۱۰۔۔۔۔۔اے صہیب اپنے چہرے کو خاک آلود کر۔عبدالرزاق عن خالد الخداء مرسلاً

۱۹۸۱۱۔۔۔۔۔اپنے سجدوں میں کشادگی کرو۔اور اپنی کمروں کو جانور باندھنے کی کڑمے (کی طرح گول) نہ کرو۔الدیلمی عن ابن عمرو

۱۹۸۱۲۔۔۔۔۔تجھے سجدہ کیا میرے خیال نے، میرے وجود نے، تجھ پر ایمان لایا میرا دل، یہ میرا ہاتھ ہے۔میں نے اس کے ساتھ اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا اے عظیم! ہر عظیم ذات سے امید باندھی جاتی ہے۔پس میرے گناہ بخش دے اے عظیم! میرا چہرہ سجدہ ریز ہوا اس ذات کے آگے جس نے اس کو پیدا کیا اس کے کان اور آنکھ کو کھولا۔اے پروردگار! میں تیری رضاء کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔تیری معافی

کی پناہ مانگتا ہوں تیری سزا سے، تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اے پروردگار! تو ایسا ہے جیسی تو نے اپنی تعریف فرمائی۔ میں اپنے بھائی داؤد علیہ السلام کی طرح کہتا ہوں۔ میں اپنے چہرے کو اپنے آقا کے لیے مٹی میں ملاتا ہوں، بے شک میرے آقا کو لائق ہے کہ اس کے لیے سجدہ کیا جائے۔ اے اللہ مجھے صاف ستھرا دل دے جو شر سے پاک صاف ہو۔ نہ ظلم پر آمادہ ہو اور نہ بدبختی کا مرتکب ہو۔

شعب الایمان للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۱۹۸۱۳..... وہ جس کو اللہ نے اپنے ملائکہ کے لیے پسند فرمایا ہے: سبحان الله وبحمده۔ ترمذی عن ابی ذر رضی الله عنه

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا کلام سب سے اچھا ہے؟ تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۸۱۴..... جو اللہ نے اپنے ملائکہ کے لیے پسند فرمایا ہے: سبحان الله وبحمده۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۸۱۵..... کوئی بندہ ایسا نہیں جو سجدہ کرے اور تین مرتبہ رب اغفرلی کہے تو اس کے سر اٹھانے سے پہلے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مالک الاشجعی

۱۹۸۱۶..... جب تو سجدوں سے سر اٹھائے تو کتے کی طرح سرین پر نہ بیٹھ۔ بلکہ اپنی سرینوں کو قدموں کے درمیان رکھ اور اپنے قدموں کی پشت کو زمین کے ساتھ ملا دے۔ ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

سجدۂ سہو

۱۹۸۱۷..... جب کسی کو اپنی نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں: تین یا چار؟ تو وہ شک کو دفع کر دے اور یقینی بات پر عمل کرے۔ پھر دو سجدے کرے آخری سلام پھیرنے سے قبل۔ اگر تو اس نے پانچ رکعات پڑھ لی ہوں گی تب یہ اس کی نماز کے لیے شفاعت کریں گی اور اگر چار رکعات پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بنیں گے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

فائدہ:...... جب تین یا چار رکعات ہونے میں شک ہو اگر شک بار بار ہوتا رہتا ہے تو شک کی طرف دھیان نہ دے بلکہ ظن غالب پر عمل کرے اور اگر پہلی بار ہوا ہے یا بہت عرصہ بعد ہوا ہے تو اس شک کو دفع کرے اور یقین پر عمل کرے مثلاً تین رکعات کا ہونا یقینی ہے لہٰذا اس تیسری رکعت کے بعد قعدہ کرے کیونکہ ممکن ہے یہ چوتھی رکعت ہو تب یہ قعدہ فرض ہوگا۔ اس لیے قعدہ کرے اور قعدہ کے بعد ایک رکعت مزید ادا کرے یہ رکعت چوتھی ہوگی یا پانچویں۔ بہر صورت سلام پھیرنے سے قبل ایک سلام پھیر کر دو سجدے سہو کے ادا کرے، پھر تشہد، درود اور دعا کے بعد سلام پھیر دے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں آیا ہے۔

۱۹۸۱۸..... جب تم میں سے کسی کو ایک یا دو رکعات میں شک ہو تو اس کو ایک خیال کرے۔ جب دو یا تین میں شک ہو تو ان کو دو خیال کرے اور جب تین یا چار میں شک ہو تو ان کو تین خیال کرے۔ پھر باقی نماز پوری کرے تا کہ وہم زیادتی ہی کا سبب ہو پھر بیٹھے ہوئے سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے۔ مسند احمد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۱۹..... جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو تو وہ شک کو پھینک دے اور یقین پر بنیاد رکھے۔ اگر مکمل ہونے کا یقین ہو تو دو سجدے سہواً کرلے۔ اگر اس کی نماز پہلے پوری ہو چکی تھی تو زائد رکعت اس کے لیے نفل بن جائے گی اور دو سجدے بھی نفل ہو جائیں گے۔ اور اگر شک کے وقت اس کی نماز نا تمام تھی تو یہ زائد رکعت اس کی نماز کے لیے تکمیل کا سبب ہوگی اور یہ دو سجدے شیطان کی ناک کو مٹی میں ملا دیں گے۔

ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۲۰..... جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو وہ شک کو جھٹک دے اور یقین پر (یعنی دو رکعتوں پر) بناء کرلے۔ السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۱۹۸۲۱..... اگرامام دورکعتوں کے بعد کھڑا ہوجائے اگر سیدھا کھڑے ہونے سے قبل اس کو (تشہد) یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہوجائے تو نہ بیٹھے۔اور دوسجدے سہو کے کرلے۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، السنن للبیهقی عن المغیرة رضی الله عنه

۱۹۸۲۲..... جب تو نماز میں ہو اور تجھے شک ہوجائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔لیکن تیرا زیادہ خیال چار کا ہو تو تشہد میں بیٹھ جا اور (آخری) سلام پھیرنے سے قبل دوسجدے کرلے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔

ابو داؤد، السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۸۲۳..... جب کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کو شک میں ڈال دیتا ہے، پس وہ شک میں پڑجاتا ہے کہ کتنی (رکعات) پڑھی ہیں۔لہٰذا جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو تشہد کی حالت میں دوسجدے کرلے۔

مالک، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۸۲۴..... اگر نماز میں کوئی غلطی ہوگئی تو میں تم کو اس کی خبر دیدوں گا۔لیکن میں بھی بشر ہوں، جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔لہٰذا جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو وہ درست چیز کو یاد کرے اور اس پر نماز تمام کرے پھر دو سجدے سہو کے ادا کرے۔بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۸۲۵..... جس کو اپنی نماز میں شک پیدا ہو وہ (ایک) سلام پھیرنے کے بعد دوسجدے کرے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عبد الله بن جعفر

سجدۂ سہو کا طریقہ

۱۹۸۲۶..... جس کو نماز میں نسیان ہوجائے تو تشہد کی حالت میں دوسجدے کرلے۔مسند احمد، نسائی عن معاویة رضی الله عنه

۱۹۸۲۷..... جب کسی کو اپنی نماز میں سہو (بھول) ہوجائے اور اس کو معلوم نہ ہو پائے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو۔تو وہ ایک کو خیال کرکے نماز پڑھے۔اگر یہ معلوم نہ ہو پائے کہ دو پڑھی ہیں یا تین؟ تو دو پر بنیاد رکھے۔اور اگر تین یا چار میں شک ہو تو تین پر بنیاد رکھے اور سلام پھیرنے سے قبل دوسجدے سہو کے ادا کرلے۔ترمذی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۲۸..... جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے اور اس کو معلوم نہ ہوسکے کہ کیسے نماز پڑھی ہے تو دوسجدے بیٹھ کر ادا کرے۔

ترمذی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۲۹..... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ زیادہ پڑھی ہیں یا کم تو قعدہ کی حالت میں دوسجدے کرلے۔ اور جب اس کے پاس شیطان آئے اور کہے کہ تو بے وضو ہوگیا ہے تو اپنے دل میں کہے: نہیں تو جھوٹ بولتا ہے۔ہاں مگر جب اپنی ناک سے بدبو سونگھے یا اپنے کان سے آواز سنے (تو یقین کرے)۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۳۰..... سہو کے دوسجدے نماز میں ہر کمی زیادتی کو درست کرتے ہیں۔

مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

فائدہ:..... کمی کو جب پورا کرلیا جائے تو سہو کے سجدے نماز درست کردیتے ہیں۔جبکہ زیادتی نفل ہوجاتی ہے۔اور دونوں صورتوں میں سہو کے دوسجدے لازم ہوجاتے ہیں۔

۱۹۸۳۱..... شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اس کو شک میں ڈالتا ہے حتیٰ کہ وہ شک میں پڑجاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو وہ بیٹھنے کی حالت میں سلام پھیرنے سے قبل دوسجدے کرلے پھر سلام پھیر دے۔

ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۸۳۲...... جس کو اپنی نماز میں تین یا چار میں بھول ہوگئی تو وہ (زیادہ) مکمل کرلے۔ کیونکہ زیادتی کمی سے بہتر ہے۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۳۳...... میں بھی بشر ہوں، تمہاری طرح بھول کا شکار ہوتا ہوں اور جب تم میں سے کوئی بھول کا شکار ہوتو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

مسند احمد، ابن ماجه عن ثوبان رضی الله عنه

فائدہ:...... ایک نماز میں جتنی مرتبہ بھول ہوجائے ایک مرتبہ دو سجدے سہو کے لازم ہیں۔ اور ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو ادا ہوتے ہیں۔

۱۹۸۳۴...... نماز میں ہونے والی ہر غلطی کے لئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه عن ثوبان

۱۹۸۳۵...... سہو کے دو سجدے (ایک) سلام کے بعد ہیں اور ان کے بعد تشہد اور سلام بھی ہے۔ مسند الفردوس عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۸۳۶...... صلاۃ الخوف میں (سجدۂ) سہو نہیں ہے۔ الکبیر عن ابن مسعود رضی الله عنه) خیثمه فی جزئه عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۸۳۷...... اگر شیطان مجھے نماز میں کچھ بھلادے تو تم سبحان اللہ کہہ دیا کرو اور عورتیں تالی پیٹ دیا کریں۔ ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۸۳۸...... مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی ہے۔ مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۱۹۸۳۹...... امام اپنے پیچھے والوں کے لیے کفایت کرتا ہے۔ اگر امام بھول جائے تو اس پر سہو کے دو سجدے ہیں اور اس کے پیچھے والے اس کے ساتھ سجدۂ سہو کریں۔ اگر پیچھے والوں میں سے کوئی ایک بھول کا شکار ہوجائے تو اس کو سجدۂ سہو نہیں کرنا چاہے اور امام اس کے لیے کافی ہے۔

السنن للبیهقی عن عمر رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۸۴۰...... وضو کے بارے میں یقین کے ساتھ (شیطان کو) دفع کرو اور نماز کے بارے میں شک کے ساتھ (شیطان کو) دفع کرو۔

الدیلمی عن عائشه رضی الله عنها

فائدہ:...... یعنی جب تک یقین کامل نہ ہو کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اپنے کو وضو پر سمجھو اور شک کو خاطر میں نہ لاؤ۔ لیکن اگر نماز میں شک ہوجائے تو شک کے ساتھ عمل کرو۔ یعنی شک کو خاطر میں لاکر یقین پر عمل کرو۔ مثلاً تین یا چار رکعات میں شک ہو تو تین سمجھو اور ایک اور رکعت پڑھ لو۔

۱۹۸۴۱...... جب کسی کو شیطان شک میں ڈالے اور وہ نماز میں ہو۔ شیطان کہے کہ تو بے وضو ہو چکا ہے تو وہ اپنے جی میں کہے: تو جھوٹ بولتا ہے۔ ہاں جب خود اپنے کان سے آواز سنے یا ناک سے بو محسوس کرے (تو پھر یقین کرے) جب کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ زیادتی ہوئی ہے یا کمی تو دو سجدے کرلے بیٹھے ہوئے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۴۲...... جب کسی کو نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہوسکے کہ زیادہ (رکعات) پڑھی ہیں یا کم؟ اگر اس کو ایک یا دو میں شک ہوا ہے تو ان کو ایک قرار دے حتیٰ کہ وہم زیادتی میں ہوجائے۔ پھر بیٹھ کر دو سجدے کرے سلام پھیرنے سے قبل، پھر سلام پھیر دے۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۴۳...... جس کسی کو نماز میں بھول ہوجائے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ زیادتی ہوئی ہے یا کمی؟ تو وہ دو سجدے کرے پھر سلام پھیر دے۔

السنن للبیهقی، ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۸۴۴...... جب کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ تو ایک رکعت مزید پڑھ لے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرلے۔ پھر اگر وہ تین رکعت ہوئی تھیں تو دو سجدے ان کو پورا کردیں گے اور اگر پہلے چار رکعت ہوئی تھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب ہوں گے۔ ابن حبان عن ابی سعید

۱۹۸۴۵ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اس کو بھول جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ تو وہ ایک رکعت پڑھ لے اور اس کو رکوع و سجود کو اچھی طرح ادا کرے پھر دو سجدے ادا کرے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۶ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور کمی زیادتی کو بھول جائے تو وہ سلام پھیرنے سے قبل تشہد کی حالت میں دو سجدے کرلے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۷ جب تو نماز میں ہو اور تجھے تین اور چار رکعت میں شک ہو جائے تیرا غالب خیال ہو کہ چار پڑھی ہیں تو تشہد کرلے اور اسی حالت میں دو سجدے کرلے سلام پھیرنے سے قبل۔ پھر تشہد دوبارہ پڑھ اور سلام پھیر دے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

جب نماز میں شک ہو جائے

۱۹۸۴۸ اگر شیطان مجھے نماز میں بھلا دے تو مرد سبحان اللہ کہہ دیں اور عورتیں تالی پیٹ دیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۹ اس بات سے بچو کہ شیطان تمہارے ساتھ نماز میں کھیلے۔ جو نماز پڑھے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ جفت (رکعت) پڑھی ہیں یا طاق تو دو سجدے کرے یہ دو سجدے اس کی نماز کو پورا کرنے والے ہیں۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۰ جس کو نماز میں کوئی چیز بھول جائے تو وہ حالت جلوس میں دو سجدے کرلے۔

ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۱ یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جس کو کمی زیادتی کا شک ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۲ نماز کے اچکنے میں سہو نہیں ہے ہاں بیٹھے سے کھڑے ہو جانے میں اور کھڑے ہونے سے بیٹھ جانے میں سہو ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی معمولی بھول چوک میں سہو نہیں ہے بلکہ کسی واجب یا فرض میں تاخیر ہو جائے یا واجب چھوٹ جائے تب سجدۂ سہو لازم ہے۔

۱۹۸۵۳ تمہارے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو اس کی نماز میں اشتباہ میں ڈالتا ہے۔ پس وہ نہیں جانتا کہ زیادہ رکعات پڑھی ہیں یا کم؟ تو ایسی صورت میں وہ جلوس کی شکل میں دو سجدے کرلے۔ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۴ تمہاری نماز میں شیطان تمہارے ساتھ کھیلتا ہے۔ پس جو نماز پڑھے اور یہ نہ معلوم ہو سکے کہ جفت رکعات پڑھی ہیں یا طاق تو وہ دو سجدے کرلے اس سے اس کی نماز تمام ہو جائے گی۔ التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، تمام، ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۵ وہ نماز کو لوٹا لے یا بیٹھ کر دو سجدے کرلے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

فائدہ:...... نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نماز میں بھول کا شکار ہو گیا کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۸۵۶ جب کسی کو نماز میں کمی کا شک ہو تو وہ مزید رکعت پڑھ لے تاکہ وہ شک زیادتی پر ہو جائے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۵۷ تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے ہے اور جو اپنی نماز میں ایسا اشارہ کرے کہ اس کی بات سمجھ میں آجائے تو وہ اپنی نماز لوٹا لے۔ السنن للبیہقی السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۸ نماز میں تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید وعن جابر، عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۹ اے لوگو! تم کو کیا ہو گیا جب تمہاری نماز میں کوئی بات ہو گئی تو تم نے کثرت کے ساتھ تالی پیٹنا شروع کر دی۔ تالی تو عورتوں کے لیے ہے اور مردوں کے لیے تسبیح (سبحان اللہ) ہے۔ پس جس کو نماز میں کوئی کوتاہی محسوس ہو جائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔

الشافعی فی سننہ عن سہل بن سعد

سجدۂ شکر......الاکمال

۱۹۸۶۰..... اے سلمان! مجھے سجدہ نہ کر کیا خیال ہے اگر میں مرگیا تو کیا تو میری قبر کو بھی سجدہ کرے گا۔لہٰذا مجھے سجدہ نہ کر بلکہ اس زندہ کو سجدہ کر جو کبھی نہیں مرے گا۔الدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنہ

قعود اور اس میں تشہد پڑھنے کا بیان

۱۹۸۶۱..... جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو اللہ کی پناہ مانگے چار چیزوں سے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔ پھر جو چاہے اپنے لیے دعا مانگے۔نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... تشہد کے بعد درود اور درود کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنے کا حکم ہے اس دعا کے لیے یہ شرط ہے کہ ایسی دعا جو صرف خدا سے مانگی جائے ایسی دعا جو بندہ سے بھی کی جاسکتی ہے ایسی دعا نماز میں مانگنا ممنوع ہے۔ مثلاً یہ دعا کرے اللھم اعطنی الف ربیۃ اے اللہ! مجھے ہزار روپے عطا فرما۔ایسی دعا مانگنا ممنوع ہے۔

۱۹۸۶۲..... جب کوئی آخری تشہد سے فارغ ہوجائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے اور یوں کہے:

اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیاو الممات ومن شر فتنۃ المسیح الدجال۔

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔السنن للبیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۳..... یوں نہ کہو: السلام علی اللہ، اللہ پر سلامتی ہو۔ کیونکہ وہ تو خود سلامتی سلام والا ہے۔ بلکہ یوں کہو:

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین۔

تمام تر بقا وسلامتیاں، نمازیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کو زیب دیتے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔

جب تم یہ کہہ لوگے تو یہ دعا آسمان وزمین بسنے والے نیک شخص کو پہنچ جائے گی۔ پھر کہے:

اشھد ان لاالٰہ الااللہ واشھدان محمد أعبدہ ورسولہ۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پس اس کو جو دعا پسند ہو (عربی زبان میں) وہ دعا مانگ لے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۴..... جب نماز کے درمیان میں ہو یا نماز پوری کرنے کے قریب ہو (حالت قعود میں) تو سلام کرنے سے قبل یوں کہو:

التحیات الطیبات والصلوات والسلام والملک للہ۔

تمام سلامتیاں، پاکیزہ کلمات، نمازیں، سلامتی اور ملک اللہ کے لیے ہیں۔

پھر امام پر سلام پڑھو پھر اپنے رشتہ داروں اور اپنی جانوں پر سلام پڑھو۔ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی، الضیاء عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۵..... اللہ ہی سلام ہے (مجسم سلامتی ہے) جب تم میں سے کوئی قعدہ میں بیٹھے تو یہ پڑھے:

التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین.

جب تم نے یہ پڑھ لیا تو آسمان وزمین میں موجوداللہ کے ہر نیک بندے کو یہ دعا پہنچ گئی۔ پھر پڑھے:

اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ

پھر اللہ سے جو چاہے مانگے۔مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۸۶۶..... جب تم دونوں قعدوں میں بیٹھو تو کہو:

التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ.

پھر جو چاہے دعا مانگ لے۔ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۷.....التحیات للّٰہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن عمر، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۸.....التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للّٰہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ. مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۹.....التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ.

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ، السنن للبیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۱۹۸۷۰.....التحیات للّٰہ والصلوت والطیبات الغادیات الرائحات الزاکیات المبارکات الطاھرات للّٰہ.

تمام تر سلامتیاں، نمازیں، پاکیزہ کلمات، صبح کو پڑھے جانے والے کلمات، شام کو پڑھے جانے والے کلمات، پاکیزہ کلمات، مبارک کلمات اور پاک کلمات سب کے سب اللہ کے لیے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن السید الحسین رضی اللہ عنہ

۱۹۸۷۱.....التحیات للّٰہ والصلوات الطیبات الزاکیات للّٰہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ. الکبیر للطبرانی عن ابی حمید الساعدی

۱۹۸۷۲.....یوں نہ کہو: السلام علی اللہ. کیونکہ اللہ خود سلام ہے۔ بلکہ یوں کہو: التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین.

جب تم نے یہ کہہ لیا تو آسمان وزمین میں موجود ہر نیک بندے کو سلام پہنچ گیا۔ پھر کہو:

اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ.

پھر جو دعا پسند ہو مانگ لے۔(مسند احمد، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم نماز پڑھتے تھے: تو یوں کہتے تھے:

السلام علی اللہ من عبادہ، السلام علی فلان وفلان.

تب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔
مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم نے یہ کہہ لیا تو ہر مقرب (برگزیدہ) نبی مرسل اور ہر نیک بندے کو یہ دعا پہنچ گئی۔
۱۹۸۷۳.....تم یوں پڑھا کرو۔ (تشہد کے بعد)

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم۔

پھر مجھ پر سلام بھیجو (**اللھم سلم علی محمد وعلی آل محمد تسلیما کثیرا**)۔

الشافعی، السنن للبیھقی فی المعرفة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۱۹۸۷۴.....سیکھ لو، بے شک تشہد کے بغیر نماز نہیں ہے۔ **البزار، الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه**

۱۹۸۷۵.....جو تشہد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ **الاوسط للطبرانی عن علی رضی اللہ عنه**

۱۹۸۷۶.....کیا تو ان لوگوں کی طرح قعدہ میں بیٹھتا ہے جن پر اللہ کا غضب اتر چکا ہے۔

التاریخ للبخاری، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن عمرو بن الشرید عن ابیه

فائدہ:.....قعدہ میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ ہے سیدھے پاؤں کو کھڑا کیا جائے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور دونوں ٹانگیں لپیٹ کر زمین پر رکھ دی جائیں۔

۱۹۸۷۷.....کیا تو **المغضوب علیھم** (جن پر خدا کا غضب اترا یعنی یہودیوں) کی طرح قعدہ میں بیٹھتا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن الشرید بن سوید

تشہد پڑھتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا

۱۹۸۷۸.....نماز میں انگلی کے ساتھ اشارہ کرنا شیطان کو ڈراتا ہے۔ **السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه**

۱۹۸۷۹.....نماز میں بندہ جو اشارہ کرتا ہے، ہر اشارے میں دس نیکیاں ہیں۔ **المؤمل بن اھاب، فی جزئه عن عقبة بن عامر**

۱۹۸۸۰.....ہر اشارہ میں جو آدمی اپنی نماز میں کرتا ہے دس نیکیاں ہیں۔ ہر انگلی کے عوض ایک نیکی کی وجہ سے۔

الحاکم فی التاریخ عن عقبه بن عامر

فائدہ:.....نماز میں شہادت کی انگلی کے ساتھ تشہد میں جب **اشھد ان لا الہ الا اللہ** پڑھے تو **لا الہ الا اللہ** پڑھتے وقت اشارہ کرنا ہے۔ یعنی انگلی کو اوپر اٹھائے اور اس کے ساتھ بار بار اشارہ کرے اور ذہن میں یہ رکھے کہ اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ اس طرح ہر مرتبہ اشارہ کرنے پر دس نیکیاں ہوں گی۔

نماز کا سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت

۱۹۸۸۱.....ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ نماز میں ہاتھ مارتے ہیں ان کے ہاتھ بدکے ہوئے گھوڑے کی دم لگتے ہیں۔ کیا یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو (التحیات کی نشست میں) رانوں پر رکھا رہنے دیں۔ اور دائیں بائیں سلام پھیر دیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنه

۱۹۸۸۲.....تمہارا کیا حال ہے کہ اپنے ہاتھوں سے گھوڑوں کی دم کی طرح اشارہ کرتے ہو۔ جب کوئی سلام پھیرے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ساتھیوں کی طرف منہ کرے بغیر ہاتھ سے اشارہ کیے سلام کر دے۔ **مسلم، نسائی عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنھا**

۱۹۸۸۳۔۔۔کیابات ہے میں تم کو گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ ہلاتا دیکھتا ہوں۔ نماز میں پرسکون رہا کرو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۴۔۔۔کس وجہ سے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو، گویا وہ ہاتھ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ بلکہ ہر کسی کے لیے یہ کافی ہے کہ ہاتھ کو ران پر رکھا رہنے دے پھر اپنے بھائی کو دائیں بائیں متوجہ ہو کر سلام کر دے۔ مسلم عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۸۸۵۔۔۔ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں گویا بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ یہ کہہ دینا کافی ہے السلام علیکم السلام علیکم۔ نسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۶۔۔۔کیابات ہے میں تمہارے ہاتھوں کو بدکے ہوئے گھوڑوں کی دموں کی طرح دیکھتا ہوں تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھا رہنے دو۔ اور دائیں بائیں سلام پھیر دو۔ ابن حبان عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۷۔۔۔جب کوئی نماز پوری کرے تو اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہاتھوں کو رانوں پر رکھا رہنے دے اور اپنی دائیں طرف موجود بھائی کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ دے اور اسی طرح بائیں طرف۔ الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرہ

دوران تشہد حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھنا

۱۹۸۸۸۔۔۔جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یوں کہو:

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید.

اے اللہ! نبی امی محمد اور آل محمد پر درود (رحمت) بھیج جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجا۔ اور نبی امی محمد اور آل محمد پر برکتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک اے اللہ! آپ لائق حمد (اور) بزرگ ذات ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان، الدارقطنی، السنن للبیھقی عن ابی مسعود، عقبہ بن عامر

۱۹۸۸۹۔۔۔کہو: اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک، کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم. مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹۰۔۔۔مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔ اور درود یوں کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید.

مسند احمد، ترمذی، ابن سعد، سمویہ، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن زید بن خارجۃ

۱۹۸۹۱۔۔۔درود یوں پڑھو

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید
اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن کعب بن عجرۃ

۱۹۸۹۲ نماز میں درود یوں کہو:

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید.

جبکہ سلام تو تم جان چکے ہو۔(یعنی السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی عن ابی مسعود الانصاری

۱۹۸۹۳ کہو: **اللھم صل علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ، کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید.**

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ عن ابی حمید الساعدی

۱۹۸۹۴ جب تو اپنی نماز میں بیٹھے تو تشہد اور مجھ پر درود پڑھنا ہرگز نہ چھوڑنا بے شک وہ نماز کی زکوۃ ہے۔السنن للدارقطنی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

قعدہ کی حالت میں ممنوع چیزوں کا بیان

۱۹۸۹۵۔۔۔۔حضور ﷺ نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے اور سرین پر سہارا لینے کو منع فرمایا۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹۶ حضور ﷺ نے منع فرمایا کہ نماز میں اس طرح بیٹھا جائے جس میں اپنے دائیں ہاتھ پر سہارا لیا جائے۔نیز ارشاد فرمایا:(اس طرح نماز پڑھنا) یہ یہود کی نماز ہے۔ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹۷ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔کتے کی طرح بیٹھنا یعنی اپنی سرین پر بیٹھ کر ٹانگوں کو کھڑا کر لینا۔

۱۹۸۹۸ نماز میں اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا جس میں بیٹھتے ہی اٹھنے کا ارادہ کرنے لگ جائے۔(یعنی بغیر اطمینان کے بیٹھتے ہی دوبارہ سجدے میں جانے لگے)۔مستدرک الحاکم عن سمرۃ

الاکمال۔۔۔۔۔نماز سے فارغ ہونا

۱۹۸۹۹۔۔۔۔بے شک نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا کہ نماز کے بعد کوئی نماز نہ ملائی جائے بلکہ درمیان میں بات چیت کر لی جائے یا وہاں سے (اٹھ جائے اور) نکل جائے۔مسند احمد، ابوداؤد عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۰۰ جب امام نماز پوری کرلے اور قعدہ میں بیٹھ جائے پھر اس کو حدث لاحق ہو جائے بغیر (سلام پھیرے اور) کوئی بات چیت کیے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اور اس کے پیچھے ان کی نماز بھی پوری ہوگئی جن کی رکعات نہیں نکلی۔ابوداؤد، عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الامام یحدث بعد ما یرفع رأسہ من آخر رکعۃ۔امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔

سلام

۱۹۹۰۱۔۔۔۔سلام کو جلدی پڑھنا سنت ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۰۲ ... ہر دورکعت میں سلام ہے۔ ابن ماجة عن ابی سعید رضی اللہ عنه

کلام:...... ابن ماجۃ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی صلوٰۃ اللیل۔ اس روایت کی اسناد میں ابوسفیان سعدی ہے۔ جس کے متعلق امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل علم کا اس شخص کے ضعف پر اتفاق ہے۔ زوائد ابن ماجۃ۔

۱۹۹۰۳...... ہر دورکعت کے بعد تشہد اور سلام ہے۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۹۰۴...... ہر دو رکعات میں تشہد ہے، رسولوں پر سلام ہے اور ان کے نیک پیروکاروں پر بھی سلام ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنه

فائدہ:...... ہر دورکعت کے بعد جس سلام کا حکم آیا ہے اس سے مراد تشہد ہے۔ جس میں حضور ﷺ اور نیک بندوں پر سلام آتا ہے۔ جس میں تمام رسول اور برگزیدہ لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔

۱۹۹۰۵ ... یہود نے ہم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کیا جتنا تین چیزوں میں حسد کیا ہے۔ سلام، آمین اور اللھم ربنا لك الحمد

السنن للبیھقی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۹۰۶ ... ہر دورکعت کے بعد تحیۃ ہے۔ (یعنی التحیات للہ الخ)۔ السنن للبیھقی عن عائشة رضی اللہ عنها

الاکمال

۱۹۹۰۷ ... جب کوئی شخص نماز کے آخر میں بے وضو ہو جائے اور وہ سلام پھیرنے سے قبل نماز کے آخر میں پہنچ چکا ہو تو بے شک اس کی نماز پوری ہوگئی۔

ترمذی، ضعفه، ابن جریر عن ابن عمرو

کلام ترمذی:...... یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۹۰۸ ... جب امام آخری رکعت میں پہنچ جائے پھر مقتدیوں میں سے کوئی ایک امام کے سلام پھیرنے سے قبل بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔ التاریخ للخطیب عن ابن عمرو

۱۹۹۰۹ ... جب امام چوتھی رکعت (یا آخری رکعت کے سجدے) سے سر اٹھائے اور پھر بے وضو ہو جائے تو اس کے پچھلے لوگوں کی نماز پوری ہوگئی۔

ابن جریر عن ابن عمرو

فائدہ:...... احناف کے نزدیک خروج بصنعه بھی ایک فرض ہے۔ یعنی نماز کے ارکان پورا ہونے کے بعد نماز سے اپنے کسی فعل کے ساتھ نکلنا یہ بھی ضروری ہے۔ نیز سلام واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ اس لیے ایسے شخص کی نماز کا فریضہ تو ساقط ہو جائے گا مگر واجب چھوٹنے کی وجہ سے نماز واجب الاعادہ رہے گی۔

۱۹۹۱۰ ... جب امام اپنی نماز کی آخری رکعت میں قعدہ میں بیٹھ جائے پھر تشہد سے قبل وہ بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔

السنن للبیھقی عن ابن عمرو

کلام:...... ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۹۱۱ ... جب امام آخری رکعت میں سیدھا بیٹھ جائے اور پھر بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اسی طرح اس کے پچھلے لوگوں کی نماز بھی پوری ہوگئی۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:...... اس روایت میں عبدالرحمن بن زیاد ضعیف ہے۔

۱۹۹۱۲ ... جب امام آخری سجدے سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اسی طرح ان لوگوں کی نماز بھی پوری ہوگئی جو شروع نماز سے اس کے ساتھ شریک تھے۔ ابن جریر عن ابن عمرو

تیسری فصل.....نماز کے مفسدات، ممنوعات اور نماز کے آداب اور مباح امور کے بیان میں

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع.....مفسدات کے بیان میں

۱۹۹۱۳..... اللہ نے نماز میں مقرر فرمادیا ہے کہ تم کوئی بات چیت نہ کرو سوائے اللہ کے ذکر کے اور جو تم کو (قرآن وغیرہ) مناسب لگے اس کے۔ نیز اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ اللہ کے آگے تابعدار بن کر کھڑے رہو۔ نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۴..... اللہ پاک جو چاہتا ہے اپنا حکم جاری کرتا ہے اللہ نے یہ حکم جاری فرمایا ہے کہ نماز میں بات چیت نہ کرو۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۵..... نماز میں لوگوں سے بات چیت وغیرہ کرنا جائز نہیں۔ بلکہ نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی قرأت کا نام ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن معاویۃ بن الحکم

نماز میں ہر طرح کی باتیں ممنوع ہیں

۱۹۹۱۶..... نماز میں ہر طرح کے کلام سے ہم کو منع کیا گیا ہے سوائے قرآن اور ذکر کے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۷..... ضحک (ہنسنا) نماز کو توڑ دیتا ہے لیکن وضو کو نہیں توڑتا۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایسی ہنسی ہنسنا کہ آواز آس پاس کے لوگوں کو پہنچ جائے اس سے نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔ اگر ہنسی کی آواز صرف خود کو پہنچے دوسروں کو نہ پہنچے تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جبکہ وضو باقی رہتا ہے۔ اور اگر صرف تبسم کیا جائے جس میں آواز نہ ہو تو اس تبسم (مسکراہٹ) سے نماز جاتی ہے اور نہ وضو۔

۱۹۹۱۸..... مسکراہٹ نماز کو نہیں توڑتی۔ لیکن قہقہہ توڑ دیتا ہے۔ الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... بلند آواز کے ساتھ ہنسنے سے حنفیہ کے ہاں مطلقاً نماز اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر گذرا۔ جبکہ شافعیہ کے ہاں بلند آواز میں ایک دو حرف سمجھ آئیں تب نماز ٹوٹ جاتی ہے ورنہ نہیں۔ فیض القدیر ۶۴/۵

۱۹۹۱۹..... جس نے صبح کی (فرض) نماز کی ایک رکعت پڑھی پھر سورج طلوع ہو گیا تو وہ اپنی صبح کی نماز پوری کرے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۰..... جب تم میں سے کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو اپنی ناک پکڑ لے (تا کہ دوسروں کو نکسیر پھوٹنے کا گمان ہو اور) پھر چلا جائے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، ابن حبان، السنن للبیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۱۹۹۲۱..... جب نماز میں کسی کی نکسیر پھوٹ جائے تو وہ مڑ کر چلا جائے خون دھوئے پھر وضو کرے اور نماز میں مشغول ہو جائے۔

السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۲..... جب کوئی نماز پڑھے پھر بے وضو ہو جائے تو اپنی ناک کو پکڑ کر چلا جائے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنھا

الاکمال

۱۹۹۲۳ نماز میں بات چیت وغیرہ جائز نہیں۔ بلکہ نماز تو تسبیح تکبیر تہلیل اور قرآن پڑھنے کا نام ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن زید بن اسلم

۱۹۹۲۴ جس نے نماز میں ایسا اشارہ کیا جو سمجھ میں آنے والا تھا وہ اپنی نماز لوٹا لے۔ السنن للدارقطنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۵ جس نے نماز میں قہقہہ لگایا اس پر وضو اور نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۶ نماز کو نہیں توڑتا مگر بے وضو ہونا اور بے وضو ہوا نکلنے سے یا گوز مارنے سے (آواز کے ساتھ ہوا نکلنے سے) ہو جاتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۷ مسکراہٹ نماز کو نہیں توڑتی لیکن قہقہہ توڑ دیتا ہے۔ الشیرازی فی الالقاب، السنن للبیہقی، الخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۸ مسکراہٹ سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن قہقہہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ الصغیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۹ بلی کا (آگے سے) گذر جانا نماز کو نہیں توڑتا، کیونکہ بلی گھر میں آنے جانے والی چیز ہے۔ البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳۰ ... جب کوئی نماز پڑھے اور بے وضو ہو جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ کر واپس چلا جائے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۹۳۱ جس کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے وہ لوٹ جائے اور وضو کر کے پہلی نماز کو پورا کرے۔ الدارقطنی وضعفہ عن ابی سعید

۱۹۹۳۲ جس کو نماز میں نکسیر پھوٹے یا قے ہو جائے تو وہ وضو کرے اور اپنی سابقہ نماز مکمل کرے جب تک بات چیت نہ کی ہو۔

البیہقی فی المعرفہ عن عائشہ

۱۹۹۳۳ جس کو نماز میں نکسیر چھوٹ جائے وہ وضو کرے اور نماز لوٹالے۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔ صحیح نہیں۔

۱۹۹۳۴ ... میں بھی ایک بشر ہوں۔ میں جنبی تھا اور غسل کرنا بھول گیا۔

الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... ایک مرتبہ صبح کی نماز میں آپ ﷺ نے تکبیر کہہ دی۔ پھر ان کو اشارہ کیا اور چلے گئے پھر واپس آئے تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی نماز کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۹۹۳۵ مجھے یاد آگیا کہ میں جنبی تھا جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوا اور میں نے غسل بھی نہیں کیا تھا۔ پس جس کو پیٹ میں گڑبڑ محسوس ہو یا میری طرح کوئی اور بھی اسی حالت پر ہو تو وہ لوٹ جائے اور اپنی حاجت پوری کر کے غسل کر کے نماز میں لوٹ آئے۔

مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳۶ نماز میں ہنسنا، ادھر ادھر متوجہ ہونا اور انگلیاں چٹخانا ایک برابر ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی وضعفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳۷ نماز تین چیزوں کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے: نکسیر پھوٹنا، آگے پیچھے کی شرمگاہوں سے کچھ بھی نکلنا اور سلام پھیرنا۔

عبدالرزاق عن عبداللہ بن کعب الحمیری مرسلاً

۱۹۹۳۸ ... جب کسی کی نکسیر پھوٹ جائے یا قے چھوٹ جائے اور وہ منہ بھر کر ہو یا مذی نکل جائے تو وہ لوٹ جائے اور وضو کرے پھر لوٹ کر باقی رہ جانے والی نماز پڑھ لے اور نئے سرے سے نہ پڑھے بشرطیکہ کسی سے بات چیت (یا اور کوئی کام نماز فاسد کرنے والا نہ کرے)۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن جریج عن ابیہ مرسلاً

۱۹۹۳۹ جب تم میں سے کوئی بے وضو ہو جائے اور وہ نماز میں ہو تو وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر لوٹ جائے۔

مصنف عبدالرزاق عن عروہ مرسلاً، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

دوسری فرع..... نماز میں مسنون چیزوں کا بیان

قبلہ رو اور دائیں بائیں تھوکنا..... ناک صاف کرنا اور پیشانی پونچھنا

۱۹۹۴۰ جب کوئی نماز پڑھے تو سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکے۔

مسند احمد، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۱ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے، کیونکہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے جب تک وہ نماز میں رہتا ہے۔ یونہی دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے اور اس کو دفن کردے۔

مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۲ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے، پس کوئی بھی قبلہ رو ہو کر (تھوک یا) ناک نہ چھینکے۔

بخاری، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۳..... جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔ اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی قبلہ رو نہ تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔ نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۴ کیا کسی کو یہ بات اچھی لگے گی کہ کوئی اس کے منہ پر تھوکے۔ پس جب کوئی قبلہ کی طرف رخ کرتا ہے تو اس کا پروردگار عزوجل اس کے سامنے ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے لہٰذا اس کو چاہیے کہ وہ دائیں طرف تھوکے اور نہ سامنے۔ بلکہ اپنی بائیں طرف تھوکے یا پاؤں کے نیچے۔ اگر اس کو تھوکنے کی جلدی ہو تو ایسے کرلے۔ (یعنی اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو مسل دے)۔ ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۵ تمہارے کسی آدمی کو کیا ہو جاتا ہے کہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور پھر اس کے سامنے ناک سنکتا ہے۔ کیا وہ یہ پسند کرے گا کہ کوئی اس کے چہرے پر ناک سنکے؟ لہٰذا جب کوئی ناک سنکے تو اپنی بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے سنکے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کپڑے میں مسل دے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۶..... قبلہ رو ناک کیا گیا (اور پھینکا گیا تھوک) قیامت کے دن اس کے کرنے والے کے چہرے پر ہوگا۔ البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۷..... جس نے قبلہ رو ہو کر تھوکا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان ہوگا۔ اور جس نے اس گندی سبزی (کچے لہسن) میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری اس مسجد کے قریب تین (دن) تک نہ پھٹکے۔

۱۹۹۴۸ جب تو نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوک اور نہ دائیں طرف۔ بلکہ بائیں طرف تھوک، اگر وہ خالی جگہ ہو۔ اور بایاں پاؤں اٹھا اور اس کو (نیچے ڈال کر) رگڑ دے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن طارق بن عبد اللہ المحاربی

۱۹۹۴۹ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو قبلہ رو نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

نماز میں تھوکنے کی ممانعت

۱۹۹۵۰ جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف بلکہ بائیں طرف اور قدموں کے نیچے تھوکے۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۱ نماز میں تھوکنا، ناک رینٹھنا، حیض جاری ہونا اور اونگھنا شیطان کی طرف سے ہے۔ ابن ماجہ عن دینار

۱۹۹۵۲... چھینکنا، اونگھنا اور جمائی لینا، نماز میں حیض جاری ہونا، قے ہونا اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔ ترمذی عن دینار

الاکمال

۱۹۹۵۳... جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا کوئی اپنے سامنے ناک صاف کرے اور نہ دائیں طرف۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۴... جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لہٰذا کوئی نہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف۔ کیونکہ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے۔ بلکہ اپنی بائیں طرف تھوک لے۔

التاریخ للخطیب عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۵... جب تو نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوک اور نہ دائیں طرف بلکہ پیچھے یا بائیں طرف تھوک لے یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے۔

ترمذی حسن صحیح، نسائی عن طارق بن عبداللہ المحاربی

۱۹۹۵۶... جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں طرف یا قدموں کے نیچے تھوک دے۔

نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۷... جب کوئی نماز میں تھوکے تو اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے اور نہ بائیں طرف۔ بلکہ اپنے پیروں کے نیچے تھوک دے اور پھر اس کو زمین میں رگڑ ڈالے۔ الکبیر للطبرانی عن حبیب بن سلمان بن سمرۃ عن ابیہ عن جدہ

۱۹۹۵۸... جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے لہٰذا کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ بلکہ اپنی بائیں یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۹... جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنے چہرے کو کر لیتے ہیں۔ لہٰذا کوئی شخص نہ قبلہ رو ناک صاف کرے اور نہ دائیں طرف کرے۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۰... کیا کوئی یہ چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے سامنے آ کر اس کے منہ پر تھوک دے۔ بے شک جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔ اور اگر اس کو جلدی ہو تو وہ یوں کپڑے میں مسل دے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم، الضیاء للمقدسی عن ابی سعید، الدارمی، ابن خزیمہ، ابوعوانہ، ابن حبان عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ معاً

۱۹۹۶۱... تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اللہ پاک اس سے اعراض برتے؟ جب تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔ اگر اس کو جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک کو مل دے۔ مسلم، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۲... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور اپنے دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۳... جب کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے اور اپنے دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف تھوکے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو (مثلاً بائیں طرف نمازی ہوں) تو اپنے کپڑے میں تھوکے اور اس کو مسل دے۔ (پھر آپ نے کپڑے کو کھولا اور اس کو ملا کر مسل دیا)۔

عبد الرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۴... اے لوگو! جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو وہ بہت عظیم مقام میں سب سے عظیم پروردگار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور

عظیم سوال کر رہا ہوتا ہے جنت کا سوال اور جہنم سے نجات۔ اور جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اللہ کے سامنے اپنی اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے۔ اور اس کا شیطان ساتھی بائیں طرف ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی بھی اپنے سامنے یا اپنی دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔ پھر اس کو رگڑ دے کیونکہ اس طرح وہ شیطان کے کان رگڑتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا کاش کے تمہارے اور پروردگار کے سامنے سے پردے اٹھ جاتے یا مسجد کو بولنے کی اجازت دی جاتی تو کوئی شخص تھوکنے کو سوچتا بھی نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۵۔۔۔ یہ تم کو (آئندہ) نماز نہ پڑھائے۔ تو نے تو اللہ عزوجل کو اذیت دی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن السائب بن خلاد عن سوید الانصاری

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ایک شخص نے کچھ لوگوں کی امامت کرائی اور قبلہ رو تھوک دیا۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

کلام:۔۔۔۔۔۔امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے الکبیر میں اس کو عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید سے روایت کیا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد ۲/۱۹۔

نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ ہونا

۱۹۹۶۶۔۔۔۔۔۔لوگوں کو کیا ہو گیا کہ نماز میں آسمان کی طرف اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں۔ (یہاں آپ ﷺ کا غصہ تیز ہو گیا اور آپ کی آواز اونچی ہو گئی اور فرمایا:) لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (اور وہ نابینا ہو جائیں گے)۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۷۔۔۔۔۔۔وہ لوگ باز آجائیں جو نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں ان کی طرف واپس نہیں لوٹیں گی۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۸۔۔۔۔۔۔لوگ نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے رک جائیں ورنہ ان کی نگاہیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

مسلم، نسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۹۔۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس کو چاہیے کہ آسمان کی طرف نہ دیکھے مبادا کہیں اس کی بصارت زائل ہو جائے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۰۔۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو وہ آسمان کی طرف اپنی نگاہ نہ اٹھائے، ورنہ کہیں اس کی نگاہ نہ اچک جائے۔

مسند احمد، نسائی عن رجل من الصحابة

نماز میں نگاہ نیچی رکھے

۱۹۹۷۱۔۔۔ آسمان کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھایا کرو نماز میں، کہیں بصارت نہ ختم ہو جائے۔ ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۲۔۔۔۔۔۔کیا کسی کو یہ ڈر نہیں لگتا کہ جب وہ نماز میں اپنا سر اوپر اٹھاتا ہے کہ کہیں اس کی بینائی واپس لوٹے ہی نہ۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔مسلم شریف میں حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں: ورنہ ممکن ہے اللہ پاک اس کا سر گدھے کا سر بنا دیں۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تحریم سبق الامام برکوع اوسجود ونحوھما رقم ۴۲۷۔

۱۹۹۷۳۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ نماز ہی کی طرف متوجہ رہے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ اور نماز میں

ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچو۔ بے شک بندہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۴..... جب کوئی بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہو جاتے ہیں۔ جب وہ ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ پاک فرماتے ہیں: اے ابن آدم! کس کی طرف توجہ کرتا ہے؟ کیا کسی ایسے کی طرف جو مجھ سے بہتر ہے؟ میری طرف متوجہ ہو جا۔ لیکن بندہ دوسری دفعہ جب پھر ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ پاک پھر یونہی ارشاد فرماتے ہیں۔ لیکن جب تیسری بار بھی وہ (توجہ ہٹاتا ہے اور) ادھر ادھر التفات کرتا ہے تو اللہ پاک اس سے اپنا چہرہ پھیر لیتے ہیں۔ البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت کی سند میں فضل بن عیسی الرقاشی ہے جس کے ضعیف ہونے پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۸۰۔

۱۹۹۷۵ اللہ عزوجل مسلسل بندہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں جب تک وہ نماز میں رہتا ہے اور ادھر ادھر التفات نہیں کرتا۔ لیکن جب بندہ ادھر اُدھر ملتفت ہوتا ہے تو اللہ پاک اس سے توجہ ہٹا لیتے ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۶..... تم نماز میں ادھر اُدھر التفات کرنے سے اجتناب کرو۔ یہ بہت بڑی ہلاکت ہے۔ الضعفاء للعقیلی

۱۹۹۷۷ جو شخص نماز میں کھڑا ہوا اور ادھر اُدھر اپنی توجہ بانٹ دے اللہ پاک اس کی نماز کو اس پر مار دیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۸ ادھر ادھر توجہ کرنے والے کی کوئی نماز نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن سلام

۱۹۹۷۹ کوئی بندہ کبھی نماز میں ادھر ادھر ملتفت نہیں ہوتا مگر اس کا پروردگار اس کو ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟ میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۰ نماز میں ہنسنے والا، ادھر ادھر توجہ کرنے والا اور انگلیاں چٹخانے والا سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الضعفاء للعقیلی عن معاذ رضی اللہ عنہ بن انس

۱۹۹۸۱ (اے بیٹے! نماز میں التفات سے بچ، بے شک نماز میں التفات کرنا ہلاکت ہے۔ اگر انتہائی ضروری ہو تو نفل میں کر فرض میں نہ کر)۔

ترمذی رقم الحدیث ۵۸۹

(اے بیٹے! جب تو گھر والوں کے پاس جائے تو ان کو سلام کر یہ تیرے لیے اور تیرے گھر والوں کے لیے بھی برکت کا باعث ہوگا۔

ترمذی رقم الحدیث ۲۶۹۸

اے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اس حال میں صبح وشام کرے کہ کسی کے لیے تیرے دل میں کھوٹ نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ ترمذی ۲۶۷۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرما کر (پھر بطور تاکید مجھے) فرمایا: اے بیٹے یہ میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندگی بخشی اور جس نے مجھے زندگی بخشی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۲ یہ ایک اچکنا ہے، جو شیطان بندے کی نماز سے اچکتا ہے یعنی ادھر اُدھر متوجہ ہونا۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۹۸۳..... کوئی نماز میں ادھر اُدھر ملتفت نہ ہو، اگر ایسا کرنے کے سوا چارہ نہ ہو تو نمازیں اللہ نے فرض فرمائی ہیں ان کے علاوہ (نفل نمازوں) میں کر لے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۴..... کوئی بندہ نماز میں کبھی ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوا مگر اس کے پروردگار نے اس کو یہ ضرور فرمایا: اے ابن آدم! میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۹۸۵..... بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمن کی دو آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے۔ پس جب وہ ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اس کا پروردگار ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟ کیا کسی ایسے کی طرف جو تیرے لیے مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟ ابن آدم! اپنی نماز میں مگن ہوجا، میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔الضعفاء للعقیلی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۹۸۶..... جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے خشوع (خضوع) اور رکوع (وجود) کو مکمل نہیں کرتا بلکہ ادھر ادھر التفات کرتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور جو شخص نماز میں اپنے کپڑے (تہ بند اور شلوار وغیرہ) کو تکبر کی وجہ سے (لٹکا تا ہوا) گھسیٹتا ہے، اللہ پاک قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ خواہ وہ اللہ کے ہاں کس ق... والا ہو۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۹۸۷..... اپنی نمازوں میں ادھر اُدھر متوجہ نہ ہو، کیونکہ ... توجہ کرنے والے کی کوئی نماز نہیں۔الاوسط للطبرانی عن عبد الله بن سلام

۱۹۹۸۸..... جب بندہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور پھر اپنی توجہ اس وقت تک نہیں ہٹاتے جب تک بندہ نماز پوری نہ کرے یا کوئی برا کام نہ کرلے۔الافراد للدارقطنی عن حذیفه رضی الله عنه

۱۹۹۸۹..... کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ اپنی نمازوں میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں، وہ اس (بری حرکت) سے باز آجائیں ورنہ ان کی بصارت چھین لی جائے گی۔ابو داؤد الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، عبد بن حمید، بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، الدارمی، ابن خزیمه عن انس رضی الله عنه

تشبیک......د... ں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا

۱۹۹۹۰..... جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے حتی کہ واپس آئے۔لہٰذا وہ اس دوران یوں نہ کرے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۹۹۱..... جب کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو وہ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن کعب بن عجرة

۱۹۹۹۲..... جب تمہارا کوئی شخص نماز کے لیے وضو کرے تو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ملائے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۹۹۳..... جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ انگلیاں انگلیوں میں نہ ڈالے بے شک یہ عمل تشبیک شیطان کی طرف سے ہے۔ اور تمہارا کوئی بھی شخص نماز میں رہتا ہے جب تک کہ وہ مسجد سے نہ نکلے۔مسند احمد عن مولی لابی سعید خدری رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۹۹۴..... جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر نما... ارادے سے نکلتا ہے تو وہ مسلسل نماز میں ہوتا ہے حتی کہ واپس لوٹے (اس دوران) ایسا مت کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۹۹۵..... جب تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر تو مسجد کی طرف نکلے تو تو نماز میں ہے، پس اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈال۔

الجامع لعبدالرزاق عن کعب بن عجره

۱۹۹۹۶۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو تو وہ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے۔ کیونکہ تشبیک عمل شیطان کی طرف سے ہے اور تم میں سے کوئی بھی نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں رہتا ہے۔ حتیٰ کہ مسجد سے نکل جائے۔

البغوی عن مولی لابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹۷۔۔۔ کوئی بندہ پاکیزگی اختیار کرتا ہے پھر (مسجد کی طرف) نکلتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے حتیٰ کہ نماز پڑھ لے۔ لہٰذا اس دوران جبکہ وہ نماز میں ہے ایک دوسرے ہاتھ کی انگلیاں آپس میں نہ ڈالے۔ الکبیر للطبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ عن ابیہ عن جدہ

۱۹۹۹۸۔۔۔ اے کعب! جب تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر تو مسجد کی طرف نکلے تو انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرے، بے شک تو نماز میں ہے۔ السنن للبیہقی عن کعب بن عجرۃ

۱۹۹۹۹۔۔۔ کوئی ایسا بندہ نہیں جو اپنے گھر میں وضو کرے پھر نماز کے ارادے سے نکلے، تو وہ مسلسل نماز میں رہتا ہے حتیٰ کہ نماز پوری کر لے لہٰذا اس نماز کے دوران انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرے۔ الجامع لعبدالرزاق عن کعب بن عجرہ

۲۰۰۰۰۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ہو تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ پھنسائے، کیونکہ وہ نماز میں ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن المسیب مرسلاً

نماز میں چوری۔۔۔۔۔۔الاکمال

۲۰۰۰۱۔۔۔ لوگوں میں سب سے بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرلے۔ لوگوں نے عرض کیا: کوئی نماز میں چوری کیسے کرے گا؟ ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کے رکوع و سجود اور خشوع و خضوع کو اچھی طرح نہ کرے (وہ سب سے بدترین چوری کرنے والا ہے)۔

مسند احمد، الدارمی، ابن خزیمہ، الحسن بن سفیان، مسند ابی یعلی، البغوی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ، مسند ابی داؤد الطیالسی عن النعمان بن مرۃ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۰۰۲۔۔۔ لوگوں میں سب سے بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! نماز میں کیسے کوئی چوری کرے گا؟ (ارشاد فرمایا:) جو رکوع و سجود کو اچھی طرح پورا ادا نہ کرے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام میں بھی بخل سے کام لے۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۲۰۰۰۳۔۔۔ لوگوں میں سب سے زیادہ چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کی جاتی ہے؟ فرمایا: جو رکوع و سجود کو (اچھی طرح) پورا ادا نہ کرے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام میں بھی بخل سے کام لے۔

الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

سب سے بڑا چور نماز میں چوری کرنے والا ہے

۲۰۰۰۴۔۔۔ لوگوں میں سب سے زیادہ چور وہ شخص ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کی جاتی ہے؟ فرمایا: اس کے رکوع و سجود کو اچھی طرح مکمل ادا نہ کیا جائے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی سعید، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۰۰۰۵۔۔۔ شرب پینے والے، زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ فحش اور برے کام ہیں جن میں سزا

جاری ہوتی ہے لیکن سب سے بری چوری وہ ہے جو نماز میں چوری کی جاتی ہے۔ وہ نماز جس کے رکوع وسجود اچھی طرح پورے ادا نہ کیے جائیں۔

(عبدالرزاق، الشافعي، السنن للبيهقي عن النعمان بن مرة مرسلاً

۲۰۰۰۶..... اے علی! اس شخص کی مثال جو اپنی نماز کو پوری نہ کرے اس حاملہ کی ہے جس کے بچہ جننے کا وقت قریب ہو جائے تو وہ حمل گرا دے۔ پس یہ عورت نہ حمل والی رہتی ہے اور نہ اولاد سے اس کی گود چمکتی ہے۔ اے علی! نمازی کی مثال اس تاجر کی ہے جس کو مال کا نفع بھی نہ ملے بلکہ اس کا اصل مال بھی خسارے کا شکار ہو جائے۔ اسی طرح اللہ پاک بھی کسی نمازی کی نفل بھی قبول نہیں فرماتے جب تک وہ فریضے کو صحیح ادا نہ کرے۔

الرامهرمزي في الامثال، ابن النجار عن علي وفيه موسى بن عبيده ضعيف

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔

۲۰۰۰۷..... اس شخص کی مثال جو اپنی نماز کو صحیح طرح پوری ادا نہیں کرتا اس حاملہ عورت کی ہے، جس کے نفاس کا وقت قریب آئے تو اس کا حمل گر جائے۔ پس وہ عورت پھر حاملہ رہتی ہے اور نہ اولاد والی۔ اور نمازی کی مثال اس تاجر کی ہے کہ اس کو نفع خالص نہیں مل سکتا جب تک کہ اس کو اصل مال خالص نہ مل جائے۔ اسی طرح نمازی کی نفل نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ فرض کو صحیح ادا نہ کرے۔

السنن للبيهقي، الرامهرمزي في الامثال عن علي رضي الله عنه

کلام:...... اس روایت کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۱۲۲/۲۔

۲۰۰۰۸..... اگر وہ اسی حالت پر مر گیا تو ملت محمدیہ ﷺ کے علاوہ کسی اور ملت پر مرا۔ لہٰذا رکوع وسجود کو مکمل کرو۔ بے شک اس شخص کی مثال جو نماز پڑھے اور رکوع وسجود کو مکمل نہ کرے اس بھوکے کی ہے جس کو کھانے کے لیے صرف ایک یا دو کھجوریں ملیں، جو اس کی بھوک کو رفع نہیں کر سکتیں۔

مسند ابي يعلى، البغوي، ابن خزيمه، الكبير للطبراني، السنن لسعيد بن منصور عن ابي عبد الله الاشعري عن امراء الاجناد خالد بن وليد ويزيد بن ابي سفيان وشرحبيل بن حسنه وعمرو بن العاص

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع وسجود کو مکمل نہیں کر رہا ہے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۰۹..... دیکھ رہے ہو اس شخص کو، اگر یہ اسی حالت پر مر گیا تو ملت محمد ﷺ پر نہیں مرے گا۔ یہ نماز میں ایسے ٹھونگیں مار رہا ہے جس طرح کوا خون (مردار) میں ٹھونگیں مارتا ہے۔ اس شخص کی مثال جو نماز پڑھتا ہے لیکن رکوع (صحیح ادا) نہیں کرتا اور سجدوں میں بھی چونچیں مارتا ہے، اس بھوکے کی مثال ہے جو صرف ایک یا دو کھجوریں کھائے، جو اس کو فائدہ نہیں دے سکتیں۔ پس رکوع وسجود کو مکمل ادا کرو۔ اور وضو کو اچھی طرح کرو۔ ہلاکت ہے (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے جہنم کی۔ ابن خزيمه، السنن للبيهقي، ابن عساكر عن ابي عبد الله الاشعري

فائدہ:...... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے، پر رکوع نہیں کرتا اور سجدے بھی پس گویا ٹھونگیں مار رہا ہے۔ تب آپ ﷺ نے اس کے متعلق مذکورہ ارشاد فرمایا۔ اعاذ الله منه۔

۲۰۰۱۰..... اگر تم میں سے کوئی ایک ستون کا بھی مالک ہو تو وہ ناپسند کرے گا کہ اس کے بارے میں کوئی اس کو دھوکہ دے۔ پھر کیسے کوئی اپنی نماز میں دھوکہ کرتا ہے جو نماز خالص اللہ کے لیے ہے۔ لہٰذا اپنی نماز کو پورا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ مکمل نماز ہی کو قبول فرماتا ہے۔

الاوسط للطبراني عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۰۰۱۱..... لوگوں میں سے بعض لوگ (ہی) مکمل نماز ادا کرتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ نصف نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چوتھائی نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ صرف پانچواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چھٹا حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ ساتواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں بعض لوگ آٹھواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ نواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف دسواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔

الكبير للطبراني عن عمار بن ياسر

۲۰۰۲۲..... تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو مکمل نماز ادا کرتے ہیں، ورنہ کچھ لوگ نصف نماز ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ تہائی اور کچھ چوتھائی نماز پڑھتے ہیں حتیٰ کہ آپ دسویں حصہ تک پہنچ گئے۔ مسند احمد عن ابي اليسر

متفرق ممنوع امور کا بیان

۲۰۰۱۳.....اس طرح کوئی نماز نہ پڑھے کہ اس کے بالوں کی چوٹی (پونی) بنی ہو۔ابن ماجه عن ابی رافع

۲۰۰۱۴.....اس شخص کی مثال جس کے سر کے بال جوڑے ہوئے ہوں ایسی ہے جیسے کسی کی مشکیں کسی ہوئی ہوں (ہاتھ پیچھے کو بندھے ہوں) اور وہ نماز پڑھ رہا ہو۔مسند احمد، مسلم، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۱۵ حضور ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ اس کے بالوں کا جوڑا یا چوٹی بنی ہوئی ہو اور وہ نماز پڑھے۔

طبرانی عن ام سلمه رضی الله عنها

۲۰۰۱۶.....جب نماز کے لیے بلایا جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اس طرح آؤ کہ تم پر سکینہ اور وقار کی کیفیت ہو۔پس جس قدر نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کو (بعد میں) پورا کرلو۔بے شک جب کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تب سے ہی وہ نماز میں (شمار) ہوتا ہے۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۰۱۷ جب نماز کھڑی ہو تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اس کو (بعد میں) پورا کرلو۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۰۱۸.....اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ نہ کرنا۔مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی عن ابی بکرة

فائدہ:.....بخاری کتاب صفۃ الصلوۃ باب اذا رکع دون الصف۔ایک صحابی نے امام کے پیچھے پچھلی صف میں رکعت نکلنے کے ڈر سے تنہا نیت باندھ لی تو آپ نے اس کو یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۱۹..... جب تم میں سے کوئی نماز میں جمائی لے تو حتی الامکان اس کو روکنے کی کوشش کرے کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔

مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۰۲۰.....جب تم میں سے کسی کو دوران نماز نیند آ رہی ہو تو وہ واپس لوٹ جائے کہیں وہ لاعلمی میں اپنے آپ پر بددعا نہ کر بیٹھے۔

نسائی، ابن حبان عن عائشه رضی الله عنها

فائدہ:.....عام طور پر یہ کیفیت رات کو تہجد کی نماز میں پیش آتی ہے اور اسی کے لیے یعنی نفل نماز کے لیے ہی یہ حکم ہے ورنہ فرض کی ادائیگی بہر صورت لازمی ہے۔

غلبۂ نیند کی حالت میں نماز نہ پڑھے

۲۰۰۲۱..... جب کوئی نماز کے دوران اونگھنے لگ جائے تو لوٹ جائے اور جا کر سو جائے حتیٰ کہ اس حال میں آجائے کہ وہ اپنی کہی ہو بات کو جان لے (تب آکر نماز پڑھ لے)۔مسند احمد، بخاری، ابوداؤد عن انس رضی الله عنه

۲۰۰۲۲.....آدمی جب اپنی نماز میں ہوتا ہے تو رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا کنکریوں کو صاف نہ کرے۔

مسند ابی داؤد الطیالسی عن ابی ذر رضی الله عنه

فائدہ:.......دور نبوت میں مسجد نبوی ﷺ میں فرش یا چٹائی وغیرہ کا تصور نہ تھا بلکہ کنکریوں پر نماز پڑھتے تھے۔سجدہ میں جاتے وقت پیشانی کو کنکریوں کی نوک سے بچانے کے لیے ہاتھ پھیر دیتے تھے۔اس سے منع فرمایا گیا ہے۔زیادہ سے زیادہ ایک مرتبہ ہاتھ پھیرنے کی اجازت ہے۔

۲۰۰۲۳ ... جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا وہ کنکریوں کو ہاتھ نہ پھیرے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۰۲۴ ... اللہ پاک ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا، جس کے جسم پر معمولی خلوق خوشبو بھی ہو۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی موسی رضی الله عنه

فائدہ: ...... خلوق زعفران اور کچھ دوسری خوشبویات کا مرکب ہے جس میں سرخی اور زردی غالب ہوتی ہے۔ اور نماز کی نفی سے مراد ثواب کی نفی ہے۔ کیونکہ ایسی خوشبو جس میں رنگ کا عنصر غالب ہوتا ہے عورتیں استعمال کرتی ہیں اور مردوں کے لیے استعمال کرنے سے عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

۲۰۰۲۵ ... نماز میں کسی طرح کی کمی کوتاہی درست نہیں اور نہ سلام و جواب کی گنجائش ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۰۲۶ ... حضور ﷺ نے نماز میں مٹکنے سے اور عورتوں کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ہاں مگر اپنی عورت اور اپنی باندیوں کے پاس پڑھنے کی اجازت ہے۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۰۲۷ ... جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے۔

الکبير للطبرانی الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۲۸ ... نماز میں صفوں کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑو۔ (اور مل مل کر کھڑے ہو)۔ الکبير للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۲۹ ... نماز کے دوران انگلیاں نہ چٹخاؤ۔ ابن ماجه عن علی رضی الله عنه

کلام: ...... ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ باب ما یکرہ من الصلوۃ۔ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں حارث اعور ضعیف ہے۔ دیکھئے زوائد ابن ماجہ۔

۲۰۰۳۰ ... آدمی نماز پڑھتا ہے اور جو نماز اس سے فوت ہو جاتی ہے وہ اس کے لیے اس کے اہل اور اس کے مال سے زیادہ افضل ہوتی ہے۔

الکبير للطبرانی عن طلق بن حبيب

۲۰۰۳۱ ... آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے تو اس کے لیے صرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا، اور نصف حصہ لکھا جاتا ہے۔ (جیسی اس نے نماز پڑھی ہوتی ہے ویسا اس کی نماز کا حصہ لکھ دیا جاتا ہے)۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن عمار بن ياسر

فائدہ: ...... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو امام نسائی نے بھی تخریج فرمایا ہے اور اس کی سند میں عمر بن ثوبان راوی ہے جو قابل سند نہیں۔ عون المعبود ۳/۳

۲۰۰۳۲ ... جس نے نماز پڑھی اور اس کو تمام وکمال ادا نہیں کیا تو اس کی نفلوں میں سے اس پر اضافہ کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ پوری ہو جائے۔

الکبير للطبرانی عن سعد بن عائذ القرظ

الاکمال

۲۰۰۳۳ ... اللہ پاک ایسی قوم کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرماتے جو نماز میں اپنے عماموں کو اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔

ابو نعيم عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۳۴ ... اس شخص کی مثال یہ جو نماز پڑھ رہا ہے، بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ نماز پڑھنے والے کی طرح ہے۔

مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:...... ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بال سر کے پیچھے بندھے ہوئے لٹک رہے ہیں تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۲۰۰۳۵ ... کوئی شخص سر کے بالوں کا جوڑا یا چٹیا بنا کر نماز نہ پڑھے۔ابن سعد عن ابی رافع

۲۰۰۳۶ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔یعنی بالوں کی مینڈھی۔

عبدالرزاق، مسند احمد، السنن للبیھقی، ابو داؤد، ترمذی، حسن، ابن خزیمه، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

فائدہ:...... ایک مرتبہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بالوں کی گدی میں مینڈھی بنا کر نماز پڑھ رہے تھے۔حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے ان کی مینڈھی کھول دی۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ غصہ میں ان کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غصہ مت ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔تحفۃ الاحوذی ۲/۳۸۹، ۳۹۰۔

۲۰۰۳۷ ... نماز میں اپنے بالوں کو بندھا نہ رہنے دے کیوں کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ (بن جاتا) ہے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۰۳۸ تم میں سے کسی نے اپنے ہاتھ سے کنکریاں ہٹائی ہیں؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یارسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز میں تمہارا حصہ ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

فائدہ:...... یعنی ایک مرتبہ اپنے ہاتھ سے کنکریاں ہٹا لینا تمہارا حق ہے، اس سے زیادہ نہیں۔

۲۰۰۳۹ ... جو نماز میں کنکریاں ہٹاتا تھا وہ نماز سے اس کا حصہ ہے۔الجامع لعبدالرزاق عن معمر عن یحی بن ابی کثیر

فائدہ:...... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں سنا کہ وہ نماز میں کنکریاں ہٹاتا ہے۔تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۴۰ کوئی شخص نماز میں اپنے ہاتھ کو کنکریاں ہٹانے سے روک لے یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ اس کے پاس سو اونٹنیاں عالی نسل کی ہوں۔پھر بھی اگر تم پر شیطان غالب آ جائے تو وہ صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر لے۔

عبد بن حمید، سمویه، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۰۴۱ ... نماز کے دوران ہاتھ نہ پھیر اگر اس کے بغیر چارہ کار نہ ہو تو صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر کر کنکریاں برابر کر لے۔

ابو داؤد، السنن للبیھقی عن معیقیب

۲۰۰۴۲ ... اگر تجھے اس کے بغیر نہ سرے تو صرف ایک مرتبہ۔بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن معیقیب

یہ ارشاد نبی ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز میں سجدے کے دوران کنکریاں ہٹائے۔الجامع لعبدالرزاق عن معمر

۲۰۰۴۳ ... کوئی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کا کپڑا اس کی ناک پر ہو۔کیونکہ یہ شیطان کی سونڈ (بن جاتا) ہے۔

۲۰۰۴۴ کوئی نماز میں اپنی ڈاڑھی کو نہ ڈھانپے کیونکہ ڈاڑھی چہرہ میں داخل ہے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۰۴۵ ... اس شخص کی نماز مقبول نہیں جس کے جسم پر معمولی سی بھی خلوق خوشبو ہو۔الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

دیکھئے حدیث نمبر ۲۰۰۲۴۔

۲۰۰۴۶ ... اے رباح! نماز میں پھونک مت مار بے شک جس نے نماز میں پھونکا اس نے کلام کیا۔الحاکم فی التاریخ عن ام سلمه

فائدہ:...... سجدہ وغیرہ میں مٹی ہٹانے کے لیے پھونک مارنے کی ممانعت مقصود ہے۔

۲۰۰۴۷ ... تین باتیں ظلم کی ہیں: نماز سے فارغ ہونے سے قبل چہرے سے مٹی پونچھنا، چہرے کی جگہ سے مٹی ہٹانے کے لیے پھونک مارنا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔الاوسط للطبرانی عن بریدة رضی اللہ عنه

۲۰۰۴۸ ... نماز میں پانچ چیزیں شیطان کی ہیں۔چھینکنا، اونگھنا، جمائی لینا اور حیض آنا (غالباً پانچویں چیز جو بیان سے رہ گئی ہے وہ نماز میں پھونک مار کر مٹی ہٹانا ہے۔واللہ اعلم بالصواب)۔الدیلمی عن عمارة بن عبد

۲۰۰۴۹ ... مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں بے وضو اور سونے والوں کے پیچھے نماز پڑھوں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه، عبدالرزاق عن مجاهد مرسلاً وفیه عبدالکریم بن ابی المخارق

۲۰۰۵۰ ... کسی سونے والے اور کسی بے وضو کی اقتداء نہیں کی جاسکتی۔ مصنف ابن ابی شیبه عن مجاهد مرسلاً

۲۰۰۵۱ ... ایک دن میں ایک ہی فرض نماز دو مرتبہ نہیں ہو سکتی۔ السنن للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

تیسری فرع ...... نماز کے آداب کے بیان میں

نماز سے پہلے کھانا تناول کرنا

۲۰۰۵۲ ... جب کسی کے آگے (عشائیہ) رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو اور جلدی نہ مچاؤ حتیٰ کہ کھانے سے فارغ ہو جاؤ۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۰۵۳ ... جب عشائیہ رکھ دیا جائے اور نماز بھی تیار ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو مغرب سے پہلے۔ اور عشائیہ سے قبل نماز کی جلدی نہ کرو۔

بخاری، مسلم عن انس رضی الله عنه

۲۰۰۵۴ ... جب نماز (مغرب) کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو پہلے کھانا کھالے مغرب کی نماز سے قبل اور کھانے سے قبل نماز کی جلدی نہ کرو۔ ابن حبان عن انس رضی الله عنه

۲۰۰۵۵ ... جب نماز کھڑی ہو جائے اور عشائیہ (شام کا کھانا) بھی حاضر ہو جائے تو پہلے عشائیہ تناول کرلو۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه، بخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه، بخاری ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سلمة بن الاکوع، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۵۶ ... نماز کو کھانے اور کسی اور وجہ سے مؤخر نہیں کیا جا سکتا۔ ابو داؤد عن جابر رضی الله عنه

کلام: ...... اس روایت میں محمد بن میمون منکر الحدیث ہے۔ عون المعبود ۱۰/۲۳۱

الاکمال

۲۰۰۵۷ ... جب نماز کا وقت ہو جائے اور عشائیہ بھی حاضر ہو جائے تو پہلے کھانا تناول کرو۔

مسند احمد، عن سلمة بن الاکوع، الکبیر للطبرانی عن ام مسلمه رضی الله عنه

۲۰۰۵۸ ... کھانے سے پہلے نماز کی جلدی نہ کرو جب کھانا تمہارے سامنے پیش کر دیا جائے۔ عبدالرزاق، ابن حبان عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۰۵۹ ... جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز (مغرب) کے لیے اذان ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو پھر نماز پڑھ لو۔

عبدالرزاق عن انس رضی الله عنه

مدافعة الاخبثین

پیشاب پاخانے وغیرہ سے پہلے فراغت حاصل کرنا

۲۰۰۶۰ ... کوئی بندہ نماز کے لیے کھڑا نہ ہو جبکہ اس کو حاجت ہو۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۰۶۱ کھانے کی حاضری کے بعد نماز نہیں اور نہ ایسے وقت نماز ہے جبکہ پیشاب پاخانے کا زور ہو۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۰۶۲ ... جب نماز کھڑی ہو جائے اور آدمی کو بیت الخلاء جانے کی ضرورت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عبد اللہ بن ارقم

۲۰۰۶۳ ... حضور ﷺ نے نماز سے منع فرمایا اس حال میں کہ نمازی کو پیشاب پاخانے کا دباؤ ہو۔ ابن ماجه عن ابی امامة

الاکمال

۲۰۰۶۴ ... جب نماز کھڑے ہونے کا وقت ہو جائے اور کسی کو بیت الخلاء جانے کی حاجت محسوس ہو تو پہلے وہ بیت الخلاء جائے پھر نماز پڑھے۔ اور اس حال میں نماز کو ہرگز نہ آئے کہ اس کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن ارقم

۲۰۰۶۵ ... جب نماز تیار ہو جائے اور بیت الخلاء کی بھی ضرورت ہو تو پہلے بیت الخلاء جاؤ۔

الخطیب فی المتفق و المفترق عن عبد اللہ بن الارقم

۲۰۰۶۶ ... جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جانا چاہے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ارقم

۲۰۰۶۷ ... جب تم کو بیت الخلاء جانے کی حاجت محسوس ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو نماز سے پہلے بیت الخلاء جائے۔

الضیاء للمقدسی، النسائی، ابن حبان، عن عبد اللہ بن ارقم

۲۰۰۶۸ ... نماز میں اخبثین (پیشاب پاخانے) سے مدافعت نہ کرو۔ السنن لسعید بن منصور عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۶۹ ... نماز میں دو خبیث چیزوں سے مزاحمت نہ کرو۔ پیشاب پاخانہ۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۰۰۷۰ ... اس شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ پیشاب پاخانے کی تکلیف میں نماز پڑھے حتیٰ کہ ان سے نجات نہ پالے۔ مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۷۱ ... آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ حاجت ضروریہ کے دباؤ میں نماز ادا کرے جب تک کہ وہ ہلکان نہ ہو جائے۔ اور کسی مسلمان کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ کسی قوم کی امامت ان کی اجازت کے بغیر کرے۔ اور اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ خاص اپنے لیے دعا کرے اور پچھلوں (مقتدیوں) کو چھوڑ دے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو درحقیقت ان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ کسی کے گھر کے اندر دیکھے، اگر اس نے ایسا کیا تو گویا وہ بغیر اجازت اندر جا گھسا۔ السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۷۲ ... کوئی اس حال میں نماز ادا نہ کرے کہ وہ خبائث (پیشاب پاخانے کی تکلیف) محسوس کرے۔

السنن الکبری للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۷۳ ... کوئی اس حال میں نماز ادا نہ کرے کہ اس کو پیشاب پاخانے کی شدت کا سامنا ہو۔ ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۷۴ ... اس حال میں ہرگز کوئی نماز ادا نہ کرے کہ وہ پیشاب پاخانے میں سے کسی تکلیف میں مبتلا ہو۔

الکبیر للطبرانی عن المسوط بن مخرمه

کلام: ...... اس میں ایک راوی واقدی ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۸۹/۲۔

۲۰۰۷۵ ... کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں اور نہ اس حال میں کہ وہ دو خبیث چیزوں (پیشاب پاخانے) سے مدافعت کر رہا ہو۔

مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۰۷۶ ... کوئی بھی شخص کھانے کی موجودگی میں نماز کے لیے کھڑا نہ ہو اور نہ اس حال میں کہ اس کو پیشاب پاخانے کی تکلیف کا سامنا ہو۔

ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

نماز میں امیدوں کو مختصر کرنا

۲۰۰۷۷۔۔۔جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھے۔اس شخص کی نماز جس کو دوبارہ یہ نماز پڑھنے کی امید نہ ہو۔مسند الفردوس للدیلمی عن ام سلمة رضی اللہ عنہ

۲۰۰۷۸۔۔۔جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو آخرت کے سفر پر جانے والے کی طرح نماز پڑھ۔ایسی بات منہ سے نہ نکال جس سے کل تجھے معذرت کرنا پڑے۔اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے مایوس ہو جا۔مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۰۰۷۹۔۔۔اپنی نماز میں موت کو یاد کر۔آدمی جب اپنی نماز میں موت کو یاد کرتا ہے تو وہ اپنی نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔اور اس شخص کی نماز پڑھ جس کو امید نہ ہو کہ وہ اس نماز کے علاوہ کوئی اور نماز بھی پڑھ سکے گا۔اور ہر ایسی بات سے بچ جس سے کل تجھے معذرت کرنی پڑے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے اور یہ مسند الفردوس کی نادر اسناد میں سے ہے کیونکہ اس کی اکثر احادیث ضعیف ہیں۔

متفرق آداب کے بیان میں

۲۰۰۸۰۔۔۔اے فلاں! تو نماز کو اچھی طرح ادا کیوں نہیں کرتا؟ کیا مصلی نہیں دیکھتا کہ نماز کے وقت وہ کیسے نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ اپنے لیے نماز پڑھتا ہے۔اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے سے بھی یوں دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

مسلم، النسائی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۱۔۔۔تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو نماز (باجماعت) کے دوران اپنے کندھوں کو نرم رکھیں۔

ابو داؤد، السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۲۔۔۔جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے شانوں کو پرسکون رکھے اور یہود کی طرح ادھر اُدھر ہلے نہ۔بے شک نماز میں شانوں کو پرسکون رکھنا نماز کے کمال میں سے ہے۔الکامل لابن عدی، حلیة الاولیاء عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۳۔۔۔جس کو اس کی نماز برائیوں سے نہ روک سکے تو وہ اللہ سے دور ہی ہوگا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۴۔۔۔جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو نیکی اس کے سر پر ڈال دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ رکوع کرے پس جب وہ رکوع کرتا ہے تو اللہ کی رحمت اس پر بلند ہو کر چھا جاتی ہے۔حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے اور سجدہ کرنے والا اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے، پس وہ (سجدے میں) اللہ سے سوال کرے اور قبولیت کی امید رکھے۔السنن لسعید بن منصور عن عمار مرسلاً

الاکمال

۲۰۰۸۵۔۔۔اس کو نکال دو اور پہلے تسمے کو اس کی جگہ لگا دو، میں اس کو نماز کے دوران بھی دیکھتا رہا۔ابن المبارک عن ابی النضر

فائدہ:۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا۔پھر آپ نے ایک اور نئی چیز کے ساتھ جوتے کو باندھ لیا۔پھر نماز پڑھنے لگے تو اس (کی طرف دھیان چلا گیا اور اس) کو دیکھتے رہے، پھر نماز کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۸۶۔۔۔مجھے آج اس نے تم سے مشغول کر دیا۔ایک نظر اس کو دیکھتا ہوں اور ایک نظر تم کو۔مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی پہنی پھر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۸۷......جس نے وضو کیا اور کامل وضو کیا پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا اور جو پڑھتا رہا جانتا رہا (کہ کیا پڑھ رہا ہے) حتیٰ کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو وہ اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک صاف) ہو گیا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔عبدالرزاق عن عقبة بن عامر

۲۰۰۸۸......اس شخص کی نماز نہیں جو نماز میں خشوع اختیار نہ کرے۔الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۹......اللہ کی پناہ مانگو نفاق کے خشوع سے، یعنی بدن میں تو خشوع ہو اور دل میں نفاق (اور ویرانی) ہو۔

الحکیم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی بکر، الحاکم فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۰......نفاق کے خشوع سے بچو، کہ ظاہری بدن میں خشوع نظر آئے لیکن دل میں خشوع نہ ہو۔الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۱ نماز کی دو دو رکعت میں تشہد ہے۔ نیز نماز میں خدا کے آگے سخت حاجت مند بن جا، اس سے چمٹ جا اور اپنے ہاتھوں کو جھکا جھکا کر کہہ اللّٰھم اللّٰھم اے اللہ! اے اللہ! جو ایسا نہ کرے تو اس کی نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن جریر، السنن للبیهقی عن المطلب

۲۰۰۹۲......نماز کی ہر ہر دو رکعت میں تشہد ہے، خشوع وخضوع (آہ وزاری) اور اصرار کے ساتھ خدا سے مانگنا ہے، اور تجھے یوں کہنا ہے اے رب! اے رب! پس جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔

الحکیم، مسند احمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن الفضل بن عباس

۲۰۰۹۳ جب نماز کے دوران کسی کو جمائی آجائے تو ممکنہ حد تک اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جب بھی کوئی آہ کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔بخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

نماز میں خشوع وتوجہ

۲۰۰۹۴......جب تو نماز میں ہو تو رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھ۔ ہر ایسی بات سے بچ، جس سے کل کو معذرت کرنی پڑے۔ اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جا۔ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۵......جب تو نماز پڑھے تو (آخری سفر پر) رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھ۔ ایسی بات ہرگز نہ کر جس سے معذرت کرنا پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے مایوسی اختیار کر لے۔ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۶ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی اطراف (اعضاء) کو پرسکون رکھے۔ یہود کی طرح ہلے جلے نہیں۔ بے شک اعضاء کا پرسکون رکھنا نماز کے کمال میں سے ہے۔

الحکیم، حلیة الاولیاء، مستدرک الحاکم عن اسماء بنت ابی بکر عن ام رومان عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:......امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔ اس روایت کو تین صحابی روایت کرتے ہیں، اسماء، ام رومان اور تیسرے مرد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۲۰۰۹۷......جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے۔الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۸......اے انس! اپنی نگاہ اس جگہ رکھ، جہاں تو سجدہ کرتا ہے۔السنن للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۹......اے انس! نماز میں اپنی نگاہ اس جگہ رکھ، جو تیرے سجدہ کی جگہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ تو بڑا مشکل ہے۔ ایسا کرنا میرے لیے طاقت سے باہر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب پھر فرض میں کر لیا کر۔السنن للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۰ جب کوئی شخص نماز کے دوران اونگھنے لگ جائے اس کو چاہیے کہ جا کر بستر پر سو جائے، کیونکہ اسے معلوم نہیں ہوگا کہ وہ اپنے لیے

بد دعا کر رہا ہے یا نیک دعا کر رہا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۰۱۰۱..... نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، وہ دیکھ لے کہ کس چیز کے ساتھ مناجات کر رہا ہے؟ (کیا مانگ رہا ہے؟) اور کوئی ایک دوسرے پر نماز میں قرأت کی آواز بلند نہ کرے۔ مسند احمد، السنن للبیھقی عن البیاضی

۲۰۱۰۲..... جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، لہٰذا اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ مناجات میں کیا کہہ رہا ہے؟ اور بعض کو بعض پر نماز میں قرآن کی آواز بلند نہ کرنی چاہیے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۳..... اے فلاں! تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کیسے نماز پڑھ رہا ہے؟ جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو وہ درحقیقت کھڑے ہو کر اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کیا بات کر رہا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ میں تم کو نہیں دیکھ رہا۔ اللہ کی قسم میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

قابل قبول نماز کی حالت

۲۰۱۰۴..... اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ہر نمازی درحقیقت نماز نہیں پڑھتا۔ میں صرف اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے آگے جھک جائے، میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی خواہشات کو روک لے، میری نافرمانی پر اصرار نہ کرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، ننگے کو لباس پہنائے، مصیبت زدہ پر رحم کرے، پردیسی کو ٹھکانا دے، یہ سب کچھ میرے لیے کرے، پھر میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! اس کے چہرے کا نور میرے نزدیک سورج کے نور سے زیادہ روشن ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس کی جہالت کو اس کے لیے حلم و بردباری بنادوں گا، تاریکی کو اس کے لیے روشنی بنادوں گا، وہ مجھے پکارے گا تو میں اس کو لبیک کہوں گا، وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں اس کو عطا کروں گا، وہ مجھ پر قسم اٹھائے گا تو میں اس کی قسم پوری کروں گا، میں اس کو اپنے قرب کا سہارا دوں گا اور میرے ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے۔ اس کی مثال میرے نزدیک اس جنت الفردوس کی ہے جس کا پھل کبھی خراب نہیں ہوتا اور اس جنت کی تروتازگی کبھی ماند نہیں پڑتی۔ الدیلمی عن حارثۃ بن وھب

۲۰۱۰۵..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے ہاتھوں سے چکنائی کو دھودے۔ بے شک فرشتوں کو (گوشت وغیرہ کی) چکنائی سے زیادہ کوئی چیز بدبودار محسوس نہیں ہوتی۔ بندہ جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے فرشتہ منہ کھول لیتا ہے اور کوئی آیت وغیرہ آدمی کے منہ سے نہیں نکلتی مگر وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہوجاتی ہے۔ الدیلمی عن عبد اللہ بن جعفر

۲۰۱۰۶..... اس شخص کی نماز نہیں جو نماز کی اطاعت نہ کرے۔ اور نماز کی اطاعت یہ ہے کہ اس کو فحش اور برے کاموں سے روک دے۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۷..... جس نے نماز تو پڑھی مگر اس کی نماز نے اس کو نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے باز نہیں رکھا تو وہ اس نماز کی بدولت اللہ سے دور ہی ہوگا۔

شعب الایمان للبیھقی عن الحسن مرسلاً

۲۰۱۰۸..... نماز کو اچھی طرح ادا کیا کرو۔ میں تم کو اپنے پیچھے سے یوں ہی دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۹..... بہترین چیز جو خدا کو یاد دلائے وہ نفل نماز ہے۔ اور افضل ترین شی جس پر تو سجدہ کرے وہ زمین ہے اور زمین کی نباتات ہیں۔

الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱۰..... گویا میں بنی اسرائیل کے علماء کو بھی دیکھ رہا ہوں کہ نماز میں ان کے دائیں ہاتھ بائیں پر رکھے ہوئے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۰۱۱۱۔۔۔ بہترین نماز لمبے قیام والی نماز ہے۔الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن جابر بن نصر عن عبد اللہ بن حبشی

۲۰۱۱۲۔۔۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے وہ فرمانے لگے: بہترین دعا یہ ہے کہ تم نماز میں کہو:

اللھم لک الحمد کله، ولک الملک کله، ولک الخلق کله، والیک یرجع الامر کله، اسألک من الخیر کله، واعوذبک من الشر کله.

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، ساری سلطنت تیری ہے، ساری مخلوق تیری ہے، ہر چیز کا انجام تیرے پاس ہے، میں تجھ سے ہر طرح کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور ہر طرح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

شعب الایمان للبیھقی، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۰۱۱۳۔۔۔ اے ام رافع! جب تو نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس بار سبحان اللہ کہہ، دس بار لا الہ الا اللہ کہہ، دس بار الحمد للہ کہہ، دس بار اللہ اکبر کہہ، اور دس بار استغفر اللہ کہہ۔ بے شک تو نے سبحان اللہ کہا تو اللہ پاک نے فرمایا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو نے لا الہ الا اللہ کہا تو اللہ نے فرمایا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو نے الحمد للہ کہا تو اللہ نے فرمایا: یہ میرے لیے ہے، جب تو نے استغفار کیا تو اللہ پاک نے فرمایا: میں نے تیری مغفرت کردی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ام رافع

چوتھی فرع......نماز میں جائز امور کا بیان

۲۰۱۱۴۔۔۔ یہود کی مخالفت کرو، کیونکہ وہ جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔ابو داؤد مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن شداد بن اوس

۲۰۱۱۵۔۔۔ اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لیا کرو اور یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۲۰۱۱۶۔۔۔ فرض اور نفل سب نمازوں میں آیات کو شمار کر سکتے ہو۔الخطیب فی التاریخ عن واثلة

۲۰۱۱۷۔۔۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے پہن لے یا ان کو اپنے قدموں کے درمیان رکھ لے اور ان کے ساتھ کسی کو ایذاء نہ دے، (کہ کسی کے پاس رکھ دے)۔مستدرک الحاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنه

۲۰۱۱۸۔۔۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنے جوتے نکال دے تو ان کے ساتھ کسی کو ایذاء نہ دے، بلکہ ان کو اپنے قدموں کے درمیان میں رکھ لے یا پھر ان کو پہن کر نماز پڑھ لے۔ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۰۱۱۹۔۔۔ جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو اپنے دائیں طرف رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے۔ دائیں طرف تو ہرگز نہ رکھے جبکہ بائیں طرف اگر کوئی نہ ہو تو رکھ لے ورنہ دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۰۱۲۰۔۔۔ جب نماز کے دوران کسی کو بچھو نظر آجائے تو بائیں جوتے کے ساتھ اس کو مار ڈالے۔ابو داؤد فی مراسیله عن رجل من الصحابة

۲۰۱۲۱۔۔۔ نماز میں بھی دو کالوں کو قتل کر دو یعنی سانپ اور بچھو کو۔ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۰۱۲۲۔۔۔ جب نماز کے دوران کوئی جوؤں کو پائے تو ان کو قتل نہ کرے بلکہ نماز سے فارغ ہونے تک ان کو چھوڑ دے۔

السنن للبیھقی عن رجل من الانصار

۲۰۱۲۳۔۔۔ (کنکریوں پر) ہاتھ نہ پھیر لیکن اگر تجھے ہر حال پھیرنا ضروری پڑے تو صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر لے۔ابو داؤد عن معیقیب

الاکمال

۲۰۱۲۴۔۔۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے۔اس لیے میں نے اس کو نکال دیا تھا لہٰذا تم جوتوں میں نماز پڑھ سکتے ہو۔الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن الشخیر

۲۰۱۲۵..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ جوتے میں گندگی ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۶..... جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی تھی کہ ایک جوتے میں گندگی لگی ہے، اس وجہ سے میں نے اس کو نکال دیا تھا لہٰذا تم اپنے جوتوں کو نہ نکالو۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۷..... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھے بتایا کہ ان جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اپنے جوتے الٹ پلٹ کر دیکھ لے کہ اگر ان میں گندگی لگی ہوئی ہو تو زمین کے ساتھ رگڑ ڈالے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسنداحمد، عبد بن حمید، الدارمی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۸..... میں نے اس وجہ سے ان کو نکالا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آکر خبر دی تھی کہ ان میں ناپاکی لگی ہوئی ہے۔ پس جب تم مساجد کے دروازوں سے داخل ہو تو پہلے ان کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو، اگر ان میں کوئی گندگی لگی ہو تو اس کو کھرچ لیا کرو، پھر اندر آکر ان میں نماز پڑھ لیا کرو۔

عبدالرزاق عن الحکم بن عتیبہ مرسلاً

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پاکی کا خیال کرنا

۲۰۱۲۹..... جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو پہلے دیکھ لے اگر اس کے جوتوں میں گندگی اور ناپاکی ہو تو اس کو صاف کر دے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔

ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۰..... فرشتہ میرے پاس آیا تھا اور اس نے مجھے خبر دی تھی کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے، پس جب تم میں سے بھی کوئی شخص مسجد میں آیا کرے تو پہلے اپنے جوتوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ لیا کرے اگر ان میں کچھ لگا ہوا ہو تو اس کو صاف کر دیا کرے پھر ان میں نماز پڑھ لے یا اگر چاہے تو نکال دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۱..... اے لوگو! میں نے تو اپنے جوتے پیروں کو آرام دینے کے لیے نکالے تھے، لہٰذا جو جوتے نکالنا چاہے نکال دیا کرے اور جو ان کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۲..... جو چاہے اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لے اور جو چاہے ان کو نکال دے۔ عبدالرزاق عن الحکم بن عتیبہ مرسلاً

۲۰۱۳۳..... جو بندہ جوتے پہن کر نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کو نداء دیتا ہے: اے اللہ کے بندے! اب نئے سرے سے عمل شروع کر، کیونکہ اللہ نے تیرے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

جعفر بن محمد بن جعفر الحسینی فی کتاب العروس والدیلمی من طریقہ ثنا آدم ثنالیث عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۴..... نماز کے کمال میں سے ہے جوتوں میں نماز پڑھنا۔ الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس میں ایک راوی علی بن عاصم ہے، جس کے بارے میں لوگوں نے کلام کیا ہے۔ جیسا کہ مزی نے خطیب سے ذکر کیا ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۵۴۔

۲۰۱۳۵..... یہود کی مخالفت کرو۔ اور اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ وہ اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز نہیں پڑھتے۔

البزار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث کا مدار عمر بن نبہان پر ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۵۴

۲۰۱۳۶..... قرن پھینک دے اور کمان میں نماز پڑھ لے۔ الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم وتعقب عن سلمۃ بن الاکوع

فائدہ:..... قرن تیر، تلوار اور ترکش وغیرہ کو کہتے ہیں، نماز کے دوران ان کو اتار دینے کا حکم ہے کیونکہ ان سے تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہے۔ جبکہ

کمان سے کوئی خطرہ نہیں اس کے ساتھ لیس ہو کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۱۳۷ کمان میں نماز پڑھ لے اور تیز تلوار وغیرہ کو پھینک دے۔

ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن سلمة بن الاکوع

۲۰۱۳۸ جب کوئی نماز پڑھے اور جوتے نکال دینا چاہے تو نکال کر دائیں طرف نہ رکھے، کیونکہ ان کو دائیں طرف رکھنے سے گناہ گار ہوگا۔ اور نہ پیچھے رکھے کیونکہ اس سے پچھلے ساتھی کو تکلیف ہوگی بلکہ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکر رضی اللہ عنه

کلام:...... اس میں زیاد الجصاص ایک راوی ہے، جس کو ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۵۵۔

۲۰۱۳۹...... جب تو نماز پڑھے تو اپنے جوتوں میں نماز پڑھ۔ اگر ایسا نہیں کرتا تو ان کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ لے اور ان کو دائیں بائیں نہ رکھ، اس سے ملائکہ کو اور (آس پاس) لوگوں کو تکلیف ہوگی اور اگر ان کو سامنے رکھے (یہ بھی درست نہیں کیونکہ وہ تیرا قبلہ بن جائیں گے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۱۴۰...... آدمی کے جوتے پاؤں میں نہ ہوں تو وہ ان کو سامنے رکھ لے یہ نماز کے کمال میں سے ہے۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:...... یہ روایت ضعیف ہے اور مسند الفردوس کی روایت ہے۔

۲۰۱۴۱...... فرض اور نفل نمازوں میں آیتوں کو شمار کر۔ الخطیب عن واثلة رضی اللہ عنه

دوسرا باب...... فوت شدہ نمازوں کی قضاء کے بیان میں

۲۰۱۴۲...... جو نماز کو بھول گیا یا سو تا رہ گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جیسے ہی یاد آئے نماز پڑھ لے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۱۴۳ جب کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا سو تا رہ جائے تو جیسے یاد آئے اس کو پڑھ لے۔ الترمذی عن ابی قتادہ

۲۰۱۴۴ جب کوئی ایک نماز کو بھول جائے اور پھر دوسری نماز پڑھنے کے دوران اس کو پہلی نماز یاد آ جائے تو جس نماز کو پڑھ رہا ہے اس کو پورا کرے پھر فراغت کے بعد پہلی نماز پڑھ لے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

فائدہ:...... اگر نماز شروع کرنے سے پہلے یاد آ جائے تو پھر پہلے اول نماز پڑھے۔ اس کا شرعی مسئلہ یہ ہے کہ بلوغت کے بعد سے اگر پانچ نمازوں سے زائد نمازیں قضاء ہوں تو پھر اس کے ذمہ ترتیب واجب نہیں بلکہ جس نماز کا وقت حاضر ہوا ہے اس کو پہلے پڑھ لے۔ اور اگر اس کے ذمے صرف پانچ یا اس سے کم نمازیں ہیں تو پہلے ان کو پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ صاحب ترتیب ہے۔ ہاں اگر موجودہ نماز کے وقت نکلنے کا خطرہ دامن گیر ہو تو پہلے موجودہ نماز کو پڑھ لے۔

۲۰۱۴۵...... جو نماز کو بھول جائے تو جیسے ہی اس کو یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واقم الصلوة لذكرى

اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔ مسلم، ابو داؤد، النسائی ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۱۴۶ جو نماز بھول جائے تو جیسے یاد آئے پڑھ لے، اس کا اس کے سوا کوئی کفارہ نہیں۔ ابو داؤد، ترمذی ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۱۴۷...... اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ تم نماز سے نہ سوؤ تو تم نہ سوسکتے لیکن اللہ نے چاہا کہ تمہارے بعد والوں کے لیے حل نکل آئے۔ پس جو سو جائے یا بھول جائے یاد آنے اور جاگنے کے بعد پڑھ لے۔ مسند احمد، السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۰۱۴۸...... نیند میں نماز سے رہ جائے تو کوتاہی نہیں لیکن بیداری میں رہ جائے تو بڑی کوتاہی ہے۔ پس جب کوئی نماز کو بھول جائے یا اس سے سوتا رہ جائے تو جب یاد آ جائے پڑھ لے اور آئندہ روز اس کو اپنے وقت پر پڑھے۔ ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی قتادہ

نماز میں غفلت سے احتیاط

۲۰۱۴۹ نیند میں کوتاہی نہیں، کوتاہی تو بیداری میں ہے کہ تو نماز کو اس حد تک مؤخر کردے کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہوجائے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۰ آگاہ رہو! ہم اس بات پر اللہ کی حمد (اور اس کا شکر) کرتے ہیں کہ ہم کسی دنیا کے کام میں مشغول نہ تھے جس کی وجہ سے ہم نماز سے رہ گئے۔ بلکہ یہ ہماری روحیں (سوتے لمحے) اللہ کے ہاتھ میں تھیں اس نے جہاں جہاں ان کو چھوڑ دیا تھا۔ پس جو تم میں سے صبح کی نماز آئندہ کل کو پڑھے تو اس کے ساتھ اس کے مثل ایک اور نماز کی قضاء کرلے۔ ابوداؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... سفر کے دوران حضور اقدس ﷺ کا قافلہ رات کے آخری پہر میں سوتا رہ گیا جب بیدار ہوئے تو یہ ارشاد فرمایا۔ ذیل کی روایت بھی اسی سے متعلق ہے۔

۲۰۱۵۱ ہر آدمی اپنی سواری کا سر پکڑے۔ (اور آگے کے لیے کوچ کرے) کیونکہ اس جگہ میں شیطان ہمارے پاس آچکا ہے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۲ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض فرمالیا اور جب چاہا ان کو تمہارے پاس واپس لوٹا دیا۔ (لہٰذا اگر نماز رہ گئی ہے تو اس میں تمہارا قصور نہیں ہے)۔ مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۱۵۳ تم ہلاکت میں نہیں پڑے۔ نماز کو نیند میں محو شخص فوت نہیں کرتا بلکہ بیدار شخص نماز کو فوت کیا کرتا ہے۔

عبدالرزاق عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۴ کیا اللہ ہم کو تو ربا (سود) سے منع کرے اور پھر ہم سے اس کو خود قبول کرے گا؟ کوتاہی تو صرف بیداری کی حالت میں ہوتی ہے۔ (یعنی جو نماز رہ گئی ہے اس کے بدلے صرف وہی نماز ادا کرنا ضروری ہے اس پر زائد کوئی چیز نہیں ورنہ وہ سود ہوجائے گا)۔

عبدالرزاق، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۲۰۱۵۵ کیا اللہ ہم کو تو ربا سے منع کرے اور تم سے قبول کرلے گا۔ مسند احمد، النسائی عن عمران بن حصین

۲۰۱۵۶ وضو کرو اور نماز پڑھ لو۔ یہ بھول اور غفلت نہیں ہے۔ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ جب رات کو کوئی بستر پر جائے تو یوں کہہ لیا کرے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ الکبیر للطبرانی عن جندب

فائدہ:...... جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔ دوران سفر ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نماز بھول گئے۔ حتیٰ کہ ہم پر سورج طلوع ہوگیا۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۱۵۷ جب نماز یاد آئے تب پڑھ لے اور اچھی طرح پڑھے۔ اور اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور یہی اس کا کفارہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن میمونہ بنت سعد

۲۰۱۵۸ کیا تمہارے لیے میرا اسوہ کافی نہیں ہے۔ نیند میں کوئی کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی تو اس پر ہے جو (بیداری میں ہو اور) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔ پس جب تم سے سوتے میں نماز رہ جائے تو بیدار ہوتے ہی پڑھ لے اور آئندہ روز اس نماز کو وقت پر پڑھے۔

ابن سعد، البغوی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۹ الحمد للہ! ہم دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ تھے، جس کی وجہ سے نماز سے رہ گئے۔ بلکہ (سوتے ہوئے) ہماری روحیں اللہ کے

ہاتھ میں تھیں۔اس نے جب چاہا ان کو چھوڑا پس یہ نماز جس کو آئندہ روز صحیح وقت پر ملے اس کے ساتھ ایک نماز ایسی اور پڑھ لے۔

السنن للبیھقی عن ابی قتادۃ

۲۰۱۶۰.....تم لوگ تو مردہ تھے۔پھر تم پر اللہ نے تمہاری روحوں کو لوٹایا۔پس جو نماز سے سوتا رہ جائے تو بیدار ہوتے ہی پڑھ لے۔اور جو نماز کو بھول جائے، یاد آتے ہی پڑھ لے۔مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ابی جحیفۃ

۲۰۱۶۱ نیند کے دوران کوتاہی نہیں بلکہ کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے۔پس جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو یاد آتے ہی پڑھ لے۔اور آئندہ روز وقت پر پڑھے۔ابو داؤد، النسائی عن ابی قتادہ

۲۰۱۶۲.....جو نماز کو بھول گیا اور نماز یاد نہ آئی جب اگلے وقت امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا تو پچھلی نماز یاد آئی تب وہ امام کے ساتھ والی نماز کو پوری کرلے۔پھر نماز سے فراغت کے بعد پہلے والی نماز جو بھول گیا تھا پڑھ لے۔پھر اس نماز کو بھی لوٹالے جو امام کے ساتھ پڑھی ہے۔(بشرطیکہ وہ صاحب ترتیب ہو یعنی اس کے ذمہ پانچ سے زائد نمازیں قضاء نہ ہوں)۔

الاوسط للطبرانی، الخطیب عن ابن عمر وصحح ابوزعۃ وقفہ

۲۰۱۶۳.....جو نماز بھول گیا اس کا وقت وہ ہے جب اس کو یاد آئے۔الاوسط للطبرانی السنن للبیھقی وضعفہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۶۴.....جو نماز کو بھول گیا پھر اس کو وہ نماز یاد نہ آئی مگر اس وقت جب وہ امام کے ساتھ (اگلی) نماز پڑھ رہا تھا۔تو وہ امام کے ساتھ نماز (پوری) کرلے۔پھر فراغت کے بعد وہ نماز پڑھے جس کو وہ بھول گیا تھا۔پھر اس نماز کو بھی لوٹالے جو اس نے امام کے ساتھ پڑھی تھی۔(کیونکہ وہ صاحب ترتیب ہے)۔السنن للبیھقی وضعفہ عن ابن عمر وصحح وقفہ

۲۰۱۶۵.....جو نماز کو بھول گیا تو اس وقت پڑھ لے جب اس کو یاد آئے (اور) آئندہ روز وقت پر پڑھے۔

الطحاوی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۶۶.....ہم یہاں نماز نہیں پڑھیں گے جہاں شیطان نے ہم کو یہ نماز بھلائی ہے۔عبدالرزاق عن عطاء بن یسار مرسلاً

۲۰۱۶۷.....اے لوگو! اللہ نے ہماری روحیں قبض فرمائی تھیں۔اگر وہ چاہتا تو ان کو اور دوسرے وقت بھی لوٹا سکتا تھا۔پس جب کوئی نماز سے سوتا رہ جائے یا نماز بھول جائے پھر اس کو یاد آئے تو وہ اس کو اسی طرح پڑھے،جس طرح اپنے وقت پر پڑھتا تھا۔پھر فرمایا:
شیطان بلال کے پاس آیا۔بلال نماز پڑھ رہے تھے۔چنانچہ شیطان نے ان کو لٹا دیا اور مسلسل ان کو تھپکیاں دیتا رہا جس طرح بچے کو تھپکی دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ سوگئے۔موطا امام مالک عن زید بن اسلم مرسلاً

۲۰۱۶۸.....جب یاد آئے نماز پڑھ لے۔الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

تیسرا باب.....مسافر کی نماز کے بارے میں

۲۰۱۶۹..... مسافر کی نماز دو رکعات ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے گھر واپس آئے یا مر جائے۔الخطیب فی التاریخ عن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....مسافر سے مراد شرعی سفر (جو اڑتالیس میل ہے جس کا کلومیٹر تقریباً ستتر بنتا ہے) کا مسافر ہے۔یعنی اس قدر مسافت جانے کا ارادہ کرے تو اپنے شہر سے نکلتے ہی وہ مسافر ہے۔بشرطیکہ پندرہ دن سے کم ارادہ سفر پر رہنے کا ہو اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ ہو تو وہ اس جگہ پہنچنے کے بعد مسافر نہ رہے گا صرف راستے میں مسافر ہوگا، مقررہ مقام اس کے لیے وطن عارضی ہوگا۔جہاں وہ پوری نماز پڑھے گا۔تفصیلات فقہی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۱۷۰ جب آدمی کسی شہر میں اہل وعیال بنالے تو وہاں وہ مقیم والی نماز پڑھے گا۔مسند الفردوس عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۱.....اے شہر والو! تم چار رکعت پوری کرو ہم تو مسافر قوم ہیں۔ابو داؤد عن عمران بن حصین

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لے گئے تو چونکہ وہاں آپ مسافر تھے اس لیے نماز کی دو رکعت پڑھانے کے لیے سلام پھیر دیا اور پیچھے چونکہ مقیم لوگ تھے اس لیے ان کو ارشاد فرمایا: کہ تم اپنی بقیہ دو رکعات پوری کرلو۔

قصر صرف ظہر، عصر اور عشاء کے فرضوں میں ہے یعنی ان نمازوں میں فرض چار کی بجائے دو رکعت پڑھے۔ بقیہ تمام نمازیں اسی طرح ہیں۔

۲۰۱۷۲..... جب تم دونوں سفر کرو تو اذان دو اور اقامت کہو پھر تم میں جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ ترمذی، نسائی ابن حبان مالک بن الحویرث

۲۰۱۷۳..... مسافر پر جمعہ (واجب) نہیں ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی مسافر پر واجب نہیں اگر جماعت کے ساتھ کہیں میسر ہو تو پڑھ لے تب اس سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔ ورنہ ظہر کی نماز قصر کے ساتھ ادا کرلے۔

مسافر منیٰ وغیرہ پر قصر کرے گا

۲۰۱۷۴..... مسافر کی نماز منیٰ اور دوسری جگہ دو رکعات ہیں۔ ابوامیۃ الطرسوسی فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... فرض کے علاوہ دیگر سنن ونوافل معاف ہیں اگر پڑھ لے تو مستحسن ہے اور فرض چار کی بجائے دو دو رکعات ہیں جبکہ فجر اور مغرب کے فرض اسی طرح فرض ہیں۔

۲۰۱۷۵..... یہ (قصر نماز) ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے پس اللہ کے صدقے کو قبول کرو۔

البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۶..... تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو سفر کریں تو نماز میں قصر کریں اور روزہ چھوڑ دیں۔

الشافعی، البیھقی فی المعرفۃ عن سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... سفر میں روزہ رکھنا فرض نہیں بلکہ بعد میں اس کی قضاء کرلینا فرض ہے۔

۲۰۱۷۷..... جو کسی شہر میں اہل وعیال بسالے وہ وہاں (مقیم کی پوری) نماز پڑھے۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۸..... سفر میں پوری نماز پڑھنے والا ایسا ہے جیسے کوئی حضر (اپنے وطن) میں قصر نماز ادا کرے۔

الدارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۹..... نماز سواری کے جانور پر اس طرح، اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

فائدہ:...... سواری پر فرض کے علاوہ دیگر نمازیں ہر اس طرف منہ کر کے پڑھی جاسکتی ہیں جہاں سواری کا رخ ہو جائے۔ لیکن فرض نماز اتر کر قبلہ رو ادا کرنا فرض ہے۔

الاکمال

۲۰۱۸۰..... بیٹھ! میں تجھے نماز اور روزہ کے بارے میں بتاتا ہوں۔ اللہ پاک نے مسافر سے آدھی نماز ساقط کردی ہے اور روزے کو مسافر، مریض اور حاملہ عورت سے (اس وقت کے لیے) ساقط کردیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس بن مالک رجل من کعب

فائدہ:...... حاملہ، مسافر اور مریض سے روزے معاف ہیں لیکن بعد میں قضاء فرض ہے۔ جبکہ حائضہ اور نفاس والی عورت سے حیض اور نفاس کے دوران نمازیں بالکل معاف ہیں۔

۲۰۱۸۱..... اللہ پاک نے مسافر سے آدھی نماز ساقط کردی ہے اور روزے مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے معاف کردیئے ہیں (جبکہ بعد میں ان کی قضاء ضروری ہے)۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، ترمذی حسن، النسائی، ابن ماجہ، البغوی،

ابن خزیمه، الطحاوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور عن انس بن مالک الکعبی
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انس بن مالک کعبی سے کوئی روایت منقول نہیں۔

۲۰۱۸۲۔۔۔اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ (سفر کے دوران) معاف کردیا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امیة، الکبیر للطبرانی عن ابی امیة الضمری

۲۰۱۸۳۔۔۔(نفل) نماز سفر کے دوران سواری کی پیٹھ پر دوران سفر یوں، یوں، یوں اور یوں (ہر طرف منہ کرکے) ادا کی جاسکتی ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۰۱۸۴۔۔۔اے شہروالو! تم چار رکعات پڑھو، ہم تو مسافر قوم ہیں۔ابو داؤد عن عمران بن حصین

فائدہ:۔۔۔۔۔۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ مکہ میں اٹھارہ راتیں ٹھہرے۔ آپ نے ہمیشہ دو رکعتیں ہی پڑھیں۔

احناف کے ہاں سفر میں پندرہ دن یا اس سے زائد عرصہ گزرنے کا ارادہ ہو تو نماز مکمل ضروری ہے۔ لیکن اگر شروع میں ارادہ پندرہ یوم سے کم ہو لیکن پھر آج کل آج کل کرتے کرتے جتنے دن زیادہ ہوجائیں اس سے قصر نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا خواہ اس طرح وہ سال بھر بھی رہ لے تب بھی قصر نماز ادا کرے گا۔

۲۰۱۸۵۔۔۔سفر کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ جس نے سنت کو ترک کیا اس نے کفر کیا۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۱۸۶۔۔۔اے اہل مکہ! نماز کو چار برید سے کم میں قصر نہ کرو، مکہ سے عسفان تک۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔۔برد برید کی جمع ہے برید بارہ میل بنتا ہے، اس طرح شرعی سفر کی مقدار اڑتالیس میل ہوئی۔

۲۰۱۸۷۔۔۔کوچ کرنے والے کے لیے (یعنی مسافر کے لیے) دو رکعات ہیں۔ اور مقیم کے لیے چار رکعات ہیں، جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینے کی طرف اس نے ہجرت کی (تو وہ مدینہ میں پوری اور مکہ میں قصر نماز پڑھے گا) پس میں مدینے سے ذی الحلیفہ کی طرف سے نکلا تو میں نے دو رکعت پڑھنا شروع کردیں حتیٰ کہ میں مدینے واپس آؤں۔الحسن بن سفیان عن ابی بکر رضی اللہ عنه

الجمع ۔۔۔۔۔۔دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا

۲۰۱۸۸۔۔۔جب تم میں سے کسی کو ایسا کوئی کام پیش آجائے جس سے اس کو نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ اس طرح نماز پڑھ لے یعنی دو نمازوں کو جمع کرلے۔النسائی عن ابن عمر

فائدہ:۔۔۔۔۔۔یہ حکم صرف مزدلفہ کے لیے ہے کہ وہاں دو نمازوں کو ایک وقت میں یعنی جیسے ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے اول وقت میں پڑھ لے۔ ورنہ عام طور پر دونوں نمازوں کو ایک وقت میں سخت گناہ ہے جیسا کہ ذیل کی حدیث میں آرہا ہے۔

۲۰۱۸۹۔۔۔جس نے دو نمازوں کو (ایک وقت میں) بغیر عذر۔ پڑھا وہ کبائر کے ابواب میں سے ایک باب پر پہنچ گیا (کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگیا)۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنه

کلام:۔۔۔۔۔۔اس میں حسین بن قیس ضعیف راوی ہے۔

الاکمال

۲۰۱۹۰۔۔۔۔۔۔جب تم میں سے کسی کو کسی کام کی جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء کو جلدی پڑھے اس طرح دونوں کو ملا کر پڑھ لے تو وہ ایسا کرسکتا ہے۔ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۱۹۱..... بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ السنن للبیھقی وضعفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

معذور کی نماز......ازالاکمال

۲۰۱۹۲..... جب تجھ سے بیٹھ کر بھی نماز ادا نہ ہو سکے تو لیٹ کر نماز پڑھ لے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن عمران بن حصین

۲۰۱۹۳..... جو تم میں سے زمین پر سجدہ کرنے کی ہمت رکھے وہ زمین ہی پر سجدہ کرے اور جو سجدہ کرنے کی ہمت نہ پائے وہ (مٹی وغیرہ) کسی شی کو اٹھا کر پیشانی سے ملا کر سجدہ نہ کرے بلکہ رکوع وسجود میں سر کے اشارے سے کام لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۴..... اس کو چھوڑ اگر تو زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ اشاروں کے ساتھ نماز پڑھ اور رکوع سے زیادہ سجدہ کو پست کر۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کی عیادت کی وہ نماز پڑھ رہا تھا اور تکیہ پر سجدہ کرتا تھا۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۱۹۵..... ممکن ہو تو زمین پر ہی نماز پڑھو۔ ورنہ اشاروں کے ساتھ پڑھ لو۔ اور سجدوں کو رکوع سے زیادہ پست کرو۔

السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۶..... مریض کھڑا ہو کر نماز پڑھے لیکن اگر اس کو مشقت ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے تب بھی مشقت ہو تو سر کے اشارے کے ساتھ پڑھ لے اگر اس میں بھی مشقت ہو تو تسبیح کر لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۷..... مریض سے ممکن ہو تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرے، اگر ہمت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے، اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو رکوع وسجود کو اشاروں سے ادا کر لے اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔ اگر بیٹھ کر پڑھنے کی ہمت نہ ہو تو دائیں کروٹ پر قبلہ رو ہو کر لیٹ جائے، اگر اس طرح لیٹنے کی ہمت نہ ہو تو چت لیٹے اور پاؤں قبلہ کی طرف کر لے تا کہ قبلہ رو ہو جائے (اور اشاروں سے نماز پڑھ لے)۔

السنن للبیھقی عن الحسین بن علی مرسلاً

۲۰۱۹۸..... نماز کو بیٹھ کر پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا اجر پاتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۹..... کھڑے ہو کر نماز پڑھ، یہی افضل ہے۔ اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ہے۔ اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ہے۔ الکامل لابن عدی، ابن حبان عن عمران بن حصین

۲۰۲۰۰..... بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف اجر پاتا ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ، ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۰۱..... بیٹھنے والے کی نماز قائم کی نماز سے نصف ہے۔ اور قائم (لیٹنے والے) کی نماز بیٹھنے والے کی نماز سے نصف ہے۔

الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۲۰۲۰۲..... جالس (بیٹھنے والے) کی نماز قائم کی نماز سے نصف اجر رکھتی ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

عورت کی نماز......الاکمال

۲۰۲۰۳..... جب نماز میں عورت بیٹھ جائے تو ایک ران کو دوسری ران پر رکھ لے، جب سجدہ کرے تو پیٹ کو رانوں پر ملا لے تا کہ زیادہ سے زیادہ پردہ ہو۔ اس حال میں اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے اور فرماتا ہے: اے ملائکہ! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی وضعفہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۰۴..... اللہ پاک عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنی زیب وزینت کو نہ چھپالے اور نہ اس لڑکی کی جو بالغ ہو چکی ہو نماز قبول

فرماتا ہے جب تک کہ وہ اوڑھنی اوڑھ کر نماز نہ پڑھے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۰۵ ... جب لڑکی حائضہ (بالغ) ہو جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک اوڑھنی نہ اوڑھے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۰۲۰۶ ... بالغ لڑکی کی نماز بغیر دوپٹے کے جائز نہیں۔ البیھقی فی المعرفۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۰۷ جب زرہ (یا جبہ) مکمل ہو جو قدموں کی پشت کو ڈھانپ رہا ہو۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ: ... ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ عورت زرہ اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے جس پر ازار نہ ہو۔ تب آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۲۰۸ ... اے علی! اپنی عورتوں کو حکم دو کہ وہ بغیر زیور کے نماز نہ پڑھیں، خواہ ایک تسمہ ہی گلے میں حمائل کرلیں۔

الاوسط للطبرانی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۰۲۰۹ ... اے علی! اپنی عورتوں کو حکم دو کہ (زیور سے) بالکل خالی ہو کر نماز نہ پڑھیں نیز ان کو حکم دو کہ اپنی ہتھیلیاں مہندی کے ساتھ رنگین کرلیں اور مردوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ مشابہت نہ کریں۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الخوف ...... الاکمال

۲۰۲۱۰ صلوٰۃ الخوف میں امام کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک جماعت کھڑی ہو اور وہ امام کے ساتھ ایک سجدہ کریں جبکہ دوسری جماعت دشمن اور اس جماعت کے درمیان حائل ہو جائے۔ پھر یہ امیر کے ساتھ سجدہ کرنے والے لوگ لوٹ جائیں اور ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ اور وہ لوگ آجائیں اور آکر اپنے امیر کے ساتھ ایک سجدہ کرلیں۔ پھر امام نماز پوری کر کے لوٹ جائیں جبکہ ہر ایک جماعت اپنی اپنی نماز کا ایک ایک سجدہ پورا کرلیں۔ اور اگر خوف اس سے زیادہ سخت ہو تو پیادہ پا اور سوار حالت میں نماز پڑھ لیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... صلوٰۃ الخوف سے مراد یہ ہے کہ حالت جنگ میں تمام لوگ بیک وقت نماز نہ پڑھ سکتے ہوں اور سب کے سب ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں تو اس کی صورت حدیث میں بیان کی گئی ہے اسی کو صلوٰۃ الخوف کہیں گے۔ اور ایک سجدہ سے مراد ایک رکعت ہے۔ یعنی ہر گروہ ایک ایک رکعت امام کے ساتھ اور ایک ایک رکعت خود ادا کریں گے۔

۲۰۲۱۱ ... مسابقہ (خوف) کی نماز میں امام کے بعد ایک رکعت تو آدمی کسی بھی طرح جیسے اس کو ممکن ہو پڑھ لے۔

البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے، محمد بن عبدالرحمٰن السلیمانی کی وجہ سے جو کہ انتہائی ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۱۹۶۔

۲۰۲۱۲ ... صلوٰۃ الخوف میں سہو کا سجدہ نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، میسرۃ بن علی فی مسیخۃ و خیثمۃ الطرابلسی فی جزئہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

چوتھا باب ...... جماعت اور اس سے متعلق احکام

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول ...... جماعت کی ترغیب میں

۲۰۲۱۳ ... دو آدمیوں کی نماز جن میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے اللہ کے ہاں زیادہ اچھی ہے جدا جدا چار آدمیوں کی نماز سے۔ چار

آدمیوں کی نماز جن میں سے ایک دوسروں کی امامت کرے اللہ کے ہاں جداجدا آٹھ آدمیوں کی نماز سے زیادہ اچھی ہے۔اور آٹھ آدمیوں کی نماز جن میں ایک دوسروں کو نماز پڑھائے اللہ کے ہاں سو آدمیوں کی جداجدا نماز سے بہتر ہے۔الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن قباث بن اشیم

۲۰۲۱۴..... جماعت کی نماز جداجدا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مؤطا امام مالك، مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی. ابن ماجة عن ابن عمر رضی الله عنه

جماعت کا ثواب پچیس گنا زیادہ ہے

۲۰۲۱۵..... جماعت کی نماز بغیر جماعت کی نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مسند احمد، البخاری، ابن ماجة عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۲۱۶..... جماعت کی نماز جدا نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔مسند عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۱۷..... آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ گھر اور بازار میں تنہا نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔پس جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور اس کا ارادہ صرف نماز کا ہو۔تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ پاک اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ایک برائی مٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو۔جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو وہ نماز میں شمار ہوگا جب تک نماز (کا انتظار) اس کو (نماز کی جگہ مسجد میں) روکے رکھے۔اور ملائکہ اس پر دعائے رحمت بھیجتے رہیں گے:

اللهم اغفر له اللهم ارحمه اللهم تب علیه

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

جب تک کہ وہ کسی کو ایذاء نہ دے یا بے وضو نہ ہوجائے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۱۸..... جماعت کی نماز تنہا کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز میں جمع ہوجاتے ہیں۔

البخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۱۹..... آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے چوبیس یا پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ابن ماجة عن ابی رضی الله عنه

۲۰۲۲۰..... امام کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۲۱..... جماعت کی نماز تمہارے اکیلے کی نماز سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔النسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۲۲..... آدمی کی نماز جماعت میں اکیلے نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔پس جب کوئی آدمی جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اس کے وضوء، رکوع اور سجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کی نماز پچاس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، مستدرك الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۲۲۳..... آدمی کی نماز گھر میں ایک ہی نماز ہے، آدمی کی ایک نماز قبیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں ہیں۔آدمی کی ایک نماز جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نمازیں ہیں۔آدمی کی ایک نماز مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازیں ہیں، آدمی کی ایک نماز میری اس مسجد (مسجد نبوی ﷺ) میں پچاس ہزار نمازیں ہیں اور آدمی کی ایک ہی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازیں ہیں۔ابن ماجة عن انس رضی الله عنه

کلام:..... ابن کتاب اقامۃ الصلوۃ باب ماجاء فی الصلوۃ فی المسجد الجامع۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ۔

۲۰۲۲۴..... دو یا دو سے زائد آدمیوں کی اکٹھے نماز جماعت ہے۔ابن ماجة، الکامل لابن عدی، عن ابی موسی رضی الله عنه، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابی امامة، السنن للدارقطنی عن عمرو، ابن سعد البغوی، الباوردی عن الحکم بن عمیر

۲۰۲۲۵..... دو کی نماز ایک سے بہتر ہے۔ تین کی نماز دو سے بہتر ہے اور چار کی نماز تین سے بہتر ہے۔ پس تم پر جماعت لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک میری امت کو ہدایت ہی پر متفق کرے گا۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۶..... جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو اسی فرض کے علاوہ کوئی نماز (جائز) نہیں۔

مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، الترمذی، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۷..... نماز میں لوگوں میں سب سے زیادہ اجر پانے والا سب سے دور سے چل کر آنے والا شخص ہے۔ اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ اس کو امام کے ساتھ پڑھ لے اس شخص سے زیادہ اجر والا ہے جو (اکیلے ہی) نماز پڑھے اور سو جائے۔

البخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۸..... جو مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن سہل بن سعد

۲۰۲۲۹..... آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو واپس لوٹنے تک اس کے لیے رات کی (تہجد کی) نماز (میں کھڑے ہونے) کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۰..... جو امام کے ساتھ کھڑا ہو حتیٰ کہ نماز پڑھ کر لوٹے تو اس کے لیے رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۱..... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا پچیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ جب کوئی جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اور رکوع وسجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کی نماز پچاس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۲..... جماعت کی نماز تنہا کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور گھر میں نفل نماز پر مسجد کی نفل نماز ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسی جماعت کی فضیلت تنہا پر۔ ابن السکن عن ضمرۃ بن حبیب عن ابیہ

۲۰۲۳۳..... جب کوئی گھر سے نکل کر مسجد جاتا ہے تو ایک پاؤں اٹھانے پر نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرا پاؤں رکھنے پر برائی مٹائی جاتی ہے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۴ جو (جماعت کی) فرض نماز کی طرف چل کر جائے وہ حج کی مانند ہے اور جو نفل نماز کے لیے چل کر جائے وہ عمرے کی مانند ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

اندھیرے میں مسجد جانے والوں کو بشارت

۲۰۲۳۵..... تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری سنا دو۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن بریدہ، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، عن انس وسہل بن سعد

۲۰۲۳۶..... تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت میں غوطے لگاتے ہیں۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۷ جو لوگ تاریکیوں میں مساجد میں آنا جانا رکھتے ہیں، انہی کے لیے اللہ پاک قیامت کے دن چمکدار نور روشن کرے گا۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۸..... جو صبح وشام مسجد میں آیا اللہ پاک اس کے لیے ہر صبح وشام جنت کی ضیافت کا اہتمام فرمائیں گے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۹۔۔۔ اللہ پاک جماعت میں پڑھی جانے والی نماز کو پسند فرماتے ہیں۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۰۔ علم سیکھنے کے لیے صبح وشام آنا جانا اللہ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے۔

ابومسعود الاصبہانی فی معجمہ، ابن النجار، مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۱۔۔۔ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۲۔ جماعت رحمت ہے اور فرقت (تنہائی) عذاب ہے۔ عبد اللہ فی زوائد المسند و القضاعی عن النعمان بن بشیر

۲۰۲۴۳۔۔۔ بندہ جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے سوال کرتا ہے تو اللہ کو حیاء آتی ہے کہ اس کو بغیر اس کی حاجت پوری کرائے واپس لوٹائے۔ ابن النجار عن أبی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۴۔۔۔ تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔ جو با جماعت نماز کی طرف جانے کے لیے قدموں سے پڑتے ہیں۔

الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۵۔۔۔ تمہارے ہر شخص کے لیے ہر قدم کے عوض ایک درجہ ہے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۶۔۔۔ مسجد سے جو زیادہ سے زیادہ دور ہے وہ زیادہ سے زیادہ اجر پانے والا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۷۔۔۔ اے بنی سلمہ! کیا تم مسجد کی طرف آنے والے نشانات قدم کا ثواب شمار نہیں کرتے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۸۔۔۔ اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ بنی سلمہ کے گھر مسجد سے دور تھے انہوں نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کی ضرورت حضور ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۲۴۹۔ آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ تنہا نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵۰۔۔۔ مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ مسلمانوں کی نماز ایک ساتھ ہو۔ حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ نماز کے وقت کچھ لوگوں کو گھروں کی طرف پھیلا دیا کروں اور کچھ لوگوں کو ٹیلوں پر کھڑا کردوں جو مسلمانوں کو نماز کے لیے بلائیں۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن رجال

۲۰۲۵۱۔۔۔ یہ نمازیں عشاء اور فجر کی منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نمازیں ہیں۔ لیکن اگر ان کو ان دونوں نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ان کی طرف گھسٹ گھسٹ کر بھی آئیں۔ اور تم اپنے اوپر پہلی صف کو لازم کرلو۔ کیونکہ وہ ملائکہ کی صف کے برابر ہے۔ اگر تم کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم اس کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ اور آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ تنہا نماز سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور جس قدر جماعت زیادہ ہو وہ اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب

۲۰۲۵۲۔ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف چل پڑا، لیکن لوگوں کو پایا کہ وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو چکے ہیں تو اللہ پاک اس کو بھی ان لوگوں کا اجر عطا فرمائیں گے۔ جنہوں نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور ان کے اجر میں سے کوئی کمی نہ فرمائیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵۳۔ جس نے اللہ کے لیے چالیس یوم تک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور تکبیر اولیٰ کو فوت نہ ہونے دیا اس کے لیے دو پروانے لکھے جائیں گے۔ جہنم سے براءت کا پروانہ و نفاق سے براءت کا پروانہ۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۲۵۴...... جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز آدمی کی اکیلے سے چوبیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلا

۲۰۲۵۵...... جماعت کی نماز اکیلے سے چوبیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور ایک حصہ خود اس کی نماز ہے اور یوں وہ نماز پچیس درجے افضل ہوجاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، مصنف عبدالرزاق عن زید بن ثابت موقوفاً

۲۰۲۵۶...... جماعت کی نماز تنہا نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور ہر ان پچیس میں سے نماز اس کی نماز کے مثل ہوتی ہے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵۷...... جماعت والی نماز فرداً فرداً نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ، النسائی، حلیۃ الاولیاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۵۸...... آدمی کا جماعت میں نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔ السراج فی مسندہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۵۹...... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۰...... آدمی کی نماز با جماعت اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۱...... جماعت کے ساتھ آدمی کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے بیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۲...... جماعت کی نماز آدمی کی اکیلے نماز پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۳...... آدمی کی نماز کی فضیلت جماعت کے ساتھ اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۴...... جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے، آدمی کی گھر میں نفلی نماز سے مسجد میں ایسی ہی نفلی نماز کی فضیلت ایسی ہے جیسے جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے پر ہے۔ ابن السکن عن عبدالعزیز بن ضمرۃ بن حبیب عن ابیہ عن جدہ

۲۰۲۶۵...... جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور فجر کی نماز میں رات اور دن کے ملائکہ جمع ہوتے ہیں۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۶...... جماعت اکیلے کی نماز پر پچیس درجے زیادہ فوقیت رکھتی ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۶۷...... اکیلے اور جماعت کی نماز میں پچیس درجے کا فرق ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن زید عاصم

۲۰۲۶۸...... آدمی کی جماعت والی نماز کی فضیلت اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز میں جمع ہوجاتے ہیں۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۹...... جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت کی حامل ہے۔ البزار عن انس رضی اللہ عنہ و معاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۰...... جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے پر ستائیس درجے زیادہ ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۱...... آدمی کی نماز جماعت کے اندر آدمی کی گھر میں اکیلے نماز پر ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن ثمامۃ بن عبد اللہ بن انس عن جدہ

۲۰۲۷۲...... جماعت میں آدمی کی نماز اکیلے نماز پر انتیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۳...... دو آدمیوں کی نماز کہ ایک اپنے ساتھی کی امامت کرلے یہ اللہ کے ہاں جدا جدا چار آدمیوں سے زیادہ افضل ہے۔ چار آدمیوں کی نماز کہ ایک دوسروں کی امامت کرے اللہ کے ہاں آٹھ آدمیوں کی جدا جدا نماز سے زیادہ بہتر ہے۔ اور آٹھ آدمیوں کی نماز کہ ایک ان

میں سے بقیہ کی امامت کرے اللہ کے ہاں سو آدمیوں کی جدا جدا نماز سے زیادہ بہتر ہے۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة، السنن للبیھقی عن قباث بن اشیم اللیثی

۲۰۲۷۴..... دو آدمیوں کی نماز جماعت نہیں ہے۔ تین آدمیوں کی نماز جماعت ہے اور اس سے جس قدر زائد افراد ہوں سب کی اکٹھے نماز جماعت ہے۔

السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۵..... جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ کل کو اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جس وقت ان کے لیے بلایا جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۶..... اے عثمان بن مظعون! جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، اس کے لیے جنت الفردوس میں ستر درجے ہوں گے۔ ہر درجوں کے درمیان اس قدر مسافت ہوگی جس قدر کہ سدھایا ہوا تیز ترین رفتار والا گھوڑا ستر سال میں مسافت طے کرتا ہے۔ جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے عدن کی جنتوں میں پچاس درجے ہوں گے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر مسافت ہوگی جس قدر کہ سدھایا ہوا تیز رفتار گھوڑا پچاس سال میں مسافت طے کرتا ہے۔ جس نے عصر کی نماز باجماعت پڑھی۔ اس کے لیے اولاد اسماعیل میں سے آٹھ غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ ایسے آٹھ غلام جو بیت (اللہ) کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں جس نے مغرب کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے پاک حج اور مقبول عمرے کا ثواب ہوگا۔ اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے لیلۃ القدر میں قیام کے برابر ثواب ہوگا۔ شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۷..... میں صبح کی نماز جماعت میں پڑھوں یہ میرے لیے زیادہ محبوب ہے رات بھر نفل نماز پڑھنے سے۔ اور عشاء کی نماز میں جماعت میں پڑھوں یہ میرے لیے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں آدھی رات تک نفل نماز پڑھوں۔ شعب الایمان للبیھقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۸..... جس شخص نے جماعت کے ساتھ چالیس رات تک مسجد میں نماز پڑھی اور کسی دن ظہر کی نماز کی پہلی رکعت فوت نہ ہونے دی، اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دیں گے۔ شعب الایمان للبیھقی، ابن عساکر، ابن النجار عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۹..... جس نے امام کے ساتھ چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام کیا اس کے لیے دو پروانے لکھے جائیں گے: جہنم سے آزادی کا پروانہ اور نفاق سے برأت کا پروانہ۔ ابوالشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۰..... چالیس روز تک جس سے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اللہ پاک اس کے لیے دو پروانے لکھیں گے جہنم سے براءت کا پروانہ اور نفاق سے برأت کا پروانہ۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۱..... جس سے چالیس دن تک کسی نماز کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اس کے لیے دو دستاویز لکھی جائیں گی: جہنم سے آزادی کی دستاویز اور نفاق سے برأت کی دستاویز۔ عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۲..... جو شخص چالیس رات تک پانچوں نمازوں کی جماعت میں حاضر رہا اور تکبیر اولیٰ کو حاصل کرتا رہا اس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی۔

الکامل لابن عدی عن ابی العالیہ مرسلاً

چالیس دن تک جماعت کی پابندی

۲۰۲۸۳..... جس نے چالیس دن تک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جن کی پہلی رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور قل یاایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور قل ھو اللہ احد پڑھی وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف نکل جائے گا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ وھو واہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔

۲۰۲۸۴ ..... جماعت کی نماز کے حصول کے لیے تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن اللہ کی طرف سے پورے پورے نور ملنے کی خوشخبری سنادو۔ابونعیم عن حارثة بن وھب الخزاعی

۲۰۲۸۵ ..... تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی خوش خبری سنادو۔اس دن جہاں سارے لوگ گھبراہٹ اور پریشانی کا شکار ہوں گے،وہ خوش وخرم اور مطمئن ہوں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

کلام: ......اس روایت کی سند میں سلمة العبسی (متکلم فیہ) راوی ہے۔مجمع الزوائد ۲/۳۱

۲۰۲۸۶ ..... خوشخبری سنادو تاریکی میں نماز کی طرف جانے والوں کو کہ قیامت کے دن ان کے آگے اور (دائیں) بائیں چمکدار نور ہوگا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۷ ..... تاریکی میں مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن اللہ کے ہاں سے عظیم نور کی خوش خبری سنادو۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

کلام: ......ابویعلی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں عبدالحکم ضعیف راوی ہے۔مجمع ۲/۳۰۔

۲۰۲۸۸ ..... جو شخص رات کی تاریکی میں مساجد کی طرف چلا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن مکمل نور عطا فرمائیں گے۔

ابن ابی شیبه، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۹ ..... مسلمان جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع وسجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کے دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔جب تک کہ وہ کسی ہلاکت خیز (کبیرہ) گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔

ابن ماجه عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹۰ ..... بے شک جس شخص نے ان پانچ فرض نمازوں کی جماعت کے ساتھ پابندی کی وہ سب سے پہلے پل صراط کو بجلی کوندنے کی طرح عبور کرجائے گا،اللہ پاک اس کو سابقین (مقربین) کے پہلے گروہ میں شامل فرمائے گا۔اور ہر دن ورات جس میں اس نے ان نمازوں کی پابندی کی ہوگی ہزار شہیدوں کا ثواب ہوگا جو خدا کی راہ میں قتل ہوگئے۔الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ معاً

۲۰۲۹۱ ..... جب اہل مسجد پر رحمت نازل ہوتی ہے تو پہلے امام پر شروع ہوتی ہے پھر دائیں پھر ساری صفوں پر نازل ہوتی ہے۔

الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹۲ ..... کوئی بندۂ مؤمن ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرلے پھر مسجد کی طرف نکلے تو اللہ پاک اس کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی عطا کرتے ہیں اور ایک خطا معاف کرتے ہیں۔عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹۳ ..... کوئی بندۂ مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر جماعت کی نماز کی طرف چلے تو اللہ پاک اس کے اس دن کے تمام گناہ معاف کردیتے ہیں خواہ وہ اس کے قدموں سے سرزد ہوئے ہوں،خواہ اس کے ہاتھوں نے ان کو کیا ہو،خواہ اس کے کانوں نے سنا ہو،خواہ اس کی آنکھوں نے ان کو دیکھا ہو اور زبان ان کو بولی ہو،اور دل میں ان کا برا خیال پیدا ہوا ہو،اللہ پاک سب کے سب گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

ابن زنجویه، شعب الایمان للبیهقی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹۴ ..... جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اس نے جب بھی دایاں قدم اٹھایا اللہ نے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی اور جب بھی بایاں پاؤں رکھا اللہ پاک نے اس کے عوض ایک گناہ معاف کردیا حتی کہ وہ مسجد میں آگیا۔پس چاہے وہ تو مسجد کے قریب آجائے یا مسجد سے دور رہنے پر صبر کرلے۔پس جب وہ امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس لوٹتا ہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے،اگر کچھ حصہ فوت ہوگیا اور کچھ حصہ پالیا پھر بقیہ پورا کرلیا تب بھی یہی فضیلت ہے اور اگر مسجد میں پہنچا اور دیکھا کہ نماز تو پڑھی جاچکی ہے پھر اس نے اچھی طرح رکوع وسجود ادا کرکے نماز پڑھی اس کو بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی۔

البغوی عن سعید بن المسیب عن رجل من الانصار

ہر قدم پر اجر وثواب

۲۰۲۹۵..... جو اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلا کاتب اس کے لیے ہر قدم کے عوض جو وہ مسجد کی طرف اٹھائے گا دس نیکیاں لکھے گا اور مسجد میں بیٹھ کر (جماعت کی) نماز کا انتظار کرنے والا خدا کی بارگاہ میں تابعدار بن کر نماز میں قیام کرنے والا ہے اور اس کو اسی طرح نمازیوں میں لکھا جاتا ہے گھر واپس لوٹنے تک۔ ابن المبارك، الخطيب عن عقبة بن عامر

۲۰۲۹۶..... جو شخص مسجد کی طرف چلا اس کا ایک قدم برائی کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم نیکی کو لکھتا ہے آتے ہوئے اور جاتے ہوئے۔

مسند احمد، الكبير للطبراني، ابن حبان عن ابن عمرو

۲۰۲۹۷..... جب آدمی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکل کر جاتا ہے تو اس کا ایک قدم نیکی لکھتا ہے اور دوسرا قدم برائی مٹاتا ہے۔

ابو داؤد، السنن للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۰۲۹۸..... کوئی شخص ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف آئے تو ضرور جب بھی وہ کوئی قدم اٹھائے گا اس کے عوض ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک خطا مٹائی جائے گی، یا ایک نیکی لکھی جائے گی۔

ابن ماجة، مسند احمد عن ابن مسعود رضي الله عنه

۲۰۲۹۹..... کوئی بندہ ایسا نہیں جو گھر سے مسجد کی طرف نکلے صبح یا شام (کسی بھی وقت) مگر اس کا ہر ایک قدم ایک کفارہ ہوگا اور ہر دوسرا قدم نیکی ہوگی۔

مسند احمد، الكبير للطبراني عن عتبه بن عبد

۲۰۳۰۰..... جو بندہ صبح وشام مسجد کو جاتا ہے اور ہر کام پر اس کو ترجیح دیتا ہے، اللہ پاک ایسے بندے کے لیے ہر صبح وشام جنت میں ضیافت کا انتظام فرماتے ہیں۔ جس طرح کوئی شخص بڑی اہتمام کے ساتھ اچھی ضیافت کا انتظام کرتا ہے جب کوئی اس کا محبوب شخص اس کی زیارت کے لیے آتا ہے۔ ابن زنجويه، ابن الآل، ابو الشيخ عن ابي هريرة رضي الله عنه

کلام:..... اس روایت میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ایک راوی ہے جس کو امام احمد، امام دارقطنی، ابن زنجویہ اور امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

۲۰۳۰۱..... جو شخص صبح وشام مساجد کی طرف آنے جانے کو جہاد نہ سمجھے وہ کوتاہ عمل والا ہے۔ الديلمي عن ام الدرداء رضي الله عنها

۲۰۳۰۲..... مساجد کی طرف آنا جانا اور مساجد سے دور رہنا نفاق ہے۔ الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۰۳۰۳..... جس نے مساجد کی طرف کثرت کے ساتھ آنا جانا رکھا وہ کوئی اللہ کے لیے محبت کرنے والا شخص پالے گا، یا اچھا علم حاصل کرلے گا، یا کوئی ہدایت کی راہ دینے والی بات مل جائے گی یا اور کوئی ایسی بات معلوم کرلے گا جو اس کو ہلاکت سے بچالے اور وہ گناہوں کو (بھی آہستہ آہستہ) چھوڑ دے گا، (لوگوں سے) حیاء کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے، یا (اللہ کی طرف سے) نعمت یا رحمت پانے کے لیے۔

الكبير للطبراني، ابن عساكر سعد بن طريف عن عمير بن المامون عن الحسن بن علي

کلام:..... عمیر حدیث میں لاشی ہے جبکہ سعد متروک ہے۔ نیز علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سعد بن طریف الاسکاف کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۲۲، ۲۳

۲۰۳۰۴..... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور گھر سے نکلتے ہوئے کوئی اور مقصد پیش نظر نہیں ہوتا تو جب بھی وہ کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کردیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

ترمذی حسن صحيح، ابن ماجة عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۰۳۰۵..... جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے اور اس کے مسجد جانے کا سبب صرف نماز ہی ہو تو اس کا

ہ بایاں قدم برائی مٹائے گا اور ہر دایاں قدم نیکی لکھے گا حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح میں کیا کچھ اجر رکھا ہے تو وہ ہر حال میں مسجدوں میں آئیں خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر ان نمازوں میں آنا پڑے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۳۰۶ ... جس نے وضو کیا پھر نماز کے ارادے سے نکلا وہ نماز میں (شمار) ہو گا حتیٰ کہ واپس گھر آجائے۔

ابن جریر، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۰۷ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا وہ مسلسل نماز میں رہے گا حتیٰ کہ اپنے گھر واپس آجائے۔

ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۰۸ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی، ایک برائی مٹائی جائے گی اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔ ابو الشیخ عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۰۹ جب مسلمان بندہ اپنے وضو کا پانی منگواتا ہے پھر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی خطائیں اس کی داڑھی کے اطراف سے نکل جاتی ہیں، جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں اس کی انگلیوں اور ناخنوں سے نکل جاتی ہیں جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بالوں کے اطراف سے نکل جاتی ہیں۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کی خطائیں پاؤں کے نیچے سے خارج ہو جاتی ہیں۔ پھر جب وہ نماز کے لیے چلتا ہے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو تب اس کا اجر اللہ کے ذمے ضروری ہو جاتا ہے اور اگر وہ خالص اللہ کے لیے دو رکعت نفل نماز بھی ادا کر لیتا ہے تو اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن عمرو بن عبسه

۲۰۳۱۰ ... بندہ جب کلی کرتا ہے تو اس کی ہر وہ خطا جو اس نے بولی، پانی کے ساتھ اس کے منہ سے نکل جاتی ہے۔ جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی ہر خطا اس کے منہ سے ٹپکنے والے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہے۔ جب وہ ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے (ہاتھوں کی) خطائیں اس پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ٹپکتا ہے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے (پاؤں کی) خطائیں اس کے پاؤں سے گرنے والے پانی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہیں اور جب وہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ہر قدم کے بدلے اس کی ایک برائی مٹا دی جاتی ہے اور ایک نیکی کا اضافہ کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۱۱ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے، اپنے ہاتھوں کو دھوئے، منہ میں کلی کرے اور جس طرح حکم دیا گیا ہے اسی طرح وضو کرے مگر اللہ پاک اس کے ہر وہ گناہ جو اس نے بولے ہوں، ہر وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے چھوا ہو اور ہر وہ گناہ جن کی طرف اس کے قدم اٹھے ہوں، سب کے سب اللہ پاک معاف کر دیتے ہیں حتیٰ کہ گناہ اس کے اعضاء سے بہہ جاتے ہیں پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ایک قدم اس کا نیکی لکھتا ہے اور دوسرا قدم برائی مٹاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۰۳۱۲ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اذان سنے پھر وضو کے لیے کھڑا ہو مگر اس پہلے قطرے کے ساتھ جو اس کی ہتھیلی کو لگے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے، اس قطرے کے بعد اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیتے ہیں پھر وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ نماز اس کے لیے ایک زائد ثواب ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن ابی امامة

وضو سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۰۳۱۳ کوئی بندۂ مسلم ایسا نہیں جو نماز کے واسطے وضو کرے پھر کلی کرے مگر پانی کے (بہنے والے) قطروں کے ساتھ اس کے وہ گناہ جن کو اس کی زبان نے بولا ہو خارج ہو جاتے ہیں، پھر جب ناک میں پانی چڑھاتا ہے تو بہنے والے پانی کے ساتھ اس کے وہ گناہ خارج ہو جاتے ہیں جن

کی خوشبو اس کے ناک نے سونگھی ہو، جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کی آنکھوں سے بہنے والے پانی کے ساتھ وہ گناہ خارج ہو جاتے ہیں جن کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا ہو، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے بہنے والے قطروں کے ساتھ وہ سب گناہ گر جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا ہو اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے بہنے والے پانی کے قطروں کے ساتھ اس کے وہ سب گناہ ڈھل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے قدم چل کر گئے ہوں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۴..... کوئی بندہ نہیں جو اچھی طرح وضو کرے، اپنے ہاتھوں، پیروں اور چہرے کو دھوئے، پہلے کلی کرے پھر جس طرح اللہ نے وضو کا حکم دیا ہے وضو مکمل کرے مگر اس سے اس دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کو اس کی زبان نے بولا ہو یا ان کی طرف اس کے قدم چل کر گئے ہوں حتیٰ کہ (تمام) گناہ اس کے اعضاء سے گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ پھر اس کی نماز زائد ثواب بن جاتی ہے پھر وہ اپنے گھر لوٹتا ہے اور ان پر سلام کرتا ہے اور اپنے بستر پر لیٹ جاتا ہے تو اس کو ساری رات عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ابن السنی عن ابی امامۃ

۲۰۳۱۵..... جب بندہ وضو کرتا ہے پھر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی خطائیں اس کی ڈاڑھی کے اطراف سے خارج ہو جاتی ہیں، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں اس کے ناخنوں کے درمیان سے خارج ہو جاتی ہیں۔ جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بالوں کے اطراف سے نکل جاتی ہیں اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے خطائیں اس کے پاؤں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں۔ پھر جب وہ جماعت والی مسجد میں آتا ہے اور اس میں (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھتا ہے تو اس کا اجر اللہ پر لازم ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ کھڑا ہو کر دو رکعت نفل نماز پڑھتا ہے یہ رکعات اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ عبدالرزاق عن عمرو بن عبسہ

۲۰۳۱۶ جس شخص نے وضو کیا پھر مسجد کی طرف چلا تا کہ وہاں نماز پڑھے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی ملے گی اور ایک برائی مٹائی جائے گی۔ اور ایک نیکی دس گنا ہوگی۔ پھر جب وہ نماز پڑھ کر طلوع شمس کے بعد لوٹے گا تو اس کو اس کے جسم کے ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی اور ایک حج مبرور (گناہوں سے پاک حج) کا ثواب لے کر لوٹے گا جبکہ ہر حاجی کا حج مبرور نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ بیٹھا رہے حتیٰ کہ نفل نماز پڑھے تو ہر رکعت کے بدلے اس کو دس لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ اور جو بھی اس طرح فجر کی نماز پڑھے گا اس کو اسی طرح ثواب ملے گا اور وہ عمرۂ مبرور کا ثواب لے کر لوٹے گا جبکہ ہر عمرہ کرنے والے کا عمرہ عمرۂ مبرورہ نہیں ہوتا۔

ابن عساکر عن محمد بن شعیب بن شابور عن سعید بن خالد بن ابی طویل عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... سعید کے بارے میں ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس کی حدیث اہل صدق کی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ان کی احادیث معروف نہیں ہیں۔ ابو زرعۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نسبت سے بہت سی مناکیر (غلط) روایات نقل کی ہیں۔ نیز فرمایا کہ ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی مثل کوئی اور روایت کسی سے منقول نہیں۔ جبکہ اس روایت میں دوسرا راوی محمد بن شعیب تو لاشی کسی بھروسے کا آدمی نہیں۔

۲۰۳۱۷..... جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد میں آیا وہ اللہ کا مہمان ہے اور میزبان پر مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۸..... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد میں آیا اور اس کا مقصود نظر صرف نماز تھا۔ تو اللہ پاک اس کے آنے سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس کوئی بچھڑا ہوا دوست آئے۔ الحاکم فی الکنی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۹..... کوئی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور کامل وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور اس کا مقصد صرف نماز پڑھنا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی آمد سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی بچھڑا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ان کو خوشی ہوتی ہے۔

مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۲۰..... جس نے وضو کیا پھر اپنے کپڑوں کو سمیٹا اور مسجد کی طرف نکل گیا تو اس کے لیے فرشتہ ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھے گا اور آدمی جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے نمازیوں میں لکھا جاتا ہے اپنے گھر سے نکلنے سے واپس لوٹنے تک۔ الکبیر للطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۰۳۲۱..... جس نے اس (فرض) نماز کے لیے آنا جانا رکھا اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن الحارث بن عبدالحمید بن عبدالملک بن ابی واقد اللیثی عن ابیه عن جده عن ابی واقد

۲۰۳۲۲..... جو پاکیزہ حالت میں فرض نماز کی طرف چلا اس کا اجر احرام باندھے ہوئے حاجی کی طرح ہے جو چاشت کے نفل کے لیے (مسجد) گیا اور جانے سے اس کا مقصد صرف یہی ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور نماز کے بعد (نفل نماز) پڑھنا علیین میں لکھا جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۰۳۲۳..... معلوم ہے تم کو کہ میں کیوں چھوٹے چھوٹے قدم بھرتا ہوں؟ (حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: بندہ جب تک نماز کی طلب اور جستجو میں رہتا ہے نماز میں شمار ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن انس رضی الله عنه عن زید بن ثابت

فائدہ:..... حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جارہا تھا اور ہمارا مقصود نماز کے لیے جانا تھا اور آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھارہے تھے۔ تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۴..... کیا تو جانتا ہے میں تیرے ساتھ اس طرح کیوں چلا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تاکہ نماز کی طلب میں میرے زیادہ سے زیادہ قدم اٹھیں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن زید بن ثابت

۲۰۳۲۵..... ایسا نہ کرو، جہاں تم تھے وہیں سے آیا کرو کوئی بندہ ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے مگر اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک برائی مٹادیتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه عن جابر رضی الله عنه

۲۰۳۲۶..... تم اپنی جگہ برقرار رہو گویا تم وہاں کے کھونٹے ہو۔ کیونکہ بندہ نماز کے لیے قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ پاک اس کو اس کے بدلے اجر عطا فرماتا ہے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، السنن لسعید بن منصور عن عبدالرحمن بن جابر عبد الله عن ابیه عن جده

فائدہ:..... عبدالرحمن بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم قبیلہ بنی سلمہ والوں (جو مسجد نبوی ﷺ سے دور رہتے تھے) کا ارادہ بنا کہ اپنی جگہ سے (مسجد نبوی کے قریب) منتقل ہوجائیں، تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۷..... اپنے گھروں میں مضبوطی سے جمے رہو۔ جس نے مسجد کی طرف ایک قدم اٹھایا اس کو اس کا اجر ملے گا۔

سمویه السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی الله عنه

۲۰۳۲۸..... اپنے گھروں میں ہی رہو بے شک تم کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی ملتی ہے۔ عبدبن حمید عن جابر رضی الله عنه

فائدہ:..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کے گھر مسجد سے دور آباد تھے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۹..... بے شک اس کے لیے ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک (بلند) درجہ ہے۔

مسند احمد، الحمیدی عن ابی رضی الله عنه

۲۰۳۳۰..... تم اپنی جگہ آباد رہو۔ بے شک تمہارے نشانات قدم (جو مسجد کی طرف اٹھتے ہیں) لکھے جاتے ہیں۔ عبدالرزاق عن ابی سعید

فائدہ:..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی سلمہ کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے گھروں کے مسجد سے دور ہونے کی شکایت عرض کی تو اللہ پاک نے یہ وحی نازل فرمائی:

ونکتب ماقدموا و آثارھم.

اور ہم لکھ لیتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور ان کے آثار (نشانات قدم) کو۔

تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۳۱ ...... جو شخص اپنے گھر سے نماز کے ارادے سے نکلا وہ نماز میں مصروف لکھ دیا گیا خواہ جماعت اس سے فوت ہو جائے یا وہ جماعت کو پالے۔

بخاری، الحاکم فی تاریخه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۳۳۲ ...... جو شخص مسجد کی طرف چلا اس کو ہر قدم کے عوض دس نیکیاں حاصل ہوں گی۔

آدم بن ابی ایاس فی ثواب الاعمال عن انس عن زيد بن مالک۔

اہل علم فرماتے ہیں زید بن مالک سے مراد زید بن ثابت ہیں ان کو زید بن مالک اپنے جد اعلیٰ کی طرف منسوب کر کے کہہ دیا گیا ہے۔

۲۰۳۳۳ ...... یہ اس کے لیے خیر کی بات ہے۔ابو داؤد عن ابی ایوب رضی الله عنه

فائدہ: ...... نبی کریم ﷺ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ پہلے اپنے گھر میں (نفل سنت وغیرہ) پڑھتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کی تصویب فرمائی۔

۲۰۳۳۴ ... بے شک تم نے صحیح بات کو پایا اور اچھا کیا، جب تمہارا امام نہ آسکے اور نماز کا وقت آ جائے تو اپنے میں سے کسی کو آگے کر دو وہ تم کو نماز پڑھا دے گا۔ابن حبان عن المغيرة بن شعبه

۲۰۳۳۵ ...... اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ جو شخص میرے ساتھ نماز میں حاضر ہو گا اس کو ایک فربہ بکری کے گوشت کا ایک حصہ ملے گا تو وہ ضرور نماز میں حاضر ہو لیکن جو اس کو اجر ملتا ہے وہ اس سے افضل ہے۔شعب الايمان للبيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۳۳۶ ...... میں تمہارے لیے کوئی رخصت (گنجائش) نہیں پاتا۔ اگر یہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جان لیتا کہ اس جماعت کے لیے آنے کا کیا اجر ہے تو وہ ضرور اس میں شریک ہوتا خواہ اپنے ہاتھوں اور پیروں کے بل گھسٹ کر آتا۔الکبير للطبرانی عن ابی امامة

۲۰۳۳۷ ...... اگر اذان کی آواز تیرے کان میں پڑ جائے تو ہر حال میں نماز کے لیے حاضر ہو خواہ تجھے گھسٹ کر آنا پڑے۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۳۳۸ ...... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نداء دے گا: کہاں ہیں میرے پڑوسی؟ ملائکہ پوچھیں گے: کون ایسا ہے جو آپ کا پڑوسی بننے کا اہل ہو سکتا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: کہاں ہیں مساجد کو آباد کرنے والے۔ابن النجار عن انس رضی الله عنه

۲۰۳۳۹ ...... پروردگار عزوجل قیامت کے روز اعلان فرمائیں گے: کہاں ہیں میرے پڑوسی؟ ملائکہ کہیں گے: کون آپ کا پڑوسی بن سکتا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: میرے گھروں (مسجدوں) کو آباد کرنے والے۔حلية الاولياء عن ابی سعيد رضی الله عنه

۲۰۳۴۰ ...... مساجد کو آباد کرنے والے ہی اللہ کے گھر والے ہیں۔

مسند ابی داؤد الطيالسی، مسند ابی يعلی، حلية الاولياء، ابو داؤد، الامثال للعسكری عن انس رضی الله عنه

۲۰۳۴۱ ...... کوئی بندہ نماز یا اللہ کے ذکر کے لیے مسجد کو اپنا ٹھکانہ نہیں بناتا مگر اللہ پاک اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی بچھڑا ہوا اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۳۴۲ ...... جب تم کسی (نیک) بندے کو دیکھو کہ اس نے مسجد کو لازم پکڑ لیا ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس کے متعلق مؤمن ہونے کی شہادت دو بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

انما يعمر مساجد الله من آمن بالله. سورة التوبه

بے شک اللہ کی مسجدوں کو اللہ پر ایمان لانے والے ہی آباد کرتے ہیں۔(مستدرک الحاکم عن ابی سعيد رضی الله عنه

۲۰۳۴۳ ...... اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں اہل زمین پر عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن جب میں اپنے گھروں کو آباد کرنے والوں کو دیکھتا ہوں جو میرے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور سحر گاہی میں اٹھنے والوں کو دیکھتا ہوں تو اپنا عذاب اہل زمین سے پھیر دیتا ہوں۔شعب الايمان للبيهقی عن انس رضی الله عنه

۲۰۳۴۴ ... مسجد جس شخص کا گھر بن جائے اللہ اس کو روح (سکینہ) رحمت اور پل صراط پر آسانی کے ساتھ گذر کر جنت جانے کی ضمانت دیتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی، الخطیب فی التاریخ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۵ ... جس نے مسجد میں سکونت اختیار کی اللہ پاک اس کو روح رحمت اور پل صراط عبور کرنے کی ضمانت دیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۶ ... مسجدیں اللہ کے گھر ہیں اور جس نے مسجدوں کو اپنا گھر بنالیا اللہ پاک اس کو روح، راحت اور پل صراط کو عبور کر کے جنت جانے کی ضمانت دیتے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۷ ... مسجدیں اللہ کے گھر ہیں۔ اور مؤمنین اللہ کے مہمان ہیں اور میزبان پر اپنے مہمان کا اکرام لازم ہے۔

التاریخ للحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

مسجد کی فضیلت

۲۰۳۴۸ ... مسجدیں آخرت کے بازاروں میں سے ایک بازار ہیں۔ جو ان میں داخل ہوگیا وہ اللہ کا مہمان بن گیا، اللہ پاک مغفرت کے ساتھ اس کی خاطر تواضع فرمائیں گے اور کرامت و بزرگی کا تحفہ عنایت فرمائیں گے۔ پس تم خوب رتاع کرو۔ (یعنی چرو پھرو) صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ رتاع کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دعا اور اللہ تعالیٰ سے رغبت کرنا۔

الحرفی فی فوائدہ الحاکم فی التاریخ، الخطیب فی التاریخ، مسند البزار، الضیاء للمقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۹ ... مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے جو مساجد کو اپنا گھر بنالے روح، رحمت اور پل صراط عبور کر کے اللہ کی رضاء پانے کا ذمہ لیا ہے۔ السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۰ ... کچھ لوگ مسجدوں کے کھونٹے ہوتے ہیں، ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہو جاتے ہیں تو ملائکہ ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر مریض ہو جاتے ہیں تو ملائکہ ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ حاجت مند ہوتے ہیں تو ملائکہ ان کی مدد کرتے ہیں مسجد میں بیٹھنے والا مسلمان بھائی تین فائدے حاصل کرتا ہے۔ فائدہ پہنچانے والا بھائی، حکمت کی بات اور خدا کی رحمت۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... سند میں ابن لہیعہ متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۰۳۵۱ ... کچھ لوگ مسجد کی کیلیں ہیں۔ ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر وہ حاجت مند ہوتے ہیں تو ملائکہ ان کی مدد کرتے ہیں، اگر وہ بیمار پڑ جاتے ہیں تو ملائکہ ان کی عیادت کرتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جاتے ہیں تو ملائکہ ان کو ڈھونڈتے ہیں اور جب وہ حاضر ہوتے ہیں تو ان کو اللہ کا ذکر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی عن عطاء الخراسانی مرسلاً

۲۰۳۵۲ ... جس نے نداء (اذان) سنی اور وہ صحیح اور فارغ تھا لیکن اس نے اس پکار کا جواب نہیں دیا اس کی نماز صحیح نہیں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

جماعت چھوڑنے کی وعید

۲۰۳۵۳ ... لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلادوں گا۔ ابن ماجہ عن اسامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۴..... جب کسی بستی یا دیہات میں تین افراد ہوں اور وہاں اذان اور نماز کی اقامت نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔ لہٰذا تم پر جماعت لازم ہے۔ کیونکہ بھیڑیا تنہا بکری کو کھا جاتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، صحیح۔

۲۰۳۵۵..... شیطان انسان کا بھیڑیا ہے، جس طرح بکری کا بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے پس تم بھی جدا جدا گھاٹیوں میں بٹنے سے اجتناب کرو اور اپنے اوپر جماعت، عامۃ الناس اور مسجد کو لازم کرلو۔ مسند احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۶..... میرا ارادہ بنا کہ میں چند نوجوانوں کو لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کو کوئی بیماری بھی نہیں ہے۔ پھر میں ان کے گھروں کو جلاڈالوں۔ ابوداؤد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۷..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میرا ارادہ تھا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرواؤں پھر نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہہ دوں۔ پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں کو جلاڈالوں۔ (جو نماز میں نہیں آتے) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہ (مسجد میں) موٹی بکری کا گوشت یا دو کھر ہی حاصل کرلے گا تو عشاء میں حاضر ہو جائے گا۔ مؤطا امام مالک، بخاری، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۸..... سب سے بھاری نماز منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا کچھ اجر ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوں، خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔ میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ نماز (کی جماعت) کھڑی کرنے کا حکم دوں۔ پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر کچھ لوگوں کو لے کر جن کے پاس لکڑیاں ہوں، ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے ساتھ ان کے گھروں کو جلاڈالوں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۳۵۹..... فارغ اور تندرستی کی حالت میں نداء (اذان) سنی اور اس نے جواب نہیں دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) اس کی نماز درست نہیں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۰..... جس نے نداء سنی اور بغیر کسی ضرر اور عذر کے اس نے جواب نہیں دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہیں ہوا) اس کی نماز مقبول نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۱..... جس نے حی علی الفلاح کی آواز سنی اور اس نے جواب نہ دیا پس وہ ہمارے ساتھ ہے اور اکیلا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۲..... جس نے نداء سنی اور تین مرتبہ تک لبیک نہ کہا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) اس کو منافقین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

البغوی عن ابی زرارۃ الانصاری

کلام: ..... امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معلوم نہیں زرارۃ کو صحبت نبوی ﷺ حاصل رہی ہے یا نہیں۔

۲۰۳۶۳..... اس شخص کی نماز نہیں جو نداء سنے اور بغیر کسی عذر کے مسجد نہ آئے۔ ابوبکر بن المقری فی الاربعین عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۴..... اس شخص کی (گھر میں) نماز نہیں جس نے نداء سنی پھر (مسجد میں) نہ آیا ہاں مگر کسی عذر کی وجہ سے۔

الحاکم فی الکنی وضعف عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... (آپ ﷺ نے فرمایا) میں ارادہ کرتا ہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے امام بناؤں اور پھر نکل کر ہر ایسے شخص جس پر میں قادر

دوں اور وہ جماعت کی نماز چھوڑ کر گھر میں بیٹھتا ہے اس کے گھر کو اس پر جلا ڈالوں۔ مسند احمد عن ابن ام مکتوم

۲۰۳۶۵ میرا ارادہ تھا کہ میں کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں پھر کچھ جوانوں کو حکم دوں جوان لوگوں کے پاس جائیں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے اوپر ان کے گھروں کو لکڑیوں کے ساتھ جلا دوں۔ اور اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہ مسجد میں آئے تو اس کو گوشت لگی ہڈی یا دو پائے حاصل ہوں گے تو وہ ضرور نماز میں حاضر ہوگا۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۶ میں نے ارادہ کیا ہے کہ نماز کے لیے اذان دینے والے کو اذان کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور جا کر ان کے گھروں کو ان پر جلا دوں۔ ابو داؤد الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۷ میں نے ارادہ کیا ہے کہ بلال کو کہوں کہ وہ نماز کھڑی کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اذان کی آواز سن کر بھی نماز کو نہیں آئے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۸ میرا ارادہ ہے کہ میں نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کے پاس جاؤں اور ان کے اوپر ان کے گھروں کو جلا دوں۔

مستدرک الحاکم عن ابن ام مکتوم

۲۰۳۶۹ اگر کوئی شخص لوگوں کو تھوڑے سے گوشت یا کھر (پائے) پر بلائے تو لوگ چلے آئیں گے لیکن ان کو جماعت کی نماز کی طرف بلایا جاتا ہے مگر نہیں آتے۔ بس میرا ارادہ ہے کہ کسی کو لوگوں کی نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اذان سن کر نماز کو نہیں آتے اور ان پر آگ بھڑکا دوں۔ بے شک جماعت کی نماز سے منافق ہی پیچھے رہتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۰ کیا بات ہے لوگ نماز کے لیے بلاوا سنتے ہیں پھر پیچھے رہ جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ نماز کھڑی کرنے کو کہوں پھر جو بھی پیچھے رہ جانے والا ہے اس کے گھر کو جلا دوں۔ مصنف عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۰۳۷۱ کسی شہر یا دیہات میں تین آدمی جمع ہوں لیکن ان میں جماعت نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جماعت سے نماز پڑھنے والے شیطان پر غالب

۲۰۳۷۲ جہاں کہیں پانچ گھر (مسلمانوں کے) ہوں اور وہاں نماز کے لیے اذان نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۳ جو تین شہری یا دیہاتی جمع ہوں اور وہ نماز کھڑی نہ کریں تو شیطان ان کا چوتھا ساتھی بن جاتا ہے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

دوسری فصل......امامت اور اس سے متعلق

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع......ترھیب (امامت کی وعید) اور آداب میں

امامت کی ترغیب میں

۲۰۳۷۴...... امام اور مؤذن کو ان سب کے مثل ثواب ہے جو ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۵ مسجد میں سب سے افضل امام پھر مؤذن پھر وہ لوگ ہیں جو امام کی دائیں طرف ہیں۔

مسند الفردوس للدیلمی ،روایۃ الفردوس

۲۰۳۷۶ ....رحمت پہلے امام پر نازل ہوتی ہے پھر دائیں طرف لوگوں پر الاول فالاول۔ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۳۷۷ ... جب دو افراد ہوں تو ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اگر تین ہوں تو امام آگے بڑھ جائے۔الدارقطنی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۸ ... جب تین افراد ہوں تو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ان کی امامت کرے اور اگر وہ اس منصب میں برابر ہوں تو ان میں سب سے بن رسیدہ شخص امام بنے۔اور اگر سن میں بھی برابر ہوں تو خوبصورت چہرے کا مالک شخص امامت کرے۔

السنن للبیھقی عن ابی زید الانصاری

۲۰۳۷۹ ...قوم کی امامت ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا کرے گا۔البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۰ ...قوم کی امامت سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے گا اگر وہ قرآن میں برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا آگے بڑھے گا اور اگر ہجرت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ فقیہ امامت کرے گا اور اگر فقاہت میں سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ شخص امامت کرے گا۔(السنن للبیھقی، مستدرک الحاکم، عن ابی مسعود الانصاری

فائدہ:...... ہجرت منسوخ ہو چکی ہے اور یہ فرمان ہجرت فرض ہونے کے زمانہ سے متعلق ہے۔

۲۰۳۸۱ تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا تمہاری امامت کرے خواہ وہ ولد الحرام کیوں نہ ہو۔

ابن حزم فی کتاب الاعراب والدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۲ تمہاری امامت تمہارا سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے۔البغوی والخطیب عن عمرو بن سلمہ عن ابیہ

کلام:......عمرو بن سلمہ سے اور کوئی روایت منقول نہیں۔

۲۰۳۸۳ . جب تم پر کوئی امیر نہ ہو تو تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا تمہاری امامت کرے گا۔الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۴ اپنے میں سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو آگے کرو۔ابن ابی شیبہ عن عمروبن سلمہ عن ابیہ

۲۰۳۸۵ ...تم میں سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو تمہاری امامت کرنی چاہیے۔مسند احمد عن عمروبن سلمہ عن رجال من الصحابۃ

۲۰۳۸۶ . امامت سب سے پہلے ہجرت کرنے والا کرے، اگر ہجرت میں برابر ہوں تو دین کی فقہ میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والا امامت کرے، اگر دین (کی فقہ میں) برابر ہوں تو زیادہ قرآن پڑھا ہوا امامت کرے، لیکن کسی کی بادشاہت میں کوئی دوسرا امامت نہ کرے اور نہ ہی کسی کی مسند (بیٹھنے کی خاص جگہ) پر کوئی دوسرا بیٹھے۔مستدرک الحاکم عن ابی مسعود الانصاری

۲۰۳۸۷ قوم کی امامت ان میں سب سے عمر رسیدہ شخص کرے۔الکبیر للطبرانی عن مالک بن الحویرث

۲۰۳۸۸ ...تمہاری کامیابی کا راز اس میں ہے کہ تم نماز کو پاکیزہ رکھو اس طرح کہ اپنے بہترین افراد کو امامت کے لیے آگے کرو۔

الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۹......اپنی نمازوں میں اور اپنے جنازوں میں اپنے بے وقوف لوگوں کو آگے نہ ہونے دو۔

ابن قانع وعبدان وابوموسی عن الحکم بن الصلت القریشی

۲۰۳۹۰ اپنی نمازوں میں بے وقوف لوگوں اور لڑکوں کو آگے نہ کیا کرو اور نہ اپنے جنازوں پر ان کو آگے کیا کرو بے شک امام تمہارے اللہ کے ہاں نمائندے ہوتے ہیں۔الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

امامت سے متعلق وعید

امام کے ضامن ہونے اور اس کے احوال اور دعا میں اس کے آداب کا بیان

۲۰۳۹۱...... امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ اماموں کو سیدھی راہ دکھا اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

ابو داؤد، الترمذی، ابن حبان، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، مسند احمد عن ابی امامة رضی الله عنه

فائدہ:...... امام کی غلطی سے اگر سب کی نماز خراب ہو تو امام اس کا ذمہ دار ہے۔ اور مؤذن امانت دار ہے کہ نمازوں کے لیے صحیح وقت پر اذان واقامت دے۔

۲۰۳۹۲...... امام تم کو نماز پڑھاتے ہیں، اگر وہ صحیح رہیں تو تمہارے لیے فائدہ ہے اور اگر ان سے خطاء ہو جائے تو تمہارے لیے کوئی وبال نہیں جبکہ ان پر اس کا وبال ہے۔ البخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۹۳...... امام ضامن ہے۔ اگر اس نے اچھی نماز پڑھائی تو اس کو اور تم کو سب کو ثواب ہے۔ اور اگر نماز میں کوتاہی کی تو اس پر وبال ہے مقتدیوں پر کچھ وبال نہیں۔ ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن سهل بن سعد

کلام:...... اس کی اسناد میں عبدالحمید بن سلیمان کے متعلق محدثین کا ضعیف ہونے کا اتفاق ہے۔ زوائد ابن ماجه

۲۰۳۹۴...... جس نے لوگوں کی امامت کی اور صحیح وقت پر کی اور اچھی طرح مکمل نماز پڑھائی تو اس کا ثواب امام اور مقتدیوں سب کو ہے۔ اور جس امام نے کمی کوتاہی کی تو اس کا وبال امام پر ہے مقتدیوں پر کچھ نہیں۔ (مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن عقبة بن عامر

۲۰۳۹۵...... جس شخص نے کسی قوم کی امامت کی حالانکہ وہ اس کی امامت کو ناپسند کرتے ہیں تو اس امام کی نماز اس کے کانوں سے اوپر نہیں جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن طلحه رضی الله عنه

۲۰۳۹۶...... جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس کو ناپسند کرتے تھے تو اس کی نماز اس کے نرخرے سے اوپر نہیں جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن جناده

۲۰۳۹۷...... جس نے کسی قوم کی امامت کی حالانکہ مقتدیوں میں اس سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ہے اور اس سے زیادہ علم جاننے والا ہے تو وہ شخص قیامت تک پستی کی طرف رہے گا۔ الضعفاء للعقیلی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۳۹۸...... تین باتیں کسی کو کرنا زیب نہیں دیتیں: کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے پھر دعا میں اپنے آپ کو خاص کرلے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو بلاشک اس نے مقتدیوں سے خیانت برتی۔ اور کوئی شخص کسی کے گھر میں اندر نظر نہ ڈالے اجازت ملنے سے قبل، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ پہلے ہی اندر داخل ہو گیا۔ اور کوئی شخص پیشاب پاخانے کے دباؤ میں نماز نہ پڑھے جب تک کہ ہلکا نہ ہو جائے۔

ابو داؤد، الترمذی عن ثوبان رضی الله عنه

۲۰۳۹۹...... حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ امام کسی (تخت وغیرہ یا کسی اونچی جگہ) اوپر کھڑا ہو جائے اور لوگ اس کے پیچھے (نیچے) کھڑے ہوں۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن حذیفه رضی الله عنه

۲۰۴۰۰...... نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام مؤذن ہو۔ السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۴۰۱...... جو امام بھول چوک کی وجہ سے جنبی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھادے اور نماز پوری ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ غسل کرے اور نماز لوٹالے اسی طرح اگر بغیر وضو کے نماز پڑھادے تب بھی یہی حکم ہے۔ ابو نعیم فی معجم شیوخه عن البراء رضی الله عنه

الاکمال

۲۰۴۰۲..... جو کسی قوم کی امامت کرے وہ اللہ سے ڈرے اور اس بات کو ملحوظ رکھے کہ وہ ضامن ہے اور مقتدیوں کی نماز کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ اور اگر اس نے اچھی طرح نماز پڑھائی تو اس کو ان سب جتنا ثواب ہوگا جو اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے ہیں۔ بغیر ان کے اجر میں کچھ بھی کمی کیے ہوئے۔ اور جو کمی کوتاہی امام سے سرزد ہوگی اس کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۳..... امام ضامن ہے۔ مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عساکر فی غرائب مالک، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید عن ابن عمرو عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۴..... امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اللہ پاک امام کی رہنمائی فرمائے اور مؤذنوں کو معاف فرمائے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۴۰۵..... امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے۔ اللہ پاک ائمہ کو رشد و بھلائی دے اور مؤذنوں کی مدد فرمائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۶..... امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار۔ اے اللہ! مؤذنوں کی مغفرت فرما اور ائمہ کو ہدایت نصیب کر۔

ابوالشیخ، الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۲۰۴۰۷..... ائمہ ضمانت دار ہیں اور مؤذن امانت دار۔ اللہ ائمہ کو رشد و ہدایت دے اور مؤذنوں کی مغفرت فرمائے۔

الشافعی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

امام نماز کا ضامن ہے

۲۰۴۰۸..... امام ڈھال ہے اگر وہ نماز پوری (اور صحیح) پڑھائے تو اس کا ثواب تمہارے لیے بھی اور اس کے لیے بھی ہے۔ اور اگر وہ کسی کوتاہی کا شکار ہو تو اس کا نقصان امام پر ہی ہے جبکہ تم مقتدیوں کے لیے کامل ثواب ہے۔ **الباوردی، الکبیر للطبرانی عن شریح العدوی**

۲۰۴۰۹..... جو بندہ کسی قوم کی امامت کرتا ہے وہ ان کا نگہبان ہوتا ہے، ان پر ان کی نماز کا وبال نہیں ہوتا۔ اگر امام صحیح امامت کرتا ہے تو اس کا ثواب اس کو اور سب مقتدیوں کو ہوتا ہے اور اگر وہ کسی خطا کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا وبال صرف امام ہی پر ہوتا ہے جبکہ مقتدی بری الذمہ ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۰۴۱۰..... جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو پیچھے رہنے والوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

المتفق والمفترق للخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صفات الامام اور اس کے آداب

۲۰۴۱۱..... جب تین افراد جمع ہوں تو ان کی امامت ان میں سے سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا شخص کرے گا۔ اگر وہ قراءت قرآن میں سب برابر ہوں تو ان میں سے سب سے سن رسیدہ شخص امامت کرے گا۔ اور اگر عمر میں بھی تینوں برابر ہوں تو سب سے زیادہ حسین رو شخص امامت کرے گا۔ السنن للبیہقی عن ابی زید الانصاری

۲۰۴۱۲ تمہاری امامت تم میں سے سب سے زیادہ حسین چہرے والا شخص کرے کیونکہ ممکن ہے وہی تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک بھی ہو۔ الکامل لابن عدی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۴۱۳ ...قوم کی امامت ان کا سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا آدمی کرے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱۴ قوم کی امامت سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے گا۔ اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرے گا۔ اگر سنت کے علم میں سب برابر ہوں تو ہجرت میں سب سے مقدم شخص امامت کرے گا۔ اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے مقدم فی الاسلام شخص امامت کرے گا۔ کسی شخص کے گھر اور نہ کسی کی بادشاہت میں دوسرا کوئی شخص امامت کرنے کا اہل ہے اور کوئی شخص کسی دوسرے کی خاص بیٹھنے کی جگہ (مسند) پر نہ بیٹھے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱۵ جب تو کسی قوم کی امامت کرے تو ان کو ہلکی پھلکی نماز پڑھا۔ مسلم، ابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۱۶ ... اللہ تعالیٰ ہر چیز میں فضل (اضافہ) کو پسند فرماتے ہیں حتیٰ کہ نماز میں بھی۔ (ابن عساکر عن ابن عمرو

۲۰۴۱۷ ... جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے۔ کیونکہ لوگوں میں ضعیف، بیمار اور بڑے بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی اپنی تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے۔ مؤطا امام مالک، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱۸ ... اپنی قوم کی امامت کرا اور جو بھی کسی قوم کی امامت کرے ہلکی کرے۔ کیونکہ قوم میں بوڑھے بھی، مریض بھی ہیں، کمزور بھی ہیں اور حاجت مند بھی ہیں۔ پس جب کوئی اکیلے نماز پڑھے تو جیسے چاہے (لمبی) پڑھے۔ مسلم عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۱۹ ... میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ ابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۲۰ ... اللہ کی قسم! میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں پریشان ہو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

مقتدیوں کی خاطر نماز میں تخفیف

۲۰۴۲۱ ... میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا ارادہ طویل نماز پڑھانے کا ہوتا ہے لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں پر (بچے کا رونا) شاق نہ گذرے۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۲ ... میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور لمبی نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں بچے کے رونے پر ماں کی بے تابی اور پریشانی کو جانتا ہوں۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۳ ... تو ان کا امام ہے لیکن تو ان کے کمزور ترین فرد کا خیال کر اور اذان کے لیے کسی ایسے شخص کو مقرر کر جو اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی۔ مستدرک الحاکم عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۲۴ ..... جس جگہ فرض نماز پڑھی جا چکی ہو وہاں کوئی امام امامت نہ کرائے حتیٰ کہ وہاں سے ہٹ جائے۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن المغیرۃ بن شعبۃ

۲۰۴۲۵ ... کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ (فرض نماز کے بعد) نفل نماز میں آگے یا پیچھے یا دائیں یا بائیں ہو جائے۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۶ ... اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے بھی ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے۔ کیونکہ اس کے پیچھے ناتواں، بڑے بوڑھے اور کام والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۷ اے معاذ! فتنہ انگیز نہ بن، تیرے پیچھے بوڑھے، کمزور، کام والے اور مسافر لوگ بھی ہوتے ہیں۔ابو داؤد عن حزم بن ابی کعب

۲۰۴۲۸ اے معاذ! کیا تو فتنہ اٹھانے والا ہے؟ تو نے سبح اسم ربک الاعلی، والشمس وضحاها، واللیل اذا یغشی (ان جیسی دوسری مختصر) سورتیں کیوں نہیں پڑھیں بے شک تیرے پیچھے بڑے بوڑھے، کمزور ناتواں اور کام والے ضرورت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۹ جب آدمی کسی قوم کی امامت کرے تو مقتدیوں سے بلند کسی جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ابو داؤد، السنن للبیهقی عن حذیفه رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۰ جب دو افراد ہوں تو ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اور جب تین افراد ہوں تو ایک شخص آگے بڑھ جائے۔

الدارقطنی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۱ نماز کی تکبیر اس وقت تک نہ کہو جب تک مؤذن اذان سے فارغ نہ ہو جائے۔ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۲ اپنے ائمہ اپنے بہترین لوگوں کو کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان نمائندے بنتے ہیں۔

الدارقطنی، السنن للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۳ تمہاری کامیابی کا راز یہ ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے لہٰذا تمہاری امامت تمہارے بہترین لوگ کریں۔

ابن عساکر عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۴ تمہارا راز یہ ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے، لہٰذا تمہاری امامت تمہارے علماء کریں بے شک وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان وفد (نمائندے) ہیں۔الکبیر للطبرانی عن مرثد الغنوی

۲۰۴۳۵ نماز میں اختصار سے کام لو۔ بے شک تمہارے پیچھے کمزور ناتواں، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۶ مغرب میں اذان واقامت کے دوران امام کا تھوڑی دیر بیٹھنا بھی سنت میں سے ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۷ قوم میں سب سے کمزور فرد کی سی نماز پڑھا اور ایسے شخص کو مؤذن نہ بنا جو اپنی اذان پر اجرت لے۔الکبیر عن المغیرة رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۸ تمہاری امامت تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے۔النسائی عن عمرو بن سلمة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۴۳۹ تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کی امامت کا اہل نہیں۔الدارقطنی وضعفه عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۰ غیر مختون کے پیچھے نماز درست نہیں۔المتفق والمفترق للخطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:......اس روایت کی سند میں مہدی بن بلال ہے جس پر وضع حدیث کی تہمت عائد ہے۔میزان الاعتدال ۱۹۵/۴

۲۰۴۴۱ امام اپنے پیچھے والوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھائے۔

سمویه، السنن للبیهقی عن سلمان، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۲ جب تو لوگوں کی امامت کرے تو والشمس وضحاها، سبح اسم ربک الاعلی، اقرأ باسم ربک اور واللیل اذا یغشی (جیسی سورتیں) پڑھ۔مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۳ تیرے سے بہتر یہ تھا کہ تو مغرب میں والشمس وضحاها اور ایسی سورتیں پڑھا کر۔(الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۴.....صبح کی نماز میں بیس آیات سے کم نہ پڑھو اور عشاء کی نماز میں دس آیات سے کم نہ پڑھو۔

الکبیر للطبرانی عن خلاد بن السائب عن رفاعة الانصاری، مسند احمد عن انس، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۵.....کیا تو (لوگوں کو) آزمائش میں ڈالتا ہے۔ان کو لمبی نماز مت پڑھا، بلکہ سبح اسم ربک الاعلیٰ، والشمس وضحاھا اور ان جیسی سورتیں پڑھا کر اے معاذ! اور فتان (فتنہ انگیز) نہ بن۔یا تو تو لوگوں کو ہلکی نماز پڑھایا کر یا پھر آکر میرے ساتھ نماز پڑھ لیا کر۔

مسلم، سمویہ عن رجل من بنی سلمة

۲۰۴۴۶.....جب تو قوم کی امامت کرے تو سب سے ضعیف شخص کا خیال کر (کے نماز پڑھا)۔الشیرازی فی الالقاب عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۴۷.....لوگوں میں سب سے ضعیف ترین شخص کا خیال کر۔کیونکہ ان میں ضعیف، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔اگر تو اکیلا ہو تو نماز جتنی لمبی چاہے کر لے۔اور اگر تیرے پاس موذن آئے اور اذان دینے کا ارادہ کرے تو اس کو منع نہ کر۔

الکبیر للطبرانی، الجامع لعبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۰۴۴۸.....جو لوگوں کی امامت کرے وہ قوم میں سب سے کمزور کا خیال کرے۔بے شک قوم میں ضعیف بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔

(عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۰۴۴۹.....اے عثمان! نماز میں اختصار کرو اور لوگوں میں ضعیف ترین کا خیال کرو، بے شک مقتدیوں میں بچے، بوڑھے، کمزور، حاجت مند، حاملہ عورتیں اور دودھ پلانے والی عورتیں بھی ہوتی ہیں۔میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

ہلکی نماز پڑھانا

۲۰۴۵۰.....نماز میں اختصار کر۔لوگوں میں کمزور ترین شخص کا خیال کر کیونکہ لوگوں میں بچے بوڑھے، کمزور اور حاجت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔

مسند احمد عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۱.....اپنے ساتھیوں کو کمزور ترین فرد کی نماز پڑھا۔کیونکہ ان میں ضعیف، بیمار اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔اور موذن ایسے شخص کو بنا جو اذان پر اجرت نہ لے۔الشیرازی فی الالقاب عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۲.....اے عثمان! اپنی قوم کی امامت کر اور جو کسی قوم کی امامت کرے ہلکی نماز پڑھائے۔بے شک لوگوں میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔ہاں جب تو اپنی تنہا نماز پڑھے تو جیسی چاہے (لمبی یا مختصر) نماز پڑھ۔ابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۳.....میں نے تجھے تیرے ساتھیوں پر امیر مقرر کیا ہے حالانکہ تو سب سے کم سن ہے۔لہٰذا جب تو ان کی امامت کرے تو کمزور ترین شخص کا خیال کر کے نماز پڑھا۔بے شک تیرے پیچھے بڑے بوڑھے، بچے اور حاجت مند بھی ہیں۔جب تو صدقات (زکوۃ وغیرہ) وصول کرے تو بچے والا جانور نہ لے، جس میں حاملہ بھی شامل ہے۔نہ زائد مال لے، نہ بکرا (نر) لے اور کوئی بھی اپنے عمدہ مال کا زیادہ حقدار ہے۔اور قرآن کو بغیر طہارت کے نہ چھونا، جان لے عمرہ چھوٹا حج ہے۔اور عمرہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔اور حج عمرہ سے بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۴.....جو کسی قوم کی امامت کرے وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور بوڑھے، مریض اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسی چاہے پڑھے۔مسند احمد عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۵.....میں نماز میں ہوتا ہوں اور (نماز میں شامل کسی عورت کے) بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں کو (طویل نماز) بھاری پڑ جائے۔یا فرمایا: کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۴۵۶...... میں اپنے پیچھے (نماز میں شامل کسی عورت کے) بچے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ عبدالرزاق عن علی بن حسین مرسلاً

۲۰۴۵۷...... میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی ماں کے آزمائش میں پڑنے کے ڈر سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں۔

البزار عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۴۵۸...... میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۰۴۵۹...... میں نے جلدی اس لیے کی ہے تاکہ بچے کی ماں جلدی بچے کو سنبھال لے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

فائدہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دو مختصر سورتوں کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی بعد میں یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۴۶۰...... جب کوئی آدمی قوم کی امامت کرے تو قوم کے سوا اپنے لیے کوئی دعا خاص نہ کرے۔ اگر ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی، اور نہ کسی قوم کے گھر میں بغیر اجازت کے آنکھ اندر ڈالے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے خیانت برتی۔ السنن للبیهقی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۰۴۶۱...... جس جگہ فرض نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں کسی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ ابن عساکر عن المغيرة بن شعبة، سند حسن

دوسری فرع...... مقتدی سے متعلق آداب کا بیان

۲۰۴۶۲...... جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ مصنف ابن ابی شیبه عن معاویة

۲۰۴۶۳ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھالو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب لوگ بیٹھ کر اقتداء کرو۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۰۴۶۴...... امام کو اس لیے آگے کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب امام کہے: **سمع الله لمن حمده** تو تم کہو: **اللهم ربنا لک الحمد**. جب امام سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسند احمد، ابو داؤد عن انس رضی الله عنه، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۲۰۴۶۵...... امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب پڑھے تو خاموش رہو، اور جب امام: **غير المغضوب عليهم ولا الضالين.** کہے تو تم: آمین کہا کرو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب امام **سمع الله لمن حمده** کہے تو: **اللهم ربنا لک الحمد** کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ابن ابی شیبه، ابن ماجه، السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۴۶۶...... میں جسیم ہو گیا ہوں، (اس لیے رکوع و سجود میں تاخیر ہوتی ہے) پس جب میں رکوع کروں تو تم بھی رکوع کرو اور جب میں سجدہ کروں تو تم بھی سجدہ کرو اور میں کسی کو رکوع اور سجدے میں پہل کرتا ہوا نہ پاؤں۔ ابو داؤد، ابن ماجه عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

۲۰۴۶۷ رکوع و سجود میں مجھ سے سبقت نہ کرو، میں جب بھی تم سے سبقت کر جاتا ہوں رکوع کرتا ہوں تم اس کو میرے سر اٹھانے سے پہلے پا سکتے ہو، کیونکہ میں جسیم ہو چکا ہوں۔ یونہی جب میں سبقت کر کے سجدہ کرتا ہوں تو تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پا سکتے ہو۔ کیونکہ میرا جسم بڑا بوجھل ہو گیا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه عن معاويه رضی الله عنه

۲۰۴۶۸...... ابھی تم نے فارس اور روم والوں کا طریقہ اپنایا ہے۔ وہ بھی اپنے بادشاہوں کے روبرو کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم

اپنے امام کی اقتداء کرو۔ اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

النسائی، ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه

۲۰۴۶۹ ... امام سے پہل نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ و لاالضالین کہے تو تم آمین کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا ولک الحمد کہو اور اس سے پہلے سر نہ اٹھاؤ۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۴۷۰ ... اے علی! امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھ۔ ابو داؤد عن علی رضی الله عنه

۲۰۴۷۱ ... جب امام کہے سمع الله لمن حمده تو تم کہو ربنا لک الحمد۔ بے شک جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ موطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۴۷۲ ... جب امام کہے سمع الله لمن حمده تو تم کہو ربنا ولک الحمد۔

ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، ابن ماجه، ابن حبان عن انس رضی الله عنه، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۴۷۳ ... امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا ولک الحمد کہو۔ النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۴۷۴ ... امام اس لیے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ پس جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر اقتداء کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر اقتداء نہ کرو۔ جیسے اہل فارس اپنے بڑوں کے ساتھ یہ برتاؤ کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن جابر رضی الله عنه

۲۰۴۷۵ ... امام ڈھال ہے۔ پس جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا لک الحمد کہو۔ جب اہل زمین کا قول اہل آسمان کے قول کے موافق ہو جاتا ہے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

امام کی پیروی لازم ہے

۲۰۴۷۶ ... امام اس لیے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا تم اس سے اختلاف نہ کرو۔ بلکہ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو۔ جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا ولک الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ مسند احمد، البخاری، مسلم ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۴۷۷ ... جب تم نماز پڑھو تو پہلے اپنی صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں سے ایک فرد تمہاری امامت کرے، جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو، جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو، جب وہ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ پاک تمہاری دعا قبول کرے گا جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تم بھی پیچھے پیچھے رہو۔ جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا لک الحمد کہو اللہ پاک تمہارے کلام کو سنے گا۔ جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے، تم بھی اسی طرح اس کے پیچھے پیچھے رہو۔ جب امام قعدہ کرے تو تم میں سے ہر شخص پہلے یہ کلمات پڑھے:

التحیات الطیبات والصلوات لله السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی

عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجۃ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۷۸......جو شخص امام سے قبل جھک جائے اور اس سے قبل ہی سر اٹھالے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۷۹......جو اپنی نماز میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ اس خطرے سے آزاد نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کی صورت گدھے کی صورت جیسی بنا دے۔

مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۰......جو امام سے پہلے سر اٹھائے یا رکھے اس کی نماز قبول نہیں۔ابن قانع عن شیبان

۲۰۴۸۱......تم سمجھتے ہو میرا قبلہ سامنے ہے اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع (خضوع) اور تمہارا رکوع (سجود) مخفی نہیں ہے۔ میں تم کو اپنی کمر کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۲......اے لوگو! میں تمہارے آگے ہوں۔لہٰذا رکوع و سجود میں نہ قیام و قعود میں اور نہ نماز ختم کرنے میں مجھ سے پہل کرو۔ میں تم کو آگے سے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم وہ سب کچھ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۳......اے لوگو! کیا بات ہے جب نماز میں تم کو کوئی بات پیش آجائے تو تالیاں پیٹتے ہو۔تالی تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔اور مرد کو کوئی بات پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔بے شک جب کوئی سبحان اللہ کہتا ہے تو سننے والا توجہ کر لیتا ہے۔البخاری عن سھل بن سعد

۲۰۴۸۴...... جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادہ

ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں یہ اضافہ ہے: حتیٰ کہ مجھے نہ دیکھ لو کہ میں تمہاری طرف نکل پڑا ہوں۔

الاکمال

۲۰۴۸۵......امام کو درمیان میں کرلو اور درمیانی خلاؤں کو پر کرلو۔السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۶...... جب نماز کی اقامت ہو جائے تو کھڑے نہ ہو حتیٰ کہ مجھے دیکھ لو اور وقار کو لازم رکھو۔ابن حبان عن ابی قتادہ

۲۰۴۸۷...... جب امام تکبیر کہے تو سب تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو سب رکوع کرو۔ جب سجدہ کرے تو سب سجدہ کرو۔ جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو سب سر اٹھالو۔اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔(الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۸...... جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی موسیٰ

۲۰۴۸۹......امام اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیھقی وضعفہ عن ابی موسیٰ

۲۰۴۹۰......امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب تک وہ تکبیر نہ کہے تم تکبیر نہ کہو، جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرلو، جب تک وہ رکوع نہ کرے تم رکوع نہ کرو، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔اس کے سجدہ کرنے سے قبل سجدہ نہ کرو۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم کھڑے ہو کر اس کی پیروی کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ابوداؤد، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۱..... امام اس لیے ہوتا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو، جب وہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم الحمدللہ کہو۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۲..... امام اس لیے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اتباع کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہہ دو۔ جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرلو۔ جب وہ سجدہ کرے تم سجدہ کرلو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ المتفق والمفترق للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۳..... امام (تمہاری نمازوں کا) ضامن ہے، جو کچھ وہ کرے تم بھی کرو۔

السنن للدارقطنی، السنن للبیہقی فی القرآۃ، الاوسط للطبرانی، الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۴..... امام سے پہل نہ کرو رکوع میں جب تک وہ رکوع نہ کرے اور نہ سجدے میں جب تک وہ سجدہ نہ کرے اور اپنے سروں کو بھی امام سے پہلے نہ اٹھاؤ جب تک وہ نہ اٹھائے۔ بے شک امام اس لیے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔

ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۵..... اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، لہٰذا مجھ سے رکوع وسجود میں اور کھڑے ہونے میں پہل نہ کرو نہ نماز ختم کرنے میں سبقت کرو۔ بے شک میں تم کو اپنے آگے سے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۶..... اے لوگو! میرا جسم وزنی ہوگیا ہے لہٰذا مجھ سے پہلے رکوع وسجود نہ کیا کرو بلکہ میں تم سے سبقت کرسکتا ہوں کیونکہ جو تم سے رہ جائے گا تم اس کو پاسکتے ہو۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۷..... رکوع وسجود میں مجھ سے پہل نہ کرو۔ کیونکہ میں جسیم ہو چکا ہوں، میں رکوع میں تم سے سبقت کروں گا تم مجھے پاسکتے ہو جب تک کہ میں سر اٹھاؤں۔ اور میں سجدہ میں بھی تم سے پہل کروں گا تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پاسکتے ہو۔ السنن للبیہقی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۸..... میں جسم میں بوجھل ہوگیا ہوں لہٰذا رکوع وسجود میں مجھ سے پہل نہ کیا کرو۔

سمویہ، الضیاء للمقدسی عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ

نماز میں امام سے آگے نہ بڑھے

۲۰۴۹۹..... میں جسیم ہوگیا ہوں لہٰذا نماز کے اندر قیام، رکوع اور سجود میں مجھ سے پہل نہ کیا کرو۔

ابن ابی شیبہ عن نافع بن جبیر بن مطعم مرسلاً، الکبیر للطبرانی عن ابیہ

۲۰۵۰۰..... میرا جسم بڑھ گیا ہے، لہٰذا تم رکوع میں مجھ سے پہل نہ کرو، نہ سجدوں میں مجھ سے پہل کرو۔ جو میرے ساتھ رکوع نہ پاسکے وہ میرے قیام میں اس کو جو سستی کی وجہ سے دیر تک ہوگا پالے گا۔ ابن سعد، البغوی عن ابن مسعدۃ صاحب الجیوش

۲۰۵۰۱..... میں وزنی جسم کا ہوگیا ہوں پس رکوع وسجود میں مجھ سے پہل نہ کرو، میں جب بھی رکوع میں تم سے پہل کرلوں گا تو تم مجھے سر اٹھانے سے قبل پاسکتے ہو۔ اور جب میں سجدہ میں تم سے پہل کرلوں تو تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پاسکتے ہو۔

الافراد للدارقطنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ. ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن معاویۃ، ابن ابی شیبہ عن محمد بن یحیٰی بن حبان

۲۰۵۰۲..... میں بھاری بدن ہوگیا ہوں سو جس سے رکوع فوت ہوجائے وہ مجھے قومہ میں پاسکتا ہے جو دیر تک ہوگا۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابن مسعدۃ صاحب الجیوش صحابی

۲۰۵۰۳..... میں بھاری جسم ہوگیا ہوں جس سے میرا رکوع فوت ہوجائے وہ مجھے میرے قومے میں جو قدرے دیر تک ہوگا پاسکتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۴..... جو شخص امام سے قبل سجدہ کرے اور امام سے قبل سر اٹھالے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۵ جو شخص نماز میں امام سے (رکوع وسجود میں) قبل سر اٹھائے وہ اس بات سے قطعاً مامون نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر کتے کے سر کی طرح کردے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۰۶ وہ شخص ہرگز مامون نہیں ہے جو امام سے پہلے سر اٹھائے اس بات سے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کا سر بنادیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۰۷ جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا ہے وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے جیسا کردیں۔

الخطيب فی المتفق والمفترق عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۰۸ جو شخص امام سے قبل سر اٹھائے وہ اس بات سے مامون نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۰۹ کیا وہ شخص جو امام سے قبل سر اٹھاتا ہے اور امام سے قبل سر رکھتا ہے اس بات سے خوفزدہ نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں۔ الخطیب فی التاريخ عن بهز بن حكم عن ابيه عن جده

۲۰۵۱۰ کیا وہ شخص اس بات سے خوفزدہ نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں یا اس کی شکل گدھے جیسی بنادیں، جو امام سے قبل سر اٹھالیتا ہے۔ مسند احمد، ابن ابی شيبه، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۱۱ جب کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو کیا وہ اس بات سے مامون ہوجاتا ہے کہ اللہ پاک اس کا سر مینڈھے جیسا کردیں۔

الخطيب فی التاريخ عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۱۲ امام امیر ہے، لہٰذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم سب لوگ بیٹھ کر نماز پڑھو۔

الشيرازی فی الالقاب والديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۱۳ امام امام ہے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر وہ کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

عبدالرزاق عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۱۴ قریب ہے کہ تم فارس اور روم والوں کے افعال اپنالو۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں جبکہ ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم ایسا ہرگز نہ کرو۔ اپنے امام کی اتباع کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر اقتداء کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بیٹھ کر اقتداء کرو۔ الكبير للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۵۱۵ پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھو کیونکہ امام اسی لیے ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

مستدرک الحاكم عن اسيد بن حضير

۲۰۵۱۶ مؤذن بن جا آدمی نے عرض کیا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ فرمایا: امام بن جا۔ عرض کیا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ فرمایا: امام کے پیچھے کھڑا ہوجایا کر۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ: ...... ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۵۱۷ میرے بعد کوئی شخص بیٹھ کر آمین نہ کہے۔ الكامل لابن عدی، السنن للبيهقی، وضعفه عن الشعبی مرسلاً

۲۰۵۱۸ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو امام کے پیچھے ہو تو ایسا کر ورنہ اس کے دائیں طرف رہ۔ الاوسط للطبرانی السنن للبيهقی عن ابی برزة

۲۰۵۱۹ مسجد میں سب سے اچھی جگہ امام کے پیچھے کا حصہ ہے جب رحمت نازل ہوتی ہے تو پہلے امام پر آتی ہے پھر جو اس کے پیچھے ہے، پھر دائیں، پھر بائیں، پھر مسجد کے تمام لوگوں میں ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۲۰ امام کے پیچھے نماز میں فاتحہ نہ پڑھ۔ عبدالرزاق عن علی ضعيف

۲۰۵۲۱ آدمی کے لیے کافی ہے کہ وہ امام کے ساتھ کھڑا رہے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوجائے۔ اس کو اس کے بدلے رات کی عبادت کا ثواب

متنا ہے۔الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک

مقتدی کی قرأت......الاکمال

۲۰۵۲۲..... کیا تم امام کے پیچھے نماز میں قرأت کرتے ہو جبکہ امام بھی قرأت کرتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔فرمایا: ایسا نہ کرو ہاں کوئی شخص دل میں فاتحہ پڑھ سکتا ہے (یعنی اس کا خیال باندھ سکتا ہے)۔الصحیح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۳..... کیا تم میرے پیچھے بھی قرأت کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو سوائے ام القرآن (سورۂ فاتحہ) کے۔مسند احمد، عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ

۲۰۵۲۴..... کیا تم نماز میں تلاوت کرتے ہو جبکہ امام بھی تلاوت کرتا ہے؟ ایک نے یا کئی لوگوں نے عرض کیا: ہم ایسا کرتے ہیں۔ارشاد فرمایا: نہ کیا کرو، ہاں کوئی فاتحہ پڑھ سکتا ہے دل میں۔الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۵..... کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو جبکہ میں بھی قرأت کر رہا ہوتا ہوں۔ایسا نہ کیا کرو۔کوئی بھی شخص دل میں سراً فاتحہ پڑھ سکتا ہے۔

عبدالرزاق عن ابی قلابہ مرسلاً

۲۰۵۲۶..... جب امام قرأت کرے تو تم میں سے کوئی قرأت نہ کرے سوائے ام القرآن کے۔ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۲۷..... کیا جب تم میرے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہو تو کیا قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ارشاد فرمایا: ام القرآن کے سوا ایسا نہ کیا کرو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۲۸..... کیا تم میرے پیچھے قرآن کی تلاوت کرتے ہو۔صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ارشاد فرمایا: نہ کرو۔ہاں ام القرآن دل میں پڑھ سکتے ہو۔

البیہقی فی السنن فی القرأت عن ابن عمر عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۲۹..... شاید تم بھی قرأت کرتے ہو جب امام قرأت کرتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ہاں کوئی فاتحۃ الکتاب پڑھ سکتا ہے۔مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من الصحابۃ وقال البیہقی اسنادہ جید

۲۰۵۳۰..... جب میں آواز کے ساتھ تلاوت کروں تو کوئی بھی قرآن نہ پڑھے سوائے ام القرآن کے۔ابوداؤد عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۳۱..... جب تو امام کے ساتھ ہو تو امام سے پہلے یا اس کی خاموشی کے وقت ام القرآن پڑھ لے۔عبدالرزاق عن ابن عمرو حسن

۲۰۵۳۲..... جس نے امام کے ساتھ فرض نماز پڑھی وہ خاموشی کے وقفوں میں فاتحۃ الکتاب پڑھ لے۔اور جس نے ام القرآن پوری پڑھ لی اس کے لیے کافی ہے۔مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۳۳..... جس نے امام کے ساتھ قرأت نہیں کی اس کی نماز ادھوری ہے۔ابن عساکر عن عمرو بن میمون بن مہران عن ابیہ عن جدہ

۲۰۵۳۴..... جس نے میرے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھی میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو قرآن میں میرے ساتھ جھگڑ رہا ہے؟ جو تم میں سے امام کے پیچھے نماز پڑھے اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔البیہقی فی المعرفۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۳۵..... تم میں سے کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھی ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں نے۔تب آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کہوں کیا بات ہے قرآن میں مجھ سے کون جھگڑ رہا ہے۔عبدالرزاق عن عمران بن حصین

۲۰۵۳۶..... کیا کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔فرمایا: مجھے تعجب ہوا میں نے کہا: کون ہے یہ جو مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑ رہا ہے؟ جب امام قرأت کرے تو تم ام القرآن کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔بے شک جس نے اس کو نہ پڑھا اس کی نماز نہیں۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن عبادۃ بن الصامت

کلام:..... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے اس کے منقول ہونے پر کلام فرمایا ہے۔

۲۰۵۳۸ ... کیا ابھی کسی نے میرے ساتھ نماز میں قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ میں نے کی ہے۔ ارشاد فرمایا: میں بھی کہوں کیا بات ہے مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ موطا امام مالک، الشافعی، مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الترمذی، حسن، النسائی، ابن ماجه، السنن للبیهقی، ابن حبان عن عبد الله بن بحینه

۲۰۵۳۹ ... کیا ابھی کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو ارشاد فرمایا: میں کہوں: مجھ سے قرآن میں کون جھگڑ رہا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن عبداللہ بن بحینه

۲۰۵۴۰ کیا بات ہے مجھ سے قرآن میں کیوں نزاع کیا جاتا ہے؟ جب میں جہراً (آواز کے ساتھ) قرأت کروں تو کوئی بھی شخص قرآن کا کوئی حصہ نہ پڑھے سوائے ام القرآن کے۔ الدارقطنی فی السنن وحسنه، السنن للبیهقی عن عبادة بن الصامت

۲۰۵۴۱ ... کیا بات ہے مجھ سے قرآن میں جھگڑا ہوتا ہے؟ جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو خاموش رہو۔ کیونکہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے اور امام کی نماز مقتدی کی نماز ہے۔ الخطیب عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۵۴۲ ... میں فلاں فلاں آیت بھول گیا تھا اور آدمی کی نماز کی عمدگی اور اچھائی یہ ہے کہ وہ امام کی قرأت کو یاد رکھے۔

مسند البزار عن عبد الله بن بریدة عن ابیه

۲۰۵۴۳ ... جو شخص کسی امام کی پیروی کرے وہ اس کے ساتھ قرأت نہ کرے۔ کیونکہ امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

البیهقی فی کتاب القرآءة وضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۵۴۴ ... تجھے امام کی قرأت کافی ہے آواز کے ساتھ پڑھے یا سراً (آہستہ) پڑھے۔

البیهقی فی کتاب القرآءة وضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۵۴۵ ... امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے۔ البیهقی فی القرات عن الشعبی رحمة الله علیه

۲۰۵۴۶ ... امام کے پیچھے نماز میں کہیں بھی قرأت نہ کر۔ الطحاوی عن جابر، الطحاوی عن زید بن ثابت موقوفاً

۲۰۵۴۷ جس شخص کا امام ہو تو اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔ ابن ابی شیبه عن جابر رضی الله عنه

۲۰۵۴۸ امام کے پیچھے کسی پر قرأت لازم نہیں۔ التاریخ للحاکم عن ابی سعید وقال: اسناده ظلمات.

۲۰۵۴۹ امام جب قرأت کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ (سب کے لیے) کافی ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی وضعفه عن ابی الدرداء رضی الله عنه

تیسری فرع ...... صفوں کو سیدھا کرنے، صفوں کی فضیلت، آداب اور صفوں سے نکلنے کی ممانعت کے بیان میں

صفوں کی فضیلت کے بیان میں

۲۰۵۵۰ ... اللہ اور اس کے ملائکہ پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔ مؤذن کی اس قدر طویل مغفرت کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے۔ اور ہر خشک وتر چیز اس کی آواز سن کر تصدیق کرتی ہے اور اس کو اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے مثل اجر ہوگا۔

مسند احمد، النسائی، الضیاء عن البراء رضی الله عنه

۲۰۵۵۱ ... اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صف اول (میں یا اس) کے قریب ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے ہاں سب سے

اچھا قدم وہ ہے جس کے ساتھ صف ملائی جائیں۔ ابو داؤد عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۲ ...... اللہ اور اس کے ملائکہ پہلی صفوں والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ النسائی عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۳ ... اللہ پاک اور اس کے ملائکہ پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو۔ اپنے شانوں کو سیدھ میں رکھو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ شانے نرم رکھو۔ درمیانی خلاؤں کو پر کرو، بے شک شیطان تمہاری درمیان خلاؤں میں بھیڑ کے چھوٹے بچوں کی طرف گھس جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر عن ابی امامۃ

۲۰۵۵۴ ... اللہ پاک اور اس کے ملائکہ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ کوئی بندہ صف میں نماز نہیں پڑھتا مگر اللہ پاک اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ملائکہ اس پر نیکیاں نچھاور کرتے ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۵ ... تم صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے پاس صف بناتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ اپنے رب کے ہاں کس طرح صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ملائکہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجۃ عن جابر بن سمرۃ

۲۰۵۵۶ ... صفیں بناؤ، جس طرح ملائکہ اپنے رب کے پاس صفیں بناتے ہیں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ اپنے رب کے پاس کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ صفوں کو سیدھا رکھتے ہیں اور شانوں کو ملا کر رکھتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۷ ...... اپنی صفوں کو ملا کر رکھو، اور صفوں کو قریب قریب کرو، اور گردنوں کو سیدھ میں رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیاطین کو دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچوں کی طرح صفوں کے خلاؤں میں گھس رہے ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

نماز میں امام کے قریب کھڑا ہونا

۲۰۵۵۸ ...... اسی صف میں آجاؤ جو میرے قریب ترین ہے۔ مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن قیس بن عباد عن ابی

۲۰۵۵۹ ... اے اکیلے (صف) میں نماز پڑھنے والے! تو صف میں کیوں نہیں آکر ملا؟ آکر ان کے ساتھ صف میں داخل ہوجاتا۔ یا اگر پہلی صف میں جگہ تنگ تھی تو اپنی طرف پہلی صف میں سے کسی ایک شخص کو کھینچ لیتا اور وہ تیرے ساتھ کھڑا ہوجاتا۔ اب اپنی نماز کو لوٹا لے کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی۔ الکبیر للطبرانی عن وابصۃ

۲۰۵۶۰ ... جب تم میں سے کوئی شخص صف میں پہنچے اور وہ پوری ہوچکی ہو تو اپنی طرف ایک آدمی کو کھینچ لے اور اس کو پچھلی صف میں اپنے پہلو میں کھڑا کرلے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۱ ...... اپنی نماز کی طرف متوجہ رہ۔ بے شک جس نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس کی نماز قبول نہیں۔

ابن ابی شعبی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن علی بن شیبان

۲۰۵۶۲ ... سیدھے (کھڑے) ہوجاؤ اور اپنے صفوں کو بھی سیدھا رکھو۔ ابو داؤد، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۳ ...... صفوں کو پورا کرو۔ بے شک میں تم کو اپنی کمر کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۴ ...... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو کہیں شیطان تمہارے بیچ میں نہ گھس آئے بھیڑ کے بچوں کی طرح۔ مسند احمد عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۵ ...... پہلی صف کو دوسری تمام صفوں پر فضیلت حاصل ہے۔ الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر

۲۰۵۶۶ ...... تم پر پہلی صف لازم ہے نیز دائیں طرف کو لازم رکھو اور صفوں کے درمیان راستے بنانے سے گریز کرو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۷.... اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کیا فضیلت ہے تو تم قرعہ اندازی کے ساتھ آگے بڑھو۔

مسلم، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۶۸.... شیطان سے حفاظت کرنے والی سب صفوں میں سے پہلی صف ہے۔ ابو الشیخ عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۶۹.... صفوں کو سیدھا رکھو، شانوں کو برابر کرو اور خاموشی اختیار کرو۔ بہرے کے خاموش رہنے کا اجر بھی سننے والے خاموش کے اجر کے برابر ہے۔

عبدالرزاق، عن زيد بن اسلم مرسلاً و عن عثمان بن عفان موقوفاً

۲۰۵۷۰.... صفوں کو سیدھا رکھو، بے شک تم ملائکہ کی صفوں کی طرح صف بناتے ہو۔ اور شانوں کو برابر رکھو، درمیانی خلاؤں کو پر کرو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرم بازو رہو۔ شیطان کے لیے کھلی جگہیں نہ چھوڑو۔ جس نے صف ملائی اللہ اس کو ملائیں گے اور جس نے صف توڑی اللہ عزوجل اس کو توڑ دیں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الكبير للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۵۷۱.... نماز میں صف سیدھی رکھو، بے شک صف سیدھی کرنا نماز کے اکمال میں سے ہے۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۷۲.... اپنی صفوں کو سیدھی رکھو، مل مل کر کھڑے ہو، بے شک میں تم کو اپنی پشت پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

البخاری، النسائی عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۷۳.... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور مل مل کر کھڑے ہوا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیطانوں کو تمہاری صفوں کے درمیان بکری کے بچوں کی طرح پھرتا ہوا دیکھتا ہوں۔ مسند ابی داؤد الطيالسی عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۷۴.... نماز میں صفوں کو اچھی طرح سیدھا کرو۔ مسند احمد، ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۷۵.... صفوں کو سیدھا کرو تمہارے دل بھی سیدھے ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی و غم خواری کا برتاؤ کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔

الاوسط للطبرانی، حلية الاولياء عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۵۷۶.... نماز کو پورا کرنے میں صف سیدھی کرنا بھی شامل ہے۔ مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۲۰۵۷۷.... دو قدم ہیں، ایک اللہ کو سب سے محبوب ترین قدم ہے اور دوسرا قدم اللہ کو مبغوض ترین قدم ہے۔ جو قدم اللہ کو محبوب ترین ہے وہ ایسے شخص کا قدم ہے جو دیکھے کہ صف میں جگہ خالی ہے تو وہ آگے قدم بڑھ کر اس خلاء کو پر کر دے۔ اور اللہ کو مبغوض ترین قدم ایسے شخص کا ہے جو (سجدہ یا قعدہ سے) اٹھنے کا ارادہ کرے تو اپنی دائیں ٹانگ کھڑی کرے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ لے اور بائیں ٹانگ بچھی رہنے دے پھر اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبيهقی عن معاذ رضی الله عنه

صف اول کی فضیلت

۲۰۵۷۸.... مردوں کی صفوں میں بہترین صف پہلی صف ہے اور سب سے بدترین صف آخری صف ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے بہترین صف آخری صف ہے اور سب سے بری صف پہلی صف ہے۔

الکامل لابن عدی، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه، الكبير للطبرانی عن ابی امامة و عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۵۷۹.... اپنی صفوں کو ملاؤ بے شک شیطان درمیانی خلاؤں میں گھس جاتا ہے۔ مسند احمد عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۰.... اپنی صفوں کو ملاؤ اور ان کو قریب بناؤ اور گردنوں کو سیدھ میں رکھو۔ مسند احمد عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۱.... اپنی صفوں کو سیدھا کرو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کے اکمال میں سے ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، ابن حبان عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۲.... نماز کو اچھی طرح پڑھنے کے لیے صف کو سیدھا کرنا ضروری ہے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۳۔۔۔ نماز کی زینت شانوں کو برابر برابر رکھنے میں ہے۔ مسند ابی یعلی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۴۔۔۔ جس نے صف کو ملایا اللہ اس کو ملائے گا اور جس نے صف توڑی اللہ اس کو توڑ دے گا۔

النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۵۔۔۔ مجھے تین خصلتیں عطا کی گئی ہیں۔ نماز کو صفوں میں پڑھنا، نیز مجھے سلام عطا کیا گیا ہے اور یہی اہل جنت کی مبارک باد ہے۔ اور مجھے آمین عطا کی گئی ہے جو تم سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئی، ہاں اللہ پاک نے صرف ہارون علیہ السلام کو عطا کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا فرماتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے جاتے تھے۔ الحارث، ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۶۔۔۔ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور جو شخص درمیانی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ پاک اس کے بدلے اس کو ایک درجہ بلند عطا کرتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ صف اول پر رحمت بھیجتے ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن البراء رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر، البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۸۔۔۔ اللہ عزوجل اور اس کے ملائکہ دائیں طرف والی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

آداب

۲۰۵۸۹۔۔۔ جس نے مسجد کے میسرہ (بائیں جانب) کو آباد کیا (یعنی اس طرف نماز، ذکر اور تلاوت میں مشغول ہوا) اس کے لیے اجر کے دو پورے ہیں۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۰۔۔۔ جس نے مسجد کے بائیں جانب کو آباد کیا اس وجہ سے کہ اس طرف لوگ کم ہیں تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۱۔۔۔ اعرابی (دیہاتی) لوگ مہاجر و انصار کے پیچھے کھڑے ہوا کریں تاکہ نماز میں ان کی اقتداء کریں۔ (یعنی نماز کے آداب کو ان سے سیکھیں)۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۲۔۔۔ تم میں سے میرے قریب تمہارے عقل منداور سمجھ دار لوگ رہا کریں۔ پھر وہ لوگ جو (سمجھداری میں) ان کے قریب ہوں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں۔ (صفوں میں) آگے پیچھے نہ ہوا کریں ورنہ ان کے دل آپس میں اختلاف کا شکار ہو جائیں گے اور بازار میں شور و شغب سے احتراز کیا کرو۔ مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، سنن الترمذی، سنن النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۳۔۔۔ (نماز میں) تم میں سے میرے قریب وہ لوگ رہا کریں جو مجھ سے (علم) حاصل کرتے ہیں۔

مستدرک الحاکم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۴۔۔۔ صف اول کو پہلے پورا کرو۔ پھر اس کے بعد والی صف کو پھر اس کے بعد والی صف کو، اگر کوئی صف ادھوری ہو تو وہ صرف آخری صف ہو۔

مسند احمد، ابو داؤد، سنن النسائی، صحیح ابن حبان، ابن خزیمہ، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۵۔۔۔ صفوں کو سیدھا رکھو اور آگے پیچھے مت ہوا کرو ورنہ تمہارے دل منافرت کا شکار ہو جائیں گے۔ اور تم میں سے صاحب عقل اور سمجھدار لوگ میرے قریب ہوا کریں، پھر جوان کے قریب ہوں، پھر جوان کے قریب ہوں۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۶۔۔۔ صفیں بناؤ اور پھر تم میں سے افضل شخص آگے بڑھ جائے۔ بے شک اللہ عزوجل ملائکہ اور انسانوں میں سے رسولوں کو منتخب فرماتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۲۰۵۹۷۔۔۔ امام کو بیچ میں لے لو اور خلاؤں کو پر کر لو۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۸۔ حضور اکرم ﷺ نے بچوں کو پہلی صف میں کھڑا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ابن نصر عن راشد بن سعد مرسلاً

صفیں سیدھی نہ کرنے پر وعید

۲۰۵۹۹۔۔۔۔نماز میں صفوں کو سیدھی رکھا کرو ورنہ اللہ پاک تمہارے دلوں کو اختلاف کا شکار کردیں گے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۰ صفوں کو (اچھی طرح) سیدھا کرو ورنہ تمہاری شکلیں بگڑ جائیں گی، یا تمہاری آنکھیں بند ہوجائیں گی یا ان کا نور اڑ جائے گا۔

(مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۱۔۔۔۔اپنی صفوں کو سیدھا کرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہارے چہروں کو اختلاف (اور ترش روئی) میں مبتلا کردیں گے۔

النسائی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۲۔۔۔۔تین بار صفوں کو سیدھا (کرنے کا اہتمام) کیا کرو۔اللہ کی قسم! تم صفوں کو سیدھا کرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دیں گے۔ابو داؤد عن النعمان بن بشیر

۲۰۶۰۳۔۔۔۔اپنی صفوں کو سیدھا رکھو تمہارے دل اختلاف میں نہیں پڑیں گے۔مسند الدارمی ابن ماجه عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۵۔۔۔۔اے بندگان خدا! اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ پاک تمہارے درمیان اختلاف پیدا کردیں گے۔

صحیح البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۶۔۔۔۔کوئی قوم مستقل پہلی صف سے پیچھے رہنے لگتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک ان کو جہنم کے آخر میں ڈال دیتا ہے۔

ابو داؤد عن عائشه رضی اللہ عنها

الاکمال

۲۰۶۰۷۔ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو اپنی صفوں کو سیدھی رکھو اور خلاؤں کو پر رکھو، یقیناً میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبه عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۸۔۔۔۔(صفوں میں) سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو، اور سکون کے ساتھ جمے رہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم کو اپنے پیٹھ پیچھے سے یوں دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

النسائی، مسند ابی یعلی، ابو عوانه عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۹۔۔۔۔اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو، میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ صحیح

۲۰۶۱۰۔۔۔۔اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور شیاطین کے لیے درمیان میں خالی جگہیں نہ چھوڑو۔جو حذف کے بچوں کی طرح خالی جگہوں میں گھس جاتے ہیں۔پوچھا گیا یارسول اللہ! حذف کے بچے کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: بغیر بالوں والی کالی بھیڑ جو یمن میں ہوتی ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبه، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن البراء رضی اللہ عنہ بن عازب

۲۰۶۱۱۔۔۔۔صفوں کو درست قائم کرو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو پورا کرنے میں شامل ہے۔ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۲۔۔۔۔اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ پاک قیامت کے روز تمہارے درمیان اختلاف کردے گا۔

الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۳۔۔۔۔اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، بے شک صف سیدھی کرنا حسن صلوٰۃ میں شامل ہے۔مصنف ابن ابی شیبه عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۴ ... صفیں قائم کرو۔ بے شک تمہاری صفیں ملائکہ کی صفوں کی ترتیب پر قائم ہوتی ہیں۔ شانوں کو برابر رکھو۔ خالی جگہوں کو پر کرو۔ شیطانوں کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑو۔ جس نے (آگے بڑھ کر) صف کو پورا کیا اللہ اس کو جوڑے گا۔ البغوی عن ابی شجرة کثیر بن مرة

کلام: ...... ابوشجرہ کثیر بن مرہ کے صحابی ہونے میں شک ہے۔

۲۰۶۱۵ ... نماز کے تمام اور کمال میں سے صف کو قائم کرنا ہے۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنه، عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۶۱۶ ... ان صفوں کا اہتمام کرو بے شک میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ عبدالرزاق، عبد بن حمید عن انس رضی اللہ عنه وهو صحیح

۲۰۶۱۷ ... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نماز میں اپنے پیچھے سے بھی یونہی دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں، پس تم اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو اور اپنے رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا کرو۔

مصنف عبدالرزاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنه وهو صحیح

۲۰۶۱۸ ... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو قائم کرنے میں شامل ہے۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، السنن للدارمی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه، ابن خزیمه، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۶۱۹ ... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، اور اپنے رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا کرو۔ مصنف ابن ابی شیبه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۶۲۰ ... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ صف اول پر رحمت بھیجتے ہیں۔ یا فرمایا پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اور جس شخص نے درخت یا دودھ کا جانور پھل اور دودھ کے لیے دیا یا کوئی راستے کے لیے جگہ دی اس نے گویا غلام آزاد کردیا۔ عبدالرزاق عن البراء صحیح

۲۰۶۲۱ ... (صف میں) اختلاف کا شکار مت ہو ورنہ تمہارے دل اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ابن حبان عن البراء رضی اللہ عنه

۲۰۶۲۲ ... جس طرح ملائکہ رحمٰن کے پاس صفیں بناتے ہیں اس طرح تم کیوں صف نہیں بناتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: ملائکہ کس طرح صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ پہلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں اور صفوں کو ملاتے ہیں اور خود مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرة

فرشتوں کی مانند صف بندی

۲۰۶۲۳ ... تم میرے پیچھے یوں صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ رحمٰن کے پاس صفیں بنائے رکھتے ہیں۔ وہ اگلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں اور صف میں مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۶۲۴ ... صف کے درمیان خالی جگہیں چھوڑنے سے بچو۔ عبدالرزاق عن ابن جریج عن عطاء بلاغا

۲۰۶۲۵ ...... صف میں خالی جگہوں سے بچو۔ مصنف ابن ابی شیبه عن ابن جریج عن عطا مرسلاً، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۶۲۶ ... صف میں مل مل کر کھڑے ہو کہیں اولاد حذف درمیان میں نہ آگھسے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! اولاد حذف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: بغیر بالوں والی کالی بھیڑ جو ارض یمن میں ہوتی ہے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن البراء رضی اللہ عنه

۲۰۶۲۷ ... صف میں مل مل کر کھڑے ہو اور سیدھے کھڑے رہو۔ بے شک میں تم کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

مسند احمد، الدارقطنی فی السنن، الضیاء للمقدسی عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۵۲۸ ... اللہ اور اس کے ملائکہ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور جو کسی صف کی درمیانی خالی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ پاک اس کا ایک درجہ

چندقدم مٹادیتا ہے۔عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ماجه، ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۲۰۶۲۹ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کو پر کرتے ہیں اور اللہ کے ہاں اس قدم سے زیادہ محبوب کوئی قدم نہیں جو صف کو پر کرنے کے لیے بڑھایا جائے۔السنن للبیهقی، ابوداؤد، عن البراء رضی الله عنه

۲۰۶۳۰ اللہ اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور تنہا شخص کی نماز اور جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کی نماز میں پچیس درجوں کا فرق ہے۔الاوسط للطبرانی عن عبد الله بن زید بن عاصم

۲۰۶۳۱ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو بھرتے ہیں، اور کوئی بندہ کسی صف میں نہیں ملتا مگر اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کردیتا ہے۔اور ملائکہ اس پر نیکیوں کی بارش کرتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۶۳۲ جو صف میں آکر ملا جہاد میں یا نماز میں، اللہ پاک اس کے قدم جنت کی طرف ملائے گا یا جس نے کسی نادم کا خریدا ہوا مال واپس کرلیا اللہ پاک اس کی جان کو قیامت کے روز واپس کردے گا۔عبدالرزاق عن ابن جریح عن هارون بن ابی عائشه رضی الله عنها مرسلاً

۲۰۶۳۳ جو کسی صف میں خالی جگہ دیکھے وہ خود آگے بڑھ کر اس کو پر کردے۔اگر وہ ایسا نہ کرے تو کوئی دوسرا اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر بھی آگے جائے کیونکہ اس کی کوئی عزت وحرمت باقی نہیں رہی۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۶۳۴ جس نے کسی صف کی خالی جگہ پر کی اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لیے گھر بنائے گا۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عمروبن الزبیر مرسلاً

۲۰۶۳۵ جس نے صف کی خالی جگہ بھری اس کی مغفرت کردی جائے گی۔مسند البزار عن ابی جحیفه

۲۰۶۳۶ کوئی قدم اللہ کے ہاں زیادہ اجر والا نہیں ہے اس قدم سے جو آدمی اٹھا کر صف کی خالی جگہ پر کرے۔

ابوالشیخ عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۶۳۷ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو (جماعت کی) نماز میں اپنے شانے نرم رکھیں۔اور کوئی قدم اللہ کے ہاں اس قدم سے زیادہ اجر والا نہیں ہے جو آدمی اٹھائے اور صف کی خالی جگہ کو پر کرے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۶۳۸ تم میں سے اچھے لوگ نماز میں نرم کندھوں والے ہیں۔عبدالرزاق، عن معمر عن زید بن اسلم مرسلاً

۲۰۶۳۹ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ پہلی صف پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی صالح وعلی بن ربیعه مرسلاً، ابن ابی شیبه عن البراء رضی الله عنه

۲۰۶۴۰ اللہ پاک اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ابن ابی شیبه عن البراء رضی الله عنه

۲۰۶۴۱ بے شک صف اول ملائکہ کی صف کے مثل ہے اگر تم اس کی اہمیت جانتے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھتے۔

ابن ابی شیبه عن ابی رضی الله عنه

۲۰۶۴۲ تم پر صف اول لازم ہے۔اور دائیں طرف کو خاص طور پر پر کرو۔اور ستونوں کے درمیان صف بنانے سے احتراز کرو۔

ابن ابی شیبه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۶۴۳ اگر لوگوں کو صف اول کی اہمیت کا علم ہوجائے تو قرعہ اندازی کے ساتھ اس میں شامل ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن عامر بن مسعود القرشی

۲۰۶۴۴ مردوں کے لیے بہترین صف آگے کی صفیں ہیں اور ان کے لیے بدترین صفیں آخری صفیں ہیں۔عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں اور بدترین صفیں شروع کی صفیں ہیں۔ابن ابی شیبه عن جابر رضی الله عنه

۲۰۶۴۵ مردوں کی بہترین صفیں اگلی صفیں ہیں اور بری صفیں پچھلی صفیں ہیں۔عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی اور بری صفیں اگلی ہیں۔

ابن ابی شیبه عن ابی سعید رضی الله عنه

صفوں میں ترتیب

۲۰۶۴۶ ... مردوں کی بہترین صفیں شروع کی صفیں ہیں اور بری صفیں پچھلی صفیں ہیں۔ اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں جبکہ عورتوں کے لیے اگلی صفیں بری ہیں۔ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی آنکھیں بند کرلیا کرو اور مردوں کی تنگ ازاروں سے ان کی شرمگاہیں نہ دیکھا کرو۔ مسند احمد، ابن ماجه، مسند ابی یعلی، ابن منیع، حلیة الاولیاء، الضیاء للمقدسی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۶۴۷ ... جس نے کسی مسلمان کو ایذاء سے بچانے کے لیے صف اول چھوڑی اور دوسری یا تیسری میں نماز پڑھ لی اللہ پاک اس کو پہلی صف کا اجر دگنا عطا فرمائیں گے۔ الاوسط للطبرانی، ابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۶۴۸ آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری اقتداء (یعنی نقل) کریں۔ اور کوئی قوم مسلسل پیچھے رہنے لگتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک قیامت کے دن ان کو مؤخر کردیتا ہے۔ الکامل لابن عدی، الباوردی عن ابن عباس رضی الله عنه، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجه، ابن خزیمه عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۶۴۹ تم میری اتباع کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری اتباع کریں۔ کوئی قوم مستقل پیچھے ہٹتی رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک قیامت کے دن ان کو مؤخر کردے گا۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۶۵۰ ... صف اول میں صرف مہاجرین اور انصار ہی کھڑے ہوا کریں۔ مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب رضی الله عنه

۲۰۶۵۱ کوئی قوم مستقل پہلی صف سے پیچھے رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک ان کو تمام لوگوں میں پیچھے کردیتے ہیں۔

ابوداؤد، السنن للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۲۰۶۵۲ جو لوگ مسلسل صف اول سے پیچھے رہتے ہیں اللہ پاک ان کو جہنم میں پیچھے ڈال دیتا ہے۔ عبدالرزاق عن عائشه رضی الله عنها

۲۰۶۵۳ اے (صف میں) اکیلے نماز پڑھنے والے! اپنی نماز لوٹا لے۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ: ...... نبی اکرم ﷺ نے پہلی صف کے پیچھے کسی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۶۵۴ اے (صف میں) تنہا نماز پڑھنے والے! تو (اگلی) صف تک کیوں نہیں پہنچا، ان کے ساتھ صف میں داخل ہوجاتا یا کسی کو کھینچ کر پیچھے اپنے ساتھ ملالیتا۔ اب اپنی نماز کو لوٹا۔ کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی۔ الشیرازی فی الالقاب عن وابصة بن معبد

۲۰۶۵۵ جس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی اس کی نماز نہیں۔ ابن قانع عن عبدالرحمن غلی بن شیبان عن ابیه عن جده

۲۰۶۵۶ ... نہیں اپنی نماز لوٹالے کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے والے شخص کی نماز نہیں۔ السنن للبیهقی عن علی بن شیبان

۲۰۶۵۷ ... جو شخص صفوں سے نکل جائے اس کو شیطان محسوس کرلیتا ہے اور جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا اور رکھتا ہے اس کے سر کی باگ ڈور شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ اپنی مرضی سے اس کا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے۔ عبدالرزاق عن ابن جریج عن ابن المنکدر مرسلاً

۲۰۶۵۸ ... اپنی نماز کی جگہ میں آگے بڑھ کر کھڑا ہو کہیں شیطان (سامنے آکر) تیری نماز نہ توڑ دے۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن سهل بن حنظله

چوتھی فرع ...... جماعت حاصل کرنے میں

۲۰۶۵۹ ... جب تو جماعت میں آئے تو وقار اور سکون کے ساتھ آ۔ جو حصہ نماز کا مل جائے پڑھ لے اور جو فوت ہوجائے اس کو قضاء کرلے۔ (یعنی امام کے ساتھ جتنا حصہ مل جائے پڑھ لے۔ پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنا باقی حصہ پورا کرلے)۔

الاوسط للطبرانی عن سعد رضی الله عنه

۲۰۶۶۰ ۔۔۔جب تم نماز کو آؤ تو سکون کے ساتھ آؤ۔دوڑتے ہوئے نہ آؤ۔جتنی نماز مل جائے ادا کرلو اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کو پورا کرلو۔
مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی قتادة

۲۰۶۶۱ ۔۔۔جب تم میں سے کوئی نماز کو آئے اور امام نماز میں ہو تو امام کی طرح نماز پڑھے (یعنی اس کی اتباع کرے)۔
الترمذی عن علی و معاذ رضی اللہ عنہما

۲۰۶۶۲ ۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص عصر کی نماز میں سے ایک سجدہ غروب شمس سے قبل پالے تو وہ اپنی نماز پوری کرلے۔اسی طرح جب صبح کی نماز میں سے ایک سجدہ طلوع شمس سے قبل حاصل کرلے تو اپنی نماز پوری کرلے۔البخاری، النسائی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۳ ۔۔۔جس نے صبح کی نماز کی ایک رکعت طلوع شمس سے قبل پڑھ لی اس نے صبح کی نماز (وقت میں) پڑھ لی۔اور جس نے عصر کی ایک رکعت غروب شمس سے قبل پڑھ لی تو اس نے عصر کی نماز پڑھ لی۔مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجه، ابو داؤد، الترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ، مسند احمد، النسائی، ابن ماجه عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۴ ۔۔۔جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت حاصل کرلی اس نے وہ پوری نماز حاصل کرلی۔مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۵ ۔۔۔جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔(یعنی جماعت حاصل کرلی)۔
البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۶ ۔۔۔جس نے (امام کے ساتھ) کوئی رکعت نہیں پائی اس نے (جماعت کی) نماز نہیں پائی۔السنن للبیہقی عن رجل

۲۰۶۶۷ ۔۔۔جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تب اس نماز کے سوا کوئی نماز جائز نہیں ہے۔
الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۸ ۔۔۔جب تم نماز کو آؤ اور ہم کو (یعنی جماعت کو) سجدے میں پاؤ تو تم بھی سجدہ میں آجاؤ۔اور کوئی زائد چیز نہ ادا کرو۔اور جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز پالی۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔کوئی زائد چیز نہ ادا کرو۔یعنی امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور اس سے پہلے اپنی فوت شدہ رکعت اور دیگر ارکان کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعات وغیرہ پوری کرلو۔

۲۰۶۶۹ ۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کجاوے میں (فرض) نماز ادا کرلے پھر (آکر) امام کو (اسی نماز میں) پالے اور امام نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو امام کے ساتھ بھی شریک نماز ہو جائے کیونکہ اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی۔
ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن یزید بن الاسود

۲۰۶۷۰ ۔۔۔جب تم دونوں اپنے کجاووں میں نماز پڑھ چکے ہو پھر تم جماعت کی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو کیونکہ یہ (بعد والی) نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔مسند احمد، الترمذی، النسائی، السنن للبیہقی عن یزید بن الاسود

۲۰۶۷۱ ۔۔۔جب تم دونوں اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو پھر امام کے پاس (جماعت میں) آؤ تو اس کے ساتھ بھی نماز پڑھو یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔اور کجاووں میں پڑھی ہوئی نماز فرض ہو جائے گی۔السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۲ ۔۔۔عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کرکے پڑھیں گے۔یاد رکھو! تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا پھر ان کے پاس جانا اگر وہ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو ورنہ ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا اور یہ نماز تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔
مسند احمد، النسائی، ابن ماجه عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۳ ۔۔۔عنقریب تمہارے اوپر ایسے امیر آئیں گے جن کو دوسرے کام نماز کو وقت پر پڑھنے سے روک دیں گے۔حتیٰ کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے گا۔پس تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے ان کے ساتھ نماز مل جائے تو کیا ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لوں۔ارشاد فرمایا: ہاں اگر تو چاہے۔مسند احمد، ابو داؤد، الضیاء عن عبادة بن الصامت

۲۰۶۷۴ عنقریب تم پر ایسے امیر آئیں گے جونماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردیں گے اورنئی نئی بدعات پیدا کریں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس وقت کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: اے ام عبد کے فرزند تو کیا کرے گا؟ جونافرمانی کرے اس کی کیا فرمانبرداری۔
ابن ماجه، السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

نمازوں کو وقت میں ادا کرنا

۲۰۶۷۵ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے امراء آئیں گے جونمازوں کو غیر وقت میں پڑھیں گے۔ اس وقت تو نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل کر لینا۔ ابو داؤد عن معاذ رضی الله عنه

۲۰۶۷۶ تیرا اس وقت کیا (عمل) ہوگا جب تجھ پر ایسے امراء مسلط ہوں گے جونماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردیں گے، تو اس وقت نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا پھر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو پڑھ لینا وہ نفل نماز ہو جائے گی۔
مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۶۷۷ نماز کو اس کے وقت پر پڑھو۔ پھر اگر امام کو دیکھو کہ لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور اس سے پہلے تم اپنی نماز کو محفوظ کر چکے ہو اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ ابن ماجه عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۶۷۸ نماز کو اس کے وقت پر پڑھ۔ پھر اگر لوگوں کے ساتھ (جماعت کی) نماز مل جائے تو وہ بھی پڑھ لے اور یہ نہ کہہ کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اس لیے اب نماز نہیں پڑھتا۔ (کیونکہ یہ بات موجب فساد ہے)۔ النسائی، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۶۷۹ شاید تم ایسی اقوام کو پاؤ جونماز کو اس کے غیر وقت پر پڑھیں گے، اگر ایسے لوگوں کو پالو تو پہلے اپنی نماز وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ پڑھ لینا یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۶۸۰ اے ابوذر! عنقریب میرے بعد تم پر ایسے امیر مسلط ہوں گے جونماز کو (غیر وقت پر پڑھ کر) مار دیں گے۔ پس تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھو تو وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی ورنہ تم اپنی نماز تو پڑھ ہی چکے ہو۔
مسلم، الترمذی عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۶۸۱ میرے بعد تم پر ایسے امیر حاکم ہوں گے جونماز کو مؤخر کردیں گے یہ تمہارے لیے فائدہ مند ہوگا اور ان کے لیے باعث وبال۔ پس تم ان کے ساتھ نماز پڑھتے رہنا جب تک وہ تمہارے قبلے کی طرف منہ کر کے پڑھتے رہیں۔ ابو داؤد عن قبیصة بن وقاص

۲۰۶۸۲ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جن کو دوسرے کام مشغول کرلیں گے اور وہ لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کردیں گے۔ پس تم ان کے ساتھ نفل نماز پڑھ لینا۔ ابن ماجه عن عبادة بن الصامت

۲۰۶۸۳ عنقریب میرے بعد ایسے امیر آئیں گے جونماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردیں گے۔ تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا پھر ان کے پاس ہو تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو

۲۰۶۸۴ جب تو نماز کی طرف آئے اور لوگوں کو نماز پڑھتا ہوا پائے تو ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جا اگر تو اپنی نماز پڑھ چکا ہے تب وہ نماز تیرے لیے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض۔ ابو داؤد، السنن للبیهقی عن یزید بن عامر

۲۰۶۸۵ جب تو آئے لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لے خواہ تو پہلے نماز پڑھ چکا ہے۔
موطا امام مالک، الشافعی، النسائی، ابن حبان عن محجن

۲۰۶۸۶ جب تو مسجد میں داخل ہو تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ خواہ تو پہلے نماز پڑھ چکا ہے۔ السنن لسعید بن منصور عن محجن الدیلمی

الاکمال

۲۰۶۸۷ ... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے، پھر امام کے پاس آئے تو اس کے ساتھ نماز پڑھ لے اور وہ نماز جو اس نے (کجاوے یا) گھر میں پڑھی ہے اس کو نفل شمار کرلے۔السنن للبیهقی عن جابر بن یزید عن ابیه

فائدہ: ...... گھر میں نماز پڑھنے کے بعد اگر امام کے ساتھ نماز مل جائے اگر وہ وقت پر پڑھی جارہی ہو تو پہلی نماز نفل شمار کرلے اور اگر وقت نکال کر پڑھی جارہی ہو تو اس نماز کو جو جماعت کے ساتھ پڑھے نفل شمار کرلے۔

۲۰۶۸۸ ... جب آدمی گھر میں فرض نماز پڑھ لے پھر جماعت کو پالے تو ان کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنی نماز کو نفل کرلے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن ابی الخریف عن ابیه عن جده

۲۰۶۸۹ ... جب تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر مسجد کی طرف آئے اور لوگوں کو نماز پڑھتا ہوا پائے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ اور اپنی نماز کو نفل کرلے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرك الحاکم عن بشر بن محجن عن ابیه

۲۰۶۹۰ ... تم دونوں کو ہم ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی یہ تمہارے لیے نفل ہو جاتی اور پہلی نماز تمہارے لیے اصل فرض ہوتی۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۲۰۶۹۱ ... تجھے اس بات سے کیا چیز مانع رہی کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتا۔کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ جب تو (جماعت کے پاس) آئے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ، خواہ تو (وہی نماز) پہلے پڑھ چکا ہو۔الکبیر للطبرانی عن بشر بن محجن عن ابیه

فائدہ: ...... یہ حکم فجر اور عصر کے علاوہ نمازوں کا ہے۔کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل نماز کی ممانعت ہے۔

۲۰۶۹۲ ... کون اس کے ساتھ تجارت کرے گا کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

ابو عوانة، الدارقطنی فی السنن، الاوسط للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن انس رضی الله عنه

کلام: ...... یعنی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر کامیاب تجارت حاصل کرے۔

۲۰۶۹۳ ... امام کے رکوع سے کھڑا ہونے سے قبل جو امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو اس نے وہ رکعت حاصل کرلی۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی، ضعفاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۶۹۴ ... جو امام کو سجدوں میں پائے تو وہ اس کے ساتھ سجدہ ریز ہو جائے اور جو شخص رکوع میں پالے وہ اس کے ساتھ رکوع کرلے اور اس رکعت کو ادا شدہ شمار کرلے۔الخطیب فی المتفق والمفترق عن عبدالرحمن بن عوف

۲۰۶۹۵ ... جب تم نماز کو آؤ اور امام رکوع میں ہو تو رکوع کرو، اگر وہ سجدہ میں ہو تو سجدہ کرو اور سجدوں کو شمار نہ کرو جب ان کے ساتھ رکوع نہ ہو۔

السنن للبیهقی عن رجل

۲۰۶۹۶ ... جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو جائے اور امام تشہد میں ہو تو وہ تکبیر کہے اور امام کی طرح تشہد میں بیٹھ جائے۔ جب امام سلام پھیرے تو اپنی بقیہ نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔اور بے شک وہ جماعت کی فضیلت حاصل کر چکا ہے۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۶۹۷ ... جو شخص امام کو سلام پھیرنے سے قبل تشہد میں پالے تو اس نے نماز اور اس کی فضیلت پالی۔

الحاکم فی تاریخه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۶۹۸ ... جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے جماعت پالی۔الکامل لابن عدی عن ابی هریرة رضی الله عنه

مسبوق کا بیان......الاکمال

۲۰۶۹۹ جو شخص جس قدر نماز پالے، پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے قضاء کرلے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی قتادة

۲۰۷۰۰ ...معاذ نے تمہارے لیے اچھا طریقہ جاری کیا ہے تم ان کی اقتداء کرو۔ پس جب کوئی شخص نماز کو آئے اور کچھ نماز اس سے نکل چکی ہو تو وہ امام کے ساتھ اس کی نماز میں شریک ہو جائے جب امام فارغ ہو جائے تو جس قدر نماز نکل چکی ہے اس کی قضاء کرلے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اوائل اسلام میں جب کوئی شخص مسجد میں آتا اور امام کچھ نماز پڑھ چکا ہوتا تو وہ پہلے نکلی ہوئی نماز ادا کرتا پھر امام کے ساتھ شریک فی الصلوٰۃ ہو جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نیت باندھ کر آپ علیہ السلام کے ساتھ شریک فی الصلوٰۃ ہو گئے، آپ علیہ السلام کے سلام پھیرنے کے بعد بقیہ نماز پوری کی۔ آپ علیہ السلام نے ان کے عمل کی تحسین فرمائی اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کا حکم جاری فرمایا۔

۲۰۷۰۱ اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ نہ کرنا۔

عبدالرزاق، مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نماز پڑھا رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے وہ شخص صف اول میں پہنچنے سے قبل ہی رکوع میں چلا گیا، تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۷۰۲ ......اللہ عزوجل بھلائی پر تیری حرص زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرة

۲۰۷۰۳ جب تم میں سے کوئی اقامت سنے تو نماز کی طرف آئے پرسکون ہو کر۔ جس قدر نماز مل جائے امام کے ساتھ پڑھ لے جو حصہ فوت ہو جائے اس کو (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) پورا کرلے۔ ابن النجار عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۴ ... جب تو اقامت سنے تو اپنی ہیئت (اور پرسکون حالت) پر نماز کو آ، جتنا حصہ مل جائے پڑھ لے اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کی قضاء کرلے۔

عبدالرزاق عن انس وصحح

۲۰۷۰۵ ... جب تم اقامت سنو تو سکون اور وقار کے ساتھ نماز کی طرف آؤ اور تیزی کے ساتھ نہ آؤ۔ پھر جو نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے بعد میں پوری کرلو۔ البخاری عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۶ ... جو تم میں سے نماز کو آئے تو وقار اور سکون کے ساتھ آئے۔ جس قدر نماز پالے پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے اس کی قضاء کرلے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۷ نماز کو اس حال میں آؤ کہ تم پر سکینہ طاری ہو۔ جو حصہ نماز کا مل جائے پڑھ لو اور جو حصہ نکل چکا ہو اس کی قضاء کرلو۔

ابوداؤد عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۸ ... جب تم نماز کو آؤ تو سکینہ کو اپنے اوپر لازم کرلو، دوڑتے ہوئے نماز کو نہ آؤ۔ جو پالو، پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کو پورا کرلو۔

مسند احمد، سنن للدارمی، البخاری، مسلم، ابن حبان عن عبد اللہ بن ابی قتادة عن ابیه

۲۰۷۰۹ جب تم نماز کو آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ پرسکون ہو کر آؤ جو حصہ نماز کا مل جائے پڑھ لو اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کی قضاء کرلو۔

النسائی، ابن حبان عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۰ جب تم نماز کو آؤ تو پرسکون حالت میں آؤ پھر جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جو نماز نکل جائے اس کی قضاء کرلو۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۱ جب تم نماز کو آؤ تو سکون اور وقار کے ساتھ آؤ۔ جو مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کرلو۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن البراء بن عازب

۲۰۷۱۲ ... جب نماز کھڑی ہو جائے تو ہر شخص وقار اور اپنی حالت پر نماز کو آئے، پھر جتنی نماز مل جائے پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے قضاء کر لے۔
الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۳ ... جلد بازی مت کرو، جب نماز کو آؤ تو پرسکون حالت میں آؤ، جو پالو پڑھ لو، اور جو نکل جائے اس کو پوری کرلو۔ ابن حبان عن ابی قتادہ

۲۰۷۱۴ ... جب نماز کے لئے نداء دی جائے تو اس حال میں آؤ کہ سکون کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔ پھر جس قدر نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کی قضاء کرلو۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

جماعت چھوڑنے کے اعذار

۲۰۷۱۵ ... جب موسلا دھار بارش ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن سمرۃ

الاکمال

۲۰۷۱۶ ... جب رات میں بارش ہو یا تاریکی ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۷ ... جب موسلا دھار بارش ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔
مسند احمد، الحاکم فی الکنی، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن سمرۃ

۲۰۷۱۸ ... تم میں سے جو چاہے اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے۔ الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ برسات ہوگئی تب آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

تیسری فصل ... مسجد کے فضائل، آداب اور ممنوعات

مسجد کے فضائل

۲۰۷۱۹ ... تمام جگہوں میں اللہ کے نزدیک محبوب ترین جگہیں مسجدیں ہیں۔ اور تمام جگہوں میں مبغوض ترین جگہیں اللہ کے ہاں بازار ہیں۔
مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم

۲۰۷۲۰ ... بہترین مقامات مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۱ ... جنت کے باغات مسجدیں ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۲ ... مساجد میں صبح و شام آنا جانا جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔
ابو مسعود الاصبہانی فی معجمہ، ابن النجار، مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۳ ... مسجد سے قریبی گھر کی فضیلت دور والے گھر پر ایسی ہے جیسی غازی کی فضیلت جہاد سے بیٹھ جانے والے پر۔
مسند احمد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۴ ... ہر عمارت قیامت کے دن اپنے بنانے والے پر وبال ہوگی سوائے مسجد کے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۵ ... کوئی مسلمان مساجد کو نماز اور ذکر کے لیے اپنا ٹھکانہ نہیں بناتا مگر اللہ پاک اس کے گھر سے نکلنے کے وقت سے یوں خوش ہوتے ہیں جس طرح کسی غائب کے گھر والے غائب کے واپس آجانے سے خوش ہوتے ہیں۔
ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۶ جس نے مسجد کے کوئی گندگی نکالی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۷ جس نے مسجد سے الفت کرلی اللہ پاک اس سے الفت فرمائیں گے۔الصغیر للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۸ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ابن ماجۃ عن علی رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۹ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تا کہ اس میں اللہ کو یاد کیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

مسند احمد، النسائی عن عمرو بن عبسۃ، ابن ماجۃ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۳۰ جس نے اللہ کی رضاء کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے اس جیسا جنت میں گھر بنائے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجۃ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۷۳۱ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی خواہ وہ چوزے پرندے کے انڈے دینے کی جگہ جتنی ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۳۲ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی چوزے کے گھونسلے کے بقدر یا اس سے بھی چھوٹی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

۲۰۷۳۳ جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابن ماجۃ، الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۳۴ جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا اللہ اس کے لیے اس سے کشادہ گھر جنت میں بنائے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۳۵ جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ وضو رہنے تک نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔مسند احمد، النسائی، ابن ماجۃ عن سہل بن سعد

۲۰۷۳۶ مسجد ہر مؤمن کا گھر ہے۔حلیۃ الاولیاء عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۰۷۳۷ مسجد کے پڑوسی کے لیے (فرض) نماز صرف مسجد ہی میں جائز ہے۔

السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۳۸ جب تم کسی آدمی کو مسجد میں آنے کا عادی دیکھو تو اس کے لیے ایمان کی شہادت دو۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجۃ، ابن خزیمۃ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۷۳۹ جب تم جنت کے باغوں میں گذرو تو خوب چرو۔پوچھا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: مساجد۔پوچھا گیا: چرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:

سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۰ زمین میں اللہ کے گھر مسجدیں ہیں۔اور اللہ پر لازم ہے کہ اس کے گھر میں جو اس کی زیارت کو آئے اس کا اکرام کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۱ جو شخص مسجد سے زیادہ سے زیادہ دور ہو وہ زیادہ سے زیادہ اجر کا مستحق ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۲ اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ عزوجل کے گھر والے ہیں۔

عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۳۔ نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا (سراسر) عبادت ہے۔ اور عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور عالم کا سانس لینا بھی عبادت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن اسامة بن زید

۲۰۷۴۴۔ جامع مسجد (جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہو) میں نماز پڑھنا فریضۂ حج کے برابر ہے۔ جو (مبرور ہو یعنی) گناہوں سے پاک ہو۔ اور نفل نماز حج مقبول کی مانند ہے۔ اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں پانچ سو نمازوں کے بقدر فضیلت رکھتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۵۔ تمام زمینیں قیامت کے دن ختم ہو جائیں گی سوائے مساجد کے۔ مساجد ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں گی (اور دوام پذیر ہوں گی)۔

الاوسط للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۶۔ جو شخص مسجد میں کسی کام سے آیا وہی اس کا حصہ ہے۔ ابوداؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۷۴۷۔ سب سے افضل جگہیں مساجد ہیں۔ اہل مسجد میں سب سے افضل شخص وہ ہے جو سب سے پہلے مسجد میں داخل ہو اور سب سے آخر میں نکلے۔ اور جس شخص سے جماعت نکل گئی گویا اس سے ایمان نکل گیا۔ الرافعی عن عثمان بن صہیب عن ابیہ

۲۰۷۴۸۔ بہترین مقامات مسجدیں ہیں۔ اور بدترین مقامات بازار ہیں۔

صحیح ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۹۔ جب تم کسی شخص کو مسجد میں آنے جانے کا عادی دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر. التوبة: ۱۸

بے شک اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

مسند احمد، عبد بن حمید، سنن الدارمی، الترمذی حسن غریب، ابن ماجة، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید

۲۰۷۵۰۔ اللہ پاک جب کسی بندے کو محبوب بناتے ہیں تو اس کو (اپنے گھر یعنی) مسجد کا متولی (نگران) بنا دیتے ہیں۔ اور جب اللہ پاک کسی بندے کو مبغوض رکھتے ہیں تو اس کو حمام کا نگران بنا دیتے ہیں۔ ابن النجار عن ابن عباس وسندہ حسن

۲۰۷۵۱۔ جس نے مسجد میں ایک کمرہ (یا کوئی حصہ) تعمیر کرایا اس کے لیے جنت ہے۔ ابونعیم فی فضائل الصحابة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۲۔ جس شخص نے میری اس مسجد (نبوی ﷺ) کی توسیع کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابن ماجة، ابونعیم فی فضائل الصحابة عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۳۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ابن ماجة، ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عثمان، الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید، الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا، الدارقطنی فی العلل، الاوسط للطبرانی عن نبیط بن شریط، ابن عساکر عن معاذ بن جبل وام حبیبة

۲۰۷۵۴۔ جس نے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کو یاد کیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابن ماجة، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۵۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا موتیوں، یاقوت اور زبرجد کے پتھروں سے۔

ابن ماجة، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۶ ...جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبه عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۷۵۷...... جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی خواہ وہ قطا (کونج) پرندے کے گھونسلے کے برابر ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کرے گا۔ ابن ابی شیبه، مسند ابی داؤد الطیالسی. مسند ابی یعلی، ابن حبان، الرؤیانی، الصغیر للطبرانی، السنن للبیهقی، الضیاء للمقدسی فی المختارة عن ابی ذر رضی اللہ عنه، مصنف ابن ابی شیبه عن عثمان، الخطیب عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده، الاوسط للطبرانی. الخطیب، ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۷۵۸ ...جس نے اللہ کے لیے (اپنے) حلال مال سے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کی عبادت کی جائے اللہ پاک اس کے لیے موتی اور یاقوت کا گھر بنائیں گے۔ مسند ابی یعلی، الاوسط للطبرانی. شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر، ابن النجار عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۷۵۹ ...جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اس میں نماز پڑھی جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں اس سے افضل گھر بنائیں گے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، النسائی عن واثلة

۲۰۷۶۰ ......جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسه

۲۰۷۶۱ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے اس سے کشادہ گھر جنت میں بنائیں گے۔

مسند احمد عن ابن عمرو، مسند احمد عن اسماء بنت یزید

جنت میں گھر بنانا

۲۰۷۶۲ ...جس نے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کا نام لیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

ابن ابی شیبه، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۷۶۳ ...جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اللہ پاک خوش ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا اور اگر وہ اسی دن مر گیا تو اس کی بخشش کردی جائے گی اور جس نے قبر کھودی تاکہ اللہ پاک اس سے خوش ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا اور اگر وہ بھی اسی دن مر گیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۷۶۴ ...جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی شہرت اور دکھاوا مقصود نہ ہو تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

الاوسط للطبرانی عن عائشه رضی اللہ عنها

۲۰۷۶۵ ...جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ پوچھا گیا: اور یہ مساجد جو مکہ کے راستے میں ہیں؟ فرمایا: ہاں یہ مساجد بھی جو مکہ کے راستے میں ہیں۔ ابن ابی شیبه عن عائشه رضی اللہ عنها

۲۰۷۶۶ ......مساجد بناؤ اور ان میں سے کوڑا کچرا نکالو (بے شک) جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اور یہ مساجد جو راستوں میں بنائی جاتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں، (ان کا بھی یہی ثواب ہے۔) اور مسجدوں سے کچرا اور گندگی نکالنا حورعین کا مہر ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابی قرصافه

۲۰۷۶۷ ...جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ اور جس نے مسجد میں قندیل آویزاں کی اس پر ستر ہزار ملائکہ رحمت بھیجیں گے جب تک کہ وہ قندیل روشن ہو۔ جس نے مسجد میں چٹائی بچھائی اس پر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجیں گے حتی کہ وہ چٹائی ٹوٹے۔ اور جس نے مسجد سے گندگی نکالی اس کو دو بورے اجر کے ملیں گے۔ الرافعی عن معاذ بن جبل

۲۰۷۶۸ ......جس نے مسجد میں قندیل آویزاں کی اس کے لیے ستر ہزار فرشتے قندیل گل ہونے تک رحمت کی دعا کریں گے۔

ابن النجار عن معاذ رضی اللہ عنه

آداب

۲۰۷۶۹ ۔۔۔ مسجدیں بڑی بڑی بناؤ (جن میں زیادہ لوگ آسکیں) اور اپنے شہروں کا رخ مشرق کی طرف کرو۔

ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۰ ۔۔۔ مسجدیں بناؤ اور ان کو کشادہ رکھو۔ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۱ ۔۔۔ مجھے مسجدوں کو کشادہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۲ ۔۔۔ مسجدیں کشادہ اور وسیع بناؤ، ان میں سے گندگی نکالو، جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ مسجدوں سے گندگی نکالنا حورعین کا حق مہر ہے۔الکبیر للطبرانی، الضیاء فی المختارۃ عن ابی قرصافہ

۲۰۷۷۳ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی پر (درود) سلام بھیجے اور یوں کہے:

اللھم افتح لی ابواب رحمتک.

اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تب بھی نبی پر (درودو) سلام بھیجے اور یوں کہے:

اللھم انی اسألک من فضلک.

(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔ابوداؤد عن ابی حمید وابی اسید، ابن ماجہ عن ابی حمید

۲۰۷۷۴ ۔۔۔ مسجدوں کو ان کا حق دو یعنی (مسجد آنے کے بعد) بیٹھنے سے قبل (کم ازکم) دو رکعات نفل ادا کرلو۔

ابن ابی شیبہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۵ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۶ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔اور جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل (دوسرے کاموں کے لیے) نہ بیٹھے۔بے شک اللہ تعالیٰ اس کی دو رکعات کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت ڈالیں گے۔

الضعفاء للعقیلی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۷ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو سجدے ادا کرلے قبل اس سے کہ وہ بیٹھے، پھر چاہے تو بیٹھ جائے یا اپنے کام کیلئے چلا جائے۔

ابوداؤد عن ابی قتادہ

۲۰۷۷۸ ۔۔۔ دو رکعات مختصر پڑھ لو۔اور جب کوئی مسجد میں آئے اور امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو مختصر سی دو رکعات پڑھ لے۔

الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۹ ۔۔۔ جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن مسجد میں اونگھ آئے تو وہ اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بدل لے۔

ابوداؤد، البخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۰ ۔۔۔ اپنی مسجدوں کو کشادہ رکھو اور ان کو بھرو۔الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۲۰۷۸۱ ۔۔۔ ملائکہ کا تحفہ مسجدوں کو خوشبو کی دھونی دینا ہے۔ابوالشیخ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۲ ۔۔۔ آدمی اسی مسجد میں نماز پڑھ لے جو اس کے قریب ترین ہو اور دوسری مسجدوں کو تلاش کرتا نہ پھرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۳... جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے:

اللهم افتح لی ابواب رحمتك. اور جب نکلے تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: اللهم اعصمنی من الشیطان الرجیم. (اے اللہ شیطان مردود سے میری حفاظت فرما)۔الترمذی، ابن ماجة، ابن حبان، مستدرك الحاكم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۸۴... جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو یہ پڑھے: اللهم افتح لی ابواب رحمتك. اور جب نکلے تو یہ کہے: اللهم انی اسألك من فضلك.

مسند احمد، مسلم عن ابی حمید وعن ابی اسید، مسند احمد، النسائی، ابن حبان، السنن للبیهقی عن ابی حمید وابی اسید معا

۲۰۷۸۵... مسجدیں پرہیزگاروں کے گھر ہیں اور مسجدیں جن کے گھر ہوں اللہ پاک ان کے لیے رحمت اور سکینہ کا فیصلہ فرما دیتے ہیں اور پل صراط پر آسانی کے ساتھ گذار کر جنت میں داخل کر دیں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۰۷۸۶... جب کوئی مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو بلاتے ہیں جس طرح شہد کی مکھیاں ایک نر بادشاہ مکھی پر جمع ہو جاتی ہیں۔پس جب کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو یوں کہے:

اللهم انی اعوذبك من ابلیس وجنوده.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر سے۔

پس جب وہ یہ کہہ لے تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ابن السنی عن ابی امامة رضی الله عنه

الاکمال

۲۰۷۸۷ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے اور کہے: اللهم افتح لی ابواب رحمتك. اور جب نکلے تو یوں کہے: اللهم افتح لی ابواب فضلك. الضیاء للمقدسی فی المختارة عن ابی حمید الساعدی

۲۰۷۸۸... جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے:

صلی الله علی محمد اللهم افتح لی ابواب رحمتك واغلق عنی ابواب سخطك واصرف عنی شیطان ووسوسته.

اے اللہ! محمد پر درود بھیج، اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول، اپنی ناراضگی کے دروازے بند کر دے اور شیطان اور اس کے وسوسے کو مجھ سے پھیر دے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۷۸۹... جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر درود بھیجے اور کہے:

اللهم اغفرلنا ذنوبنا افتح لنا ابواب فضلك.

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو بخش اور ہم پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔اور جب مسجد سے نکلے تو نبی ﷺ پر درود بھیجے اور کہے:

اللهم افتح لنا ابواب فضلك

اے اللہ! ہم پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۷۹۰... (مسجد میں آنے کے بعد) دو رکعات پڑھنے سے قبل مت بیٹھ۔عبدالرزق عن عامر بن عبد الله بن الزبیر

فائدہ:..... ایک شخص (حضور اکرم ﷺ کے سامنے) مسجد میں داخل ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۷۹۱... اے ابن عوف! کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت پڑھا کرے؟ کیونکہ ہر بندے کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔لہٰذا جب کوئی بھی مسجد کے دروازے پر پہنچے تو داخل ہوتے وقت ایک بار یہ پڑھے:

السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته اللهم افتح لی ابواب رحمتک.

اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکات نازل ہوں۔ اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

پھر یہ دعا تین بار پڑھے:

اللهم اعنی علی حسن عبادتک وهون علی طاعتک.

اے اللہ! اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما اور اپنی اطاعت کو مجھ پر سہل کردے۔

اور جب مسجد سے نکلے تو ایک بار یہ کہے:

السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته اللهم اعصمنی من الشیطان الرجیم ومن شر ما خلقت.

اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما شیطان مردود سے اور ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے پیدا فرمائی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا (اے ابن عوف!) کیا میں تجھے گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی چیز نہ بتاؤں۔ پہلے بسم اللہ پڑھ پھر اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر سلام کر، پھر جو اللہ نے تجھے کھانے کو دیا ہو اس پر بسم اللہ پڑھ اور فراغت پر اللہ کی حمد کر۔

الدارقطنی فی الافراد عن عبدالرحمن بن عوف

مسجد میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۰۷۹۲..... یہ مسجد ہے اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۹۳..... یہ مسجدیں ہیں، ان میں گندگی پھیلانا پیشاب پاخانہ کرنا جائز نہیں۔ یہ تو اللہ عزوجل کے ذکر نماز اور تلاوت قرآن کیلئے بنائی جاتی ہیں۔

مسند احمد، مسلم عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۹۴..... ان گھروں کے رخ مسجد سے پھیر دو، کیونکہ میں مسجد کو کسی حیض والی عورت اور جنبی شخص کے آنے کے لیے حلال نہیں کرتا۔

ابو داؤد عن عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۰۷۹۵..... یہ مسجد ہے اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ البخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۹۶..... اس جگہ میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ یہ نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ عبدالرزاق عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۹۷..... بے شک یہ مسجد اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے اور اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

مسجد میں گندگی پھیلانے اور ناک کی ریزش صاف کرنے اور وہاں سے کنکریاں نکالنے کی ممانعت

۲۰۷۹۸..... جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دیکھ لے کہ اس کے جوتوں میں گندگی یا کوئی تکلیف دہ شے تو نہیں اگر ہو تو اس کو صاف کرلے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی الله عنه

فائدہ:...... جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا بالکل جائز ہے بشرطیکہ وہ پاک ہوں۔

۲۰۷۹۹ مسجدوں کے دروازوں کے پاس اپنے جوتوں کو دیکھ لیا کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... جبکہ ان میں نماز پڑھنا مقصود ہو۔ لیکن آج کل بغیر جوتوں کے نماز پڑھی جاتی ہے اور جوتے اصل مسجد جہاں نماز ہوتی ہے وہاں نہیں لے جائے جاتے اس لیے اگر جوتوں میں کچھ گندگی لگی ہو تو اس کا اثر نماز پر نہ ہوگا۔

۲۰۸۰۰ کنکری اس شخص کو واسطہ دیتی ہے جو اس کو مسجد سے نکالتا ہے (کہ مجھے یہاں سے مت نکال)۔

ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... آنحضرت ﷺ کے دور میں فرش پر کنکریاں بچھی ہوتی تھیں، ان کو نکالنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ لیکن اگر موجودہ دور میں جہاں مسجدوں میں صاف ستھرے فرش چٹائیوں اور قالینوں کا رواج ہے کوئی کنکر پڑا ہو تو وہ باعث تکلیف ہو سکتا ہے اس کو نکالنا مسجد سے کچرا نکالنے کے ثواب میں شامل ہے۔

۲۰۸۰۱ اٹھو مسجد میں نہ سوؤ۔ الجامع لعبدالرزاق عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ مسجد کو اپنے دنیوی کاموں کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ اور پہلے کئی حدیثوں میں گذر چکا ہے کہ مسجدیں نماز، ذکر اور تلاوت کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ لہٰذا مسجد کو صرف انہی کاموں میں استعمال کیا جائے۔

۲۰۸۰۲ جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا پھر اس میں تھوکا یا ناک کی ریزش صاف کی تو اس کو چاہیے کہ زمین کھود کر اس کو دفن کردے۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۳ مسجد میں ناک صاف کرنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۴ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۵ مسجد میں تھوکنا برائی ہے اور اس کو دفن کرنا (یا صاف کرنا) نیکی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۸۰۶ مسجد میں تھوکنا خطاء ہے اور اس کا کفارہ اس کو چھپانا (یا صاف کرنا) ہے۔ ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۷ مجھ پر میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا دیکھا اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں تھوکنا اور پھر اس کو دفن نہ کرنا دیکھا۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۸ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ناک نکالے تو اس کو غائب کردے تا کہ کسی مؤمن کی جلد یا اس کے کپڑے آلودہ نہ ہوں۔

مسند احمد، وابن خزیمہ، شعب الایمان للبیہقی، الضیاء عن سعد رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۸۰۹ جو مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے پھر اپنے موزوں یا جوتوں کے نیچے دیکھتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں: تو پاکیزہ ہوگیا اور جنت تیرے لیے خوشگوار ہوگئی لہٰذا سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔ الدیلمی وابن عساکر عن عقبۃ بن عامر

۲۰۸۱۰ کیا تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ جب مسجد سے نکلو تب ناک کا قرفہ نکالو۔ پوچھا گیا: ناک کا قرفہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ناک کی رینٹھ (ریزش)۔ الشیرازی فی کتاب الالقاب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۱ جب بندہ مسجد میں تھوکنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اعضاء مضطرب اور پریشان ہو جاتے ہیں اور یوں سکڑ جاتے ہیں جس طرح کھال آگ میں سکڑ جاتی ہے۔ پھر اگر وہ تھوک کو نگل لے تو اللہ پاک اس سے بہتر (۷۲) بیماریاں نکال دیتے ہیں اور اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں

لکھ دیتے ہیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۲...... یہ شخص اس بات سے مامون نہیں ہے کہ اس کی پیشانی پر داغ لگ جائے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید عن رجل من اھل الشام

فائدہ:...... نبی اکرم ﷺ نے مسجد کے قبلہ رو ناک لگی دیکھی۔ آپ نے اس کو کھرچ دیا اور مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۱۳...... جس نے قبلہ رو تھوکا اور اس کو چھپایا نہیں تو وہ قیامت کے دن سخت ترین گرم ہو کر اس کی آنکھوں کے درمیان آ چپکے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۴...... جس نے مسجد میں ناک صاف کی اور اس کو دفن نہیں کیا (یا صاف نہیں کیا) تو یہ برائی ہے اور اگر دفن کر دیا تو یہ نیکی ہے۔

مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن النجار، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۵...... جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا پھر تھوکا یا ناک صاف کی تو اس کو چاہیے کہ وہ کھود کر اس کو دفن کر دے، اگر وہ ایسا نہ کرے تو اپنے کپڑے میں تھوک لے پھر (بعد میں) اس کو نکال دے۔ مسند البزار، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۶...... مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کو دفن کرنا اس کا کفارہ ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق ممنوع امور کا بیان

۲۰۸۱۷...... تم جس شخص کو مسجد میں شعر کہتا ہوا دیکھو اس کو تین بار کہو: فض اللہ فاك (اللہ پاک تیرا منہ توڑے) اور جس شخص کو تم مسجد میں گم شدہ شے تلاش کرتا دیکھو تو اس کو تین مرتبہ یہ کہو: لا وجدتھا. (اللہ کرے تجھے تیری گمشدہ شی نہ ملے)

اور جس شخص کو تم مسجد میں خریداری یا فروختگی کرتا دیکھو تو اس کو کہو: لا اربح اللہ تجارتك اللہ تیری تجارت کو فائدہ مند نہ کرے۔

ابن مندہ، ابونعیم عن عبدالرحمن بن ثوبان عن ابیہ

۲۰۸۱۸...... جو شخص مسجد میں کسی گمشدہ شے کے اعلان کرنے والے کو دیکھے تو اس کو یہ کہے:

لا ردھا اللہ علیك.

اللہ تجھے تیری گمشدہ شے نہ لوٹائے۔

کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی جاتیں۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۹...... تجھے وہ چیز نہ ملے، تجھے وہ چیز نہ ملے، تجھے وہ چیز نہ ملے۔ کیونکہ یہ مسجدیں عبادت وغیرہ کے کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں (نہ کہ تیرے ان کاموں کے لیے)۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۰...... ان چند امور کا مسجد میں لحاظ کرے۔ مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، اسلحہ کی نمائش نہ کی جائے، کمان کو (تیر اندازی کے لیے) پکڑا نہ جائے، تیروں کو (ترکش سے نکال کر) منتشر نہ کیا جائے، کچا گوشت مسجد میں نہ لایا جائے، کسی کو مسجد میں حد (شرعی سزا) جاری نہ کی جائے، کسی سے قصاص مسجد میں نہ لیا جائے اور نہ مسجد کو بازار بنالیا جائے۔ ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۱...... جب تم کو کسی مسجد میں گمشدہ شے کا اعلان کرتا دیکھو تو کہو: لا رد اللہ علیك اللہ تجھے تیری شے واپس نہ لوٹائے۔

الترمذی، مستدرك الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۲...... ہماری ان مسجدوں سے بچوں، مجنونوں، خرید و فروخت کو اور اپنے جھگڑوں کو آواز بلند کرنے کو، حدود جاری کرنے کو اور تلوار سونتنے کو دور رکھو۔ نیز مسجد کے دروازوں پر پاکی حاصل کرنے کے لوازمات رکھو اور جمعہ کی نمازوں میں مسجدوں کو (خوشبو کی) دھونی دو۔

ابن ماجۃ عن واثلۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۳...... میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنی مسجدوں کو میرے بعد اس طرح بلند کرو گے جس طرح یہودیوں نے اپنے کنیسے اور نصاریٰ نے اپنے گرجے بلند کیے۔ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۸۲۴ مسجدوں کو جنگ خانہ نہ بناؤ۔الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابن عمرو رضی الله عنه

۲۰۸۲۵...... مسجد کسی جنبی کے لیے اور کسی حائض (ناپاک مرد وعورت اور ماہواری والی عورت) کے لیے حلال نہیں ہے۔

ابن ماجه عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۰۸۲۶...... مسجد میں ہنسنا قبر میں تاریکی کا باعث ہے۔مسند الفردوس عن انس رضی الله عنه

۲۰۸۲۷ ...... مجھے مسجدوں پر چونا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ابو داؤد عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۸۲۸...... کسی قوم کا عمل کبھی ضائع نہیں گیا مگر انہوں نے مسجدوں کو مزین کیا۔(تو ان کا یہ عمل ضائع گیا)۔ابن ماجه عن عمر رضی الله عنه

۲۰۸۲۹ ...... مسجدوں میں حدود جاری نہ کی جائیں اور والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت

۲۰۸۳۰...... نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت سے منع کیا، نیز مسجد میں گمشدہ شے کے اعلان سے منع کیا اور مسجد میں شعر وشاعری سے منع کیا اور جمعہ کے روز نماز سے قبل سر منڈوانے سے منع کیا۔مسند احمد، ابن ماجه، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمرو

۲۰۸۳۱ ...... نبی اکرم ﷺ نے مساجد میں حد جاری کرنے سے منع فرمایا۔ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۸۳۲...... نبی اکرم ﷺ نے مسجدوں (کی تعمیر) میں ایک دوسرے پر فخر کرنے سے منع فرمایا۔ابن حبان عن انس رضی الله عنه

۲۰۸۳۳ ...... ہر چیز کی گندگی ہوتی ہے، مسجد کی گندگی نہیں، اللہ کی قسم، ہاں اللہ کی قسم ہے۔(یعنی بات بات پر مسجد میں قسم کھانا)۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۲۰۸۳۴ ...... اپنی مسجدوں سے بچوں اور پاگلوں کو دور رکھو، نیز مسجد میں تلوار سونتنے۔حدود قائم کرنے، آوازیں بلند کرنے اور اپنے جھگڑے نمٹانے سے اجتناب برتو۔جمعہ جمعہ مسجدوں کو خوشبو کی دھونی دو۔اور مسجدوں کے دروازوں پر پاکی حاصل کرنے کا انتظام کرو۔الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی، ابن عساکر عن مکحول عن واثلة وعن ابی الدرداء رضی الله عنه وابی امامة رضی الله عنه

۲۰۸۳۵...... اپنی مسجدوں سے بچوں اور پاگل مجنونوں کو دور رکھو۔مسجدوں میں آواز بلند کرنے، تلوار سونتنے، خرید وفروخت کرنے، حدود قائم کرنے اور جھگڑے نمٹانے سے کنارہ کشی کرو۔جمعہ کے دن مسجد کو دھونی دو اور پاکیزگی حاصل کرنے کے انتظامات مسجدوں کے دروازوں پر کرو۔

عبدالرزاق عن مکحول عن معاذ رضی الله عنه

۲۰۸۳۶...... اپنی مساجد سے پاگلوں اور بچوں کو دور رکھو۔عبدالرزاق عن ابی هریرة رضی الله عنه وعن مکحول مرسلاً

۲۰۸۳۷...... اپنے کاریگروں کو مسجدوں (پر پیشہ وری کرنے) سے دور رکھو۔الدیلمی عن عثمان رضی الله عنه

۲۰۸۳۸...... اس سال کے بعد ہماری اس مسجد (حرام) میں کوئی مشرک داخل نہ ہو سوائے اہل کتاب اور ان کے خادموں کے۔

مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۲۰۸۳۹...... زمین کسی مشرک کے مسجد میں داخل ہونے سے ناپاک نہیں ہوتی۔عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۰۸۴۰... مسجد میں ہر طرح کا کلام لغو ہے سوائے قرآن، ذکر اللہ اور اچھے سوال کرنے اور اس کو عطا کرنے کے۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۴۱... جس نے اللہ کے داعی کو لبیک کہا اور مساجد اللہ کی عمارتوں کو اچھا کیا تو اللہ کی طرف سے جنت اس کا تحفہ ہوگا۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! مساجد اللہ کی عمارت کو اچھا کرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجدوں میں آواز بلند نہ کی جائے اور گناہ کی بات نہ کی جائے۔

ابن المبارک عن عبید اللہ بن ابی حفص مرسلاً

۲۰۸۴۲... اے (گمشدہ شے کے) اعلان کرنے والے! (تیری شے کو) پانے والا تجھے واپس نہ کرے۔ اس کام کے لیے مسجدیں نہیں بنائی گئی ہیں۔

عبدالرزاق عن ابراھیم بن محمد عن شعیب بن محمد عن ابی بکر بن محمد

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں کسی کو گمشدہ شے کا اعلان کرتے سنا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

عن ابن عیینۃ عن محمد بن المنکدر کے طریق سے اس کے مثل روایت منقول ہے۔

۲۰۸۴۳... وہ اپنی گمشدہ شی نہ پا سکے۔ عبدالرزاق عن طاؤس

فائدہ:...... ایک شخص نے اپنی گمشدہ شے کا مسجد میں اعلان کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۴۴... تم یوں کہو: لارد اللہ علیک ضالتک۔ اللہ تجھے تیری گمشدہ شے واپس نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک

فائدہ:...... ایک شخص اپنی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتا پھر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۴۵... مساجد میں اشعار بازی نہ کرو اور نہ مسجدوں میں حدود (شرعی سزا) قائم کرو۔ ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

۲۰۸۴۶... مجھ پر میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی، میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا دیکھا اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں ناک صاف کرنا اور پھر اس کو دفن نہ کرنا دیکھا۔

ابو داؤد، مسند احمد، مسلم، ابن ماجۃ، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۴۷... جب تمہارا یہ شخص مرجائے تو مجھے اطلاع کر دینا میں نے اس کو مسجد سے کچرا چننے کی وجہ سے جنت میں دیکھا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۴۸... میری امت اپنے دین کی اچھی اور عمدہ شریعت پر قائم رہے گی جب تک مسجدوں میں نصاری کی طرح اونچی جگہیں نہ بنائے گی۔

(الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:...... اس سے امام کی جگہ اونچی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۲۰۸۴۹... یہ امت یا فرمایا: میری امت خیر پر قائم رہے گی جب تک اپنی مسجدوں میں نصاری کی قربان گاہ کی طرح اونچی جگہیں نہ بنوائے گی۔

ابن ابی شیبہ عن موسیٰ الجھنی

۲۰۸۵۰... مسجدوں میں تلواریں نہ نکالی جائیں، مسجدوں میں تیر نہ پھیلائے جائیں، مسجدوں میں اللہ کی قسم نہ کھائی جائے، کسی مقیم یا مسافر کو مسجدوں میں قیلولہ (دوپہر میں آرام) کرنے سے نہ روکا جائے۔ (مسجدوں میں) تصویریں نہ بنائی جائیں۔ شیشہ نگاری نہ کی جائے، بے شک مسجدیں امانت کے ساتھ بنائی جاتی ہیں اور کرامت کے ساتھ معزز ہوتی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ

جوؤں کو قتل کرنا

۲۰۸۵۱... جب تم میں سے کوئی مسجد میں جوں پائے تو اس کو دفن کر دے یا اس کو مسجد سے نکال دے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۵۲..... جب تو دوران سجدہ کسی جوں کو پائے تو اس کو اپنے کپڑے میں لپیٹ لے حتیٰ کہ تو وہاں سے نکلے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۵۳..... جب کوئی شخص دوران نماز جوں پائے تو اس کو قتل نہ کرے بلکہ اس کو (کپڑے وغیرہ میں) باندھ لے۔ حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ (تو تب قتل کردے)۔السنن للبیھقی عن رجل میں الانصار

الاکمال

۲۰۸۵۴..... جب تم میں سے کوئی مسجد میں جوں دیکھے تو اس کو مسجد میں قتل نہ کرے بلکہ اپنے کپڑے میں باندھ لے پھر نکلے تو قتل کردے۔

عبدالرزاق عن یحییٰ بن ابی بکر بلاغاً

۲۰۸۵۵..... جب کوئی شخص اپنے کپڑے پر جوں پائے تو اس کو گرہ میں باندھ لے اور مسجد میں اس کو نہ چھوڑے۔

مسند احمد عن رجل من الانصار

۲۰۸۵۶..... جب تو مسجد میں جوں پائے تو اس کو کپڑے میں لپیٹ لے جب تک کہ تو مسجد سے نکلے۔ (پھر نکل کر اس کو مارڈال)۔

السنن لسعید بن منصور عن رجل من بنی خطمة

۲۰۸۵۷..... اس کو کپڑے میں روک لے اور مسجد میں نہ ڈال حتیٰ کہ تو اس کو لے کر مسجد سے نکل جائے۔البغوی عن شیخ من اھل مکہ من قریش

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ایک شخص کو جوں پکڑے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۵۸ ایسا نہ کر، بلکہ اس کو اپنے کپڑے میں واپس رکھ لے حتیٰ کہ تو مسجد سے نکلے۔

فائدہ:..... ایک شخص نے اپنے کپڑوں میں جوں دیکھی تو اس کو مسجد میں پھینکنے لگا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

مسجد میں مباح (جائز) امور کا بیان

۲۰۸۵۹ کیسا اچھا ہے یہ کام۔ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن ہم پر برسات ہوئی زمین تر ہوگئی۔ ایک شخص اپنے کپڑے میں کنکریاں بھر کر لایا اور اپنے نیچے بچھالیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۶۰..... اگر تم چاہو تو یہیں سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں سو جاؤ۔عبد الرزاق عن رجل من اھل الصفة

التحیہ من الاکمال

۲۰۸۶۱ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔

موطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، مسندا حمد، ابن ابی شیبه، الدارمی، البخاری، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، ابن خزیمه، ابن حبان عن عامر بن عبد الله بن الزبیرعن عمروبن سلیم الزرقی عن ابی قتاده، الطحاوی عن عمروعن جابر وابن مقلوب، قال الحافظ :الاول هو المحفوظ، ابن ماجه، الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۸۶۲ جب تو مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے قبل دو رکعات نماز ادا کرلے۔ابن ابی شیبه عن ابی قتاده رضی الله عنه

۲۰۸۶۳ بیٹھنے سے قبل دو ہلکی رکعات پڑھ لے۔ابن حبان عن جابر رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کا خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔آپ نے اس شخص کو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۶۴۔۔۔۔۔اے نعمان! دو رکعت نماز پڑھ اور ان میں اختصار سے کام لے، اور جب کوئی شخص (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی سی دو رکعتیں ادا کرلے۔ابو نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۵۔۔۔۔۔اے سلیک اٹھ کھڑا ہو اور دو رکعتیں مختصر ادا کرلے۔ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۶۔۔۔۔۔اے سلیک اٹھ کھڑا ہو اور دو مختصر رکعتیں ادا کر۔ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۷۔۔۔۔۔دو رکعتیں پڑھ لے اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔(کہ بغیر نماز پڑھے بیٹھ جاؤ)۔الدار قطنی فی السنن، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔سلیک غطفانی ایک مرتبہ مسجد میں جمعہ کے روز داخل ہوئے، نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے تب آپ ﷺ نے ان کو یہ ارشاد فرمایا۔

فصل۔۔۔۔۔عورتوں کے مسجد جانے کے متعلق احکام

ممانعت۔۔۔۔۔ازالاکمال

۲۰۸۶۸۔۔۔۔۔عورتوں کی مساجد میں سے بہترین جگہ گھر کا بالکل اندرونی حصہ ہے۔مسند احمد، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۰۸۶۹۔۔۔۔۔عورت کی نماز اندر کے کمرے میں پڑھنا باہر کے کمرے میں پڑھنے سے بہتر ہے اور باہر کے کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور صحن میں نماز پڑھنا باہر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔الاوسط للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۰۸۷۰۔۔۔۔۔میں جانتا ہوں تو میرے پیچھے نماز پڑھنے کو بہت پسند کرتی ہے۔لیکن تیرا اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا بیرونی کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، بیرونی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ام حمید زوجۃ ابی حمید الساعدی

۲۰۸۷۱۔۔۔۔۔عورت کا کمرے سے بھی اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا کمرہ میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر والا ہے۔کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر والا ہے۔صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا جماعت والی مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔اور عورت جماعت والی (بڑی) مسجد میں نماز پڑھے یہ زیادہ باعث اجر ہے اس بات سے کہ وہ جنگ کے دن باہر نکلے۔ابن جریر عن جریر بن ایوب البجلی عن جدہ ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔مغنی میں کہا ہے کہ محدثین نے جریر کی حدیث کو متروک قرار دیا ہے۔

اذن (اجازت)

۲۰۸۷۲۔۔۔۔۔جب رات کے وقت تمہاری عورتیں مسجد کے لیے اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دے دو۔

البخاری، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۷۳۔۔۔۔۔جب تمہاری عورتیں تم سے نماز کے لیے اجازت مانگیں تو ان کو انکار مت کرو۔

مسند احمد، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۷۴۔۔۔۔۔دوشیزہ لڑکیاں، پردہ دار لڑکیاں اور بالغ عورتیں خیر کے کاموں اور مؤمنین کی دعا میں حاضر ہوا کریں اور حیض والی عورتیں

جائے نماز سے الگ رہا کریں۔البخاري، النسائي، ابن ماجه عن ام عطيه

۲۰۸۷۵...عورتوں کی جماعت میں کوئی خیر نہیں سوائے جماعت والی مسجد یا شہید کے جنازے میں (حاضری کے)۔

الاوسط للطبراني عن عائشه رضي الله عنها

فائدہ:......یعنی عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صرف دوصورتوں میں خیر ہے جماعت والی مسجد میں مردوں کے پیچھے یا شہید کے جنازے میں مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے۔

۲۰۸۷۶...جب تو عشاء کے لیے نکلے تو خوشبومت لگا۔ابن حبان عن زينب الثقفية

۲۰۸۷۷...تم عورتوں میں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں وہ (سجدے) میں اپنے سروں کو نہ اٹھائیں جب تک مرد اپنے سر نہ اٹھالیں۔یہ حکم مردوں کے کپڑوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الكبير للطبراني، الخطيب عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله عنها

۲۰۸۷۸...اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدے میں جائیں تو اپنی آنکھیں بند کرلو اور مردوں کی شرمگاہوں پر نظر نہ پڑنے دو، ان کی ازاریں تنگ ہونے کی وجہ سے۔ابن ابي شيبه عن جابر رضي الله عنه، ابن ابي شيبه عن ابي سعيد رضي الله عنه

چوتھی فصل......اذان، اس کی ترغیب اور آداب میں

اذان کی ترغیب

۲۰۸۷۹...اللہ پاک اہل ارض کی کسی شے کو کان نہیں لگاتے سوائے مؤذنوں کی اذان اور قرآن کی اچھی آواز کے۔

الخطيب في التاريخ عن معقل بن يسار

۲۰۸۸۰...مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اور ہر خشک وتر شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے۔اور اس کی آواز پر حاضر ہونے والا پچیس درجے (نماز کی) فضیلت پاتا ہے۔مسند احمد عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۰۸۸۱...مؤذن اور تلبیہ (لبیک لبیک اللهم لبیک الخ) پڑھنے والے (حاجی ومعتمر) اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ مؤذن اذان دیتے ہوں گے اور ملبی (حاجی ومعتمر) تلبیہ پڑھتے ہوں گے۔الاوسط للطبراني عن جابر رضي الله عنه

۲۰۸۸۲ میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں کو اور دیہاتی زندگی کو پسند کرتا ہے۔پس جب تو بکریوں میں اور دیہات میں ہو تو اذان دے نماز کے لیے اور آواز کو خوب بلند کر۔کیونکہ جن، انسان، پتھر، درخت اور ہر شے جو مؤذن کی اذان سنے گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گی۔

مؤطا امام مالك، مسند احمد، البخاري، النسائي، ابن ماجه عن ابي سعيد رضي الله عنه

۲۰۸۸۳...جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز (پاد) مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔پھر اذان مکمل ہوجاتی ہے تو واپس لوٹ آتا ہے پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ جاتا ہے۔حتیٰ کہ اقامت پوری ہوتی ہے اور وہ واپس آجاتا ہے اور نمازی اور اس کے دل کے درمیان آجاتا ہے اور اس کو حکم دیتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، حتیٰ کہ پہلے جو چیز اس کو قطعاً نہ یاد آرہی تھی وہ بھی یاد آجاتی ہے لیکن آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

مؤطا امام مالك، البخاري، مسلم، ابوداؤد، النسائي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۰۸۸۴...شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز (پاد) مارنا شروع کردیتا ہے۔تاکہ اذان کی آواز نہ سن پائے۔جب مؤذن خاموش ہوجاتا ہے تو شیطان واپس لوٹ آتا ہے۔اور نمازی کو وسوسے ڈالتا ہے۔پھر جب اقامت کی آواز سنتا ہے تب پھر بھاگ

جاتا ہے تاکہ اقامت کی آواز نہ سن سکے۔ اقامت کہنے والا جب خاموش ہوتا ہے تو شیطان واپس آجاتا ہے اور نماز میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۵۔۔۔۔شیطان جب نماز کی اذان کی آواز سنتا ہے تو چلا جاتا ہے حتیٰ کہ روحاء (مدینے کے باہر پہاڑیوں) پر چلا جاتا ہے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۶۔۔۔۔اذان دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرو، لیکن اقامت کہنے میں سبقت نہ کرو۔ (بلکہ اذان دینے والے کے لیے اقامت چھوڑ دو الا یہ کہ وہ کسی کو اجازت دے)۔ابن ابی شیبہ عن یحییٰ

۲۰۸۸۷۔۔۔۔مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اس قدر طویل جہاں تک کہ اس کی آواز جاتی ہے، ہر خشک وتر شے اس کی شہادت دیتی ہے۔ اذان کی آواز پر حاضر ہونے والے کے لیے پچیس درجے نماز لکھی جاتی ہے اور اس کے دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۸۔۔۔۔مؤذن کی آواز جانے کے بقدر مسافت جتنی اس کی عظیم مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے مثل اس کو اجر ملتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۸۸۹۔۔۔۔ثواب کی خاطر اذان دینے والا خون میں لت پت شہید کی طرح ہے اور ایسا مؤذن جب مرتا ہے تو اس کو قبر میں کیڑے نہیں کھاتے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۰۔۔۔۔مؤذن مسلمانوں کے ان کے روزوں کے افطار اور سحری پر امین ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی محذورۃ

۲۰۸۹۱۔۔۔۔مؤذن مسلمانوں کے ان کی نمازوں اور حاجت (افطار وسحر) پر امانت دار ہیں۔السنن للبیہقی عن الحسن مرسلاً

۲۰۸۹۲۔۔۔۔جب مؤذن اذان دینا شروع کرتا ہے تو پروردگار اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیتے ہیں اور اسی طرح رکھے رکھتے ہیں حتیٰ کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوجاتا ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ جب وہ فارغ ہوتا ہے پروردگار فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا: (اور مؤذن کو فرماتے ہیں) تو نے حق بات کی شہادت دی۔ پس خوش ہوجا۔

الحاکم فی التاریخ، مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

اذان کی فضیلت

۲۰۸۹۳۔۔۔۔جب کسی بستی میں اذان دے دی جاتی ہے تو اللہ پاک اس بستی کو اس دن کے لیے عذاب سے امن دے دیتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۴۔۔۔۔قیامت کے روز سب سے لمبی لمبی گردنوں والے مؤذن ہوں گے۔مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۵۔۔۔۔مؤذن قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۶۔۔۔۔مسلمانوں کی نماز اور ان کے سحری (وافطار کے وقت) پر مؤذن امانت دار ہیں۔السنن للبیہقی عن ابی محذورۃ

۲۰۸۹۷۔۔۔۔اللہ تعالیٰ مؤذنوں کو قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والا کرکے اٹھائیں گے بوجہ ان کے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۸۔۔۔۔اہل آسمان اہل زمین کی کوئی آواز نہیں سنتے سوائے اذان کے۔

ابو امیۃ الطرسوسی فی مسندہ، الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۹۔۔۔۔جس قوم کے بیچ میں صبح کو اذان دے دی جائے وہ قوم شام تک اللہ کے عذاب سے مامون ہوجاتی ہے اور جس قوم میں شام کے وقت

اذان دیدی جائے وہ قوم صبح تک اللہ کے عذاب سے مامون ہو جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۲۰۹۰۰ ... میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے لؤلؤ (موتیوں) کے غنچے دیکھے جو مشک کی مٹی میں لگے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل یہ کس کے لیے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اے محمد! یہ آپ کی امت کے مؤذنوں اور اماموں کے لیے ہیں۔ مسند ابی یعلی عن ابی رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۱ ... اگر میں قسم کھالوں تو سچا نکلوں گا اس بات پر کہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب شمس وقمر کی رعایت کرنے والے ہیں (یعنی اوقات کی رعایت کرنے والے مؤذن) اور یہ لوگ قیامت کے دن اپنی لمبی گردن کے سبب پہچان لیے جائیں گے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۲ ... بندگان خدا میں بہترین لوگ وہ ہیں جو ذکر اللہ کے لیے شمس وقمر، ستاروں اور سیاروں کی رعایت کرتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن ابی اوفی

۲۰۹۰۳ ... اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کو اذان دینے میں کیا اجر ملے گا تو وہ آپس میں تلوار کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑ پڑیں۔

مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۴ ... جس نے ثواب کی خاطر سات سال اذان دی اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دیں گے۔

الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۵ ... جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور ہر روز اذان دینے کے سبب اس کے لیے ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور اقامت کے سبب تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۶ ... جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر پانچوں نمازوں کے لیے اذان دی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر اپنے اصحاب کی پانچوں نمازوں میں امامت کی اس کے بھی پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اذان کہنے کی فضیلت

۲۰۹۰۷ ... جس نے سال بھر اذان دی اور کوئی اجرت طلب نہ کی تو اس کو قیامت کے دن بلا کر جنت کے دروازے پر کھڑا کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جس کے لیے چاہے شفاعت کر۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۸ ... جس نے سال تک اذان دینے کی پابندی کی اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

شعب الایمان للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۹ ... مسلمانوں کے مؤذنوں کی گردنوں میں دو چیزیں یعنی نماز اور روزے معلق ہوتے ہیں۔ ان کی پابندی ان کو حاصل ہو جاتی ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۰ ... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایام زمانہ کو ان کی ہیئت پر اٹھائیں گے اور جمعہ (کے دن) کو جمعہ پڑھنے والوں کے ساتھ روشن چمکدار کر کے اٹھائیں گے۔ اہل جمعہ جمعہ کو دلہن کی طرح لے کر چلیں گے جس طرح کوئی دلہن اپنے خاوند کے پاس لے جائی جاتی ہے۔ جمعہ کا دن روشنی دے گا اور اہل جمعہ اس کی روشنی میں چلیں گے۔ ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی طرح تیز اور چمکدار ہوگی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھسیں گے، جن وانس ان کو دیکھیں گے۔ تعجب میں ان کے سر نیچے نہ ہوں گے حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ کوئی ان کے ساتھ شامل نہ ہوگا سوائے ثواب کی خاطر اذان دینے والوں کے۔

مستدرک الحاکم، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۹۱۱... جب مؤذن اذان دیتا ہے تو وہ اللہ عزوجل کا ستون بن جاتا ہے۔ جب امام آگے بڑھتا ہے تو وہ اللہ کا نور ہوتا ہے اور جب صفیں سیدھی ہوتی ہیں تو یہ اللہ کے ارکان ہوتی ہیں۔ پس تم اللہ کے ستون بننے میں سبقت کرو، اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو اور زمین میں اللہ کے ارکان بن جاؤ۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۲... مؤذن اللہ کا داعی ہے۔ امام اللہ کا نور ہے، صفیں اللہ کے ارکان ہیں، قرآن اللہ کا کلام ہے، پس اللہ کے داعی کو لبیک کہو، اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو، اللہ کے ارکان اور اس کا دین بن جاؤ اور اس کے کلام کو سیکھو۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۳... مؤذن اللہ کے ستون ہیں، امام اللہ کا نور ہے، صفوف اللہ کی ارکان ہیں۔ پس اللہ کے ستون کی آواز پر آؤ اور اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو اور اللہ کے ارکان بن جاؤ۔ میسرۃ بن علی فی مشیختہ والدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۴... جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ پس جب اقامت کہی جاتی ہے تو کوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔ ابو الشیخ فی الاذان عن انس

کلام:...... اس میں یزید الرقاشی ایک راوی متروک ہے۔ جس کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔

۲۰۹۱۵... مؤذن کی آواز جانے کی حد تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک شے اس کی تصدیق کرتی ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۶... مؤذن کی اس کی آواز جانے کی حد تک مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر خشک و تر شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی شہادت دیتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابو الشیخ فی العظمۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۷... مؤذن کی مغفرت کر دی جاتی ہے اس کی آواز جانے کی حد تک۔ (یعنی خوب خوب مغفرت کر دی جاتی ہے) اور ہر پتھر اور درخت جو اس کی آواز سنتا ہے اس کی شہادت دیتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۸... ثواب کی خاطر اذان دینے والا اس شہید کی مانند ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو حتیٰ کہ وہ اپنی اذان سے فارغ ہو۔ اور ہر خشک و تر شے اس کے لیے شہادت دیتی ہے اور اگر وہ مرتا ہے تو اس کا جسم کیڑے مکوڑوں کے کھانے سے محفوظ رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

امام و موذن کے حق میں دعا

۲۰۹۱۹... مؤذن امانت دار ہیں اور ائمہ ضامن ہیں۔ اے اللہ! ائمہ کو سیدھی راہ دکھا اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

عبدالرزاق وابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۰... جب منادی نداء دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ پس جس پر کوئی مصیبت یا سختی نازل شدہ ہو تو وہ منادی کی نداء کے وقت کا انتظار کرے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو وہ بھی تکبیر کہے، وہ شہادت دے تو وہ بھی شہادت دے۔ جب وہ حی علی الصلوۃ کہے تو وہ بھی حی علی الصلوۃ کہے، جب وہ حی علی الفلاح کہے تو وہ بھی حی علی الفلاح کہے، پھر (اذان ختم ہونے کے بعد یہ دعا) پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ الصادقۃ الحق المستجابۃ المستجاب لھا دعوۃ الحق و کلمۃ التقوی، احینا علیھا، وامتنا علیھا وابعثنا علیھا واجعلنا من خیار اھلھا محیانا ومماتنا.

اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ کے رب جو سچی، حق، قبول شدہ، حق کی دعوت اور تقویٰ کی بات ہے۔ ہمیں اسی پر زندہ رکھ! اسی پر موت دے، اسی پر ہم کو اٹھا، ہم کو اس دعوت والوں میں سب سے اچھا بنا اور ہماری زندگی و موت اسی میں کردے۔

پھر اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کرے۔ مسند ابی یعلی، ابن السنی، ابو الشیخ فی الاذان، مستدرک الحاکم وتعقب، حلیة الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۰۹۲۱ ... مؤذن قیامت کے روز سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔ ابن ابی شیبه عن معاویة رضی اللہ عنه

۲۰۹۲۲ ... اے بلال! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے روز سب سے طویل ہوں گی۔

السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن بلال وصحح

۲۰۹۲۳ ... مؤذن قیامت کے دن لوگوں میں اپنی سب سے لمبی گردنوں کے سبب پہچانے جائیں گے۔

ابو الشیخ فی الاذان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۹۲۴ ... مؤذن لا الٰہ الا اللہ کی آواز بلند کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے کر کے اٹھائے جائیں گے۔

ابو الشیخ فی الاذان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۹۲۵ ... رحمٰن کا ہاتھ مؤذن کے سر کے اوپر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنی اذان سے فارغ ہو جائے۔ اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔ ابو الشیخ فی الاذان، الخطیب، ابن النجار عن انس وضعف

۲۰۹۲۶ ... مؤذن کی اذان جہاں تک جاتی ہے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ اور ہر تر اور خشک چیز جو اس کی آواز سنتی ہے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۹۲۷ ... مؤذن کی آواز جانے کی حد تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر اور خشک شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عطاء بن یسار مرسلاً

۲۰۹۲۸ ... مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اس کی آواز جانے تک، اور تر و خشک شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کو جواب دیتی ہے اور اس کو ان تمام لوگوں کے مثل اجر ملتا ہے جو اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ابو الشیخ فی الاذان عن البراء رضی اللہ عنه

۲۰۹۲۹ ... کوئی بندہ کسی چٹیل میدان میں اذان دیتا ہے تو کوئی درخت، پتھر، ریت کے ذرات اور کوئی شے باقی نہیں رہتی مگر وہاں کی ہر شے روپڑتی ہے کیونکہ ایسی جگہ میں بہت کم اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ سمویه، الدیلمی عن ابی برزة الاسلمی)

۲۰۹۳۰ ... کوئی شخص کسی چٹیل زمین میں ہوتا ہے تو نماز کے وقت آنے پر وہ اذان دیتا ہے اور نماز کے لیے اقامت کہتا ہے تو اس کے پیچھے اس قدر کثیر تعداد میں ملائکہ نماز پڑھتے ہیں جن کے سرے نظر نہیں آتے۔ وہ امام کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتے ہیں، اس کے سجدے کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ السنن للبیهقی عن سلمان مرفوعا و موقوفاً قال والصحیح الموقوف

۲۰۹۳۱ ... جب آدمی کسی چٹیل میدان میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے، اگر پانی میسر نہ ہو تو تیمم کرلے اور کھڑا ہو جائے۔ اگر اس نے اقامت کہہ لی تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھیں گے اور اگر اذان اور اقامت دونوں کہہ لیں تو اس کے پیچھے اس قدر اللہ کی مخلوق نماز پڑھے گی جس کے کنارے نظر نہیں آتے۔

الجامع لعبد الرزاق، الکبیر للطبرانی، ابو الشیخ فی کتاب الاذان، السنن لسعید بن منصور عن سلمان رضی اللہ عنه

۲۰۹۳۲ ... اللہ پاک اہل ارض کی کسی چیز پر کان نہیں لگاتے سوائے مؤذنوں کی آواز اور قرآن پڑھے جانے کی اچھی آواز پر۔

الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۲۰۹۳۳ ... اللہ پاک اہل ارض کی کسی چیز پر کان نہیں دھرتے سوائے مؤذنوں کی اذان اور اچھی آواز میں قرآن پڑھنے والے کی آواز پر۔

ابو الشیخ فی الاذان عنه

۲۰۹۳۴۔۔۔۔اہل آسمان اہل زمین کی اذان کے سوا کسی چیز کو نہیں سنتے۔ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۵۔۔۔۔اے بلال! تیرے اس عمل سے افضل کوئی عمل نہیں ہے سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے یعنی اذان (سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں)۔

عبد بن حمید عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۶۔۔۔۔جس نے سال بھر سچی نیت کے ساتھ اذان دی، کوئی اجرت طلب نہیں کی تو قیامت کے دن اس کو بلایا جائے گا اور جنت کے دروازے پر کھڑا کر دیا جائے گا، پھر اس کو کہا جائے گا:

جس کے لیے چاہے شفاعت کرتا جا۔ابو عبد اللہ الحسین بن جعفر الجرجانی فی امالیہ وحمزۃ بن یوسف السہمی فی معجمہ وابن عساکر والرافعی وابن النجار عن موسیٰ الطویل

۲۰۹۳۷۔۔۔۔جنت میں داخل ہونے والی پہلی مخلوق انبیاء کی ہوگی، پھر شہداء، پھر کعبۃ اللہ کے مؤذن، پھر بیت المقدس کے مؤذن اور پھر میری اس مسجد کے مؤذن اپنے اپنے اعمال کے بقدر (آگے پیچھے داخل ہوں گے)۔

ابن سعد، الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی وضعفہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کرنا امام بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۰۹۳۸۔۔۔۔ایام قیامت کے دن اپنی سابقہ حالت پر اٹھیں گے، جمعہ کا دن اپنے اہل کے ساتھ روشن چمکدار اٹھے گا۔اس کے اہل اس کو یوں لے کر جائیں گے جس طرح دلہن سجا سنوار کر اپنی خلوت گاہ میں لے جائی جاتی ہے۔جمعہ کا دن اپنے اہل کے لیے روشن ہوگا، وہ اس کی روشنی میں چلیں پھریں گے۔ان کے رنگ سفیدی میں برف کی طرح ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی ہوگی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھومیں گے۔جن وانس ان کو رشک کی نظر سے دیکھیں گے۔وہ اکڑتے ہوئے چلیں گے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ان میں صرف ثواب کی خاطر اذان والے مؤذن شامل ہوں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۹۔۔۔۔اللہ پاک ایام کو ان کی حالت پر اٹھائے گا، جمعہ کا دن روشن و چمکدار اٹھایا جائے گا۔اہل جنت جمعہ کے دن کو گھیرے ہوں گے جس طرح دلہن کو لوگوں کے جلو میں اس کے خاوند کے گھر لے جایا جاتا ہے۔جمعہ کا دن اہل جنت کے لیے روشن چمکدار ہوگا وہ اس کی روشنی میں چلیں گے۔ان کے رنگ سفیدی میں برف کی مانند ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی لپیٹیں مارے گی، وہ کافور میں پھریں گے اور ان میں صرف ثواب کی آس پر اذان دینے والے مؤذن شامل ہوں گے۔ابو الشیخ فی الاذان عن ابی موسیٰ

۲۰۹۴۰۔۔۔۔قیامت کے روز مؤذن جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، بلال ان کے آگے آگے ہوں گے، ان کی آوازیں اذان کے ساتھ بلند ہوں گے، تمام لوگ ان کی طرف دیکھتے ہوں گے، پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب آئے گا: امت محمدیہ کے مؤذن۔اس وقت دوسرے لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن ان کو مطلق خوف نہ ہوگا، اس وقت دوسرے لوگ رنجیدہ خاطر ہوں گے مگر رنج ان کے پاس بھی نہ پھٹکے گا۔

الخطیب فی التاریخ وابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔اس روایت میں داؤد الزبرقان متروک راوی ہے۔

۲۰۹۴۱۔۔۔۔عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اذان کا کام اپنے کمزور ضعیف لوگوں پر چھوڑ دیں گے۔یہ لوگ ایسے اجسام کے مالک ہوں گے جن کو اللہ پاک آگ پر حرام کر دے گا اور یہ مؤذنوں کے اجسام اور گوشت پوست ہوں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۳۔۔۔۔جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیچھے سے آواز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۴۔۔۔۔جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ روحاء مقام پر جا پہنچتا ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے

۲۰۹۴۵.....مؤذن جب اذان دیتا ہے تو شیطان پیچھے سے آواز نکالتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو شیطان واپس لوٹ آتا ہے۔حتیٰ کہ مسلمان آدمی کو اس کی نماز میں ملتا ہے اور اس کے اور اس کی جان کے درمیان (وسوسہ انداز بن کر) داخل ہو جاتا ہے۔پھر اس کو نہیں معلوم رہتا کہ اس نے زیادہ رکعات پڑھی ہیں یا کم۔پس جب تم میں سے کوئی شخص یہ صورت پائے تو وہ تشہد کی حالت میں سلام پھیرنے سے قبل دوسجدے سہو کے ادا کر لے اور پھر سلام پھیر دے۔السنن للبیهقي عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۹۴۶.....جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ دے کر بھاگ جاتا ہے۔جب مؤذن خاموش ہوتا ہے تو شیطان لوٹ آتا ہے۔پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے تو شیطان دوبارہ پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے اور آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔حتیٰ کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ پس تم میں سے جب کوئی شخص یہ صورت حال پائے تو وہ تشہد کی حالت میں دوسجدے کرلے۔شعب الایمان للبیهقي عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۹۴۷.....جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ دے کر بھاگ جاتا ہے تا کہ اذان کو نہ سن سکے۔جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے،حتیٰ کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ جاتا ہے۔جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو دوبارہ متوجہ ہوتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان کھٹکتا ہے اور کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر،فلاں چیز یاد کر،حتیٰ کہ جو بات پہلے قطعاً یاد نہ آرہی تھی وہ بھی یاد آجاتی ہے اور آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟

مستدرک الحاکم، الجامع لعبدالرزاق عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۹۴۸.....جب کسی کو معلوم نہ رہے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار۔تو وہ تشہد میں سلام سے قبل دوسجدے ادا کر لے۔

مؤطا امام مالک، عبدالرزاق، بخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۹۴۹.....جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ دے کر مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے تا کہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۲۰۹۵۰.....جب تم کو مؤذن نماز کے لیے نداء دیتا ہے تو شیطان بھاگ کر روحاء تک دور چلا جاتا ہے۔

الضياء للمقدسي في المختارة عن جابر رضی الله عنه

۲۰۹۵۱.....شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ کر روحاء چلا جاتا ہے۔

مسلم، ابو داؤد، ابن خزيمه، ابن حبان عن جابر رضی الله عنه

۲۰۹۵۲.....ان شاءاللہ یہ خواب سچا ہوگا۔تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے دیکھا ہے بلال کو کہتے جاؤ اور وہ ان کلمات کو بطور اذان بلند کریں گے۔کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔مسند احمد، ابن حبان عن عبد الله بن زيد بن عبد ربه

فائدہ:.....عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ چونکہ نماز کے لیے زیادہ فکر مند تھے کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لیے بلایا جائے۔حضور ﷺ کے مشورے کے بعد کسی نے ناقوس اور کسی نے بگل بجانے کا مشورہ دیا تھا اور کسی نے آگ جلانے کی بھی رائے دی تھی۔انہی دنوں میں عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں ایک فرشتے کو موجودہ اذان دیتے دیکھا انہوں نے یہ خواب حضور ﷺ کو ذکر کیا۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۲۰۹۵۳.....اے بلال! کھڑا ہو اور نماز کے لیے اذان دے۔مسلم عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۹۵۴.....کھڑا ہو اے بلال اور ہم کو نماز کے ساتھ راحت پہنچا۔ابو داؤد عن رجل من الانصار

مؤذن کے آداب

۲۰۹۵۵۔۔۔ جب تو اذان دے تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لے۔اس طرح تیری آواز بلند ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن بلال الباوردی، ابو داؤد عن سعد القرظ

۲۰۹۵۶۔۔۔ جب تو مغرب کی اذان دے تو ذرا جلدی جلدی دے، جبکہ سورج (کے آثار قدرے) ٹھہرے ہوئے ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی محذورة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۷۔۔۔ جب تو حی علی الفلاح پر پہنچے تو (فجر کی اذان میں) کہہ: الصلوٰة خیر من النوم۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن ابی محذورة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۸۔۔۔ اذان نرم اور سہل چیز ہے۔اگر تیری اذان نرم اور سہل ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تو اذان مت دے۔

الدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۹۔۔۔ اذان نہ دے حتیٰ کہ فجر اس طرح کھل جائے۔پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو جانبین میں پھیلا دیا۔ابو داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۰۔۔۔ اے بلال! جب تو اذان دے تو اپنی اذان میں الفاظ کو قدرے آرام کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر اور جب تو اقامت کہے تو جلدی جلدی کلمات ادا کر۔اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اس قدر وقت رکھ کہ کھانے والا اپنے کھانے سے فارغ ہو جائے، پینے والا پینے سے فارغ ہو جائے اور قضائے حاجت کے لیے جانے والا واپس آجائے اور جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہو۔

الترمذی، مستدرك الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۱۔۔۔ اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اس قدر اطمینان کے ساتھ سانس لے لیا کر کہ وضو کرنے والا سہولت کے ساتھ وضو کر لے اور کھانا کھانے والا سہولت کے ساتھ کھانے سے فارغ ہو جائے۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابی ابو الشیخ فی الاذان عن سلمان وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۲۔۔۔ اذان کے کلمات دو مرتبہ ادا کر اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کر۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ، الدارقطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۳۔۔۔ مؤذن اذان کا زیادہ صاحب اختیار ہے اور امام اقامت کے لیے زیادہ صاحب اختیار ہے۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔یعنی اذان کو وقت کے اندر دینے کے لیے مؤذن مرضی کا مالک ہے اور اس سے اقامت کہلوانے میں امام کا حق زیادہ ہے کہ جب چاہے نماز کھڑی کروائے۔

۲۰۹۶۴۔۔۔ اذان کے انیس کلمات ہیں اور اقامت کے سترہ کلمات ہیں۔النسائی عن ابی محذورة

فائدہ:۔۔۔۔۔اذان کے انیس کلمات یوں بنتے ہیں پندرہ کلمات تو یہی جو آج کل اذان میں کہے جاتے ہیں۔جبکہ چار کلمات کا اضافہ یوں ہوتا ہے کہ پہلے شہادتیں پست آواز میں کہی جائیں پھر بلند آواز میں۔اور شہادتین کے کلمات چار ہیں۔

اور اقامت کے سترہ کلمات ہی آجکل نمازوں سے قبل کہے جاتے ہیں۔

۲۰۹۶۵۔۔۔ اذان صرف باوضو شخص ہی دیا کرے۔الترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۶۔۔۔ کسی نماز میں دوبارہ نماز کے لیے اطلاع نہ دے سوائے فجر کی نماز کے۔الترمذی، ابن ماجة عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۷۔۔۔ اخا صداء نے اذان دی ہے، پس اقامت بھی وہی کہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجة، النسائی، ابو داؤد عن زیاد بن الحارث الصدائی

۲۰۹۶۸ ...اقامت وہ کہے جس نے اذان دی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۹ تمہارے لیے اذان کا بیڑہ تمہارے بہترین لوگ اٹھائیں اور تمہاری امامت تمہارے قاری لوگ کریں۔
ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۹۷۰ ...موذن اذان کا زیادہ حقدار ہے اور امام اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۱ ...جب تو اذان دے تو آواز کو بلند کر۔ کیونکہ جو شے بھی تیری آواز سنے گی قیامت کے دن تیرے لیے شاہد بنے گی۔
ابو الشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۲ ...یوں کہا کر:

اللہ اکبر اللہ اکبر   اللہ اکبر اللہ اکبر

اشھد ان لا الہ الا اللہ   اشھد ان لا الہ الا اللہ

اشھد ان محمداً رسول اللہ   اشھد ان محمداً رسول اللہ

ان چاروں کلمات کو قدرے پست آواز میں کہہ، پھر بلند آواز میں ان کو دوبارہ کہہ:

اشھد ان لا الہ الا اللہ   اشھد ان لا الہ الا اللہ

اشھد ان محمداً رسول اللہ   اشھد ان محمداً رسول اللہ

حی علی الصلوٰۃ   حی علی الصلوٰۃ

حی علی الفلاح   حی علی الفلاح

صبح کی اذان ہو تو یہ بھی کہہ:

الصلوٰۃ خیر من النوم   الصلوٰۃ خیر من النوم

اللہ اکبر اللہ اکبر   لا الہ الا اللہ۔

(ابن حبان عن محمد بن عبدالملک بن ابی مخدورۃ عن ابیہ عن جدہ)

فائدہ: ...... ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجئے تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔
ایک مرتبہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ جبکہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اور بچے تھے۔ بچوں کو اذان کی نقل کر کے سنا رہے تھے۔ اور شہادتین کے وقت آواز پست کی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کو دیکھ لیا۔ سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا جس کے نتیجے میں انہوں نے بھی محبت نبوی میں وہ بال کبھی زندگی بھر نہ کٹوائے۔ پھر انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد ایک مرتبہ اذان کا طریقہ پوچھا تو آپ نے ان کا بطور خاص لحاظ کرتے ہوئے اسی طرح اذان بتائی جس طرح انہوں نے پہلے پہل بچوں کو سنائی تھی اور نبی ﷺ نے شہادتین کو بلند آواز سے کہلوایا تھا جبکہ انہوں نے خود شہادتین کو پست آواز میں کہا تھا۔ اس طرح اذان کے کلمات انیس ہو گئے۔ ورنہ عام طور پر اذان پندرہ کلمات ہی میں پڑھی جاتی تھی اور شہادتین کو بھی عام کلمات کی طرح بلند آواز میں کہا جاتا تھا۔

۲۰۹۷۳ ...اس میں الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ کرلے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۴ ...اے بلال! یہ بول کس قدر اچھا ہے! اس کو اپنی اذان میں شامل کرلو۔ ابن داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کے وقت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ سو رہے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے

الصلوۃ خیر من النوم کی آواز لگائی۔ آپ ﷺ کو یہ بول اچھے لگے تو آپ نے مذکورہ حکم فرمادیا۔

۲۰۹۷۵ ... اذان نہ دے جب تک فجر اس طرح ظاہر نہ ہو۔ اور آپ ﷺ نے ساتھ میں دونوں جانبوں میں ہاتھ پھیلائے۔

ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۶ ... اے ابن عباس! اذان نماز کے ساتھ متصل ہے، پس کوئی بغیر طہارت کے اذان نہ دے۔

ابوالشیخ فی کتاب الاذان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۷ ... اے بنی خطمہ! تمہارے نزدیک جو افضل شخص ہو اس کو اپنا مؤذن بناؤ۔ السنن للبیھقی عن صفوان بن سلیم

۲۰۹۷۸ ... اے بلال! اپنی اذان اور اقامت کے درمیان کچھ توقف کرلیا کر، تاکہ کھانے والا بسہولت کھانے سے فارغ ہوجائے اور وضو کرنے والا سہولت کے ساتھ فارغ ہوجائے۔ مسند احمد عن ابی بن کعب

۲۰۹۷۹ ... جو اذان دے وہ زیادہ حقدار ہے کہ اقامت بھی کہے۔ ابن قانع عن زیاد بن الحارث

۲۰۹۸۰ ... اقامت نہ کہے مگر وہی شخص جو اذان دے۔ ابن قانع عن حبان بن زیاد بن حارث الصدائی

۲۰۹۸۱ ... عورتوں پر اذان ہے اور نہ اقامت۔ ابوالشیخ فی الاذان عن اسماء بنت ابی بکر

۲۰۹۸۲ ... جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو سننے والا اللہ اکبر کہے۔ پھر مؤذن اشھد ان لاالہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی اشھد ان لاالہ الا اللہ کہے۔ جب وہ اشھد ان محمدًا رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشھد ان محمدًا رسول اللہ کہے۔ جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔ جب وہ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ پھر جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ کہے تو سننے والا لاالہ الا اللہ کہے اور دل سے یہ جوابات دے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

مسلم، ابوداؤد عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۳ ... جب مؤذن اذان دے لے تو سننے والا یہ کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ و الصلوۃ القائمۃ اعط محمدًا سؤلہ

اے اللہ! اس دعوت تامہ اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو ان کا سوال عطا فرما۔

تو اس کو محمد ﷺ کی شفاعت حاصل ہوجائے گی۔ ابوالشیخ فی فوائد الاصبھانین ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۴ ... وسیلہ اللہ کے ہاں ایسا درجہ ہے جس سے اوپر کوئی درجہ نہیں پس اللہ سے سوال کرو کہ قیامت کے دن وہ درجہ اللہ پاک مجھے بر سر تمام مخلوق عطا فرمائے۔ ابن مردویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۵ ... مغرب کی اذان کے وقت کہو:

اللھم ھذا اقبال لیلک و ادبار نھارک و اصوات دعاتک و حضور صلواتک اسالک ان تغفرلی.

اے اللہ! یہ تیری رات کی آمد، دن کی پشت پھیری، تجھ سے مانگنے والوں کی پکار اور تیری رحمتوں کی حضوری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری بخشش کردے۔

الترمذی، ابن السنی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۲۰۹۸۶ ... جو نداء سنتے وقت کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ، و الصلوۃ القائمۃ آت محمدًا ن الوسیلۃ و الفضیلۃ، و ابعثہ مقاماً محمودًا الذی وعدتہ.

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوجائے گی۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۰۔۔۔ جب مؤذن اذان دے لے تو کوئی (مسجد سے) نہ نکلے حتیٰ کہ نماز پڑھ لے۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۹۸۸۔۔۔ جو مسجد میں اذان کو پائے پھر بغیر کسی ضرورت کے باہر نکلے اور لوٹنے کا ارادہ بھی نہ رکھے تو (بلاشک) منافق ہے۔

ابن ماجه عن عثمان رضی الله عنه

۲۰۹۸۹۔۔۔ جب تم مؤذن کو اقامت کہتا سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہہ رہا ہے۔ مسند احمد عن معاذ بن انس رضی الله عنه

۲۰۹۹۰۔۔۔ جب تم مؤذن کو اذان کہتے سنو تو کہو:

اللهم افتح اقفال قلوبنا بذكرك واتمم علينا نعمتك من فضلك واجعلنا من عبادك الصالحين.

اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالے اپنے ذکر کی بدولت کھول دے، ہم پر اپنے فضل سے اپنی نعمتیں کامل کر اور ہم کو اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔ ابن السنی عن انس رضی الله عنه

۲۰۹۹۱۔۔۔ (اے عورتو!) جب تم اس حبشی کی اذان اور اقامت سنو تو تم بھی یونہی کہو جس طرح یہ کہتا رہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونة

۲۰۹۹۲۔۔۔ تو بھی یوں ہی کہہ جس طرح دوسرے (مؤذن) کہیں۔ پھر جب اذان پوری ہو جائے تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔

مسند احمد، ابن داؤد، النسائی، ابن حبان عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۹۹۳۔۔۔ جس نے اذان کی آواز سنی اور بغیر عذر کے مسجد نہ آیا تو اس کی نماز قبول نہیں۔

ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۹۹۴۔۔۔ جس نے منادی کو سنا اور کوئی عذر بھی اس کو مانع نہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: عذر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض۔ تو اس سے وہ نماز قبول نہ ہوگی جو اس نے (گھر یا دکان میں) پڑھی۔ ابن داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۹۹۵۔۔۔ جب تو اذان سنے تو اللہ کے داعی کو جواب دے (یعنی مسجد میں حاضر ہو)۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرة

۲۰۹۹۶۔۔۔ جب تو نداء سنے تو جواب دے (یعنی مسجد میں پہنچ) اس حال میں کہ تجھ پر سکون طاری ہو۔ اگر تو کشادگی پائے تو صف کے درمیان گھس جا ورنہ اپنے بھائی پر تنگی نہ کر۔ اور (دل میں) قرأت کر اسی حصے کی جو تو سنے۔ اور (آواز کر کے) اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے۔ اور (زندگی کو) الوداع کرنے والے کی سی نماز پڑھ۔ ابو نصر السجزی فی الابانة وابن عساکر عن انس رضی الله عنه

۲۰۹۹۷۔۔۔ جب تم نداء سنو تو مؤذن کے الفاظ کے مثل تم بھی دہراؤ۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، السنن للبیهقی، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجه، النسائی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۹۹۸۔۔۔ جب تم مؤذن کو سنو تو جیسے وہ کہے تم بھی کہتے جاؤ، پھر مجھ پر درود پڑھو۔ بے شک جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس بار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ وہ جنت میں ایک رتبہ ہے جو تمام بندگان خدا میں سے صرف ایک شخص کے لیے ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہونگا۔ پس جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۹۹۹۔۔۔ ظلم ہے، سراسر ظلم ہے اور کفر و نفاق ہے۔ جو اللہ کے منادی کی نداء سنے جو نماز کے لیے نداء دے رہا ہو اور فلاح و کامیابی کی طرف بلا رہا ہو لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس رضی الله عنه

۲۱۰۰۰۔۔۔ مؤمن کیلئے بدبختی اور ناکامی کی یہ بات کافی ہے کہ وہ مؤذن کو اقامت کہتا سنے لیکن اس کی دعوت قبول نہ کرے (اور نماز کو نہ جائے)۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس رضی الله عنه

۲۱۰۰۱۔۔۔ جب تم نداء سنو تو اٹھ کھڑے ہو، بے شک اللہ کی طرف سے یہ بڑی نیکی کی بات ہے۔ حلیة الاولیاء عن عثمان رضی الله عنه

۲۱۰۰۲۔۔۔ جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اس کے مثل کلمات دہرائے تو اس کو بھی مؤذن کے مثل اجر ملے گا۔

الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۰۰۳۔۔۔جب مؤذن اذان دے تو تم بھی اس کی مثل کہو۔ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۰۴۔۔۔جب مؤذن شہادتین پڑھے تو تم بھی اسی طرح پڑھو۔ابن النجار عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۰۵۔۔۔جب تو اذان کی آواز سنے تو اللہ کے داعی کی دعوت قبول کر۔الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرة

۲۱۰۰۶۔۔۔جب تم مؤذن کو سنو تو ایسے ہی کہو جیسے وہ کہہ رہا ہو۔پھر مجھ پر درود پڑھو۔ابن ابی شیبه، ابو الشیخ فی الاذان عن ابن عمرو

۲۱۰۰۷۔۔۔جس نے اس (مؤذن) کے مثل یقین کے ساتھ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے اذان دے رہے تھے،ان کی فراغت کے بعد آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۰۰۸۔۔۔مؤذن کے اذان دیتے وقت جس نے اسی کے مثل کلمات دہرائے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن المغیرة بن شعبة

کلام:۔۔۔۔۔۔اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۲۱۰۰۹۔۔۔۔۔اے عورتوں کی جماعت!جب تم اس حبشی کی آواز سنو اذان دیتے وقت اور اقامت کہتے وقت تو تم بھی یونہی کہا کرو جیسا یہ کہہ رہا ہو۔ بے شک اللہ پاک ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں تمہارے لیے لکھ دے گا۔اور ہزار درجے بلند کرے گا اور ہزار برائیاں تم سے مٹا دے گا۔ عورتوں نے کہا:یہ تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ہے؟ارشاد فرمایا:مردوں کے لیے دگنا ہے۔

ابن عساکر و ابن صصری فی امالیه عن معمر عن الجراح عن میسرة عن بعض اخوانه یرفع الحدیث

۲۱۰۱۰۔۔۔اے عورتوں کی جماعت!جب تم اس حبشی کی اذان اور اقامت سنو تو اسی طرح کہو جس طرح یہ کہے۔بے شک تمہارے لیے ہر حرف کے بدلے دس لاکھ نیکیاں ہوں گی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:یہ تو عورتوں کے لیے ہوا،مردوں کے لیے کیا ہے؟ارشاد فرمایا:اے عمر!مردوں کے لیے عورتوں کی بنسبت دگنا اجر ہے۔الکبیر للطبرانی عن میمونة

۲۱۰۱۱۔۔۔تم عورتیں بھی یونہی کہو جس طرح مؤذن کہے۔بے شک تمہارے لیے ہر حرف کے عوض دو ہزار نیکیاں ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:یارسول اللہ!یہ تو عورتوں کے لیے ہوا،مردوں کے لیے کیا ہے؟حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:اے ابن الخطاب!ان کے لیے دگنا ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۰۱۲۔۔۔۔مؤذن کو آنے والے نمازیوں پر دوسو بیس نیکیوں کی زائد فضیلت ہے،سوائے اس شخص کے جو اسی کے مثل کہے۔اگر اس نے اقامت کہی تو اس کو دوسرے لوگوں پر ایک سو چالیس نیکیوں کی زائد فضیلت ہے سوائے اس شخص کے جس نے اسی کے مثل کہا۔

الحاکم فی التاریخ، ابو نعیم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۱۳۔۔۔۔جب مؤذن اذان دے تو سننے والا اخلاص کے ساتھ اس کے مثل کہے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

السنن لسعید بن منصور عن حفص بن عاصم مرسلاً

۲۱۰۱۴۔۔۔جب کوئی نماز کے لیے اذان کی آواز سنے تو،پس منادی تکبیر کہے تو وہ بھی تکبیر کہے اور منادی لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی شہادت دے تو سننے والا بھی اس کی شہادت دے اور یہ دعا کرے:

اللهم اعط سیدنا محمدًا الوسیلة واجعل فی العالین درجته وفی المصطفین محبته وفی المقربین ذکره

اے اللہ!ہمارے سردار محمد (ﷺ) کو وسیلہ عطا فرما،عالی مرتبت لوگوں میں ان کا درجہ بلند فرما،برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت کو

جائزیں فرما اور مقرب بندوں میں ان کا ذکر جاری فرما۔
تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔ ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۵ جب منادی نداء دے تو جو مسلمان منادی کی تکبیر پر تکبیر کہے، منادی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے تو وہ بھی شہادت دے پھر یہ دعا پڑھے:

اللهم اعط محمد الوسيلة واجعله في الاعلين درجته وفي المصطفين محبته وفي المقربين ذكره.

تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔ الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۶ جو اذان کی آواز سنے پھر کہے:

اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوٰة القائمه آت محمدًا الوسيلة والفضيلة، وابعثه المقام المحمودًا الذي وعدته.

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت ضرور ہوگی۔ ابو الشیخ فی الاذان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۷ جو اذان کی آواز سنے پھر کہے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له وان محمدًا عبده ورسوله اللهم صل عليه وبلغه درجة الوسيلة عندک واجعلنا في شفاعته يوم القيامة.

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! ان پر رحمت بھیج، ان کو اپنے پاس وسیلہ عطا فرما اور ہم کو قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔
تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔ الکبیر للطبرانی، ابو الشیخ فی الاذان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۸..... جو مؤذن کو اذان دیتا سنے اور اسی طرح کہے جس طرح وہ کہہ رہا ہے، پھر یہ دعا پڑھے:

رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا وبالقرآن اماماً وبالكعبة قبلة اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له، واشهد ان محمدًا عبده ورسوله اللهم اكتب شهادتي هذه في عليين، واشهد عليها ملائكتک المقربين، وانبياءک المرسلين وعبادک الصالحين واختم عليها بآمين واجعلها لي عندک عهدا توفيه يوم القيامة انک لا تخلف الميعاد.

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر، قرآن کے امام (پیشوا) ہونے پر اور کعبہ کے قبلہ ہونے پر۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! میری یہ شہادت علیین میں لکھ دے، اپنے ملائکہ، مقربین، اپنے انبیاء مرسلین اور اپنے بندگان صالحین کو اس پر گواہ بنا اور آمین یعنی قبولیت کی اس پر مہر لگا دے۔ اور اس کو اپنے پاس وعدہ رکھ لے، جس کو تو قیامت کے دن مجھے پورا کردے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔
تو اس کہنے والے کے لیے عرش کے نیچے سے ایک وثیقہ گرتا ہے جس میں اس کے لیے جہنم سے امان لکھی ہوتی ہے۔

الدعوات للبیہقی، ابن صصری فی امالیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۹..... جب منادی نماز کے لیے نداء دے تو جو شخص یہ دعا پڑھے:

اللهم رب هذه الدعوة القائمة والصلوٰة النافعة صل على محمد وارض عني رضاً لا سخط بعده.

اے اللہ! اے اس دعوت قائمہ اور نفع مند نماز کے مالک! محمد (ﷺ) پر درود (رحمت) نازل فرما اور مجھ سے راضی ہوجا جس کے بعد کوئی ناراضگی نہ ہو تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمالیں گے۔ مسند احمد، ابن السنی، للاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۰..... جب کوئی شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ آت محمدا الوسیلۃ وابعثہ المقعد المقرب الذی وعدتہ

تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔الدارقطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

جماعت میں حاضر نہ ہونا بدبختی ہے

۲۱۰۲۱..... مؤمن کی بدبختی اور ناکامی کے لیے یہ کافی ہے کہ مؤذن کو نماز کی اقامت کہتا سنے مگر حاضر نہ ہو۔الکبیر للطبرانی عن معاذبن انس

۲۱۰۲۲ جب منادی ندا دے اور کوئی یہ دعا پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ و الصلوٰۃ القائمۃ صل علی محمد وارض عنی رضالا سخط بعدہ.

تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۳..... مؤذن جب اذان دے اور سننے والا کہے:

مرحبا بالقائلین عدلا مرحبا بالصلوٰۃ واھلا.

مرحبا عدل کی بات کہنے والے مؤذنوں کو مرحبا نماز کو مرحبا اہل نماز کو۔

تو اللہ پاک اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں لکھیں گے، بیس لاکھ برائیاں مٹائیں گے اور بیس لاکھ درجے اس کے بلند فرمائیں گے۔

الخطیب عن موسٰی بن جعفر عن ابی عن جدہ

۲۱۰۲۴..... اقامھا اللہ وادامھا. اللہ نے اس کو قائم کیا ہے اور اللہ ہی اس کو دوام بخشے گا۔ابن داؤد، ابن السنی عن شھر بن حوشب عن ابی امامۃ

فائدہ:...... ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا دوسرے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ رہے تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نے قد قامت الصلوٰۃ (نماز کھڑی ہوگئی) کہا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

قد قامت الصلوٰۃ سننے والے کو بھی یہی جواب دینا چاہیے۔

۲۱۰۲۵ ... پہلی اذان اس لیے رکھی گئی ہے تاکہ نمازیوں کو نماز میں آنے میں سہولت ہو۔پس جب تم اذان سنو تو اچھی طرح کامل وضو کرو اور جب تم اقامت سنو تو تکبیر اولیٰ حاصل کرنے کے لیے جلدی کرو۔کیونکہ وہ نماز کی شاخ اور اس کا کمال ہے۔اور قاری (امام) سے رکوع وسجود میں پہل نہ کرو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۶ اذان اور اقامت کے لیے پہل کرو۔عبدالرزاق عن یحیٰ بن ابی کثیر مرسلاً

۲۱۰۲۷..... اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی نکلتا ہے، ہاں مگر وہ شخص جس کو کوئی حاجت نکالے اور وہ واپس نماز میں آنے کا بھی ارادہ رکھتا ہو۔ابو الشیخ فی الاذان عن سعید بن المسیب وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۸ ... اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی نکلتا ہے، ہاں مگر وہ شخص جو کسی حاجت کے لیے نکلے اور واپس مسجد آنے کا ارادہ رکھے۔

عبدالرزاق عن سعید بن المسیب مرسلا

۲۱۰۲۹ تم میں سے جو میری اس مسجد میں ہو اور اذان کی آواز سنے پھر بغیر کسی حاجت کے نکل جائے اور واپس نہ لوٹے تو وہ صرف منافق ہی ہوسکتا ہے۔الاوسط للطبرانی، ابو الشیخ فی الاذان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۰ ... جب مؤذن اذان دے تو مسجد سے نہ نکلے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

چھٹا باب...... جمعہ کی نماز اور اس سے متعلقات کے بیان میں

اس میں چھ فصلیں ہیں۔

فصل اول...... جمعہ کے فضائل اور اس کی ترغیب میں

۲۱۰۳۱ ... جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔ابن زنجویه فی ترغیبه، القضاعی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۰۳۲ جمعہ فقراء کا حج ہے۔القضاعی وابن عساکر عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۰۳۳ ... اللہ کے نزدیک افضل الایام یوم الجمعہ ہے۔شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۳۴ ... ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ چھ لاکھ ایسے افراد کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں، جنہوں نے اپنے اوپر جہنم کو واجب کرلیا ہوتا ہے۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۳۵ اللہ پاک ہر روز نصف النہار کے وقت جہنم کو بھڑکاتا ہے لیکن جمعہ کے روز اس کو بجھا دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن واثلة رضی الله عنه

۲۱۰۳۶ ... جہنم جمعہ کے سوا ہر روز بھڑکائی جاتی ہے۔ابو داؤد عن ابی قتادہ رضی الله عنه

۲۱۰۳۷ تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی تھی۔اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔پس اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو۔بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔یقیناً جمعہ کا دن عید اور خدا کو یاد کرنے کا دن ہے۔پس اپنے عید والے دن کو روزوں کا دن نہ بنادو۔ہاں اس دن کو خدا کی یاد کا دن بناؤ، ہاں جب دوسرے دنوں کے ساتھ ملا کر (اس میں روزہ رکھو تو) صحیح ہے۔شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۳۸ ..... اللہ کے ہاں سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے، جو عید الضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی افضل ہے۔اس میں خصوصیات ہیں: اسی روز اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن میں ان کو جنت سے زمین کی طرف اتارا گیا، اسی دن ان کی روح پرواز ہوئی، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ اللہ پاک سے جو بھی سوال کرے اللہ پاک اس کو عطا فرماتے ہیں، سوائے گناہ یا قطع رحمی کی دعا کے۔اسی دن قیامت قائم ہوگی، کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، یا زمین، یا ہوا، یا پہاڑ، یا پتھر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔

الشافعی، مسند احمد، التاریخ للبخاری عن سعد بن عبادة

۲۱۰۳۹ جمعہ کا نام اس وجہ سے پڑا کیونکہ اس دن میں آدم علیہ السلام کی خلقت جمع ہوئی تھی۔(یعنی آدم کے اعضاء جمع ہوئے تھے)۔

التاریخ للخطیب عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۰۴۰ ..... جمعہ کی فضیلت رمضان میں ایسی ہے جیسی رمضان کی فضیلت دوسرے تمام مہینوں پر۔

مسند الفردوس للدیلمی عن جابر رضی الله عنه

۲۱۰۴۱ ... اللہ کے ہاں کوئی دن اور کوئی رات لیلۃ الغراء (جمعہ کی رات) اور الیوم الازہر (جمعہ کے دن) سے افضل نہیں ہے۔

ابن عساکر عن ابی بکر رضی الله عنه

۲۱۰۴۲ اور نمازوں میں سے جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت سے کوئی نماز افضل نہیں ہے۔اور جو اس نماز میں حاضر ہو میں اس کے لیے مغفرت ہی کی امید رکھتا ہوں۔الحکیم، الکبیر للطبرانی عن ابی عبیدة

۲۱۰۴۳ ... جب ہم میں سے ستر آدمی جمعہ کی طرف چل پڑیں گے تو وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے ستر رفقاء جیسے یا ان سے بھی افضل ہوں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنے رب کے پاس گئے تھے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۴۴ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں چوبیس گھڑیاں ہیں۔اور اللہ پاک ہر گھڑی میں چھ لاکھ افراد جہنم سے آزاد فرماتے ہیں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کرلی ہوتی ہے۔الخلیلی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۴۵۔۔۔کوئی مسلمان جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے اللہ پاک اس کو قبر کے فتنہ سے بچالیتا ہے۔

مسند احمد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جمعہ کے روز مسلمانوں کی مغفرت

۲۱۰۴۶۔۔۔اللہ پاک جمعہ کے دن کسی کو مغفرت کیے بغیر نہیں چھوڑتے۔الخطیب فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۷۔۔۔لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اپنے جمعوں میں جانے کے بقدر قریب ہوں گے۔ جو سب سے پہلے جانے والا ہوگا وہ سب سے زیادہ قریب ہوگا، پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر چوتھا (الی آخرہ)۔ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۸۔۔۔جمعہ سے جمعہ درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے، جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۹۔۔۔جب جمعہ درست ہو تو تمام ایام درست رہتے ہیں اور جب رمضان درست ہو تو پورا سال درست رہتا ہے۔

الدار قطنی فی الافراد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۰۵۰۔۔۔بہترین دن جس پر سورج طلوع ہو جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۱۔۔۔بہترین دن جس میں سورج طلوع ہو جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، روئے زمین پر کوئی ایسا جانور نہیں جو جمعہ کے دن قیامت کے ڈر سے نہ چیختا ہو، سوائے ابن آدم کے۔اور اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بندۂ مؤمن اس گھڑی میں نماز میں اللہ سے سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں۔

موطا امام مالک، مسند احمد، ابن ماجہ، الترمذی، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۲۔۔۔اللہ پاک نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے دن سے گمراہ کر دیا تھا۔پس یہود کے لیے ہفتہ کا دن تھا، نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن اور ہم کو اللہ نے جمعہ کے دن کی ہدایت بخشی۔پس ترتیب یوں ہوئی جمعہ، ہفتہ، اتوار۔یوں یہ دونوں فریق ہمارے قیامت کے دن بھی ہمارے تابع ہوں گے اگرچہ ہم دنیا میں آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت میں تمام مخلوق سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن حذیفہ و ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۳۔۔۔اللہ پاک جمعہ کے دن مسلمانوں میں سے کسی کو بھی مغفرت کے بغیر نہیں چھوڑتے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۴۔۔۔ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر کھڑے ہوتے ہیں ان کے پاس رجسٹر ہوتے ہیں۔وہ لوگوں میں سب سے پہلے آنے والے کا نام لکھتے ہیں، پھر دوسرے، پھر تیسرے اور اسی طرح لکھتے رہتے ہیں۔حتیٰ کہ امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۵۔۔۔اللہ پاک نے اس دن کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے، پس جو شخص جمعہ کو آئے تو غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو لگائے اور تم پر مسواک لازم ہے۔مؤطا امام مالک، الشافعی عن عبید بن اسباق مرسلاً، ابن ماجہ عنہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۶۔۔۔جمعہ کے روز ملائکہ کو مسجدوں کے دروازوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔جو آنے والوں کو اول فالاول کی ترتیب سے لکھتے جاتے ہیں۔ جب امام منبر پر چڑھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۷۔۔۔جمعہ کے دن نیکیاں دگنی ہو جاتی ہیں۔الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۸۔۔۔مسجدوں کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔جو اول فالاول آنے والوں کا نام لکھتے ہیں پہلے آنے والا

ثواب میں اونٹ کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے، پھر گائے کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے۔ پھر بکری کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے۔ پھر پرندے کی قربانی دینے والے کے مثل، پھر انڈے کی قربانی دینے والے کے مثل (اسی طرح آنے والوں کا ثواب لکھا جاتا ہے) حتیٰ کہ جب امام خطبہ کے لیے منبر پر چڑھ جاتا ہے تو اعمال نامے لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔ ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۹... کوئی بندہ ایسا نہیں جو جمعہ کے دن حکم کے مطابق طہارت حاصل کرے پھر اپنے گھر سے نکلے حتیٰ کہ حاضر ہو اور خاموش رہے حتیٰ کہ اپنی نماز پوری کر لے تو اس کی یہ نماز پچھلے جمعہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔ النسائی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۰... جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر جمعہ کی نماز کو آئے۔ اور خاموش رہ کر خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ سے پچھلے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے بلکہ مزید تین ایام تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے لغو کام کیا۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۱... جمعہ کا دن دنوں کا سردار اور اللہ کے ہاں سب دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ اور یہ دن اللہ کے ہاں عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دنوں سے زیادہ عظیم ہے۔ اس میں پانچ خصوصیات ہیں، اسی میں اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو وفات دی، اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ اللہ پاک سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو وہ شے عطا کر دیتے ہیں جب تک کہ وہ کسی حرام شے کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مقرب فرشتہ یا آسمان یا زمین یا ہوا یا پہاڑ یا سمندر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن قیامت قائم ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔ مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابی لبابۃ بن عبدالمنذر

۲۱۰۶۲... مجھ پر ایام پیش کیے گئے، جن میں جمعہ کا دن بھی تھا۔ وہ (دوسرے دنوں میں) سفید آئینے کی طرح روشن تھا لیکن اس کے بیچوں بیچ ایک سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا: یہ قیامت ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۰۶۳... میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ تھا جس میں سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جمعہ ہے۔ میں نے پوچھا جمعہ کیا ہے؟ فرمایا: تمہارے لیے اس میں خیر ہے۔ میں نے پوچھا: اور ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا: یہ دن آپ کے لیے اور آپ کی امت کے لیے عید کا دن ہے۔ یہود و نصاریٰ (اس میں آپ کے تابع ہوں گے میں نے پوچھا: اور ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا: اس دن میں تمہارے لیے ایک ایسی گھڑی بھی ہے، جس میں کوئی مسلمان بندہ دنیا و آخرت کی کسی شے کا اللہ سے سوال نہیں کرتا جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے مگر اللہ پاک اس کو وہ شے ضرور عطا کرتے ہیں۔ اور اگر وہ شے اس کی قسمت میں نہیں ہے تو اس کے لیے اس سے بہتر چیز کو ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔ یا وہ کسی شر سے پناہ مانگتا ہے جو اس پر لکھا جا چکا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بڑی مصیبت کو پناہ مانگنے والے سے پھیر دیتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر میں نے پوچھا: (اس آئینے میں) یہ نکتہ کیسا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ یہ دن ہمارے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور قیامت کے دن (سے) ہم اس دن کو یوم المزید کہا کریں گے۔ میں نے پوچھا: یہ کیوں؟ فرمایا: اللہ پاک نے جنت میں سفید مشک کی ایک وادی بنائی ہے جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ علیین سے اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر کرسی کے اطراف میں نور کے منبر بچھ جاتے ہیں اور انبیاء آ کر ان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر ان نور کے منبروں کے اطراف میں سونے کی کرسیاں بچھ جاتی ہیں اور صدیقین اور شہداء آ کر ان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر دوسرے جنتی آ کر آس پاس ٹیلوں پر بیٹھ جاتے ہیں پھر پروردگار تبارک وتعالیٰ تجلی فرما لیتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: مجھ سے سوال کرو، میں تم کو عطا کروں گا۔ سب لوگ آپ سے رضا کا سوال کرتے ہیں۔ پروردگار فرماتے ہیں: میری رضاء نے تو تم کو میرے گھر (جنت) میں اتارا ہے اور میری کرامت و عزت تم کو حاصل ہوتی ہے۔ پس مجھ سے اور سوال کرو۔ میں عطا کروں گا۔ جنتی پھر آپ سے رضاء کا سوال کریں گے۔ تب پروردگار ان کو گواہ بنائیں

گے کہ گواہ رہو میں تم سے راضی ہو گیا ہوں۔ پھر اللہ پاک ان کے لیے وہ نعمتیں ظاہر فرمائیں گے جن کو کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا، نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گذرا ہوگا اور یہ سارا کام تمہارے جمعہ کی نماز (میں جانے اور اس) سے آنے کے بقدر وقت میں ہو جائے گا۔ پھر پروردگار عزوجل کی تجلی اٹھ جائے گی اور انبیاء، صدیقین اور شہداء بھی اٹھ جائیں گے اور دوسرے جنتی اپنے بالا خانوں میں لوٹ جائیں گے جو سفید موتی کے ہوں گے جن میں کوئی جوڑ ہوگا اور نہ توڑ۔ وہ بالا خانے سرخ موتی کے ہوں گے یا سبز زبرجد کے ہوں گے۔ ان میں ان کے بالا خانے اور ان بالا خانوں کے دروازے ہوں گے۔ ان میں نہریں بھی ہوں گی، نیچے جھکے پھلوں والے درخت ہوں گے، وہ (ان تمام نعمتوں کے حصول کے بعد) جمعہ کے دن سے زیادہ کسی چیز کے محتاج نہ ہوں گے تاکہ جمعہ کے دن میں وہ اپنے رب کا دیدار کریں اور پروردگار سے مزید عزت و کرامت حاصل کریں۔ ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۴..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو پرندہ پرندے کو وحشی جانور وحشی جانور کو اور درندہ بھی درندے کو آواز دیتا ہے: سلام علیکم یہ جمعہ کا دن ہے۔
الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۵..... اللہ کے نزدیک تمام دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے اور یہ شاہد ہے (جس کی سورۂ بروج میں قسم کھائی گئی) مشہود عرفہ کا دن ہے اور موعود قیامت کا دن ہے، (جن کی قسمیں سورۂ بروج میں کھائی گئی ہیں)۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۶..... جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۷..... اللہ کے ہاں سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اسی دن تمہارے باوا آدم پیدا ہوئے، اسی دن تمہارے باوا آدم جنت میں داخل ہوئے، اسی دن جنت سے نکلے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۸..... میری امت کے فقراء کا حج جمعہ ہے۔ عبدالقادر بن عبدالقاهر الجرجانی فی جزئہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۹..... تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔ ابن ابی شیبہ عن سعید بن المسیب مرسلاً

۲۱۰۷۰..... سید الایام یوم الجمعہ ہے، اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ عظیم دن ہے، حتی کہ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ عظیم دن ہے۔ اس دن میں پانچ خاص باتیں ہیں: اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا، جمعہ کے دن ان کو زمین پر بھیجا، جمعہ کے دن میں آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بندہ اس گھڑی میں اللہ سے کوئی بھی سوال کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو وہ عطا کرتے ہیں بشرطیکہ وہ حرام کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت کا وقوع ہوگا۔ کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر ایسی کوئی چیز نہیں جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتی ہو (کہ کہیں اس دن میں قیامت واقع نہ ہو جائے)۔

۲۱۰۷۱..... سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۲..... جمعہ کا نام جمعہ کیوں پڑا؟ اس لیے کہ تیرے باپ آدم کی مٹی اسی دن میں جمع کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگوں کو قیامت میں جمع کیا جائے گا۔ اور اسی دن پکڑ ہوگی (اور زمین میں بھونچال آئے گا) اور جمعہ کے دن کی آخری تین گھڑیوں میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بندہ اللہ سے جو سوال کرتا ہے قبول ہوتی ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۳..... جمعہ کے دن نیکیاں اجر میں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۴..... ٹھہر جا! اللہ پاک بدکلامی اور فحش کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔ انہوں نے ایسی بات کہی تھی، ہم نے بھی ان کو جواب دیا تو اس سے ہمارا نقصان نہیں ہے؟ جب کہ ان کو قیامت تک یہ برائی لازم ہے۔ وہ (یہود) ہم پر اتنا حسد کسی اور چیز میں نہیں کرتے سوائے ایک جمعہ کے جس کی اللہ نے ہم کو ہدایت بخشی اور ان کو اس سے گمراہ کیا اور اس قبلہ پر جس کی اللہ نے ہم کو ہدایت دی اور وہ اس سے گمراہ ہو گئے اور وہ ہماری آمین پر بھی حسد کرتے ہیں جو ہم امام کے پیچھے کہتے ہیں۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۰۷۵..... سات دنوں میں سے اللہ نے ایک دن تمام دنوں کے مقابلے میں پسند کیا ہے: جمعہ کا دن۔ اس دن اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین کو

پیدا کیا، اس دن اللہ پاک نے مخلوق کی تخلیق کا فیصلہ کیا۔ اس دن اللہ پاک نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا۔ اس دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اس دن اللہ نے ان کو جنت سے اتارا۔ اس دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی چیز اللہ کی مخلوق میں سے ایسی نہیں جو اس دن میں صبح کو نہ چیختی ہو اس ڈر سے کہ کہیں قیامت قائم ہوگئی ہو سوائے جن وانس کے۔

ابو الشیخ فی العظمة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۶ ... جمعہ کے دن میں پانچ خصلتیں یا خصوصیات ہیں۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن آدم علیہ السلام زمین پر اترے، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن قیامت قائم ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔ شعب الایمان للبیھقی عن سعد بن عبادة

۲۱۰۷۷ ... سورج جمعہ کے دن سے زیادہ افضل کسی دن پر طلوع ہوتا ہے اور نہ غروب۔ اور کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے نہ گھبراتا ہو سوائے جن وانس کے۔ ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۸ ... اللہ کے ہاں کوئی دن اور نہ کوئی رات جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کے برابر نہیں ہے۔ ابن عساکر عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۹ ... میری امت کی عیدوں میں سے کوئی عید جمعہ کے دن سے افضل نہیں ہے۔ اور جمعہ کے دن کی دو رکعات جمعہ کے علاوہ دنوں میں ہزار رکعات پڑھنے سے افضل ہے۔ اور جمعہ کے دن ایک تسبیح کرنا اور دنوں میں ہزار تسبیحات سے افضل ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۰ ... جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات میں چوبیس گھڑیاں ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ کی طرف سے ایسے چھ سو افراد جہنم سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کرلی ہوتی ہے۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۱ ... جمعہ کی رات (اور دن) میں چوبیس گھڑیاں ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ کی طرف سے چھ لاکھ افراد جہنم سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں جن کے اوپر جہنم واجب ہوچکی ہو۔ الخلیلی والرافعی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۲ ... کوئی جمعہ کا دن ایسا نہیں ہے جس میں چھ لاکھ سے چھ لاکھ بیس ہزار تک ایسے افراد جو مستوجب نار ہیں اللہ کی طرف سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۳ ... جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں اس دنیا سے کوچ کر گیا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اس کے عمل (کا ثواب) جاری رہے گا۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جمعہ کی موت سے عذاب قبر سے نجات

۲۱۰۸۴ ... جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرا عذاب قبر سے مامون ہوگیا۔ اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔ حلیة الاولیاء عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۵ ... کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ وہ لوگ جن کو شدید گرمی، شدید سردی اور کوئی سخت حاجت بھی جمعہ سے باز نہ رکھ سکے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۶ ... جس نے جمعہ کی نماز ادا کی اس کے لیے مقبول حج کا ثواب لکھ دیا گیا۔ اگر اس نے عصر کی نماز پڑھی تو اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے اگر عصر کے بعد وہیں بیٹھے ہوئے وہ شام کردے اور اللہ سے جو سوال بھی کرے گا اللہ پاک اس کو عطا کرے گا۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۷ ... مسلمان جمعہ کے دن (حاجی کی طرح) محرم ہوتا ہے۔ اگر وہ جمعہ پڑھ لیتا ہے تو حلال ہوجاتا ہے، اگر وہ جمعہ کے بعد عصر تک بیٹھا رہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے گویا حج وعمرہ ادا کرلیا۔

ابو اسحاق ابراھیم بن احمد بن سافلافی معجمہ وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۸۔۔۔۔ جمعہ اپنے اور پہلے جمعہ کے مابین اور مزید تین ایام کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ اور یہ اس لیے کہ فرمان خداوندی ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها. الانعام ۱۶۰

جو شخص ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ان الحسنات یذهبن السیئات. هود ۱۱۴

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی مالک شعری

۲۱۰۸۹۔۔۔ جمعہ سے جمعہ اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات اور دنوں کے لیے کفارہ ہیں اس شخص کے لیے جو کبائر سے اجتناب برتے۔

محمد بن نصر عن ابی بکر

۲۱۰۹۰۔۔۔۔ جمعہ سے جمعہ اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں جب تک وہ بڑے گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔ جمعہ کو غسل کرنا کفارہ ہے، جمعہ کے لیے چلنے میں ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہے، پس جب وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو دو سو سال کے عمل کے برابر ثواب پالیتا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی بکر رضی الله عنه

فصل ثانی۔۔۔۔۔۔ جمعہ کے وجوب اور اس کے احکام میں

۲۱۰۹۱۔۔۔ اللہ پاک نے تم پر جمعہ لکھا ہے اس جگہ میں، اس گھڑی میں، اس مہینے میں، اس سال میں، قیامت تک۔ جس نے اس کو امام عادل یا امام ظالم کے ساتھ بغیر کسی عذر کے چھوڑ دیا تو اس کا کام جمع ہوگا اور نہ اس کے کسی کام میں برکت ہوگی۔ خبردار! ایسے شخص کی کوئی نماز نہیں، خبردار! ایسے شخص کا کوئی حج نہیں، خبردار! ایسے شخص کی کوئی نیکی نہیں، خبردار! ایسے شخص کا کوئی صدقہ نہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۰۹۲۔۔۔ اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کر لو قبل اس سے کہ موت (کی نیند) میں چلے جاؤ۔ آج نیک اعمال میں مشغول ہو جاؤ قبل اس سے کہ کسی مشغولیت میں پھنس جاؤ، اور اس شخص کے ساتھ صلح رحمی برتو جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان واسطہ ہے، پروردگار کا کثرت کے ساتھ ذکر اور سراو علانیہ کثرت کے ساتھ صدقہ کرو۔ تم کو اجر ملے گا، تمہارے عمل کی قدر ہوگی، تمہارے رزق میں برکت ہوگی، تمہاری نصرت و مدد ہوگی اور تمہاری کمزوری کا مداوا ہوگا۔ جان لو! اللہ نے تم پر اس جگہ میں، اس دن میں، اس مہینے میں، اس سال میں قیامت تک کے لیے جمعہ کو فرض کیا ہے۔ جو جمعہ میں آسکتا ہو وہ میری زندگی میں اس کا انکار کردے یا اس کو بے وقعت جانے اور اس کو ترک کردے حالانکہ اس کا کوئی امام عادل یا امام ظالم ہو تو اس کا کام جمع ہوگا اور نہ اس کے کسی کام میں کوئی برکت ہوگی۔ خبردار! اس کی کوئی نماز نہیں، خبردار! اس کا کوئی وضو نہیں، خبردار! اس کا کوئی حج نہیں، خبردار! اس کی کوئی نیکی نہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ ہاں جس نے توبہ کی اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ آگاہ رہو! کوئی عورت کسی مرد کو امامت نہ دے، کوئی دیہاتی کسی ہجرت کرنے والے کو امامت نہ دے، کوئی فاسق کسی مؤمن کو امامت نہ دے مگر یہ کہ سلطان اس پر زور زبردستی کرے اور وہ اس کے ظلم و ستم سے ڈرتا ہو۔ ابن ماجه، السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۲۱۰۹۳۔۔۔ جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ واجبی حق ہے، سوائے چار لوگوں کے مملوک غلام، عورت، بچے اور مریض کے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن طارق بن شهاب

۲۱۰۹۴۔۔۔ جمعہ اس شخص پر ہے جس کو رات اپنے گھر میں بسر کرنا نصیب ہو۔ الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۹۵۔۔۔ جمعہ واجب ہے مگر عورت، بچے، مریض، غلام اور مسافر پر نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن تمیم الداری

فائدہ:۔۔۔۔۔ لیکن اگر ان میں کوئی بھی فرد جمعہ ادا کرلے تو اس سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔

۲۱۰۹۶۔۔۔ پانچ افراد ہیں جن پر جمعہ واجب نہیں: عورت، مسافر، غلام، بچہ اور اہل دیہات۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:......اہل دیہات پر جمعہ نہیں ہے۔لیکن اگر دیہات قصبہ کی شکل میں ہو اور وہاں کی مسجد میں پنج وقتہ نماز قائم ہو، نیز ان کی مسجد اہل دیہات کو جمع کرسکتی ہو یعنی جامع مسجد ہو اور اہل دیہات کو اپنی روزمرہ کی ضروریات زندگی کے لیے کسی اور جگہ نہ جانا پڑتا ہو تو ان پر بھی جمعہ واجب ہے۔مزید تفصیل کتب فقہیہ میں ملاحظہ کریں۔

۲۱۰۹۷...جمعہ پچاس افراد پر واجب ہے اور پچاس سے کم پر واجب نہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

فائدہ:......یعنی جس دیہات کے باسیوں کی تعداد پچاس یا اس سے اوپر ہوں ان پر جمعہ واجب ہے کیونکہ وہ دیہات گاؤں نہیں بلکہ قریہ (بڑی بستی) ہے۔اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ اگر مسجد میں پچاس سے کم افراد حاضر ہوں تو ان پر جمعہ نہیں ہے۔

۲۱۰۹۸......جب ہم میں سے ستر افراد جمعہ کی طرف نکلیں گے تو وہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جانے والے ستر افراد کے مانند ہوں گے جو اپنے پروردگار کے پاس بصورت وفد گئے تھے، یا ان سے بھی افضل ہوں گے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۰۹۹...جمعہ ہر بستی پر واجب ہے۔خواہ اس بستی میں چار سے زائد فرد نہ ہوں۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیهقی عن ام عبد اللہ الدوسیه

۲۱۱۰۰......جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہے جو (جمعہ کی) اذان سن لے۔ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۱۰۱...جب جمعہ کے روز منادی اذان دے دے تو ہر کام حرام ہو جاتا ہے۔مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنه)

۲۱۱۰۲...جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے عورت، بچے اور غلام کے۔الشافعی، السنن للبیهقی عن رجل من بنی وائل

۲۱۱۰۳...جمعہ کو جانا ہر بالغ پر واجب ہے۔النسائی عن حفصه رضی اللہ عنها

۲۱۱۰۴...جمعہ کے دن ہر بالغ پر جمعہ کے لیے نکلنا واجب ہے اور اس روز غسل کرنا جنابت سے غسل کرنے کی طرح ضروری ہے۔

الکبیر للطبرانی عن حفصه رضی اللہ عنها

۲۱۱۰۵...پچاس افراد پر جمعہ واجب ہے اس سے کم پر واجب نہیں۔الدارقطنی فی السنن عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۱۱۰۶...عورتوں پر بھی وہ احکام فرض ہیں جو مردوں پر ہیں سوائے جمعہ، جنازوں اور جہاد کے۔الجامع لعبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۱۱۰۷...ہر بالغ شخص پر جمعہ میں جانا واجب ہے۔اور جمعہ کے لیے جانے والے ہر شخص پر غسل بھی ضروری ہے۔

ابو داؤد عن حفصه رضی اللہ عنها

۲۱۱۰۸...جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو وہ اس کے ساتھ (امام کے سلام کے بعد) دوسری ملالے۔

ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۰۹......جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۱۰...جس نے نماز جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔النسائی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

فائدہ:......یعنی اس نے جماعت کا ثواب مکمل حاصل کرلیا لہٰذا اس رکعت کے بعد بقیہ نماز بھی پوری کرلے۔

۲۱۱۱۱......جب تم جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعات مزید (نفل) ادا کرلو۔ابو داؤد، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۱۱۲......جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے وہ چار رکعات ادا کرلے۔ابو داؤد، الترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۱۳...جو جمعہ کے لیے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر نفل پڑھے۔ابن عساکر عن ابن عمرو

۲۱۱۱۴...جمعہ نام اس وجہ سے پڑا کیونکہ اس دن آدم کی خلق جمع ہوئی تھی۔ (یعنی ان کے لیے مختلف مقامات سے مٹی جمع کی گئی اور اس سے ان کے اعضاء بنائے اور جمع کیے گئے تھے)۔الخطیب فی التاریخ عن سلمان رضی اللہ عنه

الاکمال

۲۱۱۱۵ ... جمعہ واجب ہے مگر غلام یا بیمار پر نہیں۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۱۶ ... جمعہ ہر اس بستی پر واجب ہے جہاں امام (حاکم) ہو خواہ اس بستی میں چار افراد نہ ہوں۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ام عبد اللہ الدوسیۃ

۲۱۱۱۷ ... جمعہ ہر بالغ پر واجب ہے سوائے چار افراد کے: بچہ، غلام، عورت اور مریض۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن مولی لآل الزبیر

۲۱۱۱۸ ... جمعہ واجب ہے ہر بستی پر خواہ وہاں صرف تین افراد ہوں اور چوتھا ان کا امام ہو۔ الدیلمی عن ام عبد اللہ الدوسیہ

۲۱۱۱۹ ... جمعہ کو جانا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور ہر وہ شخص جو جمعہ کو جائے اس پر غسل کرنا لازم ہے۔

النسائی، السنن للبیہقی عن ابن عمر عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۲۰ ... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر روز جمعہ جمعہ واجب ہے، سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے یا غلام کے۔ اور جو شخص کسی لہو ولعب یا تجارت میں مشغول ہو کر اس سے بے نیاز ہو گیا تو خدا اس سے بے نیاز ہے اور اللہ پاک بے نیاز قابل تعریف ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للدارقطنی، السنن للبیہقی، مسند البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۱ ... جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ پڑھنا واجب ہے، سوائے عورت یا بچے کے۔ اور جو شخص کسی لہو ولعب یا تجارت وغیرہ میں مشغول ہو کر جمعہ سے غافل ہو گیا اللہ بھی اس سے بے نیاز ہے اور اللہ پاک غنی اور حمید ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ

نماز جمعہ کا وجوب

۲۱۱۲۲ ... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ واجب ہے۔ سوائے عورت یا بچے یا غلام یا مریض کے۔

ابن ابی شیبہ عن محمد بن کعب القرظی مرسلاً

۲۱۱۲۳ ... جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ واجب ہے، مگر یہ کہ کوئی عورت، بچہ، غلام، مریض یا مسافر ہو۔ اور جو کسی لہو ولعب میں پڑ کر یا تجارت میں مشغول ہو کر اس سے بے نیاز ہو گیا تو اللہ پاک اس سے بے نیاز ہے۔ اور اللہ غنی وحمید ہے۔

الافراد للدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۴ ... جمعہ اس شخص پر ہے جس کی رات اپنے گھر میں بسر ہو۔ (یعنی مسافر پر جمعہ نہیں)۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، لوین فی جزئہ عن انس رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۱۲۵ ... جب کسی ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو جائیں تو پہلی عید ان کے لیے کافی ہے۔ ابو داؤد، مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۶ ... تمہارے اس روز میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں، پس جو شخص چاہے اس کو جمعہ سے پہلی عید کافی ہے، انشاء اللہ ہم جمعہ بھی قائم کرنے والے ہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... یعنی جو لوگ دور دراز دیہاتوں سے آ کر پہلی عید میں جمع ہو جائیں اور پھر واپس اپنے گاؤں دیہات میں چلے جائیں تو ان کے لیے دوبارہ جمعہ کے لیے آنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن جمعہ پھر بھی قائم ہو گا اور اہل شہر جمعہ ادا کریں گے۔

۲۱۱۲۷ ... اے لوگو! تم نے (نماز عید پڑھ کر) خیر اور اجر حاصل کر لیا۔ اب ہم جمعہ بھی ادا کریں گے۔ جو ہمارے ساتھ جمعہ ادا کرنا چاہے وہ جمعہ ادا

کرے اور جو واپس اپنے گھر لوٹنا چاہے تو لوٹ جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۸..... جو جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۹..... جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ دوسری رکعت بھی اس کے ساتھ ملا لے، اور جو جماعت کو تشہد میں پائے وہ چار رکعت (یعنی ظہر کی نماز) ادا کرلے۔ السنن للبیہقی، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۰..... تمہارے اس روز میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں، جو (اہل دیہات کا فرد) چاہے اس کو پہلی عید جمعہ کے بدلے کافی ہے اور ہم انشاء اللہ جمعہ بھی قائم کریں گے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ترک جمعہ پر وعیدات

۲۱۱۳۱..... میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کو جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۲..... ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص بکریوں کا ایک ریوڑ لے اور ایک دو میل دور چلا جائے پھر وہاں اس کو گھاس چارے کی مشکل ہو تو مزید دور نکل جائے پھر اس کو جمعہ کا دن آجائے لیکن وہ جمعہ میں حاضر نہ ہو اور پھر دوبارہ جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو پھر جمعہ آئے مگر وہ حاضر نہ ہو حتیٰ کہ اللہ پاک اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر ثبت کردیں۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۳..... جس نے سستی اور کاہلی سے تین جمعہ چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگادیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی الجعد

۲۱۱۳۴..... لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگادیں گے پھر وہ غافلین میں سے ہوجائیں گے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ و ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۵..... جس شخص نے بغیر کسی عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے اس کو منافقین میں لکھ دیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن اسامۃ بن زید

۲۱۱۳۶..... جس نے بغیر کسی ضرورت کے پے در پے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگادیں گے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ، مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۷..... جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا وہ ایک دینار صدقہ کردے اور اگر ایک دینار میسر نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کردے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۸..... جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا وہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک صاع یا ایک مد صدقہ کردے۔

السنن للبیہقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۹..... جو شخص بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دے وہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک یا آدھا صاع گندم صدقہ کردے۔

ابو داؤد عن قدامۃ بن وبرۃ مرسلاً

الاکمال

۲۱۱۴۰..... میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے جوانوں کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر جا کر ان لوگوں کو ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں جو جمعہ میں

حاضر نہیں ہوتے۔السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۱۴۱۔۔۔لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر کردیں گے پھر وہ غافلین میں شمار ہوں گے۔

مسند احمد، الاوسط للطبرانی، السنن للبیهقی، ابن ماجه، ابن حبان، عن ابن عباس وابن عمر رضی الله عنه معاً، ابن خزيمه، ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه وابی سعيده معاً، ابن عساکر عن ابن عمر وابی هريرة رضی الله عنه معاً،مسلم

۲۱۱۴۲۔۔۔ وہ لوگ جو جمعہ کے دن اذان جمعہ سنیں وہ جمعہ میں نہ آنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگادیں گے۔

الکبير للطبرانی، حلية الاولياء عن کعب بن مالک

۲۱۱۴۳۔۔۔ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر کردیں گے پھر ان کو غافلین میں لکھ دیا جائے گا۔

ابن النجار عن ابن عمر رضی الله عنه

جمعہ ترک کرنے والا منافق ہے

۲۱۱۴۴۔۔۔ جس نے بغیر کسی ضرورت کے جمعہ ترک کردیا اس کو ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جائے گا جو مٹائی جاسکتی ہے اور نہ اس میں ردو بدل کیا جاسکتا ہے۔الشافعی، المعرفة للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۱۴۵۔۔۔ جس نے سستی سے بغیر کسی عذر کے تین جمعے ترک کردیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر کردیں گے۔

ابن ابی شيبه، مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی حسن، النسائی، ابن ماجه، مسند ابی يعلی، الکبير للطبرانی، البغوی، الباوردی، الحاکم فی الکنی، مستدرک الحاکم، ابو نعيم فی المعرفة، السنن للبیهقی عن ابی الجعد الضمری

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوالجعد الضمری سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

۲۱۱۴۶۔۔۔ جس نے بغیر عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر ثبت کردیں گے۔ ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۱۴۷۔۔۔ جس شخص نے بغیر کسی بیماری، مرض اور عذر کے تین بار جمعہ چھوڑ دیا اللہ پاک اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر ثبت کردیں گے۔

المحاملی فی اماليه والخطيب وابن عساکر عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۱۴۸۔۔۔جس نے بغیر عذر کے چار جمعے چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو اپنی پشت کے پیچھے پھینک دیا۔

الشيرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۱۴۹۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن اذان سنی اور نماز جمعہ کو نہ آیا پھر (دوسری) اذان سنی اور تب بھی نہ آیا تو اس کے دل پر مہر لگ جائے گی اور اس کا دل منافق کا دل ہوگا۔الکبير للطبرانی، شعب الايمان للبیهقی عن ابن ابی اوفیٰ

۲۱۱۵۰۔۔۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص دو یا تین میلوں پر جاکر بکریوں کا ریوڑ چرائے اور جمعہ آئے تو حاضر نہ ہو پھر دوبارہ جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو تو اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگادے گا۔الکامل لابن عدی، شعب الايمان للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۱۵۱۔۔۔ممکن ہے کسی شخص پر جمعہ آئے اور وہ مدینہ سے ایک میل کی مسافت پر ہو اور جمعہ میں حاضر نہ ہو پائے، ممکن ہے کسی شخص پر جمعہ آئے اور وہ مدینے سے دو میل کی مسافت پر ہو مگر جمعہ کو نہ آئے، ممکن ہے کوئی شخص مدینے سے تین میل کی مسافت پر ہو اور جمعہ کو نہ آئے تو اللہ پاک ایسے لوگوں کے دل پر مہر لگادے گا۔شعب الايمان للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۲۱۱۵۲۔۔۔ قریب ہے کہ کوئی شخص بکریوں کا ریوڑ لے کر دو تین میل دور چلا جائے اور جمعہ آئے تو حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور حاضر نہ ہو تو اللہ پاک اس کے دل پر مہر ثبت کردیں گے۔ابن ابی شيبه عن محمد بن عباد بن جعفر مرسلاً

۲۱۱۵۳۔۔۔کوئی شخص اپنے اونٹوں کو چراتا ہے اور جماعت میں بھی حاضر ہوتا ہے، پھر اس کے اونٹوں کا چارہ پانی مشکل ہوجاتا ہے تو وہ کہتا ہے:

اگر میں اس جگہ سے زیادہ گھاس والی زرخیز جگہ تلاش کروں تو میرے اونٹوں کے لیے بہتر ہوگا چنانچہ وہ دور جا کر جگہ بدل لیتا ہے۔ اور وہاں سے وہ جمعہ میں بھی نہیں آپاتا۔ پھر (کچھ عرصہ میں) اس کے اونٹوں کے چارے پانی کا مسئلہ مشکل ہو جاتا ہے تو وہ پھر کہتا ہے: اگر میں اپنے اونٹوں کے لیے اس سے اچھی جگہ تلاش کرلوں تو بہتر ہوگا چنانچہ وہ مزید جگہ تبدیل کر لیتا ہے اور وہاں سے جمعہ میں شریک ہوتا ہے اور نہ کسی جماعت میں تب اللہ پاک اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ مسند احمد عن حارثة بن النعمان

۲۱۱۵۴ کوئی شخص اپنا بکریوں کا گلہ بستی کے کنارے لے جاتا ہے وہیں رہتا بستا ہے اور نماز میں آکر حاضر ہو جاتا ہے اور اپنے اہل وعیال کے پاس بھی آتا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ اپنے اردگرد کے گھاس پھونس کو چر والیتا ہے تو اس پر اس زمین میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے، تب وہ کہتا ہے: اگر میں مزید اوپری جانب جہاں اس سے زیادہ گھاس ہے چلا جاؤں تو بہتر ہے چنانچہ وہ اپنی جگہ تبدیل کر لیتا ہے اور وہاں جا کر وہ نمازوں میں آنا چھوڑ دیتا ہے، صرف جمعوں میں حاضری دیتا ہے حتیٰ کہ جب اس کی بکریاں وہاں کی چراگاہ کو بھی کھالیتی ہیں اور وہ زمین ان کے چارے پانی کے لیے مشکل ہو جاتی ہے تو وہ پھر کہتا ہے اگر میں مزید اوپری جانب چلا جاؤں جہاں اس سے زیادہ گھاس ہے تو اچھا ہوگا چنانچہ وہ اس جگہ کو چھوڑ کر مزید آگے چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہاں وہ پانچ نمازوں میں سے کسی نماز میں حاضر ہوتا ہے اور نہ اس کو جمعہ کا علم رہتا ہے کہ جمعہ کیا ہے پھر اللہ پاک اس کے دل پر مہر کر دیتے ہیں۔ الحسن بن سفیان، البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن للبیهقی عن حارثة بن النعمان

۲۱۱۵۵ ... بندہ مسلسل جمعہ میں سستی کا شکار رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ پاک اس پر غضب ناک ہو جاتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۵۶ ... جس نے بغیر عذر کے جمعہ ترک کیا قیامت سے قبل اس کے لیے کوئی شے کفارہ نہیں بن سکتی۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۵۷ ... جس سے نماز جمعہ فوت ہو جائے وہ نصف دینار صدقہ کرلے۔ الخطیب عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۱۵۸ ... جس سے جمعہ فوت ہو جائے وہ ایک دینار اور نہ ہونے کی صورت میں آدھا دینار صدقہ کر دے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن سمرة بن جندب

تیسری فصل...... جمعہ کے آداب میں

۲۱۱۵۹...... جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب رہا کرو کیونکہ کوئی بندہ مسلسل پیچھے رہنے کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کو جنت میں بھی پیچھے کر دیتے ہیں خواہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن سمرة رضی الله عنه

۲۱۱۶۰ ... جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب ترین رہا کرو۔ بے شک آدمی جمعہ میں پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے خواہ وہ اہل جنت میں سے ہو۔ مسند احمد، السنن للبیهقی، الضیاء عن سمرة رضی الله عنه

۲۱۱۶۱ ... جمعہ میں تین طرح کے اشخاص حاضر ہوتے ہیں: ایک وہ آدمی جو جمعہ میں حاضر ہوا اور لغو کاموں میں مشغول ہو جائے، پس اس کو جمعہ کا یہی فائدہ ہے۔ ایک وہ شخص جو جمعہ میں حاضر ہوا اور خدا سے دعائیں کرے۔ پس اس شخص نے اللہ سے دعا کی ہے اللہ چاہے گا تو اس کو عطا کرے گا اور اگر چاہے گا تو منع کر دے گا۔ اور ایک شخص وہ ہے جو جمعہ میں حاضر ہو خاموشی اور سکوت کو لازم رکھے اور کسی مسلمان کی گردن نہ پھلانگے اور نہ کسی کو ایذاء دے، پس یہ جمعہ اس کے لیے دوسرے جمعہ تک بلکہ مزید تین ایام تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور یہ اس کے لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها. الانعام: ۱۶۰

جو شخص ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس مثل ہے۔ مسند احمد، ابن داؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۱۶۲ ... جب کوئی جمعہ کے دن اونگھنے لگے تو اپنے ساتھی کو اپنی جگہ بٹھا دے اور اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔

السنن للبیهقی، الضیاء عن سمرة رضی الله عنه

۲۱۱۶۳..... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن حاضر ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر سی دو رکعات ادا کر لے۔

مسند احمد، السنن للبیهقي، ابن داؤد، النسائي، ابن ماجة عن جابر رضي الله عنه

۲۱۱۶۴..... جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد جب تک کوئی بات چیت نہ کر لے وہاں سے نکل نہ جائے کوئی نماز نہ پڑھے۔

الكبير للطبراني عن عصمة بن مالك

۲۱۱۶۵..... جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعات پڑھ لے ۔مسند احمد، مسلم، النسائي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۱۶۶..... جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ رحمت بھیجتے ہیں۔الكبير للطبراني عن ابي الدرداء رضي الله عنه

جمعہ میں جلدی آنے کی فضیلت

۲۱۱۶۷..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں، پس جو لوگ آتے ہیں ملائکہ ان کو حسب مراتب لکھتے جاتے ہیں۔ کسی شخص کے لیے اونٹ قربان کرنے کا ثواب کسی کے لیے گائے قربان کرنے کا ثواب، کسی کے لیے بکری، کسی کے لیے مرغی، کسی کے لیے چڑیا اور کسی کے لیے انڈہ صدقہ کرنے کا ثواب لکھتے ہیں۔ جب مؤذن اذان کہتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو ملائکہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر خطبہ سنتے ہیں۔مسند احمد، الضياء عن ابي سعيد رضي الله عنه

۲۱۱۶۸..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف نکل جاتے ہیں لوگوں کو مکر و فریب میں الجھا دیتے ہیں اور جمعہ میں شرکت سے ان کو روکتے ہیں۔ جبکہ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کسی آدمی کی ایک گھڑی لکھتے ہیں اور کسی کی دو گھڑیاں لکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ امام نکل آتا ہے۔ پس جب آدمی کسی جگہ بیٹھتا ہے اور کان اور آنکھیں امام کی طرف لگا دیتا ہے چپ رہتا ہے اور کوئی لغو کام نہیں کرتا تو اس کو اجر کا ایک گٹھا ملتا ہے اور اگر کسی جگہ بیٹھتا ہے، کان اور آنکھیں امام کی طرف لگاتا ہے مگر کوئی لغو کام کر لیتا ہے اور خاموش نہیں رہتا تو اس پر گناہ کا ایک گٹھا لاد دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہتا ہے: چپ رہ تو اس کہنے والے نے بھی بے شک لغو کام کیا اور اس کو اس جمعہ کا کچھ ثواب نہیں ملتا۔مسند احمد، ابو داؤد عن علي رضي الله عنه

۲۱۱۶۹..... ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کو لکھتے ہیں حتیٰ کہ جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو وہ صحیفے بند کر لیتے ہیں۔مسند احمد عن ابي امامة رضي الله عنه

۲۱۱۷۰..... اس شخص کی مثال جو نماز جمعہ کے لیے سب سے پہلے نکلے اللہ کی راہ میں اونٹ دینے والے کی سی ہے، پھر جو شخص اس کے بعد آئے اس کی مثال اللہ کی راہ میں گائے دینے والے کی سی ہے، پھر جو اس کے بعد آئے اس کی مثال مینڈھے کا ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر جو اس کے بعد آئے مرغی ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، اور پھر جو کوئی اس کے بعد آئے اس کی مثال اللہ کی راہ میں انڈہ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے۔

النسائي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۱۷۱..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے تمام دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کو حسب مراتب الاول فالاول کی ترتیب سے لکھتے ہیں۔ جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔ اور آ کر خطبہ سنتے ہیں۔ اور سب سے پہلے آنے والے کی مثال (اللہ کی راہ میں) اونٹ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر گائے ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر مینڈھا ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر مرغی ہدیہ کرنے والے کی سی ہے اور پھر انڈہ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے۔البخاري، مسلم، النسائي، ابن ماجة عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۱۷۲..... اگر کوئی گنجائش پائے تو اپنے محنت و مشقت کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے (یعنی ایک جوڑا) صرف جمعہ کے لیے خاص کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ابو داؤد عن يوسف بن عبد الله بن سلام، ابن ماجة عن عائشة رضي الله عنها

الاکمال

۲۱۱۷۳۔ تمہارے لیے ہر جمعہ میں حج اور عمرہ ہے۔ حج تو جمعہ کے لیے سب سے پہلے جانا ہے اور عمرہ جمعہ کے بعد عصر کے انتظار میں بیٹھا رہنا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن سہل بن سعد

۲۱۱۷۴۔ تمہارے لیے ہر جمعہ کے روز حج اور عمرہ ہے۔ حج تو جمعہ کیلئے پہلے جانا ہے اور عمرہ یہ ہے کہ بندہ جمعہ کے بعد عصر تک اسی جگہ بیٹھا رہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی وضعفہٗ عن سہل بن سعد

۲۱۱۷۵۔۔۔ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں، لوگوں کے نام ان کے حسب مراتب لکھتے ہیں پہلے آنے والا اونٹنی کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا گائے یا اونٹ کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا بکری کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا پرندے کی قربانی دینے والا ہے اور پھر آنے والا انڈہ ہدیہ کرنے والا ہے۔ اور جب امام نکلتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔

ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فرشتوں کی مسجد میں حاضری

۲۱۱۷۶۔۔۔ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور آنے والے لوگوں کا نام لکھتے ہیں، ان کے حسب مراتب پس کوئی شخص تو اونٹ دینے والا ہوتا ہے، کوئی گائے دینے والا، کوئی بکری دینے والا، کوئی مرغی دینے والا، کوئی چڑیا دینے والا اور کوئی انڈہ خدا کی راہ میں دینے والا ہوتا ہے۔ پس جب مؤذن اذان دے دیتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر ذکر اذکار سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ مسند احمد، الطحاوی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ جمعہ کے روز ملائکہ کو مسجدوں کے دروازوں پر بھیجتے ہیں، جو آنے والے لوگوں میں پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے شخص کا نام علی الترتیب لکھتے ہیں۔ پس جب آنے والے ساتویں نمبر پر پہنچتے ہیں تو وہ گویا چڑیوں کو خدا کی راہ میں دینے والے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۲۱۱۷۸۔۔۔ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھے آنے والوں کا نام حسب نزول لکھتے جاتے ہیں۔ فلاں شخص فلاں وقت آیا، فلاں شخص فلاں وقت آیا اور فلاں شخص اس وقت آیا جب امام خطبہ دے رہا تھا جبکہ فلاں شخص آیا تو خطبہ اس سے فوت ہو گیا تھا اور نماز اس کو مل گئی تھی۔

ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۹۔۔۔ جمعہ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی قوم بادشاہ کے پاس حاضر ہوئی، بادشاہ نے ان کے لیے اونٹ نحر (ذبح) کرایا، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے گائے ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے بکری ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے شتر مرغ ذبح کرایا پھر ایک قوم آئی ان کے لئے بطخ ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے مرغی ذبح کرائی اور پھر جو قوم آئی ان کے لیے چڑیا ذبح کروائیں۔

ابن عساکر عن بشر بن عوف الدمشقی القرشی عن بکار بن تمیم عن مکحول عن واثلۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں کہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس نسخے میں سو کے قریب احادیث ہیں جو تمام کی تمام موضوع (من گھڑت) ہیں۔

۲۱۱۸۰۔ جمعہ میں جلدی آنے والا ایسا ہے جیسے اونٹ اللہ کی راہ میں دینے والا، اس کے بعد آنے والا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا ہے، پھر بکری اللہ کی راہ میں دینے والا اور پھر آنے والا ایسا ہے گویا مرغی کو اللہ کی راہ میں دینے والا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۱۔۔۔ جمعہ کو جلدی آنے والا ایسا ہے گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی، پھر آنے والا ایسا ہے گویا اس نے گائے کی قربانی کی، پھر بکری کی اور پھر

آنے والا پرندے کی قربانی کرنے والا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۲ جمعہ کو جلدی آنے والا ایسا ہے گویا اونٹ اللہ کی راہ میں دینے والا، پھر آنے والا ایسا ہے گویا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا، پھر آنے والا ایسا ہے گویا اس نے بکری اللہ کی راہ میں دی پس جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور ملائکہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں۔ ابن زنجویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۳ ...جمعہ میں پہلے آنے والا اللہ کی راہ میں اونٹ دینے والا ہے، پھر آنے والا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا ہے پھر آنے والا بکری اللہ کی راہ میں دینے والا اور پھر آنے والا مرغی اللہ کی راہ میں دینے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۴ ...ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں لوگوں کا نام ان کے آنے کی ترتیب پر لکھتے ہیں۔ پس ان میں کوئی اونٹ ہدیہ کرنے والا ہے، کوئی گائے، کوئی بکری، کوئی مرغی، کوئی چڑیا اور کوئی صرف انڈہ ہدیہ کرنے والا ہے۔ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۵ ...ملائکہ جمع کے دن (جمعہ کی نماز سے قبل) مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں جو لوگوں کی آمد کے اوقات لکھتے ہیں حتیٰ کہ امام نکل آتا ہے۔ جب امام نکل آتا ہے تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور قلم روک لیتے ہیں تب ملائکہ یہ دعا کرتے ہیں:

اللّٰهم ان کان مریضا فاشفه، وان کان ضالاً فاهده وان کان عائلاً فاغنه

اے اللہ! اگر وہ مریض ہو اس کو شفا دے، اگر وہ گمراہ ہو اس کو ہدایت دے اور اگر وہ فقیر اور اہل وعیال والا ہو تو اس کو مالدار کردے۔

السنن للبیهقی عن ابن عمرو

۲۱۱۸۶ ......جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو حمد کے جھنڈے ملائکہ کے سپرد کردیئے جاتے ہیں جو ہر جمعہ والی مسجد میں ان جھنڈوں کے ساتھ جاتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام مسجد حرام میں حاضر ہوتے ہیں ان کے ساتھ تمام نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے ہوتے ہیں۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوتے ہیں۔ جن کے پاس چاندی کے اوراق والے رجسٹر اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، یہ فرشتے لوگوں کے نام ان کی آمد کے حسب مراتب لکھتے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جو امام کے خطبے کے لیے نکلنے سے قبل نکلے سابقین میں لکھا جاتا ہے۔ جو امام کے نکلنے کے بعد حاضر ہوا اس کو حاضرین خطبہ میں لکھا جاتا ہے اور جو اس کے بھی بعد میں آئے اس کو حاضرین جمعہ میں لکھا جاتا ہے۔ جب امام سلام پھیر دیتا ہے تو فرشتہ لوگوں کے چہروں پر پر مارتا ہے، جو اس جمعہ میں غائب ہوتے ہیں جبکہ پہلے جمعوں میں حاضرین میں سے ہوتے تھے اس کے لیے فرشتہ دعا کرتا ہے:

اے اللہ! فلاں بندے کو ہم سابقین میں سے لکھتے تھے لیکن معلوم نہیں اس کو کس چیز نے روک لیا ہے۔ اے اللہ! اگر وہ مریض ہو تو اس کو شفاء دے دے۔ اگر وہ غائب ہو تو اس کو اچھی رفاقت نصیب کرا اور اگر آپ نے اس کی روح قبض کرلی ہو تو اس پر رحم فرما۔ ساتھ والے فرشتے آمین کہتے جاتے ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق آداب......الاکمال

۲۱۱۸۷ ...جمعہ کے دن مؤمن کی مثال اس محرم (احرام باندھنے والے) کی ہے جو بال کاٹے اور نہ ناخن کاٹے حتیٰ کہ نماز پوری ہوجائے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! ہم جمعہ کے لیے کب سے تیاری کریں؟ فرمایا: جمعہ کے دن۔

ابو الحسن الصیقلی فی امالیه والخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۸ ......جمعہ میں سونا اور اونگھنا شیطان کا کام ہے۔ جب کوئی اونگھے تو اپنی جگہ بدل لے۔ ابن ابی شیبه عن الحسن مرسلاً

۲۱۱۸۹ ...جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز مسجد میں اونگھے تو وہ اس جگہ سے اٹھ کھڑا ہو۔

مسند احمد، ابن ابی شیبه، الترمذی حسن صحیح، مستدرک الحاکم، ابن حبان، السنن للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ،

الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۰.....جو شخص جمعہ کے روز اپنی مجلس سے کھڑا ہوا اور واپس آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔السنن للبیہقی عن عروۃ مرسلاً

۲۱۱۹۱.....جس نے جمعہ کی صبح کو نماز فجر سے قبل تین بار یہ کلمات کہے:

استغفر اللہ الذی لاالٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ۔

اللہ پاک اس کے تمام گناہ بخش دے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

ابن السنی، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....اس روایت کی سند میں خصیب بن عبدالرحمٰن الجزری ہے، جس کو امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے، جبکہ امام ابن معین نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔

۲۱۱۹۲.....ملائکہ مسجد کے دروازوں پر لوگوں کا نام ان کی آمد کی ترتیب پر لکھتے ہیں کہ فلاں شخص اس اس وقت آیا، فلاں شخص اس اس وقت آیا، جبکہ فلاں شخص اس وقت آیا جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا اور فلاں شخص نے نماز تو پالی مگر خطبہ اس سے فوت ہو گیا۔

۲۱۱۹۳.....جمعہ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی قوم بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ بادشاہ ان کی ضیافت میں اونٹ قربان کرے، پھر دوسری قوم آئے، بادشاہ ان کی ضیافت میں گائے ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کی ضیافت میں بکری ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کی ضیافت میں شتر مرغ ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کے لیے بطخ ذبح کرے، پھر جو قوم آئے تو ان کے لیے بادشاہ مرغی ذبح کرے اور اس کے بعد آنے والی قوم کے لیے بادشاہ چڑیاں ذبح کرے۔

ابن عساکر عن بشر بن عوف الدمشقی القرشی عن بکار بن تمیم عن مکحول عن واثلۃ

کلام:.....امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں: اس نسخے میں (جہاں سے یہ حدیث لی گئی) سو کے قریب احادیث ہیں جو سب کی سب موضوع اور من گھڑت ہیں۔

۲۱۱۹۴.....کیا تم جمعہ کی حقیقت سے واقف ہو؟ وہ ایسا دن ہے جس میں تمہارے باپ کی تخلیق کا سامان جمع ہوا۔ میں تم کو جمعے کے بارے میں بتاتا ہوں: جو مسلمان طہارت حاصل کرے، پھر مسجد کی طرف چلے، پھر وہاں خاموش رہے حتیٰ کہ امام اپنی نماز پوری کرلے تو وہ نماز اس کے لیے اس جمعے اور اس سے پہلے جمعے کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہوگی بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب برتتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

جمعہ کی نماز سے گناہوں کی مغفرت

۲۲۱۱۹۵.....کیا تو جانتا ہے جمعہ کیا ہے؟ لیکن میں جانتا ہوں کہ جمعہ کیا ہے، کوئی شخص طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح طہارت حاصل کرے پھر جمعہ کو آئے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام نماز پوری کرلے تو یہ اس کے لیے اس جمعے اور ماقبل جمعے کے درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ ہوگا جب تک کہ وہ ہلاک کرنے والے (کبیرہ) گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔

(مسند احمد، النسائی، السنن لسعید بن منصور عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۶.....اے سلمان کیا تو جانتا ہے کہ جمعہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے سلمان! یہ جماعت کا دن ہے جس میں تمہارے باپ آدم (کی مٹی) کو جمع کیا گیا اور میں تم کو جمعے کی حقیقت کے بارے میں بیان کرتا ہوں کوئی شخص جمعے کے دن حکم کے مطابق طہارت حاصل کرتا ہے پھر اپنے گھر سے نکل کر جمعے کے لیے آتا ہے اور بیٹھ کر خاموشی سے خطبہ سنتا ہے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جاتی ہے تو یہ جمعہ اس کے لیے پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔مستدرك الحاکم عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۷.....جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے پھر جمعہ کے لیے آتا ہے اور کوئی لغو یا جہالت کا کام نہیں کرتا حتیٰ کہ

امام نماز پوری کر لیتا ہے تو یہ جمعہ اس کے لیے دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ اور جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ مسلمان اس گھڑی میں اللہ عزوجل سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو اس کا سوال ضرور عطا فرماتے ہیں۔ اسی طرح دوسری فرض نمازیں بھی درمیانی اوقات کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔ مسند احمد، ابن خزیمه عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۱۹۸... جو پاکی حاصل کرے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرے پھر جمعہ میں آئے اور کوئی لہو ولعب کرے اور نہ جہالت کا کام کرے تو یہ اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان کے لیے کفارہ ہوگا اسی طرح پانچوں نمازیں بھی درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں اور جمعہ (کے دن) میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ مسلمان بندہ اس گھڑی میں اللہ عزوجل سے جس خیر کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبه، عبد بن حمید عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۱۹۹... اے سلمان! جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے تین بار عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے سلمان جمعے کے دن میں تمہارا باپ یا فرمایا تمہارے ماں باپ (کی مٹی) کو جمع کیا گیا تھا۔ پس جو شخص جمعہ کے دن طہارت و نظافت حاصل کرے جیسے اس کا حکم دیا گیا ہے پھر وہ گھر سے نکلے اور جمعے میں حاضر ہو اور وہاں بیٹھ کر خاموش رہے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جائے تو یہ جمعہ اس کے لیے پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۲۰۰... اے سلمان! جانتا ہے جمعہ کا دن کیا حقیقت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ وہ دن ہے ناں، جس میں اللہ نے آپ کے والدین کو جمع کیا تھا: ارشاد فرمایا: نہیں، میں تم کو جمعے کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ کوئی مسلمان طہارت حاصل کرے اور اپنے پاس موجود سب سے اچھے کپڑے زیب تن کرے۔ اور اگر گھر والوں کے پاس خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے ورنہ پانی کے چھینٹے مارلے پھر مسجد میں آئے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام نکلے اور نماز پڑھا دے تو اس کی یہ نماز دوسرے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی جب تک کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اور یہ حکم ساری زندگی کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۲۰۱.....اے مسلمانوں کے گروہ! تم میں کسی شخص پر کوئی حرج (اور گناہ) نہیں ہے کہ وہ خاص جمعے کے لیے دو کپڑے (یعنی ایک جوڑا) مختص کر لے جو اس کے کام کے کپڑوں کے سوا ہو۔ اور خوشبو بھی اگر میسر ہو اور تم پر مسواک تو لازم ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه موقوفاً

۲۱۲۰۲... خطبہ میں حاضر ہو جاؤ اور امام کے قریب رہو۔ بے شک کوئی آدمی مسلسل پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ جنت میں بھی اس کو پیچھے کر دیا جاتا ہے خواہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ مسند احمد، ابن داؤد، السنن للبیهقی، مستدرک الحاکم عن سمرة رضی الله عنه

چوتھی فصل...... جمعہ میں ممنوع باتوں کا بیان

۲۱۲۰۳... جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور امام کے نکلنے کے بعد دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر) جدائی ڈالتا ہے وہ ایسا ہے جیسے جہنم میں اپنی آنتیں کھینچنے والا شخص۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن الارقم

۲۱۲۰۴... بیٹھ جا! تو نے لوگوں کو اذیت دی اور تکلیف پہنچائی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ ارشاد اس شخص کو فرمایا جو جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ رہا تھا۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عبد الله بن بسر، ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه

۲۱۲۰۵... جمعہ کے دن امام جب نماز کے لیے نکلے تو اس سے دوسروں کی (انفرادی) نمازیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اسی طرح جب امام خطبہ وغیرہ ارشاد کرتا ہے تو دوسروں کی بات چیت ختم ہو جاتی ہے۔ السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۲۰۶..... اس شخص کی مثال جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت بات چیت کرے اس گدھے کی ہے جس نے کتابیں لاد رکھی ہوں۔ اور جو شخص کسی کو کہے: چپ ہو جا اس کا بھی جمعہ نہیں ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۲۰۷..... جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت جو کسی کو چپ کرانے کے لیے بھی کہے چپ ہو جا اس نے بھی لغو کام کیا۔

الترمذی، النسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۰۸..... حضور ﷺ نے امام کے خطبہ دیتے وقت حبوہ باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن معاذبن انس رضی الله عنه

فائدہ:..... حبوہ کہتے ہیں اکڑوں بیٹھ کر سرینیں زمین پر رکھ دی جائیں اور ہاتھوں کا حلقہ بنا کر ٹانگوں کے گرد باندھ لیا جائے۔ یا کسی کپڑے کے ساتھ کمر اور ٹانگوں کو باندھ لیا جائے۔

۲۱۲۰۹..... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن حاضر ہو تو کسی کو بھی اس کی جگہ سے کھڑا کر کے خود وہاں نہ بیٹھے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر رضی الله عنه

۲۱۲۱۰..... کوئی شخص جمعہ کے روز اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس جگہ خود بیٹھ جائے، ہاں یہ کہے: تھوڑا تھوڑا سمٹ کر بیٹھ جاؤ۔

مسلم عن جابر رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۲۱۱..... جب آدمی جمعے کے روز اپنے ساتھی کو کہے حالانکہ امام خطبہ دے رہا ہو کہ چپ ہو جا تو اس نے لغو کام کیا حتیٰ کہ خطبہ پورا ہو۔

الخطیب عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۱۲..... جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو اس وقت اس کے لیے کوئی نماز درست نہیں اور نہ کسی سے بات چیت کرنا جائز ہے حتیٰ کہ امام فارغ ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۱۳..... جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران کلام کرے وہ کتابیں اٹھانے والے گدھے کی طرح ہے اور جو اس کو چپ ہونے کا کہے اس کا بھی جمعہ (قبول) نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۲۱۴..... جمعہ کے دن (دوران خطبہ) کوئی شخص اپنے بھائی سے بات نہ کرے۔ ابو عوانه عن جابر رضی الله عنه

۲۱۲۱۶..... ابی (الدرداء رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا۔ پس جب تو امام کو خطبہ دیتے سنے تو چپ ہو جب تک کہ امام فارغ نہ ہو جائے۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۱۲۱۷..... وہ خاموش شخص جس کو خطبہ کی آواز سنائی نہ دے رہی ہو اس کا اجر اس شخص کا ہے جو خاموشی کے ساتھ سن رہا ہو۔

الجامع لعبدالرزاق عن عبدالرحمن بن اسلم مرسلاً، الجامع لعبدالرزاق عن عثمان بن عفان موقوفاً

۲۱۲۱۸..... امام کے نکلنے کے بعد جو شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگے یا دو شخصوں کے درمیان بیٹھے وہ اس شخص کی طرح ہے جو جہنم میں اپنی آنتیں کھینچتا پھر رہا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عثمان بن الازرق

۲۱۲۱۹..... وہ شخص جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالے اس شخص کی مانند ہے جو جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹتا پھرے گا۔ ابو نعیم عن الارقم بن الارقم

۲۱۲۲۰..... کوئی شخص پہلے تاخیر کرتا ہے پھر لوگوں کو پھاندتا ہوا آگے آتا ہے اور ان کو ایذاء دیتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۲۲۱..... بیٹھ جا تو نے لوگوں کو ایذاء دی ہے اور ان کو پیچھے کر کے تکلیف میں مبتلا کیا ہے۔ ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه

فائدہ:..... ایک شخص جمعے کے دن مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آنے لگا

تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، البخاری ومسلم، الضیاء عن عبد اللہ بن بسر

۲۱۲۲۲ میں نے تجھے لوگوں کی گردنیں پھلانگتا دیکھا ہے اور یہ تو نے ان کو ایذاء دی ہے۔ جس نے مسلمانوں کو ایذاء دی اس نے مجھے ایذاء دی، جس نے مجھے ایذاء دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذاء دی۔ شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

خطبہ کے آداب......الاکمال

۲۱۲۲۳ ...... بے شک خطبہ کو مختصر کرنا اور نماز کو طول دینا آدمی کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ پس نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو۔ اور بعضے بیان جادو انگیز ہوتے ہیں اور تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو خطبوں کو طویل کریں گے اور نماز کو مختصر کریں گے۔

البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

جمعہ کی سنت......الاکمال

۲۱۲۲۴ جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعات پڑھے، اگر کسی کو کسی کام کی جلدی ہو تو وہ دو رکعات ادا کرلے۔

الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۵ جو نفل نماز پڑھنا چاہے وہ جمعہ سے پہلے چار رکعات اور جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھ لے۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۶ جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے وہ چار رکعات پڑھے اگر اس کو کوئی کام ہو تو دو رکعت مسجد میں اور دو رکعات گھر میں پڑھ لے۔

ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل...... جمعہ کے دن غسل کے بارے میں

۲۱۲۲۷ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا، پاکی حاصل کی اور اچھی طرح پاکی حاصل کی، اپنے پاس موجود کپڑوں میں سے اچھے کپڑے زیب تن کیے اور گھر میں موجود خوشبو لگائی یا تیل لگایا پھر مسجد میں آیا اور کوئی لغو کام نہ کیا اور نہ دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر) جدائی ڈالی تو اللہ پاک اس جمعے اور دوسرے جمعے کے دوران اس کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۸ جس شخص نے جمعہ کے دن جنابت والا غسل کیا، پھر پہلی گھڑی میں جمعہ کے لیے گیا، گویا اس نے اللہ کی راہ میں اونٹ دیا۔ جو دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں گائے دی۔ جو تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں سینگوں والے مینڈھا دیا۔ جو چوتھی گھڑی میں گیا اس نے مرغی اللہ کی راہ میں دی۔ اور جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں انڈہ ہدیہ کیا۔ پس جب امام آتا ہے تو ملائکہ خطبہ سننے کے لیے اندر حاضر ہوجاتے ہیں۔

البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۹ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر جمعہ کو آیا اور مقدر میں لکھی نماز پڑھی پھر چپ رہا حتیٰ کہ امام خطبہ سے فارغ ہوگیا پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے دوسرے جمعے تک اور مزید تین ایام تک کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۰...... جو جمعہ کے دن غسل کرے، مسواک کرے، خوشبو لگائے اگر اس کے پاس موجود ہو اور موجودہ کپڑوں سے عمدہ ترین کپڑے زیب تن کرے۔ پھر گھر سے نکلے اور مسجد میں آئے۔ اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ پھر جو اللہ چاہے نماز پڑھے۔ پھر امام نکلے تو خاموش رہے حتیٰ کہ امام نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ جمعہ دوسرے جمعہ تک اس کے گناہوں کے لیے کفارہ ثابت ہوگا۔

مسند احمد، ابوداؤد، الصحیح لابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید و ابی ھریرۃ رضی اللہ عنھما

۲۱۲۳۱...... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، خوشبو لگائی اگر موجود ہو اور اچھے کپڑے زیب تن کیے پھر لوگوں کی گردنوں کو نہ پھاندا اور نہ خطبہ کے وقت کوئی لغو کام کیا تو یہ اس کے دونوں جمعوں کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور جس نے لغو بے کار کام کیا اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگا تو اس کے لیے فقط ظہر کی نماز ہوگی۔ ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۲...... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کو آئے تو غسل کر لے اور پاکی وصفائی حاصل کر لے۔ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۳...... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے جانا چاہے تو غسل کر لے۔ البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۴...... جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ خواہ تم کو جنابت نہ پیش آئی ہو اور خوشبو لگاؤ۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

غسل جمعہ کا اہتمام

۲۱۲۳۵...... اے لوگو! جب یہ دن ہو تو غسل کر لو اور جس کے پاس جو عمدہ ترین خوشبو یا تیل ہو وہ لگا لے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۶...... جمعہ کے دن ہر بالغ شخص پر غسل لازم ہے اسی طرح ہر بالغ عورت پر بھی۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۷...... جو جمعہ کو آئے پہلے غسل کر لے۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۸...... جس نے جمعہ کے دن غسل کرایا اور غسل کیا پھر دوسروں کو جلدی نکالا اور خود بھی جمعہ کے لیے جلدی نکلا اور پیدل چل پڑا، سواری پر سوار نہ ہوا۔ اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور اس کی طرف توجہ کے ساتھ کان لگائے اور خاموش رہا، کوئی لغو بے کار کام نہ کیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے جو وہ گھر سے مسجد تک اٹھائے ایک سال کے روزوں اور نمازوں کا اجر ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن اوس بن اوس

۲۱۲۳۹...... کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور وسعت کے بقدر طہارت حاصل کرتا ہے پھر تیل یا خوشبو لگاتا ہے، پھر گھر سے نکل کر مسجد میں دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہیں ڈالتا پھر مقدور بھر نماز پڑھتا ہے پھر جب تک امام خطبہ دے خاموش رہتا ہے تو اس کے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مسند احمد، البخاری عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۰...... جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۱...... جمعہ کے دن غسل کرنا جنابت کے غسل کی طرح واجب ہے۔ الرافعی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۲...... جمعہ کے روز غسل کرو، بے شک جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اس کے لیے جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین یوم کا کفارہ ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۳...... جمعہ کے دن غسل ضرور کرو خواہ تم کو ایک پیالہ پانی ایک دینار کے عوض ملے۔

الکامل لابن عدی عن انس، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۲۴۴..... جو جمعہ کے دن غسل کرے وہ دوسرے جمعہ تک طہارت میں رہے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ

۲۱۲۴۵..... اللہ کا ہر مسلمان بندے پر یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرلے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۶..... جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے کھینچ کر نکال دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۷..... ہر مسلمان بندہ پر ہر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۸..... جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۹..... ہر مسلمان پر سات دنوں میں اپنے جسم اور بالوں کو دھونا واجب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۰..... جمعہ کے دن ہر بالغ شخص پر غسل کرنا واجب ہے نیز یہ کہ مسواک کرے اور اگر خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۱..... جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔ نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو خواہ اپنی عورت کی خوشبو ہو تو اس کو زیادہ لگالے۔ (کیونکہ خواتین کی خوشبو ہلکی ہوتی ہے)۔ النسائی، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۲..... ان دنوں میں غسل کرنا واجب ہے: جمعہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عرفہ کے دنوں میں۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۳..... تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔ ابن ابی شیبہ عن رجل

۲۱۲۵۴..... جس نے جمعہ کے دن وضو پر اکتفاء کیا اچھا کیا اور جس نے غسل کیا یہ زیادہ افضل ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن خزیمہ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۲۵۵..... اے گروہ مسلمان! تم میں سے جو شخص جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے اور اگر خوشبو میسر ہو تو اس کو لگانے میں کوئی حرج نہیں اور مسواک تو تم پر لازم ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۶..... اے مسلمانوں کی جماعت! اس دن کو اللہ نے تمہارے لیے عید کا دن بنایا ہے، لہٰذا اس روز غسل کرلیا کرو اور تم پر مسواک بھی لازم ہے۔

السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۷..... جب تم میں سے کسی پر جمعہ آئے تو وہ غسل ضرور کرلے۔

ابوداؤد عن عمر رضی اللہ عنہ، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۸..... جب کوئی جمعہ میں آنا چاہے تو پہلے غسل کرلے۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۹..... جب تم میں سے کوئی جمعہ کو آئے تو پہلے جنابت والا غسل کرلے۔ ابوبکر العاقولی فی فوائدہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۰..... جب تم جمعہ کو آؤ تو پہلے غسل کرلو۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۱..... جمعہ کے دن غسل کرو خواہ ایک پیالہ پانی ایک دینار کے عوض ملے۔

الکامل لابن عدی، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۲۶۲..... مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور خوشبو لگائیں اگر میسر ہو۔ اور اگر خوشبو میسر نہ ہو تو پانی بھی ان کے لیے بمنزلہ

خوشبو ہے۔ مسند احمد، الترمذی حسن، ابن ابی شیبہ، الطحاوی عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۳ ... ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرلے۔ اور اگر اس کو خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے۔

ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۴ ... ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں سے ایک دن ضرور غسل کرلے اور جسم کا ہر حصہ دھوئے، مسواک کرے اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۵ ... یہ عید کا دن ہے، اللہ نے اس کو لوگوں کے لیے عید بنایا ہے پس جو جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے، اگر خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگالے اور تم پر مسواک لازم ہے۔ موطا امام مالک، الشافعی، السنن للبیھقی عن عبید بن السائب مرسلاً، ابونعیم فی کتاب السواک عن عبید بن السباق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن عبدالبر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ وابی سعید، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۶ ... مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے اور جو جمعہ کو نہ آئے مرد ہو یا عورت اس پر غسل نہیں۔

السنن للبیھقی ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۷ ... جو جمعہ کو آئے اور وضو کرے تو اچھا ہے لیکن جو غسل کرے وہ زیادہ افضل ہے۔

ابن جریر عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ وعن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۸ ... جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اللہ پاک اس سے سارے گناہ نکال دیتے ہیں پھر اس کو کہا جاتا ہے، نئے سرے سے عمل کر۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۹ ... جس شخص نے جمعہ کے دن پاکی حاصل کی اور ثواب کی خاطر غسل کیا حالانکہ اس کو جنابت لاحق نہ تھی تو اس کے ہر بال کے بدلے جو سر، داڑھی یا جسم کے کسی حصہ کا ہو اور تر ہو جائے ایک نیکی ہے۔ الحاکم فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۰ ... تم میں سے جو شخص جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے۔

الشیرازی فی الالقاب عن عثمان رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۱ ... تم میں سے جو جمعہ کو حاضر ہو وہ جنابت کی طرح کا غسل کرلے۔ الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۲ ... جو جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۳ ... جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن ابی سعید وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنھما

۲۱۲۷۴ ... جمعہ کے حق میں سے مسواک اور غسل ہے۔ اور جو خوشبو پائے لگالے۔ الکبیر للطبرانی عن سھل بن حنیف

۲۱۲۷۵ ... تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن رجل من الانصار من الصحابۃ رضی اللہ عنھم

۲۱۲۷۶ ... ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے، مسواک کرے اور خوشبو لگائے اگر گھر والوں کے پاس میسر ہو۔

مسند احمد، السنن للبیھقی عن رجل من الانصار من الصحابۃ رضی اللہ عنھم

۲۱۲۷۷ ... ہر مسلمان پر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور وہ دن جمعہ کا دن ہے۔

(ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ وھو صحیح

۲۱۲۷۸ ... ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ سات دنوں میں غسل کرلے اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگالے۔ ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۹ ... ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن ضرور غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۰..... ہر سات دنوں میں جمعہ کے دن ہر مسلمان پر غسل کرنا ضروری ہے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۱..... جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا ضروری ہے۔مؤطا امام مالک، مسند احمد، مسند الدارمی، الشافعی، ابوداؤد، النسائی، مسلم، ابن الجارود، ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۲..... ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا جنابت کے غسل کی طرح ضروری ہے۔ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۳..... جمعہ کا غسل ہر مسلم پر واجب ہے۔البغوی عن ابن الدنیا

۲۱۲۸۴..... کاش تم اس دن طہارت حاصل کرتے۔البخاری، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۲۸۵..... اے لوگو! جب تم جمعہ کو آؤ تو غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگالے۔مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۶..... اے سلمان! جانتا ہے جمعہ کیا ہے؟ اس دن تمہارے باپ آدم کی مٹی جمع کی گئی۔پس جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر مسجد میں آیا تو اس کی بخشش کردی جائے گی۔الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۷..... مسلمان جب جمعہ کے دن غسل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف آتا ہے اور کسی کو اذیت نہیں دیتا، اگر امام نہ نکلا ہو تو مقدور بھر نماز پڑھتا ہے اور اگر امام نکل چکا ہو تو بیٹھ جائے اور کان لگا کر خطبہ سنے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام خطبہ اور جمعہ سے فارغ ہو تو اگر اس کے تمام گناہوں کی بخشش نہ ہوئی تب بھی پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گا۔مسند احمد عن نبیشۃ

۲۱۲۸۸..... جس نے جمعے کے دن غسل کیا وہ دوسرے جمعے تک پاک رہے گا۔ابن حبان عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر اس کو جنابت لاحق نہ ہوئی تو یہ غسل اس کے لیے دوسرے جمعے تک کافی ہے۔

۲۱۲۸۹..... جس نے جمعے کے دن غسل کیا، عمدہ کپڑے پہنے، جلدی جمعہ کو گیا اور امام کے قریب رہا یہ عمل دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ابن مندہ، ابونعیم، ابن عساکر عن یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ عن ابیہ عن جدہ قال ابن مندہ غریب

کلام:..... ابن مندہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے۔

۲۱۲۹۰..... جس نے جمعہ کے دن جنابت کی طرح کا غسل کیا، تیل یا خوشبو جو میسر ہو لگائی موجود عمدہ کپڑے پہنے پھر جمعہ کو آیا اور دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھے ہوؤں کے درمیان) افتراق پیدا نہ کیا اور مقدور میں لکھی نماز (نفل) پڑھی۔پھر جب امام نکلا تو خاموش رہا اور توجہ کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

مسند ابوداؤد الطیالسی، الدارمی، ابن حبان، ابن زنجویہ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۲..... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اچھے کپڑے زیب تن کیے اور خوشبو میسر ہو تو لگالے پھر جمعہ کو نکلے اور پروقار رہے، کسی کی گردن نہ پھلانگے اور نہ کسی کو ایذاء دے، پھر جو ہو سکے نماز پڑھے پھر امام کا انتظار کرے حتیٰ کہ امام نماز پوری کرلے تو اس کے دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۳..... جس نے جمعے کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا، اچھے کپڑے زیب تن کیے اور اپنے گھر کی خوشبو یا تیل لگایا تو اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے مزید اس کے بعد تین دنوں کے گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے۔ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۴..... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، پھر وہ جمعہ کے لیے نکلا تو ہر قدم کے بدلے بیس سال کی نیکیاں لکھی جائیں گی پھر جب وہ نماز پڑھ کر لوٹے گا تو دوسو سال کے نیک اعمال کے بقدر ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔الدارقطنی فی العلل، وقال غیر ثابت، الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابی بکر وعمران بن حصین معاً، مسند احمد، ابن حبان عن ابن الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... یہ حدیث غیر ثابت ہے۔العلل للدارقطنی

۲۱۲۹۵..... جب جمعہ کا دن ہو کوئی سر دھوئے پھر غسل کرے اور جلدی جمعہ کو جائے امام کے قریب رہے اور خاموش ہو کر خطبہ سنے تو اس کو ہر قدم

کے عوض جو وہ جمعہ کے لیے اٹھائے گا ایک سال کے روزہ کا ثواب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن اوس بن اوس

۲۱۲۹۶.... جس نے غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا، جلدی جمعہ کو گیا، امام کے قریب رہا، خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا اور جمعہ کے دن کوئی لغو کام نہ کیا اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف اٹھائے گا ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب لکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحة عن ابیہ عن جدہ

۲۱۲۹۷.... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا، پھر جلدی جمعہ کو آیا اور شروع حصہ میں بیٹھا، امام کے قریب ہو کر اور امام کے خطبہ پر خاموش رہا تو اس کے لیے ہر اٹھنے والے قدم کے عوض ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔ الکبیر للطبرانی عن اوس بن اوس

۲۱۲۹۸.... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا، امام کے قریب رہا اور توجہ سے خطبہ سنا تو اس کو اجر کے دو گنے ملیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۹.... جس نے اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا اور آگے آکر بیٹھا، خاموش رہ کر خطبہ سنا اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ الخطیب عن ابی هدبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۰.... جس نے جمعہ کو اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا اور خاموش رہ کر خطبہ سنا اس کے دونوں جمعوں کے درمیان اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اور جس نے بچھی ہوئی کنکریوں کو سیدھا کیا اس نے لغو کام کیا۔

مستدرک الحاکم، وتعقب، السنن للبیهقی عن اوس بن اوس

۲۱۳۰۱.... اسلام کی فطرت میں سے جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، ناک کی صفائی کرنا، مونچھوں کو لینا اور داڑھی کو چھوڑنا ہے۔ کیونکہ مجوسی اپنی مونچھوں کو لمبا چھوڑتے ہیں اور ڈاڑھیوں کو کٹواتے ہیں۔ تم ان کی مخالفت کرو۔ مونچھوں ترشواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو۔

ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۲.... جس نے جمعہ کے دن صبح کی اور خوب اچھی طرح غسل کیا، جلدی جمعہ میں نکلا اور سوار نہ ہوا بلکہ پیدل چلا، امام کے قریب رہا اور کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے نیکی کے اعمال نماز اور روزے کا ثواب ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن اوس بن اوس

چھٹی فصل...... جمعہ کے دن مبارک ساعت کے تعین کے بارے میں

۲۱۳۰۳.... جمعہ کے دن جس گھڑی میں دعا کی قبولیت کی امید ہوتی ہے اس کو عصر کے بعد سے غروب شمس تک تلاش کرو۔

الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۴.... جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندۂ مسلمان نماز میں کھڑا اللہ سے اس گھڑی میں کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں۔ موطا امام مالک، مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۵.... جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ اس میں اللہ سے بخشش نہیں مانگتا مگر اللہ پاک اس کی بخشش کردیتے ہیں۔

ابن السنی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۶.... اگر جمعے کے دن مبارک گھڑی میں اس دعا کے ساتھ مشرق و مغرب کے درمیان کی کسی چیز پر دعا کی جائے تو وہ کرنے والے کے لیے قبول ہوگی: وہ دعا یہ ہے:

لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام۔

الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۷ جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں ہیں، ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا تم اس گھڑی کو عصر کے بعد تلاش کرو۔

ابو داؤد، النسائی، مستدرك الحاكم عن جابر رضی الله عنه

۲۱۳۰۸ جمعہ میں ایک گھڑی ہے، بندہ اس میں اللہ پاک سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز قائم ہونے سے فارغ ہونے تک۔ الترمذی، ابن ماجة عن عمرو بن عوف

۲۱۳۰۹ مجھے وہ گھڑی جو جمعہ میں (قبولیت کی گھڑی) ہے بتائی گئی تھی، پھر مجھے وہ گھڑی بھلا دی گئی جیسے لیلۃ القدر بھلا دی گئی۔

ابن ماجة، ابن خزیمه، مستدرك الحاكم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۳۱۰ یہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز پوری ہونے تک ہے۔ یعنی قبولیت کی گھڑی ہے۔ مسلم، ابو داؤد عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۳۱۱ جمعہ میں جس گھڑی کا انتظار ہوتا ہے اس کو عصر سے غروب شمس تک تلاش کرو۔ ساتھ میں آپ ﷺ نے ایک مٹھی کا اشارہ کر کے فرمایا: اس قدر۔ (یعنی تھوڑے وقت تک یہ عرصہ رہتا ہے)۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۲۱۳۱۲ جس گھڑی کا جمعہ میں انتظار ہوتا ہے اس کو عصر کے بعد سے غروب شمس تک تلاش کرو۔ الترمذی عن انس رضی الله عنه

کلام: ...... حدیث ضعیف اور غریب ہے۔

۲۱۳۱۳ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس میں اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں جب کہ آدھا سورج غروب ہو جائے۔ شعب الایمان للبیهقی عن فاطمة الزهرا رضی الله عنها

۲۱۳۱۴ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، اس میں بندہ کھڑا ہوا اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔ اور یہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ مؤطا امام مالك، مسند احمد، النسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۳۱۵ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس میں اللہ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۳۱۶ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندۂ مؤمن اس میں اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز عصر سے لے کر غروب شمس تک۔

الحاکم فی الکنی عن ابی رزین العقیلی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۳۱۷ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، کوئی مسلمان بندہ اس میں اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو قبول کرتا ہے۔

ابن ابی شیبه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۳۱۸ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ (نماز میں) کھڑا اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۳۱۹ اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے بندہ اس میں اپنے رب سے کوئی دعا نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو قبول کرتے ہیں۔ وہ وقت امام کے کھڑے ہونے کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونة بنت سعد

۲۱۳۲۰ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کوئی مسلمان بندہ کھڑا ہوا اللہ سے اس گھڑی میں کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتا ہے۔ مؤطا امام مالك، البخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

جمعہ کے بعد کی دعائیں

۲۱۳۲۱۔ جس نے جمعہ (کے فرض) کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل سو بار کہا:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ واستغفر اللہ.

تو اللہ پاک اس کے ایک لاکھ اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف کر دے گا۔

ابن السني، الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۳۲۲۔ جس نے جمعہ کے دن سات مرتبہ یہ کلمات کہے پھر اسی دن مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اسی طرح جس نے جمعہ کی رات میں یہ کلمات کہے اور پھر اس رات میں مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا:

اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني، وأنا عبدك وابن امتك وفي قبضتك، ناصيتي بيدك، امسيت على عهدك ووعدك مااستطعت، اعوذبك من شرما صنعت ابوء بنعمتك وعلى ابوء بذنبي، فاغفرلي ذنوبي انه لا يغفر الذنوب الا انت.

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، تیری مٹھی میں ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میں تیرے عہد پر قائم ہوا اور تیرے وعدے پر مقدور بھر۔ اے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کیے کے شر سے، میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ شعب الایمان للبیهقي، ابن النجار عن انس رضي الله عنه

۲۱۳۲۳۔ جس نے جمعہ کے بعد سورۂ فاتحہ، قل هو الله احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (چاروں سورتیں) پڑھیں تو اس کی آئندہ جمعہ تک حفاظت کی جائے گی۔ ابن ابي شيبه عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله عنه

ساتواں باب..... نفل نمازوں کے بارے میں

اس میں تین فصول ہیں۔

فصل اول..... نوافل سے متعلق ترغیبات اور فضائل

۲۱۳۲۴۔ تمہارے اس زمانے میں تمہارے رب کے مبارک جھونکے ہیں، تم ان کو تلاش کرو۔ شاید کوئی جھونکا تم کو چھو جائے تو کبھی اس کے بعد شقی نہ ہو گے۔ الکبیر للطبراني عن محمد بن مسلمة

۲۱۳۲۵۔ زمانہ بھر خیر کی تلاش میں رہو۔ اللہ کی مبارک گھڑیاں حاصل کرو۔ بے شک اللہ کی رحمت کے لمحات اسی کو حاصل ہوتے ہیں جس کے لیے پروردگار چاہتا ہے۔ اللہ سے سوال کرو کہ تمہارے عیوب پر پردہ ڈالے اور تمہارے خطرات کو امن بخشے۔ ابن ابي الدنيا في الفرج والحكيم، شعب الايمان للبيهقي، حلية الاولياء عن انس رضي الله عنه، شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۲۶۔ سنت (عمل) دو سنتیں ہیں: ایک سنت فرض میں ہے اور ایک سنت غیر فرض میں۔ وہ سنت جو فرض میں ہے اس کی اصل (دلیل) کتاب اللہ میں ہے، لہٰذا اس کا لینا (اور اس پر عمل کرنا) ہدایت ہے اور اس کو چھوڑنا گمراہی ہے۔ اور وہ سنت (جو غیر فرض میں ہے) اس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ اس کو لینا فضیلت ہے اور اس کو چھوڑنا گناہ نہیں ہے۔ الاوسط للطبراني عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس نے میرے ولی سے دشمنی مول لی میرا اس کو اعلان جنگ ہے۔ اور کوئی بندہ میرا قرب حاصل نہیں کرتا مگر

اسی چیز کے ساتھ جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔اور کوئی بندہ مسلسل نوافل کے ساتھ میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔جب میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے،اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں،جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔اور میں کسی کام کو کرنے میں اتنا تردد کا شکار نہیں ہوتا (کہ کروں یا نہ کروں) جتنا مؤمن کی روح قبض کرنے میں تردد کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی اس بات کو ناپسند کرتا ہوں۔

البخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۳۲۸...دو ہلکی سی نفل نماز کی رکعات جن کو تم کچھ خیال نہیں کرتے جو انسان کے عمل کو بڑھاتی ہیں، یہ میرے نزدیک تمہاری باقی دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ابن المبارک عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۳۲۹ تجھ پر کثرت سجود لازمی ہے۔بے شک جب بھی تو اللہ کے لیے ایک سجدہ بھی ادا کرتا ہے اللہ پاک تجھے اس کے بدلے ایک درجہ بلند کردیتے ہیں اور ایک خطا مٹادیتے ہیں۔مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، النسائی عن ثوبان وابی الدرداء رضی الله عنهما

۲۱۳۳۰...اللہ پاک نے کسی بندہ کو دو رکعت یا اس سے زیادہ نفل نماز سے بڑھ کر کسی چیز میں مصروف نہیں کیا بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے نیکی اس کے سر پر انڈیلی جاتی رہتی ہے اور بندگان خدا اللہ عزوجل کا قرب اس چیز سے زیادہ افضل کسی دوسری شے کے ساتھ حاصل نہیں کرسکتے جو اس سے نکلی ہے یعنی قرآن۔مسند احمد، الترمذی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۳۳۱...کسی بندے کو دنیا میں اس سے زیادہ افضل کوئی چیز عطا نہیں کی گئی کہ اس کو دو رکعت نماز پڑھنے کی توفیق مل جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۳۳۲ دو ہلکی سی رکعتیں بھی دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے سب سے بہتر ہیں اور اگر تم وہ عمل کرتے جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے تو تم بغیر محنت اور بغیر ذلت کے کھاتے پیتے۔سمویه، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۳۳۳...آدمی کا نفل نماز گھر میں پڑھنا ایسی جگہ پڑھنے سے جہاں اس کو لوگ دیکھتے ہوں اس قدر فضیلت رکھتا ہے جس قدر فرض کو نفل پر فضیلت وبرتری حاصل ہے۔الکبیر للطبرانی عن صهیب بن النعمان

۲۱۳۳۴...فرض مسجد میں اور نفل نماز گھر میں ہو۔مسند ابی یعلی عن عمر رضی الله عنه

۲۱۳۳۵...جس نے دو رکعت (نفل نماز) ایسی تنہائی میں پڑھیں جہاں اس کو اللہ اور ملائکہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو تو اس کے لیے جہنم سے نجات لکھ دی جائے گی۔ابن عساکر عن جابر رضی الله عنه

۲۱۳۳۶...آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا لوگوں کے پاس نفل نماز پڑھنے سے ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسی فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا اکیلے فرض کے پڑھنے پر فضیلت رکھتا ہے۔مصنف ابن ابی شیبه عن رجل

۲۱۳۳۷...فرض نماز کے سوا ہر نماز گھر میں پڑھنے کی زیادہ فضیلت اور برتری ہے۔البخاری عن زید بن ثابت رضی الله عنه

۲۱۳۳۸...اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور گھروں میں نوافل پڑھنا ہرگز نہ چھوڑو۔

الدارقطنی فی الافراد عن انس رضی الله عنه وجابر رضی الله عنه

نفل نماز گھر میں پڑھنا

۲۱۳۳۹...کسی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابوداؤد عن زید بن ثابت، ابن عساکر عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۳۴۰..... تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔ الترمذی عن زید بن ثابت

الاکمال

۲۱۳۴۱..... اپنے دنوں میں (نفل نمازوں اور دیگر عبادات کے ساتھ) اللہ کی رضاء تلاش کرو۔ بے شک اللہ عزوجل نے کچھ لمحات ایسے رکھے ہیں اگر تم کو ان میں سے ایک لمحہ بھی میسر آ جائے تو کبھی بھی بدبخت نہ بنو۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۴۲..... تم میں کوئی شخص بھی اپنی (فرض) نماز میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی نفل نمازوں کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا فرما دیتے ہیں۔ مسند احمد عن رجل من الانصار

۲۱۳۴۳..... جس نے نماز پڑھی اور پوری طرح ادا نہ کی تو اس کی نفل نمازوں سے اس کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن قرط

۲۱۳۴۴..... اللہ تعالیٰ نے دن کو بارہ ساعتیں (گھنٹے) بنا کر پیدا کیا ہے۔ اور ہر ساعت میں دو رکعات نماز رکھی ہیں جو تجھ سے اس ساعت کے گناہ کو دور کر دیتی ہیں۔ الدیلمی من طریق عبدالملک بن ہارون بن عنترۃ عن ابیہ عن جدہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۴۵..... جس نے خاموشی کے ساتھ (تنہائی میں) دو رکعات نفل نماز پڑھ لیں اللہ پاک اس سے نفاق کا نام دفع کر دیں گے۔

ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۴۶ نفل نماز ایسی کسی جگہ پڑھنا جہاں پڑھنے والے کو کوئی انسان نہ دیکھے ایسی جگہ نفل نماز پڑھنے سے جہاں اس کو کوئی دیکھتا ہو، پچیس درجے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ ابو الشیخ عن صہیب

۲۱۳۴۷..... تمہاری بہترین نماز تمہارے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔ الخطیب فی المتفق و المفترق عن زید بن ثابت

کلام:..... امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ ابن جوصا کہتے ہیں: اس حدیث کو مرفوع بیان کرنے میں کسی نے اسماعیل بن ابان بن محمد بن حری کی متابعت نہیں کی ہے۔ انتہی۔ اس روایت کو اسماعیل نے ابی مسہر عبدالاعلی بن مسہر عن مالک رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور یہ مؤطا امام مالک میں موقوف بیان کی گئی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل پر کوئی جرح بھی نہیں فرمائی۔

۲۱۳۴۸..... تو دیکھتا ہے کہ میرا گھر مسجد کے کس قدر قریب ہے؟ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے کہیں زیادہ محبوب ہے سوائے فرض نماز کے۔ ابن سعد عن عبد اللہ بن سعد

۲۱۳۴۹..... کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے یہ اس کیلئے میری اس مسجد (نبوی ﷺ) میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے، سوائے فرض نماز کے۔

ابن عساکر عن ابیہ، الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۲۱۳۵۰..... اے لوگو! یہ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو (سوائے فرائض کے)۔ السنن للبیھقی عن کعب بن عجرۃ

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے بنی عبدالاشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کو سنت اور نفل نمازیں پڑھتا دیکھا تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۳۵۱ تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔ الترمذی حسن عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۲..... رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں کر کے ہیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۳..... رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعتیں ہیں اور ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرنا ہے۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۴..... جب تم میں سے کوئی فرض نماز پڑھے پھر وہ کچھ نفل (جس میں ہر طرح کی سنت اور وتر نماز شامل ہے) پڑھنا چاہے تو وہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا آگے بڑھ جائے یا دائیں یا بائیں یا پیچھے ہٹ جائے۔ الجامع لعبدالرزاق عن عبدالرحمن بن سابط مرسلاً

کلام:.......اس روایت میں لیث بن ابی سلیم (متکلم فیہ) راوی ہے۔

۲۱۳۵۵ کیا تمہارا کوئی بھی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ جب وہ فرض نماز پڑھ لے پھر بقیہ نماز پڑھنا چاہے تو آگے پیچھے ہو جائے یا دائیں بائیں ہٹ جائے۔السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۲۱۳۵۶.....جس نے جمعہ کی رات میں دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں فاتحۃ الکتاب اور پندرہ مرتبہ اذا زلزلت الارض پڑھی تو اللہ پاک اس کو عذاب قبر اور قیامت کی ہولنا کیوں سے مامون کردے گا۔ ابوسعد الادریسی فی تاریخ سمرقند، ابن النجار، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۳۵۷.....دو ہلکی رکعتیں جن کو تم معمولی خیال کرتے ہو اور جو نفل نماز ہیں یہ تمہارے عمل میں اضافہ کا سبب بنتی ہیں یہ میرے نزدیک تمہاری بقیہ دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ابن المبارك عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی تازہ قبر کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے (دنیا کی مذمت اور آخرت کی طرف سبقت کرنے کے لیے) مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۳۵۸.....نفل نماز کے لیے بہترین وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے جگر سے زائل ہو جائے (یعنی زوال شمس ہو جائے) اور یہ برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔اور اس وقت میں بھی جب شدت کی گرمی کا وقت ہو اس وقت کی نفل نماز سب سے زیادہ افضل ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الدیلمی عن عوف بن مالك

۲۱۳۵۹ آسمان کے دروازے اور جنت کے دروازے اس گھڑی میں کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جب سورج زائل ہو جائے پھر اس وقت تک یہ دروازے بند نہیں کیے جاتے جب تک یہ (نفل) نماز نہ پڑھ لی جائے۔پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل عبادت گذاروں کے عمل میں سب سے آگے ہو۔ابن عساکر عن ابی امامة عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

دوسری فصل......سنن مؤکدہ اور نوافل میں

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول......سنن کے بارے میں اجمالاً

۲۱۳۶۰.....جس نے بارہ رکعت سنتوں پر مداومت کرلی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ظہر سے قبل چار رکعات، دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعات عشاء کے بعد اور فجر سے قبل دو رکعات۔

الترمذی، النسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنھا

۲۱۳۶۱ .....جس نے ہر روز بارہ رکعتیں ادا کیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ظہر سے قبل چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، عصر سے قبل دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، اور فجر سے قبل دو رکعت۔

النسائی، ابن حبان، مستدرك الحاکم عن ام حبیبه رضی اللہ عنھا

فائدہ:......پہلی حدیث میں عشاء کے بعد اور اس حدیث میں عصر سے قبل دو رکعت کا ذکر ہے جبکہ زیادہ تاکید عشاء کے بعد دو رکعت کی آئی ہے نہ کہ عصر سے قبل دو رکعت کی۔اس لیے بارہ رکعات پہلی حدیث کے مطابق پڑھی جائیں اور اگر عصر سے قبل بھی دو یا چار رکعات پڑھ لی جائیں تو بڑی فضیلت کی بات ہے۔

۲۱۳۶۲.....جو بندۂ مسلم وضو کرتا ہے اور اچھی طرح کامل وضو کرتا ہے پھر رضائے الٰہی کی خاطر ہر روز بارہ رکعات نفل (سنن مؤکدہ کی) فرائض کے علاوہ پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادیتا ہے۔مسلم عن ام حبیبه رضی اللہ عنھا

۲۱۳۶۳۔۔۔۔۔جس نے ایک دن ایک رات میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ چار رکعات ظہر سے قبل، دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعات مغرب کے بعد، دو رکعات عشاء کے بعد اور دو رکعات فجر سے قبل۔

الترمذی عن ام حبیبه رضی الله عنها

۲۱۳۶۴۔۔۔جس نے ایک دن میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا، فجر سے قبل دو رکعتیں، ظہر سے قبل دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، عصر سے قبل دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۳۶۵۔۔۔میں تجھے اس شخص کی خبر بتاؤں جو نفع میں رہا؟ عرض کیا: وہ کون ہے یارسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: نماز کے بعد دو رکعت پڑھنے والا۔

ابو داؤد عن رجل

فائدہ:۔۔۔۔۔یعنی ظہر، مغرب اور عشاء کے بعد دو دو رکعات ادا کرنے والا کامیاب شخص ہے۔

۲۱۳۶۶۔۔۔ہر دواذانوں کے درمیان نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن عبد الله بن مغفل

فائدہ:۔۔۔۔۔یعنی اذان واقامت کے درمیان سنت نماز ہے۔

۲۱۳۶۷۔۔۔ہر دواذانوں کے درمیان نماز ہے سوائے مغرب کے۔ البزار عن بریدة رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔مغرب کی اذان کے بعد اگر کہیں نماز دیر سے قائم ہو تو وہاں بھی دو نفل ادا کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہاں ممانعت مقصود نہیں بلکہ وقت کی قلت کی وجہ سے ایسا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

الاکمال

۲۱۳۶۸۔۔۔ہر دواذانوں (یعنی اذان واقامت) کے درمیان دو رکعت ہیں سوائے مغرب کی نماز کے۔

الدارقطنی فی السنن عن عبد الله بن بریده عن ابیه اوعن ابن بریده عن عبد الله بن مغفل المزنی

کلام:۔۔۔۔۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت محفوظ ہے۔

۲۱۳۶۹۔۔۔ہر دواذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دواذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دواذانوں کے درمیان نماز ہے اس شخص کیلئے جو پڑھنا چاہے۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، عن عبد الله بن بریدة عن عبد الله بن مغفل المزنی

۲۱۳۷۰۔۔۔جس نے بارہ رکعات سنتوں پر مداومت کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ چار رکعات ظہر سے قبل، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد، اور دو رکعت فجر سے قبل۔ ابن جریر عن ام حبیبه رضی الله عنها

۲۱۳۷۱۔۔۔جس شخص نے دن میں فرائض کے علاوہ بارہ رکعات پڑھیں اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ اس کو جنت میں گھر دے۔

ابن جریر عن ام حبیبه رضی الله عنها

۲۱۳۷۲۔۔۔۔۔جس نے ایک دن میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کا گوشت آگ پر حرام کر دیں گے۔

مسند ابی یعلی، الضیاء عن انس رضی الله عنه

۲۱۳۷۳۔۔۔۔۔دن ورات میں جس نے بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

مسند احمد، ابن ابی شیبه، ابن زنجویه، مسلم، النسائی، ابو داؤد، ابن ماجه، ابن جریر عن ام حبیبه، النسائی، الضعفاء للعقیلی عن ابی هریرة رضی الله عنه، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام موسیٰ

۲۱۳۷۴ ...جس نے دن میں بارہ رکعات سنت پر مداومت کی اللہ پاک اس کا جنت میں گھر بنادے گا۔ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۵ ...جس نے دن میں بارہ رکعات سنت ادا کرلیں اللہ پاک جنت میں اس کے لیے گھر بنادے گا اور جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔الکبیر للطبرانی عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۶ ...جس نے دن کی نمازوں کے ساتھ بارہ رکعات ادا کرلیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔(ابن عساکر عن ام حبیبہ) رات سے مراد ہے کہ تہجد رات کے نوافل ہیں،ان کے علاوہ جن بارہ رکعات کا تین نمازوں کے ساتھ ذکر آیا ہے وہ مراد ہیں فجر سے قبل دو رکعت ،ظہر سے قبل چار اور اس کے بعد دو،مغرب اور عشاء کے بعد دو دو رکعات۔

۲۱۳۷۷ ...کوئی شخص نہیں جو فرائض کے سوا بارہ رکعات سنت کی ادا کرے مگر اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابن حبان عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

دوسری فرع......قیام اللیل (تہجد کے نوافل)

۲۱۳۷۸...... جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پیچھے گدی پر تین گرہیں ماردیتا ہے اور ہر گرہ پر اس کو کہتا ہے،رات بہت لمبی پڑی ہے اطمینان سے سوجا،اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرلیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے،اگر اٹھ کر وضو بھی کرلیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز ادا کرتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔پھر وہ صبح کو نشاط انگیز اور خوشگوار موڈ میں رہتا ہے،ورنہ سارا دن بدشکل،سست اور کاہل بنا رہتا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیھقی، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷۹ ...افضل ترین نماز نصف رات کی نماز ہے لیکن اس کو پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۰ ...افضل ترین نماز درمیانی رات کی نماز ہے۔ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۱۳۸۱......جو رات کو بیدار ہوا اور یہ کلمات پڑھے:

لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر ، سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ.

پھر اللھم اغفرلی کہے یا کوئی بھی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔پھر اگر وہ اٹھے اور وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن عبادۃ بن الصامت

۲۱۳۸۲ ...اے اللہ کے بندے!فلاں کی طرح نہ بن،جو پہلے رات کو کھڑا ہوتا تھا لیکن پھر رات کا قیام ترک کردیا۔

مسند احمد، البخاری مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۲۱۳۸۳......جب تو بیدار ہو تو نماز پڑھ لیا کر۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۴......جب اللہ پاک کسی مسلمان بندے کو رات کے وقت اس کی روح واپس لوٹاتے ہیں(اور اس کو بیدار کرتے ہیں)پھر وہ تسبیح کرتا ہے،اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہے تو اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیتا ہے۔اور اگر وہ کھڑا ہو کر وضو کرتا ہے،نماز پڑھتا ہے،ذکر اذکار کرتا ہے،استغفار کرتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

ابن السنی والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۵......جب تم میں سے کوئی شخص رات میں کھڑا ہو تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھ لیا کرے۔(پھر جتنی چاہے لمبی لمبی نماز پڑھے)۔

ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تہجد کا اہتمام کرنا

۲۱۳۸۶ ...رات کا قیام فرض ہے حامل قرآن پر خواہ دو رکعتیں ہی پڑھ لے۔ مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۷ ...جس نے دس آیات رات کی نماز میں پڑھ لیں اس کو غافلین میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ اور جس نے رات کی نماز میں سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا اور جو ہزار آیات پڑھ لے اس کو خیر کا خزانہ پا لینے والوں میں لکھا جائے گا۔ ابن ماجہ، ابن حبان عن ابن عمرو

۲۱۳۸۸ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جی لے جتنا چاہے، کیونکہ آپ ایک دن مرنے والے ہیں۔ محبت کر لیں جس سے چاہیں کیونکہ ایک دن اس سے جدا ہونے والے ہیں۔ جو چاہے عمل کر لیں کیونکہ آپ کو اس کا بدلہ ملنے والا ہے۔ جان لیں کہ مؤمن کا شرف اور اس کی عزت رات کے قیام میں ہے۔ اور اس کی عزت لوگوں سے امید نہ رکھنے میں ہے۔ الشیرازی فی الالقاب، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن سہل بن سعد، وعن جابر رضی اللہ عنہ، حلیۃ الاولیاء عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۹ ...حضرت سلیمان علیہ السلام کی ماں ام سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو فرمایا: اے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سو، کیونکہ رات کو کثرت سے سونا انسان کو قیامت کے دن فقیر بنا دے گا۔ ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹۰ کوئی بندہ جو رات کو نماز پڑھنے کا عادی ہو پھر کسی دن اس پر نیند غالب آجائے تو اللہ پاک اس کے لیے رات کا اجر لکھ دے گا اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوگی۔ ابو داؤد، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۹۱ جو شخص اپنے بستر پر آئے اور یہ نیت کرے کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا لیکن اس پر نیند غالب آجائے حتیٰ کہ وہ صبح کر دے تو اس کو اس کی نیت کا اجر ملے گا اور اس کی نیند اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگی۔

النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹۲ ...جس نے ایک رات میں سو آیات پڑھیں اس کے لیے رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مسند احمد، النسائی عن تمیم

۲۱۳۹۳ جس نے ایک رات میں سو آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹۴ ...جس نے رات کو نماز کی کثرت رکھی دن میں اس کا چہرہ حسین ہوگا۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹۵ ...رات کی نماز نہ چھوڑ نا خواہ تو بکری کے دودھ دوہنے کے وقت کے بقدر ہی پڑھے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹۶ افضل ترین گھڑیاں رات کا آخری حصہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسہ

۲۱۳۹۷ افضل ترین نماز فرض نماز کے بعد رات میں نماز پڑھنا ہے۔ اور رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے محترم ماہ ماہ محرم کے روزے رکھنا ہے۔ مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الرویانی فی مسندہ، الکبیر للطبرانی عن جندب

۲۱۳۹۸ ...اللہ پاک مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا آخری پہر ہوتا ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ندا دیتا ہے: ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے ولا؟ ہے کوئی سوال کرنے والا؟ ہے کوئی دعا کرنے والا۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما

۲۱۳۹۹ صبح کا سونا رزق کو روکتا ہے۔

مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان، الصحیح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۰۰ ...آدمی جب رات کو اٹھتا ہے اور اپنے گھر والوں کو بھی اٹھاتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو ان کو ان مردوں میں لکھ دیا جاتا ہے جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور ان عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والی ہیں۔

ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، و ابی سعید معاً

۲۱۴۰۱ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی پسند بنائی ہے، میری پسند رات کو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا ہے۔ رات کو بیدار ہونے کے بعد، لہٰذا کوئی شخص اس وقت میرے پیچھے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو (بلکہ اپنی منفرد نماز پڑھ لے اسی طرح اللہ پاک نے ہر نبی کے لیے رزق کا بندوبست کیا ہے اور میرے لیے یہ خمس (مال غنیمت کا پانچواں حصہ) رکھا ہے۔ پس جب میں اس دنیا سے اٹھالیا جاؤں تو یہ خمس میرے بعد حاکم وقت کے لیے ہے۔

الكبير للطبراني عن ابن عباس رضي الله عنه

فائدہ:..... مال غنیمت کے پانچویں حصہ واللہ نے رسول کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ لہٰذا آپ اس میں سے اپنے گھر والوں کا خرچہ نکال کر بقیہ راہ خدا میں رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کر دیتے تھے۔ باغ فدک اور خیبر کی غنیمت میں سے کچھ اراضی اسی سلسلے کے لیے وقف تھیں جو بعد میں خلفاء راشدین کے زیر نگرانی آئیں وہ بھی ان میں سے نبی کی ازواج مطہرات کا خرچ نکال کر بقیہ مال انہی امور پر صرف کر دیتے تھے جن پر نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔

۲۱۴۰۲ رات کے حصے میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ سے دنیا یا آخرت کی کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں اور یہ گھڑی تمام رات رہتی ہے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضي الله عنه

۲۱۴۰۳ اللہ پاک ایسے بندے پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اسی طرح اللہ پاک ایسی بندی پر رحم کرے، جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی اٹھائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اس کو چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائي، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۴۰۴ رات میں دو رکعتیں نوافل پڑھنا گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ مسند الفردوس عن جابر رضي الله عنه

۲۱۴۰۵ دو رکعتیں جن کو ابن آدم آخر رات کے حصے میں پڑھے اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو یہ دو رکعت نماز ان پر فرض کر دیتا۔ ابن نصر عن حسان بن عطيه مرسلاً

۲۱۴۰۶ مومن کا شرف رات کی نماز میں ہے اور اس کی عزت لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے ناامید اور بے نیاز ہونے میں ہے۔

الضعفاء للعقيلي، الحطيب عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۴۰۷ رات کو نماز پڑھو خواہ دو یا چار رکعات ہی کیوں نہ پڑھو، کسی گھر میں بھی اگر کوئی رات کو نماز پڑھنے والا ہوتا ہے تو ایک منادی ان کو ندا دیتا ہے: اے اہل بیت اپنی نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہو۔ ابن نصر، شعب الايمان للبيهقي عن الحسن مرسلاً

۲۱۴۰۸..... تم پر رات کی نماز ضروری ہے خواہ ایک رکعت ہی کیوں نہ پڑھو۔

الزهد للامام احمد، ابن نصر، الكبير للطبراني عن ابن عباس رضي الله عنه

فائدہ:..... تاکید مقصود ہے ورنہ صرف ایک رکعت پڑھنا منقول ہے اور نہ مسنون۔ یعنی بلکہ کم از کم دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے۔

۲۱۴۰۹ تم پر رات کو قیام لازم ہے۔ یہ صالحین کا شعار ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں سے باز رکھنے کا سبب ہے برائیوں کا کفارہ ہے، جسمانی بیماریوں کو دفعہ کرنے والی ہے۔

مسند احمد، الترمذي، مستدرك الحاكم، السنن للبيهقي عن بلال، الترمذي، مستدرك الحاكم، السنن للبيهقي عن ابي امامة. ابن عساكر عن ابي الدرداء رضي الله عنه، الكبير للطبراني عن سلمان، ابن السني عن جابر رضي الله عنه

۲۱۴۱۰ سبحان اللہ! آج رات کیا فتنے نازل ہوئے ہیں اور کیا کیا خزانے کھلے ہیں۔ اے حجروں والیو! اٹھو! پس بہت سی دنیا میں پہننے والی آخرت میں عریاں ہیں۔ مسند احمد، البخاري، الترمذي عن ام سلمه رضي الله عنها

۲۱۴۱۱ رات کی نفل نماز کی فضیلت دن کی نفل نماز پر ایسی ہے جیسی خفیہ صدقہ کی فضیلت اعلانیہ صدقہ پر ہے۔

ابن المبارك، الكبير للطبراني، حلية الاولياء عن ابن مسعود رضي الله عنه

رات کی نماز دو دو رکعت

۲۱۴۱۲　رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ پس جب کسی کو صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز کو وتر کر لے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:...... یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو وتر پڑھ کر نہ سویا ہو، وہ آخری دو رکعت میں ایک رکعت ملا کر اس کو وتر بنا لے۔

۲۱۴۱۳　...رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ پس جب تجھے صبح کا خوف دامن گیر ہو تو ایک رکعت کے ساتھ نماز کو طاق کر لے، بے شک اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۱۴　...رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعات ہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۱۵　رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ اور رات کے درمیانی پہر میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسه

۲۱۴۱۶　...رات کی نماز دو دو رکعات ہیں اور آخر رات میں ایک رکعت کا اضافہ وتر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۴۱۷　رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ وتر ایک رکعت ہے۔ اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔ اور دعا میں خدا کے آگے گڑگڑانا، مسکنت کا اظہار کرنا اور اللہم اغفرلی اللهم اغفرلی کہنا ہے جو یوں نہ کہے اس کی نماز ادھوری ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجه عن المطلب بن ابی وداعة

۲۱۴۱۸　جب تم میں سے کوئی شخص بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:

الحمدلله الذی رد علی روحی وعافانی فی جسدی واذن لی بذکره.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ پر میری روح واپس لوٹائی، میرے جسم کو عافیت بخشی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق نصیب فرمائی۔

ابن السنی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۱۹　سب سے محبوب ترین کلام جب بندہ رات کو نیند سے اٹھے تو یہ ہے:

سبحان الذی یحیی الموتی وهو علی کل شیءٍ قدیر.

پاک ہے وہ ذات جو مردوں کو زندہ کرتی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ الخطیب عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۲۰　جب رات کو کوئی بیدار ہو اور (نیند کے غلبہ سے) قرآن اس کی زبان پر نہ ٹھہرے اور اس کو اپنے پڑھے ہوئے قرآن کی سمجھ بھی نہ آئے تو وہ جا کر سو جائے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۲۱　جب رات کو کوئی شخص بیدار ہو تو وہ دو ہلکی سی رکعات سے اپنی نماز کی ابتداء کرے۔ مسند احمد، مسلم، عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۲۲　جب کوئی نماز پڑھتے ہوئے اونگھ کا شکار ہو رہا ہو تو وہ سو جائے حتی کہ اس کی نیند پوری ہو جائے۔ کیونکہ جب کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنا چاہے مگر اس سے اپنے لیے بددعا نکل جائے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۴۲۳　جب کوئی (نفل) نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگے تو وہ جا کر سو جائے حتی کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔

مسند احمد، البخاری، النسائی عن انس رضی الله عنه

۲۱۴۲۴　جب کوئی نماز کے دوران اونگھ رہا ہو وہ جا کر سو جائے کیونکہ نہ معلوم وہ اپنے خلاف بددعا نہ کر لے اور اس کو علم ہی نہ ہو۔

النسائی، ابن حبان عن عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۱۴۲۵... جبرئیل مسلسل مجھے رات کے قیام کی وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے سمجھ لیا کہ میری امت کے بہترین لوگ رات کو تھوڑا ہی سوئیں گے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۲۶... رات کے پیٹ میں دو رکعتیں پڑھنا بھی گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ الحاکم فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۲۷... رات کی نماز کے بغیر چارہ کار نہیں، خواہ ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے کی بقدر ہو، اور خواہ ایک بکری کے دودھ دوہنے کی بقدر ہو اور عشاء کے بعد جو بھی نماز پڑھی جائے وہ رات کی نماز ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن ایاس بن معاویہ المزنی

۲۱۴۲۸... تم پر رات کا قیام لازمی ہے۔ کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار ہے، رات کا قیام اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں سے باز رکھنے کا ذریعہ ہے، گناہوں کا کفارہ ہے، جسم سے برائیوں کو دفعہ کرنے والا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی ادریس الخولانی عن بلال، وقال الترمذی، غریب لایصح، الترمذی، ابن جریر، ابن خزیمه، ابونعیم، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی ادریس عن ابی امامة قال الترمذی وهذا اصح من حدیث ابی ادریس عن بلال، ابن عساکر عن ابی ادریس عن ابی الدرداء رضی الله عنه، ابن السنی عن جابر رضی الله عنه

۲۱۴۲۹... تم پر رات کا قیام لازمی ہے بے شک یہ تم سے قبل صالحین کا شعار ہے، یہ اللہ کے قرب کا ذریعہ، گناہوں کا کفارہ اور گناہوں سے باز رکھنے والا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۴۳۰... تم پر رات کا قیام لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار ہے، اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے، پروردگار کی رضامندی، گناہوں کا کفارہ ہے اور ان سے دور رکھنے والا ہے اور جسمانی بیماریوں کے لیے دافع ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم، شعب الایمان للبیهقی وابن عساکر عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۴۳۱... تم پر رات کی نماز لازم ہے خواہ ایک رکعت ہی ہو۔ بے شک رات کی نماز گناہوں سے باز رکھتی ہے، رب تبارک وتعالیٰ کے غصے کو فرو کرتی ہے اور اپنے پڑھنے والے سے جہنم کی آگ کو دفع کرتی ہے۔ اور مخلوق میں سے اللہ کے نزدیک مبغوض ترین (جن پر اللہ کو سخت غصہ آتا ہے) تین اشخاص ہیں: وہ آدمی جو دن میں بھی کثرت سے سوئے اور رات کی نماز (تہجد) میں بھی سے کچھ نہ پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جو کھائے تو بہت زیادہ مگر کھانے پر اللہ کا نام تک نہ لے اور نہ کھانے کے بعد اللہ کا شکر کرے اور تیسرا وہ شخص جو بغیر بات کے خوب ہنسے۔ بے شک کثرت کے ساتھ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے اور فقر وفاقہ کو پیدا کرتا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۳۲... فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔ ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۳۳... فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات میں نماز پڑھنا ہے۔ ابن جریر عن جندب البجلی

۲۱۴۳۴... فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے اور افضل ترین روزے ماہ رمضان کے بعد اس ماہ کے روزے ہیں جس کو لوگ ماہ محرم کہتے ہیں۔ ابن زنجویه، حلیة الاولیاء عن جندب البجلی

۲۱۴۳۵... دو رکعتیں جن کو ابن آدم اخیر رات میں پڑھتا ہے اس کے لیے دنیا ومافیہا سے بہتر ہیں۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو یہ نماز ان پر فرض کر دیتا۔ آدم فی الثواب وابونصر عن حسان بن عطیه مرسلاً، الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۳۶... رات کا افضل حصہ آخر رات کا حصہ ہے۔ پھر فجر کی نماز تک نماز مقبول ہے۔ پھر طلوع شمس تک کوئی نماز قبول نہیں پھر عصر کی نماز تک نماز مقبول ہے، پھر غروب شمس تک کوئی نماز نہیں، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! رات کی نماز کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: دو دو رکعت۔ پوچھا گیا: دن کی نماز کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: چار چار رکعت۔ اور جس نے نماز کے بعد نماز پڑھی اللہ پاک اس کے لیے ایک قیراط ثواب لکھیں گے۔ اور قیراط احد پہاڑ

کے برابر ہے۔ بندہ جب کھڑا ہوکر وضو کرتا ہے، پھر اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے تو اس کے گناہ اس کی ہتھیلیوں سے نکل جاتے ہیں، پھر وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے گناہ ناک کے نتھنوں سے بھی نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے گناہ چہرے، کانوں اور آنکھوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو اس کے گناہ بازوؤں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ سر سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گناہ پاؤں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۷ اللہ پاک ایسے بندے پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو، پھر نماز پڑھے اور اپنے گھر والوں کو جگائے۔ پس نماز پڑھو۔ اللہ ایسی عورت پر رحم کرے جو رات کو کھڑی ہواور نماز پڑھے پھر اپنے شوہر کو جگائے تو وہ بھی نماز پڑھے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۱۴۳۸۔۔۔۔ اللہ پاک ایسے شخص پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو اور نماز پڑھے، اور اپنی اہلیہ کو اٹھائے تو وہ بھی نماز پڑھے۔ اگر وہ انکار کردے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ پاک ایسی عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے تو وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۹۔۔۔۔ جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے۔ اگر اس پر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ پھر وہ دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہوکر رات کی ایک گھڑی اللہ کا ذکر کریں (نماز پڑھیں) تو ضرور ان کی بخشش کردی جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مالک الاشعری

گھر والی کو تہجد کے لئے بیدار کرنا

۲۱۴۴۰۔۔۔ جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا ہو تو اپنی اہلیہ کو بیدار کرلے اور اگر وہ بیدار نہ ہو تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۱۔۔۔ کوئی مسلمان مرد یا عورت ایسا نہیں جو سوئے مگر اس پر ایک گرہ لگ جاتی ہے اگر وہ بیدار ہوکر اللہ کا ذکر کرلیتا ہے تو وہ گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ اٹھ کر وضو کرکے نماز کے لیے کھڑا ہوجاتا ہے تو اس کی صبح نشاط انگیز اور خوشگوار ہوتی ہے اور وہ خیر پاتا ہے اور اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ صبح اٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر گرہ لگی رہتی ہے اور وہ صبح کو بوجھل اور سست روی کا شکار ہوجاتا ہے اور کوئی خیر بھی نہیں پاتا۔

ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۲۔۔۔۔ میری امت کے دو شخص ہیں۔ ان میں سے ایک رات کو اٹھتا ہے اور پاکی وطہارت میں مشغول ہوجاتا ہے اور اس پر گرہیں لگی ہوتی ہیں وہ وضو کرتا ہے: جب ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب چہرہ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب بازو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے تب اللہ پاک پردے کے پیچھے فرشتوں سے فرماتا ہے: دیکھو میرا یہ بندہ طہارت وصفائی میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے سوال کرے پس یہ جس چیز کا سوال بھی کرے گا وہ اس کے لیے ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۱۴۴۳۔۔۔ تم پر گرہیں لگی ہوتی ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب پاؤں دھوتا ہے تب بھی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پس اللہ پاک پردہ کے پیچھے والے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو جو پاکی حاصل کرنے میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے مانگے۔ پس میرا بندہ جو بھی مانگے گا وہ اس کو عطا ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۱۴۴۴۔۔۔ تم میں سے کوئی رات کے سمے اٹھتا ہے، پاکی حاصل کرتا ہے تو اس پر گرہیں لگی ہوتی ہیں وہ وضو کرتا ہے اور ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ

کھل جاتی ہے، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پس اللہ پاک پردے کے پیچھے فرشتوں کی جماعت سے ارشاد فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے نفس کی طہارت میں مشغول ہے تا کہ مجھ سے سوال کرے، پس یہ جو سوال کرے گا وہ اس کو عطا ہوا۔ نصر عن عقبة بن عامر

۲۱۴۴۵..... جب کوئی بندہ سوتا ہے تو اس کے کانوں پر گرہیں لگا دی جاتی ہیں۔ پھر وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وہ نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ بیدار نہ ہو اور وضو نہ کرے اور نہ صبح کی نماز پڑھے تو اس پر وہ سب گرہیں اسی طرح لگی رہتی ہیں۔ اور شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۶..... کوئی مرد یا عورت ایسی نہیں، سوتے وقت جس کے سر پر تین گرہیں نہ لگ جاتی ہوں۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وہ اٹھ کر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ نماز کو آتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔

مسند احمد، الشاشي، ابن نصر وابن خزيمه، السنن لسعيد بن منصور عن جابر رضي الله عنه

۲۱۴۴۷..... اے بیٹی! اٹھ کھڑی ہو، اپنے پروردگار کے رزق کی تقسیم (کے وقت) حاضر رہ، اور غافلین میں سے مت بن۔ بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع شمس تک رزق تقسیم فرماتا ہے۔ شعب الايمان للبيهقي وصعفه عن فاطمة رضي الله عنها وعلي رضي الله عنه

۲۱۴۴۸..... جب کوئی سونے لگے اور اس کا ارادہ ہو کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا تو وہ دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی مٹی کی بھر کر رکھ لے۔ جب بیدار ہو تو دائیں ہاتھ سے وہ مٹی اٹھا کر بائیں کے ساتھ مل لے۔

ابن حبان في الضعفاء، الكبير للطبراني عن النعمان بن بشير واورده ابن الجوزي في الموضوعات

کلام:..... یہ روایت موضوع (خود ساختہ ہے) دیکھئے الموضوعات لابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۱۴۴۹..... جب کوئی رات کو اٹھے تو ابتداء دو ہلکی رکعات سے کرے۔ ابن حبان عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۴۵۰..... جب تو رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو تھوڑی سی آواز بلند کر لے تا کہ شیطان گھبرا جائے اور تیرے پڑوسی اٹھ جائیں اور رحمن تجھ سے راضی ہو جائے۔ مسند الفردوس للديلمي عن انس رضي الله عنه

۲۱۴۵۱..... جو رات کو اٹھے، پھر وضو کرے، کلی کرے پھر سو بار سبحان اللہ کہے، سو بار الحمد للہ کہے، سو بار اللہ اکبر کہے اور سو بار لا الہ الا اللہ کہے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے سوائے خون اور مال کے۔ کیونکہ یہ باطل نہیں ہوتے۔ الكبير للطبراني عن سعد بن جنادة

فائدہ:..... خون اور مال یہ معاف کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں یا خون کا قصاص اور مال کا بدل ادا کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ عین بھڑکتی جنگ کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: اگر میں اس آگ میں گھس جاؤں تو میرے لیے اس کا کیا صلہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا: جنت۔ جب صحابی اس جنگ کی چکی میں پسنے کے لیے آگے بڑھے تو آپ نے ان کو واپس بلایا اور ارشاد فرمایا: میرے پاس ابھی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور وہ فرما گئے ہیں: الا القرض سوائے قرض کے۔ یعنی ہر گناہ معاف ہو جائے گا سوائے قرض کے وہ ادائیگی ہی سے معاف ہوگا۔ الا من شاء الله ان يرحمه.

۲۱۴۵۲..... جس شخص نے کسی رات میں سو آیات تلاوت سے نماز پڑھ لی اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس شخص نے دو سو آیات کے ساتھ نماز پڑھ لی اس کو قانتین مخلصین (خالصتاً اللہ کے لیے عبادت کرنے والوں) میں لکھا جائے گا۔

مستدرك الحاكم، شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۴۵۳..... جس نے رات کو دس آیات کے ساتھ نماز پڑھ لی اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے نماز میں سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ (یعنی اللہ کے تابعدار اور برگزیدہ لوگ) اور جس نے نماز میں ایک ہزار آیات پڑھ لیں اس کو شاکرین (شکر گزاروں) میں لکھا جائے گا۔ الكبير للطبراني عن ابن عمر رضي الله عنه

۲۱۴۵۴..... جو دس آیات کے ساتھ رات کا قیام کر لے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ جو سو آیات کے ساتھ قیام اللیل کر لے اس کو قانتین

میں لکھا جائے گا اور جو شخص دوسو آیات کے ساتھ قیام کر لے وہ کامیاب وکامران لوگوں میں لکھا جائے گا۔

الشیرازی فی الالقاب وابن مردویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۴۵۵ جس نے کسی رات میں دس آیات تلاوت کی وہ (تہجد کے) نمازیوں میں شمار ہوگا، اور اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے پچاس آیات پڑھ لیں اس کو حافظین میں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ اور جس نے تین سو آیات پڑھ لیں اس رات قرآن اس سے نہ جھگڑے گا۔ اور پروردگار اس کے متعلق فرمائے گا۔ میرا بندہ میرے لیے تھک گیا۔ اور جس نے ایک ہزار آیات پڑھ لیں اس کو ایک قنطار (بہت بڑا ذخیرہ) اجر کا نصیب ہوگا۔ جس میں صرف ایک قیراط بھی دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا اس کو کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ وہ جب بھی ایک آیت پڑھے گا ایک درجہ اوپر چڑھ جائے گا حتیٰ کہ وہ اپنے کو یاد سارا قرآن پڑھ لے۔ پھر پروردگار عزوجل اس کو ارشاد فرمائیں گے کہ اپنے دائیں ہاتھ میں خلد (ہمیشہ جنت میں رہنا) پکڑ لے اور بائیں ہاتھ میں نعیم (جنت کی نعمتیں) تھام لے۔ محمد بن نصر، شعب الایمان للبیہقی وابن عساکر عن فضالۃ بن عبید وتمیم الداری معاً

۲۱۴۵۶ جس نے کسی رات میں دوسو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔

ابن مردویہ عن ابی الدرداء، ابن مردویہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

رات کو تین سو آیات پڑھنا

۲۱۴۵۷ جس نے کسی رات میں تین سو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ ابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۵۸ جس نے کسی رات میں دس آیات پڑھیں اس کے لیے ایک قنطار اجر لکھا جائے گا اور قنطار دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا بندہ کو اللہ عزوجل فرمائے گا پڑھتا جا ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ بلند ہوتا جا حتیٰ کہ تجھے یاد قرآن پورا ہو جائے۔ پھر پروردگار فرمائے گا پکڑ لے۔ وہ پکڑ لے گا۔ بندہ عرض کرے گا۔ اے پروردگار! میں نے جس چیز کو پکڑا ہے اسی کی حقیقت سے آپ ہی زیادہ واقف ہیں۔ پروردگار فرمائے گا اس دائیں ہاتھ میں خلد یعنی تیرے لیے جنت کا دوام ہے اور اس بائیں ہاتھ میں جنت کی نعمتیں اور آسائشیں ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن فضالۃ بن عبید وتمیم الداری معاً

۲۱۴۵۹ جس نے کسی رات میں سو آیات پڑھ لیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ جس نے پانچ سو سے ہزار آیات تک پڑھ لیں وہ صبح اس حال میں کرے گا کہ اس کو اجر کا ایک قنطار حاصل ہو چکا ہوگا۔ اس میں سے صرف ایک قیراط ہی بہت بڑے ٹیلے کے مثل ہوگا۔

عبد بن حمید فی تفسیرہ، ابن ابی شیبہ، وابن جریر وابن نصر، الکبیر للطبرانی وابن مردویہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۰ جس نے ایک رات میں دس آیت پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سو آیات پڑھیں اس کو رات بھر کی عبادت (کا ثواب) لکھا جائے گا۔ جس نے دوسو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے چار سو آیات پڑھ لیں اس کو عابدین میں لکھا جائے گا اور جس نے پانچ سو آیات پڑھ لیں اس کو حافظین میں لکھا جائے گا، جس نے چھ سو آیات پڑھیں اس کو خاشعین میں لکھا جائے گا، جس نے آٹھ سو آیات پڑھیں اس کو مخبتین (خدا کے برگزیدہ لوگوں) میں لکھا جائے گا۔ جس نے ہزار آیات پڑھیں اس کو ایک قنطار اجر ملے گا۔ اور ایک قنطار میں بارہ سو اوقیہ ہیں۔ ایک اوقیہ آسمان وزمین کے مابین چیزوں سے بہتر ہے۔ یا ارشاد فرمایا کہ ایک اوقیہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جس نے دو ہزار آیات پڑھ لیں اس کو موجبین، جن کے لیے جنت واجب ہو گئی ان میں لکھا جائے گا۔

الدارمی، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۱۔۔۔۔۔جس نے رات میں سوآیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔جس نے دوسوآیات پڑھیں اس کو قائمین (اللہ کی بارگاہ میں کھڑے نماز پڑھنے والوں) میں لکھا جائے گا اور جس نے چار سوآیات پڑھیں اس کے لیے ایک قیراط ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

شعب الایمان للبیهقی، الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۲۔۔۔۔۔جس نے ہر رات میں سوآیات پڑھیں قرآن اس سے نہ جھگڑے گا۔ابن نصر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۳۔۔۔۔۔جس نے ہر رات میں سوآیات پڑھیں قرآن اس سے نہ جھگڑے گا، جس نے دوسوآیات پڑھیں اس کو پوری رات کی عبادت کا ثواب ہوگا، جس نے پانچ سو سے ہزار آیات تک پڑھیں اس کو جنت میں ایک قنطار حاصل ہوگا اور یہ تم میں سے کسی ایک کی پوری دیت ہے (یعنی خون بہا) اور خیر سے خالی گھر وہ ہیں جن میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ابن الضریس ومحمد بن نصر عن الحسن مرسلاً

۲۱۴۶۴۔۔۔۔۔جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سوآیات پڑھیں اس کے لیے رات کی عبادت لکھی جائے گی، جس نے دوسوآیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے چار سوآیات پڑھیں اس کو مخلصین (برگزیدہ لوگوں) میں لکھا جائے گا، جس نے ایک ہزار آیات پڑھیں اس کو ایک قنطار یعنی بارہ سو اوقیہ اجر ہوگا۔ایک اوقیہ آسمان وزمین کی درمیانی چیزوں سے بہتر ہے۔اور جس نے دو ہزار آیات پڑھ لیں اس کو موجبین (جنہوں نے اپنے لیے جنت واجب کرلی ان) میں لکھا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن عبادة بن الصامت

غافلین میں شمار نہ ہونا

۲۱۴۶۵۔۔۔۔۔جس نے ایک رات میں پچاس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سوآیات پڑھیں اس کے لیے رات بھر کی پوری عبادت کا ثواب لکھا جائے گا،جس نے دوسوآیات پڑھیں اور وہ قرآن کا حافظ ہے تو گویا اس نے قرآن کا حق ادا کر دیا، جس نے پانچ سو سے زیادہ تک پڑھیں گویا اس نے صبح سے قبل ایک قنطار صدقہ کر دیا۔پوچھا گیا: قنطار کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک ہزار دینار۔

محمد بن نصر وابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۶۔۔۔۔۔جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سوآیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر، ابن ابی شیبه عنه موقوفاً

۲۱۴۶۷۔۔۔۔۔جس نے رات دن میں پچاس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے ایک دن میں سوآیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے دوسوآیات پڑھیں اس سے قیامت کے روز قرآن نہ جھگڑے گا اور جس نے پانچ سوآیات پڑھیں اس کو اجر کا ایک قنطار ملے گا۔ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۸۔۔۔۔۔جب کوئی بندہ تین سوآیات پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل ملائکہ کو فرماتے ہیں: اے ملائکہ! میرا بندہ تھک گیا ہے، اے ملائکہ! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کردی۔ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۹۔۔۔۔۔جو اپنے اوراد ووظائف پڑھنے سے سو گیا پھر فجر اور ظہر کے درمیان ان کو پڑھ لیا تو اللہ پاک اس کے لیے رات میں پڑھنے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔مسند احمد، مسند الدارمی، وابن زنجویه، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، مسند ابی یعلی عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۰۔۔۔۔۔جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

ابن السنی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۱۔۔۔۔۔جس نے رات کو ہلکا پھلکا کھانا کھایا اور نماز پڑھنے میں مصروف ہو گیا تو حور عین اس کے اردگرد پھریں گی حتیٰ کہ وہ صبح کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۲..... جو اپنے ذکر اذکار پڑھنے سے رہ گیا اور اس کا ارادہ اٹھ کر پڑھنے کا تھا تو اس کی نیند اللہ کی طرف سے اس پر صدقہ ہے اور اس کو ذکر اذکار پڑھنے اور رات کو قیام کرنے کا ثواب ہوگا۔ حلیة الاولیاء عن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۴۷۳ جس شخص و رات کی کسی گھڑی میں کھڑا ہونا نصیب ہوتا ہو پھر وہ کسی دن سوتا رہ جائے تو اس کو اس کی نماز کا اجر ملے گا اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوگی۔ مسند احمد عن عائشه رضی اللہ عنها

۲۱۴۷۴ جو شخص رات کو اٹھنے کا ارادہ رکھے مگر اس کی نیند اس پر غالب آجائے تو اللہ پاک اس کے لئے رات کی عبادت کا ثواب لکھیں گے اور اس کی نیند اس پر صدقہ فرما دیں گے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۴۷۵ ..... جو بندہ اپنے کو رات کو اٹھنے کا پابند کرے پھر رات کو سو جائے تو اس کی نیند اس پر صدقہ ہے اور اس کو اس کی نیت کا اجر ہے۔

ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنه، أو ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۲۱۴۷۶ ..... رات کی نماز دو دو رکعات پڑھے۔ اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے اللہ کے آگے گڑگڑائے، مسکنت کا اظہار کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا اٹھا کر اللهم اغفرلی اللهم اغفرلی کہے اور جو ایسا نہ کرے اس کی نماز ادھوری ہے۔ ابن ماجه عن المطلب وداعة

۲۱۴۷۷ قیلولہ (دوپہر کو آرام) کیا کرو۔ بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ الاوسط للطبرانی وابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۴۷۸ حضور اکرم ﷺ نے عشاء سے قبل سونے سے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۴۷۹ ..... عشاء کے بعد قصہ گوئی درست نہیں مگر نمازی یا مسافر کے لیے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۱۴۸۰ چہل پہل ختم ہونے کے بعد قصہ گوئی سے احتراز کرو۔ تم کو نہیں معلوم اللہ پاک مخلوق میں کیا چیز بھیجنا چاہتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۴۸۱ ..... جس نے عشاء کے بعد شعر کہا اللہ پاک اس رات اس کی نماز قبول نہ فرمائیں گے حتی کہ صبح ہو جائے۔ مسند احمد، عن شداد بن اوس

۲۱۴۸۲ عشاء کے بعد کوئی قصہ گوئی اور کہانی درست نہیں مگر کسی نمازی یا مسافر کے لیے۔

عبدالرزاق، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۱۴۸۳ عشاء کے بعد مجلس قائم کرنے سے احتراز کرو اور رات کو جب گدھا ہنہنائے تو اللہ پاک کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

عبدالرزاق عن ابن جریج عن عثمان بن محمد عن رجل من بنی سلمة

۲۱۴۸۴ ..... دن کو کچھ سو کر رات کو عبادت کرنے پر مدد حاصل کرو۔ اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزے پر مدد حاصل کرو۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن طاؤس مرسلاً

۲۱۴۸۵ دن کو آرام کر کے رات کو عبادت کرنے پر مدد پاؤ اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزوں پر مدد حاصل کرو۔

ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

تیسری فرع ..... چاشت کی نماز

۲۱۴۸۶ ..... مجھے چاشت کی دو رکعات پڑھنے کا حکم ملا ہے لیکن تم کو نہیں حکم دیا گیا اور مجھے قربانی کا حکم دیا گیا ہے اور اس کو فرض نہیں کیا گیا۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۴۸۷ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو میرے لیے شروع دن میں چار رکعات پڑھ لیا کر میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔

مسند احمد عن عقبة بن عامر

۲۱۴۸۸ ...... جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے پھر چاشت کے نوافل پڑھے اور اس عرصہ میں خیر کی بات کے سوا کوئی بات نہ کرے تو اس کی ساری خطائیں معاف ہو جائیں گی خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ ابو داؤد عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۸۹ چاشت کی نماز اوابین (برگزیدہ لوگوں) کی نماز ہے۔ الفردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۰ جنت میں ایک دروازہ ہے، جس کو ضحیٰ کہا جاتا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی نداء دے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو چاشت کی نماز پر دوام اور پابندی کیا کرتے تھے؟ یہ تمہارا دروازہ ہے، اس سے جنت میں اللہ کی رحمت کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۱ چاشت کے وقت کی دو رکعات اللہ کے نزدیک مقبول حج اور مقبول عمرہ کے برابر ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۲ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میری امت پر چاشت کے نوافل فرض کردے۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: یہ ملائکہ کی نماز ہے، جو چاہے پڑھ لے اور جو چاہے ترک کردے اور جو یہ نوافل پڑھنا چاہے وہ اس وقت تک نہ پڑھے جب تک سورج کچھ بلند نہ ہو جائے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن عبداللہ بن یزید

۲۱۴۹۳ ...... صبح اور چاشت کی نماز پڑھ بے شک یہ اوابین برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔ زاھر بن طاھر فی سداسیاتہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۴ ...... چاشت کی دو رکعتیں چاشت کی دو سورتوں کے ساتھ پڑھو الشمس وضحھا اور والضحی واللیل اذا سجی.

مسند الفردوس، شعب الایمان للبیھقی عن عقبۃ بن عامر

۲۱۴۹۵ ...... ابن آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک ایک صدقہ فرض ہے اور چاشت کی دو رکعات ان تمام جوڑوں کا صدقہ ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۶ ...... تم پر چاشت کی دو رکعتیں لازم ہیں۔ کیونکہ ان میں بڑی ترغیبات ہیں۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۷ ...... انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں پس اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں ناک کی ریزش کو دفن کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر ان چیزوں کی ہمت نہ ہو تو چاشت کی دو رکعتیں (سب جوڑوں کی طرف سے) صدقہ ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۸ ...... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم! شروع دن میں چار رکعات پڑھنے سے ہرگز عاجز نہ ہو میں تجھے آخر دن تک کفایت کروں گا۔

مسند احمد، ابو داؤد عن نعیم بن ھمار، الکبیر للطبرانی عن النواس

چاشت کی نماز کی فضیلت

۲۱۴۹۹ ...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میرے لیے شروع دن میں چار رکعت پڑھ لے میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔

مسند احمد عن ابی مرۃ الطائفی، مسند احمد، الترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۰ ...... مجھ پر قربانی فرض کی گئی ہے اور تم پر فرض نہیں کی گئی اور مجھے چاشت کی نماز کا حکم ہوا ہے اور تم کو (بطور فرض) حکم نہیں ہوا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۱ ...... جس نے چاشت کی دو رکعت پر پابندی کی اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۲ ...... جس نے سال تک پابندی کے ساتھ چاشت کے نفل پڑھے اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دیں گے۔

سمویہ عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۳ جس نے چاشت کی چار رکعات پڑھیں اور اولی (فجر کی نماز) سے قبل چار رکعت پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

(الاوسط للطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۴ جس نے چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک جنت میں اس کے لیے سونے کا محل تعمیر فرمادیں گے۔

الترمذی، ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۵ منافق چاشت کی نماز پڑھتا ہے اور نہ قل یاایھا الکفرون پڑھتا ہے۔ مسند الفردوس عن عبد اللہ بن جراد

۲۱۵۰۶ اوابین کی نماز (چاشت) کے وقت ہے جب دن گرم ہوجائے۔

مسند احمد، مسلم، عن زید بن ارقم، عبد بن حمید، سمویہ عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۱۵۰۷ چاشت کی نماز پر صرف اواب (خدا کو یاد کرنے والا) ہی پابندی کرتا ہے اور یہ برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔

مستدرك الحاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

اشراق کی نماز

۲۱۵۰۸ جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر ذکر اللہ کرتا رہا حتی کہ طلوع شمس ہوگیا پھر دو رکعت نماز نفل ادا کی تو اس کو تام تام تام (مکمل) حج وعمرہ کا ثواب ہوگا۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

چاشت کی نماز......الاکمال

۲۱۵۰۹ اگر تو چاشت کی دو رکعت پڑھ لے تو تجھے غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ اگر تو چار رکعات پڑھ لے تو تجھے محسنین میں لکھا جائے گا، اگر تو چھ رکعات پڑھ لے تو تجھے قانتین میں لکھا جائے گا، اگر تو آٹھ رکعات پڑھ لے تو تجھے فائزین (کامیاب لوگوں) میں لکھا جائے گا اگر تو دس رکعات پڑھ لے تو اس دن تیرا کوئی گناہ نہ لکھا جائے گا اور اگر تو بارہ رکعات پڑھ لے تو اللہ پاک تیرے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابونعیم، السنن للبیھقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۰ اگر تو چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے تو تجھے غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، اگر تو چار رکعات پڑھ لے تو تجھے عابدین میں لکھا جائے گا، اگر تو چھ رکعات پڑھ لے تو تجھے کوئی گناہ لاحق نہ ہوگا، اگر تو آٹھ رکعات پڑھ لے تو تجھے قانتین میں لکھا جائے گا اور اگر تو بارہ رکعتیں پڑھ لے تو تیرے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ اور کوئی دن اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ پاک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے صدقہ کا احسان نہ کرے۔ اور اللہ پاک نے کسی بندے پر اپنے ذکر کی توفیق بخشنے سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں کیا۔

البزار عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۱ جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے چار رکعات پڑھیں اس کو عابدین میں لکھا جائے گا، جس نے چھ رکعات پڑھیں اس کو اس دن کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اللہ پاک اس کو قانتین میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعتیں چاشت کی پڑھیں اللہ پاک اس کیلئے جنت میں گھر بنادے گا۔ اور کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں جس میں اللہ پاک اپنے کسی بندے پر کوئی احسان نہ کرتا ہو اور صدقہ نہ کرتا ہو اور اللہ پاک نے کسی بندے پر اس سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں کیا کہ اس کو اپنے ذکر کی توفیق بخش دی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۲ کیا میں تم کو اس لشکر سے زیادہ جلدی واپس لوٹنے والا اور زیادہ مال غنیمت حاصل کرکے آنے والا نہ بتاؤں؟ وہ ایسا شخص ہے جو اپنے گھر میں وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد میں جائے اور صبح کی نماز پڑھے پھر چاشت کی نماز پڑھے تو وہ اس لشکر سے زیادہ جلدی

واپس لوٹنے والا اور زیادہ مال غنیمت لے کر آنے والا ہے۔ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۵۱۳ کیا میں تم کو ان سے زیادہ قریب غزوے کی جگہ، زیادہ غنیمت والی اور قابل رشک واپسی کرنے والے کی خبر نہ دوں؟ جس شخص نے وضو کیا پھر مسجد میں گیا اور چاشت کے نوافل پڑھے وہ قریب ترین غزوہ ہے، زیادہ غنیمت ہے اور قابل رشک واپسی ہے۔

مسند احمد. الكبير للطبرانی عن ابن عمرو رضی الله عنهما

۲۱۵۱۴ جو اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہا حتیٰ کہ چاشت کی نماز پڑھی تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔

ابن شاهين عن معاذبن انس رضی الله عنه

۲۱۵۱۵ جس نے چاشت کی نماز پڑھی، مہینہ کے تین روزے رکھے اور سفر میں اور حضر میں وتر کبھی نہ چھوڑے اس کے لیے شہید کا اجر لکھا جائے گا۔الكبير للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۵۱۶ جس نے چاشت کی چار رکعات پڑھیں اور اولی (فجر) سے پہلے چار رکعات (تہجد کی) پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔الكبير للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

۲۱۵۱۷ جس نے چاشت کی دس رکعات پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنادیا جائے گا۔ابن جرير عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۱۵۱۸ جب سورج بلند ہو تو جو شخص اٹھے، وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کی خطائیں معاف کردی جائیں گی یا فرمایا: وہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا اس دن کی طرح گناہوں سے پاک صاف ہو جائے گا۔

مسند احمد، الدارمی عن عقبة بن عامر

دس لاکھ نیکیاں

۲۱۵۱۹ چاشت کی دو رکعتوں میں آدمی کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۵۲۰ حضرت داؤد علیہ السلام کی اکثر (نفل) نماز چاشت کی نماز ہوا کرتی تھی۔الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۵۲۱ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ضحیٰ کہا جاتا ہے اور اس دروازے سے صرف چاشت کی نماز پڑھنے والے ہی داخل ہوں گے، چاشت کی نماز اپنے پڑھنے والے کی طرف اس طرح لپکتی اور دم بھرتی ہے جس طرح اونٹنی اپنے چھوٹے بچے کی طرف لپکتی ہے۔

ابن عساكر عن انس رضی الله عنه

کلام:.......اس روایت میں یعقوب بن الجہم متہم راوی ہے۔

۲۱۵۲۲ سورج جب اپنی طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب سے قبل عصر کے وقت کے بقدر طلوع شمس کے بعد کوئی بندہ دو رکعتیں اور چار سجدے ادا کرتا ہے تو اس کو اس کے سارے دن کی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔اور اگر وہ اسی دن مر جائے تو جنت میں داخل ہوتا ہے۔الكبير للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۵۲۳ مغرب سے قبل عصر کا جتنا وقت طلوع شمس سے ہے اس قدر بعد اگر کوئی بندہ اٹھے اور دو رکعتیں چار سجدے ادا کرے تو اس سارے دن کی نیکیاں اس کے لیے لکھی جاتی ہیں اور اس دن کی تمام خطائیں اس سے مٹائی جاتی ہیں۔ابو الشيخ فی الثواب عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۵۲۴ ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے دو رکعتوں کی ضمانت دیدے میں آخر دن تک تیرے کاموں کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔

الكبير للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۵۲۵ اے ام ہانی! یہ اشراق کی نماز ہے۔الكبير للطبرانی عن ام هانی

۲۱۵۲۶ ..... جو شخص چاشت کی نماز پڑھتا ہو پھر وہ اس کو چھوڑ دے تو وہ نماز اللہ پاک کے پاس چڑھتی ہے اور عرض کرتی ہے: اے پروردگار! فلاں شخص میری حفاظت کرتا ہے تو بھی اس کی حفاظت کر اور فلاں شخص نے مجھے ضائع کر دیا ہے تو بھی اس کو ضائع کر دے۔

ابوبکر الشافعي والديلمي عن سمج الجني

زوال شمس کے نوافل ..... الاکمال

۲۱۵۲۷ ..... آسمان اور جنت کے دروازے اس گھڑی میں کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جب زوال شمس ہو جائے۔ پھر وہ دروازے بند نہیں ہوتے حتیٰ کہ یہ نماز پڑھ لی جائے پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل عبادت گذاروں کے عمل میں آگے ہو۔ ابن عساکر عن ابی امامة عن ابی ایوب

۲۱۵۲۸ جب سورج زوال کے بعد ٹھہر جائے پھر کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعات نماز پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے یا فرمایا وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

مسند احمد، الدارمي، مسند ابي يعلى عن عقبه بن عامر

۲۱۵۲۹ ..... نفل نماز کے لیے بہترین وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے جگر سے زائل ہو جائے۔ اور یہ مخبتین (برگزیدہ لوگوں) کی نماز ہے۔ اور اس کا افضل وقت سخت گرمی کا وقت ہے۔ الافراد للدارقطني والديلمي عوف بن مالک

تیسری فصل ..... مختلف اسباب اور اوقات کے نوافل

صلوٰۃ الاستخارہ

۲۱۵۳۰ ..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے سوا دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

اللهم اني استخيرک بعلمک، واستقدرک بقدرتک، واسالک من فضلک العظيم فانک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر ..... خيرلي في ديني ومعاشي وعاقبة امري فاقدره لي ويسره، ثم بارک لي فيه، اللهم وان كنت تعلمه شراً لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري فاصرفني عنه، واصرفه عني واقدرلي الخير حيث كان ثم ارضني به.

مسند احمد، البخاري، ابوداؤد، الترمذي، النسائي عن جابر رضي الله عنه

۲۱۵۳۱ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اس معاملے میں اپنے پروردگار سے سات مرتبہ استخارہ کر پھر دیکھ وہ چیز جس کی طرف تیرا دل مائل ہو۔ کیونکہ خیر اسی میں ہے۔ ابن السني في عمل يوم وليلة، مسند الفردوس للديلمي عن انس رضي الله عنه

۲۱۵۳۲ ..... جس نے استخارہ کیا نا کام نہ ہوا، جس نے مشورہ کیا نادم نہ ہوا اور جس نے میانہ روی اختیار نہ کی وہ تنگدست نہ ہوا۔

الاوسط للطبراني عن انس رضي الله عنه

۲۱۵۳۳ ..... ابن آدم کی سعادت اللہ سے استخارہ کرنے میں ہے، نیز آدمی کی سعادت میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہے اور آدمی کی شقاوت کے لیے کافی ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ نہ کرے اور یہ بھی اس کی شقاوت اور بدبختی ہے کہ اللہ کے فیصلے پر ناراض رہے۔

الترمذي، مستدرک الحاکم عن سعد رضي الله عنه

۲۱۵۳۴ ..... فی الحال پیغام نکاح نہ دے اور اس کو چھپا۔ پھر وضو کر اور اچھی طرح وضو کر، پھر اللہ نے جو تیرے لیے مقدر کی ہے نماز پڑھ، پھر اپنے رب کی حمد اور بزرگی بیان کر، پھر کہہ:

اللھم انک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رأیت فی فلانة (لڑکی کا نام) خیراً فی دینی ودنیای وآخرتی، فاقدرھا لی، وان کان غیرھا خیراً لی منھا فی دینی ودنیای وآخرتی فاقدرھالی. (پھر جو دل میں خیال آئے وہ کرے۔) مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۵۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ یوں کہے:

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کان کذاوکذامن الامر ۔۔۔ لی خیراً فی دینی ومعیشتی وعاقبة امری فیسرہ لی والافاصرفہ عنی واصرفنی عنہ ثم قدرلی الخیراینما کان ولا حول ولا قوة الا باللہ.

اے اللہ! میں علم کے ساتھ خیر طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے ساتھ قدرت چاہتا ہوں، تیرے عظیم فضل کے ساتھ سوال کرتا ہوں، بے شک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام میرے لیے بہتر ہو میرے دین، روزگار اور آخرت کے بارے میں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے، ورنہ اس کو مجھ سے پھیر دے، پھر خیر کو میرے لیے مقدر کر دے، جہاں کہیں ہو اور ہر طرح کی طاقت وقوت اللہ ہی کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔

مسند ابی یعلی، ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی، الضیاء عن ابی سعید، ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الحاجت

۲۱۵۳۶۔۔۔۔۔جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو یا کسی بنی آدم سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ کی حمد وثناء کرے، نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین، اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم لاتدع لی ذنبا الا غفرتہ ولاھما الافرجتہ، ولا حاجة ھی لک رضاً الا قضیتھا یاارحم الراحمین.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بردبار اور کریم ہے، پاک ہے اللہ عرش عظیم کا رب تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، میں تجھ سے تیری رحمت کو لازم کرنے والے اسباب، تیری کامل مغفرت، ہر طرح کی نیکی کا حصول اور ہر گناہ سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں، پس میرا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑ، نہ کوئی رنج دور کیے بغیر چھوڑ اور نہ کوئی حاجت جو تیری رضاء کا سبب ہو پوری کیے بغیر چھوڑ اے ارحم الراحمین! الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ابی اوفی

صلوٰۃ الاستخارہ۔۔۔۔۔۔الاکمال

۲۱۵۳۷۔۔۔۔۔اے علی! جس نے استخارہ کیا ناکام نہ ہوا اور جس نے مشورہ کیا وہ نادم نہ ہوا۔ اے علی! تجھ پر رات کی تاریکی لازم ہے۔ بے شک زمین رات کو لپیٹ جاتی ہے جتنا دن میں نہیں لپٹتی۔ اے علی! اللہ کے نام کے ساتھ صبح کو کام میں لگ جا بے شک اللہ نے میری امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت رکھی ہے۔ الخطیب عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۸۔۔۔۔۔جب تم میں کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ یہ دعا پڑھے:

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر

ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب. اللھم ان کان کذاو کذا خیراً لی فی دینی وخیراً لی فی معیشتی وخیراً لی فی عاقبة امری فاقدرہ لی وبارک لی فیہ وان کان غیر ذلک خیراً لی فاقدر لی الخیر حیث ما کان ورضنی بہ بقدرتک۔ابن حبان، المخلص فی امالیہ وابن النجار عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۹......اے انس! جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے پروردگار عزوجل سے اس کام کے بارے میں سات بار استخارہ کر پھر دیکھ تیرا دل کس چیز کی طرف جاتا ہے کیونکہ خیر اسی میں ہوگی۔ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة عن انس رضی اللہ عنہ

تراویح کی نماز

۲۱۵۴۰......امابعد! آج رات مجھے تمہاری حالت کا ڈر نہ تھا بلکہ میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں تم پر رات کی (یہ) نماز فرض نہ ہو جائے اور پھر تم اس سے عاجز ہو جاؤ۔مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۴۱......اے لوگو! تمہارا یہ طریقہ مسلسل ایسا رہا (کہ تم تراویح مسجد میں پابندی کے ساتھ پڑھتے رہے) حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے۔لہٰذا تم یہ نماز اپنے اپنے گھروں میں پڑھو۔بے شک آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابو داؤد عن زید بن ثابت

۲۱۵۴۲ میں نے دیکھا جو تم نے کیا لیکن مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ بات مانع رہی کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے اور یہ رمضان میں ہے۔مؤطا امام مالک، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۴۳ تمہارا یہ طریقہ چلتا رہا حتیٰ کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر یہ نماز فرض ہوگئی تو تم اس کو ادا نہ کرسکو گے۔پس اے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھا کرو۔کیونکہ آدمی کی افضل ترین نماز اس کے گھر ہی میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن زید بن ثابت

الاکمال

۲۱۵۴۴......میں نے تمہارا طریقہ دیکھ لیا، پس میں اس لیے تمہارے پاس نہ آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابن داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۴۵......میں نے تمہارا طریقہ دیکھا اور جان لیا پس تم اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھا کرو بے شک آدمی کی افضل ترین نماز اس کے اپنے گھر میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔ابن حبان عن زید بن ثابت

صلوٰۃ التسبیح

۲۱۵۴۶......اے عباس! اے چچا! کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ کروں؟ میں تجھے ایک خیر نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں؟ کیا میں آپ کو دس فضیلتیں نہ دوں؟ جب آپ اس پر عمل کرلیں گے تو اللہ پاک آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دے گا، پرانے، نئے، بھول کر کیے ہوئے، جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے، بڑے، خفیہ اور اعلانیہ ہر طرح کے گناہ بخش دے گا۔یہ دس کلمات ہیں تو چار رکعات نماز پڑھ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ۔جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائے تو کھڑے کھڑے سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھ۔پھر رکوع کر، اور رکوع میں (تسبیح کے بعد) یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر سر اٹھا کر جب کھڑا ہو تو (ربنا لک الحمد کے بعد) دس بار پھر کہہ، پھر سجدے میں جاکر (سجدے کی تسبیح کے بعد) دس بار پڑھ۔پھر سجدہ سے اٹھ کر دس

بار پڑھ، پھر سجدے میں جا کر دس بار پھر پڑھ۔ پھر بیٹھ کر دس بار پڑھ۔ یہ ایک رکعت میں پچھتر کی تعداد ہوگی، اس طرح چاروں رکعات میں پڑھ۔ اگر تیرے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں گے تب بھی اللہ تیرے سب گناہ بخش دے گا۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھ لیا کر، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھ لیا کر، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ لے۔

ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه وابن خزیمه، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۵۴۷ ..... اے چچا! کیا میں آپ کو صلہ نہ دوں؟ میں آپ کو خیر کی چیز نہ دوں؟ میں آپ کو ایک نفع دہ چیز نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا! چار رکعات پڑھ، ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ، جب قرأت پوری ہو جائے تو پندرہ بار اللہ اکبر والحمدللہ وسبحان و لاالہ الااللہ پندرہ بار پڑھ رکوع کرنے سے قبل۔ پھر رکوع کر اور سر اٹھانے سے قبل دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور سجدہ کرنے سے قبل دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے قبل دس بار پڑھ، یہ ہر رکعت میں پچھتر تسبیحات ہوئیں اور چار رکعت میں تین سو کی تعداد ہو جائے گی۔

پس اگر تیرے گناہ ریت کے ذرات سے زیادہ ہوں گے تب بھی اللہ ان کو بخش دے گا۔ اگر تو ہر روز یہ نماز نہیں پڑھ سکتا تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار ضرور پڑھ لیا کر۔ الترمذی، ابن ماجه عن ابی رافع

الاکمال

۲۱۵۴۸ ..... اے چچا! کیا میں تجھے ایک صلہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایک خیر نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایک نفع مند شے نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار رکعات پڑھ۔ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ۔ پھر قرأت کے بعد پندرہ بار پڑھ: اللہ اکبر والحمدللہ وسبحان اللہ و لاالہ الااللہ رکوع سے قبل پھر رکوع کر اور دس بار پڑھ سر اٹھانے سے قبل، پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ سجدہ کرنے سے قبل۔ پھر سجدہ کر اور سر اٹھانے سے قبل دس بار پڑھ۔ پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے قبل بیٹھ کر دس بار پڑھ۔ یہ رکعت میں پچھتر کی تعداد ہوئی اور چار رکعات میں تین سو کی تعداد ہوگئی۔

اگر تیرے گناہ ریت کے ذرات سے زیادہ یا فرمایا سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں گے اللہ پاک ان کو بخش دے گا۔ پوچھا: یا رسول اللہ! یہ نماز ہر روز کون پڑھ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر ہر روز نہیں پڑھ سکتا تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھا کر، اگر یہ بھی کر سکتا تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھا کر اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار پڑھ لیا کر۔ الترمذی غریب، ابن ماجه، الکبیر للطبرانی عن ابی رافع

کلام: ..... امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کر کے غلطی کی ہے۔ امام ابن عساکر نے اس کو عن ابی رافع عن العباس کے طریق سے نقل کیا اور فرمایا یہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی حضور ﷺ سے روایت کردہ حدیث ہے۔

۲۱۵۴۹ ..... اے غلام! کیا میں تجھے ایک چیز نہ بخشوں؟ کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ کروں؟ کیا میں تجھے ایک خیر کی شے نہ دوں؟ تو ہر روز دن یا رات میں چار رکعات پڑھ۔ اس میں سورۂ فاتحہ اور سورہ پڑھ۔ پھر پندرہ بار سبحان اللہ والحمدللہ و لاالہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھ۔ پھر رکوع کر اور دس بار یہی کلمات پڑھ، پھر سر اٹھا کر دس بار یہ کلمات پڑھ، اسی طرح ہر رکعت میں پڑھ، پھر تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے قبل یہ دعا کر:

اللهم انی اسالک توفیق اهل الهدی واعمال اهل الیقین ومناصحة اهل التوبة وعزم اهل الصبر وجد اهل الخشیة وطلبة اهل الرغبة وتعبد اهل الورع وعرفان اهل العلم، حتی اخافک. اللهم انی اسالک مخافة تحجزنی بها عن معاصیک وحتی اعمل بطاعتک عملا استحق به رضاک وحتی اناصحک فی التوبة خوفا منک وحتی اخلص لک النصیحة حبالک، وحتی اتوکل علیک فی

الامور، وحسن الظن بک، سبحان خالق النور.

پس جب اے ابن عباس! تو نے یہ کرلیا تو اللہ پاک تیرے گناہ معاف کردے گا چھوٹے اور بڑے، پرانے اور نئے، خفیہ اور اعلانیہ، جان بوجھ کر کیے ہوئے اور جو بھول چوک سے سرزد ہوئے، سب گناہ معاف کردے گا۔

ترجمہ دعا:...... اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اہل ہدایت کی توفیق کا، اہل یقین کے اعمال کا، اہل توبہ کی سچائی کا، اہل صبر کے عزم کا، اہل خشیت کی کوشش اور محنت کا، اہل رغبت کی طلب کا، متقیوں کی عبادت کا، اہل علم کے عرفان کا تاکہ میں آپ سے خوف کرنے لگوں۔ اے اللہ! میں آپ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں، جو مجھے آپ کی نافرمانیوں سے روک دے، نیز تاکہ میں آپ کی اطاعت کرنے لگوں جس سے آپ کی رضا مجھے حاصل ہوجائے، نیز تاکہ میں سچی توبہ کروں آپ سے ڈرتے ہوئے۔ تاکہ آپ سے محبت کرتے ہوئے آپ کی سچی لگن اور نصیحت حاصل کروں، نیز تاکہ امور میں آپ پر پورا بھروسہ کرنے لگوں، اور تجھ سے اچھا گمان رکھنے لگوں اے نور والے! حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

سورج گرہن، چاند گرہن اور سخت ہوا چلتے وقت کی نماز

۲۱۵۵۰...... جب سورج گرہن ہوجائے تو قریب ترین فرض نماز جو پڑھی ایسی ہی ایک اور نماز بھی پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۱...... سورج اور چاند اللہ کی آیتوں (نشانیوں) میں سے دو آیات (نشانیاں) ہیں۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا معاملہ دیکھو تو اللہ کو پکارو، اللہ اکبر اللہ اکبر پڑھو، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ کہو اور صدقہ خیرات کرو۔ اے امت محمد! اللہ کی قسم کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت کھانے والا نہیں ہے اس بات پر کہ اس کا کوئی بندہ زنا کرے یا اس کی کوئی بندی زنا کرے اے امت محمد! اللہ کی قسم اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔ اے اللہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۵۲...... شمس وقمر کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ خدا کی مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی مخلوق میں جیسا چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ اللہ پاک جب کسی مخلوق پر تجلی ظاہر کرتے ہیں تو وہ اللہ کے آگے خشوع وخضوع کرتی ہے۔ پس ان میں جو کچھ رونما ہو تم نماز میں مصروف ہوجاؤ حتیٰ کہ وہ گرہن سے کھل جائیں یا اللہ پاک کوئی امر پیدا کردیں۔ النسائی عن قبیصۃ الھلالی

۲۱۵۵۳...... جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے: شمس وقمر اہل ارض کے کسی عظیم شخص کے انتقال کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ درحقیقت یہ کسی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، پس ان دونوں میں جو بھی گرہن ہوجائے تو نماز میں مصروف ہوجاؤ حتیٰ کہ گرہن کھل جائے یا اللہ پاک کوئی اور معاملہ رونما فرمادے۔ النسائی عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۴...... لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند اہل زمین کے کسی عظیم شخص کے انتقال کی بناء پر گرہن ہوتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ پاک اپنی مخلوق میں سے جس پر ظاہر ہوتے ہیں وہ اس کے لیے خشوع کرتی ہے (اور جھک جاتی ہے) پس جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو قریب ترین فرض نماز جو پڑھی ہو ایسی ہی (رکعت والی) نماز اور (باجماعت) پڑھو۔ النسائی، ابن ماجہ عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۵...... یہ نشانیاں جو اللہ پاک بھیجتا ہے کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے متغیر نہیں ہوتیں بلکہ اللہ پاک ان کو متغیر کردیتا ہے بندوں کو ڈرانے کے لیے۔ پس جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو ذکر اللہ اور دعا واستغفار کی طرف لپکو۔ النسائی، البخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۶...... مجھ پر جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس کے پھل حاصل کرلیتا اور مجھ پر جہنم پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس پر پھونک

مار رہا تھا تا کہ اس کی گرمی تم کو نہ جھلسا دے۔ میں نے جہنم میں رسول اللہ ﷺ کے اونٹ کے چور کو دیکھا، نیز بستی دعدع کا ایک شخص جہنم میں دیکھا ایک سلائی کی چوری کی وجہ سے جہنم میں تھا، جب اس کو پکڑا جاتا تھا تو وہ کہتا تھا یہ ڈنڈے کا کام ہے۔ (اس میں اٹک گئی ہے) نیز میں نے جہنم میں ایک لمبی حبشی عورت کو دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھا تھا مگر اس کو کھلایا پلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ خود گھوم پھر کر زمین کا گھاس کھالیتی حتیٰ کہ وہ مرگئی۔ بے شک یہ شمس وقمر کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ کی دو نشانیاں ہیں۔ پس ان میں سے جب بھی کوئی گرہن ہو جائے تو اللہ عزوجل کے ذکر کی طرف دوڑو۔ النسائی عن ابن عمرو

۲۱۵۵۷......مجھ پر جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا۔ جنت اس قدر قریب کی گئی کہ میں ہاتھ بڑھا کر اس کے پھل کا خوشہ لے سکتا تھا مگر میں نے اپنا ہاتھ روک لیا اور مجھ پر جہنم پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس سے پیچھے ہٹتا رہا کہ کہیں وہ مجھے ڈھانپ نہ لے۔ میں نے جہنم میں ایک حمیری سیاہ فام طویل عورت دیکھی جو ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا تھی۔ اس نے بلی کو باندھ لیا تھا اس کو کھلاتی تھی اور نہ پلاتی تھی اور نہ اس کو کھلا چھوڑتی تھی تا کہ وہ زمین کا گھانس پھونس کھالیتی۔ میں نے جہنم میں ابوثمامہ عمرو بن مالک کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچتا پھر رہا تھا۔
جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے کہ شمس وقمر کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں لیکن درحقیقت یہ اللہ کی دو نشانیاں ہیں جو اللہ تمہیں دکھا رہا ہے۔ پس جب یہ گرہن ہوں تو نماز پڑھو جب تک کہ ان کا گرہن ختم نہ ہو جائے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۵۵۸......اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو۔ تم سے جس چیز کا بھی وعدہ کیا جاتا ہے اس کو آج میں نے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے۔ جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتا دیکھا تھا تب میرے سامنے جہنم پیش کی گئی تھی تو میں اس خوف سے پیچھے ہٹتا تھا کہ اس کی لپٹ مجھے نہ جھلسا دے۔ حتیٰ کہ میں پکار اٹھا اے پروردگار! اور میں ان میں تھا۔ پھر میں نے ایک ڈنڈے والے کو دیکھا جو حاجیوں کا مال اپنے ڈنڈے سے کھینچ لیتا تھا اگر اس کی حرکت پکڑی جاتی تو کہتا کہ میرے ڈنڈے میں پھنس گیا تھا اور اگر کسی کو پتہ نہ چلتا تو وہ مال لے اڑتا تھا۔ نیز میں نے جہنم میں ایک بلی والی کو دیکھا جس نے بلی کو باندھا اور اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو کھلا چھوڑا کہ وہ گھاس پھونس کھالیتی حتیٰ کہ وہ بھوک سے مرگئی۔ میرے پاس جنت لائی گئی اور یہ وہ وقت تھا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا تھا حتیٰ کہ میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور اوپر اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا تا کہ جنت سے کچھ پھل لے لوں تا کہ تم بھی ان کو دیکھو لیکن پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۵۵۹......شمس وقمر کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ پاک ان کے ساتھ بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم ایسا دیکھو تو نماز اور دعا میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ یہ کھل نہ جائیں۔ البخاری، النسائی عن ابی بکرة، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجه عن ابی مسعود، البخاری، مسلم، النسائی عن ابن عمر، البخاری، مسلم عن المغیرة

۲۱۵۶۰......جب تم کسی نشانی کو دیکھو تو سجدہ میں پڑ جاؤ۔ ابو داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۵۶۱......شمس وقمر میں سے جب کوئی اللہ کی عظمت کا مشاہدہ کر لیتا ہے تو اپنے مدار سے سرک جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں گرہن ہو جاتا ہے۔
ابن النجار عن انس رضی اللہ عنه

الاکمال

۲۱۵۶۲......جب تم ان آیات میں سے کسی چیز کو دیکھو تو یہ اللہ کی طرف سے ڈرانا اور خوف دلانا ہے پس تم ایسے وقت قریب ترین جو فرض نماز پڑھی ہے ایسی نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ مسند احمد عن قبیصة بن مخارق

۲۱۵۶۳......امابعد! اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی آیات میں سے دو آیتیں (نشانیاں) ہیں۔ جو کسی بڑے کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ پس جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو مساجد کی طرف گھبرا کر لپکو۔

مسند احمد، وابن سعد عن محمود بن لبید

۲۱۵۶۴ لوگوں کا گمان ہے کہ شمس وقمر یا ایک جب گرہن ہوتے ہیں تو کسی عظیم شخص کی موت (کے صدمے) میں گرہن ہوتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ اللہ کی دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی کسی مخلوق پر جب تجلی فرماتا ہے تو وہ خشوع وعاجزی کی وجہ سے جھک جاتی ہے۔

مسند احمد، عن النعمان بن بشير

۲۱۵۶۵ ... شمس وقمر کا گرہن لگنا اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ جب تم ایسا دیکھو تو جلدی جلدی نماز کی طرف بڑھو۔

ابن ابی شیبہ عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال: حدثنی فلان وفلان

۲۱۵۶۶ ... اللہ کی نشانیاں بندوں کو ڈرانے کے لیے رونما ہوتی ہیں، پس جب تم ایسا دیکھو تو قریب ترین جو فرض نماز ادا کی ہے اس جیسی دوسری نماز پڑھنا شروع کردو۔ السنن للبیہقی عن قبیصہ

۲۱۵۶۷ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوا کرتی، جب تم کسی ایک کو گرہن شدہ دیکھو تو اپنی گھبراہٹ اور پریشانی اللہ کی طرف لے جاؤ۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۶۸ اے لوگو! آفتاب وماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ان میں سے کسی نشانی کو گرہن لگ جائے تو مساجد کی طرف لپکا کرو۔ ابن حبان عن ابن عمرو

۲۱۵۶۹ ... اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب تم ایسا کچھ دیکھو تو نماز، صدقہ خیرات اور ذکر اللہ کی طرف دوڑو۔ اور میں نے تم سے ستر ہزار افراد ایسے دیکھے ہیں جو چودھویں رات کے چاند کا چہرہ رکھتے ہیں اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

۲۱۵۷۰ شمس وقمر کسی کی موت اور کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب تم ایسا دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ وہ کھل جائیں یا اللہ پاک کوئی چیز رونما کردیں۔ ابن حبان عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۱ سورج چاند کو کسی کی موت اور زندگی سے گہن نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ پس جب تم ایسا ہوا دیکھو تو قریب ترین فرض نماز جیسی نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۲ آفتاب وماہتاب کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم ان کو گہن لگا دیکھو تو نماز میں مصروف ہو جاؤ۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۳ شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب ایسی صورت حال ہو تو نماز پڑھو۔ ابن ابی شیبہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۴ شمس وقمر اللہ کی آیات میں دو آیتیں ہیں، جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں کھاتے۔ پس جب تم ایسا کچھ دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔ الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر، مسند احمد عن محمود بن لبید

۲۱۵۷۵ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ پاک اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ایسا دیکھو تو قریب میں جو فرض نماز ادا کی ہو ویسی ایک نماز میں مشغول ہو جاؤ۔

النسائی عن بلال، مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن قبیصۃ بن مخارق الهلالی

۲۱۵۷۶ شمس وقمر اللہ کی آیتوں میں سے دو آیتیں ہیں۔ جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے آگے سے کچھ لینے کی کوشش فرما رہے تھے۔ پھر آپ پیچھے ہٹنے لگے؟ ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے پھل کا ایک خوشہ لینے کا ارادہ کیا تا کہ تم رہتی دنیا تک اس سے ہمیشہ کھاتے رہو۔ (لیکن پھر میں نے ارادہ بدل لیا۔) پھر میں نے جہنم کو دیکھا اور ایسا خوفناک گھبرا دینے والا کوئی منظر نہیں دیکھا۔ اہل جہنم میں اکثریت میں نے عورتوں کی دیکھی تھی۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیوں یارسول اللہ! ارشاد فرمایا: اس لیے کہ وہ کفران کرتی ہیں۔ پوچھا گیا: کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی

ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ شوہر کا کفران (یعنی ناشکری) کرتی ہیں اور احسان کو جھٹلاتی ہیں۔ اگر تو کسی عورت کے ساتھ زندگی بھر احسان کا معاملہ کرے پھر وہ کبھی تیری طرف سے کوئی کمی دیکھے تو کہے گی: اللہ کی قسم! میں نے تجھ سے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن حبان، ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۷۔۔۔ شمس و قمر خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتیں۔ جب تم ان کو گرہن دیکھو تو نماز پڑھو جب تک کہ اللہ پاک اس صورت کو کھول دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی اس جگہ کھڑے کھڑے ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تم سے وعدہ ہوتا رہا ہے اور جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا تو میں جنت سے پھلوں کا ایک خوشہ لینے کا ارادہ کر رہا تھا۔ اور جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتا دیکھا تو میں نے جہنم کو دیکھا تھا وہ ایک دوسرے میں گھس رہی تھی اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو بھی دیکھا جس نے سوائب کی رسم ڈالی۔ (سوائب سائبہ کی جمع ہے وہ اونٹ جو بت کے نام پر آزاد چھوڑ دیا جائے)۔ البخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:۔۔۔۔۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ کسوف شمس (سورج گرہن) ہونے پر نماز پڑھا رہے تھے نماز کے دوران آپ کو جنت، جہنم دکھائی گئی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

گرہن کے وقت اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا

۲۱۵۷۸۔۔۔ شمس و قمر خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم کسی ایک کو گہن لگا دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جنت مجھ سے اس قدر قریب کر دی گئی تھی اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس میں سے کوئی خوشہ اٹھا لیتا۔ اور جہنم بھی اس قدر قریب ہو گئی تھی کہ میں پیچھے ہٹنے لگا اس ڈر سے کہ تم کو وہ لپیٹ میں نہ لے لے۔ میں نے جہنم میں ایک حمیری سیاہ فام طویل قامت عورت دیکھی جس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا نہ اسکو چھوڑا کہ وہ گھوم پھر کر گھاس پھونس کھا کر گذارہ کر لیتی اور نہ اس کو کھلایا پلایا۔ حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ بلی اس عورت کو سامنے سے نوچ رہی ہے اگر عورت منہ پھیرتی ہے تو اس کو پیچھے سر کی طرف سے نوچتی ہے۔ میں نے جہنم میں بنی الدعدع کا ایک شخص بھی دیکھا جو اپنے ٹیڑھے منہ والی لاٹھی سے چوری کرتا تھا۔ میں نے جہنم میں مڑے ہوئے منہ والی لاٹھی سے چوری کرنے والے (ایک دوسرے) شخص کو بھی دیکھا، جو اپنی لاٹھی سے حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا۔ اگر لوگ اس کی حرکت کو دیکھ لیتے تو کہتا میں نے چوری نہیں کی بلکہ میری لاٹھی میں تمہارا سامان پھنس گیا تھا۔ وہ اسی لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے جہنم میں ہانپ رہا تھا اور کہہ رہا تھا میں لاٹھی کے ساتھ چوری کرتا تھا۔ مسند احمد، النسائی وابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۹۔۔۔ شمس و قمر تم میں سے کسی کی موت یا تمہارے کسی اہم واقعے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، جن کے ساتھ بندے عبرت حاصل کرتے ہیں، اللہ سے ڈرنے والے اور اس کا ذکر کرنے والے اس کا شکر کرتے ہیں۔ پس جب تم اللہ کی کسی نشانی کو دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف بڑھو، اس کا ذکر کرو اور اس سے ڈرو۔ تم دنیا میں جو چیز بھی دیکھتے ہو یہ درحقیقت آخرت کی چیزوں کا محض ایک رنگ اور نمونہ ہے۔ اور تم کو جنت یا جہنم کی جس چیز کی بھی خبر دی گئی ہے، ابھی مسجد کے سامنے کی دیوار میں مجھے اس کی صورت دکھائی گئی تھی جب میں تم کو نماز پڑھا رہا تھا تو وہ سب چیزیں مسجد کی دیوار میں نظر آ رہی تھیں۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۰۔۔۔ جب تم کسی نشانی کو دیکھو تو سجدہ ریز ہو جاؤ۔ ابن داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ہوا کا تیز چلنا

۲۱۵۸۱۔۔۔ جب کوئی اہم واقعہ پیش آ جائے یا تاریک آندھی زور پکڑے تو تم پر تکبیر اللہ اکبر کہنا لازم ہے۔ کیونکہ اس سے آندھی تاریکی چھٹ جاتی ہے۔ ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۸۲......اللھم انی اعوذبک من شر الریح، ومن شرما تجیء بہ الریح ومن الریح الشمال فانھا ریح العقیم.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بری ہوا سے، ہوا کے شر سے جس کو ہوا لے کر آئے اور بادشالی سے کیونکہ وہ بیماری کی ہوا ہے۔

مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۳..... اللھم انی اعوذبک من شر الریح.(مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۴ .....ہوا کو گالی مت دو اور اللہ کی پناہ مانگو اس کے شر سے۔الشافعی البیھقی فی المعرفۃ عن صفوان بن سلیم مرسلاً

۲۱۵۸۵ ہوا کو گالی نہ دے کیونکہ یہ تو (من جانب اللہ) مامور ہے۔بلکہ یہ دعا پڑھ:

اللھم انی اسألک خیرھا وخیر مافیھا، وخیر ما امرت بہ واعوذبک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ.

اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کا خیر کا جو اس میں ہے۔اور اس خیر کا جس کا اس ہوا کو حکم ہوا ہے۔میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو اس میں ہے اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کا اس کو حکم ہوا ہے۔

عبد بن حمید عن ابی بن کعب

فائدہ:......ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں سخت آندھی چلی ایک شخص نے ہوا کو گالی دی تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۵۸۶ رات کو اور نہ دن کو گالی دو، نہ سورج، چاند اور ہوا (وغیرہ) کو گالی دو، کیونکہ یہ ایک قوم کیلئے رحمت ہوتی ہیں اور دوسری قوم کیلئے عذاب۔

ابن مردویہ عن جابر رضی اللہ عنہ

بارش کی طلب اور قحط کے اسباب

۲۱۵۸۷ تم نے اپنے علاقے کی قحط سالی کا شکوہ کیا ہے اور ایک زمانے سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے۔اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ اس کو پکارو اور اس نے تم سے قبولیت کا وعدہ کیا ہے:

الحمدللہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین لاالہ الااللہ یفعل مایرید اللھم انت اللہ لاالہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ماانزلت لناقوۃ وبلاغا الی خیر.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اے اللہ! تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم سب فقیر۔ہم پر بارش برسا اور اس کو ہمارے لیے قوت اور ایک زمانے تک فائدہ مند بنادے۔ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۸۸ قحط سالی یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ ہو بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ بارش ہو پھر بارش ہو لیکن زمین کچھ نہ اگائے۔

الشافعی، مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۹ انبیاء میں سے ایک نبی لوگوں کو لے کر بارش مانگنے کے لیے نکلے۔دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنا پاؤں آسمان کی طرف اٹھا کر دعائے بارش کر رہی ہے۔نبی نے فرمایا: لوٹ چلو، اس چیونٹی کی وجہ سے تمہارے لیے دعا قبول ہوگئی ہے۔مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۰ رات اور دن کی ایسی کوئی گھڑی نہیں ہے، جس میں آسمان نہ برستا ہو اور اللہ اس کو جہاں چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

الشافعی عن المطلب بن حنطب

۲۱۵۹۱۔۔۔۔کوئی سال اس سال سے زیادہ بارش والا نہ ہوا اور کوئی جنوبی ہوا نہ چلے مگر وادی بہہ پڑی۔السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۱۵۹۲۔۔۔۔کوئی قوم خدا کی رحمت کے بغیر بارش نہ پا سکی۔ اور جب بھی کوئی قوم قحط سالی کا شکار ہوئی تو خدا کی ناراضگی کی وجہ سے۔

ابو الشیخ فی العظمة عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۱۵۹۳۔۔۔۔کوئی قوم قحط سالی میں مبتلا نہ ہوئی مگر اللہ پر سرکشی کرنے کی وجہ سے۔الادب المفرد فی رواۃ مالک عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۵۹۴۔۔۔۔جب اللہ پاک کسی قوم کو قحط سالی میں مبتلا فرمانا چاہتا ہے تو ایک منادی آسمان سے نداء دیتا ہے:

اے معدو! خوب فراخ ہو جاؤ۔ اور اے چشمو! سیراب نہ کرو اور اے برکت اٹھ جا۔ابن النجار فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۵۹۵۔۔۔۔جب تم مشرقی جانب میں ماہ رمضان کے اندر سرخ ستون دیکھو تو سال بھر کا غلہ ذخیرہ کرلو کیونکہ یہ بھوک کا سال ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۱۵۹۶۔۔۔۔اللہ تعالیٰ جب کسی امت پر غصہ فرماتا ہے تو ان پر خسف (دھنسنے) اور مسخ (صورتیں بگڑنے) کا عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کے غلے مہنگے کر دیتا ہے، ان کی بارش روک دیتا ہے اور بدترین لوگوں کو ان پر نگران اور حاکم مقرر کر دیتا ہے۔ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنه

۲۱۵۹۷۔۔۔۔جب ثریا ستارہ طلوع ہو جائے تو کھیتیاں آفت سے مامون ہو جاتی ہیں۔الصغیر للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۲۱۵۹۸۔۔۔۔ستارہ جب بھی صبح کو طلوع ہوتا ہے اور کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو وہ آفت اٹھ جاتی ہے۔یا ہلکی ہو جاتی ہے۔

مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

الاکمال

۲۱۵۹۹۔۔۔۔اللھم صاحت بلادنا، واغبرت ارضنا وھامت دوابنا، اللھم منزل البرکات من اماکنھا، وناشر الرحمة من معادنھا بالغیث المغیث انت المستغفر للآثام فنستغفرک للجمات من ذنوبنا، ونتوب الیک من عظم خطایانا، اللھم ارسل السماء علینا مدرارا، واکفامغزوراً، من تحت عرشک، من حیث ینفعنا غیثا مغیثا دار عاً رائعاً ممرعاً طبقاً غدقاً خصباً تسرع لنابه النبات وتکثر لنا به البرکات وتقبل به الخیرات اللھم انت قلت فی کتابک (وجعلنا من الماء کل شی حیّ)(الانبیاء: ۳۰) اللھم فلاحیاۃ لشئ خلق من الماء الابالماء، اللھم وقد قنط الناس أومن قد قنط منھم، وساء ظنھم، وھامت بھائمھم وعجت عجیج الثکلی علی اولادھا اذا حبست عنا قطر السماء فدقت لذلک عظمھا، وذھب لحمھا وذاب شحمھا اللھم ارحم أنین الآنة، وحنین الحانة، ومن لا یحمل رزقه غیرک، اللھم ارحم البھائم الحائمة والانعام السائمة، والاطفال السائمة اللھم ارحم المشایخ الرکع والاطفال الرتع والبھائم الرقع، اللھم زدنا قوۃ الی قوتنا، ولا تردنا محرومین، انک سمیع الدعاء برحمتک یا ارحم الراحمین.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ! ہمارے بلاد چیخ رہے ہیں، ہماری سرزمین غبار آلود ہوگئی ہے، ہمارے چوپائے لاغر و کمزور ہوگئے ہیں۔اے اللہ! شہروں پر برکتیں نازل کرنے والے! موسلا دھار بارش کے ساتھ رحمت بھیجنے والے! آپ ہی سے گناہوں کی مغفرت طلب کی جاتی ہے، پس ہم آپ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اور اپنے تمام عظیم گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، اے اللہ ہم پر آسمان کو خوب برسا بھر بھر کر برسا اپنے عرش کے نیچے سے، ایسی بارش جو ہم کو نفع پہنچائے، خوب برسنے والی، خوشگوار، سیراب کرنے والی، پے درپے برسنے والی، سرسبزی پیدا کرنے والی، جو ہماری نباتات کو جلدا گائے ہم کو خوب برکات پہنچائے، اور آپ اس سے خیرات کو قبول فرمائیں۔اے اللہ! آپ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔الانبیاء: ۳۰

اے اللہ! پس ہر چیز چونکہ پانی سے پیدا ہوئی اس لیے بغیر پانی کے اس کی زندگی نہیں۔ اے اللہ! لوگ مایوس ہو چکے ہیں، ان کی امیدوں پر اوس پڑ چکی ہے، ان کے مویشی لاغر و کمزور ہو گئے ہیں۔ گمشدہ بچے کی ماں کی طرح چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم پر آسمان کے قطرے تک ٹپکنا بند ہو گئے ہیں، جانداروں کی ہڈیاں مدقوق ہو گئی ہیں، ان کا گوشت اتر گیا ہے، ان کی چربی پگھل گئی ہے، اے اللہ! رونے والے کے رونے پر رحم فرما، سسکنے والے کے سسکنے پر مہربانی کر، جن کے رزق کا مدار آپ کے سوا کسی پر نہیں، اے اللہ پیاس سے بلکنے والے جانوروں پر رحم فرما، تھکے ماندہ جانوروں پر رحم فرما، بھوکے بچوں پر رحم فرما، اے اللہ! جھکے ہوئے بوڑھوں پر رحم فرما، دودھ پینے والے بچوں پر رحم فرما، چرنے کے لیے ترسنے والے جانوروں پر رحم فرما۔ اے اللہ! ہماری قوت میں اپنی قوت شامل فرما، ہم کو محروم و نامراد واپس نہ کر، بے شک تو دعاؤں کا سننے والا ہے اے ارحم الراحمین۔

الخطابی فی غریب الحدیث وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۶۰۰۔۔۔ اے اللہ! ہمارے پہاڑ چیخ رہے ہیں ہماری زمین غبار آلود ہو گئی ہے، ہمارے مویشی لاغر و کمزور ہو گئے ہیں اے خیرات عطا کرنے والے! اے رحمت نازل کرنے والے! اے موسلا دھار بارش کے ساتھ برکتیں بھیجنے والے! تجھ ہی سے مغفرت طلب کی جاتی ہے ہم اپنے تمام گناہوں سے کامل مغفرت چاہتے ہیں اور اپنے تمام گناہوں سے آپ کی جناب میں سچی توبہ کرتے ہیں، اے اللہ آسمان کو ہم پر موسلا دھار برسا، اپنے عرش کے نیچے سے ایسی بارش برسا جو ہم کو نفع دے جو ہم پر خوب پے در پے، سبزہ پیدا کرنے والی بن کر برسے۔

ابن صصری فی امالیہ عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ عن جدہ

۲۱۶۰۱۔۔۔ **اللهم اسقنا غيثا مغيثا هنيأ مريئاعاجلاغير رائث نافعاً غير ضار سقيا رحمة و لا سقيا عذابٍ ولا هدم و لا غرق. اللهم اسقنا الغيث و انصرنا على الاعداء.**

اے اللہ! ہم پر بارش برسا موسلا دھار، خوشگوار، جلد آنے والی، پراگندہ نہ کرنے والی، نفع دینے والی، نقصان نہ دینے والی، رحمت کی بارش نہ کہ عذاب کی بارش، جس سے کوئی گرے نہ غرق ہو۔ اے اللہ ہم کو بارش پہنچا اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما۔

ابن شاهين عن يزيد بن رومان

۲۱۶۰۲۔۔۔ **اللهم اسقنا غيثا مغيثاً مريعاً طبقاً عاجلاً غير رائث نافعاً غير ضار** ۔الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۶۰۳۔۔۔ **اللهم اسق بلادك وبها ئمك وانشر رحمتك واحي بلدك الميت، اللهم اسقنا غيثا مغيثا مرينا مريعاً طبقاً واسعاً عاجلاً غير آجل نافعاً غير ضار اللهم اسقنا سقيا رحمة ولا سقيا عذاباً ولاهدم ولا غرق ولا محق اللهم اسقنا الغيث وانصرنا على الاعداء** ۔ابن سعد عن ابی وجزة السعدی اسمه يزيد بن عبيد

۲۱۶۰۴۔۔۔ **اللهم اسقنا غيثا مغيثا مرينا طبقا غدقا عاجلا غير آجل نافعاً غير ضار.**

عبد بن حميد وابن خزيمة، مستدرك الحاكم السنن للبيهقی، الضياء للمقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ، الكبير للطبرانی، مستدرك الحاكم، السنن للبيهقی، مسند احمد، ابن ماجه عن كعب بن مره، ابن ماجه، الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۶۰۵۔۔۔ **اللهم جللنا سحابا كثيفا قصيفا دلوقاً حلوقاً ضحوكا زبرجاً تمطرنا منه رذاذاً قطقطاً سجلاً بعاقاً يا ذالجلال والاكرام.**

اے اللہ! ہم کو سیراب کر ایسے بادل سے جو گہرا ہو، گرجدار ہو، پے در پے برسنے والا ہو، گڑھے بھرنے والا ہو، ہنسا دینے والا (سیاہ مائل بہ) سرخ پتلا بادل، جس سے آپ ہم کو خوب پے در پے برسائیں۔ اے بزرگی اور کرم کرنے والے۔

ابن صصری والديلمی عن ابی سعيد رضی اللہ عنہ

۲۱۶۰۶۔۔۔ **اللهم بارك لهم فی محضها ومخضها ومذقها. واحبس الزمن بيانع الثمر وافجرلهم الثمد وبارك لهم فی الولد.**

اے اللہ! ان کو برکت دے ان کے برسنے والے اور بھرے ہوئے پانی والے بادلوں میں اور انکو پھلوں سے بھر دے اور ان کے حوضوں و

پانی سے خوب بھر دے اوران کی اولاد میں برکت دے۔ ابن الجوزی فی الواهیات عن علی رضی اللہ عنه

۲۱۶۰۷..... جب سمندری ہوائیں چلیں پھر شامی ہوائیں چلیں تو زیادہ بارش کا سبب ہے۔

الشافعی، البیهقی فی المعرفة عن اسحاق بن عبید اللہ مرسلاً

۲۱۶۰۸..... جب سمندری بادل اٹھیں پھر شامی بادل اٹھیں تو یہ خوب برسنے والا سال ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن عائشه رضی اللہ عنها

۲۱۶۰۹..... جنوب سے کوئی ہوا کسی وادی کی مینگنی کو حرکت نہیں دیتی مگر اس کو پانی سے بھر دیتی ہے۔

الکبیر للطبرانی وابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۶۱۰..... اللہ پاک جب کسی امت پر غضب کرتا ہے تو ان پر عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کے نرخ چڑھ جاتے ہیں، ان کی عمریں تھوڑی ہو جاتی ہیں، ان کی تجارت کامیاب اور نفع مند نہیں رہتی، ان سے بارش رک جاتی ہے، ان کی نہریں بہنا کم ہو جاتی ہیں اور ان کے بدبختوں کو ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ الدیلمی وابن النجار عن علی رضی اللہ عنه

۲۱۶۱۱..... تمہارا پروردگار فرماتا ہے: اگر میرے بندے میری اطاعت کرتے تو میں رات میں ان کو بارش سے سیراب کرتا، دن میں سورج طلوع کرتا اور بجلی کی کڑک کڑک بھی ان کو نہ سناتا۔ مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۶۱۲..... اس سال سے زیادہ کوئی سال برسنے والا نہیں۔ ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

فائدہ:...... ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اس سال اس قدر بارش ہوئی جس کے متعلق مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۶۱۳..... جب ستارہ طلوع ہو جائے تو ہر شہر سے آفت اٹھ جاتی ہے۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

اللہ کا شکر ہے کہ کنز العمال حصہ ہفتم اختتام کو پہنچا

محمد اصغر عفا اللہ عنہ

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ ہشتم

مترجم

مولانا محمد یوسف تنولی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

والحمد للہ وکفی۔ خاکم بدہن یہ منہ اور مسور کی دال ہم جیسے ادنائے خلق کو یہ شرف کیوں کر حاصل ہو، بخدا! علم حدیث کے ساتھ معمولی سی مناسبت بھی شرف کے لیے کافی ہے، رب العالمین کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس عظیم کام کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے فضل وکرم سے یہ کام اختتام پذیر ہوا آج رات ۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ کو کتاب کنز العمال کی آٹھویں جلد کا ترجمہ مکمل ہوا، قارئین سے میری پرزور گذارش ہے کہ کتاب ھذا سے استفادہ کرتے وقت بندہ ناچیز کو اپنی نیک دعاؤں میں نہ بھولیں، خصوصاً ہمارے کرم فرما حضرت مولانا محمد اصغر مغل کے لیے خدائے تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں عزت عطا فرمائے اور پھر محترم خلیل اشرف عثمانی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ ماشاءاللہ محترم خلیل اشرف نے دار الاشاعت سے جو اس ادارہ کے شایان شان بھی ہے کئی عربی کتب کا ترجمہ کروا کر شائع کی ہیں اور علماء وطلباء اور عوام وخواص سبھی کو استفادہ کا موقع فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

العبد الضعیف

محمد یوسف تنولی کشیر

۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۸

المطابق ۷ فروری ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف ص..... کتاب الصلوٰۃ

قسم افعال

باب اول..... نماز کی فضیلت اور وجوب کے بیان میں.

۲۱۶۱۵ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائے گا۔اگر نماز پوری ہوگی (تو بہت اچھا) فبہا ورنہ فرشتوں سے کہا جائے گا۔دیکھو اس کے اعمال میں نوافل ہیں؟ سو اس کی فرض نماز کی تکمیل نوافل سے کی جائے گی، اگر فرض نماز کی تکمیل نہ ہوئی اور نہ ہی اس کے پاس نوافل ہیں تو اسے ہاتھوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۲۱۶۱۶ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ و البزار ومسند ابی یعلی

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہیں۔

فائدہ:..... عام احوال میں نمازیوں کو مارنا منع ہے البتہ حاکم اگر اصلاح بندگان خدا کی خاطر نماز پر کوتاہی کرنے والے کو مارے اس کی اجازت ہے۔

۲۱۶۱۷ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز زمین پر اللہ تعالیٰ کا امان ہے۔حکیم، ترمذی

۲۱۶۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! اسلام میں اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسی چیز قابل قدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو بروقت پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قدر ہے۔جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں (چونکہ) نماز دین کا ستون ہے۔

البیہقی فی شعب الایمان

۲۱۶۱۹ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو (تاکید کے ساتھ) لکھ بھیجا تھا کہ:

میرے نزدیک نماز اہم ترین چیز ہے سو جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر پابندی کی اس نے اپنے دین کو محفوظ کرلیا، جس نے نماز کو ضائع کیا اس نے اپنے آپ کو ضائع کر دیا۔اس کے بعد لکھتے۔ظہر کا وقت سایہ کا ایک ذراع ہونے سے ایک مثل ہونے تک ہے عصر کا وقت سورج کے بالکل صاف ہونے سے شروع ہوتا ہے حتیٰ کہ کوئی سوار دو یا تین فرسخ سفر کرلے، مغرب سورج غروب ہونے پر پڑھی جائے عشاء شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک پڑھی جائے سو جو سونا چاہئے اللہ کرے اس کی آنکھ نہ سوئے، جو سونا چاہے اللہ کرے اس کی آنکھ نہ سوئے، جو سونا چاہئے اللہ کرے اس کی آنکھ نہ سوئے، صبح کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب ستارے ٹمٹمار ہے ہوں سو جو اس وقت بھی سو جائے اللہ کرے اس کی آنکھ کبھی نہ سوئے۔مالک رحمۃ اللہ علیہ وعبد الرزاق فی مصنفیہ وبیہقی فی سننہ

۲۱۶۲۰ ابو ملیح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس آدمی کا

کوئی اسلام نہیں جو نماز نہیں پڑھتا۔ابن سعد

۲۱۶۲۱۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازی باشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا تا رہتا ہے اور جو آدمی لگا تار دروازہ کھٹکھٹا تا رہتا ہے بالآخر اس کے لیے دروازہ کھول ہی دیا جاتا ہے۔ دیلمی فی مسندا لفر دوس

۲۱۶۲۲۔۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حارث کہتے ہیں: ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے ہم بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں موذن آ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن میں پانی منگوایا وہ برتن تقریبا ایک مد کے برابر تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یونہی وضو فرماتے دیکھا تھا اور آپ ﷺ نے پھر فرمایا تھا جس نے میری طرح وضو کیا اس اور پھر نماز ظہر ادا کی اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام گناہ معاف فرمادے گا جو صبح سے لے کر ظہر تک اس سے صادر ہوئے ہوں۔ پھر عصر کی نماز پڑھی تو ظہر تا عصر جو گناہ صادر ہوئے وہ جو معاف فرمادے گا پھر عشاء کی نماز پڑھی تو عشا تک جتنے گناہ صادر ہوئے معاف فرمادے گا۔ پھر وہ ممکن ہے رات کروٹیں بدلتے ہوئے گزارے اور اگر صبح کو اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی تو عشاء سے صبح تک جو گناہ اس سے صادر ہوئے وہ بھی معاف فرمادے گا۔ یہ سب نیکیاں ہیں جو برائیوں کو ختم کردیتی ہیں پھر کسی نے پر چھا اے عثمان! باقی نیکیاں کیا ہیں؟ فرمایا! وہ لاالہ الااللہ و سبحان اللہ و الحمدللہ واللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الا باللہ ہیں۔مسند امام احمد والعدنی والبزار ومسند ابی یعلی وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وابن مر دویہ والبیھقی فی شعب الایمان وسعید بن منصور

۲۱۶۲۳۔۔۔۔حمران کہتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وضو کے لیے پانی رکھتا تھا چنانچہ ایسا دن کوئی نہیں آیا جس میں پانی کا قطرہ نہ بہایا ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز سے واپس لوٹ رہے تھے (مسعر کہتے ہیں عصر کی نماز تھی) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ تمہیں کچھ بتاؤں یا خاموش رہوں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی بھلائی کی بات ہے تو ہمیں ضرور بتادیجئے۔ بصورت دیگر اللہ اور اس کا رسول بہتر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مسلمان نے بھی حکم خداوندی کے مطابق طہارت کا اہتمام کیا اور پھر پنجگانہ نماز ادا کی تو پانچوں نمازیں درمیانی اوقات میں صادر ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائیں گی۔

مسلم نسائی ابن ماجہ وابن حبان

۲۱۶۲۴۔۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا حضور ﷺ نے فرمایا یہی حال نماز کا ہے بلاشبہ نماز بھی گناہوں کو اس طرح ختم کردیتی ہے جس طرح یہ پانی میل کو ختم کردیتا ہے۔

احمد بن حنبل وابن ماجہ والشاشی وابن ابی یعلی والبیھقی فی الشعب وسعید بن منصور فی سننہ

۲۱۶۲۵۔۔۔۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ کا آخری کلام یہ تھا: نماز کی حفاظت کرتے رہو نماز کی حفاظت کرتے رہو اور اپنے غلاموں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔احمد بن حنبل فی مسندہ والبخاری فی الادب، ابوداؤد، ابن ماجہ وابن جریر اور ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ابو یعلیٰ فی مسندہ بخاری ومسلم وسعید بن منصور فی سننہ

۲۱۶۲۶۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے نماز کا انتظار کررہے تھے، اچانک ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا بلاشبہ مجھ سے ایک گناہ صادر ہوگیا ہے آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا، چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے وہ آدمی پھر کھڑا ہوا اور اپنی بات دہرائی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ یہ نماز نہیں پڑھی اور اس نماز کے لیے اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام نہیں کیا؟ وہ آدمی بولا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا! پس یہ نماز تمہارے گناہ کا کفارہ ہے۔الطبر فی ابی الاوسط

۲۱۶۲۷۔۔۔۔طلحہ بن نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک وجابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں (خزاں زدہ) ایک ٹہنی تھی آپ ﷺ نے وہ ٹہنی ہلائی اور اس سے پتے جھڑنے لگے، پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کی مثال کیسی ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی مثال ایسی ہی ہے

جیسے تم میں سے کوئی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اس کی جملہ خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں جب وہ سجدہ میں جاتا ہے اس سے گناہ اسطرح جھڑنے لگتے ہیں جس طرح پتے اس ٹہنی سے۔ابن زنجویہ

۲۱۶۲۸ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور اپنی حوائج کو پوشیدہ رکھتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھ سے کسی حاجت کا سوال کرتے ہو؟ نوجوان نے عرض کیا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے جنت کی دعا فرمادیں آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور پھر فرمایا: جی ہاں لیکن نماز کا کثرت سے اہتمام کرو۔مسلم، الطبرانی فی الکبیر

۲۱۶۲۹ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہی جارہی تھی رسول کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لانے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے چلے جارہے تھے (اس پر) آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایسا اس لیے کررہا ہوں تاکہ نماز کی طلب میں اٹھائے جانے والے قدموں کی تعداد بڑھ جائے۔مسلمہ الطبرانی فی الکبیر وذخیرۃ الحفاظ رقم ۶۱۰

۲۱۶۳۰ سائب بن خباب نقل کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا! آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا نور ہے چنانچہ جب کوئی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کی جملہ خطائیں اس پر ڈال دی جاتی ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں گناہ مٹادیتے ہیں۔ عبد الرزاق فی مصنفہ

جو شخص نماز کی طلب میں ہے وہ نماز میں ہے

۲۱۶۳۱ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز کے لیے جارہا تھا آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے جارہے تھے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے میں ایسا کیوں کررہا ہوں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ارشاد فرمایا جب تک آدمی نماز کی طلب میں ہوتا ہے وہ مسلسل نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔الطبرانی فی الکبیر

۲۱۶۳۲ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوجاتا ہے اور قبلہ رو ہوکر اللہ تعالیٰ سے مناجات شروع کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے حتیٰ کہ بندہ ہی نماز سے فارغ ہوجاتا ہے یا دائیں بائیں توجہ کر لیتا ہے (یعنی سلام پھیر لیتا ہے یا نماز میں کہیں اور متوجہ ہوجاتا ہے)۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کہتے ہیں میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کردیا ہے چنانچہ جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین'' اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی چنانچہ یہ میرے لیے ہے اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے وہ اس کے لئے ہے۔البیھقی فی کتاب القراءۃ فی الصلوۃ

۲۱۶۳۴ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کی جملہ خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں چنانچہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو گناہ اس سے گر کر اس طرح بکھر جاتے ہیں جس طرح کھجور کے درخت سے خوشے دائیں بائیں گر کر بکھر جاتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۳۵ ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی نماز پڑھتا ہے تو اس کے جملہ گناہ جمع کرکے اس کے سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو درخت کے پتوں کی طرح گرنے لگتے ہیں۔ابن زنجویہ

فائدہ:......اس مضمون کی جملہ احادیث کا مطلب یہ ہے کہ نماز سے صغائر مٹ جاتے ہیں اور کبائر بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

۲۱۶۳۶ طارق بن شہاب سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس رات گزاری تاکہ رات کو ان کی عبادت وریاضت دیکھ سکیں چنانچہ سلمان رضی اللہ عنہ اٹھے اور آخر رات تک نماز میں مشغول رہے تاہم جس قدر طارق بن شہاب کا گمان تھا ان کی عبادت کو یوں نہ پایا چنانچہ سلمان رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا انہوں نے فرمایا نماز پنجگانہ پر پابندی کرو بلاشبہ پانچ نمازیں ان فراموشیوں کے

لیے کفارہ ہیں بشرطیکہ کوئی کبیرہ گناہ صادر نہ ہو چنانچہ لوگ جب شام کرتے ہیں تو تین قسموں میں بٹ جاتے ہیں اول: وہ جن کے لیے رات بھلائی بن جاتی ہے اور ان پر وبال جان نہیں بنتی۔ دوم: وہ جن کے لیے وبال جان بن جاتی ہے اور ان کے حق میں بھلائی کا پیغام نہیں لاتی۔ سوم: وہ جن کے لیے نہ وبال جان ہے اور نہ ہی ان کے حق میں بھلائی ہے، چنانچہ وہ آدمی جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھ کر رات بھر عبادت و نماز میں مصروف رہتا ہے رات اس کے حق میں سراسر بھلائی ہے اور اس پر وبال جان نہیں، اور وہ آدمی جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھ کر بحر عصیان میں محو سفر ہو جاتا ہے تو ہر رات اس پر نری وبال جان ہے اور اس میں اس کے لیے ذرہ بھی بھلائی کا نام و نشان نہیں اور وہ آدمی جو عشاء کی نماز پڑھ کر (صبح تک) سوتا رہا تو یہ رات اس کے لیے نہ بھلائی کا پیغام لائی اور نہ ہی اس پر کچھ وبال جان ہے دکھلاوے سے بچو عمل میں خلوص و دوام پیدا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

زمین نمازی کے حق میں گواہی دے گی

۲۱۶۳۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو مسلمان بھی کسی جگہ یا پتھروں سے بنی ہوئی کسی مسجد میں جاتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو وہاں کی زمین کہتی ہے تو نے مجھ پر خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھی ہے میں قیامت کے دن تیرے لیے گواہی دوں گی۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۶۳۹..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازیں کوتاہیوں کا کفارہ ہیں بلاشبہ آدمی کے پاؤں کے انگوٹھے پر آبلہ نکل آتا ہے پھر آگے بڑھتا ہوا ٹخنے تک پہنچ جاتا ہے، پھر گھٹنوں تک پہنچ جاتا ہے پھر پہلو تک پہنچ جاتا ہے اور پھر آگے بڑھتا ہوا گردن تک پہنچ جاتا ہے چنانچہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو گردن سے کاندھوں پر اتر آتا ہے پھر پہلو پر اتر آتا ہے وہاں سے گھٹنوں پر اترتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے تو قدموں پر اتر آتا ہے اور پھر جب نماز پڑھتا ہے تو بدن سے بالکل الگ ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... حدیث میں گناہ کو آبلہ سے تشبیہ دی گئی ہے چنانچہ جب آدمی نماز نہیں پڑھتا تو وہ بتدریج آگے بڑھتا رہتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۲۱۶۴۰..... ابوکثیر زبیدی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا آدمی کی گردن پر ایک آبلہ نکل جاتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے سینے پر اتر آتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو پہلو میں اتر آتا ہے پر نماز پڑھتا ہے ٹخنے پر اتر آتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو پاؤں کے انگوٹھے پر اتر آتا ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو وہاں سے بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۴۱..... عبدالرحمن بن یزید نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روزے کم رکھتے تھے جب ان سے اس کی وجہ سے دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا جب میں رزے رکھتا ہوں تو مجھے کمزوری لاحق ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نماز کے لیے طاقت مخدوش ہو جاتی ہے حالانکہ مجھے نماز روزے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۴۲..... ابووائل روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (ابن مسعود) روزے قلیل رکھتے تھے جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا جب میں روزے رکھتا ہوں تو ضعف کی وجہ سے قرآن مجید کی تلاوت نہیں کر سکتا ہوں حالانکہ تلاوت قرآن مجید مجھے روزے رکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۶۴۳..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی جملہ حاجات کو فرض نمازوں پر محمول کر دو۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی پہلے فرض نماز ادا کی جائیں پھر بقیہ کاموں کو وقت دیا جائے۔ حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ نمازیں پڑھو تمہاری حالات اللہ تعالیٰ پوری کرے گا۔

۲۱۶۴۴..... ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نمازیں درمیانی وقفوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۴۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص چاہتا ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی مسجد میں) چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے ایسی سنتیں جاری کی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں انہیں میں سے یہ جماعت کی نماز بھی ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہو گے سمجھ لو اگر تم نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہو گئے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے اس کے بعد مسجد کی طرف جائے تو ہر ہر قدم پر ایک ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا اور ایک ایک خطا معاف ہوگی۔ ہم تو اپنا حال دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہو وہ تو جماعت سے رہ جاتا تھا اور نہ تو حضور ﷺ کے زمانہ میں عام منافقوں کو بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی یا کوئی سخت بیمار ہو ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے درمیان گھسٹتا ہوا جا سکتا تھا وہ بھی صف کے درمیان کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

عبدالرزاق والترغیب الدر المنثور

فائدہ:...... سنت کی دو قسمیں ہیں اول سنت ھدی جس کے ترک پر عتاب ہو جیسے جماعت اذان وغیرہ اور دوم سنت زائدہ جس کے ترک پر عتاب نہ ہو جیسے لباس اور طعام وغیرہ۔

۲۱۶۴۶ ...ام فروہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اعمال میں سے افضل ترین عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اول وقت میں نماز پڑھنا۔ رواہ عبدالرزاق

ایمان اور نماز کا قوی تعلق

۲۱۶۴۷ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کی نماز نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۶۴۸ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک غزوہ کا ارادہ کیا میں آپ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے شہادت کی دعا کریں آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ انہیں (مجاہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو سلامتی میں رکھ (ایک روایت میں ہے یا اللہ انہیں ثابت قدم رکھ اللہ مال غنیمت سے انہیں مالا مال کر دے) چنانچہ ہم نے غزوہ کیا اور صحیح سلامت مال غنیمت لے کر واپس لوٹے ایک مرتبہ پھر آپ ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ انہیں صحیح سلامت رکھ (ایک روایت میں ہے یا اللہ انہیں ثابت قدم رکھ اللہ مال غنیمت سے انہیں مالا مال کر دے) چنانچہ (اس بار بھی) ہم نے غزوہ کیا اور صحیح سلامت مال غنیمت لے کر لوٹے (کچھ عرصہ بعد) رسول کریم ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں قبل ازیں دو مرتبہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضری دے چکا ہوں اور آپ سے سوال کر چکا ہوں کہ اللہ جل شانہ سے میرے لیے شہادت کی دعا کریں۔ مگر آپ یہی فرماتے رہے کہ یا اللہ انہیں سلامتی میں رکھ اور انہیں مال غنیمت عطا کر یا رسول اللہ (اب کی بار) میرے لیے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یا اللہ انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت عطا فرما۔ چنانچہ ہم نے غزوہ کیا اور مال غنیمت لے کر کامیاب و کامران واپس ہوئے۔ اس کے بعد میں پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے ایک ایسا عمل بتا دیجئے جسے میں اپنالوں اور مجھے اللہ اس کے ذریعے بھرپور نفع عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم روزہ رکھا کرو بلاشبہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں۔ اس کے بعد میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے ایک عمل کا حکم دیا تھا مجھے امید ہے اللہ عزوجل اس سے مجھے ضرور نفع پہنچائے گا نیز مجھے ایک اور عمل بتا دیں۔ ممکن ہے اللہ جل شانہ مجھے اس کا بھی بھرپور نفع عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سمجھ لو تم جو سجدہ بھی کرتے ہو اللہ جل شانہ تمہارا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک خطاء معاف فرماتا ہے۔ ابویعلی والحاکم فی المستدرک

۲۱۶۴۹......امام شعبی روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے نماز میں دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھی چنانچہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو

سوائے مغرب کی نماز کے ہر دو رکعتوں کے ساتھ مزید دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۲۱۶۵۰ ... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی وصیت ہوتی کہ نماز کی حفاظت کرو اور اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو حتی کہ یہی کلمات آپ ﷺ کے سینہ مبارک میں دب کر رہ گئے اور آپ ﷺ کی زبان مبارک تکلم نہیں کر سکتی تھی۔

رواہ ابن جریر

۲۱۶۵۱ ... زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ہم خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں چنانچہ جب ہم فرض نماز پڑھ لیتے ہیں تو یہ نماز ماقبل کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے ہم پھر اپنی جانوں پر زیادتی کرتے ہیں اور پھر جب نماز پڑھتے ہیں تو وہ ماقبل کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۵۲ ... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خبردار! نماز سراسر بھلائی کی چیز ہے جو چاہے کم پڑھے اور جو چاہے زیادہ پڑھے۔ خبردار! نماز میں تین تہائیاں ہیں ایک تہائی وضو ایک تہائی رکوع اور ایک تہائی سجدہ۔ سعید بن منصور فی سننہ

۲۱۶۵۳ ... ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ رات گزارتا تھا میں آپ ﷺ کو وضو کے لیے پانی اور دوسری حاجت کی کوئی چیز لا کر دیتا تھا چنانچہ آپ ﷺ رات کو اٹھتے اور یہ کلمات کہتے:

سبحان ربی وبحمده سبحان ربی وبحمده سبحان وبحمده الهوی سبحان رب العالمین سبحان رب العالمین الهوی

پھر آپ ﷺ فرمایا کیا تمہاری کوئی حاجت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت میں آپ کی رفاقت کا خواستگار ہوں فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بس یہی حاجت ہے۔ ارشاد فرمایا: کثرت سجود سے میری مدد کرتے رہو۔ (یعنی کثرت کے ساتھ نماز پڑھتے رہو جنت میں میری رفاقت مل جائے گی)۔

نماز کے ترک پر ترھیب

۲۱۶۵۴ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا! اے امیر المومنین اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔ عبد الرزاق ابن عساکر فی تاریخه والبیهقی فی شعب الایمان

باب دوم:...... نماز کے احکام، ارکان، مفسدات اور مکملات کے بیان میں

فصل..... نماز کی شروط کے بارے میں

نماز کی جامع شروط قبلہ وغیرہ

۲۱۶۵۵ ... (مسند عمارہ بن اوس) عمارہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اچانک ایک آدمی آیا اور ہم حالت رکوع میں تھے وہ آدمی بولا رسول کریم ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور انہیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا تم بھی کعبہ کی طرف رخ کر لو چنانچہ ہمارا امام بحالت رکوع کعبہ کی طرف مڑ گیا اور مقتدیوں نے بھی کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا چنانچہ ہم نے یہ نماز آدھی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی اور آدھی کعبۃ اللہ کی طرف۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۵۶ ... یہ حدیث مسند رفاعہ بن رافع زرقی کی مسانید میں سے ہے) وہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک

آدمی آیا اور ہلکی سی نماز پڑھی اس نے پوری طرح رکوع کیا اور نہ ہی سجدہ کیا رسول کریم ﷺ اسے کن اکھیوں سے دیکھتے رہے حالانکہ اس آدمی کو پتہ تک نہیں چلا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا، نماز لوٹاؤ بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں قسم اس ذات کی جس نے آپ پر قرآن مجید نازل کیا ہے میں نے اپنے جیسی کوشش کرلی ہے مجھے نماز بتلائیے اور سکھلا دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح سے وضو کرلو پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر تکبیر کہو پھر قرآن پڑھو اور پھر اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے اعتدال کے ساتھ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اوپر اٹھ کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرو پھر اوپر اٹھ جاؤ اور یوں اپنی نماز پوری کرلو تم نے اپنی نماز میں جو بھی کوتاہی کی تو اپنا ہی نقصان کرو گے۔ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ

۲۱۶۵۷۔۔۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب تم قبلہ کی طرف منہ کرلو تو تکبیر کہو پھر سورت فاتحہ پڑھو اور اس کے بعد جس سورت کی چاہو قرأت کرو جب رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ لو اور پیٹھ کو سیدھا رکھو اور تسلی کے ساتھ رکوع کرو جب کھڑے ہو تو سیدھے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ تمام ہڈیاں اپنے جوڑوں پر آجائیں۔ جب سجدہ کرو تو تمکین کے ساتھ سجدہ کرو اور جب اوپر اٹھو تو بائیں پاؤں پر بیٹھ جاؤ پھر ہر رکعت اور سجدہ میں اسی طرح کرو۔ مصنف بن ابی شیبہ احمد بن حنبل وابن حبان

۲۱۶۵۸۔۔۔ مسند علی ہے کہ معبد بن صخر قرشی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا چنانچہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے میں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر آیت پڑھی۔

ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون

وہ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے انہیں علم بھی ہوتا ہے۔

چنانچہ ان کے پاس پانی لایا گیا انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز پڑھی۔ الترقفي في جزئه، ترقفي عباس بن عبدالله ثقة حافظ (متوفى ۲٦۷)

ستر عورت

۲۱۶۵۹۔۔۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں میں نے اپنے والد کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے عرض کیا: اے ابا جان! کیا آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ آپ کے کپڑے قریب ہی رکھے ہوئے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پیاری بیٹی رسول اللہ ﷺ نے آخری نماز جو میرے پیچھے پڑھی تھی وہ ایک ہی کپڑے میں پڑھی تھی۔ ابن ابی شیبہ ابویعلی

کلام:۔۔۔ یہ حدیث ضعف سے خالی نہیں چونکہ اس کی سند میں واقدی ہیں جو حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں۔

۲۱۶۶۰۔۔۔ مسند عمر رضی اللہ عنہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مرد کی ران ستر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔ یعنی ران کا ستر کرنا ضروری ہے یہ حکم عام ہے خواہ آدمی نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔

نمازی کا لباس اچھا ہونا

۲۱۶۶۱۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت عطا فرمائے تو اپنی جانوں پر بھی وسعت کرو، چنانچہ کوئی آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنے اوپر کپڑوں کو جمع کر لیتا ہے کوئی ازار اور چادر میں نماز پڑھتا ہے کوئی ازار اور قمیص میں، کوئی ازار اور قبا میں، کوئی شلوار اور چادر میں، کوئی شلوار اور قبا میں، کوئی شلوار اور قمیص میں، کوئی جانگیا اور چادر میں، کوئی جانگیا اور قمیص میں، کوئی جانگیا اور

قبا میں نماز پڑھتا ہے۔ مالک عبدالرزاق ابن عیینۃ فی جامعہ البخاری و البیھقی فی الکبیر

فائدہ:...... حدیث میں لباس کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں، یعنی ہر آدمی اپنی وسعت کے مطابق کپڑا پہنتا ہے گو کہ بعض صورتیں کفایتی درجہ کی ہیں نہایہ میں ہے کہ جانگیا سے مراد ہمارے زمانے کے مروجہ جانگیے نہیں ہیں بلکہ چھوٹی شلوار مراد ہے جو سترعوت کے لئے کافی ہو۔

۲۱۶۶۲...حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! مرد دوسرے مرد کی عورت (بدن کا وہ حصہ جس کا ستر کرنا ضروری ہو) کو نہیں دیکھ سکتا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۶۳...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما میں اختلاف ہو گیا کہ آیا ایک کپڑے میں نماز جائز ہے یا نہیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے جبکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے کہ ایک میں نہیں بلکہ دو کپڑوں میں نماز ہوتی ہے۔

اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا انہوں نے دونوں حضرات کو برا بھلا کہا اور فرمایا: بلاشبہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ محمد ﷺ کے دو صحابی کسی بات میں اختلاف کریں سو بتلاؤ تمہارے کس کا فتوی پر لوگ عمل کریں گے رہی بات ابن مسعود کی سو وہ کوتاہی نہیں کرتے ورنہ صحیح قول ابی بن کعب کا ہے۔ رواہ البیھقی

۲۱۶۶۴... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت مروی ہے۔ ابن منیع

۲۱۶۶۵...... مسعود بن خراش راویت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چادر لپیٹ کر امامت کرائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۶۶...... زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک کپڑا اپنے اوپر ڈالے ہوئے نماز پڑھ رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہودیوں کے ساتھ مشابہت مت کرو سو جب کسی کو ایک ہی کپڑا میسر ہو تو اسے ازار بنا لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۶۷... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابی بن کعب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہو گیا کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے کہ نہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا موقف تھا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ دو کپڑوں میں نماز ہوتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو ان دونوں حضرات کو اپنے پاس بلوایا اور فرمایا تم نے ایک مسئلہ میں اختلاف کیا اور بغیر کسی فیصلہ کے جدا ہوئے لوگوں کو پتہ نہیں چلے گا کہ تم میں سے کس کے قول کو اختیار کریں اگر تم میرے پاس آتے تو ضرور عملی بات حاصل کرتے قول تو ابی بن کعب کا ہے اور ابن مسعود بھی کوتاہی نہیں کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۶۸... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ران بھی ان اعضاء میں سے ہے جن کا ستر کرنا ضروری ہے۔ رواہ بن جریر

۲۱۶۶۹... ابو علاء مولی اسلمیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ازار ناف کے اوپر باندھ رکھا تھا۔

رواہ ابن سعد، بیھقی

ایک کپڑے میں نماز

۲۱۶۷۰... محمد بن حنفیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے اور کپڑے کی اطراف کو دائیں بائیں پھیر کر ڈال لیتے تھے۔ رواہ مسدد

۲۱۶۷۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ درندوں کے چمڑے میں نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۷۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور میری ران ننگی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی اپنی ران کو ڈھانپ لو چونکہ ران ان اعضاء میں سے ہے جن کا ستر ضروری ہوتا ہے۔ الشاشی و ابن ماجہ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں اسماعیل صفار ہے جو حدیث میں ضعیف ہے۔

۲۱۶۷۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور ران کی رانوں سے کپڑا ہٹا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن ابی طالب اپنی ران کو ننگا مت کرو چونکہ ران بھی عورت میں سے ہے، زندہ آدمی کی ران کی طرف نہ دیکھو اور تم مردوں کو غسل دیتے ہو لہٰذا مردہ کی ران کی طرف بھی مت دیکھو (ابن راھویہ ابن جریر ابن جریر نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

۲۱۶۷۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اپنی ران کو ننگا مت کرو اور زندہ آدمی کی ران کی طرف دیکھو اور نہ ہی مردہ کی طرف۔ رواہ البیھقی

۲۱۶۷۵... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے حالانکہ ہمارے پاس دو کپڑے موجود ہوتے تھے۔ رواہ ابن خزیمہ

۲۱۶۷۶... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے چنانچہ ہم آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور ہمیں اس پر ٹوکا نہیں جاتا تھا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے یہ امر اس وقت تھا جب کپڑے قلیل پائے جاتے تھے اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ بہتر اور تقویٰ کے زیادہ لائق ہے۔ عبداللہ بن احمد

۲۱۶۷۷... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا ایک کپڑے میں نماز کے جواز یا عدم جواز میں اختلاف ہوگیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا موقف تھا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے چونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ حکم اس وقت تھا جب کپڑے بہت کم پائے جاتے تھے اور جب کپڑوں میں بہتات آگئی تو دو کپڑوں میں نماز ہوگی اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کوتاہی نہیں کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۷۸... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور کپڑے کی دونوں طرفوں کو دائیں بائیں ڈال لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۷۹... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آخری نماز جو پڑھی تو وہ ایک کپڑے میں پڑھی اور کپڑے کو طرفین میں مخالف سمت ڈال لیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۸۰... ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ اشہلی عبداللہ بن عبدالرحمن بن ثابت ابوہ جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو اشہل میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اپنے اوپر ایک چادر لپیٹ رکھی تھی آپ ﷺ اپنی آستین نیچے رکھ کر سجدہ کرتے تا کہ سنگریزوں کی تپش سے بچ سکیں۔ ابن خزیمہ وابونعیم

۲۱۶۸۱... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہوں جن کو پہنے ہوئے میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کروں آپ ﷺ نے فرمایا: جی پڑھ سکتے ہو اور اگر ان پر کوئی چیز (منی وغیرہ) لگی ہوئی دیکھو تو اسے دھو لیا کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۱۶۸۲... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے اور آپ ﷺ نے بغل کے نیچے سے نکال کر اوپر ڈال رکھا تھا۔

(عبدالرزاق ابن عساکر میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے وہ نماز ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تھی)۔

۲۱۶۸۳... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبہ

۲۱۶۸۴... جبار بن صخر بدری کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہمیں ستر والے اعضاء دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۱۶۸۵... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک کپڑے میں نماز پڑھی۔

۲۱۶۸۶ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو کیسا سمجھتے ہیں؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ازار کھولا اور پھر چادر لپیٹ لی اور نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تم میں سے ہر آدمی دو کپڑے پاتا ہے۔

عبد الرزاق ابن ابی شیبه

۲۱۶۸۷ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے رومی چادر اوڑھ رکھی تھی اور اسے گردن مبارک کے ساتھ باندھ رکھا تھا پھر آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ پر اس چادر کے سوا کچھ نہیں تھا

رواه ابن عساکر

۲۱۶۸۸ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے چچا جان! ننگے ہو کر مت چلیے۔

رواه ابن النجار

۲۱۶۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بسا اوقات ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے اور اس کی لٹکے ہوئے دونوں حصوں سے گرمی و سردی سے بچاؤ کا کام لیتے۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۶۹۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی اور چادر کی طرفین کو دائیں بائیں ڈال رکھا تھا اور اس دن سخت سردی تھی آپ ﷺ سردی سے بچاؤ کے لئے چادر سے کام لیتے تھے۔ رواه عبدالرزاق

۲۱۶۹۱ زبیر بن محمد تیمی کی روایت ہے کہ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ازار کھولے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے میں نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

بیهقی و ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔۔بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند میں زبیر بن محمد متفرد ہیں۔

۲۱۶۹۲ نافع رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں دو کپڑے پہنائے چنانچہ ایک دن ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں تشریف لائے اور نافع رحمۃ اللہ علیہ کو پایا وہ پورے جسم کو چادر سے لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں جنہیں تم پہن سکو میں نے عرض کیا: جی ہاں مجھے دو کپڑے میسر ہیں۔ فرمایا مجھے بتاؤ اگر میں تمہیں گھر کے پیچھے بھیج دوں تو کیا پہن کر واپس آ جاؤ گے میں نے اثبات میں جواب دیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے یا لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ مرفوع حدیث ہے۔ (موقوف نہیں ہے) وہ یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی بھی یہودیوں کی طرح چادر نہ اوڑھے جسے دو کپڑے میسر ہوں وہ وہ ایک کپڑے کو اوپر اوڑھے اور دوسرے کا ازار بنائے اور پھر نماز پڑھے نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جائز نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی بغیر تہبند یا شلوار کے نماز پڑھے گو کہ جبہ ہی کیوں نہ پہن رکھا ہو۔ رواه عبدالرزاق

۲۱۶۹۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں امامت کرائی آپ ﷺ نے ایک کپڑے سے پورے جسم کو ڈھانپ رکھا تھا۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۶۹۴ عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک کپڑے سے پورے جسم کو ڈھانپ رکھا تھا اور کپڑے کی طرفین کو کاندھوں پر ڈال رکھا تھا۔ عبد الرزاق ابن ابی شیبه

۲۱۶۹۵ حضرت کیسان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ظہر و عصر کی نماز ایک چادر میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور چادر کی طرفین کو سینے پر جمع کر رکھا تھا۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۶۹۶ سعید بن ابو ہلال کی روایت ہے کہ محمد بن ابو جہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جانور چرانے یا کسی اور کام کے

لیے مزدوری پر رکھا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اعضاء ستر کو ننگا کر رکھا تھا اور اسے اس کی پرواہ بھی نہیں تھی رسول اللہ ﷺ نے اسے ننگا دیکھ کر فرمایا جو آدمی ظاہراً اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا وہ باطنا کیا حیا کرے گا اس آدمی کو اس کا حق دے کر رخصت کردو۔ رواہ ابونعیم

کلام:...... ابونعیم کہتے ہیں کہ محمد بن ابی جہم کو ابن محمد بن عثمان ابن ابی شیبہ نے غرباء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ میرے نزدیک صحابی نہیں ہیں۔

ران ستر میں داخل ہے

۲۱۶۹۷...... محمد بن ابی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بازار میں چلا جارہا تھا اتنے میں آپ ﷺ کا ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا وہ آدمی بازار میں اپنے گھر کے پاس رانیں ننگی کیے ہوئے بیٹھا تھا اس آدمی کو معمر کے نام سے پکارا جاتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا! اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپو چونکہ رانیں بھی اعضاء ستر میں سے ہیں۔

احمد بن حنبل حسن بن سفیان وابن جریر وابونعیم

۲۱۶۹۸...... معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اعضاء ستر کا کیا حکم ہے ارشاد فرمایا بجز اپنی بیوی یا باندیوں کے اپنے اعضاء ستر کی حفاظت کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ، ایک دوسرے کے متعلق اعضاء ستر کا کیا حکم ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ہوسکے کوشش کرو کہ تمہارے اعضاء ستر کو کوئی نہ دیکھ سکے میں نے عرض کیا کہ مجھے بتلائیں اگر کوئی تنہائی میں ہو اس وقت کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی بنسبت اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

عبدالرزاق احمد بن حنبل، ابوداؤد، ترمذی وقال حسن صحیح، نسائی ابن ماجه والحاکم فی المستدرک

۲۱۶۹۹ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۷۰۰...... معمر بن عبداللہ بن فضلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنی ران ننگی کئے ہوئے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپ کر رکھو چونکہ ران بھی مسلمان کے اعضاء ستر میں سے ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۰۱...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ایک ہی چادر سے پورا جسم مبارک ڈھانپ رکھا تھا اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل کے اثرات عیاں ہورہے تھے، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اس کے بعد میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے نماز کے لیے جنابت سے غسل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۱۷۰۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر لپیٹ کر نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۷۰۳...... حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ام حبیبہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جن کپڑوں میں ہمبستری کرتے کیا انہی میں نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں بشرطیکہ ان کپڑوں میں منی وغیرہ کا اثر نہ ہو۔ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۱۷۰۴...... معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ام حبیبہ کے پاس گیا، دیکھتا ہوں کہ ایک طرف رسول اللہ ﷺ ایک چادر لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں چادر کی اطراف کو دائیں بائیں ڈال رکھا ہے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں میں نے کہا: اے ام حبیبہ! کیا نبی کریم ﷺ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں اور آپ ﷺ اسی کپڑے میں ہمبستری بھی کرچکے ہیں۔ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۱۷۰۵ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک بڑی چادر میں نماز پڑھی اس چادر کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حصہ آپ ﷺ نے اوڑھ رکھا تھا اسی چادر کو اوڑھ کر آپ ﷺ نے ہمبستری بھی کرلی تھی۔ البخاری فی التاریخ وابن عساکر

۲۱۷۰۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صوف کی بنی ہوئی منقش چادر میں نماز پڑھی وہ چادر آدھی مجھ پر تھی اور آدھی آپ ﷺ نے اوڑھ رکھی تھی۔ عبد الرزاق والخطیب فی المتفق

۲۱۷۰۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر آدمی کو دو دو کپڑے میسر ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... حدیث میں جہاں بھی ایک کپڑے یا چادر میں نماز پڑھنے کا ذکر آیا ہے اس سے مراد بڑی چادر ہے جس سے پورا جسم ڈھانپا جا سکے یا کم از کم اس سے ستر عورت ہو جائے۔

۲۱۷۱۰..... مسند عبداللہ بن جراد میں ابن عساکر ابوالقاسم سمرقندی ابو قاسم بن مسعدہ ابوعمرو عبدالرحمٰن بن محمد فارسی، ابواحمد بن عدی حسین بن عبداللہ بن یزید قطان ابوایوب وزان یعلی بن اشدق بن بشیر بن ثوب بن مشمرخ بن یزید بن مالک بن خفاجہ بن عمرو بن عقیل۔

(ایضاً) ابوقاسم اسماعیل بن احمد بن مالک محمد بن احمد بن براء علی بن مدینی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ جامع مسجد میں نماز پڑھی آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور اسے گرہ دے کر باندھ رکھا تھا۔

کلام:..... ابوقاسم کہتے ہیں یہ شامی حدیث ہے اور اس کی سند مجہول ہے لیکن یہی حدیث عمر بن حمزہ نے بھی روایت کی ہے اور یعلی بن اشدق کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے پھر بھی عمر بن حمزہ ہی صرف یعلی سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اور یہ جزیرہ کی مقیمی تھے عبداللہ بن جراد سے یعلی کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا جو نسخہ میرے پاس ہے اس میں اسی طرح ہے ابو عبداللہ بن خلال کہتے ہیں کہ ابوقاسم بن مندہ نے ہمیں یہ حدیث ابن زدہ سنائی ہے۔

ابوناصر بن سلمہ علی بن محمد ابو محمد بن ابو حاتم عبداللہ بن جراد نبی کریم ﷺ سے، عبداللہ بن جراد سے یعلی بن اشدق روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا ہے کہ عبداللہ بن جراد غیر معروف راوی ہے اور یہ اسناد صحیح بھی نہیں الغرض یعلی بن اشدق ضعیف راوی ہیں ابوزرعہ کہتے ہیں کہ یعلی بن اشدق صادق الحدیث نہیں ہے۔ انتہی۔

۲۱۷۱۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کی پاس سے گزرے اس آدمی نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ران کو ڈھانپ کر رکھو چونکہ آدمی کی ران بھی اعضاء ستر میں سے ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۱۲..... جرھد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جرھد رضی اللہ عنہ نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اے جرھد! اپنی ران کو ڈھانپو چونکہ ران بھی اعضاء ستر میں سے ہے۔ ابن جریر وابو نعیم

عورت کے ستر کے بارے میں

۲۱۷۱۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورت تین کپڑوں میں نماز پڑھے گی قمیص، اوڑھنی اور ازار۔ ابن ابی شیبہ وابن منیع بیہقی

۲۱۷۱۴..... مکحول کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے گی وہ کہنے لگیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو اور پھر میرے پاس واپس آؤ چنانچہ مکحول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا: عورت قمیص، اوڑھنی اور ازار میں نماز پڑھے گی مکحول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس لوٹے اور انہیں خبر دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: علی رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

باندی کا ستر

۲۱۷۱۵..... ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور شریح فرمایا کرتے تھے کہ باندی اسی حالت میں نماز پڑھ سکتی ہے جس

حالت میں وہ گھر سے باہر نکلتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

استقبال قبلہ

۲۱۷۱۶... عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ امام مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بیهقی

۲۱۷۱۷... ابو قلابہ جرمی کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔

ابوعباس الاصم فی جزء من حدیثه

۲۱۷۱۸... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کا منادی آیا اور کہنے لگا قبلہ بیت الحرام کی طرف تبدیل ہو چکا ہے امام دو رکعتیں پڑھا چکا تھا نمازیوں نے ادھر ہی سے منہ پھیر لیا اور بقیہ دو رکعتیں کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۱۹... سلیمان تیمی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ میرے سواء کوئی باقی نہیں رہا جس نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہو۔ ابن عساکر

۲۱۷۲۰... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی حتیٰ کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔

حیث ما کنتم فولوا وجو هکم شطره.

تم جہاں کہیں بھی ہو کعبہ کی طرف منہ پھیر لو۔

یہ آیت جب نازل ہوئی تو آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے ایک آدمی انصار کی ایک جماعت کے پاس سے جو نماز میں مشغول تھے گزرا اس نے ان کو حدیث سنائی انہوں نے بھی اپنے چہرے قبلہ کی طرف پھیر لیے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۲۱... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ مہینے نماز پڑھی پھر اس کے بعد تحویل قبلہ کا حکم آ گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۲۲... ابن اسحاق کی روایت ہے کہ معبد بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ میرے بھائی عبداللہ بن کعب نے حدیث سنائی کہ میرے والد صاحب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ چنانچہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اپنی قوم کے چند مشرکین حاجیوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے ہم نماز پڑھ چکے ہمارے ساتھ براء بن معرور تھے جو ہمارے بڑے اور سردار تھے براء کہنے لگے: اے لوگو! مجھے گوارا نہیں کہ میں کعبہ کی طرف پشت کر کے نماز پڑھوں ہم نے کہا: ہمارے نبی ﷺ تو شام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں ہم ان کی مخالفت نہیں کر سکتے، براء نے کہا میں تو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھوں گا ہم نے کہا: لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے چنانچہ جب نماز کا وقت ہوتا ہم شام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے براء کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم مکہ پہنچ گئے، ہم انہیں اس پر برا بھلا کہتے جب ہم مکہ پہنچے تو کہنے لگے اے بھتیجے! ہمارے ساتھ چلو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہیں تاکہ ان سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کریں تمہاری مخالفت کی وجہ سے بخدا اس مسئلہ کے بارے میں میرے دل میں تردد پیدا ہو چکا ہے ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑے ہم آپ ﷺ کو نہیں پہچانتے تھے اور نہ ہی اس سے پہلے ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا تھا چنانچہ ہم مسجد میں داخل ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہم نے سلام کیا اور پھر ان کے پاس بیٹھ گئے براء بن معرور بولے اے اللہ کے نبی میں اس سفر پر نکلا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ بیت اللہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز نہ پڑھوں لہٰذا میں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی ہے حالانکہ میرے رفقائے سفر نے میری مخالفت کی ہے جس کی وجہ سے میرے دل میں کچھ تردد پیدا ہو گیا ہے یا رسول اللہ آپ میری اس رائے کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے

فرمایا: تم ایک قبلہ کے پابند ہو کاش تم اسی پر صبر کر لیتے۔ چنانچہ براء رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے قبلہ کی طرف رجوع کر لیا اور ہمارے ساتھ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی حتی کہ مرتے دم تک ان کے گھر والے یہی سمجھتے رہے کہ براء کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں حالانکہ ایسی بات نہیں تھی چونکہ براء رضی اللہ عنہ کو ہم ان کے گھر والوں کی بنسبت زیادہ جانتے ہیں پھر ہم حج کے لیے نکل پڑے اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے درمیانی ایام تشریق کے دن عقبہ کا وعدہ کر لیا چنانچہ جب ہم حج سے فارغ ہوئے تو ہم اکٹھے ہو کر رات کے وقت گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد رسول ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کچھ باتیں کیں ہم نے کہا: تم نے جو کچھ کہا ہے وہ ہم نے سن لیا ہے یارسول اللہ ﷺ! جیسے آپ چاہیں اپنے لیے اور اپنے رب کے لیے ہم سے وعدہ لے لیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کلام شروع کیا، قرآن مجید کی تلاوت کی اور اسلام کی طرف بھرپور ترغیبت دی۔ پھر فرمایا میں تم سے اس شرط پر بیعت لوں گا کہ تم لوگ مجھے اس امر سے روکو گے جس سے تم اپنی عورتوں اور بچوں کو روکتے ہو براء بن معرور رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور آپ ﷺ کا مبارک ہاتھ پکڑ لیا اور کہا جی ہاں! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے ہم ضرور آپ کو اس امر سے روکیں گے جس سے ہم اپنی عورتوں کو روکتے ہیں۔ یارسول اللہ! ہم سے بیعت لیجئے بخدا ہم جنگجو لوگ ہیں ہماری جمعیت ہے ہمارے پاس طاقت ہے اور یہ سب چیزیں ہمیں اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملی ہیں اتنے میں شور مچ گیا اور براء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے گفت وشنید کرتے رہے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے بیعت کی پھر لوگ یکے بعد دیگرے بیعت کرتے رہے۔ رواہ ابونعیم

کلام:...... ابونعیم کہتے ہیں کہ محمد بن ابی جہم کو ابن محمد بن عثمان ابن ابی شیبہ نے غرباء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا۔

۲۱۷۲۳...... ابراہیم بن ابی عبلہ کی روایت ہے کہ میں نے ابی بن ام حرام انصاری کے والد سے ملاقات کی انہوں نے مجھے بتایا کہ میں رسول اللہ کے ساتھ دو قبلوں (بیت اللہ، بیت المقدس) کی طرف نماز پڑھ چکا ہوں اس وقت میں نے آپ ﷺ پر غباری رنگ کی ایک چادر دیکھی تھی۔

احمد بن حنبل ابن منده ابن عساکر

فصل...... نماز کے اوقات کے بیان میں

۲۱۷۲۴...... ابوعالیہ ریاحی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب سورج زائل ہو جائے تو اس وقت ظہر کی نماز پڑھو عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج غروب کی طرف مائل ہو جائے اور ابھی صاف اور واضح ہو۔ جب سورج غروب ہو جائے مغرب پڑھ لو اور جب شفق غروب ہو جائے عشاء پڑھو۔ کہا جاتا ہے کہ آدھی رات تک درک ہے اور اس کے بعد تفریط ہے صبح کی نماز پڑھو جب کہ ستارے واضح ہوں اور آسمان پر جال پھیلائے ہوں اور فجر میں قرأت طویل کرو جان لو کہ دو نمازوں کو بلا عذر جمع کر کے پڑھنا کبیرہ گناہ ہے۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبہ

یہ صحیح حدیث ہے۔

۲۱۷۲۵...... ابومہاجر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ظہر کی نماز پڑھو جب سورج زائل ہو جائے عصر کی نماز پڑھ جب کے سورج صاف واضح ہو مغرب کی نماز پڑھو جب سورج غروب ہو جائے عشاء کی نماز شفق کے غروب ہونے سے آدھی رات تک پڑھ لو بلاشبہ یہی سنت ہے فجر کی نماز پڑھو جبکہ تاریکی قدرے باقی ہو اور فجر میں قرأت طویل کرو۔ حارث

۲۱۷۲۶...... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب سورج زائل ہو جائے ظہر کی نماز پڑھ لو عصر کی نماز پڑھو کہ سورج ابھی صاف واضح ہو اور زردی میں ابھی تبدیل نہ ہوا ہو۔ سورج غروب ہوتے ہی مغرب پڑھ لو اور عشاء کو سونے تک پڑھا کرو فجر پڑھو کہ ابھی ستارے دمک رہے ہوں اور فجر میں طوال مفصل سے سورتیں پڑھو۔ مالک، عبدالرزاق

۲۱۷۲۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ اس وقت فجر کی نماز پڑھتے جب روشنی آسمان میں پھیل جاتی سورج جب زائل

ہوجاتا ظہر پڑھ لیتے عصر کی نماز پڑھتے کہ سورج ابھی صاف واضح ہوتا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب روزہ دار کو شک ہوجائے کہ افطار کرے یا نہیں۔سعید بن منصور

روشنی پھیلنے کے بعد فجر کی نماز

۲۱۷۲۸۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سایہ شراک (تسمے) کی مثل ہوجاتا پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس وقت عصر کی نماز پڑھائی جب سایہ دو مثل ہوگیا پھر جب سورج غروب ہوگیا تو ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی پھر ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب کہ ایک تہائی رات گزر چکی تھی پھر اسفار (صبح کی روشنی) میں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۲۹۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہر اپنے نام کی طرح ہے چنانچہ کہتے ہیں ظہرۃ یعنی دوپہر کا وقت عصر کی نماز کا وقت سورج کے سفید واضح ہوتے ہوئے میں ہے مغرب کا وقت اپنے نام کی طرح ہے چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر ہم ایک میل کے فاصلہ پر اپنے گھروں کو واپس آجاتے ہم اپنے تیروں کے نشانات دیکھ لیتے تھے عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر کے ساتھ فجر اپنے نام کی طرح ہے اور آپ ﷺ فجر کی نماز غلس (قدرے تاریکی) میں پڑھتے۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۱۷۳۰۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اوقات صلوٰۃ کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ خاموش رہے پس کچھ دیر کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اقامت کہی بلال رضی اللہ عنہ نے پھر عصر کی نماز کے لئے اذان دی ہمارا خیال ہے کہ آدمی کا سایہ اس سے طویل ہوچکا تھا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی پھر سورج غروب ہوتے ہی جس وقت کہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان دی آپ ﷺ نے حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی۔ پھر دن کی تاریکی یعنی شفق غروب ہونے کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان دی پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور نماز پڑھی، پھر کل بلال رضی اللہ عنہ نے سورج زائل ہونے کے بعد اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز موخر کی حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ آدمی کا سایہ ایک مثل ہوچکا ہے آپ ﷺ نے حکم دیا اور نماز پڑھی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے عصر کی اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز کو موخر کیا حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ سایہ دو مثل ہوچکا ہے پھر اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز مغرب ادا نہیں کی۔حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ شفق غروب ہوچکی ہے پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور نماز پڑھی گئی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان دی جب کہ شفق غروب ہوچکا تھا ہم سوگئے پھر اٹھے اور پھر سوگئے الغرض کئی بار ایسا ہوا پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی اور گہری نیند سوگئے بلاشبہ جب سے تم لوگ نماز کی انتظار میں ہو تو تم نماز کے حکم میں ہو اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس وقت تک نماز کو موخر کرتا پھر آپ ﷺ نے آدھی رات کے لگ بھگ عشاء کی نماز پڑھی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان دی اور آپ ﷺ نے اسفار روشنی پھیل جانے تک نماز کو موخر کیا حتیٰ کہ تیر انداز تیر کے نشانے کو دیکھ سکتا تھا پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: وہ آدمی کہاں ہے جس نے نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تھا؟ وہ آدمی بولا: یارسول اللہ ﷺ میں یہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔سعید بن منصور

۲۱۷۳۱۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب کہ سورج زائل ہوچکا ہوتا عصر کی نماز پڑھتے کہ سورج ابھی صاف ستھرا ہوتا مغرب پڑھتے جب کہ سورج غروب ہوچکا ہوتا اور عشاء کبھی جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر سے پڑھتے چنانچہ لوگ جمع ہوجاتے تو جلدی پڑھ لیتے اور جب لوگ تاخیر کرتے تو نماز بھی موخر کرتے اور صبح کی نماز تاریکی میں پڑھ لیتے۔الضیاء المقدسی

۲۱۷۳۲۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبریل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے سورج زائل ہوچکا تھا

جبرئیل امین بولے کھڑے ہو اور ظہر کی نماز پڑھیے چنانچہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر جبرئیل آئے اور سایہ ایک مثل ہو چکا تھا آپ ﷺ سے کہا: کھڑے ہو اور نماز پڑھیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جبریل پھر آئے سورج غروب ہو چکا تھا اور رات داخل ہو چکی تھی۔ کہا نماز پڑھیے۔ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر شفق غروب ہونے پر آئے اور کہا نماز پڑھیے آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ جبرئیل پھر طلوع فجر کے وقت آئے اور کہا نماز پڑھیے آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی جبرئیل پھر دوسرے دن تشریف لائے اور اس وقت ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا۔ کہا نماز پڑھیے آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی جبرئیل پھر آئے جب کہ سایہ ہر چیز کا دو مثل ہو چکا تھا آپ ﷺ سے کہا: نماز پڑھیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جبریل پھر آئے جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا اور رات داخل ہو چکی تھی کہ نماز پڑھیے۔ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام آئے جب کہ تہائی رات گزر چکی تھی۔ کہا: نماز پڑھیے چنانچہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی، جبریل پھر آئے جب کہ صبح کی سفیدی اچھی طرح پھیل چکی تھی، کہا: نماز پڑھیے آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ سے کہا یہ آپ سے پہلے تمام انبیاء کی نماز ہے پس اسی کا التزام کیجئے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۳۳... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ظہر کا وقت عصر تک ہوتا ہے عصر کا مغرب تک مغرب کا عشاء تک اور عشاء کا صبح تک۔

رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۳۴... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سایہ ایک مثل ہو جائے عصر کی نماز سایہ دو مثل ہونے پر پڑھو جب سورج غروب ہو جائے مغرب پڑھ لو عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے پر پڑھ لو پھر اگر نصف رات تک سو جاؤ تو اللہ کرے تمہاری آنکھ نہ سونے پائے اور صبح کی نماز غلس (تاریکی) میں پڑھ لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۳۵... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا لیکن آپ ﷺ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جب کہ فجر کی پو پھوٹ چکی تھی پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی جب کہ کہنے والا یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ سورج زائل ہو چکا اور یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ابھی زائل نہیں ہوا حالانکہ آپ ﷺ بخوبی جانتے تھے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور عصر کی نماز پڑھی سورج ابھی تک بلند تھا۔ پھر حکم دیا اور مغرب کی نماز پڑھی سورج غروب ہو چکا تھا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور عشاء کی نماز پڑھی جب کہ شفق غائب ہو چکا تھا دوسرے دن فجر کی نماز پڑھی جب کہ کہنے والا یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے اور یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ابھی طلوع نہیں ہوا۔ حالانکہ آپ ﷺ خوب جانتے ہیں۔ پھر ظہر کی نماز پڑھی جب کہ عصر کا وقت قریب ہو چکا تھا پھر عصر کی نماز پڑھی آدمی کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو چکا ہے اور مغرب کی نماز شفق کے غروب ہونے سے قبل پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات ہونے پر پڑھی پھر فرمایا! کہاں ہے سائل؟ ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مزید اوقات کے متعلق

۲۱۷۳۶... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک کہ دوسری نماز کی اذان نہ دی جائے۔

سعید ابن منصور

۲۱۷۳۷... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ظہر اور عصر کے درمیان وقت ہے عصر اور مغرب کے درمیان بھی وقت ہے اور مغرب اور عشاء کے درمیان بھی وقت ہے۔ سعید بن منصور

فائدہ:...... حدیث میں نمازوں کے درمیان بیان کیے گئے وقت سے مراد خالی وقت ہے جس کا شمار نہ پہلے کی نماز میں ہوتا ہے اور نہ بعد کی نماز میں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۷۳۸ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہر دو نمازوں کے درمیان ایک وقت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

اوقات کا تفصیلی بیان ...... ظہر

۲۱۷۳۹ ... حضرت مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رات کی نماز کے مشابہ تر نماز دوپہر کی نماز ہے۔

رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...... چونکہ رات کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھنا بہت مشقت طلب عمل ہے اسی طرح دوپہر کو جب کہ سخت گرمی ہوتی ہے اس وقت بھی نماز کے لیے اٹھنا مشقت طلب عمل ہے تب حدیث میں ظہر کی نماز کو تہجد کی نماز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

۲۱۷۴۰ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم کہنے لگے زوال کا وقت ہو چکا یا نہیں پھر اس حال آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی اور کوچ کر گئے۔ سعید بن منصور

۲۱۷۴۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ "دلوک الشمس" سے مراد زوال شمس ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۲۱۷۴۲ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز پڑھا کرو بلاشبہ ہم اس نماز کو پاکیزگی کا باعث سمجھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۴۳ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھل چکتا تو ظہر کی نماز پڑھتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۴۴ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ظہر کی نماز پڑھتے۔ جاڑے کا موسم ہوتا ہمیں معلوم نہیں ہوتا تھا کہ دن کا اکثر حصہ گزر چکا یا ابھی باقی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۴۵ ... ابوبکر بن حزم کی روایت ہے کہ عروہ بن زبیر حضرت عمر بن عبدالعزیز کو حدیث سنا رہے تھے کہ مجھے ابو مسعود انصاری اور بشیر بن ابو مسعود جو کہ دونوں نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہ چکے ہیں نے حدیث سنائی کہ جبریل امین حضور ﷺ کے پاس سورج زائل ہونے کے وقت آئے اور فرمایا: یا محمد! ظہر کی نماز پڑھیے چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ ابن مندہ علی بن عبد العزیز فی مسندہ وابونعیم

۲۱۷۴۶ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور کنکریوں سے مٹھی بھر لیتا تھا پھر میں انہیں دوسری مٹھی میں لے لیتا حتی کہ کنکریوں کی تپش ختم ہو جاتی پھر میں انہیں سجدہ کی جگہ رکھ لیتا اور سجدہ کرتا تا کہ تپش کی شدت میں کمی آسکے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۴۷ ... مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی سورج زائل ہو چکا تھا پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی اس نماز کا وقت ہے۔ ضیاء المقدسی

۲۱۷۴۸ ... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بلاشبہ ظہر کا وقت سائے کے تین قدموں سے پانچ قدموں تک ہے اور اس کا آخری وقت پانچ قدموں سے سات قدموں تک ہے۔ ضیاء مقدسی

۲۱۷۴۹ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تھے جب آدمی کے سائے ایک ہاتھ یا دو ہاتھ تک سورج مائل ہو جاتا۔

۲۱۷۵۰ ... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ ہم ظہر کی نماز پڑھتے ہیں اور سایہ تین ہاتھ ہو چکا ہے۔ ضیاء مقدسی

۲۱۷۵۱ ... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز کو تم سے زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم رسول اللہ ﷺ سے کہیں زیادہ تاخیر سے عصر کی نماز پڑھتے ہو۔

۲۱۷۵۲ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی ظہر کی نماز پڑھتا ہو نہ ابوبکر اور نہ ہی عمر رضی اللہ عنہ۔ ابن ابی شیبہ وعبدالرزاق

ظہر کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۷۵۳ عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں! میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر سے قبل اپنے گھر میں چار رکعات پڑھی ہیں۔

۲۱۷۵۴ عبدالرحمن بن عبداللہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ ظہر سے پہلے نماز میں مشغول تھے میں نے پوچھ یہ کونسی نماز ہے؟ فرمایا! ہم اسے صلوٰۃ اللیل میں شمار کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۵۵ حذیفہ بن اسید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز سے قبل اور زوال شمس کے بعد لمبی لمبی چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں نے ان رکعتوں کے بارے میں ان سے دریافت کیا تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ان سے اسی طرح سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا! جب سورج زائل ہو جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور بیشک ظہر کی نماز نہ پڑھ لی جائے اس وقت تک دروازے بند نہیں کیے جاتے مجھے پسند ہے کہ میرا کوئی عمل اللہ تعالیٰ تک پہنچایا جائے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۵۶ روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۵۷ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ سورج زائل ہونے کے بعد ظہر سے قبل دو رکعتیں چھوڑی ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۵۸ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ زوال شمس کے بعد ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے ان رکعتوں میں سلام سے فصل نہیں کرتے تھے چنانچہ ان کے متعلق آپ ﷺ سے سوال کیا گیا تو فرمایا اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف اوپر اٹھایا جائے۔ ابن زنجویہ وابن جریر والدیلمی

۲۱۷۵۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: دن کے نوافل رات کے نوافل کے برابر نہیں بجز ان چار رکعات کے جو ظہر سے قبل پڑھی جاتی ہیں۔ بلاشبہ یہ رکعات رات کی نماز کے برابر ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام دن کی نماز کو رات کی نماز کے برابر نہیں قرار دیتے تھے ظہر سے قبل کی چار رکعات کے بلاشبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان چار رکعات کو رات کی نماز کے برابر سمجھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۱ سالم کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۲ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ظہر سے قبل آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور پھر ان کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۳ روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما زوال شمس کے بعد مسجد میں تشریف لاتے اور ظہر سے قبل بارہ رکعات پڑھتے اور پھر بیٹھ جاتے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۴ جویریہ بنت حارث کے بھائی عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کے بعد افضل نماز ظہر سے قبل کی چار رکعات ہیں۔ ابن زنجویہ

۲۱۷۶۵ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ زوال شمس کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ زوال شمس کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لی جائے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اس وقت کوئی بھلائی میرے لیے آسمان کی طرف بھیج دی جائے میں نے عرض کیا ان تمام رکعات میں قرأت ہے؟ فرمایا: جی ہم میں نے عرض کیا: کیا ان کے درمیان میں سلام بھی پھیرنا ہے؟ فرمایا! نہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۶ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے اور فرماتے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زوال شمس کے بعد ان رکعات کو پڑھتے دیکھا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو یہ رکعت ہمیشہ پڑھتے دیکھتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس وقت آسمان کے دروازے

کھول دیئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف اٹھایا جائے۔رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۷... حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تب سے میں نے آپ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے دیکھا ہے فرمایا چونکہ اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے کچھ نیک اعمال اوپر اٹھالیے جائیں۔طبرانی

ظہر کی سنت قبیلہ کا فوت ہونا

۲۱۷۶۸... عبدالرحمن بن ابولیلی کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ سے ظہر کی پہلے کی چار رکعات فوت ہوجاتیں تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۶۹... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جب ظہر سے پہلے کی چار رکعات فوت ہوجاتیں تو انہیں ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بعد پڑھ لیتے تھے۔ابن النجار ذخیرة الحفاظ ۴۹۷۴

۲۱۷۷۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار رکعت ظہر سے قبل اور دو رکعت بعد میں پڑھتے تھے۔رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۱... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ فجر سے پہلے دو رکعتیں ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو بعد میں پڑھی جائیں۔رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۲... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھنا سنت رسول میں سے ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۳... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر سے قبل چار رکعات پڑھنا پسند فرماتے تھے۔رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۴... ابراہیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جب ظہر سے پہلے کی چار رکعات فوت ہوجاتیں تو ان کی بعد میں قضاء کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۵... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب تمہاری ظہر سے قبل چار رکعات فوت ہوجائیں تو انہیں بعد میں پڑھ لیا کرو۔رواہ ابن جریر

عصر کے تفصیلی وقت کے بیان میں

۲۱۷۷۶... عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو عصر کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہیے کہ نماز کو اتنا طویل نہ کرے کہ سورج زردی مائل ہوجائے۔رواہ عبدالرزاق

فائدہ:... یعنی ایسی حالت میں نماز کو طویل کرنا بے معنی ہے چونکہ طوالت مفضی الی الکراھت ہے۔

۲۱۷۷۷... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ عصر کی نماز پڑھو جب کہ سورج ابھی بالکل صاف ستھرا ہو (زردی مائل نہ ہوا ہو) حتیٰ کہ کوئی سوار تین فرسخ تک سفر کرسکے اور عشاء کی نماز کو تہائی رات گزرنے تک پڑھ لو اور اگر تاخیر کرنا چاہو بھی تو آدھی رات تک اور غفلت میں مت پڑو۔مالک، ابن ابی شیبہ والبیھقی فی شعب الایمان

۲۱۷۷۸... یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی ملاقات ایک آدمی سے ہوئی جو کہ نماز عصر کی جماعت میں حاضر نہیں ہوسکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا! تمہیں کس چیز نے باجماعت نماز سے روک دیا؟ اس آدمی نے کوئی عذر بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے اپنا بہت نقصان کیا۔رواہ مالک

۲۱۷۷۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے جس نماز میں ہم نے رکوع کیا وہ عصر کی نماز ہے۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیا معمہ ہے؟ فرمایا مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔البزار الطبرانی فی الاوسط

کلام: ...... امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۱۷۸۰ ..... ابوعون کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عصر کی نماز اتنی موخر کرتے حتیٰ کہ سورج دیواروں سے بلند ہو جاتا۔ سعید بن منصور

۲۱۷۸۱ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی صاف ستھرا ہوتا پھر میں اپنے اہل خانہ کے پاس آتا تاہم انہوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ میں کہتا تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں۔
سعید بن منصور ابن ابی شیبہ

عصر کا وقت

۲۱۷۸۲ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی بلند اور صاف وشفاف ہوتا اور اگر کوئی کہیں جانا چاہتا تو جا سکتا اور عوالی مدینہ بھی آسکتا تھا سورج جوں کا توں بلند ہوتا۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبہ

۲۱۷۸۳ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر اگر کوئی انسان قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی طرف آتا تو انہیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پالیتا تھا۔ مالک عبد الرزاق بخاری مسلم نسائی ابوعوانہ

۲۱۷۸۴ ..... علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ظہر کے بعد آیا پھر آپ ﷺ اٹھے اور عصر کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے ہم نے نماز جلدی پڑھنے کی شکایت کی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے یہ منافقین کی نماز ہے۔ (تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے)

چنانچہ منافق بیٹھا رہتا ہے جب سورج زرد پڑ جاتا ہے اور شیطان کے سینگوں کے درمیان آجاتا ہے پھر وہ شیطان کے سینگ پر کھڑے ہو کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت قلیل ہی کرتا ہے۔ رواہ مالک

۲۱۷۸۵ ..... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ بارش والے دن جلدی سے نماز پڑھ لیا کرو چونکہ جس نے عصر کی نماز چھوڑی اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ رواہ نسائی

۲۱۷۸۶ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو چکا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخدا میں نے بھی نماز نہیں پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نیچے اترے وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی سورج غروب ہو چکا تھا اور پھر عصر کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۸۷ ..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم اونٹ ذبح کرتے پھر دس حصوں میں تقسیم کرتے اور پکا کر کھالیتے ہم یہ سارے کام مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: ..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سارے کام ڈیڑھ دو گھنٹوں میں انجام دے دیتے تھے اور عصر کے بعد کا وقت تقریباً اتنا ہی ہوتا ہے اونٹ ذبح کرنا اور پھر اس کے تکے بنانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دو گھنٹے کا کام ہوتا تھا۔

۲۱۷۸۸ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دن کے وقت عصر کی نماز پڑھائی۔ رواہ عبدالرزاق
یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۷۸۹ ..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دن کے وقت عصر کی نماز پڑھائی پھر سورج غروب ہونے تک خطاب ارشاد فرمایا قیامت تک ہونے والی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے آپ ﷺ نے بیان نہ کیا ہو، سو جس نے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور بھولنے والا بھول گیا۔ ترمذی و نعیم بن حماد

۲۱۷۹۰ ..... حضرت ابواروی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتا اور پھر میں ذوالحلیفہ آجاتا۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۱..... زہری کی روایت ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہا کرتے تھے ایک مرتبہ عصر کی نماز میں تاخیر ہوگئی تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے عروہ کہنے لگے: مجھے بشیر بن ابی مسعود انصاری نے حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی مغیرہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے ان کے پاس ابومسعود انصاری رحمۃ اللہ علیہ داخل ہوئے اور کہا اے مغیرہ بخدا! مجھے علم ہے کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور نماز پڑھی ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اور لوگوں نے بھی نماز پڑھی پھر جبریل تشریف لائے اور آپ ﷺ اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی بشیر بن ابومسعود نے پانچ نمازوں کا ذکر کیا پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! ذرا غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا جبریل نے ہی نماز کا وقت مقرر کیا ہے؟ عروہ کہنے لگے بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے مروی حدیث یوں ہی سناتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۲..... صفوان بن محرز مازنی کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بارش کے دن عصر کی نماز پڑھائی چنانچہ جب بادل چھٹ گئے اور آسمان صاف ہوگیا تو معلوم ہوا کہ نماز کا وقت ابھی نہیں ہوا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز لوٹائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۳..... عروہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مغیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مغیرہ رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے اس نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ عصر کی نماز میں تاخیر کر رہے ہیں وہ آدمی بولا آپ عصر کی نماز تاخیر سے کیوں پڑھتے ہیں۔ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتا تھا اور پھر میں قبیلہ بنوعمرو بن عوف میں اپنے اہل خانہ کے پاس جاتا جب کہ سورج بدستور چمک رہا ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۴..... اوس بن حج کہتے ہیں مجھے خبر دی گئی ہے کہ جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے اہل و مال سب ہلاک ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے جبکہ سورج میرے حجرے سے نکل چکا ہوتا تھا۔ میرا حجرہ قدرے وسیع تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی میرے حجرے میں لگ رہا ہوتا تھا اور بعد میں سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور ابن ابی شیبہ

عصر کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۷۹۷..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ربیعہ بن درج کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو ان پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوگئے اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع کیا ہے۔ عبدالرزاق احمد بن حنبل

۲۱۷۹۸..... فرات بن سلمان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی ہے جو اٹھے اور عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے اور ان میں وہ تسبیحات پڑھے جو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ وہ تسبیح یہ ہے۔

تم نورک فهديت، فلک الحمد وعظم حلمک فعفوت فلک الحمد بسطت يدک فاعطيت فلک الحمد ربنا وجهک اکرم الوجوه وجاهک اعظم الجاه، وعطيتک افضل العطية اوهنأها تطاع ربنا فتشکر وتعصی ربنا فتغفر وتجيب المضطر وتکشف الضر وتشفی السقيم وتغفر الذنب وتقبل التوبة ولايجزی بآلائک احد ولا يبلغ مدحتک قول و قائل

(اے ہمارے رب) تیرا نور کامل و مکمل ہے اور تو ہدایت دینے والا ہے، تمام نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تیری بردباری عظیم الشان ہے تو معاف کر دیتا ہے اور تیرے ہی لیے حمد و ستائش ہے۔ تو نے اپنے ہاتھ کو پھیلا رکھا ہے تو ہی عطا کرتا ہے اور تو ہی قابل ستائش ہے، اے ہمارے رب! تو سراپا بخشش ہے اور تو عظیم تر شان و شوکت والا ہے۔ تیرا عطیہ سب سے افضل اور بہت ہی مزیدار ہے، اے ہمارے رب تیری اطاعت کی جاتی ہے اور تو اس کی پاسداری بھی کرتا ہے، اے ہمارے رب! تیری

نافرمانی کی جاتی ہے اور تو بخش دیتا ہے، بے چین کی سنتا ہے اور پریشانی کو دور کرتا ہے، بیمار کو شفاء عطا کرتا ہے اور تو گناہوں کو معاف کرتا ہے، تو توبہ بھی قبول کرتا ہے اور تیری نعمتوں کا کوئی بھی بدلہ نہیں دے سکتا اور تیری تعریف کا احاطہ کسی قائل کا قول نہیں کرسکتا۔ ابویعلی

۲۱۷۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے۔ ابو داؤد وسعید بن منصور

۲۱۸۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعات پڑھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۰۱ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں انکو نہ چھوڑوں ان میں سے ایک یہ ہے کہ عصر سے پہلے چار رکعات پڑھتا رہوں سو جب تک میں زندہ ہوں ان کو نہیں چھوڑوں گا۔ رواہ ابن نجار

۲۱۸۰۲ ... جبیر بن نفیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو خط لکھا کہ عصر کے بعد دو رکعتوں سے رک جاؤ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رہی بات میری سو میں تو ان کو نہیں چھوڑوں گا۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۰۳ سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد جو نماز پڑھی تھی وہ اس لیے کہ آپ ﷺ مال تقسیم کرنے میں مشغول ہو گئے تھے اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں آپ سے چھوٹ گئی تھیں تب آپ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی تھیں پھر بعد میں آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما تو قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ آپ ﷺ نے نہ عصر سے پہلے نماز پڑھی ہے اور نہ اس کے بعد۔ رواہ ابن جریر

کلام: ...... حدیث کا ابتدائی حصہ تو ثابت ہے لیکن دوسرا حصہ ضعف سے خالی نہیں دیکھئے ضعیف الترمذی صفحہ ۲۷

۲۱۸۰۴ ...... ابواسود عبداللہ بن قیس کی روایت ہے کہ عطیۃ بن نمار نے انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بھیجا تا کہ ان سے آپ ﷺ کے صوم وصال کے متعلق سوال کریں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ ایک دن اور ایک رات روزہ رکھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے روزہ کے بارے میں پوچھا: فرمایا کہ آپ ﷺ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا لیتے تھے انہوں نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے ان سے منع کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۰۵ ابواسود عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مؤمنین اولاد اور مشرکین کی اولاد کے بارے میں اور عصر کی دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ اولاد اپنے آباء واجداد کے ساتھ ہوگی میں نے پوچھا کیا بلا عمل کے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ ہی ان کے عمل سے خوب واقف ہے۔ رہی بات عصر کی دو رکعتوں کی سو لوگوں نے آپ ﷺ کو ان رکعات سے مشغول کردیا تھا، تب آپ ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد پڑھیں حالانکہ آپ ﷺ یہ رکعات عصر سے پہلے پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ صوم وصال سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۱۸۰۶ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو نمازیں میرے گھر میں کبھی نہیں چھوڑیں فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور عصر کے بعد کی دو رکعتیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۰۷ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کے بعد دو رکعات پڑھ لیتے تھے جب کہ دوسروں کو اس سے روکتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۰۸ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں برابر عصر کے بعد دو رکعات پڑھتی رہی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے۔

۲۱۸۰۹ ...... اسود کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے پر مارتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۱۰ ...... وبرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے کے ساتھ مارا اس پر تمیم رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے عمر! آپ مجھے اس نماز پر کیوں مار رہے ہیں جسے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو پڑھ چکا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تمیم! جو کچھ تم جانتے ہو وہ سارے لوگ نہیں جانتے۔ حارث وابویعلی

۲۱۸۱۱..... فارسیوں کے آزاد کردہ غلام سائب زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ خلیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا چنانچہ آپ ﷺ چل کر زید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں درہ کے ساتھ مارا۔ لیکن وہ برابر نماز پڑھتے رہے چنانچہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے عمر آپ مجھے مار رہے ہیں بخدا میں اس نماز کو نہیں چھوڑوں گا چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زید بن خالد! اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ لوگ ان دو رکعتوں کو رات تک نماز کے لئے سیڑھی بنالیں گے تو میں نہ مارتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۱۲..... طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادیا گیا تو انہوں نے یہ رکعات چھوڑ دیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ پھر پڑھنے لگے لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان پر مارتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۱۳..... مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت کیا تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ آپ ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے اور پھر ان کے بعد دو رکعتیں پڑھتے پھر عصر کی نماز پڑھتے اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھتے میں نے عرض کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ تو عصر کے بعد کی رکعتوں سے منع کرتے تھے اور مارتے بھی تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ آپ ﷺ یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے لیکن تمہاری قوم یعنی اہل یمن کمینے لوگ ہیں چنانچہ وہ ظہر کی نماز پڑھتے ہیں اور پھر ظہر اور عصر کے درمیان بھی پڑھتے رہتے ہیں پھر عصر کی نماز پڑھتے ہیں اور پھر عصر اور مغرب کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت اچھا کرتے تھے۔ ابوالعباس فی مسندہ

مغرب اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۱۸۱۴..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' منصور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مغرب سے پہلے نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شفق سرخی کا نام ہے۔ سمویہ وابن مردویہ

فائدہ:..... سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی طرف افق پر سرخی سی چھاجاتی ہے حدیث بالا کی رو سے اسی کو شفق کہا جائے گا۔

۲۱۸۱۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ستاروں کے ظہور سے پہلے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لو۔ طحاوی

۲۱۸۱۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز پڑھو در آں حالیکہ دروں میں ابھی روشنی (سفیدی) ہو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، سعید بن منصور وطحاوی

۲۱۸۱۸..... ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں جبان سے آیا اور یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج ابھی ابھی غروب ہوا ہے اور میں سوید بن غفلہ کے پاس سے گزرا تو میں نے کہا: کیا تم نماز پڑھ چکے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا میں نے کہا: میرے خیال میں تم نے جلدی کردی ہے انہوں نے جواب دیا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔ رواہ البیہقی

۲۱۸۱۹..... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھنی چاہی لیکن کسی اہم کام کی وجہ سے رک گئے حتیٰ کہ دو ستارے طلوع ہوگئے۔ چنانچہ پھر نماز پڑھی اور جب فارغ ہوئے تو (اس کمی کو پورا کرنے کے لئے) دو غلام آزاد کیے ابن مبارک فی الزھد

۲۱۸۲۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر قبیلہ بنو سلمہ میں واپس آتے حتیٰ کہ ہم تیروں کے نشانات کو دیکھ سکتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مغرب کی نماز میں جلدی کرنا

فائدہ:...... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کی نماز جلدی پڑھ لیتے تھے اور جب گھروں کو واپس جاتے تو اچھی خاصی روشنی ہوتی تھی۔

۲۱۸۲۱..... ابن جریج کی روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے تقریباً بارات شروع ہوجاتی اور ابھی تک مغرب کی نماز کے لیے تثویب نہیں کی جاتی تھی ہم نماز پڑھتے اور آپ ﷺ نہ اس کا ہمیں حکم دیتے اور نہ اس سے روکتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۲۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مقام سرف میں تھے کہ سورج غروب ہوگیا آپ ﷺ نے مغرب کی نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ مکہ میں داخل ہوگئے۔ رواہ طبرانی

کلام:...... اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن یزید خوزی ہے جو متروک الحدیث راوی ہے

۲۱۸۲۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مقام سرف میں تھے کہ سورج غروب ہوگیا آپ ﷺ نے مغرب کی نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ مکہ میں داخل ہوگئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... مقام سرف مکہ مکرمہ سے دس (۱۰) میل کے فاصلہ پر ہے چونکہ آپ ﷺ سفر میں تھے اس لیے غروب شمس پر نماز نہ پڑھی۔

۲۱۸۲۴..... زید بن خالد جہنی کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم سوق (بازار) کی طرف واپس جاتے، ہم میں سے اگر کوئی آدمی تیر مارتا تو اس کے نشانہ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۲۵..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر ہم میں سے کوئی واپس جاتا تو بخوبی تیر کے نشانہ کو دیکھ سکتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۲۶..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مغرب کی نماز پڑھتے جبکہ جلد باز آدمی روزہ افطار کررہا ہوتا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۲۷..... علی بن ھلال لیثی کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے چنانچہ انہوں نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر واپس جاتے اور آپس میں تیراندازی کرتے ہم پر تیروں کے نشانات مخفی نہیں ہوتے تھے حتیٰ کہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبیلہ بنو سلم میں اپنے گھروں کو واپس آتے اور نماز پڑھتے۔ ضیاء مقدسی

۲۱۸۲۸..... ابی بن کعب بن مالک کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کی نماز پڑھتے حتیٰ کہ وہ تیروں کے نشانات کو بآسانی دیکھ پاتے۔

سعید بن منصور

۲۱۸۲۹..... زہری کی روایت ہے کہ ایک نقیب صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اپنے ٹھکانوں میں واپس جاتے اور ہم بآسانی تیروں کے نشانات دیکھ پاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۳۰..... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مغرب کی دو رکعتوں میں پوری سورت اعراف پڑھ لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مغرب کی نماز سے قبل نفل نماز

۲۱۸۳۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز سے قبل ہمارے پاس تشریف

لاتے جب کہ ہم لوگ نماز میں مصروف ہوتے آپ ﷺ ہمیں نہ نماز کا حکم دیتے اور نہ ہی روکتے۔ رواہ ابن النجار

۲۱۸۳۲..... جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورت طور پڑھتے سنا ہے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

مغرب کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۸۳۳..... ابوفاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز غفلت ہے اور تم لوگ غفلت ہی کا شکار ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یعنی مغرب اتنی تاخیر سے پڑھی جائے کہ مغرب وعشاء کا درمیانی وقت ہو جائے۔

۲۱۸۳۴..... زر بن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۳۵..... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مغرب کی دو رکعتیں پڑھتے تھے جب کہ ہم مغرب کی اذان واقامت کے درمیان کھڑے ہوتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۳۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم مدینہ میں ہوتے جب موذن اذان دیتا تو لوگ مسجد کے ستونوں کی طرف بھاگتے اور دو رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ کوئی مسافر اگر مسجد میں آجاتا تو اسے گمان ہوتا کہ جماعت ہو چکی ہے چونکہ لوگ کثرت کے ساتھ یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ابو شیخ

۲۱۸۳۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھیں گویا اس نے ایک غزوہ کے بعد دوسرا غزوہ کیا۔ ابن زنجویہ

۲۱۸۳۸..... محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن یاسر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں نے عرض کیا: اے ابا جان! یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے اپنے محبوب ﷺ کو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ ابن مندہ وابن عساکر

کلام:..... ابن مندہ کہتے ہیں کہ حدیث بالا مذکورہ سند کے ساتھ غریب ہے اور اس کی معروف سند یہی ہے اور صالح بن قطن متفرد ہیں جب کہ ہیثمی مجمع الزوائد ہیثمی ۲۳۰/۲ میں کہتے ہیں کہ صالح بن قطن کے ترجمہ میں، میں نے یہ حدیث نہیں پائی۔ البتہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۸۳۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کے درمیان صلوۃ الاوابین پڑھنے والوں کو فرشتے اپنے پروں تلے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ابن زنجویہ

عشاء کی نماز کے بیان میں

۲۱۸۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عشاء کی نماز کو مریضوں کے سونے سے قبل اور مزدور کے آرام کرنے سے قبل پڑھ لیا کرو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۱۸۴۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر تیار کیا لگ بھگ آدھی رات گذر چکی تھی چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے

نکلے اور ارشاد فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر واپس لوٹ گئے اور تم نماز کے انتظار میں ہو، جب سے تم نماز کی انتظار میں ہو تب سے تم لوگ نماز کے حکم میں ہو۔
رواہ ابن ابی شیبہ

اس حدیث کی سند کے رجال ثقہ راوی ہیں۔

۲۱۸۴۲ عمرو بن میمون کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ اگر آپ عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیا کریں تا کہ ہمارے ساتھ ہمارے اہل وعیال اور بچے بھی نماز میں حاضر ہو لیا کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جلدی (یعنی اول وقت ہی) پڑھانی شروع کر دی۔
عقیلی فی الضعفاء

۲۱۸۴۳..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۴۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز کے انتظار میں بیٹھے تھے آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر) فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو چکے اور تم لوگ نماز کے انتظار میں ہو اور جب سے تم لوگ نماز کے انتظار میں ہو تب سے تم نماز کے حکم میں ہو اگر مجھے کمزور کی کمزوری اور بوڑھے کے بڑھاپے کا خوف نہ ہوتا تو میں آدھی رات تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرتا۔ ابن ابی شیبہ و ابن جریر

نماز کا انتظار کرنے والے کا اجر

۲۱۸۴۵..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ لشکر کی تیاری میں مصروف ہوئے حتیٰ کہ آدھی رات گزر چکی پھر (مسجد میں) ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو چکے اور تم نماز کی انتظار میں ہو جب سے تم نماز کی انتظار میں ہو تب سے تم نماز کے حکم میں ہو۔ ابن ابی شیبہ و ابن جریر

۲۱۸۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عشاء کی نماز موخر کی۔ حتیٰ کہ ہم سو گئے پھر اٹھے اور پھر سو گئے پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے آسمان کی طرف دیکھا۔ لگ بھگ آدھی رات گزر چکی تھی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کا وقت یہی قرار دیتا۔
عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ و ابن جریر

۲۱۸۴۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر کے ساتھ پڑھی حتیٰ کہ لوگ (مسجد میں) سو گئے اور پھر بیدار ہوئے پھر سوئے اور پھر بیدار ہوئے اتنے میں عمر بن خطاب اٹھے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! نماز پڑھئے چونکہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے نکلے مجھے ایسا لگتا ہے گویا میں ابھی ابھی آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ سر مبارک کی ایک طرف رکھا تھا اور پانی صاف کر رہے تھے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ یہ نماز اسی وقت میں پڑھا کرو ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں! بخدا! یہی وقت ہے اگر مجھے امت پر مشت کا خوف نہ ہوتا۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور بخاری و مسلم و ابن جریر

۲۱۸۴۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور آپ ﷺ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں چنانچہ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف آئے اور ارشاد فرمایا: اہل زمین میں سے کوئی بھی تمہارے سوا اس نماز کی انتظار میں نہیں ہے زہری کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں سوائے اہل مدینہ کے نماز کوئی بھی نہیں پڑھتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۴۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ کسی کام میں مشغول ہو گئے اور عشاء کی نماز میں تاخیر ہو گئی حتیٰ کہ ہم سو گئے اور پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے۔ پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تمہارے سوا کوئی بھی نہیں جو اس

نماز کی انتظار میں بیٹھا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۵۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ شیطان نے سب سے پہلے عشاء کی نماز کا نام عتمہ رکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۱...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی پھر تقریباً آدھی رات کے وقت ہمارے پاس (مسجد میں) تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو، چنانچہ ہم اپنی اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ گئے ارشاد فرمایا جب سے تم نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو اس وقت سے تم نماز کے حکم میں ہو۔ اگر مجھے ضعیف کے ضعف بیمار کی بیماری اور ضرورتمند کی حاجت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت تک مؤخر کرتا ایک روایت میں آدھی رات کا لفظ آتا ہے۔

الضیاء المقدسی، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ و ابن جریر

۲۱۸۵۲...... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نو (۹) مرتبہ عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر کی اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! اگر آپ عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیں تو ہم رات کو طویل قیام کریں؟ چنانچہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز جلدی پڑھانا شروع کردی۔

رواہ ابن جریر

۲۱۸۵۳...... حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز شفق غائب ہونے سے لیکر تہائی رات یا آدھی رات تک پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۵۴...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کس وقت پڑھتے تھے چنانچہ آپ ﷺ ہر مہینے کے شروع کی تیسری رات سقوط قمر (چاند غروب ہونے) کے بعد عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

ضیاء المقدسی و ابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۵...... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھی جب مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کچھ لوگ سو رہے ہیں اور کچھ نماز میں مشغول ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اس نماز میں حاضر ہونے والوں میں ثواب میں تم سب سے بہتر ہو تمہارے سوا کوئی بھی نہیں جو اس نماز کی انتظار میں ہو۔

۲۱۸۵۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور مسجد میں لوگ سو گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی اور فرمایا: اس نماز کا یہی وقت ہے اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۵۷...... قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی کہتا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب رات تاریکی سے ہر وادی کو بھردے۔ الضیاء المقدسی

۲۱۸۵۸...... قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب رات ہر وادی کو تاریکی سے بھردے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب قبیلہ ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا، اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! بچے سو گئے عورتیں اونگھنے لگیں اور رات کا ایک حصہ بھی گزر چکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرو چنانچہ تمہارے سوا اس نماز کی انتظار میں کوئی بھی نہیں ہے اگر مجھے امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک موخر کرتا۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۶۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جسے اندیشہ ہو کہ وہ عشاء کی نماز سے پہلے سو جائے گا تو کوئی حرج نہیں کہ وہ شفق کے غائب ہونے سے پہلے نماز پڑھ لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۶۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم عشاء کی نماز کے لئے آپ ﷺ کی انتظار میں بیٹھے تھے حتی کہ تہائی رات گزر چکی،

پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ کو کسی چیز نے مشغول کرلیا تھا یا پھر اہل خانہ میں کوئی حاجت تھی؟ جب باہر تشریف لائے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تمہارے سواء اہل دین میں سے کوئی اور اس نماز کے انتظار میں ہو اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت میں پڑھتا پھر آپ ﷺ نے موذن کو حکم دیا اور اقامت کہی۔ابن ابی شیبہ وابن جریر

وتر کے بیان میں

۲۱۸۶۲ ... ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آخر رات میں بیدار ہوتے اس وقت وتر پڑھتے تھے۔طحاوی

۲۱۸۶۳ ... مسروق کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب سوجاتے اور پھر بیدار ہوتے تو ایک رکعت پہلے پڑھ چکے ہوتے اور اب صبح تک دو رکعتیں پڑھتے اسی طرح عمارہ، رافع بن خدیج اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات مروی ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۶۴ ... سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سونا چاہتے تو وتر پڑھ لیتے جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے پچھلے پہر وتر پڑھتے تھے۔مالک وابن ابی شیبہ

۲۱۸۶۵ ... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتے تھے اور فرماتے ہیں نے وقت فوت ہونے سے بچا لیے اور اب میں نوافل کے درپے ہوں۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۶۶ ... روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمرو بن مرہ نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے وتروں کے متعلق دریافت کیا، کہنے لگے: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھتے تھے البتہ جب قیام اللیل کرتے اور رات کو نماز میں مصروف رہتے تو رات کے پچھلے پہر میں وتر پڑھتے، جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھتے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر تھے جب کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وتر رات کے اول حصہ میں پڑھ لیتے اور آخری حصہ میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے وتروں کو نہیں توڑتے تھے۔ رواہ البیھقی

۲۱۸۶۷ ... مکحول کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے اور درمیان میں سلام سے فصل نہیں کرتے تھے (یعنی ایک ہی سلام سے تین رکعات پڑھتے تھے)۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۶۸ ... انس بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وتر میں معوذتین پڑھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۶۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رات کو وتر پڑھ لوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ رات بھر جاگتا رہوں اور پھر صبح ہونے کے بعد وتر پڑھوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۰ ... حبیب معلم کی روایت ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی دو رکعتوں میں سلام پھیرتے تھے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے فقیہ تھے چنانچہ وہ تیسری رکعت کے لیے تکبیر کہہ کر کھڑے ہوجاتے تھے۔ رواہ البیھقی

رات کے اول حصہ میں وتر پڑھنا

۲۱۸۷۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عقلمند لوگ وہ ہیں جو رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ رہے ہیں اور صاحب قوت لوگ وہ ہیں جو رات کے آخری پہر میں وتر پڑھتے ہیں گو کہ یہ دوسری صورت افضل ہے۔ابن سعد و مسدد وابن جریر

۲۱۸۷۲ ... ابن عوف کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی سواری پر وتر پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا تابعین کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ سواری سے نیچے اتر کر زمین پر وتر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۳.....قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین پر وتر پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۴.....حارث بن معاویہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ وتر اول رات میں پڑھے جائیں یا درمیانی حصہ میں یا آخری حصہ میں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ان تینوں صورتوں پر عمل تھا۔ ابن جریر، ابن عساکر

۲۱۸۷۵.....سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۷۶.....ابن سباق کی راویت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دفن کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور تین رکعات وتر پڑھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۷.....روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب وتر پڑھتے تو پھر اٹھ کر ایک رکعت اور پڑھتے اور فرماتے یہ اوپرے اونٹ سے کس قدر مشابہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۸.....روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اول رات میں وتر پڑھتا ہوں اور جب رات کے آخری حصہ میں سو جاتا ہوں تو ایک رکعت پڑھ لیتا ہوں اور میں اسے جوان اونٹنی کے مشابہ سمجھتا ہوں۔ طحاوی

۲۱۸۷۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اذان کے وقت وتر (ایک رکعت) پڑھتے اور اقامت کے وقت دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

طبرانی، ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، ابن ماجہ و دورقی

۲۱۸۸۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کی طرح وتر نماز حتمی نہیں ہیں لیکن وتر نماز رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے جو آپ ﷺ نے جاری کی ہے۔ طبرانی، عبدالرزاق، احمد بن حنبل، عدنی، دارمی، ابوداؤد، ترمذی

اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ نسائی ابویعلی، ابن خزیمہ، مالک، ابونعیم فی الحلیہ، بیہقی وضیاء المقدسی

۲۱۸۸۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رات کے اول، وسط، آخر تینوں حصوں میں وتر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر آخری حصہ میں پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ، دورقی، احمد بن حنبل، ضیاء المقدسی

۲۱۸۸۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے ہر حصہ اول، اوسط، آخر میں وتر پڑھتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے وتر کی انتہا سحری تک ہوتی تھی۔ طبرانی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، الطحاوی، ابویعلی

ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۸۸۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ احمد بن حنبل

۲۱۸۸۴.....حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتروں میں قصار مفصل میں سے نو (۹) سورتیں پڑھتے تھے چنانچہ پہلی رکعت میں الھکم التکاثر'' وانا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' واذا زلزلت الارض'' اور دوسری رکعت میں'' والعصر'''' اذا جاء نصر اللہ والفتح'''' انا اعطینک الکوثر'' اور تیسری رکعت میں'' قل یاایھا الکافرون'' وتبت یدا ابی لھب'''' قل ھو اللہ احد''۔

احمد بن حنبل، ترمذی، ابویعلی، ابن ماجہ، محمد بن نصر، طحاوی، دورقی، طبرانی

۲۱۸۸۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتروں کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بما فاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لااحصی ثناء علیك انت كما أثنیت علی نفسك.

یا اللہ میں تیرے غصہ سے تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں اور تیری عتاب سے تیری بخشش کی پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں اس طرح تیری تعریف نہیں کر سکتا، جس طرح کہ تو اپنی تعریف خود کرتا ہے۔

ترمذی، وقال: حسن غریب، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی و قاضی یوسف فی سننہ، مالک وسعید بن منصور

اور طبرانی نے ان الفاظ میں روایت کی ہے۔

لااحصی نعمتک ولا ثناء علیک

۲۱۸۸۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلی اذان کے وقت وتر پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق، طبرانی، ابن ابی شیبہ ومسدد وابن جریر

۲۱۸۸۷۔۔۔۔۔قبیلہ بنواسد کا ایک آدمی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت تھویب کہنے والا کہہ رہا تھا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے وتر کا حکم دیا ہے اور وتر کے لیے یہی وقت مقرر کیا ہے۔

طبرانی ودورقی

۲۱۸۸۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع کیا کہ میں سوجاؤں مگر وتروں کی نیت پر۔البزاز

۲۱۸۸۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتروں میں اذازلزلت الارض، والعادیات، والھٰکم التکاثر، تبت، قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔ابونعیم فی الحلیہ

۲۱۸۹۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا وتر فرض ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ وتر پڑھتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی پر قائم رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۹۱۔۔۔۔ ابوفاختہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری پر وتر پڑھے اور سجدہ اور رکوع کے لیے اشارے کرتے تھے۔

عبدالرزاق، بیہقی

۲۱۸۹۲۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وتر کی تین قسمیں ہیں جو چاہے اول رات میں پڑھے اور اگر پھر نماز پڑھے تو صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔ جو چاہے وتر پڑھے اور پھر اگر نماز پڑھے تو دو رکعتیں پڑھے اور پھر دو دو رکعتیں پڑھتا رہے۔اور جو چاہے وہ وتر نہ پڑھے اور رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے۔حتی کہ اس کی آخری نماز وتر ہی ہو۔رواہ بیہقی

۲۱۸۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے، پہلی رکعت میں الحمدللہ اور قل ھواللہ احد، دوسری رکعت میں الحمدللہ اور قل ھواللہ احد اور تیسری رکعت میں قل ھواللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس میں پڑھتے تھے۔

ابو محمد سمر قندی فی فضائل قل ھو اللہ احد

۲۱۸۹۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آٹھ رکعات پڑھتے پڑھتے جب فجر طلوع ہوتی وتر پڑھتے پھر تسبیح وتکبیر کرنے بیٹھ جاتے حتی کہ صبح صادق طلوع ہوجاتی پھر کھڑے ہوتے اور فجر کی دو رکعتیں پڑھتے پھر نماز کے لیے نکل پڑتے۔عقیلی

کلام:۔۔۔۔۔عقیلی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں یزید بن بلال فزاری ہے جو کہ متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۱۸۹۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے تینوں حصوں اول، اوسط، آخر میں وتر پڑھتے تھے۔پھر پچھلے پہر میں آپ کا عمل ثابت رہا۔ابن ابی شیبہ

۲۱۸۹۶۔ عبدخیر کی روایت ہے کہ ہم مسجد میں تھے چنانچہ رات کے آخری حصہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا وہ آدمی کہاں ہے جس نے وتر کے متعلق سوال کیا تھا؟ چنانچہ ہم سب ان کے پاس جمع ہوگئے اور انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ پہلے اول رات میں وتر پڑھتے تھے پھر درمیان رات میں اور پھر آخر رات میں اور جب آپ ﷺ کی رحلت ہوئی وہ اسی وقت (آخر رات) میں وتر پڑھتے تھے۔

طبرانی فی الاوسط

۲۱۸۹۷۔۔۔۔۔ابوعبدالرحمٰن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ گھر سے اس وقت نکلتے تھے جب ابن تیاح فجر اول کے وقت اذان دیتے اور فرمایا کرتے تھے کہ وتروں کا یہ وقت بہت اچھا ہے اور آیت کریمہ" والصبح اذا تنفس " کی تفسیر اسی وقت سے کرتے تھے۔

ابن جریر وطحاوی، طبرانی فی الاوسط، بیہقی ومالک

آخر رات میں وتر پڑھنا

۲۱۸۹۸.....سنان بن حبیب کہتے ہیں میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ وتروں کے لیے کونسی گھڑی بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ گھڑی وتروں کے لیے بہت اچھی ہے یعنی صبح سے پہلے جو اندھیرا ہوتا ہے۔ ابن ابی شیبہ و ابن جریر

۲۱۸۹۹..... اذان ابوعمر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۰۰.....ابومریم کہتے ہیں! ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں رات کو سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم بیدار ہو جاؤ اور تمہیں یاد آ جائے تو اس وقت پڑھ لیا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۰۱.....اغر مزنی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! میں صبح کو بیدار ہوا اور رات کو وتر نہیں پڑھ سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وتر رات کے وقت پڑھے جاتے ہیں (تین بار فرمایا) کھڑے ہو جاؤ اور وتر پڑھ لو۔ رواہ ابونعیم

۲۱۹۰۲.....ثابت کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومحمد! مجھ سے لے لو، میں نے یہ تحفہ رسول اللہ ﷺ سے لیا ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے لیا ہے، تم یہ تحفہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی سے نہیں لے سکتے ہو۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر چھ رکعات پڑھیں اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے رہے اور پھر تین وتر پڑھے اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔ رویانی و ابن عساکر

اس حدیث کے رجال ثقہ راوی ہیں۔

۲۱۹۰۳..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وتر اس آدمی پر واجب ہیں جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۰۴.....عبداللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عشاء کے بعد رات کے اول حصہ میں آپ ﷺ فرمایا: اے عمر! آپ؟ انہوں نے جواب دیا: رات کے آخری حصہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رہی بات آپ کی سو آپ نے اعتماد کا دامن مضبوطی سے پکڑا ہے اور اے عمر! رہی بات آپ کی سو آپ نے قوت کا دامن تھام لیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۹۰۵.....عطاء کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر پڑھے، چنانچہ ان پر نکیر کی گئی اور اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: معاویہ نے سنت پر عمل کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۰۶.....عطاء روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۰۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں طلوع شمس سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۰۸.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور ان میں ''سبح اسم ربک الاعلیٰ' قل یاایھا الکافرون وقل ھواللہ احد'' پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

وتر میں پڑھی جانے والی سورتیں

۲۱۹۰۹.....عبدالرحمن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یاایھا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے، جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھتے ''سبحان الملک القدوس''۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۱۰.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وتر دو نمازوں کے درمیان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۱.....قبیلہ عبدقیس کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا مجھے بتائیں کیا وتر سنت ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نبی کریم ﷺ وتر پڑھتے رہے اور مسلمان بھی وتر پڑھتے رہے وہ آدمی بولا نہیں کیا وتر سنت ہیں؟ فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ نبی

کریم ﷺ وتر پڑھتے رہے اور مسلمان بھی وتر پڑھتے رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۱۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سواری پر بیٹھ کر وتر پڑھ لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں وتر چھوڑ دوں ان کے بدلہ میں مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۴..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس آدمی نے وتر پڑھے بغیر صبح کر لی اس کے سر پر ستر ہاتھ کے بقدر لمبی رسی لٹکی رہتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ' پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۱۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔ رواہ ابن نجار

۲۱۹۱۷..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نو (۹) رکعت وتر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب بدن بھاری ہو گیا تو سات رکعت پڑھتے تھے اور پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے جن کی پہلی رکعت میں ''اذا زلزلت الارض اور دوسری میں ''قل یاایھا الکافرون'' پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۹۱۸..... عبداللہ بن ریاح حضرت ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کب وتر پڑھتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یارسول اللہ: رات کے اول حصہ میں وتر پڑھتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھتا ہوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ نے امر قطعی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ نے قوت کا دامن تھام لیا ہے۔ ابن جریر و ابونعیم

۲۱۹۱۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں قرآن مجید کی تعلیم و تعلم میں مشغول جماعت کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن! اے اہل قرآن! اے اہل قرآن! (تین بار فرمایا) یقیناً اللہ عزوجل نے تمہاری نمازوں میں ایک اور نماز کا اضافہ کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ وہ کون سی نماز ہے؟ ارشاد ہوا وہ وتر کی نماز ہے۔ ایک اعرابی بولا: یارسول اللہ! وتر کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ تم پر واجب نہیں اور نہ ہی تمہارے ساتھیوں پر وہ تو اہل قرآن پر واجب ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۹۲۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کرتے اور وتر پڑھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... حدیث بالا میں صبح سے مراد صبح صادق نہیں بلکہ صبح کاذب مراد ہے چونکہ طلوع فجر یعنی صبح صادق کے بعد تو وتر کی نماز کا وقت ہی نہیں رہتا۔ واللہ اعلم۔

۲۱۹۲۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے مجھے کہتے۔ کھڑی ہو جاؤ اور وتر پڑھ لو۔ رواہ عبدالرزاق

ہر حصہ میں وتر کی گنجائش

۲۱۹۲۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ رات کے ہر حصہ اول، اوسط اور آخر میں وتر کی نماز پڑھتے رہے ہیں حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سحری کے وقت بھی وتر کی نماز پڑھی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۳..... زہری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے سواری پر وتر پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۴..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اول رات میں وتر پڑھتے تھے جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آخر رات میں وتر پڑھتے تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں حضرات سے وتر کے متعلق پوچھا انہوں نے بتایا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ قوی ہے اور یہ محتاط ہے۔ پھر فرمایا: کہ تم دونوں کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جو بیابان میں سفر کے خواہاں ہوں ایک کہے: میں اس وقت تک نہیں سوؤں گا جب تک اسے قطع نہ کر لوں دوسرا کہے۔ میں تھوڑی دیر سو جاتا ہوں اور پھر اٹھ کر اس بیابان کو قطع کروں گا چنانچہ وہ دونوں منزل مقصود پر صبح کرتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۵..... محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کے علاوہ بقیہ نمازوں کا چھوڑنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر زیادہ گراں نہیں گزرتا تھا بجز وتر اور فجر کی دو رکعتوں کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وتر تاخیر سے پڑھنا زیادہ پسند تھا حالانکہ وتر رات کی نماز ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے حالانکہ یہ دو رکعتیں دن کی نماز میں سے ہیں۔ ابن جریر، عبد الرزاق

۲۱۹۲۶..... شعبی کہتے ہیں: فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز وتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۷..... سعید بن مسیب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز جاری کی ہے جیسا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں جاری کیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۲۸..... ابراہیم کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتر کی نماز پڑھتے در آں حالیکہ رات کا اتنا حصہ ابھی باقی ہوتا جتنا کہ سورج غروب ہونے کے بعد نماز کے قضاء کا وقت ہوتا ہے۔

۲۱۹۲۹..... حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے تینوں حصوں اول اوسط، آخر میں وتر کی نماز پڑھتے تھے۔

۲۱۹۳۰..... عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بسا اوقات وتر رات کے اول حصہ میں پڑھتے کبھی درمیان رات میں اور کبھی آخر رات میں تاکہ مسلمانوں کے لیے آسانی پیدا ہو جائے لہٰذا جس عمل کو بھی لیا جائے درست قرار پائے گا۔

۲۱۹۳۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات نماز وتر میں قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

ابن عساکر، عبد الرزاق

۲۱۹۳۲..... معمر، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے وتروں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر پڑھتے تھے اور اگر تم چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں آپ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی ہے اگر تم چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں آپ ﷺ نے دو رکعتیں ظہر سے قبل اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھی ہیں، اگر تم چھوڑ دو کوئی حرج نہیں، آپ ﷺ نے چاشت کی نماز بھی پڑھی ہے اگر تم اسے چھوڑ دو کوئی حرج نہیں وہ آدمی بولا: اے ابو محمد! یہ سب ہم نے جان لیا ہمیں وتروں کے متعلق کچھ بتائیے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتروں کو پسند فرماتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

وتر کے بارے میں شیخین رضی اللہ عنہم کی عادات مبارکہ

۲۱۹۳۳..... ابن جریج کہتے ہیں مجھے ابن شہاب نے بتایا ہے کہ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس وتروں کا تذکرہ کرنے لگے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اور اگر بیدار ہو جاؤں تو صبح تک دو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے میں دو رکعتیں پڑھ کر سو جاتا ہوں اور پھر سحری کے وقت وتر پڑھتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر محتاط ہیں اور عمر قوی شخص ہیں۔

۲۱۹۳۴.....مسند ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یاایھا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے، پھر تین بار یہ تسبیح پڑھتے سبحان الملک القدوس تیسری بار آواز بلند کرتے۔

ابن حبان، الدارقطني، ابن عساكر، الضياء المقدسي وابن الجارود

۲۱۹۳۵.....حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یاایھا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔

ابوداؤد، نسائی وابن ماجه

۲۱۹۳۶.....اسی طرح حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

ابو داؤد وابن ماجه

۲۱۹۳۷.....حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں سلام پھیرتے تو کہتے: سبحان الملک القدوس۔

رواه ابو داؤد

۲۱۹۳۸.....عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک جماعت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انہوں نے وتر کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: اذان کے بعد وتر نہیں ہوتے چنانچہ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے یہی سوال کیا انہوں نے جواب دیا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بڑی تنگی کا مظاہرہ کیا ہے اور فتویٰ میں افراط سے کام لیا ہے، وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز سے فجر کی نماز تک ہے۔

عبدالرزاق، ابن جرير

دعائے قنوت کے متعلق

۲۱۹۳۹....."مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" سوید بن غفلہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ وتروں کے آخر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے اور یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

الدارقطنی و بيهقی

کلام:.......یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لیے دیکھئے ضعاف دارقطنی ۴۰۹

۲۱۹۴۰.....ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

رواه دار قطنی، بيهقی

۲۱۹۴۱.....طلحہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواه ابن ابی شيبه

۲۱۹۴۲.....شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواه ابن ابی شيبه

۲۱۹۴۳.....یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ عوام بن حمزہ کہتے ہیں: میں نے ابوعثمان سے فجر کی نماز میں دعائے قنوت کے متعلق پوچھا کہتے ہیں فجر میں دعائے قنوت رکوع کے بعد پڑھی جائے گی میں نے عرض کیا آپ کو کس سے یہ خبر پہنچی ہے؟ کہنے لگے: ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ سے۔

ابن عدی وبيهقی

بیہقی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند حسن ہے چونکہ یحییٰ بن سعید صرف ثقہ راویوں سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۲۱۹۴۴.....ابراہیم، علقمہ، اسود اور عمرو بن میمون روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شيبه، طحاوی وبيهقی

۲۱۹۴۵.....اسود بن یزید نخعی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لشکر سے نبرد آزما ہوتے تو (فجر کی نماز میں) دعائے قنوت پڑھتے اور جب لشکر کشی نہ ہوتی تو قنوت نہ پڑھتے۔ طحاوی

قنوت نازلہ کا ذکر

۲۱۹۴۶ طارق بن شہاب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی ہے چنانچہ جب دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی اور پھر رکوع کیا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، طحاوی

۲۱۹۴۷ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دعاء قنوت میں دو سورتیں پڑھتے تھے (۱) اللھم انا نستعینک (۲) اللھم ایاک نعبد۔ (ابن ابی شیبه ومحمد بن نصر فی کتاب الصلوة والطحاوی

۲۱۹۴۸ عبدالرحمن بن ابزی کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی ہے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ دوسری رکعت میں سورت سے فارغ ہوئے تو رکوع سے پہلے یہ سورت پڑھی:

اللھم انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك الخير كله ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد، واليك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك با لكفار ملحق. ابن بي شيبه، وابن الضريس في فضائل القران، بيهقي

امام بیہقی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۹۴۹ ... عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور وہ یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم، اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك بسم الله الرحمن الرحيم، اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد، ولك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك باالكفار ملحق

عبید تو کہا کرتے تھے کہ مصحف ابن مسعود میں یہ دو قرآن کی سورتیں ہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه محمد بن نصر وطحاوی، بیهقی

۲۱۹۵۰ ... عبدالرحمن بن ابزی کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع سے قبل دو سورتیں اللھم انا نستعینک اور اللھم ایاک نعبد پڑھتے۔ رواہ طحاوی

۲۱۹۵۱ ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آدمی کے قرآن مجید سے سو آیات پڑھنے کے بقدر فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه

۲۱۹۵۲ اسود بن یزید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۵۳ ... ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھاتے تھے اور فجر کی قنوت میں رفع یدین کرتے حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی اور آپ ﷺ کی آواز مسجد کے پیچھے سے سنائی دیتی۔ ابن ابی شیبه وبیهقی

۲۱۹۵۴ ... طارق کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے دعائے قنوت پڑھی۔ رواہ بیهقی

۲۱۹۵۵ ... اسود کہتے ہیں میں نے سفر وحضر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں قنوت پڑھتے تھے (بقیہ نمازوں میں قنوت نہیں پڑھتے تھے)۔

۲۱۹۵۶ ... ابورافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد رفع یدین کر کے با آواز بلند دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ بیهقی وصححه

۲۱۹۵۷ ... عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کے بعد یہ قنوت پڑھی۔

اللهم اغفرلنا وللمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات والف بين قلوبهم واصلح ذات بينهم

وانصرهم على عدوك وعدوهم، اللهم العن كفرة اهل الكتاب الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون اولياءك اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل بهم باسك الذى لاترده عن القوم المجرمين. رواه البيهقى

یا اللہ! ہماری مغفرت فرما، مومن مرد، مومن عورتوں، مسلمان مرد مسلمان عورتوں اوران کے دلوں میں محبت ڈال دے ان کے آپس کے باہمی تعلقات بہتر کردے دشمن کے خلاف ان کی مدد فرما یا اللہ! کفار اہل کتاب پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں تیرے اولیاء کوقتل کرتے ہیں یا اللہ! کافروں کے کام میں مخالفت ڈال دے اوران کے قدموں کو ہلا دے اوران پر ایسا عذاب نازل کر جو مجرموں سے تو واپس نہیں کرتا۔

۲۱۹۵۸.....ابورافع صائغ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسال نماز پڑھی ہے چنانچہ وہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۲۱۹۵۹.....صفت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں یہ دعائے قنوت پڑھتے تھے:

اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات واصلح ذات بينهم والف بين قلوبهم وانصرهم على عدوك وعدوهم. رسته فى الايمان

یا اللہ! مؤمن مردوں، مومن عورتوں، مسلمان مردوں، مسلمان عورتوں کی مغفرت فرما۔ اوران کی آپس کے تعلقات درست کردے ان کے دلوں میں محبت والفت ڈال دے اور دشمن کے خلاف ان کی مدد کر۔

۲۱۹۶۰.....حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لوگوں کو امامت کرائی اور نصف رمضان تک دعائے قنوت نہیں پڑھی جب نصف رمضان گزر چکا تو پھر رکوع کے بعد قنوت پڑھی جب آخری عشرہ آیا تو الگ ہو کر خلوت نشین ہوگئے اور لوگوں کو قاری معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۱.....ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا: کیا رمضان کے مہینہ میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قنوت پڑھی ہے۔ میں نے کہا: کیا رمضان کے نصف آخر پورے میں پڑھی جائے گی؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۲۱۹۶۲.....حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھائیں اور انہیں یہ بھی حکم دیا کہ نصف آخر میں سولہویں رات سے قنوت پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۳.....شعبی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور عمر دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی عمر رضی اللہ عنہ کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا اگر عمر رضی اللہ عنہ قنوت پڑھیں گے تو عبداللہ بھی قنوت پڑھے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فجر میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۵.....زید بن وهب کہتے ہیں کہ بعض اوقات عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۶.....عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیچھے فجر کی نماز پڑھی اس میں انہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۷.....زید بن وهب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

۲۱۹۶۸.....ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۹.....هشیم کی روایت ہے کہ حصین کہتے ہیں: ایک دن میں نے فجر کی نماز پڑھائی میرے پیچھے عثمان بن زیادہ بھی کھڑے پڑھ رہے تھے

جب میں نے اپنی نماز پوری کی تو عثمان نے مجھ سے کہا! تم نے اپنی قنوت میں کیا پڑھا ہے۔ میں نے کہا: میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں۔

اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك الخير كله نشكرك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعي ونحفد ونرجو رحمتك ونخشي عذابك ان عذابك بالكفار ملحق.

عثمان بولے:! عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان یہی قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۷۰.....ابراہیم کہتے ہیں! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے، سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر میں قنوت پڑھی ہے گو کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ لڑنے کی وجہ سے قنوت پڑھی تھی۔ رواہ مالک

۲۱۹۷۱.....ابراہیم نخعی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اس لیے قنوت پڑھتے تھے چونکہ وہ حالت جنگ میں تھے چنانچہ فجر اور مغرب میں اپنے دشمنوں کے خلاف بددعا کرتے تھے۔ رواہ الطحاوی

۲۱۹۷۲.....عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت (نازلہ) پڑھتے تھے۔ طحاوی، بیھقی، ابن ابی شیبہ

امام بیہقی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ اثر صحیح اور مشہور ہے۔

۲۱۹۷۳.....عبدالرحمن بن سوید کاہلی کہتے ہیں گویا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے سن رہا ہوں اور وہ پڑھ رہے ہیں:

اللهم انا نستعينك ونستغفرك رواہ بیھقی

۲۱۹۷۴.....عرفجہ کہتے ہیں میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی چنانچہ وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور انہوں نے نماز میں قنوت پڑھی۔ رواہ بیھقی

۲۱۹۷۵ یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں میں نے اپنے شیوخ کو کہتے سنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ بیھقی

۲۱۹۷۶.....عبدالرحمن بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر میں قنوت پڑھتے تھے (اور کچھ لوگوں کو بددعا دیتے تھے قنوت رکوع کرنے کے بعد پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ وبیھقی

۲۹۱۷۷.....حارث کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان کے نصف آخر میں قنوت پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ وبیھقی

۲۱۹۷۸.....ابوعبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز وتر میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ وبیھقی

۲۱۹۷۹.....عبدالملک بن سوید کاہلی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں ان دو سورتوں سے قنوت پڑھتے تھے۔

اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعي ونحفد نرجور حمتك ونخشي عذابك ان عذابك با لكفار ملحق. رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۰.....یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ عبدالعزیز بن مروان نے عبداللہ بن زریر غافقی کو پیغام بھیجا اور کہا: بخدا میں تجھ میں جفا دیکھتا ہوں چونکہ تو قرآن نہیں پڑھتا ہے جواب دیا جی کیوں نہیں۔ بخدا عبدالعزیز نے ان سے کہا: بھلا آپ کیا پڑھتے ہیں جو میں قرآن میں سے نہیں پڑھتا ہوں؟ عبداللہ نے جواب دیا: میں قنوت پڑھتا ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کی دعائے قنوت قرآن مجید میں سے ہے۔

محمد بن نصر في الصلوٰة

۲۱۹۸۱.....عبداللہ بن زریر غافقی کہتے ہیں مجھے عبدالملک بن مروان نے کہا کہ مجھے علم ہے کہ تم ابوتراب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت کا کیوں دم بھرتے ہو چونکہ تم محض ایک جفاکش اعرابی ہو عبداللہ بولے! بخدا میں نے تمہارے والدین سے پہلے قرآن جمع کیا ہے اور مجھے قرآن مجید میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو سورتیں سکھلائی ہیں جنھیں نہ تم جانتے ہو اور نہ تمہارے والدین وہ سورتیں یہ ہیں۔

اللھم انا نستعینک ونثنی علیک القرآن ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد نرجو رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک با لکفار ملحق

طبرانی فی الدعاء

۲۱۹۸۲..... صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور پھر رک گئے۔ میں نے رکنے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے رسول اللہ ﷺ کے عمل سے آگے نہیں بڑھنا چاہتا۔ ابو الحسن علی بن عمر احر بی فی فوائدہ

۲۱۹۸۳..... شعبی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو خلاف عادت سمجھا اس پر علی رضی اللہ عنہ فرمایا: ہم نے اپنے دشمن کے خلاف مدد طلب ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۴..... ابواسحاق کہتے ہیں میں نے ابوجعفر سے قنوت کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں سے جا چکے ہیں اور وہ ہمارے ہاں قنوت نہیں پڑھتے تھے انہوں نے تمہارے پاس آنے کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۵..... عبدالرحمن بن معقل کہتے ہیں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو آدمیوں نے قنوت پڑھی ہے (۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ (۲) اورابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۶..... ابن معقل کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۷..... ابوعبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز فجر میں قنوت پڑھتے تو تکبیر کہتے اور تکبیر کہہ کر رکوع بھی کرتے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۸..... حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ کر قنوت شروع کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۹..... عبدالرحمن بن معقل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور جب قنوت پڑھی تو اس میں کہا: یا اللہ! معاویہ اور اس کے ہوا خواہوں کو پکڑ لے عمرو بن العاص اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لے۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور اس کے مثل کو پکڑ لے عبداللہ بن قیس اور اس کے ہم خیالوں کو پکڑ لے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۹۰..... سعید بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعائے قنوت میں یہ بھی بڑھایا اللہ قبیلہ عمل زکوان اور عصیہ پر لعنت کر چونکہ انہوں نے تیری اور تیرے رسول کی نافرمانی کی ہے اور ابولاعور سلمی پر بھی لعنت کر۔ رواہ ابو نعیم

۲۱۹۹۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے اور قنوت میں عرب کے چند قبائل عصیہ، ذکوان، رعل لحیان پر بددعا کی یہ سب قبیلہ بنوسلیم میں سے ہیں۔ عبد الرزاق، خطیب فی المتفق والمفترق

اور خطیب نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ پھر ایک ماہ کے بعد قنوت ترک کردی۔

۲۱۹۹۲..... حسین بن علی رضی اللہ عنہ وتر کی قنوت میں یہ پڑھتے تھے۔

اللھم انک تری ولا نری وانت بالمنظر الا علی وان الیک الرجعی وان لک الأخرۃ والاولی اللھم انا نعوذبک من ان نذل ونخزی.

یا اللہ تو دیکھتا ہے ہم نہیں دیکھتے تو دیکھنے کے اعلیٰ مقام پر ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے دنیا وآخرت تیرے ہی لیے ہے یا اللہ! ہم ذلت ورسوائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۹۳..... حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ابواعور سلمی سے کہا: کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ نے رعل ذکوان اور عمرو بن سفیان پر لعنت کی تھی۔

ابویعلی فی مسندہ وابن عساکر

۲۱۹۹۴..... عبداللہ بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! فلاں آدمی پر لعنت کر اور اس کے دل کو

اندھا کردے اوراس کے پیٹ کو جہنم کے گرم پتھروں سے بھردے۔ رواہ الدیلمی

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں عبدالوھاب بن ضحاک متروک راوی ہے۔

۲۱۹۹۵...... ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ ابن نجار

۲۱۹۹۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فجر کی دوسری رکعت سے سر مبارک اٹھاتے تو کہتے یا اللہ اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ھشام، عباس بن ابی ربیعہ اور مکہ میں محبوس کمزور مؤمنین کو نجات عطا فرما، یا اللہ! مضر پر اپنا دباؤ شدید تر کردے اوران پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط مسلط فرما۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۹۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر سجدہ سے پہلے یہ کہا: یا اللہ! ضعیف مومنین کو نجات عطا فرما! یا اللہ مضر پر اپنا دباؤ شدید تر کردے اوران پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط مسلط فرمادے۔ رواہ ابن نجار

۲۱۹۹۸...... روایت ہے کہ مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد سر اوپر اٹھا کر قنوت پڑھی اور ساتھ بلند کرکے کہا!

ربنالك الحمد مل إلسموات و مل إلارض السبع وملا ما فيهن من شئ بعد اللهم اياك نعبد ولك نصلى ونسجد والیك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك الجد بالكفار ملحق.

اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں جو بھری زمین وآسمان کے برابر ہو اوران میں جو چیز ہو اس کے بھرنے کے برابر یا اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لے ہی نماز اور سجدہ کرتے ہیں ہمارا دوڑنا بھاگنا تیری ہی طرف ہے ہم تیری رحمت کے خواستگار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بلاشبہ تیرا عذاب کافرں کے ساتھ ملحق ہے۔ ابن عساکر

فجر اوراس کے متعلقات کے بیان میں

۲۱۹۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فجر کی نماز میں مجھے حاضر ہونا صبح تک کے قیام اللیل سے زیادہ پسند ہے۔ مالک وابن ابی شیبہ

۲۲۰۰۰ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کسی آدمی نے فجر کی نماز کا وقت نبی کریم ﷺ سے پوچھا چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دو طلوع فجر ہو چکا تھا پھر دوسرے دن اسفار (روشنی اچھی طرح سے پھیل چکی تھی) ہو چکا تھا کہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر فرمایا سائل کہاں ہے؟ ان دو وقتوں کے درمیان فجر کا وقت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۰۱...... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ عشاء اور فجر کی نماز پر پابندی صرف منافق نہیں کرتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۰۲...... ابوعمیر بن انس کہتے ہیں میری ایک انصاریہ پھوپھی جو کہ صحابیہ ہیں کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ فجر اور عشاء کی نماز میں منافق نہیں حاضر ہوتا۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ وضیاء المقدسی

۲۲۰۰۳...... حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں دو سورتیں: تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان پڑھتے تھے۔

تغلیس کے بیان میں

۲۲۰۰۴...... ابن زبیر کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہو کر ہم چل دیئے تو میں اپنے ساتھی کا چہرہ نہیں پہچان سکتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ حتیٰ کہ جب ہم چل دیئے تو میں اندھیرے کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کو نہیں پہچان سکتا تھا۔

۲۲۰۰۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے پھر جب ہم نماز سے فارغ ہو کر چل دیتے تو (اندھیرے کی وجہ سے) ہم ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتے تھے۔ البزار

۲۲۰۰۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے اور ہم ایک دوسرے کے چہرے کو نہیں پہچان سکتے تھے۔ ابو بکر فی الغیلانیات

۲۲۰۰۷...... قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اس وقت آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ رواہ طبرانی

۲۲۰۰۸...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں نماز سے فارغ ہو کر عورتیں واپس لوٹتیں تو چادروں سے انہوں نے اپنے آپ کو مکمل ڈھانپ رکھا ہوتا تھا اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۰۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے اور عورتیں واپس لوٹتیں درآں حالیکہ انہوں نے چادروں میں اپنے آپ کو مکمل ڈھانپ رکھا ہوتا تھا اور اندھیرے کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتی تھیں۔ سعید بن منصور

۲۲۰۱۰...... "مسند حصین بن عوف خثعمی" حصین بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ ﷺ اس وقت صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور آسمان پر ستارے برابر جال بنائے ہوئے تھے۔ طبرانی عن قیلہ بنت مخرمہ

اسفار یعنی صبح کے اجالے کے بیان میں

۲۲۰۱۱...... حارث، عبدالعزیز بن ابان، عمرو شمّی، ابراہیم بن عبدالاعلی، سوید بن غفلہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز تب پڑھتے جب روشنی ہو جاتی۔

کلام:...... عبدالعزیز اور عمرو دونوں متروک روای ہیں۔

۲۲۰۱۲...... خرشہ بن حر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کبھی اندھیر اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھتے کبھی روشنی کر کے پڑھتے اور کبھی ان دونوں وقتوں کے درمیان پڑھ لیتے۔

۲۲۰۱۳...... ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہر دل والا یہ سمجھ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے چنانچہ اتنی تاخیر کے متعلق آپ ﷺ سے کہا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر سورج طلوع ہو چکا ہوتا تو تم لوگ ہمیں غافل نہ پاتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۱۴...... علی بن ربیعہ والبی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اپنے مؤذن سے فرما رہے تھے روشنی ہونے دو روشنی ہونے دو۔ یعنی صبح کی نماز روشنی کر کے پڑھو۔ عبدالرزاق وضیا لمقدسی

۲۲۰۱۵...... یزید بن مذکور کہتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ انبار میں نماز پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ وہاں خوارج کے ساتھ نبرد آزما تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھتے حتیٰ کہ روشنی اچھی طرح پھیل چکی ہوتی ہم سمجھتے کہ سورج ابھی طلوع ہونا چاہتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۰۱۶...... ادریس اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم مسجد کی دیواروں کی طرف دیکھنے لگے کہ سورج تو نہیں طلوع ہو چکا۔ سعید بن منصور

۲۲۰۱۷...... محمد بن منکدر، جابر، ابوبکر صدیق کی سند سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال!

صبح کو جب روشنی پھیل جائے تب نماز پڑھو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ رواہ ابو نعیم

۲۲۰۱۸.....ابوبکر بن مبارک بن کامل بن ابی غالب خفاف اپنی معجم میں عبیداللہ وعلی، حمزہ بن اسماعیل موسوی نجیب بن میمون بن سہل، منصور بن عبد اللہ خالدی، عثمان بن احمد بن یزید وقاق محمد بن عبیداللہ بن ابی داؤد مخزومی، شبابہ بن سوار، محمد بن منکدر ر، جابر بن عبداللہ، ابوبکر صدیق بلال رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبح کی نماز روشنی پھیل جانے پر پڑھو چونکہ یہ زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

رواہ ابن نجار

۲۲۰۱۹.....ابوہاشم جعفی کی روایت ہے کہ تمیم بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد قباء میں داخل ہوئے روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔ ابن مندہ، ابو نعیم

۲۲۰۲۰.....ھرمز بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بلال، صبح کی نماز اتنی روشنی کر کے پڑھو کہ لوگ اپنے تیروں کے نشانات دیکھ سکیں۔ سعید بن منصور، سمویہ، بغوی وطبرانی

۲۲۰۲۱.....محمد بن سیرین کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتنی روشنی کر کے پڑھنا پسند کرتے تھے کہ بعد از فراغت تیروں کے نشانات کو دیکھ سکیں۔

سعید بن منصور

۲۲۰۲۲..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح کی روشنی پھیل جانے کے بعد فجر کی نماز پڑھتے تھے۔ سعید بن منصور

۲۲۰۲۳..... عاصم بن عمرو بن قتادہ اپنی قوم کی ایک بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب صبح اچھی طرح ہو جائے تب فجر کی نماز پڑھو بلاشبہ تم جب تک فجر کی نماز اچھی طرح روشنی کر کے پڑھو گے اس میں تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

سعید بن منصور

۲۲۰۲۴..... عاصم بن عمرو بن قتادہ کی روایت ہے ان کی قوم کے ایک آدمی جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں کا کہنا ہے کہ صبح کی نماز اچھی طرح روشنی کر کے پڑھو، جب تک تم صبح کی نماز اچھی طرح روشنی کر کے پڑھو کے اس میں تمہارے لیے بہت بڑا اجر وثواب ہے۔

سعید بن منصور

فجر کی سنتوں کے بیان میں

۲۲۰۲۵.....سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی سنتوں کے متعلق فرمایا: بخدا فجر کی دو سنتیں مجھے سرخ رنگ کے اونٹوں سے بدرجہا محبوب ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۶.....سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو فجر کی سنتوں کے بعد لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسے کنکریاں مارو (یا فرمایا کہ) تم لوگ اسے کنکریاں کیوں نہیں مارتے ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۷..... ابوعثمان نہدی کہتے ہیں میں دیکھتا کہ اگر کوئی آدمی مسجد میں آتا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھا رہے ہوتے وہ آدمی مسجد کے کسی کونے میں پہلے دو رکعتیں پڑھتا پھر جماعت میں شریک ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۸.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی چنانچہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ اس کی انتظار میں بیٹھ گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوا اسے اپنے پاس بلوایا اور فرمایا: فرض نماز کے بعد یہ تمہاری کونسی نماز ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں مسجد میں داخل ہوا آپ جماعت کرا رہے تھے اور میں فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا ہوں لہٰذا میں آپ کے ساتھ جماعت میں شریک ہو گیا اور فرضوں کو سنتوں پر ترجیح دی چنانچہ جب میں نے فرض نماز کا سلام پھیرا تو دو رکعتوں کے لیے کھڑا ہو گیا، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے اس آدمی پر نہ نکیر کی اور نہ ہی اس کی توثیق کی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۲۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: طلوع فجر کے بعد بجز دو رکعتوں کے کوئی نماز جائز نہیں۔ عبد الرزاق

۲۲۰۳۰...... عطیہ کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جب ان کے بارے میں ان سے دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فجر کے بعد کوئی اور نماز نہیں لیکن میں فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۳۱...... قیس بن عمرو کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ نماز کے بعد دوبارہ نماز پڑھ رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا فجر کی دو رکعتیں دوبار پڑھ رہے ہو؟ اس آدمی نے عرض کیا میں فجر کی نماز سے قبل دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا ہوں اور وہ اب پڑھ رہا ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۳۲...... ابن جریر کہتے ہیں جب نے یحییٰ بن سعید کے بھائی عبدربہ بن سعید کو سنا ہے وہ اپنے دادا سے روایت کر رہے تھے کہ وہ صبح کے وقت مسجد کی طرف نکلے اتنے میں نبی کریم ﷺ نے نماز شروع کر دی لیکن انہوں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جماعت میں شریک ہو گئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے اور دو سنتیں پڑھیں۔ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا: یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے سنتیں پڑھی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور کچھ نہیں فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۳۳...... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا اور مؤذن فجر کی نماز کے لیے اقامت کہہ رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھو گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۳۴...... ابو جعفر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ابن قشب کے پاس سے گزرے وہ دو رکعتیں پڑھ رہے تھے درآں حالیکہ فرض نماز کے لئے اقامت کہی جارہی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھ رہے ہو؟۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۳۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس قدر سختی کے ساتھ فجر کی سنتوں کا اہتمام کیا ہے اتنا کسی اور نفل نماز پر نہیں کیا۔

ابن زنجویہ

۲۲۰۳۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے جتنی جلدی فجر کی دو رکعتوں سنتوں کی طرف کی ہے اتنی جلدی کسی اور چیز کی طرف نہیں کی حتیٰ کہ مال غنیمت کی کی طرف بھی اتنی جلدی نہیں کی۔ ابن زنجویہ

۲۲۰۳۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر سے پہلے کی دو رکعتیں نہ حالت صحت میں چھوڑیں نہ حالت مرض میں نہ سفر میں نہ حضر میں خواہ گھر میں موجود ہوں یا نہ ہوں (کسی حالت میں نہیں چھوڑیں)۔

۲۲۰۳۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ نے کونسی نماز پر ہمیشگی سے اہتمام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے ظہر سے قبل کی چار رکعتیں ہمیشہ اہتمام سے پڑھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ان میں قیام رکوع اور سجدہ طویل کرتے تھے اور آپ ﷺ نے فجر سے پہلے کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں خواہ تندرست ہوں یا بیمار، گھر میں ہوں یا سفر پر ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۳۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر سے قبل کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۴۰...... عطاء کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ آدمی کھڑا ہو گیا دو رکعتیں پڑھنے لگا نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: یہ کیسی دو رکعتیں ہیں؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں آیا آپ نماز میں کھڑے تھے، میں جماعت میں شریک ہو گیا اور دو رکعتیں نہیں پڑھیں۔ مجھے ناپسند تھا کہ آپ جماعت کر رہے ہوں اور میں الگ سے نماز پڑھوں۔ چنانچہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو اب دو رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے نہ اسے منع کیا اور نہ اس کی توثیق کی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۴۱...... ابو سلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مؤذن فجر کی نماز کے لیے اقامت کہہ رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے دو آدمیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ارشاد فرمایا: کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھ رہے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

فصل ...... تکبیر تحریمہ کے اذکار اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۰۴۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ: بخدا! ایک تکبیر دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۲۲۰۴۳..... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیرات کا پوری طرح اہتمام کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۴۴..... اسود کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تکبیر تحریم کہتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۴۵..... عطاء کہتے ہیں مجھے روایت پہنچی ہے کہ حضرت عثمان جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے پیچھے تک لے جاتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۴۶..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۴۷..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ تکبیر کہتے تو ہاتھ اوپر اٹھاتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے کانوں کے قریب دکھائی دیتے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ..... یہ حدیث ضعاف الدارقطنی میں مروی ہے دیکھئے ضعاف الدارالقطنی ۲۲۱

۲۲۰۴۸..... موسیٰ بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ حکم بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے تھے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو اور اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھاؤ اور ہاتھ کانوں سے تجاوز نہ کرنے پائیں اور پھر کہو۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك.

یا اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تیرا نام برکت والا ہے اور تیرا مرتبہ بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ رواہ ابونعیم

۲۲۰۴۹..... مجاہد کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی جو بدر میں بھی شریک رہے کو اپنے بیٹے سے کہتے سنا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پائی؟ اس نے کہا جی ہاں، کیا تکبیر اولیٰ بھی پائی اس نے نفی میں جواب دیا، بدری بولے: تم نے اتنی زیادہ بھلائی ضائع کردی ہے کہ اس کے مقابلہ میں سو اونٹ بھی ہیچ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۵۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تکبیر سے نماز کی ابتداء کرتے اور قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور جب غیر المغضوب علیہم اور الضالین پر پہنچتے تو آمین کہتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۵۱..... علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز دکھلاتا ہوں چنانچہ آپ ﷺ صرف ایک مرتبہ اپنے ہاتھ اوپر اٹھاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۵۲..... ابان محاربی عبدی کی مسانید میں سے ہے کہ میں ایک وفد میں تھا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اوپر اٹھاتے تو میں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔ ابن شاهين، ابونعيم في معرفة الصحابه وابو بكر بن خلاد النصيبي في الجزء الثاني من فوائده

۲۲۰۵۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: الحمد للہ حمدا کبیرا طیبا مبارکا فیہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے کہ کون اس تسبیح کو لے کر اللہ کے حضور اسے پیش کرے۔ رواہ ابن نجار

رفع یدین کے بیان میں

۲۲۰۵۴..... عبدالرزاق کی روایت ہے کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے نماز عطاء سے حاصل کی انہوں نے ابن زبیر سے اور ابن زبیر نے حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے براہ راست نبی کریم ﷺ سے چنانچہ ہم نے ابن جریج سے زیادہ اچھی طرح نماز پڑھنے والا کسی کونہیں دیکھا۔

احمد بن حنبل، دارقطنی فی الافراد

اوردارقطنی کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں عبدالرزاق ابن جریج سے متفرد ہیں۔'' امام بیہقی نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اوران کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز جبریل امین سے حاصل کی اور جبریل نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ابن جریج نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔

۲۲۰۵۵.....روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے اور پھر رکوع سے جب اوپر سر اٹھاتے پھر بھی رفع یدین کرتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور آپ ﷺ بھی نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے پھر بھی رفع یدین کرتے۔ بیھقی

اوران کا کہنا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۰۵۶.....اسود کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شروع نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا ہے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ طحاوی

۲۲۰۵۷.....حکم کی روایت ہے کہ میں نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ تکبیر کہتے اور کانوں کے برابر تک رفع یدین کرتے پھر رکوع میں جانے سے پہلے رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو پھر بھی رفع یدین کرتے چنانچہ میں نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں سے رفع یدین کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ طاؤس عمر رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سمویہ، بیھقی

۲۲۰۵۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے تو تکبیر کہتے اور کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے جب قرأت ختم کرتے پھر رفع یدین کرتے جب رکوع کرنا چاہتے پھر رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔ جب بیٹھے ہوتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے۔

رواہ احمد بن حنبل، ترمذی

اورترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن حبان، بیھقی

۲۲۰۵۹.....روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت رفع یدین کرتے تھے اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ بیھقی

کلام:.....امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۰۶۰.....براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا اور وہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۱.....حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موسم سرما میں نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ٹوپیاں اور چادریں اوڑھ رکھی تھیں اور چادروں کے اندر سے رفع یدین کرتے تھے۔ ضیاء المقدسی

۲۲۰۶۲.....اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۳.....طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے چنانچہ یہ تینوں حضرات نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۶۴.....بنو اسد کے آزاد کردہ غلام ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو پھر بھی رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اوپر اٹھاتے پھر بھی رفع یدین کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۶۵.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا چنانچہ آپ ﷺ شروع نماز میں رفع یدین کرتے پھر

رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۶ ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۷ ..... اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب دو رکعتوں میں کھڑے ہوتے تو تکبیر کہہ کر رفع یدین کرتے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۸ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ جب نماز میں تکبیر کہتے تو رفع یدین کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں تک لے جاتے اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور جب ایک رکعت سے دوسری رکعت کے لئے اٹھتے رفع یدین کرتے۔

رواہ ابن عساکر

۲۲۰۶۹ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۷۰ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تکبیرات میں کمی نہیں کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ "تکبیرات تمام کرتے تھے، چنانچہ جب رکوع میں جاتے، رکوع سے اوپر اٹھتے اور جب سجدہ میں جاتے تکبیر کہتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۰۷۱ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ ابن نجار

ثناء کے بیان میں

۲۲۰۷۲ ..... ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے ایک صادق راوی نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کے متعلق بتایا ہے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

یا اللہ! تو پاک ہے اور تعریف کے لائق تو ہی ہے تیرا نام برکت والا ہے تیرا مرتبہ بہت بلند ہے اور تیرے سوا عبادت کے لائق نہیں

الهيثمي في مجمع الزوائد، والطبراني في الاوسط و الكبير

کلام: ..... اس حدیث کی سند میں مسعود بن سلیمان نامی ایک راوی ہے، جس کے متعلق ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ مجہول ہے۔

۲۲۰۷۳ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تکبیر کہنے کے بعد کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتعالى جدك ولا اله غيرك

اور تعوذ کے وقت کہتے!

اعوذ بالله من همزات الشيطان ونفخه ونفثه

میں شیطان کے خطرات اس کے وسوسوں اور اس کی جادوگری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ الدارقطنی

کلام: ..... دارقطنی کہتے ہیں: عبدالرحمن بن عمرو بن شیبہ اپنے والد سے اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں حالانکہ روایت عمر رضی اللہ عنہ کی اور یہی صواب ہے۔ ذہبی کہتے ہیں کہ راوی کا نام عمرو بن شیبہ ہے ابوحاتم کہتے ہیں کہ عمرو بن شیبہ مجہول راوی ہے۔

حافظ ابن حجر لسان المیزان میں لکھتے ہیں کہ عمرو بن شیبہ کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے منذری نے ابوحاتم سے نقل کیا ہے کہ عمرو بن شیبہ ثقہ راوی ہے یہ بھی احتمال ہے کہ منذری کی مراد ابوحاتم سے ابن حبان ہو چونکہ ابن حبان کی ابوحاتم بھی کنیت ہے۔ لہٰذا ذہبی نے ابوحاتم رازی سے

جو نقل کیا ہے اس میں کوئی تناقض نہیں ہے۔ اس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف بھی روایت کیا گیا ہے (ابن ابی شیبہ، طحاوی و دارقطنی و مالک کہتے ہیں کہ یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع بھی روایت ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

ضعاف دارقطنی ۲۲٤

۲۲۰۷۴..... اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو آواز بلند کہتے:

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولااله غيرك. سعيد بن منصور

۲۲۰۷۵..... ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہہ کر رفع یدین کرتے اور پھر با آواز بلند کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولااله غيرك. ضياء المقدسي

۲۲۰۷۶..... ابراہیم کہتے ہیں کہ علقمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان کے اصحاب کہنے لگے جہاں تک ہو سکے ہمارے لیے یاد کر یا کرو۔ چنانچہ جب واپس آئے کہنے لگے میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب نماز شروع کی تو کہنے لگے:

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

میں نے آپ ﷺ تو دیکھا کہ انہوں نے دو مرتبہ کلی کی اور دو مرتبہ ناک میں پانی ڈالا۔ ضياء المقدسي

۲۲۰۷۷..... خالد بن ابی عمران سالم بن عبداللہ اور نافع کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک کہ صفوں کی طرف دیکھ کر انہیں سیدھی نہ کر لیتے چنانچہ صفیں جب سیدھی کر لی جاتیں تو پھر تکبیر کہتے اور پھر با آواز بلند کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۲۰۷۸..... ابو وائل کہتے ہیں کہ عثمان اللہ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

با آواز بلند پڑھ کر ہمیں سناتے۔ دارقطني

۲۲۰۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا ہے کہ جب نماز میں تکبیر کہتے تو کہتے:

لااله الا انت سبحانك انى ظلمت نفسى فاغفر لي ذنوبى انه لايغفر الذنوب الا انت.

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بلاشبہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے میرے گناہ معاف فرما اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کرتا۔ الشاشي وسعيد بن منصور

۲۲۰۸۰..... حضرت علی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہتے:

وجهت وجهى للذى فطر السموت والارض حنيفا وما انامن المشركين ان صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العالمين لاشريك له وبذالك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لااله الا انت سبحانك وبحمدك انت ربى وانا عبدك ظلمت نفسى واعترفت بذنبى فا غفرلى ذنوبى جميعا لا يغفر الذنوب الا انت واهدنى لاحسن الاخلاق لايهدى لاحسنها الا انت واصرف عنى سيئها لايصرف عنى سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله بيديك والمهدى من هديت انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك.

میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا سیدھی طرح سے اور میں مشرک نہیں ہوں میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا صرف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالن ہار ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں یا اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے تمام تعریفیں

تیرے ہی لیے ہیں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میرے گناہوں کو بخش دے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے مجھے عمدہ اخلاق کی راہ دکھلا دا ور عمدہ اخلاق کی راہ تیرے سوا کوئی نہیں دکھاتا برے اخلاق کو مجھ سے دور رکھ اور برے اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں پھیرنے والا، میں تیرے دربار میں بار بار حاضری دیتا ہوں۔ تمام تر بھلائی تیرے قبضہ میں ہے ہدایت یافتہ صرف وہی ہے جسے تو ہدایت دے میں تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تیری ذات برکت والی ہے اور تیرا رتبہ بلند ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو کہتے:

اللھم لك ركعت وبك آمنت واليك اسلمت انت ربی خشع سمعی وبصری ومخی وعظامی وما استقلت به قدمی لله رب العالمین.

یا اللہ! میں تیرے ہی لیے رکوع کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تیرے حضور سر تسلیم خم کرتا ہوں تو میرا رب ہے میرے کان میری آنکھیں میرا دماغ اور میری ہڈیاں تیرے تابع فرمان ہیں اور اسی چیز کے ساتھ میرے قدموں میں استقلال ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ رواہ بیھقی

کاندھوں تک ہاتھ اٹھانا

۲۲۰۸۱..... اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں تک لے جاتے اور نماز کے شروع میں تکبیر کے بعد کہتے۔

وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشركین ان صلاتی ونسكی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریك له وبذالك امرت وانا اول المسلمین اللھم انت الملك لااله الاانت سبحانك وبحمدك انت ربی وانا عبدك ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا لایغفر الذنوب الاانت لبیك وسعدیك انابك والیك لامنجا منك الا الیك استغفرك ثم اتوب الیك.

میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس حال میں کہ میں یک رخ سیدھا مسلمان ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں بلاشبہ میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بس مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اول مسلمان ہوں یا اللہ تو ہی بادشاہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی ذات پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میرے سارے گناہ بخش دے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے میں تیرے حضور بار بار حاضری دیتا ہوں میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور پناہ تیرے ہی پاس ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ رواہ بیھقی

۲۲۰۸۲..... اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

لااله الا انت سبحانك ظلمت نفسی وعملت سوءً فاغفرلی انه لایغفر الذنوب الا نت وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا مسلماوما انا من المشركین ان صلاتی ونسكی ومحیای ومماتی

لله رب العالمین لاشریك له وبذالك امرت وانا من المسلمین

یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور برے اعمال کئے ہیں پس میری مغفرت فرما اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشنے والا سب نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں سیدھا مسلمان ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا اور مرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں۔ رواہ بیھقی

۲۲۰۸۳..... بریدہ بن حصیب کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس کہنے لگا الحمد لله کثیر اطیبا مبارکا فیه رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں چنانچہ وہ آدمی خاموش رہا اور وہ سمجھا ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میرا عمل ناپسند گزرا ہو۔ رسول اللہ نے پھر فرمایا! یہ کلمات کس نے کہے ہیں سو درست وصواب کہے ہیں، وہ آدمی بولا: یارسول اللہ میں نے کہے ہیں اور بھلائی کی نیت سے کہے ہیں رسول اللہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے تیرہ فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ کون ان کلمات کو لے کر اللہ کے حضور حاضر ہو۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۰۸۴..... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولااله غیرك. ابن ابی شیبه

۲۲۰۸۵..... اسی طرح ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی رروایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے نماز شروع کرتے اور تکبیر کے بعد پھر کہتے: سبحانك وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولااله غیرك پھر تین بار تہلیل کہتے اور تین بار تکبیر کہتے اور پھر کہتے

اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم. رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۸۶..... عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور صف میں داخل ہوگیا اور کہا: الله اکبر الله اکبر والحمدلله کبیرًا سبحان الله بکرة واصیلاً

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی بلند آوازی کو ناپسند کیا اور کہنے لگے: یہ بلند آواز والا کون ہے؟ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: کس نے بلند آواز سے کلمات پڑھے تھے؟ اس آدمی نے جواب دیا میں نے آپ ﷺ نے فرمایا! میں نے تیرے کلام کو آسمان کی طرف چڑھتے ہوئے دیکھا ہے حتیٰ کہ ایک دروازہ کھلا تو یہ کلام اس میں داخل ہوگیا۔ سعید بن منصور

ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰۶ ج ۲ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث احمد اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے اور اس کے رجال ثقہ راوی ہیں۔

۲۲۰۸۷..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور لوگ نماز میں کھڑے تھے چنانچہ وہ جب صف کے قریب پہنچا تو اس نے کہا: الله اکبر کبیرًا والحمدلله کثیرًا وسبحان الله بکرة واصیلاً جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: کلمات کس نے کہے ہیں وہ آدمی بولا: یارسول اللہ ﷺ میں نے کہے ہیں۔ بخدا میں نے ان سے محض بھلائی کا ارادہ کیا ہے ارشاد فرمایا بخدا! میں نے آسمان کے دروازوں کو ان کلمات کے لیے کھلتے ہوئے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... اس حدیث کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام نہیں لیا گیا۔ گویا مجہول راوی ہے۔

قیام اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۰۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرض نماز میں سنت یہ ہے کہ جب کوئی آدمی پہلی دو رکعتوں میں کھڑا ہو تو اسے زمین پر (ہاتھ ٹیک کر) سہارا نہیں لینا چاہیے الا یہ کہ کوئی آدمی بوڑھا ہو اور وہ سیدھا کھڑا ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ رواہ عدنی، بیھقی

کلام:..... امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

۲۲۰۸۹..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے قیام کی جستجو میں رہتے تھے اور خصوصاً ظہر اور عصر کی نماز میں اس کا انتظار کرتے چنانچہ ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ تیس آیات کے بقدر لگایا جب کہ دوسری دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ پہلی دو رکعتوں کے نصف کے برابر لگایا۔ عصر کی پہلی دو رکعتوں کا اندازہ ظہر کی پچھلی دو رکعتوں میں قیام کے برابر لگایا اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ عصر کی پہلی دو رکعتوں کے برابر لگایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۹۰..... صبیح حنفی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی چنانچہ میں نے اپنے دونوں ہاتھ کوکھ پر رکھ لیے جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: نماز میں ایسا کرنا سولی کے مترادف ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۹۱..... روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنے قدموں کو ملایا ہوا تھا۔ اس کو دیکھ کر فرمایا: اس آدمی نے سنت کا خیال نہیں رکھا۔ اگر دونوں قدموں میں تھوڑا فاصلہ رکھ لیتا مجھے بہت پسند تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۹۲..... ابوعبیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب تم دو رکعتوں میں قعدہ کے بعد کھڑے ہونا چاہو تو اپنے ہاتھوں پر سہارا مت لو۔ ابن عدی فی الکامل وبیہقی

فائدہ:..... ہاتھوں پر سہارا نہ لینے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پنجوں کے بل سیدھا کھڑا ہو جائے اور ہاتھوں کو زمین پر نہ ٹیکے۔

نماز میں ہاتھوں کی وضع کے بیان میں

۲۲۰۹۳..... آل دراج کے آزاد کردہ غلام ابوزیاد کہتے ہیں میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جسے بھول گیا ہوں بلاشبہ میں نہیں بھولا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں کھڑے ہوتے چنانچہ انہوں نے دائیں ہتھیلی سے بائیں بازو کو پکڑا اور پہونچے سے ہتھیلی کو چمٹا لیا۔ رواہ مسدد

۲۲۰۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔ العدنی، ابوداود، عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن شاهین فی السنہ وبیہقی

کلام:..... امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۰۹۵..... جریر ضبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پہونچے سے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا ہوا ہے اور ہاتھ ناف کے اوپر رکھے ہوئے ہیں۔ رواہ ابوداؤد

۲۲۰۹۶..... غزوان بن جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ہمہ وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمٹے رہتے تھے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کے پہونچے کو پکڑ لیتے اور پھر رکوع تک یہی کیفیت رہتی۔ الا یہ کہ بدن کو خارش کرنا مقصود ہوتا یا کپڑے کو کہیں سے درست کرنے کی نوبت آتی جب سلام پھیرتے تو دائیں جانب سلام پھیرتے اور کہتے سلام علیکم پھر بائیں جانب سلام پھیرتے صرف اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ پھر کہتے: لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ لانعبد الا ایاہ۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور انہیں اس کی پرواہ نہ ہوتی کہ آیا دائیں طرف سے مڑے ہیں یا بائیں طرف سے۔ ابوالحسن فی فوائدہ بیہقی

امام بیہقی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۲۲۰۹۷..... یونس بن سیف عبسی نے حارث بن غطیف یا غطیف بن حارث کندی (معاویہ کو ان راویوں میں شک ہے) سے روایت کیا ہے کہ بسا اوقات مجھے باتیں بھول جاتی ہیں تاہم مجھے یہ نہیں بھولا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا تھا یعنی

نماز میں ۔ابن ابی شیبه، بخاری فی تاریخه وابونعیم وابن عساکر

۲۲۰۹۸ ... حضرت وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ تکبیر کہتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے۔

رواه ابن ابی شیبه

۲۲۰۹۹ ... اسی طرح وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انھوں نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا تھا۔

رواه ابن ابی شیبه

قرأت اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۱۰۰ ... عبداللہ بن عُکیم کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی جب آپ ﷺ دوسری رکعت میں بیٹھے یوں لگتا تھا گویا آپ ﷺ انگاروں پر بیٹھے ہیں۔ پھر کہنے لگے:

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب.

اے ہمارے پروردگار ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈالنا اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما نا بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔بیهقی فی شعب الایمان

۲۲۱۰۱ ... سائب بن یزید کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی چنانچہ انہوں نے سورت بقرہ پڑھی جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج کی طرف دیکھنے لگے آیا کہیں طلوع تو نہیں ہو چکا۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر طلوع ہو چکا ہوتا تو تم ہمیں غافل نہ پاتے۔

رواه طحاوی، بیهقی

۲۲۱۰۲ ..... ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تعوذ اور آمین جہراً نہیں کہتے تھے۔

ابن جریر، طحاوی، ابن شاهین فی السنه

۲۲۱۰۳ ... عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہراً پڑھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھتے تھے۔

۲۲۱۰۴ ..... ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ الحمد للہ رب العالمین سے نماز کی ابتدا کرتے تھے۔رواه عبدالرزاق

۲۲۱۰۵ ... حسن وغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ مغرب میں قصار مفصل (سورتیں) پڑھا کرو عشاء میں اوساط مفصل پڑھو اور صبح کی نماز میں طوال مفصل پڑھو۔عبدالرزاق وابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۲۱۰۶ ... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں فجر کی نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نے فجر کی نماز میں قل یاایھا الکافرون اور باللہ الواحد الصمد پڑھا یعنی سورت اخلاص۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں اسی طرح ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان

۲۲۱۰۷ ... عبایہ بن رداد کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور پڑھے بغیر نہیں ہوتی۔ میں نے عرض کیا اگر میں امام کے پیچھے ہوں؟ فرمایا: اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ابن سعد وابن ابی شیبه

۲۲۱۰۸ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نماز نہیں ہوتی جس میں سورت فاتحہ اور دو آیتیں یا اس سے زائد نہ پڑھی جائیں۔رواه بیهقی

۲۲۱۰۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نماز سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور پڑھنے کے سوا نہیں ہوتی۔

۲۲۱۱۰ ..... عبداللہ بن عامر کی روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سورت یوسف اور سورت حج پڑھی اور قرأت آہستہ آہستہ کی۔مالك، عبدالرزاق، بیهقی

۲۲۱۱۱..... خرشہ بن حر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کبھی تاریکی میں پڑھ لیتے اور کبھی روشنی پھیل جانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سورت یوسف، سورت یونس قصار مثانی اور قصار مفصل پڑھتے۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

فائدہ:..... قصار مثانی سے مراد ابتدائی لمبی سورتیں ہیں۔

۲۲۱۱۲..... عبدالرحمن بن خاطب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعتوں میں سورت آل عمران پڑھی بخدا میں آپ رضی اللہ عنہ کی قرأت نہیں بھولا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے قرأت اس آیت سے شروع کی:

الم اللہ لاالہ الاھو الحی القیوم. بیہقی فی شعب الایمان

۲۲۱۱۳..... سلیمان بن عتیق کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (بسااوقات) فجر کی نماز میں سورت آل عمران پڑھ لیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ یوسف

۲۲۱۱۴..... ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورت یوسف پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورت نجم پڑھتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سجدہ تلاوت کیا اور پھر کھڑے ہوکر سورت اذا زلزلت الارض پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۱۵..... ابومنہال سیار بن سلامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو تہجد پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ پر ایک مہاجر صحابیؓ گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے سورت فاتحہ سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ تکبیر اور تسبیح کہتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے جب اس آدمی نے صبح کی اور اس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تیری ماں کے لیے ہلاکت کیا یہ فرشتوں کی نماز نہیں ہے۔

ابوعبد فی فضائلہ

یہ حدیث مرتبہ میں مرفوع کے حکم میں ہے۔

۲۲۱۱۶..... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورت تین اور دوسری رکعت میں ''سورت فیل اور سورت قریش پڑھی۔ عبدالرزاق وابن انباری فی المصاحف

۲۲۱۱۷..... صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں سورت کہف یا سورت یوسف اور دوسری رکعت میں سورت ھود پڑھی راوی کو سورت یوسف میں شک ہے جب اس میں تردد ہے تو پہلی سورت کی طرف رجوع ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۱۸..... ابوعثمان نہدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قرأت کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العالمین سے کرتے تھے۔ السلفی فی انتخاب حدیث الفرار

اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۱۱۹..... فرافصہ بن عمیر حنفی کہتے ہیں کہ میں نے سورت یوسف حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یاد کی ہے چونکہ آپ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں سورت یوسف پڑھتے تھے۔ مالک ومشافی وبیھقی

۲۲۱۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے نماز پڑھ لی ہے اور قرأت نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے رکوع اور سجدہ کیا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری نماز مکمل ہوگئی پھر فرمایا: ہر آدمی اچھی قرأت نہیں کرسکتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت مت کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۲..... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں سورت ق والقرآن المجید اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھتے

تھے ظہر کی نماز میں ''سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے جب کہ فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۲۳..... اسی طرح جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورت طارق اور سورت بروج پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۲۴..... اسی طرح حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ اسی طرح نماز پڑھتے تھے جس طرح تم لوگ آج کل پڑھتے ہو لیکن آپ ﷺ کی نماز تمہاری نماز سے خفیف (ذرہ ہلکی) ہوتی تھی چنانچہ آپ ﷺ فجر میں سورت واقعہ اور اس جیسی دیگر سورتیں پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۵..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھتا ہوں جبکہ تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورت فاتحہ پڑھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۶..... عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز میں ''والليل اذا عسعس'' پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق ابن ابی شیبہ ونسائی

قرأت سری کا طریقہ

۲۲۱۲۷..... ابو معمر کہتے ہیں ہم نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ لوگ ظہر اور عصر کی نمازوں میں کس چیز سے رسول اللہ ﷺ کی قرأت کو پہچان لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ..... کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وابونعیم

۲۲۱۲۸..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ فجر کی پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت کافرون پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اخلاص پڑھتے تھے اور اس سے زیادہ تجاوز نہیں کرتے تھے۔ ابو محمد سمرقندی فی فضائل قل هو الله احد

کلام:..... اس حدیث کی سند میں کچھ ضعفاء راوی بھی ہیں لہٰذا یہ حدیث ضعیف کے درجہ میں ہے۔

۲۲۱۲۹..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ! کیا ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں قرأت واجب ہے۔ ابن عدی فی الکامل وبیہقی فی کتاب القراۃ

۲۲۱۳۰..... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں پہلی دو رکعتوں کو قدرے طویل کرتے تھے۔

عبدالرزاق، بخاری، ابوداؤد، نسائی

۲۲۱۳۱..... حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز میں ''تبارك الذي بيده الملك'' پڑھتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۱۳۲..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ظہر، عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھتا ہوں جب کہ مغرب کی آخری رکعت میں صرف سورت فاتحہ پڑھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۳۳..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی چنانچہ آپ ﷺ پر قرأت ثقیل (بھاری اور گراں) ہوگئی جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرمایا: بلاشبہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کررہے ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بخدا ہم ایسا کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ایسا مت کرو بجز سورت فاتحہ کے چونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

بخاری ومسلم فی القراۃ

۲۲۱۳۴..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی برابر ہے کہ امام ہو یا غیر امام۔ بخاری، مسلم فی القراۃ

۲۲۱۳۵..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں امامت کرائی آپ ﷺ سے قرأت میں کوئی

غلطی ہوئی تھی ہمارے طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ ارشاد فرمایا مجھے اس آدمی پر تعجب ہے جو قرآن میں مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔ جب امام قرأت کررہا ہو تو تم میں سے کوئی بھی بجز ام القران کے کچھ نہ پڑھے۔ چونکہ اس کے بغیر نماز میں ہوتی۔ بخاری و مسلم فی القراۃ وابن عساکر

۲۲۱۳۶..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک جہری نماز پڑھائی اور آپ ﷺ پر قراءت کا التباس ہوگیا چنانچہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تم میرے ساتھ قرأت کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں: فرمایا: بجز ام القرآن کے قرآن مت کرو۔ ابو داؤد، بخاری و مسلم فی القراۃ

امام بیہقی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۲۱۳۷..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں قراءت جہراً کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت نماز میں جہراً قرات کی جارہی ہو تم میں سے کوئی بھی قراءت نہ کیا کرے بجز ام القرآن کے۔ بخاری و مسلم فی القراءۃ

کلام: ..... امام نسائی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۳۹۔

۲۲۱۳۸..... حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور جہراً قراءت کی، چنانچہ آپ ﷺ پر قراءت کا التباس ہوگیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا جہری قراءت کے وقت امام کے پیچھے تم قراءت کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہم جلدی میں پڑھ لیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: مجھے تعجب ہوا کہ نماز میں مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے فرمایا: کہ جب امام جہراً قراءت کررہا ہو تم مت قراءت کرو بجز ام القرآن (سورت فاتحہ) کے چونکہ ام القرآن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

بخاری، مسلم فی القراۃ

جماعت کی نماز میں مقتدی قراءت نہ کرے

۲۲۱۳۹..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پوچھا: کیا تم میرے ساتھ نماز میں قران پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! ہم جلدی سے پڑھ لیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسامت کرو بجز ام القرآن کے وہ بھی دل دل میں پڑھو۔

بخاری و مسلم فی القرآۃ

۲۲۱۴۰..... عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی امام کے پیچھے فاتحہ الکتاب نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

بخاری و مسلم فی القراءۃ

امام بیہقی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس میں جو زیادتی ہے وہ کئی وجوہ سے صحیح اور مشہور ہے۔

۲۲۱۴۱..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم سورت فاتحہ کے ساتھ جو آسان لگے وہ پڑھ لیا کریں۔

بخاری مسلم فی القرآن

۲۲۱۴۲..... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھتے اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۴۳..... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تو بسا اوقات ایک آدھ آیت اونچی پڑھ کر ہمیں سنادیتے تھے اور فجر وظہر کی پہلی رکعت کو طویل کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوتا کہ آپ ﷺ نے پہلی رکعت کو اس لیے طویل کیا ہے تاکہ لوگ پہلی رکعت کو پالیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۴۴..... ابو لیلیٰ کی مسند ہے" کہ نبی کریم ﷺ ظہر وعصر کی تمام رکعات میں قراءت کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۴۵......ابوصالح مولی توامہ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کوسنا کہ انہوں نے نماز بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ شروع کی۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۴۶...حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز میں سورت فاتحہ کافی ہے اگر کچھ زیادہ کیا جائے تو افضل ہے۔

بیھقی فی سننہ فی الصلوات

۲۲۱۴۷...حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں امامت کراتے چنانچہ جہر بھی کرتے اور سر بھی کرتے، جہری نمازوں میں جہر کرتے اور سری نمازوں میں آہستہ قراءت کرتے میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز سورت فاتحہ پڑھے بغیر نہیں ہوتی۔

بخاری ومسلم کتاب القراءۃ فی الصلوۃ

۲۲۱۴۸......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں یہ اعلان کروں کہ نماز سورت فاتحہ اور ساتھ کچھ اور ملانے کے بغیر نہیں ہوتی۔بیھقی فی کتاب القرأۃ

۲۲۱۴۹......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ میں ایک ایسی سورت ہے کہ اس جیسی کوئی سورت مجھ پر نازل نہیں کی گئی۔ابی رضی اللہ عنہ نے اس سورت کے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ تم دروازہ سے نکلنے سے پہلے پہلے جان لوگے۔میں نے ان کی طرف توجہ کرنی شروع کردی، فرمایا: جب تم نماز میں کھڑے ہوتے ہو کیسے قراءت کرتے ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس جیسی سورت توراۃ، انجیل اور نہ ہی قرآن میں نازل ہوئی چنانچہ وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا ہوا ہے۔بخاری ومسلم فی کتاب القرآۃ

۲۲۱۵۰......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تم کوئی بھی ایسی نماز نہ پڑھو جس میں تم قرآن مجید میں سے کچھ نہ پڑھو پس اگر تم قراءت نہ کرو تو فاتحۃ الکتاب (سورت فاتحہ) ضرور پڑھ لو۔بخاری ومسلم

۲۲۱۵۱...سلیمان بن عبدالرحمن بن سوار عبداللہ سوادہ قشیری کے سلسلہ سند سے اہل بادیہ کا ایک آدمی اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی تھے وہ کہتے ہیں میں نے محمد ﷺ کو سنا کہ وہ فرما رہے تھے ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے اور قبول نہیں کی جاتی۔متفق علیہ

۲۲۱۵۲...عبدالوارث، عبداللہ بن سوادہ قشیری، اہل دیہات کا ایک آدمی اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ ان کا والد رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی تھا کہتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کو سنا کہ وہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرما رہے تھے: کیا تم میری پیچھے نماز میں قرآن پڑھتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: سورت فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو۔متفق علیہ

۲۲۱۵۳......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: تم ہرگز کوئی نماز نہ پڑھو حتی کہ تم سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت نہ ملا کر پڑھ لو اور ہر رکعت میں سورت فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۵۴...عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ ہر رکعت میں سورتیں جمع کر کے پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۵۵......ام فضل زوجہ عباس بن عبدالمطلب کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ کو آخری بار سنا کہ مغرب میں سورت ''والمرسلات'' پڑھی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۱۵۶......ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اپنی نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۵۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر وہ نماز جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے وہ نماز ناقص ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ سے بیان کرتے تھے۔بخاری ومسلم فی کتاب القرآۃ

۲۲۱۵۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آدمی کو رکوع اور سجدہ میں قراءت نہیں کرنی چاہئے۔رواہ ابن جریر

۲۲۱۵۹..... عبداللہ بن رافع حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: امام اور مقتدی کو پہلی دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھنی چاہئے اور آخری دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب پڑھنی چاہئے۔ رواہ بیھقی

۲۲۱۶۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قراءت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔ عبد الرزاق ابن ابی شیبہ

۲۲۱۶۱..... مالک بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ یہ سارے حضرات قراءت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے اور مالک یوم الدین پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

فائدہ:..... مالک یوم الدین پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ سورت فاتحہ کی اس آیت میں سات آٹھ قراءات ہیں لیکن یہ حضرات ''مالک یوم الدین'' کی قراءت کو ترجیح دیتے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تفسیر بیضاوی سورت فاتحہ آیت ''مالک یوم الدین''۔

۲۲۱۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں ''آلم تنزیل السجدۃ'' اور دوسری رکعت میں ''ھل اتی علی الانسان حین من الدھر'' پڑھتے تھے۔ عقیلی فی الضعفاء، طبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیہ

قراءت کے مخفی اور جہری ہونے کے بیان میں

۲۲۱۶۳..... ابوسہیل بن مالک کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جہرا قراءت کرتے تھے اور ان کی قراءت مقام بلاط میں ابوجہم کے گھر کے پاس سنی جاتی تھی۔ رواہ مالک

۲۲۱۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سورتوں میں جہرا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔ دارقطنی

۲۲۱۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔ دارقطنی

۲۲۱۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ فرض نمازوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہرا پڑھتے تھے۔ دارقطنی

۲۲۱۶۷..... ابوطفیل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورت فاتحہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہرا پڑھتے تھے۔ دار قطنی، طبرانی، ابن حبان

۲۲۱۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو تو کیسے قراءت کرتے ہو میں نے عرض کیا: الحمد للہ رب العالمین فرمایا کہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی کہا کرو۔ دارقطنی

۲۲۱۶۹..... زہری، عبداللہ بن جبر سے ان کے والد جبر کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت کی چنانچہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: اے جبر! اپنے رب کو سناؤ مجھے نہ سناؤ۔ ابن مندہ، ابن قانع، طبرانی، ابو نعیم، عسکری و ابن عدی

۲۲۱۷۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہر نماز میں قراءت ہے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ جب با آواز بلند قراءت کرتے تو ہم بھی بلند آواز سے قراءت کرتے اور جب آہستہ آواز سے قراءت کرتے تو ہم بھی آہستہ آواز سے قراءت کرتے۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۱۷۱..... اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کبھی آہستہ آواز سے قراءت کرتے اور کبھی بلند آواز سے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۷۲..... اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جہری نمازوں میں جہر کرتے اور سری نمازوں میں سر (آہستہ قراءت) کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۷۳... حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی قراءت سن لیتی تھی حالانکہ میں اپنے بستر پر ہوتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۱۷۴... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ حضرات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبه

تسمیہ کے بیان میں

۲۲۱۷۵... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر صدیق عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ سب حضرات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نماز شروع کرتے تھے۔ مالك وبيهقى

۲۲۱۷۶... ابوفاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً نہیں پڑھتے تھے اور الحمد للہ رب العالمین کو جہراً پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۷۷... شعبی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھتے تھے۔ رواہ بیهقی

۲۲۱۷۸... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نماز کو کیسے شروع کرتے ہو اے جابر؟ میں نے عرض کیا: میں الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتا ہوں مجھے حکم دیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی پڑھا کر۔ رواہ ابن نجار

۲۲۱۷۹... موسیٰ بن ابی حبیب، حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ ﷺ رات کی نماز میں صبح کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہراً پڑھتے تھے۔

کلام:...... یہ حدیث ضعاف دار قطنی میں ہے ۲۴۲

۲۲۱۸۰... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نماز شروع کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۱... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھنا دیہاتیوں کی قراءت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۲... عبداللہ بن ابی بکر بن حفص بن عمر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی چنانچہ انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بعض تکبیریں نہ کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی قراءت کو سننے والے بعض مہاجرین وانصار نے پکار کر کہا: اے معاویہ! کیا آپ نے نماز میں سے چوری کی یا آپ بھول گئے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سجدہ میں جاتے وقت کی تکبیر کیا ہے؟ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ایسا نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۳... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھا۔

رواہ ابن عساکر

۲۲۱۸۴... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہیں چھوڑتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہما قراءت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۵... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ قراءت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔ رواہ ابن نجار

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ میں یہ حدیث قدرے تغیر الفاظ کے ساتھ آئی ہے چنانچہ اس میں قراءت کی بجائے صلوٰۃ کا لفظ ہے دیکھئے ۶۱۸۰۔

۲۲۱۸۶... قیس بن عباد کہتے ہیں ابن عبداللہ بن مغفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں

سے بدعت کے خلاف اپنے والد سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (جہرا) پڑھتے ہوئے سنا تو کہا: اے بیٹے! بدعت سے بچو میں نے نبی کریم ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے اس سے کسی کو بھی یوں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا جب تم قراءت کرنا چاہو تو الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرو۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

ذیل القراءۃ

۲۲۱۸۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں وہ آدمی بولا: عین ممکن ہے کہ آپ ﷺ دل دل میں آہستہ قراءت کرتے ہوں۔ فرمایا: یہ پہلی صورت سے زیادہ باعث شر ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے مامور بندے تھے انہیں جو پیغام دیا جاتا وہ ٹھیک ٹھیک ہم تک پہنچاتے تھے نیز آپ ﷺ نے لوگوں کے سوا ہمیں کسی چیز میں خصوصیت نہیں بخشی۔ بجز تین چیزوں کے وہ یہ کہ ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اچھی طرح سے وضو کریں اور یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں اور یہ کہ ہم گدھے کو گھوڑی پر جفتی کے لئے نہ کدوائیں۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:..... گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کا مطلب یہ ہے کہ جب ان دو مختلف الاجناس جانوروں سے جفتی کروائی جائے تو ان سے ایک تیسری مخلوط جنس یعنی خچر پیدا ہوتی ہے اور حدیث میں بھی خچر کی نسل بڑھانے سے منع کیا گیا ہے۔

علامہ خطابی کہتے ہیں: جب گدھے کو گھوڑی پر کدوایا جائے گا تو تیسری نسل ان سے پیدا ہوگی اور یوں گھوڑوں کی نسل کے منقطع ہونے کا خدشہ ہے اور گھوڑوں کے منافع ختم ہو جائیں گے چونکہ گھوڑے سواری، بار برداری، جہاد، مال غنیمت کے جمع کرنے کے کام آتے ہیں حالانکہ خچر میں یہ سارے منافع نہیں پائے جاتے اسی طرح شوافع کے نزدیک گھوڑوں کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے جب کہ خچر کا گوشت بالاتفاق حرام ہے۔

انتہی النہایہ ۵ ۴ ۴

جب کہ بعض دوسری احادیث میں گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کی اجازت آئی ہے اور اسی طرح بعض کتب فقہ میں اس امر کو مباح کہا گیا ہے۔ حالانکہ اس حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ واللہ اعلم! اس شبہ کا ازالہ یوں کیا جاسکتا ہے کہ پوری شد و مد کے ساتھ کلی طور پر رواج نہ پھیلا دیا جائے، البتہ کبھی کبھار گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کی اجازت ہے تاکہ گھوڑوں کی نسل بھی منقطع نہ ہو اور خچر بھی ناپید نہ ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آمین کے بیان میں

۲۲۱۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب ''ولا الضالین'' کہتے تو اس کے بعد ''آمین'' کہتے اور اونچی آواز سے کہتے۔

ابن ماجہ، ابن جریر

ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ وابن شاھین

۲۲۱۸۹..... حضرت بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مجھ سے پہلے آمین نہ کہہ دیا کرو۔ ابوشیخ

۲۲۱۹۰..... حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے فاتحۃ الکتاب پڑھی تو آواز بلند آمین کہا اور پھر دائیں بائیں سلام پھیرا حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لی۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۹۱..... اسی طرح وائل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتے تو ہمیں سنانے کیلئے آمین کہتے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۹۲..... وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ جب آپ ﷺ نے ولا الضالین کہا تو اس کے بعد ''آمین'' کہا اور آواز کو لمبا کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۹۳......ابوعثمان کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے پہلے آمین مت کہا کرو۔ سعید بن منصور

۲۲۱۹۴...حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اہل زمین کی آمین اہل آسمان کی آمین کے ساتھ موافق ہو جاتی ہے تو بندے کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۹۵......ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بحرین میں مؤذن تھے چنانچہ انہوں نے امام پر شرط لگا رکھی تھی کہ وہ ان پر آمین کہنے میں سبقت نہ لے جائے۔ سعید بن منصور

۲۲۱۹۶......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سورت فاتحہ ختم کرتے تو آمین کہتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ سورت فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنا نہیں چھوڑتے تھے اور مقتدیوں کو بھی آمین کہنے پر ابھارتے تھے نیز میں نے اس بارے میں ان سے ایک حدیث بھی سن رکھی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

رکوع اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۱۹۷......"مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابوعبدالرحمن اسلمی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھٹنوں کو پکڑا کرو چنانچہ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا سنت قرار دیا گیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ گھٹنے تمہارے لئے سنت قرار دے گئے ہیں لہٰذا رکوع میں گھٹنوں کو پکڑا کرو۔ طبرانی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وشاشی، بغوی فی الجعدیات والطحاری، ابن حبان، دار قطنی فی الافراد بیہقی وسعید بن منصور

۲۲۱۹۸......علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حفظ کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رکوع کے بعد گھٹنوں کو زمین پر رکھتے تھے جس طرح کہ اونٹ رکھتا ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے تھے۔ رواہ طحاوی

۲۲۱۹۹......ابوعبدالرحمن اسلمی کہتے ہیں کہ جب ہم رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: سنت یہ ہے کہ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑا جائے۔ رواہ البیہقی

۲۲۲۰۰......ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں کو رکوع میں گھٹنوں پر رکھتے تھے اور عبداللہ بن منصور رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے مسلک کو نہیں اپنایا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریق کار مجھے پسند ہے۔ ابن خسرو

۲۲۲۰۱......ابومعمر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۲۰۲......ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع کرتے تو اونٹ کی طرح واقع ہوتے اور ان کے ہاتھ گھٹنوں پر ہوتے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۲۰۳......علقمہ اور اسود کہتے ہیں: ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ جب انہوں نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیا ہم نے بھی ایسا کیا کچھ عرصہ بعد ہماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے ہمارے ساتھ اپنے گھر میں نماز پڑھی، جب انہوں نے رکوع کیا تو ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی طرح ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان چھوڑے رکھا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا یہ کیا طریقہ ہے ہم نے انہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی انہوں نے فرمایا: اس طریقہ پر بھی عمل کیا جاتا تھا پھر یہ چھوڑ دیا گیا۔ عبد الرزاق

۲۲۲۰۴......ابراہیم بن میسرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رکوع اور سجدہ میں سبحان اللہ وبحمدہ کے بقدر پانچ مرتبہ تسبیح کہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تو (آپ کی بیٹھ اس قدر ہموار ہوتی کہ) اگر ان کی پشت پر پانی سے بھرا برتن رکھ دیا جائے تو وہ نہ گرنے پائے۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۲۲۰۶..... نعمان بن سعد مرفوعا حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہیں رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس پر انہوں نے فرمایا: جب تم رکوع کرو تو اللہ تعالیٰ کی تعظیم بیان کرلیا کرو اور جب سجدہ کرو تو دعا کیا کرو چونکہ یہ قبول کے زیادہ لائق ہے۔ رواہ یوسف

کلام:...... مغنی میں لکھا ہے کہ نعمان بن سعد بن علی کوفی راوی ہے جو کہ مجہول ہے۔

۲۲۲۰۷..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت تک ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنے پیٹھ کو نہیں جھکاتا تھا جب تک کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم سجدہ میں جاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۰۸..... علی بن شیبان کی روایت ہے کہ ہم اپنے گھروں سے نکلے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان کے دست اقدس پر بیعت کی اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز ہی میں دوران رکوع کنکھیوں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنی کمر کو رکوع اور سجدہ میں سیدھی نہیں رکھتا۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے جماعت مسلمین! اس آدمی کی نماز نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں رکھتا۔ ابن ابی شیبہ عن علی بن شیبان

رکوع اور سجدہ کی مقدار

۲۲۲۰۹..... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ کا رکوع قیام کے بقدر ہوتا تھا پھر کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ'' اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۱۰..... ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اچانک ایک آدمی کو کہتے سنا:

''الحمدللّٰہ حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیه کما یبغی لکرم وجه ربنا عزوجل''

جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس آدمی نے کہے ہیں: بخدا! میں نے بارہ فرشتوں کو دوڑتے دیکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ غور کے ساتھ آنکھوں سے دیکھنے لگے حتیٰ کہ پردے چھا گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات قیامت کے دن تیرے لیے عمدہ خاتمہ بن جائیں گے۔ طبرانی فی الاوسط

۲۲۲۱۱..... ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور جب رکوع سے اوپر اٹھے کہا:

سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شيءٍ بعد لامانع لما اعطیت ولا معطی لمامنعت ولاینفع ذاالجد منك الجد

اور یہ کلمات بآواز بلند کہتے تھے۔

ترجمہ:...... اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف کو سن لیا اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ بھرے آسمانوں اور زمین کے بقدر اور تیری بھر مشیت کے بقدر جس چیز کو تو عطا کرے اسے کوئی نہیں روکنے والا اور جسے تو روکے اسے کوئی نہیں عطا کرنے والا اور کسی دولتمند کو اس کی دولت تیری پکڑ سے نہیں بچا سکتی۔

۲۲۲۱۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر مبارک اوپر اٹھاتے تو کہتے:

اللھم ربنا ولك الحمد۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۳..... سعید بن ابوسعید کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا دراں حالیکہ وہ لوگوں کو امامت کرا رہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا: سمع لمن حمدہ پھر کہا۔ اللّٰھم ربنا لك الحمد ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۴۔۔۔عبدالرحمٰن بن ہرمزاعرج کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا جس وقت کہ امام رکوع سے سر اٹھاتا ہے چنانچہ انہوں نے کہا"سمع اللہ لمن حمدہ" اس کے بعد "ربنالک الحمد" کہا۔رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔۔۔اوپر اس مضمون کی اکثر احادیث گزرچکی ہیں جن سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ امام کو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنالک الحمد دونوں کلمات کہنے چاہئیں جب کہ تین چار احادیث کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعور رضی اللہ عنہما کی حدیث آئے گی جس سے ظاہر ہوگا کہ سمع اللہ لمن حمدہ امام کو کہنا چاہیے اور "ربنالک الحمد" مقتدی کو کہنا چاہیے چنانچہ اس مضمون کی احادیث بھی کثیر ہیں کتب فقہ میں فتویٰ اسی پر ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ وظیفہ امام ہے اور ربنالک الحمد مقتدی کا وظیفہ ہے اس مسئلہ میں آئمہ کا اختلاف ہے تفصیل کے لیے کتب فقہ کو دیکھ لیا جائے۔

۲۲۲۱۵۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رکوع کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۶۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۱۷۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی، چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور پھر رفع یدین کیا پھر رکوع میں گئے اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکالیا۔رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔۔رکوع میں مسنون یہ ہے کہ ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر گھٹنوں کو پکڑا جائے جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعور رضی اللہ عنہما کا عمل یہ تھا کہ وہ ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے اور اس طرح کرنے کو اصطلاح میں طباق کہتے ہیں، چنانچہ ماقبل کی احادیث سے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ طریقہ منسوخ ہو چکا ہے پہلے معمول بہا تھا پھر متروک ہو چکا۔

۲۲۲۱۸۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو جو اس کے پیچھے ہوا سے چاہئے کہے: ربنالک الحمد۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۹۔۔۔روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع کرتے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ جب تم رکوع کرو تو اپنے رب کی تعظیم بیان کیا کرو، اور جب سجدہ کرو تو دعا مانگا کرو چونکہ سجدہ میں دعا قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ابو یعلی

۲۲۲۲۰۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے جب رکوع سے سر اوپر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے پھر اس کے فوراً بعد کہتے:

اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شیء بعد. المخلص

فائدہ:۔۔۔۔۔ابن صاعد کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ اس حدیث میں کسی نے قول کیا ہو بجز موسیٰ بن عقبہ کے۔

۲۲۲۲۱۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل اس آدمی کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتے جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا۔

ابن النجار

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۹۹۶

سجدہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۲۲۲۔۔۔"مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" عبدالکریم بن امیہ کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ننگی زمین پر نماز پڑھ لیتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۲۳۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو گرمی محسوس ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کرلیا کرے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وبیہقی

۲۲۲۲۴۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی پیشانی، دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے اور دو پاؤں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۲۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی گرمی یا سردی کی شدت کی وجہ سے سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کرلے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۲۶..... یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ سجدہ میں اپنے بالوں کو ہاتھ سے (گرد وغبار سے) بچا رہا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اس کے بالوں کو بھلائی سے محروم کردے چنانچہ اس آدمی کے بال گرگئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... اس جیسی احادیث کی روشنی میں فقہاء نے وضاحت کی ہے کہ نماز میں بالوں اور کپڑوں وغیرہ کو گرد وغبار سے بچانا مکروہ ہے۔

۲۲۲۲۷..... یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین طرح کی پھونکیں مکروہ سمجھی گئی ہیں سجدہ کی جگہ پر پھونک مارنا (۲) پینے کی چیز میں پھونک مارنا (۳) اور کھانے میں پھونک مارنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۲۸..... روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) کہا کرتے تھے۔

رب اغفرلی وارحمنی وارفعنی واجبرنی وارزقنی.

اے میرے پروردگار میری بخشش کردے مجھ پر رحم کر، میرے درجات بلند فرما میری حالت درست کردے اور مجھے رزق عطا کردے۔

۲۲۲۲۹..... "مسند براء بن عازب" ابو اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدے کا طریقہ بتایا: چنانچہ انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھ کر سہارا لیا اور سرینوں کو بلند کیا پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ اسی طرح سجدہ کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

مزید تفصیل کے لیے دیکھیے ضعیف ابی داؤد ۱۹۰

سجدہ میں چہرہ کی جگہ

۲۲۲۳۰..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ (سجدہ میں) چہرہ مبارک کہاں رکھتے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ چہرہ مبارک سجدہ میں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۳۱..... "مسند ثوبان بن سعد بن حکم" عمران بن حکم بن ثوبان اپنے دادا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے اور درندے کی طرح بازو پھیلا کر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ابی عاصم وابونعیم

۲۲۲۳۲..... "مسند جابر بن عبداللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بازوؤں کو پیٹ سے جدا کرکے سجدہ کرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی جاتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۳۳..... اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اعتدال کے ساتھ سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے اور کتے کی طرح بازو پھیلا کر سجدہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۳۴..... ابو قلابہ کی روایت ہے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ چنانچہ کسی نماز کا بھی وقت نہیں تھا انہوں نے ہمیں نماز پڑھ کر دکھائی اور جب انہوں نے پہلی رکعت میں دوسرے سجدہ سے سر اوپر اٹھایا تو سیدھے بیٹھ گئے اور پھر زمین پر سہارا لے کر کھڑے ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۳۵..... "مسند وائل بن حجر" حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ میں دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب رکھا ہوا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۳۶..... اسی طرح حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشانی اور ناک پر سجدہ کیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا واجب ہے تاہم امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک اگر صرف پیشانی یا صرف ناک پر سجدہ کیا جائے تو یہ کافی ہے۔

۲۲۲۳۷..... ''مسند عبداللہ بن اقرم خزاعی'' عبداللہ بن اقرم کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابو بالقاع کے ساتھ نمرہ پہاڑ پر تھا، اچانک ہمارے پاس سے کچھ سوار گزرے انہوں نے اپنی سواریوں کو راستے کے ایک طرف بٹھایا، ابو بالقاع بولے: اے بیٹا! تم بکری کے بچے کے ساتھ رہو حتیٰ کہ میں ان لوگوں کے پاس سے ہو آؤں، چنانچہ وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل دیا جب وہ قریب پہنچے تو نماز کھڑی کردی گئی۔ اچانک دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان موجود ہیں اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب بھی سجدہ کرتے میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، طبرانی وابو نعیم

۲۲۲۳۸..... ''مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۳۹..... طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسنون ہے کہ نماز میں سجدوں کے دوران تمہاری ایڑیاں تمہاری سرینوں کو چھورہی ہوں طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے عبادلہ یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

فائدہ:...... اصطلاح حدیث میں عبادلہ کا لفظ بولا جاتا ہے اور یہ لفظ مخفف ہے تین ناموں کا یعنی عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر کا۔

۲۲۲۴۰..... ''مسند عبداللہ بن عباس'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۲۴۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے سجدہ میں چہرہ مبارک کو کسی چیز سے بچایا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۴۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوتا اور آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیتا تھا یعنی جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۲۴۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنی ناک کو زمین کے ساتھ چپکا لیا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۴۴..... ''مسند عائشہ'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو قبلہ رو رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

سجدہ کی کیفیت

۲۲۲۴۵..... ''مسند میمونہ'' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو پیچھے کھڑا آدمی آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیتا تھا (یعنی آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھتے حتیٰ کہ پیچھے کھڑا آدمی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا تھا)۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۴۶..... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو رانوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے حتیٰ کہ اگر بکری کا کوئی بچہ آپ کے بازوؤں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو آسانی کے ساتھ گزر جاتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۴۷..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمارے ایک غلام جسے افلح کہا جاتا تھا کو دیکھا کہ جب سجدہ کرتا ہے تو پھونک مارتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔ ابو نعیم، ضعیف الترمذی

۲۲۲۴۸..... طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو صالح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے

پاس تھا اتنے میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ایک قریبی رشتہ دار آیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا چنانچہ جب وہ سجدہ کرتا تو جائے سجدہ پر پھونک مار دیتا اسے دیکھ کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا بولیں: ایسامت کرو چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کالے غلام سے فرمایا تھا کہ اے رباح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دو۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۲۴۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام مکرم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ سجدہ کرتے وقت اپنی ناک کو اوپر اٹھالیتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کو شدت سے ڈانٹا چونکہ آپ سجدہ میں ناک کو اٹھالینا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ پیشانی سے عمامہ کو ہٹالیا کرے۔ رواہ بیھقی

۲۲۲۵۱..... ''مسند احمر بن جزء سدوسی'' احمر بن جزء سدوسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے آس پاس سے جگہ چھوڑ دیتے تھے چونکہ آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔ احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابویعلی، طحاوی، طبرانی، دارقطنی فی الافراد والبغوی والباوردی وابن قانع وابونعیم وسعید بن منصور

کلام:...... الالحاظ میں سجد کی بجائے صلی آیا ہے یعنی جب آپ ﷺ نماز پڑھتے ۸۷ محل کلام روایت ہے۔

۲۲۲۵۲..... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم شدید گرمی میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے چنانچہ ہم میں سے کسی کے لئے زمین پر پیشانی رکھنا ممکن نہ ہوتا تو وہ کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا۔ ابن ابی شیبہ، الجامع المصنف ۳۷۸

۲۲۲۵۳..... اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ سجدہ اور رکعت سے سر اوپر اٹھاتے تو ان دونوں کے درمیان ٹھہر جاتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ ممکن ہے آپ ﷺ بھول گئے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

سجدہ سہو اور اس کے حکم کے بیان میں

۲۲۲۵۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نماز کا نقص سجدہ سہو سے پورا کر لیا جائے تو پھر نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں رہتی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۲۵۵..... عبداللہ بن حنظلہ بن راہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں قراءت بالکل نہیں کی اور جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو سورت فاتحہ اور ایک سورت پڑھی۔ پھر اگلی رکعت میں بھی سورت فاتحہ اور سورت پڑھی پر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

عبدالرزاق وابن سعد والحارث وبیھقی

۲۲۲۵۶..... ابو سلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے اور قراءت نہیں کرتے تھے، جب نماز سے فارغ ہوتے اور انہیں اس بارے میں آگاہ کیا جاتا کہ آپ کہ آپ نے قراءت نہیں کی تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے! رکوع اور سجدہ کا کیا حال تھا؟ لوگ کہتے: رکوع اور سجدہ بہت اچھی حالت میں تھے، فرماتے تب کوئی حرج نہیں۔ مالک، عبدالرزاق، بیھقی

۲۲۲۵۷..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور قراءت بالکل نہیں کی حتیٰ کہ سلام پھیر دیا جب فارغ ہوئے تو ان سے عرض کیا گیا کہ آپ نے قراءت نہیں کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے شام کی طرف ایک قافلہ تیار کیا اور منزل بہ منزل شام جا پہنچا اور وہاں ساز و سامان کی خرید و فروخت کی حتیٰ کہ میں بھی واپس لوٹ آیا اور قافلہ والے بھی۔ رواہ بیھقی

۲۲۲۵۸..... عکرمہ بن خالد ایک ثقہ راوی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام میں لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی اور قراءت بالکل نہیں کی حتیٰ کہ فارغ ہوئے اور اپنے حجرہ میں داخل ہو گئے اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے

اور حجرے کے اردگرد چکر لگایا اور کھنکھارے تا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی آمد کا پتہ چل جائے نیز اس کا بھی انہیں علم ہو جائے کہ عبدالرحمن کو ان سے کوئی ضروری کام ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ جواب ملا! میں عبدالرحمن بن عوف، فرمایا: کیا آپ کو کوئی کام ہے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر داخل ہونے کا حکم دیا چنانچہ حضرت عبدالرحمن اندر داخل ہوئے اور کہا مجھے خبر دیجئے کہ جو کچھ آپ نے ابھی ابھی (نماز میں) کیا ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے یا پھر آپ نے اپنی طرف سے ایسا کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا میں نے کیا کیا ہے؟ عرض کیا کہ آپ نے عشاء کی نماز میں قراءت نہیں کی فرمایا: کیا واقعی میں نے قراءت نہیں کی؟ عرض کیا: جی ہاں آپ نے قراءت نہیں کی۔ فرمایا: میں بھول گیا ہوں چنانچہ میں نے شام سے ایک قافلہ تیار کیا حتیٰ کہ میں مدینہ پہنچ گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا اس نے دوبارہ نماز کھڑے کی اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: جو آدمی نماز میں قراءت نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی بلاشبہ جو کچھ مجھ سے ابھی ابھی سرزد ہوا وہ بھولے سے ہوا۔ چنانچہ میں نے (نماز میں کھڑے کھڑے محض خیالات کی دنیا میں) شام سے ساز و سامان سے لدا ہوا ایک قافلہ تیار کیا حتیٰ کہ میں مدینہ پہنچ گیا اور وہاں سب کچھ تقسیم کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۵۹..... مسرۃ بن معبد لخمی کہتے ہیں کہ یزید بن ابی کبشہ نے ایک مرتبہ ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں بتایا کہ انہوں نے مروان بن حکم کے پیچھے نماز پڑھی اور انہوں نے بھی اسی طرح دو سجدے کیے تھے، پھر مروان نے کہا تھا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیچھے نماز پڑھی تھی اور انہوں نے بھی اسی طرح دو سجدے کئے تھے پھر مروان نے کہا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تھی اور انہوں نے اسی طرح دو سجدے کیے تھے۔ حضرت عثمان فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا اور آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! میں نے نماز پڑھی ہے اور مجھے علم نہیں آیا کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین۔ میں نے پھر نماز پڑھی مجھے پتہ نہیں کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین۔ چنانچہ اس آدمی نے تین بار اسی طرح بیان کیا چنانچہ کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس سے بچا کرو کہ نماز میں شیطان تم سے کھیلا کرے لہٰذا تم میں سے جو آدمی نماز پڑھے اور اسے یاد نہ رہے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو اسے چاہئے کہ وہ دو سجدے کرے بلاشبہ اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔ احمد بن حنبل، دارقطنی فی الافراد، ابو داؤد، ضیاء المقدسی وابونعیم فی المعرفۃ

کلام:..... ابونعیم کہتے ہیں کہ اس حدیث میں سوار بن عمارہ رملی مسرہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

مغنی میں ہے کہ سمرہ بن معبد لخمی منکر روایات نقل کرتا تھا۔

میزان میں ہے ابن حبان کہتے ہیں کہ اس حدیث سے حجت نہیں پکڑے جائے گی۔

جب کہ ابو حاتم کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

پہلی دو رکعت میں قراءت بھول جائے

۲۲۲۶۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ظہر یا عصر یا عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا بھول جائے تو اسے چاہئے کہ آخری دو رکعتوں میں قراءت کرلے اور یہ قراءت اسے کافی ہو جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۱..... حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی فجر کی ایک رکعت میں قراءت کرے اور ایک میں قراءت چھوڑ دے اسے چاہئے کہ اس نے جس رکعت میں قراءت نہیں کی اسے لوٹائے اور قراءت کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں یاد نہ ہو کہ تم نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا تین رکعتیں تو جو بات تمہیں درست معلوم ہو اسے یقینی قرار دے کر اس پر بنا کرو اور پھر ایک رکعت اور پڑھ لو اور پھر دو سجدے کرلو چونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی پر عذاب نہیں دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۳ ... مسیب، حارث بن ھشام مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دوسجدے کئے۔ رواہ ابو نعیم

۲۲۲۶۴ ... ''مسند حذیفہ'' قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں تین رکعتیں پڑھیں پھر دوسجدے کیے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۲۶۵ ... ''مسند رافع بن خدیج'' روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز میں بھول گئے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: کیا نماز میں کمی کردی گئی ہے یا آپ سے بھول ہوگئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھول رہا ہوں پھر آپ ﷺ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ ان دونوں حضرت نے جواب دیا: یارسول اللہ! ذوالیدین نے سچ کہا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ واپس لوٹ آئے اور لوگ بھی جمع ہوگئے اور آپ ﷺ نے دورکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور سہو کے دوسجدے کیے۔

احمد بن حنبل وطبرانی عن ذی الیدین وبخاری بتغیرما

۲۲۲۶۶ ... طاووس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ مغرب کی دورکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے پھر انھوں نے سہو کے دو سجدے کیے دراں حالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا! ابن زبیر نے صحیح کیا۔

۲۲۲۶۷ ... ''مسند ابی ہریرۃ'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سلام اور کلام کرنے کے بعد دوسجدے کیے اور آپ ﷺ نے تکبیر کہی دراں حالیکہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہا۔ پھر سجدہ کیا اور تکبیر کہی پھر سر اوپر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۶۸ ... اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور دورکعتوں کے بعد سلام پھیر کر نماز ختم کردی۔ اتنے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے جنھیں ذوشمالین کہا جاتا تھا آپ ﷺ سے وہ کہنے لگے: یارسول اللہ! کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے یا پھر آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا نماز میں کمی نہیں ہوئی اور نہ ہی مجھ سے بھول ہوئی عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے کچھ تو ہوا ہے۔ ارشاد فرمایا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اثبات میں جواب دیا چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو دورکعتیں اور پڑھائیں۔

۲۲۲۶۹ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب کسی آدمی کو یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں؟ اسے چاہیے کہ جس بات پر اس کا غالب یقین ہو اس پر بنا کرلے اور اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۰ ... اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے نماز پڑھائی اور اور دورکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیر دیا چنانچہ آپ ﷺ سے ایک آدمی جسے ذوالیدین کہا جاتا تھا کہنے لگا: کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا! نہیں پھر آپ ﷺ نے دوسری دورکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر کر دوسجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۱ ... عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی ہمارا گمان ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی۔ چنانچہ جب آپ ﷺ دوسری رکعت سے فارغ ہوئے تو بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے۔ پھر سلام پھیرنے سے پہلے پہلے دوسجدے کرلیے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

سجدۂ سہو کا سلام ایک طرف

۲۲۲۷۲ ... اسی طرح عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ دوسری رکعت کے بعد سیدھے کھڑے ہوگئے اور بیٹھنا بھول گئے چنانچہ ہم نماز کے آخر میں سلام کی انتظار میں بیٹھ گئے اتنے میں آپ ﷺ نے دوسجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۳ ...... اسی طرح عبداللہ بن مالک ہی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے اور ہم نماز کے آخر میں سلام کے انتظار میں بیٹھ گئے لیکن آپ ﷺ نے سلام سے قبل دوسجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۴ عبداللہ بن مالک ہی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہوگئے اور جب نماز مکمل کی تو بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دوسجدے کیے اور ہر سجدہ کرنے سے پہلے آپ ﷺ نے تکبیر کہی آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدے کیے اور یہ سجدے بھولنے کی جگہ تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۵ ...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ دیں بعد میں آپ ﷺ کو اس بارے میں آگاہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دوسجدے کئے۔

ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ

۲۲۲۷۶ ...... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کلام کرنے کے بعد سہو کے دوسجدے کر لیے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۷۷ ...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ لیں بعد میں آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے سہو کے دوسجدے کر لیے پھر ارشاد فرمایا، یہ دوسجدے اس آدمی کے لئے ہیں جسے گمان ہوجائے کہ اس نے نماز میں کمی یا زیادتی کردی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۸ ...... طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ! آپ سے بھول ہوگئی ہے یا کیا ہمارے لیے نماز میں تخفیف کی گئی ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں وہ درست کہہ رہا ہے۔ پس آپ ﷺ نے بقیہ نماز ادا کی۔ دارقطنی و عبدالرزاق

۲۲۲۷۹ ...... طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے چار رکعتی نماز آدھی پڑھا کر سلام پھیر دیا، اس پر ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا: یا نبی اللہ! کیا ہمارے لیے نماز میں تخفیف کردی گئی ہے یا آپ سے بھول ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے نماز میں کمی کی ہے؟ عرض کیا جی ہاں، پس آپ ﷺ نے دو رکعتیں ادا کیں اور بیٹھے ہوئے دوسجدے کر لیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۰ ... عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر کر اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ گئے جب اس بارے میں آپ ﷺ سے عرض کیا گیا تو آپ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پالیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا آپ بھول چکے ہیں یا نماز میں تخفیف کی جاچکی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیوں؟ عرض کیا: چونکہ آپ نے عصر کی دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں۔ فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے نماز کی طرف دوبارہ بلاتے ہوئے فرمایا: حی علی الفلاح حی علی الفلاح قدقامت الصلوٰۃ پھر لوگوں کو دو رکعتیں اور پڑھائیں اور واپس لوٹ گئے۔ دارقطنی، عبدالرزاق

۲۲۲۸۱ ...... عطاء کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ چار رکعتی نماز میں سے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، اتنے میں ایک آدمی آپ ﷺ کی طرف اٹھا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے نماز میں تخفیف کردی گئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے؟ عرض کیا: آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں تخفیف نہیں ہوئی۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھی اور سلام پھیر کر دوسجدے کیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۲ ...... "مسند سعد" قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دو رکعتوں پر بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے پیچھے کھڑے لوگوں نے تسبیحات کہنی شروع کردیں لیکن آپ رضی اللہ عنہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ نماز مکمل کی اور دوسجدے کر لیے دراں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔

۲۲۲۸۳ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ فرض نماز میں بھول گئے اور فرض کی بجائے نفل شروع کردیے آپ رضی اللہ

عنہ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ بقیہ نماز مکمل کی اور دو سجدے کر لیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۴..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تصفیق عورتوں کے لیے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:...... تصفیق کا معنی ہے کہ ''آہستہ سے تالی بجادینا''۔

۲۲۲۸۵..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا، آپ ﷺ اٹھ کر چل دیئے اتنے میں ایک آدمی اٹھا جسے خرباق رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھ قدرے لمبے تھے۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ غصہ کی حالت میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے حتیٰ کہ لوگوں تک پہنچے اور فرمایا: کیا یہ آدمی سچ کہتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت جو باقی رہتی تھی ادا کی پھر سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

ابن ابی شیبہ و طبرانی

۲۲۲۸۶..... حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر واپس لوٹ گئے حالانکہ نماز کی ابھی ایک رکعت باقی تھی۔ اتنے میں ایک آدمی نے آپ ﷺ کو آن لیا اور عرض کیا! کیا آپ نماز میں سے ایک رکعت بھول چکے ہیں؟ آپ ﷺ واپس لوٹے مسجد میں داخل ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ کو دوبارہ نماز کھڑی کرنے کا حکم دیا، چنانچہ انہوں نماز کھڑی کی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی میں نے لوگوں کو اس کی خبر دی تو لوگوں نے کہا: کیا تم اس آدمی کو جانتے ہو۔ میں نے نفی میں جواب دیا اور یہ کہا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ وہ میرے پاس سے گزرا تھا۔ میں نے کہا! وہ یہ آدمی ہوسکتا ہے۔ لوگوں نے کہا: طلحہ بن عبیداللہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۸۷..... شعبی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اور اور وہ دو رکعتوں پر بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے لوگوں نے تسبیحات کہنی شروع کر دیں مگر وہ نہ بیٹھے جب انہوں نے سلام پھیرا تو سجدے کیے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ہی کرتے دیکھا ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، وترمذی

۲۲۲۸۸..... ''مسند سہل بن سعد ساعدی'' ابوحازم کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اچانک ان سے کسی نے کہا کہ قبلیہ بنوعمرو بن عوف اور اہل قباء کے درمیان کچھ ناچاقی ہے، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ پرانی ناچاقی ہے چنانچہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہیں بتایا گیا کہ اہل قباء کی آپس میں ناچاقی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ اہل قباء کے پاس تشریف لے گئے تاکہ ان کی آپس میں صلح کروادیں آپ ﷺ کو واپسی میں تاخیر ہوگئی بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں نماز نہ کھڑی کر دوں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جیسے تمہاری مرضی چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا دیا اسی دوران وہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں کو چیر کر آگے بڑھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جا کر کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں دیتے تھے لیکن جب لوگوں نے کثرت سے تالیاں بجائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے التفات کیا کیا دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہیں، نبی ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف نماز جاری رکھنے کا ارشاد کر دیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ پیچھے کھسک آئے اور نبی ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہیں کس چیز نے نماز جاری رکھنے سے روکا جبکہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابن ابی قحافہ کے لیے مناسب نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت کرے پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں یہ تصفیق کیسی تھی؟ حالانکہ مردوں کے لیے تو تسبیح ہے اور تصفیق تو عورتوں کے لیے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا: دوسی نوجوان کہاں ہے؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ ہے مسجد کی آخر میں اور بخار میں مبتلا ہے پس نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میرے سر پر ہاتھ پھیر اور مجھ سے اچھی اچھی باتیں کیں اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر میں نماز میں بھول جاؤں تو مردوں کو تسبیح کرنی چاہئے اور عورتوں کو تصفیق (تالی بجانا) آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور بھولے نہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ اڑھائی صفیں مردوں کی اور دو صفیں عورتیں کی تھیں یا مردوں کی دو صفیں اور عورتوں

کی اڑھائی صفیں تھیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۹۰.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دورکعتوں پر سلام پھیر دیا، اتنے میں ذوالیدین رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا کیا نماز میں کمی کردی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا۔ ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کچھ نہ کچھ ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے بقیہ نماز مکمل کی اور بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد دوسجدے کیے۔عبدالرزاق، مسلم والنسائی

۲۲۲۹۱.....ابن شہاب، ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ اور ابوسلمہ عبداللہ سے روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عصر یا ظہر کی دورکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اس پر آپ ﷺ سے عمرو کے بیٹے ذوالشمالین نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا نماز میں کمی کردی گئی ہے یا پھر آپ بھول چکے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں۔ ذوالشمالین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ کیوں نہیں: کچھ تو ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے پوچھا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ کو یقین ہوگیا تو نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔رواہ عبدالرزاق

سجدہ تلاوت کے بیان میں

۲۲۲۹۲.....اسود کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود سورت ''اذا السماء انشقت'' میں سجدہ تلاوت کرتے تھے۔

عبدالرزاق وطحاوی

۲۲۲۹۳.....ربیعہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن سورت نحل منبر پر تلاوت کی حتیٰ کہ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا دوسرے جمعہ پھر وہی سورت تلاوت کی اور جب آیت سجدہ پڑھی تو فرمایا: اے لوگو ہم آیت سجدہ پڑھ کر آگے بڑھ چکے ہیں، لہٰذا جس نے سجدہ کیا اس نے درست اور اچھا کیا اور جس نے سجدہ نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی سجدہ نہ کیا۔عبدالرزاق وابن خزیمہ وبیھقی

۲۲۲۹۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے ہمارے اوپر سجدے واجب نہیں کے بجز اس کے کہ جب ہم چاہیں۔رواہ بخاری

۲۲۲۹۵.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر سورت ''ص'' تلاوت کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترے سجدہ کیا اور پھر منبر پر چڑھ گئے۔عبدالرزاق، دارقطنی، بیھقی

۲۲۲۹۶.....روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں ''اذا السماء انشقت'' پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔

عبدالرزاق، مسدد وطحاوی، طبرانی، ابونعیم وابن ابی شیبہ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۲۹۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں ہے۔ابن ابی شیبہ ومسند

یہ صحیح روایت ہے۔

۲۲۲۹۸.....عبداللہ بن ثعلبہ کہتے ہیں: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سورت حج میں دوسجدے کیے۔

مسدد وطحاوی، دارقطنی و حاکم فی المستدرک

۲۲۲۹۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ سورت حج میں دوسجدے کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس صورت کو بقیہ سورتوں پر دو سجدوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وابو عبیدہ فی فضائلہ وابن مردویہ وبیھقی

۲۲۳۰۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورت ''والنجم اذا ھویٰ'' پڑھی اور اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور ایک دوسری سورت بھی پڑھی۔ مالک، ومسدد، والطحاوی وبیھقی

۲۲۳۰۱...... عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر بیٹھ کر آیت سجدہ تلاوت کی آپ رضی اللہ عنہ نے منبر سے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا اگلے جمعہ میں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہی آیت سجدہ تلاوت کی لوگ سجدہ کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی حالت پر بیٹھے رہو اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر سجدہ واجب نہیں کیا الا یہ کہ ہم خود ہی اپنے تئیں سجدہ کرلیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے آیت تلاوت کی لیکن سجدہ نہیں کیا اور لوگوں کو بھی سجدے سے منع کیا۔ مالک و طحاوی

۲۲۳۰۲...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ''سورت ص'' میں سجدہ تلاوت کیا۔ مسدد

۲۲۳۰۳...... ابو مریم عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سورت ''ص'' پڑھی اور سجدہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

سورۂ ص کا سجدہ

۲۲۳۰۴...... سائب بن یزید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی انہوں نے سورت ''ص'' پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا پھر کھڑے ہوئے اور بقیہ سورت پڑھی اور پھر رکوع کیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! کیا سجدہ تلاوت فرائض میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا ہے۔ ابن مردویہ

فائدہ:...... یعنی ہمیں سجدہ تلاوت کے فرض واجب یا سنت ہونے سے بحث نہیں کرنی چاہیے۔ چنانچہ قطع نظر اس کے جب رسول اللہ ﷺ نے سجود تلاوت کیے ہیں تو ہمیں بھی کرنے چاہئیں الغرض سجود تلاوت بعض آیات میں واجب ہیں اور بعض آیات میں مسنون۔ تفصیل کے لیے بحر الرائق فتح القدیر اور بدائع الصنائع کو دیکھ لیا جائے۔

۲۲۳۰۵...... سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورت ''ص'' پڑھی اور پھر منبر سے اتر کر سجدہ کیا۔ رواہ بیھقی

۲۲۳۰۶...... مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی انہوں نے سورت نجم پڑھی اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر بقیہ سورت پڑھی۔ رواہ طحاوی

۲۲۳۰۷...... ''مسند حنظلہ بن ابی حنظلہ انصاری'' چنانچہ جبلہ بن سحیم کہتے ہیں میں نے حضرت حنظلہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ ان دنوں مسجد قبا کے پیش امام تھے انہوں نے پہلی رکعت میں سورت ''مریم'' پڑھی جب آیت سجدہ تک پہنچے تو سجدہ کیا۔
بخاری فی الصحابہ وابو نعیم

۲۲۳۰۸...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورت ''النجم'' سنائی تاہم آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۰۹...... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ سجدے کیے ہیں ان میں ایک سجدہ سورت نجم کا سجدہ بھی ہے۔
ابن عساکر

۲۲۳۱۰...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ ''سورت ص'' لکھ رہے ہیں لکھتے لکھتے جب آیت سجدہ پر پہنچے تو قلم کو ہاتھ سے چھوڑ کر سجدہ کیا، اور ان کے ساتھ ساتھ قلم دوات اور گھر میں موجود ہر چیز نے سجدہ کیا اور ہر چیز کہہ رہی تھی:

اللھم اغفر بھا ذنبا واحطط بھا وزرا واعظم بھا اجرا

ترجمہ: ......یا اللہ اس سجدہ کے ذریعے گناہ معاف فرما اور بوجھ کو ہلکا کر اور اجر وثواب کو بڑھا دے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں صبح کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں سارا ماجرا سنایا: اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! ایک سجدہ ہے جسے ایک نبی علیہ السلام نے بھی کیا ہے اور اس سے ان کی توبہ ہوئی میں بھی یہ سجدہ کرتا ہوں جیسے اس نے کیا تھا۔

رواہ ابن عساکر

۲۲۳۱۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورت ''اذا السماء انشقت'' اور ''اقراء باسم ربک الذی خلق'' میں سجدہ تلاوت کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

سورہ انشقاق کا سجدہ

۲۲۳۱۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ سور ''اذا السماء انشقت'' میں سجدہ کیا کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۱۳..... ابورافع کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے مدینہ میں عشاء کی نماز پڑھی اس میں انہوں نے سورت ''اذا السماء انشقت'' پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ اس سورت میں سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے خلیل ابوقاسم ﷺ کو اس سورت میں سجدہ کرتے دیکھا ہے لہٰذا اسے نہیں چھوڑوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۱۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سورت ''ص'' میں سجدہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۱۵..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سور ''النجم'' میں سجدہ کیا چنانچہ آپ ﷺ کے ساتھ ہر آدمی نے سجدہ کیا بجز ایک بوڑھے کے چنانچہ اس نے مٹی اٹھا کر پیشانی کے ساتھ لگالی میں نے اس بوڑھے کو دیکھا کہ وہ بحالت کفر قتل کیا گیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورت ''تنزیل السجدۃ'' پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا۔

طبرانی فی الاوسط

کلام: ......اس حدیث کی سند ضعیف ہے

۲۲۳۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار سجدے فرض ہیں (۱) الم تنزیل'' (۲) ''حم'' السجدہ (۳) ''اقرا باسم ربک'' اور (۴) النجم''۔ ضیاء المقدسی، طبرانی فی الاوسط وابن مندہ فی تاریخ اصبھان وبیھقی

سجدہ شکر کے بیان میں

۲۲۳۱۸..... ابوعوانہ ثقفی محمد بن عبیداللہ ایک آدمی سے جن کا انہوں نے نام نہیں لیا روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فتح یمامہ کی خبر پہنچی تو انہوں نے سجدہ شکر بجالایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وبیھقی

۲۲۳۱۹..... منصور کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ شکر کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۲۰..... اسلم کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلام کی فتح کی خوشخبری سنائی گئی تو انہوں نے سجدہ کیا۔ ابن ابی شیبہ وبیھقی

قعدہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۳۲۱..... مالک بن نمیر خزاعی بصری کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا در آں

حالیکہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا تھا اور آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اوپر اٹھائی ہوئی تھی اور قدرے جھکائی ہوئی تھی اور آپ ﷺ دعا مانگ رہے تھے۔رواہ ابن عساکر

کلام:......یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۶۸

۲۲۳۲۲.....حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب نماز میں پہلی دو رکعتوں پر بیٹھتے تو دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور بایاں پاؤں پھیلا لیتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔ جب آخری دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو سرینوں کو زمین سے لگا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۳.....حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اعتدال کے ساتھ جلسہ کیا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیا کریں۔رواہ ابن عساکر

۲۲۳۲۴.....عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں اقعاء یعنی پاؤں کے بل بیٹھنا سنت ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۵.....طاؤس کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قدموں کے بل بیٹھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سنت ہے۔طاؤس کہتے ہیں کہ ہم اسے پاؤں پر جفاکشی کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۶.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو یوں لگتا گویا کہ آپ ﷺ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں۔حتیٰ کہ فوراً کھڑے ہو جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

ذیل القعدہ

۲۲۳۲۷.....ذیال بن حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کو چارزانو بیٹھے ہوئے دیکھا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔اور رسول اللہ کو محبوب تھا کہ آدمی کو اچھے سے اچھے نام یا اچھی کنیت سے پکاریں۔ رواہ ابونعیم

۲۲۳۲۸.....روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو زمین پر ہاتھ ٹیکے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں بیٹھنے کا طریقہ ایک قوم کا تھا جسے عذاب دیا گیا۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۹.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۰.....نافع روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز میں ان لوگوں کی طرح کیوں بیٹھتے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔رواہ عبدالرزاق

قعدہ کے مکروہات

۲۲۳۳۱.....ابومیسرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں پاؤں کے بل بیٹھنے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ بیٹھنے کا یہ طریقہ ایسی قوم کا ہے جس پر اللہ تعالیٰ غضب نازل ہوا۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۲.....عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں پاؤں کے بل بیٹھنے کے متعلق فرمایا کہ یوں مغضوب علیہم کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے (نماز میں) بندر کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۳۴..... روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز میں چارزانو بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

تشہد اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۳۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمیں منبر پر کھڑے ہو کر اس طرح تشہد سکھلایا کرتے تھے جس طرح درسگاہ میں بچوں کو کوئی چیز سکھائی جاتی ہے۔ مسدد، طحاوی

۲۲۳۳۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ بھی پکڑ کر تشہد سکھایا تھا اور وہ یہ ہے۔

التحیات للہ الصلوات الطیبات المبارکات للہ.

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں برکت والی بدنی اور مالی عبادتیں بھی اللہ ہی کے لیے ہیں۔ حاکم فی المستدرک و دار قطنی دارقطنی کہتے ہیں اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

۲۲۳۳۷ عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کہتے ہیں کہ مجھے والد صاحب نے تشہد کے کلمات سکھائے جو انہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سکھائے تھے وہ یہ ہیں۔

التحیات للہ والصلوات الطیبات المبارکات للہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین، اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ.

تمام تعریفیں اور بابرکت بدنی ومالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ ہمارے اوپر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
طبرانی الاوسط

۲۲۳۳۸..... عبدالرحمن بن قاری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو تشہد سکھلاتے ہوئے فرمایا: کہو!

التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا اشھدان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ.

تمام تعریفیں، اچھے عمال، مالی اور بدنی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اے نبی! تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ مالک وشافعی وعبدالرزاق وطحاوی والحاکم فی المستدرک وبیھقی

۲۲۳۳۹ عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے لوگوں کو تشہد سکھلا رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

بسم اللہ خیر الاسماء التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو تمام ناموں سے بہتر ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ تمام اچھے اعمال اللہ ہی کے لئے ہیں اور تمام مالی اور بدنی عبادات بھی اللہ ہی کے لئے ہیں اے نبی تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تشہد کا وجوب

۲۲۳۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز تشہد کے بغیر کافی نہیں ہوتی اور جو آدمی تشہد نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

عبد الرزاق، ابن ابی شیبه، مسدد وحاکم وبیهقی

۲۲۳۴۱..... عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو تشہد سکھایا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ ﷺ پر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے تھے چنانچہ فرمایا: جب تم تشہد پڑھنا چاہو تو یوں پڑھا کرو۔

بسم الله خير الا سماء التحيات الزاكيات الصلوات الطيبات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين، اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو خیر الاسماء ہے تمام تر عمدہ تعریفیں بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی! تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اپنے آپ سے ابتداء کرو اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام بھیجو۔

رواه البيهقی

۲۲۳۴۲..... عبدالرحمٰن بن قاری روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ ﷺ پر کھڑے ہو کر لوگوں کو تشہد کی تعلیم کر رہے تھے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ جب تم تشہد پڑھنا چاہو تو یوں پڑھا کرو۔

بسم الله خير الاسماء التحيات الزاكيات الصلوات الطيبات المباركات لله اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين السلام على جبريل السلام على ميكائيل السلام على ملائكة الله.

اے لوگو! یہ چار کلمات ہیں اے لوگوں تشہد سلام سے پہلے ہے اور تم میں سے کوئی آدمی بھی یوں نہ کہا کرے کہ: یعنی سلام ہو جبریل پر سلام ہو میکائیل پر اور سلام ہو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر چنانچہ جب آدمی کہتا ہے **السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين** تو گویا اس نے زمین آسمان میں موجود ہر نیک بندے پر سلام بھیج دیا۔ رواہ بیهقی

۲۲۳۴۳..... ابو متوکل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تشہد یہ ہے:

التحيات الصلوات الطيبات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

پھر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بجز قرآن مجید اور تشہد کے اور کچھ نہیں لکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۴۴..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے فواتح الکلم خواتم الکلم اور جوامع الکلم عطا کیے

گئے ہیں ہم (جماعت صحابہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ عزوجل نے آپ کو جو کچھ سکھایا ہے ہمیں بھی سکھا دیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں تشہد سکھایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۴۵..... ابن جریج عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو نماز میں تشہد کے بارے میں فرماتے سنا کہ:

التحیات المبارکات للہ الصلوات الطیبات للہ السلام علی النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین، اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ.

چنانچہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو یہی تشہد کی تعلیم کر رہے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح سنا میں نے عرض کیا: کیا ابن عباس اور ابن زبیر نے اختلاف نہیں کیا: جواب دیا نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۴۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح کہ قرآن مجید کی کوئی سورت ہمیں سکھاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۴۷..... ابو عالیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو نماز میں تشہد سے پہلے الحمد للہ کہتے ہوئے سنا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے جھڑکا اور فرمایا تشہد سے ابتدا کیا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۴۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے ترپن (۵۳) کا ہندسہ بناتے اور پھر دعا مانگتے۔ بزار فی مسندہ

۲۲۳۴۹..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فواتح الکلم جوامع الکلم اور خاتم الکلم سکھائے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ صلوٰۃ، خطبہ حاجت اور پھر تشہد سکھایا ہے۔ عسکری فی الامثال

۲۲۳۵۰..... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھے تشہد سکھایا دراں حالیکہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں پیوست تھا مجھے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح کہ قران مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے وہ یہ ہے۔

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ. رواہ ابن ابی شیبہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور مالی و بدنی عبادات بھی اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۲۲۳۵۱..... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح کہ ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۵۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بجز استخارہ کی دعا اور تشہد کی احادیث کے کچھ نہیں لکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۵۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) نہیں جانتے تھے کہ تشہد میں کیا پڑھیں چنانچہ ہم یوں کہا کرتے تھے: السلام علی اللہ، السلام علی جبریل، السلام علی میکائیل یعنی اللہ پر سلام ہو جبرئیل اور میکائیل پر سلام ہو نبی کریم ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ یوں نہ کہا کرو السلام علی اللہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے، لہٰذا جب تم دو رکعتوں کے بعد بیٹھا کرو تو کہو:

التحیات للہ والصلوات والطیبات، السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ و برکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین.

جب تم یہ کہہ لوگے تو یہ ہر نیک صالح بندے خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں اسے سلام پہنچ جائے گا۔
ایک روایت میں ہے کہ جب تم یہ کہہ لوگے تو ہر مقرب فرشتے ہر پیغمبر اور ہر صالح بندے کو پہنچ جائے گا۔ اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۵۴ ... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جوامع الخیر اور فواتح الخیر سکھائے ہیں ہم نہیں جانتے تھے کہ ہم تشہد میں کیا کہا کریں چنانچہ رسول اللہ نے ہمیں سکھایا کہ یوں کہو:

التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللّٰہ الصالحین اشھد ان لاالٰہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ. رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...... واضح رہے کہ مذکور بالا روایت میں دو طرح کا تشہد روایت کیا گیا ہے چنانچہ اوپر کی دو روایتوں میں جو تشہد ذکر ہوا ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک راجح ہے جب کہ ماقبل میں جو ذکر ہوا ہے اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنایا ہے تاہم چند وجوہ ترجیح کی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تشہد کو راجح قرار دیا ہے تفصیل کے لیے کتب فقہ بدایہ، بدائع الصنائع اور بحرالرائق وغیرھا کو دیکھ لیا جائے۔

۲۲۳۵۵ ... اسود کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہمیں اس طرح تشہد تعلیم کرتے تھے جس طرح کہ قرآن مجید کی کوئی سورت اور ہمیں الف اور واؤ کے ساتھ پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔ رواہ ابن نجار

۲۲۳۵۶ ... ابن جریج کہتے ہیں کہ ہمیں عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے دنیا میں موجود ہوتے ہوئے یوں سلام بھیجتے تھے السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں کہنے لگے: السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عطاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشہد سکھا رہے تھے ایک آدمی کہنے لگا: واشھد ان محمدارسولہ وعبدہ (یعنی اس نے رسول کو عبد پر مقدم کر کے کہا) اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں رسول ہونے سے پہلے عبد (بندہ) تھا لہٰذا یوں کہا کرو واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...... بعض لوگوں نے تشہد سے نبی کریم ﷺ کے حاضر وناظر ہونے پر استدلال کیا ہے، لیکن یہ استدلال بے معنی اور لغو ہے چونکہ حدیث بالا اور ماقبل کی تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں ہی تشہد پڑھتے رہے ہیں فی الواقع تشہد کے کلمات آپ ﷺ کو دوران معراج عرش معلی پر اللہ رب العزت نے تحفہ وہدیہ پیش کیے تھے پھر یہی کلمات تشہد میں پڑھنے کا حکم ہوا لہٰذا اب جو کہا جاتا ہے کہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی صیغہ خطاب کے ساتھ یہ حکایۃً کہا جاتا ہے یا یہ مقام مشاہدہ ہے یہاں غیوبت کو خطاب کے بمنزلہ اتار کر اس پر حکم لگایا جاتا ہے، اس کا حاضر وناظر سے دور کا تعلق بھی نہیں۔

۲۲۳۵۷ ... روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب تشہد پڑھتے تو کہتے بسم اللہ وباللہ۔ بیھقی فی السنن الکبریٰ

۲۲۳۵۸ ...... بہزی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تشہد کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کا تشہد دراصل رسول اللہ ﷺ کا تشہد ہی ہے وہ یہ ہے۔

التحیات للّٰہ والصلوات والغادیات والرائحات والزاکیات والناعمات المتابعات الطاھرات للّٰہ.

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور تمام بدنی ومالی عبادتیں صبح کی اور شام کی عمدہ اور پاکیزہ اور لگاتار عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

تشہد کی دعا کے بیان میں

۲۲۳۵۹ ... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپ ﷺ نے فرمایا: ہو:

اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیرًا ولایغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم۔

یا اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرتا پس میری مغفرت کردے اور اپنے پاس سے مجھے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر بلاشبہ تو ہی مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، بخآری، مسلم، تر مذی، نسائی، ابن ماجہ و ابن خذیمہ و ابوعوانہ، ابن حبان و دارقطنی فی الافراد وبیھقی

۲۲۳۶۰.....روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تشہد میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللّٰھم تقبل شفاعة محمد الکبری وارفع درجته العلیا وآته سئوله فی الاخرة والاولیٰ کما آتیت ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ

یا اللہ محمد ﷺ کی شفاعت کبریٰ کو قبول فرما، اور ان کے درجات بلند فرما اور دنیا وآخرت میں ان کا مقصود انہیں عطا فرما جس طرح کہ تو نے ابراہیم وموسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا کیا تھا۔

۲۲۳۶۱.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم نماز پڑھو تو نبی کریم ﷺ پر اچھی طرح سے درود بھیجا کرو۔رواہ عبدالرزاق

تشہد کے متعلق

۲۲۳۶۲.....ابن تمیمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز میں انگلی کو حرکت دینے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اخلاص ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۳.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر تلوار کے وار سے بھی زیادہ گراں گذرتا ہے۔ رواہ ابن نجار

۲۲۳۶۴.....عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں اپنی شہادت کی انگلی سے یوں اشارہ کرتے تھے۔عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔رواہ عبدالرزاق

نماز سے خروج (نکلنے) کرنے کے بیان میں

۲۲۳۶۵.....ابومروان اسلمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے ان سب حضرت کو دیکھا ہے کہ یہ اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔الحارث

۲۲۳۶۶ ...''مسند سائب بن یزید'' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم کیا ہے کہ ہم ایک نماز سے دوسری نماز میں اس وقت تک نہ جائیں جب تک کہ ہم کلام کرلیں یا پہلی نماز سے خروج نہ کرلیں۔ابن عساکر

۲۲۳۶۷.....زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر یا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دونمازوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز سلام کا پھیرنا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۸ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رکوع وسجدہ مکمل ہوجائیں اور ان کے بعد نمازی کو کوئی حدث لاحق ہوجائے تو اس کی نماز مکمل ہوجاتی ہے۔

فائدہ:.....یہی مذہب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ جب رکوع وسجدہ کے بعد تشہد میں بقدر واجب بیٹھنے کے بعد عمداً نمازی کو حدث لاحق ہوا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

۲۲۳۶۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازی کو آخری سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد حدث لاحق ہو جائے تو اس کی نماز ہو چکی۔
رواہ ابن جریر

۲۲۳۷۰.....عاصم بن ضمرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نمازی جب تشہد کی مقدار بیٹھ چکے اور اس کے بعد اسے حدث لاحق ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔عبدالرزاق، وبیھقی

کلام:.....بیہقی کہتے ہیں: عاصم لیس بالقوی یعنی عاصم کوئی پختہ راوی نہیں ہیں۔

نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں

۲۲۳۷۱.....”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ مسروق روایت کرتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمة اللہ کہتے ہوئے سلام پھیرتے اور فوراً اٹھ جاتے گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ گرم پتھروں پر بیٹھے ہیں۔عبدالرزاق وابن سعدو طحاوی

۲۲۳۷۲.....طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بآواز بلند سلام پھیرا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۳.....عطاء کہتے ہیں کہ سب سے پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے سلام پھیرا ہے ورنہ آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دل ہی دل میں سلام پھیر لیتے تھے حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند سلام پھیرنا شروع کیا۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۴.....ابن طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جہراً نماز میں سلام پھیرا ہے چنانچہ انصار نے آپ ﷺ پر عیب لگایا اور کہا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میری طرف سے ایک اعلان ہو جائے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۵.....حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ السلام علیکم ورحمة اللہ کہتے ہوئے دائیں بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ ہم آپ ﷺ کے رخسا مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔

۲۲۳۷۶.....”مسند سہل بن سعد ساعدی عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد اپنے والد کے واسطہ سے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سلام پھیرتے اور دائیں جانب چہرہ مبارک کو مائل کر دیتے درآں حالیکہ آپ امامت کرارہے ہوتے تھے۔رواہ ابن نجار

۲۲۳۷۷..... روایت ہے کہ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کیسے سلام پھیرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے کہتے السلام علیکم۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۸.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نہیں بھولا ہوں کہ رسول اللہ دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے کہتے السلام علیکم ورحمة اللہ حتیٰ کہ ہم آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے اور پھر بائیں جانب السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے سلام پھیرتے حتیٰ کہ ہم آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۹.....حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم ایک ہی مرتبہ سلام پھیرتے تھے۔عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۳۸۰.....روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم اور السلام علیکم کہتے تھے۔
عبدالرزاق، بیھقی

۲۲۳۸۱.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صرف ایک سلام پھیرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۸۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔اسماعیل فی معجمہ

۲۲۳۸۳.....اوس بن اوس ثقفی کی روایت ہے کہ ہم قبیلہ بنو ثقیف کے وفد میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے آپ ﷺ کے پاس نصف مہینہ قیام کیا میں نے آپ ﷺ کو بخوبی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے چنانچہ آپ ﷺ دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔
ابو داؤد طیالسی، طحاوی وطبرانی

فائدہ:......اس باب میں دو طرح کی احادیث روایت کی گئی ہیں چنانچہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں صرف ایک ہی مرتبہ سلام پھیرنا ہے اور اسی کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے جب کہ دوسری بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں دو یعنی دائیں اور بائیں سلام پھیرنے ہیں اسی مذہب کو امام ابوحنیفہ، شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے چنانچہ دونوں جانب دو مرتبہ سلام پھیرنے کا عمل ہی آخری اور متفق علیہ اور مجمع علیہ ہے رہیں وہ احادیث جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں صرف ایک ہی سلام ہے ان کی تاویل علماء نے یوں کی ہے کہ آپ ﷺ ایک سلام بلند آواز سے پھیرتے تھے اور دوسرا سلام آہستہ پھیرتے تھے۔ (واللہ علم)

فصل......ارکان صلوٰۃ کے بیان میں

۲۲۳۸۴......عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رات کو میں رسول اللہ کے ساتھ کھڑا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے پہلے مسواک کیا پھر وضو کیا اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوگیا آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کی، آپ ﷺ جو بھی آیت رحمت پڑھتے ٹھہر جاتے اور دعا کرتے اور آپ ﷺ جو بھی آیت عذاب پڑھتے تو اس پر ٹھہر جاتے اور عذاب سے پناہ مانگتے پھر قیام کے بقدر رکوع کرتے اور رکوع میں یہ تسبیح پڑھتے۔

سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ.

پاک ہے اللہ تعالیٰ قدرت اور بادشاہت والا بڑائی اور عظمت والا۔

پھر سورت ''آل عمران'' پڑھی اور اس کے بعد اسی طرح ایک ایک سورت پڑھتے رہے۔ابن عساکر، نسائی وابوداؤد

۲۲۳۸۵......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ آیا تاکہ میں نبی کریم ﷺ کی نماز کا مشاہدہ کرسکوں چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور میں نے آپ ﷺ کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر دیکھا جب آپ ﷺ نے رکوع کرنا چاہا تو رفع یدین کیا پھر رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور سجدہ کیا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا سر دونوں ہاتھوں کے درمیان یکساں رکھا ہوا ہے۔جس طرح کہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک لے گئے تھے، پھر آپ ﷺ نے دایاں پاؤں کھڑا کیا اور بائیں پاؤں کو پھیلا کر اس پر بیٹھ گئے۔

رواه ابن ابی شیبه

۲۲۳۸۶......اسی طرح حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا پھر رکوع کرتے وقت بھی رفع یدین کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور رفع یدین کیا پھر بایاں پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئے اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ لیا پھر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور درمیان کی بڑی انگلی پر انگوٹھا رکھ کر حلقہ بنالیا اور باقی انگلیوں کو ہتھیلی میں پکڑ لیا پھر سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ کانوں کے برابر تھے۔رواه عبدالرزاق

۲۲۳۸۷ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تاکہ میں آپ ﷺ کی نماز کو دیکھ کر یاد رکھ سکوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو تکبیر کے بعد ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے گئے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیا اور جب رکوع کیا تو شروع نماز کی طرح پھر رفع یدین کیا اور رکوع میں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا جب رکوع سے سر اٹھایا تو ایک بار پھر رفع یدین کیا جب تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو زمین پر پھیلایا اور اس پر بیٹھ گئے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران پر رکھا اور پھر انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے اور درمیان کی بڑی انگلی سے حلقہ بنالیا پھر دوسرے ہاتھ سے دعا مانگنے لگے۔

۲۲۳۸۸ ...... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے نماز شروع کی اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر تک اٹھایا رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کیا جب آپ ﷺ بیٹھے تو بایاں پاؤں پھیلا کر اس پر بیٹھے اور دائیں

پاؤں کو کھڑا کرلیا، پھر دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھ لیا اور دو انگلیوں کو ہتھیلی میں پکڑا اور تیسری انگلی سے حلقہ بنالیا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تھے انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ چادروں سے ہاتھ نکال کر رفع یدین کرتے تھے۔ ضیاء المقدسی

۲۲۳۸۹..... عبدالرحمن بن غنم کی روایت ہے کہ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز پڑھاؤں پس ہم نے ابو مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں درست کیں پھر انہوں نے تکبیر کہہ کر سورت فاتحہ پڑھی اور اتنی اونچی آواز سے پڑھی کہ ان کے پاس کھڑا آدمی سن سکے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور تکبیر ہی کہہ کر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کیا۔

عبدالرزاق، عقیلی فی الضعفاء

۲۲۳۹۰..... سالم بوار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز دکھادیں چنانچہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا پھر جب سجدہ کیا تو کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھا اور ہاتھوں کو سر کے قریب رکھا اور پھر کہا کہ آپ ﷺ نے ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۹۱..... سالم بوار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابو مسعود انصاری ﷺ کی خدمت میں ان کے گھر میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بتایئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور ہمارے سامنے نماز پڑھنے لگے جب انہوں نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور انگلیوں کو گھٹنوں سے نیچے کرلیا اور کہنیوں کو پہلو سے دور رکھا حتیٰ کہ جسم کے ہر عضو کو (کمر بازو اور ٹانگوں کو) بالکل سیدھا رکھا پھر سر اوپر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور بالکل سیدھے کھڑے ہوگئے پھر انہوں نے اسی طرح عمدگی سے سجدہ کیا اور یوں دو رکعتیں پڑھیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

تکبیرات انتقال

۲۲۳۹۲..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنگ جمل کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جس سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یاد تازہ ہوگئی سو یا تو ہم اسے (نماز کو) بھول چکے ہیں یا ہم نے جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوپر نیچے اور اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہی اور پھر دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس میں آخری جملہ زائد ہے جو قابل غور ہے۔ ابن ماجہ، ۱۹۲

۲۲۳۹۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے اور قراءت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر مبارک نہ تو (بہت زیادہ) بلند کرتے تھے اور نہ (بہت زیادہ) پست بلکہ درمیان درمیان میں رکھتے تھے (یعنی پیٹ اور گردن برابر رکھتے تھے) اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بغیر سیدھا کھڑے ہوئے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو بغیر سیدھا بیٹھے ہوئے دوسرے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے تھے (اور (بیٹھنے کے لئے) اپنا بایاں پیر بچھاتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے تھے اور آپ شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے اور مرد کو دونوں ہاتھ سجدہ میں اس طرح بچھانے سے منع کرتے تھے جس طرح درندے بچھالیتے ہیں اور آپ ﷺ نماز کو سلام پر ختم کرتے تھے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ ومسلم وابوداؤد

۲۲۳۹۴..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس انصار کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! چند کلمات کے بارے میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ (تھوڑی دیر کے بعد) قبیلہ بنی ثقیف کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! چند کلمات کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصاری تم پر سبقت لے گیا

ہے انصاری بولا: یہ آدمی غریب الوطن ہے اور بلاشبہ غریب الوطن کا احترام کرنا ہمارا حق ہے لہٰذا اسی سے ابتدا کیجئے چنانچہ آپ ﷺ ثقفی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں خود ہی تمہیں بتلا دوں کہ تم کس چیز کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہو۔ اگر چاہو تو مجھ سے سوال کرو اور میں تمھیں جواب دوں گا؟ ثقفی نے کہا یا رسول اللہ! بلکہ آپ خود ہی میرے سوال کے متعلق مجھے آگاہ کر دیجئے، ارشاد فرمایا: تم اس لیے آئے ہو تاکہ رکوع سجدہ، نماز اور روزے کے متعلق سوال کرو ثقفی بولا: بخدا آپ نے میرے دل کی بات سے آگاہ کرنے میں ذرہ برابر بھی خطا نہیں کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم رکوع کیا کرو تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا کرو اور اپنی انگلیوں کو کھول کر رکھا کرو اطمینان سے رکوع کرو حتیٰ کہ ہر عضو اپنے جوڑ میں پیوست ہو جائے اور جب سجدہ کرو تو پیشانی کو اچھی طرح سے زمین پر ٹکاؤ اور کوے کی طرح ٹھونگیں مت مارو تیز دن کے اول اور آخری حصہ میں نماز پڑھا کرو عرض کیا یا نبی اللہ! اگر میں درمیان دن میں نماز پڑھوں؟ فرمایا: تب تو تم پکے نمازی ہوئے اور ہر مہینے کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخوں کا روزہ رکھا کرو ثقفی اپنے سوالات کے جوابات سن کر کھڑا ہو گیا اور پھر آپ ﷺ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں خود تمھیں تمہارے سوالات سے آگاہ کر دوں یا چاہو تو مجھ سے سوالات کرو اور میں جواب دوں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! بلکہ آپ خود ہی مجھے آگاہ کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس لیے آئے ہو تاکہ حاجی کے بارے میں سوال کرو کہ جب کوئی حج کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ عرفات میں قیام، رمی جمار، سر منڈوانے اور بیت اللہ کے آخری طواف کرنے کا کیا حکم ہے؟ انصاری نے عرض کیا: یا نبی اللہ! بخدا آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرہ بھی خطا نہیں کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی حج کی غرض سے اپنے گھر سے نکلتا ہے اس کی سواری جو قدم بھی اٹھاتی ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتے ہیں اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں جب میدان عرفات میں حاجی قیام کرتے ہیں تو اللہ عزوجل آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ میرے بندوں کو دیکھو (میرے لیے کیسے) پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں (اے فرشتوں) گواہ رہو میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے گو کہ ان کے گناہ آسمان سے برسنے والی بارش اور ریت کے ذروں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں، حاجی جب رمی جمار (شیطان کو کنکریاں مارتا ہے) کرتا ہے تو کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے لیے کتنی نیکیاں ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات دے دیتے ہیں اور جب آخری طواف کرتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اس گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔ بزار، ابن حبان وطبرانی

۲۲۳۹۵..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تکبیر نماز کی کنجی ہے اور سلام نماز میں ممنوع چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۲۳۹۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی تکبیر نماز کی حد ہے۔ رواہ ابن جبیر

۲۲۳۹۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں کو نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ بتایا چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے پھر رکوع کیا اور سر کو نہ زیادہ بلند کیا اور نہ ہی زیادہ نیچے جھکایا بلکہ درمیان میں رکھا پھر اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کہیں بھول نہ گئے ہوں پھر اطمینان سے سجدہ کیا اور تسلی سے بیٹھ گئے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ کہیں بھول نہ گئے ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

معذور کی نماز کے بیان میں

۲۲۳۹۸..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ لی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... اس حدیث کے مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ جو آدمی کھڑے ہو کر نماز کی طاقت نہ رکھتا ہو یعنی قیام سے عاجز ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ

لے چونکہ آخری ایام میں نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کرنماز ادا کی تھی کیونکہ آپ ﷺ کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

عورت کی نماز کے بیان میں

۲۲۳۹۹......عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا عورتوں کو سواریوں پر نماز پڑھنے کی رخصت دی گئی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: عورتوں کو سواریوں پر نماز ادا کرنے کی رخصت نہیں دی گئی ہے نہ شدت میں اور نہ ہی فراخی میں۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:......شدت اور فراخی کا مطلب یہ ہے کہ نہ حالت جنگ وجدل میں اور نہ ہی معمول کے حالات میں۔

۲۲۴۰۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی رانوں کو ملا کر سجدہ کرے۔ رواہ بیہقی

فصل......نماز کے مفسدات، مکروہات اور مستحبات کے بیان میں

نماز میں حدث لاحق ہونے کے بیان میں

۲۲۴۰۱...... مطیع بن اسود کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی پھر انہیں یاد آیا کہ رات کو انہیں احتلام ہوا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے خود تو نماز لوٹالی لیکن لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ بیہقی

۲۲۴۰۲......شرید ثقفی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھادی، یاد آنے پر آپ رضی اللہ عنہ نے خود تو نماز لوٹالی لیکن لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ بیہقی

۲۲۴۰۳......خالد بن لجلاج کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب دورکعتوں کے بعد بیٹھے تو کافی دیر تک بیٹھے رہے جب کھڑے ہوئے تو پیچھے ہٹے اور ہاتھ سے ایک آدمی کو پکڑ کر آگے بڑھایا اور اپنی جگہ لا کھڑا کیا، پھر عصر کی نماز کے لئے تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر کھڑے ہو کر حمد وثناء کے بعد فرمایا: امابعد اے لوگو! میں نے نماز کے لیے وضو کیا تھا کہ اسی اثناء میں میں اپنے اہل خانہ کی ایک عورت کے پاس سے گزرا اور میں تھوڑی دیر کے لیے اس کے ساتھ مشغول ہو گیا چنانچہ جب میں نماز میں تھا تو میں نے کچھ تری محسوس کی تو میں نے اپنے آپ کو دو اختیار دیئے اول یہ کہ میں تم سے حیاء کر جاؤں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جرات کا اظہار کرلوں۔ دوم یہ کہ یا تو میں اللہ تعالیٰ سے حیاء کروں اور تمہارے سامنے جرات کا اظہار کروں حالانکہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب تھی کہ میں اللہ تعالیٰ سے حیا کروں اور تمہارے سامنے جرأت کرلوں لہٰذا میں فوراً باہر نکلا اور وضو کیا پھر از سر نو نماز پڑھی، پس تم میں سے جس کو بھی میرے جیسی کیفیت لاحق ہو اسے میرے ہی جیسا معاملہ کرنا چاہیے۔ بیہقی وابن ابی شیبہ

۲۲۴۰۴......عباد بن عوام، حجاج، ایک آدمی، عمرو بن حارث ابن ابی ضرار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس آدمی کو نماز میں نکسیر آجائے پس وہ واپس لوٹے اور وضو کر کے دوبارہ نماز میں شریک ہو جائے اور جو نماز ہو چکے اسے شمار میں لائے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۰۵......عباد بن عوام کی روایت ہے کہ حجاج کہتے ہیں کہ ایک شیخ نے بعض محدثین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۰۶......محمد بن عمرو بن حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھادی جب صبح کو اچھی طرح سے روشنی پھیل گئی تو اپنے کپڑوں پر احتلام کا اثر دیکھا اور فرمایا: بخدا! مجھ سے بڑی زیادتی ہوگئی۔ میں تو جنبی ہوں۔ پھر مجھے معلوم نہیں،

رہا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کا اعادہ کیا جب کہ لوگوں کو نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیا۔ دار قطنی، بیہقی فی شعب الایمان

۲۲۴۰۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم (جماعت صحابہ نے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی یکا یک آپ ﷺ نماز سے واپس لوٹ گئے دراں حالیکہ ہم نماز ہی میں کھڑے تھے پھر (تھوڑی دیر کے بعد) آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ ﷺ نے پھر ہمیں نماز پڑھائی اور نماز کے بعد فرمایا: جب میں نماز میں کھڑا ہو چکا پھر مجھے یاد آیا کہ میں جنابت کی حالت میں ہوں اور بغیر غسل کے نماز میں کھڑا ہو گیا ہوں اور تم میں سے جس کے دل میں بھی کوئی ایسی بات ہو اور اس کی کیفیت میری جیسی ہو اسے چاہیے کہ واپس لوٹ جائے حتی کہ جب اپنی حاجت یا غسل سے فارغ ہو تو واپس لوٹ آئے اور نماز ادا کرے۔ احمد بن حنبل

۲۲۴۰۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کو حدث کے سوا کوئی چیز نہیں توڑتی سو جس بات کو رسول اللہ ﷺ فرمانے سے نہیں شرمائے اس سے میں بھی نہیں شرماتا ہوں حدث یہ ہے کہ انسان کو ہوا خارج ہو جائے یا پھر گوز مار دے۔

سعید بن منصور، عبداللہ بن احمد والدورقی

۲۲۴۰۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے پیٹ میں خرابی پائے یا قے یا نکسیر کا اثر محسوس کرے اسے چاہیے کہ نماز سے واپس لوٹ جائے اور وضو کرے پھر جب تک اس نے بات نہیں کی تو اپنی نماز پر بنا کر لے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، وابو عبید فی الغریب، دار قطنی، بیہقی

عذر لاحق ہونے کی صورت میں نکلنے کا طریقہ

۲۲۴۱۰۔۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب امام کو نماز میں قے یا نکسیر کا اثر محسوس ہو یا اپنے پیٹ میں کچھ خرابی محسوس کرتا ہو اسے چاہیے کہ اپنی ناک پر کپڑا رکھے اور مقتدیوں میں سے کسی کو آگے کر کے چلا جائے۔ رواہ دار قطنی

۲۲۴۱۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس آدمی کو نماز میں قے یا نکسیر آ جائے یا وہ اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس کرے اور اسے امام کے سلام پھیرنے سے پہلے وضو ٹوٹ جانے کا خوف ہو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ ناک پر رکھے اور اگر پڑھی ہوئی نماز کو شمار میں لانا چاہتا ہے تو وضو تک کلام نہ کرے پھر بقیہ نماز مکمل کرے اگر اس نے کلام کر لیا تو نماز کو از سر نو پڑھے اور اگر تشہد کی مقدار میں بیٹھنے کے بعد اسے خوف لاحق ہو جائے کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اسے چاہیے کہ سلام پھیرے اس کی نماز مکمل ہو چکی۔ عبدالرزاق وبیہقی

۲۲۴۱۲۔۔۔ ابورزین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں امامت کرائی اور نماز ہی میں انہیں نکسیر آ گئی چنانچہ انہوں نے ایک آدمی کو پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور خود پیچھے ہٹ گئے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۱۳۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں جو آدمی ہنس پڑے اسے نماز کا اعادہ کرنا چاہیے اور اسے وضو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۱۴۔۔۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور تکبیر تحریم کہنے کے بعد لوگوں کی طرف اشارہ کیا اور خود مسجد سے چل پڑے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے غسل کیا واپس آئے تو ہم نے آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے دیکھے، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۴۱۵۔۔۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں پیشاب یا پاخانے کی حاجت محسوس کرے وہ واپس جائے اور کلام کیے بغیر وضو کرے اور واپس نماز کی طرف آ جائے اور جو آیت پڑھ رہا تھا اسی سے نماز کو شروع کر دے۔

عبدالرزاق وابن عساکر

۲۲۴۱۶۔۔۔ ابن مسیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھا دی پھر بعد میں لوگوں سمیت نماز دھرائی۔

مفسدات متفرقہ

۲۲۴۱۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز کے پیچھے اسی جیسی نماز مت پڑھو۔ ابن ابی شیبہ وسمویہ

۲۲۴۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد اسی جیسی نماز ہرگز مت پڑھو۔ عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ وسمویہ

۲۲۴۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد اسی جیسی نماز ہرگز مت پڑھو۔ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ

۲۲۴۱۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے منادی کو پکارتے ہوئے سنا ہے کہ نشے میں دھت آدمی ہرگز نماز کے قریب بھی مت جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۲۰..... شیبہ بن مساور، حکم بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک آدمی کو بری طرح سے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ چل کر اس کے پاس گئے اور کہا نماز دوبارہ پڑھو (وہ آدمی بولا میں نماز پڑھ چکا ہوں فرمایا: نماز پڑھو اس نے پھر کہا: میں تو نماز پڑھ چکا ہوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے بار ہا اسے نماز لوٹانے کا کہا اور فرمایا: بخدا تم ضرور نماز دوبارہ پڑھو اور کھلم کھلے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرو۔ رواہ ابونعیم

۲۲۴۲۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں پھونک مارنا کلام کرنے کے مترادف ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۲..... زید بن سلم روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نماز میں چھینک ماری اس کے پہلو میں ایک اعرابی (دیہاتی) کھڑا تھا کہنے لگا: رحمک اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے) اعرابی کہتا ہے لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا: میں نے کہا: تعجب ہے یہ لوگ مجھے کیوں گھور رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے اپنی ہتھیلیاں رانوں پر ماریں چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نے نماز مکمل کی تو مجھے اپنے پاس بلایا: میرے ماں اور باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں میں نے آپ ﷺ سے بہتر معلم کوئی نہیں دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے جھڑ کا اور نہ ہی مجھے برا بھلا کہا بلکہ ارشاد فرمایا: نماز میں کلام کرنا مناسب نہیں چونکہ نماز تو تسبیح تکبیر تہلیل اور قراءت قرآن کا نام ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۳..... ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مسلمان شروع شروع میں نماز میں باتیں کرتے تھے جس طرح کہ یہود و نصاری نماز میں باتیں کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی تو کلام ختم کر دیا واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا اور جب قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو تو اسے خاموشی سے سنا کرو۔ عبد الرزاق، سعید بن منصور

۲۲۴۲۴..... ھشیم، منصور، ابن سیرین خالد حفصہ کے سلسلہ سند سے ابوعلاء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک نابینا آدمی آیا اور ایک کنویں کے اوپر سے گذرا جس پر کھجور کی ٹہنیاں وغیرہ پڑی ہوئی تھیں چنانچہ وہ آدمی کنویں میں گر پڑا اور اسے دیکھ کر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنس پڑے جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جو آدمی بھی ہنسا ہے وہ نماز بھی لوٹائے اور وضو بھی دوبارہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۵..... زہری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑوں پر خون کا اثر دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نماز سے واپس لوٹ گئے۔ ضیاء المقدسی

۲۲۴۲۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک نماز سے واپس لوٹ گئے پھر جب تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ نماز میں کھڑا ہو چکا تھا اور پھر مجھے یاد آیا کہ میں حالت جنابت میں ہوں اور غسل نہیں کیا ہے۔ چنانچہ میں نماز سے واپس لوٹ گیا اور غسل کیا لہٰذا تم میں سے جس کو بھی یہ عارضہ پیش آ جائے وہ غسل کرے اور پھر از سر نو نماز پڑھے۔ طبرانی فی الاوسط

ذیل مفسدات

۲۲۴۲۷.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے نماز پڑھ لی اور بعد میں اس نے اپنے کپڑوں پر خون دیکھا یا احتلام کا اثر پایا تو اسے نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۸.....عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابن نباح کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ جس نے بھی امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی ہے وہ نماز کا اعادہ کرلے چونکہ انہوں نے بحالت جنابت نماز پڑھادی ہے۔ عبد الرزاق، بیہقی

۲۲۴۲۹.....قاسم بن ابوامامہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی چنانچہ انہوں نے تو نماز کا اعادہ کرلیا لیکن لوگوں نے نماز نہیں لوٹائی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مناسب یہ تھا کہ آپ کے ساتھ جن لوگوں نے بھی نماز پڑھی ہے وہ بھی لوٹاتے چنانچہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فتوی پر عمل کیا، قاسم کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول بھی ہے۔ عبدالرزاق، بیہقی

مکروہات کے بیان میں

۲۲۴۳۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں اقعاء (کتے کی طرح بیٹھنا) شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۱.....''مسند خالد بن ولید'' ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا اور وہ پوری طرح نہ رکوع کرتا تھا اور سجدے میں بھی کوے کی سی ٹھونگیں مارتا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو اطمینان سے رکوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اگر یہ آدمی اسی حالت پر مرگیا تو اس کی موت ملت محمد ﷺ پر نہیں ہوگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اہتمام کے ساتھ رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی کوے کی سی ٹھونگیں مارلیتا ہے اس کی مثال بھوکے کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھالیتا ہے جو اسے بھوک سے بے نیاز نہیں کرتیں ابوعبداللہ سے کہا گیا کہ تمہیں یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ: مجھے یہ حدیث لشکروں کے سپہ سالاروں نے سنائی ہے جن میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ان سب حضرات نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سن رکھی تھی۔

بخاری فی تاریخه وابو یعلیٰ وابن خزیمه وابن منده وطبرانی، ابن عساکر

۲۲۴۳۲.....ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس نے نماز پڑھتے ہوئے اپنے اوپر کپڑا لٹکا رکھا تھا (یعنی سدل کیا ہوا تھا) چنانچہ آپ ﷺ نے کپڑے کو ایک طرف سے اس پر لپیٹ دیا۔ ابن نجار

۲۲۴۳۳.....''مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں پہلو پر؟ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

ابن ابی شیبه ومسلم فی کتاب المساجد

۲۲۴۳۴.....اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آدمی کو نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۴۳۵.....اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رو تھوک دیکھی آپ ﷺ نے مٹی کے ڈھیلے سے یا کسی اور چیز سے تھوک صاف کی پھر فرمایا: کہ جب بھی تم میں سے کوئی آدمی نماز میں ہو وہ نہ اپنے سامنے کی طرف تھوکے اور نہ ہی دائیں طرف چونکہ (سامنے قبلہ ہے اور) دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے البتہ بائیں جانب تھوکے یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یہ حکم اس وقت ہے جب مسجد میں مٹی، ریت یا کنکریاں بچھائی ہوئی ہوں اور تھوکنے سے کسی دوسرے کو اذیت نہ پہنچتی ہو۔ ورنہ عام طور پر مساجد میں قالین اور کارپٹ بچھائے جاتے ہیں اور مساجد میں فرش کیا جاتا ہے، اس حالت میں یا تو قالین آلودہ ہونے کا خدشہ ہے یا پختہ فرش پر تھوک کے باقی رہنے کا اندیشہ ہے جس سے نمازیوں کو سخت اذیت پہنچ سکتی ہے لہٰذا اب یہ حکم نہیں رہا ہاں البتہ کسی کے پاس رومال ہے اس میں وہ تھوک اور بلغم کو صاف کر سکتا ہے۔

۲۲۴۳۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی دوران سجدہ پھونک مار کر گردو غبار ہٹانے کی کوشش نہ کرے اور نہ ہی نماز میں تورک کر کے بیٹھے۔ رواہ عبدالرزاق

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

۲۲۴۳۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو بھی نماز میں ہو وہ ہاتھوں کو پہلوؤں میں نہ رکھے چونکہ شیطان اپنے پہلوؤں میں ہاتھوں کو رکھ لیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے قبلہ رو تھوک دیکھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جب آدمی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں لہٰذا کوئی بھی قبلہ رو ہرگز نہ تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں جانب تھوکے پھر آپ ﷺ نے لکڑی منگوا کر اس سے تھوک کھرچ ڈالی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۹...... نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی (مرد) نقاب کر کے نماز پڑھے (یعنی ڈھاٹا مار کر نماز پڑھنا بایں طور کہ منہ ناک چہرہ ڈھانپا ہو مکروہ ہے)۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ نوافل میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا لینا جائز ہے اس فرض نماز میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۲۴۴۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نمازی کو (نماز میں) جب کوئی سلام کر دے تو اسے نہ کلام کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی قسم کا اشارہ کرنا چاہیے چونکہ کلام اور اشارہ بھی سلام کے جواب کے حکم میں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... بدائع الصنائع میں سترہ مقام ایسے بیان کیے گئے ہیں کہ جہاں سلام کرنا ممنوع ہے ان میں سے ایک جگہ یہ بھی ہے کہ جو آدمی نماز پڑھ رہا ہو اسے سلام نہ کیا جائے اور سلام کا جواب دینا خواہ کسی طرح بھی ہو کلام کے زمرہ میں آتا ہے اور نماز میں کلام کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۲۴۴۲...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں اونگھ کا آنا شیطان کی طرف سے ہے جب کہ دوران جنگ اونگھ کا آنا رحمت خدائے تعالیٰ ہے۔ عبدالرزاق، وعبد بن حمید وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وطبرانی

۲۲۴۴۳...... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۴۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کشادہ جگہ ہو۔

فائدہ:...... یعنی آدمی سترہ دیوار یا ستون سے دور ہو کر کھڑا نہ ہو کہ اس کے آگے سے آدمی گزر جائے جو اس کی نماز میں خلل ڈال دے۔

۲۲۴۴۵...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ستونوں کے درمیان صفیں مت بناؤ اور نہ ہی باتوں میں مشغول لوگوں کو امامت کراؤ۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی مسجد میں صفیں بنانی ہوں تو پہلے پہلی صف کو مکمل کیا جائے پھر دوسری کو یوں نہ کیا جائے کہ صرف ستونوں کے درمیان درمیان

صفیں بنالی جائیں اور آس پاس کی جگہ خالی پڑی رہے حدیث کے دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ لوگ جب باتوں میں مشغول ہوں تو نہ ہی تکبیراولی کا اہتمام کریں گے اور نہ ہی نماز کے لئے اہتمام سے کھڑے ہوں گے اس لیے اس حالت میں نماز کھڑی کرنے سے منع فرمایا۔

۲۲۴۴۶ ۔۔۔ ''مسند سعد ﷺ'' مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور رکوع میں ہاتھوں کو رانوں کے درمیان ٹکالیا والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم پہلے ایسا کرتے تھے پھر ہمیں ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۴۷ ۔۔۔ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا چنانچہ ہم ستونوں کے درمیان کھڑے ہوگئے اور پھر پیچھے ہٹ گئے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسا کرنے سے بچتے تھے۔ عبد الرزاق، ابو داؤد، الترمذی وقال ھذا حدیث حسن

۲۲۴۴۸ ۔۔۔ اسی طرح عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو ہم ستونوں کے درمیان کھڑے ہوگئے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسا کرنے سے بچتے تھے۔

عبدالرزاق والترمذی وقال حسن صحیح

نماز میں التفات کرنے کا بیان

۲۲۴۴۹ ۔۔۔ یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز میں ادھر ادھر توجہ (التفات) کرلیتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: جس چیز کی طرف تو متوجہ ہورہا ہے میں اس سے بدرجہا بہتر ہوں۔ اگر دوسری بار پھر متوجہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے اور اگر تیسری بار پھر متوجہ ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرلیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۰ ۔۔۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگو! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے اجتناب کرو چونکہ ادھر ادھر دیکھنے والے کی نماز نہیں ہوتی بالفرض نفلی نماز میں تمہاری توجہ ہٹ جائے تو فرض نماز میں توجہ کو مت ہٹنے دو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۵۱ ۔۔۔ عطاء کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز میں تم اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کررہے ہوتے ہو اور رب تعالیٰ تمہارے سامنے ہوتا ہے اور تمہارے ساتھ سرگوشی کررہا ہوتا ہے لہٰذا تمھیں ادھر ادھر توجہ نہیں دینی چاہیے۔
عطاء کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ رب تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو کس کی طرف متوجہ ہے جس کی طرف تو توجہ کررہا ہے اس سے میں بدرجہا بہتر ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۲ ۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نماز میں دائیں بائیں دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۴۵۳ ۔۔۔ ابوعطیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز میں دائیں بائیں توجہ کرنے کے متعلق پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ نماز میں یہ شیطان کا ایک فریب ہے جو نمازی کے ساتھ کرگزرتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۴ ۔۔۔ عطا کہتے ہیں نماز میں دائیں بائیں دیکھنے سے منع کیا گیا ہے اور ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اے ابن آدم! تو کس چیز کی طرف متوجہ ہورہا ہے حالانکہ میں اس چیز سے بہتر ہوں جس کی طرف تو توجہ دے رہا ہے۔

نماز میں بالوں کی چوٹی بنانے کا حکم

۲۲۴۵۵ ۔۔۔ مجاہد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ایک بیٹے کے پاس سے گذرے وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے سر پر بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چوٹی سے پکڑ کر کھینچا حتیٰ کہ اسے پچھاڑ دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۶۔۔۔۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ نماز میں مشغول تھا اور اس نے بالوں کی چوٹی بنارکھی تھی چنانچہ ان دونوں حضرات نے اسے دیکھ کر سخت ناگواری کا اظہار کیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۵۷۔۔۔۔ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز پڑھے اور اس نے سر پر بالوں سے چوٹی بنارکھی ہو یا وہ کنکریوں سے کھیلے یا سامنے یا دائیں طرف تھوکے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۸۔۔۔۔ زید بن وہب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ سجدہ میں تھا اور اس نے سر پر بالوں سے چوٹی بنارکھی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے اس کی چوٹی کھول دی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بالوں سے چوٹی مت بناؤ چونکہ تمہارے ساتھ تمہارے بال بھی سجدہ کرتے ہیں اور ہر بال کے لیے الگ سے اجر وثواب ہے اور تم نے بالوں کی چوٹی اس لیے بنائی ہے تاکہ بال مٹی سے آلودہ نہ ہوں حالانکہ بالوں کا مٹی میں آلودہ ہونا تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۶۰ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے درآں حالیکہ میں سجدہ میں تھا اور اس میں نے بالوں کی چوٹی بنارکھی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے چوٹی کھول دی اور مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

نماز میں پیشاب یا پاخانے کو بتکلف روکنے کا حکم

۲۲۴۶۱ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں پیشاب وپاخانے کو زبردستی نہ روکے رکھو۔ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

فائدہ:۔۔۔۔۔ مطلب یہ کہ پیشاب یا پاخانے سے آدمی کو پہلے اچھی طرح سے فارغ ہولینا چاہیے اور پھر نماز پڑھنی چاہیے اگر دوران نماز پیشاب کی حاجت پیش آجائے تو تکلف کرکے پیشاب کو نہیں روکنا چاہیے بلکہ نماز توڑ کر ناک پر ہاتھ رکھ کر مسجد سے باہر نکل جانا چاہیے اور قضائے حاجت سے فارغ ہوکر پھر نماز پڑھنی چاہیے۔

۲۲۴۶۲۔۔۔۔ زید بن اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی آدمی بھی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ اس نے اپنی سرینوں کو بتکلف جوڑا ہوا ہو۔مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۴۶۳۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں پیشاب وپاخانے سے مدافعت مت کرو۔رواہ الحارث

۲۲۴۶۴۔۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ وہ پیشاب اور پاخانے سے دفاع کررہا ہو۔

رواہ عبدالرزاق

مکروہ وقت کے بیان میں

۲۲۴۶۵۔۔۔۔ ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں چند پسندیدہ شخصیات کے پاس تھا جن میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ ان تمام حضرات کا بیان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد تا غروب آفتاب اور فجر کے بعد سورج کے چمکنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔الطبرانی والامام احمد بن حنبل والدارمی والبخاری ومسلم والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ وابو یعلی وابن جریر وابن خزیمہ وابوعوانہ والطحاوی والبیہقی

۲۲۴۶۶۔۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز مت پڑھو چونکہ طلوع آفتاب کے ساتھ ساتھ شیطان کے سینگ بھی طلوع ہوتے ہیں اور غروب آفتاب کے ساتھ اس کے سینگ بھی غروب ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے۔ رواہ مالک

۲۲۴۶۷۔۔۔سائب بن یزید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منکدر کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مار رہے تھے۔ مالک والطحاوی

۲۲۴۶۸۔۔۔اسود کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعات پڑھنے پر مارتے تھے۔مسدد

۲۲۴۶۹۔۔۔عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے سے مارا اس پر تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! آپ مجھے اس نماز پر کیوں مارتے ہیں جسے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تمیم! سب لوگ وہ کچھ نہیں جانتے جو تم جانتے ہو۔الحارث وابو یعلی

۲۲۴۷۰۔۔۔عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے بتایا یا مجھے خبر دی گئی ہے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبل ازیں اس نماز سے منع کر چکے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے کے ساتھ مارا تمیم رضی اللہ عنہ نے نماز ہی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور جب تمیم رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اے عمر! آپ نے مجھے کیوں مارا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا چونکہ تم نے عصر کے بعد دو رکعات پڑھی ہیں حالانکہ میں ان سے منع کر چکا ہوں تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ دو رکعتیں آپ سے بہتر ہستی یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا مجھے خوف نہیں ہے لیکن تمہارے بعد ایسے لوگ آنے والے ہیں جو (تمہیں دیکھ کر) عصر اور مغرب کے درمیان نماز پڑھیں گے حتیٰ کہ وہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھنے لگیں گے جس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور وہ عصر اور مغرب کے درمیان اسی طرح نماز پڑھیں گے جس طرح ظہر اور عصر کے درمیان پڑھتے ہیں۔الطبرانی فی الاوسط

۲۲۴۷۱۔۔۔سوید بن غفلہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اقامت کے بعد (فرض نماز کے علاوہ کوئی اور) نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

عصر کے بعد نفل کی ممانعت

۲۲۴۷۲۔۔۔فارسیوں کے آزاد کردہ غلام سائب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں زید بن خالد جہنی کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا آپ ﷺ چل کر زید بن خالد کے پاس آئے اور انہیں درے سے مارنا شروع کیا لیکن وہ برابر نماز پڑھتے رہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اے امیر المؤمنین! آپ مجھے مارتے رہیں میں ان دو رکعتوں کو نہیں چھوڑوں گا چونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے دیکھ چکا ہوں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ زید رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے اور فرمایا: اے زید بن خالد! اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ ان دو رکعتوں کو رات کی نماز کے لیے ایک طرح کی سیڑھی بنالیں گے میں ہرگز تمہیں نہ مارتا۔رواہ عبدالرزاق فی مصنف

۲۲۴۷۳۔۔۔طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے، اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے یہ دو رکعات چھوڑ دیں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے پھر سے دو رکعتیں پڑھنی شروع کر دیں جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ان کا کہنا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دو رکعتوں پر مارا کرتے تھے۔عبدالرزاق

۲۲۴۷۴۔۔۔رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے عصر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تم عصر کے بعد بھی نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھ سے ایک نماز فوت ہوگئی تھی جسے اب پڑھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بعد میں پڑھ لیتے تو اچھا ہوتا۔اخرجہ ابراھیم بن سعد بن نسخته

۲۲۴۷۵۔۔۔مقدام بن شریح اپنے والد شریح سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز

کیسے پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ ﷺ دوپہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھتے اور پھر اس کے بعد دو رکعت اور پڑھتے تھے۔ پھر عصر کی نماز پڑھتے اور عصر کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا: عصر کے بعد نماز پڑھنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مارا کرتے تھے اور اس نماز سے منع کرتے تھے۔ لیکن اہل یمن کے لوگ کمینے ہیں وہ ظہر کی نماز پڑھتے ہیں پھر ظہر اور عصر کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں اور پھر عصر پڑھتے ہیں اور پھر عصر اور مغرب کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ اور جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کرتے تھے وہ بہت اچھا کرتے تھے۔ اخرجہ ابو العباس السراج فی مسندہ

۲۲۴۷۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دن اور رات کو نماز پڑھنے پر کسی کو بھی اپنی گرفت میں نہیں لوں گا بشرطیکہ جب تک غروب آفتاب اور طلوع آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے سوائے اس کے کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہو۔

ابن مندہ فی النا سع من حدیثہ

۲۲۴۷۷..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کا کونسا حصہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آخر رات کا وقت افضل وقت ہے۔ پھر فجر تک نماز مقبول ہوتی ہے پھر فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز جائز نہیں۔ پھر عصر تک نماز مقبول ہے (سوائے زوال کے وقت کے) پھر عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز جائز نہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کو نماز کیسے پڑھی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے میں نے عرض کیا: دن کو کیسے نماز پڑھی جائے۔ ارشاد فرمایا: دن کو چار چار رکعت کر کے نماز پڑھی جائے۔ پھر فرمایا کہ: جو نماز پر نماز پڑھتا ہے اس کے لیے ایک قیراط ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور قیراط کی مقدار احد پہاڑ کے برابر ہے۔ آدمی جب وضو کے لیے تیاری کرتا ہے اور ہاتھوں کو دھوتا ہے اس کے گناہ ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں پھر جب کلی اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے گناہ ناک کے بانسے سے خارج ہو جاتے ہیں پھر جب چہرہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے چہرے کانوں اور آنکھوں سے خارج ہو جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ سر کے راستے سے نکل جاتے ہیں۔ جب پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گناہ پاؤں کی طرف سے نکل جاتے ہیں اور پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

رواہ عبدالرزاق وسندہ حسن

۲۲۴۷۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے دراں حالیکہ سورج اچھی طرح چمک رہا ہو۔

الامام احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابویعلی وابن الجارود وابن خزیمہ وابن حبان وسعید بن المنصور

۲۲۴۷۹..... بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بجز طلوع آفتاب کے وقت میں نماز پڑھنے سے اور کسی وقت نماز پڑھنے سے نہیں منع کیا گیا چونکہ اس وقت سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۸۰ "مسند تمیم داری رضی اللہ عنہ" عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مجھے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جب کہ قبل ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کر چکے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں درے سے مارا تمیم رضی اللہ عنہ نے نماز ہی میں عمر رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے حتیٰ کہ تمیم رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے مجھے کیوں مارا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر حالانکہ میں ان سے منع بھی کر چکا ہوں تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ دو رکعتیں آپ سے بہتر ہستی یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کی جماعت (جماعت صحابہ) کا مجھے خوف نہیں ہے مجھے تو بعد میں آنے والے لوگوں کا خوف ہے کہ وہ عصر تا مغرب نماز پڑھتے رہیں گے حتیٰ کہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھیں گے جس میں نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور پھر یہ لوگ کہیں گے ہم نے فلاں فلاں کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۸۱ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا ہوں ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ رات کے کس حصہ میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: رات کا آخری تہائی حصہ پھر فجر کی نماز پھر جب سورج

طلوع ہو رہا ہو تو نماز سے رک جاؤ چونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے چنانچہ اس وقت کفار نماز پڑھتے ہیں جب سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے تو اس کے بعد زوال تک نماز پڑھنے کا وقت ہے۔ جب زوال کا وقت ہو جائے تو نماز سے رک جاؤ چونکہ اس وقت دوزخ کی آگ پورے جوبن میں ہوتی ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ دوزخ کے دروازے بھی کھول دیتے ہیں پھر غروب آفتاب تک نماز پڑھ سکتے ہو اور سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور یہ کفار کی نماز کا وقت ہے۔ رہی بات وضو کی سو جو آدمی بھی وضو کے پانی کے قریب ہو کر ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے پانی کے ساتھ ساتھ ہاتھوں کے گناہ بھی جھڑنے لگتے ہیں جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو گناہ اس پانی کے ساتھ جھڑتے رہتے ہیں جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو گناہ چہرے سے پانی کے ساتھ نکلنے لگتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر سے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کی طرف سے گناہ خارج ہوتے رہتے ہیں اس کے بعد اگر وہ اسی حالت میں مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء پڑھتا ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا اگر میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ایک بار یا دو بار یا تین بار سن کر یاد نہ کی ہوتی تو میں یہ حدیث کسی کو نہ سناتا۔

رواه الضياء المقدسي

فجر کے بعد نفل کی ممانعت

22482..... حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کا کونسا حصہ افضل ترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کا آخری حصہ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے پھر فجر کے بعد نماز پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ طلوع آفتاب ہو جائے اور ایک یا دو نیزے کے بقدر بلند ہو جائے تو پھر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ یہاں تک کہ سورج نیزے کی طرح کھڑا ہو جائے اور زوال شمس کے وقت نماز نہیں پڑھی جا سکتی پھر جب زوال کا وقت ہو جائے تو اس کے بعد نماز پڑھی جا سکتی ہے پھر غروب آفتاب کے وقت نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

عبد الرزاق وابن جرير

22483..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعتیں میں پڑھتے تھے انہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا اس پر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر عذاب نہیں دیگا لیکن نماز نہ پڑھنے پر عذاب دے گا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: بہر حال میں نے آپ کو عصر کے بعد نماز پڑھنے کا حکم بتا دیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ مجھ سے بہتر ہیں تاہم یہ نماز پڑھنے کی وجہ سے آپ پر کوئی حرج نہیں لیکن مجھے یہ خوف ہے کہ آپ کو لاعلم آدمی دیکھ لے گا اور پھر وہ عصر کے بعد نماز پڑھنا شروع کر دیگا حتیٰ کہ وہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھے گا جس میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ ابن جرير وابن عساكر

22484..... ”مسند صفوان بن معطل سلمی“ حمید بن اسود، ضحاک بن عثمان، مقبری کے سلسلہ سند سے حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: یا نبی اللہ! میں آپ سے ایک ایسی چیز کے متعلق پوچھتا ہوں جیسے آپ بخوبی جانتے ہیں حالانکہ میں اسے نہیں جانتا کیا دن اور رات میں کوئی ایسی گھڑی بھی ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو اس کے بعد نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہو جائے جب سورج طلوع ہو چکے تو پھر نماز پڑھ سکتے ہو حتیٰ کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی طرح ہو جائے چنانچہ جب سورج تمہارے سر پر آجائے تو اس وقت نماز سے رک جاؤ چونکہ اس وقت میں دوزخ کو دہکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جب سورج ڈھل چکے (یعنی زوال کا وقت گزر جائے) تو عصر تک نماز پڑھ سکتے ہو۔

عبدالله بن احمد بن حنبل وابو يعلى وابن عساكر

22485..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ دن اور رات میں کوئی ایسی گھڑی ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں: جب تم صبح

کی نماز پڑھ چکو تو اس کے بعد نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے چونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد نماز پڑھو یہ نماز مقبول ہے حتیٰ کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی طرح کھڑا ہو جائے تو اس وقت میں بھی نماز چھوڑ دو چونکہ اس وقت جہنم کو دھکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب سورج ڈھلنے لگے تو عصر تک نماز پڑھ سکتے ہو پھر عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز چھوڑ دو۔ ابن جریر وابن منده وقال هذا حديث صحيح عزيز غريب و بيهقى وابن عساكر

۲۲۴۸۶..... اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے عصر کے بعد حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو جائے اور فجر کے بعد حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ عبدالرزاق وابن جرير

۲۲۴۸۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے طلوع آفتاب کے وقت غروب آفتاب کے وقت اور نصف نہار کے وقت۔ رواہ ابن جرير

۲۲۴۸۸..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے کہا یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے چنانچہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں ابن زبیر نے سچ کہا ہے، میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ عصر کے بعد نماز نہ پڑھی جائے حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو جائے اور فجر کے بعد بھی طلوع آفتاب تک نماز نہ پڑھی جائے پس رسول اللہ ﷺ وہی کچھ کرتے تھے جس کا انہیں حکم دیا جاتا تھا اور ہم بھی وہی کچھ کریں گے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۸۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کی تلاش میں مت رہو چونکہ شیطان کے سینگ طلوع آفتاب کے ساتھ طلوع ہوتے ہیں اور پھر آفتاب کے ساتھ غروب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

عصر کے بعد کے نفل

۲۲۴۹۰..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی عصر کے بعد نماز نہیں پڑھتے دیکھا بجز ایک مرتبہ کے کہ آپ ﷺ کے پاس ظہر کے بعد کچھ لوگ آئے تھے جن کی وجہ سے آپ کسی کام میں مشغول ہو گئے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکے پھر عصر کی نماز پڑھی اور نماز کے بعد میرے حجرے میں تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۱..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور انہوں نے کثیر بن صلت کو حکم دیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کرو چنانچہ کثیر بن صلت کے ساتھ میں بھی (ابوسلمہ) کھڑا ہوا اور کثیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن حارث کو بھیجا چنانچہ یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نہیں جانتی اور جاؤ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک دن عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی تھیں حالانکہ قبل ازیں میں نے آپ ﷺ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا تھا تاہم میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ دو رکعتیں کیسی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس قبیلہ بنو تمیم کا ایک وفد آیا تھا یا فرمایا کہ میرے پاس صدقے کا مال آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا جواب پڑھ رہا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۲..... عبداللہ بن حارث کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا چنانچہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے قریب بیٹھایا اور پھر کہا: لوگ عصر کے بعد کیسی دو رکعتیں پڑھتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: لوگوں کو ابن زبیر فتوی دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیج کر ان دو رکعتوں کے متعلق پوچھا: انہوں نے جواب دیا مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے قاصد کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، انہوں نے جواب دیا کہ اس بارے میں مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے چنانچہ قاصد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کی حقیقت دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ: اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے میں نے تو انہیں یہ خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو رکعتوں سے منع فرمایا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں ظہر کی نماز کے لیے وضو کیا اور آپ ﷺ کے پاس مہاجرین کافی تعداد میں جمع تھے اور اس سے پہلے آپ ﷺ نے ایک عامل کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا اور اس نے تاخیر کردی تھی اسی اثناء میں دروازے پر دستک ہوئی۔ آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز پڑھی نماز کے بعد آپ ﷺ مال تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئے یہاں تک کہ عصر کے وقت فارغ ہوئے آپ ﷺ کو بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو انہوں نے اقامت کہہ کر عصر کی نماز کھڑی کردی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر میرے گھر پر تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ ﷺ سے ان رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دو رکعتیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا جنہیں میں نہیں پڑھ سکا ہوں اور اب عصر کے بعد پڑھ رہا ہوں مجھے ناگوار گزرا کہ میں یہ دو رکعتیں مسجد میں پڑھوں درآں حالیکہ لوگ مجھے دیکھ رہے ہوں لہٰذا میں نے تمہارے پاس آکر پڑھی ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۹۳..... عبداللہ بن شداد بن ھاد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یہ کیسی دو رکعتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو رکعتوں کو میں عصر سے پہلے پڑھتا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۹۴..... عبدالرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا: آپ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: میں نبی ہوں عرض کیا: آپ کو کس کی طرف بھیجا گیا ہے؟ ارشاد فرمایا: سرخ وسیاہ (عرب وعجم) کی طرف عرض کیا: کس وقت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟ ارشاد ہوا: صبح کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے بقدر بلند ہوجائے۔ اور جس وقت سورج زرد پڑ جائے تاوقتیکہ غروب نہ ہوجائے۔ عرض کیا: کس وقت دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے ارشاد ہو کہ رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ عرض کیا: آفتاب کس وقت غروب ہونا شروع ہوتا ہے؟ حکم ہوا کہ سورج کے زرد مائل ہونے سے غروب ہونے تک۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۵..... عطاء کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ نفل نماز آدھے دن کے وقت مکروہ ہے حتیٰ کہ سورج بلند نہ ہوجائے اور طلوع آفتاب وغروب آفتاب کے وقت بھی نفل پڑھنا مکروہ ہیں۔ عطاء کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نصف نہار (آدھے دن) کے وقت نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک پڑھتے تھے اور نہ ہی فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

نماز کے مستحب اوقات کا بیان

۲۲۴۹۷..... محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ عموماً مروان کی مخالفت کرتے تھے اس پر مروان نے ان سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو نماز پنجگانہ ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اگر تم رسول اللہ ﷺ کی موافقت کروگے تو ہم بھی تمہاری موافقت کریں گے اور گر تم رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کروگے تم ہم بھی تمہاری مخالفت کریں گے

الرویانی وابن عساکر

۲۲۴۹۸..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشاد فرمایا: اے ابوذر! عنقریب میرے بعد کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو نماز کو وقت پر نہیں پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھتے رہنا سو اگر تم نے نماز وقت پر پڑھی تمہارے لیے نماز کے علاوہ اضافی اجر وثواب بھی ہوگا ورنہ تمہارے لیے صرف نماز ہی کا ثواب ہوگا۔ رواہ مسلم والترمذی عن ابی ذر

۲۲۴۹۹..... ابوعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے سے امراء کے متعلق پوچھا جو کہ نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے چنانچہ انہوں نے میرے گھٹنوں پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی ایسا سوال حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا انہوں نے بھی میرے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ میں نے تیرے ساتھ کیا ہے (یعنی انہوں نے بھی مجھے گھٹنوں پر تھپڑ مارا تھا) چنانچہ انہوں نے فرمایا: نماز کو وقت پر پڑھو اور اگر تم ان امراء (کی اقتداء میں ان) کے ساتھ نماز کو پالو تو دوبارہ پڑھ لو اور مت کہو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں لہٰذا اب نہیں پڑھوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۰..... ''مسند عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ'' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو مختلف امور میں مشغول ہو جائیں گے اور وقت پر نماز نہیں پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھنا ایک آدمی بولا: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ حکم ہوا: جی ہاں ان کے ساتھ پڑھ لو۔

عبدالرزاق فی مصنفه

۲۲۵۰۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کا وقت پر نماز پڑھ لینا اس کے اہل وعیال اور مال سے بدر جہا بہتر ہے۔ رواہ سعید بن منصور

کلام: ..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۵۔

۲۲۵۰۲..... عبدالرحمٰن بن اسود کہتے ہیں ایک مرتبہ علقمہ اور اسود نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس داخل ہونے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دے دی اور فرمایا: عنقریب کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو نمازوں کو وقت سے موخر کر کے پڑھیں گے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ہمارے سامنے نماز پڑھی اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

روہ ابن ابی شیبه فی مصنفه

۲۲۵۰۳..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگردوں سے فرمایا: مجھے وقت کے متعلق تمہاری کوئی پرواہ نہیں اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سمیت زوال شمس کے بعد ظہر کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا: عنقریب تمہارے اوپر کچھ ایسے لوگ حکمراں ہوں گے جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھنا اگر تم ان کے ساتھ بھی نماز کو پالو تو پڑھ لو۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفه

۲۲۵۰۴..... مہدی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے مہدی! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے خیار (افضل و بہترین) لوگوں کو پس پشت ڈال دیا جائے گا اور تمہارے اوپر نوعمر اور شریر لوگ حکمراں بن بیٹھیں گے اور نماز کو وقت پر نہیں پڑھا جائے گا؟ میں نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس وقت لوگوں سے ٹیکس وصول نہ کرنا، جاسوس نہ بننا، شرطی (پولیس کا آدمی) نہ بننا اور نہ ہی سرکاری ڈاکیا بننا (یعنی کسی قسم کا کوئی بھی سرکاری عہدہ نہ لینا) اور تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھتے رہنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۵..... قاسم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ایک مرتبہ ولید بن عقبہ نے نماز میں تاخیر کر دی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا اس نے نماز کھڑی کرنے کا اعلان کر دیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی جب ولید بن عقبہ کو پتہ چلا تو اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ کیا آپ کے پاس امیرالمؤمنین کا کوئی نیا حکم پہنچا ہے یا پھر آپ سے بدعت سرزد ہوگئی ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم اپنی نماز میں تمہارا انتظار کریں درآں حالیکہ تم اپنے کام میں مشغول ہو۔ عبدالرزاق فی مصنفه

۲۲۵۰۶..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے وقت پر نماز نہ پڑھی ہو۔

البتہ آپ ﷺ میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کر کے پڑھتے تھے اور مغرب عشاء کی نماز کو مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھتے تھے اور اس دن فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھ لیتے تھے۔عبد الرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۷.....حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلاشبہ تمہارے اس زمانہ میں خطباء قلیل ہیں اور علماء کثیر ہیں جو نمازیں طویل (لمبی) پڑھتے ہیں اور مختصر خطبے دیتے ہیں جبکہ عنقریب تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں خطباء کثیر ہوں گے اور علماء قلیل ہوں گے اور وہ خطباء لمبی لمبی تقریریں کریں گے نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے حتیٰ کہ کہا جانے لگے گا کہ یہ تو شرف الموتی ہے آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ شرف الموتی کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: جب سورج بہت زیادہ زردی مائل ہو جاتے اسے شرف الموتی کہتے ہیں لہٰذا تم میں سے جو بھی اس زمانہ کو پائے وہ وقت پر نماز پڑھے اور جو جبرا نماز پڑھنے سے روک دیا جائے تو وہ انہی لوگوں کے ساتھ پڑھ لے اور اپنی پڑھی ہوئی نماز کو فرض شمار کرے اور ان (امراء وحکمرانوں) کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو نفل شمار کرے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۸.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یقیناً نماز کا وقت مقرر ہے جس طرح کہ حج کا وقت مقرر ہے لہٰذا نماز کو وقت پر پڑھو۔

رواہ عبدالرزاق

''مباح جگہ''

۲۲۵۰۹.....''مسند ابی سعید'' حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسا اوقات نبی کریم ﷺ چٹائی پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:.......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قالین دری اور چٹائی خواہ کسی قسم کی بھی ہو جب اس کے پاک ہونے کا یقین ہو تو اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔

جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۲۲۵۱۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا در آں حالیکہ میں ایک قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز پڑھ رہے ہو حالانکہ تمہارے سامنے قبر ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

عبد الرزاق وابن ابی شیبہ وابن منیع

غیر اللہ کو سجدہ کرنا شرک ہے

۲۲۵۱۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مرض وفات میں مجھے حکم دیا کہ لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دو چنانچہ جب لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم پر لعنت کرے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا پھر آپ ﷺ پر بیہوشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوتو حکم دیا کہ اے علی! لوگوں کو اندر لاؤ میں لوگوں کو اندر لایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم پر لعنت کرے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ مرض وفات میں آپ ﷺ نے تین بار یہی ارشاد فرمایا۔البزار

فائدہ:.......یعنی آپ ﷺ کو خدشہ تھا کہ میرے بعد میری امت کہیں میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنائے تب ہی آپ ﷺ نے مرض وفات میں اس خدشہ کو شدت سے ظاہر کیا۔

۲۲۵۱۲.....ابو صالح غفاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بابل (شہر) سے گزر ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موذن آیا اور عصر کی نماز کے لیے اجازت چاہی۔ آپ رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور جب بابل سے گزر گئے تو موذن کو حکم دیا اور نماز کھڑی کی۔ جب آپ

رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے محبوب رسول اللہ ﷺ نے مجھے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور مجھے سرزمین بابل میں نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے چونکہ بابل کی سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوئی ہے۔ ابو داؤد والبیہقی

۲۲۵۱۳...... ''مسند براء بن عازب'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز مت پڑھو آپ ﷺ سے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کی متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیا کرو چونکہ ان میں برکت ہے۔ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

فائدہ:......یعنی بسا اوقات بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز جائز ہے یہ مطلب نہیں کہ اس کے متبادل جگہ موجود ہوتے ہوئے بھی یہاں پڑھی جائے یا اہتمام کے ساتھ معمول بنالیا جائے چونکہ ظاہر ہے کہ متبادل جگہ بکریوں کے باڑے سے بہتر ہے۔

۲۲۵۱۴...... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کہ کیا ہم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا پوچھا گیا: کیا ہم بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا: پھر پوچھا گیا کیا ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا: پھر پوچھا گیا کیا اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۵۱۵...... ''مسند جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ'' جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیتے تھے جب کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۱۶...... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کریں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۵۱۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکریوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ اور بکریوں کی رینٹ وغیرہ بھی صاف کرلیا کرو اور ان کے باڑے میں نماز بھی پڑھا کرو چونکہ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۱۸...... عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض وفات میں چہرہ اقدس پر چادر کا پلو رکھ لیتے پھر جب افاقہ ہوتا تو کپڑا اٹھا کر فرماتے: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے چونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ایسا کرنے سے ڈراتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۱۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم باغ، حمام اور قبرستان میں ہرگز نماز مت پڑھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے کنیسہ میں نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے جس میں مورتیاں رکھی ہوں (یا تصویریں بنی ہوں)۔

عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۲۱...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے درمیان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۲۲...... حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۳...... ''مسند اسامہ بن زید'' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے مرض وفات میں فرمایا کہ میرے صحابہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چہرہ اقدس پر معافری چادر ڈال رکھی تھی پھر آپ نے چہرہ اقدس سے کپڑا اٹھا کر فرمایا اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔

الطبرانی، الامام احمد بن حنبل وابونعیم فی المعرفہ وسعید بن المنصور واخرجہ مسلم فی کتاب المساجد

۲۲۵۲۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرگاہ (راستہ) میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

مکروہات متفرقہ

۲۲۵۲۵..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشوع نفاق سے پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! خشوع نفاق کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا خشوع بدن اور دل کا نفاق۔

الحکیم والعسکری فی الامثال والبیہقی فی شعب الایمان

۲۲۵۲۶..... ابوحازم اپنی آزاد کردہ لونڈی عزہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: پالان کے اوپر بچھائے جانے والی چادر یا کمبل پر نماز مت پڑھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۷..... عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی اور میں سجدہ کی جگہ سے ہاتھ سے کنکریاں ہٹانے لگا چنانچہ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۲۸..... محمد بن عبداللہ قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اس نے سر جھکا رکھا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا حالت ہے اپنا سر اوپر اٹھاؤ اس طرح کی ظاہری عاجزی تمہارے دل کے خشوع میں اضافہ نہیں کرے گی سو جس آدمی نے بھی دل میں پائے جانے والے خشوع سے زیادہ ظاہر کرنے کی کوشش کی اس نے نفاق در نفاق کو ظاہر کیا۔ الدینوری

۲۲۵۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! میں تمہارے لیے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ رکوع اور سجدہ میں قراءت نہ کرنا سر پر بالوں سے جوڑا بنا کر مت نماز پڑھو چونکہ یہ شیطان کی عادت ہے شیطان کی طرح مت سو سجدہ میں بازوؤں کو مت پھیلاؤ اور سجدہ کی جگہ سے کنکریوں کو مت ہٹاؤ سجدوں کے درمیان کتے کی طرح مت بیٹھو امام کو لقمہ مت دو اور سونے کی انگوٹھی مت پہننا کتان اور حریر سے بنا ہوا کپڑا مت پہنو اور ریشم سے بنی ہوئی زین پر مت سواری کرو۔

الطبرانی، والدورقی والبیہقی

کلام:..... امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۵۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں داڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔ العسکری فی المواعظ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں زیاد بن منذر ایک راوی ہے جو متروک ہے۔

۲۲۵۳۱..... ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور سدل (کپڑے لٹکائے ہوئے) کیے ہوئے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لوگ تو یوں لگتے ہیں گویا کہ یہود ہوں جو اپنی میلہ گاہوں کی طرف نکل آئے ہوں۔ رواہ ابوعبید

۲۲۵۳۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز میں سدل کیے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ان لوگوں نے یہود کی مشابہت کر رکھی ہے جو ابھی ابھی اپنے کنیسوں سے باہر آئے ہوں۔ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۳۳..... ''مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ'' شقیق کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اچانک ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا اس نے نماز ہی میں اپنے سامنے تھوک دیا جب نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: نہ اپنے سامنے تھوک اور نہ ہی دائیں جانب چونکہ تمہارے دائیں جانب نیکیوں کو رکھنے والے فرشتے ہوتے ہیں بلکہ اپنی بائیں طرف تھوکو یا پیچھے تھوکو سو آدمی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے توجہ نہیں ہٹاتے جب تک کہ وہ خود اللہ کی طرف سے

توجہ نہ ہٹالے یا اس سے کوئی بری الذمہ نہ ہوجائے۔ ابن عساکر

۲۲۵۳۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رکوع میں قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

مستحبات نماز..... حضور قلب

فائدہ:..... نماز میں حضور قلب کو وہ حیثیت حاصل ہے جو سر میں دماغ کو اور بقیہ اعضاء جسمانیہ میں دل کو چنانچہ دل یا دماغ فیل ہوجائے تو انسان چند گھڑی کا مہمان رہ جاتا ہے چنانچہ اسی طرح اگر نماز کی ظاہری صورت موجود ہو اور حضور قلب سے خالی ہو وہ نماز ذمہ سے تو ساقط ہوجائے گی لیکن تمام تر خوبیوں سے خالی ہوگی نماز میں یہی حضور قلب تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسم تیروں سے چھلنی ہوجاتے مگر انہیں خبر تک نہ رہتی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسد اطہر میں نیزے کا پھل گھس گیا جو نماز میں نکالا گیا اسی حضور قلب کے متعلق درج ذیل میں احادیث لائی جارہی ہیں۔

۲۲۵۳۵..... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حکم بن عبداللہ قاسم بن محمد، اسماء بنت ابی بکر کے سلسلہ سند سے ام رومان کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مجھے نماز میں دائیں بائیں جھکتے ہوئے دیکھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے شدت سے ڈانٹا قریب تھا کہ میں نماز توڑ دیتی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب تم لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو تو سکون ووقار کے ساتھ کھڑے ہو اور یہودیوں کی طرح کاندھوں کو دائیں بائیں جھکایا نہ کرو۔ رواہ ابن عدی فی الکامل وابو نعیم فی الحلیہ وابن عساکر

۲۲۵۳۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شام کا کھانا (کھانے کے لئے) رکھ دیا جائے اور ادھر نماز بھی کھڑی کردی گئی ہو تو پہلے کھانا کھالینا چاہیے۔ ابن ابی شیبہ وذخیرۃ الحفاظ ۴۳۴ وکشف الخفاء ۲۲۵

۲۲۵۳۷..... یسار بن نمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے کھانا تناول کرکے نماز کے لیے اچھی طرح سے فارغ ہولیا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۳۸..... جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میمون بن مہران نے ہمیں دعوت پر بلایا چنانچہ کھانا دسترخوان پر رکھ دیا گیا تھا کہ اتنے میں اذان ہوگئی ہم کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے میمون بن مہران بولے: بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایسے ہی ہوتا تھا اور ہم پہلے کھانا کھاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۳۹..... یسار بن نمیر جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وزیر خزانہ تھے کہتے ہیں کہ کھانا اگر تیار ہوتا اور ادھر سے نماز کا بھی وقت ہوجاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں پہلے کھانا تناول کرنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۰..... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ بسا اوقات نماز کھڑی کردی جاتی اور عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی آدمی پیش آجاتا اور آپ رضی اللہ عنہ اس سے باتوں میں مشغول ہوجاتے حتیٰ کہ کافی دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ بیٹھ جاتے۔ ابوالربیع الزہرانی فی الجزء الثانی من حدیثہ

۲۲۵۴۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کوئی آدمی کھانے پر بیٹھا ہو اور ادھر نماز کھڑی کی جاچکی ہو تو اسے جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ آرام سے کھانے سے فارغ ہولے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۲..... "مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ" زید بن وہب کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے اچانک دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی نماز میں مشغول ہے لیکن نہ رکوع اہتمام سے کرتا ہے اور نہ ہی سجدہ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم کتنے عرصہ سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: چالیس سال سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو تم نے چالیس سال سے نماز ہی نہیں پڑھی، بالفرض اگر اسی حالت پر تمہاری موت ہوگئی تو تمہاری موت سنت محمد ﷺ پر نہیں ہوگی جسے آپ ﷺ نے قائم کیا تھا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو اہتمام کے ساتھ نماز پڑھنے کا طریقہ سمجھایا اور پھر فرمایا: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو نماز تو خفیف (ہلکی سی) پڑھتے ہیں لیکن رکوع وسجدہ اہتمام سے کرتے ہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه والبخاری فی کتاب الصلوة والنسائی

۲۲۵۴۳..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز تو ناپ تول کا پیمانہ ہے سو جو پوا پورا دیتا ہے اسے پورا پورا دیا جاتا ہے اور اگر کمی کر دے تو کمی کرنے والوں کے بارے میں تم جانتے ہو کہ ان کے لیے کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ دو رکعتیں پڑھی ہوئیں بدون حضور قلب کے رات بھر کے قیام سے بدرجہا افضل ہیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی التفکر

۲۲۵۴۵..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کو شیطان کے وسوسے ڈالنے سے پہلے پہلے ختم کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۶..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تھے درآں حالیکہ آپ ﷺ نماز میں ہوتے آپ ﷺ کو خشوع کا حکم ملا اور آپ اپنی نظریں سجدہ کی جگہ پر جما لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۷..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آسمان کی طرف نظر اٹھا لیتے اور آپ ﷺ نماز میں ہوتے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

الذین هم فی صلاتهم خاشعون

وہ جو اپنی نماز میں خشوع کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کو نیچے کر لیا (یعنی نظریں سجدہ گاہ پر جھکا لیں)۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۸..... ابن سیرین کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے نہ رکتا ہو تو اسے حکم دیا جائے گا کہ اپنی آنکھوں کو بند کرلے۔
رواہ عبدالرزاق

مستحبات نماز کے متعلقات

۲۲۵۴۹..... ''مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما'' مسرق کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ نماز کو سکون اور اطمینان سے پڑھا کرو۔
رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۰..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے گزرے جو نماز میں رکوع اور سجدہ اطمینان سے نہیں کر رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۱..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے جسے میں نماز میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا کیا کرو۔

اللهم لک الحمد کله ولک الشکر کله ولک الملک کله ولک الخلق کله بیدک الخیر کله والیک یرجع الامر کله اسالک من الخیر کله واعوذبک من الشر کله

یا اللہ تمام تر تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور شکر تیرے ہی لیے ہے بادشاہت صرف تیری ہے اور مخلوق بھی ساری تیری ہی ہے ساری بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے اور تیری ہی طرف تمام امور نے لوٹنا ہے میں ساری کی ساری بھلائی تجھی سے مانگتا ہوں اور سارے کے سارے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ابن ترکان فی الدعاء والدیلمی

۲۲۵۵۲..... حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جو اطمینان سے نہ رکوع کر رہا تھا اور سجدہ بھی کوے کی ٹھونگوں کی طرح کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اسی حالت پر اسے موت آگئی تو ملت محمد ﷺ پر اس کی موت واقع نہیں ہوگی پھر ارشاد فرمایا: جب کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اطمینان سے رکوع کرے اور کوے کی طرح سجدے میں ٹھونگیں نہ مارے اس آدمی کی

مثال بھوکے کی سی ہے جو ایک دو کھجوریں کھالے یا اس کی مثال مرغ کی سی ہے جو خون میں چونچ مار لیتا ہے چنانچہ نہ وہ آدمی بھوک سے سیر ہو پاتا ہے اور نہ ہی مرغ۔ رواہ ابن عساکر

فجر کی نماز میں سورۃ المؤمنون

۲۲۵۵۳..... حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ آپ ﷺ نے کعبہ کی اگلی طرف نماز پڑھی اور جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیے تھے پھر آپ ﷺ نے سورت ''المومنون'' شروع کر دی اور جب موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ ﷺ کو کھانسی لگ گئی اور آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۵۴..... حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم نے ﷺ فتح مکہ کے دن نماز پڑھی اور نعلین مبارک اتار کر بائیں جانب رکھ دیں۔ عبدالرزاق وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۲۵۵۵..... حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور سورت ''المؤمنون'' شروع کر دی حتی کہ جب آپ ﷺ موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر پہ پہنچے تو آپ ﷺ کو کھانسی لگ گئی اور قراءت میں تخفیف کر کے رکوع کر دیا۔ عبدالرزاق سعید بن المنصور وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۲۵۵۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب کسی کو نماز میں جمائی آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے چونکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک منقش چادر پر نماز پڑھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے انجانیہ (ایک قسم کی چادر) میرے پاس لیتے آؤ چونکہ اس (منقش چادر) نے مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا۔ عبدالرزاق واخرجه البخاری فی کتاب الصلوٰۃ ۱۰۴

۲۲۵۵۸..... طاؤس کہتے ہیں: فرشتے بنی آدم کے اعمال لکھتے رہتے ہیں اور پھر کہتے ہیں فلاں شخص نے اپنی چوتھائی نماز میں کمی کر دی فلاں نے آدھی نماز میں کمی کر دی اور فلاں نے اتنی نماز میں کمی کر دی۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفه

۲۲۵۵۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ جس آدمی نے فرض نماز میں اپنے ہاتھوں کو کھیلنے سے روکے رکھا تو اس کا اجر وثواب اتنا اور اتنا سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ عبدالرزاق و بیهقی

کلام:..... امام بیہقی کہتے ہیں اس حدیث میں دو راوی مجہول ہیں اور یہ غیر محفوظ حدیث ہے میزان میں ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

سترہ کا بیان

۲۲۵۶۰..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ابن جریج کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک نوجوان کے پاس سے ہوا جو نماز میں مشغول تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے نوجوان! ستون کی طرف آگے بڑھ جاؤ تاکہ تمہاری نماز سے شیطان نہ کھیلنے پائے اور یاد رکھ میں تمہیں یہ تاکیداً اپنی رائے سے نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۱..... اسحاق بن سوید کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو قبلہ رو دیوار سے دور نماز پڑھتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگے بڑھ جاؤ تاکہ کہیں تمہاری نماز نہ فاسد ہو جائے اور میں تم سے وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے۔

رواہ الحارث

کلام:..... یہ حدیث منقطع ہے۔

۲۲۵۶۲..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اگر معلوم ہوتا کہ اس کے سامنے سے گزرنے پر کتنا گناہ ہے وہ سال بھر اس کی انتظار میں کھڑا رہتا اور یہ اس کے لیے افضل ہوتا بشرطیکہ نمازی کے آگے سترہ نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۶۳..... عبداللہ بن شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر ایک آدمی پر سے ہوا جو بغیر سترہ کے نماز پڑھ رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے اور نمازی کو معلوم ہوا کہ ان پر کتنا گناہ ہے تو گزرنے والا قطعاً نہ گزرے اور نمازی بغیر سترہ کے نماز نہ پڑھے۔

۲۲۵۶۴..... ابن جریج کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی اپنے سامنے سے کسی آدمی کو بھی نہ گزرنے دے چونکہ اس کے ساتھ اس کا شیطان ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے سترہ گاڑ لے تاکہ شیطان اس کے درمیان نہ حائل ہونے پائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۶..... غضیف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: ہم لوگ اپنے گھروں سے پورا سال باہر ہی رہتے ہیں چنانچہ میرا چھوٹا سا گھر ہے اگر میں نماز پڑھتا ہوں تو میری بیوی میرے بالکل مقابل میں آجاتی ہے (یعنی ساتھ کھڑی ہوجاتی ہے) اور اگر میں باہر نکل جاؤں تو سردی سے ٹھٹھر جاتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے درمیان کپڑا لٹکا لیا کرو اور پھر جیسے چاہو نماز پڑھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف ملک شام سے آپ رضی اللہ عنہ کے ایک گورنر نے خط لکھا کہ مقام سامرہ میں ہمارے کچھ پڑوسی ہیں وہ تورات کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں (یا کہا کہ انجیل کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں) لیکن مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے اے امیر المؤمنین! لہٰذا ان کے ذبیحوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھ بھیجا کہ اگر یہ لوگ ہفتے کے دن کا احترام کرتے ہیں اور تورات یا انجیل کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں تو ان کے ذبیحوں کا حکم اہل کتاب کے ذبیحوں کی طرح ہے۔ رواہ عبدالرزاق و مسدد

۲۲۵۶۷..... اسود کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعض اوقات اپنے سامنے نیزہ گاڑ کر نماز پڑھنے لگ جاتے اور آپ کے سامنے سے پالانوں میں سوار عورتیں گزر جاتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۸..... ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی نے میرے سامنے سے گزرنا چاہا میں نے اسے روک لیا، بعد میں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تمہارا نماز کو نہ توڑنا تمہارے لیے باعث نقصان نہیں ہے (یعنی تمہاری نماز ہوچکی)۔ رواہ مسدد والطحاوی

۲۲۵۶۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بجز کلام اور حدث کے کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۰..... قتادہ سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جو بھی آگے سے گزرنے کی جسارت کرے تو جہاں تک ہوسکے اسے روکنے کی کوشش کرو۔ البیہقی، والمتناهیہ ۲۱۷

۲۲۵۷۱..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا اور اس کی ناک ٹوٹی ہوئی تھی پہلا آدمی بولا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ یہ میرے سامنے سے گزرنے لگا میں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کا حکم سن رکھا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تم نے بہت برا کیا اپنی نماز بھی ضائع کی اور اس کی ناک بھی توڑ ڈالی۔ رواہ عبدالرزاق

نمازی کے سامنے سے گذرنا منع ہے

۲۲۵۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی لہٰذا جو چیز بھی آگے سے گزرے اسے حسب استطاعت روکنے کی

کوشش کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو تسبیحات میں مشغول ہوتے درآں حالیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے سامنے (قبلہ کی طرف) لیٹی ہوئی ہوتیں۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والحارث وابن خزیمہ والقطعی فی القطعیات والطحاوی والدورقی

۲۲۵۷۴۔۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دوسرے آدمی کی طرف نماز پڑھ رہا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا: وہ آدمی بولا یا رسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپ مجھے دیکھ رہے تھے۔ البزار

کلام:۔۔۔۔۔۔ بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۵۷۵۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی آگے سے گزرنے والے کو حتی المقدور روکنے کی کوشش کرو۔

رواہ عبدالرزاق

کلام:۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے۔ المتناھیہ ۷۶۸۔

۲۲۵۷۶۔۔۔ ''مسند فضل بن عباس رضی اللہ عنہ'' فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے ہم اس وقت بادیہ (دیہات) میں تھے آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے جب کہ آپ ﷺ کے سامنے ہماری ایک کتیا تھی اور ایک گدھا بھی چر رہا تھا اور آپ کے سامنے ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو آپ کے اور ان جانوروں کے درمیان حائل ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۷۔۔۔۔۔۔مطلب بن ابی وداعہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد حرام میں باب بنی سہم کے قریب نماز پڑھتے دیکھا درآں حالیکہ لوگ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور بیت اللہ اور آپ ﷺ کے درمیان سترہ نہیں تھا اور لوگ آپ ﷺ کے سامنے سے طواف کرتے ہوئے گزر جاتے۔ رواہ عبدالرزاق وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۲۵۷۸۔۔۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کالا کتا شیطان ہے وہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۹۔۔۔۔۔۔ ''مسند حکم بن عمرو غفاری'' حسن کہتے ہیں حکم غفاری نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی اور انہوں نے اپنے سامنے نیزہ گاڑ رکھا تھا چنانچہ لوگوں کے سامنے سے کتا یا گدھا گزرا تو حکم غفاری جب نماز سے فارغ ہوئے ساتھیوں سے کہا: اس جانور نے میری نماز تو نہیں توڑی لیکن تمہاری نماز توڑ دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۰۔۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سفر میں حکم غفاری نے لوگوں کو نماز پڑھائی حکم غفاری نے اپنے سامنے نیزہ گاڑ رکھا تھا اتنے میں لوگوں (مقتدیوں) کے سامنے سے گدھے گزرے حکم غفاری نے دوبارہ نماز پڑھائی۔ بعد میں لوگوں نے آپس میں باتیں کیں کہ حکم غفاری بھی ولید بن عقبہ کی طرح فجر کی چار رکعتیں پڑھنا چاہتے ہیں، عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حکم سے ملا اور اس کا تذکرہ کر دیا حکم تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے حتیٰ کہ لوگ جب ان سے آملے تو کہا: میں نے اس وجہ سے نماز کا اعادہ کیا ہے چونکہ سامنے سے گدھوں کا گزر ہوا تھا اور تم نے ابن ابی معیط کے ساتھ میری مثال بیان کر دی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہارا یہ سفر اچھا رکھے، منزل مقصود تک تمہیں اچھی طرح پہنچادے دشمن کے خلاف تمہیں فتح عطا فرمائے اور پھر میرے اور تمہارے درمیان جدائی کر دے لوگ یہ باتیں سن کر آگے چل پڑے اور اس کے بعد اپنے چہروں کے ان کے متعلق خوشی ہی محسوس کرتے رہے اور جب جنگ سے فارغ ہوئے تو حکم غفاری وفات پاگئے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۱۔۔۔۔۔۔حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ جاتے ہوئے راستے میں نماز پڑھا رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی اپنے اونٹوں کو ہانکتا ہوا آیا (قریب تھا کہ آپ ﷺ کے سامنے سے گزر جاتا) نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ اونٹوں کو واپس کر لیکن وہ آپ ﷺ کے اشارہ کو نہ سمجھ سکا اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زور سے کہا: اے اونٹوں والے! اپنے اونٹوں کو واپس کر چنانچہ اس آدمی نے اونٹوں کو واپس کیا جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلام کس نے کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی

اللہ عنہم نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! تیری فقاہت کے کیا کہنے!

رواہ عبدالرزاق بن عبد الرحمن بن یزید بن اسلم عن ابیہ مرسلاً

۲۲۵۸۲۔۔۔''مسند ابی جحیفہ'' ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اپنے سامنے نیزہ یا اس جیسی کوئی لکڑی گاڑ کر اس کے پیچھے نماز پڑھی اور راستہ آپ ﷺ کے پیچھے تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۵۸۳۔۔۔حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا چنانچہ انہوں نے دائیں بائیں مائل ہو کر اذان دی اور اپنی انگلیوں کو کانوں میں ڈال کر اذان دے رہے تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ ایک سرخ قبہ میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ قبہ سے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے پاس ایک نیزہ تھا جسے آپ ﷺ نے کنکریالی جگہ گاڑا اور پھر اس کی طرف منہ کر کے آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی آپ ﷺ کے سامنے سے کتا گدھا اور عورت بھی گزری آپ ﷺ نے سرخ رنگ کے کپڑے زیب تن کر رکھے تھے مجھے یوں لگتا ہے گویا کہ میں ابھی ابھی آپ ﷺ پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۴۔۔۔حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم اپنے بھائی کے سامنے سے گزرتے ہو جو نماز میں مشغول ہوتا ہے حالانکہ تم خود اپنے ایک یا دو سال کے عمل کو اکارت کر بیٹھتے ہو۔ ابن عساکر

۲۲۵۸۵۔۔۔عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کالا کتا اور حائضہ عورت نماز کو توڑ دیتی ہے میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کتا کیوں نماز کو توڑ دیتا ہے انھوں نے جواب دیا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال پوچھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہے۔ رواہ عبدالرزاق ومسلم وابوداؤد والترمذی

۲۲۵۸۶۔۔۔ابوہریرہ عبدی کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا نمازی کے سترہ کی کتنی مقدار ہونی چاہئے؟ انہوں نے فرمایا: کجاوے کے پچھلے حصہ کے برابر ہونا چاہیے سترہ کے طور پر پتھر بھی کافی ہے اور اگر نیزہ ہو تو وہ اپنے سامنے گاڑ لیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۷۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی نماز پڑھے وہ اپنے سامنے کوئی چیز نصب کرے اگر کسی چیز کو بھی نہ پائے تو اپنے سامنے ایک خط کھینچ لے چونکہ اس کے سامنے سے گزرنے والا اس کے آڑے نہیں آئے گا۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۸۸۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے سترہ ہو خواہ بال سے باریک ہی کیوں نہ ہو تو تمہارے آڑے آنے والی چیز کے لیے رکاوٹ بن جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۹۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سترہ جب کجاوے کے پچھلے حصہ کے بقدر ہو گو کہ بال کے برابر کیوں نہ ہو تو وہ کافی سمجھا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۰۔۔۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے کھلی فضا میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ کے سامنے سترہ نہیں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔ضروری نہیں کہ ہر حال میں سترہ ہو ہی ہو سترہ رکھنا مسنون ہے چھنگل کے بقدر اس کی موٹائی ہو اور ایک فٹ کم از کم لمبائی میں ہونا چاہیے، یہ مقدار اس کی مستحب سمجھی گئی ہے حدیث بالا میں جو آیا ہے کہ آپ ﷺ نے بدون سترہ کے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے ایسی جگہ میں نماز پڑھی ہوگی جہاں کسی انسان یا حیوان کے گزرنے کا خدشہ نہیں ہوا ہوگا یا سترہ گاڑنا مسنون ہے جسے آپ ﷺ نے عمداً کبھی ترک بھی کر دیا ہے۔

۲۲۵۹۱۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے اور نبی کریم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ہم گدھی سے نیچے اترے اور اسے وہیں چرنے چھوڑ دیا چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں فرمایا۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۹۲۔۔۔اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اچانک بکری کا ایک بچہ آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنے لگا چنانچہ کبھی آگے ہو جاتا اور کبھی پیچھے ہو جاتا بالآخر وہ چھلانگ لگا کر آگے سے گزر گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۹۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز میں مشغول تھے۔ میں اور فضل بن عباس گدھی پر سوار ہو کر آئے ہم نیچے اترے اور صف تک پہنچ گئے درآں حالیکہ گدھی وہیں نمازیوں کے سامنے گھومنے پھرنے لگی چنانچہ گدھی نے لوگوں کی نماز کو نہیں توڑا۔

۲۲۵۹۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نماز کو کتا، خنزیر، یہودی، نصرانی، مجوسی اور حائضہ عورت توڑ دیتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت اور سیاہ کتا نماز کو توڑ ڈالتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور میں آپ ﷺ کے سامنے قبلہ رو لیٹی ہوتی تھی۔
عبدالرزاق وذخیرہ الحفاظ ۴۰۷۸

نمازی کے آگے سے گذرنے والوں کو روکنا

۲۲۵۹۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں سامنے سے گزرنے والوں سے جہاں تک ہو سکے دفاع کرتے رہو اور کتوں کے آنے جانے کی جگہوں میں نماز پڑھنے سے شدت سے بچو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اے اہل عراق تم نے ہمیں کتوں کے ساتھ ملا لیا حالانکہ کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی لیکن بقدر استطاعت اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے مت دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۹..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز میں مشغول تھے کہ آپ کے سامنے سے عبداللہ یا عمرو بن ابی سلمہ گزرنے لگے آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا جس سے وہ واپس لوٹ گئے چنانچہ زینب بنت ام سلمہ سامنے سے گزرنے لگیں آپ ﷺ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا تو وہ چل پڑی جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ عورتیں زیادہ غالب والی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۰۰..... "مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ" حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک وادی میں تھے، چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ اٹھ گئے اچانک شعب ابی دب سے ایک گدھا رونما ہوا جیسے دیکھ کر آپ ﷺ رک گئے اور تکبیر نہ کہی فوراً بنو اسد کے بھائی یعقوب بن زمعہ گدھے کی طرف لپکے اور اسے واپس دھکیل دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۱..... اسود کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم میں سے جو آدمی نماز میں ہو اسے چاہیے کہ وہ بھرپور کوشش کرے اور اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے چونکہ سامنے سے گزرنے والا نمازی کے اجر وثواب میں کمی کا باعث بنتا ہے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۲..... اسود کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی تمہارے سامنے سے گزرنا چاہتا ہو اور تم نماز میں ہو تو اسے اپنے سامنے سے ہرگز مت گزرنے دو چونکہ وہ تمہاری نماز کے ایک حصہ کو ضائع کر دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور فضل بن عباس عرفہ کے دن گدھی پر سوار نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گزر گئے جب کہ آپ ﷺ نماز میں تھے اور ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی اور چیز حائل نہیں تھی۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات سترہ

۲۲۶۰۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ ﷺ کے سامنے جنازہ کی طرح دراز لیٹی ہوتی۔
عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۶۰۵۔۔۔۔عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور میں آپ ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ یہ (ازواج مطہرات) تمہاری مائیں ہیں تمہاری بہنیں ہیں اور تمہاری پھوپھیاں ہیں۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق

۲۲۶۰۶۔۔۔۔حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے جب کہ میں آپ ﷺ کے برابر میں لیٹی ہوتی بسا اوقات جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے میرے ساتھ مس کرتے اور آپ ﷺ چٹائی نما مصلّی پر نماز پڑھتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۰۷۔۔۔۔''مسند اسامہ رضی اللہ عنہ'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ اچانک ایک جنازہ آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ ﷺ نے ایک طرف جو دیکھا تو سامنے سے ایک عورت آرہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے واپس کردو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس عورت کو واپس کردیا حتیٰ کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوگئی تب رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پر تکبیر کہی۔ الطبرانی عن اسامہ بن شریک

مباحات نماز

۲۲۶۰۸۔۔۔۔حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ چمڑے سے بنے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھ رہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۹۔۔۔۔''مسند حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ'' حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ہر چیز کے متعلق پوچھا ہے حتیٰ کہ سجدہ میں کنکریوں کے ہٹانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ کنکریوں کو ہموار کرلو ورنہ چھوڑ دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۰۔۔۔۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سجدہ کے لیے کنکریاں ہموار کرنے میں رخصت ہے لیکن ان کا جوں کا توں رہنے دینا سواونٹیوں سے افضل ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۱۔۔۔۔''مسند ابی قتادہ'' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے اور آپ کی نواسی امامہ بنت زینب جو کہ ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ کی بیٹی ہے آپ ﷺ کی گردن مبارک پر ہوتی جب آپ رکوع کرتے اسے نیچے رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اسے دوبارہ اٹھالیتے۔ ابن جریج کہتے ہیں مجھے زید بن ابی عتاب، عمرو بن سلیم کی سند سے خبر دی گئی ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی۔

۲۲۶۱۲۔۔۔۔ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبداللہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور امامہ بنت ابوالعاص بنت زینب آپ ﷺ کے کاندھے پر ہوتی جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو اسے نیچے رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اسے دوبارہ اٹھالیتے۔

رواہ ابن مسندہ وابن عساکر

۲۲۶۱۳۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس عمارت کے رب کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے جوتے آپ کے پاؤں میں تھے پھر آپ نے اسی حالت میں نماز پڑھی اور اسی حالت میں مسجد سے نکل گئے اور آپ ﷺ نے جوتے نہیں اتارے۔

۲۲۶۱۴۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے اتار کر کے بھی نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جوتے پہنے ہوئے بھی، آپ ﷺ دائیں طرف سے بھی جوتے پہن لیتے تھے اور بائیں طرف سے بھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۵۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مقام ابراہیم کے پاس جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا ہے پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوکر چل پڑے تو آپ ﷺ نے برابر جوتے پہنے ہوئے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۶۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۶۱۷.....حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے کی روایت کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا پھر آپ ﷺ نے تھوک پاؤں تلے ڈالی اوراسے پاؤں میں پہنے ہوئے جوتے سے رگڑ دیا۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۸.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بچھونے پر نماز پڑھ لیتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۶۱۹.....''مسند ابی واقد'' ابوواقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے اور مسجد بنی عبدالاشہل میں ہمیں نماز پڑھائی۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ ﷺ کے ہاتھ کپڑے میں ہوتے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۲۰.....عبداللہ بن عبدالرحمن محمد بن عباد بن جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک شیخ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور راوی نے مقام ابراہیم کی طرف اشارہ کیا۔یعنی آپ ﷺ نے اس کے قریب نماز پڑھی تھی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۲۱.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بسااوقات نبی کریم ﷺ اپنا ہاتھ داڑھی مبارک کے نیچے رکھ لیتے۔ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ بغیر کھیلنے کے ہاتھ داڑھی کے نیچے رکھ لیتے تھے۔رواہ ابن عدی فی الکامل وابن عساکر

کلام:.....یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لیے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۹۰ وضعیف الجامع ۴۴۶۸۔

۲۲۶۲۲.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی نماز میں چہارزانو ہوکر بیٹھے اس سے بہتر ہے کہ انگاروں پر بیٹھ جائے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۲۳.....عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں قیام کے دوران حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا لیتے،اور جب سجدہ کرتے تو انہیں نیچے رکھ دیتے۔راوہ عبدالرزاق

۲۲۶۲۴.....اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ پہلے نماز کھڑی کردی جاتی اتنے میں کوئی آدمی آتا اور آپ ﷺ سے اپنے کسی ضروری کام کے متعلق باتیں کرنے لگتا اور وہ آپ کے سامنے قبلہ رو کھڑا ہوتا اور برابر آپ ﷺ سے باتیں کرتا رہتا بعض دفعہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ ﷺ کے کافی دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ اونگھنے لگے۔

۲۲۶۲۵.....اوس بن اوس یا ابن ابی اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والطحاوی

۲۲۲۲۶.....حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چارزانو بیٹھ کر بھی نماز پڑھتے دیکھا ہے اور ٹیک لگا کر بھی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۲۷.....عبدالرحمن بن اسود کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں جوں کو ماردیتے تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خون بھی نمایاں ہوتا۔ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۶۲۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نماز میں بحرین کے جزیہ کا حساب کرتا رہتا ہوں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۲۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بسااوقات میں نماز میں اپنے لشکروں کو تیار کررہا ہوتا ہوں۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۳۰.....عبداللہ بن عامر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک عمدہ قالین پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

عبدالرزاق وابوعبیدہ فی الغریب

۲۲۶۳۱.....موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو سنا درآں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تھے اور مؤذن نے نماز کھڑی کردی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے حالات دریافت کررہے تھے اور لوگوں کے مقرر کردہ نرخوں کے متعلق معلوم کررہے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۳۲.....ابوجعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ ﷺ نماز میں

مشغول تھے چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں سلام کا جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ بن علاثہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ان کے لیے سری منگوائی اور ان کے ساتھ کھانے بیٹھ گئے اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کا کہا لیکن آپ ﷺ نے انہیں کچھ جواب نہ دیا۔ بلال مسجد میں واپس لوٹ گئے اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ بلال پھر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو چکا ہے خدا صبح ہو چکی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بلال پر رحم فرمائے اگر بلال نہ ہوتے تو ہم امید ظاہر کرتے کہ نماز طلوع شمس تک موخر کر دی جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالفرض اگر بلال رضی اللہ عنہ قسم نہ اٹھاتے تو رسول اللہ ﷺ کھانے میں برابر مشغول رہتے اور جبریل آ کر انہیں کہتے کہ اپنا ہاتھ اٹھالیجئے۔ رواہ البزار

کلام:..... بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۶۳۴..... "مسند جابر بن عبداللہ بن رباب سلمی انصاری" صلت بن مسعود جحدری محمد بن یحییٰ ابن ابی سمینہ علی بن ثابت جزری وازع بن نافع ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے جابر بن رباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ جبریل میرے پاس سے گزرے میں نماز پڑھ رہا تھا وہ میری طرف ہنس دیئے اور میں بھی ان کی طرف مسکرا دیا۔ جب کہ صلت بن مسعود کی حدیث میں ہے کہ میکائیل علیہ السلام میرے پاس سے گزرے اور ان کے پروں پر غبار کا اثر تھا میں نماز پڑھ رہا تھا چنانچہ وہ میری طرف ہنس دیئے اور میں بھی ان کی طرف ہنس دیا اور وہ دشمن کی طلب میں تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۶۳۵..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و رواہ ابن جریر فی تھذیبہ بلفظ فاوما بیدہ

یعنی آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دے دیا۔

فائدہ:..... نماز میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا ایک طرح کا کلام ہے اور نماز میں کلام ممنوع ہے خواہ جس طرح سے بھی ہو حدیث میں جو اشارے سے سلام کے جواب دینے کے بارے میں آیا ہے یا تو نفل نماز میں آپ ﷺ نے ایسا کیا یا یہ عمل منسوخ ہے۔

نماز کو ٹھنڈا کر کے، جلدی اور تاخیر سے پڑھنے کا بیان

۲۲۶۳۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو چونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سخت تپش کی وجہ سے ہوتی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۳۷..... ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو (مسجد حرم کی) اذان کی ذمہ داری سونپی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور "دارالرومہ" میں نزول فرمایا اسی اثناء میں ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سلام بجالایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومحذورہ تو کتنی اونچی آواز والا ہے؟ کیا تو ڈرتا نہیں کہ شدت آواز کی وجہ سے کہیں تیرا پیٹ پھٹ پڑے پھر فرمایا: اے ابومحذورہ! تو ایسی سرزمین میں ہے جہاں شدید گرمی پڑتی ہے لہٰذا نماز کو ٹھنڈا کیا کرو اور پھر مزید ٹھنڈا کیا کرو پھر اذان دو اور پھر نماز کھڑی کرو تم اپنے پاس مجھے پاؤ گے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۶۳۸..... ابراہیم بن عبدالعزیز کی روایت ہے کہ میرے دادا جان نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: اے ابومحذورہ! بلاشبہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں شدت کی گرمی پڑتی ہے اور مسجد میں بھی تیز دھوپ ہوتی ہے لہٰذا تم نماز کو ٹھنڈا کرو اور پھر مزید ٹھنڈا کرو پھر اذان دو اور دو رکعت نماز پڑھو اور نماز کھڑی کر دو میں خود تمہارے پاس آ جاؤں گا تم میرے پاس نہ آنا۔ رواہ ابن سعد

۲۲۶۳۹..... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے ابومحذورہ

رضی اللہ عنہ کو بآواز بلند اذان دیتے سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ہلاکت (کلمہ تعجب)! کیا اسے خوف نہیں کہ اس کا پیٹ پھٹ جائے گا حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا امیر المومنین! میں نے تو آپ کی آمد کی وجہ سے آواز بلند کی ہے فرمایا: تم گرمی والی سر زمین میں ہو لہٰذا نماز کو ٹھنڈا کرو اور پھر ٹھنڈا کرو آپ رضی اللہ عنہ نے دو یا تین بار فرمایا پھر دو رکعتیں پڑھو اور پھر اقامت کہہ کر نماز کھڑی کر دو۔

رواہ البیهقی

۲۲۶۴۰...''مسند ابوذر رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کو ٹھنڈی کرو پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینی چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اور ٹھنڈی کرو حتیٰ کہ ہم ٹیلوں کا سایہ دیکھنے لگے۔ پھر (کچھ دیر کے بعد) بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش کے اثر سے ہوتی ہے، جب گرمی کی شدت بڑھ جائے تو نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۶۴۱.....ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمہاری بنسبت ظہر کی نماز کو زیادہ ٹھنڈی کر کے پڑھتے تھے۔

رواہ الضیاء المقدسی فی المختارہ

۲۲۶۴۲.....ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے فجر کی نماز جلدی پڑھتے تھے جب کہ بارش والے دن مغرب کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور فی شیبه

۲۲۶۴۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بارش کے دن ظہر کی نماز کو جلدی اور عصر کی نماز کو تاخیر سے پڑھو۔ رواہ ابن ابی شبہ فی مصنفه

۲۲۶۴۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارش والے دن عصر کی نماز جلدی پڑھ لو اور ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبة

متعلقات تبرید

فائدہ:......علامہ ہندی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ باب قائم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھنے کے متعلق کچھ مسائل کو مزید لانا چاہتے ہیں۔

۲۲۶۴۵.....''مسند خباب بن ارت رضی اللہ عنہ'' حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں شدید گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی۔ رواہ ابن ابی شیبه والامام احمد بن حنبل ومسلم فی کتاب المساجد والنسائی

۲۲۶۴۶.....اسی طرح حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دوپہر کو شدید گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی اور ارشاد فرمایا: جب زوال شمس ہو جائے تو نماز پڑھ لو۔ رواہ ابن المنذر فی الاوسط والطبرانی

۲۲۶۴۷.....حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدت گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۲۶۴۸ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ہی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ سجدہ میں ہماری پیشانیوں کو شدید تپش محسوس ہوتی ہے لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہیں سنی۔ رواہ الطبرانی

تکبیرات صلوٰۃ

۲۲۶۴۹.....''مسند عمران بن حصین رضی اللہ عنہ'' مطرف بن شخیر کہتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ جب بھی سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

ہماری یہ نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۰..... عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ الخطیب وقال: غریب وابن عساکر

کلام: ..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۹۶۔

۲۲۶۵۱..... حضرت مالک بن حارث کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے اور رکوع سے اوپر اٹھتے ہوئے بھی تکبیر کہتے اور ہاتھ بھی اٹھاتے حتیٰ کہ ہاتھوں کو کانوں کے سروں کے برابر کر دیتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۲..... مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ شروع نماز میں تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۶۵۳..... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ اوپر نیچے اٹھتے بیٹھتے وقت تکبیر کہتے اور تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے اور دائیں و بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۴..... ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب ہمیں نماز پڑھاتے تو اوپر نیچے اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۵۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تکبیر کہتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے اور کھڑے کھڑے کہتے: ربنا ولک الحمد، پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے، پھر جب دوسرے سجدہ کے لیے جاتے تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر پوری نماز میں اسی طرح کرتے حتیٰ کہ نماز پوری کر لیتے۔ دو رکعتوں میں بیٹھنے کے بعد اگر اٹھنا ہوتا تو اٹھتے وقت پھر تکبیر کہتے۔

رواہ عبدالرزاق والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

۲۲۶۵۶..... عکرمہ کہتے ہیں کہ میں یعلیٰ کو مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ یعلیٰ جب بھی اوپر نیچے اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے کہا: کیا یہ رسول اللہ کے نماز نہیں ہے عکرمہ کی ماں نہ رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۷..... عمرو، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے فلاں آدمی کے ساتھ نماز پڑھی اس نے نماز میں بائیس مرتبہ تکبیریں کہیں گویا کہ سائل امام کا عیب سمجھ رہا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری ہلاکت! یہ تو ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۶۵۸ "مسند ابن مسعود" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اٹھتے بیٹھتے کھڑے ہوتے اور قیام کے وقت تکبیر کہتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۵۹..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کی تعلیم دی چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور ساتھ رفع یدین کیا اور پھر رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

ارکان صلوٰۃ کے مختلف اذکار ..... رکوع وسجود کے مسنون اذکار

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے۔

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له وبذالک امرت وانا من المسلمین اللهم انت الملک لااله الا انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا انه لایغفر الذنوب الاانت واهدنی لاحسن الاخلاق لایهدی لاحسنها الا انت واصرف عنی سیئها لایصرف عنی سیئها الا انت لبیک وسعدیک والخیر کله فی یدیک والشر لیس الیک انابک والیک تبارکت و تعالیت استغفرک واتوب الیک.

میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے درآں حالیکہ میں حق کی طرف متوجہ ہونے والا اور دین باطل سے بیزار ہوں میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو شرک کرنے والے ہیں، میری نماز، میری عبادت، میری زندگی اور میری موت خدا ہی کے لیے ہے جو دونوں جہانوں کا پالنے والا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبردار مسلمانوں میں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ لہٰذا تو میرے سارے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔ اور بہترین اخلاق کی طرف میری راہنمائی کر چونکہ تیرے سوا بہترین اخلاق کی طرف کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا اور بدترین اخلاق کو مجھ سے دور کر دے چونکہ بجز تیرے اور کوئی بد اخلاقی سے مجھے نہیں بچا سکتا ہے۔ میں تیرے حضور حاضر ہوں اور تیرا حکم بجالانے پر تیار ہوں تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی تیری جانب منسوب نہیں کی جاسکتی ہے تیرے ہی سبب سے ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں تو بابرکت ہے اور بلند و عالی شان ہے میں تجھی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔

جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی.

یا اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام لایا اور میری سماعت میری بینائی، میرا دماغ میری ہڈیاں اور پٹھے تیرے ہی لیے جھکے ہوئے ہیں۔

اور جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم ربنا لک الحمد ملأ السموات والارض وما بینهما وملأ ماشئت من شیء بعد.

یا اللہ! اے ہمارے رب تیرے ہی لیے آسمانوں اور زمین کے برابر حمد ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کے برابر اور اس چیز کے برابر جو تو بعد میں پیدا کرے۔

اور جب سجدہ میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم لک سجدت ولک امنت ولک اسلمت سجد وجهی للذی خلقه و صوره وشق سمعه وبصره تبارک الله احسن الخالقین.

یا اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام سے بہرہ ور ہوں۔ میرے چہرہ نے اسی ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اس کو صورت دی اس کے کان کھولے اور اس کو آنکھ عطا فرمائی اللہ تعالیٰ بہت بابرکت اور بہت بہترین خالق ہے۔

اور پھر سب سے آخری دعا جو آپ ﷺ التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان کرتے وہ یہ ہے۔

اللهم اغفر لی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت

المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت.

یا اللہ میرے اگلے پچھلے گناہ معاف کردے اور ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے پوشیدہ اور علانیہ کیے ہیں اور اس زیادتی کو بخش دے جو مجھ سے سرزد ہوئی ہے اور ان گناہوں کو بخش دے جن کا تو بخوبی علم رکھتا ہے تو ہی عزت ومرتبہ میں آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے لانے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ رواہ الطبرانی وعبد الرزاق وابن ابی شیبہ والامام احمد بن حنبل ومسلم فی کتاب صلوٰۃ المسافرین والدارمی وابو داؤد والترمزی والنسائی وابن خزیمہ والطحاوی وابن الجارود وابن حبان فی صحیحہ والدارقطنی والبیہقی

۲۲۶۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

سبحان ذی الملک والملکوت والجبروت والکبریآء والعظمۃ. رواہ الهاشمی

پاک ہے وہ ذات جس کے لیے زمین وآسمان کی بادشاہت ہے اور جس کے لیے قدرت ہے، بڑائی اور عظمت ہے۔

۲۲۶۶۲ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رکوع میں یہ دعا پڑھتے۔

اللهم لک خشعت ولک رکعت ولک اسلمت وبک آمنت وانت ربی وعلیک توکلت خشع لک سمعی ولحمی ودمی ومخی وعظمای وعصبی وشعری وبشری سبحان الله سبحان الله سبحان الله

یا اللہ میں تیرے ہی آگے جھکتا ہوں اور تیرے ہی لیے رکوع کرتا ہوں اور تیرے ہی لیے اسلام لایا ہوں تجھی پر ایمان لایا ہوں اور تو میرا رب ہے، تجھ ہی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور تیرے ہی لیے میرے کان میرا گوشت پوست میرا خون میرا دماغ میری ہڈیاں میرے پٹھے میرے بال اور میری جلد جھکی ہوئی ہے اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے۔

جب آپ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس کے بعد اللھم ربنا لک الحمد کہتے جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم لک سجدت ولک اسلمت ولک آمنت وعلیک توکلت وانت ربی سجد لک سمعی وبصری ولحمی ودمی وعظامی وعصبی وشعری وبشری سبحان الله سجان الله سجان الله

یا اللہ میں نے تجھی کو سجدہ کیا اور تیرے ہی لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا تو ہی میرا رب ہے اور تیرے ہی لیے میری قوت سماعت قوت بینائی میرے گوشت پوست میرے خون میری ہڈیوں میرے پٹھوں میرے بالوں اور میری جلد نے سجدہ کیا اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۶۳..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) قیام وقعود (کھڑے رہنے کی حالت اور بیٹھنے کی حالت) میں دعا کرتے تھے جب کہ رکوع وسجدہ میں تسبیحات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۶۴..... خالد بن طفیل بن مدرک غفاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے دادا مدرک کو مکہ بھیجا تا کہ اپنی بیٹی کو ساتھ لے آئیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ رکوع وسجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذ بک منک لا ابلغ ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

یا اللہ میں تیری رضاء کے ذریعے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں تیری عفو ودرگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے غضب سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریف کو اس حد تک نہیں پہنچ سکتا جس حد تک تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

۲۲۶۶۵..... "مسند رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ" ربیعہ بن حارث کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللهم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت وانت ربی خشع لک سمعی وبصری ولحمی ودمی وعصبی وعظمی ومخی وما استقلت به قدمای لله رب العالمین ربنا لک الحمد ملء السموات

والارض وما شئت من شیء بعد.

یااللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا اور تجھ پر ہی ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام سے بہرہ مند ہوا تو ہی میرا رب ہے اور تیرے ہی لیے میری قوت سماعت قوت بینائی میرے گوشت پوست میرا خون، میرے پٹھے، میری ہڈیاں میرا دماغ اور میرے قدموں کا استقلال جھکتا ہے اللہ ہی کی ذات تمام جہانوں کی پالنہار ہے۔

رکوع سے اوپر سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے ہوئے یہ دعا پڑھتے اے ہمارے رب آسمانوں اور زمین کے بقدر تیرے لیے حمد ہے اور ان کے بعد جس چیز کو تو وجود دے اس کے بقدر تیری حمد ہے۔

پھر جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک سجدت وبک آمنت ولک اسلمت وانت ربی سجد وجھی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارک اللہ رب العلمین.

یااللہ میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام لایا تو ہی میرا رب ہے میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اسے صورت عطا کی اس میں کان پیدا کیے اور آنکھ عطا کی۔

اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۶۶۶..... "مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رات گزاری چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔

اللھم اجعل فی قلبی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا واجعل امامی نورا وجعل خلفی نورا واجعل من تحتی نورًا واعظم لی نورا. رواہ ابن ابی شیبة

یااللہ میرے دل میں نور پیدا فرما میرے کانوں اور آنکھوں میں بھی نور پیدا فرما میرے آگے اور پیچھے نور ہی نور پھیلا دے میرے پاؤں تلے بھی نور رکھ دے اور میرے لیے نور کا ایک بڑا حصہ مقرر فرما۔

۲۲۶۶۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

سمع اللہ لمن حمدہ

پھر کہتے۔

اللھم ربنا ولک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شیء بعد.

اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد کرنے والے کو سن لیا یا اللہ تو ہمارا رب ہے تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمین کے برابر، اور ان کے بعد تو جو کچھ پیدا کرے اس کے برابر۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۶۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر گم پایا میں آپ کو تلاش کرنے لگی کہ اتنے میں میرے ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں پر پڑے درآں حالیکہ آپ ﷺ کے قدم مبارک کھڑے تھے اور آپ ﷺ جائے نماز پر محو سجدہ تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذبک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

یااللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عفو درگزر کے ذریعے تیری عقوبت سے پناہ مانگتا ہوں میں تیرے غیظ وغضب سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں اس طرح سے تیری ثناء نہیں کر سکتا ہوں جس طرح تو نے اپنی ثناء کی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۶۶۹... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا میں آپ کی تلاش میں لگ گئی میں سمجھی شاید آپ اپنی کسی باندی یا بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔اچانک میں دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ سجدہ میں ہیں اور یہ دعا پڑھ رہے ہیں۔

اللہم اغفر لی مااسررت وما اعلنت.

یااللہ میرے وہ گناہ معاف فرمادے جومیں نے پوشیدہ طور پر کئے یا اعلانیہ کیے۔

۲۲۶۷۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع وسجدہ میں اکثر یہ دعا پڑھتے تھے۔

سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفرلی.

یااللہ تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں یااللہ میری مغفرت کردے۔

۲۲۶۷۱... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کو گم پا کر تلاش کرنا شروع کیا اتنے میں میرے ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں پر لگے اور آپ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

سبحان ربی ذی الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمغفرتک من عقوبتک واعوذبک منک لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

پاک ہے میرا رب جو بادشاہت اور قدرت والا ہے بڑائی اور عظمت والا ہے میں تیری رضاء کے ذریعے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں۔اور تیری مغفرت کی ذریعے تیری عقوبت وپکڑ سے پناہ چاہتا ہوں میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں اس طرح سے تیری ثنا نہیں کرسکتا ہوں جس طرح سے تو نے خود اپنی ثنا کی ہے۔

۲۲۶۷۲... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

سبوحا وقد وسا رب الملائکة والروح.

یااللہ تو پاک اور بزرگی والا ہے تو ہی فرشتوں اور روح الامین (جبریل) کا رب ہے۔

۲۲۶۷۳... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات والارض وملء ما شئت من شیء بعد.

یااللہ! اے ہمارے رب آسمانوں اور زمین کے بھرنے کے برابر تیرے لیے حمد ہے اور ان کے بعد تو جو پیدا کرے اس کے بھرنے کے برابر تیرے لیے حمد ہے۔رواہ البزار

۲۲۶۷۴... ام الحسن کی روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سجدہ میں یہ دعا پڑھتی تھیں۔

اللہم اغفر وارحم واھد نا السبیل الاقوم.

یااللہ میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم کر اور ہمیں سیدھی راہ دکھا۔

۲۲۶۷۵... ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رکوع میں سبحان ربی العظیم تین یا تین سے زیادہ مرتبہ کہتے اور جب سجدہ کرتے تو تین یا تین سے زیادہ مرتبہ سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہتے ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ میرے والد کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ یہی اذکار نماز میں پڑھتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۷۶... مجاہد کہتے ہیں کہ ایک صحابی نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا۔

ربنا لک الحمد حمدا کثیر طیبا مبارکا فیہ.

جب نبی کریم ﷺ نے نماز پوری کی تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں۔وہ صحابی خاموش رہے آپ ﷺ نے پھر فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ وہ صحابی رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ! میں نے کہے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بارہ فرشتے ان کلمات کو گننے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جارہے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۷۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد اللھم ربنا ولک الحمد اللھم بحولک وقوتک اقوم واقعد۔ (یا اللہ اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، یا اللہ میں تیری ہی طاقت اور قوت سے کھڑا ہوتا ہوں اور بیٹھا ہوں)۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی

ذکر بعداز نماز

۲۲۶۷۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ذکر کے ساتھ آواز بلند کرنا جس وقت کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو میں اسے سنتا تو بخوبی جان لیتا تھا۔

رواہ عبدالرزاق والبخاری فی کتاب الصلوۃ

فائدہ:..... اس ذکر سے وہ ذکر مراد نہیں جو ہندوستان و پاکستان میں بعض لوگوں نے رواج بنالیا ہے اور اسے ذکر بالجھر بعداز صلوٰۃ کا نام دیا گیا ہے اس ذکر کا بدعت ہونا دلائل سے ثابت ہو چکا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں جو ذکر ہوتا تھا یا جس کا بیان حدیث بالا میں ہوا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد ہلکی دھیمی آواز سے اللہ اکبر سبحان اللہ یا الحمد اللہ کہنا ہے۔

لواحق صلوٰۃ

۲۲۶۷۹..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' عبدالرزاق کی روایت ہے کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے نماز عطاء سے حاصل کی ہے، عطاء نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے حاصل کی انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اور میں نے ابن جریج سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ رواہ الامام احمد بن حنبل، والدارقطنی فی الافراد وقال تفرد بہ عبدالرزاق عن ابن جریج ورواہ البیھقی

اور بیہقی نے ان الفاظ کی زیادتی بھی نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز جبریل علیہ السلام سے حاصل کی اور جبریل نے براہ راست اللہ عزوجل سے حاصل کی عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ابن جریج نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔

تیسرا باب..... قضائے صلوٰۃ کے بیان میں

۲۲۶۸۰..... ''مسند بلال رضی اللہ عنہ'' حضرت جبیر بن مطعم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے چنانچہ ایک جگہ رات ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لئے رات کا کون انتظار کرے گا تا کہ ہمیں نماز فجر کے لیے جگادے؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کام میں کروں گا چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ مطلع آفتاب کی طرف منہ کر کے لیٹ گئے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسی گہری نیند سوئے کہ انہیں سورج کی تپش نے جگایا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اٹھے اور اپنی سواریوں کو کھینچنے لگے پھر سب نے وضو کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور سب نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں اور پھر دو فرض پڑھے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ والطحاوی والطبرانی

۲۲۶۸۱..... ''مسند جندب بن عبداللہ'' جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا دوران سفر آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم فجر کی نماز بھول گئے حتی کہ سورج طلوع ہوگیا (یعنی ہم سو گئے بیدار نہیں ہو سکے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کر کے نماز پڑھ لو پھر فرمایا: یہ بھول نہیں یہ تو شیطان کی وجہ سے ہے جب بھی تم بستر پر رات کو لیٹنے جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم رواہ الطبرانی

۲۲۶۸۲..... حضرت جندب بن عبداللہ کی روایت ہے کہ جب ہم سو گئے اور نماز نہ پڑھ سکے اور جب بیدار ہوئے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

کیا ہم فلاں فلاں نماز نہ پڑھیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ہمارا رب ہمیں اضافہ سے منع فرماتا ہے حالانکہ وہ قبول فرماتا ہے۔ بلاشبہ زیادتی تو بیداری میں ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۸۳..... ''مسند حصین بن جندب'' جندب بن جندب اپنے والد حصین بن جندب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ کچھ لوگوں نے آکر شکایت کی کہ ہم صبح کو سوتے رہے نماز نہیں پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اذان دو اور پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھو بلاشبہ یہ غفلت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔ رواہ ابو نعیم

۲۲۶۸۴..... ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوتے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم مردہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری روحوں کو واپس لوٹا دیا جو بھی سوتا رہے اور نماز رہ جائے یا نماز کو بھول جائے تو جب وہ بیدار ہو یا یاد آئے تو نماز پڑھ لے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۸۵..... حضرت ابو جمعہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی اور عصر کی نماز بھول گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کیا تم نے مجھے عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو نہیں دیکھا: پھر رسول اللہ ﷺ نے موذن کو حکم دیا اس نے اذان دی پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جب کہ مغرب کی پہلی پڑھی ہوئی نماز توڑی اور پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ رواہ ابو نعیم

۲۲۶۸۶..... ''ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ رات کو ہمارے ساتھ آرام فرمالیں؟ حکم ہوا: مجھے خوف ہے کہ تم سوتے رہو گے اور نماز فوت ہوجائے گی (سو اگر یہی بات ہے تو پھر) ہمیں جگائے گا کون بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں جگاؤں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت رات کے پچھلے پہر میں آرام کیا اور لیٹ گے جب کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کجاوہ کے ساتھ ٹیک لگالی اور ان پر نیند کا سخت غلبہ ہوا۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے دراں حالیکہ سورج طلوع ہو چکا تھا۔ ارشاد فرمایا: اے بلال تمہاری بات کہاں ہوئی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے مجھ پر نیند کا ایسا غلبہ کبھی نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کرلیا اور جب چاہا تمہاری روحوں کو واپس لوٹا دیا پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اپنی اپنی حاجت سے فرغ ہولو اور وضو کرواتنے میں سورج بلند ہو چکا تھا پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فجر کی نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابو الشیخ فی الاذان

۲۲۶۸۷..... یزید بن مریم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صبح کو سوتے رہے اور طلوع شمس تک بیدار نہیں ہوئے پھر جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو موذن کو حکم دیا اس نے اذان دی اور دو رکعتیں پڑھیں اور پھر فجر کی نماز (فرض) پڑھی۔

رواہ البغوی وابن عساکر وقال البغوی: لااعلم روی ابن ابی مریم غیر ثلاثۃ احادیث

یعنی مجھے ابن ابی مریم کی تین احادیث کے سوا کوئی اور حدیث معلوم نہیں ہوئی۔

۲۲۶۸۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑاؤ کیا اور ہم سو گئے حتیٰ کہ سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس جگہ سے کوچ کرنے کا حکم دیا پھر (کچھ آگے جا کر) پانی منگوایا اور وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں پھر اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۸۹..... عثمان بن موہب کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تفریط فی الصلواۃ (نماز میں کمی زیادتی) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ نماز کو اس کے وقت سے اتنا مؤخر کیا جائے کہ بعد کی نماز کا وقت آجائے سو جس نے بھی ایسا کیا وہ تفریط کا شکار ہوا۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۶۹۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں صبح کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو طلوع شمس سے پہلے پہلے فجر کی ایک رکعت پڑھ لو بالفرض اگر سورج طلوع ہی ہوجائے تو دوسری رکعت پڑھنے میں جلد بازی سے کام مت لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۹۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت رات کے پچھلے پہر نزول کیا اور سو گئے اور سوتے رہے حتیٰ کہ سورج کی تپش نے انہیں جگایا آپ ﷺ اٹھے اور موذن کو حکم دیا موذن نے اذان دی اور پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے پھر نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۶۹۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محو سفر تھے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ رات کو کسی جگہ نزول کریں تا کہ ہم سوئیں اور ہماری سواریوں کے جانور بھی چرلیں؟ حکم فرمایا: ہمیں جگائے گا کون؟ میں نے عرض کیا میں جگاؤں۔ چنانچہ مجھ پر نیند کا سخت غلبہ ہوا اور ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا جب ہم اٹھے تو ہماری باتوں نے رسول اللہ ﷺ کو بیدار کیا آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

فائدہ:..... آپ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سو جانا اور نماز کا فوت ہو جانا غفلت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ حکمت خداوندی تھی تا کہ امت کو نماز کے فوت ہو جانے پر اس کی قضاء کی تعلیم ہو جائے چونکہ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

چوتھا باب..... صلوٰۃ مسافر کے بیان میں

۲۲۶۹۳..... ابو عالیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مسافر دو رکعتیں پڑھے گا اور مقیم چار رکعتیں میری جائے پیدائش مکہ ہے اور میں ہجرت کر کے مدینہ آچکا ہوں جب میں مکہ جارہا ہوتا ہوں اور مقام ذوالحلیفہ پہنچ کر دو دو رکعت پڑھتا ہوں تاوقتیکہ واپس نہ لوٹ آؤں۔ رواہ ابن جریر وابو نعیم فی الحلیہ وذخیرۃ الحفاظ

۲۲۶۹۴..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو مقام ذوالحلفیہ میں دو رکعتیں پڑھتے دیکھا ہی میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ویسا ہی کر رہا ہوں جیسا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ والا مام احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن جریر والبیہقی

۲۲۶۹۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سمندری سفر کے متعلق پوچھا (کہ آیا سمندر میں سفر کرنے والا قصر کرے گا یا نہیں) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قصر صلوٰۃ کا حکم دیا اور یہ آیت تلاوت کی۔

ھوالذی یسیر کم فی البر والبحر.

اللہ وہ ذات ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں سفر کی توفیق دیتا ہے۔ رواہ البیہقی

۲۲۶۹۷..... اسلم کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ خیبر جاتے ہوئے بھی قصر کرتے تھے۔ رواہ المالک وعبدالرزاق والبیہقی

۲۲۶۹۸..... اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور اعلان کرتے کہ اے اہل مکہ! اپنی نمازوں کو پورا کرو چونکہ ہم مسافر لوگ ہیں۔ رواہ مالک وعبدالرزاق وابن جریر والطحاوی والبیہقی

۲۲۶۹۹..... عبداللہ بن مالک ازدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھا مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں اور عشاء کی دو رکعتیں۔ رواہ ابن سعد

۲۲۷۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین دن کی مسافت پر نماز قصر کی جائے گی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۰۱..... عبدالرحمن بن حمید کے آزاد کردہ غلام سالم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں پوری نماز پڑھی اور پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! سنت تو رسول اللہ ﷺ کی ہے اور آپ ﷺ کے دو صاحبین کی سنت ہے لیکن عام لوگوں نے نئی بات ایجاد کرلی ہے مجھے خوف ہے کہیں اسے سنت نہ بنالیں۔ رواہ البیہقی وابن عساکر

۲۲۷۰۲..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں پوری نماز پڑھی چونکہ اس سال اعراب (گنواروں) کی تعداد

زیادہ تھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار رکعات پڑھائیں تا کہ اعراب کو پتہ چل جائے کہ فی الواقع ظہر کی چار رکعتیں ہیں۔ رواہ البیھقی

۲۲۷۰۳..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا ہے کہ مقیم دیہاتی اور تاجر دو رکعتیں نہیں پڑھیں گے البتہ جس کے پاس زادراہ ہو اور دور سے سفر کر کے آیا ہو وہ دو رکعتیں پڑھے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۰۴..... ابو مہلب کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خط لکھا ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ بغرض تجارت یا وصولی ٹیکس یا اپنے جانوروں کو چرانے کیلئے اپنے گھروں سے نکلتے ہیں تو وہ نماز میں قصر کرتے ہیں جب کہ قصر تو وہ آدمی کرے گا جو مسافر ہو یا دشمن کے مقابل ہو۔

رواہ عبدالرزاق وابو عبید فی الغریب والطحاوی

۲۲۷۰۵..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو آدمی بھی ارض بیابان کی طرف نکلے اسے چاہیے کہ نماز کے وقت کا دھیان رکھے اور اپنے دائیں بائیں نظر دوڑا کر کسی اچھی اور عمدہ جگہ کو تلاش کرے جہاں وہ پڑاو کر کے نماز پڑھے چونکہ زمین کی ہر جگہ مسلمانوں کی تلاش میں ہوتی ہے اور ہر جگہ پسند کرتی ہے کہ اس میں اللہ عزوجل کا ذکر کیا جائے اب اس آدمی کو اختیار ہے چاہے تو اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھے چاہے تو صرف اقامت کہہ کر نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۷۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسافر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھی ہیں سوائے مغرب کے کہ آپ ﷺ مغرب کی تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ بن ابی شیبہ وابن منیع والعدنی ومسدد البزار

کلام:..... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۷۰۷..... عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران سفر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ رضی اللہ عنہ خیمہ میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھی میں آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا تھا۔ رواہ مسدد

۲۲۷۰۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ مسافر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۰۹..... ابو حرب بن ابو اسود دولی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بصرہ کی طرف عازم سفر ہوتے اور گھاس پھونس کے بنے جھونپڑوں کو دیکھتے تو کہتے اگر یہ جھونپڑے نہ ہوتے تو ہم دو رکعتیں پڑھتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۲۷۱۰..... علی بن ابی ربیعہ اسدی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے درآں حالیکہ ہم کوفہ کو دیکھ رہے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر ہم واپس لوٹے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ حالانکہ ہم بستی کو دیکھ رہے تھے ہم نے عرض کیا: کیا آپ چار رکعتیں نہیں پڑھیں گے؟ فرمایا: نہیں تاوقتیکہ ہم شہر میں داخل ہولیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن عدی فی الکامل

۲۲۷۱۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی جگہ دس دن قیام کرو تو نماز کو پوری پڑھو اور اگر تم اس تردد میں رہے کہ آج یا کل یہاں سے نکل جاؤ گے تو دو رکعتیں پڑھو گے کہ تم مہینہ بھر اسی تردد میں گزار دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۱۲..... ثویر بن ابو فاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرض نماز سے پہلے نفل پڑھتے تھے اور نہ ہی بعد میں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۱۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تبوک میں بیس دن قیام کیا اور اس دوران آپ ﷺ نماز میں قصر کرتے رہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۱۴..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ اٹھارہ دن تک قیام کیا اس دوران آپ ﷺ دو دو رکعتیں (یعنی نماز میں قصر کیا) پڑھتے رہے اور پھر اہل شہر سے کہہ دیتے کہ تم چار رکعتیں پڑھ لو چونکہ ہم مسافر لوگ ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۷۱۵..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ ہم رات بھر محو سفر رہے حتی کہ رات کے آخری پہر میں ہم نے سفر موقوف کیا بلاشبہ اس طرح کا وقفہ مسافر کے نزدیک بڑا لذیذ ہوتا ہے الغرض ہم گہری نیند سوتے رہے اور ہمیں سورج کی تپش نے جگایا عمر رضی اللہ عنہ تکبیر کہنے لگے اور جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو لوگوں نے آپ ﷺ سے گہری نیند سوتے رہنے کی شکایت کی

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ ضرر کی بات نہیں (فی الحال) یہاں سے کوچ کرو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں سے چل دیے اور تھوڑا آگے جا کر نزول کیا، اذان دی گئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۷۱۶..... ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام ابطح میں عصر کی نماز (چار رکعت کی بجائے) دو رکعتیں پڑھیں۔ رواہ ابن النجار

۲۲۷۱۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے دوران سفر نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں (چار رکعت والی نماز کی) دو رکعتیں پڑھتی ہیں۔ ابن جریر وصححہ

۲۲۷۱۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دمی نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: کیا میں دوران سفر نماز میں قصر کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی دی ہوئی رخصت پر عمل کیا جائے جیسا کہ وہ اپنے فرائض پر عمل کرنا پسند فرماتا ہے۔ رواہ ابن جریر و صححہ

۲۲۷۱۹..... ''مسند ابن عباس'' حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ سفر کرتے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے چنانچہ آپ ﷺ (چار رکعت والی نماز میں قصر کر کے) دو رکعتیں پڑھتے تھے۔
رواہ عبدالرزاق والترمذی وقال صحیح والنسائی وابن جریر وصححہ وایضا صححہ عبدالرزاق

۲۲۷۲۰..... ابن جریج کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حمید ضمری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں مسافر ہوں آیا کہ دوران سفر نماز میں قصر کروں یا نماز پوری پڑھوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم قصر نہیں کرو گے بلکہ پوری نماز پڑھو گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ بے خوف سفر پر نکلتے تھے اور سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے آپ (چار رکعت والی نماز) دو رکعت پڑھتے تھے حتیٰ کہ واپس لوٹ آتے پھر ان کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سفر پر نکلتے تھے اور وہ بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور وہ بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ سفر سے واپس لوٹ آتے۔ پھر ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی بے خوف سفر پر نکلتے تھے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے وہ بھی دوران سفر دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ واپس لوٹ آتے پھر عثمان رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت کے ابتدائی تہائی حصہ میں ایسا ہی کرتے تھے یا نصف دور تک ایسا ہی کرتے تھے لیکن اس کے بعد انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں (قصر نہیں کی) پھر بنوامیہ نے بھی اسی کو لے لیا (یعنی سفر میں قصر کی بجائے چار رکعتیں پوری پڑھنے لگے) ابن جریج کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صرف منیٰ میں چار رکعتیں پڑھی ہیں چونکہ ایک اعرابی نے مسجد خیف میں باآواز بلند کہا تھا کہ اے امیر المومنین! میں گزشتہ سال سے مسلسل دو دو رکعتیں پڑھتا چلا آ رہا ہوں چونکہ جو میں نے آپ کو دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تھا لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اندیشہ لاحق ہوا کہ جاہل لوگ کہیں یہی نہ گمان کر لیں کہ نماز فی الواقع ہے ہی دو رکعتیں۔ اس وجہ سے انہوں نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھی تھیں۔ رواہ الدارقطنی وعبدالرزاق

۲۲۷۲۱..... عطاء کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا میں عرفہ تک نماز میں قصر کروں یا منیٰ تک؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ تم طائف جدہ، اور عسفان تک قصر کرو۔ اور تم ایک دن قصر کرو اس کے علاوہ نہیں۔ اور اگر تم اپنے اہل خانہ کے پاس جاؤ یا اپنی بکریوں کے پاس جاؤ تو پھر نماز پوری پڑھو گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۲۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سترہ دن تک قیام کیا اور اس دوران آپ ﷺ قصر کرتے رہے حتیٰ کہ حنین کی طرف کوچ کر گئے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۷۲۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں چالیس دن تک قیام کیا اور اس دوران نماز میں قصر کرتے رہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۴۹۔

۲۲۷۲۴..... موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: جب میں مکہ میں ہوں اور امام کے پیچھے نہ ہوں تو میں کیسے

نماز پڑھوں؟ انہوں نے جواب دیا: دو رکعتیں پڑھو اور یہی ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ رواہ مسلم والنسائی وابن جریر

۲۲۷۲۵ ..... عطاء کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں اگر عرفہ تک سفر کروں تو نماز میں قصر کرسکتا ہوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا بطن مرتک؟ فرمایا نہیں۔ کیا جدہ تک سفر کروں تو قصر کرسکتا ہوں؟ فرمایا: جی ہاں۔ عرض کیا طائف تک کے سفر میں قصر کرسکتا ہوں؟ فرمایا جی ہاں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۲۶ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن اور ایک رات کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۲۷ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شروع میں اللہ تعالیٰ نے دو رکعت نماز فرض کی تھی پھر مقیم کے لیے پوری کردی جب کہ مسافر کی نماز پہلے ہی فریضہ پر برقرار رہی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۷۲۸ ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حالت حضر میں چار رکعتیں مقرر فرمائی ہیں اور سفر میں دو رکعتیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۷۲۹ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جس نے سفر میں چار رکعتیں پڑھیں اس نے اچھا کیا اور جس نے دو رکعتیں پڑھیں اس نے بھی اچھا کیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ زیادتی پر عذاب نہیں دے گا لیکن کمی اور نقصان پر عذاب دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۰ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر میں قصر بھی کرتے تھے اور اتمام بھی کرتے تھے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

کلام: ..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۹۴ والکشف الالٰہی ۱۴۰۷۔

۲۲۷۳۱ ..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منی میں دو رکعتیں پڑھی ہیں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں بھی دو رکعتیں پڑھی ہیں پھر بعد میں وہ چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۲ ..... عبدالرحمٰن بن امیہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہم صلوٰۃ خوف، صلوٰۃ مقیم تو قرآن میں پاتے ہیں جب کہ صلوٰۃ مسافر قرآن میں نہیں پاتے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث کیا دراں حالیکہ ہم سرکش لوگ تھے ہم وہی کچھ کریں گے جو کچھ رسول اللہ ﷺ کرتے رہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۳ ..... مورق عجلی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے سفری نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (چار رکعت والی نماز) دو رکعت پڑھی جائے گی جس نے سنت کے خلاف کیا اس نے کفر کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۴ ..... نافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما خیبر تشریف لے گئے اور نماز میں قصر کیا۔ رواہ مالک وعبدالرزاق

۲۲۷۳۵ ..... سالم کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کوئی چیز خریدی میرا گمان ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹ خریدا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اسے (اونٹ یا جو چیز بھی تھی) لینے تشریف لے گئے اور نماز قصر پڑھی یہ پورے دن کی مسافت تھی یا چار برد کے بقدر فاصلہ تھا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ..... ایک برد سولہ فرسخ کے برابر ہوتا ہے ایک فرسخ تین میل کے برابر۔ تو گویا چار برد ۴۸ (اڑتالیس) میل کے برابر فاصلہ ہوا۔ بالفاظ دیگر ایک برد تقریباً ۱۲ (بارہ) میل کے برابر فاصلہ ہوتا ہے اور چار برد ۴۸ میل ہوئے۔ یہی وہ شرعی فاصلہ ہے جو نماز کی قصر کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور یہ ۷۸ کلومیٹر کے برابر ہے۔ لہٰذا جو بھی ۴۸ میل کا سفر کرے گا اس سفر کو شرعی سفر کہا جائے گا اور قصر کا حکم لاگو ہوگا گو کہ موٹر کار کے ذریعے ہو یا ہوائی جہاز کے ذریعے۔

۲۲۷۳۶ ..... نافع کی روایت ہے کہ بسا اوقات ابن عمر رضی اللہ عنہم خیبر میں اپنے مال (مویشی جائیداد وغیرہ) کو دیکھنے جاتے اور نماز کی قصر کرتے تھے جب کہ آپ رضی اللہ عنہ نہ حج کے لیے نکلے ہوتے نہ عمرہ کے لیے اور نہ ہی کسی غزوہ کے لیے نکلے ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۷ ..... نافع کی روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک برید کے برابر سفر کیا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نے قصر نماز نہیں پڑھی۔ مالک وعبدالرزاق

۲۲۷۳۸..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چار برد کی مسافت کے فاصلہ پر قصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۹..... سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پورے ایک دن کی مسافت پر قصر نماز پڑھتے تھے۔

فائدہ:...... احادیث مذکورہ بالا پر غور کیا جائے تو مقدار مسافت کے متعلق تین عدد سامنے آتے ہیں ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ پورے ایک دن کی مسافت پر قصر کیا جائے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ۴ برد کی مسافت جو ۴۸ میل بنتی ہے پر قصر کیا جائے۔ جب کہ قبل ازیں ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ تین دن کی مسافت پر قصر کیا جائے اب ان تمام احادیث میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ اگر پورا ایک دن یعنی ۲۴ گھنٹے پیدل سفر کیا جائے تو ۴۸ میل (۴ برد) کا فاصلہ طے کیا جاسکتا ہے۔ جب کہ منزل بہ منزل دن دن کو سفر کیا جائے اور رات کو قیام کیا جائے تو اونٹ پر ۴۸ میل کا سفر تین دن میں طے ہوگا اسی کو فقہاء کرام نے لیا ہے، جب کہ ۴ برد کا فاصلہ ۴۸ میل کے برابر ہے گویا مرجع سب اعداد کا ایک ہی ہے۔ رہی یہ بات کہ پیدل یا اونٹ پر پورے ایک دن میں ۴۸ میل کا فاصلہ کیسے طے ہوسکتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ ممکن ہے چونکہ ۱۸ اکتوبر کے زلزلہ کے دوران اس کا بخوبی مشاہدہ ہوا ہے چنانچہ آزاد کشمیر میں واقع سری نگر روڈ کو ہالہ تا چناری چکو ٹھی مکمل بند تھی، ہمارے بہت قریبی عزیزوں نے ظہر کے وقت بھوکے پیٹ حالت روزہ میں کوہالہ سے سفر شروع کیا اور دوسرے دن ظہر کے وقت سے پہلے پہلے ہٹیاں بالا اور چناری چکوٹھی پیدل چلتے ہوئے پہنچ گئے جب کہ انہیں سڑک سڑک پر ہی چلنا نہیں تھا بلکہ کہیں ٹیلے پر چڑھنا ہے کہیں سڑک میں سلائیڈنگ ہورہی ہے تو متبادل راستہ اوپر نیچے سے اختیار کرنا ہے۔ جب کوہالہ تا ہٹیاں بالا اور چناری چکوٹھی ۶۰ (ساٹھ) میل (نوے کلومیٹر) سے زائد فاصلہ ہے۔ لہٰذا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پورے ایک دن سفر ۴۸ میل کیا ۴ برد بھی ۴۸ میل کے برابر ہیں اور یہی ۴۸ میل کا فاصلہ اگر منزل بہ منزل معتدل چال سے طے کیا جائے تو تین دن میں طے ہوگا لہٰذا احادیث میں آنے والے مختلف اعداد میں کوئی فرق نہیں سب کا مرجع ایک ہی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

۲۲۷۴۰..... نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تم کسی جگہ بارہ (۱۲) دن قیام کا ارادہ کرلو تو نماز پوری پڑھو گے۔ رواہ عبدالرزاق

قصر کی مدت کا بیان

۲۲۷۴۱..... نافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آذربیجان میں چھ (۶) مہینہ تک قیام کیا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نماز کی قصر کرتے رہے اور فرماتے تھے کہ جب میں قیام کا پختہ ارادہ کرلوں گا تو نماز پوری پڑھوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی جگہ چلا جاؤں اور وہاں ٹھہرنے کا پختہ ارادہ نہ کرلوں تو میں دو رکعتیں پڑھوں گا گو کہ میں بارہ دن قیام کیوں نہ کرلوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۳..... ابومجلز کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ اگر میں مقیمین کے ساتھ دو رکعتیں پالوں اور میں مسافر ہوں تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مقیمین کی نماز پڑھو گے۔ یعنی بقیہ دو رکعتوں میں تم مسبوق کے حکم میں ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۴..... امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہم تو کتاب اللہ میں صلوٰۃ خوف کا حکم پاتے ہیں جب کہ صلوٰۃ مسافر کے متعلق کچھ نہیں پاتے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ہم نے نبی کریم ﷺ کو جیسا کرتے پایا ہے ہم بھی ویسا ہی کریں گے۔

رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۵..... وارد بن ابی عاصم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منیٰ میں ملاقات ہوئی میں نے ان سے سفری نماز کے متعلق دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سفر میں (چار رکعت والی نماز) دو رکعت پڑھی جائے گی۔ میں نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے جب کہ ہم یہاں منیٰ میں ہیں؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: تیری ہلاکت! کیا تو نے رسول کریم ﷺ کو نہیں سن رکھا؟ میں نے کہا: جی

حال سن رکھا ہے اور میں آپ ﷺ پر ایمان بھی لایا ہوں۔ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر نکلتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے لہٰذا تم بھی اگر چاہو تو دو رکعتیں پڑھو یا چھوڑ دو۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۶.....سماک حنفی کی روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صلوٰۃ سفر کے متعلق دریافت کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سفر میں دو رکعت نماز پڑھی جائے گی جو کہ پوری نماز ہے قصر نہیں بلاشبہ قصر تو صلوٰۃ خوف میں ہوتی ہے میں نے عرض کیا: صلوٰۃ خوف کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ یہ کہ امام مقتدیوں کی دو جماعتیں بنالے ایک جماعت خوف کے سامنے سینہ سپر رہے اور دوسری جماعت کو امام ایک رکعت پڑھائے پھر یہ جماعت مقام خوف پر چلی جائے اور وہاں کی جماعت آئے اور امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھ لے یوں اس طرح امام کی دو رکعتیں ہوجائیں گی اور ہر جماعت کی ایک ایک رکعت ہوجائے گی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۷.....ابوحنیب جرشی کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریم کے متعلق دریافت کیا گیا: واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح .....الایۃ یعنی جب تم زمین میں محو سفر ہو تو تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں الایۃ، کہ ہم تو حالت امن میں ہیں اور ہمیں کوئی خوف نہیں کیا ہم قصر نماز پڑھیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۸.....سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لائے اور یہ فیصلہ نہ کرپاتے کہ کوچ کریں گے یا نہیں مقیم رہیں گے لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ پندرہ دن تک قصر کرتے رہتے اور جب قیام کا پختہ ارادہ کر لیتے تو پوری نماز پڑھتے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۹.....نافع رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آذربیجان میں چھ (۶) ماہ تک قیام کیا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ قصر کرتے رہے سردی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس نہ لوٹ سکے اور نہ ہی قیام کا پختہ ارادہ کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۰.....ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دوران سفر بجز دو رکعتوں سے منع کرتے سنا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۱.....سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دو دن کی مسافت پر قصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۲.....سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چار برد کی مسافت پر قصر کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۳.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مقام صرف (مدینہ کے قریب ایک جگہ ہے) میں اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لاتے تو قصر نہیں کرتے تھے جب کہ خیبر میں اپنی زمین کی دیکھ بھال کے لیے آتے تو قصر کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۴.....جویبر طلحہ بن سماح سے روایت کرتے ہیں کہ سعید اللہ بن معمر قرشی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور اس وقت عبداللہ بن عمر امیر فارس تھے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ ہم نے یہاں قرار پکڑ لیا ہے اور ہمیں دشمن کا خوف بھی نہیں نیز ہمیں سات سال گزر چکے ہیں اور ہماری کافی ساری اولاد بھی پیدا ہوچکی ہے لہٰذا ہماری نماز کس قدر ہوگی؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب لکھا: تمہاری نماز دو رکعت ہے اس پر عبداللہ بن معمر نے کچھ تردد ظاہر کیا اور پھر خط لکھا۔ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب لکھا: میں نے تمہاری طرف رسول کریم ﷺ کی سنت لکھ بھیجی ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو میری سنت پر چلا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:.....یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے۔الاباطیل ۲۲۳

۲۲۷۵۵.....ایک آدمی نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا میں دوران سفر پوری نماز پڑھوں اور روزہ بھی رکھوں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ وہ آدمی بولا! میں ایسا کرنے کی قوت رکھتا ہوں۔ فرمایا: رسول اللہ کریم ﷺ تجھ سے زیادہ قوی تھے حالانکہ آپ ﷺ نے سفر میں قصر نماز پڑھی ہے اور روزہ افطار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو سفر میں قصر نماز پڑھے اور روزہ افطار کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں وہ آدمی بہترین ہے جو سفر میں قصر نماز پڑھے اور روزہ افطار کرے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۶.....عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو قصر کرتے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ بھی مکہ مکرمہ آتے تو قصر کرتے تھے

اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنے دور خلافت کے ابتدائی دور میں قصر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۵۷ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران سفر ہمارے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور پھر خیمہ میں داخل ہوئے تو دو رکعتیں مزید پڑھ لیں جب کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسافر ہو تو دو رکعتیں پڑھو اور جب واپس لوٹ رہے ہو تو پھر بھی دو رکعتیں پڑھو۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۹ قتادہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ابتدائی دور خلافت میں مکہ اور منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعتیں پڑھتے تھے جب اس کی خبر ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو ہوئی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور پھر انہوں نے بھی چار رکعتیں پڑھیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا تھا اور آپ خود چار رکعتیں پڑھنے لگے ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا: امیر کی خلاف ورزی باعث شر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۰ عبدالرحمن بن مسعود کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملک شام میں دو ماہ تک قیام کیا چنانچہ ہم پوری نماز پڑھتے جب کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ قصر کرتے ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے جواب دیا: ہم اس مسئلہ کو بخوبی جانتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۲۷۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی پھر آپ ﷺ سفر پر نکل گئے اور مقام ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں نبی کریم ﷺ مکہ جانا چاہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ ساتھ سفر پر نکلے اور آپ ﷺ قصر نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور وہاں دس دن قیام کیا اور اس دوران قصر ہی کرتے رہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ

۲۲۷۶۳ انس بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (بحری سفر کے دوران) کشتی میں چٹائی بچھا کر (قصر نماز پڑھی)۔ رواہ عبدالرزاق

جمع بین صلوٰتین کا بیان

فائدہ:۔۔۔۔حنفیہ کے نزدیک جمع بین الصلوتین کسی طرح جائز نہیں سوائے عرفات میں ظہر وعصر اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے اور جن احادیث میں جمع بین الصلوتین کا ذکر آیا ہے ان میں تاویل کی گئی ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آئے گا کہ جمع سے مراد جمع صوری ہے جمع حقیقی نہیں۔ مثلاً ظہر کی نماز بالکل آخری وقت میں پڑھی جائے اور عصر کی نماز بالکل ابتدائی وقت میں پڑھ لی جائے یوں اس طرح جمع بین الصلوتین ہوجائے گا جو کہ صورۃ جمع ہے حقیقۃ نہیں۔

۲۲۷۶۴ عمرو بن شعیب عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مقیم ہوتے ہوئے ہمارے لیے ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی حالانکہ آپ ﷺ مسافر نہیں تھے، اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نماز بھی جمع کر کے پڑھی ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: تاکہ آپ ﷺ کی امت عذر میں کسی قسم کی حرج (تنگی) نہ محسوس کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۵ ابوقتادہ عدوی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک گورنر کو خط لکھا کہ تین چیزیں کبیرہ گناہوں میں سے ہیں (۱) بلا عذر جمع بین الصلوتین (۲) جنگ سے بھاگ جانا (۳) اور دوسروں کا مال چھین لینا۔ رواہ ابن ابی حاتم والبیہقی

۲۲۷۶۶ صفوان بن سلیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارش والے ایک دن ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دوران سفر ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۲۱ و ۱۳۱۹۔

۲۲۷۶۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر اور عصر کی نماز جمع کی اور پھر مغرب عشاء کی نماز جمع۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالزالی ۲۳۲۔

۲۲۷۶۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ ﷺ نے مقام سرف میں پہنچ کر مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غروب شمس کے وقت مکہ سے چل پڑے حتیٰ کہ مقام سرف میں پہنچ گئے سرف مکہ مکرمہ سے ۹ (نو) میل کے فاصلہ پر ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۱..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی جب کہ ایک مرتبہ اذان اور دو مرتبہ اقامت کہی گئی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۲..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں نکلے چنانچہ آپ ﷺ نے ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبه ومسلم فی کتاب صلوة المسافرین وابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابن جریر

حبیب بن شہاب کی روایت ہے کہ ان کے والد شہاب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ فتح فارس میں شریک تھے چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۴..... "مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ میں آٹھ نمازیں جمع کر کے پڑھیں اور پھر سات نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبه والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

۲۲۷۷۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں دو نمازیں ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے حالانکہ نہ آپ ﷺ دشمن کا پیچھا کر رہے ہوتے تھے اور نہ ہی دشمن آپ ﷺ کا پیچھا کر رہا ہوتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۷۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ رسول اللہ ﷺ دوران سفر کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ چنانچہ اگر آپ گھر پر موجود ہوتے کہ سورج زائل ہو جاتا (یعنی زوال کا وقت گزر جاتا) تو آپ کوچ کرنے سے قبل ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھ لیتے اور اگر گھر میں زوال کا وقت نہ ہو چکا ہوتا تو کوچ کر جاتے حتیٰ کہ جب عصر کا وقت (قریب) ہوتا تو اترتے اور ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھ لیتے اگر مغرب کا وقت ہو جاتا دراں حالیکہ آپ گھر پر ہی ہوتے (یا کسی ٹھکانے پر ہوتے) تو مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھ لیتے اور اگر نہ ہی (ٹھکانے پر) ہوتے کہ مغرب کا وقت ابھی تک نہ ہوا ہوتا تو کوچ کر جاتے اور جب عشاء کا وقت قریب ہوتا تو نزول کرتے اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۰۴ وضعاف دار قطنی ۳۳۹

۲۲۷۷۷..... صالح مولیٰ توامہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی جب کہ آپ ﷺ کسی سفر پر نہیں تھے اور نہ ہی اس دن بارش تھی صالح کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی امت پر وسعت کرنا چاہتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۷۸..... سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی آپ ﷺ کا نہ سفر کا ارادہ تھا اور نہ ہی کسی قسم کا خوف تھا۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ امت کے کسی فرد پر تنگی نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۰۴ وضعاف الدارقطنی ۳۳۹ ارادہ تھا اور نہ ہی کسی قسم کا خوف تھا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ رکعت کے کسی فرد پر تنگی (حرج) نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۳۱۔

۲۲۷۷۹ ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمام نمازوں کا حکم نازل کیا ہے چنانچہ مسافر پر بھی ایک طرح کی نماز فرض کی ہے اور مقیم پر بھی ایک طرح کی نماز فرض کی ہے لہٰذا مقیم کے لیے جائز نہیں کہ وہ مسافر کی نماز پڑھے اور نہ ہی مسافر کے لیے جائز ہے کہ وہ مقیم کی نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہی اثر اصل الاصول ہے اور اسی کو فقہاء نے احناف نے لیا ہے چنانچہ حنفیہ کے نزدیک سفر میں رخصت پر عمل کرنا واجب ہے بالفرض اگر کسی نے پوری نماز پڑھ لی (چار رکعت والی) تو دو رکعتیں فرض اور دو نفل شمار ہوں گی اور مقیم کے لیے بہرصورت کسی طرح جائز نہیں کہ قصر نماز پڑھے یا جمع بین الصلوتین کرے۔

۲۲۷۸۰ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۱ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوران سفر ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھا کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۲ ... جابر بن زید کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے اور فرماتے کہ یہ (جمع بین الصلوتین) سنت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۳ ... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جب سفر کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ مالک عبدالرزاق وابن ابی شیبہ بخاری، مسلم والنسائی

۲۲۷۸۴ ... حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ بنی مصطلق کے موقع پر جمع بین الصلوتین کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۷۸۵ ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۶ ابوقیس، ھزیل بن شرحبیل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو ظہر کی نماز موخر کر کے پڑھتے اور عصر کی نماز اول وقت میں مقدم کر کے پڑھتے اور یوں دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے پھر اسی طرح مغرب کی نماز موخر کر کے پڑھتے اور عشاء کی نماز مقدم کر کے (اول وقت میں) پڑھتے اور یوں ان دو نمازوں کو (صورۃ) جمع کر کے پڑھتے۔ رواہ ابن جریر

فائدہ: ...... اسی حدیث کو اصل سمجھ کر علماء احناف نے جمع بین الصلوتین کی یہی وضاحت کی ہے۔

۲۲۷۸۷ ..... عکرمہ کی روایت ہے کہ دوران سفر رسول اللہ ﷺ نے دن کو ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۸۸ ... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ ہم سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے لیے نکل پڑے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے تاوقتیکہ ہم مکہ پہنچ گئے۔

۲۲۷۸۹ ... ابوعثمان کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا چنانچہ یہ دونوں حضرات ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۹۰ ..... اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے۔

البزار والدارقطنی فی الافراد

کلام:...... ہیثمی نے یہ حدیث مجمع الزوائد (۱۵۸۲) میں ذکر کی ہے اور اس حدیث کی سند میں عبدالکریم بن ابی مخارق ہے جو کہ ضعیف راوی ہے۔

سفر میں سنتوں کا حکم

۲۲۷۹۱...... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ (دونوں حضرات) سفر میں فرض نماز سے پہلے بھی سنت پڑھتے تھے اور بعد میں بھی۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... سفر میں اکثر لوگوں کو سنتوں کے متعلق تردد رہتا ہے آیا کہ پڑھی جائیں یا کہ نہیں تاہم اس میں اعتدال کی راہ یہ ہے کہ مسافر اگر راستہ پر گامزن ہے اور صرف نماز کے لیے وقفہ کیا ہے تو سنتیں نہ پڑھی جائیں اور اگر مسافر نے چند دن کے لئے وقفہ کیا ہے یا رات بھر ٹھہرنا ہے یا دن بھر ٹھہرنا ہے تو سنتوں کا پڑھ لینا افضل ہے لیکن فجر کی سنتیں بہرحال پڑھی جائیں گی چونکہ حدیث میں ان کی شدت سے تاکید آئی ہے۔

پانچواں باب...... جماعت کی فضیلت اور اس کے احکام کے بیان میں

فصل...... جماعت کی فضیلت کے بیان میں

۲۲۷۹۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھوں مجھے اس سے بدرجہا محبوب ہے کہ میں رات بھر نماز میں مشغول رہوں حتیٰ کہ اسی حالت میں صبح ہوجائے۔ رواہ مالک وعبد الرزاق وبیھقی فی شعب الایمان

۲۲۷۹۳　حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لوں مجھے رات بھر کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۲۷۹۴...... یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کئی دنوں تک گم پایا چنانچہ یا تو وہی آپ کے پاس آیا یا پھر آپ رضی اللہ عنہ کی اچانک اس سے ملاقات ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تم کہاں تھے؟ اس نے جواب دیا میری صحت خراب تھی اسی لیے میں نہ نماز کے لیے آسکا اور نہ ہی کسی اور کام کے لیے گھر سے باہر نکل سکا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تمہیں حی علی الفلاح کا جواب دینا تھا۔ یعنی جماعت میں حاضر ہوتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۵...... ثابت بن حجاج کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لائے اور انہوں نے آگے سے لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا وہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: بخدا ہم اپنی نماز کے لیے کسی کا انتظار نہیں کریں گے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا وجہ ہے لوگوں نے ایسی روش پر چلنا شروع کردیا ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی آنے والے بھی ان کی روش پر چل دیں گے بخدا میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کے پاس پولیس کے اہل کار بھیجوں جو ان کو گردنوں میں پھندے ڈال کر لے آئیں اور پھر ان سے کہا جائے کہ نماز میں حاضر ہوا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۶...... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ بنی عدی بن کعب کی شفاء نامی ایک عورت ماہ رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے میں نے صبح کی نماز میں تمہارے شوہر ابوحثمہ کو نہیں دیکھا؟ اس عورت نے جواب دیا: اے امیر المومنین! وہ رات بھر جانفشانی سے عبادت میں مشغول رہا، پھر اسے (تھکاوٹ کی وجہ سے) ہمت نہ ہوئی کہ جماعت میں حاضر ہوتا تاہم اس نے صبح کی نماز گھر پر ہی پڑھ لی اور پھر سو گیا اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا اگر وہ باجماعت نماز میں حاضر ہوجاتا مجھے اس کی رات بھر کی جانفشانی سے کہیں زیادہ محبوب تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۷..... سلیمان بن ابوحثمہ روایت کرتے ہیں کہ شفاء بنت عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے گھر پر تشریف لائے انہوں نے میرے پاس دو مردوں کو (جن میں سے ایک اس کا خاوند اور دوسرا بھائی یا بیٹا تھا) (سوئے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے یہ دونوں ہمارے ساتھ نماز میں حاضر کیوں نہیں ہوئے؟ میں نے عرض کیا: اے امیرالمومنین! انہوں نے (رات کو) لوگوں کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی تھی (یہ رمضان کا مہینہ تھا) اور پھر صبح تک مسلسل نماز پڑھتے رہے اور پھر انہوں نے صبح کی نماز گھر پر پڑھی اور سوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میرا صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لینا مجھے رات بھر نماز میں مشغول رہنے سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۸..... علی بن ثابت، وازع بن نافع، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جبرئیل امین علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: تاریکیوں میں مساجد کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن نور تام کے ملنے کی خوشخبری سنادیجئے۔

ابن الجوزی فی الواھیات

کلام:..... ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے الواھیات میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں چونکہ علی بن ثابت ضعیف راوی ہے اور وازع متروک ہے۔ پھر دیکھئے المتناھیۃ ۶۸۳

۲۲۷۹۹..... ابن جریج اور ابراہیم بن یزید کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے اذان سنی اور پھر اس کا جواب نہ دیا (یعنی چل کر باجماعت نماز کے لئے مسجد میں نہ آیا) تو اس کی نماز نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ البتہ کسی بیماری یا عذر کی وجہ سے جماعت میں حاضر نہیں ہوسکا تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثار ۲۰ اور ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۲

۲۲۸۰۰..... ابوحسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز (کامل) نہیں ہوتی مگر مسجد ہی میں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جو اذان کی آواز سنے۔ عبدالرزاق والبیہقی

کلام:..... حدیث کا اول حصہ ثابت ہے اور دوسرا حصہ جو سوال ہے وہ غیر ثابت ہے۔ ملاحظہ کیجئے المانقان ۱۲۳۲۹ اسنی المطالب ۱۸۱۱۔

۲۲۸۰۱..... حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کے پڑوسیوں میں سے جس نے اذان کی آواز سنی اور اس نے جواب نہ دیا (یعنی چل کر مسجد نہ پہنچا) حالانکہ وہ تندرست تھا اور اسے کوئی شرعی عذر بھی نہیں تھا تو اس کی نماز (گھر میں) نہیں ہوتی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۰۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ عشاء کی نماز سے پیچھے رہ گئے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوسکے) رسول کریم ﷺ نے پوچھا: تم لوگ جماعت سے پیچھے کیوں رہ گئے؟ ان لوگوں نے کچھ جواب نہ دیا اور خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: یارسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کچھ جھگڑا ہوگیا تھا جس کی وجہ سے تو تکرار تک نوبت آگئی رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سنی اور پھر مسجد میں حاضر نہ ہوا اس کی نماز نہیں الا یہ کہ وہ بیمار ہو۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۰۳..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! رات کی تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن نور تام سے نوازیں گے۔ رواہ ابن عساکر

جماعت سے نماز پڑھنے کی اہمیت

۲۲۸۰۴..... ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ ابودرداء رضی اللہ عنہ غصہ کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے میں نے ان سے پوچھا: آپ غصہ میں کیوں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا! ہم نے محمد ﷺ کے امر میں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہی بات پہنچائی ہے کہ وہ سب مل کر

جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۸۰۵ ... "مسند ابوسعید" ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ بنوسلمہ نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی کہ ہمارے گھر مسجد سے دور ہیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ونکتب ما قدموا وآثارھم ۔ہم ان کے قدموں کے نشانات بھی لکھتے ہیں اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے گھروں میں رہو چونکہ تمہارے قدموں کے نشانات بھی لکھے جاتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۰۶ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نابینا ہوں میرا گھر بھی مسجد سے (قدرے) دور ہے اور مجھے کوئی راہبر بھی دستیاب نہیں جو مجھے ہمہ وقت مسجد میں لایا کرے کیا میرے لیے رخصت ہے (کہ میں جماعت میں حاضر نہ ہوا کروں) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اذان سنائی دیتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ پھر میں تمہارے لیے رخصت کی کوئی گنجائش نہیں پاتا۔ رواہ البزار

۲۲۸۰۷ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نابینا ہوں میرا گھر بھی مسجد سے دور ہے اور مجھے مسجد میں لانے والا بھی کوئی نہیں جو ہر وقت میرے ساتھ چمٹا رہے کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں مسجد میں نہ آیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرۃ

۲۲۸۰۸ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس نے اذان کی آواز سنی اور پھر مسجد میں حاضر نہ ہوا تو وہ خیر بھلائی کی توقع نہ رکھے اور نہ ہی اس سے خیر کی توقع کی جاسکتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۰۹ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جسے ہم عشاء اور فجر کی نماز میں گم پاتے تو اس کے بارے میں ہمیں بدگمانی ہونے لگتی تھی (کہ کہیں یہ منافق نہ ہو)۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۲۸۱۰ ... عطاء کہتے ہیں: مجھے باجماعت نماز میں حاضر ہونا دن کے روزہ اور رات کے قیام سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

امام کا مقتدیوں کے متعلق سوالات

۲۲۸۱۱ ... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب نماز مکمل کی تو مسجد والوں کو قلیل سمجھ کر فرمایا: کیا فلاں حاضر ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ حتیٰ کہ تین آدمیوں کے متعلق دریافت کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا کیا یہاں فلاں آدمی موجود ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر ایک اور آدمی کے متعلق پوچھا تو صحابہ نے عرض کیا: جس جہاں وہ بھی موجود ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز بہت گراں گزرتی ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ ان میں کیا ہے لامحالہ تم ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے۔ جان لو دو آدمیوں کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے افضل ہوتی ہے اور تین آدمیوں کی باجماعت نماز دو آدمیوں کی نماز سے افضل ہے: آدمی جتنے زیادہ ہوں گے اتنے ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں۔ رواہ الضیاء المقدسی فی المختارہ وابن ابی شیبہ

۲۲۸۱۲ ... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی تھا جو مسجد سے کافی دور تھا، اور اس کی کوئی نماز بھی جماعت سے خطا نہیں ہوتی تھی اس سے کہا گیا: اگر تم سواری کے لیے کوئی گدھا خرید لو جو اندھیرے اور گرمی میں تمہارے کام آئے۔ اس نے جواب دیا: مجھے پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو، میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف اٹھنے والے قدم بھی لکھے جائیں اور واپسی کے قدم بھی لکھے جائیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جمع کر دیا ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل ومسلم والدارمی وابوعوانۃ وابن خزیمہ وابن حبان فی صحیحہ

۲۲۸۱۳ ... حضرت ابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انصار کا ایک آدمی تھا جس کا گھر مدینہ میں سب سے زیادہ دور تھا۔ اس کی کوئی بھی نماز

جماعت سے خطانہیں ہوتی تھی اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا میں نے اس سے کہا: اے فلاں آدمی تو کوئی گدھا خرید لے جو تمہیں سخت گرم سنگریزوں اور حشرات الارض سے بچائے گا۔ اس نے کہا: بخدا مجھے پسند نہیں کہ میرا گھر نبی کریم ﷺ کے گھر کے پہلو میں ہو اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں سوار ہو کر حاضر ہوا کروں (میں تو پیدل چل کر آؤں گا گو کہ کتنا ہی فاصلے پر ہوں) میں نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے اسے بلایا۔ اس نے آپ ﷺ سے بھی یہی بات کہی اور یہ بھی کہا کہ مجھے ایسا کرنے میں اجر وثواب کی امید ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس اجر وثواب کا ارادہ تم نے کیا ہے وہ تمہیں مل کر رہے گا۔ رواہ الطبرانی و مسلم و ابن ماجہ

۲۲۸۱۴..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی ہی روایت ہے کہ ایک آدمی تھا میں نہیں جانتا کہ اہل مدینہ میں اس کے گھر سے کسی اور کا گھر مسجد نبوی سے اتنا زیادہ دور ہو جتنا کہ اس کا تھا چنانچہ اس کی کوئی نماز بھی مسجد سے خطانہیں ہوتی تھی، میں نے اس سے کہا: اگر تم کوئی گدھا خرید و جس پر تم گرمی اور تاریکی میں سوار ہو لیا کرو؟ وہ بولا! مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کی یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کر دی آپ ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا: اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ارادہ ہے کہ میرا مسجد کی طرف جانا (یعنی اٹھنے والے قدم) بھی لکھے جائیں اور اہل خانہ کی طرف واپسی بھی لکھی جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سب عطا کر دیا ہے اور تم نے جس اجر وثواب کا اردہ کیا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے۔ رواہ ابوداؤد فی کتاب الصلوٰۃ

۲۲۸۱۵..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا ایک چچازاد بھائی تھا اور اس کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا میں نے اس سے کہا: اگر تم مسجد کے قریب گھر بنالو یا کوئی گدھا خرید لو؟ اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر کے ساتھ جڑا ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں جب سے اسلام لایا ہوں ایسا سخت کلمہ میں نے نہیں سنا۔ چنانچہ وہ مسجد کی طرف اٹھنے والے قدموں کا ذکر کر رہا تھا۔ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ ان سے کہہ دیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک درجہ ہے۔ رواہ الحمیدی

۲۲۸۱۶..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں فرمایا: کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ عرض کیا: نہیں ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر بہت گراں ہوتی ہیں کاش! اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان دو نمازوں کا (جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں) کتنا زیادہ اجر وثواب ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوتے گو کہ انہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ چل کر آنا ہوتا۔ بلاشبہ پہلی صف فرشتوں کی صف کے مانند ہوتی ہے۔ اور اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تم ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ بلاشبہ دو آدمیوں کی باجماعت نماز تنہا آدمی کی نماز سے بدرجہا افضل ہے اور تین آدمیوں کی (باجماعت) نماز دو آدمیوں کی (باجماعت) نماز سے افضل ہے۔ الغرض جتنے بھی لوگ (جماعت) میں زیادہ ہوں گے اتنے ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ رواہ الطبرانی وعبد بن حمید والدارمی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ وابویعلی وابن حزیمہ وابن حبان والدار قطنی فی الا فراد والحاکم فی المستدرک والبیہقی والضیاء المقدسی فی المختارہ

۲۲۸۱۷..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا فلاں اور فلاں شخص حاضر ہیں؟ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے تین آدمیوں کا نام لیا اور وہ تینوں اپنے اپنے گھروں پر تھے اور نماز میں حاضر نہیں ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ فجر اور عشاء کی نمازیں منافقین پر بہت گراں گزرتی ہیں کاش اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان نمازوں کی کتنی زیادہ فضیلت ہے تو ان نمازوں میں ضرور ہوتے گو کہ انہیں گھٹنوں کے بل کیوں نہ چل کر آنا پڑتا۔ جان لو! تمہاری ایک آدمی کے ساتھ (باجماعت) نماز تمہارے تنہا نماز پڑھنے سے بدرجہا افضل ہے؟ اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے تم جتنے زیادہ ہو گے اتنے ہی زیادہ تم اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوں گے بلاشبہ پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے۔ کاش اگر تمہیں پہلی صف کی فضیلت معلوم ہوتی تم ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے چوبیس (۲۴) یا پچیس (۲۵) گنا زیادہ افضل ہے۔ رواہ الرویانی وابن عساکر و سعید بن المنصور

نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت

۲۲۸۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم میں سے ہر ایک کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب تک وہ نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔رواہ ابن جریر

۲۲۸۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بھی اپنے مصلی پر بیٹھے نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔رواہ ابن المبارک

فائدہ:..... نماز کے انتظار میں بیٹھنے کا ثواب ایسا ہی ہے جیسا کہ نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔حدیث مذکورہ بالا کا بھی یہی مطلب ومفہوم ہے۔و اللہ اعلم بالصواب۔

۲۲۸۲۰..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو آدمی بھی نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ بھلائی پر ہوتا ہے اور اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو اس کے لیے یہ دعا کرتا رہتا ہے۔ یا اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اسے اپنی رحمت سے نواز دے۔ یہ فرشتہ اس کے لیے مسلسل یہ دعا کرتا رہتا ہے جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے۔رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۱..... ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ابو ہریرہ پر رحمت نازل کرتے ہیں، کسی نے کہا: آپ تو خود اپنا تزکیہ کر رہے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (اللہ اور اس کے فرشتے) ہر مسلمان پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مسجد میں بیٹھا رہتا ہے تاوقتیکہ اس کے ہاتھ اور زبان سے کوئی لغزش نہ سرزد ہو جائے۔رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے جس آدمی کو بھی نماز روکے رکھتی ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے چونکہ اسے اپنے اہل خانہ کے پاس واپس لوٹنے میں رکاوٹ صرف نماز ہی ہوتی ہے اور تم میں سے جو بھی اپنے مصلی پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے حق میں رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں کہ یا اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اسے غریق رحمت کر دے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچادے اور اگر اسے حدث لاحق ہو جائے (یعنی وضو ٹوٹ جائے) تو جب تک وہ وضو نہ کر لے اس کی نماز نہیں قبول کی جاتی۔رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس آدمی کو بھی نماز روکے رکھتی ہے وہ برابر نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے۔حدث یہ ہے کہ اس کی ہوا خارج ہو جائے یا گوز مار دے میں اس حکم کو بیان کرنے میں حیا نہیں محسوس کرتا جس سے رسول اللہ ﷺ نے حیا نہیں کی۔رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۴..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور پھر جس نے واپس لوٹنا تھا وہ واپس لوٹ گیا اور جس نے مسجد میں پیچھے (بیٹھے) رہنا تھا وہ وہیں رہا۔رسول کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تمہارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتے تمہارے اوپر رشک کر رہے ہیں چنانچہ اللہ رب العزت فرما رہے کہ میرے بندوں نے ایک فریضہ ادا کر دیا اور دوسرے فریضہ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۵..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ (صحابہ کے زمانہ میں) کہا جاتا تھا کہ آدمی جب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔اور فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔اور جب وہ مسجد میں بیٹھا ہے تو وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے بیشک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۶..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۷..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نماز کے لیے چلتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے اور جو آدمی مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ مسلسل نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۸..... سماک کہتے ہیں میں نے قبیلہ نبواسد کے ایک آدمی کو کہتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور کہنے لگے: تم کس چیز کا انتظار کررہے ہو؟ ہم نے عرض کیا نماز کا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز کے حکم میں ہو۔ رواہ ابن جریر

نماز کے اعادہ کا بیان

۲۲۸۲۹..... ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس آدمی کے ساتھ تجارت کرنے کو تیار ہے؟ چنانچہ حاضرین میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:..... اس حدیث میں باجماعت نماز کو تجارت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور وجہ شبہ فائدہ تامہ ہے۔

۲۲۸۳۰..... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے داخل ہوا جب کہ رسول کریم ﷺ نماز پڑھ چکے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی آدمی ہے جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۲۸۳۱..... ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ جو آدمی ظہر کی نماز اپنے گھر پر پڑھ لے اور پھر مسجد میں آجائے دراں حالیکہ لوگ (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھ رہے ہوں اور یہ آدمی لوگوں کے ساتھ بھی نماز میں شامل ہوجائے اس کی کونسی نماز فرض شمار کی جائے گی آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کی پہلی نماز (جو اس نے گھر پر پڑھی ہے) فرض سمجھی جائے گی۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۸۳۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم اپنے گھر میں نماز پڑھ لو اور پھر تم مسجد میں امام کے ساتھ بھی یہی نماز پالو تو فجر اور مغرب کی نمازوں کے علاوہ جو نماز بھی ہو امام کے ساتھ دوبارہ پڑھ لو چونکہ مغرب اور فجر کی نمازیں دو مرتبہ نہیں پڑھی جاسکتیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی پہلے تنہا نماز پڑھ لے اور پھر وہی نماز جماعت کے ساتھ بھی پڑھ لے اس کی پہلی نماز فرض سمجھی جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۸۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مغرب کی نماز کا اعادہ کرنا چاہے تو دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا کر پڑھ لے۔ رواہ ابن ابی شیبة

فصل..... امام کے آداب کے بارے میں

۲۲۸۳۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو امام آگے کھڑا ہو اور دو آدمی اس کے پیچھے کھڑے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۳۶..... عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ ظہر کے وقت نفل پڑھ رہے تھے میں بھی نماز پڑھنے ان کے پاس جا کھڑا ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کردیا میں اسی حالت میں کھڑا رہا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام یرفا داخل ہوا میں پیچھے ہٹا اور ہم دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنالی۔

رواہ الامام مالک رحمة اللہ علیہ و عبد الرزاق والضیاء المقدسی فی المختارہ والطحاوی رحمة اللہ علیہ

۲۲۸۳۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہمیں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سختی سے منع کیا ہے کہ ہم نماز میں قراءت قرآن مجید سے دیکھ کر کریں اور آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں تاکید کی ہے کہ ہماری امامت صرف بالغ مرد ہی کرائے۔

رواہ ابن ابی داؤد

۲۲۸۳۸....عبید بن عمر کی روایت ہے کہ دوران حج ایک جماعت مکہ مکرمہ کے مضافات میں کسی پانی پر جمع ہوگئی اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا اور آل ابوسائب مخزومی کا ایک آدمی (امامت کرانے کے لیے) آگے بڑھا اس کی زبان میں کچھ لکنت تھی۔
مسور بن مخرمہ نے اسے پیچھے کیا اور ایک اور آدمی کو آگے بڑھا دیا۔ حضرت عمر ﷺ کو معاملہ سے آگاہی نہ ہوئی حتی کہ مدینہ پہنچ گئے اور جب مدینہ منورہ پہنچے تو اس واقعہ کا پتہ چلا اور مسور کہنے لگے: یا امیر المومنین! اس آدمی کی زبان میں لکنت تھی مجھے خدشہ تھا کہ کوئی حاجی اس کی قراءت سن لے گا اور پھر اس کی قراءت اختیار کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم وہاں گئے ہو مسور نے جواب دیا جی ہاں۔ فرمایا تم نے جو کچھ کیا درست کیا۔

رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۲۸۳۹....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی (جو امام ہو) وہ آگے کھڑا ہو اور دو آدمی اس کے پیچھے کھڑے ہوں اور ان کے پیچھے کوئی عورت کھڑی ہو سکتی ہے۔ رواہ البزار
کلام:.......بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔
۲۲۸۴۰....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز کھڑی کی جاتی اور آپ ﷺ لوگوں (مقتدیوں) کو کم دیکھتے تو بیٹھ جاتے اور نماز نہ پڑھتے اور جب پوری جماعت دیکھتے تو نماز پڑھ لیتے۔ رواہ ابوداؤد
کلام:.......یہ حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف ابوداؤد ۱۰۷۔
۲۲۸۴۱....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم سے ہو سکے تو کسی کی امامت مت کراؤ چونکہ اگر امام کو معلوم ہوتا کہ اس کے سر پر کتنی بڑی ذمہ داری ہے وہ کبھی امامت نہیں کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق
۲۲۸۴۲....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیں فرض نماز پڑھاتے آپ کی نماز نہ لمبی ہوتی اور نہ ہی ہلکی بلکہ معتدل ہوتی اور آپ ﷺ عشاء کی نماز موخر کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن النجار
۲۲۸۴۳....عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس قبیلہ جرم کا وفد آیا آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کو امامت کرنے کا حکم دیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سب سے چھوٹے تھے لیکن قرآن انہیں سب سے زیادہ یاد تھا۔ رواہ عبدالرزاق
۲۲۸۴۴....حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمارا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپس آیا آپ ﷺ نے وفد والوں کو نماز سکھائی اور انہیں حکم دیا کہ تمہاری امامت وہ آدمی کرائے جسے سب سے زیادہ قرآن یاد ہو۔ چنانچہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ ان کی امامت کرتے تھے حالانکہ وہ ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تھے۔ رواہ عبدالرزاق
۲۲۸۴۵....''مسند حذیفہ رضی اللہ عنہ'' قتادہ کی روایت ہے کہ بنو امیہ کے آزاد کردہ غلام ابوسعید نے کھانا تیار کیا اور پھر ابوذر غفاری حذیفہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کو دعوت دی یہ حضرات کھانا کھانے حاضر ہو گئے اتنے میں نماز کا وقت بھی ہو گیا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے تاکہ امامت کرائیں ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ گھر کا مالک تمہارے پیچھے کھڑا ہے جو کہ امامت کا زیادہ مقدار ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابن مسعود کیا مسئلہ یوں ہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ پیچھے ہو گئے ابوسعید کہتے ہیں انہوں نے مجھے آگے بلایا حالانکہ میں غلام تھا اور میں نے ان کی امامت کرائی۔ رواہ عبدالرزاق
۲۲۸۴۶....''مسند مالک بن عبداللہ خزاعی'' مالک بن عبداللہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں چنانچہ میں نے آپ ﷺ کے علاوہ کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو آپ ﷺ سے ہلکی نماز پڑھاتا ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبخاری فی تاریخہ وابن ابی عاصم والبغوی

۲۲۸۴۷....ھلب کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کبھی دائیں طرف سے لوگوں کی طرف مڑتے تھے اور کبھی بائیں طرف سے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ
۲۲۸۴۸....عمرو بن سلمہ جرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی قوم کا ایک وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ ﷺ کی

خدمت سے واپس لوٹنے لگے تو ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! ہماری امامت کون کرائے گا؟ آپ ﷺ نے حکم دیا: تم میں جسے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد ہو چنانچہ قبیلہ میں سب سے زیادہ قرآن مجھے یاد تھا اور وہ مجھے نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھا دیتے حالانکہ میں اس وقت لڑکا تھا۔ چنانچہ میں لوگوں کو نماز پڑھاتا اور میں نے اپنے او پر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اس کے بعد میں جب بھی قبیلہ جرم کے کسی مجمع میں حاضر ہوتا میں ضرور ان کا امام بنتا اور میں آج تک ان کے جنازوں پر نماز پڑھا رہا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۸۴۹..... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگوں میں وہ آدمی امامت کا زیادہ حقدار ہے جو کتاب اللہ کا سب سے بڑا قاری ہو، اگر اس میں سب برابر ہوں تو جو سنت کا سب سے بڑا عالم ہو اگر اس میں سب برابر ہوں تو امامت کا حقدار وہ ہے جس نے ان میں سے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو ان میں جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے کوئی آدمی بھی کسی دوسرے کی سلطنت میں امامت نہ کرائے اور نہ ہی کوئی آدمی کسی دوسرے کی مخصوص نشست پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھنے کی جسارت کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابی مسعود الانصاری

۲۲۸۵۰..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس مسجد میں فجر کی نماز پڑھائی اور قصار مفصل میں سے دو چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہم آپ ﷺ کو مختصر قراءت پر اجنبیت سے دیکھنے لگے۔ آخر ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج آپ نے ہمیں بہت مختصر نماز پڑھائی ہے۔ حالانکہ آپ اتنی مختصر نماز ہمیں نہیں پڑھاتے تھے ارشاد فرمایا: کیا تم نے عورتوں کی صف میں ایک بچے کو روتے ہوئے نہیں سنا لہٰذا میں نے چاہا کہ اس کی ماں جلدی فارغ ہو جائے اور اپنے بچے کی خبر لے تب میں نے نماز کو مختصر کر لیا۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۵۱..... حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اگر کسی کے پاؤں کی چاپ سن لیتے تو (نماز شروع کرنے سے پہلے) اس کا انتظار کر لیتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۸۵۲..... حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ (اقامت کہتے ہوئے) قد قامت الصلوٰۃ کہتے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر تکبیر کہہ دیتے۔ رواہ ابو المسیح

کلام:..... اس حدیث کی سند میں حجاج بن فروخ واسطی ایک راوی ہے اس کے متعلق امام نسائی کا کہنا ہے کہ یہ راوی ضعیف اور متروک ہے۔

۲۲۸۵۳..... ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ فلاں آدمی ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو شدید غصہ میں دیکھا پھر ارشاد فرمایا: جو آدمی بھی لوگوں کو امامت کرائے اسے چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے چونکہ اس کے پیچھے کمزور ناتواں، بوڑھا اور حاجتمند بھی ہو سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۴..... ابوسعید بن سرجس کہتے ہیں میں نے ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کے پاس نماز کا تذکرہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول کریم ﷺ لوگوں کے لیے بہت ہلکی نماز پڑھتے تھے اور اپنے آپ کو ہمیشگی کا پابند کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۸۵۵..... حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ لوگوں کے لیے بہت ہلکی (مختصر) نماز پڑھتے اور جب اکیلے نماز پڑھ رہے ہوتے تو بہت لمبی نماز پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لڑکا بیشک بالغ نہ ہو جائے اس وقت تک امامت نہیں کرا سکتا اور تمہارے بہترین لوگ تمہارے اذان دیا کریں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے مہاجرین اولین اور انصار کی مسجد قباء میں امامت کراتے تھے اور ان (مقتدیوں) میں ابوبکر عمر، ابوسلمہ زید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

غلام کی امامت

۲۲۸۵۸..... نافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی ایک مسجد میں نماز کھڑی کی گئی اور اس مسجد کے قریب ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زمین بھی تھی جب کہ اس مسجد کا امام ایک آزاد کردہ غلام تھا اتنے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں تشریف لائے وہ آزاد غلام ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہنے لگا آگے بڑھیے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، تم اس کے زیادہ حقدار ہو کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ چونکہ یہ تمہاری مسجد ہے چنانچہ اس آزاد کردہ غلام نے نماز پڑھائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۹..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تم میں سے کوئی آدمی بھی اپنے نفس سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے چنانچہ وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے اوپر حق ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف دائیں طرف سے ہی مڑنا ہے۔ حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ مقتدیوں کی طرف اکثر بائیں طرف سے مڑتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۸۶۰..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا تھا اور وہی (مدینہ میں) لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حالانکہ وہ نابینا بھی تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... کتب فقہ میں نابینا کی امامت کو مکروہ کہا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نابینا کما حقہ طہارت و پاکیزگی کا خیال اس طرح نہیں رکھ سکتا جس طرح کہ بینا شخص رکھ سکتا ہے۔ فقہی اصول ہمیشہ کلیات کو دیکھ کر بنائے جاتے ہیں نہ کہ جزئیات کو چنانچہ خارج میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ اکثر نابینے طہارت کا خیال نہیں رکھتے حتیٰ کہ بعض اندھے تو ایسے بھی دیکھے ہیں کہ ان کے کپڑوں کے ساتھ پیشاب لگا ہوتا ہے اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔ بہرحال اگر ایک نابینا شخص عالم ہو حافظ وقاری ہو سنت سے واقفیت بھی رکھتا ہو اور طہارت و پاکیزگی کا کما حقہ خیال بھی رکھتا ہو اس کی امامت بلاشبہ کراہت سے خالی ہوگی بلکہ مستحسن ہے لیکن ہر نابینا بھی تو ابن ام مکتوم نہیں بن سکتا۔ واللہ اعلم۔

۲۲۸۶۱..... عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آخری نصیحت یہ کی تھی کہ اپنے ساتھیوں کو ایسی نماز پڑھاؤ جو ضعیف ترین آدمی کی نماز ہو سکتی ہے، چونکہ تمہارے مقتدیوں میں ناتواں بھی ہوتا ہے، بوڑھا بھی ہوتا ہے، ضعیف اور حاجتمند بھی ہوتا ہے اور ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت کا خواستگار نہ ہو۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۲۸۶۲..... حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے طائف کا گورنر مقرر کیا اور آپ ﷺ نے مجھے جو آخری نصیحت ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ لوگوں کو ہلکی (یعنی مختصر) نماز پڑھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۶۳..... عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو آدمی ہماری امامت کرائے اسے چاہیے کہ رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے کرے چونکہ ہم میں ناتواں بوڑھا، مریض مسافر اور حاجتمند بھی ہو سکتا ہے، ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایسی ہی نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۸۶۴..... زہری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نابینا بھی تھے اور وہ اپنے اپنے قبیلوں میں امامت کراتے تھے ان (نابینا حضرات) میں سے یہ بھی ہیں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم حضرت عتبان بن مالک اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہم۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مخلوق میں کسی کے پیچھے بھی ایسی ہلکی نماز نہیں پڑھی جیسی کہ رسول کریم ﷺ پڑھتے تھے۔ رواہ الخطیب

۲۲۸۶۶..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ سعد رضی اللہ عنہ اچھی طرح سے انہیں نماز نہیں پڑھاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو انہیں رسول کریم ﷺ کی سی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں سے کچھ نہیں چھوڑتا پہلی دو رکعتوں کو پوری پوری پڑھاتا ہوں اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! یہ تمہارے بارے میں لوگوں کی بدگمانی ہے۔

رواہ عبدالرزاق والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابو یعلی وابو نعیم فی المعرفۃ

۲۲۸۶۷۔۔۔۔مصعب بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میرے والد گھر میں لمبی لمبی نمازیں پڑھتے جب کہ لوگوں کو ہلکی (مختصر) نماز پڑھاتے میں نے پوچھا: اے اباجان! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں! انہوں نے جواب دیا: ہم امام ہیں اور ہماری اقتداء کی جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۶۸۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سنت میں سے ہے کہ امام جب سلام پھیر لے اور جس جگہ نماز پڑھی ہے وہاں سے اٹھنے کی گنجائش اگر نہ ہو اور اس نے نوافل پڑھنے ہوں تو اس جگہ سے تھوڑا سا کھسک لے یا چہرہ دوسری طرف پہلے موڑ لے یا کوئی کام کر کے دونوں نمازوں میں فرق کرے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والدارقطنی والبیھقی

۲۲۸۶۹۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سلام پھیر کر دائیں طرف سے (مقتدیوں کی طرف) مڑتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۸۷۰۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کو موخر کرتے اور پھر مختصر کر کے پڑھتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۸۷۱۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہلکی اور مختصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

نماز کے اختصار کا بیان

۲۲۸۷۲۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ پڑھی ان کے پیچھے ایک اعرابی تھا اس نے اپنے ہمراہ ایک اونٹنی لائی تھی (جو مسجد کے باہر تھی) جب دوسری رکعت شروع ہوئی تو اعرابی نے الگ اپنے طور پر جلدی جلدی پڑھ دی اور معاذ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے اس اعرابی کی شکایت کی آپ ﷺ نے اس سے ایسا کرنے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگا: مجھے اپنی اونٹنی کا ڈر تھا کہ کہیں چلی نہ جائے اور میرے گھر پر میرا اعیال ہے جن کی میں نگرانی کرتا ہوں اس پر نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سختی سے تاکید کی کہ لوگوں کو کمزور تر آدمی کی سی نماز پڑھایا کرو چونکہ مقتدیوں میں بچے بھی ہوتے ہیں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور حاجتمند بھی ہوتے ہیں تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا مت کرو۔ رواہ ابن منیع

۲۲۸۷۳۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آدمی کو کسی ضروری کام کی وجہ سے جلدی ہو تو اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ رکوع میں یہ دعا پڑھ لیا کرے۔

اللھم لک رکعت ولک سجدت وبک آمنت وعلیک توکلت. رواہ یوسف

یا اللہ میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا تیرے ہی لیے سجدہ کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور میں نے تجھی پر بھروسہ کیا۔

۲۲۸۷۴۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز لوگوں میں سب سے زیادہ مکمل اور مختصر ہوتی تھی۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۵۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کامل اور مختصر ہوتی تھی۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۶۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں سب سے زیادہ تخفیف کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۷۔۔۔۔حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عزم کیا کہ میں رات کو ضرور رسول کریم ﷺ کی نماز دیکھوں گا چنانچہ میں چوکھٹ یا ستون کا سہارا لے کر انتظار میں بیٹھ گیا رات کو رسول کریم ﷺ اٹھے اور دو مختصر سی رکعتیں پڑھیں پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلے والی دو رکعتوں سے قدرے ہلکی تھیں پھر ان سے ہلکی دو رکعتیں اور پڑھیں پھر ان سے ہلکی دو رکعتیں اور پڑھیں پھر آخر میں وتر پڑھے اور کل ملا کر تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۷۸۔۔۔۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فجر کی نماز میں طوال مفصل میں سے پڑھتے تھے لیکن ایک دن آپ ﷺ نے قصار مفصل میں سے قراءت کی آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو میں نے چاہا کہ اس کی ماں جلدی فارغ ہو کر اس کی سنے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی المصارف

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوھارون عبدی ایک راوی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

۲۲۸۷۹...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور قصار مفصل کی مختصر ترین سورتیں پڑھیں۔
رواہ ابن ابی الدنیا

جماعت کی نماز میں اختصار

۲۲۸۸۰...... اسماعیل بن ابوخالد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ رکوع اور سجدہ پورے اہتمام سے کرتے تھے اور نماز مختصر پڑھتے تھے اس پر آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول کریم ﷺ کی نماز بھی ایسی ہی ہوا کرتی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ھاں، آپ ﷺ کی نماز بہت مختصر ہوا کرتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۸۸۱...... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ نماز جوازروئے قیام کے مختصر ہو اجروثواب میں عظیم تر ہوتی ہے۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۲۸۸۲...... عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی پہلی رکعت میں ساٹھ آیتیں پڑھیں پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اتنے میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں صرف تین آیتیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۳...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا امیر مقرر کیا تو انہیں حکم دیا کہ لوگوں کو مختصر ترین نماز پڑھاؤ چونکہ ان میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں ناتواں بھی ہوتے ہیں اور حاجتمند بھی ہوتے ہیں۔ اور جب تم اکیلے ہو تو جتنی چاہو نماز لمبی پڑھو اور جب موذن تمہارے پاس آئے اور اس کا ارادہ اذان دینے کا ہو تو اسے اذان سے مت روکو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۴...... عطاء کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں چونکہ مجھے کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ اس کی ماں کہیں آزمائش ہی نہ پڑ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۵...... زہری کی روایت ہے کہ رسول کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز مختصر کر لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۶...... ابوجعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے پیچھے بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں تا کہ اس کی ماں آزمائش کا شکار نہ ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی نماز سے خفیف نماز نہیں پڑھی جس میں رکوع وسجدہ پورے اہتمام سے کیا گیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

مکروہات امام

۲۲۸۸۸...... غالب بن ھذیل کہتے ہیں ایک مرتبہ میں سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک مسجد میں گیا اور ہم نے مسجد میں موجود لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا امام نابینا شخص ہے نماز سے فارغ ہو کر لوگ اس (امام) کی ملامت کرنے لگے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نابینے کی امامت اور اذان کو مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۲۸۸۹...... روایت ہے ایک مرتبہ کچھ لوگ ایک آدمی کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: یہ شخص ہماری امامت کرتا ہے حالانکہ ہم اسے ناپسند کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ تو بڑا بےوقوف آدمی ہے کیا تو ان لوگوں کا امام ہے حالانکہ یہ تجھے ناپسند کرتے ہیں۔
رواہ ابوعبید

۲۲۸۹۰...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کو موذن بننے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ ابوالشیخ فی الاذان

کلام:۔۔۔۔۔۔یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطیفہ ۳۶۔

آداب مقتدی اوراس کے متعلقات

۲۲۸۹۱۔۔۔۔حضرت عمررضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جوآدمی بھی امام سے پہلے رکوع یاسجدہ سے سراٹھالے وہ اسی کے بقدر سرکو نیچے کرے (یعنی اس نے جتنی دیر سراٹھایا ہے اتنی دیر سرنیچے کرے)۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۸۹۲۔۔۔۔حضرت عمررضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی آدمی کو گمان ہوجائے کہ امام نے سراٹھالیا ہے اوراس نے (یہی سمجھ کر) سر اٹھالیا دیکھا تو امام نے ابھی سرنہیں اٹھایا تو وہ واپس لوٹ جائے اور جب امام سراٹھائے تو یہ آدمی اپنا سرنہ اٹھائے چنانچہ جتنی دیراس نے پہلے سراٹھایا تھااس کی بقدر سرجھکائے رکھے۔رواہ البیھقی

۲۲۸۹۳۔۔۔۔ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمررضی اللہ عنہ نے فرمایا: چارچیزوں میں امام اخفاء کرے گا (یعنی آہستہ کہے جہرنہ کرے) وہ یہ ہیں۔تعوذبسم اللہ الرحمن الرحیم، آمین اوراللھم ربناولک الحمدرواہ ابن جریر

۲۲۸۹۴۔۔۔۔ابوعبدالرحمٰن نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سنت میں سے ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو تم اسے لقمہ دیدو۔ابو عبدالرحمٰن سے کسی نے پوچھا: امام کالقمہ مانگنا کیسے ہوتا ہے؟ جواب دیا کہ جب امام خاموش ہوجائے۔رواہ ابن منیع و الحاکم فی المستدرک

۲۲۸۹۵۔۔۔۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کی دائیں طرف کھڑا ہونا پسند کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۸۹۶۔۔۔۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بہت پسند تھا کہ میں نبی کریم ﷺ کی دائیں طرف نماز پڑھوں تاکہ جب آپ ﷺ سلام پھیریں تو آپ ﷺ کا چہرہ اقدس میرے سامنے ہو۔یا کہا: تاکہ آپ ہم سے سلام کی ابتدا کریں۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۹۷۔۔۔۔حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ کی روایت ہے کہ ہم غزوہ بطن بواط میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ محوسفر تھے اسی دوران آپ ﷺ نے فرمایا: کون آدمی تیار ہے جو آگے جائے اور ہمارے لیے حوض مٹی سے پاٹ دے، خود بھی پیے اور ہمیں بھی پلائے؟ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میں تیار ہوں۔ارشاد فرمایا: جابر کے ساتھ دوسرا آدمی کون تیار ہے چنانچہ جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ہم حوض پر آئے اور مٹی سے اس کا منڈیر بنادیا ہمارے پاس سب سے پہلے رسول کریم ﷺ رونما ہوئے آپ ﷺ حوض پر آئے وضو کیا اور پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے میں بھی آپ ﷺ کی بائیں طرف نماز پڑھنے کھڑا ہوگیا آپ ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کرلیا اتنے میں جبار رضی اللہ عنہ آگئے اور آپ ﷺ نے انہیں اپنی بائیں طرف کھڑا کردیا پھر ہم دونوں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ وعبدالرزاق

۲۲۸۹۸۔۔۔۔جبار بن صخر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے مجھے اپنی بائیں طرف کھڑا کردیا۔

رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن النجار

نماز میں امام کولقمہ دینا

۲۲۷۹۹۔۔۔۔مسوربن یزید کاہلی کہتے ہیں ایک دفعہ میں صبح کی نماز میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا آپ ﷺ ایک آیت پر رک گئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابی تم نے مجھے فتحہ (لقمہ) کیوں نہیں دیا۔رواہ ابن عساکر

۲۲۹۰۰۔۔۔۔مسوربن یزید اسدی کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھی اور کچھ آیتیں چھوڑدیں (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: یارسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیتیں چھوڑدی ہیں۔حکم ہوا: تم نے مجھے (نماز ہی میں) کیوں نہیں یادکرائیں۔

رواہ عبداللہ بن احمد وابن عساکر

۲۲۹۰۱..... ''مسند ربیعہ بن کعب اسلمی'' کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تھا نبی کریم ﷺ رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے میں بھی اٹھ کر آپ ﷺ کی بائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کرلیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیرا رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں سورت ''یا ایھا المزمل'' پڑھنے کے بقدر قیام کیا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عباس

۲۲۹۰۲..... ''مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک رات میں نے (اپنی خالہ) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی چنانچہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے میں بھی آپ کی دائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے کنپٹی کے بالوں سے کر اپنی دائیں طرف کرلیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۰۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے رات کو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام کیا چنانچہ رات کو نبی کریم ﷺ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ کی بائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کرلیا پھر آپ ﷺ نے تیرا رکعتیں پڑھیں میں نے اندازہ کیا کہ ہر رکعت میں قیام آپ ﷺ نے سورت ''یا ایھا المزمل'' پڑھ لینے کے بقدر کیا (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: ایک رات میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی شام ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا اس لڑکے نے نماز پڑھی ہے؟ اہل خانہ جواب دیا: جی ہاں آپ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا پھر آپ ﷺ اٹھے اور وضو کیا میں بھی اٹھا اور آپ کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا پھر اپنا ازار لپیٹا اور آپ ﷺ کی بائیں طرف (نماز پڑھنے) جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے کان یا سر سے پکڑ کر گھمایا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر آپ ﷺ نے پانچ یا سات رکعت وتر پڑھے اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۹۰۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مجھے والد نے رسول کریم ﷺ کے پاس ایک کام کے لیے بھیجا، میں نے آپ ﷺ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا مجھے آپ ﷺ سے بات کرنے کی جرات نہ ہو سکی چنانچہ آپ ﷺ گھر سے اٹھتے نماز پڑھتے اور مسجد سے گھر واپس آجاتے چنانچہ (رات کو) آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے پھر وضو کیا اور میں نے بھی وضو کیا پھر آپ ﷺ نماز میں مشغول ہو گئے میں بھی آپ ﷺ کی بائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر گھمایا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا از نماز پڑھی پھر فجر کی دو رکعتیں پڑھیں اور پھر نماز کے لیے مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۲۲۹۰۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صفوں کی دائیں طرف کھڑے ہوا کرو اور ستونوں کے درمیان کھڑا ہونے سے بچو اور پہلی صف کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۰۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز میں اپنی دائیں طرف مجھے کھڑا کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۹۰۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۹۰۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھوڑے سے گر گئے اور آپ ﷺ کے دائیں پہلو پر چوٹ آئی ہم عیادت کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ ہم نے کھڑے ہو کر آپ کے پیچھے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمیں بیٹھنے کا ارشاد کیا اور پھر فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے سو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جب ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تم ''اللھم ربنا ولک الحمد'' کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

رواہ عبدالرزاق، والطبرانی والامام احمد بن حنبل وابن ابی شیبہ والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی و ابن ماجہ وابن حبان

۲۲۹۱۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد عربی کی جان ہے اگر تم نے وہ کچھ دیکھا ہوتا جو میں نے دیکھا ہے تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔ نیز رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پر ابھارا اور رکوع وسجدہ میں سبقت کر

جانے سے منع کیا نیز یہ کہ امام سے قبل نماز سے جانے والے مت :نوپھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تمہیں سامنے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ رواہ ابن النجار

مکروھات مقتدی

۲۲۹۱۲.... حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ گھر سے باہر تشریف لائے دراں حالیکہ لوگ کھڑے کھڑے نماز کی انتظار کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے میں تمہیں سر اوپر اٹھائے ہوئے اور سینے باہر نکالے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابو عبید

مواقع اقتداء

۲۲۹۱۳.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام اور مقتدی کے درمیان اگر نہر ہو یا راستہ ہو یا دیوار ہو تو اس مقتدی کی اقتداء درست نہیں ہے۔
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۹۱۴.... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیمم کرنے والا پانی سے طہارت حاصل کرنے والے کی امامت نہ کرے اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا کھلے ہوئے شخص کی بھی امامت نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق
کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے المطیفۃ ۲۸

قرأۃ امام کا بیان

۲۲۹۱۵.... قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے سورت آل عمران شروع کردی عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے قریب ہے کہ آپ کے سلام پھیرنے سے قبل سورج طلوع ہو جائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر سورج طلوع ہو بھی گیا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔ رواہ ابن حبان والطحاوی

۲۲۹۱۶.... عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھی اور اس کی دو رکعتوں میں سورت بقرہ تلاوت کی۔
رواہ الامام مالک وعبدالرزاق والبیھقی

۲۲۹۱۷.... ابو عبداللہ حنابجی کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور قصار مفصل میں سے ایک ایک سورت پڑھی اور تیسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھی "ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب" یعنی اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت سے سرفراز کرنے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈالنا اور ہمیں اپنی رحمتوں کے خزانوں سے مالا مال کردے بے شک تو ہی عطا کرنے والا ہے۔ رواہ الامام مالک وعبد الرزاق وابو داود و البیھقی

۲۲۹۱۸.... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ تلاوت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (بالفرض) اگر طلوع بھی ہو جاتا تو ہمیں غافل نہ پاتا۔ رواہ الشافعی وعبد الرزاق والضیاء المقدسی فی المختارہ وابن ابی شیبہ والبیھقی

۲۲۹۱۹.... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عید کے موقع پر نماز میں سورت بقرہ تلاوت

کی حتیٰ کہ ہم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ طول قیام کی وجہ سے جھکا جارہا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۹۲۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بغض مت ڈالو وہ اس طرح کہ تم میں سے کوئی امام ہو اور پھر وہ لمبی قراءت کرے حتیٰ کہ لوگوں کے دلوں میں بغض ڈال دے یا یہ کہ تم میں سے کوئی قاضی ہو اور فیصلے کو خواہ مخواہ طوالت دیتا رہے حتیٰ کہ وہ اس کے بغض میں مبتلا ہو جائیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ والصابونی فی المائتین والبیھقی فی شعب الایمان

۲۲۹۲۱...... زہری عبیداللہ بن ابورافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھتے تھے جب کہ دوسری دو رکعتوں میں قراءت نہیں کرتے تھے زہری کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ظہر عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ شفاء اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت بھی پڑھتے تھے جب کہ دوسری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

دورانِ سفر عشاء کی قراءت کا ذکر

۲۲۹۲۲...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ سفر کے دوران رسول کریم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورت ''والتین والزیتون'' پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۹۲۳...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں چھوٹی چھوٹی دو سورتیں تلاوت کیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے اس لیے جلدی کی ہے تاکہ بچے کی ماں فارغ ہو کر اپنے بچے کی خبر لے۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وسندہ صحیح

۲۲۹۲۴...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھی جائے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھی جائے چنانچہ ہم کہا کرتے تھے کہ سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ مزید کچھ پڑھنے کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبیھقی فی کتاب القراۃ فی الصلوۃ

۲۲۹۲۵...... حضرت جابر ؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو مغرب کی نماز پڑھائی ان کے پاس سے ایک انصاری لڑکا گزرا وہ دن بھر اونٹ لیکر کسی کام میں مشغول رہا تھا وہ بھی نماز میں شامل ہو گیا چنانچہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بہت لمبی کر دی تو نماز کو وہیں چھوڑ کر اونٹ کی طلب میں چل پڑا جب اس واقعہ کی خبر نبی کریم ﷺ کو دی گئی تو آپ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم میں سے جو آدمی بھی مغرب کی نماز پڑھائے وہ صرف ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' اور ''والشمس وضحاھا'' پڑھا کرے۔

رواہ ابن ابی شیبہ ومسلم فی صحیحہ

۲۲۹۲۶...... اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ تلاوت کی اس پر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو؟ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۹۲۷...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک انصاری نوجوان اپنی اونٹنی کے لئے چارہ لایا اتنے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کھڑی کر دی نوجوان نے چارہ وہیں چھوڑا، وضو کیا اور نماز میں حاضر ہو گیا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سورت بقرہ شروع کر دی نوجوان نے الگ سے اپنی نماز پڑھی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو وہیں چھوڑ اور اپنی اونٹنی کو چارہ دیے چل پڑا جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان سے فارغ ہوئے تو نوجوان ان کے پاس آیا اور انہیں برا بھلا کہا۔ پھر بولا بخدا! میں ضرور نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گا اور تمہاری شکایت کروں گا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گا اور تمہاری شکایت کروں گا۔ چنانچہ صبح کو دونوں نبی کریم ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پہلے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنا موقف بیان کیا پھر نوجوان بولا: ہم مصروف کار لوگ ہیں اور دن بھر کام کاج میں مشغول رہتے ہیں اور پھر اس نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی، اور سورت بقرہ شروع کردی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو؟ جب لوگوں کو امامت کراؤ تو سبح اسم ربک الاعلٰی والیل اذا یغشٰی واقرا باسم ربک والضحٰی ان جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرو عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر کہتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ نے نوجوان کو بلایا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا کی پھر نوجوان سے کہا: تم دعا مانگو اس نے جواب دیا: مجھے آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن بخدا! اگر دشمن سے میرا مقابلہ ہوگیا تو میں اللہ تعالیٰ کو ضرور سچ کر دکھاؤں چنانچہ دشمن سے اس کا مقابلہ ہوگیا اور شہادت کی موت پائی اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اور اسے سچا کر دکھایا۔ رواہ عبدالرزاق وھو صحیح

۲۲۹۲۸......قطبہ بن مالک ثعلبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں ''ق والقرآن المجید'' پڑھی حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے آیت ''والنخل باسقات لھا طلع نضید'' پر پہنچ گئے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ ومسلم والترمذی والنسائی و ابن ماجہ

۲۲۹۲۹......حزم بن ابی بن کعب کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے دراں حالیکہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اور سورت بقرہ شروع کررکھی تھی حزم رضی اللہ عنہ نے الگ سے اپنی نماز پڑھی اور چلتے بنے۔ صبح کو معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! حزم نے رات کو اپنی طرف سے ایک نئی بات گھڑی ہے مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیسے؟ اتنے میں حزم رضی اللہ عنہ آگئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! میرا گذر معاذ کے پاس سے ہوا انہوں نے ایک لمبی سورت شروع کررکھی تھی اور میں نے الگ اچھی طرح سے اپنی نماز پڑھ لی اور پھر میں چل پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! فتنے کا باعث مت بنو بلاشبہ تمہارے پیچھے ناتواں بھی ہوسکتا تھا بوڑھا بھی ہوسکتا ہے اور حاجتمند بھی ہوسکتا ہے۔ رواہ الرویانی والبغوی وابونعیم وسعید بن المنصور

کلام:......امام بغوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ اس حدیث کی اس کے علاوہ کوئی اور سند بھی ہو۔

۲۲۹۳۰......معبد بن خالد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک رکعت میں سبع طوال (ابتدائی سات لمبی سورتیں) پڑھیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۳۱......ابوالاحوص کی روایت ہے کہ ایک صحابی کا کہنا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر اور عصر کی نمازوں میں نبی کریم ﷺ کی قراءت کو آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے پہچان جاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۳۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ امام ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور مزید کوئی اور سورت بھی پڑھے اور قراءت سرا (آہستہ سے) کرے اور اس کے پیچھے مقتدی خاموش رہیں اور دل ہی دل میں قراءت کرتے رہیں اور آخری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ پڑھتے پڑھتے نیز استغفار اور اللہ کا ذکر بھی کرسکتا ہے۔ عصر کی نماز میں بھی اسے ایسا ہی کرنا چاہے۔ رواہ البخاری ومسلم فی القراۃ

۲۲۹۳۳......حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور نماز میں دو سکتے کرتے تھے۔

۱......نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے وقت۔

۲......اور جب سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے۔

ایسا کرنے کی وجہ سے لوگ آپ کو عیب کی نظر سے دیکھتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ایسا کرنے پر لوگ مجھے عیب کی نظر سے دیکھتے ہیں: شاید حقیقت حال میں بھول چکا ہوں اور انہیں یاد ہو یا مجھے یاد ہے اور یہ بھول چکے ہیں۔ حضرت

ابی رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ نہیں حقیقت حال آپ کو یاد ہے اور یہ لوگ بھول چکے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:......نماز میں سکتہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے وقفہ کرلیا جائے۔

۲۲۹۳۴......ازھر بن منقر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ الحمد للہ رب العالمین سے قراءت کی ابتداء کرتے ہیں اور نماز کے آخر میں دو مرتبہ سلام پھیرتے ہیں۔ رواہ ابن مندہ وابن قانع وابو نعیم

کلام:......ابن مندہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کے علاوہ اس کا کوئی اور معروف طریق نہیں ہے ابن قانع کہتے ہیں! اس حدیث کی سند میں علی بن قرین ہے جو اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔

۲۲۹۳۵......حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر میں ''اذا الشمس کورت'' پڑھ لیتے تھے۔

رواہ الدارقطنی وقال تفردبہ الواقدی عن ابن اخی الزھری

۲۲۹۳۶......اغر بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورت روم تلاوت کی۔

رواہ البزار والطبرانی وابو نعیم

۲۲۹۴۶......"مسند بلال بن ابی رباح" اسماعیل بن فضل عیسیٰ بن جعفر، سفیان ثوری اعمش حکم، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں امام کے پیچھے قراءت نہ کروں۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والبیھقی

کلام:......حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس حدیث سے معافی مانگی ہے۔ تلخیص میں حاکم لکھتے ہیں: یہ حدیث اس قسم حدیث سے ہے کہ جس کا سماع جائز نہیں۔

بیہقی کہتے ہیں: عیسی بن جعفر جو کہ ری کے قاضی ہیں ثقہ اور ثبت راوی حدیث ہیں وہ اس دنس (گندگی) کا بوجھ اپنے ذمہ نہیں لے سکتے۔ لہٰذا عیسی بن جعفر سے اس حدیث کو روایت کرنے والا (یعنی اسماعیل بن فضل) یا تو کذاب (جھوٹا) ہے اور اپنی طرف سے حدیث گھڑ کر عیسیٰ بن جعفر ثقہ راوی کی طرف نسبت کردی ہے یا پھر یہ راوی صدوق ہے اور اس نے ایک حدیث میں دوسری حدیث کو داخل کر دیا ہے۔

۲۲۹۴۷......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے پیچھے کس نے "سبح اسم ربک الا علیٰ" پڑھی ہے؟ کسی نے بھی جواب نہ دیا آپ ﷺ نے تین بار پوچھا پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں نے پڑھی ہے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم قرآن میں مجھ سے جھگڑ رہے ہو۔ لہٰذا تم میں سے جو بھی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے امام کی قراءت اس کی قراءت کی طرح ہے۔ البیھقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۴۸......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت شروع کردی اسے ایک (دوسرے) آدمی نے ایسا کرنے سے منع کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں جھگڑ پڑے اور معاملہ رسول کریم ﷺ تک جا پہنچا آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۴۹......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس نے نماز پڑھی اور نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے۔ الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو (تو اسے سورت فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

کلام:......بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۰......حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز نہیں ہوتی جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

کلام:......بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۴۰ والتنزیہ ۲/۱۱۴

۲۲۹۵۱......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے "سبح اسم ربک الا علیٰ" پڑھی ہے؟ قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے پڑھی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تبھی میں سمجھ گیا تھا کہ تم میں سے کوئی اس سورت میں میرے ساتھ خلل ڈال رہا ہے ایک روایت میں ہے: میں نے کہا: مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والطبرانی وابن عدی فی الکامل والدار قطنی والبیھقی فی القراۃ

جب کہ ابن عدی، دار قطنی اور بیہقی نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے: آپ ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا: نیز ان حضرات نے اس اضافہ کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۲......قاضی ابوعمر محمد بن حسین بن محمد بن ھیثم ابوحسن عبدالواحد بن حسن (جندیسا پور میں) حسن بن بیان عسکری عبداللہ بن حماد سلیمان بن سلمہ محمد بن اسحاق اندلسی مالک بن انس یحییٰ بن سعید انصاری، سعید بن مسیّب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نواس بن سمعان کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی چنانچہ میری دائیں طرف انصار کا ایک آدمی تھا اس نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت شروع کردی جب کہ میری بائیں طرف قبیلہ مزینہ کا ایک آدمی تھا وہ کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا:

میرے پیچھے کس نے قراءت کی ہے؟ انصاری بولا: یارسول اللہ! میں نے آپ ﷺ نے فرمایا: ایسامت کرواور جوآدمی کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اس سے کہا: یہ تیرا حصہ ہے۔ رواہ البیہقی

کلام:...... بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی مذکورہ سند باطل ہے چونکہ اس میں غیر معروف راوی بھی ہیں چنانچہ محمد بن اسحاق اگر عکاشی ہے تو وہ جھوٹا کذاب ہے اور وہ اپنی طرف سے حدیث گھڑ کر امام اوزاعی اور دیگر ائمہ حدیث کی طرف منسوب کردیتا تھا۔

۲۲۹۵۳... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قراءت نہ کی اس کی نماز ناقص ہے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

۲۲۹۵۴...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے ساتھ قراءت کی اس کی نماز نہیں ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۵۵...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کیا ہر نماز میں قراءت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں ایک انصاری نے کہا: واجب ہے۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہے: دراں حالیکہ میں لوگوں کی بنسبت آپ ﷺ کے زیادہ قریب تھا میں یہی سمجھتا ہوں کہ امام جب قوم کی امامت کررہا ہو تو وہ ان کے لیے کافی ہے۔ رواہ البیہقی

کلام:...... بیہقی کہتے ہیں: اس حدیث کا اول حصہ محفوظ ہے اور دوسرا حصہ خطا ہے۔

۲۲۹۵۶... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول کریم اللہ ﷺ ہر نماز میں قراءت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، ایک آدمی بولا: واجب ہے واجب ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ امام جب لوگوں کی امامت کررہا ہو مگر یہ کہ وہ ان کے لیے کافی ہے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

فائدہ:...... ان دونوں حدیثوں میں حضرت ابودرداء ﷺ نے امام کو مقتدیوں کے لیے کافی سمجھا ہے یعنی امام کی قراءت مقتدیوں کی قراءت کے لیے کافی ہے مقتدیوں کو قراءت کی ضرورت نہیں۔

۲۲۹۵۷...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ آدمی جب امام کے پیچھے قراءت نہ کرے تو یہ اسے کافی ہوگا؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

کلام:...... بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۸...... ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: بجز سورت فاتحہ کے کچھ نہ پڑھو۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

۲۲۹۵۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم امام کے پیچھے کچھ قراءت کرتے ہو؟ چنانچہ بعض لوگوں نے کہا جی ہاں ہم قراءت کرتے ہیں اور بعض نے کہا: ہم قراءت نہیں کرتے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: (صرف) فاتحۃ الکتاب پڑھا کرو۔ رواہ ابن عدی والبیہقی فی القراۃ

۲۲۹۶۰ ...... حضرت ابوہریرہ ﷺ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی اور اس میں جہراً قراءت کی پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی ابھی قراءت کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جی ہاں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ قرآن میں میرے ساتھ منازعت کیوں کی جارہی ہے؟ چنانچہ رسول کریم ﷺ سے جب سے لوگوں نے یہ بات سنی اس وقت سے جہری نمازوں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ قراءت کرنے سے باز آگئے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۶۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں برابر ہے کہ نماز جہری ہو یا سری۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۶۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی امام کے ساتھ فرض نماز پڑھ رہا ہو وہ امام کی قراءت کے درمیان وقفوں میں سورت فاتحہ پڑھ لیا کرے اور جس نے سورت فاتحہ پوری پڑھ لی تو وہ اسے کافی ہے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۲۸۱ والضعیفۃ ۹۹۱

۲۲۹۶۳ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: امام جس نماز میں جہراً قراءت کررہا ہو تو کسی کی لیے بھی جائز نہیں کہ وہ امام کے ساتھ قراءت کرے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

کلام: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

۲۲۹۶۴ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور اس میں جہراً قراءت کردی اس پر آپ ﷺ نے انہیں کہا: اے ابن حذافہ مجھے (قراءت) نہ سناؤ بلکہ اللہ تعالیٰ کو سنا۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

فائدہ: ...... اللہ تعالیٰ کو سنانے کا مطلب یہ ہے کہ قراءت آہستہ کرو جہرانہ کرو۔

۲۲۹۶۵ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔

رواہ البیہقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۶۶ ...... عیزار بن حریث کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحۃ الکتاب پڑھو۔

رواہ البیہقی فی القراۃ وقال صحیح

۲۲۹۶۷ ...... ابو عالیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قراءت کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر وہ نماز جس میں تمہارا امام قراءت کرے تم بھی قراءت کرلو خواہ تھوڑی یا زیادہ اور اللہ کی کتاب تھوڑی نہیں ہے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

۲۲۹۶۸ ...... ابو قلابہ، محمد بن ابو عائشہ کے واسطہ سے ایک صحابی کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید تم قراءت کرتے ہو دراں حالیکہ امام بھی قراءت کررہا ہوتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں ہم قراءت کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ایسامت کروالا یہ کہ تم میں سے کوئی دل ہی دل میں فاتحۃ الکتاب پڑھ لے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

فائدہ: ...... بیہقی کہتے ہیں صحابی کا مجہول ہونا حدیث کی پختگی میں باعث ضرر نہیں چونکہ ہر صحابی ثقہ ہوتا ہے۔ اور محمد بن ابی عائشہ کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ وہ بنی امیہ کا آزاد کردہ غلام ہے اور ابو قلابہ اکابر تابعین میں سے ہیں۔

بیہقی کی اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث بے غبار ہے چونکہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۹۶۹ ...... نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ البیہقی فی کتاب القراۃ

کلام: ...... بیہقی نے اس حدیث کو واہی کہا ہے نیز دیکھئے الغماز ۳۲۳

۲۲۹۷۰ ...... عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے قراءت خلف الامام کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: امام جو قراءت کرتا ہے (مقتدی کو قراءت کی کیا ضرورت)۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

کلام: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۷۱ ...... رجاء بن حیوہ نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر فرمایا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو کیا میرے ساتھ قرآن پڑھتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ حکم ہوا: بجز ام القرآن (سورت فاتحہ) کے کچھ نہ پڑھو۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

۲۲۹۷۲ ...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو کیا تم بھی میرے ساتھ قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: بجز ام القرآن کے مت پڑھو۔

رواہ البیہقی فی القراۃ

مقتدی کو قراءت سے ممانعت

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوقوف ۸۶

۲۲۹۷۳..... حضرت عبداللہ بن بحسینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی ابھی نماز میں قراءت کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ قرآن مجید میں مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے۔ اس کے بعد لوگ امام کے پیچھے قراءت کرنے سے باز آ گئے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۷۴..... ''مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہما'' فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت کرتے تھے تاہم نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ (میرے پیچھے قراءت کرکے) مجھے خلط میں مبتلا کردیتے ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۷۵..... زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۷۶..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے ہر رکعت میں ام الکتاب (سورت فاتحہ) اور کوئی دیگر سورت پڑھ لیتا ہوں۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

فائدہ:...... بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند دنیا بھر کی اسانید سے صحیح ترین ہے۔ بہر حال اس حدیث کی سند سے انکار ہے جہاں قراءت خلف الامام میں وارد احادیث صحیح الاسناد ہیں وہاں عدم قراءت میں بھی صحیح ترین احادیث ہیں۔ یہ امام بیہقی کا مزاج ہے کہ جہاں اپنے مسلک کے موافق حدیث آتی ہے تو برملا جذبات میں آجاتے ہیں اور جہاں مخالف حدیث میں معمولی سا نکتہ نظر آتا ہے اسے آنکھ کا شیشہ بنا دیتے ہیں جیسے کہ بلال بن ابی رباح کی حدیث ۲۲۹۴۶ میں اس کا مشاہدہ ہوا ہے۔ الغرض دونوں طرف مضبوط دلائل بھی موجود ہیں اور کمزور بھی ونقول من فعل فقداحسن ومن لا فھو ایضاً قدا حسن۔

۲۲۹۷۷..... حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں یا خاموش رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ خاموش رہو چونکہ امام کی قراءت تمھیں کافی ہے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۲۸۔

۲۲۹۷۸..... قتادہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو کیا تم بھی قراءت پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ جی ہاں۔ حکم ہوا: بجز ام القرآن کے کچھ نہ پڑھو۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۷۹..... ابو قلابہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز پڑھائی پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں قراءت کرتے ہو دراں حالیکہ امام بھی قراءت کررہا ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے، آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ سوال دہرایا: پھر عرض کیا: جی ہاں، ہم قراءت کرتے ہیں حکم ہوا: ایسا مت کرو ہاں تم میں سے جو پڑھے بھی تو دل ہی دل میں پڑھ لیا کرے۔ رواہ البیھقی

۲۲۹۸۰..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو آدمی امام کے پیچھے قراءت کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیئے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۸۱..... ''مسند ابی رضی اللہ عنہ'' عبداللہ بن ابی ھذیل نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق فی القراۃ

۲۲۹۸۲..... عبداللہ بن ابی ھذیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے قراءت کرسکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۸۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو دوراں حالیکہ امام بھی قراءت کررہا ہوتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے آپ ﷺ نے تین بار پوچھا: اس پر کسی ایک نے یا سب نے جواب دیا، ہم قراءت کرتے ہیں حکم ہوا: امام کی پیچھے قراءت مت کرو ہاں جو کرنا بھی چاہے تو دل دل میں فاتحۃ الکتاب پڑھ لیا کرے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

تلقین امام کا بیان

۲۲۹۸۴...... محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کی ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نماز میں نسیان ہوگیا۔ چنانچہ آپ کے پیچھے ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ کو تلقین کرنی شروع کردی جب وہ سجدہ کرنے یا اوپر اٹھنے کا اشارہ کرتا آپ رضی اللہ عنہ ایسا ہی کردیتے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۹۸۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے دے دیا کرو۔ رواہ البیھقی

۲۲۹۸۶...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کہ ہم امام کو لقمہ دے دیا کریں اور یہ کہ ہم آپس میں محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں نیز ہمیں ایک دوسرے پر لعنت کرنے سے منع فرمایا اور یہ کہ ہم ایک دوسرے کو اللہ کے غضب اور دوزخ سے لعنت نہ کریں۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۱۲۔

۲۲۹۸۷...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور نماز میں ایک سورت پڑھی اس میں سے ایک آیت چھوڑ دی جب نماز سے فارغ ہوئے میں نے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ کیا یہ آیت منسوخ ہوچکی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں بھول چکا ہوں۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن خزیمہ وابن حبان و الدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۲۹۸۸...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور قرآن مجید کی ایک سورت کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا فلاں فلاں آیتیں منسوخ ہوچکی ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا! آپ نے تو پھر یہ آیتیں نماز میں نہیں پڑھیں فرمایا: تم نے مجھے تلقین کیوں نہیں کی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

طبرانی کہتے ہیں زہری سے یہ حدیث صرف سلیمان بن ارقم نے روایت کی ہے۔

۲۲۹۸۹...... حضرت ابی بن کعب اور آل حکم بن ابی العاص کا ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی آپ ﷺ نے ایک سورت پڑھی اور اس میں سے ایک آیت بھول گئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا میں نے کوئی آیت چھوڑ دی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوا انہیں کتاب اللہ پڑھ کر سنائی جاتی ہے اور انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے سامنے کیا پڑھا گیا اور کیا چھوڑ دیا گیا۔ یہی حال بنی اسرائیل کا تھا ان کے دلوں سے خوف خدا نکل چکا تھا ان کے دل غائب ہوتے تھے اور ان کے بدن حاضر رہتے تھے خبردار! اللہ عزوجل کسی کا کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ دل سے اسی طرح حاضر نہ رہے جیسا کہ بدن سے حاضر رہتا ہے۔ رواہ الدیلمی

صفوں کے سیدھا کرنے کا بیان اور پہلی صف کی فضیلت

۲۲۹۹۰...... ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ھشام روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے، امام رکوع میں تھا ان دونوں نے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کرلیا پھر رکوع کی حالت ہی میں صف کے ساتھ آملے۔

رواہ سمویہ والبیھقی

۲۲۹۹۱..... علقمہ کہتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے اپنی صفیں سیدھی کرلو بایں طور کہ کاندھے سے کاندھا ملا ہوتا کہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے بیچ میں داخل نہ ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۲..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند صفوں میں کھڑے ہو جاؤ ورنہ تمہارے درمیان بکریوں کے بچوں کی مانند شیاطین کھڑے ہو جائیں گے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفیں سیدھی رکھنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۳..... ابوعثمان نہدی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی کرنے کا حکم دیتے تھے اور فرمایا کرتے! اے فلاں! آگے ہو جاؤ اے فلاں! آگے ہو جاؤ، میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرما رہے تھے: جو قوم مسلسل پیچھے ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے پیچھے کر دیتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف سیدھی رکھنے والے پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

رواہ الحارث

۲۲۹۹۵..... نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی رکھنے کا حکم دیتے تھے چنانچہ جب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو بتاتے کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ دیتے۔ رواہ مالک وعبدالرزاق والبیہقی

۲۲۹۹۶..... ابوعثمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لاتے تو کاندھوں اور قدموں کی طرف دیکھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۷..... ابونضرہ روایت کرتے ہیں کہ جب نماز کھڑی کردی جاتی تو عمر رضی اللہ عنہ فرماتے استو وا یعنی سیدھے کھڑے ہو جاؤ اے فلاں آگے ہو جا اے فلاں آ پیچھے ہو جا اپنی صفوں کو سیدھی کرلو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں فرشتوں کی طرف پر دیکھنا چاہتے ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کرتے "وانا لنحن الصافون انا لنحن المسبحون" یعنی بلاشبہ ہم صف بستہ ہیں اور حق تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

رواہ عبد ابن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم

۲۲۹۹۸..... ابوسہل بن مالک اپنے والد مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اتنے میں نماز کھڑی کی گئی اور میں ان سے اپنی تنخواہ کے متعلق بات کر رہا تھا میں ان سے مسلسل باتیں کرتا رہا اور وہ پاؤں سے سنگریزے ہموار کرتے رہے حتی کہ کچھ لوگ آگئے جنھیں صفیں سیدھی کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صف میں سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر تکبیر کہہ دی۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

صف سیدھا کرنے کی تاکید

۲۲۹۹۹..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے صفوں میں سیدھے ہو جاؤ چاہئے کہ تمہارے دل بھی سیدھے رہیں اور آپس میں مل کر کھڑے ہو جاؤ اور ایک دوسرے پر مہربان رہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:..... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی مع ۸۳۶

۲۳۰۰۰..... "مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ" کہ نبی کریم ﷺ نماز میں ہمارے سینوں کو یہاں سے لے کر یہاں تک سیدھا کرتے تھے اور فرماتے تھے: اپنی صفوں کو سیدھی کرلو اور مختلف مت ہو کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف نہ پڑ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۱..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں ہمارے کاندھوں کو سیدھا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۲..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے حاضر ہوئے آپ

ﷺ نے ہمیں ارشاد کیا کہ بیٹھ جاؤ چنانچہ ہم بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح صفیں بنانے میں تمہارے لیے کون سی چیز رکاوٹ بن رہی ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فرشتوں نے صفیں بنا رکھی ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں فرمایا فرشتے صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صفیں بناتے ہیں۔ رواہ ابو داؤد ابن ماجہ

۲۳۰۰۳... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اپنے علاقہ سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ ﷺ نے ایک آدمی کو صفوں کے پیچھے دیکھا، آپ ﷺ رک گئے اور پھر اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم دوبارہ نماز پڑھو چونکہ جو آدمی صف کے پیچھے کھڑا ہو جائے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:... صفیں بنانے میں یہ اصول ہے کہ ہر صف درمیان سے شروع کی جائے اور پھر دائیں بائیں سے برابر بڑھتی چلی جائے۔ جب تک پہلی صف مکمل نہ ہو جائے دوسری صف نہ بنائی جائے گو کہ اگلی صف میں صرف ایک ہی آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ کیوں نہ ہو۔ اگر اگلی صف بالکل مکمل ہو جائے کہ اس میں ایک آدمی کی بھی جگہ نہیں رہی تو آنے والے اگر زیادہ ہوں (یعنی دو یا دو سے زیادہ) تو نئی صف بنالیں اگر آنے والا ایک ہی شخص ہے تو دیکھے کہ امام کو رکوع میں جانے کے لئے ابھی وقت لگے گا وہ تھوڑا انتظار کرے تاکہ کوئی اور آ جائے اس کے ساتھ مل کر نئی صف بنالے۔ اگر امام کو رکوع کرنے میں زیادہ وقت نہیں رہا تو وہ اگلی صف سے کسی کو پیچھے کھینچ لے اور اس کو ساتھ کھڑا کر کے صف بنالے اور اگر اسے خدشہ ہو کہ اگلی صف میں کھڑا آدمی مسئلہ سے واقف نہیں یا کھینچنے سے اسے اذیت پہنچے گی اور ادھر رکعت کے فوت ہو جانے کا خوف ہے تو پھر اکیلا ہی کھڑا ہو جائے۔

حدیث بالا میں آپ ﷺ نے جس صحابی کو از سر نو نماز پڑھنے کا حکم دیا تو یہ صف بندی کے لیے شدت اہتمام کے لیے تھا اس سے آگے والی صف میں ابھی گنجائش تھی یا اس کو تنبیہاً حکم دیا تاکہ بقیہ لوگوں کو بھی عبرت ہو جائے۔

۲۳۰۰۴... "مسند نعمان" رسول کریم ﷺ نماز میں ہمیں (جماعت صحابہ) اس طرح سیدھا کرتے تھے جیسے کہ نیزے سے ہمیں سیدھا کر رہے ہوں۔ ہمارے ساتھ کئی مرتبہ ایسا کرتے۔ حتیٰ کہ جب دیکھتے کہ ہم سمجھ چکے ہیں تو آگے بڑھ جاتے اور اگر کسی آدمی کا سینہ باہر نکلا ہوا دیکھتے تو فرماتے: اے مسلمانو، اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھی کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۵... مسند رفاعۃ بن رافع زرقی" کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو سیدھی کرلو۔ رواہ ابو داؤد والبیھقی عن انس

کلام:... یہ حدیث سنداً ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی مع ۲۳۶

۲۳۰۰۶... وابصہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وابو داؤد والترمذی

۲۳۰۰۷... سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلی صف اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ پہلے اسے مکمل کیا جائے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق عن یحییٰ بن جعدۃ بلاغا وسندہ صحیح

۲۳۰۰۸... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو مسجد کے پچھلے حصہ میں کھڑے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم مسلسل پیچھے ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بس اسے پیچھے کر دیتا ہے میرے قریب ہو جاؤ اور میری اقتداء کرو تاکہ بعد میں آنے والے تمہاری اقتداء کریں۔ رواہ ابو عوانہ

۲۳۰۰۹... ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں اہتمام کے ساتھ ہمارے کاندھوں کو سیدھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے مختلف مت ہو جاؤ کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف نہ پڑ جائے چاہیے کہ تم میں سے جو لوگ عقل و دانش رکھتے ہوں وہ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں۔ رواہ عبد الرزاق ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۳۰۱۰... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صف میں خالی جگہ پر کرنے کے لئے آدمی کے جو قدم اٹھتے ہیں وہ اجر و ثواب میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ کوئی قدم بھی ان کے مقابل کے نہیں ہو سکتے۔

۲۳۰۱۱......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے سامنے والے دو دانتوں کا گر جانا مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں اپنے سامنے والی صف میں کوئی خالی جگہ دیکھوں اور اسے پر نہ کروں۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفه

۲۳۰۱۲......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کی فرشتے صفوں میں آگے بڑھنے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں بالخصوص صف اول پر۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۱۳......حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلی صف والوں کے لیے تین بار دعائے مغفرت کرتے اور دوسری صف والوں کے لیے صرف ایک بار دعائے مغفرت کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبه والنسائی

۲۳۰۱۴......ابوجعفر کہتے ہیں کہ مسجد کی دائیں طرف والی صفیں بائیں طرف والی صفوں پر پچیس (۲۵) گناہ زیادہ درجہ رکھتی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۰۱۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صف مقدم کے لیے تین بار استغفار کرتے اور صف ثانی کے لیے صرف ایک بار۔
رواہ عبدالرزاق وابن ماجه

۲۳۰۱۶......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ پہلی صف میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر رہیں۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۲۳۰۱۷......"مسند انس رضی اللہ عنہ" کہ رسول کریم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے تو فرمایا کرتے تھے اہتمام کے ساتھ صف بندی کیا کرو چونکہ میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی دو آنکھیں گدی میں بھی تھیں چونکہ یہ تو بدصورتی ہے جب کہ آنحضور ﷺ تو اجمل الناس تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ میں اگرچہ تمہیں پیچھے سے نہیں دیکھتا ہوں آنکھوں سے لیکن میں تمہاری کیفیات حرکات وسکنات کا علی وجہ الاتم ادراک کر لیتا ہوں۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو سامنے والی دو آنکھوں سے پیچھے کے حالات وواقعات بھی دکھا دیتے تھے گویا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی آنکھوں میں آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف کے ادراک کی قوت ودیعت کردی تھی۔ لہٰذا اس میں کوئی اشکال نہیں۔

نماز کا کچھ حصہ پالینے کا بیان

۲۳۰۱۸......ربیعہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: امام کے ساتھ نماز کا آخری حصہ جو تم پالو اسے اپنی نماز کا اول حصہ تصور کرو۔ رواہ ابن ابی شیبه والبیهقی

۲۳۰۱۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام کے ساتھ جتنی نماز تم پالو وہ تمہاری نماز کا اول حصہ ہوگا اور جس قدر قراءت گزر چکی ہے اس کی قضاء کرلو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبه والبیهقی

۲۳۰۲۰......محجن بن ادرع کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ظہر اور عصر کی نماز اپنے گھر پر پڑھ لی پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اتنے میں نماز کھڑی کردی گئی نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھ لی جب کہ میں نے نماز نہ پڑھی نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں میں تو مسلمان ہوں فرمایا: پھر کیا وجہ ہے تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے گھر پر نماز پڑھ لی ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی کردی جائے تو (جماعت کے ساتھ دوبارہ) نماز پڑھ لو گو کہ تم پہلے گھر پر نماز پڑھ چکے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۱......"مسند زید بن ثابت" ابوامامہ بن سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا درحالیکہ امام رکوع میں تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ قبلہ رو کھڑے ہوئے (تکبیر کہہ کر) پھر رکوع میں چلے گئے حتیٰ کہ رکوع کی حالت ہی میں صف سے ساتھ جا ملے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:......اس مضمون کی ایک حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے بہر حال حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا اس میں ترتیب یہ ہے کہ صف میں کھڑے ہو کر تکبیر کہنی ہے اور پھر اگر رکوع مل جائے تو فبہا ورنہ سجدہ میں چلا جائے اور اس رکعت کی قضاء کرے مندرجہ ذیل حدیث اسی کی مؤید ہے۔

۲۳۰۲۲......حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ حالت رکوع میں جھکے جھکے جلدی سے صف کی طرف چل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے بہر حال دوبارہ ایسا نہیں کرنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۳......حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کی طرف التفات کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے اور دوبارہ ایسا نہیں کرنا چنانچہ وہ آدمی اپنی جگہ پر جم گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۴......ھبیرہ ابن مریم: حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا: جس نے پہلی رکعت (رکوع میں) نہ پائی تو وہ سجدہ سے اس رکعت کو شمار میں نہ لائے۔ یعنی اس کی یہ رکعت فوت ہو چکی۔ رواہ عبدالرزاق

مسبوق کا بیان

۲۳۰۲۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی یا اس کی ایک رکعت فوت ہو گئی وہ امام کے ساتھ تشہد نہ پڑھے بلکہ تہلیل کرتا رہے حتیٰ کہ امام (نماز سے فارغ ہو کر) کھڑا ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق عن عمر وبن الشرید

۲۳۰۲۶......بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جب کوئی آدمی (مسجد میں) داخل ہوتا دراں حالیکہ اس کی نماز میں سے ایک دو رکعتیں فوت ہو چکی ہوتیں تو لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے کہ پہلے فوت شدہ نماز پڑھ لو اور پھر جماعت کے ساتھ شریک ہو جاؤ چنانچہ ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا لیکن انہوں نے لوگوں کی اشارے کی طرف مطلق دھیان نہ دیا اور فوراً جماعت کے ساتھ شریک ہوئے جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے معاذ بن جبل نے اچھی سنت جاری کر دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن عبد الرحمن بن ابی لیلی

۲۳۰۲۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (شروع میں) جب لوگوں نے وتر کی ایک رکعت پڑھی ہوتی اور امام دو رکعتیں پڑھ چکا ہوتا تو لوگ کھڑے ہو جاتے اور امام بیٹھا رہتا یا لوگ بیٹھے ہوتے اور امام کھڑا ہو جاتا (یعنی ایسی حالت میں) لوگ امام کی اقتداء نہیں کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے ایک سنت جاری کی ہے تم بھی اسے اپنالو۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی جریج عن عطاء

۲۳۰۲۸......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی نماز میں شریک ہونے کے لیے آرہا ہو کہ اتنے میں نماز کھڑی کر دی جائے وہ ابھی راستے میں ہو تو اسے جلدی نہیں کرنی چاہیے بلکہ وقار وسکون کے ساتھ چلتا رہے جس قدر نماز پالے امام کے ساتھ پڑھ لے اور جو نماز نہیں پاسکا اسے بعد میں پوری کرے اور جب نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے چہرے کو نہ پونچھے اگر چہرے کو پونچھنا ضروری سمجھے بھی تو صرف ایک بار اور اگر صبر کرے تو اس کے لیے سو اونٹنیوں سے بھی زیادہ بہتر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۹......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی نماز کے لیے آرہا ہو کہ اتنے میں نماز کھڑی کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ وقار وسکون کے ساتھ چلتا رہے چونکہ وہ نماز کے حکم میں ہے (یعنی نماز کے لیے آنا نماز کے حکم میں ہے) سو جس قدر نماز پائے (امام کے ساتھ) پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے اسے بعد میں قضاء کر لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۰......عبدالعزیز بن رفیع روایت کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کا ایک آدمی جس کا تعلق انصار سے تھا کہتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے میرے پاؤں کی چاپ سنی آپ ﷺ سجدہ میں تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے کسی کے قدموں کی چاپ سنی ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں ہوں۔ فرمایا: تم نے کیا کیا کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں پایا لہٰذا میں بھی سجدہ میں چلا گیا ارشاد فرمایا تم بھی اسی طرح کیا

کرو اور اس رکعت کو شمار میں نہ لاؤ جو شخص بھی مجھے رکوع یا قیام یا سجدہ میں پائے اسے چاہیے کہ اسی حالت میں میرے ساتھ شامل ہو جائے۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۰۳۱...... زہری کی روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہم فتویٰ دیا کرتے تھے کہ کوئی آدمی جب مسجد میں آئے اگر لوگ رکوع میں ہوں وہ تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے یوں اس نے یہ رکعت پائی۔ اور اگر لوگوں کو سجدہ میں پائے اور اس نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کر لیا تو اس رکعت کو شمار میں نہ لائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۲...... نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کوئی رکعت فوت ہو جاتی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے اور فوت شدہ رکعت قضا کر لیتے اور جب کوئی رکعت فوت نہ ہوتی تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک کہ امام نہ کھڑا ہو جاتا۔
رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ

۲۳۰۳۳...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے رکوع پالیا اس نے نماز (یعنی وہ رکعت پالی اور جس سے رکوع فوت ہو گیا تو وہ سجدہ (سے نماز کو) شمار میں نہ لائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۴...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔
رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۵...... زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے اور امام رکوع میں تھا ہم فوراً رکوع میں چلے گئے پھر ہم اسی حالت میں چلتے ہوئے صف میں جا ملے امام جب نماز سے فارغ ہوا تو کہا: انشاء اللہ تم نے رکعت پالی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۶...... عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جب کوئی آدمی (مسجد میں) آتا دراں حالیکہ کچھ نماز فوت ہو چکی ہوتی تو لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے وہ فوت شدہ نماز پڑھتا اور پھر امام کے ساتھ نماز میں داخل ہو جاتا، چنانچہ ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا انہوں نے لوگوں کے اشارہ کی طرف مطلق توجہ نہ کی اور نماز میں شامل ہو گئے جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے لوگوں نے ان سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ نے تمہارے لیے ایک سنت جاری کردی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۷...... عطا کہتے ہیں شروع میں لوگوں کا یہ حال تھا کہ جب انہوں نے وتر پڑھے ہوتے جب کہ امام کی دو رکعتیں ہو چکی ہوتیں تو وہ امام کی اقتدا نہیں کرتے تھے بلکہ کھڑے ہو جاتے اور امام بیٹھا ہوتا یا لوگ بیٹھے ہوئے اور امام کھڑا ہوتا حتیٰ کہ ایک دن ابن مسعود رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے تمہارے لیے ایک سنت جاری کی ہے اسے تم بھی اپناؤ۔
رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۸...... ایک مرتبہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو سمجھایا کہ آدمی کو چاہیے کہ اہتمام کے ساتھ رکوع کرے بلاشبہ میں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

عورت کا مرد کی اقتداء میں نماز پڑھنا

۲۳۰۳۹...... ''مسند سہل بن سعد ساعدی'' حضرت سہل بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے مردوں کو کپڑوں کی تنگدستی کی وجہ سے بچوں کی طرح گردنوں سے ازاروں کو باندھ کر نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، ایک آدمی کہنے لگا! اے عورتوں کی جماعت! تم (سجدہ سے) مردوں سے پہلے سر مت اٹھاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۰۴۰...... ''مسند ابن عباس'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے (ہمارے ساتھ) نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۱..... قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان ان کی امامت کرتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۲..... مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیج کر اپنے ہاں منگوایا چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھائی درانحالیکہ ام سلیم ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔

رواہ الطبرانی

۲۳۰۴۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری دادی ملیکہ نے نبی کریم ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا چنانچہ آپ ﷺ نے کھانا تناول کیا اور پھر فرمایا: کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم تمہارے لیے نماز پڑھیں۔ ہمارے ہاں ایک چٹائی تھی جو پرانی ہونے کی وجہ سے سیاہی مائل ہوگئی تھی میں نے اسے پانی سے صاف کیا رسول کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے جب کہ میں نے اور یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئی آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر ہمارے ہاں سے تشریف لے گئے۔

عورت کی امامت

۲۳۰۴۴ ''مسند خلاد انصاری'' عبدالرحمن بن خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ام ورقہ کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائے چنانچہ ان کا ایک موذن بھی تھا۔ رواہ ابونعیم

نماز میں خلیفہ مقرر کرنا

۲۳۰۴۵..... محمد بن حارث بن ابوضرور روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو نکسیر آگئی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اسے (امامت کے لئے) آگے بڑھادیا آپ رضی اللہ عنہ وضو کے لئے چلے گئے واپس آئے لیکن پھر دوبارہ وضو کرنے چلے گئے اب آئے تو بقیہ نماز پڑھی اس دوران آپ نے کلام نہیں کیا۔ رواہ البیہقی فی جزئہ

۲۳۰۴۶..... ابورزین روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اسی اثناء میں آپ رضی اللہ عنہ کو نکسیر آگئی ایک آدمی کو آگے بڑھایا اور آپ رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر نکل گئے۔ رواہ البیہقی

۲۳۰۴۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی کسی دوسرے کی طرف سے نماز نہ پڑھے اگر دوسرے کی طرف سے کوئی عمل کرنا بھی چاہے تو صدقہ کردے یا اس کی طرف سے ہدیہ کردے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے کپڑوں میں خون کا اثر دیکھے دراں حالیکہ وہ نماز میں ہو وہ نماز سے لوٹ جائے اور خون کو دھولے بقیہ نماز کو پڑھی ہوئی نماز پر مکمل کرے جب تک کہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی کو جب نماز میں نکسیر آجائے یا قے ہوجائے یا مذی خارج ہوجائے تو وہ واپس لوٹ جائے اور وضو کرے پھر جائے نماز پر آئے اور بقیہ نماز کو پڑھی نماز پر مکمل کرے بشرطیکہ اس نے (اس دوران) کلام نہ کیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۰..... قیس بن سکن اور ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان نماز میں آدمی کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا رہتا ہے تاکہ اس کی نماز توڑ ڈالے چنانچہ شیطان جب نمازی کو ورغلانے سے مایوس ہوجاتا ہے تو اس کے دبر میں پھونک مار جاتا ہے لہٰذا جو شخص بھی اپنے پیٹ میں ایسا محسوس کرے وہ نماز نہ توڑے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا ہوا خارج ہوتی نہ محسوس کرے۔ رواہ عبدالرزاق

عذر ہائے جماعت

۲۳۰۵۱..... عبداللہ بن جعفر عبدالرحمن بن مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سعید بن یربوع

رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر پر تشریف لائے اور ان کی نظر ختم ہوجانے پر ان کی تعزیت کی اور پھر فرمایا: نماز جمعہ اور پنجگانہ نماز کو رسول کریم ﷺ کی مسجد سے مت چھوڑو سعید بولے: میرے پاس کوئی قائد (رہبر) نہیں ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو ہم تمہارے پاس کسی قائد کو بھیج دیں گے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سعید رضی اللہ عنہ کے پاس قیدیوں میں سے ایک غلام بھیج دیا (جو انہیں ہاتھ سے پکڑ کر مسجد میں لایا کرتا تھا)۔

رواہ ابن سعد

۲۳۰۵۲..... نعیم بن تمام ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شدید ٹھنڈی رات میں نبی کریم ﷺ کے موذن کی (اذان کی) آواز سنی، میں نے اپنے اوپر لحاف اوڑھ رکھا تھا میں نے تمنا کی کہ مؤذن اگر یوں کہہ دے کہ صلو افی رحالکم یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ چنانچہ موذن جب حی علی الفلاح پر پہنچا تو موذن نے کہا: صلو افی رحالکم بعد میں میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو پتہ چلا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا۔

رواہ عبدالرزق

۲۳۰۵۳..... نعیم بن تمام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شدید سردی والی رات میں نبی کریم ﷺ کے موذن نے اذان دی میں لحاف میں گھسا ہوا تھا۔ میں نے تمنا کی کاش اللہ تعالیٰ اگر موذن کی زبان پر "ولا حرج" یعنی گھروں میں نماز پڑھ لو اس میں کوئی حرج نہیں ڈال دے۔ "چنانچہ موذن جب اذان سے فارغ ہوا تو کہا: و لا حرج۔

۲۳۰۵۴..... عمرو بن اوس روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ اس نے رسول کریم ﷺ کے موذن کی آواز سنی جب کہ یہ رات کا وقت تھا اور شدید بارش برس رہی تھی۔ آپ ﷺ نے موذن کو حکم دیا کہ یوں کہو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح صلوا فی رحالکم یعنی اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۵..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش برسنے لگی: آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو چاہے اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے۔ رواہ ابن حبان والبزار

کلام:..... سند کے اعتبار سے یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۶۴۔

۲۳۰۵۶..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رات کو جب شدید آندھی چلتی تو رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے آتے جب تک آندھی نہ رک نہ جاتی باہر نہ نکلتے اسی طرح آسمان میں جب کوئی نئی بات رونما ہوتی مثلاً سورج یا چاند کو گرہن لگ جاتا تو آپ ﷺ جائے نماز پر تشریف لے جاتے حتیٰ کہ گرہن ختم ہوجاتا۔ رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر وسندہ حسن

۲۳۰۵۷..... عبداللہ حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن موسلا دھار بارش برس رہی تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے موذن کو حکم دیا کہ جب تم حی علی الفلاح پر پہنچو تو کہو "الاصلوا فی الرحال" یعنی اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بہتر ہستی (نبی کریم ﷺ) نے ایسا کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۸..... نافع روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کو تیز ہوا چل رہی تھی اور سردی بھی شدید تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام ضجنان میں تھے چنانچہ جب عشاء کی اذان مکمل ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہما نے اپنے ساتھیوں سے کہا: نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ سخت ٹھنڈی رات میں بارش بھی برس رہی تھی یا آندھی چل رہی تھی رسول کریم ﷺ نے اپنے موذن کو اس کا حکم دیا تھا چنانچہ آپ ﷺ کا موذن جب اذان سے فارغ ہوا تو دو مرتبہ کہا: نماز اپنے اپنے کجاوہ میں پڑھ لو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سفر میں شدید سردی محسوس کی آپ رضی اللہ عنہما نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نماز اپنے کجاووں میں پڑھ لو چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے جب کہ اس طرح کی حالت پیش آجاتی۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۰۶۰..... عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ تیز بارش کے موقع پر فرمایا کرتے تھے کہ ہر آدمی الگ الگ نماز پڑھ لے۔

رواہ ابن عساکر

۲۳۰۶۱۔۔۔اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر تھوڑی سی بارش برسی۔حتیٰ کہ ہمارے جوتوں کے تلوے بھی نہ گیلے ہوئے۔ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ آپ ﷺ کے موذن نے اعلان کیا کہ نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۳۰۶۲۔۔۔اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے دوران سفر ایک دن بارش ہوگئی آپ ﷺ نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔رواہ الطبرانی وابونعیم

۲۳۰۶۳۔۔۔اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں غزوہ حنین میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا چنانچہ (اس دن) تھوڑی سی بوندا باندی ہوئی آپ ﷺ کے موذن نے اعلان کیا کہ جو آدمی اپنے کجاوہ میں نماز پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔رواہ الطبرانی وابونعیم

متابعت امام کا حکم منسوخ

مسلمانوں کا پہلے یہ طریقہ تھا اور اس کا نبی کریم ﷺ نے حکم بھی دیا تھا کہ امام اگر کھڑا ہو تو مقتدیوں کو بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہئے۔امام اگر بیٹھا ہو تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنی چاہیے۔جیسا کہ ترجمۃ الباب کے ذیل میں احادیث آرہی ہیں لیکن آپ ﷺ کا مسئلہ مجوث فیہا میں آخری عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ بیٹھے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے تھے گویا امام بیٹھا تھا اور مقتدی کھڑے تھے لہٰذا اس دوسرے عمل سے پہلا منسوخ ہوگیا اب فتویٰ یہ ہوگا کہ امام بیٹھا ہو یا کھڑا مقتدیوں کو ہر حال میں کھڑا رہنا ہوگا۔جیسا کہ باب کے ذیل میں آخری حدیث اس کی مؤید ہے۔

۲۳۰۶۴۔۔۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ گھوڑے سے نیچے گر گئے اور آپ ﷺ کا جسم اطہر ایک تنے کے ساتھ جالگا جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں چوٹ آئی ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہی چنانچہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے ہم دوسری بار پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس بار بھی) آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے ہم بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے اور آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے چنانچہ آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، امام جب کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر امام بیٹھا ہو تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔اور امام اگر بیٹھا ہو تو تم مت کھڑے ہو جایا کرو جیسا کہ اہل فارس اپنے بڑوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۰۶۵۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ علیل ہوگئے آپ ﷺ کی عیادت کے لیے آپ کی خدمت میں لوگ حاضر ہوگئے آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔رواہ ابن ابی شیبہ الامام احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان

۲۳۰۶۶۔۔۔حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بیمار پڑ گئے چنانچہ آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ چند اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی دریں حالیکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف ہاتھ سے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ اہل فارس کا طریقہ ہے چنانچہ ان کے بادشاہ ان پر اپنی برتری ظاہر کرنا

چاہتے ہیں چونکہ ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں اور انھیں (رعایا عوام) کو اپنے سامنے کھڑا کر دیتے ہیں لہٰذا تم ایسا مت کرو۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اشارہ کرنے کے لئے ہاتھ اوپر گردن کی طرف نہیں اٹھایا بلکہ ہاتھ پیچھے کر کے اشارہ کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۶۷...... ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ عطاء نے مجھے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ علیل تھے، آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں سو آپ ﷺ نے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے اور لوگوں کے درمیان رکھا چنانچہ لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنے معاملہ کا پہلے علم ہوتا تو میں اسے یوں نہ چھوڑ دیتا اور تم صرف بیٹھ کر نماز پڑھتے جیسا کہ تمہارا امام تھا سو امام اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۶۸...... عروہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی آپ ﷺ لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب کہ لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے چنانچہ آپ ﷺ اپنا ہاتھ مبارک پیچھے لے گئے اور لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ عروہ کہتے ہیں کہ نماز میں اس طرح اشارہ کرنا نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۶۹...... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بیماری کے عالم میں مسجد میں لایا گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ مصلی پر بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات جماعت

۲۳۰۷۰...... یسار معرور سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! رسول کریم ﷺ نے یہ مسجد بنائی کیا مہاجرین، کیا انصار سب (ہم) آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لہٰذا جب مسجد میں ہجوم بڑھ جائے تو پیچھے والا اپنے سامنے والے بھائی کی پیٹھ پر سجدہ کر سکتا ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو راستے میں نماز پڑھتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد میں نماز پڑھو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط واحمد بن حنبل والشاشی والبیھقی وسعید بن المنصور

۲۳۰۷۱...... عروہ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ گھر سے تشریف لائے درانحالیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے (آپ ﷺ کو دیکھ کر مسجد میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ نماز پڑھتے رہو نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے چنانچہ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے جب کہ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فصل...... متعلقات مسجد کے بیان میں

مسجد کی فضیلت

۲۳۰۷۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز مسجد کے علاوہ پڑھی گئی سو نمازوں پر فضیلت رکھتی ہے۔ رواہ الحمیدی

۲۳۰۷۳...... معاویہ بن قرہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے کسی شہر کی جامع مسجد میں ایک فرض نماز پڑھی وہ نماز اس کے لیے حج مقبول کی طرح ہو گی۔ اور اگر نفل نماز پڑھی، تو یہ اس کے لیے مقبول عمرہ کی طرح ہو گی۔

رواہ ابن زنجویہ ابن عساکر

۲۳۰۷۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجدیں زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں چنانچہ میزبان کا حق ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:...... لہٰذا آدمی جب نماز کے لیے اللہ تعالیٰ کے گھر میں جاتا ہے تو وہ مہمان کی حیثیت سے جاتا ہے اور حق تعالیٰ خود اس کے میزبان ہوتے ہیں لہٰذا جب بھی آداب و حقوق کی رعایت کر کے میزبان مسجد میں جاتا ہے اللہ رب العزت اسے نظر کرم سے دیکھتے ہیں۔

۲۳۰۷۵...... عثمان بن عطاء کہتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہروں کے شہر فتح کر لیے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو مختلف خطوط لکھے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جو بصرہ کے امیر تھے کو خط لکھ کر حکم دیا کہ ایک جامع مسجد بناؤ اور مختلف قبیلوں کے لیے بھی مسجدیں بنالو سو جب جمعہ کا دن ہو تو سب (قبائل) جمعہ کے لیے جامع مسجد میں جمع ہو جائیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو کوفہ کے گورنر تھے کی طرف بھی ایسا ہی خط لکھا حضرت عمرو بن العاص جو مصر کے گورنر تھے کی طرف بھی اسی مضمون میں خط لکھا اور امراء اجناد کی طرف لکھا کہ دیہاتوں کی طرف مت نکل جاؤ بلکہ شہروں میں رہو اور ہر شہر میں صرف ایک ہی مسجد بناؤ اور قبیلے اپنی الگ الگ مسجدیں نہ بنائیں جیسے کہ اہل کوفہ اہل بصرہ اور اہل مصر نے بنا رکھی ہیں راوی کہتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ان کا حکم فوراً نافذ کرتے تھے اور اس پر عمل پیرا ہوتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۰۷۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ مسجدیں بنائیں اور شہر آباد کریں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۷۴۱۔

۲۳۰۷۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مسجد بنائی گو کہ وہ قطات پرندے کے گڑھے کے بقدر ہی کیوں نہ ہو (یعنی چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کی لیے جنت میں عالی شان گھر بنادیتے ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کے راستے پر جو مسجدیں آتی ہیں وہ بھی اسی حکم میں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں یہ مسجدیں بھی جو مکہ مکرمہ کے راستے میں آتی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن عساکر

۲۳۰۷۸...... قتادہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کے ایک طرف خالی جگہ تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس جگہ کو جو خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا اس کے لئے جنت میں بھی ایسا ہی ہوگا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ خریدی اور مسجد میں توسیع کردی۔ رواہ ابن عساکر

حقوق المسجد

۲۳۰۷۹...... "مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" ابوضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: عنقریب تمہارے لیے ملک شام فتح کیا جائے گا اور تم (شام کی) مانوس سرزمین میں قدم رکھو گے (اس میں آباد ہو کر) تم روٹی اور تیل سے پیٹ بھرو گے سرزمین شام میں تمہارے لیے مسجدیں بنائی جائیں گی اس سے بچنا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ان مساجد میں لہو ولعب کے لئے آتا دیکھتے چونکہ یہ مساجد تو اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ رواہ الامام احمد بن حنبل

۲۳۰۸۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ میں اپنے قبلہ میں اضافہ کروں تو میں اضافہ نہ کرتا۔ رواہ ابویعلی وسمویہ وابن جریر فی تھذیب الآثار

۲۳۰۸۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر جمعہ میں مسجد کو دھونی دے کر معطر کیا کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۰۸۲...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں شور کرنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے! ہماری مسجد کے شایان شان نہیں کہ اس میں آوازیں بلند کی جائیں۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبۃ

۲۳۰۸۳۔۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں تشریف لاتے تو پکار کر کہتے: تم لوگ شور کرنے سے بچو، ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ بآواز بلند کہتے: مسجد میں فضول باتیں کرنے سے اجتناب کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۳۰۸۴۔۔۔۔۔سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن میں مسجد میں سو رہا تھا کہ کسی نے اچانک مجھے کنکری ماری۔ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور ان دو آدمیوں کو میرے پاس لاؤ چنانچہ میں ان دو آدمیوں کو آپ رضی اللہ عنہ کی پاس لایا آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم طائف کے رہنے والے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم شہر کے رہنے والے نہ ہوتے ہیں تمہیں سزا دیتا کیا تم رسول کریم ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کر رہے ہو۔ رواہ البخاری والبیہقی

۲۳۰۸۵۔۔۔۔۔سالم بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کی ایک جانب جھگی بنائی اور اسے بطیحاء کا نام دیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

جو آدمی باتیں کرنا چاہتا ہو یا شعر گوئی کرنا چاہتا ہو یا آواز بلند کرنا چاہتا ہو وہ اس جھگی میں چلا جائے۔ رواہ الامام مالک والبیہقی

۲۳۰۸۶۔۔۔۔۔روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مسجد میں لغویات کرنے سے گریز کرو۔ رواہ البیہقی

۲۳۰۸۷۔۔۔۔۔سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں کسی آدمی کی آواز سنی، اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ تم کہاں ہو تمہیں معلوم ہے کہ تم کہاں ہو؟ گویا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز کو مکروہ سمجھا۔

رواہ ابراھیم بن سعد بن نسخته وابن المبارک

۲۳۰۸۸۔۔۔۔۔طارق بن شہاب کی روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کسی وجہ سے لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے مسجد سے نکال دو اور اس کی پٹائی بھی کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۸۹۔۔۔۔۔روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں سنگریزے بچھائے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا: ان میں تھوک وغیرہ پوشیدہ ہو جاتی ہے اور چلنے کے لیے جگہ بھی نرم ہو جاتی ہے۔ رواہ ابوعبید

مسجد میں دنیوی کام ممنوع ہے

۲۳۰۹۰۔۔۔۔۔علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا ہم ایک مسجد کے پاس سے گزرے اس میں درزی تھا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے درزی کو مسجد سے باہر نکال دینے کا حکم دیا میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ (درزی) مسجد میں جھاڑو دیتا ہے فرش پر پانی ڈالتا ہے اور مسجد کے دروازے بھی بند کرتا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے فرمار ہے تھے کہ اپنی مساجد کو کاریگروں (صنعتکاروں) سے بچاؤ۔ رواہ ابن عساکر والخطیب فی تلخیص المتشابہ

کلام:۔۔۔۔۔نیز اس حدیث کی سند میں انقطاع بھی ہے اور اس کی سند میں محمد بن مجیب بن محبوب ثقفی کوفی راوی ہے اس کے بارے میں ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ ذاہب الحدیث ہے۔

فائدہ:۔۔۔۔۔جہاں تک مسجد کی خدمت کی بات ہے اس میں ہر خاص و عام کو اجازت ہے چونکہ مسجد کی خدمت کار ثواب ہے اور ثواب کا مستحق ہر شخص ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۳۰۹۱۔۔۔۔۔''مسند ثوبان والد عبدالرحمن انصاری'' یزید بن خصیفہ محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان عبدالرحمن بن ثوبان، ثوبان رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ارشاد فرمایا: جس شخص کو تم مسجد میں شعر گوئی کرتے ہوئے دیکھو تو کہو: اللہ تعالیٰ تیرے منہ کو آسودگی نہ دے اور جسے مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو کہو: اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے رسول کریم ﷺ نے ہمیں اسی طرح فرمایا ہے۔

رواہ ابن مندہ وابونعیم

کلام: ۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث کچھ اضافہ کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھے الضعیفة ۲۱۳۱ وضعیف الجامع ۵۵۹۲۔

۲۳۰۹۲ ۔۔۔۔ زید بن ملقط کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ تھوک سے مسجد پھول جاتی ہے جیسا کہ گوشت کی بوٹی یا چمڑا آگ پر پھول جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے حتیٰ کہ بعض ناقدین نے اسے موضوع تک کہا ہے۔ دیکھے تذکرة الموضوعات ۳۶ والتنزیہ ۱۰۲!!

۲۳۰۹۳ ۔۔۔۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں زخمیوں کو لانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۴ ۔۔۔۔ ''مسند ابی رضی اللہ عنہ'' ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا آپ رضی اللہ عنہ اس پر سخت غصہ ہوئے وہ آدمی بولا: اے ابو منذر! آپ تو اس طرح طعن و تشنیع نہیں کیا کرتے تھے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہمیں یہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۳۰۹۵ ۔۔۔۔ زید بن اسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے پڑوس میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کا ایک گھر تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ گھر مجھے بیچ دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے خرید کر مسجد میں توسیع کرنا چاہتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو گھر بیچنے سے انکار کر دیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیچتے نہیں ہو تو مجھے ہبہ کر دو۔ لیکن عباس رضی اللہ عنہ نے ہبہ سے بھی انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا چلئے آپ اپنے تئیں گھر کو مسجد میں شامل کر کے توسیع کر دیجئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ کے لیے یہ تین اختیارات ہیں ان کے سوا آپ کے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ لیکن عباس رضی اللہ عنہ برابر انکار پر مصر رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی آدمی کو ثالث بنا دیجئے جو ہمارے درمیان فیصلہ کر دے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا چنانچہ یہ دونوں حضرات اپنا قضیہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں جائز نہیں سمجھتا کہ آپ عباس رضی اللہ عنہ کو ان کی رضامندی کے بغیر ان کے گھر سے نکال دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کا یہ فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق؟ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: بلکہ میں نے یہ فیصلہ سنت رسول ﷺ کے مطابق کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیسے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی تو جب بھی کوئی دیوار بناتے صبح کو اسے منہدم دیکھتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ تم کسی آدمی کے حق میں تعمیر نہیں کر سکتے تاوقتیکہ اسے راضی نہ کر لو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دعویٰ ترک کر دیا اور اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر مسجد کی نذر کر دیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۶ ۔۔۔۔ ''مسند ابی بن کعب'' ابن مسیب روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے گھر کو حاصل کر کے مسجد میں شامل کر لیں لیکن عباس رضی اللہ عنہ نے گھر دینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: البتہ میں اسے ضرور حاصل کر کے رہوں گا لہٰذا آپ میرے اور اپنے درمیان ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ثالث مقرر کر دیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر رضامندی ظاہر کی اور دونوں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور ان کے سامنے اپنا اپنا مدعا پیش کیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان بن داود پر وحی نازل کی کہ بیت المقدس کی تعمیر کرو جہاں بیت المقدس کی عمارت کھڑی کرنی تھی وہ جگہ ایک آدمی کی ملکیت میں تھی، حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے زمین خریدی اور جب آپ علیہ السلام نے اس کو زمین کی قیمت دی تو وہ آدمی کہنے لگا: جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے وہ بہتر ہے یا جو کچھ آپ نے مجھ سے لیا ہے وہ بہتر ہے؟ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ جواب دیا: جو کچھ میں نے تم سے لیا ہے وہ بہتر اور افضل ہے۔ اس پر وہ آدمی بولا: پھر میں آپ کو زمین کی اجازت نہیں دیتا ہوں۔ چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے اس آدمی سے زمین پہلے سے کہیں زیادہ قیمت دے کر خریدنی چاہی لیکن اس آدمی نے پھر دو یا تین مرتبہ ایسا ہی کیا (جیسا اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا) حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس آدمی پر شرط لگادی کہ میں زمین کو تیرے فیصلہ کے مطابق خریدوں گا

لیکن تو یہ نہیں پوچھے گا کہ ان دونوں (قیمت اور مبیع) میں سے افضل اور بہتر کونسی چیز ہے؟ چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے اس آدمی سے زمین ان کے فیصلے کے مطابق خریدی اور اس نے زمین کی قیمت بارہ ہزار (۱۲۰۰) قنطار مقرر کی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اتنی زیادہ قیمت کو گراں سمجھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ جو چیز تم اس آدمی کو دینا چاہتے ہو وہ اگر تمہاری ذاتی ملکیت ہے تو تم اس سے بخوبی واقف ہو اور اگر وہ ہمارے عطا کردہ رزق میں سے ہے تو پھر اسے دو حتیٰ کہ وہ رضامند ہو جائے۔ سلیمان علیہ السلام نے اسے منہ مانگی قیمت دے دی۔

لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا استحقاق زیادہ رکھتے ہیں حتیٰ کہ وہ دینے پر رضامند ہو جائیں۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے: جب تم نے میرے حق میں فیصلہ کیا ہے تو میں بھی اس گھر کو مسلمانوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۷ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ مساجد انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی مجالس (تشریف گاہیں) ہیں اور شیطان سے محفوظ رہنے کی جگہیں ہیں۔

مساجد کی طرف چلنے کی فضیلت

۲۳۰۹۸ ..... ''مسند ثوبان رضی اللہ عنہ'' معمر ایک آدمی کے واسطہ سے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان کا جو قدم بھی مسجد کی طرف اٹھتا ہے تو ہر قدم کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ رواہ عبد الرزاق

۲۳۰۹۹ ..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ آخری کلام جس پر میں رسول کریم ﷺ سے جدا ہوا وہ یہ تھا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا عمل سب سے بہتر ہے اور اللہ اور اللہ کے رسول کے زیادہ قریب کرنے والا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ صبح شام تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔ رواہ ابن النجار

تحیۃ المسجد

۲۳۱۰۰ ..... ابوظبیان روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مسجد کے پاس سے گزر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں صرف ایک رکعت پڑھی اور آگے چل دیئے کسی نے ایک ہی رکعت پڑھنے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو نفلی نماز ہے جو چاہے زیادہ پڑھے جو چاہے کم پڑھے لیکن میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں کہ اس (صرف ایک ہی رکعت کے پڑھنے) کو طریقہ بنالیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور والبیہقی

۲۳۱۰۱ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: دو رکعتیں پڑھ لو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۱۰۲ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سلیک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: دو رکعتیں پڑھ لو اور ان میں اختصار ملحوظ رکھو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۱۰۳ ..... ''مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے۔ میں نے عرض کیا: نہیں۔ حکم ہوا: کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعتیں پڑھ لو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۱۰۴..... حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے درانحالیکہ سلیک رضی اللہ عنہ نے (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ دو رکعتیں پڑھ لو اوران میں اختصار کو ملحوظ رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۰۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو آدمی مسجد میں داخل ہوتا کہ نماز پڑھے اوراس نے نفل پڑھے اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو حج سے پہلے عمرہ کرے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مسجد میں داخل ہونے کے آداب

۲۳۱۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اللھم افتح لی ابواب رحمتک ..... یعنی یا اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے نکل رہے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ..... اللھم افتح لی ابواب فضلک یعنی یا اللہ میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۱۰۷..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم نماز پڑھ رہے تھے اسی اثناء میں آپ ﷺ نے اپنے جوتے اتار دیئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی جوتے اتار دیئے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم لوگوں نے جوتے کیوں اتارے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم نے جو آپ کو جوتے اتارتے دیکھا لہٰذا ہم نے بھی جوتے اتار دیئے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے مجھے خبر دی کہ میرے جوتوں پر گندگی لگی ہوئی ہے سو تم میں سے جو آدمی بھی مسجد کی طرف آئے وہ اپنے جوتوں کو دیکھ لیا کرے اگر انمیں کوئی گندگی پائے تو انہیں زمین کے ساتھ رگڑ دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۰۸..... عمرو بن دینار نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے: السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ یعنی ہم پر اوراللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۰۹..... حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو یا اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو یا اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والضیاء المقدسی فی مختارۃ

۲۳۱۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم افتح لی ابواب رحمتک

اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم افتح لی ابواب رزقک. رواہ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۳۱۱۱..... روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

یااللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔
اور جب مسجد سے باہر نکلتے یہ دعا پڑھتے تھے:
اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک
یااللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۳۱۱۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:
اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک
اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:
اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک. رواہ ابن النجار فی تاریخہ

مسجد سے باہر نکلنے کا ادب

۲۳۱۱۳..... مجاہد کہتے ہیں: جب تم مسجد سے باہر نکلو تو یہ دعا پڑھو۔
بسم اللہ توکلت علی اللہ اعوذ باللہ من شر ما خلق
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میں اللہ پہ بھروسہ کرتا ہوں اور مخلوق کے ہر طرح کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔
رواہ عبدالرزاق فی مصنف

مسجد میں جن امور کا کرنا مباح ہے

۲۳۱۱۴..... خلید ابو اسحاق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسجد میں سونے کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم اگر نماز یا طواف کے لئے مسجد میں سو جاؤ تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... طواف کے لئے سونا مسجد حرام ہی میں ہوسکتا ہے ہاں البتہ پہلی صورت کا وقوع ہر مسجد میں ہوسکتا ہے۔

۲۳۱۱۵..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم جوان تھے اور مسجد میں رات بسر کرتے تھے۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۱۱۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر ہم باہر کہیں جمع ہوتے تو مسجد میں واپس لوٹ کر تھوڑی دیر کے لئے قیلولہ کر لیتے۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۱۷..... اشعث کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اور وضو کرنے سے پہلے مسجد میں داخل ہوئے اور مسجد سے گزر گئے۔ الضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۳۱۱۸..... زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص مسجد میں کافی دیر سے بیٹھا ہو تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ پہلو کے بل (مسجد میں) لیٹ جائے چونکہ مسجد میں تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جانا مسجد میں بیٹھے بیٹھے اکتا جانے سے بہتر ہے۔
روہ ابن سعد

۲۳۱۱۹..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے مسجد میں قیلولہ کرنے کے متعلق دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مسجد میں قیلولہ کرتے دیکھا ہے اس وقت وہ خلیفہ بھی تھے۔ رواہ البیھقی وابن عساکر

۲۳۱۲۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی جنبی ہوتا تو مسجد کو عبور کرنے کے لئے مسجد سے گزر جاتا تھا۔
رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

۲۳۱۲۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنبی مسجد کو عبور کرنے کے لیے مسجد سے گزر جاتا تھا۔ ابن ابی شیبة

۲۳۱۲۲..... روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی مساجد کو مزین کرنے لگو اور نسخہ ہائے قرآن کی (سونا چاندی سے) تزئین کرنے لگو اس وقت تمہیں مرجانا چاہیے۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۳۱۲۳..... ابو سلمہ، عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اہل صفہ کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے دعوت دی اور میرے ساتھ اہل صفہ کی ایک جماعت بھی تھی چنانچہ ہم نے رات کا کھانا آپ ﷺ کے ہاں کھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں جا کر سو جاؤ۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم مسجد میں جائیں گے چنانچہ ہم مسجد میں سویا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

وہ امور جن کا کرنا مسجد میں مکروہ ہے

۲۳۱۲۴..... ''مسند بنہ جہنی'' ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں بنہ جہنی رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ آپس میں ننگی تلوار لے دے رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی بھی ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو، کیا میں نے منع نہیں کیا ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس امر سے منع نہیں کیا؟ جب کسی کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو اور وہ دوسرے کو دینا چاہتا ہو تو پہلے تلوار کو نیام میں ڈالے اور پھر دوسرے کو دے۔

رواہ البغوی وقال لا اعلم لہ غیر والباوردی وابن السکن وابن قانع والطبرانی وابو نعیم

۲۳۱۲۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی مساجد کو مزین کرنے لگو اور مصاحف (قرآنی نسخوں) کو زیور سے آراستہ کرنے لگو تو اس وقت تمہیں ہلاک ہو جانا چاہیے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی المصاحف

کلام:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ اثر ضعیف ہے۔ دیکھئے الاتقان ۱۰۶ و تذکرۃ الموضوعات ۳۶

۲۳۱۲۶..... ''مسند جابر رضی اللہ عنہ'' کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درانحالیکہ ہم مسجد میں لیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی اٹھا رکھی تھی اس سے ہمیں مارا اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ مسجد میں مت سوؤ۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں حرام بن عثمان انصاری ہے جو بالاتفاق متروک راوی ہے۔

۲۳۱۲۷..... سلیمان بن موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مسجد میں تلوار ننگی کرنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اسے مکروہ سمجھتے تھے چنانچہ جب کوئی آدمی اپنے نیزے کو صدقہ کرنے کے لیے مسجد میں آتا تو نبی کریم ﷺ اسے حکم دیتے کہ نیزے کے پھل کو اچھی طرح سے مٹھی میں پکڑ و اور پھر مسجد سے گزرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۲۸..... اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں: میں نے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے مسجد میں تھوکنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ مسجد میں تھوکنا سخت غلطی ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دفن کر دیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

مسجد میں عورتوں کو نماز کے لئے اجازت

۲۳۱۲۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھی جو فجر اور عشاء کی باجماعت نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہوتی تھیں۔ چنانچہ ان سے کسی نے کہا: آپ گھر سے باہر کیوں نکلتی ہیں حالانکہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نماز کے لیے) عورتوں کے نکلنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اسے باعث غیرت سمجھتے ہیں؟ وہ بولیں: پھر عمر رضی اللہ عنہ مجھے براہ راست منع کیوں نہیں کرتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا چونکہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد میں آنے سے نہ روکو۔

رواہ ابن ابی شیبة والبخاری والبیہقی واخرجہ مسلم

۲۳۱۳۰...... یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسجد میں جانے کی اجازت لیتی رہتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو جاتے اور کچھ جواب نہ دیتے اہلیہ نے کہا: میں ضرور مسجد میں جاؤں گی الا یہ کہ آپ مجھے منع کر دیں۔ یعنی کھلے لفظوں میں مجھے مسجد جانے سے منع کر دیں۔ رواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۱۳۱...... ام صبیہ خولہ بنت قیس کہتی ہیں کہ ہم (عورتیں) نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں نماز پڑھنے مسجد میں جاتی تھیں۔ چنانچہ عورتوں کا یہ حال ہو گیا کہ بسا اوقات مردوں سے دوستی کرنے لگیں کبھی عشق بازی کی باتیں کرتیں اور بسا اوقات ہمارے زیورات ایک دوسرے کے ساتھ اٹک جاتے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی حالت دیکھ کر فرمایا: میں تمہیں ضرور واپس کروں گا چنانچہ ہم عورتوں کو مسجد سے نکال دیا گیا الا یہ کہ ہم وقت پر نمازوں میں حاضر ہو جاتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو ہاتھ میں چھوٹی سی چھڑی لے کر مسجد میں چکر لگاتے لوگوں کو پہچانتے ان کی حاضری لیتے اور ان سے پوچھتے کیا تم نے عشاء کی نماز پالی ہے ورنہ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر مسجد سے نکل جاتے۔ رواہ ابن سعد

کلام:...... اس حدیث کی سند میں واقدی ہیں جن کی مرویات کو ضعیف کہا گیا ہے۔

۲۳۱۳۲...... نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی بیوی نماز کے لئے مسجد کی طرف جاتی اور پہچان لی جاتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جاتا: آپ اسے (مسجد میں آنے سے) روکتے کیوں نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جواب دیتے: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد میں آنے سے مت روکو تو میں ضرور اسے منع کرتا۔ رواہ ابو الحسن البکالی

۲۳۱۳۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورتیں رسول کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز کے لیے مسجد میں جایا کرتی تھیں پھر مسجد سے باہر نکلتیں درانحالیکہ وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ
یہ حدیث امام امالک نے بھی موطا میں ذکر کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کہ عورتیں تاریکی کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

متعلقات مسجد

۲۳۱۳۴...... جابر بن اسامہ جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بازار کی طرف گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نبی کریم ﷺ کے متعلق پوچھا کہ آپ کا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے تمہاری قوم کے لیے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں۔ میں واپس لوٹا اور اپنی قوم کے لوگوں کو ایک جگہ کھڑے دیکھا میں نے کہا: تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے پاؤں سے ہمارے لیے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں اور قبلہ کی سمت میں ایک لکڑی گاڑی ہے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

۲۳۱۳۵...... حضرت حابس بن سعد طائی رضی اللہ عنہ (انھوں نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہے) کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سحری کے وقت مسجد میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو پہلی صف میں نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو اللہ کا خوف دلاؤ سو جس نے بھی ان کو اللہ کا خوف دلایا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ فرمایا: کہ بلاشبہ فرشتے سحری کے وقت سے مسجد کی پہلی صف میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ روہ ابونعیم وابن عساکر

۲۳۱۳۶...... ابو عالیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ایک صحابی نے کہا: مجھے اچھی طرح یاد ہے اور تمہیں بتاتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ) مسجد میں وضو کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۳۷...... معاذ بن عبداللہ بن حبیب ایک آدمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ حنفی کہتے ہیں: ایک مرتبہ صحابہ کی جماعت میں رسول کریم ﷺ سے بازار میں میری ملاقات ہوئی میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: رسول کریم ﷺ کا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: آپ ﷺ تمہاری قوم کے لیے مسجد کے خطوط کھینچنا چاہتے ہیں چنانچہ میں واپس اپنی قوم کے پاس آیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں اور قبلہ کی طرف ایک لکڑی کھڑی کردی ہے۔ رواہ الباوردی

فصل......اذان کے بیان میں

اذان کا سبب

۲۳۱۳۸　''مسند رافع بن خدیج'' جب نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی (یعنی واقعہ اسراء پیش آیا) تو آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اذان کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ جبریل امین نے آپ ﷺ کو اذان کے کلمات سکھائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی عمر

۲۳۱۳۹　حضرت عبداللہ بن زید انصاری کہتے ہیں مجھے خواب میں اذان سکھائی گئی صبح ہوتے ہی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات بلال کو بتاؤ چنانچہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان بتائی انہوں نے اذان دی پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اقامت کہو۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۴۰......حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سو رہا تھا، اچانک میں نے (خواب میں) ایک آدمی کو دیکھا اس کے پاس دو لکڑیاں تھیں، میں نے اس سے کہا نبی کریم ﷺ ان دو لکڑیوں کو خریدنا چاہتے ہیں انہیں ناقوس کے طور پر استعمال کریں گے اور نماز کے لے بلائیں گے لکڑیوں والے نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: کیا میں تجھے ان لکڑیوں سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ سنایا۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور اذان دو عرض کیا: یا رسول اللہ! میری آواز اونچی نہیں ہے۔ حکم ہوا کہ یہ کلمات بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو چنانچہ عبداللہ نے اذان کے کلمات بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائے اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۴۱　حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (نماز کے اعلان کے لیے) نرسنگھا کا ارادہ کیا اور پھر ناقوس بجانے کا حکم دیا: چنانچہ ناقوس بنایا گیا اسی دوران میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی ہے اور اس پر دو سبز رنگ کے کپڑے ہیں اس نے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا ہے میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا یہ ناقوس تو بیچتا ہے؟ اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: اس کے ذریعے ہم نماز کے لیے اعلان کریں گے۔ کہا: کیا میں اس سے بہتر چیز تمہیں نہ بتادوں؟ میں نے کہا: ضرور بتاؤ وہ آدمی بولا: تم یہ کلمات کہو۔

الله اکبر الله اکبر، اشهدان لا اله الا الله اشهدان لااله الاالله اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلاة، حی علی الصلاة حی علی الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لااله الا الله

پھر وہ آدمی پر سکون چل پڑا اور جاتے جاتے پھر بولا: تم یہ کلمات بھی کہو۔

الله اکبر الله اکبر، اشهدان لااله الاالله اشهدان لا اله الا الله اشهدان محمد رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة، الله اکبر الله اکبر لااله الا الله.

میں بیدار ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ ﷺ کو کہہ سنایا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہارے بھائی نے خواب دیکھا ہے (پھر مجھے حکم دیا کہ) تم بلال کے ساتھ مسجد میں جاؤ اور اسے یہ کلمات بتاتے رہو تاکہ ان کلمات کے ساتھ وہ صدا بلند کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو وہ بھی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے! میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۴۲... حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اذان کا ارادہ کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دینا چاہا کہ ٹیلوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز کی طرف اشارہ کریں۔ یہاں تک کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی ہے اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے ہیں اور مسجد کی حدود میں کھڑا یہ کلمات کہہ رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر چار مرتبہ اشھدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اشھدان محمد ارسول اللہ دو مرتبہ حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ حی علی الفلاح دو مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ وہ آدمی پھر کھڑا ہوا اور پھر یہی کلمات دہرائے اور ان کے آخر میں یہ کلمات کہے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوٰۃ چنانچہ صبح ہوتے ہی میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ کہہ سنایا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات بلال سے بیان کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ دوڑتے ہوئے آرہے ہیں اور انہیں معلوم نہیں کہ یہ کیا معمہ ہے حتیٰ کہ بلال اذان سے فارغ ہو گئے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اگر عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت نہ لے جاتا تو میں آپ کو اس کی خبر دیتا کہ میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا ہے۔ رواہ ابوالشیخ

اذان کی مشرعیت سے قبل نماز کے لئے بلانے کا طریقہ

۲۳۱۴۳...... "ایضاً" رسول کریم ﷺ نے چاہا کہ کسی طرح سے نماز کا اعلان کیا جائے چنانچہ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو کوئی آدمی کسی ٹیلے پر چڑھ جاتا اور ہاتھ سے اشارہ کرتا جو دیکھ لیتا نماز کے لیے حاضر ہو جاتا اور جو نہ دیکھتا اسے نماز کا علم ہی نہ ہوتا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نماز کے لئے اعلان کی شدت سے ضرورت محسوس کی حتیٰ کہ بعض لوگوں نے کہا! یارسول اللہ اگر آپ ناقوس بجانے کا حکم دے دیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ نصرانیوں کا فعل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر آپ نرسنگھے کا حکم دیں تاکہ اس میں پھونک مار کر نماز کا اعلان کیا جائے۔ فرمایا: یہ یہودیوں کی نقل ہے چنانچہ میں اپنے گھر واپس لوٹ آیا اور آپ ﷺ کے درد کو شدت سے محسوس کر رہا تھا اور سخت غمزدہ تھا حتیٰ کہ رات جاگتے جاگتے گزاری اور فجر سے تھوڑی دیر قبل میری آنکھ لگ گئی۔ میں (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی ہے اس پر دو سبز رنگ کے کپڑے ہیں درانحالیکہ میں نیند و بیداری کی درمیانی حالت میں ہوں چنانچہ وہ آدمی مسجد کی چھت پر کھڑا ہوا اس نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور پھر صدا بلند کی۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۴۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دی ہے اور سب سے پہلی اقامت حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہی ہے چنانچہ جب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہنے لگے تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بول پڑے: میں ہی تو وہ ہوں جس نے خواب دیکھا ہے بلال نے اذان دی ہے اور اب اقامت بھی کہنا چاہتے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: چلو تم ہی اقامت کہہ دو۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۴۵...... ابوعمیر بن انس کہتے ہیں کہ مجھے میری ایک انصاریہ پھوپھی نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ غمزدہ ہو گئے کہ لوگوں کو نماز کے لیے کیسے جمع کیا جائے۔ چنانچہ کسی نے یہ رائے دی کہ نماز کا وقت ہو جانے پر آپ ایک جھنڈا لہرائیں لوگ اسے دیکھ کر ایک دوسرے کو بتادیں گے اور نماز کے لیے حاضر ہو جائیں گے مگر رسول کریم ﷺ کو یہ طریقہ اچھا نہ لگا۔ کسی نے نرسنگھا بجانے کی رائے دی لیکن آپ ﷺ کو یہ طریقہ بھی اچھا نہ لگا اور فرمایا: یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔ پھر آپ ﷺ سے ناقوس کا تذکرہ کیا گیا لیکن آپ ﷺ کے من کو یہ بھی نہ بھایا اور فرمایا: یہ نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے غم میں غمزدہ ہو کر گھر چل پڑے اور انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی اور صبح ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا کہ اچانک ایک آنے والا آیا اور مجھے اذان سمجھا تا گیا حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس (۲۰) دن پہلے خواب میں اذان دیکھ لی تھی لیکن اسے چھپائے رکھا اور پھر نبی کریم ﷺ کو خبر کی آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے مجھے پہلے خبر کیوں نہیں کی؟ عرض کیا! چونکہ عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گئے اور پھر مجھے حیاء آنے لگی رسول کریم

ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کھڑے ہوجاؤ اور عبداللہ بن زید تمہیں حکم کرتا ہے وہ بجالاتے رہو چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی ابوعمر کہتے ہیں: انصار کا گمان ہے کہ اس دن اگر عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیمار نہ ہوتے تو رسول کریم ﷺ انہیں موذن مقرر فرماتے۔

رواہ سعید بن المنصور

عبداللہ بن زید کا خواب

۲۳۱۴۶ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک آدمی دیوار کے ایک کونے پر کھڑا ہے اور اس پر دو سبز رنگ کی چادریں ہیں چنانچہ اس نے اذان دی اور اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہا پھر اقامت کہی اور اس کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا بلال رضی اللہ عنہ نے خواب سنا تو اذان دینے کے لئے کھڑے ہوگئے اور کلمات دو دو مرتبہ کہے اور اقامت کہی اس کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے۔ ابن ابی شیبہ و ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۴۷ ابن ابی یعلی روایت نقل کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے ساتھیوں نے حدیث سنائی ہے کہ ایک انصاری رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! رات کو جب میں گھر واپس لوٹا تو میں بھی آپ کے غم میں غمزدہ تھا میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی مسجد پر کھڑا ہے اور اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے ہیں چنانچہ اس نے اذان دی اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور پہلے کی طرح کلمات دھرائے صرف اس کلمہ کا اس نے اضافہ کیا قد قامت الصلوٰۃ اگر تم لوگ میرا مذاق نہ اڑاؤ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں خیر ہی خیر دکھائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا ہے الایہ کہ انصاری مجھ پر سبقت لے گیا پھر مجھے حیاء آنے لگی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلال کو حکم دو تا کہ اذان دے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۴۸...... "مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما" مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو اکٹھے ہوجاتے اور نماز کا انتظار کرتے رہے اور کوئی بھی نماز کے لئے صدا بلند نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن سب نے اس مسئلہ پر گفت وشنید کی بعض نے کہا نصرانیوں کی طرح ناقوس بجانا چاہئے بعض نے کہا یہودیوں کی طرح نرسنگھا بجانا چاہئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم کسی آدمی کو نہیں بھیجتے جو نماز کے لیے صدا بلند کرے اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال کھڑے ہوجاؤ اور نماز کے لئے اذان دو۔ رواہ عبد الرزاق و ابو الشیخ

۲۳۱۴۹...... زہری سالم کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے مشورہ لیا کہ نماز کے لیے کیسے جمع ہوا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نرسنگھے کا مشورہ دیا لیکن آپ ﷺ نے اسے یہودیوں کی وجہ سے مکروہ سمجھا پھر ناقوس کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے اسے بھی نصرانیوں کی وجہ سے مکروہ سمجھا چنانچہ اسی رات ایک انصاری کو خواب میں اذان دکھائی گئی اس (انصاری) کو عبداللہ بن زید کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اسی طرح کا خواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دیکھا لیکن انصاری صبح ہوتے ہی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔

زہری کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا اور رسول کریم ﷺ نے اس کی تقریر (توثیق) فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہرحال میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا تھا لیکن انصاری مجھ پر سبقت لے گیا۔

رواہ ابو الشیخ فی الاذان وسندہ علی شرط مسلم

۲۳۱۵۰...... عبداللہ بن نافع اپنے والد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شروع میں جب اذان دی تو یوں کہتے تھے اشھدان لا الٰہ الا اللہ حی علی الصلوٰۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشھدان لا الٰہ الا اللہ کے بعد

اشهدان محمدا رسول الله کہو نبی کریم ﷺ نے بھی ان کی تائید کی اور فرمایا: اے بلال عمر تمہیں جیسے حکم دیتے ہیں ایسے ہی کہو۔ رواہ ابو الشیخ

کلام: ...... عبداللہ بن نافع ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۸۶۔

۲۳۱۵۱..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کے اعلان کے بارے میں شدید غمزدہ ہوئے چونکہ ان دنوں نماز کے لیے ناقوس کا مشورہ دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے نصاریٰ اپناتے ہیں پھر آپ ﷺ نے چاہا کہ کچھ لوگوں کو بھیجیں جو راستوں میں نماز کا اعلان کریں لیکن فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ کچھ لوگ دوسروں کی نماز کے لئے اپنی نماز سے غافل رہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے غم کو لیے ہوئے گھر واپس لوٹے رات کو سوئے خواب دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور بولا:

رسول کریم ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کسی آدمی کو حکم دیں جو نماز کے وقت اذان دے اور اذان میں یہ کلمات کہے:

الله اکبر الله اکبر اشهدان لااله الاالله

اس کلمہ شہادت کو پھر دہرائے:

اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوة حی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله

پھر (مؤذن) توقف کرے حتیٰ کہ سویا ہوا آدمی بیدار ہو جائے اور وضو کرنے والا وضو کر لے پھر اذان کے یہی کلمات کہے اور جب حی علی الفلاح حی علی الفلاح پر پہنچے تو کہے قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اکبر الله اکبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا لیکن عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گئے رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عبداللہ بن زید تمہیں جو کچھ کہے وہی کرو۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۵۲..... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ غمگین ہوئے کہ لوگوں کو نماز کے لئے کیسے جمع کیا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے چاہا ہے کہ میں کچھ لوگوں کو بھیجوں جو مدینے کے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر ہر قریب والے کو نماز کا بتائیں لیکن مجھے یہ طریقہ اچھا نہ لگا، لوگوں نے ناقوس کا مشورہ دیا لیکن آپ ﷺ کو وہ بھی پسند نہ آیا چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے غم میں غمگین گھر واپس لوٹے انہوں نے رات کو خواب میں اذان دیکھی صبح ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں ایک آدمی کو مسجد کی چھت پر کھڑا دیکھا اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے تھے اس نے صدائے اذان بلند کی اور اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا اور پھر اذان کی طرح کلمات کہے اور جب حی علی الفلاح حی علی الفلاح پر پہنچا تو اس نے یہ کلمات کہے قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اکبر الله اکبر لااله الاالله اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! رات کو میرے پاس بھی (خواب میں) اسی طرح ایک آدمی آیا ہے جس طرح کہ اس کے پاس آیا ہے حکم ہوا: پھر تم نے ہمیں خبر کیوں نہیں کی؟ عرض کیا: چونکہ عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گیا اور مجھے حیاء آگئی نماز کے لیے اعلان کا یہی طریقہ مسلمانوں کو اچھا لگا اور اس کے بعد یہی طریقہ مقرر ہوا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے اذان دی۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۳۱۵۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی ایک آدمی راستے میں نکلتا اور الصلوۃ الصلوۃ کہہ کر نماز کے لئے بلاتا لیکن یہ طریقہ لوگوں پر کافی گراں گزرتا، اس لیے بعض لوگوں نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا لیکن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ناقوس بجانا نصرانیوں کا طریقہ کار ہے بعض نے نرسنگھا بجانے کا مشورہ دیا آپ ﷺ نے فرمایا: نرسنگھا یہودیوں کا ہے۔ بعض نے کہا نماز کے لئے ہم آگ روشن کر کے بلند کر دیا کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آگ جلانا مجوسیوں کا شعار ہے چنانچہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہو اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہو۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

اذان کی حقیقت اوراس کی کیفیت

۲۳۱۵۴..... نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے اوراذان یوں دیتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھدان لاالہ الا اللہ اشھدان لاالہ الا اللہ پھرقبلہ روسے دائیں طرف رخ موڑ کر کہتے اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ پھرقبلہ کی مخالف سمت مڑ جاتے اور کہتے حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ پھر بائیں طرف مڑ جاتے اور کہتے حی علی الفلاح حی علی الفلاح پھرقبلہ روہوکر کہتے اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اقامت بھی کہتے تھے اوراقامت کے کلمات ایک ایک (منفرد) مرتبہ کہتے تھے جوکہ یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھدان محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قدقامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ۔

رواہ الطبرانی

اذان کی فضیلت اوراس کے احکام وآداب

۲۳۱۵۵..... ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے کسی شیخ سے حضرت عمررضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا موذنین کا گوشت پوست جہنم کی آگ پرحرام ہے ثوری کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ اہل آسمان اہل زمین کی صرف اذان ہی سنتے ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۵۶..... بیت المقدس کے موذن ابوزبیر کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور حکم دیا کہ اذان آہستہ آہستہ دیا کرواوراقامت جلدی جلدی کہا کرو۔رواہ الدارقطنی والبیھقی

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۵ والجامع المصنف ۳۰۲۔

۲۳۱۵۷..... ابومعشر کہتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے اگر میں موذن ہوتا تو مجھے کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میں حج کروں یانہ کروں عمرہ کروں یانہ کروں سوائے حج اسلام کے (چونکہ وہ فرض ہے) نیز فرشتوں کے نازل ہونے کا غلبہ جواذان کے وقت ہوتا ہے وہ کہیں نہیں ہوتا۔رواہ ابن زنجویہ

۲۳۱۵۸..... مطر،حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن موذنین کا حصہ مجاہدین کے حصہ کے برابر ہوگا اور موذنین کی اذان واقامت میں مثال ایسی ہے جیسے کوئی مجاہد اللہ کی راہ میں خون میں لت پت ہو۔حسن کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: اگر میں موذن ہوتا تو مجھے حج عمرہ اور جہاد کرنے کی کچھ پرواہ نہ ہوتی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر میں موذن ہوتا تو میرا معاملہ مکمل ہو چکا ہوتا پھر مجھے راتوں کے قیام اوردن کے روزوں کی کچھ پرواہ نہ ہوتی چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کوارشاد فرماتے سنا ہے کہ یااللہ موذنین کی بخشش کردے یااللہ،موذنین کی بخشش کردے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں چھوڑ دیا ہم تواذان کے لیے تلواروں سے جھگڑیں گے ارشاد ہوا! اے عمر! ہرگز ایسا نہیں ہوگا عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اذان کی ذمہ داری معاشرہ کے ضعیف (نچلے درجہ کے) لوگوں کے سپرد ہوگی حالانکہ موذنین کے گوشت پوست کو اللہ تعالیٰ نے آگ پرحرام کردیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ موذنین کی شان میں یہ آیت ہے۔

ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ و عمل صالحاً وقال اننی من المسلمین

اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جواللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہواورنیک عمل کرتا ہوں اورکہتا ہوکہ میں بلاشبہ مسلمان ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس آیت کا مصداق موذن ہے چنانچہ جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہتا ہے تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف

آنے کی دعوت دی اور جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو اس نے نیک عمل کرلیا اور جب وہ اشھدان لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس نے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرلیا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۳۱۵۹ ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان آہستہ آہستہ دو اور اقامت جلدی سے کہو۔

رواہ الضیاء المقدسی وابن ابی شیبہ وابو عبید فی الغریب والبیھقی

۲۳۱۶۰۔۔۔۔قیس بن ابوحازم کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا مؤذن کون ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارے غلام ہمارے مؤذن ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تمہارے اندر یہ سخت قسم کا نقص ہے اگر میں خلیفہ ہونے کے ساتھ ساتھ اذان دینے کی بھی طاقت رکھتا میں ضرور اذان دیتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والضیاء المقدسی وابن سعد ومسدد والبیھقی

۲۳۱۶۱ ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ ایک طریقہ بن جائے گا تو میں اذان کبھی نہ چھوڑتا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔۔یعنی مجھے خوف ہے کہ میرے بعد آنے والے خلفاء اسے سنت بنالیں گے کہ اذان خلیفہ خود دیا کرے۔

۲۳۱۶۲۔۔۔۔ابوشیخ نے کتاب الاذان میں کہا ہے کہ ہمیں اسحاق بن احمد نے بنت حمید ھارون بن مغیرہ رصافی، زیاد بن کلیب کے سلسلہ سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو گوشت جہنم کی آگ پر حرام کردیا گیا ہے وہ مؤذنین کا گوشت ہے اور جو آدمی بھی صدق نیت سے سات سال تک اذان دیتا ہے جہنم کی آگ سے آزاد کردیا جاتا ہے۔

۲۳۱۶۳۔۔۔۔ابوشیخ نے کتاب الاذان میں کہا ہے کہ محمد بن عباس نے ایوب: ابوبدر عباد بن ولید، صالح بن سلیمان صاحب قراطیس، غیاث بن عبدالحمید مطر، حسن رصافی کے سلسلہ سند سے حدیث سنائی کہ قیامت کے دن مؤذنین کا حصہ مجاہدین کے حصہ کے برابر ہوگا اذان واقامت کہنے میں ان کی مثال اس شہید کی سی ہے جو خون میں لت پت ہو۔

۲۳۱۶۴ ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں مؤذن ہوتا تو مجھے حج عمرہ اور جہاد نہ کرنے کی کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۶۵ ۔۔۔ابوشیخ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں موذن ہوتا تو میرا معاملہ مکمل ہوچکا ہوتا اور مجھے رات کے قیام اور دن کے روزہ رکھنے کی پرواہ نہ ہوتی چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یا اللہ! مؤذنین کی بخشش فرمادے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنی دعا میں ہمیں چھوڑ دیا پھر تو ہم اذان پر تلواروں سے لڑیں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! ہرگز ایسا نہیں ہوگا عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ وہ اذان کی ذمہ داری اپنے کمزوروں (نچلے درجہ کے لوگوں) کو سونپ دیں گے حالانکہ موذنین کے گوشت پوست کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ پر حرام کردیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مؤذنین کی شان میں یہ آیت ہے:

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال اننی من المسلمین

یعنی اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو اور کہتا ہو کہ میں مسلمان ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ موذن ہی ہوسکتا ہے۔ چنانچہ موذن جب حی علی الصلوٰۃ کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہوتا ہے۔ اور جب نماز پڑھ لیتا ہے تو اس نے نیک عمل کرلیا اور جب اشھدان لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو گویا وہ اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

(یہ حدیث ۲۳۱۵۸ پر گذر چکی ہے)

۲۳۱۶۶۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: امام ضامن ہے اور موذن امین ہے۔ یا اللہ! ائمہ کو رشد وہدایت عطا فرما اور مؤذنین کی مغفرت کردے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے تو ہمیں چھوڑ دیا اس کے بعد ہم تو آپس میں

اذان کے لیے جھگڑیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں نچلے درجہ کے لوگ مؤذن ہوں گے۔
رواہ ابوالشیخ فی الاذان

کلام: ..... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۲۵ و خاتمۃ سفر اسعادۃ ۲۶۱۔

۲۳۱۶۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے سنت بن جانے کا خوف نہ ہوتا تو میرے سوا کوئی اور اذان نہ دیتا۔
رواہ الضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۳۱۶۸..... مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیرالمومنین حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ یعنی نماز کا وقت ہو چکا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ۔ کیا ہم تمہاری اس دعا میں شامل نہیں جو تو نے ہمارے لیے کی ہم تیرے پاس نہیں آئیں گے حتیٰ کہ تو ہمارے پاس دوسری مرتبہ نہ آ جائے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۶۹..... اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ کہتے ہیں: سرکاری طور پر سب سے پہلے موذنین کو وظیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔
رواہ عبدالرزاق

آپ علیہ السلام کا اذان دینا

۲۳۱۷۰..... ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اذان دی اور کہا: حی علی الفلاح۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۷۱..... "مسند بلال" حفص انصاری اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے دادا کو اہل قباء کا مؤذن مقرر کیا تھا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں (ان کے لیے) اذان دیتے رہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حیات میں بھی اذان دیتے رہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان نہیں دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اذان کیوں نہیں دیتے عرض کہا: میں نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اذان دیتا رہا ہوں اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حیات میں بھی اذان دیتا رہا ہوں چونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مجھ پر بہت بڑا احسان تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کیا تھا) چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: اے بلال! تیرے عمل سے زیادہ افضل عمل کوئی نہیں بجز جہاد فی سبیل اللہ کے۔ لہٰذا اب میں جہاد کے لیے جا رہا ہو چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ شام کی طرف کوچ کر گئے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۷۲..... رسول کریم ﷺ کے موذن بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دیتے تھے جب تک کہ فجر کے آثار نہ دیکھ لیتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اقامت کے وقت اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے تھے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۷۳..... روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن رسول کریم ﷺ کے لیے اذان دیتے جب کہ سایہ تسمے کے بقدر ہوتا تھا اور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے۔ رواہ الطبرانی

۲۳۱۷۴..... روایت ہے کہ حضرت بلال ﷺ صبح کی اذان دیتے اور کہتے حی علی خیر العمل یعنی بہترین عمل کی طرف آؤ۔ رواہ الطبرانی

۲۳۱۷۵..... رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اذان دی اور پھر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یارسول ﷺ میں نے اذان دے دی ہے۔ حکم ہوا۔ اذان مت دو حتیٰ کہ تم صبح کے آثار دیکھ نہ لو۔ میں پھر اسی طرح آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا! میں اذان دے چکا ہوں فرمایا: اذان مت دو حتیٰ کہ فجر کو دیکھ نہ لو میں پھر آپ ﷺ کے پاس تیسری بار حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اذان دے چکا ہوں۔ فرمایا: اذان مت دو حتیٰ کہ تم یوں فجر کو دیکھ نہ لو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ جمع کر کے پھیلا دیئے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۷۶..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان اس وقت دیتے تھے جب سورج ڈھل چکا ہوتا اور آپ رضی اللہ عنہ عین وقت پر اذان دیتے تھے چنانچہ بسا اوقات اقامت کو مؤخر بھی کر دیتے لیکن اذان کو وقت سے مؤخر نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابو الشیخ فی الاذان و ابن النجار

۲۳۱۷۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے پہلے کون جنت میں داخل ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے انبیاء داخل ہوں گے پھر شہداء پھر کعبہ کے موذنین پھر بیت المقدس کے موذنین پھر میری اس مسجد کے موذنین پھر بقیہ موذنین درجہ بدرجہ داخل ہوں گے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۷۹..... حبان بن بح صدائی کہتے ہیں ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اے صداء کے بھائی اذان دو چنانچہ میں نے اذان دی پھر بلال رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تا کہ اقامت کہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے انہیں روک دیا اور فرمایا: اقامت بھی وہی کہے گا جس نے اذان دی ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

۲۳۱۸۰..... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بات حق ہے اور جاری کردہ سنت ہے کہ طہارت کی حالت میں اذان دی جائے اور مؤذن کھڑا ہو کر اذان دے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۱..... ''مسند زیاد بن حارث صدائی'' زیاد بن حارث صدائی کہتے ہیں ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا میں نے فجر کی اذان دی اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے اور اقامت کہنا چاہی لیکن نبی کریم ﷺ نے انہیں اقامت سے منع کر دیا اور فرمایا: اے بلال! صدائی اذان دے چکا ہے اور جو اذان دے وہی اقامت کا حقدار ہے۔ چنانچہ میں نے اقامت بھی کہی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل و ابن سعد و ابو داؤد و الترمذی و البغوی و الطبرانی

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

۲۳۱۸۲..... زیاد بن حارث صدائی کہتے ہیں: ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اے صدائی اذان دو، چنانچہ میں نے اذان دی درانحالیکہ میں اپنی سواری پر تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۸۳..... حضرت ابو برزہ اسلمی کہتے ہیں: سنت ہے کہ اذان منارہ میں دی جائے اور اقامت مسجد میں ہی جائے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۴..... حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں اذان دی اور رسول کریم ﷺ وہیں موجود تھے۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان واقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۵..... ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب اذان دیتے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیتے تھے اور گھوم کر اذان دیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

انگلیاں کانوں میں ڈالنا

۲۳۱۸۶..... ''مسند سعد قرظ'' کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت کے کلمات مفرد ہوئے اور قد قامت الصلوٰۃ ایک مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۷..... سعد قرظ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ قبلہ رو ہو کر نبی کریم ﷺ کے لیے اذان دیتے تھے (اور اذان کے یہ کلمات کہتے تھے) اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھدان لاالہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ۔ پھر دائیں طرف رخ موڑ کر کہتے اشھدان لاالہ الااللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ یہ کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے پھر قبلہ کی مخالف سمت مڑ کر کہتے حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ پھر قبلہ سے بائیں طرف مڑ کے کہتے حی علی الفلاح

حی علی الفلاح پھر قبلہ رو ہو کر کہتے: اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہی نبی کریم ﷺ کے لیے اقامت کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۸۸..... سعد قرظ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان دیتے تھے اور اذان کے آخر میں حی علی خیر العمل (یعنی بھلائی کے کام کی طرف آؤ) کہتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس کی جگہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہا کرو۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حی علی خیر العمل کہنا چھوڑ دیا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۸۹..... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابن النجار

۲۳۱۹۰..... ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے تو وہی اذان ہی کے کلمات جواب میں دہراتے تھے اور جب موذن حی علی الفلاح کہتا تو آپ ﷺ اس کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے تھے۔ ابوالشیخ وابن النجار

۲۳۱۹۱..... ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے سامنے اذان دیتے دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۲..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اذان کے انیس (۱۹) کلمات سکھائے ہیں اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے ہیں۔ اذان کے کلمات یہ ہیں! اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمد ارسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

اور اقامت یہ ہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھدان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمد ارسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قدقامت الصلوٰۃ قدقامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ. ابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۳۱۹۳..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اذان کے آخری کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۹۴..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اذان دی ہے اور وہ (فجر کی) اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہتے تھے۔ روہ ابن ابی شیبہ وابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۵..... مطارح کہتے ہیں کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بجز فجر کے کسی اور نماز کے لیے تثویب نہیں کہتے تھے اور طلوع فجر جب تک نہ ہوجاتا اذان نہیں دیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۹۶..... عطاء روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے لیے اذان دیتا تھا اور اذان کے اخر میں کہتا تھا حی علی الفلاح حی علی الفلاح الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۹۷..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تقریبا بیس (۲۰) آدمیوں کو اذان دینے کا حکم دیا اور انہوں نے اذانیں دیں لیکن آپ ﷺ کو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان بہت اچھی لگی آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ اذان اور اقامت کے کلمات دودو مرتبہ کہو۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۸..... اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ رسول کریم ﷺ کے لئے کیسے اذان دیتے تھے اور اذان کی آخر میں کونسا کلمہ کہتے تھے؟ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں اذان اور اقامت کے دودو کلمات کہا کرتا تھا اور اذان کے آخر میں لاالہ الا اللہ کہتا تھا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۹۹......اسود بن یزید ہی کہتے ہیں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں قبیلہ کے چند لڑکوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حنین کی طرف نکلا حنین میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اذانیں دیں، ہم لڑکے بھی ان کے ٹھٹھے لگانے اٹھ کر اذانیں دینے لگے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان لڑکوں کو میرے پاس لاؤ جب ہمیں آپ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اذان دو میں نے سب سے آخر میں اذان دی فرمایا جاؤ میں تمہیں اہل مکہ کا موذن مقرر کرتا ہوں اور جاؤ عتاب بن اسید سے کہہ دو کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے اہل مکہ کے لیے اذان دینے کا حکم دیا ہے نیز آپ ﷺ نے میری پیشانی (کے بالوں) پر دست شفقت بھی پھیرا۔ پھر فرمایا کہو: اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالٰہ الا اللہ دومرتبہ اشھد ان محمدا رسول اللہ دومرتبہ حی علی الصلوٰۃ دومرتبہ حی علی الفلاح دومرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ جب فجر کی اذان دو تو اس میں اس کلمے کا اضافہ کرو الصلوٰۃ خیر من النوم اور اقامت کہتے وقت قد قامت الصلوٰۃ دومرتبہ کہا کرو۔ اسود کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ پیشانی کے بالوں کو نہیں کاٹتے تھے اور نہ ہی مانگ نکالتے تھے چونکہ ان بالوں پر رسول کریم ﷺ نے دست شفقت پھیرا تھا۔

رواہ عبدالرزاق وابوالشیخ

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان

۲۳۲۰۰......حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں (لڑکوں کی) ایک جماعت کے ساتھ حنین کی طرف گیا ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ رسول کریم ﷺ حنین سے واپس تشریف لائے راستے ہی میں ہماری ان سے ملاقات ہوئی اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے اذان دی ہم نے موذن سے روگردانی کی اور ہم بھی مؤذن کی نقل اتارتے ہوئے چیخنے لگے اور اس کی استہزاء کرنے لگے رسول کریم ﷺ نے ہماری آواز سن کر ہمیں اپنے پاس بلوایا۔ چنانچہ ہمیں آپ ﷺ کے سامنے کھڑا کر دیا گیا فرمایا: تم میں سے کوئی ہے جس کی آواز بلند ہوتے میں نے سنی ہے؟ چنانچہ میرے سب ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا دراصل انہوں نے سچ بولا چنانچہ آپ ﷺ نے سب کو جانے کا کہا اور مجھے روک لیا مجھے حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لیے اذان دو میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ ﷺ بذات خود مجھے اذان کے کلمات کی تلقین کرتے رہے جو کہ یوں ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالٰہ الا اللہ اشھد ان لاالٰہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ جب میں نے اذان مکمل کی آپ ﷺ نے مجھے اپنے قریب کیا اور مجھے ایک تھیلی عطاء کی جس میں کچھ دراہم تھے پھر آپ ﷺ نے (شفقت سے) اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا اور میرے چہرے پر بھی پھیرا پھر میرے سینے پر پھیرا۔ حتیٰ کہ دست اقدس میری ناف تک لے آئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت رکھے اور تجھ پر باران صحت کرے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے مکہ مکرمہ کا موذن مقرر کیجئے۔ حکم ہوا: میں نے تمہیں مکہ کا موذن مقرر کر دیا ہے چنانچہ میرے دل میں آپ ﷺ کے متعلق جو کچھ ناپسندیدگی تھی وہ جاتی رہی بلکہ میرے دل میں آپ کی محبت موجزن ہوگئی پھر میں حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جو کہ مکہ میں رسول کریم ﷺ کے گورنر تھے میں نے ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں مکہ مکرمہ میں نماز کے لیے اذان دی۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۰۱......حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اذان کے کلمات یوں کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھدان لاالٰہ الا اللہ اشھد ان لاالٰہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ اور صبح کی اذان میں اس کلمے کا اضافہ کرو الصلوٰۃ خیر من النوم اور اقامت میں دومرتبہ اس کلمے کا اضافہ کرو قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ. رواہ عبدالرزاق عن ابی محذورۃ

۲۳۲۰۲......عبدالعزیز بن رفیع حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اذان کے کلمات دو دومرتبہ ہیں اور اقامت کے کلمات

ایک ایک مرتبہ ہیں۔اوراذان کے آخر میں لا الٰہ الا اللہ کہاجائے گا۔رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۰۳.....عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے موذن حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت کے کلمات دو دومرتبہ کہتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۲۰۴.....حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اذان و اقامت کے کلمات دو دومرتبہ ہوتے تھے۔رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۰۵.....حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس قوم میں رات کو (عشاء ومغرب) اذان دی جائے وہ صبح تک عذاب سے محفوظ رہتی ہے اور جس قوم میں دن کو اذان دی جاتی ہے وہ شام تک عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۰۶.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کرو تاکہ وضو کرنے والا اپنے وضو سے فارغ ہولے اور بھوکا کھانا کھالے۔رواہ ابوالشیخ

کلام:.......اس حدیث کی سند میں معارک بن عباد اور عبداللہ بن سعید دوراوی ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

۲۳۲۰۷.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: موذن باوضو اذان دے۔رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۲۰۸.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اقامت واحد ہے اور کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان بھی اسی طرح ہوتی تھی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۰۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دومرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۱۰.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وقت فجر کی اذان دیتے تھے جب فجر کی پو پھوٹ جاتی تھی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۱۱.....یعلیٰ بن عطاء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا آپ ﷺ نے مجھے اذان کا حکم دیا اور فرمایا: آواز بلند اذان دو اور آواز خوب لمبی کرو چونکہ جو پتھر درخت اور ڈھیلا تیری آواز سنے گا وہ قیامت کے دن تیرے حق میں گواہی دے گا اور جو شیطان بھی تیری (اذان کی) آواز سنے گا فوراً بھاگ کھڑا ہوگا۔ ھشیم کہتے ہیں: شیطان اذان کی آواز سنتے ہی گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے اور وہاں جاکر رکتا ہے جہاں اذان کی آواز نہ سنائی دیتی ہو۔ نیز قیامت کے دن موذنین سب سے نمایاں ہوں گے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۱۲.....ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ہے کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ (جوڑا جوڑا) کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔رواہ ابن النجار

کلام:.......اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۷ والوقوف ۱۵۱۔

۲۳۲۱۳.....عروہ بن زبیر بنی نجار کی ایک عورت سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں: مسجد نبوی کے اردگرد واقع گھروں میں سب سے لمبا گھر میرا تھا چنانچہ ہر صبح بلال رضی اللہ عنہ میرے گھر کھڑے ہوکر اذان دیتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سحری کے وقت آتے اور گھر پر بیٹھ جاتے جب فجر کو پھوٹتے دیکھ لیتے تو انگڑائی لے کر پھر اذان دیتے۔رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۱۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل زمین کی کسی بات کو نہیں سنتے سوائے موذنین کی اذان کے اور حسن صوت کے ساتھ تلاوت قرآن مجید کے۔رواہ الخطیب عن معقل بن یسار

کلام:.......یہ حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۷ اوالمتناھیة ۱۵۸

فائدہ:.......اللہ تعالیٰ تو اہل زمین کی ہر بات سنتے اور ہر ادا کو دیکھتے ہیں حدیث بالا میں جو تخصیص بیان کی گئی ہے وہ اس معنی میں ہے کہ اللہ

تعالیٰ اہل زمین کی جس آواز کو خوش ہو کر سنتے ہیں اور اجر عظیم عطا فرماتے ہیں وہ اذان اور تلاوت ہے۔

۲۳۲۱۵ ... ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ اذان، تکبیر، سلام اور قرآن امور قطعیہ (جزم) ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۱۶ ... ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تکبیر کو جزم دے کر کہتے تھے یعنی تکبیر کے کلمات میں آخری حرف کو ساکن کرتے تھے۔

رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۲۱۷ ... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکروہ سمجھتے تھے کہ لوگ اپنے گھروں میں اذان اور اقامت کہیں اور پھر وہیں بھروسہ کر کے بیٹھے رہیں حالانکہ انہیں مساجد میں بلایا جاتا ہے۔ الضیاء المقدسی

۲۳۲۱۹ ... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اہل نماز میں سے مؤذنین کو قیامت کے دن سب سے پہلے (جنتی) جوڑے (سوٹ) پہنائے جائیں گے۔ رواہ ابی شیبۃ

۲۳۲۲۰ ... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے مؤذنین اور خوف خدا رکھنے والوں کو جنتی جوڑے پہنائے جائیں گے۔

الضیاء المقدسی

۲۳۲۲۱ ... یونس حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ فجر کی نماز میں تثویب الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم ہوا کرتی تھی۔

۲۳۲۲۲ ... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں صبح کی اذان طلوع فجر کے بعد ہوتی تھی چنانچہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اس پر انہیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا: چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ منارہ پر چڑھے اور اعلان کیا کہ بندہ سو گیا تھا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۲۳ ... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب کوئی آدمی بیاباں میں اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے دو فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں اور جب اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی مثل فرشتے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۲۴ ... عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے آخری بات جو مجھے بطور وصیت ارشاد فرمائی تھی وہ یہ کہ ایسے آدمی کو مؤذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت کا طلبگار نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۲۲۵ ... عطاء کہتے ہیں مؤذنین قیامت کے دن سب سے زیادہ نمایاں حالت میں ہوں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۲۶ ... عطاء کہتے ہیں حق ہے اور جاری کردہ سنت ہے کہ مؤذن باوضو اذان دے۔ رواہ الضیاء المقدسی

فائدہ: ... افضل یہ ہے کہ باوضو اذان دی جائے تاہم اگر بے وضو اذان دی جائے تو یہ بھی بلا کراہت جائز ہے لیکن عادت بنا لینا درست نہیں۔ البتہ بے وضو اقامت کہنا مکروہ ہے اور حالت جنابت میں اذان دینا مکروہ اور اقامت کہنا حرام ہے۔

۲۳۲۲۷ ... ھجیع بن قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں گے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کسی شخص کے پاس سے گزرے جو اذان کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہہ رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہو اور آخری کلمہ ایک ہی مرتبہ کہو۔ رواہ البیہقی

۲۳۲۲۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤذن کو اذان پر دسترس حاصل ہے اور امام کو اقامت پر۔ رواہ الضیاء المقدسی فی المختارۃ

کلام: ... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۵۹ وضعیف الجامع ۵۹۰۱

۲۳۲۲۹ ... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: قیامت کے دن مؤذنین سب سے زیادہ نمایاں حالت میں ہوں گے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۳۲۳۰ ... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مؤذنین اپنے کانوں میں انگلیاں رکھتے تھے اور سب سے پہلے جس نے اپنے کان کے پاس ایک ہاتھ کو رکھا ہے وہ حجاج کا مؤذن ابن اصم ہے۔ الضیاء المقدسی

۲۳۲۳۱..... مکحول رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ تو دو فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں اور جو شخص اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ ستر فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۳۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسافر جب وضو کرتا ہے اور پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ اور اگر اذان واقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے فرشتے بہت ساری صفیں بنالیتے ہیں۔

رواہ عبداللہ بن محمد بن حفص العیسی فی جزئہ

۲۳۲۳۳..... ''مسند ابن شریک'' بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے اور کلمات شہادت بھی دو دو مرتبہ کہتے اشھدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اشھدان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ یہ کلمات قبلہ رو ہو کر کہتے تھے پھر دائیں طرف مڑ کر کہتے: حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ پھر بائیں جانب مڑ کر کہتے: حی علی الفلاح دو مرتبہ اور پھر قبلہ رو ہو کر کہتے: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ بلال رضی اللہ عنہ اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے اور قد قامت الصلوٰۃ بھی ایک ہی مرتبہ کہتے۔ رواہ الطبرانی فی الصغیر عن سعد القرظ

۲۳۲۳۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان دو دو مرتبہ دیں اور اقامت ایک ایک مرتبہ۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

کلام:..... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔ ۶۸۷ والوقوف ۱۵۱۔

۲۳۲۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے البتہ قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ندامت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ سے مطالبہ نہ کر سکا کہ حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو موذن مقرر فرمادیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۳۲۳۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۳۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۳۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔ رواہ ابو الشیخ

کلام:..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ تینوں احادیث ضعیف ہیں۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ (۶۸۷ والوقوف ۱۵۱)

۲۳۲۴۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ البتہ الصلوٰۃ خیر من النوم۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۴۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت میں سے ہے کہ موذن فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم کہے۔ رواہ ابو الشیخ

تثویب کا بیان

۲۳۲۴۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے موذن کو حکم دیا کہ جب تم فجر کی اذان میں حی علی الصلوٰۃ پر پہنچو تو کہو: الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم. رواہ الدارقطنی والبیھقی وابن ماجہ

۲۳۲۴۳... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا موذن انہیں فجر کی نماز کی اطلاع کرنے آیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ کو سوتے ہوئے دیکھا تو موذن نے کہا: الصلوٰۃ خیر من النوم یعنی نماز سونے سے بہتر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کلمہ صبح کی اذان میں کہا کرو۔ اخرجہ الامام مالک فی الموطا

۲۳۲۴۴... سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صرف فجر کی اذان میں تثویب کہتے تھے اور فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دیتے تھے جب تک کہ فجر (کی پو) پھوٹ نہ جاتی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۴۵... حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ میں فجر میں تثویب کہا کروں اور مجھے عشاء کی نماز میں تثویب کہنے سے منع فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی وابوالشیخ فی الاذان

کلام: ...... اس حدیث میں ضعف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۷۔

۲۳۲۴۶... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس نماز کی اطلاع دینے آئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ آپ ﷺ سو رہے ہیں بلال رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا: الصلوٰۃ خیر من النوم چنانچہ یہ کلمہ فجر کی اذان میں مقرر کر لیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن سعید بن المسیب

۲۳۲۴۷... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس صبح کی نماز کی اطلاع کرنے آئے لیکن انہوں نے آپ ﷺ کو سوئے ہوئے پایا۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ الصلوٰۃ خیر من النوم پکار کر کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال یہ کلمہ کہنا اچھا ہے اسے صبح کی اذان کا حصہ بنالو۔ رواہ الطبرانی عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۳۲۴۸... سعید بن مسیب حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ صبح کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے ان سے کہا گیا کہ رسول کریم ﷺ سو رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند پکار کر کہا: الصلوٰۃ خیر من النوم (سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) پھر یہ کلمہ فجر کی اذان میں شامل کر لیا گیا۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۴۹... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے تاکہ نبی کریم ﷺ کو فجر کی نماز کی اطلاع کر دیں لیکن انہوں نے آپ ﷺ کو سوئے ہوئے پایا بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے: الصلوٰۃ خیر من النوم۔ چنانچہ کلمہ فجر کی اذان میں رکھ لیا گیا۔

رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۵۰... مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک آدمی کو تثویب کہتے ہوئے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بدعتی کے ہاں سے میرے ساتھ باہر نکلو۔ رواہ عبد الرزاق والضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۳۲۵۱... ابن جریج، حسن بن مسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ الصلوٰۃ خیر من النوم کب سے فجر کی اذان میں کہا جانے لگا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کلمہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں نہیں کہا جاتا تھا۔ لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کلمہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی آدمی کے منہ سے سن لیا تھا اور وہ آدمی موذن بھی نہیں تھا بلال رضی اللہ عنہ نے اس سے سن کر اختیار کر لیا۔ اور اذان میں اس کلمہ کو کہتے رہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تھوڑا ہی عرصہ ملا تھا حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آ گیا اور انہوں نے کہا: اگر ہم بلال کو اس نئی بات سے منع کر لیں تو اچھا ہوگا گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ بھول گئے اور آج تک لوگ اس کلمے کو اذان میں شامل کیے ہوئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۵۲... ابن جریج عمر بن حفص سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے الصلوٰۃ خیر من النوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سعد نے کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بدعت ہے پھر یہ کلمہ ترک کر دیا گیا اور بلال رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اذان میں یہ کلمہ نہیں کہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۵۳... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو فجر کی نماز کی

اطلاع کی اور کہا: السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نماز کا وقت ہو چکا ہے دو یا تین مرتبہ کہا: لیکن رسول کریم ﷺ برابر سوتے رہے بلال رضی اللہ عنہ دوسری بار آئے اور کہا: الصلوٰۃ خیر من النوم رسول کریم ﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا: صبح کی نماز کے لیے جب اذان دو تو بیچ میں الصلوٰۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہا کرو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ جب بھی فجر کی اذان دیتے تو بیچ میں یہ کلمہ رسول کریم ﷺ کے مطابق ضرور کہتے تھے۔

رواہ ابو الشیخ والضیاء المقدسی

۲۳۲۵۴ ... ھشام اشعث بن سوار کے سلسلہ سند سے زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع کریں آگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ رسول اللہ سو رہے ہیں اس پر بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: الصلوٰۃ خیر من النوم چنانچہ یہ کلمہ اذان میں شامل کر لیا گیا۔

۲۳۲۵۵ ... ابن سیرین روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تثویب فجر کی اذان میں ہوگی۔ چنانچہ موذن جب حی علی الصلوٰۃ کہہ دے تو اس کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم کہے۔ رواہ سعید بن المنصور

اذان کا جواب

۲۳۲۵۶ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اذان ہو جائے درحالیکہ میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر رہا ہوں تو میں اس کی پاداش میں ضرور روزہ رکھوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۵۷ ... حضرت بر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا۔ مؤذن اذان دے رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ عورتوں کی طرف مڑ گئے اور انہیں حکم دیا کہ اگر تم اذان کے جواب میں وہی کلمات دہراؤ گی تو تمہارے لیے ہر حرف کے بدلہ میں دو ہزار نیکیاں ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ثواب تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: اے ابن خطاب مردوں کے لیے اس کا دگنا ثواب ہے۔

رواہ الخطیب وسندہ ضعیف لکن ورد من طریق آخر مرسل ؤسیاتی

۲۳۲۵۸ ... عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب اذان سنتے تو کہتے اذان دینے والوں کو مرحبا اور نماز کو بھی مرحبا اور خوش آمدید۔

رواہ ابن منیع و سھویہ

۲۳۲۵۹ ... نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اذان سنتے تو کہتے میں ہر گواہ کو اس پر گواہ بناتا ہوں اور ہر منکر کی طرف سے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ رواہ ابن منبع

۲۳۲۶۰ ... "مسند تیہان انصاری والد اسعد" محمد بن سوقہ، اسعد بن تیہان سے ان کے والد تیہان رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اذان سنی اور جواب میں اذان کے کلمات ہی دہرائے۔ رواہ ابو نعیم وقال فیہ مقال ونظر

۲۳۲۶۱ ... عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں موذن آیا اور اذان دیتے ہوئے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کلمات دہرائے، موذن نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کلمہ دہرایا موذن کے کہا: اشھد ان محمدا رسول اللہ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کیا پھر فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح اذان کا جواب دیتے سنا ہے۔ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ

۲۳۲۶۲ ... مجمع انصاری روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف کو موذن کی اذان کا جواب دیتے سنا کہ انہوں نے تکبیر کہی اور اسی طرح کلمہ شھادت کہا جس طرح کہ ہم کلمہ شہادت کہتے ہیں پھر کہا کہ ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو اذان کا جواب ایسے ہی دیتے سنا ہے جیسے کہ موذن اذان دیتا ہے۔ چنانچہ جب موذن اشھد ان محمدا رسول اللہ کہتا تو آپ

ﷺ اس کے جواب میں کہتے: میں اس کی گواہی دیتا ہوں اور پھر خاموش ہوجاتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۶۳ ... ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب قد قامت الصلوٰۃ کہتے تو رسول کریم ﷺ اس کے جواب میں فرماتے: اقامها الله و ادامها۔ یعنی اللہ تعالیٰ نماز کو قائم کرنے کی توفیق اور دوام بخشے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۶۴ ... "مسند ابی سعید" کہ نبی کریم ﷺ اذان کے جواب میں وہی کلمات دہراتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۶۵ ... ابوشعثاء روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے اتنے میں موذن نے عصر کی اذان دی اور ایک آدمی مسجد سے باہر نکل گیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس آدمی نے ابوقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ... اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۹۹۔

۲۳۲۶۶ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ علاقات یمن میں تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی جب اذان سے فارغ ہوئے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اسی طرح کلمات اذان (اذان کے جواب میں) دہرائے گا وہ یقیناً جنت میں داخل ہوجائے گا۔ رواہ سعید بن المنصور والنسائی وابن حبان وابو الشیخ والحاکم وقال صحیح

۲۳۲۶۷ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ دو آدمی رہا کرتے تھے ان میں سے ایک تو آپ ﷺ سے جدا ہی نہیں ہوتا تھا اور اس کا کوئی زیادہ عمل نہیں دیکھا گیا دوسرا اتنا زیادہ آپ ﷺ کے ساتھ نہیں دیکھا جاتا تھا اور نہ ہی اس کا کوئی زیادہ عمل تھا۔

بہرحال جو رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں ہوتا تھا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ نمازیوں نے نماز کا اجروثواب سمیت لیا روزہ داروں نے روزوں کا اجروثواب سمیٹ لیا اور میرے پاس اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عمل کی تم نے نیت کی ہے اس کا اجروثواب تمہارے لیے ہے اور تمہارا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تمہیں محبت ہے رہی بات دوسرے کی وہ مرگیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو جنت میں داخل کرے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر تعجب کیا اور کہا: وہ تو ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ چنانچہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے اس کے مخفی عمل کے بارے میں پوچھا: بیوی نے جواب دیا: وہ دن میں ہو یا رات میں خواہ جس حال میں بھی ہو موذن کو جب اشهد ان لا الـه الا الله کہتے سنتا تو جواب میں یہی کلمہ دہراتا اور کہتا بلاشبہ میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور جو اس کا انکار کرے میں اس کی تکفیر کرتا ہوں اور جب موذن اشهد ان محمدا رسول الله کہتا تو وہ بھی یہی کلمہ دہراتا چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بولے وہ اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابوالشیخ

کلام: ... اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان ہے اس کی متعلق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ یہ غیر معتبر راوی ہے۔

۲۳۲۶۸ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ موذن اذان دے رہا تھا یا اس نے اقامت شروع کردی تھی کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد سے باہر نکلتے دیکھا تو فرمایا: اس آدمی نے ابوقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۶۹ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نماز کے لئے اقامت کہی جارہی ہو اور تم مسجد میں موجود ہو تو کوئی آدمی بھی مسجد سے نہ نکلے حتیٰ کہ نماز پڑھ لے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۷۰ ... یحییٰ بن ابی کثیر روایت ہے کہ میں جب بھی موذن کو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے سنتا تو ان کے جواب میں لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہتا تھا اور پھر کہتا ہم نے رسول کریم ﷺ کو یوں ہی کہتے سنا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۷۱ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب موذن کو اذان دیتے سنتے تو فرماتے میں ان کا اقرار کرتا ہوں۔

رواہ ابوالشیخ

کلام: ... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۹۷۔

۲۳۲۷۲ ... ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب موذن کو سنتے تو جواب میں اذان ہی کے کلمات

دہراتے رہتے تاوقتیکہ موذن خاموش ہوجاتا۔رواہ ابن ابی شیبۃ وابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۷۳......حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھر پر تھے اتنے میں موذن کی اذان سنی تو آپ ﷺ نے جواب میں اذان ہی کے کلمات دہرائے جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو آپ ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

رواہ عبدالرزاق وابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۷۴......حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری باری والے دن کو یا رات کو جب موذن کی اذان سنتے تو جواب میں اذان ہی کے کلمات دہراتے حی کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوجاتا۔اور جب مؤذن کو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے سنتے تو جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے۔سعید بن المنصور

۲۳۲۷۵......عامر بن سعد اپنے والد سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جس نے اشھدان لا الٰہ الا اللہ مؤذن سے سن کر یہ دعا پڑھی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

رضیت باللہ ربا وبالا سلام دینا وبحمد نبیا

یعنی میں اللہ کے رب ہونے سے راضی ہوں اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں اور محمد کے نبی ہونے سے راضی ہوں ایک آدمی نے کہا اے سعد! یہ دعا پڑھنے پر کیا اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے جیسے میں نے کہہ دیا۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۷۶......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے تو جواب میں وہی کلمات دہراتے اور جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ ﷺ جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے۔

محظورات اذان

فائدہ:......اذان کے کچھ ممنوعات ومکروہات ہیں جن میں سے چند یہ ہیں مثلاً جو آدمی اذان کے کلمات کی ادائیگی سے اچھی طرح واقف نہ ہو وہ اذان نہ دے جو آدمی اذان کے کلمات میں فرق نہ کرسکتا ہو وہ بھی اذان نہ دے نابینا کو اذان نہیں دینی چاہیے جنبی کو اذان نہیں دینی چاہیے نشے میں دھت انسان کو اذان نہیں دینی چاہے اسی طرح جس کی آواز دھیمی ہو اسے اذان نہیں دینی چاہیے۔نیز بے ڈھنگی آواز والے کو بھی اذان نہیں دینی چاہیے چونکہ بے ڈھنگی آواز میں اگر اذان دی جائے گی تو ممکن ہے کہ کوئی شعار دین کی توہین نہ کر بیٹھے بدعتی کا اذان دینا مکروہ ہے نیز قوم کے نچلے طبقہ کے لوگوں کو بھی اذان نہیں دینی چاہیے۔

۲۳۲۷۷......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے پسند نہیں کہ تمہارے مؤذنین نابینے ہوں۔رواہ عبدالرزاق

متعلقات اذان

۲۳۲۷۸......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا موذن اذان کے بعد وقفہ کرتا تھا اور اذان کے فوراً ہی بعد اقامت نہیں کہہ دیتا تھا حتیٰ کہ موذن جب دیکھتا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لاچکے ہیں پھر اقامت کہتا تھا۔رواہ الطبرانی

۲۳۲۷۹......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیا کرتے اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرتے تھے۔رواہ الطبرانی

۲۳۲۸۰......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا مؤذن اذان کے بعد توقف کرتا تھا فوراً اقامت نہیں کہہ دیتا تھا حتیٰ کہ جب دیکھتا کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لاچکے ہیں پھر نماز کے لیے اقامت کہتا۔رواہ عبد الرزاق

۲۳۲۸۱...... سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا صرف ایک ہی مؤذن ہوتا تھا اور جب آپ ﷺ (جمعہ کے لیے) منبر پر تشریف فرما ہوتے تو اذان دیتا تھا اور جب آپ منبر سے نیچے اتر آتے تو موذن اقامت کہہ دیتا حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب لوگ پھیل گئے اور لوگوں کی تعداد بھی بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے مقام زوراد کے پاس تیسری اذان کا بھی اضافہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۸۲...... حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ جب منبر پر تشریف فرما ہوتے بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے اور جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آتے تو بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ دیتے پھر حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی یہی طریقہ رہا پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان کا حکم دیا جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (خطبہ کے لیے منبر پر) بیٹھ جاتا تھا۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۸۳...... عروہ روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن مکتوم رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے مؤذن تھے حالانکہ وہ نابینا بھی تھے۔ رواہ ابو الشیخ

فائدہ:...... اوپر حدیث نمبر ۲۳۲۸۲ میں تین اذانیں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک جمعہ کی پہلی اذان دوسری خطبہ کے لیے جب امام منبر پر بیٹھتا ہے اور تیسری اقامت گویا تغلیبا اقامت کو بھی اذان سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔ نیز حدیث نمبر ۲۳۲۷۷ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ گزر چکا ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ نابینا تمہارا موذن ہو۔ اور حدیث بالا میں نابینا کا موذن ہونا ثابت ہو چکا بظاہر حدیث اور اثر میں تعارض ہے۔ جواب یہ ہے کہ اثر میں حکم کلی بیان کیا گیا ہے اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا مؤذن ہونا واقعہ جزئیہ ہے نیز ہر نابینا بھی تو ابن ام مکتوم نہیں بن سکتا اور حدیث میں جواز ہے اور اثر میں اکتفاء علی الاعمی کو مکروہ کہا گیا ہے۔

۲۳۲۸۴...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ہونا چاہیے کہ وضو کرنے والا وضو سے فارغ ہو لے اور کھانے والا کھانے سے فارغ ہو لے۔

رواہ ابو الشیخ فی کتاب الاذان وفیہ معارک ابن عباد وھو ضعیف

۲۳۲۸۵...... حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے اچانک ہم نے آواز سنی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اعلان فطرت کے عین مطابق ہے پھر کہا: اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا: یہ آدمی شرک سے بری الذمہ ہو گیا: کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ فرمایا: اس کو جہنم کی آگ سے خلاصی مل گئی، کہا، حی علی الصلوۃ فرمایا: یہ (مؤذن) یا تو بکریوں کا چرواہا ہے یا سفر سے لوٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس آ رہا ہے چنانچہ فوراً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی تلاش میں نکلے پتہ چلا کہ وہ سفر سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس آنا چاہتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۸۶...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۳۲۸۷...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دو مؤذن تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۲۸۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی جنگل میں اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ چار ہزار فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۸۹...... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین پر جو مؤذن بھی نماز کے لیے اذان دیتا ہے اس کے مقابل آسمان پر بھی ایک منادی پکارتا ہے کہ اے بنی آدم! اٹھو اور اپنی آگ بجھاؤ چنانچہ موذن کھڑا ہوتا ہے اور پھر لوگ بھی نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۹۰...... سلم بن عمران بطین کہتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے خبر دی ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مؤذن کو سن رکھا تھا کہ وہ اقامت

دومرتبہ کہتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۹۲..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز صرف ایک ہی اقامت سے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۲۹۳..... ''مسند ابن شریک'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب نماز کھڑی کرنا چاہتے تو کہتے السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرہ

۲۳۲۹۴..... ''مسند انس'' نماز کا وقت ہو جاتا اور اقامت کہہ لی جاتی تھی کوئی آدمی نبی کریم ﷺ سے اپنے کسی ضروری کام کے متعلق بات چیت کرتا تو وہ آپ ﷺ کے سامنے قبلہ کی طرف کھڑا ہو جاتا چنانچہ آپ ﷺ اس آدمی کے ساتھ برابر محو گفتگو رہتے حتیٰ کہ بعض اوقات نبی کریم ﷺ کے زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ اونگھنے لگتے۔ رواہ عبد الرزاق وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۹۵..... عروہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے موذن کے اقامت کہنے اور لوگوں کے خاموش ہو جانے کے بعد کسی ضروری کام کے متعلق بات کی جاتی تو آپ اسے پورا کر دیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک لاٹھی ہوتی یعنی آپ ﷺ اسے ٹیک لیتے تھے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۹۶..... عروہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے دوران سفر کسی آدمی کو اذان دیتے سنا موذن نے جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی اپنی فطرت کو پہنچا جب کہا: اشھدان لا الہ الا اللہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے جہنم کی آگ سے خلاصی مل گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی طرف لپکے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بکریوں کا چرواہا ہے نماز کا وقت ہونے پر وہ اذان دے رہا تھا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۹۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم نے ایک مؤذن کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ آدمی فطرت کو پہنچا پھر کہا: اشھدان لا الہ الا اللہ، فرمایا: اسے جہنم سے خلاصی مل گئی ہم فوراً اس آدمی کی تلاش میں نکلے ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک حبشی نوجوان ہے اور اپنی بکریوں کو ایک وادی میں چرا رہا ہے مغرب کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور وہ اپنے لیے اذان دے رہا تھا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۹۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عشاء کی نماز کھڑی کر دی جاتی اور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر کسی آدمی کے ساتھ باتیں کرنے لگتے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونگھنے لگتے اور پھر نماز کے لئے بیدار ہو جاتے۔ رواہ ابن عساکر

چھٹا باب...... جمعہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

فصل...... جمعہ کی فضیلت

۲۳۲۹۹..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک جمعہ کی نماز دوسرے جمعہ تک اور پانچ نمازیں درمیانی وقفوں (میں صادر ہونے والے صغیرہ گناہوں) کے لیے کفارہ ہیں: ارشاد فرمایا: جی ہاں پھر آپ ﷺ نے مزید فرمایا: جمعہ کے دن غسل بھی (صغائر کے لیے) کفارہ ہے اور جمعہ کے لیے چلنا حتیٰ کہ ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہے اور جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتا ہے اسے دوسو سال کے عمل کے برابر ثواب مل جاتا ہے۔

رواہ ابن راھویہ وابن زنجویہ فی ترغیبہ والدارقطنی فی العلل وقال ضعیف والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان

۲۳۳۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص نماز جمعہ میں حاضر ہوا اور دعا کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے لہٰذا، اللہ چاہے تو اسے عطا کرے چاہے نہ کرے۔ رواہ الخطیب فی المتفق

۲۳۳۰۱ ... حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے چنانچہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی اسی دن صور میں پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت برپا ہوگی لہٰذا جمعہ کے دن تم زیادہ سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ بلاشبہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا۔ حالانکہ آپ مٹی کے ساتھ مٹی ہو چکے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھائے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل وابو نعیم

فصل ...... احکام جمعہ کے بیان میں

۲۳۳۰۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کا خطبہ چار رکعتوں میں سے بقیہ دو رکعتوں کے قائم مقام ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

فائدہ: ...... یعنی جمعہ کی فی الواقع چار رکعتیں ہیں جیسا کہ ظہر میں پڑھی جاتی ہیں ان میں سے دو رکعتیں تو باجماعت پڑھی جاتی ہیں اور بقیہ دو کے قائم مقام خطبہ ہے۔

۲۳۳۰۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن بھیڑ کی وجہ سے اگر کسی آدمی کو سجدہ کے لیے جگہ میسر نہ ہو تو وہ اپنے سامنے والے بھائی کی پیٹھ پر سجدہ کر سکتا ہے۔ رواہ الطبرانی وعبدالرزاق والامام احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ والبیہقی

۲۳۳۰۴ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: تم جہاں بھی ہو جمعہ قائم کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۰۵ ... مالک بن عامر اصبحی کہتے ہیں میں عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ایک چٹائی دیکھا کرتا تھا جو جمعہ کے دن مسجد کی مغربی دیوار کے نیچے پھیلا دی جاتی تھی چنانچہ جب دیوار کا سایہ پوری چٹائی کو ڈھانپ لیتا تھا اسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور نماز جمعہ پڑھاتے نماز کے بعد ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاتے اور دوپہر کا قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ الامام مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۳۰۶ ابن ابی سلیط روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں جمعہ کی نماز پڑھی اور عصر کی نماز مقام ملل میں جا کر پڑھی۔ رواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۳۰۷ ... ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: یقیناً رسول کریم ﷺ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے تمہارے روزوں کے بعد افطار کے دن (عید الفطر کے دن) اور اس دن جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو (بقرہ عید کے دن) ابو عبید کہتے ہیں پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے موقع پر حاضر ہوا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور پھر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ آج دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں لہٰذا عوالی کے والوں میں سے جو پسند کرتا ہوں کہ وہ جمعہ کا انتظار کرے اسے چاہیے کہ وہ جمعہ کے انتظار میں بیٹھا رہے اور جو واپس جانا چاہتا ہو میں نے اسے اجازت دے دی وہ واپس چلا جائے۔ ابو عبید کہتے ہیں پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے موقع پر حاضر ہوا درانحالیکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے خطاب کیا۔ رواہ البخاری ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حزیم وابن جارود وابو عوانۃ والطحاوی وابو یعلیٰ وابن حبان والبیہقی

۲۳۳۰۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: نماز جمعہ میں ضرور حاضر ہو گو کہ تمہیں گھٹنوں کے بل کیوں نہ چل کر آنا پڑے۔

رواہ المروزی فی کتاب الجمعۃ

۲۳۳۰۹ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی قوم بھی جمعہ کے دن ایسی جگہ نماز ظہر نہ پڑھے جہاں ان پر جمعہ میں حاضر ہونا واجب ہو۔

رواہ نعیم بن حماد فی نسختہ

۲۳۳۱۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز جمعہ اور تکبیرات تشریق صرف مصر جامع میں ہوسکتی ہیں۔
رواہ ابو عبید فی الغریب والمروزی فی کتاب الجمعة والبیھقی

کلام:۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۷۱۔

۲۳۳۱۱۔۔۔۔۔ نمر کے بھانجے سائب کہتے ہیں کہ میں نے مقصورہ (محل) میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا میں اپنی جگہ پر اٹھا اور نماز پڑھنے لگا جب آپ رضی اللہ عنہ مسجد سے نکل کر گھر میں تشریف لے گئے تو مجھے اپنے پاس بلوایا جب میں حاضر ہوا تو فرمایا: دوبارہ ایسا نہیں کرنا جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس کے بعد مزید نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کہ کلام نہ کرلو یا مسجد سے نہ نکل جاؤ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم (نماز کے بعد مزید) نماز اس وقت تک نہ پڑھیں جب تک کہ کلام نہ کرلیں یا باہر نکل نہ جائیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۳۱۲۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹتے اور دوپہر کا قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۳۔۔۔۔ زیادہ بن جاریہ تیمی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دمشق کی مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں جمعہ کی نماز نہیں ہوئی تھی حتیٰ کہ عصر کا وقت قریب ہو چکا تھا۔ زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بخدا! اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کے بعد کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا جس نے تمہیں اس طرح سے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۱۴۔۔۔ ''مسند سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ'' ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز زوال شمس ہوتے ہی پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے تو ہم سائے کے پیچھے ہوتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۵۔۔۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جمعہ کے لیے گھروں سے چل پڑتے تھے اور پھر نماز کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔
رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۶۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

خطبہ کا سننا

۲۳۳۱۷۔۔۔۔ ثعلبہ بن ابی مالک کی روایت ہے کہ لوگ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں) نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھ جاتے اور موذن اذان دینے لگتا ہم لوگ بیٹھے آپس میں باتیں کرتے رہتے حتیٰ کہ جب موذن خاموش ہوجاتا اور عمر رضی اللہ عنہ خطبہ کے لیے کھڑے ہوجاتے تو تب لوگ خاموش ہوتے کوئی آدمی بات نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ دونوں خطبوں سے فارغ ہوجاتے۔ رواہ مالک والشافعی والطحاوی والبیھقی

۲۳۳۱۸۔۔۔۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھ جاتے ہم نماز پڑھنا ختم کردیتے اور آپس میں باتوں میں مشغول ہوجاتے۔ بسا اوقات آپ رضی اللہ عنہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے بازار کے متعلق یا خادموں کے متعلق سوال کردیتے جب مؤذن اذان سے فارغ ہوجاتا تو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوجاتے۔ اس دوران کوئی آدمی بات نہیں کرتا تھا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ خطبہ سے فارغ ہوجاتے۔
رواہ ابن راھویہ والبیھقی

۲۳۳۱۹۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو آپس میں باتیں کرتے دیکھا درانحالیکہ امام جمعہ کا خطبہ دے رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کنکری ماری۔ رواہ الصابونی فی المائتین

۲۳۳۲۰..... روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عموماً جمعہ کے دن خطبہ میں یہ بات کہا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوا ہے کہ آپ نے یہ بات نہ کہی ہو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جمعہ کے دن امام جب خطبہ کے لیے کھڑا ہو جائے تو خاموش ہو کر خطبہ سنا کرو اور جو آدمی خاموش رہا ہے گو کہ خطبہ نہیں سنتا اس کے لیے ایسا ہی ثواب ہے جیسا کہ خاموشی سے خطبہ سننے والے کے لیے ہوتا ہے جب نماز کھڑی ہو جائے صفوں کو سیدھی کر لیا کرو پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرو کاندھوں سے کاندھوں کو ملا کر رکھا کرو بلاشبہ صف کا سیدھا کرنا نماز کا حصہ ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس وقت تک تکبیر نہ کہتے جب تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس وہ لوگ نہ آجاتے جنھیں آپ رضی اللہ عنہ نے صفیں سیدھی کرنے کی ذمہ داری سونپ رکھی تھی۔ چنانچہ جب وہ لوگ آکر آپ رضی اللہ عنہ کو بتاتے کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے۔

رواہ عبدالرزاق ومالک والبیہقی

۲۳۳۲۱..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا: تمہاری نماز نہیں ہوئی چنانچہ اس آدمی نے نبی کریم ﷺ سے تذکرہ کر لیا کہ یا رسول اللہ! سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری نماز نہیں ہوئی نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے سعد وہ کیسے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ خطبہ دے رہے تھے اور یہ آدمی باتیں کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: سعد نے سچ کہا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۲۲..... حضرت ابو سلمہ بن سعد بن عبدالرحمن بن عوف روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے درانحالیکہ رسول کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے دوران خطبہ آپ ﷺ نے ایک آیت تلاوت کی جسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس سے قبل نہیں سنا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب نماز کھڑی کی گئی تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا تھا؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا جمعہ کے خطبہ کے دوران آپ جو بات بھی کریں گے وہ لغو سمجھی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ابی نے سچ کہا اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے بخشش کا خواستگار ہوں اور توبہ کرتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! ابوذر کی مغفرت کر دے اور اس کی توبہ قبول فرما۔ رواہ الفریابی والدیلمی

۲۳۳۲۳..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ جمعہ میں سورت ''براءۃ'' تلاوت کی اور آپ ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے مخصوص دنوں کی یاد دہانی کرائی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے یا ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ سرگوشی کی کہ یہ سورت کب نازل ہوئی ہے میں نے یہ سورت تو صرف ابھی سنی ہے۔ میں نے اشارہ کیا کہ: خاموش رہو۔ چنانچہ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: میں نے تم سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی لیکن تم نے مجھے بتایا نہیں؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: خطبہ جمعہ کے دوران تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم کوئی بات کرو مگر یہ کہ تمہاری بات لغو سمجھی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابی نے سچ کہا۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن ماجہ، وھذا الحدیث صحیح

۲۳۳۲۴..... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں ایک مرتبہ صبح کے دن حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور امام خطبہ دے رہا تھا جب کہ ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: خاموش رہو چنانچہ جب نماز کھڑی کی جانے لگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ میں تمہیں ''خاموش رہو'' کہہ کر اپنا جمعہ باطل کر چکا ہوں۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

آداب خطبہ

۲۳۳۲۵..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا (یعنی نہ زیادہ طویل نہ زیادہ مختصر)۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۲۶..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ (جمعہ کے) دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن بھی پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت بھی کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۲۷..... سماک بن حرب جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی تمھیں بتائے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اس کی تکذیب کرو چونکہ میں آپ کو خطبہ دیتے وقت حاضر رہتا تھا چنانچہ آپ ..... کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ پھر بیٹھ جاتے پھر دوبارہ کھڑے ہو جاتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے: سماک کہتے ہیں: میں نے پوچھا: آپ ﷺ کا خطبہ کیسا ہوتا تھا؟ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ خطبے میں لوگوں کو وعظ کرتے تھے اور قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے تھے نیز آپ کا خطبہ درمیانہ (نہ زیادہ طویل نہ زیادہ مختصر) ہوتا تھا (اور آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی۔ مثلاً آپ نماز میں ''والشمس وضحها'' اور ''والسماء والطارق'' پڑھتے تھے ہاں البتہ فجر کی نماز قدرے طویل ہوتی تھی۔ اور ظہر کی نماز کے لیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دیتے تھے جب زوال شمس ہو چکا ہوتا چنانچہ پھر اگر رسول کریم ﷺ تشریف لا چکے ہوتے تو بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ دیتے ورنہ تھوڑی دیر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے آتے آپ عصر کی نماز ایسے ہی پڑھتے جیسے کہ تم پڑھتے ہو اور مغرب کی نماز بھی تمہاری طرح پڑھتے۔ البتہ عشاء کی نماز تمہاری نسبت تھوڑی موخر کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۲۸..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں طویل خطبے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۲۹..... حصین کہتے ہیں کہ حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے دیکھا اس پر انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو تباہ و برباد کرے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ شہادت کی انگلی کھڑی کرنے سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۳۰..... محمد بن قاسم اسدی، مطیع ابو یحییٰ انصاری اپنے والد سے اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جب منبر پر تشریف لے جاتے ہم آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۲۳۳۳۱..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی شخص کو کہیں امیر (گورنر) مقرر کر کے بھیجتے تو آپ ﷺ اسے تاکید کرتے تھے کہ خطبہ مختصر دینا اور کلام کم سے کم کرنا چونکہ کلام میں ایک طرح کا جادو ہوتا ہے۔ رواہ العسکری فی الامثال

کلام:..... اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

۲۳۳۳۲..... ''مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما'' کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۳۳۳ ''مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۳۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ جمعہ کے دن جب منبر کے قریب ہوتے تو آس پاس بیٹھے لوگوں کو سلام کرتے۔ جب آپ ﷺ منبر پر تشریف لے جاتے لوگ آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے اور آپ ﷺ پھر سلام کرتے۔

رواہ ابن عساکر و ابن عدی

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے: الالحفاظ ۵۰۵۔

۲۳۳۳۵..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب منبر پر تشریف لے جاتے ہم آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر والبزار

۲۳۳۳۶..... ابوجعفر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اور پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ اس طرح آپ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ منبر پر "قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد" تلاوت کرتے تھے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والعاقولی فی فوائدہ وسندہ ضعیف

آداب جمعہ

۲۳۳۳۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں آنے کے لیے اپنے کپڑوں کو خوشبو کی دھونی دیتے تھے۔

رواہ المروزی فی کتاب الجمعۃ

۲۳۳۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگ جتنے فاصلے سے چل کر آتے ہیں اسی قدر ان کے لیے اجر وثواب لکھتے ہیں شیاطین بھی مختلف قسم کے حیلے بہانے لے کر آ جاتے ہیں جن کے ذریعے لوگوں کو پھسلاتے ہیں اور لوگوں کو طرح طرح کی حاجات اور ضروری کام یاد کرواتے ہیں لہٰذا جو شخص جمعہ کے لیے آ گیا منبر کے قریب بیٹھا لغویات سے گریز کیا اور خاموشی سے خطبہ سنا اس کے لیے دو چند ثواب ہے جو شخص منبر سے دور رہا خاموشی سے خطبہ سنا اور کوئی لغویات نہیں کی اس کے لیے اجر وثواب کا ایک حصہ ہے۔ جو شخص منبر کے قریب بیٹھا خطبہ سنا لیکن خاموش نہیں رہا اور اس سے لغو حرکت سرزد ہوئی اس پر دوگنا گناہ ہے جو شخص منبر سے دور بیٹھا اور نہ خطبہ سنا اور نہ ہی خاموش رہا اس پر گناہ کا ایک حصہ ہے جس نے کسی دوسرے کو "خاموش رہو" کہا گویا اس نے بھی کلام کیا اور جو کلام کرتا ہے اس کا جمعہ نہیں ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے ایسے ہی سنا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل

۲۳۳۴۰..... عمرو بن شمر، سعد بن ظریف، اصبغ بن نباتہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن جبریل امین مسجد حرام میں اترتے ہیں اور مسجد میں اپنا جھنڈا نصب کرتے ہیں۔ اسی طرح اور بھی بہت سارے فرشتے ان مساجد کی طرف اترتے ہیں جس میں جمعہ قائم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ فرشتے بھی اپنے جھنڈے مساجد کے دروازوں پر نصب کرتے ہیں پھر چاندی کے بنے ہوئے اوراق پھیلاتے ہیں فرشتوں کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں اور پھر ان لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو سویرے سویرے جمعہ کے لیے آ جاتے ہیں چنانچہ جب مسجد میں پہلے پہل پہنچنے والوں کی تعداد ستر ہو جاتی ہے تو فرشتے اوراق لپیٹ لیتے ہیں ان ستر لوگوں کی مثال ان جیسی ہے جنھیں موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے چنا تھا اور وہ سب انبیاء تھے۔ رواہ ابن مردویہ

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ عمرو، سعد اور اصبغ یہ تینوں راوی متروک ہیں یہ حدیث اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عمیر بن ھانیؒ کی سند سے روایت کی ہے۔

۲۳۳۴۱..... "مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن لوگوں کی پراگندہ حالی دیکھی تو فرمایا: کچھ نقصان کی بات نہیں کہ لوگ آج کے دن کے لیے دو کپڑے بنوالیں جنہیں پہن کر آ جایا کریں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۴۲..... ابوجعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جمعہ کے دن سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھتے تھے سورت جمعہ سے مؤمنین کو جنت کی خوشخبری سناتے اور سورۃ منافقون سے منافقین کو مایوسی دلاتے اور ان کی توبیخ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۴۳..... "مسند علی" مولی ام عثمان کہتے ہیں کہ میں نے جامع مسجد کوفہ کے منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جمعہ کے دن شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف آ جاتے ہیں اور لوگوں کو طرح طرح کے حیلے بہانوں سے نشانہ بناتے ہیں اور انہیں طرح طرح

کی حوائج یاد کراتے ہیں پھر انہیں جمعہ کے لیے آنے سے روک دیتے ہیں۔ فرشتے بھی اپنے جھنڈے لے کر مساجد کے دروازوں پر آجاتے ہیں ایک ساعت اور دو ساعتوں میں آنے والوں کے نام لکھتے ہیں یہاں تک کہ امام آجائے پس جب کوئی آدمی بیٹھ جاتا ہے خطبہ سنتا اور اپنی نظر بھی امام پر جمائے رکھتا ہے لیکن اس سے کوئی لغو حرکت سرزد ہو جاتی ہے اور خاموش نہیں رہتا اس پر گناہ کا ایک حصہ ہے اور جس نے جمعہ کے دن اپنے کسی ساتھی سے ''خاموش رہو'' کہا اس نے بھی لغو کا ارتکاب کیا اور جس سے لغو حرکت سرزد ہو اس کے لیے جمعہ میں سے کوئی حصہ نہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے آخر میں کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے۔(رواہ ابو داؤد والبیهقی وضعیف ابی مع ۲۵۷

جمعہ کی سنتیں

۲۳۳۴۴..... ''مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما'' نبی کریم ﷺ نماز جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۴۵..... ''ایضاً'' رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

غسل جمعہ

۲۳۳۴۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہمیں غسل کا حکم دیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے پوچھا: کیا مہاجرین اور انصار کو حکم دیا گیا یا عام لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نہیں پتا۔

رواہ ابن منیع وسندہ حسن

۲۳۳۴۷..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے جمعہ کا غسل کیا تو اس نے افضل عمل کیا اور جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو وہ بھی اچھا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۳۴۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ تاخیر ہو جانے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا تمہیں نماز سے کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے جواب دیا: جب میں نے اذان سنی تو وضو کیا اور چل پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہمیں وضو کا حکم نہیں دیا گیا (بلکہ غسل کا دیا گیا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ پھر اس دن کے بعد میں نے جمعہ کا غسل نہیں چھوڑا۔ رواہ الخطیب

۲۳۳۴۹..... ابو عبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی کے درمیان کچھ منازعت تھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا: اگر میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ تو کہتا ہے تو میری مثال اس آدمی کی سی ہے جو جمعہ کے دن غسل نہ کرے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۳۵۰..... ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل کیا کرو سو جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا تو اس کا غسل ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے لے کفارہ بن جاتا ہے۔

رواہ ابن النجار

۲۳۳۵۱..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن غسل کیا کرو گو کہ تمہیں ایک دینار کے بدلے میں ایک گلاس پانی کا خرید کر کیوں نہ غسل کرنا پڑے۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۲۲۸ والتنزیہ ۱۴۰۲

۲۳۳۵۲..... ''مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کی وصیت کی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وذخیرة الحفاظ ۲۱۳۵

۲۳۳۵۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جمعہ کے دن غسل واجب نہیں ہے البتہ غسل کرنا افضل ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں لوگ صوف (اون) کے کپڑے پہنتے تھے اور مسجد تنگ تھی رسول کریم ﷺ سخت گرمی میں ایک دن خطبہ دینے لگے صوف کے کپڑوں میں

لوگوں کو پسینہ آیا جس سے بدبو پھیل گئی، یہاں تک کہ ایک دوسرے کو اذیت پہنچنے لگی اور رسول اللہ ﷺ کو بھی بدبو محسوس ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو جب یہ دن (جمعہ) ہوا کرے غسل کرلیا کرو جس کے پاس جس قدر اچھی خوشبو میسر ہو لگا کر آیا کرے یا کم از کم تیل لگا کر آیا کرے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۳۵۴..... یحییٰ کہتے ہیں: میں نے عمرہ سے جمعہ کے دن غسل سے متعلق دریافت کیا وہ کہنے لگیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا ہے کہ لوگ اپنے کاموں میں مصروف رہتے تھے پھر اسی حالت میں مسجد کی طرف چل پڑتے تو لوگوں سے کہا گیا: بہتر ہوگا کہ اگر تم غسل کر کے آجایا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۳۳۵۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، سخت ترین حدیث جو نبی کریم ﷺ کی طرف سے آئی وہ یہ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں جو کوئی جمعہ کے لیے آئے تو غسل کرلیا کرے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۵۶..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بجز جنابت کے غسل کو واجب نہیں سمجھتے تھے جب کہ جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

جمعہ کی مخصوص ساعت

۲۳۳۵۷..... عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابن عباس! مجھے اس ساعت (گھڑی) کے متعلق بتائیے جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن ہونے کا ذکر کیا ہے کیا اس کے متعلق آپ کو بھی کچھ بتایا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے البتہ جمعہ کے دن عصر کے بعد آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اللہ تعالیٰ نے انہیں پوری سطح زمین سے پیدا کیا اور ان کا نام آدم رکھا گیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سیاہ (کالے) بھی ہیں سرخ بھی ہیں برے بھی ہیں اور اچھے بھی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے ایک وعدہ لیا، جسے آدم علیہ السلام بھول گئے سو اسی وجہ سے آدم کو انسان کا نام دیا گیا بخدا اس دن (جمعہ) کا سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ انہیں جنت سے نکال کر زمین پر اتارا گیا۔ رواہ ابن عساکر

متعلقات جمعہ

۲۳۳۵۸..... "مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص" کہ رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر باتوں میں مشغول ہونے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

ساتواں باب..... نفل نماز میں

آداب نوافل

۲۳۳۵۹..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" عاصم بن ضمرہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ دن کو کیسے نفل پڑھتے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح نبی کریم ﷺ نفل پڑھتے تھے اس کی تم طاقت نہیں رکھتے ہو۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں بتائیں جتنی ہم میں طاقت ہوئی ہم آپ ﷺ کے عمل کو اختیار کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر توقف کرتے اور جب سورج یہاں پہنچ جاتا یعنی مشرق کی طرف سے اتنی مقدار میں ہو جاتا جتنی میں مغرب کی طرف عصر کے وقت ہوتا ہے آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے

اور چار رکعت پڑھتے اور جب سورج زائل ہو جاتا تو ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے پھر ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے عصر سے پہلے بھی چار رکعت پڑھتے، ہر دو رکعتوں میں فرق مقرب فرشتوں مومنین اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر کرتے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا یہ دس رکعتیں نفل تھیں جن پر کہ مداومت کرنے والے کم ہی ہیں۔رواہ ابن ابی شیبة والا مام احمد بن حنبل وابن منیع والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجه وابو یعلیٰ وابن جریر و صححه وابن خزیمة والبیهقی والضیاء المقدسی

فائدہ:...... ہر فرض نماز کے ساتھ معروف سنتوں کو کتب فقہ وحدیث میں نفل کی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے لہٰذا مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں جو نفل کا لفظ استعمال کیا ہے اس سے مراد بھی معروف عندنا سنن ہیں۔

نوافل (سنن) کی گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۲۳۳۶۰ ... حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے لیکن گھر میں نماز پڑھنا مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے ہاں البتہ فرض نماز ہو تو وہ ہر حال میں مسجد میں ادا کی جائے گی۔رواہ ابن عساکر

۲۳۳۶۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مغرب اور جمعہ کے بعد نماز گھر میں پڑھتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۲۳۳۶۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بجز عصر اور فجر کے ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة والامام احمد بن حنبل والعدنی وابو داؤد والنسائی وابن خزیمة وابو یعلی وابو سعید بن الاعرابی فی معجمه والطحاوی والبیهقی وسعید بن المنصور

۲۳۳۶۳...... معاویہ بن قرہ کہتے ہیں میں نے ایسی تین جماعتوں سے حدیث سنی ہے جنھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسجد میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ فرض نماز مسجد میں اور نفل (سنت) نماز گھر میں پڑھی جائے۔رواہ ابو یعلی

۲۳۳۶۴...... عباس بن سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں سلام پھیرتے لوگ فوراً مسجد کے دروازوں کی طرف لپکتے اور مسجد سے نکل جاتے اور بقیہ نماز اپنے گھروں میں جا کر پڑھتے۔

رواہ ابن ابی شیبه

۲۳۳۶۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے فرض نماز شروع کی لیکن اسی دوران اس نے نوافل پڑھنے کا فیصلہ کیا تو اسے چاہیے کہ کلام کر لے یا چل لے یا اس سے پہلے نماز پڑھ لے میں تو باندی سے کہتا ہوں کہ ذرا دیکھو کتنی رات گزر چکی ہے، یہ بات کہنے سے صرف ان دو نمازوں کے درمیان فصل کرنا میرا مقصود ہوتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

نفل نماز میں قراءت

۲۳۳۶۶...... میتب بن رافع ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل نفل نماز میں سورت ق پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

سواری پر نماز پڑھنے کا حکم......اس میں رخصت

''مسند جابر بن عبداللہ'' رسول کریم ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر نفل نماز پڑھتے تھے، گو کہ سواری جس طرح بھی جا رہی ہوتی اور جب فرض نماز

پڑھنا چاہتے تو سواری سے نیچے اترتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۸..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے سواری خواہ جس طرف بھی جا رہی ہوتی البتہ سجدہ و رکوع سے تھوڑا سا نیچے جھک کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۹..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر نفل نماز پڑھتے تھے اور آپ ﷺ ہر سمت میں نماز پڑھ لیتے تھے لیکن سجدہ و رکوع سے قدرے زیادہ جھک کر کرتے تھے گویا آپ ارکان صلوۃ اشاروں سے ادا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۰..... حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا جب میں واپس آیا تو آپ ﷺ کو مشرق کی طرف رخ کیے نماز پڑھتے ہوئے پایا چنانچہ آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھے سر سے اشارے کر رہے تھے آپ ﷺ کا سجدہ رکوع کی نسبت قدرے نیچے ہوتا تھا میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم نے فلاں فلاں کام کا کیا کیا میں ابھی نماز پڑھ رہا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کو سواری پر صلوۃ اللیل پڑھتے دیکھا گو کہ سواری جس طرف بھی جا رہی ہوتی۔ رواہ الخطیب

۲۲۳۷۲..... ”مسند عامر بن ربیعہ“ میں نے رسول کریم ﷺ کو سواری کی پشت پر نوافل پڑھتے دیکھا سواری چاہے جس طرف بھی جا رہی ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے سواری چاہے جس طرف بھی جا رہی ہوتی نیز اپنے ساتھیوں کو بتایا کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا ہے درحالیکہ آپ ﷺ خیبر کی طرف جا رہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے اونٹ پر وتر پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۷..... قیصر روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے گو کہ سواری جس طرف بھی جا رہی ہوتی اس کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا یہ سنت ہے؟ جواب دیا: جی ہاں یہ سنت ہے لوگوں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ مسکرا کر کہتے: جی ہاں میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۳۷۸..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں شام سے غزوہ یرموک سے واپسی کے موقع پر والد محترم زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے انہیں دیکھا کہ سواری پر بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے گو کہ سواری جس طرف بھی جا رہی ہوتی۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۳۷۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے دلدل میں ہونے کی وجہ سے گدھے پر نماز پڑھی تھی۔ رواہ ابن عساکر

بیٹھ کر نوافل پڑھنا

۲۲۳۸۰..... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے وفات سے ایک یا دو سال قبل بیٹھ کر نفل نماز پڑھی تھی اور اس نماز میں ترتیل کے ساتھ بہت طویل قراءت کی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۸۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سخت جانفشانی سے عبادت کرتے تھے حتیٰ کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۲..... عبداللہ بن شقیق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ رات کو کھڑے ہو کر لمبی نماز پڑھتے تھے اور پھر دوسری رات کو بیٹھ کر لمبی نماز پڑھتے تھے، میں نے پوچھا: آپ نماز میں کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کھڑے ہو کر رات کی نماز پڑھتے تھے اور جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر پڑھنے لگے حتیٰ کہ جب تیس یا چالیس (۳۰-۴۰) آیتیں باقی رہتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۳۸۵..... عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی تھی اسوقت بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۸۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور جب آپ ﷺ رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے جتنی دیر میں انسان چالیس آیتیں پڑھ سکتا ہے پھر آپ ﷺ رکوع کرتے۔ رواہ البزار

۲۳۳۸۷..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے وہ کہتی ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول کریم ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ آپ نے اکثر نمازیں بیٹھ کر کے نہیں پڑھ لیں سوائے فرض نمازوں کے وہ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ کو محبوب ترین عمل وہ تھا جس پر ہمیشگی کی جائے۔

۲۳۳۸۸..... عطاء کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کہ انہوں نے بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ لی۔

رواہ عبدالرزاق

فصل..... جامع نوافل کے بیان میں

تہجد کا بیان

۲۳۳۸۹..... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" یحییٰ بن سعید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتے تھے اور جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۹۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کی تہجد کی نماز فوت ہو جائے اسے چاہیے کہ ظہر سے پہلے کی نماز میں سو (۱۰۰) آیتیں پڑھے بلاشبہ یہ قیام الیل (تہجد) کے برابر ہیں۔ رواہ ابراھیم بن سعد فی نسخته

۲۳۳۹۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کا رات کا ورد (وظیفہ یعنی صلوٰۃ تہجد) فوت ہو جائے وہ زوال شمس سے لے کر ظہر تک پڑھ لے یوں سمجھا جائے گا گویا اس کی نماز تہجد فوت ہی نہیں ہوئی یا اس نے پالی۔

رواہ مالک وابن المبارک فی الزھد وابو عبید فی فضائل القرآن والبیھقی

۲۳۳۹۲..... عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی سو جائے اور نماز تہجد پوری یا کچھ نہ پڑھ سکے اسے چاہیے کہ فجر تا ظہر کسی وقت بھی پڑھ لے چنانچہ نماز تہجد اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جائے گی گویا کہ اس نے رات ہی کو

پڑھ لی تھی۔ رواہ ابن المبارک

۲۳۳۹۳..... حمید بن عبدالرحمن روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا رات کا وظیفہ (نماز تہجد) فوت ہوجائے وہ ظہر سے پہلے پڑھ لے، اس کی یہ نماز، رات کی نماز کے برابر ہوگی۔ رواہ ابن المبارک وابن جریر

۲۳۳۹۴..... سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ درمیان رات میں نماز کو بہت محبوب سمجھتے تھے۔

رواہ ابن سعد

۲۳۳۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز تہجد سے واپس آئے اور فرمایا رات کا افضل حصہ جس قدر گزر چکا ہے اس قدر باقی نہیں رہا۔ رواہ مسدد

۲۳۳۹۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رات کو نبی کریم ﷺ میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نماز نہیں پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب ہمیں اٹھانا چاہے گا ہم اٹھ جائیں گے۔ جب میں نے یہ جواب دیا تو آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور میری طرف پھر واپس نہیں پلٹے پھر میں نے آپ ﷺ کو سنا آپ ﷺ ران پر ہاتھ مار کر یہ آیت تلاوت کر رہے تھے۔

وکان الانسان اکثر شيءٍ جدلاً

یعنی انسان جھگڑوں کا بہت خوگر ہے۔

۲۳۳۹۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ہمیں نماز کے لئے جگایا اور پھر اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ گئے اور رات کو کافی دیر تک نماز پڑھتے رہے اس دوران آپ ﷺ نے ہماری کوئی حرکت محسوس نہ کی (جس سے پتہ چل سکے کہ ہم نماز کے لے اٹھ گئے ہیں) چنانچہ آپ ﷺ ہماری طرف پھر لوٹے اور ہمیں جگایا اور فرمانے لگے: دونوں اٹھو اور نماز پڑھو میں اٹھ کر آنکھیں ملنے لگا اور میں نے کہا: بخدا! ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ نماز ہی پڑھیں گے چونکہ ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہیے گا ہم اٹھ جائیں گے رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرما رہے تھے: ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ نماز ہی کو پڑھیں گے ہم صرف اللہ کی فرض کردہ نماز ہی کو پڑھیں دو مرتبہ فرمایا اور یہ آیت تلاوت کی۔

وکان الانسان اکثر شيءٍ جدلاً

یعنی انسان جھگڑے کا بہت خوگر ہے۔ رواہ ابویعلی وابن جریر وابن خزیمة وابن حبان

۲۳۳۹۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو آٹھ رکعات نفل پڑھتے تھے اور دن کو بارہ (۱۲) رکعات پڑھتے تھے۔

رواہ ابویعلی وسعید بن المنصور

تہجد کی طویل قراءت

۲۳۳۹۹..... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کردی میں نے (دل میں) کہا شاید اس کو ختم کرکے رکوع کرلیں لیکن اس کے بعد آپ ﷺ نے سورت آل عمران شروع کردی میں نے کہا: شاید اسکو ختم کرکے رکوع کرلیں، لیکن آپ ﷺ نے سورۃ نساء شروع کردی میں نے کہا: شاید آپ ﷺ اس میں رکوع کرلیں چنانچہ آپ ﷺ نے پوری سورت پڑھ کر ختم کرلی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۴۰۰..... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے یہاں رات گزاری چنانچہ آپ ﷺ اٹھے اور مسجد میں جا کر نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے جا کھڑا ہوا۔ میرا خیال ہے کہ شاید آپ ﷺ کو میرا علم نہیں ہوا تھا

چنانچہ آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کردی میں سمجھا شاید سو آیات پڑھنے کے بعد رکوع کرلیں لیکن آپ ﷺ نے رکوع نہ کیا میں نے کہا شاید دو سو آیات پڑھ لینے کے بعد رکوع کرلیں لیکن آپ ﷺ نے پھر بھی رکوع نہ کیا میں نے کہا: جب سورت ختم کرلیں گے تو رکوع کریں گے چنانچہ سورت تو ختم کی لیکن رکوع نہ کیا جب سورت ختم کی تو کہا: اللھم لک الحمد و تپھر سورت آل عمران شروع کردی میں سمجھا جب یہ ختم کریں گے تو رکوع کرلیں گے لیکن یہ بھی ختم کرکے آپ نے رکوع نہ کیا اور کہا: اللھم لک الحمد (تین بار کہا) پھر آپ نے سورت نساء شروع کردی میں نے کہا: اس کو ختم کرکے رکوع کرلیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے سورت ختم کی اور رکوع کیا میں نے سنا کہ آپ رکوع میں کہہ رہے تھے: سبحان ربی العظیم، آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے رہے میں نے کہا: آپ اس کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں پھر سجدہ کیا اور سجدہ میں کہا: سبحان ربی الاعلی آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے رہے مجھے یقین ہے کہ آپ نے کچھ اور بھی پڑھا لیکن میں اسے نہ سمجھ سکا پھر آپ نے سورت انعام شروع کردی لیکن میں آپ ﷺ کو چھوڑ کر چل دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۰۱..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! فلاں آدمی رات بھر صبح تک سوتا رہا اور اس نے کچھ بھی نماز نہیں پڑھی آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کردیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صلوٰۃ اللیل (نماز تہجد) کا حکم دیا اور خوب ترغیب دی حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صلوٰۃ اللیل تمہارے اوپر لازمی ہے گو کہ ایک ہی رکعت پڑھ لو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۳..... ''مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما'' رسول کریم ﷺ کی زندگی میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ کو سناتا: میں نے تمنا کی کہ اگر مجھے بھی کوئی خواب دکھائی دے جسے میں رسول اللہ ﷺ کو سناؤں۔ چنانچہ میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا اور مسجد میں سوتا تھا میں نے خواب دیکھا: گویا کہ دو فرشتے ہیں اور مجھے پکڑ کر جہنم کے پاس لے گئے کیا دیکھتا ہوں کہ کنویں کے منڈیر کی طرح جہنم کا بھی منڈیر ہے اور کنویں کے دو کونوں کی طرح جہنم کی بھی کوئی چیز ہے اور اس میں لوگ جل رہے ہیں جنہیں آگ نے بے حال کررکھا ہے میں برملا کہنے لگا: جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اسی اثناء میں مجھے ایک اور فرشتہ ملا اس نے کہا: تجھے ہرگز نہیں ڈرایا جائے گا میں نے اس خواب کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز پڑھتا۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۳۴۰۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور صلوٰۃ اللیل (نماز تہجد) کے بارے میں سوال کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: رات کو دو دو رکعتیں پڑھی جائیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو ایک ہی رکعت پڑھ لو اور اس سے تمہاری نماز طاق ہو جائے گی بلاشبہ اللہ تعالیٰ بھی طاق ہے اور طاق (عدد) کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول کریم ﷺ کو پکارا میں دونوں کے درمیان موجود تھا۔ کہا: کہ آپ صلوٰۃ اللیل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا صلوٰۃ اللیل دو دو رکعت کرکے پڑھی جائے گی اور جب تمہیں صبح کا اندیشہ ہو یا صبح کو محسوس کرلو تو فجر کی نماز سے پہلے پہلے دو سجدے کرلو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا نبی اللہ! آپ ہمیں صلوٰۃ اللیل کا حکم کیسے دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم دو دو رکعت کرکے نماز پڑھو اور اگر تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور اس سے قبل پڑھی گئی نماز کو طاق بنالو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۷..... عقبہ بن حریث روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلوٰۃ اللیل دو دو رکعت ہے اور اگر تمہیں صبح ہو جائے تو ایک ہی رکعت پڑھ لو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا: دو دو رکعتیں کیا ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد تم سلام پھیرلو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۸..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات پر غالب آنے کی تم کوشش نہ کرو بلاشبہ تم رات پر غلبہ نہیں پاسکتے لہٰذا تم میں

سے کوئی جب نماز میں اونگھنے لگے تو وہ نماز ختم کر کے واپس چلا جائے اور اپنے بستر پر سو جائے چونکہ اس کے لیے یہ زیادہ باعث سلامتی ہے۔
رواہ الطبرانی

۲۳۴۰۹..... شفیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا فلاں آدمی رات بھر سوتا رہا حتی کہ صبح تک اس نے نماز نہیں پڑھی آپ ﷺ نے فرمایا یہی آدمی ہے کہ جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۰..... قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کو شر میں سے اتنا بھی کافی ہے کہ آدمی رات گزارے درحالیکہ شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دے، اور وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کر سکے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۱..... عبدالرحمٰن بن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کوئی ایسا آدمی نہیں جو رات کو سوتا رہے اور صبح تک اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کر سکے مگر یہ کہ شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۲..... ابو کنود روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو سوتا ہے اور اس کے دل میں بیداری کا کھٹکا ہو تو وہ ضرور بیدار ہوتا ہے چنانچہ جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے بھلائی لگ جا اور اپنے رب کو یاد کر شیطان بھی اس کے پاس آیا ہے اور کہتا ہے: شر و برائی میں لگا رہ اور سو جا ابھی رات کافی ہے اگر وہ اٹھ جائے وضو کر کے نماز پڑھے اور اپنے رب سے دعا و مناجات میں مشغول رہے تو وہ صبح کو ہشاش بشاش اور خوش و خرم اٹھتا ہے اور رات کی عبادت اس کے لیے یادگار رہتی ہے اور اگر سوتا رہے تو صبح کو تھکا ہوا پریشان اور حیران و بوجھل ہو کر اٹھتا ہے اور شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۳..... ابو کنود روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو آدمی رات کو کسی گھڑی میں اٹھنے کا خیال اپنے دل میں رکھتا ہے تو وہ اٹھ جاتا ہے اور اس کے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آتا ہے اور کہتا ہے کھڑے ہو جاؤ اپنے رب کو یاد کرو اور جس قدر ہو سکے نماز پڑھو جب کہ شیطان اس کے پاس آ کر کہتا ہے سو جاؤ یہ پوری رات تمہارے آرام کے لیے ہے کیا تم نے کوئی آواز سنی ہے۔ چنانچہ اس آدمی کے بارے میں فرشتے اور شیطان کا جھگڑا ہوتا ہے فرشتہ کہتا ہے: یہ خیر و بھلائی میں لگ جائے گا جب کہ شیطان کہتا ہے: یہ شر اور برائی میں لگا رہے گا۔ اگر اس نے اٹھ کر نماز پڑھ لی تو وہ بھلائی کو پہنچ گیا اور اگر صبح تک سوتا رہے تو شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے اور جب وہ فجر کے وقت اٹھتا ہے تو غمزدہ حالت میں صبح کرتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۴..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب رات کو اپنے بستر پر سوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر اس پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ایک گرہ اس کے سر میں ایک گرہ اس کے درمیان میں اور ایک گرہ اس کے پاؤں میں۔ اگر رات کو بیدار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لے تو اس کی اوپر والی گرہ کھل جاتی ہے اگر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر لے تو درمیان والی گرہ کھل جاتی ہے اور گر کھڑے ہو کر بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرے (نماز پڑھ لے) تو نیچے والی گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اور اگر جوں کا توں صبح تک سوتا رہے تو شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر جاتا ہے اور صبح کو بوجھل اور سست حالت میں اٹھتا ہے۔ رواہ ابن جریر

متعلقات تہجد

۲۳۴۱۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۶..... کریب روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رات گزاری چنانچہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے آپ ﷺ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے رہے۔
رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

لاالہ الا انت سبحانک اللھم انی استغفرک لذنبی واسئلک رحمت اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب.

یا اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے یا اللہ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل میں کجی نہ ڈالنا اور مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی رحمت کا عطا کرنے والا ہے۔

۲۳۴۱۸..... روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ کو عشاء کے بعد باتیں کرتے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عشاء کے بعد یہ کیسی باتیں ہو رہی ہیں؟ میں نے رسول کریم ﷺ کو عشاء سے قبل سوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی عشاء کے بعد باتیں کرتے دیکھا ہے یا تو آپ ﷺ (عشاء کے بعد) اپنے فائدہ کے لیے نماز پڑھتے تھے یا اپنے آپ کو سلامت رکھنے کے لیے سو جاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ سے صلوٰۃ اللیل کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: دن کی نماز چار چار رکعات پڑھی جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

کلام:..... بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند میں مقاتل بن سلیمان ہے جو لیس بشئی (کسی درجہ میں نہیں) ہے یعنی ضعیف راوی ہے۔

آداب تہجد

۲۳۴۲۰..... خرشہ بن حر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو عشاء کے بعد باتیں کرنے پر مارتے تھے اور فرماتے! تم رات کے اول حصہ میں باتیں کرتے ہو اور آخری حصہ میں سو جاتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۳۴۲۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذموم ترین حرکت عشاء کے بعد باتوں میں مشغول ہونا ہے۔ لہٰذا عشاء کے بعد یا تو نماز میں مشغول ہو جائے یا تلاوت قرآن میں۔ رواہ ابن الضیاء

۲۳۴۲۲..... حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ عشاء کے بعد میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا انہوں نے کہا تم نے مجھے کیوں تلاش کیا؟ میں نے کہا: تاکہ ہم باتیں کرلیں حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے سے ڈراتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۳۴۲۳..... سلمان بن ربیعہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اے سلمان میں عشاء کے بعد باتیں کرنے پر بھرپور مذمت کرتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۲۴..... سلمان بن ربیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے عشاء کے بعد قصہ گوئی کی سخت مذمت کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۲۵..... حجاج بن عمرو کہتے ہیں تم میں سے کسی ایک کو اتنی بات کافی ہے کہ وہ رات کو اٹھے اور صبح تک نماز پڑھے تو بلاشبہ اس نے تہجد کی نماز پڑھ لی اور تہجد کی نماز بھی تو وہی ہوتی ہے جو سونے کے بعد پڑھ لی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہی نماز ہوتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۲۶..... حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی ایسا مرد ہے جو رات کو اٹھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے اگر بیوی پر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے؟ کیا ایسی عورت کوئی ہے جو رات کو اٹھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اگر شوہر پر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے جگا دے پھر یہ دونوں رات کو گھڑی بھر کے لیے اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔

رواہ ابن جریر

۲۳۴۲۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب سورت مزمل کا پہلا حصہ نازل ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان کا پورا مہینہ رات بھر قیام کرتے تھے اور اس کے اول و آخر حصہ میں قیام سنت تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۲۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے لیے رات کو تین برتن ڈھانپ دیئے جاتے تھے۔ ایک برتن میں طہارت کے لئے پانی ہوتا، دوسرے برتن میں پینے کے لئے پانی ہوتا اور تیسرے برتن میں آپ کا مسواک ہوتا۔ رواہ ابن النجار

۲۳۴۲۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول ﷺ عشاء سے پہلے سوتے تھے اور نہ ہی اس کے بعد باتیں کرتے تھے۔

رواہ ابن النجار

نماز چاشت کا بیان

۲۳۴۳۰...... مورق عجلی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ چاشت کی نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا نہیں میں نے پوچھا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ فرمایا: نہیں میں نے کہا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: کیا نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے فرمایا میرے خیال میں وہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر والحاکم فی الکنی

۲۳۴۳۱...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مسلمان بھی زمین پر کھلی جگہ آئے اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

الھم لک الحمد اصبحت عبدک علی عھدک ووعدک انت خلقتنی ولم آک شیئا استغفرک لذنبی فانہ قدارھقتنی ذنوبی واحاطت بی الا ان تغفرھالی فاغفرھا یا ارحم الراحمین.

یا اللہ تمام تر تعریفیں تیرے لیے ہیں میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے تیرے وعدے کے مطابق صبح کی ہے اور تو نے ہی مجھے بیدار کیا ہے حالانکہ میں قابل ذکر چیز نہیں تھا میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں بلاشبہ مجھے گناہوں نے گھیر رکھا ہے اور ان کو تو ہی بخشے گا تو ارحم الراحمین ہے۔

اسی جگہ بیٹھے بیٹھے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا گو کہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

رواہ ابن راھویہ وابن ابی الدنیا فی الدعاء

کلام: ...... بوصیری نے زوائد میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ابوقرہ اسدی بھی ہے چنانچہ ابن خزیمہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں میں اس راوی کی عدالت وجرح سے واقف نہیں ہوں جب کہ سند کے بقیہ رجال صحیح ہیں۔

۲۳۴۳۲...... مسلمہ بن قحیف کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ کے بندو! نماز چاشت پڑھا کرو۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبة وابن جریر

۲۳۴۳۳...... مسلمہ بن قحیف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو فرمایا: جب تم ایسا کرو بھی تو چاشت کی نماز پڑھو۔ رواہ ابن سعد وابن جریر

۲۳۴۳۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نماز چاشت پڑھتے تھے۔

رواہ الطبرانی والامام احمد بن حنبل والنسائی وابن خزیمة وابو یعلیٰ الضیاء المقدسی

۲۳۴۳۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ عشاء کی نماز اسوقت پڑھتے تھے جب سورج مشرق کی طرف سے اتنا بلند ہوجاتا جتنا کہ عصر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل

۲۳۴۳۶...... عطاء ابو محمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا۔

راہ الطبرانی فی جزء من اسمہ عطاء

۲۳۴۳۷...... اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو طلوع شمس کے وقت نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز اوابین کا انتخاب کرو لوگوں نے پوچھا نماز اوابین کیا ہے فرمایا: نماز اوابین دو رکعت ہے نماز جسمین چار رکعت ہے نماز

خاشعین چھ رکعت ہے اور نماز فتح آٹھ رکعات ہے رسول اللہ ﷺ کی نماز فتح مکہ کے موقع پڑھی مریم بنت عمران کی نماز بارہ رکعت ہے جس نے بھی یہ نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔ رواہ ابو القاسم المنادیلی فی جزئہ

نماز چاشت کی رکعتیں

۲۳۴۳۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز چاشت آٹھ رکعات پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۳۹..... جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز چاشت پڑھی اور نماز شروع کرتے وقت تین بار اللہ اکبر کبیراً کہا تین بار الحمد للہ کثیراً کہا اور تین بار سبحان اللہ کبرۃ واصیلاً کہا اس کے بعد یہ دعا پڑھی: اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ یا اللہ میں شیطان کے وسوسوں اور حیلے بہانوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۴۴۰ ''مسند حظلہ ثقفی'' غضیف بن حارث قدامہ ثقفی و حظلہ ثقفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب سورج بلند ہو جاتا اور لوگ اپنے کاموں پر نکل جاتے تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں آجاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے جب آپ ﷺ کسی کو دیکھتے تو واپس لوٹ آتے۔ رواہ ابو نعیم

۲۳۴۴۱ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو فرمایا: یہ نماز رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے اور نہ آپ ﷺ کے عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پڑھی ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۲..... عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے کچھ وصیت کریں ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں اسے غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا جس نے (چاشت کی) چار رکعات پڑھیں اسے عبادت گزاروں میں لکھا جائے گا جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اسے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا جس نے آٹھ رکعات پڑھیں اسے فرماں برداروں میں لکھا جائے گا اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل بنا دے گا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۳..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ چھوڑیں گے ہی نہیں پھر آپ ﷺ کی نماز چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ پڑھیں گے ہی نہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو بجز ایک مرتبہ کے کبھی چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رواہ ابن النجار

۲۳۴۴۵..... عکرمہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن چاشت کی نماز پڑھتے اور دس دن چھوڑ دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صبح کو چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے اور آپ بہت ساری چیزوں کو اس وجہ سے چھوڑ دیتے تھے کہ سنت سمجھ کر اپنا نہ لی جائیں۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز نہ سفر میں پڑھی اور نہ ہی حضر میں البتہ میں پڑھتی تھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۸..... عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں الا یہ کہ آپ اگر کہیں سفر پر ہوتے تو تشریف لانے پر پڑھ دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۹..... ام ھانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ کے لیے پانی رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے غسل کیا پھر چادر لپیٹی جسے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال دیا پھر آپ نے نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۵۰ ...... ام ھانی رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے فیصلے کر رہے تھے آپ ﷺ فارغ نہ ہوئے حتی کہ سورج بلند ہو گیا اور آپ ﷺ نے نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔

رواہ ابو سعید النقاش فی کتاب القضاء

۲۳۴۵۱ ...... ام ھانی بنت ابی طالب کہتی ہیں، جب رسول کریم ﷺ نے مکہ فتح کیا تو قبیلہ بنی مخزوم میں سے میرے دوست، والی، رشتہ دار (دیور) بھاگ کر میرے پاس آئے۔ میں نے انہیں اپنے گھر میں چھپا دیا اتنے میں میرے بھائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ادھر آ نکلے اور کہنے لگے بخدا میں تو انہیں ضرور قتل کروں گا میں نے دروازے پر تالہ لگا دیا پھر مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ ﷺ اس وقت ایک ٹب میں غسل کر رہے تھے تب میں آٹے کے نشانات تھے جب کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چادر تان کر آپ ﷺ کے آگے پردہ کر رکھا تھا۔ جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے اور اپنے بدن پر ایک کپڑا لپیٹا اور پھر نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ام ھانی مرحبا خوش آمدید بتایئے کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دوسسرالی رشتہ دار بھاگ کر میرے پاس (پناہ کے لئے) آئے ہیں اور اب علی آئے ہیں اور کہتے ہیں انھیں قتل کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوگا: جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی جسے تم نے امن دیا اسے ہم نے بھی امن دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۳۴۵۲ ...... یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن حارث سے نماز چاشت کے متعلق سوال کیا انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا ہے۔ حالانکہ وہ کثیر تعداد میں تھے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی مجھے نہیں بتایا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا ہو سوائے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے چنانچہ وہ کہتی ہیں فتح مکہ کے موقع پر جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے غسل کیا اور پھر آٹھ رکعات نماز پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۳ ...... عبداللہ بن حارث کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نماز چاشت کے متعلق سوال کیا، حالانکہ اس زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وافر تعداد میں موجود تھے میں نے کسی ایک کو بھی نہیں پایا جس نے نماز چاشت کے متعلق نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث سنائی ہو بجز ام ھانی کے چنانچہ وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میرے لیے غسل کے واسطے پانی رکھو چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن میں پانی ڈال دیا میں نے اس برتن میں آٹے کے نشانات دیکھے آپ ﷺ نے آٹھ رکعات نماز پڑھی، میں نے آپ ﷺ کو چاشت کے وقت اس سے پہلے نماز پڑھتے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۴ ...... ام ھانی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وقت میرے پاس بیٹھی تھیں چنانچہ آپ ﷺ نے مشکیزے سے ایک برتن میں پانی ڈالا اور پھر پردے کے پیچھے تشریف لئے گئے اور غسل کیا پھر فتح مکہ کے دن آٹھ رکعات نماز پڑھی میں نے اس سے پہلے آپ کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۵ ...... ام ھانی کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ تشریف لائے ایک کپڑے سے ستر کروا کر اس کے پیچھے غسل کیا پھر آپ نے آٹھ رکعت نماز پڑھی درحالیکہ سورج بلند ہو چکا تھا میں نہیں جانتی کہ آپ کا قیام طویل تھا یا رکوع یا سجدہ، چونکہ یہ تمام ارکان قریب قریب مقدار کے تھے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۶ ...... عبداللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے میں انہیں ام ھانی کے پاس لے گیا اور کہا: تم انہیں بھی وہ کچھ بتاؤ جو کچھ مجھے بتایا تھا، ام ہانی رضی اللہ عنہا کہنے لگیں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے پانی مانگا آپ کے لیے ایک برتن میں پانی ڈال دیا گیا پھر آپ ﷺ نے ایک کپڑا تنوا دیا جس سے میرے اور آپ ﷺ کے درمیان پردہ ہو گیا آپ ﷺ نے غسل کیا اور جو پانی بچ گیا وہ گھر کے ایک کونے میں بہا دیا پھر آپ نے آٹھ رکعات پڑھیں یہ نماز چاشت تھی اس میں قیام رکوع سجدہ اور جلسہ یکساں مقدار میں تھے یہ حدیث سننے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما ام ہانی کے گھر سے باہر نکلے وہ کہہ رہے تھے میں نے پورا قرآن پڑھا ہے لیکن آج مجھے نماز چاشت کا علم ہوا ہے چنانچہ مخلوق عشاء اور اشراق کے وقت تسبیح کرتی ہے

عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: میں کہا کرتا تھا کہ اشراق کی نماز کہاں ہوگی پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کے بعد اشراق کی نماز ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۷۔۔۔ ام ھانی کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے دن صبح کے وقت آٹھ رکعات نماز پڑھتے دیکھا اور آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جسے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال رکھا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۸۔۔۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں مجھے بجز ام ھانی کے کسی نے خبر نہیں دی کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی ہو چنانچہ ام ھانی نے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر ان کے گھر میں تشریف لائے غسل کیا اور پھر آٹھ رکعات نماز پڑھی ام ھانی کہتی ہیں میں آپ ﷺ کو اتنی مختصر نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ ﷺ نے رکوع و سجود اہتمام سے کئے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۹۔۔۔ ام ہانی کہتی ہیں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ایک بڑے پیالے میں پانی رکھا تھا اس میں آٹے کے نشانات بھی تھے آپ ﷺ نے ایک کپڑا تان کر ستر کیا اور پھر غسل کر کے نماز چاشت پڑھی مجھے نہیں معلوم آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں یا چار رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۶۰۔۔۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن دو رکعت نماز چاشت پڑھی پھر ایک دن چار رکعات پڑھی پھر ایک دن چھ رکعات پڑھی پھر ایک دن آٹھ رکعات پڑھی، پھر آپ نے ایک دن چھوڑ دی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۶۱۔۔۔ ''مسند علی'' ابو رملہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے اور پوچھا: لوگ کہاں ہیں؟ جواب ملا: لوگ مسجد میں ہیں کچھ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور کچھ بیٹھے ہوئے ہیں فرمایا: لوگوں نے یہ نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں نہیں بھلایا الا یہ کہ یہ نماز چھوڑ دیں حتیٰ کہ سورج ایک یا دو نیزے بلند ہو جائے اور پھر دو رکعتیں پڑھ لیں تو یہ صلوٰۃ اوابین ہوگی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۶۲۔۔۔ عائشہ بنت سعد کی روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

نمازِ فیِ زوال

۲۳۴۶۳۔۔۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نصف دن کے بعد جب کہ سورج ڈھل چکتا چار رکعات نماز پڑھنا مستحب سمجھتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ اس وقت میں نماز مستحب سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور اسی نماز کی آدم نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام پابندی کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۹۸۴۔

مغرب وعشاء کے درمیانی وقت میں نماز

۲۳۴۶۴۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز جو رات کے اول حصہ میں پڑھی جائے وہ افضل ہے۔ رواہ ابن جریر

فائدہ: ۔۔۔۔۔۔ احادیث شریفہ میں مختلف نمازوں کی فضلیت بیان کی گئی ہے چنانچہ فرض نمازوں کے بعد افضل ترین نماز نماز تہجد ہے۔ حدیث بالا میں جس نماز کا ذکر ہوا ہے شرعی اصطلاح میں اسے نماز اوابین سے تعبیر کیا جاتا ہے رہا یہ سوال کہ آپ ﷺ نے حدیث بالا میں اس نماز کو افضل ترین کیوں قرار دیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ سائل کے حال کے موافق یہی جواب تھا چنانچہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اسی طرز کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ افضل عمل والدین کی خدمت ہے بسا اوقات آپ ﷺ نے جہاد فی سبیل اللہ کو افضل عمل قرار دیا ہے یہ تمام افضل اعمال اوقات

وحالات کے موافق بتائے گئے ہیں اسی لیے فقہاء نے اصول فتوی میں بیان کیا ہے کہ مفتی کو چاہیے کہ سائل کی شخصیت کو سامنے رکھ کر فتوی دے۔

نماز تراویح

۲۳۴۶۵.....سائب بن یزید کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ یہ دونوں رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں چنانچہ قاری ایک ایک رکعت میں دو دو سو آیتیں پڑھتا حتی کہ طویل قیام کی وجہ سے قاری عصا پر سہارا لے لیتا اور ہم طلوع فجر کے لگ بھگ گھروں کو واپس لوٹتے۔

رواہ مالک وابن وھب وعبد الرزاق والضیاء المقدسی والطحاوی وجعفر الفریابی فی السنن و البیھقی

۲۳۴۶۶.....عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں میں رمضان میں ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا ہم کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ مختلف ٹولیوں میں الگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں، چنانچہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور اس کی اقتداء میں چند آدمی نماز پڑھ رہے ہیں اس حالت کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ اگر ان لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کردوں تو بہت اچھا ہوگا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس رائے کے نفاذ کا پختہ عزم کرلیا اور سب لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کیا اس کے بعد ایک رات پھر میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا لوگ اپنے ایک قاری کے پیچھے نماز میں مشغول تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نیا طریقہ بہت اچھا ہے یہ لوگ رات کے جس حصہ میں سو جاتے ہیں وہ رات کے اس حصہ سے بدرجہا افضل ہے جس میں یہ کھڑے رہتے ہیں۔ یعنی رات کے اول حصہ میں نماز کے لیے کھڑے رہتے ہیں اور آخری حصہ جو کہ افضل ہے میں سو جاتے ہیں۔

رواہ مالک وعبد الرزاق والبخاری وابن جریر وابن خزیمة والبیھقی وجعفر الفریابی فی السنن

۲۳۴۶۷.....عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ماہ رمضان کے قیام کے لیے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کیا اور عورتوں کو سلیمان بن ابی حثمہ کے پیچھے۔ رواہ جعفر الفریابی فی السنن والبیھقی

۲۳۴۶۸.....ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قاریوں کو بلایا اور ان سے قراءت سنی چنانچہ ان میں سے جو جلدی سے قراءت کرتا تھا اسے حکم دیا کہ (ایک رکعت میں) لوگوں کے لیے رمضان میں تیس آیتیں پڑھے درمیانی درجہ کی قراءت کرنے والے کو حکم دیا کہ پچیس آیتیں پڑھے جب کہ آہستہ آہستہ قراءت کرنے والے کو حکم دیا کہ بیس آیتیں پڑھے۔ رواہ جعفر الفریابی فی السنن والبیھقی

۲۳۴۶۹.....نوفل بن ایاس ھذلی کی روایت ہے کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسجد میں مختلف ٹولیوں میں نماز (تراویح) پڑھتے تھے چنانچہ ایک جماعت یہاں کھڑی ہے دوسری وہاں۔ اور جس قاری کی آواز زیادہ اچھی ہوتی لوگوں کا رجحان اس کی طرف زیادہ ہوتا یہ حالت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں نے قرآن مجید کو گیتوں کا مجموعہ بنالیا ہے، بخدا! اگر مجھ میں طاقت ہوئی تو اس حالت کو میں ضرور تبدیل کروں گا چنانچہ اس کے بعد صرف تین ہی راتیں گزری تھیں آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آخری صف میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اگر یہ نئی بات ہے تو بہت اچھی ہے۔

رواہ ابن سعد والبخاری فی خلق الافعال وجعفر الفریابی فی السنن

فائدہ:.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باجماعت تراویح کو جو بدعت کہا ہے یہ لغوی معنی میں ہے نہ کہ اصطلاحی معنی میں یعنی بدعت نیا طریقہ نئی بات کے ہے اسے اصطلاحی بدعت سے نہیں تعبیر کیا جاسکتا چونکہ اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد موجود تھی آپ رضی اللہ عنہ کی رائے سب صحابہ نے نہ صرف بخوشی قبول کی بلکہ اس کی حمایت کی اور توثیق کی لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا اس پر اجماع ہوگیا لہٰذا اسے بدعت کہنا یا سمجھنا خطرہ سے خالی نہیں:

بل اقول ان قائله کا ذان یفسق بل یکفر لا نه قدا نکر اجماع الصحابة رضی الله عنهم. و الله اعلم.

۲۳۴۷۰..... ابن ابی ملیکہ روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو (قیام اللیل کے لیے ایک امام کے پیچھے) جمع کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سائب مخزومی کو حکم دیا کہ وہ اہل مکہ کو جمع کر کے تراویح پڑھائیں۔

رواہ ابن سعد

۲۳۴۷۱..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان میں رات کو نماز پڑھائیں فرمایا کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو اچھی طرح سے قراءت نہیں کر سکتے لہٰذا تم انہیں نماز پڑھاؤ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس چیز کا تو پہلے وجود نہیں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں میں جانتا ہوں لیکن یہ بہت اچھا طریقہ ہے چنانچہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات پڑھائیں۔ رواہ ابن منیع

۲۳۴۷۲..... زید بن وھب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمیں تروحتین (چار رکعت تراویح) کے بعد اتنی دیر آرام دیتے تھے جتنی دیر میں کوئی آدمی مسجد سے مقام سلع تک جا سکتا۔ رواہ البیھقی وقال بکذا قال: ولعلہ اراد من یصلی بھم التروایح بامر عمر

۲۳۴۷۳..... عبداللہ بن سائب کہتے ہیں: میں رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھاتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرہ کی غرض سے (مکہ مکرمہ) تشریف لائے مسجد کے دروازے پر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر مسجد میں داخل ہوئے اور میرے پیچھے نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۴۷۴..... ابوحسناء کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابن طالب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو پانچ ترویح یعنی بیس رکعات نماز پڑھائے۔ رواہ البیھقی وضعفہ

۲۳۴۷۵..... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن ابی لیلیٰ کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں نماز پڑھائیں۔

ابن شاھین

۲۳۴۷۶..... ابن سائب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قیام اللیل کراتے تھے۔ ابن شاھین

۲۳۴۷۷..... ابواسحاق ھمدانی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں رات کے اول حصہ میں گھر سے باہر نکلے اور مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ چراغ جل رہے ہیں کتاب اللہ کی تلاوت کی جارہی ہے تو فرمایا: اے ابن خطاب اللہ تعالیٰ تیری قبر کو نور سے بھر دے جس طرح تو نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو قرآن سے منور کیا۔ رواہ ابن شاھین

۲۳۴۷۸..... عرفجہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قیام اللیل کا حکم دیتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ ایک امام مردوں کے لیے مقرر فرماتے تھے اور ایک امام عورتوں کے لئے عرفجہ کہتے ہیں: مجھے عورتوں کا امام مقرر کیا گیا تھا۔ رواہ البیھقی

۲۳۴۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عمر رضی اللہ عنہ کو ماہ رمضان میں قیام پر ابھارا کرتا تھا اور انہیں خبر دیتا تھا کہ ساتویں آسمانوں پر ایک مبارک مقام ہے جسے حظیرۃ القدس کہا جاتا ہے اس میں ایک قوم ایسی ہے جسے روح کہا جاتا ہے چنانچہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے یہ قوم اپنے رب تعالیٰ سے آسمان دنیا پر اترنے کی اجازت طلب کرتی ہے رب تعالیٰ انہیں اجازت مرحمت فرما دیتا ہے چنانچہ یہ جس نمازی کے اوپر سے گزرتے ہیں اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن لوگوں کو نماز پر برانگیختہ کرتے رہو تاوقتیکہ انہیں بھی برکت کا حصہ مل جائے (پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قیام اللیل کا حکم دیا)۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وسندہ ضعیف

متعلقات قیام رمضان

۲۳۴۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ رمضان کی ہر رات میں پڑھ لی حتیٰ کہ دن رات سے الگ ہو گیا گویا اس نے قیام اللیل کر لیا۔

نماز برائے حفظ قرآن

۲۳۴۸۱ ... "مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما" (نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے ابوالحسن کیا میں تمہیں یہ کلمات نہ سکھاؤں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے اور جسے تم سکھاؤ اسے بھی نفع پہنچائے اور جو کچھ تم پڑھو وہ تمہارے سینے میں پختہ ہو جائے چنانچہ جمعہ کی شب اگر تم سے ہو سکے تو رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھو چونکہ یہ وقت اللہ کے دربار میں حاضری کا وقت ہے اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے چنانچہ میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا: سوف استغفر لکم ربی یعنی عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے لیے استغفار کروں گا یعقوب علیہ السلام نے یہ بات کہی تھی تا کہ جمعہ کی شب آ جائے اگر تمہیں اس وقت اٹھنے کی طاقت نہ ہو تو درمیان رات میں اٹھ جاؤ وہ نہیں تو اول رات میں کھڑے ہو جاؤ اور چار رکعات پڑھو بایں طور کہ پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت یٰسٓ پڑھو دوسری رکعت میں سورت فاتحہ اور حم الدخان پڑھو۔ تیسری رکعت میں سورت فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ پڑھو اور چوتھی رکعت میں سورت فاتحہ اور تبارک الذی پھر جب تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر سمارے انبیاء پر درود سلام بھیجو مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے استغفار کرو اور جو تمہارے مسلمان بھائی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان کے لیے بھی استغفار کرو پھر اس کے آخر میں یہ دعا پڑھو۔

اللھم ارحمنی بترک المعاصی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللھم بدیع السموات والارض ذوالجلال و الاکرام والعزۃ التی لا ترام اسئالک یا اللہ یا رحمن بجلا لک ونور وجھک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو الذی یرضیک عنی۔ اللھم بدیع السموات و الارض ذوالجلال والا کرام والعزۃ التی لا ترام واسئالک یااللہ یارحمن بجلا لک ونور وجھک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بھا صدری وان تعمل بہ بدنی فانہ لایعنی علی الحق غیران ولا یوتیہ الا انت ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

یا اللہ ترک گناہ سے مجھ پر رحم فرما اور مجھے حسن نظر عطا فرما جس کے ذریعے تو مجھ سے راضی ہو جائے اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے عزت وجلال والے جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ یا رحمٰن تیرے جلال اور تیری ذات کے نور کے واسطے سے کہ تو میرے دل میں اپنی کتاب کا حفظ پختہ کر دے جس طرح کہ تو نے مجھے اس کا علم عطا کیا ہے اور مجھے اس طریقہ پر پڑھنے کی توفیق عطا فرما جس سے تو مجھ سے راضی رہے۔ اے اللہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ایسی عزت اور جلال وشان والے جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا یا اللہ یا رحمٰن تو اپنے جلال شان اور اپنی ذات کے نور کے واسطے اپنی کتاب کے ذریعے میری بصر کو منور کر دے اور اس کے ذریعے میری زبان کو چلا دے میرے دل کی گرہیں کھول دے اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے بدن کو عمل کی توفیق عطا فرما، بلاشبہ تیرے سوا حق پر میری مدد کرنے والا کوئی نہیں اور اس کام کو صرف تو ہی کر سکتا ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اے ابوالحسن! تین یا پانچ یا سات جمعہ میں ایسا کرو قسم اس ذات کی جس نے مجھے برحق مبعوث کیا ہے تمہاری یہ دعا کبھی رد نہیں ہوگی۔

رواہ الترمذی وقال حسن غریب والطبرانی وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ والحاکم

کلام: ......ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے لیکن ان کی اس رائے کو قبول نہیں کیا گیا۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں: یہ حدیث منکر اور شاذ ہے مجھے خوف ہے کہ یہ کسی نے اپنی طرف سے نہ گھڑلی ہو اس سب کے باوجود بخدا! اس کی سند کی عمدگی نے ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔

صلوٰۃ خوف کا بیان

۲۲۴۸۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو رکعت صلوٰۃ خوف پڑھی ہے البتہ مغرب کی تین رکعتیں پڑھی تھیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن منیع ومسدد والبزار وضعفہ

۲۲۴۸۳۔ حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز خوف پڑھنے کا حکم دیا لوگوں نے اپنے اپنے ہتھیار تھام لیے (دو جماعتیں بنالی گئیں) ایک جماعت دشمنوں کے بالمقابل کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت نماز پڑھنے آگئی چنانچہ اس جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر یہ جماعت اس جماعت کی طرف چلی گئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی وہی پہلی جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ آگئی اور نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے کیے اور پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر یہ جماعت بھی دشمن کے طرف چلی گئی اور سب نے تکبیر کہہ کر ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا۔

رواہ البزار

۲۲۴۸۴۔ ...حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ الخوف ایک رکعت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۸۵۔ ...حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک رکعت نماز خوف پڑھائی درانحالیکہ آپ ﷺ ہمارے اور دشمن کے درمیان تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۴۸۶۔ مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سعید بن عاص روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک غزوہ کے دوران کہا اور ان کے ساتھ حضرت حذیفہ بھی تھے کہ تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو حکم دیا کہ اپنے اپنے ہتھیار سنبھال لو اور اگر تم دشمن کی طرف سے کوئی حرکت محسوس کرو تو اسوقت تمہارے لیے جنگ حلال ہو جائے گی پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کی دو جماعتیں بنائیں ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائی جب کہ دوسری جماعت دشمن کے متقابل کھڑی رہی پھر پہلی جماعت چلی گئی اور دوسری جماعت کی جگہ (دشمن کے مدمقابل) کھڑی ہوگئی اور دوسری جماعت آئی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید وابوداؤد والنسائی وابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان والحاکم

۲۲۴۸۷۔ ...زیاد بن نافع حضرت کعب رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے موقع پر ان کا ہاتھ کٹ گیا تھا انہوں نے فرمایا کہ نماز خوف ایک رکوع اور دو سجدے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۸۸۔ ... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک رکعت پڑھائی ایک صف آپ ﷺ پیچھے کھڑے ہوئے اور ایک صف دشمن کے مدمقابل رہی اس صف کو آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھائی اور پھر یہ صف چلی گئی اور دشمن کے مدمقابل والی صف آگئی آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور پھر وہ چلی گئی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۲۴۸۹۔ سہل بن ابی حثمہ صلوٰۃ خوف کا طریقہ یوں بتاتے ہیں صلوٰۃ خوف کے لئے امام کے پیچھے ایک صف کھڑی ہو جائے اور ایک صف دشمن کے مدمقابل رہے امام ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر یہ اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں اور امام بھی کھڑا ہو جائے وہ اپنے تئیں ایک رکعت پڑھ لیں اور پھر اس صف کی جگہ چلے جائیں اور وہ آ جائیں اور امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور یہ اپنی جگہ کھڑے ہو کر ایک رکعت کی قضاء کر لیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۰۔ ...حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم مقام عسفان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہمارے سامنے سے مشرکین

آن وارد ہوئے ان کی کمان حضرت خالد بن ولید کر رہے تھے مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین کہنے لگے: کاش کہ اگر ہم مسلمانوں کو غفلت میں پاکران پر حملہ آور ہو جائیں انہیں سے بعض کہنے لگے: ابھی ابھی مسلمانوں کے لیے نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے نماز مسلمانوں کو اپنی اولاد اور اپنی جانوں سے بھی زیادہ پیاری ہے (لہٰذا وہ نماز میں مشغول ہوں گے ہم ان پر حملہ آور ہو جائیں گے) چنانچہ ظہر اور عصر کے درمیان حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیات لے کر اترے "واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوۃ" یعنی جب آپ مسلمانوں میں موجود ہوں تو ان کے لیے نماز قائم کریں۔ پس نماز کا وقت ہو گیا رسول اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا انہوں نے اپنا اپنا اسلحہ سنبھال لیا پھر ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں آپ ﷺ نے رکوع کیا اور ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے اوپر سر اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھ ملی ہوئی صف کو لے کر سجدہ کیا جب کہ پچھلی صف والے ان کی نگرانی کرتے رہے جب انہوں نے سجدہ کر لیا کھڑے ہو گئے اور دوسرے بیٹھ گئے اور سجدہ کیا پھر یہ لوگ ان کی صف میں چلے گئے اور وہ ان کی صف میں آئے پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور سب نے مل کر رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے اوپر سر اٹھایا تو سب نے اوپر سر اٹھایا پھر آپ ﷺ نے اپنے ساتھ ملی ہوئی صف کے ساتھ سجدہ کیا جب کہ دوسرے کھڑے تھے اور ان کی نگرانی کر رہے تھے جب وہ بیٹھ گئے اور دوسرے لوگ بھی بیٹھ گئے سب نے سجدہ کیا آپ ﷺ نے پھر سلام پھیرا اور نماز ختم کر دی رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ صلوۃ خوف پڑھی ہے ایک مرتبہ عسفان میں اور دوسری مرتبہ بنی سلیم کی سرزمین میں۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والامام احمد بن حنبل وعبد بن حمید وابوداؤد والنسائی وابن المنذر وابن جریر وابن ابی حاتم والدارقطنی والحاکم والبیہقی

۲۲۴۹۱۔۔۔۔امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابوزبیر کے واسطہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسی جیسی (یعنی جو طریقہ حدیث بالا میں بیان ہوا) صلوٰۃ خوف پڑھائی صرف اس حدیث میں نزول جبریل کا ذکر نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۲۔۔۔۔ثوری ہشام کی سند سے نبی کریم ﷺ سے صلوٰۃ خوف کا اسی طرح کا طریقہ نقل کرتے ہیں البتہ اس میں کہتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سجدہ سے سر اٹھایا تو پہلی صف الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئی اور پچھلی صف اگلی صف کی جگہ آکر کھڑی ہو گئی اور انہوں نے اگلی صف والوں کی جگہ سجدہ کیا۔

فائدہ:۔۔۔۔اس حدیث کا حوالہ نہیں ذکر کیا گیا البتہ بعض نسخوں میں عبدالرزاق کا حوالہ دیا گیا ہے واللہ اعلم۔

۲۲۴۹۳۔۔۔۔"مسند ابن عباس" کہ نبی کریم ﷺ نے مقام "ذی فرد" میں صلوٰۃ خوف پڑھی چنانچہ ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل رہی آپ ﷺ نے اس صف کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ صف چلی گئی اور دشمن کے مدمقابل صف کی جگہ کھڑی ہو گئی جب کہ وہ صف اس پہلی صف کی جگہ آگئی اور آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور یہ لوگ بھی واپس لوٹ گئے یوں نبی کریم ﷺ کی دو رکعتیں ہو گئیں اور دونوں جماعتوں کی ایک ایک رکعت ہو گئی۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد ابن حمید وابن جریر و الحاکم

۲۲۴۹۴۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مقام ذی قرد جو کہ قبیلہ بنو سلیم کی جگہ ہے میں صلوۃ خوف پڑھی لوگوں نے دو صفیں بنالیں ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہو گئی جب کہ دوسری صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوئی، جو صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوئی انہیں آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھائی پھر یہ صف اٹھ کر دوسری صف کی جگہ چلی گئی اور دوسری صف اس صف کی جگہ آگئی آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۴۹۵۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو جماعتوں میں سے ایک جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائی جب کہ دوسری جماعت دشمن کی طرف مصروف رہی، پھر پہلی جماعت چلی گئی، اور دشمن کے مدمقابل کھڑی ہو گئی اور دوسری جماعت آئی اور آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر نبی کریم ﷺ نے سلام پھیر دیا اور دونوں جماعتوں نے اپنے تئیں ایک ایک رکعت ادا کر لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۶۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلوٰۃ خوف پڑھی۔ رسول کریم ﷺ نے تکبیر کہی اور ان کے

پیچھے ایک جماعت نے صف بنالی جب کہ دوسری جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے پیچھے کھڑی جماعت کو ایک رکعت اور دوسجدے کرائے جیسا کہ فجر کی نصف نماز ہوتی ہے پھر یہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مدمقابل کھڑے ہو گئے دوسری جماعت آ گئی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی آپ ﷺ نے انہیں بھی پہلے کی طرح نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا اور پھر دونوں جماعتوں کا ہر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اپنے طور پر ایک رکوع اور دوسجدے کر لیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۷...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل رہی جب آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو پیچھے کھڑی صف نے بھی تکبیر کہی اور آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسرے آ گئے آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے جنھیں آپ ﷺ نے دوسری رکعت پڑھائی تھی انہوں نے اپنی جگہ پر صف بنالی پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسرے آ گئے انہوں نے ایک رکعت پڑھ لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۸...... طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی چار رکعات پڑھیں آپ ﷺ (بمعہ مجاہدین کے) اور دشمن ایک ہی میدان میں تھے دشمن کہنے لگے: مسلمانوں کی دوسری نماز کا وقت ہونا چاہتا ہے انہیں نماز دنیا و مافیھا سے بھی زیادہ محبوب ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور لوگوں نے آپ...... کے پیچھے دو صفیں بنالیں جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو پہلی صف نے بھی رکوع کیا جب کہ دوسری صف والے کھڑے رہے پھر یہ پہلی صف والے سجدہ سے کھڑے ہوئے اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے اور دوسری صف کی جگہ کھڑے ہو گئے اور دوسری صف والے ان کی جگہ آ کھڑے ہوئے پھر نبی کریم ﷺ نے رکوع کیا اور پہلی صف نے بھی رکوع کیا، یوں نبی کریم ﷺ کی دو رکعتیں ہو گئیں اور ہر ایک صف کی ایک ایک رکعت ہوگئی پھر انہوں نے اپنی اپنی صف میں ایک ایک رکعت پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۹...... مجاہد روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صرف دومرتبہ صلوٰۃ خوف پڑھی ہے ایک مرتبہ مقام ذی الرقاع سرزمین بنوسلم میں دوسری مرتبہ مقام عسفان میں (چنانچہ اس دوسری مرتبہ میں نماز خوف کا طریقہ ہے کہ) مشرکین مقام ضجنان میں مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان تھے نبی کریم ﷺ نے اپنے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے پیچھے صف میں کھڑا کیا۔ یہ واقعہ عسفان کا ہے پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور سب کو ایک رکوع کرایا اور جو آپ ۔ کے قریب تھے انہیں اپنے ساتھ سجدہ کروایا جب کہ دوسرے پیچھے کھڑے ان کی نگرانی کرتے رہے جب آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سجدہ کیا تو یہ لوگ کھڑے ہو گئے اور دوسروں نے جو پیچھے کھڑے رہے تھے انہوں نے سجدہ کیا اور پھر آگے بڑھ کر پہلی صف میں آ گئے اور پہلی صف والے پیچھے ہو گئے اور پھر آپ ﷺ کے ساتھ سب نے رکوع کیا اور جو آپ ﷺ کے قریب کھڑے تھے انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا جب کہ دوسرے پیچھے کھڑے نگرانی کرتے رہے جب ان لوگوں نے سجدہ سے سر اٹھائے تو پیچھے کھڑے رہے لوگوں نے سجدہ کیا پھر نبی کریم ﷺ کے ساتھ سب نے سلام پھیرا اور یوں سب کی نماز مکمل ہوگئی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۵۰۰...... ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ مجاہد فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ اخفتم ان یفتنکم الذین کفروا (یعنی اگر تمہیں خوف ہو کر کفار تمہیں فتنہ میں مبتلا کریں گے) اس دن نازل ہوئی جس دن نبی کریم ﷺ مقام عسفان میں تھے جب کہ مشرکین مقام ضجنان میں دونوں فریق باہم مقابل تھے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر کی نماز چار رکعات پڑھائی رکوع سجود اور قیام سب نے اکٹھے مل کر کیا اسی دوران مشرکین نے مسلمانوں کے ساز و سامان پر چھاپہ مارنا چاہا اور مسلمانوں کو قتل کرنا چاہا کہ اللہ عزوجل نے آیت "فلتقم طائفہ" (یعنی ایک جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی رہے) نازل فرمائی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے ساتھ تو تکبیر تحریمہ کہی لیکن پہلی صف والوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے کھڑے رہے اور انہوں نے سجدہ نہ کیا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اور پہلی صف والے کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سب نے مل کر رکوع کیا پھر پچھلی صف آگے آ گئی اور اگلی صف پیچھے چلی گئی یوں آگے والوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا جیسا کہ پہلی مرتبہ آگے والوں نے کیا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز قصر کر کے دو رکعتیں پڑھی۔ رواہ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وعبد الرزاق)

۲۳۵۰۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کچھ تاجروں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ محو سفر رہتے ہیں ہم کیسے نماز پڑھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

''واذاضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ''

یعنی جب تم زمین میں محو سفر ہو تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو۔ پھر کچھ عرصہ کے لئے وحی کا سلسلہ بند ہو گیا۔ پھر جب آپ ﷺ ایک سال بعد غزوہ پر تشریف لے گئے تو نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین آپس میں کہنے لگے: محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں نے تمہیں اپنی پشتوں پر غلبہ دے دیا ہے تم ان پر چڑھائی کیوں نہیں کر دیتے؟ ان میں سے کسی نے کہا: اس کے بعد ان کی ایک اور نماز بھی آرہی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نمازوں (ظہر اور عصر) کے درمیانی وقت میں یہ آیات نازل فرمائیں:

ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوۃ الی قولہ ان اللہ اعد للکافرین عذابا مھینا''

یعنی اگر تمہیں خوف ہو کہ کفار تمہیں فتنہ (جنگ) میں ڈال دیں گے چونکہ کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ چنانچہ جب آپ ﷺ مسلمانوں کے درمیاں موجود ہوں تو ان کے لیے نماز قائم کریں..... سے لے کر..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ تک یوں اس طرح اللہ تعالیٰ نے نماز خوف کا حکم نازل کیا۔

۲۳۵۰۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ صلوٰۃ خوف کا طریقہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ مجاہدین کی ایک جماعت امام کے ساتھ کھڑی ہوگی اور دوسری جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی رہے گی پس امام اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکوع اور دو سجدے کروائے گا امام کے ساتھ نماز پڑھنے والی یہ جماعت چلی جائے اور دوسری جماعت کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور وہ (یعنی دوسری جماعت) آجائیں تاکہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں پھر امام سلام پھیر دے اور پھر یہ لوگ کھڑے ہو کر اپنی ہی جگہ ایک رکعت پڑھ لیں پھر یہ چلے جائیں اور دشمن کے مقابل کھڑی جماعت کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور وہ آجائیں اور ایک رکعت نماز پڑھ لیں۔ رواہ عبدالرزاق

صلوٰۃ کسوف کا بیان

۲۳۵۰۳... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج کو گرہن لگ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوئے نماز پڑھی جس میں پانچ رکوع اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد میرے سوا یہ نماز کسی نے نہیں پڑھی۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۳۵۰۴... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حنش بن معتمر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جس میں سورۃ یٰس اور سورۃ الروم قراءت کی پھر قیام کے بقدر قیام کیا یا اس سے کچھ کم پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سر اوپر اٹھایا اسی کے بقدر قیام کیا یا اس سے کچھ کم پھر آپ ﷺ نے اسی کے بقدر سجدہ کیا یا اس سے کچھ کم پھر اوپر سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا جو پہلے سجدہ کے بقدر تھا یا اس سے کچھ کم آپ رضی اللہ عنہ نے پھر اوپر سر اٹھایا اور دوسری رکعت پڑھی اس میں بھی اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۰۵... ''ایضاً'' حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر دی گئی کہ سورج گرہن ہوا ہے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو نماز پڑھائی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے پانچ رکوع کیے اور پانچویں رکوع کے بعد دو سجدے کیے پھر آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور پانچ رکوع کیے اور پانچویں رکوع کے بعد دو سجدے کیے فرمایا: یوں کل ملا کر دس رکوع اور چار سجدے ہوئے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۰۶..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سورج گرہن میں نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے پانچ رکوع اور چار سجدے کیے۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۲۳۵۰۷ حنش بن ربیعہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا اس وقت جس قدر لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے انہیں لے کر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کسوف پڑھی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے سورۃ حج اور سورۃ یسٓ تلاوت کی مجھے معلوم نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے کونسی سورت پڑھی۔ البتہ آپ رضی اللہ عنہ نے جہراً (با آواز بلند) قراءت کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا جو قیام کے بقدر طویل تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور اسی کے بقدر قیام کیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور رکوع کے بقدر قیام کیا پھر اسی کے بقدر رکوع کیا پھر سر اٹھایا قیام کیا اور اس کے بعد پھر اسی کے بقدر رکوع کیا یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چار رکوع کیے اور چوتھے رکوع کے بعد سجدہ کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سورۃ حج اور سورۃ یسٓ تلاوت کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا جس طرح کہ پہلی رکعت میں کیا تھا یوں آپ رضی اللہ عنہ نے آٹھ رکوع اور چار سجدے کیے پھر آپ رضی اللہ عنہ بیٹھے اور دعا کی اور دعا کے بعد اٹھ کر چلے گئے آپ رضی اللہ عنہ کا جانا تھا کہ سورج بھی تاریکیوں سے چھٹ چکا تھا۔ رواہ ابن جریر والبیہقی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کسوف کی نماز پڑھانا

۲۳۵۰۸..... ابوشریح خزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے کیے پھر عثمان رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھے رہے ہم بھی ان کے پاس جا بیٹھے انہوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ سورج اور چاند گرہن کے وقت ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم سورج یا چاند گرہن ہوتا دیکھو تو فوراً نماز کے لیے آجاؤ اور اگر وہ بات ہوئی جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے تو وہ ہو جائے گی اور تم غافل نہیں ہو گئے اور اگر اس کا وقوع نہ ہوا تو تم بھلائی کو پالو گے یا تمہاری کفایت کر دی جائے گی۔

رواہ الامام احمد بن حنبل وابویعلی والبیہقی

۲۳۵۰۹..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حنش کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں سورت یسٓ اور اس جیسی کوئی اور سورت پڑھی۔ ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سورت حجر اور سورت یس پڑھی ایک روایت میں ہے کہ سورۃ یس اور سورۃ روم پڑھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سورت کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا پھر اسی طرح سورت کے بقدر قیام کیا پھر اسی کے بقدر رکوع کیا اس طرح آپ رضی اللہ عنہ نے چار رکوع کیے پھر سمع اللہ لمن حمدہ' کہا اور پھر ایک سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور اسی طرح پڑھی جس طرح پہلی رکعت پڑھی تھی ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ان دو سورتوں یعنی یسٓ اور حجر میں سے ایک سورت پڑھی پھر آپ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور دعا میں مشغول ہو گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ ایسے موقع پر اسی طرح کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن خزیمۃ والطحاوی وابن جریر وابو القاسم بن مندہ فی کتاب الخشوع والبیہقی

۲۳۵۱۰..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے دور میں جس دن آپ ﷺ کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اس دن سورج گرہن ہوا آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے چھ رکوں اور چار سجدے کیے نماز میں آپ ﷺ نے لمبی قراءت کی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا رکوع سے اوپر اٹھے اور پھر قراءت کی جو پہلی قراءت سے قدرے کم تھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اوپر اٹھے اور قراءت کی جو دوسری قراءت سے قدرے کم تھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اٹھے اور سجدے

کے لیے جھک گئے اور دو سجدے کیے پھر آپ ﷺ اٹھے اور تین رکوع کیے ہر رکوع پہلے والے رکوع سے قدرے کم تھا پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا آپ ﷺ نماز میں پیچھے ہوتے رہے آپ ﷺ کے پیچھے صفوں میں کھڑے لوگ بھی پیچھے ہٹتے رہے حتیٰ کہ صفوں میں کھڑے لوگ عورتوں کی صفوں تک پہنچ گئے پھر آپ ﷺ آگے بڑھتے گئے حتیٰ کہ اپنی جگہ پر پہنچ گئے یوں آپ ﷺ نے نماز مکمل کی اتنے میں سورج بھی تاریکیوں سے چھٹ کر روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور یہ کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لہٰذا جب بھی تم سورج یا چاند گرہن دیکھو تو نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ سورج یا چاند پھر سے روشن ہو جائے پھر فرمایا کہ جس چیز سے بھی تمہیں ڈرایا گیا ہے (مثلاً دوزخ اور عذاب قبر وغیرہ) وہ مجھے اس نماز میں دکھائی گئی ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۱..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا اس دن شدید گرمی تھی رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی نماز میں آپ ﷺ نے طویل قیام کیا حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گرنے لگے پھر طویل رکوع کیا۔ رکوع سے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا پھر دو سجدے کیے پھر اٹھے اور اسی طرح کیا یوں آپ ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدے کیے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ہر وہ چیز پیش کی گئی جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے چنانچہ جنت مجھ پر پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اگر میں میووں کے خوشے پکڑنا چاہتا تو پکڑ سکتا تھا۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں نے خوشہ پکڑنا چاہا لیکن میرا ہاتھ اسے نہ پکڑ سکا۔ مجھے جہنم بھی دکھائی گئی میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا جس کو اس نے باندھ دیا اور اسے کھانا نہ دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ میں نے ابوثمامہ عمرو بن مالک بھی جہنم کے ایک کنویں میں دیکھا اسے کھینچا جا رہا تھا مشرکین کہا کرتے تھے سورج اور چاند کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں حالانکہ فی الواقع یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب بھی اللہ تعالیٰ تمہیں گرہن دکھائے نماز میں لگ جاؤ تاوقتیکہ سورج یا چاند چھٹ جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۲..... قبیصہ بن مخارق کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا نبی کریم ﷺ نے دو دو رکعت نماز پڑھی حتیٰ کہ سورج چھٹ گیا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی دو چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے نئی بات رونما کر دیتا ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر تھوڑی سی تجلی ڈالتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جھک جاتی ہے پس سورج اور چاند میں سے جو بھی گرہن ہو جائے تم نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ چھٹ جائے یا پھر اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات رونما کر دے۔

رواہ ابن جریر

کلام:..... اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۹۰

۲۳۵۱۳..... ”مسند حذیفہ“ حسن عرنی کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صلوٰۃ کسوف پڑھی جس میں انہوں نے چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔ رواہ ابن جریر

کسوف کی نماز عام نمازوں کی طرح

۲۳۵۱۴..... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صلوٰۃ کسوف کے متعلق فرمایا کہ یہ نماز بھی تمہاری عام نماز کی طرح ہے اس میں بھی رکوع اور سجدہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۳۵۱۵..... نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا حتیٰ کہ اتنے میں سورج چھٹ گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ سورج اور چاند کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا لیکن سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق

پر ہلکی سی تجلی ڈالتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ﷺ جھک جاتی ہے۔ (رواہ الامام احمد بن حنبل و ابن جریر

۲۳۵۱۶..... نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گرہن کے وقت تمہاری نماز ایسی ہی ہے جیسی کہ تم اس کے علاوہ پڑھتے ہو یعنی ایک رکوع اور دو سجدے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۷..... نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف کے متعلق فرمایا یہ نماز بھی تمہاری عام نماز کی طرح دو رکعت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں سورۃ ''الصافات صفا'' پڑھی پھر رکوع کیا جب رکوع سے اٹھے سجدہ نہیں کیا اور پھر سورۃ النجم پڑھی، پر رکوع کیا، رکوع سے اٹھے اور سجدہ کیا پھر مسلسل سجدے میں رہے حتیٰ کہ سورج چھٹ گیا یوں آپ ﷺ نے دو قراء تیں دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورج گرہن کے موقع پر صفہ زمزم میں دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں چار رکوع کیے۔

۲۳۵۲۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرہن کے موقع پر نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے آٹھ رکوع اور چار سجدے کیے۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۸۲

۲۳۵۲۱..... عطاء کی روایت ہے کہ عبید بن عمیر کہتے ہیں مجھے اس آدمی نے خبر دی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں عطا کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ خبر یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی نماز میں طویل قیام کیا پھر رکوع کیا پھر قیام کیا اور پھر رکوع کیا اس طرح آپ ﷺ نے ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے آپ ﷺ رکوع میں کہتے! اللہ اکبر جب رکوع سے اٹھتے تو ''سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، آپ اس وقت تک نماز میں مصروف رہے جب تک کہ سورج چھٹ نہیں گیا۔ طویل قیام کی وجہ سے لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ان پر پانی کا ایک بڑا ڈول بہا دیا جاتا انہیں پتہ نہ چلتا پھر آپ ﷺ اٹھے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: سورج اور چاند کسی آدمی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے، جب بھی سورج یا چاند گرہن ہو جائے فوراً اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگ جاؤ حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کے علاوہ دوسرے محدثین کو کہتے سنا ہے کہ صلوٰۃ کسوف پڑھتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ لائے گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ دوزخ کو دیکھ کر پیچھے ہٹے اور لوگ بھی پیچھے ہو گئے اور ایک دوسرے پر چڑھ گئے تھے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: دوزخ میرے سامنے لائی گئی میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا چنانچہ آگ میں اس کی انتڑیاں کھینچی جا رہی تھیں وہ ایک میڑھے سر والے ڈنڈے سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا وہ کہہ رہا تھا اے میرے رب میں نے چوری نہیں کی چوری تو میرے ڈنڈے نے کی ہے۔ اسی طرح میں نے بلی والی عورت کو دیکھا جس نے ایک بلی باندھ دی تھی اسے نہ کھانا دیا نہ پانی اور نہ ہی کھولا تاکہ خود کھا لیتی اور یوں بندھی بندھی بھوکوں مرگئی پھر آپ ﷺ آگے بڑھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے آپ ﷺ سے آگے بڑھنے کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے جنت لائی گئی اگر میں چاہتا تو میوہ ہائے جنت کے خوشے توڑ کر تمہیں دکھا سکتا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۲..... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صلوٰۃ کسوف پڑھی جس میں آپ ﷺ نے طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر اوپر اٹھے اور طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر اوپر اٹھے اور طویل سجدہ کیا پھر اوپر اٹھے اور پھر طویل سجدہ کیا پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح کہ پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جنت میرے قریب لائی گئی تھی اگر میں چاہتا تو اس کے میوہ جات میں سے خوشے توڑ کر تمہارے پاس لے آتا اس کے بعد دوزخ میرے قریب لائی گئی حتیٰ کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار میں تو انہیں قریب سے دیکھ رہا ہوں۔ پس میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت ہے جسے ایک بلی بار بار نوچ رہی ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟

حکم: ہوا یہ بلی اس عورت نے باندھ دی تھی حتیٰ کہ بھوکوں مرگئی نہ اسے کھانا دیا اور نہ ہی اسے کھولا تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر سکتی۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رونما ہونے والی نشانیوں کی نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۵۲۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے خدائی نشانیوں کے ظہور پر حضور نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے جس میں آپ ﷺ تین رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور تین رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور کھڑے ہو کر تین رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور تین رکوع کرتے اور پھر سجدہ کرتے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۵۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرہن کے موقع پر نماز پڑھی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔

رواہ ابن جریر

چاند و سورج کے خوف سے رونا

۲۳۵۲۶۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بخدا! یہ چاند اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑتا ہے لہٰذا تم میں سے جو رونے کی طاقت رکھتا ہو وہ رولیا کرے اور جس کو رونا نہ آئے وہ کم از کم رونے کی صورت تو بنا لے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۵۲۷۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں جس دن آپ ﷺ کے فرزند ابراہیم فوت ہوئے اس دن سورج گرہن ہوا لوگوں نے کہا: ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے نماز پڑھی اور طویل قیام کیا حتیٰ کہ کہا جانے لگا کہ آپ ﷺ رکوع نہیں کریں گے پھر رکوع کیا حتیٰ کہ کہا جانے لگا کہ آپ رکوع سے نہیں اٹھیں گے، پھر آپ ﷺ اوپر اٹھے اور پہلے کی طرح طویل قیام کیا یوں آپ ﷺ نے چار رکوع اور دو سجدے کیے پھر فرمایا: اے لوگو سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں یہ کسی آدمی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم سورج اور چاند کو گرہن ہوتے دیکھو تو فوراً نماز کے ذریعے اللہ کی پناہ مانگو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۸۔۔۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سورج اور چاند گرہن کے وقت نماز کا طریقہ بیان کیا کہ قراءت کی جائے پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد پھر قراءت کی جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۹۔ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حکم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی نماز میں سورۃ فجر پڑھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اٹھ کر اتنی ہی دیر کھڑے رہے پھر نصف رکوع کے بقدر سجدہ کیا پھر سجدہ کے بقدر جلسہ کیا پھر دوسرا سجدہ جلسہ کے بقدر کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اس رکعت میں سورۃ یس اور سورۃ الروم پڑھی پھر ایسا ہی کیا جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا یوں آپ ﷺ نے چھ مرتبہ رکوع کیا اور چار سجدے کیے۔

رواہ ھناد فی حدیثہ

۲۳۵۳۰۔۔۔ ''مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما'' رسول کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت دو رکعتیں پڑھیں بایں طور پر کہ ہر رکعت میں دو رکعتیں تھیں۔

رواہ ابن النجار

۲۳۵۳۱۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بخدا! یہ چاند خشیت باری تعالیٰ سے رو پڑتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۳۵۳۲۔۔۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے دور میں میں تیراندازی کر رہا تھا اچانک سورج گرہن ہوا میں نے تیروں کو ہاتھ سے پھینک دیا اور اس کوشش میں لگ گیا کہ دیکھوں سورج گرہن کے موقع پر رسول کریم ﷺ کونسا عمل کرتے ہیں، میں دیکھتا ہوں

کہ آپ ﷺ دونوں ہاتھ اٹھائے تکبیر وتہلیل اور حمد وتسبیح کر رہے ہیں پھر برابر دعا کرتے رہے حتیٰ کہ سورج چھٹ گیا چنانچہ آپ ﷺ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکوع کیے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۳۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کسی رات شدید آندھی چلتی رسول کریم ﷺ فوراً مسجد میں آجاتے جب تک آندھی رک نہ جاتی مسجد ہی میں رہتے اور جب آسمان میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوتا مثلاً سورج یا چاند گرہن ہو جاتا تو تب بھی آپ ﷺ مسجد میں آجاتے۔

رواہ ابن ابی الدنیا وسندہ حسن

صلوٰۃ استسقاء

استسقاء کا معنی

استسقاء کا لغوی معنی ''پانی طلب کرنا'' ہے اصطلاح میں صلوٰۃ استسقاء اس نماز کو کہا جاتا ہے جو خشک سالی اور قحط کے موقع پر مخصوص طریقہ سے پڑھی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ باران رحمت نازل فرمائے۔

۲۳۵۳۴...... شعبی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ استسقاء (طلب بارش) کے لیے باہر تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے دعا واستغفار سے زیادہ کچھ نہ کیا آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: ہم نے تو آپ کو بارش طلب کرتے نہیں دیکھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آسمان کے پچھتروں سے بارش طلب کی ہے جن سے بارش کا نزول کیا جاتا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

یاقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدارا

یعنی اے میری قوم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو اور پھر اس کے حضور توبہ کرو وہ تمہارے اوپر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابن سعد وابوعبیدہ فی الغریب وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ وجعفر الفریابی فی الذکر والبیھقی

۲۳۵۳۵...... مالک دار روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا جس سے لوگ کافی متاثر ہوئے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے بارش طلب کیجئے بلاشبہ آپ کی امت ہلاکت کے دہانے پر پہنچ چکی ہے چنانچہ اس آدمی کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا سلام کہو اور انہیں خبر دو کہ لوگوں پر بارش برسائی جائے گی اور ان سے کہو کہ عقلمندی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو چنانچہ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور سارا ماجرا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن کر رو پڑے اور پھر فرمایا اے میرے پروردگار جس کام کو بجالانے سے میں عاجز نہ رہا اس میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ رواہ البیھقی فی الدلائل

۲۳۵۳۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آگیا اور کہنے لگا: یا امیر المومنین! بادل رک گئے ہیں دیہاتی بھوک کی بھینٹ چڑھے ہوئے ہیں حتیٰ کہ گودیں بھی دھوکہ کر گئی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ بادل مینہ برسائے گا انشاء اللہ تعالیٰ دیہاتی شکم سیر ہوں گے اور گودیں بھی دموں سے پکڑی جائیں گی مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس تیز رفتار سوار اونٹ ہوں اور دیہاتی گوؤں سے محروم ہو جائیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: موسم بہار کا عطیہ کتنا باقی رہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کچھ تھوڑا بہت شور باقی رہ گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اوپر اٹھائے اور دعا کرنے لگے مسلمانوں نے بھی دعا کی ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے موسلا دھار بارش نازل فرمائی۔ رواہ ابن جریر والحاملی

۲۳۵۳۷...... ابو مروان اسلمی کی روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ استسقاء (طلب بارش) کے لیے باہر آئے چنانچہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ جونہی اپنے گھر سے باہر نکلے مسلسل کہتے رہے یا اللہ ہماری مغفرت کر چونکہ تو مغفرت کرنے والا ہے آپ یہ کلمات باآواز بلند کہتے رہے حتیٰ کہ کہتے کہتے عیدگاہ تک پہنچ گئے۔ رواہ جعفر الفریابی فی الزکر

۲۳۵۳۸.....خوات بن جبیر کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں کو سخت قحط پیش آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ نماز گاہ میں تشریف لائے اور لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے چادر گھمائی وہ یوں کہ دایاں کونا گھما کر اپنے بائیں مونڈھے پر لائے اور چادر کا بایاں کونا گھما کر اپنے دائیں مونڈھے پر لائے پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی: یا اللہ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تجھ سے بارش طلب کرتے ہیں چنانچہ لوگ ابھی نماز گاہ سے نہیں ہٹے تھے کہ بارش برسنے لگی اسی دوران کچھ دیہاتی آئے اور کہنے لگے ہم اپنے دیہاتوں میں فلاں دن اور فلاں وقت تھے کہ اچانک بادلوں نے ہم پر سایہ کر دیا ہم نے بادلوں کے بیچ سے آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: اے ابو حفص تمہاری مدد آ رہی ہے اے ابو حفص تمہاری مدد آ رہی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا ابن عساکر

۲۳۵۳۹.....سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک ایسے آدمی نے خبر دی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس صلوٰۃ استسقاء کے وقت موجود تھا چنانچہ جب حضرت عمر نے بارش طلب کی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عباس رضی اللہ عنہ اے رسول اللہ کے چچا ثریا کی کتنی مدت باقی ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ثریا کا علم رکھنے والوں کا گمان ہے کہ وہ ساتویں ستارے کے سقوط کے بعد افق میں معترض ہوگی چنانچہ ثریا کا ساتواں ستارہ ساقط نہیں ہوا تھا کہ بارش برس پڑی۔

رواہ سفیان بن عینیہ فی جامعہ وابن جریر والبیہقی

۲۳۵۴۰.....''مسند کعب بن مرہ البہزی'' .....کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش طلب کیجئے چنانچہ رسول اللہ نے اس وقت ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا مانگی:

اللهم اسقنا غيثا مريعا عاجلاً غير رائث نافعا غير ضار

یعنی یا اللہ! تو ہمیں بارش سے سیراب فرما جو فریاد رسی کرے جو ارزانی کرنے والی ہو جلدی آنے والی ہو دیر سے آنے والی نہ ہو جو نفع پہنچانے والی ہو نقصان پہنچانے والی نہ ہو۔ چنانچہ جمعہ بھی نہیں آیا تھا کہ زوردار بارش برسی حتیٰ کہ لوگ بارش کی شکایت لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے گھر منہدم ہو چکے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اب بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے اور ہمارے اوپر نہ برسا چنانچہ بادل کٹ کٹ کر دائیں بائیں ہونے لگے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجہ

۲۳۵۴۱.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان کے کسی کونے پر بارش سے بھرے ہوئے بادل دیکھتے تو جس کام میں بھی مصروف ہوتے وہ کام چھوڑ دیتے گو کہ نماز میں کیوں نہ ہوتے پھر قبلہ رو ہو کر کہتے یا اللہ جو بادل بھیجے گئے ہیں ہم ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں: پھر اگر بارش برس جاتی تو کہتے: یا اللہ! اس بارش کو نفع بخش بنا دے یہ کلمہ آپ دو یا تین مرتبہ فرماتے اگر بادل چھٹ جاتے اور بارش نہ برستی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۵۴۲.....ابی اللحم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو مقام ''احجار زیت'' کے پاس بارش طلب کرتے ہوئے دیکھا درانحالیکہ آپ ﷺ نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور دعا مانگ رہے تھے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم والبغوی وابو نعیم

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابی اللحم کی صرف یہی حدیث معروف ہے۔ ورواہ سمویہ فی فوائدہ اس میں ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے۔ ورواہ الباوردی' اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو بازار میں احجار زیت کے پاس دیکھا۔ الحدیث

۲۳۵۴۳.....''مسند ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف'' ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز استسقاء پڑھی۔

رواہ البخاری فی تاریخہ الاوسط

ابراہیم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے بقول بعض ابراہیم ہجرت سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۳۵۴۴.....عباد بن تمیم روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو اس دن دیکھا جس دن آپ ﷺ نماز

استسقاء کے لیے عیدگاہ میں تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پیٹھ پھیری اور قبلہ رو ہوکر دعا کی پھر اپنی چادر پلٹی پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں جہراً قرأت کی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۵۴۵...... کنانہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک امیر (گورنر) نے حضرت ابن عباس کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نماز استسقاء کے متعلق سوال کروں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ خشوع وخضوع عاجزی وانکساری کے ساتھ نماز گاہ میں تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسا کہ تم عید میں پڑھتے ہو یہ جو خطبہ تم دیتے ہو آپ ﷺ نہیں دیتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة والترمذی حسن صحیح رقم ۵۵۸

۲۳۵۴۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قحط پڑا جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے چنانچہ رسول کریم ﷺ مدینہ سے بقیع غرقد میں تشریف لائے آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کا عمامہ سر پر باندھ رکھا تھا اور اس کا شملہ سامنے لٹکا رکھا تھا جب کہ دوسرا شملہ مونڈھوں کے درمیان ڈالا ہوا تھا آپ ﷺ ایک عربی کمان کا سہارا لیتے ہوئے تشریف لائے چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دو رکعتیں پڑھائیں اور جہراً قراءت کی پہلی رکعت میں سورة اذا الشمس کورت اور دوسری رکعت میں سورة والضحیٰ پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے چادر پلٹی تاکہ خشک سالی بھی پلٹ جائے پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔ یا اللہ ہمارا ملک کچھ بھی اگانے کے قابل نہیں رہا، ہماری زمین غبار آلود ہو چکی ہے ہمارے چوپائے شدت پیاس کی وجہ سے سرگرداں ہیں، اے اللہ! اپنے خزانوں سے برکات کے نازل کرنے والے، رحمت کے خزانوں سے رحمت پھیلانے والے! ہمیں فریادرسی والی بارش عطا فرما، تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے، ہم اپنے سارے گناہوں کے لیے تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں، ہم اپنی خطاؤں سے تیرے حضور توبہ کرتے ہیں، یا اللہ ہمارے اوپر آسمان سے موسلادھار بارش نازل فرما جو ہر طرف بہہ جانے والی ہو جو تیرے عرش کے نیچے سے کثرت سے برسے جو بارش ہمیں نفع پہنچائے اور اس کا انجام بھی اچھا ہو، جو غلبہ اور گھاس اگانے والی ہو جو مزیدار ہو شادابی والی ہو جو زمین کو بھرپور بھر دے جو موسلادھار ہو اور سبزہ اگانے والی ہو جو گھاس اور سبزے کو جلدی جلدی اگا دے اور جو ہمارے لیے برکات کی کثرت کر دے جو بھلائیوں کیے لیے قبولیت کا درجہ رکھتی ہو یا اللہ تو نے ہی اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ”وجعلنا من الماء کل شیء حی“ یعنی ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا یا اللہ! پانی سے پیدا کی جانے والی چیز میں برائے نام زندگی بھی نہیں رہی اب ہر چیز کی زندگی صرف اور صرف پانی سے باقی رہ سکتی ہے یا اللہ! لوگ مایوس ہو چکے ہیں اور بدگمان ہو چکے ہیں، ان کے چوپائے شدت پیاس سے سرگرداں ہیں یا اللہ جب تو نے بارش بند کر دی تو ماں کی اولاد ہر رونے کی وجہ سے گھگھی بندھ جائے گی، اس کی ہڈیاں چور چور ہو جائیں گی اس کے بدن کا گوشت ختم ہو جائے گا اس کی چربی پگھل جائے گی یا اللہ! رونے والی پر رحم فرما ہنہنانے والی پر رحم فرما کون ایسا ہے، جس کے رزق کا بیڑا تو نے اپنے ذمہ نہ لیا ہو یا اللہ! سرگرداں بہائم اور چرنے والے چوپاؤں پر رحم فرما روزہ دار بچوں پر رحم فرما، یا اللہ! کوزہ پشت بوڑھوں پر رحم فرما دودھ پیتے بچوں اور چرنے والے چوپایوں پر رحم فرما یا اللہ! ہماری قوت میں اضافہ فرما اور ہمیں محروم واپس نہ لوٹانا بے شک تو دعاؤں کو سنتا ہے اے ارحم الرحمین! ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ دعا سے فارغ ہیں ہوئے تھے کہ آسمان نے سخاوت کے دریا بہا دیئے حتیٰ کہ ہر شخص پریشان ہو گیا کہ اپنے گھر کیسے واپس لوٹ کر جائے، جانوروں میں نئی زندگی آگئی زمین سرسبز وشاداب ہو گئی لوگوں میں زندگی کی چہل پہل آگئی یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی برکت سے تھا۔

رواہ ابن عساکر ورجالہ ثقات

۲۳۵۴۷...... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے یوں دعا فرمائی: یا اللہ! گھنے بادلوں سے ہمیں ڈھانپ دے جو ہمارے اوپر موسلادھار مینہ برسائیں، جو جل تھل کر دے اور نفع بخش ہو اے جلال اور عزت والے۔

رواہ الدیلمی

بارش کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۲۳۵۴۸...... "مسند انس رضی اللہ عنہ" حمید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ دعا کرتے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں چنانچہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی۔ کہنے لگے: یارسول اللہ خشک سالی نے سخت متاثر کر دیا ہے زمین نے سبزہ اگانا بند کر دیا ہے اور سارا مال ہلاک ہو گیا ہے، رسول کریم ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ مبارک اٹھائے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اس وقت آسمان میں بادلوں کا نام ونشان بھی نہیں تھا ہم نے نماز نہیں پڑھی تھی کہ قریب ہی سے ایک نوجوان آیا ہوا تھا وہ موسلا دھار بارش کی وجہ سے گھر واپس جانے کے لیے پریشان ہو گیا جمعہ بھر (ہفتہ بھر) بارش برستی رہی مکانات مہندم ہو گئے راستے بند ہو گئے جس کی وجہ سے مسافروں کا آنا جانا موقوف ہو گیا ابن آدم کے جلدی سے اکتا جانے پر حضور نبی کریم ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا یا اللہ! بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے تا کہ ہم پر نہ برسے۔

رواه ابن ابی شیبة

۲۳۵۴۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور بارش کی قلت اور خشک سالی کی شکایت کی اور کہا: یارسول اللہ! ہم آپ کے پاس آئے ہیں ہمارے پاس کوئی اونٹ نہیں جسے باندھا جائے اور کوئی بچہ نہیں جو صبح کو چراغ جلائے پھر دیہاتی نے یہ اشعار پڑھے:

اتیناک والعذراء یدمی لبانها
وقد شغلت ام الصبی عن الطفل.

ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں درانحالیکہ دوشیزہ (عورت، اونٹنی) کے تھنوں سے دودھ کی بجائے خون ابل رہا ہے اور بچے کی ماں اپنے بچے سے منہ موڑ چکی ہے۔

والقت بکفیها الفتی لاستکانه
من الجوع ضعفا ما یمر وما یحلی

بھوک نے ماں اتنی کمزور بے ہمت اور سست کر دی ہے کہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا بچہ دور پھینک دیا ہے اس کے پاس اتنی چیز بھی نہیں جو اس کے منہ کو کڑواہٹ یا مٹھاس دے سکے۔

ولا شیء مما یا کل الناس عندنا
سوی الحنظل العامی والعلهز الفسل

ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جسے لوگ کھاتے ہوں ہمارے پاس اگر کچھ ہے بھی وہ عام قسم کا اندرائن اور ردی قسم کی علھز بوٹی ہے (جسے کھایا ہی نہیں جاتا)۔

الیس لنا الا الیک فرارنا
واین فرار الناس الا الی الرسل

ہم بھاگ کر صرف آپ کے پاس آسکتے ہیں چونکہ لوگ اللہ کے پیغمبروں کے پاس بھاگ کر آتے ہیں۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک پھیلائے اور دعا کی حتیٰ کہ آپ ﷺ کے ہاتھ اپنے سینے کی طرف واپس نہیں آئے تھے کہ آسمان ابر آلود ہو گیا اور موسلا دھار بارش برسنے لگی اتنے میں اہل بطاح چیختے ہوئے آ گئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! راستے بند ہو چکے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے اور ہمارے اوپر سے بارش ہٹا دے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے بادل چھٹ گئے اور مد

ینہ آئینے کی طرح صاف وشفاف ہو گیا رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔حتی کہ آپ کی داڑھیں بھی دکھائی دینے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ابو طالب کی بھلائی اللہ ہی کے لیے ہے کاش اگر آج زندہ ہوتے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں ان کے اشعار ہمیں کون سنائے گا؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! شاید آپ کی مراد ابو طالب کے یہ اشعار ہیں۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه

ثمال الیثامی عصمة للا رامل

اور وہ (حضور نبی کریم ﷺ سرخ) سفید چہرے والا ہے جس کی ذات کا واسطہ دے کر بارش طلب کی جاتی ہے وہ یتیموں کا فریادرس ہے اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے۔

یلوذبه الهلاک من ال هاشم

فهل عنده فی نعمة وفو اضل.

ہاشم کی اولاد کے ہلاکت زدہ لوگ اس کی پناہ حاصل کرتے ہیں اور اس کے پاس آ کر نعمتوں اور فراوانیوں میں آ جاتے ہیں۔

کذبتم وبیت الله یبزی محمد

ولما نقاتل دونه ونناضل

(اے کفار مکہ) بیت اللہ کی قسم! تم جھوٹ کہتے ہو محمد ﷺ غالب ہو کر رہے گا ورنہ ہم اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں قتال کریں گے اور تیروں کی بارش برسادیں گے۔

ونسلمه حتی نصرع حوله

ونذهل عن ابنائنا والحلائل.

ہم اسے صحیح وسلامت رکھیں گے حتی کہ ہم اس کے اردگرد پچھاڑ دیئے جائیں گے اور ہم اس وقت اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھلا دیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں میری مراد یہی اشعار ہیں۔ رواہ الدیلمی

کلام:......اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم ہے جو متروک راوی ہے۔

۲۳۵۵۰..... یعلی بن اشدق عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے کہ: یا اللہ! تاجر اور مسافر کی دعا قبول نہ کرنا چونکہ مسافر دعا کرتا ہے کہ بارش نہ برسے اور تاجر کی خواہش ہوتی ہے کہ زمانے میں شدت آجائے اور نرخ گراں تر ہوتے جائیں۔

رواہ الدیلمی

۲۳۵۵۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو دعا کرتے: یا اللہ! خوشگوار بارش عطا فرما۔

رواہ ابن عساکر وابن النجار

خونی بارش

۲۳۵۵۲..... ربیعہ بن قسیط کی روایت ہے کہ وہ جماعت والے سال حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے واپس لوٹ رہے تھے کہ تازہ خون برسنے لگا ربیعہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ برتن رکھ دیئے جاتے اور وہ تازہ خون سے بھر جاتے تھے۔ لوگوں کا گمان تھا کہ یہ لوگوں کی آپس کی لڑائیوں میں بہنے والا خون ہے جو اب بارش بن کر برس رہا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر فرمایا: اے لوگو تم آپس میں بہتر تعلقات قائم رکھو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی مضبوط سے مضبوط تعلق قائم کرو تمہارا کچھ نقصان نہیں ہوگا گو یہ یہ دو پہاڑ خون کیوں نہ بن جائیں۔ رواہ ابن عساکر وسندہ صحیح

زلزلوں کا بیان

۲۳۵۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زلزلہ میں نماز پڑھی، جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے چھ رکوع اور چار سجدے کیے، ایک رکعت میں پانچ رکوع اور دو سجدے کیے اور پھر ایک رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کیے (رواہ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اگر یہ حدیث ثابت ہو جائے تو یہ ہمارا مذہب ہے۔" رواہ البیهقی "۔ بیہقی کہتے ہیں یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے)۔

۲۳۵۵۴..... عبداللہ بن حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ میں تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ کا امیر گورنر) مقرر کیا ہوا تھا چنانچہ ایک دن زلزلہ ہوا جس سے زمین تھرتھرا اٹھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مسجد میں چلے گئے لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے چار مرتبہ تکبیر کہی اور پھر طویل قراءت کی۔ پھر رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں اور ان میں طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر کیا سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہو گئے اور چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کیے یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چوبیس تکبیریں کہیں اور چار سجدے کیے اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے ظہور پر یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۵۵..... عبداللہ بن حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں زلزلہ آیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے تین رکوع اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور تین رکوع اور پھر دو سجدے کیے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۵۶..... عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بصرہ میں نماز پڑھائی چونکہ قبل ازیں زلزلہ ہوا تھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعات میں چھ رکوع کیے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: قدرتی نشانیوں کے ظہور پر یہی نماز پڑھی جاتی ہے۔

رواہ ابن جریر

ہواؤں کا بیان

۲۳۵۵۷..... عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ کسی قوم کے لئے ہوا عذاب بنا کر بھیجی جاتی ہے جب کہ یہی ہوا دوسروں کے لیے کے رحمت بنا کر بھیجی جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی

۲۳۵۵۸..... سعید بن جبیر روایت نقل کرتے ہیں کہ شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو ہوا بھی چلتی ہے وہ یا تو تندرست کے لے بیماری کا پیغام لاتی ہے یا بیمار کے لیے شفاء کا پیغام لاتی ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۳۵۵۹..... مجاہد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہوا چلی لوگ ہوا کو گالیاں دینے لگے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہوا کو مت گالیاں دو چونکہ ہوا رحمت بھی ہے اور عذاب بھی، لیکن تم یوں کہا کرو اے اللہ! اسے رحمت بنا عذاب نہ بنا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۵۶۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب بھی رسول کریم ﷺ نے بادل اٹدے ہوئے دیکھتے تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل جاتا تا وقتیکہ بادل چھٹ جاتے یا بارش برس پڑتی۔

کتاب ثانی......حرف صاد

کتاب الصوم ازقسم اقوال

''اس میں دو باب ہیں''۔

باب اول......فرض روزہ کے بیان میں

''اس میں آٹھ فصلیں ہیں۔

فصل اول...... مطلق روزہ کی فضلیت

۲۳۵۶۱...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے۔ رواہ مسلم والامام احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ہریرہ

۲۳۵۶۲...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے، اس کی خاموشی تسبیح ہے، اس کے عمل کا ثواب دوچند ہے، اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن ابی اوفی والنواضح ۲۴۰۹

۲۳۵۶۳...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ دوزخ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے جیسے جنگ میں تمہاری ڈھال ہوتی ہے۔

رواہ الا مام احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۵۶۴...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور دوزخ سے بچاؤ کے لیے قلعہ ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۷

۲۳۵۶۵...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے اور دوزخ سے بچاؤ کا ایک مضبوط قلعہ ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۳۵۶۶...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے بیشک روزہ دار اسے پھاڑ نہ ڈالے۔ رواہ النسائی والبیہقی فی السنن عن ابی عبیدۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۸۔

۲۳۵۶۷...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے جب تک کہ صاحب روزہ اسے جھوٹ اور غیبت سے پھاڑ نہ دے

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۹ والضعیفہ ''۱۴۴۰''۔

۲۳۵۶۸...... جس نے ایک دن روزہ رکھا اور ضائع نہیں کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن البراء

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۳ والضعیفہ ۱۳۲۷۔

۲۳۵۶۹...... روزہ ڈھال ہے اور وہ مومن کے مضبوط قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے اور ہر عمل اس کے کرنے والے کے لیے ہوتا ہے سوائے روزے کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزاء میں خود دوں گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۳۵۷۰...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ دوزخ کی آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے جو آدمی صبح کو روزہ کی حالت میں اٹھے وہ جہالت کا مظاہرہ نہ کرے اور جب کوئی دوسرا اس کے ساتھ جہالت کرے تو یہ (روزہ دار) اسے نہ گالی دے اور نہ ہی برا بھلا کہے بلکہ وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے بھی عمدہ ہوتی ہے۔

رواہ البیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۵۷۱...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ نصف صبر ہے اور ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۲۔

۲۳۵۷۲...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

رواہ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه والطبرانی عن سهل بن سعد

کلام:...... یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰ ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۷۶۔

۲۳۵۷۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ نصف صبر ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الا یمان عن ابی هر یرة

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۸۲ والضعیفہ ۴۴۸۶۔

۲۳۵۷۴...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ میں ریاکاری نہیں ہوسکتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا چونکہ میری ہی وجہ سے اس نے کھانا پینا چھوڑا۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۰۔

۲۳۵۷۵...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے ہی اس کو دن کے وقت کھانا اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ جبکہ قرآن مجید کہے گا: اے میرے رب! رات کو میں نے اس کو سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرمایا۔ پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیهقی عن ابن عمر

۲۳۵۷۶...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے وقت قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی هریرة وابی سعید معا

۲۳۵۷۷...... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو تو فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ کھانا کھانے والا کھانے سے فارغ ہوجائے۔ رواہ مام احمد بن حنبل والترمذی والبیهقی فی شعب الایمان عن ام عمارة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۸۳۔

(۲۳۵۷۸...... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ البیهقی وابن ماجه عن ام عمارة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۲۷ اوضعیف الجامع ۳۵۲۵۔

۲۳۵۷۹...... جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا چنانچہ کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں روزہ دار کھڑے ہوں گے اور اس دروازہ سے داخل ہوں گے، جب داخل ہوجائیں گے تو دروازے پر تالہ لگادیا جائے گا پھر ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہونے پائے گا۔ رواہ الا م احمد بن حنبل و البیهقی عن سهل بن سعد

۲۳۵۸۰...... روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے اس دروازے سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور نہیں داخل ہوگا، چنانچہ جب آخری روزہ دار اس دروازے میں داخل ہوجائے گا پھر اسے تالہ لگا دیا جائے گا جو اس دروازے سے داخل ہوگا جنت کا پانی یا شراب پیے گا جس نے ایک بار پی لیا پھر سے پیاس کبھی نہیں لگے گی۔ رواہ النسائی عن سهل بن سعد

۲۳۵۸۱...... جنت کے آٹھ دروازے ہیں جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ رواہ البخاری عن سهل بن سعد

۲۳۵۸۲...... جنت میں ایک دروازہ ہے جس سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا جو بھی اس دروازے سے داخل ہوا اسے پیاس کبھی نہیں لگے گی اور اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ رواہ الترمذی ابن ماجه عن سهل بن سعد رضی الله عنه

۲۳۵۸۳...... نیکی کے ہر دروازے کے لیے ایک دروازہ ہے جو جنت کے دروازوں میں سے ہوگا اور روزے کے دروازہ کو ریان کہا جاتا ہے۔

رواه الطبرانی عن سهل بن سعد

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۳۔

۲۳۵۸۴...... ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ بہت سارے جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں اور یہ سلسلہ ہر رات ہوتا ہے۔

رواه ابن ماجه عن جابر واحمد بن حنبل والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

۲۳۵۸۵...... ہر روزہ دار کی افطاری کے وقت کوئی نہ کوئی دعا ہوتی ہے جو کسی صورت میں بھی رد نہیں کی جاتی۔ رواه الحاکم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۶۰ نیز دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۸۷۔

۲۳۵۸۶...... بلاشبہ ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ رواه هناد عن ضمرة بن حبیب مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۲۹۔

۲۳۵۸۷...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو بتادو کہ کوئی ایسا بندہ نہیں جو کسی دن میری رضامندی کے لیے روزہ رکھے مگر یہ کہ میں اس کے جسم کو صحت بخشتا ہوں اور اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہوں۔ رواه البیهقی عن علی

۲۳۵۸۸...... رب تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ہر نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے اور روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا، روزہ دوزخ سے بچاؤ کی ایک ڈھال ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے، اگر کوئی جاہل تمہارے اوپر جہالت کا مظاہرہ کر بیٹھے درانحالیکہ وہ روزہ میں ہو تم کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں۔ رواه الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۵۷۔

روزہ ڈھال ہے

۲۳۵۸۹...... روزہ ڈھال ہے لہٰذا روزہ کی حالت میں نہ کوئی گناہ کی بات کی جائے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کیا جائے روزہ دار کے ساتھ اگر کوئی آدمی لڑائی کرے یا اسے کوئی گالی دے روزہ دار کہہ دے: میں روزہ میں ہوں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے چنانچہ روزہ دار میری خاطر کھانا پینا اور دیگر خواہشات کو چھوڑتا ہے روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے۔ رواه الامام احمد بن حنبل والبخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۳۵۹۰...... ابن آدم کا ہر عمل دو چند ہوجاتا ہے، نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے اس سے بھی آگے جتنا اللہ چاہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں۔ بجز روزہ کے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا چونکہ روزہ دار نے میرے لیے کھانا اور دیگر خواہشات کو چھوڑا ہے روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں ایک فرحت افطاری کے وقت اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کرنے کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواه مسلم والامام احمد بن حنبل النسائی وابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۳۵۹۱...... ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ رواه ابو الشیخ عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۰۔

۲۳۵۹۲...... افطاری کے وقت روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ رواه الطیالسی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۷۴۔

۲۳۵۹۳... روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کرتے وقت۔
رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۳۵۹۴... جس شخص نے فی سبیل اللہ ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے ستر خریف دور کردیں گے۔ یعنی اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنا فاصلہ کردیں گے جو ستر سال کی مسافت کے برابر ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۳۵۹۵... جس نے فی سبیل اللہ ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے ستر سال کی مسافت کے برابر دوزخ سے دور کردیں گے۔
رواہ النسائی عن ابی سعید

۲۳۵۹۶... جس نے فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس روزہ کی بدولت اسے جہنم کی تپش سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کردیں گے۔ رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابی سعید

۲۳۵۹۷... جس نے فی سبیل اللہ ایک دن کا بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے سو سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کردیں گے۔
رواہ النسائی عن عقبۃ بن عامر

شہوت کو کم کرنے والی چیزیں

۲۳۵۹۸... میری امت کی شہوت کو کم کرنے والی دو چیزیں ہیں روزہ اور قیام اللیل۔ رواہ الامام احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمرو

۲۳۵۹۹... جس کے لیے روزہ کی حالت میں خاتمے کا فیصلہ کیا گیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ رواہ البزار عن حذیفہ

۲۳۶۰۰... جس نے ایک دن بھی محض اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھا اسے اللہ تعالیٰ جہنم سے ستر خریف دور کردیں گے۔
رواہ الامام احمدبن حنبل و البیہقی والترمذی والنسائی عن ابی سعید

۲۳۶۰۱... جس نے ایک دن نفل روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت سے کم ثواب پر راضی ہی نہیں ہوتے۔ رواہ الخطیب عن سہل بن سعد

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۲۔

۲۳۶۰۲... روزہ دار کی خاموشی تسبیح ہے، اس کا سونا عبادت ہے اس کی دعا قبول کردی جاتی ہے اور اس کا عمل دو چند بڑھا دیا جاتا ہے۔
رواہ ابو زکریا ابن مندہ فی امالیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۳۔

۲۳۶۰۳... روزہ رکھو چونکہ روزہ جہنم اور حوادث زمانہ سے بچاؤ کے لیے ایک ڈھال ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ملیکہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۲۔

۲۳۶۰۴... تین اشخاص ایسے ہیں کہ جو وہ کھاتے ہیں اس کا ان سے حساب نہیں لیا جائے گا بشرطیکہ ان کا کھانا حلال ہو روزہ دار (۲) سحری کے وقت بیدار ہونے والا (۳) اللہ تعالیٰ کی راہ میں چوکیداری کرنے والا۔ رواہ الطبرانی وعن ابن عباس

۲۳۶۰۵... روزے رکھو تندرست رہو گے۔ رواہ ابن السنی وابونعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۲۹ وتذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

۲۳۶۰۶... فی سبیل اللہ آدمی کا روزہ اسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کردیتا ہے۔ رواہ الطبرانی اعن ابی الدرداء

۲۳۶۰۷... روزہ دار عبادت میں رہتا ہے گو کہ وہ اپنے بستر پر سویا ہوا کیوں نہ ہو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۰۔

۲۳۶۰۸... تم اپنے او پر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ کی کوئی مثال نہیں۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان واحمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن ابی امامة

۲۳۶۰۹... تم اپنے او پر روزہ لازم کرلو چونکہ یہ خالص عبادت ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن قدامة ابن مظعون عن اخیه عثمان

کلام:... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۶۱۔

۲۳۶۱۰... تم اپنے او پر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ مستی کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے اور رگوں کا خون کم کرتا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الطب عن شداد بن عبداللہ

۲۳۶۱۱... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور اس کے ذریعے بندہ آگ سے اپنے آپ کو بچاتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ (رواہ الامام احمد بن حنبل و البیهقی عن جابر

۲۳۶۱۲... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کا ہر عمل اس کے لے ہوتا ہے۔ بجز روزہ کے بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکا بدلہ دوں گا، روزہ ڈھال ہے لہذا جب بھی تم میں سے کوئی آدمی روزہ میں ہو وہ نہ بیہودہ گفتگو کرے اور نہ ہی شور مچائے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے کوئی جھگڑے تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے یہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں چنانچہ جب وہ افطار کرتا ہے تو روزہ افطار کرکے اسے فرحت حاصل ہوتی ہے اور جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزہ سے اسے بے حد فرحت نصیب ہوگی۔

رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابی هریرة

روزہ دار کی دعا

۲۳۶۱۳... ہر روزہ دار بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے یا تو وہی چیز جو اس نے دعا میں طلب کی ہے اسے دنیا میں مل جاتی ہے یا آخرت کے لیے ذخیرہ کردی جاتی ہے۔ رواہ الحکیم عن ابی هریرة

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۳۔

۲۳۶۱۴... جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے اور روزہ دار کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ امام احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه وابن حبان عن زید بن خالد

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے: اسنی المطلب ۱۳۳۷۔

۲۳۶۱۵... جس نے کسی روزہ کو روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو ساز وسامان فراہم کیا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے۔

رواہ البیهقی فی السنن عن زید بن خالد

۲۳۶۱۶... روزہ ڈھال ہے۔ رواہ الترمذی عن معاذ الشذرة ۵۵۳

۲۳۶۱۷... روزہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۶۱۸... روزہ ڈھال ہے اس کے ذریعے بندہ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۶۱۹... موسم سرما کا روزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹھنڈی غنیمت ہے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل وابویعلیٰ والطبرانی و البیهقی فی السنن عن عامر بن مسعود والطبرانی فی السنن الصغریٰ والبیهقی فی شعب الایمان وابن عربی فی الکامل عن انس وجابر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۳۶ وتلبیض الضعیفة ۲۸۰۔

۲۳۶۲۰...... روزہ شہوت کو کم کرتا ہے گوشت کو ہلکا کرتا ہے اور دوزخ کی آگ سے دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ایک دستر خوان ہے جس پر ایسے کھانے چنے گئے ہیں جنھیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر کھٹکے۔ اس پر صرف روزہ دار ہی بیٹھیں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو القاسم بن بشران فی اما لیہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھے ضعیف الجامع ۳۰۰۹۔

الاکمال

۲۳۶۲۱...... اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کی سات قسمیں ہیں: دو اعمال (۲) موجب ہیں دو اعمال ان کی بمثل ہیں، ایک عمل وہ ہے جس کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور ایک عمل وہ ہے جو سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے اور ایک عمل (ساتواں عمل) وہ ہے جس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا، کوئی نہیں جانتا۔ وہ دو اعمال جو موجب (واجب کرنے والے) ہیں وہ یہ کہ جس آدمی نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی درانحالیکہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی درانحالیکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس کے لیے ددوزخ واجب ہو جائے گی اور جس نے برائی کی اس کا بدلہ اسی کے بمثل ہوگا اور جس نے نیکی کی اس کا بدلہ بھی اسی کے بمثل ہوگا جس نے نیکی کی اسے دس گنا ثواب ملے گا جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے اس کے ایک درہم کو ساتھ سو درہم تک بڑھا دیا جاتا ہے اور اس کے ایک دنیار کو سات سو دینار تک بڑھا دیا جاتا ہے، روزہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے روزہ دار کو روزے کا ثواب معلوم نہیں ہوتا اس کا ثواب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

رواہ لحکیم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

مصنف علاء الدین متقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس باب کی یہ حدیث میں نے صرف زاء کے تحت کتاب الزکواۃ میں بھی ذکر کی ہے تاکہ خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی ترغیب ہو جائے وہاں یہ حدیث ۱۶۱۴۳ نمبر پر ہے۔

۲۳۶۲۲...... جو نیکی بھی ابن آدم کرتا ہے وہ دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بجز روزہ کے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزاء دوں گا چونکہ روزہ دار میرے لیے کھانا پینا اور دیگر خواہشات چھوڑتا ہے روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے یہاں مشک سے بھی افضل ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۲۳۶۲۳...... نیکی دس گنا سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے جب کہ برائی نری ہی رہتی ہے جسے میں مٹا دیتا ہوں۔ روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا۔ روزہ اللہ کے عذاب سے بچاؤ کی ڈھال ہے جس طرح کہ اسلحہ کی تلوار سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے۔

واہ البغوی عن رجل

۲۳۶۲۴...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی نیکیوں کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کو دو طرح کی فرحتیں نصیب ہوتی ہیں، ایک فرحت افطاری کے وقت اور دوسری فرحت قیامت کے دن۔ بخدا! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

۲۳۶۲۵...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی نیکیوں کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، بجز روزہ کے چنانچہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو طرح کی فرحتیں نصیب ہوتی ہیں، روزہ ایک ڈھال ہے جس کے ذریعے میرا بندہ آگ سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ چونکہ روزہ دار میری خاطر کھانا اور دیگر خواہشات چھوڑتا ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواہ الطبرانی عن بشیر بن الخصاصیة وابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۳۶۲۶..... رب تعالیٰ کا فرمان ہے کہ روزہ آگ سے بچنے کی ایک ڈھال ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا چنانچہ روزہ دار اپنی خواہشات کھانا اور پینا میری خاطر چھوڑتا ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواہ البغوی وعبدان والطبرانی وسعید بن المنصور عن بشیر بن الخصاصیة

۲۳۶۲۷..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بجز روزہ کے ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۳۶۲۸..... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: بجز روزہ کے ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے پس روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے لہٰذا جب کسی کا روزہ ہو وہ بیہودہ گوئی اور فضول شور وشغب سے گریز کرے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں قسم اس ذات کی جسے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں ایک فرحت اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری فرحت اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل فی مسندو مسلم والنسائی وعبد الرزاق وابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۳۶۲۹..... روزہ ڈھال ہے اس کے ذریعے میرا بندہ بچاؤ کرتا ہے اور روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

رواہ ابن جریر عن ابی ھریرة

۲۳۶۳۰..... جو بندہ بھی روزہ کی حالت میں صبح کرتا ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس کے سب اعضاء تسبیحات میں مشغول رہتے ہیں، آسمان دنیا کے رہنے والے (فرشتے) اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ سورج غروب ہوجائے اگر روزہ دار ایک رکعت یا دو رکعتیں پڑھتا ہے اس کے لیے سب آسمان نور سے بھر جاتے ہیں اور جو حوریں اس کی بیویاں ہوں گی وہ کہتی ہیں: یا اللہ! اسے (روزہ دار کو) پکڑ کر ہمارے پاس لے آ ہم اسے دیکھنے کے لئے مچل رہی ہیں، روزہ دار اگر تسبیح وتہلیل یا تکبیر کہتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے لے لیتے ہیں اور اس کا اجر وثواب لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج پردوں میں چھپ جائے۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والدارقطنی فی الافراد والبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۹۱ والمتناہیۃ ۸۹۷۔

۲۳۶۳۱..... روزہ دار کی خاموشی تسبیح ہے، اس کا سونا عبادت ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کا عمل کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۳۔

۲۳۶۳۲..... روزہ دار کی افطاری کے وقت دعا رد نہیں ہوتی۔ رواہ ابن زنجویہ عن ملیکہ عمرو

۲۳۶۳۳..... اللہ تعالیٰ نے انجیل میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جماعت بنی اسرائیل سے کہو کہ جو آدمی میری رضا کے لیے روزہ رکھے گا میں اس کے جسم کو صحت بخشوں گا اور اس کے اجر وثواب کو بڑھا دوں گا۔

رواہ الشیخ فی الثواب والدیلمی والرافعی عن ابی الدرداء

۲۳۶۳۴..... اے بن مظعون! تم اپنے اوپر روزہ لازم کردو چونکہ روزہ شہوت کو ختم کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن عائشة بنت قدامة بن مظعون عن ابیھا عن اخیه عثمان بن مظعون

۲۳۶۳۵..... جس شخص کو روزہ نے کھانے پینے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا اللہ تعالیٰ کی اسے جنت کے پھل اور جنت کی شراب پلائے گا۔

رواہ البیہقی عن علی

۲۳۶۳۶..... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۶۳۷..... تین اشخاص ایسے ہیں جن سے کسی نعمت کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا کھلانے پلانے والا سحری کے وقت اٹھنے والا اور مہمان نواز اور تین اشخاص کو بد خلقی پر ملامت نہیں کی جاتی مریض روزہ دار حتیٰ کہ افطار کرے اور عادل حکمران۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث موضوع ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰ والتنزیہ ۱۶۲۔

۲۳۶۳۸..... اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ کے برابر کوئی عبادت نہیں۔ رواہ النسائی عن ابی امامۃ

۲۳۶۳۹..... روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں ایک افطاری کے وقت اور دوسری قیامت کے دن روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے بھی افضل ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والخطیب عن ابن مسعود

۲۳۶۴۰..... اللہ تبارک وتعالیٰ کراما کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ میرے روزہ دار بندوں کی عصر کے بعد کوئی برائی نہ لکھو۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والخطیب عن انس

۲۳۶۴۱..... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہے ہیں۔

رواہ ابن المبارک فی الزھد وعبدالرزاق فی المصنف عن ام عمارۃ

۲۳۶۴۲..... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ ابن حبان عن ام عمارۃ بنت کعب

۲۳۶۴۳..... جو شخص روزہ کی حالت میں مر گیا قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے روزہ ثابت کردیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:...... ظاہر حدیث سے یہی مطلب مترشح ہوتا ہے کہ روزہ دار اگر مرجائے تو قیامت تک روزہ دار کے حکم میں ہوتا ہے اور اسے روزے کا برابر ثواب ملتا رہتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۳۶۴۴..... قیامت کے دن روزہ دار اپنی قبروں سے باہر آئیں گے انہیں روزہ کی بو سے پہچان لیا جائے گا ان کی مونہوں سے مشک سے بھی عمدہ وافضل خوشبو مہک رہی ہوگی ان کا استقبال عمدہ سجائے گئے دسترخوانوں اور لبالب بھرے ہوئے جاموں سے کیا جائے گا ان سے کہا جائے گا کھاؤ تم بھوکے تھے پیو تم پیاسے تھے لوگوں کو رہنے دو وہ آرام کررہے ہیں اور تم تھکے ہوئے ہو جب لوگ آرام کرلیں گے پھر کھائیں گے اور پئیں گے چنانچہ لوگ حساب وکتاب میں پھنسے ہوں گے اور سخت تھکاوٹ اور پیاس میں ہوں گے۔

رواہ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۶۴۵..... قیامت کے دن روزہ داروں کے لیے سونے سے بنا ہوا دسترخوان لگایا جائے گا جس سے وہ کھائیں گے جبکہ بقیہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ رواہ الشیخ والدیلمی عن ابن عباس

۲۳۶۴۶..... جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے، قیامت کے دن کہا جائے گا کہاں ہیں روزہ دار؟ چنانچہ اس دروازہ سے جب روزہ دار داخل ہوجائیں گے پھر اسے تالہ لگا دیا جائے گا روزہ دار داخل ہوتے وقت پانی پئیں گے جس نے ایک مرتبہ پانی پی لیا پھر اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ رواہ ابن زنجویہ عن سھل بن سعد

۲۳۶۴۷..... جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان (سیرابی کا دروزہ) کہا جاتا ہے، اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے لہٰذا جو بھی روزہ داروں میں سے ہوا وہ اس دروازہ سے داخل ہوگا اور پھر اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ رواہ الطبرانی عن سھل بن سعد

۲۳۶۴۸..... جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کے نام سے پکارا جاتا ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

رواہ الخطیب وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ والحفاظ ۲۰۰

۲۳۶۴۹..... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن آواز لگائی

جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں آجاؤ باب ریان کی طرف چنانچہ اس دروازہ سے روزہ داروں کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۰...... جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کیا جاتا ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

رواہ ابن النجار عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۲۳۶۵۱...... میں اس آدمی سے بہتر ہوں جو صبح کو روزہ کی حالت میں نہ اٹھے اور کسی بیمار کی عیادت نہ کرے۔

رواہ عبد بن حمید وابن ماجہ وابوعلی سعید بن المنصور عن جابر

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے صبح کس حال میں کی ہے اس کے بعد یہ حدیث ذکر کی۔

۲۳۶۵۲...... جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۶۵۳...... جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہوگا الا یہ کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے کسی مجاہد کو اللہ کی راہ میں سامان فراہم کیا یا جس نے مجاہد کے اہل خانہ کی اس کے پیچھے دیکھ بھال کی اس کے لیے بھی اسی جیسا اجر وثواب ہے الا یہ کہ مجاہد کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ احمد بن حنبل وعبد بن حمید والبیھقی فی شعب الایمان وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن زید بن خالد الجھنی

۲۳۶۵۴...... جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا یا کسی حاجی کو ساز وسامان دیا یا کسی مجاہد کو سامان دیا یا مجاہد کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کی اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے مگر اس (روزہ دار حاجی مجاہد) کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔ رواہ ابن قانع والطبرانی عن زید بن خالد

۲۳۶۵۵...... جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اس کے لیے بھی روزہ دار جیسا اجر وثواب ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۶...... جس شخص نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا تو اس کے لیے روزہ دار کا سا اجر وثواب ہے الا یہ کہ روزہ دار کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی چنانچہ روزہ دار نیکی کا جو عمل بھی کرتا ہے کھانا کھلانے والے کو اس جیسا ثواب ملتا رہتا ہے جب تک کہ روزہ دار میں کھانے کی قوت باقی رہتی ہے۔ رواہ ابن مصری فی امالیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۷...... جس نے کسی روزہ دار کو رمضان میں افطار کرایا، اسے حلال کی کمائی سے کھانا کھلایا اور پانی پلایا تو اس کے لیے ماہ رمضان کی گھڑیوں میں فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جبریل علیہ السلام لیلۃ القدر میں اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۵۶۔

۲۳۶۵۸...... جس نے ماہ رمضان میں کسی روزہ دار کو حلال کمائی سے روزہ افطار کرایا رمضان بھر میں فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور لیلۃ القدر میں جبریل امین اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں، جس آدمی کے ساتھ جبریل امین مصافحہ کرتے ہیں اس کے آنسو کثرت سے بہتے ہیں اور وہ نرم دل ہوجاتا ہے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! جسے افطاری کے لیے اس قدر سامان میسر نہ ہو سکے اس کے بارے میں بتایئے؟ ارشاد فرمایا: اس کے لیے روٹی کا ایک لقمہ بھی کافی ہے۔ اس آدمی نے عرض کیا جس آدمی کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: مٹھی بھر کھانا کافی ہے۔ عرض کیا مجھے بتایئے کہ جس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: گھونٹ بھر دودھ سے افطاری کرادے۔ عرض کیا! جس کے پاس یہ بھی نہ ہو: فرمایا کہ پانی کے ایک گھونٹ سے افطاری کرادے۔ رواہ ابن حبان فی الضعفاء والبیھقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۳۳۳۔

فائدہ:...... حوالہ میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ۴ کا نشان دیا ہے جو اس امر کا غماز ہے کہ یہ حدیث سنن اربعہ میں ذکر کی گئی ہے لیکن محشی کہتا ہے کہ تحقیق کے باوجود حدیث سنن میں نہیں پائی گئی۔

دوسری فصل...... ماہ رمضان کے روزوں کی فضیلت

۲۳۶۵۹...... ماہ رمضان کے روزے تمہارے اوپر فرض کردیئے گئے ہیں اور میں قیام رمضان (قیام اللیل) کو سنت قرار دیتا ہوں۔ جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور قیام کیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

رواہ ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۱۲ والمشتھر ۱۹۳

۲۳۶۶۰ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر ماہ رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور قیام رمضان کو تمہارے لیے بطور سنت مقرر کرتا ہوں جس نے ایمان ویقین کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا تو یہ سب اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوجائیں گے۔

رواہ النسائی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۳۶۶۱...... تمہارے اوپر رمضان کا مبارک مہینہ آیا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر اس کے روزے فرض کیے ہیں، ماہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین ہتھکڑیوں (اور بیڑیوں) میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیرو بھلائی سے محروم رہا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والبیھقی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۲ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۳...... جب رمضان کا مہینہ آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۴ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے، شیاطین اور سرکش جنات بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں رہتا۔ رمضان کی ہر رات ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیرو بھلائی کے طلبگار آجا اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا۔ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۵...... تمہارے اوپر ایک مہینہ سایہ فگن ہورہا ہے رسول اللہ ﷺ نے حلفاً فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرا جو رمضان سے افضل ہو منافقین پر ایسا کوئی مہینہ نہیں گزرا جو اس سے برا ہو (ان کے حق میں) اللہ تعالیٰ اس مہینہ کے آنے سے پہلے ہی اجروثواب لکھ دیتے ہیں اور اس کے داخل ہونے سے پہلے ہی گناہ اور بدبختی کو لکھ دیتے ہیں۔ اس مہینہ میں مومن اس لیے خرچ کرتا ہے تاکہ اسے عبادت کے لیے قوت حاصل ہو جب کہ منافق مومنین کو دھوکہ دینے کے لیے خرچ کرتا ہے اور دیگر بیہودگیوں کے لئے خرچ کرتا ہے۔ سو رمضان کا مہینہ مومن کے لیے غنیمت ہے جب کہ کافر کے لیے زحمت ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۲۱۔

۲۳۶۶۶...... بلاشبہ تمہارے اوپر تمہارے اہل خانہ کا بھی حق ہے رمضان کے روزے رکھو اور اس کے ساتھ جو مہینہ ملا ہوا ہے اس کے کچھ روزے رکھو اور ہر بدھ، جمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح تم پوری عمر روزہ رکھنے کے حکم میں ہوجاؤ گے جب کہ تم افطار بھی کرتے رہو گے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن مسلم القرسی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۱۴۔

رمضان میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

۲۳۶۶۷...... یہ رمضان کا مہینہ تمہارے پاس آچکا ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن انس

۲۳۶۶۸...... رمضان کا پہلا عشرہ رحمت ہے، درمیانی عشرہ مغفرت ہے آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل رمضان والخطیب وابن عساکر عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۴۸ وضعیف الجامع ۲۱۳۵۔

۲۳۶۶۹...... رمضان مبارک مہینہ ہے اس میں جنت کے دراز ے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں رمضان میں ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے اے خیر کے طالب آجا اور اے شرو برائی کے طالب رک جا۔ رواہ احمد بن حنبل و البیھقی فی السنن عن رجل

۲۳۶۷۰...... ماہ رمضان مہینوں کا سردار ہے اور ذوالحجہ کی حرمت اس سے بڑھ کر ہے۔ رواہ البزار والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۶۴ وضعیف الجامع ۳۳۲۱۔

۲۳۶۷۱...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ کے سلسلہ میں کسی دن کو کسی دن پر فضیلت حاصل نہیں بجز ماہ رمضان اور یوم عاشورا کے۔

(رواہ الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۹۲ وضعیف الجامع ۴۹۲۵۔

۲۳۶۷۲...... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان میں دل کھول کر خرچ کرو چونکہ رمضان میں خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل رمضان عن ضمرۃ ورواہ راشد بن سعد مرسلاً

۲۳۶۷۳...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے اور رمضان کے روزے زمانہ بھر کے روزے رکھنے کے مترادف ہے حالانکہ وہ بیچ میں افطار بھی کرتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ واحمد بن حنبل ومسلم عن ابی قتادۃ

۲۳۶۷۴...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماہ صبر (رمضان) کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے زمانے بھر کے روزے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۷۵...... رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ صبر کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کو کینے سے پاک کردیتے ہیں۔

رواہ البزار عن علی وعن ابن عباس ورواہ البغوی والباردی عن التمر بن تولب

۲۳۶۷۶...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا نا امید نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۰۸ وضعیف الجامع ۳۳۰۸۔

۲۳۶۷۷...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۷۸...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اسے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب سنن الاربعہ عن ابی ھریرۃ ورواہ البخاری عنہ

۲۳۶۷۹...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے

پچھلے گناہ معاف کردئیے جاتے ہیں۔رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۳۶۸۰۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جوشخص رمضان کے روزے رکھے اوراس کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھ لیے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی ایوب

۲۳۶۸۱۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جوشخص رمضان اور شوال کے چھ روزے رکھے گویا وہ عمر بھر روزہ کی حالت میں رہا۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی ایوب

فائدہ:۔۔۔عمر بھر روزہ کی حالت میں ہونے کا مطلب اس طرح ہے کہ اس امت کی ایک نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے تیس دن ماہ رمضان کے روزے تین سو دن کے روزوں کے برابر ہوئے اور رمضان کے چھ دن کے روزے ساٹھ دنوں کے برابر بھی دو مہینے ہوئے سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں جس کا ہر سال یہی معمول ہو گویا اس نے عمر بھر روزے رکھے۔

۲۳۶۸۲۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۸۳۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان اور شوال کے چھ روزے رکھے اور بدھ جمعرات کے روزے بھی رکھے وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔رواہ احمد بن حنبل عن رجل

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۰۔

۲۳۶۸۴۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دو مہینے ایسے ہیں جن کا ثواب کم نہیں ہوتا اور وہ عید کے دو مہینے ہیں یعنی رمضان اور ذوالحجہ۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی بکرۃ

۲۳۵۸۵۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے۔شعبان پاک کرنے والا ہے اور رمضان گناہوں کو مٹانے والا ہے۔رواہ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنھا

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۱۱۔

۲۳۶۸۶۔۔۔نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کا مہینہ آئندہ سال رمضان تک درمیانی وقفہ کے لئے کفارہ ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل رمضان عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۱۴۔

۲۳۶۸۷۔۔۔نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ رمضان کا مہینہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتا ہے اور اس وقت تک اوپر اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتا جب تک افطار کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔رواہ ابن شاھین فی ترغیبہ والضیاء عن جریر

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۵۷۔

۲۳۶۸۸۔۔۔رمضان کو رمضان اس لیے کہا جاتا ہے چونکہ یہ گناہوں کو جلا کر بھسم کردیتا ہے۔

رواہ محمد بن المنصور السمعانی وابو زکریا یحییٰ بن مندہ فی امالیھا عن انس

الاکمال

۲۳۶۸۹۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمہارے اوپر رمضان المبارک کا مہینہ آرہا ہے اس میں نیت مقدم کرلو اور نفقہ (خرچ) میں ہاتھ کشادہ رکھو۔رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۲۳۶۹۰۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بابرکت مہینہ آچکا اس میں نیت مقدم کرلو اور نفقہ کو وسعت دو (یعنی دل کھول کر خرچ کرو) بلاشبہ

بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں بدبخت ہو جائے اور نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بخت ہو جائے اس مہینہ میں عزت والی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ حقیقۃ ہر بھلائی سے محروم ہی ہے۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابن مسعود

۲۳۶۹۱ ....تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے جو خیر و برکت کا مہینہ ہے۔رواہ ابن النجار عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۳

۲۳۶۹۲ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو برکت کا مہینہ ہے اس میں بھلائی ہی بھلائی ہے اس میں اللہ تعالیٰ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور رحمت نازل فرماتے ہیں اور خطائیں معاف کرتے ہیں اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہاری باہمی رغبت کی طرف دیکھتے ہیں اور تمہاری عبادت پر فرشتوں سے فخر کرتے ہیں لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی خیر و بھلائی دکھلاؤ بلاشبہ بدبخت وہ ہے جو اس مہینہ میں اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم ہے۔رواہ الطبرانی وابن النجار عن عبادۃ ابن الصامت

۲۳۶۹۳ ....رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۴.... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب ماہ رمضان آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۵......رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان آتا ہے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۶......رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۷.. حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں اور (رمضان میں) ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے طالب آجا اور اے برائی کے طالب رک جا۔رواہ النسائی والطبرانی عن عقبۃ بن فرقد

۲۳۶۹۸......رمضان میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور دھتکاری ہوئے شیطان کو ہتھکڑیوں سے جکڑ دیا جاتا ہے رمضان کی ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار آجا اور اے شر کے طلبگار رک جا۔

رواہ النسائی عن عقبۃ بن فرقد

۲۳۶۹۹ ......نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان برکت والا مہینہ ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین ہتھکڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنے والا آواز لگاتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے خواستگار آجا اور اے شر کے طلبگار رک جا حتیٰ کہ رمضان منتہی ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبغوی والبیھقی فی شعب الایمان عن رجل من الصحابۃ یقال لہ عبداللہ

۲۳۷۰۰......نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی شروع رات سے آخری رات تک جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس مہینہ میں سرکش شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایک منادی کو بھیجتے ہیں جو آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار آجا اور آگے بڑھ کیا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے کیا کوئی ہے استغفار کرنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ اور اللہ تعالیٰ ہر رات افطاری کے وقت جہنم سے بے شمار جہنمیوں کو آزاد کرتے ہیں۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ وابن النجار عن ابی عمر رضی اللہ عنھما

۲۳۷۰۱... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کا مہینہ بہت اچھا مہینہ ہے اس میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس مہینہ میں سرکش شیاطین ہتھکڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور اس میں بجز کافر کے ہر شخص کی بخشش کی جاتی ہے۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۰۲... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے طلبگار دربار خداوندی میں حاضر ہوجا اور اے شر و برائی کے طالب رک جا پکارنے والا مسلسل پکارتا رہتا ہے حتیٰ کہ یہ مہینہ بیت جائے۔ (رواہ الطبرانی عن عتبۃ بن عبد

۲۳۷۰۳... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور سرکش جنات قید کر لیے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوجا اور اے برائی کے طلبگار رک جا۔ اور اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک کی) ہر رات جہنم سے بے شمار جہنمیوں کو آزاد کرتے ہیں۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

یہ حدیث ۲۳۶۷۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۳۷۰۴... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے بہشتوں کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا یہ حال پورے رمضان میں رہتا ہے سرکش جنات قید کر لیتے جاتے ہیں آسمان دنیا سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے رات سے لے کر صبح تک کہ اے خیر و بھلائی کے طلبگار دربار خداوندی میں حاضر ہوجا اور اے شر و برائی کے طلبگار (برائی سے) رک جا کیا ہے کوئی بخشش کا خواستگار کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کو عطا کیا جائے؟ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ اور اللہ تعالیٰ افطار کے وقت ہر رات بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس

۲۳۷۰۵... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو پورا مہینہ بہشتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ پورا مہینہ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے اور کوئی دروازہ مہینہ بھر کھولا نہیں جاتا سرکش شیاطین قید کر لیے جاتے ہیں ہر رات صبح تک آسمان دنیا سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے بھلائی کے طلبگار بھلائی کو مکمل کر لے اور خوش ہوجا اور اے برائی کی طلبگار رک جا اور بصیرت سے کام لے۔ کیا کوئی بخشش کا طلبگار ہے کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا مطلوب اسے عطا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں افطاری کے وقت ہر رات ساٹھ ہزار جہنمیوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتے ہیں، پھر جب رمضان کی آخری افطاری کی رات ہوتی ہے تو اس میں اتنے بے شمار لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتے ہیں جتنے رمضان بھر میں (ایک ایک رات میں ساٹھ ساٹھ ہزار کو) آزاد کر چکے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۲۳۷۰۶... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا حتیٰ کہ رمضان کی آخری رات تک آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں جو بندہ مومن رمضان کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدہ کے بدلہ میں پندرہ سو (۱۵۰۰) نیکیاں لکھ دیتے ہیں (اللہ تعالیٰ جنت میں سرخ یاقوت سے عالیشان مکان اس کے لیے بناتے ہیں اس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں، اس میں ایک عالیشان سونے کا محل ہوتا ہے جو سرخ یاقوت سے مزین ہوتا ہے چنانچہ جب وہ رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور ہر دن صبح کی نماز سے شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور ماہ رمضان میں وہ جو سجدہ بھی کرتا ہے خواہ دن کو یا رات کو اس کے ہر سجدہ کے بدلہ میں جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے جو اتنا بڑا ہوتا ہے کہ سوار اس کے سائے تلے پانچ سو سال تک چلتا رہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

۲۳۷۰۷ ...... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھ لیتے ہیں پھر اسے کبھی عذاب نہیں دیتے حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے (انیسویں شب یا تیسویں شب) تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کئے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے فرشتے حرکت میں آ جاتے ہیں حق تعالیٰ شانہ اپنے نور کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے ہیں باوجواس کے کہ حق تعالیٰ شانہ کا وصف بیان کرنے والے اس کا وصف نہیں بیان کر سکتے چنانچہ حق تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں درحالیکہ لوگ صبح کو اپنی عید منارہے ہوتے ہیں: اے فرشتوں کی جماعت مزدور جب اپنی کام پورا کر لیتا ہے اس کی کیا مزدوری ہونی چاہیے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اسے پوری پوری اجرت مل جانی چاہیے حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے روزہ داروں کی بخشش کر دی۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۸۰۸ ...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر عطا کی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہیں۔

۱ ...... یہ کہ ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲ ...... یہ کہ ان کے لیے فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور افطار کے وقت تک کرتے رہتے ہیں۔

۳ ...... جنت ہر روز ان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اور اذیتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں۔

۴ ...... اس میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔

۵ ...... رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لیے مغفرت کی جاتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ مغفرت کی یہ رات شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ طریقہ یہ ہے کہ جب مزدور کام ختم کر لیتا ہے تو اسے مزدوری دے دی جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و محمد بن نصر و البیهقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۰۹ ...... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت کو رمضان کے متعلق پانچ مخصوص چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی ہیں:

۱ ...... یہ کہ جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے حق تعالیٰ شانہ اپنے روزہ دار بندوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھ لیتے ہیں اسے کبھی عذاب نہیں دیتے۔

۲ ...... یہ کہ روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

۳ ...... یہ کہ روزہ داروں کے لیے فرشتے ہر دن و رات استغفار کرتے رہتے ہیں۔

۴ ...... یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتے ہیں کہ تیار رہ اور آراستہ ہو جا قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی تھکاوٹوں سے آ کر تجھ میں آرام کریں تو میرا عزت والا گھر ہے۔

۵ ...... یہ کہ جب رمضان شریف کی آخر رات ہوتی ہے حق تعالیٰ شانہ سب کی مغفرت کر دیتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یہ مغفرت والی رات شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ مزدور اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں انہیں اجرت مل جاتی ہے۔ روہ البیهقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: ...... یہ حدیث ہیثمی نے مجمع الزوائد میں (۱۴۰۳) ذکر کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث احمد و بزار نے بھی روایت کی ہے اور اس میں ہشام

بن زیاد ابو مقدام راوی ضعیف ہے۔

۲۳۷۱۰..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رمضان شریف کا پہلا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اپنے منادی فرشتہ رضوان جو کہ بہشتوں کا خازن ہے سے فرماتے ہیں: اے رضوان! فرشتہ کہتا ہے اے میرے آقا میں حاضر ہوں حکم ہوتا ہے کہ امت محمد ﷺ کے روزہ داروں اور قیام کرنے والوں کے لیے بہشتوں کو آراستہ کرو اور رمضان کا مہینہ ختم ہونے تک اسے بندمت کرو جب رمضان کا دوسرا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ دوزخ کے داروغہ فرشتہ مالک کو حکم دیتے ہیں کہ اے مالک دوزخ کے دروازے امت محمد ﷺ کے روزہ داروں اور قیام کرنے والوں پر بند کر دو پھر دوزخ کے دروازے آخر رمضان تک بند دیتے ہیں رمضان شریف کا جب تیسرا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ جبریل علیہ السلام کو حکم دیتے ہیں کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈالو اور سرکش جنات کو بھی قید کر دو تا کہ میرے روزہ دار بندوں میں فساد نہ پھیلا سکیں نیز اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب فرشتہ ہے جس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں سات زمینوں کے نیچے ہوتے ہیں اس کے دو پر ہوتے ہیں ایک مشرق میں پھیلا ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں ایک سرخ یاقوت کا ہوتا ہے اور دوسرا سبز زبرجد کا رمضان کی ہر رات وہ اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے؟ ہے کوئی حاجتمند کہ اس کی حاجت پوری کی جائے؟ اے خیر کے طلبگار خوش ہو جا اے شر کا ارادہ کرنے والے رک جا اور بصیرت سے کام لے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزہ افطار اور سحری کے وقت ایسے سات ہزار آدمیوں کو جہنم سے خلاصی رحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں ان کے ایسے سبز رنگ کے دو پر ہیں جو موتیوں اور یاقوت سے مزین و آراستہ ہوتے ہیں اور ان دو پروں کو صرف اسی رات میں کھول لیتے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ شانہ کا فرمان ہے "تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم "فرشتے اور روح الامین (جبریل علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں۔ فرشتے سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے ہونے ہیں اور روح سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام ہر روزہ دار کھڑے اور خشکی و تری میں نماز پڑھنے والے کو سلام کرتے ہیں السلام علیک یا مومن السلام علیک یا مومن کہ جب طلوع فجر ہوتا ہے جبریل علیہ السلام اور دوسرے فرشتے واپس آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اہل آسمان جبریل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں اے جبریل! حق تعالیٰ شانہ نے لا الہ الا اللہ کے وارثوں کے ساتھ کیا کیا؟ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ خیر و بھلائی کا معاملہ کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے کروبین جبریل علیہ السلام سے ملاقات کرتے ہیں اور کہتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے ماہ رمضان میں روزہ رکھنے والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے ان کے ساتھ خیر و بھلائی کا معاملہ کیا ہے پھر جبریل علیہ السلام کے ساتھ دوسرے فرشتے بھی حق تعالیٰ شانہ کے دربار میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے رمضان شریف کے روزہ داروں کی بشارت کر دی بجز اس آدمی کے جس پر جبریل علیہ السلام نے سلام نہیں کیا چنانچہ جبریل علیہ السلام میں اس رات ان لوگوں پر سلام نہیں کرتے۔

۱..... شراب کا عادی ۲..... جادوگر

۳..... شطرنج کھیلنے والا اور طبل بجانے والا ۴..... والدین کا نافرمان۔

پھر جب عید الفطر ہوتی ہے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اے امت محمد رسول اللہ ﷺ رب تعالیٰ (کے دربار) کی طرف چلو پھر جب مومنین عیدگاہ میں پہنچ جاتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ پکارتے ہیں کہ اے میرے فرشتوں! بتاؤ کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہمارے معبود اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں ایسے میرے نیک بندے ہیں اور میرے نیک بندوں کی اولاد ہیں میں نے انہیں روزوں کا حکم دیا سو انہوں نے روزے رکھے انہوں نے میری اطاعت کی اور میرے فریضہ کو پورا کیا ایک منادی فرشتہ اعلان کرتا ہے اے امت محمد ﷺ کامیاب و کامران واپس لوٹ جاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی ہے (رواه ابن شاهين في الترغيب عن انس رضي الله عنه اس حدیث کی سند میں عباد بن عبد الصمد راوی ہے ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث قصہ خوانوں کی وضع کردہ حدیث کے مشابہ ہے بیہقی شعب الایمان میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

اوراس کے عام حصے منکر ہیں البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور طریق مروی ہے اسے ابن حبان نے "ضعفاء" میں روایت کیا ہے لیکن اس سند میں اصرم بن حوشب ایک کذاب راوی ہے جب کہ ابن جوزی نے اس طریق کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اس حدیث کا ایک تیسرا طریق بھی ہے جو انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اوراسے دیلمی نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں بھی ابان متروک راوی ہے)۔

۲۳۷۱۱.... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کو شروع سال سے آخر سال تک آراستہ کیا جاتا ہے پس جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کے جھونکوں سے جنت کے درختوں کے پتے بجنے لگتے ہیں (جس سے دلکش آواز نکلتی ہے اس آواز کو سن کر) خوشنما آنکھوں والی حوریں کھڑی ہوجاتی ہیں اور کہتی ہیں۔ اے ہمارے پروردگار اپنے نیک بندوں کو ہمارے شوہر بنادے تاکہ وہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی کریں اور ہم ان کی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم فی الحلیة والدارقطنی فی الافراد والبیہقی فی شعب الایمان وابو داؤد والنسائی وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لیکن طریق بالا میں ولید دمشقی ایک راوی ہے اس کے بارے میں ابوحاتم کہتے ہیں یہ راوی صدوق ہے جب کہ دارقطنی نے اسے متروک کہا ہے۔ یہ حدیث ایک طویل حدیث کا حصہ ہے۔ دیکھئے: التنزیہ ۱۵۴/۲ والضعیفہ ۱۳۲۵۔

۲۳۷۱۲.... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت شروع سال سے آخر سال تک ماہ رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے اور خوشنما آنکھوں والی حوریں پورا سال رمضان کے روزہ داروں کے لیے مزین ہوتی رہتی ہیں چنانچہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کہتی ہے: اے میرے پروردگار مجھے اپنے نیک بندوں کا ٹھکانا بنادے خوشنما آنکھوں والی حوریں کہتی ہیں: یا اللہ! اس مہینہ میں اپنے نیک بندوں کو ہمارے شوہر بنادے چنانچہ اس مہینہ میں جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی پر بہتان نہ باندھے اور شراب نہ پیئے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کردیتے ہیں اور جس شخص نے کسی مسلمان پر بہتان باندھا یا شراب پی لی اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے عمل کو ضائع کردیتے ہیں۔ رمضان کے مہینہ سے ڈرو یہ ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے جب کہ بقیہ گیارہ مہینے تم کھاتے پیتے ہو اور لذات سے لطف اندوز ہوتے ہو یہ ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے رکھا ہے اور یہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے۔ رواہ البیہقی وابن عساکر عن ابن عباس

کلام:..... یہ حدیث ھیثمی نے مجمع الزوائد (۱۴۱/۳، ۱۴۲) میں ذکر کی ہے اور طبرانی نے بھی اسے کبیر میں روایت کیا ہے اس حدیث کی سند میں ہیاج بن بسطام ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

۲۳۷۱۳.... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا شروع سال سے آخر سال تک رمضان شریف کے لیے جنت آراستہ کی جاتی ہے جس شخص نے رمضان شریف میں اپنے آپ کو اور اپنے دین کو محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ خوشنما آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی کرادیتے ہیں اور اسے جنت کے عالیشان محلات میں سے ایک محل عطا فرماتے ہیں جس شخص نے اس مہینہ میں کوئی برائی کی یا کسی مومن پر بے جا تہمت لگائی یا شراب پی اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے اعمال کو اکارت کردیتے ہیں ماہ رمضان سے ڈرو چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور بقیہ گیارہ مہینے تمہارے لیے ہیں جس میں تم کھاتے ہو اور سیراب ہوتے ہو۔ ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں تم اپنی حفاظت کرو۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابی امامة واثلة وعبداللہ بن بسر معا

رمضان میں اجر وثواب کے کام کرنا

۲۳۷۱۴.... حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا ہے اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے یہ مہینہ صبر

کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کا ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور سے کوئی افطار کرائے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے اس پر بھی رحمت فرما دیتے ہیں اور جس شخص نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جب میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب تعالیٰ کو راضی کرو کلمہ طیبہ استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔

رواہ ابن خزیمہ والبیھقی فی شعب الایمان والاصبھانی فی الترغیب عن سلمان

کلام:...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس حدیث کا دارومدار علی بن زید بن جدعان پر ہے اور وہ ضعیف راوی ہے اور اس سے یوسف بن زیاد روایت کرتا ہے اور یہ بہت ضعیف راوی ہے گو کہ اس کا متابع بھی ہے کہ ایاس بن عبدالغفار نے علی بن زید سے روایت کی ہے لیکن ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایاس بن عبدالغفار کو نہیں جانتا۔

۲۳۷۱۵..... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ رمضان میں کیا ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ سال بھر رمضان ہی رہے چنانچہ شروع سال سے آخر سال تک رمضان شریف کے لیے جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے عرش عظیم کے نیچے دلکش ہوا چلتی ہے جس سے جنت کے درختوں کے پتے ہلتے ہیں اور ان سے سریلی آواز پیدا ہوتی ہے خوشنما آنکھوں والی حوریں اس منظر کو دیکھ کر کہتی ہیں: اے ہمارے پروردگار اپنے نیک بندوں میں سے اس مہینہ میں ہمارے شوہر ہمیں نصیب فرما تاکہ ان کے ذریعہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمارے ذریعے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، جو بندہ بھی رمضان کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشنما موتی کے بنے ہوئے خیمہ میں حورعین کے ساتھ اس کی شادی کرا دیتے ہیں چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے"وحور مقصورات فی الخیام" (یعنی خیموں میں نظریں جھکائی ہوئی حوریں بیٹھی ہیں) جنت کی ہر عورت کے بدن پر ستر جوڑے ہوتے ہیں جن میں سے ہر جوڑے کا رنگ الگ اور جدا ہے ہر عورت کے پاس ستر قسم کی خوشبو ہوتی ہیں جو ایک دوسرے سے جدا جدا ہوتی ہیں جنت کی ہر عورت کے پاس ستر ہزار (۷۰۰۰۰) خادمائیں ہوتی ہیں، ہر خادمہ کے پاس ایک برتن ہوتا ہے جس میں رنگا رنگ کھانے سجے ہوتے ہیں ہر لقمہ کی لذت الگ اور جدا ہوتی ہے، جنت کی ہر عورت کے پاس سرخ یاقوت کے بنے ہوئے ستر تخت ہوئے ہیں ہر تخت پر ستر بچھونے بچھے ہوتے ہیں جو دبیز ریشم کے بنے ہوئے ہوتے ہیں ہر بچھونے پر ستر مسہریاں ہوتی ہیں جنتی عورت (حورعین) کے شوہر کو بھی اسی جیسا تخت عطا کیا جاتا ہے جو سرخ یاقوت سے بنا ہوتا ہے اور خوشنما موتیوں سے سجا ہوتا ہے اس کے ہاتھوں پر سونے کے دو خوبصورت کنگن چڑھے ہوئے ہوتے ہیں یہ سب انعامات رمضان شریف کے ہر ایک دن کے بدلہ میں ہیں اور اس کی دوسری نیکیوں حساب اس کے علاوہ ہے۔

رواہ ابن خزیمۃ وابو یعلی والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی مسعود الغفاری

کلام:...... ابن خزیمہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے حتیٰ کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث موضوعات میں شمار کی ہے گو کہ ان کی ہر رائے صواب نہیں مزید دیکھے التنزیہ ۱۵۳۲،۱۵۴، والموضوعات ۱۸۹۲

۲۳۷۱۶..... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ حاملین عرش کو حکم دیتے ہیں کہ تسبیح کرنے سے رک جاؤ اور محمد ﷺ کی امت کے لیے استغفار کرو۔ رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۳۷۱۷..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی پہلی رات میں کل اہل قبلہ کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

رواہ ابویعلی وابن خزیمۃ والضیاء المقدسی عن انس

۲۳۷۱۸۔۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: سبحان اللہ! کس چیز کا تم استقبال کر رہے ہو اور کونسی چیز تمہارا استقبال کر رہی ہے؟ وہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے اس کی پہلی رات میں اللہ تعالیٰ اس قبلہ والوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! منافق کی مغفرت بھی ہوجاتی ہے؟ فرمایا منافق تو کافر ہے اور اس انعام میں کافر کا کچھ حصہ نہیں۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن انس

۲۳۷۱۹۔۔۔۔آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف کی ہر رات چھ لاکھ انسانوں کو دوزخ کی آگ سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں اور جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو اس رات میں اتنی مقدار میں انسان آگ سے خلاص ہوتے ہیں جتنوں کو اس سے پہلے خلاصی مل چکی ہوتی ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۲۳۷۲۰۔۔۔۔رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر روز افطار کے وقت بے شمار لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزادی ملتی ہے اور یہ امر رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن جابر واحمد بن حنبل والطبرانی والضیاء المقدسی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامه

۲۳۷۲۱۔۔۔۔رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک میں ہر رات افطاری کے وقت دس لاکھ انسانوں کو دوزخ کی آگ سے اللہ تعالیٰ خلاصی مرحمت فرماتے ہیں اور اگر جمعہ کی شب ہو تو یہ ساعت (گھڑی) میں ایسے دس لاکھ انسانوں کو آگ سے خلاصی ملتی ہے جو اپنے اعمال کی بدولت جہنم کے مستحق ہوچکے تھے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۳۷۲۲۔۔۔۔رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور رمضان کے قیام (تراویح) کو میں سنت قرار دیتا ہوں پس جو شخص بھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کرے (تراویح پڑھے) وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۳۷۲۳۔۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان سے ڈرو بلاشبہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں گیارہ مہینوں میں چھوٹ دے رکھی ہے جس میں تم کھاتے اور پیتے ہو رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں تم اپنی حفاظت کرو۔

رواہ الدیلمی عن طریق مکحول عن ابی امامة واثلة بن الاسقع وعبد اللہ بن بسر

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲/۱۰۲ اوذیل اللآلی ۱۱۷

۲۳۷۲۴۔۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت جب تک ماہ رمضان میں قیام کرتی رہے گی رسوا نہیں ہوگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ماہ رمضان میں آپ کی امت کی رسوائی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو رمضان میں توڑنا رمضان المبارک میں جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اور آسمانوں کے فرشتے کے پاس اس کی کوئی نیکی نہیں اپنی جس کے ذریعے وہ آگ سے بچاؤ کا سامان کرے ماہ رمضان کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، چونکہ اس مہینہ میں نیکیاں اس قدر بڑھ جاتی ہیں جو غیر رمضان میں نہیں بڑھتی ہیں اور یہی حال برائیوں کا بھی ہے۔

رواہ الطبرانی واصحابه السنن الاربعة عن ام هانی واصحابه السنن اربعة وابن صصری فی امالیه عن ابی هریرة)

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۲۹ المتناهیة ۸۸۳۔

۲۳۷۲۵۔۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف کا اول حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے اس آخری حصہ آگ سے خلاصی کا ہے۔

رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی هریرة

کلام:۔۔۔۔۔حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۴۸ وضعیف الجامع ۲۱۳۵۔

۲۳۷۲۶۔۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص رمضان کے روزے رکھے نماز پنجگانہ پڑھے اور بیت اللہ کا حج کرے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مغفرت کردیں۔ رواہ النسائی عن معاذ

روزے سے گناہ مٹنا

۲۳۷۲۷..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز کی حفاظت کرنی ہے اس کی حفاظت کی اس کے گزشتہ تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی ابن حبان وابونعیم فی الحلیة و البیهقی والضیاء المقدسی و البیهقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

۲۳۷۲۸..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور تین چیزوں کے حملے سے محفوظ رہا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں (۱) زبان (۲) پیٹ (۳) اور شرم گاہ۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرة

۲۳۷۲۹..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے ثواب کی نیت سے رمضان کے ایک دن کا روزہ رکھا تو اس روزہ کے بدلہ میں اگر ابتدائے دنیا سے لے کر انتہائے دنیا تک کے جمیع اہل دنیا جمع ہو جائیں اور انہیں کھانا اور پانی کشادہ ہو جائے تو اہل جنت اس میں سے کچھ بھی طلب نہیں کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۷۳۰..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) اس کی گزشتہ جتنی بھی بداعمالیاں ہوں گی مٹا دی جائیں گی۔ رواہ ابن النجار وابن صصری فی امالیه عن عائشة

۲۳۷۳۱..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ احمد ابن حنبل عن ابی ھریرة

۲۳۷۳۲..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے خاموشی، سکون تکبیر تہلیل اور تحمید کے ساتھ رمضان کے ایک دن کا روزہ رکھا در حالیکہ حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیتے ہیں نے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۳۷۳۳..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے اور رمضان کے بعد آنے والی صبح کو غسل کر کے عید گاہ میں پہنچتا ہے اور رمضان کو صدقہ فطر کے ساتھ ختم کرتا ہے وہ اپنے گھر کو لوٹتا ہے اور اس کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرة

۲۳۷۳۴..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف سب مہینوں کا سردار ہے اور ذوالحجہ کی حرمت سب مہینوں سے بڑھ کر ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان وضعفه وابن عساکر عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۶۴ وضعیف الجامع ۳۳۲۱۔

۲۳۷۳۵..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان ہے اور دنوں کا سردار جمعہ ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود موقوفا

۲۳۷۳۶..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک رمضان کے روزے دوسرے رمضان تک کے درمیان وقفہ کیلئے کفارہ ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی سعید

۲۳۷۳۷..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان میں جمعہ کی فضیلت بقیہ جمعات پر ایسی ہے جیسی رمضان شریف کو بقیہ مہینوں پر۔

رواہ الدیلمی عن جابر

۲۳۷۳۸..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ تبارک زمین و آسمان کو ہم کلام ہونے کی اجازت مرحمت فرما دیں تو ان کا آپس میں کلام یہ ہوگا کہ یہ دونوں رمضان کے روزے رکھنے والوں کو جنت کی بشارت سناتے۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ھدیة عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۱ ۵ واللآلی ۱۰۳۲

۲۳۷۳۹..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ زمین آسمان کو کلام کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں تو وہ (زمین و آسمان) رمضان

میں روزہ رکھنے والوں کو جنت کی خوشخبری سناتے۔رواہ الخطیب فی المتفق عن ابی ھدبة عن انس

۲۳۷۴۰.... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عید الفطر کے دن فرشتے راستوں کے سروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں: اے جماعت مسلمین! صبح رب تعالیٰ جو رحیم و کریم ہے کے دربار میں حاضر ہو جاؤ وہ خیر و بھلائی کا احسان کرتا ہے اور بے پناہ ثواب عطا فرماتا ہے، البتہ تمہیں قیام اللیل کا حکم دیا گیا سو تم قیام اللیل کر چکے تمہیں دن کے وقت روزے رکھنے کا حکم دیا گیا سو تم روزے رکھ چکے تم اپنے رب کی اطاعت بجالائے لہٰذا انعامات وصول کرلو مسلمان جب نماز پڑھ لیتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ کامیاب و کامران اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ تمہارے سب گناہ بخشے جاچکے ہیں آسمان پر اس دن کا نام یوم الجوائز (انعامات کا دن) رکھا گیا ہے۔رواہ الحسن بن سفیان فی مسندہ والمعافی فی الجلیس والبارودی و الطبرانی وابو نعیم فی الحلیة عن سعید بن اوس الانصاری عن ابیہ وضعفہ

۲۳۷۴۱.... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نصاری پر ماہ رمضان کے روزے فرض تھے چنانچہ ان پر ایک بادشاہ حکمرانی کرتا تھا وہ بیمار پڑ گیا اس نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بخش دی تو میں (تمیں روزوں میں) دس دن کا اضافہ کردوں گا اس کے بعد ان کا ایک اور بادشاہ حکمران ہوا وہ کثرت سے گوشت کھاتا تھا جس کی وجہ سے وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہوا اس نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء بخشی تو میں ضرور آٹھ دنوں کا اضافہ کروں گا اس کے بعد ایک اور بادشاہ ہوا اس نے کہا ہم ان دنوں کے روزے نہیں چھوڑیں گے البتہ ہم روزے بہار میں رکھیں گے یوں اس طرح پچاس دن کے روزے مکمل ہوئے۔رواہ البخاری فی تاریخہ والنحاس فی ناسخہ والطبرانی عن عفل بن حنظلة

۲۳۷۴۲.... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی بھی نہ کہے کہ میں نے رمضان کے روزے رکھے رمضان کا قیام کیا اور رمضان میں فلاں کام کیا چونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے عظمت والے ناموں میں ایک نام ہے، لیکن یوں کہو ماہ رمضان (یا رمضان کا مہینہ) جیسا کہ رب تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں کہا ہے۔رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عمر

فائدہ:...... چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ’’شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن الآیة ‘‘اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شہر رمضان فرمایا ہے صرف ’’رمضان‘‘ نہیں فرمایا:

۲۳۷۴۳.... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ’’رمضان‘‘ مت کہو چونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے لیکن شہر رمضان یعنی ماہ رمضان یا رمضان کا مہینہ کہو۔رواہ ابن عدی فی الکامل وابو الشیخ و البیھقی و الدیلمی

کلام:...... بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے نیز دیکھئے الاباطیل ۴۷۴، ۴۷۵۔ وتذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

تیسری فصل...... روزہ کے متعلق مختلف احکام کے بیان میں

روزے کا وقت

۲۳۷۴۴.... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف کے لیے شعبان کی گنتی شمار کرو۔رواہ الدارقطنی عن رافع بن خدیج

۲۳۷۴۵.... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کے لیے شعبان کا مہینہ شمار کرو، رمضان شریف کو خلط مت کرو الا یہ کہ تم میں سے کسی کو روزہ رکھنے کی عادت ہو اور اس کا روزہ رمضان کے موافق آجائے (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (عید کا) چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر (انتیس تاریخ کو ابر کی وجہ سے) تمہیں چاند نظر نہ آئے تو (رمضان کے) تمیں (۳۰) دن پورے کرو چونکہ گنتی تمہارے اوپر مخفی نہیں رہ سکتی۔

رواہ الدارقطنی والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرة واخرجہ الترمذی

۲۳۷۴۶.... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آجائے تو تمیں دن کے روزے رکھو مگر یہ کہ اس سے قبل (انتیس تاریخ کی شام کو) تم چاند دیکھ لو۔رواہ الطبرانی عن عدی بن حاتم

۲۳۷۴۷..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم (رمضان کا) چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھ لو تو افطار کرو اور اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو گنتی کے تیس دن پورے کرو۔

رواہ احمد بن حنبل و البیھقی فی السنن عن جابر واخرجہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ واخرجہ ابن ماجہ والنسائی عن ابن عباس وابو داود عن حزیفۃ واحمد بن حنبل عن طلق بن علی

۲۳۷۴۸..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم ان پڑھ قوم ہیں نہ ہم لکھ سکتے ہیں اور نہ ہی حساب کر سکتے ہیں۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی عن ابن عمر

۲۳۷۴۹..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار کر لو اور اگر کسی وجہ سے تمہیں چاند دکھائی نہ دے تو اس کا اعتبار کر لو (یعنی اس مہینہ کو تیس دن کا سمجھ لو)۔اخرجہ مسلم والبخاری والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن ابن عمر

۲۳۷۵۰..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس چاند کو وقت معلوم کرنے کا آلہ بنایا ہے لہٰذا جب (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو افطار کر لو اور اگر کسی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن شمار کر لو۔ رواہ الطبرانی عن طلق بن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۹۵

۲۳۷۵۱..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شعبان کی مدت کو رمضان کا چاند دیکھنے کے وقت تک دراز کیا ہے لہٰذا مطلع ابرآلود ہو تو گنتی پوری کرو۔

۲۳۷۵۲..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند نہ دیکھو اور افطار مت کرو یہاں تک کہ چاند نہ دیکھ لو، اگر کسی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن گنتی کے پورے کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابو داؤد عن ابن عمر

۲۳۷۵۳..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور افطار مت کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو (اگر کسی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو اس کا اعتبار کر لو)۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمر

۲۳۷۵۴..... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان سے پہلے روزہ مت رکھو (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (عید کا) چاند دیکھ کر افطار کرو اگر گردوغبار یا بادل چاند کے آگے چھا جائیں اور چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن پورے کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عباس

۲۳۷۵۵..... رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ نہ رکھو ہاں جس شخص کی عادت ہو وہ رکھ سکتا ہے روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند نہ دیکھ لو، پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اگر مطلع ابرآلود ہو جائے تو تیس دن گنتی کے پورے کرو اور پھر افطار کرو مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس

۲۳۷۵۶..... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ نہ رکھو ہاں جس آدمی کی روزہ رکھنے کی عادت ہو (اور یہ دن اس کی عادت کے موافق آجائے) وہ روزہ رکھ لے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۵۷..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزہ نہ رکھو ہاں البتہ اگر کسی شخص کی عادت ہو اور اس کی عادت اس دن کے موافق آجائے تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو (اگر ابر کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو اور پھر افطار کر لو)۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۵۸..... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا اس سے پہلے (شعبان کی) گنتی پوری کر لو پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا اس سے پہلے (رمضان کی) گنتی پوری کر لو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان عن حذیفۃ

۲۳۷۵۹..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم روزہ رکھتے ہو اس دن کا تمہارا روزہ ہے اور جس دن تم قربانی کرتے ہو اس دن کی تمہاری قربانی ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۴۹۱۔

۲۳۶۶۰ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس دن تمہارا روزہ ہے جس دن تم سب روزہ رکھو اور اس دن تمہاری عید الفطر ہے جس دن تم سب افطار کرلو اور اس دن تمہاری عید الاضحیٰ ہے جس دن تم سب قربانی کرلو۔ رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ

فائدہ:...... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس دن جماعت مسلمین روزہ رکھے تم بھی روزہ رکھو جس دن جماعت مسلمین افطار کرے تم بھی افطار کرلو۔ اگر کوئی الگ سے روزہ رکھے یا افطار کرے جب کہ جماعت مسلمین نے روزہ نہ رکھا ہو یا افطار نہ کیا ہو تو اس ایک فرد کا شذوذ کسی معنی میں نہیں۔ لہٰذا روزہ وافطار اور قربانی جماعت کے ساتھ ہو۔

۲۳۷۶۱ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم سب افطار کرو اسدن تمہاری عید الفطر ہے اور جسدن تم سب قربانی دو اس دن تمہاری عید الاضحیٰ ہے اور جسدن تم سب وقوف عرفہ کرو اس دن تمہارا وقوف عرفہ ہے۔ رواہ الشافعی عن عطار مرسلاً

۲۳۷۶۲ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جسدن تم سب افطار کرلو اس دن تمہاری عید الفطر ہے اور جس دن تم سب قربانی دے دو اسدن تمہاری عید الاضحیٰ ہے میدان عرفات سارے کا سارا جائے وقوف ہے منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے بلکہ مکہ مکرمہ کی ہر گھاٹی قربان گاہ ہے اور سارے کا سارا مزدلفہ جائے وقوف ہے۔ رواہ ابوداؤد و البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۳۶۔

۲۳۷۶۳ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن سب لوگ افطار کریں اس دن عید الفطر ہے اور جس دن سب لوگ قربانی کریں اسدن عید الاضحیٰ ہے۔ رواہ الترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۶۱۸۔

۲۳۷۶۴...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم سب افطار کرو اسدن تمہاری عید الفطر ہے اور جسدن تم سب قربانی کرو اس دن تمہاری عید الاضحیٰ ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۶۵...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کے لیے شعبان کے چاند کو شمار کرتے رہو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۶۔

۲۳۷۶۶...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

رواہ البخاری والترمذی والبیہقی عن انس والبیہقی عن ام سلمۃ ومسلم عن جابر وعائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۷۶۷...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے اور تیس (۳۰) دنوں کا بھی لہٰذا جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار کرلو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی پوری کرلو۔ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۶۸...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے آلہ وقت بنایا ہے لہٰذا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند ابر آلود ہو جائے تو تیس دن شمار کرلو۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث قابل غور ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۳۷ وضعاف الدارقطنی ۵۵۲۔

۲۳۷۶۹...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھو کر افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرو۔

رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس والطبرانی عن البراء

۲۳۷۷۰...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو چاند دیکھ کر افطار کرلو اور چاند دیکھ کر قربانی کرو اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن پورے کرلو اور مسلمانوں کی گواہی پر روزہ رکھو اور افطار کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن رجال من الصحابۃ

۲۳۷۷۱...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روشنی سے روشنی تک روزہ رکھو۔ رواہ الطبرانی عن والد ابی ملیح

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشرعۃ ۶۸۔

فائدہ:......علماء حدیث نے اس حدیث کے دومطلب بیان کیے ہیں اول یہ کہ سحری سے تامغرب روزہ رکھو دوم یہ کہ ایک چاند سے دوسرے چاند تک روزے رکھو (واللہ اعلم)

۲۳۷۷۲..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند اور تمہارے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو شعبان کی گنتی پوری کرلو ماہ رمضان کا استقبال مت کرو اور نہ ہی شعبان کے دن سے رمضان کو ملاؤ۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی و البیھقی فی السنن عن ابن عباس

فائدہ:......استقبال رمضان کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص رمضان کے آنے سے قبل ہی اس خوشی میں روزے رکھنے شروع کردے کہ رمضان آرہا ہے آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، اور شعبان کو رمضان سے ملانے کا مطلب یہ ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزے رکھ لیے جائیں آپ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے ابوقاسم کی نافرمانی کی۔

الاکمال

۲۳۷۷۳ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو، اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو شعبان کی گنتی مکمل کرو ماہ رمضان کا استقبال نہ کرو اور رمضان کو شعبان کے کسی دن کے ساتھ نہ ملاؤ۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل و النسائی و البیھقی عن ابن عباس

۲۳۷۷۴..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکر وابن النجار عن جابر

۲۳۷۷۵..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دن کی گنتی مکمل کرو۔

رواہ احمد بن حنبل عن طلق بن علی

۲۳۷۷۶ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دن کی گنتی پوری کرو۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی بکرۃ

۲۳۷۷۷..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور فرمایا کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

رواہ النسائی عن ابن عباس

۲۳۷۷۸..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ تمیں دنوں کا بھی ہوتا ہے۔ رواہ النسائی والبخاری عن ابن عمر واحمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمرو ابن ماجه عن ام سلمه واحمد بن حنبل عن سعد بن ابی وقاص والنسائی عن ابن عباس

۲۳۷۷۹..... حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر (انگلیاں کھول کر) اشارہ کیا کہ مہینہ اتنا اتنا، اتنا ہوتا ہے اور تیسری بار انگوٹھا بند کردیا۔

فائدہ:......اصل کتاب میں حوالہ کی جگہ خالی ہے حالانکہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں کتاب الصوم میں روایت کی ہے دیکھیے بخاری شریف کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ "اذا رایتم الھلال فصوموا۔"

۲۳۷۸۰..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دنوں کا اعتبار کرلو۔

رواہ مسلم والترمذی عن ابن عمر

۲۳۷۸۱..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے اور تمیں دنوں کا بھی جب چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو افطار کرلو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی پوری کرو۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۸۲..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ تمیں دنوں کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دنوں کا بھی اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دنوں کی گنتی شمار کرلو۔

رواہ ابن حبان عن ابن عمر

۲۳۷۸۳..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریل امین نے کہا ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں پر بھی تمام ہو جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۷۸۴..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عید کے دو مہینے رمضان اور ذوالحجہ ناقص نہیں ہوتے۔ رواہ ابن النجار عن ابی بکرۃ

فائدہ:..... رمضان اور ذوالحجہ کے ناقص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس انتیس دنوں کے نہیں ہوتے۔ یا حضور ﷺ کے زمانہ میں انتیس دنوں کے نہیں ہوئے ہوں گے۔ مطلب ہے کہ یہ دونوں مہینے ثواب کے اعتبار سے ناقص نہیں ہوتے۔

۲۳۷۸۵ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دو مہینے ساٹھ دنوں پر تمام نہیں ہوتے۔ رواہ الطبرانی عن سمرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲۱ ترتیب الموضوعات ۳۵۔

۲۳۷۸۶..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم ان پڑھ قوم ہیں حساب و کتاب نہیں جانتے مہینہ اتنا اتنا اور اتنا ہوتا ہے آپ ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا اور تیسری مرتبہ انگوٹھا بند کر لیا۔ پھر فرمایا مہینہ اتنا، اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے۔ (یعنی تیس دنوں کا) تین مرتبہ آپ ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم والنسائی عن ابن عمر

۲۳۷۸۷..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر مہینہ قابل احترام ہے اور تیس دن اور تیس راتوں سے کم نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکرۃ

۲۳۷۸۸..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند اگر سرخی میں غائب ہو جائے تو وہ ایک رات کا ہوتا ہے اور اگر سفیدی میں غائب ہو تو دو راتوں کا ہوتا ہے۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمر

کلام:..... اس حدیث کی سند میں حماد بن ولید راوی ہے جو کہ ساقط الاعتبار اور متہم بالکذب ہے لہٰذا ضعیف ہے۔

روزہ کی نیت کا وقت

۲۳۷۸۹..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے رات کو روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

رواہ الدارقطنی و البیہقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۸۸۔

۲۳۷۹۰..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص روزہ کی نیت فجر سے پہلے نہیں کرتا اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی والترمذی عن حفصۃ

۲۳۷۹۱ .. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص (فجر سے قبل) رات کے وقت روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔

رواہ النسائی عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۲۳۷۹۲..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا روزہ کامل نہیں ہوتا جو رات کو روزے کی نیت نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن حفصۃ

الاکمال

۲۳۷۹۳..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو روزہ کی نیت کرے اسے چاہئے کہ روزہ رکھ لے، جس نے صبح کر دی اور رات کو روزے کی نیت نہیں کی اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔ رواہ الدارقطنی وابن البخاری عن میمونۃ بنت سعد

قضاء کے بیان میں

۲۳۷۹۴..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان شریف پالیا حالانکہ اس کے ذمہ اگلے رمضان کے کچھ روزے تھے جن کی یہ

قضاء نہیں کر سکا تھا تو اس رمضان کے روزے قبول نہیں کیے جائیں گے یہاں تک کہ وہ گذشتہ رمضان کے فوت شدہ روزے نہ رکھ لے۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۷۶۔

۲۳۷۹۵...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حالت حضر میں رمضان کے ایک دن کا روزہ افطار کرے اسے چاہیے کہ فدیہ میں ایک اونٹ ذبح کرے۔ رواہ الدار قطنی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۶۱۔

۲۳۷۹۶...... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کے بغیر (قصداً) روزہ نہ رکھے تو تمام عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہیں ہوسکتا اگر چہ وہ تمام عمر روزہ رکھے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۹۷...... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے ایک روزے کا بدل دوسرے کسی دن کا روزہ نہیں ہوسکتا۔
رواہ ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۳۔

۲۳۷۹۸...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مرجائے حالانکہ اس کے ذمہ مہینہ بھر کے روزے تھے، اس کے ولی (وارث) وچاہیے کہ اس کی جگہ ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۵۳۔

۲۳۷۹۹...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مرگیا اور اس کے ذمہ رمضان کے کچھ روزے تھے تو اس کی طرف سے اس کا ولی (وارث) روزے رکھے۔ رواہ احمد بن حنبل و البیہقی وابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۸۰۰...... حضور نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کو حکم دیا کہ تو اپنی بہن کی طرف سے روزہ رکھ۔ رواہ الطیالسی عن ابن عباس

الاکمال

۲۳۸۰۱...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا کوئی روزہ فوت ہوجائے اور اس کی قضاء کرنی ہو تو کسی اور دن (رمضان کے علاوہ) اس کی قضاء کرلی جائے اور اگر نفلی روزہ فوت ہوجائے تو اگر چاہو تو اس کی قضاء کرو چاہو تو نہ کرو۔ رواہ الطبرانی عن ام ہانی

۲۳۸۰۲...... حضور نبی کریم ﷺ نے ام ھانی کو وصیت کی کہ اگر رمضان کا روزہ فوت ہوجائے تو اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اور اگر نفلی روزہ ہو تو چاہو اس کی قضاء کرو یا نہ کرو۔ رواہ البیہقی واحمد بن حنبل عن ام ہانی

۲۳۸۰۳...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں اسے چاہیے کہ وہ لگاتار روزے رکھے درمیان میں وقفہ نہ کرے۔
رواہ الدار قطنی و البیہقی عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الآثار ۲۱۲ اور بیہقی نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۳۸۰۴...... حضور نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر تمہاری ماں کے ذمہ کسی کا قرض ہو کیا تم اسے ادا کرو گے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ الطبرانی ومسلم والترمذی عن ابن عباس

۲۳۸۰۵...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر تم میں سے کسی ایک پر قرضہ ہو جسے وہ ایک دو، دو درہم کر کے چکا تا رہے کیا اس طرح سے اس کا قرض ادا ہو جائے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: قضاء روزہ کی مثال بھی اس طرح سے ہے۔
رواہ الدار قطنی عن جابر

ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے کسی نے ماہ رمضان کی تقطیع کے بارے میں پوچھا راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہی فرمایا۔
ورواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی والبیھقی عن ابن المنکدر وقال ابن المنکدر بلغنی وقال الدارقطنی اسنادہ حسن الا انہ مرسل وھو اصلح من الموصول ورواہ البیھقی عن صالح بن کیسان

۲۳۸۰۶..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن کے روزے کی جگہ کسی دوسرے دن روزہ رکھ لو۔ رواہ الترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا روزہ میں تھیں ہمیں کھانا پیش کیا گیا جسے دیکھ کر ہم سے رہا نہ گیا چنانچہ کھانا ہم نے کھالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی)۔

۲۳۸۰۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس دن کے روزہ کی بجائے کسی دوسرے دن روزہ رکھ لو۔ رواہ بن حبان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا تھا ہمیں ہدیہ میں کھانا دیا گیا جو ہم نے کھالیا آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر راوی نے حدیث بالدذکر کی)۔

روزہ کے مباحات ومفسدات

۲۳۸۰۸..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ کی حالت میں مرد کیلئے عورت کے ساتھ ہر طرح کی چھیڑ چھاڑ حلال ہے سوائے مقام مخصوص کے۔
رواہ الطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۳۶۔
فائدہ:..... یعنی شوہر روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے مباشرت کرسکتا ہے البتہ مبستری نہیں کرسکتا۔

۲۳۸۰۹..... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بوڑھا شخص (روزہ کی حالت میں) اپنے نفس پر قابو پاسکتا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۱۰..... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص پر قے غالب آجائے (یعنی خود بخود قے آئے) اور وہ روزہ کی حالت میں ہو تو اس پر قضا نہیں ہے اور جو شخص منہ میں انگلی وغیرہ ڈال کر (قصداً) قے کرے اسے چاہیے کہ روزہ کی قضاء کرے۔ رواہ اصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ھریرۃ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الآثار ۲۰۴ والمعلۃ ۳۳۵۔

۲۳۸۱۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (حالت روزہ میں) سوگیا یا جسے احتلام ہوگیا، یا جس نے سینگی کھنچوائی اس کا روزہ نہیں ٹوٹا۔
اخرجہ ابو داود عن رجل

فائدہ:..... ایک روایت میں ''نام'' کی بجائے ''قاء'' آیا ہے یعنی جسے قے آئی اس کا روزہ نہیں ٹوٹا چنانچہ جمہور علماء کے نزدیک روزہ دار کا سنگی کھنچوانا بلاکراہت جائز ہے۔ البتہ امام احمد کے نزدیک سنگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے دونوں کا روزہ باطل ہو جاتا ہے دونوں پر قضاء ہے کفارہ نہیں۔ حدیث ضعیف بھی ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۵۱۳۔

۲۳۸۱۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا سینگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل وابو داود والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ثوبان وھو متواتر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۵۷ والتنکیر والافادہ ۱۱۳۔

۲۳۸۱۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں روزہ دار کے روزہ کو توڑ دیتی ہیں اور وضو کو بھی توڑ دیتی ہیں وہ یہ ہیں: (۱) جھوٹ (۲) غیبت (۳) چغلی (۴) شہوت سے دیکھنا (۵) اور جھوٹی قسم۔ رواہ الازدی فی الضعفاء والفردوسی عن انس
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۳۹ والکشف الالٰہی ۳۷۱۔
فائدہ:..... گوکہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ روزہ کی پھر قضاء بھی کی جائے بلکہ مذکورہ بالا امور صادر ہو جانے کے

باوجود پھر بھی فرض ادا ہو جائے گا البتہ روزہ کی روح ٹوٹ جاتی ہے وہ باقی نہیں رہتی سچ پوچھئے تو وہ روزہ کیا جولولا لنگڑا ہو۔

۲۳۸۱۴..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزہ میں ہو اور وہ بھولے سے کچھ کھا پی لے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے چونکہ اسے تو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔ رواہ احمد والترمذی وابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۲۱۔

۲۳۸۱۵..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے بھول چوک سے کھا پی لیا اس کا روزہ نہیں ٹوٹا چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف سے رزق عطا کیا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابی هریرة

۲۳۸۱۶..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں روزے کو نہیں توڑتی ہیں۔ جو کہ یہ ہیں سینگی قے اور احتلام۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۰۵ وذخیرۃ الحفاظ ۲۵۲۵۔

الاکمال

۲۳۸۱۷..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

رواہ احمد والنسائی والضیاء المقدسی فی المختارہ عن اسامة بن زید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۵۷ والتنکیت والافادۃ ۱۱۳۔

۲۳۸۱۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والعدنی وابن جریر و البیهقی فی السنن عن اسامة بن زید والبزار وابن جریر والدارقطنی والطبرانی فی الاوسط عن انس واحمد بن حنبل والنسائی وابن جریر وضعفه والطبرانی وسعید بن المنصور عن بلال والطبرانی والرازی والنسائی وابن ماجه والشاشی والریانی وابن جریر وابن الجارود وابویعلی وابن حزیمة والهیثم بن کلیب وابن حبان والبار ودی وابن قانع والطبرانی والحاکم والبیهقی وسعید بن المنصور عن ثوبان) امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس باب میں یہی روایت صحیح ترین ہے(ورواہ البزار وابن جریر عن جابر وقا لواحسن وابن جریر وابن خزیمة وابن حبان والطبرانی والحاکم والبیهقی والضیاء المقدسی عن رافع بن خدیج وابن جریر عن سعد بن ابی وقاص والبزار والطبرانی و البیهقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن سمرة والطبرانی واحمد بن حنبل والدارمی وابوداؤد وابن ماجه وابن جریر وابن حبان والحاکم و البیهقی فی السنن وسعید بن المنصور عن شداد بن اوس والبزار وابن جریر والطبرانی عن ابن عباس عن ابن مسعود عن ابی زید الا نصاری والنسائی وابن جریر والبزار والطبرانی والحاکم والبیهقی عن ابی موسی والنسائی عن معقل بن یسار وابن سنان، واحمد بن حنبل والنسائی والبزار وابن جریر عن عائشه والطبرانی عن ابی عمر احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه وابن جریر و البیهقی وابن عدی عن ابی هریرة البزار وابن جریر عن علی والطبرانی عن معقل بن یسار، والطبرانی وابن جریر عن معقل بن یسار وابن جریر عن الحسن مرسلاً وابوداؤد عن عمر

کلام:...... اس حدیث پر بھی پہلی حدیث کی طرح کلام ہے۔

۲۳۸۱۹..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف میں جس شخص پر (بحالت روزہ) قے کا غلبہ ہوا اس کا روزہ نہیں ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر قے کی اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ رواہ ابو داؤد والترمذی عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۹۷

۲۳۸۲۰..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں روزے اور وضو کو توڑ دیتی ہیں وہ یہ ہیں (۱) جھوٹ (۲) غیبت (۳) چغلی (۴) شہوت سے

دیکھنا (۵) اور جھوٹی قسم۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲/۱۴۷ والفوائد المجموعہ ۲۷۴۔

روزے کا کفارہ

۲۳۸۲۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء ہو تو اس کے والی (وارث) کو چاہیے کہ اس کی طرف سے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ رواہ ابن ماجہ وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر وصحیح والترمذی وقفہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۳۔

۲۳۸۲۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا مرجانے والے کی طرف سے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (راہ البیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو مر گیا تھا اور اس کے ذمہ رمضان کی قضاء واجب تھی تو راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔

۲۳۸۲۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر دن کے بدلہ میں نصف صاع گندم کھلائی جائے۔ رواہ البیھقی عن ابن عمر

۲۳۸۲۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک دن کا روزہ نہ رکھا اور وہ گھر پر موجود تھا (سفر پر نہیں تھا) اسے چاہیے کہ وہ اونٹ فدیہ میں ذبح کرے۔ رواہ الدار قطنی عن جابر وضعیف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۶۱۔

۲۳۸۲۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بلاوجہ رمضان میں ایک دن کا روزہ نہ رکھا تو یہ اس کے بدلہ میں ایک ماہ کے روزے رکھے۔

رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

۲۳۸۲۶...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر کسی رخصت اور عذر کے رمضان میں ایک دن کا روزہ ضائع کیا اس کے اوپر واجب ہے کہ وہ تیس (۳۰) دنوں کے روزے رکھے اور جو دو دن کے روزے ضائع کرے اس پر ساٹھ (۶۰) دنوں کے روزے واجب ہیں اور جس نے تین دن روزہ نہ رکھا اس پر نوے (۹۰) دنوں کے روزہ واجب ہیں۔ رواہ الدارقطنی وضعفہ وابن صصری فی امالیہ والدیلمی وابن عساکر عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲/۱۴۸ وضعاف الدارقطنی ۵۸۶۔

وہ چیزیں جو روزہ کے لیے مفسد نہیں...... الاکمال

۲۳۸۲۷...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روزہ دار کے روزہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ وہ یہ ہیں سینگی قے اور احتلام۔ روزہ دار کو چاہیے کہ وہ جان بوجھ کر قے نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن ثوبان

۲۳۸۲۸...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے آپ کو تین چیزوں پر پیش نہ کرے وہ یہ ہیں: حمام سینگی اور جوان عورت۔

۲۳۸۲۹...... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار رمضان میں دن کے آخری وقت سینگی لگوا سکتا ہے۔ رواہ ابونعیم عن انس

۲۳۸۳۰...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ کی حالت میں دن کے وقت اثمد سرمہ مت لگاؤ البتہ رات کو لگا سکتے ہو چونکہ سرمہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ رواہ البغوی والبیھقی والدیلمی عن عبدالرحمن بن نعمان بن معبد بن ہوذۃ الانصاری عن ابیہ عن جدہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۰۱۳۔

۲۳۸۳۱...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ریحانہ (پھول) کو تم (بحالت روزہ) سونگھ سکتے ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں (رواہ الدارقطنی فی

الا فراد عن انس) چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے روزہ دار کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۳۸۳۲۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ روزہ دار اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پھول ہے اس کو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن انس

۲۳۸۳۳۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے تم ایک دوسرے کی طرف کیوں دیکھتے ہو چنانچہ بوڑھا شخص اپنے نفس پر قابو پا سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۳۴۔۔۔ ام اسحاق غنویہ کہتی ہیں میں روزہ میں تھی بھول کر میں نے کھانا کھالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا رزق تجھ تک پہنچایا ہے اپنے روزے کو مکمل کرو۔ رواہ الطبرانی اعن ام اسحاق الغنویۃ

۲۳۸۳۵۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے روزے کو مکمل کرو اللہ تعالیٰ نے اپنا رزق تم تک پہنچایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ام اسحاق الغنویہ

۲۳۸۳۶۔۔۔ نبی کریم کا ارشاد ہے کہ جب روزہ دار بھول چوک کر کھا پی لے تو وہ اللہ کا رزق ہوتا ہے جو اس تک پہنچ گیا اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوتی۔ رواہ الدارقطنی وصححہ عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۳۷۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے ماہ رمضان میں بھول کر کھا پی لیا اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوتی، چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔ رواہ الدار قطنی وضعفہ عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۶۰

رخصت کا بیان

۲۳۸۳۸۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں پر روزہ افطار کرنے کا صدقہ کیا ہے (یعنی اجازت مرحمت فرمائی ہے (یہاں امراض میں روزہ نہ رکھیں) تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے کسی بھائی پر صدقہ کرے اور پھر اس سے واپسی کا مطالبہ کرے۔ رواہ الفردوسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۸۳۹۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں پر افطار رمضان کا صدقہ کیا ہے۔

رواہ ابن سعد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۵۔

۲۳۸۴۰۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نماز کا کچھ حصہ ہٹا دیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس بن مالک القسیری ومالہ غیرہ

۲۳۸۴۱۔۔۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم نے صبح دشمن کے پاس کرنی ہے اور افطار تمہارے لیے زیادہ باعث قوت ہے لہٰذا روزہ افطار کرلو۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی سعید

۲۳۸۴۲۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ دار کی مثال حالت حضر میں روزہ نہ رکھنے والے کی سی ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن عبد الرحمن بن عوف والنسائی عنہ موقوفا

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنکیت والافادہ ۸۹، ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۵۰۔

۲۳۸۴۳۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

رواہ احمد ومسلم والبخاری وابوداؤد والنسائی عن جابر وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۳۸۴۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۴۵...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت لازم ہے لہٰذا اسے قبول کرو

رواہ النسائی وابن ماجہ عن جابر

۲۳۸۴۶...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس آدمی کے پاس بار برداری کے جانور ہوں اور وہ انہیں چارا اور پانی پلانے کے لیے کہیں لے جاتا ہو اسے چاہیے کہ جونہی رمضان کا مہینہ پائے روزہ رکھے۔ رواہ احمد وابوداؤد عن سلمة بن المحبق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے عون المعبود ۵۳۷ چونکہ اس کی سند میں عبدالصمد بن حبیب ازدی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے۔

۲۳۸۴۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھا اور اس کی قضاء کرنے سے پہلے مرگیا تو اس کے ذمہ ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو ایک مد کھانا کھلانا واجب ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۸۴۸...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رمضان میں بھول کر روزہ توڑ دیا اس کے ذمہ نہ قضاء واجب ہے اور نہ ہی کفارہ۔

رواہ الحاکم فی المستدرک البیہقی فی السنن عن ابی ہریرة

الاکمال

۲۳۸۴۹...... حمزہ بن عمرو اسلمی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو روزہ رکھو چاہو افطار کرو۔ رواہ الطبرانی واحمد ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن خزیمة وابن حبان والدار قطنی من طرق عن طوق عن حمزة بن عمر الاسلمی ورواہ ابوداؤد والحاکم عن حمزة بن محمد بن حمزة عن عمر والا سلمی عن ابیه عن جده ورواہ مالک واحمد والبخاری والترمذی والنسائی وابن ماجه عن عائشه رضی اللہ عنہا

۲۳۸۵۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں مسافر کے متعلق نہ بتاؤں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے اور نصف نماز کو ہٹادیا ہے۔

رواہ البغوی عن ابی امیة

۲۳۸۵۱...... حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں مسافر کے متعلق خبر دوں چنانچہ اللہ عزوجل نے مسافر سے روزے اور نصف نماز کو ہٹا دیا ہے۔ رواہ النسائی عن عمرو بن امیة الضمری

۲۳۸۵۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی بار برداری کے جانوروں کو چرانے کے لئے سفر پر ہو وہ جونہی رمضان پائے روزہ رکھے۔

رواہ البیہقی وضعفه عن الحبق

۲۳۸۵۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سفر میں روزہ افطار کردے تو اس نے رخصت پر عمل کیا اور جو روزہ رکھے تو (سفر میں) روزہ رکھنا افضل ہے۔

رواہ الضیاء المقدسی عن انس

۲۳۸۵۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنے والے کی مثال حالت حضر میں افطار کرنے والے کی سی ہے۔

رواہ الخطیب عن عبدالرحمن بن عوف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۲۹ وجنة المرتاب ۲۷۹

۲۳۸۵۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ نہ رکھو چونکہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ رواہ الخطیب عن جابر

۲۳۸۵۶...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیس من امبر ام صیام فی امسفر یعنی حالت سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

رواہ عبد اللہ بن احمد وعبد الرزاق واحمد بن حنبل والطبرانی عن کعب بن عاصم اشعری

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۱۳۰۔

فائدہ:......متن حدیث ذکر کیا گیا ہے اس حدیث میں آلہ تعریف یعنی الف لام کو الف میم سے بدل دیا گیا ہے یہ بھی ایک لغت ہے۔ دیکھئے فوائد الضیائیہ شرح ملا جامی ۲۔

چوتھی فصل......روزہ اور افطار کے آداب میں

۲۳۸۵۷......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب ماہ شعبان کا آخر ہو جائے تو روزہ نہ رکھو حتی کہ رمضان آ جائے۔

راہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۰۳۔

۲۳۸۵۸......حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی روزہ دار پر جب کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو اسے چاہیے کہ اعوذ باللہ منک کہہ دے اور کہے: میں روزہ میں ہوں۔ رواہ ابن السنی عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۹۔

۲۳۸۵۹......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو صبح کو مسواک کر لو اور شام کو مسواک نہ کرو چونکہ روزہ دار کے جو ہونٹ خشک ہوتے ہیں وہ قیامت کے دن اس کی آنکھوں کے درمیان نور ہوں گے۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن خباب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۱۰ و ضعیف الجامع ۵۷۹ عراقی ترمذی کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حدیث بہت ضعیف ہے دیکھئے فیض القدیر ۲۶۶۱۔

۲۳۸۶۰......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو وہ جماع کے متعلق باتیں نہ کرے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کرے اگر کوئی شخص اس (روزہ دار) کو گالی دے یا اس سے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں۔

رواہ مالک ومسلم والبخاری وابوداؤد وابن ماجه عن ابی هريرة

۲۳۸۶۱......حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کی بہترین خصلت مسواک ہے۔

رواہ البیهقی فی السنن عن عائشه رضی الله عنها

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی و ضعیف الجامع ۱۹۰۸۔

۲۳۸۶۲......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار عبادت حق تعالیٰ کے حکم میں ہوتا ہے جب تک کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے اور کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

رواہ الفردوسی عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیۃ ۸۸۷۔

۲۳۸۶۳......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار صبح سے شام تک عبادت کے حکم میں ہوتا ہے بشرطیکہ کسی کی غیبت نہ کرے چنانچہ جب کسی کی غیبت کر لیتا ہے تو وہ اپنے روزے کو پھاڑ دیتا ہے۔ رواہ الفردوسی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۹۔

۲۳۸۶۴......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ روزہ کی حالت میں لغوبات اور بیہودہ گوئی سے بھی گریز کرے۔ اگر تمہیں کوئی گالی دے یا تمہارے اوپر کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں میں روزہ میں ہوں۔

رواہ الحاکم والبیهقی عن ابی هريرة

الاکمال

۲۳۸۶۵..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار جب جھوٹی بات، جھوٹ پر عمل کرنا اور جہالت کا مظاہرہ کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲۳۸۶۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صرف کھانے پینے سے رکے رہنے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ روزہ تو لغویات اور بیہودہ گوئی سے رکنے کا نام ہے۔ اگر تمہیں کوئی گالی دے یا تمہارے اوپر کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۳۸۶۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کے اعضاء (بحالت روزہ) میری حرام کردہ حدود سے نہ رکیں تو مجھے اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ رواہ ابونعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۸۶۸..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم روزہ کی حالت میں گالی مت دو اور اگر تمہیں کوئی گالی دے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں اور اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۳۸۶۹..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ میں ہو اور اسے گالی دی جائے تو اسے چاہیے کہ کہے: میں روزہ میں ہوں۔

رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

روزے کے افطار کا بیان

۲۳۸۷۰..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم رات کو ادھر اور اُدھر سے امڈتے ہوئے دیکھو تو سمجھ لو کہ روزہ افطاری کا وقت ہو چکا۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۳۸۷۱..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک برابر بھلائی پر رہیں گے جب تک روزہ جلدی افطار کریں گے۔

رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

فائدہ:..... سنن ابن ماجہ میں ہے یہودی روزہ تاخیر سے افطار کرتے ہیں دیکھئے سنن ابن ماجہ رقم ۱۶۹۸ عجیب بات ہے شیعہ حضرات بھی تاخیر سے روزہ افطار کرتے ہیں جب کہ یہ مشہور ومتواتر حدیث ہے خدا جانے انھوں نے تاخیر سے روزہ افطار کرنے میں کونسی بھلائی دیکھی ہے۔

۲۳۸۷۲..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دین اسلام اس وقت تک مسلسل غالب رہے گا جب تک اہل اسلام جلدی سے روزہ افطار کریں گے چونکہ یہودی اور نصرانی تاخیر سے روزہ افطار کرتے ہیں۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۳۸۷۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی روزہ دار کے قریب کھانا لایا جائے تو وہ یہ دعا پڑھ کر کھانا کھائے۔

بسم اللہ والحمدللہ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت وعلیک توکلت سبحانک وبحمدک تقبل منی انک انت السمیع العلیم۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں یا اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے روزہ افطار کرتا ہوں اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے تو میرا روزہ قبول فرما بلاشبہ تو سننے والا اور علم والا ہے۔

۲۳۸۷۴..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ تم میں سے جو کوئی روزہ دار ہو وہ کھجور کے ساتھ افطار کرے اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرلے، بلاشبہ پانی طاہر (پاک) ہے۔ رواہ ابو داؤد والحاکم والبیھقی فی السنن عن سلمان بن عامر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۵۰۹۔

۲۳۸۷۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب روزے افطار کرے تو اسے چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے چونکہ یہ برکت ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے چونکہ پانی پاک ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی وابن حزیمۃ وابن حبان عن سلمان بن عامر الضبی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۱ وضعیف ابن ماجہ ۳۷۴۔

۲۳۸۷۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب رات یہاں سے (مشرق سے) اٹھ آئے اور دن یہاں (مغرب) سے چلا جائے اور سورج مکمل غروب ہو جائے سمجھ لو کہ روزہ دار نے افطار کر لیا۔ رواہ البیهقی وابو داؤد والترمذی عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۳۔

۲۳۸۷۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم جماعت انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم افطار میں جلدی کریں اور یہ کہ ہم نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔ رواہ الطیالسی والطبرانی عن ابن عباس

روزے میں احتیاط

۲۳۸۷۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ جلدی افطار کرو اور سحری تاخیر سے کھاؤ۔ رواہ ابن عدی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵۷ والتواضع ۴۶۷۔

۲۳۸۷۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ جلدی افطار کرو اور سحری تاخیر سے کھاؤ۔ رواہ الطبرانی عن ام حکیم

۲۳۸۸۰..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو جلدی روزہ افطار کرلیں۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان عن ابی هریرۃ

۲۳۸۸۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت اس وقت تک مسلسل میری سنت پر قائم رہے گی جب تک کہ افطار کے لیے ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار نہیں کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۳۸۸۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پانی پینے سے پہلے کھانا کھایا پھر سحری کی اور کچھ خوشبو لگالی اسے روزے پر قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۹۔

۲۳۸۸۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین چیزیں کر لیتا ہے اسے روزے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے یہ کہ پانی پینے سے پہلے کھانا کھائے پھر سحری کرے اور قیلولہ بھی کرے۔ رواہ البزار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۴۳۔

۲۳۸۸۴..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجور پائے تو اس سے روزہ افطار کرے اور جو نہ پائے وہ پانی سے افطار کرے چونکہ پانی پاک ہے۔ رواہ الترمذی والنسائی والحاکم عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۲۷۔

۲۳۸۸۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت اس وقت تک خیر و بھلائی پر قائم رہے گی جب تک جلدی روزی افطار کرے گی اور سحری تاخیر سے کھائے گی۔ رواہ احمد بن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۲ والمشتھر ۱۹۱۔

۲۳۸۸۶..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک (میری امت کے) لوگ جلدی روزہ افطار کریں گے اس وقت تک برابر خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے۔ رواہ احمد والبیهقی والترمذی عن سهل بن سعد

الاکمال

۲۳۸۸۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے اور اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے۔

رواہ ابن حبان عن سلمان بن عامر

۲۳۸۸۸۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھجور پائے تو اس سے افطار کرے اور جو نہ پائے تو وہ پانی سے افطار کرے چونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

رواہ الترمذی والنسائی وابن خزیمة والحاکم والبیهقی عن شعبة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس

امام نسائی کہتے ہیں اس سند میں خطاء ہے جب کہ درست اور صواب سلمان بن عامر کی حدیث ہے جب کہ امام ترمذی کہتے ہیں یہ طریق محفوظ ہیں ہے اور اس حدیث کی صحیح سند یہ ہے۔ عن شعبة عن عاصم عن حفصة بنت سیرین عن الر باب عن سلمان بن عامر۔

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۰۹۔

۲۳۸۸۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (وقت ہو جانے پر) روزہ جلدی افطار کرنا اور سحری تاخیر سے کھانا نبوت کے اخلاق میں سے ہے۔ سحری کھاؤ چونکہ یہ بابرکت کھانا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر وانس معاً

۲۳۸۹۱۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے بندوں میں مجھے سب سے پیارا بندہ وہ ہے جو (وقت ہونے پر) افطار میں جلدی کرے۔ رواہ احمد والترمذی وقال حسن غریب وابن حبان و البیهقی فی السنن عن ابی هریرة

۲۳۸۹۳...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اور اہل مشرق کی طرح تاخیر نہیں کریں گے بھلائی پر قائم رہیں گے۔ رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد وابن حبان و البیهقی فی السنن عن ابی هریرة

پانچویں فصل ...... اوقات اور دنوں کے اعتبار سے ممنوع روزے کے بیان میں

۲۳۸۹۴۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ (لگاتار نفلی) روزے رکھے اس کا روزہ (کسی معنی میں) نہیں۔

رواہ البیهقی والنسائی وابن ماجه عن ابن عمر

۲۳۸۹۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کا روزہ نہیں جو زمانہ بھر کے روزے رکھے چنانچہ تین دنوں کا روزہ زمانہ بھر کا روزہ ہوتا ہے۔

رواہ البخاری عن ابن عمرو

۲۳۸۹۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم روزہ پر روزہ رکھنے سے گریز کرو چونکہ تم میری طرح نہیں ہو چنانچہ رات کو میرا رب مجھے کھلاتا ہے مجھے پلاتا ہے اپنے اوپر اتنے عمل کا بوجھ ڈالو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۳۸۹۷ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے روزے پر روزہ رکھا گویا اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

رواہ احمد والنسائی وابن والحاکم عن عبدالله بن الشخیر

۲۳۸۹۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے میں وصال (روزے پر روزہ رکھنے) کی گنجائش نہیں ہے۔ رواہ الطیالسی عن جابر

۲۳۸۹۹...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے پر روزہ رکھنے کا طریقہ نصرانیوں کا ہے لیکن تم اس طرح روزے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ روزہ رات تک مکمل کرو چنانچہ جب رات آجائے تو روزہ افطار کرلو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والضیاء المقدسی عن لیلی امراة بشیر بن خصاصیة

۲۳۹۰۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے پر روزہ مت رکھو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ بھی تو روزے پر روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: تم میری طرح نہیں ہو چونکہ مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔ رواہ البخاری والترمذی عن انس

۲۳۹۰۱..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پے در پے روزے رکھے اس کا روزہ نہیں ہوں۔

رواہ النسائی وابن جریر عن ابن عمر و والنسائی وابن جریر وابو سعید محمد بن علی النقاش فی امالیہ وابن عساکر عن ابن عمر

نقاش کہتے ہیں مجھے علم نہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عطاء کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہو چنانچہ عطاء عمرو بن مہدی سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۳۹۰۲..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے لگاتار روزے رکھے گویا اس نے نہ روزے رکھے اور نہ ہی افطار کیے۔

رواہ ابن جریر عن عبداللہ بن الشخیر

۲۳۹۰۳..... ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے چار سالوں سے روزہ نہیں توڑا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تو نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ رواہ ابن المبارک عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف

۲۳۹۰۴..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزے پر روزہ رکھے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

رواہ البخاری مسلم والنسائی وابن ماجہ وابن جریر عن ابن عمر واحمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی عن ابن عباس

۲۳۹۰۵..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے لگاتار روزے رکھے اس کا نہ روزہ ہوا نہ افطار۔ رواہ احمد والطبرانی عن اسماء بنت یزید

۲۳۹۰۶..... ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے پے در پے روزے رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ہوا نہ افطار۔

رواہ ابن حبان عن ابی قتادۃ

۲۳۹۰۷..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو پے در پے (نفلی) روزے رکھے تین دن کا روزہ عمر بھر کا روزہ ہوتا ہے ایک آدمی نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا: پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب ملاقات کرتے بھاگتے نہیں تھے یہ روزے کا افضل طریقہ ہے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا اس سے افضل روزہ کوئی نہیں ہے۔ رواہ البخاری عن ابن عمرو

مختلف ایام کے روزے

۲۳۹۰۸..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: راتوں میں شب جمعہ کو قیام اللیل کے لیے مخصوص نہ کرو اور دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزے کے لیے مخصوص نہ کرو۔ ہاں اگر تم میں سے کسی کے روزہ کے درمیان جو وہ پہلے سے رکھتا چلا آ رہا تھا جمعہ کا دن آ جائے (تو یوں جمعہ کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے)۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رقم ۱۴۸

۲۳۹۰۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی جمعہ کا روزہ (مخصوص کر کے) نہ رکھے ہاں البتہ ایک دن جمعہ سے پہلے رکھ لے اور ایک دن بعد میں (اس طرح درمیان میں جمعہ کا روزہ بھی آ جائے گا)۔ رواہ مسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ

۲۳۹۱۰..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تنہا جمعہ کے دن کا روزہ (مخصوص کر کے) مت رکھو۔ رواہ احمد والنسائی والحاکم عن جنادۃ الازدی.

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے: العجب ۴۷۔ حدیث کا یہ طرق ضعیف ہے ورنہ بقیہ تین سے یہ حدیث ثابت اور صحیح ہے۔

۲۳۹۱۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھو ہاں اگر رکھنا بھی ہو تو ایک دن اس سے پہلے رکھو اور ایک دن اس کے بعد۔

رواہ احمد عن ابی ہریرۃ

۲۳۹۱۲..... نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد وابن ماجہ عن جابر

۲۳۹۱۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق میں روزہ مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ احمد والنسائی عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی واحمد والحاکم عن بدیل بن ورقاء

۲۳۹۱۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو دنوں میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن۔ رواہ مسلم عن ابی سعید

۲۳۹۱۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عید الفطر عید قربانی کے دن اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔
رواہ احمد والحاکم عن عقبة ابن عامر

فائدہ:..... مصنف نے حوالہ میں ۳ کا نشان دیا ہے لیکن محشی لکھتا ہے کہ باوجود تتبع کے سنن میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۲۳۹۱۶..... حضرت نوح علیہ السلام نے عمر بھر کے روزے رکھے سوائے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے مصنف نے حوالہ میں یہاں رکھا ہے جب کہ محشی لکھا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عمرو

۲۳۹۱۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دنوں کے روزے سے منع کرتا ہوں۔ یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے۔ رواہ ابو یعلی عن ابی سعید

کلام:..... حدیث کا یہ طریق ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۱۷۔

۲۳۹۱۸..... نبی کریم ﷺ نے سال میں چھ دنوں کے روزہ سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں: تین ایام تشریق عید الفطر کا دن عید الاضحیٰ کا دن اور دنوں میں سے جمعہ کا مخصوص دن۔ رواہ الطیالسی عن انس

۲۳۹۱۹..... نبی کریم ﷺ نے عید الفطر اور عید قربان کے دن روزے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن عمر وبن عن ابی سعید

۲۳۹۲۰..... نبی کریم ﷺ نے رمضان سے ایک روز قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنے سے بھی منع فرمایا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی هریرة

۲۳۹۲۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ مت رکھو ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزوں میں یہ دن بھی آ جائے لہٰذا اگر تم میں سے کوئی شخص انگور کے درخت کی چھال یا کسی دوسرے درخت کی لکڑی کے علاوہ کچھ نہ پائے تو وہی چبالے۔
رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجه والحاکم عن العصماء بنت بسر

۲۳۹۲۲..... رسول کریم ﷺ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیهقی والضیاء عن عبدالله بن بسر المازنی

۲۳۹۲۳..... رسول کریم ﷺ نے میدان عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجه والحاکم عن ابی هریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۴۳ وضعیف ابی داؤد ۵۲۸

۲۳۹۲۴..... رسول کریم ﷺ نے پورے ماہ رجب میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ماجه والطبرانی وابن حبان عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۷۱۔

۲۳۹۲۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رات کا روزہ فرض نہیں کیا جو شخص رات کو بھی روزہ رکھے اس نے سرکشی کی اور اس کے لیے کوئی اجر وثواب نہیں ہے۔ رواہ ابن قانع والشیرازی فی الالقاب عن سعید

الاکمال

۲۳۹۲۶..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے اور شب جمعہ قیام اللیل کے لیے نہ مخصوص کی جائے۔
رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۳۹۲۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب جمعہ عبادت کے لے مخصوص نہ کی جائے اور جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے۔
رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۳۹۲۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عویمر سلمان تم سے زیادہ جانتے ہیں شب جمعہ راتوں میں قیام لیل کے لیے مخصوص نہ کی جائے اور دنوں میں

سے جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے۔ رواہ ابن سعد عن محمد بن سیر بن مر سلاً

۲۳۹۲۹..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابودرداء بقیہ راتوں کے علاوہ صرف شب جمعہ عبادت کے لیے مخصوص نہ کی جائے اور صرف جمعہ کا دن بقیہ دنوں کے علاوہ روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے۔ رواہ احمد عن ابی درداء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۸۷۔

۲۳۹۳۰..... نبی کریم نے فرمایا: تنہا جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو۔ رواہ احمد والحکیم عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیین العجب۔

۲۳۹۳۱..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو بلکہ اسے عید کا دن بناؤ۔ رواہ الحکیم عن ابی ھریرۃ

۲۳۹۳۲..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو ہاں البتہ روزے کے دنوں میں وہ بھی آ جائے یا مہینہ بھر میں ایک دن وہ بھی آ جائے۔ اور تم میں سے کوئی شخص بھی یہ نہ کہے کہ میں کسی سے کلام نہیں کروں گا میری عمر کی قسم! اگر وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے تو یہ اس کے خاموش رہنے سے افضل ہے۔

رواہ احمد وعبد بن حمید والبارودی والطبرانی والنسائی وسعید بن المنصور عن لیلی امر اۃ بشیر بن الخصا صیۃ عمد

۲۳۹۳۳..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن تمہاری عید ہوتی ہے لہٰذا عید کے دن کو روزے کا دن مت بناؤ الا یہ کہ اس سے پہلے دن کا روزہ رکھو اور اس کے بعد بھی رکھو اور درمیان میں جمعہ آ جائے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۳۹۳۴..... جمعہ کا دن تمہاری عید کا دن ہے لہٰذا اس دن کا روزہ نہ رکھو ہاں البتہ اس سے پہلے یا بعد روزہ رکھو۔

رواہ البزار عن عامر بن لدین الاشعری

۲۳۹۳۵..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھے ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزوں میں یہ دن بھی آ جائے۔ رواہ الرویانی وسعید بن المنصور عن ابی امامۃ

۲۳۹۳۶..... رسول کریم ﷺ نے صماء بنت بسر سے فرمایا: کھانا کھالو چونکہ ہفتہ کے دن کا روزہ نہ تمہارے اوپر فرض ہے اور نہ ہی اس میں تمہارے لیے اجر و ثواب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن الصماء بنت بسر

۲۳۹۳۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ مت رکھو ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزوں میں یہ دن بھی آ جائے لہٰذا تم میں سے جو شخص انگور کی چھال یا کسی دوسرے درخت کے چھال کے سوا کچھ نہ پائے تو اسی سے روزہ افطار کر (توڑ) دے۔

رواہ احمد وابو داؤد وعبد بن حمید وابو یعلی وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن عبد اللہ بن بسر عن ابیہ واحمد بن حنبل والترمذی وقال: حسن والنسائی والحاکم والبیہقی عن عبداللہ بن بسر عن اختہ الصماء والطبرانی عن ابی امامۃ

یہ حدیث گزر چکی ہے رقم ۲۳۹۲۱۔

۲۳۹۳۸..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان دو دنوں کا روزہ نہ رکھا جائے عید الفطر اور قربانی کے دن۔ سمویہ عن ابی سعید

۲۳۹۳۹..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دو دنوں میں روزہ نہ رکھو عید الفطر اور قربانی کے دن۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

۲۳۹۴۰..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں ہرگز کوئی شخص روزہ نہ رکھے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۳۹۴۱..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں روزہ نہ رکھو ہاں البتہ ہدی کے سلسلہ میں کوئی روزہ رکھ لے۔ رواہ الطحاوی والدارقطنی والحاکم عن عبداللہ بن حذافۃ السہمی

۲۳۹۴۲..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کھانے پینے اور اہل خانہ کے ساتھ گزارنے کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں روزہ نہ رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۹۴۳..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں کوئی شخص بھی ان دنوں میں روزہ نہ رکھے۔

رواہ الطبرانی عن علی

۲۳۹۴۴..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں صرف مومن (مان کر چلنے والا) ہی داخل ہوگا لہٰذا یہ (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں ان میں روزہ مت رکھو۔ رواہ الطبرانی عن بشر بن سحیم

۲۳۹۴۵..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کھانے پینے کے دن ہیں لہٰذا ان میں روزہ جائز نہیں ہے یعنی ایام تشریق میں۔ رواہ احمد بن حنبل عن اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن جدہ واحمد بن حنبل والطبرانی والضیاء المقدسی عن عبداللہ بن حذافۃ

۲۳۹۴۶..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) روزہ رکھنے کے دن نہیں ہیں یہ تو کھانے پینے اور ذکر کے دن ہیں۔

رواہ الحاکم عن علی

۲۳۹۴۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (ایام تشریق میں) روزہ رکھے اسے چاہئے کہ افطار کرے چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ الحاکم عن بدیل بن ورقاء

۲۳۹۴۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) کھانے اور ذکر کے دن ہیں۔ رواہ احمد عن ابن عمر

۲۳۹۴۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن نبیشۃ الھذلی

کلام:..... حدیث تخریج مسلم کے باوجود ذخیرۃ الحفاظ میں موجود ہے دیکھئے ۲۲۴۲ سند کے اعتبار سے قابل غور ہے۔

۲۳۹۵۰..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانہ بھر میں چھ دنوں کا روزہ مکروہ ہے شعبان کے آخری دن کا روزہ کہ اسے رمضان سے ملا لیا جائے عیدالفطر، قربانی کا دن اور ایام تشریق چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

فصل ..... روزہ کے احکام کے بیان میں ..... الاکمال

۲۳۹۵۱..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی لڑکا لگاتار تین دن روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر ماہ رمضان کے روزے واجب ہوجاتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ والدیلمی عن یحیی بن عبدالرحمن ابن ابی لبیبہ الانصاری عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشروعۃ ۶۵۔

۲۳۹۵۲..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لگاتار تین دن روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر رمضان کے روزے واجب ہوجاتے ہیں۔

رواہ ابونعیم عن ابی لبیبہ

۲۳۹۵۳..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھ اشخاص رمضان کا روزہ افطار کر (کھا) سکتے ہیں مسافر مریض، وہ حاملہ عورت جسے روزہ کی وجہ سے اپنے حمل (کے ضائع ہونے) کا خوف ہو دودھ پلانے والی عورت جسے اپنے بچے کی کمزوری کا خدشہ ہو شیخ فانی (بوڑھا شخص) جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور وہ شخص جسے بھوک اور پیاس اس قدر ستا ڈالے کہ اگر اس نے روزہ نہ توڑا تو مر جائے گا۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۳۹۵۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو رمضان میں (سخت بھوک پیاس کی وجہ سے) مشقت کا سامنا کرنا پڑا اس نے روزہ نہ توڑا اسی حالت میں مر گیا تو دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ الدیلمی والخطیب عن ابن عمر

۲۳۹۵۵..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار تر اور خشک دونوں طرح کی مسواک استعمال کرسکتا ہے اور دن کے اول حصہ میں بھی مسواک کر سکتا ہے اور آخری حصہ میں بھی۔ رواہ الدارقطنی وضعفہ والبیھقی وقال غیر محفوظ عن انس

چھٹی فصل......سحری اور اس کے وقت کے بیان میں

۲۳۹۵۶......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا سحری کے کھانے سے دن کے روزہ کے لیے مدد حاصل کرو اور قیلولہ سے قیام اللیل (تراویح) کے لیے مدد حاصل کرو۔ رواہ ابن ماجه والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۳۹۵۷......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری دراصل برکت کھانے کا نام ہے، لہٰذا کسی حال میں بھی سحری کا کھانا نہ چھوڑو اگر زیادہ نہیں تو ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۳۹۵۸......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سحری اور پیمانے میں برکت رکھی ہے۔

رواہ الشیرازی فی الا لقاب عن ابی هریرة

۲۳۹۵۹......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۲۳۹۶۰......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری میں برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے لہٰذا سحری مت چھوڑو۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن رجل

۲۳۹۶۱......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری بہترین سحری کھجوریں کھانے میں ہے۔ رواہ ابن عدی عن جابر

۲۳۹۶۲......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر سحری کھانا لازمی ہے چونکہ سحری مبارک کھانا ہے۔ رواہ احمد والنسائی عن المقدام

۲۳۹۶۳......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بابرکت کھانے یعنی سحری کی طرف آ جاؤ۔ رواہ احمد وابو داؤ والنسائی وابن حبان عن العرباض

۲۳۹۶۴......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الثلاثة عن عمرو بن العاص

۲۳۹۶۵......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزہ رکھنا چاہے وہ سحری کے وقت کوئی نہ کوئی چیز کھالے۔ رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۳۹۶۶......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ چونکہ سحری میں برکت ہے۔

رواہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجه عن انس، والنسائی عن ابی هریرة وعن ابن مسعود واحمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۳۹۶۷......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصہ میں سحری کھاؤ چونکہ یہ بابرکت کھانا ہے۔

رواہ الطبرانی عن عقبه بن عبد وابی درداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۳۸ وضعیف الجامع ۲۴۳۲۔

۲۳۹۶۸......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کیوں نہ پی لو۔ رواہ ابویعلی عن انس

۲۳۹۶۹......نبی کریم ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ اگرچہ پانی پی لو۔ رواہ ابن عساکر عن عبدالله بن سراقة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۷۶

۲۳۹۷۰......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ گو کہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لو اور روزہ افطار کرو گو کہ ایک گھونٹ پانی سے کیوں نہ ہو۔

رواہ ابن عدی عن علی

کلام:......حدیث ضیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۳۹ وضعیف الجامع ۲۴۳۳۔

الاکمال

۲۳۹۷۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چار کام کرلیتا ہے اسے روزے پر قوت حاصل ہوجاتی ہے وہ یہ کہ پہلے پانی سے روزہ افطار کرے سحری کا کھانا نہ چھوڑے دوپہر کا قیلولہ نہ چھوڑے اور خوشبو لگالے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن انس

۲۳۹۷۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پانی پینے سے پہلے کھانا کھایا سحری بھی کھائی اور خوشبو لگالی اسے روزے پر قوت حاصل ہوجاتی ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۹۔

۲۳۹۷۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ اسے روزہ پر قوت حاصل ہو اسے چاہیے کہ وہ سحری کھائے خوشبو لگائے اور پانی سے روزہ نہ افطار کرے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۳۹۷۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اگر چہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

رواہ ابن البخاری عن ابی سوید وکان من الصحابة

۲۳۹۷۵..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

۲۳۹۷۶..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اگر چہ ایک لقمہ ہی کھالو یا ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ یہ (سحری) بابرکت کھانا ہے اور یہی تمہارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق ہے۔ رواہ الدیلمی عن میسرة الفجر من اعراب البصرة

۲۳۹۷۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری میں برکت ہے ثرید میں برکت ہے اور جماعت میں بھی برکت ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة

۲۳۹۷۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ میری امت کے لیے ان کی سحری میں برکت فرما تم سحری کھایا کرو اگر چہ ایک گھونٹ پانی پی لو یا ایک کھجور کھالو یا چند دانے کشمش کے کھالو بلاشبہ فرشتے تمہارے اوپر رحمت نازل کرتے ہیں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی امامہ

۲۳۹۷۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرما۔ رواہ الطبرانی عن ابی سوید

۲۳۹۸۰..... کھجور بہت اچھی سحری ہے اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرمائے۔ رواہ الطبرانی عن السائب بن یزید

۲۳۹۸۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں کھالینا مومن کی بہت اچھی سحری ہے۔ رواہ ابن حبان و البیہقی عن ابی ھریرة

۲۳۹۸۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں کھالینا مسلمان کی بہت اچھی سحری ہے۔ رواہ الطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۳۹۸۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں بہت اچھی سحری ہے اور سرکہ بہت اچھا سالن ہے اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرمائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرة

۲۳۹۸۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بابرکت کھانے یعنی سحری کی طرف آؤ۔ رواہ احمد و ابن حبان عن عرباض بن ساریة

۲۳۹۸۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔

رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان عن عمرو بن العاص

سحری کھانے کا وقت

۲۳۹۸۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب ابن ام مکتوم اذان دے تو اس کے بعد بھی کھاتے پیتے رہو اور جب بلال اذان دے تو پھر کھانا پینا ختم کردو۔

رواہ احمد وابن خزیمة وعبدالرزاق عن انیسة بنت حبیب

۲۳۹۸۸ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں تاکہ سوئے ہوئے کو جگادیں اور عبادت میں مصروف کو واپس لوٹادیں۔

رواہ النسائی عن ابن مسعود

۲۳۹۹۰ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھاؤ پیو اور تمہیں عمودی روشنی دھوکے میں نہ ڈالے لہٰذا کھاؤ پیو یہاں تک کہ ترچھی روشنی دیکھ لو۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن طلق

۲۳۹۹۱ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے میں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے، اور نہ ہی افق میں مستطیل روشنی دھوکے میں ڈالے حتیٰ کہ پھیلی ہوئی روشنی نہ دیکھ لو۔ رواہ احمد واصحاب السنن الثلاثہ عن سمرۃ

۲۳۹۹۲ ... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے چونکہ بلال رضی اللہ عنہ (سحری کے وقت سے قبل) رات کو اذان دے دیتے ہیں تاکہ عبادت میں مصروف شخص (اپنے گھر کو) واپس لوٹ جائے اور سویا ہوا بیدار ہوجائے فجر صادق یوں (مستطیل) نہیں ہوتی بلکہ یوں افق میں معترض (پھیلی ہوئی) ہوتی ہے۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۳۹۹۳ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو، وہ برتن کو ہاتھ سے چھوڑ نہ دے بلکہ (جلدی سے) اپنی حاجت سے فارغ ہولے۔ رواہ احمد وابوداؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۲۳۹۹۴ ... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کے متعلق ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے چونکہ ان کی بصارت میں کچھ فرق ہے۔ رواہ احمد وابو یعلی والطحاوی والضیاء المقدسی عن انس

۲۳۹۹۵ ... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے چونکہ ان کی بصارت میں کچھ فرق ہے اور ابتداء سحری میں سفیدی دکھائی نہیں دیتی۔ رواہ احمد عن سمرۃ

۲۳۹۹۷ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے چونکہ ان کی نظر میں کچھ فرق ہے۔

رواہ احمد والنسائی والطحاوہ عن انس

۲۳۹۹۸ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے ہرگز نہ روکے اور نہ ہی فجر مستطیل روکے لیکن (طلوع) فجر تو وہ ہے جو افق میں پھیلی ہوئی ہو۔ رواہ ابوداؤد عن سمرۃ بن جندب

۲۳۹۹۹ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور فجر مستطیل (فجر کاذب) سحری کھانے سے ہرگز نہ روکے لیکن فجر وہ ہے جو افق میں پھیلی ہو۔ رواہ الطبرانی واحمد والترمذی وقال حسن والدار قطنی والحاکم عن انس

۲۴۰۰۰ ... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے بلکہ کھانا کھالو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان عن ابن عمر

۲۴۰۰۱ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیتے ہیں (یعنی طلوع فجر سے پہلے) لہٰذا جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس سے مانع نہیں ہے یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن المسیب مرسلاً

۲۴۰۰۲ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (طلوع فجر سے پہلے) رات کو اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم کھا پی سکتے ہو یہاں تک کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔ روہ ابن سعد بن زید بن ثابت واحمد عن عمۃ حبیب ابن عبد الرحمن

۲۴۰۰۳ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیتے ہیں لہٰذا (اس کے بعد بھی) تم کھا پی سکتے ہو یہاں تک

لہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔رواہ ابن خزیمۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۰۰۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا ہیں جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (اس کے بعد بھی) تم کھا پی سکتے ہو اور جب بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں پھر رک جاؤ اور کھانا مت کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن سعد بن ابراھیم وغیرہ

۲۴۰۰۵......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو قسمیں ہیں فجر اول (فجر کاذب) چنانچہ وہ نہ تو کھانا حرام کرتی ہے اور نہ ہی نماز کو حلال کرتی ہے فجر ثانی (فجر صادق) وہ کھانے کو حرام کر دیتی ہے اور نماز کو حلال کر دیتی ہے۔رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ساتویں فصل......اعتکاف اور شب قدر کے بیان میں

اعتکاف

۲۴۰۰۶......آنحضرت نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان میں دس دن اعتکاف کرے تو اس کا یہ عمل دو حج اور دو عمروں جیسا ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن الحسین بن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۱ والضعیفہ ۵۱۸

۲۴۰۰۷......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے پہلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

رواہ الفردوسی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۵۲

۲۴۰۰۸......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف (ثواب میں) دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی عن حسین بن علی رضی اللہ عنہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۳۔اس حدیث کی سند میں عینیہ بن عبدالرحمٰن قرشی ہے اور وہ متروک راوی ہے دیکھئے مجمع الزوائد ۱۷۳۳

۲۴۰۰۹......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر وہ مسجد جس میں امام اور موذن ہو اس میں اعتکاف درست ہے۔رواہ الدارقطنی عن حزیفہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۵۷ وضعیف الجامع ۴۲۵۰

۲۴۰۱۰......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف پر روزہ واجب نہیں ہے ہاں البتہ وہ خود ہی اپنے اوپر روزہ واجب کر دے۔

رواہ الحاکم والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۶ والملطیفہ ۴۷

۲۴۰۱۱......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف جنازہ کے پیچھے چل سکتا ہے اور مریض کی عیادت کر سکتا ہے۔رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۳ وضعیف الجامع ۵۹۳۹

۲۴۰۱۲......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کے لیے اسی طرح اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جیسے وہ خود نیکیاں کرتا رہا ہو۔رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۴۔

۲۴۰۱۳......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف روزے کے بغیر درست نہیں۔رواہ الحاکم والبیھقی والسنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۷۴ والملطیفہ ۴۲

٢٤٠١٤...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبادت کے لیے کنارہ کشی کا مکمل نصاب چالیس دن ہے، جس شخص نے چالیس دن عبادت میں گزارے اور وہ خرید وفروخت سے دور رہا اور کوئی بدعت بھی (اس دوران) اس سے سرزد نہ ہوئی وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٢٤٨٠۔

٢٤٠١٥...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا غزوہ دور ہو جائے، عزائم بڑھ جائیں اور غنیمتیں حلال ہو جائیں پس اس وقت عبادت کے لیے کنارہ کشی تمہارا بہترین جہاد ہے۔ رواہ الطبرانی وابن منده والخطیب والدیلمی عن عتیبة بن الندر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٤٠١ والضعیفة ١٩٢١

الاکمال

٢٤٠١٦...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف کرو اور روزے رکھو۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

٢٤٠١٧...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اعتکاف کرے اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اعتکاف کرے وہ کلام کو حرام نہ سمجھے۔ رواہ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنها

٢٤٠١٨...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد حرام میں، یا فرمایا کہ اعتکاف صرف تین مساجد میں ہوتا ہے۔ یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی۔ رواہ البیهقی عن حذیفة

٢٤٠١٩...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے کام کے لیے چلتا ہے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اس کا یہ عمل بیس (٢٠) سالوں کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنا دیں گے جن کی مسافت زمین وآسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہوگی۔

رواہ الطبرانی والحاکم و البیهقی فی السنن وضعفة والخطیب وقال غریب عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة۔

شب قدر کا بیان

٢٤٠٢٠...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب (رمضان کی) آخری سات راتوں پر متفق ہیں لہٰذا جو شخص شب قدر پانا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ رواہ مالک واحمد والبخاری ومسلم عن ابن عمر

٢٤٠٢١...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلة القدر خواب میں دکھادی گئی تھی لیکن پھر مجھے بعض اہل خانہ نے جگا دیا، جس کی وجہ سے میں اسے بھول گیا لہٰذا اسے بقیہ دس راتوں میں تلاش کرو۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی هریرة

٢٤٠٢٢...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب میں شب قدر دکھادی گئی تھی لیکن پھر مجھے بھلا دی گئی میں دیکھتا ہوں کہ اس شب کی صبح کیچڑ میں میں سجدہ کر رہا ہوں۔ رواہ مسلم عن عبداللہ بن انیس

٢٤٠٢٣...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) شب قدر دیکھ بھی لی لیکن پھر مجھے بھلا دی گئی لہٰذا اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ اس شب کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔

رواہ مالک واحمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجه عن ابی سعید

٢٤٠٢٤...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۰۲۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ کی نویں، ساتویں، پانچویں اور تیسری رات میں تلاش کرو۔ رواہ احمد عن ابی سعید

۲۴۰۲۶...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور جب تمہارے اوپر نیند غالب آجائے تو آخری سات راتوں میں نیند کو نہ غالب آنے دو۔ رواہ عبداللہ بن احمد عن علی

کلام:...... اس حدیث کی سند میں عبدالحمید بن حسن ہلالی ہے ابن معین نے اسے ثقہ کہا ہے جب کہ اس میں ثقاہت کے اعتبار سے کچھ کلام ہے دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۳۔

۲۴۰۲۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تمہیں شب قدر پر مطلع کر سکتا ہے اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ الحاکم عن ابی ذر

لیلۃ القدر کی فضیلت

۲۴۰۲۸...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ حاضر ہو چکا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا اور اس رات کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہ سکتا ہے وہ جو حقیقت میں محروم ہی ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

۲۴۰۲۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں گھر سے باہر آیا ہوں کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑ رہا تھا جس کی وجہ سے شب قدر کی تعیین اٹھالی گئی کیا بعید ہے اسی میں تمہارے لیے بھلائی ہو لہٰذا اب تم اس رات کو ساتویں نویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۳۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر پورے رمضان میں دائر رہتی ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۰۲۔

۲۴۰۳۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! شب قدر میرے لیے واضح کر دی گئی تھی میں گھر سے باہر آیا تا کہ اس کی تمہیں خبر دوں لیکن دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہوئے آئے ان کے ساتھ شیطان بھی تھا چنانچہ شب قدر کی تعیین مجھے بھلا دی گئی لہٰذا اب تم اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرو، خصوصاً نویں، ساتویں اور پانچوں رات میں۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی سعید

۲۴۰۳۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو چوبیس رات میں تلاش کرو۔ رواہ احمد بن نصر فی الصلوٰۃ عن ابن عباس

۲۴۰۳۳...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو ۲۹ ویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن معاویۃ

۲۴۰۳۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کی آخری رات میں تلاش کرو۔ رواہ ابن نصر عن معاویۃ

۲۴۰۳۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو مجھے اس کی تعیین بتلادی گئی تھی مگر پھر بھلا دی گئی۔

رواہ احمد والطبرانی والضیاء عن جابر بن سمرہ

۲۴۰۳۶...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اگر تم میں سے کوئی شخص کمزور ہو جائے یا عاجز آجائے وہ آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۰۳۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً اکیسویں، تیئیسویں، اور پچیسویں شب میں۔

رواہ احمد والبخاری وابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۰۳۸...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۲۴۰۳۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ کی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور آخری رات میں تلاش کرو۔

رواہ احمد والترمذی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی بکرۃ

۲۴۰۴۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو چونکہ یہ رات طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور آخری رات میں پائی جاتی ہے اس رات میں جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

کلام:...... اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی ہے اور یہ مختلف فیہ راوی ہے۔ دیکھئے مجمع الزاوائد ۳/۱۷۵۔

۲۴۰۴۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو شب قدر عطاء فرمائی ہے اور یہ رات تم سے پہلے کسی امت کو نہیں عطا کی گئی۔ رواہ الفردوسی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۶۹۰۔

۲۴۰۴۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

شب قدر کی تلاش

۲۴۰۴۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرتا۔ رواہ مالک ومسلم وابوداؤد عن ابن عمر

۲۴۰۴۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تلاش کرو جو شخص اسے تلاش کرے چاہتا ہو اسے چاہیے کہ ستائیسویں رات میں تلاش کرے۔

رواہ احمد عن ابن عمر

۲۴۰۴۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تیئسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن انیس

۲۴۰۴۶...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں گھر سے باہر نکلا تاکہ تمھیں شب قدر کی خبر دوں لیکن دو آدمیوں کے بیچ جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے میں خلجان کا شکار ہو گیا اب تم اسے تیئسویں، اکیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطیالسی عن عبادة بن الصامت

۲۴۰۴۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابوداؤد عن معاویہ

۲۴۰۴۸...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چوبیسویں شب لیلۃ القدر ہے۔ رواہ احمد عن بلال والطیالسی عن ابن سعید و احمد عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۷۔

۲۴۰۴۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر آخری عشرہ کی پانچویں اور تیسری شب میں ہوسکتی ہے۔ رواہ احمد عن معاذ

۲۴۰۵۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ستائیسویں یا انتیسویں شب لیلۃ القدر ہے اس رات مین سنگریزوں کی تعداد سے بھی زیادہ فرشتے زمین پر اترتے ہیں۔ رواہ احمد عن ابی ھریرة

۲۴۰۵۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی رات معتدل ہوتی ہے نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی اس رات میں نہ بادل ہوتے ہیں، نہ بارش برستی ہے نہ ہوا تیز چلتی ہے اور نہ ہی اس میں ستارے پھینکے جاتے ہیں لیلۃ القدر کے دن کی علامت یہ ہے کہ اسدن بغیر شعاع کے سورج طلوع ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن واثلة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۵۸، اس حدیث کی سند میں بشر بن عون، بکار بن تمیم سے روایت کرتا ہے یہ دونوں ضعیف راوی ہیں دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۸۔

۲۴۰۵۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی شب معتدل کھلی ہوئی ہوتی ہے نہ زیادہ گرم ہوتی ہے نہ زیادہ ٹھنڈی اس کی صبح کو سورج ہلکا سرخ طلوع ہوتا ہے۔ رواہ الطیالسی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۴۰۵۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی صبح سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے اور صاف شفاف طشتری کی مانند ہوتا ہے یہاں

تک کہ بلند ہو جائے۔رواہ احمد ومسلم اصحاب السنن الثلاثة عن ابی

۲۴۰۵۴۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر کو قیام کیا اس کے گزشتہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔رواہ احمد واصحاب السنن الثلاث عن ابی ہریرة

الاکمال

۲۴۰۵۵۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ کی بقیہ راتوں میں تلاش کرو، اگر کوئی شخص کمزور پڑ جائے یا عاجز آ جائے وہ بقیہ سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۰۵۶۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر دکھلادی گئی تھی لیکن پھر مجھے بھلادی گئی اب اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اس رات میں ہوا بھی چلتی ہے بارش بھی برستی ہے اور بجلی بھی کڑکتی ہے۔رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرة

۲۴۰۵۷۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس رات کو رمضان کی انیسویں، اکیسویں اور تیئسویں شب میں تلاش کرو۔رواہ ابوداؤد والبیھقی عن ابن مسعود

۲۴۰۵۸۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو ستائیسویں رات میں تلاش کرو۔رواہ الطبرانی عن معاویة

۲۴۰۵۹۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی نویں، ساتویں اور پانچویں شب میں تلاش کرو۔

رواہ ابن نصر والخطیب عن ابن عمر

۲۴۰۶۰۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ احمد وابویعلی وابن خزیمة وابونعیم فی الحلیة وسعید بن المنصور عن ابن عمر

۲۴۰۶۱۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو پہلے اور آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً آخری عشرہ کی پچھلی سات راتوں میں تلاش کرو اور اس کے بعد مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال مت کرو۔رواہ احمد وابن خزیمة والطحاوی والرویانی وابن حبان والحاکم عن ابی ذر

۲۴۰۶۲۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس رات کو یعنی شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو، اگر کوئی شخص کمزور پڑ جائے یا عاجز آ جائے وہ ہرگز آخری سات راتوں میں مغلوب نہ ہو۔رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۰۶۳۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی نویں، ساتویں اور پانچویں شب میں ڈھونڈو۔رواہ احمد عن انس

۲۴۰۶۴۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس رات کو تیئسویں شب میں ڈھونڈو۔

رواہ مالک واحمد وابن خزیمة وابوعوانة والطحاوی عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۶۰۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگوں نے شب قدر کو پہلی سات راتوں میں دیکھا ہے اور بعض لوگوں نے آخری سات راتوں میں دیکھی ہے، تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۰۶۶۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تلاش کرو جو شخص تلاش کرنا چاہے وہ اسے ساتویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ الطبرانی واحمد عن بن عمر

۲۴۰۶۷۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر رمضان کی آخری سات راتوں کے نصف میں ہوتی ہے اور اس شب کی صبح سورج صاف وشفاف بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔رواہ احمد عن ابن مسعود

۲۴۰۶۸۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے شب قدر کی تعیین کر دی گئی تھی میں گھر سے باہر نکلا تا کہ اس کی تمہیں خبر دوں لیکن دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے بھلادی گئی اب تم اسے نویں ساتویں اور پانچویں شب میں تلاش کرو۔

رواہ ابن حبان عن ابن سعید

۲۴۰۶۹...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے لیلۃ القدر دیکھ لی تھی مگر پھر مجھے بھلادی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔

ابن ابی عاصم وابن خزیمۃ عن جابر

۲۴۰۷۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت (دجال) واضح کردیا گیا تھا چنانچہ میں تمہیں خبر دینے کیلئے گھر سے باہر آیا مسجد کے دروازہ پر دو آدمیوں سے میری ملاقات ہوئی جو آپس میں جھگڑا کررہے تھے ان کے ساتھ شیطان بھی شریک تھا میں (جھگڑا ختم کر نے کے لئے) ان دونوں کے درمیان رکاوٹ بن گیا جس کی وجہ سے لیلۃ القدر مجھے بھلادی گئی اور اس کی تعیین (میرے دل ودماغ سے) اچک لی گئی میں عنقریب ان دونوں (لیلۃ القدر اور مسیح دجال) کے متعلق تمہیں آگاہ کروں گا رہی بات لیلۃ القدر کی سوائے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو رہی بات مسیح ضلالت کی سو اس کے شہر کے دونوں جانب کے بال گرے ہوئے ہوں گے ایک آنکھ سے کانا ہوگا اس کا سینہ چوڑا ہوگا اور وہ کوزہ پشت (خمیدہ کمر کبڑا) ہوگا وہ دیکھنے میں عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن الفکتان عاصم

۲۴۰۷۱...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ رات رمضان میں دیکھی ہے لیکن دو آدمی آپس میں جھگڑا کررہے تھے جس کی وجہ سے اس رات کی تعیین اٹھالی گئی۔ رواہ مالک والشافعی وابو عوانۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۴۰۷۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے خواب میں لیلۃ القدر دیکھ لی تھی لیکن پھر مجھے بھلادی گئی اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انہیں ناپسند سمجھا اور ہاتھوں سے انہیں پھنکار دیا اور وہ مجھ سے دور ہوگئے میں نے کنگنوں کی تعبیر ان دو کذابوں سے لی ہے ایک یمامہ والا دوسرا یمن والا۔ رواہ احمد عن ابی سعید

۲۴۰۷۳...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص لیلۃ القدر کا متلاشی ہو وہ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرے اگر وہ کمزور پڑ جائے یا عبادت سے عاجز آجائے تو آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔ رواہ ابن زنجویہ عن ابن عمر

۲۴۰۷۴...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص شب قدر کا متلاشی ہو وہ اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرے۔

رواہ احمد وابویعلی وابن خزیمۃ وسعید بن المصور عن عمر

۲۴۰۷۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جلدی سے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں لیکن وہ مجھے بھلادی گئی اب تم اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ احمد عن ابن عباس

جھگڑے کا نقصان

۲۴۰۷۶...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس آیا درانحالیکہ میرے۔ لیے لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت واضح کردیئے گئے تھے لیکن مسجد کے دروازہ پر دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہورہا تھا میں ان کے پاس آیا تاکہ ان دونوں کے بیچ رکاوٹ بن جاؤ (اور ان کا جھگڑا ختم کر دوں) اسی اثناء میں لیلۃ القدر کی تعیین مجھے بھلادی گئی، میں عنقریب ان دونوں (لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت) کے بارے میں بتاتا ہوں۔ رہی بات لیلۃ القدر کی سوائے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور رہی بات مسیح ضلالت (دجال) کی سو وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا اس کی پیشانی باہر نکلی ہوئی ہوگی اس کا سینہ چوڑا ہوگا وہ کبڑا یعنی آگے کو جھکا ہوا ہوگا وہ دیکھنے میں عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہے۔ عبد العزی رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ ﷺ! کیا اس کی مشابہت میرے لیے باعث ضرر ہے؟ فرمایا: نہیں چونکہ تو مسلمان ہے اور وہ کافر ہے۔

رواہ احمد عن بی ہریرۃ

۲۴۰۷۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر چڑھا ہوں حالانکہ مجھے لیلۃ القدر (کی تعیین) کا علم ہوچکا تھا لیکن وہ مجھے بھلادی گئی لہٰذا تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن کعب بن مالک وعن کعب بن عجرۃ

۲۴۰۷۸...... ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں بوڑھا ہوں اور بیمار رہتا ہوں قیام اللیل مجھ پر شاق گزرتا ہے لہٰذا مجھے کسی

ایک رات کا حکم دیجئے تا کہ میں اس کا قیام کرلوں کیا بعید اللہ تعالیٰ اسی رات میں مجھے لیلۃ القدر کی توفیق عطا فرما دے آپ ﷺ نے فرمایا: تم ساتویں رات میں قیام کا اہتمام کرلو۔رواہ احمد عن ابن عباس

۲۴۰۷۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھلا دی گئی تھی لیکن پھر میرے دل ودماغ سے نکال دی گئی ہوسکتا ہے اسی میں تمہارے لیے خیر وبھلائی ہو نیز میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انہیں ناپسند سمجھ کر پھینک دیا وہ مجھ سے دور جا لگے میں نے ان دو کنگنوں کی تعبیر دو جھوٹے کذابوں سے لی ہے ایک یمن والا اور دوسرا یمامہ والا۔

رواہ ابویعلی والضیاء المقدسی عن ابن سعید

۲۴۰۸۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر کھڑا ہوا ہوں اور مجھے لیلۃ القدر کا علم ہے پس تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ الطبرانی عن عقبہ بن مالک

۲۴۰۸۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس جلدی سے آیا ہوں تا کہ تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دوں لیکن میں اسے بھول گیا ہوں اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابن عباس

۲۴۰۸۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ لوگ بجز اس رات کے (بقیہ راتوں میں) نماز چھوڑ دیں گے میں ضرور اس کی تمہیں خبر دے دیتا لیکن اسے مہینے کی تیسویں رات میں تلاش کرو۔رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۸۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیسویں شب میں نماز پڑھو اگر آخر مہینہ تک (رات بھر) نماز پڑھنا چاہو تو پڑھو اور اگر گھر والوں کے پاس واپس لوٹنا چاہو تو لوٹ سکتے ہو۔رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۸۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کھلی ہوئی معتدل رات ہوتی ہے نہ زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈی۔

رواہ البزار عن ابن عباس

۲۴۰۸۵...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر رمضان کے آخیر عشرہ کی طاق راتوں، ۲۱، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا رمضان کی آخری رات میں ہے جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کریگا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں اس رات کی علامت یہ ہے کہ وہ کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے صاف شفاف زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل اس میں چاند کھلا ہوا ہوتا ہے اس رات میں صبح تک ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے نیز اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اللہ جل شانہ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا ہے۔

رواہ احمد والضیاء المقدسی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۸۶...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا آخری رات میں جس شخص نے حق تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس رات کا قیام کیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔رواہ احمد بن حنبل عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۸۷...... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۸۸...... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اور اس کا قیام اس رات کے موافق بھی رہا اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۸۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شب قدر کو عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھ لی گویا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔

رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۱۱۔

لیلۃ القدر کا اجر وثواب

۲۴۰۹۰..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شروع رمضان سے آخر رمضان تک عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۸۷۷

۲۴۰۹۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھی حتیٰ کہ ماہ رمضان اسی حال میں پورا ہوا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۴۰۹۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے لیلۃ القدر پالی۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

آٹھویں فصل..... نماز عید الفطر اور صدقہ فطر کے بیان میں

نماز عید الفطر

۲۴۰۹۳..... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات اور ان دونوں کے بعد قراءت ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۴۰۹۴..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی عیدوں (نماز عید) کو تکبیرات سے زینت بخشو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۸۷۲ واسنی المطالب ۷۳۳۔

۲۴۰۹۵..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نماز) عیدین کو تہلیل، تکبیر، تحمید اور تقدیس کے ساتھ زینت بخشو۔

رواہ زاھر بن طاھر فی تحفۃ عید الفطر و ابو نعیم فی الحلیلۃ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۷۷۴ وضعیف الجامع ۳۱۸۳۔

۲۴۰۹۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز عیدین ہر بالغ پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ رواہ الفردوسی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۰۱ والمغیر ۹۷۔

۲۴۰۹۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم خطبہ دیں گے لہٰذا جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔

رواہ ابو داؤد والحاکم عن عبد اللہ بن السائب

۲۴۰۹۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم نے نماز ادا کرلی ہے جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم عن عبد اللہ بن السائب

۲۴۰۹۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے دو دن ہوا کرتے تھے جس میں تم کھیلتے کودتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں ان سے بہتر دن تمہیں عطا فرمائے ہیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ رواہ النسائی عن انس

۲۴۱۰۰..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آزاد پردہ نشین اور حیض والی عورتیں ضرور سروں سے باہر نکلیں بھلائی اور مسلمانوں کی دعاؤں میں حاضر ہوں اور حیض والی عورت عیدگاہ سے الگ رہیں۔ رواہ البخاری والنسائی وابن ماجہ عن ام عطیۃ

۲۴۱۰۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن میں دو عیدیں جمع ہوچکی ہیں جو شخص چاہے تو عید کی نماز اسے جمعہ کی طرف سے بھی کافی ہے اور ہم

انشاءاللہ تعالیٰ جمعہ قائم کریں گے۔رواہ ابن ماجه وابو داؤد عن ابی هریرة وابن ماجه عن ابن عباس

۲۴۱۰۲۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (جب) میں مدینہ آیا تو اہل مدینہ کے دو (میلے کے) دن تھے جن میں وہ جاہلیت میں کھیلتے کودتے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان (دونوں) کے بدلہ میں ان سے بہتر دن عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔رواہ البیهقی فی السنن

۲۴۱۰۳۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ عورت جو کمر بند باندھی ہو اس پر عیدین کے لیے گھر سے باہر نکلنا واجب ہے۔

رواہ احمد عن عمرة بنت روحة

۲۴۱۰۴۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیدین کے موقع پر زمین کی طرف حق تعالیٰ شانہ خصوصی توجہ فرماتے ہیں لہٰذا اپنے گھروں سے باہر نکلا کرو تا کہ تمہیں رحمت حق تعالیٰ ڈھانپ لے۔رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنه

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۴۰

۲۴۰۱۵۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ثواب کی نیت سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے عیدین کی راتوں میں قیام کیا اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہو جائیں گے۔رواہ ابن ماجه عن ابی امامة

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۵ والضعیفۃ ۵۲۱۔

الاکمال

۲۴۱۰۶۔۔۔۔آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دونوں کے بدلہ میں ان سے بہتر دن عطا فرمائے ہیں یعنی عیدالفطر کا دن اور عیدالاضحیٰ کا دن (رہی بات عیدالفطر کے دن کی سو اس میں نماز پڑھی جاتی ہے اور صدقہ کیا جاتا ہے رہی بات عیدالاضحیٰ کے دن کی سو اس میں نماز پڑھی جاتی ہے اور قربانی کی جاتی ہے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن انس

۲۴۰۱۷۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عیدین کی راتوں میں اور پندرہ شعبان کی رات میں عبادت کی اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہو جائیں گے۔رواہ الحسن بن سفیان عن ابی کردوس عن ابیه

۲۴۰۸۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی رات نماز پڑھی اس کا دل اس دن (قیامت کے دن) مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہوں گے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبادة بن الصامت

۲۴۱۰۹۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ سے باہر کا رہنے والا ہو وہ اگر بہتر سمجھے تو سوار ہوئے اور جب مدینہ میں داخل ہو جائے تو (سواری سے اتر کر) عیدگاہ تک پیدل چل کر آئے چونکہ اس میں اجر عظیم ہے اور نماز کے لیے آنے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کر لو چونکہ ہر شخص پر گندم یا آٹے کے دو مد واجب ہیں۔رواہ ابن عساکر عن ابی هریرة

۲۴۱۱۰۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات ہیں۔

رواہ احمد والخطیب وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۴۱۵ والمشر وعۃ ۴۵۔

۲۴۱۱۱۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کے دن امام کے نماز پڑھنے سے قبل (عیدگاہ میں) نماز جائز نہیں اور قربانی کے دن کے نماز پڑھنے سے قبل (قربانی کا) جانور ذبح کرنا جائز نہیں۔رواہ الدیلمی عن مقاتل بن سلیمان عن جریر بن عبد اللہ بن جریر البجلی عن ابیه عن جده

۲۴۱۱۲۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کی نمازوں کے لیے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عباس ورجاله ثقات

۲۴۱۱۳۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خطبہ سننا چاہے وہ سن کر جائے اور جو (خطبہ سے پہلے) واپس لوٹنا چاہے وہ واپس لوٹ جائے یعنی عید میں۔

رواہ البخاری ومسلم عن عبداللہ بن السائب

۲۴۱۱۴..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم خطبہ دیں گے جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو شخص (خطبہ سے قبل) واپس جانا چاہے وہ واپس چلا جائے۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن عبد اللہ بن السائب

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز عید کے لیے حاضر ہوا جب آپ ﷺ نماز ادا کر چکے تو فرمایا: (راوی نے حدیث ذکر کی)۔

صدقہ فطر کا بیان

۲۴۱۱۵..... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑا، آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت مالدار ہو یا فقیر ہر دو کی طرف سے صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع گندم یا ایک صاع آٹا واجب ہے۔ مالدار صدقہ فطر ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پاک کریں گے فقیر جو صدقہ فطر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دیئے ہوئے سے زیادہ اسے عطا فرمائیں۔ رواہ احمد وابوداؤد عن عبداللہ بن ثعلبہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۸ نیز حوالہ میں مسند امام احمد اور سنن ابی داؤد کا ذکر ہوا ہے لیکن ان الفاظ میں یہ حدیث نہ ہی مسند احمد میں ہے اور نہ ہی سنن ابی دوؤد میں ہے دیکھئے مسند احمد ۴۳۲۵ و سنن ابی داؤد قم ۱۶۱۹۔

کلام: ...... حدیث میں ہر دو کی طرف سے ایک صاع گندم یا آٹا وغیرہ ادا کرنا واجب ہے گویا ایک کی طرف سے نصف صاع دینا واجب ہے۔

۲۴۱۱۶..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر کے طور پر ہر انسان پر آٹے یا گندم کے دو مد اور جو کا ایک صاع واجب ہے اور کشمش کا یا کھجور کا ایک ایک صاع دینا واجب ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۶۹۔

۲۴۱۱۷..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا دو مد گندم کے واجب ہیں۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۳۲۔

۲۴۱۱۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر چھوٹے بڑے مرد عورت، آزاد غلام یہودی ہو یا نصرانی کی طرف سے بطور صدقہ فطر کے نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو دینا واجب ہے۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۴۱۱۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھانے (اشیاء طعام گندم جو وغیرہ) کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۲۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھانے کا ایک صاع صدقہ فطر میں نکالو۔ رواہ الدارقطنی والطبرانی عن اوس بن حرثان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۴۔

۲۴۱۲۱..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک صاع گندم یا آٹا دو آدمیوں کی طرف سے یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر آزاد غلام، چھوٹے، بڑے کی طرف سے ادا کرو۔ رواہ احمد والدارقطنی والضیاء عن عبداللہ بن ثعلبہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۴۰۔

۲۴۱۲۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک صدقہ فطر نہ دیا جائے اس وقت تک ماہ رمضان زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتا ہے اور اوپر نہیں پہنچنے پاتا۔ رواہ ابن صصری فی امالیۃ عن جریر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۶۸ والمتناھیۃ ۸۲۴

۲۴۱۲۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر مسلمان پرواجب ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام:...... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے: ضعیف الجامع ۴۰۲۸ گو کہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

۲۴۱۲۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا ہے اور اوپر صرف صدقہ فطر سے پہنچنے پاتا ہے۔

رواہ ابن شاھین فی ترغیبہ والضیاء عن جریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۹۵ وحسن الاثر ۲۰۰

۲۴۱۲۵...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا صدقہ فطر روزہ دار کو لغویات اور بیہودہ گوئی سے پاک کرتا ہے اور مساکین کے لیے کھانے کا سامان ہے لہٰذا جو شخص (عید کی) نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کرتا ہے اس کا صدقہ فطر (عند اللہ) مقبول ہوتا ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرتا ہے اس کی حقیقت نرے صدقہ کی سی ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۲۶...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر آزاد غلام، مرد عورت، چھوٹے بڑے، فقیر مالدار پر بطور صدقہ فطر کے ایک صاع کھجوریں یا نصف صاع گیہوں واجب ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۷۳۔

۲۴۱۲۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر شخص پرواجب ہے خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عمرو

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۷۲۔

۲۴۱۲۸...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو فرض ہے۔

رواہ الدارقطنی والحاکم والبیھقی فی السنن عن ابن عمر

الاکمال

۲۴۱۲۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے روزے آسمان وزمین کے درمیان معلق (لٹکے رہتے ہیں) یہاں تک کہ صدقہ فطر ادا نہ کردے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۱۳۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے روزے زمین وآسمان کے درمیان مسلسل لٹکے رہتے ہیں یہاں تک کہ صدقہ فطر ادا نہ کردے۔

رواہ الخطیب وابن عساکر عن انس

صدقۃ الفطر کی تاکید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشروعۃ ۶۰

۲۴۱۳۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک صاع کھجور یا ایک صاع گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے ادا کرو یا ایک صاع جو ہر ایک کی طرف سے ادا کرو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن ثعلبہ

۲۴۱۳۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کی طرف سے ایک صاع گیہوں ادا کرو چاہے مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا غنی ہو یا فقیر، آزاد ہو یا غلام، چنانچہ غنی کو اللہ تعالیٰ پاک کریں گے اور فقیر کو اس کے دیئے ہوئے صدقہ فطر سے کہیں زیادہ عطا کریں گے۔

رواہ البیھقی فی السنن عن ثعلبہ بن عبد اللہ او عبد اللہ بن ثعلبہ

۲۴۱۳۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر میں ایک صاع کھانے کا دو۔ رواہ البیھقی فی السنن والرافعی عن ابن عباس

۲۴۱۳۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹے بڑے، مرد عورت آزاد غلام کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جو یا ایک

صاع پنیر بطور صدقہ فطر ادا کرو۔ رواہ البیھقی عن ابی سعید

۲۴۱۳۵۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر حق ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، شہری ہو یا دیہاتی جس کی مقدار ایک صاع جو یا کھجور ہے۔ رواہ الحاکم والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۳۶۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھانا ہو اسے چاہئے کہ وہ ایک صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع آٹا یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع صاف کیے ہوئے سفید جو صدقہ فطر کے طور پر دے۔ رواہ الحاکم عن زید بن ثابت

۲۴۱۳۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجوریں ہے۔ رواہ ابن عساکر عن زید بن ثابت

۲۴۱۳۸۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے صدقہ فطر کو روزہ دار کے لیے لغویات اور بیہودہ گوئی سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کے لیے کھانے کے طور پر فرض کیا ہے سو جس شخص نے (عید کی) نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کیا تو اس کا یہ مقبول صدقہ ہوگا اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو اس کی حقیقت محض صدقہ کی سی کی ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۱۳۹۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زید! لوگوں کے ساتھ تم بھی اپنے سر کی زکوۃ دو اور اپنی طرف سے ایک صاع گندم ادا کرو۔ رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

دوسرا باب نفلی روزہ کے بیان میں

۲۴۱۴۰۔۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنی ذات کا مالک ہوتا ہے چاہے تو روزہ رکھے چاہے تو افطار کردے۔

رواہ احمد والترمذی والحاکم عن ام ھانی

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۵۷ امام ترمذی بھی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے دیکھئے ترمذی رقم الحدیث ۷۳۲۔

۲۴۱۴۱۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو آدھے دن تک اختیار ہے (چاہے شام تک پورا روزہ رکھے چاہے تو افطار کردے)۔

رواہ البیھقی فی السنن عن انس وعن ابی امامۃ

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۶۔

۲۴۱۴۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد روزہ رکھنے والا اس شخص کی طرح ہے جو بھاگنے کے بعد واپس لوٹ آئے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۷۔

۲۴۱۴۳۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کا (سا) روزہ رکھو چونکہ یہ روزہ اللہ تعالیٰ کے ہاں معتدل ہے یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو یوں اس طرح جب وہ وعدہ کرے گا تو خلاف ورزی نہیں کرے گا اور بوقت مصیبت بھاگے گا نہیں۔

رواہ النسائی عن ابن عمرو

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۲۔

۲۴۱۴۴۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: صوم داؤدی (داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ) اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے، چنانچہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے نماز داؤد بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے تھے تہائی رات عبادت کرتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصہ میں سو جاتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۴۱۴۵.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے بہترین طریقہ کے مطابق روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھواور ایک دن چھوڑ دو۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

۲۴۱۴۶.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر یعنی رمضان کے روزے رکھو (کسی شخص نے) عرض کیا: میرے لیے اضافہ کریں، فرمایا: ماہ رمضان کے روزے رکھواور اس کے بعد ایک دن کا اور روزہ رکھو عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ کیجئے، فرمایا: ماہ رمضان کے روزے رکھواور اس کے بعد ہر مہینے میں دو دن روزہ رکھو عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ کیجئے فرمایا: رمضان کے روزہ رکھواور اس کے بعد ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو عرض کیا: میرے لیے اور اضافہ کریں آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: حرمت والے مہینوں کا روزہ رکھواور چھوڑ دو۔

رواہ احمد وابوداؤد والبغوی وابن سعد و البیہقی فی شعب الایمان وسنہ عن مجیبۃ الباھلیۃ عن ابیھا اوعمھا

۲۴۱۴۷.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقہ یعنی آدھی عمر روزہ رکھنے سے اوپر روزہ رکھنا درست نہیں ہے لہٰذا ایک دن روزہ رکھواور ایک دن افطار کرو۔ (رواہ البخاری والنسائی عن ابن عمر

۲۴۱۴۸.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب دشمن کے مدمقابل ہوتے بھاگتے نہیں تھے۔ رواہ الترمذی والنسائی عن ابن عمرو

۲۴۱۴۹.....نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ شعبان کا ہے جو رمضان کی تعظیم میں رکھا جائے اور افضل صدقہ وہ ہے جو رمضان میں کیا جائے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۲۳۔

۲۴۱۵۰.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو اپنے مال سے صدقہ نکالنا چاہتا ہو، اسے اختیار ہوتا ہے چاہے صدقہ نکال دے یا روک لے۔ رواہ النسائی وابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۱۵۱.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ رکھنے میں نہ تمہارے لیے کچھ فائدہ ہے اور نہ تمہارے اوپر کچھ وبال۔

رواہ احمد عن امراۃ

الاکمال

۲۴۱۵۲.....رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن نفلی روزہ رکھتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوتا ہے اس کی حلاوت اور مٹھاس شہد جیسی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن روزہ دار کو اس درخت کا پھل کھلائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن قلیس بن یزید الجھنی

۲۴۱۵۳.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ثواب کی نیت سے ایک دن نفلی روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے اتنا دور کردیں گے کہ اس کے اور جہنم کے درمیان چالیس خریف (سال) کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔ رواہ ابن زنجویہ عن جریر

۲۴۱۵۴.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن نفلی روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے پچاس سال کی مسافت جسے تیز رفتار سوار طے کرے کے بقدر دور کردیں گے۔ رواہ ابن زنجویہ عن عبد الرحمن بن غنم

۲۴۱۵۵.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اڑتے ہوئے کوے کی مسافت کے بقدر دوزخ سے دور رکھتے ہیں درانحالیکہ وہ کوا بچہ ہو اور بوڑھا ہو کر مرے۔

رواہ الحسن والبغوی وابن قانع وابن زنجویہ والطبرانی وابن النجار والبیہقی فی شعب الایمان عن سلامۃ ویقال سلمۃ بن قیصر

فائدہ:.....حدیث میں کوے کی مثال دی گئی ہے جان لو کہ کوے کی عمر بہت لمبی ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض حضرات نے کوے کی عمر ایک ہزار سال

تک بیان کی ہے۔ ہندوستان میں ایک کوے پرنشانی لگائی گئی جسے چار سو سال تک مسلسل دیکھا جاتا رہا۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے حیواۃ الحیوان باب عین عنوان: الغراب

نفل روزے کا اجر وثواب

۲۴۱۵۶.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن نفل روزہ رکھتا ہے اگر اس کے بدلہ میں اسے بھری زمین کے برابر سونا دے دیا جائے تو قیامت کے دن کے علاوہ اسے اس (نفلی روازہ) کا بدلہ نہیں دیا جاسکے گا۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار عن خراس عن انس

۲۴۱۵۷.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوشخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن نفلی روزہ رکھے اور پھر اسے بھری ہوئی زمین کے بقدر سونا مل جائے تو پھر بھی قیامت کے دن کے علاوہ اسے پورا پورا بدلہ نہیں مل سکتا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

۲۴۱۵۸.....رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھنے کا سب سے بہتر طریقہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ رواہ العقیلی فی الضعفاء عن ابی ہریرۃ

۲۴۱۵۹.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ رواہ احمد عن ابن عباس

۲۴۱۶۰.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: افضل روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور جس شخص نے عمر بھر روزے رکھے گویا اس نے اپنے نفس و اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ رواہ ابوبکر الشافعی فی جزء من حدیثہ عن عمر وفیہ ابراہیم بن ابی یحییٰ

۲۴۱۶۱.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عمر بھر روزے رکھے گویا اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا۔

رواہ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ

۲۴۱۶۲.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عمر بھر روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو یوں اس طرح تنگ کر دیں گے آپ ﷺ نے نوے کا ہندسہ بنا کر وضاحت کی۔ رواہ احمد والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی موسیٰ الاشعری

۲۴۱۶۳.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے چالیس دن روزے رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن واثلۃ

۲۴۱۶۴.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر تمہارے اہل خانہ کا بھی حق ہے لہٰذا رمضان اور اس کے بعد والے مہینہ کے روزے رکھو اور ہر بدھ وجمعرات کے روزے رکھو یوں اس طرح تم عمر بھر کے روزے رکھ لوگے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن مسلم بن عبید اللہ القرشی عن ابیہ

۲۴۱۶۵.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر تمہارے اہل خانہ کا بھی حق ہے رمضان اور اس کے بعد والے مہینے کا روزہ رکھو اور پھر ہر بدھ وجمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح تم عمر بھر کا روزہ رکھ لوگے حالانکہ تم افطار بھی کرتے رہوگے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی وقال غریب والبیہقی فی شعب الایمان عن عبیداللہ بن مسلم القرشی عن ابیہ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۱۴۔

۲۴۱۶۶.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان شوال، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

رواہ البغوی والبیہقی فی شعب الایمان عن عکرمۃ بن خالد عن عریف من عرفاء قریش عن ابیہ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۸۶۔

۲۴۱۶۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے اور تھوڑا بہت صدقہ بھی کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیں

گے اور اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیں گے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر
۲۴۱۶۸ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتیوں یا قوت اور زمرد سے عالیشان محل بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کی آگ سے برأت لکھ دیں گے۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس وقال فیہ ابوبکر العبسی
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چنانچہ بیہقی کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر عبسی ہے اور وہ مجہول راوی ہے اور عموماً ایسی حدیث بیان کرتا ہے جس کا کوئی متابع نہیں ہوتا۔
۲۴۱۶۹ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا گھر بنائیں گے جس کا ظاہر باطن سے دکھائی دے گا اور باطن ظاہر سے۔ رواہ ابن منیع والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی امامۃ
۲۴۱۷۰ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار! پیر کے دن کا روزہ مت چھوڑو چونکہ میں پیر کے دن پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھی پیر کے دن بھیجی، میں نے پیر کے دن ہجرت کی اور پیر کے دن موت آئے گی۔ رواہ ابن عساکر عن مکحول مرسلاً
۲۴۱۷۱ ...... ایک اعرابی نے رسول کریم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں اسی دن پیدا ہوا اس دن مبعوث ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی واحمد ومسلم وابن زنجویہ عن ابی قتادۃ
۲۴۱۷۲ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لے دس دن لکھ دیتے ہیں جو آخرت کے دنوں کے برابر ہوں گے جو روشن و چمکدار ہوں گے اور دنیا کے دنوں کے مشابہ نہیں ہوں گے۔ رواہ ابوالشیخ و البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ
۲۴۱۷۳ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر حرمت والے مہینہ میں جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سات سو سال کی عبادت لکھ دیتے ہیں۔ رواہ ابن شاھین فی الترغیب عن انس وسندہ ضعیف
۲۴۱۷۴ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر ماہ حرام میں لگاتار تین دن روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرمادیں گے۔
رواہ الدیلمی عن انس
۲۴۱۷۵ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے مال سے صدقہ کرنا چاہتا ہو اسے اختیار ہوتا ہے چاہے صدقہ کردے چاہے روک لے۔ رواہ النسائی وابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۴۱۷۶ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص غیر رمضان کے روزے رکھے یا قضاء رمضان کے علاوہ روزے رکھے یا نفلی روزے رکھے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اپنے مال میں سے صدقہ کرنا چاہتا ہو اسے اختیار ہوتا ہے اپنے مال پر سخاوت کردے اور صدقہ کردے یا مال میں بخل کرے اور روک لے۔ رواہ النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۴۱۷۷ ...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نفلی روزہ رکھے اسے نصف دن تک اختیار رہتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی امامۃ
کلام: ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو نصف دن تک اختیار حاصل ہوتا ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن وضعفہ عن ابی ذر

ایام بیض کے روزے

۲۴۱۷۹ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا چاہو تو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں (تاریخوں) کا روزہ رکھو۔
رواہ احمد والترمذی والنسائی عن ابی ذر
۲۴۱۸۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم روزہ رکھنا چاہو تو تمہارے اوپر لازم ہے کہ ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ کے روزے رکھو۔
رواہ النسائی عن ابی ذر

۲۴۱۸۱..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے اور رمضان تا رمضان (یعنی صرف رمضان، رمضان) کے روزے یہ عمر بھر کے روزے ہوجاتے ہیں۔ رواہ مسلم وابو داؤد والنسائی عن ابی قتادة

۲۴۱۸۲..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر (یعنی رمضان) اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ہریرة

۲۴۱۸۴..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو سینے کے کینہ کو ختم کرڈالتی ہے؟ فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔ رواہ النسائی عن رجل من الصحابة

۲۴۱۸۵..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزہ رکھو اور پھر ہر مہینہ کے درمیان (ایام بیض) میں روزے رکھو۔ رواہ ابو داؤد عن معاویة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۴۸۴۔

۲۴۱۸۶..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ کو روزے رکھو اور یہ روزے عمر بھر کے خزانے ہیں۔ رواہ ابوذر الهروی فی حزء من حدیثه عن قتادة بن ملحان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۳۔

ہر ماہ کے تین روزے

۲۴۱۸۷..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں اور وہ ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے ہیں۔ رواہ ابویعلی والبیهقی فی شعب الایمان عن جریر

۲۴۱۸۸..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں اور عمر بھر کا افطار بھی ہے۔ رواہ احمد وابن حبان عن قرة بن ایاس

۲۴۱۸۹..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے، بہت اچھے روزے ہیں۔ رواہ احمد والنسائی وابن حبان عن عثمان بن ابی العاص

۲۴۱۹۰..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھے سمجھ لو اس نے ساری عمر روزے رکھے۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی والضیاء عن ابی ذر

پیر کے دن کا روزہ

۲۴۱۹۱..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن اعمال کی پیشی ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزہ کی حالت میں ہوں۔ رواہ الترمذی عن ابی هریرة

۲۴۱۹۲..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کے دن اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں مجھے پسند ہے کہ جب میرے اعمال اوپر اٹھائے جائیں میں روزہ میں ہوں۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابی هریرة و البیهقی فی شعب الایمان عن اسامة بن زید

الاکمال

۲۴۱۹۳..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سرزد ہوئی اور ممنوعہ درخت کا پھل کھالیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا: اے آدم! میری عزت والے ٹھکانے اور پڑوس سے چلے جاؤ چونکہ میری معصیت کا مرتکب میرے پڑوس میں نہیں رہ سکتا چنانچہ

آدم علیہ السلام زمین پر اتر آئے اوران کے چہرے کی رنگت سیاہ پڑ گئی تھی آدم علیہ السلام کی یہ حالت دیکھ کر فرشتے رودیئے اور پکار کر کہنے لگے: اے ہمارے پروردگار! ایک مخلوق کو تو نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اسے اپنی جنت میں ٹھہرایا اور فرشتوں سے اس کے آگے سجدہ کرایا بھلا اس کے ایک گناہ کی وجہ سے اس کے چہرے کی سفیدی بدل ڈالی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ: اے آدم! میرے لیے اس دن یعنی تیرا تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا چنانچہ آدم علیہ السلام کے چہرے کا تہائی حصہ سفید ہو گیا اللہ تعالیٰ نے پھر حکم دیا: اے آدم میرے لیے اس دن یعنی ۱۴ تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا اوران کا دو تہائی حصہ سفید ہو گیا اللہ تعالیٰ نے پھر حکم دیا کہ اے آدم! میرے لیے اس دن یعنی ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اسدن روزہ رکھا اوران کا پورا چہرہ (اور پورا جسم) سفید ہو گیا اور چمکنے لگا اسی مناسبت سے ان دنوں کو ایام بیض کے نام سے موسوم کیا گیا۔ رواہ الخطیب فی امالیہ وابن عساکر عن ابن مسعود مرفوعاً وموقوفاً

کلام:...... ابن جوزی نے یہ حدیث موضوعات میں ذکر کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں بہت سارے مجہول راوی ہیں۔

۲۴۱۹۴..... رسول کریم ﷺ نے ایام بیض کی وجہ تسمیہ یہ بیان فرمائی ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو سورج کی تپش نے ان کی رنگت جلا ڈالی اور وہ سیاہ ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل کی کہ بیض کے روزے رکھو چنانچہ انہوں نے پہلے دن روزہ رکھا ان کے جسم کا ایک تہائی حصہ سفید ہو گیا دوسرے دن روزہ رکھا تو دو تہائی حصہ سفید ہو گیا تیسرے دن روزہ رکھا تو پورا جسم سفید ہو گیا اسی وجہ سے یہ دن ایام بیض کہلانے لگے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۱۹۵..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ اس کے سینے کا بغض ختم ہو جائے وہ رمضان اور ہر مہینہ کے تین دنوں کا روزہ رکھے۔ رواہ احمد عن اعرابی

۲۴۱۹۶..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کہ مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ ایام بیض کے تین روزے رکھے یعنی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے۔ رواہ لطبرانی عن اسماعیل بن جریر عن ابیہ

۲۴۱۹۷..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مہینہ میں تین دن روزے رکھے سمجھ لو اس نے پورے مہینہ کے روزے رکھے۔

رواہ ابن حبان عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۸۴۔

۲۴۱۹۸..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مہینہ میں روزہ رکھنا چاہے وہ ایام بیض کے تین روزے رکھ لے۔

واہ احمد وابن زنجویه وسعید بن المنصور عن ابی ذر

۲۴۱۹۹..... ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن ایام بیض کے روزے رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۲۰۰..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طاقت رکھتا ہو وہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھے یہ روزے اس کی دس برائیوں کو مٹا دیں گے اور اسکو گناہوں سے ایسا پاک کریں گے جیسا کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن میمونة بنت سعد

۲۴۲۰۱..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو اور داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔

رواہ الطبرانی عن حکیم بن حزام

۲۴۲۰۲..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر (رمضان) اور ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو عرض کیا میرے لیے اضافہ کریں فرمایا: ہر مہینہ میں دو دن رکھو لو عرض کیا: میرے لیے اوراضافہ کیجئے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو۔

رواہ ابن سعد والطبرانی و البیهقی فی شعب الایمان عن کهمس الهلالی والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی عقرب

۲۴۲۰۳..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہیں اور وہ یوں ساری عمر افطار بھی کرتا ہے۔

رواہ ابن زنجویه وابن جریر وابن حبان عن معاویة بن قرة عن ابیه وقال ابن حبان : قال وکیع عن شعبة فی هذا الخبر والفطارہ وقال

يحيى القطان عن شعبة و قيامه و هما جميعاً حافظان متقنان.

یعنی اس روایت کے دو طریق ہیں وکیع نے شعبہ سے افطار ذکر کیا ہے اور یحییٰ قطان نے شعبہ سے قیام ذکر کیا ہے۔

۲۴۲۰۴..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر (رمضان) کے روزے اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے سینہ کے بغض کو ختم کر دیتے ہیں۔

رواه ابن زنجويه والبغوي والباوردي والطبراني و البيهقي وابونعيم في المعرفه عن النمر بن تولب

۲۴۲۰۵..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے کوئی ساری عمر روزے رکھ لے اور یہ روزے سینہ کے مغلہ کو ختم کر دیتے ہیں۔ صحابہ نے پوچھا سینے کا مغلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان کی گندگی۔

رواه الطبراني والبيهقي في شعب الايمان عن ابي ذر

۲۴۲۰۶..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے دلوں کے کینے کو ختم کر دیتے ہیں۔

رواه الطبراني و البيهقي في شعب الايمان عن يزيد بن عبدالله بن الشخير عن رجل من عكل

۲۴۲۰۷..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ساری عمر روزے رکھنے کے برابر ہیں۔ رواه الطبراني عن ابن عمر

۲۴۲۰۸..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے بہت اچھے روزے ہیں۔

رواه ابن زنجويه واحمد والنسائي وابن حبان عن عثمان بن ابي العاص

۲۴۲۰۹..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے ایسے ہیں جیسا کہ اس نے ساری عمر روزہ رکھا اور ساری عمر افطار کیا۔

رواه الطبراني عن ابن مسعود

۲۴۲۱۰..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو (مخاطب نے) عرض کیا: میرے لیے اضافہ کیجئے فرمایا: ماہ صبر کے روزہ رکھو اور اس کے بعد ایک دن روزہ رکھو عرض کیا: میرے لیے اضافہ کیجئے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں دو دن روزے رکھو عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ کریں (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) فرمایا: حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔ آپ ﷺ نے تین بار یہی فرمایا۔

رواه ابوداؤد بن ماجه والبغوي وابن سعد والبيهقي في شعب الايمان والبخاري ومسلم عن مجيبة الباهلي عن ابيها اوعمها

۲۴۲۱۱..... رسول کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم نے اپنے آپ کو کیوں عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے؟ ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھ لو دو دن روزہ رکھ لو تین دن روزہ رکھ لو۔ حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو، حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔ رواه ابو داؤد عن مجيبه الباهلية عن ابيها او عمها

شوال کے چھ روزوں کا بیان

۲۴۲۱۲..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عید الفطر کے بعد چھ دن روزے رکھے گویا اس نے پورا سال روزے رکھے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" یعنی جس نے ایک نیکی کی اسے دس نیکیوں کا اجر و ثواب ملے گا۔ رواه ابن ماجه عن ثوبان

۲۴۲۱۳..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس گنا تک بڑھا دیتے ہیں اور ایک مہینہ کو دس مہینوں تک بڑھا دیتے ہیں رمضان کے بعد چھ روزے یوں یہ سب (رمضان = ۶ روزے) پورے سال کے روزوں کے برابر ہیں۔ رواه ابوالشيخ في الثواب عن ثوبان

۲۴۲۱۴..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شوال کے روزے رکھو۔ رواه ابن ماجه عن اسامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۰۔

۲۴۲۱۵..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان اور اس کے بعد شوال کے روزے رکھو، اور پھر ہر بدھ جمعرات کے روزے رکھو یوں اس طرح تم عمر بھر کے روزے رکھ لو گے۔ رواه البيهقي في شعب الايمان عن مسلم القرشي

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۸۹۔

الاکمال

۲۴۲۱۶ ... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس نے شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھ لیے۔ رواہ احمد، وعبد بن حمید وابن زنجویہ والحکیم والبیھقی فی شعب الایمان ومسلم والبخاری عن جابر

۲۴۲۱۷ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے سمجھو اس نے پورے سال کے روزے رکھ لیے۔ رواہ ابن حبان عن ثوبان

۲۴۲۱۸ ... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر شوال کے چھ دن روزے رکھے اس کے یہ روزے سال بھر کے روزوں کی طرح ہیں چونکہ ایک نیکی دس گنا بڑھا دی جاتی ہے۔ رواہ ابوعلی الحسن بن البناء فی مشیختہ وابن النجار عن البراء

۲۴۲۱۹ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھ لیے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن عبد الرحمن بن عنام عن ابیہ

محرم کے روزوں کا بیان

۲۴۲۲۰ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر ماہ رمضان کے بعد روزہ رکھو تو محرم میں روزے رکھو چونکہ محرم اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور دوسرے لوگوں کی بھی توبہ قبول فرماتا ہے۔ رواہ الترمذی عن علی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۹۸۔

۲۴۲۲۱ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یوم عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہود کی مخالفت کرو لہٰذا ایک دن (۱۰ محرم) کے بعد دوسرے دن کا بھی روزہ رکھو۔ رواہ احمد والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۶۔

۲۴۲۲۲ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یوم عاشوراء اللہ تعالیٰ کے ایام میں سے ہے جو شخص چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور اور جو چاہے چھوڑ دے۔

رواہ احمد ومسلم عن ابن عمر

۲۴۲۲۳ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس دن (یوم عاشوراء) کا روزہ اہل جاہلیت بھی رکھتے تھے لہٰذا جو شخص اس دن کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۲۲۴ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جاہلیت ایک دن کا روزہ رکھتے تھے لہٰذا جو شخص اس دن روزہ رکھنا اچھا سمجھے وہ رکھ لے اور جو شخص ناپسند سمجھتا ہو وہ چھوڑ دے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۴۲۲۵ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ عاشوراء کا روزہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر فرض نہیں کیا اور میں نے یہ روزہ رکھا ہے۔ جو شخص رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے۔ رواہ البخاری ومسلم عن معاویۃ

۲۴۲۲۶ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آئندہ سال ہم نو محرم کا روزہ (بھی) رکھیں گے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۲۲۷ ... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں اعلان کرو کہ جس شخص نے صبح کا کھانا کھالیا ہو وہ بقیہ دن روزہ رکھ لے اور جس نے صبح کا کھانا نہیں کھایا وہ روزہ میں ہے چونکہ آج یوم عاشوراء ہے۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم عن سلمۃ بن الاکوع ومسلم عن الربیع بن معوذ

۲۴۲۲۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ اس مہینہ کا ہے جسے تم محرم کہتے ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جندب

۲۴۲۲۹...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آج یوم عاشوراء ہے جو کھانا کھا چکا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس نے کھایا پیا نہیں وہ روزہ رکھ لے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن سلمة بن الاکوع

۲۴۲۳۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں عاشوراء سے ایک دن قبل یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھنے کا حکم دوں گا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۴۲۳۱...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کے دن روزہ رکھو چونکہ یہ انبیاء کرام کا دن ہے اس دن انبیاء کرام روزہ رکھتے تھے لہٰذا تم بھی اس دن روزہ رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبة عن ابی ھریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۷۔

۲۴۲۳۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یوم عاشوراء بھی ایک نبی کی عید تھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں للہذا اس دن تم روزہ رکھو۔

رواہ البزار عن ابی ھریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۰۔

۲۴۲۳۳...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء محرم کا دسواں دن ہے۔ رواہ الدارقطنی والدیلمی فی الفردوس عن ابی ھریرة

۲۴۲۳۴...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء محرم کا نواں دن ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۱ والمغیر ۹۲

۲۴۲۳۵...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کے دن بنی اسرائیل کے لیے سمندر پھٹا تھا (جس سے ان کے لیے راستہ بنا تھا)۔

رواہ ابویعلی وابن عمردویہ عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۶۳ وذخیرة الحفاظ ۳۶۲۹۔

۲۴۲۳۶...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے محرم کے ایک دن روزہ رکھا اس کیلئے ہر دن کے بدلہ میں تیس (۳۰) نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۴ والضعیفہ ۴۱۳۔

۲۴۲۳۷...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے محرم میں تین دن روزہ رکھا یعنی جمعرات جمعہ اور ہفتہ کو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دو سال کی عبادت لکھ دیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۴۹

عاشوراء کا روزہ

۲۴۲۳۸...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو (۱۰ ویں محرم کے ساتھ) نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔

رواہ ابن ماجة ومسلم عن ابن عباس

الاکمال

۲۴۲۳۹...... رسول کریم ﷺ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو اپنی قوم کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ جس شخص کو پاؤ کہ اس نے کھانا نہ کھایا ہو وہ روزہ میں رہے اور جس نے کھا لیا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے۔ رواہ لطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۴۲۴۰...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے روزہ ایسا آدمی ہے جس نے کھانا نہ کھایا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔ اور جو کھانا کھا

چکا ہو وہ بقیہ دن کھانا کھانے سے رکا رہے یعنی عاشوراء کے دن۔ رواہ الطبرانی عن محمد بن صیفی الانصاری

۲۴۲۴۱... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے عاشوراء کے دن کھانا کھالیا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس شخص نے کھانا نہیں کھایا وہ اپنے روزے کو مکمل کرے۔ رواہ الخطیب عن محمد بن صیفی واحمد والطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۴۲... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جو شخص عاشوراء کے دن کھانا کھا چکا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس نے روزے کی نیت کی ہو وہ روزہ میں رہے۔ رواہ لطبرانی عن خناب

۲۴۲۴۳... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص روزہ میں ہو وہ اپنے روزہ کو مکمل کرے اور جو روزہ میں نہ ہو وہ اپنے بقیہ دن کھانے سے رکا رہے یعنی عاشوراء کے دن۔ رواہ البغوی والباوردی وابن قانع والطبرانی وسعید بن المنصور عن زاهر الاسلمی

۲۴۲۴۴... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے صبح روزہ کی حالت میں کی ہو وہ اپنے روزہ کو مکمل کرلے اور جس نے صبح روزہ کی حالت میں نہ کی ہو وہ ہرگز کچھ نہ کھائے چونکہ اسی دن فرعون کے خلاف موسیٰ علیہ السلام کی مدد کی گئی اس دن یہودیوں نے بطور شکر روزہ کھا اور ہم شکر ادا کرنے کے زیادہ مستحق ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۴۵... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے آج کھانا کھایا ہو؟ سو جس نے کھانا نہیں کھایا وہ روزہ میں ہے اور جس نے کھانا کھایا ہے وہ بقیہ دن کچھ نہ کھائے اور اہل مکہ اہل مدینہ اہل یمن میں اعلان کرو کہ اپنا بقیہ دن مکمل کریں یعنی عاشوراء کا۔

رواہ عبدالرزاق عن محمد بن صیفی الانصاری

۲۴۲۴۶... رسول کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے دیکھا آپ ﷺ نے پوچھا یہ روزہ کیسا ہے؟ یہودیوں نے جواب دیا: اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دشمن سے نجات دی تھی چنانچہ (شکرانہ کے طور پر) موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے زیادہ حقدار ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کے طریقہ پر چلوں۔ رواہ البخاری عن ابن عباس

۲۴۲۴۷... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کا زیادہ حقدار ہوں اور تمہاری نسبت ان کے روزے کا زیادہ حقدار ہوں۔

رواہ ابن حبان عن ابن عباس فی یوم عاشوراء

۲۴۲۴۸... جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگ عاشوراء کی تعظیم کرتے ہیں یا اس دن روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ علیہ السلام کا روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ رواہ البخاری عن ابن موسیٰ

۲۴۲۵۰... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کے دن ایک نبی کی عید ہوتی تھی تم اس دن روزہ رکھو۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۴۲۵۱... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہود عاشوراء کے دن عید مناتے تھے تم ان کی مخالفت کرو اور اس دن روزہ رکھو۔ رواہ ابن حبان عن ابی موسیٰ

۲۴۲۵۲... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو یوم عاشوراء سے ایک دن قبل یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھوں گا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان داؤد بن علی عن ابیہ عن جدہ

۲۴۲۵۳... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم آئندہ سال نویں محرم کا بھی روزہ رکھیں گے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۲۵۴... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر ہم زندہ رہے تو یہودیوں کی مخالفت کریں گے اور نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔

(رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۵۵... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یوم زینت یعنی یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اس نے سال بھر کے فوت شدہ دنوں کو پالیا۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۴۲۵۶... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نوح علیہ السلام عاشوراء کے دن کشتی سے جودی پہاڑ پر اترے انہوں نے اپنے متبعین کو حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر اس دن کا روزہ رکھیں اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی، اور یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ بھی عاشوراء کے دن قبول فرمائی اسی دن بنی اسرائیل کے لیے سمندر پھٹا اور ان کے لیے راستہ بنا اور اسی دن ابراہیم علیہ السلام اور ابن مریم یعنی عیسیٰ

علیہ السلام پیدا ہوئے۔رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن عبدالغفور عن عبدالعزیز ابن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن ابیہ عن جدہ

۲۴۲۵۷... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دل کھول کر عاشوراء کے دن اپنے اوپر اور اہل خانہ کے اوپر خرچ کیا اللہ تعالیٰ پورا سال وسعت عطا فرمائیں گے۔رواہ ابن عبدالبر فی الاستذکار عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الآلی ۱۱۳۲

۲۴۲۵۸... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہے عاشوراء کے دن روزہ رکھے اور جو چاہے وہ چھوڑ دے۔رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۴۲۵۹... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر وسعت سے خرچ کیا وہ پورا سال مسلسل وسعت میں رہے گا۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

ماہ رجب میں روزہ کا بیان

۲۴۲۶۰... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جس شخص نے ماہ رجب میں ایک دن بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے پلائیں گے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الآثار المرفوعۃ ۵۹ والمطالب ۳۵۳۔

۲۴۲۶۱... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سالوں کا کفارہ ہے دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا کفارہ ہے تیسرے دن کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے پھر اس کے بعد ہر دن ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے۔رواہ ابو محمد الخلال فی فضائل رجب عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے ۳۵۰۰ والمغیر ۸۴

الاکمال

۲۴۲۶۲... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رجب کے پہلے دن روزہ رکھا تو یہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوگا اور جس نے رجب میں سات دن روزے رکھے تو اس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور جو شخص رجب میں دس دن روزے رکھے گا تو آسمان میں ایک منادی اعلان کرے گا کہ جو چیز چاہے مانگ وہ تجھے عطا کر دی جائے گی۔رواہ ابونعیم وابن عساکر عن ابن عمر

۲۴۲۶۳... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رجب میں ایک دن روزہ رکھا تو اس کا یہ ایک روزہ ایک مہینہ کے روزوں کے برابر ہوگا، جس نے سات دن روزہ رکھا اس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیئے جائیں گے جس نے آٹھ دن روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس نے دس دن روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیں گے اور جس نے اٹھارہ (۱۸) دن روزے رکھے تو اس کے لیے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری بخشش کر دی ہے لہٰذا اپنا عمل جاری رکھ۔

رواہ الخطیب عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیین العجب ۵۸ والتنزیہ ۱۵۸۲۔

۲۴۲۶۴... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رجب میں ایک دن روزہ رکھا تو یہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوگا جس نے سات روزے رکھے اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس دن روزے رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے جس نے پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان میں ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری سب برائیاں معاف کر دی ہیں اب نئے سرے سے عمل شروع کر تیری

برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں اور جو شخص اس سے زیادہ روزے رکھے گا اس پر اللہ تعالیٰ کا اور زیادہ لطف وکرم ہوگا رجب کے مہینہ ہی میں نوح علیہ السلام کشتی پر سوار کیے گئے نوح علیہ السلام نے روزے رکھے اور اپنے متبعین کو بھی روزے رکھنے کی تاکید کی۔ پھر چھ مہینے تک کشتی انہیں لئے چلتی رہی اور پھر دس (۱۰) محرم کو (جودی پہاڑ پر) رکی۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:......آخری جملہ یعنی چھ مہینے تک کشتی ... الخ کے علاوہ حدیث ثابت ہے دیکھئے تبیین العجب ۴۸۔

عشرہ ذی الحجہ کا بیان......الاکمال

۲۴۲۶۵ ... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھے اس کے لیے عرفہ کے دن کے علاوہ ہر دن کے بدلہ میں ایک سال کے روزے لکھے جائیں گے اور جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا اس کے لیے دو (۲) سال کے روزے لکھ دیئے جائیں گے۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۸۲۔

فائدہ:...... روزہ ہائے عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں جس میں سے اکثر صحاح ستہ میں ہیں اور صحیح احادیث بھی وارد ہوئی ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی دن بھی ایسے نہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہوں جس میں اس کی عبادت کی جاتی ہو بجز عشرہ ذی الحجہ کے اس میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کی طرح ہے (رواہ الترمذی رقم ۷۵۸ وقال حدیث غریب۔

کتاب الصوم......از قسم افعال

فصل...... مطلق روزہ اور رمضان کی فضیلت میں

۲۴۲۶۶ ... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بہت سی بہشتیں تیار کر رکھی ہیں، ان سب کی بنیادیں سرخ یاقوت سے بنائی گئی ہیں ان کی دیواروں کی چنائی سونے (کی اینٹوں) سے کی گئی ہے ان بہشتوں پر دبیز اور باریک ریشم کے پردے لٹکے ہوئے ہیں، ہر جنت (بہشت) کے طول وعرض کا فاصلہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، ہر جنت میں سو محلات ہیں ہر محل میں ایک سفید چبوترہ ہے جس کی چھت سبز زبرجد سے بنائی گئی ہے جنت کی نہریں اس کی دیواروں سے ٹکراتی ہیں، جنت کے درخت اس پر جھکے رہتے ہیں اس جنت کا مالک ہمیشہ عیش وعشرت میں رہے گا کبھی مایوس نہیں ہوگا، اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اس کی جوانی ڈھلے گی نہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ بہشتیں ان لوگوں کے لئے بنائی گئی ہیں جو رمضان شریف کے روزے رکھیں اور عید الفطر کے دن اللہ تعالیٰ ان بہشتوں کو ان کے مالکان کے سپرد کردیتے ہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضائل رمضان وزاهر بن طاهر فی تحفۃ عید الفطر وابن عساكر فی اماليه

کلام:...... اس حدیث کی سند میں نضر بن طاہر بصری ہے بزار کہتے ہیں: اس کی حدیث کا کوئی متابع نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔

رمضان میں خرچہ میں وسعت

۲۴۲۶۷ ... ثور بن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رمضان شریف آجائے تو اس میں تم اپنے اوپر اور اپنے

عیال پر جو خرچ کرو گے وہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا یعنی ایک درہم سات سو دراہم تک بڑھ جاتا ہے۔

رواہ سلیم الرازی فی عوالیہ

۲۴۲۶۸۔۔۔عبداللہ بن عکیم روایت نقل کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آتا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے: خبردار! اس مہینہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر فرض کیے ہیں جب کہ اس کا قیام فرض نہیں کیا سو تم میں سے جو شخص رمضان میں (رات کو) قیام کریگا اس کا قیام خیر و بھلائی کے نوافل میں سے ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو شخص رمضان میں قیام اللیل نہ کرے وہ اپنے بستر پر سو جائے اور تم میں سے ہر شخص ایسا کہنے سے گریز کرے کہ اگر فلاں شخص نے روزہ رکھا تو میں بھی رکھوں گا اگر فلاں شخص نے قیام کیا تو میں بھی کروں گا جو شخص بھی روزہ رکھے یا قیام کرے اس کا عمل صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہونا چاہیے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا روزے رکھو یہاں تک کہ تم رمضان کا چاند نہ دیکھ لو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی کے تیس (۳۰) دن پورے کرو اور اپنی مساجد میں لغویات کم کرو تم میں سے ہر ایک کو جان لینا چاہیے کہ جب تک وہ نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے اور اس وقت تک افطار نہ کرو جب تک رات کو دیکھ نہ لو اور رات کی تاریکی ٹیلوں کو ڈھانپ نہ لے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی الدنیا فی فضائل رمضان و البیھقی والخطیب وابن عساکر فی اما لیھما

۲۴۲۶۹۔۔۔۔"مسند عمر رضی اللہ عنہ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ ماہ رمضان آنے سے قبل لوگوں سے خطاب کرتے اور فرماتے ماہ رمضان تمہارے پاس آچکا ہے لہٰذا کے لیے تیار رہو اور اس میں اچھے سے اچھے کپڑے پہنو اور اس کی حرمت کی پاسداری کرو، چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی حرمت عظیم تر ہے اس کی حرمت کو مت توڑو چونکہ اس مہینہ میں نیکیاں اور برائیاں دو چند ہو جاتی ہیں۔ رواہ الدیلمی

کلام:۔۔۔۔۔۔اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح ہے جو متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۴۲۷۰۔۔۔۔"مسند عمر رضی اللہ عنہ" عوف بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ رمضان کے علاوہ کسی دن کا روزہ رکھنا اور مسکین کو کھانا کھلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ رمضان میں روزہ رکھنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیاں ملالیں۔

رواہ ابن عساکر

۲۴۲۷۱۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری رب تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے وقت قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

رواہ ابن جریر وصححہ والدارقطنی فی الافراد وقال: ھذ حدیث غریب من حدیث ابی اسحاق السبیعی عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل عن اعلی وتفرد بہ زید بن انیسۃ عن ابی اسحاق

۲۴۲۷۲۔۔۔۔۔امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رمضان آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خطاب فرماتے اور پھر کہتے یہ بابرکت مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کیے ہیں اور اس کے قیام کو فرض نہیں کیا تاکہ کوئی آدمی یوں کہنے سے گریز کرے کہ جب فلاں شخص روزہ رکھے گا میں بھی رکھوں گا اور جب فلاں شخص افطار کرے گا میں بھی کروں گا خبردار! صرف کھانے پینے سے رکے رہنے کا نام روزہ نہیں ہے، لیکن (اس کے ساتھ ساتھ) جھوٹ باطل اور لغویات سے بچنا بھی ضروری ہے خبردار! رمضان آنے سے قبل (رمضان کے) روزے مت رکھو جب چاند دیکھو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی پوری کرو امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد یہ بیان فرماتے تھے۔ رواہ البیھقی

کلام:۔۔۔۔۔۔اس حدیث کی سند میں حسین بن یحییٰ قطان ہے جو متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۴۲۷۳۔۔۔۔۔سوید بن غفلہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے ہیں فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ میں نے عذر بیان کیا کہ میں روزہ میں ہوں آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد

فرماتے سنا ہے کہ جس شخص کو روزے نے کھانے پینے سے روک رکھا ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے اور جنت کی شراب پلائیں گے۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان

کلام:......اس حدیث کی سند میں ضعف ہے۔

رمضان کی پہلی تاریخ کا خطبہ

۲۴۲۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی رسول کریم ﷺ کھڑے ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرماتے، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمنوں یعنی جنات کی طرف سے تمہاری کفایت کر دی ہے اور تم سے قبول دعا کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے" ادعونی استجب الکم یعنی مجھے پکارو میں تمہارا جواب دوں گا خبردار! اللہ تعالیٰ نے ہر شیطان مردود کے پیچھے سات فرشتوں کو لگا دیا ہے اور کوئی شیطان بھی رمضان گزرنے تک نہیں اترنے پاتا خبردار! رمضان کی اول رات سے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، رمضان میں دعا قبول کی جاتی ہے حتیٰ کہ جب رمضان کے عشرہ کی پہلی رات ہوتی آپ ﷺ اپنا ازار کس لیتے اور اپنی ازواج کے درمیان سے نکل پڑتے اعتکاف میں بیٹھ جاتے اور پوری رات عبادت میں مصروف تھے۔ کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا ازار کسنا کیا ہوتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ ﷺ عورتوں سے الگ ہو جاتے تھے۔ رواہ الاصبھانی فی الترغیب

۲۴۲۷۵ .....حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایک ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اوپر روزہ لازم کر لو چونکہ روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں، میں دوسری بار پھر آپ ﷺ کے پاس آیا: آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اوپر روزہ لازم کرو چونکہ روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۷۶ .....حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہم سے خطاب کیا اور فرمایا: تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کے روزہ کو فرض کیا ہے اور اس کے قیام کو ثواب کا ذریعہ بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے غمخواری کرنے کا ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی رحمت فرما دیتے ہیں یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام کے بوجھ کو ہلکا کر دے حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور اسے آگ سے آزادی دیتے ہیں۔ اور چار چیزوں کی اس مہینہ میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔

۲۴۲۷۷ .....حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رمضان شریف آتا رسول کریم ﷺ ہمیں یہ کلمات تعلیم کرتے تھے: یا اللہ مجھے رمضان کے لیے سلامتی عطا فرما اور رمضان کو میرے لیے سلامت رکھ اور رمضان کے تقاضہ کو پورا کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔

رواہ الطبرانی فی الدعا والدیلمی وسند حسن

۲۴۲۷۸ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا رمضان کا بابرکت مہینہ آچکا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر اس کے روزہ کو فرض کیا ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اس مہینہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ حقیقت میں محروم ہی ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۷۹ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کا روزہ رکھے اور تین چیزوں سے تحفظ رکھے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، وہ یہ ہیں: زبان پیٹ اور شرمگاہ۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۸۰ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ فرماتے ہیں آدمی کا ہر عمل اس کے لیے ہے بجز روزہ کے چونکہ وہ میرے لیے ہے اس کا بدلہ میں ہی دوں گا، قیامت کے دن روزہ بندہ مومن کے لیے ڈھال ہوگا جس طرح کہ دنیا میں تم میں سے کوئی اپنے بچاؤ کے لیے اسلحہ استعمال کرتا ہے۔ بخدا! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک افطار کے وقت چنانچہ وہ کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور دوسری مجھ سے ملاقات کے وقت، میں اسے جنت میں داخل کردوں گا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۲۸۱ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سال بھر رمضان کے لیے جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام "مثیرہ" ہے جس کے جھونکوں سے جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں جس سے ایسی دل آویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی بس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالا خانوں کے درمیان کھڑے ہو کر آواز دیتی ہیں کہ کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے منگنی کرنے والا تاکہ حق تعالیٰ شانہ اسکو ہم سے جوڑ دیں پھر وہی حوریں جنت کے دارو غہ رضوان سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ رمضان شریف کی پہلی رات ہے جنت کے دروازے محمد کی امت کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رضوان سے فرما دیتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دے اور مالک داروغہ جہنم سے فرما دیتے ہیں کہ محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کر دے اور جبرئیل کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو تاکہ میرے محبوب ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ یہ آواز دے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں کوئی ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں کون ہے جو غنی کو قرض دے ایسا غنی جو نادار نہیں ایسا پورا پورا ادا کرنے والا جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا، حضور ﷺ نے فرمایا: حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں۔ جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے، اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کیے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبرئیل کو حکم دیتے ہیں وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور ان کے پاس ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر نصب کرتے ہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سو بازو (پر) ہیں جن میں سے دو بازوؤں کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں پھر جبرئیل فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات کھڑا ہو یا بیٹھا ہو نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں صبح تک یہی حالت رہتی ہے جب صبح ہو جاتی ہے تو جبرئیل آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی امت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف فرما دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو

تیسرا وہ شخص جو قطع کرنے والا ہو یعنی ناطہ توڑنے والا ہو اور چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے اس کا نام (آسمان پر) الجائزہ یعنی انعام کی رات سے لیا جاتا ہے۔ اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں وہ زمین پر اتر کر گلیوں راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جسے جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد ﷺ کی امت! اس کریم رب کی درگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو وہ جواب دیتے ہیں: اے ہمارے معبود و مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری مل جائے حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے فرشتوں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے میں عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم! کہ جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کو معاف کرتا رہوں گا۔ میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ جو اس امت کو افطار کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔

رواه البيهقي في شعب الايمان وابن عساكر وهو ضعيف

کلام:۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے، دیکھئے المتناهية ۸۸۰ لیکن امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور بیہقی نے اس بات کا التزام کیا ہوا ہے کہ اسی حدیث کو ذکر کریں گے جس کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہوگی اور موضوع حدیث کو وہ اپنی تصانیف میں ذکر نہیں کرتے۔ ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے مختلف طرق دلالت کرتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۴۲۸۲۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رمضان آجانے پر عرض کیا: یارسول اللہ! رمضان آچکا ہے میں کیا دعا پڑھوں؟ حکم ہوا یہ دعا پڑھتی رہو:

اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنا

یعنی اے اللہ! تو معاف و درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کو پسند فرماتا ہے لہٰذا ہمیں معاف فرما دے۔ رواه ابن النجار

۲۴۲۸۳۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک آجاتا ہے تو خوشنما آنکھوں والی حوریں آراستہ ہو جاتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جب ماہ رمضان کا آخری دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اتنے کثیر لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزادی مرحمت فرماتے ہیں جتنوں کو رمضان بھر میں آزاد کر چکے ہوتے ہیں۔ رواه ابن عساكر

۲۴۲۸۴۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رمضان کو رمضان اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں (یعنی ختم ہو جاتے ہیں) اور شوال کو شوال اس لیے کہتے ہیں کہ یہ گناہوں کو اٹھا دیتا ہے جیسے اونٹنی اپنی دم اٹھا لیتی ہے۔ رواه ابن عساكر

۲۴۲۸۵۔ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے ان کے خاندان کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر توبہ کی چنانچہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کے پاس کھجوریں لائیں یہ لوگ کھجوریں کھانے لگے لیکن ایک آدمی الگ ہو گیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں نہیں کھاتے ہو؟ عرض کیا: میں روزہ میں ہوں۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواه ابن زنجويه

۲۴۲۸۶۔ حسن روایت بیان کرتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ جو نیکی بھی کرتا ہے وہ دس گنا تک بڑھا دی جاتی ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ رواه ابن جرير

۲۴۲۸۷۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو

خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کرنے کے وقت اور دوسری روزہ افطار کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۲۸۸..... ابو جعفر بن علی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب رمضان کا چاند دیکھتے تو اس کی طرف رخ کرکے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم اھلہ بالا من والا یمان والسلامة و الا سلام والعا فیة المحاملة ودفاع الا سقام والعون علی الصلوٰة والصیام وتلاوة القرآن اللھم سلمنا رمضان وسلمه لنا وسلمه منا حتی یحرج رمضان وقد غفرت لناور حمتنا وعفوت عنا.

یا اللہ اس چاند کو ہمارے لئے امن وایمان سلامتی واسلام کا باعث بنانا اور عافیت وبیماریوں سے دفاع کا سبب بنانا اور نماز، روزہ کے لیے مدد بنانا اور تلاوت قران کے۔ لیے مددگار بنانا یا اللہ ہمیں رمضان کے لیے سلامت رکھ اور رمضان کو ہمارے لیے سلامت رکھ حتیٰ کہ رمضان گزر جائے درانحالیکہ تو ہماری مغفرت کر چکا ہو ہم پر رحمت نازل کر چکا ہو اور ہمیں معاف کر چکا ہو۔

پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: اے لوگو! جب رمضان کا چاند نکل آتا ہے تو مردود شیاطین کو قید کر لیا جاتا ہے جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر رات آسمان پر ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ کوئی ہے توبہ کرنے والا؟ کوئی ہے مغفرت کا طلبگار؟ یا اللہ ہر خرچ کرنے والے کو بہترین بدلہ عطا فرما اور مال نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے حتیٰ کہ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے آسمان پر ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ آج یوم جائزہ ہے لہٰذا چل پڑو اور اپنے اپنے انعامات حاصل کر لو محمد بن علی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ انعامات امراء کے انعامات کے مشابہ نہیں ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۸۹..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے اس مہینہ کو باقی مہینوں پر فضیلت دی کہ اس مہینہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور اس کے قیام کو تمہارے۔ لیے سنت قرار دیتا ہوں جس شخص نے اس مہینہ میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

۲۴۲۹۰..... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود روزہ کا بدلہ دوں گا۔ رواہ ابن ابی عاصم فی الصوم

۲۴۲۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ رمضان کا چاند دیکھتے تو قبلہ رو ہو کر یہ دعا پڑھتے۔

اللھم اھلہ علینا بالا من والا مانة والسلامة والعافیة المجلله ودفاع الا سقام والعون علی الصلوٰة والصیام والقیام وتلا وة القران، اللھم سلمنا لرمضان وسلمه منا حتی ینقضی وقد غفرت لنا ورحمتنا عفوت عنا.

یا اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے امن امانتداری، سلامتی، عافیت اور بیماریوں سے دفاع کا باعث بنانا اور نماز روزہ، قیام اور تلاوت قرآن کے لیے مددگار بنانا یا اللہ ہمیں رمضان کے لیے سلامت رکھ اور رمضان کو ہم سے سلامت رکھ حتیٰ کہ گزر جائے درانحالیکہ تو نے ہمارے مغفرت کر دی ہو ہمیں غریق رحمت کر چکا ہو اور ہمیں معاف کر چکا ہو۔ رواہ الدیلمی

۲۴۲۹۲..... "مسند انس رضی اللہ عنہ" رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ افضل روزہ کونسا ہے؟ فرمایا: شعبان کے روزے جو رمضان کی تعظیم کے لیے رکھے جائیں آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا وہ صدقہ جو رمضان میں کیا جائے۔ رواہ ابن شاھین فی الترغیب

۲۴۲۹۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ شعبان کو شعبان کیوں کہا جاتا ہے؟ چونکہ اس مہینہ میں رمضان کے لئے خیر کثیر بانٹی جاتی ہے تمہیں معلوم ہے رمضان کو رمضان کیوں کہتے ہیں؟ چونکہ یہ مہینہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ رمضان میں تین راتیں ہیں جن میں خیر کثیر ہے وہ یہ ہیں سترھویں رات اکیسویں رات اور آخری رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! یہ راتیں لیلۃ القدر کے علاوہ ہیں؟ فرمایا: جی ہاں جس کی مغفرت ماہ رمضان میں نہ ہوئی اس کی مغفرت پھر کس مہینہ میں ہوگی۔

رواہ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں زیاد بن میمون صاحب فاکہہ راوی ہے جو کذاب ہے۔

۲۴۲۹۴ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ شعبان کے آخری دن رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور یہ رمضان کی پہلی رات تھی، آپ ﷺ نے ہمیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگوں تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے سامنے کیا آنا چاہتا ہے اور تم کس کا سامنا کرنے لگے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ کیا وحی نازل ہوئی ہے یا کوئی دشمن آ گیا ہے یا کوئی اور نیا واقعہ پیش آ گیا ہے؟ فرمایا: یہ ماہ رمضان تمہارے پاس آنا چاہتا ہے اور تم اس کا سامنا کرنے لگے ہو۔ خبردار اللہ تعالیٰ روزہ کی صبح کو اہل قبلہ میں سے کسی آدمی کو نہیں چھوڑتا جس کی بخشش نہ کر چکا ہو۔ لوگوں کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک آدمی پکار کر کہنے لگا: منافقین کے لیے خوشخبری ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ فرمایا: کیا وجہ ہے میں تیرے سینے کو تنگ کیوں پاتا ہوں؟ کہا: یارسول اللہ! آپ نے تو اہل قبلہ کا ذکر کیا ہے اور منافقین بھی تو اہل قبلہ میں سے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ان کے لیے اس انعام عظیم میں کوئی حصہ نہیں چونکہ منافقین ہم میں سے نہیں ہیں کیونکہ وہ تو کافر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۹۵ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ منبر پر چڑھے فرمایا: آمین دوسرے زینے پر پہنچے فرمایا آمین، پھر تیسرے زینے پر چڑھے فرمایا آمین۔ جب منبر پر سیدھے کھڑے ہوئے فرمایا آمین۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے کس بات پر آمین کہا ہے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا: اے محمد! اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا ذکر ہو مگر وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین پھر کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو پایا یا ان میں سے ایک کو پایا اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کر سکے میں نے کہا: آمین پھر کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان شریف پایا لیکن اس نے اپنی بخشش نہ کر سکی میں نے کہا: آمین۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۹۶ ..... سلام طویل، زیاد بن میمون سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جب رمضان شریف قریب آجاتا رسول کریم ﷺ ہمیں مختصر سے خطاب ارشاد فرماتے کہ تمہارے سامنے رمضان آنا چاہتا ہے اور تم اس کا سامنا کرو گے خبردار اہل قبلہ میں کوئی ایسا نہیں جس کی رمضان کی پہلی رات میں بخشش نہ کی جاتی ہو۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۹۷ ..... خراش حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے، بجز روزہ کے چنانچہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۵۶۱۔

۲۴۲۹۸ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ماہ رمضان داخل ہوتا تو رسول کریم ﷺ فرماتے: یہ مہینہ تمہارے اوپر آچکا ہے یہ بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہا ہے جو حقیقت میں محروم ہی ہو۔ رواہ ابن النجار

فصل ..... روزہ کے احکام کے بیان میں

رویت ہلال ..... رویت ہلال کی شہادت

۲۴۲۹۹ ..... ابووائل کہتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا: بسا اوقات پہلی تاریخ کا چاند بڑا ہوتا ہے جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو روزہ مت افطار کرو حتیٰ کہ دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ انھوں نے گذشتہ کل شام چاند دیکھ لیا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی وصححہ

۲۴۳۰۰۔۔۔ ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ فلاں قوم نے زوال کے بعد چاند دیکھا اور روزہ افطار کرلیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف ملامت بھرا خط لکھا کہ جب تیس دن پورے ہونے پر زوال سے قبل چاند دیکھو تو روزہ افطار کرلو اور اگر زوال کے بعد چاند دیکھو تو روزہ مت افطار کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابوبکر الشافعی فی الغیلانیات والبیہقی

۲۴۳۰۱۔۔۔ ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن فرقد کی طرف خط لکھا کہ جب تم دن کے اول حصہ میں چاند دیکھو تو روزہ افطار کرلو چونکہ یہ چاند گذشتہ رات کا ہوتا ہے اور جب تم دن کے آخری حصہ میں چاند دیکھو تو اپنے روزے کو مکمل کرو چونکہ یہ آئندہ رات کا چاند ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابوبکر الشافعی

۲۴۳۰۲۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہینے بارہ ہوتے ہیں اور ایک مہینہ کبھی تیس دنوں کا ہوتا ہے اور کبھی انتیس دنوں کا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۳۰۳۔۔۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے متعلق رویت ھلال میں ایک آدمی کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی

کلام:۔۔۔ دارقطنی اور امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۳۰۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم دن کے اول حصہ میں چاند دیکھو تو روزہ افطار کرلو۔ رواہ ابوبکر فی الغیلانیات

۲۴۳۰۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مہینہ تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ رواہ مسدد

۲۴۳۰۶۔۔۔ ابوعمیر بن انس کہتے ہیں مجھے میری پھوپھیوں نے حدیث سنائی ہے جو کہ انصار میں سے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں۔ چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے ہمیں شوال کا چاند نہ دکھائی دیا ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا تاہم دن کے پچھلے پہر کچھ شہسوار آئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس جاکر گواہی دی کہ انھوں نے گزشتہ شام چاند دیکھ لیا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ روزہ افطار کرلیں اور صبح کو عیدگاہ میں نماز کے لیے آجائیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۳۰۷۔۔۔ کریب روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے ام فضل بنت حارث نے شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے وہاں جمعہ کی شام رمضان کا چاند دیکھا چنانچہ سب لوگوں نے روزہ رکھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ آیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم نے چاند کب دیکھا میں نے کہا جمعہ کی شام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا لیکن ہم نے ہفتہ کی شام دیکھا تھا ہم روزہ میں کمی نہیں کریں گے ہم تو تیس دن پورے کریں گے یا اس سے پہلے چاند دیکھ لیں میں نے کہا: کیا ہمارے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق روزے رکھنا کافی نہیں ہوگا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہیں چونکہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۰۸۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھو کر عید الفطر کرو اگر مطلع ابر آلود ہوجائے تو تیس دن پورے کرو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزہ نہیں رکھ سکتے؟ آپ ﷺ نے غصہ میں ہوکر فرمایا نہیں۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۰۹۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اللھم اھلہ علینا بالا من والا مان والسلامۃ والا سلام والتو فیق لما تحب وترضی ربنا وربک اللہ.

یعنی یا اللہ اس چاند کو ہمارے لیے امن وامان، سلامتی اور فرمانبرداری کا باعث بنانا اور اپنے پسندیدہ اعمال کے لیے توفیق کا باعث بنا میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۱۰۔۔۔ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اسالک خیر ھذا الشھر وفتحہ ونصرہ وبرکتہ ورزقہ ونورہ وطھورہ وھداہ واعوذبک من شرہ وشرمافیہ وشر مابعدہ.

یا اللہ! میں تجھ سے اس مہینہ کی خیر و بھلائی فتح، نصرت برکت و رزق، نور، پاکیزگی اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس مہینہ کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

قضاء روزے کا بیان

۲۴۳۱۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کا کوئی عمل رمضان میں فوت ہو جاتا تو عشرہ ذی الحجہ میں اس کی قضاء کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ذی الحجہ کے مہینہ میں اس کی قضاء کرتے تھے۔

رواه القطيعي في القطعيات والطبراني في الصغرى، وهو ضعيف والطبراني في الاوسط

عشرہ ذی الحجہ میں قضائے رمضان

۲۴۳۱۲۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عشرہ ذی الحجہ میں رمضان (کے کسی عمل) کی قضاء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

رواه البيهقي

کلام:۔۔۔ امام بیہقی کہتے ہیں حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۳۱۳۔۔۔ اسود بن قیس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے قضاء رمضان کے متعلق دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے عشرہ ذی الحجہ میں قضاء رمضان کا حکم دیا۔ رواہ مسدد

۲۴۳۱۴۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی رمضان میں بیمار پڑ جائے حتیٰ کہ بحالت مرض دوسرا رمضان آگیا اور وہ اس دوسرے رمضان کے روزے بھی نہ رکھ سکا تو وہ رمضان کے ہر دن کے بدلہ میں ایک مدکھانا کھلائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۱۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عشرہ میں رمضان کی قضاء میں کوئی حرج نہیں ایک روایت میں ہے عشرہ ذی الحجہ میں۔

رواه البيهقي مسدد

۲۴۳۱۶۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ذی الحجہ کے دس دنوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو کوئی دن زیادہ محبوب نہیں جس میں رمضان کی قضاء کی جائے۔ رواہ البیہقی

۲۴۳۱۷۔۔۔ ''مسند بریدہ بن خطیب اسلمی'' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: میری والدہ کے ذمہ دو مہینوں کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے رکھ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے روزے رکھو مجھے بتاؤ! اگر تمہاری والدہ کے ذمہ قرض ہو تمہاری ادائیگی اس کی طرف سے کافی ہوگی؟ عرض کیا: جی ہاں: فرمایا: پھر اس کی طرف سے روزے بھی رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبہ والضیاء

۲۴۳۱۸۔۔۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان والوں سے کہا کرتی تھیں کہ جس کے ذمہ رمضان کی کوئی قضاء ہو وہ عید الفطر کے بعد دوسرے دن صبح سے قضاء شروع کردے وہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اس نے رمضان میں روزے رکھے۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۳۱۹۔۔۔ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' احمد بن منصور کہتے ہیں: مجھے ایک آدمی نے خبر دی ہے جو سفیان بن عیینہ کے پاس حاضر تھا اور سفیان بن عیینہ کے پاس وکیع بن جراح اور یحییٰ بن آدم بھی تھے، ابن عیینہ نے وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اے ابوسفیان حضرت علی رضی اللہ عنہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء کو کیوں مکروہ سمجھتے تھے؟ وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: چونکہ یہ ایام عظمت ہیں اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا وہ اکیلے ہی ان دنوں کے روزے رکھیں۔ ابن عیینہ نے یحییٰ بن آدم سے کہا: اے ابوزکریا آپ بھی یہی کہتے ہیں: جواب دیا نہیں کہا: پھر آپ کیا کہتے ہیں: یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کی قضاء لگاتار کی جائے؟ کہا: جی ہاں یحییٰ

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء مکروہ سمجھتے تھے چونکہ ذی الحجہ میں قربانی کا دن بھی آتا ہے اور اس میں روزہ رکھنا جائز نہیں یہ جواب ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت پسند آیا۔ رواہ عبیداللہ ابن زیادہ الکاتب فی امالیہ

۲۴۳۰۲۔۔۔ ولید کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۸ دن روزے رکھے آپ ﷺ نے ہمیں ایک دن قضاء کرنے کا حکم دیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ و البیھقی فی السنن

۲۴۳۲۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قضاء رمضان کے بارے میں فرمایا کہ لگاتار روزے رکھے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

روزے کا کفارہ

۲۴۳۲۲۔۔۔ ''مسند ابی ہریرۃ'' ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا (یارسول اللہ) میں ہلاک ہوگیا آپ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے ہلاک کردیا؟ عرض کیا میں رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ حکم ہوا غلام آزاد کرو عرض کیا: میرے پاس غلام نہیں ہے۔ کہا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادے۔ کہا: میرے پاس کھانا بھی نہیں ہے فرمایا: بیٹھ جاؤ چنانچہ وہ آدمی (آپ ﷺ کے پاس) بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک ٹوکری لائی گئی اس میں کھجوریں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ لے جاؤ اور صدقہ کرو۔ عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے! اہل مدینہ میں مجھ سے بڑھ کر زیادہ محتاج کوئی بھی نہیں ہے، رسول کریم ﷺ اس کی بات سن کر ہنس دیئے حتی کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے فرمایا: جاؤ اور اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ۔

رواہ البخاری فی کتاب الصوم باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن لہ شیء وابن ابی شیبۃ

۲۴۳۲۳۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کفارہ صوم میں وہ آدمی روزے رکھے جو غلام آزاد کرنے کی گنجائش نہ پاتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۲۴۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا، آپ ﷺ نے فرمایا تیرا ناس ہو تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا: میں رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا۔ حکم ہوا غلام آزاد کرو۔ عرض کیا: میرے پاس غلام نہیں ہے: حکم ہوا پھر لگاتار دو مہینے روزے رکھو کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ راوی نے پوری حدیث بیان کی اور آخر میں اس آدمی نے کہا: مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ اس پر ہنس دیئے حتی کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک بھی دکھائی دینے لگے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (کھجوریں) لے لو اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۲۵۔۔۔ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' ایوب بن ابوتمیمہ روایت کرتے ہیں کہ آخری عمر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بہت ضعیف ہوگئے تھے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ثرید کی ایک دیگ بنائی اور تیس (۳۰) مسکینوں کو بلا کر کھانا کھلایا۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

موجب افطار اور روزہ کے مفسدات وغیر مفسدات

۲۴۳۲۶۔۔۔۔ مسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ایک مرتبہ بارش کے دن روزہ افطار کیا وہ سمجھے کہ شام ہوچکی ہے اور سورج بھی غروب ہوچکا ہے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین سورج نکل چکا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاملہ ہلکے درجے کا ہے اور ہم نے اجتہاد کرلیا ہے۔ رواہ مالک والشافعی و البیھقی

۲۴۳۲۷۔۔۔۔ حنظلہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ افطار کیا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کیا اتنے میں مؤذن اذان دینے کے لئے چبوترے پر چڑھا اور کہنے لگا اے لوگو! سورج تو یہ رہا اور غروب نہیں ہوا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے روزہ افطار کرلیا وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھے۔ رواہ البیھقی

۲۴۳۲۸...... زید بن وھب کہتے ہیں: ایک مرتبہ رمضان میں ہم لوگ مدینہ منور کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے آسمان ابر آلود تھا ہم سمجھے سورج غروب ہو چکا ہے اور شام ہو چکی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی پی لیا اور ہم نے بھی پانی پیا، ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ بادل چھٹ گئے اور سورج ظاہر ہو گیا۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: ہم اس روزہ کی قضاء کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! ہم اس روزہ کی قضاء نہیں کریں گے اور نہ ہی ہم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ رواہ ابو عبید فی الغریب والبیھقی

۲۴۳۲۹...... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: مجھے ایک چیز کے متعلق فتوی دو جو میں نے آج کر دی ہے لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین وہ کیا ہے؟ فرمایا: میرے پاس سے (میری) ایک باندی گزری جو میرے دل کو بھا گئی میں نے اس کے ساتھ ہمبستری کر لی حالانکہ میں روزہ میں تھا۔ چنانچہ لوگ ان پر بڑی بڑی باتیں کرنے لگے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی طالب! تم کیا کہتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ سے حلال کام سرزد ہوا ہے ایک دن کی جگہ دوسرا دن سہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم فتوی کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو۔

رواہ ابن سعد

۲۴۳۳۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بھولے سے کھانا کھالے حالانکہ وہ روزہ میں ہو تو یہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا رزق عطا کیا ہے اور جب روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے اس کے ذمہ قضاء واجب ہو جاتی ہے اور جب خود بخود اسے قے آجائے اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوتی۔ رواہ البیھقی

۲۴۳۳۱...... "مسند ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ" معدان بن ابی طلحہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے قے کر دی اور پھر روزہ توڑ دیا معدان کہتے ہیں میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ بات بیان کی: انہوں نے کہا: ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا: میں نے ہی ان کے وضو کے لیے پانی ڈال کے دیا تھا۔ رواہ ابونعیم

۲۴۳۳۲...... "مسند جابر رضی اللہ عنہ" عبید اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے وہ دونوں رمضان میں کسی آدمی کی غیبت کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۴۳۳۳...... فضالہ بن عبید روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے پینے کے لیے پانی منگوایا آپ ﷺ سے کہا گیا، آپ تو اس دن روزہ رکھتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے قے کر دی تھی اور روزہ توڑ دیا تھا۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۲۴۳۳۴...... ایک آدمی بھولے سے کھانا کھا رہا تھا حالانکہ وہ روزہ میں تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کا روزہ نہیں ٹوٹا اسے تو اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلایا ہے۔

فائدہ:...... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا حالانکہ یہ حدیث مرفوعا روایت کی گئی ہے دیکھئے صحیح بخاری باب الصائم اذا اکل اوشرب ناسیا عن ابی ھریرۃ

۲۴۳۳۵...... حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان کی ۱۸ تاریخ کو رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے، میں سینگی لگوا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۳۶...... "مسند ابی درداء رضی اللہ عنہ" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے (جان بوجھ کر) قے کر دی اور روزہ توڑ دیا پھر آپ ﷺ کے پاس پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے وضو کیا۔ رواہ عبدالرزاق وقال صحیح

۲۴۳۳۷...... حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان کی ۱۸ تاریخ کو میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے مقام بقیع میں ایک آدمی کو سینگی لگواتے دیکھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑے ہوئے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ چکا ہے۔

رواہ ابن جریر

روزے کی حالت میں بھول کر کھانا

۲۴۳۳۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں نے بھول کر کھانا کھالیا ہے اور پانی پی لیا ہے حالانکہ میں روزہ میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں کھانا کھلایا ہے اور پانی پلایا ہے اپنا روزہ مکمل کرو۔

رواہ ابن النجار

۲۴۳۳۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ آسمان سے اولے برسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اولے مجھے پکڑاؤ میں نے انہیں اولے تھمادیئے اور وہ کھانے لگے حالانکہ وہ روزہ میں تھے۔ میں نے کہا: آپ اولے کھا رہے ہیں حالانکہ آپ کو روزہ تھا؟ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے بھتیجے یہ نہ تو کھانا ہے اور نہ ہی پانی یہ تو آسمان سے اترنے والی برکت ہے جس سے ہم اپنے بطنوں کو پاک کررہے ہیں۔ اس بعد میں رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور ان سے یہ سارا واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے چچا کے عادت کو اختیار کرو۔ رواہ الدیلمی

۲۴۳۴۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ روزہ دار اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو پھول کا سونگھنا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الدیلمی

روزہ دار کا سینگی لگوانا

۲۴۳۴۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد محترم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو نکلا، اچانک ایک آدمی سینگی لگوارہا تھا، جب رسول کریم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل کرے! میں اس کی گردن پکڑ کر توڑ نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ و تمہارے چاہنے سے زیادہ کفارہ اسے لازم نہیں ہوتا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا: اس دن کی جگہ ایک دن اور روزہ رکھنا میں نے عرض کیا: جب یہ نہ پائے تو؟ فرمایا: تب مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ رواہ ابن جریر

کلام: ...... ابن جریر کہتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے اور دین میں اس حدیث سے حجت پکڑنا کسی طرح جائز نہیں ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ سے روایت کرنے کا مخرج غیر معروف ہے اور صرف اسی طریق سے یہ معروف ہے نیز اس کی سند میں ابوبکر عبسی نامی راوی ہے اور اس کی روایات پر کسی طرح بھی اعتماد نہیں کیا جاسکتا نیز اس حدیث کو نقل کرنے سے حجت لازم نہیں ہوتی۔ نیز ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابوبکر عبسی عن عمر مجہول سند ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۴۹۹۴۔

۲۴۳۴۲...... ثوبان کہتے ہیں کہ وہ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو رسول کریم ﷺ کے ساتھ بقیع کی طرف نکلے چنانچہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو سینگی لگواتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۲۴۳۴۳...... روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روزہ دار کے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اندیشہ ضعف کی وجہ سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۴...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے روزہ دار کو بوسہ لینے اور سینگی لگوانے میں رخصت عنایت فرمائی ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۵...... ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس وقت وہ سینگی لگوار ہے تھے میں نے کہا: اگر یہ کام دن کے وقت ہو؟ جواب دیا: کیا تم مجھے بحالت روزہ خون بہانے کا حکم دیتے ہو؟ حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۶......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۴۷......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مقام قاحہ جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقعہ ہے میں سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے اور احرام بھی باندھ رکھا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۸......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوارہا تھا (اسے دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۹......ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ نے احرام باندھ رکھا تھا اور بحالت روزہ تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۰......حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سینگی لگانے والے کو بلایا حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا: تھوڑی دیر انتظار کرو تاکہ سورج غروب ہو جائے نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۱......عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مقام قاحہ میں سینگی لگوائی جس کی وجہ سے آپ ﷺ پر کچھ غشی طاری ہو گئی تاہم آپ ﷺ نے روزہ دار کو سینگی لگوانے سے منع فرمایا۔ رواہ ابن جریر وسعید بن المنصور فی سننہ

۲۴۳۵۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوارہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو گیا۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۴۳۵۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۴......"مسند علی رضی اللہ عنہ" حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص بحالت روزہ حمام میں داخل ہو یا سینگی لگوائے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۵......"مسند علی رضی اللہ عنہ" حارث بن عبداللہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بحالت روزہ سینگی لگوانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روزہ کی حالت میں سینگی نہ لگواؤ اور بحالت روزہ حمام میں بھی داخل نہ ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حاجم او محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ مسدد

کلام:......روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھیے۔ التحدیث ۱۵۷ التنکیت والا فادة ۱۳ جنة المرتاب ۳۸۷.

فائدہ:......حاجم سینگی لگانے والا اور محجوم سینگی لگوانے والا۔ حجامہ کو پچھنے سے بھی تفسیر کیا جاتا ہے۔

۲۴۳۵۸......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اندیشہ ضعف کی وجہ سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۹......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ نے رمضان میں سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ قبل ازیں فرما چکے تھے کہ حاجم اور محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۳۶۰......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ پچھنے لگوارہا تھا اور یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حاجم اور محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۶۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے اور آپ ﷺ کو ابوطیبہ نے سینگی لگائی تھی۔ رواہ ابن جریر

مباحات روزہ

۲۴۳۶۲۔۔۔ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بحالت روزہ مسواک کر لیتے تھے لیکن آپ رضی اللہ عنہ تر لکڑی سے مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابو عبید

روزے کی حالت میں مسواک

۲۴۳۶۳۔۔۔ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو حالت روزہ میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۶۴۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی آپ ﷺ اپنے سر مبارک سے پانی کے قطرے جھاڑ رہے تھے چونکہ آپ ﷺ نے رمضان میں غسل جنابت کیا تھا۔ رواہ سمویہ و سعید بن المنصور

۲۴۳۶۵۔۔۔ زیاد بن جریر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں سب سے زیادہ روزے رکھتے دیکھا ہے اور سب سے زیادہ مسواک کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۴۳۶۶۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کے لیے تشریف لائے آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل جنابت کی وجہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے نہ کہ غسل احتلام کی وجہ سے۔ اور پھر آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۶۷۔۔۔ ''مسند اسامہ رضی اللہ عنہ'' عمر بن ابی بکر بن عبدالرحمن اپنے والد و دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل جنابت کی وجہ سے نہ کہ غسل احتلام کی وجہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر صبح کو آپ ﷺ روزہ میں ہوتے۔ چنانچہ یہ حدیث عبدالرحمن نے مروان کو سنائی مروان بولا! میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم ضرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی یہ حدیث سناؤ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جس شخص کو احتلام ہو جائے یا ہمبستری کرے اور پھر صبح ہو چکنے کے بعد غسل کرے اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیے چنانچہ عبدالرحمن حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ حدیث سنائی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اس بارے میں) ہم سے زیادہ جانتی ہیں مجھے تو یہ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سنائی تھی۔ رواہ النسائی

مسافر کی روزہ داری

۲۴۳۶۸۔۔۔ ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ رمضان میں دو غزوات کیے ہیں ایک غزوہ بدر اور دوسرا فتح مکہ ہم نے ان دونوں غزوات میں روزہ افطار کر لیا تھا۔ رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل والترمذی وقال: ھذا حدیث حسن

۲۴۳۶۹۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ دوران سفر رمضان میں جو روزے رکھے ہیں ان کی قضاء کرے۔

رواہ عبدالرزاق وابن شاھین فی السنة وجعفر الفریابی فی سننه

۲۴۳۷۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں سفر پر ہو اور اسے علم ہو جائے کہ وہ دن کے اول حصہ میں شہر میں داخل ہو جائے گا وہ روزہ کی نیت کر لے۔ رواہ مالک

۲۴۳۷۱۔۔۔ ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رمضان کے آخر میں سفر پر نکلے اور فرمایا: مہینہ کے تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں، اگر ہم بقیہ دنوں کے روزے رکھ لیں تو بہت اچھا ہوگا۔ رواہ ابو عبید فی الغریب

۲۴۳۷۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا درانحالیکہ وہ مقیم تھا پھر اس نے سفر کیا تو اسے روزے لازم

ہوجائیں گے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے: فمن شهد منكم الشهر فليصمه: یعنی جس شخص نے ماہ رمضان پالیا وہ اس کے روزے رکھے۔

رواه وكيع وعبد ابن حميد وابن جرير وابن ابی حاتم

۲۴۳۷۳... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ بنو عبداللہ بن کعب کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ہمارے اوپر رسول ﷺ کے شہسواروں نے غارت گری ڈالی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت کھانا تناول فرمار ہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور یہ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزہ میں ہوں، فرمایا: بیٹھ جاؤ میں تمہیں نماز اور روزہ یا فرمایا کہ روزہ کے متعلق بتاتا ہوں چنانچہ اللہ عزوجل نے نماز اور روزے کا آدھا بوجھ مسافر، حاملہ اور دودھ پلانی والی عورت کے ذمہ سے ہٹادیا ہے افسوس صد افسوس! میں اس وقت رسول کریم ﷺ کا کھانا نہ کھاسکا۔ رواه احمد وابونعيم

کلام:...... حدیث ضعیف دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۱ ۵۔

۲۴۳۷۴... عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپس رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوامیہ! صبح کا انتظار مت کرو۔ میں نے عرض کیا: میں روزہ میں ہوں فرمایا: اور میں تمہیں مسافر کے بارے میں بتاتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے ذمہ سے روزہ اور آدھی نماز کو ہٹادیا ہے۔

رواه الخطيب في المتفق ورواه ابن جرير عن ابی سلمة عن عمر وبن امية الضمری

حالت سفر میں روزے کی رخصت

۲۴۳۷۵... حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک سفر میں رسول کریم ﷺ نے ناشتہ کیا میں آپ ﷺ کے قریب بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ ناشتہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے روزہ ہے فرمایا: آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مسافر کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا آسانی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے سفر میں نصف نماز اور روزہ ہٹادیا ہے۔ رواه الخطيب في المتفق

۲۴۳۷۶... حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے حالت سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو روزہ رکھو چاہو تو افطار کرو۔ رواه ابونعيم

۲۴۳۷۷... حمزہ بن محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی اپنے والد سے دادا حمزہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے پاس سواری ہے میں اسے کھلاتا پلاتا ہوں تاکہ اس پر سفر کروں اور اسے کرایہ پر لگاؤں بسا اوقات مجھے رمضان میں بھی سفر کرنا پڑتا ہے اور میں اس کی قوت بھی رکھتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ میں پسند کرتا ہوں کہ میں رمضان میں (دوران سفر) روزہ رکھوں چونکہ بعد میں روزے رکھنے سے رمضان ہی میں روزے رکھ لینا میرے لیے بہت آسان ہے چونکہ بعد میں روزہ رکھنا میرے ذمہ ایک قسم کا قرض ہی ہوگا۔ یا رسول اللہ! اجر عظیم کے لیے میں روزہ رکھ لوں یا افطار کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ جونسی صورت بھی چاہو کر سکتے ہو۔ رواه ابونعيم

۲۴۳۷۸... حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر میں روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دوران سفر روزہ میں رخصت ہے سو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو اپنایا اس نے بہت اچھا کیا اور جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ رواه ابونعيم

۲۴۳۷۹... ابوعبیدہ بن عقبہ بن نافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں صبح کا کھانا پیش کیا اور کہا: اے عقبہ قریب ہو جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سنت نہیں ہی (یعنی حالت سفر میں روزہ رکھنا سنت نہیں ہے) اور عقبہ سفر پر تھے۔ رواه ابن عساكر

۲۴۳۸۰... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم (جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم) ۱۸ رمضان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت نے روزہ رکھا جب کہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے افطار کردیا آپ ﷺ نے

اس (روزہ افطار کرنے) کو معیوب نہیں سمجھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۳۸۱..... "مسند عامر بن مالک، المعروف ملاعب الاسنة" زرارہ بن اوفی اپنی قوم کے ایک شخص جسے عامر بن مالک کہا جاتا تھا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک سائل آیا آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز موقوف کر دی ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق واوردہ ابن الاثیر فی اسد الغابة ۳/۱۴۱ وقال اخرجہ ابوموسی وھذا اخرجہ احمد فی مسندہ ۳/۳۴۷ عن انس

۲۴۳۸۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر رمضان میں مدینہ سے نکلے درانحالیکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ مقام کدید تک پہنچے تھے کہ روزہ افطار کر دیا (یعنی آپ ﷺ نے روزہ پورا نہیں کیا بلکہ توڑ دیا)۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۴۳۸۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ تشریف لے گئے اور یہ رمضان کا مہینہ تھا آپ ﷺ کو روزہ تھا حتیٰ کہ راستہ میں قدید نامی جگہ سے گزرے لگ بھگ یہ دوپہر کا وقت تھا لوگوں کو سخت پیاس لگ گئی اور اپنی گردنیں مائل کرنے لگے اور پانی کی سخت خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ایک پیالہ منگایا جس میں پانی تھا آپ ﷺ نے پیالہ ہاتھ پر رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں پھر آپ ﷺ نے پانی پیا اور لوگ بھی پانی پر ٹوٹ پڑے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے دوران سفر رمضان میں روزے رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ افطار کرلو عرض کیا یا رسول اللہ میں روزے پر قوت رکھتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم زیادہ قوت والے ہو یا پھر اللہ تعالیٰ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں پر افطار روزہ کا صدقہ کیا ہے تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ وہ کسی دوسرے پر صدقہ کرے اور پھر وہ واپسی کا مطالبہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن رافع ہے جو کہ متروک راوی ہے۔

۲۴۳۸۵..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا اور افطار بھی کیا۔ آپ ﷺ نے روزہ رکھنے والے کو معیوب سمجھا اور نہ ہی افطار کرنے والے کو۔ حالانکہ روزہ رکھنے والا افطار کرنے والے سے بہتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۶..... طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی ایک اور حدیث نقل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۷..... عروہ کی روایت ہے کہ حمزہ اسلمی نے نبی کریم ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چاہو تو روزہ رکھو چاہو تو افطار کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۸..... ابوجعفر کہتے ہیں نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر گھر سے تشریف لے گئے اور جب عسفان یا کدید پہنچے آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور آپ ﷺ سواری پر تشریف فرماتے تھے اور یہ رمضان کا مہینہ تھا چنانچہ لوگوں کی ٹولیاں آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنے لگیں اور پیالہ آپ کے ہاتھ پر تھا پھر آپ نے پانی پی لیا اس کے بعد آپ ﷺ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: یہی لوگ نافرمان ہیں۔ یہ کلمہ تین بار ارشاد فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل..... روزہ وافطار کے آداب

روزہ کے آداب

۲۴۳۸۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں ہے لیکن جھوٹ باطل، لغویات اور جھوٹی قسم سے رکنا بھی ضروری ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

افطاری کے آداب

۲۴۳۹۰ حمید بن عبدالرحمن بن عوف روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت نماز پڑھتے تھے جب افطاری سے قبل رات کی تاریکی دیکھ لیتے پھر نماز کے بعد افطار کرتے۔ اور ان کا یہ عمل رمضان میں ہوتا تھا۔

رواہ مالک و عبد الرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۲۴۳۹۱۔۔۔۔۔۔ ابن مسیب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ ﷺ کے پاس شام سے آنے والا ایک سوار آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے اہل شام کے حالات دریافت کرنے لگے اور فرمایا: اہل شام روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس نے جواب دیا: جی ہاں، فرمایا: جب تک لوگ ایسا کرتے ہیں گے اور اہل عراق کی طرح انتظار نہیں کریں گے برابر خیر وبھلائی پر قائم رہیں گے۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی وجعفر الفریابی فی سننہ والنجو ھر فی اما لیہ

۲۴۳۹۲۔۔۔۔۔ ابن مسیب کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں کے امراء کی طرف خطوط لکھے کہ روزہ افطار کرنے میں اسراف مت کرو اور اپنی نماز کا انتظار بھی مت کرو کہ ستارے نکل آئیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۳۹۳۔۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ امت جب تک جلدی روزی افطار کرتی رہے گی برابر خیر وبھلائی پر قائم رہے گی البذا تم میں سے جب کوئی روزہ رکھے اور وہ کلی کرے تو منہ کا پانی تھوکے نہیں بلکہ پی لے چونکہ پہلا پانی بھلائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ یعنی افطاری کے وقت کلی کا پانی پی لے تھوکے نہیں۔

۲۴۳۹۴۔۔۔۔۔ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کی کلی کے متعلق دریافت کی گیا آپ ﷺ نے فرمایا: کلی کا پانی تھوکے نہیں بلکہ پی لے چونکہ وہ اس کا اول پانی ہے جو اس کے لیے بہتر ہے۔ رواہ ابو عبید

۲۴۳۹۵۔۔۔۔۔ ابن عوسجہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں نماز سے قبل افطار کرنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح کرنا تمہاری نماز کے لیے اچھا ہے۔ سمویہ

۲۴۳۹۶۔۔۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں روزہ جلدی افطار کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ النسائی

۲۴۳۹۷۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہاتھ میں کھجور لیے غروب آفتاب کا انتظار کر رہے ہیں چنانچہ جب سورج غروب ہوگیا آپ نے کھجور منہ میں ڈال لی۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۹۸۔۔۔۔ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے روزہ افطار کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۹۹۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اس وقت روزہ افطار کرتے تھے جب روزہ دار دودھ پر ہوتا تھا میں آپ ﷺ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ لاتا اور سے آپ کے ایک طرف رکھ دیتا پیالہ اوپر سے ڈھانپ دیا جاتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے۔

رواہ ابن عساکر

افطار کے وقت کی دعا

۲۴۴۰۰ ''مسند انس'' عمرو بن جمیع ابان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی روزہ افطار کرتا ہے اور افطاری کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے:

یا عظیم یا عظیم انت الٰہی لا الٰہ غیرک اغفر لی الذنب العظیم فانہ لا یغفر الذنب العظیم الا العظیم

''اے عظمت والے ۔۔۔ عظمت والے تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میرے عظیم گناہوں کو معاف فرما

اور گناہوں کو عظمت والا ہی معاف کرتا ہے۔''

وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ دعا بعد میں آنے والوں کو بھی سکھلاؤ چونکہ اس دعا کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں اور اس سے دنیا و آخرت کے معاملات سلجھتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... ابن عساکر کرتے ہیں یہ حدیث شاذ ہے اور اس کی اسناد میں مجاھیل (مجہول راوی) ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۶۰ والتزیہ ۳۳۴۲ نیز عمرو بن جمیع کی کنیت ابومنذر کوفی ہے حلوان کا قاضی رہا ہے ابن معین نے اس کی تکذیب کی ہے جب کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منکر حدیث کہا ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۲۵۱۳۔

محظورات صوم...... بوسہ لینا

''مسند عمر رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں اپنی بیوی کو دیکھ کر نشاط میں آگیا اور اس کا بوسہ لے لیا حالانکہ مجھے روزہ تھا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آج مجھ سے امر عظیم سرزد ہوا ہے (وہ یہ کہ) میں نے بوسہ لے لیا حالانکہ مجھے روزہ ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ بحالت روزہ تم پانی سے کلی کرلو؟ میں نے عرض کیا اس میں کوئی حرج نہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پھر بوسہ لینے میں کیا حرج ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد والعدنی والدارمی وابوداؤد والنسائی والشاشی وابن خزیمہ وابن حبان والحاکم والدیلمی فی الفردوس والضیاء المقدسی

کلام:...... امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے لیکن حدیث حاکم نے مستدرک ۱/۳۱۷ میں ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح علی شرط الشیخین ہے اور علامہ ذھبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۲۴۴۰۲...... سعید بن مسیّب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے تمہیں پاکدامنی کا وہ مقام حاصل نہیں ہے جو مقام رسول کریم ﷺ کو حاصل تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی الافراد

۲۴۴۰۳...... سعید بن مسیّب روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع فرماتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: رسول کریم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نفس کی حفاظت و پاکدامنی میں رسول اللہ ﷺ کی طرح کون ہو سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۴۴۰۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ میری طرف نظر نہیں فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری کیا حالت ہے؟ فرمایا: کیا تو نے حالت روزہ میں بوسہ نہیں لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے! میں اس کے بعد روزہ کی حالت میں بوسہ نہیں لوں گا۔

رواہ ابن راھویہ وابن ابی شیبة والبزار وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات وابو نعیم فی الحلیہ والبیہقی

۲۴۴۰۵...... یحیٰی بن سعید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی عاتکہ بنت زید بنت عمرو بن نفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سر پر بوسہ دے دیتی تھی حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ روزہ میں ہوتے تھے اور عاتکہ کو بوسہ لینے سے منع نہیں فرماتے تھے۔

رواہ مالک وابن سعد، رواہ ابن سعد ایضا عن یحییٰ بن سعید بن ابی بکر بن محمد بن عمر وبن حزم عن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر ان عاتکہ امراۃ عمر قبلہ وھو صائم ولم ینہ

۲۴۴۰۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک بوڑھے اور ایک نوجوان نے رسول کریم ﷺ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے متعلق دریافت کیا، آپ ﷺ نے نوجوان کو بوسہ لینے سے منع فرمایا اور بوڑھے کو اجازت دے دی۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۸۵۔

۲۴۴۰۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: میں رمضان میں (بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں پھر آپ ﷺ کی پاس دوسرا آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال کیا: آپ ﷺ نے اسے بوسہ لینے سے منع فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے پہلے آدمی کو جازت دے دی اور اسے منع کردیا آپ ﷺ نے فرمایا: جسے میں نے اجازت دی ہے وہ بوڑھا شخص ہے وہ اپنی حاجت پر قابو پاسکتا ہے اور جسے میں نے منع کردیا ہے وہ نوجوان آدمی ہے وہ اپنی حاجت پر قابو نہیں پاسکتا۔ رواہ ابن النجار

محظورات متفرقہ

۲۴۴۰۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ دار شام کے وقت مسواک نہ کرے لیکن رات کو مسواک کرسکتا ہے چونکہ قیامت کے دن اس ہونٹوں کی خشکی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی مانند ہوگی۔ رواہ البیھقی

۲۴۴۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم روزہ رکھو تو صبح کو مسواک کرلو اور شام کو مسواک نہ کرو چونکہ روزہ دار کے ہونٹوں کی خشکی قیامت کے دن اس کی آنکھوں کے درمیان نور ہوگا۔ رواہ البیھقی والدارقطنی

کلام: ..... بیہقی اور دارقطنی نے یہ حدیث ضعیف قرار دی ہے نیز دیکھئے حسن الاثر ۲۱۰ وضعیف الجامع ۵۷۹

دنوں کے اعتبار سے روزہ کے ممنوعات

۲۴۴۱۰..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ منی میں جا کر اعلان کرو کہ ان دنوں میں روزہ مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے اور ذکر باری تعالیٰ کے دن ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۴۱۱..... حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۴۱۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء نہ کرو اور اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو اور بحالت روزہ سینگی نہ لگواؤ۔ رواہ البیھقی

عیدین کے روز روزہ ممنوع ہے

۲۴۴۱۳..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے یعنی عید الفطر کے دن اور عیدالاضحیٰ کے دن۔ چونکہ عید الفطر روزوں کے بعد افطار کا دن ہوتا ہے اور عیدالاضحیٰ کے دن تم لوگ اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔

رواہ مالک وعبدالرزاق والحمیدی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والعدنی والبخاری ومسلم وابو دؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن بی عاصم فی الصوم وابن خزیمۃ وابن الجارود وابو عوانۃ والطحاوی و ابو یعلیٰ وابن حبان و البیھقی

۲۴۴۱۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اچانک ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس شخص نے اتنے اور اتنے دنوں سے روزہ افطار نہیں کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو غضبناک دیکھا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ایک دن روزہ اور دو دن افطار کیسا ہے؟ فرمایا: کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک دن روزہ ایک دن افطار؟ یہ تو میرے بھائی داؤد کا طریقہ ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک دن روزہ اور دو دن افطار فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے میں نے عرض کیا: پیر کے دن کا روزہ کیسا ہے؟ فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا اسی دن مجھ پر نبوت نازل ہوئی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! عرفہ اور عاشوراء کے دن کا روزہ فرمایا ان میں سے ایک تو پورے سال کا کفارہ ہے اور دوسرا اگلے

پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ رواہ النسائی و ابویعلی و ابن جریر وصححہ ومسلم فی صحیحہ فی کتاب الصوم وذخیرۃ الحفاظ ۰۰ ۳م

۲۴۴۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایام تشریق میں ایک منادی کو حکم دیا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہوتے ہیں اس دن منادی حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة

۲۴۴۱۶..... شعبی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان سے یوم شک سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة والبیهقی

۲۴۴۱۷..... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبل از وفات دو سال لگاتار روزے رکھنا شروع کردیئے تھے بجز عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے اور رمضان میں بھی روزہ رکھتے تھے۔

۲۴۴۱۸..... ''مسند عثمان رضی اللہ عنہ'' ابوعبید مولی عبدالرحمن بن ازھر کہتے ہیں میں حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن حاضر تھا ان دونوں حضرات نے نماز پڑھی پھر واپس لوٹے اور لوگوں کو نصیحتیں کرنے لگے چنانچہ میں نے انہیں سنا فرمارہے تھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تین دن بعد تمہارے پاس قربانی کے گوشت میں سے کچھ بچا ہو۔

رواہ احمد والنسائی وابویعلی والطحاوی والبغوی فی سند عثمان

۲۴۴۱۹..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عمرو بن سلیم زرقی اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم منیٰ میں تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں ان دنوں میں کوئی شخص بھی ہرگز روزہ نہ رکھے ایک جملہ جو کہا گیا تھا لوگوں نے اس کی اتباع کرلی۔ رواہ احمد بن حنبل والعدنی وابن جریر وصححہ وسعید بن المنصور

۲۴۴۲۰..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' بشر بن سحیم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایام تشریق کے موقع پر رسول کریم ﷺ کا منادی باہر نکلا اور اعلان کیا: جنت میں وہی شخص داخل ہوگا جو تابع فرمان ہوگا۔ خبردار یہ دن کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ النسائی وابن جریر

۲۴۴۲۱..... ام مسعود بن حکم کہتی ہیں گویا کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر پر سوار شعب انصار میں کھڑے دیکھ رہی ہوں اور وہ کہہ رہے ہیں اے لوگو! رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں روزے رکھنے کے دن نہیں ہیں۔

رواہ النسائی وابویعلیٰ وابن جریر وابن خزیمة والطحاوی والحاکم

۲۴۴۲۲..... ''مسند عبداللہ بن حذافہ سہمی'' حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں اہل منیٰ میں دو جگہوں پر اعلان کروں کہ ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے چونکہ یہ کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہیں۔

رواہ الذهلی فی الزهریات وابن عساکر

۲۴۴۲۳..... حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک جماعت میں حکم دیا کہ منیٰ کے مختلف راستوں میں چکر لگاؤ (یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا) اور اعلان کرو کہ یہ کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہیں، ان ایام میں روزہ ہدی کے علاوہ کوئی اور روزہ جائز نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

ایام تشریق میں روزہ نہیں ہے

۲۴۴۲۴..... حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اعلان کرنے کا حکم دیا کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۲۵..... ''مسند بدیل بن ورقاء'' ابونعیم کہتے ہیں: ہمیں اس سند سے حدیث پہنچی ہے احمد بن یوسف بن خلاد حسن بن علی معمری ھشام بن

عمار، شعیب بن اسحاق (ح) محمد بن احمد بن حسن محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ ضرار بن صرد مصعب بن سلام، (دونوں) ابن جریج محمد بن یحییٰ بن حبان ام حارث بنت عیاش ابن ابی ربیعہ کہتی ہیں کہ انھوں نے بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کو ایک اونٹ پر سوار منیٰ کے مختلف مقامات پر اعلان کرتے دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۲۶..... احمد بن حسن ترمذی عبید اللہ اسرائیل، جابر، محمد بن علی کے سلسلہ سند سے حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ایام تشریق میں اعلان کروں: یہ کھانے پینے کے دن ہیں ہرگز کوئی شخص بھی روزہ نہ رکھے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۴۲۷..... احمد منصور، عبداللہ بن وجاء، سعید بن سلمہ، صالح بن کیسان، عیسیٰ بن مسعود زرقی، حبیبہ بنت شریق روایت نقل کرتی ہیں کہ وہ ایام حج میں بنت عجفاء کے ساتھ منیٰ میں تھیں، ان کے پاس بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آئے اور اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہو وہ روزہ افطار کرلے چونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

۲۴۴۲۸..... "مسند بسر مازنی" خالد بن معدان حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ جو شخص اس دن درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ پائے وہ اسی کو چبالے بہرحال اس دن روزہ نہ رکھے ابن بسر کہتے ہیں: اگر تمہیں شک ہو تو میری بہن سے پوچھ لو چنانچہ خالد بن معدان چل کر ابن بسر کی بہن کے پاس آئے اور ان سے پوچھا چنانچہ انہوں نے یہی حدیث سنائی۔ رواہ ابونعیم

۲۴۴۲۹..... "مسند بشیر بن خصاصیہ" بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی لیلیٰ کی روایت ہے بشیر رضی اللہ عنہ کا پہلا نام زحم تھا رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر کے ان کا نام بشیر رکھا تھا۔ چنانچہ لیلیٰ کہتی ہیں مجھے بشیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! میں جمعہ کے دن روزہ رکھوں اور اس دن کسی سے بھی بات نہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تنہا جمعہ کے دن کا روزہ مت رکھو البتہ جمعہ کا دن مختلف دنوں کے روزوں میں آجائے یا مہینہ کے بیچ میں آجائے اور تم یہ جو کہتے ہو کہ کسی سے کلام نہیں کروگے تمہاری عمر کی قسم! اگر تم کلام کرو بایں طور پر امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو تو یہ تمہارے لیے خاموش رہنے سے بہتر ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۴۳۰..... جنادہ ازدی رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ آٹھ آدمیوں کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ان آٹھ میں سے آٹھویں وہ خود تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کھانا منگوایا اور ایک آدمی سے کہا: کھاؤ وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے دوسرے کو کہا: کھانا کھاؤ اس نے بھی کہا: مجھے روزہ ہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سب سے پوچھا اور سب نے روزہ میں ہونے کا عذر کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: گذشتہ کل تمہیں روزہ تھا؟ وہ بولے: نہیں حکم وہ آئندہ کل روزہ رکھوگے؟ سب نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور پھر فرمایا: تنہا جمعہ کے دن روزہ مت رکھو۔ رواہ احمد بن حنبل والحسن بن سفیان وابونعیم

۲۴۴۳۱..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے کہا گیا کہ فلاں شخص دن کو روزہ رکھتا ہے اور افطار نہیں کرتا یعنی عمر بھر روزہ رکھنا چاہتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نہ وہ افطار کرسکا اور نہ ہی اس نے روزہ رکھا۔

۲۴۴۳۲..... "مسند حکم ابی مسعود زرقی" سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ انہوں نے ابن حکم زرقی کو سنا اور وہ مسعود ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے میرے والد نے حدیث سنائی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے انہوں نے ایک سوار کو پکار کر کہتے ہوئے سنا کہ ہرگز کوئی شخص روزہ نہ رکھے چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر وابونعیم

۲۴۴۳۳..... "مسند حمزہ بن عمرو اسلمی" قتادہ، سلیمان بن یسار کی سند سے مروی ہے کہ حمزہ اسلمی نے ایک شخص کو گندمی رنگ کے اونٹ پر سوار دیکھا اور وہ نبی ﷺ کے پیچھے پیچھے جارہا تھا اور نبی کریم ﷺ برابر آگے چلے جارہے تھے اور وہ شخص کہہ رہا تھا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں روزہ مت رکھو قتادہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ ایام تشریق میں منادی حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۳۴..... حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو منیٰ میں دیکھا اور وہ گندمی رنگ کے اونٹ پر سوار تھا اور کہہ رہا تھا۔ ان دنوں میں روزے مت

رکھو یہ ایام تشریق ہیں اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے درمیان موجود تھے۔ رواہ الطبرانی

۲۴۴۳۵۔۔۔۔۔حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: جو صورت تمہیں آسان لگے وہی کرو۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

۲۴۴۳۶۔۔۔۔۔حمزہ عمرو اسلمی عبداللہ بن شخیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عمر بھر کے روزے کے متعلق پوچھا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: نہ روزہ ہوا اور نہ افطار کرسکا۔ رواہ ابن جریر

صوم وصال مکروہ ہے

۲۴۴۳۷۔۔۔۔۔عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں اعمال کا تذکرہ کرنے لگے اور بیان کیا کہ فلاں شخص عمر بھر کا روزہ رکھتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کرسکا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۳۸۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو منیٰ میں بھیجا اور حکم دیا کہ اعلان کریں کہ ان ایام میں روزے مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے ایام ہیں اور ذکر اللہ کے ایام ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۳۹۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جمعہ کے دن کو روزے کے لئے خاص مت کرو اور شب جمعہ کو قیام کے لیے خاص مت کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۴۴۴۰۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے ایام تشریق کے بارے میں اعلان کیا: ان دنوں میں روزہ مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن السکن وابونعیم

۲۴۴۴۱۔۔۔۔۔نافع، جبیر بن مطعم کی سند سے مروی ہے کہ ایک صحابی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بشیر بن سحیم انصاری کو اعلان کرنے کا حکم دیا: کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۲۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے اعلان کیا کہ ان دنوں میں روزے مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۳۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منیٰ کے دنوں میں ایک اعلان کرنے والے کو بھیجا اس نے اعلان کیا کہ: خبردار! ان دنوں میں روزے مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے اور ہمبستری کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۴۔۔۔۔۔"مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما" نبی کریم ﷺ نے بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ اور اعلان کرو کہ: جنت میں وہی شخص داخل ہوگا جو فرمانبردار ہوگا اور یہ کہ ایام تشریق کھانے اور پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن بشر بن سحیم

۲۴۴۴۵۔۔۔۔۔ام حارث بنت عیاش بن ابی ربیعہ کی روایت ہے کہ انہوں نے بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کو گندمی رنگ کے ایک اونٹ پر منیٰ میں مختلف جگہوں میں چکر لگاتے دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع کر رہے ہیں چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابونعیم

۲۴۴۴۶۔۔۔۔۔ابونضر کی روایت ہے کہ انہوں نے قبیصہ اور سلمان بن یسار کو ام فضل بنت حارث سے ایک حدیث بیان کرتے سنا ہے وہ کہتی ہیں ہم رسول ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے ہمارے پاس سے ایک آدمی گزرا جو اعلان کر رہا تھا کہ یہ کھانے پینے اور ذکر باری تعالیٰ کے دن ہیں، مجھے بھیجا گیا تاکہ میں دیکھوں کہ یہ کون شخص ہے بس دیکھتی ہوں کہ وہ ایک آدمی ہے جسے ابن حذافہ کہا جاتا ہے اس کا بیان تھا کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے اعلان کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۴۴۷۔۔۔۔۔حکیم بن سلمہ ثقفی اپنی دادی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کی دادی صاحبہ نے درمیان ایام تشریق میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

رسول کریم ﷺ کے خچر پر سوار دیکھا اور وہ اعلان کر رہے تھے کہ یہ کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۸......زہری کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انھوں نے ایام تشریق میں اعلان کیا: یہ ایام کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ہیں لہٰذا روزے مت رکھو البتہ وہ شخص روزے رکھ سکتا ہے جس کے ذمہ صوم ہدی واجب ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۹......مکحول کہتے ہیں: لوگوں کا گمان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹ پر سوار ہو کر منی میں مختلف مقامات پر چکر لگائے اور اعلان کرتا رہا کہ کوئی شخص روزہ نہ رکھے چونکہ یہ کھانے پینے اور ذکر باری تعالیٰ کے ایام ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۵۰......"مسند انس رضی اللہ عنہ" سعید بن ابی عروبہ، ایک شخص، یزید رقاشی کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند ایام میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں عید الفطر کا دن عید قربانی کا دن اور ایام تشریق۔ رواہ ابن جریر

عمر بھر کے روزے

۲۴۴۵۱......ام کلثوم کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: آپ عمر بھر کے روزے رکھتی ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا جی ہاں میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ نے عمر بھر کے روزوں سے منع فرمایا ہے لیکن جو شخص عید الفطر اور عید قربانی کے دنوں میں روزہ افطار کرے وہ عمر بھر کے روزے رکھنے کے حکم میں نہیں ہوتا۔ رواہ ابن جریر

صوم وصال سے ممانعت

۲۴۴۵۲......"مسند بشیر بن خصاصیۃ" بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی لیلیٰ کہتی ہیں میں لگا تار روزے (صوم وصال) رکھتی تھی مجھے بشیر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا اور کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال (لگا تار روزے رکھنے) سے منع کیا ہے، فرمایا کہ یہ نصاریٰ کا فعل ہے، لیکن تم اس طرح روزے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم رات تک اپنا روزہ مکمل کر لو اور جب رات ہو جائے تو روزہ افطار کر لو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی

۲۴۴۵۳......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

فصل......سحری کے بیان میں

۲۴۴۵۴......"مسند صدیق رضی اللہ عنہ" سالم بن عبید کہتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا تھا کہ میرے اور فجر کے درمیان اٹھ جاؤ تا کہ میں سحری کھا لوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی وصححہ

۲۴۴۵۵......عون بن عبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ دو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ سحری کھا رہے تھے، ان دو میں سے ایک بولا: طلوع فجر ہو چکا ہے دوسرا بولا: طلوع فجر نہیں ہوا، اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کا آپس میں اختلاف ہو چکا ہے لہٰذا کھانا کھاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۴۵۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے کہلا بھیجا کہ میں سحری کے کھانے میں ان کے ساتھ شریک ہو جاؤں اور یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سحری کو بابرکت کھانا قرار دیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط فی الافراد وسعید بن المنصور

۲۴۴۵۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب دو شخص (طلوع) فجر میں شک کر رہے ہوں وہ کھانا کھا سکتے ہیں حتیٰ کہ انہیں فجر کا یقین ہو جائے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۴۵۸.... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سحری سے دوسری سحری تک مسلسل روزہ میں رہتے تھے۔

رواہ احمد بن ابی شیبة والطبرانی وسعید بن المنصور

۲۴۴۵۹.... ''مسند بلال رضی اللہ عنہ'' ابواسحاق، معاویہ بن قرہ کی سند سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے۔ بلال کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تاکہ آپ ﷺ کو نماز فجر کے لیے تشریف لانے کی اطلاع کردوں میں نے آپ ﷺ کو پانی پیتے ہوئے پایا پھر آپ ﷺ نے پانی مجھے تھما دیا چنانچہ میں نے بھی پیا پھر ہم نماز کے لیے نکلے اور نماز کھڑی کی گئی۔ رواہ الخطیب وابن عساکر

کلام:...... خطیب بغدادی اور ابن عساکر کا کہنا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اسحاق سبیعی عن معاویہ بن قرہ روایت حسن ہے لیکن اس سند میں ارسال ہے چونکہ معاویہ بن قرہ کی ملاقات بلال رضی اللہ عنہ سے نہیں ہوئی ہے۔

۲۴۴۶۰.... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ میری امت کے لیے سحری کے کھانے میں برکت ڈال دے فرمایا کہ سحری کھاؤ گو کہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ پی لو سحری کھاؤ گو کہ کشمش کے چند دانے ہی کیوں نہ کھالو چونکہ فرشتے تمہارے اوپر رحمت نازل کریں گے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۴۴۶۱.... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جز یہ تین چیزیں بھی ہیں، تاخیر سے سحری کھانا افطار میں جلدی کرنا اور نماز میں انگلی سے اشارہ کرنا۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ (۱۰۹۷ وضعیف الجامع ۱۸۳۸ چونکہ اس کی سند میں عمرو بن راشد ہے محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۴۶۲.... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سحری کھا رہے تھے جونہی آپ ﷺ سحری سے فارغ ہوئے اتنے میں علقمہ بن علاثہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے علقمہ سحری کھا ہی رہے تھے کہ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے، اور نبی کریم ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے لگے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال تھوڑی مہلت دے دو تاکہ علقمہ سحری سے فارغ ہوجائے۔

رواہ ابن عساکر والدیلمی

۲۴۴۶۳.... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ علقمہ بن علاثہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کی اطلاع کرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال تھوڑی دیر رک جاؤ علقمہ سحری کھا رہا ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۲۴۴۶۴.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بالفرض اگر اذان ہوجائے درانحالیکہ میں اپنی بیوی سے ہمبستری کررہا ہوں تو میں ضرور روزہ رکھوں گا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۴۶۵.... حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان کی دعوت دیتے سنا ہے اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے: بابرکت کھانے کی طرف آجاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۴۶۶.... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ماہ رمضان میں ایک رات ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے چنانچہ آپ ﷺ کا آگ کی روشنیوں پر سے گزر ہوا فرمایا: اے انس! یہ کیسی آگ ہے؟ جواب دیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! انصار سحری کھا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! میری امت کی سحری میں برکت عطا فرما۔ رواہ ابن النجار

فصل...... اعتکاف کے بیان میں

۲۴۴۶۷.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے جعرانہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ذمہ ایک دن کا

اعتکاف واجب ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ ایک دن کا اعتکاف کرو اور ساتھ ساتھ روزہ بھی رکھو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الا عتکاف والدارقطنی فی الا فراد والبیهقی

کلام: ...... دارقطنی کہتے ہیں: عبداللہ بن بدیل (جو اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے) روایت حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے دارقطنی کہتے ہیں میں نے ابوبکر نیشاپوری کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے چونکہ عمرو بن دینار کے ثقہ (قابل اعتماد) شاگردوں میں سے کسی نے بھی اس حدیث کو بیان نہیں کیا چنانچہ ان کے شاگردوں میں ابن جریج، ابن عیینہ حماد بن سلمہ اور صمار بن زید وغیرھم ہیں جب کہ عبداللہ بن بدیل روایت حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

٢٤٤٦٨...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دور جاہلیت میں میں نے نذر (منت) مانی تھی کہ میں ایک دن بیت اللہ میں اعتکاف کروں گا چنانچہ آپ ﷺ طائف سے فتحمند واپس ہوئے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ذمہ ایک منت ہے جو میں نے مانی تھی کہ بیت اللہ کے پاس اعتکاف کروں گا آیا کہ اب میں اعتکاف کروں یا کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں اعتکاف کرو اور اپنی منت پوری کرو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الاعتکاف

٢٤٤٦٩...... "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو جگا دیتے تھے۔ رواہ الطبرانی واحمد والترمذی وقال: حسن صحیح وابن ابی عاصم فی الاعتکاف وجعفر الفریابی فی السنن وابن جریر وابو یعلیٰ وابو نعیم فی الحلیة وسعید بن المنصور

٢٤٤٧٠...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ جب آجاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کو جگا دیتے تھے اور آزار بند اوپر چڑھا لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی العاصم فی الاعتکاف والبخاری وجعفر الفریابی فی السنن وابن جریر وصحیحه

٢٤٤٧١...... "مسند:" نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو جگا دیتے تھے خواہ چھوٹا ہوتا یا بڑا ہر ایک نماز کے لیے تیار ہوجاتا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

٢٤٤٧٢...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معتکف مریض کی عیادت کرسکتا ہے نماز جنازہ میں حاضر ہوسکتا ہے جمعہ کے لئے بھی جا سکتا ہے اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی آسکتا ہے لیکن ان کے ساتھ مجلس نہیں کرسکتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

٢٤٤٧٣...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٦١٧٤ والطیفة ٢٧۔

٢٤٤٧٤...... حکم بن عتبہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معتکف پر روزہ واجب نہیں ہوتا الا یہ کہ وہ خود اپنے اوپر روزہ کی شرط لگا دے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر

٢٤٤٧٥...... حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا نبی کریم ﷺ ازار چڑھا لیتے تھے اور عورتوں سے الگ ہوجاتے تھے۔ رواہ مسلم والبخاری

٢٤٤٧٦...... عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی روایت ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی حالانکہ اس کے ذمہ اعتکاف تھا عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں پوچھا: انہوں نے فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے اعتکاف کرو اور روزہ بھی رکھو۔ رواہ عبدالرزاق

٢٤٤٧٧...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف والی جگہ میں داخل ہوجاتے۔ رواہ البزار

٢٤٤٧٨...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو بیدار رکھتے پوری رات عبادت کرتے اور اپنا ازار کس کر باندھ لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

٢٤٤٧٩...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ آخری عشرہ میں اتنا زیادہ (عبادت میں) مجاہدہ کرتے تھے کہ اس کے

علاوہ اور دنوں میں اتنا زیادہ مجاہدہ نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۸۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رمضان شریف کا مہینہ داخل ہوتا رسول کریم ﷺ اپنا ازار کس لیتے تھے اور پھر اپنے بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے حتیٰ کہ ماہ رمضان گزر جاتا۔ رواہ ابن جریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحفاظ ۵۰۷

۲۴۴۸۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ رمضان المبارک کے پہلے دو عشروں میں نمازیں پڑھتے تھے اور سوتے بھی تھے اور جب آخری عشرہ داخل ہوتا تو آپ ﷺ ازار کس لیتے اور نماز میں (ہمہ وقت) مصروف رہتے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۴۸۲..... عامر بن مصعب کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے اعتکاف کرتی تھیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۴۴۸۳..... ''مسند ابی رضی اللہ عنہ'' نبی کریم ﷺ (ہر حال) رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے چنانچہ ایک سال آپ ﷺ سفر پر تشریف لے گئے اور اعتکاف نہ کیا پھر آئندہ سال بیس (۲۰) دن اعتکاف کیا۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمة وابوعوانة وابن حبان والحاکم والضیاء المقدسی

۲۴۴۸۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ (ایک سال) نبی کریم ﷺ سفر پر ہونے کی وجہ سے (رمضان کے) آخری عشرہ میں اعتکاف نہ کرسکے پھر آئندہ سال بیس دن اعتکاف کیا۔ رواہ البزار

شب قدر لیلة القدر کا بیان

۲۴۴۸۵..... روایت ہے کہ زر بن حبیش سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور رسول کریم ﷺ کے بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یقین تھا کہ ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۴۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: البتہ تم جانتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو پھر تم کونسی طاق راتوں میں اسے سمجھتے ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة

۲۴۴۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الاعتکاف

۲۴۴۸۸..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں گھر سے باہر نکلا جسوقت کہ چاند طلوع ہو چکا تھا اور یوں لگتا تھا گویا کہ وہ پیالے کا ٹکڑا ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کی رات شب قدر ہے۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ

۲۴۴۸۹..... حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلة القدر دکھلا دی گئی تھی لیکن پھر بھلا دی گئی البتہ میں نے دیکھا کہ اس رات کی صبح کو میں نے کیچڑ میں سجدہ کیا چنانچہ تیسویں رات بارش بری رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا اثر تھا۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ تیسویں رات تھی۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۰..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگوں کا گمان ہے کہ لیلة القدر اٹھالی گئی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ بولا۔ رواہ البزار

۲۴۴۹۱..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پوچھا مہینہ کتنا گزر چکا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا

مہینہ کے بائیس (۲۲) دن گزر چکے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بائیس (۲۲) دن گزر چکے اور سات (۷) دن باقی رہ گئے لہٰذا شب قدر کو آج کی رات میں تلاش کرو۔ یعنی یہ مہینہ پورا (۳۰ دن کا) نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۲..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیسویں رات کو شب قدر سمجھتی تھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو لیلۃ القدر عطا فرمائی ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ رات نہیں دی گئی۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۴۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابن جریر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۴۷۔

۲۴۴۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہتا ہو وہ اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرے اگر تم عاجز آجاؤ تو آخری سات راتوں میں مغلوب مت ہو جاؤ چنانچہ آپ ﷺ آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو بیدار رکھتے تھے۔ رواہ ابوقاسم بن بشران فی امالیہ

پورا سال قیام اللیل کا اہتمام

۲۴۴۹۶..... ''مسند ابی رضی اللہ عنہ'' زر بن حبیش روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابومنذر! مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا: جو شخص پورا سال قیام (اللیل) کرے گا وہ اسے پالے گا حضرت ابی رضی اللہ عنہ بولے، اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے۔ بخدا! انہیں علم ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے انہوں نے اسے ظاہر کرنا اس لیے ناپسند سمجھا کہ کہیں لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں، بخدا! شب قدر رمضان میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے، زر کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابومنذر آپ کو کیسے معلوم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے ایک نشانی سے اس کا پتہ چلا ہے جو مجھے رسول کریم ﷺ نے بتائی ہوئی ہے میں نے کہا: وہ کونسی نشانی ہے؟ کہا: سورج اس رات کی صبح طشتری کی مانند طلوع ہوتا ہے اور بغیر شعاع کے ہوتا ہے حتیٰ کہ اسی حالت میں بلند ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحمیدی ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن خزیمۃ وابن الجارود وابوعوانۃ والطحاوی وابن حبان و البیھقی فی شعب الایمان والدار قطنی فی افراد

۲۴۴۹۷..... زر بن حبیش کہتے ہیں اگر مجھے تمہاری سلطنت (غلبہ) کا خوف نہ ہوتا میں اپنے کانوں میں ہاتھ رکھ کر اعلان کرتا کہ شب قدر آخری عشرہ میں ہے اور ساتویں رات میں ہے بایں طور کے اس کے قبل وبعد تین تین راتیں ہیں مجھے ایک ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جو مجھ سے جھوٹ نہیں بولتا یعنی حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لی وہ شب قدر کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل..... نماز عید اور صدقہ فطر کے بیان میں

نماز عید

۲۴۴۹۸..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر کمر بند والی عورت کے ذمہ واجب ہے کہ وہ عیدین کے لیے گھر سے باہر آئے۔ رواہ ابن شیبۃ

۲۴۴۹۹..... اسماعیل بن امیہ بن عمرو بن سعید بن عاص کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اعراب (دیہاتیوں) سے صدقہ فطر میں پنیر

لیتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۰۰..... وھب بن کیسان ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکراور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھتے تھے۔ رواہ مسدد رواہ مالک بلاغاً وابن ابی شیبة

عیدین کی نماز کی تکبیرات

۲۴۵۰۱..... عبدالرحمن بن رافع روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز عید بن میں بارہ (۱۲) تکبیرات کہتے تھے پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۰۲..... عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیدین میں قراءت کرتے تھے۔اور یہ دوسورتیں ''سبح اسم ربک الا علیٰ''اورھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۰۳..... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عید کے موقع پر بارش ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہ اس عیدگاہ کی طرف نہ نکلے جس میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ پڑھی جاتی تھی چنانچہ لوگ مسجد میں جمع ہوگئے اور وہیں آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز عید پڑھائی پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! رسول کریم ﷺ لوگوں کے ساتھ عیدگاہ میں تشریف لاتے اور لوگوں کو نماز عید پڑھاتے تھے چونکہ عیدگاہ ان کے لیے زیادہ موزوں اور کشادہ ہوتی تھی جب کہ مسجد ان کے لیے کشادہ نہیں ہوتی تھی چنانچہ جب یہ بارش ہوجاتی تو مسجد لوگوں کے لیے زیادہ موزوں ہوتی تھی۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۴۵۰۴..... وھب بن کیسان کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں دوعیدین (عیداور جمعہ) جمع ہوگئیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ تاخیر سے گھر سے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ سورج بلند ہوچکا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے طویل خطبہ دیا پھر منبر سے نیچے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی جب کہ لوگوں کے لیے نماز جمعہ نہ پڑھی چنانچہ لوگوں نے اس کو برا سمجھا اور باتیں کرنے لگے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا تذکرہ کیا گیا انہوں نے کہا: ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سنت کے مطابق کیا ہے پھر لوگوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب اس طرح دوعیدیں جمع ہوجاتی تھیں آپ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

رواہ مسدد والمروزی فی العیدین وصحح

۲۴۵۰۵..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں ایک مرتبہ عید کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول کریم ﷺ اس دن کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: سورۂ ق '' اور واقترب''۔

رواۃ ابن ابی شیبة

۲۴۵۰۶..... ''مسند عثمان رضی اللہ عنہ'' عبداللہ بن فروخ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز عید پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سات بار پانچ تکبیرات کہیں۔رواہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ

۲۴۵۰۷..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ عیدگاہ کی طرف پیدل جایا جائے اور جانے سے قبل کچھ کھالیا جائے۔رواہ الطبرانی والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجہ والمروزی فی العیدین

۲۴۵۰۸..... ''ایضاً'' علاء بن بدر کہتے ہیں ایک مرتبہ عید کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: اے لوگو! ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے ہیں چنانچہ عید سے قبل یا نبی کریم ﷺ سے قبل کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تھا۔ایک شخص بولا: اے امیر المومنین کیا میں لوگوں کو منع نہ کروں کہ امام کے نکلنے سے قبل نماز نہ پڑھو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور میں اسے نماز سے روک دوں لیکن نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے جس چیز کا ہم نے مشاہدہ کیا ہے

وہ تمہیں بتادی ہے۔رواہ ابن راھویہ والبزار وزاھر فی تحفۃ عید الفطر

۲۴۵۰۹......حنش بن معتمر کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا گیا: کچھ لوگ جبانہ کی طرف آنے کی طاقت نہیں رکھتے چونکہ ان میں سے بعض علیل ہیں اور بعض کو مسجد زیادہ دور پڑتی ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں بھی نماز پڑھو اور مسجد میں بھی پڑھو اور چار رکعات پڑھو دو سنت کی اور دو خروج کی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن منیع والمروزی فی العیدین

۲۴۵۱۰......عطاء بن سائب کی روایت ہے کہ میسرہ عید کے دن امام سے قبل نماز پڑھ لیتے تھے ان سے کہا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا نماز عید سے پہلے نماز پڑھنا مکروہ نہیں سمجھتے تھے؟ کہا: جی ہاں۔رواہ مسدد

۲۴۵۱۱......ابوزرین کہتے ہیں: میں عید کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا چنانچہ آپ ﷺ نے عمامہ باندھ رکھا تھا اور عمامہ کا شملہ پیچھے لٹکا رکھا تھا۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۴۵۱۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین میں جو شخص ساتھ ملا ہوا سے سنا جائے۔رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز عید کی چار رکعات پڑھی جائیں دو رکعات سنت کی اور دو رکعت عید گاہ کی طرف نکلنے کی۔رواہ الشافعی والبیھقی فی السنن

۲۴۵۱۴......ابواسحاق روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ کمزور لوگوں کو مسجد میں نماز عید کی دو رکعتیں پڑھائے۔

رواہ الشافعی وابن جوابر والبیھقی فی السنن

۲۴۵۱۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عید گاہ کی طرف پیدل چل کر جائے۔فرمایا کہ عیدین کے موقع پر عید گاہ کی طرف جانا سنت ہے اور مسجد کی طرف عید کے لئے صرف کمزور ضعیف اور مریض جائے لیکن تم لوگ پہاڑ کی طرف جاؤ اور عورتوں کو مت روکو۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عید گاہ کی طرف پیدل چل کر آئے اور واپسی میں سوار ہو جائے۔

رواہ البیھقی فی السنن

عید الفطر سے قبل کچھ کھانا

۲۴۵۱۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف نکلنے سے قبل کچھ کھالے۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۸......ھزیل روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ کمزور ضعیف لوگوں کو مسجد میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ پڑھائے اور اسے حکم دیا کہ چار رکعات پڑھائے۔رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۹......حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطبہ عید دیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کمان تھی یا عصا تھا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۵۲۰......"مسند بکر بن مبشر انصاری" کہتے ہیں میں صبح صبح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن رسول کریم ﷺ کے ساتھ عید گاہ کی طرف جاتا تھا ہم بطحان کے راستہ سے عید گاہ تک پہنچ جاتے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر براستہ بطحان واپس اپنے گھروں کو لوٹ آتے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وابوداؤد وابن السکن وقال اسنادہ صالح ومالہ غیرہ والباوردی والحاکم وابونعیم

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۴۷ نیز ابن قطان کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف اسحاق بن سالم روایت کرتا ہے اور وہ غیر معروف راوی ہے۔

۲۴۵۲۱۔۔۔۔۔''مسند ثعلبہ بن صعیر عذری'' زہری، عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے ان کے والد ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو بطور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر سر کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۲۴۵۲۲۔۔۔۔۔''مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر والوں میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑتے تھے مگر اسے ضرور (عیدگاہ کی طرف) نکالتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۲۳۔۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن (عیدگاہ میں) تشریف لائے اور اذان واقامت کے بغیر نماز شروع کردی اور پھر (نماز کے بعد) خطبہ ارشاد فرمایا۔ رواہ ابن النجار

۲۴۵۲۴۔۔۔۔۔شعبی روایت نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عیاض اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں تمہیں ہر وہ کام کرتے دیکھتا ہوں جو رسول کریم ﷺ کو میں نے کرتے ہوئے دیکھا ہے سوائے اس کے کہ تم عیدین کے موقع پر غسل نہیں کرتے ہو۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال: الصحیح فی ہذا الحدیث عن عیاض وقولہ زیاد غیر محفوظ

۲۴۵۲۵۔۔۔۔۔''مسند ابی سعید'' نبی کریم ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے جانے سے قبل کچھ تناول فرمالیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۵۲۶۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید الفطر کے دن تشریف لائے اور دو رکعت نماز عید ادا کی اور نماز عید سے قبل نماز پڑھی اور نہ ہی اس کے بعد۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور ہار نکال نکال کر ڈالنے لگیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۲۷۔۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید الفطر کے دن عیدگاہ پہنچنے تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔

رواہ البیہقی وابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالہی ۶۹۸۔

۲۴۵۲۸۔۔۔۔۔یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو عیدگاہ ایک راستہ سے آتے ہوئے اور واپس دوسرے راستہ سے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۲۴۵۲۹۔۔۔۔۔''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوعثمان نہدی، اہل کوفہ کے ایک شیخ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اچانک دیکھتے ہیں کہ امام کے تشریف لانے سے قبل لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے عرض کیا: کیا آپ ان لوگوں کو نماز سے روکتے نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مصداق بن جاؤں گا ''الذی ینہی عبداً اذا صلی'' یعنی وہ جو نماز پڑھنے والے بندہ کو (نماز سے) روک دیتا ہے'' لیکن ہم انہیں وہ حدیث سنائیں گے جس کا ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے مشاہدہ کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ عیدگاہ میں تشریف لائے اور نماز عید سے قبل آپ نے نماز پڑھی اور نہ ہی بعد میں۔

رواہ زاہر فی تحفۃ عید الاضحیٰ

۲۴۵۳۰۔۔۔۔۔جعفر بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز عیدین میں جہراً قراءت کرتے تھے اور صلوٰۃ استسقاء میں بھی جہراً قراءت کرتے تھے، خطبہ سے قبل نماز پڑھتے اور سات اور پانچ مرتبہ تکبیرات کہتے تھے۔ رواہ ابوالعباس الاصم فی حدیثہ

۲۴۵۳۱۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بغیر اذان اور اقامت کے نماز عید پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۴۵۳۲۔۔۔۔۔میسرہ ابوجمیلہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید میں حاضر تھا جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو خطبہ دیا پھر فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۴۵۳۳۔۔۔۔۔''مسند علی رضی اللہ عنہ'' یزید ابولیلیٰ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید پڑھی پھر آپ

رضی اللہ عنہ نے سواری پر خطبہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۳۴..... حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الفطر میں گیارہ تکبیرات کہتے تھے چھ پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔ دونوں رکعتوں میں قراءت سے ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۳۵..... ''مسند علی'' اسود بن ھلال کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدگاہ میں گیا چنانچہ جب امام نماز پڑھ چکا تو آپ کھڑے ہوئے اور اس کے بعد چار رکعات پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۳۶..... ''ایضاً'' حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب عیدین میں قراءت کرتے تو اتنی آواز سے جہر کرتے اتنی کہ پاس کھڑا آدمی سن لیتا اور آپ رضی اللہ عنہ با آواز بلند جہر نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر وہ عورت جو کمر بند باندھتی ہو اس پر واجب ہے کہ عیدین کے لیے باہر نکلے چونکہ عورتوں کے لیے سوائے عیدین کے باہر نکلنے کی رخصت نہیں دی گئی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۳۸..... ''مسند اسامہ بن عمیر'' نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن انس

۲۴۵۳۹..... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں تناول فرماتے اور پھر نماز عید کے لیے تشریف لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبة

عید الفطر کا بیان

۲۴۵۴۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عید الفطر تقسیم انعامات کا دن ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۴۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب تک کھجوریں نہیں تناول فرما لیتے تھے اس وقت تک نماز عید کے لئے تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۵۴۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ' روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے جانے سے قبل کھانا تناول فرماتے تھے۔ رواہ العقیلی والطبرانی فی الاوسط

۲۴۵۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین کے موقع پر صحراء (عیدگاہ) کی طرف جانا سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی اوسط

۲۴۵۴۴..... حضرت علی فرماتے ہیں: صحراء میں نماز (عید) پڑھنا سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۴۵۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز عیدین میں جہر کرنا سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی اوسط والبیھقی فی السنن

عید الاضحیٰ کا بیان

۲۴۵۴۶..... ''مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ'' ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں بیٹھے تھے، اتنے میں آپ ﷺ تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا: آج کے دن پہلا پہلا رکن نماز ہے پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا اور کھڑے ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئے آپ ﷺ کو کمان یا عصا دے دیا گیا آپ نے اس کا سہارا لیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیا اور بری باتوں سے روکا۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی

۲۴۵۴۷..... ''مسند علی' حنش روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عید کے دن تکبیر کہی یہاں تک کہ نماز عید منتہی ہوتی۔ رواہ ابن ابی شیبة

عیدین کے راستہ میں تکبیرات

۲۴۵۴۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے ہم میں سے بعض تکبیر کہتے رہے اور بعض تہلیل چنانچہ تکبیر کہنے والوں نے تہلیل کرنے والوں کو معیوب نہیں سمجھا اور نہ ہی تہلیل کرنے والوں نے تکبیر کہنے والوں کو معیوب سمجھا۔

رواہ ابن جریر

صدقہ فطر کا بیان

۲۴۵۴۹..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' ابوقلابہ ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک صاع گیہوں بطور صدقہ فطر ادا کیا۔رواہ عبدالرزق وابن ابی شیبة والبیھقی والدار قطنی

۲۴۵۵۰..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' موسیٰ بن طلحہ اور شعبی روایت کرتے ہیں کہ قفیز حجازی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صاع ہے۔رواہ ابو عبید

۲۴۵۵۱..... سعید بن مسیب کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ہر شخص کی طرف سے ایک صاع چھوہارے یا آدھا صاع گندم بطور صدقہ فطر ہوتا تھا چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے مہاجرین نے ان سے بات کی اور کہا: ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے غلاموں کی طرف سے ہر سال دس دس درہم ادا کریں اگر آپ اسے اچھا سمجھتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں جیسے تمہارے رائے ہے۔اور ہم سمجھتے ہیں کہ تمہیں ہر مہینہ میں دو جریب دے دیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دی ہوئی چیز لی ہوئی چیز سے افضل تھی۔رواہ ابو عبید

۲۴۵۵۲ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر کے متعلق فرمایا: ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کی طرف سے نصف صاع گندم اور ایک صاع کھجوریں دی جائیں۔رواہ الدار قطنی

۲۴۵۵۳..... ''ایضاً'' حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صدقہ فطر کے متعلق فرماتے تھے کہ ایک صاع جو دیا جائے جو شخص یہ نہ پائے وہ ایک صاع کھجور دے دے اور جو یہ بھی نہ پاتا ہوں وہ ایک صاع کشمش دے دے۔رواہ ابو مسلم الکاتب فی امالیه

۲۴۵۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام پر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش ہر انسان کی طرف سے فرض کیا ہے۔رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص کا نفقہ تجھ پر واجب ہے اس کی طرف سے نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجوریں کھلا دو۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۵۶..... روایت ہے کہ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صدقہ فطر کا حکم دیتے سنا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے صدقہ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع گندم یا ایک صاع سفید گندم یا کشمش ہے۔رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۵۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے جمعہ اور عید الفطر کے دن رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص شہر سے باہر کا رہنے والا ہو وہ بہتر سمجھے تو سوار ہوئے اور جب شہر کے قریب پہنچ جائے تو عیدگاہ تک پیدل چلے چونکہ اس میں اجر عظیم ہے اور عیدگاہ کی طرف سے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرلو اور ہر شخص پر دو مد گندم یا آٹا واجب ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۵۸..... ''مسند اوس بن حدثان'' مالک بن اوس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع طعام دے دو اور اس دن ہمارا کھانا (طعام) کھجوریں کشمش اور پنیر تھا۔رواہ الدار قطنی

کلام:..... اس حدیث کو طبرانی اور ابونعیم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

فصل...... نفلی روزہ کے بیان میں

نفلی روزہ کی فضیلت

۲۴۵۵۹..... "مسند حمزہ بن عمرو اسلمی" حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے نفلی روزہ کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ مجھ سے جھگڑ پڑے اور پھر فرمایا: داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ رواہ الطبرانی عن حکیم بن حزام

۲۴۵۶۰..... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دونوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۵۶۱..... "مسند شداد بن اوس رضی اللہ عنہ" نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو اور بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا۔ دو دن روزہ رکھو اور بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا تین دن روزے رکھو بقیہ میں تمہارے لیے ثواب ہوگا چار دن روزے رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے ثواب ہوگا افضل روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

رواہ ابن زنجویہ والطبرانی عن ابن عمرو

۲۴۵۶۲..... "ایضاً" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا تین دن روزہ رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ رواہ ابن حبان عن ابن عمرو

۲۴۵۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار کرتے تھے چنانچہ ایک دن قضاء کے لیے مختص ہوتا ایک دن عورتوں کے لیے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۶۴..... "ایضاً" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد شوال کے بھی روزے رکھو پھر ہر بدھ جمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح سے تم عمر بھر کے روزے رکھ لو گے اور افطار بھی کرتے رہو گے۔ رواہ الدیلمی عن مسلم القرشی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۸۹۔

۲۴۵۶۵..... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا: ہم کیسے روزے رکھیں؟ رسول کریم ﷺ سخت غصہ ہوئے حتیٰ کہ غصہ کے اثرات آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر نمایاں تھے اور آپ ﷺ نے اس کا سوال دہرایا: ہم کیسے روزے رکھیں جب آپ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ سے بطور رب ہونے کے راضی ہیں اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے راضی ہیں، محمد ﷺ سے نبی ہونے کے ناطے راضی ہیں اور بیعت کے اعتبار سے اپنی بیعت سے راضی ہیں۔ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا تھا جو عمر بھر کا روزہ رکھتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا آپ ﷺ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ ﷺ سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی قوت عطا فرمائے پھر فرمایا: یہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ صوم ہے آپ ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا اور اسی دن میں پیدا ہوا فرمایا کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے اور پھر رمضان تا رمضان کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں۔ آپ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کا روزہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ

کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے آپ ﷺ سے عاشوراء کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ روزہ گذشتہ ایک سال کا کفارہ بن جاتا ہے۔رواہ ابن زنجویہ وابن جریر ورواہ بطولہ مسلم

۲۴۵۶۶.....حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص عمر بھر کا روزہ رکھتا ہے اس پر جہنم اس طرح تنگ ہوجاتی ہے جس طرح یہ اور آپ ﷺ نے نوے کا ہندسہ بنایا۔رواہ ابن جریر

۲۴۵۶۷.....یزید بن عزین اور ابوملیکہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ تم (دونوں) روزے رکھو چونکہ روزہ جہنم کی آگ اور حوادث زمانہ کے خلاف ایک ڈھال ہے۔رواہ ابن جریر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۲۔

نفل روزہ توڑنے کی قضاء

۲۴۵۶۸.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ایک بکری ہدیہ میں دی گئی اور ہم دونوں کو روزہ تھا چنانچہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے روزہ افطار کروادیا رسول کریم ﷺ کو جب خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ دو۔

رواہ ابن عساکر

۲۴۵۶۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے بحالت روزہ صبح کی ہمارے سامنے کھانا لایا گیا ہم نے جلدی سے کھانا کھالیا اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے حفصہ رضی اللہ عنہا نے جلدی جلدی آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کردیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھو۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۷۰.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو تمہیں دس (۱۰) دنوں کا ثواب ملے گا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے اور اضافہ فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا: دودن روزہ رکھو اور نو دنوں کا ثواب تمہارے لیے ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے اور اضافہ کریں: فرمایا: تین دن روزہ رکھو اور تمہارے لیے آٹھ دنوں کا ثواب ہوگا۔رواہ ابن عساکر

شوال کے چھ روزوں کا بیان

۲۴۵۷۱.....رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جوشخص عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لے اسے پورے سال روزہ رکھنے کا ثواب مل جاتا ہے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے: "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" یعنی جوشخص ایک نیکی لایا اسے دس گنا کا ثواب ملے گا۔رواہ ابن عساکر

پیر اور جمعرات کا روزہ

۲۴۵۷۲.....حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے چنانچہ پہلا روزہ پیر یا جمعرات کا ہوگا۔رواہ ابن جریر

۲۴۵۷۳.....مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ سوموار کے دن پیدا ہوئے اور اسی دن وفات پائی اور بنی آدم کے اعمال جمعرات کے دن اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۷۴.....مکحول روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ سوموار کا روزہ مت چھوڑو کہ سوموار کے دن

میں پیدا ہوا اور سوموار ہی کے دن مجھ پر وحی نازل کی گئی میں نے سوموار کے دن ہجرت کی اور اسی دن میں وفات بھی پاؤں گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۷۵..... "مسند اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ" حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ ﷺ روزے رکھتے ہیں یوں لگتا ہے گویا آپ ﷺ افطار ہی نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے ہیں یوں لگتا ہے گویا آپ ﷺ روزہ رکھیں گے ہی نہیں بجز دو دنوں کے وہ آپ ﷺ کے روزوں میں داخل ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ ان کا روزہ رکھ لیتے ہیں: فرمایا: کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا: پیر اور جمعرات آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں اعمال اللہ رب العزت کے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ بحالت روزہ میرے اعمال پیش کیے جائیں۔

رواہ احمد والنسائی وابن زنجو یہ والضیاء ولفظ ابن ابی شیبۃ

۲۴۵۷۶..... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ مقام وادی القریٰ میں اپنے مال کی دیکھ بھال کے لئے جایا کرتے تھے اور سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے میں نے عرض کیا: آپ روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ بوڑھے ہو چکے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو سوموار اور جمعہ کا روزہ۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والدارمی وابوداؤد والنسائی وابن حزیمۃ

۲۴۵۷۷..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے برابر ہے کہ یہ دن آپ کے روزہ میں آ جاتے یا نہ آتے اس کے متعلق آپ سے پوچھا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور انہی دو دنوں میں اعمال کی پیشی ہوتی ہے لہٰذا مجھے پسند ہے کہ میرے عمل پیش ہوں اور میں بحالت روزہ ہوں۔ رواہ الباری

۲۴۵۷۸..... "مسند اسامہ بن شریک" رسول کریم ﷺ سوموار اور جمعرات کا روزہ نہیں چھوڑتے تھے: چنانچہ آپ ﷺ سے پوچھا: گیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو نہیں دیکھتے کہ آپ ان دو دنوں کے روزے چھوڑتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال کی پیشی ہوتی ہے لہٰذا مجھے محبوب ہے کہ ان دنوں میں میرا عمل صالح پیش کیا جائے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفہ

عشرہ ذی الحجہ

۲۴۵۷۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے پورے عشرہ ذی الحجہ کا روزہ رکھا ہو۔ اور میں نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ بیت الخلاء سے باہر نکلے ہوں اور وضو نہ کیا ہو۔ رواہ الضیاء المقدسی واخرجہ الترمذی وابوداؤد

ماہ رجب کے روزے

۲۴۵۸۰..... خرشہ بن حر کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ رجب کے روزے رکھنے پر لوگوں کی ہتھیلیوں پر مارتے تھے حتیٰ کہ لوگ اس ماہ کے روزے چھوڑ دیتے اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رجب اور رجب کیا ہے رجب تو ایک مہینہ ہے جس کی جاہلیت میں تعظیم کی جاتی تھی لیکن جب اسلام آیا تو اس کی عظمت کو ترک کر دیا۔ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط

۲۴۵۸۱..... ابوقلابہ کہتے ہیں: رجب کا روزہ رکھنے والوں کے لیے جنت میں ایک محل ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۸۲..... "مسند انس رضی اللہ عنہ" عامر بن شبل حرمی کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو حدیث بیان کرتے سنا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت میں ایک (عالیشان) محل ہے اس میں صرف رجب میں روزہ رکھنے والے ہی داخل ہوں گے۔ رواہ ابن شاھین فی الترغیب

ماہ شعبان کے روزے

۲۴۵۸۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سال بھر میں کسی مہینہ میں اتنے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے جتنے شعبان میں رکھتے تھے چنانچہ آپ ﷺ پورے شعبان میں روزے رکھتے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اتنا عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔

چونکہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اکتاتا جب تک کہ تم نہ اکتا جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو وہ نماز نہایت ہی محبوب ہے جس پر ہمیشگی کی جائے گو کہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو چنانچہ آپ ﷺ جب نماز پڑھتے اس پر ہمیشگی کرتے تھے۔رواہ ابن زنجویہ واخرجہ البخاری فی کتاب الصوم

۲۴۵۸۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو ماہ شعبان میں روزے رکھنا بہت محبوب تھا اور پھر آپ ﷺ شعبان کے بعد رمضان کے روزے رکھتے تھے۔رواہ ابن زنجویہ

۲۴۵۸۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایک عورت کا تذکرہ کیا گیا کہ وہ ماہ رجب میں روزے رکھتی ہے آپ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے فرمایا: اگر تو لامحالہ کسی مہینہ میں روزے رکھنا ہی چاہتی ہے تو پھر شعبان کے روزے رکھ چونکہ اس مہینہ میں روزہ رکھنے کی بڑی فضلیت ہے۔

رواہ ابن زنجویہ

۲۴۵۸۶..... ''مسند ام سلمہ رضی اللہ عنہا'' رسول کریم ﷺ پورے مہینہ کے روزے نہیں رکھتے تھے بجز شعبان کے چنانچہ آپ ﷺ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا کر روزے رکھتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۸۷..... ''مسند اسامہ بن زید'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں آپ کو کسی مہینہ میں اس قدر روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا جس قدر کہ آپ کو شعبان میں روزے رکھتے دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ رجب و رمضان کے بیچ میں ہونے کی وجہ سے لوگ اس سے غافل ہو جاتے ہیں اس مہینہ میں اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں مجھے پسند ہے کہ روزے کی حالت میں میرے اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن زنجویہ وابویعلیٰ وابن ابی عاصم والباروردی وسعید بن المنصور

ماہ شوال کے روزے

۲۴۵۸۸..... ''مسند اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ'' محمد بن ابراہیم تیمی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اشھر حرم (حرمت والے مہینوں) میں روزے رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ماہ شوال میں روزے رکھو چنانچہ انہوں نے اشہر حرم میں روزے ترک کر دیئے اور پھر تا وقت وفات شوال کے روزے رکھتے رہے۔رواہ العدنی وسعید بن المنصور

یوم عاشوراء کا روزہ

۲۴۵۸۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حارث بن ہشام کو پیغام بھیجا کہ (آئندہ) کل یوم عاشوراء ہے خود بھی روزہ رکھو اور اپنے اہل خانہ کو بھی روزہ رکھنے کا کہو۔ رواہ مالک وابن جریر

۲۴۵۹۰..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' کریب بن سعد کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے صرف رمضان شریف کے روزوں کے متعلق سوال کرے گا اور اس کے علاوہ یوم زینت یعنی یوم عاشوراء کے متعلق بھی سوال کرے گا۔

رواہ ابن مردویہ

۲۴۵۹۱..... اسود بن یزید کہتے ہیں میں نے حضرت علی اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو بھی یوم عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۲..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے تھے ہمیں اس پر ابھارتے اور اس کا پابند بھی بناتے تھے چنانچہ جب رمضان فرض کیا گیا تو آپ نے ہمیں عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ ہی ہمیں اس کا پابند کیا۔

رواہ ابن النجار

رمضان سے قبل عاشوراء کا روزہ فرض تھا

۲۴۵۹۳...... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں رمضان کے فرضیت سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا اور جب رمضان کا حکم نازل ہوا ہمیں عاشوراء کا حکم نہیں دیا گیا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۴......قیس بن سعد کہتے ہیں ہم رمضان کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور صدقہ فطر بھی ادا کرتے تھے جب رمضان کا حکم نازل ہوا ہمیں اس سے نہیں روکا گیا اور ہم ایسا کر بھی رہے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۵......محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عاشوراء کے دن رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ بعض لوگوں نے اثبات میں جواب دیا اور بعض نے نفی میں آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن کے بقیہ حصہ کو مکمل کرو نیز آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اہل عرب میں اعلان کرو کہ اس دن کو مکمل کریں۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفة والبزاز

۲۴۵۹۶......محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عاشوراء کے دن اپنے منادی کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جو شخص روزہ میں ہو وہ اپنے روزے کو جاری رکھے اور جو شخص کھا پی چکا ہو وہ بقیہ دن کھانے پینے سے رکا رہے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۵۹۷......حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بھیجا اور حکم دیا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں حکم دو کہ اس دن کا روزہ رکھیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں ان کے پاس اس وقت پہنچوں گا جب وہ کھانا کھا چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے کہو کہ اس دن کے بقیہ حصہ میں کھانے سے رکے رہیں۔ رواہ احمد والطبرانی والحاکم عن اسحاء بن حارثة

۲۴۵۹۸...... ''مسند عبداللہ بن ابی اوفی'' بعجہ بن عبداللہ بن بدر جہنی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ آج کا دن یوم عاشوراء ہے لہٰذا آج روزہ رکھو بنو عمرو بن عوف میں سے ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں اپنی قوم سے آیا ہوں اور میری قوم کے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کو روزہ نہیں تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ جو شخص افطار کر چکا ہو وہ بقیہ دن کھانے پینے سے رکا رہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۹۹......حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: آج یوم عاشوراء ہے لہٰذا آج روزہ رکھو چونکہ رسول کریم ﷺ اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۶۵۷

۲۴۶۰۰......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فضیلت حاصل کرنے کے لیے کسی دن کے روزہ کی تلاش میں نہیں رہتے تھے بجز رمضان اور یوم عاشوراء کے روزے کے۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۶۰۱......عطاء کی روایت ہے کہ عروہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول کریم ﷺ ماہ رجب میں روزے رکھتے تھے: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں اور اسے باعث شرف سمجھتے تھے۔

رواہ ابوالحسن علی بن محمد بن شجاع الربعی فی فضل رجب و رجالہ کلھم ثقات

۲۴۶۰۲......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۶۰۳......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اہل جاہلیت یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یوم عاشوراء کے روزے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس دن روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۴......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل جاہلیت یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے رسول کریم ﷺ اور مسلمان بھی رمضان کی فرضیت

سے قبل یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جب رمضان کی فرضیت ہو چکی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یوم عاشوراء اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے لہٰذا جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۵ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے یوم عاشوراء کا تذکرہ کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے لہٰذا تم میں سے جو چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پسند کرتا ہو وہ اس دن روزہ رکھے اور جو شخص اسدن کا روزہ چھوڑنا پسند کرتا ہو وہ چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۶ ..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۷ ..... جسرہ بنت دجاجہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (یعنی جو آج زندہ اور باقی ہیں) میں سب سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۸ ..... ابو ماریہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوم عاشوراء کے متعلق فرمایا: اے لوگو! جس شخص نے تم میں سے کھانا کھالیا ہو وہ بقیہ دن کھانے سے رکا رہے اور جس شخص نے کھانا نہ کھایا ہو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۹ ..... اسود بن یزید کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بجز حضرت علی وابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے کسی کو نہیں پایا جو عاشوراء کا روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ حکم دیتا ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۱۰ ..... اسماء بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بھیجا اور فرمایا کہ: اپنی قوم کو آج کے دن یعنی یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دو۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے بتائیے اگر میں اپنی قوم کو اس حال میں پاؤں کہ وہ کھانا کھا چکے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں چاہیے کہ وہ بقیہ دن کھانے سے رکے رہیں۔ رواہ احمد وابو نعیم

ایام بیض کا بیان

۲۴۶۱۱ ..... "مسند عمر" ابن حوتکیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کھانے کی دعوت دی وہ بولا! مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کونسا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اگر میں کمی زیادتی کو ناپسند نہ کرتا تو میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث سناتا: جب آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی خرگوش لے کر آیا تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا۔ چنانچہ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس دن نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے جس دن آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا تھا؟ جواب دیا: جی ہاں! اعرابی خرگوش لایا تھا اور صاف ستھرا کر کے رسول کریم ﷺ کو ہدیہ پیش کیا تھا آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: کھاؤ، ایک شخص بولا: یا رسول اللہ میں اسے خون آلود دیکھ رہا ہوں چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خرگوش کھالیا لیکن وہ اعرابی نے نہ کھایا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں نہیں کھاتے ہو؟ عرض کیا: میں روزہ میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: تم کونسا روزہ رکھتے ہو جواب دیا: ہر مہینہ کے شروع اور آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم روزے رکھنا بھی چاہتے ہو تو ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھو۔

رواہ الدارقطنی والطبرانی و ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والحارث وابن جریر وابو یعلی والحاکم و البیہقی

کلام: ..... اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی ہیں انہیں اختلاط ہو جاتا تھا دیکھئے مجمع الزوائد ۱۹۵۳۔

۲۴۶۱۲ ..... موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو صبح کا کھانا کھلا رہے تھے اتنے میں قبیلہ اسلم کا ایک شخص گزرا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے بھی کھانے کی دعوت دی اس نے جواب دیا: میں روزہ میں ہوں آپ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کونسے مہینے کے روزے رکھتے ہو اس نے جواب دیا: ہر مہینہ کے شروع اور درمیان میں روزے رکھتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبداللہ بن مسعود ابی بن کعب اور آپ رضی اللہ عنہ نے بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام لیے میرے پاس بلالاؤ چنانچہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب آ گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس فلاں یا فلاں وادی میں خرگوش لے کر آیا تھا ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو حدیث سناؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آدمی کو حدیث سنانی شروع کی اور کہا: ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ فلاں دن فلاں وادی میں اترے آپ ﷺ کے پاس ایک چرواہا بھونا ہوا خرگوش بطور ہدیہ لے کر آیا چرواہا بولا میں اسے خون آلود دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا انہوں نے خرگوش کھایا ہے چرواہے نے نہ کھایا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: بیٹھو اور ان کے ساتھ تم بھی کھاؤ اس نے کہا: مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیسا روزہ ہے؟ عرض کیا: میں ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں فرمایا: کونسے تین دن روزہ رکھتے ہو؟ عرض کیا جیسے بھی ہو مہینہ کے درمیان اور آخر میں روزہ رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ایام بیض کے تین روزے رکھا کرو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام: ......اس حدیث کی سند میں سہل بن عمار نیشاپوری ہے جسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۶۱۳......ابن حوتکیہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور آپ کو بطور ہدیہ خرگوش پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے اس نے جواب دیا: یہ ھدیہ ہے چنانچہ رسول مقبول ﷺ اس وقت تک ہدیہ کی چیز تناول نہیں فرماتے تھے جب تک کہ آپ صاحب ہدیہ کو خود کھانے کا حکم نہ دے دیتے اور وہ کھانہ لیتا چونکہ ایک مرتبہ خیبر میں آپ کو زہر آلود بکری ہدیہ میں پیش کی گئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی کھاؤ اس نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے فرمایا: کیسا روزہ ہے؟ جواب دیا: میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: شاباش ان روزوں کو ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں میں رکھا کرو۔

رواہ ابن ابی الدنیا و ابن جریر وصحح و البیھقی فی شعب الایمان

ہر ماہ تین روزہ رکھنے کی فضیلت

۲۴۶۱۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں چونکہ ہر ایک دن دس دنوں کے برابر ہے۔ رواہ ابن مردویہ والخطیب

۲۴۶۱۵......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے اس شخص سے اعراض کر لیا چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو اس شخص نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے روزہ کے متعلق بتائیے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو وہ شخص بولا: اے عبداللہ! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تو کیا چاہتا ہے؟ رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔ رواہ ابن زنجویہ وسندہ حسن

۲۴۶۱۶......قتادہ بن ملحان قیسی کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ہمیں ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ یہ روزے عمر بھر کے روزوں کی طرح ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ وابن جریر

۲۴۶۱۷......حضرت کہمس ہلالی کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اسلام لانے کی خبر دی پھر میں سال بھر غائب رہا پھر میں (ایک سال کے بعد) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا درانحالیکہ میرا پیٹ سکڑ چکا تھا اور میرا جسم کمزور اور لاغر ہو چکا تھا آپ ﷺ نے مجھے ایک نظر دیکھ کر نظر جھکا لی اور پھر اوپر اٹھائی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گویا کہ آپ مجھے نہیں جانتے؟ فرمایا: جی ہاں، بھلا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں کہمس ہلالی ہوں جو گذشتہ سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا فرمایا: تم اس حالت کو کیونکر پہنچ چکے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! جس وقت سے میں آپ سے جدا ہوا ہوں اس وقت سے دن کو افطار نہیں کیا اور رات کو سویا نہیں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا کرنے کا تمہیں کس نے حکم دیا تھا کہ تم اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا رکھو تم ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا: میرے لیے اضافہ کیجئے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں دو دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا: میں اپنے اندر قوت پاتا ہوں لہٰذا میرے لیے اور اضافہ کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔

رواہ الطبرانی وابن جریر ورواہ هذا الحدیث ابن الاثیر فی اسد الغابة ۲۴۰۵ فی ترجمة کهمس الهلالی وقال واخرجه ابن منده وابو نعیم

۲۴۶۱۸..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۱۹..... عبدالملک بن منہال اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ مہینہ بھر کے روزے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۰..... نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اے ابوذر! جب تم روزہ رکھنا چاہو تو مہینہ میں تین دن روزہ رکھو یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھو۔ رواہ الطبرانی والترمذی وقال حسن والنسائی و البیهقی عن ابی ذر

۲۴۶۲۱..... سلمہ بن نباتہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہماری ملاقات ہوئی ان سے ایک آدمی نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بجز عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے عمر بھر روزے رکھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے دوبارہ یہی سوال دہرایا آپ رضی اللہ عنہ نے پھر یہی جواب دیا۔ چنانچہ کسی نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کیسے روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: مجھے اپنے رب سے امید ہے کہ میں عمر بھر کے روزے رکھنے کے حکم میں آ جاؤں اس آدمی نے کہا: یہی تو وہ چیز ہے جس کا عیب آپ اپنے ساتھی پر تھوپ رہے تھے، فرمایا: ہرگز نہیں، میں تو ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں اور مجھے اپنے رب تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ہر دن کے بدلہ میں مجھے دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور یہ عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"من جاء با لحسنة فله عشر امثالها"

یعنی جو ایک نیکی اپنے ساتھ لایا اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۲..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا عمر بھر روزے رکھنے کی طرح ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اللہ کے رسول نے قرآن مجید میں سچ فرمایا:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها

یعنی جو آدمی ایک نیکی لایا اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۳..... ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے روزہ ہے چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا گیا، ان سے کسی نے روزہ میں نہ ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں پس یہ عمر بھر کے روزے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۴..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۶..... ابونوفل بن ابوعقرب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں زیادہ قوت رکھتا ہوں میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں چلو مہینہ میں دو دن روزے رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے اضافہ کیجئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے اضافہ کیجئے اضافہ کیجئے ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۷..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہیں کھانے کی دعوت دی گئی انہوں نے فرمایا: مجھے روزہ ہے اس کے بعد انہوں نے کھانا کھایا جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں مہینہ میں تین دن روزے رکھ لیتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۸......ابوعثمان کہتے ہیں ہم حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، کھانا لایا گیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے لوگوں نے انہیں پیغام بھیجا انہوں نے فرمایا: مجھے روزہ ہے، لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے اور آ کر دستر خوان پر بیٹھ گئے اور کھانا کھانے لگے لوگ پیغام رساں کی طرف دیکھنے لگے (کہ شاید اس نے جھوٹ بول دیا ہو) اس نے کہا: میری طرف کیوں دیکھتے ہو انہوں نے مجھے خود بتایا ہے کہ مجھے روزہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ماہ صبر کے روزے اور پھر ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں میں اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی تضعیف میں روزہ دار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رخصت کے اعتبار سے افطار کرنے والا ہوں۔ رواہ ابن النجار

۲۴۶۲۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے روزہ کے متعلق دریافت کیا انہوں نے جواب دیا: میں ضرور تجھے ایک حدیث سناؤں گا جو مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے اگر تم رب تعالیٰ کے خلیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کا ارادہ رکھتے ہو تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار سب سے زیادہ بہادر اور دشمن کے ساتھ جنگ کے وقت بھاگتے نہیں تھے اور بہتر (۷۲) آوازوں میں زبور پڑھتے تھے اور جب قراءت کرتے تو بخار زدہ آدمی بھی فرط مسرت سے جھوم اٹھتا تھا اور جب آپ علیہ السلام خود رونا چاہتے تو خشکی وتری کے جانور آپ کی عبادت گاہ کے ارد گرد جمع ہو جاتے تھے اور خاموشی سے آپ کی قراءت سنتے تھے اور ان کے ساتھ ساتھ روتے بھی تھے رات کے آخری حصہ میں اللہ کے حضور گڑ گڑا کر سجدہ ریز ہو جاتے تھے اور اپنی حاجت طلب کرتے نیز رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بھائی داؤد کا روزہ افضل ترین روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اگر تم داؤد کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ ہر مہینہ کے شروع میں تین روزے وسط میں تین روزے اور آخر میں تین روزے رکھتے تھے چنانچہ سلیمان علیہ السلام مہینہ کو روزوں سے شروع کرتے وسط میں بھی روزے رکھتے اور مہینے کا اختتام بھی روزے سے کرتے تھے اگر تم عیسیٰ علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ عمر بھر کے روزے رکھتے تھے اور افطار نہیں کرتے تھے پوری رات (عبادت کے لئے) بیدار رہتے اور سوتے نہیں تھے اور بالوں سے بنے ہوئے کپڑے پہنتے تھے اور جو تناول فرماتے تھے شام ہوتے ہی گھر میں داخل ہو جاتے آئندہ کل کے لیے کچھ تھوڑا بہت بچا لیتے تھے جب شکار کا ارادہ کرتے تو تیر اندازی کرتے تھے ان کا نشانہ خطا نہیں ہوتا تھا جب بنی اسرائیل کی مجالس کے پاس سے گزرتے تو ان میں سے اگر کسی کو آپ سے کوئی کام ہوتا اس کا کام پورا کر دیتے سورج کو دیکھتے اور جب غروب ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ کے حضور صف بستہ ہو جاتے حتیٰ کہ سورج کو طلوع ہوتے دیکھ لیتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اگر تم عیسیٰ کی والدہ مریم کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ دو دن روزہ رکھتی تھیں اور ایک دن افطار کرتی تھیں اور اگر تم خیر البشر محمد عربی نبی قریشی ابو القاسم ﷺ کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو آپ ﷺ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ عمر بھر کے روزے ہیں اور یہ افضل ترین روزے ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابو فضالہ بن الفرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔

۲۴۶۳۰......یزید بن عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں ہم بصرہ میں اونٹوں کے اس باڑے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا اعرابی بولا: یہ رسول کریم ﷺ کا خط ہے جو آپ ﷺ نے لکھا تھا میں نے وصول کیا اور اپنی قوم کو پڑھ کر سنایا خط کا مضمون یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنو زہیر بن اقیش کو بلاشبہ اگر تم لوگ نماز قائم کرو گے زکوٰۃ دو گے مال غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) ادا کرو گے نبی (ﷺ) کا حصہ دو گے اور صفی (یعنی آپ ﷺ جو چیز مال غنیمت میں سے اپنے لیے پسند فرمالیں) دیتے رہو گے تو تم لوگ ان میں ہو گے اور اللہ و اللہ کے رسول کے امان میں ہو گے۔ اعرابی کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کچھ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا میں نے آپ ﷺ کا صرف یہی فرمان سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینے کے تین دن روزے رکھو اس طرح تمہارے دل کا کینہ ختم ہو جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۶۳۱......ابن حوتکیہ کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمار ہے تھے ہم اس وقت موجود تھے جب ایک عرابی نے نبی ﷺ کو خرگوش ہدیہ میں

پیش کیا تھا چنانچہ آپ ﷺ اس وقت تک ھدیہ کی چیز تناول نہیں فرماتے تھے جب تک کہ صاحب ہدیہ خود بھی نہ کھالیتا چونکہ ایک مرتبہ خیبر میں آپ ﷺ کو زہرآلود بکری ہدیہ میں پیش کی گئی تھی نبی کریم ﷺ نے اعرابی سے فرمایا: تم کھاؤ اس نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم مہینہ میں کتنے روزے رکھتے ہو اس نے عرض کیا: تین دن آپ ﷺ نے فرمایا: شاباش یہ روزے ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں میں رکھو نبی کریم ﷺ نے (بھونے ہوئے) خرگوش سے کچھ تناول فرمانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اعرابی بولا: رہی بات میری سو میں نے اسے خون آلود دیکھا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۴۶۳۲...... سعید بن جبیر کہتے ہیں: ہر مہینہ میں تین دنوں کے روزے عمر بھر کے روزوں کی طرح ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۳۳...... حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزے رکھو میں نے رات کو نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: آٹھ رکعات پڑھو اور تین وتر پڑھو میں نے عرض کیا: وتروں میں کیا پڑھا جائے؟ ارشاد فرمایا: ''سبح اسم ربک الا علیٰ'' ''قل یا ایھا الکافرون'' اور ''قل ھو اللہ احد''۔ رواہ ابن عساکر والبزاز

۲۴۶۳۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں اور تین دن کے روزے سینہ میں پائے جانے والے کینہ کو ختم کردیتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۳۵...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اس کے پاس بھونا ہوا خرگوش اور روٹی تھی جسے اس نے نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیا پھر اعرابی بولا: میں نے خرگوش پر خون پایا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس میں کچھ ضرر کی بات نہیں (بلا تردد) اسے کھاؤ اعرابی سے فرمایا: تم بھی کھاؤ اس نے عرض کیا، مجھے روزہ ہے فرمایا: کیسا روزہ ہے؟ عرض کیا، مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں، حکم ہوا: اگر روزے رکھنا بھی چاہتے ہو تو ایام بیض کے روزے رکھو یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں میں۔ رواہ النسائی، وابن جریر

کلام:...... امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث دراصل حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب کہ روایت میں ابی کا ذکر ہے اس میں مناسب تاویل یہ ہوسکتی ہے کہ کتاب سے ''ذر'' کا لفظ ساقط ہوگیا اور ''ابی'' باقی رہا اسے ''ابی (ذر) پڑھنے کی بجائے ابی پڑھا گیا، ابن جریر کہتے ہیں یہ حدیث محدثین کی ایک بڑی جماعت عمار ابی اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہے۔

۲۴۶۳۶...... ''ایضاً'' ابن حوتکیہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہوجاؤ اور کھانا کھاؤ اس نے کہا: مجھے روزہ ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کونسا روزہ ہے؟ اعرابی نے کہا: مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اگر چاہوں تجھے ایک حدیث سنا سکتا ہوں جو میں نے رسول کریم ﷺ سے سنی ہے لیکن ابی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلالاؤ چنانچہ لوگوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تمہیں اس اعرابی والی حدیث یاد ہے جو رسول کریم ﷺ کی خدمت میں خرگوش لے کر حاضر ہوا تھا؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین، کیا آپ کو یاد نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں مجھے یاد ہے لیکن تم اسے بیان کرو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اعرابی آپ ﷺ کے پاس بھونا ہوا خرگوش اور روٹیاں لا یا تھا اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا: اعرابی بولا: جب میں نے یہ خرگوش پکڑا تھا خون آلود تھا آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اس میں تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں بہرحال اعرابی نے کھانے سے انکار کردیا۔ رواہ ابن جریر وقد مر ھذالحدیث برقم ۲۴۶۳۱

حصہ ہشتم ختم شد

besturdubooks.wordpress.com

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ ومعین مفتی جامعة الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنزالعمال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سو سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنزُ العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۵

حصہ نہم، دہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 631 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

...........ملنے کے پتے..........

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات......حصہ نہم

فہرست عنوانات......حصہ دہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الکتاب الثالث

حرف ''صاد''...... کتاب الصحبہ ......ازقسم اقوال

اس میں چار ابواب ہیں۔

فائدہ:...... فقہی اصطلاح میں ''کتاب'' مسائل کے مستقل مجموعہ کو کہتے ہیں اور 'محبت کا معنی دوسرے سے دوستی رکھنا اچھا تعلق رکھنا اور خوش اسلوبی سے پیش آنا۔

پہلا باب...... صحبت کی ترغیب کے بیان میں

۲۴۶۳۸......سب سے افضل عمل محض اللہ کی رضا کے لیے (کسی سے) محبت کرنا اور محض اللہ کی رضا کے لیے (کسی سے) بغض رکھنا ہے

رواہ ابوداؤد عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داود ۹۹۸ وضعیف الجامع ۹۹۶

۲۴۶۳۹......ایسے دو شخص جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں وہ (قیامت کے دن) عرش کے سائے تلے ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۴۶۴۰......جو لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے وہ عرش کے اردگرد یاقوت سے بنی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۴۶۴۱......اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھنا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۷

۲۴۶۴۲......اپنے بھائیوں سے زیادہ سے زیادہ دوستی رکھو چونکہ قیامت کے دن ہر مومن کو سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

رواہ ابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۲۸۔

۲۴۶۴۳......مومنین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اچھائیاں کرو چونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور ہر مومن کو سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة والحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲۷ والتنزیہ ۲/۳۱۴۔

۲۴۶۴۴......میں اپنی بعثت سے تا قیامت ایسے دو بھائیوں کی سفارش کروں گا جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن سلمان

کلام :...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۷۲۳۔

۲۴۶۴۵...... جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے اللہ کے لئے دوستی شروع کرتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس

کلام :...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۸۲۔

۲۴۶۴۶...... اگر کوئی دو شخص محض اللہ کے لیے آپس محبت کرتے ہوں ان میں سے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انھیں آپس میں ملا دے گا اور فرمائے گا یہی وہ شخص ہے جس سے تو محض میرے لیے محبت کرتا تھا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام :...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۰۸

۲۴۶۴۷...... جو شخص کسی دوسرے شخص سے محبت کرتا ہے فی الواقع وہ اپنے رب تعالیٰ کا اکرام کر رہا ہوتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامۃ

۲۴۶۴۸...... جب دو آدمی آپس میں (اللہ کی رضا کے لیے) محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہوں۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد وابن حبان والحاکم عن انس

۲۴۶۴۹...... جب بھی دو شخص آپس میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں (قیامت کے دن) ان کے لیے کرسیاں سجائی جائیں گی وہ دونوں ان پر بٹھائے جائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی عبیدہ ومعاذ

۲۴۶۵۰...... جو شخص ایمان کا ذائقہ چکھنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے کسی دوسرے شخص سے محبت کرے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

جنت میں زبرجد کے بالا خانے

۲۴۶۵۱...... جنت میں بہت سارے ستون ہیں جو یاقوت کے ہیں ان پر زبرجد کے بالا خانے بنائے گئے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں اور وہ ایسے چمکدار ہیں جیسے چمکتا ہوا ستارہ ان میں وہی لوگ سکونت اختیار کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ کی رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں الفت رکھتے ہوں گے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۴۶۵۲...... جب بھی دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں پھر ان کی آپس میں جدائی پڑ جاتی ہے یہ جدائی ان میں سے کسی ایک سے گناہ سرزد ہونے کی وجہ سے پڑتی ہے۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن انس

۲۴۶۵۳...... ایمان کے بعد سب سے افضل عمل لوگوں سے دوستی کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی فی مکارم الاخلاق وسعید بن المنصور عن ابی ہریرۃ

کلام :...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۹۹ والضعیفۃ ۱۳۹۵۔

۲۴۶۵۴...... اللہ تعالیٰ نیکوکار مسلمان کی وجہ سے اس کے گھر کے سو پڑوسیوں سے مصیبت وبلا کو دور کر دیتا ہے۔ راہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام :...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۵۱ والضعیفۃ ۸۱۵

۲۴۶۵۵...... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو محض میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میں انھیں اس دن اپنے سائے تلے رکھوں گا جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۶۵۶...... ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ تم محض اللہ کے لیے محبت رکھو اور محض اللہ کے لیے بغض رکھو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی فی شعب الایمان عن البراء

۲۴۶۵۷..... ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے دوستی کی جائے اور اللہ کی رضا کے لیے دشمنی کی جائے اللہ ہی کے لیے محبت کی جائے اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۶۵۸..... اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں عابد سے کہو: تم نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کر کے اپنے نفس کو جلدی راحت تک پہنچایا ہے اور میرے لیے کنارہ کشی اختیار کر کے میرا اعتماد حاصل کیا ہے بھلا تمہارے ذمہ میرا جو عمل تھا اس میں سے کیا کیا ہے؟ عابد نے عرض کیا اے میرے پروردگار! وہ کونسا عمل ہے؟ حکم ہوا: کیا تو نے میری رضا کے لیے کسی سے دشمنی رکھی ہے کیا میری رضا کے لیے کسی سے دوستی رکھی ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة والخطیب عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۱۵ والفد سیہ الضعیفہ ۸۴۔

۲۴۶۵۹..... جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرتا ہے اس کے لیے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ خوش ہو جا اور جنت بھی تجھ پر خوش ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے رضا کے لیے (اپنے بھائی سے) ملاقات کی ہے اس کی مہمان نوازی میرے ذمہ ہے اور میں نے اپنے بندوں کے لیے جنت کی مہمان نوازی کا انتخاب کیا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۸۸۔

دوستی اور دشمنی کا فیصلہ ہو چکا

۲۴۶۶۰..... روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جن روحوں کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے ان کی آپس میں محبت ہو جاتی ہے (اور جو روحیں) ایک دوسرے کو اجنبی لگتی ہیں وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد عن ابی ہریرة والطبرانی عن ابن مسعود

۲۴۶۶۱ بڑوں سے مجالست کرو علماء سے مسائل دریافت کرو اور دانشوروں کے ساتھ میل جول رکھو۔ رواہ الطبرانی عن ابی جحیفة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۲۳۔

۲۴۶۶۲ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقلمندی کی جڑ لوگوں سے دوستی کرنا ہے کوئی شخص مشورہ سے بے نیاز نہیں ہوتا جو لوگ دنیا میں اچھائیاں کرتے ہیں وہ آخرت میں بھی اچھائیوں والے ہوتے ہیں اور جو لوگ دنیا میں برے ہوتے ہیں وہ آخرت میں بھی برے ہوتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرہ ۴۴۶ ضعیف الجامع ۳۰۷۳۔

۲۴۶۶۳..... ایک شخص کسی بستی میں اپنے دوست سے ملاقات کرنے کے لئے گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں فرشتہ بھیجا کہ اس سے کہو کہاں کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے جواب دیا اس بستی میں میرا ایک دوست ہے اس سے ملنے آیا ہوں۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارے دوست کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم اس سے ملنے جا رہے ہو؟ جواب دیا: نہیں۔ البتہ میں اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں جو تیرے پاس بھیجا گیا ہوں بلاشبہ اللہ تعالیٰ تجھ سے ایسے ہی محبت کرتا ہے جس طرح تو اپنے دوست سے کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد ومسلم عن ابی ہریرة

۲۴۶۶۴ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوستوں سے ملاقات کرو چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے ملاقات کرتا ہے ستر ہزار فرشتے بطور مشایعت کے اس کے ساتھ چلتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۱۴۔

۲۴۶۶۵ جو شخص اپنے کسی مسلمان دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہے وہ اپنے دوست سے افضل ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۸۶ والمغیر ۲۷۔

۲۴۶۶۶ جو شخص اپنے دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہے اور اس کے گھر میں کھانا کھاتا ہے تو کھانا کھانے والا کھلانے والے سے افضل ہوتا ہے۔

رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۸۷ والکشف الالٰہی ۴۳۱۔

۲۴۶۶۷...... آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۴۶۶۸...... بندہ اللہ تعالیٰ کے گمان کے پاس ہوتا ہے اور وہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۳۸۴۵۔

۲۴۶۶۹...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے انبیاء اور شہداء کو بھی ان پر رشک آتا ہوگا۔ رواہ الترمذی عن معاذ

۲۴۶۷۰...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو محض میری رضاء کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہوں میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں اور میری رضا کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن معاذ

۲۴۶۷۱...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں صلہ رحمی کرتے ہوں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں،، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں۔ میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے ان کے اس مرتبہ پر انبیاء صدیقین اور شہداء رشک کرتے ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۶۷۲...... میں اپنے کسی مسلمان دوست (جس سے محض اللہ کے لیے دوستی ہو) کو ایک لقمہ کھانا کھلاؤں یہ مجھے ایک درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں اپنے کسی مسلمان دوست کو ایک درہم عطا کروں یہ مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے، میں اپنے مسلمان دوست کو دس درہم عطا کروں یہ مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ھناد والبیھقی فی شعب الایمان عن بریدۃ مرسلاً

۲۴۶۷۳...... یہ کہ میں اپنے مومن بھائی کی کسی کام میں مدد کروں مجھے ماہ رمضان کے روزوں سے اور مسجد حرام میں رمضان بھر اعتکاف کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابوالغنائم النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر

۲۴۶۷۴ جو لوگ آپس میں محبت کرنے والے ہوں ان کی مجلس تنگ نہیں پڑتی۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۲۷، والاسرار المرفوعۃ ۴۰۹

۲۴۶۷۵...... اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال عطر فروش اور لوہار کی سی ہے۔ عطر فروش اپنا اثر تمہیں ضرور پہنچا تا ہے یا تو تم اس سے خوشبو خرید لیتے ہو یا پھر اس کی خوشبو سونگھ لیتے ہو لوہار کی بھٹی یا تو تمہارا گھر ہی جلا دیتی ہے یا تمہارے کپڑے جلا دیتی ہے یا پھر تمہیں اس کی بدبو سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ رواہ البخاری عن ابی موسیٰ

۲۴۶۷۶ اچھے ہمنشین کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگر چہ وہ تمہیں اپنی خوشبو نہ بھی دے کم از کم تمہیں اس کی خوشبو تو آ ہی جاتی ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن انس

۲۴۶۷۷ جس شخص نے اللہ کے لیے محبت کی اللہ کے لیے بغض رکھا اللہ کے لیے عطا کیا اور اللہ ہی کے لیے کسی چیز سے منع کیا اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔ رواہ ابوداؤد والضیاء عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۰۰ والنوافح ۱۹۶۴۔

۲۴۶۷۸.....جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ انہی کے زمرہ (جماعت، گروہ) کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

رواہ الطبرانی والضیاء عن ابی قرصافة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۷۴ وضعیف الجامع ۵۳۴۳۔

۲۴۶۷۹..... جو شخص ایمان کی حلاوت پانا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ محض اللہ کی رضا کے لیے دوسروں سے محبت کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی ھریرة

۲۴۶۸۰ جس نے جس قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر والطبرانی فی الاوسط عن حذیفة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۳۷۸، والتذکرة ۱۰۱۔

۲۴۶۸۱..... جس شخص نے جس قوم کے ساتھ شمولیت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے جس شخص نے کسی مسلمان کو بادشاہ کی رضا کے لیے ڈرایا دھمکایا اسے قیامت کے دن اسی کے ساتھ لایا جائے گا۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۳۶۔

۲۴۶۸۲.....آدمی کا اپنے دوست کی طرف شوق سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے اعتکاف سے افضل ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن عمرو

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۹۔

۲۴۶۸۳.....آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے دوست سے زیادہ سے زیادہ اچھائی کرے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الاخوان عن سھل بن سعد

کلام:.......حدیث موضوع ہے دیکھئے سنی المطالب ۱۵۷۵ وتذکرة الموضوعات ۲۰۴۔

۲۴۶۸۴.....آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی واصحاب السنن الاربعة عن انس والبیھقی عن ابن مسعود

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۶۹۴

۲۴۶۸۵ آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا اور اس کے لیے وہی ہے جو وہ کماتا ہے۔

رواہ الترمذی عن انس وابوداؤد رقم ۵۱۰۵

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۱۷۰ وضعیف الجامع ۵۹۲۳

فائدہ:.......حدیث کے دوسرے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جو عمل کرتا ہے اس کا اسے بدلہ ملے گا۔ از مترجم

۲۴۶۸۶ تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن انس واحمد بن حنبل وابن حبان عن ابی ذر

۲۴۶۸۷.....ایک دوسرے سے بغض نہ کرو ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، ایک دوسرے پر فخر مت کرو اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

رواہ مسلم عن ابی ھریرة

الاکمال

۲۴۶۸۸ .....اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرنا فرض ہے اور اللہ کے لیے بغض رکھنا بھی فرض ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۶۸۹ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں دو دو بھائی بھائی بن جاؤ۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفة عن عبدالرحمن بن عویم بن ساعدة

۲۴۶۹۰ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے دو شخص اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوں گے جس دن کہ اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ وعبادة بن الصامت

۲۴۶۹۱......اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرنے والے لوگ اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا لوگوں پر سخت گھبراہٹ چھائی ہوگی حالانکہ انھیں ذرہ برابر گھبراہٹ نہیں ہوگی، لوگ سخت خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف ہوں گے۔

رواه الطبرانی عن معاذ

اللہ کے لئے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے

۲۴۶۹۲......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے لوگ میرے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔رواه احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والطبرانی وابو نعیم فی الحلیة عن العرباض

۲۴۶۹۳......ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے ہوں وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اللہ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔رواه الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۴۶۹۴......اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کرنے والے نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے ان پر شہداء اور صالحین کو رشک آتا ہوگا۔

رواه الحاکم عن معاذ وابن النجار عن جابر

۲۴۶۹۵......آپس میں محبت کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا ان کے لئے نور کی کرسیاں سجائی جائیں گی رب تعالیٰ کے پاس ان کے یوں بیٹھنے پر صدیقین، نبیین اور شہداء کو رشک آئے گا۔

رواه عبدالله احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابویعلیٰ والبیهقی فی شعب الایمان والحاکم وابن عساکر عن معاذ بن جبل

۲۴۶۹۶......آپس میں محبت کرنے والے لوگ قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا وہ نور کی بنی ہوئی کرسیوں پر براجمان ہوں گے جبکہ ان کے اس مرتبہ پر نبیین اور صدیقین کو رشک آتا ہوگا۔رواه الطبرانی عن معاذ

۲۴۶۹۷......اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء بلکہ انبیاء وشہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس قریب تر بیٹھے ہوں گے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ہیں اور یہ مختلف علاقوں اور قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے جبکہ ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوگا لیکن باہمی رشتہ سے کمتر نہیں ہوں گے وہ آپس میں صلہ رحمی کرتے ہوں گے، وہ دنیا میں ایک دوسرے سے منہ نہیں موڑتے ہوں گے، وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں پر نور کے چراغ روشن کیے ہوں گے۔ ان کے لیے رب تعالیٰ کے سامنے موتیوں کے چمکتے ہوئے منبر سجائے جائیں گے، لوگوں پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگی جبکہ وہ گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوں گے لوگ خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف ہوں گے۔رواه احمد بن حنبل والطبرانی والبیهقی فی الاسماء عن ابی مالک الاشعری

۲۴۶۹۸ میں کسی ایسے مسلمان دوست (جس سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی ہو) کو ایک لقمہ کھانا کھلاؤں یہ مجھے ایک درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور یہ کہ میں مسلمان دوست کو ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور یہ کہ میں مسلمان دوست کو دس درہم عطا کروں مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواه هناد والبیهقی فی شعب الایمان والدیلمی عن بدیل بن ورقاء العدوی

۲۴۶۹۹ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ شہداء بلکہ قیامت کے دن انبیاء وشہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب بیٹھے ہوں گے، انھیں کوئی نہیں جانتا ہوگا کہ ان کا تعلق کس سے ہے وہ مختلف قبائل سے ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں اکٹھے ہوں گے اور آپس میں محبت کررہے ہوں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر سجائے گا پھر انھیں ان منبروں پر بٹھائے گا، لوگ خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف بیٹھے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہوں گے انھیں نہ خوف ہوگا اور نہ ہی غم وحزن۔

رواه الحاکم عن ابن عمر

۲۴۷۰۰.....اللہ تعالیٰ کے کچھ (نیکوکار) بندے ہیں جو قیامت کے دن عرش کے سائے تلے نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء کو رشک آئے گا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی سعید

۲۴۷۰۱.....یقیناً اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء بلکہ انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کا آپس میں مالی لین دین ہوگا، بخدا! ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے جب لوگ نہایت خوفزدہ ہوں گے انھیں کسی قسم کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا جب لوگ حزن وملال میں ہوں گے یہ بے خوف ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون.

خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی حزن وملال۔

رواہ ھناد وابن جریر وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن عمر

۲۴۷۰۲.....اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آئے گا، وہ بغیر کسی قسم کے مالی لین دین یا نسبی تعلق کے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کے چہروں سے نور کے شعلے بٹ رہے ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، جب لوگوں پر خوف طاری ہوگا وہ بے خوف ہوں جب لوگ حزن وملال میں ڈرے ہوئے ہوں گے انھیں کسی قسم کا حزن ملال نہیں ہوگا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون.

خبردار اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی حزن وملال۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۰۳.....اے لوگو! سنو، سمجھ لو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ہیں وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہید بلکہ انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ اللہ جل شانہ کے قریب تر بیٹھے ہوں گے وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں کوئی نہیں جانتا ہوگا، ان کا تعلق دوراز کے قبائل سے ہوگا، ان کا آپس میں کوئی قریبی رشتہ نہیں ہوگا، وہ محض اللہ عزوجل کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر سجائے گا، وہ ان منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان کے کپڑے نور کے ہوں گے ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے، جب لوگوں پر خوف طاری ہوگا تو وہ بے خوف ہوں گے، جب لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے تو انھیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والحکیم وابن عساکر عن ابی مالک الاشعری

۲۴۷۰۴.....اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا نور کی لٹیں ان کے چہروں پر چھائی ہوں گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

نور کے منبروں پر بیٹھنے والے

۲۴۷۰۵.....قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کی دائیں طرف کچھ لوگ بیٹھے ہوں گے، جبکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ یہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان کے چہرے نور سے اٹے پڑے ہوں گے، یہ لوگ نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء ہوں گے اور نہ ہی صدیقین۔

بلکہ وہ یہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۷۰۶ ... آپس میں محبت کرنے والے لوگوں کے جنت میں بالا خانے سامنے دکھائی دیتے ہوں گے وہ یوں لگیں گے جیسے شرقی یا غربی چمکتا ہوا ستارہ پوچھا جائے گا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا جائے گا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۱۲۷۔

۲۴۷۰۷......آپس میں محبت کرنے والوں کے بالا خانے سرخ یاقوت کے ستونوں پر بنے ہوں گے ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، جب یہ لوگ اہل جنت کی طرف جھانک کر دیکھیں گے ان کا حسن جنت کی چمک دمک میں اضافہ کردے گا جس طرح سورج اہل دنیا کو روشن کردیتا ہے، اہل جنت کہیں گے: چلو تاکہ ہم ان لوگوں کا دیدار کرلیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں انھوں نے سبز ریشم کے کپڑے زیب تن کیے ہوں گے، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں۔

رواہ الحکیم وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابن عساکر عن ابن مسعود

۲۴۷۰۸...... جنت میں سونے کے ستون ہیں جن پر زبرجد کے بالا خانے بنے ہوئے ہیں یہ بالا خانے اہل جنت کے لیے یوں چمک رہے ہوں گے جیسے آسمان تلے فضا میں چمکتا ہوا ستارہ، یہ بالا خانے ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو آپس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہوں گے۔رواہ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۰۹......اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء قیامت کے دن ان کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے، ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے قیامت کے دن وہ فزع اکبر (بڑی پریشانی اور گھبراہٹ) سے بے خوف ہوں گے۔ ان کا تعلق مختلف قبائل سے ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۴۷۱۰...... میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو محض میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہیں۔رواہ البیہقی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۷۱۱ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہیں میری محبت واجب ہو چکی ہے ان لوگوں کے لیے جو میری رضا کے لیے آپس میں الفت کرتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۷۱۲ ...اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں۔رواہ االطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۷۱۳......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوں کوئی مومن مرد اور مومن عورت نہیں جن کے تین نابالغ حقیقی بچے والدین سے پہلے وفات پا چکے ہوں الا یہ کہ اللہ تعالیٰ والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن عمرو بن عبسۃ

۲۴۷۱۴ مختلف قبائل سے کچھ لوگ آئیں گے جن کی آپس میں کوئی قریب کی رشتہ داری نہیں ہوگی، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس

میں محبت کرتے ہوں گے اور اللہ کی رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر بچھائے گا پھر انہیں ان پر بٹھا دے گا اس دن لوگوں پر (سخت) گھبراہٹ طاری ہوگی جب کہ یہ لوگ گھبراہٹ سے مستثنیٰ ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہوں گے جن پر کوئی خوف اور غم وحزن نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر عن ابی مالک الاشعری

۲۴۷۱۵..... جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے وہ قیامت کے دن سب سے پہلے حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔

رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

جنت میں اعلیٰ درجات

۲۴۷۱۶..... جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوست سے محبت کی اور کہا: میں اللہ تعالیٰ کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور ان دونوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب کی بنسبت محب کا درجہ اعلیٰ ہوتا ہے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۸۳۔

۲۴۷۱۷..... جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی کو اپنا دوست بنایا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں، جب دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو ان میں سے زیادہ محبت کرنے والا ہوگا۔

رواہ ابو الشیخ عن انس

۲۴۷۱۸..... جو بھی دو شخص غائبانہ طور پر محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو ان میں سے زیادہ محبت کرنے والا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۴۷۱۹..... ایک شخص کسی دوسری بستی میں اپنے دوست سے ملاقات کرنے چلا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بھیج دیا، جب وہ شخص فرشتے کے پاس پہنچا فرشتے نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے شخص نے جواب دیا: اس بستی میں میرا ایک دوست ہے اس سے ملاقات کے ارادہ سے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا اس کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کی پاسداری تم کرنا چاہتے ہو؟ جواب دیا نہیں البتہ میں محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں جو تیرے پاس بھیجا گیا ہوں، تمہیں اطلاع دینے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے اسی طرح محبت کرتے ہیں جس طرح تو اپنے دوست سے محبت کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واهناد والبخاری فی الادب المفرد ومسلم وابن حبان والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

فائدہ:...... ۲۴۶۶۳ نمبر پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۲۴۷۲۰..... کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے کچھ لوگوں کی خبر نہ دوں؟ نبی جنت میں، صدیق جنت میں، شہید جنت میں، نومولود جنت میں اور وہ شخص بھی جنت میں جائے گا جو شہر کے کسی کونے میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہو۔

رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۴۷۲۱..... جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوست سے ملاقات کرتا ہے الا یہ کہ آسمان میں ایک منادی اعلان کرتا ہے: جس طرح تو خوش ہے اسی طرح جنت بھی تجھ پر خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری زیارت کی ہے اس کی مہمانی میرے ذمہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی صرف اور صرف جنت ہے۔

رواہ ابو یعلی وابو نعیم فی الحلیة وابن النجار وسعید بن المنصور عن انس

۲۴۷۲۲..... اے ابورزین! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان دوست کی زیارت کے لیے چلتا ہے اس کے ساتھ بطور مشایعت کے ستر ہزار فرشتے

چلتے ہیں اور اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: یا اللہ جس طرح اس نے صلہ رحمی کی ہے تو بھی اس کے ساتھ اچھائی والا معاملہ کر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی رزین العقیلی

۲۴۷۲۳ اہل جنت جنتی سواریوں پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے ان سواریوں پر دبیز زینیں سجائی ہوں گی علیین والے اپنے سے نیچے والے طبقہ میں رہنے والوں کی زیارت کریں گے جب کہ نیچے طبقہ میں رہنے والے اہل علیین کی زیارت نہیں کر سکیں گے، البتہ ایسے لوگ جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں وہ جنت میں جہاں چاہیں گے ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۴۷۲۴ جو شخص اپنے مومن دوست کی زیارت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت کے باغات میں گھس جاتا ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے ۔ شخص اپنے مومن دوست کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کے باغات میں گھس جاتا ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے۔

رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۴۷۲۵..... مومن کا اپنے مسلمان دوست کی طرف محبت وشوق بھری نظر سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے (مقبول) اعتکاف سے افضل ہے۔ رواہ ابن لال عن نافع عن ابن عمر

۲۴۷۲۶..... آدمی کا اپنے مسلمان دوست کی طرف شوق بھری نظر سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے اعتکاف سے افضل ہے۔

رواہ الحکیم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۹

۲۴۷۲۷..... تم جس سے محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہو گے اور تمہارے لیے وہی ہے جو تم ثواب کی نیت کرو گے۔ رواہ ابن حبان عن انس

۲۴۷۲۸ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔

رواہ الترمذی وقال صحیح عن انس

آدمی کا حشر اس کے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۴۷۲۹ آدمی کے لیے وہی ہے جو وہ عمل کرتا ہے اور اس پر وبال بھی وہی کچھ ہوگا جو یہ عمل کرتا ہے، آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے، جو شخص جس طریقہ پر مرے گا وہ اسی کے اہل میں سے ہوگا۔ رواہ الحکیم عن ابی امامة

۲۴۷۳۰ جس شخص نے کسی قوم سے ان کے اعمال کی وجہ سے محبت کی قیامت کے دن انہی کے گروہ میں اس کا حشر ہوگا اس کا حساب انہی لوگوں کے حساب کے مطابق لیا جائے گا اگرچہ وہ ان جیسے اعمال نہ کرتا ہو۔ رواہ الخطیب عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۱۵۳۰

۲۴۷۳۱..... آدمی اپنے دوست سے پہچانا جاتا ہے لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی ہریرة

۲۴۷۳۲..... آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا تمہیں دیکھ لینا چاہیے کہ کس سے دوستی رکھتے ہو۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والحاکم عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۲۷۱ والاسرار المرفوعة ۴۳۱۔

۲۴۷۳۳ اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ کسی قوم کی مغفرت کردے اور ان میں ایک شخص ایسا بھی ہو جو اس قوم سے کوئی رشتہ نہ رکھتا ہو الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کردیتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی سعید

۲۴۷۳۴ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے عمل سیرت اور کردار سے راضی ہو بلاشبہ وہ اسی کی مانند ہے۔

رواہ ابن النجار والرافعی عن ابی ہریرة

۲۴۷۳۵..... جس شخص نے کسی قوم کے جتھے میں اضافہ کیا وہ انہی میں سے ہے اور جو شخص کسی قوم کے عمل سے راضی ہوا وہ اس کے عمل میں شریک ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۲۴۷۳۶..... نیکوکار ہم نشین کی مثال عطر فروش کی طرح ہے، اگر وہ تمہیں اپنا عطر نہیں بھی دیتا کم از کم اس کی خوشبو تمہیں ضرور پہنچ جاتی ہے، برے ہم نشین کی مثال لوہار کی سی ہے اگر وہ تمہارے کپڑے نہ جلائے کم از کم اس کی بدبو تو تمہیں ضرور پہنچ جاتی ہے۔

رواہ ابویعلی والترمذی وابوداؤد وابن حبان فی روضۃ العقلاء والحاکم وسعید بن المنصور عن شبل عن انس

۲۴۷۳۷..... نیک وصالح ہم جلیس کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگر تم اس کی عطر خرید نہ سکو کم از کم اس کی خوشبو تمہیں پہنچ جاتی ہے برے ہم جلیس کی مثال لوہار کی سی ہے اگر وہ اپنی چنگاریوں سے تمہارے کپڑے نہ بھی جلائے کم از کم تمہیں اس کی بدبو ضرور پہنچ جاتی ہے۔

رواہ ابن حبان والترمذی عن ابی موسیٰ

۲۴۷۳۸..... وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مسلمان سے بہتر و افضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہ رکھتا ہو اور نہ ہی ان کی اذیتوں پر صبر کر سکتا ہو۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ

۲۴۷۳۹..... روحیں جمع شدہ لشکر ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جاتی ہے وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگتی ہیں اور جو روحیں ایک دوسرے سے اجنبیت اختیار کریں ان کا آپس میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن سلمان

۲۴۷۴۰..... روحیں جمع شدہ لشکر ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جاتی ہے وہ آپس میں محبت کرنے لگتی ہیں اور جو آپس میں اجنبیت محسوس کریں ان کا آپس میں اختلاف ہو جاتا ہے جب نری باتوں کا ظہور ہونے لگے عمل کرنا مشکل ہو جائے زبانیں آپس میں ملی ہوئی ہوں دل ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہوں اور ہر رشتہ دار سے قطع تعلقی کی جائے اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور انہیں بہرا اور اندھا کر دیتا ہے۔

رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابن عساکر عن سلمان

۲۴۷۴۱..... روحیں جمع شدہ لشکر ہیں وہ آپس میں ملاقات کرتی ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جائے وہ آپس میں محبت کرتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے اجنبیت محسوس کریں وہ الگ الگ ہو جاتی ہیں۔ رواہ الدیلمی عن علی

دوسرا باب..... آداب صحبت ومصاحب اور ممنوعات صحبت

۲۴۷۴۲..... اپنے دوست سے اتنی ٹوٹ کر محبت نہ کرو ہو سکتا ہے ایک دن وہ تمہارا دشمن بن جائے، اپنے دشمن سے بغض کم رکھو ہو سکتا ہے ایک وہ تمہارا دوست بن جائے۔ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن ابن عمرو وعن ابن عمر والدارقطنی فی الافراد وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن علی موقوفاً

۲۴۷۴۳..... جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے دوستی قائم کرنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ اس کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام دریافت کرلے چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ عروج بخشتی ہے۔ رواہ ابن سعد والبخاری فی تاریخہ والترمذی عن یزید بن نعامۃ الضبی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۵، والتمیز ۱۳۔

۲۴۷۴۴..... جب تم کسی کو اپنا دوست بناؤ اس سے اس کا نام اور اس کے باپ کا نام دریافت کرلو اگر وہ تمہارے پاس سے غائب ہو گیا تم اسے یاد رکھو گے اگر بیمار پڑ گیا اس کی عیادت کرو گے اگر مر گیا تم اس کے پاس حاضر ہو جاؤ گے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰ والضعیفۃ ۱۷۲۵۔

۲۴۷۴۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو بتا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم عن المقدام بن معد یکرب وابن حبان

عن انس والبخاری فی الادب المفرد عن اجل من الصحابة

۲۴۷۴۶..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کے گھر آئے اور اسے بتائے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے محبت کرتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن ابی ذر

۲۴۷۴۷..... جب تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو بتادے چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ پختہ اور ثابت بناتی ہے۔رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن مجاھد مرسلاً

۲۴۷۴۸..... جس شخص کے دل میں اپنے بھائی کی محبت ہو اور وہ اسے محبت کی اطلاع نہ کرے گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔

(رواہ ابن ابی الدنیا عن مکحول مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۹۸۔

۲۴۷۴۹..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی بندے سے محبت کرتا ہو وہ اسے خبر کردے چونکہ جس طرح وہ اس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے اسی طرح وہ بھی اس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۴۔

۲۴۷۵۰..... جب تم کسی شخص سے محبت کرو تو اسے دھوکا مت دو اور نہ ہی شر وفساد کے لیے اس سے محبت کرو اس کے متعلق کسی سے سوال بھی مت کرو۔ ہوسکتا ہے تم اس کے دشمن سے سوال کر بیٹھو جو تمہیں اس کے متعلق غلط خبر دے بیٹھے اور یوں تمہارے اور اس کے درمیان ہونے والی محبت جدائی میں بدل جائے۔رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۰ والضعیفة۔

۲۴۷۵۱..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی بری چیز دیکھے اسے چاہیے کہ وہ چیز اسے دکھادے۔

رواہ ابو داؤد فی مراسیله عن ابن شھاب والدارقطنی فی الافراد عنه عن انس بلفظ اذانزع

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۹۔

فائدہ:...... مناوی نے فیض القدیر میں ذکر کیا ہے کہ حدیث ضعیف الاسناد ہے لیکن حدیث مرسل حدیث مسند سے قوی ہو جاتی ہے دیکھئے فیض القدیر ۱/۳۲۰۔

مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہے

۲۴۷۵۲..... تم اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہو لہٰذا جب اس میں کوئی بری چیز دیکھے اسے دور کردے۔رواہ الترمذی عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۲۷ وضعیف الجامع ۱۳۷۱۔

۲۴۷۵۳..... تم میں سے جب کوئی شخص مجلس میں آیا اس کے بھائی نے اس کے لیے مجلس میں گنجائش پیدا کردی یہ اس کا اکرام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت افزائی کی ہے۔روالبخاری فی تاریخ والبیھقی فی شعب الایمان عن مصعب بن شیبة

۲۴۷۵۴..... جب تم میں سے کسی کے پاس کوئی ملاقات کرنے آئے تو اس کا اکرام کرو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی فی الفردوس عن انس

۲۴۷۵۵..... جب تم اپنے دوست میں تین خصلتیں دیکھو تو اس سے بھلائی کی امید رکھو حیاء، امانت اور سچائی جب یہ خصلتیں اس میں نہ دیکھو تو اس سے بھلائی کی امید نہ رکھو۔رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۰۳ وضعیف الجامع ۵۱۶

۲۴۷۵۶..... تم میں سے جب کوئی شخص اپنے دوست کی زیارت کے لیے جائے پھر اس کے پاس سے اسوقت تک نہ اٹھے جب تک اس سے اجازت نہ لے لے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

۲۴۷۵۷..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست کی زیارت کو جائے اور اس نے اسے خاک آلود ہونے سے بچانے کے لیے زمین پر کوئی چیز (کپڑا چٹائی وغیرہ) بچھائی اللہ تعالیٰ اسے عذاب آتش سے بچائے گا۔ رواہ الطبرانی عن سلیمان

۲۴۷۵۸..... ایک میل کی مسافت طے کر کے مریض کی عیادت کرو دو میل کی مسافت طے کر کے دو شخصوں کے درمیان صلح کرو تین میل کی مسافت طے کر کے اپنے دوست کی زیارت کرنے جاؤ۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن مکحول مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے بیض الصحیفۃ ۱۳ وضعیف الجامع ۱۲۷۲۔

۲۴۷۵۹..... اللہ تعالیٰ پرانے دوست سے قائم شدہ دوستی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا اسکی دوستی پر قائم ودائم رہو۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۰۸۔

۲۴۷۶۰..... اللہ تعالیٰ پرانی دوستی کی نگہداشت کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ ابن عدی عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۲۱۔

۲۴۷۶۱..... وہ شخص حکیم ودانا نہیں ہوسکتا جو اچھا برتاؤ نہ کرتا ہو جس کے برتاؤ کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے۔ رواہ البیھقی عن ابی فاطمۃ الایادی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۵۴۸ واسنی المطالب ۱۲۰۱۔

۲۴۷۶۲..... اللہ تعالیٰ کے ہاں جو شخص اپنے ساتھیوں میں سب سے بہتر ہوگا وہ اپنے دوست کے لیے اچھا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں جو شخص اپنے پڑوسیوں میں سب سے بہتر ہوگا وہ اپنے پڑوسی کے لیے اچھا ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۷۶۳..... دوستوں میں سب سے اچھا دوست وہ ہے جب تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، وہ تمہاری مدد کرے اور جب تم بھول جاؤ تمہیں یاد کرائے۔

روہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن الحسن مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۸۰۔

۲۴۷۶۴..... تمہارا سب سے اچھا ہم جلیس وہ ہے جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ عبد بن حمید والحکیم عن ابن عباس

۲۴۷۶۵..... جب دو شخص آپس میں سرگوشی کررہے ہوں تم ان میں دخل مت دیا کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے القواضح ۱۵۱

۲۴۷۶۶..... جب تین اشخاص ہوں ان میں سے دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ مالک والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۷۶۷..... جب تم تعداد میں تین اشخاص ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ لوگوں میں مل نہ جائیں چونکہ ایسا کرنے سے تیسرا شخص غمگین ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۴۷۶۸..... جب تین اشخاص اکٹھے ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۶۹..... تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں چونکہ یہ چیز اسے غمزدہ کردے گی۔ روہ ابوداؤد عن ابن عمر

۲۴۷۷۰..... ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۷۱..... مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب تم مسلمان سے ملاقات کرو اسے سلام کرو جب تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو جب تمہیں نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرو جب اسے چھینک آئے اس پر وہ الحمدللہ کہے تم اس کا جواب دو جب بیمار ہوجائے اس کی عیادت

کرواور جب مرجائے اس کے جنازہ کے ساتھ چلو۔رواہ البخاری فی الادب المفرد ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۷۲... ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا جنازے میں حاضر ہونا، مریض کی عیادت کرنا اور چھینکنے والا جب الحمدللہ کہے اسے جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا۔رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۷۳... مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں. جب اس سے ملاقات کرے اسے سلام کرے،جب وہ دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے جب اسے چھینک آئے اسے جواب دے،جب بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے جنازے میں اس کے ساتھ چلے اور اس کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ عن علی

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۰۱ وضعیف الترمذی ۵۱۹

ہر مسلمان پر دوسرے کے پانچ حقوق

۲۴۷۷۴... پانچ چیزیں ایک مسلمان کی اپنے بھائی پر واجب ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو اس کی چھینک کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ چلنا۔رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۷۵... ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حقوق ہیں: جب اسے چھینک آئے (اور الحمدللہ کہے) تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے جب وہ مرجائے اس کے جنازہ میں حاضر ہو اور جب بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم عن ابی مسعود رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۷۷۶... ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان پر چھ چیزیں (حق) ہیں: جب وہ بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے، جب مرجائے اس کے جنازے میں شرکت کرے، جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے، جب اس سے ملاقات کرے اسے سلام کرے، جب اسے چھینک آئے (اور الحمدللہ کہے) تو اسے جواب میں یرحمک اللہ کہے جب غائب ہو اس کے لیے خیر خواہی کرے۔رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۷۷ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے وہ دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۲۰۶

۲۴۷۷۸... وقفے کے بعد اپنے دوست سے ملاقات کرو محبت میں اضافہ ہوگا۔

رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ والبزار والطبرانی فی الاوسط عن ابی ذر والطبرانی والحاکم عن حبیب بن مسلمۃ الفھری والطبرانی عن ابن عمر والطبرانی الاوسط عن ابن عمر والخطیب عن عائشۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۲۹ والتذکرۃ ۷۳

۲۴۷۷۹... اس حدیث کے دو ترجمے ہیں:

(۱)... سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرو اور پھر اس سے ڈرتے رہو۔

(۲)... مال بچا کر رکھو فضول خرچی سے پرہیز کرو۔رواہ الباوردی فی المعرفۃ عن سنان

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۸۶۔

۲۴۷۸۰... سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرو اور پھر اس سے ڈرتے رہو۔رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۸۷ والضعیفۃ ۶۲۸

۲۴۷۸۱... دوست کے بغض کو آزمالو۔رواہ ابویعلیٰ والطبرانی وابن عدی وابونعیم فی الحلیۃ عن ابی الدرداء

۲۴۷۸۲.....بکری جو کہ تمہارا بھائی ہے اس سے بھی بے خوف مت ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر بن الخطاب وابوداؤد عن عمرو بن الفغواء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۵ وذخیرۃ الحفاظ ۱۴۸

فائدہ:......حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جو حقیقی بھائی ہو اس سے بھی بے خوف مت رہو بلکہ اس کی بھائی بندی کو بھی آزماتے رہو اور اس سے بھی چوکنے رہو۔ دیلمی کہتے ہیں: یہ جاہلی کلمہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ضرب المثل کے طور پر پیش کیا ہے۔

۲۴۷۸۳.....جب تم کسی قوم کے علاقہ میں جاؤ ان سے ڈرتے رہو چونکہ کسی دانا نے یہاں تک کہہ دیا ہے: بکری جو کہ تمہارا حقیقی بھائی ہے اس پر بھی بھروسہ مت کرو۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عمر وبن الفغواء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۷

۲۴۷۸۴.....جو شخص بھی غائبانہ طور پر اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی اسی کی مانند ہے۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی الدرداء

۲۴۷۸۵.....صرف مومن شخص کی صحبت اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیز گار آدمی کھانے پائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

۲۴۷۸۶.....ہرگز ایسے شخص کی صحبت مت اختیار کرو جو تمہارے لیے اچھائی نہ دیکھنا چاہتا ہو جیسا کہ تم اس کے لیے اچھائی چاہتے ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن سهل بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۲۷ والنوافح ۲۵۸۶

۲۴۷۸۷.....تین چیزیں تمہارے بھائی کی محبت میں اضافہ کرتی ہیں جب تم اس سے ملاقات کرو تو اسے سلام کرو، مجلس میں اس کے لیے گنجائش پیدا کرو اور اچھے نام سے اسے پکارو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن عثمان بن طلحه الحجبی والبیهقی فی شعب الایمان عن عمر موقوفا

ممنوعات صحبت

۲۴۷۸۸.....جس شخص نے (ناراضگی کی وجہ سے) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جلنا چھوڑ دیا گویا اس نے خون کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والبخاری فی الادب المفرد والحاکم عن حدرد

کلام:......حدیث ضعیف ہے احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ۳۱۹۔

فائدہ:......حدیث میں بیان کیا جا رہا ہے کہ مسلمان سے سال بھر قطع تعلقی کا گناہ خون ناحق قتل کرنے کا گناہ برابر ہے۔

۲۴۷۸۹.....مسلمان کا اپنے بھائی سے ملنا جلنا چھوڑے رکھنا ناحق خون بہانے کی طرح ہے۔ رواہ ابن فانع عن ابی حدرد

۲۴۷۹۰.....مومن کے لیے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو (قطع تعلقی کر کے) تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا اگر تین دن گزر جائیں تو اپنے بھائی سے مل کر سلام کر لینا چاہیے اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر وثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا گناہ سے نکل گیا۔ رواہ ابوداؤد عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۰۵۱ وضعیف الجامع ۶۳۳۵

۲۴۷۹۱.....ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتے ہیں البتہ وہ دو شخص جو قطع تعلقی کر کے ایک دوسرے کو چھوڑ دیں ان کی مغفرت نہیں کی جاتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انھیں چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔ رواہ ابن ماجه عن ابی هريرة

۲۴۷۹۲.....کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۷۹۴ ... مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین راتوں سے زیادہ (قطع تعلق کر کے) چھوڑے رکھے کہ جب ملاقات ہو دونوں میں تو یہ ادھر منہ پھیرے اور وہ ادھر منہ پھیرلے ان دونوں میں افضل وہ ہے جو (میل جول کرنے کے لیے) سلام میں پہل کرے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ایوب

تین دن سے زیادہ قطع تعلق ممنوع ہے

۲۴۷۹۵..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جس نے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھا اگر (اس دوران وہ) مرگیا تو جہنم میں جائے گا۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۹۶..... کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ دوسرے مسلمان کو چھوڑے رکھے جب بھی وہ اس سے ملاقات کرے اسے تین بار سلام کرے اگر ہر بار اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہگار ہوگیا۔ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ

۲۴۷۹۷..... جو شخص تم سے محبت کرتا ہو اس سے محبت میں پہل کرو چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ پختہ کرتی ہے۔
رواہ الحارث والطبرانی عن ابی حمید الساعدی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴، ۳۵ والنافلہ ۱۷۹

۲۴۷۹۸..... جب کسی شخص سے اس کے مسلمان بھائی کے متعلق سوال کیا جائے اسے اختیار ہے چاہے خاموش رہے چاہے اس کے متعلق کچھ کہے اور سچی بات کہے۔ رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ والبیھقی فی السنن عن الحسن مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۔

۲۴۷۹۹..... میں نے خواب میں اپنے آپ کو مسواک کرتے دیکھا میرے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو تھمادی مجھے حکم دیا گیا کہ بڑے کو مسواک دو چنانچہ ان میں سے جو بڑا تھا میں نے اسے مسواک دے دی۔ رواہ البخاری ومسلم

۲۴۸۰۰..... بڑے سے ابتدا کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابوداؤد عن سھل بن ابی حثمۃ واحمد بن حنبل عن رافع بن خدیج

۲۴۸۰۱ جبرئیل امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بڑے کو مقدم کروں۔ رواہ الحکیم وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۲۴۸۰۲..... بڑے کو مقدم کرو بڑے کو مقدم کرو۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن سھل بن ابی حثمۃ

الاکمال..... آداب

۲۴۸۰۳..... تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے ساتھی کے انس سے شادماں نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ وہ اس سے ناواقف ہو۔ رواہ الطبرانی عن سمرۃ

۲۴۸۰۴..... اپنے دوست کو باعتبار بغض کے آزمالو اور آہستہ آہستہ لوگوں پر بھروسہ کرو۔
رواہ ابویعلی والطبرانی وابن عدی وابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی الدرداء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۱۱۰

۲۴۸۰۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرتا ہو وہ اسے خبر کردے اور کہے: میں تم سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں اور میں تم سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھتا ہوں۔ رواہ ابن ابی الدنیا عن مجاھد مرسلاً

۲۴۸۰۶..... اسے بتادو چونکہ اس سے تم دونوں کے درمیان دوستی اور زیادہ پختہ ہوگی۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس یہ کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں یہ حدیث ذکر کی۔

۲۴۸۰۷ ...... اسے اپنی محبت کے متعلق بتادو چونکہ اس سے تمہاری محبت اور زیادہ پختہ ہوگی اور چاہت میں اچھائی آئے گی۔
رواہ هناد عن عمرو بن مرة

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے اس شخص سے محبت کرتا ہوں پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۲۴۸۰۸ ...... اللہ کی قسم اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے محبت کرتے ہو تو اس کی محبت کی وجہ سے تمہارے لیے جنت ہے محبت کے ساتھ اس سے ملا کرو یوں تمہاری محبت دیرپا رہے گی اور آخرت میں خیر و بھلائی کا ذریعہ بنے گی۔ رواہ ابن النجار عن سلمان

۲۴۸۰۹ ...... جب تم کسی شخص سے محبت کرو تو اس سے اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام دریافت کرلو اور اس کے ٹھکانے کا پوچھ لو چونکہ اگر وہ بیمار پڑ گیا تم اس کی عیادت کرو گے، اگر اسے کوئی ضروری کام درپیش آگیا تم اس کی مدد کرو گے اگر وہ کہیں غائب ہوگیا تم اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرو گے۔ رواہ الخرائطي في مكارم الاخلاق عن ابن عمر

۲۴۸۱۰ ...... جب تم کسی شخص سے محبت کرو اس سے جھگڑو مت، اس پر جرأت بھی نہ کرو، اسے شر و فساد پر مت اکساؤ اور اس کے متعلق کسی سے سوال مت کرو ہوسکتا ہے تم اس کے متعلق کسی ایسے شخص سے سوال کر بیٹھو جو اس کا دشمن ہو اور وہ تمہیں ایسی باتیں بتائے جو فی الواقع اس میں نہ ہوں۔ یوں تمہارے درمیان تفریق ڈال دے گا۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم لیلة وابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹ والضعیفة ۱۴۲۰ مناوی نے فیض القدیر میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں معاویہ بن صالح ہے حافظ ذہبی نے اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے ابو حاتم نے کہا ہے کہ اس کی احادیث حجت نہیں ہیں۔

۲۴۸۱۱ ...... اس وقت تک تمہیں دوست کی جان پہچان مکمل طور پر نہیں حاصل ہوسکتی جب تک تم اپنے دوست کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام پہچان نہ لو چونکہ اگر وہ بیمار ہوگیا اس کی تیمارداری کرو گے، اگر مرگیا تو اس کے جنازے کے ساتھ چلو گے۔ رواہ الطبرانی اعن ابن عمر

۲۴۸۱۲ ...... تمہیں اپنے دوست کی پہچان نہیں ہوسکتی جب تک تم اپنے دوست کا نام اور اس کے باپ کا نام پہچان نہ لو اگر بیمار پڑ گیا تم اس کی تیمارداری کرو گے اور جب مرجائے تم اس کے جنازے کے ساتھ چلو گے۔ رواہ الخرائطي في مكارم الاخلاق عن ابن عمر

۲۴۸۱۳ ...... تین چیزیں جفا میں سے ہیں: ایک یہ کہ کوئی شخص کسی دوسرے سے دوستی قائم کرے۔ حالانکہ وہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام نہ جانتا ہو اور نہ ہی ان کی کنیت کا اسے علم ہو۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے لیے کھانا تیار کرے لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہ کرے۔ تیسرے یہ کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا ہو لیکن ہمبستری سے قبل وہ مبادیات سے پرہیز کرتا ہو یعنی ہمبستری سے پہلے بیوی سے ہنسی مزاح اور بوس و کنار نہ کرتا ہو تم میں سے کوئی شخص بھی چوپائے کی طرح اپنی بیوی پر نہ ٹوٹ پڑے۔ رواہ الدیلمی عن انس قال العراقی هذا منكر

۲۴۸۱۴ ...... جفا میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے گھر میں داخل ہو وہ اسے کھانے کے لئے کوئی چیز پیش کرے لیکن وہ کھانے سے انکار کردے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کا راستے میں رفیق ہے لیکن اس سے اس کا نام اس کے باپ کا نام دریافت نہ کرے (جفا میں سے ہے کہ) کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے لیکن قبل ازیں بیوی سے کھیل کود نہ کرے۔ رواہ الدیلمی عن علی

۲۴۸۱۵ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی داڑھی سے یا سر سے کوئی چیز (تنکا کچرا وغیرہ) دور کرے وہ چیز اسے دکھادے اور پھر پھینک دے چونکہ ایسا کرنے سے اس کے لیے ایک نیکی ہے جو دس گنا بڑھ جاتی ہے اور جب وہ چیز پھینک دیتا ہے اس کے لیے ایک نیکی ہے جو دس گنا بڑھ جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۸۱۶ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے وہ اس کی اجازت کے بغیر جوتے نہ اتارے۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۳۱۳۲ وذیل اللآلی ۱۸۹۔

۲۴۸۱۷ ...... جب کچھ لوگ کسی شخص کے گھر میں داخل ہوں اور گھر کا مالک ان کا امیر ہو اس کے گھر سے نکلنے تک اس کی اطاعت ان پر واجب ہو جائے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۴۲۵

۲۴۸۱۸..... جب تم بھوکے اور فکر مند لوگوں کو دیکھو تو ان کے قریب ہو جاؤ چونکہ ایسا کرنے میں حکمت و دانائی ہے۔
رواہ الحاکم فی تاریخہ و الدیلمی عن ابن عمر
۲۴۸۱۹..... علماء کے پاس بیٹھا کرو آسمانوں میں تمہارا تعارف کرایا جائے گا بڑے مسلمانوں کی عزت و توقیر کرو جنت میں تمہیں میرا پڑوس نصیب ہوگا۔
رواہ الدیلمی عن انس

بہترین دوست جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے

۲۴۸۲۰..... تمہارا سب سے بہتر ہم جلیس وہ ہے جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ یاد آئے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے جس کا علم تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ الحکیم و الخرائطی و ابن النجار عن ابن عباس
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۰۷
۲۴۸۲۱..... آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے لیے اس طرح خیر و بھلائی کا خواہاں نہ ہو جس طرح تم اس کے لیے ہو۔ رواہ العسکری فی الامثال عن انس
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۸۶۷ و المقاصد الحسنۃ ۱۰۰۹۔
۲۴۸۲۲..... لوگ آپس میں کنگھی کے دندانوں کی طرح مساوی ہیں البتہ عبادت کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں ایسے شخص کی صحبت مت اختیار کرو جو تمہارے لیے خیر و فضل کا خواہشمند نہ ہو جس طرح کہ تم اس کے لیے ہو۔ رواہ ابن لال عن سھل بن سعد
۲۴۸۲۳..... لوگ آپس میں کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں، البتہ عافیت کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں، آدمی اپنے مسلمان بھائیوں سے زیادہ سے زیادہ میل جول رکھتا ہے اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لیے تم طالب خیر ہو اور وہ تمہارے لیے نہ ہو تمہیں سچے دوستوں سے میل جول بڑھانا چاہیے اور انہی کے گھروں میں آنا جانا رکھو چونکہ سچے دوست آسائش میں تمہارے لیے زینت ہوں گے اور آزمائش کی گھڑی میں تمہارے شانہ بشانہ ہوں گے۔
رواہ الحسن بن سفیان و ابن بشر الدولانی و العسکری فی الامثال و ابن عساکر عن سھل بن سعد و ابن عدی عن انس
۲۴۸۲۴..... اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے لیے خیر کا خواہشمند نہ ہو جس طرح تم اس کے لیے ہو۔
رواہ ابن حبان فی روضۃ العقلاء عن سھل بن سعد
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۴ و الدرر المنتقط ۴۵۔
۲۴۸۲۵..... جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش آمدید اور مرحبا کہتا ہے فرشتے بھی اسے خوش آمدید کہتے ہیں اور جب اپنے بھائی سے کہے تمہارا آنا نامبارک ہے فرشتے کہتے ہیں: تم بھی برکت سے خالی رہو بلاشبہ آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ترش روئی سے پیش آتا ہے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ رواہ الخطیب فی المتفق و المفترق عن انس وفیہ مجاشع بن عمر و ابو یوسف
۲۴۸۲۶..... زیارت کے وقت بشاشت کا اظہار کرنا اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور مرحبا کہنا نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین کے مکارم اخلاق میں سے ہے۔ رواہ ابن لال فی مکام الاخلاق عن جابر
۲۴۸۲۷..... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے (مسلمان بھائی سے) ملاقات کرنا مکارم اخلاق میں سے ہے جس کی زیارت کی جائے اس کا حق بنتا ہے کہ اپنے زیارت کرنے والے بھائی کی جس قدر ہو سکے خاطر تواضع کرے گو وہ اپنے پاس ایک گھونٹ پانی کا ہی کیوں نہ پاتا ہو (اگر وہ اپنے بھائی کوئی شے پیش کرنے سے شرما گیا اس کا وہ دن اور وہ رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی اور جس شخص نے اپنے بھائی کے ماحضر کو حقیر سمجھا اس کا وہ دن اور وہ رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۴۸۲۸......از روئے نعمت کے اتنی بات کافی ہے کہ دو شخص آپس میں ملیں اور ایک دوسرے کی رفاقت اختیار کریں پھر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اور جدا ہوئے وقت ہر ایک اپنے ساتھی سے "جزاک اللّٰہ خیرًا" کہہ دے۔ رواہ الخرائطی وابونعیم عن عائشة

۲۴۸۲۹......میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے خیریت سے صبح کی ہے۔

رواہ ابن ماجه عن مالک بن حمزة بن اسید الساعدی عن ابیه عن جده

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے کس حال میں صبح کی ہے۔ تو یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۴۸۳۰......اپنے بھائیوں کی زیارت کرتے رہو انھیں سلام کرو اور صلہ رحمی کرو چونکہ تمہارے لیے ان میں عبرت ہے۔ رواہ الدیلمی عن عائشة

۲۴۸۳۱......مالدار شخص کی زیارت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ (رات کو عبادت کے لیے) کھڑا رہنا اور (دن کو) روزہ رکھنا فقیر کی زیارت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة

۲۴۸۳۲......میرے پاس ایک دن جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: آپ سائے میں ہیں جبکہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دھوپ میں ہیں۔

رواہ ابن منده عن بریدة منکر تفرد به محمد بن حفص القطان

۲۴۸۳۳......اے فلاں ہرگز نہیں! جو شخص بھی اپنے کسی ساتھی کی صحبت اختیار کرتا ہے اس سے صحبت کے متعلق سوال ہوگا۔ گو دن میں گھڑی کے لیے ہی صحبت اختیار کی ہو۔ رواہ ابن جریر عن رجل

۲۴۸۳۴......قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ رواہ عن ابی قتادہ والخطیب فی التاریخ عن یحییٰ بن اکثم عن المامون عن الاشید عن المهدی عن المنصور عن عکرمة عن ابی قتادہ عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۱ والشذرة ۵۰۵

۲۴۸۳۵......سفر میں قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے جو شخص خدمت میں قوم پر سبقت لے جائے قوم سوائے شہادت کے کسی عمل میں اس پر سبقت نہیں لے جاسکتی۔ رواہ الحاکم فی تاریخه عن سهل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۶۶ والشذرة ۵۰۵

۲۴۸۳۶......جو شخص مسلمانوں کے معاملہ کو اچھی طرح سے نمٹانے کا اہتمام نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، امام کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے خیر خواہ نہیں ہوتا وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۳۱۲ والنصیحة الداعیة ۳۷۔

۲۴۸۳۷......ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: جنازہ میں حاضر ہونا، دعوت قبول کرنا، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، چھینکنے والا جب الحمد للہ کہے اس پر یرحمک اللہ کہنا۔ رواہ ابواحمد الحاکم فی الکنی عن ابی ہریرة

۲۴۸۳۸......ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: جب مسلمان بھائی سے ملاقات ہو اسے سلام کرے جب اسے چھینک آئے اس پر یرحمک اللہ سے جواب دے، جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے جب مرجائے اس کے جنازے میں شرکت کرے اور جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرة

۲۴۸۳۹......ایک مسلمان کی اس کے مسلمان بھائی پر چھ خصلتیں واجب ہیں جس نے ان میں سے ایک خصلت بھی ترک کی اس نے اپنے بھائی کے واجب حق کو ترک کیا (وہ یہ ہیں) جب وہ اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے، جب اس سے ملاقات کرے اس کو سلام کرے، جب اس کو چھینک آئے (یرحمک اللہ سے) اس کا جواب دے، جب وہ بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے، جب وہ مرجائے اس کے جنازہ کے ساتھ چلے اور جب وہ اسے نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرے۔ رواہ الحکیم والطبرانی وابن النجار عن ابی ایوب

۲۴۸۴۰......یہ کہ میں اپنے دوست کو ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور یہ کہ میں اپنے دوست کو دس درہم

عطا کروں مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ ابن ابی الدنیا عن زید بن عبداللہ بن الشخیر مرسلاً

۲۴۸۴۱..... میرا وہ دوست جو محض اللہ کی رضا کے لیے میرا دوست ہو میں اسے ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے،اور میں اسے دس درہم عطا کروں یہ مجھے کسی مسکین پر سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی جعفر معضلاً

۲۴۸۴۲..... صرف دوست دوست پر قربان ہوتا ہے۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن رباح بن محمد عن ابیہ بلاغاً

۲۴۸۴۳..... زیادہ دیکھ لو تم کن لوگوں میں اپنا گھر تعمیر کر رہے ہو،کن لوگوں کی زمین میں تم سکونت اختیار کرنا چاہتے ہو اور کن لوگوں کے راستے پر چل رہے ہو۔رواہ الدیلمی عن ابی بکر

فائدہ:..... یعنی اپنے اڑوس پڑوس کو دیکھ لو کہیں برے لوگ تمہارے پڑوسی نہ بن جائیں پھر تم بھی ان کے ساتھ مل کر برے ہو جاؤ۔

تیسرا باب..... بری صحبت سے پرہیز کے بیان میں

۲۴۸۴۴..... برے دوست سے بچو چونکہ دوست کے ذریعہ تمہیں پہچانا جائے گا۔رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۹۰ والضعیفۃ ۸۴۷۔

۲۴۸۴۵..... بے وقوف سے گفتگو منقطع کردو۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن یسیر الانصار

۲۴۸۴۶..... تنہائی برے ہم نشین سے بہتر ہے اور اچھا ہمنشین تنہائی سے بہتر ہے اچھی گفتگو خاموشی سے بہتر ہے اور خاموشی بری گفتگو سے بہتر ہے۔

رواہ الحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۴۲۲۔

۲۴۸۴۷..... بہت سارے عبادت گزار جاہل ہوتے ہیں بہت سارے علماء فاجر ہوتے ہیں جاہل عبادت گزاروں اور فاجر علماء سے بچتے رہو۔

رواہ ابن عدی والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی امامۃ

۲۴۸۴۸..... مستقل جائے قیام میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ رفیق سفر جب چاہے گا رخصت ہو جائے گا۔

رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۴۸۴۹..... اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال خوشبو اپنے پاس رکھنے والے اور بھٹی میں پھونک مارنے والے کی سی ہے چنانچہ خوشبو والا یا تمہیں اپنی خوشبو دے گا یا تم اس سے خوشبو خرید لو گے یا کم از کم تمہیں اس کی کچھ خوشبو تو آ جائے گی بھٹی میں پھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس کی بدبو ستائے گی۔رواہ البخاری عن ابی مسلم

۲۴۸۵۰..... مستقل جائے قیام میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ جنگل کا ساتھی تم سے رخصت ہو جائے گا۔

رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۴۸۵۱ تین چیزیں ہیں جو کمر توڑ دیتی ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو برے پڑوسی سے پناہ مانگو چونکہ اگر وہ خیر و بھلائی دیکھتا ہے اسے چھپا دیتا ہے اگر کوئی بری بات دیکھتا ہے اسے پھیلانے لگتا ہے،بری بیوی سے پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس کے پاس داخل ہو گے تو بدکلامی شروع کر دیتی ہے،اگر تم اس سے غائب ہو جاؤ تم سے خیانت کرتی ہے برے حکمران سے اللہ کی پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس سے اچھائی کرو گے وہ تمہاری اچھائی قبول نہیں کرے گا اگر تم اس سے برائی کرو گے تو تمہیں معاف نہیں کرے گا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفۃ وضعیف الجامع ۲۴۵۹۔

۲۴۸۵۲..... ہر ذی روح کا اس کی محبت کے مطابق حشر کیا جائے گا سو جس نے کافروں سے محبت کی اس کا حشر کافروں کے ساتھ ہوگا اور اس کا عمل اسے کوئی نفع نہیں پہنچائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۵۸۔

ممنوعات صحبت......از اکمال

۲۴۸۵۳..... یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو اپنے سینوں میں مسلمان بھائیوں کا بغض چھپائے رکھتے ہیں: جب ان سے ملتے ہیں باتکلف ہنس مکھ سے ملتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن واثلة

۲۴۸۵۴..... تین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو کہ آدمی کی کمر توڑ دیتی ہیں برے پڑوس کے پڑوس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ اگر وہ اچھی بات دیکھتا ہے اسے چھپا دیتا ہے اگر بری بات دیکھتا ہے اسے پھیلاتا ہے۔ بری بیوی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس کے پاس جاؤ تو وہ بدکلامی شروع کر دیتی ہے اگر تم اس سے غائب ہو جاؤ تمہارے حق میں خیانت کر دیتی ہے۔ برے حکمران سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، اگر تم اچھائی کرو تمہاری اچھائی قبول نہیں کرتا اگر تم برائی کرو معاف نہیں کرتا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

۲۴۸۵۱ پر حدیث گزر چکی ہے۔

۲۴۸۵۵..... برے ساتھی سے بچتے رہو چونکہ وہ دوزخ کا ایک ٹکڑا ہے اس کی دوستی تمہیں نفع نہیں پہنچائے گی اور وہ تمہارا وعدہ بھی پورا نہیں کرے گا۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۸۵۶..... آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو علانیہ دوست ہوں گے جب کہ باطنی دشمن ہوں گے یہ اس لیے ہوگا چونکہ وہ ایک دوسرے سے رغبت رکھتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے ڈرتے ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن معاذ

۲۴۸۵۷..... ایک قوم دوسری قوم سے محبت کرے گی حتیٰ کہ ان کی محبت میں ہلاک ہو جائے گی لہٰذا تم ان جیسے مت ہو ایک قوم دوسری قوم سے بغض کرے گی حتیٰ کہ ان کے بغض میں ہلاک ہو جائے گی لہٰذا تم ان جیسے مت ہونا۔ رواہ الدیلمی عن عبداللہ بن جعفر

۲۴۸۵۸..... دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ابن عمر

۲۴۸۵۹..... تیسرے آدمی کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں چونکہ ایسا کرنے سے مومن کو اذیت پہنچتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ مومن کی اذیت کو ناپسند کرتا ہے۔ رواہ ابن المبارک عن عکرمة بن خالد مرسلاً والترمذی فی الالقاب وابو الشیخ فی معجمه وابن النجار عن ابن عباس

۲۴۸۶۰..... ایک شخص کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں دو شخص آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں تو تیسرا ان کے پاس نہ جائے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر

۲۴۸۶۱..... جب تم تین آدمی ہو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں ہرگز سرگوشی نہ کریں پوچھا گیا: اگر چار آدمی ہوں؟ فرمایا پھر دو کے سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۴۸۶۲..... اگر تین آدمی اکٹھے ہوں ان میں سے دو تیسرے کے علاوہ سرگوشی نہ کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۸۶۳..... جب کسی مجلس میں دو شخص بیٹھے آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں ان کے پاس تیسرا شخص ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۴۸۶۴..... کوئی شخص دو آدمیوں کے پاس نہ بیٹھے جب کہ وہ آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں البتہ اگر وہ اجازت دے دیں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

رواہ الحکیم وابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۲۴۸۶۵..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے مخفی راز کو جاننے کی کوشش کرے البتہ وہ اطلاع کی اسے خبر کردے۔

رواہ تمام وابن عساکر عن واثلة

۲۴۸۶۶..... ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو ایک دوسرے سے قطع تعلقی مت کرو اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ دو مومنوں کا ایک دوسرے کو (ناراضگی کی وجہ سے) چھوڑے رکھنا تین دن تک ہے اگر تین دن میں بات کرلی فبھا ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے اعراض کرلیتا ہے حتیٰ کہ وہ آپس میں بات کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کینہ پرور مسلمان کی مغفرت نہیں ہوگی

۲۴۸۶۷..... ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں البتہ وہ دو شخص جنہوں نے ناراضگی کی وجہ سے ایک دوسرے کو چھوڑے رکھا ہو ان کے اعمال پیش نہیں ہوتے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۴۸۶۸..... جس شخص نے تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھا وہ جہنم میں جائے گا الا یہ کہ کسی کرامت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا تدارک فرمادیں۔ رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبید

۲۴۸۶۹..... ناراضگی کی وجہ سے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا حلال نہیں، اگر ان کی ملاقات ہوئی ان میں سے ایک نے سلام کیا اور دوسرے نے جواب دے دیا دونوں اجر وثواب میں شریک ہوجائیں گے، اگر دوسرے نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا (قطع تعلقی کے گناہ سے) بری الذمہ ہوگیا اور دوسرا گناہگار ہوگیا اگر دونوں ایک دوسرے کو چھوڑے ہوئے مرگئے تو جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۴۸۷۰..... دو مسلمانوں کا آپس میں تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا جائز نہیں ہے۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والخطیب عن انس

۲۴۸۷۱..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے الا یہ کہ وہ ان لوگوں میں سے ہو کہ جن کی اذیتوں سے ان کا پڑوسی بے خوف نہیں رہتا۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن عائشة وانکر احمد بن حنبل هذا الحرف الاخیر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے آخری جملہ کی اصل احیاء میں ہے۔ دیکھئے الاحیاء ۳۱۹ وذخیرۃ الحفاظ ۶۳۱۱-۶۳۱۱

۲۴۸۷۲..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۴۸۷۳..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ مسلمان (بھائی) کو تین راتوں سے زیادہ (ناراضگی کی وجہ سے) چھوڑے رکھے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے قطع کلامی کیے رکھیں گے حق سے منہ موڑے رہیں گے ان میں سے جو پہلے رجوع کرے گا یہی رجوع اس کے لیے پہلے پہل کفارہ بن جائے گا، اگر ایک سلام کرے اور دوسرا اسے سلام کا جواب نہ دے اسے فرشتے سلام کا جواب دیتے ہیں جبکہ دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے، اگر قطع کلامی پر دونوں کی موت ہوئی دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن هشام بن عامر

۲۴۸۷۴..... کسی مسلمان شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے صلح کی طرف سبقت کرنے والا جنت میں پہلے داخل ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی هریرة

۲۴۸۷۵..... کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے اگر تین دن گزرنے پر اس کی اپنے بھائی سے ملاقات ہوئی اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا تو دونوں اجر وثواب میں شریک ہوں گے اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا قطع تعلقی کے گناہ سے بری الذمہ ہوگیا اور اس کا ساتھی گناہ کا سزاوار ہوگا۔ رواہ البیهقی عن ابی هریرة

۲۴۸۷۶..... اگر دو شخص اسلام میں داخل ہوئے پھر آپس میں قطع تعلقی کرلی ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہوگا حتیٰ کہ ظالم ہوکر واپس

لوٹے گا۔رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۴۸۷۷......اسلام میں جب دو شخص آپس میں دوستی رکھتے ہیں پھران میں سے کسی ایک سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے جس کی وجہ سے دونوں میں تفریق پڑجاتی ہے۔رواہ هناد عن ابی هریرة

چوتھا باب......صحبت کے حقوق کے بیان میں

پڑوسی کے حقوق

۲۴۸۷۸......جبرئیل امین پڑوسی کے حق میں مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار دے دیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابن عمرو احمد بن حنبل والنجار ومسلم عبداللہ بن احمد بن حنبل عن عائشة

۲۴۸۷۹......جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے حق میں مجھے برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار دے دیں گے جبرئیل علیہ السلام مجھے برابر مملوک کے حق کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ مملوک کے لیے کوئی مدت یا وقت مقرر کر دیں گے جب وہ اس وقت تک پہنچے گا آزاد ہوجائے گا۔رواہ البیهقی فی السنن عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۷۱

۲۴۸۸۰......میں تمہیں پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی امامة

۲۴۸۸۱......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔

رواہ البخاری عن ابی هریرة

۲۴۸۸۲......پڑوسی کی اذیت سے کوئی چیز کمتر نہیں۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ام سلمة رضی اللہ عنها

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷۷

۲۴۸۸۳......پڑوسی کی اذیت سے کوئی چیز کمتر نہیں۔رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیة عن ام سلمة رضی اللہ عنها

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۶ والنافلة ۸۴۔

۲۴۸۸۴......جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زید بن ثابت

۲۴۸۸۵......اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص مؤمن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی شریح

۲۴۸۸۶......قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ جو چیز اپنے لیے پسند کرے وہ اپنے پڑوسی کے لیے بھی پسند کرے۔رواہ مسلم عن انس

۲۴۸۸۷......تم میں سے جب کوئی شخص سالن پکائے اس میں پانی کی مقدار بڑھادے تاکہ اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی دے سکے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۴۸۸۸......جب تم سالن بناؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھادو پھر اس میں سے اپنے پڑوسی کو بھی کچھ دے دو۔رواہ ابن ماجه عن ابی ذر

۲۴۸۸۹......اے ابوذر! جب تم ہانڈی پکاؤ، اس میں سالن کی مقدار بڑھادو تاکہ اپنی پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرسکو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد والدیلمی فی مسند الفردوس ومسلم والترمذی والنسائی عن ابی ذر

۲۴۸۹۰..... اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسی اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگر چہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (اسی طرح دینے والی بھی اس ہدیہ کو کم نہ سمجھے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۸۹۱..... ہمسایوں کی تین قسمیں ہیں، ایک ہمسایہ وہ جس کا صرف ایک ہی حق ہے پڑوسیوں میں سب سے کمتر حق اسی کا ہے، ایک وہ ہے جس کے دو حقوق ہیں ایک وہ ہے جس کے تین حقوق ہیں رہی اس پڑوسی کی بات جس کا ایک ہی حق ہے وہ مشرک (کافر) ہے جس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس کا صرف پڑوس کا حق ہے وہ پڑوسی جس کے دو حقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے اس کا ایک حق، حق اسلام ہے اور دوسرا پڑوسی کا حق اور تیسرا پڑوسی مسلمان رشتہ دار ہے اس کے لیے ایک اسلام کا حق ایک پڑوس کا حق اور ایک رشتہ داری کا حق۔

رواہ البزار وابو الشیخ فی الثواب وابونعیم فی الحلیۃ عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۷۴ والفوائد المجموعۃ ۷۸۲

۲۴۸۹۲..... چالیس گھروں تک پڑوس کا اعتبار ہے۔ رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الزہری مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۷۔

۲۴۸۹۳..... اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جس کا پڑوسی برا ہو جو اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی اذیت پر صبر کر لیتا ہو اور اسے باعث ثواب سمجھتا ہو حتیٰ کہ زندگی یا موت سے اللہ تعالیٰ اس کی کفایت کردے۔ رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۹۹

۲۴۸۹۴ قیامت کے دن جھگڑے میں سب سے پہلے مدمقابل ہونے والے دو پڑوسی ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۴۸۹۵..... پڑوس کی حد چالیس گھروں تک ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۹۸۔

پڑوسی کے حقوق کا احترام

۲۴۸۹۶..... پڑوسی (کے حق) کا احترام پڑوسی پر ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کے خون کا احترام۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰۷

۲۴۸۹۷..... پڑوسی کا حق ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تم اس کے ساتھ چلو، اگر وہ تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر وہ محتاج و بدحال ہو جائے تم اس کا ستر کرو، اگر اسے خیر و بھلائی نصیب ہو تم اسے مبارکباد دو، اسے اگر مصیبت پہنچے تم اس کے دکھ درد کو محسوس کرو تم اس کی عمارت سے اونچی اپنی عمارت مت بناؤ کیونکہ ایسا کرنے سے تازہ ہوا بند ہو جائے گی۔ تم اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے تکلیف مت پہنچاؤ اِلا یہ کہ ہانڈی سے اسے بھی کچھ دو۔ رواہ الطبرانی عن معاویۃ بن حیدۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۲۸

۲۴۸۹۸..... پڑوسی کو اذیت پہنچانے سے گریزاں رہو اور اس کی اذیت پر صبر کرو تفریق ڈالنے کے لیے موت کافی ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابی عبدالرحمن الحبلی مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۱۔

۲۴۸۹۹..... کتنے لوگ ہوں گے جو اپنے پڑوسیوں سے چمٹ جائیں گے اور کہیں گے یا اللہ! اس نے اپنا دروازہ مجھ پر بند کر رکھا ہے اور اپنے حسن سلوک سے مجھے دور رکھا ہے۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۸۔

۲۴۹۰۰ ... میں دو بدترین پڑوسیوں کے درمیان رہتا تھا ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط کے درمیان چنانچہ وہ گوبر لاکر میرے دروازے پر ڈال دیتے تھے، اسی طرح بعض دوسری اذیت کی چیزیں بھی لاکر میرے دروازے پر ڈال دیتے۔ رواہ ابن سعد بن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۷۷۔

۲۴۹۰۱ ... یہ کہ آدمی دس عورتوں سے زنا کرے بہتر ہے اس سے کہ آدمی اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے، اور یہ کہ آدمی دس گھروں سے چوری کرے یہ گناہ کمتر ہے اس سے کہ آدمی اپنے پڑوسی کے گھر سے چوری کرے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد واحمد بن حنبل والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۴۹۰۲ ... پڑوسی کا بہت بڑا حق ہے۔ رواہ البزار والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سعید بن زید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۴۱

۲۴۹۰۳ ...... وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو۔ رواہ الطبرانی عن الطلق بن علی

۲۴۹۰۴ ...... وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا پڑا رہے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الملآ لی ۱۴۸۲۔

۲۴۹۰۵ ... وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۴۹۰۶ ... وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو پیٹ بھر کر کھائے جبکہ اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا پڑا ہو حالانکہ اسے پڑوسی کے بھوکے ہونے کا علم بھی ہو۔ رواہ البزار والطبرانی عن انس

۲۴۹۰۷ ... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی سے اچھائی سے پیش آئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابی شریح وعن ابی ہریرۃ

۲۴۹۰۸ ... وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۹۰۹ ... قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بڑا دھوکہ یہ ہے کہ تم دو پڑوسیوں کے درمیان بالشت بھر زمین کا ٹکڑا متنازعہ پاؤ خواہ وہ ٹکڑا زمین میں سے ہو یا گھر میں سے ان میں سے ایک نے دوسرے کے حصہ کو ہتھیا لیا ہے جو کہ ذراع کے بقدر ہوتا ہے چنانچہ سات زمینوں سے وہ ٹکڑا اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی مالک الاشجعی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵۸۔

۲۴۹۱۰ ... یا اللہ! میں مستقل قیام گاہ میں بڑے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں چونکہ جنگل کا ساتھی رخصت ہوجاتا ہے۔

رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

حصہ اکمال

۲۴۹۱۱ ... پڑوسی کو اذیت مت پہنچاؤ اور اس کی اذیت پر صبر کرلو چونکہ تفریق کے لئے موت کافی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی عبدالرحمن الحبلی

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پڑوسی کی شکایت کی، اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

۲۴۹۱۲ ... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے برابر پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ پڑوسی کو وارث مقرر کریں گے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ

۲۴۹۱۳..... جبرئیل امین مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں انتظار کرنے لگا کہ وہ پڑوسی کے وارث ہونے کا مجھے حکم دے دیں گے۔رواہ الطبرانی عن محمد بن مسلمة

۲۴۹۱۴..... جبرئیل نے مجھے چالیس گھروں تک پڑوس کے ہونے کی وصیت کی ہے دس ادھر (سامنے) سے دس ادھر (پیچھے) سے دس یہاں (دائیں) ہے اور دس وہاں۔(بائیں) سے۔رواہ البیهقی وضعفه عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرة ۱۹۳ والضعفية ۲۷۴

۲۴۹۱۵..... خبردار(آس پاس کے) چالیس گھروں کا شمار پڑوس میں ہوتا ہے وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے خوفزدہ ہو۔رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتھر ۱۰۹

۲۴۹۱۶..... پڑوس کا اعتبار دائیں طرف سے ساٹھ گھر، بائیں طرف سے ساٹھ گھر، پیچھے سے ساٹھ گھر اور سامنے سے ساٹھ گھروں سے ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۳۱۹ والمقاصد الحسنة ۳۶۔

۲۴۹۱۷..... تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبداللہ بن سلام والخرائطی عن ابن مسعود والخرائطی عن جابر بن سمرة الخرائطی طاعن ابن عباس الخرائطی عن ابی ہریرة

۲۴۹۱۸..... وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا جو اپنے پڑوسی کا اکرام نہیں کرتا۔رواہ ابن النجار عن علی

۲۴۹۱۹..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة والضیاء عن ابی سعید

پڑوسی کو ایذاء سے بچائے

۲۴۹۲۰..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔رواہ الخطیب عن ابن شریح الخزاعی

۲۴۹۲۱..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۹۲۲..... اللہ کی قسم مومن نہیں اللہ کی قسم مومن نہیں اللہ کی قسم مومن نہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کون؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی بوائق سے محفوظ نہ ہو۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: بوائق سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اس کی شرارتیں۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی ہریرة والطبرانی عن ابی شراع الکعبی

۲۴۹۲۳..... اللہ کی قسم مومن نہیں، اللہ کی قسم مومن نہیں، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کون؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ابن عن ابی شروع

۲۴۹۲۴..... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ اسلام نہیں لاتا یہاں تک کہ اس کا دل اسلام نہ لائے اور اس وقت تک مومن نہیں جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی بوائق سے محفوظ نہ ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا بوائق سے کیا مراد ہے فرمایا: دھوکا دہی اور ظلم۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن مسعود

۲۴۹۲۵..... کسی شخص کا ایمان مستقیم نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل مستقیم نہ ہو اور اس کا دل اس وقت تک مستقیم نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زبان راہ راست پر نہ ہو اور جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبیهقی فی شعب الایمان عن انس وحسن

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۴۲ وکشف الخفاء ۳۱۴۴۔

۲۴۹۲۶۔۔۔۔۔۔وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جس کا پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۴۹۲۷۔۔۔۔۔۔جس شخص نے اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی جس نے مجھے اذیت پہنچائی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی جس شخص نے اپنے پڑوسی سے لڑائی کی اس نے میرے ساتھ لڑائی کی جس نے میرے ساتھ لڑائی کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کی۔

رواہ ابو الشیخ و ابو نعیم عن انس

۲۴۹۲۸۔۔۔۔۔۔کوئی شخص اپنے پڑوسی کو چھوڑ کر شکم سیر نہیں ہوتا۔

رواہ ابن المبارک و ابو یعلی و ابو نعیم فی الحلیۃ و الحاکم وسعید بن المنصور عن عمر

۲۴۹۲۹۔۔۔۔۔۔وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جو پیٹ بھر کر رات گزرے جب کہ اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا پڑا ہو۔ رواہ الحاکم عن عائشۃ

۲۴۹۳۰۔۔۔۔۔۔قیامت کے دن پڑوسی اپنے پڑوسی سے چمٹ جائے گا اور کہے گا: اے میرے پروردگار اس سے سوال کر اس نے میرے اوپر اپنا دروازہ کیوں بند کیا اور اپنا کھانا کیوں مجھ سے روکے رکھا۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۳ والتنزیہ ۲/۱۴۲

۲۴۹۳۱ قیامت کے دن کتنے پڑوسی ہوں گے جو اپنے پڑوسی سے چمٹ جائیں گے وہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! اس نے اپنا دروازہ بند کیے رکھا اور مجھے حسن سلوک سے روک رکھا۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عمرو والدیلمی عن ابن عمر

۲۴۹۳۲۔۔۔۔۔۔جس شخص نے اپنے پڑوسی کے لیے اپنا دروازہ بند کردیا اپنے اہل خانہ اور مال سے خوفزدہ ہوکر (کہ میرا پڑوسی کھا جائے گا اور اہل خانہ بھوکے رہیں گے) یہ شخص مومن نہیں ہوسکتا وہ شخص مومن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو

پڑوسی سے شکایت کا ایک طریقہ

۲۴۹۳۳۔۔۔۔۔۔اپنا ساز وسامان اٹھاؤ اور گلی میں پھینک دو اور جب کوئی آنے والا آئے کہو: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے تو اس پر لعنت متحقق ہوجائے گی۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام

۲۴۹۳۴۔۔۔۔۔۔لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں کو دین نہیں پڑھاتے جو پڑوسیوں کو تعلیم نہیں دیتے جو انھیں وعظ نہیں کرتے نہ انھیں اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی بری باتوں سے روکتے ہیں۔ لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں سے علم نہیں حاصل کرتے ان سے دین نہیں سیکھتے اور نہ ہی ان کا وعظ سنتے ہیں۔ بخدا! لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیں انھیں دین سکھائیں وعظ کریں انھیں اچھائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں بخدا! لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کریں دین سیکھیں وعظ سنیں ورنہ دنیا میں میں انھیں سخت سزا دوں گا۔

رواہ ابن راھویہ والبخاری فی الواحد وابن السکن والباوردی وابن مندہ عن علقمۃ بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیہ عن جدہ

ابن سکن کہتے ہیں یہ حدیث صرف ایک ہی سند سے مروی ہے اس کی سند صالح ہے لیکن اس حدیث کو محمد بن اسحاق بن راھویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اور سند یوں بیان کی ہے "عن علقمۃ بن سعید بن بزی عن ابیہ عن جدہ" اسی سند سے یہ حدیث طبرانی نے عبدالرحمن کے ترجمہ میں روایت کی ہے ابونعیم نے اس حدیث کو راجح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ابزی کی روایت اور رویت درست نہیں ابن مندہ نے بھی یہی کہا ہے، ابن حجر نے الاصابہ میں لکھا ہے: ابن سکن کا کلام دونوں پر وارد ہے اس میں اصل اعتماد بخاری کا ہے اور اس کی انتہاء بھی اسی تک ہے۔ جب کہ محمد بن اسحاق بن راھویہ کی روایت شاذ ہے چونکہ علقمہ سعید کا بھائی ہے بیٹا نہیں۔

انتھی ورواہ صدرہ الحسن بن سفیان عن ابی ہریرۃ الی قولہ ولا یتعظون

۲۴۹۳۵..... کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حق کیا ہے؟ چنانچہ اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تم اس کی مدد کرو اگر تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر محتاج ہو جائے تم اس کا ہاتھ تھام لو، اگر بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تم اس کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلو، اگر سے خیر و بھلائی پہنچے تم اسے مبارکباد دو، اگر اسے کوئی مصیبت پیش آئے تم اسے تسلی دو، تم اس کے مکان کے آگے اپنے مکان کے لمبی چوڑی عمارت کھڑی نہ کرو کہ اس کے مکان کی ہوا ہی رک جائے البتہ اس کی اجازت سے بنا سکتے ہو، اگر تم پھل خرید کر لاؤ اس میں سے اسے بھی کچھ ہدیہ کرو اگر پھل اسے ہدیہ نہ کر سکو تم از کم اس سے مخفی رکھو، ایسا نہ ہو کہ تمہارا بیٹا پھل لے کر باہر نکلے کہیں پڑوسی کے بچوں کو حسد نہ آنے لگے تمہاری ہنڈی کی بو پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے الا یہ کہ اسے بھی کچھ حصہ دو کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے پڑوسی کے حقوق بہت کم لوگ ادا کر پاتے ہیں، جن پر اللہ کا رحم ہو، پڑوسیوں کی تین قسمیں ہیں ان میں سے بعض کے تین حقوق ہیں، بعض کے دو حقوق ہیں اور بعض کا ایک حق ہے وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں یہ وہ مسلمان پڑوسی ہے جو قریبی رشتہ دار ہو اس کا ایک پڑوس کا حق ہے ایک قرابتداری کا حق ہے اور ایک اسلام کا حق ہے۔ جس کے دو حقوق ہیں یہ مسلمان پڑوسی ہے اس کا ایک پڑوس کا حق ہے اور ایک اسلام کا حق ہے اور وہ پڑوسی جس کا ایک ہی حق ہے وہ کافر پڑوسی ہے اس کا پڑوس کا حق ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کافر پڑوسی کو قربانی کا گوشت کھلا سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مشرکین کو مسلمانوں کی قربانیوں کا گوشت نہیں کھلایا جا سکتا۔

رواہ ابن عدی والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۴۹۳۶.....اے عائشہ جب تمہارے پاس پڑوسی کا بچہ آئے اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھ دو چونکہ ایسا کرنے سے محبت بڑھتی ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۲۴۹۳۷.....اے مومن عورتوں کی جماعت! تم میں سے کوئی پڑوسی اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے اگر چہ وہ بکری کے جلے ہوئے کھر کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ مالک و البیھقی فی شعب الایمان والطبرانی عن حواء

۲۴۹۳۸.....اے انس! وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس کا پڑوسی بھوکا رات بسر کرے حالانکہ اسے (اس کے بھوکے ہونے کا) علم ہو۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۹۳۹.....کسی قیام گاہ میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ مسافر پڑوسی جب چاہتا ہے چل پڑتا ہے۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

پڑوسی کی دیوار پر لکڑی (شہتیر وغیرہ) رکھنا

۲۴۹۴۰.....کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑ رکھنے سے منع نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ وابن ماجہ عن ابن عباس واحمد بن حنبل وابن ماجہ عن مجمع بن یزید ورجالہ کثیر من الانصار

اکمال

۲۴۹۴۱..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے اس کی دیوار پر لکڑی رکھنے کی اجازت طلب کرے وہ اس سے انکار نہ کرے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی وقال: صحیح وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۴۹۴۲.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا مطالبہ کرے اسے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ رواہ البیھقی عن ابن عباس

۲۴۹۴۳.....جو شخص (پڑوسی میں) دیوار تعمیر کرے وہ اپنے پڑوسی کو دیوار پر شہتیر رکھنے دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۹۴۴......تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے ہرگز نہ روکے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۹۴۵......تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو نہ روکے کہ وہ اس کی دیوار پر شہتیر رکھے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۴۹۴۶......تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے جب غیر آباد زمین میں راستے پر تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو راستے کی مقدار سات ہاتھ مقرر کردو۔رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والبیھقی عن ابن عباس

۲۴۹۴۷......پڑوسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑیاں رکھنے سے منع کرے۔

رواہ البیھقی فی السنن وصححہ عن ابی ھریرۃ

۲۴۹۴۸......پڑوسی پڑوسی سے کس بھلائی کی امید رکھے گا جب وہ اسے اپنی دیوار پر شہتیر بھی نہیں رکھنے دیتا۔

رواہ الطبرانی عن ابی شریح الکعبی

۲۴۹۴۹......پڑوسی پڑوسی سے کس بھلائی کی امید رکھ سکتا ہے جب وہ اسے اپنی دیوار پر (مکان کی) لکڑیاں بھی نہیں رکھنے دیتا۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عنہ

سواری کے حقوق

۲۴۹۵۰......سواری پر بوجھ (تھیلے وغیرہ) پیچھے رکھو چونکہ ہاتھ بند ہوتے ہیں اور پاؤں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الزھری ووصلہ البزار وابویعلی والطبرانی فی الاوسط عنہ عن سعید ابن المسیب عن ابی ھریرۃ نحوہ

۲۴۹۵۱......ان گونگے چوپایوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اچھی طرح سے ان پر سوار ہو اور انھیں اچھا چارہ دو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن خزیمۃ وابن حبان عن سھل بن الحنظلیۃ

۲۴۹۵۲......جب تم میں سے کوئی شخص سواری پر سوار ہو اسے چاہیے کہ سواری کو نرم راستے پر چلائے چونکہ اللہ تعالیٰ قوی اور ضعیف (ہر طرح کی) سواری پر سوار کراتا ہے۔رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عمرو بن العاص

کلام:......حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۳۔

۲۴۹۵۳......جب تم ان گونگے چوپایوں پر سوار ہو تو ان پر سوار ہو کر جلدی سے آگے بڑھو اور جب قحط سالی ہو سواریوں کو جلدی سے لے جاؤ تمہیں رات کے وقت سفر کرنا چاہیے چونکہ رات کی مسافت کو اللہ تعالیٰ لپیٹ دیتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن مغفل

۲۴۹۵۴......جب تم ان چوپایوں پر سوار ہو اور انھیں ان کا حق دو یعنی مختلف منازل میں پڑاؤ کرو شیاطین بن کران پر مت بیٹھے رہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافرادعن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۴ والکشف الالٰہی ۱۲۷

۲۴۹۵۵......جب تم میں سے کوئی شخص اونٹ خریدنا چاہے اسے چاہیے کہ اونٹ کی کوہان کا اوپر والا حصہ ہاتھ میں پکڑ کر شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۰۔

جانوروں کے حقوق ادا کرنا

۲۴۹۵۶......جب تم سرسبز وشاداب زمین میں سفر کررہے ہو تو چوپایوں کو اس زمین کا حصہ دو اگر تم قحط زدہ زمین میں سفر کررہے ہو تو وہاں سے جلدی

جلدی آگے بڑھ جاؤ اور جب تم رات کو کسی جگہ پڑاؤ کرنا چاہو تو سر راہ چری ہوئی زمین پر پڑاؤنہ ڈالو چونکہ ہر چوپائے کا مخصوص ٹھکانا ہوتا ہے۔

رواہ البزار عن انس

۲۴۹۵۷...... شفقت و مہربانی سے چوپایوں پر سوار ہو اور نرمی سے انھیں چھوڑو، راستے اور بازاروں میں چوپایوں کو گفتگو کے لیے کرسیاں نہ بنائے رکھو بیشتر سواریاں اپنے سواروں سے بہتر ہوتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی ہوتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والطبرانی والحاکم عن معاذ بن انس عن ابیہ

کلام:...... حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۷۸۳ ھیثمی کہتے ہیں اس حدیث کی بعض اسانید کے رجال صحیح کے رجال ہیں البتہ سھل بن معاذ میں قدرے ضعف ہے گو ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے۔

۲۴۹۵۸...... کیا تمہیں خبر نہیں پہنچی کہ میں نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو چوپائے کے منہ پر داغ لگائے اور اسے منہ پر مارے۔

رواہ ابوداؤد عن جابر

۲۴۹۵۹...... تم اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے میری نسبت زیادہ حقدار ہو الا یہ کہ تم اپنا حق مجھے سونپ دو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی عن بریدة

۲۴۹۶۰...... آدمی اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اپنی سواری پر آگے بیٹھے (اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھائے) اور اپنے بستر پر خود بیٹھے اور اپنے کجاوے میں خود امامت کرائے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن حنظلة

۲۴۹۶۱...... میں تمہیں ڈراتا ہوں کہ تم اپنے چوپایوں کی پشتوں کو منبر بنالو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تو چوپایوں کو تمہارے لیے مسخر کیا ہے کہ تم ان پر سوار ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکو جہاں اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین عطا کی ہے تاکہ تم ان جانوروں پر سوار ہو کر اپنی حاجتیں پوری کرسکو۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرة

۲۴۹۶۲...... آدمی اپنی سواری کے سینے (آگے) کا زیادہ حقدار ہے اور آدمی جس جگہ بیٹھا ہو اٹھ کر چلا جائے اور جب واپس لوٹے اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۴۹۶۳...... آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اپنے بچھونے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اور اپنے گھر میں نماز پڑھانے کا زیادہ حق دار ہے۔ البتہ اگر حکمران ہو اور لوگ اس پر مجتمع ہوں تو وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ الطبرانی عن فاطمة الزھراء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۵۔

۲۴۹۶۴...... سواری کا مالک سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ الطبرانی عن بریدة واحمد بن حنبل والطبرانی عن قلیس بن سعد وحیب بن مسلمة واحمد بن حنبل عن عمر والطبرانی عن علقمة بن مالک الخطمی وابوداؤد عن عروة بن مغیث الانصاری والطبرانی فی الاوسط عن علی والبزار عن ابی ھریرة وابونعیم عن فاطمة الزھراء

۲۴۹۶۵...... سواری کا مالک سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ وہ خود ہی اگر دوسرے کو اجازت دے دے۔ رواہ ابن عساکر عن بشیر

کلام:...... حدیث ضعیف دیکھئے تحذیر المسلمین ۴۰ اور ترتیب الموضوعات ۴۱۰

۲۴۹۶۶...... بدترین گدھا چھوٹے قد والا کالا گدھا ہے۔ رواة العقیلی عن ابن عمر

۲۴۹۶۷...... اونٹ شیاطین سے پیدا کیے گئے ہیں ہر اونٹ کے پیچھے ایک شیطان ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور عن خالد بن معدان

۲۴۹۶۸...... ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے لہٰذا اونٹوں پر نرمی سے سوار ہو فی الواقع اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا کرتا ہے۔

رواہ الحاکم عن ابی ھریرة

۲۴۹۶۹...... ہر اونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہوتا ہے جب اونٹ پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لو پھر تمہیں اپنی حاجتوں میں درماندگی پیش نہیں آئے گی۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان والحاکم عن حمزة بن عمرو اسلمی

ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے

۲۴۹۷۰...... کوئی اونٹ ایسا نہیں جس کی کوہان پر شیطان نہ ہو جب تم اونٹوں پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کر لیا کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے پھر ان سے اپنے لیے خدمت لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا فرماتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی لاس

۲۴۹۷۱...... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو جانور کو عذاب پہنچائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۲۴۹۷۲...... تیسرا شخص ملعون ہے یعنی تیسرا شخص جو سواری پر بیٹھا ہو۔ رواہ الطبرانی عن المهاجر بن قنفذ

کلام:...... حدیث قابل غور ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۲۰ والکشف الالہی ۳۰۳

۲۴۹۷۳...... جس قسم کا برتاؤ تم لوگ جانوروں کے ساتھ کرتے ہو وہ اگر تمہیں بخش دیا جائے تو تم میں سے بہت سارے لوگوں کی بخشش ہو جائے گی۔

(رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی الدرداء

۲۴۹۷۴...... چوپایوں کو ایک دوسرے پر برانگیختہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابن عباس

کلام:...... سند کے اعتبار سے حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۳۶

۲۴۹۷۵...... چیتوں کے چمڑوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن معاویہ

۲۴۹۷۶...... ریشم اور چیتوں کے چمڑوں پر سوار مت ہو یعنی ریشم اور چیتے کے چمڑے سے بنی ہوئے زینوں پر سوار مت ہو۔ رواہ ابوداؤد عن معاویة

۲۴۹۷۷...... گھوڑوں اور دوسرے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۴۹۷۸...... چیتوں پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن ابی ریحانة

۲۴۹۷۹...... جانوروں کے منہ پر داغ لگانے اور مارنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن جابر

اکمال

۲۴۹۸۰...... ان چوپایوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو انھیں کھلاؤ تاکہ موٹے ہو جائیں اور جب صحت مند ہوں تب ان پر سواری کرو۔

رواہ الطبرانی عن سهل بن الحنظلية

۲۴۹۸۱...... موٹے جانوروں کی قربانی کرو اور عمدہ جانور پر سوار ہو، پانی والے دن دودھ دوھو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

رواہ البغوی والطبرانی عن الشرید بن سوید

۲۴۹۸۲...... اس چوپائے کے معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ ہی نے تجھے اس کا مالک بنایا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور اسے تھکاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن جعفر

۲۴۹۸۳...... اس سواری کا مالک کہاں ہے؟ اس کے معاملہ میں تو اللہ سے نہیں ڈرتا یا تو اسے گھاس چارا کھلاؤ یا اس کو کھلا چھوڑ دو تاکہ خود اپنا پیٹ بھرلے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۹۸۴...... خبردار! ایسا مت کرو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تاکہ خود اپنی موت مرجائے۔ رواہ عبد بن حمید عن جابر

ایک اونٹ کو اس کے مالکان نے ذبح کرنا چاہا اس پر اونٹ نے شکایت کی۔

۲۴۹۸۵...... اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانوروں کا مثلہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۴۴

جانوروں کو تکلیف دینے کی ممانعت

۲۴۹۸۶..... کیا میں نے تجھے جانوروں کے منہ پر داغ لگاتے نہیں دیکھا ان گونگے جانوروں کے منہ پر داغ مت لگاؤ عرض کیا گیا: میں کہاں داغ لگاؤں؟ فرمایا: گردن کے اگلے حصہ پر۔ رواہ الطبرانی عن نقادة بن عبداللہ الاسدی

۲۴۹۸۷..... کوئی شخص بھی ہرگز جانور کے منہ پر نشان (داغ لگاکر) نہ لگائے اور نہ ہی منہ پر مارے۔ رواہ عبدالرزاق عن جابر

۲۴۹۸۸..... اے جنادہ! کیا تم نے جانور میں کوئی ہڈی نہیں پائی جس پر تم داغ لگاتے اور صرف منہ ہی پایا ہے خبردار تمہیں اس کا بدلہ دینا ہوگا۔

رواہ الدارقطنی فی المؤتلف والباوردی وابن قانع وابن السکن وابن شاہین والطبرانی وابو نعیم وسعید بن المنصور عن جنادۃ الغیلانی قال ابن السکن : لااعلم لہ غیر

۲۴۹۸۹..... جس شخص نے ایسا کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

نبی کریم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر نشان تھا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۴۹۹۰..... میں نے رات گزاری اور فرشتے مجھے گھوڑوں کے روکنے اور تھکانے کے متعلق کوستے رہے۔ رواہ ابن عساکر عن عائشة

۲۴۹۹۱ جو شخص سواری سے اتر کر ایک وقفہ پیدل چلا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا تم میں سے جو شخص سفر پر جائے اور جب واپس لوٹے گھر والوں کے لے ہدیہ لائے اگرچہ اپنے تھیلے میں پتھر ڈال کر ہی لے آئے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء وفیہ الوضین بن عطاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ سند میں وضین ابن عطا ہے۔

۲۴۹۹۲..... جو شخص اپنی سواری سے اتر کر ایک وقفہ پیدل چلا گویا اس نے غلام آزاد کیا۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۴۹۹۳..... جس شخص نے سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھی ''سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین'' پھر وہ نیچے اترنے سے پہلے مر گیا وہ شہید کی موت مرا۔ رواہ ابو الشیخ وابونعیم عن ابی ھریرة

۲۴۹۹۴..... جو مسلمان شخص بھی سواری پر سوار ہوتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو کچھ میں نے کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہنستے ہوئے متوجہ ہوتا ہے جیسے میں تمہاری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

رسول اللہ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بیٹھایا تین بار تکبیر کہی تین بار تسبیح کہی اور ایک بار تہلیل کہی پھر ہنسے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صرف متوجہ ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۴۹۹۵..... جب کوئی شخص چوپائے پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کے پیچھے شیطان سوار ہو جاتا ہے اور کہتا ہے گانا گاؤ اگر گا نا نہ گا سکتا ہو تو کہتا ہے گانے کی تمنا تو کرلو وہ گانے کی تمنا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ سواری سے نیچے اتر جائے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۹۹۶..... ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے، جب تم اونٹ پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو اور پھر اس سے خدمت لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا فرماتا ہے۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب عن جابر

۲۴۹۹۷..... ہر اونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہوتا ہے جب تم اونٹ پر سوار ہو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن عمر

۲۴۹۹۸..... یا اللہ! اپنی راہ میں اونٹ کی سواری عطا فرما، بلاشبہ تو ہی قوی وضعیف اور خشک تر کو بحر و بر میں سوار کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبید

۲۴۹۹۹..... آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اور آدمی اپنے بچھونے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ البیہقی عن انس

۲۵۰۰۰..... سواری کا مالک اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ تم اپنا حق مجھے سونپ دو۔ رواہ الحاکم عن بریدة

مملوک (غلام) کے حقوق اور صحبت کا بیان

۲۵۰۰۱۔۔۔ حبشیوں کو اپنے غلام بناؤ چونکہ حبشیوں میں سے تین اشخاص اہل جنت کے سردار ہیں لقمان حکیم نجاشی اور بلال موذن۔

رواہ ابن حبان فی الصعفاء والطبرانی عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۱۳ اور ترتیب الموضوعات ۶۲۵۔

۲۵۰۰۲۔۔۔ اپنے مملوکین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن علی

۲۵۰۰۳۔۔۔ نماز اور اپنے مملوکین کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ رواہ الخطیب عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۵۰۰۴۔۔۔ دو کمزوروں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو: غلام لوگ اور عورت کے متعلق۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۹

۲۵۰۰۵۔۔۔ چہرے سے اجتناب کرو چہرے پر مت مارو۔ رواہ ابن عدی عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔ ضعیف الجامع ۱۴۳

۲۵۰۰۶۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے جھگڑے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۵۰۰۷۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے۔ رواہ ابوداؤد الترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۰۸۔۔۔ اپنے بھائی کو معاف کردو، اگر بدلہ لینا ہی چاہو تو زیادتی کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے گریز کرو۔

رواہ الطبرانی وابونعیم فی المعرفۃ عن جزء

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۸۸۔

۲۵۰۰۹۔۔۔ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے ماتحت بنا کر تمہیں آزمائش میں ڈالا ہے۔ جس کا بھائی اس کی ملکیت میں ہو اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے اسے اپنا لباس پہنائے اس کی طاقت سے بڑھ کر اس سے کام نہ لے، اگر کوئی ایسا کام اس سے لے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو تو اس کی مدد کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ عن ابی ذر

۲۵۰۱۰۔۔۔ جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے جو اس کا پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہو سکتا ہے اسے چاہیے کہ خادم کو اپنے ساتھ بٹھائے اگر اسے اپنے ساتھ نہ بٹھانا چاہتا ہو تو کم از کم اسے ایک یا دو لقمے دے دے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۱۱۔۔۔ جب غلام چوری کرے اسے بیچ ڈالو گو نصف اوقیہ (۲۰ درہم) چاندی کے بدلہ میں کیوں نہ بیچنا پڑے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد وابوداؤد عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۴۹ وضعیف الادب ۳۳۔

۲۵۰۱۲۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کردے تو اسے مارنے سے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا لو، یعنی مارنے سے رک جاؤ۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۳۰ والضعیفۃ ۱۴۴۱

۲۵۰۱۳۔۔۔ اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو انہیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو نہیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو، اگر ان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو انہیں بیچ ڈالو اے اللہ کے بندو! انھیں عذاب مت دو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن سعد عن زید بن خطاب

۲۵۰۱۴.....تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، جو کام تم سے نہ ہو سکے اس میں ان کی مدد طلب کرو اور جو کام ان سے نہ ہو سکے اس میں ان کی مدد کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد عن رجل)

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۳۵ وضعیف الجامع ۸۱۷

۲۵۰۱۵.....غلام خریدو اور انھیں اپنے رزق میں شریک کرو، حبشیوں سے گریز کرو چونکہ ان کی عمریں تھوڑی اور رزق قلیل ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۶۳ والضعیفۃ ۷۲۵

۲۵۰۱۶.....اے ابومسعود! جان لے جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ مسلم عن ابی مسعود

مملوک غلام کے ساتھ حسن سلوک

۲۵۰۱۷.....تمہارا مملوک تمہاری کفایت کرسکتا ہے، جب وہ نماز پڑھتا ہے پھر وہ تمہارا بھائی ہے اپنی اولاد کی طرح اس کا اکرام کرو اور جو کھانا تم کھاؤ وہی اسے کھلاؤ۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی بکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۹۔

۲۵۰۱۸.....جس شخص نے غیر شادی شدہ خادم رکھا پھر عورتوں نے اس سے زنا کرلیا، خادم پر وہی گناہ ہوگا جو عورتوں پر ہوگا البتہ عورتوں کے گناہ میں کمی نہیں ہوگی۔ رواہ البزار عن سلمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۳۱۔

۲۵۰۱۹.....جس شخص نے اپنے غلام کو ناکردہ گناہ پر حد جاری کی یا طمانچہ مارا اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۵۰۲۰.....جس شخص نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا یا اس کی پٹائی کی اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داد عن ابن عمر

۲۵۰۲۱.....جس شخص نے ظلم کرتے ہوئے اپنے غلام کو مارا قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۲۲.....جس شخص نے والدہ (باندی) اور اس کے بچے میں تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں میں تفریق ڈالے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن ابی ایوب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۴۳ والتمییز ۱۷۱

۲۵۰۲۳.....والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق مت ڈالو۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی بکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۶ وضعیف الجامع ۶۲۸۰

فائدہ:......والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق نہ ڈالنے کا معنی یہ ہے کہ جس باندی کا ہاں بچہ ہو اس باندی کو تنہا، بچے کو الگ کرکے نہ بیچا جائے یعنی پہلے تو ایسی باندی بیچی ہی نہ جائے اگر بیچنا ہی ہو تو بچے کو اس کے ساتھ رہنے دیا جائے۔

۲۵۰۲۴.....اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو ماں اور اس کے بچے کے درمیان تفریق ڈالے اور جو دو بھائیوں کے درمیان تفریق ڈالے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی موسی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۹۳

فائدہ:......حدیث کے دوسرے حصہ کا معنی یہ ہے کہ دو غلام جو آپس میں سگے بھائی ہوں ان میں سے ایک کو کہیں دور بیچ دیا جائے کہ دونوں کے درمیان تفریق ڈال دی جائے ایسا کرنا انسانی ہمدردی کے خلاف ہے۔

۲۵۰۲۵......جس نے تفریق ڈالی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۲۲

۲۵۰۲۶......جس نے تفریق ڈالی وہ ملعون ہے۔رواہ البیھقی فی السنن عن عمران

غلام پر الزام لگانے کی سزا

۲۵۰۲۷......جس شخص نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ غلام اس تہمت سے بری الذمہ ہو تہمت لگانے والے کو قیامت کے دن بطور حد کوڑے لگائے جائیں گے الا یہ کہ وہ اپنے قول میں سچا ہو۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۲۸......میں نے تمہارے خادم کے کام میں جو تخفیف کی ہے وہ قیامت کے دن تمہارے میزان میں باعث اجر وثواب ہوگی۔

رواہ ابویعلیٰ وابن حبان و البیھقی فی شعب الایمان عن عمرو بن حریث

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۸۔

۲۵۰۲۹......ہلاکت ہے مالک کے لیے مملوک (کے حق) سے ہلاکت ہے مملوک کے لیے مالک (کے حق) سے۔رواہ البزار عن حذیفۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۲

۲۵۰۳۰......اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مت مارو۔رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب

۲۵۰۳۱......غلام کو مت مارو چونکہ تمہیں کیا معلوم کہ تم نے کن حالات کا سامنا کرنا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۰۹ وضعیف الجامع ۲۶۴۱

۲۵۰۳۲......اپنے برتنوں پر اپنی باندیوں کو مت مارو چونکہ ان کی بھی ایک مدت مقرر ہے جس طرح عام لوگوں کی مدتیں مقرر ہیں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن کعب بن عجرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۵ وضعیف الجامع ۶۲۴۳۔

۲۵۰۳۳......اپنے غلاموں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو انہیں اچھے کپڑے پہنائے رہو ان کے پیٹ بھرتے رہو اور ان کے لیے نرم بات کرو۔

رواہ ابن سعد والطبرانی عن کعب بن مالک

۲۵۰۳۴......جس شخص نے یا عورت نے اپنی باندی سے کہا: اے زانیہ حالانکہ وہ اس کے زنا کرنے پر مطلع نہیں ہوا، قیامت کے دن بطور حد اسے کوڑے لگائے جائیں گے جب کہ دنیا میں ان کے لیے حد نہیں۔رواہ الحاکم عن عمرو بن العاص

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۴۴۔

۲۵۰۳۵......خادم کے ساتھ کھانا کھانے میں تواضع ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۵۰۳۶......تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے غلاموں کے لیے سب اچھا ہو۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبد الرحمن بن عوف

۲۵۰۳۷......اپنا کوزا وہاں رکھو جہاں اسے خادم دیکھتا ہے۔رواہ البزار عن ابن عباس

۲۵۰۳۸......غلاموں کو ان کی عقل کے بقدر سزا دو۔رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۸۳ وضعیف الجامع ۳۶۷۲۔

۲۵۰۳۹......بندے کا تعلق اللہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق بندے سے ہے جب تک اس کی خدمت نہیں کی جاتی جب اس کی خدمت کی جاتی

ہے تو اس پر حساب لاگو ہوتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۸۳

۲۵۰۴۰......جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی مسعود

۲۵۰۴۱... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو چہرے پر داغ لگائے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۰۴۲... جس شخص نے غلاموں پر فخر کیا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ورسوا کرے گا۔رواہ الحکیم عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۴۲ والشذرة ۹۲۹

۲۵۰۴۳ آقا پر غلام کے تین حقوق ہیں نماز سے اسے جلدی نہ کرائے کھانے سے اسے نہ اٹھائے اور مکمل طور پر اسے پیٹ بھر کر کھانے دے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۳۷

۲۵۰۴۴ جب تمہارے پاس تمہارا خادم کھانا لے کر آئے اسے اپنے ساتھ بٹھالو یا اسے کچھ دے دو چونکہ اس نے کھانے کی تپش اور دھواں برداشت کیا۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن ابن مسعود

۲۵۰۴۵ جب تم میں سے کسی کا خادم ہو جو اس کا کام پورا کردیتا ہو وہ اسے کھانا کھلائے یا اپنے کھانے میں سے اسے لقمہ دے دے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور عن جابر

مملوک غلام سے طاقت کے مطابق خدمت لینا

۲۵۰۴۶ غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کرنا واجب ہے اسے وہی کام سونپا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو اگر کوئی ایسا کام اسے سونپ دیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اس میں اس کی مدد کرو اے اللہ کے بندو! مخلوق کو عذاب مت دو وہ بھی تمہارے جیسے ہیں۔

رواہ ابن حبان عن ابی هریرة

۲۵۰۴۷ غلام کے لیے دستور کے مطابق کھانے اور کپڑے کا بندوبست کرنا واجب ہے ایسا ہی کام اس کے سپرد کیا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو اگر اس کی طاقت سے بڑے کام اس سے لو تو اس کی مدد کرو، اے اللہ کے بندو! مخلوق کو عذاب مت دو وہ بھی تمہارے جیسے ہیں۔

رواہ ابن حبان عن ابی هریرة

۲۵۰۴۸ دستور کے مطابق غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کیا جائے اور اسے وہی کام سونپا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبیہقی فی السنن عن ابی هریرة

۲۵۰۴۹ اگر تمہارے پاس غلام ہوں انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو انھیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرے تو انھیں بیچ دے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابی ذر

۲۵۰۵۰ جو شخص بھی اپنے مولیٰ (آقا) کے پاس آئے اور اس سے کوئی چیز (سازوسامان یا مال وغیرہ) کا مطالبہ کرے اور آقا دینے سے انکار کرے قیامت کے دن ایک گنجا سانپ آئے گا جو اس فاضل چیز کو نگل جائے گا جس سے اس نے غلام کو منع کیا تھا۔

رواہ النسائی عن معاویة بن حیدة

۲۵۰۵۱ جو شخص بھی اپنے مولیٰ (آزاد کرنے والے آقا) سے کوئی فالتو چیز طلب کرتا ہے اور آقا انکار کردیتا ہے قیامت کے دن ایک گنجا سانپ لایا جائے گا جو وہ چیز نگل جائے گا۔رواہ ابوداؤد عن معاویة بن حیدة

۲۵۰۵۲.....اے ابوذر! تو ایسا شخص ہے تجھ میں جاہلیت کی بو پائی جارہی ہے یہ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت عطا کی ہے، جوان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرسکے وہ انھیں بیچ ڈالے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔رواہ ابوداؤد عن ابی ذر

۲۵۰۵۳ تیرے غلاموں نے تیرے ساتھ جو خیانت کی ہے جو تیری نافرمانی کی ہے اور جو تیرے پاس انھوں نے جھوٹ بولا ہے اس کا حساب کیا جائے گا اور تو نے انھیں جو سزا دی ہے اس کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے بقدر ہوئی تو حساب برابر سرابر ہے گا نہ تیرے حق میں ہوگا اور نہ نقصان میں تو نے انھیں جو سزا دی ہے وہ اگر ان کے گناہوں سے کمتر ہوئی تو یہ تمہارے حق میں فضیلت کی بات ہوگی اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ رہی تو زیادتی کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ”ونضع الموازین القسط لیوم القیامة“ الآیہ قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن عائشة

۲۵۰۵۴.....تم میں سے جو شخص خادم خریدے سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ میٹھی چیز اس کے لئے نہایت اچھی ثابت ہوگی۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۷۲ احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھئے ۳۱۹

۲۵۰۵۵.....جب تم میں سے کوئی شخص نوکر خریدے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللهم انی اسئلک خیره وخیر ما جبلته علیه واعوذبک من شره وشر ما جبلته علیه.

یا اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔نیز برکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

اسی طرح

اور جب تم میں سے کوئی شخص باندی خریدے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اللهم انی اسالک خیرها وخیر ماجبلتها علیه واعوذبک من شرها وشر ماجبلتها علیه.

یا اللہ میں تجھ سے اس کی خیر و برکت کا اور اس کی پیدائشی خصلت کی خیر و برکت کا جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے طلبگار ہوں اور اس کے شر سے اور اس کی پیدائشی خصلت کے شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔

اس کیلئے برکت دعا کرے اور جب تم میں سے کوئی شخص اونٹ خریدے تو اس کی کوہان پکڑ کر برکت کی دعا کرے اور مذکورہ بالا دعا پڑھے۔

رواہ ابن ماجه عن عمرو بن شعیب عن جده

۲۵۰۵۶..... جو شخص غلام خریدے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ یہ اس کے لیے بہت اچھی ہے۔رواہ ابن النجار عن عائشة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۳۶ والتنزیہ ۲۵۴۲۔

اکمال

۲۵۰۵۷ جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح عن ابی مسعود

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنا غلام کو مارا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ۲۵۰۴۰ نمبر پر حدیث گزر چکی ہے۔

۲۵۰۵۸ وہ اسلام میں تمہارا بھائی ہے اسے اتنا ہی کام سونپو جس کی وہ طاقت رکھتا ہو اسے وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اسے وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اگر تم اسے ناپسند کرو تو بیچ ڈالو یعنی غلام کو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفة

۲۵۰۵۹.....تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو غالب کاموں میں ان سے مدد لو اور جو کام انھیں مغلوب کردے اس میں ان کی مدد کرو۔ رواه احمد بن حنبل البخاری فی الادب المفرد عن رجل من الصحابة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۳۵ وضعیف الجامع ۸۱۷۔

۲۵۰۶۰.....غلام خریدو اور انھیں اپنے کسب وکمائی میں شریک کرو، حبشیوں سے گریز کرو چونکہ انکی عمریں تھوڑی اور کمائی قلیل ہوتی ہے۔

رواه الطبرانی عن ابن عباس

حدیث ۲۵۰۱۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۶۳ والضعیفة ۷۲۵۔

۲۵۰۶۱.....تم نے سچ کہا وہ تمہارا بھائی اور تمہارے باپ کا بیٹا ہے تمہارا باپ اور ماں آدم اور حواء ہیں تمہارے اس سلوک کا اجر عظیم ہے۔

رواه ابن قانع عن بشر بن حنظلة الجعفی

۲۵۰۶۲.....جو کھانا تم خود کھاتے ہو وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ اور جو کپڑے خود پہنتے ہو وہی انھیں پہناؤ۔

رواه مسلم وابن حبان عن ابی الیسر وابن سعد عن ابی ذر وابن سعد عن ابی الدرداء والبخاری فی الادب عن جابر

۲۵۰۶۳.....فقیر مالدار شخص کے پاس آزمائش ہے کمزور طاقتور کے پاس آزمائش ہے غلام آقا کے لیے آزمائش ہے آقا کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اسے وہی کام سونپے جس کی انجام دہی کی اس میں طاقت ہو وہ اس کی مدد کرتا رہے اگر ایسا نہ کر سکے کم از کم اسے سزا تو نہ دے۔

رواه الدیلمی عن ابی ذر

۲۵۰۶۴.....غلاموں سے ایسا کام نہ لو جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انھیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو، جس سے تم راضی ہوا سے روک لو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔

رواه الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۲۵۰۶۵.....تم اپنے خادم کے کام میں جو تخفیف بھی کروگے وہ تمہارے اعمال کی ترازو میں باعث اجر وثواب ہوگا۔

رواه ابن حبان وابویعلیٰ عن عمرو بن حریث

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۹۔

۲۵۰۶۶.....غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں خبر نہیں دی تھی کہ اس امت کے مملوکین اور غیر شادی شدہ لوگ سب امتوں سے زیادہ ہوں گے؟ فرمایا: جی ہاں۔ غلاموں کا اکرام کرو جیسا تم اپنی اولاد کا اکرام کرتے ہو، انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ رواه الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی بکر

۲۵۰۶۷.....غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کرنا مالک پر واجب ہے اور اس سے وہی کام لیا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

رواه عبدالرزاق واحمد بن حنبل ومسلم عن ابی هریرة

غلام کو اپنے ساتھ کھلانا

۲۵۰۶۸.....جب تمہارا غلام تمہارے لیے کھانا تیار کرے، وہ کھانے کی حرارت کا مالک ہے، لہٰذا آقا غلام کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دے اگر انکار کرے تو اس کے ہاتھ پر اس کے پکائے ہوئے کھانے میں سے کچھ رکھ دے۔ رواه الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۵۰۶۹.....خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تواضع ہے، جو شخص خادم کے ساتھ کھانا کھاتا ہے جنت اس کی مشتاق رہتی ہے۔

رواه ابو الفضل جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب العروس والدیلمی عن ام سلمة رضی الله عنها

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۹۱ والتنزیہ ۲۶۷۲۔

۲۵۰۷۰..... جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کرے اس کی حرارت اور پکانے کی مشقت برداشت کرے اور آقا کے قریب لائے آقا کو چاہیے اسے اپنے پاس بٹھائے خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے یا اسے ایک لقمہ دے دے جو اس کی ہتھیلی پر رکھ دے اور کہے: یہ کھالو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۷۱..... تم نے سچ کہا وہ ایسی زمین ہے جو سختی پر ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے، جب تک اس کے باسی اپنے ہاتھوں سے کام کرتے رہیں گے اور اپنے غلاموں کو کھلاتے پلاتے رہیں گے وہ سرزمین ہلاکت کا باعث نہیں بنے گی۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی عن یزید بن معبد

۲۵۰۷۲..... مالک پر غلام کے تین حقوق ہیں، آقا اسے نماز میں جلدی نہ کرائے کھانا کھاتے وقت اسے نہ اٹھائے اور جب غلام بیچنے کا مطالبہ کرے اسے بیچ دے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عباس قال ابن عساکر حدیث غریب

۲۵۰۷۳..... رات کے وقت اپنے غلاموں سے خدمت مت لو چونکہ رات ان کے لیے ہے اور دن تمہارے لیے ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ وفیہ بحر بن کثیر مجمع علی ترکہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اس کی سند میں بحر بن کثیر ہے اس کے ترک پر محدثین کا اجماع ہے۔

۲۵۰۷۴..... جو غلام بھی اپنے آقا کے پاس آتا ہے اور اس سے بچی ہوئی چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ انکار کر دیتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک گنجا سانپ اس پر مسلط کر دے گا جو اسے قضا سے پہلے ڈستا رہے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی و البیھقی فی شعب الایمان والبزار عن حکیم بن معاویۃ عن ابیہ

۲۵۰۷۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔ رواہ البخاری فی الادب عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۷۶..... تمہارے غلاموں نے تمہارے ساتھ جو خیانت کی ہے جو تیری نافرمانی کی ہے اور تیرے ساتھ جو جھوٹ بولا ہے اس سب کا حساب کیا جائے گا اور تو نے انھیں جو سزا دی ہے اس کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان کے کردہ گناہوں کے بقدر رہی تو معاملہ برابر سرابر رہے گا جو نہ تیرے حق میں ہوگا اور نہ ہی تیرے نقصان میں۔ اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان کے کردہ گناہوں سے زیادہ رہی تو زیادتی کا تم سے بدلہ لیا جائے گا کیا تم نے کتاب اللہ میں یہ آیت نہیں پڑھی۔ ونضع والموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئاً الایۃ

قیامت کے دن، ہم انصاف کی ترازو میں قائم کریں گے کہ کسی جان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال غریب ورواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عائشۃ

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بہت سارے غلام ہیں جو میرے سامنے جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے خیانت کرتے ہیں اور میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں اس کی پاداش میں میں انھیں برا بھلا کہتا ہوں اور انھیں مارتا ہوں میرا ان کے متعلق کیا معاملہ ہوگا۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ حدیث ۲۵۰۵۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۰۷۷..... اگر یہ مار غلاموں کے حق میں سودمند تھی (تو اس میں کوئی حرج نہیں) ورنہ قیامت کے دن تم سے بدلہ لیا جائے گا۔

رواہ الحکیم عن زید بن مسلم

روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ غلاموں کو مارنے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۰۷۸ عرض کی گئی: غلاموں کو گالی دینے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ عرض کیا: اس کی مثال یہ ہو سکتی ہے جیسا کہ ہم اپنی اولاد کو سزا دیتے ہیں اور انھیں برا بھلا بھی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: غلام اولاد کی طرح نہیں ہیں تم اپنی اولاد پر تہمت بھی لگا سکتے ہو، جس شخص نے اپنے غلام کو بدون حد کے مارا حتیٰ کہ اس کا خون بہہ نکلا اس کا کفارہ اسے آزاد کرنا ہے۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

۲۵۰۷۹..... غلاموں کا گناہ اور تمہاری دی ہوئی سزا کا وزن کیا جائے گا اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ نکلی تو تم سے اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔ ان کے گناہوں اور تمہاری پہنچائی ہوئی اذیت کا موازنہ کیا جائے گا اگر تمہاری اذیت زیادہ رہی تو اس کا بدلہ بھی تم سے لیا جائے گا، بلاشبہ

تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق تہمت زدہ نہیں کیا جاتا اور اس طرح اپنے آپ کو خوش نہ رکھو کہ تم پیٹ بھر کر کھاؤ اور غلام بھوکا رہے تم کپڑے پہنو اور وہ ننگا رہے۔ رواہ الحکیم عن رفاعۃ بن رافع الزرقی

۲۵۰۸۰۔۔۔غلام کے گناہ کا تمہاری دی ہوئی سزا کے ساتھ موازنہ ہوگا گر برابر سرابر نکلے تو نہ تمہارے حق میں کچھ فائدہ رہا اور نہ تمہارے نقصان میں اگر تمہاری سزا زیادہ رہی تو یہ ایسی چیز ہے جس کا مواخذہ قیامت کے دن تمہاری نیکیوں سے کیا جائے گا۔ رواہ الحکیم عن زیاد بن ابی زیاد مرسلاً

۲۵۰۸۱۔۔۔برتن توڑ دینے پر اپنی باندیوں کو مت مارو تمہاری مقررہ مدتوں کی طرح ان کی مدتیں بھی مقرر ہیں۔ رواہ الدیلمی عن کعب بن عجرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث کی اصل میں آجالکم کی بجائے آجال الناس ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۲۸۵ او ضعیف الجامع ۶۲۴۰

۲۵۰۸۲۔۔۔غلام کو مت مارو چونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ غفلت میں تم ان پر کیا کچھ کر گزرو گے۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمر

۲۵۰۸۳۔۔۔ معاف کر دو، اگر سزا ہی دو تو گناہ کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو۔ رواہ الطبرانی عن جزء

۲۵۰۸۴۔۔۔اسے معاف کر دو ایک دن میں ستر بار، یعنی خادم کو۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حسن غریب عن ابن عمر

۲۵۰۸۵۔۔۔غلاموں کو ایک دن میں ستر مرتبہ معاف کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۵۰۸۶ بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا رہتا ہے اور اللہ کا تعلق اس کے ساتھ جب تک وہ خدمت نہیں لیتا چنانچہ جب بندے کی خدمت کی جاتی ہے اس پر حساب واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ نعیم فی الحلیۃ وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۵۰۸۸۔۔۔بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق اس کے ساتھ جڑا رہتا ہے جب تک وہ خدمت نہیں لیتا جب خدمت لینا شروع کر دیتا ہے پھر اس پر حساب واقع ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۵۰۸۹۔۔۔اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابو یعلی عن انس

۲۵۰۹۰۔۔۔جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتدار ہونا چاہیے اسے لے لو میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

رواہ الترمذی وقال حسن عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۹۱۔۔۔ جب غلام بھاگ جائے پھر دوسری مرتبہ بھی بھاگ جائے تو اسے بیچ دو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔

رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۹۲ جس شخص کی باندی ہو جس سے وہ ہمبستری کرتا ہو اگر چالیس دن تک اس نے باندی سے ہمبستری نہیں کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمرو

۲۵۰۹۳۔ سب سے برا غلام حبشی ہوتا ہے جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے زنا کرتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے، چوری کرتا ہے۔

رواہ ابونعیم عن عبادبن عبیداللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۹۹ او کشف الخفاء ۶۹۳

۲۵۰۹۳۔۔۔حبشیوں میں کوئی بھلائی نہیں جب بھوکے ہوتے ہیں چوری کرتے ہیں، اگر ان کے پیٹ بھرے ہوں تو زنا کرتے ہیں، البتہ ان میں دو اچھی عادتیں بھی ہیں کھانا کھلانا اور لڑائی کے وقت (ساتھ مل کر) لڑائی کرنا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۱۲ ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۰۔

متعلقات از ترجمہ اکمال

۲۵۰۹۵۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص باندی خریدے سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ میٹھی چیز اس کی ذات کے لیے بہت اچھی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن معاذ بن جبل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۔

۲۵۰۹۶ جو شخص خادم خریدے اسے چاہئے کہ وہ اپنا ہاتھ خادم کی پیشانی پر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

اللهم انی اسئلک من خیره وخیر ماجبلته علیه واعوذبک من شره وشر ماجبلته علیه.

اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کے شر اور اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

جب کوئی شخص جانور سواری وغیرہ خریدے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللهم انی اسالک من خیرها وخیر ماجبلتها علیه واعوذبک من شرها وشر ماجبلتها علیه.

یا اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اور جب اونٹ خریدے اس کی کوہان پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللهم انی اسالک من خیره وخیر ماجبلته علیه واعوذبک من شره وشر ماجبلته علیه.

یا اللہ! میں تجھ سے اس اونٹ کی اور اس کی فطرت کی خیر برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور اس کی فطرت کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ رواه ابن عساکر عن ابی هریرة

۲۵۰۹۷ جب کوئی شخص باندی خریدنا چاہے اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اس کے پردے کی جگہیں اور گھٹنوں سے لے کر ازار باندھنے کی جگہ تک نہ دیکھے۔ رواه الطبرانی وابن عدی والبیهقی فی السنن وضعفه عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۲۲ والضعفیۃ ۴۲۴

غلام کی آفتیں

۲۵۰۹۸ کالے حبشی کو صرف اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی فکر لگی رہتی ہے۔ رواه العقیلی والطبرانی عن ام ایمن

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۹۹ وضعیف الجامع ۲۰۴۴

۲۵۰۹۹ مجھے حبشیوں سے دور رہنے دو چونکہ حبشی کو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی فکر لگی رہتی ہے۔ رواه الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۴۲ وتذکرۃ الموضوعات ۱۱۴

۲۵۱۰۰ حبشی کا جب پیٹ بھر جاتا ہے زنا کرتا ہے اور جب بھوکا رہتا ہے چوری کرتا ہے البتہ حبشیوں میں سخاوت اور ہوشیاری ہے۔

رواه ابن عدی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۹۹ والاسرار المرفوعۃ ۴۴۲۔

۲۵۱۰۱ آخری زمانے میں سب سے برا مال غلام ہوں گے۔ رواه ابونعیم فی الحلیة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۴۳ واسنی المطالب ۳۷۳۔

۲۵۱۰۲ بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق جڑا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ تعلق رہتا ہے جب تک کہ وہ خدمت نہیں لیتا اور جب خدمت لیتا ہے اس پر حساب واقع ہو جاتا ہے۔ رواه سعید بن المنصور والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴۶۔

مملوک کی آقا کے ساتھ صحبت کے حقوق

۲۵۱۰۳..... غلام جب اپنے مالک کا خیر خواہ ہوتا ہے اور اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا ہے اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد عن ابن عمر

۲۵۱۰۴..... جب غلام بھاگ جاتا ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ رواہ مسلم عن جریر

۲۵۱۰۵..... جب غلام اسلام سے بھاگ کر کفر وشرک میں داخل ہو جائے اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ رواہ ابوداؤد وابن خزیمۃ عن جریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۳۶ وضعیف الجامع ۲۷۶۔

۲۵۱۰۶..... جب غلام اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرتا رہتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر وثواب ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۵۱۰۷..... دو شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز میں ان کے سروں سے اوپر تجاوز نہیں کرتا ہیں مالکان سے بھاگ جانے والا غلام حتیٰ کہ پس لوٹ آئے خاوند کی نافرمان بیوی حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۵۱۰۸..... جنت کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والا وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا مطیع وفرمانبردار ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۳۴ والضعفیۃ ۱۶۷۷

۲۵۱۰۹..... جو غلام بھی اپنے بھاگنے کے دوران مر گیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا، اگرچہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیوں نہ مارا جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

غلام کا آقا کے پاس سے بھاگنا بڑا گناہ ہے

۲۵۱۱۰..... جو غلام بھی اپنے مالکوں سے بھاگ جاتا ہے وہ کفر کرتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ مسلم عن جریر

۲۵۱۱۱..... ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس نے اپنا غلام جنت میں اپنے سے اوپر والے درجہ میں دیکھا عرض کیا اے میرے پروردگار! میرا غلام مجھ سے ایک درجہ اوپر کیسے پہنچ گیا، حکم ہوا جی ھاں، اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا گیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا گیا ہے۔

رواہ العقیلی والخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۳۸ وضعیف الجامع ۱۸۵۸

۲۵۱۱۲..... وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو اور اپنے مالکان کا بھی فرمانبردار ہو اللہ تعالیٰ اسے اپنے مالکان سے ستر سال قبل جنت میں داخل فرمائے گا آقا کہے گا: اے میرے پروردگار یہ دنیا میں میرا غلام تھا (یہ مجھ پر کیسے سبقت لے گیا) حکم ہوگا، میں نے اس کے عمل کا اسے بدلہ دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۴۔

۲۵۱۱۳..... بھگوڑے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی تا وقتیکہ واپس نہ لوٹ آئے۔ رواہ الطبرانی عن جریر

۲۵۱۱۴..... نیکوکار غلام کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

اکمال

۲۵۱۱۵...... جب غلام بھاگ جاتا ہے اس کی نماز قابل قبول نہیں ہوتی اگر مرگیا تو کافر ہو کر مرے گا۔ رواہ الطبرانی عن جریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۶۹۔

۲۵۱۱۶...... اپنی مالکہ کے پاس واپس لوٹ جاؤ اور سے بتاؤ کہ تمہاری مثال اس غلام کی سی ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو اگر تم اس کے پاس واپس جانے سے قبل مرگئے اسے سلام کہہ دینا۔ رواہ الحاکم عن الحارث بن عبداللہ بن ابی ربیعة

۲۵۱۱۷...... جو غلام بھاگ گیا وہ تمام تر ذمہ داری سے نکل گیا۔ رواہ ابن حنبل فی مسند ومسلم عن جریر

۲۵۱۱۸...... غلام جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کی حدود پوری کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا ہو اس کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۵۱۱۹...... وہ غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہو جو اس پر واجب ہو یعنی اس کا خیر خواہ ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو، اس کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے ایک اجر اپنے رب عزوجل کی اچھی طرح سے عبادت کرنے کا اور دوسرا اپنے مالک کے حقوق ادا کرنے کا۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۵۱۲۰...... اللہ تعالیٰ نے جس غلام کو بھی پیدا فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق واجب کو ادا کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرتا ہو اللہ تعالیٰ اسے دوہرا اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ رواہ البیھقی عن ابی ھریرة

۲۵۱۲۱...... غلام کے لیے اس حال میں آسودگی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو وفات پائے اور اپنے مالک سے حسن سلوک روا رکھتا ہو۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ عن ابی ھریرة

۲۵۱۲۲...... وہ غلام جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹائے گا جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو اور اپنے مالکان کا حق ادا کرتا ہو۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابی بکرة وھو ضعیف

۲۵۱۲۳...... ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس نے اپنا غلام اپنے سے ایک درجہ اوپر دیکھا عرض کیا: اے میرے رب! میرا غلام مجھ سے ایک درجہ اوپر کیسے پہنچ گیا؟ حکم ہوا کہ میں نے اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة

عیادتِ مریض کے حقوق

۲۵۱۲۴...... جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ اسے موت کے متعلق تسلی دو (کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زندگی عطا فرمائے ان شاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی) ایسا کرنے سے اس کی موت ٹل نہیں جائے گی البتہ مریض کا دل خوش ہو جائے گا۔ رواہ الترمذی وابن ماجة عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۶۷ وضعیف ابن ماجہ ۳۰۳

۲۵۱۲۵...... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کے پھلدار باغات کے میوہ جات چنتا ہوا چل رہا ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس آبیٹھتا ہے، جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کے وقت آیا ہو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں تاوقتیکہ شام ہو جائے۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ وابو یعلیٰ والبیھقی فی السنن عن علی

۲۵۱۲۶...... اللہ تعالیٰ بیمار کی عیادت کرنے والے کو اس وقت سے جب وہ اس کی عیادت کے لیے چلتا ہے ستر ہزار فرشتوں کی نگرانی میں دے دیتے ہیں جو دوسرے دن اس وقت تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ الشیرازی عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۶۴

۲۵۱۲۷..... مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے پھلدار باغات میں ہوتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواہ البزار عن عبد الرحمن بن عوف

۲۵۱۲۸..... جو شخص مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں خواہ دن میں کسی وقت بھی جائے فرشتے شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور رات کو جس وقت جائے تا صبح اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔رواہ ابن حبان عن علی

۲۵۱۲۹..... جو مسلمان بھی کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کے وقت جاتا ہے شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہے ہیں اگر شام کے وقت عیادت کے لیے جائے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں پھلدار باغ ہوتا ہے۔رواہ الترمذی عن علی

۲۵۱۳۰..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے آتا ہے تو گویا وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے اور جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر صبح کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت گیا ہو تا صبح ستر ہزار رشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔رواہ ابن ماجہ والحاکم عن علی

۲۵۱۳۱..... جس شخص نے وضو کیا اور اچھا (یعنی پورا) وضو کیا اور پھر ثواب کے ارادے سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اسکو دوزخ سے ستر برس کی مسافت کے بقدر دور رکھا جاتا ہے۔رواہ ابو داؤد عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۹۔

۲۵۱۳۲..... جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت پورا نہ ہوا ہو اور عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے:

اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

میں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا مالک ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مرض سے شفا دیتا ہے۔

رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابن عباس

۲۵۱۳۳..... جو مسلمان بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے:

اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دیتا ہے۔رواہ الترمذی عن ابن عباس

۲۵۱۳۴..... جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی مریض سے ملاقات کی یا اس کی عیادت کی تو پکارنے والا (فرشتہ) پکار کر کہتا ہے "خوشی ہے تمہارے لیے اچھا ہو تمہارا چلنا اور جنت کا بڑا درجہ تمہیں حاصل ہو۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۵۱۳۵..... جب کوئی شخص کسی مریض کے پاس عیادت کے لیے آئے تو اسے یہ دعائیہ کلمات کہنے چاہئیں:

اللھم اشف عبدک ینکالک عدوا او یمشی لک الی الصلاۃ

اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے تاکہ وہ تیرے دشمن کو اذیت پہنچائے یا تیری رضا کی خاطر نماز کے لئے چلے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن اسنی والطبرانی والحاکم عن ابن عمرو

بیمار کے حق میں دعا

۲۱۵۳۶..... جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ اسے اپنے لیے دعا کرنے کا کہو، چونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۰۶ وضعیف الجامع ۴۵۷

۲۵۱۳۷..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرے اسے یہ دعائیہ کلمات کہنے چاہیں:

اللھم اشف عبدک ینکالک عدوا اویمشی لک الی صلاۃ

اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما تا کہ وہ تیرے دشمن کو اذیت پہنچائے یا تیری رضا کی خاطر نماز کے لیے چلے۔رواہ الحاکم عن ابن عمرو

۲۵۱۳۸..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرے وہ مریض کے پاس کوئی چیز نہ کھائے چونکہ اس کا حصہ (یعنی اس کا کام) تو مریض کی عیادت کرنا ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۲ والضعیفۃ ۲۲۸۸

۲۵۱۳۹..... سب سے بہترین عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو۔رواہ القضاعی قال الحافظ ابن حجر: یروی بالموحدۃ والمشناۃ التحتیہ

۲۵۱۴۰..... مریض کی عیادت کرنے والا جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔رواہ مسلم عن ثوبان

۲۵۱۴۱..... مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں گھس جاتا ہے پوری طرح مریض کی عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ مریض کے چہرے پر یا اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے اس کا حال دریافت کرے اور تمہارا آپس میں پوری طرح سلام کرنا یہ ہے کہ تم آپس میں مصافحہ بھی کرلو۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶۸۔

۲۵۱۴۲..... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔رواہ مسلم عن ثوبان

۲۵۱۴۳..... مریض کی عیادت کرو اور جنازے کے ساتھ چلو اس طرح تمہیں آخرت یاد رہے گی۔

روہ احمد بن حنبل فی مسندہ وابن حبان و البیھقی فی السنن عن ابی سعید

۲۵۱۴۴..... مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ برابر جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن توبان

۲۵۱۴۵..... جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۸ والکشف الالٰہی ۱۱۱

۲۵۱۴۶..... جو شخص بھی کسی مریض کی عیادت کے لیے شام کے وقت جاتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ صبح ہو جائے عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے اور جو شخص مریض کے پاس صبح کے وقت آتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہوئے نکلتے ہیں حتیٰ کہ شام ہو جائے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر لیا جاتا ہے۔رواہ ابو داؤد والحاکم عن علی

۲۵۱۴۷..... مریضوں کی عیادت کرو اور ان سے کہا کرو کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں چونکہ مریض کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲۳ والضعیفۃ ۱۲۲۲

بیماروں کی عیادت وقفہ کے ساتھ

۲۵۱۴۸..... مریض کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ چلو مریض کی عیادت وقفہ کر کے کی جائے چوتھے دن دوبارہ عیادت کی جائے ہاں البتہ

مریض اگر مغلوب ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے، اور تعزیت صرف ایک مرتبہ کرنی چاہیے۔ رواہ البغوی فی مسند عثمان عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲۳۔

۲۵۱۴۹...... اجر وثواب کے اعتبار سے عظیم تر عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو۔ رواہ البزار عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵۷

فائدہ:...... یعنی بیمار کے پاس زیادہ نہیں بیٹھنا چاہیے بس مریض کا حال دریافت کرے اسے تسلی دے اور اس کی شفایابی کے لیے دعا کرے پھر مریض کے پاس سے اٹھ کر چل پڑے۔

۲۵۱۵۰...... جو شخص تمہاری عیادت نہیں کرتا اس کی بھی عیادت کرو اور جو شخص تمہیں ہدیہ نہ دیتا ہو اسے بھی ہدیہ دو۔

رواہ البخاری فی التاریخ والبیهقی فی شعب الایمان عن ایوب بن میسرة مر سلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۹۴ و ضعیف الجامع ۳۶۹۳۔

۲۵۱۵۱...... مریض کی پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھو اور پھر اس سے حال دریافت کرو پوری طرح سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم (سلام کے ساتھ) آپس میں مصافحہ کرلو۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف دیکھئے الالحاظ ۶۴۲ و ضعیف الجامع ۵۲۹۷

۲۵۱۵۲...... وقفے کے بعد عیادت کرنی چاہیے اور چوتھے دن عیادت کرو۔ رواہ ابو یعلیٰ عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۷۵

۲۵۱۵۳...... اجر وثواب کے اعتبار سے سب سے افضل عیادت یہ ہے کہ مریض کے پاس سے جلدی کھڑے ہو جانا چاہیے۔

رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۱۲۳ و ضعیف الجامع ۱۰۳۱

۲۵۱۵۴...... مریض کی عیادت کرنے کا اجر وثواب جنازے کے ساتھ چلنے کے اجر وثواب سے عظیم تر ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۳ وکشف الخفاء ۱۷۹۵

۲۵۱۵۵...... عیادت اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر ہونی چاہیے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان)

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۹۹۔

۲۵۱۵۶...... اسے یعنی مریض کو انین "آہ وبکا" کرنے دو چونکہ انین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے بیمار کو اس سے راحت پہنچی ہے۔

رواہ الرافعی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۸۵ والمغیر ۶۲

مریض کی خواہش پوری کرنا

۲۵۱۵۷...... جو شخص مریض کی خواہش کے مطابق اسے (کھانا پھل وغیرہ) کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۱ والنواضح ۲۰۴۲

۲۵۱۵۸...... تین بیماریوں کے مریضوں کی عیادت نہ کی جائے آشوب چشم، داڑھ کا درد اور پھوڑا پھنسی۔

ررواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۵۰

۲۵۱۵۹......جس شخص نے مندرجہ ذیل کلمات وفات کے وقت کہے جنت میں داخل ہوجائے گالا الٰه الا اللّٰه الحلیم الکریم تین بار الحمد لله رب العالمین تین بار اور تبارک الذی بیده الملک وهو یحی ویمت وهو علی کل شیءٍ قدیر۔رواه ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۴۔

۲۵۱۶۰......تمہارے وہ لوگ جو قریب الموت ہوں انہیں لا الٰه الا اللّٰه کی تلقین کرو۔

رواه احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی سعید ومسلم وابن ماجه عن ابی هریرة والنسائی عن عائشة

اکمال

۲۵۱۶۱......وقفہ کے بعد عیادت کرو اور چوتھے روز عیادت کرو، سب سے بہترین عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو البتہ مریض اگر مغلوب الحال ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے اور تعزیت ایک بار کی جائے۔رواه ابن ابی الدنیا وابن صصری فی امالیه وحسنه وابویعلیٰ والبیهقی وضعفه والخطیب عن جابر

۲۵۱۶۲......جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرنے آتا ہے وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس آ کر بیٹھ جائے جب وہ بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے تاشام اس کے لیے دعائے رحمت ومغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو تاصبح ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔رواه البیهقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۶۳......جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ جب اپنے بھائی کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔رواه ابن جریر والبیهقی فی شعب الایمان عن علی کرم الله وجهه

۲۵۱۶۴......جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔حتیٰ کہ بیٹھ جائے۔جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ شام ہوجائے، اور اگر شام کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے تاصبح دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔رواه احمد بن حنبل وابو داؤد وهناد وابویعلی والبیهقی عن علی

۲۵۱۶۵......جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔

رواه ابن جریر والبیهقی فی شعب الایمان عن ثوبان

۲۵۱۶۶......جب کوئی شخص اپنے مریض بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔رواه ابن جریر عن ثوبان

۲۵۱۶۷......جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا محض اللّٰہ تعالیٰ کے لیے اس کی ملاقات کرتا ہے اللّٰہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں: خوش ہوجاؤ اچھا ہو تیرا چلنا اور تجھے جنت میں ایک بڑا درجہ حاصل ہو۔

رواه البخاری فی الادب و ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابن حبان والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۹۔

۲۵۱۶۸......جب کوئی شخص اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لیے گھر سے نکلتا ہے وہ پہلو تک رحمت میں گھس جاتا ہے جب مریض کے پاس سیدھا بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔رواه الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۵۱۶۹......مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں گھسا رہتا ہے جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔رواه ابن عساکر

۲۵۱۷۰......جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواه ابن عساکر عن عثمان

۲۵۱۷۱......جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے۔جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں غوطہ زن

ہوجاتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة والبخاری فی الادب والحارث وابن منیع والبزار وابویعلی والحاکم والبیھقی وابن حبان والضیاء عن جابر

مریض کی عیادت کی فضیلت

۲۵۱۷۲...... جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انعامات میں رغبت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک۔رواہ ابن النجار عن علی

۲۵۱۷۳...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں گھس جاتا ہے، جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اگر اول دن میں اس نے مریض کی عیادت کی ہوتا شام ستر ہزار فرشتے اس کے لے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں، اگر دن کے آخری پہر میں اس کی عیادت کی ہوتا صبح ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اجر وثواب اور انعامات تو عیادت کرنے والے کے لیے ہیں مریض کے لیے کیا انعامات ہیں: فرمایا: مریض کے لیے اس کا دوگنا اجر وثواب اور انعام ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۲۵۔

۲۵۱۷۴...... جو شخص کسی مریض کی عیات کرتا ہے اور اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک ہزار سال کے اعمال جاری فرمادیتے ہیں جن میں پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن انس

۲۵۱۷۵...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے تو غریق رحمت ہوجاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن کعب بن عجرة واحمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی عن کعب بن مالک

۲۵۱۷۶...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے اور کتاب اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیتے ہیں، وہ جہاں بھی ہوتا ہے صبح تا شام اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور (اگر شام کا وقت ہو تو) شام تا صبح نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک وہ مریض کے پاس بیٹھا رہتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔رواہ ابن صصری فی امالیه عن علی

۲۵۱۷۷...... جو شخص کسی مریض کے عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے اور کتاب اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے وہ بہشت میں میوہ خوری کرتے ہوئے چل رہا ہوتا ہے جب وہ مریض کے پاس سے چل پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیتا ہے جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس دن اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۷۸...... جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں گھس جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے مکمل طور پر غریق رحمت ہوجاتا ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۵۱۷۹...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جنت کی میوہ خوری کیا ہے؟ فرمایا: جنت کے پھل چننا۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن جریر والطبرانی عن ثوبان

حدیث ۲۵۱۴۲ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۱۸۰...... جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر رحمت میں گھسا لپٹا رہتا ہے۔حتیٰ کہ جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے مکمل طور پر غریق رحمت ہوجاتا ہے۔ پھر جب مریض کے پاس سے اٹھتا ہے برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ جہاں سے وہ چلا تھا وہاں واپس لوٹ آئے۔ جو شخص

اپنے مومن بھائی کی تعزیت کرتا ہے جو کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عزت وکرامت کے جوڑے پہنائیں گے۔

رواہ ابن جریر والبغوی والطبرانی والبیہقی والحاکم عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ

۲۵۱۸۱۔۔۔۔۔جو شخص مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس پہنچ جائے جب اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۵۱۸۲۔۔۔۔۔جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہوجاتا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے باغات میں

۲۵۱۸۳۔۔۔۔۔جس شخص نے مریض کی عیادت کی وہ جنت کے باغات میں بیٹھ جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس سے اٹھ جاتا ہے اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیا جاتا ہے جو تارات اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۸۴۔۔۔۔۔جو شخص بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور مریض کے پاس بیٹھتا ہے جب تک اس کے پاس بیٹھا رہتا ہے ہر طرف سے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے جب وہ مریض کے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا ہے اس کے نامہ اعمال میں ایک دن کے روزے کا اجروثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

رواہ العقیلی عن ابی امامۃ

۲۵۱۸۵۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو صبح کی نماز پڑھے اور پھر کس مریض کی عیادت کے لیے چل پڑے اور اس سے اسے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو اور آخرت کا خواہاں ہو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک برائی مٹا دیتے ہیں، جب مریض کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اجروثواب میں ڈوب جاتا ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۵۱۸۶۔۔۔۔۔مریض کی عیادت کرتے رہو جنازوں کے ساتھ چلتے رہو اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی۔رواہ ابن حبان عن ابی سعید

۲۵۱۸۷۔۔۔۔۔مریض کی عیادت کرو، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو اور وقفہ کے بعد مریض کی عیادت کرو۔البتہ مریض اگر مغلوب الحال ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے، تین دن کے بعد عیادت کی جائے بہترین عیادت وہ ہے جو از روئے قیام خفیف تر ہو تعزیت ایک ہی مرتبہ کی جائے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۵۱۸۸۔۔۔۔۔مریض کی عیادت تین دن بعد کی جائے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ وترتیب الموضوعات ۱۰۴۶

۲۵۱۸۹۔۔۔۔۔تین قسم کے مریضوں کی عیادت نہ کی جائے۔وہ شخص جسے آشوب چشم ہو، جس کی داڑھ میں درد ہو اور جسے پھوڑے پھنسی کی شکایت ہو۔

رواہ ابن عدی والخلیلی فی مشیختہ والرافعی فی تاریخہ والبیہقی فی شعب الایمان وضعفہ عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ وترتیب الموضوعات ۱۰۴۹

۲۵۱۹۰۔۔۔۔۔پوری طرح عیادت کرنے (کے آداب) میں سے ہے کہ آدمی مریض کے پاس کے پاس بہت تھوڑا قیام کرے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۵۱۹۱۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کے پاس داخل ہو اسے چاہیے کہ وہ مریض سے مصافحہ کرے اور پھر اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر رکھ کر اس کا حال دریافت کرے، اس کی موت کے متعلق اس کی زیادتی عمر کی تسلی دے، اس سے دعا کرنے کی گزارش کرے چونکہ مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ عن جابر

۲۵۱۹۲..... مریض کی پوری طرح تیمارداری کرنے میں سے یہ ادب بھی ہے کہ تم اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کا حال دریافت کرو اور یہ کہ تم اپنا ہاتھ اس کی پیشانی) پر رکھو تمہارا آپس میں پوری طرح سلام کرنا یہ ہے کہ تم آپس میں مصافحہ بھی کرلو۔ رواہ هناد عن ابی امامة

۲۵۱۹۳..... پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم مریض (کی پیشانی) پر ہاتھ رکھو اور اس سے یوں حال دریافت کرو تم نے صبح کس حال میں کی ہے اور شام کس حال میں کی ہے۔ رواہ العقیلی وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة عن ابی امامة

کلام:..... حدیث سنداً ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱ التعتیک ۱۷

۲۵۱۹۴..... پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم مریض کی پیشانی پر ہاتھ رکھو۔ یا فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس کا حال دریافت کرو۔ اور تمہارا اسلام آپس میں مصافحہ کرنے سے مکمل ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وضعفه وابن ابی الد نیا والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۵۔

۲۵۱۹۵..... اپنے بھائی کی پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس سے دریافت کرو کہ اس نے صبح کس حال میں کی اور شام کس حال میں کی۔ رواہ ابن ابی الدنیا والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۹۲

۲۵۱۹۶..... کیا تم نے نہیں کہا کہ تمہیں پاکیزگی مبارک ہو۔ رواہ ابن عساکر وتمام عن ابی امامة

ایک شخص گزرا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا؟ عرض کیا وہ مریض تھا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۱۹۷..... جو شخص مریض کے پاس جائے اور اس کی وفات کا وقت قریب نہ ہوا ہو عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اسأل اللّٰه رب العرش العظیم ان یشفیک

''میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو کہ عرش عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے'' وہ شفایاب ہو جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبة عن ابن عباس

عیادت مریض کی دعا

۲۵۱۹۸..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے جائے اور وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اسأل اللّٰه العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

اگر اس کی موت کا وقت قریب نہ ہوا سے ضرور شفا مل جاتی ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۵۱۹۹..... اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے، تمہیں تا وقت وفات دین اور جسم میں عافیت عطا فرمائے، تمہارے اس دکھ درد کے بدلہ میں تمہارے لیے تین خصلتیں ہیں:

(۱)..... اس بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یاد فرمایا ہے۔

(۲)..... تمہارے سابقہ گناہ اس بیماری کی وجہ سے مٹا دیئے جائیں گے۔

(۳)..... جو چاہو دعا مانگو چونکہ مبتلائے آزمائش کی دعا قبول کرلی جاتی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر عن یحیٰی ابن ابی کثیر

رسول کریم ﷺ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۰۰..... اے سلمان! اللہ تعالیٰ تمہیں بیماری سے شفاء عطا فرمائے تمہارے گناہ بخش دے اور تا وقت وفات تمہیں دین اور بدن میں عافیت عطا فرمائے۔ رواہ البغوی والطبرانی وابن السنی فی عمل یوم ولیلة والحاکم عن سلمان

۲۵۲۰۱......اسے رونے دو تا کہ انیں (آہ وبکا) کرتا رہے چونکہ انین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے، اس کی ادائیگی سے مریض کو راحت پہنچتی ہے۔

رواہ الرافعی عن عائشة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہمارے پاس ایک بیمار شخص تھا جو آہ وبکا کر رہا تھا ہم نے اسے خاموش ہونے کو کہا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۸۵ والمغیر ۶۲

اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۵۲۰۲......تین مرتبہ اجازت طلب کی جائے اگر تمہیں اجازت مل جائے (تو اندر داخل ہو جاؤ) ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔

رواہ مسلم والترمذی عن ابی موسیٰ وابی سعید

۲۵۲۰۳......اجازت تین بار طلب کی جاتی ہے پہلی بار تم غور سے سنتے ہو دوسری بار تم درستی چاہتے ہو اور تیسری بار یا تو اجازت دے دیتے ہو یا واپس کر دیتے ہو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرة

کلام:......ویروی الحدیث بلفظ الغائب فانعموا النظر ضعیف الجامع ۲۲۷۶ والضعیفة ۹۴۶۸

۲۵۲۰۴......جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اسے (اندر داخل ہونے) کی اجازت نہ ملے واپس لوٹ جائے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابو داؤد عن ابی موسیٰ وابی سعید معا والطبرانی والضیاء عن جندب البجلی

۲۵۲۰۵......اگر مجھے تمہارے دیکھنے کا علم ہوتا میں تمہاری آنکھ میں کچوکا لگاتا، نظر ڈالنے ہی کی وجہ سے تو اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی عن سہل بن سعد

۲۵۲۰۶ ...(گھر میں) نظر ڈالنے کی وجہ سے ہی اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن سہل بن سعد

۲۵۲۰۷......جب کسی شخص سے اجازت طلب کی جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی اجازت (باواز بلند) تسبیح کر دینا ہے اور جب عورت سے اجازت طلب کی جائے اور وہ نماز پڑھ رہی ہو اس کی اجازت تالی بجانا ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی ہریرة

۲۵۲۰۸......میری طرف سے اجازت یہ ہو گی کہ تم پردہ اوپر اٹھاؤ اور تم میری باتیں سنو حتیٰ کہ میں تمہیں منع نہ کر دوں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی مسعود

۲۵۲۰۹ یوں نظر ڈالنے کی وجہ سے اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن سعد

۲۵۲۱۰......کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر کے اندر نظر ڈالے تاوقتیکہ اجازت نہ طلب کر لے اگر (اجازت سے قبل) نظر ڈال دی گویا اندر داخل ہو گیا: جو شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہو وہ قوم کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا نہ کرے، اگر اس نے ایسا کیا گویا اس نے قوم سے خیانت کی اور کوئی شخص پیشاب کی حاجت محسوس کرتے ہوئے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو۔ رواہ الترمذی عن ثوبان

کلام:......ضعیف الحدیث ضعیف الترمذی ۵۵ وضعیف الجامع ۶۳۳۴۔

۲۵۲۱۱......باہر نکل کر اس کے پاس جاؤ چونکہ وہ اچھی طرح سے اجازت طلب کرنا نہیں جانتا اس سے کہو کہ وہ یوں کہے: السلام علیکم! کیا میں اندر داخل ہو جاؤں۔ رواہ احمد بن حنبل عن رجل من بنی عامر

۲۵۲۱۲ جو شخص بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ بلا تاوان ضائع ہوئی۔

رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرة

بغیر اجازت اندر جھانکنا بھی گناہ ہے

۲۵۲۱۳..... جو شخص بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ کی نہ دیت ہوگی اور نہ ہی قصاص۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی هریرة

۲۵۲۱۴..... کہو: السلام علیکم! کیا میں اندر آجاؤں۔ رواہ ابو داؤد عن رجل من بنی عامر والطبرانی عن کلدۃ بن حنبل الغسانی

۲۵۲۱۵..... جس شخص نے پردہ ہٹا کر اجازت ملنے سے قبل اندر نظر ڈالی اور گھر والوں کی کوئی بے پردگی دیکھ لی اس سے ایسا کام سرزد ہوا جو اس کے لیے قطعاً حلال نہیں تھا جس وقت اس نے اندر نظر ڈالی اگر کوئی شخص آگے سے اس کی آنکھ پھوڑ دے اس پر کوئی عیب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص دروازے پر سے گزرا جس پر پردہ نہیں لٹکایا گیا تھا اور گزرنے والے نے اندر نظر ڈال دی اس پر کوئی گناہ نہیں چونکہ غلطی تو گھر والوں کی ہے۔

رواہ الترمذی عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۱ وضعیف الجامع ۵۸۲۱۔

۲۵۲۱۶..... جو شخص اجازت ملنے سے قبل پردہ ہٹا کر اندر نظر ڈالے اس سے ایسی حد سرزد ہوئی جو اس کے لیے کسی طرح حلال نہیں تھی، اگر کسی شخص نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ بلا تاوان ضائع ہوئی اگر کوئی شخص دروازے کے پاس سے گزرے جس پر پردہ نہ لٹکایا گیا ہو اور گزرنے والے نے گھر والوں کی کوئی بے پردگی دیکھ لی اس پر کوئی گناہ نہیں چونکہ گناہ تو گھر والوں کا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۴۰۔

۲۵۲۱۷..... ایک شخص کا قاصد کسی دوسرے شخص کی طرف گویا اس کی اجازت ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی هریرة

۲۵۲۱۸..... اگر کوئی شخص تمہارے اوپر جھانکا بغیر اجازت کے اور تم نے اسے ایک کنکری دے ماری جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تمہارے اوپر اس کا کوئی تاوان نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۵۲۱۹..... جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانک کر دیکھا ان کے لیے حلال ہے کہ وہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ ڈالیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی هریرة

۲۵۲۲۰..... اجازت دیئے جانے سے قبل جس کی آنکھ نے جھانک کر گھر کے اندر دیکھ لیا اور وہ سلامتی میں رہا، گویا اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔

رواہ الطبرانی عن عبادة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷۶۔

اکمال

۲۵۲۲۱..... اجازت لینے کا طریقہ یہ ہے کہ تم خادم کو بلاؤ تا آنکہ وہ گھر والوں سے اجازت لے جنہیں تم نے سلام کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۵۲۲۲..... اجازت لینے کا طریقہ یوں بھی ہے کہ آدمی تسبیح پڑھ دے تکبیر پڑھ دے یا حمد کرے یا کھانس کر گھر والوں کو اطلاع کر دے۔

رواہ ابن ماجه عن ابی ایوب

۲۵۲۲۳..... آدمی تسبیح تکبیر یا حمد سے بات کرے اور گھر والوں کو اطلاع کر دے۔ رواہ ابن ماجه عن ابی ایوب

ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! استیذان (اجازت طلب کرنا) کیا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۲۴......اس کے پاس جاؤ وہ اجازت طلب کرنے کے طریقہ سے بخوبی واقف نہیں اس سے کہو: یوں کہے السلام علیکم! کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟
رواہ احمد بن حنبل عن رجل عن بنی عامر

ایک شخص نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی اور کہا: کیا میں داخل ہو جاؤں اس پر خادم سے یہ فرمایا تھا۔

۲۵۲۲۵......تو لوٹ جا پھر کہہ: السلام علیکم! کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ مسند احمد، ترمذی حسن غریب عن کلدة بن حنبل

۲۵۲۲۶......جب تمہارا قاصد آئے یہی تمہارے اجازت ہے۔رواہ الحاکم فی تاریخ والدیلمی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۵۷۔

۲۵۲۲۷......گھروں میں تم دروازوں کے بالکل سامنے سے مت آؤ لیکن دروازوں کے اطراف سے آؤ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ، ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن بسر

۲۵۲۲۸......بالکل دروازے کے سامنے آ کر اجازت مت طلب کرو چونکہ اجازت کا حکم تو گھر میں نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن سعد بن عبادہ

۲۵۲۲۹......اے سعد! جب اجازت طلب کرو دروازے کے سامنے مت کھڑے ہو۔رواہ الدیلمی عن سعد

۲۵۲۳۰......اللہ تعالیٰ نے نظر ڈالنے کی وجہ سے اجازت کا حکم دیا ہے۔رواہ مسلم عن سھل بن سعد

۲۵۲۳۱......تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں ہے وہ تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہے۔

رواہ ابوداؤد وسعید بن المنصور عن مصعب بن سعد بن سعید عن ابیہ

۲۵۲۳۲......اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکا گھر والے نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔رواہ النسائی عن ابن عمر

۲۵۲۳۳......اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے تمہارے اوپر جھانکے تم نے اسے کنکری دے ماری جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تمہارے اوپر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی ھریرة

۲۵۲۳۴......اگر مجھے علم ہوتا کہ تو نے مجھے دیکھا ہے کھڑا ہو کر یہ (سلائی) تمہارے آنکھوں میں داخل کر دیتا اجازت کا حکم نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔رواہ الطبرانی عن سھل بن حنیف

۲۵۲۳۵......سن لو! اگر تم کھڑے رہتے میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا۔رواہ النسائی والطبرانی و سمویہ وسعید بن المنصور عن انس

ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور دروازے کی جھری سے دیکھنے لگا آپ نے اسے لکڑی یا لوہے کی چھوٹی سلاخ سے کچو کا لگانا چاہا اور وہ پیچھے ہٹ گیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۳۶......تمہارا گھر تمہاری حرمت ہے جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہو جائے اسے قتل کر دو۔رواہ الخطیب عن عبادة بن الصامت

سلام کرنے کے بیان میں

سلام کے فضائل احکام، آداب اور ممنوعات۔

سلام کے فضائل اور ترغیب

سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اپنے درمیان سلام (خوب) پھیلاؤ۔رواہ العقیلی عن ابی ھریرة

۲۵۲۳۸......سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اللہ تعالیٰ نے سلام زمین پر ہمارے دین پر چلنے والوں کے لیے تحیة (سلام اور خراج تحسین پیش کرنے) کے لیے مقرر فرمایا ہے اور اہل ذمہ کے لیے امان کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی ھریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱۹۴۲ وضعیف الجامع ۱۴۶۸
۲۵۲۳۹..... میں نے تم سے زیادہ بخیل کوئی نہیں دیکھا، البتہ وہ شخص جو سلام کرنے میں بھی بخل کرتا ہو وہ تم سے بھی زیادہ بخیل ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۶۹۔
فائدہ:.......مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے حوالے کی علامت "م" مقرر کی ہے جو مسلم کا مخفف ہے لیکن فتح الکبیر میں "حم" کی علامت ہے جو احمد بن حنبل کا مخفف ہے اور یہی درست وصواب ہے۔
۲۵۲۴۰..... جب بھی کوئی سے دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے وہ آپس میں جدا نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن البراء

سلام آپس میں محبت کا ذریعہ ہے

۲۵۲۴۱.....قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہیں لاتے اور تمہارا اسوقت تک ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک تم آپس میں محبت نہ کرنے لگو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے تم کرنے لگو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے آپس میں سلام کو زیادہ رواج دو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
۲۵۲۴۲.....سلام ہماری اُمت کا تحیہ (سلام) ہے اور اہل ذمہ کا امان ہے۔ رواہ القضا عن انس
کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۶۳ الدرر المحتفظ ۱۷
۲۵۲۴۳.....سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں مقرر کر دیا ہے آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ چنانچہ جب کوئی مسلمان مرد کسی قوم کے پاس سے گزرتا ہے وہ انھیں سلام کرتا ہے وہ اسے سلام کا جواب دیتے ہیں سلام کرنے والے کے لیے قوم پر سلام کی یاد دھانی کی وجہ سے ایک درجہ ہوتا ہے، اگر قوم اس کے سلام کا جواب نہ دے تو فرشتہ جو کہ ان سے بہتر اور پاکیزہ ہے وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ رواہ البزار عن ابن مسعود
کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۵۸ وذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۱۔
۲۵۲۴۴.....سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو بہت عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے سلام کو اپنی مخلوق کے درمیان ذمہ مقرر کر دیا ہے جب ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو سلام کرتا ہے تو اس پر حرام ہو جاتا ہے کہ سوائے خیر وبھلائی کے اس کا کچھ اور ذکر کرے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۷۔
۲۵۲۴۵..... جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے پر سلام کرتا ہے سلام کرنے والا اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے، جب وہ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ سلام میں پہل کرنے والے کے لیے نوے، اور مصافحہ کرنے والے کے لیے دس۔ رواہ الحکیم وابوالشیخ عن عمر
کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۔
۲۵۲۴۶.....سلام زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ محفوظ رہو گے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد وابویعلیٰ وابن حبان والبیھقی فی شعب الایمان عن البراء

۲۵۲۴۷..... آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ یوں تم آپس میں دوستی کرنے لگ جاؤ گے۔رواہ الحاکم عن ابی موسیٰ

۲۵۲۴۸..... سلام زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۷۵ وضعیف الجامع ۹۹۴

۲۵۲۴۹..... سلام پھیلاؤ تاکہ تمہارا مقام بلند ہو۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

فائدہ:...... اس حدیث میں خوذی مسلم کو اجاگر کیا گیا ہے کہ ہمیں اپنا بلند مقام پہچاننا چاہئے اور اس کا حصول آپس میں سلام کو رواج دینے سے ممکن ہے۔

۲۵۲۵۰..... سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۷۔

۲۵۲۵۱..... سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، اور کفار کی گردنیں اڑاؤ (یعنی جہاد کرو) یوں تم جنت کے وارث بن جاؤ گے۔رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۱۴ وضعیف الجامع ۹۹۵

۲۵۲۵۲..... جب تم شرپسند عناصر کے پاس سے گزرو انھیں سلام کرو تاکہ ان کی شرارت اور فتنہ ماند پڑ جائے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۹۸

۲۵۲۵۳..... اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فرمانبردار وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں ابتداء کرے۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۱۴

۲۵۲۵۴..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سلام کو ہماری امت کے لیے بطور تحیہ مقرر کیا ہے اور اہل ذمہ کے لیے بطور امان مقرر کیا ہے۔

رواہ الطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۷

۲۵۲۵۵..... سلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے ایک اسم ہے جسے زمین میں مقرر کیا گیا ہے، آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام کو رواج دو۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد عن انس

۲۵۲۵۶..... لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل کرے۔لوگوں میں سب سے عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے بھی عاجز ہو۔

رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

سلام میں بخل کرنے والا بڑا بخیل ہے

۲۵۱۵۷..... لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔رواہ ابوداؤد عن ابی امامۃ

۲۵۲۵۸..... سلام کرنا اور حسن کلام ان چیزوں میں سے ہیں جو مغفرت کو واجب کر دیتی ہیں۔رواہ الطبرانی عن انئ بن یزید

۲۵۲۵۹..... مسلمان کا مسلمان کے سلام کا جواب دینا صدقہ ہے۔رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۲۔

۲۵۲۶۰..... جس شخص نے سلام کرنے میں ابتداء کی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۶۔

۲۵۲۶۱ ..... جس شخص نے کسی قوم پر سلام کیا اس نے قوم کو دس نیکیوں میں فضیلت دی بشرطیکہ وہ سلام کا جواب دیں۔رواہ ابن عدی عن رجل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۱ وضعیف الجامع ۵۶۳۲۔

۲۵۲۶۲ ..... یہ بھی صدقہ میں سے ہے کہ تم ہنس مکھ سے لوگوں کو سلام کرو۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۸۹ والنواضح ۲۹۱۷

۲۵۲۶۳ ..... سلام کا جواب دو، نظریں نیچی رکھو اور اچھا کلام کرو۔رواہ ابن قانع عن ابی طلحة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۳۔

۲۵۲۶۴ ..... لوگ سلام کرنے میں بخل کرتے ہیں۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۲۳۔

۲۵۲۶۵ ..... سلام میں ابتدا کرنے والا تکبر سے بری ہو جاتا ہے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان والخطیب فی الجامع عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۶۵۔

اکمال

۲۵۲۶۶ ..... سلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر مقرر کیا ہے آپس میں سلام پھیلاؤ، جب کوئی شخص کسی قوم کو سلام کرتا ہے اور قوم سلام کا جواب دیتی ہے اسے قوم پر ایک فضیلت حاصل ہوتی ہے چونکہ اس نے انھیں سلام یاد کرایا ہے، اگر قوم نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ جو کہ ان سے افضل ہے (یعنی فرشتہ) وہ سلام کا جواب دیتا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۵۲۶۷ ..... مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ سلام کرنے اور کم سے کم کلام کرنے کا حکم دو، البتہ وہی کلام کرو جو با مقصد ہو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود

۲۵۲۶۸ ..... تم ہرگز اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں دوستی اور محبت نہ کر لو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے تم کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے، آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم آپس میں نرمی سے پیش نہیں آ ؤ گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص رحمدل ہے؟ آپ نے فرمایا: رحمت تم میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص نہیں ہے لیکن رحمت عام ہے۔رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی موسی

۲۵۲۶۹ ..... اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) اور اس کی امت کو اس تحیہ کے علاوہ سلام سے ایک دوسرے کو تحیہ پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

رواہ ابو نعیم والدیلمی عن عبد الجبار بن الحارث بن مالک

حارث بن مالک کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرب کے مروجہ طریقہ پر آپ کو "انعم صباحا" کہہ کر سلام کیا۔اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

جنتیوں کا سلام

۲۵۲۷۰ ..... اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے تحیہ سے بے نیاز کر کے ہمیں سلام کے تحیہ سے عزت بخشی ہے اور یہ اہل جنت کا تحیہ (سلام کرنے کا طریقہ) ہے۔رواہ الطبرانی عن عروة بن شهاب ومحمد بن جعفر بن الزبیر مرسلاً

۲۵۲۷۱ ..... یہ طریقہ سلام مسلمانوں کا ایک دوسرے کو سلام کرنے کا نہیں جب تم مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس آؤ یوں کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

رواہ الدولابی وابن عساکر عن ابی راشد عبد الرحمن بن عبد الازدی

(ابوراشد کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں کیا: "انعم صبا حا یا محمد" اس پرآپ نے یہ حدیث ارشادفرمائی۔

۲۵۲۷۲..... یہودیوں اور نصرانیوں کے طریقہ پر سلام مت کرو۔ چنانچہ وہ ہاتھوں، سروں اور اشارے سے سلام کرتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن جابر

۲۵۲۷۳..... جوشخص "السلام علیکم کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

رواہ عبد بن حمید وابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ والطبرانی عن سھل بن حنیف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۱۹۵

۲۵۲۷۴..... جوشخص "السلام علیکم" کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں جو "السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جوشخص "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہتا ہے اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن مالک بن التیھان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۱۹۵

۲۵۲۷۵..... تمہارے اوپر مردوں کا تحیہ واجب ہے جب تم اپنے بھائی سے ملو یوں کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن رجل

۲۵۲۷۶..... یہودیوں نے نے جتنا حسد ہمارے اوپر تین چیزوں کی وجہ سے کیا ہے اتنا حسد کسی اور چیز پر نہیں کیا وہ یہ ہیں: سلام کرنا، آمین کہنا اور اللھم ربنالک الحمد کہنا۔ رواہ البیھقی فی السنن عن عائشۃ

۲۵۲۷۷..... کوئی نقصان نہیں کہ تم نے کیسے سلام کا جواب دیا، یہودی اپنے دین سے مایوس ہو چکے ہیں۔ یہودی قوم سراپا حسد ہے، یہودیوں نے تین چیزوں سے افضل کسی چیز پر مسلمانوں سے حسد نہیں کیا۔ سلام کا جواب دینے پر صفیں سیدھی کرنے پر اور فرض نمازوں میں امام کے پیچھے آمین کہنے پر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۵۲۷۸..... تم جواب میں "وعلیکم" کہہ دیا کرو۔ رواہ ابو داؤد عن انس

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں ہم انھیں کیسے جواب دیں؟ اس پر یہ حدیث ارشادفرمائی۔

۲۵۲۷۹..... اللہ عزوجل ہی سلام ہے جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرے وہ اللہ تعالیٰ سے آگے چیز کو نہ کرے چونکہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

سلام میں پہل کرنے والا اللہ کا مقرب ہے

۲۵۲۸۰..... جب دوشخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہی شخص ہوتا ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۵۲۸۱..... جوشخص سلام میں پہل کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی امامۃ

۲۵۲۸۲..... ان دونوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی وقال حسن عن ابی امامۃ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ جب دوشخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان سے میں کون سلام کرنے میں پہل کرے؟ اس پر یہ حدیث ارشادفرمائی۔

۲۵۲۸۳..... کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس نے ہمیں سلام کیا ہے۔ فرمایا! نہیں اس نے تو کہا

ہے "السام علیکم" یعنی تمہارے دین پر تمہارے ہاتھوں موت واقع ہو۔ جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے تم جواب میں وعلیک کہہ دیا کرو۔ رواہ ابن حبان عن انس

ایک یہودی نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۸۴...... جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے وہ اسے سلام کرے، اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہوجائے پھر (دوبارہ) سلام کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۸۵...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے کئی بار ملاقات کرے تو وہ ہر بار اسے سلام کرے اور اس کا حال دریافت کرے چونکہ نعمت کسی بھی گھڑی میں واقع ہوسکتی ہے۔ رواہ الخطیب فی المفترق والمفترق عن ابن عمر وفیہ یحیٰی بن عقبۃ بن ابی العیزار

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں یحیٰ بن عقبہ بن ابی عیزار ہے ابو حاتم کہتے ہیں وہ اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔

۲۵۲۸۶...... جس شخص نے دس مسلمانوں کو سلام کیا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا، اگر اسی دن مرگیا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔

رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۵۲۸۷...... جو مومن بھی بیس مسلمانوں کو سلام کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ رواہ ابن بلال والدیلمی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سعد بن سنان ہے جس پر موضوع احادیث روایت کرنے کی ہلاکت پڑجاتی تھی۔

۲۵۲۸۸...... جس شخص نے ایک دن میں مسلمانوں کی بیس آدمیوں کی جماعت کو سلام کیا یا الگ الگ بیس آدمیوں کو سلام کیا اور پھر وہ اسی دن مرگیا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی اور اگر اس رات مراتب بھی اس کے لیے جنت ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

سلام کے احکام وآداب

۲۵۲۸۹...... چھوٹا بڑے کو سلام کرے، راستے میں گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۹۰...... بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے تم اسوقت تک کسی کو کھانے کی دعوت مت دو جب تک وہ سلام نہ کردے۔ رواہ الترمذی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۹ وضعیف الجامع ۳۳۷۴۔

۲۵۲۹۱...... بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے۔ رواہ الترمذی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۷۸ والاحفاظ ۳۳۹

۲۵۲۰۲...... سوال سے قبل سلام کیا جائے جو شخص سلام کرنے سے قبل سوال کرے اسے جواب مت دو۔ رواہ ابن النجار عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۲ وکشف الخفاء ۱۴۸۳

۲۵۲۹۳...... جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور ان کے درمیان کوئی درخت یا پتھر یا ٹیلہ حائل ہو وہ ایک دوسرے کو سلام کریں اور سلام کو زیادہ سے زیادہ رواج دیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

۲۵۲۹۴...... سلام کرنا مستحب ہے اور اس کا جواب دینا فرض ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۹ وکشف الخفاء ۱۴۷۶

۲۵۲۹۵...... جب جماعت گزر رہی ہو ان میں سے ایک سلام کردے سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف سے ایک سلام کا جواب دے سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے المتناھیۃ ۱۱۹۹

۲۵۲۹۶..... جب تم کسی گھر میں داخل ہوتو گھر میں رہنے والوں کو سلام کرو اور جب گھر سے باہر نکلو تو گھر والوں کو سلام سے الوداع کہو۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی قتادہ مر سلاً

۲۵۲۹۷..... جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے اس کے جواب میں ''وعلیکم'' کہہ دو۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری ومسلم والترمذی وابن ماجه عن انس

۲۵۲۹۸..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے وہ اسے سلام کرے اگر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور ان کی پھر ملاقات ہو تو وہ دوبارہ سلام کرے۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجه والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

۲۵۲۹۹..... جب کچھ لوگ کسی قوم کے پاس سے گزریں، گزرنے والوں میں سے ایک شخص نے بیٹھے ہوؤں کو سلام کر دیا اور ان میں سے ایک نے سلام کا جواب دیا تو یہ سلام اور جواب دونوں جماعتوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی سعید

۲۵۳۰۰..... سلام میں ابتداء کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان و الخطیب فی الجامع عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۲۳۶۵

۲۵۳۰۱..... سلام میں ابتدا کرنے والا قطع کلامی سے بری ہو جاتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۶۴ والضعیفة ۱۷۵۱

۲۵۳۰۲..... جو شخص مجلس سے اٹھ کھڑا ہو اس کا حق ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے اور جو شخص مجلس میں آئے اس کا بھی حق ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے۔

رواہ الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن معاذ بن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۳۵

۲۵۳۰۳..... سلام کا جواب دو اور چھینکنے والے کو بھی جواب دو۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۱۳

سوار پیدال چلنے والے کو سلام کرے

۲۵۳۰۴..... سوار پیادہ کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اس کا اجر و ثواب اس کے لیے ہوگا اور جو سلام کا جواب نہ دے اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عبدالرحمن بن شبل

۲۵۳۰۵..... سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی هریرة

۲۵۳۰۶..... سوار پیادہ کو سلام کرے پیدل چلنے والا کھڑے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ رواہ الترمذی عن فضالة بن عبید

۲۵۳۰۷..... جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرنے کا ارادہ کرے وہ یوں کہے: ''السلام علیکم'' چونکہ اللہ ہی سلام ہے اللہ سے پہلے کسی چیز سے ابتدا نہ کرو۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی هریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۷ والضعیفة ۲۳۱۹۔

۲۵۳۰۸..... جب تم مجھے اس حالت میں یعنی پیشاب وغیرہ کے لیے بیٹھے ہوئے دیکھو مجھے سلام مت کرو چونکہ اگر تم نے سلام کیا میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ ابن ماجه عن جابر

۲۵۳۰۹..... یہودی جب تمہیں سلام کریں گے یوں کہیں گے السام علیکم، تم جواب میں وعلیک کہہ دو۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمرؓ

۲۵۳۱۰...... جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتا ہے وہ یوں کہتا ہے السام علیکم تم جواب میں و علیکم کہہ دو۔رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابن عمر

۲۵۳۱۱...... اہل کتاب کوسلام کا جواب دیتے ہوئے" وعلیکم "سے زیادہ مت کہو۔رواہ ابو عوانہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۷

۲۵۳۱۲...... کل میں یہودیوں کے پاس جاؤں گا تم میں سے جو بھی میرے ساتھ جائے انھیں سلام کرنے میں ابتداء نہ کرے، اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف" وعلیکم" کہہ دو۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن ابی عبدالرحمن الجھنی احمد بن حنبل والنسائی والضیاء عن ابی بصرۃ

۲۵۳۱۳...... یہودی سلام اور آمین کہنے کی وجہ سے تمہارے اوپر حسد کرتے ہیں۔رواہ الخطیب والضیاء عن انس

۲۵۳۱۴...... جب تم راستے میں مشرکوں سے ملو سلام میں ابتدا مت کرو بلکہ انھیں تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کرو۔

رواہ ابن اسنی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۱۴ وضعیف الادب ۱۷۴

۲۵۳۱۵...... جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے وہ یوں کہے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ و بر کاتہ۔

رواہ الترمذی عن رجل من الصحابۃ

۲۵۳۱۶...... مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ اس وقت مجھے وضو نہیں تھا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن المھاجر بن قنفذ

۲۵۳۱۷...... مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔رواہ مسلم عن جابر

۲۵۳۱۸...... "علیک السلام" نہ کہا جائے چونکہ یہ مردوں کا سلام ہے البتہ یوں کہو: السلام علیکم۔

رواہ اصحاب السنن الثلاثہ والحاکم عن جابر بن سلیم

۲۵۳۱۹...... میری امت میں جس سے بھی ملاقات کرو اسے سلام اول" کہو اور تا قیامت سلام اول ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۰۹۔

اکمال

۲۵۳۲۰...... سلام سے پہلے کلام نہ کرو اور جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کردے اسے جواب مت دو۔رواہ الحکیم عن ابن عمر

۲۵۳۲۱...... چھوٹا بڑے کو سلام کرے، ایک دو کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، سوار پیادہ کو سلام کرے راہ گزر کھڑے کو سلام کرے اور کھڑے بیٹھے کو سلام کرے۔رواہ ابن السنی عن جابر

۲۵۳۲۲...... سوار پیادہ کو سلام کرے، پیادہ بیٹھے کو سلام کرے اور دو چلنے والے سلام کرنے میں برابر ہیں ان میں سے جو بھی سلام کرنے میں پہل کردے وہ افضل ہے۔رواہ ابن اسنی والشاشی و ابوعوانۃ و ابن حبان وسعید بن المنصور عن جابر

۲۵۳۲۳...... سوار پیادہ کو سلام کرے پیادہ بیٹھے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں جس نے سلام کا جواب دیا اس کا اجر وثواب اسی کے لیے ہوگا جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن عبدالرحمن بن شبل

۲۵۳۲۴...... سوار پیادے کو سلام کرے پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اسی کے لیے اجر وثواب ہوگا جس نے جواب نہ دیا اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن شبل

۲۵۳۲۵..... چھوٹا بڑے کو سلام کرے راہ گزر بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی هریرة

حدیث ۲۵۲۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۳۲۶..... سوار پیادہ کو سلام کرے پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے دو پیادوں میں سے جو بھی سلام میں پہل کرے وہ افضل ہے۔

رواہ ابن حبان عن جابر

۲۵۳۲۷..... گھڑ سوار پیادہ پا کو سلام کرے پیادہ پا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ رواہ ابن حبان عن فضالة بن عبید

۲۵۳۲۸..... اے بچو! السلام علیکم۔ رواہ ابونعیم عن انس

۲۵۳۲۸..... مرد عورتوں کو سلام کر سکتے ہیں عورتیں مردوں کو سلام نہ کریں۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن واثلة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۲۶۹

۲۵۳۳۰..... تجھے اور تیرے باپ کو سلام کہہ۔ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرا باپ آپ کو سلام کہہ رہا تھا۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ ابوداؤد وابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن رجل من بنی تمیم عن ابیه عن جده

ممنوعات سلام

۲۵۳۳۱..... نابینا کو سلام نہ کرنا خیانت ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی هریرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۲۵ وکشف الخفاء ۹۷۰

۲۵۳۳۲..... آدمی کا ایک انگلی سے سلام کرنا یہودیوں کے فعل کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیهقی فی شعب الایمان عن جابر

۲۵۳۳۳..... جس شخص نے ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے یہودیوں اور نصرانیوں کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو چنانچہ یہودی ایک انگلی کے اشارہ سے سلام کرتے ہیں جب کہ نصرانی ہتھیلی سے سلام کا اشارہ کرتے ہیں۔

رواہ الترمذی عن ابن عمرو

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۱۲۰۱۔

۲۵۳۳۵..... قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ایک شخص مسجد کے پاس سے گزرے گا لیکن مسجد میں دو رکعتیں نہیں پڑھے گا اور یہ کہ آدمی صرف اپنے پہچانے والے کو سلام کرے گا اور یہ کہ بچہ بوڑھے کو سلام کا جواب دے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۸۲ والضعیفة ۱۵۳۰

۲۵۳۳۶..... جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کردے اسے کلام کا جواب مت دو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶۴

۲۵۳۳۷..... جو شخص سلام سے ابتداء نہ کرے اسے اجازت مت دو۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان والضیاء عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۲۹۔

۲۵۳۳۸..... یہودیوں اور نصرانیوں کو سلام کرنے میں پہل مت کرو اور جب تم ان میں سے کسی شخص سے ملو اسے تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی هریرة

۲۵۳۳۹..... یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح سلام مت کرو چنانچہ وہ ہتھیلیوں اور آبروؤں کے اشاروں سے سلام کرتے ہیں۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۳۰ والکشف الالٰہی ۱۱۲۰

مصافحہ کا بیان

۲۵۳۴۰.....جب بھی دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ والضیاء عن البراء

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۲۳۔

۲۵۳۴۱.....جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں وہ اپنی ہتھیلیاں نہیں چھوڑنے پاتے حتیٰ کہ ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۵۳۴۲.....جو نسے دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے اور دونوں مصافحہ کر لیتے ہیں دونوں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور پھر جدا ہو جاتے ہیں چنانچہ ان کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن البراء

۲۵۳۴۳.....جب دو مسلمان ملتے ہیں اور آپس میں مصافحہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں ان دونوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ رواہ ابو داؤد عن البراء

کلام:.......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۱۱۳ ضعیف الجامع ۳۹۷۔

۲۵۳۴۴.....آپس میں مصافحہ کیا کرو دلوں کا کینہ ختم ہو جائے گا۔ رواہ ابن عدی عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۳۸ والضعیفۃ ۱۷۶۶

۲۵۳۴۵.....مصافحہ مسلمان کا اپنے بھائی کو بوسہ دینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ المحاملی فی امالیہ والدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۴ والکشف الالٰہی ۴۳۵

۲۵۳۴۶.....پورا اسلام یہ ہے کہ آدمی ہاتھ پکڑ (کر مصافحہ کرے)۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۴ وضعیف الجامع ۵۲۹۴

۲۵۳۴۷.....پورا اسلام یہ ہے کہ ہاتھ پکڑ لیا جائے اور دائیں ہاتھ سے مصافحہ کر لیا جائے۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی امامۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۷۹

۲۵۳۴۸.....میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ عن امیمۃ بنت رقیقۃ

۲۵۳۴۹.....مشرکین سے مصافحہ کرنے، انھیں کنیت رکھنے اور انھیں مرحبا کہنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۹۹۔

ممنوعات سلام......از حصہ اکمال

۲۵۳۵۰.....جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو تو مجھے سلام مت کرو چونکہ اگر تم نے ایسا کر دیا میں پھر بھی تمہیں جواب نہیں دوں گا۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر

ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۱.....میں اچھا نہیں سمجھتا کہ بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔ رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان والحاکم عن المھاجر بن قنفذ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۲......اگر میں ایسی حالت میں ہوں مجھے مت سلام کرو اگر تم نے مجھے سلام کر دیا تو بھی میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔

رواہ العسکری فی الصحابة عن المهاجر بن قنفذ

مہاجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۳......مجھے کسی چیز نے تجھے سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ میں طہارت پر نہیں تھا۔ رواہ ابو داؤد الطیا لسی عن ابن عمر

۲۵۳۵۴......مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ مجھے وضو نہیں تھا۔

رواہ ابو داؤد الطیا لسی والباوردی عن حنظلة الانصاری

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ تیمم کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۵......جس چیز نے مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے پر برانگیختہ کیا ہے وہ یہ کہ مجھے اندیشہ ہوا تم اپنی قوم سے جا کر کہیں یہ نہ کہو کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا جب تم مجھے ایسی حالت میں دیکھو ہر گز مجھے سلام نہ کرو اگر تم نے مجھے سلام کر دیا میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ الشافعی والبیهقی فی المعرفة والخطیب عن ابن عمر

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب دیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۶......قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ جب جان پہچان کی بنا پر سلام کیا جانے لگے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

مصافحہ اور معانقہ کا بیان......از حصہ اکمال

۲۵۳۵۸ مصافحہ کرنا مسلمان کے بوسہ لینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ المحاملی فی امالیه وابن شاهین فی الافراد عن انس

۲۵۳۵۷......قیامت کی علامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ صرف جان پہچان والے کو سلام کیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:......وفیہ "اخاه" امعنو انظر فیہ ضعف الجامع ۲۰۲۷ والکشف الالٰہی ۶۳۵

۲۵۳۵۹......سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ کیا ہے ورنہ قبل ازیں یہ اسے سجدہ کر دیتا وہ اسے سجدہ کر دیتا تھا اسلام آیا اور (آؤ بھگت کے لیے) مصافحہ مقرر کیا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن تمیم

۲۵۳۶۰......خلوص محبت پہلی امتوں کا سلام ہوتا تھا ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے معانقہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن تمیم الدارمی

۲۵۳۶۱......جب بھی دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ ان کے ہاتھ چھوڑنے سے قبل ان کی دعا قبول فرمائے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دیتا ہے۔ جو قوم بھی اکٹھی ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ذکر کرتے ہیں آسمان میں ایک پکارنے والا (فرشتہ) آواز لگاتا ہے کہ کھڑے ہو جائے تمہاری مغفرت ہو چکی تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدلی جا چکی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ وسعید بن المنصور عن میمون المرئی عن میمون بن سیاه عن انس

۲۵۳۶۲......جب مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لیتا ہے ان کے گناہ جھڑنے لگتے ہیں جس طرح سخت آندھی کے دن خشک پتے درخت سے جھڑنے لگتے ہیں حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگر چہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۵۳۶۳......جو مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کرتا ہے ان میں سے کسی کے دل میں دوسرے کی عداوت نہیں ہوتی وہ آپس میں اپنے اپنے ہاتھ نہیں چھڑا پاتے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گذشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے دراں حالیکہ اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہیں ہوتی اس کی نظر واپس نہیں لوٹنے پاتی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے گذشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۵۳۶۴......جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہ ہو چنانچہ ان کے ہاتھ الگ نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پہلے گناہ بخشش دیتے ہیں جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف نظر کی اور اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہ ہو وہ اپنی نظر نہیں اٹھانے پاتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پہلے گناہ بخش دیتا ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۲۵۳۶۵......جس شخص نے اپنے بھائی سے لطف و محبت سے مصافحہ کیا وہ جدا نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

رواہ ابن شاھین عن البراء

۲۵۳۶۵......آپس میں مصافحہ کیا کرو چونکہ مصافحہ عداوت کو ختم کر دیتا ہے ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو چونکہ ہدیہ دلوں کے کینے کو ختم کر لیتا ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۴۴ والضعیفۃ ۱۷۶۶

۲۵۳۶۷......مصافحہ کرنا مسلمان کا اپنے بھائی کے ہاتھ کے بوسہ لینے کے قائم مقام ہے۔رواہ الدیلمی عن الحسن بن علی

۲۵۳۶۸......ہم ان (یہودیوں اور نصرانیوں) کی بنسبت مصافحہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں ان کے گناہ جھڑنے لگتے ہیں۔رواہ الرویانی وابن ابن الدنیا فی کتاب الاخوان والضیاء عن البراء

۲۵۳۶۹......جو بھی دو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کا استقبال کرتا ہے اور اس سے مصافحہ کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں وہ جدا نہیں ہوتے پاتے حتیٰ کہ ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ وابن النجار عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے، ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۰۴ والضعیفۃ ۶۵۲

۲۵۳۷۰......کپڑوں کے ماوراء مصافحہ کرنا جفاکشی ہے۔رواہ الدیلمی عن انس

مجالس اور مجالس میں بیٹھنے کے حقوق

۲۵۳۷۱......جو شخص بھی مجلس کے اختتام پر یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے کسی بھی خیر و ذکر کی مجلس میں یہ کلمات پڑھے جائیں اللہ تعالیٰ اس مجلس پر ان کلمات کی مہر لگا دیتا ہے جس طرح صحیفے پر مہر لگا دی جاتی ہے وہ کلمات یہ ہیں

سبحانک اللھم وبحمدک لاالہ الاانت استغفرک واتوب الیک

رواہ ابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۵۔

۲۵۳۷۲......جو قوم بھی کسی مجلس سے اٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے ان کی مثال مردہ گدھے کی ہوتی ہے، یہ مجلس ان کے لیے تاقیامت باعث صد افسوس ہوتی ہے۔رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۵۳۷۳......شاید تم میرے بعد بڑے بڑے شہروں کو فتح کرو اور ان شہروں کے بازاروں میں تم مجلسیں لگاؤ گے جب ایسا ہو سلام کا جواب دینا اپنی نظریں نیچی رکھنا، نابینا کو راستے کی راہنمائی کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔رواہ الطبرانی عن وحشی

۲۵۳۷۴......اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والحاکم عن حذیفہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۹۴۔

۲۵۳۷۵......جو شخص کسی قوم کے پاس آئے اور وہ مجلس میں بیٹھنے کے لیے گنجائش پیدا کردیں حتیٰ کہ وہ ان پر راضی ہوجائے اس مجلس کو راضی کرنا اللہ کا حق ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۵۳۷۶......جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی قوم کے حلقہ کی گردنیں پھلانگیں، اس نے نافرمانی کی۔رواہ الطبرانی عن ابن امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۱۷

۲۵۳۷۷......مجالس کا انعقاد امانتداری سے کیا جائے۔رواہ الخطیب عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۶۹ او کشف الخفاء ۲۲۶۹۔

۲۵۳۷۸......جب کوئی شخص بات کرے پھر اٹھ کر چلا جائے تو یہ بات تمہارے پاس امانت ہوتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والضیاء عن جابر وابویعلی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۵۵ وکشف الخفاء ۲۲۱۔

۲۵۳۷۹......مجالس کا انعقاد امانتداری سے کیا جائے البتہ تین مجلسیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں ایک وہ مجلس جس میں ناحق خون بہانے کی باتیں ہورہی ہوں دوسری وہ مجلس جس میں کسی عورت کی عصمت دری کی باتیں ہورہی ہوں تیسری وہ مجلس جس میں کسی کے مال کو ناحق لوٹنے کی باتیں ہورہی ہوں۔رواہ ابوداؤد عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۵۸ وضعیف ابی داؤد، ۱۰۳۷

۲۵۳۸۰......قبیلے کی مجلسوں سے اجتناب کرو۔رواہ سعید بن المنصور عن ابان بن عثمان مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۵

۲۵۳۸۱......دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھو۔رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو

۲۵۳۸۲......کوئی قوم مجلس کا انعقاد نہ کرے مگر امانتداری سے۔رواہ المخلص عن مروان ابن الحکم

۲۵۳۸۳......کوئی شخص مجلس میں باپ بیٹے کے درمیان نہ بیٹھے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سھل بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۲۸۔

۲۵۳۸۴......کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر تفریق ڈالے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عمرو

۲۵۳۸۵......تین چیزیں روکی نہ جائیں تکیہ، تیل اور دودھ۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۵۳۸۶......میں تمہیں الگ الگ ٹولیوں میں بٹا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر بن سمرۃ

۲۵۳۸۷......جو شخص یہ چاہتا ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں وہ جہنم کو اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی عن معاویۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۷۲

۲۵۳۸۸......دایاں مقدم ہے اور پھر دایاں یعنی مجلس میں کھانے پینے کی اشیاء دائیں طرف سے شروع کرنی چاہئیں۔

رواہ مالک فی الموطا والبخاری ومسلم واصحاب السنن الازبعۃ عن انس

۲۵۳۸۹......آدمی کو سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۵۳۹۰......منع کیا گیا ہے کہ مجلس سے کوئی شخص اٹھ جائے اور دوسرا اسکی جگہ آن بیٹھے۔رواہ البخاری عن ابن عمر

۲۵۳۹۱ ......دو آدمیوں کے درمیان تیسرے شخص کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہے البتہ ان کی اجازت سے بیٹھ سکتا ہے۔

رواه البيهقي في السنن عن ابن عمر

۲۵۳۹۲ ......سائے اور دھوپ کے درمیان آدمی کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

رواه احمد حنبل عن رجل

مجلس میں وسعت پیدا کرنا

۲۵۳۹۳ ...... جب تم میں سے کوئی شخص مجلس تک پہنچ جائے اس کے لیے مجلس میں وسعت پیدا کردی گئی ہو اسے بیٹھ جانا چاہیے ورنہ کھلی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ جائے۔ رواه البغوی والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن شیبة بن عثمان

۲۵۳۹۴ ...... جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے سلام کرے اگر مجلس میں بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو سلام کر کے چلا جائے چنانچہ پہلا دوسرے سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔ رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن حنبل والحاکم عن ابی هریرة

۲۵۳۹۵ ...... جب تم بیٹھ جاؤ اپنے جوتے اتارلو تاکہ تمہارے پاؤں کو راحت پہنچے۔ رواه البزار عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۷۔

۲۵۳۹۶ ...... جب تم میں سے کوئی شخص قوم کے پاس آئے اور اس کے لیے مجلس میں گنجائش پیدا کردی گئی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعث عزت واکرام سمجھ کر بیٹھ جائے جو اس کے مسلمان بھائی نے اس کی اگر مجلس میں گنجائش نہ ہو پھر کھلی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ جائے۔

رواه الحارث عن ابی شیبة الخدری

۲۵۳۹۷ ......مجلسوں کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرو، سیدھے راہ کی طرف راہنمائی کرو اور نظریں نیچی رکھو۔

رواه الطبرانی عن سهل بن حنیف

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۵ وکشف الخفاء ۱۷۳۔

۲۵۳۹۸ ...... جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ جائے اور پھر دوبارہ واپس لوٹ آئے وہ اپنی پہلی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

رواه احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد ومسلم وابوداؤد وابن ماجه عن ابی هریرة واحمد بن حنبل عن وهب بن حذیفة

کلام: ...... فلینظر فی اسناد الحدیث ذخیرۃ الحفاظ ۳۷۰

۲۵۳۹۹ ...... جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں بیٹھا ہو اور پھر اس سے سایہ چھٹ جائے اور یوں وہ آدھا سائے میں ہو اور آدھا دھوپ میں تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہئے۔ رواه ابوداؤد عن ابی هریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶

۲۵۴۰۰ ...... دھوپ میں بیٹھنے سے گریز کرو چونکہ دھوپ کپڑوں کو بوسیدہ کردیتی ہے، ہوا کو آلودہ اور بدبودار کردیتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر کردیتی ہے، جس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔ رواه الحاکم عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۹۶ والضعیفة ۱۸۹

۲۵۴۰۱ ......سب سے زیادہ افضل مجلس وہ ہے جس کا رخ قبلہ کی طرف ہے۔ رواه الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے الشذرۃ ۱۳۶۲ وضعیف الجامع ۸۷۶

۲۵۴۰۲ ......سب سے افضل نیکی ہم جلیسوں کی عزت داری ہے۔ رواه القضاعی عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے تکمیل النفع ۶ وضعیف الجامع ۱۰۰۸

۲۵۴۰۳......سب سے اچھی مجلس وہ ہے جس میں قبلہ کی طرف رخ کیا گیا ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابی عمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۵۰ والاتقان ۲۵۱

۲۵۴۰۴......مجلسوں کی تین قسمیں ہیں۔ سلامتی والی مجلس، نفع اٹھانے والی مجلس اور بک بک کرنے والی مجلس۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۷۴

۲۵۴۰۵......مسلمان کا حق ہے کہ جب اُسے اس کا بھائی دیکھے اس کے لئے کھسک جائے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن واثلة بن الخطاب

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۶۷

۲۵۴۰۶......ہر چیز کا ایک شرف ہوتا ہے، سب سے اشرف مجلس وہ ہے جو قبلہ رخ بیٹھی ہو۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن عباس

۲۵۴۰۷......مجالس کا انعقاد امانتداری کے ساتھ ہونا چاہئے۔ رواہ ابوالشیخ فی التوبیخ عن عثمان وعن ابن عباس

۲۵۴۰۸......دو شرکائے مجلس اللہ تعالیٰ کی امانتداری کی پاسداری کرتے ہوئے شریک مجلس ہوتے ہیں، ان میں سے کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے دوسرے ساتھی کی کوئی بات افشا کرے جس کا اسے خوف ہو۔ رواہ ابونعیم عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے الشذرة ۸۵۸ وضعیف الجامع ۲۰۶۵

۲۵۴۰۹......راستوں میں مجلسیں لگانے سے اجتناب کرو۔ اگر چار و ناچار راستوں میں مجلسیں لگاؤ تو راستوں کا حق ضرور ادا کرو، نظریں نیچی رکھو، کسی کو اذیت نہ پہنچاؤ، سلام کا جواب دو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری و مسلم وابوداؤد عن ابی سعید

۲۵۴۱۰......جو قوم بھی مجلس لگاتی ہے اور دیر تک مجلس قائم رہتی ہے پھر مجلس برخاست کرکے چلے جاتے ہیں، جانے سے قبل نہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرکائے مجلس کے لئے نقص اور عیب بن جاتا ہے اگر اللہ چاہے انہیں عذاب دے، چاہے معاف کردے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرة

۲۵۴۱۱......سائے میں چلے جاؤ، چونکہ سایہ بابرکت ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی حازم

کلام:......حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۰۹

۲۵۴۱۲......سب سے بہترین مجلس وہ ہے جس میں وسعت پیدا کی جاسکے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی سعید الخدری والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۶۲۹ ومختصر المقاصد ۴۳۵

۲۵۴۱۳......سلطان اور ذی علم مجلس میں شرف وعزت کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۵۵

۲۵۴۱۴......آدمی مجلس میں اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ اگر اپنے کام سے باہر چلا جائے اور پھر اندر لوٹے تو اپنی پہلی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

رواہ النسائی عن وھب بن حذیفة

۲۵۴۱۵......اپنی مجالس کو مجھ پر درود بھیجنے سے مزین کرو، چونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

رواہ الدیمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۳۴۷ وتذکرة الموضوعات ۸۹

۲۵۴۱۶......سب سے بری مجلس راستوں کے بازار ہیں اور سب سے اچھی مجلس مسجدیں ہیں، اگر تم مسجد میں نہ بیٹھو اپنے گھر کو مت چھوڑو۔

رواہ الطبرانی عن واثلة

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۳

۲۵۴۱۷.....مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی یہ دعا پڑھ لے:

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لاالہ الا انت وحدک لاشریک لک استغفرک واتوب الیک

رواہ الطبرانی عن ابن عمرو وابن مسعود

کلام:...... ولم توجد وحدک لاشریک لک وفقط انظر ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۲۔

۲۵۴۱۸.....جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا جس میں شوروغوغا کثرت سے ہوا اور مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھ لی:

سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اشھد ان لاالہ الا انت استغفرک واتوب الیک

اس مجلس میں جو برائیاں بھی سرزد ہوئی ہوں گی وہ بخش دی جائیں گی۔ رواہ الترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۶۶۔

۲۵۴۱۹.....جس شخص نے یہ دعا پڑھی:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان لاالہ الا انت استغفرک واتوب الیک

اگر مجلس ذکر میں یہ دعا پڑھی تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسے عمدہ کلام پر مہر لگادی جائے، جس نے یہ دعا لغویات کی مجلس میں پڑھی اس کے لیے کفارہ ہوجائے گی۔ رواہ النسائی والحاکم عن جبیر بن مطعم

۲۵۴۲۰.....جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے اور مجلس میں اس کے بیٹھنے کے لیے گنجائش پیدا کردی جائے اسے وہاں بیٹھ جانا چاہیے چونکہ یہ اس کی عزت اور اکرام کا باعث ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے مسلمان بھائی نے اسے نوازا ہے اگر مجلس میں اس کے لیے گنجائش نہ پیدا ہوسکے اسے دیکھ کر گنجائش والی جگہ میں بیٹھ جانا چاہیے۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۵۴۲۱.....جب کوئی شخص تمہارے لیے مجلس میں کھڑا ہوجائے تم اس جگہ نہ بیٹھو تمہارا ہاتھ اس شخص کے کپڑے کو نہ چھونے پائے جس کے تم مالک نہیں ہو۔ رواہ الطیالسی والبیھقی فی السنن عن ابی بکرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۴

کوئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہے

۲۵۴۲۲.....جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقص ثابت ہوجاتا ہے اور جو شخص بستر پر لیٹے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقص ثابت ہوجاتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۲۳.....کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود اس کی جگہ بیٹھ جائے لیکن مجلس میں کشادگی کرو اور وسعت پیدا کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عمر

۲۵۴۲۴.....کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۲۵۴۲۵.....جو قوم بھی کسی ایسی مجلس کا انعقاد کرتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ پر درود نہ بھیجا گیا ہو وہ مجلس قوم کے لیے باعث صد افسوس بن جاتی ہے اگرچہ وہ جنت میں داخل ہوجائیں تب بھی ثواب کی لذت سے بہرہ مند نہیں ہوں گے۔ رواہ النسائی عن ابی سعید

اکمال

۲۵۴۲۶.....اکابر (بڑوں) سے ابتداء کرو چونکہ برکت اکابر ہی کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحکیم عن ابن عباس

۲۵۴۲۷......جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بڑوں کی تعظیم کروں۔رواہ ابن النجار عن ابن عمر
۲۵۴۲۸...... جب کسی شخص نے کوئی بات کی پھر بات کرنے والے نے اپنے اردگرد دیکھا وہ بات امانت ہوگی۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر

۲۵۴۲۹......جس شخص نے کوئی بات کی پھر اس نے چاہا کہ یہ بات افشانہ کی جائے وہ بات امانت ہوگی اگرچہ بات کرنے والے نے بات مخفی رکھنے کا مطالبہ نہ کیا ہو۔رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن سلام
۲۵۴۳۰......جس شخص نے کسی سے کوئی بات سنی وہ نہیں چاہتا کہ اس کی بات کا کسی سے تذکرہ کیا جائے پس وہ سننے والے کے پاس امانت ہوگی اگرچہ وہ پوشیدہ رکھنے کا مطالبہ نہ کرے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی الدرداء
۲۵۴۳۱......مجلس ایک طرح کی امانت ہیں۔کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ کس مومن کے حق میں بڑی حرکت کا ارتکاب کرے۔

رواہ ابن لال عن اسامۃ بن زید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۲۹۹

مجلس کی گفتگو امانت ہے

۲۵۴۳۲...... تمہارے درمیان ہونے والی گفتگو امانت ہے۔کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کی پگڑی اچھالے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ عن محمد بن ھشام مرسلاً قال القاضی محمد بن ھشام: لہ صحبۃ وقال ابن المدینی: لااعرفہ

۲۵۴۳۳......وہ شخص جو اکٹھے مجلس میں بیٹھے ہوں ان کی یہ مجلس امانت ہے ان میں سے کسی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے دوست کی کوئی بات افشا کرے جسے وہ ناپسند سمجھتا ہو لوگوں میں سب سے زیادہ غیرت مند میرے نزدیک میرا ہم جلیس ہے۔

رواہ ابن لال من طریق سلمۃ بن کھیل عن ابیہ عن ابن مسعود

۲۵۴۳۴ مجلس امانت کے ساتھ منعقد کی جائیں البتہ تین مجلسیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ایک وہ مجلس جس میں خون حرام کو مباح کیا جارہا ہو۔ ایک وہ مجلس جس میں حرام مال کو حلال کیا جارہا ہو۔رواہ الخرائطی عن جابر
۲۵۴۳۵......جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں آئے وہ سلام کرے،اگر وہ مجلس میں بیٹھنا بہتر سمجھے تو بیٹھ جائے اگر جانا چاہے تو سلام کر کے چلا جائے بلاشبہ پہلا دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلب وابن حبان عن ابی ھریرۃ
۲۵۴۳۶...... جب تم میں سے کوئی شخص مجلس سے کھڑا ہو جائے اسے سلام کرنا چاہیے چونکہ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرۃ
۲۵۴۳۷ جب تم کسی مجلس کے پاس سے گزرو تو اہل مجلس کو سلام کرو اگر وہ خیر پر ہوں تم بھی ان کے شریک ہو جاؤ گے اگر وہ خیر کے علاوہ پر ہوں تو تمہارے لیے اجر و ثواب لکھ دیا جائے گا۔رواہ الطبرانی عن معاویہ بن قرۃ عن ابیہ
۲۵۴۳۸ جس شخص کے پاس کوئی قوم بیٹھے وہ ان کے اجازت کے بغیر کھڑا نہ ہو اور جو شخص دو آدمیوں کو بیٹھا ہوا دیکھے وہ ان کے پاس نہ بیٹھے البتہ اجازت لے کر بیٹھ سکتا ہے کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان بیٹھ کر تفریق نہ ڈالے حتیٰ کہ ان سے اجازت نہ لے لے۔

رواہ ابن لال عن ابن عمر

۲۵۴۳۹......جس شخص نے اپنی بڑائی ظاہر کرتے ہوئے مجلس میں دو آدمیوں کے درمیان تفریق کی وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن امان مرسلاً

۲۵۴۴۰......جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور پھر واپس لوٹے اس جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔رواہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۴۱.....کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھے تمہارا ہاتھ کسی ایسے کپڑے کو چھونے نہ پائے جس کے تم مالک نہیں ہو۔

رواہ الحاکم عن ابی بکرۃ

۲۵۴۴۲.....گونگا مجلس کا شریک ہوتا ہے اگر وہ خود سنتا ہو فبہا ورنہ بات اسے سمجھا دی جائے۔رواہ الدیلمی عن زید بن ثابت

۲۵۴۴۳.....اہل سدوم اور ان کے مضافات میں رہنے والے نہیں ہلاک ہوئے جب تک وہ مسواک کرتے رہے اور مجلسوں میں ملک چباتے رہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۴۴۴.....دھوپ اور سائے کے درمیان شیطان کے سونے کی جگہ ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۴۵.....راستے کی مجالس میں مت بیٹھو، اگر ایسا کرو تو سلام کا جواب دو، نظر میں نیچی رکھو اور راستے چلنے والے کی راہنمائی کرو اور بوجھ اٹھانے والے کی مدد کرو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۲۵۴۴۶.....میرے بعد تم بڑے بڑے شہروں کو فتح کرو گے اور بازاروں میں مجلس منعقد کرو گے جب ایسا ہونے لگے سلام کا جواب دو، نظریں نیچی رکھو، نابینے کو راستہ کی رہنمائی کرو اور مظلوم کی مدد کرو۔رواہ الدیلمی عن وحشی بن حرب

۲۵۴۴۷.....راستوں پر مجلس منعقد کرنے سے گریز کرو اگر چارو ناچار تمہیں ایسا کرنے کی نوبت پیش آئے تو راستے کا حق ادا کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھنا، اذیت سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

رواہ احمد بن حنبل وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن حبان عن ابی سعید

۲۵۴۴۸.....راستوں پر مجلس لگانے سے گریز کرو جو شخص راستے میں مجلس لگائے راستے کا حق ادا کرے نظریں نیچی رکھے، سلام کا جواب دے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن لبی شریح الخزاعی

۲۵۴۴۹.....راستوں پر بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں البتہ وہ شخص بیٹھ سکتا ہے جو دوسروں کو راستہ بتائے، سلام کا جواب دے نظریں نیچی رکھے اور بوجھ اٹھانے والے کی مدد کرے۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۰.....ہر عالم کے پاس مت بیٹھو البتہ صرف اس عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلاتا ہو شک سے یقین کی طرف، تکبر سے عاجزی کی طرف، عداوت سے خیر خواہی کی طرف، ریاکاری سے اخلاص کی طرف اور رغبت دنیا سے زہد کی طرف۔

رواہ ابن عساکر عن جابر وفیہ عباد بن کثیر الثقفی متروک

۲۵۴۵۱.....مجلس کی تین قسمیں ہیں: نفع اٹھانے والی، سلامتی والی اور بک بک کرنے والی، نفع اٹھانے والی مجلس وہ ہے جو ذکر اللہ میں مشغول ہو سلامتی والی مجلس وہ ہے جو خاموش ہے اور ایک بک والی مجلس وہ ہے جو باطل میں اپنا سر کھپائے۔رواہ العسکری عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۲.....مجالس کی تین قسمیں ہیں: نفع اٹھانے والی، سلامتی والی اور بک بک کرنے والی، نفع اٹھانے والی مجلس وہ ہے جو ذکر میں مشغول رہے سلامتی والی وہ ہے جو خاموش رہے اور بک بک والی مجلس وہ ہے جو لوگوں میں فتنہ وفساد ڈالے۔رواہ العسکری فی الامثال عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیض الصحیفۃ ۴۴۔

مجلس میں ذکر نہ کرنے کے نقصانات

۲۵۴۵۳.....جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں نقص آجاتا ہے اور جو شخص مجلس سے اٹھ کر چلا گیا اور اللہ کا ذکر نہیں کیا اس کے حق میں بھی اللہ کی طرف سے نقص آجاتا ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۴.....جو قوم کسی ایسی مجلس میں بیٹھی جس میں نہ اللہ کا ذکر ہوا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن باعث صد افسوس ہوگی اگر چہ وہ جنت میں کیوں نہ داخل ہو جائیں۔رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۵..... جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی جس میں نہ اللہ کا ذکر ہوا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا یہ مجلس ان کے لیے نقص اور عیب ہوگی۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۹۔

۲۵۴۵۶..... جو قوم کسی مجلس میں مجتمع ہوئی اور پھر متفرق ہوگئی دراں حالیکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔رواہ الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان و ابن عمر

۲۵۴۵۷..... جو قوم اکٹھی ہو کر بیٹھی پھر متفرق ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گویا وہ لوگ مجلس سے مردہ لاش سے بھی زیادہ بدبودار ہو کر اٹھے۔رواہ ابوداؤد والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن جابر

۲۵۴۵۸..... جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوئی اور پھر متفرق ہوگئے دراں حالیکہ اللہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۹..... جو لوگ مجلس برخاست کر کے چلے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے ان کی مثال مردہ گدھے جیسی ہے۔یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن باعث حسرت ہوگی۔رواہ الخطیب عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۶۰..... جو لوگ کسی مجلس کا انعقاد کرتے ہیں پھر دیر تک مجلس برپا کیے رہتے ہیں پھر بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے مجلس برخاست کر دیتے ہیں اور نبی ﷺ پر درود بھی نہیں بھیجتے یہ مجلس ان کے لیے ان کی طرف سے نقص ہوگی اللہ تعالیٰ اگر چاہے انھیں عذاب دے اگر چاہے انھیں بخش دے۔

رواہ ابن شاھین عن انس

۲۵۴۶۱..... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی بستر پر ہوتا ہے یا کسی راستے پر چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا قیامت کے دن یہ اس کے لیے نقص اور عیب ہوگا۔رواہ ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۶۲..... جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے الا یہ کہ ان لوگوں میں نقص آ جاتا ہے جو شخص کسی راستے پر چلتا ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا چلنا اس کی پیشانی پر بدنما داغ بن جاتا ہے اور جو شخص اپنے بستر پر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اس کا یوں لیٹنا بھی اس کے لیے باعث نقص وعیب بن جاتا ہے۔رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۶۳..... جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس مجلس میں وہ لوگ اپنے رب کا ذکر نہیں کرتے اور اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے قیامت کے دن یہ مجلس ان کے لیے بدنما داغ اور نقص ہوگی اگر اللہ چاہے ان سے مواخذہ کرے اور چاہے تو معاف کر دے۔

رواہ ابن شاھین والبیھقی عن ابی ھریرۃ

افسوس وحسرت کی مجلس

۲۵۴۶۴..... جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے یہ مجلس قیامت کے دن ان کے افسوس میں اضافہ ہی کرے گی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۵۴۶۵..... جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتی وہ مجلس ان کے لیے باعث افسوس بن جاتی ہے جو شخص کسی راستے پر چلتا ہے اور اس راستے پر اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا یہ چلنا اس پر بدنما داغ ہوگا۔رواہ ابن السنی عن ابی ھریرۃ

۲۴۴۶۶..... جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی اور محو گفتگو ہوگئی پھر مجلس برخاست کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کر لیا اللہ تعالیٰ ان کی گفتگو میں ہونے والی لغویات کو بخش دیتے ہیں۔رواہ ابن اسنی فی عمل یو م لیلۃ عن ابی امامۃ

۲۵۴۶۷..... جس شخص نے مجلس میں یہ دعا! ''سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لاالہ الا انت استغفرک واتوب الیک''

پڑھی لی تو اس مجلس پر مہر لگادی جائے گی جو تا قیامت نہیں ٹوٹے گی۔رواہ جعفر الفریابی فی الذکر عن ابی سعید

۲۵۴۶۸..... سبحانک اللهم وبحمدک استغفرک واتوب الیک مجلس کا کفارہ ہے۔رواہ سمویہ عن انس

۲۵۴۶۹..... مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی یہ دعا پڑھ کر مجلس سے اٹھ جائے ''سبحانک اللهم وبحمدک لااله الا انت تب علی واغفرلی'' یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لے اگر لغو کی مجلس ہو تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر ذکر کی مجلس ہو تو اس پر یہ مہر ہو جاتی ہے۔

رواہ ابن النجار عن جبیر

۲۵۴۷۰..... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا ہو اور جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے اور یہ دعا: ''سبحانک اللهم وبحمدک لااله الا انت استغفرک واتوب الیک'' پڑھ لے، اس مجلس میں اس سے جتنی بھی خطائیں سرزد ہوں گی معاف ہو جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل والطحاوی والطبرانی وسعید بن المنصور عن السائب بن یزید عن اسماعیل بن عبداللّٰہ بن جعفر مرسلاً

ممنوعات مجلس

۲۵۴۷۱..... جس قوم نے بھی انعقاد مجلس کیا اور پھر مجلس میں وہ ایک دوسرے کے لیے خاموش نہیں رہے اس مجلس سے برکت چھین لی جاتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن محمد کعب القرظی مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۹

۲۵۴۷۲..... اگر چاروناچار راستوں پر مجلس لگاؤ تو پھر راستہ دکھانے میں لوگوں کی راہنمائی کرو، سلام کا جواب دو اور مظلوم کی مدد کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن البراء

۲۵۴۷۳..... تمہارا راستوں کی مجالس سے کیا تعلق راستوں میں مجالس لگانے سے اجتناب کرو ورنہ راستوں کا حق ضرور ادا کرو نظریں نیچی رکھو سلام کا جواب دو، راستہ دکھانے میں راہنمائی کرو اور عمدہ کلام کرو۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی طلحہ

۲۵۴۷۴..... مجلس سے عجمیوں کی طرح اٹھ کر مت چلے جاؤ چنانچہ عجمی لوگ ایک دوسرے پر اپنی برتری جتلاتے ہوئے مجلس سے چلے جاتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۶۲ والمشتہر ۱۳۰

۲۵۴۷۵..... ایسا مت کرو جیسا کہ اہل فارس اپنے عظماء کے ساتھ کرتے ہیں۔رواہ ابن ماجہ عن ابی امامة

اکمال

۲۵۴۷۶..... کوئی شخص کسی دوسرے کے لیے نہ اٹھے البتہ اپنے بھائی کے لیے مجلس میں کشادگی پیدا کردے۔رواہ الطبرانی عن ابی بکرة

۲۵۴۷۷..... میرے لیے کھڑا نہ ہوا جائے چونکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کھڑا ہوا جاتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن عبادة ابن الصامت

۲۵۴۷۸..... ایسا مت کرو جیسا عجمی لوگ کرتے ہیں چنانچہ وہ ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۵۴۷۹..... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جس کے لیے غلام صفوں میں کھڑے ہوں۔رواہ الدارقطنی عن النجیب بن السری

۲۵۴۸۰..... جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ جہنم میں جائے گا۔رواہ ابن جریر عن معاویة

۲۵۴۸۱..... جو شخص اس پر خوش ہوتا ہو کہ لوگ اس کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی وابن جریر وابن عساکر عن معاویة

ابن عساکر کے یہ الفاظ ہیں اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ دوزخ میں گھر بنا دے گا۔

فائدہ:...... "زیراکمال" آنے والی تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے لیے تعظیما کھڑے ہونا ناجائز بلکہ حرام ہے جبکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ عنوان "التعظیم والقیام" سے تعظیماً کھڑے ہونے کی اباحت معلوم ہوتی ہے سلامتی کی راہ یہ ہے کہ تعظیماً کھڑے ہونا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کے لیے کھڑا ہونا ہے اس کی محبت اور تعظیم دل میں ہو اور وہ شخص فی نفسہ تعظیم کے قابل بھی ہو، مسلمان ہو، کافر نہ ہو یا اگر کھڑا نہ ہوا اس کی دل شکنی ہوگی یا دشمن ہو جائے گا یا کوئی اور مصلحت ہو پھر بھی کھڑا ہونا جائز ہے۔ احادیث میں جو ممانعت ہے وہ اس صورت پر محمول ہے کہ کوئی شخص بیٹھا رہے اور اس کی تعظیم میں لوگ کھڑے رہیں یا کوئی شخص دل سے چاہتا ہو کہ لوگ میرے آگے کھڑے ہوں، بعض احادیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنے لیے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے تو آپ نے تواضع سادگی اور بے تکلفی کی وجہ سے منع فرمایا ہے۔

تعظیم کرنا اور کھڑا ہونا

۲۵۴۸۲...... اس نے اہل حق کے حق کو پہچان لیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن الاسود بن سریع

۲۵۴۸۳...... اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۲۵۴۸۴...... جب تمہارے پاس کسی قوم کا رئیس آئے اس کا اکرام کرو۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عمر والبزار وابن خزیمة والطبرانی وابن عدی و البیهقی فی شعب الایمان عن جریر والبزار عن ابی هریرة وابن عدی عن معاذ وابی قتادہ والحاکم عن جابر والطبرانی عن ابن عباس عن عبداللّٰه بن ضمرة وابن عساکر عن انس وعن عدی بن حاتم والدولابی فی الکنی وابن عساکر عن ابی راشد عبدالرحمن بن عبد بلفظ شریف قوم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۶ والتهانی ۵۲

۲۵۴۸۵...... جب کوئی شخص تمہاری ملاقات کے لیے آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ ابن ماجه عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۶۔

۲۵۴۸۶...... جب کوئی شخص تمہاری ملاقات کرنے آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی سفید الفردوس عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۸۔

اکمال

۲۵۴۸۷...... جب تمہارے پاس کسی قوم کا کریم (رئیس بڑا، غیرتمند آدمی) آئے تو اس کا اکرام کرو۔

رواہ ابن ماجه والحکیم والبیهقی عن ابن عمر والحاکم عن جابر بن عبداللّٰه والطبرانی عن ابن عباس وابن خزیمة وابن ابی شیبة وابن عدی و البیهقی فی شعب الایمان والبیهقی فی السنن عن جریر والبزار عن ابی هریرة والطبرانی وابن عدی عن معاذ بن جبل وابن عدی عن ابی قتادہ ابن عساکر عن عدی بن حاتم وانس وعن طوسی بن صابر بن جا بر البجلی عن ابیه عن جده ابوالحسن القطان فی الطوالات وابن منده والطبرانی والحکیم من طریق صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبداللّٰه بن ضمرة بن مالک البجلی عن ابیه سالم عن ابیه حمید عن ابیه یزید قال حدثتنی اختی ام القصاف عن ابیها عبداللّٰه بن ضمرة

حضرت عبداللہ بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کے لئے اپنی چادر بچھائی اور یہ ارشاد فرمایا۔ اگرچہ حدیث پر کلام ہے لیکن کثرت اسانید کی وجہ سے درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے دیکھئے اسنی

المطالب ۹۶ والتخفانی ۵۲۔

۲۵۴۸۸......جو شخص اپنے بھائی کا اکرام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا اکرام کرتا ہے۔رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۵۴۸۹......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے پاس کسی قوم کا کریم (بڑا رئیس سردار) آئے اس کا اکرام کرے۔

رواہ الخرائطی والحاکم وبن عساکر عن معبد بن خالد بن انس بن مالک عن ابیہ عن جدہ

۲۵۴۹۰......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ہم جلیس کا اکرام کرے۔رواہ السلمی عن ابی ہریرۃ

۲۵۴۹۱......اگر کوئی مسلمان اپنے بھائی کا اکرام کرے تو اسے اس کا اکرام قبول کرنا چاہیے چونکہ اصل میں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اکرام ہوا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے اکرام کو رد نہیں کرنا چاہیے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن لال رواہ نعیم وابن عساکر عن انس وفیہ سعید بن عبداللہ بن دینار وابو روح التمار البصری قال ابوحاتم مجھول

۲۵۴۹۲... شرف وعزت سے انکار صرف گدھا ہی کرتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۳۴۴ الاسرار المرفوعۃ ۵۹۸

۲۵۴۹۳......اے سلمان! کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ (یعنی میزبان) اس کے اکرام کی خاطر اسے تکیہ پیش کرے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔رواہ الطبرانی فی الصغیر عن سلمان

۲۵۴۹۴......جو مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کے اکرام کی خاطر اسے تکیہ پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سلمان

۲۵۴۹۵......جو شخص کسی مجلس میں آیا اور اس کیلئے کشادگی کر دی گئی حتیٰ کہ وہ راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ قیامت کے دن اہل مجلس کو راضی کرے۔

رواہ الدیلمی عن الضحاک بن عبدالرحمن ولہ صحبۃ

۲۵۴۹۶... یقیناً مؤمن کا حق ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن واثلۃ بن الخطاب القرشی

واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ مسجد میں تنہا نبی کریم ﷺ تھے آپ اس شخص کے لیے تھوڑے سے ہل گئے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جگہ کشادہ ہے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔رواہ الطبرانی عن واثلۃ بن الاسقع

۲۵۴۹۷... مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ جب وہ اسے دیکھے اس کے لیے تھوڑا کھسک جائے۔رواہ ابوالشیخ عن واثلۃ بن الخطاب

۲۵۴۹۸... جب تم میں سے کوئی شخص قوم کے پاس آئے اور اس کے لیے مجلس میں کشادگی کر دی گئی اسے بیٹھ جانا چاہیے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے عزت ہے جو اس کے مسلمان بھائی کے ہاتھ سے اس کے لئے ہوئی ہے اگر مجلس میں اس کے لیے کشادگی نہ پیدا ہوا سے کھلی جگہ دیکھ کر بیٹھ جانا چاہیے۔رواہ البغوی عن ابی شیبۃ

نئے آنے والے کا استقبال

۲۵۴۹۹......مجلس میں آنے والے پر دہشت چھائی ہوتی ہے اسے مرحبا کہہ کر اس کا استقبال کرو۔رواہ الدیلمی عن الحسن بن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۳۹۔

۲۵۵۰۰......مجلس میں صرف تین شخصوں کے لیے کشادگی پیدا کی جائے، عمر رسیدہ شخص کے لیے اس کی عمر کی وجہ سے ذی علم کے لیے اس کے علم کی وجہ سے اور سلطان کے لیے اس کی سلطنت کی وجہ سے۔

رواہ الحسن بن سفیان وابو عثمان الصابونی فی المائتین والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن لال والدیلمی عن ابی ہریرۃ

25501..... جس شخص نے کسی شخص (کی سواری) کی رکابیں پکڑیں نہ کوئی لالچ تھی اور نہ اس سے خوفزدہ تھا اس کی بخشش کردی جائے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

25502..... تم برابر بھلائی پر قائم رہو گے جب تک تم اپنے اچھے لوگوں سے محبت کرتے رہو گے اور ان کا حق پہچانتے رہو گے بلاشبہ حق کا پہچاننے والا حق پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ رواہ ابونعیم عن ابی الدرداء

25503..... بوڑھوں کا احترام کرو بلاشبہ بوڑھوں کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔ لہٰذا جو شخص بوڑھوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ ابن حبان فی التاریخ وابن عدی والدیلمی عن انس وورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

25504..... جس شخص نے اسلام میں کسی سن رسیدہ کا اکرام کیا گویا اس نے نوح علیہ السلام کا اکرام کیا اور جس شخص نے نوح علیہ السلام کا ان کی قوم میں اکرام کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا۔ رواہ ابونعیم والدیلمی والخطیب وابن عساکر عن انس وفیہ یعقوب بن تحیۃ الواسطی لاشیء وبکر بن احمد بن یحی الواسطی مجھول وورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات 81 والتنزیہ 176

25505..... اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے کہ اسلام میں سفید ریش کا اکرام کیا جائے عادل حکمران اور حامل قرآن کے حق میں نہ غلو کیا جائے اور نہ ہی ان کے حق میں جفا کی جائے۔ رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر

25506..... اسلام میں سفید ریش کا اکرام کرنا اور امام عادل کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کے جلال کی تعظیم میں سے ہے۔

رواہ ابن الضریس عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآ لی 1511

25507..... تین اشخاص کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کے مرتبہ کی تعظیم میں سے ہے۔ عادل حکمران کا اکرام کرنا، ذی علم شخص کا اکرام کرنا اور وہ حامل قرآن جو قرآن میں نہ غلو کرتا ہو اور نہ ہی سرکشی اختیار کرتا ہو اس کا اکرام کرنا۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن طلحۃ بن عبداللہ بن کرز

25509..... تین چیزیں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان میں سے ہیں۔ اسلام میں سفید ریش کا اکرام کرنا، کتاب اللہ کے عالم کا اکرام کرنا، ذی علم کا اکرام کرنا خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ رواہ الشاشی فی مجالس المکیۃ عن ابی امامۃ

چھینک، اس کا جواب اور جمائی کا بیان

25510..... میرے پاس جبرئیل امین آئے اور فرمایا: جب تمہیں چھینک آئے تو یہ کلمات پڑھو۔ "الحمدللہ بکرمہ والحمدللہ کعزّ جلالہ" بلاشبہ اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا سچ کہا، سچ کہا، اس کی بخشش کردی گئی ہے۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی رافع

25511..... اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے جب کہ جمائی ناپسند ہے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے ہر سننے والے مسلمان کا حق ہے کہ وہ اس کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہے، رہی بات جمائی کی سو وہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے، چونکہ جب کوئی شخص جمائی لے اور اس کے منہ سے "ہاہ" کی آواز نکلے اس پر شیطان ہنستا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ

25512..... چھینک اور جمائی میں آواز بلند کرنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ رواہ ابن اسنی عن ابن السریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع 1756

۲۵۵۱۳......شدت والی جمائی اور شدت والی چھینک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔رواہ ابن اسنی عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۵۔

۲۵۵۱۴......چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر جواب دو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو چاہو جواب دو چاہے نہ دو۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن عبید بن رفاعة الزرقی مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۱ وضعیف الجامع ۱۴۰۷

۲۵۵۱۵......جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمدللہ علی کل حال۔اس کے پاس جو شخص بیٹھا ہو وہ کہے: یرحمک اللہ چھینکنے والا اپنے آس پاس بیٹھنے والوں کے لیے کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم عن ابی ایوب وابن ماجه والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۵۱۶......جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمدللہ، جب وہ کہہ دے تو اس کے جواب میں اس کا بھائی یا ساتھی کہے: یرحمک اللہ جب وہ ''یرحمک اللہ'' کہہ دے تو چھینکنے والا کہے: یھدیکم اللہ ویصلح بالکم. رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد عن ابی ھریرة

۲۵۵۱۷......جب کوئی شخص چھینکے دراں حالیکہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تم اسے جواب دے سکتے ہو۔رواہ البیھقی فی السنن عن الحسن مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۶

۲۵۵۱۸......جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اسے اپنی ہتھیلی منہ پر رکھ لینی چاہیے اور اپنی آواز دھیمی رکھنے کی کوشش کرے۔

رواہ الحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة

۲۵۵۱۹......جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور اس پر الحمدللہ کہے اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہو، جب وہ الحمدللہ نہ کہے اسے جواب میں یرحمک اللہ بھی نہ کہو۔رواہ احمد بن حنبل وابن خوارزمی فی الادب المفرد ومسلم عن ابی موسیٰ

۲۵۵۲۰......جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے وہ ''الحمدللہ رب العالمین'' کہے اور اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جائے اور چھینکنے والا کہے: یغفر اللہ لنا ولکم۔رواہ الطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة والحاکم عن سالم بن عبد الاشجعی

۲۵۵۲۱......جب تم میں سے کوئی شخص چھینکتا ہے اور اس پر الحمدللہ کہتا ہے، فرشتے ''رب العالمین'' کہتے ہیں جب چھینکنے والا رب العالمین کہتا ہے فرشتے کہتے ہیں: رحمک اللہ۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۹۵

۲۵۵۲۲......جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور اس کے جواب میں اس کا ہم جلیس یرحمک اللہ کہے، اگر تین مرتبہ سے زیادہ چھینکے تو اسے زکام ہے تین بار سے زیادہ اسے یرحمک اللہ نہ کہے۔رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرة

۲۵۵۲۳......سب سے سچی بات وہ ہے جس کے وقت چھینک آجائے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۲۸۳ والاتقان ۱۱۱۲

۲۵۵۲۴......جس شخص نے کوئی بات کہی اور اس کے پاس چھینک آگئی وہ بات حق ہے۔رواہ الحکیم عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۱۲، ۱۸۷۹ وذخیرة الحفاظ ۵۲۵۳

۲۵۵۲۵......دعا کے وقت چھینک کا آجانا سچا گواہ ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۴۰۷ وضعیف الجامع ۳۸۶۴۔

۲۵۵۲۶..... اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ رواہ البخاری وابو داؤد والترمذی وابن ماجه عن ابی هریرة

۲۵۵۲۷..... تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمک اللہ سے جواب دو، اس سے اگر زیادہ چھینکے تو اگر چاہو جواب دو اگر چاہو جواب نہ دو۔

رواہ الترمذی عن رجل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۱ وضعیف الجامع ۳۴۰۷۔

۲۵۵۲۸..... اپنے بھائی کو تین مرتبہ چھینکنے پر جواب دو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ نزلہ ہے یا زکام ہے۔

رواہ ابن اسنی وابو نعیم فی الطب عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۲۳۔

چھینک آنا اللہ کی رحمت ہے

۲۵۵۲۹..... چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جب کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب کسی شخص کو جمائی آئے وہ منہ پر ہاتھ رکھ لے چونکہ جب جمائی لینے والے کے منہ سے ''آہ'' آہ کی آواز نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیٹ سے ہنستا ہے، اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۷۹۲

۲۵۵۳۰..... جب حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی گئی تو روح جسد سے باہر نکل کر اڑنے لگی اور آدم علیہ السلام کے سر میں داخل ہوتی اس پر آدم علیہ السلام کو چھینک آئی اور فرمایا الحمدللہ رب العالمین، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یرحمک اللہ۔ رواہ ابن حبان والحاکم عن انس

۲۵۵۳۱..... چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمک اللہ کہا جائے اگر اس سے زیادہ چھینکے تو اسے زکام ہے۔

رواہ ابن ماجه عن سلمة بن الرکوع

۲۵۵۲۳..... جب تم میں سے کوئی شخص ڈکار لے یا چھینکے اسے آواز بلند نہیں کرنی چاہیے، چونکہ شیطان چاہتا ہے کہ ڈکار لینے اور چھینکنے میں آواز بلند کی جائے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عبادة بن الصامت وشداد بن اوس و واثلة وابو داؤد فی مراسیله عن یزید بن مرثد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۵ والضعیفة ۲۲۵۴

جمائی لینے کا بیان

۲۵۵۳۳..... جمائی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے، چونکہ جب کسی کے منہ سے ''ھا، ھا'' کی آواز نکلتی ہے اس پر شیطان ہنستا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۵۵۳۴..... شدید قسم کی جمائی اور شدید قسم کی چھینک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن ام سلمة رضی الله عنها

یہ حدیث ۲۵۵۱۳ نمبر کے تحت گزر چکی ہے۔

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۵

۲۵۵۳۵..... جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے چونکہ جمائی کے ساتھ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم ابو داؤد عن ابی سعید

۲۵۵۳۶۔۔۔۔ جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے دونکہ جب وہ جمائی لیتے ہوئے "ھا" کی آواز نکالتا ہے اس سے شیطان ہنس جاتا ہے۔رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۳۷۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے اسے ہاتھ منہ پر رکھ لینا چاہے تا کہ جمائی کی آواز نہ نکلنے پائے چونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۰۳ والضعیفۃ ۲۴۲۰۔

اکمال

۲۵۵۳۸۔۔۔ جب کوئی بات کرتے ہوئے تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اس کی وہ بات حق ہوتی ہے۔رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۲، والموضوعات ۳/۷۷

۲۵۵۳۹۔۔۔۔ دعا کے وقت چھینک کا آنا آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی رھم

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۶۵ وکشف الخفاء ۱/۲۴۶

۲۵۵۴۰۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے منہ بند رکھے، یا (جمائی آنے پر) منہ پر ہاتھ رکھ دے چونکہ جب جمائی لیتا ہے اور اس کے منہ سے آہ، کی آواز نکلتی ہے اس پر شیطان ہنسنے لگتا ہے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۴۱۔۔۔ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمدللہ علی کل حال ۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۵۵۴۲۔۔۔۔ جو شخص چھینکا یا ڈکار لیا اور کہا: "الحمدللہ علی کل حال من الاحوال" ستر بیماریاں اس سے دور کر دی جائیں گی جن میں سے ہلکی بیماری جذام ہے۔رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عمرو ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۵۳ والتنزیہ ۲۹۲۔

۲۵۵۴۳۔۔۔۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتے ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے کہ اس دعا کو لے کر کون اوپر چڑھے۔رواہ النسائی وابن قانع والحاکم عن رفاعۃ

رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی اس پر میں نے کہا:

الحمدللہ حمدًا کثیرًا مبارکًا فیہ ومبارکًا علیہ کما یحب ربنا ویرضی

اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۵۴۴۔۔۔۔ جب کوئی شخص چھینکے تو الحمدللہ سے ابتداء کرو چونکہ الحمد ہر بیماری کی دوا ہے اور پہلو کے درد کی بھی دوا ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۔

۲۵۵۴۵۔۔۔ جس شخص نے چھینکنے والے کو الحمدللہ سے پہلے جواب دے دیا وہ پہلو کے درد سے محفوظ رہا وہ کوئی ناگواری نہیں دیکھتا حتیٰ کہ دنیا سے چلا جاتا ہے۔رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عباس وفیہ بقیۃ وقد عنعن

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۲۹۰ والفوائد المجموعۃ ۶۶۷

۲۵۵۴۶۔۔۔۔ جب کسی کو چھینک آئے تین بار چھینک آنے پر اسے یرحمک اللہ سے جواب دو اگر پھر چوتھی بار چھینک آئے اسے چھوڑ دو چونکہ اسے زکام ہے۔رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۴۷..... چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمک اللہ سے جواب دو، اگر اس کے بعد اسے پھر چھینک آئے تو وہ زکام ہے۔
رواہ ابن السنی عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۴۸..... یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جو میں نے کر دیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا میں نے پھر تمہیں بھلا دیا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۴۹..... تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا میں نے بھی تجھے بھلا دیا یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جو میں کرتا ہوں۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ
یہ حکم ان دو آدمیوں کے لیے جنہیں چھینک آئی ایک نے تو اللہ کی حمد کی جبکہ دوسرے نے حمد نہ کی (اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۲۵۵۵۰..... اے عثمان کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں؟ یہ جبرائیل امین ہیں جو مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں خبر دے رہے ہیں کہ جو مومن پے در پے تین مرتبہ چھینکیں مارتا ہے الا یہ کہ اس کے دل میں ایمان ثابت ہوتا ہے۔ رواہ الحکیم عن انس

کتاب الصحبہ از قسم افعال

باب..... صحبت کی فضیلت کے بیان میں

۲۵۵۵۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہدا، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں اور ان کے اعمال کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں حلانکہ ان میں کوئی رشتہ داری نہیں اور نہ ہی مالی لین دین ہے بخدا! ان کے چہروں پر نور چمک رہا ہوگا اور وہ نور پر ہوں گے جب لوگ خوفزدہ ہوں گے انھیں کسی قسم کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے انھیں کوئی غم نہیں ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون
ہوشیار ہو! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی غم۔

رواہ ابوداؤد وھناد و ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وابونعیم فی الحلیۃ و البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۵۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: کوئی شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے حالانکہ ان جیسے اعمال کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔
رواہ ابوداؤد الطیالسی

رسول اللہ ﷺ سے محبت کا صلہ

۲۵۵۵۳..... ''مسند حذیفہ بن اسید غفاری'' حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کیا: میں نے قیامت کے لیے کوئی بڑی تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت کرتے ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی سرعۃ

۲۵۵۵۴..... ''مسند زید بن ابی اوفی'' حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میری روح نکل گئی اور کمر ٹوٹ گئی۔ جب میں نے آپ کو اپنے صحابہ میں مواخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے الگ تھلگ چھوڑ دیا، اگر یہ مجھ پر ناراضی کی وجہ سے ہے تو سزا اور عزت دینے کا اختیار آپ ہی کو ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں نے تمہیں صرف اور صرف اپنے لیے مؤخر کیا ہے تمہارا تعلق میرے

ساتھ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے وراثت میں کیا چیز پاؤں گا؟ فرمایا: وہی چیز جو مجھ سے پہلے انبیاء وراث میں چھوڑتے آئے ہیں عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے وراثت میں کیا چیز چھوڑی ہے؟ فرمایا: کتاب اور سنت فرمایا: تم جنت میں میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ میرے محل میں ہو گے تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ رواہ احمد بن حنبل فی کتاب مناقب علی وابن عساکر

۲۵۵۵۵..... ابوالقاسم اسماعیل بن احمد بن محمد بن نقور عیسیٰ بن علی، عبداللہ بن محمد حسین بن محمد ارع تقویٰ عبدالمؤمن بن عباد عبدی، یزید بن معنی عبداللہ بن شرجیل، زید بن ابی اروفی رضی اللہ عنہ محمد بن علی جوز جانی، نصر بن علی بن جہضمی عبدالمؤمن بن عباد العبدی، یزید بن معن عبداللہ بن شرجیل قریش کے ایک شخص سے حضرت زید بن ابی روفی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں شخص کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں کو دیکھ دیکھ کر حاضری لینی شروع کردی اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود نہیں تھے ان کے پاس آدمی بھیج کر انھیں اپنے پاس منگواتے رہے حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس جمع ہو گئے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں اسے یاد رکھو اور اپنے بعد آنے والے لوگوں کو بھی سناتے رہو چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے ایک مخلوق کو چنا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس'' اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور انسانوں میں سے رسولوں کو منتخب فرمایا ہے اللہ نے ایک مخلوق کو منتخب کیا ہے جسے جنت میں داخل کرے گا میں تم میں سے ان لوگوں کو منتخب کرتا ہوں جنھیں میں منتخب کرنا پسند کروں گا۔ میں تمہارے درمیان مواخات قائم کروں گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے درمیان مواخات قائم کی ہے۔ اے ابوبکر! کھڑے ہو جاؤ اور میرے سامنے زانوؤں پر بیٹھ جاؤ میرے ہاں تمہارے ایک مقام ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ عطا فرمائے اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا میں تمہیں اپنا خلیل بناتا تو تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ میرے بدن سے میری قمیص کا تعلق ہے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ گئے پھر فرمایا: اے عمر! میرے قریب ہو جاؤ عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوحفص! تم ہمارے ساتھ سخت جھگڑا کرتے تھے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سے یا ابوجہل بن ھشام سے اسلام کو عزت عطا فرمائے تاہم یہ بھلائی تمہارے حصہ میں آئی تم مشرکین میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب تھے تم میرے ساتھ جنت میں اس امت کے تین کے تیسرے ہو پھر عمر رضی اللہ عنہ الگ ہو گئے اور آپ نے حضرت عمر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات قائم کی پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے ابوعمرو میرے قریب ہو جاؤ میرے قریب ہو جاؤ، وہ برابر قریب ہوتے رہے حتیٰ کہ اپنے گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا لیے پھر رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھ کر تین بار فرمایا سبحان اللہ العظیم۔ پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے آپ نے اپنے ہاتھوں سے بٹن بند کردیئے پھر فرمایا: اپنی چادر کے پلو اپنے سینے پر ڈال لو فرمایا اہل آسمان میں تمہاری ایک شان ہے تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو میرے حوض پر میرے پاس وارد ہوں گے جبکہ تمہاری رگوں سے خون رس رہا ہوگا، میں تم سے پوچھوں گا: یہ تمہارے ساتھ کس نے کیا ہے؟ تم کہو گے فلاں اور فلاں نے یہ جبرئیل امین کا کلام ہوگا جبکہ پکار نے والا آسمان سے پکار رہا ہوگا اور کہتا ہوگا: خبردار! عثمان رضی اللہ عنہ کو ہر شخص کا امیر مقرر کردیا گیا ہے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ الگ ہو گئے، پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بلایا: حکم ہوا: اے اللہ کے امین میرے قریب ہو جاؤ تو اللہ کا امین ہے۔ آسمانوں میں تمہارا نام امین ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال پر برحق مسلط کیا ہے میں نے تمہارے لیے ایک دعوت کا وعدہ کیا تھا جسے میں نے مؤخر کردیا ہے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اسے مؤخر کردیں۔ فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم نے بار امانت اٹھایا ہے اے عبدالرحمٰن تمہاری ایک شان ہے اللہ تعالیٰ تمہارے مال کو زیادہ کرے۔ آپ نے ہاتھوں سے یوں اور یوں اشارہ کیا۔ ہمیں آپ کے اشارے کی کیفیت حسین بن محمد نے یوں بتائی کہ گویا وہ دونوں ہاتھ بھر رہے ہوں پھر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ گئے آپ نے حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی پھر حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان سے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ وہ دونوں آپ کے قریب ہو گئے، آپ نے

فرمایا: تم دونوں میرے حواری ہو جیسے عیسیٰ بن مریم کے حواری تھے پھر ان دونوں کے درمیان مواخات قائم کی پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعدی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اے عمار! تجھے باغی ٹولا قتل کرے گا پھر آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی۔ پھر آپ نے حضرت عویمر بن زید ابو درداء رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلایا ارشاد فرمایا: اے سلمان! تم ہم اہل بیت میں سے ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اول وآخر کا علم عطا فرمایا ہے کتاب اول اور کتاب آخر کا علم عطا کیا ہے پھر فرمایا: کیا میں اچھی بات میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے فرمایا: اگر تم ان کے عیب نکالو گے وہ تمہارے عیب نکالیں گے، اگر تم انھیں چھوڑ دو گے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم ان سے بھاگو گے وہ تمہیں پکڑ لیں گے انھیں اپنی عزت ان کے ذمہ میں قیامت کے دن کے لیے دے دو جان لو بدلہ تمہارے سامنے ہے پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ے درمیان مواخات قائم کردی پھر آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر نظر دوڑائی اور ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو تم پہلے لوگ ہو جو میرے حوض پر میرے پاس آؤ گے، تم عالیشان بالا خانوں میں ہو گے پھر آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ضلالت سے نکال کر ہدایت کی راہ دکھائی اور جسے چاہا ضلالت پر رکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری روح نکل چکی میری کمر ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مؤاخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے الگ چھوڑے رکھا اگر میرے ساتھ یہ برتاؤ کسی ناراضگی کی وجہ سے ہے تو سزا اور عزت افزائی کا اختیار بلاشبہ آپ کو ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے تمہیں اپنے لیے مؤخر کیا ہے تمہارا میرے ساتھ تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے وارثت میں کیا پاؤں گا؟ فرمایا: وہی چیز جو مجھ سے پہلے انبیاء وارثت میں چھوڑتے رہے ہیں عرض کیا: انبیاء وارثت میں کیا چھوڑتے رہے ہیں فرمایا: کتاب وسنت تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جنت میں میرے محل میں میرے ساتھ ہوگے تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''اخوانا علی سرر متقابلین'' وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے اور مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے'' یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ائمہ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے مثلاً بغوی' طبرانی نے معجم الصغیر والکبیر میں باوردی نے معرفہ میں اور ابن عدی نے اس حدیث کے متعلق میرے دل میں کچھ تردد تھا لیکن میں نے ابواحمد حاکم کو الکنی میں امام بخاری سے بھی روایت کرتے دیکھا اور اس کی سند یوں ہے حسان بن حبان، ابراہیم بن بشیر ابوعمرو یحییٰ بن معن ابراہیم قرشی، سعد بن شرحبیل زید بن ابی اوفی۔

پھر کہا: یہ سند مجہول ہے اس کا کوئی متابع نہیں پھر سند میں مذکور رواۃ کا ایک دوسرے سے سماع بھی ثابت نہیں۔ انتھی۔

۲۵۵۵۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جنت میں بہت سارے ستون ہائے یاقوت ہیں جن پر زبرجد کے بالا خانے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں، یہ بالا خانے چمکدار ستارے کی مانند چمک رہے ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں کون لوگ رہائش پذیر ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ان میں وہ لوگ سکونت کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور محض اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں گے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والبیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر وابن النجار وفیہ موسی بن وردان ضعہ ابن معین و وثقہ ابن عساکر

حدیث ۲۴۶۵۱ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:.......حدیث یروی بفرق قلیل ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۴۳

۲۵۵۵۷..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں بہت سارے ستون ہائے یاقوت ہیں جن

پر زبرجد کے بنے ہوئے بالاخانے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں، وہ روشن ستارے کی طرح چمک رہے ہوں گے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں کون رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ان میں وہ لوگ رہیں گے جو اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں گے۔ رواہ ابن النجار

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۹۷

۲۵۵۵۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روحیں جمع شدہ لشکر ہیں چنانچہ ان میں سے جن کی آپس میں واقفیت ہوجاتی ہے ان کی آپس میں موافقت ہوجاتی ہے اور جن کی آپس میں واقفیت نہیں ہو پاتی ان کی آپس میں موافقت بھی نہیں ہوتی۔ رواہ مسند

۲۵۵۵۹......ابوطفیل، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جن کا آپس میں تعارف ہوجاتا ہے ان کی آپس میں موافقت ہوجاتی ہے، اور جن کا آپس میں تعارف نہ ہو ان کی آپس میں موافقت بھی نہیں ہوتی۔

رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب

۲۵۵۶۰......شقیق بن سلمہ کہتے ہیں ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور گفتگو میں محو ہوگیا دوران گفتگو کہنے لگا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا تو نے جھوٹ بولا: اس نے کہا: اے امیر المؤمنین، وہ کیوں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ میں اپنے دل کو تجھ سے محبت کرتا ہوا نہیں دیکھتا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فضا میں روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں اور ایک دوسرے کو سونگھتی ہیں ان میں سے جن کا آپس میں تعارف ہوجاتا ہے ان میں موافقت پیدا ہوجاتی ہے اور جن کی واقفیت نہ ہوسکے ان میں موافقت پیدا نہیں ہوتی۔ چنانچہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فتنوں سے واسطہ پڑا تو یہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کرنے والوں میں سے تھا۔

رواہ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء ورجالہ ثقات

۲۵۵۶۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انس، اپنے دوستوں سے زیادہ سے زیادہ میل جول رکھو چونکہ دوست ایک دوسرے کی سفارش کرنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی

باب......آداب صحبت

۲۵۵۶۲......اسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اسلم تمہاری محبت باعث صعوبت نہ ہو اور تمہارا بغض باعث حق تلفی نہ ہو۔ میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا جب تم محبت کرو تو عاشق زار مت بن جاؤ جس طرح بچہ اپنی محبوب چیز پر عاشق زار ہوجاتا ہے۔ جب تم کسی سے بغض رکھو تو ایسا بغض نہ رکھو کہ تم اس کی ہلاکت کے درپے ہوجاؤ۔

رواہ عبدالرزاق والخرائطی فی اعتلال القلوب وابن جریر وعبدالرزاق

۲۵۵۶۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے دوست کی محبت اسوقت تمہارے لیے خالص ہوسکتی ہے جب تم تین کام کرو۔ پہلا یہ کہ جب تمہاری اس سے ملاقات ہو سلام کرنے میں پہل کرو۔ دوسرا یہ کہ تم اسے اچھے سے اچھے نام سے بلاؤ۔ تیسرا یہ تم مجلس میں اس کے لیے وسعت پیدا کرو۔ رواہ ابن المبارک وسعید بن المنصور والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۵۶۴......ابوعتبہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: کیا تم اس کے ساتھ مل بیٹھتے ہو؟ جواب دیا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم اسے نہیں پہچانتے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۲۵۵۶۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوستوں سے درگزر کرنا عزت وشرف کی دلیل ہے اور گناہوں پر انھیں بدلہ دینا برائی ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال

۲۵۵۶۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ کسی شخص کی محبت سے سرفراز کرے تو اس کی محبت کو مضبوطی سے پکڑلو۔
رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۲۵۵۶۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی شخص کو یہ معلوم ہوجائے کہ اپنے بھائی کو "جزاک اللہ خیر" کہنے میں کتنا اجروثواب ہے تو تم آپس میں اس کلمے کو زیادہ سے زیادہ رواج دینا شروع کردو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۵۶۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے سر سے کوئی چیز (جوں یا تنکا وغیرہ) اٹھائے تو وہ اپنے بھائی کو دکھادے۔ رواہ الدینوری

کسی کی اچھائی معلوم کرنے کا طریقہ

۲۵۵۶۹...... عبداللہ عمر کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: فلاں شخص سچا آدمی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی معاملہ ہوا ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا! کیا تم نے اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں اس کے متعلق کوئی علم نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تم نے اسے مسجد میں سر اٹھاتے اور سر نیچا کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدینوری والعسکری فی المواعظ عن اسلم

۲۵۵۷۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان چیزوں سے تعرض مت کرو جن میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں، اپنے دشمن سے کنارہ کش رہو اپنے دوست سے بھی ہوشیار رہو البتہ امانتدار میں کوئی حرج نہیں چونکہ قوم کے امین شخص کے ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہوسکتی فاجر شخص سے اپنا میل جول مت رکھو چونکہ وہ تمہیں اپنا فسق فجور سکھادے گا اسے اپنے راز مت بتاؤ اپنے معاملات کے متعلق ان لوگوں سے مشورہ کرو جو خوف خدا کو اپنے پلے باندھے رکھتے ہوں۔ رواہ سفیان ابن عیینه فی جامعه وابن المبارک فی الزهد وابن ابی الدنیا فی الصمت والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۵۷۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم اپنے بھائی کو پھسلتا دیکھو اسے کھڑا کر کے درستی پر لاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اس پر رجوع فرمائے اور اس کی توبہ قبول کرے اور اس کے خلاف شیطان کے معاون مت بنو۔ رواہ ابن ابی الدنیا و البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۵۷۲...... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو اپنے دوستوں میں سے ایک شخص کا بہت زیادہ تذکرہ کرتے تھے اور فرماتے: اے رات کی درازی، جب فرض نماز پڑھتے فوراً اس کی طرف لپک جاتے جب اس سے ملاقات کرتے اسے گلے لگا لیتے اور اس کے ساتھ چمٹ جاتے۔ رواہ المحاملی

۲۵۵۷۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو مجھ سے میرے عیوب بیان کرے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۵۷۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے دوست سے اندازے کی محبت کرو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اپنے دشمن سے دشمنی بھی اندازے کی کرو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

رواہ مسدد وابن جریر والبیهقی فی شعب الایمان وقال روی من اوجه ضعیفة مرفوعا والمحفوظ موقوف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۰، والاتقان ۶۱

۲۵۵۷۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپس میں قطع تعلقی نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے بغض نہ کرو اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ میں بغض کی عبارت نہیں دیکھی ۶۱۲۲۔

۲۵۵۷۶ ...... مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر (گناہ گار) سے دوستی مت رکھو چونکہ وہ تمہارے سامنے ملمع سازی کرے گا وہ چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ وہ اپنی بری خصلتیں خوبصورت کر کے تمہارے سامنے پیش کرے گا اس کا تمہارے پاس آنا اور جانا باعث رسوائی اور عیب ہے بیوقوف کو دوست مت بناؤ وہ تمہارے سامنے خوب محنت و مجاہدہ سے کام لے گا مگر تمہیں نفع نہیں پہنچائے گا بسا اوقات تمہیں نفع پہنچانے کی کوشش کرے گا لیکن تمہیں نقصان پہنچا جائے گا اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کا دور رہنا اس کے قریب رہنے سے بہتر ہے اس کا مرجانا زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ جھوٹے شخص کو بھی دوست مت بناؤ چونکہ وہ تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتا وہ تمہاری باتیں دوسروں تک منتقل کرے گا اور دوسروں کی باتیں تمہارے پاس لائے گا اگر تکلف کر کے سچ بولنے کی کوشش کرے گا پھر بھی سچ نہیں بولے گا۔

رواہ الدینوری وابن عساکر

۲۵۵۷۷ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حق کو پہچانو خواہ اس کا ظہور کسی شریف اور کمزور آدمی سے ہو غم اور پریشانی کو صبر سے ٹالتے رہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی الصبر والدینوری

جس سے محبت ہو اسے اطلاع کرنا

۲۵۵۷۸ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں محض اللہ کے لیے فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: کیا تم نے اسے خبر کر دی ہے؟ جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے خبر کرو۔ چنانچہ وہ شخص اس آدمی سے ملا اور کہا: میں محض اللہ کے لئے تجھ سے محبت کرتا ہوں اس نے جواب میں کہا: جس ذات کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ تجھ سے محبت کرے۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۵۷۹ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فلاں شخص سے محض اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: کیا تو نے اسے خبر کر دی ہے؟ جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے خبر کر دو۔ چنانچہ وہ شخص اس آدمی کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے شخص! میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اس نے کہا: جس اللہ کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ بھی تجھ سے محبت کرے۔

رواہ ابن النجار

۲۵۵۸۰ ...... عبداللہ بن علقمہ بن ابی فغواء خزاعی اپنے والد علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے کچھ مال دے کر ابوسفیان بن حرب کے پاس بھیجا تاکہ وہ مال ابوسفیان فقرائے قریش میں تقسیم کر دے حالانکہ وہ لوگ مشرک تھے آپ ﷺ ان لوگوں کی تالیف قلب چاہتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے کوئی رفیق سفر تلاش کر لو چنانچہ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انھوں نے کہا: میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اور تمہارے ساتھ میری رفاقت اچھی رہے گی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے لیے رفیق سفر تلاش کر لیا ہے فرمایا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ عمرو بن امیہ ضمری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری رفاقت اچھی رہے گی فرمایا: وہ ایسا ہی ہے۔ علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں سفر کی تیاری مکمل کر لی آپ نے چلتے وقت مجھے نصیحت کی اور فرمایا: اے علقمہ! جب بنی ضمرہ کے علاقے میں پہنچو تو اپنے رفیق سفر سے ذرا بچ کے رہو چونکہ تم نے کسی کہنے والے کا قول سنا ہوگا "اخــوک البکری لاتامنہ" یعنی اپنے بکری دوست پر بھروسہ نہ کرو۔ چنانچہ ہم سفر پر چل پڑے اور جب ہم مقام ابواء پہنچے جو کہ بنی ضمرہ کا علاقہ ہے عمرو بن امیہ نے کہا: میں اپنے قوم کے بعض لوگوں کے پاس جانا چاہتا ہوں مجھے ایک ضروری کام ہے میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی جب وہ جانے لگا مجھے نبی کریم ﷺ کی نصیحت یاد آ گئی اور اپنے اونٹ کو چابک مار کر آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ عمرو بن امیہ ضمری ایک طرف سے چند لوگوں کے ہمراہ تیر اور کمانیں اٹھائے ہوئے نمودار ہو جب میں نے انھیں دیکھا تو میں نے اونٹ کو اور زیادہ تیز کر دیا جب میں ان لوگوں سے آگے نکل گیا کچھ دور جانے کے بعد عمرو نے مجھے پکڑ لیا اور بولا: میں ایک ضروری کام کے لیے اپنی قوم کے پاس گیا تھا میں نے کہا: جی

ھاں۔ جب میں مکہ پہنچا اور مال ابوسفیان کے حوالے کر دیا ابوسفیان کہنے لگا: محمد سے بڑھ کر زیادہ مہربان کون ہوسکتا ہے ہم اس سے جنگ کرتے ہیں اور اس کے خون کے پیاسے ہیں جبکہ وہ ہمیں ہدیے بھیجتا ہے اور ہمارے اوپر احسانات کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر
حدیث ۳۲۷۸۲ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۵۸۱..... "مسند حارث غیر منسوب" حماد بن سلمہ عن ثابت حبیب بن سبیعہ ضبعی کی سند سے حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص کا ادھر سے گزر ہوا اور وہ بولا: یارسول اللہ! میں محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس شخص سے محبت کرتا ہوں...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسے بتایا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: چلے جاؤ آپ کے پاس بیٹھا ہوا شخص بولا: اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے جس کی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۵۵۸۲..... "مسند رباح بن ربیع" رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کیا آپ نے ہم میں سے ہر تین آدمیوں کو ایک اونٹ دیا تھا صحرا میں دو آدمی اونٹ پر سوار ہوتے اور تیسرا اسے ہانکتا تھا ہم پہاڑ میں جا اترے اتنے میں رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں پیدل چل رہا تھا آپ نے فرمایا: اے رباح! میں تجھے پیدل چلتا دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کیا: میں ابھی ابھی اترا ہوں جبکہ میرے یہ دو ساتھی سوار ہوئے ہیں آپ ﷺ میرے دو رفقائے سفر کے پاس سے گزرے انھوں نے اونٹ بٹھا دیا اور دونوں نیچے اتر آئے جب میں ان کے پاس پہنچا وہ بولے: اس اونٹ کے سینے پر (یعنی آگے) تم سوار ہو جاؤ تم برابر سوار ہو گے تاوقتیکہ واپس لوٹ آؤ پیدل چلنے کی باری میرے اور میرے دوسرے ساتھی کے درمیان ہوگی میں نے پوچھا: بھلا یہ کیوں؟ وہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا رفیق سفر نیک وصالح آدمی ہے لہٰذا اس کے ساتھ اچھی رفاقت رکھو۔ رواہ الطبرانی

۲۵۵۸۳..... رباح بن ربیع بن مرقع بن صیفی، ابومالک نخعی سلمہ بن کہیل حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء کے ساتھ مل بیٹھا کرو، بڑوں سے سوالات کیا کرو اور داناؤں کے ساتھ اختلاط رکھو۔ رواہ العسکری

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۲۸ والجامع المصنف ۱۶۵، ۲۳۵

۲۵۵۸۴..... مسعر، سلمہ بن کہیل، ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ بڑوں کے ساتھ مل بیٹھو، علماء کے ساتھ اختلاط رکھو اور داناؤں سے دوستی رکھو۔ رواہ العسکری

۲۵۵۸۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کون شخص بہتر ہے آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور اس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وضعفہ

حدیث ۲۴۸۲۰ پر گذر چکی ہے۔

۲۵۵۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھیں؟ آپ نے فرمایا: جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے جس کا عمل تمہیں آخرت کی طرف رغبت دلائے اور جس کا فعل تمہیں دنیا سے بے رغبتی دلائے۔

رواہ ابن النجار وفیہ مبارک بن حسان قال الازدی رمی بالکذب

۲۵۵۸۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہمارے ہم جلیسوں میں کون سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ ابن النجار

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۶۷۔

۲۵۵۸۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھیں؟ یا عرض کیا گیا کہ ہمارے کون سے ہم جلیس بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۲۵۵۸۹...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم برابر سنتے رہتے تھے کہ وقفے کے بعد ملاقات کرو محبت میں اضافہ ہوگا حتی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سن لیا۔ رواہ ابن النجار

وقفہ کے بعد ملاقات سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے

۲۵۵۹۰...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! وقفہ کے بعد ملاقات کرو یوں محبت میں اضافہ ہوگا۔
رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۱...... "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا چاہے اسے چاہیے کہ لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۲...... شعبی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شخص سے فرمایا وہ شخص ایسے آدمی کی صحبت میں بیٹھا تھا جو برائیوں کا مرتکب تھا۔ یہ اشعار کہے۔

لا تصحب اخاالجھل وایاک وایاہ.

جاہل کے پاس مت بیٹھو خود بھی اس سے دور رہو اور اسے بھی اپنے سے دور رکھو۔

فکم من جاھل اردیٰ حلیما حین آخاہ

کتنے جاہل ہیں جو ایسے بردبار صفت انسانوں کو ہلاک کردیتے ہیں جب وہ جاہلوں سے دوستی کر بیٹھتے ہیں۔

یقاس المرء بالمرء اذاھو ماشاہ.

آدمی کو آدمی پر قیاس کیا جاتا ہے جب وہ کسی چیز کو چاہتا ہے۔

وللشیء من الشیء مقایس واشباہ

ہر چیز کو کسی دوسری چیز پر قیاس کیا جاتا ہے جبکہ مختلف چیزیں ایک جیسی بھی ہوتی ہیں۔

وللقب علی القلب دلیل حین یلقاہ.

ایک دل کی دوسرے دل پر دلیل ہوتی ہے جب دل دل سے ملتا ہے۔

۲۵۵۹۳...... مجاہد کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ اس شخص کی صحبت میں تمہارے کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے حق کو ایسے نہ دیکھتا ہو جیسے تم دیکھتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۳۰۶۳۔

۲۵۵۹۴...... محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں جو شخص کسی آدمی سے اس کے عدل وانصاف کی بنا پر محبت کرتا ہو حالانکہ وہ شخص اللہ کے علم میں اہل دوزخ میں سے ہے اللہ تعالیٰ محبت کرنے والے کو اجر وثواب عطا فرمائے گا جیسا کہ وہ (یعنی محبوب) اہل جنت میں سے ہو۔ جو شخص نے کسی آدمی سے اس کے ظلم کی وجہ سے بغض کرتا ہو حالانکہ وہ (یعنی مبغوض) اللہ تعالیٰ کے علم میں اہل جنت میں سے ہو اللہ تعالیٰ بغض رکھنے والے کو اجر وثواب عطا فرمائے گا جیسا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۵۹۵...... محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: جس نے کسی شخص سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جیسا ثواب عطا فرمائے گا جو اہل جنت میں سے کسی آدمی سے محبت کرتا ہو، اگرچہ اس کا محبوب اہل دوزخ میں سے کیوں نہ ہو۔ چونکہ وہ ایک اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے محبت کرتا ہے جو اس میں موجود دیکھتا ہے جس نے کسی شخص سے بغض رکھا اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جیسا ثواب عطا فرمائے گا جو اہل دوزخ میں سے کسی آدمی سے بغض رکھتا ہو اگرچہ اس کا مبغوض اہل جنت میں سے کیوں نہ ہو چونکہ وہ ایک بری خصلت کی وجہ سے اس سے بغض رکھتا ہے جو اس

میں دیکھتا ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص نے لوگوں کو ان کے مراتب کے مطابق مقام دیا وہ اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ ہو گیا اور جس شخص نے اپنے دوست کو اس کے مقام سے زیادہ فوقیت دی گویا اس سے دشمنی کرنے میں زیادہ جرات سے کام لیا۔

رواہ النولسی فی العلم

۲۵۵۹۷.....نہار بحری کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر، جھوٹے، بے وقوف، بخیل اور بزدل کی صحبت سے اجتناب کرو، رہی بات فاجر کی سو اس کا فعل نہایت کمتر ہوتا ہے وہ یہی چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اس کا تمہارے پاس آنا بھی عیب ہے اور اس کا تمہارے پاس سے باہر جانا بھی عیب ہے رہی بات جھوٹے (کذاب) کی سو وہ تمہاری باتیں لوگوں تک پہنچائے گا اور لوگوں کی باتیں تمہیں پہنچائے گا یوں عداوت بھڑک اٹھے گی اور لوگوں کے دلوں میں کینہ جنم لے گا، رہی بات بے وقوف کی سو اچھائی کی طرف تمہاری رہنمائی کبھی نہیں کر سکتا وہ تو اپنی ذات سے برائی کو دور نہیں کر سکتا اس کی دوری اس کے قرب سے بدرجہا بہتر ہے اس کا خاموش رہنا اس کی گفتگو سے بہتر ہے اس کی موت اس کی حیات سے بہتر ہے رہی بات بخیل کی سو جب تمہیں اس کی حاجت پیش آئے گی وہ باوجود تمہارے قریب ہونے کے تم سے دور رہے گا رہی بات بزدل کی سو جب تم مشکل میں گرفتار ہو گے اور تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی وہ تمہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔رواہ وکیع

۲۵۵۹۸.....''مسند اکثم بن جون'' یحیٰ بن عبداللہ وصابی ابو عبداللہ دمشقی کی روایت ہے کہ میں اکثم بن جون خزاعی کلبی کے پاس حاضر ہوا انھوں نے مجھے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے اکثم بن جون! اپنی قوم کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ہمراہ جہاد کرو اور عمدہ اخلاق کو ملحوظ رکھو یوں تم اپنے رفقاء پر فوقیت لے جاؤ گے۔رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۲۵۵۹۹.....''ایضاً'' سعید بن سنان عبیداللہ وصابی (اہل شام میں سے ایک شخص ہیں) کہتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے اسے اکثم بن جون کہا جاتا تھا اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اکثم! تمہاری صحبت میں امانتدار شخص ہی ہونا چاہیے وہ سریہ سب سے اچھا ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو، سب سے بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار افراد پر مشتمل ہو۔ وہ قوم کبھی مغلوب نہیں ہو سکتی جس کی تعداد بارہ ہزار ہو۔رواہ ابن مندہ وابونعیم والبخاری ومسلم

۲۵۶۰۰.....''مسند انس'' ابوسلمہ عاملی، زھری کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اکثم بن جون رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی قوم کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ہمراہ حسن خلق کو ملحوظ رکھتے ہوئے جہاد کرو تمہارے رفقاء پر تمہیں فوقیت دی جائے گی اے اکثم! چار اشخاص کی رفاقت سب سے اچھی ہے چالیس افراد پر مشتمل سب سے اچھا ہراول دستہ ہوتا ہے چار سو افراد پر مشتمل سریہ بہت اچھا ہوتا ہے چار ہزار نفوس پر مشتمل لشکر سب سے اچھا ہے اور بارہ ہزار نفوس کو قلیل نہیں شمار کیا جاتا۔

رواہ ابن ماجہ وابن ابی حاتم فی العلل والعسکری فی الامثال والبغوی والباوردی وابن مندہ وابونعیم والعاملی متروک ورواہ ابن عساکر من طریق العاملی وابی بشر قالا: حدثنا الزھری بہ وقال ابو بشر ھذا ھو عبدالولید ابن محمد الموقری

کلام:.......حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۹۔

بری صحبت سے اجتناب کرنے کا بیان

۲۵۶۰۱.....اسلم کی روایت ہے کہتے ہیں: میں ایک سفر سے واپس لوٹا مجھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس کی رفاقت میں سفر کیا ہے؟ میں نے کہا: بن بکر بن وائل کا ایک شخص میرا رفیق سفر تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے نہیں سنا: اپنے بکری دوست پر بھروسہ مت کرو۔رواہ العقیلی والطبرانی فی الاوسط قال العقیلی فیہ زید بن عبدالرحمن بن اسلم منکر الحدیث لایتابع ولایعرف الابہ حدیث ۲۴۷۸۲ نمبر پر گذر چکی ہے۔

۲۵۶۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں کمر توڑ دیتی ہیں، مستقل قیام گاہ میں براپڑوسی، بری بیوی چنانچہ اگر تم اس کے پاس آؤ زبان درازی شروع کردیتی ہے اگر غائب ہو جاؤ اس پر بھروسہ نہیں کرتے تیسرا بادشاہ اگر تم اس کے ساتھ اچھائی کروہ تمہاری اچھائی قبول نہیں کرتا اگر تم برائی کربیٹھو وہ تمہیں معاف نہیں کرے گا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بادشاہ کے دروازوں سے بچتے رہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

باب......ان حقوق کے بیان میں جو پڑوسی کی صحبت سے متعلق ہیں

۲۵۶۰۴..... ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ عبدالرحمٰن بن قاسم کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے پڑوسی سے سخت جھگڑا کر رہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن سے فرمایا: اپنے پڑوسی سے مت جھگڑو چونکہ لوگ چلے جاتے ہیں اور پڑوسی باقی رہ جاتا ہے۔

رواہ ابن المبارک وابوعبید فی الغریب والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۰۵..... ضمرہ کہتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا بولا: رات کو مجھے پتھر مارے جاتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں سے پتھر آتے ہیں تم بھی ادھر واپس پھینک دیا کرو پھر فرمایا: شر کی اصلاح شر سے ہوتی ہے۔

رواہ السمعانی

۲۵۶۰۶..... ”مسند بریدہ بن حصیب اسلمی“ بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دن جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: تم سائے میں بیٹھے ہو حالانکہ تمہارے اصحاب دھوپ میں بیٹھے ہیں۔ رواہ ابن مندہ وقال منکر

۲۵۶۰۷..... محمد بن عبداللہ بن سلام کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے، آپ نے فرمایا: صبر کرو، محمد بن عبداللہ دوسری بار پھر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: صبر کرو تیسری بار پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے آپ نے فرمایا: اپنا ساز وسامان اٹھا کر گلی میں پھینک دو جب کوئی تمہار پاس آئے کہو: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے یوں اس طرح اس پر لعنت متحقق ہو جائے گی چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۲۵۶۰۸..... بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تمہارا پڑوسی بیمار پڑ جائے تم اس کی عیادت کرو اگر مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ ساتھ چلو اگر تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر اسے کپڑوں کی ضرورت ہو تم اسے کپڑے پہناؤ اگر اسے کوئی اچھائی نصیب ہو تم اسے مبارکباد دو، اگر اسے کوئی مصیبت پیش آئے تم اسے تسلی دو اس کی عمارت سے اپنی عمارت اونچی نہ بناؤ کہ تازہ ہوا اس تک نہ پہنچے پائے اور تم اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے اذیت نہ پہنچاؤ، ہاں البتہ پکے ہوئے میں سے اسکا بھی کچھ حصہ کردو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

حدیث ۲۴۸۹۷ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۶۰۹..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا آپ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کر رہے تھے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ آپ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔ رواہ ابن النجار

۲۵۸۷۸ نمبر پر حدیث گزر چکی ہے۔

۲۵۶۱۰..... ابوجحیفہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا، اس سے نبی کریم

ﷺ نے فرمایا: اپنا ساز وسامان راستے میں پھینک دو چنانچہ اس شخص نے اپنا ساز وسامان راستے میں پھینک دیا لوگ ادھر سے گزرتے اور اس کے پڑوسی پر لعنت کرتے جاتے چنانچہ اس کا پڑوسی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں سے مجھ کن باتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: بھلا تمہیں کن باتوں کا سامنا ہے؟ عرض کیا: لوگ مجھ پر لعنت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر لعنت کر دی ہے عرض کیا دوبارہ مجھ سے یہ غلطی سرزد نہیں ہوگی، اتنے میں شکایت کرنے والا شخص آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: اپنا سامان اٹھا لو اب تم امن میں ہو یا فرمایا: تمہاری کفایت کر دی گئی ہے۔

رواه البيهقي في شعب الايمان

۲۵۶۱۱...... ابوقتادہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ایک پڑوسی ہے جو اپنی ہنڈیا چڑھاتا ہے اور مجھے نہیں کھلاتا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ پر اس وقت تک بھی ایمان نہیں لایا۔ رواه ابو نعيم

۲۵۶۱۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کسے ہدیہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہوا سے ہدیہ دو۔

رواه اعبدالرزاق واحمد بن حنبل والبخاري وابوداؤد

۲۵۶۱۳...... ''مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال واولاد سے خوفزدہ ہوتے ہوئے اپنے پڑوسی کے آگے دروازہ بند رکھا یہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے، اور وہ شخص بھی (کامل) مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔ کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ چنانچہ تمہارا پڑوسی تم سے مدد طلب کرے تم اس کی مدد کرو، جب تم سے قرض طلب کرے تم اسے قرض دو جب وہ محتاج ہو جائے تم اس کی طرف رجوع کرو جب بیمار پڑ جائے تم اس کی بیمار پرسی کرو جب اسے بھلائی نصیب ہو تم اسے مبارکبادی دو، جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تم اسے تسلی دو جب مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ ساتھ چلو، تم اس کی اجازت کے بغیر اپنی عمارت اس طرح نہ کھڑی کرو کہ اسے تازہ ہوا نہ آنے پائے۔ اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے اذیت مت پہنچاؤ البتہ اپنی ہنڈی میں سے اس کا بھی حصہ کرو، اگر تم پھل خرید کر لاؤ اس میں سے اسے بھی ہدیہ دو اگر اسے پھل ہدیہ میں نہ دے سکو کم از کم اپنے گھر میں پھل چپکے سے لاؤ اور پھل لے کر تمہاری اولاد باہر نہ نکلنے پائے کہ اس کی اولاد پر رشک کرتے پھریں کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بہت تھوڑے لوگ پڑوسی کے حقوق ادا کر پاتے ہیں اور یہ بھی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت ہو آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برابر پڑوسی سے حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ گمان ہونے لگا کہ آپ پڑوسی کو وارث ہی نہ بنا دیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پڑوسیوں کی تین قسمیں ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس کے لیے تین طرح کے حقوق ہیں دوسرا وہ ہے جس کے لیے دو طرح کے حقوق ہیں تیسرا وہ ہے جس کے لیے ایک حق ہے چنانچہ وہ پڑوسی جس کے لیے تین طرح کے حقوق ہیں وہ مسلمان رشتہ دار پڑوسی ہے اس کا ایک پڑوس کا حق ہے ایک اسلام کا حق ہے اور ایک قرابتداری کا حق ہے، اور وہ جس کے لیے وہ حقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے ایک پڑوس کا حق اور دوسرا اسلام کا حق وہ پڑوسی جس کے لیے ایک حق ہے وہ کافر پڑوسی ہے اس کے لیے صرف پڑوس کا حق ہے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم پڑوسیوں کو اپنی قربانیوں کا گشت کھلا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مشرکین کو اپنی قربانیوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھلاؤ۔

رواه ابن عدى والبيهقي في شعب الايمان وقال فيه سويد بن عبدالعزيز عن عثمان بن عطاء الخراساني عن ابيه والثلاثة ضعفاء غير انهم متهمين بالوضع

حدیث ۲۴۸۹۱ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۶۱۴...... اے ابوذر جب سالن پکاؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھا دو تا کہ اپنے پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ ہدیہ کر سکو۔

رواه ابوداؤد والطيالسي واحمد بن حنبل والنجار في الادب ومسلم والبخاري والنسائي والدارمي وابوعوانة عنه

حدیث ۲۴۸۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

پڑوسیوں کو تکلیف دینے سے اجر ضائع ہو جاتا ہے

۲۵۶۱۵۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے، دن کو روزہ رکھتی ہے خیرات کرتی ہے، صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں وہ اہل دوزخ میں سے ہے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے اور پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے البتہ کسی کو اذیت نہیں پہنچاتی اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب لا یمان و ابو داؤد الطیاسی

۲۵۶۱۶۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو وہ شخص دوسری بار پھر آیا اور پڑوسی کی شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرو تیسری بار پھر حاضر ہوا اور شکایت کی آپ نے فرمایا: صبر کرو چوتھی بار پھر حاضر ہوا اور اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا: جاؤ اور اپنا ساز و سامان نکال کر راستے میں رکھ دو چنانچہ راستے سے جو بھی گزرنے پاتا وہ کہتا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پڑوسی کی شکایت کی آپ نے مجھے ساز و سامان راستے میں نکالنے کا حکم دیا ہے جو شخص بھی راستے سے گزرتا وہ کہتا: یا اللہ اس پر (پڑوسی پر) لعنت کر، یا اللہ اسے رسوا کر پڑوسی نے آکر کہا: اے فلاں اپنے گھر میں واپس لوٹ جاؤ اللہ کی قسم میں تمہیں کبھی اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۱۷۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: یا اللہ میں قیام گاہ میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں چونکہ دیہات کا پڑوسی رخصت ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۱۸۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے رات کو قیام کرتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا: وہ دوزخ میں جائے گی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی آپ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

رواہ ابن النجار

سوار اور سواری کے حقوق

سواری کے حقوق

۲۵۶۱۹۔۔۔۔۔عبید بن ابی زیاد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور مجھے خبر کی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کے پاس کچھ غلاظت خوردہ اونٹ ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجوا کر ان کو مکہ سے باہر نکال دیا اور فرمایا: ان اونٹوں پر لکڑیاں لادی جائیں اور ان پر پانی لایا جائے اور ان پر سوار ہو کر حج یا عمرہ نہ کیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق ومسدد وھو صحیح

۲۵۶۲۰۔۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ چوپایوں کو خصی کرنے سے منع کرتے تھے اور فرمایا کرتے: نر اونٹ ہی تو افزائش نسل کا ذریعہ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفه وابن ابی شیبة وابن المنذر والبیھقی فی السنن

۲۵۶۲۱۔۔۔۔۔ابراہیم بن مہاجر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں گھوڑوں کو خصی نہ کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق والبخاری ومسلم

۲۵۶۲۲۔۔۔۔۔ھشام بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میں نے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت میں دیکھا آپ اپنی سواری

سے نیچے اترے پھر عام آدمی کی طرح سواری سے کجاوہ اتارا پھر سواری کو باندھ دیا، پھر لوگوں کی سواریوں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں اپنی سواری کے قریب ایک سواری دیکھی آپ نے اس کا کجاوہ اتار دیا پھر سخت غصہ میں متوجہ ہوئے حتیٰ کہ میں ان کے چہرے پر غصہ نمایاں دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا: اس سواری کا مالک کون ہے؟ ایک شخص نے کہا: اس کا مالک میں ہوں، فرمایا: تو نے بہت برا کیا تو نے اس کے سینے پر رات گزاری اس کے سینے کو مارتا رہا حتیٰ کہ جب اس کے رزق کا وقت قریب تر ہو گیا تو نے اس کی دو ہڈیوں کو علیحدہ ہڈیوں کے درمیان جمع کر کے رکھ دیا۔

رواہ الرویانی

۲۵۶۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوپایوں کے منہ پر پتھر مت مارو چونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

رواہ ابوالشیخ وابن عساکر

۲۵۶۲۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوپائے کے منہ پر تھپڑ نہ مارا جائے اور نہ ہی داغ لگایا جائے۔ رواہ النجار ومسلم

۲۵۶۲۵..... حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھا جس میں انھیں درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

رواہ البخاری ومسلم

۲۵۶۲۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نئی سواری سے دور رکھو۔ رواہ البخاری ومسلم

۲۵۶۲۷..... علقمہ بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس برذون گھوڑا لایا گیا، آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا: اے امیر المؤمنین! یہ فرمانبردار سواری ہے اور یہ اچھی حالت میں ہے اور یہ خوبصورت بھی ہے اس پر عجمی لوگ سوار ہوتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر سوار ہو گئے جب آگے چلے اور آپ کے کاندھے ہلنے لگے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سواری کا برا کرے آپ فوراً نیچے اتر آئے۔ رواہ ابن المبارک

۲۵۶۲۸..... قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! کجاوے پیچھے رکھو چونکہ ہاتھ لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور پاؤں باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم

جانور پر طاقت سے زیادہ بوجھ رکھنے کی ممانعت

۲۵۶۲۹..... مسیب بن دارم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک شتربان کو مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: تم نے اونٹ پر اتنا بوجھ کیوں لادا جس کی اس میں طاقت نہیں ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۶۳۰..... سالم بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اونٹ کے پچھوڑے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے: مجھے خوف ہے کہ تیرے بارے میں مجھ سے سوال نہ کیا جائے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۲۵۶۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ صادر فرمادیا ہے کہ سواری پر آگے بیٹھنے کا حقدار اس کا مالک ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم فی الکنی وحسنہ

۲۵۶۳۲..... ''مسند علی کرم اللہ وجہہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو ایک خچر ہدیہ میں پیش کیا گیا آپ کو وہ بڑا دلکش لگا اور اس پر سوار ہو گئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم گدھوں سے گھوڑیوں کی جفتی کرائیں تو اسی جیسے جانور پیدا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا فعل وہی کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔ رواہ ابوداؤد طیالسی وابن وھب واحمد بن حنبل و ابوداؤد والنسائی وابن جریر وصححہ والطحاوی وابن حبان والدورقی والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور

۲۵۶۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں گدھوں سے گھوڑیوں کی جفتی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والدورقی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۸۹۱۔

۲۵۶۳۴..... "مسند بشیر بن سعد انصاری والد نعمان بن بشر" محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے میں ان کے ساتھ تھا حسین رضی اللہ عنہ مقام حرہ میں اپنی زمین میں جانا چاہتے تھے، ہم پیدل چل رہے تھے اتنے میں ہم نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے جبکہ وہ خچر پر سوار تھے نعمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عبداللہ! سوار ہو جائیں، حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ آپ سوار رہیں تم اپنی سواری پر آگے سوار ہونے کے زیادہ حقدار ہو چونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم نے اس طرح فرمایا ہے، نعمان رضی اللہ عنہ بولے: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا لیکن میرے والد بشیر نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: البتہ اگر مالک آگے سوار ہونے کی اجازت دے دے چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آگے سوار ہوئے اور نعمان رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بیٹھا لیا۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر وفیہ الحکم بن عبداللہ الایلی متروک

۲۵۶۳۵..... "مسند جابر بن عبداللہ" حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پاس سے گزرے جس کے منہ پر داغ لگایا گیا تھا اور اس کے نتھنوں پر دھوئیں کے نشانات تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا ہے تم میں سے کوئی شخص ہرگز منہ پر داغ نہ لگائے اور نہ منہ پر مارے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۳۶..... قبیلہ بن غیلان کا ایک شخص جنادہ بن جرادہ کہتا ہے میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اونٹ بھیجے جن کی ناک پر میں نے داغ لگا رکھا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے منہ کے علاوہ کوئی اور جگہ داغنے کے لیے نہیں پائی؟ خبردار! تمہیں آگے جا کر اس کا بدلہ دینا ہوگا اس شخص نے عرض کیا: ان اونٹوں کا معاملہ آپ کو سپرد ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: میرے پاس ایسا اونٹ لاؤ جس پر داغ نہ لگایا گیا ہو چنانچہ میں نے ایک بنت لبون (اونٹ کا بچہ جیسے دو سال پورے ہو چکے ہوں تیسرے سال میں چل رہا ہو) اور ایک حقہ (جس کے تین سال پورے ہو چکے ہوں اور چوتھے سال میں چل رہا ہو) لایا میں نے ان کی گردن پر داغ لگانا چاہا آپ برابر فرماتے رہے پیچھے داغ لگاؤ پیچھے داغ لگاؤ حتیٰ کہ وہ شخص ران پر پہنچا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر یہیں داغ لگاؤ چنانچہ میں نے اونٹوں کی رانوں پر داغ لگائے ان اونٹوں کا صدقہ دو حصے تھے جبکہ اونٹوں کی تعداد نوے (۹۰) تھی۔

رواہ الدارقطنی فی المؤتلق والباوردی وابن شاھین وابن قانع وابن السکن وقال لاعلم لہ غیرہ والطبرانی وابونعیم والضیاء

۲۵۶۳۷..... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ ان کے والد مخرمہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے۔ والد نے کہا: اے بیٹا! اندر جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کو میرے لیے باہر بلا لاؤ میں گھر میں داخل ہوا میں ابھی لڑکا تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دروازے پر میرا باپ کھڑا ہے وہ آپ کو بلا رہا ہے آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دیباج کی ایک قبائی جس میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے، میرے والد نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو کپڑے تقسیم کیے ہیں ان میں میرا حصہ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابو صفوان میں نے تمہارے لیے یہ قبا چھپا رکھی ہے والد نے قبا لے لی اور کہا: آپ نے رشتہ داری کا بھرپور لحاظ رکھا ہے، اس مال میں سے کچھ حصہ آپ نے اہل مکہ کے لیے بھی بطور صلہ رحمی کے بھیجا میرے والد کے ساتھ ابن حضرمی کو یہ مال دے کر بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے فرمایا: اپنے لیے ایک رفیق سفر تلاش کر لو میرے والد آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے ایک شخص پا لیا ہے آپ نے فرمایا: وہ کون ہے؟ عرض کیا: فلاں ضمری ہے۔ فرمایا: اسے اپنے ساتھ رکھ کر نکل جاؤ بکری تمہارا دوست ہے لیکن اس پر بھروسہ نہیں کرنا۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب مقام لج پہنچے جو کہ بنو ضمرہ کا علاقہ ہے میرا رفیق سفر (ضمری) بولا! یہاں میری قوم کے کچھ لوگ رہتے ہیں میں ذرا ان کے پاس سے ہو آؤں انھیں سلام کر آؤں اور ملاقات بھی کر لوں چنانچہ ضمری نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال بھیجا ہے تم بھی تو ان کی قوم ہو لہٰذا جا کر وہ مال لے لو رسول اللہ ﷺ نے بخدا اس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا: چنانچہ وہ لوگ جب مقام لج پہنچے وہاں آدمی (میرے باپ مخرمہ) کو گم پایا کہ وہ تو جا چکا ہے، وہ لوگ بولے: بخدا! وہ واپس لوٹ گیا ہے ضمری آگے بڑھ گیا جبکہ اس کے ساتھی واپس لوٹ گئے حتیٰ کہ ضمری نے آگے چل کر اپنے ساتھی کو پا لیا۔ رواہ ابن عساکر

بے زبان کے ساتھ بھی انصاف ہوگا

۲۵۶۳۸..... معاویہ بن قرہ کی روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹ تھا جسے دمون کے نام سے پکارا جاتا تھا چنانچہ لوگ جب ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اونٹ عاریۃً مانگتے تو آپ کہتے اس پر صرف فلاں فلاں چیز لاد سکتے ہو چونکہ یہ اس سے زیادہ کی طاقت نہیں رکھتا جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا بولے: اے دمون! کل میرے ساتھ میرے رب کے ہاں جھگڑنا نہیں میں نے تجھ پر وہی بوجھ لادا ہے جس کی تو طاقت رکھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۳۹..... اوس بن عبداللہ بن حجر اسلمی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ آپ دونوں جحفہ اور حرشی کے درمیان گفتگو کرتے جارہے تھے جبکہ یہ دونوں حضرات ایک اونٹ پر سوار تھے اور مدینہ کی طرف جارہے تھے اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک نر اونٹ پر سوار کیا اور ان کے ساتھ اپنا ایک غلام بھی بھیجا جسے مسعود کہا جاتا تھا اوس رضی اللہ عنہ نے غلام سے کہا: ان کے ساتھ چلو جہاں بھی مختلف راستوں میں جائیں ان سے جدا نہیں ہونا حتی کہ جب یہ تجھ سے اور تیرے اونٹ سے اپنی ضرورت پوری کریں چنانچہ غلام انھیں لے کر "ثنیہ دمجا" لے گیا پھر "ثنیہ کوذبہ" میں لے گیا پھر مقام احیاء کی طرف متوجہ ہوا پھر شعبہ ذات کشط مدلج، غیشامہ اور پھر ثنیۃ مرہ سے ہوتے ہوئے مدینہ لے آیا آپ نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ضرورت پوری کر لی تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے مسعود کو اس کے مالک اوس بن عبداللہ کو واپس کر دیا اوس رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹوں کے متعلق قدرے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے غلام سے کہا کہ اوس سے کہو اپنے اونٹوں کی گردن پر داغ لگائے۔

رواه البغوی وابن السکن وابن منده والطبرانی وابو نعیم وقال ابن عبدالبر: حدیث حسن

سوار کے آداب

۲۵۶۴۰..... "مسند علی" علی بن ربیعہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک سواری لائی گئی جب آپ ﷺ نے رکابوں میں پاؤں رکھا تو یہ دعا پڑھی۔ بسم اللہ، جب سواری پر سیدھے بیٹھ گئے، یہ دعا پڑھی:

الحمدللّٰه الذی سخرلنا هذا وماکنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون

پھر تین بار اللہ کی حمد کی اور تین بار تکبیر کہی پھر تین بار سبحان اللہ کہا: پھر یہ دعا پڑھی۔

سبحانک لااله الا انت انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انه لایغفر الذنوب الا انت

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے، میں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپ نے اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کہا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: رب تعالیٰ اپنے بندے پر تعجب کرتا ہے جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے: رب اغفرلی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں معاف کر سکتا، ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لیے ہنستا ہے جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے:

لااله الا انت سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انه لایغفر الذنوب الا انت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے پہچان لیا کہ اس کا رب ہے جو اس کی مغفرت کرتا ہے اور اسے عذاب بھی دیتا ہے۔

رواه ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وعبد ابن حمید والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابویعلیٰ وابن خزیمة وابن شاهین فی السنة وابن مردویه والحاکم والبخاری ومسلم والضیاء

۲۵۶۴۱..... "ایضاً" زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خچر پر تین آدمیوں کو سوار دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں

سے ایک اتر جائے چونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے سوار پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ

۲۵۶۴۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سرخ رنگ کی زینوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد

۲۵۶۴۳..... ایضاً" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے قسی (کتان اور ریشم سے مخلوط بنے ہوئے کپڑے جو مصر سے لائے جاتے تھے) کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ میں اپنی سواری کے کمبل کو بچھونا بناؤں جو کہ سواری کی پیٹھ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اور منع فرمایا ہے کہ میں سواری کی پیٹھ پر کمبل (زین وغیرہ) ڈالوں اور اللہ کا ذکر نہ کروں۔ چونکہ ہر سواری کی پیٹھ پر ایک شیطان بیٹھا ہوتا ہے جب سوار ہونے والا اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے شیطان سکڑ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ رواہ الدورقی

۲۵۶۴۴..... ہلال بن حباب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سواری لائی گئی جب آپ نے رکابوں میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے یہ دعا پڑھی:

الحمدللّٰہ الذی ھدانا للاسلام وعلمنا القران ومن علینا بمحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم وجعلنا فی خیر امۃ اخرجت للناس اللھم لاطیر الا طیرک ولاخیر الاخیرک ولاالہ الا انت

ترجمہ:..... تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی دولت سے سرفراز کیا ہمیں قرآن سکھایا اور محمد کی ذات اقدس سے ہمارے اوپر احسان کیا اور ہمیں اس بہترین امت میں پیدا کیا جو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے بھیجی گئی ہے، یا اللہ تو ہی نیک مال عطا کرنے والا ہے اور تمامتر بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ رواہ ارستلہ

مملوک کے حقوق

۲۵۶۴۵..... "مسند صدیق" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! مملوک کے ساتھ برا برتاؤ کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ اس امت کے مملوکین اور ایتام (یتیم کی جمع) کثیر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، مملوکین اور ایتام کا اپنی اولاد کی طرح اکرام کرو جو کھانا تم کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ انھیں ویسے ہی کپڑے پہناؤ جیسے تم پہنتے ہو، اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! دنیا میں ہمیں کیا چیز نفع پہنچا سکتی ہے؟ فرمایا: وہ گھوڑا جسے تم جہاد فی سبیل اللہ کے لیے پالو اور وہ غلام جو تمہاری کفایت کرتا ہو جب وہ نماز پڑھے وہ تمہارا بھائی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن ماجہ وابویعلی وابونعیم فی الحلیۃ والخرائطی فی مکارم الاخلاق وھو ضعیف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۰۶۔

۲۵۶۴۶..... ابورافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں بیٹھا زیور بنا رہا تھا اور قرآن عظیم کی تلاوت بھی کر رہا تھا، حضرت عمر نے فرمایا: اے ابورافع! بخدا! تم عمر سے بہتر ہو چونکہ تم اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کر رہے ہو اور اپنے غلاموں کا حق بھی ادا کر رہے ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۴۷..... "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" مالک اپنے چچا ابو سہیل بن مالک اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے سنا کہ کمسن پر کمائی کا بوجھ نہ ڈالو چونکہ جب تم ایسا کرو گے وہ چوری کرے گا جو لونڈی کوئی ہنر نہ جانتی ہو اس سے بھی کمائی کا مطالبہ مت کرو چونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو وہ اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنا دے گی جب تمہیں اللہ تعالیٰ پاکدامن رکھے پاکدامن رہو اور جو کھانے پاک وطیب ہوں وہی کھاؤ۔

رواہ الشافعی والبخاری ومسلم والبیھقی وقال رفعہ بعضھم عن عثمان عن حدیث الثوری ورفعہ ضعیف

۲۵۶۴۸..... عبداللہ رومی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رات کے وضو کا پانی خود انڈیلتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر

آپ خادموں کو حکم دے دیتے وہ آپ کی کفایت کرتے؟ فرمایا: نہیں چونکہ رات ان کے لیے ہے وہ رات کو آرام کرتے ہیں۔

رواہ بن سعد واحمد بن حنبل فی الزھد وبن عساکر

۲۵۶۴۹..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: اپنی صفیں سیدھی کرلو کاندھے سے کاندھا ملالو، اپنے امام کی مدد کرو، اپنی زبانیں روکے رکھو۔ چونکہ مومن اپنی زبان روک کر رکھتا ہے اور اپنے امام کی مدد کرتا ہے جبکہ منافق اپنے امام کی مدد نہیں کرتا اور اپنی زبان قابو میں بھی نہیں رکھتا۔ چھوٹے غلام پر کمائی کا بوجھ نہ ڈالو جو ہنر مند بھی نہ ہو چونکہ جب وہ کمائی کا سامان نہیں پائے گا چوری کرے گا غیر ہنر مند لونڈی سے بھی کمائی کا مطالبہ نہ کیا جائے چونکہ جب اس کے پاس کوئی چارہ نہیں رہے گا تو اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنالے گی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۵۰..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا یکا یک صفوان بن امیہ ایک بڑا پیالہ لے کر آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا آپ ﷺ نے کچھ مسکینوں اور غلاموں کو بلایا جو آپ کے آس پاس تھے آپ نے انھیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم کا برا کرے جو اپنے غلاموں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور انھیں اپنے ساتھ کھانا نہیں کھلاتے صفوان رضی اللہ عنہ بولے: بخدا! آپ غلاموں اور مسکینوں سے منہ نہیں موڑتے لیکن ہمیں ترجیح دی جاتی ہے ہم عمدہ کھانا نہیں پاتے جو ہم کھائیں وہ انھیں بھی کھلائیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۵۱..... ابن سراقہ کی روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ایک باندی کے متعلق مشاورت کی جبکہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ باندی خریدنا چاہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا: باندیوں سے کمائی کا کام مت لو چونکہ یہ ایسی قوم ہے جو زنا کو برا نہیں سمجھتی، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں سے پردہ حیا ہٹادیا ہے جس طرح کتوں کے منہ سے حیا کا پردہ ہٹادیا ہے البتہ تم عرب باندیوں سے کوئی باندی خریدلو وہ تم سے خیانت نہیں کرے گی اور تمہاری اولاد کی حفاظت کرے گی۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رومی باندیوں کے خریدنے سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو منع فرمایا ہے چونکہ زنا ان میں معمول کی بات تھی۔ عصر حاضر میں اہل مغرب واہل یورپ کی عورتوں سے نکاح کرنا بایں وجوہ ناجائز ہوگا و بایں ہمہ اہل مغرب واہل یورپ مشرکین ہیں بدرجہ اولیٰ نکاح جائز نہیں ہوگا۔

۲۵۶۵۲..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے کوئی خادم خریدا پھر مالک اور خادم کی عادات میں موافقت نہ ہوسکی تو مالک کو چاہئے کہ وہ خادم بیچ دے اور ایسا خادم خریدے جس کی عادات میں موافقت ہوسکے چونکہ لوگوں کی عادات مختلف ہوتی ہیں، اللہ کے بندوں کو عذاب مت دو۔ رواہ ابن راھویہ

۲۵۶۵۳..... یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن طالب کی روایت ہے ان کے والد عبدالرحمٰن بن حاطب کے غلاموں نے ایک اونٹ چوری کرلیا اور پھر اسے ذبح بھی کردیا (بعد از تحقیق) ان سے اونٹ کی کھال برآمد ہوئی۔ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھوڑی دیر توقف کیا گیا ہم یہی سمجھے کہ آپ ہاتھ کٹوا کر چھوڑیں گے پھر آپ نے فرمایا: ان غلاموں کو میرے پاس لاؤ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم ان سے کام لیتے ہو اور پھر انھیں بھوکا رکھتے ہو تم ان سے برا سلوک کرتے ہو حتیٰ کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور سرزد ہوجاتے ہیں پھر اونٹ کے مالک سے پوچھا: تمہیں اونٹ کے بدلہ میں کتنی رقم دی جائے! اس نے کہا: چار سو درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن حاطب سے فرمایا کھڑے ہوجاؤ اور اسے آٹھ سو درہم بطور تاوان ادا کرو۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

طاقت زیادہ کام لینے والے کی پٹائی

۲۵۶۵۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ عوالی کی طرف جاتے تھے اور جب کسی غلام کو اس کی طاقت سے بڑھا ہوا کام کرتے دیکھتے اس سے وہ کام چھڑا دیتے تھے۔ رواہ مالک وعبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۵۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی غلام کے پاس سے گزرتے فرماتے: اے فلاں! خوش ہو جاؤ تمہارے لیے دوہرا اجر وثواب ہے۔ رواہ عبدالرزاق و البیھقی

۲۵۶۵۶..... مسند عمر رضی اللہ عنہ! حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی آپ رضی اللہ عنہ اسے پہچانتے تھے وہ ایک مہاجر کی باندی تھی اس نے چادر سے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو آزاد ہو چکی ہے؟ جواب دیا: نہیں، فرمایا: پھر تو نے چادر کیوں اوڑھ رکھی ہے سر سے چادر اتار دو، چادریں تو مومنین کی آزاد عورتوں کے لیے ہیں، باندی نے چادر اتارنے میں قدرے توقف کیا، آپ رضی اللہ عنہ کوڑا لے کر اس کی طرف بڑھے اور سر پر کوڑا دے مارا حتی کہ باندی نے سر سے چادر اتار دی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۶۵۷..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے پاس ایک طشتری لاؤں تاکہ اس پر ان امور کی نشان دہی کر دی جائے جو آپ کی امت کو گمراہ کرتے مجھے آپ کی رحلت کا خوف ہوا میں نے عرض کیا: میں یاد کروں گا آپ نے فرمایا! میں نماز وزکوۃ کی وصیت کرتا ہوں اور غلاموں کے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وسعید بن المنصور

۲۵۶۵۸..... حارث کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کے چہرے پر داغ لگایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غلام آزاد کر دیا۔

رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب

۲۵۶۵۹..... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' فرمایا: کہ معاف کرو، اگر سزا دو بھی تو گناہ کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو۔

رواہ الطبرانی و ابونعیم عن جزء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۰۔

۲۵۶۶۰..... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن النجار

۲۵۶۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بھی ظلماً اپنے غلام کو مارتا ہے قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۲..... ابوعمران فلسطینی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی بیوی ان کے سر سے جوئیں نکال رہی تھی اچانک بیوی کی باندی نے آواز دی، بیوی نے جھڑک کر کہا: اے زانیہ! حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے اسے زنا کرتے دیکھا ہے؟ جواب دیا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم قیامت کے دن اس کے بدلہ میں تجھے اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں گے بیوی نے اپنی باندی سے کہا: مجھے معاف کرو، باندی نے معاف کر دیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا وہ تمہیں معاف کیوں نہیں کرے گی۔ حالانکہ تمہاری ملکیت میں ہے، لہٰذا اسے آزاد کر دے، بیوی بولی! کیا اسے آزاد کرنے سے میرا گناہ معاف ہو جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امید ہے معاف ہو جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۶۳..... کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ رات قبل وصیت فرمائی ہے جو میں نے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، ان کے پیٹ بھرو انہیں کپڑے پہناؤ اور ان سے نرم لہجے میں بات کرو۔ رواہ ابن جریر

غلام پر ظلم کرنے والے کو تنبیہ

۲۵۶۶۴..... ابراہیم تیمی کہتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے غلام کو مار رہا تھا، ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: میں جانتا ہوں کہ تم رب تعالیٰ سے کیا کہو گے اور رب تعالیٰ تم سے کیا کہے گا تم کہو گے: یا اللہ میری مغفرت کر دے، رب تعالیٰ تجھ سے کہے گا: کیا تیری مغفرت کی جا سکتی ہے؟ تم کہو گے یا اللہ مجھ پر رحم فرما: رب تعالیٰ کہے گا: کیا تو رحمت کے قابل ہے؟

۲۵۶۶۵..... معرور بن سوید کی روایت ہے کہ میں مقام ربذہ سے گزر رہا تھا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان پر ایک قسم کی چادر ہے اور اسی جیسی دوسری چادر ان کے غلام پر ہے۔ میں نے پوچھا: اے ابوذر! اگر آپ یہ دونوں چادریں جمع کر لیتے یوں پورا جوڑا ہو جاتا انھوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے متعلق بتائے دیتا ہوں، میں نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو گالیاں دے دی تھیں اس کی ماں عجمیہ تھی میں نے اسے ماں کا عیب لگایا تھا چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس شکایت کرنے آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری اس عمر میں تکبر کی وجہ سے مجھ میں جاہلیت ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ میں جاہلیت ہے بلاشبہ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت بنا کر تمہیں آزمائش میں ڈالا ہے لہٰذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے وہی کھانا کھلائے جو وہ خود کھاتا ہو اسے ایسا ہی کپڑا پہنائے جیسا خود پہنتا ہو اس سے وہ کام نہ لے جو اس سے نہ ہو سکتا ہو اگر اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لینا بھی ہو تو کم از کم اس کی مدد کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۶..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے ان پر قطن (روئی) کی ایک چادر ہے اور ایک شملہ (بدن پر لپیٹنے کی چادر) ہے اور ان کے پاس تھوڑی سے بکریاں بھی ہیں جبکہ ان کے غلام پر بھی قطن کی ایک چادر اور شملہ ہے اور اس کے پاس بھی تھوڑی سی بکریاں ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو کھانا تم کھاتے ہو وہ اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ انھیں بھی ویسے ہی کپڑے پہناؤ جیسے تم پہنتے ہو، ان سے وہ کام نہ لو جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہو۔ اگر ان سے گراں کام لو بھی تو ان کی مدد کرو، اگر تم انھیں ناپسند کرو تو انھیں بیچ ڈالو یا انھیں تبدیل کر لو اور جو مخلوق تمہاری جیسی ہے اسے عذاب مت دو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۷ ''مسند ابی ذر'' اے ابوذر! کیا تو نے اسے ماں کی عار دلائی ہے تجھ میں تو جاہلیت ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے ماتحت بنایا ہے سو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے ایسا ہی کھانا کھلائے جیسا خود کھاتا ہو اور اسے ایسا ہی لباس پہنائے جیسا خود پہنتا ہو، ان پر ایسے کام کا بار مت ڈالو جو انھیں مغلوب کر دے، اگر گراں بار ان پر ڈالو تو ان کی مدد کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ذر

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو گالی دی اور اسے ماں کا عیب لگایا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۶۶۸..... اے ابوذر! تو ایسا شخص ہے کہ تجھ میں جاہلیت ہے، یہ غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت عطا کی ہے، لہٰذا جسے اپنا غلام نہ بھائے وہ اسے بیچ دے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت پہنچاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ذر

۲۵۶۶۹..... ''مسند سوید بن مقرن'' سوید بن مقرن کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم بنی مقرن کی تعداد سات تھی ہمارے ہاں صرف ایک خادمہ تھی اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں تھا چنانچہ ہم میں سے ایک نے اسے تھپڑ مار دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو، ہم نے عرض کیا: اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی خادم نہیں ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری خدمت کرے اور جب تم اس سے مستغنی ہو جاؤ اس کا راستہ آزاد چھوڑ دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۰..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آدمی پر گراں تر اس کا غلام ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۱.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے غلاموں کو شادی کی پیشکش کرتے تھے اور فرماتے تھے، تم میں سے جس کا شادی کرنے کا ارادہ ہو میں اس کی شادی کرادوں گا چونکہ جو شخص زنا کرتا ہے اس کے دل سے ایمان چھین لیا جاتا ہے، اگر بعد میں واپس کرنا چاہے واپس کر دیتا ہے اگر روکنا چاہے روک دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۲.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کھانا تم کھاؤ وہ اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ اور جیسے کپڑے تم پہنو ویسے انھیں بھی پہناؤ اور جو غلام تمہارے لیے باعث فساد ہوا سے بیچ ڈالو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب میں مت ڈالو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۶۷۳.....حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص اپنے غلام کو مار رہا تھا جبکہ غلام کہہ رہا تھا ''اعوذ باللہ'' میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اتنے میں رسول کریم ﷺ نے دیکھ لیا غلام بولا: اعوذ برسول اللہ'' میں اللہ کے رسول کی پناہ چاہتا ہوں، اس شخص نے ہاتھ سے وہ چیز جس سے غلام کو مار رہا تھا پھینک دی اور غلام کو چھوڑ دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہوشیار رہو! بخدا! اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پناہ لی جائے بنسبت مجھ سے پناہ لینے کے مارنے والا شخص بولا! یارسول اللہ! یہ غلام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے بخدا! دوزخ کا سامنا کرنا پڑتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۴.....عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ ابومسعود رضی اللہ عنہ اپنے خادم کو مار رہے تھے، نبی کریم ﷺ نے پکار کر فرمایا: اے ابومسعود! تمہیں جان لینا چاہیے، جب ابومسعود رضی اللہ عنہ نے آواز سنی ہاتھ سے کوڑا پھینک دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہیں اس غلام پر جتنی قدرت ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے اوپر قدرت ہے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے غلام کا مثلہ کرے جس سے وہ کانا ہو جائے یا اس کی ناک کٹ جائے۔ آپ نے فرمایا کہ غلاموں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤ انھیں بھوکے نہ رکھو انھیں کپڑے پہناؤ اور انھیں ننگے نہ رکھو انھیں زیادہ نہ مارو چونکہ ان کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا، انھیں کسی کام پر برا بھلا مت کہو جو شخص اپنے غلام کو ناپسند کرتا ہو وہ اسے بیچ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے رزق کو اس پر بند نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۵.....معمر کی روایت ہے کہ زہری سے خادموں کو مارنے کے متعلق دریافت کیا گیا، زہری نے جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غلاموں کو مارتے تھے البتہ انھیں لعن طعن نہیں کرتے تھے۔

۲۵۶۷۶.....زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں اور خادموں کو (غلطی پر) مارا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۷.....''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بوقت وفات جس چیز کی عموماً وصیت کی وہ ایک نماز تھی اور دوسری غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، حتیٰ کہ یہ وصیت غرغرہ کی حالت میں بھی سینے میں تھی جبکہ زبان سے اس کا اظہار نہیں ہو رہا تھا اور تکلیف کی وجہ سے کلام واضح نہیں ہو رہا تھا۔ رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر

مالک کے حقوق

۲۵۶۷۸.....عبداللہ بن نافع اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ بنی ہاشم کے مملوک تھے انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اس کی زکوٰۃ دوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: کیا میں صدقہ کروں؟ فرمایا: درہم اور روٹی صدقہ کرو۔ رواہ ابوعبید

۲۵۶۷۹.....عمیر مولائے ابی لحم کہتے ہیں: میں اپنے آقا کے لیے گوشت کی بوٹیاں کاٹا کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ ایک مسکین آیا میں نے اسے گوشت کھلا دیا آقا نے مجھے مارا میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی آپ نے فرمایا: تم نے اسے کیوں مارا ہے؟ میرے مالک نے جواب دیا: میری اجازت کے بغیر میرا مال دوسروں کو کھلاتا ہے آپ نے فرمایا: اجر تم دونوں کے درمیان ہوگا۔ رواہ الحاکم وابونعیم

ذمی کی صحبت

۲۵۶۸۰..... استق کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور میں نصرانی تھا عمر رضی اللہ عنہ مجھ پر اسلام پیش کرتے تھے اور فرماتے اگر تو اسلام قبول کرلے گا تو میں سرکاری امور میں تجھ سے مدد لوں گا چونکہ میرے لیے حلال نہیں کہ مسلمانوں کے امور میں تجھ سے مدد لوں دراں حالیکہ تو مسلمانوں کے دین پر نہ ہو۔ میں نے قبول اسلام سے انکار کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا آپ نے مجھے آزاد کردیا جبکہ میں نصرانی ہی تھا آپ نے فرمایا: جہاں چاہو چلے جاؤ۔ رواہ ابن سعد

۲۵۶۸۱..... استق رومی کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، آپ رضی اللہ عنہ مجھے فرمایا کرتے: اسلام قبول کرلو میں سرکاری امور میں تم سے مدد لینا چاہتا ہوں، جب تم مسلمانوں کے دین پر نہیں ہو اس حالت میں تم سے مدد لینا میرے لیے روا نہیں ہے۔ میں نے قبول اسلام سے انکار کردیا آپ نے فرمایا: دین میں زبردستی نہیں۔

رواہ سعید بن المنصور فی سننہ وابن ابی شیبۃ وابن المنذر وابن ابی حاتم

۲۵۶۸۲..... عیاض اشعری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک نصرانی کاتب (منشی) بھی تھا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹا اور اچھی طرح سے ان کی خبر لی فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ان (نصرانیوں) کی اہانت کی ہے تم انھیں عزت مت دو جب اللہ تعالیٰ نے انھیں دور کردیا ہے انھیں اپنے قریب مت کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے انھیں خائن قرار دیا ہے تم ان پر اعتماد و بھروسہ مت کرو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

یاایہا الذین آمنوا لاتتخذوا الیہود والنصاری اولیاء

اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنے دوست مت بناؤ۔ رواہ ابن ابی حاتم والبیہقی

عیادت مریض کے حقوق

۲۵۶۸۳..... سلیمان بن عطاء جزری، مسلمہ بن عبداللہ جہنی اپنے چچا ابومشجعہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے عثمان رضی اللہ عنہ نے مریض سے کہا: لا الٰہ الا اللہ کہو۔ مریض نے کلمہ طیبہ پڑھا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کلمہ کی وجہ سے اس کی خطائیں بالکل ختم ہوچکی ہیں۔ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ نے یہ بات اپنی طرف سے کردی ہے یا اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سن رکھا ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ انعام تو مریضوں کے لیے ہے تندرست کے لیے کیا انعام ہے؟ فرمایا کہ تندرست کے لیے بہت عظیم اجر وثواب ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت وابونعیم فی الحلیۃ سلیمان بن عطاء الجزری قال فی المغنی متہم بالوضع واہ

۲۵۶۸۴..... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض کے پاس جاتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمادے شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیۃ ورواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غیر والدورقی وابن جریر وصححہ بلفظ: لاشفاء الا شفاء ک شفاء لا یغادر سقما

۲۵۶۸۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا، میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو میرے لیے آسانی فرما اگر موت کا وقت ابھی تاخیر میں ہے تو مجھے شفاء عطا فرما، اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی

توفیق عطافرما، رسول اللہ ﷺ نے مجھے پاؤں سے مارا اور فرمایا: تم کیسے کہہ رہے ہو؟ میں نے اپنے کہے ہوئے کلمات دہرائے، آپ نے مجھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ اسے شفاء عطافرما، یا فرمایا: یا اللہ اسے عافیت دے مجھے پھر اس بیماری سے نجات مل گی۔

رواه ابوداؤد الطيالسي وابن ابي شيبة واحمد بن حنبل والترمذي والنسائي وابويعلي وسعيد بن المنصور وابن جرير وصححه

۲۵۶۸۶..... یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان (ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ) کی عیادت کی دراں حالیکہ وہ بیمار تھے آپ نے یہ دعا پڑھی:

اذهب الباس رب الناس

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمادے۔ رواه الترمذي وقال حسن صحيح

۲۵۶۸۷..... ثابت بن قیس بن شماس سے مروی ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھائیں انھیں پانی سے بھرے پیالے میں ڈالا پھر حکم دیا جو مریض پر انڈیل دیا گیا۔ رواه ابن جرير وابونعيم وابن عساكر

۲۵۶۸۸..... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم بصیر کے پاس جائیں جو بنی واقف میں ہے ہم اس کی عیادت کریں گے چونکہ بصیر رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔

رواه ابن عدي والبيهقي في شعب الايمان وابن النجار

۲۵۶۸۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کس حال میں صبح کی ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے خیریت سے صبح کی ہے اس شخص کی طرح جو روزہ میں نہ ہو اور نہ ہی کسی مریض کی عیادت کی ہو۔

رواه البيهقي في شعب الايمان

۲۵۶۹۰..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کیا: یہ بیمار تھا، فرمایا! میں نے نہیں کہا تھا کہ تمہیں پاکی مبارک ہو۔ رواه ابن عساكر

۲۵۶۹۱..... ابوزبید کی روایت ہے کہ میں اور نوف بکالی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اسوقت بیمار تھے، نوف رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ انہیں عافیت دے اور شفاء عطا فرما۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں نہ کہو بلکہ یہ کہو: یا اللہ! اگر اس کی موت کا وقت قریب ہے تو اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما، اور اگر موت کا وقت قریب نہیں تو اسے عافیت عطا فرما اور اجر و ثواب عطا فرما۔ رواه ابن عساكر

۲۵۶۹۲..... شریح بن عبید، ابومالک سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مریض کی عیادت کرتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لآشافي الا انت اللهم انا نسالک شفاء لايغادر سقما

اے لوگوں کے پروردگار! دکھ تکلیف دور فرمادے شفاء عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں یا اللہ ہم تجھ سے ایسی شفا طلب کرتے ہیں جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔ رواه ابن جرير

۲۵۶۹۳..... حکم عن عبداللہ بن نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی عیادت کرتے ہیں، اگر صبح کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو تو یہ فرشتے تا شام اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر شام کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

رواه ابن جرير والبيهقي في شعب الايمان وقال هكذا رواه اكثر اصحاب شعبة موقوفاً وقد روى من غير وجه عن علي مرفوعاً

۲۵۶۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے اپنا دایاں ہاتھ مریض کے دائیں رخسار پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔

لاباس اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافي لا يكشف الضر الا انت.

کوئی ڈر نہیں اے لوگوں کے پروردگار! دکھ و تکلیف دور فرما دے شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں تیرے سوا۔ رواہ ابن مردویہ وابو علی الحداد فی معجمہ

۲۵۶۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: جس مریض کی موت کا وقت قریب نہ ہو وہ اگر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اس کی بیماری میں تخفیف ہو جائے گی۔

بسم اللّٰہ العظیم اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیہ. رواہ ابن النجار

۲۵۶۹۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کسی مریض کی عیادت کرتے ہاتھ مبارک مریض کے سر پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی اللھم انی اسألک لفلان بن فلان شفاء لا یغادر سقما

رواہ الدورقی

مریض کے حق میں دعا

۲۵۶۹۷..... ''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض کے پاس تشریف لے جاتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت شفاء لا یغادر سقما. رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۶۹۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے عرض کیا گیا: یہ انعام تو مریض کے لیے ہے، تندرست کے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان والضیاء

۲۵۶۹۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی عیادت کی انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین دن کے بعد مریض کی عیادت کرتے تھے۔

رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان وقال اسنادہ غیر قوی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۰۲۳ وتحذیر المسلمین ۱۴۷۔

۲۵۷۰۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی غیر مسلم کی عیادت کرتے تو آپ مریض کے پاس بیٹھتے نہیں تھے اور فرماتے تھے: اے یہودی تمہارا کیا حال ہے؟ اے نصرانی تمہارا کیا حال ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے وہ صحابی بیمار تھے آپ نے یہ دعا پڑھی:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشافی الاانت وفی لفظ! لاشفاء الا شفائک لایغادر سقما

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما دے، شفا عطا فرما، تو شفا دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ ایک روایت میں ہے کوئی شفا نہیں تیری شفاء کے سوا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۰۳..... ''ایضاً'' جب مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے گھر سے نکلتا ہے وہ اپنی کوکھ تک رحمت میں ڈوب جاتا ہے جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور مریض کو بھی رحمت ڈھانپ لیتی ہے جبکہ مریض رب تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوتا ہے اور رب تعالیٰ کی تقدیس کے سائے کی پناہ میں ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: دیکھ مریض کے پاس

اس کی عیادت کے لیے کتنے وقت تک رکے رہے ہیں فرشتے کہتے ہیں: اونٹنی کی دوبار دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر اسے ہمارے رب! ٹھہرے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لیے ایک ہزار سال کی عبادت لکھ دو جس میں راتوں کا قیام اور دنوں کے روزوں کا ثواب شامل ہو اور اسے خبر کر دو کہ میں تمہارے او پر ایک خطا بھی نہیں لکھوں گا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: دیکھو عیادت کرنے والے کتنی دیر ٹھہرے رہتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: گھڑی بھر کے لیے ٹھہرے ہیں، اگر عیادت کرنے والے گھڑی بھر کے لیے ٹھہرے ہوں۔ رب تعالیٰ فرماتے ہے: اس کے نامہ اعمال میں دہر بھر کی عبادت لکھ دو اور دہر دس ہزار سال کے برابر ہے اگر اس سے قبل مر گیا جنت میں داخل ہو جائے گا اگر زندہ رہا اس کے نامہ اعمال میں ایک خطا نہیں لکھی جائے گی، اگر اس نے صبح کے وقت عیادت کی ہو تو شام تک فرشتے اس کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کی ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں اور وہ جنت میں میوہ خوری کر رہا ہوتا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ عن انس

متعلقات عیادت

۲۵۷۰۴ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کرنے اس کے ہاں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے فرمایا: "طھور انشا اللّٰہ" ان شاء اللہ تمہاری بیماری پاکیزگی کا باعث ہے اعرابی بولا ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے جو بہت بوڑھے پر بھڑک اٹھا ہے تاکہ اسے قبروں کو دکھا دے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تب پھر ٹھیک ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۵۷۰۵ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک گھاٹ پر تشریف لائے اور فرمایا: اے رسول اللہ! السلام علیکم کیا عمر داخل ہو جائے۔

رواہ ابوداؤد والنسائی ورواہ الخطیب فی الجامع بلفظ

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیکم ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ کیا عمر داخل ہو جائے؟ رواہ الترمذی

۲۵۷۰۶ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال: حسن غریب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۰۷

۲۵۷۰۷ ...... عامر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ ان کی آزاد کردہ ایک باندی زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹے کو لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور بولی: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں: چنانچہ وہ واپس چلی گئی۔ آپ نے فرمایا: اسے بلالاؤ جب آگئی تو فرمایا: یوں کہو السلام علیکم: کیا میں داخل ہو جاؤں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۸ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اجازت سے قبل کسی گھر کے صحن میں نظر ڈال کر اپنی آنکھیں بھر لیں اس نے فسق کا ارتکاب کیا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۹ معاویہ بن خدیج کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اجازت طلب کی لوگوں نے مجھے کہا: اپنی جگہ پر رک جاؤ حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائیں چنانچہ میں ان کے قریب ہی بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد آپ باہر تشریف لائے۔

رواہ الخطیب فی الجامع

۲۶۷۱۰ ...... زید بن اسلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اسلم! دروازہ بند کر دو اور کسی کو بھی اندر نہ آنے دو پھر ایک روز انہوں نے میرے جسم پر نئی چادر دیکھی تو پوچھا کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ عرض کیا: یہ مجھے عبیداللہ بن عمر نے

اوڑھائی ہے فرمایا: عبید اللہ سے لے لو مگر اور کسی سے ہرگز کچھ نہ لو۔

پھر زبیر رضی اللہ عنہ آئے میں دروازے ہی پر تھا، انہوں نے مجھ سے اندر جانے کو کہا: میں نے کہا: امیر المؤمنین تھوڑی دیر کے لیے مشغول ہیں انھوں نے اپنا ہاتھ اٹھا کر میرے کانوں کے نیچے گدی پر ایک زوردار چپت ماری کہ میری چیخ نکل گئی میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انھوں نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا میں نے عرض کیا کہ مجھے زبیر نے مارا اور کل کا واقعہ بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے زبیر نے؟ واللہ میں دیکھتا ہوں۔ حکم دیا کہ انہیں اندر لاؤ میں نے انھیں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے اس لڑکے کو کیوں مارا ہے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ گمان ہوا کہ یہ مجھے آپ کے پاس آنے سے روکتا ہے، پوچھا کیا اس نے کبھی تمہیں میرے دروازے سے واپس کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، فرمایا کہ اس نے اگر تم سے کہا کہ تھوڑی دیر آپ صبر کیجئے کیونکہ امیر المؤمنین مشغول ہیں تم نے اس کا عذر قبول کیوں نہ کیا؟ واللہ! درندہ ہی درندوں کے لیے خون نکالتا ہے اور اسے کھالیتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۷۱۱..... عبداللہ بن بشر کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قوم کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے تو دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے رہتے تھے اور دروازے کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ رواہ ابن النجار

محظورات

۲۵۷۱۲..... ''مسند حصین بن عوف خثعمی'' ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے گھر آیا اور دروازہ کے سوراخ سے اندر دیکھنے لگا آپ نے ایک لکڑی یا سلاخ نما لوہا اٹھایا تا کہ اس سے دیہاتی کی آنکھ پھوڑ دیں وہ دیہاتی بھاگ گیا، آپ نے فرمایا: اگر تم اپنی جگہ کھڑے رہتے تو میں ضرور تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔

رواہ الطبرانی والبخاری فی الادب المفرد رقم ۱۰۹۱

حدیث ۲۵۲۳۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۷۱۳..... انس رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے حجرے میں ایک سوراخ سے جھانکنے لگا آپ ﷺ کے پاس سلائی نما کھرچن تھی جس سے سر کھرچ رہے تھے آپ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تو اندر دیکھے گا میں اس سلائی سے تیری آنکھوں میں کچوکا لگاتا اجازت لینے کا حکم نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۷۱۴..... ''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے، ایک شخص نے دروازے کی درز سے اندر جھانکنے کی کوشش کی نبی کریم ﷺ نے اس کی آنکھوں میں کچوکا دینے کے لیے تیر اکا پھل آگے کیا وہ شخص پیچھے ہٹ گیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

سلام اور متعلقات سلام

۲۵۷۱۵..... ''مسند صدیق'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس سے گزرتے اور کہتے: السلام علیکم جبکہ لوگ کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کثرت اضافہ کی وجہ سے لوگ ہمارے اوپر فضیلت لے گئے ہیں۔ رواہ البخاری فی الادب

۲۵۷۱۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اغر مزنی رضی اللہ عنہ کی چند وسق کھجوریں بنی عمرو بن عوف کے ایک شخص پر تھیں بار ہا اس شخص کے پاس جاتے رہے، وہ کہتے ہیں پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیجا چنانچہ راستے میں جو شخص ہم سے ملتا وہ ہمیں سلام کرتا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ لوگ تجھ کو پہلے سلام کرتے

ہیں اور انھیں اجر زیادہ ملتا ہے۔ اگر تم ان کو پہلے سلام کیا کرو تو تمہارے لیے پہل کرنے کا زیادہ ثواب ہوگا۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد وابن جریر وابونعیم فی المعرفة والخرائطی فی مکارم الاخلاق

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۹ و کشف الخفاء ۱۴۷۶

۲۵۷۱۷......حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کرنا مستحب ہے، لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ الدیلمی

۲۵۷۱۸......براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ وضو فرما رہے تھے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے سلام کا جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر مصافحہ بھی کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۱۹......''مسند جابر بن عبداللہ'' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں واپس آیا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر فی تھذیب

۲۵۷۲۰......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزروں جو نماز پڑھ رہے ہوں میں انھیں سلام نہیں کروں گا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۲۱......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ آپ نے فرمایا: جب مجھے ایسی حالت میں دیکھو تو مجھے سلام نہ کرو، اگر تم نے سلام کیا بھی تو میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ ابن جریر

کلام:......حدیث کی سند میں کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۸۳۔

۲۵۷۲۲......''مسند رافع بن خدیج'' نبی کریم ﷺ کو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا، نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن محمد بن علی بن حسین مرسلاً

۲۵۷۲۳......ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ سلام کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۲۴......ابوجہم بن حارث بن صمہ اسدی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لائے آپ کو ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ دیوار کی طرف گئے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۵......ابوجہم کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب پیشاب سے فارغ ہوئے اور اٹھ کر دیوار کے پاس گئے اور دونوں ہاتھ دیوار پر مارے پھر چہرے کا مسح کیا پھر دوبارہ دیوار پر ہاتھ مارے کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر مجھے سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بنی عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صہیب رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے آپ نے مسجد میں نماز پڑھی اتنے میں انصار کے کچھ لوگ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کو سلام کرنے لگے میں نے صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب نبی کریم ﷺ کو نماز کے دوران سلام کیا جاتا آپ کیا کرتے تھے؟ صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۲۷......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت سے واپس لوٹے بیر جمل کے پاس آپ کو ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے دیوار پر ہاتھ مارا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں چل رہے تھے، اتنے میں ایک آدمی نمودار ہوا جبکہ آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر باہر آئے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ نے دیوار پر اپنی ہتھیلیاں ماریں پھر ہتھیلیوں سے اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری بار دیوار پر ہاتھ مارے اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں سلام کا جواب صرف اس لیے نہیں دیا کہ میں حالت وضو میں نہیں تھا یا فرمایا طہارت میں نہیں تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۳۰..... زہرہ بن معبد، عروہ بن زبیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو یوں سلام کیا: **السلام علیکم ورحمة الله وبركاته** عروہ بولے: ہمارے لیے فضیلت کی کوئی بات نہیں چھوڑی چونکہ وبرکاتہ پر سلام کی انتہی ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۳۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں: جب تم سلام کرو تو دوسرے کو سناؤ اور جب جواب دو تب بھی سناؤ (یعنی باآواز بلند سلام کرو یا جواب دو تا کہ دوسرا سن لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۳۲..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں میں موجود ہوتے اور آپ کو سلام کیا جاتا تو لوگ یوں سلام کرتے تھے: **السلام عليكم**، اور جب آپ تنہا ہوتے تو یوں سلام کیا جاتا: **السلام عليك يارسول الله**۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۳۳..... "مسند اسامہ" رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۵۷۳۴..... "مسند اغر" اغر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میرا ایک شخص کے ذمہ قرض تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیجا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص کا حق ادا کر دو (ہم چل رہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: کیا نہیں دیکھتے لوگ فضیلت میں ہم سے پہل کرتے ہیں؟ چنانچہ اس کے بعد ہم سلام میں ابتدا کرتے تھے۔ رواہ ابونعیم

ممنوعات سلام

۲۵۷۳۵..... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" میمون بن مہران کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یوں سلام کیا: **السلام عليك ياخليفة رسول الله**۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سب لوگوں کے درمیان صرف مجھی کو سلام کیوں کیا ہے؟

رواہ احمد بن حنبل فی الزهد والخطیب فی الجامع ورواہ خیثمة الطرابلسی فی فضائل الصحابة

۲۵۷۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھ آدمیوں کو سلام نہ کیا جائے یہود، نصاریٰ، مجوس، وہ لوگ جن کے سامنے شراب رکھی ہو وہ لوگ جو باندیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور شطرنج کھیلنے والوں کو۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

۲۵۷۳۷..... مہاجر بن قنفذ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ وضو کیا اور پھر سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۳۸..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عید کے موقع پر لوگوں کے اس قول۔ "اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور تمہاری طرف سے قبول فرمائے" کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: یہ اہل کتابین (یہودی ونصاریٰ) کا فعل ہے، گویا آپ نے اسے ناپسند کیا۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهية ۹۰۰۔

سلام کے جواب کے متعلق

۲۵۷۳۹.... "مسند صدیق" زہرہ بن خمیصہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا ہم لوگوں کے پاس سے گزرتے ہم انھیں سلام کرتے لوگ جواب میں ہماری نسبت اکثر الفاظ میں سلام کا جواب دیتے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ آج برابر ہمارے اوپر غلبہ پاتے رہے ہیں ایک روایت ہے کہ لوگ خیر کثیر میں ہم پر فضیلت لے گئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۴۰.... دحیہ بن عمرو کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا:

السلام علیك یاامیر المومنین ورحمة اللّٰه وبر کاته

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: السلام علیك ورحمة اللّٰه وبر کاته ومغفرته۔ رواہ ابن سعد

۲۵۷۴۱.... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ نے جواب میں فرمایا: وعلیك السلام۔

رواہ ابن جریر فی تھذیب

متعلقات سلام

۲۵۷۴۲.... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا جاتا آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ ہاتھ سے اشارے کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۴۳.... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے اشارے سے سلام کا جواب دیا۔ لیث کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ آپ نے انگلی سے اشارہ کیا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۴۴.... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیماء کے راہب کو خط لکھا اور اس میں سلام کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۴۵.... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر باہر تشریف لانے تھے، اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ آدمی گلی میں چھپ جاتا آپ نے دیوار پر ہاتھ مارا اور اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری ضرب لگائی اور اپنے بازوؤں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا اور فرمایا: میں تمہیں اس وجہ سے سلام کا جواب نہیں دے سکا چونکہ میں طہارت میں نہیں تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

مصافحہ اور ہاتھوں کا بوسہ لینے کے بیان میں

۲۵۷۴۶.... تمیم بن سلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام تشریف لائے تو ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کیا اور ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا پھر دونوں حضرات الگ الگ ہو کر رونے لگے تمیم کہا کرتے تھے کہ ہاتھوں کا بوسہ لینا سنت ہے۔ رواہ عبدالرزاق والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیھقی وابن عساکر

۲۵۷۴۷.... "مسند علی" حافظ ابوبکر بن مسدی اپنی مسلسلات میں کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ عبشوی نفزاوی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابوالحسن علی بن سیف حضرمی سے سکندریہ میں مصافحہ کیا (ح) حافظ ابوبکر کہتے ہیں میں نے ابوقاسم عبدالرحمن بن ابی الفضل مالکی سے بھی سکندریہ میں مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے شبل بن احمد بن شبل سے مصافحہ کیا وہ ہمارے پاس تشریف لائے تھے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے

ابومحمد عبداللہ بن مقبل بن محمد نجمی سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن فرج بن حجاج سلسکی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابومروان عبد الملک بن ابی میسرہ سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے احمد بن محمد نغری سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے احمد اسود سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ممشاد دینوری سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے علی بن رزینی خراسانی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے عیسیٰ قصار سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں میں نے حسن بصری سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں میں نے علی بن ابی طالب سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ سے مصافحہ کیا: آپ نے فرمایا میری کف دست نے رب تعالیٰ کے عرش کے پردوں کا مصافحہ کیا۔

ابن مسدی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہمیں صرف اسی طریق سے پہنچی ہے اور یہ صوفی اسناد ہے۔

انتهي قالت قال الشيخ جلال الدين السيوطي رحمه الله : اخبرني بهذا الحديث نشوان بنت الجمال عبدالله الكتاني اجازة عن احمد بن ابي بكر بن عبد الحميد بن قدامة المقدسي عن عثمان بن محمد التوزري عن ابن مسدي. انتهي.

۲۵۷۴۸..... "مسند براء بن عازب" ابوھذیل ربعی کہتے ہیں ابوداؤد ربعی سے میری ملاقات ہوئی میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے میں نے کہا مجھے امید ہے کہ آپ نے میرا ہاتھ محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی وجہ سے پکڑا ہے۔ کہا جی ہاں۔ یہ ایسا ہی ہے لیکن میں نے تمہارا ہاتھ اسی طرح پکڑا ہے جس طرح براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔ انھوں نے مجھ سے بھی یہی بات کہی تھی جو میں نے تم سے کہی ہے اور میں نے بھی ان سے یہی بات کہی تھی جو تم نے مجھ سے کہی ہے۔ انھوں نے کہا: جی ہاں لیکن رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جب بھی دو مومن آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی وجہ سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں (یعنی مصافحہ کرتے ہیں) ان کے ہاتھ الگ الگ نہیں ہونے پاتے کہ ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ **رواه ابن عساكر**

۲۵۷۴۹..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے کہا: میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں، ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تب میں تمہیں حدیث سناؤں گا البتہ رازداری میں تمھیں حدیث سناؤں گا اس شخص نے سوال کیا: جب تم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ ﷺ تم سے مصافحہ کرتے تھے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب بھی آپ سے ملاقات کی آپ نے مجھ سے ضرور مصافحہ کیا۔ **رواه احمد بن حنبل والروياني**

۲۵۷۵۰..... "مسند انس" انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایک دوسرے کے لیے جھک سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، ہم نے عرض کیا: ہم ایک دوسرے سے مصافحہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، ہم نے عرض کیا: ہم ایک دوسرے سے مصافحہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔

رواه الدارقطني وابن ابي شيبة

مجالس وجلوس کے حقوق

۲۵۷۵۱..... سعید بن ابی حسین کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گواہی کے لیے بلائے گئے ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور بولا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور ہم اس کی جگہ بیٹھ جائیں۔ اور یہ کہ آدمی کسی ایسے کپڑے سے (منہ وغیرہ) پونچھے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو۔ **رواه ابو عبدالله البزري في حديثه واخشي ان يكون تصحف بابي بكر فان الحديث معروف من روايته**

۲۵۷۵۲..... سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یوں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ ان کی ایک ٹانگ دوسری پر تھی۔

رواه الطحاوي

۲۵۷۵۳..... نافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دھوپ میں دیر تک نہیں بیٹھو چونکہ دھوپ جلا کر (کھال) کا رنگ

تبدیل کر دیتی ہے کپڑے کو بوسیدہ کر دیتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو برانگیختہ کرتی ہے۔ رواہ ابن اسنی وابونعیم

۲۵۷۵۴..... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کے جم غفیر کو اجازت دیتے ہو جب میرا خط تمہارے پاس پہنچے تو شرفاء اور بڑے لوگوں سے ابتدا کرو جب وہ اپنی مجلس میں بیٹھ جائیں پھر لوگوں کو اجازت دو۔ رواہ الدینوری

دھوپ میں بیٹھنے کی ممانعت

۲۵۷۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دھوپ میں بیٹھنے سے منع کیا۔ اور کہا: یہ گندہ دہنی کا باعث بنتی ہے اور بدبو پھیلاتی ہے کپڑے بوسیدہ کرتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر کر دیتی ہے۔ رواہ الدینوری

۲۵۷۵۶..... ابوجعفر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو شخص داخل ہوئے علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے تکیہ پھینکا، ان میں سے ایک تکیے پر بیٹھ گیا اور دوسرا زمین پر بیٹھ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین پر بیٹھنے والے سے کہا: کھڑے ہو جاؤ اور تکیے پر بیٹھو چونکہ عزت وشرف سے انکار صرف گدھا ہی کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة وعبدالرزاق وقال ھذا منقطع

۲۵۷۵۷..... ''مسند براء بن عازب'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: اگر تم مجلس لگائے بیٹھے ہو تو سلام کا جواب دو، راستہ بتاؤ اور مظلوم کی مدد کرو۔ رواہ الخطیب فی المتفق

۲۵۷۵۸..... حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ تھا آپ کی دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپ کی بائیں طرف آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو دیہاتی سے معمر بھی تھا جب نبی کریم ﷺ دودھ پی کر فارغ ہوئے فرمایا: اے نوجوان! اگر تو اجازت دے تو میں دودھ اسے پلا دوں؟ نوجوان بولا کیا یہ میرا حق ہے فرمایا: جی ہاں۔ عرض کیا: میں آپ کے جھوٹے سے اپنا حصہ ہرگز کسی کو نہیں دوں گا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے جام اسے تھما دیا اور نوجوان نے دودھ پی لیا۔ رواہ الطبرانی

۲۵۷۵۹..... ابوامامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ عصا کے سہارے ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا: عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہو چنانچہ عجمی تعظیماً ایک دوسرے کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۶۰..... ''مسند ابی برزہ'' رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لااله الا انت استغفرك واتوب اليك. رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۶۱..... ''مسند ابی سعید'' ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے کئی بار رسول کریم ﷺ کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات کہتے سنا ہے:

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمدلله رب العالمين. رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۶۲..... ابوطلحہ کی روایت ہے کہ ہم کونوں کھدروں میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ٹیلوں پر یہ تمہاری کیسی مجلسیں ہیں ٹیلوں پر مجلس قائم کرنے سے اجتناب کرو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کسی پریشانی کے لیے نہیں بیٹھے ہم مذاکرہ کرتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں فرمایا: جب یہ بات ہے تو مجلسوں کا حق ادا کرو۔ ہم نے عرض کیا: مجلسوں کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھا کلام کرنا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن النجار

۲۵۷۶۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسواک کے بارے میں فرمایا! قوم میں جو بڑا ہوا سے دو پھر فرمایا کہ جبرئیل امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ بڑے کو مسواک دو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۶۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ناپسند سمجھتے تھے کہ آدمی کو کھڑا کیا جائے اور اس کی جگہ کوئی دوسرا بیٹھے لیکن یوں

کہہ دے: کھسک جاؤ اور مجلس میں وسعت پیدا کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۶۵..... عدی بن حاتم کی روایت ہے کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے عدی رضی اللہ عنہ کی طرف تکیہ پھینکا۔ لیکن عدی رضی اللہ عنہ زمین پر بیٹھ گئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ زمین میں بلندی کے طالب نہیں ہیں اور نہ فساد پھیلانا چاہتے ہیں عدی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہم نے آپ کو عدی کے ساتھ عجیب سماں میں دیکھا ہے جبکہ ہم نے اس طرح کسی کو نہیں دیکھا۔ فرمایا: جی ہاں۔ یہ اپنی قوم کا سردار ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آجائے اس کا اکرام کرو۔

رواہ العسکری فی الامثال وابن عساکر

۲۵۷۶۶..... ''مسند ابی'' رسول کریم ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے تھے اور ٹیک نہیں لگاتے تھے۔ رواہ ابویعلیٰ وابن حبان وابن عساکر والضیاء

۲۵۷۶۷..... مجاہد بن فرقد طرابلسی واثلہ بن خطاب قرشی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی کریم ﷺ مسجد میں تھے جب آپ نے اس شخص کو دیکھا اپنی جگہ سے تھوڑے کھسک گئے وہ شخص بولا: یا رسول اللہ جگہ کھلی ہے آپ نے فرمایا: مومن کا حق ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو دیکھے تو اس کے لیے کھسک جائے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۷۶۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے میں دس سال کا تھا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔ میری مائیں مجھے آپ کی خدمت پر برانگیختہ کرتی تھیں ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے اپنی ایک بکری کا دودھ دوہا اور اپنے گھر میں واقع کنویں کا پانی نکال کر لسی بنائی ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور ایک دیہاتی دائیں طرف بیٹھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیا عمر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں بیٹھے تھے عمر رضی اللہ عنہ بولے: دودھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دیں۔ لیکن آپ ﷺ نے اعرابی کو دودھ دیا اور فرمایا: دایاں تو دایاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

چھینک اور چھینک کے جواب کا بیان

۲۵۷۶۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو فرشتے رب العالمین کہتے ہیں اور جب رب العالمین کہہ دے تو فرشتے یرحمك الله کہتے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس چھینک ماری اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا: کہو: الحمد لله رب العالمین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اسے کیا کہیں فرمایا: تم اس کے جواب میں یرحمك الله کہو۔ چھینکنے والے نے کہا میں انھیں کیا اب دوں: فرمایا: تم کہو:

یھدیکم الله ویصلح بالکم. رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا: الحمد للہ کہو، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اس کے لیے کیا کہیں فرمایا: تم یرحمک اللہ کہو۔ عرض کیا! میں ان کے جواب میں کیا کہوں؟ فرمایا: تم کہو:

یھدیکم الله ویصلح بالکم. رواہ ابن جریر

۲۵۷۷۲..... ام سلمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے گھر کی ایک جانب میں چھینک ماری کہا: الحمد الله، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یرحمك الله پھر ایک اور نے گھر کی ایک جانب میں چھینک ماری اس نے کہا: الحمد لله رب العالمین حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اس شخص پر نو درجے آگے بڑھ گیا۔ رواہ ابن جریر ولا باس بسنده

۲۵۷۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد الله: اس

کے جواب میں یر حمك اللہ کہا جائے اور چھینکنے والا کہے: یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۴..... ابن علاء، عبداللہ بن شخر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک ماری وہ بولا: السلام علیك: عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وعلیك وعلی ابیك۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب کسی کو چھینک آئے وہ کیا کہے؟ اسے الحمد للہ کہنا چاہئے اور لوگوں کو یر حمك اللہ کہنا چاہئے اور چھینکنے والا کہے: یغفر اللہ لکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۵..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بات کے وقت ایک بار چھینک آجانا میرے نزدیک شاہد عدل سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ حکیم

۲۵۷۷۶..... معاویہ بن حکم کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت سارے امور اسلام آپ سے سیکھے من جملہ ان میں سے ایک بات یہ بھی مجھے سکھائی گئی کہ جب مجھے چھینک آئے تو میں الحمد للہ کہوں اور جب کوئی چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یر حمك اللہ کہوں۔رواہ ابن جریر

۲۵۷۷۷..... "مسند سالم بن عبید اشجعی ﷺ" ہلال ﷺ بن یساف کی روایت ہے کہ میں سالم بن عبید کے ساتھ ایک سفر میں تھا لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: السلام علیکم، سالم بن عبید نے کہا: علیك وعلی امك پھر کہا: شاید تم نے میری کہی بات کو کچھ واہی سمجھا ہے اس شخص نے کہا: جی ہاں میں چاہتا ہوں کہ تم نے میری ماں کا خیر وشر میں ذکر نہ کیا ہوتا سالم بن عبید نے کہا: میں نے تم سے وہی بات کہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: السلام علیکم، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علیك وعلی امك۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے وہ کہے: الحمد للہ رب العالمین۔ یا کہے: الحمد للہ علی کل حال اور اس کے پاس جو لوگ ہوں وہ کہیں یر حمك اللہ اور چھینکنے والا جواب میں کہے یغفر اللہ لنا ولکم۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والترمذی وابن جریر وابن اسنی والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان والضیاء

۲۵۷۷۸..... محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ ابی رافع کی سند سے حدیث مروی ہے ابو رافع کہتے ہیں! میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے گھر سے نکلا ان دنوں آپ کا گھر مسجد ہی تھی، ہم بقیع میں آئے رسول اللہ ﷺ نے چھینک ماری آپ کافی دیر رکے رہے میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے کوئی بات کہی ہے جو میں نہیں سمجھ سکا۔ فرمایا! جی ہاں: میرے پاس جبرئیل امین آئے اور مجھے خبر دی ہے کہ جب تمہیں چھینک آئے تو کہو: الحمدللہ ککرمہ والحمدللہ کعز جلالہ فرمایا کہ: رب تبارک وتعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے بندے نے سچ کہا اس کی بخشش ہو چکی۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

چھینک پر الحمدللہ کہنا

۲۵۷۷۹..... عبداللہ بن جعفر کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اگر آپ سے یر حمك اللہ کہا جاتا تو آپ کہتے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۰..... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس اس خیال سے چھینکتے تھے کہ آپ: یرحمک اللہ کہیں۔ چنانچہ آپ یوں فرماتے تھے۔ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۱..... مسند ابی ہریرہ ﷺ، ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک اشرف واعلیٰ تھا جو شریف تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ نہ کہا رسول اللہ ﷺ نے یر حمك اللہ بھی نہ کہا۔ پھر دوسرے نے چھینک ماری اس نے الحمد للہ کہا، اور جواب میں رسول اللہ ﷺ نے یر حمك اللہ بھی کہا۔ شریف شخص بولا: میں نے چھینک ماری آپ نے جواب میں یر حمك اللہ نہیں کہا جبکہ اس نے چھینک ماری اور آپ نے یر حمك اللہ کہا۔ فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تھا میں نے تجھے بھلا دیا۔ اس نے اللہ کو یاد کیا میں نے بھی اسے یاد کیا۔رواہ ابن شاھین

۲۵۷۸۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے چنانچہ جب کوئی شخص جمائی لیتے ہوئے ھاھا کرتا ہے، یہ شیطان ہوتا ہے جو اس کے پیٹ میں ہنس رہا ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۸۳..... حضرت ابو ہریرہ ﷺ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا انھیں چھینک آئی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو الہام کیا کہ کہو: الحمد للہ، رب تعالیٰ نے ان سے کہا: تمہارے رب نے تمہارے اوپر رحم کر دیا۔ پس یہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: فرشتوں کے پاس آ ؤ اور انھیں سلام کرو چنانچہ آدم علیہ السلام فرشتوں کے پاس آئے اور کہا: السلام علیکم، فرشتوں نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ چنانچہ فرشتوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کر کے جواب دیا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک زیادہ شریف تھے چنانچہ شریف نے چھینک ماری اور اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کی نبی کریم ﷺ نے اسے یرحمك اللہ بھی نہ کہا پھر دوسرے نے چھینک ماری نبی کریم ﷺ نے اسے جواب میں یرحمك اللہ کہا۔ شریف بولا: یارسول اللہ ﷺ میں نے چھینک ماری آپ نے یرحمك اللہ نہیں کہا جبکہ اس نے چھینک ماری آپ نے یرحمك اللہ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا ہے میں نے بھی اس کو یاد کیا تم اللہ تعالیٰ کو بھول گئے میں بھی تمہیں بھول گیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو چھینک آتی آپ اپنی آواز دھیمی کر لیتے اور ہاتھ سے یا کپڑے سے منہ ڈھانپ لیتے تھے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں زور سے چھینکنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے بھائی کو تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمك اللہ کہو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے۔

رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۲۳۔

۲۵۷۸۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث مذکورہ بالا کو معنیً نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔

رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان

چھینک کے وقت منہ ڈھانپنا

۲۵۷۸۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چھینک مارتے تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے تھے اور اپنی ہتھیلیاں آبروؤں پر رکھ دیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۹۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ علی کل حال۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۹۱..... حضرت ابو ہریرہ ﷺ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں نے ایک زیادہ عزت مند اور شریف سمجھا جاتا تھا شریف نے چھینک ماری اور الحمد للہ نہ کہا: نبی کریم ﷺ نے یرحمك اللہ بھی نہ کہا۔ دوسرے نے چھینک ماری اور اس نے الحمد للہ کہا نبی کریم ﷺ نے بھی اسے یرحمك اللہ کہا۔ عزت مند بولا: مجھے آپ کے پاس چھینک آئی لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں دیا جبکہ اس نے چھینک ماری اور آپ نے اسے جواب دیا: آپ نے فرمایا: اس نے اللہ کو یاد کیا میں نے بھی اسے یاد کیا تو اللہ کو بھول گیا میں بھی تجھے بھول گیا۔

رواہ ابن النجار

۲۵۷۹۲...... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب چھینک آتی اوران سے کہا جاتا یر حمك اللہ آپ ﷺ کہتے:

یر حمنا اللہ وایاکم وغفرلنا ولکم. رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۳...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس مسلمان اور یہود جمع تھے دونوں جماعتوں نے آپ کو چھینکنے پر یر حمك اللہ کہا۔اور آپ نے مسلمانوں کو جواب میں یہ کلمات کہے:

یغفر اللہ لکم ویر حمنا وایاکم.

اور یہود کے لئے یہ کلمات کہے:

یھدیکم اللہ ویصلح بالکم

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال تفرد بہ عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابی داؤد عن ابیہ وھو ضعیف

۲۵۷۹۴...... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اس نے الحمدللہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے بخل کیا ہے جب تم نے اللہ کی حمد کی وہاں نبی کریم ﷺ پر دورد کیوں نہیں بھیجا۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۵...... ضحاک بن قیس یشکری کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: الحمد للہ رب العالمین۔ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے: اگر تم مکمل کردیتے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج دیتے تو اچھا ہوتا۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۶...... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں ایک شخص نے چھینک ماری اس نے کہا الحمدللہ وسلام علی رسولہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی تعلیم یوں نہیں دی آپ نے ہمیں یوں تعلیم دی ہے کہ ہم کہیں: ان الحمدللہ علی کل حال

رواہ البیھقی وقال: اسنادان الاولان اصح من ھذا فان فیہ زیادبن الربیع وفیھما دلالۃ علی خطاء روایتہ وقد قال النجار فیہ نظر

۲۵۷۹۷...... ابراہیم نخعی کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یر حمك اللہ اور سلام سے چھینک کا جواب دیتے تھے۔ابراہیم کہتے ہیں: چونکہ اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔رواہ ابن جریر

۲۵۷۹۸...... قتادہ کہتے ہیں کہ جب چھینکنے والے کو لگاتار چھینک آنے لگیں تو تین مرتبہ چھینکنے پر اسے جواب دیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان ومالك

۲۵۷۹۹...... عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی چھینکے اسے یر حمك اللہ سے جواب دو۔وہ پھر چھینکے اسے جواب دو وہ اگر پھر چھینکے اسے جواب دو وہ اگر پھر چھینکے اسے جواب دو۔وہ اگر پھر چھینکے تو کہو: تو زکام زدہ ہے۔عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں یہ بات تیسری بار کے بعد کہنا ہے یا چوتھی بار کے بعد۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۸۰۰...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں: جس شخص نے ہر چھینک پر جو اس نے سنی: الحمدللہ رب العالمین علی کل حال کہا۔وہ ڈاڑھ کا درد اور کان کا درد کبھی محسوس نہیں کرے گا۔رواہ ابن ابی شیبۃ والنجار کافی الادب المفرد وابن اسنی وابو نعیم فی الطب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد المجموعۃ ۲۶۷

۲۵۸۰۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں بشارت نہ دوں۔عرض کیا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا جائیں۔فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں انھوں نے مجھے اللہ تعالیٰ سے خبر دی ہے کہ جو شخص لگاتار تین مرتبہ چھینکتا ہے الا یہ کہ ایمان اس کے دل میں رچ بس جاتا ہے۔رواہ الدیلمی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۰۹/۲۔

۲۵۸۰۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب انسان کو چھینک آئے اسے چاہیے کہ کہے: الحمد للہ جب اس سے یر حمك اللہ کہا جائے تو وہ کہے: یغفر اللہ لك۔رواہ ابن جریر

چوتھی کتاب..... حرف صاد

کتاب الصید ..... ازقسم اقوال

۲۵۸۰۳..... جب تم نے بغیر پر کے تیر سے شکار کیا اور تیر نے شکار کو زخمی کر دیا تم اسے کھا سکتے ہو اگر تیر چوڑائی کے بل شکار کو لگا ہے (اور شکار مر گیا ہے) اسے مت کھاؤ چونکہ وہ موقوذ کے حکم میں ہے۔ رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ عن عدی بن حاتم

فائدہ:..... موقوذ اس جانور کو کہتے ہیں جو غیر دھار دار چیز سے مارا جائے خواہ وہ لکڑی ہو یا پتھر اور پھر اس جانور کو ذبح نہ کیا جائے۔

۲۵۸۰۴..... جب تم (اللہ کا نام لے کر کسی شکار پر) اپنا تیر چلاؤ اور پھر وہ (شکار تیر کھا کر) تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے اور پھر وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے تم اسے کھا سکتے ہو جب تک اس میں بدبو نہ پیدا ہو جائے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ثعلبة

۲۵۸۰۵..... جب تم نے شکار کو (اللہ کا نام لے کر) تیر مارا اور پھر تم نے اسے تین راتیں گزرنے کے بعد پایا دراں حالیکہ تمہارا تیر شکار میں پیوست تھا تو شکار کھا سکتے ہو جب تک اس میں بدبو نہ پیدا ہو جائے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ثعلبة

۲۵۸۰۶..... جہاں تک تم نے اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا ہے سو اگر تمہیں ان برتنوں کے علاوہ اور برتن مل سکیں تو پھر ان کے برتنوں میں مت کھاؤ اور اگر دوسرے (متبادل) برتن نہ مل سکیں تو پھر ان کو اچھی طرح دھو کر ان میں کھا لو رہی شکار کی بات تو جس جانور کو تم نے اپنے تیر سے شکار کیا ہے اور اللہ کا نام لیا ہے اسے کھا لو اسی طرح جس جانور کو تم نے تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا ہے اور اللہ کا نام لیا ہے (کتا چھوڑتے وقت) تو اس کو بھی کھا لو، اور جو شکار تم نے غیر تربیت یافتہ کتے سے کیا پھر تم نے اسے اس حالت میں (زندہ) پایا کہ تم ہاتھ سے اسے ذبح کر لو تو وہ شکار کھا سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی ثعلبة

۲۵۸۰۷..... جس شکار کو تیر دھار کی جانب سے لگا ہے (کہ شکار زخمی ہو گیا ہے) اسے کھا لو اور جس شکار کو تیر چوڑائی کے بل لگا ہے پھر شکار مر گیا تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے اسے مت کھاؤ۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن عدی بن حاتم

فائدہ:..... موقوذہ وہ جانور ہوتا ہے جو مہلک ضرب لگنے سے مر جائے اور پھر ذبح اختیاری نہ ہو سکے وہ حرام ہے۔

۲۵۸۰۸..... (تربیت یافتہ کتا) جو شکار تمہارے پاس پکڑ کر لائے اسے کھا لو۔ رواہ الترمذی عن عدی بن حاتم

۲۵۸۰۹..... تمہارے پاس جو سدھایا ہوا کتا یا باز ہے پھر تم نے اسے شکار پر چھوڑ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا ہے تو کتا یا باز جو شکار تمہارے پاس پکڑ لائے وہ کھا لو۔ رواہ ابو داؤد عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۰..... اے ابو ثعلبہ! ہر وہ شکار جو تمہارے تیر کمان یا تربیت یافتہ کتے یا تمہارے ہاتھ سے تمہاری گرفت میں آ جائے خواہ اسے ذبح کیا ہو یا نہ کیا ہو اسے کھا لو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ثعلبة

۲۵۸۱۱..... جب تم نے اپنا تربیت یافتہ کتا چھوڑا اس نے شکار کو مار دیا وہ شکار کھا لو اور اگر کتا شکار میں سے کھا لے اسے مت کھاؤ چونکہ (درحقیقت) کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے اور اگر تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ تب بھی شکار مت کھاؤ چونکہ اللہ کا نام لے کر تم نے اپنا کتا چھوڑا ہے دوسرے کے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔ رواہ البخاری ومسلم عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۲..... جب تم شکار پر اپنے تربیت یافتہ کتے چھوڑو اور (چھوڑتے وقت ان پر) اللہ کا نام لے لو تو جو شکار کتے پکڑ کر لائیں وہ کھا لو اگرچہ کتے شکار کو جان سے مار ہی کیوں نہ ڈالیں ہاں البتہ اگر کتے نے شکار میں سے کھا لیا ہے تو مجھے خوف ہے کہ کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے (اس صورت میں شکار نہ کھاؤ) اگر تمہارے کتوں کے ساتھ اور کتے بھی مل گئے ہیں تب بھی شکار نہ کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے شکار مارا ہے اگر تم نے شکار کو تیر مارا اور پھر شکار ایک یا دو دنوں کے بعد تمہارے ہاتھ لگے اور اس پر تمہارے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ ہو تم وہ شکار کھا سکتے

ہو اگر شکار (تیر لگنے) کے بعد پانی میں جا پڑے اسے مت کھاؤ۔ رواہ البخاری ومسلم عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۳..... جب تم اپنا کتا شکار پر چھوڑو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لو، اگر کتے نے تمہارے پاس شکار پکڑ لایا ہے اور تم نے اسے زندہ پایا ہے تو اسے ذبح کرلو اگر تم نے شکار کو مردہ پایا دراں حالیکہ کتے نے اس میں سے کھایا نہیں تو اسے کھا سکتے ہو۔ اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کا کتا بھی پاؤ دراں حالیکہ شکار مردہ ہو چکا ہے تو اسے مت کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ ان کتوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے اور اگر تم شکار پر تیر مارو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اگر شکار تمہار نظروں سے اوجھل ہو جائے اور پھر تمہارے ہاتھ لگے اور اس پر صرف تمہارے تیر کا اثر ہو تو چاہو اسے کھالو اگر شکار کو پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو مت کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں، آیا کہ پانی نے اسے قتل کیا ہے یا تمہارے تیر نے اسے قتل کیا ہے۔

رواہ مسلم والنسائی عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۴..... جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا ہو کتا جو شکار پکڑ کر لائے اسے کھالو اگرچہ شکار کو جان سے مار ڈالے اگر تم نے غیر تربیت یافتہ کتا شکار پر چھوڑا ہو اور شکار کو زندہ پا کر تم نے اسے ذبح کر لیا تو اسے بھی کھالو وہ شکار بھی کھالو جو تیر سے تمہارے ہاتھ لگے اور اگرچہ شکار مر ہی کیوں نہ جائے اور تیر مارتے وقت اللہ کا نام لیا کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعه عن ابی ثعلبة

۲۵۸۱۵..... ہر وہ شکار جو (تمہارے کتے یا تیر کی وجہ سے) تمہاری آنکھوں کے سامنے مر جائے اسے کھالو اور جو تمہاری آنکھوں سے اوجھل ہو کر مر جائے اسے چھوڑ دو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھئے الاحیاء ۳۱۳ وضعیف الجامع ۴۱۹۶۔

۲۵۸۱۶..... ہر وہ شکار جو تمہارے تیر کمان سے ہاتھ لگے اسے کھالو۔

رواہ احمد بن حنبل عن عقبة بن عامر وحذیفة بن الیمان واحمد بن حنبل وابوداؤد و عن ابن عمرو وابن ماجه عن ابی ثعلبة الخشنی

اکمال

۲۵۸۱۷..... جب تم اپنے کتے کو اس حالت میں پاؤ کہ وہ نصف شکار کھا چکا ہو تو وہ شکار کھالو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة وضعفه عن سلمان

۲۵۸۱۸..... جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو اور وہ شکار کو کھالے تو بقیہ شکار کو مت کھاؤ چونکہ کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے اگر کتا چھوڑا اور شکار کو مار دیا لیکن خود کتے نے نہیں کھایا تم اسے کھالو چونکہ کتے نے شکار اپنے مالک کے لیے پکڑا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۱۸۷۔

۲۵۸۱۹..... جو تیر نوک کی طرف سے شکار کو لگے اسے کھالو اور جو تیر چوڑائی کے بل لگے اور شکار مر جائے تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے اسے نہ کھاؤ۔

رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن عدی بن حاتم

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے بے پر کے تیر سے کیے ہوئے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ اس پر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔

۲۵۸۲۰..... جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے تیر نے شکار کو قتل کیا ہے اور شکار میں کسی درندے کا اثر نہ دیکھو تو وہ کھا سکتے ہو۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن عدی بن حاتم

۲۵۸۲۱..... جو شکار تمہارے تیر کمان سے ہاتھ لگے اسے کھالو اگرچہ وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے بعد ازاں تم اس میں تیر یا پھل کا اثر نہ دیکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابی ثعلبة

۲۵۸۲۲..... باز جو شکار تمہارے پاس پکڑ لائے اسے کھالو۔ رواہ الترمذی عن عدی بن حاتم

عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔

۲۵۸۲۳..... جو شکار تمہارے تیر کمان سے یا ہاتھ سے تمہاری گرفت میں آئے اسے کھالو عرض کیا گیا: ذبح کیا ہو یا بغیر ذبح کیے؟ فرمایا: ذبح کیا ہوا بھی اور جو ذبح نہ بھی کیا ہو وہ بھی۔ عرض کیا گیا اگر شکار میری نظروں سے اوجھل ہو جائے فرمایا: اگر تمہاری نظروں سے غائب ہو جائے جب تک اس میں سے بدبو نہ آئے اسے کھالو۔ یا اس میں کسی اور کے تیر کا نشان نہ دیکھ لو۔ رواہ حمد بن حنبل عن ابن عمرو

شاید حشرات الارض نے اسے قتل کر دیا ہو اور شکاری سے غائب ہو گیا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی زین

کتاب الصید ..... از قسم افعال

۲۵۸۲۴..... زر بن جیش کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے: اے لوگو! ہجرت کرو اور مہاجرین کی مشابہت مت کرو اور خرگوش کو ڈنڈے یا پتھر سے مارنے سے اجتناب کرو کہ پھر سے کھانے لگ جاؤ۔ البتہ نیزے اور تیر سے شکار کرو۔

رواہ عبدالرزاق وابوعبید فی الغریب وابن سعد والطبرانی والحاکم والبیھقی وابن عساکر

۲۵۸۲۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خرگوش کو ڈنڈے اور پتھر سے مارنے سے اجتناب کرو البتہ نیزے اور تیر سے خرگوش کا شکار کرو۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۸۲۶..... ''مسند سمرہ بن جندب'' اللہ تعالیٰ نے شکار حلال کیا ہے اور شکار کرنا اچھا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ عذر قبول کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔ مجھ سے پہلے بہت سارے رسول گزرے ہیں جو شکار کرتے تھے یا شکار کی طلب میں نکلتے تھے۔ جب تم رزق کی طلب میں ہو اور تمہارے دل میں باجماعت نماز کی محبت موجزن ہو لیکن جماعت سے پیچھے رہ جاؤ تمہیں اس حال میں جماعت کی محبت کافی ہے۔ اسی طرح شرکاء جماعت کی محبت اور ذکر اللہ کی محبت اور ذکر کرنے والوں کی محبت تمہیں کافی ہے اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال کے لیے حلال رزق طلب کرو چونکہ یہ فی سبیل اللہ جہاد ہے جان لو! اللہ تعالیٰ کی مدد نیکوکار تاجروں کی جماعت میں ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن امیة

کتاب الصلح ..... از قسم اقوال

۲۵۸۲۷..... جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع مقرر کرلو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن ابی هریرة واحمد بن حنبل وابن ماجه والبیهقی فی السنن عن ابن عباس

۲۵۸۲۸..... راستے کی حد سات ذراع (ہاتھ) ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

اکمال

۲۵۸۲۹..... جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زمین میں راستے پر جھگڑا کیا تو آپ ﷺ نے سات ذراع کا فیصلہ کیا ہے۔

رواہ البخاری عن ابی هریرة

۲۵۸۳۰..... جب تم راستے میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ذراع مقرر کرلو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وقال: حسن صحیح عن ابی هریرة والبیهقی عن ابن عباس

۲۵۸۳۱ جب تم راستے میں اختلاف کرنے لگو تو سات ذراع راستہ مقرر کرلو اور جو شخص عمارت بنائے وہ ستون دیوار کے ساتھ رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل والبیهقی عن ابن عباس

۲۵۸۳۲..... جب راستے میں تمہارا اختلاف ہوجائے تو راستے کو سات ذراع (ہاتھ) ناپ کر مقرر کرلو اور اس سے کم مت رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۸۳۳..... جب راستے میں تمہارا اختلاف ہوجائے تو راستے کو سات ذراع مقرر کرلو پھر عمارت کھڑی کرو۔

رواہ عبدالرزاق عن عکرمۃ مرسلاً

کتاب الصلح ..... از قسم افعال

۲۵۸۳۴..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے آمدورفت والے راستے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: ایسا راستہ سات ذراع مقرر کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

حرف ضاد ..... کتاب الضیافہ ..... از قسم اقوال

اس میں تین (۳) فصلیں ہیں۔

پہلی فصل ..... ضیافت (مہمان نوازی) کی ترغیب کے بیان میں

۲۵۸۳۵..... مہمان اپنا رزق ساتھ لے کر آتا ہے۔ میزبانوں کے گناہوں کو لے کر کوچ کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التمییز ۱۵ وضعیف الجامع ۳۶۰۴

۲۵۸۳۶..... جب مہمان کسی قوم کے پاس آتا ہے وہ اپنے رزق کے ساتھ آتا ہے اور جب واپس جاتا ہے تو میزبانوں کی گناہوں کی مغفرت کے ساتھ جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۷ والتمییز ۱۵

۲۵۸۳۷..... جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے ان کے پاس مہمان کو بطور ہدیہ بھیجتا ہے وہ ان کے پاس اپنا رزق لے کر جاتا ہے، جب کوچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اہل خانہ کی مغفرت کردی ہوتی ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب وابونعیم فی المعرفۃ والضیاء عن ابی قرصافۃ

۲۵۸۳۸..... آسمان کی طرف سب سے زیادہ جلدی پہنچنے والا صدقہ یہ ہے کہ آدمی عمدہ کھانا تیار کرے پھر اپنے دوستوں کو دعوت دے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن حیان بن جبلہ ابی جبلۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۸۶۔

۲۵۸۳۹..... مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان بھوکوں کو کھانا کھلائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۱۳

۲۵۸۴۰..... مہمان نوازی ہر مسلمان کا حق ہے جو مہمان کسی شخص کے فناء میں صبح کرتا ہے وہ اس پر دین قرض ہوتا ہے، اگر چاہے تو چکا دے نہ چاہے تو چھوڑ دے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ عن المقدام ابی کریمۃ

۲۵۸۴۱..... کھانا کھلاؤ اور عمدہ کلام کرو۔ رواہ الطبرانی عن الحسن بن علی

۲۵۸۴۲ کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن حارث

۲۵۸۴۳ ...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ فراخی والے گھر والوں سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن ابن جریج معضلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۲۰

۲۵۸۴۴ ...... فرشتے لگاتار اس شخص کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں جس کا دستر خوان جب تک لگا رہتا ہے۔ رواہ الحکیم عن عائشہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۹۰

۲۵۸۴۵ ...... بہت بری قوم ہے وہ جس کے پاس مہمان نہ آتے ہوں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۲ وضعیف الجامع ۲۳۵۴

۲۵۸۴۶ تم میں بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔ رواہ ابویعلیٰ والحاکم عن صھیب

۲۵۸۴۷ ...... اس گھر کی طرف بھلائی جلدی سے آتی ہے جس میں کھانا کھایا جارہا ہو۔ رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۴۳ وضعیف الجامع ۲۹۵۱

۲۵۸۴۸ ...... خیر و بھلائی سخاوت والے گھر کی طرف چھری کے اونٹ کی کوہان کی طرف پہنچنے سے زیادہ جلدی پہنچتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۵۵

۲۵۸۴۹ ...... جس گھر والوں کو بھی نرمی عطا کی جاتی ہے انہیں ضرور نفع پہنچاتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۵۸۵۰ ...... جس شخص نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اسے سیر کردیا اللہ تعالیٰ اسے سات خندقوں کی مسافت کے برابر دوزخ سے دور کردیتے ہیں ہر خندق کی مسافت سات سو سال کے برابر ہے۔ رواہ النسائی والحاکم عن ابن عمرو

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۰

۲۵۸۵۱ ...... جس شخص نے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۲۔

۲۵۸۵۲ ...... جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو اس کی پسندیدہ چیز کھلائی اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردیتے ہیں۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۷ والتعقبات ۳۷۔

۲۵۸۵۳ ...... جس شخص نے مسلمان کے لیے کوئی جانور ذبح کیا وہ اس کے لیے دوزخ سے خلاصی کا ذریعہ بنے گا۔ رواہ الحاکم فی تاریخ عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۸۱ والمتناھیہ ۸۶۸۔

۲۵۸۵۴ ...... جو شخص میزبان نہ بنتا ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبیھقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر

۲۵۸۵۵ ...... انہیں کھانا سے کھلاؤ جس سے تم محض اللہ کے لیے محبت کرتے ہو۔ رواہ ابن ابن الدنیا فی کتاب الاخوان عن الضحاک مرسلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۲۔

الاکمال

۲۵۸۵۶ ...... مہمانوں کا اکرام کرو، مہمانوں کی مہمان نوازی کرو چونکہ جبرئیل امین گھر والوں کا رزق لے کر آتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس وفیہ عمر وبن ھارون

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۹۶، ۵۱۰ومختصر المقاصد ۱۴۱

۲۵۸۵۷......جس شخص نے چار مسلمانوں کی مہمانداری کی اور ایسے کھانے سے ان کی غمخواری کی جس سے اپنے گھر والوں کو غمخواری کرتا ہے ان کے کھانے اور پینے کے سامان میں اور پہننے میں۔ گویا اس نے ایک غلام آزاد کردیا۔ رواہ ابو الشیخ عن انس

۲۵۸۵۸......میری امت کی بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں اور ریاکاری وشہرت مقصود نہ ہو اور جس شخص نے دکھلاوے اور شہرت کے لئے کھانا کھلایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ میں آگ بھرے گا حتیٰ کہ حساب کتاب سے فارغ ہوجائے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۲۵۸۵۹......تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں۔ رواہ ابن زنجویہ عن صہیب

فصل دوم......آداب ضیافت کے بیان میں

۲۵۸۶۰......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، مہمان کے ساتھ تکلف اور احسان کرنے کا زمانہ ایک دن اور ایک رات ہے مہمانداری کرنے کا زمانہ تین دن ہیں۔ تین دن کے بعد جو دیا جائے وہ صدقہ اور خیرات ہوگا، مہمان کے لے جائز نہیں کہ وہ تین دن کے بعد میزبان کے ہاں ٹھہرے حتیٰ کہ میزبان خود اسے گھر سے نکالنے پر مجبور ہوجائے۔

رواہ احمد بن جبیر والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی شریح

۲۵۸۶۱...... مہمانداری کا عرصہ تین دن ہیں اس سے زیادہ صدقہ ہے اور ہر اچھائی صدقہ ہے۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۵۸۶۲......مہمانداری کا زمانہ تین دن ہیں، اس کے بعد صدقہ ہے۔ رواہ البخاری عن ابی شریح واحمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی ھریرۃ

۲۵۸۶۳...... مہمان نوازی تین دن تک ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی عن ابی سعید والبزار عن ابن عمرو الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۵۸۶۴......مہمان نوازی تین راتوں تک ہے اور یہ حق لازم ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہوگا۔

رواہ الباوردی وابن قانع والطبرانی والضیاء عن التلب بن ثعلبۃ

۲۵۸۶۵......مہمان نوازی تین دن تک ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے مہمان پر واجب ہے کہ تین دن کے بعد چلا جائے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۵۳وضعیف الجامع ۳۶۰۱۔

۲۵۸۶۶ مہمان داری تین دن تک ہے اس سے زیادہ بھلائی اور احسان ہے۔ رواہ الطبرانی عن طارق بن اشیم

۲۵۸۶۷......مہمان نوازی اونٹ پالنے والوں پر واجب ہے اور اہل بیان پر واجب نہیں۔ رواہ القضاعی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۷۶وتحذیر المسلمین ۱۴۲

۲۵۸۶۸......روزہ دار کا تحفہ تیل اور خوشبو ہے۔ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۱۳وضعیف الترمذی ۱۳۱

۲۵۸۶۹......ملاقات کرنے والے روزہ دار کا تحفہ یہ ہے کہ اس کی داڑھی کو سنوار دیا جائے اس کے کپڑوں کو دھونی دے دی جائے اور قمیص میں بٹن لگادیئے جائیں روزہ دار عورت کا تحفہ یہ ہے کہ اس کے سر میں کنگھی کردی جائے اس کے کپڑوں کو دھونی دے دی جائے اور بٹن لگادیئے جائیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۰۳والضعیفۃ ۱۷۸۹

۲۵۸۷۰...... ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں جبکہ بلال کا رزق جنت میں بچا پڑا ہے اے بلال! اگر تم جانو تو سمجھ لو کہ روزہ دار کے بدن کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور جب تک اس کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن بریدۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۳۔

۲۵۸۷۱...... سنت میں سے ہے کہ (میزبان) شخص مہمان کو رخصت کرنے کے لئے دروازے تک آئے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۳۴ وضعیف الجامع ۱۹۹۶

۲۵۸۷۲...... آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶۳۔

۲۵۸۷۳...... جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی (سواری کی) رکابیں پکڑیں اور اسے اپنے بھائی سے نہ کوئی لالچ تھی اور نہ کوئی خوف تھا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۸۶۔

مہمان کے ساتھ کھانا کھانا

۲۵۸۷۴...... اپنے مہمان کے ساتھ کھانا کھایا کرو چونکہ مہمان تنہا کھانا کھانے سے شرماتا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۰۸

۲۵۸۷۵...... مہمان کے لیے تکلف مت کرو۔ رواہ ابن عساکر عن سلمان

فائدہ:...... تکلف کا معنی بناوٹ ونمائش ہے یعنی مہمان کی لیے دکھلاوا اور نمائش کرنا تکلف ہے۔

۲۵۸۷۶...... کوئی شخص بھی اپنے مہمان کے لیے اپنی قدرت سے زیادہ تکلف نہ کرے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۷ اوالفوائد المجموعۃ ۲۲۸۔

۲۵۸۷۷...... مہمان کے لیے تکلف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

رواہ الحاکم عن سلمان ورواہ البخاری فی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب مایکرہ من کثرۃ السوال وتکلف ما لایعنیہ

۲۵۸۷۸...... کسی کو اسوقت تک کھانے کی دعوت نہ دو جب تک وہ سلام نہ کردے رواہ الترمذی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۷ وضعیف الترمذی ۵۱۰

۲۵۸۷۹...... تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ ہم نے تمہاری وجہ سے بکری ذبح کی ہے ہماری ایک سو بکریاں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ سو سے زیادہ بکریاں ہونے پائیں، چنانچہ چرواہا جب نومولود بکری کا بچہ لاتا ہے اس کی جگہ ہم ایک بکری ذبح کرلیتے ہیں۔ رواہ ابوداؤد وابن حبان عن لقیط بن صبرۃ

الاکمال

۲۵۸۸۰...... سب سے پہلے جس نے مہمان نوازی کا فریضہ انجام دیا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف وابن خبان عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۱۲۶۰

۲۵۸۸۱...... محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے جس سے تم محبت کرتے ہوا پنے کھانے سے اس کی مہمان نوازی کرو۔

رواہ ابن المبارک فی الزھد عن الضحاک مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۳۸۶۔

۲۵۸۸۲......جس سے تم محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہوا پنے صاف وشفاف کھانے سے اس کی مہمان نوازی کرو۔

رواہ هناد عن الضحاک

۲۵۸۸۳......جان لواے براء! آدمی جب اپنے بھائی کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایسا معاملہ کرتا ہے اس سے وہ نہ کسی بدلے کا خواستگار ہوتا ہے اور نہ کسی قسم کی بجا آوری شکر کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گھر تک دس فرشتے بھیج دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح تہلیل اور تکبیر کرتے رہتے ہیں اور مالک مکان کے لیے پورا سال استغفار کرتے رہتے ہیں جب سال پورا ہو جاتا ہے اس کے لیے ان فرشتوں جیسی عبادت لکھ دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت خلد کے طیبات میں سے عطا فرمائے اور ایسی بادشاہت سے عطا فرمائے جو نہ ختم ہونے والی ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن انس

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حضرت براء بن عازب سے ملاقات ہوئی کہا: اے میرے بھائی آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ کہا: میں ستو اور کھجوریں کھانا چاہتا ہوں چنانچہ انھیں پیٹ بھر کر کھلانے پر حضرت براء رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۸۸۴......سنت میں سے ہے کہ تم مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک چلو۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان وقال فی اسنادہ ضعف وابن النجار عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۲۴

۲۵۸۸۵......مہمان نوازی کی سنت میں سے ہے کہ گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ چلا جائے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۲/۱۷

۲۵۸۸۶ گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ چلنا سنت میں سے ہے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة والحافظ ابوسعد السمان فی معجم شیوخه وابن النجار عن انس

۲۵۸۸۷......سنت میں سے ہے کہ آدمی مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک چلے۔رواہ ابن السنی فی کتاب الضیافة عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۶۴۹

۲۵۸۸۸......تم میں سے جو شخص دو آدمیوں کے لیے کھانا تیار کرے وہ تین کے لیے کافی ہوتا ہے یا تین کے لیے کھانا تیار کیا ہو تو وہ چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔ یا چار کے لیے تیار کیا ہوا کھانا پانچ کے لیے کافی ہوتا ہے اسی طرح تعداد کے اعتبار سے آگے بھی۔رواہ الطبرانی عن سمرة

۲۵۸۸۹......آدمی اس وقت تک نہ کھڑا ہو جب تک دستر خوان نہ اٹھا لیا جائے۔رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۵۸۹۰......اے عائشہ! مہمان کے لیے تکلف مت کرو کہ وہ اکتا نہ جائے لیکن اسے وہی کھانا کھلاؤ جو خود کھاتی ہو۔

رواہ ابوعبداللہ محمد بن باکویه الشیرازی والرافعی عن عیاض بن ابی قرصافة عن ابیه

۲۵۸۹۱......میزبان مہمان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

رواہ الدیلمی عن عائشة وفیة عبد الرحیم بن واقد ضعیف عن الصلت بن حجاج ضعفه ابن عدی ووثقه ابن حبان

۲۵۸۹۲......کھانے کی دعوت کے دن یا تو پیش امام لوگوں کی امامت کرائے یا میزبان امامت کرائے یا ان میں سے جو افضل ہو وہ امامت کرائے۔

رواہ ابن عساکر عن الاوزاعی عن ثابت بن ثوبان العنسی عن ابیه مرسلاً

مہمان کے آداب......ازاکمال

۲۵۸۹۳...... جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ اس کا (پیش کیا ہوا) کھانا کھاؤ اور اس کے متعلق سوال مت کرو اور تمہیں جو مشروب پیش کرے وہ پی لو اور اس کے متعلق سوال مت کرو۔ رواہ ابویعلیٰ والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۵۸۹۴...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ضیافت کر رہا ہو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ رواہ ابن عدی عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۰۔

۲۵۸۹۵...... جو شخص بھی اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے دراں حالیکہ اسے روزہ ہو پھر (میزبان کی دعوت پر) روزہ افطار کر دے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اس دن کا روزہ لکھ دیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن سلمان

۲۵۸۹۶...... تمہارے بھائی نے تمہیں دعوت دی ہے اور تمہارے لئے سامان تکلف کیا ہے روزہ افطار کر لو اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اگر چاہو۔

رواہ البیھقی عن ابی سعید

۲۵۸۹۷...... تمہارے بھائی نے کھانا تیار کیا ہے اور تمہیں دعوت دی ہے روزہ افطار کر لو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابی سعید

۲۵۸۹۸...... تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے اور حفصہ رضی اللہ عنہا کو کھانا ہدیہ میں دیا گیا ہم دونوں روزہ سے تھیں ہم نے روزہ افطار کر لیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:...... حدیث پر کلام ہے اور صرف مطلق متن حدیث ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۲۔

۲۵۸۹۹...... تمہارے بھائی نے تمہارے لیے تکلف کیا ہے اور کھانا تیار کیا ہے اور پھر تم کہتے ہو مجھے روزہ ہے کھانا کھا لو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید وابوداؤد الطیالسی عن جابر

۲۵۹۰۰...... اے سلمان! اس دن کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اور تمہارے لیے نیکی ہے چونکہ تم نے اپنے مومن بھائی کو خوش کیا ہے یعنی روزہ افطار کر کے اور اس کے ساتھ کھانا کھا کر اسے خوش کیا ہے۔ رواہ السلمی عن سلیمان

۲۵۹۰۱...... اپنی کھجوریں اپنے تھیلے میں رکھ دو اور مکھن برتن میں واپس ڈال دو چونکہ مجھے روزہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ تعلیقاً وابن حبان عن انس

مہمان کے حقوق......ازاکمال

۲۵۹۰۲...... جب مہمان محرومی کی حالت میں رات گزار دے تو مسلمانوں کا حق ہے کہ دودھ اور روٹی سے اس کی مہمانی کریں۔

رواہ ابن عساکر عن مقداد بن الاسود

۲۵۹۰۳...... جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ اگر وہ تمہیں مناسب مہمانی کی دعوت دیں تو ان کی دعوت قبول کرو اور اگر وہ تمہیں دعوت نہ دیں تو مناسب طریقہ سے حق مہمانی ان سے لے سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عقبۃ بن عامر

۲۵۹۰۴...... جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنا لیکن قوم نے اس کی مہمانی نہ کی تو وہ قوم سے اپنی مہمانی کے بقدر مطالبہ کر سکتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن المقدام

۲۵۹۰۵......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی اچھی طرح سے مہمان نوازی کرے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۰۶......مہمان کا میزبان کے پاس تین دن تک ٹھہرنے کا حق ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے (تین دن کے بعد) مہمان کو کوچ کر جانا چاہئے اور میزبان کو گناہ میں مبتلا نہیں کرنا چاہئے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۰۷......میزبانی حق واجب ہے اگر اس نے میزبان کے ہاں محرومی کی حالت میں صبح کی اس کی نصرت مسلمانوں پر واجب ہے حتیٰ کہ وہ اس کے حق کے بدلہ میں اس کی روٹی اور دودھ لے سکتے ہیں چونکہ اسے ضیافت کے حق سے محروم کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن المقدام بن معدیکرب

۲۵۹۰۸......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مہمان کا اکرام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: مہمان کا اکرام تین دن تک ہے، اس کے بعد جتنی مدت بیٹھے گا وہ اس پر صدقہ ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۵۹۰۹......ضیافت کا حق تین دن تک ہے، اس سے زیادہ صدقہ ہے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

فصل سوم......مہمان کے آداب کے بیان میں

اس میں تین فروع ہیں۔

پہلی فرع......دعوت طعام کے قبول کرنے کے بیان میں

۲۵۹۱۰......جب تم میں سے کسی شخص کو کسی کے ہاں دعوت دی جائے اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے اگر روزہ سے نہ ہو تو کھانا کھالے اور اگر بحالت روزہ ہو تو برکت کی دعا کردے۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۵۹۱۱......جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت طعام دی جائے تو اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے اگر روزہ میں نہ ہو تو کھانا کھالے اور اگر روزہ میں ہو تو میزبان کے لیے دعا کردے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۱۲......جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت طعام دی جائے اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے، اگر چاہے کھانا کھالے اگر چاہے نہ کھائے۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن جابر

۲۵۹۱۳......جب تمہیں دعوت دی جائے تو قبول کرلو۔رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۵۹۱۴......دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرلو ہدیہ رد مت کرو اور مسلمانوں کو مت مارو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۲۵۹۱۵......جب (تمہارے پاس) دو دعوت دینے والے جمع ہو جائیں تم اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہو چونکہ وہ ہمسائیگی میں تم سے زیادہ قریب ہے اگر وہ آگے پیچھے آئے ہیں تو اس کی دعوت قبول کرو جو تمہارے پاس پہلے آیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن رجال لہ صحبۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۷۵۔

۲۵۹۱۶......جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے وہ دعوت قبول کرلے گو وہ روزہ سے کیوں نہ ہو۔رواہ ابن منیع عن ابی ایوب

۲۵۹۱۷......جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آیا تو (اس کا قاصد کے ساتھ آنا) یہی اجازت ہے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد وابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۱۸..... جب تمہیں (بکری یا گائے وغیرہ کے) پایوں کے لیے دعوت دی جائے (تب بھی) دعوت قبول کرو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۵۹۱۹..... اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) پائے ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں قبول کرلوں گا اگر مجھے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان عن انس

۲۵۹۲۰..... اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) پایوں کے لیے دعوت دی جائے تو میں دعوت قبول کروں گا اور اگر مجھے پائے ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں ہدیہ قبول کروں گا۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

فائدہ:..... مذکورہ بالا تین احادیث میں بکری کے پائے کی دعوت قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں کوئی دعوت دے اور تمہاری خاطر مدارات کے لیے حقیر سے حقیر تر چیز بھی پیش کرے تو ہر حال میں دعوت قبول کرو طعام پر نظر رکھ کر دعوت کے قبول یا عدم قبول کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ بلکہ مسلمان بھائی کی دلجوئی اور اس کے خلوص ونیت کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ انتہیٰ از مترجم۔

۲۵۹۲۱..... اپنے بھائی کی دعوت قبول کرو چونکہ تمہیں اس کے پاس جا کر دو صورتیں پیش آسکتی ہیں یا تو وہ خیر و بھلائی پر ہوگا یوں خیر و بھلائی میں تمہاری شرکت ہوجائے گی یا اس کے ہاں برائی کا سامان ہوگا تو تم اسے برائی سے منع کردو گے اور بھلائی کا اسے حکم دو گے۔

رواہ الطبرانی عن یعلی بن مرۃ

۲۵۹۲۲..... جب تم میں سے کسی شخص کو اس کا بھائی دعوت دے اسے دعوت قبول کرلینی چاہیے خواہ شادی کی دعوت ہو یا کوئی اور دعوت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابن عمر

۲۵۹۲۳..... جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے اسے دعوت ولیمہ میں شرکت کرلینی چاہیے۔

رواہ مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد و عن ابن عمر

۲۵۹۲۴..... جس شخص کو کھانے کی دعوت دی گئی ہو دراں حالیکہ وہ روزے سے ہو وہ دعوت قبول کرلے پھر اگر چاہے کھانا کھائے چاہے ترک کردے۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر

۲۵۹۲۵..... جس شخص کو دعوت دی گئی اور اس نے دعوت قبول نہ کی گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے دعوت میں شریک ہوا گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور غارتگری کرکے باہر نکلا۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۷۹۸ والاتقان ۱۸۹۶

اکمال

۲۵۹۲۶..... اپنے بھائی کی دعوت قبول کرو چونکہ اس کے پاس جا کر تمہیں دو صورتیں پیش آسکتی ہیں یا تو وہ خیر و بھلائی پر ہوگا یوں تم خیر و بھلائی میں اس کے شریک ہوجاؤ گے یا وہ برائی پر ہوگا یوں تم اسے برائی سے منع کرو گے اور اسے بھلائی کا حکم دو گے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن یعلیٰ بن مرۃ الثقفی

یعنی: یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی وہ دعوت میں شریک ہو کر بوجہ حالت روزہ میں ہونے کے چپ چاپ بیٹھے رہے بلکہ لوگ ان کے پاس بیٹھے کھانا کھاتے رہے ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی اور بعض نے یوں کہا اگر ہمیں آپ کے روزہ میں ہونے کا علم ہوتا ہم آپ کو دعوت نہ دیتے یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ انھوں نے مذکورہ بالا حدیث ذکر کی۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں قدرے ضعف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۰

۲۵۹۲۷..... جب تمہیں دو شخص دعوت دیں تم اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہو چونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوتا ہے وہ ہمسائیگی میں بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک پہلے آیا ہے تو اس کی دعوت قبول کرو جو پہلے آیا ہے۔

رواہ ابن النجار عن رجل من الصحابۃ

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۷۵۔

۲۵۹۲۸......جو شخص تمہیں بکری کے پایوں کے لیے دعوت دے اس کی دعوت (بھی) قبول کرو۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر والطبرانی عن ابی امامة

۲۵۹۲۹......اگر مجھے (بکری کے) پائے ہدیہ میں دیئے جائیں میں انھیں قبول کروں گا اگر مجھے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن جابر

۲۵۹۳۰......اگر مجھے (بکری) کے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔رواہ الطبرانی عن ابن جابر

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۔۶۰۸

دوسری فرع......موانع قبول دعوت

۲۵۹۳۱......ایسے دو شخص جو (فخراً) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں ان کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ ہی ان کا کھانا کھایا جائے۔رواہ البیہقی عن ابی ہریرة

۲۵۹۳۲......ایسے دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب رکھی گئی ہے نیز منع فرمایا ہے کہ آدمی پیٹ پر جھکے ہوئے کھانا کھائے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عمر

۲۵۹۳۳......فاسقوں کے کھانے کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن عمران

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۲۹

۲۵۹۳۴......ایسے دو شخص جو (فخراً) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں ان کا کھانا کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

تیسری فرع......متفرق آداب کے بیان میں

۲۵۹۳۵......اپنے بھائی کو بدلہ دو، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ: وہ بدلہ کیا ہے؟ فرمایا: اس کے لیے برکت کی دعا کردو چونکہ جب کسی آدمی کا کھانا کھایا جائے اور اس کا مشروب پیا جائے پھر اس کے لیے دعائے برکت کردی جائے تو یہ مہمانوں کی طرف سے اس کا بدلہ ہے۔

رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۹

۲۵۹۳۶......اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نیکوکار لوگوں کی نماز مقرر کی ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں وہ نہ امام ہیں اور نہ ہی فجار۔رواہ عبد بن حمید والضیاء عن انس

۲۵۹۳۷......تمہارا کھانا نیکوکار لوگ کھائیں تمہارے لیے فرشتے دعائے استغفار کریں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن انس

۲۵۹۳۸...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس داخل ہو وہ اسے کھانا کھلائے اسے چاہیے۔کھانا کھائے، اسکے متعلق سوال نہ کرے، اگر اسے مشروب پلائے وہ پی لے اور اس کے متعلق سوال نہ کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۸۴

۲۵۹۳۹..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور وہ روزہ افطار کرنا چاہے تو افطار کرلے البتہ اگر رمضان کا روزہ ہو یا قضائے رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو پھر افطار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۲

۲۵۹۴۰..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور وہ روزہ افطار کرنا چاہے تو افطار کرلے البتہ اگر یہ رمضان کا روزہ ہو یا قضائے رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو پھر افطار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۲

۲۵۹۴۱..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے پاس داخل ہو وہ اس پر امیر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے پاس سے چلا جائے۔

رواہ ابن عدی عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳ ضعیف الجامع ۴۸۳

۲۵۹۴۲..... جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے دراں حالیکہ روزہ میں ہو اسے کہہ دینا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

رواہ مسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۴۳..... جب کوئی شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے اسے قوم کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۱ وضعیف الجامع ۷۰۶

۲۵۹۴۴..... اللہ کرے تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں تمہارا کھانا نیکوکار لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں۔

رواہ ابن ماجہ وابن حبان عن ابن الزبیر

حدیث ۲۵۹۳۷ نمبر پر گزرچکی ہے۔

۲۵۹۴۵..... جس مہمان نے کسی قوم کے ہاں محرومی کی حالت میں صبح کی وہ اپنی مہمانی کے بقدر (اشیائے خورونوش) ان سے چھین سکتا ہے اور اس پر کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۴۶..... جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنا اور مہمان نے محرومی کی حالت میں صبح کی (یعنی اسے کھانے پینے کے لیے کچھ نہ دیا گیا) بلاشبہ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کا حق ہے، حتیٰ کہ وہ اپنی مہمانی کے لیے اس رات ان کا غلہ اور دودھ وغیرہ چھین سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن المقدم

۲۵۹۴۷..... آدمی کی برائی کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ جو چیز اس کے قریب کی جائے وہ اس سے چین بجبیں ہو جائے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف وابو الحسن بن بشران بن فی امالیہ عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۷۷ والکشف الالٰہی ۶۵۶

۲۵۹۴۸..... کسی شخص کو اس کی سلطنت میں امامت نہ کرائی جائے اور نہ ہی کسی شخص کی بیٹھک پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھا جائے۔

رواہ الترمذی عن ابی مسعود

بلا اجازت دوسری جگہ امامت نہ کرائے

۲۵۹۴۹..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے وہ قوم کی امامت نہ کرائے البتہ قوم میں سے کوئی شخص ان کی امامت کرائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ عن مالک بن الحویرث

۲۵۹۵۰..... جو شخص کسی قوم کی ملاقات کرنے جائے وہ قوم کی امامت نہ کرائے البتہ ان میں سے کوئی شخص ان کی امامت کرادے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی عن مالک بن الحویرث

۲۵۹۵۱...... جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ رواہ الترمذی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۶۵۔

۲۵۹۵۲...... تم نے پانچ اشخاص کو دعوت دی تھی اور یہ شخص ہمارے پیچھے ہولیا اگر چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو واپس چلا جائے۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابن مسعود

۲۵۹۵۳...... ہمارے پیچھے ایک شخص چلا آیا ہے اور جب تم نے ہمیں دعوت دی تھی وہ ہمارے ساتھ شامل نہیں تھا اگر تم اسے اجازت دے دو تو وہ داخل ہو جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود

۲۵۹۵۴...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کے بکریوں کے پاس آئے اگر ان بکریوں کے پاس ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے لے، اگر وہ اسے اجازت دے دے تو دودھ دوہ کر پی لے، اگر بکریوں میں ان کا مالک موجود نہ ہو تو آنے والا تین بار آواز لگائے اگر کوئی اس کو جواب دے تو اجازت طلب کرے اگر اسے کوئی جواب نہ دے تو دودھ دوہ کر پی لے اور اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔

رواہ ابو داؤد والترمذی والبیھقی فی شعب الایمان والضیاء عن سمرة

۲۵۹۵۵...... جب تم اونٹوں کے چرواہے کے پاس آؤ تو آواز لگاؤ! اے چرواہے! تین بار آواز لگاؤ، اگر تمہیں جواب دے تو بہت خوب ورنہ دودھ دوہ لو اور پیو لیکن فساد مچانے سے قطعاً اجتناب کرو جب تم کسی باغ میں آؤ تو باغ کے مالک کو تین بار آواز دو اگر تمہیں اجازت دے تو بہت اچھا ورنہ باغ میں سے پھل کھالو لیکن فساد مچانے سے گریز کرو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

۲۵۹۵۶...... کوئی شخص بھی کسی کی بکریوں کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوھے کیا تم میں سے کسی شخص کو پسند ہے کہ اس کا پینے کا سامان (مشروب وغیرہ) کسی کو دیا جائے اور اس کے محفوظ کیے ہوئے برتن کو توڑ دیا جائے اور پھر اس کا کھانا منتقل کر دیا جائے سو بکریاں اپنے تھنوں میں مالکوں کے لیے سامان خورد و نوش محفوظ رکھتی ہیں، لہٰذا کسی کی بکریوں کو اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوھا جائے۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد وابن ماجه عن ابن عمر

۲۵۹۵۷...... جو شخص کسی باغ میں داخل ہو وہ خود کھالے اور کپڑے میں ڈال کر اپنے ساتھ نہ لیتا جائے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۵۹۵۸...... کھجوروں کو پھر مت مارو اور جو گری پڑی ہوں وہ کھالو اللہ تمہارا پیٹ بھرے اور تمہیں سیراب کرے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة عن رافع بن عمرو الغفاری

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۰

۲۵۹۵۹...... جب اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا اسے تم نے علم نہیں سکھایا (کہ غیر کا مال حرام ہے) اور جب وہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابن ماجه والحاکم عن عبادبن شرحبیل

۲۵۹۶۰...... اگر تم کسی قوم کے ہاں میزبان بنو قوم مناسب انداز میں تمہاری مہمانی کرے تم ان کی مہمانی قبول کرلو، اگر وہ تمہاری مہمانی کا سامان نہ کرے تو حق مہمانی کے بقدر ان سے چھین سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابو داؤد وابن ماجه عن عقبة ابن عامر

اکمال

۲۵۹۶۱...... اگر (کوئی قوم تمہاری مہمانی سے) انکار کریں اور زبردستی ان سے چھیننے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو چھین لو۔

رواہ الترمذی عن عقبة بن عامر

۲۵۹۶۲...... یہ اونٹ مسلمان گھرانے کے ہیں جوان کے لیے سامان خوراک ہیں، کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گی کہ تم اپنے توشہ دانوں کی طرف

واپس آ ؤ اور آکے تم انھیں خالی پاؤ کیا تم اسے اچھا سمجھو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اونٹوں کی مثال بھی ایسی ہے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سلیط بن عبداللہ ہے جو مدلس ہے۔

۲۵۹۶۳...... خبردار! کسی شخص کی بکریاں اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہی جائیں کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اس کے اسٹور کا دروازہ توڑ کر جو کچھ اس میں ہو وہ کہیں منتقل کر دیا جائے لوگوں کے چوپایوں کے تھنوں میں ان کا سامان خورونوش ہوتا ہے خبردار ہوشیار رہو: کسی شخص کی بکریاں اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہی جائیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۵۹۶۴...... اونٹوں کے مالک کو تین بار آواز دو، اگر آجائے تو بہت اچھا ورنہ دودھ دوہ لو اور چلے جاؤ کچھ دودھ (تھنوں میں) اس کے حوادث کے لیے باقی رہنے دو۔ رواہ الحاکم عن القاسم بن مخول البھزی

۲۵۹۶۵...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی چرواہے کے پاس آئے اسے چاہیے کہ اونٹوں کے چرواہے کو تین بار آواز دے اگر چرواہا جواب دے دے تو بہت اچھا: ورنہ دودھ دوہے اور پی لے، اپنے ساتھ لے کر نہ جائے اگر تم میں سے کوئی شخص کسی باغ میں آئے تین بار آواز دے اے باغ کے مالک! اگر وہ جواب دے دے (تو بہت اچھا) ورنہ پھل کھالو اور اپنے ساتھ لے کر مت جاؤ۔
رواہ ابن حبان والبیھقی وضعفہ عن ابی سعید

۲۵۹۶۶...... کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ مالکوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے تھنوں پر باندھا ہوا دھاگا (یا تھیلی وغیرہ) کھولے چونکہ دھاگا تھنوں پر مہر کی مانند ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والطحاوی والبیھقی عن ابی سعید

۲۵۹۶۷...... کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ مالکوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے تھنوں پر باندھا ہوا دھاگا (یا تھیلی وغیرہ) کھولے چونکہ یہ تھنوں پر مالکوں کی مہر ہے اگر تم بھوکے ہو تو اونٹوں کے مالک کو تین بار آواز دو۔ رواہ ابن النجار عن ابی سعید

۲۵۹۶۸...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی باغ کے پاس سے گزرے اس سے (پھل اتار کر) کھا سکتا ہے البتہ اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۵۹۶۹...... اے لڑکے! کھجوروں کو کیوں پتھر مارتے ہو، گری ہوئے کھجوریں کھالو، اللہ تمہارا پیٹ بھردے۔ رواہ الحاکم عن رافع بن عمرو

۲۵۹۷۰...... اللہ کی قسم! جب اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا تم نے اسے علم سے بہرہ مند کیوں نہیں کیا اور جب وہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا کیوں نہیں کھلایا۔ رواہ ابن سعد والطبرانی عن عباد بن شرحبیل

۲۵۹۷۱...... جو شخص کسی قوم کے پاس داخل ہوا حالانکہ اسے دعوت طعام نہیں دی گئی تھی گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور ایسا کھانا کھایا جو اس کے لیے حلال نہیں تھا۔ رواہ البیھقی فی السنن وابن النجار عن عائشۃ

حرف ضاد...... کتاب الضیافت...... از قسم افعال

ضیافت کے متعلق ترغیب

۲۵۹۷۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے دوستوں میں سے کچھ لوگوں کو ایک صاع کھانے پر جمع کروں مجھے اس سے بدرجہا محبوب ہے کہ میں بازار میں جاؤں اور کسی غلام کو خرید کر اسے آزاد کروں۔ رواہ البخاری فی الادب وابن زنجویہ فی ترغیبہ

۲۵۹۷۳...... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے جب نماز سے فارغ ہوتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرماتے: ہر شخص اپنی وسعت کے بقدر اپنے ساتھ آدمی لیتا جائے چنانچہ ایک شخص اٹھتا وہ اپنے ساتھ ایک دو

یا تین آدمی لے جاتا اور جو باقی بچ جاتے انھیں رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ لے جاتے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۹۷۴..... عزہ بنت ابی قرصافہ ابو قرصافہ سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کے ہاں ہدیہ بھیج دیتا ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ کیا ہدیہ ہے؟ فرمایا: یہ مہمان ہے جو اپنا رزق ساتھ دے کر میزبان کے ہاں آتا ہے پھر جب کوچ کرتا ہے تو گھر والوں کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔رواہ ابونعیم

۲۵۹۷۵ ''مسند علی'' شیخ شمس الدین ابن الجزری کتاب ''اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب'' میں لکھتے ہیں: شیخ محمد بن مسعود الکازرونی نے مشعر حرام میں اسودین پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: میرے والد نے اسودین یعنی پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: میرے شیخ ابوفضائل اسماعیل بن مظفر بن محمد نے اسودین پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابولفاخر عمر بن مظفر نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: ابوبکر عبداللہ بن محمد بن سابور نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو مبارک عبدالعزیز بن محمد بن منصور نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے اسودین (پانی اور کھجور) سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: ابومسعود عبداللہ بن ابراہیم ابن عیسیٰ مالکی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو الحسن علی بن حسن صیقلی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: ابوشیبہ احمد بن ابراہیم مخرمی عطار نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: جعفر بن محمد بن عاصم دمشقی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: نوفل بن اھاب نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: عبداللہ بن میمون قداح نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا جعفر بن محمد صادق نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: محمد بن علی الباقر نے اسودین (کھجور اور پانی) سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: علی بن حسن نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے اسودین سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اسودین سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسودین (کھجور اور پانی) سے میری مہمانی کی اور ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مومن کی مہمانی کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی مہمانی کی جس نے دو آدمیوں کی مہمانی کی گویا اس نے آدم اور حواء کی مہمانی کی۔ جس نے تین آدمیوں کی مہمانی کی گویا اس نے جبریل میکائیل اور اسرافیل کی مہمانی کی۔

کلام:......ابن جزری کہتے ہیں: یہ حدیث بہت غریب ہے اس اسناد سے ہمارے لیے اس کا وقوع نہیں ہوا شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن میمون قداح متروک ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہ ذاھب الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: جن احادیث میں یہ منفرد ہو ان سے احتجاج نہیں کیا جائے گا۔ دیکھئے میزان الاعتدال ۲/۵۱۲۔

مہمانی کے آداب

۲۵۹۷۶..... ''مسند القلب بن ثعلبہ'' غالب بن حجیرۃ بن القلب، ام عبداللہ بنت ملقام سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا التلب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی کی مدت تین دن ہے اور اس سے زیادہ کرنا صدقہ ہے۔

ابونعیم، ابن عساکر بسندہ الی عبداللہ بن جرار

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن تک مہمان کے اکرام میں کوئی کوتاہی نہ برتی جائے۔

میزبان کے آداب

۲۵۹۷۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملے تو

پوچھا: آپ کو کیا چیز پسند ہے؟ تو حضرت براء نے فرمایا: ستو اور کھجور، پس وہ چیزیں آ گئیں اور انہوں نے سیر ہو کر کھالیں، پھر حضرت براء نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے براء! خوب سمجھ لو کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ایسا معاملہ کرے اور وہ کسی قسم کے بدلے اور احسان مندی کا طالب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر دس فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کی طرف سے ایک سال تک اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور تہلیل کرتے ہیں (لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں) اور اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور اس شخص کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ جب سال پورا ہو جاتا ہے تو اس شخص کے لئے ان ملائکہ کی عبادت کے مثل عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی پاکیزہ چیزوں سے کھلائیں گے دائمی جنت میں اور ایسی بادشاہت میں جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ ابو نعیم وفیه خالد بن یزید

۲۵۹۷۸.....سری بن یحییٰ، ثوبان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے پاس آئے تو انہیں کھانا پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے مہمان کو کھانا کھلاؤ، کیونکہ مہمان اکیلے کھانا کھانے سے شرماتا ہے۔ بیهقی وقال فی اسناده نظر

۲۵۹۷۹.....ابن جریر، ابن حمید سے، وہ ابن المبارک سے وہ ابراہیم بن شیبان سے، وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی کے پاس آئے، تو وہ جس تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، وہ تکیہ اٹھا کر انہوں نے ان دو مہمانوں کو پیش کیا، تو وہ دو آدمی کہنے لگے کہ ہم اس لئے نہیں آئے بلکہ ہم تو اس لئے آئے ہیں کہ کوئی فائدہ مند چیز سنیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں تو عبداللہ بن حارث نے کہا: جو اپنے مہمان کا اکرام نہ کرے اس کا حضرت محمد وابراہیم علیہما السلام سے کوئی تعلق نہیں۔ خوشخبری اور بشارت ہو اس بندے کے لئے جو اللہ کے راستے میں گھوڑے سے چمٹے ہوئے شام کرے اور روٹی کے ٹکڑے اور ٹھنڈے پانی سے افطار کرے، اور ہلاکت و بربادی ہے چرنے والوں کے لئے جو ہر وقت گائے کی طرح چرتے رہتے ہیں (اور ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ نوکر کو کہتے ہیں) یہ اٹھا اے غلام! اور یہ رکھ دے اور اس دوران وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابن جریر

۲۵۹۸۰.....ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب کسی قوم کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تو سب سے آخر میں کھانا شروع فرماتے۔
رواه عبدالرزاق

آداب مہمان

۲۵۹۸۱.....حمید بن نعیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کو کھانے کی دعوت دی گئی، ان دونوں حضرات نے دعوت قبول کر لی جب دعوت سے واپس لوٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں دعوت میں شریک ہو چکا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ کاش اس دعوت میں شریک نہ ہوا ہوتا، عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یہ دعوت فخر ومباہات کی نہ ہو۔ رواه ابن المبارک واحمد بن حنبل فی الزهد

فائدہ:.......آج کل عموماً ایسی دعوتیں دیکھنے میں ملتی ہیں لہٰذا جو دعوت بھی فخر ومباہات کی نیت سے زیر عمل لائی جائے اس میں شرکت ناجائز ہے۔

۲۵۹۸۲.....مسند عثمان رضی اللہ عنہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی اور ولیمہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دعوت دی عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت خلیفہ تھے، جب آپ رضی اللہ عنہ دعوت میں حاضر ہوئے فرمایا: میں روزہ سے ہوں۔ میں صرف دعوت قبول کرنے کی غرض سے آیا ہوں تا کہ دعائے برکت کروں۔ رواه احمد بن حنبل فی الزهد

۲۵۹۸۳....."مسند جابر بن عبداللہ" عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک مہمان آیا، اس کے پاس آپ رضی اللہ عنہ روٹی اور سرکہ لائے اور فرمایا: کھاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: سرکہ بہترین سالن ہے وہ قوم ہلاکت میں پڑے جسے کچھ پیش کیا جائے اور وہ اسے حقیر سمجھے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص جو اپنے دوستوں کو کچھ پیش کرے اور وہ اسے حقیر سمجھتا ہو۔

رواه البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۹۸۴..... سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی تمہارا دوست یا پڑوسی عامل یا کوئی رشتہ دار عامل ہو وہ تمہیں ہدیہ بھیجے یا تمہیں دعوت طعام دے اسے قبول کرو کھانا تمہیں ملے گا اور اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی دعوت سے مقصود رشوت دینا یا کوئی اور نیت ہو اسکا وبال میزبان پر ہوگا۔

۲۵۹۸۵..... انصار کے ایک شخص جسے ابوشعیب کی کنیت سے پہچانا جاتا تھا کی روایت ہے کہ: ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے آپ کے چہرے پر بھوک کے اثرات بھانپ لیے میں اپنے ایک غلام کے پاس آیا جو قصاب تھا میں نے اسے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرنے کا حکم دیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی پھر آپ اپنے ساتھ چار آدمیوں کو لیے (بایں طور کہ پانچویں آپ خود تھے) تشریف لائے، ان کے پیچھے پیچھے ایک اور شخص آ گیا، جب رسول اللہ ﷺ دروازے پر پہنچے فرمایا: یہ شخص ہمارے پیچھے ہولیا، اگر تم چاہو اسے اجازت دو ورنہ یہ واپس لوٹ جائے چنانچہ ابوشعیب رضی اللہ عنہ نے اسے اجازت دے دی۔

فائدہ:...... یہاں حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ حدیث ۲۵۹۵۲، ۲۵۹۵۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔ واخرجه الترمذی کتاب النکاح باب ما جاء فی من یحییٰ الی الولیمة رقم ۱۰۹۹ وقال حسن صحیح۔

۲۵۹۸۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تمہیں تمہارا مسلمان بھائی کھانا کھلائے کھالو اور جب مشروب پلائے پی لو اور سوال نہ کرو اگر تم شک میں پڑ جاؤ تو اس میں پانی ملالو۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی میزبان اگر تمہیں نبیذ پلائے جس میں نشہ پیدا ہو جانے کا شبہ ہو تو پانی ملالو۔

۲۵۹۸۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو دعوت دی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کھجوریں اور روٹی کے کچھ ٹکڑے لیتے آئے آپ نے کھانا تناول فرمایا، پھر سعد رضی اللہ عنہ دودھ کا پیالا لیتے آئے آپ نے دودھ نوش فرمایا پھر فرمایا: نیکوکار لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں یا اللہ! سعد بن عبادہ کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۹۸۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی آپ بغیر زین کے گدھی پر سوار ہوئے اور لگام بھی نہیں تھی۔ جب آپ دروازے پر پہنچے سلام کیا سعد رضی اللہ عنہ نے سن کر سلام کا جواب دیا اور دھیمی آواز میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب نہ سنا اور دروازے سے واپس لوٹ گئے اور فرمایا: تین مرتبہ اجازت لو اگر تمہیں اجازت دے دے تو بہت اچھا ورنہ واپس لوٹ جاؤ جب حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے یہ محسوس کر لیا کہ آپ واپس لوٹ رہے ہیں سرپٹ باہر نکلے اور آپ کے پیچھے ہولیے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے آپ نے جب بھی مجھے سلام کیا ہے میں نے سلام کا ضرور جواب دیا ہے اور آج میں نے آپ کو صرف اس لیے بلند آواز سے جواب نہیں دیا یا رسول اللہ! میں چاہتا تھا کہ آپ مجھے اور زیادہ سلام کریں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں واپس تشریف لائیں چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو واپس اپنے گھر لے آئے اور کشمش اور کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں جب رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمالیں اور اٹھنے کا ارادہ کیا تو تین دعائیں کیں۔ تمہارا کھانا نیکوکار کھائیں تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۹۸۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم کے ہاں روزہ افطار کرتے تو یہ دعا فرماتے: تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں نیکوکار تمہارا کھانا کھائیں اور تمہارے اوپر رحمت کے فرشتے نازل ہوں۔ رواہ ابن النجار

حدیث ۲۵۹۴۴ نمبر پر گزر چکی ہے۔

متعلقات ضیافت

۲۵۹۹۰...... ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص حالت اضطرار میں کھجور کے باغ کے پاس سے گزرے فرمایا: وہ کھا سکتا ہے بشرطیکہ چھپا کر اپنے ساتھ نہ لیتا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۹۹۱...... طارق بن شہاب کہتے ہیں انصار کے کچھ لوگ کوفہ سے مدینہ کی طرف نکلے اور دوران سفر بنی اسد کی ایک بستی پر سے ان کا گزر ہوا ان لوگوں کا زادراہ ختم ہوگیا اور بھوکوں مرنے لگے، انھوں نے بستی والوں سے کچھ خریدنے کا مطالبہ کیا، جبکہ ان کے مال مویشی شام کو چراگاہوں سے واپس آرہے تھے اور انھوں نے جواب دیا ہمارے پاس بیچنے کو کچھ نہیں مسافروں نے مہمانداری کا سوال کیا بستی والوں نے کہا ہم اس کی طاقت بھی نہیں رکھتے چنانچہ مسافروں اور بستی والو کے درمیان توں تکرار بڑھنے لگا اور قتال تک نوبت پہنچ گئی بستی والوں نے مسافروں کے لیے اپنے گھر خالی کردیئے چنانچہ مسافروں نے ہر دس آدمیوں کے لیے ایک بکری لی بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے حمد وثنا کے بعد فرمایا: اگر مجھے اس کی پیشگی خبر ہوتی میں ایسا اور ایسا کرتا پھر آپ نے تمام شہروں میں اہل ذمہ کو خطوط لکھے اور ان میں مہمان کی مہمانداری کا حکم دیا۔

۲۵۹۹۲...... سعید بن وہب کہتے ہیں میں پھل کھانے سے گریز کرتا تھا (یعنی مالک کی اجازت کے بغیر) حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے میری ملاقات ہوئی اس نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھلوں کے متعلق اہل ذمہ سے اس شرط پر معاملہ کیا تھا کہ مسافر باغ میں سے پھل کھا سکتا ہے اس طور کہ وہ باغ میں فساد نہ پھیلائے۔ رواہ ابو ذر فی الجامع

۲۵۹۹۳...... عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے سفر کیا، دوران سفر انھیں بھوک نے سخت تنگ کیا انھیں مجبوراً دیہاتیوں کے پاس آنا پڑا مسافروں نے دیہاتیوں سے مہمانی کا مطالبہ کیا لیکن انھوں نے انکار کردیا، مسافروں نے دیہاتیوں کی کھینچا تانی کردی اور یوں ان کے طعام پر انھیں رسائی ہوگئی، دیہاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے گئے انصار گھبرا گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مسافروں کی مہمانی سے انکار کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے دن رات تمہارے اونٹوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھرا ہے جبکہ مسافر رہائش پذیر کی نسبت پانی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ رواہ مسند

حدیث ۲۵۹۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۹۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی باغ کے پاس سے گزرے وہ اس میں سے پیٹ بھر کر کھا سکتا ہے البتہ چھپا کر اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ رواہ ابو عبید فی الغریب وابو ذر الھروی فی الجامع والبیھقی

۲۵۹۹۵...... غضیف بن حارث کہتے ہیں: میں بچپن میں انصار کے کھجوروں کے باغ کی دیکھ بھال کرتا تھا، انصار مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: جو کھجور از خود نیچے گر جائیں وہ کھالو اور پتھر مت مارو۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۹۹۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جائے۔ رواہ ابن النجار

حدیث ۲۰۹۳۲ نمبر پر گذر چکی ہے۔

۲۵۹۹۷...... ابوالاحوص اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایک شخص کے پاس سے گزرا اس نے مجھے مہمان بنایا اور نہ ہی میری مہمانی کی، اب اگر وہ میرے پاس سے گزرے کیا میں اسے بدلہ دوں یا اس کی مہمانی کروں؟ فرمایا: بلکہ اس کی مہمانی کرو۔ رواہ ابن عساکر

حرف طاء

اس میں چار کتابیں ہیں۔
طہارت، طلاق، طب بمعہ رقی (جھاڑ پھونک) طیرہ (بدفالی) بمعہ فال از قسم اقوال۔

کتاب الطھارہ

اس میں پانچ ابواب ہیں۔

باب اول...... مطلق طہارت کی فضلیت کے بیان میں

۲۵۹۹۸...... پاکیزگی نصف ایمان ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں آسمان وزمین کے درمیان خلا کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے صدقہ برھان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن حجت ہے یا تیرے حق میں ہے یا تیرے خلاف ہے ہر انسان صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنا نفس (اللہ تعالیٰ کو) بیچ دیتا ہے اور اسے (عذاب سے) آزاد کر لیتا ہے یا اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن ابی مالک الاشعری

۲۵۹۹۹...... پاکی کی حالت میں سونے والا رات کو قیام کرنے والے، روزہ دار کی طرح ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عمرو بن حریث

۲۶۰۰۰...... اللہ تعالیٰ پاکباز عبادت گزار کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ الخطیب عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۹۔

۲۶۰۰۱...... اسلام سراپا پاکیزگی ہے پاکی کا اہتمام کرتے رہو چونکہ جنت میں صرف پاکباز ہی داخل ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۳۶۸ وضعیف الجامع ۲۲۸۱

۲۶۰۰۲...... جہاں تک ہو سکے پاکی کا اہتمام کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے نظافت پر اسلام کی بنیاد رکھی اور جنت میں صرف پاکیزہ (صاف ستھرا) انسان داخل ہوگا۔ رواہ ابو الصعالیک الطرسوسی فی جزء ہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ وضعیف الجامع ۲۴۸۵۔

۲۶۰۰۳...... ان جسموں کو پاک رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا جو شخص پاکی کی حالت میں رات گزارتا ہے اس کے ساتھ اسی کے شعار میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے جب بھی بندہ رات کو کروٹ بدلتا ہے وہ کہتا ہے یا اللہ: اپنے بندے کی مغفرت فرمادے چونکہ اس نے پاکی کی حالت میں رات گزاری ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۶۰۰۴...... برتنوں کا دھونا اور صحن کو صاف ستھرا رکھنا مالداری کا باعث ہیں۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۶۳ واسنی المطالب ۹۴۶

۲۶۰۰۵...... پاکیزگی نماز کی کنجی ہے نماز میں حلال چیزوں کو حرام کرنے والی تکبیر ہے اور سلام ان حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۶۶۔

فائدہ:...... یعنی بغیر طہارت و پاکی کے نماز نہیں ہوتی۔ جب آدمی تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے پھر کھانا پینا، بولنا، ہنسنا اور بیوی کا بوس و کنار وغیرہ ناجائز اور حرام ہو جاتے ہیں پھر جب سلام پھیرتا ہے یہ سب جائز اور حلال ہو جاتی ہیں۔

۲۶۰۰۶.....بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور خیانت سے حاصل کئے ہوئے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔

رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر

فائدہ:.....خیانت سے مراد ناجائز کمائی ہے لہٰذا ناجائز کمائی سے حاصل ہونے والے مال کا صدقہ عنداللہ قبول نہیں ہوتا۔

۲۶۰۰۷.....اسلام سراپا نظافت ہے لہٰذا نظافت کا اہتمام کرو۔ چنانچہ صاف ستھرا شخص ہی جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ الخطیب عن عائشۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۱۵۴

۲۶۰۰۸.....کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال لینا، زیرناف بال مونڈھنا، انگلیوں کے درمیانی جوڑ کا دھونا، استنجا کرنا اور ختنہ کرنا امور فطرت میں سے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ وابو داؤد وابن ماجہ عن عمار بن یاسر

الاکمال

۲۶۰۰۹.....اے عائشہ! یہ دونوں کپڑے دھولو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کپڑا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور جب میلا ہو جاتا ہے اس کی تسبیح منقطع ہو جاتی ہے۔ رواہ الخطیب وقال منکر وابن عساکر عن عائشۃ

۲۶۰۱۰.....بندے سے سب سے پہلے پاکی کا حساب کیا جائے گا اگر اس کی پاکی اچھی رہی تو اس کی نماز پاکی کی مانند ہوگی اگر اس کی نماز اچھی رہی تو اس کے بقیہ اعمال نماز کی مانند ہوں گے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی العالیۃ مرسلاً

۲۶۰۱۱.....اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا، خیانت سے حاصل ہونے والے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا اپنے عیال سے صدقہ کی ابتدا کرو۔ رواہ ابو عوانۃ عن ابی بکر والطبرانی عن ابن مسعود

فائدہ:.....اپنے عیال سے صدقہ کی ابتدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو تمہارا بھائی یا تمہارے والدین ضرورتمند ہوں اور تم دوسرے لوگوں کو عطا کرتے رہو بلکہ اقرب فالاقرب کا خیال رکھا جائے عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا خرچ واجب ہو۔

۲۶۰۱۲.....دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے درمیانی جوڑوں کا دھونا، بغلوں کے بال لینا، زیرناف بال مونڈھنا، استنجاء کرنا، زکریا کہتے ہیں مصعب کہتے ہیں: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں الا یہ کہ وہ مضمضہ (کلی) ہوسکتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ ومسلم وابو داؤد والترمذی وقال: حسن والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ

باب دوم.....وضو کے بیان میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل.....وضو کے وجوب اور اس کی فضیلت کے بیان میں

اس میں دو فرعیں ہیں۔

فرع اول.....وضو کے وجوب کے بیان میں

۲۶۰۱۳.....اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت سے حاصل ہونے والے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان من والدابی الملیح

۲۶۰۱۴..... جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں (یعنی نماز کا ارادہ کروں) تو مجھے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ اصحاب السنن الثلاثة عن ابن عباس

۲۶۰۱۵..... اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت سے حاصل ہونے والے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔

رواہ مسلم وابن ماجه عن ابن عمر وابن ماجه عن انس وعن ابی بکرة والنسائی وابن ماجه عن ابی الملیح

حدیث ۲۶۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:..... اس حدیث کے بعض طرق میں کلام ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۶۳۶۴ والوضع فی الحدیث ۶۳۳۔

۲۶۰۱۶..... پاکی نماز کی کنجی ہے تکبیر حلال چیزوں کو حرام کر دیتی ہے اور سلام انھیں حلال کر دیتا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک سلام ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورت نہیں پڑھتا خواہ فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

حدیث ۲۶۰۰۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۲۶۳

۲۶۰۱۷..... جب تم میں سے کسی شخص کو حدث (بے وضوگی) لاحق ہو جائے اللہ تعالیٰ اس وقت تک نماز قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہ کرے۔

رواہ مسلم عن ابی هریرة

۲۶۰۱۸..... جب تم میں سے کسی شخص کو حدث لاحق ہو جائے جب تک وہ وضو نہ کر لے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی هریرة

تسمیہ کا بیان..... از حصہ اکمال

وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھے

۲۶۰۱۹..... جو شخص وضو نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو شخص اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق عن عمارة بن غزیة

۲۶۰۲۰..... جس شخص کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں لایا اور مجھ پر ایمان نہیں لایا جو انصار سے محبت نہ کرتا ہو۔

رواہ سعید بن المنصور واحمد بن حنبل والشاشی والطحاوی عن سعید بن زید والطبرانی عن ابی سبرة والحاکم عن اسماء بنت سعید بن زید انها سمعت رسول اللہ ﷺ الی قوله لایومن بی

۲۶۰۲۱..... اے لوگو! وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اس شخص کا وضو نہیں جو اللہ کا نام نہیں لیتا خبردار! وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں لایا اور مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے انصار کا حق نہیں پہچانا۔ رواہ البغوی عن عیسیٰ بن سبرة عن ابیه عن جده

۲۶۰۲۲..... جس شخص نے وضو میں اللہ کا نام لیا اس کا سارا جسم پاک ہو گیا اور جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس کا سارا جسم پاک نہیں ہوتا البتہ اعضائے وضو پاک ہو جاتے ہیں۔ رواہ الدارقطنی والبیهقی فی السنن وضعفه وابوالشیخ عن ابی هریرة والدارقطنی و البیهقی فی السنن وضعفه عن ابن مسعود والدارقطنی والبیهقی فی السنن وضعفه عن ابن عباس

۲۶۰۲۳..... جب تم میں سے کوئی شخص پاکی حاصل کرنا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے اس کا پورا جسم پاک ہو جائے گا اگر تم میں سے کوئی شخص دوران وضو اللہ کا نام نہ لے اس کا سارا بدن پاک نہیں ہوگا البتہ وہ اعضاء جن پر پانی گزرے گا وہ پاک ہو جائیں گے۔ جب تم میں سے کوئی شخص طہارت سے فارغ ہو کلمہ شہادت ''اشهد ان لا اله الا اللہ وحده لاشریک له واشهد ان محمداً

عبدہ ورسولہ'' پڑھے پھر مجھ پر درود بھیجے جب وہ ایسا کر لیتا ہے ہےاس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیھقی وضعفه عن ابن مسعود

ہاتھوں کا دھونا......از اکمال

۲۶۰۲۴...... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈبوئے حتیٰ کہ ہاتھ دھولے پھر وضو کرے، اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں اس نے ہاتھ ڈبو لیے اسے یہ پانی گرا دینا چاہئے۔

رواہ ابن عدی عن ابی ھریرة وقال ابن عدی: قوله فلیرق ذالک الماء منکر لا یحفظ و فی السند ضعیفان وانقطاع

کلام:...... حدیث میں غسل اور وضو کا ذکر ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۲

۲۶۰۲۵...... جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اٹھے وہ برتن میں ہاتھ نہ ڈبوئے حتیٰ کہ تین مرتبہ ہاتھ دھولے چونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔ رواہ سعید ابن المنصور وابن ابی شیبة عن ابی ھریرة

۲۶۰۲۶...... جب تم میں سے کوئی شخص سویا ہو پھر وہ بیدار ہو اور وضو کرنا چاہتا ہو وہ (پانی والے) برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے حتیٰ کہ اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر دھو نہ لے چونکہ اسے نہیں پتہ کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۳

فرع دوم......وضو کے فضائل کے بیان میں

۲۶۰۲۷...... باوجود ناگواریوں کے پورا وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدموں کا اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا خطاؤں کو دھو دیتا ہے۔

رواہ ابویعلی والنسائی والبیھقی فی شعب الایمان عن علی

۲۶۰۲۸...... پورا وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے، الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے تسبیح اور تکبیر آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتی ہیں نماز نور ہے، زکوۃ برہان ہے صبر ضیاء (روشنی) ہے قرآن یا تو تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف ہے ہر انسان صبح کرتا ہے اپنے نفس کو بیچ دیتا ہے پس یا تو (عذاب سے) اسے آزاد کرا لیتا ہے یا اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه وابن جان عن ابی مالک الاشعری

۲۶۰۲۹...... ناگواریوں کے باوجود مکمل وضو کرنا، سجدوں کی طرف قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا خطاؤں کا کفارہ ہے۔

رواہ ابن ماجه عن ابی ھریرة

۲۶۰۳۰...... بندہ جب وضو کرتا ہے اس سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۲

۲۶۰۳۱...... جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے اس کی خطائیں اس کے کانوں سے، آنکھوں سے، ہاتھوں سے اور پاؤں سے نکل جاتی ہیں۔ پس اگر وہ بیٹھے تو اس حال میں بیٹھے گا کہ اس کی مغفرت کر دی گئی ہوگی۔ جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر کیا ہو یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے اس کا ہر وہ گناہ جو ہاتھوں کے چھونے سے کیا ہو پانی کے ساتھ نکال جاتا ہے یا آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب اپنے پاؤں دھوتا ہے اسکا ہر وہ گناہ جو پاؤں سے چلنے سے کیا ہو وہ پانی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ مالک والشافعی ومسلم والترمذی عن ابی ھریرة

۲۶۰۳۲...... جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور وضو میں اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے۔
مسند احمد، طبرانی عن ابی امامۃ

۲۶۰۳۳...... جب بندہ مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہوجاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو گناہ اس کی ناک سے خارج ہوجاتے ہیں اور جب اپنا منہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے ہاتھوں سے خارج ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دنوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ خارج ہوجاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے خارج ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں پاؤں سے خارج ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دنوں پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں پھر مسجد کی طرف اس کا چلنا ہوتا ہے اور اس کی نماز اس کے واسطے اعمال میں زیادتی ہے۔
رواہ مالک واحمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ابی عبداللہ الصنابحی

۲۶۰۳۴...... جو شخص اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اس کے بدن سے گناہ خارج ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہوجاتے ہیں۔رواہ ابن ماجہ واحمد بن حنبل ومسلم عن عثمان

وضو سے گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۶۰۳۵...... تم میں سے جو شخص بھی وضو کا ارادہ کرتا ہے کلی کرتا ہے اور منہ سے پانی باہر نکالتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے منہ اور ناک کے بانسے سے گناہ خارج ہوجاتے ہیں پھر جب چہرہ دھوتا ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے دھونے کا حکم دیا ہے تو گناہ اس کے چہرے سے خارج ہوجاتے ہیں اور پانی کے ساتھ ساتھ اس کی داڑھی کے کناروں سے خارج ہوتے ہیں، جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ساتھ انگلیوں کے پوروں سے گناہ خارج ہوتے ہیں پھر سر کا مسح کرتا ہے اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ بالوں کے اطراف سے خارج ہوتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے پاؤں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے خارج ہوتے ہیں پھر وہ کھڑا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتا ہے اس کی بزرگی بیان کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے اپنے دل کو صرف اللہ کے لیے خالی کردیتا ہے جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن عمرو بن عبسۃ

۲۶۰۳۶...... جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس کے اگلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا اس کے لیے اضافہ مزید ہے۔ عن عثمان

فائدہ:...... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جگہ خالی ہے۔ البتہ مسلم نے کتاب الطہارت باب فضل وضو میں ذکر کی ہے۔

۲۶۰۳۷...... وضو پہلے گناہوں کو ختم کردیتا ہے پھر نماز اس کے لیے اضافہ مزید ہے۔رواہ احمد بن حنبل

۲۶۰۳۸...... جو شخص بھی وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور نماز کا ارادہ کرتا ہے پھر اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کے گناہ ہتھیلیوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں، جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے کانوں اور آنکھوں سے پہلے قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں، جب کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے وہ ہر گناہ سے محفوظ ہوجاتا ہے اور ہر خطا سے پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا جب نماز کے لیے اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور اگر بیٹھ جائے تو گناہوں سے محفوظ بیٹھتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل بن ابی امامۃ

۲۶۰۳۹...... جس شخص نے شدید سردی میں پورا وضو کیا اس کے لیے اجر وثواب کے دو حصے ہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۴ والضعفیۃ ۸۳۹۔

۲۶۰۴۰..... جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اور پھر نماز پڑھی جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اس کے اعمال میں جو لغزشیں ہوں گی اسے بخش دی جائیں گی۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ایوب وعقبۃ بن عامر

۲۶۰۴۱..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور وہ صرف نماز کے لیے جارہا ہو اس کا بایاں پاؤں جس قدر اٹھے گا اسی کے بقدر اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے اور دائیں پاؤں کے اٹھنے کے بقدر اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہوجاتا ہے اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ عشا اور فجر کی نمازوں کی کتنی بڑی فضیلت ہے وہ ان میں ضرور شریک ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل انھیں کیوں نہ چلنا پڑتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۶۰۴۲..... جس نے پاکی کے باجود وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۸۱ وضعیف الجامع ۵۳۶۔

۲۶۰۴۳..... کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کردیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے ناگواریوں کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے قدموں کا اٹھانا، نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ رباط ہے پس یہ رباط ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی ومسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ

فائدہ:..... رباط کا معنی دشمن کے مقابلہ میں مملکت کی سرحد کی حفاظت کے لیے بیٹھنا یہاں بھی شیطان کے مقابلہ کے لیے اپنی حفاظت کے لیے بیٹھنا رباط ہے۔

۲۶۰۴۴..... وضو نصف ایمان ہے اور مسواک نصف وضو ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۶۱۵۸۔

الاکمال

۲۶۰۴۵..... جب تم میں سے کوئی شخص کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے صادر ہونے والے گناہ نکل جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے صادر ہونے والے گناہ خارج ہوجاتے ہیں، جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے صادر ہونے والے گناہ خارج ہوجاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کی جڑوں سے خارج ہوجاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے پاؤں سے صادر ہونے والے گناہ پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن الاوسط عن ابی امامۃ

۲۶۰۴۶..... جب بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے گناہ ہاتھوں سے جھڑ جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے چہرے میں سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب بازو دھوتا ہے تو بازؤوں سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عمر وبن عبسۃ واحمد بن حنبل عن مرۃ بن کعب

۲۶۰۴۷..... جب کوئی مسلمان شخص وضو کا پانی منگواتا ہے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ داڑھی کے کونوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ اس کے پوروں اور ناخنوں سے خارج ہوتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کی اطرف سے خارج ہوجاتے ہیں، جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ پاؤں کے تلوؤں سے نکل جاتے ہیں، اگر چل کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اس کا اجروثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ واقع ہوجاتا ہے اگر دورکعت نماز پڑھ لے اور اپنی نیت خالص رکھے وہ اس کے لیے کفارہ ہوجاتی ہیں۔

رواہ الضیاء عن عمرو بن عبسۃ

۲۶۰۴۸..... جب بندہ اپنے پاؤں دھوتا ہے اس کی خطائیں خارج ہوجاتی ہیں جب چہرہ دھوتا ہے کلی کرتا ہے مسواک کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے اس کے کان، آنکھوں اور زبان کے گناہ خارج ہوجاتے ہیں، جب اپنے بازو دھوتا ہے اور پاؤں دھوتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامہ

۲۶۰۴۹..... جو مسلمان کلی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر وہ گناہ معاف کردیتے ہیں جو اس دن اس کی زبان سے سرزد ہوئے ہوں جب ہاتھ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن ہاتھوں سے سرزد ہونے والے گناہ معاف کردیتے ہیں اور جو سر کا مسح کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے، جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامة

۲۶۰۵۰..... آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک نہر ہو اور اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو ممکن نہیں کہ اس پر میل باقی رہے چنانچہ بندہ جب وضو کا ارادہ کرتا ہے ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے سرزد ہونے والا ہر گناہ جھڑ جاتا ہے کلی کرتا ہے تو زبان سے تکلم کرکے جو گناہ سرزد ہوئے ہوں جھڑ جاتے ہیں پھر چہرہ دھوتا ہے تو آنکھوں سے سرزد ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر سر کا مسح کرتا ہے تو کانوں سے سن کر ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے اور پاؤں سے چل کر جو گناہ صادر ہوئے ہوں وہ بھی جھڑ جاتے ہیں۔ رواه ابو یعلیٰ عن انس

۲۶۰۵۱..... جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اس کے گناہ کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامة وعمر وبن عبسة

۲۶۰۵۲..... جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اس کے گناہ، اس طرح جھڑنے لگتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

رواه ابن ابی شیبة عن سلمان وسنده حسن

۲۶۰۵۳..... جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے تو ایک نماز سے لے کر دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کردیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ نماز پڑھ لے۔ رواه عبدالرزاق عن عثمان

۲۶۰۵۴..... تم مجھ سے نماز کے متعلق سوال کرنے آئے ہو، سو جب تم منہ دھوتے ہو تو تمہاری آنکھوں کی پلکوں سے گناہ جھڑنے لگتے ہیں، جب تم اپنے ہاتھ دھوتے ہو تمہارے ہاتھوں کے ناخنوں سے گناہ خارج ہوتے ہیں جب تم سر کا مسح کرتے ہو سر سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب تم پاؤں دھوتے ہو تو پاؤں کے ناخنوں سے گناہ خارج ہوجاتے ہیں۔ رواه مسدد عن انس

۲۶۰۵۵..... جو بندہ بھی وضو کرتا ہے اس کے ہاتھوں سے گناہ خارج ہوتے ہیں پھر چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے اس کے گناہ نکلنے لگتے ہیں پھر بازو دھوتا ہے اس کی خطائیں بازوؤں سے نکل جاتی ہیں۔ پھر سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے اس کے گناہ خارج ہوجاتے ہیں۔ رواه الطبرانی عن ابی امامة

۲۶۰۵۶..... جو بندہ بھی پاکی کا اہتمام کرتا ہے اس کی خطائیں طہارت کی وجہ سے بہت جلد اس سے جھڑنے لگتی ہیں۔ رواه الدیلمی عن عثمان

۲۶۰۵۷..... جس شخص نے وضو کیا اور تین بار ہاتھ دھوئے پھر تین بار کلی کی، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار منہ دھویا، کہنیوں تک ہاتھ دوئے سر کا مسح کیا، پاؤں دھوئے پھر کوئی کلام نہیں کیا حتیٰ کہ کلمہ شہادت "اشهد ان لاالٰه الاالله وحده لاشريك له وان محمدًا عبده ورسوله" پڑھا دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ اسے بخش دیئے جائیں گے۔ رواه ابو یعلی عن عثمان وهو ضعیف

۲۶۰۵۸..... جو بندہ بھی مکمل وضو کرتا ہے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواه النسائی وابوبکر المروزی فی تالیفه الاحادیث المتضمنة غفران ماتقدم وماتاخر وقال رجال اسناده ثقات عن عثمان

۲۶۰۵۹..... جس شخص نے شدید سردی میں پورا وضو کیا اس کے لیے دوگنا اجر وثواب ہے اور جس شخص نے شدید گرمی میں وضو کیا اس کے لیے ایک ثواب ہے۔ رواه الخطیب وابن النجار عن علی وضعف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۸۴۰

تکلیف کے باوجود وضو کرنا سبب مغفرت ہے

۲۶۰۶۰..... ناگواریوں کے وقت نماز کے لیے وضو کرنا کفارات میں سے ہے مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا کفارات میں سے

ہے۔اور یہی رباط ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۶۰۶۱.....قیامت کے دن میں پہلا شخص ہوں گا جسے سجدہ کی اجازت دی جائے گی پھر مجھے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی چنانچہ میں اپنے دائیں اور بائیں اپنی امت کو پہچان لوں گا عرض کیا گیا یارسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ فرمایا: وضو کی وجہ سے ان کے اعضاء وضو چمک رہے ہوں گے اور ان کی اولاد ان کے سامنے نور کی مانند ہوگی۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۶۰۶۲.....سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا ہونا پاکی کے آثار میں سے ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچان لیں گے جنہیں آپ نے دیکھا تک نہیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

ورواہ الطبرانی والحاکم فی الکنی عن ابی امامۃ بدون قولہ بلق غیر محجلون من الوضوء ورواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی سعید

۲۶۰۶۳..... میری امت میں کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوگا جسے میں قیامت کے دن پہچان نہ سکوں صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنہیں آپ نے دیکھا ہے اور جنہیں نہیں دیکھا انھیں پہچان لیں گے؟ فرمایا: جنہیں میں نے دیکھا ہے اور جنہیں نہیں دیکھا سب کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابی امامۃ

۲۶۰۶۴.....میری امت کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوگا جسے میں قیامت کے دن پہچان نہ سکوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کثرت مخلوق میں آپ انھیں کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: مجھے خبر دو اگر تم ایسے اصطبل میں داخل ہو جاؤ جس میں سیاہ رنگ کے گھوڑے ہوں اور ان میں سفید پیشانیوں والے گھوڑے بھی ہوں کیا تم سفید پیشانیوں والے گھوڑے نہیں پہچان سکو گے؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: اس دن میری امت کی پیشانیاں سجدہ کی وجہ سے سفید (چمکدار) ہوں گی اور وضو کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن بسر

۲۶۰۶۵.....اے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے کہ ہمیشہ باوضو رہو تو ایسا ضرور کرو چونکہ جب ملک الموت جب کسی بندے کی روح قبض کرتا ہے دراں حالیکہ وہ باوضو ہو تو اس کے لیے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۳۸۰۲

۲۶۰۶۶.....اے بیٹے! اگر ہو سکے تو ہمیشہ باوضو رہو چونکہ جسے موت آتی ہے دراں حالیکہ وہ باوضو ہو اسے شہادت دے دی جاتی ہے۔

رواہ الحکیم عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۳۸۰۲۔

فصل دوم.......وضو کے آداب میں

تسمیہ اور اذکار

۲۶۰۶۷.....جو شخص وضو کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اگر اللہ کا نام نہ لے تو بدن کا وہی حصہ پاک ہوتا ہے جسے پانی پہنچا ہو۔رواہ عبدالرزاق عن الحسن الکوفی مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۸۲۔

۲۶۰۶۸.....اس کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہیں ہوتا اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا۔یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتا۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرۃ عن سعید بن زید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع الضعیف ۲۶۱ وجۃ المرتاب ۱۷۹

۲۶۰۶۹..... جس شخص کا وضو نہیں ہوتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو مجھ پر (نماز میں) درود نہیں بھیجتا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو انصار سے محبت نہیں کرتا۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن سهل بن سعد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰ وجۃ المرتاب ۱۸۲

۲۶۰۷۰..... جو شخص وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔

رواہ الترمذی عن سعید بن زید والترمذی فی العلل عن ابی هریرة واحمد بن حنبل والحاکم فی العلل وابن ماجه والحاکم عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۶۳ وجۃ المرتاب ۱۷۷، ۱۸۰

۲۶۰۷۱..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ تین بار ہاتھ دھو نہ لے چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

رواہ مالک والشافعی و احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی هریرة

۲۶۰۷۲..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ ہاتھ دھو نہ لے۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

۲۶۰۷۳..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ برتن میں ہاتھ نہ داخل کرے یہاں تک کہ ہاتھ دھو نہ لے چونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری اور برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۴۔

۲۶۰۷۴..... جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ کلمات کہے:

اشهد ان لاالٰه الاالله وحده لاشریک له' واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ النسائی وابن ماجه والحاکم عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۷۔

۲۶۰۷۵..... جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر تین مرتبہ یہ کلمات کہے:

اشهدان لاالٰه الاالله وحده لاشریک له' واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۰۵ وضعیف الجامع ۵۵۳۸۔

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھے

۲۶۰۷۶..... جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر یہ کلمات کہے:

اشهد ان لاالٰه الاالله وحده لاشریک له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین.

ترجمہ:..... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ

کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یااللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے۔ رواہ الترمذی عن عمر

۲۶۰۷۷۔۔۔۔جس شخص نے وضو کیا اور وضو کے بعد یہ کلمات کہے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لااله الاالله انت استغفرك واتوب اليك

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔ یااللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے معافی کا خواستگار ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔ ایک ورق پر لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے سربمہر کردیا جاتا ہے پھر تا قیامت اسے نہیں توڑا جاتا۔

رواہ النسائی والحاکم عن ابی سعید

۲۶۰۷۸۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص طہارت سے فارغ ہو وہ یہ کلمہ پڑھے:

اشهد ان لااله الاالله وان محمدًا عبده ورسوله

پھر مجھ پر درود بھیجے جب وہ یہ کہہ لے گا اس کے لیے رحمت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی مسعود

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۵

۲۶۰۷۹۔۔۔۔تم میں سے جو شخص بھی پورا وضو کرتا ہے پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات کہتا ہے:

اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له' وان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔

رواہ احمد بن جنبل وابو داؤد والترمذی النسائی عن عمر

اکمال

۲۶۰۸۰۔۔۔۔جو شخص پورا وضو کرتا ہے اور پھر وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لااله الا انت واتوب اليك

اس پر مہر لگادی جاتی ہے اور پھر (یہ وثیقہ) عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے تا قیامت اس کی مہر نہیں توڑی جاتی۔

رواہ ابن اسنی عن ابی سعید

۲۶۰۸۱۔۔۔۔جس شخص نے وضو کیا اور پھر یہ کلمہ اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله کلام کرنے سے پہلے پڑھا دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۶۰۸۲۔۔۔۔جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔ رواہ النسائی عن ثوبان

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۷۔

۲۶۰۸۳۔۔۔۔جس شخص نے پورا وضو کیا پھر وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ کلمہ پڑھا:

اشهدان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔

رواہ ابن اسنی والخطیب وابن النجار عن ثوبان

۲۶۰۸۴.....جس شخص نے نماز کے لیے پورا وضو کیا پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھودیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

رواه الخطيب وابن النجار عن انس

۲۶۰۸۵.....جس شخص نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ کلمات پڑھے:

اشهدان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله اللهم اجعلني من التوابين واجعلي من المتطهرين

''اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواه ابن اسنى فى عمل يوم وليلة والطبرانى فى الاوسط عن ثوبان

۲۶۰۸۶.....جس شخص نے وضو سے فارغ ہوتے ہی تین بار یہ کلمہ پڑھا: اشهـدان لا الـه الا الـلـه '' وہ اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پاتا حتیٰ کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواه ابن اسنى عن عثمان

۲۶۰۸۷.....جس شخص نے وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھی اور پھر جب وضو سے فارغ ہوا یہ کلمات پڑھے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك

ایک نوشتہ سر بمہر کر لیا جاتا ہے اور عرش کے نیچے رکھ لیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا مالک قیامت کے دن اسے پالیتا ہے۔

رواه ابن النجار عن ابى سعيد

۲۶۰۸۸.....جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھتا ہے:

اشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ رواه ابن حبان عن عمر

۲۶۰۸۹.....جو شخص بھی وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے، پھر ہر عضو دھوتے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

پھر فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے:

اللهم اجعلني من التوابين واجعلي من المتطهرين

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے اگر اس نے فوراً ہی دو رکعتیں پڑھ لیں اس میں سمجھ کر قرأت کی وہ اپنی نماز سے ایسا پاک ہو کر نکلتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا پھر اسے کہا جاتا ہے از سر نو عمل میں مصروف ہو جاؤ۔ رواه المستغفرى فى الدعوات وقال حسن غريب عن البراء

۲۶۰۹۰.....جس شخص نے وضو کے فوراً بعد ایک بار سورہ انا انزلنا فی لیلة القدر پڑھی اس کا شمار صدیقین میں ہوتا ہے جو دو مرتبہ پڑھتا ہے اس کا شمار دفتر شہداء میں ہوتا ہے اور جو تین مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ انبیاء کے ساتھ اس کا حشر فرمائے گا۔ رواه الديلمى عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الغماز ۲۸۳ والکشف الالٰہی ۸۸۸۔

۲۶۰۹۱.....میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: جب آپ وضو کریں تو داڑھی کا خلال بھی کر لیا کریں۔

ابن ابى شيبه عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۸ والضعیفة ۱۷۵۵

وضو میں خلال کرنے کا بیان

۲۶۰۹۲......خلال کرو چونکہ خلال کرنا نظافت ہے اور نظافت ایمان کی طرف لے جاتی ہے اور نظافت والے کا ٹھکانا جنت میں ہے۔
رواه الطبراني في الاوسط عن ابن مسعود

کلام:......حدیث حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۱۴ والکشف الالٰہی ۳۶۹

۲۶۰۹۳......بہت اچھے لوگ ہیں وضو میں خلال کرنے والے اور بہت اچھے لوگ ہیں کھانے کے بعد خلال کرنے والے رہی بات وضو میں خلال کرنے کی سوہ کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا اور انگلیوں کے درمیان خلال کرنا ہے، رہی بات کھانے کے بعد خلال کرنے کی سو فرشتے جب کسی نمازی کو اس حال میں دیکھتے ہیں کہ اس کے دانتوں کے درمیان کھانا پھنسا ہوتا ہے تو ان پر یہ کیفیت نہایت گراں گزرتی ہے۔
رواه الطبراني عن ابي ايوب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۸۶

۲۶۰۹۴......خلال کرنے والے مردوں اور خلال کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔رواه البيهقي في شعب الايمان عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۱

۲۶۰۹۵......میری امت کے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جو وضو میں اور کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں۔رواه القضاعي عن ابي ايوب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۰

۲۶۰۹۶......یا تو وضو کرتے وقت انگلیوں کے درمیان دھونے میں مبالغہ کرو یا پھر دوزخ کی آگ ان کا مبالغہ کرے گی۔
رواه الطبراني في الاوسط عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۰

۲۶۰۹۷......جو شخص (وضو کرتے وقت) پانی کے ساتھ اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرتا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کے ساتھ اس کی انگلیوں کا خلال کرے گا۔رواه الطبراني عن واثلة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۳۹

۲۶۰۹۸......اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔رواه احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۶۰۹۹......انگلیوں کے درمیان خلال کرو کہیں اللہ تعالیٰ آگ سے انگلیوں کے درمیان خلال نہ کردے ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔رواه الدارقطني عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۴۵۔

۲۶۱۰۰......اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آتش دوزخ سے ان کا خلال کردیں۔
رواه الدارقطني عن ابي هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۶ وضعیف الجامع ۲۸۴۶۔

۲۶۱۰۱......اپنی داڑھیوں کا خلال کرو، ناخن تراشو چونکہ شیطان گوشت اور ناخنوں کے درمیان چلتا ہے۔
رواه الخطيب في الجامع وابن عساكر عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۴۷۔

۲۶۱۰۲......جب تم وضو کرو تو انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔رواه الترمذي والحاكم عن لقيط بن صبرة

۲۶۱۰۳......جب تم وضو کرو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ رواه الترمذي والحاكم عن ابن عباس

کلام: .... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۱۶

اکمال

۲۶۱۰۴ ..... وہ لوگ بہت اچھے ہیں جو پانی سے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرتے ہیں اور کھانے کے بعد (دانتوں میں) خلال کرتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی ایوب

۲۶۱۰۵ ..... میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: رب تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ فنیک دھوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فنیک سے کیا مراد ہے؟ جبرائیل امین نے جواب دیا: فنیک سے مراد ٹھوڑی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن انس

انتصاح وضو کے بعد پانی کے چھینٹے مارنے کا بیان

۲۶۱۰۶ ..... شروع شروع میں جب میری طرف وحی بھیجی گئی میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے مجھے وضو اور نماز کی تعلیم دی جب جبرائیل امین وضو سے فارغ ہوئے چلو بھر پانی لیا اور اپنی شرمگاہ پر اس کے چھینٹے مارے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی والحاکم عن اسامۃ بن زید عن ابیہ زید بن حارثۃ

۲۶۱۰۷ ..... جب تم وضو کر وتو شرمگاہ پر چھینٹے مارلو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۰۸ ..... میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا: اے محمد! جب وضو کر وتو شرمگاہ پر چھینٹے مارلیا کرو۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام: .... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۶ وضعیف الجامع ۲۶۲۲۔

۲۶۱۰۹ ..... جبرئیل امین نے مجھے وضو کی تعلیم دی اور مجھے حکم دیا کہ وضو کے بعد اپنے کپڑوں کے نیچے پیشاب نکلنے والی جگہ پانی کے چھینٹے مارلوں۔

رواہ ابن ماجہ عن زید بن حارثۃ

کلام: .... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۳۱۲۔

فائدہ: .... انتصاح کے معنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا ہے دوسرا معنی استنجاء کرنا ہے لیکن وضو کے بعد استنجار کرنے کا کوئی مقصد نہیں، لامحالہ پہلا معنی مراد ہوگا پھر اس میں بھی قدرے تفصیل ہے کہ ازار (شلوار) پر چھینٹے مارتے ہیں یا شرمگاہ پر سو چھینٹے مارنے کا فائدہ دفع وساوس ہے یعنی نماز میں یہ وسوسہ پیدا ہوجاتا ہے کہ پیشاب کا قطرہ نکلا ہے لہٰذا شرمگاہ سے متصل شلوار کے حصہ پر چھینٹے مارنا مراد ہے تا کہ دفع وساوس کا مقصد حاصل ہوجائے۔

استنشاق یعنی ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

۲۲۱۱۰ ..... جب ناک میں پانی ڈالو تو ناک جھاڑلو اور جب پتھر سے استنجا کر وتو طاق عدد میں پتھر استعمال کرو۔

رواہ الطبرانی عن سلمۃ بن قیس

فائدہ: .... دوسری احادیث کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ استنجاء میں طاق پتھروں کا استعمال مستحب ہے نہ کہ واجب۔ چونکہ مقصود انقاء (صفائی ہے)۔

۲۶۱۱۱ ..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وہ وضو کرنا چاہے تو اسے ناک میں تین بار پانی ڈال کر جھاڑ لینا چاہئے چونکہ ناک کے بانسے میں شیطان رات گزارتا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۱۲..... مبالغہ کر کے (پانی ڈال کر) ناک کو دو یا تین مرتبہ جھاڑو۔ رواہ حمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

۲۶۱۱۳..... کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہیں جبکہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۶۰ وضعیف الجامع ۵۹۳۸

۲۶۱۱۴..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرنا چاہے وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے اور ناک جھاڑے اور جب پتھر سے استنجاء کرنا چاہے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۱۵..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرنا چاہے ناک میں پانی ڈالے اور جھاڑے جب ناک جھاڑنا چاہے تو طاق عدد میں (پانی ڈال کر) جھاڑے۔ رواہ ابونعیم فی المستخرج عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۱۶..... جب تم وضو کرو ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑ لو اور جب پتھر سے استنجا کرو تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن سلمۃ بن قیس الاشجعی

۲۶۱۱۷..... جو شخص وضو کرے اسے ناک میں پانی ڈال کر جھاڑ لینا چاہیے اور جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ ومسلم عن ابی سعید

۲۶۱۱۸..... کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو، کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ ابونعیم فی الخطیب عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدارقطنی ۶۲۔

فائدہ:...... کانوں کا تعلق سر سے ہونے سے یہ حکم مستنبط ہوتا ہے کہ سر کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ بچے ہوئے پانی سے کانوں کا مسح کر لینا کافی ہے، الگ سے کانوں کا مسح کرنے کے لیے مزید پانی لینے کی ضرورت نہیں۔

الاکمال

۲۶۱۱۹..... جب تم میں سے کوئی شخص کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے اسے یہ کام مبالغہ کے ساتھ دو یا تین مرتبہ کر لینا چاہیے۔

رواہ البیہقی عن ابن عباس

۲۶۱۲۰..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے وہ تین مرتبہ کلی کرے چنانچہ (ایسا کرنے سے) گناہ چہرے سے خارج ہو جاتے ہیں پھر چہرہ دھوئے ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کرے پھر اپنے کانوں میں انگلیاں داخل کرے (یعنی کانوں کا مسح کرے) تین بار اور پھر تین بار دونوں پاؤں پر پانی بہائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۱۲۱..... جب تم وضو کرو تو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو بشرطیکہ روزہ نہ ہو۔

رواہ ابو بشر الدولابی فیما جمع من حدیث النوری عن عاصم

۲۶۱۲۲..... کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس وضو کا حصہ نہیں جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور کانوں کا تعلق سر سے ہے۔

رواہ البیہقی والدیلمی عن عائشۃ

۲۶۱۲۳..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے ناک کے نتھنوں میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے اور جب پتھر سے استنجاء کرے طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۲۴..... ناک میں دو یا تین مرتبہ پانی ڈالو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی عن ابن عباس

۲۶۱۲۵..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے اور جب پتھر سے استنجا کرے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔

رواہ عبد الرزاق عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۲۶...... جو شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈالے اور کلی کرے، کانوں کا تعلق سر سے ہے۔

رواه عبدالرزاق في مصنفه وابن ابي شيبة في مصنفه وسعيد بن المصنور في سننه عن سلمان بن موسى بلاغاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۷۰

۲۶۱۲۷...... جو شخص کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے وہ نماز جاری رکھے اور نماز سے واپس نہ ہو۔ رواه الديلمي عن جابر

اسباغ (وضو پورا کرنے) کا بیان

۲۶۱۲۸...... جب تم نماز کا ارادہ کرو پورا وضو کرلو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پانی ڈالو۔ رواه ابن ماجه عن ابن عباس

۲۶۱۲۹...... وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ سے کام لو الا یہ کہ تم اگر روزہ میں ہو تو مبالغہ ترک کردو۔

رواه الشافعي واحمد بن حنبل وعبدالله بن احمد بن حنبل وابن حبان والحاكم عن لقيط بن صبرة

۲۶۱۳۰...... اس نے پورا وضو کیا ہے یہ میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو ہے اور جو شخص اس طرح وضو کرے (یعنی تین تین بار) پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمہ پڑھے:

اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواه ابن ماجه عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۸۱۔

۲۶۱۳۱...... وضو پورا کرو ویل (خرابی) ہے ایڑیوں کے لیے آتش دوزخ سے۔

رواه ابن ماجه عن خالد بن الوليد ويزيد بن ابي سفيان وشرحبيل بن حسنة وعمرو بن العاص

۲۶۱۳۲...... وضو پورا کرو۔ رواه النسائي عن ابن عمرو

۲۶۱۳۳...... مجھے پورا وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رواه الدارمي عن ابن عباس

۲۶۱۳۴...... میری امت قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید اعضاء وضو سے پکارے جائیں گے ان کی یہ سفیدی وضو کے اثر کی وجہ سے ہوگی جو شخص اپنا غرہ طویل تر کرسکتا ہو وہ ضرور کرے۔ رواه البخاري ومسلم عن ابي هريرة

۲۶۱۳۵...... پورا وضو کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن تمہاری پیشانیاں اور وضو کے اعضاء (ہاتھ پاؤں) سفید ہوں گے تم میں سے جو شخص غرۃ طویل کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اپنا غرہ اور تحجیل طویل کرے۔ رواه مسلم عن ابي هريرة

فائدہ:...... اطالہ غرہ کا مطلب ہے کہ اعضاء وضو کو مقررہ مقدار سے بڑھ کر وضو کے لیے دھونا یعنی بازوؤں کو کہنیوں سے آگے بڑھ کر دھونا اور پاؤں کو ٹخنوں سے زیادہ دھونا غرہ کا معنی پیشانی کی سفیدی اور تحجیل کا معنی ہاتھ اور پاؤں کی سفیدی، قیامت کے دن یہ سفیدی نور کی ہوگی وضو کے لیے اعضاء کی حدود مقرر کردی گئی ہیں اور ان سے تجاوز کرکے انھیں دھونا اطالہ غرہ ہے۔ لیکن علمائے حدیث نے بایں معنی اطالہ غرہ کا انکار کیا ہے چونکہ دین میں تعمق اور تشدد غیر محبوب سمجھا گیا ہے لہٰذا استحباب نہیں رہا بلکہ اطالہ غرہ سے مراد بلحاظ سنت اچھی طرح پورا وضو کرنا ہے دیکھئے فتح الملهم ج ۲ كتاب الطهارة باب استحباب اطاله الغرہ از مترجم۔

۲۶۱۳۶...... مؤمن کا زیور وہاں تک (اعضائے) جسمانی پر) پہنچے گا جہاں تک وضو ہوگا۔ رواه مسلم عن ابي هريرة

متفرق آداب...... از اکمال

۲۶۱۳۷...... اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے ابتدا کی ہے اسی سے ابتدا کرو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

فائدہ:...... یعنی وضو میں پہلے وہی اعضاء دھوؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے بیان کیا ہے یعنی پہلے منہ پھر ہاتھ پھر مسح کرنا ہے اور آخر میں پاؤں دھونے ہیں۔

۲۶۱۳۸...... جب تم وضو کرو تو اپنی آنکھوں کو وضو کا پانی پلاؤ، اپنے ہاتھوں کو مت جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی هريرة

۲۶۱۳۹...... جس شخص نے وضو کیا اور پھر شفاف کپڑے سے اعضاء وضو کو صاف کیا اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے اعضاء وضو کو صاف نہ کیا اس نے افضل کام کیا چونکہ قیامت کے دن سارے اعمال کے ساتھ وضو کا پانی بھی تولا جاتا ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابی هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۸۳

۲۶۱۴۰...... بیت الخلاء میں وضو مت کرو جس میں تم پیشاب کرتے ہو چونکہ مومن کے وضو کا پانی نیکیوں کے ساتھ تولا جائے گا۔

رواہ الدیلمی وابن النجار عن انس

۲۶۱۴۱...... جس شخص نے ایک بار وضو کیا (یعنی اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا) تو یہ وضو کا وظیفہ ہے جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ جس نے دو مرتبہ وضو کیا اس کے لیے دو چند ثواب ہے اور جس نے تین بار وضو کیا تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۶۱۴۲...... جس شخص نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے دن گلے میں طوق پڑنے سے محفوظ رہے گا۔

رواہ ابونعیم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۳۰۰۔

۲۶۱۴۳...... مومن کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے پینا ستر بیماریوں کے لیے شفا ہے جن کی ادنیٰ بیماری وسوسہ ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی امامة وعبداللّٰه بن بسر وفيه محمد بن اسحاق العكاشي كذاب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۹ والتنزیہ ۳۶۵۲۔

۲۶۱۴۴...... کانوں کا اندرونی حصہ چہرے میں سے ہے جبکہ ظاہری حصے کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی هريرة

۲۶۱۴۵...... اے ابوالہیثم پاؤں کے تلووں کو اچھی طرح سے دھوؤ۔ رواہ الطبرانی عن ابی الهيثم

۲۶۱۴۶...... پاؤں کے تلوے اچھی طرح سے دھوؤ۔ رواہ عبدالرزاق عن محمد بن محمود بلاغاً

۲۶۱۴۷...... خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ النسائی وابن جریر عن ابی هريرة

۲۶۱۴۸...... واپس لوٹ جاؤں اور اچھی طرح سے وضو کرو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن ماجه عن جابر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ ایک شخص نے وضو کیا اور دوران وضو ناخن کے برابر پاؤں سے جگہ خشک چھوڑ دی نبی کریم ﷺ نے دیکھ کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ ابوداؤد وابن ماجه والدارقطني وابونعيم في الحلية والبيهقي في الاخلاقيات عن انس

۲۶۱۴۹...... جو شخص سر کا مسح کرنا بھول جائے اور پھر اسے دوران نماز یاد آئے اگر اس کی داڑھی میں تری موجود ہو تو اسے لے کر سر کا مسح کرے اگر داڑھی میں تری نہ ہو تو وضو بھی دہرائے اور نماز بھی دہرائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۶۱۵۰...... وضو کرو اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارلو۔ مسلم عن علی

۲۶۱۵۱.....میرا دایاں ہاتھ چہرے کے لیے ہے اور بایاں ہاتھ شرمگاہ کے لیے۔رواہ عبدالرزاق عن ابراھیم بن محمد بن الحویرث مرسلاً

۲۶۱۵۲.....ایک مد پانی وضو کے لیے کافی ہے اور غسل جنابت کے لیے ایک صاع کافی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن خزیمة والحاکم والبیھقی عن جابر

۲۶۱۵۳.....تمہیں وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۶۱۵۴.....وضو کے لے ایک مد پانی کافی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۲۶۸۵۔

فائدہ:......مد ایک پیمانہ ہے جو تقریباً دو رطل کے برابر ہوتا ہے اور ایک رطل تقریباً ایک پاؤ کے برابر ہوتا ہے اور صاع بھی ایک پیمانہ ہے جو ساڑھے تین سیر کے برابر ہوتا ہے۔

۲۶۱۵۵.....اے ابوکاہل! پانی کو اپنی پانی جگہ رکھا کرو اور بچے ہوئے پانی کو اپنے گھر والوں کے لیے رہنے دو اور گھر والوں کو پیاسا مت رکھو خادم کو مشقت میں مت ڈالو۔رواہ ابن عدی والطبرانی عن ابی کاھل

مسواک کا بیان

۲۶۱۵۶.....مسواک کرنا منہ کی پاکی کا سبب ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی بکر والشافعی واحمد بن حنبل والنسائی وابن حبان والحاکم والبیھقی فی السنن عن عائشة وابن ماجه عن ابی امامة

۲۶۱۵۷.....مسواک کرنا منہ کی پاکی کا سبب ہے رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے اور آنکھوں کو جلائی بخشتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۰ وضعیف الجامع ۳۳۶۱۔

۲۶۱۵۸.....مسواک منہ کو پاک کرتا ہے اور رب تعالیٰ کو خوش کرتا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۱۵۹.....مسواک نصف وضو ہے جبکہ وضو نصف ایمان ہے۔رواہ رستہ فی کتاب الایمان عن حسان بن عطیة مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۳۔

۲۶۱۶۰.....مسواک کرنا واجب ہے جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

رواہ ابونعیم فی کتاب السواک عن عبداللہ بن عمرو بن حلحلة ورافع بن خدیج معاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۴۔

۲۶۱۶۱.....مسواک کرنا فطرت کا تقاضا ہے۔رواہ ابونعیم عن عبداللہ بن جراد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۲۔

۲۶۱۶۲.....مسواک کرنے سے آدمی کی فصاحت میں اضافہ ہوتا ہے۔رواہ العقیلی وابن عدی والخطیب فی الجامع عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۲۳۳ وتذکرۃ الموضوعات ۳۰

۲۶۱۶۳.....مسواک کرنا سنت ہے جس وقت چاہو مسواک کرو۔رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵۹ وکشف الخفا ۱۴۹۶۔

۲۶۱۶۴.....مسواک سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا بخشتا ہے۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۰ وکشف الخفاء ۱۴۹۷

۲۶۱۶۵..... مسواک کرتے رہو صفائی کا اہتمام کرو اور طاق عدد میں مسواک کرو چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی فی الاوسط عن سلمان بن صرد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۰ والضعیفة ۹۳۹

۲۶۱۶۶..... مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہیں مسواک مجھ پر فرض نہ کر دیا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل عن واثلة

۲۶۱۶۷ مجھے مسواک کا اتنا مبالغہ کے ساتھ حکم دیا گیا کہ مجھے اپنے دانتوں پر خوف لاحق ہو گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۲۶۱۶۸..... جب مسواک دستیاب نہ ہو تو انگلیوں کو مسواک کی جگہ پر پھیر لینا چاہیے۔

رواہ ابونعیم فی کتاب السواک عن عمرو بن عوف المزنی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۸۴ والضعیفة ۱۷۲۱۔

۲۶۱۶۹..... مسواک کرنا، جمعہ کے دن غسل کرنا اور جو خوشبو دستیاب ہو اسے لگانا ہر مسلمان کا حق ہے۔ رواہ البزار عن ثوبان

۲۶۱۷۰..... مسواک کرو مسواک کرو اور میرے پاس دانتوں کی زردی لیے ہوئے مت آؤ، اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک کرنا فرض کر دیتا۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۶۱۷۱..... مسواک کیا کرو، کیا وجہ ہے تم لوگ زرد دانتوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو۔ رواہ الحکیم عن تمام بن العباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۹۹

۲۶۱۷۲..... مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں کے ختم ہو جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ البزار عن انس

۲۶۱۷۳..... جبرئیل امین نے مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ مجھے دانت گر جانے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سهل بن سعد

۲۶۱۷۴ مسواک کرتے رہو چونکہ مسواک کرنا منہ کی پاکی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی ہے میرے پاس جب بھی جبرئیل امین تشریف لائے مجھے ضرور مسواک کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے خدشہ ہوا کہ مسواک مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ کر دیا جائے۔ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا یقیناً میں مسواک کرتا ہوں حتیٰ کہ مجھے دانت گر جانے کا خوف ہے۔

رواہ ابن ماجه عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۸۔

۲۶۱۷۵..... مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں کے گرنے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۶۱۷۶ ..... اگر مجھے تمہارے ضعف کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے وقت وضو کا حکم دیتا تھا۔ رواہ اجزار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۶۔

۲۶۱۷۷ جب کوئی شخص رات کے وقت یا دن کے وقت وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور دانت صاف کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے ایک فرشتہ اس کے گرد چکر لگاتا ہے اس کے قریب ہوتا ہے اور اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور اسی کے منہ میں قرات کرتا ہے اگر دانت صاف نہ کرے تو فرشتہ چکر لگاتا ہے مگر اس کے منہ پر اپنا منہ نہیں رکھتا۔ رواہ محمد بن نصر فی الصلاة عن شهاب مرسلاً

۲۶۱۷۸..... جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت اٹھے اور مسواک کرے اور پھر اگر رات کے وقت قرات کرے تو ایک فرشتہ اس کے منہ میں اپنا منہ رکھ لیتا ہے اور اس کے منہ سے جو بات بھی نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں ضرور داخل ہوتی ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان وتمام والضیاء عن جابر

۲۶۱۷۹..... مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وتمام والضیاء عن جابر

۲۶۱۸۰..... مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ مخفی دعوت ستر اعلانیہ دعوتوں سے افضل ہے پوشیدہ صدقہ

ستر اعلانیہ صدقوں سے افضل ہے۔رواہ ابن النجار والدیلمی فی الفردوس عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱ وضعیف الجامع ۳۵۱۹۔

۲۶۱۸۱ ...... مسواک کرکے ایک نماز پڑھنا ستر نمازوں سے افضل ہے۔رواہ ابن زنجویہ عن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱ وضعیف الجامع ۳۵۱۹۔

۲۶۱۸۲ تمہیں مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پاکی اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۱۸۳ ...... تمہیں مسواک کرنا چاہیے مسواک بہت اچھی چیز ہے منہ کی بدبو ختم کرتا ہے، بلغم کو خارج کرتا ہے، نظر کو تیز کرتا ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے معدہ کو درست کرتا ہے، بھلائی کے درجات میں بلندی کا باعث ہے، فرشتوں کی حمد کا باعث ہے، رب کو خوش رکھنے کا ذریعہ ہے اور شیطان کو دور رکھتا ہے۔رواہ عبدالجبار الخولانی فی تاریخ درایا عن انس

۲۶۱۸۴ مسواک کرکے پڑھی ہوئی نماز بغیر مسواک کے پڑھی ہوئی نماز سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن عائشۃ

۲۶۱۸۵ ...... مسواک میں دس خوبیاں ہیں منہ کو پاک کرتا ہے، مسوڑھے مضبوط بناتا ہے، بصارت کو جلا بخشتا ہے بلغم کو خارج کرتا ہے، منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے، سنت کے موافق ہے، فرشتوں کو فرحت بخشتا ہے، رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے اور معدے کو تندرست بناتا ہے۔رواہ ابو الشیخ فی الثواب وابو نعیم فی کتاب السواک عن ابن عباس وضعف

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۰۲ والمتناھیۃ ۵۴۸۔

۲۶۱۸۶ ...... میرے پاس جب بھی جبرئیل امین تشریف لائے مجھے ضرور مسواک کا حکم دیا حتیٰ کہ مجھے کثرت مسواک سے منہ کے اگلے حصے کے چھیل جانے کا خوف ہونے لگا۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۰۔

۲۶۱۸۷ ...... روزہ دار کی سب سے بہترین خصلت مسواک ہے۔رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

۲۶۱۸۸ مسواک کی جگہ انگلیاں کفایت کرجاتی ہیں۔رواہ الضیاء عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۱۵۔

۲۶۱۸۹ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اپنی امت کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن زید بن خالد

۲۶۱۹۰ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور ایک تہائی رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی والضیاء عن زید بن خالد الجھنی

۲۶۱۹۱ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

رواہ مالک والشافعی والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ والطبرانی فی الاوسط عن علی

۲۶۱۹۲ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم دیتا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۶۱۹۳ ...... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت مسواک فرض کردیتا جیسا کہ وضو ان پر فرض کیا ہے۔

رواہ الحاکم عن العباس بن عبدالمطلب

۲۶۱۹۴.....اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر وضو کے ساتھ مسواک فرض کردیتا، اور نصف رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔رواہ مالک والبیهقی فی السنن عن ابی هریرة

۲۶۱۹۵.....اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انھیں ہرنماز کے وقت مسواک اور خوشبو کا حکم دیتا۔

رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مر سلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۳۔

۲۶۱۹۶.....اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انھیں سحری کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

رواہ ابونعیم فی کتاب السواک عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۲۔

۲۶۱۹۷.....جب تم مسواک کرو تو دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرو۔رواہ سعید بن المنصور عن عطار مر سلاً

۲۶۱۹۸ میں تمہیں زیادہ سے زیادہ مسواک کرنے کا حکم دیتا ہوں۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن انس

اکمال

۲۶۱۹۹.....اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر وضو کے وقت مسواک فرض کردیتا۔رواہ ابن جریر عن زید بن خالد

۲۶۲۰۰.....وضو ایمان کا حصہ ہے، مسواک وضو کا حصہ ہے، اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہرنماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا، بندے کی مسواک کرکے پڑھی ہوئی دورکعتیں بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔رواہ ابن ابی شیبة عن حسان بن عطیة مرسلاً

۲۶۲۰۱.....مجھے مسواک کے بعد پڑھی ہوئی دورکعتیں مسواک سے پہلے پڑھی ہوئی ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہیں۔رواہ ابن حبان عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۶۰۷ والمقاصد الحسنة ۶۲۵

۲۶۲۰۲.....اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کردیتا جیسے کہ پاکی ان پر فرض کی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن بعض اصحاب النبی ﷺ

۲۶۲۰۳.....اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں انھیں ہرنماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا جیسے کہ وہ وضو کرتے ہیں۔

رواہ ابن جریر عن ام جبیبة واحمد بن حنبل عن زینب بنت حجش

۲۶۲۰۴.....اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انھیں ہرنماز کے وقت وضو کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والحاکم عن ابی هریرة

مسواک کی تاکید

۲۶۲۰۵.....اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان پر ہرنماز کے وقت مسواک فرض کردیتا۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۲۰۶.....اگر مجھے سنت کا ڈر نہ ہوتا میں ہرنماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والنسائی والخطیب عن ابن عمر

۲۶۲۰۷ کیا وجہ ہے تم لوگ میرے پاس زرد دانت لیے ہوئے آتے ہو، اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں انھیں ہرنماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا لوگوں کے لیے دیکھ بھال کرنے والے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جب کہ دیکھ بھال کرنے والا دوزخ میں جائے گا چنانچہ قیامت کے دن اسے سیاہی کے ساتھ لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اپنا کوڑا رکھو اور دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔رواہ سمویه عن انس

۲۶۲۰۸۔ تم لوگ میرے پاس دانتوں کی زردی لیے کیوں آتے ہو؟ مسواک کروا گر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر پاکی کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی عن تمام بن عباس

۲۶۲۰۹ تم لوگ میرے پاس زرد دانت لیے ہوئے کیوں آتے ہو؟ مسواک کروا گر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن تمام بن عباس

۲۶۲۱۰ ...کیا وجہ ہے میں تمہیں اپنے پاس دانتوں کی زردی لیے آتے دیکھ رہا ہوں؟ مسواک کروا گر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جس طرح ان پر نماز فرض کی ہے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن جعفر بن تمام بن العباس وابن عامر بن العباس عن ابیہ

۲۶۲۱۱ ....کیا وجہ ہے میں تمہیں اپنے پاس دانتوں کی زردی لیے آتے دیکھ رہا ہوں، مسواک کرو، اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا ہر نماز کے وقت، جس طرح ان پر وضو فرض کیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبغوی وسمویہ والحاکم عن جعفر بن تمام عن ابیہ عن جدہ العباس بن عبدالمطلب واحمد بن حنبل والباوردی عن قثم بن تمام بن قثم عن ابیہ البغوی عن جعفر بن عباس عن ابیہ قال وھو الصواب زعموا

۲۶۲۱۲ .....اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن منیع عن ابی امامۃ

کلام: ....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۱۸

۲۶۲۱۳ .....اگر مجھے اپنی امت پر گراں باری کا ڈر نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن جریر عن ابی سعید

۲۶۲۱۴ ..... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ مسواک مجھ پر فرض نہ کر دی جائے۔ رواہ الطبرانی عن واثلۃ

۲۶۲۱۵ .... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ مجھ پر قران نازل ہو جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

فائدہ: .....یعنی قرآن میں مسواک کرنے کا حکم نازل ہو جائے گا اور یوں مسواک فرض ہو جائے گا۔

(۲۶۲۱۶ ..... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے اپنا منہ چھیل جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ ابونعیم عن سعید وعامر بن واثلۃ معا

۲۶۲۱۷ .... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ ثابت سرقطی فی الدلائل وابونعیم عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ وضعف

۲۶۱۸ ..... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔ حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ میرے مسوڑھے چھیل جائیں گے اور دانت گر جائیں گے۔ رواہ البزار عن انس

۲۶۲۱۹ ..... میں نے مسواک کو لازم کو کر لیا۔ حتیٰ کہ مجھے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۶۲۲۰۔ ... مجھے برابر مسواک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے اپنی ڈاڑھوں کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی والبیھقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۶۲۲۱ ... جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز کے لیے کھڑا ہوا سے مسواک کر لینا چاہیے چونکہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں قرأت کرتا ہے فرشتہ اپنا منہ نمازی کے منہ پر رکھ دیتا ہے نمازی کے منہ سے جو بھی نکلتا ہے فرشتے کی منہ میں داخل ہوتا ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان والدیلمی وسعید بن المنصور عن جابر

۲۶۲۲۲۔ تمہیں مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پاکی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ رواہ ابن عساکر بن ابن عمر

۲۶۲۲۳ تمہیں (لزوم کے ساتھ) مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پاکی ہے رب تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے فرشتوں کے لیے خوشی کا باعث ہے نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے بصارت کو جلائی بخشتا ہے منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، منہ کو پاک کرتا ہے اور معدہ کو تندرست بناتا ہے۔ رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۴۲۔

۲۶۲۲۴ ... مسواک کرنے میں دس خوبیاں ہیں۔ مسواک منہ کی پاکی ہے، رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، شیطان کو غصہ دلاتا ہے، کراماً کاتبین کی محبت کا باعث ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے، منہ کو پاک کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، کرواہٹ کو دور کرتا ہے، بصارت کو جلاء بخشتا ہے اور سنت کے موافق ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۶۲۲۵ ...... مسواک میں دس خوبیاں ہیں: مسواک منہ کی پاکی ہے، رب تعالیٰ کے لیے خوشنودی کا باعث ہے شیطان کو ناراض کرتا ہے، کراما کاتبین کی محبت ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے، بصارت کو تیز کرتا ہے، نیکیوں کو ستر گنا زیادہ بڑھا دیتا ہے دانتوں کو سفید بناتا ہے، منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے اور کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۶۲۲۶ ...... اس لکڑی سے مسواک کرو۔ رواہ ابن سعد بن ابی خیرۃ الصباحی

صباحی کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے اراک کی لکڑی عطا فرمائی اور اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۲۲۷ ... مسواک کی تین لکڑیاں ہیں اراک اگر اراک دستیاب نہ ہو تو عنم یا بطم۔ رواہ ابو نعیم فی کتاب المسواک عن ابی زید الغافقی

فائدہ: ...... اراک عنم اور بطم تین درخت ہیں اراک پیلو کا درخت ہے جبکہ عنم اور بطم بھی سرزمین عرب میں پائے جانے والے خوبصورت درخت ہیں۔

۲۶۲۲۸ ... بہترین مسواک زیتون کا ہے جو کہ مبارک درخت ہے منہ کو پاک کرتا ہے، منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے وہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا مسواک ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن معاذ

آداب متفرقہ

۲۶۲۲۹ ... طہارت تین تین مرتبہ ہے جبکہ سر کا مسح ایک بار ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۶۲ والمغیر ۹۱۔

۲۶۲۳۰ ... جب تم وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۳۱ ... اسی سے ابتدا کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثۃ عن جابر

۲۶۲۳۲ ... کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی امامۃ وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ وعن عبداللہ بن زید والدارقطنی عن انس وعن ابی موسی وعن ابن عمر وعن عائشۃ

۲۶۲۳۳ ... سر کے (مسح کے) لیے نیا پانی لو۔ رواہ الطبرانی عن جاریۃ بنت ظفر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲۱ والمشتہر ۱۰۰۔

۲۶۲۳۴ ... وضو کے لیے دو رطل پانی کافی ہے۔ رواہ الترمذی عن انس

۲۶۲۳۵ ... وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع۔ رواہ ابن ماجہ عن عقیل بن ابی طالب

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضح ۲۶۸۵۔

۲۶۲۳۶ ... جب تم اپنے اماموں کے پیچھے نماز پڑھو اچھی طرح سے طہارت حاصل کر لو چونکہ ناقص طہارت سے قاری پر اس کی قرأت گراں ہو جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن حذیفۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۷ والکشف الالٰہی ۲۹۔

۲۶۲۳۷ ... جو لوگ بغیر طہارت کے نماز میں حاضر ہو جاتے ہیں وہ ہمارے اوپر نماز مشتبہ کر دیتے ہیں جو شخص نماز میں حاضر ہو وہ اچھی طرح

طہارت کا اہتمام کرلے۔رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة عن ابی روح الکلاعی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷۰

۲۶۲۳۸......لوگوں کو کیا ہوا! ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام نہیں کرتے یہ لوگ ہمارے اوپر قرآن کا التباس ڈال دیتے ہیں۔رواہ النسائی عن اجل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۴۔

۲۶۲۳۹......اس شخص کا وضو نہیں جو نبی کریم ﷺ پر درود نہیں بھیجتا۔رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۱۶۔

۲۶۲۴۰......طشت پانی سے بھرلو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان والخطیب والدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۲ والضعیفة ۱۵۵۲۔

مباحات وضو

۲۶۲۴۱......اے عمر میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن عدی عن بریدة

اکمال

۲۶۲۴۲......لوگوں کو کیا ہوا! نماز میں بغیر طہارت کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور ہمارے اوپر ہماری نماز مشتبہ کردیتے ہیں ہمارے ساتھ نماز میں جو شخص حاضر ہو وہ اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام کرے۔رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والبغوی والباوردی والطبرانی وابونعیم وعبدالرزاق عن رجل من الصحابة سماہ مؤمل بن اسماعیل الاغر قال ابوموسی: لانعلم احدا سماہ غیرہ وهو احد الثقات وقال البغوی عن الاغر: رجل من بنی غفار وعندالنسائی عن الاغر المزنی وهو خطاء

۲۶۲۴۳......لوگوں کو کیا ہوا! جو ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں تمہاری ناقص طہارت ہمیں اشتباہ میں ڈال دیتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن رجل من الصحابة

۲۶۲۴۴......طشت (پانی کا برتن) نہ اٹھانے پاؤ جب تک بھرنے نہ پائے اہتمام سے وضو کرو اللہ تعالیٰ تمہارے پراگندہ حالات درست فرمائے گا۔

رواہ ابن لال والبیهقی فی شعب الایمان وضعفه عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۵۵۲۔۱۵۵۳۔

۲۶۲۴۵......اللہ تعالیٰ اسے کسی قوم تک پہنچائے گا جس سے انھیں نفع پہنچائے گا۔رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی الدرداء

نبی کریم ﷺ کا گزر ایک نہر سے ہوا آپ کے پاس پیالا تھا پانی لے کر وضو کیا جو پانی باقی بچ گیا وہ واپس نہر میں بہادیا اور اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۲۴۶......اے عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی وابن خزیمة وابن الجارود وابن حبان عن بریدة

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے بہت ساری نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں اور موزوں پر مسح کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایسا عمل کیا ہے جو آپ نہیں کرتے تھے۔اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ یہ حدیث نمبر ۲۶۲۴۱ پر گزر چکی ہے۔

فصل سوم......ممنوعات وضو کے بیان میں

۲۶۲۴۷......وضو کا ایک شیطان ہے جسے "ولھان" کہا جاتا ہے پانی کے وسوسے سے بچو۔ رواہ الترمذی وابن ماجه والحاکم عن ابی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۲۵ والجامع المصنف ۲۸۹

فائدہ:......پانی کے وسوسے سے مراد یہ ہے کہ وضو کر لینے کے بعد شک ہونے لگے کہ مسح کیا یا نہیں پاؤں دھویا یا نہیں۔ اس سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

۲۶۲۴۸......وضو میں اسراف ہے اور ہر چیز میں اسراف ہے۔ رواہ سعید بن المنصور عن یحیٰی بن ابی عمر و الشیبانی مر سلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۰۷

۲۶۲۴۹......جس شخص نے غسل کے بعد وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۳۸ وذخیرۃ الحفاظ ۵۲۲۹۔

۲۶۲۵۰......اسراف مت کرو، اسراف مت کرو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۶۲۵۱......جس شخص نے پیشاب کرنے کے بعد اسی جگہ وضو کیا اور پھر اسے وسوسوں کی مصیبت پیش آئی وہ ایسی صورت میں صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔ رواہ ابن عدی عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۰۳ وذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳۱

۲۶۲۵۲......ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابن عمرو واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجه عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۵۳......ایڑیوں کے لیے اور پاؤں کے تلووں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن عبداللّٰہ بن الحارث

۲۶۲۵۴......کونچوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔

رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل وابن ماجه عن عائشة وابن ماجه عن جابر

۲۶۲۵۵......جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو دائیں ہاتھ سے پاؤں کے تلوے نہ دھوئے۔

رواہ اصحاب السنن الاربعة عن ابی ہریرۃ وھو مما بیض له الدیلمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۲ وضعیف الجامع ۴۴۱۔

۲۶۲۵۶......وضو کرتے وقت اپنی آنکھوں کو پانی پلاؤ، اپنے ہاتھوں سے پانی مت جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

رواہ ابویعلیٰ وابن عدی عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۷۳ والکشف الالٰہی ۴۹۔

۲۶۲۵۷......عنقریب ایک ایسی قوم آنے والی ہے جو پاکی اور دعا میں حد سے تجاوز کرے گی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه وابن حبان والحاکم عن عبداللّٰہ بن مغفل

۲۶۲۵۸......یہ ہے وضو جس نے اس سے زیادہ کیا اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا یا ظلم کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن ابن عمرو

۲۶۲۵۹......بس وضو یہی ہے جس نے اس میں کمی یا زیادتی کی اس نے برا کیا یا ظلم کیا۔ رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی عن ابن عمرو

اکمال

۲۶۲۶۰.....دوران وضوزیادہ پانی بہانے میں کوئی بھلائی نہیں چونکہ اسراف شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔رواہ ابو نعیم عن انس

۲۶۲۶۱.....اسراف مت کرو، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: جی ہاں ہر چیز میں اسراف ہے۔
رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر عن الزھری مرسلاً

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے تمیض الصحیفہ ۴۰

۲۶۲۶۲.....اے عائشہ! ایسا مت کرو چونکہ یہ (پانی جسم کو سفید کر دیتا ہے)۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں دھوپ میں پانی گرم ہوگیا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۲۶۳.....اے ابوبکر! مجھے پسند نہیں کہ میری طہارت میں کوئی اور میری مدد کرے۔رواہ ابن النجار عن ابی بکر

۲۶۲۶۴.....مجھے پسند نہیں کہ کوئی شخص میرے وضو میں میری مدد کرے۔رواہ بزار عن عمر

۲۶۲۶۵.....اپنے منہ سے ابتداء کرو چونکہ شیطان منہ سے ابتدا کرتا ہے۔رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن عبدالرحمن بن جبیر عن ابیہ
حضرت ابوجبیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کیلئے پانی منگوایا اور منہ دھونے سے وضو کی ابتدا کی آپ نے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فصل چہارم.....نواقض وضو کے بیان میں

۲۶۲۶۶.....جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہئے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ بھی وضو کرے۔
رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی عن ابن عمرو

۲۶۲۶۷.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگادے اسے وضو کر لینا چاہئے۔رواہ النسائی عن بسرۃ بنت صفوان

۲۶۲۶۸.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگادے جبکہ ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو گویا اس پر وضو واجب ہو چکا اسے وضو کر لینا چاہئے۔رواہ الشافعی وابن حبان والدارقطنی والحاکم والبیھقی فی السنن والعقیلی عن ابی ھریرۃ

۲۶۲۶۹.....جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آجائے اور اس نے مذی پونچھی نہیں اسے چاہیے کہ عضو مخصوص اور خصیتین دھولے پھر وضو کرے اور نماز پڑھ لے۔رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۶۲۷۰.....جب تم میں سے کسی کو نماز میں ہوا خارج ہو جائے وہ واپس لوٹ جائے وضو کرے اور نماز لوٹا دے عورتوں سے پچھلی طرف میں جماع مت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں نہیں شرماتا۔
رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثۃ وابن حبان عن قرۃ بن ایاس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۲ وضعیف الجامع ۲۰۷

۲۶۲۷۱.....جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے پچھلے حصہ میں کوئی حرکت پائے اور اسے شک ہو جائے آیا کہ حدث لاحق ہوا یا نہیں اسے نماز نہیں توڑنی چاہیے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ متحقق ہو جائے۔رواہ ابوداؤد والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۶۲۷۲.....جب تم میں سے کسی شخص کو مسجد میں موجود ہوتے ہوئے اپنی سرینوں کے درمیان ہوا خارج ہونے کا شک ہو جائے وہ مسجد سے باہر نہ نکلے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح متحقق نہ ہو جائے۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۶۲۷۳.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑبڑ پائے، اسے شک ہو جائے کہ ہوا نکلی ہے یا نہیں وہ مسجد سے ہرگز نہ نکلے حتیٰ کہ آواز

سن لے یا خروج ریح متحقق ہو جائے۔رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۷۴ ... جب تم میں سے کوئی شخص دوران نماز (ربر سے) دھیمی آواز سن لے اسے واپس لوٹ جانا چاہئے اور وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۲۷۵ ... جب تم میں سے کوئی شخص مذی پائے اسے شرمگاہ پر چھینٹے مار لینا چاہیے اور وضو کر لے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل وابن ماجه وابن حبان عن المقداد بن الاسود

۲۶۲۷۶ ...... جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہئے۔رواہ ابن ماجه عن ام حبیبة وابی ایوب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۱، ۳۲۲ وذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۹۔

۲۶۲۷۷ ...... وضو نہیں ٹوٹتا مگر خروج ریح سے یا ریح کی آواز سننے سے۔رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجه عن السائب بن خباب

۲۶۲۷۸ ...... جب تم میں سے کوئی شخص بحالت وضو کھانا کھائے اسے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے ہاں! البتہ اگر اونٹ کا دودھ پی لے تو پانی سے کلی کر لے۔

رواہ الطبرانی والضیاء عن ابی امامة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۰ والضعیفة ۱۷۰۳

۲۶۲۷۹ ...... متلی کا آجانا حدث ہے۔یعنی اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔رواہ الدارقطنی عن الحسین

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۱۳۹ واللطیفہ ۳۰۔

۲۶۲۸۰ ...... مذی سے وضو واجب ہوتا ہے اور منی سے غسل۔ رواہ الترمذی عن علی

۲۶۲۸۱ ...... جو شخص نماز میں ہنس جائے اسے وضو اور نماز لوٹانا چاہیے۔رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۰ والغماز ۲۹۵۔

۲۶۲۸۲ ...... جو شخص اپنا عضو مخصوص چھولے اسے وضو کرنا چاہیے۔رواہ مالک عن بسرۃ بنت صفوان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحفاظ ۷۰۹۔

۲۶۲۸۳ ...... وضو ان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو بدن سے خارج ہوتی ہیں اور ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔

رواہ البیهقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۲۴۸ واسنی المطالب ۱۶۵۹

۲۷۲۸۴ ... ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔دارقطنی عن تمیم

۲۶۲۸۵ ...... وضو نہیں ٹوٹتا مگر آواز سے یا خروج ریح سے۔ رواہ الترمذی وابن ماجه عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۴۶۸۔

۲۶۲۸۶ ...... تم میں سے کسی شخص کے پاس شیطان آجاتا ہے حالانکہ وہ شخص نماز میں ہوتا ہے شیطان اس کے دبر سے ایک بال پکڑ کر کھینچ لیتا ہے نمازی سمجھتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا اسے نماز نہیں توڑنی چاہیے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ پالے۔

۔رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۹۴ وضعیف الجامع ۱۴۷۹

۲۶۲۸۷ ...... مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کرتا تو وہ سنت ہو جاتی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه عن عائشة

اونٹ کے گوشت اور آگ سے پکی ہوئی چیز کا حکم

۲۶۲۸۸.....اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن البراء

۲۶۲۸۹.....اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو البتہ بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں اونٹ کا دودھ پینے کے بعد وضو کرو بکری کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۶۲۹۰.....بکری کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اونٹ کا دودھ پینے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن اسید بن حضیر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۰۹ وضعیف الجامع ۶۲۸۹۔

۲۶۲۹۱.....جو شخص گوشت کھائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن سهل بن الخطیب

۲۶۲۹۲.....جس چیز کو آگ پکائے اس سے وضو واجب ہوتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۹۳.....جس چیز کو آگ چھولے (اس کے کھانے سے) وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ مسلم عن زید بن ثابت

۲۶۲۹۴.....آگ چھوئی ہوئی چیزوں سے وضو ہے اگرچہ وہ پنیر کے چند ٹکڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۹۵.....آگ چھوئی ہوئی چیزوں کے کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل ومسلم وابن ماجہ عن عائشۃ

اکمال

۲۶۲۹۶.....جب تم میں سے کوئی شخص ہوا خارج کرے یا گوز مارے اسے وضو کر لینا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں کتراتا۔

رواہ عبدالرزاق عن قیس بن طلق

۲۶۲۹۷.....جو شخص ہوا خارج کرے یا گوز مارے اسے وضو لوٹا لینا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن علی بن سبابۃ

۲۶۲۹۸.....وضو صرف اس صورت میں واجب ہوتا ہے کہ جب تم ہوا پالو یا (ہوا نکلنے کی) آواز سن لو۔

رواہ احمد بن حنبل عن عبد بن زید بن عاصم

۲۶۲۹۹.....جس شخص کو نماز میں خیال ہو کہ اسے حدث لاحق ہو گیا (یعنی وضو ٹوٹ گیا) وہ ہرگز نماز نہ توڑے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ متحقق ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۳۰۰　نماز مت توڑو حتیٰ کہ (خروج ہوا کی) آواز نہ سن لو یا خروج ریح نہ متحقق ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمۃ وابن حبان عن عبادۃ بن تمیم عن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ آدمی کو دوران نماز خیال ہوتا ہے کہ اس نے کوئی چیز پائی ہے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ سعید بن المنصور عن

۲۶۳۰۱.....بلاشبہ ہر مرد کو مذی آتی ہے جب منی ہو تو اس پر غسل ہے اور جب مذی ہو تو اس پر وضو ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن المقداد بن الاسود

۲۶۳۰۲..... تمہیں مذی سے وضو کافی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والدارمي وابن خزيمة وابويعلىٰ والطبراني وسعيد بن المنصور عن سهل بن حنيف

۲۶۳۰۳..... یہ مذی ہے اور ہر نر کو مذی آتی ہے، تم پانی سے مذی کو دھولو، وضو کرو اور نماز پڑھ لو۔ رواہ الطبراني عن معقل بن يسار

۲۶۳۰۴..... یہ مذی ہے جب تم میں سے کوئی شخص مذی پائے اسے دھولے پھر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

رواہ عبدالرزاق عن المقداد بن الاسود وعمار بن ياسر

۲۶۳۰۵..... وضو کرو اور اپنا عضو مخصوص دھولو۔ رواہ البخاري عن علي

حضرت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے کثرت سے مذی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھو۔ اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

۲۶۳۰۶..... اس میں وضو ہے اور منی میں غسل ہے۔ رواہ ابن ماجه عن علي

۲۶۳۰۷..... اس میں وضو ہے یعنی مذی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائي عن علي عن المقدام

۲۶۳۰۸..... وہ اپنے خصیتین دھولے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن علي عن المقداد

مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے مذی آجائے جبکہ اس نے جماع نہ کیا ہو۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ النسائي عن عمار بن ياسر

۲۶۳۰۹..... سات چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ پیشاب سے، بہتے خون سے، منہ بھر قے سے، پہلو کے بل سو جانے سے، نماز میں ہنسنے سے اور خون نکلنے سے۔ رواہ البيهقي في السنن وضعفه عن ابي هريرة

۲۶۳۱۰..... حدث کی دو قسمیں ہیں: زبان کا حدث اور شرمگاہ کا حدث جبکہ ان دونوں میں برابری نہیں ہے، زبان کا حدث شرمگاہ کے حدث سے زیادہ سخت ہے، جبکہ ان دونوں میں وضو ہے۔ رواہ الديلمي عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۳۹ والمتناهیة ۶۰۴

۲۶۳۱۱..... جو چیزیں بدن سے خارج ہوتی ہیں ان سے ہمارے اوپر وضو واجب ہوتا ہے اور ان چیزوں سے ہمارے اوپر وضو واجب نہیں ہوتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔ رواہ الطبراني عن ابي امامة

شرمگاہ کے چھونے کا حکم.....از اکمال

۲۶۳۱۲..... جی ہاں، لیکن میں نے اپنی شرمگاہ چھوئی تھی اور وضو کرنا بھول گیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق عن يحيى بن ابي كثير ہ

نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی پھر نماز لوٹائی آپ سے عرض کیا گیا: کہ آپ نے تو نماز پڑھ لی تھی اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۳۱۳..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ تک لے جائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ الشافعي والبيهقي في المعرفة عن جابر

۲۶۳۱۴..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ تک لے جائے اسے اس وقت تک نماز نہیں پڑھنی چاہیے جب تک وضو نہ کرے۔

رواہ الحاكم عن بسرة بنت صفوان

۲۶۳۱۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن جابر

۲۶۳۱۶..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ مالك وابن حبان عن بسرة بنت صفوان وعبدالرزاق عن زيد بن خالد الجهني

۲۶۳۱۷..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھوئے اسے وضو کر لینا چاہیے اور عورت کا حکم بھی اسی جیسا ہے۔

رواہ ابن حبان عن بسرة

۲۶۳۱۸ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بسرۃ

۲۶۳۱۹ جب تم عورتوں میں سے کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے نماز کے لیے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ عن عائشۃ

۲۶۳۲۰ ...... جب عورت اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو لوٹانا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن بسرۃ

۲۶۳۲۱ ...... جو شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمتفرق عن ابی ہریرۃ

۲۶۳۲۲ جو شخص اپنا ہاتھ عضو مخصوص کو لگائے جب کہ درمیان میں کوئی شے حائل نہ ہو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ الشافعی والطحاوی عن جابر

۲۶۳۲۳ ...... جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کرنا چاہیے اور جو عورت اپنی شرمگاہ چھولے اسے بھی وضو کرنا چاہئے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ والدارقطنی عن عمرو بن شعیب عن جدہ

۲۶۳۲۴ ...... جو شخص اپنے عضو مخصوص کو یا خصیتین کو یا کنج ران اور بغلوں کو چھولے اسے وضو کرنا چاہیے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی والدارقطنی عن بسرۃ

۲۶۳۲۵ ...... مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی اپنی شرمگاہ کو چھولے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن بسرۃ

۲۶۳۲۶ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو دہرانا چاہیے۔ رواہ ابن حبان عن بسرۃ

۲۶۳۲۷ ...... جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اسے نماز جیسا وضو کر لینا چاہیے۔ رواہ ابن حبان عن بسرۃ

۲۶۳۲۸ ...... جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے یا خصیتین کو چھولے یا کنج ران کو چھولے اسے وضو لوٹانا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عمر

۲۶۳۲۹ خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنی شرمگاہوں کو چھولیں اور پھر نماز پڑھ لیتے ہیں اور وضو نہیں کرتے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ وابن شاہین عن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۸۔

۲۶۳۳۰ ...... وہ تو صرف گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہارے بدن کا حصہ ہے یعنی عضو تناسل۔

رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والطبرانی والدارقطنی وسعید بن المنصور عن طلق بن علی والطبرانی عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۵۹۸۔

۲۶۳۳۱ ...... یہ تو صرف تمہارے بدن میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ ابن حبان عن طلق

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص نماز میں خارش کرتا ہے اور اس کا ہاتھ عضو مخصوص تک پہنچ جاتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۶۳۳۲ ...... کوئی حرج نہیں یہ بھی تو تمہارے بدن کا حصہ ہے۔ رواہ بن حبان عن طلق

۲۶۳۳۳ ...... کوئی حرج نہیں یہ بھی تو تمہارے بدن کا ایک لوتھڑا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی امامۃ

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں اپنے عضو مخصوص کو چھو لیتا ہوں اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

فائدہ: ...... مسئلہ مبحوث عنہا یعنی مس کرنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ علماء امت کا اس میں اختلاف ہے چنانچہ مالک شافعی واحمد رحمہم اللہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وثوری وغیرھم کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر دیکھا جائے تو مس ذکر میں ابتلاء ہے آزمائش شدیدہ ہے اور حرج عظیم ہے جبکہ حرج مدفوع ہے اس لیے وضو کا نہ ٹوٹنا اولی واثبت ہے۔ البتہ اگر شہوت رانی سے مس ذکر ہو تو غالب امکان خروج مذی وغیرہ کا ہوتا ہے اس اعتبار سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اونٹ کا گوشت کھانے کا حکم......ازا کمال

۲۶۳۳۴ ......اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو اور اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کی حاجت نہیں اور بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کرو۔ الاوسط للطبرانی عن اسید بن حضیر

جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے کھانے کا حکم......ازا کمال

۲۶۳۳۵ جس چیز کو آگ متغیر کر دے اسے کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ النسائی عن ابی ایوب واحمد بن حنبل والنسائی عن ابی طلحۃ وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن ام حبیبۃ وعن زید بن ثابت

۲۶۳۳۶ آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو کھا کر وضو کرو۔ رواہ النسائی عن ابی طلحۃ وابن حبان عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۸۸۔

۲۶۳۳۷......جن چیزوں کو آگ چھوتی ہے اور ہنڈیاں ابالتی ہیں انہیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی وابن مندہ وابن عساکر عن ابی سعید الخیر

۲۶۳۳۸...... آگ جن چیزوں کا رنگ تبدیل کر دیتی ہے انہیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابی موسی

۲۶۳۳۹ آدمی حلال کھانا کھانے کے بعد وضو (بھلے) نہ کرے۔ رواہ البزار والدارقطنی فی الافراد عن ابی بکر وضعف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الطیفۃ ۳۱۔

۲۶۳۴۰......میرے دل میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں لیکن وہ میرے پاس وضو کے لیے پانی لایا میں نے تو صرف کھانا کھایا ہے اگر میں ایسا کرتا تو میرے بعد لوگ بھی ایسا کرنے لگ جاتے۔ رواہ احمد بن حنبل عن المغیرۃ

متعلقات فصل

۲۶۳۴۱ جو شخص بت کو چھوئے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ النسائی عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

فائدہ:......مراجعت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث نسائی میں ہے الہیثمی کہتے ہیں یہ حدیث بزار نے روایت کی ہے اور اس حدیث کی سند میں صالح بن حیان قرشی ہے اور وہ ضعیف ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۲۹۲۲ و مجمع الزوائد ۲۴۴۳۔

معذور کی طہارت کا حکم......ازا کمال

۲۶۳۴۲......جب تم وضو کرو اور وہ تمہارے بدن سے پاؤں کی طرف بہنے لگے تو تمہارے اوپر وضو کرنا واجب نہیں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابن عباس

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بواسیر کی شکایت ہے اور جب میں وضو کرتا ہوں خون بہنے لگتا ہے۔ اس پر حدیث ارشاد فرمائی۔

سونے کا حکم

۲۶۳۴۴..... جو شخص پہلو کے بل سو جاتا ہے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے چونکہ جب وہ پہلو کے بل سوتا ہے اس کے مفاصل (جوڑ) ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۰۸۔

۲۶۳۴۵..... وضو تو اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو پہلو کے بل سو جاتا ہے چنانچہ جب وہ پہلو کے بل سوتا ہے اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

رواہ ابو داؤد عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۵۱ واللطیفہ ۳۲۔

۲۶۳۴۶..... آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں جو شخص سو جائے اسے وضو کرنا چاہیے۔ رواہ ابو داؤد عن علی

۲۶۳۴۷..... آنکھ سرین کا بندھن ہے جو شخص سو جائے وہ وضو کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن عن علی ماجہ

۲۶۳۴۸..... آنکھ سرین کا بندھن ہے جب آنکھ سو جاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے۔ رواہ البیھقی فی سننہ عن معاویۃ

کلام:......حدیث حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۸۵۔

۲۶۳۴۹..... جو شخص سجدے میں سو جائے اس پر وضو نہیں حتی کہ پہلو کے بل سو جائے چنانچہ جب آدمی پہلی کے بل سو جاتا ہے اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۰۲۔

اکمال

۲۶۳۵۰..... آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں۔ چنانچہ جب آنکھ سو جاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے لہٰذا جو شخص سو جائے وہ وضو کرے۔

رواہ الدارمی والطبرانی عن معاویۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطیفۃ ۸۶

۲۶۳۵۱..... آنکھ سرینوں کا بندھن ہے جب آنکھ سو جاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے لہٰذا جو شخص سو جائے وہ وضو کرے۔

راہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی المعرفۃ عن معاویۃ

۲۶۳۵۲..... آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں جب آنکھیں سو جاتی ہیں بندھن ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن معاویۃ

۲۶۳۵۳..... وضو تو اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو پہلو کے بل لیٹ جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۶۳۵۴..... جو شخص بیٹھے بیٹھے سو گیا اس پر وضو نہیں ہے لیکن جب اپنا پہلو زمین پر رکھ دیتا ہے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعف الدارقطنی ۱۲۰

۲۶۳۵۵..... قئے سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔ اگر قے منہ بھر کر آئے اور غالب ہو جائے تو (مبتلا بہ کو) وضو کرنا چاہئے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن ابیہ معضلاً

خون نکلنے کا بیان

۲۶۳۵۶۔۔۔ جس شخص کو (نماز میں) قے آجائے یا نکسیر آجائے یا متلی آجائے یا مذی آجائے وہ نماز سے واپس لوٹ آئے وضو کرلے اور پھر اپنی نماز کی بنا کرے جب تک اس نے کلام نہ کیا ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشة

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۵۲ وضعیف الجامع ۵۴۲۶

۲۶۳۵۷۔۔۔ خون کے ایک یا دو قطرے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یہاں تک کہ خون بہنے نہ لگے۔ رواہ الدارقطنی عن ابی هريرة

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۱۶ وضعیف الجامع ۴۹۰۸

۲۶۳۵۸۔۔۔ ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی عن تمیم

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحافظ ۵۹۸۳ وضعیف الجامع ۹۱۶۳۔

اکمال

۲۶۳۵۹۔۔۔ حدث لاحق ہوگیا ہے لہٰذا از سر نو وضو کرنا ہوگا۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن سلمان

سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری ناک سے خون بہنے لگا میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

۲۶۳۶۰۔۔۔ بہتی ہوئی نکسیر کی وجہ سے وضو لوٹایا جائے گا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر عن نعیم بن سالم عن انس قال العقیلی: عند نعیم عن انس نسخة اکثرها منا کیر وقال ابن حبان: کان یضع عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۲۶ والضعیفة ۱۰۷۱

باب سوم۔۔۔۔۔۔ بیت الخلاء، استنجا اور ازالہ نجاست کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل۔۔۔۔۔۔ بیت الخلاء کے آداب کے بیان میں

اس میں دو فروع ہیں۔

فرع اول۔۔۔۔۔۔ پیشاب سے بچنے کے بیان میں

۲۶۳۶۱۔۔۔ عام طور پر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا پیشاب سے خوب بچنے کی کوشش کرو۔

رواہ عبد بن حمید والبزار والطبرانی والحاکم عن ابن عباس

۲۶۳۶۲۔۔۔ پیشاب سے بچو چونکہ قبر میں سب سے پہلے بندے سے اسی کا حساب لیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۲ والضعیفة ۱۷۸۳

۲۶۳۶۳۔۔۔ اکثر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم واحمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی هريرة

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۳۵۷۔

۲۶۳۶۴..... عام طور پر عذاب قبر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۶۳۶۵..... پیشاب سے بچو چونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رواہ دارقطنی عن انس

۲۶۳۶۶..... کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کا کیا انجام ہوا؟ چنانچہ بنی اسرائیلی کو جس جگہ پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس جگہ کو ہی کاٹ دیتے تھے اس شخص نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیھقی فی سنۃ عن عبد الرحمن بن حسنۃ

۲۶۳۶۷..... کاش کہ تمہیں بنی اسرائیل کے ایک شخص کے انجام کا علم ہوتا؟ چنانچہ بنی اسرائیل (کے کپڑوں) کو جب پیشاب لگ جاتا وہ قینچیوں سے انہیں کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن عبدالرحمن بن حسنۃ

۲۶۳۶۸..... بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے چاہئے کہ پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی موسیٰ

۲۶۳۶۹..... جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے چاہیے کہ پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرے۔

رواہ ابوداؤد والبیھقی فی السنن عن ابی موسیٰ

پیشاب کے لئے نرم جگہ تلاش کرنا

۲۶۳۷۰..... جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرنی چاہیے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی موسیٰ

فائدہ:..... نرم جگہ اس لیے تاکہ پیشاب کے چھینٹے بدن یا کپڑوں پر نہ پڑیں چنانچہ سخت جگہ یا پتھر پر پیشاب کرنے سے چھینٹے اٹھتے ہیں یوں پیشاب سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۲۶۳۷۱..... ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی کبیرہ گناہ پر عذاب نہیں دیا جارہا، ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا جبکہ دوسرا چغلخور تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحابہ السنن الاربعۃ عن ابن عباس واحمد بن حنبل عن ابی امامۃ

۲۶۳۷۲..... ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جارہا تاہم ان میں سے ایک کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب دیا جارہا ہے اور دوسرے کو غیبت کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جارہا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی بکرۃ

۲۶۳۷۳..... جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے اسے چاہئے کہ وہ اپنے عضو مخصوص کو تین مرتبہ دھوئے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد فی مرسیلہ وابن ماجہ عن یزداد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۹ والضعیفہ ۴۱۳۔

۲۶۳۷۴..... جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے وہ ہوا کے (مخالف) رخ نہ بیٹھے چونکہ پیشاب کے چھینٹے واپس پڑیں گے اور دائیں ہاتھ سے استنجا بھی نہ کرے۔ رواہ ابویعلی وابن قانع عن حضرمی بن عامر وھو مما بیض لہ الدیلمی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۱ والکشف الالٰہی ۱۸

اکمال

۲۶۳۷۵..... پیشاب سے بچو چونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وھناد عن الحسن مرسلاً

۲۶۳۷۶... سو ان میں سے ایک کو چغلخوری کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا جب تک یہ شاخ ہری رہے گی انھیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ رواه الطبرانی عن ابن عمرو

۲۶۳۷۷ پیشاب کی وجہ سے قبور میں یہ امت اکثر مبتلائے عذاب رہے گی۔

رواه الخطيب فی المتفق والمفترق عن جابر فيه ابراهيم بن يزيد بن الخوزی متروک

۲۶۳۷۸... بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس جگہ کو کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں ایسا کرنے سے روکا اس کی پاداش میں اسے قبر میں عذاب دیا جانے لگا۔ رواه عبدالرزاق عن عمرو بن العاص

۲۶۳۷۹... عام طور پر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے پیشاب سے بچنے کی خوب کوشش کرو۔ رواه عبد بن حميد والحاكم عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا وہ اس جگہ کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے۔

رواه الطبرانی عن ابی موسی مرفوعا والبخاری ومسلم عنه موقوفا

۲۶۳۸۰ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے انھیں کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جا رہا سو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ رہی بات دوسرے کی سو وہ چغلخور تھا۔ رواه ابن ابی شيبة والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے یہ حدیث ارشاد فرمائی، ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہری شاخ لی اور اسے دو حصوں میں توڑ کر ہر قبر پر ایک ایک حصہ شاخ کا گاڑ دیا اور فرمایا جب تک یہ شاخیں خشک نہیں ہوتے پاتی شاید ان سے عذاب میں تخفیف کی جائے۔

رواه ابن واحمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامة والطبرانی عن يعلی بن مرة والطبرانی فی الاوسط عن عائشة

۲۶۳۸۱ مٹی لو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ڈال دو اور اس جگہ پانی بھی بہا دو۔

رواه ابوداؤد عن عبدالله بن مغفل بن مقرن مرسلا

۲۶۳۸۲ اسے چھوڑ دو اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہاؤ، سو تمہیں آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں تنگی پیدا کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ رواه احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والنسائی وابن حبان عن ابی هريرة

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے آڑے ہاتھوں لینا چاہا اس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۳۸۳ اسے چھوڑ دو اس کا پیشاب منقطع نہیں کرو۔ رواه مسلم والنسائی عن انس

ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی خبر لینے کھڑے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۳۸۴ گھر میں طشت میں پیشاب نہیں رہنے دینا چاہئے چونکہ جس گھر میں پیشاب رکھا ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے غسل خانہ میں ہرگز پیشاب نہ کیا جائے۔ رواه الطبرانی فی الاوسط عن عبدالله بن يزيد

۲۶۳۸۵ اے عمار! تمہارا بلغم اور تمہاری آنکھوں کے آنسو پانی کی مانند ہیں جو تمہارے مشکیزے میں پڑا ہو تم اپنے کپڑے کو پیشاب، پاخانہ، منی، خون اور قے لگنے پر دھوؤ۔ رواه ابويعلی والعقيلی والطبرانی عن عمار

۲۶۳۸۶ منی کپڑے کو لگ جاتی ہے اور وہ تھوک اور رینٹ کی مانند ہے تمہیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ تم منی کو کپڑے یا اذخر (بوٹی) سے صاف کر دو منی تو تھوک اور رینٹ کی مانند ہے کپڑے یا اذخر سے اسے صاف کرلو۔ رواه الطبرانی والبيهقی عن ابن عباس

رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ جس کپڑے کو منی لگ جائے اسے کیسے صاف کیا جائے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

دوسری فرع......متفرق آداب کے بیان میں

۲۶۳۸۷۔۔۔ جب کوئی آدمی بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے اس کا بسم اللہ کہنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ عن علی

۲۶۳۸۸۔۔۔ ان بیت الخلاؤں کے اندر جنات وشیاطین موجود رہتے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونا چاہے اسے ''بسم اللہ'' پڑھ لینا چاہیے۔ رواہ ابن اسنی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۸۵

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

۲۶۳۸۹ ان بیت الخلاؤں میں جنات اور شیاطین رہتے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے آئے وہ یہ دعا پڑھ لے:

اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

میں گندے نرو مادہ شیطانوں اور جنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن زید بن ارقم

۲۶۳۹۰۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء سے باہر آئے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی مایؤذینی وامسک علی ماینفعنی۔

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت پہنچانے والی چیزیں دور کیں اور نفع پہنچانے والی چیزیں مجھ میں روک دیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی عن طاؤس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۱۔

۲۶۳۹۱ تمہیں پچھلا حصہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے چونکہ اس سے بواسیر ختم ہوتی ہے۔ رواہ ابویعلیٰ عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۸۰

۲۶۳۹۲ تمہیں پچھلا حصہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیے چونکہ یہ (اچھی صفائی) بواسیر کو ختم کرتی ہے۔ رواہ ابن اسنی وابو نعیم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۱ وضعیف الجامع ۳۷۸۷

۲۶۳۹۴ ٹھنڈے پانی سے استنجاء کرو چونکہ یہ (ٹھنڈا پانی) بواسیر کے لیے صحت بخش ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ وعبدالرزاق عن المسور بن رفاعۃ القرظی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۳۰۔

۲۶۳۹۵ تین پتھروں سے استنجا کیا جائے اور ان میں گوبر نہیں ہونی چاہیے۔ رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

۲۶۳۹۶ جس شخص نے تین پتھروں سے استنجاء کیا درآں حالیکہ ان میں لید (گوبر) نہ ہو تو یہ پتھر اس کی طہارت کے لیے کافی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن خزیمۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۷

۲۶۳۹۷ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے تین پتھروں سے استنجاء کرنا چاہیے بلاشبہ یہ اس کے لیے سامان

طہارت ہیں۔رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۴۔

۲۶۳۹۸......جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

۲۶۳۹۹ ...... جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے پچھلا حصہ تین مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن السائب بن خلاد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۲ وضعیف الجامع ۴۳۵۔

۲۶۴۰۰......جو شخص پتھر سے استنجا کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۶۴۰۱......اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے جب تم پتھر سے استنجاء کرو تو طاق عدد میں کرو۔رواہ ابویعلیٰ عن ابن مسعود

۲۶۴۰۲......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

۲۶۴۰۳......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ اپنے ساتھ تین پتھر لیتا جائے تاکہ ان سے پاکی حاصل کرے بلاشبہ تین پتھر اس کے لیے کافی ہیں۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن عائشۃ

۲۶۴۰۴......میرے آگے پردہ کردو اور میری طرف اپنی پیٹھ موڑلو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۸

۲۶۴۰۵......تم میں سے جو شخص بیت الخلاء میں داخل ہو وہ ہرگز یہ دعا پڑھنے سے عاجز نہ رہے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرحیم۔

یا اللہ! میں گندگی اور خبیث شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

۲۶۴۰۶......دو شخص بیت الخلاء سے ننگے ہو کر نہ نکلیں کہ آپس میں باتیں کرتے ہوں چونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کو غصہ آتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد وضعیف الجامع ۶۳۳۶۔

۲۶۴۰۷......تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ میں نہ پکڑے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کرے اور پانی پیتے وقت برتن میں سانس بھی نہ لے۔رواہ مسلم عن ابی قتادہ

۲۶۴۰۸......مینگنی اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر

۲۶۴۰۹......رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ عن جابر

۲۶۴۱۰......جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۴

۲۶۴۱۱......غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۴۱۲......آدمی کے کھڑا ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن ماجہ عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۶

۲۶۴۱۳......پھلدار درخت کے نیچے آدمی کو پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور جاری نہر کے کنارے پر بھی پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن عدی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۷

۲۶۴۱۴......مسجدوں کے دروازوں پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن مکحول مرسلاً

۲۶۴۱۵ آدمی کو عضو مخصوص دائیں ہاتھ سے چھونے سے منع فرمایا ہے، ایک جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا ہے اس طرح چادر لپیٹنے سے بھی منع فرمایا ہے کہ اس سے ہاتھ بھی باہر نہ نکل سکیں ایسے کپڑے میں احتباء کرنے سے منع فرمایا ہے کہ جس کا کچھ حصہ شرمگاہ پر نہ ہو۔

رواہ النسائی عن جابر

۲۶۴۱۶ لید (گوبر) اور ہڈی سے استنجاء مت کرو، کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے۔ ترمذی عن ابن مسعود

۲۶۴۱۷ ہر وہ ہڈی اور مینگنی تمہارے لیے ہے جس پر اللہ کا نام لیا جائے اور تمہارے ہاتھوں میں واقع ہو جائے جو گوشت سے پر ہو اور ہر مینگنی تمہارے چوپایوں کے لیے چارا ہے لہٰذا ان دونوں چیزوں سے استنجاء مت کرو چونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہے۔

رواہ مسلم عن ابن مسعود

۲۶۴۱۸ تم میں سے کوئی شخص بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے کہ پھر اس جگہ وضو کرے چونکہ عام طور پر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم وابن حبان عن عبداللہ بن مغفل

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۲ وضعیف النسائی ۲۔

۲۶۴۱۹ رکے ہوئے پانی میں پیشاب مت کرو کہ پھر اس میں غسل کرو۔ رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۰ تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں وضو کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۱ تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۲ کوئی شخص بھی رکے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی رکے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرے۔

رواہ ابوداؤد وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۳ تم میں سے کوئی شخص بھی جمع کیے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۷ وضعیف الجامع ۶۳۲۳

۲۶۴۲۴ تم میں سے کوئی شخص بھی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ النسائی والحاکم عن عبداللہ بن سرجس

۲۶۴۲۵ تم میں سے کوئی شخص بھی قبلہ رخ پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن عبداللہ بن سرجس

الاکمال

۲۶۴۲۶ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے وہ اپنے عضو مخصوص کو تین بار پونچھے۔ رواہ سعید بن المنصور عن یزداد اور یزداد کو ازداد بن فساۃ فارسی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۶۴۲۷ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے اپنے آپ کو تین مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الاثر ۲۲ وضعیف الجامع ۴۳۵

۲۵۴۲۸ جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے اسے چاہیے کہ تین پتھروں سے صفائی کرے۔

رواہ البغوی والطبرانی عن السائب بن خلاد الجہنی وقال البغوی مالہ غیرہ

۲۶۴۲۹ کیا تم میں سے کوئی شخص جب بیت الخلاء میں جاتا ہے اپنے ساتھ تین پتھر تیار نہیں رکھتا۔ رواہ عبدالرزاق عن عروہ مرسلاً

۲۶۴۳۰ کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ تین پتھر جو صاف ستھرے ہوں اور لید (گوبر) بھی نہ ہو نہیں لے لیتا۔

رواہ عبدالرزاق عن عروۃ مرسلاً

۲۶۴۳۱...... تین پتھروں سے پاکی حاصل کی جائے ان میں لید نہیں ہونی چاہیے۔ رواہ ابن ابی شیبة عن خزیمة بن ثابت

۲۶۴۳۲..... استنجاء تین پتھروں سے کیا جائے یا مٹی (ڈھیلا) سے کیا جائے جب پتھر نہ دارد ہے۔ جس چیز سے ایک مرتبہ استنجاء کیا جا چکے اس سے دوبارہ استنجاء نہ کیا جائے۔ رواہ البیھقی فی سنن عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۹۱

۲۶۴۳۳...... کیا وہ تین پتھر نہیں پاتا دو پتھر کناروں کے لیے اور ایک پتھر مخرج مخصوص کے لیے۔

رواہ البیقھی فی السنن عن العباس بن سھل بن الساعد عن ابیہ عن جدہ

۲۶۴۳۴..... میرے لیے پتھر تلاش کر لاؤ میں ان سے استنجاء کروں گا میرے پاس ہڈی اور گوبر نہ لاؤ۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۶۴۳۵...... جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے تو تین پتھر استعمال کرے۔

روہ احمد بن حنبل وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة عن جابر

۲۶۴۳۶..... جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے اور جو شخص سرمہ لگائے تو وہ طاق عدد میں سرمہ لگائے۔

رواہ ابن النجار عن قبیصة ابن ھلب عن ابیہ

۲۶۴۳۷...... تین پتھروں کے ساتھ استنجاء کرو ان میں کوئی ہڈی نہ ہو

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی فی العلل وابن ماجه والطحاوی وا لبیھقی عن عمارۃ بن خزیمة بن ثابت

کہ نبی کریم ﷺ سے استنجاء کے متعلق سوال کیا گیا اس پر یہ ارشاد فرمایا:

۲۶۴۳۸ تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے ان میں گوبر نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق عن خزیمة بن ثابت

۲۶۴۳۹..... مومن تین پتھروں سے پاکی حاصل کرتا ہے اور پانی سامان طہارت ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۶۴۴۰..... تمہارے لیے ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور تمہارے ہاتھ لگ جائے جو گوشت سے پر ہو اور ہر مینگنی تمہارے چوپایوں کے لیے چارا ہے، لہٰذا ان دونوں چیزوں سے استنجاء مت کرو چونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک میں۔ رواہ مسلم عن ابن مسعود

کہ جنات نے رسول کریم ﷺ سے اپنی خوراک کے متعلق سوال کیا تھا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

یہ حدیث ۲۶۴۲۷ پر گزر چکی ہے۔

۲۶۴۴۱...... جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے وہ ہڈی مینگنی اور گوبر سے استنجاء نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

۲۶۴۴۲..... میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جو شخص ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرے گا تو وہ محمد اور محمد پر نازل ہونے والی تعلیمات سے بری الذمہ ہے۔

رواہ الدیلمی عن رویفع بن ثابت

۲۶۴۴۳ پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو تین مرتبہ دبانا کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج معضک

۲۶۴۴۴..... جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے تو طاق پتھر استعمال کرے چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے آسمان سات ہیں دنوں کی تعداد سات ہے اور طواف و جمار کی تعداد بھی سات ہے۔

رواہ الطبرانی وابن حبان والحاکم وتعقب عن ابی ھریرۃ

۲۶۴۴۵..... پانی سے استنجاء کرو چونکہ پانی بواسیر کے لیے صحت بخش ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن المسور بن رفاعة القرظی

۲۶۴۴۶...... جب بیت الخلاء میں داخل ہو یہ دعا پڑھو۔

بسم اللہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث. رواہ العمری فی عمل یوم ولیلة عن انس وصحح

۲۶۴۴۷..... ان بیت الخلاؤں میں جنات وشیاطین رہتے ہیں لہٰذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

اللّٰھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. رواہ ابن ابی شیبة عن زید بن ارقم

۲۶۴۴۸.....ان بیت الخلاؤں میں شیاطین رہتے ہیں لہٰذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

اعوذ بالله من الرجس النجس الشيطان الرجيم. رواه الطبرانی عنه

۲۶۴۴۹ ان بیت الخلاؤں میں جنات رہتے ہیں لہٰذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ یہ دعا پڑھو۔

اللهم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. رواه عبدالرزاق عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۵۱

۲۶۴۵۰.....مسلمان آدمی جب اپنے کپڑے اتاردیتا ہے تو اس کا ''بسم الله الذی لااله الا هو'' پڑھنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر بن جاتا ہے۔رواه ابن اسنی عن انس

۲۶۴۵۱.....جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں بیٹھے تو اس کا ''بسم اللہ'' پڑھنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر بن جاتا ہے۔رواه ابن اسنی عن انس

۲۶۴۵۲.....نوح علیہ السلام بڑے نبی تھے چنانچہ جب بھی وہ بیت الخلاء سے اٹھے انھوں نے ضرور یہ دعا پڑھی:

الحمدلله الذی اذا قنی لذته وابقی فی منفعته واخرج عنی اذاه

تمام تعریف اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے خوراک کی لذت چکھائی اس کی نفع بخش چیز مجھ میں باقی رکھی اور اذیت پہنچانے والی چیز مجھ سے دور کردی۔رواه العقيلي والبيهقي في شعب الايمان والديلمي عن عائشة

۲۶۴۵۳.....جب دو شخص قضائے حاجت کررہے ہوں تو وہ دونوں ایک دوسرے سے پردہ کریں۔

رواه ابن السكن عن جابر وصححه هو وابن القطان

۲۶۴۵۴.....جب دو شخص قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوں وہ ایک دوسرے سے پردہ کریں اور پاخانہ کرتے وقت ایک دوسرے سے باتیں نہ کریں چونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کو غصہ آتا ہے۔رواه ابن حبان عن ابی سعيد

دوسری فصل.....ممنوعات بیت الخلاء

قضائے حاجت کے دوران قبلہ رخ بیٹھنے کی ممانعت

۲۶۴۵۵ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے لہٰذا قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ، پھر تین پتھروں سے پاکی حاصل کرے یا تین لکڑیوں سے یا مٹی کے تین ڈھیلوں سے پھر یہ دعا پڑھے:

الحمدلله الذی اخرج عنی مايوذينی وامسک علی ما ينفعنی

رواه عبدالرزاق والدارقطنی والبيهقي في المعرفة عن طاوس مرسلا

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۷۔

۲۶۴۵۶.....جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔رواه مسلم عن ابی هريرة

۲۶۴۵۷.....میں تمہارے لیے والد کی مانند ہوں تمہیں تعلیم دیتا ہوں لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابن حبان عن ابی هريرة

۲۶۴۵۸ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے بلکہ مشرق ومغرب کی طرف رخ کرو۔رواه احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی ايوب

فائدہ:......اہل مدینہ کے لیے مشرق ومغرب کی طرف رخ کر کے پیشاب پاخانہ کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ اہل مشرق کے لیے شمالاً جنوباً حکم ہوگا۔

۲۶۴۵۹..... دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے پیشاب و پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن معقل الاسدی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۱۱

۲۶۴۶۰.....مسجد کے سامنے (قبلہ والی طرف) پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابو داؤد فی مراسیله عن ابی مجلز مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۵

اکمال

۲۶۴۶۱.....جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یا پاخانہ کرے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔

رواہ مالک والشافعی والطبرانی والترمذی فی المعرفة عن ابی ایوب

۲۶۴۶۲.....جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد

۲۶۴۶۳.....جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ یا پیشاب کے لیے جائے اپنی شرمگاہ کے ساتھ قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔

رواہ مالک والشافعی والطبرانی والبیهقی فی المعرفة عن ابی ایوب

۲۶۴۶۴.....جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ یا پیشاب کے لیے جائے اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے، اور ہرگز قبلہ کی طرف منہ نہ کرے، لعنت والی جگہوں میں بیٹھ کر پیشاب کرنے سے اجتناب کرو یعنی سایہ دار جگہ، پانی اور راستے کا درمیان۔رواہ حرب بن اسماعیل الکرمانی فی مسائله والطبری فی تهذیبه عن سراقة بن مالک وضعف وقال ابوحاتم: انما یروونه موقوفاً واسنده عبدالرزاق بآخره

۲۶۴۶۵.....جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ قبلہ کی طرف منہ مت کرو اور پیٹھ بھی نہ کرو خواہ تمہیں پیشاب کی حاجت ہو یا پاخانے کی، لیکن مشرق ومغرب کی طرف منہ کرو۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی ایوب وقال الترمذی هو احسن شیء فی الباب واصح

۲۶۴۶۶.....میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ خواہ تمہیں پاخانہ کی حاجت ہو یا پیشاب کی، تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے۔رواہ الشافعی والبیهقی فی المعرفة عن ابی هریرة

۲۶۴۶۷.....تم میں سے کوئی شخص بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والطحاوی وابن حبان والطبرانی عن عبداللّٰه بن الحارث الزبیدی

۲۶۴۶۸.....تم میں سے کوئی شخص بھی قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے بلکہ مشرق ومغرب کی طرف منہ کرو۔رواہ الخطیب عن عبداللّٰه بن الحارث الزبیدی

۲۶۴۶۹.....جب تم استنجا کرو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو، عرض کیا: میں کیسے کروں؟ ارشاد فرمایا: دو پتھر استعمال کرو اور ان کے ساتھ تیسرا بھی ملالو۔رواہ ابویعلیٰ عن الحضرمی وضعف

۲۶۴۷۰.....پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ لیکن مشرق ومغرب کی طرف منہ کرو۔

رواہ النسائی والطبرانی عن ابی ایوب

۲۶۴۷۱.....اپنی شرمگاہوں سے قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ۔رواہ سمویه والطبرانی عن ابی ایوب

۲۶۴۷۲.....قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ مت کرو۔رواہ ابویعلی عن اسامة بن زید

۲۶۴۷۳...... جو شخص قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں کرتا اور نہ ہی پیٹھ کرتا ہے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک برائی مٹادی جاتی ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ وحسن

۲۶۴۷۴...... جو شخص پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتا ہے پھر اسی اثناء میں اسے یاد آ جاتا ہے اور قبلہ کی عظمت کی خاطر دوسری طرف منہ موڑ لیتا ہے وہ اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پاتا حتیٰ کہ اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔رواہ الطبری فی تھذیبہ عن الحسن مرسلاً وفیہ کذاب

۲۶۴۷۵...... تم میں سے کوئی شخص بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے چونکہ وہ اس جگہ غسل کرے گا یا وضو کرے گا عام طور پر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد و الترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والعقیلی عن عبداللہ بن مغفل

کلام:...... حدیث کے مراجع میں غسل کا ذکر نہیں۔دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۲ وضعیف النسائی ۲۔

۲۶۴۷۶...... تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو پانی جاری نہ ہو پھر اس سے وضو بھی کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۷۷...... رکے ہوئے پانی میں کوئی شخص پیشاب نہ کرے جسے وہ پیتا بھی ہے۔رواہ الطحاوی وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۷۸...... رکے ہوئے (جمع شدہ) پانی میں پیشاب مت کرو۔رواہ ابونعیم عن ابن عمر

۲۶۴۷۹...... جو شخص نہر کے کنارے پاخانہ کرے جس سے پانی پیا جاتا ہے اور وضو کیا جاتا ہے اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۰۱۔

سوراخ میں پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۴۸۰...... سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابو داؤد والحاکم عن عبداللہ بن سرجس

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۳

۲۶۴۸۱...... تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔رواہ ابن ماجہ والحاکم عن عبداللہ ابن سرجس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۳۴ وضعیف النسائی

اکمال

۲۶۴۸۲...... تم میں سے کوئی شخص بھی سوراخ میں پیشاب نہ کرے، اگر تم سونا چاہو تو چراغ گل کر دو چونکہ چوہیا بتی اٹھا لیتی ہے اور گھر والوں کو جلا ڈالتی ہے، مشکیزوں کو باندھ دو، برتنوں کو ڈھانپ لو اور رات کے وقت دروازوں کو بند کر لو۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ وابن الجارود والحاکم وسعید بن المنصور عن عبدالرحمن بن سرجس

قبر پر پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۴۸۳...... قبروں پر پیشاب کرنے سے گریز کرو چونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔رواہ الدیلمی عن انس

۲۶۴۸۴...... جس شخص نے قبر پر بیٹھ کر پیشاب یا پاخانہ کیا گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھا۔

رواہ الرویانی عن ابی امامۃ وضعیف وابن منیع عن ابی ہریرۃ وضعف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۶۶

راستے اور سایہ دار جگہ میں پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۴۸۵......ایسی دو چیزیں جو موجب لعنت ہیں ان سے بچو یعنی لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنا اور ان کے سائے میں پیشاب کرنا۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۸۶......جو شخص راستے میں مسلمانوں کو اذیت پہنچائے اس پر لعنت واجب ہو جاتی ہے۔رواہ الطبرانی عن حذیفہ بن اسید

۲۶۴۸۷......ایسی تین جگہوں (میں پیشاب کرنے) سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں، آنے جانے کی جگہیں، راستے کا درمیان اور سایہ۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۶۴۸۸......ایسی تین جگہوں سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں، سایہ دار جگہ جہاں کوئی سایہ لینے بیٹھتا ہو یا راستے میں یا ٹھہرے ہوئے پانی میں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۶۴۸۹...... جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو دور جاؤ، تیر تیار رکھو، لعنت والی جگہوں سے بچو تم میں سے کوئی شخص بھی درخت کے نیچے کوئی اترتا ہو اور نہ ہی پانی کے پاس پاخانہ کرے۔جس سے پیا جاتا ہو چونکہ لوگ تمہارے لیے بددعا کریں گے۔رواہ عبدالرزاق عن الشعبی مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۔

اکمال

۲۶۴۹۰ ......لعنت والی دو چیزوں سے بچو، لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنے سے اور لوگوں کے صحنوں میں پیشاب کرنے سے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۹۱......جس شخص نے مسلمانوں کے راستوں میں سے کسی راستے پر پاخانہ پھیلایا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس کے فرشتوں کی لعنت ہو اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابی ہریرۃ

جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم

۲۶۴۹۲......بچی کا پیشاب دھو لیا جائے جبکہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ام الفضل

۲۶۴۹۳......بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں جبکہ بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔رواہ احمد بن حنبل عن ام کرز

۲۶۴۹۴......جب کھانا نہ کھانے والے بچے کا پیشاب ہو اس پر پانی بہا دیا جائے اور جب لڑکی کا پیشاب ہو اسے دھویا جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۲۔

۲۶۴۹۵......لڑکی کا پیشاب دھو لیا جائے جبکہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں۔

رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابی السمح وابوداؤد وابن ماجہ عن علی

۲۶۴۹۶......لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔رواہ الترمذی والحاکم عن علی

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۷۹۔

اکمال

۲۶۴۹۷.....اسے چھوڑ دے چونکہ یہ کھاتا نہیں کھاتا اور اسے مارو بھی نہیں۔رواہ ابن النجار عن عائشة

۲۶۴۹۸.....لڑکے کے پیشاب پر پانی بہادیا جائے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔رواہ الطبرانی عن انس وابویعلیٰ عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۲۶۴۹۹.....بچی کا پیشاب دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارلیے جائیں۔رواہ عبدالرزاق عن قابوس بن المخارق

۲۶۵۰۰.....لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے جبکہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔رواہ ابویعلی والطبرانی عن زینت بنت جحش

۲۶۵۰۱.....بچی کا پیشاب دھویا جائے گا جب کہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه والطبرانی والحاکم والبیهقی عن ام الفضل لبابة بنت الحارث

حدیث ۲۶۴۹۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۵۰۲.....تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ چلو بھر پانی لو اور کپڑوں پر جہاں پیشاب لگا ہے وہاں چھینٹے مارلو۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابویعلیٰ والطبرانی وابن خزیمة و عبدالرزاق وسعید بن المنصور عن سهل بن حنیف

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم.....از اکمال

۲۶۵۰۳.....جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔رواہ الدار قطنی وضعفه عن البراء

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۸۹ واللطیفة ۲۷

۲۶۵۰۴.....گدھے اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔رواہ الخطیب عن علی

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۴۵ والاسرار المرفوعة ۵۸۲

۲۶۵۰۵.....جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ البیهقی وضعفه عن البراء والدارقطنی والبیهقی وضعفاہ عن جابر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۸ وذخیرۃ الحفاظ ۴۷۵۸۔

تیسری فصل.....ازالہ نجاست کے بیان میں

۲۶۵۰۶.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنے جوتے سے کوئی نجاست مسل دے تو مٹی اس کے لیے سامان طہارت ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی هریرة

۲۶۵۰۷.....جب موزوں سے نجاست مسل دی جائے تو موزے مٹی سے پاک کیے جاسکتے ہیں۔رواہ ابوداؤد عن ابی هریرة وعائشة

۲۶۵۰۸.....جب گھی میں چوہا پڑ جائے، اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے اردگرد کا گھی نکال پھینکو (اور باقی استعمال کرسکتے ہو) اور اگر گھی مائع حالت میں ہو پھر اس کے قریب بھی مت جاؤ۔رواہ ابوداؤد عن ابی هریرة وعن میمونة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۲۷۔۸۲۸ وضعیف الجامع ۷۲۵۔

۲۶۵۰۹.....عذاب قبر پیشاب کے اثر کی وجہ سے بھی ہوتا ہے، لہٰذا جسے پیشاب لگ جائے وہ اسے دھولے، اگر پانی نہ پائے تو پاک مٹی سے

اسے صاف کرلے۔رواہ الطبرانی عن میمونة بنت سعد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۵۔

۲۶۵۱۰..... اگر ایک درھم کے بقدر خون (کپڑوں پر یا جسم پر) لگا ہو تو وہ دھویا جائے اور نماز بھی لوٹائی جائے۔رواہ الخطیب عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۲۰۳ واسنی المطالب ۶۷۴۔

۲۶۵۱۱..... ایک درہم کے بقدر خون لگنے پر نماز لوٹائی جائے گی۔رواہ ابن عدی والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۹۳ وذخیرة الحفاظ ۲۴۴۶

برتن پاک کرنے کا بیان

۲۶۵۱۲..... جب کتا برتن سے پانی پی لے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے۔

رواہ ابوداؤد ومسلم عن ابی ھریرة

۲۶۵۱۳..... تمہارے برتن کے پاک کرنے کا طریقہ جب اس میں کتا پانی پی جائے اسے سات مرتبہ دھولیا جائے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اور بلی بھی اسی کی مانند ہے۔رواہ الحاکم عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۴۹۔

۲۶۵۱۴..... جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ النسائی وابن ماجه عن ابی ھریرة وابن ماجه عن ابن عمر والبزار عن ابن عباس

۲۶۵۱۵..... جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن میں جو کچھ ہو وہ گرادے پھر برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ مسلم والنسائی عن ابی ھریرة

۲۶۵۱۶..... جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ھریرة

۲۶۵۱۷..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھو اور ساتویں بار مٹی سے دھو۔رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرة

۲۶۵۱۸..... جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھو اور ایک مرتبہ مٹی کے ساتھ دھو۔رواہ الدارقطنی عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۲۳ وضعیف الجامع ۳۳۷

۲۶۵۱۹..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه عن عبداللّٰہ بن مغفل

۲۶۵۲۰..... جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پانی پی جائے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ مالک والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجه عن ابی ھریرة

۲۶۵۲۱..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے آخری بار اور پہلی بار مٹی سے دھویا جائے، اور جب بلی برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو ایک بار دھویا جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرة

۲۶۵۲۲..... مشرکین کی ہنڈیوں میں کھانا مت پکاؤ۔ جب تم ان کے علاوہ اور برتن نہ پاؤ تو انہیں خوب اچھی طرح سے دھولو اور پھر ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔رواہ ابن ماجه عن ابی ثعلبة الخشنی

۲۶۵۲۳..... تمہارے سینے میں شک نہ کھٹکے اس چیز کے بارے میں جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن ھلب

۲۶۵۲۴..... جو مٹی کے برتن ہوں ان میں پانی ابالو پھر انھیں دھولو اور جو پیتل کے برتن ہوں تو انھیں دھولو چنانچہ پانی ہر چیز کو پاک کر دیتا ہے۔
رواہ مالک عن عبداللہ بن الحارث

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۲۳۔

۲۶۵۲۵..... راستے کا ایک حصہ دوسرے حصے کو پاک کرتا رہتا ہے۔ رواہ ابن عدی والبیھقی عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۵۷۔

اکمال

۲۶۵۲۶..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۲۷..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اور جب بلی برتن میں منہ ڈال دے اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۲۸..... جب تمھیں ان (برتنوں) کی مجبوری پیش آئے انھیں پانی سے دھولو اور ان میں کھانا پکاؤ یعنی مجوسیوں کے برتنوں میں۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۶۵۲۹..... انھیں دھو کر پاک کرلو اور ان میں کھانا پکاؤ۔ رواہ الترمذی عن ابی ثعلبۃ الخشنی

: کہ رسول کریم ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۳۰..... اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن پاؤ تو ان میں مت کھاؤ اگر تمھیں ان کے علاوہ اور برتن نہ ملیں تو انھیں دھو کر ان میں کھالو۔
رواہ الترمذی وقال: حسن صحیح عن ابی ثعلبۃ الخشنی

انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی ایک قوم کی سرزمین میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھا سکتے ہیں اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۳۱..... جب تم ان (برتنوں) کے علاوہ کوئی چارہ کار پاؤ تو انھیں چھوڑ دو، اگر ان کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو تو انھیں پانی سے اچھی طرح دھولو اور پھر ان میں کھانا پکاؤ، کھاؤ اور پیو یعنی اہل کتاب کے برتنوں میں۔
رواہ الشافعی فی السنن حرملۃ وابوداؤد الطیالسی والحاکم والبیھقی عن ابی ثعلبیۃ الخشنی

۲۶۵۳۲..... تمہارے دل میں کوئی چیز شک نہ ڈالے جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی قبیصۃ

حدیث ۲۶۵۲۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۵۳۳..... ایسی چیز کو مت چھوڑو جس میں تم نصرانیت کی مشابہت پاؤ۔ روہ الطبرانی عن عدی بن حاتم

متفرقات ...... از اکمال

۲۶۵۳۴..... اس سے چراغ جلاؤ اور اسے کھاؤ نہیں۔ رواہ الدارقطنی والبیھقی عن ابی سعید

کہ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ چوہا گھی یا تیل میں پڑ جائے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فائدہ:..... حدیث مذکور بالا سے پتہ چلا کہ اگر کوئی چیز نجس ہو جائے تو اسے کسی دوسرے کام میں استعمال کرلینا چاہیے مثلاً اگر کتا دودھ پی لے تو بقیہ دودھ گرانا نہیں چاہیے بلکہ کسی جانور کو پلا دینا چاہیے۔

۲۶۵۳۵..... اگر گھی جما ہوا (ٹھوس) ہو تو چوہا اور اس کے اردگرد کا گھی پھینک دو اور باقی کھالو، اگر گھی مائع حالت میں ہو تو اس سے چراغ جلالو اور

اسے مت کھاؤ۔رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن میمونة

کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ چوہا گھی میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے، اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ عبد الرزاق واحمد بن حنبل عن ابی هريرة مثله وعبدالرزاق عن ابی سعيد

۲۶۵۳۶.....اگر گھی ٹھوس حالت میں ہو تو ہتھیلی کے بقدر چوہے کے ارد گرد سے گھی اٹھالو اور بقیہ کھالو۔رواہ عبدالرزاق عن عطاء بن يسار مرسلاً

۲۶۵۳۷.....اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہے کے آس پاس سے گھی اٹھالو اور جب تیل میں پڑ جائے تو اس سے چراغ جلالو۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن المسيب مرسلاً

۲۶۵۳۸.....بلاشبہ مٹی جوتوں کو پاک کر دیتی ہے۔رواہ البغوی وضعفه عن عائشة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آدمی جوتوں تلے نجاست مسلتا رہتا ہے پھر انھیں پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۳۹.....مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔رواہ عبدالرزاق عن عائشة رضی الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے جوتوں سے نجاست روندڈالے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۴۰.....اس کے بعد کی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ام سلمة رضی الله عنها

کہ ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا دامن لمبا ہے اور میں نجاست والی جگہ پر چلتی ہوں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۴۱.....اے سلمان! ہر وہ کھانا اور مشروب جس میں کوئی ایسا جانور پڑ جائے جس میں خون نہ ہو اس کا کھانا اور پینا حلال ہے اور اس سے وضو کرنا بھی حلال ہے۔رواہ الدارقطنی وضعفه والخطيب فی المتفق والمفترق عن سلمان

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۷

۲۶۵۴۲.....تم اسے کھرچ لو پھر اسے پانی سے رگڑ لو اور دھو کر اس میں نماز پڑھ لو۔رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن اسماء

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں بتائیں کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہو جاتی ہے اور خون کپڑوں کو لگ جاتا ہے وہ کیا کرے۔آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۴۳.....اسے لکڑی کے ساتھ کرچ لو اور پھر پانی اور بیری کے پتوں سے اسے دھولو۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجه ابن حبان عن ام قيس بنت محصن

کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا جو کپڑوں کو لگ جاتا ہے۔آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

باب چہارم.....موجبات غسل اور آداب غسل میں

حمام میں داخل ہونے کے آداب

اس میں دو فصلیں ہیں:

فصل اول.....موجبات غسل کے بیان میں

۲۶۵۴۴.....جب دو ختنوں کی جگہیں آپس میں مل جاتی ہیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔رواہ ابن ماجه عن عائشة عن ابن عمر

۲۶۵۴۵..... پانی، پانی سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی سعید واحمد بن حنبل والنسائی عن ابی ایوب

فائدہ:..... یعنی غسل خروج منی سے واجب ہوتا ہے جبکہ خروج منی سے مراد شرمگاہوں کا آپس میں مل جانا ہے۔ گویا جب مرد کا عضو عورت کی شرم گاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ خروج منی ہو یا نہ ہو۔ از مترجم

۲۶۵۴۶..... اگر تم مذی کے آنے پر غسل کرنے لگ جاؤ تو یہ صورت تمہارے اوپر حیض سے بھی زیادہ گراں ہو جائے گی۔

رواہ العسکری وسعید بن المنصور فی الصحابة عن حسان بن عبد الرحمن الضبعی مرسلاً

۲۶۵۴۷..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا اس نے (جسم پر) تری دیکھی حالانکہ اسے احتلام یاد نہ ہو تو وہ غسل کرے، اور جب اسے احتلام یاد ہو لیکن تری نہ دیکھے اس پر غسل نہیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیهقی عن عائشة

۲۶۵۴۸..... جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور عضو تناسل کی سپاری غائب ہو جائے تو گویا غسل واجب ہو گیا، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۵۴۹..... جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور پھر اسے انزال نہ ہو پھر عورت سے اس کے بدن پر جو تری لگی ہے اسے دھوئے اور وضو کر لے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی بن کعب

۲۶۵۵۰..... جب آدمی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے پھر جماع کی کوشش کرے مرد پر غسل واجب ہو جاتا ہے گو اسے انزال نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم ابوداؤد وابن ماجه عن ابی هریرة

۲۶۵۵۱..... جب آدمی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور شرمگاہ، شرمگاہ کو مس کرلے گویا غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ مسلم والدیلمی فی مسندالفردوس عن عائشة

۲۶۵۵۲..... جب عورت خواب دیکھے پھر اسے انزال ہو جائے اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن انس

۲۶۵۵۳..... جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ کو تجاوز کر جاتی ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ مسلم والترمذی عن عائشة والطبرانی عن ابی امامة وعن رافع بن خدیج والشیرازی فی الالقاب عن معاذ

۲۶۵۵۴..... جب عورت خواب میں وہ کچھ پائے جو مرد پاتا ہے تو عورت کو غسل کرنا چاہیے۔ رواہ میمونه عن انس

۲۶۵۵۵..... عورت پر غسل نہیں یہاں تک کہ اسے انزال نہ ہو جائے جس طرح مرد پر غسل نہیں یہاں تک کہ اسے انزال نہ ہو جائے۔

رواہ ابن ماجه عن خولة بنت حکیم

۲۶۵۵۶..... تم (عورتوں) میں سے جو کوئی یہ چیز (خواب میں) دیکھے اور پھر اسے انزال ہو جائے اسے غسل کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجه عن انس

۲۶۵۵۷..... فرشتے اس شخص کے پاس نہیں آتے جو جنابت کی حالت میں ہو اور جو خلوق (خوشبو) میں لت پت ہو حتیٰ کہ غسل نہ کر لے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۵۸..... مومن نجس نہیں ہوتا۔

رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی هریرة واحمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجه عن حذیفة عن ابن مسعود والطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۶۵۵۹..... جب تم مذی دیکھو تو عضو مخصوص کو دھو کر وضو کر لو جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہو اور جب تم منی دیکھو غسل کرو۔

رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان عن لی

اکمال

۲۶۵۶۰..... جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ کو تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اگر ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہو تو وہ کپڑا بغل کے نیچے سے نکال کر کاندھے پر ڈال لیا جائے۔ رہی یہ بات کہ حائضہ سے جو چیز حلال ہے وہ یہ کہ مافوق الازار نفع اٹھانا ہے البتہ اس سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۶۵۶۱..... جب شرمگاہ شرمگاہ کو تجاوز کر جائے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ وابن عباس معاً

۲۶۵۶۲..... جب عورت کی چار گھاٹیوں کے درمیان مرد بیٹھ جائے پھر کوشش کرنے لگے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۶۳..... جب شرمگاہ شرمگاہ کو چھو لیتی ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۲۔

۲۶۵۶۴..... جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور عضو تناسل کی سپاری چھپ جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۶۵۶۵..... پانی، پانی سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ایوب والبغوی عن عبان الانصاری

۲۶۵۶۶..... غسل چار چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے جنابت سے، سینگی لگوانے سے، میت کو غسل دینے سے اور جمعہ کا غسل۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۲۳۷ ضعاف الدارقطنی ۸۰

۲۶۵۶۷..... چار چیزوں کی وجہ سے غسل کیا جاتا ہے: جنابت سے، جمعہ کے دن، غسل میت سے اور سینگی لگوانے سے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن خزیمۃ عن ابن الزبیر عن عائشۃ

۲۶۵۶۸..... جب کوئی شخص جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی سعید

فائدہ:..... یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور یہ حکم معمول رہا کہ جب عضو تناسل کی سپاری عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے خواہ انزال ہو یا نہیں غسل ہو جاتا ہے۔

۲۶۵۶۹..... عورت پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو جائے جیسا کہ مرد پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو جائے۔ (رواہ ابن ماجہ عن خولۃ بنت حکیم) انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۰..... جب تم میں سے کسی شخص کو خروج منی نہ ہو یا انزال نہ ہوا سے وضو ہی کافی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن رجل عن الصحابۃ لیس فی الاکسال الاالطہور وابن ابی شیبۃ والدیلمی عن ابی وہو صحیح

۲۶۵۷۱..... جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے پھر اس کے عضو مخصوص سے کچھ تری ظاہر ہوا سے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ الطبرانی عن الحکم عن عمیر الثمالی

عورت کے غسل کرنے کا بیان.....از اکمال

۲۶۵۷۲..... جب عورت کو انزال ہو جائے اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ النسائی عن انس

کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر عورت کو احتلام ہو جائے، اس کا کیا حکم ہے اس پر یہ حدیث آپ نے ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۳...... جب تم پانی (منی) دیکھو غسل کرو۔ رواہ النسائی عن خولة بنت الحکیم وابن ماجه عن زینب بنت ام سلمة رضی اللہ عنها والطبرانی فی الاوسط عن سهلة بنت سهل وعن ابی هریرة

۲۶۵۷۴...... جب عورت زردی مائل پانی (منی دیکھے) تو غسل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! عورت کو احتلام ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۵...... اگر عورت کو ایسی صورت پیش آ جائے جیسی مرد کو پیش آ جاتی ہے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ مسلم عن انس

کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے متعلق سوال کیا جو خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۷۶...... جب عورت کو زردی مائل پانی نکلے اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۲۶۵۷۷...... جب تم تری پاؤ اے بسرہ! غسل کرلو۔ رواہ ابن ابی شیبة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کہ ایک عورت جسے بسرہ کہا جاتا تھا آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت خواب میں دیکھتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ہمبستری کر رہا ہے: آپ نے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۸...... جب عورت کو انزال ہو جس طرح مرد کو انزال ہوتا ہے عورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے اگر عورت کو انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ رواہ البیهقی عن انس

۲۶۵۷۹...... عورت پر کچھ نہیں جس طرح کہ مرد کو جب انزال نہ ہو اس پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال نہ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن خولة بنت حکیم

۲۶۵۸۰...... جب عورت حیض کی وجہ سے غسل کرے وہ اپنے بال کھول لے اور انھیں خطمی اور اشنان سے دھوئے اور جب غسل جنابت کرے اپنے سر پر پانی بہالے اور بال نچوڑ لے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد والطبرانی والبیهقی وسعید بن المنصور والخطیب فی التلخیص عن انس

۲۶۵۸۱...... حائضہ اور جنبیہ عورت پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے بال نہ کھولے جب پانی اس کے سر کی ہڈی تک پہنچ جائے۔

رواہ سعید بن المنصور عن جابر

۲۶۵۸۲...... حائضہ اور جنبیہ عورت پر کوئی ضرر نہیں کہ وہ اپنے بال نہ کھولے جب پانی اس کے سر کی ہڈی تک پہنچ جائے۔

رواہ الخطابی وسعید بن المنصور عن جابر

۲۶۵۸۳...... نہیں بس تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ تین چلو پانی اپنے سر پر ڈال لو اور پھر اپنے اوپر پانی بہالو اور پاک ہو جاؤ۔

رواہ مسلم عن ام سلمة رضی اللہ عنها

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے سر کی بہت زیادہ مینڈھیاں ہیں کیا میں غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولوں؟ آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فائدہ:...... اس حدیث کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حال پر محمول کیا جائے گا ورنہ دوسری احادیث میں یہ حکم ہے کہ جب عورت کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے تو مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں۔

۲۶۵۸۴...... بس تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لو پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاؤ یوں تم پاک ہو جاؤ گی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی

آداب غسل

۲۶۵۸۵..... جس شخص نے جنابت کا غسل کرتے وقت بال برابر جگہ بھی خشک چھوڑ دی اس کے ساتھ دوزخ میں ایسا اور ایسا کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۷۔

۲۶۵۸۶..... تم میں سے کوئی شخص بھی حالت جنابت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۸۷..... رہی بات مرد کی سو وہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور سے دھولے حتیٰ کہ بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے رہی بات عورت کی اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ مینڈھیاں نہ کھولے اسے چاہیے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال دے۔ رواہ ابو داؤد عن ثوبان

۲۶۵۸۸..... تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال دو پھر تم اپنے بقیہ جسم پر پانی بہالو اس طرح تم پاک ہو جاؤ گی۔

رواہ احمد بن حنبل و اصحاب السنن الاربعۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۶۵۸۹..... رہی بات میری، سو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن جابر

۲۶۵۹۰..... رہی بات میری سو میں اپنے چلو سے تین مرتبہ پانی لیتا ہوں اور اپنے سر پر بہالیتا ہوں پھر اپنے بقیہ جسم پر پانی ڈال لیتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و النسائی و البخاری و مسلم و ابن ماجہ عن جبیر بن مطعم

۲۶۵۹۱..... اللہ تعالیٰ تمہیں ننگا ہونے سے منع فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے حیاء کرو جو تم سے سوائے تین حالتوں کے جدا نہیں ہوتے۔ وہ یہ ہیں: قضائے حاجت کے وقت، جنابت کے وقت اور غسل کرتے وقت جب تم میں سے کوئی شخص کھلی فضا میں غسل کرنا چاہے اسے کسی کپڑے سے ستر کر لینا چاہیے یا دیوار یا اونٹ کی اوٹ میں غسل کرنا چاہیے۔ رواہ البزار عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۶۲ و الضعیفۃ ۲۲۲۳۔

۲۶۵۹۲..... جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر، جب تم اپنے کپڑے اتار دو وہ (ستر) بسم اللہ پڑھنا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۵۹۳..... تم میں سے کوئی شخص بھی بیابان جگہ میں غسل کرے اور نہ ہی ایسی جگہ غسل کرے جو بلند سطح ہو جہاں وہ چھپ نہ سکتا ہو، چونکہ اگر وہ نہیں دیکھ سکتا اسے تو دیکھا جا رہا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۵ و ضعیف الجامع ۶۳۵۶

۲۶۵۹۴..... بھلا کونسا وضو ہے جو غسل سے افضل ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۶۱۱۰

۲۶۵۹۵..... ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو اچھی طرح دھوؤ اور جلد کو اچھی طرح صاف کرو۔

رواہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۶ و ضعیف ابن ماجہ ۱۳۲

۲۶۵۹۶..... غسل ایک صاع پانی سے کیا جائے اور وضو ایک مد سے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۰۱۔

اکمال

۲۶۵۹۷.....رہی بات میری سو میں وضو کرتا ہوں جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہوں۔ پھر میں تین مرتبہ چلو بھرتا ہوں اور سر پر ڈال لیتا ہوں اور پھر غسل کرتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ پھر اس کے بعد میں اپنے بقیہ جسم پر پانی بہاتا ہوں۔ رواہ الطبرانی عن جبیر بن مطعم

جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۶۵۹۸..... اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا، رہی بات میری سو میں ایسا ایسا کر کے غسل کرتا ہوں اور وضو کرتا ہوں جس طرح کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہوں۔ شرمگاہ دھوتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے غسل کا ذکر کیا، رہی بات پانی کی سووہ پانی کے بعد ہوتا ہے اور یہ تو مذی ہے۔ ہر نر کو مذی آتی ہے مذی آنے پر میں شرمگاہ دھولیتا ہوں اور وضو کرتا ہوں۔ رہی بات مسجد میں نماز پڑھنے کی اور گھر میں نماز پڑھنے کی سو تم دیکھ رہے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے تاہم مجھے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے ہاں البتہ اگر فرض نماز ہو تو (وہ ہر حال میں مسجد میں پڑھی جائے گی) حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کی بات رہی سو میں تو اس کے ساتھ کھانا کھالیتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وابن خزیمة والبیھقی وسعید بن المنصور عن حزام بن حکیم عن عبداللہ بن سعدالانصاری وروی بعضہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجه

۲۶۵۹۹.....جس شخص نے غسل جنابت کے وقت بال برابر جگہ بھی خشک چھوڑ دی اس کے ساتھ دوزخ میں ایسا ایسا کیا جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه وابن جریر عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۴، ۵ وضعیف الجامع ۵۵۲۴۔

۲۶۶۰۰.....ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے۔

رواہ ابن جریر عن طلحة بن نافع عن ابی ایوب الانصاری مرفوعاً وابن جریر عن ابی الدرداء وعن حذیفة موقوفاً علیھما

۲۶۶۰۱..... ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو پانی میں اچھی طرح تر کر لو اور جلد صاف کرو۔

رواہ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً وابن جریر عن الحسن عن ابی ھریرة موقوفاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۰۸۔

۲۶۶۰۲.....اے عائشہ! ہر بال پر جنابت ہوتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشة

۲۶۶۰۳..... بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح تر کرو جلد کو اچھی طرح صاف کرو جو لوگ اچھی طرح غسل نہیں کرتے ان کی مثال اس درخت کی سی ہے جسے پانی پہنچے اور وہ پتے نہ اگائے اور اس کی جڑیں بھی سیراب نہ ہوں اللہ سے ڈرو اور اچھی طرح سے غسل کرو چونکہ یہ اس امانت کی وجہ سے ہے جس کا بار تم نے اٹھا رکھا ہے اور ان پوشیدہ رازوں کی وجہ سے ہے جو تمہیں سپرد کئے گئے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن میمونة بنت سعد

۲۶۶۰۴.....بھلا کونسا وضو غسل سے افضل ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

نبی کریم ﷺ سے غسل کے بعد وضو کرنے کا سوال کیا گیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۱۰۔

۲۶۶۰۵.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ حیادار ہے علیم ہے ستر رکھنے والا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے تو اسے چاہیے کہ ستر کرے اگرچہ دیوار کی اوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر عن بھز بن حکیم عن ابیه عن جدہ

۲۶۶۰۶.....اللہ تعالیٰ حیادار ہے اور حیاء کو پسند فرماتا ہے ستر رکھنے والا ہے اور ستر کو پسند کرتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے

چھپ کر غسل کرنا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۶۶۰۷..... اے لوگو! تمہارا رب حیادار اور کریم ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے ستر کرنا چاہیے۔

رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن منبہ

۲۶۶۰۸..... بغیر ازار کے پانی میں مت داخل ہو چونکہ پانی کی دو آنکھیں ہیں۔ رواہ الدیلمی عن جابر

۲۶۶۰۹..... حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام جب پانی میں داخل ہونا چاہتے اس وقت تک کپڑے نہیں اتارتے تھے جب تک اپنے آپ کو پانی میں چھپا نہ لیتے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۶۶۱۰..... میں تمہیں اپنے رب تعالیٰ سے حیاء کرتے نہیں دیکھ رہا اپنی مزدوری لو (اور چلتے بنو) ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج

ابن جریج کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کا ایک مزدور فضا میں کھلی جگہ غسل کر رہا ہے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۱۱..... مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے اور نہ ہی عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے کوئی آدمی بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے اور ہر دن کنگھی بھی نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن رجل من الصحابة

۲۶۶۱۲..... غسل جنابت کے لیے چھ مد پانی کافی ہے۔ رواہ البزار عن ابی ہریرة وضعف

۲۶۶۱۳..... جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے چاہیے کہ ہر عضو کو تین مرتبہ دھوئے۔ رواہ الدیلمی عن ام ھانی

۲۶۶۱۴..... فرشتے کافر کے جنازے میں بھلائی کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے اور نہ ہی جنبی کے پاس حتیٰ کہ غسل کرے یا وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے غسل کیا جاتا ہے اور فرشتے اس شخص کے پاس بھی حاضر نہیں ہوتے جو مہندی وغیرہ سے اپنے آپ کو لت پت کرے۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن عمار بن یاسر

فصل دوم.....حمام میں داخل ہونے کا بیان

۲۶۶۱۵..... اس گھر سے ڈرو جسے حمام کہا جاتا ہے جو بھی حمام میں داخل ہو اسے ستر کر لینا چاہیے۔

رواہ الطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۶۶۱۶..... حمام پر تف ہے، وہ پردہ ہے ستر نہیں، پانی ہے جو پاک نہیں، کسی مرد کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر رومال کے حمام میں داخل ہو مسلمانوں کو حکم دو کہ اپنی عورتوں کو فتنے میں نہ ڈالیں، مردوں کو عورتوں کا نگران مقرر کیا گیا ہے عورتوں کو تعلیم دو اور انھیں تسبیح کرنے کا حکم دو۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۰۵۳ او المغیر ۳۲۔

۲۶۶۱۷..... حمام بہت برا گھر ہے اس میں آوازیں بلند کی جاتی ہیں اور بے پردگیوں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

رواہ اصحاب السنن الاربعة عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۴۹ وکشف الخفاء ۹۳۳، ۲۸۲۸

۲۶۶۱۸..... حمام بہت برا گھر ہے چنانچہ یہ ایسا گھر ہے جس میں ستر نہیں ہوتا اور ایسا پانی ہے جو پاک نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن عائشة

۲۶۶۱۹..... میں اپنی امت کے مردوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ حمام میں بغیر ازار کے داخل نہ ہوں۔ اور میں اپنی امت کی عورتوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ حمام میں داخل نہ ہوں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۳۵

۲۶۶۲۰......عجمیوں کی سرزمین تم فتح کرلو گے، تم ان میں ایسے گھر پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے ان میں مرد بغیر ازار کے داخل نہ ہوں، عورتوں کو ان میں داخل ہونے سے روکو ہاں البتہ کوئی مریضہ ہو یا نفاس والی ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۲۰ وضعیف الجامع ۲۴۶۶

۲۶۶۲۱......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر ازار کے حمام میں داخل نہ ہو۔ رواہ النسائی عن جابر

۲۶۶۲۲......حمام میں داخل ہونا ہے میری امت کی عورتوں پر حرام ہے۔ رواہ الحاکم عن عائشۃ

۲۶۶۲۳......حمام سب سے برا گھر ہے۔ اس میں شور وغل ہوتا ہے اور بے پردگیوں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے جو شخص حمام میں داخل ہو بغیر ستر کے داخل نہ ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۶۲۴......جو شخص حمام میں بغیر ازار (شلوار) کے داخل ہوتا ہے وہ جگہ اس پر لعنت کرتی ہے۔ رواہ الشیرازی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷۵

۲۶۶۲۵......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر ازار (شلوار) کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوا اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا جام گھمایا گیا ہو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن جابر

۲۶۶۲۶......سوائے اپنی بیوی اور باندی کے بے پردگی کی حفاظت کرو عرض کیا گیا: اگر لوگ ایک دوسرے کے رشتہ دار ہوں (اور وہ کسی جگہ جمع ہوں) فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ بے پردہ کو کوئی نہ دیکھے تو ایسا ضرور کرو، عرض کیا گیا: جب ہم میں سے کوئی تنہائی میں ہو؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ والحاکم و البیہقی فی السنن عن بهز بن حکم عن ابیہ عن جدہ

۲۶۶۲۷......بے شک اللہ تعالیٰ حیادار ہے اور ستر رکھنے والا ہے حیاء اور ستر کو پسند کرتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے ستر کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن یعلیٰ بن امیہ

۲۶۶۲۸......ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے ہماری بے پردگیاں دیکھی جائیں۔ رواہ الحاکم عن جبار بن صخر

۲۶۶۲۹......مجھے ننگے ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الطیالسی عن ابن عباس

۲۶۶۳۰......مجھے ننگا ہو کر چلنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۶۳۱......بغیر ازار کے پانی میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۹۷۱ وضعیف الجامع ۶۰۱۰

۲۶۶۳۲......ننگا ہونے سے بچو چونکہ تمہارے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہونے پاتے سوائے قضائے حاجت اور ہمبستری کے وقت کے۔ لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۹ وضعیف الجامع ۲۱۹۴

۲۶۶۳۳......سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والا جس کے لیے نورہ بنایا گیا وہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہیں چنانچہ جب سلیمان جب حمام میں داخل ہوئے اور اس کی حرارت پائی تو بولے: اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ۔

رواہ العقیلی والطبرانی وابن عدی و البیہقی فی السنن عن ابی موسی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۷ وضعیف الجامع ۲۱۴۶۔

اکمال

۲۶۲۳۴..... جب آخری زمانہ ہوگا اور میری امت کے مردوں پر بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہونا حرام ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: چونکہ وہ ننگے لوگوں کے پاس داخل ہوں گے اور ان پر ننگے لوگ داخل ہوں گے، خبردار! اللہ تعالیٰ دیکھنے والے اور جس کی طرف دیکھا جائے ان پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن الزهری مرسلاً

۲۶۲۳۵..... عنقریب تم عجمیوں پر فتحمند ہو جاؤ گے تم ایسے گھروں کو پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے بغیر تہبند کے کوئی آدمی ان میں داخل نہ ہو اور کوئی عورت بھی ان میں داخل نہ ہو البتہ مریضہ اور نفاس والی داخل ہو سکتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن ابن عمرو

۲۶۲۳۶..... عنقریب تم آفاق ارض کو فتح کرو گے ان میں ایسے گھر ہوں گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے میری امت پر ان میں داخل ہونا حرام ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! حمام سستی، لاغری کو دور کرتا ہے اور میل کو ختم کرتا ہے فرمایا: حمام میں داخل ہونا میری امت کے مردوں کے لیے حلال ہے بشرطیکہ تہبند میں ہوں جب کہ میری امت کی عورتوں پر حرام ہے۔ رواہ الطبرانی عن المقدام

۲۶۲۳۷..... عنقریب بہت سارے حمام وجود میں آئیں گے، ان حماموں میں عورتوں کے لیے کوئی بھلائی نہیں اگر چہ تہبند چادر اور اوڑھنی لے کر ہی کیوں نہ داخل ہوں جو عورت بھی اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اوڑھنی سر سے نیچے اتار لیتی ہے اس کے اور اس کے رب کے درمیان ستر کھل جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

۲۶۲۳۸..... عنقریب تم سرزمین شام فتح کرلو گے وہاں تم ایسے گھر پاؤں گے جنہیں حمام کہا جائے گا وہ میری امت کے مردوں پر بغیر ازار کے حرام ہیں میری امت کی عوروں پر بھی حرام ہیں ہاں البتہ جو نفاس والی ہو یا بیمار ہو۔

رواہ ابن عدی والخطیب فی المتفق وابو القاسم النجار فی کتاب الحمام وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۰۳ والمتناھیۃ ۵۶۲۔

۲۶۶۳۹..... تم میں سے جو حمام میں جائے تو پردے کا اہتمام کرے۔ ابن ابی شیبہ عن طاؤس مرسلاً

۲۶۶۴۰..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوں وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو۔

رواہ الخطیب عن انس وابوداؤد الطیالسی وابن ابی شیبة عن ابن عمر

۲۶۶۴۱..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ جمعہ کے لیے جلدی آئے جو شخص لہو ولعب میں یا تجارت میں مشغول ہو کر جمعہ سے بے نیاز ہو گیا اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور لائق ستائش ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۲۶۶۴۲..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا جام گھمایا جاتا ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو عوت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والبیهقی عن عمر

۲۶۶۴۳. شام میں ایک گھر ہے جس میں بغیر تہبند کے داخل ہونا مومنین کے لیے حلال ہے اور مومن عورتوں کے لیے اس میں داخل ہونا کسی طرح حلال نہیں۔ رواہ الدیلمی عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۵۶۴۔

۲۶۶۴۴..... بہت اچھا گھر ہے وہ حمام جس میں مسلمان شخص داخل ہو چونکہ جب وہ اس میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے گا اور

اللہ تعالیٰ سے دوزخ سے پناہ مانگے گا بہت برا گھر ہے وہ گھر جو لہن والا ہو چونکہ وہ اس میں داخل ہوگا اسے دنیا کی ترغیب دی جائے گی اور آخرت بھلا دی جائے گی۔رواہ الحکیم وابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۶۶۴۵..... حمام بہت برا گھر ہے جس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں اور ستر کھول دیئے جاتے ہیں عرض کیا گیا: حمام سے مریض کا علاج ہوتا ہے اور میل دور ہوتی ہے؟ فرمایا: جو بھی حمام میں داخل ہو وہ ستر کا اہتمام کر کے داخل ہو۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۲۴۹۔۲۴۸ وضعیف الجامع ۳۳۸۹۔

۲۶۶۴۶..... عورت حمام میں رومال کے ساتھ یا بغیر رومال کے کسی طرح بھی داخل نہ ہو۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۶۶۴۷..... سب سے پہلے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے لیے حمام بنائے گئے۔رواہ البخاری فی تاریخہ والعقیلی عن ابی موسیٰ

باب پنجم ..... پانی، تیمّم، موزوں پر مسح کرنا
حیض، استحاضہ، نفاس اور دباغت کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں:

فصل اول ..... پانی کے بیان میں

۲۶۶۴۸..... پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۶۸۔

۲۶۶۴۹..... پانی پاک ہے البتہ اگر پانی کی بو اور ذائقے پر کسی چیز کا غلبہ ہو جائے۔رواہ الدارقطنی عن ثوبان

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۹۔

۲۶۶۵۰..... سمندر کا پانی پاک ہے۔رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۶۶۵۱..... یقیناً پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثۃ والدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابی سعید

۲۶۶۵۲..... یقیناً پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی البتہ جس پانی کی بو اور ذائقے پر کسی چیز کا غلبہ ہو جائے۔رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

۲۶۶۵۳..... بلاشبہ پانی جنابت والا نہیں ہوتا۔رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

۲۶۶۵۴..... پانی پر جنابت نہیں ہے۔رواہ الطبرانی عن میمومۃ

۲۶۶۵۵..... پانی پر جنابت نہیں، زمین پر جنابت نہیں کپڑے پر جنابت نہیں۔رواہ الدارقطنی عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۸۱ وضعیف الجامع ۴۸۹۳۔

۲۶۶۵۶..... سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۶۵۷..... جس شخص کو سمندر بھی پاک نہ کرے اسے اللہ پاک نہ کرے۔رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۴۳۔

۲۶۶۵۸..... جب پانی دو مٹکوں تک پہنچ جائے وہ گندگی کا حامل نہیں ہوتا۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثۃ وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الحدیث ۲۶ والتنکیت والافادة ۶۵

۲۶۶۵۹......جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے پھر اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

۲۶۶۶۰......جب پانی دو مشکوں تک یا اس سے زیادہ ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ الدارقطنی عن ابی ھریرة

۲۶۶۶۱......جب پانی چالیس مشکوں تک پہنچ جائے پھر اس میں گندگی کی گنجائش نہیں رہتی۔رواہ بن عدی و العقیلی والدارقطنی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۳ ولاآلی ۴۲

۲۶۶۶۲......جب پانی دو مٹکے ہو پھر وہ نجس نہیں ہوتا۔رواہ ابوداؤد وابن ماجه والحاکم عن عمر

۲۶۶۶۳......سمندر کے پانی سے غسل کرو اور اس سے وضو بھی کرو چونکہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ البخاری فی التاریخ والحاکم والبیھقی فی المعرفة عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶ ۹۷

۲۶۶۶۴......پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ ابن ماجه عن جابر واحمد بن حنبل والنسائی عن ابن عباس

۲۶۶۶۵......پانی پر جنابت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی چیز اسے نجس کرتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن میمونة

۲۶۶۶۶......پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید والنسائی وابن حبان والحاکم عن ابن عباس

۲۶۶۶۷......سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة وابن حبان والحاکم عن ابی ھریرة واحمد بن حنبل وابن ماجه وابن حبان عن جابر وابن ماجه عن ابن الفراسی

اکمال

۲۶۶۶۸......جب پانی دو یا تین مٹکے ہو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

رواہ الشافعی فی القدیم واحمد بن حنبل والحاکم والبیھقی فی المعرفة عن ابن عمر

۲۶۶۶۹......جب پانی دو مٹکے ہو وہ نجس نہیں ہوتا اور اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔رواہ عبدالرزاق وابن جریر بلاغاً

۲۶۶۷۰......پانی نجس نہیں ہوتا البتہ وہ پانی جس کی بو اور ذائقہ بدل جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامة وعبدالرزاق عن عامر بن سعد مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳ وذخیرۃ الحفاظ ۶۳۹۴۔

۲۶۶۷۱......پانی پیو اور پلاؤ چونکہ پانی حلال ہے حرام نہیں۔رواہ مسدد عن شیخ بلاغاً

۲۶۶۷۲......سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن انس وعن سلمان بن موسیٰ مرسلا وعن یحییٰ بن کثیر بلاغاً

فائدہ:......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شبہ ہوا تھا کہ بڑی بڑی مچھلیاں سمندر میں مرتی ہیں انکے گوشت اور اوجڑی پانی میں شامل ہو جاتے ہیں لہٰذا ہوسکتا ہے پانی پاک نہ ہو یہ شبہ دور کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے تصریح فرمائی کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اسے مزید پختہ کرنے کے لیے فرمایا سمندر کا مردہ حلال ہے یعنی سمندر میں مری ہوئی مچھلی حلال ہے لیکن اس میں عموم نہیں چونکہ "طافی" یعنی وہ مچھلی جو طبعی موت مر جائے اور پھر پانی میں الٹی تیرنے لگے وہ حلال نہیں فتامل ازمترجم۔

۲۶۶۷۳......کھجوریں پاکیزہ ہیں اور پانی پاک ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وضعفه وابن ماجه والبیھقی فی السنن عن ابی مسعود

کہ نبی کریم ﷺ نے جنات والی رات پوچھا: تمہارے برتن میں کیا ہے؟ عرض کیا: نبیذ ہے آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۷۴.....جو شخص مطلق پانی نہ پائے نبیذ اس کے لیے وضو کا پانی ہے۔ رواه الدارقطني عن ابن عباس وقال وهم والمحفوظ وقفه على عكرمة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۱۵

۲۶۶۷۵.....طہارت اور اللہ کی برکت کی طرف آؤ۔ رواه النسائي عن ابن مسعود

۲۶۶۷۶.....اس وضو کی طرف آؤ جو آسمان سے برکت والا نازل ہوا ہے۔ رواه الترمذی وقال حسن صحیح عنه

فرع جانور کے جھوٹے کے بیان میں

۲۶۶۷۷.....بلی نجس نہیں ہے چونکہ بلی ان چیزوں میں سے ہے جو تمہارے اوپر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

رواه مالك واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعه وابن حبان والحاكم عن ابی قتادة وابوداؤد و البيهقي عن عائشة

۲۶۶۷۸.....بلی درندہ ہے۔ رواه احمد بن حنبل والدارقطني والحاكم عن ابی هريرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵۸۵ واللطیفہ ۳۲۔

۲۶۶۷۹.....بلی گھر میں پائے جانے والوں میں سے ایک فرد ہے اور وہ ان چیزوں میں سے ہے جو تمہارے اوپر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

رواه احمد بن حنبل عن ابی قتادة

۲۶۶۸۰.....بلی نے اپنے پیٹ میں جو بھر لیا وہ اس کا حصہ ہے اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارا حصہ ہے اور پاک ہے۔ رواه ابن ماجه عن ابی سعيد

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۸۹۔

۲۶۶۸۱.....بلی نے جو اپنے پیٹ میں بھر لیا وہ اس کا حصہ ہے جو باقی بچ گیا وہ ہمارے پینے کا سامان ہے اور پاک ہے۔

رواه عبدالرزاق عن ابن جريج بلاغا

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۸۸۔

اکمال

۲۶۶۸۲.....اے حوض کے مالک! اس حوض کے بارے میں خبر مت دو یہ محض تکلف ہوگا درندوں نے جو لے لیا وہ ان کا حصہ تھا اور جو باقی رہا وہ ہمارے پینے کی چیز ہے اور پاک ہے۔ رواه الديلمي عن ابن عمر

۲۶۶۸۳..... بلی نجس نہیں ہے چونکہ یہ گھر کا سامان ہے۔ رواه النسائي عن ابی هريرة

۲۶۶۸۴.....بلی چکر لگانے والی چیزوں میں سے ہے۔ رواه ابن ابی شيبة عن ابی قتادة

۲۶۶۸۵.....بلی درندہ ہے۔ رواه ابن ابی شيبة عن ابی هريرة وفيه عيسى بن المسيب ضعيف

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۵۳۴۔

۲۶۶۸۶.....اے انس! بلی گھر کا سامان ہے وہ کسی چیز کو گندی نہیں کرتی اگرچہ اس میں منہ مار جائے۔ رواه الطبراني في الاوسط عن انس

۲۶۶۸۷.....بلی کی وجہ سے برتن کو اسی طرح دھویا جائے گا جس طرح کتے کی وجہ سے دھویا جاتا ہے۔ رواه الديلمي عن ابی هريرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطیفہ ۳۳۔

فصل دوم ...... تیمّم کے بیان میں

۲۶۶۸۸..... تیمم کی دوضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے دوسری ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۴ وذخیرۃ الحفاظ ۱۵۰۹

فائدہ: ...... یعنی پاکیزہ مٹی پر دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ کر ضرب لگائی جائے اور پورے چہرے پر مسح کر لیا جائے دوسری ضرب مار کر کہنیوں تک ہاتھوں پر مسح کر لیا جائے۔

۲۶۶۸۹..... پاک مٹی پاک کرنے والی ہے جب تک تم پانی نہ پاؤ اگر چہ اس میں دس سال ہی کیوں نہ گزر جائیں جب تم پانی پاؤ اسے اپنی جلد پر مل لو یعنی وضو کرلو۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی عن ابی ذر

۲۶۶۹۰..... مٹی مسلمان کے لیے وضو کرنے کی چیز ہے اگر چہ دس سال تک پانی نہ پائے جب پانی پالے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اسے اپنی جلد پر پانی پھیر لینا چاہیے یہی اس کے لیے بہتر ہے۔رواہ البزار عن ابی ھریرۃ

۲۶۶۹۱..... تمہیں مٹی سے تیمم کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہیں کافی ہے۔رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عمران بن حصین

۲۶۶۹۲..... تیمم: ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ہاتھوں کے لیے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ و احمد بن حنبل عن عمار بن یاسر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۱۸۔

۲۶۶۹۳..... پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگر چہ دس سال تک پانی نہ پائے جب پانی پالے اپنا بدن دھولے چونکہ یہی اس کے لیے بہتر ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی ذر

۲۶۶۹۴..... تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگاؤ اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔

رواہ ابوداؤد عن عمار

۲۶۶۹۵..... جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی شخص کو زخم لگ جائے یا پھوڑا نکل آئے پھر اسے جنابت لاحق ہو جائے اسے خوف ہوا کہ اگر اس نے غسل کیا تو مر جائے گا اسے تیمم کر لینا چاہیے۔رواہ الحاکم والبیھقی عن ابن عباس

۲۶۶۹۶..... لوگوں نے اسے قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ انھیں قتل کرے کیا عاجز کی بیماری کی شفا سوال کرنے میں ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

۲۶۶۹۷..... لوگوں نے اسے قتل کیا اللہ تعالیٰ انھیں قتل کرے جب انھیں علم نہیں تھا انھوں نے سوال کیوں نہیں کیا یقیناً عاجز کی بیماری کی شفاء سوال کرنے میں ہے جبکہ اسے تیمم کرنا کافی تھا یا اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر لیتا اور بقیہ بدن دھو لیتا۔رواہ ابوداؤد عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۷۴۔

اکمال

۲۶۶۹۸..... تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے۔رواہ عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ

ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں چار یا پانچ ماہ سے ریتیلے علاقہ میں رہ رہا ہوں (جہاں پانی بہت کم یاب ہے) جبکہ ہمارے درمیان نفاس والی عورت حائضہ اور جنبی بھی ہوتے ہیں آپ ہمیں ایسی حالت میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۹۹..... تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے بلاشبہ وہ تمہیں کافی ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم والترمذی عن عمران بن حصین

کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوجاتی ہے جبکہ پانی دستیاب نہیں ہوتا۔ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۰۰..... انصاری نے دوستی کا مظاہرہ کیا (رواہ عبدالرزاق عن مجاہد مجاہد کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور ایک انصاری کو مسلمانوں کا پہرہ دینے کے لیے روانہ کیا چنانچہ دونوں حضرات کو جنابت لاحق ہوگئی، بوقت سحر کی شدید سردی کی وجہ سے انھیں غسل کرنے کی جسارت نہ ہوئی تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ مٹی میں لوٹ پوٹ ہولیے جبکہ انصاری نے تیمم کرلیا۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۰۱..... اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے رہو اگرچہ تم دس سال تک پانی پر قدرت حاصل نہ ہو۔ رواہ الرافعی عن ابی ذر

۲۶۷۰۲..... پاک مٹی مسلمان کے لیے سامان وضو ہے اگرچہ دس سال تک تیمم کرتا رہے۔ جب پانی پائے اپنا بدن دھولے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ذر

۲۶۷۰۳..... پاک مٹی سامان طہارت ہے جب تک پانی نہ پایا جائے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب تم پانی پاؤ اپنا بدن دھولو۔

رواہ ابن ابی شیبة عن ابی الدرداء

فصل سوم ...... موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۲۶۷۰۴..... موزوں پر اور اوڑھنی پر مسح کرو۔ رواہ احمد بن حنبل عن بلال

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۷۰ وضعیف الجامع ۱۲۷۰

۲۶۷۰۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں موزوں میں ڈالے درآں حالیکہ دونوں پاؤں پاک ہوں اگر وہ مسافر ہو تو تین روز تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن مسح کرسکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبه عن ابی ہریرة

۲۶۷۰۶..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور موزے پہنے انھیں پہنے ہوئے نماز پڑھے پھر ان پر مسح کرے پھر اگر چاہے تو نہ اتارے ہاں البتہ جنابت کی وجہ سے اتاردے۔ رواہ ابن ابی شیبة عن ابی ہریرة

۲۶۷۰۷..... موزوں پر تین دن تک مسح کرو۔ رواہ الطبرانی عن خزیمة بن ثابت

۲۶۷۰۸..... مسافر موزوں پر تین دن تین رات مسح کرے جبکہ مقیم ایک دن ایک رات مسح کرے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائي وابن ماجه عن علي واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة وابن حبان عن خزيمة بن ثابت، احمد بن حنبل والبخاری فی تاریخه عن عوف بن مالک والطبرانی عن اسامة بن شریک والبراء بن عازب وجریر البجلي وصفوان بن عسال والمغيرة بن شعبة ويعلیٰ بن مرة وابی بكرة الطبرانی فی الاوسط عن انس وابن عمر، والبخاری فی تاریخه عن عمر والدارقطني في الافراد عن بلال: البزار عن ابی هريرة وابونعيم فی المعرفة عن مالک بن سعد وابی مريم الباوردی عن خالد بن عرفطة ابن عساكر عن يسار ابو بكر النيسا بوری عن عمرو بن امية الضمری

اکمال

۲۶۷۰۹..... موزوں اور موقین پر مسح کرو۔ رواہ الطبرانی والبغوی عن بلال

فائدہ: ...... موقہ بھی چمڑے بنے ہوتے ہیں جو موزوں کی حفاظت کے لیے موزوں پر پہنے جاتے ہیں۔

۲۶۷۱۰..... موزوں پر اور اوڑھنی پر مسح کرو۔ رواہ عبدالرزاق احمد بن حنبل والطبرانی عن بلال

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۳۷ وضعیف الجامع ۱۲۷۰

۲۶۷۱۱......اوڑھنی پر اور موقین پر مسح کرو۔رواہ سعید بن المنصور عن بلال

۲۶۷۱۲......عنقریب تم کثرت سے موزے استعمال کروگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تمہیں ان پر مسح کرنا چاہئے۔رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

۲۶۷۱۳......سنت یوں نہیں ہے ہمیں تو موزوں پر یوں مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے موزے پر اپنا ہاتھ پھیرا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۶۷۱۴......مسافر کے لیے مسح کی حد تین دن ہیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔رواہ ابن ابی شیبة عن خزیمة بن ثابت

۲۶۷۱۵......موزوں پر مسح مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلة عن علی الخطیب عن خزیمة بن ثابت الطبرانی عن ابن عباس الطبرانی عن ابن عمر ابونعیم عن خزیمة بن ثابت

۲۶۷۱۶......مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں، مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات نیند، پیشاب اور پاخانے کی وجہ سے انھیں نہ اتارو البتہ جنابت کی وجہ سے اتاردو۔رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۶۷۱۷......مسافر تین دن تک موزوں پر مسح کرے اور مقیم ایک دن اور ایک رات۔رواہ البیهقی فی المعرفة عن خزیمة بن ثابت

۲۶۷۱۸......مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں، مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے موزوں پر مسح کرے جب دونوں پاؤں پاک حالت میں موزوں میں داخل کرے۔رواہ الطبرانی عن خزیمة بن ثابت

فصل چہارم......حیض، استحاضہ اور نفاس کے بیان

حیض

۲۶۷۱۹......حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۴۱ وضعاف الدارقطنی ۱۵۰

۲۶۷۲۰......جنبی اور حائضہ قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۱ والکشف الالٰہی ۱۱۴۵۔

۲۶۷۲۱......روئی (وغیرہ) میں خوشبو لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عائشة

فائدہ:......حائضہ عورت کے لیے ارشاد ہے کہ روئی وغیرہ میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھ لے تاکہ حیض کی بدبو جاتی رہے۔حیض سے غسل کرنے کے بعد خوشبو رکھے تاکہ اس کا مفاد حاصل ہو۔

۲۶۷۲۲......مجھے جبرئیل امین نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ماں حواء کو پیغام بھیجا جب انھیں حیض کا خون آیا، انھوں نے اپنے رب کو پکارا: مجھے خون آیا ہے میں اسے نہیں پہچانتی، رب تعالیٰ نے جواب دیا: میں ضرور تمہارا اور تمہاری اولاد کا خون جاری کروں گا اور اسے تمہارے لیے کفارہ اور باعث طہارت بناؤں گا۔رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عمر

۲۶۷۲۳......جب تم عورتوں میں سے کسی عورت کے کپڑوں کو حیض کا خون لگ جائے وہ اسے کھرچ لے پھر اسے پانی سے رگڑ کر دھولے اور ان میں نماز پڑھ لے۔رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن اسماء بنت ابی بکر

۲۶۷۲۴......تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔رواہ مسلم واصحاب السنن الثلاثة عن عائشة ومسلم والنسائی عن ابی هریرة

اکمال

۲۶۷۲۵.....لڑکی کا حیض نہیں اور اس ثیب خاتون کا حیض بھی نہیں جو حیض ہونے سے مایوس ہو چکی ہو تین دن سے کم اور دس دنوں سے زیادہ۔
رواہ الدارقطنی عن ابی امامة

۲۶۷۲۶.....عورتوں کو (ایام حیض میں) گھروں میں جمع رکھو ان کے ساتھ بجز ہمبستری کے سب کچھ کر سکتے ہو۔رواہ ابوداؤد عن انس

۲۶۷۲۷.....حائضہ عورت کے مختلف مواقع ہیں، حیض کے خون کی ایسی بدبو ہوتی ہے جو کسی اور چیز کی نہیں ہوتی جب حیض کی مدت ختم ہو جائے اس وقت تم غسل کر لو اور حیض کا خون دھو لو۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

استحاضہ کا بیان

۲۶۷۲۸.....مستحاضہ ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرتی رہے گی۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۷۲۹.....جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ رنگ کا خون ہوتا ہے جب ایسا خون آنے لگے تم نماز چھوڑ دو جب وہ اختتام پذیر ہو وضو کر لو اور نماز پڑھو چونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔رواہ ابو داؤد والنسائی والحاکم عن فاطمة بنت ابی حبیش والنسائی عن عائشة

فائدہ:.....یعنی اختتام حیض پر غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

۲۶۷۳۰.....یہ حیض نہیں ہے۔لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے جب مدت حیض ختم ہو جائے غسل کر لو اور نماز پڑھو، اور جب ایام حیض آجائیں نماز چھوڑ دو۔رواہ النسائی والحاکم عن عائشة

۲۶۷۳۱.....ذرا دیکھ لو یہ تو ایک رگ کا خون ہے جب تمہارے ایام حیض آجائیں نماز نہ پڑھو جب ایام حیض گزر جائیں پاکی حاصل کر لو اور پھر ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان نماز پڑھتی رہو۔رواہ ابوداؤد والنسائی عن فاطمة بنت ابی حبیش

۲۶۷۳۲.....اسے ہر مہینہ میں حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دینی چاہیے پھر اسے ہر نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔
رواہ الحاکم عن فاطمة بنت ابی جیش

۲۶۷۳۳.....مستحاضہ اپنے حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دیگی پھر غسل کرے اور نماز پڑھ لے اور ہر نماز کے وقت وضو کر لے۔
رواہ اصحاب السنن الاربعة عن دینار

۲۶۷۳۴.....میں تم سے کرسف (وہ کپڑا یا روئی جسے عورت ایام حیض میں اندام نہانی میں رکھتی ہے) بلاشبہ وہ خون کو ختم کر دیتا ہے۔
رواہ ابوداؤد واصحاب السنن الاربعة عن حمنة بنت جحش

۲۶۷۳۵.....تم عورتوں میں سے کوئی عورت (جو مستحاضہ ہو) اپنا پانی رکھے اور بیری کے پتے لے پھر اچھی طرح سے پاکی حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی بہائے اسے شدت کے ساتھ رگڑے حتیٰ کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر روئی وغیرہ کے ٹکڑے میں خوشبو لگائے اور (اندام نہانی میں رکھ کر) پاکی حاصل کرے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد وابن ماجه عن عائشة رضی اللہ عنها

۲۶۷۳۶.....اسے چاہیے کہ مہینوں کی جن راتوں اور دنوں میں اسے حیض آتا تھا ان کی تعداد دیکھ لے اس مشقت میں پڑنے سے قبل جو اسے پڑی ہے۔لہٰذا اس کے (حیض کے دنوں کے) بقدر نماز ترک کر دے ہر مہینہ میں اور جب وہ دن گزر جائیں تو نہا لے اور کپڑے کی لنگوٹی باندھ کر نماز پڑھ لے۔رواہ ابوداؤد والنسائی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۲۶۷۳۷.....پھر تو میں تمہیں دو باتوں کا حکم کرتا ہوں ان میں سے تم جس ایک کو بھی اختیار کر لو گی دوسری سے بے نیاز ہو جاؤ گی اگر تمہارے اندر دونوں کی طاقت ہو تو تم بہتر جانتی ہو چنانچہ آپ ﷺ نے حمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ استحاضہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات مارتا ہے لہٰذا

تم چھ یا سات دن حیض کے قرار دو پھر غسل کرلو اور جب تم دیکھو کہ پاک ہو چکی ہو (یعنی مخصوص ایام حیض گزر چکے) پھر تم تیس (۲۳) یا چوبیس (۲۴) دن رات نماز پڑھتی رہو اور روزہ رکھتی رہو۔ یہ تمہیں کافی ہے۔ پھر ہر مہینہ میں اسی طرح کرو جس طرح عورتیں اپنی اپنی مدت پر ایام سے ہوتی ہیں اور پھر وقت پر پاک ہوتی ہیں۔ اگر تمہارے اندراتنی طاقت ہو کہ ظہر کی نماز مؤخر کرلو اور عصر کی نماز جلدی کرلو اور غسل کر کے ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو مغرب کی نماز مؤخر کرلو اور عشاء کی نماز جلدی کرلو پھر غسل کر کے ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو اور فجر کی نماز غسل کر کے پڑھ لو اور روزہ بھی رکھو اگر اس پر تمہیں قدرت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے آخری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و اصحاب السنن الاربعة والحاکم عن حمنة بنت جحش

اکمال

۲۶۷۳۸...... یہ تو ایک رگ کا خون ہے غور کرلیا کرو جب تمہارے حیض کی مدت آجائے نماز پڑھنا چھوڑ دو جب حیض کی مدت گزر جائے پاکی حاصل کرلو اور پھر ایک حیض سے دوسرے حیض تک نماز پڑھتی رہو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن فاطمة بنت ابی حبیش

کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے خون کی شکایت کی اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۳۹...... یہ تو ایک رگ کا خون ہے جب ایام حیض آجائیں نماز پڑھنا چھوڑ دو جب ایام حیض گزر جائیں اپنے بدن سے خون دھو کر نماز پڑھو۔

رواہ الترمذی عن فاطمة

۲۶۷۴۰...... یہ تو ایک رگ کا خون ہے یہ عورت اپنے حیض کے بقدر نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ایک غسل سے ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھ لے مغرب اور عشاء ایک غسل سے پڑھے پھر صبح کی نماز کے لیے غسل کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن عیینة عن عیینة عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیه

کہ مسلمانوں کی ایک عورت مستحاضہ ہوگی اس نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۴۱...... یہ حیض نہیں ہے، لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے جب ایام حیض گزر جائیں نہا کر نماز پڑھ لو جب حیض کے دن آجائیں ان میں نماز پڑھنا چھوڑ دو۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشة

کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوگئیں۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا آپ نے انھیں یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۲۶۷۴۲...... حیض والی عورت ابتدائے حیض سے دس دن تک دیکھے گی، اگر وہ طہر دیکھے تو وہ پاک ہوگئی ہے (یعنی دس دنوں کے بعد) اگر خون دس دنوں سے تجاوز کر گیا ہے تو وہ مستحاضہ ہے غسل کر کے نماز پڑھے گی اگر خون کا غلبہ ہو جائے تو وہ (پاجامے تلے) لنگوٹی باندھ لے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے نفاس والی عورت ابتداء نفاس سے چالیس دن تک انتظار کرے گی، اگر چالیس دن سے پہلے طہر دیکھے تو وہ پاک ہو جائے گی اگر چالیس دنوں سے (خون) متجاوز ہو جائے تو وہ مستحاضہ ہے اور وہ نماز پڑھے گی گدی لے اور لنگوٹی باندھے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

مستحاضہ کی نماز کا طریقہ

۲۶۷۴۳...... مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے گی ہر مہینہ میں، جب حیض گزر جائے نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ رواہ الدارمی عن عدی بن ثابت

۲۶۷۴۴...... مستحاضہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) پھر ہر طہر کے وقت غسل کرلے پھر اندام نہانی میں گدی کا چیز رکھ کر نماز پڑھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۶۷۴۵۔ مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے جن دنوں میں وہ بیٹھی رہتی تھی پھر صرف ایک غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سودۃ بنت زمعۃ

۲۶۷۴۶۔ ...مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے، روزے رکھے اور نماز بھی پڑھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ

۲۶۷۴۷۔ ...ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ایک ہی غسل کرے پھر ہر نماز کے وقت وضو کرے۔رواہ ابن حبان عن عائشۃ

کہ نبی کریم ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۴۸۔ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔رواہ عبدالرزاق ومسلم وابوداؤد والترمذی عن عائشۃ

کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑاؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حیض کا عذر کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ مسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ الطبرانی عن ام ایمن

۲۶۷۴۹۔ ...(مستحاضہ) ایام حیض شمار کرلے پھر ہر دن ہر طہارت کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔رواہ الشافعی والدارقطنی عن جابر

کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ مستحاضہ کو کیا کرنا چاہیے آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۵۰۔ ...(مستحاضہ) اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے پھر طہر کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔

رواہ الحاکم عن فاطمۃ بنت قیس فی المستحاضۃ

۲۶۷۵۱۔ ...سبحان اللہ! (یعنی تعجب ہے) یہ تو شیطان کی طرف سے ہے پس وہ عورت ٹب میں بیٹھ جائے اور جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر اور عصر کے لیے ایک ہی غسل کرے مغرب اور عشاء کے لیے بھی ایک ہی غسل کرے پھر فجر کے لئے غسل کرلے اور اس کے درمیان میں وضو کرلے۔

رواہ الحاکم عن اسماء بنت عیس رضی اللہ عنہا

اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو اتنے عرصہ سے استحاضہ آرہا ہے وہ نماز نہیں پڑھتی۔اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۵۲۔ نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب تمہارا حیض آجائے نماز پڑھنا چھوڑ دو جب حیض ختم ہو جائے خون دھوڈالو اور نماز پڑھو پھر ہر نماز کے لیے وضو کرو حتیٰ کہ یہ وقت آجائے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد الترمذی والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فاطمہ بنت ابی حبیش (ابو حبیش وہ ابن عبدالمطلب بن اسد ہیں) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں پاک ہوتی ہی نہیں ہوں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۵۳۔ ...نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دو پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہو اگرچہ چٹائی پر (دوران نماز) خون کے قطرے گرتے رہیں۔رواہ ابن ماجہ

۲۶۷۵۴۔ ...اس سے کہو کہ ہر مہینہ میں ایام حیض کے بقدر نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ہر دن ایک غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے طہارت حاصل کرے نظافت حاصل کرے اور اندام نہانی میں کرسف نما کوئی چیز (کپڑا روئی وغیرہ) رکھے چونکہ یہ بیماری ہے جو اسے پیش آگئی ہے یا شیطان کی ایک لات ہے یا کوئی رگ منقطع ہوگئی ہے۔رواہ الحاکم عن عائشۃ

نفاس اور حیض کے بعض احکام

۲۶۷۵۵۔ ...نفاس والی عورت کے جب سات دن گزر جائیں اور پھر طہر دیکھے وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔رواہ الحاکم عن معاذ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۷ والضعیفۃ ۱۶۳۳

۲۶۷۵۶ ... حائضہ عورت سے (مباشرت) تہبند کے اوپر سے حلال ہے اور تہبند کے نیچے سے حرام ہے۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۴۔

۲۶۷۵۷ ... تہبند کے اوپر سے (مباشرت حلال) ہے اور اس سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ رواہ ابو داؤد عن معاذ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۵

فائدہ: ...... یہاں مباشرت سے مراد حائضہ عورت سے مس اور بوس وکنار ہے۔ دخول فی الفرج مراد نہیں۔

اکمال

۲۶۷۵۸ ... نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کریگی ہاں البتہ اگر اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ چالیس دن تک پہنچ جائے اور طہر (پانی) نہ دیکھے وہ غسل کرے اور وہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن مکحول عن ابی الدرداء عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۸۲۔

۲۶۷۵۹ ... نفاس والی عورت چالیس راتیں انتظار کرے گی اگر اس سے پہلے پاکی دیکھ لے تو وہ پاک ہوجائے گی اور اگر خون چالیس دن سے تجاوز کرجائے تو مستحاضہ ہوگی غسل کرکے نماز پڑھے گی اگر خون اس پر غالب آجائے تو ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۵۶ والمتناہیۃ ۶۵۹۔

فصل پنجم ...... دباغت کے بیان میں

۲۶۷۶۰ ... چمڑے کو دباغت دینے سے چمڑا پاک ہوجاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عباس ابو داؤد عن سلمۃ بن المحبق بالنسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ابو یعلیٰ عن انس : الطبرانی عن ابی امامۃ وعن المغیرۃ

۲۶۷۶۱ ... مردار کے چمڑے کو دباغت دینا اس کی پاکی ہے۔ رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

۲۶۷۶۲ ... ہر کچے چمڑے کو دباغت دینا اس کی پاکی ہے۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۶۷۶۳ ... مردار کی پاکی کرنا اس کی دباغت ہے۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشۃ

۲۶۷۶۴ ... ہر جانور کو ذبح کرلینا اس کے چمڑے کی دباغت ہے۔ رواہ الحاکم عن عبداللہ بن الحارث

۲۶۷۶۵ ... دباغت ہر چمڑے کو پاک کردیتی ہے۔ رواہ ابوبکر فی الغیلانیات عن عائشۃ

۲۶۷۶۶ ... جس کچے چمڑے کو دباغت دے جائے وہ پاک ہوجاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۴ وذخیرۃ الحفاظ ۲۲۵۲

۲۶۷۶۷ ... جب کچے چمڑے کو دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔ رواہ مسلم وابو داؤد عن ابن عباس

۲۶۷۶۸ ... جب مردار کے چمڑے کو دباغت دی جائے تو دباغت اسے کافی ہوجاتی ہے اور اس سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۲۹۔

۲۶۷۶۹......مردار کا چمڑا دباغت سے اس طرح حلال ہوتا ہے جس طرح شراب سے سرکہ۔

رواہ ابن عدی والبیهقی فی السنن عن ام سلمة رضی الله عنها

کلام:......ضعیف ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۳ وذخیرۃ الحفاظ ۱۷۸

۲۶۷۷۰......اگر تم اس (مردار) کا چمڑا لے لیتے اسے پانی اور کانٹ چھانٹ پاک کردیتی۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن میمونة

۲۶۷۷۱......اس میں کوئی حرج نہیں اگر تم اس کے چمڑے سے نفع اٹھالو، اللہ تعالیٰ نے تو اس کا کھانا حرام کیا ہے۔ رواہ النسائی عن میمونة

۲۶۷۷۲......تم لوگوں نے اس (مردار) کا چمڑا لیا کیوں نہیں؟ اسے دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے اس کا تو بس کھانا حرام ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة عن ابن عباس

اکمال

۲۶۷۷۳......پانی پیو چونکہ دباغت مردار کے چمڑے کو پاک کردیتی ہے۔

رواہ البغوی وابن قانع وابن منده، ابن عساکر عن جون بن قتادة التیمی

جون بن قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ہم لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس سے گزرے مشکیزے کا مالک کہنے لگا: یہ مردار کے چمڑے سے بنایا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۷۴......تم نے اس (مردار) کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا اسے دباغت اسی طرح حلال کردیتی ہے جس طرح سرکہ شراب کو۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی الله عنها

فائدہ:......شراب کا سرکے کو حلال کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ شراب میں سرکہ ڈال لو وہ حلال ہوجاتا ہے نہیں! نہیں! بلکہ مطلب یہ ہے کہ شراب کو اگر کچھ عرصہ کے لیے مزید مخصوص حالت سے گزارا جائے وہ سرکہ بن جاتا ہے گویا مواد کی حالت بدل جاتی ہے۔ از مترجم

۲۶۷۷۵......تم نے اس کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ دباغت اسے اسی طرح حلال کردیتی ہے جس طرح سرکہ شراب کو۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۶۷۷۶......بھلا تم نے اس (مردار) کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی جو تم اس سے نفع اٹھاتے۔ رواہ ابن حبان عن میمونة رضی الله عنها

۲۶۷۷۷......اس مردار کے مالکوں کا کوئی نقصان نہ ہوتا اگر وہ اس کے چمڑے سے نفع اٹھاتے۔

رواہ ابن ماجه عن سلیمان الطبرانی عن ابی مسعود

۲۶۷۷۸......بھلا تم نے اس سے نفع کیوں نہیں اٹھایا چونکہ دباغت اسے پاک کردیتی ہے، یہ اسی طرح حلال ہوجاتا ہے جس طرح شراب (کی حالت بدل جانے) سے سرکہ۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۶۷۷۹......بھلا تم نے اس کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا اس کا تو صرف کھانا حرام ہے۔

رواہ مالك والشافعی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن حبان عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مردار بکری پائی تو مندرجہ بالا ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۸۰......مردار کے چمڑے میں پائی جانے والی خباثت (گندگی) کو دباغت ختم کردیتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس

۲۶۷۸۱......ہر وہ چمڑا جسے دباغت دی جائے وہ پاک ہوجاتا ہے۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابن عباس

۲۶۷۸۲......مردار کے چمڑے کو جب دباغت دی جائے تو اس (کے استعمال) میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمه

۲۶۷۸۳.....دباغت چمڑے کی گندگی کو دور کردیتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس

۲۶۷۸۴.....اسے دباغت کہاں ہوئی۔رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل والبیھقی عن ابن ابی لیلی

کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس پوستین (معہ بالوں والی کھال) پر نماز پڑھ سکتا ہوں جواب میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۸۵.....مردار کا تو بس صرف گوشت کھانا حرام ہے رہی بات اون، بالوں اور چمڑے کی سوان چیزوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابن عدی وابن النجار عن ابن عباس

۲۶۷۸۶.....تمہارے اوپر تو مردار کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور اس کے چمڑے میں تمہیں رخصت دی گئی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۷۸۷.....مردار کی کسی چیز سے بھی نفع مت اٹھاؤ۔رواہ سمویہ عن جابر ابو عبداللہ الکیسانی فی فوائدہ عن ابن عمر

۲۶۷۸۸.....مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع مت اٹھاؤ۔رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل عن عبداللہ بن عکیم

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۲ وحسن الاثر ۹

۲۶۷۸۹.....مردار کے چمڑے اور پٹھوں کو اپنے کام میں مت لاؤ۔رواہ الطبرانی فی اوسط عن عبداللہ بن عکیم

فائدہ:.......مندرجہ بالا تین احادیث میں عدم انتفاع کا حکم ہے جبکہ اوپر سب احادیث سے جواز کا حکم ملتا ہے ممانعت کی احادیث میں اس کچے چمڑے کا حکم ہے جسے دباغت نہ دی گئی ہو اور یا ممانعت والی احادیث منسوخ ہیں۔

حرف الطاء.....کتاب الطہارت.......ازقسم افعال

باب مطلق.....طہارت کی فضیلت کے بیان میں

۲۶۷۹۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی۔

فائدہ:.......حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ یہی حدیث ۲۶۰۰۶، ۲۶۰۱۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۷۹۱.....''مسند علی'' حجر بن عدی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی کہ طہارت نصف ایمان ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ ورستہ فی الایمان واللالکائی فی السنۃ و عبدالرزاق وابن عساکر

۲۶۷۹۲.....''ایضا'' شریح بن ھانی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح سے طہارت حاصل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چل پڑتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک اس سے کوئی غلطی سرزد نہ ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۷۹۳.....حسن کی روایت ہے کہ انھیں ایک شخص نے حدیث سنائی کہ رسول مقبول ﷺ ایک مد پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۶۷۹۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا، دھوکا دہی سے حاصل کیے ہوئے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا اور وہ خرچہ بھی قبول نہیں کرتا جو دکھلاوے کے لیے کیا جائے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۷۹۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طہارت ایمان کا حصہ ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

باب وضو کا بیان.......وضو کی فضیلت

۲۶۷۹۶.....حمران روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول

اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا پھر وہ مسجد کی طرف چل پڑا اور صرف نماز کے لئے اپنی جگہ سے چلا اس کے (کبیرہ) گناہوں کے علاوہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ مسلم و ابو عوانة

۲۶۷۹۷..... حمران مولائے عثمان کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لایا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر فرمایا: بہت سارے لوگ رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث سناتے ہیں میں نہیں جانتا وہ کیا ہیں البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے پھر فرمایا: جس شخص نے اسی طرح وضو کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا اس کے عمل میں زیادتی کا باعث ہوگا۔ رواہ مسلم

۲۶۷۹۸..... حمران کی روایت ہے کہ: میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اپنی اسی جگہ بیٹھا دیکھا اور آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے نیز رسول کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: دھوکا مت کھاؤ۔ رواہ ابن ماجه و ابن حبان

۲۶۷۹۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف چل پڑا اور (جاتے ہی) دو رکعتیں پڑھیں اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

رواہ البزار و رجاله ثقات

۲۶۸۰۰ حمان کہتے ہیں: میں وضو کا پانی لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے وضو کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے کا اہتمام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں میں سے تین آدمیوں کو واسطہ دیا ان سب نے کہا: ہم نے سنا ہے اور یاد رکھا ہے۔

رواہ الحارث و فیه اسماعیل بن ابراهیم بن مهاجر ضعیف

۲۶۸۰۱ حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین مرتبہ وضو کیا (یعنی ہر عضو کو تین تین بار دھویا) پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے میرے وضو کی طرح وضو کیا اور پھر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اس طرح دو رکعتیں پڑھیں کہ دل میں کوئی برا خیال نہ پیدا ہوا، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۶۸۰۲ عمرو بن میمون کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کم گو انسان تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اور پھر اس نے نماز پڑھی جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو گواہ بنا کر اس کی تصدیق چاہی، سب نے کہا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة

۲۶۸۰۳ حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا ہر دن غسل کرتے تھے ایک دن میں نے نماز کے لئے وضو کا پانی رکھا جب وضو کیا اور فرمایا: میں نے چاہا تھا کہ تمہیں ایک حدیث سناؤں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے، لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں حکم بن عاص بولے: اے امیر المؤمنین! اگر خیر و بھلائی ہو تو ہم اسے اختیار کریں گے، اگر کوئی بری بات ہو تو ہم اس سے بچیں گے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں سناتا ہوں چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا، پھر نماز کے لئے کھڑا ہوا اور اہتمام کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا تو اس نماز سے دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کردیئے جائیں گے بشرطیکہ جب تک اس سے کوئی کبیرہ گناہ سرزد نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و البیهقی فی شعب الایمان

۲۶۸۰۴ حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے اپنے ہاتھ دھوئے، پھر دو مرتبہ کلی کی اور

ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور دونوں ہاتھ کانوں کے ظاہری حصہ پر پھیرے اور پھر داڑھی پر پھیر لیے پھر ٹخنوں تک تین تین بار دونوں پاؤں دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر فرمایا: میں نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے پھر میں نے دو رکعتیں پڑھیں جس طرح میں نے آپ ﷺ کو دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تھا پھر کہا کہ رسول کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے اور پھر دو رکعتیں پڑھیں بایں طور پر اس کے دل میں کوئی بری بات نہ پیدا ہوئی تو اس نماز اور گذشتہ کل کی نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کردیئے جائیں گے۔ رواہ ابن بشران فی امالیہ

۲۶۸۰۵..... عکرمہ بن خالد مخزومی کی روایت ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ نماز عصر کے لیے مؤذن نے اذان دی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے طہارت کے لیے پانی منگوایا وضو کیا اور پھر فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اس طرح وضو کیا جس طرح اسے حکم دیا گیا تھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بیان پر رسول اللہ ﷺ کے چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گواہ بنایا چنانچہ انھوں نے گواہی دی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۰۶..... حمران کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا جب فارغ ہوگئے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے آپ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب پورا وضو کرتا ہے اور پھر نماز میں داخل ہوجاتا ہے وہ نماز سے اس طرح پاک ہوکر نکلتا ہے جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۰۷..... ابوامامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ایک شخص آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ سے حد کا ارتکاب ہوا ہے لہٰذا مجھ پر حد قائم کریں نبی کریم ﷺ خاموش رہے اس شخص نے پھر اپنی بات دہرائی اتنے میں نماز کھڑی کردی گئی اور آپ نے اس شخص کو کچھ جواب نہ دیا حتی کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے بتاؤ! بھلا جب تم گھر سے نکلے ہو اچھی طرح سے وضو نہیں کیا؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ: ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ معاف کردیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۰۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن لوگوں کو نہیں دیکھا انھیں آپ کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: وضو کے اثرات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں سفید (چمکدار) ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک اسے حدث لاحق نہ ہوجائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز سے رسول اللہ ﷺ نے حیاء نہیں کی اس سے مجھے تم سے حیاء آتی ہے۔ تاہم حدث: ہوا خارج ہونا یا گوز مارنا ہے۔ رواہ ابن جریر وصححہ

وضو کے فرائض

۲۶۸۱۰..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس نے وضو کیا ہوا تھا البتہ اس کے پاؤں پر انگوٹھے کے ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی تھی (خشک جگہ دیکھ کر) نبی کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور پورا وضو کرو۔ وہ واپس چلا گیا اور دوبارہ وضو کیا۔ رواہ ابن ابی حاتم فی العلل والعقیلی والدارقطنی وضعفاہ والطبرانی فی الاوسط

۲۶۸۱۱..... ''مسند عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو نماز کے لئے وضو کرتے دیکھا اس نے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی، اس جگہ کو نبی کریم ﷺ نے دیکھ لیا آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو وہ شخص واپس لوٹ گیا وضو کیا اور پھر نماز پڑھی۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن ماجہ

۲۶۸۱۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو ایک ایک بار وضو کرتے دیکھا ہے (یعنی اعضاء کو ایک ایک بار دھویا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والطحاوی وھو حسن

۲۶۸۱۳..... ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ بڑے اہتمام سے پاؤں دھوتے تھے۔ رواہ الطحاوی

۲۶۸۱۴..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ اس نے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۶۸۱۵..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاؤں پر خشک جگہ ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابودرداء! تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا: امیر المومنین شدید سردی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس کمبل بھیجا اور فرمایا: اب نئے سرے سے وضو کرو۔ رواہ ابن سعد

۲۶۸۱۶..... عبد بن عمیر لیثی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص دیکھا اس کے پاؤں پر خشک جگہ رہ گئی تھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا اس وضو کے ساتھ تم نماز میں حاضر ہوئے ہو؟ عرض کیا: اے امیر المؤمنین! سردی شدید ہے، میرے پاس کوئی چیز نہیں جس سے میں گرمی حاصل کروں عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے اس کو ڈانٹنے کا ارادہ کیا لیکن فوراً ہی اس پر رحم آ گیا اور فرمایا: پاؤں پر جو جگہ چھوڑ دی تھی اسے دھو اور نماز لوٹاؤ پھر آپ نے اس کے لیے کمبل کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور والدارقطنی

۲۶۸۱۷..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے پاؤں پر پیسے کے برابر خشک جگہ دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، آپ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۱۸..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا اور اس کے پاؤں پر تھوڑی سی جگہ خشک رہ گئی تھی اسے پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سر کا مسح ایک بار کیا ہے۔ رواہ ابن ماجه

۲۶۸۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور سر کا ایک ہی بار مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۲۱..... "مسند براء بن عازب" یزید بن براء بن عازب کی روایت ہے کہ میرے والد حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیٹوں سے کہا: اکٹھے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے اور کیسے نماز پڑھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بیٹے اور گھر والے جمع کیے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار چہرہ دھویا پہلے تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر تین بار بایاں ہاتھ دھویا، پھر سر کا مسح کیا اور ظاہر و باطن سے کانوں کا مسح کیا پہلے دایاں پاؤں تین بار دھویا پھر تین ہی بار بایاں پاؤں دھویا اور پھر فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۲..... "مسند تمیم بن زید مازنی" عباد بن تمیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے پانی سے داڑھی اور پاؤں پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والبخاری فی تاریخه والعدنی والبغوی والباوردی والطبرانی وابونعیم قال فی الاصابة رجاله ثقات

فائدہ:..... پاؤں پر مسح کیا یعنی موزوں پر مسح کیا موزوں پر مسح کرنا پاؤں پر مسح کرنا ہے یا یہ لغوی وضو تھا۔

۲۶۸۲۳..... شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے اگر میں نے آپ کو ایک بار یا دو بار یا تین بار یا چار بار۔ حتیٰ کہ سات بار تک پہنچے نہ سنا ہوتا میں زیادہ حقدار تھا کہ تمہیں یہ حدیث نہ سناؤں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے چلا جاتا ہے۔

۲۶۸۲۴..... حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا وضو بتایا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سر کا مسح کیا حتیٰ کہ

ان کے سر سے پانی ٹپکنے لگا۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۲۵.....قاسم بن معاویہ ثقفی کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ سکھایا جب سر کے مسح پر پہنچے تو انھوں نے دونوں ہتھیلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھیں پھر انھیں پھیرتے ہوئے گدی تک لے گئے پھر ہتھیلیاں واپس کیں اور وہاں لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۲۶.....عثمان بن ابی سعید نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے پاؤں پر مسح کرنے کا تذکرہ کیا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے محمد ﷺ کے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خبر پہنچی ہے ان میں سے ایک تمہارے چچازاد بھائی مغیرہ بن شعبہ بھی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پاؤں دھوئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونے کا حکم

۲۶۸۲۷.....حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں جھانک کر دیکھا ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) وضو کر رہے تھے آپ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے چنانچہ میں نے اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونا اور رگڑنا شروع کر دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۸.....ابورافع کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو تین تین بار بھی وضو کرتے دیکھا ہے اور ایک ایک بار بھی وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۹.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۳۰.....عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ وضو کیا اور ہر عضو کو ایک ایک بار دھویا پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:.....کم از کم ایک ایک بار ہر عضو کو دھونا فرض ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرضیت بیان کی ہے جبکہ تین تین بار ہر عضو کو دھونا مسنون ہے جیسا کہ بعد میں آنے والی حدیث سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

۲۶۸۳۱.....حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک چلو وضو کیا (یعنی ہر عضو کو ایک ہی بار ایک ایک چلو سے دھویا) اور پھر فرمایا: اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۳۲.....''مسند ابی واقد'' ابو واقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے اور آپ نے یوں سر کا مسح کیا چنانچہ حفص نے طریقہ بتاتے ہوئے ہاتھ سر پر پھیرا اور پیچھے گدی تک لے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۳۳.....ابن نجار نے درج ذیل سند سے حدیث روایت کی ہے۔ ابو احمد اشقر (سرخ رنگ والا) اپنی کتاب میں، ابوالفضل اشیب (بڈھا) کہتے ہیں مجھے ابوقاسم زمن (لنجا) نے خط لکھا کہ میرے والد ابو عبداللہ مقعد (اپاہج) نے خبر کی ہے محمد بن ابی خراساں مفلوج، اخرم (ٹوٹے ہوئے دانتوں والا) حسن بن مہران بن ولید ابوسعید اصبہانی، احدب (کبڑا)، اصم (بہرہ) ضریر (چندیا) اعمش (کمزور آنکھوں والا) اعور (کانا) اعرج (لنگڑا)، اعمی (نابینا) کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ یعنی ہر عضو کو ایک بار دھویا۔ احدب سے مراد عبداللہ بن حسن قاضی مصیصہ مراد ہے، اصم عبداللہ بن نصر انطا کی ہے ضریر ابومعاویہ ہیں، اعمش سلیمان بن مہران ہیں، اعور ابراہیم نخعی ہیں اور اعرج سے مراد حکم ہے اور اعمی حضرت عبداللہ بن عباس ہیں۔

۲۶۸۳۴.....عمارہ بن خزیمہ کی روایت ہے کہ ابن فاکہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا چنانچہ آپ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ رواہ ابن النجار

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۷۳۔

۲۶۸۳۵..... ''مسند الربیع بنت معوذ'' ربیع بنت معوذ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کثرت سے تشریف لاتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے لوٹے میں وضو کے لیے پانی رکھا آپ نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور ہاتھ سر پر رکھ کر پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لے آئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۳۶..... ''ایضاً'' ربیع کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور وضو کیا اور وضو سے بچے ہوئے پانی سے سر کا مسح کیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۳۷..... ''ایضاً'' عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب کہتے ہیں ربیع بنت معوذ بن عفراء کے پاس گیا میں نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ تم سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کروں ربیع بولی: رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ ملاقات کرنے ہمارے ہاں تشریف لاتے تھے اور اس برتن میں وضو کرتے تھے وہ برتن مد کے لگ بھگ تھا ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن مد یا سوا مد کے برابر تھا آپ ﷺ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھوتے تھے تین بار کلی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر تین بار چہرہ دھوتے تین تین بار ہاتھ دھوتے پھر دو مرتبہ یعنی آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے سر کا مسح کرتے، ظاہر و باطن سے کانوں کا مسح کرتے پاؤں کو تین تین بار دھوتے پھر ربیع بولی: ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہمارے ہاں تشریف لائے اور اس حدیث کے متعلق پوچھا میں نے انھیں یہ حدیث بتائی تھی ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے: لوگ پاؤں کو دھونے کے سوا کسی چیز کا نام نہیں لیتے جبکہ ہم کتاب اللہ میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم پاتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ

۲۶۸۳۸..... ''ایضاً'' عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں: میں ایک جماعت کے ساتھ ربیع بنت معوذ بن عفراء کے پاس گیا، ہم نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کیا: وہ بولیں: جی ہاں: میں نے ہی رسول اللہ ﷺ کو وضو کرایا تھا اور وضو کے لیے پانی اس برتن جیسے ایک برتن میں رکھا تھا ربیع نے چمڑے کے ایک برتن کی طرف اشارہ کیا جو ایک مد کے لگ بھگ تھا، ربیع کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ اور ہاتھ تین تین بار دھوئے، پھر سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا اور سر کے پچھلے حصہ کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا اور پھر تین بار پاؤں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۳۹.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر کوئی سر کا مسح بھول جائے وہ نماز کو لوٹائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۰.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وضو دو اعضاء کے دھونے اور دو اعضاء کے مسح کرنے کا نام ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۱.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک ایک بار وضو کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۲.....ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دو اعضاء دھونا اور دو اعضاء کا مسح کرنا فرض کیا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب تیمم کا ذکر کیا گیا تو دھوئے جانے والے اعضاء کی جگہ مسح کرنے کا حکم دیا جب وضو میں مسح کیے جانے والے اعضاء کا مسح ترک کر دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۳.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کا صرف ایک بار مسح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۴۴.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دائیں ہتھیلی کا بطن پانی پر رکھتے پھر اسے جھاڑتے نہیں تھے پھر کنپٹی اور پیشانی کے درمیان ایک بار مسح کر لیتے اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۵.....نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ہاتھ پانی میں داخل کرتے اور پھر دونوں ہاتھوں سے صرف ایک بار مسح کرتے پھر اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور کانوں کا مسح کر لیتے پھر انگوٹھوں کو کانوں کے پیچھے پھیر لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۶.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۷.....ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۴۸..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چہرے کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کو دھوتے تھے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پھر سر کا مسح کرنے کے بعد انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور کانوں کے سوراخوں میں ڈال دیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۹..... حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا اور اس کے پاؤں پر ناخن کے بقدر جگہ خشک رہ گئی تھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اس شخص سے فرمایا: اچھی طرح سے وضو کیا کرو۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننہ وابن ابی شیبۃ فی مصنفہ

۲۶۸۵۰..... قتادہ کی روایات ہے کہ آیت میں "وارجلکم الی لکعبین" کی رو سے پاؤں کو دھوتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۶۸۵۱..... شعبی کہتے ہیں: بہر حال جبرئیل امین پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید وابن جریر

۲۶۸۵۲..... شعبی کی روایت ہے کہ قرآن میں مسح کا حکم نازل ہوا ہے لیکن سنت (پاؤں) دھونے کے حکم میں چل پڑی ہے۔

رواہ عبدالرحمن بن حمید والنحاس فی تاریخہ

۲۶۸۵۳..... عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر پر تھے آپ نے عمامہ پیچھے ہٹایا اور یوں مسح کیا شفیق نے پیچھے سے چہرے کی طرف مسح کرنے کا اشارہ کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۴..... عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا عمامہ کاندھوں کے درمیان ڈالا جبکہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے آپ نے صرف ایک بار مسح کیا عطاء نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا انھوں نے کھوپڑی پر ہاتھ رکھا اور پھیرتے ہوئے آگے چہرے کی طرف لے آئے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۵..... یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کے پاؤں پر درہم کے بقدر خشک جگہ دیکھی رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: جاؤ اچھی طرح وضو کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۶..... "مسند علی" نزال بن سبرہ کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے پیشاب کیا دراں حالیکہ آپ کھڑے تھے پھر پانی منگوایا اور وضو کیا پھر جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا پھر مسجد میں چلے گئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔ رواہ سعید بن المنصور

آداب وضو

۲۶۸۵۷..... "مسند صدیق" معمر بن یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے انگلیوں کے درمیان خلال کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۵۸..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اگر اللہ کا نام نہ لے (بسم اللہ نہ پڑھے) صرف وہی اعضاء پاک ہوتے ہیں جنہیں وضو کا پانی پہنچا ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۵۹..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانی سے ضرور بالضرور اپنی انگلیوں میں خلال کرو ورنہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے ان کا خلال کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۶۰..... صنابحی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں احتیاط سے وضو کرنا چاہیے اور انگوٹھی کے نیچے اچھی طرح سے پانی پہنچانا چاہیے۔ رواہ ابن قتیبۃ فی غریب الحدیث والدینوری فی المجالسۃ

۲۶۸۶۱..... حضرت عاصم بن حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں ان کی طرف فوراً لپکا آپ ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عبادت کے لئے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں بھی ان کی طرف لپکا تھا انھوں نے فرمایا: رک جاؤ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں بھی ان کی طرف لپکا تھا

انھوں نے فرمایا: رک جاؤ میں نے رسول کریم ﷺ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے دیکھا اور میں بھی ان کی طرف فوراً لپکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! مجھے پسند نہیں کہ پانی حاصل کرنے پر میری کوئی مدد کرے۔

رواہ ابو القاسم الغافقی فی جزء المذکور ما اجتمع فی سندہ اربعة من الصحابة وفیہ احمد بن محمد بن الیمامی کذاب

۲۶۸۶۲..... "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کیا اور فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۶۳..... حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور پھر آپ ہنس گئے اور فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے میں کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا ہے آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا اور تین بار ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور پاؤں کے اوپر سے مسح کیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۶۴..... عطاء کی روایت ہے کہ انھیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا سر پر ایک بار مسح کیا اور پاؤں کو اہتمام سے دھویا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۶۸۶۵..... انصار کے ایک شخص سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں ضرور دکھائیں۔ اس شخص نے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر کہا جان لو! کانوں کا تعلق سر سے ہے میں نے تمہیں ٹھیک ٹھیک سوچ سمجھ کر رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھایا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والعدنی والخطیب

داڑھی کا تین بار خلال کرنا

۲۶۸۶۶..... ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے داڑھی کا تین بار خلال کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والبغوی

۲۶۸۶۷..... "مسند عثمان" میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا چنانچہ آپ نے سر پر صرف ایک بار مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن ماجه

۲۶۸۶۸..... سفیان بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا اور کلی، ناک میں پانی ڈالنے سے علیحدہ کی اور دونوں کام تین تین بار کیے۔ پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے۔

رواہ البغوی فی مسند عثمان وابن عساکر

۲۶۸۶۹..... ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، انگلیوں کا خلال کیا، داڑھی کا خلال کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ دھویا، پاؤں دھونے سے پہلے پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن منیع والدارمی وابوداؤد وابن خزیمة وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والبغوی فی مسند عثمان وسعید بن المنصور

• جبکہ بغوی کی روایت میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے تین بار انگلیوں کا خلال کیا اور تین بار داڑھی کا خلال کیا۔

۲۶۸۷۰..... حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے تین بار ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھیں دھویا پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، پھر کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا، پھر بایاں ہاتھ دھویا پھر کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے پھر آپ نے فرمایا جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں

پڑھیں کہ ان رکعتوں کے دوران اس کے دل میں کوئی بری بات پیدا نہیں ہوئی اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

رواہ ابن حبان والدارقطنی والعدنی واحمد بن حنبل وابن خزیمۃ والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

۲۶۸۷۱...... ابن دارہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، تین بار سر پر مسح کیا اور تین تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: جو شخص رسول کریم ﷺ کا وضو دیکھنا چاہے وہ میرا یہ وضو دیکھ لے یہی رسول اللہ ﷺ کا وضو تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۶۸۷۲...... حمران کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا، جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوئے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے کیا ہے۔ پھر آپ مسکرائے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا: بندہ مسلمان جب اہتمام کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر نماز میں داخل ہوجاتا ہے اور اہتمام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔

رواہ الحارث وابونعیم فی المعرفۃ وھو صحیح

۲۶۸۷۳...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی میں خلال کرتے تھے (۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح

۲۶۸۷۴...... ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو تین تین بار وضو کرتے دیکھا پھر دونوں نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا وضو تھا۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن ماجہ والطحاوی

۲۶۸۷۵...... شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے تین تین بار بازؤں کو دھویا تین بار سر کا مسح کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابوداؤد

۲۶۸۷۶...... ابونضر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا جبکہ آپ کے ساتھ حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تھے آپ رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے؟ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ رواہ مسدد وابویعلیٰ

انگلیوں کا خلال کرنا

۲۶۸۷۷...... عامر بن شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ

۲۶۸۷۸...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا ہے۔ رواہ الدارقطنی

۲۶۸۷۹...... حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے تین بار سر کا مسح کیا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ اور آپ نے فرمایا: جس شخص نے اس سے کم وضو کیا اسے کافی ہے۔ رواہ ابن ماجہ

۲۶۸۸۰...... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ سے وضو کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، چنانچہ آپ کے پاس لوٹا لایا گیا آپ نے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا (اور اسے دھویا) پھر یہی ہاتھ برتن میں ڈالا اور تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا، تین بار بایاں ہاتھ دھویا، پھر پانی میں ہاتھ داخل کیا اور سر اور کانوں کا مسح کیا، کانوں کا ظاہر اور باطن ایک بار دھویا پھر پاؤں دھوئے پھر کہا: کہاں ہیں وضو کے متعلق سوال کرنے والے؟

میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔رواہ ابو داؤد

۲۶۸۸۱.....عبداللہ بن جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کو دو تین تین بار دھویا تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار کلی کی، تین بار چہرہ دھویا، ہر بازو کو تین تین بار دھویا، تین بار سر کا مسح کیا تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔رواہ الدارقطنی

۲۶۸۸۲.....حمران کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا آؤ میں تمہیں رسول کریم ﷺ کا وضو کر کے دکھاؤں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے حتیٰ کہ بازوؤں کے اطراف کو چھولیا پھر سر پر مسح کیا، پھر دونوں ہاتھ کانوں اور داڑھی پر پھیرے پھر دونوں پاؤں دھوئے۔رواہ ابن عساکر

وضو کا مسنون طریقہ

۲۶۸۸۳.....ابو علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن وضو کے لیے پانی منگوایا پھر رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو بلایا آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے تین بار دھویا، پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا پھر تین تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، پھر سر پر مسح کیا، پھر پاؤں دھوئے اور اچھی طرح سے صاف کر دیئے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جو وضو تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے پھر فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا پھر کہا: اے فلاں! کیا وضو اسی طرح ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر فرمایا: اے فلاں! کیا وضو اسی طرح ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس پر گواہ بنایا پھر فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے تمہیں میری موافقت کی توفیق دی۔رواہ الدارقطنی

۲۶۸۸۴..... شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دھوئے، تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اندر اور باہر سے کانوں کا مسح کیا، تین بار داڑھی کا خلال کیا، تین بار پاؤں دھوئے، تین بار پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے جو میں نے کیا ہے۔

رواہ الدارقطنی

۲۶۸۸۵.....حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد میں وضو کیا تین تین بار ہاتھوں کو دھویا، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار کلی کی، تین بار چہرہ دھویا، تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، تین بار سر کا مسح کیا، تین بار پاؤں دھوئے، ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ وضو سے فارغ ہوئے اور اس شخص سے معذرت کی اور اس سے کہا: مجھے سلام کا جواب دینے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اس طرح وضو کیا اور دوران وضو کلام نہ کیا پھر اس نے یہ کلمہ پڑھا:

اشھدان لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ

تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔رواہ ابو یعلی والدارقطنی وضعف

۲۶۸۸۶.....حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے پانی مانگا تین بار ہتھیلیاں دھوئیں، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر اور پاؤں کی پشت کا مسح کیا پھر ہنسے اور فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے ہو کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا: مجھے اس بات نے ہنسایا ہے کہ جب بندہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے سرزد ہونے والے گناہ ختم ہو جاتے ہیں جب بازو دھوتا ہے ان سے بھی اسی طرح گناہ ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح جب سر کا مسح کرتا ہے اور اسی طرح جب پاؤں کو پاک کرتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والبزار وابو نعیم فی الحلیة وابو یعلیٰ وصحح

۲۶۸۸۷۔۔۔محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے مقاعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے پاس سے ایک شخص گزرا اس نے سلام کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوئے فرمایا: مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے وضو کیا ہاتھ دھوئے۔ پھر تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے، سر پر مسح کیا، پاؤں دھوئے اور پھر کوئی کلام نہیں کیا حتیٰ کہ یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له وان محمداً عبده ورسوله

تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ رواه البغوی فی مسند عثمان

۲۶۸۸۸۔۔۔ابن سلیمانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقام مقاعد میں وضو کیا، ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب وضو سے فارغ ہوئے سلام کا جواب دیا اور اس سے معذرت کر لی پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ کو ایک شخص نے سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

رواه البغوی فی مسند عثمان وسعید بن المنصور

۲۶۸۸۹۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا، سر کا مسح کیا اور اہتمام کے ساتھ پاؤں دھوئے۔ رواه سعید بن المنصور

۲۶۸۹۰۔۔۔ابو مالک دمشقی کی روایت ہے کہ مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وضو کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی لوگ اندر داخل ہوئے آپ ﷺ نے پانی منگوایا تین بار ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے چلو بھرا پھر اپنے منہ کی طرف لے گئے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ کام ایک ہی چلو سے کیا، جبکہ ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑا اور یہ کام تین بار کیا پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور بایاں ہاتھ ساتھ ملا کر اوپر چہرے تک لے آئے (اور چہرہ دھویا) آپ نے یہ کام بھی تین بار کیا پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور کہنی تک تین بار بایاں ہاتھ دھویا، پھر سر کے اگلے حصہ پر ایک ہی بار مسح کیا اور مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیا، پھر کانوں کے سوراخ میں انگلیاں داخل کیں اندر اور باہر سے مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دایاں پاؤں دھویا اور اس کی انگلیوں میں خلال کیا پھر بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک دھویا اور اس کی انگلیوں میں بھی خلال کیا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح ہمیں اجازت دی تھی جس طرح میں نے تمہیں اجازت دی ہے اور اسی طرح ہمارے لیے وضو کیا جس طرح میں نے تمہارے لیے وضو کیا ہے سو جو شخص رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کرتا ہو تو یہی آپ ﷺ کا وضو ہے۔ رواه سعید بن المنصور

۲۶۸۹۱۔۔۔ابو حیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ہتھیلیاں دھوئیں، تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر پر مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے وہی کچھ کیا (وضو میں) جو کچھ تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے میں نے چاہا کہ تمہیں (وضو) دکھادوں۔

رواه عبدالرزاق وابن ابی شيبة واحمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والنسائی وابویعلیٰ والطحاوی والهروی فی مسند علی والضياء

۲۶۸۹۲۔۔۔عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار کلی کی ایک ہی چلو سے تین بار چہرہ دھویا پھر برتن میں ہاتھ داخل کر کے (ہاتھ گیلا کیا اور) سر پر مسح کیا دونوں پاؤں دھوئے پھر فرمایا: تمہارے نبی محمد ﷺ کا یہی وضو ہے۔ رواه عبدالرزاق وابن ابی شيبة

۲۶۸۹۳۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اعضاء وضو کو تین تین بار دھوتے تھے البتہ مسح ایک ہی بار کرتے تھے۔

رواه ابن ابی شيبة

۲۶۸۹۴۔۔۔عبد خیر کی روایت ہے کہ ایک دن صبح کی نماز میں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے برتن مانگا (جو پانی سے بھرا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر انگلیاں کانوں میں داخل کر دیں اور پھر ہم سے فرمایا: میں نے رسول کریم

ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۹۵ ... حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا چنانچہ برتن آپ کے قریب کر دیا گیا آپ نے ہتھیلیاں تین بار دھوئیں برتن میں داخل کرنے سے قبل۔ پھر تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنی تک تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا، پھر ایک ہی بار سر پر مسح کیا پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں اسی طرح دھویا۔ پھر کھڑے ہوئے اور مجھ سے کہا برتن مجھے دو چنانچہ پانی والا برتن میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو تھما دیا آپ نے کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی پیا میں نے ایسا کرنے پر تعجب کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے میرا تعجب دیکھا فرمایا: تعجب مت کرو چونکہ میں نے تمہارے باپ نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے وضو اور کھڑے ہو کر پانی پینے کی طرف اشارہ کیا۔

رواہ النسائی والطحاوی وابن جریر وصححہ وابن ابی شیبة

۲۶۸۹۶ ... سالم بن ابی جعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے

اشھد ان لاالہ الااللّٰہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۹۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور یہ دونوں کام ایک ہی چلو سے کیے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ

۲۶۸۹۸ ... ''مسند جلاس بن سلیط یربوعی'' مرار بنت منقذ سلیطہ کہتی ہیں کہ مجھے میری والدہ ام منقذ بنت جلاس بن سلیط یربوعی نے اپنے باپ جلاس سے مروی حدیث سنائی کہ وہ (جلاس) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بار وضو کرنا کافی ہے اور دو بار بھی البتہ آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا۔ رواہ ابونعیم وقال غریب لایعرف الا من ھذا الوجہ

۲۶۸۹۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے گا اور دو دو بار دھونا کافی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۶۹۰۰ ... ابراہیم کہتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی ہے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ رکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔ رواہ عبدالرزاق

اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا

۲۶۹۰۱ ... عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن یزید بن خطاب کی روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: مجھے وضو کے متعلق خبر دی جائے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہاتھ بند کیا اور پھر کھول دیا فرمایا: میں نے تمہارے چچا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وضو کے متعلق سوال کیا تھا انھوں نے دونوں ہاتھ بند کیے اور فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا اور فرمایا: اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے گا۔ رواہ ابن مندہ وقال غریب بھذا الاسناد وابن عساکر

۲۶۹۰۲ ... اسود بن اسود بن یزید کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا آپ بیت الخلاء سے باہر نکل رہے تھے آپ کے لیے برتن میں پانی رکھ دیا گیا آپ نے تین بار دونوں ہاتھ دھوئے، تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اور ظاہر و باطن میں کانوں کا مسح کیا پھر اہتمام کے ساتھ دونوں پاؤں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۳ ... علقمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۴.....قرظہ بن کعب انصاری کی روایت ہے کہ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا چنانچہ ہم ایک مکان کی طرف چل پڑے جسے حرار کہا جاتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خبردار! پورا وضو یہ ہے کہ اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے دو دو بارہ دھونا بھی کافی ہے خبردار! تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے جن کا قرآن سے کوئی شغف نہیں لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات قبول کرو اور میں تمہارا شریک ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۵.....حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تین بار ہاتھ دھوئے برتن میں داخل کرنے سے پہلے پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجہ

۲۶۹۰۶ ''مسند علی'' زر ابن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھ دھوئے، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر پر مسح کیا، حتیٰ کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وسمویہ والضیاء

۲۶۹۰۷.....''ایضاً'' ابونضر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا آپ کے پاس حضرت طلحہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہم، حضرت علی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تھے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، جبکہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے آپ نے تین بار چہرہ دھویا، پھر تین بار دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر تین بار بائیں ہاتھ پر، پھر دائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور اسے تین بار دھویا، پھر بائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور اسے بھی تین بار دھویا۔ پھر حاضرین سے کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے جس طرح میں نے ابھی کیا ہے سب نے کہا: جی ہاں۔ یہی وہ چیز ہے جو لوگوں کو وضو سے پہنچی ہے۔

رواہ ابن منیع والحارث وابویعلیٰ قال البوصیری: ورجالہ ثقات الا انہ منقطع ابوالنضر سالم لم یسمعھم عن عثمان

۲۶۹۰۸.....''ایضاً'' ابومطر کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھاؤ آپ رضی اللہ عنہ نے قنبر کو بلایا اور فرمایا: میرے پاس لوٹا لاؤ جو پانی سے بھرا ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار چہرہ دھویا ایک انگلی میں ڈالی تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار بازو دھوئے سر پر ایک ہی بار مسح کیا پھر فرمایا: کانوں کا ظاہری اور باطنی حصہ چہرے میں سے ہے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے آپ کی داڑھی سے سینے پر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر وضو کے بعد ایک گھونٹ پانی پیا پھر فرمایا کہاں ہے وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کیا تھا سو رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا ہی ہوتا تھا۔ رواہ عبد ابن حمید وابومطر مجھول

۲۶۹۰۹.....''ایضاً'' عبدالرحمن کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح ایک بار کیا پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا ہی تھا۔ رواہ ابوداؤد وسعید بن المنصور

۲۶۹۱۰.....''ایضاً'' ابوغریف کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار بازو دھوئے پھر سر پر مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے پھر قرآن میں سے کچھ پڑھا پھر فرمایا: یہ وضو اس شخص کے لیے ہے جو جنبی نہ ہو اور جو جنبی ہو اس کے لیے نہ وضو ہے اور نہ ہی یہ آیت۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی

سر کے مسح کے لئے نیا پانی

۲۶۹۱۱.....''مسند حارثہ بن ظفر'' گران بن جاریہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سر کے لیے نیا پانی لو۔

رواہ ابونعیم

۲۶۹۱۲...... ”مسند حذیفہ بن الیمان“ منصور روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انگلیوں میں خلال کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے انگلیوں کا خلال کر دیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۱۳...... حسان بن بلال کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور داڑھی میں خلال کیا، ان سے کہا گیا یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو داڑھی میں خلال کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابونعیم

۲۶۹۱۴...... حکم بن سفیان ثوری سے مروی ہے کہ انھوں نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا پھر چلو بھر پانی لیا اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة وابونعیم

۲۶۹۱۵...... ”مسند زید بن حارثہ“ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور پھر چلو بھر پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مار لیے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۹۱۶...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور پھر فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۶۹۱۷...... ”مسند وائل“ نبی کریم ﷺ کے پاس ڈول میں پانی لایا گیا آپ نے اس پانی سے وضو کیا اور کلی کی پھر ڈول میں کلی کی پانی مشک بن گیا یا اس سے بھی زیادہ خوشبودار البتہ ناک ڈول سے الگ ہو کر جھاڑی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۱۸...... ”مسند ابی امامۃ“ رسول کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۹۱۹...... ابو غالب کہتے ہیں میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق خبر دیں چنانچہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور داڑھی کا خلال کیا اور پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۹۲۰...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں وضو کا پانی ڈھانپنے، مشکیزوں کو باندھنے اور برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الضیاء

۲۶۹۲۲...... ”مسند عبداللہ بن زید مازنی“ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا، دو بار ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور دو مرتبہ پاؤں دھوئے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۹۲۳...... عمرو بن یحییٰ مازنی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ جواب دیا جی ہاں۔ چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دو مرتبہ دھوئے پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا پہلے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے اور سر کے اگلے حصہ سے ابتدا کی اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو واپس کیا اور وہاں لے آئے جہاں سے مسح کی ابتدا کی تھی پھر دونوں پاؤں دھوئے

رواہ عبدالرزاق ومالک واخرجه البخاری کتاب الطهارة باب العمل فی الوضو واخرجه مسلم کتاب الطهارة باب فی وضوء النبی ﷺ

۲۶۹۲۴...... حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری

۲۶۹۲۵...... حبان بن واسع انصاری کی روایت ہے کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کو تذکرہ کرتے سنا کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر تین ہی بار دوسرا، سر کا مسح کیا اور مسح کے لیے نیا پانی لیا۔ دونوں پاؤں دھوئے اور اچھی طرح صاف کیے۔

رواہ سعید بن المنصور ومسلم وابوداؤد والترمذی

۲۶۹۲۶......عمرو بن ابی حسن کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن منگوایا برتن کو سرنگوں کر کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور تین بار ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ برتن میں داخل کیے اور پانی لے کر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور دو دو مرتبہ دھوئے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا پہلے ہاتھ پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لائے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۲۷......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم وضو کرو تمہیں وضو کی ناک سے ابتدا کرنی چاہیے چونکہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کی خباثت کو ختم کر دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۲۸......عمرو بن یحیٰی، اپنے والد سے اور وہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان سکھلائی گئی تھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دو دو مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۲۹...... ''مسند عبداللہ بن عباس'' رسول کریم ﷺ نے وضو کیا ایک چلو لیا اور اس سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا۔ پھر چلو بھر پانی لیا اور چہرہ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور دایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو میں پانی لیا اور بایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو بھر پانی لیا سر کا اور کانوں کا مسح کیا بایں طور کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں کانوں میں داخل کیں اور انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہری حصہ کا مسح کر لیا، پھر چلو بھر کر دایاں پاؤں دھویا اور پھر چلو بھر کر بایاں پاؤں دھویا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۳۰...... ''ایضا'' رسول کریم ﷺ نے دو وضو کیے اعضاء وضو کو ایک بار بھی دھویا اور اعضاء وضو کو تین تین بار بھی دھویا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۱...... ''مسند ابی هریرة'' اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو کہو: بسم اللہ الحمد اللہ'' چنانچہ تمہاری حفاظت کرنے والے فرشتے راحت میں نہیں رہیں گے تمہارے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے حتیٰ کہ تمہارا یہ وضو ٹوٹ جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۴۰۶ وتذکرۃ الموضوعات ۳۱۔

۲۶۹۳۲......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ وضو کرتے تو دائیں طرف سے ابتداء کرتے تھے۔

رواہ ابن النجار

۲۶۹۳۳......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۹۳۴ دیلمی نے مسند فردوس میں اس سند سے حدیث نقل کی ہے۔ محمد بن طاہر حافظ ابو قاسم جنیش موصلی، ابو الحسن نخشل ابو بکر محمد بن علی بن جابر، ابو الحسن بن حجر عسقلانی محمد بن عبداللہ صناجی وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنی آنکھوں کو وضو کا پانی پلاؤ اور اپنے ہاتھوں سے پانی نہ جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

۲۶۹۳۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا ہاتھ برتن میں داخل کیے ایک ایک بار کلی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر ہاتھ برتن میں داخل کیا اور ایک بار چہرے پر پانی ڈالا ایک ایک بار ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ایک بار سر اور کانوں کا مسح کیا پھر آپ نے چلو بھر کر پانی لیا اور پاؤں پر چھینٹے مارے چونکہ آپ نے جوتے پہن رکھے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۳۶......ابو جمرہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے داڑھی کا خلال کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۷......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے ایک شخص نے شکایت کی کہ میں نماز میں ہوتا ہوں اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ میرے عضو مخصوص میں تری آگئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو قتل کرے چونکہ شیطان ہی دوران نماز انسان کے کو چھوتا ہے تاکہ اسے دکھائے کہ وضو ٹوٹ گیا ہے لہٰذا جب تم وضو کرو شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لیا کرو، اگر پھر یہی صورت نماز میں پیش آنے خیال کر لیا کرو کہ یہ پانی ہے چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور یوں اس کی مشکل جاتی رہی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۸ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا اور پھر فرمایا: یہ وظیفہ وضو ہے اور اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا اور فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دگنا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے پھر تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور فرمایا: یہی میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جامع المصنف ۲۶۸ و ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۰۔

۲۶۹۳۹ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے رخساروں کو ہلکا ہلکا ملتے تھے پھر ہاتھوں کو نیچے سے داڑھی میں گھسا دیتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۹۴۰ ..... ابن جریج کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا: جب ابن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے برتن کہاں رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پہلو میں برتن رکھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۴۱ "مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص" عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا، آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر فرمایا: بس یہی ہے پاکی جس شخص نے اس میں زیادتی یا کمی کی اس نے حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۶۹۴۲ ..... ھشیم، ابو عوام ایک محدث سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں) اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھونا کافی ہے تین تین مرتبہ دھونا پورا وضو کرنا ہے اور اس کے بعد فضول بات ہے۔

۲۶۹۴۳ ..... حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی انگلیوں میں خلال کرو قبل ازیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے تمہاری انگلیوں میں خلال نہ کر دے۔ رواہ عبدالرزاق

ناک کو جھاڑنا

۲۶۹۴۴ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر ناک جھاڑ لے چونکہ شیطان انسان میں خون کے چلنے کی جگہ میں چلتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۴۵ ..... ابراہیم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ (وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) وضو کرنے میں دائیں طرف سے ابتدا کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے پانی منگوایا کر بائیں طرف سے وضو کی ابتدا کی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۶ ..... حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۶۹۴۷ عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا تذکرہ کر رہے تھے آپ نے غلام کو حکم دیا اس نے آپ کی ہتھیلی پر تین بار پانی بہایا پھر آپ نے برتن میں ہاتھ داخل کیا کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ہاتھ داخل کیا اور پانی لے کر دوسرے ہاتھ پر ملا اور پھر ایک بار سر پر مسح کیا، پھر تین تین بار ٹخنوں تک پاؤں دھوئے پھر چلو بھرا اور پی لیا۔ پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۸ حسن بن محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے داڑھی میں خلال کرتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۹ ابراہیم کی روایت ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی منگواتے چلو بھر پانی لیتے اس سے کلی کرتے ناک میں ڈالتے جو بچ جاتا اس سے چہرے، ہاتھوں، سر اور پاؤں پر مسح کر لیتے پھر فرماتے یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۵۱.....مجاہد کہتے ہیں: ناک میں پانی ڈالنا نصف وضو ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۵۲.....مکحول کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے اور سر کا مسح ایک ہی بار کرتے تھے۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۵۳.....مکحول کی روایت ہے کہ جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تب صرف وضو کی جگہ ہی پاک ہوتی ہے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۵۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے بعد وضو کے) زیر ناف تین مرتبہ چھینٹے مارے۔
رواہ ابوبکر وسندہ ضعیف

فائدہ:......بعض احادیث میں شرمگاہ پر چھینٹے مارنے حکم ہے جیسے حدیث نمبر ۲۶۹۳۷ اور اس حدیث میں زیر ناف چھینٹے مارنے کا ذکر ہے، مراد دونوں حدیثوں کی ایک ہی ہے الفاظ کا فرق ہے البتہ یہ چھینٹے شلوار پر مارنے چاہئیں۔جیسا کہ ایک حدیث میں اس کا واضح حکم ہے۔اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھینٹے مارنے کی تعلیم دی ہے چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ شکایت کی تھی کہ مجھے مذی آئی ہے لہٰذا دوران نماز بھی مذی آنے کی شکایت پیش آسکتی ہے لہٰذا نبی کریم ﷺ نے خود عمل کر کے دکھایا۔ازمترجم۔

۲۶۹۵۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نرم مبارک پر تین مرتبہ مسح کیا۔رواہ ابوبکر

۲۶۹۵۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور سر پر ڈال لیا چنانچہ میں نے دیکھا کہ پانی کے قطرے آپ کے چہرہ اقدس پر گر رہے تھے۔رواہ المخلص وسندہ حسن

فائدہ:......ان احادیث سے جو چیز مترشح ہوتی ہے وہ سر کا مسح ہے خواہ ایک بار ہو یا تین بار یا چلو بھر کر سر پر ڈالا جائے مقصود سب سے سر کا مسح ہے آپ ﷺ کا آخری عمل ایک بار سر کا مسح کرنے کا رہا ہے۔چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جمیع روایات (تقریباً) ایک بار مسح کرنے پر صریح دلیل ہیں۔

۲۶۹۵۷.....''مسند ابی'' رسول کریم ﷺ نے وضو کے لیے پانی مانگا اور اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا اور پھر فرمایا وضو کا یہی وظیفہ ہے یا فرمایا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا پھر آپ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا اور پھر فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دوگنا اجر عطا فرمائے گا پھر آپ نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا اور فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کا وضو ہے۔رواہ ابن ماجہ وھو ضعیف

۲۶۹۵۸.....''مسند اسامہ'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب جبرئیل امین رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ ﷺ کو وضو کا طریقہ تعلیم کیا جب جبرئیل علیہ السلام وضو سے فارغ ہوئے تو چلو میں پانی لیا اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے چنانچہ نبی کریم ﷺ اس کے بعد چھینٹے مارتے تھے۔رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیہ ۵۸۵۔

۲۶۹۵۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو اپنی داڑھی پر اوپر سے پانی بہاتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۶۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۶۱.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنی داڑھی میں خلال کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے جمع الرتاب۔۲۱۶۔

فائدہ:......لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل یعنی داڑھی پر پانی بہانا اتفاقی قرار دیا جائے گا ورنہ مسنون عمل خلال کرنا ہے۔

۲۶۹۶۲.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دو رطل پانی سے وضو کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۶۳.....''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنا چہرہ دھوتے اور دونوں شہادت کی انگلیاں پانی میں بھگوتے اور آنکھوں کی کیچڑ دھوتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۶۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تین بار اعضاء وضو کو دھونا واجب ہے اور سر کا مسح ایک بار ہے۔

رواہ الدیلمی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۳۶۶۲ والمغیر ۹۱۔

۲۶۹۶۵...... حضرت انس کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اعضاء وضو کو تین تین بار دھوتے دیکھے اور فرمایا: مجھے میرے رب نے یہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۲۶۹۶۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دو رطل پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۶۷...... ''مسند علی'' ابن عباس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے گھر پر تشریف لائے اور وضو کے لیے پانی مانگا اور فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا جی ہاں ضرور، چنانچہ آپ ﷺ کے لیے برتن رکھ دیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دھوئے پھر کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور ناک جھاڑ لی پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لیا اور چہرے پر مارا آپ نے دونوں انگوٹھے کانوں کے اگلے حصہ پر لے گئے اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور پیشانی پر انڈیل دیا پھر پانی کو چہرے پر گرنے دیا پھر تین بار کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا، پھر اسی طرح دوسرا ہاتھ بھی۔ پھر سر کا مسح کیا اور کانوں کے ظاہری حصہ کا مسح کیا پھر ہتھیلیوں میں پانی لے کر پاؤں پر ڈالا جبکہ پاؤں جوتوں میں تھے پھر پاؤں کو حرکت دے دی پھر دوسرے پاؤں پر اسی طرح پانی ڈالا میں نے کہا: جوتوں ہی میں پاؤں دھولیتے؟ فرمایا: جی ہاں جوتوں میں ہی دھولئے۔ میں نے کہا: کیا جوتوں ہی میں؟ فرمایا: جوتوں ہی میں میں نے کہا: کیا جوتوں ہی میں؟ فرمایا: جوتوں ہی میں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابویعلی وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان والضیاء

۲۶۹۶۸...... ''ایضاً'' عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک برتن دیا گیا جس میں پانی تھا اور ایک طشتری تھی آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ میں برتن پکڑ لیا پھر برتن کو بائیں ہاتھ پر سرنگوں کیا پھر دونوں ہتھیلیاں دھولیں پھر دائیں ہاتھ میں برتن لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر دونوں ہتھیلیاں دھوئیں۔ یہ کام آپ نے تین بار کیا اور اس دوران آپ نے برتن میں ہاتھ داخل نہیں کیا، آپ بائیں ہاتھ پر برتن کو سرنگوں کرتے پھر دونوں ہتھیلیاں دھوتے پھر دائیں ہاتھ میں پکڑتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر ہتھیلیاں دھولیتے، پھر برتن دائیں ہاتھ میں پکڑتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر ہتھیلیاں دھولیتے یوں آپ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے یہ سارا کام کرتے ہوئے آپ نے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالا حتیٰ کہ ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑ لی یہ سب کچھ آپ نے تین تین بار کیا پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا پھر تین بار کہنی تک بایاں ہاتھ دھویا، پھر دایاں ہاتھ تو برتن میں داخل کیا حتیٰ کہ پورا ہاتھ پانی میں ڈبو لیا پھر ہاتھ نکال لیا اور بائیں ہاتھ سے مل لیا (تاکہ پانی کی تری دوسرے ہاتھ کو بھی پہنچ جائے) پھر دونوں ہاتھ سے ایک بار سر کا مسح کیا، پھر دائیں ہاتھ سے تین بار دائیں پاؤں پر پانی ڈالا پھر تین بار بائیں ہاتھ سے دایاں پاؤں دھولیا (اسی طرح دوسرا پاؤں بھی دھولیا) پھر بایاں ہاتھ داخل کیا اور چلو میں پانی لے کر پی لیا، پھر فرمایا: یہ ہے نبی کریم ﷺ کا طہارت حاصل کرنے طریقہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے وضو کو دیکھنا پسند کرتا ہو تو یہی ہے نبی کریم ﷺ کا وضو۔

رواہ ابو داؤد الطیاسی وقال صحیح وابن منیع والدارمی وابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابویعلی وابن الجارود وابن حبان والدارقطنی والضیاء

۲۶۹۶۹ ...... ''ایضاً'' عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، تین بار سر کا مسح کیا اور تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا جو شخص رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ یہی وضو دیکھ لے۔

رواہ الدارمی والدارقطنی

دارقطنی کہتے ہیں اسی طرح یہ حدیث ابوحنیفہ نے خالد بن علقمہ سے روایت کی ہے اور اس میں تین بار مسح کرنے کا ذکر ہے جبکہ حفاظ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے اس کی مخالفت کی ہے ان میں سے کچھ (محدثین حفاظ) یہ ہیں زائدہ بن قدامہ، سفیان ثوری، شعبہ، ابوعوانہ،

شریک، ابواشھب، جعفر بن حارث، ہارون بن سعد، جعفر بن محمد، حجاج بن ارطات ابان بن تغلب علی بن صالح بن حی حازم بن ابراہیم حسن بن صالح جعفر احمر، ان حضرات محدثین نے یہ حدیث خالد بن علقمہ سے روایت کی ہے اور اس میں ایک بار مسح کرنے کا ذکر ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس حدیث میں تین بار مسح کرنے کا ذکر کیا ہو سوائے ابوحنیفہ کے انتھی۔

۲۶۹۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا اور سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا۔

رواہ عبداللّٰہ بن احمد بن حنبل والدارقطنی

۲۶۹۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا سر اور کانوں کو تین تین بار مسح کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح ہوتا تھا میں نے چاہا کہ تمہیں دکھا دوں۔ رواہ الدارقطنی

مسواک کا بیان

۲۶۹۷۲..... خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو کئی بار مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابن شیبۃ

۲۶۹۷۳..... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' نبی کریم ﷺ جب اپنے اہل خانہ کی پاس سے سو کر اٹھتے ایک باندی کو جسے بریرہ کہا جاتا تھا مسواک لانے کا کہتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۴..... ''مسند بھز'' یحیٰی بن عثمان یمان بن عدی حضرمی ثبیت بن کثیر ضبی یحیٰی بن سعید، سعید بن مسیب کی سند سے بہز رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عرض (دانتوں کی چوڑائی) میں مسواک کرتے تھے چوس چوس کر پانی پیتے (پانی پیتے وقت) تین بار سانس لیتے اور فرماتے: یوں اس طرح پانی زیادہ خوشگوار اور زیادہ مفید ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر قال ابونعیم رواہ ابراھیم بن العلاء الذی بیدی عن عبادۃ بن یوسف عن لبیت عن یحیٰی بن سعید بن المیسب عن القشیری ورواہ سلیمان بن سلمۃ عن الیمان بن عدی عن معاویۃ القشری

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۴ والجامع المصنف ۲۵۹

۲۶۹۷۵..... عبداللہ بن حنظلہ غسیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۶۹۷۶..... ''مسند عبداللہ بن عباس'' ابن عباس رضی اللہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر مسواک کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۷..... ''ایضا'' ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتی کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہیں قرآن میں مسواک کرنے کا حکم نہ نازل ہو جائے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۸..... ''ایضا'' رسول اللہ ﷺ برابر مسواک کا حکم دیتے رہے حتی کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ قرآن میں مسواک کا حکم نازل ہوا چاہتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

رات کو سوتے وقت مسواک کرنا

۲۶۹۷۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک مسواک نہ کر لیتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۶۹۸۰..... ابن عباس رضی اللہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رات کو دو رکعتیں پڑھتے پھر فارغ ہو کر مسواک کرتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۶۹۸۱..... شریح کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آپ کے پاس تشریف لاتے کس چیز سے ابتدا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ ﷺ مسواک سے ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۸۲..... "مسند اسامہ بن زید" حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب بستر پر آتے مسواک کرتے تھے رات کو جب اٹھتے مسواک کرتے جب صبح کے وقت باہر تشریف لے جاتے مسواک کرتے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ تو بس یہی مسواک کرنے میں مصروف رہتے ہیں؟ جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے اسماء رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ رسول کریم ﷺ اس مسواک سے مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۸۳..... ابو عبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسواک کا حکم دیا اور فرمایا رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوجاتا ہے فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہوجاتا ہے اور وہ قرآن سنتا رہتا ہے فرشتہ لگاتار قرآن سے دل لگی رکھتا جاتا ہے اور بندے کے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اپنا منہ بندے کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور بندے کے منہ میں سے جس قدر قرآن نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں پڑتا ہے لہٰذا اپنے منہوں کو اچھی طرح صاف ستھرے رکھو۔ رواہ ابن المبارک

۲۶۹۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم دیتا اور تہائی رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا چونکہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے رب تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لے آتے ہیں پھر طلوع فجر تک یہیں رہتے ہیں رب تعالیٰ فرماتے رہتے ہیں کوئی مانگنے والا ہے جسے میں عطا کروں کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے کوئی بیمار ہے جو شفاء کا خواستگار ہو؟ کوئی گنہگار ہے جو گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہو سو اس کی بخشش کردی جائے۔ رواہ عثمان بن سعید اروافی فی المدد علی الجھمۃ والدارقطنی فی احادیث النزول

۲۶۹۸۵..... ابو عبدالرحمن اسلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بندہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوجاتا ہے اس کے پاس فرشتہ آجاتا ہے اور اس کے پیچھے کھڑا ہوجاتا ہے اور قرآن سنتا رہتا ہے بندے کے قریب ہوتا رہتا ہے چنانچہ مسلسل قرآن سنتا رہتا ہے اور قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اپنا منہ بندے کے منہ پر رکھ دیتا ہے بندہ جو آیت بھی پڑھتا ہے فرشتے کے منہ میں جاتی ہے لہٰذا اپنے منہ کو پاک رکھو۔ رواہ ابن المبارک فی الزھد والاخری فی اخلاق حملۃ القرآن

عمامہ پر مسح کرنے کا بیان

۲۶۹۸۶..... عبدالرحمن بن عسیلہ صنابحی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اوڑھنی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ

۲۶۹۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اگر چاہو عمامہ پر مسح کرو چاہو اتارلو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۸۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر اور عمامہ پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... سر کی بجائے عمامہ پر مسح کرنے کا جواب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہے پھر ان کے ہاں یہ بھی ہے کہ مسح کی سنیت یا فرضیت عمامہ پر مسح کرنے سے حاصل ہوجاتی ہے جبکہ احناف شوافع مالکیہ کے نزدیک عمامہ پر مسح کرنا جائز نہیں۔ پھر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مسح علی العمامہ کے لیے شرائط ہیں۔

۱..... عمامہ طہارت پر باندھا گیا ہو۔

۲..... عمامہ پورے سر کو ڈھانپے ہوئے ہو۔

۳..... مسلمانوں کے طریقہ پر عمامہ باندھا گیا ہو یعنی عمامہ محنک ہو یا شملہ دار ہو۔

۴..... مسح علی العمامہ موقت ہے۔

جمہور آئمہ احادیث بالا کی تاویل کرتے ہیں:

۱.....یہ احادیث معلل ہیں کما قالہ الشیخ عبدالحی لکھنوی۔

۲.....امام محمد رضی اللہ عنہ نے موطا میں فرمایا ہے کہ پہلے عمامہ پر مسح تھا پھر منسوخ ہو گیا۔

۳.....عذر کی بنا پر مسح کیا گیا تھا۔

وضو کے متعلق اذکار

۲۶۹۸۹..... "مسند ابن عمر الدیلمی، احمد بن نصر، احمد بن نیال حسین بن عمر محمد بن عبداللہ شافعی محمد بن سلمان باغندی مقاتل فضل بن عبید سفیان ثوری عبیداللہ عمری نافع کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث مروی ہے کہ: جو شخص وضو کرنے کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اسے چالیس عالموں کا ثواب ملتا ہے اس کے چالیس درجات بلند کردیئے جاتے ہیں اور چالیس حوروں کے ساتھ اس کی شادی کردی جاتی ہے۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۹ والفوائد المجموعۃ ۷۷۔

۲۶۹۹۰..... حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے وضو کا ثواب (اذکار) سکھائے اور فرمایا: اے علی! جب تم وضو کرنا چاہو تو کہو:

بسم اللّٰہ العظیم والحمدللّٰہ علی الاسلام"

جب شرمگاہ دھولو تو یہ دعا پڑھو:

اللھم حصن فرجی واجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من الذین اذا ابتلیتھم صبروا واذا اعطیتھم شکواً

یا اللہ مجھے پاکدامنی عطا فرما: مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے اور مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جنہیں جب تو آزمائش میں ڈالتا ہے وہ صبر کردیتے ہیں اور جب تو انھیں عطا کرتا ہے وہ شکر کرتے ہیں۔

جب کلی کرو تو یہ دعا پڑھو:

اللھم اعنی علی تلاوۃ ذکرک

یا اللہ تلاوت قرآن پر میرے عمل فرما۔

جب ناک میں پانی ڈالو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم لاتحرمنی رائحۃ الجنۃ

یا اللہ مجھے جنت کی خوشبو سے محروم نہ رکھنا۔

جب چہرہ دو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ

یا اللہ قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن کرنا جس دن بہت سارے چہرے سفید ہوں گے بہت سارے چہرے سیاہ ہوں گے۔

جب دایاں بازو دھو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابًا یسیرًا

یا اللہ میرا نامہ اعمال مجھے دائیں ہاتھ میں عطا کرنا اور مجھ سے ہلکا پھلکا حساب لینا۔

جب بایاں بازو دھو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم لاتعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظهری

یا اللہ مجھے میرا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ ہی پیٹھ پیچھے سے۔

جب سر کا مسح کرو تو یہ دعا پڑھو

اللھم غشنی برحمتك

یا اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔

اور جب کانوں کا مسح کرو تو یہ دعا پڑھو:

اللھم اجعلنی ممن یستمع القول فیتبع احسنه

یا اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل کردے جو باتیں سن کر اچھی باتوں کو اپنا لیتے ہیں۔

جب پاؤں دھوتو یہ دعا پڑھو:

اللھم اجعله سعیًا مشکورًا وذنبًا مغفوراً وعملًا متقبلًا اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین اللھم انی استغفرك واتوب الیك

یا اللہ میرے اس عمل وضو کو سعی مشکور بنادے گناہوں کی معافی کا سبب بنادے اور عمل مقبول بنادے یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے یا اللہ میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھو:

الحمدللہ الذی رفعها بغیر عمد

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہی جس نے آسمان کو بغیر ستون کے بنایا ہے۔

فرشتے تمہارے سر پر کھڑا ہے تم جو کچھ بھی کہتے ہو وہ لکھتا ہے۔ اور اس پر اپنی مہر لگالیتا ہے پھر آسمان پر چڑھ جاتا ہے اور اس نوشتہ کو عرش تلے رکھ دیتا ہے اور تا قیامت اس مہر کو نہیں توڑا جاتا۔

رواہ ابوالقاسم بن مندة فی کتاب الوضو الدیلمی والمستغفری فی الدعوات وابن النجار، قال الحافظ ابن حجر فی امالیه هذا حدیث غریب ورواته معر وفون لکن فیه خارجه بن مصعب تر که الجهو ر و کذبه ابن معین وقال ابن حبان کا ن ید لس عن کذابین احادیث روو ها عن الثقات الذین لقیهم فوقعت الموضوعات فی روایته

۲۶۹۹۱ ... ابواسحاق سبیعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث بیان کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے جنہیں میں وضو کرتے وقت پڑھتا ہوں میں انہیں بھولا نہیں ہوں چنانچہ جب رسول کریم ﷺ کے پاس پانی لایا جاتا آپ ہاتھ دھوتے اور یہ دعا پڑھتے۔

بسم اللہ العظیم والحمدللہ علی الاسلام اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من الذین اذا اعطیتھم شکروا واذا ابتلیتھم صبروا

اللھم حصن فرجی (تین بار پڑھتے) جب کلی کرتے یہ دعا پڑھتے:

اللھم عنی علی تلاوة ذکرك.

جب ناک میں پانی ڈالتے یہ دعا پڑھتے:

اللھم ارحنی رائحة الجنة

جب چہرہ دھوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم بیض وجهی یوم تبیض وجوه وتسود وجوه

جب دایاں ہاتھ دھوتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم آتني كتابي بيميني وحاسبني حسابًا يسيرًا.

جب بایاں ہاتھ دھوتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم لاتعطني كتابي بشمالي ولا من وراء ظهري

جب سر کا مسح کرتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم غشني برحمتك

جب کانوں کا مسح کرتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم اجعلني من الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه.

جب پاؤں دھوتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم اجعل لي سعيًا مشكورًا وذنبًا مغفورًا وتجارة لن تبور

پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله الذي رفعها بغير عمد.

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ فرشتہ وضو کرنے والے کے سر پر کھڑا ہوتا ہے۔ بندہ جو کچھ کہتا ہے فرشتہ اسے ایک ورق پر لکھتا رہتا ہے پھر ورق کو سر بمہر کر کے لے جاتا ہے اور عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے چنانچہ تا قیامت اس کی مہر نہیں توڑی جاتی۔

رواه المستغفري في الدعوات واورده ابن دقيق العيد في الاقتراح وقال ابو اسحاق عن علي منقطع وفي اسناده غير واحد يحتاج الى معرفته والكشف عن حاله قال ابن الملقن في تخريج احاديث الوسيط وهو كما قال فقد بحثت عن اسمائهم في كتاب الاسماء فلما رالا احمد بن مصعب الموزي قال في اللسان: هو متهم بوضع الحديث والروای عنه ابو مقاتل سليمان بن محمد بن الفضل ضعيف

۲۶۹۹۲ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے دائیں طرف ایک برتن پانی سے بھرا رکھا ہوا ہے برتن اٹھا کر دائیں طرف رکھ لیا پھر استنجا کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم حصن فرجي واستر عورتي ولا تشمت بي الاعداء

یا اللہ! مجھے پاکدامنی عطا فرما میری بے پردگیوں کا ستر کر اور دشمنوں کو مجھ سے خوش نہ کرنا

پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ دعا پڑھی۔

اللهم لقني حجتي ولا تحرمني رائحة الجنة

پھر چہرہ دھویا اور یہ دعا پڑھی۔

اللهم بيض وجهي يوم تبيض وجوه وتسود وجوه.

پھر اپنے دائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم اعطني كتابي بيميني والخلد بشمالي.

پھر بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم لاتعطني كتابي بشمالي ولا تجعلها مغلولة الى عنقي

پھر سر کا مسح کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم غشنا برحمتك فانا نخشى عذابك اللهم لاتجمع بين نواصينا واقدامنا

پھر گردن کا مسح کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللھم نجنا من مقطعات النیران و اغلالھا

پھر پاؤں دھوئے اور یہ دعا پڑھی:

اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل فیہ الاقدام

پھر کھڑے ہوئے اور یہ دعا پڑھی:

اللھم کما طھرتنا بالماء فطھرنا من الذنوب

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اور پوروں سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے پھر فرمایا: اے بیٹے! ایسا ہی کرو جیسے میں نے کیا ہے سو جو قطرہ بھی انگلیوں کے پوروں سے ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تا قیامت اس شخص کے لیے استغفار کرتا رہتا ہے اے بیٹے! جو شخص بھی ایسا کرتا ہے جیسا میں نے کیا ہے اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح سخت آندھی کے دن درخت سے پتے گرتے ہیں۔رواہ ابن عساکر فی امالیہ وفیہ اصرم بن حوشب کان یضع الحدیث

۲۶۹۹۳..... جعفر بن محمد اپنے والد محمد کی سند سے اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! جب تم وضو کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ اللھم اسالک تمام الوضو وتمام الصلوٰۃ وتمام رضوانک وتمام مغفرتک

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال نماز کا کمال تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال۔ یہ دعا تمہارے وضو کی زکوٰۃ ہو جائے گی۔رواہ الحارث ولم یسق بقیتہ وفیہ حماد بن عمرو النصیبی کان نصع الحدیث

کلام:...... حدیث موضوع ہے چونکہ سند میں حماد بن عمرو ہے جو حدیثیں وضع کرتا تھا۔

۲۶۹۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اشھدان لاالٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ رب اجعلنی من التوابی واجعلنی من المتطھرین.

متفرق آداب

۲۶۹۹۵..... شبیب بن ابی روح ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صبح کی نماز پڑھی اور نماز میں سورت روم تلاوت کی، آپ ﷺ کو دوران نماز التباس ہو گیا اور آپ نے نماز توڑ دی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھے اچھی طرح وضو کرے چونکہ یہ لوگ ہمارے اوپر قرآن میں التباس ڈال دیتے ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۹۶..... ابو روح نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور نماز میں سورت روم تلاوت کی آپ پر التباس ہو گیا آپ نے نماز توڑ دی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں جو شخص بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھے اچھی طرح وضو کر لیا کرے ایک روایت میں ہے کہ تمہاری ناقص طہارت ہمیں اذیت پہنچاتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

مباحات وضو

۲۶۹۹۷..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک کپڑا ہوتا تھا جب آپ وضو کرتے تو اعضاء وضو کو اس کپڑے سے صاف کرتے تھے۔رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۶۹۹۸..... اسود بن یزید کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا۔رواہ ابن خسرو

۲۶۹۹۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص کو داڑھی پر مسح کرنا پاک نہ کرے بس اسے اللہ تعالیٰ پاک ہی نہ کرے۔
رواہ عباس الرافعی فی جزئه

۲۷۰۰۰ ... نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کرنے کے بعد اعضاء وضو کو تولیہ سے صاف کرتے تھے۔
رواہ ابن سعد وسعید بن المنصور

۲۷۰۰۱ ... حسن کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پر لوٹے سے پانی بہایا جارہا تھا اور آپ وضو کررہے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۰۰۲ ... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۰۲،۱۳۱۰

۲۷۰۰۳ ... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تو چادر وغیرہ کے کنارہ سے چہرہ صاف کرلیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۲۳۔

۲۷۰۰۴ ... حطان بن عبداللہ رقاشی کہتے ہیں: ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک لشکر میں دریائے دجلہ کے کنارے پر تھے اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا موذن نے ظہر کی اذان دی لوگ وضو کے لیے کھڑے ہوئے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور لوگوں کو نماز پڑھائی پھر لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا موذن نے اذان دی لوگ وضو کے لیے دوڑ پڑے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نیا وضو صرف اسی شخص پر واجب ہے جس کا وضو ٹوٹ چکا ہے۔ پھر فرمایا: عنقریب علم ختم ہوجائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا حتیٰ کہ جہالت کی وجہ سے آدمی تلوار سے اپنی ماں کو قتل کردے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۵ ... عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما پیتل کے برتن میں وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ گرم پانی سے غسل اور وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۷ ... بکر بن عبداللہ مزنی کی روایت ہے کہ میں نے منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ (وضوخانہ سے) باہر نکلے دراں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ ننگے پاؤں چل رہے تھے اور آپ کے پاؤں تلے جو چیز آتی روندتے پھر مسجد میں داخل ہوئے اور مزید وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۸ ... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے (نیا) وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۰۹ ... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے کوئی پرواہ نہیں چاہے میں وضو کی ابتدا دائیں طرف سے کروں یا بائیں طرف سے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہارا کوئی نقصان نہیں چاہے تم دائیں ہاتھ سے ابتدا کرو یا بائیں سے اور جس پاؤں کو چاہے پہلے دھولو اور جس جانب چاہے منہ موڑلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۱ ... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' شریک بن عبداللہ بن عمرو بن عامر کہتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہر نماز کے وقت وضو کیا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کرتے تھے رہی بات ہماری، سو ہم جرات کا مظاہرہ کردیتے ہیں یا ایک ہی وضو سے پورے دن کی نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ رواہ الضیاء

مکروہات وضو

۲۷۰۱۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کے لیے کنویں سے پانی نکالتے دیکھا میں فوراً آپ کی طرف

لپکا اور آپ کے لیے پانی نکالنا چاہا۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! رک جاؤ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرے وضو میں کوئی اور بھی شریک ہو ایک روایت میں ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے وضو میں کوئی میری مدد کرے۔ رواہ البزار وابن جریر وضعیف وابو یعفراد

۲۷۰۱۳۔۔۔۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم وضو کرو تو لیہ استعمال نہ کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۴۔۔۔۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا لیکن ان کی ایڑیوں کو پانی نے چھوا تک نہیں تھا آپ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۱۵۔۔۔۔حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابو نعیم

۲۷۰۱۶۔۔۔۔"مسند معاویہ" حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے تانبے کے برتن میں وضو کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۱۷۔۔۔۔مجھے تانبے کے برتن میں وضو کرنے سے منع کیا گیا ہے اور مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں غرہ ہلال کے دوران اپنی بیوی سے ہمبستری کروں اور یہ کہ میں سنت نماز ختم کر کے مسواک کروں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۸۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ وضو کے بعد تولیہ کا استعمال اچھا نہیں سمجھتے تھے جبکہ غسل جنابت کے بعد تولیے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۹۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن بعض لوگ منقوصین کے نام سے پکارے جائیں گے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے ابو عبدالرحمن! منقوصین سے مراد کون لوگ ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض لوگ اپنی نمازوں میں نقص ڈالتے ہیں، وضو میں نقص ڈالتے ہیں اور نماز میں التفات نہیں کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۰۔۔۔۔نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تانبے کے برتن میں وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۲۱۔۔۔۔عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پیتل کے برتن میں وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۲۔۔۔۔عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تانبے کے بنے ہوئے طشت میں پاؤں دھو لیتے تھے جبکہ پیتل کے جام میں پانی پینا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۳۔۔۔۔ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ کثرت سے وضو کرنا شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۴۔۔۔۔ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں زیادہ وضو کرنا شیطان کی طرف سے ہے اگر اس میں کوئی فضیلت ہوتی تو اصحاب محمد رضی اللہ عنہم اس کو ترجیح دیتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۵۔۔۔۔ابراہیم کی روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وضو کرتے وقت چہرے پر تھپڑ نہیں مارتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۶۔۔۔۔ابراہیم کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چہروں پر پانی سے تھپڑ نہیں مارتے تھے جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تم سے کہیں زیادہ وضو کے دوران پانی بچاتے تھے صحابہ تو یہ سمجھتے تھے کہ چوتھائی مد وضو کے لیے کافی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سچے متقی و پرہیزگار تھے دل کے سخی تھے اور لڑائی میں خوب ڈٹ جانے والے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۷۔۔۔۔زہری کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ شخص وضو کر رہا تھا اور وہ وضو کے لیے چلو پر چلو بھر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اسراف مت کرو اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔

رواہ سعید بن المنصور

متعلقات وضو

۲۷۰۲۸ ... یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز کے لیے نکلے آپ رضی اللہ عنہ کو آپ کی بیوی نے بوسہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۹ ... یحییٰ بن سعید ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا دراں حالیکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزہ میں تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے بیوی کو بوسہ لینے سے نہیں روکا، جبکہ آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے جانا چاہتے تھے آپ نماز کے لیے چلے گئے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۳۰ ... ''مسند علی کرم اللہ وجہہ'' عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں اور پاؤں پر مسح کیا اور فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ پھر فرمایا: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو پاؤں کی پشت پر مسح کرتے نہ دیکھا ہوتا میں سمجھتا کہ پاؤں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ لائق ہیں پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پی لیا، پھر فرمایا: کہاں ہیں وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا کسی کے لیے جائز نہیں۔

رواہ حمد بن حنبل

۲۷۰۳۱ ..... نوال بن سبرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹے میں پانی لایا گیا جبکہ آپ مکان کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے چلو بھر پانی لیا کلی کی، ناک میں پانی ڈالا چہرے، بازو اور پاؤں کا مسح کیا پھر بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پی لیا پھر فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والترمذی فی الشمائل والنسائی وابویعلیٰ وابن جریر وابن خزیمۃ والطحاوی والبخاری ومسلم

۲۷۰۳۲ ... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ'' نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے البتہ فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے ساری نمازیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۸۰۳۳ ..... حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے تو سجدہ والی جگہ کا قصد کرتے پانی سے حتیٰ کہ سجدہ والی جگہ پر پانی بہتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۰۳۴ ... ''مسند رفاعۃ بن رافع'' عبایہ بن رافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا اور میں آپ رضی اللہ عنہ کی دائیں طرف کھڑا ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ادب تم نے کس سے سیکھا ہے میں نے عرض کیا: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہا سے، فرمایا: ان کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۳۵ ... ابواوس کی روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اعراب کے چشموں میں سے ایک چشمہ پر پہنچا والد صاحب نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح کر لیا میں نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم

۲۷۰۳۶ ... ''مسند عبداللہ بن زید مازنی'' عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمارے ہاں رسول کریم ﷺ تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے پیتل کے ایک برتن میں پانی رکھا آپ نے اس سے وضو کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۳۷ ..... زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرے اس ٹب میں وضو کیا یہ ٹب پیتل کا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۳۸......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پیشاب کرنے کے لیے چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پانی لئے چل پڑے آپ ﷺ نے پوچھا اے عمر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: پانی ہے آپ اس سے وضو کرلیں فرمایا: مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کروں گا تو یہ سنت ہو جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۰

۲۷۰۳۹......''مسند علی'' حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا آپ نے وضو کیا اور جو پانی وضو سے بچ گیا وہ کھڑے ہو کر پی لیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جب آپ کے پاس ایک اعرابی سوال کرنے آیا تھا۔

رواہ ابن جریر

۲۷۰۴۰......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کہ ہمیں ایک وضو کافی ہے جب تک وضو ٹوٹ نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۴۱......حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے نعلین (جوتوں) پر مسح کیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ رواہ ابو داؤد والطیالسی واحمد بن حنبل ولعدنی وابن حبان وابونعیم والضیاء

فائدہ:......ممکن ہے وہ جوتے موزہ نما ہوں تب ہی آپ نے مسح کیا جو کہ موزوں کے حکم میں تھے۔

۲۷۰۴۲......ھیثم، یعلی بن عطاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ طائف میں ایک قوم کے چشمہ کے پاس آئے آپ ﷺ نے وضو کیا اور پاؤں پر مسح کیا ھیثم کہتے ہیں۔ یہ اول اسلام کی بات ہے۔

فصل......وضو کو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں

۲۷۰۴۳......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن ابی حاتم فی العلل وقال الناس یروونہ موقوفا کمافی الموطا

۲۷۰۴۴......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور وضو نہیں کیا آپ ﷺ سے کہا گیا: ہم آپ کے لیے وضو کے واسطے پانی لائے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا وضو نہیں ٹوٹا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۴۵......ابوملیح کی روایت ہے کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے آپ رضی اللہ عنہ نماز مغرب کے لیے باہر تشریف لے گئے اتنے میں موذن نے اذان دی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک برتن تھمادیا گیا جس میں ثرید اور گوشت تھا آپ نے فرمایا: بیٹھو اور کھاؤ چونکہ کھانا کھانے کے لیے بنایا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا پھر ہاتھ دھوئے کلی کی اور نماز پڑھ لی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۴۶......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص اپنی بغلوں کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والدارقطنی

۲۷۰۴۷......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص پہلو کے بل سو جائے وہ وضو کرے۔

رواہ مالک وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والحارث والبیھقی

۲۷۰۴۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بوسہ لمس میں سے ہے لہٰذا وضو کرو۔ رواہ الدارقطنی والحاکم والبیھقی

۲۷۰۴۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم میں سے کسی (کے عضو مخصوص) سے موتی کی مانند مواد نکلتا ہے ایک روایت میں ہے کہ منکے کی مانند مواد نکلتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص ایسی کیفیت پائے وہ اپنے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا

جاتا ہے۔مواد سے مراد مذی ہے۔رواہ مالک و عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۵۰......ربیعہ بن عبداللہ ھدیری کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کا کھانا کھایا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔رواہ مالک

۲۷۰۵۱...... ابن جریر کی روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ کو سنا انھوں نے ایسے شخص سے حدیث سنائی جسے میں متھم نہیں سمجھتا۔ یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے جوں ہی آپ نے نماز کی ابتدا کی آپ کا ہاتھ عضو مخصوص تک پہنچا۔ آپ نے اشارے سے لوگوں کو رکنے کا کہا اور آپ رضی اللہ عنہ وضو کرنے چلے گئے پھر واپس آئے اور نماز پڑھی عبداللہ کہتے ہیں میرے والد نے راوی سے کہا: شاید عمر رضی اللہ عنہ نے مذی کا اثر پالیا ہو؟ وہ بولا مجھے معلوم نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۵۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے مذی کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ قطرے ہیں اس میں وضو ہے۔رواہ ابو عبیدہ وابوعروبة فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۰۵۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ وضو کرے۔رواہ ابو طاهر الحنائی فی الحنائیات

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۱، ۳۲۲ وذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۹

۲۷۰۵۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وضو ان چیزوں سے واجب ہوتا ہے جو جسم سے باہر نکلتی ہیں جیسے پاخانہ پیشاب اور ہوا وغیرہ اور ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۵۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا: مذی پر وضو ہے جبکہ منی پر غسل ہے۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة والترمذی وقال: حسن صحیح وابویعلیٰ والطحاوی وسعید بن المنصور

۲۷۰۵۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مذی پاتا تھا میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرو چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میری نکاح میں ہے اس لئے سوال کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا: ہر نر کو مذی آتی ہے لہٰذا منی کے بعد غسل کرنا چاہئے اور مذی کے بعد وضو کرنا چاہئے۔رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۰۵۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے کثرت سے مذی آتی تھی جبکہ میرے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھی مجھے آپ سے سوال کرنے میں حیاء آتی تھی میں نے ایک شخص سے سوال کرنے کو کہا: چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مذی دیکھو وضو کرلو اور عضو مخصوص دھولو جب تم کودکر منی نکلتی دیکھو تو غسل کرلو۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن ابی شیبة وابوداؤد والنسائی وابن خزیمة وابن حبان والدارقطنی سعید بن المنصور

۲۷۰۵۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے شدت سے مذی آتی تھی چنانچہ جب بھی مجھے مذی آنے کی شکایت پیش آتی میں غسل کرتا نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے مجھے وضو کر لینے کا حکم دیا۔رواہ ابن ابی شیبة

مذی سے وضو واجب ہے

۲۷۰۵۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے کثرت سے مذی آتی تھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے مجھے شرم آتی تھی چونکہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کو کہا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا عضو دھو کر وضو کرے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والبخاری والنسائی و مسلم وابن جریر وابن خزیمة والطحاوی والدورقی والبیهقی

۲۷۰۶۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ دیہات میں رہتے ہیں ہم میں سے کسی کی معمولی سی ہوا نکل جاتی ہے وہ کیا کرے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا لہٰذا جب تم

میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے اسے وضو کر لینا چاہئے اور عورتوں سے پچھلے راستے سے مباشرت مت کرو

رواہ احمد بن حنبل واھدنی ورجالہ ثقات

۲۷۰۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نوجوان لڑکا تھا مجھے کثرت سے مذی آتی تھی جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ مجھے پانی نے سخت اذیت پہنچائی ہے آپ نے فرمایا: غسل تو اس پانی سے واجب ہوتا ہے جو کود کر باہر نکلے یعنی منی سے۔رواہ البیھقی

۲۷۰۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے شدت سے مذی آتی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنا چاہا لیکن آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی اس لیے مجھے سوال کرتے شرم آتی تھی میں نے عمار بن یاسر سے پوچھنے کو کہا عمار رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: مذی آنے پر وضو کافی ہے۔رواہ الحمیدی والعدنی والنسائی والطحاوی والتعیذی

۲۷۰۶۳..... ''ایضاء'' عروہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کرو۔چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عضو مخصوص اور فوطے دھولے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

رواہ ابو داؤد والنسائی والبیھقی

۲۷۰۶۴..... ''مسند براء بن عازب'' اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۰۶۵..... ''مسند ثوبان'' سعد بن ابی طلحہ کی روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے قے کی اور روزہ افطار کر دیا پھر میری ملاقات ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے پوچھا انھوں نے کہا: ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ کہا، میں نے ہی آپ ﷺ کے لیے وضو کے واسطے پانی بہایا تھا۔رواہ ابونعیم

۲۷۰۶۶..... ''مسند جابر بن سمرۃ'' جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۰۶۷..... ''ایضا'' ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں یہ کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھیں۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۰۶۸..... علی بن طلق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں کوئی شخص ایسا بھی ہوا ہے جو دیہات میں رہتا ہے اس سے تھوڑی سی ہوا خارج ہو جاتی ہے جبکہ دیہات میں پانی کی قلت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا لہٰذا جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا نکل جائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔رواہ ابن جریر

۲۷۰۶۹..... علی بن طلق کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی نماز میں ہوا نکل جائے وہ نماز توڑ دے وضو کرے اور نماز لوٹائے۔رواہ ابن جریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۳۵۔۲۱۴

۲۷۰۷۰..... ''مسند عمرو بن امیہ ضمری'' نبی کریم ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھایا پھر نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۰۷۱..... ''مسند مقداد بن اسود'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھیں کہ ایک شخص ہے وہ جب اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے اسے مذی آجاتی ہے یہ کیا کرے؟ چونکہ میرے نکاح میں آپ ﷺ کی بیٹی ہے میں آپ سے سوال کرتے ہوئے شرماتا ہوں۔مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس بارے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص یہ حالت پائے وہ شرمگاہ دھولے اور نماز والا وضو کرے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۷۲..... ''مسند ابی امامۃ'' نبی کریم ﷺ سے مس ذکر (عضو مخصوص کو چھونے) کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: یہ تو تمہارے بدن کا ایک حصہ ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۰۷۳ "مسند ابی امامۃ" ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: میں نے نماز پڑھتے ہوئے عضو مخصوص چھولیا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں یہ تو تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق وھو ضعیف

۲۷۰۷۴ ..... "مسند ابی امامۃ" ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک شخص نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے اور اس سے کھیل کود لیتا ہے کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر وفیہ رکن بن عبداللّٰہ الشافی متروك

۲۷۰۷۵ سھل بن حنیف کہتے ہیں: مجھے شدت سے مذی آجاتی تھی جس کی وجہ سے میں بہت غسل کرتا تھا میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: آپ نے فرمایا: تمہیں مذی آنے پر وضو کافی ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مذی کپڑوں کو لگ جاتی ہے، آپ نے فرمایا: تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ چلو بھر پانی لو اور کپڑوں پر جہاں دیکھو کہ مذی لگی ہے وہاں پانی مار (کر دھو) لیا کرو۔ رواہ مسلم وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۰۷۶ "مسند ابی رافع" ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے لیے بکری کا پیٹ (یعنی پیٹ کا گوشت، پسلی، چانپ وغیرہ) پکایا آپ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر عشاء کی نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۰۷۷ ابورافع کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو بکری کا شانہ کھاتے دیکھا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور آپ نے پانی چھوا تک نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۰۷۸ "مسند ابی رافع" میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے بکری کا بچہ ذبح کیا آپ نے اس کا گوشت تناول فرمایا اور آپ نے پانی چھوا تک نہیں اور نہ ہی کلی کی۔ رواہ الطبرانی

۲۷۰۷۹ .. "ایضاً" ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے تیز دھار لکڑی سے بکری ذبح کی اور اس کا گوشت پکایا آپ نے گوشت تناول کیا آپ نے کلی کی اور نہ ہی وضو کیا۔ رواہ الطبرانی عن ابی رافع

۲۷۰۸۰ . "مسند ابی سعید" محمد بن ثابت عبدی ابوہارون عبدی کی سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا اور یہ سوال پوچھنا چاہا کہ ایک شخص راستے سے گزر رہا ہوتا ہے وہ کسی عورت کو دیکھ لیتا ہے اور اسے مذی آجاتی ہے کیا اسے غسل کرنا چاہئے جبکہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سوال کرنا اچھا نہیں سمجھا چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حالت مردوں کو پیش آجاتی ہے تمہیں صرف وضو کافی ہے۔ رواہ الضیاء

۲۷۰۸۱ ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص سو جائے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۵۴۔

۲۷۰۸۲ .... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وضو صرف حدث سے واجب ہوتا ہے خواہ ہوا خارج ہو یا گوز نکلے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۸۳ .. مجاہد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اصحاب عطاء، طاؤس اور عکرمہ بیٹھے ہوئے تھے، یکایک ایک آدمی آیا جبکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آنے والا شخص بولا: کوئی مفتی ہے؟ میں نے کہا: سوال کرو، وہ بولا: میں جب بھی پیشاب کرتا ہوں پیشاب کے بعد کودنے والا پانی آتا ہے (یعنی منی) ہم نے کہا: وہ پانی جس سے بچہ بنتا ہے؟ بولا: جی ہاں۔ ہم نے کہا: تمہیں غسل کرنا چاہئے۔ وہ شخص انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا واپس چلا گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز میں جلدی کی جب سلام پھیرا فرمایا: اے عکرمہ! اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، عکرمہ اس آدمی کو پکڑ کر لے آئے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا: ذرا بتاؤ تم نے اس شخص کو کتاب اللہ کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا نہیں فرمایا کیا رسول اللہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیمات کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا: پھر تم نے کہاں سے یہ فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا رائے سے یہ فتویٰ دیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسی لیے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک فقیہ ہزار عبادت گزاروں سے بھی زیادہ

شیطان پر بھاری ہوتا ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مجھے بتاؤ جب تمہیں وہ پانی خارج ہوتا ہے کیا تم اپنے دل میں شہوت پاتے ہو؟ شخص بولا: نہیں فرمایا: کیا تم اس کی وجہ سے جسم میں بے حسی پاتے ہو عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: یہ تو بس جسم کی ٹھنڈی ہے تمہیں اس کے بعد صرف وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن عساکر وسندہ حسن

نماز میں ہنسنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

۲۷۰۸۴..... ابو عالیہ ایک انصاری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں ایک شخص گزرا اس کی آنکھیں بینائی سے خالی تھیں چنانچہ وہ کنویں میں گر گیا نماز میں کھڑے (تقریبا) سب لوگ ہنس پڑے رسول کریم ﷺ نے ہنسنے والوں کو وضو اور نماز دونوں لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۸۵..... ''مسند بسرہ بنت صفوان'' بسرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت نماز کے لیے وضو کرتی ہے جب وضو سے فارغ ہو جاتی ہے پھر اپنا ہاتھ چادر کے نیچے داخل کرتی ہے اور شرمگاہ کو چھو لیتی ہے کیا اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے؟ فرمایا: جی ھاں۔ جب کوئی عورت اپنی شرمگاہ چھوئے تو اسے وضو لوٹانا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ منی سے غسل واجب ہوتا ہے جبکہ ودی اور مذی سے وضو واجب ہوتا ہے۔ ودی اور مذی آنے کی صورت میں عضو مخصوص کی سپاری دھولی جائے اور پھر وضو کر لیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۸۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وضو ان چیزوں سے واجب ہوتا ہے جو بدن سے خارج ہوں، ان چیزوں سے واجب نہیں ہوتا جو بدن میں داخل ہوں۔ راستے کو روندنے کی وجہ سے غسل نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۰۸۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے وہ وضو کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۹۰ے

۲۷۰۹۰..... ابو معاویہ اعمش سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص جو کہ نابینا تھا مسجد میں آنا چاہتا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اس شخص کا پاؤں کنویں پر لگا اور لوگ اسے دیکھ کر ہنس پڑے نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

۲۷۰۹۱..... ابو معاویہ، ھشام، حفصہ، ابو عالیہ کی سند سے حدیث مثل بالا کے مروی ہے۔

فائدہ:..... ہنسی تین قسم پر ہے مسکراہٹ، ضحک، قہقہہ، مسکراہٹ سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی نماز، ضحک سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا قہقہہ سے دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

۲۷۰۹۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بوسے کا تعلق لمس سے ہے لہٰذا اس سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۰۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ سے سوال کرو اگر میرے نکاح میں آپ کی بیٹی نہ ہوتی میں خود سوال کرتا وہ یہ کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے اسے مذی آجاتی ہے، اس پر اسے قابو نہیں ہوتا حالانکہ وہ اپنی بیوی کو چھوتا تک بھی نہیں۔ مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آنے لگے حالانکہ اس نے بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کی اسے عضو تناسل اور فوطے دھو لینے چاہئیں پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی وابن النجار

۲۷۰۹۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے شدت سے مذی آجاتی تھی جس کی وجہ سے میں اکثر غسل کرتا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تمہیں مذی آنے پر وضو کافی ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۰۹۵..... مصعب بن سعد کی روایت ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے سامنے قرآن مجید پکڑ کر رکھتا تھا میں نے خارش کردی سعد رضی

اللہ عنہ بولے: شاید تم نے عضو مخصوص چھوا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا جاؤ اور وضو کرو۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی داؤد فی المصاف

۲۷۰۹۷۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول کریم ﷺ سے سوال کرو کہ ایک شخص ہے جو اپنی بیوی سے کھیل کود کرتا ہے اس سے بات چیت کرتا ہے (بس اتنا کرنے پر) اسے مذی آجاتی ہے اگر آپ کی بیٹی میرے نکاح میں نہ ہوتی میں خود سوال کرتا چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص اپنا وضو اور فوطے دھولے اور پھر شرمگاہ پر چھینٹے مارلے۔ رواہ العقیلی والطحاوی

۲۷۰۹۸۔۔۔عابس بن انس جو کہ بنی سعد بن لیث میں سے ہیں کہتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب، عمار بن یاسر اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم کے درمیان مذی کے مسئلہ پر مذاکرہ ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کثرت سے مذی آجاتی ہے رسول کریم ﷺ سے اس بارے سوال کرو۔ مجھے سوال کرنے سے حیاء آتی ہے چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مذی ہے جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آئے اسے چاہئے کہ بدن سے اسے دھولے پھر اچھی طرح وضو کرے اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔ رواہ العقیلی

۲۷۰۹۹۔۔۔''مسند ابی'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ابی رضی اللہ عنہ ان دونوں کے پاس باہر آئے اور کہا: مجھے مذی آگئی تھی میں نے عضو مخصوص دھو کر وضو کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہ کافی ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ھاں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے۔ جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجہ

ان چیزوں کا بیان جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۰۰۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نیچے بچھی ٹاٹ سے ہاتھ صاف کیے پھر کھڑے ہوئے اور نماز شروع کردی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۰۱۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہڈی یا پسلی کے ساتھ لگا ہوا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وعبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۱۰۲۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نماز کے لیے جانا چاہتے تھے، آپ گوشت سے ابلی ہوئی ہنڈیا کے پاس سے گزرے ہنڈیا سے ہڈی یا شانہ لیا اور اس سے گوشت تناول کیا پھر نماز کے لیے چل پڑے حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۰۳۔۔۔''ایضاً'' ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہڈی سے گوشت (نوچ کر) تناول فرمارہے تھے اتنے میں موذن آگیا آپ نے ہڈی وہیں رکھی اور نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور پانی کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۰۴۔۔۔''ایضاً'' رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گھر میں تھے اتنے میں موذن آیا آپ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے حتی کہ جب آپ دروازے پر پہنچے آپ کو ایک پلیٹ تھما دی گئی جس میں روٹی اور گوشت تھا آپ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت واپس لوٹ آئے کھانا آپ نے بھی کھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی پھر نماز کے لیے واپس لوٹ آئے اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مماست النار (آگ سے پکی ہوئی چیزوں) سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ حدیث نمبر ۲۶۳۳۵ یعنی ''جن چیزوں کو آگ تبدیل کردے انہیں کھانے کے بعد وضو کرو'' میں وضو کا حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا وضو والا حکم منسوخ ہو چکا ہے یا وضو سے مراد وضو لغوی ہے نہ کہ اصطلاحی۔

۲۷۱۰۵ ''ایضاً'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی رات کو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے رفع حاجت سے فارغ ہو کر چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر سو گئے پھر رات کو نماز کے لیے اٹھے مشکیزے کے پاس آئے منہ کھول کر پورا وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے میں نے انگڑائی لی اس بات کو ناپسند سمجھتے ہوئے کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں پھر میں اٹھ گیا اور ایسا ہی کیا جیسا آپ نے کیا تھا میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا مجھے قریب والے کان سے پکڑ کر گھمایا حتیٰ کہ میں آپ کی دائیں طرف ہو گیا آپ برابر نماز میں رہے آپ کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتوں تک مکمل ہوئی ان میں دو رکعتیں فجر کی بھی تھیں۔ پھر آپ پہلو کے بل سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ حتیٰ کہ بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کے لیے کہا، آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا آپ کی دعا میں یہ الفاظ تھے۔ یا اللہ نور کر دے میرے دل میں نور کر دے میری شنوائی میں نور کر دے، میری بصارت میں نور کر دے، میری داہنی طرف نور کر دے، میری بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے، میرے پیچھے اور مجھے نور عظیم عطا فرما کریب کہتے ہیں میرے پاس چھ چیزیں اور ہیں جو صندوق میں پڑی ہیں اور وہ یہ ہیں ''نور کر دے میرے پٹھوں، دماغ، خون، بال، چمڑی اور ہڈیوں میں۔''

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۰۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرنے گیا، چنانچہ میری ملاقات میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی کریم ﷺ کی رات سے ہو گئی، آپ ﷺ رات کو نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، نماز کے بعد سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی، پھر بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کا بتلانے آئے آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے آپ نے وضو نہیں کیا اور پانی چھوا تک نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۰۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۱۰۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سونے والے پر وضو واجب ہو جاتا ہے البتہ جو شخص کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے ایک دو مرتبہ اونگھ لے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۰۹ زہری انصار کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس شخص کے والد کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۱۰ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو آگ سے پکی ہوئی چیز تناول فرماتے دیکھا ہے پھر آپ نے نماز پڑھی حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی مانگ کر کلی کی اور فرمایا: دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہیں۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن جریر

۲۷۱۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ہوا، وہ اس رات نماز نہیں پڑھ رہی تھیں۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے پہلے ایک چادر لائی پھر دوسری چادر لائی اور سرہانے کے پاس رکھ دی پھر چادر اوڑھ کر لیٹ گئیں میرے لیے بھی اپنے پہلو میں ہلکا سا بستر لگا دیا تھا میں نے انہی کے سرہانے کو اپنا سرہانا بنایا اور لیٹ گیا، اتنے میں نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز پڑھ کر تشریف لائے، بستر تک پہنچے سرہانے سے ایک کپڑا لیا اس کی تہبند باندھی اور اپنے کپڑے اتار دیئے کپڑے لٹکا دیئے پھر میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لحاف میں گھس گئے رات کے آخری حصہ میں لٹکے ہوئے مشکیزہ کی طرف اٹھے اسے کھول کر اس سے وضو کیا میں نے ارادہ کیا کہ اٹھ کر آپ پر پانی بہاؤں پھر میں نے ناپسند سمجھا کہ آپ دیکھیں گے کہ میں جاگتا ہوں پھر اپنے بستر پر آئے تہبند کھول دی اور کپڑے پہن لیے پھر گھر میں نماز کے لیے مقررہ جگہ پر آئے اور نماز پڑھنے لگے میں اٹھ کھڑا ہوا وضو کیا اور آپ کی بائیں جانب آ کھڑا ہوا آپ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا آپ کے ساتھ میں نے بھی تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھیں پھر آپ بیٹھ گئے میں بھی آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ آپ نے اپنا رخسار میرے

رخسار کے قریب کر دیا حتیٰ کہ میں سونے والے کی طرح آپ کے سانس لینے کی آواز سننے لگا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: یارسول اللہ! نماز کا وقت ہو چکا ہے آپ ﷺ مسجد کی طرف چل دیئے آپ نے دو رکعتیں شروع کردیں اور پھر بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے لگے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۱۱۳... عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات بسر کی، میں نے سوچا کہ نبی کریم ﷺ کو دیکھوں کہ آپ کے رات کو کیا معمولات ہیں) آپ رات کو اٹھے اور ہلکا سا وضو کیا پھر واپس لوٹ آئے پھر اٹھے اور پیشاب کیا اور پھر اچھی طرح سے وضو کیا پھر میں نے وضو کیا آپ رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے ہاتھ سے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا آپ نے چار چار رکعتیں پڑھیں پھر تین وتر پڑھے پھر آپ سو گئے حتیٰ کہ میں آپ (ہلکے ہلکے) خراٹے سننے لگا پھر موذن آیا اور آپ نماز کے لئے چل پڑے اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۷۱۱۴..... ''مسند زینب بنت ام سلمہ'' رسول کریم ﷺ کے پاس بکری کا شانہ لایا گیا، آپ نے تناول فرمایا: پھر نماز پڑھی اور پانی چھوا تک نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۱۱۵... اسحاق بن عبداللہ بن حارث بن نوفل ھاشمی کی روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے ایک شانہ آپ کے قریب کیا جو ٹھنڈا ہو چکا تھا میں ہڈی سے گوشت الگ کرکے آپ کو دیتی رہی اور آپ تناول فرماتے رہے پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ رواہ ابویعلی

۲۷۱۱۶... ضباعہ بنت زبیر کی روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو گوشت پیش کیا آپ نے گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والشاشی وابویعلی والبیھقی وابن مندہ

۲۷۱۱۷... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی کے ہاں قیلولہ کیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا عروہ کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ (بیوی) آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۱۱۸... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ وضو کرتے پھر نماز کے لئے نکل جاتے اور (چلتے چلتے) مجھے بوسہ دے دیتے پھر نماز کے لیے آگے بڑھ جاتے نیا وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۱۹... ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: ہر سونے والے پر وضو واجب ہو جاتا ہے البتہ جو شخص سر جھکا کر اونگھ لے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۰... ابن عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں کہ میں بیوی کا بوسہ لیتا ہوں یا پھول سونگھ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۱... ابن عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں: آگ اللہ تعالیٰ کی برکت ہے آگ کسی چیز کو حلال کرتی ہے اور نہ ہی حرام جن چیزوں کو آگ چھو لے ان (کو کھانے) سے وضو نہیں ٹوٹتا، وضو بدن میں داخل ہونے والی چیزوں سے نہیں ٹوٹتا وضو تو بدن سے خارج ہونے والی چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۲۲... عروہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے وہ وضو دوبارہ کرے گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر وضو نہیں دہراتے تھے عروہ کہتے ہیں: میں نے کہا وہ (بیوی) ہونہ ہو آپ ہی ہو سکتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔

رواہ ابن عساکر وفیہ الحسن بن دینار متروک

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۲۵۔

۲۷۱۲۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تم پاک کھانے کی وجہ سے وضو کرتے ہو اور بے ہودہ گوئی سے وضو نہیں کرتے ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۴..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عمرہ بنت حزام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو کھجوروں کے لپیٹے ہوئے خوشے اور دستی پیش کیا پھر آپ کے لیے بکری ذبح کی آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی، پھر میں نے آپ کو بکری کا گوشت پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۷۱۲۵..... سالم یا نافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے کی وجہ سے وضو کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۶..... ام حکیم بنت زبیر نے نبی کریم ﷺ کو بکری کا شانہ پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن مندہ

۲۷۱۲۷..... ''ایضاً'' ام حکیم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ضباعہ بنت زبیر کے ہاں تشریف لے گئے ان کے ہاں بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۲۸..... ام حکیم بنت زبیر کی روایت ہے وہ رسول کریم ﷺ ان (ام حکیم) کی بہن کے ہاں تشریف لے گئے اور ان کے ہاں دانتوں سے نوچ نوچ کر بکری کا شانہ تناول فرمایا، پھر انہی کے ہاں نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن مندہ

۲۷۱۲۹..... ام حکیم بنت زبیر کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تھے چنانچہ ایک دن ام حکیم رضی اللہ عنہ نے سمجھا آپ تشریف لائیں گے آپ کے پاس بکری کا شانہ لائیں ام حکیم رضی اللہ عنہا گوشت الگ کرکے آپ کو دیتی رہیں اور آپ تناول فرماتے رہے پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۳۰..... ام سلمی کہتی ہیں رسول مقبول ﷺ نے میرے ہاں دانتوں سے نوچ نوچ کر بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور پانی چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۳۱..... ام سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے بکری کا بھونا ہوا پہلو رسول کریم ﷺ کے قریب کیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۲..... عبداللہ بن شداد بن ہاد کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگ چھوئی ہوئی چیزوں سے وضو واجب ہوتا ہے مروان نے کہا: کسی اور سے کیوں سوال کیا جائے جبکہ ہمارے درمیان نبی کریم ﷺ کی ازواج اور ہماری مائیں موجود ہیں چنانچہ مراون نے مجھے (عبداللہ بن شداد کو) ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان سے سوال کیا انھوں نے کہا: ایک مرتبہ رسول مقبول ﷺ باوضو میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کو ہڈی یا بکری کا شانہ پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۳..... ھند بنت سعید بن ابی سعید الخدری اپنی پھوپھی سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے تشریف لائے ہم نے آپ کو بکری کی دستی پیش کی آپ نے اسے تناول فرمایا پھر نماز کا وقت ہو گیا آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن ابی خثیمۃ وابن عساکر

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۳۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو گوشت تناول فرماتے دیکھا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور پانی کا ایک قطرہ تک نہیں چھوا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۳۵..... محمد بن المنکدر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی کے پاس حاضر ہوا میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا، میں نے کہا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں کہ رسول کریم ﷺ نے آپ کے ہاں ایسی چیز تناول فرمائی ہو جسے آگ نے متغیر کردیا ہے؟ وہ بولیں: جی ہاں۔ رسول کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میرے ہاں (ذبح شدہ) بکری کا پیٹ لٹک رہا تھا آپ نے دیکھ کر فرمایا: اگر تم اسے ہمارے لیے پکاؤ اور ہم اسے کھائیں، ہم نے گوشت پکایا اور آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے نماز کے لیے کھڑے ہوئے جبکہ آپ نے وضونہیں کیا، محمد بن المنکدر کہتے ہیں: میں نے اسی طرح ان کے علاوہ اور ازواج مطہرات کے پاس گیا اور ان سے پوچھا: وہ بولیں: رسول کریم ﷺ نے جب بھی ہمارے ہاں رات گزاری مدینہ میں رہتے ہوئے آپ کے لیے بکری کے پہلو کا گوشت لایا گیا اور آپ نے تناول فرمایا: پھر آپ نے نماز پڑھ لی اور وضونہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور والضیاء

۲۷۱۳۶..... ھشیم، مغیرہ، ابراہیم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضونہیں کیا ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۳۷..... ابوعوانہ، منصور کی سند سے ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث سنائی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں سو جاتے تھے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگتے آپ کی نیند خراٹوں سے پہچانی جاتی تھی پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھنے لگ جاتے۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۳۸..... "مسند ابن مسعود" ہم پاؤں تلے روندی جانے والی اذیتوں نجاسات سے وضونہیں کرتے تھے ہم ستر نہیں کھولتے تھے اور نہ ہی بالوں کی کنڈلی بناتے تھے ابن جریج کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول "ہم ستر نہیں کھولتے تھے" سے مراد یہ ہے کہ دوران نماز جب ہاتھ پر کپڑا آجاتا ہم ہاتھ سے کپڑا نہیں ہٹاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۹..... ہمیں رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم ستر کھولیں، بالوں کی کنڈلی بنائیں یا وضو پر وضو کریں یحییٰ بن ابی کثیر نے ان فرامین کی یوں تفسیر کی ہے۔ "ہم ستر نہیں کھولیں" یعنی جب سجدے میں ہاتھ پر کپڑا آجائے اسے نہ ہٹایا جائے "وضو پر وضو نہ کیا جائے" یعنی جب باوضو ہو کر چلتے ہوئے پاؤں تلے نجاست روندی جائے اس کے بعد وضو نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۴۰..... عبیداللہ بن عکراش کی روایت ہے کہ ابوعکراش بن ذویب، کہتے ہیں مجھے بنومرہ بن عبید نے اپنے اموال کے صدقات دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مہاجرین والانصار کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے میں آپ کے پاس اونٹ لے کر آیا جو ایک قطار میں چل رہے تھے آپ نے فرمایا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا: میں عکراش بن ذوئیب ہوں فرمایا: اپنا شجرہ نسب بیان کرو۔ میں نے عرض کیا: عکاش بن ذوئب بن صرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید اور یہ بنومرہ بن عبید کے صدقات ہیں، رسول کریم ﷺ مسکرائے پھر فرمایا: یہ میری قوم کے صدقات ہیں: یہ میری قوم کے صدقات ہیں پھر آپ نے داغنی سے داغ لگانے کا حکم دیا اور یہ کہ انھیں دوسرے صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ ضم کردیا جائے۔ پھر مجھے ہاتھ سے پکڑ کر ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر لے گئے آپ نے فرمایا: کچھ کھانا ہے؟ چنانچہ ہمیں ایک بڑے پیالے میں ثرید اور اونٹ کی چربی دی گئی ہم کھانے میں مصروف ہو گئے رسول اللہ ﷺ بھی اپنے سامنے سے تناول فرمانے لگے۔ میں نے برتن کے کناروں کناروں سے کھانا شروع کردیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا پھر فرمایا: اے عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ چونکہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے پھر ہمارے پاس ایک طبق لایا گیا جس میں انواع واقسام کی تازہ کھجوریں یا چھوہارے تھے (عبیداللہ بن عکراش کو کھجوریں یا چھوہارے ہونے میں شک ہوا ہے) میں نے کھجوریں اپنے سامنے سے کھانی شروع کردیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پورے برتن میں گھوم رہا تھا پھر آپ نے فرمایا: اے عکراش! جہاں سے چاہو کھجوریں کھاؤ چونکہ کھجوریں مختلف انواع واقسام کی ہیں پھر پانی لایا گیا رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر ہاتھوں کے ساتھ لگی ہوئی تری ہتھیلیوں، بازؤں چہرے اور سر پر مل لی پھر فرمایا: اے عکراش! آگ سے متغیر ہوجانے والی چیزوں کی وجہ سے اسی طرح کا وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۱۴۱..... عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک ہنڈیا کے پاس آئے اس سے ایک ہڈی نکالی وہ کھائی پھر نماز پڑھی اور وضونہیں کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۴۲..... "مسند ابی" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں، حضرت ابی اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے روٹی اور گوشت کھا رہے تھے پھر میں نے پانی مانگا ان دونوں نے مجھ سے کہا: تم وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے؟ ان دونوں نے کہا: کیا تم پاکیزہ چیزوں کی وجہ سے وضو کر رہے ہو حالانکہ وہ ہستی جو تم سے بدرجہا افضل ہے اس نے وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۷۱۴۳..... "مسند اکیمۃ بن عباد" اکیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بکری کا شانہ تناول فرماتے دیکھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن السکن قال فی الاصابة و اسنادہ مجھول

۲۷۱۴۴..... "مسند انس" ابو قلابہ کہتے ہیں: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا لیکن انہیں گھر نہ پایا، میں ان کی انتظار میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد آپ رضی اللہ عنہ آئے دراں حالیکہ آپ غصہ میں تھے کہنے لگے: میں حجاج کے پاس تھا ان لوگوں نے کھانا کھایا پھر نماز پڑھنے لگے اور وضو نہیں کیا میں نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا آپ لوگ ایسا نہیں کرتے تھے؟ جواب دیا نہیں ہم نہیں کرتے تھے۔

رواہ سعد بن المنصور وابن ابی شیبة وھو صحیح

۲۷۱۴۵..... "ایضاً" رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سر نماز عشاء کی انتظار میں اونگھ کی وجہ سے جھک جاتے تھے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۱۴۶..... "ایضاً" میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز کی انتظار میں سوئے دیکھا ہے حتیٰ کہ میں ان میں سے بعض کے خراٹے سن لیتا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے تھے پھر وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۴۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو شانے سے گوشت کھاتے دیکھا ہے (یا ہڈی سے) پھر آپ نے ہاتھوں کا مسح کر لیا اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۴۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بھنے ہوئے گوشت کا ایک ٹکڑا دیا گیا آپ کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ داخل ہوئے ان سب حضرات نے گوشت مل کر کھایا پھر ایک کپڑے سے ہاتھ صاف کر لیے پھر نماز کی انتظار میں بیٹھے رہے، تھوڑی دیر بعد موذن نے مغرب کی اذان دی پھر سب نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے سب نے نماز پڑھی جبکہ نبی کریم ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۴۹..... قیس بن سکن کی روایت ہے کہ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم عضو مخصوص کو چھونے پر وضو کرنے کے قائل نہیں تھے اور فرماتے تھے: اسے چھونے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۰..... ابن عمرو شیبانی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مستورد عجلی کو توبہ کرنے کی ترغیب دے رہے تھے اور آپ ﷺ نماز کے لیے جارہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے اوپر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں مستورد بولا: میں عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے تیرے اوپر مدد مانگتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد کی گردن کی طرف ہاتھ بڑھایا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کی گردن میں صلیب پڑی ہوئی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے صلیب توڑ دی جب آپ رضی اللہ عنہ نماز میں داخل ہوئے ایک شخص کو امامت کے لیے آگے بڑھا دیا اور خود وضو کرنے چلے گئے پھر لوگوں کو خبر دی کہ کسی حدث کی وجہ سے میرا وضو نہیں ٹوٹا لیکن میں اس نجاست (صلیب) کی وجہ سے وضو کرنا اچھا سمجھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۱..... عبدالکریم بن ابی امیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آگ سے پکائی جانے والی چیزوں کی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

اونٹ کے گوشت سے وضو لازم نہیں

۲۷۱۵۲..... حبان بن حارث کہتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ رضی اللہ عنہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے۔ میں

نے آپ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے ہوئے پایا، آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا: میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تو نماز پڑھوں گا چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ جب کھانے سے فارغ ہوئے اپنے موذن ابن نباح سے فرمایا: اقامت کہو۔ رواہ الشافعی و مسرود والدورقی والبیهقی

۲۷۱۵۳..... ''مسند صدیق'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو بکری کا شانہ دانتوں سے نوچ نوچ کر تناول فرماتے دیکھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابویعلی وابونعیم فی المصرفة و یعلی فی فوائده والبزار

بزار کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ اس روایت میں انقطاع اور ضعف ہے۔

۲۷۱۵۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اپنی ناک صاف کی یا بغل میں خارش کی وہ وضو کرے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۱۵۵..... ابوسبرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۶..... عطاء خراسانی کی روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آگ پر پکایا ہوا کھانا کھایا پھر نماز کے لیے چلے گئے اور وضو نہیں کیا۔ پھر فرمایا: جیسے رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اسی طرح میں نے وضو کیا جیسے آپ نے کھانا تناول فرمایا اسی طرح میں نے بھی کھایا پھر جس طرح آپ نے نماز پڑھی اسی طرح میں نے بھی نماز پڑھی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والعدنی وسعید بن المنصور

۲۷۱۵۷..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیالے میں کھانا تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۸..... طلق بن حبیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ناک میں خارش کرتے دیکھا یا ناک چھوتے دیکھا آپ نے فرمایا: کھڑا ہو جا اپنے ہاتھ دھو یا فرمایا طہارت حاصل کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۵۹..... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھ کر گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا پھر فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ بیٹھا ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کا کھانا کھایا ہے اور آپ کی نماز پڑھی ہے۔

رواہ ابوبکر الدیباجی فی فوائده

۲۷۱۶۰..... ''مسند علی'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ ثرید تناول فرماتے دودھ نوش کرتے نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابویعلیٰ وابن جریر وسعید بن المنصور

۲۷۱۶۱..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا ہے اور ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا ان سب نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور ابن ابی شیبة

۲۷۱۶۲..... ''ایضاً'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ روٹی اور گوشت نبی کریم ﷺ کے قریب کیا گیا آپ نے تناول فرمایا پھر وضو کے لیے پانی مانگا وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی پھر بقیہ کھانا تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۶۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا پھر آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ دعوت دی پھر ان حضرات کو مخصوص دعوت کا کھانا پیش کیا گیا پھر ان کے لیے اور کھانا پیش کیا، رسول کریم ﷺ نے تناول فرمایا، آپ کے ساتھ ہم نے بھی کھایا، پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ کے پاس بقیہ کھانا لایا گیا ہم نے کھایا پھر ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۶۴..... ''ایضاً'' سعید بن المنصور فلیح بن سلیمان کہتے ہیں: ہم نے آگ سے پکائی ہوئی چیز کے متعلق زہری سے سوال کیا، زہری نے ہمیں

اس بارے میں بہت ساری حدیثیں سنائیں جس میں وضو کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ جن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ذکر کیں وہ یہ ہیں حضرت ابو ہریرہ، عمر بن عبدالعزیز، خارجہ بن زید، سعید بن خالد اور عبدالملک بن ابی بکر، میں نے زہری سے کہا: یہاں ایک قریشی ہے جس کا نام عبداللہ بن محمد ہے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتا ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی تھی ان میں ایک جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے (جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم نے روٹی اور گوشت کھایا پھر رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جبکہ ہم میں سے کسی نے وضو کے لیے پانی کو چھوا تک نہیں۔ پھر ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک کام سے واپس لوٹے میں رات کے کھانے کی تلاش میں تھا چنانچہ کیا گیا: ہمارے ہاں اس بکری کے سوا کچھ نہیں اس نے بچہ جنم دیا ہے بکری کا دودھ دوہا گیا پھر اس کی کھیس تیار کی گئی ہم نے کھائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی کھیس کھائی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہے جب مال آئے گا میں تمہیں اتنا اتنا اور اتنا مال دوں گا چنانچہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ لپ بھر بھر کر دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی چھوا تک نہیں اور میں نے بھی پانی چھوا تک نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں بسا اوقات ہمارے لیے بڑے پیالے میں کھانا رکھتے ہم روٹی اور گوشت کھاتے پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جاتے ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے جبکہ ہم میں سے کوئی شخص وضو کے لیے پانی کو مس تک نہیں کرتا تھا۔ زہری کہنے لگے: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اسی طرح اور حدیث سناؤں چنانچہ مجھے علی بن عبداللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے گوشت کا ایک ٹکڑا (عضو) تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا، اسی طرح مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے اپنے والد کی حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو ایک عضو (بکری کی دستی یا شانہ) تناول فرماتے دیکھا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ہم نے کہا: اس کے بعد کیا ہوا؟ کہا: کچھ ہوا اور اس کے بعد بھی کچھ ہوا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۶۵...... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم رسول مقبول ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انصار کی ایک عورت کے پاس سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: فلاں عورت آپ کو بلا رہی ہے رسول کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہو لیے۔ حتیٰ کہ جب ہم مطلوبہ مقام پر پہنچے تو کھجوروں کے باغ میں ہمارے لیے دستر خوان لگا دیا گیا اور اس عورت نے بھونی ہوئی بکری لائی یہ وقت ظہر سے قدرے پہلے کا تھا رسول اللہ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا ہم نے بھی گوشت کھایا پھر رسول اللہ ﷺ اٹھے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی اس عورت نے پھر پیغام بھیجا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بکری کا باقی بچا ہوا گوشت نہ بھیجوں؟ فرمایا: جی ہاں ضرور بھیجو گوشت لایا گیا آپ نے تناول فرمایا: ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا پھر آپ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۶۶...... "مسند حمزہ بن عمرو الاسلمی" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر ان کی وجہ سے وضو کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۱۶۷...... ابوطلحہ، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر وضو کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۱۶۸...... ابوطلحہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا: پھر نماز کھڑی کر دی گئی آپ قبل ازیں وضو کر چکے تھے میں آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا آپ نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا: پیچھے ہٹو بخدا مجھے ایسا کرنے پر سخت پریشانی ہوئی پھر آپ نے نماز پڑھی اور میں نے اس جھڑک کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مغیرہ پر آپ کی جھڑک بہت گراں گزری ہے حتیٰ کہ شاید آپ کے دل میں اس کے متعلق کچھ بات ہو؟ آپ نے فرمایا: میرے دل میں اس کے متعلق بھلائی ہی بھلائی ہے لیکن وہ میرے پاس پانی لایا تھا تاکہ میں وضو کروں۔ حالانکہ میں نے تو صرف کھانا کھایا ہے، اگر میں وضو کر لیتا میرے بعد لوگ بھی ایسا کرتے۔ رواہ الضیاء، ابن ابی شیبة

۲۷۱۶۹...... "مسند سوید بن نعمان انصاری" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ خیبر تشریف لے گئے حتیٰ کہ جب مقام صہباء پہنچے نماز

عصر پڑھی پھر کھانا لائے جانے کہا گیا اور آپ کے پاس صرف ستو لائے گئے سب نے ستو کھائے اور پانی لیا پھر آپ نے پانی مانگا کلی کی ہم نے بھی کلی کی پھر آپ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور پانی کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۷۰..... ابوطلحہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر ان کے بعد وضو کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۷۱..... ابوقلابہ بنو ہذیل کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جسے ابوغرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ کہتا ہے: وہ چیزیں جنہیں آگ متغیر کر دیتی ہے ان کو کھانے کی وجہ سے وضو کیا جاتا تھا، دودھ پینے پر کلی کی جاتی تھی اور کھجوریں کھانے کے بعد کلی نہیں کی جاتی تھی۔ رواہ سعید بن المنصور

میٹھی چیز کھانے کے بعد کلی کرلے

۲۷۱۷۲..... ابن عساکر اپنی سند سے عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بجز حلواء (میٹھی چیز) کے ہر چیز کو کھانے کے بعد وضو کیا جائے گا اور جب آپ کوئی میٹھی چیز تناول فرماتے پانی منگوا کر کلی کر لیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۷۳..... ابو مریۃ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے لوگوں کو سنت و دین کی تعلیم دینا شروع کی اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی پیٹ میں بول و براز نہ روکے رکھے (پھر وہ اسی حالت میں نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے) تم میں سے اگر کوئی شخص ایک یا دو مرتبہ شرمگاہ میں خارش کرے اور خارش بھی ہلکی سے ہو۔ اتنے میں لوگوں کی آنکھیں چندھیا کر جھک گئیں، ابوموسیٰ نے پوچھا: تم لوگوں نے مجھ سے اپنی نظریں کیوں جھکالیں؟ لوگوں نے کہا: چاند کی چمک براہ راست آنکھوں میں لگتی ہے تب ہم نے آنکھیں جھکالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسوقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم سرعام اللہ تعالیٰ کو جلوہ افروز دیکھوگے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۷۴..... جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آگ چھوئی ہوئی چیزوں کی وجہ سے وضو کرنے کے قائل تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے ابو ہریرۃ کو پیغام بھیجا کہ مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنی داڑھی میں پاک تیل لگاؤں کیا میں باوضو رہ سکتا ہوں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میرے بھتیجے! اگر میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤ تم اس کے مقابلہ میں تاویلیں نہ بیان کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۷۵..... "مسند بن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم تیل استعمال کرتے ہیں جو آگ پر پکایا جاتا ہے، ہم آگ پر ابلے ہوئے گرم پانی سے وضو بھی کر لیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۱۷۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم پاؤں تلے نجاست روندے جانے کی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة والترمذی فی کتاب الطھارة باب ماجاء فی الوضوء من الموطاء

فائدہ:..... فقہاء کا اجماع ہے کہ اگر خشک نجاست روندی جائے تو اس کا پاؤں کے ساتھ لگنے کا امکان کم ہی ہوتا ہے لہٰذا دھونے کی ضرورت نہیں البتہ اگر تر نجاست پاؤں کے ساتھ لگ جائے تو پاؤں دھونا واجب ہے گویا صورت مذکورہ نواقض وضو میں سے نہیں ہے۔ از مترجم

۲۷۱۷۷..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سو جاتے تھے درآنحالیکہ آپ سجدہ میں ہوتے ہمیں آپ کے سونے کا علم آپ کے (ہلکے ہلکے سانس نما) خراٹوں سے ہوتا تھا پھر آپ اٹھتے اور نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۱۷۸..... "مسند علی بن قیس بن ابی حازم" ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے نماز میں عضو مخصوص کو چھو لیا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۷۹..... "مسند جری حنفی" حکم بن سلمہ بنی حنفیہ کے ایک شخص جری نامی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

اور عرض کیا: یا رسول اللہ بسا اوقات میں نماز میں ہوتا ہوں میرا ہاتھ شرمگاہ پر پڑ جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بھی بسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے اپنی نماز جاری رکھا کرو۔ رواہ ابونعیم وسندہ ضعیف

کلام: ...... ابن حجر نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے دیکھئے الاصابہ ۱۷۸۱۔

۲۷۱۸۰ ... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھوا ہے یا اپنی ناک کی ایک طرف چھولی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۱ ..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے عضو مخصوص کو چھونے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو بس تمہارے بدن کا ایک حصہ ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۲ ... "مسند طلق بن علی" ہم وفد کی شکل میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھی اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! دوران نماز عضو مخصوص کو چھو لینے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ تو بس تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۱۸۳ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما عضو مخصوص کو چھو لینے کے بعد وضو کرنے کے قائل نہیں تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۴ ..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے عضو کے چھونے کے متعلق سوال کیا گیا، انھوں نے فرمایا: یہ بات ناپسند سمجھی جاتی تھی کہ مومن کا ایک عضو نجس بھی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۵ ..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھولیا ہے یا کان۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۶ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں آیا کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھولیا ہے یا اپنے کان کی کوئی طرف۔

رواہ سعید بن المنصور

باب قضائے حاجت...... استنجا اور نجاست زائل کرنے کے بیان میں

قضائے حاجت کے آداب

۲۷۱۸۷ ... "مسند صدیق" ابن شہاب کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو بخدا میں جب بھی رفع حاجت کے لیے گیا ہوں اپنے رب تعالیٰ سے مارے حیا کے اپنا سر ڈھانپ رکھا ہے۔

رواہ ابن حبان فی روضة العقلاء وھو منقطع

۲۷۱۸۸ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۸۹ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے رسول مقبول ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا، فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو کر مت پیشاب کرو اس کے بعد میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ماجه والحاكم وذكره الترمذی تعليقا وضعفه

۲۷۱۹۰ ..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس سے اپنی قوم کے پاس آئے لوگوں نے کہا: تم اپنے اس صاحب کے پاس سے آئے ہو جو تمہیں تعلیم دیتا ہے کہ تم قضائے حاجت کے لیے کیسے جاؤ سراقہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ بات کرتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں یا پیٹھ کریں اور یہ کہ ہمیں گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے، نیز تین پتھروں سے کم پتھروں سے استنجاء کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۹۱..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ان بیت الخلاؤں میں جنات پائے جاتے ہیں جب تم بیت الخلاء میں جاؤ یہ دعا پڑھ لو۔

اعوذ باللہ من الرجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم۔

یعنی میں گندگی اور گندے شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۲..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب استنجاء کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

الحمدللہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔ یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۳..... مجاہد کہتے ہیں: دو حالتوں میں فرشتہ انسان سے دور رہتا ہے پاخانہ کرتے وقت اور جماع کرتے وقت۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۴..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبلتین (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کرکے پیشاب، پاخانہ کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۹۵..... اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے کہتے: اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوتا ہوں جو اذیت پہنچانے والی چیزوں سے حفاظت فرمانے والا ہے جب بیت الخلاء سے باہر آتے دونوں ہاتھ پیٹ پر ملتے اور کہتے: اگر لوگوں کو اس نعمت (اذیت سے راحت کی نعمت) کا علم ہوتا ضرور اس کا شکر ادا کرتے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الشکر والبیھقی فی شعب الایمان

۲۷۱۹۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرے۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۹۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا: جب تم بیت الخلاء سے فارغ ہو کر باہر نکلو پانی سے پاکی حاصل کرو چونکہ پانی بابرکت پاکی والی چیز ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے عذاب قبر

۲۷۱۹۸..... ''مسند عمرو بن العاص'' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا، ہم نے عرض کیا: آپ تو اس طرح پیشاب کررہے ہیں جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے جسم یا کپڑوں کو جب پیشاب لگ جاتا وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا تو اسے قبر سے عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۹..... ''مسند انس'' شبیہ بن مساور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول مقبول ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے اچانک آپ کا سفید خچر بھاگنے لگا لوگوں نے خچر کو پکڑنا چاہا آپ نے فرمایا: خچر کا راستہ چھوڑ دو چونکہ اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے چونکہ وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ رواہ البیھقی فی کتاب عذاب القبر

۲۷۲۰۰..... معقل بن ابی الھیثم کی روایت ہے کہ (معقل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں) نبی کریم ﷺ نے قبلتین کی طرف منہ کرکے پیشاب، پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۰۱..... ''مسند سراقہ بن مالک'' ابوراشد کی روایت ہے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔ لوگوں نے کہا: ممکن ہے عنقریب سراقہ تمہیں یہ بھی بتائیں گے تم رفع حاجت کے لیے کیسے جاؤ سراقہ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی، سراقہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وعظ کیا پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جائے وہ اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے اور اس کی طرف منہ نہ کرے ایسی جگہوں میں پیشاب و پاخانہ کرنے سے اجتناب کرے جو لعنت کا سبب بنتی ہیں یعنی راستہ اور سایہ دار جگہ ہوا کے رخ میں پیٹھ رکھا کرو پنڈلیوں پر بیٹھو تاکہ زمین کے قریب تر ہو جاؤ اور تیز سے تیار رکھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۰۲..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھیں کسی مشرک نے استہزاء کرتے ہوئے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا صاحب تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے حتیٰ کہ پاخانے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم پیشاب و پاخانہ کرتے وقت قبلہ کا رخ نہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کریں اور تین پتھروں سے کم پتھر استنجاء میں استعمال نہ کریں اور ان میں گوبر اور ہڈی نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والضیاء

۲۷۲۰۳..... ابوذر کی روایت ہے کہ وہ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو کہتے: الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۰۴..... ''مسند سھل بن حنیف' حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا تم اہل مکہ کی طرف میرے قاصد ہو چنانچہ سہل رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ سے کہا: رسول کریم ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمہیں سلام کیا ہے۔ نیز تمہیں تین چیزوں کا حکم دیا ہے تم غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ جب بیت الخلاء میں جاؤ کعبہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ اور یہ کہ ہڈی اور مینگنی سے استنجاء نہ کرو۔

رواہ عبدالرزاق

قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجا کرنے کی ممانعت

۲۷۲۰۵..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین کہنے لگے: ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا صاحب تمہیں پاخانے کی بھی تعلیم دیتا ہے؟ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے، ہمیں دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے نیز گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص بھی تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۰۶..... ''مسند عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی'' میں پہلا شخص ہوں کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے۔ میں پہلا شخص ہوں جس نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۰۷..... ''مسند ابی ہریرۃ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں۔ جب تم رفع حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ، آپ نے تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم دیا، ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا نیز دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۰۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے اور جب استنجاء کرے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے، نیز آپ استنجاء کے لیے تین پتھر استعمال کرنے کا حکم دیتے تھے اور گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۶۷۔

۲۷۲۰۹..... عبدالرحمن بن اسود ایک صحابی سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: تمہارا صاحب تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے عنقریب وہ تمہیں اس کی بھی تعلیم دے گا کہ تم پاخانے اور پیشاب کے لیے کیسے جاؤ صحابی نے کہا: ہمیں تو آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کریں اور یہ کہ ہم تین پتھروں سے استنجاء کریں، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گوبر اور لید سے استنجاء نہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں۔ رواہ عبدالرزاق،

۲۷۲۰۹..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا:

آپ نے دونوں ٹانگیں کھول رکھی تھیں حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ آپ کی سیرین الگ ہونا چاہتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۲۱۰......نافع کی روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سناتے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے دونوں قبلوں یعنی بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۲۱۱......"مسند عائشہ رضی اللہ عنہا" نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے فارغ ہو کر باہر تشریف لاتے یہ دعا پڑھتے تھے: غفرالک: یا اللہ ہم تیری مغفرت کے خواستگار ہیں۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۱۱......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم عورتیں اپنے خاوندوں کو حکم دو کہ پاخانے اور پیشاب کے اثر کو دھولیا کرو چونکہ رسول کریم ﷺ ایسا ہی کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ اس چیز کا حکم دیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر

۲۷۲۱۳......حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عورتوں سے کہا: اپنے خاوندوں سے کہو کہ پاخانے اور پیشاب کے اثرات دھولیا کریں چونکہ اگر مجھے حیاء نہ آتی میں خود انھیں اسی چیز کا بتاتی۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۱۴......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: میرے لیے تین پتھر تلاش کر لاؤ میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے آیا۔ آپ نے دو پتھر تو لے لیے البتہ گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ نجس ہے ایک پتھر اور لاؤ۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۱۵......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ حاجت کے لئے باہر گیا آپ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس سے میں استنجاء کروں اور میرے پاس ہڈے اور گوبر مت لاؤ۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۱۶......حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پیشاب کرتے دونوں ٹانگوں کو پھیلا لیتے تھے حتیٰ کہ ہم آپ پر رحم کرنے لگتے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۱۷......ابوعالیہ کی روایت ہے کہ جنات اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر یہ ہے کہ آدمی یہ کہہ لے: بسم اللہ۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۱۸......"مسند اسامہ" رسول کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب یا پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ البزار وسعید بن المنصور

۲۷۲۱۹......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

میں نر اور مادہ جنات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۲۲۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے۔ میں اس وقت لڑکا تھا میں ایک برتن یا چھوٹا مشکیزہ پانی سے بھرا آپ کے استنجاء کے لیے اٹھالاتا۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۲۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے انگوٹھی دائیں ہاتھ میں لے لیتے جب باہر تشریف لائے تو بائیں ہاتھ میں لگا لیتے۔رواہ ابن الجوزی فی الواھیات وقال الذیصح فیه عمرو بن خالدا الواسطی کذاب یضع الحدیث

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۶۷

بیت الخلاء کے متعلقات

۲۷۲۲۳...... جعفر بن محمد اپنے آباء کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے۔ میں پانی کی چھاگل اٹھا کر آپ کے پیچھے ہولیتا۔ رواہ السلمی فی الاربعین

۲۷۲۲۴...... قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... کھڑے ہوکر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کسی عذر کی وجہ سے پیشاب کیا ہوگا عام حالات میں یا بلا عذر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

۲۷۲۲۵ عون بن عبداللہ کی روایت ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے لوگ آپ سے مسائل دریافت کررہے تھے ایک اعرابی نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ لوگ آپ سے پاخانہ کے متعلق پوچھیں آپ انھیں اس کے متعلق بھی بتادیں گے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے میں تمہیں لعنت کا سبب بننے والی جگہوں میں پیشاب کرنے سے منع کرتا ہوں یعنی راستے کے درمیان، سایہ دار جگہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جہاں مسافر پڑاؤ کرتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۲۶...... "مسند عائشہ" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں یہودیوں کی ایک عورت کے پاس داخل ہوئی وہ بولی پیشاب کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔ میں نے کہا: تو جھوٹ بولتی ہے۔ بولی: جی ہاں پیشاب لگنے کی وجہ سے چمڑا اور کپڑا کاٹ دیا جاتا ہے۔ اتنے میں رسول کریم ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے ہماری آوازیں بلند ہورہی تھیں آپ نے وجہ دریافت کی میں نے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: یہ عورت سچ کہتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۲۷ "مسند عبداللہ بن عمر" ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو دور تک نکل جاتے حتیٰ کہ آپ کسی کو نہ دیکھتے اس وقت تک اپنا کپڑا نہ اٹھاتے تھے جب تک زمین کے قریب نہ ہوجاتے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۲۸...... "ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے قبلہ رو بیٹھے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:...... دوسری احادیث کے پیش نظر یہ حدیث مؤول ہے یہ واقعہ جزئیہ ہے حکم اور قانون نہیں۔

۲۷۲۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو رفع حاجت کرتے دیکھا آپ اینٹوں کے درمیان بیٹھے تھے اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا اور ایسے وقت اوپر گیا میرا خیال تھا کہ کوئی بھی باہر نہیں نکلے گا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے لئے دو اینٹوں پر بیٹھے دیکھا اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ راستے میں پیشاب کرنا اور نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۲ ... "مسند عبدالرحمن بن ابی قراد" میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور بہت دور تک نکل گئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۳۳ عطاء کہتے ہیں جب تم رفع حاجت کررہے ہوتے ہو فرشتے حاضر نہیں ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۴...... ابوظبیان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے زرد رنگ کی تہبند باندھ رکھی تھی اور ایک چادر اوڑھ رکھی تھی آپ کے ہاتھ میں چھوٹا سا مشکیزہ تھا آپ جیل خانے کی دیوار تلے آئے آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا حتیٰ کہ آپ کے پیشاب پر جھاگ چڑھ

آئی۔ پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے، وضو کیا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنی کمر پر گرایا۔ میں نے آپ کے کاندھوں پر پانی گرتا ہوا دیکھا پھر آپ مسجد میں داخل ہوئے جوتے اتارے پھر نماز پڑھی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۳۵..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے وضو کرنے سے پہلے پانی پیا اور فرمایا میں پہلے اپنے پیٹ کو پاک کرنا چاہتا ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

استنجاء کا بیان

۲۷۲۳۶..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ نے عضو مخصوص کو مٹی کے ساتھ پونچھا پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء

۲۷۲۳۷..... زید بن وہب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹانگوں کو کھول رکھا تھا حتیٰ کہ مجھے دیکھ کر ترس آنے لگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۸..... عبدالرحمن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیشاب کرتے پھر عضو مخصوص کو پتھر وغیرہ سے صاف کرتے پھر جب وضو کرتے تو عضو مخصوص کو پانی سے نہیں دھوتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

قضائے حاجت کے بعد استنجاء

۲۷۲۳۹..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آتے پانی لیتے اور دو اونٹوں کے درمیان بیٹھ کر استنجاء کرتے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنستے اور کہتے انھوں نے اس طرح وضو کیا جس طرح عورت وضو کرتی ہے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۴۰..... مولائے عمر یسار بن نمیر کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیشاب کرتے کہتے: مجھے استنجاء کے لیے کوئی چیز دو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کو میں لکڑی یا پتھر دیتا یا آپ دیوار کے پاس آتے اور اس سے عضو کو رگڑ کر صاف کرتے یا زمین سے مس کر کے صاف کرتے اور پھر دھوتے نہیں تھے۔ رواہ البرقفی

۲۷۲۴۱..... حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دیوار کے سوراخ میں پتھر یا ہڈی رکھتے آپ اس جگہ آتے سوراخ میں پیشاب کرتے پھر اس پتھر یا ہڈی سے عضو کو صاف کرتے پھر وضو کرتے اور پانی کو چھوتے تک نہیں تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:..... احادیث صحیحہ میں صاف صاف یہ آیا ہے کہ ہڈی سے استنجاء نہ کیا جائے اور سوراخ میں بھی پیشاب کرنے سے ممانعت کی گئی ہے لہٰذا ترجیح احادیث صحیحہ کو ہوگی۔

۲۷۲۴۲..... عثمان بن عبدالرحمن تیمی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیہات میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے قضائے حاجت کے بعد پانی سے استنجاء کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۴۳..... ابوظبیان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پھر پانی منگوایا اور وضو کیا موزوں پر مسح کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق ومسدد والطحاوی وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۴۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے دبر زیادہ محفوظ رہتا ہے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا دبر کے لیے زیادہ فراخی کا باعث ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۴۵..... عثمان بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی تہبند کے

نیچے پیچھے سے وضو کر لیتے تھے۔رواہ عبدالرزاق وابن وھب

۲۷۲۴۶.....''مسند علی'' نخعی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے جبکہ آپ نے اپنے عضو کو چھوا تک نہیں۔رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۷۲۴۷.....خزیمہ بن ثابت کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے استنجاء کے متعلق فرمایا کہ اس میں پتھر استعمال کیے جائیں اوران میں کوئی گوبر نہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۴۸.....عبداللہ بن زبیر کی روایت ہے کہ انھوں ایک شخص کو پاخانے کا اثر دھوتے دیکھ کر فرمایا ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۲۴۹.....مجاہد کہتے ہیں کہ دبر (پچھلے حصہ) کا دھونا فطرت میں سے ہے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۵۰.....''مسند علی'' ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عضو مخصوص دھوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اپنے دین میں وہ چیز مت شامل کرو جو دین کا حصہ نہیں ہے تم سمجھتے ہو کہ تمہارے اوپر عضو مخصوص کو دھونا واجب ہے جب وہ پیشاب کرے اور اس کا ترک کرنا جفاء (ظلم) ہے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۵۱.....''مسند ازداد ابی عیسیٰ'' عیسیٰ بن ازداد کی روایت ہے (امام بخاری کہتے ہیں عیسیٰ بن ازداد کو صحابیت کا شرف حاصل نہیں یہ روایت وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب پیشاب کرتے تو اپنے عضو کو تین بار آہستہ آہستہ (آگے کی طرف) دباتے تھے تاکہ پیشاب کے اٹکے ہوئے قطرے خارج ہو جائے۔رواہ ابو نعیم

۲۷۲۵۲.....عبدالملک بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ مینگنیوں کی مانند پاخانہ کرتے تھے جبکہ تم لوگ پتلا پاخانہ کرتے ہو لہٰذا پتھر استعمال کرنے کے بعد پانی سے دھولو۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۵۳.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی سے استنجاء کیا۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۵۴.....''ایضاً'' یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ریشم سے استنجاء کرتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

ازالہ نجاست اور بعض اقسام نجاست

۲۷۲۵۵.....زید بن وہب کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آذربیجان میں جہاد کیا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط موصول ہوا کہ مجھے خبر ہوئی ہے کہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کا کھانا مردار کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا ہے اور لباس بھی مردار کا استعمال کیا جاتا ہے لہٰذا تم وہی کھانا کھاؤ جو پاک ہو اور وہی کپڑے پہنو جو پاک ہوں۔

رواہ ابن سعد

۲۷۲۵۶.....ابوعثمان وربیع یا ابی حارثہ کی حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوتے ہیں تو نورہ استعمال کرنے کے بعد عصفر معجون شراب کے ساتھ ملا کر مالش کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شراب کے ساتھ مالش کرتے ہو حالانکہ شراب کا ظاہر و باطن حرام ہے جس طرح شراب کا پینا حرام ہے اسی طرح شراب کو مس کرنا بھی حرام ہے اپنے جسموں کو شراب مت ملو چونکہ یہ نجس ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۷۲۵۷.....سلمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شام میں حمام میں داخل ہوتے ہو جبکہ ان حماموں میں عجمی لوگ داخل ہوتے ہیں جو بدن پر ایسی ادویات ملتے ہیں جو شراب سے تیار کی جاتی ہیں اے آل مغیرہ! میں تمہیں دوزخیوں کے رنگ میں خیال کرتا ہوں۔رواہ ابو عبیدہ فی الغریب

۲۷۲۵۸.... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرماتے تھے کہ پٹھوں کو پیشاب سے رنگا جائے۔

۲۷۲۵۹.... سلیمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ملک شام فتح کیا تو مقام آمد میں پڑاؤ کیا عجمیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے حمام تیار کیا اور کچھ کریمیں تیار کیں جو شراب میں تیار کی جاتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کچھ جاسوس لشکر میں موجود ہتے تھے جو مختلف قسم کی خبریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھتے رہتے تھے چنانچہ جاسوسوں نے یہ خبر بھی لکھ بھیجی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیٹوں، بالوں اور مونچھوں پر شراب حرام کردی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۶۰.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوتے ہیں اور نورہ استعمال کرنے کے بعد ایک روئی سے مالش کرتے ہیں جو شراب میں گوندھی جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شراب کے ساتھ مالش کرتے ہو سو اللہ تعالیٰ نے شراب کے ظاہر و باطن کو حرام کیا ہے بلکہ شراب کو مس کرنا (چھونا) بھی حرام کردیا ہے شراب کے ساتھ (کسی چیز کو) دھونا اسی طرح حرام ہے جس طرح اس کا پینا حرام ہے، اپنے جسموں کو شراب مت لگنے دو، چونکہ یہ نجس ہے اگر تم اس سے پہلے ایسا کر چکے ہو تو آئندہ ایسا مت کرو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: ہم نے اس کا خاتمہ کردیا ہے شراب کے علاوہ اور بھی چیزیں دھوئے میں آسکتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: میرا خیال ہے کہ آل مغیرہ جفاکشی میں مبتلا کردیے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر موت نہ دے۔

رواہ سعید وابن عساکر

۲۷۲۶۱.... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارلیے جائیں (حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ ابوداؤد نے مرفوعاً و موقوفاً کتاب الطھارۃ میں یہ حدیث روایت ہے باب بول الصبی یصیب الثوب)۔

۲۷۲۶۲.... مسند ابی سعید' نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر چوہا گھی میں گر جائے تو کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر گھی جامد ہے تو چوہے کو نکالنے کے بعد اس کے اردگرد سے کرید کر گھی نکال دیا جائے (اور باقی استعمال میں لایا جائے) اگر گھی مائع ہو تو پھر اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

رواہ عبدالرزاق

چھوٹے بچوں کا پیشاب بھی ناپاک ہے

۲۷۲۶۳.... ''مسند ابی لیلیٰ'' ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ گھسٹتے ہوئے آئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سینے پر آبیٹھے اور آپ پر پیشاب کردیا اور ہم جلدی سے آپ کی طرف لپکے تاکہ ہم حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ میرا بیٹا ہے یہ میرا بیٹا ہے پھر آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۶۴.... ''مسند ابی ہریرۃ'' ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا رسول کریم ﷺ مسجد میں موجود تھے، اعرابی نے مسجد میں پیشاب کردیا آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۶۵.... ''مسند ابی ہریرۃ'' نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر چوہا گھی میں پڑ جائے تو کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا: گھی اگر جامد ہے (یعنی ٹھوس ہو) تو چوہا اور اس کے اردگرد کا گھی نکال دو اور اگر مائع ہو تو اسکے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۶۶.... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بچے کے پیشاب پر اسی کے بمثل پانی بہادیا جائے رسول کریم ﷺ نے حسن بن علی کے پیشاب کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۶۷ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے حائضہ عورت کے خون کے متعلق دریافت کیا گیا جو کپڑوں

کولگ گیا ہو۔آپ ﷺ نے فرمایا اسے کھرچو پھر پانی سے رگڑ کر دھولو اور اس میں نماز پڑھ لو۔

رواه الشافعي وسعيد بن المنصور وعبدالرزاق وابن ابي شيبة والنسائي وابن حبان والبيهقي في السنن

۲۷۶۶۸......زینب بنت جحش کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر میں سوئے ہوئے تھے اتنے میں حسین بن علی رضی اللہ عنہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آئے مجھے خدشہ ہوا کہ حسین رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو جگا نہ دیں میں نے حسین رضی اللہ عنہ کو کسی چیز سے بہلانا شروع کر دیا پھر میں حسین رضی اللہ عنہ سے غافل ہوگئی حسین رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر چڑھ کر بیٹھ گئے پھر اپنا عضو تناسل رسول کریم ﷺ کی ناف میں رکھا اور پیشاب کر دیا میں یہ دیکھ کر گھبرا گئی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس پانی لاؤ میں نے پیشاب پر پانی بہادیا پھر آپ نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور بچی کا پیشاب دھولیا جائے۔رواه عبدالرزاق

۲۷۶۶۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو جوتوں تلے نجاست روند ڈالے آپ نے فرمایا: مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔رواه عبدالرزاق

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۹۴۔

۲۷۶۷۰......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوئی اس کے کپڑوں میں خون لگ جاتا وہ پتھر یا لکڑی یا ہڈی سے خون کھرچتی پھر اسے دھو کر نماز پڑھ لیتی۔رواه عبدالرزاق

۲۷۶۷۱......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی عورت حیض کا خون اپنی تھوک سے دھولیتی اور (پہلے) اسے ناخن سے کھرچ لیتی۔رواه عبدالرزاق

۲۷۶۷۲...عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ ایسے مٹکے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس میں گھی ہو اور اس میں چوہا پڑ جائے پھر مر بھی جائے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر گھی مائع حالت میں ہو تو اس سے چراغ جلانے کا کام لو اور اگر جامد ہو تو چوہے اور اس کے ارد گرد کا گھی باہر نکال دو اور بقیہ کو اپنے استعمال میں لاؤ۔رواه ابن جرير

۲۷۶۷۳......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ پر پیشاب کر دیا میں نے غصہ سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو پکڑا، آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو چونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا اور اس کا پیشاب باعث ضرر نہیں۔رواه ابن النجار

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۹۱

۲۷۶۷۴......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پیشاب پر پانی بہایا اور اسے دھویا نہیں۔رواه البزار

۲۷۶۷۵......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حیض کا خون پانی سے دھویا جاتا ہے لیکن اس کا اثر ختم نہیں ہونے پاتا۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک کرنے والا بنایا ہے (اگر چہ اثر زائل نہ ہو کوئی حرج نہیں)۔رواه عبدالرزاق

۲۷۶۷۶......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حیض کا خون پانی سے دھولیا جائے کسی نے کہا: خون کا اثر نہیں ختم ہوتا۔فرمایا: کپڑے کو زعفران میں رنگ لیا کرو۔رواه عبدالرزاق

چوہا تیل میں گر جائے تو؟

۲۷۶۷۷......ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک چوہا تیل میں گر گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے چراغ جلانے کا کام لو۔

رواه عبدالرزاق

۲۷۶۷۸......"مسند ام سلمہ" میرا دامن لمبا تھا میں گندگی والی جگہ سے گزرتی تھیں اور پھر پاک جگہ سے بھی گزرتی تھی پھر میں حضرت ام سلمہ رضی

اللہ عنہا کی خدمت میں داخل ہوئی ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے بعد والی جگہ اسے پاک کردیتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۷۹..... حسن اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو بچی کا پیشاب دھوتے دیکھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہا بچے کا پیشاب نہیں دھوتی تھیں حتیٰ کہ بچہ کھانا کھانے لگتا اور بچے کے پیشاب پر پانی بہالیتی تھیں۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

۲۷۲۸۰..... ام فضل کہتی ہیں ایک مرتبہ حسین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی گود میں پیشاب کردیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کپڑے مجھے دیں اور آپ دوسرے کپڑے پہن لیں تاکہ میں انھیں دھولو۔ آپ نے فرمایا لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۸۱..... موسیٰ بن عبداللہ بن یزید ایک عورت جو کہ بنی عبدالاشہل سے تھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میرے اور مسجد کے درمیان راستے میں نجاست ہے، آپ نے فرمایا گندے راستے کے بعد صاف ستھرا راستہ بھی آتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا؟ یہ اس کے بدلہ میں ہوگیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۸۲..... ابو مجلز، آل علی کے ایک نوجوان سے روایت نقل کرتے ہیں وہ نوجوان یا تو ابن حسن بن علی ہے یا ابن حسین بن علی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہمارے گھر کی ایک عورت نے ہمیں حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ گدی کے بل لیٹے ہوئے تھے ایک بچہ آپ کے سینے پر کھیل رہا تھا۔ بچے نے پیشاب کردیا یہ عورت کھڑی ہوئی تاکہ بچے کو اٹھالے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور میرے پاس پانی کا لوٹا لاؤ میں نے پانی سے بھرا لوٹا لایا آپ نے پیشاب پر پانی گرادیا حتیٰ کہ پانی پیشاب کے متبادل ہوگیا آپ نے فرمایا: اسی طرح لڑکے کے پیشاب کے ساتھ کیا جاتا ہے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۸۳..... "مسند ام قیس بنت محصن" ام قیس کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا جو کپڑوں پر لگ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ دھولو اور ہڈی وغیرہ سے اسے رگڑلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۸۴..... "مسند ام قیس بنت محصن اسدی" ام قیس کی روایت ہے کہ میں اپنے ایک بیٹے کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی یہ بچہ ابھی کھانا نہیں کھا سکتا تھا، بچے نے آپ پر پیشاب کردیا آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر چھینٹے ماردیئے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۸۵..... "ایضاً" ام قیس کہتی ہیں: میں اپنے ایک بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے بچے پر علق لٹکا رکھی تھی تاکہ بچے کی گندگی مخفی رہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں اس علق کے ساتھ اپنی اولاد کے گلے میں انگلیاں کیوں چڑھاتی ہو تمہیں یہ عود ہندی یعنی کست (کٹھ) سے کام لینا چاہیے چونکہ اس میں سات شفائیں ہیں ان میں سے ایک ذات الجنب (نمونیہ) سے شفا کا ملنا بھی ہے پھر نبی کریم ﷺ نے بچہ لیا اور اپنی گود میں بٹھایا بچے نے آپ پر پیشاب کردیا، آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر بہادیا دھویا نہیں بچہ کھانا کھانے کی عمر کو ابھی نہیں پہنچا تھا زہری کہتے ہیں: یہی طریقہ چل پڑا ہے کہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں اور بچی کا پیشاب دھولیا جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہی طریقہ چل پڑا کہ جو بچے کھانا کھاتے ہوں ان کے پیشاب پر پانی بہادیا جائے اور جو کھانا کھاتے ہوان کا پیشاب دھویا جائے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۸۶..... حسن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر کھیل رہے تھے اتنے میں پیشاب کردیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اٹھے تاکہ بچے کو اٹھالیں آپ نے فرمایا: چھوڑ دو اور میرے بیٹے کا پیشاب منقطع نہ کرو، بچے کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کردیا پھر پانی منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۸۷..... عبدالرحمن بن حسنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں ڈھال کی مانند کوئی چیز تھی۔ آپ نے اسے نیچے رکھا پھر اس کی آڑ میں پیشاب کیا، بعض لوگوں نے کہا ان کی طرف دیکھو یہ ایسے پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے

اس کی بات نبی کریم ﷺ نے سن لی فرمایا: تیری ہلاکت تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص کتنی بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گیا تھا چنانچہ بنی اسرائیل کے بدن یا کپڑے پر جب پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے اس شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا لوگوں نے یہ عمل ترک کر دیا جس کی پاداش میں منع کرنے والے کو قبر میں عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ ابن ابی شیبة والبیهقی فی کتاب عذاب القبر

۲۷۲۸۸ ..... طاؤس کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس جگہ کو کھودو اور مٹی باہر پھینک دو اور پھر اس پر پانی بہاؤ آسانی پیدا کیا کرو مشکل کی طرف مت جاؤ۔ رواہ سعید بن المنصور

پیشاب اور عذاب قبر

۲۷۲۸۹ ..... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد اور دادا کے واسطہ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: انھیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جار ہا۔ سو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخور تھا۔ رواہ الحاکم

۲۷۲۹۰ ..... "مسند علی" حسن بن عمارہ منہال، عمرو بن صعصعہ بن صوحان عبدی کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خنزیر سے کسی قسم کا بھی فائدہ اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو عروبة الحرانی فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۲۹۱ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے متعلق فرمایا: لڑکے کے پیشاب پر پانی بہادو اور لڑکی کا پیشاب دھولو۔ رواہ البخاری وابو داؤد والترمذی وقال حسن، وابن ماجه وابن خزیمة والطحاوی والدارقطنی والحاکم والبیهقی

۲۷۲۹۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے جب تک لڑکا کھانا نہ کھائے۔

رواہ ابو داؤد والبیهقی

۲۷۲۹۳ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی طرف لپکے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اس کا پیشاب منقطع نہ کرو، پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۲۹۴ ..... "ایضاً" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک اعرابی داخل ہوا اور مسجد کے ایک کونے میں اس نے پیشاب کر دیا، نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے دیکھ کر سیخ پا ہو گئے اور چاہا کہ اسے یہاں سے اٹھا دیں نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منع فرمایا، جب اعرابی پیشاب سے فارغ ہوا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تو پانی کا ایک ڈول پیشاب پر بہادیا گیا پھر (اعرابی سے) فرمایا: یہ جگہ پیشاب کے لیے نہیں ہے یہ جگہ تو نماز کے لیے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

مائع چیزوں کی نجاست

۲۷۲۹۵ ..... حضرت میمونہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے چوہے کے متعلق دریافت کیا گیا جو گھی میں پڑ گیا ہو، آپ نے فرمایا: گھی اگر جامد (ٹھوس) ہو تو چوہے اور اس کے ارد گرد کا گھی پھینک دو (باقی کھالو) اگر گھی مائع ہو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۹۶ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چوہا گھی میں پڑ جائے جبکہ گھی جامد ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال پھینکو اور باقی گھی کھالو اور اگر گھی میں چوہا پڑ جائے اگر گھی مائع حالت میں ہو تو چوہا نکال پھینکو اور گھی سے نفع اٹھالو البتہ کھاؤ نہیں۔ رواہ ابن جریر

منی زائل کرنے کا بیان

۲۷۲۹۷......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم منی کو اذخر (گھاس) یا فرمایا اون سے صاف کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے منی کے متعلق فرمایا: منی تو بس رینٹ اور بلغم کی طرح ہے تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ اسے کپڑے یا اذخر سے صاف کر دو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تمہیں کپڑوں میں احتلام ہو جائے تو اسے اذخر یا کپڑے سے صاف کر دو چاہو تو اسے نہ دھو ہاں البتہ اگر تمہیں اس سے گھن آئے یا اسے کپڑوں پر دیکھنا اچھا نہ سمجھو تو دھو لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۰۰......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ بخدا! میں تو رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ لیتی تھی اور پانی سے آپ اسے نہیں دھوتے تھے پھر اسی میں نماز پڑھ لیتے ہم بھی نماز پڑھ لیتی تھیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۱......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بسا اوقات رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے میں انگلی کے ساتھ منی کھرچ دیتی تھی۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۲......"مسند علی" مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑوں سے منی کھرچ لیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۳......زید بن صلت کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گیا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ انھیں احتلام ہوا ہے اور بغیر غسل کرنے کے نماز پڑھ لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں تو یہی سمجھا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا ہے حالانکہ مجھے پتہ بھی نہیں چلا اور میں نے نماز بھی پڑھ لی چنانچہ آپ ﷺ نے غسل کیا اور کپڑوں پر دکھائی دینے والی منی بھی دھو دی اور جو دکھائی نہیں دیتی تھی اس پر پانی کے چھینٹے مار لئے، پھر اذان دی اقامت کہی اور سورج بلند ہو جانے کے بعد نماز پڑھی۔

رواہ مالک وابن وھب وعبدالرزاق وسعید بن المنصور والطحاوی

۲۷۳۰۴......سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح صبح اپنی زمین کی طرف تشریف لے گئے جو کہ مقام صرف میں تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں پر احتلام کے اثرات دیکھے اور آپ نے فرمایا: جب سے میں نے بار خلافت اٹھایا ہے آج میں احتلام میں مبتلا ہوا ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور کپڑوں پر جو منی نظر آتی تھی اسے دھویا پھر سورج طلوع ہونے کے بعد نماز پڑھی۔ رواہ مالک

۲۷۳۰۵......یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسافروں کی ایک جماعت کے ساتھ عمرہ کیا ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے راستے ہی میں عمر رضی اللہ عنہ نے پچھلے پہر پڑاؤ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوا، قریب تھا کہ صبح ہو جاتی آپ نے مسافروں کے پاس پانی نہ پایا آپ نے وہاں سے کوچ کر دیا۔ حتیٰ کہ پانی کے پاس پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑوں پر لگی ہوئی منی جو دکھائی دیتی تھی اسے دھونا شروع کیا حتیٰ کہ صبح کی سفیدی اچھی طرح پھیل گئی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے صبح کر دی حالانکہ ہمارے پاس کپڑے ہیں، آپ اپنے کپڑے چھوڑ دیں بعد میں دھو لئے جائیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن العاص! بڑے تعجب کی بات ہے اگر تمہارے پاس کپڑے ہیں تو کیا سب مسلمانوں کے پاس کپڑے ہیں، بخدا، اگر میں ایسا کرتا تو سنت بن جاتی بلکہ میں تو دکھائی دینے والی منی دھوؤں گا اور جو نظر نہ آئے گی اس پر پانی کے چھینٹے مار لوں گا۔

رواہ مالک وابن وھب و عبدالرزاق وسعید بن المنصور والطحاوی ورواہ ابن وھب فی مسندہ

۲۷۳۰۶......"ایضاً" نافع، سلیمان بن یسار کے طریق سے مروی ہے ہمیں ایک شخص نے حدیث سنائی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں شریک تھا جس سفر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا تھا۔ جبکہ آپ کے پاس پانی نہیں تھا آپ نے فرمایا: ذرا تیز چلو، ہو سکتا ہے

طلوع آفتاب سے پہلے ہمیں پانی مل جائے۔ لوگوں نے کہا: جی ھاں لوگوں نے اپنی سواریاں تیار کیں اور پانی تک جا پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر کپڑوں پر لگی ہوئی منی دھونے لگے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ دوسرے کپڑوں میں نماز پڑھ لیں۔ فرمایا: تم چاہتے ہو کہ میں ان کپڑوں میں نماز نہ پڑھوں جن میں جنابت لاحق ہوئی پھر کہا جائے گا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کپڑوں میں نماز نہیں پڑھی جس میں انھیں جنابت لاحق ہوئی تھی؟ نہیں بلکہ میں دکھائی دینے والی منی دھولوں گا اور نہ دکھائی دینے والی پر پانی کے چھینٹے مارلوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

منی ناپاک ہے پاک کرنے کا طریقہ

۲۷۳۰۷..... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ مجھے شرید نے حدیث سنائی ہے کہ میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے درمیان نالی حائل تھی عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں میں منی کے اثرات دیکھے فرمایا: جب سے ہم نے چربی کھائی ہے ہمارے اوپر یہ احتلام ہوا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دکھائی دینے والی منی دھوڈالی اور غسل کر کے نماز لوٹائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۰۸..... ابن جریر کی روایت ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے اور کہا ہے یہ حدیث ہمارے نزدیک ثابت شدہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ دو مرتبہ سوار ہو کر باہر تشریف لے جاتے تھے ایک مرتبہ مہاجرین یتامیٰ کے اموال کو دیکھنے کے لیے اور دوسری مرتبہ لوگوں کے غلاموں کو دیکھنے کے لیے۔ چنانچہ ایک دن اسی سلسلہ میں آپ مقام صرف پہنچے، شلوار میں ہاتھ ڈال کر دیکھا اور کچھ محسوس ہوا فرمایا میرا خیال ہے کہ میں نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھ لی ہے ہم جب چربی کھالیتے ہیں تو ہماری رگیں نرم ہو جاتی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور صبح کی نماز (دوبارہ) پڑھی جب کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

۲۷۳۰۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات ہمارے ہاں ایک شخص مہمان بنا ہم نے اسے زرد رنگ کی چادر اوڑھنے کے لیے دی۔ اسے چادر میں احتلام ہو گیا۔ مہمان کو اس طرح چادر بھیجنے میں حیاء آئی چونکہ چادر میں احتلام کا اثر تھا۔ مہمان نے چادر پانی میں بھگودی اور پھر عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھجوادی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کر دیا اسے تو اتنی بات کافی تھی کہ انگلی سے کھرچ دیتا بسا اوقات میں خود رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو انگلی سے کھرچتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

دباغت کا بیان

۲۷۳۱۰..... ابووائل کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مردار کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دباغت اسے پاک کردیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۱۱..... ابن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا اس نے ایک ٹوپی پہن رکھی تھی ٹوپی کا استر لومڑی کے چمڑے کا بنا ہوا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سر سے اتار کر پھینک دی اور فرمایا: تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے یہ پاک نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۳۱۲..... "مسند جابر بن عبداللہ" رسول کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے کو استعمال کرنے میں رخصت دی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وفیہ حجاج بن ارطاة ضعیف

۲۷۳۱۳..... "مسند جون بن قتادہ تمیمی" جون بن قتادہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ کا صحابی ایک جگہ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس سے گزرا مشکیزے میں پانی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پینا چاہا۔ مشکیزہ کے مالک نے کہا: یہ مردار کے چمڑے سے بنایا گیا ہے، صحابی رک گیا حتیٰ کہ جب نبی کریم ﷺ اس جگہ پہنچے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: پانی پیو چونکہ دباغت چمڑے کو

پاک کردیتی ہے۔رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال ھکذا حدث ھیثم بھذا الحدیث لم یجاوزبہ جون بن قتادۃ ولیس لجون صحبۃ ورواہ ھیثم فقال عن جون عن سلمۃ بن المحبق

۲۷۳۱۴.....''مسند سلمہ بن اکوع'' جون بن قتادہ سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک مشکیزے کے پاس آئے اس میں پانی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پینا چاہا مشکیزے کے مالک نے کہا: یہ مردار کے چمڑے سے بنا ہے، صحابہ رک گئے، اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا فرمایا: پانی پیو چونکہ دباغت چمڑے کو پاک کردیتی ہے۔رواہ ابونعیم

۲۷۳۱۵.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے سے نفع اٹھانے کا حکم دیا ہے بشرطیکہ چمڑے کو دباغت دی گئی ہو۔رواہ عبدالرزاق

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۸۴

۲۷۳۱۶.....''مسند ابن عباس'' رسول کریم ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی کی مردار بکری کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے میں نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اس سے کیسے نفع اٹھایا جاسکتا ہے حالانکہ یہ مردار ہے؟ فرمایا: حرام تو بس اس کا گوشت ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۱۷.....میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک بکری مردار ہوگئی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی۔ رواہ عبدالرزاق

باب موجبات غسل......آداب غسل

حمام میں داخل ہونے کا بیان

موجبات غسل

۲۷۳۱۸.....''مسند صدیق'' جعفر کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر، علی رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جو چیز دو حدیں یعنی کوڑے اور رجم کو واجب کرتی ہے وہ غسل کو بھی واجب کردیتی ہے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۱۹.....ابن شہاب کی روایت ہے کہ ابوبکر صدیق، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے نزدیک جب شرم گاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کرجاتی ہے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔رواہ ابن المنصور

۲۷۳۲۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ گتھ جاتا ہے تو غسل واجب جاتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۲۱.....سعید بن میسب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اور مہاجرین اولین فرماتے تھے کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو مس کرلیتی ہے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔رواہ مالک و عبدالرزاق

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۲۔

مجامعت سے غسل واجب ہے

۲۷۳۲۲.....سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا کہ میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ پاؤں

جو مجامعت کرے اور پھر غسل نہ کرے خواہ اسے انزال ہو یا نہ ہو ورنہ میں اسے سخت سزا دوں گا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن سعد

۲۷۳۲۳..... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! مجھے مذی آجاتی ہے جبکہ ہر کو مذی آتی ہے منی کی وجہ سے غسل کیا جاتا ہے اور مذی آنے پر وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۲۴..... زید بن خالد جہنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: مجھے بتائیں ایک شخص اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور اسے منی نہیں آتی (یعنی انزال نہیں ہوتا) عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے اور آلہ تناسل دھولے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ بات رسول کریم ﷺ سے سنی ہے میں نے یہی مسئلہ حضرت علی ابن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا: انھوں نے مجھے اسی (یعنی وضو) کا حکم دیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم وابو العباس السراج فی کتابہ وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حیان

۲۷۳۲۵..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے پھر اکسال کرتا ہے (یعنی اسے انزال نہیں ہوتا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانی پانی (یعنی غسل منی) سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۲۶..... "مسند سہل بن سعد ساعدی" سہل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کا قول "پانی پانی سے واجب ہوتا ہے" شروع اسلام میں بطور رخصت کے تھا پھر اس کے بعد غسل کا حکم استوار ہو گیا ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد ہم نے غسل کرنا شروع کیا بشرطیکہ جب شرمگاہ شرمگاہ کو مس کرے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۲۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سپاری غائب ہو جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۲۸..... ابو صالح زیات ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انصاری کو آواز دی وہ باہر نکلا پھر دونوں (نبی ﷺ اور انصاری) قباء کی طرف چل پڑے پھر ایک عورت کے پاس سے دونوں کا گزر ہوا انصاری نے غسل کیا نبی کریم ﷺ نے غسل کی وجہ دریافت کی انصاری نے جواب دیا: جس وقت آپ نے مجھے آواز دی میں اپنی بیوی سے مجامعت کر رہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا جماع ادھورا رہ جائے یا اکسال (یعنی انزال نہ) ہو تمہیں وضو ہی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۲۹..... خولہ بنت حکیم کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ کوئی عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو (یعنی احتلام) مرد دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: عورت پر اسوقت تک غسل نہیں جب تک اسے انزال نہ ہو جس طرح مرد پر اسوقت تک غسل نہیں جب تک اسے انزال نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وھو صحیح

۲۷۳۳۰..... "مسند عائشہ" جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے میرے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایسا ہوا ہے اور آپ نے غسل کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۳۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان کے ساتھ جماع کیا لیکن آپ کو انزال نہیں ہوا تاہم دونوں نے غسل کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۳۲..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، سوال کیا کہ عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جب عورت پانی (منی) دیکھے تو غسل کرے میں نے کہا: تو نے عورتیں رسوا کر دیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر اس کا بچہ اس کے مشابہ کیونکر ہوا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۳۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلیم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ عورت وہ کچھ دیکھے کہ جو مرد دیکھتا ہے آپ نے فرمایا عورت پر غسل واجب ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

احتلام سے عورت پر بھی غسل واجب ہے

۲۷۳۳۴..... سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ ایک عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے کیا عورت پر غسل واجب ہے آپ نے فرمایا جی ہاں بشرطیکہ جب عورت کو انزال ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۵..... عبدالعزیز بن رفیع، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبدالرحمن ومجاہد وعطا کہتے ہیں: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں عرض کیا: یارسول اللہ! عورت خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے کیا عورت پر غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا عورت شہوت پاتی ہے عرض کیا: ہوسکتا ہے پاتی ہو فرمایا کیا تری (منی کا اثر) پاتی ہے؟ عرض کیا: ممکن ہے پاتی ہو فرمایا: پھر غسل کرے گی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے عورتیں ملیں اور کہا اے ام سلیم رضی اللہ عنہا تو نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس رسوا کر دیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں رک سکتی جب تک مجھے معلوم نہ ہو جائے آیا کہ میں حلال میں ہوں یا حرام میں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق جس کے عضو سے غسل کرنے کے بعد کچھ نکل آئے فرمایا: اگر غسل سے پہلے پیشاب کیا ہے تو وضو کرلے اور اگر پیشاب نہیں کیا تو غسل کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو چیز حد واجب کرتی ہے وہ غسل بھی واجب کرتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:..... یعنی ناجائز اور حرام مجامعت سے حد (کوڑے یا رجم) واجب ہوتی ہے اس سے غسل بھی واجب ہوتا ہے البتہ غسل واجب ہوتا ہے خواہ حرام ہو یا حلال جبکہ حد حرام مجامعت پر واجب ہوتی ہے۔

۲۷۳۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دو شرمگاہوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ العقیلی

۲۷۳۳۹..... "مسند ابی" رفاعہ بن رافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص داخل ہوا اور بولا: امیر المومنین! یہ زید بن ثابت مسجد میں جنابت سے غسل کرنے کے متعلق اپنی رائے سے فتویٰ دے رہے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زید بن ثابت کو میرے پاس لاؤ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا فرمایا: اے اپنی جان کے دشمن! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! بخدا! میں نے ایسا نہیں کیا لیکن میں نے اپنے چچاؤں ابوایوب، ابی بن کعب اور رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے انھوں نے کہا: ہم رسول کریم ﷺ کے دور میں ایسا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریم کا حکم نہیں آیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم تھا کہا: مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین والانصار کو جمع ہونے کا حکم دیا سب جمع ہو گئے آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ اس صورت میں غسل نہیں ہے البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کر جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی آدمی کے متعلق نہ سنوں کہ اس نے ایسا کیا ہے (یعنی اکسال کی صورت میں غسل نہیں کیا) تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والطبرانی

۲۷۳۴۰..... "ایضاً" یہ جو فتویٰ دیا جاتا تھا کہ پانی سے پانی واجب ہوتا ہے (یعنی غسل انزال سے واجب ہوتا ہے) یہ ابتدائے اسلام میں رخصت تھی جیسے رسول اللہ ﷺ نے رخصت مقرر کی تھی۔ پھر بعد میں غسل کا حکم دیا۔ رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن منیع وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجه وابن خزیمة وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والدارقطنی والباوردی والطبرانی وسعید بن المنصور

۲۷۳۴۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا جسم ورنگ متغیر دیکھا فرمایا: اے علی! تمہارے جسم کا رنگ متغیر ہو چکا ہے میں نے عرض کیا: چونکہ میں پانی سے بہت غسل کرتا ہوں چونکہ مجھے شدید مذی آتی ہے جب بھی میں کچھ مذی دیکھ لیتا ہوں غسل کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مذی آنے پر غسل مت کرو البتہ منی آنے پر غسل کرو آئندہ ایسا نہ کرنا اپنا عضو مخصوص دھولیا کرو غسل مت کرو۔ البتہ منی آنے پر غسل کرو۔ رواہ ابن السنی

۲۷۳۴۲ ...... خرشہ بنت حبیب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا: مرد اگر عورت کو چھو جائے اور عورت کے دونوں اطراف جھوم اٹھیں تو مرد پر غسل نہیں ہے۔ رواہ مسدد

۲۷۳۴۳ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو شرمگاہوں کے باہم ملنے کے متعلق فرمایا: جیسا کہ حد واجب ہوتی ہے اسی طرح غسل بھی واجب ہوتا ہے۔ بھلا جو چیز حد کو واجب کر دیتی ہے وہ پانی (غسل) کو واجب نہیں کرے گی۔ رواہ الطبرانی

۲۷۳۴۴ ...... مجاہد کی روایت ہے کہ مہاجرین وانصار کا موجب غسل کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ انصار کہتے تھے کہ پانی سے پانی واجب ہوتا ہے۔ (یعنی منی سے غسل واجب ہوتا ہے) جبکہ مہاجرین کہتے تھے کہ جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو مس کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ دونوں فریقین نے فیصلہ کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا اور کیس ان کے پاس لے آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر ایک شخص عورت میں داخل کرتا ہو اور باہر بھی نکالتا ہو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے؟ سب نے کہا: جی ھاں۔ فرمایا: کیا اس سے حد واجب ہو جاتی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع پانی واجب نہیں ہوگا، آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے حق میں فیصلہ کیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر ہوئی انھوں نے فرمایا: بسا اوقات میں نے اور رسول کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے پھر ہم نے اٹھ کر غسل کر لیا۔ رواہ عبدالرزاق

آداب غسل

۲۷۳۴۵ ...... معرور کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ مسدد

۲۷۳۴۶ ...... یعلی بن امیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اونٹ کی اوٹ میں غسل کر رہے تھے اور میں نے آپ کے آگے کپڑے سے ستر کر رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یعلیٰ! میرے سر پر پانی ڈالو میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین بہتر جانتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا زیادہ پانی بالوں کی پراگندگی میں اضافہ کرتا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کا نام لیا اور سر پر پانی ڈالا۔

رواہ الشافعی و البیهقی فی السنن

۲۷۳۴۷ ...... ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں اور ہر بار سر کو مل لیتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۴۸ ...... ابن مسیب کی روایت ہے کہ عثمان غسل جنابت کرتے تو اس جگہ سے ہٹ جاتے اور دوسری جگہ جا کر پاؤں دھوتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۴۹ ...... حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب غسل کرتے تو غسل والی جگہ سے باہر نکل جاتے اور پاؤں کے تلوے دھو لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۰ ...... "مسند جابر بن عبداللہ" سالم بن ابی جعد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: غسل کے لیے ایک صاع (پانی) کافی ہے اور وضو کے لیے ایک مد کافی ہے ایک شخص نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے) کہا: مجھے یہ مقدار کافی نہیں ہے جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی کی یہ مقدار اس ذات کے لیے کافی تھی جو تم سے افضل واعلیٰ تھی اور جس کے بال بھی تم سے زیادہ تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۱ ...... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنو ثقیف کے وفد نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری سرزمین میں سردی ہوتی ہے ہم کیسے غسل کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننه

۲۷۳۵۲ ...... "مسند عائشہ" حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے انھیں حدیث سنائی کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا! میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! رسول کریم ﷺ غسل جنابت کے لیے کتنا پانی استعمال کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی منگوایا

میں نے اس کا اندازہ ایک صاع کے برابر کیا جو تمہارے اس صاع کے مساوی ہے۔رواہ سعید بن المنصور فی سننہ وابن ابی شیبۃ فی المصنف

۲۷۳۵۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے بسا اوقات میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میرے لیے بھی پانی چھوڑیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۵..... ابوجعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دریائے فرات میں داخل ہوئے ان دونوں صاحبزادوں نے تہبند باندھ رکھے تھے پھر دونوں نے فرمایا: یقیناً پانی میں سکون ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۶..... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپ نے بائیں ہاتھ سے پانی کا برتن سرنگوں کیا اور دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ہتھیلی دھوئی پھر شرمگاہ پر پانی ڈالا اور شرمگاہ دھولی پھر زمین پر ہاتھ رگڑ لیا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ دھویا پھر ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا پھر سارے بدن پر پانی ڈالا پھر اس جگہ سے الگ ہوگئے اور پاؤں دھوئے میں آپ کے پاس کپڑا لائی تاہم آپ نے ہاتھوں سے یوں پانی جھاڑنا شروع کردیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۳۵۷..... میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی بہایا آپ نے غسل جنابت کرنا تھا پہلے آپ نے دو یا تین بار ہاتھ دھوئے پھر شرمگاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھوئی پھر بایاں ہاتھ زمین پر رگڑ لیا اور ہاتھ سختی سے رگڑا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنے سر پر تین لپ بھر کر پانی ڈالا پھر سارا جسم دھویا پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے پاؤں دھوئے پھر میں آپ کے پاس تولیہ لائی آپ نے تولیہ واپس کردیا۔رواہ ابن عساکر

۲۷۳۵۸..... قتادہ کی روایت ہے کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا پانی کی مقدار کیا ہونی چاہیے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جنبی کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۹..... یزید رقاشی کی روایت ہے کہ میری قوم کی ایک عورت نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک برتن نکال کر دکھایا اور کہا: نبی کریم ﷺ اس میں پانی لے کر وضو کرتے تھے میں نے اس کا اندازہ ایک مکوک (پانی کا ایک پیالہ جو ۲ صاع کا پیمانہ ہوتا ہے) پھر مجھے ایک اور برتن دکھایا اور کہا: آپ ﷺ اس میں پانی لے کر غسل کرتے تھے میں نے اس کا اندازہ ایک قفیز سے لگایا۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۶۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے جنبی ہونے کی حالت میں اچھی طرح سر دھولیا وہ بعد میں سارا جسم دھولے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

غسل جنابت میں احتیاط

۲۷۳۶۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے انس اے میرے بیٹے! مبالغہ کے ساتھ غسل جنابت کیا جائے چونکہ ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیسے مبالغہ کروں؟ آپ نے فرمایا: بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح تر کرلو اور اپنے چمڑے کو اچھی طرح صاف کرلو تم غسلخانہ سے باہر نکلو گے تمہارے سب گناہ معاف ہوچکے ہوں گے۔رواہ ابن جریر

۲۷۳۶۲..... بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو گھر کے صحن میں غسل کرتے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیادار، بردبار اور ستر رکھنے والی ذات ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے وہ ستر کرے اگرچہ دیوار کی اوٹ ہی کیوں نہ ہو۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۳۶۳..... حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل کرتے اور ایک مد سے وضو کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۶۴......"مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا میں اپنے سر پر کتنا پانی ڈالوں دراں حالیکہ میں جنبی ہوں؟ ابوہریرہ نے جواب دیا: رسول کریم ﷺ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے تھے۔ اس شخص نے کہا: میرے بال لمبے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ کے بال تم سے زیادہ تھے اور آپ ﷺ تم سے زیادہ پاکیزہ بھی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۶۵......عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا غسل جنابت اور وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غسل کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد۔ وہ شخص بولا: مجھے یہ مقدار کافی نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ اس ہستی کے لیے کافی رہا جو تم سے بدرجہا افضل تھی پوچھا: وہ کون؟ فرمایا: رسول کریم ﷺ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۶۶......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا اور غسل کی ابتدا ہاتھ دھونے سے کی ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ پھر پانی میں ہاتھ داخل کیا اور بالوں میں خلال کرنے لگے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ آپ جلد سے برات کرنے لگے ہیں۔ پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۳۶۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرتے آپ کے لیے پانی والا برتن رکھ دیا جاتا، آپ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھو لیتے جب ہاتھ دھو لیتے تو دایاں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھو لیتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے دھو لیتے پھر تین بار کلی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر تین بار لپ بھر بھر کر سر پر پانی ڈالتے پھر پورے بدن پر پانی ڈالتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

غسل کا مسنون طریقہ

۲۷۳۶۸......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غسل جنابت کرتے تو سر کے دائیں حصہ کے لیے ایک لپ پانی لیتے پھر سر کے بائیں حصہ کے لیے ایک لپ لیتے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۳۶۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غسل کی ابتداء وضو سے کرتے تھے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ (پھر سر کو بھگوتے پھر برتن سے سر پر پانی ڈالتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۷۰......ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور نافع عن ابن عمر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں آپ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا: دائیں ہاتھ پر دو مرتبہ پانی ڈالے پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے پھر دائیں ہاتھ سے شرمگاہ پر پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے اسے دھولے حتیٰ کہ صاف کرلے پھر اپنا بایاں ہاتھ مٹی پر رکھے اگر چاہے پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے حتیٰ کہ اسے صاف کرلے پھر اپنا ہاتھ تین بار دھوئے پھر تین بار کلی کرے، تین بار ناک میں پانی ڈالے، تین بار چہرہ دھوئے تین بار بازو دھوئے جب سر پر پہنچے مسح نہ کرے بلکہ سر پر پانی ڈالے پس ایسے ہی تھا رسول اللہ ﷺ کا غسل جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۷۱......سالم کی روایت ہے کہ میرے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) غسل کرتے پھر وضو کر لیتے تھے میں نے عرض کیا: کیا آپ کو غسل کافی نہیں ہے؟ فرمایا: غسل سے بڑھ کر کونسا وضو مکمل ہوسکتا ہے جنبی کے لیے؟ لیکن مجھے خیال ہوتا ہے کہ آلہ تناسل سے کچھ نکلا ہے اس لئے میں وضو کر لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۷۲......نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب تم اپنی شرمگاہ کو غسل کے بعد نہ چھوؤ تو پھر کون سا وضو ہے جو غسل سے بڑھ کر ہو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۳۷۳......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غسل کے بعد وضو کرنے کے متعلق پوچھا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کونسا وضو غسل سے افضل ہوسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

واجب غسل

۲۷۳۷۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم غسل کرو تو تین بار کلی کرو چونکہ اس سے غسل میں مبالغہ ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۳۷۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے غسل جنابت کیا اور پھر نماز فجر پڑھی لی پھر جب روشنی اچھی طرح پھیل گئی میں نے دیکھا کہ ناخن کے بقدر جگہ خشک رہ گئی ہے اور اسے پانی نہیں پہنچا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے ہاتھ سے مسح کر لیا ہوتا تو یہ تمہیں کافی ہو جاتا۔ رواہ ابن ماجه والشاشي وسعيد ابن المنصور

۲۷۳۷۶......حذیفہ بن یمان کی روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی سے کہا: اپنے سر میں خلال کر لیا کرو قبل ازیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں اس کا خلال کرے۔ رواہ عبدالرزاق وسعيد بن المنصور وابن جرير

۲۷۳۷۷......"مسند عبداللہ بن عباس" ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا پھر تھوڑی سی جگہ خشک دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے سر کے بالوں سے تری لے کر اس جگہ کو تر کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وفيه ابو علي الرحبي ضعفوه وورد من طريق آخر مرسل ويأتي

۲۷۳۸۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم جنابت کی حالت میں ہو اور کلی اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جاؤ تو نماز لوٹا لو۔

رواہ عبدالرزاق وسعيد بن المنصور

فائدہ:......یعنی غسل بھی دوبارہ کرو اور نماز بھی لوٹاؤ چونکہ واجب چھوٹ گیا ہے لہٰذا غسل نہیں ہوا۔

۲۷۳۷۹......ھیثم، یونس کی سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو اچھی طرح تر کرو اور جلد کو صاف کرو یونس کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے یا نہیں (حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ اخرجہ الترمذی کتاب الطھارۃ باب ماجاء تحت کل شعرۃ جنابۃ)۔

۲۷۳۸۰......حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ اہل طائف نے رسول کریم ﷺ نے پوچھا: ہماری زمین ٹھنڈی ہے ہمیں کتنی مقدار میں غسل کافی ہے؟ آپ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ سعيد بن المنصور

۲۷۳۸۱......حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیتا ہوں ایک روایت میں ہے۔ میں اپنے سر پر تین مرتبہ یوں پانی بہاتا ہوں۔ زبیر نے اس کا طریقہ یوں بیان کیا کہ ہتھیلیوں کا باطنی حصہ آسمان کی طرف کیا اور ظاہری حصہ زمین کی طرف۔ رواہ ابو داؤد والطيالسي وابو نعيم

ممنوعات غسل

۲۷۳۸۲......عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اور ایک دوسرے شخص نے غسل کیا ہمیں اس حالت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کیا ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ تم بعد میں آنے والے ان نااہل لوگوں میں سے نہ ہو جن متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

فخلف من بعد هم خلف اضا عوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا

ان کے بعد ایسے نااہل لوگ آئے جنہوں نے نماز ضائع کی خواہشات پر چل پڑے وہ گمراہی میں پڑ جائیں گے۔

رواہ البيهقي في شعب الايمان

۲۷۳۸۳......عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ میں اور ایک دوسرا شخص غسل کر رہے تھے ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھتے تھے اسی

حالت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھ لیا فرمایا: مجھے ڈر ہے تم دونوں بعد میں آنے والے ان نااہل لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''فخلف من بعدهم خلف ''الآیۃ۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۸۴..... ''مسند علی'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو نہر میں ننگے غسل کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے تہبندیں بھی نہیں باندھیں ہوئی تھیں آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پکار کر فرمایا: تمہیں کیا ہوا جو تمہیں اللہ کی عزت وقار کا خیال نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۸۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسلخانے میں پیشاب کردے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۶..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے غسلخانے میں پیشاب کردیا وہ پاک نہ ہو۔

رواہ بیهقی

۲۷۳۸۷..... ''مسند ابن عباس'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص جنابت میں مبتلا ہو گیا اس کے جسم میں زخم تھا پھر اسے احتلام ہو گیا مسئلہ دریافت کیا، لوگوں نے اسے غسل کرنے کا کہا۔ اس نے غسل کیا اور مر گیا نبی کریم ﷺ تو اس کی خبر ہوئی فرمایا: تم نے اسے کیوں قتل کیا اللہ تمہیں قتل کرے کیا عاجز کی شفاء سوال کرنے میں نہیں؟ عطاء کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زخمی آدمی غسل کرے اور زخم والی جگہ چھوڑ دے۔رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد وابن جریر والطبرانی والحاکم دون قول عطاء

اور حاکم نے یہ اضافہ کیا ہے: اگر وہ جسم دھوتا اور زخم والی جگہ چھوڑ دیتا اسے کافی تھا۔

۲۷۳۸۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک برتن سے مرد اور عورت کو غسل کرنے سے منع کرتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسلخانے میں پیشاب کرے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۹۰..... حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غسلخانے میں پیشاب کرنے سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۹۱..... عامر بن بن ربیعہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم غسل کر رہے تھے اور ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم غسل کرتے ہو اور ستر نہیں کرتے بخدا مجھے ڈر ہے کہ تم کہیں بعد میں آنے والے برے لوگ نہ ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۹۲..... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی باندی کہتی ہیں: میں نے غسل کیا پھر میں بیٹھی کہ پھر اٹھ ہی نہ سکی میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خبر کی وہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا ان کا ہاتھ میرے سر پر رہا اور وہ یہ دعا کرتے رہے حتیٰ کہ میں اٹھ کھڑی ہوئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درختوں کے جھنڈ میں غسل مت کرو اور ایسی جگہ بھی غسل نہ کرو جہاں پیشاب کیا جاتا ہو اور ایسی جگہ بھی غسل نہ کرو جہاں براہ راست چاندنی پڑتی ہو۔رواہ الدینوری وابن عساکر

۲۷۳۹۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غسل خانے میں پیشاب کرنے سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔رواہ عبدالرزاق

متعلقات غسل

۲۷۳۹۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیوار میں رسول اللہ ﷺ کے غسل کے نشانات دکھا سکتی ہوں جہاں آپ غسل جنابت کرتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعف ابی داؤد ۴۳۔

۲۷۳۹۵..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے سر کی مینڈھیاں بہت زیادہ ہیں کیا میں

غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولوں؟ آپ نے فرمایا: تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم تین لپ پانی کے سر پر ڈال لو پھر اپنے بدن پر پانی ڈالو یوں پاک ہو جاؤ گی۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۳۹۶.....ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرے سر کی مینڈھیاں بہت زیادہ ہیں میں کیا کروں جب میں غسل کروں؟ فرمایا: اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو پھر ہر لپ کے بعد سر کو مل لو۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۳۹۷.....حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم میں سے کوئی عورت جب غسل جنابت کرتی تو اپنی مینڈھیاں باقی رکھتی تھی۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۳۹۸.....ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم الگ الگ غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۹۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت جنابت لاحق ہوتی آپ ﷺ صبح ہونے تک پانی کو چھوتے تک نہیں تھے۔رواہ ابن جریر

۲۷۴۰۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اپنی بیویوں کے پاس چکر لگاتے اور ایک مرتبہ غسل کرتے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۰۱.....''مسند انس'' معمر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ سے سماع کر رکھا ہے سوال کیا گیا کہ ایک شخص غسل جنابت کرے اور دوران غسل کے پانی سے چھینٹے اٹھیں ان کا کیا حکم ہے۔فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۲.....ابوفاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سنگی لگوانے کے بعد غسل کرنا مستحب سمجھتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۳.....ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حمام سے باہر تشریف لاتے تو غسل کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۴..... اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گرم پانی سے غسل کر لیتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۵.....عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا دوران سفر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راستے میں ایک جگہ رات کے پچھلے پہر پڑاؤ کیا یہ جگہ پانی سے قریب تھی آپ رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا جب بیدار ہوئے فرمایا: مجھے بتاؤ ہم پانی پا سکتے ہیں طلوع آفتاب سے پہلے پہلے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! چنانچہ جلدی سے وہاں سے چل دیئے حتیٰ کہ پانی تک پہنچ گئے آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر نماز پڑھی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۶.....ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اسے باقی رکھ لوں تاکہ غسل کروں آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا پھر سونے کے لئے لیٹ گئے تاکہ گرم ہو لیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۷.....ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسا کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۸..... ابن جریر کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کی اوٹ میں غسل کر لیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

گرم پانی سے غسل کرنا

۲۷۴۰۹.....اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے تابنے کے برتن میں پانی گرم کیا جاتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ اسی میں غسل کے لیے پانی لیتے تھے۔رواہ الدارقطنی وصححہ

۲۷۴۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کی کوئی بیوی ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے البتہ ان میں سے کوئی

بھی دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہیں کرتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابن ماجه والدارمی

۲۷۴۱۱..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کی ازواج ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔
رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۱۲..... حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پیتل کے ایک لگن میں رسول کریم ﷺ کا سر دھودیتی تھیں۔ رواہ ابونعیم

۲۷۴۱۳..... ''مسند ابی رافع'' ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک رات میں اپنی بیویوں کے پاس چکر لگاتے اور ہر بیوی کے پاس جانے کے بعد غسل کرتے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایک ہی مرتبہ غسل کر لیتے؟ فرمایا: یہ زیادہ طہارت اور پاکیزگی کا باعث ہے۔
رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۱۴..... ''مسند ابی سعید'' رسول کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے آپ نے اسے پیغام بھیجا وہ گھر سے باہر آیا اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے فرمایا: شاید ہم نے تم سے جلدی کروادی۔ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں جلدی میں ڈالا جائے یا جماع ادھورا رہ جائے کہ انزال نہ ہو ایسی صورت میں تمہیں وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۱۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل جنابت کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔
رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

حمام میں داخل ہونے کا بیان

۲۷۴۱۶..... مورق عجلی کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو موصول ہوا میں ان کے پاس موجود تھا خط کا مضمون یہ تھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ شہروں کے باشندگان نے بہت سارے حمام بنا رکھے ہیں کوئی شخص بھی بغیر شلوار کے حمام میں داخل نہ ہو اور حمام میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے حتیٰ کہ اس سے باہر نکل آئے اور دو آدمی حوض میں داخل نہ ہوں۔
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والبیهقی فی شعب الایمان

۲۷۴۱۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان عورت ہرگز حمام میں داخل نہ ہو البتہ وہ داخل ہوسکتی ہے جو بیمار ہو، اپنی عورتوں کو سورت نور کی تعلیم دو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة فی مصنفه

۲۷۴۱۸..... عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے حمام میں داخل ہونے کے بارے میں سوال کیا: انھوں نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہونا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ مسدد

۲۷۴۱۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل ہو اور کسی مومن عورت کے لیے حمام میں داخل ہونا حلال نہیں البتہ جو عورت بیمار ہو وہ داخل ہوسکتی ہے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی اور گھر میں اوڑھنی اتارے اس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان قائم حجاب کو چاک کیا۔
رواہ البیهقی فی شعب الایمان وهو منقطع

۲۷۴۲۰..... قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر شلوار کے حمام میں داخل ہو اور کسی عورت کے لیے حمام میں داخل ہونا حلال نہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: آپ عورت کو منع کر رہے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں البتہ بیماری کی وجہ سے حمام میں داخل ہوسکتی ہے۔
رواہ البیهقی فی شعب الایمان وقال هو اقوی مما قبله وعبدالرزاق

۲۷۴۲۱..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: کوئی شخص بھی شلوار کے بغیر حمام میں داخل نہ

ہو اور حمام میں اللہ کا نام نہ لے حتیٰ کہ باہر نکل آئے اور دو شخص ایک ہی برتن سے غسل نہ کریں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۲۲..... ''مسند حبیب بن سلمہ فہری'' ابن رغبان کی روایت ہے کہ حبیب بن سلمہ فہری مقام حمص میں حمام میں داخل ہوئے اور پھر کہا: یہ اہل دنیا کے عشرت کدوں میں سے ایک عشرت کدہ ہے اگر اس میں ایک گھڑی بھی ٹھہروں گا ہلاک ہو جاؤں گا میں اس سے اس وقت تک باہر نہیں نکلوں گا جب تک اللہ تعالیٰ سے ایک ہزار مرتبہ استغفار نہ کرلوں۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۴۲۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے البتہ مریضہ یا نفاس والی عورت داخل ہو سکتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۲۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا پھر مردوں کو اجازت دے دی بشرطیکہ انھوں نے تہبند باندھ رکھی ہوں۔ رواہ البزار

۲۷۴۲۵..... ابن طاؤس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس گھر سے بچو جسے حمام کہا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! حمام تو میل کچیل اور اذیت دور کرتا ہے فرمایا: تم میں سے جو شخص حمام میں داخل ہو وہ ستر کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۲۶..... ابو معشر، محمد بن کعب قرظی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ واجب ہے الا یہ کہ بچہ ہو یا عورت ہو یا غلام ہو جو شخص لہو ولعب یا تجارت میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور ستائش کا سزاوار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۲۷..... ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا اللہ! جو عورت بلا وجہ اور بغیر کسی بیماری کے حمام میں داخل ہوتا کہ اس کا چہرہ سفید ہو جائے۔ اس کا چہرہ سیاہ کردے جس دن بہت سارے چہروں کو تو سفید کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

جنبی کے احکام آداب اور مباحات

۲۷۴۲۸..... عبیدہ سلمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنبی کا قران پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ ابو عبیدہ وابن جریر

۲۷۴۲۹..... عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں آدمی کا قرآن پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۷۴۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے بجز حالت جنابت کے، اگر آپ حالت جنابت میں ہوتے ہمیں قرآن میں سے کچھ نہیں سناتے تھے۔

رواہ ابو عبیدہ فی فضائلہ وابن ابی شیبة والعدنی وابویعلیٰ وابن جریر وصححہ

۲۷۴۳۱..... ''مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ'' نبی کریم ﷺ نے جنبی کو رخصت دی ہے کہ جب وہ سونا چاہے یا کھانا چاہے یا پینا چاہے تو وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۳۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ جنبی پانی میں ہاتھ داخل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۳۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنابت میں ہو وہ اس وقت تک نہ سوئے جب تک وضو نہ کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۳۴..... یحییٰ بن معمر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں سو جاتے

تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بسا اوقات آپ ﷺ سونے سے قبل غسل کر لیتے اور بسا اوقات غسل سے قبل سو لیتے لیکن وضو کر لیتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۴۳۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب حالت جنابت میں کھانے پینے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو لیتے کلی کرتے پھر پانی پیتے یا کھانا کھا لیتے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۳۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہوئے اور وہ سونا چاہے یا باہر جانا چاہے یا کھانا پینا چاہے تو استنجاء کرلے اور وضو کرلے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۴۳۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ سونے کا ارادہ کرتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۳۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور اگر کھانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو لیتے، پھر کھانا کھاتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۳۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ حالت جنابت میں کھانے یا سفر کرنے کا ارادہ کرتے وضو کر لیتے تھے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۴۰...... غضیف بن حارث کی روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے بتائیں کی رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصہ میں غسل جنابت کرتے تھے یا آخری حصہ میں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بسا اوقات پہلے حصہ غسل کرتے بسا اوقات پچھلے حصہ میں۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۴۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور پھر سوتے اور جب کھانے کا ارادہ کرتے استنجا کرتے کلی کرتے اور پھر کھانا کھاتے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۴۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ کو جب اپنے اہل خانہ کے پاس آنے کی حاجت ہوتی تو اپنی حاجت پوری کرتے اور پھر اس طرح سو جاتے گویا آپ نے پانی کو چھوا تک نہیں۔

رواہ سعید بن المنصور عبدالرزاق وابن ابی شیبة وابن جریر

۲۷۴۴۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل جنابت کرتے اور پھر میرے پاس لیٹ کر گرمی حاصل کرتے حالانکہ میں نے ابھی تک غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۴۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں ایک برتن سے پانی پیتی۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی نبی کریم ﷺ برتن مجھ سے لے لیتے اور اسی جگہ منہ رکھتے جہاں منہ رکھ کر میں نے پیا ہوتا اور آپ پانی پی لیتے۔ میں ہڈی سے گوشت نوچ رہی ہوتی پھر آپ ﷺ مجھ سے لے لیتے اور اسی جگہ منہ لگا لیتے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا اور آپ گوشت نوچ کر کھانا شروع کرتے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۴۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ دیتے پھر قرآن پڑھنے لگتے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۴۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول ﷺ ہم میں سے کسی عورت کی گود میں سر رکھ لیتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور آپ قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۴۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑاؤ، میں نے عرض کیا: میں حالت حیض میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۲۹ ۷ وذخیرۃ الحفاظ ۱۴۹۶

۲۷۴۴۸.....قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور پہنے ہوئے (یا اوڑھے ہوئے) کپڑے میں اسے پسینہ آجاتا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب ایسی صورت پیش آتی تھی عورت ایک کپڑا تیار رکھتی تھی وہ اس سے پسینہ صاف کرتی مرد بھی پسینہ صاف کرتا پھر اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھی اور اسی میں نماز پڑھ لیتی تھی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۴۹.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جنابت کپڑے اور زمین کو لاحق نہیں ہوتی اور نہ ہی جنبی شخص کو چھونے سے دوسرا شخص جنبی ہوتا ہے اور پانی کو بھی جنابت لاحق نہیں ہوتی۔رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۷۴۵۰.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ ایک شخص برتن میں وضو یا غسل کرے پھر پانی کے چھینٹے اس میں پڑیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۱.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جن میں جنبی کو پسینہ آیا ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۲.....''مسند عبداللہ بن عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے جنابت لاحق ہوجاتی ہے تو ایسی حالت میں سوجایا کروں؟ آپ نے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرو وضو کرلیا کرو۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۵۳.....''مسند عبداللہ بن عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا ہم میں سے کوئی شخص حالت جنابت میں سوسکتا ہے اور کھانا کھاسکتا ہے؟ فرمایا: جی ھاں وہ وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۴.....''مسند عبداللہ بن عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کے وقت مجھے جنابت لاحق ہوجاتی ہے میں کیا کروں؟ فرمایا: استنجاء کرلو اور وضو کر کے سولیا کرو۔رواہ ابوداؤد الطیالسی

۲۷۴۵۵.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ فرمایا: جب سونا چاہے وضو کرے چاہے تو کھانا بھی کھاسکتا ہے۔رواہ العدنی

۲۷۴۵۶.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرلیتی تھی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی اور آپ اعتکاف میں ہوتے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

حالت اعتکاف میں سر دھونا

۲۷۴۵۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنا سر میری طرف جھکادیتے جبکہ آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر میری گود میں رکھ دیتے میں سر دھودیتی اور کنگھی بھی کردیتی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۸.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جنبی جب کھانا کھانا چاہے یا سونا چاہے یا دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کرلے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۵۹.....مسور اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے میمونہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا وجہ ہے میں تمہارا سر بکھرا بکھرا دیکھ رہی ہوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ام عمار مجھے کنگھی کرتی ہے اور اب وہ حالت حیض میں ہے میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بیٹے! حیض کس کے قابو میں ہے رسول کریم ﷺ ہم میں سے کسی عورت کی گود میں سر رکھتے حالانکہ وہ لیٹی ہوتی اور حالت حیض میں ہوتی آپ کو بھی اس کا علم ہوتا آپ ﷺ اس کی گود کا تکیہ بنالیتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے پھر وہ اٹھتی حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور چٹائی بچھاتی آپ اس پر نماز پڑھتے گویا حیض کس کے ہاتھ میں ہے رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۴۶۰..... میمونہ رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی ندبیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس داخل ہوئی مجھے میمونہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں دو بستر لگے ہوئے تھے میں میمونہ رضی اللہ عنہا کی طرف واپس لوٹ آئی میں نے کہا میرے خیال میں ابن عباس اپنے گھر والوں سے علیحدگی اختیار کیے ہوئے ہیں، میمونہ رضی اللہ عنہا نے بنت سرج کندی جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بیوی ہے کو پیغام بھیجا اور صورتحال کی وضاحت چاہی۔ اس نے کہا: میرے اور ابن عباس کے درمیان کوئی علیحدگی نہیں لیکن میں حالت حیض میں ہوں۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور کہا: کیا تم بنت رسول اللہ ﷺ سے منہ موڑنا چاہتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے حائضہ کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے البتہ اس کے گھٹنوں اور نصف رانوں تک کپڑا پڑا ہوتا تھا۔

رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... حدیث میں مباشرت سے مراد مجامعت نہیں بلکہ لپٹ لپٹانا مراد ہے یہ مطلب حدیث کے آخر سے واضح ہے۔

۲۷۴۶۱..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنے لحاف میں لیٹی ہوئی تھی اسی وقت مجھے حیض آنا شروع ہوا میں کھسک کر آپ سے الگ ہوگئی۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: اپنے کپڑے مضبوطی سے کس لو میں نے حیض کے کپڑے شدت سے باندھ لیئے۔ میں پھر لوٹ آئی اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ لیٹ گئی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۶۲..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ مجھے حیض آگیا جبکہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اپنے کپڑے درست کرلو۔ پھر انھیں اپنے ساتھ سونے کا حکم دیا ایک ہی بستر پر۔ حالانکہ وہ حائضہ تھیں اور شرمگاہ پر کپڑا ڈال لیا تھا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۶۳..... عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا: میرے آگے ستر کرو تاکہ میں غسل کرلوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ جنبی ہیں؟ فرمایا: جی ھاں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ کہتا ہے کہ آپ نے کھانا کھایا اور آپ حالت جنابت میں تھے؟ فرمایا: جی ھاں، جب میں وضو کراوں اور حالت جنابت میں ہوں تو کھا پی لیتا ہوں اور نماز نہیں پڑھتا۔ رواہ الدیلمی

۲۷۴۶۴..... ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مرد عورت سے پہلے غسل کرلے اور اس کے ساتھ لپٹ کر لیٹے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی بیوی کے ساتھ لپٹ کر گرمی لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۵..... ابراہیم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت حذیفہ سے ملے آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کرنا چاہا لیکن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالیا اور اپنے جنبی ہونے کا عذر بیان کیا آپ نے فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔ پھر ان سے مصافحہ کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنبی جب تک وضو نہ کرے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے اس وقت تک کوئی چیز نہ کھائے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۷..... محمد بن سیرین کہتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حذیفہ رضی اللہ عنہ طرح دے گئے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں دیکھا تھا؟ عرض کی جی ہاں یارسول اللہ! لیکن میں حالت جنابت میں تھا ارشاد فرمایا: مومن نجس نہیں ہوتا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب غسل جنابت کرے تو اپنی بیوی سے گرمائش لینے میں کوئی حرج نہیں بیوی کے غسل کرنے سے قبل۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۶۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص جنبی ہوا اور وہ سونے یا کھانے کا ارادہ رکھتا ہو اسے وضو کر لینا چاہئے جیسے کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ النسائی

غسل مسنون

۲۷۴۷۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ثمامہ بن اثال نے اسلام قبول کیا۔ نبی کریم ﷺ نے انھیں غسل کرنے کا حکم دیا اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ رواہ ابونعیم

۲۷۴۷۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فرمایا طہارت کی چھ قسمیں ہیں (۱) جنابت سے طہارت (۲) حمام سے طہارت (۳) غسل میت کے بعد طہارت (۴) سینگی لگوانے کے بعد طہارت (۵) غسل جمعہ (۶) اور غسل عیدین۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۷۲...... زاذان کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے متعلق دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چاہو تو ہر دن غسل کرو، فرمایا: نہیں بلکہ غسل مستحب ہے فرمایا: ہر جمعہ غسل کرو عید الاضحیٰ، عید الفطر اور عرفہ کے دن بھی غسل کرو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ ومسدد والبیہقی

باب...... پانی برتن، تیمّم، مسح، حیض، نفاس، استحاضہ اور طہارت معذور کے بیان میں

فصل...... پانی کے بیان میں

۲۷۴۷۳...... حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا: آپ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ ورواہ ابن مردویہ وابن النجار من طریق عمرو بن دینار عن ابی الطفیل عن ابی بکر مرفوعا مثلہ

۲۷۴۷۴...... ابوطفیل عامر بن واثلہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور مردہ حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی وابن مردویہ

۲۷۴۷۵...... "مسند عمر" حبان بن منقذ انصاری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھوپ میں گرم کیے ہوئے پانی سے غسل نہ کرو چونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ رواہ ابن حبان فی کتاب الثقات والدارقطنی

۲۷۴۷۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمندر کے پانی سے غسل کرو چونکہ یہ مبارک پانی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عبدالحکم فی فتوح مصر والبیہقی

۲۷۴۷۷...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ سمندر کے پانی سے وضو کرنا کیسا ہے فرمایا: سبحان اللہ کونسا پانی ہے جو سمندر کے پانی سے زیادہ پاک ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۴۷۸...... عبداللہ بن ملیکہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام اجیاد میں قضائے حاجت کے لئے گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے وضو کے لئے پانی مانگا لوگوں نے انھیں پانی نہ دیا، ام مہزول جو کہ زمانہ جاہلیت کے نو (۹) مشہور طوائف میں سے ایک طائفہ تھی بولی: اے امیر المؤمنین! یہ ہے، پانی لیکن یہ ایسے مشکیزے میں ہے جسے دباغت نہیں دی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ضحیل سے فرمایا: کیا یہ وہی عورت ہے؟ کہا: جی ہاں فرمایا: پانی لاؤ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک بنایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۷۹ ... ابوملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ مقام اجیاد میں وضو کیا کرتے تھے چنانچہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لیے گئے اور طحیل بن رباح سے ملاقات ہوگئی جو کہ بلال بن رباح کے بھائی تھے فرمایا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں طحیل بن رباح ہوں فرمایا: بلکہ تم خالد بن رباح ہو، آپ نے خالد بن رباح کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھ گئے پھر فرمایا: میرے لیے پانی تلاش کرو تاکہ میں وضو کروں خالد چلے گئے اور پھر واپس آئے کہا: میں نے پانی نہیں پایا البتہ جاہلیت کی طوائف میں سے ایک طائفہ (زانیہ) کے گھر میں پانی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ، میرے لیے وہی پانی لاؤ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن اسنی فی الاخوۃ

۲۷۴۸۰ ...... اسلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی سے وضو کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۸۱ ... اسلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی سے وضو اور غسل کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۸۲ ...... ابوسلامہ سلمی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حوضوں پر آتے دیکھا حوضوں پر مرد اور عورتیں اکٹھے وضو کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں کوڑے سے مارا پھر حوض کے مالک سے فرمایا: ایک حوض مردوں کے لیے مخصوص کر دو اور ایک حوض عورتوں کے لیے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۴۸۳ ...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک پانی پر آئے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا! کتے اور درندے اس سے پیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے جو پینا تھا وہ اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۸۴ ... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنات والے پانی پر تشریف لائے آپ سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین ابھی ابھی ایک کتا یہاں سے پانی پی گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے پانی زبان سے پیا ہے تم اس سے پی لو اور وضو کرو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۸۵ ...... ایوب بن ابی یزید مدنی کی روایت ہے کہ مجھے شہر جار کے شکاریوں میں سے ایک شخص نے حدیث سنائی اور وہ اہل مدینہ میں سے تھا، ان شکاریوں کو مقام جار سے وظیفہ دیا جاتا تھا۔ اس نے بکھرے ہوئے دانے پائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دانے چننا شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ ایک مد کے برابر دانے جمع کر لیے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس لاپروائی میں نہ دیکھوں، چونکہ یہ دانے ایک مسلمان شخص کے لیے خوراک ہیں حتیٰ کہ رات کی خوراک کے لیے بھی کافی ہیں۔ وہ شخص کہتا ہے، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین اگر آپ سوار ہو کر ہمارے ساتھ جائیں تاکہ دیکھیں کہ ہم کیسے شکار کرتے ہیں، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ چل پڑے اور شکاریوں نے شکار کرنا شروع کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں نے آج کے دن جو حلال و پاک کمائی دیکھی ہے وہ کبھی نہیں دیکھی۔ پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا، میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو دودھ پلائیں اگر آپ چاہیں تو آپ کو پانی پلائیں، جبکہ دودھ پلانا ہمارے لیے زیادہ آسان ہے چونکہ ہم فلاں فلاں جگہ سے میٹھا پانی لاتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا پھر جس چیز کی خواہش کی وہ ہم نے پیش کی ہم نے عرض کیا: امیر المؤمنین! ہم اپنی مشقت کے پیش نظر تھوڑا سا پانی اپنے پاس رکھتے ہیں اور وضو سمندر کے پانی سے کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! بھلا سمندر کے پانی سے زیادہ پاکیزہ پانی اور کونسا ہو سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

سمندر کا پانی پاک ہے

۲۷۴۸۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار (مثلاً مچھلی وغیرہ) حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی والحاکم

۲۷۴۸۷ ... "مسند جابر بن عبد اللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم تالابوں کا پانی حاصل کرنا مستحب سمجھتے تھے اور ہم کسی کونے میں جا کر غسل کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۸۸..... "ایضاً" جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کے جھوٹے پانی سے وضو کیا۔ رواہ عبدالرزاق وھو حسن

۲۷۴۸۹..... "ایضاً" جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشرکین کی سرزمین میں جہاد کرتے تھے اور ہم ان کے برتنوں میں کھاتے اور ان کے مشکیزوں میں پانی پیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۹۰..... "مسند ابی سعید" نبی کریم ﷺ نے ایک تالاب کے پانی سے وضو کیا یا پانی پیا، اس تالاب میں کتوں کی لاشیں پھینکی جاتی تھیں۔ آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۱..... "مسند ابی سعید" ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ہم بضاعت کے کنویں (کے پانی) سے وضو کر سکتے ہیں حالانکہ اس کنویں میں حیض کے چیتھڑے کتوں کی لاشیں اور دوسری بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:..... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی زیادہ گندگیاں اور نجاستیں بھی پڑنے کے باوجود پانی ناپاک نہیں ہوتا لیکن یہ دوسرے دلائل کے صریح خلاف ہے۔ لامحالہ حدیث مؤول ہے چنانچہ حدیث کی مختلف توجیہات بیان کی گئی ہیں:

۱..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خیال ہوا کہ یہ کنواں نشیب میں ہے جہاں ممکن ہے یہ چیزیں اس میں پڑتی ہوں اور پانی ناپاک ہو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وہم دور کیا اور فرمایا پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

۲..... صحابہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ جاہلیت میں اس کنویں سے کوڑی کا کام لیا جاتا تھا تو آپ نے اس وہم کا بھی ازالہ فرمایا۔

۳..... جبکہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کنویں کا پانی جاری پانی تھا۔ واللہ اعلم۔ از مترجم

۲۷۴۹۲..... عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جب تنہا عورت غسل کرے پھر اس کے بچے ہوئے پانی کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ حوض جس سے کتے اور گدھے پانی پیتے ہوں اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز حرام نہیں کرتی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۹۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پانی پاک ہے، بھلا وہ پاک کیوں نہیں کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دو پانی ایسے ہیں تم ان میں جس سے چاہو وضو کرو تمہارا کچھ نقصان نہیں ہوگا، وہ یہ ہیں سمندر کا پانی اور دریائے فرات کا پانی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۹۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے بچے ہوئے پانی میں کوئی حرج نہیں عورت خواہ حائضہ ہو یا غیر حائضہ ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے ایک پانی کے متعلق سوال کیا گیا جو بیابان میں واقع تھا اور اس پر چوپائے اور درندے بار بار وارد ہوتے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو قلوں (مٹکوں) تک پہنچ جائے نجاست کا متحمل نہیں ہوتا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۹۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لیلۃ الجن کے موقع پر فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے پاس پانی نہیں البتہ برتن میں تھوڑی سی نبیذ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھجوریں پاک ہیں اور پانی بھی پاک ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۹۹..... "مسند علی" کمیل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بارش کے پانی میں گھسے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نماز پڑھی اور پاؤں نہیں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چوہا کنویں میں گر جائے پھر (پھول کر) پھٹ جائے

(تو چوہا کنویں سے نکالنے کے بعد) کنویں سے نو (۹) ڈول نکال لئے جائیں اور اگر چوہا جوں کا توں ہو اور پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوا ہو تو کنویں سے ایک یا دو ڈول پانی نکال لیا جائے۔ اگر پانی بدبودار ہو جائے جو اس سے کہیں زیادہ ہو تو کنویں سے اتنی مقدار میں پانی نکالا جائے جو بدبو کو ختم کر دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۱.... معاذ بن علاء (عمرو بن علاء کے بھائی) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے گیا آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے راستہ میں آپ کے اور مسجد کے درمیان حوض حائل تھا جو پانی اور گارے سے اٹا پڑا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے جوتے اور شلوار اتاری اور حوض میں گھس گئے جب حوض پار کر لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے شلوار اور جوتے پہن لئے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور پاؤں نہیں دھوئے۔ رواہ البیھقی

متعلقات پانی

۲۷۵۰۲.... حضرت علی رضی اللہ عنہ نبیذ سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ الدار قطنی

مستعمل پانی کا بیان

۲۷۵۰۳.... ''مسند ابی ہریرہ'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے عورت کے بچے ہوئے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا اس سے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم (میاں بیوی) لگن کے ارد گرد جھگڑتے تھے اور پھر دونوں اس سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۰۴.... ''مسند عبداللہ بن عباس'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی نے لگن میں پانی لے کر غسل کیا پھر رسول اللہ ﷺ آئے تاکہ اسی لگن سے غسل یا وضو کریں بیوی نے عرض کیا: یارسول اللہ میں حالت جنابت میں تھی (اور اسی لگن سے غسل کیا ہے) آپ نے فرمایا: پانی میں جنابت سرایت نہیں کرتی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۰۵.... ''ایضاً'' نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا چاہا، بیوی نے عرض کیا: اس پانی سے میں نے غسل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۶.... ''ایضاً'' نبی کریم ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۷.... سلیمان تیمی کہتے ہیں: مجھے ابو حاجب نے بنی غفار کے ایک شخص سے جو کہ اصحاب نبی کریم ﷺ میں سے ہے مروی حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۰۸.... جابر بن یزید جعفی، جویریہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے ایک قرابتدار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۹.... ''مسند عائشہ'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنا ہاتھ پانی میں رکھتے اللہ کا نام لیتے وضو کرتے اور پورا وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ضعیف

۲۷۵۱۰.... ''ایضاً'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جبکہ ہم حالت جنابت میں ہوتے تھے، میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں نکالتی تھیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہوتے اور میں حالت حیض میں ہوتی، جب میں حیض میں ہوتی آپ مجھے تہبند باندھنے کا حکم دیتے پھر میرے ساتھ مباشرت (صرف لیٹ کر سونا مراد ہے) کرتے۔

رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۱۲..... ''ایضاء'' میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے اور ہم اکٹھے برتن میں ہاتھ رکھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبة

۲۷۵۱۳..... ''ایضاء'' میں اور نبی کریم ﷺ اکٹھے غسل کرتے تھے ایک ہی برتن سے البتہ آپ غسل میں پہل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۱۴..... ''مسند عبداللہ بن عمر'' ہم اور عورتیں اکٹھے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۵..... رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک ہی برتن سے مردوں اور عورتوں کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۱۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرد اور عورتیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اکٹھے ایک بڑے برتن سے وضو کر لیتے تھے۔

رواہ ابن النجار

۲۷۵۱۸..... میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۵۱۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عورت کے جھوٹے پانی اور وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ عورت جنبی اور حائضہ نہ ہو۔ جب عورت تنہا پانی استعمال کرے تو اس کے بچے ہوئے پانی کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۰..... ''مسند ام سلمہ'' ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول کریم ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۲۱..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان کے پاس ایک برتن پایا جس میں پانی رکھا ہوا تھا، ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہ کرو یہ پانی میرے وضو سے بچا ہوا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۲۲..... ''مسند ام صبیة جھنیة'' ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بسا اوقات میرا ہاتھ اور رسول کریم ﷺ کا ہاتھ وضو کرتے وقت ایک ہی برتن میں پڑتا رہتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۲۳..... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک ہی لحاف میں لیٹے ہوئے تھے، یکا یک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لحاف سے باہر کھسکنے لگیں، آپ نے فرمایا: تم کچھ کر رہی ہو؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! مجھے حیض آنے لگا ہے آپ نے فرمایا: اٹھو اور تہبند باندھ کر میرے پاس آ جاؤ۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لحاف میں آپ کے پاس داخل ہو گئیں۔ رواہ سعید بن المنصور

درندوں کے جھوٹے پانی کا بیان

۲۷۵۲۴..... یحییٰ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسافروں کی ایک جماعت کے ساتھ کہیں تشریف لے گئے ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، حتیٰ کہ ایک حوض پر آ پہنچے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حوض کے مالک سے کہا: کیا تمہارے حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض کے مالک! ہمیں مت بتلاؤ چونکہ ہم درندوں پر وارد ہوتے ہیں اور وہ ہمارے اوپر وارد ہوتے ہیں۔ رواہ مالک وعبدالرزاق و دار قطنی

۲۷۵۲۵..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے آگے برتن رکھا بلی نے پانی پیا پھر بلی کے جھوٹے سے آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کر لیا اور فرمایا: بلی تو گھریلو ساز و سامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۶......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے جھوٹے کیے ہوئے برتن کے متعلق فرماتے تھے کہ اسے ایک بار دھولیا جائے۔رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۲۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بلی کے جھوٹے کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلی درندوں میں سے ہے اس کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں۔رواہ مسدد والدارقطنی
۲۷۵۲۸......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بلی کے متعلق فرمایا: جب برتن میں منہ مار جائے تو برتن کو سات مرتبہ دھولو۔رواہ سعید بن المنصور
۲۷۵۲۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کرلیتے تھے جس سے پہلے بلی پانی پی چکی ہوتی تھی۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۵۳۰......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بلی گھریلو ساز وسامان میں سے ہے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ
۲۷۵۳۱......عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اگر بلی برتن میں منہ مار جائے تو کیا برتن دھویا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلی تو گھریلو ساز وسامان میں سے ہے۔رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۳۲......انصار کے ایک آزد کردہ غلام اپنی دادی سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ انھوں نے اپنی آزاد کردہ باندی کو جشیش (گندم، کھجوروں اور گوشت سے تیار کیا ہوا کھانا) ہدیۃ دے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا جب باندی ہدیہ لے کر حاضر ہوئی تو آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھا رہی تھیں باندی نے کھانا نیچے رکھ دیا اتنے میں بلی آئی اور کھانے میں سے کھا کر چلی گئی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عورتیں جمع تھیں جب آپ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو عورتوں کو دیکھا کہ جہاں سے بلی نے کھانا کھایا تھا وہاں سے کھانا نہیں نکال رہی ہیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہیں ہاتھ رکھا جہاں سے بلی نے کھانا کھایا تھا۔ اور فرمایا: بلی نجس نہیں ہے۔رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۳۳......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گدھے، کتے اور بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

مراسیل حسن بصری

۲۷۵۳۴......عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے کہا: یارسول اللہ! ہمارے اور مکہ کے درمیان یہ جو حوض ہیں ان سے درندے اور کتے پانی پیتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جتنا پانی ان کے پیٹ میں چلا گیا وہ ان کے حصہ کا ہے اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارے لیے پاک ہے۔رواہ سعید بن المنصور

برتنوں کا بیان

۲۷۵۳۵......اسلم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وضو کے لیے پانی تلاش کیا لیکن پانی ایک نصرانیہ کے سوا کسی سے نہ ملا اسلم پانی لے کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ کو وہ پانی بہت اچھا لگا اور فرمایا یہ پانی کہاں سے لایا ہے؟ عرض کیا: اس نصرانیہ کے پاس سے لایا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر اس عورت کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اسلام قبول کرلو، عورت نے سر سے کپڑا اٹھایا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا سر بالکل سفید ہو چکا ہے وہ بولی: میں کیا اس عمر کے بعد اسلام قبول کروں۔رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۳۶......اسلم کی روایت ہے کہ جب ہم ملک شام میں تھے میں پانی لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے پانی سے وضو کیا اور فرمایا: یہ پانی تم نے کہاں سے لایا ہے میں نے ایسا میٹھا اور عمدہ پانی حتیٰ کہ آسمان کا پانی بھی نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کیا: میں یہ پانی اس بوڑھی نصرانیہ کے گھر سے لایا ہوں جب آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اس بڑھیا کے پاس آئے اور فرمایا: اے بڑھیا اسلام قبول کرو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو برحق نبی بنا کر مبعوث کیا ہے، بڑھیا نے اپنے سر سے کپڑا جو ہٹایا کیا دیکھتے ہیں کہ بالکل سفید ہو چکا ہے بڑھیا بولی: میں

بہت بوڑھی ہو چکی ہوں میں تو ابھی مرجاؤں گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! گواہ رہنا۔ رواہ الدارقطنی و ابن عساکر

۲۷۵۳۷..... "مسند ثعلب" ثعلب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نصرانیوں کے کھانے سے منع کر رہے تھے۔ اور فرمایا: تمہارے دل میں وہ کھانا شک نہ ڈالے جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن

فائدہ:..... یہ حدیث امام ترمذی نے کتاب السیر باب ماجاء فی طعام المشرکین کے ذیل میں روایت کی ہے، جب کہ یہی حدیث مسند احمد (۲۲۶۵) میں آئی ہے اور هلب طائی کی سند سے ہے دیکھئے تہذیب التہذیب ۱۱/۲۶۱ اس سے معلوم ہوا کہ ثعلب کی بجائے یہ نام هلب ہے دیکھئے الطبقات الکبریٰ، ابن سعد ۲۹۵/۶۔

۲۷۵۳۸..... "مسند ابی ثعلبة" ابو ثعلبہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم دشمن کی سرزمین میں جہاد کرتے ہیں اور ہمیں ان کے برتنوں کی ضرورت پیش آتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ہو سکے ان سے اجتناب کرو اور اگر ان کے علاوہ تمہیں اور برتن دستیاب نہ ہو سکیں تو انھیں اچھی طرح دھو کر ان میں کھا پی لو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجوسیوں کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہمیں تو ان کے ذبیحوں سے روکا گیا ہے۔ رواہ البیهقی

متعلقات انجاس

۲۷۵۴۰..... "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے کپڑے پر تھوکا اور پھر دو حصوں کو پکڑ کر ایک دوسرے سے رگڑ لیا۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمتفرق وابن عساکر

۲۷۵۴۱..... "مسند خلاد انصاری" میں نے رسول کریم ﷺ کو اون کا ایک جبہ ہدیہ میں دیا اور موزے بھی دیئے آپ نے دونوں چیزیں پہن لیں حتیٰ کہ وہ پھٹ بھی گئیں لیکن آپ نے ان کے متعلق سوال نہیں کیا آیا کہ وہ پاک بھی ہیں یا نہیں۔ رواہ الطبرانی

۲۷۵۴۲..... دحیہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک لڑکے کے پاس سے گزرے وہ بکری کی کھال اتار رہا تھا آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: ہٹ جاؤ تاکہ میں تمہیں کھال اتارنے کا طریقہ بتاؤں چونکہ میں نے دیکھا کہ تم اچھی طرح سے کھال نہیں اتار سکتے ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے گوشت اور کھال کے درمیان ہاتھ داخل کیا، ہاتھ زور سے دبایا حتیٰ کہ بغل تک ہاتھ کھال میں چھپ گیا پھر فرمایا: اے لڑکے! اس طرح کھال اتارو پھر آپ آگے بڑھ گئے لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ ذکر بن عساکر سند الی عبداللہ بن جراد

۲۷۵۴۳..... نبی کریم ﷺ جب اونٹنی پر سوار ہو کر چلنے لگتے دودھ منگواتے اور نوش فرماتے اس اثناء میں ایک دو قطرے آپ کے کپڑوں پر گر جاتے آپ پانی منگا کر دھو لیتے اور فرماتے یہ دودھ گوبر اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے، یہ مسلمانوں کا طعام ہے اور اہل جنت کا مشروب ہے۔

فائدہ:..... مصنف نے اس حدیث کے راوی کا نام ذکر نہیں کیا اور نہ ہی کوئی حوالہ دیا ہے، البتہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے درمنثور میں اس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ اخرجه عبدالرزاق فی المصنف وابن ابی حاتم عن ابن سیرین

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا۔ الخ مرفوع نہیں ہے۔

۲۷۵۴۴..... ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد کی طرف جاتے ہوئے پانی میں گھس جاتے اور پھر نماز پڑھ لیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۴۵..... "مسند ابی" حسن کی روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو ان یمنی چادروں سے روک دیں چونکہ ان چادروں کو پیشاب میں رنگا جاتا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! یہ حکم آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: چونکہ ہم یہ چادریں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہنتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہوتا تھا اور اسی چادر میں رسول اللہ ﷺ کو کفن بھی دیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل ..... تیمّم کے بیان میں

۲۷۵۴۶..... عبدالرحمٰن بن ابزی کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! ہم ایک ایک اور دو دو مہینوں تک پانی نہیں پاتے ہم کیا کریں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھوں گا جب تک پانی نہ پالوں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ فلاں جگہ اونٹ چروار ہے تھے آپ جانتے ہیں کہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی؟ فرمایا: جی ہاں؟ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا تھا۔ بعد میں میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں اتنی بات کافی تھی آپ نے زمین پر ہاتھ مارا پھر جھاڑ کر چہرے اور بازوؤں کا مسح کرلیا اور نصف بازوؤں تک مسح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین یہ میرا حق بنتا تھا گر میں چاہتا آپ کو نہ بھی یاد کراتا اور حیاء کر جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا ایسا ہرگز نہیں لیکن ان لوگوں کا انحصار تجھ پر ہے اور تو ہی اس کا ذمہ دار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۴۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ دیوار کے پاس آئے ایک ہاتھ دیوار پر مارا اور مسح کیا پھر فرمایا: تکبیر اور تسبیح کے لیے یہی کافی ہے حتیٰ کہ پانی پالو۔ رواہ الضیاء وابن جریر

۲۷۵۴۸..... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک راستے پر تھے آپ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر دیوار کے پاس آئے اور پیشاب صاف کیا اور فرمایا: میرے لیے تسبیح کرنا حلال ہوگیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۴۹..... ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اور اسے پانی دستیاب نہ ہو؟ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو رخصت دے دیں تو ممکن ہے کہ مٹی سے تیمم کرنے لگیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہا: کیا آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر قناعت کرلی ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

وضو اور غسل کا تیمّم ایک طرح ہے

۲۷۵۵۰..... ناجیہ بن کعب کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یاد نہیں کہ جب میں اور آپ اونٹوں کو چروار ہے تھے مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی میں نے اپنے آپ کو چوپائے کی طرح مٹی میں لوٹ پوٹ کردیا تھا پھر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: جنابت کی صورت میں تمہیں تیمم ہی کافی تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہوجائے وہ آخری وقت تک پانی تلاش کرے، اگر پانی نہ ملے تیمم کرے اور نماز پڑھے (اس کے بعد) اگر اسے پانی مل جائے غسل کرلے اور نماز نہ لوٹائے۔ رواہ خلف العکبری

۲۷۵۵۲..... ابوالبختری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تیمم کے بارے میں فرمایا: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (پانی نہ ملنے کی صورت میں) ہر نماز کے وقت تیمم کرلیا جائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ومسدد

۲۷۵۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں جنابت لاحق ہوجائے تو پانی مانگو اور خوب تلاش کرو اگر تمہیں پانی دستیاب نہ ہو تیمم کرلو اور نماز پڑھو جب پانی پر تمہیں دسترس حاصل ہوجائے غسل کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اس وقت تک پانی کا انتظار کرے جب تک اس کی نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔
رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی پانی نہ پائے تیمم کو آخری وقت تک موخر کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص سفر میں ہو اور اسے جنابت لاحق ہو جائے جبکہ اس کے پاس تھوڑا پانی ہو اور غسل کرنے پر اسے پیاسا رہنے کا خوف ہو تو وہ تیمم کر لے اور غسل نہ کرے۔ رواہ الدار قطنی

۲۷۵۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کی امامت کرے۔ رواہ سعید بن المنصور ومسدد

۲۷۵۵۹..... ''مسند عمار'' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اونٹوں کو چروار ہا تھا مجھے جنابت لاحق ہوگئی مجھے پانی نہ ملا میں نے چوپائے کی طرح مٹی میں اپنے آپ کو لوٹ پوٹ کر دیا پھر میں نے رسول اللہ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں خبر دی آپ نے فرمایا: تمہیں اس صورت میں تیمم ہی کافی تھا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۵۶۰..... ''ایضاً'' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا جس کی وجہ سے لوگ اسے تلاش کرنے لگے اور آگے نہ جا سکے حتیٰ کہ صبح کا وقت ہو گیا جبکہ لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا تیمم کا حکم نازل ہوا لوگوں نے زمین (مٹی) پر ہاتھ مار کر چہروں پر مسح کر لیا، پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا بغلوں تک مسح کر لیا یا فرمایا کہ کاندھوں تک مسح کر لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۱..... حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں فلاں زمین میں اونٹوں کے ساتھ تھا مجھے جنابت لاحق ہوگئی تاہم میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو لیا بعد میں میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں تو بس مٹی سے اتنا ہی کافی تھا اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انھیں جھاڑ کر چہرے کا مسح کر لیا اور نصف بازوؤں کا بھی مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۲..... ''ایضاً'' ابن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا! کیا آپ کو یاد ہے جس دن ہم فلاں جگہ تھے ہمیں پانی نہ ملا اور ہم مٹی میں لوٹ پوٹ ہو لئے تب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا: تمہیں اتنا ہی کافی تھا پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگائی اور پھر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۶۳..... عبدالرحمٰن بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول کریم ﷺ نے مجھے غزوہ ذات السلاسل کے لیے روانہ کیا تو مجھے سخت سردی والی رات احتلام ہو گیا مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا ہلاک ہو جاؤں گا، میں نے تیمم کیا اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹے میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تم نے بحالت جنابت اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! جس رات مجھے احتلام ہوا وہ رات نہایت درجے کی ٹھنڈی تھی مجھے خوف ہوا کہ اگر غسل کیا تو مرجاؤں گا مجھے فرمان باری تعالیٰ یاد آ گیا: ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما یعنی اپنے آپ کو مت قتل کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمانے والا ہے۔ لہٰذا میں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور کچھ نہیں فرمایا۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۷۵۶۴..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہو گئی، جب کہ آپ رضی اللہ عنہ لشکر کے امیر تھے عمر نے موت کے خوف کی وجہ سے غسل نہ کیا، بحالت جنابت اپنے ہمرائیوں کو نماز پڑھا دی۔ جب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے اس کی تقریر فرمائی اور خاموش رہے۔

رواہ عبدالرزاق والخطیب فی المتفق

۲۷۵۶۵..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (پانی نہ ملنے پر) ہر نماز کے لیے تیمم کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۶..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مدینہ میں تھا وہاں کی ہوا میرے مزاج کے موافق نہ رہی (اور میں بیمار رہنے لگا) رسول کریم ﷺ نے مجھے بکریاں دے کر کہیں کوچ کرنے کا حکم دیا مجھے جنابت لاحق ہوئی میں نے مٹی سے تیمم کر لیا اسی حالت میں میں نے کئی

دنوں تک نماز پڑھی میرے دل میں کچھ تردد پڑ گیا حتی کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تو ہلاکت تک پہنچ گیا ہوں میں نے ایک اونٹ تیار کرنے کا حکم دیا اونٹ پر سامان سفر باندھ دیا گیا اور پھر میں سوار ہو کر مدینہ آ گیا میں نے رسول کریم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد کے سائے میں بیٹھے پایا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا سبحان اللہ ابوذر! میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں جنبی ہو گیا تھا اور میں کئی دنوں تک تیمم کرتا رہا پھر مجھے کچھ شک ہوا حتی کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ رسول کریم ﷺ نے پانی منگوایا چنانچہ سیاہ فام باندی ایک بڑے سے برتن میں پانی لائی جو اوپر سے چھلک رہا تھا جو اس بات کی خبر دے رہا تھا کہ وہ بھرا ہوا نہیں ہے۔ میں سواری کی اوٹ میں چلا گیا جبکہ آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے میرے آگے ستر کر لیا، میں نے غسل کر لیا پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر! پاک مٹی کافی ہوتی ہے جب تک تمہیں پانی نہ ملے اگرچہ دس سال تک کیوں نہ ملے۔ جب پانی پالو غسل کر لو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۵۶۷...... اے ابوذر! پاک مٹی تمہیں کافی ہے اگرچہ تم دس سال تک پانی نہ پاؤ۔ جب تمہیں پانی مل جائے غسل کر لو۔

رواہ عبدالرزاق وابوداؤد الطیالسی والطبرانی فی الاوسط عن ابی ذر

پاک مٹی پانی کی قائم مقام ہے

۲۷۵۶۸...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی راویت ہے وہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے پاس کچھ بکریاں آئیں آپ نے مجھے حکم دیا اے ابوذر! ان بکریوں کو لے کر دیہات میں چلے جاؤ چنانچہ میں دیہات میں چلا گیا وہاں مجھے جنابت لاحق ہوئی تقریباً پانچ چھ دن اسی حالت میں رہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تیری ماں تجھے گم پائے آپ نے ایک بڑا سا برتن پانی سے بھرا ہوا منگوایا میں نے سواری کی اوٹ میں غسل کیا، مجھے یوں محسوس ہوا گویا میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اٹھا کر پھینک دیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کرنے کی چیز ہے اگرچہ دس سال تک کیوں نہ ہو جب پانی پاؤ غسل کر لو۔ رواہ الضیاء

۲۷۵۶۹...... "مسند ابی ہریرۃ" جب آیت تیمم نازل ہوئی مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کیا کروں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن آپ کو گھر پر نہ پایا میں آپ کی تلاش میں چل پڑا چنانچہ میں نے آپ کو سامنے سے آتے ہوئے پایا جب آپ نے مجھے دیکھا اور میرے آنے کی وجہ معلوم کی آپ نے پیشاب کیا پھر زمین پر دونوں ہاتھ مارے پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۷۰...... "مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم چار پانچ ماہ سے ریگستان میں رہ رہے ہیں جبکہ ہم میں نفاس والی عورت، حائضہ اور جنبی بھی ہوتے ہیں: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سنت میں سے ہے کہ آدمی تیمم سے صرف ایک ہی نماز پڑھے پھر دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمم کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۱۳۱ والضعیفۃ ۴۲۳۔

حیض ونفاس والی بھی تیمم کرے

۲۷۵۷۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دیہات کے کچھ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہم لوگ تقریباً تین چار ماہ سے ریگستان میں رہ رہے ہیں جبکہ ہمارے بیچ جنبی، نفاس والی عورت اور حائضہ بھی ہوتی ہے جبکہ ہم پانی نہیں پاتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے پھر آپ نے تیمم کا طریقہ بتاتے ہوئے زمین پر ہاتھ مارے اور چہرے کا مسح کر لیا پھر دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ مارے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۷۳۔۔۔ عطا کہتے ہیں: مجھے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے جماع کرلیا جبکہ ان کے پاس پانی نہیں تھا، انھوں نے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرلیا، پھر ان کے دل میں کچھ تردد پیدا ہوا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ سے تین دن کی مسافت پر تھے، جب مدینہ پہنچے دیکھا کہ لوگ صبح کی نماز پڑھ چکے ہیں، لوگوں سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا پتہ چلا کہ آپ رفع حاجت کے لیے گئے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے چل دیئے نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور زمین کی طرف جھک کر دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر جھاڑ کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۴۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تیمم چہرے اور ہاتھوں کا ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۵۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مریض کو تیمم کرنے میں رخصت دی گئی ہے اگرچہ وہ پانی پاتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۶۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو ایک جگہ تیمم کرتے دیکھا اس جگہ کو بکریوں کا باڑا کہا جاتا ہے حالانکہ آپ مدینہ کے گھروں کو دیکھ رہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۵۷۷۔۔۔ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جنبی ہوگئے جبکہ وہ نبی کریم ﷺ سے تین دن کی مسافت پر تھے، ابوذر رضی اللہ عنہ جب مدینہ پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوچکے تھے اور رفع حاجت کے لیے چلے گئے تھے پھر آپ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے پھر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۷۸۔۔۔ عطاء کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے عہد میں کچھ لوگوں کو دانے نکل گئے ایک شخص مر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں نے اسے ضائع کیا اللہ تعالیٰ انھیں ضائع کرے لوگوں نے اسے قتل کیا اللہ اسے قتل کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:۔۔۔۔ بظاہر یہی لگتا ہے کہ وہ شخص غسل کرنے کی وجہ سے مرا تھا۔ از مترجم

۲۷۵۷۹۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنگل میں جنابت لاحق ہوجائے اور اس کے پاس تھوڑا پانی ہو وہ ترجیحی بنیاد پر پانی سے پیاس مٹائے اور مٹی سے تیمم کرے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۸۰۔۔۔ "مسند اسلع بن شریك اعرجی" اسلع بن شریک کہتے ہیں: میں رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کو سفر کے لیے تیار کرتا تھا چنانچہ ایک رات مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور اس رات شدید سردی تھی رسول اللہ ﷺ نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا، میں نے حالت جنابت میں سواری تیار کرنا اچھا نہ سمجھا جبکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے مجھے مرجانے کا خوف دامن گیر ہوا یا کم از کم بیمار ہوجاؤں گا میں نے انصار میں سے ایک شخص کو حکم دیا اس نے آپ کی اونٹنی تیار کی پھر میں نے پتھروں سے آگ روشن کی اور پانی گرم کرکے غسل کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاملا آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے اسلع! کیا وجہ ہے میں تمہاری سواری متغیر دیکھتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ میں تمہاری سواری مضطرب دیکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ سواری میں نے نہیں تیار کی بلکہ ایک انصاری نے تیار کی ہے۔

آپ نے وجہ دریافت کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی، سردی کی وجہ سے مجھے اپنی جان کا خطرہ تھا تب میں نے اسے سواری تیار کرنے کا کہا اور میں نے آگ جلا کر پانی گرم کیا اور اس سے غسل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی:

یاایھا الذین آمنوا لاتقربوا الصلاۃ الی قولہ عفوًا غفورًا

رواہ الحسن بن سفیان والبغوی والباوردی والطبرانی وابن مردویہ وابونعیم والبیھقی والضیاء

۲۷۵۸۱۔۔۔ "ایضاً" اسلع کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا آپ کی لیے سواری تیار کرتا تھا، ایک رات آپ نے مجھے فرمایا: کہ اسلع! اٹھو اور میرے لیے سواری تیار کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے، آپ خاموش ہوگئے حتیٰ کہ جبرئیل امین آیت تیمم لے کر آئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسلع! اٹھو اور تیمم کرو۔ آپ نے مجھے تیمم کا طریقہ سکھلایا دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں پھر انھیں جھاڑا پھر چہرے کا مسح کیا حتیٰ کہ داڑھی پر بھی ہاتھ پھیر لیے۔ پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور دونوں ہاتھ ایک دوسرے سے رگڑے اور پھر جھاڑے پھر آپ نے کہنیوں تک ظاہر و باطن سے ہاتھوں کا مسح کیا پھر میں نے سواری تیار کی آپ روانہ ہوگئے اور راستے میں ایک جگہ پانی پر

سے گزر ہوا مجھے فرمایا: اے اسلع! غسل کرلو۔

رواه ابن سعد وعبد بن حميد وابن جرير والقاضي اسماعيل في الاحكام والطحاوي والدارقطني والطبراني وابونعيم والبيهقي

۲۷۵۸۲...... "مسند اسلع بن اسقع" خطیب نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے: ابومسلم غالب بن علی بن محمد رازی (نیشاپور میں) حسین بن احمد بن محمد صفار (ہرات میں) عبدالملک بن محمد بن عبدالوهاب ابومحمد، داؤد بن احمد ابوسلیمان بغدادی یہ دمیاط میں رہتے تھے ہمیں حدیث املا کرائی ابوعبدالرحمن معمر بن خالد شیبانی سروجی ربیع بن بدر عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سند سے حضرت اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی سواری لے کر چلتا تھا لیکن مجھے جنابت لاحق ہوگئی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اسقع! ہمارے لیے سواری تیار کرو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں جنابت میں مبتلا ہوگیا ہوں جبکہ پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: اے اسقع! آؤ میں تمہیں تیمم کا طریقہ بتاتا ہوں جیسا کہ جبرئیل امین نے مجھے اس کا طریقہ بتایا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مجھے راستے کے کنارے پر لے گئے اور مجھے تیمم کا طریقہ سکھایا۔ ابوعبدالرحمن کہتے ہیں مجھے ربیع نے تیمم کا طریقہ سکھایا۔ جس طرح انھیں ان کے باپ نے سکھایا اور انھیں جس طرح ان کے دادا نے سکھایا اور انھیں جس طرح اسقع رضی اللہ عنہ نے سکھایا اور انھیں جس طرح نبی کریم ﷺ نے سکھایا اور آپ کو جس طرح جبرئیل امین نے سکھایا، عبدالملک کہتے ہیں: ہمیں ابوسلیمان نے تیمم کا طریقہ سکھایا، حسین کہتے ہیں ہمیں عبدالملک نے سکھایا، غالب کہتے ہیں ہمیں حسین بن احمد نے تیمم کا طریقہ سکھایا جس طرح انھیں عبدالملک نے سکھایا، خطیب کہتے ہیں ہمیں غالب نے تیمم کا طریقہ سکھایا جس طرح انھیں حسین نے سکھایا کہ انھوں نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھ زمین پر مارے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا۔

فصل...... موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۲۷۵۸۳...... "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے سفر میں رسول کریم ﷺ کو موزوں پر پانی سے مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواه ابوداؤد والطيالسي وابن ابي شيبة واحمد بن حنبل والبزار وابونعيم في الحلية والبيهقي وسعيد بن المنصور

۲۷۵۸۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: اگر چہ کوئی بول و براز سے فارغ ہی کیوں نہ ہوتا وہ بھی مسح کر لیتا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ اگر چہ اسے بول و براز کی حاجت کیوں نہ پیش آتی۔

رواه عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن ماجه وابن جرير في تهذيب الآثار

۲۷۵۸۵...... زید بن وہب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: ہم موزوں پر مسح کریں مسافر تین دن تک مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواه عبدالرزاق سعيد بن المنصور والطحاوي

۲۷۵۸۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم موزوں پر مسح کریں۔ رواه ابن شاهين في السنة

۲۷۵۸۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا آپ نے حکم دیا کہ موزے کی پشت پر مسح کیا جائے مسافر تین دن تین رات مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواه ابويعلى وابن خزيمة والدارقطني وسعيد بن المنصور

۲۷۵۸۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسح کا حکم دیتے سنا ہے کہ جب طہارت کی حالت میں موزے پہنے جائیں ان کی پشت پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ رواه ابويعلى

۲۷۵۸۹...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مصر سے حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے دنوں سے تم نے موزے نہیں اتارے؟ عقبہ نے جواب دیا: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سنت پر عمل کیا۔

رواه ابن ماجه والدارقطني والطحاوي وابو يعلى وسعيد بن المنصور

۲۷۵۹۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پاؤں کو پاک کر کے موزوں میں داخل کرے وہ آئندہ اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔رواہ الطحاوی

۲۷۵۹۱.....نافع وعبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا اور اس کا انکار کیا۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے والد سے پوچھ لو جب ان کے پاس واپس جاؤ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پوچھنا بھول گئے کچھ عرصہ بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا تم نے اپنے والد سے پوچھا ہے؟ جواب دیا نہیں۔پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے فرمایا: جب تم پاؤں موزوں میں داخل کرو بشرطیکہ پاؤں پاک ہوں تو موزوں پر مسح کرلو۔عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کوئی پاخانے سے فارغ ہو کر آئے وہ بھی مسح کرے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ کوئی پاخانے سے فارغ ہو کر آئے وہ بھی مسح کرے۔رواہ مالک واحمد بن حنبل

۲۷۵۹۲.....ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عراجین میں موزوں پر مسح کرتے دیکھا میں نے اس کا انکار کیا، چنانچہ جب ہم دونوں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنے والد سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھ لو جس کا تم نے مجھ پر انکار کیا تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، جب تمہیں سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیں تو پھر اس کے متعلق کسی اور سے سوال مت کرو۔رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ

۲۷۵۹۳.....عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے شوال کا چاند دیکھ لیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگوں افطار کرلو۔پھر آپ رضی اللہ عنہ پانی کے ایک برتن کی طرف اٹھے وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا، وہ شخص بولا: امیر المومنین! بخدا میں صرف اسی لیے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے متعلق آپ سے پوچھوں۔کیا آپ نے کسی اور کو بھی موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے؟ فرمایا: جی ہاں میں نے ایسی ہستی کو دیکھا ہے جو مجھ سے اور ساری امت سے افضل واعلیٰ ہے چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسح کرتے دیکھا آپ ﷺ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا اور اس کی آستینیں تنگ تھیں آپ نے جیب کے نیچے سے ہاتھ نکالے پھر مغرب کی نماز پڑھائی۔رواہ عبدالرزاق وابن سعد والبزار

۲۷۵۹۴.....ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسح کا انکار کیا، سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: عبداللہ نے موزوں پر مسح کرنے کا انکار کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی مسلمان کے دل میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق خلجان نہیں پڑنا چاہیے اگرچہ وہ پاخانے سے فارغ ہو کر کیوں نہ آیا ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۹۵.....ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تمہارا چچا یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔جب تم اپنے پاؤں پاک کر کے موزوں میں داخل کرو ان پر مسح کر سکتے ہو اگرچہ تم پاخانے سے فارغ ہو کر کیوں نہ آئے ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۹۶.....ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ جس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کرنے کا جھگڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میں ادھر موجود تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اس گھڑی تک ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۵۹۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور موزے پہن لے وہ ان پر مسح کرے اور انھیں پہن کر نماز پڑھے چاہے تو موزے نہ اتارے ہاں البتہ جنابت کی صورت میں اتارے۔رواہ الدارقطنی

۲۷۵۹۸.....عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پھر پانی منگوایا، وضو کیا اور

موزوں پر مسح کرلیا گویا میں موزوں پر انگلیوں سے کھینچے ہوئے خطوط دیکھ رہا ہوں۔رواہ سعید بن المنصور ومسدد

۲۷۵۹۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا ہے۔رواہ العقیلی

موزے پر مسح کی مدت

۲۷۶۰۰.....ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اپنے پاؤں کو پاک کر کے موزوں میں داخل کر وتو مسح کر سکتے ہو مسافر تین دن تک اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کر سکتا ہے۔رواہ ابن جریر

۲۷۶۰۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو حدث کے بعد وضو کرتے دیکھا اور اور آپ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۲.....معاویہ بن خدیج کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیت الخلاء میں داخل ہوتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۳.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آدمی وضو کر سکتا ہے درآں حالیکہ اس کے پاؤں موزوں میں ہوں؟ فرمایا: جی ھاں بشرطیکہ پاؤں پاک کر کے موزوں میں داخل کیے ہوں۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق میرا اور سعد رضی اللہ عنہ کا اختلاف ہو گیا سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم بڑے فقیہ ہو۔اور مجھ سے فرمایا: کیا تم موزوں پر مسح کرنے کا انکار کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! سعد رضی اللہ عنہ تو حدث کے بعد بھی مسح کرنے کی بات کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں حدث کے بعد ہاں پاخانہ کرنے کے بعد بھی مسح کر سکتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:.....یہ انکار ضد وہٹ دھرمی پر محمول نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو موزوں پر مسح کرنے کی ایک صورت پر اختلاف اتھا جیسا کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیا بول وبراز کے بعد بھی مسح کرنا جائز ہے یا نہیں جب تحقیق ہوگئی فوراً اپنی رائے تبدیل کردی کہ حق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے۔از مترجم

۲۷۶۰۵.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر پیشاب کرنے کے لیے باہر نکل گئے پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا میں نے کہا: تمہارے لیے مناسب یہ تھا کہ تم موزوں اتارتے اور پاؤں دھوتے۔سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: دونوں پاؤں پاک ہیں اور اس کو ابھی عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا اور خوبصورت کام کیا۔رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:.....حدیث کے پہلے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پہلے پورا وضو کیا اور موزے پہن لیے پھر بعد میں پیشاب کیا وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا۔اس سے بھی صاف واضح ہوتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اختلاف مخصوص صورت میں تھا آیا کہ بول وبراز کے بعد بھی موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے یا کہ نہیں۔

۲۷۶۰۶.....''مسند عمر'' خالد بن عبداللہ مغیرہ، ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر، ابن مسعود، سعد بن مالک یا ابن عمر (خالد کو سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر کی تعیین میں شک ہوا) جریر بن عبداللہ بجلی موزوں پر مسح کرتے تھے ابراہیم کہتے ہیں میرے لیے یہ بات تعجب خیز رہی کہ جریر رضی اللہ عنہ نے سورت مائدہ کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا ہے اور وہ بھی موزوں پر مسح کرتے تھے، ھشیم عبیدہ کی سند سے حدیث مروی ہے کہ ابراہیم کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موزوں پر مسح کرتے تھے وہ یہ ہیں حضرت عمر، حضرت سعد، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابومسعود انصاری، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت براء بن عازب اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم۔

۲۷۶۰۷..... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا موزوں پر مسح کرنے کے متعلق اختلاف ہو گیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: موزوں پر مسح کرو، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں مسح نہیں کرتا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، موزوں پر مسح کرو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں مسح نہیں کرتا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میرے اور تمہارے درمیان تمہارے والد فیصلہ کریں گے چنانچہ ہم دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے مسئلہ بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا چچا تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ جب تم موزے طہارت کی حالت میں پہنو پھر تمہیں حدث لاحق ہو وضو کرو اور موزوں پر مسح کرلو موزوں پر مسح کر لینا تمہیں اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات کے لیے کافی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

فائدہ: ..... یعنی اسی وقت تک ایک دن اور ایک رات تک جب وضوٹوٹے تو دوبارہ وضو کرنے کی صورت میں موزوں پر دوبارہ مسح کرنا ہوا۔ از مترجم

مدت مسح کی ابتداء وانتہاء

۲۷۶۰۸..... ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسح ایک دن اور ایک رات کے لیے ہے اسی وقت تک جس وقت مسح کیا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر دین کی بنیاد رائے پر ہوتی تو پاؤں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ سزاوار تھے بنسبت ظاہری حصہ (پشت) کے لیکن میں نے رسول کریم ﷺ کو پاؤں کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبۃ وابو داؤد

۲۷۶۱۰..... شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ چونکہ وہ اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر بھی کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا ان سے پوچھو۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ ہمیں مسح کرنے کا حکم دیتے تھے کہ مقیم ایک دن ایک رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور مسافر تین دن تین رات تک۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی والحمیدی وسعید بن المنصور وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل ولعدنی والدارمی ومسلم والنسائی وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان

۲۷۶۱۱..... ''مسند علی'' شعبی کی روایت ہے کہ مجھے ایک شخص نے خبر دی اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں موزوں پر اور اوڑھنی پر بھی مسح کر سکتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۱۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین کی بنیاد رائے پر ہوتی تو موزوں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ لائق تھے حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدارمی وابو داؤد والطحاوی والدارقطنی

۲۷۶۱۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سمجھتا تھا موزوں کے تلوے پشت کی بنسبت مسح کرنے کے زیادہ لائق ہیں حتیٰ کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ ابو داؤد وابویعلیٰ وعبداللہ بن احمد بن حنبل والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۷۶۱۴..... زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: تم فقیہ ہو جو تم یہ حدیث بیان کرتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا؟ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں یہ چیز واقع میں ایسی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں معلوم نہیں کہ جس نے جان بوجھ کر رسول کریم ﷺ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ العقیلی وفیہ زکریا بن یحیی الکسائی قال فیہ یحیی رجل سوء یحدث باحادیث سوء

۲۷۶۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی مسافر ہو تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور اگر مقیم ہو تو ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۲۷۶۱۶......کعب بن عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔رواہ عبدالرزاق

فائدہ:......موٹی جرابیں جن کے نیچے چمڑا لگا ہو اور پانی اس میں جذب نہ ہوتا ہو ایسی جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی ہی جرابیں پہن رکھی تھیں۔

۲۷۶۱۷......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ایک سفر میں تھے ایک جگہ پہنچ کر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے پھر واپس آئے اور فرمایا: کیا پانی ہے؟ میں وضو کے لیے پانی لایا آپ نے وضو کیا پھر موزوں پر مسح کیا اور لشکر کے ساتھ ملے اور لوگوں کو امامت کرائی۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۶۱۸......"ایضاً" ابویعفور کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا: موزوں پر مسح کرو۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۱۹......"مسند بدیل حلیف بنی الحلم" عبدالرحمن بن بحر خلال رشدین بن سعد، موسیٰ بن علی بن رباح لخمی اپنے والد بدیل سے روایت نقل کرتے ہیں بدیل کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ البارودی وابن مندہ وابونعیم وقال غریب تفردبہ عبدالرحمن بن بحر

کلام:......حدیث ضعیف ہے چونکہ رشدین بن سعد ضعیف ہے دیکھئے الاصابہ لابن حجر ۲۳۲۱ رقم ۶۱۰

۲۷۶۲۰......"مسند برائت بن عازب" اسماعیل، رجاء عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو جرابوں اور نعلین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۲۱......"ایضاء" یحییٰ بن ھانی، رجاء زبیدی سے نقل کرتے ہیں، رجاء کہتے ہیں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کیا میں نے عرض کیا: کیا آپ موزے اتارتے نہیں؟ فرمایا: میں نے موزے پہنے میرے پاؤں پاک تھے۔رواہ الضیاء

۲۷۶۲۲......"مسند بریدہ بن حصیب الاسلمی" رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو ایک کام کرتے دیکھا ہے جبکہ قبل ازیں آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۶۲۳......بریدہ بن حصیب کی روایت ہے کہ نجاشی نے نبی کریم ﷺ کے لیے سیاہ رنگ کے دو موزے ہدیہ میں بھیجے آپ نے موزے پہنے اور ان پر مسح کیا۔رواہ ابن ابی شیبة وابونعیم

۲۷۶۲۴......"مسند بلال بن رباح حبشی" بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں اور اوڑھنی پر مسح کیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والضیاء والرویانی

۲۷۶۲۵......بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو جرموقین اور اوڑھنی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۶۲۶......ابوعبدالرحمن کی روایت ہے کہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے، ہم نے ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا: انھوں نے کہا: رسول کریم رفع حاجت سے فارغ ہوتے ہم آپ کے لیے پانی لاتے آپ وضو کرتے جرموقین اور عمامہ پر مسح کرتے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۶۲۷......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:......عمامہ پر مسح کرنے کے متعلق اکمال کے ذیل میں بحث کی جاچکی ہے۔

۲۷۶۲۸......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ میں تین دن تک اپنے موزے نہ اتاروں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۲۹......سماک بن حرب کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۰......"مسند جابر بن عبداللہ" ابوعبیدہ بن محمد بن عمار کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے کہا: اے بھتیجے! موزوں پر مسح کرنا سنت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۳۱......"ایضاً" ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کی روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا؟ انھوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ میں نے پوچھا: عمامہ پر مسح کرنا؟ انھوں نے کہا: بالوں پر پانی سے مسح کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۳۲......"مسند جریر بجلی" ہمام بن حارث کی روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ان سے کہا گیا: کیا موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ فرمایا: میرے لیے کونسی چیز مانع بن سکتی ہے جبکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۶۳۳......"ایضاً" جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۳۴......میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے موزوں پر مسح کیا جبکہ سورت مائدہ نازل ہو چکی تھی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۳۵......مطرف بن عبداللہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر نکل رہے تھے پھر انھوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۶......"مسند عمرو بن امیہ ضمری" حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا

رواہ ابن ابی شیبۃ

موزوں پر مسح کے بارے میں عمل رسول ﷺ

۲۷۶۳۷......حذیفہ بن یمان کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ایک قوم کی کوڑے پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا، میں نے ایک طرف ہو جانے کا ارادہ کیا آپ نے مجھے بلایا میں آپ کے قریب ہو گیا پھر آپ دور ہٹ گئے میں آپ کے پاس پانی لایا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

فائدہ:......آپ رضی اللہ عنہ نے عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا جیسا کہ دوسری احادیث میں آیا ہے کہ آپ کی کمر میں درد تھا بیٹھنے سے تکلیف ہوتی تھی آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۲۷۶۳۸......"ایضاً" ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مسافر موزوں پر تین دن رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۹......عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ہمیں موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا نیز فرمایا کہ مسافر تین دن تین رات تک مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابن ابی شیبۃ اخرج فی تاریخہ وقال ان کان ھذا محفوظاً فھو حسن

۲۷۶۴۰......ابوعلاء بریم بن اسعد کی روایت ہے کہ میں نے قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی، چنانچہ قیس رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر دریائے دجلہ پر آئے اور موزوں پر مسح کیا اور انگلیاں کھول کر موزوں پر مسح کیا، میں نے موزوں پر انگلیوں کے نشانات دیکھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والبخاری فی تاریخہ وابن جریر وابن عساکر

۲۷۶۴۱۔۔۔۔۔اسماعیل بن ابراہیم انصاری کی روایت ہے کہ ان کے والد نے حدیث سنائی کہ انھوں نے سلمہ بن مخلد کو دیکھا انھوں نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۴۲۔۔۔۔۔"مسند حصین بن عوف"حصین بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے موزوں پر مسح کیا جبکہ سورت مائدہ نازل ہو چکی تھی۔ رواہ الطبرانی

پیشانی کی مقدار سر پر مسح

۲۷۶۴۳۔۔۔۔۔جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے وضو کیا پھر پیشانی پر مسح کیا اور عمامے پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۴۔۔۔۔۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا: اے مغیرہ! برتن پکڑو، میں نے برتن پکڑ لیا پھر میں آپ کے ساتھ نکل پڑا رسول کریم ﷺ آگے بڑھتے گئے حتیٰ کہ مجھ سے پوشیدہ ہوگئے آپ نے اپنی حاجت پوری کی پھر واپس آئے آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا جو تنگ آستینوں والا تھا آپ نے آستین سے ہاتھ باہر نکالنا چاہا مگر آستین تنگ تھی آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکالا میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا آپ نے وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۶۴۵۔۔۔۔۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی بول و براز سے فارغ ہوئے) پھر آ نے وضو کیا اپنے سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۶۴۶۔۔۔۔۔"ایضاً"حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آستین سے ہاتھ نکالنا چاہا آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا جو کہ تنگ آستینوں والا تھا آپ نے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالا آپ نے چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر پیشانی (کی مقدار سر) پر مسح کیا عمامے پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۷۔۔۔۔۔"ایضاً"حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر واپس آئے اور وضو کیا موزوں پر مسح کیا آپ نے دایاں ہاتھ دائیں موزے پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں موزے پر رکھا پھر آپ نے اوپر کی طرف ایک ہی مرتبہ مسح کیا، گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو موزوں پر دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۸۔۔۔۔۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا جرابوں اور نعلین پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۹۔۔۔۔۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۵۰۔۔۔۔۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا راستے میں ایک جگہ آپ لشکر سے پیچھے رہنے لگے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہونے لگا آپ کے پاس پانی کا ایک برتن تھا آپ رفع حاجت سے فارغ ہو کر میرے پاس آئے میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا یہ صبح کی نماز کا وقت تھا۔ جب آپ نے چہرہ دھویا تو آپ نے ہاتھوں کو دھونا چاہا مگر جبے کی آستین تنگ ہونے کی وجہ سے ہاتھ باہر نہ نکل سکا آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ نے ہاتھ تو جبے کے نیچے سے نکالے اور دونوں ہاتھ دھو لیے پھر موزوں پر مسح کیا پھر ہم لوگوں تک پہنچے اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، میں نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو بتانا شروع کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو پھر آپ پیچھے ہٹ آئے اور (پیچھے) کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی لوگ آپ کو دیکھ کر گھبرا گئے آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے اچھا کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۵۱۔۔۔۔۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دو چیزوں کے متعلق میں کسی سے بھی سوال نہیں کروں گا چونکہ میں نے خود رسول

کریم ﷺ کو یہ دو چیزیں کرتے دیکھا (۱) موزوں پر مسح کرنا (۲) اور سربراہ کا رعیت کے پیچھے نماز پڑھنا چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فجر کی دو رکعتیں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۵۲..... حضرت مغیرہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۵۳..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ جب رفع حاجت کے لیے جاتے تو دور تک نکل جاتے تھے اس بار بھی آپ رفع حاجت کے لیے چل پڑے اور مجھ سے فرمایا: میرے پاس وضو کا پانی لاؤ میں پانی لے کر حاضر ہوا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۵۴..... خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی مدت تین دن مقرر کی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔ اگر سائل اپنا مسئلہ پیش کرتا تو آپ پانچ دن مدت مقرر فرما دیتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والطبرانی

۲۷۶۵۵..... افلح مولائے ابی ایوب رضی اللہ عنہ لوگوں کو موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیتے جبکہ خود پاؤں دھوتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی کہ بھلا ایسا کیوں ہے کہ آپ لوگوں کو مسح کرنے کا کہتے ہیں اور خود پاؤں دھو لیتے ہیں۔ افلح رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت بری ہوگی بات کہ کوئی چیز تمہیں بلا مشقت حاصل ہو جائے اور اس کا گناہ مجھ پر ہو۔ حالانکہ میں رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کر دیکھا ہے اور آپ دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے تھے لیکن مجھے وضو (پاؤں دھونے) سے بہت محبت ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابویعلیٰ وابن جریر

۲۷۶۵۶..... "مسند ابی بکرۃ" نبی کریم ﷺ نے مسافر کیلئے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں مقرر کی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۶۵۷..... "مسند سلمان فارسی رضی اللہ عنہ" ابو مسلم کہتے ہیں میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کے لیے موزے اتارتے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موزوں، عمامہ اور پیشانی (کی بقدر سر) پر مسح کرو چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۲۳

۲۷۶۵۸..... "مسند سہل بن سعد ساعدی" عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم بھی دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۵۹..... "ایضاً" سعید بن المنصور، یعقوب بن عبدالرحمن ابو حازم کی سند سے مروی ہے کہ ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے موزوں پر مسح کیا میں نے کہا: آپ موزے اتارتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں چونکہ میں نے اس ہستی کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا جو مجھ سے اور تم سے بدرجہا افضل ہے۔

۲۷۶۶۰..... "مسند عبادہ بن الصامت" ابو عسر رازی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۶۱..... سلیمان زیاد حضرمی کی روایت ہے کہ انھوں نے صحابی رسول کریم ﷺ عبداللہ بن حارث زبیدہ رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۶۲..... خالد بن سعد وہمام بن الحارث دونوں کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جرابوں اور نعلین پر مسح کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۶۳..... عیاض بن نضلہ کہتے ہیں: میں بیٹھا وضو کر رہا تھا اتنے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں اپنے موزے اتارنا چاہتا تھا ابو موسیٰ نے فرمایا: موزے پہنے دو اور ان پر مسح کرلو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۶۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۶۶۵..... عطاء بن یسار حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ بلال رضی اللہ عنہ دار حمل میں داخل ہوئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے اور ان دونوں کو خبر دی کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے۔
رواہ ابن عساکر

۲۷۶۶۶..... ابو صہبان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا حتیٰ کہ ان کے پیشاب پر جھاگ چڑھ آئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور جوتوں (موزوں) پر مسح کرلیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے جوتے اتار کر آستین میں رکھ لیے پھر نماز پڑھی معمر کہتے ہیں: مجھے زید بن اسلم نے عطا بن یسار کے واسطہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۶۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے موزوں کے بارے میں فرمایا: مسافر تین دن تین رات موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۷۶۶۸..... موسیٰ بن سلمہ ہذلی کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا: انھوں نے فرمایا: مسافر تین دن تین رات تک مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابو داؤد

۲۷۶۶۹..... عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بمثل بالا کے حدیث روایت کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۰..... مقسم کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے سورت مائدہ کے نزول سے قبل موزوں پر مسح کیا ہے کیا آپ ﷺ نے نزول سورت مائدہ کے بعد بھی مسح کیا ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔ رواہ ابن جریر

خلاء میں بھی موزوں پر مسح

۲۷۶۷۱..... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: موزوں پر مسح کرو اگرچہ تم خلاء میں داخل کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۲..... طاؤس سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم دونوں پاؤں کو پاکی کی حالت میں موزوں میں داخل کرو ان پر مسح کرلو۔
رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۳..... محمد بن سعد کی روایت ہے کہ وہ مشکیزے سے وضو کرتے تھے ایک دن قضائے حاجت سے فارغ ہو کر ہمارے پاس تشریف لائے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا ہم نے مسح کی وجہ سے ان پر تعجب کیا ہم نے کہا: آپ نے یہ کیا کیا ہے وہ بولے: مجھے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے جیسا میں نے کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۶۷۴..... یحیٰی ابن اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا میں نے انھیں فرماتے سنا: موزوں پر مسح کرو لوگوں نے کہا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حکم سنا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن میں نے اپنے ان ساتھیوں سے سنا ہے جنہیں میں تہمت زدہ نہیں سمجھتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۶۷۵..... "مسند اسامہ بن زید" نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۶۷۶..... "مسند انس" سعید بن عبداللہ بن ضرار کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیت الخلاء میں آتے دیکھا پھر بیت الخلاء سے باہر نکلے آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر سفید ٹوپی تھی جو مختلف ٹانکوں سے جڑے ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے ٹوپی اور جرابوں پر مسح کیا آپ کی سیاہ رنگ کی مقام غرا کی جرابیں تھیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۷...... ''ایضاء'' عاصم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر کھڑے ہوئے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور عمامے پر بھی مسح کیا پھر فرض نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۸...... ''ایضاء'' مورق کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جو شخص موزے اتار لے اور ان پر مسح نہ کرے (بلکہ پاؤں دھوئے) انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص تکلیف ہے (دینداری نہیں)۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۹...... ''ایضاء'' یحیٰ بن ابی اسحاق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم موزوں پر مسح کرتے تھے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نے یہ حکم نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ فرمایا: نہیں لیکن اپنے ان دوستوں سے سنا ہے میں جنہیں متہم نہیں سمجھتا۔

رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۶۸۰...... ''مسند علی'' مجھے رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الدارقطنی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۳۸

۲۷۶۸۱...... ابوالعسر دارمی کی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو پیشاب کرتے دیکھا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا میں نے والد صاحب سے اس کی وجہ پوچھی: انھوں نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۸۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: موزوں پر صرف ایک بار مسح کیا جائے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۳...... ''مسند عبداللہ بن عمر'' رسول کریم ﷺ نے حالت حضر میں ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا اور مسافر کے لیے تین دن تین رات۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمتفرق

۲۷۶۸۴...... ابراہیم کہتے ہیں جس نے مسح ترک کیا (اعتقاداً) اس نے سنت سے روگردانی کی میں تو اسے شیطان سمجھتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۸۵...... ابراہیم کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جس شخص نے (اعتقاداً) مسح کرنا ترک کیا یقیناً اسے یہ تعلیم شیطان دیتا ہے اور اس نے سنت سے روگردانی کی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۶...... ابراہیم کی روایت ہے فرماتے ہیں: جس شخص نے مسح سے روگردانی کی اس نے سنت سے روگردانی کی میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اس کا ارتکاب شیطان کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

موزوں پر مسح کا طریقہ

۲۷۶۸۷...... حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح یہ ہے کہ انگلیوں سے خطوط کھینچے جائیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۸...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آیا کہ موزوں پر مسح کرنا افضل ہے یا پاؤں دھونا؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پاؤں دھونے کا حکم کتاب اللہ میں ہے اور مسح کرنے کا حکم سنت رسول اللہ ﷺ میں ہے۔

۲۷۶۸۹...... ابراہیم کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرتے اور جرابوں پر بھی مسح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... جن جرابوں کے تلوے چمڑے کے ہوں اور موٹی ہوں ان پر مسح جائز ہے اور حدیث میں بھی یہی مراد ہیں۔

۲۷۶۹۰...... حارث بن سوید وابووائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۹۱...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق فرماتے تھے کہ مسافر تین دن تین رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۹۲...... دیہاتیوں میں سے قیس نامی شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منادی کو پکارتے ہوئے سنا ہے وہ کہہ رہا تھا: اے

لوگو! نوشتہ کتاب گزر چکا موزوں پر تین بار مسح کیا جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۹۳ ایک شخص سے مروی ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر خطاب کر رہے تھے: موزوں کا نوشتہ گزر چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۹۴ ''مسند علی'' عبدالملک بن سلع ہمدانی کہتے ہیں: میں نے عبد خیر کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے اس کے متعلق میں نے ان سے سوال کیا: انھوں نے فرمایا: میں نے اس ہستی کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا جو مجھ سے افضل ہے یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابوعروبہ الحرانی فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۶۹۵ ''ایضاً'' عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ جیلوں کا جائزہ لے رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۹۶ ''مسند ابن عوف'' زہری، ابوسلمہ عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت والجماعت کی پہچان بتائی ہے ''انہ یفضل الشخین ویحب الختنین ویری مسح الخفین'' یعنی وہ شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت دیتا ہو، دو دامادوں یعنی عثمان وعلی رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہو اور موزوں پر مسح کرنا جائز سمجھتا ہو، بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مسح کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ جو کہ سورت مائدہ کی آیت وضو کے نزول کے بعد اسلام لائے ہیں وہ بھی نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر مسح علی الخفین کرتے تھے لہٰذا روافض کا یہ کہنا کہ مسح علی الخفین آیت وضو سے منسوخ ہے محض باطل ہے۔ مسح علی الخفین پر اجماع ہے حتیٰ کہ ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص مسح علی الخفین کو روا نہ سمجھے مجھے اس کے کافر ہو جانے کا خوف ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ستر (۷۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیثیں سنائی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسح علی الخفین کیا ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں اسی (۸۰) سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسح علی الخفین کے راوی ہیں اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اس وقت مسح علی الخفین کا قائل ہوا جب اس کا جواز روزِ روشن کی طرح میرے لیے واضح ہو گیا۔

طہارت معذور

۲۷۶۹۷ ''مسند علی'' حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا ہاتھ کا ایک گٹا ٹوٹ گیا میں نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا (کہ میں وضو کرتے وقت کیا کروں) آپ نے مجھے پٹی پر مسح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن السنی وابونعیم معافی الطب وسندہ حسن

۲۷۶۹۸ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ایک ہاتھ میں زخم آیا میں نے زخم پر پٹی باندھ لی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا، میں نے عرض کیا: پٹی پر مسح کروں یا پٹی اتار کر دھوؤں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ پٹی پر مسح کرلو۔ رواہ ابن السنی

۲۷۶۹۹ ...... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تھا مسور نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں اس شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جو نماز پڑھنا چھوڑ دے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی جبکہ آپ کے زخم سے خون رس رہا تھا۔

رواہ مالک وعبدالرزاق وابن سعد وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل فی الزھد ورستہ فی الایمان والطبرانی فی الاوسط

۲۷۷۰۰ ... عبداللہ بن دارہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سلسل بول کی شکایت ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا علاج جاری رکھا اور آپ ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۲۷۷۰۱ ...... خارجہ بن زید کی روایت ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بوڑھے ہو گئے تھے حتیٰ کہ بڑھاپے کی وجہ سے سلسل بول کی شکایت ہوگئی حضرت زید رضی اللہ عنہ جہاں تک ہوتا اس کا علاج کرتے جب زیادہ غلبہ ہو جاتا وضو کرتے نماز پڑھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۰۲ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب زخم پر پٹی باندھی ہوئی ہو تو پٹی کے ارد گرد مسح کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

فصل......حیض نفاس اور استحاضہ کے بیان میں

حیض

۲۷۷۰۳......حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حائضہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کو وضو کرائے اور ہاتھ برتن میں داخل کرتی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا حیض اس کے قابو میں نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۰۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا حائضہ کے ساتھ کھانا کھایا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حائضہ کے ساتھ کھانا کھاؤ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

۲۷۷۰۵......ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حائضہ عورت کا خون جب منقطع ہو جائے اور وہ جب تک غسل نہ کرے حائضہ کے حکم میں ہے۔ رواہ ابن الضیاء فی مسند ابی حنیفۃ والدارقطنی

۲۷۷۰۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے حبیب جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جب ہماری ماں حواء علیہا السلام کو حیض کا خون آیا تو انھوں نے اپنے رب تعالیٰ سے فریاد کی: یا اللہ! مجھے خون آیا ہے اور مجھے اس کا کوئی علم نہیں، اللہ تعالیٰ نے حواء علیہا السلام کو پیغام بھیجا چنانچہ فرشتے نے آواز دی کہ میں (اللہ تعالیٰ) ضرور تجھے اور تیری اولاد کو خون آلود کروں گا اور اسے کفارہ اور گناہوں سے پاکی کا باعث بناؤں گا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد والدیلمی

۲۷۷۰۷......ابو جوزاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو شام کا کھانا ترک کر کے سو جانے سے منع فرماتے تھے حیض کے خون کی وجہ سے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۰۸......محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ان کی کوئی بیوی حالت حیض میں کنگھی کر دیتی تھی۔ اور آپ فرماتے: اس کا حیض اس کے قابو میں تو نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۰۹......"مسند عائشہ رضی اللہ عنہا" معاذہ عدویہ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا وجہ ہے حائضہ عورت روزے کی قضا کرتی ہے جبکہ نماز کی قضاء نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہمیں بھی حیض کا عارضہ پیش آتا تھا اور ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتی تھیں۔ ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا گیا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۱۰......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتی تھیں آپ نے ہم میں سے کسی عورت کو نماز کی قضا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

حیض سے پاک ہونے کے بعد نماز

۲۷۷۱۱......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب حائضہ عورت عصر کے بعد پاک ہو جائے تو وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور جب مغرب کے بعد پاک ہو وہ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے۔ رواہ الضیاء

۲۷۷۱۲......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب ان کے پاس عورتیں آتیں اور حیض کے متعلق سوال کرتیں آپ رضی اللہ عنہ فرماتی تھیں! تمہاری خرابی ہو اس وقت تک نماز مت پڑھو جب تک روئی وغیرہ کی خالص سفیدی نہ دیکھ لو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۱۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوجاتی ہیں رسول کریم ﷺ اسے تہبند کس کر باندھ لینے کا حکم دیتے اور پھر اس کے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:...... احادیث میں جہاں بھی حائضہ کے ساتھ مباشرت کا لفظ آتا ہے اس سے مراد بیوی کے ساتھ لپٹ لپٹا کر لیٹنا اور سونا ہے۔ جماع مراد نہیں۔

۲۷۷۱۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ وہ حالت حیض میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک لحاف میں سوجاتی تھیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۱۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا ہے کہ عورت اگر حائضہ ہو تو شوہر کا اس کے ساتھ مباشرت کرنا کہاں تک حلال ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جونہی حیض آئے تو مرد کو بیوی سے الگ ہوجانا چاہیے اور جب حیض سکون پکڑ لے تو عورت اور اپنے درمیان تہبند کو حائل رکھے۔رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:...... یعنی ابتدا میں حیض جوش سے جاری ہوتا ہے جب حیض کا خوف سکون پکڑے تو عورت کو تہبند باندھ کر خاوند کے پاس لیٹنا چاہیے۔ البتہ اس میں قدرے تفصیل ہے جو شخص اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو وہ حائضہ عورت کے ساتھ لیٹ سکتا ہے اور جس شخص کو اپنے نفس پر قابو رکھنے کا یقین نہ ہو اور حرام کے ارتکاب کا خوف ہو وہ علیحدہ رہے عورت کے قریب بھی نہ جائے۔

۲۷۷۱۶..... علقمہ بن ابی علقمہ کی روایت ہے کہ میری والدہ نے مجھے خبر دی ہے کہ عورتوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اگر حائضہ زردی مائل خون دیکھے غسل کر کے نماز پڑھ سکتی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں حتیٰ کہ خالص سفیدی نہ دیکھ لے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا عورتوں کو حیض سے پاک ہونے پر حکم دیتی تھیں کہ حیض کی بدبو ختم کرنے کے لیے اندام نہانی میں خوشبو رکھیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حاملہ عورت زردی مائل تری دیکھے وہ وضو کر کے نماز پڑھ لے اور جب خون دیکھے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔ الغرض حاملہ عورت کسی حال میں نماز نہ چھوڑے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مرد اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کرسکتا ہے البتہ عورت اپنے نچلے حصہ میں کپڑا رکھ لے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۰..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر فتویٰ طلب کیا کہ آیا مرد حائضہ عورت سے مباشرت کرسکتا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں لعورت اپنے نچلے حصہ میں کپڑا رکھ لے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۱..... مسروق کہتے ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور عرض کیا: ام المؤمنین! مرد کے لیے اپنی حائضہ بیوی سے کس حد تک مباشرت کرنا حلال ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرم گاہ کے علاوہ مباشرت کرسکتا ہے، میں نے عرض کیا: روزہ کی حالت میں میرے لیے بیوی کے ساتھ کس حد تک مباشرت کرنا حلال ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سوائے جماع کے سب کچھ کرسکتے ہو۔

رواہ عبدالرزاق

استحاضہ کا علاج

۲۷۷۲۲..... واصل مولائے ابن عیینہ ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر کسی عورت کا حیض طویل تر ہوجائے اور رکنے ہی نہ پائے آیا کہ وہ خون منقطع کرنے کے لیے دوائی پی سکتی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا بلکہ آپ

رضی اللہ عنہ نے پیلو کے درخت کا پانی اس کے لیے تجویز فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۳..... "مسند ام عطیہ" ام عطیہ کہتی ہیں: ہم زردی مائل اور گدلے مائل کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۲۴..... ام عطیہ کہتی ہیں: ہم مٹیالے رنگ کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۲۵..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی بیٹیاں اور مومنین کی بیویاں جب حائضہ ہو جاتیں تو آپ ﷺ انہیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیتے تھے جس طرح کہ آپ روزہ کی قضاء کا حکم دیتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۶..... ابراہیم کی روایت ہے کہ ازواج مطہرات اور مومنوں کی عورتیں اپنے ایام حیض کی فوت شدہ نمازیں نہیں قضا کرتی تھیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۷..... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حائضہ قرآن میں سے کچھ نہیں پڑھ سکتی البتہ جب چاہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حائضہ مسجد میں کوئی چیز چاہے تو رکھ سکتی ہے اور مسجد سے کوئی چیز اٹھا بھی سکتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۲۹..... ھشیم، لیث، عطاء طاؤس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب عورت حیض کے خون سے پاک ہو جائے اور مرد شدت سے جماع کی حاجت محسوس کرتا ہو تو وہ بیوی کو وضو کرنے کا حکم دے اور پھر اپنی حاجت پوری کرے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۳۰..... عبدالعزیز، صفوان بن سلیم عطاء بن یسار کہتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیوی اگر حائضہ ہو تو اس سے مباشرت کس حد تک حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: عورت ازار باندھ لے پھر ازار کے اوپر سے تم مباشرت کر سکتے ہو۔

کلام:..... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا البتہ ھیثمی نے مجمع الزوائد ۲۸۱۲ میں لکھا ہے کہ طبرانی نے کبیر میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس کی سند میں ابونعیم ضرار بن صرد ہے جو کہ ضعیف ہے۔

۲۷۷۳۱..... یعقوب بن عبدالرحمٰن وعبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے کہ حدیث مذکورہ بالا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے۔

۲۷۷۳۲..... عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت غروب آفتاب سے قبل پاک ہو جائے وہ دن کی ساری نمازیں پڑھے گی اور جب طلوع فجر سے قبل پاک ہو جائے تو رات کی ساری نمازیں پڑھے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

تتمہ حیض

۲۷۷۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت پاک ہونے کے بعد کچھ ایسی چیز دیکھے جو اسے شک میں ڈالے جس کا رنگ گوشت کو دھوئے ہوئے پانی کی طرح ہو یا مچھلی کے نکلے ہوئے پانی کی طرح ہو یا خون کے قطرے کی طرح ہو جو نکسیر سے پہلے آتا ہے تو یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکر ہے وہ تری پانی سے دھولے اور وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر تازہ خون ہو جس کے حیض ہونے میں کوئی خفاء نہ ہو تو نماز پڑھنا چھوڑ دے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۳۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حائضہ عورت مجھے پانی لا کر دیتی ہے اور اس میں اپنا ہاتھ بھی داخل کر دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

رواہ ابن عساکر وفیہ عمر بن ابی عمر دمشقی الکلاعی منکر الحدیث عن الثقات ماروی عنہ، إلابقیہ

نفاس کا بیان

۲۷۷۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کنواری عورت جب بچہ جنم دے تو انتظار کرے گی چونکہ اس کا خون طویل بھی ہوسکتا ہے اور چالیس دن تک بھی ہوسکتا ہے پھر غسل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۳۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی پھر غسل کرے۔ رواہ عبدالرزاق والدارقطنی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۲۶۰۔

۲۷۷۳۷..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں نفاس والی عورت چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھی اور ہم سیاہی زردی مائل جھائیوں کی وجہ سے چہرے پر ورس بوٹی کی لیپ چڑھالیتی تھیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۷۳۸..... عثمان بن ابی العاص کی روایت ہے کہ نفاس والی عورت کے لیے چالیس دن کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۳۹..... عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی جب کسی بیوی کو نفاس آتا تو اسے کہتے: چالیس راتوں تک میرے قریب مت آؤ۔

رواہ عبدالرزاق

استحاضہ کا بیان

۲۷۷۴۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ کا حیض جب گزر جائے تو ہر دن غسل کرے اور گھی یا تیل میں روئی بھگو کر رکھے۔

رواہ ابوداؤد

۲۷۷۴۱..... "مسند حمنہ بنت جحش" حمنہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے بہت زیادہ اور بہت طویل استحاضہ آتا تھا میں نبی کریم ﷺ سے فتویٰ لینے حاضر خدمت ہوئی میں نے آپ کو اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں پایا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایک ضروری کام ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا ضروری کام ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے بہت زیادہ اور طویل استحاضہ آتا ہے جو مجھے نماز روزہ سے روک دیتا ہے۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں کرسف (وہ کپڑا جو ایام حیض میں اندام نہانی میں رکھا جاتا ہے) کا بیان کروں گا وہ خون ختم کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے اس سے بڑھ کر خون آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: لگام نما کپڑا باندھو میں نے عرض کیا: خون اس سے بھی زیادہ آتا ہے فرمایا: ایک بڑا کپڑا لنگوٹ کے نیچے رکھو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! خون اس سے بھی نہیں رکے گا مجھے تو شدت سے خون بہتا ہے۔ فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے تم جس کو بھی اختیار کرو گی دوسری کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر تمہارے اندر دونوں پر عمل کرنے کی طاقت ہو تو تم خود ہی دانا ہو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ استحاضہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات ہے لہٰذا تم چھ یا سات روز (ہر مہینہ میں) حیض کے قرار دو پھر (مدت مذکورہ گزر جانے پر) نہاؤ لو اور جب تم جان لو کہ پاک وصاف ہو چکی ہو تو تئیس دن رات (سات ایام حیض قرار دینے کی صورت میں) یا چوبیس دن رات (چھ ایام حیض قرار دینے کی صورت میں) نماز پڑھتی رہا کرو اور اسی طرح روزے بھی رکھتی رہا کرو چنانچہ جس طرح عورتیں اپنی اپنی مدت پر ایام سے ہوتی ہیں اور پھر وقت پر پاک ہوتی ہیں تم بھی ہر مہینہ اسی طرح کرتی رہا کرو (کہ چھ دن یا سات دن تو حیض کے ایام قرار دو اور بقیہ دن پاکی کے ایام قرار دو) تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ اور اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ ظہر کا وقت اخیر کر کے اس میں نہالو اور عصر میں جلدی کر کے ان دونوں نمازوں (ظہر وعصر) کو اکٹھی پڑھ لو اور پھر مغرب کا اخیر وقت کر کے اس میں نہالو اور پھر عشاء کو جلدی کر لو اور ان دونوں نمازوں (مغرب وعشاء) کو اکٹھی پڑھ لو اور نماز فجر کے لیے علیحدہ سے نہالو اسی طرح کر لیا کرو اور روزے رکھ لیا کرو اگر تمہارے اندر اس کی طاقت ہو (تو اسی طرح کر لیا کرو) پھر سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے آخری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ والحاکم

۲۷۷۴۲.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی جیش رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ آتا ہے میں پاک ہونے نہیں پاتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے حیض نہیں ہے اپنے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دو پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرو پھر نماز پڑھو اگر چہ خون کے قطرے چٹائی پر ٹپک رہے ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ابن ماجہ ۱۳۶۔

۲۷۷۴۳.....ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی عورت کو استحاضہ پیش آ جائے تو وہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز چھوڑ دے) جس کے بعد وہ ایک دن یا دو دن بیٹھی رہتی تھی ظہر کی نماز عصر تک مؤخر کرے اور پھر ان دونوں نمازوں کے لیے غسل کرے پھر مغرب کی نماز عشاء تک مؤخر کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے غسل کرے فجر کی نماز کے لیے بھی غسل کرے۔ اور اس کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

مستحاضہ کی نماز کا طریقہ

۲۷۷۴۴.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مستحاضہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے یہ تو یہ تنگ کرنے والی رگ ہے یا فرمایا: یہ شیطان کی ضد ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۴۵.....ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مستحاضہ سے اس کا خاوند جماع کر سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۴۶.....عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مٹیالے اور زردی مائل رنگ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور اس میں وضو کو روا سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۴۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا عارضہ پیش تھا وہ کئی سال تک بیٹھی رہی چنانچہ وہ لگن میں داخل ہوئی خون پانی کے اوپر آ جاتا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ تو ایک رگ ہے (جس سے خون رس رہا ہے) چنانچہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۴۸.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) پھر ایک ہی غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید المنصور

۲۷۷۴۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ ظہر سے ظہر تک غسل کرے ہر دن ایک مرتبہ نماز ظہر کے وقت۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۰.....''مسند ام حبیبہ بنت جحش'' ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا عارضہ پیش آیا نبی کریم ﷺ نے ان کے حیض کی مدت چھ دن یا سات دن مقرر کی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۱.....ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھیں سات سال استحاضہ کا عارضہ پیش رہا انھوں نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے، لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے تم نہا لیا کرو چنانچہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے وقت نہا لیتی تھیں اور لگن میں نہاتی تھیں چنانچہ پانی پر خون کی زردی دیکھی جا سکتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۲.....ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہنے لگی: مجھے استحاضہ کا عارضہ پیش ہے کیا میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں فرمایا: نہیں بلکہ تم حیض کے بقدر دن رات کے لحاظ سے نماز چھوڑ دو پھر غسل کرو اور نماز پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۵۳.....ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کو لگا تار خون آتا تھا اس عورت نے رسول کریم ﷺ سے استفسار کیا، آپ نے فرمایا: تم وہ دن اور رات انتظار کرو جن میں تمہیں حیض آتا تھا ان دنوں کی بقدر مہینہ میں نماز چھوڑ دو جب یہ دن گزار دو

غسل کرو پھر اندام نہانی میں کپڑا باندھ لو اور پھر نماز پڑھو۔ رواہ مالک وعبدالرزاق وسعید بن المنصور

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۴۴۳۔

۲۷۷۵۴.....اسماعیل بن ابراہیم، ھشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو لگا تار خون جاری رہنے لگا انھوں نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے انھیں حکم دیا کہ ہر نماز کے وقت غسل کریں اور نماز پڑھ لیں۔

رواہ سعید بن المنصور

مستحاضہ والی ایام حیض میں نماز چھوڑ دے

۲۷۷۵۵.....سفیان بن یحییٰ بن سعید، قعقاع بن حکیم کہتے ہیں میں نے سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مستحاضہ کے متعلق سوال کیا۔ ابن مسیغب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں میں مستحاضہ کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا چنانچہ مستحاضہ کے ایام حیض جب آجائیں وہ نماز چھوڑ دے جب یہ دن گزر جائیں غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے۔

۲۷۷۵۶.....عکرمہ کی روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو رسول کریم ﷺ کے عہد میں استحاضہ کا عارضہ پیش آیا ام حبیبہ نے نبی کریم ﷺ سے استحاضہ کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے انھیں حکم دیا کہ ایام حیض میں انتظار کرے پھر غسل کرلے اگر اس کے بعد خون دیکھے تو لنگوٹ باندھ لے وضو کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۵۷.....سفیان عبدالرحمٰن بن قاسم عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ مسلمانوں کی ایک عورت مستحاضہ ہوگئی اس نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے اسے ظہر کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا پھر عصر مغرب اود عشاء کے لیے غسل کا حکم دیا اور فجر کے لیے الگ غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے نیز فرمایا کہ یہ رگ (کا خون) ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۸.....''مسند علی'' ابویوسف، ابوحنیفہ، حماد، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ اپنے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے اور جب دن گزر جائیں غسل کرے ظہر کی نماز موخر کرے اور عصر کی نماز مقدم کرے اور ایک غسل سے یہ دونوں نماز میں پڑھ لے پھر مغرب کی نماز موخر کرے اور عشاء کی نماز مقدم کرے پھر ایک غسل سے یہ دونوں نمازیں پڑھ لے پھر فجر کے لیے غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔ رواہ ابو عروبۃ الحرانی فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۷۵۹.....سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ اہل کوفہ کی ایک عورت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: میں ایک مستحاضہ عورت ہوں میں سخت آزمائش اور مصیبت میں مبتلا ہوگئی ہوں کیا میں طویل زمانے کے لیے نماز چھوڑ دوں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے استحاضہ کے متعلق سوال کیا گیا انھوں نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں ہر نماز کے وقت غسل کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تو اس عورت کے لیے وہی حل پاتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا ہے ہاں البتہ وہ ظہر اور عصر کی نماز ایک غسل میں جمع کرے مغرب اور عشاء ایک غسل سے پڑھ لے اور فجر کے لیے الگ سے غسل کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا اس طرح تو یہ عورت شدید مشکل میں مبتلا ہو جائے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو اس سے بڑی آزمائش میں اسے مبتلا کر دیتے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

عورت کے غسل کرنے کا بیان

۲۷۷۶۰.....عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جب عورتیں غسل کریں اپنے سر کھول لیا کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابن عمر پر تعجب ہے وہ عورتوں کو سر مونڈھنے کا حکم کیوں

نہیں دیتے حالانکہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے اور میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتی تھی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ ومسلم والنسائی

۲۷۷۶۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت شکل رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی بولی یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی عورت حیض سے پاک ہوجائے وہ کس طرح غسل کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورت بیری کے پتے اور پانی لے کر پہلے وضو کرکے سر دھوئے بالوں کو رگڑے تاکہ جڑوں تک پانی پہنچ جائے پھر اپنے جسم پر پانی بہائے پھر روئی لے کر (اس میں خوشبو لگائے اور) پاکی حاصل کرے اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں روئی سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا: بس اس سے پاکی حاصل کرو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آپ ﷺ کے اشارے کو سمجھ گئی اور میں نے اسماء سے کہا۔ (روئی اندام نہانی میں رکھ کر خون کے اثر کو ختم کرو)۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: حیض ختم ہونے پر اپنے بال کھول لو اور غسل کرو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ جس عورت کو احتلام ہوجائے وہ کیا کرے؟ میں نے اس عورت سے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا کیا عورت کو بھی احتلام ہوسکتا ہے؟ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر بچے کی مشابہت کیونکر ہوتی ہے؟ جب عورت کو انزال ہوجائے نبی کریم ﷺ نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے حیاء ان کے مانع نہیں ہوسکی چنانچہ جب سورت نور نازل ہوئی تو ان عورتوں نے کمر بند پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں چنانچہ فلاں عورت آئی اور بولی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا، میں حیض سے کیسے غسل کروں؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے جس عورت کو حیض آئے وہ (خون ختم ہونے پر) بیری کے پتے اور پانی لے کر طہارت حاصل کرے، پھر اپنے سر پر پانی ڈالے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہائے پھر روئی کو خوشبو میں معطر کرکے پاکی حاصل کرے وہ عورت بولی: میں کیسے پاکی حاصل کروں؟ رسول کریم ﷺ نے اس عورت سے حیاء کرلی اور اس سے ستر کرلیا، فرمایا: سبحان اللہ اس سے پاکی حاصل کرو میں نے آنکھ سے عورت کی طرف اشارہ کیا اور اس کا آنچل پکڑ کر کہا، روئی میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھو تاکہ خون کا اثر ختم ہوجائے۔ یعنی بو جاتی رہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب عورت حیض سے غسل کرتی تھی روئی میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھتی تھی تاکہ خون کا اثر (بدبو) زائل ہوجائے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۶..... ''مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسرہ نامی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت خواب میں دیکھتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کے پاس ہے (یعنی خاوند اس سے جماع کر رہا ہے) آپ نے فرمایا: اے بسرہ جب تم تری دیکھو غسل کرلو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۷..... ''مسند انس'' ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا عورت اگر خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (اس کا کیا حکم ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: جب عورت ایسی حالت دیکھے اور اسے انزال ہوجائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسی حالت عورت کو پیش آسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: مرد کا پانی (منی) سخت اور سفید ہوتا ہے جبکہ عورت کا پانی رقیق (باریک) زردی مائل ہوتا ہے، ان دونوں پانیوں میں سے جو پانی سبقت کرتا ہے اور اچھلتا ہے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل

۲۷۷۶۸..... ''ایضاً'' ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: عورت وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں

پھراولاد کاوالدین کے مشابہ ہونا کیونکر ہوتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی عورت کو احتلام ہوجائے) تو کیا عورت غسل کرے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر عورت سے وہ کچھ خارج ہو جو مرد سے خارج ہوتا ہے (یعنی انزال ہو) تو غسل کرے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کردیا آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا رک جاؤ چونکہ عورتیں فقہ کے متعلق سوال کرتی ہیں۔رواہ الدیلمی وابن النجار

کتاب دوم......ازحرف طاء

کتاب الطلاق......ازقسم اقوال

اس میں دوفصلیں ہیں۔

فصل اول......طلاق کے احکام اوراس کے متعلقات کے بیان میں

اس میں دوفروع ہیں۔

فرع اول......احکام کے بیان میں

۲۷۷۷۰..... طلاق خاوند کے ہاتھ میں ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں فضل بن مختار ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۳۳۴۴۔

۲۷۷۷۱..... ہر طلاق جائز ہے (یعنی ہوجاتی ہے) سوائے اس شخص کی طلاق کے جس کی عقل مغلوب ہوگئی ہو۔رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۷ وضعیف الجامع ۴۲۴۰۔

۲۷۷۷۲..... آدمی کو اس طلاق کا اختیار نہیں جس کا وہ مالک نہیں (یعنی بیوی ایک کی ہوا سے طلاق دوسرا نہیں دے سکتا) آدمی جس غلام کا مالک نہ ہو اس کی آزادی کا اختیار بھی اسے حاصل نہیں اور جس چیز کا مالک نہ ہو اسے بیچ بھی نہیں سکتا۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمرو

۲۷۷۷۳..... جس شخص نے طلاق یا عتاق (آزادی) سے کھیل کود کی وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

فائدہ:..... یعنی اگر کسی شخص نے از روئے مذاق بیوی کو طلاق دی یا غلام کو مذاقاً آزادی دی تو عورت کو طلاق ہو جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا۔

۲۷۷۷۴..... جب عورت دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دی ہے اور اس پر شاہد عدل (سچا گواہ) بھی پیش کردے تو شوہر سے حلف (قسم) لیا جائے گا اگر خاوند نے حلف اٹھالیا تو گواہ کی گواہی باطل ہوجائے گی اگر خاوند نے حلف اٹھانے سے انکار کردیا تو اس کا انکار دوسرے گواہ کی مانند ہوگا اور یوں خاوند کی طلاق ہوجائے گی۔رواہ ابن ماجہ عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۴۳ وضعیف الجامع ۳۱۰ لیکن زوائد میں ہے کہ حدیث کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

۲۷۷۷۵..... اسے (ابن عمر کو) چاہیے اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ پاک ہوجائے پھر حیض آئے اس کے

بعد پاک ہو پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے بشرطیکہ اس پاکی (طہر) میں جماع نہ کیا ہو پس طریقہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۷۷۷۶......جس شخص نے بدعت کے لیے طلاق دی ہم اس کی بدعت کو اس کے سپرد کر دیں گے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن معاذ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الملطیۃ ۲۹

۲۷۷۷۷......لوگوں کیا ہوا جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے ساتھ کھیلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کوئی کہتا ہے: میں نے تجھے طلاق دے دی میں نے تجھ سے رجوع کر لیا میں نے تجھے طلاق دے دی میں نے تجھ سے رجوع کر لیا۔ رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی السنن عن ابی موسیٰ

۲۷۷۷۸......نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ماجہ عن علی والحاکم عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۰۶۲۔

۲۷۷۷۹......طلاق نہیں ہوتی مگر ملکیت میں، آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت میں، فروخت اسی چیز کو کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو۔ اسی چیز کی نذر پوری کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو نذر وہی ہوتی ہے جس سے رب تعالیٰ کی رضاجوئی مطلوب ہو جس نے معصیت پر قسم کھائی اس کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں جس نے قطع رحمی پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہوتی۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابن عمرو

۲۷۷۸۰......اے لوگو! تمہیں کیا ہوا چنانچہ تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے کرا دیتا ہے پھر ان کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہو جاتا ہے جبکہ طلاق تو خاوند کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

۲۷۷۸۱......اے عباس! کیا آپ تعجب نہیں کرتے کہ مغیث بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث سے کتنی نفرت کرتی ہے۔

رواہ البخاری وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

فائدہ:......حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو خیار عتق ملا تھا لہٰذا وہ اپنے خاوند کے پاس نہیں رہنا چاہتی تھیں اور طلاق لینا چاہتی تھیں۔

۲۷۷۸۲......نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور ملکیت سے پہلے آزادی نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ماجہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۰۶۳

۲۷۷۸۳......اکراہ (زبردستی) کی صورت میں نہ طلاق ہوتی ہے نہ ہی عتاق۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے آسنی المطالب ۱۷۱۶۔

۲۷۷۸۴......طلاق نہیں ہوتی مگر عدت کے لیے اور عتاق (آزادی) نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کیلئے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۱۔

۲۷۷۸۵......تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ سنجیدگی سے کی جائیں تو ہو جاتی ہیں اور اگر مذاق سے کی جائیں تب بھی ہو جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں طلاق، نکاح اور رجعت۔ رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۸۳، ۳۸۴۔

۲۷۷۸۶......تین چیزوں سے کھیل کود (مذاق) کرنا جائز نہیں۔ طلاق، نکاح اور آزادی۔ رواہ الطبرانی عن فضالۃ بن عبید

فائدہ:......یعنی اگر لڑکی لڑکا دو آدمیوں کے سامنے از روئے مذاق کہیں کہ ہم نے آپس میں نکاح کر لیا تو نکاح ہو جائے گا اسی طرح خاوند مذاق میں یا ویسے کھیل کود کے لیے بیوی کو طلاق دے تو فی الواقع طلاق ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مذاقاً مالک غلام کو آزادی دے وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

اکمال

۲۷۷۸۷......تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے (یعنی ہر حال میں واقع ہو جاتی ہیں) طلاق، نکاح اور

عتاق۔رواہ القاضی ابویعلیٰ عن عبداللہ بن علی طبری فی الاربعین عن ابی ہریرۃ

۲۷۷۸۸ ... جس شخص نے سچ مچ یا مذاقاً طلاق دی، یا کسی چیز کو حرام کیا یا نکاح کیا یا نکاح کروایا تو ان چیزوں کا اس پر وقوع ہوجائے گا۔

رواہ ابن ماجہ و ابن جریر و ابن ابی حاتم عن الحسن مرسلاً

۲۷۷۸۹ ... جس شخص نے طلاق دی یا کوئی حرام کیا یا نکاح کیا یا نکاح کرایا اور پھر کہے میں تو مذاق کررہا تھا یہ کام سچ مچ ہوجائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن الحسن عن ابی الدرداء

۲۷۷۹۰ ... طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

رواہ الحاکم عن ابن عمرو و ابن ابی شیبۃ عن طاؤس مرسلاً و ابن ابی شیبۃ عن علی و عائشۃ موقوفاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۱۹۔۶۲۲۰۔

۲۷۷۹۱ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر نہیں مانی جاسکتی۔رواہ عبدالرزاق عن معاذ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۲

۲۷۷۹۲ ... جس عورت کی تمہیں ملکیت حاصل نہیں اس کی طلاق نہیں اور جس غلام کے تم مالک نہیں اس کی آزادی نہیں۔

رواہ الطبرانی عن معاذ عبدالرزاق عن ابن عمرو

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۲۱۔

۲۷۷۹۳ ... بغیر نکاح کے طلاق نہیں ہوتی۔رواہ سعید بن المنصور عن انس

بغیر نکاح کے طلاق واقع نہیں ہوگی

۲۷۷۹۴ ... اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی جس نے نکاح ہی نہ کیا ہو اور جو شخص غلام کا مالک نہ ہو اس کی آزادی نافذ نہیں ہوتی۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی والحاکم والبیھقی والضیاء عن جابر عبدالرزاق عن طاؤس مرسلاً و عن ابن عباس موقوفاً

۲۷۷۹۵ ... طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت (غلام) کے بعد۔رواہ الخطیب عن علی الحاکم عن عائشۃ عبدالرزاق الحاکم والبیھقی عن معاذ یاابوداؤد الطیالسی و ابن ابی شیبۃ والبیھقی عن ابن عمرو

۲۷۷۹۶ ... طلاق نہیں ہوتی مگر ملکیت کے بعد اور عتاق (آزادی) نہیں ہوتی مگر ملک کے بعد۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوقوف ۱۰

۲۷۷۹۷ ... جو شخص ملکیت نہ رکھتا ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۷۷۹۸ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی، ملک سے قبل عتاق نہیں ہوتی، دودھ چھڑانے کی مدت کے بعد رضاعت نہیں ہوتی آٹھ پہر روزے کی کوئی حقیقت نہیں صبح سے لے کر رات گئے تک خاموشی اختیار کرنے کی کوئی حقیقت نہیں۔رواہ البیھقی عن جابر والبیھقی عن علی

۲۷۷۹۹ ملک سے قبل طلاق نہیں ہوتی اور سر میں لگے زخم "موضحہ" کے علاوہ باقی زخموں میں قصاص نہیں ہوتا۔رواہ البیھقی عن طاؤس مرسلاً

فائدہ: ...... "موضحہ" سر کا وہ زخم ہے کہ چمڑی کٹ جائے اور ہڈی کی سفیدی ظاہر ہوجائے۔اس قسم کے زخم میں قصاص ہوگا بقیہ زخموں میں قصاص مشکل ہے ان میں دیت ہوگی دیکھئے کتب فقہ۔از مترجم

۲۷۸۰۰ ... جس شخص نے ایسی عورت کو طلاق دی جس کا وہ مالک نہیں تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی جس نے ایسے غلام کو آزاد کرنا چاہا جو اس کی ملکیت میں نہیں تو وہ غلام آزاد نہیں ہوگا، جس نے ایسی چیز کی نذر مانی جس کا وہ مالک نہیں اس کی نذر نہیں ہوگی؟ جس نے معصیت پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہوتی اور جس نے قطع رحمی پر قسم اٹھائی اس کی قسم بھی نہیں ہوتی۔رواہ الحاکم والبیھقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۷۸۰۱.....لوگوں کو کیا ہوا جو یہ اپنے غلاموں کی اپنی ہی باندیوں سے شادی کراتے ہیں اور پھر ان کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہوجاتے ہیں خبردار ہوشیار رہو طلاق کا مالک وہی ہے جو جماع کرتا ہو۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۷۸۰۲.....جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے (اور ساتھ ساتھ) انشاءاللہ (کہہ دیا) یا غلام سے کہا: تو آزاد ہے (اور ساتھ ساتھ) انشاءاللہ (کہہ دیا) یا کہا: اس کے ذمہ بیت اللہ تک پیدل چلنا ہے انشاءاللہ تو اس پر کچھ نہیں ہوگا۔یعنی طلاق عتاق اور قسم واقع نہیں ہوگی۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۶۸ والمتناھیۃ ۱۰۶۴

طلاق کے ساتھ انشاءاللہ کہنے سے طلاق نہ ہوگی

۲۷۸۰۳.....جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے انشاءاللہ، عورت کو طلاق نہیں ہوگی اور جب اپنے غلام سے کہے "تو آزاد ہے انشاءاللہ" تو وہ آزاد ہوجائے گا"۔رواہ الدیلمی عن معاذ

۲۷۸۰۴.....جو کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے "ایک سال تک تجھے طلاق ہے انشاءاللہ" تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

رواہ الحاکم فی التاریخ وابن عساکر عن الجارود بن یزید النیسابوری عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

کلام:.....حاکم کہتے ہیں اس روایت کا دارومدار جارود پر ہے اور وہ متروک راوی ہے۔

۲۷۸۰۵.....جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تجھے اللہ کی مشیت یا اللہ کے ارادہ کے ساتھ طلاق ہے مشیت تو خاص اللہ کے لیے ہے بخدا مشیت کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی اور ارادہ کی صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی۔رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۸

۲۷۸۰۶.....جس عورت سے ہمبستری نہ کی گئی ہو اس کی ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔رواہ البیھقی عن الحسن مرسلاً

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۷۵۔

۲۷۸۰۷.....کیا تمہارا دادا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا، سو تین طلاقیں تو اس کی ہیں (جو واقع ہوجائیں گی) رہی بات ۹۹۷ (نوصد ستانوے) طلاقوں کی سو وہ ظلم اور زیادتی ہے اگر اللہ چاہے اسے عذاب دے چاہے اسے معاف کردے۔رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دادا نے اپنی ایک بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔میں نے اس کے متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا۔آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۷۸۰۸.....یقیناً تمہارا باپ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ وہ اس معاملہ سے نکلنے کے لیے کوئی راستہ بنا سکتا، اب تو تین طلاقوں کی وجہ سے بیوی اس سے بائنہ ہوچکی ہے اور یہ طلاق سنت کے مطابق ہیں۔جبکہ ۹۹۷ طلاقیں اس کے گلے میں گناہ بن کر لٹکی ہوئی ہیں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابراھیم بن عبیداللہ بن عبادۃ بن الصامت عن ابیہ عن جدہ

کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں اس شخص کے بیٹے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا اور عرض کیا کیا اس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۷۸۰۹.....لوگوں میں سے کوئی شخص یوں کہتا ہے میں نے نکاح کرلیا، میں نے طلاق دے دی جبکہ یہ مسلمانوں کا طریقہ طلاق نہیں بیوی کو اس کی عدت سے پہلے طلاق دو۔رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

فائدہ:.....عدت سے پہلے طلاق دینے کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو طہر میں طلاق دی جائے پھر آنے والا حیض اس کی عدت میں شمار ہوگا۔

۲۷۸۱۰.....تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے کیوں کہتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دے دی، میں نے تجھ سے رجوع کرلیا؟ یہ مسلمانوں کا طریقہ طلاق نہیں عورت کو طہر میں طلاق دو۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابی موسیٰ

۲۷۸۱۱......اسے کہو اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے طہر میں طلاق دے یا وہ حاملہ ہو۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن ابن عمر

۲۷۸۱۲......غلام اور پاگل کی طلاق اور خرید وفروخت جائز نہیں۔ رواہ ابن عدی والدیلمی عن جابر

فرع دوم......عدت استبراء اور حلال کرنے کا بیان

۲۷۸۱۳......(جس عورت کا شوہر مر جائے اس کی) عدت چار مہینے دس دن ہے حالانکہ تم میں سے کوئی عورت جاہلیت میں سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکتی تھی۔ رواہ مالک والبیہقی والترمذی والنسائی وابن ماجه عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۷۸۱۴......جس عورت کا خاوند مر جائے وہ عصفر (بوٹی) میں رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، اور مشق زدہ کپڑے نہ پہنے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے اور سرمہ بھی نہ لگائے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۷۸۱۵......جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ اپنے شوہر پر سوگ کر سکتی ہے چونکہ اسے چار ماہ دس دن اس پر سوگ کرنا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الثلاثة عن ام حبيبة وزينب بنت جحش واحمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجه عن حفصة وعائشة والنسائی عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۷۸۱۶......جو عورت اللہ کی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ وہ سرمہ نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے خوشبو لگا کر نہ چلے البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد تھوڑی سی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه عن ام عطية

اکمال

۲۷۸۱۷......اپنے گھر میں ٹھہری رہو حتیٰ کہ تمہاری مدت (عدت) پوری ہو جائے۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابن ماجه والحاکم عن الفريعة بنت مالک اخت ابی سعید

۲۷۸۱۸......اپنے اسی گھر میں ٹھہری رہو جس میں تمہیں شوہر کی وفات کی خبر پہنچی ہے یہاں تک کہ تمہاری مدت (عدت پوری ہو جائے)۔

فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والنسائی عن الفريعة بنت مالک اخت ابی سعید

۲۷۸۱۹......جس عورت کا شوہر مر جائے وہ مہندی نہ لگائے، سرمہ نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے اور زیور بھی نہ پہنے۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی الله عنها

فائدہ:......سوگ کرنے کا معنی ہی افسوس کرنا ہے اگر شوخ کپڑے، مہندی، زیور، خوشبو وغیرہ استعمال کی جائے تو وہ سوگ، سوگ نہیں رہتا بلکہ خوشی بن جاتی ہے۔ اسی طرح اچھے اچھے کپڑے اسی طرح انواع واقسام کے کپڑے بھی وہ عورت نہ پہنے جس کا خاوند مر گیا ہو یہی حکم میک اپ کرنے کا ہے ایام سوگ میں میک اپ کرنا بھی جائز نہیں۔ از مترجم

۲۷۸۲۰......تین دن تک سوگ والے کپڑے پہن لو پھر جو چاہو کرو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن مسیع والبیہقی فی السنن عن اسماء بنت عمیس

عدت طلاق اور متعۂ طلاق

۲۷۸۲۱......تمہاری عدت اسوقت پوری ہو جائے گی جب تم وضع حمل کر لوگی۔ رواہ عبدالرزاق عن سبیعة

۲۷۸۲۲..... عدت گزر چکی ہے اسے پیغام نکاح دے دو۔ رواہ ابن ماجه عن الزهیر

۲۷۸۲۳..... تمہارے لیے خرچہ بھی نہیں اور رہائش بھی نہیں۔ رواہ مسلم عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۲۴ تمہارے لیے خرچہ نہیں ہاں البتہ اگر تم حاملہ ہوتو پھر خرچہ ہے۔ رواہ ابو داؤد عنها

۲۷۸۲۵..... جاؤ اور اپنی کھجوریں کاٹو شاید تم ان سے صدقہ کرو یا بھلائی کا کام کرو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجه والحاکم عن جابر

۲۷۸۲۶..... عورت کے لیے نان نفقہ اور رہائش اس وقت ہوگی جب اس پر شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہو۔ رواہ النسائی عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۲۷..... جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے رہائش اور نفقہ نہیں۔ رواہ الحاکم عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۲۸..... اسے متعہ (تھوڑا سا ساز وسامان) دے دو اگرچہ وہ ایک صاع ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ الخطیب عن جابر

۲۷۸۲۹..... وہ حاملہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو اس کے لیے نفقہ نہیں ہوگا۔ رواہ الدارقطنی عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۱۶۔

اکمال

۲۷۸۳۰..... جب تم وضع حمل کرلو تمہاری عدت پوری ہو جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۷۸۳۱..... اگر عورت وضع حمل کر (بچہ جنم دے) دے اس کی عدت گزر جاتی ہے۔

رواہ الترمذی وابن ماجه والطبرانی عن الاسود بن ابی السنابل بن بعکک

اسود کہتے ہیں سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے ۲۳ دن بعد وضع حمل کر دیا، جب اس نے غسل کیا اسے نکاح کا شوق پیدا ہوا نبی کریم ﷺ نے یہی حدیث ارشاد فرمائی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ مشہور حدیث ہے اور ہم اسود کی ابو سنابل سے مروی کوئی روایت نہیں جانتے میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو فرماتے سنا ہے: میں نہیں جانتا کہ ابو سنابل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہوں۔

۲۷۸۳۲..... چھوٹی سورت نساء (یعنی سورت طلاق) نے ہر عدت کو منسوخ کر دیا ہے جو عورتیں حاملہ ہوں ان کی عدت وضع حمل ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخه عن ابن مسعود

۲۷۸۳۳..... اے فاطمہ! رہائش اور نان نفقہ اس عورت کے لیے ہے جس کے شوہر کو اس پر رجوع کرنے کا حق حاصل ہو۔

رواہ ابن سعد عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۳۴..... تیرے لیے نفقہ اور رہائش نہیں ہے (رواہ مسلم عن فاطمة بنت قیس، کہ ان کے خاوند نے انھیں طلاق بائن دے دی اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا)

۲۷۸۳۵..... جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے نان نفقہ اور رہائش ہوگی۔ رواہ الدارقطنی عن جابر

فائدہ: ..... عورت کو خواہ طلاق رجعی دی گئی ہو یا طلاق بائن دی گئی ہو یا طلاق مغلظہ دی گئی ہو ان صورتوں میں عورت کے لیے نفقہ اور رہائش واجب ہوگی۔ دیکھئے فقہ کی مطولات۔

استبراء کا بیان

فائدہ: ..... باندی کے ایک حیض کو گزار لینا اصطلاح شریعت میں استبراء کہلاتا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ کوئی شخص باندی خریدے یا اس کو حصہ میں ملے اس وقت تک باندی کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جب تک اس کا استبراء رحم نہ کرے یعنی ایک حیض نہ گزار دے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو ایک مہینہ گزارنا ضروری ہوگا۔ گویا استبراء باندی کے حق میں عدت ہے۔

۲۷۸۳۶..... ایک حیض کے ذریعے باندیوں کا استبراء (رحم کی پاکی حاصل کرنا) کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

۲۷۸۳۷..... میں نے ارادہ کیا کہ اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں بھی جائے وہ اس کو کس طرح وارث قرار دے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟ وہ اس سے کس طرح خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن ابی الدرداء

فائدہ:..... یعنی بغیر استبراء کے فلاں شخص باندی سے جماع کرتا ہے اگر وہ باندی اس کے نطفہ سے حاملہ ہو جائے اور بچہ پیدا ہو نہ معلوم ہو پہلے کسی شخص کے نطفہ سے ہے یا اس کے نطفہ سے پھر وہ اس بچے کو وارث کیسے بنائے گا؟ یا اس سے خدمت کیسے لے گا، حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟

۲۷۸۳۸..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ دوسرے کی کھیتی کو اپنے پانی سے سیراب کرے (یعنی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو جانے والی باندی سے جماع کرے) جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے پاس قیدیوں میں سے کوئی باندی آئے وہ اس وقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک اس کا استبراء نہ کرلے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مال غنیمت کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کی سواری پر سوار نہ ہو بایں طور پر کہ جب لنگڑانے لگے اسے واپس کردے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے بایں طور کہ جب بوسیدہ ہو جائے اسے واپس کردے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن رویفع بن ثابت

۲۷۸۳۹..... حاملہ باندی کے ساتھ اسوقت تک جماع نہ کیا جائے جب تک وہ وضع حمل نہ کردے (یعنی وہ حاملہ جس کا خاوند مر گیا ہو اور دوسرا کوئی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو) اور جو باندیاں حاملہ نہ ہوں ان سے اس وقت تک جماع نہ کیا جائے جب تک وہ ایک حیض نہ گزار دیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابی سعید

۲۷۸۴۰..... کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرے اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ تقسیم سے قبل مال غنیمت کو فروخت کرے اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کپڑا پہنے حتیٰ کہ جب اسے بوسیدہ کرے تو واپس کردے اور یہ بھی حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار ہو پھر اسے لنگڑا بنا کر واپس کردے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن حبان عن رویفع بن ثابت الانصاری ورواہ الترمذی صدرہ

۲۷۸۴۱..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔ رواہ الترمذی عن رویفع

فائدہ:..... یعنی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ عورت سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وضع حمل نہ ہو جائے۔

۲۷۸۴۲..... وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو (دوسرے کے نطفہ سے) حاملہ سے جماع کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۴۰۔

اکمال

۲۷۸۴۳..... میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں جائے وہ اسے کیسے وارث بنائے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں ہے؟ وہ اس (بچے) سے کیسے خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟ حالانکہ وہ اسے اپنے کانوں اور آنکھوں سے لائے ہوئے ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والطبرانی عن ابی الدرداء

نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا حمل وضع کے قریب تھا اور وہ عورت خیمہ کے دروازے پر بیٹھی تھی آپ نے فرمایا شاید

اس کا خاوند اس سے جماع کرتا ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۷۸۴۴.....ہر وہ باندی جو (دوسرے کے نطفہ سے) حاملہ ہو اس سے جماع کرنا مالک پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ وضع حمل کردے ہر وہ گدھا جس پر بوجھ لادا جاتا ہے اس کا گوشت کھانا حرام ہے اور تھوم کا کھانا بھی حرام ہے پھر نبی کریم ﷺ نے تھوم کو حلال قرار دے دیا البتہ کھا کر مسجد میں جانے سے منع فرمایا تاوقتیکہ اس کی بو نہ ختم ہو جائے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۷۸۴۵.....کوئی شخص بھی کسی ایسی عورت سے جماع نہ کرے جو کسی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۲۷۸۴۶.....کوئی شخص بھی ایسی باندی سے جماع نہ کرے جو غیر کے نطفہ سے حاملہ ہو حتیٰ کہ وہ وضع حمل نہ کرے اور غیر حاملہ باندی سے بھی جماع کرنا جائز نہیں جب تک اسے ایک حیض نہ آجائے۔رواہ البیھقی عن عامر مرسلاً

۲۷۸۴۷.....قیدی باندیوں سے جماع مت کرو یہاں تک کہ انھیں حیض نہ آجائے حاملہ باندیوں سے بھی جماع مت کرو حتیٰ کہ وہ وضع حمل نہ کرلیں۔والد اور بیٹے کے درمیان بیع کے ذریعہ تفریق مت ڈالو۔رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس

فائدہ:.....یعنی چھوٹا کہ اپنے غلام باپ سے مانوس ہے اگر باپ کو بیچ دو گے تو بچے کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

حلالہ کا بیان

۲۷۸۴۸.....حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن علی والترمذی والنسائی عن ابن مسعود والترمذی عن جابر

۲۷۸۴۹.....کیا میں تمہیں مستعار بکرے کی خبر نہ دوں چنانچہ وہ حلالہ کرنے والا ہے۔حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔

رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی السنن عن عقبۃ بن عامر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۷۲

۲۷۸۵۰.....شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو سو اس وقت تک اس کے پاس واپس نہیں جاسکتی جب تک اس کا (دوسرے خاوند کا) شہد نہ چکھ لو اور وہ تمہارا شہد نہ چکھ لے (یعنی تم سے جماع نہ کرے)۔رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عائشۃ

۲۷۸۵۱.....(مطلقہ) عورت پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک دوسرا خاوند اس سے جماع نہ کرے۔

رواہ النسائی عن ابن عمر

۲۷۸۵۲.....شہد سے مراد جماع ہے۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

اکمال

۲۷۸۵۳.....جب کوئی شخص اپنی بیوی کو مختلف طہروں میں تین طلاقیں دے دے یا مبہم تین طلاقیں دے دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ الطبرانی عن الحسن بن علی

۲۷۸۵۴.....جو شخص بھی اپنی بیوی کو مختلف طہروں میں تین طلاقیں دے دے یا مبہم تین طلاقیں دے دے وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں رہتی جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ الدارقطنی عن سوید بن غفلۃ وابن عساکر عنہ عن ابیہ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۲۱۰۔

۲۷۸۵۵.....جس شخص نے بھی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں بایں طور پر کہ ہر طہر کے شروع میں ایک ایک طلاق دیتا رہا یا ہر طہر کے آخر میں ایک ایک طلاق دیتا رہا یا اکٹھی تین طلاقیں دیں وہ عورت اس شخص کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

رواه الدارقطني في الافراد والديلمي عن الحسن عن علي

۲۷۸۵۶.....جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواه البيهقي

۲۷۸۵۷.....وہ مطلقہ عورت جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے اور دوسرا اس سے جماع نہ کرے اور اس کا شہد نہ چکھ لے۔رواه الطبراني عن ابن عمر

۲۷۸۵۸.....تمہیں پہلے شوہر کے پاس جانے کا اختیار حاصل نہیں تاوقتیکہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص تمہارا شہد نہ چکھ لے (یعنی تم سے جماع نہ کرے۔رواه احمد بن حنبل عن عبدالله بن عباس

۲۷۸۵۹.....اے تمیمہ! بخدا تم عبدالرحمٰن کے پاس واپس نہیں جاسکتی ہوتاوقتیکہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص تمہارا شہد چکھ نہ لے۔

رواه الطبراني عن عائشة

مطلقہ عورت پہلے شوہر کے لئے کب حلال ہوگی؟

۲۷۸۶۰.....مطلقہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی تاوقتیکہ دوسرا خاوند اس کا شہد نہ چکھ لے۔

رواه البيهقي عن عائشة، البيهقي عن انس البيهقي، عن ابن عمر

۲۷۸۶۱.....وہ عورت تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی جب تک کہ وہ شہد نہ چکھ لے۔رواه البيهقي عن عبدالرحمن بن الزبير

۲۷۸۶۲.....نکاح نہیں ہوتا مگر وہی جو رغبت سے ہو اور دھوکا دہی سے نکاح نہیں ہوتا اور اس شخص کا نکاح بھی نہیں ہوتا جو کتاب اللہ کا مذاق اڑاتا ہو اور شہد نہ چکھتا ہو یعنی جماع نہ کرے اور عورت پہلے کے لیے حلال ہو جائے۔رواه الطبراني عن ابن عباس

۲۷۸۶۳.....جس شخص نے طلاق مغلظہ دی اس نے اللہ تعالیٰ کے دین کا مذاق اڑایا اور اسے سامان کھیل سمجھا ہم اس پر تین طلاقوں کا حکم لاگو کریں گے چنانچہ وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواه ابونعيم وابن النجار عن علي

۲۷۸۶۴.....کوئی شخص اپنی بیوی کو خلیۃ یعنی تم نکاح کی قید سے آزاد ہو یا بریۃ یعنی تم عقد نکاح سے بری ہو یا حرام ہو کہا تو وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں رہے گی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواه الديلمي عن علي

۲۷۸۶۵.....جب کوئی باندی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دے دے پھر وہ خود اسے خرید لے اب وہ باندی اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ باندی کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواه الدارقطني في الافراد عن ابن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الملطیفۃ ۵۲۔

باندی کی طلاق کا بیان

۲۷۸۶۶.....غلام دو طلاقوں کا مالک ہوتا ہے دو طلاقوں کے بعد عورت اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے، باندی کی عدت دو حیض ہیں، باندی پر آزاد عورت سے نکاح کیا جاسکتا ہے جبکہ آزاد عورت پر باندی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

رواه الدارقطني والبيهقي في السنن عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۵۱۔

۲۷۸۶۷...... باندی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔

رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن عائشۃ وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۶ وضعیف ابن ماجہ ۴۵۱۔

اکمال

۲۷۸۶۸...... باندی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ رواہ البیہقی فی السنن وضعفہ وابن عساکر عن عائشۃ

۲۷۸۶۹...... باندی کو دو طلاقیں دی جاسکتی ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشۃ

فصل دوم...... ترہیب عن الطلاق کا بیان

۲۷۸۷۰...... اللہ تعالیٰ طلاق کو ناپسند کرتا ہے جبکہ عتاق (غلام آزاد کرنے) کو پسند کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن معاذ بن جبل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۱۶۸۹ والکشف الالٰہی ۷۸۔

۲۷۸۷۱...... اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز کو حلال نہیں کیا جو طلاق سے بڑھ کر اسے مبغوض ہو۔ رواہ الحاکم عن محارب بن دثار مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸ او الشذرۃ ۹۔

۲۷۸۷۲...... سب سے زیادہ ناپسندیدہ حلال چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں طلاق ہے۔ رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۷۲ وضعیف ابن ماجہ ۴۴۱۔

۲۷۸۷۳...... شادی کرو اور عورتوں کو طلاق نہ دو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نکاح پر نکاح کرنے والوں اور طلاق دینے والوں مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں فرماتے۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۳۰۔

۲۷۸۷۴...... شادیاں کرو طلاقیں مت دو چونکہ طلاق سے عرش پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے۔ رواہ ابن عدی عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۸ وتحذیر المسلمین ۸۶۔

۲۷۸۷۵...... عورتوں کو طلاق صرف کسی سخت تہمت کی وجہ سے دی جائے چونکہ اللہ تعالیٰ نکاح کرنے والے اور طلاقیں دینے والے مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۴۴۔

۲۷۸۷۶...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے شمار نکاح کرنے والے اور طلاقیں دینے والے مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ الصامت

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۱۷۔

۲۷۸۷۷...... شیطان پانی (سمندر) پر اپنا تخت بچھاتا ہے پھر اپنے لشکر (چیلے چمچے) دائیں بائیں فساد مچانے کے لیے بھیج دیتا ہے اس کے ہاں سب سے بڑا مقام اس کا ہوتا ہے جس نے کوئی بڑا فتنہ سرانجام دیا ہو چنانچہ ایک (چمچہ) آتا ہے اور کہتا ہے میں نے فلاں کام کیا شیطان کہتا ہے تو نے کوئی خاص کام نہیں کیا پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے: جب میں نے تجھے چھوڑا ہے میں نے فلاں میاں بیوی کے درمیان فرقت ڈالی ہے شیطان اسے اپنے قریب تر رکھتا ہے اور شاباش دیتے ہوئے کہتا ہے تو بہت اچھا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

اکمال

۲۷۸۷۸..... اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے طلاق سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں پیدا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے سطح زمین پر غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب چیز نہیں پیدا کی چنانچہ جب کوئی شخص اپنے غلام سے کہتا ہے۔ تو آزاد ہے انشاء اللہ تو وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے اور استثناء کا اعتبار نہیں ہوتا۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تجھے طلاق ہے انشاء اللہ' عورت کو طلاق نہیں ہوتی استثناء کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

رواه ابن عدی و البیهقی و الدیلمی عن معاذ

۲۷۸۷۹..... اللہ تعالیٰ نے نکاح سے زیادہ محبوب کوئی چیز حلال نہیں کی اور طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ چیز حلال نہیں کی۔

رواه ابن لال و الدیلمی عن ابن عمر

۲۷۸۸۰..... کوئی چیز نہیں ان چیزوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں جو اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو طلاق سے بڑھ کر۔ رواه البخاری عن ابن عباس وفیه الربیع بن بدر متروک

۲۷۸۸۱..... اے ابوایوب! ام ایوب کی طلاق ایک بڑا گناہ ہے۔ رواه الطبرانی عن ابن عباس

کتاب الطلاق ...... از قسم افعال

احکام طلاق

۲۷۸۸۲..... ''مسند صدیق'' مکحول سے مروی ہے کہ ابوبکر، عمر، علی، ابن مسعود، ابو درداء، عبادہ بن صامت، عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہم اجمعین فرمایا کرتے تھے جو شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک عورت نے تیسرے حیض سے غسل نہ کیا ہو عدت کے اندر خاوند بیوی کا وارث ہوگا اور بیوی خاوند کی وارث ہوگی۔ رواه ابن ابی شیبة

۲۷۸۸۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور اسے ایک یا دو حیض آئیں پھر اسے حیض نہ آئے اسے چاہیے کہ ۹ ماہ تک انتظار کرے حتیٰ کہ اس کا حمل واضح ہو جائے اگر نو ماہ میں حمل واضح نہ ہوا سے چاہیے کہ عدت کے تین ماہ اور گزارے ۹ ماہ کے بعد جو اس نے حیض کے گزارے تھے۔ رواه مالک و الشافعی و عبدالرزاق و عبد بن حمید و البیهقی

۲۷۸۸۴..... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ ایک عورت کو طلاق البتہ (بائن) دی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک طلاق قرار دی۔

رواه الشافعی و عبدالرزاق و ابن ابی شیبة و ابن سعد و البیهقی

۲۷۸۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص اپنی بیوی کو خلیقۃ' نکاح کی قید سے آزاد، بریۃ یعنی تو عقد نکاح سے بری ہے برتۃ یعنی تجھ سے تعلق ختم ہے۔ ان الفاظ سے ایک طلاق واقع ہوگی اور خاوند اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

رواه عبدالرزاق و ابن ابی شیبة و سعید بن المنصور و البیهقی

عورت اختیار استعمال نہ کرے؟

۲۷۸۸۶..... عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے عورت کو یا اس کی مالک بنا دے اور دونوں اس مجلس سے جدا جدا ہو جائیں اور کوئی

نئی بات نہ ہوتو عورت کا معاملہ خاوند کے پاس ہوگا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب خاوند بیوی کو اختیار دے اگر بیوی اپنے شوہر کو اختیار کرے تو یہ کسی درجے میں نہیں۔اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۷۸۸۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب خاوند بیوی کو طلاق دے اور خاوند بیمار ہو، بیوی عدت میں خاوند کی وارث ہوگی اور خاوند بیوی کا وارث نہیں بنے گا۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیہقی وضعفہ

۲۷۸۸۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نشے میں دھت انسان کی طلاق نہیں ہوتی۔رواہ مسدد

۲۷۸۹۰..... ابوخلال عتکی کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہت ساری مسائل دریافت کیے منجملہ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ایک شخص عورت کو طلاق کا اختیار دے دے تو کیا عورت کو اختیار مل جائے گا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عورت کو اختیار مل جائے گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۸۹۱..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: طلاق دینا مردوں کا کام ہے اور عدت گزارنا عورت کا کام ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۸۹۲..... قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک غلام کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی غلام نے اس عورت کو دو طلاقیں دے دیں بعد میں غلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھا تو ان حضرات نے فرمایا: یہ اب اپنی بیوی کے قریب مت جائے۔رواہ البیہقی

۲۷۸۹۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے درال حالیکہ وہ حائضہ تھی۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اپنی بیوی کو جدا کر دیا وہ شخص بولا رسول کریم ﷺ نے تو ابن عمر کو بیوی سے رجوع کرنے کا حکم دیا تھا (لہٰذا یہ حق مجھے بھی ملنا چاہیے) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عمر کے پاس ابھی طلاق باقی تھی تب اسے رجوع کا حکم دیا تھا جبکہ تمہارے پاس کوئی طلاق باقی نہیں رہی تم کیونکر رجوع کروگے۔رواہ البیہقی

۲۷۸۹۴..... مطلب بن حطب کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور معاملہ ان سے بیان کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا تم نے ایسا کیوں کیا؟ مطلب کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھ سے یہ فعل سرزد ہوگیا ہے۔چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی "ولو انهم فعلوا مايوعظون به لكان خير اللهم واشد تثبيتاً"۔اگر لوگ وہ کام کریں جو انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لیے بہتر اور زیادہ سے زیادہ ثابت قدمی کا باعث ہو۔بھلا تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھ سے یہ فعل سرزد ہوگیا ہے۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس روک لو، چونکہ ایک طلاق ہو چکی ہے۔رواہ الشافعی وسعید بن المنصور

۲۷۸۹۵..... عطا ابن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تیری رسی تیری گردن میں ہے (یہ کنایہ لفظ ہے اس سے اگر طلاق کی نیت کی جائے تو طلاق بائن واقع ہوتی ہے اس نے یہ الفاظ کئی بار کہے پھر وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے حلف لیا کہ تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی۔رواہ سعید بن المنصور والبیہقی

۲۷۸۹۶..... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ امرک بیدک (تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے) اور اختاری (یعنی اپنے آپ کو اختیار کرے) دونوں برابر ہیں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۹۷..... مسروق کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور اس نے اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود سے کہا: اس مسئلہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: میں اسے ایک طلاق سمجھتا ہوں اور خاوند اس کا مالک ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں

بھی اسے یہی سمجھتا ہوں۔رواہ الشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیہقی

۲۷۸۹۸......ابو سعید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نشے میں دھت شخص کی طلاق کو روا رکھا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۹۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔رواہ ابن ابی شیبۃ

بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کا حکم

۲۷۹۰۰......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: میرا بیوی سے نزاع ہو گیا جس طرح لوگوں کے درمیان ہوتا ہے۔ بیوی نے کہا: میرا معاملہ جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ میرے ہاتھ میں ہوتا تم دیکھتے میں کیا کرتی، میں نے کہا: جو اختیار میرے ہاتھ میں ہے وہ میں نے تجھے دے دیا۔ بیوی بولی! مجھے تین طلاقیں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسے ایک ہی طلاق سمجھتا ہوں تم رجوع کا حق رکھتے ہو اور میں ابھی امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتا ہوں چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور سارا واقعہ سنایا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مردوں کو ایک چیز کا اختیار دے رکھا ہے اور مرد اس اختیار کو عورتوں کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں اس عورت کے منہ میں خاک بھلا تم نے کیا کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے ایک ہی طلاق سمجھتا ہوں اور مرد کو رجوع کا حق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی یہی سمجھتا ہوں اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور بتاتے میں سمجھتا کہ تم نے درست جواب نہیں دیا۔

رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۷۹۰۱......عبدالکریم ابوامیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ بیوی کے ہاتھ میں دے دیا عورت نے اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دیں مرد نے کہا: بخدا میں نے تو صرف ایک طلاق کا معاملہ تمہارے ہاتھ میں دیا ہے۔ دونوں معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرد سے حلف لیا جس کی صورت یہ تھی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تو نے صرف ایک طلاق کا معاملہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں دیا۔ یوں مرد نے حلف اٹھایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بیوی اسے واپس کر دی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے شعبی سے سوال کیا: ایک شخص اپنی بیوی کا معاملہ بیوی کے ہاتھ میں دے دے اور وہ تین طلاقیں دے دے؟ شعبی نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق ہو گی اور رجوع کا حق ہو گا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقد نکاح کا اختیار مرد کے ہاتھ میں تھا اس نے کسی اور کو سونپ دیا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کی اپنی زبان سے جاری ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۳......شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک تملیک اور خیار برابر ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ شخص جس کی عقل پر وسوسوں کا غلبہ ہو وہ اپنی بیوی کے ساتھ (طلاق کے معاملہ میں) کھیل رہا ہو تو اس کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۵......قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص جاہلیت میں اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے اور ایک طلاق اسلام میں دے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں نہ حکم دیتا ہوں اور نہ ہی منع کرتا ہوں، جبکہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لیکن میں تمہیں (رجوع کا) حکم دیتا ہوں چونکہ حالت شرک کی طلاق کسی درجہ میں نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۶......زید بن وہب کی روایت ہے کہ اہل مدینہ کے ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے ملے فرمایا: تم نے بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں؟ وہ شخص بولا میں تو ویسے ہی کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑا لے کر اس پر چڑھائی کر دی اور فرمایا:

تمہیں صرف تین طلاقیں کافی تھیں۔رواہ عبدالرزاق وابن شاهین فی السنة والبیهقی

۲۷۹۰۷.....قدامہ بن ابراہیم بن محمد بن حاطب جمحی کی روایت ہے کہ ایک شخص کسی نہایت دشوار جگہ میں اس نے آپ کو رسی سے باندھ کر شہد لینے کے لیے لٹکا اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا اتنے میں اس کی بیوی آنکلی اور رسی پر کھڑے ہوئی اور قسم اٹھائی کہ یا تو میں رسی کاٹ دوں گی یا مجھے تین طلاقیں دے۔خاوند نے عورت کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیا مگر عورت نہ مانی۔بالآخر خاوند نے عورت کو تین طلاقیں دیں، جب وہ دشوار جگہ سے اوپر آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا۔آپ نے فرمایا: اپنی بیوی کے پاس واپس لوٹ جاؤ یہ طلاق نہیں ہے۔رواہ ابوعبیدہ فی الغریب وسعید بن المنصور والبیهقی فی السنن

۲۷۹۰۸.....عبداللہ بن شہاب خولانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کا کیس لایا گیا وہ یہ کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا: مجھے تشبیہ دو۔وہ بولا: تم تو یوں بولتی ہو جیسے ہرنی اور کبوتری، عورت بولی: میں اس وقت راضی نہیں ہوں گی جب تک تم مجھے خلیۃ طالق نہیں کہو گے چنانچہ مرد نے یہ بھی کہہ دیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبر ہونے پر فرمایا: اس عورت کو اپنے ہاتھ میں پکڑو یہ تمہاری بیوی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابوعبید فی الغریب والبیهقی

کنائی طلاق کی ایک صورت

۲۷۹۰۹.....عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تمہاری رسی تمہاری گردن میں ہے۔وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے حلف لیا کہ تم نے اس سے کیا ارادہ کیا ہے؟ وہ بولا! میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہی کچھ ہوگا جو تم نے ارادہ کیا ہے۔رواہ مالک والشافعی وسعید بن المنصور والبیهقی

۲۷۹۱۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں۔اور پھر کہا، تو مجھ پر حرام ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عورت میں تمہارے پاس کبھی بھی واپس نہیں کروں گا۔رواہ عبدالرزاق والبیهقی

۲۷۹۱۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کو کہے "تو مجھ پر حرام ہے" تو یہ تین طلاقیں ہوں گی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۲.....ابن تیمی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دونوں میاں بیوی میں تفریق کر دیتے تھے جبکہ خاوند بیوی کو کہے: تو مجھ پر حرام ہے۔

۲۷۹۱۳.....ابوحسان اعرج یا خلاس بن عمرو بن عدی بن قیس جو کہ بنی کلاب میں سے ہے نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر دیا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم نے اس عورت کو کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنے سے پہلے ہاتھ تک لگایا میں تمہیں رجم کر دوں گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۴.....شعبی کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیوی کو اپنے اوپر حرام کرنے کے متعلق جو کچھ فرمایا میں اس کا تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔البتہ میں تمہیں مقدم ہونے کا علم دوں گا اور تمہیں مرخر ہونے کا حکم دوں گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ مکرہ (مجبور) کی طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر شخص کی طلاق جائز ہے سوائے پاگل کے۔رواہ عبدالرزاق والبیهقی

۲۷۹۱۷.....حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے کہہ دیا ہے: اگر میں فلاں عورت کے ساتھ شادی کروں تو اسے طلاق ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا کچھ اعتبار نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مرد عورت کا معاملہ عورت کے ہاتھ میں دے دے تو فیصلہ جو عورت اپنے متعلق کرے گی اور اس کی علاوہ برابر ہوگا، معاملہ اس کے ہاتھ میں ہوگا جب تک کلام نہ کرے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۹.....ابراہیم اور شعبی رحمۃ اللہ علیہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور عورت اختیار قبول کرے تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ اور اگر اپنے شوہر کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی اختیار قبول کرلیا) تو یہ ایک طلاق ہوئی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا اور اگر اپنے شوہر کو اختیار کرے تو کچھ نہیں ہوگا۔ جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو اسے تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

عورت خیار طلاق استعمال کرے تو؟

۲۷۹۲۰.....ابن جعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور بیوی اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اس میں کچھ نہیں اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جسے لوگوں نے صحیفوں میں پایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۷۹۲۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکا جب تک بالغ نہ ہوجائے اس کی طلاق جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۲۲.....عامر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کردے اور یوں کہے: تو مجھ پر ایسے ہی حرام ہے جس طرح یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت حرام کردیا تھا۔ چنانچہ وہ عورت خاوند پر حرام ہوجائے گی۔ رواہ عبد ابن حمید

۲۷۹۲۳.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ کو طلاق دی تو فاطمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے حفص سے کہا: اپنی بیوی کو متعہ دو اگرچہ وہ ایک صاع ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابونعیم

۲۷۹۲۴.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق مردوں کا کام ہے اور عدت عورتوں کا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۲۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔ رواہ البیہقی

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۱۹۔۶۲۲۰

۲۷۹۲۶.....''ایضاً'' حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ اگر میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے شادی کرلو طلاق نہیں ہوئی۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۲۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکرہ (زبردستی کیا ہوا) کی طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۲۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق یا دو طلاق دے دے، پھر عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ بھی اسے طلاق دے دے۔ آپ نے فرمایا: اگر عورت شادی کرنے کے بعد اس کے پاس واپس لوٹی ہے تو طلاق بھی واپس لوٹ آئے گی۔ اگر عدت کے دوران شادی کی ہے تو خاوند باقی ماندہ طلاقوں کا مالک ہوگیا۔ رواہ البیہقی وضعفہ

۲۷۹۲۹.....''ایضاً'' مزیدہ بن جابر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا عورت اپنے خاوند کے پاس باقی ماندہ طلاقیں لے کر آتی ہے۔ رواہ البیہقی وقال ھذا اصح من الاول

۲۷۹۳۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق کا اختیار مردوں کو حاصل ہے اور عدت گزارنا عورتوں کا کام ہے۔ رواہ البیہقی

کلام:.....حدیث ضعیف دیکھئے حسن الاثر ۳۸۵۔

۲۷۹۳۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر رجوع پر گواہ بنالے حالانکہ عورت کو اس کا علم نہ ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پہلے شخص کی بیوی ہے دوسرے خاوند نے خواہ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۷۹۳۲.....''ایضاً'' حبیب بن ابی ثابت اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں

نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں نے تو اسے تمہارے اوپر حرام کردیا ہے اور باقی طلاقیں اپنی بیویوں پر تقسیم کردو۔ رواہ البیهقی

۲۷۹۳۳..... ''ایضاً'' عطا بن ابی رباح کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس گیا وہ یہ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تیری رسی تیری گردن پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے درمیان فیصلہ کرو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرد سے حلف لیا کہ تم نے اس سے کیا مراد لیا ہے۔ وہ بولا: میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو نافذ رکھا۔

رواہ الشافعی فی القدیم والبیهقی

۲۷۹۳۴..... ''ایضاً'' شعبی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تو خلیہ ''قید نکاح سے آزاد'' بریہ ''عقد نکاح سے بری بائن اور حرام ہے اور جب اس سے طلاق کی نیت کرے تو تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ البیهقی

۲۷۹۳۵..... 'ایضاً'' زاذان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ رضی اللہ عنہ نے خیار کا تذکرہ کیا اور فرمایا: امیر المؤمنین نے مجھ سے خیار کے متعلق پوچھا: میں نے کہا: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق بائن ہوگی اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور اسے رجوع کا حق حاصل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں نہیں ہے۔ لیکن اگر عورت اپنے خاوند کو اختیار کرتی ہے تو کوئی طلاق نہیں ہوگی اگر اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا، میں صرف امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع کی طاقت رکھتا ہوں جب معاملہ میرے سپرد ہوگا اور مجھے معلوم ہوگا کہ میں عورتوں کا مسئول ہوں تو اس وقت میں وہی اختیار کروں گا جو بہتر سمجھوں گا۔ لوگوں نے کہا: بخدا! اگر آپ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر پختہ رہتے ہیں اور اپنے قول کو چھوڑ دیتے ہیں تو یہ تفرد سے ہمیں زیادہ محبوب ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہنس کر فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو پیغام بھیج کر یہی مسئلہ دریافت کیا تو زید رضی اللہ عنہ نے میری مخالفت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی مخالفت کی ہے وہ تو کہتے ہیں: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے گی تو اسے تین طلاقیں ہوں گی اور اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے گی تو اسے ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ رواہ البیهقی

۲۷۹۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اس کے گھر والوں کے سپرد کردے۔ اگر گھر والے اسے قبول کرلیں تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی اور اگر گھر والے عورت کو واپس کردیں تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ رواہ البیهقی

۲۷۹۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کو طلاق کا ایک ہی بار مالک بنادے اور وہ عورت کچھ فیصلہ کردے تو اس کے معاملے میں کچھ نہیں ہوگا اگر فیصلہ نہ کرے تو ایک طلاق ہوگی اور معاملہ مرد کے پاس ہوگا۔ رواہ البیهقی

۲۷۹۳۸..... ''ایضاً'' شعبی اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کردے؟ فرمایا لوگوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے تین طلاقیں قرار دیتے تھے شعبی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا، انھوں نے تو یہ کہا ہے کہ میں نہ اسے حلال کرتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔ رواہ البیهقی

۲۷۹۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے تو عورت اس حیض کو (جس میں اسے طلاق ہوئی) شمار نہ کرے۔ رواہ اسماعیل الخطبی فی الثانی من حدیثه

ممنوعات طلاق

۲۷۹۴۰..... شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رجوع کر لینے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ حیض شمار میں نہ لایا جائے۔ رواہ العدنی

۲۷۹۴۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ بیوی حالت حیض میں تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے فتوی طلب کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ سے کہو: بیوی سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس روکے رکھے حتی کہ جب پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طاہر (یعنی طہر میں بغیر جماع کرنے کی) حالت میں اسے طلاق دے جماع کرنے سے قبل۔ پس طلاق دینے کا یہ طریقہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ رواہ مالک والشافعی وابن عدی واحمد بن حنبل وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابن جریر وابن منذر وابویعلیٰ وابن مردویه والبیهقی

۲۷۹۴۲..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ام ولد ام سعید کہتی ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر وضو کے لیے پانی بہایا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سعید! مجھے دولہا بننے کا شوق ہے میں نے عرض کیا: امیرالمؤمنین آپ کو کس چیز نے روکا ہے؟ فرمایا: کیا چار بیویوں کے بعد دولہا بن سکتا ہوں؟ میں نے عرض کیا: چار میں سے ایک کو طلاق دے دیں اور ایک اور سے شادی کر لیں۔ فرمایا: میں طلاق کو بہت قبیح سمجھتا ہوں۔ رواہ البیهقی

آداب طلاق

۲۷۹۴۳..... طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کبھی تمہارے لیے طلاق میں بردباری تھی لیکن تم نے بردباری کو جلد بازی سے بدل دیا ہم بھی جلد بازی کے حکم کو نافذ کر دیتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

فائدہ:..... یعنی سوچ سمجھ کر طلاق دینی چاہیے پہلے ایک طلاق دے اگر ندامت ہو جائے تاکہ رجوع بھی کرے لیکن اگر کوئی تین طلاقیں دے تو اس نے شریعت کی طرف سے دی ہوئی بردباری کو ٹھکرایا اور اس کی یہ طلاقیں نافذ ہو جائیں گی۔

۲۷۹۴۴..... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے میں اس کی تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دوں لیکن لوگوں نے اپنے اوپر تین طلاقیں لازم کر دی ہیں (ان سے کم کا نام ہی نہیں لیتے) لہٰذا ہم بھی ہر نفس کو وہ چیز لازم کریں گے جو وہ خود اپنے اوپر لازم کرے گا۔ جس شخص نے اپنی بیوی کو کہا: تو مجھ پر حرام ہے۔ تو وہ اس پر حرام ہوگی۔ اور جس نے اپنی سے بیوی سے کہا: تجھے تین طلاقیں ہیں۔ تو اسے تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

۲۷۹۴۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوئیں تو آپ رضی اللہ عنہ اس کی پیٹھ پر مارتے تھے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

۲۷۹۴۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص طلاق سنت دیتا ہے اسے کبھی ندامت نہیں اٹھانی پڑتی۔ رواہ ابن منیع وصحح

ملک نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان

۲۷۹۴۷..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ہر وہ عورت جس سے میں شادی کروں اسے تین طلاقیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا یہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے کہہ دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۴۸..... مالک کی روایت ہے کہ انھیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مسعود، سالم بن عبداللہ، قاسم بن محمد، سلیمان بن یسار اور ابن شہاب رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے تھے جب کوئی شخص کسی عورت کی طلاق کا حلف اٹھائے اس سے نکاح کرنے سے قبل پھر اس نے قسم توڑ دی تو یہ حلف (یعنی طلاق) اس پر لازم ہو جائے گا جب اس عورت سے نکاح کرے گا۔ رواہ مالک

غلام کی طلاق کا بیان

۲۷۹۴۹..... ایوب سختیانی سے مروی ہے کہ ایک مکاتب (وہ غلام جسے آقا کہے اتنے پیسے لاؤ مجھے دو تم آزاد ہو) کے نکاح میں آزاد عورت تھی اس نے عورت کو دو طلاقیں دیں پھر حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے مسئلہ دریافت کیا: ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ عورت تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔ طلاق مردوں کے ہاتھ میں ہے۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۰..... ابو سلمہ کہتے ہیں مجھے نفیع نے حدیث سنائی ہے کہ وہ غلام تھے ان کے نکاح میں آزاد عورت تھی انھوں نے عورت کو دو طلاقیں دیں بعد میں حضرت عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا ان دونوں حضرات نے فرمایا: تیری طلاق وہ ہوگی جو غلام کی طلاق ہوتی ہے (یعنی دو طلاقیں جو تم دے چکے ہو) اور عورت کی عدت وہ ہوگی جو آزاد عورت کی عدت ہوتی ہے یعنی تین حیض۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۱..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مکاتب نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو غلام کی طلاق قرار دیا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کی طلاق اس کے مالک کے ہاتھ میں ہے سو مالک نے (غلام کی بیوی کو) طلاق دی تو یہ طلاق جائز ہوگی اور اگر مالک دونوں میں تفریق کردے تو وہ ایک طلاق ہوگی یہ اسوقت ہوگا جب غلام اور بیوی دونوں اس کی ملکیت میں ہوں۔ اور اگر غلام تو ایک کا ہے اور باندی (غلام کی بیوی) کسی دوسری کی ہے تو غلام کا مالک چاہے تو طلاق دے سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۵۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: باندی کے لیے دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ دو طلاقیں ہو جانے کے بعد وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۲۷۹۵۴..... ام سلمہ کی روایت ہے کہ ایک غلام نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: آپ نے فرمایا: عورت غلام پر حرام ہو چکی ہے تاوقتیکہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق وفیہ عبداللہ بن زیاد بن سمعان وھو متروک

۲۷۹۵۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میاں بیوی میں سے جو بھی غلامی میں ہوگا طلاق کی تعداد میں کمی واقع ہو جائے گی مرد کی غلامی کی وجہ سے طلاق میں اور عدت میں کمی واقع ہوگی عورت کی غلامی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چنانچہ جب باندی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہوگی اور اس کی عدت دو حیض ہوں گے اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہوں گی اور عدت تین حیض ہوں گے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۵۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مالک اپنے غلام کو شادی کرنے کی اجازت دے تو اب مالک غلام کی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا البتہ غلام خود اسے طلاق دے۔ اور اگر اپنے غلام کی باندی کو لے یا اپنی باندی کی باندی کو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ مالک و عبدالرزاق

۲۷۹۵۷..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر شادہ شدہ باندی فروخت کی جائے تو اسے فروخت کرنا ہی اس کی طلاق ہے جابر بن عبداللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے اسی قسم کا فتوی مروی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

خلاصہ کلام: ..... فقہائے کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ غلام کی صورت میں طلاق کی تعداد کا اعتبار میاں کی حالت سے ہوگا یا بیوی کی حالت سے۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک طلاق کا اعتبار مرد کی حالت سے ہوگا یعنی مرد اگر غلام ہے تو اسے دو طلاقیں حاصل ہوں گی اگر مرد آزاد ہے بیوی خوہ غلام ہو یا آزاد اسے تین طلاقیں حاصل ہوں گی۔ جبکہ فقہائے احناف کے نزدیک ہر صورت میں عورت کا اعتبار ہے خواہ جس حالت میں ہو یعنی عورت اگر باندی ہے تو خاوند دو طلاقوں کا مالک ہوگا عورت اگر آزاد ہے تو تین طلاقوں کا مالک ہوگا۔ دلائل آثار، احادیث دونوں طرف موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ھدایہ کتاب الطلاق وعین الھدایہ، ج ۲۔

احکام طلاق کے متعلقات

۲۷۹۵۸..... عبیدہ سلمانی کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت اور اس کا خاوند آیا ان دونوں کے ساتھ لوگوں کی ایک ایک جماعت تھی دونوں جماعتوں نے اپنا اپنا حکم منتخب کر کے باہر نکالا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکمین سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ اگر میاں بیوی میں تفریق ہو جائے تمہارے اوپر کیا وبال ہوگا اور اگر تم انھیں جمع کر سکتے ہو تو جمع کر دو خاوند نے کہا: میں فرقت نہیں چاہتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! تو نے جھوٹ بولا ہے یہاں سے ملنے مت پاؤ حتیٰ کہ کتاب اللہ سے راضی نہ ہو جاؤ کتاب اللہ کا فیصلہ خواہ تیرے حق میں ہو یا تیرے خلاف ہو۔ رواہ عبدالرزاق

طلاق یافتہ عورت کے نان نفقہ اور رہائش کا بیان

۲۷۹۵۹..... "مسند فاطمہ بنت قیس" ابن جریج کہتے ہیں مجھے عطاء نے خبر دی ہے کہ عبدالرحمن بن عاصم بن ثابت کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس جو کہ ضحاک بن قیس کی بہن ہے اور وہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھی وہ کہتی ہیں کہ ان کے خاوند نے انھیں تین طلاقیں دے دیں پھر وہ جہاد میں چلا گیا اور اپنے وکیل کو کہہ گیا کہ مطلقہ کو کچھ نان نفقہ دیتا رہے۔ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے کم سمجھا، چنانچہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی کے پاس آ گئی تھوڑی دیر بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ فاطمہ بنت قیس آپ کی ایک بیوی کے کے پاس بیٹھی تھی بیوی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہے اسے فلاں شخص نے طلاق دے دی ہے اس شخص نے کچھ نفقہ بھیجا تھا جو اس نے واپس کر دیا ہے حالانکہ وہ شخص اسے کافی سمجھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سچ کہا: پھر آپ نے فاطمہ سے فرمایا: ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ اور اس کے ہاں عدت پوری کرو، پھر فرمایا: البتہ ام مکتوم کے پاس کثرت سے لوگ آتے جاتے ہیں لیکن تم عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ وہ نابینا ہے چنانچہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس چلی گئی اور ان کے ہاں عدت گزارنے لگی حتیٰ کہ وہیں عدت پوری کر دی پھر حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا وہ رسول کریم ﷺ سے مشورہ لینے آ گئیں آپ ﷺ نے فرمایا: رہی بات ابوجہم کی مجھے ڈر ہے کہ وہ ڈنڈے سے بہت مارتا ہے، رہی بات معاویہ کی وہ تنگدست ہے۔ چنانچہ بعد میں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۰..... ابن جریج، ابن شہاب، ابوسلمہ عبدالرحمن کی سند سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی چنانچہ عمرو نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دے دیں پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوچا کہ رسول کریم ﷺ کے پاس جائے اور فتویٰ لے آئے کہ اپنے گھر سے باہر جا سکتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ ابن ام مکتوم جو نابینا ہیں ان کے ہاں چلی گئی ابن جریج کہتے ہیں: مجھے ابن شہاب نے عروہ سے مروی خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کا انکار کرتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۱..... معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ (بائن) دے دی چنانچہ مطلقہ کی طرف اس کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے پیغام بھیجا اور حکم دیا کہ اپنے خاوند کے گھر سے منتقل ہو جا۔ چنانچہ مروان کو اس کی خبر ہوئی اس نے مطلقہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے گھر واپس آ جا نیز پوچھا کہ تم عدت پوری ہونے سے قبل اپنے گھر سے کیوں نکلی ہو مطلقہ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میری خالہ فاطمہ بنت قیس نے مجھے ایسا کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ اور مجھے بتایا ہے کہ اسے جب ابو عمرو بن حفص مخزومی نے طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے گھر سے منتقل ہو جانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ مروان نے قبیصہ بن ذویب کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ واقعہ کی پوری طرح تحقیق کر کے لائے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قبیصہ کو بتایا کہ وہ ابو عمرو بن حفص مخزومی کے نکاح میں تھی وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا اور ان کا خاوند بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جاتے جاتے اس نے ایک طلاق جو باقی رہی تھی وہ بھی دے کر بھجوادی اور عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو نان نفقہ دینے کے لیے کہا مگر ان دونوں نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نفقہ نہیں ہو سکتا الا یہ کہ وہ حاملہ ہو فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو حالات سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے الا یہ کہ تم حاملہ ہو، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ سے اپنے گھر سے منتقل ہونے کے لیے اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی عرض کیا: یا رسول اللہ! میں منتقل ہو کر کہاں جاؤں آپ نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ وہ نابینا ہے یوں تم کپڑے بھی اتار سکتی ہو اور وہ تمہیں دیکھ نہیں سکے گا، چنانچہ عدت پوری ہونے تک فاطمہ رضی اللہ عنہا وہیں رہی پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے انکا نکاح کرادیا۔ قبیصہ بن ذویب مروان کے پاس واپس لوٹ آیا اور ساری بات کہہ سنائی، مروان نے کہا: میں نے یہ حدیث صرف ایک عورت سے سنی ہے جو ایسی ادا پر قائم ہے جسے لوگ بھی اپنالیں گے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب اس کی خبر ہوئی کہا: میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فطلقوھن لعدتھن لاتدری لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امرا

یعنی عورتوں کو عدت سے پہلے طہر میں طلاق...... تمہیں کیا معلوم اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کردے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھلا تین طلاقوں کے بعد کونسی نئی بات پیدا ہوگی چونکہ نئی بات سے مراد تو خاوند کا بیوی سے رجوع کرنا ہے، الہٰذا لوگ کیسے کہتے ہیں کہ عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوگا جب وہ حاملہ ہو عورت کو بغیر نفقہ کے گھر میں کیسے روکا جاسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۲..... ابن عیینہ، مجاہد، شعبی کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں۔ شعبی کہتے ہیں مجھے فاطمہ بنت قیس نے حدیث سنائی ہے اور وہ ابوعمرو بن حفص کے نکاح میں تھی نفقہ اور رہائش کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنت قیس! میری بات سنو، آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا کر اپنے چہرے کے آگے ستر کرلیا، گویا آپ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمارہے تھے: عورت کے لیے نفقہ اور رہائش اسوقت ہے جب شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہو اور جب رجوع کا حق نہ ہو تو عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوگا وار رہائش بھی نہیں ہوگی فرمایا: فلاں عورت یا فرمایا ام شریک کے پاس چلی جاؤ اور اس کے پاس عدت پوری کرو پھر فرمایا: نہیں اس عورت کے پاس لوگوں کا اجتماع رہتا ہے یا فرمایا اس کے پاس لوگوں میں گفتگو ہوتی رہتی ہے بلکہ تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت پوری کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۳..... ثوری، سلمہ بن کہیل، شعبی کی سند سے حدیث مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے نفقہ اور سکنی (رہائش) نہیں ہوگا شعبی کہتے ہیں: میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا تذکرہ کیا وہ بولے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے اس عورت (جو مطلقہ ثلاث یا بائن ہو) کے لیے نفقہ بھی ہے اور اس کی رہائش بھی ہے۔

فائدہ:..... حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ یہ حدیث امام مسلمہ نے کتاب الطلاق باب المطلقۃ ثلاثا کے ذیل میں ذکر کی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ عورت جسے طلاق رجعی دی گئی ہو بالاتفاق اس کے لیے نان نفقہ اور سکنی ہوگا مطلقہ ثلاث حاملہ کے لیے بھی نان نفقہ اور سکنی ہوگا البتہ مطلقہ ثلاث غیر حاملہ کے متعلق اختلاف ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں چیزیں ہوں گی ان کی دلیل اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم آلایۃ دلیل ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کچھ بھی نہیں ہوگا ان کی دلیل حدیث بالا ہے جبکہ امام مالک اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث کے پیش نظر سکنی ہوگا اور نفقہ نہیں ہوگا۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ احناف کے مسلک کا مؤید ہے۔

۲۷۹۶۴..... فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ میں مشکل میں نہ پڑ جاؤں آپ مجھے کہیں اور منتقل ہوجانے کا حکم دیں۔ رواہ ابن النجار

۲۷۹۶۵ ...... فاطمہ بنت قیس کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تمہاری عدت پوری ہو جائے مجھے بتلانا۔ چنانچہ جب میری عدت پوری ہوئی میں نے آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا: تمہیں کس کس نے پیغام نکاح بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: معاویہ اور بنی قیس کے ایک شخص نے۔ آپ نے فرمایا: معاویہ تو نوجوانان قریش میں سے ایک نوجوان ہے لیکن اس کے پاس کچھ نہیں۔ رہی بات دوسرے کی سووہ شریر ہے اس میں کوئی بھلائی ہیں آپ نے فرمایا: اسامہ سے نکاح کرلو میں نے اسے ناپسند کیا، آپ نے فرمایا: اس سے نکاح کرلو پھر میں نے اس سے نکاح کرلیا۔ رواہ ابن جریر

۲۷۹۶۶ ...... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی وہ اس کے لیے نفقہ ہوگا اور نہ ہی سکنی۔ رواہ عبدالرزاق

فصل عدت حلالہ...... استبراء اور رجعت کے بیان میں عدت

۲۷۹۶۷ ...... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" ابن عباس رضی اللہ عنہما بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا پر آزاد عورت کی عدت کا حکم لاگو کیا۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۶۸ ...... اسحاق کہتے ہیں میں اسود بن یزید کے ساتھ جامع مسجد میں تھا ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے شعبی نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے سکنی اور نفقہ کا فیصلہ نہیں کیا فاطمہ بنت قیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو ایک عورت کے کہنے پر نہیں چھوڑ سکتے ہم نہیں جانتے اس نے اصل بات یاد رکھی یا بھول گئی مطلقہ ثلاث کے لیے سکنی بھی ہے اور نفقہ بھی۔ رواہ عبدالرزاق والدارمی ومسلم وابوداؤد والدارقطنی والبیہقی

فائدہ: ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کردیا کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں ہو چکی ہوں اس کے لیے رہائش اور نان نفقہ بذمہ طلاق دہندہ ضروری ہوگا۔ از مترجم

۲۷۹۶۹ ...... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ام ولد (وہ باندی جس کی مالک سے اولاد ہو) کی عدت کے متعلق دریافت کیا گیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی عدت ایک حیض ہے۔ ایک شخص بولا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ام ولد کی عدت تین حیض ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ ہم سے افضل ہیں اور ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ رواہ البیہقی وابن عساکر

۲۷۹۷۰ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری خالہ کو طلاق ہوگئی اس نے کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا ایک شخص نے اسے گھر سے باہر نکلنے پر ڈانٹا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا جبکہ تم اپنی کھجوریں کاٹتی رہو ممکن ہے تم صدقہ کرو یا کوئی اچھائی تم سے سرزد ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۱ ...... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ کا خاوند وفات پا گیا جبکہ وہ حاملہ تھی کچھ ہی دنوں کے بعد اس نے وضع حمل کردیا جب نفاس سے پاک ہوئی اسے پیغام نکاح دیا گیا اس نے رسول کریم ﷺ سے نکاح کے لیے اجازت طلب کی آپ نے اسے اجازت دی اور اس نے نکاح کرلیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید

۲۷۹۷۲ ...... ابن شہاب کہتے ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے تین حیض عدت گزاری ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۳ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام ولد کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔ وکیع کہتے ہیں یعنی جب ام ولد کا خاوند مرجائے۔ رواہ البیہقی وضعفہ

۲۷۹۷۴ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۵ ...... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا کیس لایا گیا اسے خاوند نے طلاق دے دی تھی اس عورت کا

دعویٰ تھا کہ اسے ایک ہی مہینہ میں تین بار حیض آچکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شریح رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: اس عورت کے متعلق کوئی فیصلہ کرو شریح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں فیصلہ کروں جبکہ آپ خود یہاں موجود ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ فیصلہ کرو چنانچہ شریح رحمۃ اللہ علیہ بولے: اگر اس کے خاندان کی عورتیں جو اس کے مخفی حالات سے واقف ہوں وہ آئیں اور آپ بھی ان کی امانت ودینداری سے راضی ہوں وہ گواہی دیں کہ واقعی اس کے تین حیض گزر چکے ہیں درمیان میں یہ پاک ہوتی رہی ہے اور نماز بھی پڑھتی رہی ہے پھر تو یقیناً اس کی عدت پوری ہو چکی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قالون قالون رومی زبان میں یعنی بہت عمدہ بہت عمدہ۔

رواہ سعید بن المنصور والدارمی والبیھقی وابن عساکر

۲۷۹۷۶..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اتنے میں ایک عورت آئے اور بولی: میرا شوہر وفات پاچکا ہے۔ وفات کے بعد چار ماہ کے اندر اندر میں نے وضع حمل کر دیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری عدت وہ ہوگی جو دو مدتوں میں سے زیادہ ہو (وضع حمل یا چار ماہ دس دن) جب چار ماہ سے کم مدت میں اس عورت نے حمل وضع کر دیا تو ابن عباس چار ماہ دس دن کا اسے کہہ رہے تھے ابوسلمہ بولے: میرے پاس اس کا علم ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس عورت کو میرے پاس لاؤ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بولے: مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ سبیعہ سلمیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرا شوہر وفات پاچکا ہے اور میں نے حمل بھی وضع کر دیا ہے عورت نے آپ کو بتایا کہ خاوند کی وفات کے بعد چار ماہ سے کم عرصہ میں اس نے حمل وضع کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سبیعہ خوش ہو جاؤ (تمہاری عدت گزر چکی اور اب شادی کر لو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں اس پر گواہی دیتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عورت سے فرمایا جو بات تم سن رہی ہو اسے اچھی طرح یاد رکھنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۷..... ابن جریج کی روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا جب وہ (خاوند کی وفات کے) پندرہ دنوں کے بعد حمل وضع کر چکی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے بیوی کو طلاق دی اور اس کے بطن میں دو جڑواں بچے ہوں اگر ایک کو جنم دے تو دوسرے کو جنم دینے سے پہلے پہلے اس کا خاوند رجوع کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق بائن والی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پاچکا ہو جہاں چاہے اپنی عدت پوری کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت جس کا خاوند وفات پاچکا ہو اور وہ حاملہ ہو اس کے لیے نفقہ نہیں اسے خاوند کی میراث ہی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۱..... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کو جس کا خاوند وفات پا گیا ہو خوشبو سے الگ رہنے کا حکم دیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی ہو اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پاچکا ہو وہ اپنے خاوند کے گھر سے عدت پوری ہونے تک کہیں اور منتقل نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عورت کی عدت جب عدت وفات ہو یا عدت طلاق ہو وہ اپنے گھر ہی میں رہے ایک رات بھی کہیں اور نہ گزارنے پائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پاچکا ہو وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات نہ بسر کرے وہ خوشبو نہ لگائے، مہندی نہ لگائے، سرفہ نہ لگائے، رنگے ہوئے (شوخ) کپڑے نہ پہنے، البتہ چادر نما کپڑے پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

حاملہ کی عدت کا بیان

۲۷۹۸۵..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا (جس کی تفصیل یہ ہے) کہ ایک عورت کا خاوند مرجائے اور عورت چار ماہ گزرنے سے قبل وضع حمل کردے (اس کی عدت کیا ہوگی) ابن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا: اس کی عدت وہ مدت ہوگی جو زیادہ ہوگی (یعنی چار ماہ دس دن اور وضع حمل میں سے جو مدت ابعد اور آخر اور زیادہ ہوگی وہ گزارے گی) ابوسلمہ بولے: جب اس عورت نے حمل وضع کردیا اس کی عدت پوری ہوگی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں اپنے بھیجتے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر اس مسئلے کا فیصلہ کروانا چاہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ بنت حارث کا خاوند وفات پا گیا تھا سبیعہ نے خاوند کی وفات کے کچھ ہی دنوں بعد حمل وضع کردیا، چنانچہ سبیعہ سے ابوسنابل بن بعک (بعکک) ملے دیکھا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نفاس سے پاک ہو چکی ہے سرمہ لگا رکھا اور عمدہ جوڑا زیب تن کیا ہوا ہے۔ ابوسنابل رضی اللہ عنہ نے کہا: شاید تم سمجھتی ہو کہ تمہاری عدت پوری ہو چکی ہے تمہاری عدت ابھی نہیں گزری تاوقتیکہ شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن گزر نہ جائیں چنانچہ شام کے وقت سبیعہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حال بیان کیا۔ نیز ابوسنابل کا قول بھی ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے سبیعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب تم نے حمل وضع کردیا گویا تمہاری عدت پوری ہو چکی ابوسلمہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سبیعہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی فرمایا تھا کہ: ابوسنابل نے جھوٹ بولا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۶..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے پندرہ دن بعد بچہ جنم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۷..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے لگ بھگ بیس (۲۰) دن بعد حمل وضع کردیا تھا نبی کریم ﷺ نے اسے شادی کر لینے کا حکم دیا۔ رواہ ابن النجار و عبدالرزاق

۲۷۹۸۸..... ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حماد، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب خاوند وفات پا جائے اور اس کی بیوی حاملہ ہو اس کی عدت وضع حمل ہے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ سبیعہ نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس دن یا فرمایا سترہ دن بعد بچہ جنم دیا نبی کریم ﷺ نے انہیں نکاح کر لینے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۹..... عروہ کہتے ہیں سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے سات دن بعد حمل وضع کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۰..... عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ سبیعہ اسلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے ۴۵ (پینتالیس) دن بعد حمل وضع کر لیا تھا پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اسے نکاح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حاملہ عورت جب خاوند کی وفات کے بعد حمل وضع کرے تو وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ و عبد بن حمید

۲۷۹۹۲..... مغیرہ کی روایت ہے کہ میں نے شعبی سے کہا: میں تصدیق نہیں کرتا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: وہ عورت جس کا خاوند وفات پا جائے اس کی عدت ابعد الاجلین (دو مدتوں میں سے زیادہ عرصہ والی مدت) ہے شعبی نے کہا: کیوں نہیں اس کی تصدیق کرو بلکہ زور و شور سے اس کی تصدیق کرو، چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ فرمان باری تعالیٰ:

واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن

یعنی حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ حمل وضع کردیں" طلاق یافتہ عورت کے متعلق ہے۔ رواہ ابن المنذر

عدت وفات

۲۷۹۹۳.....یوسف بن ماھک اپنی ماں مسیکہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند مرگیا وہ دوران عدت اپنے میکے والوں سے ملنے آئی طلق رضی اللہ عنہ نے اسے مارا لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے مسئلہ دریافت کیا انھوں نے فرمایا: اسے اٹھا کر اپنے گھر تک لے جاؤ چونکہ یہ طلاق یافتہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۴.....محمد بن عبدالرحمن کی روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فتویٰ طلب کیا گیا کہ ایک عورت کا شوہر وفات پاجائے اور وہ باہر جانے کی اشد ضرورت بھی محسوس کرتی ہو (تو کیا وہ باہر جاسکتی ہے) ان دونوں حضرات نے اس عورت کو رخصت دی ہے کہ وہ میکے جاسکتی ہے اور کھانا وغیرہ لے کر دن دن میں واپس اپنے گھر چلی جائے۔ رواہ ابن حوصاء مسند الاوزاعی عبدالرزاق

۲۷۹۹۵.....ابن جریج کہتے ہیں مجھے عبدالکریم بن ابی مخارق نے خبر دی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے اپنے شوہر کی وفات کے بعد عدت گزرنے سے قبل حمل وضع کردیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے عدت میں وہ مدت گزارنی ہوگی جو بعد والی ہوگی چنانچہ وہ عورت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عورت سے کہا: تم کہاں سے آرہی ہو عورت نے واقعہ بیان کیا اور عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی بتلایا، ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس جاؤ اور کہو: ابی بن کعب کہتا ہے کہ تیری عدت گزر چکی ہے۔ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے تلاش کیا تو میں یہاں ہی بیٹھا ہوں، چنانچہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور انھیں خبر دی، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلالاؤ، عورت آئی اور ابی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے کر واپس ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، یہ عورت کیا کہتی ہے۔ ابی رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان سنتا ہوں۔ ”واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن“ آیا کہ وہ عورت جس کا خاوند وفات پاجائے اور وہ حاملہ بھی ہو وہ حمل وضع کردے اس کی عدت بھی یہی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ھاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت سے فرمایا: جو تم سن رہی ہو میں بھی سن رہا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۶.....ایوب سختیانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو جس کا خاوند وفات پاچکا ہو اپنے والد کے پاس صرف ایک رات گزارنے کی اجازت دی ہے وہ بھی مرض الموت میں ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۷..... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے متوفی عنہا زوجہا (وہ عورت جس کا خاوند مرجائے) کو اپنے باپ کے پاس ایک رات بسر کرنے کی رخصت دی ہے دراں حالیکہ اس کا باپ حالت مرض میں ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت جس کا خاوند مرچکا ہو اور ابھی چارپائی پر ہو (دفنایا نہ گیا ہو) کہ اتنے میں اس کی بیوی حمل وضع کرے اس کی عدت پوری ہوجاتی ہے۔ رواہ مالک والشافعی وابن ابی شیبة و البیهقی

۲۷۹۹۹.....سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو جن کے خاوند وفات پاچکے ہوئے مقام بیدا سے واپس کردیتے تھے اور انھیں حج کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ رواہ مالک و عبدالرزاق والبیهقی

۲۸۰۰۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں متوفی عنہا زوجہا اگر چاہے تو اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور بھی عدت گزار سکتی ہے۔

رواہ الدار قطنی وابن الجوزی فی الواهیات وفیه ضعیفان

کلام:.....حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۱۱۷۔

۲۸۹۹۱.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق بائن والی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پاچکا ہو جہاں چاہے عدت گزارے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۲..... عبیداللہ بن عبداللہ کی روایت ہے کہ مروان نے عبداللہ بن عتبہ کو سبیعہ بنت حارث کے پاس بھیجا اور پوچھا کہ رسول کریم ﷺ نے اسے کیا فتویٰ دیا تھا۔ سبیعہ نے کہا کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی اور حجۃ الوداع کے موقع پر وہ وفات پا گئے سعد بن خولہ بدری صحابی تھے۔ چنانچہ وفات کے بعد چار ماہ دس دن سے پہلے ہی سبیعہ رضی اللہ عنہا نے حمل وضع کر دیا ان سے ابوسنابل بن بعکک کی ملاقات ہوئی جبکہ سبیعہ کا نفاس ختم ہو چکا تھا اور آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا تھا۔ ابوسنابل نے کہا: شاید تم نکاح کرنا چاہتی ہو جبکہ وفات کے وقت سے تمہاری عدت چار مہینے دس دن ہے۔ سبیعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور معاملہ ذکر کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم نے حمل وضع کیا اسی وقت سے تمہاری عدت پوری ہو چکی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا جائے وہ خوشبو نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے اور عصفر بوٹی میں رنگے ہوئے کپڑے بھی نہ پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۴..... فریعہ بنت مالک کے خاوند کچھ لوگوں کی تلاش میں نکلے حتیٰ کہ راستے ہی میں قدوم پہاڑ کے قریب لوگوں کو پالیا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔ فریعہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرا خاوند قتل ہو گیا ہے اور مجھے ایسے گھر میں رکھا ہے جو اس کی ملکیت نہیں۔ فریعہ رضی اللہ عنہا نے وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اسے اجازت دی وہ چل پڑی جب حجرے کے دروازے پر پہنچی آپ ﷺ نے واپس بلایا۔ فریعہ واپس لائی گئی آپ نے فرمایا: مجھے دوبارہ اپنی بات سناؤ اس نے بات سنائی آپ نے حکم دیا کہ عدت پوری ہونے کے بعد گھر سے باہر جا سکتی ہو۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے گھر ٹھہری رہو حتیٰ کہ تمہاری عدت چار ماہ دس دن گزر جائیں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور گھر سے منتقل ہونے کے متعلق سوال کیا: عثمان نے کہا: منتقل ہو جاؤ پھر اپنے پاس بیٹھے والوں سے کہا: کیا نبی کریم ﷺ سے یا میرے دو صاحبوں سے اس کے متعلق کوئی اثر (حدیث) منقول ہے فریعہ کہتی ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے میرا ذکر کیا گیا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیجا اور یہی سوال پوچھا میں نے انھیں خبر دی: انھوں نے میری بات پر اعتماد کر لیا اور عورت کو حکم دیا کہ اپنے شوہر کے گھر سے باہر نہ نکلو تاوقتیکہ عدت پوری ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۵..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس عورت کا خاوند مر جائے وہ رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے۔ رواہ عبدالرزاق

عدت وفات پر زینت اختیار کرنا ممنوع ہے

۲۸۰۰۶..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک عورت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند وفات پا چکا ہے اور بیٹی کی آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں اسے سرمہ لگا دوں؟ آپ نے دو یا تین بار فرمایا نہیں اس نے تو چار ماہ دس دن گزارنے ہیں حالانکہ تم میں سے کوئی عورت سال پورا ہونے پر مینگنی مار دیتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۷..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اثمد سرمہ کے متعلق پوچھا گیا کہ جس عورت کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ لگا سکتی ہے؟ لوگوں نے کہا اگر اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں اگر چہ اس کی آنکھیں پھوڑ کیوں نہ دی گئی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۸..... ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہمیں سوگ کی حالت میں رنگے ہوئے کپڑوں سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ خاوند پر تین دن سے زیادہ سوگ کیا جا سکتا ہے ہمیں بحالت سوگ خوشبو نہ لگانے کا حکم دیا گیا ہے البتہ حیض سے پاک ہونے کی حالت میں قسط ہندی (کٹھ) اور اظفار (ایک خوشبو) استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۹..... عطاء کہتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا جائے اسے خوشبو لگانے سے اور زینت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

رواہ ابن عدی و عبدالرزاق

۲۸۰۱۰...... ابن جریج عبداللہ بن کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں: مجاہد کہتے ہیں: غزوہ احد میں بہت سے مرد شہید کر دیئے گئے تھے اس لیے ان کی بیویاں بیوہ ہوگئیں وہ سب ایک گھر میں اکٹھی ہوگئی تھیں اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں رات کو (تنہائی میں) وحشت ہوتی ہے کیا ہم ایک دوسری کے پاس رات نہ گزار لیا کریں؟ اور صبح ہوتے ہی اپنے گھروں میں واپس چلی جائیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسری کے ہاں بات چیت کرتی رہا کرو جب تم سونا چاہو تو ہر عورت اپنے گھر آجائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۱...... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ متوفی عنها زوجها کو روانہ کر دیتے تھے اور اس کا انتظار نہیں کرتے تھے۔ رواہ الشافعی والبیهقی

۲۸۰۱۲...... ''ایضاً'' شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کے سات دن بعد دارامارت سے منتقل کر دیا تھا۔ رواہ سفیان الثوری فی جامعه والبیهقی

۲۸۰۱۲...... اعمش، ابوالضحیٰ مسروق کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو شخص چاہے میرے ساتھ مباہلہ کرلے کہ چھوٹی سورت النساء (سورت طلاق) چار ماہ دس دن کے حکم کے بعد نازل ہوئی ہے۔

۲۸۰۱۴...... مسلم، ابوالضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی ﷺ فرماتے تھے۔ حاملہ متوفی عنها زوجها کی عدت وہ مدت ہوگی جو مقدار میں زیادہ ہوگی۔ رواہ البیهقی

۲۸۰۱۵...... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو جن خاوند مر جاتے تھے ان کے گھر سے منتقل کر دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۶...... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: وہ عورت جس کا خاوند مرجائے اور حاملہ ہو اس کا نفقہ مرحوم کے کل مال سے ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۷...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

عدت مفقود

۲۸۰۱۸...... ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مفقود (گمشدہ آدمی) کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ اس کی بیوی چار سال چار ماہ دس دن انتظار کرے گی پھر وہ شادی کر سکتی ہے اس کے بعد اگر اسکا پہلا خاوند آجائے تو اسے مہر اور بیوی میں اختیار دیا جائے گا۔

رواہ مالک والشافعی و عبدالرزاق وابن ابی شیبة وابوعبیدہ والبیهقی

۲۸۰۱۹...... ابوملیح بن اسامہ کہتے ہیں مجھے سہیمہ بنت عمیر شیبانیہ نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے ایک غزوہ میں اپنے شوہر کو گم پایا نا معلوم ہلاک ہوگیا یا نہیں؟ چار سال تک انتظار کرتی رہی پھر اس نے شادی کر لی: پھر اس کا پہلا خاوند لوٹ آیا حالانکہ سہیمہ شادی کر چکی تھی سہیمہ کہتی ہے۔ میرے دونوں خاوند سوار ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور پائے گئے چنانچہ ان دونوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو حکم دیا کہ پہلے خاوند کو بیوی اور اس کے مہر کا اختیار دیا جائے گا چنانچہ تھوڑی دیر بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے پھر یہ دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اور ان سے مسئلہ دریافت کیا اور ساتھ ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بھی سنا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فیصلہ وہی ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کر دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیهقی

۲۸۰۲۰...... زہری، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فرمایا: اگر اس کا پہلا شوہر آجائے جبکہ بیوی شادی کر چکی ہو تو اسے بیوی اور مہر میں اختیار دیا جائے گا اگر مہر کو اختیار کرے تو وہ دوسرے خاوند پر ہوگا اگر اپنی بیوی کو اختیار کرے تو وہ عدت گزارے گی تا کہ حلال ہو جائے پھر پہلے خاوند کے پاس لوٹے گی اور اس کے لیے دوسرے خاوند کے ذمہ مہر ہوگا جس کے

بسبب اس نے عورت کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا ہے زہری کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔ رواہ البیھقی

۲۸۰۲۱ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ چار سال انتظار کرے گی پھر خاوند کا ولی اسے طلاق دے اور پھر چار ماہ دس دن انتظار کرے اور پھر اس کے بعد شادی کر سکتی ہے۔ رواہ البیھقی

۲۸۰۲۲..... مسروق کہتے ہیں: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کو اس کی بیوی اور مہر میں اختیار نہ دیا ہوتا تو میں یہ رائے دیتا کہ مفقود اپنی بیوی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ رواہ الشافعی و البیھقی

۲۸۰۲۳..... ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مفقود (گمشدہ آدمی) کی میراث کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ اس کا مال چار سال گزرنے کے بعد ہی بیوی پر تقسیم کیا جائے اور اس کی بیوی از سرنو چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۴..... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کے ولی کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی بیوی کو طلاق دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۵..... عبدالکریم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مفقود کی بیوی شادی کرے پھر اس کا خاوند آجائے اور آگے اسے مری ہوئی پائے تو اس عورت کی میراث کا حل وہی ہوگا جو عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے کہ اس سے حلف لیا جائے گا کہ یہ اسے زندہ پانے کا اختیار رکھتا تھا یا اس کے مہر کو پانے کا اختیار رکھتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۶..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو گم پایا چار سال تک اس کی انتظار میں رہی پھر اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا حال بیان کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا جس وقت اس نے کیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا ہے اس وقت سے چار سال انتظار کرے، اگر اس مدت میں اس کا خاوند آجائے تو اسے لے لے ورنہ یہ عورت شادی کرے چنانچہ عورت نے چار سال گزارنے کے بعد شادی کر لی اور اس کے پہلے خاوند کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا۔ پھر اس کے بعد اس کا خاوند آیا چنانچہ وہ دروازے پر دستک دے رہا تھا کہ اندر سے آواز آئی: تمہاری بیوی نے تمہارے بعد شادی کر لی ہے اس نے معاملے کی چھان بین کی بتایا گیا کہ واقعی وہ شادی کر چکی ہے پھر وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اس شخص نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا جس نے میرے گھر والوں کو غصب کر لیا اور میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر گئے اور فرمایا بھلا یہ کون ہے؟ عرض کیا: امیر المؤمنین آپ ہیں۔ فرمایا: بھلا وہ کیسے؟ عرض کیا: مجھے جنات لے کر چلے گئے تھے۔ جب میں واپس آیا میری بیوی شادی کر چکی لوگوں کا بیان ہے کہ میری بیوی کو آپ نے شادی کرنے کا کہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تمہاری بیوی تمہیں واپس کر دیں اگر چاہو تو کسی اور عورت سے تمہاری شادی کرا دیں اس شخص نے کہا: بلکہ کسی اور عورت سے میری شادی کرا دیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے جنات کے حالات دریافت کرتے وہ آپ کو بتاتا جاتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

مفقود کی بیوی کا فیصلہ کس طرح ہو؟

۲۸۰۲۷..... مجاہد اس گمشدہ مفقود سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے: میں ایک گھاٹی میں داخل ہوا مجھے جنات نے حواس باختہ کر دیا میری بیوی چار سال تک انتظار میں رہی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی انھوں نے اسے حکم دیا کہ جب سے تو معاملہ لے کر میرے پاس آئی ہے اس وقت سے چار سال مزید انتظار کر پھر (چار سال کے بعد) آپ رضی اللہ عنہ نے میری ولی کو بلایا اس نے عورت کو طلاق دی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو چار ماہ دس دن عدت گزارنے کا حکم دیا پھر میں واپس لوٹ آیا مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے عورت اور اس کے مہر جو میں نے مقرر کیا تھا میں اختیار کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۸..... ابن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گمشدہ آدمی کی بیوی چار سال تک انتظار کرے گی۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۸۰۲۹..... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ انصار کا ایک شخص عشاء کی نماز پڑھنے مسجد کی طرف چلا، اسے جنات اڑا کر کہیں لے گئے اس کی بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنا حال بیان کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود شخص کی قوم کو بلایا اور ان سے معاملہ کی تحقیق کی انہوں نے تصدیق کی عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیا چار سال گزرنے کے بعد عورت پھر آئی آپ رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا اس نے شادی کرلی پھر کچھ عرصہ کے بعد اس کا پہلا خاوند واپس لوٹ آیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو پکارنے لگا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور نہ ہی میں مرا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے بتایا گیا: یہ وہی شخص ہے جس کا قصہ ایسا اور ایسا ہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بیوی اور مہر کے بیچ اختیار دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پیش آنے والے حالات کے متعلق سوال کیا اس نے کہا: کافر جنات کی ایک جماعت مجھے اپنے ساتھ لے گئی میں انہی میں رہا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان میں رہتے ہوئے تمہارا کھانا کیا تھا؟ جواب دیا: وہ چیزیں جن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اور وہ لوبیا ہے۔ میں ان کے درمیان رہا بالآخر مسلمان جنات کی ایک جماعت نے ان کافروں پر حملہ کیا اور انھیں شکست خوردہ کیا مسلمان جنات نے مجھے قیدیوں میں پایا اور کہا: تمہارا دین کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: میرا دین اسلام ہے جوابا وہ بولے: تم ہمارے دین پر ہو، اگر چاہو تو ہمارے پاس ٹھہرے رہو چاہو تو ہم تمہیں واپس تمہاری قوم کے پاس چھوڑ آئیں میں نے کہا: مجھے واپس میری قوم تک پہنچادو۔ چنانچہ انھوں نے میرے ساتھ جنات کی ایک جماعت بھیجی، رات کے وقت وہ مجھ سے باتیں کرتے میں ان سے باتیں کرتا جبکہ دن کے وقت ہوا کا ایک بگولا ہوتا جس کے پیچھے میں چلتا رہتا حتیٰ کہ آپ لوگوں کے پاس پہنچ گیا۔

ابن جریر کہتے ہیں: ابوفرعہ کو میں نے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں تھے عرض کیا: مجھے کافر جنات اپنے ساتھ لے گئے تھے، مجھے اپنے ساتھ لیے زمین کے مختلف خطوں میں پھرتے رہے بالآخر میں مسلمان جنات کے ایک گھرانے تک جا پہنچا، انہوں نے مجھے پکڑا اور واپس کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ ہمارے ساتھ کن کھانوں میں شریک ہوتے ہیں؟ کہا: وہ کھانے جن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اور وہ کھانا جو نیچے (دسترخوان پر) گر جاتا ہے (یا کہیں اور کھیت کھلیان، دکان مکان میں گر جاتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے جہاں تک ہوسکا میں کھانا نیچے نہیں گرنے دوں گا۔ رواہ عبدالرزاق و البیھقی

۲۸۰۳۰..... حکم بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فرمایا: یہ عورت آزمائش میں مبتلا کردی گئی ہے، بس اسے صبر ہی کرنا چاہیے تاوقتیکہ اس کی موت کی خبر آجائے یا طلاق دے دے ابن جریج کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اس مسئلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موافقت کرتے ہیں کہ مفقود کی بیوی تا ابد انتظار کرے گی۔ رواہ عبد الرزاق

فائدہ:..... امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وہی قول ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول وہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے، عصر حاضر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اثر پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

فانی لااعلم کیف قال العلماء فی المسئلة ناخذ بقول مالک رحمه الله و لماذالا یقولون نفتی بقضاء عمر رضی الله عنه وقوله وفتواه

باندی کی عدت کا بیان

۲۸۰۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: باندی کو جب حیض نہ آتا ہو اس کی عدت دو مہینے ہے جیسا کہ جب اسے حیض آتا ہو تو اس کی عدت دو حیض ہیں۔ رواہ البیھقی

۲۸۰۳۲..... حضرت عمرو بن اوس ثقفی کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ اگر میں طاقت رکھتا کہ باندی کی عدت ڈیڑھ حیض قرار دیتا تو میں ایسا ضرور کرتا ایک شخص نے کہا: آپ ڈیڑھ مہینہ اس کی عدت قرار دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔

رواہ الشافعی وعبدالرزاق وسعید بن المنصور والبیھقی

۲۸۰۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی کی عدت تین حیض ہیں۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

استبراء کا بیان

۲۸۰۳۴......حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب تستر فتح ہوا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بہت ساری قیدی عورتیں پائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی شخص کسی حاملہ عورت سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وہ حمل وضع کر دے اور مشرکین کی اولاد میں تم مت شریک ہو چونکہ پانی (منی) سے بچہ مکمل ہوتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۰۳۵......ابوسعید جہنی کی روایت ہے کہ صعب بن جثامہ نے اپنے (مرحوم) بھائی محلم بن جثامہ کی بیوی سے شادی کر لی اس عورت کا محلم سے ایک لڑکا بھی تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پا گیا صعب اپنی بیوی سے کنارہ کش ہو گیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم اپنی بیوی سے اس کے لڑکے کے مرنے کے بعد علیحدہ کیوں ہو گئے ہو؟ صعب نے کہا: میں اچھا نہیں سمجھتا کہ رحم میں میں ایسا نطفہ داخل کروں جس کا میراث میں کوئی حق نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے شخص ہو جسے رشد و ہدایت کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اور تجھے اس کی توفیق بھی دی گئی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف لشکروں میں خطوط لکھے کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو جس کی کسی دوسرے شخص سے اولاد ہو وہ اسوقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک اس کا استبراء رحم نہ کرے۔رواہ ابن السنی فی کتاب الآخرۃ وابن ابی شیبة

۲۸۰۳۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کسی باندی کو خریدے وہ ایک حیض سے اس کا استبراء کرے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو چالیس دن تک انتظار کرے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۰۳۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حاملہ سے جماع کرنے سے منع فرمایا ہے تاوقتیکہ حمل وضع کر دے اور غیر حاملہ کا استبراء ایک حیض سے ہو جائے گا۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۰۳۸......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اوطاس کے بہت سارے قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور یہ حنین کے قیدی تھے ہم نے قیدی عورتوں سے جماع کرنا چاہا، لوگوں کے ہاتھوں میں بہت ساری باندیاں تھیں ہم نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا آپ خاموش رہے پھر فرمایا: ایک حیض سے ان کا استبراء کرو۔رواہ ابن عساکر

۲۸۰۳۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو باندی خریدی جائے یا آزاد کی جائے اس کا ایک حیض سے استبراء کیا جائے۔رواہ عبدالرزاق

فائدہ:......استبراء کا معنی ہے باندی کے رحم کی پاکی حاصل کرنا جس طرح عدت سے آزاد عورت کا رحم پاک ہو جاتا ہے اسی طرح باندی کے حق میں استبراء رحم ہے۔

۲۸۰۴۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب باندی کنواری ہو اس کے استبراء کی کوئی حاجت نہیں۔رواہ عبدالرزاق وسندہ صحیح

۲۸۰۴۱......حسن کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد پر جاتے تھے جب غنیمت میں سے کسی ہاتھ کوئی باندی لگ جاتی اور وہ اس سے جماع کرنا چاہتا وہ اسے حکم دیتا وہ کپڑے دھوتی غسل کرتی وہ اسے نماز کا حکم دیتا اور ایک حیض سے اس کا استبراء کرتا پھر اس سے جماع کرتا۔رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ.

حاملہ باندی سے استبراء سے قبل جماع ممنوع ہے

۲۸۰۴۲......طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک غزوہ میں منادی بھیج کر اعلان کرایا کہ کوئی شخص کسی حاملہ (باندی) سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وہ حمل وضع کر دے اور غیر حاملہ ایک حیض گزار دے۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۳......شعبی کہتے ہیں: اوطاس کے موقع پر بہت سی باندیاں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ حاملہ باندی سے

جماع مت کرو حتیٰ کہ وہ حمل وضع کردے اور غیر حاملہ سے بھی جماع مت کرو حتیٰ کہ ایک حیض گزار دے۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۴..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسی حاملہ عورت (یا باندی) سے جماع کرے جس کا حمل اس کے نطفہ سے نہ ہو، آپ ﷺ نے غنیمت کے اموال کو تقسیم سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایک حیض سے استبراء کیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۱۳۵۔

حلالہ کا بیان

۲۸۷۴۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو بھی اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے پھر اسے چھوڑ دے حتیٰ کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ اور وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے پھر دوسرا خاوند مرجائے یا اسے طلاق دے دے پھر وہ پہلے خاوند سے نکاح کرے وہ پہلے خاوند کے پاس بقیہ (بچی ہوئی) طلاق (ایک یا دو) لے کر آئے گی۔رواہ مالک و عبدالرزاق وابن شیبة والبیھقی

۲۸۰۴۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مطلقہ پہلے خاوند کے پاس باقی بچی ہوئی طلاقیں لے کر آئے گی۔رواہ البیھقی

۲۸۰۴۸..... ابن میسب کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مکاتب کے متعلق فیصلہ کیا اس نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دی تھیں: کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں تاوقتیکہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ مالک والشافعی و عبدالرزاق والبیھقی

۲۸۰۴۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: میرے ایک پڑوسی نے اپنی بیوی کو حالت غصہ میں طلاق دی ہے۔ میں اس کے ساتھ اچھائی کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس کی مطلقہ سے نکاح کرلوں پھر اس سے جماع کرکے اسے طلاق دے دوں اور وہ اپنے پہلے خاوند کے پاس چلی جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے (حلالہ کی شرط پر) نکاح مت کرو البتہ رغبت سے معمول کے مطابق نکاح کرلو۔

رواہ البیھقی

۲۸۰۵۰..... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس لایا گیا وہ یہ کہ ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کرلیا تھا تاکہ اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کردے عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی اور فرمایا: پہلے خاوند کے پاس واپس نہیں لوٹ سکتی الا یہ کہ رغبت سے (معمول کے مطابق) نکاح ہو جس میں کسی قسم کا دھوکا نہ ہو۔رواہ البیھقی

۲۸۰۵۱..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک عورت کو اس کے خاوند نے تین طلاقیں دیں ایک مسکین اعرابی مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتا تھا اس کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: کیا تمہیں ایک عورت میں رغبت ہے کہ اس سے نکاح کرلو اس کے ساتھ رات بسر کرو اور صبح کو اسے الگ کردو؟ اعرابی بولا: جی ہاں ایسا ہو جائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب رات بیوی کے پاس بسر کی عورت نے کہا: صبح ہوتے ہی یہ لوگ تمہارے پاس آئیں گے ممکن ہے کہیں: اپنے بیوی سے الگ ہو جاؤ تم ایسا مت کرنا میں تیرے پاس ہی رہنا چاہتی ہوں، چنانچہ صبح کو لوگ اعرابی کے پاس بھی آئے اور عورت کے پاس بھی آئے، عورت نے کہا: اعرابی سے بات کرو، چنانچہ لوگوں نے اعرابی سے الگ ہو جانے کے متعلق بات کی، اعرابی نے انکار کردیا اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی سے چمٹے رہو اگر یہ لوگ تمہیں دھمکی دیں میرے پاس آجاؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کی طرف پیغام بھیج کر اس کی رائے بھی معلوم کرلی۔ چنانچہ یہ اعرابی صبح و شام خوبصورت جوڑے زیب تن کیے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتا رہتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تمہیں یہ عمدہ جوڑا پہنایا جس میں تم صبح و شام چلتے پھرتے ہو۔رواہ الشافعی والبیھقی

۲۸۰۵۲... ابن سیرین کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اس نے ایک دوسرے شخص کو جسے ذوالخرقتین کہا جاتا تھا سے حلالہ کرنے کو کہا چنانچہ (نکاح ہوگیا اور اس کے بعد) تین دن تک گھر میں بند رہا پھر باہر نکلا اس نے عمدہ قسم کا کپڑا اوڑھ رکھا تھا، عورت کے پہلے خاوند نے کہا میں نے تم سے جو بات کہی تھی وہ کہاں ہے ذوالخرقتین نے بیوی کو طلاق دینے سے انکار کردیا پھر وہ یہ کیس لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالخرقتین کو بیوی عطا فرمائی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا نکاح نافذ رکھا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۵۳... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ سعید بن المنصور و البیہقی

۲۸۰۵۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جو بھی حلالہ کرنے والا اور حلالہ کروانے والا لایا گیا میں اسے رجم (سنگسار) کروں گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابن جریر

تین طلاق دینے والے پر ناراضگی

۲۸۰۵۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو طلاق بتہ (بائن) دیتے سنا آپ ﷺ اس پر سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے جو شخص طلاق بتہ دے گا ہم اسے تین طلاقیں قرار دیں گے، عورت اس کے لیے اسوقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی و ابن النجار

۲۸۰۵۶ ابوصالح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص کے نکاح میں باندی تھی اس نے باندی کو دو طلاقیں دیں پھر وہی باندی خرید لی، اس شخص سے کہا گیا کیا تم اس باندی سے جماع کرتے ہو؟ اس نے انکار کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۵۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ ابن الشاہین فی السنۃ

۲۸۰۵۸...... حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، میں نے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔ یا کہا: میرے والد نے مجھے حدیث سنائی کہ انھوں نے میرے دادا جان ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص بھی اپنی بیوی کو مختلف اطہار (طہر کی جمع) میں تین طلاقیں دے یا بیک تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی حتیٰ کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الطبرانی والبیہقی

۲۸۰۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اس کے ساتھ دخول کرنے سے قبل، وہ اس کے لیے حلال نہیں رہی تاوقتیکہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ البیہقی

۲۸۰۶۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس سے بائن ہوجاتی ہے جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی۔ رواہ ابن عدی والبیہقی

۲۸۰۶۱ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کسی باندی کو اس کا شوہر طلاق بتہ دے پھر اسے خرید لے، وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوتی تاوقتیکہ وہ (باندی) کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ مالک و عبدالرزاق

۲۸۰۶۲... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلال کرانے والے پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے حلالہ کرنے والے متعلق سوال کیا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: حلالہ جائز نہیں الا یہ کہ رغبت سے (معمول کا) نکاح کیا جائے جس میں دھوکا نہ ہو اور کتاب اللہ کا استہزاء نہ ہو۔ پھر نکاح کرنے والا عورت سے جماع بھی کرے (تب جا کر پہلے خاوند کے لیے عورت حلال ہوتی ہے)۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس کی بیوی کسی اور شخص سے نکاح کرے دوسرا خاوند اس کے پاس داخل ہو پھر اس سے جماع کرنے سے قبل اسے طلاق دے دے کیا وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہوجائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ دوسرا خاوند اس عورت کا شہد چکھ لے اور وہ عورت اس کا شہد چکھے۔

لے یعنی جماع کریں۔رواہ ابن عساکر

۲۸۰۶۵.....ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کرے۔رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۶.....حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ مستعار بکرے کی مانند ہے۔رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۷.....''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوصالح کو اس روایت نقل کرتے ہیں: جو باندی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور وہ شخص اسے دو طلاقیں دے دے اور پھر اسے خرید لے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس شخص کے لیے حلال نہیں ہوگی۔رواہ البیھقی

۲۸۰۶۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ مطلقہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ البیھقی

رجعت کا بیان

۲۸۰۶۹.....''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' سالم بن عبداللہ روایت نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید، حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، بسا اوقات عبداللہ کی رائے پر عاتکہ غالب آجاتی اور دوسرے کاموں سے مشغول کر دیتی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کو ایک طلاق دینے کا حکم دیا عبداللہ نے اسے ایک طلاق دے دی، اس پر وہ سخت غمزدہ ہوئے اور اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے راستے میں جا بیٹھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جارہے تھے جب عبداللہ کو دیکھا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے شکایت کی اور یہ شعر پڑھا۔

فلم ار مثلی طلق الیوم مثلها　　ولا مثلها فی غیر جرم تطلق

میں نے آج تک ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے میری طرح طلاق دی ہے اور عاتکہ جیسی کوئی عورت نہیں دیکھی جسے بغیر کسی جرم کے طلاق دی گئی ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سن کر بڑا رحم آیا اور عبداللہ کو بیوی سے رجوع کرنے کو کہا۔

رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب ورواہ وکیع فی الغرر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف

اس روایت میں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بیٹے! کیا تم عاتکہ سے محبت کرتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا رجوع کرلو۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابویعلی وابن حبان والحاکم والبیھقی

۲۸۰۷۰.....ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی پھر رجوع کرلیا۔رواہ ابن سعد والدارمی وسعد بن المنصور

۲۸۰۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کے بطن میں دو بچے ہوں اور اسے طلاق دی گئی ہو پھر وہ ایک بچے کو جنم دے اور دوسرا ابھی بطن میں ہو (اس حالت میں خاوند رجوع کرسکتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاوند اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک دوسرا بچہ جنم نہ دے لے۔رواہ البیھقی

الحمدللّٰه الذی هدانا للایمان والاسلام سنن خیر الانام نبینا محمد صلی اللّٰه علیه وسلم وعلی آله واصحابه وعلی من تبعهم الی یوم الایام.

قدتم ترجمة الجزء التاسع من کنزالعمال الی الاردیة یوم الاثنین الغرة من شهر شعبان سنة تسعة وعشرین اربع مائة بعد الالف من الهجرة النبویة (١٤٢٩.٨.١ المطابق ٢٠٠٨.٨.٤) التمس الی اخوانی المستفیدین بالکتاب ان یدعوالی بالبرکة و المغفرة. وما توفیقی الا باللّٰه وهو ربنا ولارب غیره فقط ابوعبداللّٰه محمد یوسف التنولی الکشمی

❁❁❁❁❁❁

اردو ترجمہ

کنز العمال

حصہ دہم

مترجم

ابو عبد محمد یوسف تنولی

عریضہ از مترجم

حدیث کی کتاب کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال حدیث کی شہرہ آفاق کتب میں سے ایک اہم کتاب ہے۔ سچ پوچھے تو یہ حدیث کا عظیم انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دارالاشاعت کے مدیر اعلیٰ اور انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے انھوں نے اس کتاب کی اہمیت کو سمجھا اور پھر اس کے ترجمے کے لئے جملہ اخراجات کو برداشت کیا یوں اب یہ عظیم کتاب مترجم ہو کر آپ کے ہاتھوں میں آ گئی ہے۔

خصوصاً جلد نمبر ۱۰ اہل علم کے لیے نسخہ کیمیاء سے کسی طرح کم نہیں سچ پوچھیے تو مجھے یوں کہنے میں ذرہ برابر باک نہیں محسوس ہو رہی کہ طبقہ علماء کو کنز العمال کی ''کتاب العلم'' اول تا آخر حفظ کرنی چاہئے۔ آج کل جہاں بے راہ روی اور وہ رستہ جو علماء کا نشان سمجھا جاتا ہے اس میں خود اہل علم حضرات کی طرف سے تقصیرات کی جارہی ہیں ایسے حالات میں متذکرہ بالا حصہ اہم کردار ادا کر سکتا ہے کتاب العلم میں علماء کو ان کا اصل مقام دکھایا گیا ہے گو فنی اعتبار سے کتاب العلم کی اکثر احادیث پر کلام ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ کر لیں گے لیکن ترغیب وترھیب کا جو پہلو یہاں نمایاں کیا گیا ہے بخدا حدیث کی کسی اور کتاب میں ایسا شاندار نظر سے نہیں گزرا۔

پھر کتاب الطب میں جن جزئیات کو خوبصورت انداز میں منظم کیا گیا ہے اس کی مثال بھی کہیں ملنا مشکل ہے آج جب حصول علم کی راہیں بہت زیادہ ہموار ہو چکی ہیں لیکن توہمات عوام الناس میں جوں کے توں ہیں اس لیے کنز العمال جلد ۱۰ کتاب چہارم طیرہ فال کے جملہ مضامین از حد نفع بخش ہیں۔ پر مجلد کے آخر میں غزوات کے ابواب کو جس بسط وتفصیل سے بیان کیا گیا ہے وہ بھی محتاج بیان نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے ترجمہ کو آپ تک پہنچانے میں جس جس کا بھی ادنیٰ سا حصہ ہے اسے شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

ابو عبد محمد یوسف تنولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ و صحبہ اجمعین.

کتاب الطب والرقی والطاعون...... من قسم الاقوال وفیہ ثلثۃ ابواب الباب الاول فی الطب وفیہ فصلان الفصل الاول فی الترغیب وفیہ ذکر الادویۃ

علاج امراض جسمانی، جھاڑ پھونک اور طاعون سے متعلق احادیث قولیہ

اس مجموعہ میں تین باب ہیں۔

پہلا باب......طب (علاج الامراض)

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول (علاج کی) ترغیب میں

اس میں دواؤں کا ذکر ہے۔

۲۸۰۷۲..... طبیب حقیقی اللہ کی ذات ہے اور شاید تو کچھ ایسی چیزوں سے آرام پا جائے جن سے تو دوسروں کو جلا ڈالے۔ شیرازی عن مجاھد مرسلاً

۲۸۰۷۳..... اللہ ہی طبیب ہے۔ ابو داؤد عن ابی رمثه

۲۸۰۷۴..... تو معاون ہے اور اللہ تعالیٰ طبیب ہے۔ مسند احمد عن ابی رمثه

۲۸۰۷۵..... ہر مرض کی جڑ بدہضمی ہے۔ دار قطنی عن انس رضی اللہ عنه، ابن السنی، ابونعیم عن علی وعن ابی سعید وعن الزھری مرسلاً

۲۸۰۷۶..... اللہ کے بندو! علاج معالجہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کوئی ایسی بیماری نہیں اتارتا جس کی دوا اس نے نہ اتاری ہو بجز بڑھاپے کے۔

(مسند احمد زوائد مسند ابن حبان حاکم عن اسامة بن شریک

۲۸۰۷۷..... اے اللہ کے بندو! علاج کرو پس بے شک اللہ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ رکھی ہو سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھاپا۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن اسامة بن شریک

۲۸۰۷۸..... بے شک اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری کو پیدا کیا ہے وہاں دوا کو بھی پیدا کیا ہے پس دوا کرو۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۰۷۹..... بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو اس دوا کو جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ ناواقف ہے، علاوہ موت کے۔ حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۸۰۸۰ تحقیق جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے دوا بھی اتاری ہے۔ (حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۱ دوا فیصلہ الٰہی سے ہے اور ارادہ الٰہی سے ہی وہ شفا بخش ہو جاتی ہے۔ طبرانی کبیر ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۰۸۲ دوا تقدیر الٰہی ہے اور یہ (تقدیر الٰہی) اس کو نفع پہنچاتی جس کو اللہ چاہے جس چیز کے ذریعہ سے (بھی) چاہے۔

ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۰۸۳ بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض اور علاج دونوں کو پیدا کیا پس تم دوا کرو اور حرام سے علاج نہ کرو۔

طبرانی کبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۲۸۰۸۴ بے شک جس ذات نے بیماری کو بنایا اسی نے دوا کو بنایا پس جس چیز کے متعلق اس کی مشیت ہوئی اس میں اس نے شفا رکھی اس شخص کی۔

مناوی فیض القدیر میں کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح ملطی ہے جو واضع حدیث تھا۔ سیوطی نے اس کے ضعف کا اشارہ دیا ہے۔ اس حدیث کے تمام طرق غیر صحیح ہیں۔ ابن عربی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے باطل ہے۔ جس کو شفا دینے کا ارادہ کیا۔

ابو نعیم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۵ اللہ تعالیٰ نے کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۶ ہر بیماری کا علاج ہے پس جب بیماری (میں مبتلا شخص) کو علاج پہنچایا جائے تو وہ اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مسند احمد مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۷ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر (یہ کہ) اس سے ٹھیک ہونے کا سبب (بھی) اتارا۔ ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۰۸۸ علاج کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا سوائے موت اور بڑھاپے کے۔

ابن حبان عن اسامہ بن شریک

۲۸۰۸۹ معالجہ کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا۔

ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۰۹۰ اے لوگو! علاج کرواؤ پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں پیدا کی مگر اس کی شفا کا سبب بھی پیدا کیا سوائے سام کے اور سام موت (کا نام) ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۰۹۱ اے لوگو! دوا کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔

ابو نعیم فی الطب عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۲ بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے اس کے ساتھ دوا بھی اتاری۔ ابو نعیم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۳ بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے دوا بھی اتاری اور کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا سوائے ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔ طبرانی کبیر عن صفوان رضی اللہ عنہ بن عسال

۲۸۰۹۴ زمین میں کوئی بیماری نہیں رکھی گئی مگر اس کا علاج پیدا کیا گیا ہے جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا۔

طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۵ یقین رکھو اس امر کا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری بجز ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔

مستدرک حاکم عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۶..... سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور اللہ تعالیٰ شانہ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا علاج پیدا کیا۔

مسندا حمد روایت ایک انصاری صحابی کے رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۷..... اللہ عزوجل نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر البتہ زمین میں اس کی دوا پیدا کی۔ اس کو جانتا ہے وہ جس کو اس کا علم ہے اور ناواقف ہے وہ جس کو اس کا علم نہیں۔ خطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۸..... اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۹..... اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر البتہ اس کے ساتھ سبب شفا بھی اتارا جس کو علم ہے وہ جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ ناواقف ہے۔ مسند احمد، حکیم ترمذی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب مستدرک حاکم بیہقی فی السنن عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۰..... بے شک اللہ عزوجل ہی طبیب ہے اور لیکن تو مرد مہربان (معاون ہے)۔ ابونعیم فی الطب۔ عن عبدالملک بن ابحر عن ابیہ عن جدہ

۲۸۱۰۱..... اللہ ہی طبیب ہے (تو نہیں ہے) بلکہ تو تعاون کرنے والا شخص ہے اس بیماری کا طبیب وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

ابو داؤد عن ابی رشہ رضی اللہ عنہ

التداوی بالقرآن.....علاج بالقرآن

۲۸۱۰۲ تم پر دو علاج ضروری ہیں شہد اور قرآن کریم۔ ابن ماجہ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۳..... بہترین دوا قرآن ہے۔ ابن اماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۴..... شفا طلب کر اس (کلام) کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حمد بیان کی قبل اس کے کہ مخلوق اس کی حمد بیان کرے اور اس (کلام) کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ نے اپنی توصیف کی (یعنی الحمدللہ اور قل ھو اللہ احد۔ بس جس شخص کو قرآن نے شفا نہ دی (یعنی وہ قرآن کی قرأت سے شفایاب نہ ہوا) پس اللہ نے اس کو شفا نہیں پہنچائی (یا یہ کہ اللہ اس کو شفا نہ دے۔ ابن قانع۔ عن رجاء الغنوی

پہلا ترجمہ اولیٰ معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ بددعا آپ ﷺ کا شیوہ نہیں مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فیض القدیر میں کہا ہے کہ رجاء غنوی کا نام منبہ بن سعد ہے۔ ذہبی نے تاریخ الصحابہ رضی اللہ عنہم میں اس حدیث کی عدم صحت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۲۸۱۰۵ (ایک عورت سے فرمایا گیا) تو کتاب اللہ کے ذریعہ اس (بچی یا خاتون) کا علاج کر۔ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۸۱۰۶..... جو شخص قرآن کے واسطہ سے طالب شفا نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا نہیں دی۔ دارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۷..... سر میں (فاسد خون کے اخراج کے لئے) حجامت کرنا (سینگیاں لگوانا) بیماریوں کا چارہ گر ہے اس کی ہدایت کی تھی مجھ کو جبریل نے جس وقت کہ میں نے یہودیہ عورت کا کھانا کھایا تھا۔ ابن سعد بن انس)

ضعیف الجامع ۲۸۵۸۔

مجامعت کے ذریعہ علاج کروانا

۲۸۱۰۸ مہینہ کی سترہ تاریخ کو بدھ کے دن حجامت ایک سال کی بیماریوں کا علاج ہے۔

ابن سعد طبرانی کبیر کامل لابن عدی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ تذکرۃ الموضوعات ۲۰۸، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳

۲۸۱۰۹.....سر میں حجامت کرنا جنون، جذام (کوڑھ) برص اور ڈاڑھ اور اونگھ کی بیماریوں کے واسطے ہے۔

عقیلی. عن ابن عباس رضی اللہ عنھما طبرانی کبیر ابن السنی فی الطب عن ابن عمر تذکرۃ الموضوعات ۲۰۸

۲۸۱۱۰.....نہار منہ حجامت کروانا زیادہ مفید ہے اور اس میں شفا ہے برکت ہے اور یہ حافظہ میں اور عقل میں زیادتی کا سبب ہے بس اللہ تعالیٰ کی برکت کو ساتھ لے کر جمعرات کے دن سینگیاں لگواؤ اور جمعہ ہفتہ اور اتوار کو فصد سے بچو اور (دوشنبہ) پیر اور منگل (سہ شنبہ) کو سینگیاں لگواؤ اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو عافیت دی اور بدھ (چہار شنبہ) کو حجامت سے پرہیز کرو اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں ایوب علیہ السلام مبتلائے مرض ہوئے اور جذام اور کوڑھ کا مرض بدھ کے دن اور بدھ کی رات میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

مستدرک حاکم ابن السنی ابونعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۱۱.....حجامت (کے ذریعہ فاسد خون کا اخراج) ہر بیماری میں نافع ہے تنبیہ (پکڑو) پس حجامت کرواؤ۔

مسند فردوس للدیلمی عن ابی ھریرۃ، ضعیف الجامع ۲۷۵۵

۲۸۱۱۲.....اتوار کے دن حجامت شفاء ہے۔ مسند فردوس، ضعیف الجامع ۲۶۵۹

۲۸۱۱۳.....چاند کے مہینہ کی ابتدا میں حجامت کا علاج ناپسندیدہ ہے اس کے نفع کی امید اس وقت تک نہیں جب تک کہ چاند گھٹنے نہ لگے۔

ابن حبیب عن عبدالکریم، ضعیف الجامع ۲۷۵۵

۲۸۱۱۴.....جس نے مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کی تو یہ سال بھر کی بیماریوں کا علاج ہوگا۔
یعنی جب بھی سترہ کو منگل کا دن پڑ جائے۔

طبرانی کبیر سنن کبریٰ للبیھقی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۸۵

۲۸۱۱۵.....جس نے مہینہ کی سترہ انیس اور اکیس تاریخ میں حجامت والا علاج کروایا تو یہ ہر بیماری سے شفایاب ہونے کا ذریعہ ہوگا۔

ابو داؤد مستدرک حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۱۶.....جس نے بدھ کے دن یا ہفتہ (سنیچر) کے دن حجامت کروائی پھر اس نے اپنے جسم پر سفید داغ دیکھے تو وہ اپنے علاوہ ہرگز کسی اور کو ملامت نہ کرے۔

مستدرک حاکم بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۳۷۲ الضعیفہ ۱۵۶۷

۲۸۱۱۷.....جس نے جمعرات کی دن حجامت کروائی اور بیمار ہوگیا تو وہ اس میں مرجائے گا۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۸۱۱۸.....جبریل علیہ السلام نے مجھ کو بتایا کہ سینگیاں لگوانا ان تمام معالجات میں زیادہ نافع ہے جو لوگ کرتے ہیں۔

مستدرک حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۱۹.....گرمی کی شدت کے مقابلہ کے لئے حجامت کے ذریعہ مدد حاصل کر اس لئے کہ بعض اوقات آدمی میں خون کا دوران زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ حاکم فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۸۱۲۰.....تمہاری دواؤں میں زیادہ بہتر حجامت ہے اور قسط بحری ہے بس مسل کر اور دبا کر اپنے بچوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۱.....بے شک وہ سب سے بہتر دن جس میں تم حجامت والا علاج کرو سترہ انیس اور اکیس کا دن ہے۔

ترمذی عن ابن عباس، ضعیف الترمذی ۳۵۵

۲۸۲۲۲.....بالیقین جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی حجامت کرے گا تو اس کو ایسی بیماری لاحق ہو جائے گی جس سے وہ شفایاب نہیں ہوگا۔ عقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ضعیف ۱۸۸۹ الجامع. الضعیفۃ ۱۷۱۱

۲۸۱۲۳.....جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔

مسند احمد. ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۴۔۔۔۔رگ کا کاٹنا دکھ کا باعث ہے اور حجامت (نشتر لگا کر فاسد خون کا اخراج) اس سے بہتر ہے۔

مسند فردوس۔ عبداللہ ابن جراد، ذخیرۃ الحفاظ

۲۸۱۲۵۔۔۔۔جس شب مجھے (مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے جایا گیا (اور معراج ہوئی) اس شب میں ملائکہ کی جس کی جماعت کے پاس سے بھی میں گذرا وہ یہ کہتی گئی کہ محمد! حجامت کو لازم کرلو۔ترمذی ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۶۔۔۔۔حجامت کرو پندرہ تاریخ کو یا سترہ کو یا انیس کو یا اکیس کو دوران خون تم میں زیادہ ہو کر کہیں تمہیں ہلاک نہ کر ڈالے۔

بزار، ابونعیم، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۷۔۔۔۔جب گرمی سخت ہو تو عمل حجامت سے مدد لو ایسا نہ ہو کہ خون تم میں سے کسی پر غالب ہو کر اسے ہلاک کر ڈالے۔

مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۸۔۔۔۔سر میں حجامت کرو سات بیماریوں کا علاج ہے جب کہ حجامت کروانے والا ان کی نیت کرے۔جنون، سے درد سر سے، جذام سے سفید داغوں اونگھ سے داڑھ کے درد سے اور اس اندھیرے سے جس کو آدمی اپنی آنکھوں کے سامنے پاتا ہے۔

طبرانی کبیر ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۹۔۔۔۔بے شک حجامت سر میں ہر بیماری کا علاج ہے جنون کا جذام کا، اور رات میں نظر نہ آنے کا، کوڑھ کا اور درد سر کا۔

طبرانی کبیر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۰۔۔۔۔بے شک جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی بھی حجامت کروائے گا ہلاک ہو جائے گا۔

ابویعلی عن حسین بن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۱۔۔۔۔بے شک حجامت میں شفا ہے۔مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۲۔۔۔۔بے شک سہ شنبہ (منگل) کا دن خون کا دن ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون (جاری ہونے کے بعد رکتا نہیں ہے)۔

ابوداؤد عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۴۰۳۰ الکشف الالھی ۷۹

۲۸۱۳۳۔۔۔۔گدی کے گڑھے (جو سر کے پیچھے حصہ کے آخر میں ہوتا ہے) میں حجامت لازم پکڑو پس وہ بے شک بہتر بیماریوں سے شفا ہے اور ان پانچ سے جنون، جذام، برص، ڈاڑھوں کا درد۔طبرانی کبیر ابن السنی ابونعیم عن صھیب رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۴۔۔۔۔بہترین دوا حجامت اور فصد کھولنا ہے۔ابو نعیم فی الطب عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۵۔۔۔۔وہ بہترین چیز جس سے تم دوا کرو حجامت ہے۔مسند احمد طبرانی کبیر مستدرک حاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۶۔۔۔۔حجامت میں شفا ہے۔سموبہ والضیاء عن عبداللہ بن سرج رضی اللہ عنہ

۱۔حجامت کسی سینگ یا سینگ نما نشتر سے ہوتی ہے جیسے جونک لگائی جاتی ہے اور فصد رگ میں کٹ لگا کر اخراج خون کے لئے بولا جاتا ہے۔

۲۔یہ حصہ جو ترجمہ صفحہ نمبر ۱۴۱ کا ہے کا اجرت کے بغیر ھے اس لئے کہ مسجد میں بیٹھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۸۱۳۷۔۔۔۔جس رات مجھ کو معراج کا سفر کرایا گیا اس رات میں جس جماعت ملائکہ پر بھی میں گذرا انہوں نے یہی کہا اے محمد! اپنی امت کو حجامت کے علاج (کی افادیت) کی خوش خبری سنا۔ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۸۔۔۔۔کیا خوب بندہ ہے جو حجامت کرتا ہے کہ خون کو لیجاتا ہے اور کمر کو ہلکا کرتا ہے اور نگاہ کو روشن کرتا ہے۔

ترمذی ابن ماجہ مستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ضعیف ابن ماجہ ۷۶۲ الضعیفہ ۲۰۳۶

۲۸۱۳۹۔۔۔۔جس شب مجھے معراج کرائی گئی میں جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گذرا اس نے مجھے حجامت کا مشورہ دیا۔

طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۰۔۔۔۔وہ بہترین دن جس میں تم حجامت کرو سترہ انیس اور اکیس ۲۱ تاریخ کا دہ ہے اور میں اس رات جب مجھے معراج کرائی گئی

جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گذرا انہوں نے کہا اے محمد! حجامت کو لازم کرلو۔

مسند احمد مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنهما، المتناهية ۱۷۲۸

۲۸۱۴۱..... جب تم میں سے کسی کا مریض کسی شے (کے کھانے) کی خواہش ظاہر کرے تو چاہئے کہ اس کو وہ چیز کھلا دے۔

ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنهما، ضعیف الجامع ۳۷۳

۲۸۱۴۲..... بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ حجامت ان تمام اشیاء میں بہتر ہے جن کے ساتھ لوگوں نے علاج کیا۔

رواه الخطيب عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۳..... بے شک حجامت میں شفا ہے۔مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۴..... جس نے حجامت کے وقت آیۃ الکرسی پڑھی اس کو دہری حجامت کا فائدہ ہوگا۔ابن السنی والدیلمی عن علی رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۵..... اگر ان چیزوں میں سے کسی میں جن سے تم علاج کرتے ہو خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، مستدرک حاکم عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۶..... کیا خوب دوا ہے حجامت کہ (فاسد) خون کو دور کرتی ہے نگاہ کو تیز کرتی ہے اور کمر کو ہلکا کرتی ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۸۱۴۷..... کیا ہی خوب عادت دوپہر کو سونا (آرام کرنا اگرچہ سوئے بغیر ہو) اور کیا ہی خوب معمول ہے حجامت کروانا۔

دیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۸..... جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گذرتا تو وہ مجھے کہتی اے محمد (ﷺ!) حجامت کو لازم کرلو۔ترمذی ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۸۱۴۹..... اے ابن حابس! بے شک اس میں شفا ہے سر اور ڈاڑھ کے درد سے اور اونگھ سے اور برص اور جنون سے روایت کیا اس کو ابن سعد نے بکراشج سے یعنی بکر اشج کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ اقرع بن حابس نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے ایسے وقت میں کہ آپ ﷺ سر کے آخری حصہ میں حجامت کروا رہے تھے انہوں نے پوچھا کہ آپ نے وسط سر میں حجامت کس لیے کروائی پس یہ گذشتہ روایت ذکر کی۔ابن سعد عن بک الاشج

شاید اس سے مراد غشی ہے یا دماغی تھکن جو باعث ہوتی ہے کثرت نوم کی۔واللہ اعلم۔

۲۸۱۵۰..... درمیان سر میں عمل حجامت پاگل پن جذام، اونگھ اور داڑھ (کے درد) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۱..... وہ حجامت جو درمیان سر میں ہو وہ جنون جذام اونگھ اور ڈاڑھ (کی تکلیف) کی خاطر ہوتی ہے اور آپ اس کا نام منقذہ رکھتے تھے (بچاؤ کرنے والی بچانے والی)۔مستدرک حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنه

اس روایت پر علامہ ذھبی کا کلام ہے۔

۲۸۱۵۲..... سر کے گڑھے میں حجامت نسیان (بھول) کو پیدا کرتی ہے پس تم اس سے بچو۔اور لا الہ الا اللہ کی اور استغفار کی کثرت کرو پس یہ دونوں دنیا میں ذلت سے بچاؤ ہیں اور آخرت میں آتش دوزخ سے ڈھال ہیں۔دیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۳..... نہار منہ حجامت علاج ہے اور پیٹ بھرے پر بیماری ہے اور مہینہ کی سترہ کو شفا ہے اور سہ شنبہ کو بدن کی تندرستی ہے اور جبریل علیہ السلام نے مجھ کو اس کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ بہت ہی ضروری ہے۔دیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۴..... یک شنبہ کے دن حجامت شفا ہے۔دیلمی عن جابر رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۵..... جس نے سہ شنبہ کو بتاریخ ہفدہ ماہ قمری حجامت کی (یعنی کروائی) اللہ تعالیٰ اس سے سال بھر کی بیماری دور کرے گا۔

ابن حبان فی الضعفاء بیهقی فی السنن عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۶......جس کی حجامت مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل (سہ شنبہ) کے دن پڑ گئی تو وہ ایک سال کے علاج کے برابر ہوگی۔ رافعی عن ابن شہاب

۲۸۱۵۷......جس کو مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کا اتفاق ہو گیا تو وہ اس دن کے موقع کو بغیر حجامت کرائے نہ نکلنے دے۔

ابن حبان فی الضعفاء طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں رکھا ہے۔

جمعرات کو حجامت کی ممانعت

۲۸۱۵۸......پنج شنبہ کو حجامت نہ کراؤ پس جس شخص نے پنج شنبہ (جمعرات) کے دن حجامت کرائی پھر اس کو کوئی ناگواری (تکلیف) پیش آئی تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔ شیرازی ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۵۹......پنج شنبہ کے دن حجامت نہ کرواؤ پس جو شخص اس دن حجامت کرائے اور اس کو کوئی تکلیف پیش آئے تو وہ اپنے علاوہ کسی کو ہرگز ملامت نہ کرے۔ شیرازی خطیب، دیلمی ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۶۰......بے شک جمعہ کے روز میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں جو بھی حجامت کرے گا ہلاک ہوگا۔ ابویعلی عن السید الحسین

ابویعلی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۸۱۶۱......اس کو دفن کردے کتا اس کو ڈھونڈ نہ لے (یا اس کو زمین میں سے باہر نہ نکال دے) (روایت کیا اس کو ابن سعد نے ھارون بن رتاب سے) وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی۔ اس کے بعد اوپر والا ارشاد بیان کیا۔ ابن سعد فی الطبقات

متفرق دوائیں، لدود، سعوط وغیرہ

۲۸۱۶۲......بے شک ان چیزوں میں سے بہتر جن سے تم دوا کرو لدود اور سعوط ہے (لدود وہ دوا ہے جو منہ کے ایک کنارے سے ڈالی جائے (باچھ میں) سعوط وہ دوا ہے جو ناک میں چڑھائی جائے اور پیدل چلنا ہے اور حجامت ہے اور وہ بہترین شے جس کو تم سرمہ بناؤ اثمد ہے پس بے شک وہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ ترمذی مستدرک عن ابن عباس، ضعیف الجامع ۱۸۵۵

اثمد

۲۸۱۶۳......اثمد نظر کو تیز کرتا ہے اور بال کو اگاتا ہے۔ تاریخ بخاری عن معبد بن ہوذة

۲۸۱۶۴......بہترین دوا، لدود سعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا اور جونک لگوانا ہے۔ ابو نعیم عن الشعبی

یہ روایت مرسل ہے۔

۲۸۱۶۵......وہ بہترین دوا جو تم برتو لدود سعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا ہے۔ ترمذی ابن السنی ابونعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۶۶......اس عود ھندی کو اپنے اوپر لازم کرلو پس بے شک اس میں سات علاج ہیں گلوں کی دکھن میں ناک سے چڑھائی جاتی ہے اور نمونیہ میں ایک باچھ (کنارِ فم) میں دی جاتی ہے۔ بخاری عن ام قیس رضی اللہ عنہ

ا۔ یہ ترجمہ ہے عذرہ کا جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ حلق میں خون آنے یا خون رک جانے کی وجہ سے شدت کرتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حلق کے آخر میں جہاں ناک اور حلق کے راستے ملتے ہیں وہاں پیدا ہونے والے ورم سے اس کی ابتدا ہوتی ہے پہلے اس کے علاج کے لئے عورتیں کسی رسی کو خوب بٹ کر ناک میں داخل کرتی تھیں جب وہ مقام تکلیف پر ٹکراتا تھا تو سیاہ خون نکل آتا اس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۲۸۱۶۷......بہترین دوا سعوط ولدود ہے اور حجامت ہے اور پیدل چلنا اور جونک لگوانا۔بیھقی عن الشعبی
روایت مرسل ہے۔
۲۸۱۶۸......شہد ایک گھونٹ کی نسبت بہتر علاج کسی بھی چیز میں نہیں تجربہ کیا گیا۔
ابونعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا. ضعیف الجامع ۵۰۹۵
۲۸۱۶۹......جس نے ہر ماہ تین دن بوقت صبح شہد چاٹا اس کو کوئی بڑی تکلیف لاحق نہ ہوگی۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
۲۸۱۷۰......اس کو شہد پلا، اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ثابت ہوا۔
مسند احمد بخاری، مسلم، ترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

شہد کی فضیلت

۲۸۱۷۱......شفا شہد کے گھونٹ میں اور حجامت کرنے والے کے نشتر چبھونے میں اور آگ کے داغ میں ہے اور میں اپنی امت کو داغ سے روکتا ہوں۔
بخاری ابن ماجہ، عن ابن عباس
۲۸۱۷۲......اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے تو حجامت والے کے نشتر میں یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ کے تیز داغ میں ہے جو تکلیف کی جگہ میں لگے اور میں پسند نہیں کرتا اس کو کہ داغ لگواؤں۔مسند احمد بیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ
۲۸۱۷۳......اگر کسی چیز میں شفا ہے تو وہ تین ہیں حجامت والے کا نشتر ہے یا شہد کا گھونٹ ہے یا آگ کا وہ داغ ہے جو پانی سے لگ کر ہو اور اس کو میں پسند نہیں کرتا۔مسند احمد، عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۱۲۵۲
۲۸۱۷۴...... بے شک کوکھ (پہلو کو لھے سے شروع ہو کر پسلیوں کے نیچے تک) گردہ کی رگ (یا نس) (کا مقام) ہے، جب اس میں حرکت آتی ہے تو وہ اپنے مبتلا کو تکلیف پہنچاتی ہے پس (جب ایسا ہو تو) اس کا علاج کر تو گرم پانی اور شہد سے۔
ابو داؤد مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
اس روایت کے بارہ میں ذھبی نے میزان میں منکر ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ضعیف الجامع ۱۷۳۷ المتناھیہ ۱۷۳
۲۸۱۷۵......البتہ کوکھ گردہ کی نس (کا مقام) ہے جب اس کو حرکت ہوتی ہے تو وہ اپنے مبتلا کو تکلیف سے دوچار کرتی ہے پس اس کا علاج کر گرم پانی اور شہد سے۔رواہ الحارث، ابونعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۸۱۷۶......وہ حلال درھم جس سے کوئی شہد خریدے اور آب باراں میں اس کا مشروب بنا کر نوش کرے ہر مرض سے شفا ہے۔
مسند فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۱۷۷......اگر ان چیزوں میں جن کے ساتھ تم علاج کرتے ہو شفا ہے تو حجامت کرنے والے کے نشتر میں ہے یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ کے تیز داغ میں ہے جو بیماری پر لگے اور میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔طبرانی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ
۲۸۱۷۸......اگر کسی چیز میں شفا ہے تو وہ حجامت کرنے والے نشتر ہے یا شہد کا گھونٹ ہے یا داغ ہے جو پانی سے لگ کر ہو اور داغ کو مکروہ جانتا ہوں اور اس کو محبوب نہیں رکھتا۔طبرانی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
۲۸۱۷۹......داغ دو اس کو اگر چاہو اور اگر چاہو تو گرم پتھر سے تاپو۔مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۰..... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دو پس اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں دوا ہے۔

ابن حیان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

التداوی بالصدقۃ..... صدقہ سے علاج

۲۸۱۸۱..... اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو۔ ابو شیخ عن ابی امامہ

۲۸۱۸۲..... اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو پس بے شک صدقہ تم سے بیماریوں اور عوارضات کو دور کرتا ہے۔

فردوس دیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اسنی المطالب ضعیف الجامع ۹۵۷

فیض القدیر میں بیہقی سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث اس سند کے حوالہ سے منکر ہے۔

۲۸۱۸۳..... اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو اور اپنے اموال کو زکوۃ کے ذریعہ محفوظ کرو۔

۲۸۱۸۴..... کسی مریض کا علاج صدقہ سے بہتر دوا سے نہیں کیا گیا۔

دیلمی عن عمر رضی اللہ عنہ، الشذرۃ ۳۶۴، کشف الخفاء ۱۱۴۸، دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

القسط:..... ہندوستان میں پیدا ہونے والی ایک خوشبودار لکڑی جو بطور دوا اور بطور بخور استعمال کی جاتی ہے۔ القاموس الو حید

۲۸۱۸۵..... وہ بہترین چیز جس سے علاج کرو حجامت اور قسط بحری ہے۔

امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم ترمذی نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۶..... وہ پسندیدہ شے جس سے تم علاج کرو حجامت اور قسط بحری ہے اور اپنے بچوں کو گلے کی دکھن کی وجہ سے (بطور علاج) مسل کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔ مسند احمد نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۷..... پہلو (کی تکلیف) کا علاج قسط بحری سے کرو اور زیتون سے۔ مسند احمد، مستدرک حاکم عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۸..... اپنے بچوں کو دبا کر تکلیف نہ دو اور قسط کو لازم کرو۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۹..... تم اپنے بچوں کے گلے جلا لو گے (یعنی اگر اپنے طریقہ سے علاج کرتے رہے تو پھر آپ ﷺ نے اس خاتون کو جس سے آپ مخاطب تھے۔ فرمایا کہ) قسط ھندی لے اور ورس لے اور اس بچے کی ناک میں چڑھا۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

شاید اس سے ذات الجنب (نمونیا) مراد ہے۔

ورس ایک قسم کا پودا جو رنگائی کے کام میں لایا جاتا ہے۔ ہلدی ہندوستانی زعفران۔ ممکن ہے کہ یہاں ہلدی مراد ہو اس لئے کہ ہلدی اس قسم کے دیسی علاج میں آج بھی مستعمل ہے۔

۲۸۱۹۰..... اے عورتوں کی جماعت! تمہارا ناس ہو اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دکھن درپیش ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو چاہئے کہ قسط ہندی لے۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۱..... (عورتوں سے فرمایا کہ) اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دکھن پیش آئے یا اس (کے بچے) کے سر میں درد ہو تو چاہئے کہ قسط ھندی لے اور اس کو پانی کے ساتھ رگڑے پھر اس کی ناک میں چڑھائے۔

مستدرک حاکم سنن سعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۲..... اپنے بچوں کے گلوں کو نہ جلاؤ (بلکہ) اپنے اوپر قسط ھندی کو لازم کر لو اور ورس کو پس اس دوا کو بچہ کی ناک میں چڑھاؤ (یہ بھی عورتوں سے فرمایا۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۳..... کس وجہ سے اپنے بچوں کو تکلیف دیتی ہو؟ تم میں سے ہر کسی کو کافی ہے کہ قسط ھندی لے پھر اس کو پانی میں سات بار رگڑے

پھر بچہ کے حلق میں پہنچائے (مسند احمد. مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ) اس روایت کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کی ناک کے دونوں نتھنوں سے خون ابل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کیا ہوا گھر والوں نے کہا کہ اس کو گلے کی تکلیف ہے آپ فرمانے لگے (آگے اوپر والا ارشاد ذکر کیا)

۲۸۱۹۴...... کیوں اپنے بچوں کو (کپڑے کی) اس بتی سے نشتر لگائی ہو؟ اپنے اوپر اس عودھندی کو لازم کرلو بیشک اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے جن میں سے ذات الجنب (نمونیہ) ہے گلے کی دکھن مین یہ ناک میں چڑھائی جاتی ہے اور ذات الجنب میں کنارہ فم (باچھ) سے حلق میں پہنچائی جاتی ہے (مسند احمد. بخاری مسلم، ابو داؤد، ابن حبان، عن ام قیس رضی اللہ عنہ بنت محصن) راویہ حدیث یعنی ام قیس رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اپنے ایک بیٹے کو لے کر اور میں نے گلے پھول جانے کی وجہ سے اس (کے متاثرہ حصہ) کو مسلا تھا تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا (جو ابھی گذرا)۔

محدث عبدالرزاق نے اس حدیث کو منہا ذات الجنب (اور ان سات میں سے ذات الجنب (نمونیہ) ہے تک نقل کیا ہے زہری کہتے ہیں کہ (روایت کا ٹکڑا) **يسعط للعذة ويلد من ذات الجنب** (گلے کی دکھن میں ناک میں چڑھائی جاتی ہے اور نمونیہ میں کنارہ فم سے حلق میں پہنچائی جاتی ہے) مدرج ہے یعنی راوی کا اضافہ ہی منجملہ کلام رسول نہیں۔

یا یہ ترجمہ کیا جائے: "اس کے دو نتھنے خون چھوڑ رہے تھے۔"

التمر ...... کھجور

۲۸۱۹۵...... کھجور کھانا درد قولنج سے امان ہے (ذریعہ حفاظت ہے)۔ ابو نعیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۶...... تمہاری کھجوروں میں بہتر کھجور برنی ہے جو بیماری کو لے جاتی ہے اور خود اس میں کوئی بیماری نہیں۔

الرویانی، ابن عدی، شعب الایمان بیھقی ضیاء عن بریرۃ رضی اللہ عنہ عقیلی، طبرانی فی الاوسط ابن السنی ابونعیم فی الطب مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ طبرانی فی الاوسط مستدرک حاکم ابونعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ الالحاظ ۲۸۵ العقبات ۳۱

ا۔ مستدرک حاکم کی تلخیص میں علامہ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر بتایا ہے۔

۲۸۱۹۷...... کھجوریں نہار منہ کھاؤ پس بے شک یہ پیٹ کے کیڑوں کے لئے قاتل ہے۔

ابو بکر فی الغیلانیات. فردوس للدیلمی عن ابن عباس، الاسرار المرفوعہ ۱۹ اسنی المطالب ۱۱۰۶

۲۸۱۹۸...... کچی کھجور کو تیار کھجور کے ساتھ ملا کر کھا (اور) باسی کو تازہ کے ساتھ کھاؤ اس لئے کہ شیطان جب اس کو دیکھتا ہے تو غصہ (افسوس) کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ابن آدم زندہ ہے حتیٰ کہ باسی کو تازہ کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

ترمذی ابن ماجہ، مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہ، ترتیب الموضوعات ۸۷ ضعیف ابن ماجہ ۷۲۳

۲۸۱۹۹...... تحقیق تو ایک مریض القلب آدمی ہے (لہٰذا) حارث بن کلدہ کے پاس جو بنو ثقیف کا ایک فرد ہے جا پس وہ علاج کرنے والا شخص ہے سو مناسب یہ ہے کہ وہ مدینہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کی سات عجوہ کھجوریں لے اور انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ لے پھر کنارہ فم (باچھ) کے راستے گھر والے تیرے تجھے کھلا دیں۔ ابو داؤد عن سعد رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۰۳۳

۲۸۲۰۰...... بے شک مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات) کے بالائی مضافات کی عجوہ کھجوروں میں شفا ہے اور یقیناً وہ صبح دم تریاق ہیں (یعنی علی الصبح کھانا علاج زہر ہے)۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

ا۔ یہ ترجمہ عوالی کا ہے نجد سے ملتا ہوا مدینہ منورہ کا بالائی حصہ عوالی کہلاتا ہے عوالی کا بعد تین سے آٹھ میل کے درمیان ہے۔ اور نچلا حصہ وہ ہے جو

منہ سے ملتا ہوا ہے۔

۲۸۲۰۱......عجوہ کھجور جنت کی ہے (یعنی جنت کا خصوصی پھل ہے) اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھنبی من سے ہے (جس کا قرآن کریم میں قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ضمن میں تذکرہ ہے) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسندا حمد ترمذی ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه مسند احمد نسائی ابن ماجه عن ابی سعيد. وعن جابر رضی الله عنه

۲۸۲۰۲......عجوہ جنت کی (کھجور) ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھنبی من میں سے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عربی مینڈھا جو سیاہ ہو عرق النساء کا علاج ہے اس کا گوشت کھایا جائے اور شوربا تھوڑا تھوڑا کرکے پیا جائے۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنه، ضعيف الجامع ۳۸۵۰

۲۸۲۰۳......مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بالائی حصہ کی عجوہ کھجور میں علی الصبح نہار منہ ہر سحر سے شفا ہے یا فرمایا کہ ہر قسم کے زہر سے شفا ہے۔مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۲۰۴......جس نے روزانہ صبح سات عدد عجوہ کھجوریں لیں اس کو اس دن زہر یا سحر اثر نہیں کرے گا۔

مسند احمد بخاری مسلم، ابوداؤد عن سعد بن وقاص رضی الله عنه

الاکمال

۲۸۰۲۰۵......جس نے مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے دونوں جانبوں کی عجوہ کھجوریں نہار منہ کھائیں اس کو اس دن زہر اثر کرے گا نہ سحر اور اگر شام کے وقت کھائے تو صبح تک اثر نہیں کرے گا۔مسند احمد عن عامر بن سعد عن ابيه رضی الله عنه

۲۸۲۰۶......(آپ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا) کیا تو کھجور کھا رہا ہے حالانکہ تجھے آشوب چشم ہے۔معجم طبرانی کبير عن صهيب رضی الله عنه

۲۸۲۰۷......اے علی! اس نوع سے لے اس لئے کہ یہ تیرے زیادہ موافق ہے۔ترمذی عن ام المنذر

اللبن......دودھ

۲۸۲۰۸......گائے کے دودھ سے علاج کر پس بے شک میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ اس میں شفا ڈالتا ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کو کھاتی ہے۔طبرانی کبير عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۲۰۹......گائے کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔طبرانی کبير عن مليكه بنت عمرو

حدیث میں بقر کا لفظ وارد ہے امکان ہے کہ عجل اس میں داخل نہ ہو (ایسے ہی بے بیاہی بچھیا بھی جیسا کہ لبن اور سمن سے اشارہ ملتا ہے)۔

۲۸۲۱۰......گائے کے دودھ کو لازم کر لو اس لئے کہ وہ دوا ہے اور اس کے گھی کو بھی اس لئے کہ وہ شفا ہے۔اور اس کے گوشت سے پرہیز کرو اس لئے کہ اس کا گوشت بیماری ہے۔ابن السنی ابونعيم مستدرک حاكم عن ابن مسعود رضی الله عنه، السنی المطالب ۹۰۹

۲۸۲۱۱......تمہیں گائے کا دودھ ضروری ہے پس بے شک وہ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کے گوشت بیماری ہے۔

ابن السنی، ابونعيم عن صهيب رضی الله عنه

۲۸۲۱۲......تم پر گائے کا دودھ لازم ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے پودے کھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ابن عساکر عن طارق بن شهاب

۲۸۲۱۳......بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی شفاء کا سبب بھی اتارا ہے پس گائے کے دودھ کو لازم کرلو اس لئے کہ وہ ہر درخت کو کھاتی ہے۔مسند احمد عن طارق بن شهاب

۲۸۲۱۴......بے شک اللہ تعالیٰ نے کسی بیماری کو نہیں اتارا بغیر اس کے کہ اس کے علاج کو نہ اتارا ہو بجز بڑھاپے کے۔پس منجملہ ان علاجوں کے گائے

کے دودھ کو لازم پکڑ لو پس بے شک وہ ہر قسم کے پودے دکھاتی ہے۔مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۵......گائے کے دودھ کو لازم کرلو اسلئے کہ وہ ہر قسم کے پودے کھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۱۶......اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری بغیر اس کے کہ اس کے علاج کو نہ اتارا اور گائے کے دودھ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۷......اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی دوا رکھی (یعنی زمین میں) سوائے موت اور بڑھاپے کے پس گائے کے دودھ کو ضروری قرار دو اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کے پتے کھاتی ہے۔ابو دؤاد طیا لسی ابو نعیم فی الطب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۸......گائے کے دودھ کو لازم کرلو اور اس کے گھی کو بھی اور اس کے گوشت سے بچو اس لئے کہ اس کا دودھ اور گھی شفا ہیں اور اس کے گوشت میں بیماری ہے۔مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ التذ کرہ ۱۳۸ التمیز ۱۰۹

اس روایت کی تصحیح میں کلام کیا گیا ہے۔

۲۸۲۱۹......اونٹوں کے دودھ اور پیشاب میں تمہارے فساد معدہ (یعنی بدہضمی و اسہال جس کو ذرب کہتے ہیں) کا علاج ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن معمر بلاغا

التطبب......بغیر علم، بغیر جانے علاج کرنا

۲۸۲۲۰......جس نے علاج کیا اور اس کی طبابت (لوگوں میں) معلوم نہیں ہے (یعنی تصدیق نہیں ہے) تو وہ ضامن ہے۔

مستدرک حاکم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۱......جس نے علاج کیا اور اس کا طبیب ہونا اس کے قبل معلوم نہیں تو وہ ضامن ہے۔

ابو داؤد بیھقی ابن ماجہ مستدرک حاکم عن عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۸۲۲۲......جس نے علاج کیا اور وہ طب میں معروف نہیں پھر نقصان کیا جان کا یا اس سے کم کا تو وہ ضامن ہے۔

کامل ابن عدی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب بیھقی عن عمر و بن شعب عن ابیہ عن جدہ

دوا عرق النساء

۲۸۲۲۳......درد عرق النساء کا علاج دیہی بکری (بھیڑ) کی چکتی ہے اس کو پگھلایا جائے پھر تین حصے کیے جائیں اور نہار منہ روزانہ ایک حصہ پیا جائے۔مسند احمد مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۲۴......جس نے کوئی مینڈھا خریدا یا اس کو ھدیہ میں ملا تو اس کو چاہئے کہ تین حصوں میں کھائے۔پس روزانہ نہار منہ ایک حصہ کھائے اگر چاہے تو اس کو (پانی میں) جوش دے اور اگر چاہے تو یونہی کھالے۔مراد اس سے مینڈھے کی چکتی ہے جس سے عرق النساء کا علاج کیا

جاتا ہے۔معجم کبیر طبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۵.....عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے اور وہ نہ زیادہ بڑی ہو اور نہ زیادہ چھوٹی ہو پھر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرے پھر اس کو پگھلائے اور خوب اچھی طرح پگھلائے اور تین حصے کرے پھر عرق النساء کے لئے روزانہ نہار منہ ایک حصہ پی جائے۔

مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۶.....عرق النساء کی تکلیف میں عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے جو چھوٹی ہو نہ بڑی ہو۔مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۷.....انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات میں سے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کمزوری کی شکایت کی پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا انڈے کھانے کا۔بیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بیھقی

کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابن الربیع سے نقل کرنے میں ابن الازھر السلیطی منفرد ہیں۔التنزیہ ۲۵۲ الفوائد مجموعۃ ۵۱۱

الحمٰی.....بخار

۲۸۲۲۸..... جب تم میں سے کوئی بخار میں مبتلا ہو جائے تو چاہئے کہ اپنے اوپر ٹھنڈا پانی ڈلوائے تین رات بوقت سحری۔ المعلۃ ۲۵ نسائی ابی یعلی مستدرک حاکم ضیاء مقدسی عن انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۹ بخاری جہنم کی دھونکنیوں میں سے ایک دھونکنی ہے پس تم ٹھنڈے پانی کے ذریعہ اس کو اپنے سے ہٹاؤ (دھونکنی چمڑے وغیرہ کی بنی ہوئی وہ نالی ہے جس میں پھونک مار کر یا اس کو پھلا اور دبا کر آگ کو ہوا دی جاتی ہے تاکہ وہ دہک جائے)۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۰ .. بخار جہنم کی تپش سے ہے پس تم ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔مسند احمد بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مسند احمد بخاری مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا مسند احمد بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نسائی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بخاری مسلم ترمذی، ابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۱ .. بخار جہنم کی دھونکنی سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی کے ذریعہ ہٹاؤ۔ابو داؤد طیالسی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۲ ام ملدم (یعنی بخار) گوشت کھاتا ہے اور خون پیتا ہے اس کی سردی اور گرمی (دونوں) جہنم سے ہیں۔

معجم کبیر طبرانی عن شعیب بن سعد رضی اللہ عنہ السنی المطالب ۲۸۸ ضعیف الجامع ۱۲۸۳

۲۸۲۳۳ ... جب تم میں سے کسی کو بخار آئے تو (جان لے کہ) بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہٰذا ٹھنڈے پانی کے ساتھ اس کو اپنے سے بجھا دے پس جاری نہر میں ٹھنڈ حاصل کرنی چاہئے اور چاہئے کہ اس کے آنے کے رخ کی طرف منہ کرے اور کہے "بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک" (یہ کام) صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے قبل (کرے) اور اس میں تین روز تین بار غوطہ لگائے۔پس اگر تین دن میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ دن اور اگر پانچ دن میں ٹھیک نہ ہو تو سات دن اور اگر سات دن میں ٹھیک نہ ہو تو نو دن (ایسا کرے) پس اللہ کے حکم سے وہ قریب نہیں کہ نو سے تجاوز کرے۔مسند احمد ترمذی، ضیاء، عن ثوبان رضی اللہ عنہ، ضعیف الترمذی ۳۶۹ ضعیف الجامع ۳۸۵

۲۸۲۳۴..... مجھ پر (پانی کے) سات مشکیزے جن کی گرہیں نہ کھولی گئی ہوں بہاؤ شاید کہ میں لوگوں سے (کچھ) کہہ سکوں۔

بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۸۲۳۵.....بخاری کھاتا ہے اور پیتا ہے پس اس کی خوراک لوگوں کے گوشت ہیں اور پینے کی چیز ان کے خون ہیں۔

دیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۶...... بے شک بخار کی سختی جہنم کی تپش سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو (اور ایک متن حدیث میں ہے (کہ) زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۷...... بخار جہنم کی تپش سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو اور متن کی ایک عبارت (یہ ہے کہ) اس کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مسند احمد، بخاری، ابن حبان، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مالک شافعی، احمد بخاری مسلم ابن ماجہ نسائی ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ احمد بخاری مسلم ابن ماجہ، ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا احمد وعبد بن حمید، احمد، مسلم، ترمذی ابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ، احمد، ابن قانع، بغوی، عن ابی بشر الحارث بن حزمۃ الانصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۸...... بخار آگ کا ٹکڑا ہے پس تم خود سے اس کی گرمی پانی کے ذریعہ اتارو۔

ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۱۵، طبرانی کبیر عقیلی مستدرک عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۹...... بخار جہنم کی دھونکنیوں میں سے ایک دھونکنی ہے پس سرد پانی سے اس کو اپنے سے ہٹاؤ۔

ابوداؤد طیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ طبرانی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۰...... بخار جہنم کے ابال سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی سے سرد کرو۔ طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۱...... اے انس! بے شک بخار موت کا کھوجی ہے اور زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے اور یہ آگ کا ٹکڑا ہے پس جب یہ تمہیں اپنی گرفت میں لے تو تم اس کے لئے مشکیزوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور دو نمازوں (یعنی) مغرب وعشاء کے درمیان اپنے اوپر ڈالو۔

طبرانی کبیر۔ عن عبداللّٰہ او عبد الرحمن بن رافع رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۲...... پانی کو مشکیزوں میں سرد کرو پھر فجر کی اذان واقامت کے درمیان اپنے اوپر ڈالو۔ یہ بات آپ ﷺ نے بخار زدہ لوگوں کے لئے فرمائی۔ بغوی عن بعض الصحابۃ رضی اللہ عنہ عنہم

۲۸۲۴۳...... جو آدمی بھی بخار میں مبتلا ہو پھر تین روز لگاتار غسل کرے اور ہر غسل کے وقت (یعنی غسل کرتے ہی) یہ کلمات کہے۔

بسم اللہ اللھم انی انما اغتسلت التماس شفا نک وتصدیق نبیک

تو وہ بخار اس سے ہٹا ہی دیا جائے گا۔ ابن ابی شیبہ عن مکحول الوضع فی الحدیث ۳۱۹

متفرق دوائیں

۲۸۲۴۴...... تلبینہ مریض کے دل کو تازگی بخشنے والا ہے (اور) پریشانی کو کم کرتا ہے۔ احمد بخاری ومسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۲۴۵...... اچھی نہ لگنے والی فائدہ بخش چیز تلبینہ کو لازم کرو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک وہ البتہ تمہارے ایک فرد کے پیٹ کو ایسے دھو دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرہ سے میل کچیل پانی سے دھو دیتا ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۵ ضعیف الجامع ۳۸۵۵

۲۸۲۴۶...... تلبینہ میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ حارث عن انس رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۹۹۵

۲۸۲۴۷...... ہر بیماری کی جڑ برد ہے۔ عقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

عقیلی نے اس راویت کو منکر کہا۔

البرد، اس کا ترجمہ۔ سردی۔ نیند (مصباح) اور زکام (القاموس الوحید) سے کیا گیا ہے اور اگر یہ کثرۃ کے معنی میں ہے تو اس کا ترجمہ بدہضمی ہے جیسا کہ حدیث (۲۸۰۶۵) میں ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ یہ اس کے ہم معنی ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۲۴۸...... معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کی طرف آ رہی ہیں پس جب معدہ صحیح ہوگا تو رگیں تندرستی لے کر لوٹیں گی اور جب معدہ بیمار ہوگا تو

رگیں بیماری لے کر لوٹیں گی۔ طبرانی معجم اوسط، عقیلی، ابن السنی ابونعیم فی الطب شعب الایمان بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه
بیہقی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور عقیلی نے کہا کہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ذھبی نے منکر کہا اور ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

۲۸۲۴۹...... ہر بیماری کی جڑ بدہضمی ہے۔ دارقطنی فی العلل عن انس رضی الله عنه، ابو نعیم فی الطب عن علی رضی الله عنه ابن السنی، ابونعیم تمام ابن عساکر عن ابن سعید رضی الله عنه

۲۸۲۵۰...... دونوں ہاتھ پر ہیں اور پاؤں برید (یعنی سفر کر کے پیغام پہنچانے والے) ہیں اور تلی میں سانس ہیں۔

ابو داؤد فی الطب عن ابی هریرة رضی الله عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

والصلوٰة والسلام علی سیدالا نبیاء والمرسلین وعلی اله واصحابة اجمعین ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین

الحبة السوداء......کلونجی

۲۸۲۵۱...... کلونجی میں ہر بیماری سے شفا ہے بجز موت کے۔ ابونعیم فی الطب عن بریرة رضی الله عنه

۲۸۲۵۲...... کلونجی کو لازم کرلو پس بے شک اس میں سام کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے اور سام موت ہے۔

ابن ماجه، عن ابن عمر رضی الله عنه ترمذی ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه مسند احمد عن عائشة رضی الله عنه

۲۸۲۵۳...... کلونجی ہر بیماری کا علاج ہے مگر سام کا اور سام موت ہے۔ ابن السنی فی الطب عبدالغنی فی الایضاح عن بریدة

۲۸۲۵۴...... کلونجی میں علاوہ موت کے ہر بیماری سے شفا ہے۔ مسند احمد بخاری مسلم ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۲۸۲۵۵...... بیشک اس کالے دانہ (کلونجی) میں ہر بیماری سے شفا ہے مگر یہ کہ موت ہو۔ ابن ماجه عن عائشة رضی الله عنه

۲۸۲۵۶...... بے شک جنت میرے سامنے لائی گئی پس اس میں جو کچھ تھا اس کی مثل میں نے (آج تک) نہیں دیکھا اور (اس میں سے) میرے سامنے انگور کا ایک گچھا آیا اور وہ مجھے اچھا لگا۔ پس میں نے اس کی طرف رغبت کی تاکہ اس کو پکڑوں اور وہ مجھ سے آگے چلا گیا اور اگر میں اس کو لے لیتا تو تمہارے بیچ میں اس کو گاڑ دیتا تاکہ تم جنت کا میوہ کھاؤ اور بے شک حبۃ السوداء (کلونجی) علاوہ موت کے ہر بیماری کی دوا ہے۔

مسند احمد، مسند ابو یعلیٰ سنن سعید بن منصور. عن عبد الله بن بریدة رضی الله عنه عن ابیه رضی الله عنه

الاترج والسفرجل......لیموں اور ناشپاتی

۲۸۲۵۷...... لیموں کو لازم کرو (معمول بناؤ) پس بے شک یہ دل کو مضبوط کرتا ہے۔ مسند فردوس عن عبد الرحمن بن دلهم
یہ روایت مفصل ہے۔

۲۸۲۵۸...... بہی کھاؤ پس بے شک وہ دل سے غم دور کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (بوجھ) ختم کرتا ہے۔

ابن السنی ابونعیم عن جابر رضی الله عنه، ضعیف الجامع ۳۲۰۵

۲۸۲۵۹......بہی کھاؤ نہار منہ سوؤہ سینہ کی گرمی کو دور کرتا ہے۔ابن السنی ابونعیم مسند فروس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۰......بہی کھاؤ تحقیق وہ دل کو تسکین بخشتا ہے اور قلب کو شجاع بناتا ہے اور بچوں کو خوبصورت بناتا ہے۔

فردوس عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۱......بہی کھانا دل کے ثقل کو دور کرتا ہے (قالی نے اپنی امالی میں روایت کیا انس رضی اللہ عنہ سے)

الاکمال

۲۸۲۶۲......اے ابو محمد! اس کو لو بے شک یہ دل کو قوت دیتا ہے اور جی کو بھلا کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (شاید اس سے مراد غباوت ہے) کو دور کرتا ہے یہ روایت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ صحابی سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ میں بہی (ناشپاتی) تھا چنانچہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔طبرانی کبیر مستدرک حاکم سعید بن منصور عن طلحہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۳......اے طلحہ! اس کو لے لو اس لیے کہ یہ دل کو سکون پہنچاتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن طلحہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۴......یہ سینہ کے ثقل کو ختم کرتا ہے اور دل کو سکون بخشتا ہے مراد آپ ﷺ کی سفرجل تھی۔

طبرانی کبیر عن طلحہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

الزبیب......کشمش

۲۸۲۶۵......کشمش کو لازم کرلو......اس لیے کہ یہ صفرا کو ختم کرتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے تھکن کو ہٹاتی ہے اخلاق (مزاج) کو بہتر کرتی ہے جی کو بھلا کرتی ہے اور فکر کو زائل کرتی ہے۔رواہ ابو نعیم عن علی رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۶۶......کیا خوب کھانا ہے کشمش (کہ) پٹھوں کو قوت دیتی ہے اور درد کو ختم کرتی ہے اور منہ کی بو کو خوشبو بناتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور رنگ کو نکھارتی ہے (روایت کیا ابونعیم نے اور ابن السنی نے طب میں اور خطیب نے تلخیص میں اور دیلمی اور ابن عساکر نے سعید بن زیاد بن فائد بن زیاد ابن ابی ھند الداری عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ زیاد عن ابی ھند کی سند سے)۔

۲۸۲۶۷......سنا اور شہد کو لازم کرلو اس لئے کہ ان دونوں میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک عن ابی ابن ام حرام

۲۸۲۶۸......آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا) تو کس چیز کا مسہل لیتی ہے؟ کہا شبرم کا آپ ﷺ نے فرمایا: گرم ہے کھینچے والا ہے مروڑ پیدا کرنے والا۔(راویہ حدیث کہتی ہیں کہ پھر یعنی یہ سن کر) میں نے سنا کا مسہل لیا اگر تحقیق کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔

احمد ترمذی ابن ماجہ مستدرک بروایت اسماء بنت عمیس

ا۔یہ سنوت کا ترجمہ ہے جو حاشیہ میں نہایہ کے حوالہ سے مذکور ہے اور القاموس الوحید میں زیرہ اور پنیر کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

۲۸۲۶۹......تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے (ایک سنا اور ایک شہد)۔

نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۷۰.....سنا اور شہد میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ابن عساکر بروایت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۱.....سنا اور شہد کو لازم پکڑو پس البتہ ان دونوں میں علاوہ سام کے ہر بیماری سے شفا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا یا رسول اللہ! اور سام کیا ہے؟ فرمایا موت۔

ابن ماجہ، حکم، فی لکنی ابن مندہ طبرانی کبیر مستدرک ابن السنی ابونعیم فی الطب بیہقی ابن عساکر بروایت ابو ابی ابن ام حرام

ابن مندہ نے کہا کہ یہ روایت غریب ہے۔

۲۸۲۷۲.....تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا ہے سنا اور شہد۔محمد نے کہا کہ اور تیسری چیز مجھ سے فراموش ہوگئی۔

نسائی، سمویہ سنن سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۳.....اگر کوئی چیز موت سے شفا بخشش ہوتی تو سنا موت سے شفا بخش ہوتی۔

احمد، ابن ماجہ، بخاری، مسلم ابوداؤد بیہقی فی شعب الایمان بروایت اسماء بنت عمیس

یعنی اگر کسی چیز کا موت کو ٹال دینا طے ہوتا تو وہ سنا کی صورت میں ہوتا۔

یہ روایت ۲۸۲۶۸ پر گذری ہے اور وہاں کا حوالہ زیادہ معتبر ہے اس لئے کہ صحیحین میں اسماء کی یہ حدیث نہیں ہے۔تحفۃ الاحوذی

۲۸۲۷۴.....کیا ہے تجھے اور شبرم کو (یعنی اس کا استعمال کس لئے ہے) بے شک وہ گرم ہے مروڑ کرنے والا ہے۔لازم پکڑو سنا اور شہد کو۔

طبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہ

الدباء والعدس.....کدو اور دال

۲۸۲۷۵.....کدو کو لازم کرلو بے شک یہ دماغ کو بڑھاتا ہے اور تم پر دال لازمی ہے اس لیے کہ بے شک وہ ستر انبیاء کی زبان سے مقدس (یعنی عیب سے دور) قرار دی گئی ہے۔طبرانی بروایت واثلہ

۲۸۲۷۶.....کدو کو لازم کرلو اس لیے کہ وہ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کو (یعنی اس کی قوت فکریہ کو) بڑھاتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی بروایت عطا مرسلا

۲۲۸۲۷۷.....کدو دماغ میں اضافہ کرتا ہے اور عقل کو بڑھاتا ہے۔مسند فروس بروایت انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۷۸.....کدو دماغ کو بڑھاتا ہے اور عقل میں اضافہ کرتا ہے۔دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۹.....نفاس والی عورت کے لئے میرے پاس تازہ کھجوروں جیسی اور (عام) بیمار کے لئے شہد جیسی کوئی چیز نہیں۔

ابوالشیخ وابونعیم فی الطب بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

التین انجیر کا ذکر...... اکمال میں سے

۲۸۲۸۰...... انجیر کھاؤ پس اگر میں کہوں کہ جنت سے کوئی میوہ اترا ہے تو میں کہوں گا کہ وہ یہ ہے اس لئے کہ جنت کے میووں میں گٹھلی نہیں ہے پس اس کو کھاؤ اس لئے کہ یہ بواسیر کو قطع کرتی ہے اور نقرس میں نافع ہے۔ابن السنی. ابو نعیم. دیلمی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

متفرق اشیاء

۲۸۲۸۱...... ککڑی کا معمول بنالو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے اس میں شفا رکھی ہے ہر بیماری ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۲...... مہندی کو لازم کرلو اس لئے کہ یہ تمہارے سروں کو روشن کرتی ہے اور دلوں کو پاکیزگی بخشتی ہے اور جماع میں اضافہ کرتی ہے۔(یعنی اس کی قوت میں) اور یہ قبر میں شاہد ہے (گواہ۔موجود)۔ابن عساکر بروایت واثلہ

۲۸۲۸۳...... ھلیلہ سیاہ کو لازم کرلو اس کو پیو اس لئے کہ یہ جنت کے پودوں میں سے ہے اس کا ذائقہ تلخ ہے اور یہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک براویت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۴...... کاسنی کو لازم کرلو پس کوئی دن ایسا نہیں کہ اس پر جنت کے قطروں میں سے ایک قطرہ نہ ٹپکتا ہو۔

ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۵...... جنگلی (صحرائی) اونٹوں کا پیشاب اور ان کا دودھ لازم کرلو۔ابن السنی وابو نعیم بروایت صھیب رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۶...... اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں ان لوگوں کے فساد معدہ کے لئے شفا ہے۔ابن السنی ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۷...... کھانا کھانے سے پہلے خربوزہ کھانا پیٹ کو خوب صاف کرتا ہے اور بیماری کو بالکل ختم کردیتا ہے (ابن عساکر بروایت بعض ہمسرگان یہ بدرگوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ابن عساکر کہتے ہیں کہ سند اس روایت کی درست نہیں۔

۲۸۲۸۸...... بطیخ (خربوزہ) میں دس باتیں (فائدے کی) ہیں یہ کھانا ہے اور مشروب ہے خوشبو ہے میوہ (پھل) ہے اشنان ہے (جس سے صابون کا کام لیا جاتا ہے) پیٹ کو دھو دیتا ہے اور پشت کے پانی کو بڑھاتا ہے (قوت) جماع میں اضافہ کرتا ہے اور پیٹ کی ٹھنڈ کو قطع کرتا ہے اور جلد کو صاف کرتا ہے۔(رافعی فردوس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابو عمرو نوقانی نے کتاب البطخ میں موقوفاً علی ابن عباس روایت کیا)

۲۹۲۸۹...... رات کا کھانا کھاؤ اگرچہ خشک ناکارہ کھجوروں کی ایک مٹھی ہو اسلئے کہ رات کے کھانے کا چھوڑنا بڑھاپے کا سبب ہے۔

ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۹۰...... رات کا کھانا ترک نہ کرو ایک مٹھی کھجور (ہو تو بھی) نہ ترک کرو پس اس کا چھوڑنا بڑھاپا لے آتا ہے۔ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

زوائد میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۸۲۹۱...... رات کو کھانا بچاؤ ہے۔ابو بکر بن داؤد فی جزء من حدیثہ فردوس عن ابی الدرداء

اس کا ترجمہ خربوزہ اور تربوز دونوں ہیں یہاں کیا مراد ہے؟ غالباً تربوز ہے اس لئے کہ مشروب ہونا اس میں پایا جاتا ہے۔جو بروایت ابو حاتم قابل احتجاج نہیں ہے۔

۲۸۲۹۲...... دنیا اور آخرت میں بہترین مشروب پانی ہے (اللھم ارزقناہ)۔ابو نعیم فی الطب عن برید رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۳...... بہترین پانی ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں اور بہترین چراگاہ پیلو اور ببول ہے (ابن قتیبہ نے غریب الحدیث میں ابن عباس

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

صبح کا بہترین کھانا

۲۸۲۹۴..... صبح کا بہترین کھانا سویرے کے وقت کا ہے اور عمدہ (پاکیزہ) کھانا اول دن کا ہے۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۵..... زیتون کا تیل لازم کرو اس کو کھاؤ اور مالش کرو پس یہ بواسیر میں نافع ہے۔ ابن السنی عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنه

۲۸۲۹۶..... اس بابرکت پودے کو یعنی زیتون کے روغن کو لازم کرو اس سے علاج کرو

طبرانی کبیر، ابونعیم، عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنه

۲۸۲۹۷..... زیتون کو کھاؤ اور اس کو (جسم یا سر پر) لگاؤ اس لئے کہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

ترمذی بروایت عمر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ترمذی مستدرک بروایت ابی اسیر رضی اللہ عنه

۲۸۲۹۸..... زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ یہ پاکیزہ اور بابرکت ہے۔ ابن ماجه مستدرک بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۸۲۹۹..... زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ اس میں ستر بیماریوں سے شفاء ہے جن میں سے ایک جذام ہے۔ ابونعیم فی الطب بروایت ابوهریرة

۲۸۳۰۰..... حمام سے نکل کر دونوں قدموں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا درد سر سے بچاؤ ہے۔ ابو نعیم فی الطب عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۸۳۰۱..... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے اور وہ زہر یلے کو آگے رکھتی ہے اور شفاوالے کو پیچھے رکھتی ہے۔ مسند احمد نسائی مستدرک عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۸۳۰۲..... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو چاہئے کہ اس کو ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور وہ اس پر سے اپنا بچاؤ کرتی ہے جس میں بیماری ہے سو مناسب ہے کہ اس کو پوری کو غوطہ دیدے پھر باہر نکال لے۔

ابو داؤد ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

اگر شربت میں مکھی گر جائے

۲۸۳۰۳..... جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ بخاری ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۸۰۳۴..... مکھی میں اس کا ایک پر بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ برتن میں گر جائے تو اس کو اندر کر دو (ڈبودو) پس اس کی شفا اس کی بیماری کو ختم کر دے گی۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنه

۲۸۳۰۵..... مکھی کے دو پروں میں سے ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ کھانے میں گر جائے تو اس کو ڈبودو (کھانے میں) اس لئے کہ وہ زہر کو آگے کرتی ہے اور شفا کو پیچھے کرتی ہے۔ ابن ماجه عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۹۳۰۶..... آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا لہسن کو کچا کھا پس اگر میں ملک (اللہ) سے مناجات نہ کیا کرتا تو اس کو کھاتا۔

حلیه ابونعیم، وابوبکر فی الغیلانیات عن علی رضی اللہ عنه

۲۸۳۰۷..... انجیر کھاؤ! پس اگر میں کہتا کہ جنت سے کوئی پھل نازل ہوا ہے تو کہتا کہ وہ انجیر ہے۔ اور تحقیق وہ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور نقرس میں نافع ہے۔ ابن السنی ابونعیم فردوس عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۲۸۳۰۸..... کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسند احمد بخاری مسلم نسائی عن سعید رضی اللہ عنه بن زید رضی اللہ عنه مسند احمد، نسائی ابن ماجه عن ابی سعید رضی

الله عنه وجابر رضى الله عنه ابو نعيم فى الطب عن ابن عباس رضى الله عنه وعن عائشه رضى الله عنها

۲۸۳۰۹..... کھنبی من سے ہے اور من جنت سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ ابو نعيم اعن ابى سعيد رضى الله عنه

۲۸۳۱۰..... کھنبی اس من سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسلم ابن ماجه، عن سعيد بن زيد رضى الله عنه

۲۸۳۱۱..... تر و تازہ کھنبی کو اپنے اوپر لازم کرو اس لئے کہ یہ من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

ابن السنى، ابونعيم عن صهيب رضى الله عنه

۲۸۳۱۲..... داغ کا بدل تکمید ہے (پھایا گرم کر کے درد کی جگہ پر لگانا جب ٹھنڈا ہو جائے تو دوسرا رکھنا)۔

۲۸۳۱۳..... تین چیزیں نظر کو تیز کرتی ہیں سبزہ کو دیکھنا اور بہتے پانی کو دیکھنا اور بھلی صورت کو دیکھنا۔

مستدرک فی التاريخ بروايت على رضى الله عنه وابن عمر رضى الله عنه ابو نعيم فى الطب بروايت عائشه رضى الله عنها، خرائطى فى اعتلال القلوب بروايت ابوسعيد رضى الله عنه

۲۸۳۱۴..... تین چیزیں نگاہ کی قوت بڑھاتی ہیں اثمد کا سرمہ لگانا سبزہ کی طرف دیکھنا اور صورت زیبا کو دیکھنا۔

فوائد ابى الحسن العراقى بروايت بريده رضى الله عنه

۲۸۳۱۵..... اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ترمذى، ابن ماجه مستدرک عن عقبة بن عامر رضى الله عنه، اسنى المطالب ۱۲۹۶ تحذير المسلمين ۱۶۴

۲۸۳۱۶..... اپنے گھروں کو شیح (ایک بوٹی) اندرائن اور پودینہ کی دھونی دو۔

بيهقى فى شعب الايمان عن عبدالله بن جعفر عن ابان بن صالح انس رضى الله عنه

۲۸۳۱۷..... اپنے گھروں کو لوبان اور شیح کی دھونی دو۔ شعب الايمان بيهقى عن عبدالله بن جعفر.
یہ روایت معضل ہے۔

دوسری فصل.....ممنوع معالجات میں اور جذام کی خوفناکی سے متنبہ کرنے میں

۲۸۳۱۸..... جس نے حرام سے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس (کے علاج) میں شفا نہیں رکھی۔ ابو نعيم افى الطب عن ابى هريرة رضى الله عنه

۲۸۳۱۹..... بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جس کو تم پر حرام کیا۔ طبرانى عن سلمة رضى الله عنها

۲۸۳۲۰..... رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا۔ احمد، ترمذى، ابوداؤد، ابن ماجه، مستدرک عن ابى هريرة رضى الله عنه

۲۸۳۲۱..... آپ ﷺ نے داغ لگوا کر علاج کرنے سے منع فرمایا۔ طبرانى كبير عن سعد انطوى ترمذى مستدرک عن عمران

۲۸۳۲۲..... تحقیق آگ کسی کو شفا نہیں پہنچاتی۔ طبرانى فى الكبير عن سلمة بن الاكوع، ضعيف الجامع

۲۸۳۲۳..... میں داغ سے روکتا ہوں اور گرم پانی کو ناپسند کرتا ہوں۔ ابن قانع عن سعد انطفرى

۲۸۳۲۴..... بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں اتاریں اور ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی پس دوا کرو اور حرام سے نہ کرو۔

ابو داؤد عن ابى الدرداء رضى الله عنه

۲۸۳۲۵..... بے شک یہ دوا نہیں ہے یہ بیماری ہے یعنی خمر (شراب)۔ حمد مسلم ابن ماجه ابوداؤد عن طارق بن سويد رضى الله عنه

۲۸۳۲۶..... بے شک یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے یعنی خمر شراب۔ ترمذى عن وائل بن حجر رضى الله عنه

الاکمال

۲۸۳۲۷..... بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کردی۔

ابویعلی، طبرانی کبیر، بیهقی عن ام سلمة رضی الله عنها، مستدرک حاکم بیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه موقوفاً

۲۸۳۲۸.....جس کو کوئی بیماری لگ جائے مختلف بیماریوں میں سے تو ہرگز کسی ایسی چیز کی طرف گھبرا کر نہ لپکے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کردی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز میں جو اس نے (خود) حرام فرمادی شفا نہیں رکھی۔

المجذوم......جذام کی بیماری والا

جذام کوڑھ کے مرض کو کہتے ہیں جس میں اعضاء جسم گل سڑھ کر گرنے لگتے ہیں۔اعاذنا اللہ منہ۔

۲۸۳۲۹.....مجذوم سے اس حال میں بات کر کہ اس کے اور تیرے درمیان ایک نیزے یا دو نیزوں جتنا فاصلہ ہو۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن عبدالله بن ابی اوفی

۲۸۳۳۰.....مجذوم لوگوں کو تیز نظروں سے (یعنی گھور کر) نہ دیکھو۔ابو داؤد طیالسی بیهقی عن ابن عباس

۲۸۳۳۱.....مجذوم سے ایسے ڈرو جیسے کہ شیر سے بچا جاتا ہے۔تاریخ بخاری عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۸۳۳۲.....جذام والے سے پرہیز کر جیسے درندے سے کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں جا اترے تو تم کسی اور وادی میں اترو۔

ابن سعد عن عبدالله بن جعفر

۲۸۳۳۳.....اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی تو وہ یہ ہے یعنی جذام۔ابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۳۳۴.....نہیں کوئی آدمی مگر اس کے سر میں جذام کی ایک رگ ہے جو جوش سے پھڑکتی ہے پس جب وہ جوش مارتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو مسلط کردیتے ہیں سو اس کا علاج نہ کرو (یعنی اس زکام کا)۔مستدرک عن ام المؤمنین عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۸۳۳۵.....ناک میں بال کا اگنا جذام سے بچاؤ ہے۔ ابویعلی طبرانی اوسط عن ام المومنین عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۳۶.....جذام میں یہ بات مفید ہے کہ تو روزانہ سات دن تک مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی عجوہ کھجوروں کے سات دانے لے۔

فائدہ:.....ابن عدی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ اس روایت کو اس سند سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہو۔اور محمد بن عبدالرحمان طفاوی کے پاس ایسی غریب اور منفرد روایات ہیں جو قابل برداشت ہیں اور میں نے اس روایت میں متقدمین کا کلام نہیں دیکھا (انتہیٰ) اور ابن معین نے اس کے بارہ میں فرمایا کہ "صالح ہے" اور حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے کبھی کبھی وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

ابن عدی ابونعیم فی الطب

۲۸۳۳۷.....کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس میں جذام کی کوئی نس نہ ہو سو جب وہ نس حرکت میں آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو مسلط کردیتے ہیں اور وہ اس کو تھما دیتا ہے۔دیلمی عن جریر رضی الله عنه

۲۸۳۳۸.....واپس جا پس ہم نے تجھ کو بیعت کرلیا ہے (یہ حدیث عمرو بن شدید کے آل سے) ایک شخص سے مروی ہے جس کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ابن ماجه کتاب الطب باب الجذام

۱۔ یہ ارشاد آپ ﷺ نے وفد ثقیف کے ایک مجذوم سے فرمایا۔

۲۸۳۳۹...... مجذوم لوگوں کو دیر تک نہ دیکھتے رہو جب تم ان سے بات کرو تو مناسب ہے کہ تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزہ کے برابر فصل ہو۔ احمد، ابویعلی، طبرانی، کبیر، ابن جریر عن فاطمه بنت الحسین رضی الله عنه عن ابیها ابن عساکر عن فاطمه عن الحسین رضی الله عنه وابن عباس رضی الله عنه

۲۸۳۴۰...... مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔ ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۳۴۱...... اے انس! فرش لپیٹ دے تا کہ وہ اس پر اپنے پیروں سے نہ چل پڑے (یہ حدیث خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی) کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک مجذوم شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۸۳۴۲...... کھا بسم اللہ پڑھ کر اللہ کے بھروسہ پر اور اللہ کے سہارے پر (یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ پیالہ میں اس کا ہاتھ رکھوایا یعنی شریک طعام کیا اور یہ ارشاد فرمایا یعنی بسم اللہ الخ۔

الفالج۔ من الاکمال

فالج کا بیان اکمال میں سے

عبد بن حمید ابوداؤد ترمذی ابن ماجه ابن خزیمه ابن ابی عاصم ابن السنی ابن حبان مستدرک بیهقی سنن سعید بن منصور عن جابر ﷺ۔

۲۸۳۴۳...... فالج قریب ہے کہ لوگوں میں پھیل جائے یہاں تک کہ وہ طاعون کی تمنا کرنے لگیں۔ بغدادی عن انس رضی الله عنه

دوسرا باب...... دم کر کے جھاڑ پھونک کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل...... اس کی جواز کے بارے میں

۲۸۳۴۴...... جب تجھے تکلیف ہو تو اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تو درد محسوس کرتا ہے پھر یہ پڑھ:

بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد من وجعی هذا

ترجمہ...... میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے وسیلہ سے اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اپنے اس درد سے پھر اٹھا اپنا ہاتھ اور اس عمل کو لوٹا طاق مرتبہ۔ ترمذی مستدرک عن انس رضی الله عنه

۲۸۳۴۵...... جب تم میں سے کوئی دیکھے اپنے آپ سے یا اپنے مملوک سے یا اپنے بھائی سے وہ چیز (یا حالت) جو اس کو اچھی لگے تو اس کے لئے برکت کی دعا کرے اس لئے کہ نظر حق ہے۔ ابویعلی طبرانی، مستدرک عن عامر بن ابیعه رضی الله عنه

۲۸۳۴۶...... جب تم آگ دیکھو تو اللہ اکبر کہو اس لئے کہ اللہ اکبر کہنا اس کو بجھا دیتا ہے۔

ابن السنی ابن عدی ابن عساکر عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۳۴۷...... جب تم میں سے کوئی کسی تکلیف کو محسوس کرے تو اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں درد محسوس کرتا ہے پھر سات بار کہے اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد. مسند احمد، طبرانی کبیر عن کعب بن مالک

۲۸۳۴۸...... کاش کہ تم اس کے واسطے دم کرتے اس لئے کہ اس کو نظر ہے۔ مسلم سنن کبریٰ لبیهقی عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۸۳۴۹...... اپنے دم مجھ پر پیش کرو جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ (اس کے الفاظ میں) شرک نہ ہو۔

مسلم ابوداؤد عن عوف بن مالک

۲۸۳۵۰...... کیا تم نے اس کے لئے دم نہیں کیا پس تحقیق میری امت کی تہائی اموات نظر سے ہوتی ہیں۔ حکیم ترمذی عن انس رضی الله عنه

۲۸۳۵۱......ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ دم کیا کر جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ ہو۔ مستدرک عن شفا بنت عبداللہ

۲۸۳۵۲......(ایک صحابیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا (اے اللہ بڑے کو چھوٹا کرنے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے) اس تکلیف کو چھوٹا کردے جو مجھ کو ہے۔

ابن السني عن بعض امهات المؤمنين

۲۸۳۵۳......آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جبریل میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! کیا آپ کو تکلیف ہوئی؟ میں نے کہا ہاں، جبریل نے کہا کہہ:

بسم الله ارقيک من کل شيء يوذيک من شر کل نفس أوعين حاسد بسم الله ارقيک الله يشفيک

ترجمہ:......میں دم کرتا ہوں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ ہر اس چیز سے جو تجھ کو تکلیف پہنچائے ہر نفس کے شر سے یا حاسد کی نظر سے اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا دے

مسندا حمد صحيح مسلم ترمذی ابن ماجه عن ابی سعيد رضی الله عنه مسند احمد، ابن حبان مستدرک عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه

۲۸۳۵۴......اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافي لا شفاء الا شفاء ک لايغا در سقما.

لے جا تکلیف کو اے لوگوں کے رب شفا عطا فرما تو ہی شفا بخشنے والا ہے نہیں کوئی شفا مگر تیری شفا نہیں چھوڑتی کسی تکلیف کو۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه مسند احمد ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۵۵......آپ ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے:

اکشف الباس رب الناس اله الناس

ترجمہ:......دور کردے تکلیف کو اے لوگوں کے رب لوگوں کے معبود۔ ابن ماجه عن رافع بن خديج رضی الله عنه

۲۸۳۵۶...... اکشف الباس رب الناس

ابن جزير ابونعيم ابن عساکر عن ثابت بن قيس بن شماس ابوداؤد نسائی عن ثابت رضی الله عنه

۲۸۳۵۷...... اذهب الباس رب الناس ولايکشف الکرب غيرک

دور کردے تکلیف کو اے لوگوں کے رب اور نہیں دور کرتا تکالیف کو کوئی بھی تیرے علاوہ۔ خرائطی عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۵۸......بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دی اور وہ نہیں ہوئی ہے تمہارے دم سے۔

ابن سعد تاريخ بخاری طبرانی کبير عن جيلة بن الازرق

۲۸۳۵۹......کیا تو اس کو رقیۃ النملۃ (چیونٹیوں کا دم) نہیں سکھاتی؟ جیسا کہ تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔

مسند احمد ابوداؤد عن الشفائييت عبدالله رضی الله عنه

۲۸۳۶۰......کھا پس البتہ مری زندگی کی قسم جس شخص نے غلط دم پڑھ کر کھایا (تو وہ اس کا نصیب) البتہ تحقیق تو نے سچے دم کے ذریعہ سے کھایا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد مستدرک عن خارجه بن الصلت عن عمه علاقه بن صحار

۲۸۳۶۱......کیا ہے تمہارے اس بچہ کو کہ رو رہا ہے کیوں نہیں جھاڑ پھونک کروائی تم نے اس کے لئے نظر سے (بچاؤ کے لئے)۔

مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۶۲......ابو ثابت کو حکم کرو کہ تعوذات پڑھے دم کرکے، جھاڑ پھونک کا عمل نہیں ہے مگر نظر بد میں یا بخار میں یا زہریلے جانور کے ڈسنے میں۔

احمد ابوداؤد عن سهل بن حنيف

۲۸۳۶۳......جو آدمی تم سے کسی تکلیف کی شکایت کرے یا اس کا بھائی اس کے سامنے کسی تکلیف کا اظہار کرے تو چاہئے کہ وہ کہے:

ربنا الله الذی في السماء. تقدس اسمک امرک في السماء والارض کما رحمتک في السماء والارض فاجعل رحمتک في الارض اغفرلنا حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من

رحمتک وشفاء من شفائک علی ھذا الو جع.
پس (یہ کلمات کہنے سے) وہ ٹھیک ہوجائے گا۔
ترجمہ، دعا:...... ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اس کے بعد خطاب کی صورت میں بطریق مناجات کہے) تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان میں ہے اور زمین میں ہے جب کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو ایسے ہی اپنی رحمت کو زمین میں بھی متوجہ کردے ہمارے قصور کو معاف فرما اور غلطیوں کو بھی تو پاکیزہ نفوس کا رب ہے اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفاؤں میں سے شفا نازل فرما اس درد پر۔ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، ضعیف ابی داؤد ۸۳۹ ضعیف الجامع ۵۴۳۲

۲۸۳۶۴...... (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے کسی ڈسے ہوئے پر سورۃ فاتحہ کا دم کیا بعوض بکریوں کے ایک ریوڑ کے جب رسول اللہ ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کس نے بتایا کہ یہ دم ہے تم نے ٹھیک کیا، یہ تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔

احمد، بخاری مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۵...... دم نظر بد، یا بخار یا اس خون کے لئے ہی ہے جو رکتا نہ ہو۔

ابو داؤد مستدرک عن انس رضی اللہ عنہ، ضعیف ابی داؤد ۸۳۸ ضعیف الجامع ۶۱۹۴

۲۸۳۶۶...... کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو جبریل نے مجھ پر پڑھا، یوں کہنا:
بسم اللّٰہ آرقیک اللّٰہ یشفیک من کل داء یا تیک من شر النفاثا ت فی العقد ومن شر حاسدٍ اذا حسد
یہ دم تین بار کیجیو۔
ترجمہ:...... میں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا بخشے ہر اس بیماری سے جو تیرے پاس آئے گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔

ابن ماجہ، متدرک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۱۲۶

۲۸۳۶۷...... اللھم رب الناس مذھب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اشف شفاء لا یغادر سقما.
(اس کا ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے)۔احمد، بخاری، ابو داؤد ترمذی نسائی عن انس

۲۸۳۶۸...... (آپ ﷺ نے ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) حفصہ رضی اللہ عنہا کو رقیۃ النملہ سکھادے۔

ابو عبید عن ابی بکر بن سلیمان بن خثیمۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۹...... انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچتے تھے پس جس کی موافقت ان کی لکیر سے ہوگی تو وہ ہے (صحت کو پہنچے والا)۔

مسند احمد شیخین ترمذی عن معاویۃ بن الحکم

۲۸۳۷۰...... جو یہ کرسکتا ہے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اس کو چاہئے کہ نفع پہنچائے۔احمد شخین نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۱...... نہیں ہے کوئی دم مگر نظر بد سے یا بخار سے۔

مسلم ابن ماجہ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ احمد شخین ابو داؤد ترمذی عن عمران عن ابی لیلیٰ

۲۸۳۷۲...... جب رہائش گاہ میں سانپ ظاہر ہو تو اس کو کہو:
انا نسئلک بعھد نوح و بعھد سلیمان بن داؤد ان لا تؤذینا
ترجمہ:...... ہم تجھ سے نوح اور سلیمان علیہما السلام کے عہد کے ساتھ یہ سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں نہ ستائے پس اگر وہ دوبارہ آئے تو اس کو مار ڈالو۔ترمذی عن ابی لیلی، ضعیف الترمذی ۲۵۲ تذکرۃ الموضوعات ۱۱۲

۲۸۳۷۳...... انگشت شہادت اپنی ڈاڑھ پر رکھ پھر یس پڑھ۔فردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۴...... اپنا ہاتھ اپنے جسم کے اس حصہ پر رکھو جو تکلیف کررہا ہے اور پڑھ بسم اللہ تین بار اور سات بار یہ کہہ اعوذ باللّٰہ وقدرتہ من شر

ما اجد و احاذر (میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی اور اس کی قدرت کی اس چیز کے شر سے جو میں پا رہا ہوں اور جس کا میں خوف کر رہا ہوں)۔

احمد مسلم ابن ماجه عن عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی الله عنه

۲۸۳۷۵.....اپنا دایاں ہاتھ اس جگہ رکھ جس میں تجھے درد ہے پھر سات بار اس کو پھیر اور ہر دفعہ پھیرنے میں یہ کہہ اعوذ بعزة الله وقدرة من شر ما آجد. طبرانی کبیر مستدرک عن عثمان

۲۸۳۷۶.....(ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) اپنا ہاتھ اس پر رکھ (اور) تین بار پڑھ بسم اللّٰہ اللهم اذهب عنی شر ما آجد بدعوة نبیک الطیب المبارک المکین عندک بسم الله (اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ دور فرما مجھ سے اس (تکلیف) کا شر جو میں پا رہی ہوں اپنے پاک نفس نبی کی دعا کے طفیل جو کہ تیرے دربار میں ذی مرتبہ ہے) (بسم اللہ)۔

خرائطی فی مکارم الاخلاق ابن عساکر عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنها

۲۸۳۷۷.....(ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل پر رکھ اور کہہ:

اللّٰهم داونی بدوائک واشفنی بشفائک واغننی بفضلک عمن سواک واحذر عنی اذاک

اے اللہ! علاج فرما میرا اپنی دوا سے اور شفا دے مجھ کو اپنی شفا سے اور مستغنی کر دے مجھے اپنے ماسوا سے اور ہٹا دے مجھ سے اپنی تکلیف۔

طبرانی عن میمونة بنت ابی عسیب رضی الله عنها

الاکمال

۲۸۳۷۸.....جو یہ کر سکتا ہے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اس کو نفع پہنچانا چاہئے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تھا اور میں بچھو کا جھاڑا کرتا ہوں دم کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

احمد، عبد بن حمید، مسلم، ابن ماجه، ابن حبان مستدرک عن جابر رضی الله عنه

۲۸۳۷۹.....جو آدمی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ یہ کرے (داڑھ کا درد)۔ (خرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن یہ روایت مرسل ہے)۔

۲۸۳۸۰.....اسکنی آیها الریح أسکنتک بالذی سکن له ما فی السموت وما فی الارض وهو السمیع العلیم.

ٹھہر جا اے ہوا! میں نے ٹھہرایا تجھے اس ذات کے توسل سے جس کے لئے ٹھہر گئیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور وہ سب جو زمین میں ہیں۔ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے سامنے ڈاڑھ کے درد کی شکایت تو آپ نے یہ دعا ارشاد فرمائی۔ رافعی عن ذکوان بن نوح

تعسیر الولادة.....ولادت کی مشکل

۲۸۳۸۱ جب کسی عورت کو ولادت کی مشکل درپیش ہو تو کوئی صاف برتن لے اور اس پر لکھے کانهم یوم یرون ما یوعدون آیت کے اخیر تک۔ اور کانهم یوم یرونها لم یلبثوا آخر آیت تک۔ اور لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب آخر آیت تک۔ پھر برتن کو دھویا جائے اور اس عورت کو پلا دیا جائے اور پیٹ اور منہ پر چھینٹے دیے جائیں۔ ابن السنی عن ابن عباس رضی الله عنهما، (تکمیل النفع ۲

العین من الاکمال.....نظر بد کا ذکر

۲۸۳۸۲.....جب تم میں سے کوئی اپنے نفس سے یا مال سے یا اپنے بھائی سے وہ دیکھے جو اسے (دیکھنے والے کو) اچھا لگے تو چاہئے کہ برکت کی

دعا کرے اس لئے کہ نظر (کی تاثیر) حق ہے (یعنی بارک اللہ کہہ دے)۔ ابویعلی، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة طبرانی مستدرک سنن سعید بن منصور عن عامر بن ربیعة مستدرک عن سهل بن حنیف رضی الله عنه

اچھی چیز دیکھ کر ماشاءاللہ کہے

۲۸۳۸۳..... جو آدمی کسی چیز کو دیکھے اور وہ اس کو پسند آجائے اپنی ہو یا کسی اور کی تو چاہئے کہ یہ کہے ما شاء الله لاقوة الا بالله

دیلمی عن انس رضی الله عنه

۲۸۳۸۴..... اللہ تعالیٰ کی قضاوقدر (یعنی کسی سبب کے بغیر فیصلہ موت) کے بعد میری امت کے سب سے زیادہ مرنے والے نظر بد سے مرتے ہیں۔

دارقطنی بخاری فی التاریخ حکیم وسیمو یه بزلو،ضیاء مقدسی عن جابر رضی الله عنه، کشف الخفاء ۲ ۹ ۴ ۴

۲۸۳۸۵..... اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر اس کے گھرانہ مال یا اولاد میں کوئی بھی نعمت ارزاں کرے اور وہ اس کو بھلی لگے پھر وہ اس کو دیکھ کر ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ کہہ دے تو موت آنے تک اللہ تعالیٰ اس حال نعمت سے ہر آفت اٹھالیتے ہیں۔ ابن صصری فی الامالی، عن انس رضی الله عنه
یہ روایت حسن ہے۔

۲۸۳۸۶..... جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے وہ حالت دیکھتا ہے جو اس کو پسند آتی ہے اس کی ذات میں (مثلاً صحت وتندرستی) یا اس کے مال میں (مثلاً ترقی) تو کیا چیز مانع ہے اس کے لئے اس بات سے کہ اس پر برکت کا جملہ کہہ دے اس لیے کہ نظر حق ہے۔

ابن السنی، طبرانی عن سهل بن حنیف رضی الله عنه

۲۸۳۸۷..... کس بنا پر تم میں کوئی اپنے بھائی کو مارتا ہے جب اپنے بھائی سے (کوئی خیر) دیکھے تو اس کو برکت کی دعا دیدے۔

نسائی، ابن ماجه، طبرانی عن ابی امامة بن سهل بن حنیف رضی الله عنه طبرانی عن سهل بن حنیف

۲۸۳۸۸..... کیوں قتل کرتا ہے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں نہ برکت بھیجی تو نے اس پر؟ بیشک نظر حق ہے۔ اس کے لئے وضو کر) اور ایک روایت میں ہے کہ غسل کر جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے وہ حال دیکھے جو اس کو پسند آرہا ہے تو برکت کا جملہ (دعائیہ) کہہ دے۔

مالک، دارقطنی، احمد، ابن حبان حاکم طبرانی، ابن ماجه، ابو داؤد عن ابی امامة بن سهل بن حنیف عن ابیه

۲۸۳۸۹..... نظر اور بد نظر قریب ہیں کہ تقدیر سے آگے بڑھ جائیں پس اللہ کی پناہ مانگو بد نظری اور نظر سے۔ دیلمی عن عبدالله بن جراد

۲۸۳۹۰..... لاؤ میرے ان دونوں بچوں کو تاکہ میں ان دونوں کی پناہ کا سامان کروں اس کلمہ سے جس سے پناہ دلوائی ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں اسماعیل واسحٰق کو (پھر آپ ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا پڑھی):

اعوذ کما بکلمات الله التامات من کل شیطن وهامة ومن کل عین لامة

میں تم دونوں کو پناہ دیتا ہوں اللہ کے نام (مکمل) کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے اور زہریلی چیز سے اور لگ جانے والی نظر سے۔

ابن سعد عن ابن عباس رضی الله عنهما ابن سعد طبرانی ابن عسا کر عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۳۹۱..... کیا تم اس کے لئے نظر کا جھاڑ نہیں کرتے۔ طبرانی عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۸۳۹۲..... اس کو نظر ہے پس اس کا جھاڑ کرواؤ۔ مستدرک حاکم عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۹۳..... تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ حالانکہ وہ اس کے قتل سے مستغنی ہے بیشک نظر حق ہے پس جو بھی کسی سے وہ چیز دیکھے جو اس کو اچھی لگے (اس کی ذات سے) یا اس کے مال سے تو اس پر برکت کا دعائیہ جملہ کہہ دے (بارک اللہ) اس لئے کہ نظر واقعی چیز ہے۔

ابن قانع عن سهل بن حنیف عن ابیه

۲۸۳۹۴.....اس میں سات آدمیوں کی نظر ہے (رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں ایک دن آیا اور ہانڈی ابل رہی تھی مجھے چربی کا ایک ٹکڑا اچھا لگا میں نے اس کو لیا اور کھالیا پھر میں ایک سال تک بیمار رہا میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ جو گذرا۔

بغوی طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

ا۔عین اور نفس یہاں ساتھ وارد ہیں ان کا فرق دیکھ لیا جائے۔ وعلی الله وصحبه' اجمعین۔

۲۸۳۹۵.....کہہ اعوذ بکلمات الله التامات التی لایجاوزهن برولا فاجر من شر ماذر أفی الارض ومن شر مایخرج منها ومن شر مایعرج فی السمآء وما ینزل منها ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن.

ترجمہ:.......میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے ان پورے کلمات کی جن سے آگے کوئی نیک و بد نہیں بڑھ سکتا ان تمام چیزوں کے شر سے جن کو اس نے زمین میں پیدا کیا اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان میں چڑھتی ہیں اور جو اس کے شر سے جو اترتی ہیں اور ہر رات کے وقت آنے والے کے شر سے مگر وہ جو خیر کے ساتھ آئے (ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ! ایک تکلیف پہنچانے والا جنات میں سے مجھے ستاتا ہے تو آپ ﷺ نے یہ تعلیم فرمایا۔

سنن کبریٰ بیهقی ابن عساکر عن ابی العالیة رضی الله عنه

قتل الحیات من الاکمال

ذکر سانپوں کے مارنے کا اکمال میں سے

۲۸۳۹۶.....کچھ لوگوں آپ ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے پاس ایک زمین ہے جو سانپوں سے پر ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

بغوی عن اسماعیل بن اوسط البجلی

علامہ ذھبی میزان الاعتدل میں فرماتے ہیں یہ حجاج کے آدمیوں میں سے تھا اور اسی نے سعید بن جبیر کو قتل کے لئے پیش کیا تھا۔ اس سے روایت لینا مناسب نہیں ہے جب تم (وہاں) پہنچو تو اس زمین پر جاؤ اور اس کا چکر لگاؤ اور کہو:

ان کنتم منا فلایحل لکم اذانا وان لم تکونوا فانانؤذنکم بحرب.

ترجمہ......اگر تم ہم میں سے ہو تو تمہارے واسطے ہمیں تکلیف دینا حلال نہیں ہے اور اگر تم ہم میں سے نہیں ہو تو ہم تم سے جنگ کا اعلان کرتے۔ بغوی عن اسماعیل بن اوسط البجلی عن اشیاخ لهم

الرقی الامور متعددة من الاکمال میں سے

متعدد امور کے لئے جھاڑ پھونک کا بیان

۲۸۳۹۷..... اعوذ بکلمات الله التامات واسمائه کلها عامة من شر السامة واللامة وکل عین لامة ومن شر حاسد اذا حسد ومن شر آبی موة وما ولد.

میں پناہ لیتا ہوں اور اللہ کے بھرپور کلمات کی اور اس کے سارے ناموں کی جو (ہر فرد مخلوق کو) عام ہیں ہر زہریلی چیز کے شر سے اور ہر

آپڑنے والی تکلیف کے شر سے اور ہر لگ جانے والی نظر کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

تنتیس فرشتے آئے اور بولے لواپنی زمین کی مٹی اور اس کو (محمد ﷺ) کا دم کرو) گاڑ محمد ﷺ کا دم کر کے جن نے اس پر زنجیر لائی (یا پھندہ لایا) وہ کامیاب نہیں ہوا۔ یہ دم اللہ کے حکم سے جنون، جذام برص بخار اور نفس وعین (نظر) میں نافع ہے۔ (ابو نصرا لنجری عن ابی امامه اس روایت کے دوراوی ضعیف ہیں)۔

۲۸۳۹۸..... اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنون وجذام برص نظر بد اور بخار میں یہ نافع ہے کہ یہ دعا لکھی جائے:

اعوذ بكلمات الله التامة واسمائه كلها عامة من شر السامة والهامة ومن شر العين اللامة و من شر حاسد اذا حسد ومن شر ابی مرة وما ولد. دیلمی عن ابی امامه

۲۸۳۹۹..... جب تم میں سے کوئی تکلیف میں مبتلا ہو تو چاہئے کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں وہ تکلیف محسوس کرتا ہے پھر کہے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد واحاذر

سات مرتبہ پڑھے۔ مسلم عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۰..... اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر اور سات مرتبہ پڑھ:

بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد. ابوداؤد ترمذی طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۱..... بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی ہے اور میں تمہارے دم سے ٹھیک نہیں ہوا۔ راوی حدیث جبلہ بن الازرق سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو بچھو نے ڈنک مارا پس آپ پر غشی آ گئی لوگوں نے آپ کو پڑھ کر پھونکا پس جب آپ ﷺ ٹھیک ہوئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

تاریخ بخاری ابن سعد بغوی باوردی ابن الکن ابن قانع (سموبه) طبرانی دارقطنی عن جبلة بن الازرق

۲۸۴۰۲..... تم میں سے جس کسی کو درد ہو تو درد والی جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھے اور اس پر بسم اللہ تین بار پڑھے اور سات بار یہ پڑھے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد واحاذر. طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۳..... اذهب الباس رب الناس. طبرانی عن رافع بن خديج رضی الله عنه

۲۸۴۰۴..... اكشف الباس رب الناس. ابن ماجه عن ثابت بن قيس بن شماس ابوداؤد، نسائی ابن حبان طبرانی ابن قانع حليه ابی نعيم سنن سعيد بن منصور عن يوسف بن محمد بن ثابت بن قيس عن ابيه عن جده

۲۸۴۰۵..... اعيذك بالله الاحد الصمد الذی لم يلد ولم يو لد ولم يكن له كفوا احد من شر ما تجد.

اس دعا سے تعویذ حاصل کر پس بے شک یہ تہائی قران کے برابر ہے اور جس نے اس سے پناہ لی اس نے اللہ کی اس نسبت سے پناہ حاصل کی جس کو اللہ نے اپنے لیے پسند کیا۔

ترجمہ..... میں تجھ کو پناہ دیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو تجھے ہو رہی اللہ کی جو واحد ہے صمد ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا اور جس کا کوئی ہمسر نہیں۔ حکیم ترمذی عن عثمان بن ابی العاص

ا۔ اس جملہ (اعیذک ماتجد) کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مخاطب سے کہا جا رہا ہے کہ میں تجھے یہ کہتا ہوں کہ اس طرح تعوذ پڑھ:

اعوذ بالله الاحد الصمد الذی لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد من شر ما اجد. والله اعلم.

۲۸۴۰..... کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جس سے مجھے جبریل علیہ السلام نے دم کیا تھا: یعنی اس طرح کہنا:

بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء ياتيك من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد

ان کلمات سے تو تین بار دم کیا کر۔ ابن سعد ابن ماجه مستدرک عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۸۴۰۷..... کیا میں تجھے وہ دم نہ سکھاؤں جو جبریل نے مجھے کیا (علیہ السلام)۔ (یعنی) بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء يوذيك اس دم کو اختیار کر پس تجھے اس کی مبارک ہو۔ طبرانی مستدرک عن عمار رضی الله عنه

۲۸۴۰۸　کوئی بھی ایسا مریض جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو (اور وہ) ان کلمات سے تعوذ کرے تو ضرور اس کو ملکا پن حاصل ہوگا: بسم اللہ العظیم اسأل اللہ رب العرش العظیم ان یشفیہ سات بار پڑھے۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۹..... کس چیز نے تجھے بتلایا کہ یہ دم ہے؟ تم صحیح نتیجہ کو پہنچے تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔ (ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) کی ایک جماعت نے ایک زہریلے جانور کے ڈنک مارے ہوئے شخص کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا بعوض ایک ریوڑ بکریوں کے) اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداؤد ابن ماجہ عن ابن سعید رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ۲۸۳۶۴ پر گذر چکی ہے۔

۲۸۴۱۰..... جس نے غلط جھاڑ پھونک کے ذریعہ کھایا (تو وہ اس کا نصیب) سو تو نے سچے دم کے ذریعہ کھایا ہے (حارث بن عمرو برجمی کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک آدمی کو دم کیا اور وہ صحیح ہو گیا (پھر اس نے کچھ دیا ہوگا) پس میں نے آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

ابن قانع عن خارجہ بن الصلت عن الحارث بن عمر ابرجمی

۲۸۴۱۱..... پس میری زندگی کی قسم البتہ جس نے باطل (کلمات) سے دم کیا اور کھایا (تو وہ اس کا نصیب لیکن) البتہ تحقیق تو نے صحیح دم سے کھایا (خارجہ بن الصلت کے چچا راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آفت زدہ کو فاتحہ پڑھ کر دم کیا (اور وہ ٹھیک ہو گیا) تو انہوں نے کچھ دیا میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ یہ فرمایا (ﷺ) یہ حدیث ۲۸۳۶۰ پر گذر چکی ہے۔

احمد ابو داؤد طبرانی، مستدرک شعب الایمان لیبھقی عن خارجہ بن الصلت عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۲　ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السمآء کمار حمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض واغفرلنا ذنوبنا وخطایانا انک انت رب الطیبین فانزل رحمة من رحمتک وشفاء من شفائک علی ھذا الوجع.

جب درد والا یا کوئی دوسرا اس پر پڑھے تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ (دیکھئے ۲۸۳۶۳ طبرانی مستدرک عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

۲۸۴۱۳..... کوئی حرج نہیں قرآن کا تعویذ لٹکانے میں آفت آنے سے پہلے اور آفت آنے کے بعد۔ ابو نعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

دوسری فصل..... جھاڑ پھونک سے ڈرانے کے بیان میں

۲۸۴۱۴..... جس نے داغ لگوایا یا جھاڑ پھونک کروائی تو وہ توکل سے بری ہو گیا۔

مسند احمد ترمذی ابن ماجہ مستدرک عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۵..... بے شک جھاڑ پھونک کے کلمات (منتر) اور تعویذات اور (جھومنتر یعنی) ساحرانہ الفاظ (جن سے میاں بیوی " یا دیگر انسانوں میں الفت یا عداوت پیدا ہو جائے) شرک ہیں۔ مسند احمد ابن ماجہ ابو داؤد مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۶..... جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کیا گیا۔ احمد نسائی سنن بیھقی مستدرک عن عبداللہ بن علیکم رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۷..... جس نے تعویذ لٹکایا تو تحقیق اس نے شرک کیا۔ مسند احمد مستدرک عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

ضعیف الجامع ۵۷۰۳

۲۸۴۱۸..... جو سیپ (یا کوڑی) لٹکائے پس اللہ اس کو نہ چھوڑے (اور جو تعویذ لٹکائے تو اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے)۔

احمد مستدرک عن ایضاً

۲۸۴۱۹..... نبی ﷺ نے منتر سے اور تعویذات اور ساحرانہ ٹوٹکوں سے منع فرمایا۔ مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۴۲۰...... تین چیزیں سحر سے ہیں۔ منتر اور ساحرانہ ٹوٹکے اور لٹکائے جانے والے تعویذات۔ طبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

الاکمال

۲۸۴۲۱...... خبردار بے شک اس سے تجھے کمزوری ہی بڑھے گی اور اگر تو اس حال میں مرا کہ تیرا یہ خیال ہو کہ پیتل کا یہ حلقہ (چھلا) تجھ کو نافع ہے تو تو فطرت کے علاوہ پر مرا (یعنی توحید پر موت نہ ہوگی)۔ مسند احمد طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۲...... بے شک یہ شیطان کا کام ہے (یعنی آسیب زدہ یا بیمار کا تعویذ)۔ مستدرک عن انس

۲۸۴۲۳...... آسیب والے کا یا بیمار کا تعویذ شیطانی چیز ہے (ذھبی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک حدیث نقل کی اس کا ایک جزیہ ہے)

۲۸۴۲۴...... جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اس کے حوالہ کر دیا گیا۔

۲۸۴۲۵...... جس نے میاں بیوی کے درمیان جدائی کا عمل (سحر) کیا تو وہ دنیا اور آخرت میں اللہ کے غضب اور لعنت کا شکار ہو گیا اور اللہ پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی آگ کی چٹان سے سزا دے الا یہ کہ توبہ کرے۔ دارقطنی فی الامراد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۵...... ہرگز نہ رہنے دیا جائے کسی اونٹ کی گردن میں کمان کا پٹا یا کوئی بھی پٹا (ہار) مگر یہ کہ کاٹ دیا جائے۔ موطا مالک، مسند احمد، طبرانی عن ابی بشیر الانصاری رضی اللہ عنه، بخاری کتاب الجهاد مسلم کتاب اللباس باب کراهة قلادة الو ترفی رقبة البعیر

تیسرا باب...... طاعون اور آفت سماوی کے بیان میں

۲۸۴۲۷...... جب تم کسی زمین میں طاعون کا سنو تو اس میں داخل نہ ہو اور جب وہ ایسی جگہ واقع ہو جائے جہاں تم مقیم ہو تو اس جگہ سے نہ نکلو۔ مسند احمد، شیخین نسائی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه، احمد شخین عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنه ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۸...... طاعون ایسی مصیبت کی نشانی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلا کیا تھا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس کے پاس نہ جاؤ اور جب وہ کسی جگہ آپڑے جب تم وہاں ہو تو پھر اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۷۲۹...... شہداء اور بستروں پر مرنے والے طاعون میں مرنے والوں کے بارہ میں ہمارے رب کے پاس جھگڑا لیجائیں گے پس شہدا کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم قتل کیے گئے اسے ہی یہ بھی قتل ہوئے اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی میں یہ بستروں پر مرے ہیں جیسے کہ ہم بستروں پر مرے تھے۔

پس اللہ تعالیٰ ان کے مابین فیصلہ کرے گا سو کہے گا ہمارا رب تبارک وتعالیٰ کہ ان کے زخموں کی طرف نظر کرو پس اگر ان کے زخم مقتولین کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ بھی ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہوں گے چنانچہ (فرشتے) ان کے زخموں کو دیکھیں گے پس اچانک ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہو جائیں گے اور یہ ان سے جاملیں گے۔ احمد، نسائی عن عرباض بن ساریه رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۰...... بے شک یہ وبا ایک عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کیا ہے اور اس کا کچھ حصہ زمین میں باقی ہے جو کبھی آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے پس جب یہ کسی علاقہ میں آجائے تو اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ میں اس کی (آمد کی) خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ۔ احمد، نسائی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۱...... جبریل میرے پاس طاعون اور بخار لے کر آئے پس میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام کی طرف روانہ کر دیا پس طاعون میری امت کے لئے شہادت اور رحمت ہے۔ اور کافروں پر عذاب ہے۔ احمد، ابن سعد عن ابی عسیب رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۲...... طاعون ایک عذاب کا باقی حصہ ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا پس جب وہ کسی زمین میں آجائے اور تم وہاں ہو تو

اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں وہ آئے اور تم وہاں نہ ہو تو اس میں پڑاؤ نہ کرو۔

بخاری مسلم ترمذی عن اسامة رضی الله عنه

۲۸۴۳۳......طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے۔احمد شیخین عن انس رضی الله عنه

۲۸۴۳۴......طاعون ایک عذاب تھا جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسکو ایمان والوں کے لئے رحمت بنایا ہے پس جو بھی کوئی بندہ ایسا ہو کہ طاعون آجائے اور وہ اپنے (طاعون زدہ) شہر میں صبر کے ساتھ امید اجر وثواب رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے اور یہ سمجھتا ہو (یعنی یقین رکھتا ہو) کہ اس کو وہی کچھ ہوگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے تو اس شخص کو مانند شہید کے اجر ملے گا۔

طبرانی،احمد، بخاری عن عائشه رضی الله عنها وارضاها

۲۸۴۳۵......طاعون (کی) گرہ ہوتی ہے مانند اونٹ کے غدود کے اس کے اندر جما رہنے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل لشکر جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ابو داؤد طیالسی، مسند احمد بخاری عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۴۳۶......طاعون تمہارے دشمنوں یعنی جنات کے لئے عذاب ہے اور وہ تمہارے لیے شہادت ہے۔

مستدرک عن ابی موسی رضی الله عنه، کشف الخفاء ۱۶۵۸، الضعیفه ۸۲

۲۸۴۳۷......طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور جنات میں سے تمہارے دشمنوں کے لئے مصیبت ہے یہ ایک گرہ ہے مانند اونٹ کے غدود کے یہ بغل میں اور پیٹ کے نچلے حصہ میں نکلتی ہے جو اس میں مر جائے وہ شہید مرے گا اور جو اس میں ٹھہرا رہے وہ اللہ کے راستہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والے کی مثل ہے اور جو اس سے بھاگے وہ لشکر جہاد سے بھاگنے والے کی مثل ہے۔

طبرانی اوسط ابونعیم عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۴۳۸......جب تم کسی علاقہ میں طاعون کا سنو تو اس میں نہ جاؤ اور جب وہ آجائے اور (اس) علاقہ میں ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

احمد،شیخین ترمذی عن اسامة بن زید رضی الله عنه

۲۸۴۳۹......اے اللہ، میری امت کا فنا ہونا اپنے راستہ میں زخمی ہونے سے اور طاعون سے قتل ہونے کی صورت میں طے کردے۔

احمد، طبرانی عن ابی بردة اشعری رضی الله عنه

مدینہ منورہ کی وباء منتقل ہونا

۲۸۴۴۰......میں نے خواب دیکھا کہ ایک عورت بکھرے بال والی مدینہ سے نکلی حتیٰ کہ مہیعہ (حجفہ کے علاقہ) میں جا پڑی۔پس میں نے اس کی تعبیر یہ کی تحقیق مدینہ (منورہ) کی وباء اس کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔احمد، ترمذی ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۴۴۱......تم ضرور ہجرت کرو گے ملک شام کی طرف اور وہ تمہارے لیے فتح ہوگا اور (وہاں) تمہیں ایک بیماری ہوگی جو مثل پھوڑے یا گوشت کے (لمبے) پارچے کے ہوگی جو آدمی کے پیٹ کے نچلے حصہ میں لاحق ہوگی اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے نفوس کو شہادت بخشے گا اور اس سے ان کے اعمال کو سنوارے گا۔احمد عن معاذ رضی الله عنه، ضعیف الجامع ۳۲۶۰

۲۸۴۴۲......طاعون سے بھاگنے والا (جہاد کے) لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور اس میں صبر کرنے والا مانند لشکر میں جم کر لڑنے والے کے ہے۔مسند احمد مسند عبد بن حمید عن جابر رضی الله عنه

۲۸۴۴۳......طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جس نے اس میں صبر کیا اس کے لئے شہید کے اجر کے برابر ہے۔

احمد عن جابر رضی الله عنه) ذخیرة الحفاظ ۳۶۸۹

۲۸۴۴۴......طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے۔ابن سعد عن عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۸۴۴۵..... بے شک طاعون تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی موت ہے اور یہ شہادت ہے۔
شیرازی فی الالقاب عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۴۶..... شہداء اور طاعون میں مرنے والے آئیں گے پس طاعون والے کہیں گے کہ ہم شہداء ہیں سو ان سے کہا جائے گا دیکھو اگر ان کا زخم شہداء کے زخم جیسا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے جس کی خوشبو مانند مشک کی خوشبو کے ہے تو یہ شہداء ہیں پس ان کو ایسا ہی پائیں گے۔
احمد، طبرانی، عن عتبة بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ

۲۸۴۴۷..... تم ایک منزل میں پڑاؤ کرو گے جس کو جابیہ اور جو بیہ کہا جاتا ہوگا اس میں تمہیں ایک بیماری لاحق ہوگی مثل اونٹ کے غدود کے پس اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے گا اور تمہاری اولاد کو (بھی) اور اس سے تمہارے اعمال سنوارے گا۔ طبرانی ابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۴۸..... اے اللہ! میری امت کی فنا نیزوں کے زخم اور طاعون کے ذریعہ کیجیو۔
باوردی عن اسامة بن شریک عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

۲۸۴۴۹..... اے اللہ! میری امت کی فنا اپنے راستہ میں نیزوں سے زخمی ہونے اور طاعون زدہ ہونے کی صورت میں شہادت سے کیجیو۔
مسند احمد. حاکم. بغوی. طبرانی، مستدرک عن ابی بردة الاشعری رضی اللہ عنہ اخی ابی موسیٰ الاشعری

۲۸۴۵۰..... میری امت نیزوں کے گھاؤ اور طاعون کے حملہ سے ہی فنا ہوگی۔ طاعون ایک گلٹی ہے مانند اونٹ کی گلٹی کے اس میں جمنے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ طبرانی اوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۴۵۱..... طاعون آفت سماوی کی نشانی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلی کیا تھا۔ پس جب تم اس کے متعلق سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب وہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آپڑے تو اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۴۵۲..... بے شک یہ وباء ایک ایسی چیز ہے جس سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب کیا گیا اور اس کا کچھ حصہ ہنوز باقی ہے پس یہ کبھی آجاتی ہے اور کبھی چلی جاتی ہے پس جب یہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آجائے تو اس سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ آئے جب کہ تم وہاں نہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی کبیر عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۴۵۳..... جب تم کسی شہر میں اس وباء کے متعلق سن لو تو وہاں نہ جاؤ اور جب آجائے اور تم وہاں تھے تو اس سے بچنے کی خاطر نہ نکلو۔
طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۲۸۴۵۴..... اس کو اپنے سے ہٹا اس لیے کہ بیماری کے اختلاط سے ہلاکت ناشی ہوتی ہے۔
مسند احمد، ابوداؤد. بیهقی فی شعب الایمان عن فروة بن مسیک رضی اللہ عنہ

بیماری کا عذاب ہونا

۲۸۴۵۵..... بے شک یہ بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں کو دیا گیا ہے پس جب یہ کسی ایسے علاقہ میں ہو جس میں تم موجود نہیں تو اس میں سکونت نہ کرو اور جب کسی جگہ ہو جائے اور تم وہیں ہو تو اس سے بچ کر نہ نکلو۔

۲۸۴۵۶..... اس بیماری سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب دیا گیا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب کہیں آجائے تو اس سے بھاگ کر نہ نکلو۔ طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف

۲۸۴۵۷..... یہ بیماری ایک آفت ہے جس سے تم سے پہلی والی امتوں کو عذاب کیا گیا تھا پھر یہ زمین میں رہ گئی پس بعض اوقات چلی جاتی ہے اور

بعض اوقات آجاتی ہے پس جو اس کی خبر کسی علاقہ کے بارہ میں سن لے تو ہرگز وہاں نہ جائے اور جس کے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں یہ آجائے تو اس سے بچ کر بھاگنا اس شخص کے نکلنے کا ذریعہ ہرگز نہ بنے۔ طبرانی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۵۸..... بے شک یہ طاعون ایک ایسی آفت ہے جس سے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو عذاب دیا گیا تھا، جو تم سے پہلے تھی۔ سو یہ زمین میں موجود ہے کبھی چلی جاتی ہے اور کبھی لوٹ جاتی ہے پس جو شخص کسی علاقہ میں اس کی آمد کو سن لے تو ہرگز وہاں نہ جائے اور جو کسی علاقہ میں ہو اور یہ بیماری وہاں آجائے تو وہاں سے ہرگز اس بیماری سے بچنے کی خاطر نہ نکلے۔ للعدنی عن اسامه بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۵۹ بے شک یہ تکلیف ایک ایسے عذاب کا باقی ماندہ ہے جس سے تم سے اگلوں کو عذاب کیا گیا تھا پس جب تمہارے ہوتے ہوئے یہ کسی جگہ آجائے تو وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی جگہ میں آجائے (اور تم اس سے باہر ہو) تو تم وہاں نہ جاؤ۔

ابن قانع عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۶۰ بلاشبہ یہ طاعون ایک آفت ہے جو تم سے پہلے والوں پر نازل ہوئی۔ پس جب تم کسی جگہ میں اس کی آمد کو سنو تو اس جگہ نہ داخل ہوؤ اور جب آجائے اور تم وہیں ہوؤ تو اس جگہ سے نہ نکلو۔ سمویه عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۶۱ ..... جب طاعون کہیں آجائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس سے نہ نکلو اور اگر تم کہیں اور ہو تو اس (کے دائرہ اثر) میں نہ جاؤ۔

مسند احمد طبرانی کبیر بغوی ابن قانع عن عکرمه بن خالد المخزومی عن ابیه عن جده

۲۸۴۶۲ جب طاعون کسی جگہ واقع ہوا اور تم وہاں مقیم ہو تو اس سے بچ کر نہ نکلو اور جب تمہارے نہ ہوتے ہوئی کہیں آجائے تو اس میں نہ داخل ہوؤ۔

طبرانی عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنه

ملحوظ: طاعون کی وہ احادیث جن کا تعلق قسم افعال سے ہے وہ کتاب الجہاد کے شہادت حکمی والے باب میں ذکر کی گئی ہیں۔

کتاب الطب

کتاب الطب (کی حدیثیں) جو منجملہ قسم افعال ہیں۔

علاج کی ترغیب

۲۸۴۶۳..... ام جمیلہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان سے عرض کیا کہ میں چہرہ سے جھائیاں دور کرنے والی عورت ہوں اور اب میں اس سے حرج محسوس کرنے لگی ہوں لہٰذا میں نے اس کے ترک کا ارادہ کرلیا ہے، پس آپ کیا فرماتی ہیں؟

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کے وقت میں اس کیفیت میں تھیں کہ اگر ہم میں سے کسی کی ایک آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت ہوتی اور اس کو مشورہ دیا جاتا کہ اس کو اکھیڑ اور دوسری کی جگہ رکھ دے اور دوسری کو اکھیڑ اور پہلی کی جگہ رکھ دے پھر مجھے اس عمل کے بارے میں گمان ہوتا کہ یہ اس عورت کے لئے ممکن ہے تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے پس جب تو (اس کو) دور کرے تو اس عورت سے (اس کو) ایسے حال میں دور کیجیو کہ وہ نماز نہ پڑھ رہی ہو (یعنی مخصوص ایام میں ہوں۔ ابن جریر

۲۸۴۶۴..... (مسند عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے ایسا درد ہو رہا تھا جس نے مجھے بیکار کر چھوڑا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا دایاں ہاتھ اس پر رکھ پھر سات مرتبہ پڑھ:

بسم اللہ اعوذ بعزة اللہ وقدرته من شر ما آجد واحاذر.

پس میں نے کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دے دی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۴۶۵.....(مسند اسامہ بن شریک) اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس موجود تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے تھے (یعنی بالکل مؤدبانہ سکوت کی حالت میں تھے) کہتے ہیں کہ میں نے سلام کیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا پس دیہات کے لوگ آگئے اور انہوں نے آپ سے سوال کیا: کہنے لگے اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوا دارو کریں؟ ارشاد فرمایا ہاں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھاپا۔

راوی کہتے ہیں کہ پس جب اسامہ بن شریک عمر رسیدہ ہوئے تو کہتے تھے کہ کیا تم اب میرے لیے کوئی دوا پاتے ہو؟

کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کچھ اشیاء کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ہم پر فلاں فلاں چیز میں کچھ حرج ہے؟ ارشاد فرمایا اے اللہ کے بندو! اللہ نے حرج کو معاف کر دیا مگر ایک آدمی سے کہ جس نے کسی مسلمان کی ظلماً حق تلفی کی پس یہ وہ آدمی ہے جو گنہگار ہوا اور ہلاکت میں گرفتار ہوا۔

عرض کیا وہ سب سے بہتر چیز جو لوگوں کو عطا کی گئی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا خوش اخلاقی۔ ابو داؤد طیاسی، مسند احمد، حمیدی، ابو داؤد، ترمذی ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی ابن ماجہ ابو نعیم فی المعرفہ

الا دوية المفردة الحمية.....مفرد دوائیں.....پرہیز

۲۸۴۶۶.....ابو نجیح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے طبیب عرب ''حارث بن کلدہ'' سے سوال کیا ''دوا کیا ہے'' اس نے کہا دانتوں کو بھینچنا۔ یعنی پرہیز۔ ابو عبید نے روایت کیا غریب میں۔ ابن السنی. ابو نعیم شعب الایمان بیهقی

ترک الحمية.....ترک پرہیز

۲۸۴۶۷.....عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو سنا فرما رہے تھے کہ اگر تمہارا مریض کسی چیز کو چاہے تو اس کو پرہیز نہ کرواؤ شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس چیز کی خواہش اس لئے دی ہو کہ اس چیز میں اس نے اس کی شفا رکھ دی ہو۔

ابن ابی الدنیا. عبدالرزاق

۲۸۴۶۸.....مسند علی رضی اللہ عنہ۔ مجاهد سے مروی ہے وہ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں بیمار ہوا۔ سو نبی ﷺ میرے پاس میری عیادت کرنے تشریف لائے اور اپنا دست مبارک میرے سینہ کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی آپ ﷺ نے فرمایا..... یقیناً تو دل کی تکلیف والا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس جو ثقیف والوں کا بھائی ہے اس لئے کہ وہ علاج کرتا ہے پس اس کو حکم پہنچا کہ وہ سات کھجوریں لے کر ان کو کوٹے پھر کنارہ فم سے تجھے وہ استعمال کروائے۔

حسن بن سفیان ابو نعیم ضعیف الجامع ۲۰۳۳

الزيت.....زیتون کا تیل

۲۸۴۶۹.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ روغن زیتون کو سالن کے طور پر استعمال کرو اور اس کو تیل (برائے مالش) کے طور پر استعمال کرو پس وہ شجرہ مبارکہ (مبارک درخت) سے حاصل ہوتا ہے (ابراہیم بن ثابت نے اپنی حدیث میں روایت کیا۔ کشف الخفا ۹ المعلہ ۲۷۵

البط ...... چیرا لگانا

۲۸۴۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے پاس اس کی عیادت کرنے گئے ان صاحب کی پیٹھ پر ورم تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیپ ہے یہ اس میں سے نکالو۔ پس اس کو چیرا لگایا اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔

ابویعلی، دورقی

اس حدیث میں ایک راوی اشعث بن سعید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

۲۸۴۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آنکھوں میں دکھن تھی نبی ﷺ کے سامنے کھجوریں تھیں جو آپ نوش فرمارہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے علی! کیا اس کی خواہش رکھتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے میرے سامنے ایک کھجور ڈالی پھر دوسری ڈالی۔ یہاں تک کہ سات کھجوریں میری طرف کیں پھر فرمایا یہ کافی ہیں تجھے اے علی۔ ابن السنی و ابونعیم فی الطب

سند اس کی حسن ہے۔

۲۸۴۷۲..... وکیع کہتے کہ ہم کو فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زید بن الحباب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن اشعث نے جویبر سے اور انہوں نے ضحاک سے اور ضحاک نے نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ کہتے ہیں "جس شخص نے اپنے صبح کے کھانے کو نمک سے شروع کیا اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کریں گے اور جس نے سات ۷ عجوہ کھجوریں کھائیں تو وہ اس کے پیٹ کی ہر بیماری کو فنا کردیں گی اور جس نے اکیس دانے سرخ کشمش کے کھائے وہ اپنے جسم میں کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھے گا۔

اور گوشت گوشت کو پیدا کرتا ہے اور ثرید عرب کا کھانا ہے پیٹ کو بڑھاتا ہے کولہوں کو ڈھیلا کرتا ہے اور گائے کا گوشت بیماری ہے اور اس کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور چربی اپنے برابر بیماری کو نکالتی ہے اور لوگوں کو گھی (کے استعمال) اور قرآن کی تلاوت سے بہتر کوئی اور علاج میسر نہیں ہوا۔ اور مسواک بلغم کو ختم کرتی ہے اور نفاس والی (زچہ) عورت نے تازہ کھجوروں سے بڑھ کر کسی اور چیز سے شفا نہیں پائی اور مچھلی جسم کو گھلاتی ہے۔

اور آدمی اپنی محنت سے چلتا ہے اور تلوار اپنی دھار سے کاٹتی ہے اور جو شخص بقا چاہتا ہے حالانکہ بقا ہے نہیں تو (بہرحال) اسے چاہئے کہ دن کا کھانا سویرے کھائے اور بیویوں سے مباشرت کم کرے اور چادر کو ہلکا رکھے۔

کسی نے کہا کہ بقا کی خاطر چادر کے ہلکا پن کا کیا معنی ہے؟ فرمایا قرض کے بوجھ کا کم ہونا (عبدالرزاق، عیسیٰ بن اشعث کو مغنی مجہول بتایا اور جویبر کو متروک کہا۔ اس حدیث کے کچھ حصہ کو ابن السنی اور ابونعیم نے کتاب الطب میں روایت کیا)۔

۲۸۴۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابھی تازہ تازہ بیماری سے اٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تازہ کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے ان کو ایک کھجور عنایت فرمائی پھر دوسری عنایت کی یہاں تک آپ سات تک پہنچے اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بس کرو (روایت کیا محاملی نے اپنی امالی میں، اس کی سند میں اسحاق بن محمد عزوی ضعیف ہے) لیکن اس کا ایک طریق اور ہے جو آرہا ہے۔

۲۸۴۷۴..... عروۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں بیمار ہوئی۔ پس میرے گھر والوں نے مجھے ہر چیز سے پرہیز کروایا حتیٰ کہ پانی سے بھی ایک رات مجھے پیاس لگی اور میرے پاس کوئی نہ تھا پس میں نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کا رخ کیا اور اس میں سے میں نے پیا جتنا کہ مجھے پینا تھا اور میں ٹھیک رہی پس میں اس پینے کا صحت مندانہ اثر اپنے جسم میں محسوس کرنے لگی۔

عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ مریض کو کسی چیز سے پرہیز نہ کراؤ۔شعب الایمان بیھقی

العسل......شہد

۲۸۴۷۵......مسند عامر بن مالک جن کی عرفیت ملاعب الاسنہ ہے خشرم بن حسان سے روایت ہے وہ عامر بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بخار کی خبر بھیجی (اور) میں آپ سے دوا اور صحت یابی کی درخواست کررہا تھا پس آپ ﷺ نے میرے پاس شہد کا ایک مشکیزہ روانہ فرمایا۔ابن مندہ. ابن عساکر

ابن عساکر کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس کو خشرم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

الکّی......داغ لگانا

۲۸۴۷۶......حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دی کہ میں ضرور داغ لگواؤں گا۔مسدد

۲۸۴۷۷......محمد بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنے والد سے جبکہ وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ذات الجنب (نمونیہ یا اس سے ملتی ہوئی تکلیف) لاحق ہوئی پس عرب کے ایک شخص کو بلایا گیا تا کہ وہ مجھے داغ لگائے اس نے انکار کیا الا یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت دیں سوہ ان کے پاس گیا اور قصہ بتایا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگ کے قریب بھی نہ جاؤ پس اس کا ایک وقت مقرر ہے جس سے وہ نہ تجاوز کرے گا اور نہ کوتاہی کرے گا۔رواہ ابن ابی شیبة

الحقنہ

۲۸۴۷۸......سعید بن ایمن سے مروی ہے کہ ایک شخص کو درد تھا لوگوں نے اس کے سامنے حقنہ کا ذکر کیا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے اس کو جھڑک دیا (مگر) جب اس کو درد نے بے بس کر دیا تو اس نے حقنہ کیا اس درد سے وہ ٹھیک ہو گیا۔حضرت عمر نے اس کو دیکھا تو صحت یابی کے متعلق سوال کیا اس نے کہا کہ میں نے حقنہ (کے علاج کا استعمال کیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تکلیف عود کرے تو اس (علاج) کا اعادہ کرو (یعنی حقنہ لے)۔رواہ ابونعیم

الحجامة......حجامت

۲۸۴۷۹......(مسند علی رضی اللہ عنہ) مندل بن علی سے مروی ہے وہ سعد اسکاف سے وہ اصبغ بن بنانہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ پر گلے کی دونوں طرف کی رگوں اور شانے کی حجامت کا حکم لے کر نازل ہوئے۔ابن ماجہ

ابوبکر شافعی نے روایت کیا غیلانیات میں اور مندل ضعیف ہے اور سعد اور اصبغ دونوں متروک ہیں۔ ایضاً ابن عساکر

۲۸۴۸۰......بیان کیا ہم کو یوسف بن عمر نے کہ احمد بن عیسیٰ پر یہ بات (عبارت) پڑھی گئی (یعنی) ان کو کہا گیا کہ تمہیں ھاشم یعنی قاسم کے بیٹے نے بیان کیا کہ ہم کو یعلیٰ نے عبداللہ بن جراد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہا عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رگوں کو کاٹنا سبب تکلیف ہے اور حجامت اس سے بہتر ہے رگوں کا کاٹنا دکھن کا باعث ہے۔مسند فردوس عن عبداللہ بن جراد

۲۸۴۸۱......ابوہریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں ابوالقاسم ﷺ نے خبر دی کہ آپ کو جبریل نے یہ خبر دی کہ حجامت ان چیزوں میں سب

سے زیادہ نافع ہے کہ جن سے لوگ علاج کرتے ہیں۔(خطیب نے متفق میں)

۲۸۴۸۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی اور حجام کو اجرت عطا کی اور ناک میں دوا استعمال کی۔ ابن عساکر

۲۸۴۸۳..... عبدالرحمن بن خالد بن ولید سے مروی ہے کہ وہ اپنے سر میں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامت کرواتے تھے۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان جگہوں میں حجامت کرواتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ جس نے ان جگہوں کا خون نکلوایا تو اس کو (یہ عمل یا کوئی بھی چیز) کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی مگر یہ کہ وہ کوئی چیز کسی مقصد سے استعمال کرے۔ابن عساکر

۲۸۴۸۴..... انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ تین جگہ حجامت کرواتے تھے دو گردن کی دونوں رگوں میں اور ایک کاندھے پر۔ابن عساکر۔

۲۸۴۸۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گلے کے دونوں طرف کی رگوں میں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہیں حجامت کرواتے تھے، بنو بیاضہ کے ایک غلام نے آپ کی حجامت کی جس کو ابو ھند کہا جاتا تھا، اور وہ اپنے مالکوں کو روزانہ (غلہ کا) ڈیڑھ مد پیش کرتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کی سفارش فرمائی تو انہوں نے اس سے آدھا مد کم کر دیا اور آپ ﷺ حجامت کرنے والے کو اجرت دیا کرتے تھے اور اگر یہ حرام ہوتی تو آپ نہ دیتے۔ابو نعیم

ذیل الحجامۃ

۲۸۴۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی پھر حجام کو جب وہ فارغ ہو فرمایا کہ تیرا ٹیکس کتنا ہے اس نے کہا دو صاع (غلہ) آپ نے اس سے ایک کم کروا دیا اور مجھے حکم کیا پس میں نے اس کو ایک صاع دیا۔ابن ابی شیبہ

اس روایت میں ابو جناب کلبی ہے جو ضعیف ہے۔

۲۸۴۸۷..... ابو مرثد غنوی سے مروی ہے کہ انہوں نے حمزہ بن نعمان عدوی سے سنا اور ان کو صحبت نبوی کا شرف حاصل ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بال اور خون کے دفن کا حکم فرمایا۔

۲۸۴۸۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حجامت کروائی، پس جب اسکو اس کی حجامت کی اجرت دی تو آپ ﷺ نے اس حجامت گنندہ کو فرمایا کہ تو نے اپنا ختنانہ لے لیا؟ اس نے کہا جی! آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا کہ اس کو کھا اور کھلا۔ ابن النجار

ممنوع علاج

۲۸۴۸۹..... عمار بن بشر سے مروی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اہل بصرہ کے ایک شیخ ابو بشر سے اور وہ کہتے ہیں کہ میں معاذہ عدویہ کے پاس آیا کرتا تھا اور (اخف بہا) انکو گل خطمی لگایا کرتا تھا رضی اللہ عنہ (تا کہ سر دھل جائے وخف مخف۔ گل خطمی کو بھگو کر پھینٹنا تا کہ وہ صابن کی طرح گاڑھا لیس دار ہو جائے اور بالوں میں لگانے کے قابل ہو جائے)۔

دوسرا ترجمہ:...... اور لپک کر جاتا تھا ان کے پاس (یہ آخف کا ترجمہ ہے۔ مگر یہ بعید معلوم ہوتا ہے) نیز اس صورت میں الیہا ہونا چاہئے پس میں ایک دن ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا اے ابو بشر! کیا میں تمہیں ایک عجیب بات نہ بتاؤں؟ میں نے پیٹ چلنے کی ایک دوا پی مگر میرا پیٹ اور سخت ہو گیا۔ پس اب تو میرے لیے مٹکے کا نبیذ منگوا اور اس میں سے ایک پیالہ میرے واسطے لے آ، سو میں مٹکے کے نبیذ کا پیالہ ان کے پاس لے آیا، انہوں نے اپنی چوکی منگوائی اور وہ پیالہ اس پر رکھ دیا، پھر کہا اے میرے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سنا کہ ''وہ کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مٹکوں کے نبیذ سے روکتے ہوئے سنا'' تو تو میری طرف سے اس کو جس طرح چاہے کافی ہو جا۔ راوی کہتے ہیں کہ پس فوراً وہ پیالہ الٹا ہو گیا اور اس میں جو تھا وہ گر گیا اور اللہ تعالیٰ شانہ نے وہ تکلیف جو ان کے پیٹ

میں بھی ختم کردی، اور ابوبشر اس واقعہ میں موجود تھے۔رواہ ابن عساکر

مکروہ الادویۃ...... ناپسندیدہ دوائیں

۲۸۴۹۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حقنہ کو ناپسند کیا۔رواہ ابو نعیم

۲۸۴۹۱...... سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ میں ان کی (جانور کی) دبر کا شراب سے علاج کروں۔(حوالہ مفقود ہے)

۲۸۴۹۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کس کو تکلیف ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنی بیوی سے تین درہم طلب کرے یا اس کی مثل پھر اس سے شہد خریدے اور بارش کا پانی لے پھر (ان کو) اکٹھا کرے (یہ ہو گا اس کے لئے) (مزیدار خوش گوار مبارک سبب شفا)

عبد بن حمید ابن المنذر

ابن ابی حاتم ابومسعود احمد بن انور رازی نے اپنے جزء میں روایت کیا۔

۲۸۴۹۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے مجھے حجامت کا اور فصد کھلوانے کا حکم دیا۔ابن السنی فی الطب

اس روایت میں شمر بن نمیر ہے جس کے متعلق مغنی میں کہا اس کے پاس منکر احادیث ہیں۔اور جرجانی کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں۔

۲۸۴۹۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں قلعہ کے دھوئیں کی وجہ سے آشوب چشم میں مبتلا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد فرمایا اور دم کر کے جائے درد پر تھکارا اور اپنی (مبارک) انگلیوں سے دبایا پس اس کے بعد میں آنکھ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔ابو نعیم فی الطب

۲۸۴۹۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چونا لگانے کے بعد مہندی کا استعمال جذام اور برص سے امان (بچاؤ) ہے (روایت کیا ابونعیم نے طب میں عبد بن احمد عامر کے نوشتہ سے جو ان کے والد سے اھل بیت کی روایت سے حاصل ہوا تھا)۔

البط...... چیرا لگانا

۲۸۴۹۶...... ابن رافع سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی ہے یا پاؤں پر تھی آپ مجھے گھر لے گئے اور فرمایا کہ اس کو چیرا لگاؤ اس لیے کہ پیپ جب ہڈی اور گوشت کے درمیان رہنے دی جائے تو وہ اسے کھا جاتی ہے۔ابن ابی شیبہ

الامراض۔النقرس...... مختلف بیماریاں۔نقرس

۲۸۴۹۷ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درد نقرس کی شکایت کرنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ دوپہر کی گرمیوں نے تجھے جھٹلا دیا (یعنی جب دوپہر کی گرمی میں ننگے پیر چلے گا تو درد کی شکایت نہ رہے گی گویا کہ گرمی تیرا اور دختم کر کے کہے گی کہ تیرا شکایت کرنا غلط ہے)۔دینوری

ہیثمی مجمع الزوائد میں کہتے ہیں کہ اس کو طبرانی نے روایت کیا۔اور کہا کہ ابو بکر داھری کو میں نہیں پہچانتا اور اس کے علاوہ بقیہ لوگ درجہ صحت پر ہیں۔

جذام...... کوڑھ

۲۸۴۹۸...... عبدالرحمن بن قاسم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ثقیف کا ایک وفد آیا کھانا لایا تو

وہ لوگ نزدیک ہو گئے اور ایک آدمی جس کو یہ بیماری تھی الگ ہو کر بیٹھ گیا (یعنی جذام تھا) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا کہ قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوا آپ نے کہا کہ کھا اس نے کھایا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ وہیں رکھتے تھے جہاں اس کا ہاتھ رکھا جاتا اور آپ اسی جگہ سے کھاتے جس سے وہ مجذوم کھا رہا تھا۔ ابن ابی شیبہ ابن جریر

۲۸۴۹۹..... زھری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھ سے ایک نیزہ کے فاصلہ پر بیٹھو ان کو یہی تکلیف تھی۔ اور آپ بدری صحابی ہیں۔ ابن جرب

۲۸۵۰۰..... محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یحیٰی بن الحکم نے مجھے جرش (اردن کا ایک علاقہ) پر امیر بنایا میں وہاں پہنچا تو لوگوں نے مجھے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بیماری (جذام) والے کے لئے ارشاد فرمایا کہ اس سے ایسے پرہیز کرو جیسے درندہ سے پرہیز کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں اترے تو تم اس کے علاوہ کسی اور وادی میں اترو۔ میں نے انہیں کہا اللہ کی قسم اگر ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے تمہیں یہ حدیث سنائی ہے تو انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔

پس جب امیر نے مجھے جرش کی امارت سے علیحدہ کر دیا تو میں مدینہ آیا اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے کہا کہ اے ابوجعفر وہ کیا حدیث ہے جو آپ کی روایت سے مجھے اھل جرش نے بیان کی ہے (پھر اس حدیث کا مضمون بیان کیا)

وہ بولے اللہ کی قسم انہوں نے جھوٹ کہا میں نے ان کو یہ حدیث نہیں بیان کی اور میں نے تو عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس برتن لایا جاتا اور اس میں پانی ہوتا پس وہ معیقیب رضی اللہ عنہ کو دیتے اور وہ ایسے شخص تھے کہ ان میں یہ بیماری پھیل گئی تھی (جذام) پس وہ اس میں سے پیتے پھر عمر رضی اللہ عنہ اس کو ان کے ہاتھ سے لیتے اور اپنا منہ ان کے منہ کی جگہ رکھتے حتیٰ کہ اس میں سے پیتے پس میں جان گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ یہ عمل اس بات سے بچنے کے لئے کرتے ہیں کہ عدوی (تعدیہ مرض بسبب مجاورت واختلاط کا عقیدہ) کا کوئی حصہ بھی ان کے طبیعت میں (نہ) داخل ہو جائے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے ہر اس شخص سے علاج کا مطالبہ کرتے جس کے متعلق مشغلہ علاج کا سنتے۔ حتیٰ کہ ان کے پاس یمن سے دو آدمی آئے پس آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اس مرد صالح کے لئے کوئی علاج ہے اس لئے کہ یہ بیماری ان کے بدن میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

ان دونوں نے کہا کہ ایسی چیز جو اس کو ختم کر دے اس پر تو ہم قادر نہیں ہیں البتہ ہم ایسی دوا ضرور کر سکتے ہیں جو اس کو روک دے اور بڑھنے نہ دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا رک جانا بھی بڑی عافیت ہے پس بڑھے نہیں وہ کہنے لگے کہ کیا تمہاری زمین میں حنظل اگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے کہا تو پھر جمع کروا دیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیدیا۔ اور حنظل کے دو بڑے ٹوکرے آپ کے پاس جمع کر دیئے گئے۔ یہ دونوں صاحب حنظل کے دانوں میں مشغول ہوئے اور سب کو دو دو ٹکڑے کر دیا پھر معیقیب رضی اللہ عنہ کو لٹا دیا اور آپ کے پیروں کے تلووں پر حنظل رگڑنے شروع کیے حتیٰ کہ جب ایک ختم ہو جاتا تو وہ دوسرا لیتے (یہ عمل انہوں کرلیا) حتیٰ کہ ہم نے ملاحظہ کیا کہ معیقیب رضی اللہ عنہ کے ناک کی رطوبت سبز سیاہی مائل رنگ کی نکلنے لگی۔ پھر انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور کہا کہ اب یہ بیماری کبھی بھی نہیں بڑھے گی۔ پس اللہ کی قسم معیقیب رضی اللہ عنہ کا بدن ٹھہر گیا (یعنی جذام کی وجہ سے جھڑنا ختم گیا اور تکلیف آگے نہ بڑھی حتیٰ کہ ان کی موت آگئی (روایت کیا ابن سعد نے اور ابن جریر نے اس کا شروع کا حصہ "عدوی سے بچنے کے لئے تک نقل کیا۔

۲۸۵۰۱..... خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے صبح کے کھانے پر دعوت دی وہ ڈرے ان کے ساتھ معیقیب رضی اللہ عنہ تھے انہیں جذام تھا پس معیقیب رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ہی کھایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ اور اپنی حصہ سے کھاؤ اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا تو وہ میرے ساتھ ایک برتن میں نہ کھاتا اور میرے اور اس کے درمیان ایک نیزہ کے برابر فاصلہ ہوتا۔ ابن سعد ابن جریر

۲۸۵۰۲..... خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے لوگوں کے ساتھ شام کا کھانا رکھا گیا پس آپ باہر

تشریف لائے اور معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہیں صحبت نبوی (ﷺ) کا شرف حاصل ہے اور مہاجرین حبشہ میں سے ہیں' کہ قریب آؤ اور بیٹھ جاؤ اور اللہ کی قسم اگر تیرے علاوہ کوئی اور ہوتا جس کو یہ بیماری لاحق ہوتی تو وہ مجھ سے ایک نیزہ کی دوری سے آگے نہ بیٹھتا۔

ابن سعد. ابن جریر

۲۸۵۰۳...... قاسم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عبد (غالبا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں انتظار کیا اور ام عبد نے ان پر خروج کیا تھا چنانچہ اھل جنازہ نے چہ میگوئیاں کیں۔

۲۸۵۰۴...... ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مجذومہ عورت کے پاس سے گذرے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لوگوں کو تکلیف نہ پہنچا اگر تو اپنے گھر میں بیٹھ رہے (تو بہتر ہوگا) پس وہ عورت جا بیٹھی۔ اس واقعہ کے بعد ایک شخص اس کے پاس سے گذرا اور کہا جس شخص نے تجھے روکا تھا وہ فوت ہو چکا پس نکل کھڑی ہو وہ بولی میں ایسی نہیں ہوں کہ زندگی میں عمر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کروں اور وفات کے بعد ان کی نافرمانی کروں۔ (روایت کیا مالک نے اور روایت کیا خرائطی نے اعتلال القلوب میں)۔

جذامی شخص کے ساتھ کھانا

۲۸۵۰۵...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کھا اللہ کے بھروسہ پر اور اس پر توکل کرتے ہوئے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۶...... عمرو بن الشرید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مجذوم آدمی تھا آپ ﷺ نے دروازہ ہی پر اس کے پاس پیام بھجوایا کہ "ہم نے تجھے بیعت کیا سو لوٹ جا۔

۲۸۵۰۷...... نافع بن قاسم سے مروی ہے کہ وہ اپنی جدہ (دادی یا نانی) فطیمہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ...... جذام کے مریضوں کے بارے میں یہ فرماتے تھے کہ ان سے ایسے دور بھاگو جیسے تم شہروں سے دور بھاگتے ہو فرمایا ہرگز نہیں؟ بلکہ (یہ فرمایا) تعدیہ مرض کچھ نہیں! پس (اگر ہے تو) اول مریض کو کس سے اڑ کر لگا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۸...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ (زادھما شرفا وکرامۃ) کے درمیان ایک راہ میں تھے آپ عسفان کے پاس سے گذرے تو آپ نے مجذوم لوگوں کو دیکھا اور ایک متن میں یہ لفظ ہے کہ مجذومین کی وادی دیکھی پس آپ ﷺ نے رفتار تیز کردی اور فرمایا کہ اگر کوئی بیماری متعدی ہے تو وہ یہ ہے۔ ابن النجار

اس کی سند میں خلیل بن زکریا (شیبانی) جس کی اکثر احادیث منکر ہیں اور ان کا کوئی تابع نہیں۔

۲۸۵۰۹...... ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تعدیہ مرض کچھ نہیں اور مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۸۵۱۰...... ابو مریم شییم بن زبیب بکری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر حضرت علی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھا۔ یہ حضرات کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ایک شخص آیا جس کو برص کی بیماری تھی اس کھانے میں سے اس شخص نے لینا شروع کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ پیچھے کر وا ور (یہ کہتے ہوئے) اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو آپ نے اپنے کھانے کا خوف کیا اور ہمنشین کو تکلیف دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھنے گے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچ کہا (علی رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہا کہ ایک شخص (اس موقع پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہنے لگا! اے امیر المؤمنین! بے شک اس آدمی کا حال یہ ہے اور یہ ہے یعنی وہ اس کی تنقیص کر رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا

ہم اس کو شہر بدر کردیں؟

اس نے کہا نہیں! راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سواری کے لئے اونٹ اور پہننے کے لئے ایک جوڑا کپڑوں کا مرحمت فرمایا۔ رواہ ابن جریر

الحمی ...... بخار

۲۸۵۱۱...... (مسند بریدة بن حصیب) حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے سخت بخار ہے آپ ﷺ نے فرمایا'' اور اے نعیمان تو مہیعہ سے کہاں ہے (شاید یہ معنی ہے کہ تیرا مہیعہ سے کیا تعلق؟ بخار تو مہیعہ والوں کو ہوتا ہے) وہ ایک وبازدہ زمین تھی۔ طبرانی فی الکبیر

۲۸۵۱۲...... رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں انہوں نے آپ ﷺ سے بخار کی شکایت کی اور اس کو برا بھلا کہا! آپ ﷺ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ یہ مامور ہے اور لیکن اگر تو چاہے تو میں تجھے وہ کلمات سکھادوں کہ جب تو ان کو پڑھے گی تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بخار کو دور فرمادیں گے تو یوں کہہ:

اللھم ارحم عظمی الدقیق وجدی الرقیق واعوذبك من فورة الحریق یا ام ملدم ان کنت امنت باللّٰہ والیوم الاخر فلاتا کلی اللحم ولا تشربی الدم ولاتفوری علی الفم ولا تصدعی الراس وانتقلی الی من زعم ان مع اللّٰہ الٰھا اخر فانی اشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ

ترجمہ:...... اے اللہ! میری باریک (نازک) ہڈی پر رحم فرما اور میری نازک کھال پر رحم فرما اور میں تیری پناہ لیتا ہوں آگ کے جوش سے اے ام ملدم اگر تو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو گوشت نہ کھا اور خون نہ پی اور منہ پر جوش نہ کر اور سر کو نہ دکھا اور چلی جا اس شخص کی طرف جو یہ باطل گمان کرتا ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے پس بے شک میں گواہ ہوں اس بات پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات پر کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ کلمات کہے اور بخار مجھ سے جاتا رہا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب

اس کی سند میں عبدالملک بن عبدربہ طائی ہے جس کے بارہ میں مغنی میں کہا ہے کہ وہ متروک ہے۔

۲۸۵۱۳...... ام طارق سے جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی ہیں روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد کے پاس تشریف لائے اور اذن مانگا سعد چپ رہے آپ ﷺ نے پھر دہرایا سعد (پھر بھی) چپ رہے آپ ﷺ نے پھر اذن مانگا سعد اب بھی خاموش رہے آپ ﷺ لوٹ گئے (اذن مانگنے سے مراد سلام کرنا ہے) سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا (آپ تشریف لائے) سعد کہنے لگے مجھے آپ کو اذن (جواب سلام) دینے سے صرف اس بات نے روکا کہ آپ ہم پر سلام کی زیادتی فرمائیں۔ (ام طارق کہتی ہیں کہ) میں نے دروازہ پر ایک آواز سنی کہ کوئی اجازت طلب کر رہا ہے اور میں کسی کو دیکھ نہیں رہی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا ام ملدم، آپ ﷺ نے فرمایا **لامرحبابك ولا اھلا** ۔ نہ تو کشادہ جگہ آتی اور نہ اپنوں میں یعنی یہاں تیری جگہ نہیں ہے۔ کیا تو اھل قبا کی طرف جانے کو تیار ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا پس ان کی طرف چلی جا۔ ابن مندہ. ابن عساکر

۲۸۵۱۴...... عبدالرحمٰن المرقع بن صیفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے خیبر فتح کر لیا اور وہ سرسبز زمین تھی تو لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا (جس سے) انہیں بخار ہو گیا ان لوگوں نے نبی ﷺ کو اس کی شکایت کی، ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بخار موت کا کھوجی ہے اور زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے اور آگ (جہنم) کا ٹکڑا ہے (عسکری نے امثال میں)

فصل فی الرقی المحمودة

۲۸۵۱۵..... مسند الصدیق رضی اللہ عنہ۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نقل ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں اور ایک یہودیہ عورت انہیں دم کر رہی تھی روایت کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کو اللہ کی کتاب کا دم کرتا ہوں۔ مالک، ابن ابی شیبہ، ابن جریر

روایت کیا بخاری و مسلم نے اور روایت کیا خرائطی نے مکارم الاخلاق میں۔

۲۸۵۱۶..... حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک یہودی عورت دم کر رہی تھی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ ان منتروں کو ناپسند کرتے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ میں اسکو اللہ کی کتاب کا دم کرتا ہوں۔ رواه ابن جرير

۲۸۵۱۷..... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا رسول اللہ ﷺ میری عیادت کرتے تھے ایک دن آپ نے میری عیادت کی اور مجھ پر تعوذ پڑھا۔ پس آپ ﷺ نے یہ پڑھا:

بسم الله الرحمٰن الرحيم أعيذك بالله الاحد الصمد الذی لم يلد ولم يولد ولم يكن لهٗ كفوًا احد من شر ماتجد.

تین بار آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پڑھا پس اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا نصیب فرمائی۔

جب آپ ﷺ سیدھے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اے عثمان! ان کلمات سے تعوذ کر اس کی مثل کا تعوذ تو نہ کر سکے گا (روایت کیا ابن زنجویہ نے ترغیب میں اور ابو یعلیٰ عقیلی اور خطیب نے اور حاکم نے کتاب الکنیٰ میں اور بغوی نے مسند عثمان میں)۔

بغوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ علقمہ بن مرثد سے اس حدیث کو سوائے حفص بن سلیمان کی کسی نے روایت کیا ہو اور حفص بن سلیمان ابو عمرو صاحب القراءۃ ہیں اور ان کی حدیث میں لین (نرمی یعنی تثبت کی کمی) ہے۔

۲۸۵۱۸..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ کلمات پڑھے:

اعيذك بالله الاحد الصمد الذی لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوًا احد من شر ماتجد

آپ علیہ السلام نے ان کلمات کو سات بار پڑھا پس جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا اے عثمان! ان کلمات کے ساتھ تعوذ کر، پس تو ان سے بہتر کے ساتھ تعوذ نہ کرے گا۔ الحکیم

۲۸۵۱۹..... عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ جعفر رضی اللہ عنہ اپنے ایک بیمار بچے کے پاس تشریف لائے جس کو صالح کہا جاتا تھا۔ پس آپ نے یہ فرمایا..... پڑھ (یہ کلمات):

لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم، اللهم اغفرلی اللهم ارحمنی اللهم تجاوزعنی، اللهم اعف عنی فانك غفور رحيم.

پھر فرمایا کہ یہ کلمات مجھے میرے چچا نے سکھائے اور کہا کہ ان کو نبی ﷺ نے سکھائے تھے۔ ابن ابی شیبہ، نسائی، حلیہ ابی نعیم حدیث صحیح ہے۔

بخار کے لئے مخصوص دعا

۲۸۵۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو سخت بخار تھا سو

آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا اور یہ دونوں صاحب چلے گئے، نبی ﷺ نے ان کے پیچھے ایک قاصد بھیجا (یہ حاضر ہوئے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں میرے پاس آئے، اور جب میرے پاس سے گئے تو دو فرشتے اترے ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور ایک میرے پاؤں کے پاس پھر جو میرے پاؤں کے پاس بیٹھا تھا بولا: ان کو کیا ہے؟ پس سرہانے بیٹھے ہوئے فرشتہ نے جواب دیا کہ سخت بخار! پانی والے نے کہاں ان کا تعویذ کر (یعنی آپ پر کلمات تعوذ پڑھ) پس وہ گویا ہوا:

بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء یوذیک ومن کل نفس حاسدة وطرفة عین واللہ یشفیک خذ ھا فلتھنک

(اس کو لے مبارک ہو یہ تجھے) پس اس فرشتہ نے نہ دم کیا نہ پھونکا اور میری تکلیف جاتی رہی۔ میں نے تمہیں بلوایا تا کہ تمہیں خبر کروں۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة طبرانی

حافظ ابن حجر نے اپنی امالی میں کہا کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۲۸۵۲۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس کو دم نہیں کروں گا (یا نہیں کرتا) مگر اس سے کہ جس پر سلیمان علیہ السلام نے عہد لیا تھا۔ ابن راھویہ

روایت حسن ہے۔

۲۸۵۲۲ ... مسند بدیل، حلیس بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنی والدہ فارعہ سے وہ اپنے جد (دادا۔ نانا) بدیل بن عمرو خطمی سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانپ (کے کاٹے) کا دم (منتر) پیش کیا (یعنی آپ کو سنایا) آپ نے مجھے اس کی اجازت دی اور اس میں برکت کی دعا کی) (روایت کیا ابونعیم اور ابن مندہ نے ابن مندہ کہتے ہیں غریب روایت ہے جو صرف اسی وجہ (طریق) سے معروف ہے اصابہ میں کہا کہ اس کی سند میں غیر معروف روای بھی ہے)۔

۲۸۵۲۳ ... مسند جبلہ بن ازرق راشد بن سعد سے روایت ہے وہ جبلہ بن ازرق سے روایت کرتے ہیں اور جبلہ بن ازرق نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسی دیوار کے پاس نماز پڑھی جس میں سوراخ بہت تھے۔ پس جب آپ دو رکعتوں پر بیٹھے تو ایک بچھو نکلا اور آپ ﷺ کو ڈنک مارا سو آپ پر غشی طاری ہوگئی لوگوں نے آپ پر پڑھ کر پھونک ماری۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے شفا دی، تمہارے دم سے یہ شفا نہیں ملی۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۴ ... حبیب بن فدیک بن عمر السلامانی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے نظر کا دم پیش کیا پس آپ ﷺ نے ان کو اس کی اجازت مرحمت فرمادی اور انہیں اس میں برکت کی دعا دی۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۵ ... محمد بن حاطب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ہنڈیا کو پکڑا (جس سے) میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے ایک صاحب کے پاس جو بلند ہموار زمین میں تشریف فرما تھے لے گئی اور ان کو یوں پکارا یا رسول اللہ! ان صاحب نے فرمایا: لبیک وسعدیک (میں تیرے پاس ہوں اور تجھے سعادت بخشتا ہوں) پھر میری والدہ نے مجھے آپ کے نزدیک کر دیا آپ پھونکتے رہے اور (کچھ) بولتے رہے مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیا کلام تھا پھر میں نے اس کے بعد اپنی والدہ سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا یہ پڑھ رہے تھے ... اذھب الباس رب الناس واشف آنت الشافی لا شافی الا انت۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۵۲۶ ... محمد بن حاطب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہانڈی میرے اوپر گر پڑی اور میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی آپ علیہ السلام اس ہاتھ پر لعاب اڑاتی پھونک مارتے رہے اور یہ پڑھتے رہے:

اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی. رواہ ابن جریر

۲۸۵۲۷ ... مزید۔ جب ہم ارض حبشہ سے آئے تو مجھے میری ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلی اور بولی یا رسول اللہ یہ آپ کا بھتیجا حاطب ہے اس کو آگ سے یہ نقصان پہنچا ہے (حاطب کہتے ہیں) پس میں نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھتا مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے دم کیا یا

تھتکارا اور نہ یہ پتہ ہے کہ میری کون سے ہاتھ میں یہ جلن ہوئی تھی بہر حال آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے دعا فرمائی۔ (روایت کیا ابونعیم نے معرفہ میں)

۲۸۵۲۸۔۔۔۔مسند حکم جو والد ہیں شعیب کے) شعیب بن اسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو اسلم کے ایک شخص کو کوئی تکلیف ہوئی اس کو رسول اللہ ﷺ نے پڑھ کر دم کیا۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۹۔۔۔۔مسند حکیم بن حزام زہری حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کچھ ایسے منتر ہیں جن سے ہم ایام جاہلیت میں علاج کرتے تھے اور کچھ دوائیں ہیں جن کو برتتے تھے تو کیا یہ اللہ کی تقدیر کے کسی حصہ کو رد کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۳۰۔۔۔۔مسند سائب بن یزید۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ام الکتاب (فاتحہ) کا تعویذ کیا دم کر کے۔ (دارقطنی نے افراد میں روایت کیا)

رواہ ابن عساکر

۲۸۵۳۱۔۔۔۔ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوالدرداء جب مچھر تجھے تکلیف دیں تو پانی کا ایک پیالہ لے اور اس پر سات مرتبہ پڑھ

وما لنا ان لانتوکل علی اللہ الایۃ (آخر تک)

اس کے بعد:

فان کنتم امنتم بااللہ فکفوا شرکم واذا کم عنا

پھر (یہ پانی) اپنے بستر کے اردگرد چھڑک دے پس بے شک تو اس رات ان کی تکلیفوں سے محفوظ رہے گا۔ دیلمی

۲۸۵۳۲۔۔۔۔مسند عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ رسول ﷺ سے روایت کیا گیا جبریل علیہ السلام نے آپ پر دم کیا اس حال میں کہ آپ بخار میں تھے پس پڑھا:

بسم اللہ ارقیک من کل داء یؤذیک من کل حاسدا ذا حسد ومن کل عین واسم اللہ ینشفیک

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۵۳۳۔۔۔۔مسند ابی الطفیل رضی اللہ عنہ (ایک صحابی) میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا وہاں ہنڈیا ابل رہی تھی پس مجھے ایک چربی کا ٹکڑا اچھا لگا میں اس کو کھا گیا پس میں اس (اس کی وجہ سے یا اس کے بعد) ایک سال تکلیف میں رہا پھر میں نے یہ چربی والا قصہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اس میں سات آدمیوں کا جی تھا (شاید اس سے رغبت مراد ہو) پھر آپ ﷺ نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کو قے کیا اور وہ سبز رنگ کا ٹکڑا تھا پس قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آج تک پیٹ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔ طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۵۳۴۔۔۔۔(مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) میرے پاس اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے اور میں بیمار تھا آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھایا ہے:

بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل ارب یؤذیک ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۵۳۵۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ مریض کے لئے اپنی انگشت پر لعاب دہن لگا کر یہ پڑھتے:

بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا

ممکن ہے کہ نظر مراد ہو۔ واللہ اعلم ابن ابی شیبہ

۲۸۵۳۶۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اپنا دست مبارک اس کے

کسی حصہ پر رکھتے اور پڑھتے:

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي شفاء لايغادر سقما. رواه ابن عساكر

۲۸۵۳۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو تعویذ کرتی تھی (اور یہ پڑھتی تھی):

اذهب الباس رب الناس بيدك الشفاء لا شافي الا انت ياشافي شفاء لايغادر سقما

فرماتی ہیں پس میں آپ کے اس مرض میں جس میں آپ فوت ہوئے آپ ﷺ کو یہ تعویذ کرتی رہی آپ نے ارشاد فرمایا اپنا ہاتھ اٹھالے پس بات یہ ہے کہ یہ مجھے ایک مدت تک نافع تھا۔ رواه ابن النجار

۲۸۵۳۸.....اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دم کے ساتھ جھاڑتے تھے امسح الباس رب الناس بيدك الشفاء لا كاشف الاانت فرماتی ہیں کہ یہ جھاڑ میں نے آپ سے سیکھا اور اس سے آپ کو میں دم کرتی تھی۔ رواه ابن جرير

۲۸۵۳۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس مریض آتا تھا تو آپ اس کے لئے دعا کرتے اور پڑھتے:

اللهم اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لاشفاء الا شفائك لايغادر سقما

فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ اپنے مرض الوفات میں بوجھل ہوئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو پھیرنے لگی اور اس دعا کے ساتھ آپ کو تعویذ کرنے لگی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا اور ارشاد فرمایا کہ رفیق اعلیٰ کی دعا کر پھر کہا.....رب اغفرلي والحقني بالرفيق الاعلى کہتی ہیں پس یہ وہ آخری کلام تھا جو میں نے آپ سے سنا۔ رواه ابن جرير

۲۸۵۴۰.....حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر بخار والے کو دم کرنے کی رخصت مرحمت فرمائی۔ ابن عساكر

۲۸۵۴۱.....عبدالرحمٰن بن سائب رضی اللہ عنہ جو ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے بیٹے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھتیجے! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے دم سے جھاڑا کروں پس یہ پڑھا:

بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء فيك اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافي لاشافي الاانت. رواه ابن جرير

۲۸۵۴۲.....یونس بن حباب سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے تعویذ کے باندھنے کے متعلق رائے لی تو فرمایا ہاں جب کہ ہو اللہ کی کتاب سے یا نبی ﷺ سے منقول کلام سے اور مجھے حکم کیا اس کے ذریعہ بخار کا علاج کرنے کا کہتے ہیں پس میں چوتھے روز آنے والے بخار کے لئے لکھا کرتا تھا:

يانار كوني بردا وسلما على ابراهيم وأرادوا به كيدا فجعلنهم الاخسرين، اللهم رب جبريل وميكائيل واسرافيل اشف صاحب هذا الكتاب. رواه ابن جرير

۲۸۵۴۳.....ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بے شک ایک بدخواہ جن مجھے ستاتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پڑھ:

اعوذ بكلمات الله التامات من شر المى لا يجاوزهن برولا فاجر من شرما ذرا فى الارض ومن شرما يخرج منها ومن شرما يعرج في السماء وما ينز ل منها ومن شر كل طارق الا طارقا يطرق بخير يارحمن

کہتے ہیں کہ میں نے یہ کیا پس اللہ تعالیٰ نے مجھ سے (اسکو) ہٹادیا۔ بخاري ومسلم. ابن عساكر

۲۸۵۴۴.....حضرت ابی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے اس دوران آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر رکھا تو ایک بچھو نے آپ کو ڈنک مارا آپ ﷺ نے اس کو پکڑا اور اس کو ماردیا پس جب آپ پھرے (فارغ ہوئے۔ ظاہر یہ ہے کہ آپ نے دوران صلوۃ اس کو مارا (از مترجم) تو فرمایا اللہ بچھو پر لعنت کرے کہ بغیر ڈنک مارے نہیں چھوڑتا کسی نمازی کو

اور نہ غیر نمازی کو اور نہیں چھوڑتا کسی نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور ان دونوں کو ایک برتن میں ڈالا پھر اس کو اپنی انگشت پر ڈالتے رہے جہاں اس بچھو نے آپ کو ڈنک مارا تھا اور اس پر ہاتھ پھیرتے رہے اور معوذتین سے اپنی انگشت کا تعوذ کرتے رہے اور ایک روایت میں ہے اور قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے رہے۔

ابن ابی شیبہ بیھقی فی شعب الایمان مستغفری فی الدعوات ابو نعیم فی الطب

۲۸۵۴۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دونوں صاحب نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل آخر سورت تک کے بارہ میں نقل کرتے ہیں کہ یہ سر درد کا دم ہے۔ دیلمی

۲۸۵۴۶...... حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو غمگین پایا: کہا اے محمد! یہ کیا پریشانی ہے جو میں آپ کے چہرہ میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا کہ ''حسن'' اور ''حسین'' (رضی اللہ عنہما) کو نظر لگ گئی: کہا کہ نظر کی تصدیق کیجئے پس بے شک نظر حق ہے، کیا پھر آپ نے انہیں ان کلمات کے ساتھ تعویذ نہیں دیا (یعنی دم مراد ہے) پوچھا اور وہ کیا ہیں؟ جواب دیا کہ:

اللّٰھم یاذاالسلطان العظیم ذالمن القدیم ذالرحمة الکریم وھی الکلمات التامات والدعوات المستجابات عاف الحسن والحسین من أنفس الجن واعین الانس۔

آپ ﷺ نے یہ کلمات پڑھے پس دونوں صاحبزادے رضی اللہ عنہ وارضاھما آپ کے سامنے اٹھ کر کھیلنے لگے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو اور اپنی بیویوں اور بچوں کو اس تعویذ کے ساتھ تعوذ فراہم کرو پس تعوذ کرنے والوں نے اس جیسے تعویذ کو نہیں پایا۔ روایت کیا ابن مندو ابن حنبل نے غرائب شعبہ میں اور جرجانی نے جرجانیات میں اور اصبہانی حجۃ میں اور ابن عساکر نے دارقطنی نے کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان میں ابورجاء محمد بن عبیدہ اللہ حطیبی متفرد ہیں جو اہل سنۃ سے ہیں۔

۲۸۵۴۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسن وحسین رضی اللہ عنہما وأرضاھما کو اللہ کے ان کلمات نامہ سے تعویذ کیا کرتے تھے۔

اعوذکما بکلمات اللّٰہ التامات من کل شیطن وھامة ومن کل عین لامة. طبرانی اوسط، ابن النجار

۲۸۵۴۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے بچھو نے ڈنک مارا۔ پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو بس ڈنک مارتا ہی ہے پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور اس جگہ پر مسح کرتے رہے اور قل یاایھا الکافرون اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے۔ ابو نعیم فی الطب

الرقی المذمومة......ناپسندیدہ جھاڑ پھونک

۲۸۵۴۹...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے والد کا ایک غلام تھا جو انہیں خراج (روزانہ کی مقررہ اجرت) دیا کرتا تھا اور میرے والد اس کے راتب یومیہ سے کھایا کرتے تھے بس ایک دن وہ کچھ لایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھالیا غلام بولا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہانت کا عمل کیا تھا اور میں کہانت کو جانتا نہ تھا بس میں نے اس کو دھوکا دیا تھا وہ مجھے مل گیا اور اس نے مجھے اس کا بدل دیا سو یہ جو آپ نے کھایا وہی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (حلق کے اندر) داخل کیا اور جو پیٹ میں تھا سب قے کر دیا۔

بخاری. سنن کبریٰ للبھقی

۲۸۵۵۰...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاتھ میں پیتل کا ایک حلقہ دیکھا ارشاد فرمایا کہ یہ

کیا ہے؟انہوں نے عرض کیا کہ یہ کمزوری (کے علاج) کے لئے ہے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دے یہ تجھے بجز لاغری کے کچھ نہ دے گا۔ (ابن جریر کہتے ہیں کہ روایت صحیح ہے)

۲۸۵۵۱.....حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے بازو میں پیتل کا ایک کڑا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے کہا واھنہ (لاغری) کی راہ سے ہے فرمایا کیا تجھے یہ بھلا لگتا ہے کہ تو اس کے سپرد کر دیا جائے؟ اس کو اپنے سے اتار پھینک (ابن جریر۔ کہتے ہیں کہ روایت درجہ صحت پر ہے۔

۲۸۵۵۲.....عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عکیم جہنی رضی اللہ عنہ کو ایک دنبل نکل آیا ان سے کہا گیا کیا آپ اس پر کوئی منکا نہیں لٹکا لیتے (مثلاً کوئی کوڑی یا سیپ یا کھونگا جس میں سوراخ کر کے دھاگا ڈال دیا گیا ہو) کہنے لگے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اس میں میری جان ہے تب بھی میں اسکو نہ باندھتا اس کے بعد فرمایا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے (ابن جریر روایت کو صحیح قرار دیا)۔

۲۸۵۵۳.....ابو بشر بن حارث بن خزمہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد کو یہ پیغام دیکر جبکہ لوگ اپنی اپنی خوابگاہ میں تھے بھیجا کہ ہرگز کسی اونٹ کی گردن میں کمان کا قلادہ (گہنا۔ ہار) نہ رہنے دیا جائے بس کاٹ دیا جائے۔ رواہ ابو نعیم

الکتاب الرابع من حروف الطاء......الطیرۃ والفال والعدوی من قسم الاقوال (الطیرۃ)

حروف طاء کی چوتھی کتاب بدشگونی......قبیل تعدیہ مرض از قبیل اقوال شگون

۲۸۵۵۴. پرندوں کو اپنے انڈوں پر رہنے دو۔ ابو داؤد عن ام کرز

۲۸۵۵۵.....(نیک یا بد) فال جاری واقع ہوتی ہے تقدیر کے مطابق۔ مستدرک حاکم۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۵۵۶.....بدشگونی کرنا شرک کی بات ہے۔ مسند احمد بخاری فی الادب المفرد. مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۵۷.....زمانہ جاہلیت کے لوگ کہتے تھے کہ نحوست عورت میں ہے اور سواری میں ہے اور گھر میں ہے۔

(مستدرک حاکم، سنن کبریٰ للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا وارضاھا

۲۸۵۵۸.....نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں اور رہائش گاہ میں اور سواری کے جانور میں۔ ترمذی نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۵۹.....نحوست گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۰.....تین چیزوں میں تو نحوست ہی ہے: گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں۔ بخاری، ابو داؤد. ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۱.....اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔

مالک احمد، بخاری ابن ماجہ. عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مسلم نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۲.....بدفالی یا نیک فالی کے لئے پرندوں کو اڑنے پر اکسانا اور کسی کو منحوس قرار دینا اور پیش گوئی کے لئے کنکریاں پھینکنا بتوں (کو ماننے) کی قبیل سے ہے۔ ابو داؤد عن قبیصہ رضی اللہ عنہ ضعیف ابی داؤد ۸۴۲ ضعیف الجامع ۳۹۰۰

۲۸۵۶۳.....انسان کے اندر تین چیزیں ہیں بدشگونی اور گمان (بد) قائم کر لینا اور حسد کرنا پس شگون سے اسکو نکالنے والی بات یہ ہے کہ (کلام سے) نہ پھرے اور گمان سے اس کو نکالنے والی بات یہ ہے کہ تحقیق میں نہ پڑے اور حسد سے اس کو نکالنے والی بات یہ ہے کہ زیادتی نہ کرے۔

شعب الایمان بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۹۹۳

۲۸۵۶۴......مومن میں تین خصلتیں ہیں بدشگونی (بد) گمانی اور حسد پس بدشگونی سے اس کو نکالنے والی یہ بات ہے کہ وہ (اس شگون کی بناپر کام کر گذرنے سے نہ پھرے اور گمان سے اس کو نکالنے والا وصف یہ ہے کہ کھوج نہ لگائے اور حسد سے اس کو نکالنے والا وصف یہ ہے کہ حد سے تجاوز نہ کرے۔ابن صصری فی امالیہ فردوس دیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۰۰۶

۲۸۵۶۵......نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جس نے شگون لیایا اس کے لئے شگون کیا گیا یا عمل کہانت کیا یا اس کے لئے کیا گیا یا جادو کیا یا کروایا۔

طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۶......جس کو بدشگونی نے اپنے کام سے روک دیا اس نے شرک کیا۔مسند احمد. طبرانی کبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۵۶۷......بے شک پرندوں کو اڑنے پر اکسانا (بغرض راہ نمائی) اور پیش گوئی کے لئے کنکریاں پھینکنا اور (کسی شی ءمیں) نحوست سمجھنا بتوں کو ماننے کی قبیل سے ہے۔ابن سعد. احمد. طبرانی فی الکبیر عن قطن بن قبیصہ عن ابیہ

۲۸۵۶۸......بدشگونی شرک ہے بدشگونی شرک ہے۔

ابو داؤد طیالسی، احمد ابو داد، ابن ماجہ، حاکم فی المستدرک بیہقی فی الشعب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۹......بدشگونی شرک کی قبیل سے ہے ترمذی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ کہا کہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۵۷۰......جو شخص سفر کے ارادہ سے نکلا پھر نحس (کے تصور) سے رک گیا تو اس نے اس وحی کا انکار کیا جو حضرت محمد ﷺ پر اتاری گئی۔

دیلمی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۱......بدشگونی وہی ہے جو تجھے چلادے یا روک دے۔احمد عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۲......ہام رات کی تاریکی میں طلب انتقام کے لئے گشت کرنیوالا پرندہ کچھ نہیں ہے ہام کچھ نہیں ہے (یعنی من گھڑت بات ہے) الو جو اہل جاہلیت کے زعم کے مطابق مقتول کی روح ہوتی ہے یا میت کی بوسیدہ ہڈیاں ہوتی ہیں جو الو بن جاتی ہیں۔ حاشیہ مشکوۃ ۳۹۲ ۲۰

۲۸۵۷۳......اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو عورت میں اور سواری کے جانور میں اور گھر میں ہے۔

۲۸۵۷۴......نحوست نہیں ہے پس اگر نحوست موجود ہے تو گھوڑے میں اور عورت میں اور رہائش گاہ میں ہے۔

طبرانی عن عبدالمھیمن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن سھل بن سعد عن ابیہ عن جدہ

۲۸۵۷۵......بدفالی ہے ہی نہیں اور بدفالی اس پر (بوجھ) ہے جو یہ کرتا ہے سو اگر کسی شے میں ہے تو گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں ہے۔

ابن حبان، ابن جریر، سعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۶......بدفالی رہائش گاہ میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۷......اس سے نکلو اس حال میں کہ یہ لائق مذمت ہے۔شعب الایمان البیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۸......اس کو مذموم سمجھ کر چھوڑ دو (پشت پر دیکھیں)۔ ابو داؤد، سنن کبری للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۹......جس کسی کو اس سے کچھ حصہ پہنچے تو چاہیئے کہ یوں کہے: اللھم لا طیر الا طیرک ولا الہ غیرک (اے اللہ نہیں کوئی نحوست مگر تیری (پیدا کردہ) اور نہیں کوئی معبود مگر تو۔نسائی عن سلمان ابن بریدة عن ابیہ

۱۔ہام اور ہامہ بغیر تشدید کے ہے تشدید کے ساتھ اس کا معنی زہریلی چیز ہے جیسے سانپ بچھو چنانچہ تعوذات میں جہاں ھامہ ہے وہ مشدد ہے جس کی جمع ھوام ہے اور معنی زہریلا جانور ہے۔از مترجم

۲۔ذروھاذ میمۃ۔ھا ضمیر کا مرجع دار ہے چنانچہ ابوداؤد شریف کی حدیث ہے:

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا فی دار کثر فیھا عددنا و اموالنا فتحو لنا الی دار قل فیھا عددنا و اموالنا فقال. ذروھا ذمیمۃ شکوۃ ۳۹۲

روایت اولیٰ جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بھی شاید یہی واقعہ ہے۔ فلینظر

۲۸۵۸۰......جس شخص کو بدفالی اس کی حاجت سے روک دے تو اس نے شرک کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اور اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا یوں کہے:

اللھم لاطیر الا طیرک ولاخیر الاخیرک ولاالہ غیرک

الشذرہ ۱۵۷ کشف الخفار احمد طبرانی ابن السنی فی عمل الیوم والیلۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ.

اکمال

۲۸۵۸۱......فال (نیک) مرسل ہے (چھڑانے والی ہے) اور چھینک سچی شاہد ہے۔ الحکیم عن الروھیب. ضعیف الجامع ۴۰۲۳

۲۸۵۸۲......ہم نے تیری فال تیرے منہ سے حاصل کی۔ ابوداؤد عن ابی ھریرہ ابن السنی ابونعیم فی الطب عن کثیر بن عبداللّٰہ عن ابیہ عن جدہ فردوس دیلمی عن ابن عمر، الاسرار المرفوعہ ۲۱۶ اسنی المطالب ۸۲

۲۸۵۸۳...... بہترین شگون خوش فالی ہے اور شگون مسلمان کو مانع نہیں بنتا پس جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ شگون دیکھے تو چاہئے کہ یہ کہے:

اللھم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یرفع السیأت الا انت ولاحول ولا قوۃ الا بک

ابوداؤد. سنن کبریٰ بیھقی عن عروۃ بن عامر القرشی

۲۸۵۸۴......سچا شگون فال نیک ہے اور یہ شگون مسلمان کو نہیں روکتا اور جب تم شگون میں سے کوئی چیز ناپسندیدہ دیکھو تو کہو:

اللھم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یذھب بالسیأت الا انت ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ

ابن السنی عن عقبۃ بن عامر القرشی ضعیف الجامع ۹۹

۲۸۵۸۵......اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ نحوست تو عورت اور سواری کے جانور اور گھر میں ہے۔

مستدرک سنن کبری بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۸۵۸۶......نحوست کچھ نہیں ہے اور بعض اوقات برکت گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔

ترمذی ابن ماجہ عن حکیم بن معاویۃ

۲۸۵۸۷......الو میں کچھ نہیں ہے اور نظر حق ہے اور سچی شگون خوش فالی ہے۔

احمد، ترمذی عن حابس، ضعیف الترمذی ۳۸۵ ضعیف الجامع ۶۲۹۵

۲۸۵۸۹......نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں اور رہائش گاہ میں اور سواری کے جانور میں۔

ترمذی نسائی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ضعیف الترمذی ۵۳۴

۲۸۵۹۰......شگون کچھ نہیں اور اس میں کا بہتر فال ہے (یعنی) وہ بہترین کلمہ جو تم میں سے کوئی سنے۔ احمد. مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۵۹۱......شگون کچھ نہیں اور تمام شگونوں میں سے بہتر فال ہے جو تم میں سے کوئی سن لے۔

الاکمال

۲۸۵۹۱.....شگونوں میں سے بہتر فال ہے اور نظر حق ہے۔ دیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۲.....نہیں کوئی نحس (بدشگون) اور اس میں کی بہتر فال ہے عرض کیا گیا اور کیا ہے فال اے اللہ کے رسول، فرمایا اچھی بات درانحالیکہ اس کو تم میں کا کوئی فرد سنے۔ احمد مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۳.....خوب شے ہے فال (یعنی) وہ بہتر کلمہ جس کو تم میں کوئی فرد سنے۔ دیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۴.....اے فلاں! ہم موجود ہیں تیرے استقبال کو ہم نے تیری فال تیرے منہ سے لی، لے چلو ہمیں ہریالی کی طرف۔

طبرانی. ابونعیم فی الطب عن کثیر بن عبدالله لمزنی عن ابیه عن جده الشذرة ۳۸

العدویٰ

۲۸۵۹۵.....نہیں کوئی تعدیہ اور نہیں الو (کی شکل میں کوئی روح) اور نہ بدشگونی اور محبوب رکھتا ہوں میں نیک فال کو۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۶.....نہیں کوئی تعدیہ مرض اور نہ بدشگون اور بس نحوست تین چیزوں میں ہے: گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

احمد، بخاری و مسلم عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۵۹۷.....نہیں ہے کچھ چھوت اور نہ بدشگون اور پسند ہے مجھے فال نیک اور فال نیک اچھا کلمہ ہے۔

احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

۲۸۵۹۸ نہیں چھوت اور نہ ھامہ (الو اور نہ ہی مشرق میں مقابل کے طلوع کے ساتھ مغربی تارہ کا غروب دخل انداز ہے (بارش میں)۔

ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۹.....نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحس ہے اور نہ کوئی روح الو کی شکل میں ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیال فرمایئے کہ ایک اونٹ جس کو خارش ہو تمام اونٹوں کو خاش زدہ کر دیتا ہے۔ فرمایا یہ فیصلہ الٰہی ہے بھلا پہلے کو کس نے خارش زدہ کیا۔ احمد ابن ماجه عن ابی عمر رضی الله عنه

۲۸۶۰۰ نہ چھوت چھات ہے نہ بدشگون ہے اور نہ الو (کی شکل میں کوئی پیاسی روح ہے اور نہ کوئی اصفر ہے اور جذام والے سے تو ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگے۔ (صفر کیا ہے؟) اس میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ اہل جاہلیت ماہ صفر کو منحوس خیال کرتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے نفی فرمائی۔

۲۸۶۰۱ کوئی چیز دوسری چیز کو تعدیہ نہیں کرتی (اگر یہ بات ہے تو) پھر اول کو کس نے لگائی کوئی چھوت چھات نہیں ہے اور نہ صفر کچھ ہے اللہ نے پیدا کیا ہے ہر نفس کو پھر اس کی حیات لکھی اور اس کا رزق اور مصائب لکھے۔ احمد نسائی، عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۶۰۲.....بیمار ریوڑ والا ہر گز نہ لائے (اپنے ریوڑ کو) تندرست ریوڑ والے کے پاس۔

احمد، بخاری مسلم ابو داؤد ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۶۰۳.....نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ (کسی مقتول میت کی روح یا ڈھانچہ بشکل الو کا وجود ہے۔ (جو طلب انتقام کے لئے بھٹکتی پھر رہی ہو) اور نہ صفر ہے اور نہ غول بیابانی ہے۔

۲۸۶۰۴ نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ مقتول بے انتقام کی روح (یا نہ الو ہے جو کسی روح کا قالب ہو۔

احمد، بخاری مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، عن ابی هریرة احمد، مسلم عن السائب بن یزید رضی الله عنه

۲۸۶۰۵......سواول کو کس نے مرض لگایا؟ بخاری مسلم ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۸۶۰۵......بیابان کے بھوت کا کوئی وجود نہیں۔ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۶۰۷......نہ صفر ہے اور نہ مقتول بے انتقام کا سرکچھ ہے اور نہ کوئی بیمار کسی تندرست کو مرض لگاتا ہے (قاضی محمد بن باقی انصاری نے اپنے شیوخ سے روایت کردہ احادیث کے ایک جزء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔

۲۸۶۰۸......نہ صفر ہے اور نہ مقتول کی روح بشکل الو ہے اور نہ چھوت چھات ہے اور نہیں پورے ہوتے دو مہینے ساٹھ دن کے اور جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑا نہیں سونگھ سکے گا جنت کی خوشبو۔ طبرانی. ابن عساکر. عن عبد الرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی

۲۸۶۰۹......کوئی چھوت چھات نہیں ہے۔ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۰......نہ چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی روح) ہے اور دو مہینے ساٹھ دن کے پورے نہیں ہوتے اور جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ طبرانی کبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۱......نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی روح ہے) اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں ہے پس جب تم کسی زمین میں طاعون کا سنو تو اس میں جا کر نہ ٹھہرو اور اگر وہ واقع ہو جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔

ابن خزیمۃ طحاوی، ابن حبان عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۲......نہیں ہے چھوت چھات اور نہ بدشگونی اور نہ ہامہ (طلب انتقام کے لئے گشت کرنے والی روح مقتول)

۲۸۶۱۳......نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی بھٹکتی روح) کا جود ہے کیا تم نے نہیں دیکھا اونٹ کو کہ صحراء میں رہتا ہے۔ پس وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے سینے کے نیچے والے حصہ میں جو زمین سے نکلتا ہے) یا اس کے پیٹ کے چھپے ہوئے حصہ میں خارش کا ایک چھوٹا سا نشان ہو جاتا ہے جو اس سے پہلے نہ تھا پس (اس) پہلے اونٹ کو کس نے مرض منتقل کیا۔

شیرازی فی الالقاب. طبرانی کبیر حلیہ ابی نعیم مستدرک حاکم بروایت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۴......نہ کوئی چھوت کی بیماری ہے اور نہ ہام ہے اور نہ صفر ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی حیات لکھی اور اس کی موت لکھی اور اس کی مصیبتیں اور روزی لکھی۔

۲۸۶۱۴......نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی بھٹکتی روح) ہے اور نہ صفر ہے پس اول فرد کو کس نے مرض لگایا۔

مسند احمد. ابن ماجہ. طبرانی کبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۵......نہ چھوت چھات والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیال فرمائیے ایک ایسا اونٹ ہے جس کو خارش ہے پس وہ تمام اونٹوں کو خارشی بنا دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ یہ فیصلہ الٰہی ہے پس پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔

مسند احمد. ابن ماجہ. بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۶......نہیں کوئی بیماری چھوت والی اور نہ ہامہ (یعنی پرندہ کی شکل میں طلب انتقام کے لئے رات کو بھٹکنے والی روح) اور نہ صفر (پیٹ کا کیڑا جو بھوک میں ڈستا ہے یا ماہ صفر باعتبار آفات وبلیات) اور چاہئے کہ نہ اترے کوئی بیمار جانوروں کے ریوڑ والا تندرست جانوروں کے ریوڑ والے کے پاس۔ اور تندرست ریوڑ والا جہاں چاہے پڑاؤ کرے۔ عرض کیا گیا اور یہ کس وجہ سے فرمایا اس لئے کہ یہ (امر) باعث تکلیف (دیگراں ہے)

بیھقی بروایت ابی ھریرۃ

۲۸۶۱۷......نہیں کوئی اڑ کر لگنے والی بیماری اور نہ کسی مقتول کی روح (جو آکر انتقام مانگے) اور نہ صفر اور پرہیز کرو جذامی سے ایسے جیسے کہ پرہیز

کرتے ہو تم شیروں سے۔ بیهقی بروایت ابی هریرة

۲۸۶۱۸......نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہامّہ (روح مقتول ہے) بدشگون ہے اور پسند ہے مجھ کو فال۔ دارقطنی (فی المتفق) بروایت ابی هریرة

۲۸۶۱۹......نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہامّہ (روح مقتول) ہے اور نہ بیابانی بھوت ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔

ابن جریر بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۶۲۰......نہ تعدیہ مرض ہے اور نہ نحوست ہے۔

۲۸۶۲۱......نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے۔ ابن جریر بروایت ابی هریرة

۲۸۶۲۲......نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح کا پرندہ ہے اور بہترین شگون فال ہے (اور نظر بر حق ہے)۔ ابن جریر بروایت سعد رضی الله عنه

۲۸۶۲۳......نہ چھوت چھات ہے اور بدشگون ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے۔ ابن جریر بروایت سعد رضی الله عنه

۲۸۶۲۴......نہ چھوت چھات ہے لیکن نہ شگون بد ہے بھلا اول کو کس نے مرض لگایا۔ ابن جریر بروایت ابو امامه رضی الله عنه

۲۸۶۲۵......نہ اڑ کر لگنے والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور وکل انسان ألزلناه طائره فی عنقه اور ہر آدمی کے لگا دی ہے ہم نے اس کی بری قسمت اس کی گردن سے۔ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۳

کتاب الطیرۃ والفال والعدوی......من قسم الافعال

بدشگونی، نیک شگون اور چھوت چھات کی روایات جو از قبیل افعال ہوں

۲۸۶۲۶......نعمان بن راز یہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) ہم زمانہ جاہلیت میں پرندے اڑا کر فال معلوم کرنے کا مشغلہ رکھتے تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرمایا ہے پس آپ ہمیں اے اللہ کے رسول کیا حکم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام نے اس کی صداقت (واقعیت) کی نفی کی اور لیکن تم میں سے کوئی ہرگز سفر سے نہ رکے۔

ابن عساکر بروایت ابی سلمه رضی الله عنه

۲۸۶۲۷......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہ بیماری کا اڑ کر لگنا ہے اور نہ صفر ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ کسی مقتول کی پرندہ کے قالب میں انتقام کے لئے بھٹکنے والی روح ہے پس ایک اعرابی نے کہا اے اللہ کے رسول! پس کیا شان ہے اونٹوں کی کہ ہوتے ہیں بیابان میں ایسے جیسے کہ ہرن پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے اور ان میں داخل ہوتا ہے پس ان سب کو خارشی کر دیتا ہے ارشاد فرمایا بھلا اول کو کس نے یہ مرض لگایا۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن جریر

۲۸۶۲۸......ابن شہاب سے مروی ہے کہ بے شک ابوسلمہ نے انہیں بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لا عدویٰ (مرض سے مرض پیدا ہونا کچھ نہیں) اور وہ (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیمار مویشیوں والا (اپنے مویشیوں کو) تندرست مویشیوں والے کے پاس نہ لائے اور ابوسلمہ نے (ابن شہاب کو) کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں باتیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کر کے بیان کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنے قول لا عدوی کی روایت سے خاموش ہو گئے اور قائم رہے اپنے قول لا یورد ممرض علی مصح پر۔ یعنی پہلی روایت کو بیان کرنا چھوڑ دیا اور دوسری کی روایت کو بیان کرنا باقی رکھا۔

۲۸۶۲۹......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! خارش کا نشان اونٹ کے موٹے ہونٹ میں ہوتا ہے یا اس کی دم کی جڑ میں ہوتا ہے، پھر وہ تمام اونٹوں میں کھجلی پھیلا دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

پہلے کو کس نے لگایا؟ نہ چھوت چھات ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے اور نہ صفر ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی زندگی لکھی اور اس کو پیش آنے والی مصیبتیں لکھیں اور اس کی روزی لکھی۔ رواہ ابن جریر

یہ مضمون بخاری شریف میں بھی ہے وہاں یہ بھی ہے کہ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ وہ اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں نسیان کا شکار ہوتے ہوں۔

۲۸۶۳۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ کوئی بدشگونی ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ صفر ہے پس ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول! کیا کوئی اونٹ ایسا نہیں کہ اس کو خارش ہوتی ہے پھر وہ دوسرے اونٹوں میں رہتا ہے اور انہیں بھی مرض لگا دیتا ہے۔

(آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کیا تو نے خیال کیا کہ اول کو کس نے مرض لگایا؟ اور ایک عبارت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھلا پہلے کو کس نے خارش لگائی؟ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۱..... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کیا رائے رکھتے ہیں آپ میری اس لونڈی کے متعلق جس کی طرف سے میرے دل میں کچھ بات ہے؟ اس لیے کہ میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رضی اللہ عنہم) سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ (نحوست) ہے تو وہ گھر میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور عورت میں ہے۔

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کے نبی ﷺ سے سننے کا سختی سے انکار کیا، اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس احتمال کا انکار کیا کہ آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو اور اس بات کا بھی کہ نحوست کسی چیز میں ہو اور فرمایا کہ جب تیری طبیعت میں اس کی طرف سے کچھ (خلجان) بیٹھ گیا ہے تو اس سے جدائی اختیار کر دے یا اس کو فروخت کر دے یا اس کو آزاد کر دے۔

رواہ ابن جریر

کسی بھی چیز میں نحوست نہ ہونا

۲۸۶۳۲..... قتادہ ابو حسان سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا وارضاھا کے پاس داخل ہوئے اور آپ کو بیان کیا کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نحوست عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سخت غصہ ہوئیں اور طیش میں آپ کو (گویا کہ) بھونچال آ گیا۔ فرمانے لگیں آپ ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی، بس یہ فرمایا ہے کہ اہل جاہلیت اس سے بدشگونی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۳..... ابو حسان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہے اس پر آپ کہنے لگیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا بس یہ فرمایا کہ اھل جاہلیت اس سے بدشگونی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۴..... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک گھر میں سکونت اختیار کی اور اس وقت ہم (تمام انواع میں) کثرت وفراوانی والے تھے پس ہم احتیاج میں آ گئے اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہو گئے اور ہم میں اختلاف ہو گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو فروخت کر دو یا اس کو بحالت مذمومیت چھوڑ دو۔

رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۵..... عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سے محفوظ کی ہیں (یاد کی ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے صفر اور ھامہ (کسی مقتول کی انتقام کی خاطر بھٹکتی روح) اور نہ اڑ کر لگنے والی بیماری اور (یہ کہ) نہیں پورے ہوتے دو مہینے ساٹھ دن کے اور جس نے توڑا اللہ کے ذمہ کو وہ نہیں سونگھ سکے گا جنت کی خوشبو۔ رواہ ابن عساکر

۲۸۶۳۶.....مسند علی رضی اللہ عنہ۔ ثعلبہ بن یزید حمانی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ تو صفر ہے اور نہ ھامہ (کسی مقتول کی روح جو الو یا کسی اور پرندہ کی شبیہ کی شکل میں طلب انتقام کی خاطر آتی ہو) اور مرض نہیں لگتا تا کوئی مریض کسی تندرست کو میں نے کہا! کیا آپ نے سنا اس کلام کو رسول اللہ ﷺ سے؟ فرمایا ہاں! سنا میرے کان نے اور دیکھا میری آنکھ نے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۷.....مزید۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ ہے یا کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے۔ رواہ ابن جریر

ذیل الطیرہ

۲۸۶۳۸.....سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے منحوسیت کا ذکر کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر وہ کسی چیز میں ہے تو عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۹.....ابو حازم سے مروی ہے کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے منحوسیت کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم کہتے تھے اگر کچھ ہے (یعنی نحوست کا کچھ حصہ ہے) تو وہ عورت میں اور رہائش گاہیں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۴۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے نبی! بیشک ہم ایک دار میں مقیم تھے اس میں ہماری تعداد بہت تھی اور اس میں ہمارے اموال بکثرت تھے پس ہم ایک دوسرے دار کی طرف منتقل ہوئے تو وہاں ہماری تعداد گھٹ گئی اور وہاں ہمارے اموال کم ہو گئے، پس اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو اس کو (دعوھا فرمایا یا ذروھا فرمایا۔ معنی ایک ہے) بحالت مذمومیت۔

حرف الظاء.....کتاب الظہار.....من قسم الافعال

حرف ظاء سے شروع ہونے والے حرف ظہار کے عنوان کے تحت آنے والی حدیثیں جواز قبیل افعال ہیں۔

۲۸۶۴۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے تحت (یعنی نکاح میں) چار بیویاں ہوں پھر وہ ان سے ظہار کرے تو اس کو ایک کفارہ کفایت کر جائے گا۔ مصنف عبدالرزاق. دارقطنی بخاری مسلم

۲۸۶۴۲.....قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو اس سے شادی کرنے کی شرط پر اپنی ماں کی پیٹھ کی طرح قرار دے دیا (یعنی یوں کہا کہ اگر تجھ سے نکاح کروں تو تو مجھ پر ایسے ہے جیسے میری ماں کی پشت چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اس سے نکاح کرے تو اس کے قریب نہ جائے جب تک کہ کفارہ ادا نہ کر دے۔ عبدالرزاق. بخاری. مسلم

۲۸۶۴۳.....سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس کی تین بیویاں تھیں اور اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ تم مجھ پر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر ایک کفارہ ہے۔

عبدالرزاق. کامل لابن عدی بخاری ومسلم

۲۸۶۴۴.....مسند عمرو بن سلمہ۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے وہ سلمہ بن صخر البیاضی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی سلمہ نے) اپنی بیوی کو اپنے اوپر ایسے قرار دے دیا جیسے ان کی ماں کی پشت (اور ظہار کی یہ قرارداد) رمضان کے گذرنے تک تھی، پس وہ (اس عرصہ میں) موٹی تازی ہو گئی اور تروتازہ (یعنی فربہ) ہو گئی سو وہ اس پر نصف رمضان میں (ہی) جا پڑے پھر نبی ﷺ کے پاس آئے گویا کہ وہ اس عمل کو گراں محسوس کر رہے تھے سو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے اس کی کہ ایک غلام آزاد کرے؟

انہوں نے کہا نہیں! فرمایا کیا اس کی طاقت رکھتا ہے کہ دو مہینے متواتر روزے رکھے؟ کہا نہیں! فرمایا کیا پھر یہ کر سکتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے؟ کہا نہیں!

پس نبی ﷺ گویا ہوئے کہ اے فروہ بن عمرو یہ فرق اس کو دیدے اور فرق ایک ٹوکرا ہے جس میں پندرہ ۱۵ یا ۱۶ سولہ صاع آتے ہیں پس یہ شخص ساٹھ مسکینوں کو یہ ٹوکرا کھلا دے۔

وہ بولا کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ پس قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا اس شہر (مبارک) کی دونوں وادیوں کے درمیان کوئی شخص ہم سے زیادہ اس کا محتاج نہیں۔

پس (اس بات کو سن کر) نبی ﷺ ہنس پڑے۔ پھر فرمایا کہ اس کو اپنے گھر والوں کے پاس لے جا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۵..... یوسف بن عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھ کو خولہ بنت مالک ثعلبہ نے بیان کیا اور یہ (خولہ بنت مالک) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے تحت تھیں (یعنی نکاح میں تھیں) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرے شوہر کی جبکہ اس نے مجھ سے ظہار کیا تھا کھجور کے ایک ٹوکرے کے ساتھ اعانت فرمائی تھی اور دوسرے ٹوکرے کے ساتھ میں نے مدد کی تھی پس یہ ساٹھ صاع ہوئے تھے کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو صدقہ کردے اور مجھ سے فرمایا کہ لوٹ جا اپنے چچازاد کے پاس اور اس کے بارہ میں اللہ سے ڈرتی رہ۔ رواہ ابونعیم

۲۸۶۴۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قبل از نکاح ظہار کو اور قبل از نکاح طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۷..... ابن المسیب رضی اللہ عنہ تابعی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارہ دینے سے قبل اس سے مل گیا تو نبی ﷺ نے اس کو ایک کفارہ کا حکم فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۸..... عکرمہ رضی اللہ عنہ سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے ظہار کیا پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے جا ملا پھر اس نے اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا اور تجھے اس عمل پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے پازیب دیکھے یا یہ کہا کہ میں اس کی پنڈلیوں کو چاند کی روشنی میں دیکھ لیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے جدا رہ یہاں تک کہ تو وہ کام ہی کرے جس کا اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ایک مجلس میں کئی بار ظہار کرے تو ایک کفارہ ہے اور اگر متعدد مجلسوں میں ظہار کیا تو متعدد کفارے ہیں اور ایمان (قسمیں) بھی اسی طرح ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایلاء ظہار میں داخل نہیں ہوتا اور نہ ظہار ایلاء میں داخل ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

حرف العین

اس میں چار کتب ہیں۔علم۔عتاق۔عاریہ اور عظمت از قبیل اقوال۔

کتاب العلم

اس میں تین ابواب ہیں

باب اول......علم کی ترغیب کے بارے میں

۲۸۶۵۱......علم حاصل کرنا ہر مسلمان ہر فرض ہے۔عبدالرزاق وبیہقی شعب الایمان عن انس. ابو داؤد طیالسی وسعید ابن منصور وخطیب عن الحسینبن علی. طبرانی فی الا وسط عن ابن عباس. تمام عن ابن عمر طبرانی فی الکبر عن ابن مسعود. خطیب عن علی طبرانی فی الاوسط وبیهقی شعب الایمان عن ابن سعید

۲۸۶۵۲......علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے جو شخص کسی نا اہل کے سامنے علم کے خزانے بکھیرے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہر موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا۔رواہ ابن ماجه عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۲ وضعیف الجامع ۳۶۲۶

۲۸۶۵۳......علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے طالب علم کی لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتی کہ سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی۔

رواہ ابن عبد البر فی العلم عن انس

۲۸۶۵۴......علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اللہ تعالیٰ مظلوم کی فریاد کو بہت پسند کرتا ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الا یمان وابن عبد البر عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۵۲۰ وضعیف الجامع ۳۶۲۵

فائدہ:......اتنا علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد عورت) پر فرض ہے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے ضروری مسائل حلال وحرام کا ضروری علم اس حدیث کو آج کل کے مروجہ عصری علوم وفنون کے لیے پیش کرنا اور پھر عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کا اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں جانا اور اس حدیث کو حجت بنانا زبردست غلطی اور کم فہمی ہے، دینی علوم، عصری علوم، سائنسی علوم مباح ہیں فرض نہیں۔فلیتامل۔

۲۸۶۵۵......علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں نماز روزہ، حج اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔رواہ الطبرانی وابن عبد البر عن انس

۲۸۶۵۶......حصول علم کے لئے گھڑی بھر کا وقت صرف کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے حصول علم کی لیے ایک دن صرف کرنا تین مہینوں کے روزوں سے افضل ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۷۹ وضعیف الجامع ۳۶۲۳۔

۲۸۶۵۷......طلب علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔رواہ الخطیب وابن عبد البر فی العلم عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۷۸ وضعیف الجامع ۳۸۶۸

۲۸۶۵۸......علم عمل سے افضل ہے افضل اعمال وہ ہیں جو متوسط درجہ کے ہوں اللہ تعالیٰ کا دین سستی اور غلو کے درمیان ہے دو برائیوں کے درمیان نیکی ہوتی ہے اسے صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کیا جاسکتا۔ یہ وہ سفر بہت بڑا ہوتا ہے جس میں سواری پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لاد

دیا جائے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن بعض الصحابة

۲۸۶۵۹..... حقیقی علم تین چیزیں ہیں ان کے سوا باقی سب کچھ فالتو ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں کتاب اللہ سنت متواترہ اور اٹل فیصلہ جو موافق عدل ہو۔رواہ ابوداؤد وابن ماجه والحاکم عن ابن عمرو

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۶۱۵ وضعیف الجامع ۳۸۷۱۔

۲۸۶۶۰..... حقیقی علم تین چیزیں ہیں کتاب اللہ سنت متواترہ اور لا ادری (یعنی میں نہیں جانتا)۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۷۹ وضعیف الجامع ۳۸۷

۲۸۶۶۱..... علم اسلام کی زندگی اور بقا ہے اور دین کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اجر مکمل کر دیتا ہے جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ علم بھی عطا کر دیتا ہے جو اس نے حاصل نہیں کیا ہوتا۔رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۲۔

۲۸۶۶۲..... علم خزانہ ہے اس کی کنجیاں سوال ہیں علم کے متعلق سوالات کرتے رہو چونکہ ایک سوال کرنے سے چار آدمیوں کو ثواب ملتا ہے سائل کو عالم کو سننے والے کو اور ان سے محبت رکھنے والے کو۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن علی

۲۸۶۶۳..... علم مومن کا جگری دوست ہے، عقل مومن کی دلیل اور راہنمائی ہے عمل اس کی درستی اور قیم ہے بردباری اس کا وزیر ہے بصارت اس کے لشکر کا امیر ہے رفاقت اس کا باپ ہے اور نرمی اس کا بھائی ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۲۸۶۶۴..... علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔رواہ ابن عبدالبر عن ابی هریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۵ وکشف الخفاء ۱۷۵۵

۲۸۶۶۵..... علم عبادت سے افضل ہے تقویٰ سرمایہ دین ہے عالم وہی ہوتا ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

رواہ ابو الشیخ عن عبادة

۲۸۶۶۶..... علم دین ہے نماز دین ہے ذرا دیکھو کہ تم کس سے یہ علم حاصل کرتے ہو اور یہ نماز کیسے پڑھتے ہو چونکہ قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔

نفع بخش اور نقصان دہ علم

۲۸۶۶۷..... علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم وہ جو دل میں جاگزیں ہوتا ہے یہ علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبان کی حد تک ہو یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔رواہ ابن ابی شیبة والحایم عن الحسن مرسلًا ولخطیب عنه عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۸۔

۲۸۶۶۸..... علم میری میراث ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی بھی میراث ہے۔رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ام هانی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۰

۲۸۶۶۹..... علم اور مال ہر طرح کے عیب کو چھپا دیتے ہیں جبکہ جہالت اور فقر ہر طرح کے عیب کو عیاں کر دیتے ہیں۔

واہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۱

۲۸۶۷۰..... علم سے منع کرنا حلال نہیں۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی هریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۴۰ والشذرۃ ۶۰۲

۲۸۶۷۱ ..... عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا امین ہوتا ہے۔رواہ ابن عبدالبر فی العلم عن معاذ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۷۔

۲۸۶۷۲ ..... عالم اور متعلم خیر و بھلائی میں دونوں شریک ہوتے ہیں ان کے علاوہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴۰۔

۲۸۶۷۳ ..... عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا سلطان ہوتا ہے جس نے عالم کی گستاخی کی وہ ہلاک ہوا۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ذر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۸ والمغیر ۹۵

۲۸۶۷۴ ..... عالم علم اور عمل کا انجام جنت ہے جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو علم اور عمل جنت میں جائیں گے جبکہ عالم دوزخ میں جائے گا۔

رواہ الدیلمی فی مسندا لفردوس عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۹ والمغیر ۹۵۔

۲۸۶۷۵ ..... علماء اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اس کے امین ہوتے ہیں۔رواہ القضاعی وابن عساکر عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۴ والنواضح ۱۰۹۹

۲۸۶۷۶ ..... علماء میری امت کے امین ہیں۔رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن عثمان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۸۵۵ وکشف الخفاء ۱۷۵۰

۲۸۶۷۷ ..... علماء زمین کے چمکتے ہوئے چراغ ہیں انبیاء کے خلفاء ہیں میرے اور تمام انبیاء کے ورثاء ہیں۔رواہ ابن عدی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۸ وکشف الخفاء ۱۷۵۱

۲۸۶۷۸ ..... علماء راہنما ہوتے ہیں پرہیزگار لوگ سردار ہوتے ہیں ان کے ساتھ مل بیٹھنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔

۲۸۶۷۹ ..... علماء انبیاء کے ورثا ہوتے ہیں علماء سے اہل آسمان محبت کرتے ہیں سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی ان کے لئے استغفار کرتی ہیں حتیٰ کہ جب مرجاتے ہیں تا قیامت ان کے لئے مغفرت کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔رواہ ابن النجار عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۹۔

۲۸۶۸۰ ..... علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم سے مستفید ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں ایک وہ عالم کہ لوگ تو اسے دیکھ کر زندگی بسر کرتے ہیں لیکن وہ خود ہلاک ہو جاتا ہے ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن لوگوں کو اس سے نفع نہیں ملتا۔رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔

۲۸۶۸۱ ..... علماء کی اتباع کرو چونکہ علماء دنیا کے روشن چراغ ہوتے ہیں اور آخرت کے مصابیح ہوتے ہیں۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۵ والتنزیہ ۲۷۶

۲۸۶۸۲ ..... عالم کے پھسل جانے سے ڈرو اور پھر اس کے رجوع کا انتظار کرو۔

رواہ الحلوانی وابن عدی و البیھقی فی السنن عن کثیر بن عبد اللہ بن عوف عن ابیہ عن جدہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۷۷ اوذخیرۃ الحفاظ ۸۹

۲۸۶۸۳ ..... عالم کی گمراہی سے ڈرتے رہو چونکہ عالم کی گمراہی اسے دوزخ میں لا پھینکتی ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۴ والضعیفة ۲۰۶۶

۲۸۶۸۴..... لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا (اور لالچی) طالب علم ہوتا ہے اور سب سے زیادہ سیر وہ شخص ہوتا ہے جو علم کا طالب نہ ہو۔

رواہ ابونعیم فی کتاب العلم والدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۴ والضعیفة ۸۲۰

۲۸۶۸۵..... موشین کے پاس ٹھہرو چونکہ مومن کی گم گشتہ چیز علم ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۷۸ وذیل اللآ لی ۴۲

۲۸۶۸۶..... میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ رواہ نصر المقدسی فی الحجة البیھقی فی رسالة الاشعریة بغیر سند واوردہ الحلیمی والقاضی حسین وامام الحرمین وغیر ھم ولعلہ خرج بہ فی بعض کتب الحفاظ التی لم تصل الینا

کلام:....... حدیث الحدیث ضعیف انظر والاسرار المرفوعة ۷ اواسنی المطالب ۷۵ وقال المناوی فی الفیض ۲۰۹، لم اقف لہ علی سند صحیح واقل الحافظ العراقی مسندہ ضعیف۔

۲۸۶۸۷..... جب مجھ پر کوئی ایسا دن آ جائے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہو جو علم مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب کرے اللہ تعالیٰ اس دن کے طلوع آفتاب میں برکت نہ کرے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی وابو نعیم فی الحلیة عن عائشہ

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲ وترتیب الموضوعات ۱۳۵

۲۸۶۸۸..... پل صراط پر جب عالم اور عابد اکٹھے ہو جائیں گے عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا اور اپنی عبادت کے بسبب مزے کر جبکہ عالم سے کہا جائے گا: یہاں کھڑا ہو جا اور جس سے محبت کرتے ہو اس کی سفارش کرو تم جس کی بھی سفارش کرو گے تمہاری سفارش قبول کی جائے گی یا عالم کو انبیاء کی جگہ پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۸ وضعیف الجامع ۲۹۱

۲۸۶۸۹..... جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں دنیا سے بے رغبتی عطا کرتے ہیں اور اسے اپنے عیوب دیکھنے کی توفیق دیتے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس وعن محمد بن کعب القرظی مرسلاً

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵ والکشف الالٰھی ۱۷

۲۸۶۹۰..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں اور رشد وہدایت اس کے دل میں القاء کرتے ہیں۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۸۶۹۱..... جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں انھیں دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں اور چھوٹوں کو بڑوں کی عزت وتوقیر کرنے کی توفیق دیتے ہیں انکی معیشت میں انھیں وسعت عطا کرتے ہیں اخراجات میں میانہ روی کی توفیق عطا کرتے ہیں انھیں ان کے عیوب دکھاتے ہیں پھر وہ عیوب دیکھ کر ان سے توبہ تائب ہو جاتے ہیں اور جب کسی گھرانے سے برائی کرنا چاہتے ہیں انھیں ویسے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶ والضعیفة ۸۶۰

۲۸۶۹۲..... جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے بھلائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس قوم کے فقہاء کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور جاہلوں کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر جب فقیہ بات کرتا ہے وہ اپنے بے شمار مددگار پاتا ہے اور جب جاہل بات کرتا ہے دب جاتا ہے اور مقہور ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے برائی کا ارادہ کرتا ہے اس کے جاہلوں کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور فقہاء کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر جب جاہل بات کرتا ہے اس کے مددگار بہت ہوتے ہیں اور جب عالم بات کرتا ہے دب جاتا ہے اور مقہور کر لیا جاتا ہے۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانة عن حبان بن ابی حبلة والدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۰ والضعیفۃ ۲۲۲۱

۲۸۶۹۳......طالب علم کو جب طلب علم کی حالت میں موت آ جائے وہ شہید ہے۔ رواہ البزار عن ابی ذر والی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۵ والضعیفۃ ۲۱۲۶

۲۸۶۹۴......جب کوئی شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جمع کرتا ہے پھر وہ اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرتا ہے وہ انبیاء کا نائب ہوتا ہے۔ رواہ الرافعی فی تاریخہ عن ابی امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۸ والمغیر ۳۲

علم کی مجلس جنت کے باغات

۲۸۶۹۵......جب تم جنت کے (سرسبز وشاداب) باغات کے پاس سے گزرو ان میں چر لیا کرو عرض کیا گیا جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا علم کی مجلس۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۰ وکشف الخفاء ۲۷۸

۲۸۶۹۶......قیامت کے دن اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جسے علم حاصل کرنے کا موقع ملا لیکن وہ علم حاصل نہ کر سکا اور ایک اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جس نے علم حاصل کیا پھر دوسروں نے اس کا علم سن کر نفع اٹھایا مگر وہ خود اپنے علم سے نفع نہ اٹھا سکا۔

رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۶، ۲۷ والتنزیہ ۲۸۱

۲۸۶۹۷......علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے چونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

رواہ العقیلی وابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان وابن عبدالبر فی العلم

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۰۶ والتنزیہ ۲۵۸ وقال المناوی فی الفیض ۵۴۲۱، ۵۴۳ لم یصح فیہ اسناد۔

۲۸۶۹۸......علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ طالب علم کی طلب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عبدالبر عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۰۷ وکشف الخفاء ۳۹۷ وقال المناوی فی الفیض ۵۴۲ لم یصح فیہ اسناد

۲۸۶۹۹......جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کریں گے۔

رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۸۷۰۰......جس شخص نے علم حاصل کیا حصول علم اس کے گذشتہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوگا۔ رواہ الترمذی عن سنجرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۵ وضعیف الجامع ۵۲۸۶

۲۸۷۰۱......جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا بیڑا خود اٹھا لیتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن زیاد بن الحارث الصدائی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۴۔

۲۸۷۰۲......جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے یہاں تک کہ گھر واپس آ جائے۔ رواہ ابو نعم فی الحلیۃ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والنوافح ۲۲۲۴۔

۲۸۷۰۳......جس شخص نے کسی دوسرے کو تعلیم دی اس کے لیے عامل کا اجر وثواب ہوگا اور عامل کے اجر وثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ ابن ماجہ عن معاذ بن انس

۲۸۷۰۴..... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کیا یا علم کا ایک باب سیکھا اللہ تعالیٰ اس کے اجر وثواب کو تا قیامت بڑھاتے رہیں گے۔

رواہ ابن عاکر عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۰۴

۲۸۷۰۵..... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن معاویة احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عباس وابن ماجه عن ابی هريرة

۲۸۷۰۶..... جو شخص تعلیم دین کے لیے صبح وشام سفر کرتا ہے وہ جنت میں ہوتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۱۲

۲۸۷۰۷..... جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد وہدایت القاء کرتا ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲ ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۰

۲۸۷۰۸..... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے اور دین کی فہم عطا فرماتا ہے۔ رواہ السنجری عن عمر

کلام:..... حدیث کی سند میں ضعف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۰

۲۸۷۰۹..... بغیر علم کے عبادت کرنے والا شخص اس گدھے کی طرح ہے جو آٹا پینے والے مکان میں ہو۔ رواہ ابونعم فی الحیة عن واثله

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۶۷ وضعیف الجامع ۵۹۱۱

۲۸۷۱۰ کلمہ حق سب سے اچھا عطیہ ہے جو تم سن لیتے ہو اور پھر اسے اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس لے جاتے ہو اور تم اسے سکھا دیتے ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۵۹۰ وضعیف الجامع ۵۹۶۷۔

۲۸۷۱۱..... علم کے ہوتے ہوئے سوجانا جہالت کی نماز سے بہتر ہے۔ رواہ ابونعم فی الحلیة عن سلمان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۷۳ واللؤلؤ المرصوع ۶۶۹

۲۸۷۱۲..... لوگوں میں دوطرح کے انسان معتبر ہیں عالم اور متعلم ان کے سوا باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۹۸۲ والضعیفة ۲۴۲۷

۲۸۷۱۳..... اللہ کی قسم تمہاری وجہ سے اگر کسی ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے افضل ہے۔

واہ ابوداؤد عن سهل بن سعد

علماء کے قلم کی سیاہی

۲۸۷۱۴..... علماء کے قلم کی سیاہی کا شہداء کے خون کے ساتھ وزن کیا جائے گا علماء کی سیاہی خون سے بھاری نکلے گی۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۴۲۹ والتذکرۃ ۱۶۹

۲۸۷۱۵..... قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا۔ چنانچہ علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے بھاری نکلے گی۔

رواہ الشیرازی عن انس المرهی عن عمران بن حصین، ابن عبدالبر فی العلم. عن ابی الدرداء. ابن جوزی فی العلل عن النعمان بن بشیر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۶ التمییز ۲۰۱

۲۸۷۱۶..... علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار سیکھو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن عمر

کلام:......حدیث کی سند میں عباد بن کثیر ہے اور وہ متروک ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۶۹ والضعیفۃ ۱۶۱۰

۲۸۷۱۷......علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار سیکھو، جن علماء سے علم حاصل کروان سے عاجزی سے پیش آؤ۔ رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵۷ وضعیف الجامع ۲۴۴۸۔

۲۸۷۱۸......جو علم چاہو حاصل کرو تمہیں علم اسوقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک علم پر عمل نہ کرو۔

رواہ ابن عربی والخطیب عن معاذ ابن عساکر عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۶۲ ضعیف الجامع ۲۴۵۳۔

۲۸۷۱۹......جو علم چاہو حاصل کرو بخدا تمہیں علوم جمع کرنے پر ثواب نہیں ملے گا جب تک علم پر عمل نہیں کرو گے۔

رواہ ابو الحسن بن الاحزم المدینی فی امالیہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۵۔

۲۸۷۲۰......فرائض (میراث) کا علم حاصل کرو اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو بھی ان کا علم سکھاؤ چونکہ میں دنیا سے چلا جاؤں گا۔

رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۰ ضعیف الترمذی ۳۶۸۔

۲۸۷۲۱......ستاروں کا علم اتنا حاصل کرو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستے ڈھونڈ سکو اور پھر اس کے آگے مزید اس علم کو حاصل کرنے سے باز رہو۔ رواہ ابن مردویہ والدارقطنی فی کتاب النجوم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۶۔

۲۸۷۲۲......بھلائی عادت ہے اور برائی لجاجت ہے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن معاویۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۴۴۔

ایک عالم ہزار عابد سے افضل

۲۸۷۲۳......جس عالم سے نفع اٹھایا جائے وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسندا لفردوس عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۳ والمغیر ۹۲

۲۸۷۲۴......علم مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جب بھی اسے علم کی کوئی بات ملتی ہے دوسری کی طلب میں لگ جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تخلیق الصحیفۃ ۲۱ والتمیز ۲۷

۲۸۷۲۵......طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طالب علمی سے راضی ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۹۔

۲۸۷۲۶......جاہلوں کے درمیان طالب علم کی مثال ایسی ہے جیسے مردوں میں زندہ انسان۔

رواہ العسکری فی الصحابۃ وابو موسیٰ فی الذیل عن حسان بن ابی سنان مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۸ وکشف الخفاء ۱۶۶۶

۲۸۷۲۷......طالب علم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہوئے مجاہد سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

۲۸۷۲۸ ... اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو صبح وشام اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہو۔

رواه الديلمی فی مسند الفردوس عن عمار و انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۲۔

۲۸۷۲۹ ... طالب علم دراصل طالب رحمت ہوتا ہے اور طالب علم اسلام کا سرمایہ ہوتا ہے اسے اجر وثواب انبیاء کے ساتھ ملتا ہے۔

رواه الديلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۰ والمغیر ۸۹۔

۲۸۷۳۰ ... عالم بنو یا متعلم بنو یا علم کے سننے والے بنو یا اہل علم سے محبت کرنے والے بنو اس کے علاوہ پانچویں قسم کا فرد نہ بنو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔ رواه البزار والطبرانی فی الاوسط عن ابی بکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۲۹ والاتقان ۲۲۲

۲۸۷۳۱ ... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرنا افضل عمل ہے علم تمہیں نفع پہنچائے گا خواہ اس کے ساتھ عمل قلیل ہو یا کثیر جہالت تمہیں کسی صورت نفع نہیں پہنچائے گی خواہ اس کے ساتھ عمل قلیل ہو یا کثیر۔ رواه الحكيم عن انس

کلام: ...... اگرچہ حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۹۷ والمغیر ۳۲ لیکن۔

۲۸۷۳۲ ... کیا میں تمہیں کچھ خصلتیں نہ سکھاؤں جن کے اپنانے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے گا علم حاصل کرو چونکہ علم مومن کا دلی دوست ہے بردباری مومن کا وزیر ہے عقل اس کی دلیل اور راہبر ہے عمل اس کا نگران اور محافظ ہے مہربانی اس کا باپ ہے نرمی اس کا بھائی ہے اور صبر اس کے لشکر کا امیر ہے۔ رواه الحكيم عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۶۸

۲۸۷۳۳ ... علماء کے ختم ہونے سے پہلے علم لکھ لو (یعنی حاصل کرلو) علماء کے مرجانے سے علم ختم ہوجاتا ہے۔ رواه ابن النجار عن حذيفه

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۹۰

۲۸۷۳۴ ... اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ جو شخص کسی راستے پر حصول علم کے لئے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرے گا جس شخص کی آنکھیں ضائع ہوجائیں اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے علم میں اضافہ عمل کے اضافہ سے بہتر ہے اور تقویٰ سرمایہ دین ہے۔ رواه البيهقی فی شعب الايمان عن عائشة

۲۸۷۳۵ ... اللہ تعالیٰ نے علم کی مختلف مٹھیاں علاقوں میں بکھیر رکھی ہیں جب تم کسی عالم کے متعلق سنو کہ وہ دنیا سے اٹھالیا گیا ہے تو گویا علم کی مٹھی اٹھالی گئی یہی سلسلہ جاری رہتا ہے حتیٰ کہ علم باقی نہیں رہتا۔ رواه الديلمی فی مسند الفردوس

۲۸۷۳۶ ... اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بل میں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے معلم کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔ رواه الطبرانی والضياء عن ابی امامة

۲۸۷۳۷ ... صاحب علم کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔ رواه ابويعلى عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۹۳۵

۲۸۷۳۸ ... خیر کی تعلیم دینے والے معلم کے لیے ہر مخلوق دعائے رحمت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

رواه الديلمی فی مسند الفردوس عن عائشة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳۵

۲۸۷۳۹ ... معلم خیر کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندروں میں تیرنے والی مچھلیاں بھی۔

رواه الطبرانی فی الاوسط عن جابر والبزار عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۱۸

۲۸۷۴۰ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ آدمی پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے خیر کی تعلیم دینے والے معلم پر رحمت نازل کرتے ہیں اور اہل آسمان، اہل ارض، حتیٰ کہ بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی اس کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔رواہ الترمذی عن ابی امامة

۲۸۷۴۱......اللہ تعالیٰ تمہیں علم عطا کرنے کے بعد تم سے علم یکسر نہیں چھینے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا اور جہال باقی رہ جائیں گے انہی جہلاء سے مسائل پوچھے جائیں گے اور فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

۲۸۷۴۲......حکمت شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتی ہے حتیٰ کہ غلام کو اٹھا کر بادشاہوں کی مسند پر لا بٹھاتی ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلية عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۶۶ وضعیف الجامع ۱۴۳۲۔

۲۸۷۴۳......مومن جب علم کا ایک باب سیکھتا ہے خواہ اس پر عمل کرے یا نہ کرے اس کا یہ سیکھنا ایک ہزار رکعت نوافل سے افضل ہے۔

رواہ ابن لال عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۶۸

۲۸۷۴۴......فرشتے طالبعلم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عائشه رضی الله عنها

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۸۶

۲۸۷۴۵......فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔رواہ البزار عن عائشةرضی الله عنها

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۷۶ والضعیفة ۲۱۳۰

۲۸۷۴۶......جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائیں گے فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالبعلمی سے خوش ہوتے ہیں عالم کے لیے اہل آسمان، اہل ارض اور پانی میں تیرتی مچھلیاں استغفار کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑتے وہ تو وراثت میں علم چھوڑتے ہیں لہٰذا جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں علم حاصل کرے۔رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعةوابن حبان عن ابی الدرداء

۲۸۷۴۷......فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طالبعلمی سے خوش ہوتے ہیں۔

رواہ الطیالسی عن ابی الدرداء عن صفوان بن عسال

فرشتوں کا پَر بچھانا

۲۸۷۴۸......جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے فرشتے اس کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم وابن حبان عن صفوان بن عسانی

۲۸۷۴۹......عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو علم حاصل کریں گے تم انھیں خوش آمدید کہو انھیں خراج تحسین پیش کرو اور انھیں تعلیم دو۔

رواہ ابن ماجه عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۷۳

۲۸۷۵۰......جو دل علم وحکمت سے خالی ہو وہ ویران گھر کی مانند ہوتا ہے لہٰذا تم علم حاصل کرو دوسروں کو تعلیم دو اور دین میں سمجھ پیدا کرو جہلاء کی حالت میں نہیں مرنا چونکہ اللہ تعالیٰ جہالت کا عذر قبول نہیں کرتا۔رواہ ابن السنی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۰۷

۲۸۷۵۱...... یہ دونوں جماعتیں خیر و بھلائی پر ہیں یہ لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں اور رب تعالیٰ سے دعائیں کر رہے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے انھیں عطا کرے چاہے نہ کرے جبکہ یہ لوگ علم سیکھتے ہیں اور دوسروں کو سکھاتے ہیں مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ علمی مذاکرات کرنے والی مجلس میں بیٹھ گئے۔رواہ ابن ماجه عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۴۲

۲۸۷۵۲...... دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے سے افضل کوئی عبادت نہیں، ایک فقیہ ہزار عابدوں سے بھی زیادہ شیطان پر بھاری ہوتا ہے ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۸۸ و تذکرۃ الموضوعات ۲۰

۲۸۷۵۳......اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت ایسی نہیں جو تفقہ فی الدین اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے افضل ہو۔رواہ ابن النجار عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۰۵

۲۸۷۵۴...... جو شخص بھی حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں جس شخص کو اس کا عمل پیچھے دھکیل دے اس کا نسب اسے آگے نہیں لے جاتا۔رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ھریرة

۲۸۷۵۵...... وہ عالم جو کسی قبیلے سے حصول علم کے لیے نکلا ہو اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں جو شیطان کی کمر توڑنے والی ہو۔

رواہ الدیلمی فی مسندا الفردوس عن واثلة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۳۔

۲۸۷۵۶......علماء کے ساتھ مل بیٹھنا عبادت ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۵۴

۲۸۷۵۷......کلمہ حکمت مومن کا گم گشتہ متاع ہے جہاں بھی اسے ملتا ہے فوراً اُچک لیتا ہے۔رواہ ابن جان فی القضاء عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۰۱

۲۸۷۵۸...... جو شخص میری اس مسجد میں آیا اور وہ صرف خیر و بھلائی کا علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہو یا اس کی تعلیم دینے کے لیے آیا ہو وہ اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا ہو جو شخص اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے آیا وہ اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھتا ہو۔رواہ ابن ماجه الحاکم عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳۶

دین کی سمجھ عطیہ خداوندی ہے

۲۸۷۵۹......جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں میں تو تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے یہ امت برابر اللہ تعالیٰ کے امر پر قائم رہے گی جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن معاویة

۲۸۷۶۰...... عالم کے مرنے سے اسلام میں رخنہ پڑ جاتا ہے جب تک دن رات ادلتے بدلتے ہیں یہ رخنہ بند نہیں ہونے پاتا۔

رواہ البزار عن عائشة ابن لال عن ابن عمرو عن جابر

کلام:......حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۳۹ فضیلت الجامع ۵۸۹۴

۲۸۷۶۱...... لوگ سونے اور چاندی کی کانوں کی مانند ہیں جاہلیت میں جو افضل سمجھا جاتا تھا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے (روحیں حاضر کیے ہوئے لشکر ہیں لہٰذا جن جن روحوں کا آپس میں تعارف ہوجاتا ہے وہ ایک دوسرے سے مانوس ہوجاتی ہیں اور جو روحیں ایک دوسری سے طرح دے جاتی ہیں وہ ایک دوسری سے غیر مانوس رہتی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

۲۸۷۶۲...... اے ابوذر! اگر تم کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کروگے وہ تمہارے لیے ایک سو رکعت سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم علم کا ایک باب سیکھو گے خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے وہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعت سے زیادہ بہتر ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۳

۲۸۷۶۳...... دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا افضل عبادت ہے اور تقویٰ افضل دین ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۸۸ ضعیف الجامع ۱۰۲۴

۲۸۷۶۴...... علماء کا اکرام کرو چونکہ علماء انبیاء کے ورثاء ہیں جس شخص نے علماء کا اکرام کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا اکرام کیا۔

رواہ الخطیب عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۷۵/۱ وذیل اللآ الی ۳۸۔

۲۸۷۶۵...... علماء کا اکرام کرو چونکہ علماء انبیاء کے ورثاء ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

۲۸۷۶۶...... ایک فتنہ برپا ہوگا جو عبادت کو تباہ برباد کردے گا اس فتنے سے صرف عالم ہی بچ پائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۳ والضعیفۃ ۲۴۳۲

۲۸۷۶۷...... اہل جنت جبکہ جنت میں رہ رہے ہوں گے تاہم وہاں بھی وہ علماء کے محتاج ہوں گے چونکہ اہل جنت ہر جمعہ کو رب تعالیٰ کی زیارت کریں گے رب تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا مجھ سے جس چیز کی چاہو تمنا کرو میں تمہاری ہر تمنا پوری کروں گا چنانچہ اہل جنت علماء کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: ہم رب تعالیٰ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء کہیں گے فلاں فلاں چیزوں کی تمنا کرو۔ چنانچہ جنت میں بھی لوگ علماء کے محتاج ہوں گے جس طرح دنیا میں ان کے محتاج ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن جابر

کلام:...... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۹۸ وتذکرۃ الموضوعات ۱۸

۲۸۷۶۸...... ہر چیز کا ایک مرکزی ستون ہوتا ہے اور اس دین کا مرکزی ستون فقہ ہے بخدا ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ رواہ ابن حبان والخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۳۱ والکشف الالٰہی ۱۴۷

۲۸۷۶۹...... علماء کی مثال ستاروں کی سی ہے چنانچہ بحر و بر میں ستاروں کو دیکھ کر تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کی جاتی ہے جب ستارے ماند پڑجاتے ہیں عین ممکن ہوتا ہے کہ مسافر راہ گم کرجائیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفۃ ۱۶ وضعیف الجامع ۱۹۷۳

۲۸۷۷۰...... قیامت کے دن سب سے پہلے انبیاء کی سفارش قبول کی جائے گی پھر علماء کی اور پھر شہداء کی۔

رواہ المرھبی فی فضل العلم والخطیب عن عثمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۴۸ والضعیفۃ ۲۱۱۱

۲۸۷۷۱...... کیا میں تمہیں سب سے بڑے سخی کے متعلق خبر نہ دوں؟ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ سب سے زیادہ سخی ہے اور میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں پھر میرے بعد انسانوں میں وہ شخص سب سے زیادہ سخی ہوگا جو علم حاصل کرے پھر علم پھیلائے قیامت کے دن جب وہ اٹھایا جائے گا وہ تنہا ایک امت ہوگا اور ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان پیش کرتا ہے حتیٰ کہ قتل کردیا جاتا ہے۔ رواہ ابویعلی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۰۳ وضعیف الجامع ۲۱۶۱

۲۸۷۷۲ کیا میں تمہیں اپنے خلفاء اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلفاء اور مجھ سے پہلے انبیاء کے خلفاء کے متعلق نہ بتاؤں؟ چنانچہ یہ حاملین قرآن اور حاملین حدیث ہیں جو مجھ سے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روایت کرتے ہیں۔

رواہ السجری فی الابانۃ والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳ والضعیفۃ ۸۵۵،۲۳۷۵

۲۸۷۷۳ جو بچہ حصول علم اور عبادت میں مشغول رہتے ہوئے جوان ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بہتر (۷۲) صدیقین کا اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۲ والضعیفۃ ۷۰۰

۲۸۷۷۴ ... عالم اور عابد کے درمیان ستر درجات کا فرق ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

۲۸۷۷۵ ... مردوں کا حسن وجمال ان کی زبانوں کی فصاحت میں ہے۔ رواہ القضاعی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۳۲۰ وتذکرۃ الموضوعات ۲۰۴

۲۸۷۷۶ حق بات کی درستگی حقیقی جمال ہے اور سچائی کے ساتھ افعال کو پورا کرنا کمال ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۵۵ والمغیر ۵۳

۲۸۷۷۷ دو خصلتیں منافق میں نہیں جمع ہو سکتیں اچھی عادات (اچھے خلاق) اور دین کی سمجھ بوجھ۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۸۷۷۸ میری امت کے علماء میری امت کے افضل لوگ ہیں اور علماء میں وہ لوگ افضل ہیں جو رحم کرنے والے ہوں خبردار! اللہ تعالیٰ عالم کے چالیس گناہ بخش دیتا ہے جاہل کا ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے۔ رحم کرنے والا عالم قیامت کے دن آئے گا جبکہ اس کا نور چمک رہا ہوگا اور اس کی روشنی میں چلے گا نیز اس کی روشنی مشرق تا مغرب جگمگا رہی ہوگی جیسے روشن ستارہ چمک رہا ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والخطیب عن ابی ہریرۃ القضاعی عن ابی عمر

کلام: ...حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۳۵ والجامع المصنف ۱۷۱

۲۸۷۷۹ میری امت کے افضل لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو اللہ کی طرف بلاتے ہوں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بناتے ہوں۔

رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۷۰۔

۲۸۷۸۰ جو لوگ جاہلیت میں افضل ہوں وہ اسلام میں بھی افضل ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں۔

رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

۲۸۷۸۱ تم لوگوں کو کانیں (سونے چاندی کی کانیں) پاؤ گے ان میں سے جو جاہلیت میں افضل ہوگا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں اور امارت کے معاملہ میں تم اس شخص کو سب سے افضل پاؤ گے جو لوگوں میں سب سے زیادہ امارت کو ناپسند کرتا ہو امارت میں پڑنے سے قبل، قیامت کے دن لوگوں میں سب سے برا تم اسے پاؤ گے جو دو چہرے والا (دوغلا) ہو ان لوگوں کے پاس آئے ایک چہرہ لے کر دوسرے لوگوں کے پاس جائے دوسرا چہرہ لے کر۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۸۷۸۲ ... لوگوں میں سب سے زیادہ افضل شخص وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتا ہو اور جو سب سے زیادہ دین میں سمجھ بوجھ رکھتا ہو جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہو جو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن حبان عن درۃ بنت ابی لہب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۹۷

علم کی بدولت بادشاہت

۲۸۷۸۳..... حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال بادشاہت اور علم میں اختیار دیا گیا انھوں نے علم کو اختیار کیا اس کی وجہ سے بقیہ دو چیزیں بھی انھیں عطا کردی گئیں۔رواہ ابن عساکر والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۳

۲۸۷۸۴.....عالم کا گناہ صرف ایک ہوتا ہے جبکہ جاہل کا گناہ دوگنا ہوتا ہے۔رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۵۰ والمغیر ۶۶

۲۸۷۸۵.....اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جو ہم سے حدیث سنے پھر اسے یاد رکھے اور پھر اس شخص تک پہنچائے جو اس سے زیادہ فقیہ ہو۔رواہ ابن عساکر عن زید بن خالد الجھنی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۵ والمشتھر ۱۷

۲۸۷۸۶.....جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھتا ہو اس کی ایک رکعت جاہل کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن علی

۲۸۷۸۷:..... عالم کی دو رکعتیں غیر عالم کی ستر رکعات سے افضل ہوتی ہیں۔رواہ ابن النجار عن محمد بن علی مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۶۔

۲۸۷۸۸.....علم حاصل کرنے میں سبقت لے جاؤ سچے آدمی کی بات دنیا اور جو کچھ دنیا کے اوپر سونا چاندی ہے سب سے افضل ہے۔

رواہ الرافعی فی تاریخہ عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۰۲ والضعیفۃ ۹۳۳

۲۸۷۸۹.....عالم کا گھڑی بھر کے لیے اپنے بستر پر ٹیک لگا کر علم میں غور و فکر کرنا عابد کی ستر سالہ عبادت سے افضل ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۰۵ والمغیر ۷۵۔

۲۸۷۹۰.....تمہیں علم حاصل کرنا چاہئے چونکہ علم مومن کا قلبی دوست ہے بردباری اس کا وزیر ہے عقل اس کی دلیل ہے عمل اس کا محافظ ہے رفاقت اس کا باپ ہے نرمی اس کا بھائی ہے اور صبر اسکے لشکر کا امیر ہے۔رواہ الحکیم عن ابن عباس

۲۸۷۹۱.....تمہیں یہ علم حاصل کرنا چاہیے قبل ازیں کہ علم اٹھالیا جائے عالم اور متعلم اجر و ثواب میں دونوں شریک ہیں انکے بعد بقیہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

۲۸۷۹۲.....صبح و شام تحصیل علم کے لیے صرف کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

رواہ ابو مسعود الاصبھانی فی معجمہ وابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۲۳۔

۲۸۷۹۳.....ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۱ وضعیف الترمذی ۵۰۳

۲۸۷۹۴.....دین میں تھوڑی سی سمجھ بوجھ رکھنا کثرت سے عبادت کرنے سے افضل ہے، آدمی کے لیے دین کی سمجھ بوجھ کافی ہے جب اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتا ہو آدمی کو جہالت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ جب وہ اپنی رائے پر عجب کرتا ہو، لوگوں کی دو قسمیں ہیں مومن اور جاہل مومن کو

اذیت مت پہنچاؤ اور جاہل کے ساتھ بات مت کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۱

۲۸۷۹۵۔۔۔۔عالم کی فوقیت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فوقیت ستاروں پر۔ رواہ ابونعیم بالحلیۃ عن معاذ

۲۸۷۹۶۔۔۔۔عالم عابد پر ستر درجے فضیلت رکھتا ہے جبکہ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں۔

رواہ ابویعلیٰ عن عبد الرحمن بن عوف

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۷۰ وضعیف الجامع ۳۹۶۷

۲۸۷۹۷۔۔۔۔مومن عالم مومن عابد پر ستر درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۷۳۸ وضعیف الجامع ۳۹۷۲

۲۸۷۹۸۔۔۔۔عالم کی فضیلت غیر عالم پر ایسی ہی ہے جیسے نبی کی فضیلت امت پر۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۶۹ والضعیفۃ ۱۵۹۶

۲۸۷۹۹۔۔۔۔علم کی فضیلت مجھے عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب ہے تقویٰ افضل دین ہے۔

رواہ البر والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حذیفۃ والحاکم عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۶۰۸

۲۸۸۰۰۔۔۔۔علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے جبکہ جہالت کے ساتھ کثیر عمل کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۰ والنواضح ۱۲۴۹

۲۸۸۰۱۔۔۔۔آدمی کو فقہ کافی ہے جب اللہ کی عبادت کرتا ہو اور آدمی کو اتنی جہالت بھی کافی ہے جب اپنی رائے پر عجب کرتا ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۷۹

۲۸۸۰۲۔۔۔۔یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تمہارے لیے اس دنیا سے افضل ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جس سے غروب ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی رافع

۲۸۸۰۳۔۔۔۔ہر چیز کا ایک راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۸

۲۸۸۰۴۔۔۔۔صرف عالم اور متعلم مجھ سے ہے۔ رواہ ابن النجار والدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۴۲ والضعیفۃ ۲۰۳۲

۲۸۸۰۵۔۔۔۔جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی ہے اور آپس میں پڑھتی پڑھاتی ہے ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انھیں اپنے پروں تلے رکھ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن ہریرۃ

بے علم کا اللہ کی نظر میں حقیر ہونا

۲۸۸۰۶۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی بندہ حقیر نہیں ہوتا مگر وہ جو علم وادب سے خالی ہو۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۰۰ وتذکرۃ الموضوعات ۱۹

۲۸۸۰۷......اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی بندہ حقیر ہوتا ہے جو علم سے محروم ہو۔ رواہ عبدان فی الصحابة وابو موسیٰ فی الذیل عن بشر بن النهاس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۹۷

۲۸۸۰۸......علم کی فضیلت سے بڑھ کر کسی مزدور کی کمائی نہیں چنانچہ علم اپنے صاحب کو ہدایت دیتا ہے اور اسے پستی سے دور کرتا ہے دین اس وقت تک درستی پہ نہیں رہ سکتا جب تک عقل درستی پہ نہ ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰۹

۲۸۸۰۹......اشاعت علم سے افضل لوگوں کا کوئی صدقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی عن سمرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۴۴ والنواضح ۱۷۱۵

۲۸۸۱۰......جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۸۸۱۱......تفقہ فی الدین سے افضل کوئی عبادت نہیں۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۸۸۱۲......اللہ تعالیٰ اس امت کے جس عالم کو بھی اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے پھر تا قیامت یہ رخنہ بند نہیں ہونے پاتا۔ رواہ السجزی فی الابانة والمرهبی فی العلم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱ وضعیف الجامع ۵۱۱۹

۲۸۸۱۳......جو شخص بھی اپنی زبان سے حق بات کہتا ہے پھر اس کے بعد اس بات پر عمل کیا جاتا ہے تو حق بات کرنے والے کے لیے تا قیامت اس کا اجر وثواب جاری کر دیا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پورا پورا ثواب دیتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۱

۲۸۸۱۴......یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے کہ آدمی علم حاصل کرے پھر اس پر عمل کرے۔ رواہ خیثمه فی العلم عن الحسن مرسلاً

کلام:......حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۹۰

۲۸۸۱۵......جس شخص نے ایک حدیث بھی میری امت تک پہنچائی تا کہ اس سے سنت کا قیام ہو یا بدعت کی بندش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۷۲ع

۲۸۸۱۶...... جو شخص حصول علم کی لئے گھر سے نکلا قدم اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ رواہ الشیرازی عن عائشة

۲۸۸۱۷......جس شخص نے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کیں میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کروں گا۔ رواہ ابن البخاری عن ابن سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۶۱ والکشف الالٰہی ۸۱۲

۲۸۸۱۸......میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں (اور ان پر عمل کیا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائے گا۔ عن انس رضی اللّٰه عنه

کلام:......حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۶۸

۲۸۸۱۹......جو شخص حصول علم کے لیے گھر سے نکلا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ الترمذی والضیاء عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۴ وضعیف الجامع ۵۵۷۰

۲۸۸۲۰......باطن کا علم اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں سے ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہتا

ہے ڈال دیتا ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۰ وذیل الملآ لی ۴۴

حصہ اکمال

۲۸۸۲۱......علم کی طلب افضل عبادت ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة

۲۸۸۲۲......علم کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس

۲۸۸۲۳......جو شخص حصول علم کے ارادے سے گھر سے نکلا اس کے لیے جنت میں دروازہ کھل جاتا ہے فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں آسمانوں کے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضیلت آسمان کے کسی چھوٹے سے ستارے پر علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑتے البتہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ علم وافر مقدار میں حاصل کرے عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبیرہ ناممکن ہے اور اس کی موت ایک دراڑ ہے جو بند نہیں ہونے پاتی عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو موت آنے پر بجھ جاتا ہے سارے قبیلے کا مرجانا عالم کی موت سے کمتر ہے۔رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۸۸۲۴......علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے، اے بندے! یا عالم بن جاؤ یا متعلم بن جاؤ ان کے علاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔

رواہ الدیلمی عن علی

۲۸۸۲۵......فقہ کی طلب امر واجب ہے ہر مسلمان پر۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۸۸۲۶......فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عائشة

۲۸۸۲۷......طالب علم کے لیے مرحبا ہے چونکہ طالب علم کو رحمت کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پروں سے اس پر سایہ کردیتے ہیں پھر فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے قطار اندر قطار آسمانوں میں پہنچ جاتے ہیں اور طالب علم سے محبت کرتے ہیں۔

رواہ البغوی والطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۸۸۲۸......مومن کا ایک مسئلہ سیکھنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کسی غلام کو آزاد کرنے سے بھی افضل ہے، چنانچہ طالب علم، خاوند کی فرمانبردار بیوی اور والدین کا فرمانبردار بیٹا بغیر حساب کے انبیاء کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔

رواہ ابوبکر النقاس والرافعی فی تاریخہ عن ابی ایوب

۲۸۸۲۹......جس شخص کو طالبعلمی کی حالت میں موت آجائے اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ، درجہ نبوت کا فرق رہ جاتا ہے۔

رواہ ابن النجاری عن انس

۲۸۸۳۰......جس شخص کو طالب علمی میں موت آجائے اور وہ اسلام کی نشاءۃ کے لیے علم حاصل کررہا ہو جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجے کا فرق ہوتا ہے۔رواہ ابن عساکر عن الحسن مرسلًا ابن النجار عن الحسن عن انس

۲۸۸۳۱......جس شخص کو طالبعلمی کی حالت میں موت آجائے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جبکہ اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان درجہ نبوت کا فرق ہوگا۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۸۸۳۲......جس شخص کو موت آجائے درانحالیکہ وہ اسلام کی نشاءۃ کے لیے علم حاصل کررہا ہو اس پر انبیاء کو صرف ایک درجے کی فضیلت ہوگی۔

رواہ الخطیب عن سعید بن المسیب عن ابن عباس

انبیاء علیہم السلام کی رفاقت

۲۸۸۳۳......جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا تا کہ وہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان ایک درجے کا فرق ہوگا۔رواہ ابن النجار عن ابی الدرداء

۲۸۸۳۴...... علم کا طالب رب تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے اور اسلام کا رکن ہوتا ہے، اسے انبیاء کے ساتھ اجر وثواب ملتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۰ والمغیر ۸۹

۲۸۸۳۵......جو شخص علم کے باب کی طلب میں گھر سے نکلا تا کہ وہ اس کے ذریعے حق سے باطل کو رد کرے اور ہدایت سے گمراہی کو دور کرے وہ اس عبادت گزار کی طرح ہے جو چالیس سال سے عبادت میں مشغول ہو۔رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۳۶......جو بچہ بھی حصول علم اور عبادت میں جوان ہوا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بہتر (۷۲) صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۲ والضعیفة ۷۰۰

۲۸۸۳۷......جس شخص نے علم کا ایک باب حاصل کیا تا کہ وہ اس کے ذریعے اپنے آپ کی اصلاح کرے اور اپنے بعد آنے والوں کی اصلاح کرے اس کے لیے ریت کے ذروں کے برابر اجر وثواب لکھا جاتا ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابان عن انس

۲۸۸۳۸......جو شخص علم کی تلاش میں نکلا اور اس نے علم پالیا اس کے لیے دگنا اجر ہے اور اگر اس نے علم نہ پایا تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

رواہ ابویعلیٰ والحاکم فی الکنی والطبرانی والبیهقی فی السنن وتمام والترمذی وابن عساکر عن واثلة

۲۸۸۳۹......جو شخص طلب علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے۔رواہ ابونعیم الحلیة عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والنوافح ۲۲۲۴

۲۸۸۴۰......جو شخص صبح کے وقت حصول علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے فرشتے طالب علم کے لیے پر بچھاتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۸۸۴۱......جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اس کی معیشت میں برکت ہوجاتی ہے اس کے رزق میں کمی نہیں کی جاتی گویا حصول علم اس کے لیے سراسر باعث برکت ہوتا ہے۔رواہ العقیلی عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیة ۲۷۹۱ وذیل اللآلی ۴۳۔

۲۸۸۴۲......جو شخص علم کی تلاش میں ہوتا ہے جنت اس کی تلاش میں ہوتی ہے اور جو شخص معصیت کی تلاش میں ہوتا ہے دوزخ اس کی تلاش میں ہوتی ہے۔رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۸۸۴۳......جس شخص نے صغر سنی میں علم نہ حاصل کیا اور بڑھاپے میں علم حاصل کیا اور مر گیا تو وہ شہید کی موت مرا۔رواہ ابن النجار عن جابر

۲۸۸۴۴......صبح وشام علم کی تلاش کے لیے نکلنا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

رواہ ابن النجار عن لیث عن مجاهد عن ابن عباس والحاکم فی تاریخه عن نهشل عن الضحاک عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۲۳

۲۸۸۴۵......جب بھی کوئی آدمی جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تا کہ علم کی تلاش میں باہر جائے جونہی اپنے گھر کے دروازے کی دہلیز کو پھاندتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔رواہ ابونعیم عن علی

۲۸۸۴۶..... جب بھی کوئی آدمی حصول علم کے لیے جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تو وہ جونہی اپنے گھر کے دروازے کی دہلیز کو پھاندتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وتمام وابن عساکر عن ابی الطفیل عن علی وفیہ اسماعیل بن یحیی التیمی کذاب یضع

۲۸۸۴۷..... جو شخص بھی کسی راستے پر علم کی تلاش کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کرتا ہے جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کردے اس کا نسب اسے دخیل کرآگے نہیں کرے گا۔ رواہ ابن جهان عن ابی هريرة

۲۸۸۴۸..... جب تم علم کا ایک باب سیکھو تمہارے لیے ایک ہزار مقبول رکعات نوافل سے افضل ہے۔ جب تم لوگوں کو تعلیم دو خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تمہارے لیے ایک ہزار رکعات نوافل سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ذر

۲۸۸۴۹ جس شخص نے دو حدیثیں سیکھیں جن سے اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور پھر دوسرے کو وہ حدیثیں پڑھادے تو یہ عمل اس کے لیے ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن البراء

۲۸۸۵۰..... جس شخص نے اللہ کے لیے علم حاصل کیا اور اللہ کے لیے پڑھایا آسمانوں میں اسے عظیم کے لقب میں لکھا جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۷۷۶

۲۸۸۵۱..... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کیا وہ آیت قیامت کے دن ہنستے چہرے سے اس کا استقبال کرے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

علم کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نفل سے افضل

۲۸۸۵۲..... جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو یہ اس کے لیے ایک ہزار رکعت سے افضل ہے، جب وہ اس پر عمل کرتا ہے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے تو اس کو اس کا اپنا ثواب اور عمل کرنے والے کا ثواب ملتا ہے تا قیامت اسے یہ ثواب ملتا رہے گا۔

رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے التنزیہ ۲۷۸ وذیل اللآلی ۴۱

۲۸۸۵۳..... جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے چالیس حدیثوں کا علم حاصل کیا تاکہ میری امت کو حلال وحرام کی تعلیم دے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم بنا کر اٹھائے گا۔ رواہ ابونعیم عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۸۵۴..... جس شخص نے علم کا ایک حرف بھی سیکھا اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مغفرت کردیتا ہے جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی شخص کو اپنا دوست بنایا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردیتا ہے جو شخص باوضو سوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کردیتا ہے جو شخص اپنے بھائی کے چہرے پر نظر ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کردیتا ہے جو شخص کوئی کام شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کردیتا ہے۔

رواہ الرافعی عن علی

۲۸۸۵۵..... جو شخص دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غم کی کفایت کردیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

رواہ الرافعی عن ابی یوسف عن ابی حنیفة عن انس، الخطیب وابن النجار عن ابی یوسف عن ابی حنیفة عن عبداللہ بن جزء الزبیدی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۱۱ والتنزیہ ۲۷۱۱

۲۸۸۵۶..... جو شخص میری اس مسجد میں داخل ہوا تاکہ علم حاصل کرے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی

طرح ہے اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے میری مسجد میں داخل ہوا اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی چیز سے تعجب کر رہا ہو حالانکہ وہ چیز کسی اور کی ہو۔ رواہ والطبرانی فی الاوسط عن سہل بن سعد

۲۸۸۵۷ ... جو شخص ہماری اس مسجد میں داخل ہوا تا کہ خیر کا علم حاصل کرے یا اس کی تعلیم دے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ اور جو شخص ہماری مسجد میں اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے داخل ہوا وہ اس شخص کی طرح ہے جو ایسی چیز کی طرف دیکھ رہا ہو جو کسی اور کی ملکیت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن حبان عن ابی ہریرة

۲۸۸۵۸ ..... جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے پر بچھاتے ہیں اس کے لیے آسمانوں کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں، عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضیلت چھوٹے سے آسمانی ستارے پر علماء انبیاء کے ورثہ ہیں۔ انبیاء دینار و درہم وراثت میں نہیں چھوڑتے البتہ انبیاء وراثت میں علم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں حاصل کرے عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبیرہ ناممکن ہوتا ہے اور اس کی موت ایک دراڑ ہے جو بند نہیں ہونے پاتی عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو ماند پڑ جاتا ہے پورے قبیلے کا مر جانا عالم کی موت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

۲۸۸۵۹ ..... جو شخص صبح کو مسجد کی طرف حصول علم کے لیے یا تعلیم دینے کے لیے گھر سے نکلا اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے جو شخص شام کے وقت مسجد کی طرف حصول علم یا تعلیم دینے کے لیے نکلا اس کے لیے حج کا ثواب ہے۔

رواہ الطبرانی والحاکم وابونعیم فی الحلیة وابن عساکر وسعید بن المنصور عن ابی امامة

۲۸۸۶۰ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو ایک فریضہ یا دو فریضوں کا علم حاصل کرے اور پھر اس پر عمل کرے یا کسی دوسرے شخص کو سکھا دے جو اس پر عمل کرے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی ہریرة

۲۸۸۶۱ ..... جو شخص بھی علم کا ایک کلمہ (مسئلہ) یا دو کلمے یا تین کلمے یا چار کلمے یا پانچ کلمے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرض کردہ احکام میں سے سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرة

۲۸۸۶۲ ..فرائض (علم میراث) سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ چونکہ فرائض نصف علم ہے علم فرائض بھلا دیا جائے گا اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت سے چھین لی جائے گی۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیہقی عن ابی ہریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۹۷ والتمییز ۵۹

۲۸۸۶۳ ..... علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ فرائض سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید

۲۸۸۶۴ ..... علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو۔ رواہ البیہقی عن ابی بکر

۲۸۸۶۵ ..... علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے سیکھ لو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا لہٰذا علم حاصل کرو، تکلف، بدعت اور غلو سے بچتے رہو اور معاملہ کی آسانی کے درپے رہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۶۶ ..... علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کر لو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو یہ نہیں معلوم کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة

۲۸۸۶۷ علم حاصل کرو چونکہ علم کا سکھانا خوف خدا ہے علم کی طلب عبادت ہے علم کا مذاکرہ تسبیح ہے اور علم میں بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن معاذ وفیہ کنانة بن جبلة

کلام: ...... کنانہ بن جبلہ کے متعلق ابن معین کہتے ہیں کہ وہ کذاب ہے، وقال ابوحاتم محلہ الصدق وقال السعدی ضعیف جدا اور دیلمی نے اس روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ علم کا دوسرے کو سکھانا صدقہ ہے جو علم کا اہل ہوا ہے علم کی دولت سے نوازنا تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے علم حلال و حرام میں تمیز کراتا ہے جنت کی راہ کا روشن مینارہ ہے وحشتوں میں انس فراہم کرتا ہے تنہائی کا رفیق ہے خلوت کا ہمنشین ہے تنگدستی اور خوشحالی میں

چراغ راہ ہے دشمن پر چلتا اسلحہ اور تیغ براں ہے دوستوں کی زینت اجنبی لوگوں میں قربت پیدا کرنے والا، اسی علم کی بدولت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو عظمت عطا کرتا ہے اور انہیں جنت میں قائد اور راہنما بناتا ہے۔ و رواہ بطولہ ابن لال وابونعیم عن معاذ موقوفاً.

۲۸۸۶۸......اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرلو، عالم اور متعلم اجر وثواب میں دونوں شریک ہوتے ہیں، ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی امامة

۲۸۸۶۹......اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرلو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ یہ قرآن ہمارے پاس موجود ہے؟ فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے یہ یہود ہیں اور آسمانی صحیفے ان کے پاس موجود تھے چنانچہ ان کے انبیاء جو صحیفے لائے تھے وہ اصلی حالت پر باقی نہیں رہے خبردار حاملین علم (علماء) کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی والطبرنی وابوالشیخ فی تفسیرہ وابن مردویہ عن ابی امامة

۲۸۸۷۰......لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں عالم یا متعلم یہ دونوں اجر وثواب میں برابر ہوتے ہیں ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۲۸۸۷۱......عالم اور متعلم کے سوا ہم میں سے کوئی نہیں۔

رواہ ابوعلی منصور بن عبد الخالدی الھروی فی فوائدہ وابن النجار والدیلمی عن ابن عمر

۲۸۸۷۲......ہر شخص کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے رہتے ہیں جونہی گھر کا مالک باہر نکلتا ہے فرشتے کہتے ہیں عالم بنو یا متعلم بنو اور تیسرا شخص مت بنو۔ رواہ ابونعیم عن ابی ھریرة

۲۸۸۷۳......دونوں مجلسیں بھلائی پر ہیں اور ان میں سے ایک مجلس دوسری سے افضل ہے رہی بات اس مجلس کی تو اس میں بیٹھے لوگ رب تعالیٰ سے دعائیں کررہے ہیں اور اس کی طرف رغبت کررہے ہیں اگر اللہ چاہے انھیں عطا کرے چاہے روک دے رہی بات اس دوسری مجلس کی سو یہ سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو سکھا رہے ہیں مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے لہٰذا یہ دوسری مجلس افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۸۸۷۴......جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۸۸۷۵......اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرة

۲۸۸۷۶......جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد وہدایت القاء کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن معاویة و ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲ ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۰

۲۸۸۷۷......لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں کسی مسلمان کو کافر کے بسبب ہرگز اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ ابن عساکر عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور انصار کے پاس سے گزرنے لگے انصار کہتے یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۸۸۷۸......لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں کسی مسلمان کو کافر کی وجہ سے اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ الحاکم وتعقب عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۸۸۷۹......لوگ خیر وشر میں کانوں کی مانند ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر ہیں وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں۔ رواہ العسکری فی الامثال عن ابی ھریرة

۲۸۸۸۰......تم میں سے جو لوگ اسلام میں بہتر ہیں وہ دور جاہلیت میں بھی بہتر تھے۔ رواہ ابن عساکر عن سعید بن ابی العاص

۲۸۸۸۱ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹا! علماء کی مجلس کرتے رہو حکیم اور دانا لوگوں کی گفتگو غور سے سنتے رہو چونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نور حکمت سے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین کو بارش کی پھوار سے زندہ کردیتا ہے۔

واہ الطبرانی والدامھرمزی فی الامثال عن ابی امامة وسندہ ضعیف

۲۸۸۸۲ ...دنیا میں حاملین علم انبیاء کے خلفاء ہوتے ہیں اور آخرت میں شہداء ہوتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۲۷۱ وذیل اللآ لی ۳۳۔

علماء کی زیارت کی فضیلت

۲۸۸۸۳...... جس شخص نے علماء کا استقبال کیا اس نے میرا استقبال کیا جس نے علماء کی زیارت کی اس نے میری زیارت کی جس شخص نے علماء کی مجلس کی اس نے میری مجلس کی اور جس نے میری مجلس کی اس نے گویا رب تعالیٰ کی مجلس کی۔ رواہ الرافعی عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۸۸۸۴...... جس شخص نے کتاب اللہ تعالیٰ کی ایک آیت یا دین میں موجود ایک سنت کی بھی تعلیم دی اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن اسے ایسا عظیم ثواب عطا فرمائیں گے کہ اس سے افضل اور کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ رواہ ابوالشیخ عن عبداللہ بن ضرار عن یزید الرقاشی وھما ضعیفان عن انس

۲۸۸۸۵...... جس شخص نے کسی دوسرے کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھلا دی تو اس کے لیے یہ آیت سیکھنے کا دوگنا اجر ہوگا۔

رواہ ابن لال عن عثمان

۲۸۸۸۶... اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد وہی شخص کرسکتا ہے جس نے چاروں طرف سے دین کا احاطہ کیا ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۸۷...... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کسی دوسرے کو سکھلا دی جب تک یہ آیت تلاوت ہوتی رہے گی اسے ثواب ملتا رہے گا۔

رواہ ابن لال عن ابان عن عثمان

۲۸۸۸۸ اشاعت علم سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی وابن النجار عن سمرة

۲۸۸۸۹ اپنے بھائی کو سکھاتے ہوئے علم سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں جو کوئی شخص اپنے بھائی پر کرتا ہو۔

رواہ ابن النجار من طریق ابی بکر بن ابی مریم عن راشد بن سعد وحبیب بن عبید وضمرة بن حبیب مرسلاً

۲۸۸۹۰ آدمی کے لیے فائدہ بہت اچھا ہے حکمت بھرا کلام بہت اچھا ہدیہ ہے جسے آدمی سن لیتا ہے پھر اسے اپنا لیتا ہے اور پھر اپنے بھائی تک پہنچا دیتا ہے۔ رواہ ھناد وابن عمشلیق فی جزئہ عن عبدالرحمن بن یزید عن ابیہ وابونعیم عن ابن عباس.

۲۸۸۹۱ ......سب سے افضل ہدیہ اور افضل عطیہ حکمت بھرا کلمہ ہے جیسے کوئی آدمی سن لیتا ہے اور پھر اسے سیکھ کر اپنے بھائی کو سکھا دیتا ہے یہ کلمہ اس کے لئے سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن انس وفیہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن البالسی متھم

۲۸۸۹۲ کلمہ حکمت سے بڑھ کر کوئی افضل یہ نہیں ہیں جیسے کوئی مسلمان اپنے بھائی تک پہنچاتا ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے یا اس کے ذریعے بلاکت کو دور کردیتا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۰

۲۸۸۹۳ علماء کی اتباع کرتے رہو چونکہ علماء دنیا کے روشن دیئے ہیں اور آخرت کے روشن چراغ ہیں۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۵ والتنزیہ ۱/۲۷۶۔

۲۸۸۹۴ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کریں گے اور فرمائیں گے اگر میں تمہیں عذاب دیتا تمہارے دلوں میں اپنی حکمت ودیعت نہ کرتا چلو جنت میں داخل ہوجاؤ۔ رواہ ابن عدی ابن عساکر عن ابی امامة وواثلة معا

۲۸۸۹۵ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کے لیے اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا علماء سے فرمائے گا: میں نے تمہارے

دلوں میں اپنا علم اور حلم اس لیے ودیعت کیا ہے تاکہ تمہاری مغفرت کروں اور مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

رواہ الطبرانی وابونعیم عن ثعلبۃ بن الحکم اللیثی وحسن

۲۸۸۹۶ ۔۔۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں نے اپنی معرفت کے لیے تمہارے دلوں میں علم ودیعت کیا ہے. کھڑے ہو جاؤ میں نے تمہاری بخشش کردی۔ رواہ الطیسی فی الترغیب عن جابر

۲۸۸۹۷ جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا ہر عالم سے بھی عہد لیا، اس کی علمی مجلسوں سے اس کے گناہ معاف کئے البتہ عالم کی طرف وحی نہیں آئی۔ رواہ ابونعیم عن ابن مسعود

علم نجات کا راستہ ہے

۲۸۸۹۸ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو بھی علم عطا کیا ہے وہ اسے ایک نہ ایک دن نجات دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۸۸۹۹ قیامت کے دن شہداء کے خون کا علماء کی روشنائی کے ساتھ وزن کیا جائے گا علماء کی روشنائی راجح نکلے گی۔

رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۸۹۰۰ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو الگ کر کے فرمائے گا اے جماعت علماء! اگر میں نے تمہیں عذاب دینا ہوتا تمہیں علم کی دولت سے سرفراز نہ کرتا چلو جاؤ میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۸۹۰۱ قیامت کے دن علماء کی روشنائی اور شہداء کے خون کا باہم وزن کیا جائے گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم عن ابی الدرداء

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۱۹۹ وتذکرۃ الموضوعات ۲۳۔

۲۸۹۰۲ علماء کی روشنائی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا۔ علماء کی روشنائی شہداء کے خون پر بھاری نکلے گی۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل وابن النجار عن ابن عمر

کلام: حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۵۱

۲۸۹۰۳ عالم اور عابد کو (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا عابد سے کہا جائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا عالم سے کہا جائے گا تو یہیں رک جا اور لوگوں کی سفارش کر۔ رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان وضعفہ عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۸۱

۲۸۹۰۴ علماء کا اکرام کرو اور ان کی عزت کرو مساکین سے محبت کرو اور ان کے ساتھ مل جل کر بیٹھو، اغنیاء پر رحم کرو اور ان کے مال کے معاملہ میں انہیں در گزر کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۲۷۵ وذیل اللآلی ۳۸

۲۸۹۰۵ تمہارے اکابر جو اہل علم ہوں برکت انہی کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ الدافعی عن ابن عباس

۲۸۹۰۶ برکت اکابر کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ ابن عدی وقال غریب وابن عساکر عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے احادیث القصاص ۲۲ واسنی المطالب ۴۶۹

۲۸۹۰۷ عالم بہت اچھا شخص ہوتا ہے اگر اس کا محتاج بن کر اس کے پاس کوئی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اگر کوئی اس سے پہلو تہی کرے وہ بھی بے نیاز ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۲۱۷

۲۸۹۰۸ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے چونکہ عابد کی

عبادت اس کی اپنی ذات کی حد تک ہوتی ہے جبکہ عالم کا علم دوسروں کے لیے ہوتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن مسعود وفیہ عمران بن الحصین

۲۸۹۰۹ ... فقہ میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا افضل عبادت ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن انس

۲۸۹۱۰ ... حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال، بادشاہت اور علم میں اختیار دیا آپ علیہ السلام نے علم کو اختیار کیا اور اس کی وجہ سے انھیں مال اور بادشاہت بھی عطا ہوئی۔ رواہ ابن عساکر والدیلمی عن ابن عباس وسندہ ضعیف

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۳

۲۸۹۱۱ ...... عالم کا گناہ ایک ہی ہوتا ہے جبکہ جاہل کا گناہ دوگنا ہوتا ہے چنانچہ عالم کو صرف ارتکاب گناہ پر عذاب دیا جائے گا جبکہ جاہل کو ارتکاب گناہ اور ترک علم پر عذاب دیا جائے گا۔ رواہ الدیلمی عن جریر عن الضحاک عن ابن عباس

۲۸۹۱۲ ... عالم باللہ کی ایک رکعت اللہ تعالیٰ سے جاہل رہنے والے کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن طریق مالک بن دینار عن الحسن عن انس عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۶

۲۸۹۱۳ ...... وہ عالم جو اپنے علم سے نفع اٹھائے وہ ایک ہزار عابدوں سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن علی

۲۸۹۱۴ ... عالم عابد پر ستر درجے فضیلت رکھتا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کی سو سالہ مسافت کے برابر ہے، یہ اس لیے ہے چونکہ شیطان نے لوگوں کے لیے بدعات وضع کی ہیں عالم ان بدعات کو دیکھ کر لوگوں کو ان سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے جبکہ عابد اپنی عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے اور ان بدعات کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتا۔ اور نہ ہی انھیں جانتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۱۵ ... علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے، بہترین دین تقویٰ ہے۔ رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حذیفۃ

۲۸۹۱۶ ...... علم کی فضیلت عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ سرمایہ دین ہے۔ رواہ طبرانی عن ابن عباس

۲۸۹۱۷ ... ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ اس علم کو حاصل کریں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعہ آیات واحادیث میں) حد سے گزرنے والوں کی تحریف اور باطل کاروں کی اختراع پردازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کریں گے۔

رواہ ابن عدی وابونصر السجزی فی الابانۃ وابونعیم والبیہقی وابن عساکر عن ابراہیم بن عبدالرحمن العذری وھو مختلف فی صحبۃ قال ابن مندہ ذکر فی الصحابۃ ولا یصح قال ابونعیم وروی عن اسامۃ بن زید وابی ہریرۃ وکلھا مضطربۃ غیر مستقیمۃ وابن عدی والبیہقی وابن عساکر عن ابراہیم بن عبد الرحمن العذری قال حدثنا الثقۃ من اشیاخنا۔ الخطیب وابن عساکر عن اسامۃ بن زید وابن عساکر۔ عن انس، الدیلمی عن ابن عمر، العقیلی عن ابی اسامۃ بن زید وابن عساکر عن انس، الدیلمی عن ابن عمر با العقیلی عن ابی اسامۃ والبزار والعقیلی عن ابن عمر وابوہریرۃ معا مال الخطیب سئل احمد بن حنبل عن ھذاالحدیث وقیل لہ کانہ کلام موضوع قال لا ھو صحیح سمعتہ من غیر واحد

کلام: ...... حدیث پر کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۰۰

علماء دین کے محافظ ہیں

۲۸۹۱۹ ... ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ علم کے وارث ہوں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعے آیات واحادیث میں) حد سے تجاوز کرنے والوں کی تحریف اور باطل کاروں کی اختراع پردازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کریں گے۔

رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابراہیم بن عبدالرحمن العذری

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۸۲۔

۲۸۹۲۰......اللہ تعالیٰ اس علم کے ذریعے بہت ساری اقوام کو رفعت عطا فرمائے گا اور انھیں مقتداء اور پیشواء بنائے گا علم و بھلائی میں ان کی اقتداء کی جائے گی ان کے اخلاق میں ان کی اتباع کی جائے گی ان کی عمروں میں برکت کی جائے گی فرشتے ان کی عادات میں رغبت کریں گے اور ان کے پاؤں تلے پر بچھائیں گے۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن انس

۲۸۹۲۱......دین کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ کثیر عبادت سے افضل ہے اور سب سے افضل عمل وہ ہے جو تھوڑا ہو۔رواہ الطبرانی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۸۹۲۲......دین کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ کثرت عبادت سے افضل ہے۔

رواہ ابویعلیٰ فی تاریخه عن ابن عمر وابوموسیٰ المدینی فی المعرفة عن رجاء غیر منسوب

۲۸۹۲۳......آدمی کا حکمت کی بات سننا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے مذاکرہ علم میں گھڑی بھر کے لیے بیٹھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۳۱

۲۸۹۲۴......ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

رواہ ابن عدی عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ذخیرة الحفاظ ۲۲۸۵ الشذرہ ۳۸۷

۲۸۹۲۵......ہر چیز کا عروج اور زوال ہوتا ہے اس دین کا یہ ہے کہ پورا قبیلہ (کوئی بھی قبیلہ ہو) دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو حتیٰ کہ علم سے نابلد ایک یا دو شخص ہی ہوں اور دین کا زوال یہ ہے کہ پورے کا پورا قبیلہ اجڈ (گنوار) ہو اور صرف ایک یا دو اشخاص صاحب علم ہوں اور وہ بھی بے یار و مددگار اور ان کا کوئی حمایتی بھی نہ ہو۔رواہ ابن السنی وابونعیم عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے کشف الخفاء ۲۰۷۰

۲۸۹۲۶......اس دین کا عروج بھی ہے اور زوال بھی ہے اس دین کا عروج یہ ہے کہ پورے کا پورا قبیلہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو حتیٰ کہ صرف ایک یا دو اشخاص فاسق (دین سے دور) ہوئے ہیں وہ بھی ذلیل وخوار سمجھے جاتے ہیں اگر بات کرتے بھی ہیں تو مظلوم ومقہور ہوتے ہیں اور (زوال یہ ہے کہ) اس امت کے آخر میں آنے والا پہلے آنے والے پر لعنت کرے گا جبکہ وہی لعنت کے سزاوار ہوں گے اور نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ لوگ سرعام اعلانیہ شراب پئیں گے اور ایک عورت لوگوں کے پاس سے گزرے گی ایک بدبخت اٹھے گا عورت کا دامن اٹھا کر اس سے زنا کرے گا جس طرح بھیڑ دم اٹھا لیتی ہے اس وقت انھیں دیکھ کر تکبیر کرنے والا کہے گا: ارے! اسے پس دیوار لے جاتے تکبیر کہنے والا ان میں اس وقت ایسا ہی ہوگا جیسے تمہارے اندر ابوبکر وعمر، اس وقت جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے گا اس کے لیے ایسے پچاس آدمیوں کا اجر وثواب ہوگا جنہوں نے مجھے دیکھا ہو مجھ پر ایمان لائے ہوں میری اطاعت کی ہو اور میرے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۸۹۲۷......اللہ تعالیٰ اسی شخص کو رسوا کرتا ہے جس پر عمل وادب کا راستہ رک جائے۔رواہ ابن النجار عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۳

۲۸۹۲۸......ایک فتنہ برپا ہوگا جو لوگوں میں کھلبلی مچا دے گا اس فتنہ سے صرف عالم ہی اپنے علم کی وجہ سے نجات پائے گا۔

رواہ ابوداؤد وابونعیم فی الحلیة وابونصر السجزی فی الابانة وابوسعید السمان فی مشیخته والرافعی وابن النجار عن ابی هریرة

۲۸۹۲۹......جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور فرائض کو نہ جانتا ہو اس کی مثال ٹوپی کی طرح ہے جو سر کے بغیر ہو۔رواہ الدیلمی عن ابی موسیٰ

۲۸۹۳۰......وہ عابد جو دین کی سمجھ نہ رکھتا ہو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو رات کو عمارت بناتا ہو اور دن کو منہدم کر دیتا ہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی العلم والدیلمی عن عائشة

دین کے احکام سیکھنے کی اہمیت

۲۸۹۳۱۔۔۔ جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور فرائض نہ جانتا ہو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو سر کے بغیر ہو۔

رواہ الرامھرمزی من طریق اسحاق بن نجیح عن عطاء الخراسانی عن ابی ھریرۃ

۲۸۹۳۲۔۔۔ دو حریص ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے طالب علم اور طالب دنیا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۲۱۰۵ واسنی المطالب ۱۵۳۸

۲۸۹۳۳۔۔۔ دو حریص ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کی بھی حرص ختم نہیں ہونے پاتی علم کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی حرص کبھی نہیں ختم ہوتی دوسرا دنیا کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی بھی حرص کبھی نہیں ختم ہونے پاتی۔ رواہ ابوخیثمۃ فی العلم والطبرانی عن ابن عباس

۲۸۹۳۴۔۔۔ وہ حریص کبھی سیر نہیں ہوتے علم کا حریص کبھی سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص بھی کبھی سیر نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم عن قتادہ عن انس ابن عدی عن الحسن مرسلا

۲۸۹۳۵۔۔۔ ہر صاحب علم علم کا بھوکا ہوتا ہے۔ رواہ ابن السنی عن جابر

۲۸۹۳۶۔۔۔ حکمت کی بات ہر دانا شخص کا گم گشتہ متاع ہے جب وہ اسے پالیتا ہے وہ اس کا حقدار ہوتا ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۳۶۶ وکشف الخفاء ۱۱۵۹

۲۸۹۳۷۔۔۔ چاپلوسی (چمچہ بازی) اور حسد (غبط یعنی رشک) مومن کے اخلاق کا حصہ نہیں البتہ حصول علم کیلئے یہ دونوں چیزیں نہایت کارآمد ہیں۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان عن معاذ

۲۸۹۳۸۔۔۔ حصول علم کے سوا حسد اور چاپلوسی جائز نہیں۔ رواہ ابن عدی و البیھقی فی شعب الایمان والخطیب عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲، ۲۳ والتعقبات ۳۸۔

۲۸۹۳۹۔۔۔ دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے خیر و بھلائی کی راہ میں صرف کرتا ہو ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ دوسروں کو تعلیم دیتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ

۲۸۹۴۰۔۔۔ اللہ کی معرفت افضل علم ہے، علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ کثرت عمل نفع بخش نہیں ہوتا۔

رواہ الدیلمی عن مؤمل بن عبدالرحمن الثقفی عن عبادۃ بن عبدالصمد وھی ضعیفان عن انس

۲۸۹۴۱۔۔۔ علماء تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ جس کی راہنمائی میں لوگ زندگی بسر کرتے ہیں اور خود بھی اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے ایک وہ عالم کہ لوگ تو اس کی راہنمائی میں زندگی گزارتے ہیں البتہ وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے، ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن دوسرا کوئی اس سے راہنمائی نہیں حاصل کرتا۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث کے بعض اجزاء پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔

۲۸۹۴۲۔۔۔ علم ایک پوشیدہ جوہر ہے جسے علماء کے سوا کوئی نہیں جانتا جب علماء علم کے موتی بکھیرتے ہیں تو وہی لوگ اس کا انکار کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۲۸۹۴۳۔۔۔ کیا میں تمہیں کامل عالم کے متعلق خبر نہ دوں؟ کامل عالم وہ ہے جو رب تعالیٰ کی رحمت سے لوگوں کو مایوس نہ کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ کرتا ہو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہ کرتا ہو دوسری چیزوں میں رغبت کر کے قرآن کو نہ چھوڑتا ہو خبردار! اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اور اس علم میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔ رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۳۴۴۷

۲۸۹۴۴ علم اسلام کی زندگی ہے ایمان کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا حق بنتا ہے کہ اسے وہ علم بھی عطا کرے جو وہ نہیں حاصل کر سکا۔ رواہ ابوالشیخ عن ابن عباس

۲۸۹۴۵ علم عمل سے افضل ہے تقویٰ سرمایۂ دین ہے عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

رواہ ابوالشیخ عن عبادۃ بن الصامت

۲۸۹۴۶ علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں امر ہو یہی علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبانی کلامی حد تک ہو یہ علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے۔

رواہ ابو نعیم عن یوسف بن عطیۃ عن قتادۃ عن انس

۲۸۹۴۷ علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں امر ثابت ہو یہی علم نافع ہے دوسرا علم وہ ہے جو صرف زبانی کلامی ہو یہ آدمی پر حجت ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والحکیم عن الحسن مرسلاً الخطیب عن الحسن عن جابر، اوردہ ابن الجوزی فی العلل من الطریقین

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتھر ۷۱

۲۸۹۴۸ لوگوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھتا ہو دین میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا ہو سب سے زیادہ متقی ہو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحم ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن درۃ بنت ابی لھب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۹۷

۲۸۹۴۹ اس وقت تک کوئی شخص کامل عالم نہیں ہوسکتا جب تک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مبغوض نہ سمجھتا ہو پھر اپنی ذات پر غور کرے تو اللہ کے ہاں لوگوں میں سے زیادہ اپنے آپ کو قابل نفرت سمجھتا ہو۔ رواہ ابن لال عن جابر

۲۸۹۵۰...... آدمی اسی وقت کامل عالم ہوسکتا ہے جب لوگوں کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مبغوض سمجھتا ہو اور اپنے سے زیادہ کسی کو قابل نفرت نہ سمجھتا ہو۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن شداد بن اوس

۲۸۹۵۱ جس شخص نے مجھ سے مروی علم کی بات لکھی یا کوئی حدیث لکھی جب تک یہ حدیث اور یہ علم باقی رہتا ہے اس کے لیے اجر وثواب برابر لکھا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی بکر حبان عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد المجموعۃ ۸۵۳ واللآ لی ۲۰۴۱

باب دوم...... آفات علم اور علم پر عمل نہ کرنے والے کے متعلق وعید کا بیان

۲۸۹۵۲ ...... علماء رسولوں کے امین ہیں بشرطیکہ جب تک بادشاہ کے ساتھ اختلاط نہ کریں اور دنیا دار نہ بنیں، چنانچہ جب سلطان کے ساتھ اختلاط کریں گے اور دنیا دار بنیں گے تو رسولوں کی خیانت کی مرتکب ہوں گے لہٰذا ان سے ڈرتے رہو۔ رواہ الحسن بن سفیان العقیلی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۸۳۸

۲۸۹۵۳ فقہاء (علماء) رسولوں کے امین ہوتے ہیں بشرطیکہ جب تک دنیا دار نہ بنیں اور سلطان کے پیچھے نہ چلیں جب علماء ایسا کرنے لگیں تو ان سے ڈرتے رہو۔ رواہ العسکری عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۹۴ واسنی المطالب ۹۷۸

۲۸۹۵۴ دین کی تین آفتیں ہیں، فاجر عالم، ظالم حکمران اور جاہل مجتہد۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸ والضعیفۃ ۸۱۹

۲۸۹۵۵ (بسا اوقات) اللہ تعالیٰ فاجر شخص سے دین کو تقویت پہنچاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن النعمان بن مقرن

۲۸۹۵۶ اللہ تبارک وتعالیٰ اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت بخشے گا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ یعنی وہ بے دین اور کافر ہوں گے۔

رواہ النسائی ابن حبان عن انس واحمد بن حنبل الطبرانی عن ابی بکرۃ

۲۸۹۵۷ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں سے اسلام کو تقویت پہنچائے گا جو اہل اسلام میں سے نہیں ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۲۸۹۵۸ میری امت کو اس کے برے لوگوں سے مضبوطی ملے گی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن میمون بن سنباذ

۲۸۹۵۹ عنقریب اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت ملے گی جن کا اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں۔ رواہ المحاملی فی امالیہ عن انس

۲۸۹۶۰ نسیان (بھول جانا) اور ضیاع علم کی آفتیں ہیں جن کا ضیاع یہ ہے کہ تم نااہل کو علم سکھاؤ۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن الاعمش مرفوعاً معضلا واخرج صدرہ فقط عن ابن مسعود موقوفا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۳ وضعیف الجامع ۱۰

۲۸۹۶۱ تم میں سے جو شخص فتویٰ پر جرات کرے وہ دوزخ میں جانے پر جرات کرتا ہے۔ رواہ الدارمی عن عبداللہ بن ابی جعفر مرسلا

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۳: الاتقان ۴۹۔

۲۸۹۶۲ قصہ گو تین ہیں امیر، مامور اور مختال۔ رواہ الطبرانی عن عوف بن مالک وعن کعب بن عیاض

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۶

۲۸۹۶۳ لوگوں کے سامنے قصہ گوئی صرف امیر کرتا ہے یا مامور کرتا ہے یا آمر کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عمرو

کلام: حدیث پر کلام ہے دیکھئے التنزیہ ۷۹۹

۲۸۹۶۴ قیامت کے دن لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سب سے زیادہ وہ شخص دور ہوگا جو [illegible]

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳ والضعیفۃ ۲۰۹۱

۲۸۹۶۵ مخفی شہوت سے گریزاں رہو (وہ یہ ہے کہ) عالم چاہتا ہے کہ اس کے پاس مجلس لگی رہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۶۶ مجھے اپنے بعد امت پر تین باتوں کا خوف ہے عالم کے پھسلنے کا، منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑنے کا اور تقدیر کے جھٹلانے کا۔

رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۰

۲۸۹۶۷ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے بدعات کی گمراہی کا، پیٹ اور شرمگاہوں کی خواہشات کے اتباع کا اور معرفت کے بعد غفلت کا۔ رواہ الحکیم والبغوی وابن مندہ وابن قانع وابن شاھین وابونعیم الخمسۃ فی کتب الصحابۃ عن افلح

۲۸۹۶۸ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہر اس منافق کا ہے جس کا علم زبانی کلامی ہو۔ رواہ ابن عدی عن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۴۹ کشف الخفاء ۱۲۰

۲۸۹۶۹ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہر اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔

رواہ ابوداود الطیالسی والبیہقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

علم پر عمل نہ کرنے پر وعید

۲۸۹۷۰..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عمر

۲۸۹۷۱..... اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسی قوم میں باقی رہ جاؤ گے جو مجہول امور کا علم حاصل کریں گے اور ان کا مقصد انہی لوگوں کا مقصد ہوگا۔

رواہ ابونعیم عن معاذ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۸۶

۲۸۹۷۲..... میری امت کے اکثر منافق میری امت کے قراء ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل الطبرانی۔ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو، احمد بن حنبل الطبرانی عن ابن عامر الطبرانی و ابن عدی عن عصمة بن مالک

۲۸۹۷۳..... جب تم کسی عالم کو کثرت سے بادشاہ کے ساتھ میل جول رکھتے دیکھو سمجھ لو کہ وہ عالم نہیں بلکہ چور ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ھریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰

۲۸۹۷۴..... جب کوئی عالم علم سے بہرہ مند ہو لیکن عمل نہ کرتا ہو وہ چراغ کی مانند ہے جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتا ہے لیکن خود جلتا رہتا ہے۔

رواہ ابن قانع فی معجمہ عن سلیک الغطفانی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۸

۲۸۹۷۵..... اس عالم کی مثال جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو (اس کی مثال چراغ میں جلنے والی بتی جیسی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتی ہے لیکن خود جلتی رہتی ہے)۔ رواہ الطبرانی عن ابن برزة

۲۸۹۷۶..... وہ عالم جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو اس کی مثال چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا رہتا ہے۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن جندب

۲۸۹۷۷..... قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور وابن عدی و لبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرة الموضوعات ۲۴ وضعیف الجامع ۸۶۸

۲۸۹۷۸..... مجھے اپنے بعد سب سے زیادہ اس چیز کا خوف ہے کہ ایک شخص قرآن کی تفسیر کرے گا اور اس کا مصداق ایسی چیزوں کو بنائے گا جو فی الوقع اس کا مصداق نہیں ہو سکتیں اور ایک اس شخص کا خوف ہے جو سمجھتا ہو کہ امارت کا وہی حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۸۹۷۹..... اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بالکلیہ بیان (قصہ گوئی وغیرہ) کو ناپسند کیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۲۹

عالم کی موت زوال علم کا سبب ہے

۲۸۹۸۰..... تمہیں علم عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے البتہ علماء کو اس دنیا سے اٹھائے گا اور صرف جہلاء باقی رہ جائیں گے وہی فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ھریرة

۲۸۹۸۱......اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے بلکہ علم کو اس طرح سے اٹھائے گا کہ علماء کو دنیا سے اٹھالے گا حتیٰ کہ جب کوئی بھی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجه عن ابن عمرو

۲۸۹۸۲......اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو دنیا کا بھرپور علم رکھتا ہو لیکن آخرت سے جاہل ہو۔رواہ الحاکم فی تاریخه عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۸۳......جس طرح اللہ تعالیٰ مال کی زیادتی کے متعلق سوال کرے گا اسی طرح علم کی زیادتی کے متعلق بھی سوال کرے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۳۶

۲۸۹۸۴......اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پڑھوں کو بھی اس طرح عافیت دے گا جس طرح علماء کو عافیت دے گا۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة والضیاء عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۸۲ وضعیف الجامع ۱۷۴۱

۲۸۹۸۵......مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو مبغوض وہ عالم ہے جو حکمرانوں سے ملتا جلتا ہو۔رواہ ابن لال عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۵۷ اوالکشف الالٰہی ۸۷

۲۸۹۸۶......مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے۔رواہ احمد بن حنبل الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۸۹۸۷......میری امت کے کچھ لوگ عنقریب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے اور قرآن مجید پڑھیں گے اور پھر کہیں گے ہم حکمرانوں کے پاس جائیں گے تاکہ ان کی دنیا سے حصہ لیں اور ہم اپنے دین کی وجہ سے ان سے الگ رہیں گے چنانچہ یہ کوئی کمال نہیں چونکہ اس سے صرف کانٹے ہی ہاتھ میں آئیں گے اسی طرح حکمرانوں کی قربت سے صرف خطائیں ہی ہاتھ لگیں گی۔رواہ ابن ماجه عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۱ وضعیف الجامع ۱۸۱۸

۲۸۹۸۸......میری امت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے پھر ان کے پاس شیطان جائے گا اور کہے گا: اگر تم بادشاہ کے پاس جاؤ وہ تمہاری دنیا کو بہتر کردے گا اور تم اپنے دین سے ان سے علیحدہ رہو چنانچہ یہ خیال کچھ حیثیت نہیں رکھتا جس طرح جھاڑیوں سے صرف کانٹے ہی ملتے ہیں اسی طرح حکمرانوں کے پاس جانے سے صرف خطائیں ہی ملتی ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۱۳

۲۸۹۸۹......آخری زمانے میں ریاکار قراء ہوں گے جو شخص بھی یہ زمانہ پائے ان قراء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰۹

۲۸۹۹۰......آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباء واجداد نے سنی ہوں گی پس تم ان سے دور رہو۔رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۹۱......جنتیوں میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ کے کچھ لوگوں پر جھانکیں گے اور پوچھیں گے تم دوزخ میں کیوں داخل ہوگئے۔ بخدا ہم تو اسی علم کی وجہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں جو ہم نے تم سے سیکھا تھا دوزخی کہیں گے جو بات ہم کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے۔

رواہ الطبرانی عن الولید بن عقبة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۹ والضعیفة ۱۲۶۸

۲۸۹۹۲ ... وہ علم جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانے کی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۹۳ وہ علم جو بیان نہ کیا جائے اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جاتا ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۲۸۹۹۴ جس علم سے نفع نہ اٹھایا جائے وہ علم اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔رواہ القضاعی عن ابن مسعود

۲۸۹۹۵ اس شخص کی مثال جو علم حاصل کرے اور پھر دوسروں کو نہ سکھائے ایسی ہے جیسے خزانہ چھپا کے رکھا گیا ہو اور اسے خرچ نہ کیا جاتا ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۹۶ ... مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے۔رواہ الترمذی عن ثوبان

۲۸۹۹۷ ... جو شخص علم کو چھپائے رکھتا ہے اس پر ہر چیز لعنت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں رہنے والی مچھلیاں بھی لعنت کرتی ہیں اور فضا میں اڑنے والے پرندے بھی۔رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

۲۸۹۹۸ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور پھر وہ اس علم کو چھپائے قیامت کے دن اس کے گلے میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

علم کا چھپانا خیانت ہے

۲۸۹۹۹ علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو، ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چنانچہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔

ابونعیم الحلیۃ عن ابن عباس

۲۹۰۰۰ اللہ تعالیٰ جس شخص کو بھی علم سے نوازتا ہے اس سے پختہ عہد لیتا ہے کہ علم کو چھپانا نہیں۔

رواہ ابن النظیف فی جزئہ وابن الجوزی عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۰۱ ... جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی اور پھر اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

۲۹۰۰۲ جس شخص نے علم کی اہلیت رکھنے والوں سے علم چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

رواہ ابن عدی عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۱۳ وکشف الخفاء ۲۵۰۵

۲۹۰۰۳ ... اے میری امت! مجھے تمہارے علم کا خوف نہیں البتہ یہ دیکھو کہ تم اپنے علم کے مطابق کتنا عمل کرتے ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۸۳

۲۹۰۰۴ ... بہت سارے لوگ حاملین فقہ ہوتے ہیں جبکہ وہ فقیہ نہیں ہوتے جس شخص کو اس کا علم نفع نہ پہنچائے اسے جہالت نقصان پہنچاتی ہے جب تک تمہیں قرآن برائیوں سے روکتا رہے تو قرآن پڑھتے رہو اگر تمہیں برائیوں سے نہ روکے تو گویا تم قرآن نہیں پڑھ رہے۔

رواہ الطبرانی عن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۹۔

۲۹۰۰۵ جہنم کی طرف ہانک کر لے جانے والے فرشتے فاسقین حاملین قرآن کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں بنسبت بتوں کے پجاریوں کی طرف بڑھنے کے، حاملین قرآن کہیں گے بت کے پجاریوں سے پہلے ہمیں کیوں پکڑا جا رہا ہے؟ جواب دیا جائے گا علم رکھنے والا جاہل کی طرح نہیں ہوتا۔رواہ الطبرانی وابو نعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۳۸ وتذکرۃ الموضوعات ۸۱

۲۹۰۰۶ برے علماء سب سے زیادہ برے لوگ ہیں۔ رواہ البزار عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۸۱

علما کا بگڑنا خطرناک ہے

۲۹۰۰۷ دو قسم کے لوگ اگر درست ہو جائیں بقیہ لوگ بھی درست ہو جاتے ہیں جب یہ دو قسمیں بگڑ جاتی ہیں لوگ بھی بگڑ جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں علماء طبقہ اور حکمرانوں کا طبقہ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۵

۲۹۰۰۸ ... دجال سے بڑھ کر مجھے گمراہ کرنے والے دجالوں حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

۲۹۰۰۹ ... اے عویمر! اسوقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تجھ سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے ہو؟ اگر تم کہو گے کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تم سے کہا جائے گا: علم پر کتنا عمل کیا۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۰۱۰ کثرت سے کلام کرنا بیان نہیں البتہ دونوک کلام وہ ہے جسے اللہ اور اس کا رسول پسند کرتا ہو۔ عاجز وہ نہیں جو زبان سے عاجز ہو البتہ حق کی معرفت کی قلت اصل عاجزی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۸۲

۲۹۰۱۱ ... تم جب بھی لوگوں سے ایسی بات کروگے جوان کی عقلوں سے بالاتر ہو تو اس کی وجہ سے ضرور کچھ لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۲۳

۲۹۰۱۲ ... جو شخص بھی خطاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ خطاب کے متعلق اس سے ضرور سوال کرے گا کہ اس سے تمہاری کیا غرض تھی۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلا

۲۹۰۱۳ ... اہل سے علم کی بات چھپانا ایسا ہی ہے جیسے نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۸ والنواضح ۱۸۲۸

۲۹۰۱۴ ... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر حکمت کی بات سنے اور پھر اپنے ساتھی سے سنی ہوئی بات کی برائیاں بیان کرے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کسی چرواہے کے پاس جائے اور کہے: اے چرواہے! مجھے ذبح کرنے کے لیے بکری دو چرواہا کہے: جاؤ اپنی پسند کی بکری پکڑ کر لے جاؤ وہ شخص بکریوں کے ساتھ پھرنے والے کتے کو پکڑ کر لے جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۳ واسنی المطالب ۱۲۹۸

۲۹۰۱۵ ... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا کہ وہ علماء سے مقابلہ کرے گا یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے گا یا لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ الحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن کعب بن مالک

۲۹۰۱۶ ... جو شخص اپنے علم میں اضافہ کرتا رہا لیکن دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ نہ ہوا وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہی ہوتا رہتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۳۲ وضعیف الجامع ۵۳۹۳

۲۹۰۱۷.....جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی مصلحت اس کے علاوہ میں ہے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۱۸.....جس شخص نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس پر آسمان اور زمین کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۹

۲۹۰۱۹.....جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۲۰.....وہ علم جس کے حصول کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہوتی ہے جس شخص نے یہ علم اس لیے حاصل کیا تا کہ اسے دنیا ملے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۰

۲۹۰۲۱.....جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علم کے ذریعے علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا علم کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن ھریرۃ

۲۹۰۲۲.....جس شخص نے گفتگو کے داؤ پیچ اس لیے سیکھے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اور نہ ہی فدیہ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۲۹

بے عمل واعظ کا انجام

۲۹۰۲۳.....قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا وہ دوزخ میں شدت اضطراب سے گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اہل دوزخ اس کے ارد گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا! کہے گا جی ہاں میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور خود اچھی باتوں سے باز رہتا تھا بری باتوں سے تمہیں روکتا تھا اور خود برائیوں کا ارتکاب کرتا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن اسامۃ بن زید

۲۹۰۲۴.....آخری زمانے میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے تم ان سے دور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر جائیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۲۵.....اس وقت لوگوں سے علم اچک لیا جائے گا حتیٰ کہ معمولی علم پر بھی قادر نہیں رہیں گے اے زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے! میں تو تجھے اہل مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا یہ تورات اور انجیل تو یہودیوں اور نصرانیوں کے پاس تھیں پھر کس چیز نے انھیں لاپرواہ کر دیا۔

رواہ الترمذی والحاکم عن ابی الدرداء احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن زیاد بن لبید

۲۹۰۲۶.....معراج کی رات مجھے ایک قوم کے پاس لایا گیا جو آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے وہ جونہی ہونٹ کاٹتے ہونٹ پھر جوں کے توں برابر ہو جاتے میں نے کہا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو جس بات کو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں کتاب اللہ پڑھتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس

۲۹۰۲۷.....جب کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اور پھر وہ بادشاہ کے دروازے پر جاتا ہے اس کی چاپلوسی کے لئے اور اس کی دنیا میں طمع کرتے ہوئے وہ جتنی مقدار میں قدم اٹھاتا ہے انہی کے بقدر دوزخ میں گھستا چلا جاتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن معاذ

۲۹۰۲۸.....اللہ تعالیٰ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ وہ شخص حقیر ہوتا ہے جو عالم ہو کر حکمرانوں کے پاس جاتا ہو۔

رواہ الحافظ ابوالفعیان الدھشانی فی کتاب التحذیر عن علماء السوء عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۴۱

۲۹۰۲۹......جو شخص بھی کتمان علم کا شکار ہوتا ہے وہ قیامت کے دن آئے گا کہ اس کے گلے میں آگ کی لگام پڑی ہوگی۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۳۰......جو عالم بھی خوشی سے بادشاہ کے پاس جاتا ہے وہ دوزخ میں ہر طرح کے عذاب میں بادشاہ کا شریک ہوگا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۶۲ تذکرۃ الموضوعات ۲۵

۲۹۰۳۱...... جس شخص نے لوگوں کو نفع پہنچانے والا علم چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۶ والوضع فی الحدیث ۲۷۰۳

۲۹۰۳۲......اس نیت سے علم نہ حاصل کرو کہ تم علماء سے مقابلہ کرو گے یا اس کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑا کرو گے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو گے سو جس شخص نے بھی اس نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔رواہ ابن ماجہ عن حذیفۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۱۲۶۳

۲۹۰۳۳......اس نیت سے علم مت حاصل کرو کہ اس کے ذریعے تم علماء سے مقابلے کرو گے یا بے وقوفوں سے جھگڑو گے یا علم کے ذریعے مجلسوں پہ لوٹ مارو گے جس نے بھی ایسا کیا جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔رواہ ابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن جابر

کلام:......حدیث حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲

۲۹۰۳۴......جس شخص نے علم کو ذریعہ معاش بنایا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو مٹا ڈالے گا اور چہرے کو گدی کی طرف پھیر دے گا اور وہ دوزخ کا سزاوار ہوگا۔رواہ الشیرازی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۵۔

حصول علم میں اخلاص نیت

۲۹۰۳۵......جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۰۳۶......جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔رواہ الترمذی عن کعب بن مالک

۲۹۰۳۷...... ہلاکت ہے عالم کے لیے جاہل سے اور ہلاکت ہے جاہل کے لیے عالم سے۔رواہ ابویعلی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۱ وکشف الخفاء ۲۹۷۴

۲۹۰۳۸...... ہلاکت ہے میری امت کے لیے علماء سوء سے۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ النواضح ۲۲۸۵

۲۹۰۳۹......رسول کریم ﷺ نے ایسے مسائل پوچھنے سے منع کیا ہے جن کے ذریعے علماء کو مغالطہ میں ڈالا جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن معاویۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ والنواضح ۲۲۸۵۔

۲۹۰۴۰......ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو علم نہ حاصل کرے اور اس شخص کیلئے بھی ہلاکت ہے جو علم تو حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن حذیفۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۷

۲۹۰۴۱ اس شخص کے لیے ایک مرتبہ کی ہلاکت ہے جو علم نہ حاصل کرے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا اسے علم سے سرفراز کرتا اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ ہلاکت ہے جو علم حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔ رواہ سعید بن المنصور عن جبلة مرسلا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۶۶۱ ضعیف الجامع ۶۱۴۶۔

حصہ اکمال

۲۹۰۴۲ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابونعیم فی الحلیة عن عمر

۲۹۰۴۳ دجال کے علاوہ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے دجال حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

۲۹۰۴۴ مجھے تمہارے اوپر ہر ذی علم منافق کا خوف ہے جو حکمت کی باتیں کرتا ہوگا لیکن ظلم وستم کرتا ہوگا۔

رواہ عبد بن حمید والبیهقی فی شعب الایمان عن عمر

۲۹۰۴۵ مجھے تمہارے اوپر اس شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھتا ہوگا حتیٰ کہ جب اس پر قرآن کی رونق نمایاں دکھائی دینے لگے گی یہ اسلام کی ایک نصرت ہوگی تب وہ من مانی کر کے الگ ہو جائے گا اور اسلام سے نکل جائے گا پھر اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر نکلے گا اور اسے شرک کا الزام دے کر قتل کردے گا۔ رواہ البزار وحسنه وابو یعلی وابن حبان وسعید بن المنصور عن جندب عن حذیفة

۲۹۰۴۶ مجھے اپنی امت پر مومن کا خوف ہے اور نہ مشرک کا چونکہ مومن کو اس کا ایمان بچاتا رہے گا اور مشرک کو اس کا کفر آشکارہ رکھے گا البتہ مجھے تمہارے اوپر صاحب لسان منافق کا خوف ہے بھلائی کی باتیں کرتا ہوگا لیکن اس کا عمل برائیوں کا منہ بولتا ثبوت ہوگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۲۹۰۴۷ مجھے تمہارے اوپر ان چیزوں کا خوف نہیں ہے جنہیں تم نہیں جانتے البتہ یہ دیکھا کرو کہ جو تمہیں علم ہے اس پر کتنا عمل کرتے ہو۔

رواہ الدیلمی عن ابی هریرة

۲۹۰۴۸ مجھے اپنے بعد تمہارے اوپر سب سے زیادہ ہراساں منافق کا خوف ہے۔ رواہ الطبرانی وابن حبان عن ابن الحصین

۲۹۰۴۹ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ تین چیزوں کا خوف ہے: عالم کے پھسلنے کا، منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑنے کا اور میری امت کی مفتوحہ دنیا کا۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن معاذ

گمراہ کن حکمران

۲۹۰۵۰ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۰۵۱ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے یہ کہ میری امت کے لیے مال وافر ہو جائے گا ایک دوسرے پر حسد کرنے لگیں گے، جس کا نتیجہ مار دھاڑ ہے یہ کہ کتاب اللہ کھولی جائے گی، مومن اس کی تاویل کے درپے ہوگا حالانکہ وہ اس کی تاویل نہیں جانتا ہوگا اور یہ کہ میری امت کسی ذی علم کو پائیں گے اسے ضائع کردیں گے اور اس کی مطلق پرواہ نہیں کریں گے۔ رواہ ابن جریر الطبرانی عن ابی مالک الاشعری

۲۹۰۵۲ مجھے اپنے بعد اپنی امت پر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کی تاویل کرے گا اور قرآن کے الفاظ کو ایسے مفاهیم ومطالب پہنائے گا جو فی الواقع اس کے الفاظ کا مصداق نہیں ہوں گے اور ایک وہ شخص جو سمجھتا ہوگا کہ امارت کا وہی حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمران

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۹۰۵۳ منجملہ جن چیزوں کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میری امت میں مال کی کثرت ہو جائے گی حتیٰ کہ مال کے معاملہ میں ایک دوسرے پر دوڑ لگائیں گے حتیٰ کہ مارنے مٹنے پر نوبت آجائے گی اور ایک یہ بھی ہے کہ میری امت کے لیے قرآن کو لایا جائے گا حتیٰ کہ مومن کافر اور منافق قرآن پڑھے گا اور مومن اس کے حلال کو حلال قرار دے گا اور اس کی تاویل کے درپے رہے گا۔

رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۵۴ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں نازل کیا ہے اور اپنے بعض انبیاء کی طرف وحی بھیجی ہے کہ ان لوگوں سے کہہ دیجئے جو اپنے اندر غیر دین کی سمجھ پیدا کریں گے غیر علم کو حاصل کریں گے آخرت کے عمل سے دنیا طلب کریں گے دنبوں کی کھالوں کا لباس پہنیں گے ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لیکن ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کریں گے یا میری وجہ سے دھوکا دیں گے میرے متعلق استہزاء کریں گے میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ انھیں زبردست فتنوں میں مبتلا کروں گا جو عقلمند اور بردبار کو بھی حیران و پریشان کردے گا۔ رواہ ابو سعید النقاش فی معجمہ وابن النجار عن ابی الدرداء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے القدسیۃ الضعیفۃ ۸۱

۲۹۰۵۵ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کچھ بندے ہوں گے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھال کے بنے ہوئے کپڑے پہنیں گے ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لوگوں کو اپنی دینداری سے دھوکا دیں گے کیا میرے ذریعے دھوکا دیں گے؟ یا مجھ پر جرات کریں گے؟ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میں انھیں فتنہ میں مبتلا کروں گا جو بردبار شخص کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دے گا۔

رواہ ابن عساکر عن عائشۃ

۲۹۰۵۶ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء کے ساتھ مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھنے پائے گا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۹۰۵۷ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ بے وقوفوں سے جھگڑے یا علماء سے مقابلہ کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ ابن عساکر عن انس

۲۹۰۵۸ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ لوگوں سے مقابلہ کرے اور لوگوں پر فخر کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

علم کا حصول رضاءِ الٰہی کے لئے ہو

۲۹۰۵۹ جس شخص نے یہ احادیث اس لیے حاصل کیں تاکہ بے وقوفوں سے جھگڑے اور فخر و مباہات کا اظہار کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جاسکتی ہے۔ رواہ الحکیم عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۹۰۶۰ جس شخص نے حدیث یا علم دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ آخرت کے لطف و کرم سے محروم رہے گا۔ رواہ ابن النجار عن انس

۲۹۰۶۱ وہ علم جس کے ذریعے رب تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اس علم کو جس شخص نے دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۶۲ جس شخص نے غیر اللہ کے لیے علم حاصل کیا یا اس علم سے غیر اللہ کا ارادہ کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الترمذی حسن غریب عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۲۳ وضعیف الترمذی ۴۹۸

۲۹۰۶۳ ...... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے

وہ دوزخ میں جائے گا۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن ابی العاص، الدارقطنی فی الافراد وسعید بن المنصور عن انس

۲۹۰۶۴ ... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑے کرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

رواہ الطبرانی وتمام عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۹۰۶۵ ... جس شخص نے علم حدیث اس نیت سے حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعے لوگوں سے گفتگو کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا جبکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۹۶

۲۹۰۶۶ ... جس شخص نے عمل کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے علم حاصل کیا وہ ایسا ہی ہے جیسے رب تعالیٰ سے مزاح کرنے والا۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۹۰۶۷ ... جس شخص نے آخرت کے عمل سے دنیا حاصل کی آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۲۷

۲۹۰۶۸ ...... جس شخص نے قرآن پڑھا اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کی پھر سلطان کے پاس آیا اس کی دنیاداری کی طمع کر کے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور اسے آئے دن دو قسم کے عذاب دیئے جائیں گے جو اسے پہلے نہیں دیئے گئے ہوں گے۔رواہ ابوالشیخ عن ابن عمر

۲۹۰۶۹ ...... جس شخص نے قرآن پڑھا (قرآن کا علم حاصل کیا) اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کی اور پھر وہ حکمران کے پاس موجود دنیا کی طمع میں گیا وہ جتنے قدم چل کر حکمران کے پاس جائے گا اسی کے بقدر دوزخ میں گھستا چلا جائے گا۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

۲۹۰۷۰ ... تم بہترین زمانے میں ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے جیتے جی کتاب اللہ پڑھ رہے ہو عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا وہ زمانے کو اس طرح گھمائیں گے جس طرح جام گھمایا جاتا ہے انھیں دنیا ہی میں بدلہ مل جائے گا آخرت میں کچھ نہیں ملے گا۔رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۹۰۷۱ ... تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کتاب اللہ ایک ہی ہے اور تمہارے درمیان سرخ، سفید، سیاہ، سبھی قسم کے لوگ موجود ہیں قرآن پڑھو قبل ازیں کہ کچھ اقوام قرآن پڑھیں گے اور تیر کی طرح اس کے حروف کو درست کریں گے حالانکہ قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترنے پائے گا وہ دنیا ہی میں اس کا اجر و ثواب چاہیں گے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ احمد وعبد بن حمید وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان سعید بن المنصور عن سھل بن سعد

۲۹۰۷۲ ... علماء کی دو قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو رب تعالیٰ کی رضاء کے لیے علم حاصل کرتا ہے کسی قسم کی طمع مقصود نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی رقم اس کی مطمح نظر ہوتی ہے ایک وہ عالم ہے جو دنیا کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور اس کا مطمح نظر رقم ہوتی ہے اور طمع کا شکار ہو جاتا ہے اور علم میں لوگوں سے بخل کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے اور ایک فرشتہ آواز لگائے گا: خبردار! یہ فلاں بن فلاں ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں علم عطا کیا تھا تاہم اس نے علم کے بدلہ تھوڑی رقم خریدی اور دنیا کی طمع کی فرشتہ بار بار یہی صدا بلند کرتا رہے گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے پھر اس کے متعلق جو چاہے فیصلہ کرے۔

۲۹۰۸۳ ... علماء پیغمبروں کے امین ہوتے ہیں اور ان کی یہ امانتداری اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ہوتی ہے بشرطیکہ جب تک حکمرانوں کے پاس نہ جائیں اور دنیا میں دخل نہ دیں جب حکمرانوں کے پاس جانے لگتے ہیں اور دنیا میں دخل دیتے ہیں پیغمبروں سے خیانت کرتے ہیں ایسے علماء سے ڈرتے رہو اور ان سے الگ رہو۔رواہ الحسن بن سفیان العقیلی الحاکم فی تاریخہ والقاضی ابوالحسن عبدالجبار بن احمد الاسد آبادی فی امالیہ وابونعیم والدیلمی والرافعی عن انس

۲۹۰۸۴ ...... میری امت کے علماء سوء کے لیے ہلاکت ہے جو علم کو تجارت سمجھ کو حاصل کرتے ہیں اور اپنے زمانے کے حکمرانوں کے ہاتھ علم کو فروخت کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی تجارت کو نفع بخش نہ بنائے۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۰۸۵ ... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے وہ مسجدوں میں حلقہ در حلقہ بیٹھیں گے جبکہ ان سب کا مقصد دنیا طلبی ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو

چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

۲۹۰۸۶..... لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانہ میں لوگ حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھیں گے ان کا مقصد صرف دنیا طلبی ہوگا اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۹۰۸۷..... آخر زمانے میں ایک قوم ایسی ہوگی جو حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھے گی جبکہ ان کا مطمح نظر دنیا ہوگی ان کے ساتھ مت بیٹھو چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۹۰۸۸..... میری امت کے آخر میں ایسی اقوام ہوں گی جو مساجد کو آراستہ وپیراستہ کریں گی جبکہ ان کے دل ہدایت سے خالی ہوں گے وہ بدن کے کپڑے پر اتنا خرچ کریں گے جو دین کے لیے خرچ نہیں کریں گے جب کسی کی دنیا محفوظ ہوئی اس کا دین محفوظ نہیں رہے گا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عباس

۲۹۰۸۹..... لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو کتاب اللہ پڑھے دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے پھر اپنی تمام تر طاقت فسق وفجور پر صرف کرے جب نشاط میں ہو قرآن کی تلاوت سے مزے لے لے اور دین کی باتیں کرکے لطف اندوز ہولے۔ یوں اللہ تعالیٰ قاتل اور سامع کے دلوں پر (بدبختی کی) مہر لگادے گا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۰۹۰..... میری امت کے دو شخص علماء ہیں، ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطاء کیا ہو اور وہ لوگوں میں علم پھیلا رہا ہو اشاعت علم میں اس کی مطمح نظر طمع نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ علم کے بدلہ میں رقم لیتا ہے اس عالم کے لیے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے چوپائے فضاء میں اڑتے ہوئے پرندے (سبھی) استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس شریف سردار بن کر حاضر ہوگا حتیٰ کہ پیغمبروں کی موافقت اسے نصیب ہوگی، دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں پھیلانے میں بخل کرتا ہو طمع کا شکار ہو اور علم کے بدلہ میں رقم لیتا ہو قیامت کے دن اس عالم کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی اور ایک فرشتہ صدا بلند کرے گا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا اس نے اشاعت علم میں بخل کیا طمع کا شکار رہا اور علم کے بدلہ میں پیسے کو ترجیح دی فرشتہ اسی طرح صدا لگاتا رہے گا حتیٰ کہ رب تعالیٰ حساب وکتاب سے فارغ ہوجائے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

دین کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی ممانعت

۲۹۰۹۱..... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک ہزار پیشوں کا علم عطا کیا اور حکم دیا اپنی اولاد سے کہو: اگر تم سے صبر نہ ہوسکے تو ان پیشوں کے ذریعے دنیا کو حاصل کرو اور دنیا کو دین کے ذریعے حاصل مت کرو چونکہ دین صرف میرے لیے ہے اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو دین کو دنیا طلبی کا ذریعہ بنائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن عطیة بن بشر المازنی

۲۹۰۹۲..... اے صہیب! لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں حکمرانوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی اور ان کے خطباء جھوٹے ہوں گے اور ان کے قراء دکھلاوہ کریں گے غیر دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے دنیا کو اس طرح ہڑپ کریں گے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے دوزخ ان کا ٹھکانا ہوگا اور دوزخ بہت برا ٹھکانا ہے۔ رواہ الدیلمی عن صهیب

۲۹۰۹۳..... لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں عام لوگ قرآن پڑھیں گے اور عبادت میں خوب مجاہدہ کریں گے اہل بدعت کے ساتھ مل جل کر رہیں گے ان سے ایسے شرک کا اظہار ہوگا جس کا انھیں علم بھی نہیں ہوگا اپنے قرآن اور علم پر اجرت لیں گے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنائیں گے یہ لوگ کانے دجال کے پیروہوں گے۔ رواہ الاسماعیلی فی معجمه والدیلمی عن ابن مسعود قال فی اللسان هذا خبر منکر

۲۹۰۹۴..... تم علم کی سماعت کرتے ہو اور تم سے بھی علم کی سماعت کی جائے گی اور تمہارے سامعین کی بھی سماعت کی جائے گی پھر اس کے بعد ایک قوم آئے گی جو فربہی کو پسند کرے گی اور مطالبۂ گواہی سے قبل گواہی دے گی۔

رواہ البزار والباوردی والطبرانی وابونعیم وسمویه عن ثابت بن قیس بن شماس

۲۹۰۹۵... اللہ تعالیٰ یکبارگی لوگوں کے سینوں سے علم کو شید نہیں کرے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا جب علماء ختم ہو جائیں گے لوگ جہلاء کو اپنے پیشوا بنائیں گے، انہی سے سوالات کیے جائیں گے بغیر علم کے فتوی دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور سیدھی راہ سے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

۲۹۰۹۶ آخری زمانے میں ایسے لوگ نمودار ہوں گے جو جہلاء پیشوا ہوں گے لوگوں کو فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواه ابو نعیم و الدیلمی عن ابی هریرة

۲۹۰۹۷ قیامت کے دن علماء سوء کو لایا جائے گا اور انھیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا ان میں سے ایک شخص ایسا بھی ہوگا کہ وہ اپنے پیٹ سے باہر نکلی ہوئی انتڑیاں لے کر گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اس سے کہا جائے گا: ارے تیرا ناس ہو تیری وجہ سے ہمیں ہدایت ملتی رہی اور اب تمہارا کیا حال ہے؟ کہے گا: جن باتوں سے میں تمہیں منع کرتا تھا خود اس کی مخالفت کرتا تھا۔ رواه ابن النجار عن ابی هريرة

۲۹۰۹۸ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پڑھوں کو اس قدر عافیت عطا فرمائے گا کہ علماء کو بھی اس قدر عافیت نہیں ملے گی۔

رواه ابو نعیم فی الحلية و سعید ابن المنصور عن انس وقال احمد حديث منكر

کلام:... حدیث منکر ہے دیکھئے اللآلی ۲۲۵۱ والمتناهية ۲۰۴

سخت عذاب کا ہونا

۲۹۰۹۹... قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم سے اللہ تعالیٰ نے اسے نفع نہ دیا ہو۔

رواه ابن عساكر عن ابی هريرة

۲۹۱۰۰... دوزخ میں ایک چکی ہے جو علماء سوء کو پیس ڈالے گی۔ رواه ابن عدی و ابن عساكر عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۵۰ والجامع المصنف ۱۸۳

۲۹۱۰۱ دوزخ میں ایک چکی ہے جو خائن علماء کو بری طرح پیس ڈالے گی۔

رواه ابن عساكر عن ابن عمرو فيه ابراهيم بن عبدالله بن همام كذاب

۲۹۱۰۲ دوزخ میں بہت ساری چکیاں ہوں گی جو علماء پر چلائی جائیں گی ان علماء پر وہ لوگ جھانکیں گے جو دنیا میں انھیں پہچانتے تھے کہیں گے تمہیں اس حالت تک کس چیز نے پہنچایا ہے حالانکہ ہم تم لوگوں سے علم حاصل کرتے تھے؟ علماء جواب دیں گے ہم تمہیں ایک بات کا حکم دیتے تھے اور خود اس کی مخالفت کرتے تھے۔ رواه الديلمی عن ابی هريرة

۲۹۱۰۳ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے ہر روز ستر بار جہنم بھی پناہ مانگتی ہے وہ وادی اللہ تعالیٰ نے ریاکار قاریوں کے لیے تیار کر رکھی ہے مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو وہ عالم مبغوض ہے جو سلطان کے پاس آتا جاتا ہو۔ رواه ابن عدی عن ابی هريرة

۲۹۱۰۴ لوگوں میں سب سے برا شخص وہ بے ہودہ فاجر ہے جو جرأت کر کے قرآن پڑھتا ہو اور قرآن میں کسی چیز سے باز نہ آتا ہو۔

رواه الديلمی عن ابی سعيد

۲۹۱۰۵... اہل جنت میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ کے کچھ لوگوں پر اوپر سے جھانکیں گے اور کہیں گے تم کیوں دوزخ میں چلے گئے ہم تو اس علم کی وجہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں جو تم ہی سے حاصل کیا تھا اہل دوزخ کہیں گے ہم جو بات کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

رواه الطبرانی عن الوليد بن عقبة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۹ الضعيفة ۱۲۶۸

۲۹۱۰۶ معراج والی رات میں ایک قوم کے پاس سے گزرا کہ ان کے ہونٹ آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے میں نے جبرئیل

امین سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ اہل دنیا کے خطباء ہیں جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے، وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے لیکن عقل نہیں رکھتے تھے۔

رواہ ابوداؤد الطیاسی احمد بن حنبل وعبد بن حمید الطبرانی فی الاوسط ابونعیم فی الحلیۃ سعید بن المنصور عن انس

۲۹۱۰۷۔۔۔ جس شخص نے اپنے علم کے ذریعے اپنے آپ کو مشہور کرنا چاہا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دیتا ہے لیکن اسے حقیر اور کمزور بنا دیتا ہے۔

رواہ ابن المبارک احمد بن حنبل وھناد الطبرانی ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمرو

۲۹۱۰۸۔۔۔ جس شخص نے لوگوں کو کسی بات یا عمل کی دعوت دی جبکہ اس نے خود اس پر عمل نہ کیا وہ برابر اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مورد بنا رہتا ہے تاوقتیکہ اس سے رک جائے یا اسے عمل میں لے آئے۔رواہ الطبرانی، ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۲۹۱۰۹۔۔۔ بے عمل عالم چراغ کی طرح ہوتا ہے جو خود جل کر لوگوں کو روشنی دیتا ہے۔رواہ الدیلمی عن جندب

۲۹۱۱۰۔۔۔ عالم علم اور عمل دونوں جنت میں ہوں گے تاہم جب عالم علم پر عمل نہ کرتا ہو علم اور عمل جنت میں چلے جاتے ہیں لیکن عالم دوزخ میں چلا جاتا ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۹ والمغیر ۹۵

۲۹۱۱۱۔۔۔ جو علم چاہو حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہیں کسی بھی علم سے اس وقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک تم عمل نہ کرو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۱۱۲۔۔۔ عنقریب علم کا دور دورہ ہوگا لیکن عمل ندارد لوگ زبانی کلامی ایک دوسرے کے قریب ہوں گے لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے دور جب لوگوں میں یہ صورتحال پیدا ہو جائے گی اسوقت اللہ تعالیٰ ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دیں گے۔رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۱۱۳۔۔۔ قاریوں کے فخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ ان کا فخر ظالم و جابر لوگوں سے زیادہ خطرناک ہے مجھے فخر کرنے والے قاری سے بڑھ کر کوئی بھی مبغوض نہیں۔رواہ الدیلمی عن انس

۲۹۱۱۴۔۔۔ خیر و بھلائی کے متعلق سوالات کرو اور شر کے متعلق سوالات نہ کرو چنانچہ برے علماء سب سے زیادہ برے لوگ ہیں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ عن معد

علماء کو مغالطہ میں ڈالنے کی مذمت

۲۹۱۱۵۔۔۔ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے فقہاء کو مغالطوں میں ڈالیں گے یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔

رواہ سمویہ عن ثوبان

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۴۰۲

۲۹۱۱۶۔۔۔ اے سعد کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب خبر سے آگاہ نہ کروں؟ ایک قوم آئے گی جو ایسا علم حاصل کرے گی جس سے یہ لوگ جاہل ہیں پھر اسی طرح جاہل رہے گی۔رواہ ابن عساکر عن سعد بن ابی وقاص

عرض کی یا رسول اللہ! میں ایسی قوم کے پاس سے آ رہا ہوں کہ وہ اور ان کے چوپائے برابر ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی

۲۹۱۱۷۔۔۔ اے عمار! کیا میں تمہیں ان سے زیادہ عجیب قوم کے متعلق خبر نہ دوں؟ چنانچہ ایک قوم ہوگی جو ایسا علم حاصل کرے گی جس سے یہ لوگ جاہل ہیں پھر ان کی خواہشات اور ان کی خواہشات برابر ہوں گی۔رواہ الطبرانی عن عمار

۲۹۱۱۸۔۔۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن ایک طرف ہوگا اور وہ دوسری طرف جا رہے ہوں گے۔رواہ الحکیم عن جابر بن صخر

۲۹۱۱۹..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ علماء ایک دوسرے پر حسد کریں گے اور ایک دوسرے سے غیرت کریں گے جیسے بکرے غیرت کرتے ہیں۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والخطیب عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۶

۲۹۱۲۰..... لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ اس زمانے میں قرآن پڑھیں گے اس کے حروف کو تو جمع رکھیں گے لیکن اس کی حدود کی کچھ رعایت نہیں کریں گے ان کے لیے ہلاکت ہے لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جو قرآن جمع کرے (حفظ کرے) مگر اس پر اس کا اثر نہ دیکھا جائے۔

رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۲۹۱۲۱..... اس دین کو زبردست غلبہ نصیب ہوگا یہاں تک کہ دین سات سمندر پار تک پہنچ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار سمندروں میں کود جائیں گے پھر ایک قوم آئے گی وہ کہے گی ہم نے قرآن پڑھا لہٰذا ہم سے بڑا قاری کون ہو سکتا ہے اور ہم سے بڑا عالم کون ہو سکتا ہے ہم سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کیا ان لوگوں میں بھلائی نام کی کوئی چیز ہوگی یہ لوگ تمہیں میں سے ہوں گے اور یہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

رواہ ابن المبارک بالطبرانی عن العباس بن عبدالمطلب

۲۹۱۲۲..... اسلام کو غلبہ ملے گا۔ حتیٰ کہ سمندروں میں تاجروں کی آمدورفت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار سمندروں میں کود جائیں گے پھر ایک قوم کا ظہور ہوگا وہ قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے: ہم سے بڑا قاری کون ہے ہم سے بڑا عالم کون ہے اور ہم سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کیا ان لوگوں میں بھلائی نام کی کوئی چیز ہوگی یہ لوگ اسی امت سے ہوں گے اور تم سے ہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

۲۹۱۲۳..... ضرور ایمان غالب آئے گا حتیٰ کہ کفر اپنی جگہوں میں بند ہو کر رہ جائے گا اور سمندروں میں بھی اسلام کا بول بالا ہوگا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ قران پڑھیں گے اور دوسروں کو پڑھائیں گے پھر کہیں گے: ہم نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا ہے ہم سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ بھلا ان لوگوں میں خیر نام کی کوئی چیز بھی ہوگی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: یہ لوگ تمہیں میں سے ہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس بالطبرانی من مہ ام الفضل

۲۹۱۲۴..... میرے بعد بہت سارے قصہ گو (واعظ) ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ رواہ الدیلمی عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰۷

۲۹۱۲۵..... عنقریب تم انسانوں میں سے شیطانوں کو دیکھو گے ان میں سے ایک شخص حدیث سنے گا اور اسے اپنے علاوہ اوروں پر چسپاں کرے گا وہ یوں لوگوں کو اس کی سماعت سے روک دے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۱۲۶..... عنقریب تمہارے درمیان شیاطین کا ظہور ہوگا انھیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے سمندر میں قید کر دیا تھا وہ تمہارے ساتھ مسجدوں میں نمازیں پڑھیں گے تمہارے ساتھ قرآن پڑھیں گے اور تمہارے ساتھ دین کے معاملہ میں جھگڑیں گے بلاشبہ انسانی شکلوں میں شیاطین ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۵۰۱

۲۹۱۲۷..... حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے شیاطین کو سمندر میں قید کر دیا تھا چنانچہ پینتیسویں سال انسانی شکلوں میں وہ سمندر سے نکلیں گے انسانوں کی مجلسوں اور مسجدوں میں بیٹھیں گے انسانوں کے ساتھ قرآن اور حدیث میں جھگڑیں گے۔ رواہ الشیرازی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۵۰۱

۲۹۱۲۸..... جب ایک سو پینتیسواں سال ہوگا سرکش شیاطین جنہیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے سمندروں کے مختلف جزیروں میں قید کیا تھا وہاں سے نکل پڑیں گے ان کے نو (۹) حصے (۹۰٪) عراق کی طرف چلے جائیں گے اہل عراق سے قرآن کے معاملہ میں جھگڑیں گے جبکہ ان کا دسواں حصہ شام میں رہے گا۔ رواہ العقیلی وابن عدی وابونصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن ابی سعید وقال العقیلی

لااصل لهذا الحديث قال ابونصر غريب الا سناد والمتن ورواه ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۹۱۲۹۔۔۔۔۔دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک سمندر سے شیاطین نہ نکل پڑیں اور وہ لوگوں کو قرآن پڑھائیں گے۔

رواه ابونعیم عن ابی هریرة

قیامت کی علامت

۲۹۱۳۰۔۔۔۔۔اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک شیطان راستوں اور بازاروں میں علماء کی مشابہت اختیار کر کے چلنا نہ شروع کردے اور کہے گا: مجھے فلاں بن فلاں نے رسول اللہ ﷺ سے مروی یہ اور یہ حدیث سنائی ہیں۔رواه ابونعیم عن واثلة

۲۹۱۳۱۔۔۔۔۔ذرا دیکھ لیا کرو کہ تم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھے ہو اور یہ دین کن لوگوں سے سیکھتے ہو چنانچہ آخری زمانے میں انسانوں کی شکل میں شیاطین کا ظہور ہوگا وہ کہیں گے ہمیں فلاں نے یہ حدیث سنائی اور یہ خبر دی جب تم کسی شخص کے پاس بیٹھو اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام پوچھ لو اور اس کے خاندان کے متعلق بھی پوچھ لو۔چنانچہ جب وہ غائب ہوگا اسے گم پاؤ گے۔رواه الحاکم فی تاریخه والدیلمی عن ابن مسعود

۲۹۱۳۲۔۔۔۔۔اے فلاں کھڑے ہو جاؤ اور اعلان کرو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کسی کافر شخص سے بھی دین کو تقویت پہنچا سکتا ہے۔رواه البخاری عن ابی هریرة والطبرانی عن کعب بن مالک

۲۹۱۳۳۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت پہنچائے گا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

رواه الطبرانی عن ابی بکرة ابن النجار عن انس

۲۹۱۳۴۔۔۔۔۔قصہ گوئی یا تو امیر کرتا ہے یا ماموریا کوئی تکلف کرنے والا شخص۔

رواه الطبرانی عن عبادة بن الصامت الطبرانی عن عوف بن مالک

۲۹۱۳۵۔۔۔۔۔مجھے اپنی امت پر کتاب اور دودھ کا زیادہ خوف ہے رہی بات دودھ کی سو بہت ساری اقوام کو اس کی غذا دی جائے گی اور وہ جماعت اور جمعہ کی نماز کو چھوڑ دیں گے رہی بات کتاب کی چنانچہ کتاب کے معاملہ میں بہت ساری اقوام کے لیے فتوحات ہوں گی اور وہ قرآن پر ایمان والوں سے جھگڑیں گے۔رواه الطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۹۱۳۶۔۔۔۔۔مجھے اپنی امت پر دودھ کا خوف ہے چنانچہ شیطان جھاگ اور تھنوں کے درمیان رہتا ہے۔رواه احمد بن حنبل عن ابن عمرو

۲۹۱۳۷۔۔۔۔۔عنقریب میری امت کی ایک جماعت کتاب اور دودھ کے معاملہ میں ہلاک ہوگی عرض کی گئی کتاب والے کون ہیں؟ فرمایا: ایک قوم ہوگی جو کتاب اللہ کا علم حاصل کرے گی اور پھر اہل ایمان سے جھگڑے گی عرض کی گئی دودھ والے کون ہیں؟ فرمایا: وہ ایک قوم ہوگی جو خواہشات پر مرمٹے گی اور نمازوں کو ضائع کرے گی۔رواه الطبرانی والحاکم و البیهقی فی شعب الایمان عن عقبة بن عامر

۲۹۱۳۸۔۔۔۔۔جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور پھر اسے آگے پھیلاتا نہیں ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے چھپا کر رکھ دے اور اسے خرچ نہ کرے۔رواه ابو خیثمة فی العلم وابونصر السجزی فی الابانة عن ابی هریرة

۲۹۱۳۹۔۔۔۔۔جو شخص خطبہ سنے اور پھر اسے یاد نہ رکھے اس کی مثال ایسی ہے۔اس کے بعد مثل بالا کے حدیث ذکر کی۔

رواه الرامهرمزی عن ابی هریرة

۲۹۱۴۰۔۔۔۔۔جب بدعات کا ظہور ہو جائے اور اس امت کے بعد میں آنے والے پہلو پر لعنت کریں تو جس شخص کے پاس علم ہو وہ اسے پھیلائے اس وقت علم کو چھپانے والا ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کو چھپانے والا۔رواه ابن عساکر عن معاذ

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۵۸۹ الضعیفة ۱۵۰۶

۲۹۱۴۱۔۔۔۔۔جب اس امت کے بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں تو اس وقت جس شخص کے پاس علم ہو وہ اس کا اظہار کرے چونکہ

اس قت علم کا چھپانے والا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کو چھپانے والا۔ رواہ ابن علدی والخطیب ابن عساکر عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۳۳ وذخیرۃ الحفاظ ۱۱۱

۲۹۱۴۲ ... جس شخص نے علم نافع چھپائے رکھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام پہنائیں گے۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانۃ والخطیب عن جابر

۲۹۱۴۳ ... جس شخص نے علم میں بخل کیا وہ قیامت کے دن لایا جائے گا دراں حالیکہ اس کے گلے میں آگ کا طوق اور لگام ہوگی۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمر

۲۹۱۴۴ ... جس شخص سے علم نافع کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے علم چھپایا وہ شخص قیامت کے دن آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔

رواہ الطبرانی والخطیب وابن عساکر عن ابن عباس

۲۹۱۴۵ ... جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو وہ اسے نہ چھپائے جس شخص کی آنکھوں سے خوف خدا کے مارے آنسو نکل پڑیں وہ دوزخ میں کبھی داخل نہیں ہوتا الا یہ کہ رب تعالیٰ اسے داخل کردے (چونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے) جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی عن سعد بن المدحاس

علم چھپانے کا برا انجام

۲۹۱۴۶ ... جس شخص نے کوئی علم حاصل کیا پھر وہ علم چھپالیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عمرو

۲۹۱۴۷ ... جس شخص نے علم چھپایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔ رواہ الحاکم والخطیب عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۲۷

۲۹۱۴۸ ... جس شخص نے علم نافع چھپایا قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ آگ کی لگام ڈالیں گے۔

رواہ الطبرانی وابن عدی والسجزی والخطیب عن ابن مسعود

۲۹۱۴۹ ... جس شخص نے علم چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۱۵۰ ... جس شخص نے علم چھپایا یا اس علم پر اجرت لی قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا درانحالیکہ اس کے گلے میں آگ کی لگام پڑی ہوگی۔ رواہ ابن عدی عن انس

۲۹۱۵۱ ...... وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا حلال نہیں؟ یہ چیز علم ہے جس سے منع کرنا حلال نہیں۔ رواہ القضاعی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۷۵۸، المتناھیۃ ۱۳۱

۲۹۱۵۲ ... میں کسی بھی ایسے شخص کو نہیں پہچانتا جسے علم حاصل ہوا اور وہ لوگوں سے ڈر کر اسے چھپاتا ہو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

علوم مذمومہ کا بیان

۲۹۱۵۳ ... علم نجوم بس اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کرسکو پھر اس سے مزید علم نجوم سے باز رہو۔

رواہ ابن مردویہ الدارقطنی فی کتاب النجوم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۶

۲۹۱۵۴ ۔ بہت سارے معلمین نجوم کے گورکھ دھندے میں سر کھپاتے ہیں چنانچہ قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۹۲ الضعیفۃ ۴۱۷

۲۹۱۵۵ ... جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا وہ جادو کا حصہ حاصل کرتا ہے جتنا علم نجوم میں اضافہ کرتا ہے وہ جادو میں اضافہ کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عباس

۲۹۱۵۶ انساب کا علم نفع بخش نہیں اور اس کی جہالت باعث ضرر نہیں۔ رواہ ابن عبد البر عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۲۵، النواضح ۱۰۹۰

۲۹۱۵۷ ماہرین انساب جھوٹ بولتے ہیں چونکہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے وقرونا بین ذالک کثیرۃ یعنی اس کے درمیان بے شمار اقوام ہیں۔

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۶۶ التمییز ۱۲۰

۲۹۱۵۸ ... ایک نبی خطوط کھینچا کرتے تھے جس کا رمل ان کے کسی خط کے موافق ہو گیا وہ یہی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی عن معاویۃ بن الحکم

حصہ اکمال

۲۹۱۵۹ ستاروں میں دیکھنے والا سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنے والے کی طرح ہے چنانچہ جب وہ سورج کی طرف سختی سے دیکھتا ہے اس کی بصارت جاتی رہتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۲۹۱۶۰ جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا اس نے جادو کا حصہ سیکھا اور جو علم نجوم میں اضافہ کرتا ہے وہ جادو میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی وابو الشیخ فی العظمۃ عن ابن عباس

۲۹۱۶۱ علم نجوم میں اتنا سیکھ سکتے ہو جس سے تاریکیوں میں بحر و بر میں راستوں کی تعیین کر سکو اس سے آگے باز رہو، انساب کا علم اتنا حاصل کرو جس سے تم رشتہ داری کا تعلق معلوم کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

۲۹۱۶۲ انساب کا علم بس اتنا حاصل کرو جس سے تم صلۂ رحمی کا حق ادا کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو، عربیت کا علم بس اتنا حاصل کرو جس سے کتاب اللہ کو سمجھ سکو مزید اضافے سے رک جاؤ علم نجوم اتنا حاصل کرو جس سے بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

باب سوم ...... آداب علم کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول ..... روایت حدیث اور آداب کتابت کے بیان میں

۲۹۱۶۳ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری کوئی بات سنی اور یاد رکھی پھر اسے لوگوں تک پہنچایا بعض حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن انس

۲۹۱۶۴..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر وتازہ رکھے جس نے میری کوئی بات سنی اور یاد رکھی پھر اسے سننے والوں تک پہنچادی بعض حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔

(۱)..... خاص اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرنا۔

(۲)..... ائمہ مسلمین کے لیے خیر خواہی۔

(۳)..... مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا چونکہ جماعت کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

روا حمد بن حنبل والحاکم عن جبیر بن مطعم وابوداؤد وابن ماجه عن زید بن ثابت الترمذی وابن ماجه عن ابن مسعود

۲۹۱۶۵..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد کیا، یہاں تک کہ دوسروں تک پہنچادی بہت سارے حاملین فقہ (فقہ کو) اس شخص تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے جبکہ بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔

رواه الترمذی عن زید بن ثابت

حدیث پڑھنے والوں کے حق میں دعا

۲۹۱۶۶..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر وتازہ رکھے جس نے ہم سے کوچیز سنی پھر ہو بہو جیسے سنی تھی اس طرح دوسروں تک پہنچادی بہت سارے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ رواه احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان عن ابن مسعود

۲۹۱۶۷..... یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے میری سنت (کی اشاعت کریں گے اور) آگے پہنچائیں گے اور لوگوں کو تعلیم دیں گے۔ رواه الطبرانی عن علی

۲۹۱۶۸..... بجز قرآن کے مجھ سے سن کر کسی چیز کو نہ لکھو جس شخص نے مجھ سے سن کر کوئی چیز لکھ رکھی ہے وہ سوائے قرآن کے باقی مٹادے میری احادیث کو روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواه احمد بن حنبل ومسلم عن ابی سعید

۲۹۱۶۹..... لکھو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے زبان سے حق کے سوا کوئی چیز نہیں نکلتی۔

رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عمر

۲۹۱۷۰..... مجھ سے کثرت سے احادیث روایت کرنے سے اجتناب کرو جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے کوئی بات کہی ہے تو حق وسچ بات کہے جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے کوئی بات نقل کی جو میں نے نہیں کہی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواه احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم عن ابی قتادة

۲۹۱۷۱..... جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے کوئی حدیث بیان کی اور وہ سمجھتا ہو کہ اس نے جھوٹ بولا تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

رواه احمد بن حنبل ومسلم ابن ماجه عن سمرة

۲۹۱۷۲..... مجھ سے حدیث روایت کرنے سے ڈرو البتہ وہی احادیث روایت کرو جن کا فی الواقع حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو جو شخص قرآن کے متعلق رائے زنی کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواه احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۴ وضعیف الترمذی ۵۷۰

۲۹۱۷۳..... مجھ سے وہی حدیث روایت کرو جس کے حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو۔ رواه الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۷۶

۲۹۱۷۴..... جب تم حدیث لکھو تو سند کے ساتھ لکھو اگر حق ہوئی تو اس کے اجر وثواب میں تمہیں بھی حصہ مل جائے گا اگر باطل ہوئی تو اس کا وبال جھوٹے پر ہی ہوگا۔ رواہ الحاکم، ابونعیم وابن عساکر عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۴ الجامع المصنف ۲۱۱

۲۹۱۷۵..... میری طرف سے اگر تمہیں ایک آیت بھی پہنچی ہے اسے بھی دوسروں تک پہنچاؤ۔ بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری والنسائی عن ابن عمر

۲۹۱۷۶..... تم احادیث سنتے ہو اور تم سے بھی سنی جائیں گی پھر تم سے سننے والوں سے بھی سنی جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

اسرائیلی روایات

۲۹۱۷۷..... بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج ہیں۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۹۱۷۸..... مجھ سے آگے وہی بات نقل کرو جو تم سنتے ہو اور صرف حق سچ بات کہو جس نے مجھ پر جھوٹ بولا اس کے لیے دوزخ میں گھر بنایا جائے گا وہ اسی میں رہے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی قرصافۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰۲

۲۹۱۷۹..... حدیث بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تم اس کا معنی ومفہوم صحیح بیان کرو الفاظ کی تقدیم وتاخیر میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ الحکیم عن واثلۃ

۲۹۱۸۰..... علم حدیث انہی لوگوں سے حاصل کرو جن کی گواہی معتبر ہو۔ رواہ السجزی والخطیب عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۸۰ المتناھیۃ ۱۸۷

۲۹۱۸۱..... میں تم سے احادیث بیان کرتا ہوں حاضر غائب سے احادیث بیان کرے۔ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

اکمال

۲۹۱۸۲..... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں جو دین میں سے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم وفقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔ رواہ ابن عدی فی العلل عن ابن عباس عن معاذ وابن حبان فی الضعفاء عن ابن عباس ابن عدی وابن عساکر من طرق عن ابی ھریرۃ ابن الجوزی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۶۳-۱۷۵۰۔

۲۹۱۸۳..... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جو انھیں امر دین کا نفع پہنچائیں وہ قیامت کے دن طبقہ علماء سے اٹھایا جائے گا عالم عابد پر ستر درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہر دو درجوں میں کتنا فرق ہے۔

رواہ ابویعلیٰ وابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۹۱۸۴..... جس شخص نے میری امت پر چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائیں گے میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ الشیرازی فی الالقاب وابن حبان فی الضعفاء وابوبکر فی الغیلانیات البیھقی فی شعب الایمان والسلفی وابن النجار عن ابی الدرداء ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهية ۱۷۵،۱۶۳

۲۹۱۸۵ میری امت سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جن سے وہ نفع اٹھاتے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔ رواه ابن الجوزی عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے المتناهية ۱۶۱

۲۹۱۸۶ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لیے چالیس حدیثیں یاد کرے گا اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ رواه ابو نعیم فی الحلیة وابن الجوزی عن ابی مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهية ۱۶۲

۲۹۱۸۷ جس شخص نے میری امت کے نفع نقصان کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائے گا۔

رواه ابن الجوزی عن ابی امامة

۲۹۱۸۸ جس شخص نے میری امت کو نفع پہنچانے کے لیے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں تو وہ علماء میں سے ہوگا اور قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا۔ رواه الدیلمی عن ابن مسعود وعن ابن عباس

۲۹۱۸۹ جس شخص نے میری امت کو حلال وحرام سے آگاہ کرنے کے لیے چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ لکھ دیتے ہیں۔

رواه ابن الجوزی عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهية ۱۸۰

چالیس حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت

۲۹۱۹۰..... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں وہ طبقہ علماء میں سے ہوگا۔ رواه ابن النجار عن ابن عباس

۲۹۱۹۱ جس شخص نے مجھ سے مروی چالیس حدیثیں اس شخص کو نقل کیں جو مجھ سے ملنے والا ہوا سے زمرۂ علماء میں لکھ دیا جاتا ہے اور جملہ شہداء کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ رواه ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمر

۲۹۱۹۲ جس نے مرنے کے بعد چالیس حدیثیں چھوڑیں وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔

رواه الدیلمی وابن الجوزی فی العلل عن جابر بن سمرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهية ۱۷۹۔

۲۹۱۹۳ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر وتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے۔

رواه الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشة

۲۹۱۹۴ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر وتازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اس میں زیادتی نہ کرے تین چیزوں پر کسی مسلمان کا دل دھوکا نہیں کھاتا، اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل، حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا مسلمانوں کی جماعت کی دعا انھیں چاروں طرف سے گھیرے ہوتی ہے۔ رواه ابن عساکر عن انس

۲۹۱۹۵ اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اس شخص تک فقہ پہنچاتے ہیں جو ان سے بڑا فقیہ ہوتا ہے۔

رواه احمد بن حنبل وابن ماجه وسعید بن المنصور عن انس الخطیب عن ابی هریرة الطبرانی عن عمیر بن قتادة اللیثی الطبرانی فی الاوسط عن سعد الرافعی فی تاریخه عن ابن عمر

۲۹۱۹۶... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اور اسے دوسروں تک پہنچائے چنانچہ بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک فقہ کو پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق کسی مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، امت کے لیے خیر خواہی اور مسلمانوں کے جماعت کے ساتھ لازم رہنا مسلمانوں کی جماعت کی دعا مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے دنیا جس شخص کا غم اور مقصد ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے غناء کو نکال دیتے ہیں اور فقر کو اس کی آنکھوں کے درمیان نمایاں کر دیتے ہیں اس کے جمیع امور کو اللہ تعالیٰ پراگندگی کا شکار بنا دیتے ہیں پھر اسے دنیا سے صرف اتنا ہی مل پاتا ہے جو اس کے نصیب میں ہو جس شخص کا غم اور مقصد آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غناء سے بھر دیتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقر کو نکال دیتے ہیں اس کے تمام امور درستی سے تمام ہوتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے قدموں میں گرتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعید بن المنصور والبیھقی فی شعب الایمان عن زید بن ثابت ابن النجار عن ابی ھریرۃ

۲۹۱۹۷.....اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جو میری حدیث سنے اور اس میں کسی قسم کی زیادتی نہ کرے بہت سارے حاملین علم اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والوں کو علم پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۹۱۹۸.....اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مؤمن کا دل دھوکا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لیے عمل صالح کرنا حکمرانوں کی اطاعت اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے رہتی ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن جبیر بن مطعم

۲۹۱۹۹.....اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل حکمرانوں کے ساتھ خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے ہوتی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن جبیر وابن عساکر عن انس

۲۹۲۰۰.....اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری بات سنی اسے یاد کیا پھر ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھا اور سمجھا بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔ رواہ ابن النجار عن ابن مسعود

۲۹۲۰۱.....اللہ تعالیٰ اس بندے کو شاداب رکھے جو میری بات سنے اور اس میں کچھ زیادتی نہ کرے بہت سارے حاملین کلمہ اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے کو کلمہ پہنچا دیتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا: اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا، حکمرانوں کے متعلق خیر خواہ ہونا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا انھیں چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔

رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ عن معاذ بن جبل

تبلیغ علم کی فضیلت

۲۹۲۰۲.....اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اور اسے یاد رکھے بہت سارے فقہ کے اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے فقہ کے اٹھانے والے اپنے سے بڑے فقیہ کو پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل، مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔

رواہ الطبرانی وابن قانع وابونعیم وابن عساکر عن النعمان بن بشیر عن ابیہ

کلام:...... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۵۸

۲۹۲۰۳..... اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جوایک کلمہ سنے یادو کلمے سنے یا تین یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ کلمے سنے (کلمہ سے مراد بات ہے کلمۂ ایمان مرادنہیں یعنی کلمہ لغوی معنی ہے مطلب حدیث ہے) پھران کی دوسروں کو تعلیم کی۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۹۲۰۴..... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو مجھ سے کوئی حدیث سنے اسے یادرکھے اور پھر اسے اوروں تک پہنچائے بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں اور بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔ تین چیزوں کے متعلق مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ کے لیے خالص عمل کرنا، حکمرانوں کی خیرخواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے رہتی ہے۔

رواہ ابن حبان عن زید بن ثابت

۲۹۲۰۵..... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو مجھ سے حدیث سنے پھر ہو بہو جیسے سنی تھی ویسے ہی آگے پہنچائے بہت سارے پہنچائے ہوئے سننے والوں سے زیادہ یادرکھنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن ابن مسعود

۲۹۲۰۶..... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو ہم سے حدیث سنے اسے یادرکھے پھر اپنے سے زیادہ یادرکھنے والے تک پہنچادے۔

رواہ ابن عساکر عن زید بن خالد الجھنی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۵ وضعیف المشتہر ۷۱

فائدہ:...... مذکورہ بالا احادیث کا مطلب یوں واضح ہوجاتا ہے کہ محدثین احادیث کو حفظ کرنے اور دوسروں تک من وعن احادیث پہنچانے کے ذمہ دار ہیں جبکہ محدثین فقہاء نہیں ہوتے چونکہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر محدث فقیہ ہو جبکہ ہر فقیہ کا محدث ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ امام زہری پائے کے محدث ہیں اور فقہ میں ان کا وہ مقام ہیں جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ساری احادیث امام زہری سے سن کر فقہ کے مسائل مستنبط کیے ہیں گویا محدثین دوافروش کی طرح ہوتے ہیں اور فقہاء طبیب کی مانند ہیں۔

۲۹۲۰۷..... میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں حاضر غائب کو پہنچادے۔ رواہ الدیلمی عن عبادۃ بن الصامت

۲۹۲۰۸..... یا اللہ! میرے ان خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث روایت کریں گے میری سنت دوسروں تک پہنچائیں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والرامھرمزی فی المحدث الفاصل والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث وابن النجار عن ابن عباس عن علی، قال الطبرانی والاوسط: تفرد بہ احمد بن عیسیٰ ابوطاھر العلوی قال فی المیزان: قال الدارقطنی: کذاب والحدیث باطل وفی النسائی ذکرہ ابن ابی حاتم ولم یذکر فیہ جرحا ولا تعدیلاً

۲۹۲۰۹..... میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو عرض کی گئی یارسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں فرمایا وہ لوگ جو میری سنت کو زندہ کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں گے۔ ابونصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن الحسن بن علی

۲۹۲۱۰..... جب تمہیں مجھ سے مروی کوئی حدیث سنائی جائے جو حق کے موافق ہو اسے لےلو خواہ میں نے وہ بیان کی ہو یا نہ کی ہو۔

رواہ العقیلی عن ابی ھریرۃ وقال منکر ولیس لھذا اللفظ اسناد صحیح

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۳ تذکرۃ الموضوعات ۲۷

۲۹۲۱۱..... جب تمہیں میری طرف منسوب کرکے کوئی حدیث سنائی جائے وہ حدیث جانی پہچانی ہو اور تمہارے لیے اوپری (منکر) نہ ہو خواہ میں نے کہی ہو یا نہ کہی ہو اس کی تصدیق کرلو چونکہ میں معروف بات کہتا ہو منکر نہیں کہتا جب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث سنائی جائے جسے تم اوپری سمجھو اور معروف نہ سمجھو تو اس کی تکذیب کردو چونکہ میں منکر بات نہیں کہتا جو معروف نہ ہو۔ رواہ الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التعقبات ۶ الضعیفۃ ۱۰۸۵

۲۹۲۱۲..... جب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث سنائی جائے جو حق کی موافق ہو سمجھ لو میں نے اسے کہا ہے (رواہ البزار عن ابی ھریرۃ وضعف)

۲۹۲۱۳..... جس شخص نے میری طرف سے کوئی حدیث سنائی اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے موافق ہو تو میں نے ہی اسے کہا ہے اگرچہ حقیقتاً میں نے اسے نہ کہا ہو۔ رواہ ابن عساکر عن البختری بن عبید الطابخی عن ابیہ عن ابی ھریرۃ

۲۹۲۱۴......جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی اچھی بات کہی جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہو تو میں نے ہی اس بات کو کہا ہے، جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا جو کتاب اللہ اور میری سنت کے مخالف ہو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

رواہ الدیلمی عن نهشل عن الضحاک عن ابن عباس

۲۹۲۱۵......جب تم حرام کو حلال نہ قرار دو اور حلال کو حرام نہ قرار دو اور صحیح معنی کو ادا کرو تو اس وقت حدیث (بالمعنی) بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں (رواہ الحکیم الطبرانی ابن عساکر عن یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمۃ اللیثی عن ابیہ عن جدہ) عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور جیسے سنی ہوتی ہے ایسے ہی اس کی ادائیگی پر ہم قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

ورواہ الحکیم عن ابی هریرۃ

۲۹۲۱۶......کمی زیادتی کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ جب تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار نہ دو اور معنی صحیح بیان کرو۔

رواہ عبد الرزاق وابو موسیٰ عن محمد بن اسحاق بن سلیمان بن اکیمۃ اللیثی عن ابیہ عن جدہ)

اکیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور پھر اسے ادا کرنے (بیان کرنے) کی قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۱۷......میری طرف سے احادیث روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ تم ان سے مروی کوئی بھی روایت بیان کرو گے اس میں کوئی نہ کوئی ضرور عجیب بات ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی هریرۃ

۲۹۲۱۸......احادیث بیان کرو اور جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی وسمویہ والخطیب فی کتاب تقیید العلم عن رافع بن خدیج

۲۹۲۱۹......میرے بعد تمہارے پاس ایک قوم آئے گی جو تم سے میری احادیث کے متعلق سوال کریگی انھیں وہی احادیث سناؤ جو تمہیں یاد ہوں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے اسے چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ ابونعیم عن ابی موسیٰ الغافقی

۲۹۲۲۰......مجھ سے مروی احادیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں میری طرف سے احادیث بیان کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ بولو جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے بنی اسرائیل کی روایت بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۲۹۲۲۱......جو کچھ مجھ سے سنو اسے آگے بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے بغیر علم کے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ ابن عساکر عن انس

۲۹۲۲۲......لکھو کوئی حرج نہیں۔رواہ الحکیم، الطبرانی وسمویہ الخطیب فی کتاب تقیید العلم عن رافع بن خدیج

کہتے ہیں: میں نے عرض کی! یا رسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری چیزیں سنتے ہیں کیا ہم انھیں لکھ لیا کریں۔اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۲۳......جس شخص نے میری طرف سے چالیس حدیثیں اس نیت سے لکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردے اس کی بخشش ہوجائے گی اور اسے شہیدوں کا ثواب ملے گا۔رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمرو

۲۹۲۲۴......اے زید میرے لیے یہود کی کتاب سیکھو بخدا! میں اپنی کتاب کے متعلق یہودیوں سے بے خوف نہیں ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل عن زید بن ثابت

۲۹۲۲۵......میں ایک قوم کی طرف خط لکھنا چاہتا ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اس میں کمی زیادتی کریں گے لہٰذا سریانی زبان سیکھو۔

رواہ عبد بن حمید عن زید بن ثابت

۲۹۲۲۶۔۔۔۔ جوشخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنی جگہ تلاش کرے۔ رواہ الشافعی والبیھقی فی المعرفۃ عن ابی قتادۃ

۲۹۲۲۷ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تاکہ اس جھوٹ کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی عن عمر وبن حریث

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۴۹ والضعیفۃ ۱۰۱۱

۲۹۲۲۸ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تاکہ اس جھوٹ سے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی عن عمرو بن حریث والبزار وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔ حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الموضوعات ۱۲۷۹۶ الوضع فی الحدیث ۳۱۱۱

۲۹۲۲۹۔۔۔۔۔ جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔ رواہ الطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۹۲۳۰۔۔۔۔۔ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے یا دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔ رواہ البزار عن انس

۲۹۲۳۱۔۔۔۔۔ جس شخص نے روایت حدیث میں مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ البزار عن انس

۲۹۲۳۲۔۔۔۔۔ جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۲۳۳ جس شخص نے اپنے نبی پر یا اس کی اولاد پر یا اس کے والدین پر جھوٹ بولا وہ جنت کی خوشبو سونگھنے نہیں پائے گا۔ رواہ ابن جریر الطبرانی، وابن عدی والخرانطی فی مساوی الاخلاق عن اوس بن اوس الثقفی قال ابن عدی لا اعلم یرویہ غیر اسماعیل بن عیاش

۲۹۲۳۴۔۔۔۔ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا قیامت کے دن زبردستی اس سے بال کے کونوں میں گرہ دلوائی جائے گی اور وہ اس کی قدرت نہیں رکھے گا۔ رواہ ابن قانع والحاکم وتعقب وابن عساکر عن صھیب

۲۹۲۳۵۔۔۔۔۔ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا کسی ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب عن ابی بکر

جھوٹی حدیث بیان کرنے پر وعید

۲۹۲۳۶۔۔۔۔۔ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔

رواہ ابویعلی عن ابی بکر

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۳

۲۹۲۳۷۔۔۔۔۔ میری طرف سے کثرت روایت سے اجتناب کرو جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے حق سچ بات کہے جس نے میری طرف سے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی قتادۃ

۲۹۲۳۸۔۔۔ اے لوگو! کثرت سے احادیث روایت کرنے سے گریز کرو مجھ پر جو شخص کوئی بات کہے تو حق وسچ بات کہے، اگر کسی نے میری طرف منسوب کرکے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن ابی عاصم والحاکم وسعید بن المنصور عن ابی قتادہ

۲۹۲۳۹۔۔۔۔۔ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا میری کہی ہوئی کسی بات کو رد کیا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الخطیب فی الجامع عن ابی بکر

۲۹۲۴۰۔۔۔۔ یا اللہ میں لوگوں کے لیے اپنے اوپر جھوٹ بولنا حلال نہیں کرتا۔ رواہ ابن سعد عن المنقع بن حصین التمیمی

۲۹۲۴۱۔۔۔۔۔ یا اللہ میں اپنے اوپر جھوٹ بولنا لوگوں کے لیے حلال نہیں کرتا۔ رواہ الطبرانی عن المنقع التمیمی

۲۹۲۴۲.....جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے حدیث بیان کی اور جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة عن طلحة بن عبیداللہ

۲۹۲۴۳.....جس شخص نے میری طرف جھوٹی حدیث منسوب کرکے بیان کی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۹۲۴۴.....جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی اور ایسے ہی بیان کی جیسے سنی تھی اگر حق وسچ ہوتو اس کا اجروثواب تمہارے لیے اوراس کے لئے ہے۔اوراگر جھوٹ ہوتو اس کا وبال اس شخص پر ہوگا جس نے اس کی ابتدا کی ہو۔رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۹۲۴۵.....جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی جو میں نے نہ کہی ہو یا میرے حکم میں کمی کی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ العقیلی عن ابی بکر

۲۹۲۴۶.....جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے جس شخص نے حق ولاء کو مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا وہ بھی دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔رواہ ابن عساکر عن عائشة

۲۹۲۴۷.....جس شخص نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے جس شخص سے اس کا بھائی مشورہ طلب کرے اور وہ اسے درست وصحیح مشورہ نہ دے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی جس شخص نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

رواہ الحاکم والبیھقی عن ابی ھریرة

۲۹۲۴۸.....جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی عن اسامة بن زید ابو نعیم عن جابر بن عابس العبدی احمد بن حنبل الطبرانی عن سلمة بن الاکوع احمد بن حنبل والطبرانی عن عقبة بن عامر والحاکم عن الزبیر بن العوام احمد بن حنبل عن ابن عمرو الشافعی الحاکم و البیھقی فی العرفة عن ابی ھریرة احمد بن حنبل عن عثمان

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۰۷

۲۹۲۴۹.....جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے جس شخص نے میری حدیث رد کی جو اسے پہنچی ہو میں قیامت کے دن اس سے جھگڑا کروں گا جب تمہیں میری طرف منسوب کوئی حدیث پہنچے اور تم اسے معروف نہ سمجھو تو کہہ دو! اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۹۲۵۰.....حدیث وہی ہے جسے تم معروف سمجھو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۲۹۲۵۱.....جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دوزخ میں ٹھکانا بنالے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ کی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن میں کمی زیادتی ہوجاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے، میری مراد یہ ہے کہ اسلام کو بدنام کرنے کے لیے کوئی شخص مجھ پر جھوٹ بول کر حدیث بیان کرے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا دوزخ کی بھی آنکھ ہوتی ہے؟ فرمایا: جی ہاں فرمان باری تعالیٰ ہے۔”اذا راتھم من مکان بعید“ جب دوزخ انہیں دور سے دیکھ لے گی چنانچہ دوزخ بھی دیکھے گی جب اس کی آنکھیں ہوں گی۔رواہ الطبرانی وابن مردویہ عن ابی امامة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۸۷

۲۹۲۵۲.....جس نے میری طرف منسوب کرکے کوئی بات کہی جو فی الواقع میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے جس شخص سے اس کا بھائی کوئی مشورہ لے اور وہ اسے غلط مشورہ دے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرة

۲۹۲۵۳.....مجھ پر جھوٹ نہ بولو چونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیہ

۲۹۲۵۴.....مجھ پر جھوٹ نہ بولو جو شخص مجھ پر جھو[illegible] ہے وہ سینہ زوری کرتا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفة

۲۹۲۵۵..... کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو۔ رواہ الطبرانی عن واثلة

۲۹۲۵۶..... جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے دوزخ میں اس کے لیے گھر بنا دیا جاتا ہے۔

رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی بکر بن سالم بن عبداللّٰہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ

۲۹۲۵۷..... یقیناً تمہاری مدد کی جائے گی تم درستی پر رہو گے اور تمہارے لیے فتوحات کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے صلۂ رحمی کرے جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح والبیھقی عن ابن مسعود

عالم اور متعلم کے آداب از اکمال

۲۹۲۵۸..... بچے کا حفظ پتھر پر لکیر کی مانند ہے جبکہ بڑی عمر کے شخص کا حفظ کرنا پانی پر لکیر کی مانند ہے۔

رواہ ابو نعیم عن انس الخطیب فی الجامع عن ابن عباس

۲۹۲۵۹..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی معاملے میں شک کرے وہ اس کے متعلق مجھ سے پوچھ لے۔

رواہ ابن جریر والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۹۲۶۰..... سوال نصف علم ہے میانہ روی نصف معیشت ہے جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے مفلسی کا شکار نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۴۷۶

۲۹۲۶۱..... سوال نصف علم ہے میانہ روی نصف معیشت ہے میانہ روی میں آدمی مفلسی کا شکار نہیں ہوتا بخار موت کا قائد ہے دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال عن انس وفیہ شبیب بن بشر لین الحدیث

۲۹۲۶۲..... اچھا سوال نصف علم ہے۔ رواہ الازدی فی الضعفاء وابن السنی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۵۸ والتمییز

۲۹۲۶۳..... علماء سے سوال کرو حکماء کے ساتھ مل بیٹھو اور بڑوں کے ساتھ مجلس کرو۔ رواہ الحکیم عن ابی جحیفة

۲۹۲۶۴..... عالم کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے علم پر خاموش رہے جاہل کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی جہالت پر خاموش رہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون. رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور عن جابر

۲۹۲۶۵..... اے لوگو علم حاصل کرنے سے آتا ہے اور فقہ بھی کوشش اور حاصل کرنے سے آتا ہے اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن معاویة

۲۹۲۶۶..... علم حاصل کرنے سے آتا ہے بردباری بردبار رہنے سے آتی ہے جو شخص خیر و بھلائی کی تلاش میں رہتا ہے اسے بھلائی عطا ہو جاتی ہے جو شخص برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے وہ برائی سے بچ جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرة

۲۹۲۶۷..... علم کی طلب میں لگے رہو اور علم کے لیے وقار اور بردباری سیکھو جن لوگوں سے علم حاصل کرو اور جنہیں علم سکھاؤ ان سے نرمی سے پیش آؤ ظلم کرنے والے علماء مت بنو ورنہ جہالت تمہارے علم پر غالب آجائے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۲

۲۹۲۶۸..... سوموار اور جمعرات کے دن علم طلب کرو چونکہ طالب کے لیے ان دنوں میں آسانی ہوتی ہے جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی

کام پیش آئے وہ صبح صبح اس کی لیے نکلے چونکہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ میری امت کے لیے صبح میں برکت دے۔

رواہ ابن عدی عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۴۹۱ والمتناھیۃ ۵۰۲

۲۹۲۶۹.......جب تم علم کے لیے بیٹھو یا مجلس علم میں بیٹھو تو قریب ہو کر بیٹھو ایک دسرے کے پیچھے بیٹھو متفرق ہو کر نہ بیٹھو جس طرح اہل جاہلیت بیٹھتے ہیں۔رواہ ابونعیم فی آداب العالم والمتعلم والدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۹ والتنزیۃ ۱؍۲۷۱

۲۹۲۷۰.......کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے متعلق خبر نہ دوں ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کے پاس پناہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دے دیتا ہے دوسرا شخص حیاء کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے حیاء آتی ہے تیسرا شخص روگردانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے روگردانی کرتا ہے۔

رواہ البخاری مسلم الترمذی عن ابی واقد اللیثی

رسول کریم ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں تین آدمی آئے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی وہیں بیٹھ گیا دوسرا مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا جبکہ تیسرا واپس لوٹ گیا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۷۱.......کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں پہلے نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر کرم فرمایا دوسرے نے حیاء کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیاء کر لی جبکہ تیسرے نے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی بے نیازی برتی اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار ستائش ہے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلاً

۲۹۲۷۲.......رہی بات اس شخص کی سو یہ آیا اور ہمارے پاس بیٹھ گیا اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر عنایت فرمائی رہی بات اس کی جو تھوڑا سا چلا سو اس نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیاء کر لی رہی بات اس شخص کی جو واپس لوٹ گیا اس نے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے نیازی برتی۔رواہ الحاکم عن انس

۲۹۲۷۳.......یہ علم دین ہے لہٰذا دیکھ لیا کرو کہ یہ دین تم کیسے لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب والدیلمی الحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۶۷ والاتقان ۱۴۴۱ حدیث کی سند میں ابراہیم بن ھیثم ضعیف راوی ہے البتہ امام مسلم نے یہی حدیث ابن سیرین کی سند سے بھی روایت کی ہے یہ ضعیف روایت مسلم کی روایت کی مؤید ہے۔

۲۹۲۷۴.......یہ علم دین ہے تمہیں دیکھ لینا چاہئے کہ دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔رواہ ابن عدی والحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۲۷۵.......عنقریب ایک قوم آئے گی جو علم کی طلب میں نکلے گی جب تم انھیں دیکھو ان سے خیر خواہی سے پیش آؤ۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابی سعید

طالب علم کا استقبال کرو

۲۹۲۷۶.......لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے اور دور دراز علاقوں سے سفر کر کے تمہارے پاس پہنچیں گے علم کے متعلق تم سے سوال کریں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں ان سے خیر خواہی سے پیش آنا۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۹۴

۲۹۲۷۷.......مشرق کی طرف سے تمہارے پاس بہت سے لوگ آئیں گے اور حصول علم ان کا مقصد ہو گا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھا سلوک کرنا۔رواہ الترمذی قال غریب عن ابی سعید

الکلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۷

۲۹۲۷۸　عنقریب تمہارے پاس میرے بعد بہت ساری قومیں آئیں گی جو تم سے علم حاصل کریں گی، جب وہ تمہارے پاس آئیں انہیں تعلیم دواوران سے نرمی کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

۲۹۲۷۹　پہلی کتابوں میں لکھا ہے: اے ابن آدم مفت تعلیم دو جس طرح تمہیں مفت تعلیم دی گئی ہے۔ رواہ ابن لال عن ابن مسعود

۲۹۲۸۰　جس شخص کے پاس علم ہو وہ علم کا صدقہ کرے جس کے پاس مال ہو وہ مال صدقہ کرے۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

۲۹۲۸۱　تمہیں ہدایت دینے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں بنا کر بھیجا گیا معلم بن جاؤ، ضد وہٹ دھرمی کرنے والے نہ بنو لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھاؤ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن الاعمش عن عمرو ابن مرة الجملی عن ابن ابی البحتری

۲۹۲۸۲　ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق بات کریں۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۹۲۸۳　جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی جس کی تفسیر وہ جانتا ہے اور نہ وہ شخص جانتا ہے جسے حدیث سنائی ہے گویا وہ سنانے والے کے لیے اور سننے والے کے لیے فتنہ ہوگی۔ رواہ ابن السنی عن عائشة وفیه عبادبن بشر

۲۹۲۸۴　میری احادیث میں سے میری امت کو وہی حدیثیں سناؤ جو ان کی عقلوں میں سما سکتی ہوں۔ رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۲۹۲۸۵　علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو چونکہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے سوال کرے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۲۸۶　علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چنانچہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عباس

۲۹۲۸۷　...اے جماعت صحابہ! علم کے معاملہ میں خیر خواہ رہو ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چونکہ ایک شخص کا علم میں خیانت کرنا مال میں خیانت کرنے سے زیادہ خطرناک ہے اللہ تعالیٰ تم سے سوال کرے گا۔

رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس وفیه عبدالقدوس بن جبیب الکلاعی متروک

۲۹۲۸۸　جب کوئی عالم ایک جماعت کو چھوڑ کر دوسری جماعت کو علم کے لیے مخصوص کرے تو اس سے عالم کو نفع ہوگا اور نہ ہی متعلم کو۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

فائدہ:... اگر انتظام وانصرام کے پیش نظر یا جماعت بندی کے لحاظ میں ایسا کیا جائے تو یہ صورتیں اس میں داخل نہیں مثلاً قرآن کی تفسیر تبھی پڑھائی جاتی ہے جب طالب علم ذیلی علوم کی واقفیت حاصل کر لیتا ہے اسی طرح علم کلام کے مسائل تبھی سمجھ میں آتے ہیں جب منطق کی ابتدائی کتب پڑھ لی ہوں۔ اس توضیح کو سامنے رکھ کر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک عالم ہمسر طلباء میں سے بعض کا انتخاب کرے اور بعض کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دے لامحالہ وہ اس صورت جو حدیث میں بیان ہوئی ہے داخل ہے۔

۲۹۲۸۹　عالم کے لیے لازم ہے کہ وہ کم سے کم ہنسنے والا ہو زیادہ سے زیادہ رونے والا ہو نفسی مزاح سے اجتناب کرتا ہو شور نہ مچاتا ہو مقابلہ نہ کرتا ہو جھگڑتا نہ ہو اگر بات کرے تو حق بات کرے اگر خاموش رہے تو باطل سے خاموش رہے اگر داخل ہو تو نرمی اس سے آشکارہ ہوتی ہو اگر باہر نکلے تو بردباری اس سے ٹپکتی ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی

۲۹۲۹۰　جس نے کہا میں عالم ہوں وہ جاہل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۲۹۱　یہ فتویٰ کا وقت نہیں ہے۔ رواہ ابن السنی عن ابی سعید)

کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے گھر سے نکلے ایک اعرابی ملا اس نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۹۲　سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے "امابعد" کا استعمال کیا ہے اور یہ فصل خطاب ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی موسیٰ

کتابت اور مراسلت کا بیان

۲۹۲۹۳... خط کا جواب دینا واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۵۶ الاتقان ۴۱۵

۲۹۲۹۴... خط کا جواب دینا واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ رواہ ابن عدی عن انس ابن لال عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۴۱۵ وتذکرۃ الموضوعات ۱۶۴

۲۹۲۹۵... خط کا اکرام اسے سربمہر کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۲۹۶... جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی کا خط کھولا اور اس میں دیکھا گویا اس نے دوزخ میں دیکھا۔ رواہ الطبرانی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۴

۲۹۲۹۷... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو اپنے نام سے ابتداء کرے جب خط لکھ لے تو اسے خاک آلود کرے چونکہ یہ اس کی کامیابی کا سبب ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۴ والشذرۃ ۶۹

۲۹۲۹۸... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو اپنے نام سے ابتداء کرے۔ رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۱ وضعیف الجامع ۶۷۱

۲۹۲۹۹... جب تم میں سے کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے وہ لفظ الرحمٰن کو واضح کر کے لکھے۔

رواہ الخطیب فی الجامع والطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۲ وضعیف الجامع ۶۷۳

۲۹۳۰۰... جب تم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو تو سین کے دندانے نمایاں کر کے لکھو۔ رواہ الخطیب وابن عساکر عن زید بن ثابت

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۷۵ والضعیفۃ ۱۷۳۷

۲۹۳۰۱... جب خط لکھ چکو تو قلم اپنے کان کے پیچھے رکھ لو چونکہ یہ یاد دلانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۶۶۱ ضعیف الجامع ۶۷۶

۲۹۳۰۲... قلم کان کے پیچھے رکھ چونکہ یہ لکھنے والے کو زیادہ یاد کرانے کا سبب ہے۔ رواہ الترمذی عن زید بن ثابت

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۳ اسنی لمطالب ۸۴۶

۲۹۳۰۳... عجمی لوگ جب خط لکھتے ہیں ابتداء میں؟ اپنے بڑوں کے نام لکھتے ہیں جب تم خط لکھو پہلے اپنا نام لکھو۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۴۹

۲۹۳۰۴... خوبصورت خط حق بات کی وضاحت میں اضافہ کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۱۴ وضعیف الجامع ۲۹۴۲

اکمال

۲۹۳۰۵..... اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو، آپ ﷺ نے خط (کتابت) کی طرف اشارہ کیا۔

رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ وقال: اسنادہ لیس بذلک القائم: الحکیم عن ابن عباس والضیاء عن جابر

کہ ایک شخص نے کند ذہنی کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۷۴ الاتقان ۱۲۶

۲۹۳۰۶..... جب تم میں سے کوئی شخص خط لکھے تو خط کو خاک آلود کرلے چونکہ مٹی برکت والی چیز ہے اور وہ کام پورا ہونے میں سودمند ہے۔

رواہ ابن عدی عن جابر

۲۹۳۰۷..... جب کوئی خط لکھو تو اسے خاک آلود کرلو چونکہ وہ کام کے لیے باعث کامیابی ہے اور مٹی برکت والی چیز ہے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن جابر قال ابن عدی منکر

۲۹۳۰۸..... خط کو خاک آلود کرو چونکہ مٹی برکت والی ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۹۵ المتناھیۃ ۱۰۲

۲۹۳۰۹ خط کو خاک آلود کرو چونکہ اس سے کام جلدی پورا ہوتا ہے۔

رواہ العقیلی وابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس، ابن الجوزی فی العلل عن ابی ہریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۱۳ ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۲۳

۲۹۳۱۰..... خط کو خاک آلودہ کرو چونکہ اس سے برکت بڑھ جاتی ہے اور کام جلدی پورا ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۴

۲۹۳۱۱..... خط کو خاک آلودہ کرو چونکہ اس سے کام جلدی پورا ہوتا ہے۔ رواہ ابن منیع عن یزید بن ابی الحجاج

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۷۹ المتناھیۃ ۱۰۹

۲۹۳۱۲ جب تم خط لکھو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی سین کو اچھی طرح سے لکھو اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی اور اسی میں رب تعالیٰ کی رضا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۹۳۱۳ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے اور ''اللہ'' کی ھاء کو واضح گولائی دے کر لکھے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس برائیاں مٹا دیتے ہیں اور دس درجات بلند کر دیتے ہیں جو شخص دیکھ کر قرآن مجید پڑھتا ہے اس کے لیے شہید کا اجر وثواب ہے جو شخص اجنبی (پردیس میں) مرتا ہے وہ شہید کی موت مرتا ہے۔ رواہ الرافعی عن ابن مسعود

فصل دوم..... متفرق آداب کے بیان میں

۲۹۳۱۴ ..... لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے دور دراز علاقوں سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے اور ان کا مقصد حصول علم دین ہوگا جب یہ لوگ تمہارے پاس آئیں ان سے اچھا سلوک کرنا۔ رواہ الترمذی ابن ماجہ عن ابی سعید

۲۹۳۱۵..... آدمی کے ایمان کامل ہونے میں سے ہے کہ آدمی ہر بات دوسرے سے پوچھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۲۹۳۱۶ ..... یہ علم دین ہے دیکھ لیا کرو کہ تم اپنا دین کن لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔ رواہ الحاکم عن انس السجزی عن ابی ہریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶۷ الاتقان ۴۴۱

۲۹۳۱۷۔۔۔۔۔علم تعلم (سیکھنے) سے آتا ہے بردباری بردبار رہنے سے آتی ہے جو شخص خیر کا متلاشی ہوتا ہے اسے خیر عطا کر دی جاتی ہے جو شخص برائی سے بچتا ہے وہ برائی سے بچالیا جاتا ہے۔رواہ الدار قطنی فی الا فراد الخطیب عن ابی ھریرۃ الخطیب عن ابی الدرداء

۲۹۳۱۸۔۔۔۔۔لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جس کے سمجھنے کی ان میں قدرت ہو کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی وھو فی صحیح البخاری موقوف

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۴۲ اسنی المطالب ۵۵۵

۲۹۳۱۹۔۔۔۔۔خنزیروں کے منہوں میں موتیوں کو مت پھینکو۔رواہ ابن النجار عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۶

فائدہ:۔۔۔۔۔۔حدیث کا مطلب ہے کہ نااہل کے آگے علم کے موتی مت پھلاؤ۔

۲۹۳۲۰۔۔۔۔۔کتوں کے منہوں میں موتی مت ڈالو۔رواہ المخلص عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۳۳ التنزیہ ۲۶۲۱

۲۹۳۲۱۔۔۔۔۔جہاں کتاب اللہ جائے تم بھی اس کے ساتھ ساتھ رہو۔رواہ الحاکم عن حذیفۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹۲

۲۹۳۲۲۔۔۔۔۔اہل شرف سے علم کے متعلق پوچھو اگر ان کے پاس علم ہو تو اسے لکھ لو چونکہ اہل شرف جھوٹ نہیں بولتے۔

رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۷۹ المغیر ۷۶

۲۹۳۲۳۔۔۔۔۔جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پاس بیٹھے تو اس سے سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے سوال کرے ضد اور ہٹ دھرمی کے لئے سوال نہ کرے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

۲۹۳۲۴۔۔۔۔۔جانب مشرق سے تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لیے لوگ آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھائی سے پیش آؤ۔

رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۷۔

طالب علم کو مرحبا کہنا

۲۹۳۲۵۔۔۔۔۔عنقریب تمہارے پاس مختلف اقوام حصول علم کے لیے آئیں گے جب تم انھیں دیکھو تو کہو: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں مرحبا ہے اور انھیں مسائل بتاؤ۔رواہ ابن ماجہ من ابی سعید

۲۹۳۲۶۔۔۔۔۔رب تعالیٰ کی دائیں طرف (اللہ تعالیٰ کی دونوں اطراف دائیں ہی ہیں) لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء وہ اپنے ٹھکانے میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں گے وہ مختلف قبائل کے جمع شدہ لوگ ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہوں گے اور پاکیزہ کلام کو چنتے رہیں گے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوریں چُن چُن کر کھاتا ہے۔رواہ الطبرانی عن عمرو بن عبسۃ

۲۹۳۲۷۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کے سائے کی طرف آگے بڑھنے والوں کے لیے خوشخبری ہے جنہیں جب حق دیا جاتا ہے اسے قبول کرتے ہیں جب ان سے حق کا سوال کیا جاتا ہے اسے جواب دیتے ہیں یہ وہ ہیں جو لوگوں کے لیے وہ فیصلہ کرتے ہیں جو اپنے لیے کرتے ہیں۔

رواہ الحکیم عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۳۳

۲۹۳۲۸......دو حریص کبھی سیر نہیں ہوئے ایک طالب علم دوسرا طالب دنیا۔ رواہ ابن عدی عن انس البزار عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۲۱۵ اسنی المطالب ۱۵۳۸

۲۹۳۲۹......علماء کے لیے بشارت ہے عبادت گزاروں کے لیے بھی بشارت ہے اور بازار والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۷ المغیر ۹۰

۲۹۳۳۰۔ علم حاصل کرو آسانی پیدا کرو مشکل نہ پیدا کرو نفرت نہ دلاؤ جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے تو خاموش رہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد عن ابن عباس

۲۹۳۳۱......تعلیم دو اور سختی نہ کرو چونکہ معلم سختی کرنے والے سے اچھا ہوتا ہے۔ رواہ الحارث ابن عدی، البیھقی عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۱۶ الشذرۃ ۲۰۹

۲۹۳۳۲۔ علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔ رواہ الحکیم وسمو یہ عن انس الطبرانی وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۲۷۰ والجامع المصنف ۲۰۹

۲۹۳۳۳۔ اپنے ہاتھ سے مدد لو (یعنی لکھ لیا کرو)۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرة الحکیم عن ابن عباس

۲۹۳۳۴۔ ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو وہ لولے ہاتھ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن ھریرة

۲۹۳۳۵۔ علم کو یاد رکھو اور علم کو روایت ہی نہ کرتے جاؤ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۹۴۶ ضعیف الجامع ۴۲۸۲

۲۹۳۳۶ جو شخص صغر سنی میں علم حاصل کرتا ہے تو اس کا علم پتھر پر لکیر کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص بڑی عمر میں علم حاصل کرتا ہے اس کی مثال پانی پر لکیر کی سی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۲۸ التمییز ۱۰۸

۲۹۳۳۷۔ علماء علم کو یاد رکھتے ہیں جبکہ سفہاء علم کو روایت کرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن الحسن مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۹۹ الضعیفة ۲۲۶۳

۲۹۳۳۸......جن لوگوں سے تم علم حاصل کرو ان کا احترام اور عزت کرو اور جنہیں تم تعلیم دو ان کا بھی اکرام کرو۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۲۶۔

۲۹۳۳۹......اپنے نفس سے فتویٰ لو اگرچہ تمہیں مفتیان کرام فتویٰ دیں۔ رواہ البخاری فی تاریخه عن وابصة

۲۹۳۴۰۔ پیر کے دن علم حاصل کرو چونکہ اس دن طالب علم کو حصول علم میں آسانی ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۰۹ وضعیف الجامع ۹۰۸

۲۹۳۴۱ صبح صبح حصول علم کے لیے نکلا کرو چونکہ میں نے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے صبح کی برکت کے لیے دعا کی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

۲۹۳۴۲......عالم جب اپنے علم سے رب تعالیٰ کی خوشنودی چاہتا ہے تو اس سے ہر چیز ڈرتی ہے اور جب علم سے خزانے جمع کرنا اس کا مقصد ہو تو پھر وہ خود ہر چیز سے ڈرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۶ المغیر ۹۵

حرف عین ...... کتاب العلم از قسم افعال

باب ...... علم کی فضیلت اوراس کی ترغیب کے بیان میں

۲۹۳۴۳ ..... ابوعالیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں پڑھو چونکہ جبرئیل امین نے نبی کریم ﷺ پر پانچ پانچ آیتیں نازل کی ہیں۔ رواہ المرهبي في فضل العلم والبيهقي في شعب الايمان والبخاري في الادب المفرد

۲۹۳۴۴ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ لوگ تیر اندازی کررہے تھے اور نشانے میں ان سے خطا ہو جاتی تھی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری تیر اندازی کتنی بری ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہم سیکھ رہے ہیں۔ فرمایا تمہارے کلام کی برائی نشانے کی برائی سے زیادہ سخت ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنی زبان کو درست کرے۔

رواه العقيلي الدارقطني في الافراد والعسكري في الامثال وابن الانباري في الايضاح والمرهبي البيهقي في شعب الايمان وقال اسناده غير قوي الخطيب في الجامع والديلمي وابن الجوزي في الواهيات

۲۹۳۴۵ ..... ابوغفار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ لوگ تیر اندازی کررہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا نشانہ کتنا برا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم متعلمین (سیکھتے) ہیں فرمایا: تمہارا بولا ہوا لفظ تمہاری تیر اندازی سے زیادہ بُرا ہے ان میں سے کسی نے یہ بھی کہا: اے امیر المؤمنین! يضحي بالضبي ہرن کے ساتھ قربانی دی جاسکتی ہے (یعنی ہرن کی قربانی دی جاسکتی ہے) فرمایا! اگر تم "يضحي صبيٌ" کہتے اچھا ہوتا۔ اس نے عرض کی: یہ بھی ایک لغت ہے فرمایا: سزا جاتی رہے گی اور وحشی جانوروں کی قربانی نہیں دی جاسکتی۔

رواه ابن الانباری

۲۹۳۴۶ ..... احنف بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سردار بننے سے پہلے پہلے علم حاصل کرلو۔

رواه الدارمي وابوعبيد في الغريب ونصر في الحجة والبيهقي في شعب الايمان وابن عبدالبر في العلم

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۲ ۵ الاسرار المرفوعة ۱۴۰

۲۹۳۴۷ ..... مورق عجلی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنن فرائض (میراث) اور زبان ایسے ہی سیکھو جیسے قرآن سیکھتے ہو۔

رواه ابوعبيد في فضائله وسعيد بن المنصور والدارمي وابن عبد البر البيهقي

۲۹۳۴۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو اور علم کے لیے وقار اور سنجیدگی سیکھو جس شخص سے علم حاصل کرو اس سے تواضع سے پیش آؤ اور جنہیں تعلیم دو ان سے بھی تواضع سے پیش آؤ سختی کرنے والے علماء مت بنو چونکہ تمہارا علم جہالت کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا۔

رواه احمد بن حنبل في الزهد وآدم بن ابي اياس في العلم والدينوري في المجالسة وابن منده في غرائب شعبة والاجري في اخلاق حملة القرآن والبيهقي وابن عبد البر في العلم وابن ابي شيبة

۲۹۳۴۹ ..... احوص بن حکیم بن عمیر العنسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف گورنروں کو خط لکھا کہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو چونکہ کسی کی طرف سے اتباع باطل کا عذر قابل قبول نہیں ہوگا جب وہ سمجھتا ہو کہ وہ حق پر ہے حق نہیں چھوڑا جاتا جبکہ وہ سمجھتا ہو کہ وہ باطل ہے۔

رواه آدم بن ابي اياس

۲۹۳۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: امابعد! سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو عربیت سیکھو اور قرآن مجید کو عربی لہجے میں پڑھو چونکہ قرآن عربی زبان میں ہے اور فقر کو اپنا ظغری امتیاز بنالو (یعنی عیش پرستی سے دور رہو) چونکہ تم معد بن

عدنان کی اولاد ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:.......معد بن عدنان کی اولاد فقر پسند تقشف میں زندگی بسر کرنا اپنا شعار سمجھتی ہے تم بھی انہی کی طرح ہو جاؤ اور عجمیوں کی حالت اور ان کی سی عیش پرستی کو ترک کر دو۔

۲۹۳۵۱.....ابوبکر بن ابی موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ عشاء کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں آئے ہو؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ سے بات چیت کرنے آیا ہوں۔ فرمایا: اس وقت کیسی بات چیت؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: فقہ کے متعلق گفتگو کرنی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور کافی دیر تک دونوں حضرات باتیں کرتے رہے پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اب نماز پڑھیں۔ فرمایا: ہم نماز کے حکم میں ہیں۔

رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبة

علم دین ہدایت کا ذریعہ ہے

۲۹۳۵۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی بات ہے سب سے اچھی سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے بدعت سب سے زیادہ بری چیز ہے خبردار! لوگ اس وقت تک برابر خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک ان کے بڑوں سے انھیں علم ملتا رہے گا۔

رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۳۵۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ لوگ کب درستی کے دھارے میں رہتے ہیں اور کب فساد و بگاڑ کا شکار ہوتے ہیں، چنانچہ جب علم کمسن کی طرف سے آتا ہے عمر میں بڑا شخص اس کی نافرمانی پر اتر آتا ہے اور جب علم عمر میں بڑے کی طرف سے آتا ہے کمسن اس کی پیروی کر لیتا ہے اور ہدایت پاتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۳۵۴.....زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس نوجوان اور عمر رسیدہ قراء سے بھری رہتی تھی بسا اوقات آپ رضی اللہ عنہ ان سے مشورہ بھی لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تمہیں صغر سنی مشورہ دینے سے نہیں روکتی چونکہ علم صغر سنی پر موقوف نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے علم و فضل سے نوازتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر و البیہقی

۲۹۳۵۵.....ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عربیت سیکھو۔ رواہ البیہقی

۲۹۳۵۶.....لیث بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے مصر میں کسے اپنا نائب بنایا ہے؟ جواب دیا: مجاہد بن جبیر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنت غزوان کے آزاد کردہ غلام کو جواب دیا: جی ہاں وہ اچھا کاتب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً علم صاحب علم کو بلندی تک پہنچا دیتا ہے۔

رواہ ابن عبدالحکیم

۲۹۳۵۷.....حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنی چاہیے عربیت اور حسن عربیت (علم ادب بلاغت وغیرہ) میں بھی سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابوعبید

۲۹۳۵۸.....ابن معاویہ کندی کی روایت ہے کہ میں شام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لوگوں کے متعلق پوچھا: فرمایا: شاید کیفیت یہ ہو کہ ایک شخص بدکے ہوئے اونٹ کی طرح مسجد میں آتا ہو اگر مسجد میں اپنی قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھے یا جان پہچان کے لوگوں کو مجلس میں دیکھے تو بیٹھ جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: ایسی کیفیت نہیں ہے البتہ علم کی مختلف مجلسیں منعقد ہوتی ہیں لوگ بھلائی سیکھتے سکھاتے ہیں فرمایا جب تک تمہاری یہ صورت رہے گی تم برابر بھلائی پر رہو گے۔

رواہ المروزی و ابن ابی شیبة

۲۹۳۵۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبان اور فرائض کا علم حاصل کرو چونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:.......یہ لوگ اہل عرب تھے عربی زبان لامحالہ جانتے تھے پھر انھیں زبان دانی سیکھنے کی کیوں تاکید کی؟ اس شبہ کا ازالہ یوں ہے کہ عربیت یعنی علم ادب سیکھو عربی زبان بول لینا الگ چیز ہے اور عربیت اور علم ادب اور چیز ہے۔

۲۹۳۶۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اسی سے تمہاری پہچان ہے اور کتاب اللہ پر عمل کرو اس سے تم کتاب والے بن جاؤ گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۳۶۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے آ کر عرض کی: یارسول اللہ کونسی چیز مجھ سے جہالت کو دور کرے گی؟ فرمایا: علم، عرض کی کونسی چیز علم کی حجت کو مجھ سے دور کریگی: فرمایا: عمل۔ رواہ الخطیب فی الجامع وفیہ عبداللہ بن خراش ضعیف

۲۹۳۶۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طالب علم! علم کے بے شمار فضائل ہیں چنانچہ تواضع سرمایۂ علم ہے اس کی آنکھ حسد سے بیزار ہونا ہے، اس کا کان فہم ہے، اس کی زبان صدق ہے، تحقیق اس کی حفاظت ہے حسن نیت اس کا دل ہے اشیاء اور امور واجبہ کی معرفت اس کی عقل ہے رحمت اس کا ہاتھ ہے علماء کی زیارت اس کی ٹانگ ہے اس کا قصد سلامتی ہے اس کی حکمت تقویٰ ہے نجات اس کی جائے قرار ہے عافیت اس کا قائد ہے وقار اس کی سواری ہے، نرم گوئی اس کا اسلحہ ہے رضاء اس کی تلوار ہے خاطر ومدارات اس کی کمان ہے علماء کے گرد رہنا اس کا لشکر ہے ادب اس کا مال ہے گناہوں سے اجتناب اس کا جمع شدہ خزانہ ہے بھلائی اس کا توشہ ہے مواد عت اس کا ٹھکانا ہے سیرت اس کی دلیل ہے اور اچھے لوگوں کی صحبت اس کا رفیق سفر ہے۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۳۶۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عالم کے تمہارے اوپر بہت سارے حقوق ہیں منجملہ ان میں سے یہ ہیں کہ تم لوگوں کو عمومی سلام کرو اور عالم کو عمومی سلام کے علاوہ خصوصی سلام کرو عالم کے سامنے بیٹھو، اس کے پاس بیٹھ کر ہاتھ سے اشارے مت کرو آنکھوں سے اشارے نہ کرو عالم کے سامنے یوں ہرگز مت کہو کہ فلاں نے یہ قول کیا ہے جو فلاں کے خلاف ہے اس کے پاس بیٹھ کر کسی کی غیبت مت کرو، اس کی مجلس میں کسی سے سرگوشی مت کرو اس کے کپڑے مت پکڑو جب وہ اکتاتا ہوا سوقت اس کے پاس مت جاؤ اس کی طویل صحبت سے پہلو تہی مت کرو چونکہ وہ کھجور کے درخت کی مانند ہے تو اس کی انتظار میں ہے کہ کب تجھ پر گرے گی، مومن عالم کا اجر وثواب روزہ دار قاری قرآن غازی فی سبیل اللہ سے کہیں زیادہ ہے جب عالم مرجاتا ہے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے جسے تاقیامت پر نہیں کیا جاسکتا۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۳۶۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چاپلوسی (چمچہ بازی) اور حسد جیسی عادات مومن کی شان سے کمتر ہیں البتہ یہ چیزیں طالب علم کے لیے بہت موزوں ہیں۔ رواہ الخطیب فیہ وفیہ محمد بن الاشعب الکوفی متھم

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۳ وترتیب الموضوعات ۱۱۵

۲۹۳۶۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو یہی تمہاری پہچان ہے علم پر عمل کرو تا کہ اہل علم بن جاؤ چونکہ عنقریب تمہارے بعد ایک زمانہ آئے گا جس میں نوے فیصدی حق کا انکار کیا جائے گا اس زمانے میں وہی شخص نجات پائے گا جس کا سفر قطع ہو جائے اور اس کی سواری مرجائے وہ آئمہ ہدیٰ ہوں گے اور علم کے چمکتے ہوئے چراغ ہوں گے اور وہ فواحش کے پھیلانے والے نہیں ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزھد وابو عبید والدینوری فی الغریب وابن عساکر

۲۹۳۶۶.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عالم اور عابد کو اٹھایا جائے گا عابد سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا جبکہ عالم سے کہا جائے گا: یہیں ٹھہرو اور لوگوں کی سفارش کرو جیسے تم نے ان کی اچھی طرح سے تربیت کی۔ رواہ الدیلمی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۷۲

۲۹۳۶۷.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مومن کو علم سے اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور مومن کو اتنا جھوٹ ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار اور توبہ کرے اور پھر گناہ کرنا شروع کردے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۸.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خشیت خداوندی علم کے لیے کافی ہے جھگڑا کھڑا کرنے کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ عالم

کی نیکیاں ذکر کی جائیں اوراس کی برائیاں بھلادی جائیں گناہ کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ میں پڑ جائے۔
رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۹..... حسن بن علی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹوں اور بھتیجوں سے فرمایا تم ابھی چھوٹے ہو عنقریب تم بڑے ہو جاؤ گے لہٰذا علم حاصل کرو جو شخص ادائے علم اور حفظ علم نہ کرسکتا ہو وہ علم لکھ کر اپنے گھر میں چھوڑ دے۔ رواہ البیھقی فی المدخل وابن عساکر

۲۹۳۷۰..... عثمان بن عبدالرحمٰن قریشی مکحول ابوامامہ یا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اگر مجھے تمہیں عذاب دینا ہوتا تو تمہارے دلوں میں حکمت ودیعت نہ کرتا پھر اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل کردے گا۔

رواہ ابن عساکر ابن عدی واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات قال ابن عدی ھذا منکر لم یتابع عثمان علیہ الثقات

۲۹۳۷۱..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں یہ علم حاصل کرنا چاہئے اس سے پہلے کہ علم اٹھالیا جائے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ کی درمیان اور شہادت کی انگلیاں جمع کرکے فرمایا: عالم اور متعلم اجر وثواب میں اسی طرح شریک ہیں جس طرح یہ دو انگلیاں ان کے علاوہ بقیہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ الحاکم وابن النجار

۲۹۳۷۲..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے عویمر اے ابودرداء! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تم سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے اگر تم نے کہا کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تب کہا جائے گا: تم نے کتنا عمل کیا؟ اگر تم نے کہا: میں دنیا میں جاہل رہا تم سے کہا جائے گا: تمہارے پاس جاہل رہنے کا کیا عذر ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۳..... ”مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ“ اے ابوذر! تم حصول علم کے لیے نکلو اور کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھو یہ تمہارے لئے سو رکعت نوافل سے بہتر ہے اور یہ کہ تم علم کا ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تمہارے لیے ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم فی تاریخہ عنہ

کلام :..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰

۲۹۳۷۴..... زر کی روایت ہے کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے کہا: کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: علم کی غرض سے آیا ہوں فرمایا فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ چونکہ وہ اس کی طالبعلمی سے راضی ہوتے ہیں، جب ہم سفر میں ہوتے رسول کریم ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں الا یہ کہ جنابت ہوجائے تو اتار دیں اور بول وبراز اور نیند کی صورت میں نہ اتاریں۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۹۳۷۵..... ابوقرصافہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین علم اپنے سے بڑے عالم کو علم پہنچاتے ہیں تین چیزوں پر دل خیانت نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، حکمرانوں کی خیرخواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔ رواہ الخطیب

۲۹۳۷۶..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو نہیں اٹھائے گا البتہ علماء کو موت دے گا پھر جہلا علم نہیں حاصل کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۷..... ”مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ“ اے ابوہریرہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دو اور خود بھی قران سیکھو چونکہ اگر تم مرگئے تو فرشتے اسی طرح تمہاری قبر کی زیارت کریں گے جس طرح بیت اللہ کی زیارت کی جاتی ہے۔ لوگوں کو میری سنت کی تعلیم دو اگرچہ وہ اسے ناپسند کریں اگر تم چاہو کہ پل بھر کے لیے بھی پل صراط پر نہ رکو حتیٰ کہ جنت میں داخل ہوجاؤ تو اپنی رائے سے دین میں کوئی بدعت جاری نہ کرو۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب الخطیب وابن النجار عن ابی ھریرۃ

کلام :..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۶۸۱

علم میں مہارت جہاد سے افضل ہے

۲۹۳۷۸..... علی ازدی کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جہاد کے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں جہاد سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم مسجد میں جاؤ اور قرآن کریم کا علم حاصل کرو دین اور سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۹۳۷۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ یہ علم شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتا ہے اور غلام کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۳۸۰..... محمد بن ابی قتلہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور علم کے متعلق سوال کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب میں لکھا: تم نے مجھ سے علم کے متعلق سوال کیا ہے علم کی شان اس سے بہت اعلیٰ ہے کہ میں اس کے متعلق کچھ لکھوں البتہ اگر تم سے ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہاری زبان مسلمانوں کی عزتیں اچھالنے سے محفوظ رہے اور تمہاری کمر لوگوں کے خون سے ہلکی اور خفیف ہو اور تمہارا پیٹ لوگوں کے مال سے خالی ہو اور جماعت کے ساتھ لازم رہو تو ایسا ضرور کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۸۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب ان لوگوں کو دیکھتے جو علم کی طلب میں ہوتے فرماتے۔ مرحبا یہ حکمت کے سرچشمے ہیں اور تاریکیوں میں روشن چراغ ہیں، ان کے کپڑے بوسیدہ لیکن قلوب تروتازہ ہیں یہ ہر قبیلے کا پھول ہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۳۸۲..... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طلب علم میں ہو اور وہ طلب علم سے دین کو زندہ کرنا چاہتا ہو اس حال میں اسے موت آ جائے تو اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے خلفاء پر رحم فرمائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنت سے محبت کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ رواہ ابن عساکر

علماء کا ختم ہونا ہلاکت ہے

۲۹۳۸۳..... سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لوگوں کی ہلاکت کی علامت کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جب علماء اٹھا لئے جائیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۳۸۴..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' دیلمی، اپنے والد سے ابو الحسن میدانی الحافظ، ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن اون ضبی کی امالی سے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد نیشا پوری ابو زکریا، یحییٰ بن محمود بن غبد اللہ بن اسد، علی بن حسن افطس، عیسیٰ بن موسیٰ عمر بن صبیح، کثیر بن زیاد، حسن رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے انصار و مہاجرین کے بہت سارے لوگوں کو کہتے سنا ہے ان میں ایک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ان سب نے کہا: کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرتا ہے وہ علم کا جو باب بھی حاصل کرتا ہے اپنی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا خوف اس میں بڑھ جاتا ہے، دین میں خوب کوشش کرتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو علم سے نفع اٹھاتا ہے جو شخص دنیا طلبی کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپنا مرتبہ اور مقام بڑھانے اور بادشاہ کی نظروں میں مقبول بننے کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور علم کا جو باب بھی حاصل کرتا ہے وہ اپنی نظروں میں عظیم بن جاتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں وہ حقیر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتا ہے دین میں سرکشی کرتا ہے یہ شخص اپنے علم سے کسی طرح نفع نہیں اٹھا پاتا، یہ شخص اپنے آپ پر حجت قائم کر لیتا ہے انجام کار قیامت کے دن اسے رسوائی اور ندامت اٹھانی پڑے گی۔

کلام:..... اس حدیث کی مسند میں تصریح کر دی گئی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یہ ایک لطیفہ ہے۔ اگر اس میں عمر بن صبیح نہ ہوتا، یہی حدیث ابن جوزی نے موضوعات میں روایت کی ہے اور اس میں سماع کی تصریح نہیں ہے (نیز دیکھئے

التنزیہ ۲۵۶۱ والفوائد المجموعۃ ۸۵۶)

۲۹۳۸۵..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" علباء کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون شخص مجھ سے ایک درہم کے بدلہ میں علم خریدے گا۔ رواہ المروزی فی العلم

۲۹۳۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کے ہوتے ہوئے سوجانا جہالت سے افضل ہے۔ رواہ آدم فی العلم

فائدہ:..... یعنی آپ رضی اللہ عنہ یہ واضح کردینا چاہتے تھے کہ علم کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کرنے کی یہ صورت نہیں بلکہ علم کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص محض دنیا کے لیے علم حاصل کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۹۳۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی عالم کے متعلق نہ بتاؤں؟ حقیقی عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو؟ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں چھوٹ نہ دیتا ہو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہ کرتا ہو، قرآن سے پہلوتہی برت کر دوسروں کے رحم وکرم پر نہ چھوڑتا ہو اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو، اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جو تفقہ اور تقویٰ کے بغیر ہو، اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔ رواہ ابن الضریس وابن بشران ابونعیم فی الحلیۃ ابن عساکر والمرھبی فی العلم

مرھبی کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور جنت کی کوہان فردوس ہے اور فردوس محمد ﷺ کے لیے ہے۔

۲۹۳۸۸..... ابن وھب، عقبہ بن نافع، اسحاق بن اسید، ابو مالک وابو اسحاق کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی عالم کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں فرمایا حقیقی عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو، انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ کرتا ہو، دوسری چیزوں میں رغبت کر کے قرآن کو نہ چھوڑتا ہو، خبردار اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اس علم میں کوئی خیر نہیں جو سمجھ بوجھ کے بغیر ہو اس قرآت میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔

رواہ العسکری فی المواعظ وابن لال والدیلمی وابن عبدالبر فی العلم وقال لایاتی ھذا الحدیث مرفوعا الا من ھذا لوجہ اکثرھم یوقفون علی علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۳۴۷۔

کتابت علم کی ترغیب

۲۹۳۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس علم کو لکھو چونکہ اس سے تم دنیا میں نفع اٹھاؤ گے یا آخرت میں، علم صاحب علم کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ رواہ الدیلمی وفیہ محمد بن محمد بن علی بن الاشعث کذبوہ

۲۹۳۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم باطن اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔

رواہ عبدالرحمن السلمی والدیلمی وابن الجوزی فی الواھیات وقال لایصح وعامۃ رواتہ لایعرفون

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۰۱ ذیل اللآ لی ۴۴۔

۲۹۳۹۱..... کمیل بن زیاد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ جنگل کی طرف لے گئے جب تھوڑا آگے پہنچے گہرا سانس لیا پھر فرمایا: اے کمیل! یہ دل برتنوں کی مانند ہیں ان میں سب سے اچھا برتن وہ ہے جو زیادہ محفوظ کرتا ہو میں تمہیں جو کچھ کہوں اسے یاد رکھو، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، عالم ربانی متعلم جو نجات کی راہ میں لگا ہو ناکارہ لوگ جو ہر بولنے کے پیچھے چل پڑتے ہیں، جس طرف کی ہوا ہو اسی رخ چل پڑتے ہیں اور علم کے نور سے روشن نہیں ہوتے اور کسی قابل اعتماد چیز کا سہارا نہیں لیتے، اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے علم تمہاری چوکیداری کرتا ہے جبکہ تم مال کی حفاظت کرتے ہو، علم عمل پر ابھارتا ہے جبکہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اے کمیل عالم کی محبت دین ہے جو دین

کے قریب لاتی ہے اور عالم علم سے دینداری کو پہنچتا ہے اور رب تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے مرنے کے بعد اسے اچھائی سے یاد کیا جاتا ہے جبکہ مال مرتے ہی زائل ہوجاتا اور دوسروں کی ملکیت میں چلا جاتا ہے۔ عالم حاکم ہے اور مال محکوم ہے، اے کمیل مال کے خزانے ختم ہوجاتے ہیں اور اصحاب مال زندہ رہتے ہیں جبکہ تا زمانہ علماء زندہ رہتے ہیں گوان کے اجساد گم ہوجاتے ہیں لیکن ان کی امثال دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

پھر فرمایا: یا اللہ! میں نے علم کو حاصل کیا ہے اور بے خوف نہیں ہوں کہ آلہ دین کو دنیا کے لیے استعمال کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی حجتوں کو کتاب اللہ پر غالب کیا جائے بایں طور کہ اہل حق کے لیے منقاد ہوں ایسا نہیں کہ دل میں شک ہو یا اللہ ایسا نہیں کہ خواہشات کی قید میں جکڑا ہوں یا اموال جمع کرنے کے درپے ہوں چونکہ یہ چیزیں دین کی اصلیت سے نہیں ہیں بلکہ یہ چیزیں تو چرنے والے چوپایوں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہیں اسی طرح علم حامل علم کے مرنے سے مرجاتا ہے پھر فرمایا: یا اللہ! زمین اللہ تعالیٰ کی حجت کے قائم کرنے والے سے خالی نہیں رہتی یا تو بظاہر مشہور ہوتا ہے یا ڈرا سہما ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجتیں اور اس کے دلائل باطل نہ ہوں ان لوگوں کی تعداد کیا ہے؟ سو یہ لوگ تعداد میں کم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مرتبہ اور مقام بلند ہوتا ہے انہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی حجتوں کا دفاع کرتا ہے، ان لوگوں کا علم حقیقی علم ہوتا ہے یہ یقین کے کمال کو پہنچے ہوتے ہیں تکبر کرنے والوں سے کوسوں دور ہوتے ہیں جاہلوں کی وحشت زدہ چیزوں سے مانوس ہوتے ہیں، وہ دنیا میں اپنے اجساد کے اعتبار سے ہوتے ہیں جبکہ ان کی روحیں مقام اعلیٰ میں ہوتی ہیں اے کمیل یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے خلفاء ہوتے ہیں جو زمین پر رہ رہے ہوتے ہیں ذوق وشوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کے داعی ہوتے ہیں اور رب تعالیٰ کی رؤیت کے متمنی ہوتے ہیں میں اپنے لیے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

رواہ ابن الانبارہ فی المصاحف والمرھبی فی العلم ونصر فی الحجة وابو نعیم فی الحلیة وابن عساکر

۲۹۳۹۲ ...... اسماعیل بن یحییٰ بن عبیداللہ تیمی، علی، فطر بن خلیفہ، ابوطفیل کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص جوتا پہنتا ہے، موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے اور پھر طلب علم کے لیے نکل پڑتا ہے، پھر علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردیتے ہیں جونہی وہ اپنے دروازے کی دہلیز سے باہر آتا ہے۔ رواہ ابن عساکر واسماعیل متروک متھم

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۶۲

۲۹۳۹۳ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مومنین کی گمشدہ چیز کی حفاظت کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مومن کی گم گشتہ چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن کی گم گشتہ چیز علم ہے۔

رواہ ابن النجار وفیه عمر بن حکام عن بکر بن خنیس وھما متروکان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰ والضعیفة ۸۲

باب ...... علماء سوء سے بچنے اور آفات علم کے بیان میں

۲۹۳۹۴ ... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب بصرہ کا وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں احنف بن قیس بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفد کو رخصت کردیا جبکہ احنف بن قیس کو اپنے پاس روک لیا حتی کہ ایک سال تک اپنے پاس روکے رکھا پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنے پاس کیوں روک لیا تھا؟ چونکہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صاحب لسان منافق سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے مجھے اندیشہ ہوا کہیں تم بھی انہی میں سے نہ ہو۔ لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ تم ان میں سے نہیں ہو۔ رواہ ابن سعد وابویعلیٰ

۲۹۳۹۵ ...... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ: تم ذی علم منافق سے اجتناب کرو لوگوں نے پوچھا: بھلا منافق کیسے ذی علم ہوسکتا ہے؟ فرمایا: وہ اس طرح کہ حق بات کرتا ہو اور برائی پر عمل کرتا ہو۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۹۳۹۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کو تین چیزیں تباہ کردیتی ہیں عالم کی کجروی منافق کا قرآن سے جھگڑنا اور گمراہ کرنے والے حکمران۔
رواہ ابن مبارک وجعفر الفریابی فی صفة المنافق وابن عبدالبر فی العلم وابن النجار

۲۹۳۹۷..... احنف بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ اس امت کو منافق ماہر زبان ہلاکت تک پہنچائے گا۔ رواہ جعفر الفریابی فی صفة المنافق ابویعلیٰ فی معجمه ونصرو ابن عساکر

۲۹۳۹۸..... علاء بن موسیٰ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مصر سے قبیلہ مسالمہ کا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ آیا وہ مسجد میں ٹھہر گیا جب رات ہوئی تو کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو آج رات مجھے مہمان بنائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے چراغ جلایا اور مہمان کے آگے جو کی روٹی اور دلا ہوا نمک رکھا پھر مہمان سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: مصر سے آیا ہوں فرمایا: کس قبیلہ سے تعلق ہے؟ کہا مصر کے مسالمہ قبیلے سے راوی کہتا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چراغ گل کیا اور کھانا اٹھالیا پھر اس شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تمہارے ساتھ مجالست کرنے سے منع فرمایا ہے چونکہ آخری زمانہ میں تمہیں میں سے ایک قوم ہوگی جو علم کے حلقے قائم کر کے اپنی سرداری چمکائے گی جب کوئی شریف آدمی بات کرے گا تم اس کے حلقے سے فوراً اٹھ جاؤ گے اور پھر کبھی نہیں پھرنہیں۔ رواہ نصر

کلام:..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر اٹھا دیا حدیث پر یہ شبہ ہوتا ہے، اولاً حدیث درجہ ثبوت کی نہیں ثانیاً عمر رضی اللہ عنہ کی مروت اس کا انکار کرتی ہے ثالثاً علی سبیل التسلیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ مصلح تھے اس شخص کی اصلاح مقصود تھی اور اس کی اصلاح اسی سلوک سے ہوسکتی تھی جیسا کہ اہل طریقت سے یہ نکتہ مخفی نہیں۔ رابعاً رسول کریم ﷺ کے فرمان اور اس پر عمل کرنا مقصود تھا خواہ اس کی آڑ میں کتنی ہی مصلحتیں تباہ ہو جائیں ہوتی رہیں۔

۲۹۳۹۹..... ابو حازم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس دین پر ایک شخص کا خوف ہے اور مجھے مومن کا خوف نہیں چونکہ اس کا ایمان اس کی حفاظت کرتا ہے نہ ہی فاسق کا خوف ہے چونکہ اس کا فسق واضح ہوتا ہے البتہ مجھے اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور پھر اس کا ماہر بن جاتا ہے جب اس کی زبان اسے لڑکھڑا دیتی ہے اور وہ اپنی مجلس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اس کی بات غور سے سنی جاتی ہے اور پھر قرآن کی تاویل کرتا ہے جو واقع نہیں ہوتی۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کی عمارت بھی ہے اور اس کا انہدام بھی ہے چنانچہ عالم کا پھسل جانا، منافق کا قرآن سے جھگڑا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہونا اسلام کی عمارت کو منہدم کردیتا ہے۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ان چیزوں کا خوف ہے زمانے کے بدل جانے کا، عالم کے پھسلنے کا منافق کے قرآن سے جھگڑے کا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا جو بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ رواہ ابو الجهم

۲۹۴۰۲..... عبداللہ بن عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں میں قرآن کا غلبہ ہورہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے امیر المومنین میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے وجہ پوچھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: چونکہ جب لوگ قرآن پڑھیں گے اس میں ٹھونگیں ماریں گے جب ٹھونگیں ماریں گے ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے اور جب ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میں نے اس چیز کو لوگوں سے چھپائے رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۰۳..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں خط لکھا کہ کتنے لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب میں چند لوگوں کا لکھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر کیا اور پھر آئندہ سال خط لکھا جواب میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے قراء کی تعداد لکھی جو پہلے سال سے زیادہ تھی پھر تیسرے سال بھی قراء کی تعداد لکھ بھیجی حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کے قراء کی تعداد بڑھ گئی۔ رواہ رستة

۲۹۴۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس امت پر مومن کا خوف نہیں چونکہ اس کا ایمان اسے باز رکھتا ہے اور نہ ہی فاسق کا خوف ہے چونکہ اس کا کفر وفسق نمایاں ہوتا ہے البتہ مجھے اس شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا اور جب نوک زبان ہو جائے گی اس کی تاویل کے درپے ہو جائے گا اور اپنی طرف سے تاویلیں کرنے لگے گا۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۰۵..... احنف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے عہد میں کہا کرتے تھے اس امت کو ماہر لسان منافق ہلاک کرے گا اے احنف اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہیں تم انہی میں سے نہ ہو۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۲۹۴۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اصحاب الرائے سنت کے دشمن ہیں وہ احادیث کو حفظ کرنے سے تھکے ہوئے ہیں گویا وہ احادیث کو یاد رکھنے پر قادر نہیں جب ان سے سوال کیا جاتا ہے انھیں شرم آجاتی ہے کہ کہیں: ہم نہیں جانتے یوں سنت کے مخالف رائے استعمال کر لیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی زمنین فی اصول السنة والاصبهانی فی الحجة

۲۹۴۰۷ ابو عمران جونی ہرم بن حیان سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: تمہیں فاسق عالم سے بچنا چاہیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی اور اس سے ڈر گئے کہ عالم فاسق کون ہے ہرم بن حیان نے خط لکھا کہ: اے امیر المومنین خدا کی قسم میں نے صرف خبر کر دی ہے (اگرچہ اس کا وقوع نہیں ہوا) تاہم ایک حکمران ہوگا جو علم کی باتیں کرے گا لیکن فسق وفجور پر عمل کرے گا یوں اسے دیکھ کر لوگ گمراہ ہوں گے۔

رواہ ابن سعد والمروزی فی العلم

بے عمل عالم کی مذمت

۲۹۴۰۸..... ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: مجھے اس امت پر سب سے زیادہ ذی علم منافق کا خوف ہے لوگوں نے پوچھا: اے امیر المومنین! ذی علم منافق کیسے ہوتا ہے؟ فرمایا: وہ یوں کہ زبانی کلامی تو وہ عالم ہو جبکہ دل اور عمل کے اعتبار سے جاہل ہو۔ رواہ مسدد وجعفر الفریابی فی صفة المنافق

۲۹۴۰۹..... مطلب بن عبداللہ بن حنطب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے اوپر دو شخصوں کا خوف نہیں ایک مومن جس کا ایمان واضح ہو دوسرا کافر جس کا کفر واضح ہو۔ البتہ مجھے اس منافق کا خوف ہے جو ایمان کی پناہ لیتا ہو اور عمل اس کا کچھ اور ہو۔ رواہ جعفر فيه

۲۹۴۱۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اصحاب رائے سے بچنا چاہئے چونکہ وہ سنت کے دشمن اور احادیث سے خالی ہوتے ہیں، اپنی رائے کا اظہار کریں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ ابن جریر واللکائی فی السنة وابن عبدالبر فی العلم والدارقطنی

۲۹۴۱۱..... زیاد بن حدیر اسدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ مجھے تمہارے اوپر تین چیزوں کا خوف ہے اور یہ تین چیزیں اسلام کو منہدم کر دیتی ہیں وہ یہ ہیں عالم کے پھسلنے کا وہ یوں کہ ایک شخص لوگوں کے پاس رہتا ہے اور لوگ اس کے علم کے درپے ہو جاتے ہیں یوں علم تو کیا اس کی کجروی کی پیروی کرتے ہیں دوسرا وہ شخص جو منافق ہو قرآن کا قاری ہو چنانچہ قرآن سے الف اور واؤ بھی ساقط نہیں کرتا مگر لوگوں کو ہدایت سے پھیر دیتا ہے تیسرے گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا مجھے خوف ہے۔

رواہ آدم بن ایاس فی العلم ونصر المقدسی فی الحجة وجعفر الفریابی فی صفة المنافق

۲۹۴۱۲..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ بصرہ میں ایک شخص جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہے قصہ گوئی کرتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف سورۃ یوسف کی یہ آیت لکھ کر بھیجی ”الر تلک آیات الکتب المبین نحن نقص علیک احسن القصص“ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ہم تمہیں اچھے اچھے قصے سناتے ہیں چنانچہ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد سمجھ گیا اور قصہ گوئی ترک کر دی۔ رواہ المروزی

۲۹۴۱۳.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے مجھے اس قوم پر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو اس قرآن کی الٹی سیدھی تاویلیں کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۴۱۴.... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ آپ ﷺ سو رہے تھے ہم نے دجال کا تذکرہ کیا آپ ﷺ بیدار ہو گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا فرمایا: مجھے تمہارے اوپر دجال سے زیادہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا خوف ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابویعلی والدورقی

۲۹۴۱۵.... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو مسلمان ہوگا لیکن اللہ کے ہاں بری الذمہ ہوگا اس کے گوشت کو خنزیر کے گوشت سے زیادہ قابل نفرت سمجھا جائے گا کہا جائے گا کہ یہ نافرمان ہے۔ حالانکہ وہ نافرمان نہیں ہوگا اتنے میں منبر کے قریب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے امیر المومنین یہ کب ہوگا اور یہ آزمائش کیا زور پکڑے گی؟ حمیت کب اپنے شعلے بلند کرے گی اولادیں کب قید کر لی جائیں گی فتنے اس قدر چکنا چور کریں گے جس طرح چکی دانوں کو پیس دیتی ہے اور جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی یہ صورتحال کب پیش آئے گی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لوگ غیر دین کے لیے علم حاصل کریں گے اور عمل کے علاوہ کسی اور کام کے لیے علم حاصل کریں گے اور آخرت کے عمل سے دنیا طلب کریں گے۔ رواہ عبداللہ بن ایوب المخز ومی فی حزنه

۲۹۴۱۶.... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر مومن کا خوف ہے اور نہ مشرک کا چونکہ اگر مومن ہے تو اس کا ایمان اسے باز رکھے گا اور اگر مشرک ہے تو اس کا شرک اسے باز رکھے گا البتہ مجھے اس منافق کا خوف ہے جو زبانی کلامی علم رکھتا ہو بھلی باتوں کا حکم دے گا اور خود برائیوں میں پڑا ہوگا۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۲۹۴۱۷.... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' عباد بن کثیر حسن کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قاریوں کے فخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چنانچہ وہ جابر و ظالم (حکمران) لوگوں سے بھی زیادہ فخر کریں گے اللہ تعالیٰ کو متکبر قاری سے زیادہ کوئی شخص مبغوض نہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۴۱۸.... ''ایضاً'' ابان کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے قراء کی ایک جماعت لائی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ جواب دیں گے: اپنے رب تعالیٰ کی۔ سوال ہوگا: تم سوال کس سے کرتے تھے؟ جواب دیں گے: اے ہمارے رب تجھ سے ہم سوال کرتے تھے حکم ہوگا: تم کسی کی مغفرت چاہتے تھے؟ کہیں گے: اے ہمارے رب تجھی سے مغفرت طلب کرتے تھے، حکم ہوگا: تم جھوٹ بولتے ہو تم نے باتوں باتوں میں میری عبادت کی صرف زبانی کلامی میری بخشش طلب کی اور دلوں کے اعتبار سے مجھ سے بھاگے رہے ان لوگوں کی زنجیر بنائی جائے گی اور پھر تمام مخلوقات کے سامنے انھیں گمایا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ لوگ امت محمد ﷺ کے کذاب ہیں۔

رواہ ابو الشیخ فی الثواب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذیل اللآلی ۱۹۴۔

عالم باعمل ہو

۲۹۴۱۹.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اے حاملین قرآن قرآن پر عمل کرتے رہو چونکہ عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہو اور اس کا عمل اس کے علم کے موافق ہو عنقریب کچھ لوگ ہوں گے جو علم حاصل کریں گے لیکن علم ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا ان کا باطن ان کے ظاہر کے مخالف ہوگا ان کا عمل ان کے علم کے مخالف ہوگا حلقہ در حلقہ بیٹھیں گے اور ایک دوسرے پر فخر کریں گے حتیٰ کہ ان میں سے بعض اپنے ساتھی پر غصہ ہوں گے وجہ صرف اتنی ہوگی کہ وہ دوسروں کے ساتھ جا بیٹھے گا ان لوگوں کے اعمال ان کی

مجلسوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھنے پائیں گے۔

رواہ الدارقطنی فی حدیث ابن مردک والخطیب فی الجامع وابوالغنائم النرسی فی کتاب انس والعاقل وابن عساکر

۲۹۴۲۰ ''مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ'' جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کے کچھ لوگ اہل دوزخ کے بعض لوگوں پر جھانکیں گے اور کہیں گے بھلاتم دوزخ میں کیوں داخل ہو گئے حالانکہ ہم جنت میں تمہاری تعلیم ہی کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں؟ دوزخی جواب دیں گے: ہم حکم دیتے تھے جس کا خود نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

کلام:۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے القصاص المذکرین ۵۶۔

۲۹۴۲۱ ۔۔۔ حذیفہ کی روایت ہے کہ: اے قراء اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پہلے لوگوں کا راستہ اپناؤ بخدا اگر تم نے استقامت دکھائی تو سبقت لے جاؤ گے اور اگر تم نے اس راستے کو چھوڑ دیا اور دائیں بائیں مڑ گئے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۲۹۴۲۲ ''مسند معاویہ بن ابی سفیان'' رسول کریم ﷺ نے پیچیدہ مسائل سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۲۳ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب علم اٹھالیا جائے گا اور علم حاملین علم کے ختم ہو جانے سے اٹھ جاتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۴۲۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قرآن مجید ان کے دلوں میں بوسیدہ ہو جائے گا اور وہ لگاتار پستی میں گرتے چلے جائیں گے عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ ان کی پستی کیا چیز ہے؟ فرمایا: ایک شخص قرآن پڑھے گا اور اس کی حلاوت اور لذت نہیں پائے گا وہ ایک سورت شروع کرے گا اور آخر تک پہنچ جائے گا اگر ان سے ممنوعہ امور صادر ہو جائیں تو کہہ دیں گے: اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور اگر فرائض کو چھوڑ دیں گے کہیں گے: اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب نہیں دے گا ہم نے شرک تھوڑا ہی کیا ہے امید کے متوالے ہوں گے لیکن ان میں خوف نام کی چیز نہیں ہوگی انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے انھیں بہرہ اور اندھا کر دیا ہے کیا وہ قرآن مجید میں غور و فکر نہیں کرتے یا پھر ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۴۲۵ مسند عبداللہ: اللہ تعالیٰ اس دین کی وجہ سے بہت سوں کو سربلندی عطا فرمائے اور بہت سوں کو پستی کے گڑھوں میں پھینک دے گا۔

رواہ ابویعلی

۲۹۴۲۶ حسن کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس علم کے حصول کے لیے بہت سارے لوگوں کو کھڑا کرے گا وہ خوف خدا کی لیے علم نہیں حاصل کریں گے بلکہ یہ علم ان پر حجت ہوگا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ علم کے لیے اس واسطے اٹھائے گا تاکہ علم ضائع نہ ہو۔ رواہ ابن النجار

۲۹۴۲۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اسوقت تک برابر خیر و بھلائی پر رہیں گے جب تک علم ان کے علماء بڑوں اور شرفاء کی طرف سے آتا رہے گا چنانچہ لوگوں کے پاس جب علم چھوٹوں اور نچلے طبقہ کے لوگوں کی طرف سے آئے گا تو ہلاک ہو جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۲۸ ابو عالیہ کی روایت ہے کہ: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ان کے دل قرآن سے خالی ہوں گے اور کپڑے کی طرح بوسیدہ ہوں گے قرآن کی حلاوت اور لذت نہیں پائیں گے اگر ان سے کوتاہیاں سرزد ہوئیں تو کہیں گے اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے اگر ممنوعات کا ارتکاب ہو تو کہیں گے اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ سب کچھ معاف کر دیتا ہے وہ امید کے متوالے ہوں گے اور خوف نام کی چیز نہیں ہوگی انھوں نے بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑوں کی کھالیں منڈرکھی ہوں گی حکم خدا کو ٹوٹتا دیکھ کر چشم پوشی کر لینے والا ان کے ہاں سب سے افضل ہوگا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۴۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: (اے لوگو) وادی الحزان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وادی الحزن کیا ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی دن میں ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس وادی کو ریاکار قاریوں کے لیے تیار کر رکھا ہے سب سے برا قاری وہ ہے جو حکمرانوں سے ملاقاتیں کرتا ہو۔

رواہ العقیلی والعسکری فی المواعظ وفیہ عبداللہ بن حکیم ابوبکر الداھری لیس بشئ ابن عساکر

فصل.....علوم مذمومہ اور مباحہ کے بیان میں

علم نجوم

۲۹۴۳۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: علم نجوم بس اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم راستوں کی تعیین کرسکو اور انساب کا بھی اتنا ہی علم حاصل کرو جس سے صلہ رحمی کرسکو۔ رواہ هناد

۲۹۴۳۱ ھرماس بن حبیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے اور مسجد کے فرش پر کنکریاں ہموار کر کے چادر بچھائی اور لیٹ گئے اور پھر فرمایا: کیا مرزم (جاڑا) اس کے بعد دور ہوگیا ہے؟ کسی نے جواب نہ دیا میں نے کہا: اے امیر المومنین! مرزم کیا ہے؟ فرمایا: گدھ پرندہ خریف کا مرزم ہے میں نے کہا: اے امیر المومنین ہم تو مچھلی کو مرزم کہتے ہیں فرمایا گدھ پرندہ خریف کا مرزم ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۹۴۳۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم نجوم بس اتنا ہی سیکھو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کرسکو۔ اس کے بعد رک جاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۴۳۳ ربیع بن سیرہ جہنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب فتوحات کا دائرہ کار وسیع ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام جانے کا قصد کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے رات کے اول حصہ میں چلنے کا ارادہ کیا تو میں نے دیکھا کہ چاند منزل دبران میں ہے، میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کرنا چاہا لیکن مجھے خیال آیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نجوم کے تذکرہ کو ناپسند کرتے ہیں میں نے عرض کی: اے ابوحفص چاند کی طرف دیکھیں آج رات اس کا مطلع کتنا خوبصورت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابن سیرہ میں جانتا ہوں تم کیا چاہتے ہو؟ تم کہنا چاہتے ہو کہ چاند منزل دبران میں ہے۔ اللہ کی قسم! ہم سورج کے بھروسے پر نکلتے ہیں اور نہ ہی چاند کے بھروسہ پر ہم تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے نکلتے ہیں۔ رواہ الخطیب وابن عساکر فی کتاب النجوم

۲۹۴۳۴ مسند علی رضی اللہ عنہ" عمیر بن سعید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا آپ رضی اللہ عنہ بتارہے تھے کہ اس "زہرہ" کو عرب زہرہ کا نام دیتے ہیں جب کہ عجمی لوگ اسے "اناہید" کا نام دیتے ہیں، چنانچہ دو فرشتے تھے اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے زہرہ ایک عورت تھی وہ ان فرشتوں کے پاس آئی ان دونوں کے دل میں خیال پیدا ہوا اور ہر ایک نے دوسرے سے اسے چھپانا چاہا ایک نے دوسرے سے کہا: اے میرے بھائی میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے میں تجھ سے ذکر کرنا چاہتا ہوں، دوسرا بولا اے میرے بھائی ہو شاید میرے دل میں بھی یہی بات آئی ہو۔ چنانچہ دونوں کا اس پر اتفاق ہوگیا عورت نے کہا: کیا تم مجھے نہیں بتاتے کہ تم کسی چیز کے ذریعے آسمان کی طرف چڑھتے ہو اور کس چیز کے ذریعہ آسمان سے نیچے زمین کی طرف اترتے ہو۔ دونوں نے کہا "بسم اللہ الا عظم" کی وجہ سے ہم آسمانوں پر جاتے ہیں اور آسمانوں سے نیچے آتے ہیں، عورت بولی! میں تمہارے ارادے کی اسوقت تک موافقت نہیں کروں گی جب تک تم مجھے یہ علم نہیں سکھا دو گے، ایک نے دوسرے سے کہا: اسے علم سکھا دو دوسرے نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت کیسے برداشت کریں گے۔ دوسرا بولا: ہمیں اللہ تعالیٰ کی وسیع تر رحمت کی امید ہے چنانچہ فرشتے نے عورت کو علم سکھا دیا عورت نے اس علم کو پڑھا اور وہ آسمان میں پرواز کرگئی اس پر فرشتے کو سخت گھبراہٹ ہوئی اس نے اپنا سر جھکالیا اور فکرمند ہوگیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو مسخ کرکے ستارہ بنادیا۔

رواہ ابن راھویہ وعبد بن حمید وابن ابی الدنیا فی العقوبات وابن جریر وابو الشیخ فی العظمة والحاکم

۲۹۴۳۵ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا علم نجوم کی کوئی اصل ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ایک نبی تھے انھیں یوشع بن نون کہا جاتا تھا ان سے ان کی قوم نے کہا: ہم آپ پر اسوقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمیں مخلوق کی ابتداء اور مخلوق کی عمر اور

کے متعلق نہیں بتادیں گے اللہ تعالیٰ نے بادلوں کی طرف وحی بھیجی چنانچہ یوشع علیہ السلام کی قوم پر بارش برسی اور پہاڑ پر صاف وشفاف پانی ٹھہر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے سورج چاند اور ستاروں کی طرف وحی بھیجی کہ اس پانی میں چلو جبکہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اور ان کی قوم اس پہاڑ پر چڑھیں چنانچہ پہاڑ پر چڑھے اور پانی کے پاس کھڑے ہوئے مخلوق کی ابتداء اور اپنی عمروں کے متعلق انھیں تمام تر معلومات حاصل ہوگئیں یہ علم انھیں سورج چاند اور ستاروں کے چلنے کے راستوں سے حاصل ہوا حتیٰ کہ وہ اتنے ماہر ہوگئے کہ انھیں یہ بھی علم ہوگیا کہ کون کب مرے گا اور کب بیمار ہوگا اور کب کس کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا ایک عرصہ تک وہ اسی حالت پر رہے پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے ان لوگوں سے ان کے کفر کی وجہ سے جنگ کی چنانچہ وہ لوگ جنگ میں اسی کو بھیجتے جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہوتا اور جس کی موت کا وقت قریب ہوتا اسے گھر ہی میں چھوڑ آتے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے آدمی قتل ہوتے اور دشمن کا کوئی شخص مقتول نہ ہوتا داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اے میرے رب میں تیری اطاعت پر جنگ کرتا ہوں جبکہ یہ لوگ تیری معصیت پر لڑ رہے ہیں میرے ساتھی مقتول ہوتے ہیں اور ان کا کوئی فرد قتل نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: میں نے ان لوگوں کو مخلوق کی ابتداء اور ان کی عمروں کی جانچ کا علم دیا ہے یہ لوگ اسی شخص کو جنگ میں بھیجتے ہیں جس کی موت کا وقت ابھی قریب نہ ہو جس کی موت کا وقت قریب ہوتا ہے اسے گھروں میں پیچھے چھوڑ دیتے ہیں اسی وجہ سے تمہارے ساتھی مقتول ہوتے ہیں اور ان کا کوئی ساتھی مقتول نہیں ہوتا۔ داؤد علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا: یا اللہ تو نے انھیں کیسے یہ علم دیا حکم ہوا: انھیں سورج چاند ستاروں اور دن رات کے چلنے کی راہوں سے علم ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی سورج آگے بڑھنے سے رک گیا اور دن بڑا ہوگیا یوں رات اور دن کے اضافے میں خلط واقع ہوا اور انھیں اختلاط کا علم نہ ہوا اور ان کے حساب میں بھی گڑبڑ واقع ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی وجہ سے ستاروں میں غور وفکر کرنا ممنوع ہے۔

رواہ الخطیب فی کتاب النجوم وسندہ ضعیف

۲۹۴۳۶ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ستاروں میں غور وفکر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۹۴۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ستاروں میں غور وفکر کرنے سے منع کیا ہے اور مجھے پوری طرح وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۴۳۸ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے گدھوں کو گھوڑیوں پر کدوانے سے منع کیا اور ستاروں میں غور وفکر کرنے سے منع کیا اور اچھی طرح پورا وضو کرنے کا حکم دیا۔ رواہ العقیلی وابن مردویہ والخطیب فی کتاب النجوم

۲۹۴۳۹ عبداللہ بن عوف بن احمر کی روایت ہے کہ مسافر بن عوف بن احمر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: جب انباری سے اہل نہروان کی طرف واپس لوٹے۔ کہا کہ: اے امیر المومنین! اس وقت آپ سفر پر نہ نکلیں اور آپ اس وقت سفر پر نکلیں جب دن کی تین گھڑیاں بیت جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی مسافر بن عوف نے کہا: چونکہ اگر آپ اس وقت سفر کریں گے آپ اور آپ کے ساتھی آزمائش میں پڑ جائیں گے اور انھیں شدید نقصان اٹھانا پڑے گا اگر آپ میری بتلائی ہوئی ساعت میں سفر کریں گے تو آپ کامیاب ہوں گے آپ کو غلبہ حاصل ہوگا اور آپ مال غنیمت بھی حاصل کر پائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد ﷺ کے پاس کوئی نجومی نہیں تھا اور آپ کے بعد ہمارے پاس بھی کوئی نجومی نہیں کیا تمہیں معلوم ہے میرے گھوڑے کے پیٹ میں کیا ہے مسافر نے کہا مجھے حساب لگانے سے علم ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری اس بات کو قرآن جھٹلاتا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی جانتا ہے کہ بارش کب برسے گی اور ماؤں کے بطون میں کیا ہے محمد ﷺ نے اس علم کا دعویٰ نہیں کیا جس علم کا دعویٰ تم کرتے ہو تمہارا دعویٰ ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی سفر کرے گا تو اسے برائی کا سامنا کرنا پڑے گا یوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم تمہارے خیال اور علم کی تکذیب کرتے ہیں تمہارا خیال ہے کہ اس ساعت میں جو سفر کرے گا وہ کامیاب وکامران ہوگا مجھے تمہارے اوپر ایسا ہی اعتماد ہے جیسا کسی کافر پر یا اللہ! تو ہی نیک فالی اور بدفالی پر قادر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس شخص کے خیال کی تکذیب کر

تے ہیں اس کی مخالفت کرتے ہیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! علم نجوم سے بچو البتہ صرف اتنا ہی یہ علم سیکھو جس سے تمہیں بحر وبر میں راستوں کا تعین ہو سکے نجومی تو کافر کی مانند ہوتا ہے اور کافر کا انجام دوزخ ہے اگر آج کے بعد مجھے پتا چلا تم نے ستاروں میں غور فکر کی ہے میں تمہیں تاحیات قید دوام میں رکھوں گا پھر اسی وقت سفر پر نکل پڑے اور اہل نہروان کے پاس پہنچ گئے اہل نہروان کا قتل عام کیا پھر لوگوں سے فرمایا اگر ہم اس شخص کی بتائی ہوئی ساعت میں سفر کرتے اور ہمیں کامیابی ہوتی تو کہنے والا کہتا: علی رضی اللہ عنہ نے اسی گھڑی سفر کیا جس کی اطلاع انھیں نجومی نے دی تھی جبکہ محمد ﷺ کے پاس کوئی نجومی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے بعد ہمارے پاس کوئی نجومی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں پر قیصر وکسریٰ کی سلطنتیں فتح کیں اور بہت سے علاقے فتح کیے اے لوگو! اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد کرو وہی بقیہ امور کی کفایت کرتا ہے۔

رواہ الحارث والخطیب فی کتاب النجوم

۲۹۴۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نجوی لوگ عجم کے نجومی ہیں جو شخص نجومی کے پاس جائے گا اور اس کی باتوں پر یقین رکھے گا گویا اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی تعلیمات کا انکار کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۴۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی ﷺ نے فرمایا اے علی! نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والدیلمی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۴۳۔

علم نسب کا بیان

۲۹۴۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم انساب اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم صلہ رحمی کر سکو۔ رواہ هناد

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۴۵۴۔

۲۹۴۴۳ سفیان، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے آپ نے مسجد میں لوگوں کا جم غفیر دیکھا اور یہ لوگ ایک شخص کے پاس جمع تھے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص بڑا علامہ ہے۔ فرمایا: کیسا علامہ ہے عرض کی: یہ عرب کے انساب اشعار اور جنگوں کے حالات کا ماہر ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ علم ایسا ہے کہ جس کا ہونا نفع بخش نہیں اور اس سے جاہل رہنا باعث ضرر نہیں۔ رواہ الدیلمی

قصہ گوئی کا بیان

۲۹۴۴۴ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو قصہ گوئی کرتے دیکھا اس سے فرمایا: کیا تمہیں سورت یوسف یاد ہے اس نے کہا: جی ہاں فرمایا پڑھو اس شخص نے سورت پڑھنی شروع کی اور جب "نحن نقص علیک احسن القصص" پڑھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم قرآن کے اچھے اچھے قصوں سے زیادہ اچھے قصے بیان کرنا چاہتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۴۵ ابونضرہ کی روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کی اجازت لی آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے انہیں منع کیا پھر اجازت دے دی۔ رواہ المروزی فی العلم

۲۹۴۴۶ بشر بن عاصم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کی اجازت لینی چاہی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں قصہ گوئی ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۲۹۴۴۷ سائب بن یزید کی روایت ہے نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی چنانچہ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کے متعلق اجازت طلب کی آپ رضی اللہ عنہ نے

اجازت دے دی۔ رواہ العسکری

۲۹۴۴۸..... ثابت بنانی کی روایت ہے کہ سب سے پہلے عبید بن عمیر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قصہ گوئی کی۔
رواہ ابن سعد والعسکری فی المواعظ

۲۹۴۴۹..... ابوالبختری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص لوگوں کو خوف دلا رہا ہے فرمایا: یہ کیا ہے لوگوں نے کہا: ایک شخص لوگوں کو نصیحت کر رہا ہے۔ فرمایا: نہیں یہ شخص لوگوں کو نصیحت نہیں کر رہا بلکہ کہتا ہے میں فلاں بن فلاں ہوں مجھے پہچان لو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اپنے پاس بلوایا اور کہا: کیا تم ناسخ منسوخ کو جانتے ہو؟ کہا: نہیں فرمایا: ہماری مسجد سے نکل جاؤ اور اس میں نصیحت مت کرو۔ رواہ المروزی فی العلم والنحاس فی نسخه والعسکری فی مواعظ

۲۹۴۵۰..... ابویحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور میں قصہ گوئی کر رہا تھا۔ فرمایا کیا ناسخ اور منسوخ میں تمیز کر سکتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں فرمایا: تو اپنا تعارف کرانا چاہتا ہے۔ رواہ المروزی فی العلم

۲۹۴۵۱..... شریح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا ان کے پاس درہ تھا اور آپ کوفہ کے بازار میں چل رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے تاجروں کی جماعت اپنا حق لو اور دوسروں کو حق دو سلامتی میں رہوں گے تھوڑا نفع رد نہ کرو چونکہ ایسا کرنے سے کثیر نفع سے محروم رہو گے۔ یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چلتے چلتے ایک قصہ گو کے پاس پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے میں تم سے دو سوال پوچھتا ہوں اگر تم نے درست جواب دیا تو بہت اچھا ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا قصہ گو نے کہا: اے امیر المومنین پوچھیے کیا پوچھنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بتاؤ ایمان کو قائم رکھنے والی کونسی چیز ہے اور ایمان کو زائل کرنے والی چیز کونسی ہے؟ اس شخص نے کہا تقویٰ سے ایمان قائم رہتا ہے اور طمع سے ایمان زائل ہو جاتا ہے۔ رواہ وکیع فی الغرر

۲۹۴۵۲ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو کسی قصہ گو کی آواز سنائی دی جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ خاموش ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ قصہ گو نے کہا: میں ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد بہت سارے قصہ گو ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ رواہ عمیر بن فضالة فی امالیه

۲۹۴۵۳..... سعید بن ابی ھند کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ قصہ گوئی کر رہا ہے فرمایا نہیں بلکہ اپنا تعارف کرا رہا ہے۔ رواہ مسدد وصحح

۲۹۴۵۴ "مسند تمیم داری رضی اللہ عنہ" سائب بن یزید کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی، چنانچہ سب سے پہلے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے قصہ گوئی کی انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی چنانچہ وہ کھڑے ہو کر قصہ گوئی کرتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۲۹۴۵۵..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے مسجد میں چراغ جلایا۔

علم نحو کے بیان میں

۲۹۴۵۶..... ابواسود دوئلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے سر جھکا رکھا ہے اور گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین آپ کس سوچ میں پڑے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے اس شہر میں لوگوں کو اعراب میں بہت غلطیاں کرتے دیکھ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اصول عربیت میں ایک وثیقہ لکھ دوں۔ میں نے عرض کی، اگر آپ ایسا کر دیں گے تو آپ ہمیں زندہ کر دیں گے اور یہ زبان ہمارے اندر زندہ رہے گی پھر میں تین دن بعد آیا آپ رضی

اللہ عنہ نے مجھے ایک نوشتہ دیا اس میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم کلام سارے کا سارا اسم ہے فعل ہے اور حرف ہے، اسم وہ ہے جو مسمی کے متعلق خبر دے فعل وہ ہے جو مسمی کی حرکت کے متعلق خبر دے اور حرف ایسے معنی کے متعلق خبر دیتا ہے جو اسم میں ہے اور نہ فعل میں پھر فرمایا اس میں مزید اصولوں کا اضافہ کرو اور اے ابو اسود! جان لو کہ اشیاء کی تین قسمیں ہیں ظاہر، مضمر اور ایک وہ شئی جو ظاہر ہے اور نہ مضمر ابو اسود کہتے ہیں میں نے کچھ اور اصول جمع کیے اور آپ کے سامنے پیش کیے ان میں میں نے حروف نصب پانچ ہی لکھے تھے وہ یہ اِنَّ ، اَنَّ لَیتَ ، لَعلَّ کانَّ ان میں میں نے لٰکنَّ نہیں ذکر کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: تم نے لٰکنَّ کو کیوں چھوڑ دیا میں نے عرض کیا کیا یہ بھی انہی میں سے ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حروف نصب میں لٰکن کا بھی اضافہ کیا۔ رواہ ابو القاسم الزجاجی فی امالیہ

۲۹۴۵۷ــــ صعصعہ بن صوحان کی روایت ہے کہ ایک اعرابی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس جملے کو کیسے پڑھتے ہیں: لایاکلہ الاالخاطون کل واللہ یخطو (اعرابی نے اعراب میں غلطی کی الخاطون کی بجائے الخاطئون ہونا چاہئے اور واللہ کی بجائے واللہ ھا کی کسرہ کے ساتھ ہونا چاہئے اور یخطو کی بجائے یخطا ہونا چاہئے تھا چونکہ الخاطون خطا یخطو یعنی قدم بڑھانا سے ہے اور جملہ مقصود خطئ یخطی بمعنی غلطی کرنا خطا کرنا تھا) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا جی کر ہنس دیئے اور فرمایا: ”لایاکلہ الخاطؤن“ اعرابی نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ نے سچ فرمایا پھر کہا: ”ماکان اللہ لیسلم عبدہ“ (اس میں بھی غلطی تھی) یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو اسود دوئلی کی طرف التفات کیا اور فرمایا: بہت سارے عجمی دین میں داخل ہو چکے ہیں لہٰذا کچھ ایسے اصول بناؤ جن سے راہنمائی لے کر لوگ اپنی زبانوں کو محفوظ کر سکیں۔ چنانچہ رفع نصب اور جر کی پہچان لکھی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر وابن النجار

علم باطن کا بیان

۲۹۴۵۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: علم باطن اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ کا ایک حکم ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

رواہ ابو عبدالرحمن السلمی والدیلمی وابن الجوزی فی الواھیات وقال لایصح وعامۃ رواتہ لایعرفون

کلام:...... حدیث نہایت ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۱ وذیل اللآلی ۴۴

۲۹۴۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت کی طرف بہت ساری اقوام سبقت لے گئی ہیں حالانکہ ان کے پاس اتنی زیادہ نمازیں ہیں اور نہ روزے حج ہیں اور نہ عمرے البتہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھا اور اس کی پابندی کی۔ رواہ الدینوری فی المجالسۃ

باب...... علم اور علماء کے آداب کے بیان میں

فصل...... روایت حدیث کے بیان میں

۲۹۴۶۰ ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ حافظ عماد الدین بن کثیر (فی مسند صدیق) حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری بکر بن محمد الصیرفی (مرو میں) موسیٰ بن حماد مفضل بن غسان علی بن صالح موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن، ابراہیم بن عمرو بن عبید تیمی قاسم بن محمد کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میرے والد ماجد رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے احادیث جمع کی تھیں ان کی تعداد پانچ سو تک پہنچتی تھی ایک رات کروٹیں لیتے لیتے گزاردی میں رنجیدہ ہوئی اور عرض کی: آپ کروٹیں لے رہے ہیں کوئی تکلیف تو نہیں یا پھر کیا وجہ ہے؟ صبح ہوئی فرمایا: اے بیٹی احادیث کا وہ مجموعہ لاؤ جو تمہارے پاس ہے میں مجموعہ لائی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آگ منگوائی اور وہ مجموعہ جلادیا اور فرمایا مجھے خوف ہے کہ میں مر جاؤں اور یہ مجموعہ تمہارے پاس ہی رہ جائے اور اس میں وہ وہ حدیثیں بھی ہوں جن کے راوی پر میں نے بھروسہ اور اعتماد کر لیا ہو۔

بات حقیقت میں یوں نہ ہو جیسے اس نے مجھے بیان کی تھی اور یوں غلط بات میں میری تقلید کی جائے۔

وقدرواه القاضی ابو امیة الاحوص بن المفضل بن غسان الغلا ابی بسنده

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے اس مجموعہ کے بارے میں کہتے ہیں ممکن ہے یہ ان احادیث کا مجموعہ ہو جن کا سماع حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے براہ راست حضور نبی کریم ﷺ سے نہ کیا ہو اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بالواسطہ سماع کیا ہو جیسے حدیث جدہ وغیرہ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس وہ احادیث بھی تھیں جو کسی دوسرے صحابی کے پاس نہیں تھیں جیسے "ہر نبی کو وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوتی ہے" وغیرہ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ناپسند سمجھا کہ جو احادیث میں نے براہ راست نہیں سنیں ان میں میری تقلید کی جائے۔

۲۹۴۶۱ ... "ایضاً" ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے: محمد بن عمر اسلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد قلیل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرت اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احتیاج روایت حدیث سے پہلے وفات پا چکے تھے البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد اس لیے زیادہ ہے حالانکہ یہ حضرات مسند خلافت پر رہے ہیں ان سے سوالات کیے جاتے یہ حضرات جواب دیتے اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ مقتدا اور پیشوا ہیں ان کے اقوال وافعال کو امت نے حفظ کیا ہے چونکہ ان سے فتویٰ لیا جاتا وہ فتویٰ دیتے تھے حدیث کا سماع کیا حدیث یاد کی اور دوسروں تک پہنچائی چنانچہ رسول کریم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویت دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات سے کم ہیں جیسے ابوبکر، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف، ابوعبیدہ بن الجراح، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، ابی بن کعب، سعد بن عبادہ، عبادہ بن الصامت، اسید بن حضیر، معاذ بن جبل اور ان جیسے کئی دوسرے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چنانچہ ان حضرات کی مرویات کی تعداد اس طرح کثیر نہیں جس طرح دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد کثیر ہے جیسے حضرت جابر بن عبداللہ ابی سعید خدری ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن عباس، رافع بن خدیج، انس بن مالک براء بن عازب اور ان جیسے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد زندہ رہے ان کی عمریں بھی طویل ہوئیں اور روایت حدیث میں لوگوں کو ان کی محتاجی ہو جبکہ بہت سارے صحابہ دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کی طرف روایت حدیث کا احتیاج نہیں ہوا چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد اس وقت زیادہ تھی اسی طرح بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے بھی تھے جو آپ ﷺ کی حدیث آگے روایت نہیں کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ کی صحبت میں عرصہ تک رہے۔ سماع بھی کیا۔ چنانچہ ان حضرات نے یہ سمجھا کہ روایت حدیث نہایت باریک بینی کا کام ہے لہٰذا اس میں کمال احتیاط اسی میں ہے کہ روایت حدیث ہی سے اجتناب کیا جائے بایں ہمہ بعض حضرات عبادت جہاد فی سبیل اللہ اور اسفار میں رہے حتیٰ کہ اسی عالم میں دنیا سے رخصت ہوئے اور ان سے چند احادیث بھی مروی نہ ہوسکیں انتہیٰ۔

۲۹۴۶۲ ... قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی اسے یاد رکھا پھر جیسے سنی ایسے ہی دوسروں تک پہنچائی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۶۳ ... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم تمہیں جو حدیثیں بھی سناتے ہیں وہ سبھی کی سبھی رسول اللہ ﷺ سے ہم نے براہ راست نہیں سنیں البتہ بعض احادیث براہ راست سنی ہیں اور بعض احادیث ہم نے اپنے ساتھیوں سے سنی ہیں چونکہ ہم اونٹ چرانے میں مشغول رہتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۹۴۶۴ ... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان کے والد بشیر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اسے یاد کرے، بہت سارے حامل فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنے میں، مسلمان حکمرانوں سے خیر خواہی کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنے میں۔ رواہ الطبرانی وابن قانع وابونعیم وابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۵۸۔

۲۹۴۶۵...حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم عرب میں احادیث بیان کرتے ہیں اوران میں تقدیم وتاخیر ہوجاتی ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۹۴۶۶......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے کوتروتازہ رکھے جومیری بات سنے پھراس میں اضافہ نہ کرے بہت سارے حاملین کلمہ اپنے سے زیادہ یادرکھنے والے کوپہنچاتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کادل خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا حکمرانوں کی خیرخواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا مسلمانوں کی دعاان کی جماعت کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۹۴۶۷...''مسند سلمان فارسی رضی اللہ عنہ'' یہ کہ تم اللہ پرایمان لاؤ آخرت کے دن ،فرشتوں ،کتاب ،انبیاء،موت کے بعد اٹھائے جانے پرایمان رکھوں اور یہ ایمان رکھو کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔پوراوضوکر کے وقت پرنماز قائم کروزکواۃ دورمضان کے روزے رکھواگرتمہارے پاس مال ہوتو بیت اللہ کاحج کرودن رات میں ۱۲ رکعت نماز پڑھووترکسی رات نہ چھوٹنے پائیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوشریک نہ ٹھہراؤوالدین کی نافرمانی نہ کروظلم کرکے یتیم کامال مت کھاؤ، شراب مت پیو،زنا مت کرو،االلہ تعالیٰ کے نام کی جھوٹی قسم مت اٹھاؤجھوئی گواہی مت دوبدعت کاارتکاب مت کرواپنے بھائی کی غیبت مت کرو پاکدامن عورت پرتہمت مت لگاؤاپنے مسلمان بھائی سے خیانت مت کروکھیل کود سے اجتناب کرولہوونعب سے بچتے رہوکوتاقدکو بونامت کہو۔بایں طور کہ تم اس کی تحقیر کرنا چاہوکسی کاتمسخرنہ اڑاؤلوگوں کے درمیان چغلخوری مت کرواللہ تعالیٰ کی نعمتوں پراس کاشکرکرد آزمائش مصیبت میں صبر کرو۔اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف مت رہواپنے رشتہ داروں سے قطع تعلقی مت کرواوران کے ساتھ صلہ رحمی کرواللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کسی پرلعنت مت بھیجو(معلوم ہوایزید پرلعنت کرنا جائزنہیں)تسبیح تکبیراور تہلیل زیادہ سے زیادہ کروجمعہ اورعیدین کے اجتماعات میں حاضر رہو۔جان لوجومصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ پہنچ کررہے گی ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی مصیبت جوتمہیں پہنچتی ہے وہ چوک جائے اورجومصیبت تمہیں نہیں پہنچی وہ کبھی نہیں پہنچے گی اور ہرحال میں قرآن کوپڑھوکسی حال میں بھی قرآن کومت چھوڑو۔

رواہ الحافظ ابو القاسم بن عبدالرحمن بن محمد بن اسحاق بن مندہ والحافظ ابو الحسن علی بن ابی القاسم بن بابویہ الرازی فی الاربعین ابن عساکر والرافعی عن سلمان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے چالیس احادیث حفظ کرنے کے متعلق پوچھااس پرآپ نے یہ طویل حدیث ذکرفرمائی میں نے پوچھاجوانھیں یادکرے اسے کیاثواب ملے گا؟آپ نے فرمایااللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاءاورعلماء کے ساتھ اس کاحشرکرے گا۔

۲۹۴۶۸...''ایضاً''ابن عساکرابی الحسن حنائی ابوالحسن علی بن محمد بن ابراہیم بجلی بلوطی حاتم بن مہدی بلوطی علی بن حسین اسحاق ابی علی بن حسین، محمد بن ابراہیم شامی محمد بن یوسف فریابی،سفیان ثوری لیث مجاہد کی سند سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کی:یارسول اللہ ﷺ!آپ نے چالیس احادیث کاتذکرہ کیاتھاان کاکیاثواب ہے؟فرمایا:میری امت میں سے جس نے بھی چالیس احادیث حفظ کیاوہ جنت میں داخل ہوگااوراللہ تعالیٰ انبیاءاورعلماء کے ساتھ اس کاحشرکرے گا۔

۲۹۴۶۹...''مسند سلمہ بن الاکوع''یعقوب بن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ لیثی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کی:یارسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ پرفداہوں ہم آپ سے حدیثیں سنتے ہیں اورپھر ہوبہو اسی طرح آگے بیان کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اس پرنبی کریم ﷺ نے فرمایا:جب تم حرام کوحلال اورحلال کوحرام نہ قراردواورمعنی درست ہوتواس میں کوئی حرج نہیں۔رواہ ابن عساکر

۲۹۴۷۰...صالح بن کیسان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اورزہری اکٹھے ہوگئے اورہم طالب علم کے لیے نکلے تھے زہری نے کہا:آؤتاکہ ہم

سنن کو لکھ لیں چنانچہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے مروی احادیث لکھیں پھر کہا آؤ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال کو لکھیں کیونکہ اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور افعال بھی سنت ہیں میں نے کہا: میں اسے سنت نہیں سمجھتا لہٰذا میں نہیں لکھوں گا زہری نے کہا: بلکہ یہ بھی سنت ہے تاہم زہری نے آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لکھ لیے اور میں نے نہ لکھے وہ تو کامیاب رہا جبکہ مجھ سے علم کا بڑا حصہ ضائع ہوا۔

رواہ یعقوب بن سفیان البیھقی فی المدخل وابن عساکر

۲۹۴۷۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے جنہوں نے اسے نہ سنا ہو، بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک پہنچاتے ہیں۔

رواہ ابن النجار وابن عساکر

۲۹۴۷۲..... سائب بن یزید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے آپ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے: تم یا تو رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثوں کو چھوڑ دو یا پھر میں تمہیں دوس کے علاقے میں پہنچادوں گا اسی طرح کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: تم حدیثیں بیان کرنا چھوڑ دو یا میں تمہیں بندروں کی زمین تک پہنچادوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۷۳..... ابن ابی سفیان کی روایت ہے کہ انھوں نے خطاب کیا اور کہا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثیں کم بیان کرو اگر تم روایت حدیث کرنا بھی چاہتے ہو۔ تو وہی روایت کرو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں روایت ہوتی تھیں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کتابت حدیث میں احتیاط

۲۹۴۷۴..... زہری عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنن لکھنے کا ارادہ کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فتویٰ لیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ آپ لکھیں تاہم عمر رضی اللہ عنہ اسی شش و پنج میں پڑے اور استخارہ کرتے رہے چنانچہ ایک ماہ بعد ایک دن صبح کو اٹھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں پختہ بات ڈال دی اور فرمایا: میں نے سنن کو لکھنا چاہا مجھے ایک قوم یاد آئی جو تم سے پہلے ہوئی ہے انھوں نے ایک کتاب لکھی پھر اسی کتاب پر جھکے رہ گئے اور انھوں نے کتاب اللہ کو بالکل چھوڑ دیا بخدا میں کتاب اللہ کے ساتھ کسی چیز کو خلط نہیں کروں گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۴۷۵..... ابن وہب کی روایت ہے کہ میں نے مالک کو حدیث سناتے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا پھر فرمایا: کتاب اللہ کے ساتھ اور کوئی کتاب نہیں ہوسکتی۔ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۶..... یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ سنت لکھیں پھر ان کے لیے یہ رائے ظاہر ہوئی کہ نہ لکھیں پھر مختلف شہروں میں فرمان لکھ بھیجا کہ جس کے پاس اس قسم کی کوئی چیز لکھی ہو وہ اسے مٹادے۔ رواہ ابو خیثمۃ وابن عبد البر معالی العلم

۲۹۴۷۷..... حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی پھر اسی طرح دوسروں تک پہنچائی جس طرح سنی تھی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سنت وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے جاری کی ہو امت کے لیے رائے کو سنت مت بناؤ۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۹..... محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ مجھے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے مروی روایت سنائی ہے کہ انھوں نے کہا: بخدا اسوقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات نہیں پائی جب تک کہ مختلف علاقوں سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے پاس جمع نہ کر گیا وہ یہ ہیں عبداللہ بن حذافہ ابو درداء ابو ذر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم نے فرمایا: یہ کیسی احادیث ہیں جو تم رسول اللہ ﷺ کی طرف

منسوب کر کے پھیلا رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیا آپ ہمیں اس سے روکنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: نہیں میرے پاس ٹھہرے رہو بخدا! جب تک میں زندہ رہوں میرے پاس سے کہیں نہ جاؤ ہم خوب جانتے ہیں ہم ہی لیتے ہیں اور ہم ہی رد کرتے ہیں تمہارے اوپر چنانچہ یہ حضرات یہیں رہے۔ حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۸۰..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا۔ چنانچہ ایک ماہ تک اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے رہے پھر ایک دن صبح کو اٹھے ان کی رائے پختہ ہوگئی اور فرمایا: مجھے ایک قوم یاد آ گئی جس نے ایک کتاب لکھی اسے کے سر ہو لئے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ دیا۔ رواہ ابن سعد

۲۹۴۸۱..... اسلم کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث سنائیں تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے: مجھے خوف ہے کہ میں حدیث سے کوئی حرف کم کردوں گا یا زیادہ کردوں گا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والعقیلی وابونعیم فی المعرفة والشیرازی فی الالقاب

۲۹۴۸۲..... قرظہ بن کعب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو کم بیان کرو اور میں بھی تمہارا شریک ہوں۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابن صاعد فی طرق حدیث من کذب علی متعمدا وروی صدرہ الموقوف الدارمی ابوداؤد الطیالسی الحاکم وابن عبد البر

۲۹۴۸۳..... ابن ابی اوفی کی روایت ہے کہ جب ہم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس آتے ہم کہتے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیں۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے: اب ہم بوڑھے ہو چکے اور بھول جاتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا معاملہ بہت سخت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۸۴..... بختری بن عبید اپنے بیٹے کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھ سے مروی حدیث بیان کی اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذکر ہو تو سمجھو میں نے ہی اسے کہا ہے اگر چہ فی الواقع وہ حدیث میں نے نہ کہی ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: چونکہ مجھے یہی دے کر بھیجا گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

نااہل سے بات چھپانا

۲۹۴۸۵..... عبیداللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی مجھے خوف ہوا کہ یہ حدیث مجھے ان کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ ملے گی میں سفر کر کے عراق میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے حدیث سننا چاہی انھوں نے مجھے حدیث بیان کی اور مجھ سے وعدہ لیا کہ یہ حدیث میں کسی اور کو نہ سناؤں میں چاہتا ہوں کاش اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وعدہ نہ لیا ہوتا میں تمہیں ضرور سناتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں حفظ کیں جن سے میری امت نفع اٹھائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عالم بنا کر اٹھائے گا۔ رواہ الجوزی وابوالفتح الصابونی والصدر البکری فی الاربعین

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۱۶۱

۲۹۴۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تم علم کسی عالم کو پڑھ کر سناؤ تو اس کی طرف منسوب کر کے آ گے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ المرھبی

۲۹۴۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔ تین بار یہی فرمایا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو

میری احادیث کی تعلیم دیں گے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والرامھرمزی فی المحدث الفاصل والخطیب الدیلمی ابن النجار ونصر فی الحجۃ وابو علی ابن جیش الدینوری فی حدیثہ

جھوٹی روایت کا بیان

۲۹۴۸۹ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرنے سے صرف یہ بات روکتی ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں البتہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابویعلی وصحح

۲۹۴۹۰ محمود بن لبید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خبر پر فرماتے سنا ہے کہ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسی حدیث بیان کرے جو اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں نہ سنی ہو مجھے صرف اس بات نے حدیث بیان کرنے سے روکا ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں۔حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے کوئی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۲۹۴۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرو تو رسول اللہ ﷺ کے متعلق گمان رکھو کہ آپ سب سے زیادہ مہربان ہیں سب سے زیادہ ہدایت والے اور سب سے زیادہ متقی ہیں۔رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابن منیع ومسدد والدارمی وابن ماجہ وابن خزیمۃ والطحاوی وابویعلیٰ وابونعیم فی الحلیۃ والضیاء

۲۹۴۹۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں اور یہ کہ میں آسمان سے نیچے گروں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں وہ بات کہوں جو آپ نے نہ کہی ہو اور جب میں تمہیں حدیث سناؤں جو میرے اور تمہارے درمیان ہو وہ یہ کہ لڑائی ایک دھوکا ہے۔رواہ ابو داؤد الطیالسی احمد بن حنبل البخاری ومسلم ابو داؤد النسائی ابویعلی ابن جریر وابوعوانۃ ابن ابی عاصم والبیھقی فی الدلائل

۲۹۴۹۳ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم جہاد میں جاتے تھے اور ایک یا دو آدمیوں کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے لیے چھوڑ جاتے تھے۔جب ہم غزوہ سے واپس آتے وہ ہمیں حدیثیں سناتے اور ہم براہ راست یوں احادیث روایت کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

رواہ ابن ابی خیثمۃ وابن عساکر

۲۹۴۹۴ ابونضرہ کی روایت ہے کہ ہم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم جو کچھ آپ سے سنتے ہیں وہ لکھ نہ لیا کریں؟ فرمایا: کیا تم صحیفہ بنانا چاہتے ہو۔ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں سن کر حفظ کرلیتے تھے تم بھی حفظ کرو۔رواہ الدارمی والبیھقی فی السنن الخطیب والحاکم

۲۹۴۹۵ مسند انس" محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت کم بیان کرتے تھے چنانچہ جب کوئی حدیث بیان کرتے تو گھبرا جاتے اس لیے اکثر کہا کرتے تھے او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والبغوی والبیھقی فی السنن وابن عساکر

۲۹۴۹۶ "مسند صہیب" عمرو بن دینار کہتے ہیں مجھے صہیب کی اولاد میں سے ایک شخص نے احادیث سنائی ہے کہ صہیب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ اس طرح نہیں بیان کرتے۔صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح احادیث کی سماعت کی ہے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سماعت کی ہے البتہ مجھے حدیث بیان کرنے سے ایک حدیث روکتی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے چنانچہ آپ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ

کرجھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ البتہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میرے دل نے یاد کیا اور محفوظ رکھا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت میں ہو کہ وہ بیوی کو مہر نہیں دے گا تو وہ زانی ہے حتی کہ مرجائے اور جس شخص نے کسی شخص سے کوئی چیز خریدی اور اس کی نیت میں ہو کہ وہ اس کا حق مارے گا تو وہ اس سے خیانت کرنے والا ہے حتی کہ مرجائے۔

رواہ ابویعلی و ابن عساکر

۲۹۴۹۷ "ایضاً" صیفی بن صہیب کی روایت ہے کہ ہم نے اپنے والد سے کہا اے ابا جان! جس طرح رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح احادیث سنی ہیں، البتہ مجھے یہ بات حدیث بیان کرنے سے روک رہی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے گا قیامت کے دن اسے جو کے کونوں میں گرہ لگانے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ کسی طرح ایسا نہیں کر پائے گا میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کی نیت میں ہے کہ وہ اس کا مہر نہیں ادا کرے گا تو وہ زانی ہو کر رب تعالیٰ سے ملاقات کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ نہ کرلے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے قرض لیا اور اس کی نیت قرض ادا نہ کرنے کی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چور کی حالت میں ملاقات کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۹۸ ... "مسند علی" سعید بن زید کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ سو جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۹۹ ... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے اس کا پس نظریہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو کسی کام کے لیے بھیجا اس نے آپ ﷺ پر جھوٹ بولا بعد میں لوگوں نے اسے مردہ حالت میں پایا اور زمین نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ رواہ ابن النجار وفیہ الوزاع بن نافع لیس بثقة

علم کے متفرق آداب

۲۹۵۰۰ ... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو علم کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرتا ہو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو نامعلوم امور کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرتا ہو۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک مسئلہ پیش آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا حل کتاب میں پایا اور نہ سنت میں آپ نے فرمایا: اس کے متعلق میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اگر درست وصواب ہو تو وہ من جانب اللہ ہوگا اور اگر اس میں خطا ہو تو وہ میری طرف سے ہوگی۔

رواہ ابن سعد و ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۰۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین کے متعلق رائے قائم کرنے سے ڈرو چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی رائے درست ہوئی تھی چونکہ اللہ تعالیٰ انھیں درست رائے سے نوازتے تھے اب ہماری رائے محض تکالیف اور ظن ہے جبکہ ظن حق کا فائدہ نہیں دیتا۔

رواہ ابن ابی حاتم البیھقی و ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۰۲ ... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو کیا رائے دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت تھی۔ رواہ ابن المنذر

۲۹۵۰۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ علم تین چیزوں کے لئے نہ حاصل کیا جائے اور تین چیزوں کے لیے نہ چھوڑا جائے چنانچہ علم مقابلہ کرنے کے لیے فخر کرنے کے لیے اور ریاکاری کے لیے نہ حاصل کیا جائے۔ علم سے حیاء کرنے کی وجہ سے علم سے بے رغبتی کی وجہ سے اور جہالت پر راضی رہنے کی وجہ سے علم کو نہ چھوڑا جائے۔ ابن ابی الدنیا

۲۹۵۰۴..... عطاء بن عجلان کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا عین ممکن ہے کہ یہ علم بہت جلد اٹھالیا جائے لہٰذا جس کے پاس جو علم ہو وہ اسے پھیلالے غلو سے بچے اور سرکشی اور تکبر سے گریز کرے۔ رواہ ابوعبداللہ بن منده فی مسند ابراهیم بن ادهم عبدالرزاق

۲۹۵۰۵..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کو فتوے دیتے ہو حالانکہ تم امیر نہیں ہو؟ ابوموسیٰ نے جواب دیا جی ہاں میں ایسا کرتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ ذمہ داری اسی کو سونپو جو امارت کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ رواہ عبدالرزاق والدینوری فی المجالسة وابن عبدالبر فی العلم وابن عساکر

۲۹۵۰۶..... مکحول کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو احادیث سناتے جب آپ رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ لوگ تھک گئے ہیں اور اکتانے لگے ہیں تو لوگوں کو باغات میں لے جا کر کام پر لگادیتے۔ رواہ ابن السمعانی

اتفاق رائے پیدا کرنا

۲۹۵۰۷..... ابوحصین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک فتویٰ دیتا اگر کوئی مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس مسئلہ کے حل کے لیے اہل بدر کو جمع کرتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۰۸..... عثمان بن عبداللہ بن موھب کی روایت ہے کہ جبیر بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ ایک پانی کے پاس سے گزرے لوگوں نے ان سے میراث کا ایک مسئلہ پوچھا جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے نہیں معلوم البتہ میرے ساتھ کوئی آدمی بھیجو میں پوچھ کر بتائے دیتا ہوں چنانچہ لوگوں نے جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی بھیجا جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ فقیہ ہو تو وہ ایسا ہی کرے جیسا کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کیا ہے ان سے ایک مسئلہ پوچھا گیا جسے یہ نہیں جانتے تھے اور کہا: اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ رواہ ابن مسعود

۲۹۵۰۹..... سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے قضیہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے جس کا کوئی حل نہ ہو۔

رواہ ابن سعد والمروزی فی العلم

۲۹۵۱۰..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابواشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا لوگوں کو حکم دو کہ عربیت سیکھیں چونکہ اس سے کلام میں درستی پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کو شعر گوئی کی تلقین کرو، چونکہ اس سے بلندی اخلاق پر راہنمائی ملتی ہے۔

رواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۱..... ابوعکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کس شخص کو خطا کرتے دیکھتے تو اسے لقمہ دے دیتے تھے اور جب کسی کو اعراب میں غلطی کرتے پاتے تو اسے درے سے مارتے تھے۔ ابن الانباری

۲۹۵۱۲..... علی بن عیسیٰ بن یونس ابواسحاق سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی ایک شخص کے پاس ٹھہرا وہ شخص کسی کو قرآن پڑھا رہا تھا چنانچہ معلم کہہ رہا تھا۔

ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ

یعنی اس نے ورسولہ کا عطف مشرکین پر کردیا اور معنی بالکل غلط ہوگیا (اعرابی نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے یہ کلام (اس طرح جس طرح تم پڑھتے ہو) اپنے نبی محمد ﷺ پر نہیں نازل کیا اس شخص نے جھٹ اعرابی کا گلا پکڑ لیا اور کہا: چلو ہمارے درمیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں گے چنانچہ وہ شخص اعرابی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور کہا: میں ایک شخص کو قرآن پڑھا رہا تھا اور یہ آیت یوں پڑھی:

ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ

سن کر اس اعرابی کہا: اللہ کی قسم یہ کلام اللہ تعالیٰ نے محمد پر نازل نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اعرابی نے سچ کہا ہے

چونکہ یہ تو اس طرح ہے ورسولہ۔ رواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۳..... سعید بن مسیب کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا کسی مسئلہ پر اختلاف ہو گیا حتیٰ کہ دیکھنے والا سمجھا اب یہ آپس میں اکٹھے نہیں ہوں گے چنانچہ اس کے بعد خوش اخلاقی سے ملتے اور الگ ہو جاتے۔ رواہ الخطیب فی رواۃ مالک

۲۹۵۱۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے چہرے میں شائستگی ہو اس کا علم بھی شائستہ ہوتا ہے۔ رواہ الدارمی

۲۹۵۱۵..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے وہ جانتے ہوں ورنہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔ رواہ البخاری

۲۹۵۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل جہالت سے طلب علم کا عہد نہیں لیا حتیٰ کہ اہل علم سے بیان علم کا عہد لیا چونکہ جہالت علم سے پہلے ہوتی ہے۔ رواہ المرھبی فی العلم

۲۹۵۱۷..... محمد بن کعب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مناسب جواب دیا، وہ شخص بولا: اس کا جواب ایسا نہیں بلکہ اس کا جواب یہ اور یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تم نے درست کہا اور مجھ سے خطا ہوئی ہر ذی علم کے اوپر ایک اور علم والا ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۱۸..... عبداللہ بن بشیر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا فرمایا! مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر فرمایا: دل پر بہت گراں گزرتا ہے کہ جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے: میں اس کا علم نہیں رکھتا۔

رواہ سعد ان بن نصر فی الرابع من حدیثہ

۲۹۵۱۹..... خالد بن عرعرہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ عالم کا حق یہ ہے کہ کثرت سے اس سے سوالات نہ کئے جائیں جواب دینے میں اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے جب وہ پہلو تہی کرے تم اس کے پیچھے نہ پڑ جاؤ اس کے کپڑے نہ پکڑو اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارے نہ کرو آنکھوں سے بھی اس کی طرف اشارے نہ کرو اس کی مجلس میں اس سے سوال نہ کرو اس کے پھسلنے کی طلب میں نہ رہو اگر پھسل جائے تو اس کے واپس لوٹنے کی امید رکھو اس کی بات کو قبول کرو، عالم سے یوں نہ کہو کہ تم نے فلاں کے خلاف قول کیا ہے تم اس کا راز افشاء نہ کرو عالم کے پاس کسی کی غیبت مت کرو یہ کہ خواہ وہ موجود ہو یا غائب ہو اس کی حفاظت کرو یہ کہ لوگوں میں عمومی سلام کرو اور عالم کو خصوصی سلام پیش کرو عالم کے سامنے بیٹھو اگر عالم کو کوئی کام پیش آئے تم سب سے پہلے اس کی خدمت کے لیے حاضر ہو عالم کی پاس زیادہ دیر بیٹھ کر اسے اکتاہٹ میں مت ڈالو وہ کھجور کی مانند ہے تو اس انتظار میں ہے کہ کب گرنے پائے گی، چونکہ اس۔ بس تمہارا نفع ہے عالم اس روزہ دار کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا ہو۔ جب عالم مرجاتا ہے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے پھر وہ دراڑ تا قیامت پر نہیں ہونے پاتی، طالب علم کے ساتھ بطور مشابہت کے ستر ہزار فرشتے چلتے ہیں۔ رواہ المرھبی وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۲۱..... حارث اعور کی روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی اطالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ لے کر گھر میں داخل ہو گئے اور پھر جوتے پہنے چادر اوڑھی اور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا آپ بڑی تندھی سے اس کا جواب دیتے تھے جبکہ آج آپ گھر میں داخل ہو گئے فرمایا: مجھے پیشاب کی حاجت تھی جبکہ وہ شخص جسے پیشاب کی حاجت پیش ہو وہ سہولت سے جواب نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اذا المشکلات تصدین لی

کشفت حقائقها بالنظر

فان رؤیت فی محیا الصواب

عمیاء لایتلبها البصر

مقنعة بغیوب الامور

وضعت علیها صحیح الفکر
لسانا کشقشقة الأریح
یمانی او کالحسام الیمانی الذکر
وقلبا اذا استنطقته الفنون
ابر علیها بباهی الدرز
ولست بامعة فی الرجال
یسائل هذا وذا ما الخبر
ولکننی مذرب الاصغرین
ابین مع ما مضی وما غبر

جب مجھے مشکل مسائل پیش آجاتے ہیں تو مجھے ان کی حقیقت آشکارہ کرنے کے لیے غور وفکر کرنی پڑتی ہے اگر ایسی حدیث پیش آجائے کہ درستی کی طرف بصیرت کی پہنچ کسی طرح نہ ہونے پائے اور امور پر دبیز پردے پڑے ہوں تو اس وقت میں اپنی فکر ساتھ مرکوز کرلیتا ہوں میں اپنی فصیح زبان کو لے آتا ہوں وہ چلتا ہوا کارگر ہتھیار ہے یا یمن کی کاٹنے والی تلوار ہے اور ایسا دل لاتا ہوں کہ جس سے مجھے قیمتی موتی ملتے ہیں میں مردوں میں ہر ایک کی رائے پر چلنے والا نہیں ہوں کہ یہ اس سے سوال کرے اور اسے سوال کا جواب نہ بن پڑے البتہ میں پیشاب کی حاجت محسوس کررہا تھا اور میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کیا بیتا اور کیا باقی رہا۔

۲۹۵۲۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور حدیث پڑھو پڑھاؤ اور حدیث کو یوں نہ چھوڑ دو کہ یہ علم بھول جائے۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۵۲۳.....ابوطفیل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے؟ لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے لوگ سمجھ سکیں اور جسے سمجھنے کی لوگوں میں استطاعت نہ ہو اسے چھوڑ دو۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۵۲۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہارا عالم کے سامنے قرأت کرنا یا عالم کا تمہیں پڑھ کر سنانا دونوں برابر ہیں۔
رواہ الدنیوری والدیلمی

علماء کا باوقار ہونا

۲۹۵۲۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو جب تم علم حاصل کررہے ہو تو اپنے آپ کو قابو میں رکھو علم کو ہنسی مذاق کے ساتھ خلط نہ کرو اور علم کو باطل سے دور رکھو ورنہ دل علم کی کلی کردیں گے۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزھد والخطیب فی الجامع

۲۹۵۲۶.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتویٰ تین میں سے ایک شخص دیتا ہے، ایک وہ جو ناسخ اور منسوخ کا علم رکھتا ہو یا وہ شخص جو عہدہ حکومت پر فائز ہو اور وہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ پاتا ہو اور تیسرا تکلف کرنے والا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۷.....حسن بن جابر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے علم کو لکھنے کے متعلق پوچھا انھوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۸.....حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص اس وقت تک کامل فقیہ نہیں بن سکتا جب تک محض اللہ کے لیے لوگوں سے بغض رکھتا ہو اور پھر جب اپنے نفس کی طرف رجوع کرے تو اس سے اور زیادہ بغض کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۹.....حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص متعلم بنے بغیر عالم نہیں بن سکتا اور کوئی شخص عمل کے بغیر عالم نہیں بن سکتا۔
رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۰..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے تو فرماتے: یا اللہ میں نے یہ بغیر سماع کے نقل کی ہے۔
رواہ ابو یعلی والرویانی وابن عساکر

۲۹۵۳۱..... حمید بن ہلال بن ابی رفاعہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ایک اجنبی شخص آیا ہے اور دین کے متعلق سوال کررہا ہے نامعلوم اس کا دین کیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ چھوڑا اور تشریف لے آئے پھر ایک کرسی لائی گئی میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے تھے پھر کرسی پر تشریف فرما ہوئے پھر مجھے تعلیم دیتے رہے پھر آپ خطبہ دینے کے لئے آگئے اور خطبہ مکمل کیا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن ابی رفاعة العدوی

۲۹۵۳۲..... ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانتا ہوں جو علم رکھتا ہو اور پھر اسے لوگوں سے ڈر کر چھپادے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۳..... ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ان کے پاس یہ نوجوان آتے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا ہمیں رسول کریم ﷺ نے وصیت کی تھی کہ ہم ان کے لیے مجلس میں وسعت پیدا کریں انھیں علم حدیث کی تعلیم دیں بلاشبہ تم ہمارے جانشین ہو اور ہمارے بعد محدثین ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نوجوان سے کہتے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے مجھ سے سمجھ لیا کرو چونکہ تم اگر سمجھ کر میرے پاس سے اٹھے تو یہ مجھے محبوب ہے اس سے کہ تم بغیر سمجھے اٹھ جاؤ۔ رواہ ابن النجار

۲۹۵۳۴..... ابوہارون عبدی کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا ہم کہتے: رسول اللہ ﷺ کی کیا وصیت تھی؟ جواب دیتے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت کی تھی کہ لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے تمہارے پاس دور دراز سے لوگ آئیں گے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور انھیں اس علم کی تعلیم دینا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۲۹۵۳۵..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس لوگ آئیں گے وہ تمہارے بھائی ہوں گے علم حاصل کرنا ان کا مقصد ہوگا انھیں تعلیم دو پھر کہو مرحبا مرحبا قریب ہوجاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عباس لوگوں کے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کرو جو ان کی عقلوں سے بالاتر ہو چونکہ اس سے وہ فتنہ میں پڑجائیں گے۔ رواہ الدیلمی

۲۹۵۳۷..... عثمان بن ابی رواد ضحاک بن مزاحم کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم آپ سے جو کچھ سنیں اسے لوگوں سے بیان کردیں؟ فرمایا: جی ہاں البتہ وہ حدیث لوگوں سے نہ بیان کرو جو ان کی عقلوں میں نہ آتی ہو ورنہ بعض لوگ فتنہ میں پڑجائیں گے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بہت ساری چیزیں لوگوں سے چھپا کر رکھتے تھے۔

رواہ العقیلی وابن عساکر قال العقیلی عثمان بن داؤد مجھول ینقل الحدیث ولا یتابعه علی حدیث ولا یعرف الابه

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۸۵

۲۹۵۳۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حکمت ان لوگوں سے حاصل کرلو جن سے تم حکمت کو سنو ایک وقت ہوگا کہ غیر حکیم حکمت کی بات کرے گا اور تیر انداز ی تیرانداز کے علاوہ کوئی اور کرے گا۔ رواہ العسکری فی الامثال

۲۹۵۳۹..... ''مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص'' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں علم کو لکھ کر محفوظ کروں؟ فرمایا: جی ہاں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگ کبھی کبھی اچھی بات کہہ دیتے ہیں جب ان کا قول فعل کے مطابق ہو تو وہ اس کی اچھائی کا حظ لیتا ہے اور جس شخص کا قول فعل کے مطابق نہ ہو وہ اپنے نفس کی تذلیل کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اہل علم علم کو محفوظ کرکے اہل علم کو دیں تو وہ اپنے زمانے کے سردار بن جائیں گے لیکن اہل علم کو

اہل دنیا کے پاس رکھتے ہیں تا کہ ان کی دنیا سے حصہ لیں یوں اہل دنیا کی نظروں میں حقیر ہو جاتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنے تمام غموں کو ایک ہی غم بناتا ہے اور وہ آخرت کا غم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بقیہ غموں میں اس کی کفایت کردیتا ہے جو شخص احوال دنیا کو اپنا غم بنالیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں رہتی خواہ وہ جس وادی میں ہلاک ہوتا ہے ہوتا رہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۴۱

۲۹۵۴۲...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلی بات کرو چونکہ یہ تمہاری پہچان بن جائے گی بھلائی پر عمل کرو تم اہل خیر میں سے ہو جاؤ گے اور یوں خیر کو بکھیر کر ضائع مت کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن عساکر

۲۹۵۴۳...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف علم کی کفایت کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق دھوکا کھانا جہالت کی کفایت کردیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۴...... عدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور کہا:

من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى

اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ یوں کہو:

ومن يعص الله ورسوله. رواه ابن ابی شيبة واحمد بن حنبل

فائدہ:...... یعنی تثنیہ کی ضمیر میں اللہ اور رسول کو جمع نہ کرو یعنی ''یعصھما'' نہ کہو بلکہ الگ الگ اسم ظاہر لاؤ۔

۲۹۵۴۵...... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوالبختری اور زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دل پر اس وقت سخت گرانی ہوتی ہے جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ رواہ الدارمی وابن عساکر

۲۹۵۴۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی فقیہ کے متعلق نہ بتاؤں۔ حقیقی فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی معصیت کی رخصت نہ دیتا ہو خبردار اس عمل میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اس علم میں بھی کوئی خیر نہیں جو تقویٰ کے بغیر ہو اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں تدبر نہ ہو خبردار ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور جنت کی کوہان جنت الفردوس ہے اور وہ محمد ﷺ کے لیے ہے۔ رواہ الجوھری

آداب کتابت

۲۹۵۴۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے بری کتابت وہ ہے جو باریک ہونے کی وجہ سے مشقت میں ڈالے اور سب سے بری قرأت وہ ہے جو بہت تیزی سے کی جارہی ہو سب سے اچھا خط وہ ہے جو نمایاں ہو۔ رواہ ابن قتيبة فی غريب الحديث والخطيب فی الجامع

۲۹۵۴۸...... عبدالرحمن بن یزید بن جابر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خط لکھا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بھی جواباً خط لکھا۔ رواہ ابن عساکر وعبدالجبار الخولانی فی تاريخ داريا

۲۹۵۴۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے خطوط کو خاک آلود کرلیا کرو چونکہ یہ ان کی کامیابی کا باعث ہے۔ رواہ ابن ابی شيبة

۲۹۵۵۰...... ابو حالد کی روایت ہے کہ مجھے باہلہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے کاتب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور خط میں لکھا من ابی موسیٰ (یعنی ابوموسیٰ کی جانب سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا: جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو اس کاتب کو کوڑے مارو اور اسے کام سے معزول کردو۔ رواہ ابن الانباری ابن ابی شيبة

۲۹۵۵۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کو لکھ کر محفوظ کرلو۔ رواہ الحاکم والدارمی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۰۹ کشف الخفا ۱۹۰۶

۲۹۵۵۲.....ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے تاریخ لکھی اور آپ نے تاریخ کا اجراء کیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے ڈھائی سال گذرے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے سولہ (۱۶) ہجری میں تاریخ لکھی۔

رواہ البخاری فی تاریخہ والحاکم

۲۹۵۵۳.....ابن میسب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کب سے تاریخ لکھنے کی ابتداء کریں اس کے لیے آپ نے مہاجرین کو جمع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ اس دن سے تاریخ لکھیں جس دن نبی کریم ﷺ نے سرزمین شرک سے ہجرت کی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ الصغیر والحاکم

۲۹۵۵۴.....شعبی کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ کے خطوط ہمارے پاس آتے ہیں اور ان پر تاریخ نہیں درج ہوتی لہٰذا آپ تاریخ درج کیا کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں مشورہ لیا۔ بعض حضرات نے مشورہ دیا کہ آپ بعثت نبوی کو بنیاد بنا کر تاریخ کا اجراء کریں بعض نے آپ ﷺ کی وفات کا مشورہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ ہم آپ ﷺ کی ہجرت کو بنیاد بنا کر تاریخ کا اجراء کریں گے چونکہ آپ ﷺ کی ہجرت حق و باطل کے درمیان فرق ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۵۵ ابوزناد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے تاریخ کے متعلق مشورہ لیا سبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت کو تاریخی بنیاد بنانے پر اجماع کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۵۶.....ابن سیرین کی روایت ہے کہ سرزمین یمن سے ایک مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے یمن میں ایک چیز دیکھی ہے کہ وہ لوگ تاریخ کا استعمال کرتے ہیں اور اپنے خطوط میں لکھتے ہیں کہ فلاں سال اور فلاں مہینے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو بڑی اچھی بات ہے تم لوگ بھی تاریخ کا اجراء کرو جب تاریخ مقرر کرنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا بعض لوگوں نے کہا ہمیں نبی کریم ﷺ کی ولادت کو بنیاد بنانا چاہئے۔ بعض لوگوں نے بعثت کی رائے دی جبکہ بعض نے ہجرت مدینہ کا قول کیا بعض نے وفات کو بنیاد بنانے کا مشورہ دیا جبکہ بعض نے کہا: مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کو بنیاد بنایا جائے پھر ہم اس سال کو پہلا سال سمجھیں پھر یہ بات طے ہونا باقی رہی کہ کس مہینہ سے سال کی ابتداء کی جائے (یعنی سال کا پہلا مہینہ کونسا ہو) بعض لوگوں نے کہا رجب پہلا مہینہ ہونا چاہئے چونکہ اہل جاہلیت رجب کی تعظیم کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا رمضان پہلا مہینہ ہونا چاہیے بعض نے ذوالحجہ کا کہا بعض نے اسی مہینے کا قول کیا جس مہینہ میں آپ ﷺ نے ہجرت کی تھی بعض نے کہا وہ مہینہ پہلا ہو جس میں آپ مدینہ تشریف لائے بالآخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محرم کو سال کا پہلا مہینہ قرار دو چونکہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ اور یہ گنتی میں بھی پہلا مہینہ ہوتا ہے اور حج سے واپسی کا یہی مہینہ ہے یوں مسلمانوں نے سال کا پہلا مہینہ محرم قرار دیا یہ واقعہ ۱۷ھ ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔

رواہ ابن ابی خیثمۃ فی تاریخہ

۲۹۵۵۷.....امام شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے خط میں ''باسمک اللھم'' لکھا جب ''بسم اللہ مجرھا مرسھا'' نازل ہوئی تو آپ نے ''بسم اللہ'' لکھا جب یہ آیت نازل ہوئی ''انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم'' تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم'' لکھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۵۵۸ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' سعید بن ابی سکینہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتے دیکھا فرمایا: اسے خوبصورت کر کے لکھو چونکہ جو شخص اسے خوبصورت کر کے لکھتا ہے اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ رواہ الختلی

۲۹۵۵۹.....ابوحکیمہ عبدی کی روایت ہے کہ میں کوفہ میں صحیفے لکھتا تھا ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور کھڑے ہو کر مجھے دیکھنے لگے اور فرمایا! نمایاں کر کے لکھو اور اپنے قلم کو خوبصورت بناؤ چنانچہ میں نے قلم تراش کر درست کر لیا پھر میں لکھنے میں مصروف ہو گیا

آپ رضی اللہ عنہ میرے پاس کھڑے رہے پھر فرمایا: قلم کے ساتھ اچھی طرح روشنائی لگاؤ اور کتابت خوبصورت کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے خوبصورت کلام نازل کیا ہے۔ رواہ ابو عبید فی فضائلہ وابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۹۵۶۰..... ابوحکیمہ عبدی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے میں مصحف شریف لکھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ میری کتابت کو دیکھنے لگے اور فرمایا اپنے قلم کو خوبصورت بناؤ میں نے قلم تراش کر درست کر لیا میں نے پھر لکھنا شروع کیا اور آپ کھڑے دیکھتے رہے فرمایا: جی ہاں واضح کتابت کرو جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو منور کیا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور

۲۹۵۶۱..... "مسند انس" عمرو بن ازہر حمید کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے کاتب سے فرمایا: جب تم کتابت کرو تو اپنے قلم کان کے پیچھے رکھ لو چونکہ ایسا کرنے سے تمہاری یاداشت میں اضافہ ہوگا۔

رواہ عمر وبن الازھر قال النسائی وغیرہ: متروک وقال احمد بن حنبل یضع الحدیث وقال البخاری یر می با لکذب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے التنزیہ ۲۶۱۱۲ وضعیف الجامع ۶۷۶

۲۹۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتابت ایک علامت ہے جو کتابت نمایاں ہوتی ہے وہ سب سے اچھی ہوتی ہے۔

رواہ الخطیب فی الجامع

لکھنے کے آداب کا ذکر

۲۹۵۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب عبید اللہ بن ابی رافع سے فرمایا: اپنی دوات کی سیاہی درست رکھو قلم کا قط لمبا بناؤ سطور میں نمایاں وقفہ رکھو اور الفاظ کو قریب قریب کر کے لکھو اور حروف کی بناوٹ واضح کرو۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۵۶۴..... عوانہ بن الحکم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب سے فرمایا: اپنے قلم کا قط لمبا بناؤ قلم کو قدرے موٹے رکھو۔ ترچھا قط بناؤ نون کو واضح کر کے لکھو حاء کو خوبصورت لکھو، صاد کو بڑا کر کے لکھو عین کو اوپر کر کے لکھو کاف کی دم لمبی نہ بناؤ فاء کو بڑا کر کے لکھو لام کو واضح کر کے لکھو، باء تاء اور ثاء کو نمایاں کر کے لکھو زاء کو کھڑا رکھو اور اس کی دم کو اوپر لے جاؤ اپنا قلم کان کے پیچھے رکھ لیا کرو چونکہ اس سے یاداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رواہ الخطیب وفیہ الھیثم ابن عدی ومحمد بن الحسن بن زیاد النقاش متھمان

۲۹۵۶۵..... میمون بن مہران کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک رسید لائی گئی اس کی تاریخ میں شعبان لکھا ہوا تھا فرمایا: آنے والا شعبان یا جو گزر گیا یا جو بعد میں آئے گا؟ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کوئی ایسی چیز مقرر کرو جس سے لوگ اپنی تاریخ پہچان سکیں بعض نے کہا رومیوں کی تاریخ کو لکھو صحابہ نے کہا: رومیوں کی تاریخ میں طوالت ہے اور وہ ذوالقرنین سے اپنی تاریخ لکھتے ہیں، بعض نے کہا: اہل فارس کی تاریخ لکھو فرمایا اہل فارس کا جب بھی کوئی بادشاہ بنتا ہے وہ پہلی تاریخ کو ختم کر دیتا ہے بالآخر صحابہ کا اس رائے پر اجماع ہو گیا کہ ہجرت کو بنیاد بنایا جائے اور یہ ہجرت کا تیرھواں سال تھا، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت نبوی ﷺ سے تاریخ کی بنیاد رکھی۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والحاکم

۲۹۵۶۶..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی راویت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میری کتابت کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا: اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو (دوات کا منہ کھلا ہوتا کہ تنگی کے سبب وقت نہ ہو) قلم پر ترچھا قط لگاؤ بسم اللہ کی باء کو واضح کر کے لکھو سین کے دندانوں کو بھی واضح کرو میم کی آنکھ کو خراب نہ کرو لفظ اللہ کو خوبصورت لکھو رحمن کی نون کو دراز کر کے لکھو، رحیم کو عمدگی سے لکھو اور قلم کو اپنے بائیں کان پر رکھو کیونکہ یہ طریق تجھے خوب مضمون یاد دلانے والا ہے۔ رواہ الدیلمی

الکتاب الثانی از حرف عین...... کتاب العتاق از قسم اقوال

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول...... غلام آزاد کرنے کی ترغیب اور احکام کے بیان میں

۲۹۵۶۷ جس شخص نے غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کنندہ کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کریں گے حتیٰ کہ آزاد کردہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں آزاد کنندہ کی شرمگاہ کو آزاد کریں گے۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۹۵۶۸ جو شخص مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کرے گا تو اس پر ضروری ہے کہ وہ اپنے مال کے بدلہ میں اس پورے غلام کو آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو تو انصاف کے ساتھ اسکی قیمت لگائی جائے گی اور غلام ان باقی حصوں کے بعد محنت مزدوری کرے لیکن غلام کو مشقت میں مبتلا نہ کیا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ہریرۃ

۲۹۵۶۹ جو شخص کسی مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کردے۔ (تو اس کے لیے پھر یہ ہے کہ) اگر اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جو غلام (کے باقی حصوں) کی قیمت کے بقدر ہو تو انصاف کے ساتھ اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ اس غلام کے دوسرے شرکاء کو ان کے حصوں کے بقدر قیمت دے دے وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا اور اگر آزاد کنندہ کے پاس اتنا مال نہ ہو تو پھر اس غلام کا جو حصہ اس نے آزاد کیا ہے وہ آزاد ہو جائے گا (اور دوسرے شرکاء کے حصے مملوک رہیں گے)۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابن عمر

۲۹۵۷۰ جس شخص نے غلام آزاد کیا جبکہ غلام کے پاس کچھ مال ہو تو غلام کا مال مالک کا مال سمجھا جائے گا الا یہ کہ مالک شرط لگادے کہ غلام کا مال اسی کا مال ہے تو اس صورت میں غلام کا مال اسی کا مال ہوگا۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۲۰

۲۹۵۷۱ وہ غلام پورے کا پورا آزاد ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابوداؤد وابن ماجہ عن والدابی الملیح

۲۹۵۷۲ جس شخص نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا یہ غلام آزاد کرنے والے کے لیے دوزخ سے فدیہ بن جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن عمرو بن عبسہ

۲۹۵۷۳ آزاد کرنے میں سب سے اعلیٰ غلام وہ ہے جس کی قیمت سب سے بڑھیا ہو رات کا سب سے افضل حصہ نصف رات ہے اور سب سے افضل مہینہ محرم ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۴۷

۲۹۵۷۴ آزاد کرنے میں سب سے افضل غلام وہ ہے جو قیمت میں سب سے اعلیٰ ہو اور مالکان کے ہاں ہر دل عزیز ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابی ذر واحمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامہ

۲۹۵۷۵ اپنے صاحب کی طرف سے غلام آزاد کرو اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے صاحب کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن واثلۃ

کلام:...... حدیث صحیح ہے اگرچہ ضعیف الجامع میں اس پر بحث ہے دیکھئے ۹۲۹

۲۹۵۷۶ جس مسلمان نے بھی کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کی ہر ہڈی کو آزاد کنندہ کی ہر ہڈی کے لیے دوزخ سے

حفاظت کا ذریعہ بنائے گا اور جس عورت نے بھی کسی مسلمان باندی کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ باندی کی ہر ہڈی کو آزاد کنندہ عورت کی ہر ہڈی کے لئے قیامت کے دن دوزخ سے حفاظت کا ذریعہ بنائے گا۔ رواہ ابو داؤد وابن حبان عن ابی نجیح السلمی

۲۹۵۷۷..... جس مسلمان شخص نے بھی کسی مسلمان مرد کو غلامی سے نجات دلائی یہ اس کی دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگا غلام کی ہر ہڈی کے بدلہ میں اس کی ہر ہڈی کو نجات ملے گی اور جس مسلمان عورت نے بھی کسی مسلمان عورت کو غلامی سے نجات دلائی یہ اس کی دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگی باندی کی ہر ہڈی کے بدلہ میں اس کی ہڈی کو نجات ملے گی اور جس مسلمان شخص نے بھی دو مسلمان عورتوں کو غلامی سے نجات دلائی یہ دونوں اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ بن جائیں گی ان دونوں کی ہڈیوں کے بدلہ میں اس کی ہڈیوں کو نجات ملے گی۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن عوف وابوداؤد وابن ماجه والطبرانی عن مرة بن کعب والترمذی عن ابی امامة وقال الترمذی حسن صحیح غریب

۲۹۵۷۸..... جس شخص نے بھی کسی باندی کو آزاد کیا پھر از سر نو اس کا مہر مقرر کر کے اس سے شادی کر لی تو اس شخص کے لیے دوہرا اجر ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۴۳

۲۹۵۷۹ آزاد کنندہ کا گوشت آزاد کردہ کے گوشت کے بدلہ میں دوزخ سے آزاد ہوگا۔

رواہ ابن لال وابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۵۵ واسنی المطالب ۸۶۴۔

۲۹۵۸۰..... جان کا آزاد کرنا یہ ہے کہ اسے تم اکیلی ہی آزاد کردو اور گردن کو غلامی سے نجات دلانا یہ ہے کہ تم اسے آزادی ملنے پر اس کی مدد کرو۔

رواہ الطیالسی عن البراء

حصہ اکمال

۲۹۵۸۱ جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا یہ غلام اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگا غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو نجات ملے گی۔ رواہ الحاکم فی الکنی والحاکم وابن عساکر عن واثلة

۲۹۵۸۲ جس شخص نے کسی مسلمان جان کو غلامی سے نجات دلائی اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کی دوزخ سے حفاظت فرمائیں گے۔ رواہ ابن سعد والطبرانی وابن النجار عن علی

۲۹۵۸۳ جس شخص نے کسی مسلمان گردن کو آزادی سے ہمکنار کرایا وہ گردن اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا فدیہ ہو جائے گی آزاد کردہ غلام کی ہر ہڈی آزاد کنندہ کی ہر ہڈی کا بدلہ ہوگی جس شخص نے اپنے والدین میں سے کسی کو پایا اور ان کی خدمت کر کے اپنی مغفرت نہ کرسکا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے جو شخص کسی یتیم کو اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کرے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے بھوک سے بے پرواہ کردے اس شخص کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ رواہ ابن سعد والطبرانی عن مالک

۲۹۵۸۴ جس شخص نے کسی غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس شخص کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا اور جس شخص نے دو غلاموں کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔

رواہ عبدالرزاق عن عمرو بن عبسة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۴۳۔

۲۹۵۸۵.....جس شخص نے غلام آزاد کیا تو غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے نجات ملے گی۔

رواہ الحاکم والبیھقی عن ابی موسیٰ

۲۹۵۸۶.....جس شخص نے غلام آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو آگ دوزخ سے نجات دے گا۔

رواہ الحاکم عن عقبة بن عامر

۲۹۵۸۷.....جس شخص نے مومن غلام آزاد کیا تو اس کے ہر ہر انگ کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ہر انگ کو دوزخ سے نجات ملے گی حتیٰ کہ ہاتھ کے بدلہ میں ہاتھ کو ٹانگ کے بدلہ میں ٹانگ کو شرمگاہ کے بدلہ میں شرمگاہ کو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرة

۲۹۵۸۸.....جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے دوزخ کا فدیہ بن جائے گا۔ آزاد کردہ کی ہر ہڈی آزاد کنندہ کی ہر ہر ہڈی کے لئے فدیہ ہوگی۔ رواہ سعید بن المنصور عن عمر وبن عبسة

۲۹۵۸۹.....جس شخص نے بھی کسی مسلمان کو غلامی سے نجات دلائی اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے نجات دیں گے۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرة

۲۹۵۹۰.....اے ابوراشد! کیا تمہارے پاس اتنی گنجائش ہے کہ تم اس غلام کو آزاد کردو، پھر اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ الدولابی وابن عساکر عن ابی راشد الازدی

۲۹۵۹۱.....جب تم میں سے کوئی شخص کسی غلام کا مالک بن جائے کہ اسے آزاد کردے چونکہ آزاد کردہ کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے لیے دوزخ سے فدیہ بن جائے گا۔ رواہ الطبرانی والبغوی عن ابی سکینه

۲۹۵۹۲.....اس کی طرف سے غلام آزاد کردو غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔

رواہ ابو داؤد وابن حبان والطبرانی والبیھقی عن واثلة

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اپنے ایک ساتھی کے متعلق پوچھا جس پر بوجہ قتل کے دوزخ واجب ہو چکی تھی۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی ۲۹۵۷۵ نمبر پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

غلام آزاد کرنے کے آداب.....از حصہ اکمال

۲۹۵۹۴.....عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرو (رواہ الحاکم عن عائشة) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام اور ایک باندی تھی انھوں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میں انہیں آزاد کرنا چاہتی ہوں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۵۹۵.....اگر تم انھیں آزاد کرنا چاہتی ہو تو باندی سے پہلے غلام آزاد کرو۔ رواہ ابن حبان عن عائشة

۲۹۵۹۶.....جو شخص مرتے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھاتا رہا اور جب سیر ہو جائے تب ہدیہ کرے۔

رواہ عبد الرزاق واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی والطبرانی والحاکم والبیھقی عن ابی الدرداء والشیرازی فی الالقاب عن جابر

۲۹۵۹۷.....جس شخص نے آزاد کرنے کیلئے کوئی غلام خرید اتو وہ اس کے مالکوں پر آزادی کی شرط نہ لگائے چونکہ غلامی بھی ایک قسم کا عقد ہے۔

رواہ الطبرانی عن معقل ابن ابی یسار

غلام آزاد کرنے کے احکام.....از حصہ اکمال

۲۹۵۹۸.....آدمی اگر چاہے تو اپنے غلام کا چوتھائی حصہ آزاد کرسکتا ہے اگر چاہے تو پانچواں حصہ آزاد کرسکتا ہے چنانچہ اس کے درمیان اور اللہ

تعالیٰ کے درمیان کوئی تنگی نہیں۔ رواہ البیھقی عن محمد بن فضالۃ عن ابیہ

۲۹۵۹۹...... آدمی اپنے غلام کا چاہے ایک تہائی آزاد کرے یا ایک چوتھائی حصہ آزاد کرے۔ رواہ الطبرانی عن علقمۃ بن عبداللہ المزنی عن ابیہ

۲۹۶۰۰...... وہ تمہارے آزاد کرنے سے آزاد ہوا اور تمہاری غلامی میں بھی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البغوی و البیھقی عن اسماعیل بن امیۃ بن سعید بن العاص عن ابیہ عن جدہ

فرمایا کہ ہمارا ایک غلام تھا اس کا نصف حصہ آزاد کردیا پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۶۰۱...... جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک شخص اپنے حصہ کا غلام آزاد کردے تو کمی زیادتی کئے بغیر غلام کی قیمت لگائی جائے گی پھر غلام آزاد کردیا جائے گا۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

۲۹۶۰۲...... اگر اسے تمہاری قربت حاصل ہوگئی تو پھر تمہارے لیے اختیار نہیں رہے گا۔ رواہ ابوداؤد و البیھقی فی السنن عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزادی ملی وہ اس وقت حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ خبر ملنے پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۶۰۳...... جس شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کیا وہ شرکاء کے لیے ان کے حصوں کے بقدر ضامن ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۹۶۰۴...... جس شخص نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا اگر اس کے پاس مال ہو تو وہ پورے غلام کو آزاد کرے۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۹۶۰۵...... اگر ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کردیا تو غلام کی قیمت لگائی جائے گی یوں پورا غلام اس پر آزاد ہو جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۹۶۰۶...... جس شخص نے مشترک غلام کے ایک حصہ کو آزاد کیا وہ اس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل عن سعید بن المسیب عن ثلاثین من الصحابۃ

۲۹۶۰۷...... جس شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا اس کے مال سے وہ غلام آزاد ہو جائے گا اگر اس کے پاس مال ہو چونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی شریک نہیں۔ رواہ البیھقی عن ابی ھریرۃ

۲۹۶۰۸...... جس شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا غلام کی انصاف سے قیمت لگائی جائے گی چنانچہ آزاد کرنے والا شرکاء کے حصوں کا ضامن ہوگا اور غلام کے ذمہ کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ البیھقی و ابن عساکر عن جابر و ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۴۲

۲۹۶۰۹...... جس شخص نے غلام آزاد کیا غلام کا مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔ رواہ البیھقی عن ابن عباس

۲۹۶۱۰...... جو غلام مشترک ہو پھر ایک شخص اپنا حصہ آزاد کردے غلام کی قیمت لگائی جائے گی جو آزادی کے دن ہو البتہ مرنے کے وقت غلام کی آزادی قابل قبول نہیں ہوگی۔ رواہ البیھقی عن ابن عمر

۲۹۶۱۱...... جب کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرے گا اس کا مال اس کے ساتھ جائے گا الا یہ کہ آزاد کنندہ مال کی شرط لگادے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد و الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۶۱۲...... جس شخص نے اپنا غلام آزاد کیا غلام کے لیے اس کے مال میں سے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ العقیلی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۴۲

۲۹۶۱۳...... جس شخص نے غلام آزاد کیا غلام کا مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔ رواہ البیھقی عن ابن مسعود

۲۹۶۱۴...... جب تم اپنے بھائی کے مالک ہوئے ہو اللہ تعالیٰ نے آزاد کردیا۔ رواہ الدارقطنی و البیھقی وضعفاہ عن ابن عباس

فصل دوم......آزادی کے متعلق احکام حق ولاء

۲۹۶۱۵.....امابعد! بھلالوگوں کو کیا ہوا جو مختلف قسم کی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف ہیں جو شرط بھی کتاب اللہ سے متصادم ہوئی وہ باطل ہے اگر چہ وہ ایک سو شرطیں کیوں نہ ہو اللہ کا فیصلہ برحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط قابل اعتماد ہے جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے۔

رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن عائشة

۲۹۶۱۶.....ہر وہ شرط جو کتاب اللہ سے متصادم ہو وہ باطل ہے اگر چہ وہ سو بار کیوں نہ لگائی گئی ہو۔رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس

۲۹۶۱۷.....حق ولاء میں رد و بدل نہیں ہوتا۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

فائدہ:.....آزاد کردہ غلام کی آزادی کے حق کو حق ولاء کہتے ہیں اس کے بہت سارے فوائد ہیں منجملہ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مثلاً غلام آزاد ہونے کے بعد مر جائے اس کے پاس مال ہو اور اس کے ذوی الارحام (رشتہ داروں) میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو تو اس کی میراث اس شخص کو ملے گی جس نے اسے آزاد کیا ہے۔از تنو

۲۹۶۱۸.....نبی کریم ﷺ نے حق ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۲۶

۲۹۶۱۹.....جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے۔رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد عن ابن عمر

۲۹۶۲۰.....جس شخص نے اپنے مالکان کی اجازت کے بغیر کسی قوم کو اپنا ولی مقرر کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے فدیہ اور نہ توبہ قبول کرے گا۔

۲۹۶۲۱.....کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو مالک کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کرے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

فائدہ:.....بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا کی اجازت سے حق ولاء کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا درست ہے لیکن یہ جمہور علماء کے مسلک کے خلاف ہے چونکہ اگر پیسے لے کر نیت کی گئی ہے تو یہ حق ولاء کی بیع ہوگی اگر باہم رضامندی سے طے ہوا تو یہ ھبہ ہوگا۔حدیث نمبر ۲۹۶۱۸ کی رو سے یہ دونوں چیزیں جائز نہیں ہیں۔تفصیل کے لیے دیکھئے تکملۃ فتح الملھم از شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی ۴۹۲

۲۹۶۲۲.....حق ولاء اسے ملتا ہے جو چاندی (دراہم) دے اور جو آزادی کی نعمت سے کسی کو سرفراز کرے۔

رواہ البخاری ومسلم وابن ابی شیبة عن عائشة

۲۹۶۲۳.....حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جو غلام آزاد کرے۔رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۸۸۔

۲۹۶۲۴.....حق ولاء ایک طرح کی قرابت ہے جس طرح نسب کی قرابت ہوتی ہے اسے بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کرنا جائز ہے۔

رواہ الطبرانی عن عبداللّٰہ بن ابی اوفی والحاکم وابن ماجه والبیهقی عن ابن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۸۷

۲۹۶۲۵.....حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جس نے غلام آزاد کیا ہو۔رواہ البخاری عن ابن عمر

۲۹۶۲۶.....جس شخص نے کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اس کے لیے حق ولاء ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عدی والدارقطنی والبیهقی فی السنن عن ابی امامة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳۶۷ والکشف الالٰہی ۸۴۴۔

۲۹۶...... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے اسلام کا عہد گردن سے اتار پھینکا۔

رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۹۶...... ہمارے آزاد کردہ غلام ہمیں میں سے ہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۶. کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۶...... جو شخص مال کا وارث بنتا ہے وہی ولاء کا وارث ہوتا ہے۔رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۹۶...... آدمی کی ولاء کا مالک اس کا بھائی یا اس کا چچازاد بھائی ہوتا ہے۔رواہ الطبرانی عن سہل بن حنیف

۲۹۶...... جس شخص کی ولاء کا مالک کوئی نہ ہو اللہ اور اس کا رسول اس کا مالک ہوتا ہے جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث اس کا ماموں ہوتا ہے۔

رواہ الترمذی وابن ماجه والنسائی عن عمر

حصہ اکمال

۲۹۶۱...... باندی کو خرید لو چونکہ حق ولاء اسی کو ملتا ہے جو پیسے دیتا ہے یا آزادی کی نعمت سے کسی کو سرفراز کرتا ہے۔

رواہ الترمذی وقال حسین صحیح عن عائشة

۲۹۶۱...... باندی کو خرید کر آزاد کرو چونکہ حق ولاء اس کو ملتا ہے جو پیسے دیتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۹۶...... باندی خرید لو چونکہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن عائشة

۲۹۶...... باندی خرید و اور شرط لگادو چونکہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔رواہ الطبرانی عن بریدة

۲۹۶... لوگوں کو کیا ہوا مختلف قسم کی شرطیں لگا دیتے ہیں جو کتاب اللہ کے متصادم ہوتی ہیں جو شرط بھی کتاب اللہ سے متصادم ہوئی وہ شرط
ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹... حق ولاء نسب کی مانند ہوتا ہے حق ولاء نہ بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاتا ہے۔

۲...... آزاد کردہ غلام دینی بھائی ہوتا ہے صاحب نعمت ہوتا ہے اور اس کی وراثت کا وہ شخص حق دار ہوتا ہے جو آزاد کرنے والے کا زیادہ قریبی ہو۔

رواہ سعید بن المنصور والبیقی عن الزہری مرسلاً

...... تجھے انصاری کہلانے میں کیا چیز مانع ہے کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔رواہ ابن منده عن رشید الفارسی

...... تم نے کیوں نہیں کہا کہ اسے لے لو اور میں انصاری غلام ہوں چونکہ آزاد کردہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم عن عقبة بنت عبد الرحمن عن ابیه

... کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

... کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے اور کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کا آزاد کردہ غلام بھی اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس

حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کے رواۃ میں ایک راوی اسحاق بن کثیر ابوحذیفہ بھی ہے وہ کذاب ہے ابن عدی کہتے ہیں یہ منکر ہے
لفاظ۔

کسی قوم کا حلیف اس قوم کا فرد ہوتا ہے کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اور قوم کی بہن کا بیٹا اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ البزار عن ابی ہریرة

ا حلیف ہمارا فرد ہے ہماری بہن کا بیٹا بھی ہمارا ایک فرد ہے ہمارا آزاد کردہ غلام ہمارا فرد ہے تم سن رہے ہو کہ قیامت کے دن

پرہیزگار لوگ میرے دوست ہیں اگر تم انہی لوگوں میں سے ہوتو بہت اچھا ورنہ قیامت کا انتظار کرو قیامت کے دن لوگ اعمال کی بجائے گناہوں کا بوجھ لے کر آئیں گے میں ان سے منہ پھیرلوں گا۔

رواہ ابن سعد والبخاری فی الادب المفرد والبغوی والطبرانی والحاکم عن اسماعیل بن عبید بن رافع الزرقی عن ابیہ عن جدہ

۲۹۶۴۶ ..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق ولاء کی نسبت کی وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔

رواہ ابن جریر عن عائشة

۲۹۶۴۷ ..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے کفر کیا۔ رواہ ابن جریر عن انس

۲۹۶۴۸ ..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق ولاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ۔ رواہ ابن جریر عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف اللحاظ ۶۷۳۔

جھوٹی نسبت پر وعید

۲۹۶۴۹ ..... جس شخص نے غیر موالی کی طرف حق ولاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ جس شخص نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے مال کو حلال کیا بغیر کسی حق کے اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ جس شخص نے میرے اس شہر میں کوئی بدعت کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔

رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی امامہ

۲۹۶۵۰ ..... جس شخص نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر حق ولاء کسی اور کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۹۶۵۱ ..... جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن ابی سلمة عن سعید

۲۹۶۵۲ ..... جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت غضب ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن جابر

ام ولد کا بیان

۲۹۶۵۳ ..... ام ولد آزاد ہو جاتی ہے گو وہ ناتمام بچہ ہی کیوں نہ جنم دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۷۵

۲۹۶۵۴ ..... جو باندی بھی اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے الا یہ کہ اس کا آقا اسے مرنے سے پہلے ہی آزاد کردے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۵۵ ..... جس شخص نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس نے بچہ جنم دیا تو وہ مالک کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل :

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۷۵

حصہ اکمال

۲۹۶۵۶ ...جس شخص کے نطفہ سے اس کی باندی نے بچہ جنا وہ آقا کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق و البیهقی عن ابن عباس
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۷

کتابت کا بیان

فائدہ:...... کتابت کا معنی ہے کہ مالک اپنے غلام سے کہے تم اتنی رقم لاؤ خواہ قسطوں میں یا یک مشت تم آزاد ہو اسے کتابت کہتے ہیں جس غلام کے ساتھ کتابت کا معاملہ کیا جائے اسے اصطلاح میں مکاتب (بفتح التاء الفوقانیہ) کہتے ہیں اور پیسوں کو بدل کتابت کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۵۷ ...مکاتب کے بدل کتابت میں سے اگر ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام کے حکم میں ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۹۶۵۸ ...جس غلام نے ایک سو اوقیہ چاندی پر کتابت کا معاملہ طے کیا پھر ادائیگی میں سے صرف دس اوقیہ چاندی باقی رہی وہ پھر بھی غلام ہے جس غلام نے ایک سو دینار پر کتابت کا معاملہ طے کیا پھر دس دینار باقی رہ گئے وہ تب بھی غلام ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجه والحاکم عن ابن عمر

۲۹۶۵۹ ...مکاتب کے لیے ایک چوتھائی چھوڑا جائے۔ رواہ الحاکم عن علی
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۱۲۔

۲۹۶۶۰ ...جب مکاتب پر حد لازم ہو جائے یا میراث کا وارث بنے وہ جس قدر آزاد تصور ہوگا اسی کے بقدر وراثت پائے گا اور آزاد کے بقدر اس پر حد قائم کی جائے گی۔ رواہ ابو داؤد والترمذی والحاکم والبیهقی فی السنن عن ابن عباس

۲۹۶۶۱ ...جس شخص نے اپنے غلام کے ساتھ سو اوقیہ چاندی پر معاملہ کتابت طے کیا غلام نے سوائے دس اوقیہ کے سب بدل کتابت ادا کر دیا پھر وہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو وہ غلام تصور ہوگا۔ رواہ الترمذی عن ابن عمرو

۲۹۶۶۲ ...مکاتب نے جتنا بدل کتابت ادا کیا اسی کے بقدر وہ آزاد ہوگا اور اس پر حد بقدر آزادی نافذ ہوگی اور بقدر آزادی میراث کا وارث ہوگا۔
رواہ النسائی عن ابن عباس

۲۹۶۶۳ ...مکاتب بدل کتابت کے بقدر آزاد شخص کی دیت ادا کرے گا اور جو بدل کتابت باقی ہے وہ غلام کی دین کے بقدر ادا کرے گا۔
رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۶۴ ...جب تم عورتوں میں سے کسی عورت نے اپنا غلام مکاتب بنایا ہو اور غلام کے پاس اتنی رقم ہو جو وہ ادا کر سکتا ہو مالکن کو چاہئے کہ غلام سے پردہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی الحاکم والبیهقی عن ام سلمة رضی الله عنها
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۹ وضعیف الترمذی ۲۱۶

حصہ اکمال

۲۹۶۶۵ ...جس شخص نے غلام کے ساتھ سو درہم پر معاملہ کتابت طے کیا اس نے دس درہم کے علاوہ سب ادا کر دیا وہ بدستور غلام ہوگا یا کسی نے سو اوقیہ چاندی پر غلام سے معاملہ کتابت طے کیا اس نے صرف ایک اوقیہ کے علاوہ سب ادا کر دیا تو وہ حسب سابق غلام تصور ہوگا۔
رواہ عبدالرزاق عن ابن عمر

۲۹۶۶۶...... جب مکاتب مرجائے اس نے اپنے پیچھے میراث چھوڑی اوراس پر حد بھی لاگو ہوتی ہو وہ بقدر آزادی وارث بنے گا اور بقدر آزادی اس پر حد جاری ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۶۶۷ جب کوئی عورت غلام سے معاملہ مکاتب طے کرے اور بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہو تو وہ عورت غلام سے حجاب میں بات کرے۔

رواہ البیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۹۶۶۸...... جب مکاتب کے پاس بدل کتابت کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ ہو تو عورتوں کو اس سے حجاب کرنا چاہئے۔

رواہ عبدالرزاق عن ام سلمة

۲۹۶۶۹...... جب کوئی عورت اپنے غلام سے معاملہ کتابت طے کرے اور غلام کے پاس بدل کتابت کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ ہو تو اس عورت کو غلام سے حجاب کرنا چاہئے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح والطبرانی والحاکم و البیہقی فی السنن عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۹ وضعیف ابی داود ۲۱۶۔

تدبیر غلام

فائدہ:...... کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ میرے مرنے کی بعد تم آزاد ہو اسے تدبیر کہتے ہیں چنانچہ جب آقا مرجاتا ہے تو غلام آزاد ہوجاتا ہے اس معاملہ کو تدبیر کہا جاتا ہے غلام کو مدبر کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۷۰...... تہائی مال سے مدبر غلام آزاد ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۶ وذخیرۃ الحفاظ ۵۶۸۷

۲۹۶۷۱...... مدبر غلام کو بیچا جاسکتا ہے اور نہ ھبہ کیا جاسکتا ہے وہ تہائی مال سے آزاد ہوجاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳۲۷ وضعیف الجامع ۵۹۱۹

حصہ اکمال

۲۹۶۷۲...... مدبر کے حق خدمت کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب اس کی احتیاج ہو۔

رواہ الدارقطنی والبیہقی وضعفہ عن جابر وصححہ ابن القطان

متفرق احکام

۲۹۶۷۳...... جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک بنا وہ آزاد ہوجاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن سمرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۲۱۹

۲۹۶۷۴...... جس شخص نے کسی غلام کو آزاد کیا اور مال کی کوئی شرط نہ لگائی تو مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۰ وضعیف الجامع ۲۲۳۴

۲۹۶۷۵...... جب باندی آزاد کردی جائے تو اسے اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک اس کا خاوند (آزادی ملنے کے بعد) اس سے جماع نہ کرے لہٰذا جماع سے قبل آزاد کردہ باندی چاہے تو اس خاوند سے علیحدگی بھی اختیار کرسکتی ہے اور اگر خاوند نے جماع کرلیا تو پھر باندی کو اختیار

نہیں رہتا اور نہ اس خاوند سے الگ ہو سکتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن رجال من الصحابة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴

۲۹۶۷۶......اگر تیرا خاوند تجھ سے ہمبستری کرے تو پھر تیرے لیے خیار عتق نہیں رہے گا۔رواہ ابوداؤد عن عائشة

کلام:......حدیث ضیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۹۵۔

ممنوعات عتق

۲۹۶۷۷......میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک کوڑا دوں مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ الحاکم عن ابی هريرة

۲۹۶۷۸...... میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کوڑے کو بطور ساز و سامان دوں مجھے زنا کا حکم دینے اور ولد زنا آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ الحاکم عن عائشة

۲۹۶۷۹ میرے پاس دو جوتے ہوں جنہیں پہن کر میں جہاد کروں وہ مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم عن میمونه بنت سعد

۲۹۶۸۰......جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا رہے جب سیر ہو جائے تب ہدیہ کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۵۴ وضعیف الجامع ۵۲۴۰

۲۹۶۸۱......جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کھاتا ہے اور جب سیر ہو جائے تب ہدیہ کرے۔

رواہ ابوداؤد عن ابی الدرداء

اکمال

۲۹۶۸۲ اسمیں کوئی بھلائی نہیں دو جوتے پہن کر میں جہاد کروں وہ مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواہ ابن سعد عن میمونه بنت سعد

۲۹۶۸۳......ولد زنا میں کوئی بھلائی نہیں میں دو جوتے پہن کر جہاد کروں مجھے ولد زنا کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواہ الطبرانی عن میمونة بنت سعد

کتاب العتق......از قسم افعال

ترغیب عتق کا بیان

۲۹۶۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص باندی آزاد کر کے پھر اس سے نکاح کر لے اور اس کا مہر اس کی آزادی کو مقرر کرے اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۸۵......حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلیم کی ایک جماعت غزوہ تبوک کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ایک صاحب کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے غلام

آزاد کرو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے صاحب کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۶۸۶ ... حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ کی خدمت میں قبیلہ بنو سلیم کی ایک جماعت حاضر تھی وہ کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ ہمارے ایک صاحب کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے حکم دو کہ ایک غلام آزاد کرے اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر عضو کو دوزخ سے نجات دے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۶۸۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ حبشی باندی لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں نے مومن غلام کو آزاد کرنے کی قسم کھا رکھی ہے کیا میں اپنی ماں کی طرف سے یہ باندی آزاد کردوں کافی ہو جائے گی؟ نبی کریم ﷺ نے باندی سے پوچھا تیرا رب کہاں ہے؟ باندی نے سر اوپر اٹھا کر کہا: آسمان میں آپ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ باندی نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں: فرمایا اسے آزاد کردو یہ مومنہ ہے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

فصل ...... عتق کے احکام کے بیان میں

۲۹۶۸۸ ... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ غزوہ طائف کے موقع پر اپنی کچھ خالاؤں کے مالک بن گئے آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں اپنی ملک میں رکھتے ہوئے آزاد کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

ولاء کا بیان

۲۹۶۸۹ ... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے حق ولاء ورثاء میں بڑے کو ملتا ہے عورتیں حق ولاء کی وارث نہیں بنتیں الا یہ کہ عورتیں جن غلاموں کو آزاد کریں یا مکاتب بنائیں ان کا حق ولاء انھیں ملتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والدارمی و البیهقی

۲۹۶۹۰ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ حق ولاء ورثاء میں بڑے کو ملتا ہے۔

رواہ الدارمی

۲۹۶۹۱ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے غلام کو مکاتب بنا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ولاء کی شرط لگالو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۹۲ حکم بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس لے کر آئے کیس کی نوعیت یہ تھی کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلاموں کے حق ولاء کا وارث کون ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دعویٰ تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ میری پھوپھی ہیں میں ان کی طرف سے کسی قسم کا بھی تاوان ادا کردوں گا اور وارث میں ہوں گا لہٰذا حق ولاء کا وارث میں ہوں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا دعویٰ تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ میری ماں ہیں لہٰذا حق ولاء کا بھی وارث میں ہی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حق ولاء کو میراث کے تابع کیا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ سنایا۔ رواہ ابن راهویه

۲۹۶۹۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کسی شخص کے بہت سارے آزاد کردہ غلام ہوں اور دو بیٹے بھی ہوں باپ کے مرجانے پر حق ولاء اس کے بیٹوں کو ملے گا اگر اس کے بیٹوں میں سے ایک مرگیا اور اس کی نرینہ اولاد ہو پھر بعض آزاد کردہ غلام بھی مرجائیں تو پوتا اپنے باپ کے حصہ ولاء کا وارث ہوگا جبکہ چچا کے لیے سارے کا سارا حق ولاء نہیں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۹۴۔۔۔عبدالرحمن بن عمرو بن حزم کی روایت ہے کہ ایک آزاد کردہ غلام مر گیا اس کے مالکان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا مال بیت المال میں جمع کروا دیا جائے۔رواہ الدارمی

۲۹۶۹۵۔۔۔ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ھشام کی روایت ہے کہ عاص بن ھشام جب مرا اس نے اپنے ورثاء میں تین بیٹے دو ماں شریک بھائی اور ایک باپ شریک بھائی چھوڑا ماں شریک بھائیوں میں سے ایک مر گیا اس نے ترکہ میں مال اور آزاد کردہ غلام چھوڑے مال کا وارث اس کا بھائی بن گیا اور حق ولاء میں بھی وہی وارث بنا اس کا ایک بیٹا اور ایک باپ شریک بھائی تھا بیٹے نے کہا میں اپنے باپ کے مال اور حق ولاء کا وارث ہوں باپ شریک بھائی نے کہا: بات یوں نہیں ہے مال کا وارث تو تو ہی ہے رہی بات حق ولاء کی میں نہیں سمجھتا کہ اس کا وارث تو بنے بھلا اگر میرا بھائی آج مرتا کیا اس کا وارث میں نہ بنتا؟ دونوں یہ جھگڑا لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھائی کے لیے آزاد کردہ غلاموں کے حق ولاء کا فیصلہ کیا۔رواہ الشافعی والبیھقی

۲۹۶۹۶۔۔۔سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء بڑے کو ملتا ہے۔رواہ البیھقی

۲۹۶۹۷۔۔۔عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ باندی کے متعلق ایک کیس لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے باندی ایک غلام کے نکاح میں تھی باندی نے غلام کے نطفہ سے ایک بچہ جنم دیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غلام نے خرید کر آزاد کر دیا اب جھگڑا یہ تھا کہ حق ولاء کسے ملے حضرت عثمان نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا۔رواہ البیھقی

۲۹۶۹۸۔۔۔یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ خیبر تشریف لائے وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لڑکے دیکھے ان کے ہونٹ سیاہی پلائے ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ ہیئت دیکھ کر تعجب ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ کو جواب دیا گیا کہ یہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کی ماں آزاد کردہ باندی ہے اور وہ بھی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ ہے، جبکہ ان کا باپ اشجع رضی اللہ عنہ کا غلام ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے اشجع رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور ان سے غلام خرید کر آزاد کر دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بیٹوں سے کہا اب تم میری طرف اپنی نسبت کرو چونکہ تم میرے آزاد کردہ غلام ہو، حضرات رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ یہ میرے آزاد کردہ غلام ہیں چونکہ ان کی ماں میری آزاد کردہ باندی ہے اور ان کا باپ میرا غلام رہا۔دونوں حضرات یہی کیس لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا (رواہ البیھقی فی السنن بیہقی کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی یہی روایت مشہور ہے جبکہ یہی روایت زہری عن عثمان کے طریق سے بھی مروی ہے اور یہ متذکرہ بالا روایت کے خلاف ہے اور منقطع ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے وہاں کچھ لڑکے دیکھے جنہیں دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو تعجب ہوا ان کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ بنو حارثہ کے آزاد کردہ غلام ہیں جبکہ ان کی ماں بنو حارثہ کی آزاد کردہ باندی ہے اور ان کا باپ غلام ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے باپ کو پیغام بھجوا کر اپنے پاس منگوایا پھر اسے خرید کر آزاد کر دیا اب حق ولاء کا مسئلہ کھڑا ہوا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حق ولاء کے مدعی تھے جبکہ بنو حارثہ بھی حق ولاء کا دعوی کر رہے تھے دونوں فریق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس قضیہ لے کر حاضر ہو گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بنو حارثہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا نیز آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! حق ولاء کو نہیں کھینچا جاتا۔بیہقی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت اصح ہے چونکہ اس کے شواہد بھی ہیں جبکہ زہری کی مراسیل ردی ہیں)۔

۲۹۶۹۹۔۔۔عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ طارق بن مرقع نے بطور سائبہ غلام آزاد کیے (یعنی اس نیت سے غلام آزاد کئے کہ ان کا حق ولاء اور مال کسی کو نہ ملے وہ آزاد چھوڑے ہوئے ہیں) پھر طارق نے ان کی میراث لینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میراث طارق کے ورثہ کو دے دو مگر انھوں نے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میراث اپنے جیسے لوگوں پہ صرف کرو۔رواہ الشافعی والبیھقی

۲۹۷۰۰۔۔۔عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ طارق بن مرقع نے ایک غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنا دیا کچھ عرصہ بعد سائبہ غلام مر گیا اور ترکہ میں

اس نے بہت سارا مال چھوڑا یہ مال طارق پر پیش کیا گیا اس نے انکار کردیا مکہ کے عامل نے معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابا لکھا کہ مال جمع کر کے طارق کو پیش کرو اگر قبول کرے تو اسے دے دو اور اگر انکار کردے تو اس مال سے غلام خرید کر آزاد کردیئے جائیں چنانچہ مال طارق پر پیش کیا گیا انھوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا، عامل نے اس مال سے پندرہ یا سولہ غلام خرید کر آزاد کردیئے۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۹۷۰۱..... عبداللہ بن ودیعہ بن خدام کی روایت ہے کہ سالم مولائے ابوحذیفہ ہماری ایک عورت کا آزاد کردہ غلام تھا اسے سلمی بنت یعار کہا جاتا تھا اس عورت نے یہ غلام جاہلیت میں آزاد کر کے سائبہ بنادیا تھا جنگ یمامہ میں جب اسے تیر لگے اور تیروں سے گھائل ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی میراث لائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ودیعہ بن خدام کو بلایا اور کہا: یہ تمہارے آزاد کردہ غلام کی میراث ہے تم ہی اس کے حقدار ہو ودیعہ بن خدام نے میراث لینے سے انکار کردیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بے نیاز کردیا ہے ہماری ایک عورت نے اسے آزاد کر کے سائبہ بنادیا تھا ہم عورت کے نافذ کیے ہوئے معاملہ میں نقص نہیں آنے دیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مال بیت المال میں جمع کروادیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والبیھقی

حق ولاء فروخت کرنے کی ممانعت

۲۹۷۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حق ولاء رشتہ داری کی طرح ہے ایک روایت میں ہے کہ حق ولاء نسب کی مانند ہے نہ بیچا جائے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

۲۹۷۰۴..... قبیصہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ (دور جاہلیت میں) جب کوئی شخص غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنادیتا اس کا وارث نہیں بنتا تھا جب وہ غلام کوئی جنایت کر بیٹھتا تو اس کا تاوان آزاد کرنے والے پر ہوتا تھا چنانچہ لوگ یہی شکایت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! ہمارے ساتھ انصاف کریں یا تو تاوان بھی آپ ادا کریں اور میراث بھی آپ کے لیے ہو یا پھر میراث بھی ہمارے لیے اور تاوان بھی ہمیں کو ادا کرنا پڑے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست گزاران کے لیے میراث کا بھی فیصلہ کیا۔ رواہ البیھقی فی السنن

۲۹۷۰۵..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اپنی طرف منسوب کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کا غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہر قبیلہ کی طرف حکم لکھا کہ آزاد کردہ غلام کا تاوان ادا کریں پھر حکم لکھا کہ حلال نہیں کہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کو اس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اپنی طرف منسوب کرے جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۶..... عروہ کی روایت ہے کہ بنو ہلال کی بریرہ باندی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بدل کتابت کی ادائیگی کے سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد کی درخواست کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی کے مالکان سے خریدنے کو کہا، مالکان نے کہا: ہم یہ باندی اس شرط پر فروخت کریں گے کہ حق ولاء ہمیں ملے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مالکان نے باندی فروخت کرنے سے انکار کردیا ہے الا یہ کہ ان کے لیے حق ولاء ہو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی ممانعت نہیں چونکہ جو شخص غلام باندی آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی خرید کر آزاد کردی پھر بریرہ رضی اللہ عنہا کو خیار عتق دیا انھوں نے خیار عتق اپنایا اور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے ایک بکری کا اعلان کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بریرہ رضی اللہ عنہ نے بطور ہدیہ دے دی بکری ذبح کر کے پکائی گئی پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے اور کھانا مانگا گھر والوں نے کہا گھر میں وہی بکری پکی ہوئی ہے جو بریرہ کو ملی تھی آپ نے فرمایا: یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھی اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ ﷺ نے اس سے گوشت تناول فرمایا۔ عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو مکاتبت میں خریدا اور بدلہ میں دراہم ادا کیے۔ اس کی کتابت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۷ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ حق ولاء کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۸ ... (ایضاً) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر ایک شخص مرجاتا اور اس کا کوئی وارث نہ ہوتا نبی کریم ﷺ وارث کو تلاش کرنے کا حکم دیتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوئی وارث نہ پاتے نبی کریم ﷺ میراث میت کے آزاد کردہ غلام کو دے دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۹ (ایضاً) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص مرگیا اس نے سوائے ایک غلام کے اپنے پیچھے کوئی وارث نہ چھوڑا نبی کریم ﷺ نے غلام آزاد کیا اور میراث اسی کو دی۔ رواہ عبد الرزاق

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ (۳۱۲)

۲۹۷۱۰ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے ولاء کی شرط لگادی نبی کریم ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جو شخص ثمن دیتا ہے ولاء اسی کا حق ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۷۱۱ فارسی مولائے بنی معاویہ کی روایت ہے کہ انھوں نے غزوہ احد کے دن ایک شخص پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا اور قتل کرتے وقت کہا: مزہ چکھو میں فارسی غلام ہوں اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بھلا تمہارے یوں کہنے میں کیا ممانعت ہے کہ میں انصاری ہوں تم انصار میں سے ہو چونکہ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۷۱۲ ''مسند عبداللہ بن عمر'' رسول اکرم ﷺ نے حق ولاء کو بیچنے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۱۸۔

۲۹۷۱۳ ... ''مسند ابن عمر'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے کہا آپ اس شرط پر خرید لیں کہ بریرہ کا حق ولاء ہمیں ملے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: اس میں کوئی ممانعت نہیں چونکہ حق ولاء اس شخص کا ہوتا ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۷۱۴ ... ہذیل بن شرحبیل کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک غلام تھا اسے میں نے آزاد کر کے سائبہ بنا دیا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: اہل اسلام سائبہ نہیں بناتے سائبہ بنانے کا رواج اہل جاہلیت کے ہاں تھا، تم تو آزادی کی نعمت کے مالک ہو اور آزاد کردہ غلام کی میراث کے حقدار ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باپ آزاد ہو جاتا ہے تو باپ حق ولاء کھینچ لاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۶ عقبہ بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: غزوہ احد میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھا میں نے ایک شخص پر وار کیا اور کہا: یہ لو میں فارسی غلام ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے میری بات سن کر فرمایا: تم نے کیوں نہ کہا: یہ لو اور میں انصاری غلام ہوں چونکہ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی

۲۹۷۱۷ یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرتے اگر آپ کے پاس کوئی غلام آتا آپ اسے آزاد کر دیتے تھے اور جب اس کا مالک دولت اسلام سے سرفراز ہوتا آپ ﷺ حق ولاء اسے عنایت کر دیتے۔ رواہ ابو داؤد عن یزید بن ابی حبیب مرسلاً

۲۹۷۱۸ ابو ملیکہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کا سودا کرنا چاہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اسے آزاد کروں گی مالکان نے کہا آپ ہمارے لیے بریرہ کے حق ولاء کی شرط لگادیں جب نبی کریم ﷺ گھر تشریف لائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا جی ہاں ان کے لیے شرط لگادو ولاء تو اس کا حق ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: یہ کیسی شرط ہے حالانکہ قبل ازیں اللہ تعالیٰ کا حق واقع ہو چکا ہے جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے ولاء کا حق بھی اسی کا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۹ (ایضاً) ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' زید بن وہب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حق ولاء عصبات میں سے بڑے کو دیتے تھے اور عورتوں کو حق ولاء کا وارث نہیں بناتے تھے البتہ جو عورتیں بذات خود غلام آزاد کریں یا ان کے آزاد کردہ غلام غلام آزاد کریں ان کا حق ولاء عورتوں کو دیتے تھے۔ رواہ البیهقی

۲۹۷۲۰   (ایضا) "مسند علی رضی اللہ عنہ محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حق ولاء کو بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیهقی

۲۹۷۲۱   حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حق ولاء کے بیچنے کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اپنا نسب بھی بیچتا ہے۔ رواہ البیهقی

۲۹۷۲۲   (ایضا) نخعی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے متعلق جس نے اپنے ورثہ میں ایک حقیقی بھائی اور ایک باپ شریک بھائی چھوڑا ان دونوں حضرات نے حقیقی بھائی کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا اگر باپ شریک بھائی بھی مر جائے تو حق ولاء حقیقی بھائی کے بیٹوں پر لوٹ آئے گا۔ رواہ البیهقی

۲۹۷۲۳   (ایضا) شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت کسی غلام یا باندی کو آزاد کرے پھر وہ عورت اپنے پیچھے ایک بیٹا چھوڑ کر مر جائے حق ولاء وراثت میں اس بیٹے کو ملے گا اسی طرح جب تک اس کی اولاد میں بیٹے ہوں گے حق ولاء وراثت میں انہیں مستقل ملتا رہے گا جب بیٹے منقطع ہو جائیں گے تو حق ولاء عورت کے اولیاء پر لوٹ جائے گا۔ رواہ البیهقی

۲۹۷۲۴   (ایضا) یزید رسیک کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق ولاء کی کھینچا تانی کے قائل نہیں تھے۔ رواہ البیهقی

۲۹۷۲۵   حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء حلف کی مانند ہوتا ہے جو بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاتا ہے حق ولاء کو وہیں رکھنا چاہئے جہاں رب تعالیٰ نے اسے رکھا ہو۔ رواہ الشافعی وعبدالرزاق وسعید بن المنصور والبیهقی

۲۹۷۲۶   حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء نسب کا ایک شعبہ ہے جو شخص حق ولاء کو سمیٹ لیتا ہے وہ میراث کو بھی سمیٹ لیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیهقی

۲۹۷۲۷   عبداللہ بن شبرمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فیصلہ صادر کیا کہ نسب کی طرح حق ولاء بھی منتقل ہوتا ہے جو شخص نعمت آزادی کا ولی ہو وہی حق ولاء پر ہمیشہ براجمان نہیں رہتا لیکن حق ولاء ولی نعمت کے اقرب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۲۸   حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ توبہ۔ رواہ عبدالرزاق

استیلاد

۲۹۷۲۹   سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت ساری امہات ولد آزاد کیں اور فرمایا: رسول کریم ﷺ نے بھی انہیں آزاد کیا ہے۔ رواہ الخطیب وفیہ عبدالرحمن الافریقی ضعیف

۲۹۷۳۰   حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا باندی کو اس کا بیٹا آزاد کر دیتا ہے اگر چہ وہ نا تمام بچہ ہی کیوں نہ ہو
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والبیهقی

۲۹۷۳۱   سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ میں نے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ نے امہات ولد کو آزاد کیا ہے؟ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: نہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے انہیں آزاد کیا ہے۔ رواہ عبد الرزاق والبیهقی وضعفه

۲۹۷۳۲   سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امہات ولد کے متعلق حکم دیا کہ ان کے

بیٹوں کے اموال میں ان کی انصاف پرمبنی قیمت لگائی جائے اور پھر انھیں آزاد کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں اس میں ٹھہراؤ رہا پھر قریش کا ایک شخص مرگیا اس کی ام ولد کا ایک بیٹا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس لڑکے پر تعجب کرتے تھے چنانچہ باپ بالال کی وفات کے بعد یہ لڑکا مسجد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے تم نے اپنی ماں کے متعلق کیا کیا؟ لڑکا بولا: امیر المؤمنین! میں نے بہتر کیا ہے چنانچہ میرے بھائیوں نے مجھے دو چیزوں کا اختیار دیا ایک یہ کہ میری ماں کو بدستور غلامی میں رکھیں دوسرا یہ کہ مجھے میرے باپ کی میراث سے محروم کردیں تاہم میں نے میراث کی محرومیت کو ماں کی غلامی سے کمتر سمجھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں اس معاملہ میں انصاف بھری قیمت کا حکم نہیں دیا گیا میں ایک الگ رائے دیکھ رہا ہوں اور الگ ایک اور چیز کا حکم دے رہا ہوں الا یہ کہ تم اس میں اپنے اقوال شروع کردیتے ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور آہستہ آہستہ لوگ جمع ہونے لگے حتی کہ جب اچھی خاصی تعداد میں لوگ جمع ہوگئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں امہات اولاد کے متعلق ایک حکم دیا تھا تم اسے بخوبی جانتے ہو پھر میرے سامنے ایک بات آئی ہے۔ لہٰذا جس شخص کے پاس ام ولد ہو جب تک وہ زندہ ہے وہ اس کی ملکیت میں ہے اور جب مرجائے وہ ام ولد آزاد ہے اس پر کسی کا اختیار نہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان والبیہقی وابن عساکر

۲۹۷۳۳ زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات اولاد کو پہلے فروخت کرنے کا حکم دیا پھر اس سے رجوع کرلیا۔

رواہ البیہقی

ام ولد کا بیان

۲۹۷۳۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو باندی بھی اپنے مالک کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ تاحیات اس کی ملکیت میں ہوتی ہے اور مرنے کے بعد وہ آزاد ہوجاتی ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے متعلق حکم جاری کیا کہ اسے نہ بیچا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے اور نہ وراثت میں منتقل ہو اس کا مالک تاحیات اس سے نفع اٹھا سکتا ہے جب مالک مرجائے وہ آزاد ہوجاتی ہے (رواہ عبدالرزاق مسدد والبیہقی)

۲۹۷۳۶ ''مسند عمر'' ابواسحاق ہمدانی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امہات اولاد کو اپنے دور خلافت میں بیچتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نصف دور خلافت میں بھی امہات اولاد کی خرید وفروخت جاری رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم جاری کیا کہ ام ولد کو کیسے فروخت کیا جائے حالانکہ اس کا بیٹا آزاد ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ام ولد کی بیع کو حرام قرار دیا حتی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں نے اس کی شکایت کی اور گا ہے گا ہے اس فعل کا ارتکاب بھی کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۳۷ ابو عجفاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی اسلام قبول کرے یا کدامنی اختیار کرے اور اپنی حفاظت کرے تو اس کا بیٹا اسے آزاد کردیتا ہے اگر باندی کفر کرے اس سے فسق وفجور سرزد ہو اور زنا کرے غلامی کے پھندے میں جکڑی رہتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۳۸ محمد بن عبداللہ ثقفی کی روایت ہے کہ ان کے والد عبداللہ بن فارط نے چار ہزار دراہم میں باندی خریدی پھر تھوڑے عرصہ میں باندی نے ناتمام بچہ جنم دیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلوایا میرے والد عبداللہ بن فارط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے آپ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو سخت ملامت کی اور فرمایا: بخدا! میں تمہیں اس عیب سے پاک دیکھنا چاہتا ہوں پھر باندی فروخت کرنے والے کی طرف کوڑا لے کر متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم ایسی حالت میں باندیاں فروخت کرتے ہو جب تمہارا گوشت اور باندیوں کے گوشت تمہارے خون اور ان کے خون خلط ملط ہوجائیں تم اس حالت میں انھیں بیچ کران

کے پیسے ہڑپ کرنا چاہتے ہو اللہ تعالیٰ یہودیوں کا برا کرے ان پر چربی حرام کی گئی انھوں نے چربی بیچ کر اس کی رقم کھانا شروع کردی جس طرح بھی ہو باندی واپس کرو۔ چنانچہ میرے والد نے باندی واپس کردی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۹۷۳۹۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم امہات اولاد کی خرید وفروخت کرتے تھے جبکہ نبی کریم ﷺ زندہ ہوتے تھے اور آپ یہ معاملات دیکھتے تھے اور منع نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۰۔۔۔ ''مسند خلاد انصاری'' خلاد انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص مر گیا اس نے کچھ وصیت کی اور وصیت کا ذمہ دار مجھے مقرر کیا من جملہ جن چیزوں کی وصیت کی تھی ان میں ایک ام ولد اور ایک آزاد عورت تھی ام ولد اور آزاد عورت میں کچھ تنازع کھڑا ہو گیا آزاد عورت نے ام ولد سے کہا اے کمینی عورت! کل تجھے اپنی اوقات معلوم ہو جائے گی جب سربازار فروخت ہو رہی ہو گی۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: ام ولد ہرگز فروخت نہ کی جائے۔ رواہ الطبرانی

۲۹۷۴۱۔۔۔ خوات بن جبیر ابو سعید سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں امہات اولاد کی خرید فروخت کرتے تھے۔

رواہ الترمذی

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۲۸

۲۹۷۴۲۔۔۔ ابن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ام ولد کے بارے فرمایا: ام ولد کو اس کا بیٹا آزاد کر دیتا ہے، ام ولد آزاد عورت کی عدت شمار کرے گی۔ رواہ عبدالرزاق وسندہ ضعیف

۲۹۷۴۳۔۔۔ عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں لکھا: امابعد! میری وہ باندیاں جن کے پاس میں چکر لگاتا ہوں ان کی تعداد انیس (۱۹) ہے ان میں سے بعض امہات اولاد ہیں اور ان کے ساتھ ان کی اولاد ہے ان میں سے بعض حاملہ ہیں ان میں سے بعض غیر حاملہ ہیں میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر اس غزوے میں مجھے موت آجائے تو وہ باندیاں جو غیر حاملہ ہیں اور ان کے ہاں کوئی بچہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے آزاد ہیں ان پر کسی کا کوئی اختیار نہیں جن باندیوں کے ہاں اولاد ہو یا وہ حاملہ ہوں وہ اپنے بچے پر روکی جائے گی ایسی باندی بچے کے حصہ میں ہے اگر اس باندی کا بچہ مر جائے دراں حالیکہ باندی زندہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے یہ فیصلہ میں نے اپنی انیس (۱۹) باندیوں کے متعلق صادر کیا ہے واللہ المستعان اس فیصلہ پر گواہان ھیاج بن ابی سفیان اور عبیداللہ بن ابی رافع تھے یہ فیصلہ جمادی الاولیٰ ۳۷ھ میں لکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۴۔۔۔ حکم بن عتیبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا کہ ام ولد آزاد نہیں ہوتی بشرطیکہ جب ام ولد نے اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دیا ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۹۷۴۵۔۔۔ عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ امہات اولاد کو نہ بیچنے میں میری اور عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک ہے پھر اس کے بعد امہات اولاد کو بیچنے کے متعلق میری رائے قائم ہوئی عبیدہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ دونوں کی اکٹھی رائے آپ کی منفرد رائے سے مجھے زیادہ محبوب ہے میری بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔

رواہ عبدالرزاق وابن عبد البر فی العلم والبیھقی فی السنن

۲۹۷۴۶۔۔۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص ادائیگی قرض کے معاملہ میں اپنی ام ولد بیچنا چاہتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی انھوں نے فرمایا: اے باندی! تم جاؤ تمہیں عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد کر دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اگر چاہے ام ولد کو آزاد کرے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر مقرر کردے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

مشترک غلام کوآزاد کرنے کا بیان

۲۹۷۴۸ ''مسند تلب بن ثعلبہ'' ابن تلب اپنے والد تلب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن نہیں بنایا۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۴۹

۲۹۷۴۹ ... اسماعیل بن امیہ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ان کے دادا کا طہمان یا ذکوان نامی غلام تھا ان کے دادا نے آدھا غلام آزاد کردیا پھر غلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مالک سے آزاد بھی ہو اور اس کی غلامی میں بھی ہو چنانچہ وہ غلام تاحیات اپنے آقا کی خدمت کرتا رہا۔ رواہ عبدالرزاق والبغوی وابن مندہ

۲۹۷۵۰ ... خالد بن سلمہ مخزومی کہتے ہیں عرفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پورا غلام آزاد کرو چونکہ تمہارے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الجامع والبیہقی

۲۹۷۵۱ ... عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں میرے اور اسود بن یزید اور ہماری ماں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا جنگ قادسیہ میں اس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آزمائش سے بھی دوچار ہونا پڑا ان لوگوں نے اسے آزاد کرنا چاہا اس وقت میں چھوٹا تھا اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم آزاد کردو اور عبدالرحمن اپنے حصہ کا مالک رہے گا حتی کہ بالغ ہوجائے اور اسے بھی آزاد کرنے کی رغبت ہو یا اپنا حصہ ہی لے لے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۵۲ ابن شبرمہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص سے کہا اس کا غلام میں حصہ تھا کہ: اپنے ساتھیوں کے حصوں میں فساد مت ڈالو ورنہ تم خود ضامن ہوگے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۳ نخعی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کردیا جبکہ کچھ یتامیٰ اس کے شرکاء تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا انتظار کرو حتی کہ بالغ ہوجائیں اگر چاہیں تو اپنے حصے بھی آزاد کردیں گے ورنہ تم ان کے ضامن ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۴ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کردیا اس کے شریک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ رواہ مسدد والبیہقی

۲۹۷۵۵ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن بنایا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۷۵۶ ''مسند ابی امامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ ابوملیح اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کردیا یہ قضیہ نبی کریم ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا آپ نے اس شخص کے مال سے غلام کو آزاد کردیا اور فرمایا: اس کے ساتھ اور کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والحارث وابونعیم فی المعرفۃ

مدبر کا بیان

۲۹۷۵۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر بنادیا جبکہ اس شخص کے پاس اس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام بیچ دیا اور اسے نحام (نعیم بن عبداللہ بن اسید بن عوف) نے خرید لیا۔ رواہ الضیاء وابن ابی شیبۃ

۲۹۷۵۸ ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر بنا دیا جبکہ اس کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ بنوعدی کے ایک شخص نے وہ غلام خرید لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۹ ۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابومذکور نے یعقوب نامی قبطی غلام مدبر بنا دیا جب نبی کریم ﷺ کو خبر پہنچی آپ نے فرمایا: کیا اس شخص کا کوئی اور مال بھی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: یہ غلام مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے داماد نعیم بن نحام نے وہ غلام آٹھ سو دراہم میں خرید لیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مال اپنے اوپر خرچ کرو۔ اگر بچ جائے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرو پھر اگر بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو پھر بھی اگر بچ جائے تو ادھر اُدھر تقسیم کردو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۰ ۔۔۔ عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمرو غیرہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی باندی کو مدبرہ بنادے اگر چاہے اس سے ہمبستری کرسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۱ ۔۔۔ طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مدبر غلام بیچ دیا تھا چونکہ اس کے مالک کو پیسوں کی ضرورت پڑ گئی تھی۔

رواہ ابوداؤد وعبدالرزاق عن معمر عن ابن المنکدر مثلہ

۲۹۷۶۲ ۔۔۔ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام بطور مدبر آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اس کے تہائی مال میں سے غلام کو آزاد کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۳ ۔ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر بنادیا انصاری نے اپنے پیچھے غلام کے علاوہ کوئی مال نہ چھوڑا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کا ایک ثلث آزاد کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۴ ۔ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کیا اس کے پاس مرتے وقت غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام کے ایک تہائی حصہ کو آزاد کیا اور دو تہائی میں غلام سے محنت مزدوری کرائی۔

۲۹۷۶۵ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدبر کو ایک تہائی مال سے آزاد کیا ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الفرائض وعبدالرزاق والبیہقی

۲۹۷۶۶ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا آدمی اس حالت میں اپنا غلام آزاد کرسکتا ہے کہ جب اس کی پاس غلام کے علاوہ اور مال نہ ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حال میں غلام کو مدبر بنادے وہ حقداروں کو محروم کردیتا ہے اور یہ ایسا شخص ہوتا ہے جو اپنا مال صدقہ کردیتا ہے اور خود مفلس ہوکر بیٹھ جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۷ ۔ عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام بطور مدبر آزاد کردیا اس شخص کے پاس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ اس شخص پر سخت غصہ ہوئے پھر غلام بلایا اور اسے سات سو درہم میں بیچ دیا پھر رقم اس کے پاس بھیجوادی اور فرمایا اسے اپنے لیے خرچ کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۹۷۶۸ ''مسند علی'' شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مدبر مالک کے جمیع مال سے آزاد ہوگا۔ رواہ سفیان الثوری فی الفرائض

احکام کتابت

۲۹۷۶۹ ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہو وہ تب بھی غلام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والطحاوی والبیہقی

۲۹۷۷۰ ۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مکاتب نے اپنے مالک سے کہا میں بدل کتابت قسطوں میں ادا کروں گا مالک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور معاملہ بیان کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے غلام بلایا اور کہا: اپنی مکاتبت لو! غلام نے کہا: میں بدل صرف

قسطوں میں ادا کروں گا غلام سے کہا مال لے آؤ غلام مال لایا اور اس کے لیے آزادی کا پروانہ لکھ دیا اور فرمایا: یہ مال بیت المال میں رکھ دو میں یہ قسطوں میں دوں گا جب مالک نے یہ صورت دیکھی مال لے لیا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۱ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام تھا انھوں نے مجھے تجارت کے لیے بھیجا میں تجارت سے واپس آیا اور ایک دن عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا تھا میں نے عرض کیا: اے امیرالمومنین! میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ آپ مجھ سے کتابت کرلیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ترش روئی سے کہا: جی ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کتابت کا ذکر نہ ہوتا میں ایسا نہ کرتا میں تمہارے ساتھ ایک لاکھ دراہم پر کتابت کا معاملہ کرتا ہوں یہ رقم تمہیں دو قسطوں میں ادا کرنی ہوگی بخدا! اس میں سے میں تمہیں ایک درہم بھی نہیں دوں گا میں باہر نکل گیا باہر جا کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا زبیر رضی اللہ عنہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لے گئے اور لے جا کر ان کے سامنے کھڑا کر دیا اور کہا: اے امیرالمومنین آپ نے فلاں شخص کے ساتھ مکاتبت کی ہے اور آپ نے ترش روئی کا مظاہرہ کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اگر کتاب میں بلاشبہ ایک آیت نہ ہوتی میں ایسا نہ کرتا میں نے ایک لاکھ دراہم پر اس سے مکاتبت کی ہے اور بدل کتابت دو قسطوں میں اسے ادا کرنا ہوگا بخدا! اس میں سے میں اسے ایک درہم بھی واپس نہیں کروں گا زبیر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ٹکا سا جواب سن کر غصہ ہو گئے اور کہا: غلام آپ کے سامنے کھڑا ہے میں آپ سے ایک حاجت کا خواستگار ہوں اور آپ نے اپنے دوٹوک فیصلے پر قسم اٹھالی ہے چنانچہ مکاتبت پر ہمارا معاملہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے گھر لے گئے اور ایک لاکھ دراہم مجھے دیئے پھر فرمایا: جاؤ اور اس رقم کے بارے اللہ تعالیٰ سے خیر وفضل طلب کرو میں باہر نکلا اور اللہ سے فضل وبرکت کی دعا کی پھر اس رقم سے تجارت شروع کی اللہ تعالیٰ نے مجھے بیش بہا نفع عطا کیا حتی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو بدل کتابت بھی ادا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مال بھی واپس کیا پھر بھی میرے پاس اسی ہزار دراہم باقی بچ گئے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب نصف بدل کتابت ادا کردے اسے غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جائے گا۔
رواہ سفیان الثوری فی الفرائض والبیہقی

۲۹۷۷۳ عبدالعزیز بن رفیع ابوبکر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کتابت پر اپنا غلام آزاد کر دیا اور بدل کتابت کی قسطیں مقرر کردیں۔ غلام بدل کتابت کی پوری رقم لے کر حاضر ہوا مالک نے یکمشت رقم لینے سے انکار کر دیا پھر مکاتب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مالک کو اپنے پاس بلوایا مالک جب حاضر ہوا اسے رقم پیش کی مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ رقم بیت المال میں رکھتا ہوں مالک سے کہا تم بیت المال سے قسطوں میں لیتے رہو مکاتب سے فرمایا تم جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۴ قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مکاتب کی کتابت کے منقطع کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے جس پر سونا ہو یا چاندی پھر وہ تین یا چار پر قطع ہو جائے اور فرمایا کرتے تھے یہ صورت سامان میں رکھ لو جیسے بھی تم چاہو۔ رواہ عبدالرزاق ابن ابی شیبۃ والبیہقی

۲۹۷۷۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب بدل کتابت کا کچھ حصہ ادا کر دے تو اسے غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جائے گا۔
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیہقی

بدل کتابت پوری طرح ادا کرنے کے بعد آزاد ہونا

۲۹۷۷۶ عامر شعبی کی روایت ہے جو مکاتب کچھ بدل کتابت ادا کردے پھر مر جائے اس کے متعلق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک اس مکاتب پر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب مکاتب ایک تہائی یا چوتھائی بدل کتابت ادا کردے تو وہ تاوان دہندہ کے حکم میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مکاتب نے جتنا بدل کتابت ادا کیا اسی حساب سے وہ آزاد تصور ہوگا اور اسی حساب سے اس کی اولاد بھی وارث ہوگی جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مکاتب کے معاملہ میں جمع کیا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کاتبوں کے لیے قیاس کریں گے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر مکاتب پر حد آئے اور وہ امہات المؤمنین کے پاس داخل ہوتا ہو کہا: ہم اس کی مانند قیاس کریں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی رائے کو ترجیح دی۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۷۷۷..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب مرجائے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال اس کے مالکان کا ہے اس کی اولاد کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و البیھقی

۲۹۷۷۸..... حکیم بن حزام کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا امابعد! مسلمانوں میں سے جو لوگ اپنے غلاموں کو مکاتب بنائیں لوگوں کے سوال پر اسے قبول کرو۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبۃ و البیھقی

۲۹۷۷۹..... عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک غلام مکاتب بنایا اسے ابوامیۃ کی کنیت سے پہچانا جاتا تھا وہ وقت ہونے پر قسط لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ اور اپنی کتابت میں اس سے مدد لو غلام نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر میں اسے چھوڑ دوں حتیٰ کہ یہ آخری قسط ہو جائے فرمایا مجھے خوف ہے کہ میں اسے شاید نہ پاسکوں پھر یہ آیت تلاوت کی ”آتوھم من مال اللّٰہ الذی آتکم“ انھیں اللہ تعالیٰ کا مال دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے عکرمہ کہتے ہیں اسلام میں ادا ہونے والی یہ پہلی قسط ہے۔

رواہ عبدالرزاق و ابن سعد و ابن ابی حاتم و البیھقی

۲۹۷۸۰..... انس بن سیرین اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار درہم پر مکاتب بنادیا چنانچہ فتح تستر میں، میں بھی شامل تھا میں نے سطحی قسم کا ساز وسامان خرید لیا مجھے اس میں کافی نفع ہوا میں بدل کتابت کی پوری رقم لے کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے یکمشت بدل کتابت لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں قسطوں میں لوں گا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وہ تمہی ہو مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا میرے پاس کپڑے تھے میرے لیے برکت کی دعا کی میں نے عرض کیا جی ہاں میں وہی ہوں فرمایا: کیا انس میراث چاہتا ہے پھر انس رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رقم قبول کرو چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے بدل کتابت کی رقم قبول کرلی۔ رواہ ابن سعد و البیھقی

۲۹۷۸۱..... ابوسعید مقبری کی روایت ہے کہ مجھے میری مالکن نے کتابت پر آزاد کیا اور بدل کتابت چالیس ہزار درہم ٹھہرے میں نے اکثر مال ادا کر دیا پھر باقی مال اکھٹا لے کر مالکن کے پاس آیا اس نے یک مشت مال لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں مہینہ مہینہ یا سال سال کی قسط لوں گی میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال بیت المال میں رکھ دو پھر میری مالکہ کو پیغام بھیجا کہ یہ تیرا مال بیت المال میں ہے ابوسعید آزاد ہو چکا ہے جب چاہو یہاں سے لیتی رہو مہینہ مہینہ یا سال سال میں جیسے بھی چاہو چنانچہ مالکہ نے آدمی بھیج کر سارا مال لے لیا۔ رواہ ابن سعد و البیھقی وحسنہ

۲۹۷۸۲..... قتادہ کی روایت ہے کہ ابو محمد سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کتابت کر لینے کا مطالبہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انکار کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو درہ اٹھایا اور یہ آیت پڑھی ”فکاتبوھم“ غلاموں کو مکاتب بناؤ“ جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سیرین کے ساتھ کتابت کرلی۔ رواہ عبدالرزاق و ابن سعد و عبد بن حمید و ابن جریر و رواہ البیھقی موصولاً عن قتادۃ عن انس

۲۹۷۸۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جس قدر بدل کتابت ادا کرے گا اسی کے بقدر آزاد ہو جائے گا۔

رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور و البیھقی

۲۹۷۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لگاتار دو قسطیں گزر جائیں اور غلام ادا نہ کرے اس کی غلامی لوٹ آتی ہے اور کتابت کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و البیھقی و الحاکم

۲۹۷۸۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: غلاموں کو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے دو۔

رواہ عبدالرزاق و الشافعی و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و الحاکم و البیھقی سعید بن المنصور

۲۹۷۸۶ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باری تعالیٰ ''و آتوھم من مال اللہ الذی آتکم'' غلاموں کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے دو'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مکاتب کو بدل کتابت کا چوتھائی حصہ چھوڑ دیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وعبد بن حمید والنسائی وابن جریر وابن المنذر وابن مودویہ البیھقی صححہ وسعید بن المنصور

۲۹۷۸۷ ..... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ مکاتب سے بدل کتابت میں کمی کردی جائے اور بقیہ کا جلدی مطالبہ کرلیا جائے آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے اچھا نہیں سمجھا۔ البتہ سازوسامان کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۸۸ ..... ''مسند علی'' ابو تیاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں مکاتبت کرنا چاہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو چنانچہ لوگوں نے اپنی اپنی وسعت کے مطابق رقم جمع کی کچھ رقم بچ گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بچی ہوئی رقم کے متعلق پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ رقم مکاتبوں پر خرچ کرو۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۸۹ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب ماتقی کے بقدر آزادی دیت ادا کرے گا اور غلامی کے بقدر غلام کی دیت ادا کرے گا۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی والبیھقی

۲۹۷۹۰ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب بقدر ادائیگی وارث ہوگا۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۹۱ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتبت غلام کے بمنزلہ ہے۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۹۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جب نصف رقم ادا کردے وہ قرضدار ہوتا ہے۔ رواہ سفیان

۲۹۷۹۳ ..... ابن جریج کی روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا: اگر مکاتب مرجائے اور اس کی آزاد اولاد ہو اور ترکہ میں بدل کتابت سے زیادہ رقم چھوڑے عطار حمۃ اللہ علیہ نے کہا: پہلے بدل کتابت ادا کیا جائے گا جو باقی بچے گا وہ اس کے بیٹوں کا ہوگا میں نے کہا آپ کو یہ حدیث کس سے پہنچی ہے؟ جواب دیا لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غلام کی طرف سے بدل کتابت ادا کرتے تھے اور باقی رقم اس کے بیٹوں میں تقسیم کردیتے تھے۔ رواہ الشافعی وسعید بن المنصور

۲۹۷۹۴ ..... شعبی کی روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے وہ وارث بنے گا اور نہ ہی موروث ہوگا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جب مکاتب مرجائے اور ترکہ میں مال چھوڑے ترکے کو ادائیگی اور بقیہ بدل پر تقسیم کیا جائے گا جو ادائیگی کے بقدر ہوگا وہ اس کے ورثہ کا ہوگا اور جو بقیہ بدل کتابت کے بقدر ہوگا وہ اس کے مالکان کا ہوگا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جو بدل کتابت سے باقی ہو پہلے وہ ادا کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا وہ ورثہ کا ہوگا۔

رواہ البیھقی

احکام متفرقہ

۲۹۷۹۵ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی آزاد کی جاسکتی ہے دریں حالیکہ اس کا شوہر غلام ہو باندی کو آزادی ملنے کے بعد جب خیار عتق کا علم ہو اس سے اس کا شوہر جماع کرلے پھر اس کے لیے خیار عتق باقی نہیں رہتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۹۷۹۶ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی کو آزادی مل جائے جب تک اس کا شوہر اس سے جماع نہ کرے اس کے لیے خیار عتق ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۷ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو جوتے پہن کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ولد زنا

آزاد کروں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۸۔۔۔۔۔۔سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اولاد زنا کے بارے میں بہتری کی وصیت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ انھیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۹۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص پر اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کوئی غلام آزاد کرنا لازم ہو وہ حمیر سے ہرگز کسی کو آزاد نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۰۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کا مالک بن جائے وہ اس پر آزاد ہو جاتا ہے۔

رواہ عبد الرزاق وابو داؤد والبیہقی

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۴۔

۲۹۸۰۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریبی رشتہ دار کو غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جاسکتا۔ رواہ البیہقی

۲۹۸۰۲۔۔۔۔۔۔ابراہیم کی روایت ہے کہ آل اسود کا ایک غلام قادسیہ کے معرکہ میں شریک ہوا اور وہ کچھ زخمی ہو گیا اسود نے اسے آزاد کرنا چاہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا انھوں نے فرمایا: اسے چھوٹ دو حتیٰ کہ عبدالرحمن ضمان کے خوف سے آزاد جوان ہو جائے۔

رواہ البغوی فی الجعدیات وابن عساکر

۲۹۸۰۳۔۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب غلام آزاد کر دیا جائے اور غلام کے پاس مال ہو تو مال غلام کا ہوگا الا یہ کہ آزاد کرنے والے کے لئے مال کی شرط لگا دی جائے۔ رواہ ابن جریر والبیہقی فی السنن

۲۹۸۰۴۔۔۔۔۔۔محمد بن زید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک باندی کے متعلق فیصلہ کیا باندی کے مالک نے جہاد میں شرکت کی اور ایک شخص کو اس نے باندی آزاد کرنے کا حکم دیا پھر اس کی رائے بدل گئی اور باندی آزاد کر دی اور اس پر گواہ بھی بنا لئے پھر باندی بیچ دی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا باندی آزاد ہے اور اس کی قیمت واپس کر دی جائے اور خریدار نے باندی سے جماع کیا ہے اس سے مہر لیا جائے۔ رواہ البیہقی فی السنن

۲۹۸۰۵۔۔۔ خالد بن سلمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے اپنے غلام کا ایک تہائی آزاد کر دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پورا آزاد ہے اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

رواہ سفیان فی جامعہ وابن ابی شیبۃ والبیہقی فی السنن

۲۹۸۰۶۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرب کے قیدیوں میں سے ہر نمازی کو آزاد کر دیا اور ان پر شرط لگا دی کہ تم میرے بعد تین سال تک خلیفہ کی خدمت کرو گے نیز یہ بھی شرط لگا دی کہ خلیفہ تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا جیسا میں نے تمہارے ساتھ سلوک کیا ہے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ابو فروہ کی تین سالہ خدمت کا خیار خرید لیا عثمان رضی اللہ عنہ نے خیار کو چھوڑ ا اور ابو فروہ پر قبضہ کر لیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۰۷۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص باندی آزاد کردے اور اس کے حمل کا استثناء کردے۔

۲۹۸۰۸۔۔۔ مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص حالت مرض میں اپنا غلام آزاد کردے تو یہ ایک طرح کی وصیت ہوتی ہے اگر چاہے تو اس میں رجوع بھی کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی فی السنن

۲۹۸۰۹۔۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب غلام آدھا آزاد کر دیا جائے تو وہ بقیہ حصہ میں محنت مزدوری کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۱۰۔۔۔۔۔۔قتادہ کی روایت ہے کہ جو شخص مرتے وقت اپنا غلام آزاد کردے اور وہ شخص قرضہ چھوڑے اور اس کے پاس مال بھی نہ ہو تو ایسے شخص کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام اپنی قیمت محنت مزدوری سے ادا کرے۔ یہی روایت حجاج علی بن بدر عن ابی یحییٰ زیاد الاعرج نے

کریم ﷺ کے طریق سے بھی مروی ہے)۔

کتاب العاریہ......ازقسم اقوال

۲۹۸۱۱... آدمی جو چیز مستعار لے اس کا واپس کرنا واجب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم عن سمرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۷ وضعیف ابوداؤد ۱۶

۲۹۸۱۲ مستعار چیز واپس کرنا ضروری ہے اور منحہ بھی واپس کیا جائے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

فائدہ:......منحہ دودھ دینے والے جانور کو کہا جاتا ہے خواہ وہ بکری ہو گائے ہو بھینس ہو یا اونٹنی ہو دوسرے کو دودھ پینے کے لیے جانور دینا بڑا فضیلت والا عمل ہے لہٰذا جو جانور بھی دودھ پینے کے لیے دیا جائے اس کی منفعت پر معاملہ طے ہوتا ہے اصل چیز مالک کی ہوتی ہے اس کا واپس کرنا ضروری ہے۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۲۷۔

۲۹۸۱۳... مستعار چیز کا واپس کرنا واجب ہے منحہ کا واپس کرنا ضروری ہے قرض ادا کر دیا جائے اور ضامن ضمانت پوری کرنے پر مجبور ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ والضیاء عن ابی امامة

۲۹۸۱۴......مستعار چیز کا واپس کرنا واجب ہے۔ رواہ الحاکم وابن ماجہ عن ابن عباس

اکمال

۲۹۸۱۵... اسلام تمہارے لیے کسی چیز کو ضائع اور تلف ہونے سے نہیں بچاتا لہٰذا مستعار کا واپس کرنا واجب ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن عطاء بن ابی رباح مرسلا

۲۹۸۱۶......مستعار کا واپس کرنا واجب ہے منحہ کا واپس کرنا ضروری ہے جو شخص دودھ دینے والی اونٹنی کے تھنوں کو دھاگے سے باندھتے ہوئے دیکھے وہ اس کا دھاگا نہ کھولے حتیٰ کہ اونٹنی واپس کر دے۔ رواہ ابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی امامة

۲۹۸۱۷...... دودھ پینے کے لیے عطیہ پر دیا گیا جانور واپس کرنا واجب ہے مستعار کا واپس کرنا ضروری ہے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی کیا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنا واجب ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنی وابن النجار عن ابی امامة

کتاب العاریہ......ازقسم افعال

۲۹۸۱۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز ودیعت کی طرح ہوتی ہے مستعار کے ضائع ہونے پر ضمان نہیں ہاں البتہ زیادتی سے ضائع ہو جائے تب اس پر ضمان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۱۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز لینے والے پر ضمان ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز پر ضمان نہیں چونکہ مستعار دینا ایک بھلائی ہے البتہ اگر لینے والا زیادتی کرے پھر اس پر ضمان آئے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۱... قاسم بن عبدالرحمن روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امانت رکھنے والے پر ضمان نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۲۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ رضی اللہ عنہ کے قبضہ کے متعلق کہا: ہر وہ چیز جو مستعار لی گئی ہو اس کا واپس کرنا ضروری ہے اور ضامن پر ضمان عائد ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۳..... امیہ بن صفوان اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے صفوان سے کچھ زرعیں مستعار لیں صفوان نے کہا: اے محمد! یہ زرعیں قابل ضمان ہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں ان کا ضمان ادا کیا جائے گا۔ چنانچہ بعض زرعیں ضائع ہوگئیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو ان کا ضمان لے لو صفوان نے کہا: میں ضمان نہیں لیتا چونکہ اس کی وجہ سے مجھے اسلام کی طرف رغبت ہو رہی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۸۲۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز کا ضمان دیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۵۔ ابوملیکہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا میں مستعار چیز کا ضمان دوں فرمایا: جی ہاں اگر مستعار کے مالکان ضمان کے خواہاں ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

کتاب العظمہ ......از قسم اقوال

۲۹۸۲۶.....اللہ تعالیٰ کسی کے آگے زیر نہیں ہوتا اور نہ ہی دھوکا کھاتا ہے جو کچھ وہ نہیں جانتا اس کے متعلق اسے آگاہ نہیں کیا جاتا۔

رواہ الطبرانی عن معاویہ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۷۷

۲۹۸۲۷.....تیرا ناس ہو! اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق میں سے کسی کے خلاف مدد نہیں طلب کی جاتی چونکہ اللہ تعالیٰ اس سے عظیم تر ہے تیرا ناس ہو کیا تم اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان کو جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر براجمان ہے اس کا عرش آسمانوں پر ہے جبکہ اس کی زمین قبے کی مانند ہے عرش چرچراتا ہے جس طرح سوار سے کجاوہ چرچرانے لگتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن جبیر بن مطعم

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۷۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے

۲۹۸۲۸.....کلام پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو وجود دینا چاہتا ہے تو کن کہتا ہے وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔

رواہ ابوالشیخ فی العظمۃ عن ابی ہریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲۵۔

۲۹۸۲۹..... میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان میں چرچراہٹ ہے اور چرچرانا آسمان کا حق ہے چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر بھی جگہ نہیں جہاں فرشتے نے سرسجدے میں نہ رکھا ہو بخدا! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے ہنستے کم روتے زیادہ اور بچھونوں پر لیٹ کر اپنی بیویوں سے لذت نہ اٹھا سکتے تم پہاڑوں پر نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور آہ وبکا شروع کر دیتے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی ذر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۷ وضعیف الترمذی ۴۰۱

۲۹۸۳۰..... آسمان چرچرا رہا ہے اور چرچرانا اس کا حق بھی ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے آسمان میں بالشت برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی فرشتہ سربسجود نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی حمد وتسبیح میں مشغول نہ ہو۔ رواہ ابن مردویہ عن انس

۲۹۸۳۱.....جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ تم بھی سنتے ہو، میں آسمان کی چرچراہٹ سن رہا ہوں اور آسمان کے چرچرانے کو ملامت نہیں چونکہ آسمان پر

بالشت برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی فرشتہ سر بسجود ہے یا حالت قیام میں ہے۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن حکیم بن حزام

۲۹۸۳۲..... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ ساتوں آسمانوں اور زمین کو ایک لقمہ بنا لے یقیناً وہ ایسا کرے گا "سبحانک حیث کنت" اس کی تسبیح ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۳۳..... اللہ تعالیٰ بزرگی والا ہے جو دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

حصہ اکمال

۲۹۸۳۴..... بیٹھو تا کہ میں تمہیں رب تعالیٰ کی عظمت سے آگاہ کروں اللہ تعالیٰ ابوجحش کی نماز سے بے نیاز ہے آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو رب تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنے سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اوپر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! جس طرح تیری عبادت کا حق ہے ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا دوسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سر بسجود ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا تیسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو مسلسل رکوع میں جھکے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت ہوگی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرشتے کیا کیا کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آسمان دنیا کے فرشتے کہتے ہیں: "سبحان ذی الملک والملکوت" دوسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: سبحان ذی العزة والجبروت تیسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: "سبحان الحی الذی لایموت"۔

رواہ ابو الشمیع فی العظمة والحاکم والبیهقی عن ابن عمر وقال الذهبی منکر غریب

۲۹۸۳۵..... اے عمر! واپس آؤ تمہارا غصہ عزت ہے تمہاری خوشی حکم ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں میں محو عبادت ہیں اللہ تعالیٰ فلاں کی نماز سے بے نیاز ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان فرشتوں کی نماز کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا اے اللہ کے نبی! عمر نے آپ سے اہل آسمان کی نماز کے متعلق سوال کیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں جبرئیل امین نے کہا ہے کہ عمر کو سلام کہیں اور انھیں خبر دیں کہ آسمان دنیا کے فرشتے تا قیامت سجدے میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں: "سبحان ذی الملک والملکوت" تیسرے آسمان کے فرشتے تا قیامت حالت قیام میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں "سبحان الحی الذی لایموت"

رواہ ابن جریر وابو نعیم فی الحلیة عن سعید بن جبیر مرسلاً

فرشتوں کی تسبیحات

۲۹۸۳۶..... اللہ تعالیٰ کے بے شمار ایسے فرشتے ہیں جن کے پہلو خوف خدا سے کپکپاتے ہیں ان میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جس کی آنکھ سے آنسو نہ بہے چنانچہ جو آنسو بھی بہتا ہے اس سے ایک اور فرشتہ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر وہ تسبیح میں مشغول ہو جاتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا کیے ہیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے سر بسجود ہیں انھوں نے اپنا سر اوپر نہیں اٹھایا اور تا قیامت سر اوپر اٹھائیں گے بھی نہیں بے شمار فرشتے حالت رکوع میں ہیں انھوں نے اس سے پہلے سر اٹھایا اور نہ تا قیامت سر اٹھائیں گے بہت سارے فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں تا قیامت صف بستہ رہیں گے جب قیامت قائم ہوگی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں پر اپنی تجلی ڈالے گا فرط محبت میں فرشتے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

رواہ البیهقی فی السنن وابو الشیخ فی العظمة والبیهقی فی شعب الایمان والخطیب وابن عساکر عن رجل من الصحابة

۲۹۸۳۷ ... آسمان دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو سر تسلیم خم ہیں اور تا قیامت اسی حالت میں ہیں ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان ذی الملک والملکوت قیامت کے دن کہیں گے اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ دوسرے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے تا قیامت حالت رکوع میں ہیں ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان ذی العزۃ والجبروت قیامت کے دن یہ فرشتے کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا تیسرے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے تا قیامت سر بسجود ہیں اور ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان الحی الذی لایموت یہ فرشتے پھر بھی قیامت کے دن کہیں گے: اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۸۳۸ ..... جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے آسمان چر چرا رہا ہے اور چر چرانا اس کا حق ہے چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر جگہ نہیں الا یہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہے۔ بخدا! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم جانتے ہنستے کم روتے زیادہ نرم بچھونوں پر عورتوں سے لذتیں نہ اٹھاتے اور تم پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اللہ تعالیٰ کے حضور آہ وبکاہ کرتے لگتے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غریب وابن منیع وابو الشیخ فی العظمۃ والحاکم وسعید بن المنصور عن ابی زر

۲۹۸۲۹ نمبر کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۲۹۸۳۹ آسمانوں میں پاؤں کے برابر جگہ نہیں ہتھیلی کے برابر جگہ نہیں اور بالشت جتنی بھی جگہ نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہے یا رکوع میں ہے یا سجدے میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا سبھی فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب جس طرح تیری عبادت کرنے کا حق تھا ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا البتہ اتنی بات ہے کہ ہم سے شرک کا فعل سرزد نہیں ہوا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم وسعید بن المنصور عن جابر

۲۹۸۴۰ ... آسمان میں پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ یا سجدے میں ہے یا حالت قیام میں ہے۔

رواہ الشیخ فی العظمۃ عن عائشۃ

۲۹۸۴۱ ..... جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ تم بھی سنتے ہو؟ میں تو آسمان کی چر چراہٹ سن رہا ہوں اس کے چر چرانے پر ملامت نہیں آسمان میں قدم کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدے میں ہے یا حالت قیام میں ہے۔

رواہ ابن ابی حاتم فی التفسیر وابوالشیخ فی العظمۃ عن حکیم بن حزام

۲۹۸۴۲ ..... جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم سنتے ہو؟ آسمان چر چرا رہا ہے اور چر چرانا اس کا حق بھی ہے آسمان میں پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہے یا سجدے میں ہے یا رکوع میں ہے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن عبدالرحمٰن بن العلاء بن سعد عن ابیہ

۲۹۸۴۳ تمہاری زمین کے ماوراء اللہ تعالیٰ کی ایک اور زمین ہے اس کی روشنی سفید ہے اس کی مسافت تمہارے اس سورج سے چالیس دن کے برابر ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے آباد ہیں جو پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی معصیت نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے آدم کو پیدا کیا ہے اور ابلیس کو پیدا کیا ہے اس قوم کو روحانی کہا جاتا ہے انھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے پرتو سے پیدا فرمایا ہے۔

روا ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ

۲۹۸۴۴ ..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبرئیل! میں نے ایک لاکھ امتوں کو پیدا کیا ہے کوئی امت نہیں جانتی کہ میں نے ان کے سوا کسی اور کو بھی پیدا کیا ہے میں نے ان پر لوح محفوظ کو بھی مطلع نہیں کیا اور نہ ہی قلم کو مطلع کیا ہے میرا معاملہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کو وجود دینا چاہتا ہوں کن کہتا ہوں تو وہ چیز وجود میں آجاتی ہے اور کاف نون پر سبقت نہیں لے جاتی۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۸۴۵ ..... میں نے آسمانوں میں تسبیحات ہوتی سنی ہیں چنانچہ رب تعالیٰ کی ہیبت سے آسمان مصروف تسبیح ہیں اور عالیشان رب تعالیٰ سے ڈر رہے ہیں ان کی تسبیح یہ ہے کہ سبحان العلی الاعلی سبحانہ تعالیٰ

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی حاتم والطبرانی وابو نعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی الاسماء عن عبد الرحمن بن فرط

۲۹۸۴۶ اللہ تعالیٰ کے آگے نور وظلمت کے ستر ہزار پردے ہیں کسی ذی روح نے ان پردوں کا حال نہیں سنا جو سن لے اس کی جان نکل جائے۔
رواہ الطبرانی عن ابن عمر وسهل بن سعد معا

نور کے ستّر ہزار پردے

۲۹۸۴۷..... اللہ تعالیٰ کے آگے نور وظلمت کے ستر ہزار پردے حائل ہیں جو جان بھی ان پردوں کی خوبصورتی کے متعلق سن لے اس کی جان نکل جائے۔
رواہ ابویعلی والعقیلی والطبرانی ابن عمرو سهل بن سعد معا وضعف واورده ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب

۲۹۸۴۸ رب تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے آسمانوں میں چرچراہٹ ہے جس طرح نیا پالان چرچراتا ہے جب کوئی شخص پالان کے ایک حصہ میں سوار ہو۔ **رواہ البزاز عن عمر**

۲۹۸۴۹..... پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی معبود برحق ہے وہ عالم ہے قدیم ہے اس پر حدوث کبھی طاری نہیں ہوا اور نہ ہوگا قائم بالذات ہے چوکتا نہیں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کو وجود بخشنے والا ہے حادث نہیں ہر چیز خواہ دکھائی دے نہ دکھائی دے اس کا خالق ہے ہر علم کا جاننے والا ہے وہ تعلم کے بغیر عالم ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی العظمة عن اسامة بن زید

۲۹۸۵۰...... اللہ تعالیٰ اس وقت موجود تھا جب اس کے ساتھ اور کوئی چیز موجود نہیں تھی اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا اللہ تعالیٰ نے ہر ہونے والی چیز کو لکھا پھر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری والطبرانی عن عمران بن حصین الحاکم عن بریدة

۲۹۸۵۱ اللہ تعالیٰ بادلوں میں تھا (یعنی اس کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا) اس کے اوپر اور نیچے ہوا تھی (یعنی فضا تھی) پھر اللہ تعالیٰ نے پانی پر اپنا عرش پیدا کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی وابوالشیخ فی العظمة عن ابی رزین

ابورزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے قبل کہاں تھا؟ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۵۲ ..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا اللہ تعالیٰ سوتا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا فرشتے نے موسیٰ علیہ السلام کو تین دن تک سلا دیا پھر موسیٰ علیہ السلام کو شیشیاں دیں ہر ہاتھ میں ایک ایک شیشی تھمائی پھر حکم دیا کہ ان کی حفاظت کرو موسیٰ علیہ السلام نے پھر سونا شروع کر دیا قریب تھا کہ دونوں ہاتھ سے گر جائیں مگر آپ علیہ السلام پھر جاگ گئے اور شیشیاں تھام لیں بالآخر موسیٰ علیہ السلام سو ہی گئے ہاتھ ڈھیلے پڑے اور شیشیاں گر کر ٹوٹ گئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سو جاتا آسمان اور زمین اپنی جگہ پر کیونکر قائم رہ سکتے۔ رواہ ابویعلی عن ابی هریرة وضعفه ورواه عبدالرزاق فی تفسیره عن عکرمة موقوفا علیه

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۲۳۔

۲۹۸۵۳ ..... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف ہر دن تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتا ہے اول تا آخر اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ ہے اور ایسا اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی هدیه عن انس

۲۹۸۵۴ اللہ تعالیٰ کی ایک کتاب ہے جسے لوح محفوظ کہا جاتا ہے اس کا ایک رخ یاقوت کا ہے اور دوسرا رخ سبز زمرد کا ہے اس کتاب کا قلم نور کا ہے مخلوق کے احوال اس میں درج ہیں رزق کا معاملہ اس میں درج ہے زندگی اور موت کے احوال اس میں درج ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں دن رات جو چاہتا ہے کرتا۔ رواہ الازدی فی الضعفاء وابو الشیخ فی العظمة عن انس اورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۹۸۵۵...... اللہ تعالیٰ نے سفید موتی سے لوح محفوظ کو پیدا کیا ہے اس کے ڈبے کا ایک رخ سبز زبرجد کا ہے اس کی کتابت نور سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہر دن اس کی طرف تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہی پیدا کرتا ہے وہی رزق دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۰۱

۲۹۸۵۶......جب اللہ تعالیٰ کسی اپنے کام کا ارادہ کرتا ہے جس میں قدرے نرمی ہوتو اس کے متعلق فرشتوں کو فارسی میں حکم دیتا ہے اور اگر اس کام میں سختی ہوتو فرشتوں کو فصیح عربی زبان میں حکم دیتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی امامة وفیه جعفربن الزبیر متروک

۲۹۸۵۷...... جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ڈرانا چاہتا ہے تو زمین میں کوئی ایسی چیز پیدا کردیتا ہے جس سے زمین کپ کپا اٹھتی ہے اور جب اپنی مخلوق کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو زمین پر ظلم کو مسلط کردیتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابن عباس ورواہ الطبرانی فی السنة عنه موقوفا نحوہ

۲۹۸۵۸......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین چیزوں کو میں نے اپنے بندوں کی نظروں سے اوجھل رکھا ہے اگر میرے بندے ان چیزوں کو دیکھ لیں کبھی برائی نہ کریں اگر میں اپنے پردوں کو ہٹادوں۔حتیٰ کہ میرے بندے مجھے دیکھ لیں اور انھیں یقین ہوجائے اور یہ جان لیں کہ جب میں مخلوق کو موت دیتا ہوں ان کے ساتھ کیا کرتا ہوں اور یہ کہ میں نے آسمانوں کو مٹھی میں لیا پھر زمین کو مٹھی میں لیا پھر میں نے کہا: میں ہی بادشاہ ہوں کون ہے جو میرے سوا بادشاہ ہو پھر میں اپنے بندوں کو جنت دکھاؤں اور ان کے لیے جنت میں جو جو نعمتیں تیار کررکھی ہیں وہ انھیں دیکھ کر یقین کرلیں پھر میں انھیں دوزخ دکھاؤں اور جو کچھ عذاب کی مختلف صورتیں اس میں تیار کررکھی ہیں حتیٰ کہ اسے دیکھ کر یقین کرلیں لیکن میں نے ان سب کو (اپنے آپ کو جنت کو اور دوزخ کو) جان بوجھ کر اپنے بندوں کی نظروں سے چھپا رکھا ہے تاکہ مجھے معلوم ہوجائے کہ میرے بندے کیسا عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ ساری چیزیں میں نے کھول کھول کر بیان کردی ہیں۔

رواہ الطبرانی وابوالشیخ فی العظمة عن ابی مالک الاشعری

۲۹۸۵۹......اللہ تعالیٰ آسمان سے ہوا کا جو بگولا بھی نازل کرتا ہے وہ مقدار کے مطابق ہوتا ہے اور آسمان سے جو قطرہ بھی پانی کا نازل کرتا ہے وہ بھی مقدار کے مطابق ہوتا ہے البتہ طوفان نوح کے موقع پر پانی اور قوم عاد کے عذاب کے موقع پر ہوا بغیر مقدار کے چلی چنانچہ طوفان نوح کے دن پانی اللہ کے حکم سے خزانچی فرشتوں سے سرکشی کرکے نکل گیا اور قوم عاد کے عذاب کے دن ہوا اللہ تعالیٰ کے حکم سے خزانچی فرشتوں سے سرکشی کرکے نکل پڑی۔چنانچہ ہوا پر فرشتوں کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی الحلیة وابن عساکر عن ابن عباس

۲۹۸۶۰......اے عائشہ! جب اللہ تعالیٰ کسی چھوٹے کو بڑا بنانا چاہے تو بنادیتا ہے اور جب کسی بڑے کو چھوٹا بنانا چاہے تو یہ بھی بنادیتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۲۹۸۶۱......سبحان اللہ! جب دن آتا ہے رات کہاں چلی جاتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن التنوخی رسول هرقل

کہ ہرقل نے رسول کریم ﷺ کو خط لکھا کہ تم مجھے جنت کی طرف بلاتے ہو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے مجھے بتاؤں دوزخ کہاں ہے۔اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۲۷

۲۹۸۶۲......مجھ سے فریاد نہ کی جائے فریاد تو صرف اللہ تعالیٰ سے کی جائے۔رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

کتاب العظمة......از قسم افعال

تعظیم کا بیان......از قسم افعال

۲۹۸۶۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ مجھے جنت میں داخل کردے نبی کریم ﷺ نے رب تعالیٰ کی تعظیم بیان کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رب تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیرے رکھا ہے عرش چر چرا رہا ہے جس طرح پالان سواری کے وقت چر چراتا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن ابی عاصم وابن خزیمة والدارقطنی والطبرانی فی الصفات والطبرانی فی السنة وابن مردویہ وسعید بن المنصور

۲۹۸۶۴۔۔۔۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ "ان الذین ینادونک من وراء الحجرات" (بے شک جو لوگ حجروں کے پیچھے سے آپ کو آوازیں دیتے ہیں) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ! میری تعریف زینت ہے اور میری خدمت عین ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

رواہ ابن الشرقی وقال تفرد بہ الحسین بن واقد وابن عساکر

۲۹۸۶۵ عبدالرحمن بن عطاء بن بنی ساعدہ اپنے والد علاء بن سعد سے روایت نقل کرتے ہیں علاء ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن بیعت کی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ کچھ تم بھی سنتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کیا سن رہے ہیں؟ فرمایا: آسمان چر چرا رہا ہے اور چر چرانا اس کا حق ہے آسمان پر پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی فرشتہ نہ ہو لا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہوتا ہے یا رکوع میں ہوتا ہے یا سجدہ میں ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون" ہم صف بستہ ہیں اور ہم تسبیحات میں مصرف ہیں۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۲۹۸۶۶ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے یکا یک آپ نے فرمایا: جو کچھ میں سن رہا ہوں کیا وہ تم بھی سن رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے آپ نے فرمایا میں آسمان کے چر چرانے کی آواز سن رہا ہوں اور آسمان کو چر چرانے پر ملامت بھی نہیں چونکہ آسمان میں بالشت کے برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی یا قدم نہ رکھے ہوئے ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان وابو نعیم

کتاب الاول......ازحروف غین

کتاب الغزوات......ازقسم اقوال

غزوہ بدر

۲۹۸۶۷ میری بات کوتم ان لوگوں سے زیادہ نہیں سننے والے ہاں البتہ اتنی بات ہے کہ یہ میری بات کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن انس

کعب بن اشرف کاقتل

۲۹۸۶۸ کون کعب بن اشرف کی خبر لے گاچونکہ اس نے اللہ اوراس کے رسول کواذیت پہنچائی ہے۔ رواہ البخاری عن جابر

اکمال

۲۹۸۶۹ میں تم سے زیادہ اجروثواب کامحتاج ہوں اورتم مجھ سے زیادہ چلنے کی قوت نہیں رکھتے۔ رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۹۸۷۰ سطح زمین پرتمہارے سوا کوئی قوم نہیں جواللہ تعالیٰ کو پہچانتی ہو کہاں ہیں دنیا سے بے رغبتی کرنے والے اورآخرت کی طرف رغبت کرنے والے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن سرخ خیمے سے باہر تشریف لائے یہ حدیث ارشادفرمائی۔

۲۹۸۷۱ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کوقتل کیا ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپناوعدہ سچا کردکھایااوراپنے دین کی مددکی۔
رواہ العقیلی عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۲۱

۲۹۸۷۲ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا اے اللہ کے دشمن یہ (ابوجہل) اس امت کافرعون ہے۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

۲۹۸۷۳ اللہ تعالیٰ میری طرف سے اس جماعت کوبرابدلہ دے تم نے مجھے خائن سمجھا حالانکہ میں امانتدار ہوں تم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ میں سچا ہوں پھر ابوجہل کی طرف متوجہ ہوکرفرمایا: اس نے فرعون سے بڑھ کراللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی چونکہ فرعون کوجب ہلاکت کایقین ہوااس نے اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کااقرار کرلیا تھا جبکہ اس (ملعون) کوجب موت کایقین ہوااس وقت بھی اس نے لات اورعزیٰ کوپکارا۔
رواہ الطبرانی والخطیب وابن عساکر

کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے مقتولین پرکھڑے ہوکریہ حدیث ارشادفرمائی۔

۲۹۸۷۴ اے ابوجہل! اے عتبہ! اے شیبہ! اے امیہ! کیاتم نے اپنے رب کے وعدہ کوسچاپایا؟ میں نے تواپنے رب کے وعدہ کوسچاپایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ بے روح جسموں سے کلام کیوں کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میری بات کوان (مردوں) سے زیادہ نہیں سنتے (بلکہ وہ تم سے زیادہ سن رہے ہیں) البتہ اتنی بات ہے کہ وہ

جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن انس

۲۹۸۷۵ اے اہل قلیب کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! کیا یہ سن سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ اسی طرح سنتے ہیں جس طرح تم سنتے ہو۔ لیکن یہ جواب نہیں دیتے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن سیدان عن ابیہ

۲۹۸۷۶ اے اہل قلیب کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے (بلکہ وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں) البتہ وہ جواب نہیں دے پاتے۔

رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن سیدان عن ابیہ

۲۹۸۷۷ اے اہل قلیب کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مردوں سے کلام کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے وعدہ سچا کیا ہے۔

رواہ الحاکم عن عائشۃ

۲۹۸۷۸ اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کے دلوں کو نرم کرتا ہے حتیٰ کہ انھیں دودھ سے بھی زیادہ نرم کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بعض مردوں کے دلوں کو سخت کرتا ہے حتیٰ کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں اے ابوبکر تمہاری مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا (اے میرے رب) جو میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو باشبہ تو بخشنے والا اور مہربان ہے اے ابوبکر تمہاری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے انھوں نے کہا تھا اگر تو (انھیں نافرمانوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انکی مغفرت کر دے تو غالب ہے حکمت والا ہے اے عمر! تمہاری مثال حضرت نوح علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا: اے میرے رب زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ اے عمر تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا اے ہمارے رب ان اموال کو تباہ کر دے اور ان کے دلوں پر سختی کر اور وہ ایمان سے بہرہ مند نہ ہوں یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ تم مفلس لوگ ہو ان میں سے کوئی بھی نہیں بچ پائے گا الا یہ کہ فدیہ دے یا گردن مارے سوائے سہل بن بیضاء کے۔ رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی السنن عن ابن مسعود

۲۹۸۷۹ ان کی مثال ان بھائیوں کی سی ہے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں چنانچہ نوح علیہ السلام نے کہا تھا اے میرے رب زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: اے ہمارے رب ان (کافروں) کے اموال تباہ کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بخشنے والا ہے اور مہربان ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: اگر تو انھیں عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے تو تو غالب ہے اور حکمت والا ہے تم عیالدار لوگ ہو تم میں سے کوئی شخص بھی چھوٹ نہیں پائے گا مگر فدیہ دے کر یا گردن مار کر۔ رواہ العقیلی والحاکم عن ابن مسعود

غزوہ احد کا بیان

۲۹۸۸۰ اس پر مسلسل فرشتے اسے لگاتار اپنے پروں تلے کئے ہوئے ہیں حتیٰ کہ اسے تم نے اٹھالیا۔ رواہ النسائی عن جابر

۲۹۸۸۱ کیا تم نے اس کا دل چیر کر نہ دیکھا حتیٰ کہ تمہیں علم ہو جاتا کہ اس نے کلمہ توحید کا اقرار اس وجہ سے کیا ہے یا کسی اور وجہ سے۔ قیامت کے دن تمہارے سامنے کون کلمہ توحید پڑھے گا؟

رواہ احمد بن حنبل والبیہقی وابوداؤد والنسائی والبخاری ومسلم عن اسامۃ رضی اللہ عنہ

۲۹۸۸۲ اے اسامہ! قیامت کے دن جب آؤ گے کلمہ توحید کا کیا کرو گے۔

رواہ مسلم عن جندب الطیالسی والبزار عن اسامۃ بن زید

غزوہ احد......از اکمال

۲۹۸۸۳ ...یا اللہ میری قوم کی مغفرت فرما چونکہ وہ نہیں جانتے۔

رواہ ابن حبان والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن سهل بن سعد

۲۹۸۸۴ ...اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غصہ شدت اختیار کر لیتا ہے جس قوم نے اپنے نبی کے دانت شہید کیے ہوں۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۹۸۸۵ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غصہ شدید ہوتا ہے جسے اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں قتل کردے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبخاری عن ابی هریرة

۲۹۸۸۶ اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر فزوں تر ہو جاتا جسے اللہ کا رسول ﷺ قتل کردے اور جو اللہ کے رسول کا چہرہ زخمی کردے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۸۷ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بڑھ جاتا ہے جسے اللہ کا رسول قتل کردے اور اس شخص پر بھی اللہ کا غصہ بڑھ جاتا ہے جس کا نام "ملک الاملاک" رکھا گیا ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔ رواہ الحاکم عن ابی هریرة

۲۹۸۸۸ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غصہ فزوں تر ہو جاتا ہے جو قوم اللہ تعالیٰ کے رسول کا چہرہ زخمی کردے۔ رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد

۲۹۸۸۹ میں ان لوگوں (جو احد میں شہید ہوئے) پر گواہی دیتا ہوں جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم آیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائیں گے جبکہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا وہ خون تازہ خون ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آرہی ہوگی ذرا دھیان رکھنا ان میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے اتارا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعید بن المنصور عن عبداللّٰه بن ثعلبة بن صعیر

روایت کیا کہ جب رسول کریم ﷺ نے احد کے مقتولین (شہداء احد) کو دیکھا آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۸۹۰ میں ان (شہداء احد) پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو زخم بھی آئے اللہ تعالیٰ زخمی کو قیامت کے دن اٹھائیں گے جبکہ زخم سے خون پھوٹ رہا ہوگا جو بالکل تازہ ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آرہی ہوگی ذرا دیکھو جس کو زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے داخل کرو (رواہ ابن منده وابن عساکر عن عبد اللّٰه بن ثعلبه بن صعیر العذری) کہ رسول کریم ﷺ شہداء احد کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۹۱ میں ان لوگوں پر گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا قیامت کے دن وہ آئے گا کہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آتی ہوگی لہٰذا جسے زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے داخل کرو۔ رواہ الطبرانی والبیهقی عن کعب بن مالک

۲۹۸۹۲ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں شہداء ہوں گے ان کے پاس آؤ اور ان کی زیارت کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی ان پر تا قیامت درود وسلام بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

رواہ الحاکم عن عبید بن عمیر عن ابی هریرة

۲۹۸۹۳ تیسرا ناس ہو گیا پورے کا پورا زمانہ کل نہیں ہے جعال بن سراقہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ احد کی طرف جارہے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کل قتل کیے جائیں گے اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۸

۲۹۸۹۴ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہو لہٰذا ان کی زیارت کرو اور انھیں سلام پیش کرو۔

غزوہ خندق......از اکمال

۲۹۸۹۵.....اب ہم کفار پر چڑھائی کریں گے وہ ہمارے اوپر چڑھائی نہیں کرسکیں گے آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوہ احزاب کے موقع پر ارشاد فرمائی۔
رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والبخاری والطبرانی عن سلیمان بن صرد

۲۹۸۹۶.....اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کے دلوں اور گھروں کو آگ سے بھردے جنہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہوگیا۔رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن علی ومسلم وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۹۸۹۷.....یا اللہ جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا ان کی گھروں کو آگ سے بھردے ان کے پیٹوں کو آگ سے بھردے ان کی قبروں کو آگ سے بھردے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۹۸.....یا اللہ! جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ (عصر) سے مشغول کیا ہے ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھردے۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۹۸۹۹.....کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھردے۔
رواہ النسائی والطحاوہ وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن حذیفة
کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن یہ حدیث ارشاد فرمائی۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۹۰۰.....کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھردے۔
رواہ الطبرانی عن ام سلمة عبدالرزاق عن علی

۲۹۹۰۱.....قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو بھی ان پر درود و سلام بھیجے گا وہ تا قیامت اسے جواب دیتے رہیں گے۔
رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیة عن عبید بن عمیر
کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد سے واپس ہوتے وقت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۹۰۲.....میں ان شہداء پر گواہ ہوں انھیں انہی کے کپڑوں اور بہتے خون میں کفن دے دو۔
رواہ الطبرانی والبخاری ومسلم عن عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر

۲۹۹۰۳.....اے لوگو! شہداء احد کی زیارت کرو ان کے پاس آؤ اور انھیں سلام کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مسلمان بھی تا قیامت ان پر سلام پیش کرے گا یہ اس کا جواب دیتے رہیں گے۔رواہ ابن سعد عن عبید بن عمیر

۲۹۹۰۴.....یا اللہ! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہدا ہیں جو بھی ان کی زیارت کرے گا یا ان پر سلام پیش کرے گا تا قیامت یہ اسے جواب دیں گے۔رواہ الحاکم عن عبداللہ بن ابی فروة

سریہ بئر معونہ......از اکمال

۲۹۹۰۵ تمہارے بھائیوں کی مشرکین کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی۔مشرکین نے انھیں بے دردی سے قتل کردیا اور ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا میں تمہاری طرف ان کا بھیجا ہوا قاصد ہوں انھوں نے کہا: اے ہمارے رب ہماری قوم کو خبر پہنچادے کہ ہم راضی ہیں اور ہمارا رب بھی ہم سے راضی ہے میں ان کا قاصد ہوں وہ راضی ہیں اور رب تعالیٰ بھی ان سے راضی ہے۔رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۹۹۰۶ ... یااللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور ایک راویت میں ہے آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں انصار و مہاجرین کی اے اللہ مغفرت فرما۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن انس احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن سھل بن سعد

اللھم لا خیر الا خیر الاخرہ فاغفر لانصار والمھاجرۃ

یااللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ رواہ الحاکم عن انس

غزوۂ قریظہ ونضیر......ازاکمال

۲۹۹۰۷ جس شخص نے اس قلعہ میں ایک تیر بھی داخل کیا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوہ قریظہ ونضیر کے دن ارشاد فرمائی۔ رواہ الطبرانی عن عتبۃ بن عبد

غزوۂ ذی قرد......ازاکمال

۲۹۹۰۸ ابوقتادہ ہمارے چوٹی کے شہسوار ہیں اور سلمہ ہمارے پیادوں میں سب سے زیادہ برق رفتار ہیں۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی ومسلم والبغوی والطبرانی وابن حبان عن ابن الاکوع

غزوۂ حدیبیہ

۲۹۹۰۹ ... جو شخص مرار گھاٹی پر چڑھے گا اس کے گناہ اسی طرح جھڑیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ جھڑے تھے۔ رواہ مسلم عن جابر

۲۹۹۱۰ یقیناً آپ کی مثال ایسی ہے کوئی شخص کہے: یااللہ مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔

رواہ مسلم عن سلمۃ بن الاکوع

غزوۂ خیبر......ازاکمال

۲۹۹۱۱ اللہ اکبر خیبر ویران ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو ڈرسنائے ہوؤں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم الترمذی والنسائی عن انس واحمد بن حنبل عن انس عن ابی طلحۃ

۲۹۹۱۲ اللہ اکبر خیبر ویران ہو گیا جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو ڈرسنائے ہوؤں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

رواہ البطرانی عن انس

۲۹۹۱۳ ... اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم خیبر سے نکل بھاگو گے اونٹنی تمہیں لے کر راتوں رات بھاگی ہوگی۔ رواہ البخاری عن عمر

غزوۂ مؤتہ

۲۹۹۱۴ ... کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑ دو گے؟ تمہاری مثال اور ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس سے اونٹ یا بکریاں چروانے کا کام لیا جائے وہ بکریاں چروائے پھر جب پانی پلانے کا وقت ہو تو انھیں حوض پر لائے بکریاں حوض سے پانی پینے لگیں صاف صاف پانی پی لیں

اور گدلا پانی چھوڑ دیں۔ رواہ مسلم عن عوف بن مالک

۲۹۹۱۵ کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑنے والے ہو؟ تمہارے لیے ان کے معاملہ کا صاف وشفاف حصہ ہے اور ان کے لیے گدلا۔

رواہ ابو داؤد عن عوف بن مالک

الاکمال

۲۹۹۱۶ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ موتہ میں اسلام کا جھنڈا اٹھایا اور داد شجاعت دیتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی دیدہ دلیری سے جھنڈے کا دفاع کرتے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہوئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا جھنڈے کا دفاع کیا بالآخر وہ بھی شہید ہو گئے مجھے جنت میں ان کا مقام دکھلا دیا گیا ہے چنانچہ خواب میں دیکھا کہ یہ سونے کی مسہریوں پر آرام کر رہے ہیں البتہ عبداللہ بن رواحہ کی مسہری میں میں نے کچھ کنڈیاں دیکھی ہیں میں نے کہا: ایسا کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا عبداللہ بن رواحہ کچھ تردد کا شکار ہو گئے تھے بالآخر تردد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی عن رجل من الصحابۃ من بنی مرۃ بن عوف

۲۹۹۱۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک غزوہ پر گئے اور گھمسان کی جنگ لڑی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام رکھا تھا وہ شہید ہو گئے پرچم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے لے لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا انھوں نے پرچم تھامے رکھا پھر وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پرچم کا دفاع کرتے رہے پھر وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پرچم اٹھا لیا اور کہا: اب جنگ سخت ہوگی۔

رواہ ابن عائذ فی مغازیہ وابن عساکر عن العطاف عن خالد مخزومی مرسلاً

۲۹۹۱۸ تمہارے بھائیوں کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی ہے زید نے پرچم اٹھا کر جنگ کی حتیٰ کہ شہید ہو گئے، پھر اس کے بعد جعفر نے پرچم تھام لیا وہ بھی بے دریغ لڑتا رہا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گیا پھر عبداللہ بن رواحہ نے پرچم لے لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہو گیا پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے پرچم تھام لیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی الحاکم الضیاء عن عبداللہ بن جعفر

۲۹۹۱۹ کیا میں تمہیں تمہارے لشکر کے اس غازی کے متعلق خبر نہ دوں؟ یہ گھروں سے نکل کر چل پڑے تھے۔ حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہوگئی چنانچہ زید کو شہید کر دیا گیا تم اس کے لیے استغفار کرو پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لے لیا اس نے دشمن پر زور دار حملہ کیا بالآخر وہ بھی شہید کر دیا گیا میں اس کی شہادت پر گواہی دیتا ہوں تم اس کے لئے استغفار کرو اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے بھی استغفار کرو پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لے لیا حالانکہ وہ مقرر کیئے ہوئے امراء میں سے نہیں تھا وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے یا اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد کر پھیل جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو اور کوئی بھی پیچھے نہ رہنے پائے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابویعلی وابن حبان والنصار عن ابی قتادہ

۲۹۹۲۰ اے عبدالرحمن اپنے وقار میں رہوں پرچم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا وہ بے دریغ لڑتے رہے بالآخر شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتے رہے بالاخر وہ بھی شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ عبداللہ بن رواحہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے پرچم اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے خالد کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی خالد اللہ تعالیٰ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہے۔

رواہ الحکیم عن عبد اللہ بن سمرۃ

غزوہ حنین

۲۹۹۲۱۔۔۔اب جنگ سخت ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن العباس الحاکم عن جابر الطبرانی عن شیبة

۲۹۹۲۲۔۔۔انشاء اللہ آئندہ کل ہمارا ٹھکانا بنی کنانہ کا کوہ دامن ہوگا جہاں وہ کفر پر ایک دوسرے سے قسمیں لیتے تھے۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۹۹۲۳۔۔۔انشاء اللہ کل ہم بنی کنانہ کے کوہ دامن میں اتریں گے جہاں قریش کفر پر ایک دوسرے سے قسمیں لیتے تھے۔

رواہ ابن ماجه عن اسامة زید

۲۹۹۲۴۔۔۔چہرے بدشکل ہوں۔رواہ مسلم عن سلمة بن الاکوع

اکمال

۲۹۹۲۵۔۔۔چہرے بدشکل ہوں رسول کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ مسلم عن سلمة بن الاکوع احمد بن حنبل ۲۹۹۲۴ نمبر کے تحت حدیث گزر چکی ہے عن ابی عبدالرحمن الفهری واسمه یزید بن اسید عن عبد بن حمید عن یزید بن عامر الطبرانی عن الحارث بن بدل السعدی، قال البغوی ماله غیره قال وبلغنی انه لم یسمعه من النبی وانما رواه عن عمر بن سفیان الثقفی لبغوی الطبرانی عن شیبة بن عثمان الطبرانی عن حکیم بن حزام انه قاله یوم بدر والحاکم عن ابن عباس انه قال لقریش بمکة

۲۹۹۲۶۔۔۔اے ام ایمن خاموش رہو تمہاری زبان دانی میں لکنت ہے۔رواہ ابن سعد عن ابی الحویرث

کہ ام ایمن نے غزوہ حنین کے موقع پر کہا: سبت اللہ اقدامکم (جبکہ سبت بجائے سین کے ثائے معجمہ کے ساتھ ہے) جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ثابت قدم رکھے اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۹۲۷۔۔۔انشاء اللہ! کل ہمارے اترنے کی جگہ مقام حنیف کا دایاں کنارہ ہوگا جہاں مشرکین آپس میں قسمیں اٹھاتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

سریہ ابی قتادۃ۔۔۔۔۔از اکمال

۲۹۹۲۸۔۔۔تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ آیا وہ سچا ہے یا جھوٹا۔رواہ ابویعلی والطبرانی وسعید بن المنصور عن جندب البجلی

غزوہ فتح مکہ۔۔۔۔۔از اکمال

۲۹۹۲۹۔۔۔مکہ میں میرے لیے دن کے وقت گھڑی بھر کے لیے جنگ حلال کر دی گئی میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہوگی مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت سے محترم ہوا ہے مکہ کا درخت نہ کاٹا جائے اس کی گھاس نہ کاٹی جائے مکہ کا شکار نہ بھگایا جائے مکہ میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اعلان کر کے اصل مالک تک پہنچا سکتا ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا اذخر گھاس کاٹی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں صرف اذخر گھاس کاٹی جا سکتی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۹۳۰۔۔۔یہ لڑائی کا دن ہے اپنا روزہ افطار کر لو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ حکم دیا تھا۔رواہ ابن سعد عن عبید بن عمیر مرسلاً

۲۹۹۳۱......میں وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کہی تھی ”لا تثریب علیکم الیوم“ یعنی آج تمہارے اوپر کوئی بازپرس نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے اور وہ خوب رحم کرنے والا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم العضب عن ابی ہریرۃ، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عمر

سریہ خالد بن ولید......از اکمال

۲۹۹۳۲......عزیٰ کا زمانہ ختم ہو چکا آج کے بعد عزیٰ نہیں رہے گا۔رواہ ابن عساکر عن قتادۃ مرسلاً

اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک معرکہ میں بھیجنا......از اکمال

۲۹۹۳۳......اہل اُبنیٰ پر غارت ڈال دو صبح صبح جب وہ غفلت میں ہوں پھر بستی کو آگ سے جلا دو۔

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ ابن سعد و البغوی فی معجمہ عن اسامۃ بن زید

متعلقات غزوات......از اکمال

۲۹۹۳۴......اے عائشہ یہ جگہ ہے اگر حشرات ارض کی کثرت نہ ہو۔رواہ البغوی عن سفیان بن ابی نمر عن ابیہ

کہ رسول کریم ﷺ ایک غزوہ پر تھے آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ عقیق نامی جگہ سے جب گزرے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کتاب الغزوات والوفود......از قسم افعال

باب رسول اللہ ﷺ کے غزوات، بعوث اور مرسلات کے بیان میں

غزوات کی تعداد

۲۹۹۳۵......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس (۱۹) غزوات میں حصہ لیا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۳۶......ابواسحاق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سترہ (۱۷) غزوات کیے ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول کریم ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات ہوئے؟ انھوں نے کہا: سترہ۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۳۷......ابو یعقوب اسحاق بن عثمان کہتے ہیں میں نے موسیٰ بن انس سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات کئے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ستائیس غزوات، آٹھ غزوات میں مہینوں گھر سے غائب رہتے اور انیس غزوات میں کئی کئی دن گھر سے غائب رہتے میں نے پوچھا انس بن مالک نے کتنے غزوات میں حصہ لیا ہے جواب دیا آٹھ غزوات میں۔رواہ ابن عساکر

غزوہ بدر

۲۹۹۳۸ ۔۔۔ ''مسند فاروق'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں اہل بدر کا واقعہ سنانے لگے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بدر کے اگلے دن مشرکین کی قتل گاہیں دکھائیں اور فرمایا: انشاء اللہ کل یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی انشاء اللہ کل یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی چنانچہ آپ نے جس جس جگہ کی تعیین کی تھی کل اسی جگہ پر کفار پچھاڑے گئے میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے کفار آپ کی بتائی ہوئی پچھاڑ گاہوں سے ذرہ برابر بھی نہیں چوکے پھر آپ ﷺ نے حکم دیا مقتولین کفار کو ایک کنویں میں پھینک دیا گیا پھر آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور آواز دے کر کہا اے فلاں اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسے لوگوں سے بات کررہے ہیں جو مردہ لاشیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سنتے (یعنی وہ سنتے ہیں) البتہ وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابو عوانۃ وابویعلیٰ وابن جریر

۲۹۹۳۹ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کا واقعہ سنایا اور کہا بدر کے دن حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نظر دوڑائی ان کی تعداد تین سو سے کچھ زیادہ تھی جبکہ آپ ﷺ نے مشرکین کو ایک نظر دیکھا ان کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی فریقین میں اتنا تفاوت دیکھ کر آپ قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے آپ نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھالیے آپ ﷺ نے اپنے اوپر چادر اوڑھ رکھی تھی اور تہبند باندھی ہوئی تھی آپ نے دعا کی اور کہا: یا اللہ! اپنا وعدہ پورا فرما یا اللہ! اپنا وعدہ پورا فرما یا اللہ! اگر تو نے اسلام کی نام لیوا اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کردیا زمین پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تیری عبادت بند ہوجائے گی آپ ﷺ برابر رب تعالیٰ سے فریاد اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ محویت میں آپ کی چادر گر گئی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر چادر اٹھائی اور آپ پر اوڑھ دی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! رب تعالیٰ سے آپ کا واسطہ کافی ہو چکا اللہ تعالیٰ آپ کے وعدہ کو پورا فرمائے گا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممد کم بالف من الملائکۃ مردفین

ترجمہ:...... جب تم اپنے رب سے فریاد کررہے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری فریاد سن لی اور تمہاری مدد کے لے لگا تار ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے۔

چنانچہ جب میدان کارزار گرم ہوا مشرکین شکست خوردہ ہوئے ستر (۷۰) مشرکین مارے گئے اور ستر (۷۰) قیدی ہوئے پھر رسول کریم ﷺ نے ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم سے بدر کے قیدیوں کے متعلق مشورہ لیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ قیدی چچا کے بیٹے ہیں رشتہ دار ہیں اور بھائی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے فدیہ لے کر انھیں رہا کردیں اس سے ہماری (معاشی) قوت مضبوط ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت عطا فرمادے اور یہ ہمارے دست و بازو بن جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا: بخدا! میری وہ رائے نہیں جو ابوبکر کی رائے ہے میری رائے کچھ اس طرح ہے کہ آپ میرے فلاں قریبی رشتہ دار کو میرے حوالے کریں تاکہ میں اس کی گردن اڑادوں عقیل کو علی کے حوالے کردیں وہ اس کی گردن اڑادے اور فلاں شخص کو حمزہ کے حوالے کردیں وہ اس کا بھائی ہے اور وہ اس کی گردن اڑادے تاکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوجائے کہ ہمارے دلوں میں ذرہ برابر بھی مشرکین کی محبت نہیں بلاشبہ یہ قیدی مشرکین کے روساء ہیں ان کے پیشوا ہیں اور ان کے قائدین ہیں تاہم رسول کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف مائل ہوگئے اور میری رائے کی طرف توجہ نہ دی چنانچہ مشرکین سے فدیہ لے کر انھیں چھوڑ دیا دوسرے دن علی الصباح میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ دونوں رو رہے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھی خبر دیں آپ اور آپ کا رفیق کیوں رو رہے ہیں؟ اگر کوئی ایسی بات ہے تو میں بھی رؤوں اگر مجھے رونا نہ آئے کم از کم رونے کی صورت تو بنالوں گا نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: قیدیوں نے جوفدیہ پیش کیا ہے وہ فدیہ کیا ہے وہ تو عذاب ہے جو اس درخت سے بھی قریب دکھائی دیتا ہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ما کان لنبی ان یکون له اسری حتیٰ یثخن فی الارض لو لا کتاب من اللّٰه سبق لمسکم فیما اخذتم

کسی نبی کے اختیار میں نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ زمین پر کثرت سے خون نہ بہادے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا نوشتہ پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو لئے ہوئے ہیں اگلے سال مسلمانوں کو اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑی چنانچہ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے سر مبارک میں خود کے دندانے کھب گئے جس سے آپ کے چہرے پر خون بہ بڑا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اولما اصابتکم مصیبة قداصبتم مثلیها قلتم انی هذا قل هو من عند انفسکم ان اللّٰه علیٰ کل شیء قدیر

کیا جب تمہیں مصیبت پیش آئی جبکہ تم دوگنی مصیبت پہنچا چکے ہو تم کہتے ہو یہ مصیبت کہاں سے آ گئی کہہ دیجئے یہ تمہاری اپنی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ رواه ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد والترمذی وابوعوانة وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان وابوالشیخ وابن مردویه وابونعیم والبیهقی معافی الدلائل

۲۹۹۴۰ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ٹھہرنے کی جگہ کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن رسول کریم ﷺ سب سے زیادہ سخت حملہ کرنے والے تھے۔ رواه الطبرانی فی الاوسط

۲۹۹۴۱ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ آئے ہم نے مدینہ کے پھل کھائے اور ہمیں یہاں کی آب وہوا راس نہ آئی ہمیں بخار ہو گیا نبی کریم ﷺ کبھی کبھی بدر کے متعلق پوچھتے رہتے تھے جب ہمیں خبر پہنچی کہ مشرکین جنگ کے لیے آرہے ہیں رسول کریم ﷺ بدر کی طرف چل دیئے بدر ایک کنویں کا نام ہے، ہم مشرکین سے پہلے بدر پہنچ گئے بدر میں ہمیں دو شخص ملے ایک شخص قریشی تھا جبکہ دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا غلام تھا قریشی تو بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوا رہی بات عقبہ کے غلام کی وہ ہمارے ہاتھ لگ گیا ہم اس سے پوچھتے لوگوں کی کیا تعداد ہے، وہ کہتا: بخدا ان کی تعداد زیادہ ہے اور ان کی لڑائی شدید ہے۔ جب وہ یہ بات کہتا مسلمان اسے مارتے، حتیٰ کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے اُس پر زور دے کر پوچھا کہ مشرکین کی تعداد کیا ہے؟ اس نے تعداد بتانے سے انکار کر دیا آپ نے پوچھا وہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں غلام نے کہا: وہ روزانہ دس اونٹ ذبح کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی تعداد ایک ہزار ہے چونکہ ایک اونٹ سو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے پھر رات کو بارش برسی ہم درختوں کے نیچے چلے گئے اور ڈھالوں سے بچاؤ کا کام لیا جبکہ رسول کریم ﷺ نے رات دعا کرتے گزاری دعا میں کہتے: یا اللہ اگر تو نے یہ مختصر سی جماعت ہلاک کر دی تیری عبادت نہیں کی جائے گی طلوع فجر کے وقت نماز پڑھنے کا اعلان کیا گیا لوگ درختوں کے نیچے سے نکل کر آئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر جنگ پر ہمیں ابھارا پھر فرمایا: کبھی لوگ سرخی مائل پہاڑ کے اس حصہ کے نیچے رہیں جب مشرکین ہمارے قریب ہوئے ہم نے صفیں بنالیں یکا یک جماعت مشرکین سے ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور مشرکین کے سامنے چلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! حمزہ کو بلاؤ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مشرکین کی طرف سے اس شخص کے قریب کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین میں اگر کوئی شخص بھلی بات کرنے والا ہے تو وہ یہی سرخ اونٹ کا سوار ہے عین ممکن ہے یہ کوئی بات کرے اتنے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: یہ شخص عتبہ بن ربیعہ ہے یہ جنگ سے منع کر رہا ہے اور اپنی قوم سے کہہ رہا ہے: اے میری قوم: میں انھیں (مسلمانوں کو) موت کی پرواہ کیے بغیر لڑنے والا دیکھ رہا ہوں تم ان تک نہیں پہنچ پاؤ گے حالانکہ تمہارے پاس مال ودولت کی فراوانی ہے اے میری قوم! جنگ کا خیال ترک کرو اور اس بے عزتی کو میرے سر منڈ دو اور کہو کہ عقبہ بن ربیعہ نے سستی اور ڈرپوکی کا مظاہرہ کیا حالانکہ تم جانتے ہو میں کاہل اور ڈرپوک نہیں ہوں یہ آفر ابوجہل نے سن لی وہ بولا: تم یہ بات کہتے ہو بخدا! اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا ہے اسے دانتوں سے کاٹ دیتا حالانکہ تیرے حسن منظر نے تیرے پیٹ کو رعب سے بھر دیا ہے عتبہ بولا: اے سرینوں کو زعفران سے رنگنے والے (یعنی عیاش پرست تجھے جنگی تدابیر سے کیا واسطہ) مجھے عارمت دو آج تم جان لو گے کہ ہم میں سے کون بزدل ہے؟ چنانچہ عتبہ اس کا بھائی

شیبہ اور بیٹا ولید باہر نکلے اور مدمقابل کے خواہشمند ہوئے ادھر سے انصار سے چھ نوجوان نکلے عتبہ نے کہا: ہم تمہارے خواہشمند نہیں ہیں تم ہمارے مقابل کے نہیں ہو ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں یعنی بنی عبدالمطلب کے خواہشمند ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کھڑے ہو جاؤ اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ اے عبیدہ بن حارث! کھڑے ہو جاؤ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عتبہ بن ربیعہ! شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو واصل جہنم کیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے پھر ہم مشرکین کے ستر آدمی قتل کیے اور ستر آدمی قید پھر ایک انصاری عباس بن عبدالمطلب کو قید کر لایا عباس نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اس نے گرفتار نہیں کیا البتہ مجھے ایک شخص نے قید کیا ہے اس کے سر سے کنارے کے بال اکھڑے ہوئے تھے وہ بہت خوبصورت تھا اور ابلق گھوڑے پر سوار تھا میں اسے نہیں دیکھ رہا انصاری نے کہا: یا رسول اللہ میں نے ہی اسے قید کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو اللہ تعالیٰ نے فرشتے سے تمہاری مدد کی ہے حضرت علی نے فرمایا: بنی مطلب سے ہم نے عباس عقیل اور نوفل بن حارث کو قید کیا۔

رواه ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابن جریر وصححه و البیهقی فی الدلائل وروی ابن ابی عاصم فی الجهاد بعضه

۲۹۹۴۲..... ''مسند علی'' رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی علاوت بدر کی دن سفید اون تھی۔ رواه ابی شیبة والنسائی

۲۹۹۴۳..... ''ایضاً'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدر کے دن ہم نے دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ لیتے تھے حالانکہ رسول ﷺ دشمن کے قریب ہوتے اس دن رسول اللہ ﷺ کا حملہ بے مثال تھا۔ رواه ابن ابی شیبه واحمد بن حنبل وابن جریر وصححه و البیهقی فی الدلائل

۲۹۹۴۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں جاگ رہا تھا صرف نبی کریم ﷺ جاگ رہے تھے آپ ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے دعا میں مشغول ہو جاتے اور روتے حتیٰ کہ اسی حالت میں صبح کی ہمارے درمیان مقداد رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی شہسوار نہیں تھا۔ رواه ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل ومسدد والنسائی وابویعلیٰ وابن جریر ابن خزیمة وابن حبان وابونعیم فی الحلیة والبیهقی فی الدلائل

۲۹۹۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن لوگوں سے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو بنی عبدالمطلب کو قید کر لو چونکہ انہیں زبردستی گھروں سے باہر نکالا گیا ہے۔ رواه احمد بن حنبل وابن ابی شیبة وابن جریر وصححه

۲۹۹۴۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مجھے اور ابو بکر سے کہا گیا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل و اسرافیل جو کہ عظیم فرشتہ ہے جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

رواه ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابو یعلیٰ وابن ابی عاصم وابن منیع والدورقی وابن جریر وصححه والحاکم وابونعیم فی الحلیة واللالکائی فی السنة والبیهقی فی الدلائل والضیاء

۲۹۹۴۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ باہر نکلا اس کے پیچھے اس کا بھائی اور بیٹا بھی ہوئے پھر عتبہ مقابل کا خواہاں ہوا انصار کے چند نوجوان صفوں سے باہر نکلے عتبہ نے کہا تم کون ہو نوجوانوں نے جواب دیا عتبہ بولا ہمیں تم سے کوئی کام نہیں ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں کے خواہشمند ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ اے علی! کھڑے ہو جاؤ اے عبیدہ بن حارث! کھڑے ہو جاؤ حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کی خبر لی، میں شیبہ کے سر ہو لیا جبکہ عبیدہ اور ولید کے درمیان دو دو ہاتھ ہوئے میں اور حمزہ نے اپنا اپنا مدمقابل قتل کر لیا پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے ہم نے اسے بھی واصل جہنم کیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے آئے۔

رواه ابو داؤد والحاکم والبیهقی فی الدلائل

۲۹۹۴۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مجھے اور ابو بکر کو فرمایا: تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل ہے جو کہ عظیم فرشتہ ہے جنگ میں حاضر ہوتا ہے یا فرمایا: صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

رواه الدورقی وابن ابی داؤد والعشاری فی فضائل الصدیق واللالکائی فی السنة

۲۹۹۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن صبح کی آپ پوری رات بیدار رہے حالانکہ آپ مسافر تھے۔

رواه ابویعلیٰ وابن حبان

بدر میں خصوصی دعا

۲۹۹۵۰۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بدر کی رات نماز پڑھتے رہے اور یہ دعا کرتے یا اللہ! اگر تو نے یہ تھوڑی سی جماعت ہلاک کردی تیری عبادت نہیں کی جائے گی اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردویہ وسعید بن المنصور

۲۹۹۵۱۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن میں لڑتا رہا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں: یا حی یا قیوم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے ہیں پھر لڑنے کے لیے چلا گیا پھر تھوڑی دیر بعد آیا پھر دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں یا حی یا قیوم آپ برابر یہی ورد کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب فرمائی۔

رواہ النسائی والبزار وابویعلی وجعفر الفریابی فی الذکر والحاکم والبیهقی فی الدلائل والضیاء

۲۹۹۵۲۔۔۔عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بدر پر چھ تکبیریں کہتے تھے اصحاب رسول پر پانچ اور باقی لوگوں پر چار۔

رواہ الطحاوی

۲۹۹۵۳۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن قلیب کنویں پر تھا اور اس سے پانی نکالنا چاہتا تھا یکایک سخت ہوا چلی، پھر دوبارہ تیز ہوا چلی میں نے ایسی تیز ہوا چلتی کبھی نہیں پائی پھر سہ بارہ تیز ہوا چلی چنانچہ پہلے میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور یہ نبی کریم ﷺ کی دائیں طرف سے تھے دوسرے نمبر پر اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور یہ نبی کریم ﷺ کی بائیں طرف تھے تیسرے نمبر پر جبرئیل امین تشریف لائے وہ بھی ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے ان کی دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے جبکہ میں ان کی بائیں طرف تھا جب اللہ تعالیٰ نے کفار کو ہزیمت سے دوچارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا آپ نے گھوڑے کی گردن پر چابک ماری میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے گھوڑے پر ثابت قدم رکھے میں نے اپنا نیزہ مارا حتیٰ کہ لہو کے چھینٹے میری بغل تک پہنچے۔

رواہ ابویعلی وابن جریر والبیهقی فی الدلائل وفیه ابوالحویرث عبد الرحمن بن معاویة وهو ضعیف

۲۹۹۵۴۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں بدر کے کنوؤں کا پانی پست کردوں۔

رواہ ابویعلی وابن جریر وصححه وابونعیم فی الحلیب والدورق والبیهقی فی السنن

۲۹۹۵۵۔۔۔''مسند براء بن عازب'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو غزوہ بدر میں شریک رہے کا خیال ہے کہ ان کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی ان کی تعداد تین سو دس اور چند آدمی تھی بخدا! ان کے ساتھ نہر کو صرف مومن ہی عبور کرپایا تھا۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۲۹۹۵۶۔۔۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے اور ابن عمر کو بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے ہمیں چھوٹا (کمسن) سمجھ کر واپس کردیا البتہ غزوہ احد میں ہم پیش پیش رہے۔ رواہ ابن ابی شیبة والرویانی والبغوی وابونعیم وابن عساکر

۲۹۹۵۷۔۔۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل بدر کی تعداد تین سو دس اور چند آدمی تھی ان میں سے چھتر (۷۶) مہاجرین تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۹۵۸۔۔۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن اصحاب رسول اللہ ﷺ کی تعداد تین سو دس اور چند نفوس تھی ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل بدر کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر تھی جنہوں نے طالوت کے ساتھ نہر عبور کی تھی جبکہ ان کے ساتھ صرف مومن ہی نے نہر عبور کی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۹۵۹۔۔۔''مسند بشیر بن تیم'' بشر بن تیم، عبداللہ بن الجلیح، الجلیح، عکرمہ کی سند سے بشیر بن تیم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل بدر میں مختلف فدیہ دینے کا اعلان کیا اور عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی گردن آزاد کراؤ۔ (رواہ ابن ابی شیبة وابونعیم فی الاصابة وقال: هذا مقلوب

یعنی سند میں ترتیب الٹ ہے اور صواب یوں ہے اا اجلح عن بشیر بن تیم عن عکرمہ چونکہ بشیر بن تیم مکی شیخ ہیں اور تابعین سے روایت حدیث کرتے ہیں انھیں سفیان بن عیینہ نے پایا ہے امام بخاری اور ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۹۹۶۰ ... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور کہا: یارسول اللہ! حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا ہے وہ دوزخ میں نہیں جائے گا چونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة ومسلم والترمذی والنسائی والبغوی والطبرانی وابونعیم فی المعرفة

۲۹۹۶۱ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کو پانی دیتا رہا۔ رواہ ابن ابی شیبة وابونعیم

۲۹۹۶۲ ... "مسند علقمہ بن وقاص" محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ بدر کے لیے گھر سے نکلے حتیٰ کہ جب مقام روحاء پر پہنچے لوگوں سے خطاب کیا اور پھر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مشرکین فلاں فلاں جگہ پہنچ چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر کی طرح جواب دیا آپ ﷺ نے پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے۔

فائدہ: ...... حدیث کا حوالہ نسخہ میں موجود نہیں بیاض ہے۔

۲۹۹۶۳ ... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بدر میں شریک ہونے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں اور ابوحسل گھر سے نکلے ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے: تم محمد سے ملنا چاہتے ہو ہم نے بہانہ کیا کہ ہم مدینہ جانا چاہتے ہیں کفار نے ہم سے پختہ عہد لیا کہ ہم مدینہ واپس لوٹ جائیں اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ نہ لڑیں چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ماجرا سنایا آپ نے فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور قریش کا وعدہ پورا کرو ہم واپس لوٹ گئے اور کفار کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والحسن بن سفیان وابونعیم

۲۹۹۶۴ ... محمود بن لبید کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی ہیں لہٰذا تم بھی اپنے اوپر علامتیں لگالو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خودوں اور ٹوپیوں پر سفید اون بطور علامت لگائی۔ رواہ الواقدی وابن النجار

۲۹۹۶۵ ... "مسند حسین بن السائب انصاری" حسین بن سائب کی روایت ہے کہ جب عقبہ کی رات ہوئی یا بدر کی رات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم کیسے لڑائی کرو گے عاصم بن ثابت بن افلح کھڑے ہوئے اور تیر کمان لے کر کہا: یارسول اللہ! جب دشمن دو سو ذراع کے فاصلے پر ہوگا تو ان پر تیروں کی بارش کروں گا جب دشمن اتنا قریب ہوگا کہ پتھر ان پر آسانی سے برسائے جاسکتے ہوں تو ان پر پتھر برسائے جائیں گے جب دشمن اور زیادہ قریب ہو جائے گا تو نیزوں سے اس کی خبر لی جائے گی حتیٰ کہ ان کی کمر ٹوٹ جائے پھر ہم تلواریں لے لیں گے اور تلواروں سے ان کو ناکوں چنے چبوائیں گے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنگ کا حکم اسی طرح نازل ہوا ہے جو شخص بھی جنگ میں حصہ لے وہ عاصم کی طرح لڑے۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۲۹۹۶۶ ... "مسند خلاد انصاری" اسماء بن عمیر کی روایت ہے کہ بدر کے دن فرشتے اترے انھوں نے اپنے سروں پر عمامے باندھ رکھے تھے اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی عن اسماءبن عمیر

۲۹۹۶۷ ... حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین مکہ نے امیہ بن خلف کے پاس اجتماع کر لیا میں نے اس کی زرہ میں پھٹن دیکھ لی جو اس کی بغل کے نیچے تھی چنانچہ میں نے بغل کے نیچے پھٹن میں نیزہ مارا اور اسے قتل کر دیا بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا میری آنکھ پھوٹ گئی میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپ نے میری آنکھ میں تھوکا اور میرے لیے دعا فرمائی چنانچہ میری آنکھ سے درد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی والحاکم

۲۹۹۶۸ ... حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ابلیس نے بدر کے دن مشرکین کی درگت ہوتی دیکھی تو ڈر گیا کہ جنگ کا پانسہ کہیں اس پر نہ پلٹ جائے چنانچہ حارث بن ھشام اسے سراقہ بن مالک سمجھ کر اس سے چمٹ گیا ابلیس نے حارث کے سینے پر مکا دے مارا

اور وہ نیچے گر گیا پھر کیا تھا ابلیس سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا اور سمندر میں جا کودا اور اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لیے اور کہا: یا اللہ میں تجھ سے کرم فرمائی کا سوال کرتا ہوں ابلیس خوفزدہ تھا کہیں جنگ اسی کی طرف نہ پلٹ جائے۔رواہ الطبرانی وابو نعیم فی الدلائل

۲۹۹۶۹..... معاذ بن رفاعہ بن رافع اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی خلاد بدر کی طرف جانے کے لئے گھر سے نکلے اور ہم اپنے ایک کمزور سے اونٹ پر سوار تھے حتیٰ کہ جب ہم روحاء کے قریب پہنچے اونٹ بیٹھ گیا میں نے کہا: یا اللہ اگر ہم مدینہ واپس آگئے اس اونٹ کو ذبح کر کے لوگوں میں تقسیم کریں گے ہم یہیں پریشانی کے عالم میں تھے کہ اتنے میں رسول کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ ہم نے اپنی پریشانی کے متعلق آپ کو آگاہ کیا کہ ہمارا اونٹ کمزور ہے وہ بیٹھ گیا ہے رسول کریم ﷺ سواری سے نیچے اترے اور وضو کیا پھر وضو کے پانی میں تھوکا پھر ہمیں اونٹ کا منہ کھولنے کا حکم دیا ہم نے اونٹ کا منہ کھولا آپ نے منہ میں پانی انڈیلا پھر اونٹ کے سر پر پانی ڈالا پھر گردن پر پانی ڈالا پھر دونوں کندھوں کے درمیان بالائی حصہ پر پانی ڈالا پھر کوہان پر ڈالا پھر سرینوں پر ڈالا پھر دم پر وضو کا پانی ڈالا پھر فرمایا: یا اللہ! رافع اور خلاد کی سواری کو ہمت عطا فرما، رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے ہم بھی کوچ کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور اونٹ پر سوار ہو کر چل دیئے اور نبی کریم ﷺ کو نصف راستے کی مسافت پر ہم نے جالیا پھر ہم سواروں کے آگے آگے جانے والی جماعت میں شامل ہو گئے جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں دیکھا ہنس پڑے اور ہم آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ ہم بدر پہنچ گئے جب بدر کی وادی کے قریب ہو گئے اونٹ بیٹھ گیا ہم نے کہا: الحمد للہ! ہم نے اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔رواہ ابو نعیم

۲۹۹۷۰..... ''مسند سھل بن سعد ساعدی'' سہل بن عمرو کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن بہت سارے سفید فام لوگوں کو دیکھا ہے جو چتکبرے گھوڑوں پر سوار زمین وآسمان کے درمیان فضا میں ہے انھوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی تھیں وہ دشمن کو قتل بھی کرتے تھے اور قید بھی کرتے تھے۔رواہ الواقدی وابن عساکر

۲۹۹۷۱..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن زرد رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی پھر اسی کا عمامہ باندھ لیا پھر فرشتے نازل ہوئے انھوں نے بھی زرد رنگ کے عمامے باندھ رکھے تھے۔رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل بدر کے تعداد تین سو دس (۳۱۰) تھی ان میں سے ستتر (۷۷) مہاجرین تھے جبکہ ۲۳۶ انصار تھے مہاجرین کے جھنڈا بردار حضرت علی بن ابی طالب تھے اور انصار کے جھنڈا بردار سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ تھے۔رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۴..... ابوالیسر کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن عباس بن عبدالمطلب کو دیکھا وہ کھڑے رو رہے تھے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو برا رشتہ دار ہونے کا بدلہ دے کیا آپ اپنے بھیجتے کو اس کے دشمن کے ساتھ مل کر قتل کرنا چاہتے ہیں؟ عباس نے کہا: کیا میرا بھتیجا قتل ہو گیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرنے والا ہے اور ان کا مددگار ہے پھر کہا: تم کیا چاہتے ہو میں نے کہا: میں آپ کو قید کرنا چاہتا ہو چونکہ رسول کریم ﷺ نے آپ کو قتل کرنے سے منع کیا ہے کہا: یہ اس کی کوئی پہلی صلۂ رحمی نہیں ہے (بلکہ قبل ازیں بارہا صلہ رحمی کر چکا ہے) چنانچہ میں عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۵..... ابوالیسر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اعلان کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر فدا ہو آپ کو خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا عباس کو زندہ سلامت رکھا ہے رسول کریم ﷺ نے سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: اے عمر! اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت میں خیر و بھلائی کی خوشخبری دے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت میں سلامت رکھے یا اللہ! عمر کی مدد کر اور اسے تقویت بخش۔رواہ الدیلمی

۲۹۹۷۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مقتولین بدر کے متعلق حکم دیا کہ انھیں قلیب کی طرف کھینچ کر لایا جائے چنانچہ قلیب میں مقتولین ڈال دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مردوں سے کلام کر رہے ہیں؟ فرمایا: یہ لوگ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ کیا

تھا وہ سچا ہے جب ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ عتبہ کو کھینچتے ہوئے دیکھا رسول کریم ﷺ نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار بھانپ لیے اور فرمایا: اے ابوحذیفہ گویا تمہیں اس سے ناگواری ہو رہی ہے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا باپ سردار تھا میں پر امید تھا کہ رب تعالیٰ اسے ہدایت اسلام سے سرفراز فرمائے گا لیکن جب یہ واقعہ پیش آیا اس نے مجھے نہایت غمگین کر دیا ہے پھر رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے لے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن جریر

۲۹۹۷۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے مقتولین کو کنویں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور یہ لوگ کنویں میں پھینک دیئے گئے تو رسول کریم ﷺ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نبی کی قوم کو برا بدلہ دے جوانھوں نے نہایت بدگمانی کا مظاہرہ کیا اور میری تکذیب کی عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ مردوں سے کیسے بات کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سمجھ رہے۔

رواہ ابن جریر

۲۹۹۷۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن انھیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے انھیں جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی۔ رواہ ابن عساکر

قلیب بدر پر مردوں سے خطاب

۲۹۹۷۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ قلیب پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے ابوجہل بن ہشام! اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہم نے تو رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا یہ لوگ مردے نہیں؟ آپ نے جواب دیا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ لوگ اب میری بات کو اس طرح سن رہے ہیں جس طرح تم سنتے ہوحتیٰ کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۹۹۸۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین کا جھنڈا طلحہ نے اٹھا رکھا تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے للکار کر قتل کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سعد اور عمار بدر کے دن مال غنیمت جمع کرتے رہے سعد رضی اللہ عنہ نے ایک قیدی لایا جبکہ میں نے اور عمار نے کوئی قیدی نہ لایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن عساکر

۲۹۹۸۲..... ابراہیم کی رروایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن عربی قیدی کا فدیہ چالیس اوقیہ چاندی مقرر کی جبکہ عجمی کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر کیا ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۳..... ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن مشرکین قریش کے ایک شخص کو قتل کیا اور اسے درخت پر لٹکا دیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

بدر میں تین آدمیوں کا قتل

۲۹۹۸۴..... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن سامنے بٹھا کر صرف تین شخصوں کو قتل کیا ہے وہ یہ ہیں عقبہ بن ابی معیط خضر بن حارث اور طعیمہ بن عدی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۵..... سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مہاجرین میں سے پانچ اشخاص شہید ہوئے اور یہ پانچوں قریش سے تھے وہ یہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام مھجع وہ یہ رجز پڑھتا تھا انا مھجع والی ربی ارجع ترجمہ میں مھجع ہوں اور اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤں گا ذوشمالین ابن بیضاء عبیدہ بن الحارث اور عامر بن وقاص رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات ہمیں بخار کی شکایت ہوگئی اور بارش بھی ہوئی لوگ بارش سے بچاؤ کے لیے درختوں تلے بھاگ نکلے میں نے رسول کریم ﷺ کے سوا کسی کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی آپ نے آواز لگائی: اے اللہ کے بندو! لوگ سنتے ہی درختوں تلے سے نکل پڑے آپ نے نماز پڑھائی پھر جنگ کی طرف متوجہ ہوگئے لوگوں کو لڑنے کی ترغیب دی اور فرمایا: بنی عبدالمطلب زبردستی لائے گئے ہیں بخوشی نہیں آئے لہٰذا تم میں سے جو بھی کسی مطلبی کو پائے اسے قید کرلے اور قتل نہ کرے پھر فرمایا: قریش پہاڑ کے اس ناکے کے تلے جمع ہیں جب قریس صف بستہ ہوگئے رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو سرخ اونٹ پر سوار دیکھا، آپ نے فرمایا: اگر قریش کے کسی فرد کے پاس کوئی بھلائی ہے تو اس سرخ اونٹ والے کے پاس کچھ بھلائی ہے پھر فرمایا: اے علی جاؤ حمزہ سے پوچھو یہ شخص کیا کہہ رہا ہے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قریش کے قریب کھڑے تھے چنانچہ حضرت علی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے کہا: یہ عتبہ بن ربیعہ ہے یہ قریش کو جنگ کرنے سے منع کررہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم میں سے وہ شخص بہادر تصور کیا جاتا تھا جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوتا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے قریش کو ہزیمت سے دوچار کیا کیا دیکھتا ہوں کہ عقیل کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھ رسی سے گردن کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں میں ان سے طرح دے گیا مجھے چیخ کر کہا: اے علی! کہا تمہیں میرا مقام معلوم نہیں پھر جان بوجھ کر یہ بے رخی کیسی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ابویزید کو دیکھا ہے اس کے ہاتھ اسی کے گردن سے باندھے گئے ہیں آپ نے فرمایا: چلو اس کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم چلتے ہوئے عقیل کے پاس پہنچے جب عقیل نے ہمیں دیکھا کہا: یارسول اللہ! اگر آپ نے ابوجہل کو قتل کردیا تو آپ ظفرمند ہوگئے ورنہ قوم کی خبر لیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کو قتل کردیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۹۸۷... "مسند علی" محمد بن جبیر کہتے ہیں: مجھے بنی اود کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں بدر کے قلیب کنویں پر تھا ایک تیز ہوا چلی میں نے کبھی ایسی تیز ہوا نہیں دیکھی یہ جبرئیل امین ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے دوسری بار پھر تیز ہوا چلی اس بار میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے ان کی دائیں طرف رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے تیسری بار پھر تیز ہوا چلی اس بار اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ اور میں ان کی بائیں طرف تھے جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست فاش دی رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا جب گھوڑا اچھل پڑا میں گھوڑے کی گردن پر گر گیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی میں مضبوطی سے بیٹھ گیا۔ رواہ ابن جریر

۲۹۸۸... عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن مکفف کی نماز جنازہ پڑھی اور اس پر چار تکبیریں کہیں سہل بن حنیف پر نماز جنازہ پڑھی تو پانچ تکبیریں کہیں لوگوں نے پوچھا یہ پانچ تکبیریں کیسی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سہل بن حنفی ہے اور یہ اہل بدر میں سے ہے جبکہ اہل بدر کو بقیہ لوگوں پر فضیلت حاصل ہے میں نے چاہا کہ تمہیں ان کے فضل کا احساس دلاؤں۔ رواہ ابن ابی الفوارس

۲۹۹۸۹ "مسند علی" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے بدر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو للکارتے ہوئے دیکھا اور گھوڑے کے ہنہنانے کی طرح آواز نکال رہے تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

بازل عامين حديث سني سنحنح الليل كاني جني لمثل هذا ولدتني امي.

اے آٹھ سال کے کامل اونٹ دو سال سے میری عمر نئی ہوچکی ہے اور رات کو ہنہنانے کی آواز آتی ہے گویا میں ایک جن ہے اسی جنگ کے لیے میری ماں نے مجھے جنم دیا ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹے ان کی تلوار خون آلود تھی۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

۲۹۹۹۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے لیے روانگی کے وقت رسول اللہ ﷺ نے عمیر بن ابی وقاص کو چھوٹا سمجھ کر واپس کردیا عمیر رضی اللہ عنہ رونے لگے آپ نے انھیں اجازت دے دی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ہی عمیر پر تلوار کا پرتلا باندھا تھا میں بدر میں شریک ہوا میرے چہرے پر صرف ایک ہی بال تھا میں اس پر اپنا ہاتھ پھیرتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۹۱..... "مسند ابن عوف" حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ بدر کی طرف نکلے ہماری حالت یہی تھی جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے "وان فریقا من المومنین لکارھون اذیعدکم اللہ احدی الطا ئفتین انھالکم" یعنی ایک قافلہ اور دوسرا لشکر۔ رواہ العقیلی وابن عساکر

ابوجہل کا قتل

۲۹۹۹۲..... ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن ایک صف میں کھڑا تھا میرے دائیں بائیں دونوجوان لڑکے کھڑے تھے میں نے انھیں اپنے آس پاس ہونے کو اپنے لیے کمزوری کا باعث سمجھا اور یہ حالت مجھے ناگوار گزری ان میں سے ایک نے مجھے کہا: اے چچا مجھے ذرا ابوجہل دکھائیں میں نے کہا: بھلا تمہیں اس سے کیا کام پڑا؟ اس نے کہا: میں نے رب تعالیٰ کے حضور منت مان رکھی ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھا ضرور اسے قتل کروں گا۔ دوسرے لڑکے نے بھی چپکے سے کہا: اے چچا مجھے ابو جہل دکھائیں میں نے کہا: تمہیں اس ستم گر سے کیا کام پڑا ہے؟ اس نے بھی وہی جواب دیا کہ میں نے رب تعالیٰ کے حضور منت مان رکھی ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا ضرور قتل کروں گا چنانچہ یکسر میری کیفیت بدل گئی اب میرے پاس ان کا ہونا باعث مسرت تھا میں نے ابوجہل کی طرف اشارہ کر کے کہا: وہ رہا پھر کیا تھا بس وہ دونوں شاہین کی طرح ابوجہل کی طرف لپکے وہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے چنانچہ آناً فاناً ان دونوں عقابوں نے ابوجہل کا غرور خاک میں ملا دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۹۳..... واقدی محمد بن عبداللہ زہری عروہ محمد صالح عاصم بن عمرو بن رومان کے سلسلہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن عتبہ مدمقابل کے لیے للکارا جبکہ رسول کریم ﷺ جھونپڑی میں تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صف بستہ تھے رسول اللہ ﷺ پر نیند کا غلبہ ہوا آپ ﷺ تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گئے (نیند کا غلبہ کیا تھا بلکہ عین حالت جنگ میں رحمت خداوندی نے ڈھانپ لیا تھا اس کی وجہ سے ڈھانپ لیا تھا جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے اذیغشیکم النعاس امنۃ الایۃ) اور فرمایا: اسوقت تک جنگ شروع نہیں کرنی جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں اگر دشمن حرکت میں آجائے ان پر تیر برساؤ اور تلواریں نہ سونتو حتی کہ دشمن تمہیں ڈھانپ نہ لے تھوڑی دیر بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دشمن قریب آچکا ہے اور ہمیں گھیرے میں لے رہا ہے رسول کریم ﷺ بیدار ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں کفار کی تعداد کم کر کے دکھائی اور یوں مسلمانوں کی نظر میں بھی کفار کم دکھائی دینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر بیدار ہوئے اور دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر رب تعالیٰ سے دعائیں مانگنی شروع کیں اور کہا: یا اللہ! اگر تو نے کفار کو اس جماعت پر غالب کر دیا شرک غالب ہو جائے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی ضرور مدد کرے گا اور آپ کو خوش وخرم کرے گا۔ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں جبکہ رسول اللہ ﷺ مشورہ دیئے جانے سے بالاتر ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی مشورہ دیئے جانے سے بالاتر ہے آپ نے فرمایا: اے ابن رواحہ: کیا اللہ تعالیٰ کو اس کے وعدے کا واسطہ نہ دیا جائے اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا اتنے میں عتبہ جنگ کے لیے سامنے آیا خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بدر کے دن دیکھا جبکہ لوگوں نے صفیں باندھ رکھی تھیں اور ابھی تلواریں نہیں سونتی تھیں اور تیر کمانوں میں ڈال رکھے تھے جبکہ بعض لوگ دوسروں کی صفوف کو اپنے آگے ڈھال بنائے ہوئے تھے صفوں میں خلا نہیں تھا جبکہ ان لوگوں نے تلواریں سونت لی تھیں میں نے بعد میں مہاجرین میں سے ایک شخص سے اس بارے میں سوال کیا۔ اس نے کہا: ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اس وقت تک ہم تلواریں نہ سونتیں جب تک دشمن ہمیں گھیر نہ لے لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوئے اتنے میں عتبہ، شیبہ اور ولید صف سے نکل کر باہر آئے پھر مبارزت کا نعرہ لگایا چنانچہ ان کی مبارزت پر انصار کے تین نوجوان معاذ، معوذ اور عوف بن حارث نکلے رسول کریم ﷺ کو اس سے شرم آئی کہ جنگ کے شروعات میں مشرکین کے مدمقابل انصار ہوں لہٰذا آپ نے چاہا کہ یہ کانٹا آپ کی قوم کے افراد کے لیے مختص ہو آپ نے انصار کو واپس کر دیا اور ان کی حوصلہ افزائی میں اچھی بات کہی پھر مشرکین کی صدا

سنائی دی۔ وہ یہ کہ اے محمد ہماری قوم سے ہمارے ہمسروں کو نکالو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی ہاشم کھڑے ہو جاؤ اور اس حق کے لیے لڑو جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے جبکہ یہ مشرکین اللہ کے نور کو بجھانے آئے ہیں اتنے میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے چلتے چلتے مشرکین کے پاس آئے عتبہ نے کہا بات کرو تاکہ ہم تمہیں پہچان لیں چونکہ جنگی ٹوپیاں ہونے کی وجہ سے مشرکین انھیں نہ پہچان سکے۔ کہا: اگر تم ہمارے ہمسر ہوئے ہم تمہارے ساتھ لڑیں گے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کا شیر اور اللہ کے رسول کا شیر ہوں عتبہ نے کہا: کیا خوب مد مقابل ہے پھر عتبہ نے کہا: میں حلیفوں کا شیر ہوں تمہارے ساتھ یہ دو کون ہیں حمزہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث ہیں عتبہ نے کہا: یہ بھی اچھے ہمسر ہیں پھر عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے ولید کھڑے ہو جاؤ ولید کھڑا ہوا اس کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ساتھیوں سے عمر میں چھوٹے تھے۔ چنانچہ دونوں میں دو دو ہاتھ ہوئے تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو واصل جہنم کیا پھر عتبہ کھڑا ہوا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے ان میں بھی دو دو ہاتھ ہوئے لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کر دیا پھر شیبہ کھڑا ہوا اس کی طرف عبیدہ رضی اللہ عنہ بڑھے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں معمر شخص تھے تاہم شیبہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ تلوار سے زخمی کر دی جس سے پنڈلی کا گوشت کٹ گیا یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پلٹ کر شیبہ پر حملہ کر دیا اور اسے واصل جہنم کیا اور دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھائے اپنے ساتھیوں میں آ ملے۔ جبکہ عبیدہ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ سے گودا بہہ رہا تھا عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں شہید نہیں ہوں آپ نے فرمایا۔ جی ہاں تم شہید ہو پھر کہا: کاش ابو طالب زندہ ہوتے جان لیتے کہ ان کے شعر کا میں خوب مصداق ہوں:

كذبتم وبيت الله يبز محمد
ولما نطا عن دونه ونناضل
ونسلمه حتى نصرع دونه
ونذهل عن ابناء نا والحلائل

بیت اللہ کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو محمد ﷺ مغلوب نہیں ہوں گے چونکہ ہم اس کے آگے پیچھے نیزوں اور تیروں سے اس کا دفاع کریں گے ہم انہیں صحیح وسلامت رکھیں گے اور اس کے آگے پیچھے ڈھیر ہو جائیں گے اور اس کی خاطر ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔

پھر یہ آیت نازل ہوئی "هذان خصمان اختصموا في ربهم" یہ دو جھگڑنے والے اپنے رب کے متعلق جھگڑ رہے ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے چار سال عمر میں بڑے تھے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے تین سال بڑے تھے مؤرخین کا کہنا ہے کہ جب عتبہ نے مبارزت کا نعرہ لگایا تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف بڑھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت اٹھ کر آگے بڑھی تو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے لپک کر اپنے باپ عتبہ پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔

رواه ابن عساكر

۲۹۹۹۴..... عروہ کی روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے جبکہ رسول کریم ﷺ بدر سے واپس آ چکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اجر وثواب کہاں ہوا فرمایا: تمہارے لئے اجر وثواب ہے۔ رواه ابونعيم في المعرفة

۲۹۹۹۵..... عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بدر سے لوٹنے کے بعد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل شام سے واپس آئے سعید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اجر وثواب آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اجر وثواب بھی ہے۔ رواه ابن عائذ وابن عساكر الزهري مثله ،ابن عساكر عن موسى بن عقبة مثله ابن عساكر وعن ابن اسحاق مثله

۲۹۹۹۶..... عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدر سے واپس آ جانے کے بعد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ شام سے لوٹے انھوں نے آپ

ﷺ سے بات کی آپ نے انھیں مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اجر وثواب؟ فرمایا: تمہارا اجر وثواب بھی ہے۔

رواه ابن عائذ، ابن عساكر و عن ابن شهاب، ابن عساكر و عن موسى بن عقبة مثله ابن عساكر و عن ابن اسحاق مثله ابن عساكر

۲۹۹۹۷..... عروہ کی روایت ہے کہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ وفات پاگئیں جبکہ رسول کریم ﷺ بدر کی طرف جاچکے تھے رقیہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کی بیوی تھیں اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے جب یہ لوگ میت دفنا رہے تھے یکا یک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کی آواز آئی تو کہا اے اسامہ دیکھو یہ کیسی تکبیر ہے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی جدلماء فانی اونٹنی پر سوار تشریف لارہے ہیں اور مشرکین کے قتل عام کا اعلان کررہے ہیں سن کر منافقین نے کہا: بخدا یہ کچھ نہیں محض ڈھکوسلا ہے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے مشرکین بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے لائے گئے۔ رواه ابن ابی شيبة

۲۹۹۹۸..... عروہ کی روایت ہے ایک شخص نے امیہ بن خلف کو گرفتار کرلیا تھا لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا اور قتل کردیا۔

رواه ابن ابی شيبة

۲۹۹۹۹..... عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے کھڑے ہیں اور گھوڑے پر جنگی ہتھیار ہیں۔ رواه ابن ابی شيبة

۳۰۰۰۰..... عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ جب مسلمان بدر پہنچے اور مشرکین سامنے سے آتے دکھائی دیئے تو رسول کریم ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ کی طرف دیکھا وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر قوم کے کسی فرد کے پاس بھلائی ہے تو وہ یہی سرخ اونٹ والا ہوسکتا ہے اگر مشرکین اس کی بات مان لیں ہدایت پاجائیں گے (چنانچہ عتبہ نے کہا: میری بات مانو اور ان لوگوں سے جنگ مت کرو چونکہ اگر تم نے جنگ کی تو آئندہ تم میں سے ہر شخص اپنے بھائی کے قاتل کو دیکھ کر کڑھتا رہے گا۔ لہٰذا جنگ سے طرح دیکر چلے جاؤ ابوجہل کو عتبہ کی بات پہنچی کہنے لگا: بخدا! اس نے محمد کو دیکھ لیا ہے اور اس کا جادو پھیلتا جارہا ہے حالانکہ بخدا! حقیقت اس کے برعکس ہے عتبہ کو یہ خیال اس لیے سوجھا ہے چونکہ اس کا بیٹا محمد کے ساتھیوں میں ہے جبکہ محمد اور اس کے ساتھیوں کا یہ حال ہے کہ وہ صرف ایک اونٹ کا نوالہ ہیں۔ اگر ہماری مڈبھیڑ ہوئی یہی صورت سامنے آئے گی۔ عتبہ نے کہا: بزدلی کی وجہ سے اپنی سرینوں کو رنگنے والا عنقریب جان لے گا جو اپنی قوم میں فساد برپا کرنے والا بھی ہے۔ بخدا! میں پوستین کے نیچے ایسی قوم کو چھپے دیکھ رہا ہوں جو تمہیں مار مار کر تمہاری درگت بناڈالے گی جس کا ڈر بڑی اہمیت کا حامل ہے کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ ان کے سریوں لگتے ہیں جیسے سانپوں کے سر ہوں ان کے چہرے تلواروں کی مانند ہیں پھر عتبہ نے اپنے بھائی اور بیٹے کو بلایا اور ان دونوں کے درمیان چلتا ہوا آیا حتیٰ کہ جب صفوں سے الگ ہوگیا تو مبارزت کا نعرہ لگایا۔ رواه ابن ابی شيبة

۳۰۰۰۱..... عکرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: تم اگر بنی ہاشم کے کسی شخص سے ملوں اسے ہرگز قتل نہ کرو چونکہ بنی ہاشم کو زبردستی گھروں سے باہر نکالا گیا ہے۔ رواه ابن ابی شيبة

۳۰۰۰۲..... مجاہد کی روایت ہے کہ جب بدر کے دن مشرکین کو قیدی بنالیا گیا اور عباس رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری نے گرفتار کیا جبکہ لوگ انھیں ڈرا رہے تھے کہ مسلمان انھیں قتل کردیں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں آج رات عباس کی وجہ سے سویا نہیں ہوں جبکہ انصار کا گمان ہے کہ وہ انھیں قتل کردیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ انصار کے پاس جائیں چنانچہ آپ انصار کے پاس گئے اور فرمایا: عباس کو چھوڑ دو انصار نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ کی اس میں رضامندی ہے تو انھیں لے لیں۔ رواه ابن عساكر

۳۰۰۰۳..... مجاہد کی روایت ہے کہ فرشتوں نے صرف بدر کے دن قتال کیا ہے۔ رواه ابن ابی شيبة

۳۰۰۰۴..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ عفراء کے دو بیٹوں نے ابوجہل کو ادھ موا کیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کردیا۔

رواه ابن ابی شيبة

۳۰۰۰۵..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے جبکہ نبی کریم ﷺ بدر سے فارغ ہوکر واپس آچکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت میں اپنے حصہ کے متعلق بات کی آپ نے فرمایا تمہارے لیے حصہ ہے عرض کیا میرا اجر وثواب یارسول

اللہ؟ فرمایا: تمہارے لیے اجر وثواب بھی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۰۰۶ ... یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ بدر کے موقع پر مسلمانوں نے ستر مشرکین قید کر لئے قیدیوں میں رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کی بیڑیوں کی دیکھ بھال کا کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! بخدا تمہیں میری بیڑیوں پر صرف اس بات نے اکسایا ہے کہ مجھے رسول ﷺ کے متعلق خیر خواہ نہیں سمجھتے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! اس سے میرے لیے تمہاری عزت میں اضافہ ہی ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہی ایسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سن رہے تھے اور انھیں نیند نہیں آنے پا رہی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سوتے کیوں نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے سو سکتا ہوں جبکہ میں اپنے چچا کے رونے کی آواز سنتا ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: انصار نے عباس رضی اللہ عنہ کی بیڑیاں کھول دی ہیں اور انصار ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

زرد رنگ کا عمامہ

۳۰۰۰۷ ... ابو جعفر کی روایت ہے کہ بدر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا چنانچہ فرشتے بھی زرد عمامے باندھے ہوئے اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۸ ... محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ نے للکارا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ولید کی طرف اٹھے اور یہ دونوں نوعمر نوجوان تھے اور آپس میں ملتے جلتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وار میں ولید کا کام تمام کر دیا پھر شیبہ اٹھا اور اس کے مقابلہ کے لیے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک ہی وار میں انھوں نے بھی شیبہ کا کام تمام کر دیا پھر عتبہ کھڑا ہوا اس کی خبر لینے کے لیے عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے یہ دونوں بھی آپس میں ایک جیسے تھے ان کے آپس میں دو دو ہاتھ ہوئے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کا زوردار وار کیا جس سے عتبہ کا بایاں کاندھا کٹ گیا اس نے غصہ میں تلوار چلائی جس سے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کٹ گئی یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پلٹے اور پل جھپکنے میں عتبہ کا غرور خاک میں ملا دیا پھر یہ دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا لائے اور رسول اللہ ﷺ کی جھونپڑی میں لٹا دیا آپ نے اپنی ران مبارک ان کے سر کے نیچے رکھ دی اور منہ سے غبار جھاڑنے لگے اس اثناء میں عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! بخدا! اگر آپ کو ابو طالب دیکھ لیتے وہ سمجھ لیتے کہ ان کے شعر کا مصداق میں ہی ہوں۔

ونسلمه حتى نصرع حوله ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ہم انھیں صحیح وسلامت رکھیں گے حتیٰ کہ ان کے آس پاس گرا دیئے جائیں اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں سے غافل ہو جائیں گے کیا میں شہید نہیں ہوں فرمایا: ؟ جی ہاں میں تمہاری شہادت پر گواہ ہوں پھر عبیدہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے رسول اللہ ﷺ نے مقام صفراء کے پاس انھیں دفن کیا اور ان کی قبر میں خود اترے جبکہ آپ ان کی قبر کے سوا کسی قبر میں نہیں اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۹ ... زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مہاجرین وانصار کے لیے مال غنیمت سے پورا پورا حصہ دیا اور ان میں سے جو لوگ جنگ میں حاضر نہیں ہو سکے انصار میں سے ابو لبابہ بن عبد المنذر اور حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۱۰ ... ابو صالح حنفی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ نے ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میں سے ایک کی دائیں طرف جبرئیل امین ہیں اور دوسرے کے پاس میکائیل واسرافیل ہیں جو عظیم فرشتہ ہے جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور صفوں میں کھڑا رہتا ہے۔ رواہ خثمة فی فضائل الصحابة وابو نعیم فی الحلیة

۳۰۰۱۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیں کون پانی پلائے گا لوگ سنتے ہی دور پڑے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مشکیزہ اٹھا لیا پھر عبد قصر کے کنویں پر آئے کنواں تاریک تھا کنویں میں ڈول لٹکایا اتنے میں اللہ تعالیٰ نے

جبرئیل امین میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا کہ محمد ﷺ اور اس کی جماعت کی مدد کے لیے تیار ہو جاؤ چنانچہ یہ فرشتے جب آسمان سے گزرتے ہر طرف شور برپا تھا جب اس کنویں کے پاس سے گزرے تبھی اسے سلام پیش کر رہے تھے۔

رواہ ابن شاهين وفيه ابو الجارود قال احمد بن حنبل هذا متروک وقال ابن حبان: رافضي يضع الفضائل والمثالب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱۰۵۹۳ وذیل اللآلی ۵۸۔

۳۰۰۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نماز میں مشغول رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے یا اللہ اگر تو نے اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی چنانچہ اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردويه

۳۰۰۱۳ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے سوا ہمارا کوئی آدمی گھوڑے پر سوار نہیں تھا چنانچہ وہ ابلق گھوڑے پر سوار تھے (رواہ ابن منده في غريب شعبة و البيهقي في الدلائل)

۳۰۰۱۴ ...ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن ہمارے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے زبیر رضی اللہ عنہ کا گھوڑا اور مقداد رضی اللہ عنہ کا گھوڑا۔ رواہ البيهقي في الدلائل وابن عساكر

۳۰۰۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بدر کے دن میں نے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے عبیدہ بن حارث کی مدد کی اور ان کے مدمقابل ولید بن عتبہ کو قتل کیا نبی کریم ﷺ نے اس پر مجھے کچھ نہیں کہا۔ رواہ الطبراني

۳۰۰۱۶ ...."مسند ارقم" ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس سامان ہے اسے نیچے رکھ دو چنانچہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے عائذ بن مرزبان کی تلوار نیچے رکھی اسے ارقم رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا اور کہا: یارسول اللہ! یہ میری تلوار ہے آپ ﷺ نے تلوار انھیں دے دی۔ رواہ الباوردی والطبراني في الاوسط والحاكم وابو نعيم وسعيد بن المنصور

۳۰۰۱۷ "مسند اسامہ" جب رسول اللہ ﷺ بدر سے فارغ ہوئے تو بشیر رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اہل سافلہ کی طرف۔ رواہ الحاكم

غزوہ بدر کے موقع پر رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات

۳۰۰۱۸ (مسند اسامہ) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ نے انھیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمار داری کے لیے پیچھے چھوڑ دیا تھا جبکہ آپ بدر کی طرف روانہ ہو گئے تھے چنانچہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی غضباء نامی اونٹنی پر سوار ہو کر فتح کی بشارت سنانے کے لیے آئے بخدا! میں نے اس وقت تک تصدیق نہ کی جب تک میں نے قیدیوں کو نہ دیکھ لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مال غنیمت سے حصہ دیا۔ رواہ البيهقي في الدلائل وسنده صحيح

۳۰۰۱۹ "مسند اسامہ بن عمیر" ابوملیح اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن فرشتے نازل ہوئے فرشتوں نے عمامے باندھ رکھے تھے جبکہ اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ رواہ الطبراني والحاكم

۳۰۰۲۰ "ایضاً" رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بدر کے دن نشانی سفید اون تھی۔ رواہ البيهقي في شعب الايمان

۳۰۰۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ ابوسفیان کا پیچھا کر رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر فرمایا: مجھے کوئی مشورہ دو اتنے میں ابوبکر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: آپ بیٹھ جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ آپ بیٹھ جائیں پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ہمارا ارادہ کیا ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کا پیچھا کرتے ہوئے سمندر میں گھس جائیں ہم سمندر میں بھی گھس جائیں گے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم مقام برک غماد تک ابوسفیان کا پیچھا کریں گے تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ رواہ ابن عساكر

۳۰۰۲۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کون دیکھنے جائے گا کہ ابوجہل کس حال میں ہے چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چل پڑے کیا دیکھتے ہیں کہ اسے عفراء کے دو بیٹوں نے نیم جان کر کے چھوڑا ہوا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے داڑھی سے پکڑا آگے سے بولا: کیا تم نے مجھ سے بڑھ کر بھی کسی عظیم شخص کو قتل کیا ہے یا کہا: کیا ایسا کوئی عظیم شخص ہوسکتا ہے جسے اس کی قوم قتل کردے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۲۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کا پیچھا کرتے ہوئے ایک جگہ پہنچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ بات کی آپ نے اعراض کردیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی آپ نے اس کی طرف بھی کوئی خاص توجہ نہ دی اتنے میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ہمیں (یعنی انصار کو) خاطر میں لانا چاہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم برک غماد تک جائیں ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس رائے کو اچھا سمجھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چل پڑے حتیٰ کہ بدر جا پہنچے یہاں کنوؤں پر پانی لینے کے لیے قریش کے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے ان میں بنی حجاج کا ایک غلام بھی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے پکڑ لیا اور اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھنے لگے غلام بولا: مجھے ابوسفیان کا علم نہیں البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف وغیرھم لوگ ادھر موجود ہیں جب غلام نے یہ جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے مارا بولا: جی میں ابھی بتائے دیتا ہوں چنانچہ بولا: ابوسفیان نہیں ہے یہ جواب سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے چھوڑ دیا پھر اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھا بولا مجھے ابوسفیان کا علم میں البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیر بن خلف وغیرھم یہ لوگ ادھر موجود ہیں۔ جب وہ یہ جواب دیتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے مارتے جبکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب یہ غلام سچ بولتا ہے تم اسے مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تم اسے چھوڑ دیتے ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: یہ فلاں کی پچھاڑ گاہ ہے اور یہ فلاں کی بخدا آپ ﷺ نے جس جس کافر کی پچھاڑ گاہ کی تعیین کی تھی اسی جگہ میں وہ مارا گیا ذرہ برابر بھی کوئی وہاں سے نہیں چوکا۔ رواہ ابن شیبة

۳۰۰۲۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری پھوپھی کا بیٹا حارثہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تھا یہ نوجوان لڑکا تھا یہ دیکھنے بھالنے کے لیے گیا تھا جنگ لڑنے نہیں گیا تھا چنانچہ دوران جنگ اسے ایک تیر لگا۔ یوں وہ شہید ہوگیا واپسی پر میری پھوپھی اس جوان کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی اور اسے باعث ثواب سمجھوں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ بہشتیں تو بے شمار ہیں اور حارثہ فردوس بریں میں ہے۔
رواہ ابن ابی شیبة والبیهقی

غزوہ احد

۳۰۰۲۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب غزوہ احد کو یاد کرتے روجاتے پھر فرماتے۔ غزوہ احد کا دن سارے کا سارا طلحہ کے نام ہے پھر واقعہ سنانے لگتے اور فرماتے غزوہ احد کے دن میں نے سب سے پہلے مال غنیمت سمیٹا میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے ڈھال بنے ہوئے ایک شخص کو دیکھا میں نے دل ہی دل میں کہا: اللہ کرے یہ طلحہ ہو قطع نظر اس کے کہ یہ کار خیر مجھ سے جاتا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ طلحہ ہو قطع نظر اس کے کہ یہ کار خیر مجھ سے جاتا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ شخص میری قوم کا ہو جبکہ میرے مشرق کی طرف ایک شخص کھڑا تھا میں اسے نہیں جانتا تھا جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب تھا وہ شخص تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا ابھی تک میں اسے پہنچانے سے قاصر رہا جب وہ اور قریب ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے جبکہ آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید کیے گئے تھے آپ کا چہرہ زخمی تھا آپ کے چہرہ اقدس میں خود کی دو کڑیاں کھپ گئیں تھیں رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: تم اپنے ساتھی یعنی طلحہ کی خبر لو تاہم آپ کی اس بات کی طرف توجہ نہ دی میں آگے بڑھا تا کہ آپ کے رخسار مبارک سے خود کی کڑیاں نکالوں تاہم جھٹ ابوعبیدہ بولے اور کہا: میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں کہ یہ کام میرے لیے چھوڑ دیں میں پیچھے ہٹ گیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے کڑیاں نکالنا اچھا نہ سمجھا چنانچہ رخسار مبارک پر منہ رکھ کر کڑیاں نکالیں جب پہلی کڑی نکالی اسی کے ساتھ دانت مبارک گر گیا اب میں آگے بڑھا تا کہ دوسری کڑی میں نکالوں مگر اب کی بار بھی ابوعبیدہ بولے: میں اپنے حق کی آپ کو قسم دیتا ہوں کہ یہ بھی میرے لیے چھوڑ دیں چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے دوسری کڑی بھی نکال دی اور دوسرا دانت مبارک بھی گر گیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ یہ کام کرنا اچھی طرح جانتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کی حالت درست کی پھر ہم طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بدن پر ستر سے زائد زخم ہیں ان میں سے کوئی تیروں کے زخم تھے کوئی نیزوں کے اور کوئی تلواروں کے ان کی ایک انگلی بھی کٹ گئی تھی میں نے ان کی حالت بھی درست کی۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن سعد وابن السنی والشاشی والبزار والطبرانی فی الاوسط والطبرانی والدارقطنی فی الافراد وابو نعیم فی المعرفة وابن عساکر والضیاء

راہ خدا میں نسبی رشتہ کی رعایت نہ کرنا

۳۰۰۲۶ ... ایوب کی روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: احد کے دن میں نے آپ کو دیکھا اور آپ سے طرح دے گیا اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں دیکھ لیتا ہرگز تم سے طرح نہ دیتا۔ **رواہ ابن ابی شیبة**

۳۰۰۲۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بدر کے دن چھٹ گئے میں نے آپ کو شہداء میں تلاش کیا آپ نہ ملے میں نے کہا: بخدا! آپ جنگ سے بھاگنے والے نہیں اور نہ ہی آپ شہداء میں ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمارے کیے پر اللہ تعالیٰ کو سخت غصہ آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آسمانوں پر اٹھا لیا ہے لہٰذا اب مجھ میں کوئی بھلائی نہیں تاوقتیکہ میں بے جگری سے لڑوں حتیٰ کہ میں بھی راہ حق میں شہید ہو جاؤں چنانچہ میں نے اپنی تلوار کا نیام کاٹ کر پھینک دیا اور پھر دشمن پر اندھادھند حملہ کر دیا چنانچہ دشمن کا گھیرا توڑ ڈالا کیا دیکھتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوں اور رسول اللہ ﷺ دشمن کے نرغے میں ہیں۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن ابی عاصم فی الجهاد والبورقی وسعید بن المنصور

۳۰۰۲۸ ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹا اگر میں نے مدینہ میں اپنے پیچھے عورتیں، بیٹیاں اور بہنیں نہ چھوڑی ہوتیں میں تمہیں جیتے جی میدان کارزار میں پیش کرتا لیکن تم مدینہ ہی میں دیکھ بھال کے لیے رہو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری پھوپھی دو شہیدوں یعنی عبداللہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے جابر رضی اللہ عنہ کے چچا کی خبر لائیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۲۹ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم احد کے مقتولین کی طرف گئے جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک چشمہ جاری کروایا چالیس سال بعد ہم نے مقتولین کو نکالا ان کے بدن نرم و نازک تھے اور اطراف سے مڑے ہوئے تھے۔ **رواہ ابن ابی شیبة**

۳۰۰۳۰ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کے دن لوگ پیچھے ہٹ گئے سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور مؤمنین کو آپ کے زندہ سلامت ہونے کی بشارت دی میں ایک گھاٹی میں تھا رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی زرع لی۔ رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کی زرع پہنی اور اپنی انھیں پہنائی احد کے دن کعب رضی اللہ عنہ جوانمردی سے لڑے حتیٰ کہ ان کے بدن پر ستر زخم آئے۔ **رواہ الواقدی وابن عساکر**

۳۰۰۳۱ ..... کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کی دن سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا میں نے خود کے نیچے آپ کی آنکھیں دیکھ کر اعلان کیا: اے انصار کی جماعت! تمہیں بشارت ہو یہ ہیں رسول اللہ ﷺ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا کہ خاموش

رہو۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۲..... ابوبشیر مازنی کی روایت ہے کہ شیطان نے جب پکار کر کہا محمد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سن کر مسلمانوں کی قدرے ہمت پست ہو گئی اور ادھر اُدھر منتشر ہو گئے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہاڑ پر چڑھنے لگے چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی سلامتی کی خبر حضرت کعب بن مالک نے دی میں نے چیخ کر کہا: یہ ہیں رسول اللہ ﷺ جب آپ مجھے انگلی کے اشارے سے چپ رہنے کی تلقین فرما رہے تھے۔

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۳..... قاسم بن محمد کہل ازدی رضی اللہ عنہ (انھیں شرف صحبت حاصل ہے) سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو جنگ احد میں سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت سارے مسلمان زخمی بھی ہوئے ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: بہت سارے مسلمان زخمی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور راستے پر کھڑے ہو جاؤ جو زخمی بھی تمہارے پاس سے گزرے یہ دعا پڑھ کر اس کے زخم پر دم کرو۔ ''بسم اللّٰہ شفاء الحی الحمید من کل حد وحدید او خنجر بلید اللھم اشف انہ لا شافی الا انت'' اللہ کے نام سے وہی ذات شفا دینے والی ہے جو زندہ اور قابل ستائش ہے وہی شفا دیتا ہے ہر تلوار سے لوہے سے یا کند خنجر سے یا اللہ شفا عطا فرما، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ حضرت کہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چنانچہ کسی شخص کے زخم میں پیپ پڑی اور نہ ہی ورم بنا۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر

۳۰۰۳۴..... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' احد کے دن حضور نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ زخموں سے چور تھے اور آپ کا مثلہ کر دیا گیا تھا آپ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی میت دیکھ کر فرمایا: اگر صفیہ رضی اللہ عنہ کے رنج کی بات نہ ہوتی میں انھیں اسی حال میں چھوڑ دیتا تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ درندوں اور پرندوں کے پیٹوں سے انھیں جمع کرتا آپ ﷺ نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا: میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہدا کو دفن کر دو اور ان میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو۔ رواہ ابن جریر

۳۰۰۳۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کر دیا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ غمزدہ ہوں گی میں انھیں اسی حال میں چھوڑ دیتا حتیٰ کہ انھیں درندے کھا جاتے اور قیامت کے دن درندوں کے پیٹ سے انھیں جمع کیا جاتا پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی اس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دیا جب سر کی طرف چادر کی جاتی پاؤں ننگے ہو جاتے جب پاؤں کی طرف کی جاتی سر ننگا ہو جاتا آپ نے فرمایا: چادر سے سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر پتے ڈال دو اس دن کپڑے کم اور مقتولین زیادہ تھے چنانچہ ایک شخص دو دو اشخاص اور تین تین کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا جاتا آپ ﷺ پوچھتے کہ ان میں سے کسے زیادہ قرآن یاد ہے۔ اسے قبر میں پہلے داخل کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۳۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احد کے دن تلوار لی اور فرمایا: یہ تلوار مجھ سے کون لے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہاتھ بڑھائے ہر شخص کہہ رہا تھا میں لوں گا میں لوں گا پھر آپ نے فرمایا اس تلوار کو کون لے کر اس کا حق ادا کرے گا لوگوں نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے اتنے میں حضرت سماک ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تلوار میں لوں گا اور اس کا حق ادا کروں گا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے لی اور اس سے مشرکین کے سر کچلے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۳۸..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہاتھ میں ایک تلوار لے کر آئے اور کہا: اسے خوشی سے لے لیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تو آج جنگ اچھی طرح سے لڑے تو تمہارے لیے شاباش ہے آپ کے پاس حضرت سھل بن حنیف حضرت عاصم بن ثابت حضرت حارث بن صمہ اور حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہم کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار کون لے گا جو اس کا حق ادا کر سکے حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تلوار میں لوں گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے لی اور اللہ تعالیٰ کے راہ میں بے دریغ چلائی۔ حتیٰ کہ جب تلوار لائے تلوار آگے سے مڑی ہوئی تھی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کا حق ادا کیا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۳۹ ... محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملے اور کہا تلوار لو اور اس تلوار نے مجھے پشیمان نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی، اگر تم نے جوانمردی سے جنگ لڑی ہے تو ابودجانہ، مصعب بن عمیر، حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف (یعنی انصار کے تین شخص اور قریش کا ایک شخص) بھی دلیری سے جنگ لڑ چکے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۴۰ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کی دن کفار نے حضور نبی کریم ﷺ کو نرغے میں لے لیا آپ نے فرمایا: جو شخص ان مشرکین کو مجھ سے پیچھے دھکیلے گا وہ جنت میں جائے گا۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑے ہوئے جان ہتھیلی پہ رکھ کر ہجوم پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑے۔ حتیٰ کہ شہید ہوگئے پھر اور انصاری کھڑے ہوئے اور سات مشرکین کو قتل کر کے پیچھے دھکیل دیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۴۱ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے آگے احد کے دن ڈھال بنے رہے، حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیر انداز تھے جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تیر مارتے نبی کریم ﷺ نشانے کو غور سے دیکھتے تھے

رواہ ابن شاهين في الافراد وقال تفرد به عبدالعزيز عن الوليد عن الاوزاعي لااعلم حدث به غيره وهو حديث غريب حسن وعبد العزيز رجل حسن من اهل الشام غريب الحديث ورواہ ابن عساکر

۳۰۰۴۲ ... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احد کے دن فرمایا: حمزہ کی قتل گاہ کسی نے دیکھی ہے ایک شخص نے کہا: میں نے ان کی قتل گاہ دیکھی ہے فرمایا: چلو مجھے دکھاؤ آپ تشریف لے گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا کہ ان کا پیٹ چاک کیا گیا ہے اور مثلہ کیا گیا ہے وہ شخص بولا یارسول اللہ! بخدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی پھر آپ ﷺ نے شہداء کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: میں ان لوگوں پر گواہ ہوں انھیں ان کے خون سمیت کفن دو چونکہ قیامت کے دن یہ لوگ اٹھیں گے ان کے زخموں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا اور ان سے مشک کی سی خوشبو آرہی ہوگی جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے پہلے قبر میں اتارو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام: ...... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰۷۔

شہید کا مقام جنت میں

۳۰۰۴۳ ... "مسند حصین بن عوف خثعمی" حضرت حارثہ بن ربیع رضی اللہ عنہ احد کے دن جنگی تماشائی کے طور پر آئے تھے اور ابھی لڑکے تھے چنانچہ بھٹکتا ہوا ایک تیر ان کے جالگا اور شہید ہوگئے لشکر کی واپسی پر ان کی والدہ آئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کو حارثہ کا مقام معلوم ہے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو میں صبر کرتی ہوں ورنہ بصورت دیگر آپ میری حالت دیکھ لیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ جنت کوئی ایک نہیں بلکہ وہ بے شمار بہشتیں ہیں تمہارا بیٹا فردوس بریں میں ہے ام حارثہ رضی اللہ عنہ بولیں تب میں صبر کروں گی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۴۴ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم صف بستہ ہوگئے رسول کریم ﷺ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے تھے جب مشرکین کے علم بردار قتل ہوئے تو مشرکین ہزیمت خوردہ ہوئے اور مسلمانوں نے ان کے لشکر پر لوٹ مار ڈال دی لیکن مشرکین نے پیچھے سے پلٹ کر دوبارہ حملہ کر دیا۔ مسلمان عجیب اضطراب کا شکار ہو کر بکھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے علمبر داروں میں کھڑے ہو کر آواز دی حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے۔ خزرج کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جبکہ رسول اللہ انہی کے جھنڈے تلے تھے مہاجرین کا جھنڈا ابوروم عبدی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا میں نے اوس کا جھنڈا حضرت امیہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا پھر فریقین نے صفیں توڑ کر خلط ملط ہو کر جنگ لڑی۔ مشرکین لات وعزیٰ اور ہبل کے نعرے لگار ہے تھے اور رسول اللہ ﷺ پر تحقیر آمیز کلمات کس رہے تھے بخدا میں نے رسول کریم ﷺ کو اضطراب کی حالت میں بالشت بھر بھی اپنی جگہ سے پلٹے نہیں دیکھا آپ دشمن کے آگے سینہ سپر رہے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کبھی آپ کے پاس آجاتی اور کبھی وہ بھی پیچھے ہٹ

جاتی۔ میں کبھی آپ کو کمان سے تیر برساتے دیکھتا اور کبھی پتھر پھینکتے ہوئے دیکھتا آپ یوں ثابت قدم رہے جس طرح ایک مضبوط جماعت کے ساتھ ثابت قدم رہتے۔ آپ کے ساتھ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان میں سے سات مہاجرین اور سات انصار تھے وہ یہ ہیں ابوبکر، عبدالرحمن بن عوف، علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبیداللہ، ابوعبیدہ بن الجراح، زبیر بن عوام انصار میں سے یہ تھے حباب بن منذر، ابودجانہ عاصم بن ثابت حارث بن ضعمہ سہل بن حنیف اسید بن حضیر اور سور بن معاذ رضی اللہ عنہ اجمعین۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۴۵..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بھی غزوہ احد کے موقع پر جنگ میں حصہ لینے کے لیے گھر سے نکلا رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس کرنا چاہا تاہم میرے چچا نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بہت اچھا تیرانداز ہے اسے ساتھ لے جائیں۔ چنانچہ دوران جنگ میرے سینے پر تیر لگا اور میرے چچا نے آپ ﷺ کو جا کر خبر کی آپ نے فرمایا: اگر تم اسے اسی حالت میں چھوڑ دو تو وہ شہید ہوگا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۴۶..... ھشام بن عامر کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ سے شکایت کی گئی کہ زخمیوں کی تعداد زیادہ ہے آپ نے فرمایا: قبریں کھودو اور قبریں کشادہ رکھو اور ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہیدوں کو دفن کرو اور جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو اور میرے باپ (یعنی میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ) کو دوسرے دو آدمیوں سے پہلے جنت میں داخل کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۴۷..... "مسند رفاعۃ بن رافع" جب مشرکین احد سے شکست کھا کر واپس لوٹے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ذرہ توجہ کرو تاکہ میں اپنے رب کی ثناء کرلوں پھر یہ دعا کی:

اللھم لک الحمد کله اللھم لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا ھادی لما اضللت ولا مضل لما ھدیت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقارب لما باعدت ولا مباعد لما قوبت اللھم ابسط علینا من بر کا تک ورحمتک وفضلک ورزقک اللھم انی اسالک النعیم المقیم الذی لایحول ولا یزول اللھم نی اسالک النعیم یوم العیلة و الا من یوم الخوف اللھم عائذ بک من شر ما اعطیتنا ومن شر ما منعت منا اللھم حبب الینا الا یمان وزینه فی قلوبنا وکره الینا الکفر والفسوق واجعلنا من الرا شدین اللھم توفنا مسلمین واحینا مسلمین والحقنا بالصا لحین غیر خزا یا ولا مفتونین اللھم قاتل الکفرة الذین یکذبون رسلک ویصد ون عن سبیلک واجعل علیھم رجزک وعذابک اللھم قاتل الکفرة الذین اوتو الکتاب اله الحق.

ترجمہ:...... یا اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں یا اللہ تیرے فراخی کو تنگی میں کوئی نہیں تبدیل کرسکتا اور تیری دی ہوئی تنگی کو کوئی فراخی میں نہیں تبدیل کرسکتا جسے تو گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا تیرے عطا کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس چیز کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کرسکتا جس چیز کو تو دور کردے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جس چیز کو تو قریب کرے اسے کوئی دور نہیں کرسکتا یا اللہ اپنی برکتیں ہمیں عطا فرما۔ اپنی رحمت فضل اور رزق سے ہمیں نواز یا اللہ! میں تجھ سے دائمی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی تبدیل نہیں ہوئیں اور جن پر کبھی زوال نہیں آتا یا اللہ کم مائیگی کے دن میں تجھ سے نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور خوف کے دن امن کا خواستگار ہوں یا اللہ تو جو کچھ ہمیں عطا کرے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو ہم سے روک دے اس کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ ایمان ہمیں محبوب بنادے اور ایمان کو ہمارے دلوں میں مزین فرما، کفر کو ناپسندیدہ کردے فسوق سے ہمیں دور رکھ اور ہمیں رشد وہدایت پانے والوں میں سے بنادے یا اللہ! ہمیں مسلمانوں کی موت عطا فرما۔ ہمیں مسلمان زندہ رکھ اور صالحین کے ساتھ شامل کردے دراں حالیکہ ہم پشیمان نہ ہوں اور آزمائشوں میں نہ ڈالے جائیں۔ یا اللہ کافروں کا صفایا کردے جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں کافروں پر اپنا عذاب نازل فرما یا اللہ! ان کافروں کو قتل کردے جنہیں کتاب دی گئی اے معبود برحق۔

رواہ احمد بن حنبل وا لبخاری فی الا دب والنسائی والطبرانی والبغوی والبا وردی وابو نعیم فی الحلیة والحاکم وتعقب البیھقی

فی الدعوات والضیاء عن رفاعۃ بن رافع الزرقی

کلام:...... حافظ ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث باوجود نظافت اسناد کے منکر ہے مجھے تو خوف ہے کہ کہیں یہ موضوع نہ ہو۔

۳۰۰۴۸..... ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد کے موقع پر مدینہ سے روانہ ہوئے اور جب ثنیۃ الوداع پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹا لشکر ہے جو مکمل طور پر اسلحہ سے لیس ہے آپ نے فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عبداللہ بن ابی بنی قینقاع کے چھ سو یہودی سپاہیوں کے ہمراہ ہے آپ نے فرمایا: کیا ان لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا نہیں فرمایا: انھیں کہو واپس چلے جائیں چونکہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد نہیں لیتے۔ رواہ ابن النجار

۳۰۰۴۹..... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی حتیٰ کہ عارضی طور پر مسلمانوں کو شکست ہوئی مگر مسلمان کفر کے سامنے ڈٹ گئے اور صبر و استقامت کا ثبوت دیا حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ کو اپنے جسموں سے ڈھانپ لیا اور آپ کے آگے ڈھال بن گئے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں کہتے: یارسول اللہ! میری جان آپ کی جان پر قربان جائے میرا چہرہ آپ کے چہرے پر قربان ان میں سے بعض شہید ہوں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ ہیں ابوبکر، عمر علی، زبیر، طلحہ، سعد سھل بن حنیف ابن ابی افلح، حارث بن صمہ، ابودجانہ، حباب بن منذر، رسول اللہ ﷺ ایک چٹان پر چڑھنے لگے مگر آپ نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں بوجھ بھاری ہونے کی وجہ سے چٹان پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اٹھا کر چٹان پر رکھا آپ چٹان پر سیدھے کھڑے ہوگئے اور آپ نے فرمایا: طلحہ کے لیے جنت واجب ہوچکی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۵۰..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا اور سامنے کے دندان مبارک بھی شہید ہوگئے آپ ﷺ ہاتھ اوپر اٹھا کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہودیوں پر اللہ کا غضب سخت ہوا چونکہ انھوں نے کہا: عزیر اللہ کا بیٹا ہے اللہ تعالیٰ کا غضب نصرانیوں پر بھی سخت ہوا چونکہ انھوں نے کہا: عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے اس شخص پر بھی اللہ کا غضب سخت ہوگا جس نے میرا خون بہایا اور میری اولاد کے متعلق مجھے اذیت دی۔ رواہ ابن النجار وفیہ زیاد بن المنذر رافضی متروک

۳۰۰۵۱..... عبداللہ بن حارث بن نوفل کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک مشرک تلوار سونتے ہوئے آیا نبی کریم ﷺ نے بھی اس کا مانا کیا اور فرمایا: انا النبی غیر الکذب انا ابن عبد المطلب میں سچا نبی ہوں اور میرے نبی ہونے میں جھوٹ نہیں ہے۔ عبدالمطلب کا بیٹا ہوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۵۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ احد کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف چار آدمی باقی رہے تھے ان میں ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۵۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص احد کے دن قتل کیا گیا مشرکین نے اسے دوائی پلانا چاہی مگر اس نے علاج کروانے سے انکار کردیا مشرکین نے اسے دوائی دی۔ حتیٰ کہ مقام ویہ پر پہنچا اور مرگیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۵۴..... خالد بن مخلد، مالک بن انس عبداللہ بن ابی بکر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں خود کی کڑیاں کھب گئیں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپ کا چہرہ اقدس بھی زخمی ہوا آپ کا جلے ہوئے شیرے سے علاج کیا گیا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس مشکیزے میں پانی لاتے رہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۵۵..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن رسول مقبول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے تنہا رہ گئے تھے جبکہ آپ کے اور مشرکین کے درمیان حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حائل تھے اور بے جگری سے لڑتے جارہے تھے اسی اثناء میں وحشی گھات لگائے بیٹھا تھا موقع ملتے ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اکتیس (۳۱) کفار واصل جہنم ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ رواہ ابونعیم

۳۰۰۵۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ احد کے سال رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ واپس کردیا تھا ان میں اوس بن

عزابہ، زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۰۰۵۷..... ''مسند ابن عمرؓ'' جاؤ راستے میں کھڑے جاؤ اور جو زخمی بھی تمہارے پاس سے گزرے بسم اللہ پڑھ کر اس کے زخم پر دم کرو اور پھر یہ دعا پڑھ:

بسم اللّٰہ شفاء الحی الحمید من کل حد وحدید وحجر تلید اللھم اشف انہ لاشا فی الا انت

اللہ کے نام سے جو زندہ اور قابل ستائش ہے وہی شفا دینے والا ہے ہر تلخ سے تلوار سے دھاری دار پتھر سے یا اللہ شفاء دے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر عن ابی کھیل الازدی

کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا: لوگوں کے جسموں پر بہت زخم ہیں اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۳۰۰۵۸..... قتادہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ شہداء کو غسل دیا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۵۹..... شعبی کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے ساتھ تدبیر (چال) چلی جبکہ تدبیر چلانے کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۰..... شعبی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور غسیل ملائکہ حضرت حنظلہ بن راہب شہید کیے گئے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۱..... شعبی کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ کی ناک زخمی ہوئی آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے نیز حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے بچاتے رہے حتیٰ کہ ان کی انگلی ناکارہ ہوگئی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۲..... شعبی کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اس نے بیٹے کو تلوار دی لڑکا تلوار نہیں اٹھا سکتا تھا چنانچہ عورت نے رسی سے لڑکے کے بازو کے ساتھ تلوار باندھ دی پھر عورت بیٹے کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یارسول! یہ میرا بیٹا ہے یہ آپ کی طرف سے لڑے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بیٹا یہاں سے حملہ کرو اے بیٹا یہاں سے حملہ کرو چنانچہ دوران جنگ لڑکے کے زخم آیا اور گھائل ہوگیا اس کے پاس نبی کریم ﷺ آئے اور فرمایا: اے بیٹا شاید تم جزع فزع کررہے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۳..... عروہ کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو چھوٹا سمجھ کر واپس کردیا ان میں عبداللہ بن عمر بن خطاب تھے ان کی عمر چودہ (۱۴) سال تھی اسامہ بن زید، براء بن عازب، عزابۃ بن اوس بنی حارثہ کا ایک شخص زید بن ارقم، زید بن ثابت اور رافع رضی اللہ عنہم تاہم رافع رضی اللہ عنہ نے ایڑیاں اوپر اٹھا کر اپنے آپ کو بڑا ثابت کیا یوں انھیں اجازت مل گئی اور لشکر کے ساتھ چل پڑے جبکہ بقیہ کو مدینہ میں پیچھے چھوڑ گئے اور یہ لوگ مدینہ میں عورتوں اور بچوں کی رکھوالی کرتے رہے۔ رواہ ابن عساکر وسعید بن المنصور

۳۰۰۶۴..... عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے شدت پیاس کی وجہ سے آپ گھٹنوں پر جھکا چاہتے تھے اتنے میں ابی بن خلف آیا اور وہ اپنے بھائی امیہ بن خلف کا بدلہ لینا چاہتا تھا بولا! کہاں ہے وہ شخص جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ ذرا میرے سامنے آئے اگر وہ سچا ہے مجھے قتل کرے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حربہ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ میں حربہ چلانے کی سکت ہے فرمایا: میں نے رب تعالیٰ سے اس کا خون مانگا ہے آپ نے حربہ لیا اور پھر اس کی طرف چل دیئے آپ نے حربہ اس دشمن کی طرف پھینکا۔ حربہ نشانے پر لگا ابی بن خلف زخم کھا کر گھوڑے سے نیچے گرا اس کے ساتھی اسے گھسیٹتے ہوئے لے آئے اور کہا: تجھے کیا ہوا زخم تو گہرا نہیں۔ اس نے کہا: محمد نے اللہ تعالیٰ سے میرے خون کی منت مان رکھی تھی میں اتنا درد پاتا ہوں کہ اگر یہ درد ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں تقسیم کیا جائے انھیں بھی کافی ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۵..... عقال حماد بن سلمہ، ھشام بن عروہ عن ابیہ زبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مثل بالا حدیث مروی ہے

۳۰۰۶۶..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے والد کو غزوہ احد میں ایک مسلمان نے قتل کردیا جبکہ مسلمان اسے

مشرکین کا فرد سمجھ رہا تھا جب رسول ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے اپنی طرف سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیت دی چنانچہ اس کا نام حسیل یا حسل تھا۔
رواہ ابونعیم

۳۰۰۶۷ ابن شہاب کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر صرف چھ آدمیوں کو ہوئی وہ یہ ہیں زبیر، طلحہ سعد بن ابی وقاص، کعب بن مالک، ابودجانہ اور سہل بن حنیف۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۶۸ ''مسند علی'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے احد کے دن رسول کریم ﷺ کے دائیں بائیں جبرائیل امین اور میکائیل علیہ السلام کو دیکھا انھوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انھیں اس سے پہلے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۹ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص مسلمانوں کو جلانا چاہتا تھا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تیر مارو میں نے کمان میں تیر رکھ کر نشانہ درست کیا اور تیر چلایا تیر سیدھا اس شخص کو پیشانی پر جالگا اور وہ زمین پر گر پڑا گرتے ہی اس کا ستر کھل گیا اس کی یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔
رواہ ابن عساکر ور حالہ ثقات

۳۰۰۷۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن میں نے ایک تیر مارا ایک خوبصورت شخص نے میرا تیر مجھے واپس کر دیا میں اس شخص کو نہیں جانتا تھا حتیٰ کہ کافی دیر بعد مجھے یقین ہوا کہ یہ کوئی فرشتہ ہے۔ رواہ الواحدی وابن عساکر

۳۰۰۷۱ ''مسند طلحہ'' قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا شل ہاتھ دیکھا جس سے رسول اللہ ﷺ کو بچاتے رہے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن مندہ وابن عساکر وابونعیم فی المعرفۃ

۳۰۰۷۲ موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ کے جسم پر چوبیس (۲۴) زخم دیکھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے آئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۷۳ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد میں جب وہ اپنے ہاتھ سے نبی کریم ﷺ کو بچانے میں مصروف تھے آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ نوٹ گیا غفلت میں زبان سے ''حس'' کا کلمہ نکلا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے تو اس دنیا رہتے ہوئے جنت میں اپنا محل دیکھ لیتے جو رب تعالیٰ نے تمہارے لیے بنایا ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۰۰۷۴ زہری کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں جب مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اور مسلمان متفرق ہوئے اور رسول کریم ﷺ کے پاس صرف بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باقی رہے ان میں سے ایک حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ ایک مشرک آگے بڑھا اور رسول کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر تلوار سے حملہ آور ہونا چاہتا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ اقدس کے آگے اپنا ہاتھ رکھ دیا جب تلوار ہاتھ پر پڑی زبان سے ''حس'' کا کلمہ نکلا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ رک جاؤ اگر تم بسم اللہ کہتے کیا اچھا ہوتا؟ اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تمہیں فرشتے اوپر اٹھا لیتے لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۵ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن مجھے ایک تیر لگا میری زبان سے ''حس'' نکلا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہتے فرشتے تمہیں لے کر فضا میں پرواز کر جاتے اور لوگ تمہیں دیکھتے ہی رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۶ ''مسند انس بن ظہیر'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں چھوٹا سمجھ کر فرمایا: یہ چھوٹا لڑکا ہے آپ نے انھیں واپس کرنا چاہا رافع رضی اللہ عنہ کے چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھتیجا اچھا تیر انداز ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی (رواہ البخاری فی تاریخہ وابن السکن وابن مندہ وابونعیم فی المعرفۃ اور کہا ہے کہ ظہیر بن رافع کے نام میں کسی وہمی شخص سے تصحیف ہوئی ہے چونکہ صحیح نام اسید بن ظہیر ہے جبکہ الاصابہ میں ہے کہ درست وصواب وہی بات ہے جو جماعت نے کی ہے اور وہ یہ ہے انس بن ظہیر جو کہ اسید بن ظہیر کے بھائی ہیں۔ حدیث کی سند یوں ہے حسین بن ثابت بن انس بن ظہیر عن اختہ سعدی بنت ثابت عن ابیھا عن جدھا انس رضی اللہ عنہ)

غزوۂ خندق

۳۰۰۷۷ ''مسند عمر'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں غزوۂ خندق کی موقع پر گھر سے نکلی اور لوگوں کے پیچھے پیچھے ہوئی حتیٰ کہ ایک باغیچے میں داخل ہوئی۔ باغیچے میں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے کوئی آزمائش پیش آجائے یا تم کسی جنگی چال کے لیے یہاں آئے ہوں بخدا، عمر رضی اللہ عنہ مجھے برابر ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے چاہا کہ زمین شق ہو جائے اور میں اس میں دھنس جاؤں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! تم نے بہت باتیں کردیں جنگی چال کہاں ہے اور جنگ سے بھاگنا کہاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن ظہر کی نماز پڑھی اور نہ ہی عصر کی نماز حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ رواہ المخلص فی حدیثہ

خندق کے موقع پر رجزیہ اشعار

۳۰۰۷۹ مسند براء بن عازب'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ بذات خود (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر) خندق سے مٹی نکالتے رہے حتیٰ کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے اٹے پڑے تھے آپ ﷺ زبان مبارک سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے یہ رجزیہ اشعار پڑھتے رہے۔

اللھم لو لا انت ما اهتدینا و لا تصد قنا و لا صلینا

فانزلن سکینة علینا وثبت الا قدام ان لا قینا

ان الاولی قد بغوا علینا وان ارادو الفتنة ابینا

یا اللہ اگر تیری توفیق نہ ہوتی تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے اور نہ نمازیں پڑھتے ہم پر سکون اور اطمینان نازل فرما اور لڑائی کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھ ان لوگوں نے ہم پر بڑا ظلم کیا ہے اور یہ جب بھی ہمیں کسی فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم کبھی بھی اسے قبول نہیں کرتے۔

۳۰۰۸۰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا خندق میں ایک جگہ بھاری چٹان آگئی جو نہ باہر نکل پائی تھی اور نہ ہی ٹوٹی تھی ہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ تشریف لائے جب آپ نے چٹان دیکھی اپنی چادر نیچے رکھی اور ہتھوڑا اٹھالیا پھر بسم اللہ پڑھ کر ہتھوڑا مارا چٹان کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا، اور آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے ملک شام کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا! میں نے شام کے سرخ محلات دیکھے لیے پھر آپ نے دوسری بار ہتھوڑا مارا چٹان دو تہائی ٹوٹ گئی آپ نے ایک بار پھر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں مدائن کے سفید محلات دیکھ رہا ہوں آپ نے پھر تیسری بار ہتھوڑا مارا اور بسم اللہ پڑھی یوں چٹان کا بقیہ حصہ بھی ٹوٹ گیا آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں اپنی اس جگہ سے یمن کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن عساکر والخطیب فی المتفق والمفترق

۳۰۰۸۱ ''مسند ثعلبہ بن عبدالرحمن انصاری'' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے چادر پہنائی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے انجام میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کر کے واپس کیا اور انھیں کچھ غنیمت نہ ملی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی عزت میں کون اشعار کہے گا؟ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کہوں گا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں کہوں گا فرمایا: تم اچھے اشعار کہہ لیتے ہو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ

میں کہوں گا۔ فرمایا: جی ہاں مشرکین کی ہجو میں اشعار کہو جبرئیل امین تمہاری مدد کریں گے۔ رواہ بن مندہ وابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۰۰۸۳ ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تین دن تک خندق کھودتے رہے اور کھانا چکھا تک نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! خندق میں ایک چٹان آ گئی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی ڈالو پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور کدال یا ہتھوڑا لیا پھر بسم اللہ پڑھ کر تین چوٹیں لگائیں چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب ہو کر دیکھا کہ آپ نے پیٹ مبارک پر (بھوک کی شدت کی وجہ سے) پتھر باندھ رکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۸۴ ''مسند حذیفہ بن یمان'' زید بن اسلم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمہاری صحبت کے متعلق اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہوں کہ تم نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہم نے انھیں نہیں پایا تم نے انھیں دیکھا جبکہ ہم انھیں نہیں دیکھ سکے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ سے تمہارے ایمان کی شکایت کرتے ہیں چونکہ تم نے اللہ کو دیکھا نہیں، بخدا میں نہیں جانتا کہ تم اگر رسول اللہ ..... کو پالیتے تم کس حال میں ہوتے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق کی وہ طوفانی رات دیکھی ہے جو شدید بارش اور سخت سردی والی رات تھی یکا یک رسول اللہ ﷺ نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا: کون جا کر دشمن کی خبر لائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کا رفیق بنائے گا۔ چنانچہ ہم میں سے کوئی شخص بھی تیار نہ ہوا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا کوئی شخص جا کر دشمن کی خبر لائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا بخدا مجمع سے کوئی شخص کھڑا نہ ہوا آپ ﷺ نے پھر فرمایا کوئی شخص جائے اور دشمن کی (جاسوسی کر کے) خبر لائے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں میرا رفیق بنائے گا چنانچہ اس بار بھی مجمع سے کوئی نہ اٹھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ حذیفہ کو بھیج دیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا تم چپ رہو، بخدا! رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب نہیں کیا حتیٰ کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے قتل ہونے کا ڈر نہیں، البتہ مجھے گرفتار ہونے کا ڈر ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم گرفتار نہیں ہو گے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جو چاہیں حکم دیں فرمایا: جاؤ اور قریش کے مجمع میں داخل ہو جاؤ اور کہو: اے جماعت قریش! لوگ چاہتے ہیں کہ کل کہیں: کہاں ہیں قریش کہاں ہیں لوگوں کے راہنما کہاں ہیں لوگوں کے سردار! آگے بڑھو تم آگے بڑھنا اور جنگ شروع کر دینا یوں جنگ تمہارے بل بوتے پر ہوگی پھر تم بنی کنانہ کے پاس جاؤ اور کہو: اے جماعت کنانہ! لوگ چاہتے ہیں کل کہیں کہ کہاں ہیں بنی کنانہ کہاں ہیں تیرانداز آگے بڑھو تم آگے بڑھنا یوں جنگ میں جاملنا اور جنگ کا پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا پھر تم قیس کے پاس آنا اور کہو: اے جماعت قیس! لوگ چاہتے ہیں کل کہیں کہ: کہاں ہے قبیلہ قیس جو بے مثال شہسوار ہیں کہاں ہیں شہسواروں کے پیشوا آگے بڑھو تم آگے بڑھنا اور جنگ میں جاملنا یوں جنگ کا پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا پھر آپ ﷺ نے مجھے تاکید کی کہ اپنے اسلحہ سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنا حتیٰ کہ تم میرے پاس واپس آ جاؤ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں قریش کی طرف چل دیا اور لشکر کے درمیان جا پہنچا اور ان کے ساتھ مل کر آگ تاپنے لگا میں نے رسول اللہ ﷺ کے بتانے کے مطابق بات کرنے لگا کہ قریش کہاں ہیں؟ کنانہ کہاں ہیں؟ قیس کہاں ہیں؟ حتیٰ کہ سحری کے وقت ابوسفیان کھڑا ہوا اور لات عزیٰ سے مناجات کیں پھر کہا: ہر شخص اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کی تحقیق کرے کہ کون ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس ایک شخص بیٹھا آگ تاپ رہا تھا میں نے پھرتی سے اسے پکڑ لیا تا کہ مجھ سے پہلے وہ مجھے نہ پکڑے میں نے کہا: تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں ہوں میں نے کہا: اچھا اچھا ٹھیک ہے حضرت ابوسفیان نے صبح کے آثار دیکھے کہا: آواز دو کہاں ہیں قریش؟ کہاں ہیں لوگوں کے راہنما؟ کہاں میں لوگوں کے پیشوا؟ آگے بڑھو چنانچہ لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے ابوسفیان نے پھر کہا: کہاں ہیں کنانہ تیرانداز آگے بڑھو لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے پھر کہا: کہاں ہیں قیس کہاں ہیں شہسوار کہاں ہیں گھوڑے دوڑانے والے آگے بڑھو لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر مشرکین ڈر گئے اور ہمت ہار گئے اللہ تعالیٰ نے تند و تیز آندھی چلائی چنانچہ مشرکین کا کوئی خیمہ نہ رہا جسے ہوا نے الٹ نہ دیا ہو اور ان کا ہر برتن الٹ گیا ہر طرف کوچ کرنے کی صدائیں بلند ہوئیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابوسفیان کو دیکھا اس نے اپنے اونٹ پر چھلانگ لگائی اونٹ بندھا ہوا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں! بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کرنے کی تاکید نہ کی ہوتی میں ابوسفیان پر تیروں کی بارش کر دیتا چونکہ وہ میرے بہت قریب کھڑا تھا چنانچہ قریش رسوا ہو کر چل دیئے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس لوٹ آیا اور ساری کارگزاری آپ کے گوش گزار کی آپ کارگزاری سن کر ہنس پڑے حتی کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔ رواہ ابو داؤد وابن عساکر

۳۰۰۸۵... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا: مشرکین نے ہمیں نماز عصر سے مشغول رکھا چنانچہ آپ نے تاغروب آفتاب نماز نہ پڑھی اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ البیھقی فی عذاب القبر

۳۰۰۸۶... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غزوہ احزاب سے واپس لوٹے اپنی زرہ اتاری پتھروں سے استنجا کیا اور پھر غسل کیا۔ رواہ ابن عساکر وقال رجالہ ثقات والحدیث غریب

۳۰۰۸۷... ''مسند رافع بن خدیج'' ھرمز بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر سب سے اچھا قلعہ بنی حارثہ کا قلعہ تھا نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو اسی قلعہ میں محفوظ کیا اور عورتوں کو تاکید کر دی کہ اگر کوئی شخص تمہارے اوپر حملہ آور ہو تو تلواروں سے اس کی خبر لو چنانچہ بخدان نامی شخص جو بنی حجاش سے تھا گھوڑے پر سوار ہو کر قلعہ کے عین نیچے آ کھڑا ہوا اور عورتوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا ایک بہترین شخص کی طرف نیچے اترو عورتوں نے قلعہ کے اوپر سے تلواریں لہرائیں جنہیں مسلمانوں نے دیکھ لیا مسلمانوں کی ایک جماعت خبر لینے قلعے کی طرف دوڑ پڑی ان میں بنی حارثہ کا ایک شخص ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ بھی تھا اس نے مشرک سے کہا: سامنے آ کر مقابلہ کر۔ چنانچہ ظہیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کی گردن اڑا دی پھر سر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۸... ہرمز بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق میں شرکت کرنے کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے ایک چادر بھی اوڑائی۔

رواہ ابن عساکر وفیہ یعقوب بن محمد الزھری ضعیف

۳۰۰۸۹... ابن جہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے بیٹے نے کہا (ابن جہاد رضی اللہ عنہ کو شرف صحبت حاصل ہے) اے ابا جان! آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں اگر میں آپ ﷺ کو دیکھ لیتا آپ کے ساتھ ایسا اور ایسا برتاؤ کرتا ابن جہاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹا! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اصلاح کرتے رہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم غزوہ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: جو شخص مشرکین کی خبر لائے گا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا چنانچہ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ اٹھا چونکہ بھوک اور سردی نے لوگوں کو نہایت کسم پرسی کے عالم میں دھکیل دیا تھا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں صرف اس خوف سے نہیں اٹھا کہ ممکن ہے میں آپ کے پاس مشرکین کی خبر نہ لا سکوں آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۹۰... واقدی ابن ابی عباس بن سہل عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے ہتھوڑا لیا اور پتھر پر ضرب لگائی آپ ﷺ کی ضرب سے پتھر کی کھوکھلی آواز آئی آپ ہنس پڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ایک قوم سے ہنسا ہوں جس کا تعلق مشرق سے ہے اسے جنت کی طرف بیڑیوں میں جکڑ کر لایا جا رہا ہے جبکہ وہ جنت میں نہیں جانا چاہتے۔ رواہ ابن النجار

۳۰۰۹۱... ''مسند ابی سعید'' حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دوران ہم ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں سے روک دیئے گئے پھر ہماری کفایت کر دی گئی چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیز ''اللہ تعالیٰ مومنین کی طرف سے جنگ کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر نماز قائم کی پہلے ظہر کی نماز پڑھی جس طرح کہ اس سے پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھی جس

طرح قبل ازیں عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی ایسے ہی جس طرح پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی ایسے ہی جس طرح پہلے پڑھتے تھے، آپ نے یہ نمازیں یہ آیت نازل ہونے سے پہلے پڑھیں ”فان خفتم فرجالا او رکبانا“ یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ پا نماز پڑھ لو یا سوار ہو کر۔ یعنی نماز خوف کے حکم کے نزول سے قبل کا واقعہ ہے۔

رواہ ابوداؤد والطیالسی وعبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن ابی شیبة وعبد بن حمید والنسائی وابویعلی وابوالشیخ فی الاذان والبیہقی

۳۰۰۹۲ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احزاب (لشکروں) پر یوں بددعا کی اللھم منزل الکتاب سریع الحساب ھازم الاحزاب اھزمھم وزلزلھم اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے جلد از جلد حساب چکانے والے لشکروں کو شکست دینے والے لشکروں کو شکست دے اور انھیں جھنجھوڑ۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۹۳ مصعب کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ غزوہ خندق کے دن وہ قلعہ میں ایک بلند جگہ پر تھے جبکہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عورتوں کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ عمر بن ابی سلمہ بھی تھے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک اونچی جگہ پر کھونٹا گاڑ رکھا تھا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرکین پر حملہ کرتے حسان رضی اللہ عنہ کھونٹے پر تلوار سے حملہ کر دیتے اور جب مشرکین ہجوم بنا کر آئے تب بھی کھونٹے پر حملہ کرتے تاکہ یوں لگے گویا حسان رضی اللہ عنہ کسی بہادر دشمن سے لڑ رہے ہیں اور ایک طرح کی مشابہت بھی ہو جائے دیکھنے سے یوں لگے گویا جہاد میں مصروف ہیں وہ ایسا ضعف کی وجہ سے کرتے تھے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ اگرچہ دست و بازو سے جہاد کرنے سے ضعیف تھے لیکن جو جہاد انھوں نے زبان سے مشرکین کے خلاف اشعار کہہ کر کیا ہے اس کی مثال نہیں ملی) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس دن میں نے ابن ابی سلمہ پر بڑا ظلم کیا وہ مجھ سے دو سال بڑا تھا میں اسے کہتا پہلے تم مجھے اپنی گردن پر اٹھاؤ تاکہ میں تماشا دیکھوں (چونکہ ابن زبیر ۴ سال کے بچے تھے) پھر میں تمہیں اٹھاؤں گا جب اس کے اٹھانے کی باری آتی میں کہتا اس بار نہیں اگلی بار ابھی میں اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوں میرے باپ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا ہے۔ بعد میں میں نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے مجھ سے پوچھا: تم اس وقت کہاں تھے؟ میں نے کہا: میں ابن ابی سلمہ کی گردن پر تھا اس نے مجھے اٹھا رکھا تھا میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اسوقت رسول کریم ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع کیے (یعنی فرمایا تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں) ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی اثناء میں ایک یہودی قلعہ کی طرف آنکلا اور قلعے پر چڑھنے لگا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حسان! اس یہودی کی خبر لو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں جنگ لڑتا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: اچھا اپنی تلوار مجھے دو حسان رضی اللہ عنہ نے انھیں تلوار دے دی جب یہودی اوپر چڑھ آیا صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس پر حملہ کر دیا اور یہودی کو قتل کر کے اس کا سر تن سے جدا کر دیا پھر حسان رضی اللہ عنہ کو سر دے کر کہا یہ سر نیچے پھینکو چونکہ مرد عورت کی بنسبت دور تک پھینک سکتا ہے صفیہ رضی اللہ عنہا چاہتی تھیں تاکہ یہودی کے دوسرے ساتھیوں پر رعب پڑے کہ قلعہ میں بھی کچھ مسلمان سپاہی موجود ہیں۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

غزوہ خندق کے موقعہ پر نمازیں قضاء ہونا

۳۰۰۹۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مشرکین کے ساتھ مصروف جنگ رہے جس کی وجہ سے آپ کی نماز فوت ہوئی آپ نے فرمایا: مشرکین نے ہمیں عصر کی نماز سے مشغول رکھا جو کہ نماز وسطی ہے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ البیہقی فی السنن فی اعذاب القبر

۳۰۰۹۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جس دن رسول کریم ﷺ غزوہ احزاب سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اعلان کیا کہ کوئی شخص بھی نماز نہ پڑھے مگر بنو قریظہ کی بستی میں تاہم بنو قریظہ کے ہاں پہنچنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تاخیر ہوئی اور نماز عصر

فوت ہو جانے کا اندیشہ ہوا اس لیے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رستے ہی میں نماز پڑھ لی جبکہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا ہم وہیں پڑھیں گے جہاں کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے گو نماز کا وقت نکل جائے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فریقین میں سے کسی پر نکیر نہیں کی۔

رواه ابن جرير

۳۰۰۹۶ ''مسند ابن عمر'' حاکم (فی مناقب الشافعی) فضل بن ابی نصر ابوبکر رضی اللہ عنہ احمد بن یعقوب بن عبدالملک بن عبدالجبار قرشی جرجانی ابوالعباس احمد بن خالد بن یزید بن غزوان فضل بن ربیع کی اولاد سے ایک شخص سے وہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتا ہے اس کا کہنا ہے کہ ہارون الرشید نے مجھے پیغام بھیجا پھر ہارون الرشید کے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بلانے کا قصہ ذکر کیا اور اس دعا کا ذکر کیا جو امام شافعی نے کی تھی پھر وہ حدیث پوچھی جسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مالک بن انس، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر قریش کی لیے بددعا کی جس کے الفاظ یہ ہیں اے اللہ! میں تیرے مقدس نور اور تیری طہارت کی عظمت اور تیرے جلال کی برکت کی ہر طرح کی آفت سے پناہ چاہتا ہوں۔

کلام:..... چنانچہ امام بیہقی نے ''کتاب بیان خطا من اخطا علی الشافعی'' میں ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کی سند موضوع ہے اور اس کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں چونکہ فضل بن ربیع کا حال مجہول ہے اور اس کی اولاد کا حال بھی مجہول ہے احمد بن یعقوب یہ ابن بغ طرہ قرشی اموی ہے اس کی اس طرح کی بے شمار موضوع احادیث ہیں جن کی روایت کسی طرح حلال نہیں اور نہ وہ روایت حلال ہے جو ہمارے شیخ نے نقل کی ہے اگر وہ اس روایت سے اجتناب کرتے بہت اچھا ہوتا۔ امام شافعی اس طرح کی روایت سے پاکدامن ہیں اسی طرح مالک نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی مبرا ہیں البتہ میں نے یہ حدیث ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی کی کتاب میں دیکھی ہے اس کی سند یوں ہے ابی بکر احمد بن محمد بن موسیٰ محمد بن حسین ابن مکرم عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی کا کہنا ہے کہ ایک دن رشید نے فضل بن ربیع سے کہا۔ پھر حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث اپنی سند سے شافعی مالک کے طریق سے ذکر کی ہے اور یہ بھی موضوع ہے۔ نیز ابوبکر محمد بن جعفر بغدادی ابی بکر محمد بن عبید ابونصر مخزومی فضل بن ربیع کی سند سے ذکر کی ہے اور اس میں ذکر نہیں کہ یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے جبکہ پڑھی اسی جیسی روایت ہے یہ انکار نہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا نہیں کی لیکن وہ روایت منکر ہے جو شافعی مالک نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے طریق سی مروی ہے۔ انتھی۔

۳۰۰۹۷ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا: مشرکین نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رواه ابن جرير

۳۰۰۹۸ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن رسول کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دودھ دے رہے تھے جبکہ آپ کے سینے کے بال غبار آلود تھے اور آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

اللهم ان الخير خير الاخره فاغفر الانصار والمهاجره

اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

۳۰۰۹۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو غزوہ خندق کے دن چار نمازوں سے مشغول رکھا حتیٰ کہ رات کا بھی کچھ حصہ گزر گیا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی (جب ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے) پھر عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ رواه ابن ابی شيبة

۳۰۱۰۰ ابن اسحاق یزید بن رومان عروہ عبیداللہ بن کعب بن مالک انصاری کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن عمرو بن عبدود اپنے لشکر سے نکل کر باہر آیا تاکہ میدان جنگ کا اندازہ کرے جب وہ اور اس کے شہسوار ایک جگہ رکے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو سے کہا اے عمرو! تم نے اللہ تعالیٰ سے قریش کے لیے عہد کر رکھا تھا کہ اگر تمہیں کوئی شخص دو چیزوں کی دعوت دے تو ان میں سے ایک کو اختیار کرے گا۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں عمرو نے کہا: مجھے اسلام کی حاجت نہیں حضرت علی رضی اللہ

عنہ نے فرمایا: پھر میں تمہیں مبارزت (جنگ) کے لیے دعوت دیتا ہوں۔ کہا: اے بھتیجے کیوں بخدا مجھے پسند نہیں کہ میں تمہیں قتل کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں قتل کروں۔ اس پر عمرو کو غیرت آئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑا چنانچہ دونوں گتھم گتھا ہوگئے بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کردیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۰۱... عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غزوہ خندق کے دن مشرکین کا جائزہ لے رہے تھے یہ دن بڑے آزمائش کا دن تھا اس جیسا دن مسلمانوں نے دیکھا نہیں تھا رسول کریم ﷺ زمین پر بیٹھے تھے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ کھجوروں کے خوشے نکلنے کا موسم تھا خوشے دیکھ کر لوگوں کو بہت خوشی ہوتی تھی چونکہ ان کی سال بھر کی معیشت کا دارومدار کھجوروں پر ہوتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا انھیں ایک خوشہ نظر آیا اور یہ پہلا خوشہ تھا جو دیکھا گیا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: یارسول اللہ! فرحت وشادمانی کا خوشہ نمودار ہوچکا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اپنی عطا کی ہوئی نعمتوں کو ہم سے نہ چھیننا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۰۲... عکرمہ کی روایت ہے کہ نوفل یا ابن نوفل غزوہ خندق کے موقع پر گھوڑے سے گر کر ہلاک ہوگیا ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ کو سو اونٹ بطور دیت بھجوائے نبی کریم ﷺ نے دیت لینے اسے انکار کردیا اور فرمایا: تم خود ہی اسے لو چونکہ یہ دیت خبث ہے اور وہ جنت کا خبث ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۰۳... عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور مبارزت کا نعرہ لگایا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہوجاؤ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! میرا غم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہوجاؤ، زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو بھی غالب ہوا وہ دوسرے کو قتل کرے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ مشرک پر غالب آگئے اور اسے قتل کردیا پھر اس کا ساز وسامان لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ آپ ﷺ نے ساز وسامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام میں دے دیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۰۴... ''مسند انس'' رسول کریم ﷺ صبح صبح نہایت سردی میں تشریف لائے جبکہ مہاجرین اور انصار خندق کھودنے میں مصروف تھے جب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا تو فرمایا:

اللهم ان العيش عيش الا خرة فاغفر للا نصار وا لمها جرة.

یا اللہ درحقیقت زندگی تو آخرت کی زندگی ہے انصار ومہاجرین کی مغفرت فرما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواباً کہا۔

نحن الذين بايعوا محمدًا على الجهاد مابقينا ابدا.

ہم نے محمد ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کر رکھی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے۔

۳۰۱۰۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا: یا اللہ! تو نے عبیدہ بن حارث کو بدر میں لے لیا اور حمزہ بن عبدالمطلب کو احد میں لے لیا اور یہ ہے علی یا اللہ مجھے تنہا نہ چھوڑنا بے شک تو بھلائی عطا کرنے والا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۱۰۶... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ عمرو بن عبدود غزوہ خندق کے موقع پر خندق پر آیا اور اپنا گھوڑ لیے چکر لگاتا رہا بالآخر ایک جگہ سے خندق عبور کر آیا اور کہنے لگا میرے مقابلہ میں کون آئے گا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اس کے مدمقابل ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ میں اس کا مدمقابل ہونا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا کوئی شخص اس کا مدمقابل ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے چھوڑ یئے میں اس کا مقابلہ کرتا ہوں چونکہ مجھے دوطرح کی نیکیوں میں اختیار حاصل ہے اگر میں نے اسے قتل کیا تو وہ دوزخ میں چلا جائے گا اور اگر اس نے مجھے قتل کیا میں جنت میں داخل ہوں گا رسول کریم ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا: اے علی! جاؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عمرو کے مقابلہ کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے جب اس کے قریب ہوئے اس نے پوچھا اے بھتیجے تم کون ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں علی ہوں، عمرو نے کہا: تیرا باپ میرا شراب کا ساتھی ہے میں تجھے قتل کرنا اچھا نہیں سمجھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے قسم اٹھا

رکھی ہے کہ تجھ سے جو شخص بھی تین چیزوں کا مطالبہ کرے گا تو اسے ضرور پورا کرے گا سو میں تجھ سے صرف ایک چیز کا مطالبہ کرتا ہوں، عمرو نے استفسار کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے دعوت دیتا ہوں کہ تو کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمد رسول اللہ کی گواہی دے دے عمرو نے کہا: مجھے تیری رسوائی کا اختیار نہیں چاہئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر واپس چلے جاؤ نہ ہمارے خلاف رہو اور نہ ہمارے ساتھ عمرو نے کہا: میں نے منت مان رکھی ہے کہ میں حمزہ کو قتل کروں گا لیکن وحشی مجھ پر سبقت لے گیا میں نے پھر منت مانی ہے کہ میں محمد کو قتل کروں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر نیچے اترو عمرو گھوڑے سے نیچے اترا پھر دونوں کی تلواریں کوندنے لگیں تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ رواہ المحاملی فی امالیہ

۳۰۱۰۷۔۔۔ مہلب بن ابی صفرہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو خدشہ ہوا کہ ابوسفیان شب خون نہ ماردے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر تمہارے اوپر شب خون مارا جائے اور تم حم کا ورد کرو تو مشرکین کی مدد نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبة

غزوہ بنی قریظہ

۳۰۱۰۸۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غزوہ خندق سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اسلحہ اتارا اور غسل کیا آپ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے جبکہ ان کا سر غبار سے اٹا پڑا تھا فرمایا: آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے بخدا! میں نے اسلحہ نہیں اتارا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب کس طرف حکم ہے؟ جبرئیل امین نے فرمایا: اب اس طرف کا ارادہ ہے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا چنانچہ اس وقت رسول کریم ﷺ بنی قریظہ کی طرف چل پڑے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۰۹۔۔۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ قریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اپنے قلعہ سے نیچے اترے رسول کریم ﷺ نے ان کی تین سو آدمی تہ تیغ کئے اور جو باقی بچے ان سے فرمایا: سرزمین محشر کی طرف چلے جاؤ ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آرہے ہیں یعنی شام کی طرف چنانچہ آپ نے انھیں شام کی طرف چلتا کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۰۔۔۔ شعبی کی روایت ہے کہ اہل قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو پر تیر مارا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! مجھے اسوقت تک موت نہ دے جب تک مجھے ان (قریظہ) سے تشفی نہ ہو جائے چنانچہ بنو قریظہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق قلعوں سے نیچے اترے آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۱۔۔۔ عروہ کی روایت ہے کہ بنو قریظہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اترے چنانچہ انھوں نے فیصلہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے جبکہ عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں عروہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۲۔۔۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر ایک یہودی نے مقابلہ کے لیے للکارا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ اگر (میرا بیٹا) زبیر مارا جائے مجھے اس پر از حد دکھ ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جو بھی غالب ہوا وہ دوسرے کو قتل کر دے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ یہودی پر غالب ہو گئے اور اسے قتل کر دیا اسکا ساز و سامان رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام کے طور پر دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۳۔۔۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خوات بن جبیر کو بنی قریظہ کی طرف گھوڑے پر سوار کر کے بھیجا اس گھوڑے کا نام ''جناح'' تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

حیی بن اخطب کا قتل

۳۰۱۱۴ محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حیی بن اخطب نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی کی پشت پناہی نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کو ضامن رکھا غزوہ قریظہ کے دن حی بن اخطب اور اس کا بیٹا لایا گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پیمانہ پورا پورا دو چنانچہ حکم دیا اور اس کی گردن اڑادی گئی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی قتل کیا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۵ یزید بن اصم کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لشکروں کو رسوا کر کے واپس کر دیا نبی کریم ﷺ اپنے گھر واپس آئے اور سر دھو رہے تھے کہ اتنے میں جبرئیل امین آنکلے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے آپ نے اسلحہ کھول دیا ہے حالانکہ فرشتوں نے ابھی تک اسلحہ نیچے نہیں رکھا بنی قریظہ کے قلعہ کے پاس ہمارے ساتھ چلئے (رسول کریم ﷺ نے اعلان کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بنی قریظہ کے قلعہ کے پاس جا پہنچے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۶ ابن شہاب کی روایت ہے کہ بنو قریظہ نے ابوسفیان اور اس کے اتحادیوں کی طرف غزوہ خندق کے موقع پر پیغام بھیجا کہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہو ہم عنقریب مسلمانوں کے پیچھے سے ان کے مرکز پر حملہ کریں گے یہ بات نعیم بن مسعود اشجعی نے سن لی نعیم نے رسول اللہ ﷺ معاہدہ کر رکھا تھا نعیم اس وقت عیینہ بن حصن کے پاس تھا وہ اسی وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا اور آپ کو وہ تمام خبر کر دی جسے بنی قریظہ اتحادیوں کی طرف بھیجنا چاہتے تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید ہم ہی نے انھیں اس کا حکم دیا ہو نعیم رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر اٹھ گیا تا کہ غطفان تک پہنچادے نعیم ایسا شخص تھا کہ اسے کوئی بات ہضم نہیں ہوتی تھی نعیم جب بنی غطفان کی طرف جانے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ جو کچھ فرمایا ہے اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو اسے کر گزریئے اگر یہ آپ کی رائے ہے تو بنی قریظہ کا معاملہ اس سے آسان تر ہے کہ آپ کچھ کہیں اور اس میں آپ پر اسے ترجیح دی جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ایک رائے ہے چونکہ جنگ ایک دھوکا اور چال ہے پھر رسول کریم ﷺ نے نعیم کے پیچھے قاصد دوڑایا جب نعیم واپس آ گیا آپ نے اس سے کہا: میں نے جو تمہارا ابھی کہا ہے اس کا کسی سے تذکرہ نہ کرنا چنانچہ نعیم چلا گیا اور عیینہ بن حصن کے پاس جا پہنچا عیینہ کے پاس بنی غطفان کے لوگ بھی تھے نعیم نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ محمد ﷺ نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ حق ہے لوگوں نے جواب دیا نہیں کہا: محمد نے مجھے وہی بات بتائی ہے جسے بنو قریظہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے" کہ شاید ہم ہی نے انھیں اس کا حکم دیا ہے" پھر محمد نے مجھے کسی سے تذکرہ کرنے سے منع کیا۔ عیینہ ابوسفیان کے پاس آیا اور اسے نعیم کی کہی ہوئی بات بتلادی ابوسفیان نے کہا: ہم بنی قریظہ کو پیغام بھیجیں گے اور ہم ان سے رہن کا مطالبہ کریں گے اگر انھوں نے ہمیں رہن دے دیا تو وہ سچے ہوں گے اور اگر انھوں نے رہن سے انکار کر دیا تو لامحالہ وہ دھوکا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بنی قریظہ کے پاس ابوسفیان کا ایلچی آیا اور ان سے رہن کا مطالبہ کیا کہ اگر تم رہن دو گے تو تم محمد اور اس کے ساتھیوں کی مخالفت میں سچے ہو لہٰذا تم اپنے بچوں کو بطور رہن ہمارے حوالے کر دو اور کل صبح لیتے آؤ بنی قریظہ نے کہا: اب ہفتہ کی رات داخل ہو چکی ہے لہٰذا ہمیں ایک دن کی مہلت دو تا کہ ہفتے کا دن گزر جائے۔

قاصد یہ پیغام لے کر ابوسفیان کے پاس واپس لوٹ آیا چنانچہ ابوسفیان اور دوسرے سرداروں نے کہا کہ یہ بنی قریظہ کی چال اور دھوکا ہے لہٰذا تم چلو ادھر سے اللہ تعالیٰ نے اتحادیوں پر آندھی بھیج دی حتیٰ کہ ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو اپنی سواری تک رسائی حاصل کر پاتا۔ یہ اتحادیوں کی شکست تھی اسی وجہ سے علماء نے جنگ میں دھوکا اور چال چلنے کی رخصت دی ہے۔ رواہ ابن جریر

غزوہ خیبر

۳۰۱۱۷ یحییٰ بن سہل بن ابی حثمہ کی روایت ہے کہ مظہر بن رافع حارثی شام کے دس غلام لایا تا کہ اس کی زمین میں کام کریں جب خیبر پہنچے تین دن وہاں قیام کیا اس دوران یہودیوں نے غلاموں کو مظہر کے قتل کرنے پر اکسایا اور انھیں یہودیوں نے دو یا تین چھریاں بھی دے دیں

چنانچہ جب خیبر سے نکل کر مقام ثبار پر پہنچے غلاموں نے مظہر پر حملہ کر دیا اور پیٹ کو چاک کر کے اسے قتل کر دیا غلام خیبر واپس لوٹ گئے یہودیوں نے انھیں زادراہ دیا وہ واپس شام جا پہنچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو انھوں نے فرمایا: میں خیبر کی زمین مسلمانوں میں تقسیم کروں گا اور اموال بھی تقسیم کروں گا اس کی حد بندی کروں گا اور نشان لگا کر یہودیوں کو وہاں سے نکال باہر کروں گا رسول کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قرار نہیں دیگا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی جلاوطنی کی اجازت دی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ ابن سعد

۳۰۱۱۸ ... ''مسند علی'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے مرحب یہودی کو قتل کیا اس کا سر کاٹ کر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آیا۔ رواہ احمد بن حنبل والعقیلی والبخاری ومسلم

۳۰۱۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر پر چڑھائی کی تو خیبر کے قریب پہنچ کر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمان میں حملہ کے لیے لوگوں کو بھیجا چنانچہ لوگوں نے جم کر حملہ کیا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو کوستے ہوئے اور لوگ انھیں کوستے ہوئے واپس آئے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ حالت ناگوار گزری آپ نے فرمایا: میں ایک ایسے شخص کو امیر مقرر کر کے بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، وہ اہل خیبر سے لڑائی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا اور بھاگے گا بھی ۔لوگوں کو اس شرف کے حاصل کرنے کی طمع ہوئی حتیٰ کہ سر اوپر اٹھا کر دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: انھیں آشوب چشم ہے فرمایا: اسے میرے پاس بلاؤ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے میری آنکھیں کھولیں اور آنکھوں میں لعاب ڈال دیا۔ پھر مجھے جھنڈا دیا میں تیزی سے چل پڑا مجھے ڈر تھا کہ آپ کوئی نئی بات نہ کر دیں میں اہل خیبر کے پاس آن پہنچا اور ان پر حملہ کر دیا مرحب رجز پڑھتا ہوا سامنے آیا میں بھی رجز پڑھتا ہوا اس کے مدمقابل ہوا حتیٰ کہ ہماری مڈبھیڑ ہوئی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے اسے قتل کیا اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو کر قلعہ بند ہو گئے اور قلعے کا دروازہ بند کر دیا میں دروازے پر آیا اور برابر دروازہ کھولنے میں کوشاں رہا بالآخر اللہ تعالیٰ نے یہ قلعہ فتح کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والبزار وسندہ حسن

فائدہ:... نبی کریم ﷺ خیبر کے مختلف قلعوں کو فتح کرنے کے لیے اعیان مہاجرین کو جھنڈا دیتے تھے یوں ہر روز جس قلعے کا ارادہ کرتے اللہ تعالیٰ اسے فتح کر دیتا چنانچہ قضائے ازلی ہی سے یہ مقدر تھا کہ یہ قلعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست راست پر فتح ہوگا۔ یہی بات یوں پوری ہوئی روایت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان کم نہیں ہوتی چنانچہ پہلی روایت اس کا ازالہ ہے اہل خیبر انجام کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہی دور میں آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے یہاں سے نکالے گئے یہ فضیلت تو لامحالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے رہی یہ بات کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں'' اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ معاذ اللہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت نہیں کرتے تھے یا اللہ اور اللہ کے رسول کو بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں تھی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات از روئے قدر دانی اور حوصلہ افزائی فرمائے۔ اس روایت سے روافض غلط غلط نظریات گھڑ لیتے ہیں اس لیے ان نکات پر تنبیہ کرنی پڑی۔

۳۰۱۲۰ ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا آپ رضی اللہ عنہ جہد مسلسل کے باوجود واپس لوٹ آئے اور قلعہ فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا اور یوں فتح ان کے لیے بھی مقدر نہ تھی ابن مسلمہ قتل ہوا اور لشکر واپس لوٹ آیا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں (صبح کو) جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے وہ بغیر فتح کیے واپس نہیں لوٹے گا چنانچہ ہم نے رات گزاری اور ہم خوش تھے کہ کل فتح نصیب ہوگی رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر جھنڈا منگوایا ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں تھا جو اس امید میں نہ ہو کہ یہ شرف اسے حاصل ہوتی کہ اس شرف کے حصول کے لیے میں نے طمع میں سر اوپر اٹھا لیا۔ تاہم آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا اور قلعہ ان کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۲۱۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ خیبر کے قریب پہنچے۔ اہل خیبر گھبرا گئے اور کہنے لگے: محمد اہل یثرب کو لے کر آ گیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چڑھائی کے لیے بھیجا یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوری جدوجہد سے قتال کیا لیکن بغیر فتح کے واپس لوٹ آئے اور آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو اور لوگ انھیں کوستے رہے پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے چنانچہ دوسرے دن جھنڈا لینے کے لیے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما آرزومند ہوئے تاہم آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اس دن انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا پھر انھیں جھنڈا دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر قلعے کی طرف چل پڑے آپ رضی اللہ عنہ کا اہل خیبر سے سامنا ہوا خصوصاً مرحب کا سامنا کرنا پڑا مرحب یہ رجز پڑھ رہا تھا:

قد علمت خيبر انی مرحب

شاكی السلاح بطل مجرب

اذاالليوث اقبلت تلهب

اطعن احياناً وحينا اضرب

ترجمہ:...... اہل خیبر کو خوب معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں سلاح پوش بہادر اور تجربہ کار ہیں چنانچہ جب شیر مدمقابل ہونے کے لیے سامنے آتے ہیں آگ برسا رہے ہوتے ہیں میں مہارت سے نیزے بھی چلاتا ہوں اور کبھی تلوار کے وار بھی کرتا ہوں۔

چنانچہ مرحب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آمنا سامنا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تلوار سر کو چیرتی ہوئی اس کے جبڑوں تک جا پہنچی تلوار اس زور سے اس کے سر پر پڑی تھی کہ سارے لشکر نے تلوار چلنے کی آواز سن لی پھر یہودیوں کی ہوا نکل گئی اور یوں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۲۲۔ "مسند جابر بن عبداللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر مرحب یہودی یہ رجز پڑھتا ہوا باہر آیا۔

قدعلمت خيبر انی مرحب

شاكی السلاح بطل مجرب

اطعن احيانا وحينا اضرب

اذا الليوث اقبلت تجرب

پوار خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں جب شیر مدمقابل ہوتے ہیں تبھی آزمائے جاتے ہیں اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں جب شیر مدمقابل ہوتے ہیں تبھی آزمائے جاتے ہیں۔

چنانچہ مرحب "ھل من مبارز" کیا کوئی مدمقابل ہے؟ کا نعرہ لگا رہا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس کا کام کون تمام کرے گا؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا کام تمام کرنا چاہتا ہوں اس نے کل میرے بھائی کو قتل کیا ہے بخدا! اس سے میں اپنے بھائی کا بدلہ لوں گا آپ نے فرمایا: چلو اس کے طرف کھڑے ہو جاؤ یا اللہ! اس کی مدد کر جب دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوئے تو ان کے درمیان ایک درخت حائل ہو جاتا تاہم مرحب نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ پر تلوار سے وار کیا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ڈھال پر تلوار کا وار لیا جس سے ڈھال کٹ گئی لیکن حضرت محمد بن مسلمہ کو ڈھال نے بچا لیا اگلا وار محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر کیا اور مرحب کا کام تمام کر دیا۔

رواہ ابو یعلی وابن جریر والبغوی وابن عساکر

۳۰۱۲۳۔ "مسند حسیل بن خارجہ اشجعی" حضرت حسیل بن خارجہ اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں تجارت کا کچھ مال لے کر مدینہ آیا مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا: اے حسیل! اگر میں تمہیں بیس صاع کھجوریں دوں کیا تم میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خیبر تک راہبری کرو گے؟ میں نے حامی بھری جب رسول کریم ﷺ خیبر پہنچے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے بیس صاع کھجوریں دیں پھر مجھے

فرمایا: اے حسیل! میرے ساتھ جو شخص بھی تین دن تک رہا ہے وہ ضرور دولت اسلام سے سرفراز ہوا ہے چنانچہ یہ سنتے ہی میں نے اسلام قبول کر لیا۔
رواہ الطبرانی وابو نعیم

۳۰۱۲۴..... ''مسند ربیعہ بن کعب اسلمی'' ابوطلحہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا اگر میں کہوں کہ میرے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کو چھوتے تھے تو میں یہ کہنے سے خاموش رہا حتی کہ سحری کے وقت اہل خیبر پر حملہ کر دیا اور آپ نے فرمایا: جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں ان کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۱۲۵..... ''مسند رفاعہ بن رافع'' حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ صبح صبح خیبر پہنچے جبکہ اہل خیبر کدالیں اور ٹوکرے لیے کھیتوں کی طرف جارہے تھے جب انھوں نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو الٹے پاؤں واپس لپکے رسول کریم ﷺ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: خیبر اجڑ گیا جب ہم قوم کے پاس جا اترتے ہیں تو ان کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی

۳۰۱۲۶..... ''مسند سلمہ بن اکوع'' ایاس بن سلمہ کی روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے چچا نے غزوہ خیبر کے موقع پر مرحب یہودی کو مقابلہ کے لیے للکارا۔ مرحب نے جواب میں یہ رجز یہ پڑھا۔

قد علمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اذا الحروب اقبلت تلهب

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش بہادر اور تجربہ کار ہوں اس وقت کہ جب جنگوں کے شعلے بھڑک رہے ہو۔
میرے چچا عامر نے جواب میں یہ رجز پڑھا:

قد علمت خیبر انی عامر

شاکی السلاح بطل مغامر۔

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں اسلحہ پوش بہادر اور نیزے سے کاری ضرب لگانے والا ہوں۔
چنانچہ پھر دونوں میں دو دو وار ہوئے مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑی پھر ان کی اپنی تلوار گھٹنے پر لگی جس سے گھٹنا کٹ گیا اور اسی زخم سے اللہ کو پیارے ہو گئے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: عامر کا عمل ضائع ہو گیا، چونکہ اس نے اپنے آپ کو قتل کیا ہے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! عامر کا عمل باطل ہو گیا؟ فرمایا: کون کہتا ہے میں نے عرض کیا: آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: جس نے کہا ہے اس نے جھوٹ بولا بلکہ ان کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے جب وہ خیبر کی طرف نکلے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رجز پڑھتے رہے جبکہ نبی کریم ﷺ ان کے درمیان سواریاں ہانک رہے تھے اور عامر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔

تاللّٰہ لو لا اللّٰہ ما اهتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا ان الذین قد بغوا علینا اذا ارادوا فتنة ابینا ونحن عن فضلک ما استغنینا فثبت الاقدام ان لاقینا وانزلن سکینة علینا۔

بخدا! اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے ہم صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے جن لوگوں نے ہمارے اوپر سرکشی کی ہے جب وہ کسی فتنہ کے درپے ہوتے ہیں ہم اس فتنے سے پہلوتہی کر جاتے ہیں، ہم تیرے فضل وکرم سے بے نیاز نہیں، ہمیں ثابت قدم رکھ اگر دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہو اور ہمارے اوپر اپنی رحمت نازل فرما۔

رسول کریم ﷺ نے یہ رجز سن کر فرمایا: یہ کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! یہ عامر ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے جس شخص کے لیے بھی مغفرت طلب کی ہے وہ ضرور شہید ہوا ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی

اللہ عنہ نے یہ بات سنی عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کاش اگر آپ عامر سے کام لینے دیتے۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ پیروی حق کے لیے کھڑے ہوئے اور شہید ہو گئے۔

سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول کریم ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: میں آج ایک ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھینچ کر لایا چونکہ انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی رسول کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور جھنڈا انھیں دیا چنانچہ قلعہ سے مرحب تلوار لہراتا ہوا نمودار ہوا اور وہ یہ رجز پڑھ رہا تھا:

قد علمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اذا الحروب اقبلت تلھب

پورا خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش بہادر اور تجربہ کار ہوں جس وقت کہ جنگیں شعلہ زن ہوں، جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ رجز پڑھا۔

انا الذی سمتنی امی حیدرہ

کلیث غابات کریہ المنظرہ

او فیھم بالصاع کیل السندرہ

میں وہ ہوں کہ جس کا نام میری ماں نے حیدر (شیر) رکھا ہے میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ جنگلات کا شیر جو نہایت ڈراؤنہ سماں پیش کر رہا ہوتا ہے میں صاع سے پیمانہ پورا پورا ناپ کے دیتا ہوں۔

چنانچہ حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے تلوار سے مرحب کا سر کچل دیا اور فتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دست راست پر ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۲۷ ... حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا جب ہم خیبر پہنچے دیکھا کہ اہل خیبر کدالیں اور پھاوڑے لئے اپنے کھیتوں کی طرف جا رہے ہیں جب اہل خیبر نے ہمیں دیکھا کہنے لگے: بخدا محمد اور اس کا لشکر آ گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے نعرہ تکبیر لگا کر فرمایا: جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں اس قوم کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۲۸ ... حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ صبح صبح خیبر پہنچے تو یہ آیت تلاوت کی:

"انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین"

جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو اس قوم کی وہ صبح بہت ہی بری ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۲۹ ... "مسند ابی لیلی" رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں یہودیوں کی طرف ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر قلعہ فتح کرے گا میرے پاس علی کو بلاؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پکڑ کر لائے گے چونکہ انہیں آشوب چشم کی شکایت تھی دیکھ نہیں سکتے تھے آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور شفا پانے کی دعا کی پھر جھنڈا نھیں دیا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر چل پڑو چنانچہ لشکر کا آخری سپاہی ان سے ملنے نہیں آیا تھا حتیٰ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر قلعہ فتح کر دیا۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة ورجالہ ثقات

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا

۳۰۱۳۰ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس دن کے سوا کبھی امارت کی خواہش نہیں ہوئی چنانچہ مجھے از حد شوق ہوا کہ اس شرف کے لیے مجھے بلایا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہی کو جھنڈا دیا اور فرمایا جاؤ اور جنگ کرو یہاں تک کہ اللہ تمہارے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے دائیں بائیں توجہ نہیں دینی حضرت علی رضی اللہ عنہ لشکر کو لے کر چل پڑے اور چلتے وقت عرض کیا یارسول اللہ! میں کس چیز کی بنیاد پر جنگ لڑوں فرمایا: یہود سے لڑتے رہو تاوقتیکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ جب وہ شہادتین کا اقرار کریں گویا انھوں نے تم سے اپنی جانوں اور اموال کو بچالیا الا یہ کہ کوئی حق ان پر واجب ہو جائے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۳۱ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ جو کہ موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی اور ان کا بھائی ہے اور ان کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والا ہے کی طرف سے خبردار اللہ تعالیٰ نے تم سے کہا ہے: اے یہود کی جماعت اور اہل تورات بلاشبہ تم اسے اپنی کتاب میں پاتے ہو'' محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار '' محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفاروں کے خلاف بہت سخت ہیں الایۃ۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اور اس کتاب کا واسطہ دیتا ہوں جو تمہارے اوپر نازل کی گئی ہے تمہیں اس ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس نے قبل ازیں پہلے لوگوں کو من اور سلویٰ عطا کیا اور جس نے تمہارے آباء کے لیے دریا کو خشک کیا حتیٰ کہ تمہیں فرعون سے نجات دی اس کے عمل سے نجات دی مگر یہ کہ تم مجھے خبر دو کہ کیا تم اپنی کتابوں میں پاتے ہو کہ تم محمد پر ایمان لاؤ گے رشد و ہدایت گمراہی سے ممتاز ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

رواہ ابن اسحاق و ابو نعیم

۳۰۱۳۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے خیبر فتح کر دیا میں نے کہا: یارسول اللہ! اب ہم کھجوروں سے شکم سیر ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

باغات بٹائی پر دینا

۳۰۱۳۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کی زمین اور باغات اہل خیبر کو اس شرط پر دے دیئے کہ وہ ان کے اموال میں رسول اللہ ﷺ کے لیے کام کریں گے اور آپ کے لیے اس کا نصف ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۳۴ ..... مکحول کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تکیہ لگا کر کھانا کھایا ٹوپی پہنی اور چہرہ اقدس پر تازگی آگئی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۳۵ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مکہ میں میرا مال ہے اور میرا اہل و عیال بھی وہیں ہے میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں اور مجھے کھلی چھٹی دی جائے تاکہ آپ کے متعلق کچھ کہہ کر میں مال لے آؤں۔ رسول کریم ﷺ نے انھیں اجازت دے دی کہ جو جی چاہے کہو چنانچہ حجاج رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: تمہارے پاس جو کچھ ہے جمع کرو میں محمد اور اس کے ساتھیوں کی غنیمتیں خریدنا چاہتا ہوں چونکہ انھیں شکست ہو چکی ہے اور ان کے اموال چھین لیے گئے ہیں یہی افواہ مکہ میں عام کر دی مسلمان سن کر کبیدہ خاطر ہوئے جبکہ مشرکین فرحاں و شاداں ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو پریشانی کے عالم میں ٹانگوں میں کھڑے ہونے کی سکت باقی نہ رہی پھر اپنے غلام کو حجاج رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور کہلوا بھیجا کہ تیرا ناس ہو تو نے کیسی خبر لائی ہے اور تو کیا کہتا پھر رہا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خیر و بھلائی کا وعدہ کر رکھا ہے حجاج رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: ابو الفضل رضی اللہ عنہ کو سلام کہو اور ان سے کہو کہ مجھ سے کہیں خلوت میں ملیں میرے پاس ایسی خبر ہے جس سے وہ خوش ہو جائیں گے چنانچہ غلام واپس لوٹ آیا اور آتے ہی کہا: اے ابو الفضل خوش ہو جائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ خوشی سے اچھل پڑے حتیٰ کہ غلام کی پیشانی چوم لی پھر غلام نے حجاج رضی اللہ عنہ کا پیغام دیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غلام کو انعام میں آزادی سے سرفراز کیا۔ پھر طے شدہ امر کے مطابق حجاج رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کر لیا ہے اور اہل خیبر کے اموال غنیمت کی مد میں رکھے

ہیں۔اور مسلمانوں میں ان کے حصے تقسیم کردیئے ہیں رسول کریم ﷺ نے صفیہ بنت حیی کو اپنے لیے منتخب کیا ہے پھر صفیہ کو اختیار دیا کہ انھیں آزاد کردیں پھر چاہے تو آپ کی زوجیت میں رہے یا اپنے خاندان سے جاملے۔ چنانچہ صفیہ رضی اللہ عنہ نے یہ اختیار اپنایا کہ انھیں آزاد کیا جائے اور اپنی زوجیت میں لے لیا جائے البتہ میں نے یہ افواہی تدبیر محض اپنا مال حاصل کرنے کے لیے کی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی لہٰذا آپ تین دن تک یہ خبر مخفی رکھیں پھر جیسے چاہیں افشا کریں چنانچہ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے مال ومتاع جمع کیا جس میں زیورات بھی تھے بیوی نے حجاج رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا پھر حجاج رضی اللہ عنہ نے کوچ کرنے کی تیاری کی۔

تین دن کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے کہا: تمہارے خاوند نے کیا کیا بیوی نے کہا وہ تو فلاں دن یہاں سے روانہ ہوگیا ہے اے ابوالفضل اللہ تعالیٰ آپکو پریشان نہ کرے یقیناً یہ خبرسن کر ہم بھی پریشان ہوئے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بے یارومددگار نہیں چھوڑا جبکہ حالات وہی ہیں جو ہم چاہتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کو فتح میں دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے اگر تمہیں اپنے خاوند کی ضرورت ہے تو اس کے پاس چلی جاؤ۔ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا بخدا! میں آپ کو سچا سمجھتی ہوں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا میں سچ کہتا ہوں حقیقت وہی ہے جو میں نے تمہیں بتادی ہے پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ قریش کی ایک مجلس کے پاس گئے جبکہ قریش کہہ رہے تھے اے ابوالفضل تمہیں خیر وبھلائی ملے عباس رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: اللہ کا شکر ہے مجھے صرف اور صرف خیر وبھلائی ہی ملی ہے مجھے حجاج بن علاط نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کے لیے فتح کردیا ہے اور اس کے حصے بھی مسلمانوں میں تقسیم کردیئے ہیں اور رسول کریم ﷺ نے صفیہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے حجاج نے مجھ سے مطالبہ کیا تھا کہ میں تین دن تک حقیقت حال مخفی رکھوں وہ تو اس طرح کی افواہ پھیلا کر اپنا مال یہاں سے لے جانا چاہتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی پریشانی کو مشرکین پر پلٹ دیا اور مسلمان یہ خبر سن کر فرحاں وشاداں ہوگئے مسلمان جمگھٹا بنا کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو حقیقت حال سے آگاہ کیا سن کر مسلمان خوش ہوگئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ والطبرانی وابونعیم وابن عساکر وروی النسائی بعضہ

غزوہ حدیبیہ

۳۰۱۳۶..... واقدی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیبیہ کی فتح سے بڑھ کر اسلام میں کوئی اور فتح عظیم نہیں۔ لیکن اس دن مسلمانوں کی آراء کوتاہ تھیں بندے تو جلد باز ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ جلد بازی سے پاک ہے حتیٰ کہ معاملات رب تعالیٰ کے مرضی کے مطابق ہوئے میں نے سہیل بن عمرو کو حجۃ الوداع کے موقع پر دیکھا کہ وہ ذبح گاہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا اونٹوں کو آپ کے قریب کررہا تھا جبکہ آپ ﷺ اپنے دست اقدس سے اونٹوں کا نحر کررہے تھے پھر حجام کو بلوا کر سر منڈوایا۔ میں نے سہیل کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے بال مبارک چن رہا تھا میں نے اسے دیکھا آپ کے موئے مبارک وہ اپنی آنکھوں پر لگا رہا تھا جبکہ مجھے حدیبیہ کے دن اس کی وہ بات بھی یاد ہے کہ وہ معاہدہ نامہ کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھوانے سے انکار کررہا تھا اور محمد رسول اللہ ﷺ لکھوانے سے بھی انکار کررہا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس نے سہیل کو اسلام کی ہدایت سے مالا مال کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۳۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ صلح کی اور انھیں کچھ دیا بھی اگر اللہ کے پیغمبر ﷺ مجھ پر کسی اور شخص کو امیر مقرر کرتے اور وہ وہی کچھ کرتا جو اللہ کے پیغمبر نے کیا ہے میں قطعاً اس کی بات سنتا اور نہ اس کی اطاعت کرتا، آپ ﷺ نے مشرکین کی یہ شرط تسلیم کرلی کہ کفار سے جو شخص مسلمانوں سے آملے گا مسلمان اسے واپس کردیں گے اور اور جو شخص کفار سے جاملے گا کفار اسے واپس نہیں کریں گے۔ رواہ ابن سعدہ وسند صحیح

۳۰۱۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر صلح سے قبل کچھ غلام رسول اللہ ﷺ کی طرف نکل کر آئے آپ ﷺ کو ان

غلاموں کے آقاؤں نے خط لکھا کہ یہ لوگ تمہارے دین میں راغب ہوکر نہیں آئے وہ تو غلامی سے بھاگ کر تمہارے پاس آئے ہیں کچھ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ان کے آقاؤں نے سچ کہا ہے آپ انھیں واپس کردیں رسول کریم ﷺ سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت قریش! میں تمہیں حق بات سے باز رہتے کیوں دیکھ رہا ہوں حتیٰ کہ رب تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کردے جو تمہاری گردنیں مارے آپ ﷺ نے ان غلاموں کو واپس کرنے سے انکار کردیا اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ بندے ہیں جبکہ صلح کے بعد کچھ اور غلام نکل کر آپ کے پاس آئے آپ نے شرط معاہدہ کے مطابق انھیں کفار کی طرف واپس کردیا۔ رواہ ابو داؤد وابن جریر وصححہ والبخاری ومسلم والضیاء

۳۰۱۳۹ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کو بیت اللہ میں جانے سے روک دیا گیا تو آپ نے اہل مکہ کے ساتھ صلح کردی اور اس کی شرائط میں یہ تھا کہ آئندہ صرف تین دن رہیں مسلمان تلواریں نیام میں کرکے آئیں اہل مکہ سے اپنے ساتھ کسی شخص کو نہیں لے کر جائیں گے اور جو شخص مکہ میں رہنا چاہے، اسے نہیں روکیں گے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ شرائط لکھو و چنانچہ معاہدہ نامہ کی ابتداء یوں کی: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے مشرکین نے اسے پر اعتراض کیا کہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپ کی اتباع کر لیتے البتہ یوں لکھو"محمد بن عبداللہ" آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ محمد رسول اللہ مٹا دو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بخدا! میں نہیں مٹاؤں گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ جگہ مجھے دکھاؤ چنانچہ آپ نے اپنے دست اقدس سے مٹا دیا اور اس کی بجائے ابن عبداللہ لکھوایا چنانچہ تین دن تک قیام کیا جب تیسرا دن ہوا مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہو: آج شرط کا تیسرا اور آخری دن ہے لہٰذا ان سے کہو کہ چلے جائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا: آپ نے فرمایا: جی ہاں چنانچہ آپ یہاں سے کوچ کر گئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۴۰ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر حدیبیہ اترے جو لوگ پہلے پہنچے انھوں نے پانی پی لیا جبکہ بعد میں آنے والوں کے لیے پانی نہ بچا نبی کریم ﷺ کنویں پر بیٹھے پھر ڈول منگوایا پانی لیا اور کلی کرکے کنویں میں پانی ڈالا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی چنانچہ کنویں کا پانی وافر ہوگیا حتیٰ کہ سب لوگ سیراب ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۴۱ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ (۱۴۰۰) سو تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۴۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کی تعداد پندرہ (۱۵) سو تھی۔ ابونعیم فی المعرفة

۳۰۱۴۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد ۱۴ سو تھی اس دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم آج اہل زمین میں سب سے افضل ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة وابونعیم

حدیبیہ کے مقام پر کرامت کا ظہور

۳۰۱۴۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگوں کو شدت پیاس نے سخت تنگ کیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ ان کی گردنیں جھڑ جائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ہم ہلاک ہوگئے آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں میرے ہوتے ہوئے تم ہلاک نہیں ہوگے پھر آپ نے ڈول میں ہاتھ ڈالا ڈول میں مد بھر پانی تھا اس میں انگلیاں پھیلا دیں قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کیا ہے میں نے کنویں میں پھوٹ پھوٹ کر پانی جاتے دیکھا جو آپ ﷺ کی انگلیوں کے بیچ سے نکل رہا تھا آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے زندہ ہوجا پھر ہم نے سیر ہوکر پانی پیا اور اپنی سواریوں کو بھی پلایا اپنی مشکیزے بھی بھر لئے رسول کریم ﷺ ہمیں دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا نبی اور اس کا رسول ہوں جو شخص بھی صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا کسی نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس دن تمہاری تعداد کیا تھی؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم چودہ سو (۱۴۰۰) تھے اگر یہ لوگ متی جاتے تو ان کے لیے کافی ہوتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۴۵ ''مسند جریر بجلی'' جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام عُمیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو قریش کی طرف سے خبر ملی کہ انھوں نے خالد بن ولید کی کمان میں کچھ شہسوار رسول اللہ ﷺ کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لیے بھیجے رسول کریم ﷺ نے ان سے مڈبھیڑ کرنا اچھا نہ سمجھا آپ ﷺ ان پر رحم دل تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کون شخص ہے جو متبادل راستے میں ہماری راہنمائی کرے گا؟ میں نے عرض کیا: میرا باپ آپ پر فدا ہو اس کام کے لیے میں تیار ہوں۔ چنانچہ ہم نے یہ راستہ چھوڑ دیا اور متبادل راستے پر چلتے ہوئے ہم حدیبیہ آن پہنچے حدیبیہ ایک کنواں ہے اس میں آپ نے ایک یا دو تیر ڈالے پھر کنویں میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا حتیٰ کہ پانی اتنا اوپر آ گیا کہ اگر ہم چاہتے چلو بھر لیتے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۱۴۶ ناجیہ بن جندب بن ناجیہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام عُمیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو خبر پہنچی کہ قریش نے خالد بن ولید کی کمان میں گھوڑ سواروں کا لشکر دے کر رسول کریم ﷺ کی راہ میں رکاوٹ بنانے کے لیے بھیجا آپ ﷺ نے ان کے مدمقابل ہونا اچھا نہ سمجھا آپ کو ان پر رحم بھی آ رہا تھا آپ نے فرمایا: کون شخص ہمیں متبادل راستے پر لے جائے گا میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اس کام کے لیے میں تیار ہوں چنانچہ میں لشکر کو متبادل راستے پر لے کر چلا اور یوں ہم راستہ طے کرتے ہوئے حدیبیہ آ پہنچے۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک یا دو تیر کنویں میں ڈالے پھر اس میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا اگر ہم چاہتے اپنے پیالے بھر لیتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابونعیم

۳۰۱۴۷ ''رفاعہ بن عرابہ جہنی کی روایت ہے کہ جب ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مقام کدید پہنچے تو کچھ لوگ آپ ﷺ سے اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت چاہنے لگے آپ ﷺ انھیں اجازت دیتے رہے اور فرمایا: اس درخت کا کیا حال ہے جو اللہ کے رسول کے قریب ہے وہ غم سے نڈھال ہے اس کے بعد ہم نے جسے بھی دیکھا وہ رو رہا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی آپ سے اجازت چاہے وہ بے وقوف ہے پھر رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں قسم کھاتا ہوں آپ جب قسم اٹھاتے یوں کہتے: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے تم میں سے جو شخص بھی دولت ایمان سے بہرہ مند ہوا اور پھر وہ درستی پر رہے جنت میں جائے گا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا اور انھیں کوئی عذاب نہیں ہوگا میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں اسوقت تک نہیں داخل ہو گے جب تک تم جنت کا حق نہیں ادا کرو گے یہی حال تمہاری بیویوں اور اولاد کا ہے پھر جب نصف رات یا تہائی رات گذر چکی فرمایا: اللہ تعالیٰ اسوقت آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے اور کہتا ہے: مجھ سے جو شخص بھی مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں، جو بھی مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جو بھی مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے میں اس کی بخشش کرتا ہوں حتیٰ کہ اسی حال میں فجر ہو جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن خزیمۃ وابن حبان والطبرانی

۳۰۱۴۸ ''مسند سلمہ بن اکوع'' ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے آپ ﷺ نے سو اونٹوں کا نحر (ذبح) کیا ہم تعداد میں سترا سو (۱۷۰۰) تھے ہمارے پاس اسلحہ اور گھوڑے بھی تھے آپ کے اونٹوں میں ابوجہل کے اونٹ بھی تھے آپ حدیبیہ جا اترے وہیں قریش نے صلح کی کہ یہی جگہ ہدیوں کے ذبح کرنے کا مقام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۴۹ ایاس بن سلمہ اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب بن عبدالعزیٰ اور مکرز بن حفص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ آپ سے صلح کریں جب رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سہیل بھی ہے تو فرمایا: مشرکین نے تمہارے معاملے کو اور آسان کر دیا ہے تمہارے پاس رشتہ داری کا واسطہ لے کر صلح کرنے آئے ہیں لہٰذا قربانی کے اونٹوں کو اٹھاؤ اور زور زور سے تلبیہ کہو شاید یوں ان کے دل نرم ہو جائیں چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تلبیہ کیا جس سے مضافات کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور صلح کی درخواست کی چنانچہ لوگ اسی لے دے میں مصروف تھے کہ مسلمانوں میں بھی کچھ مشرکین تھے اور مشرکین میں بھی کچھ مسلمان تھے ابوسفیان نے معاہدہ توڑ ایکا یک دیکھتے ہیں کہ وادی جنگجوؤں اور اسلحہ سے اٹی پڑی ہے سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چھ مشرکین کو ہانکتے ہوئے لے آیا جبکہ وہ مسلح تھے وہ اپنے نفع ونقصان سے یکسر بے نیاز تھے میں انھیں ہانکتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا

آپ ﷺ نے ان سے سازوسامان چھینا اور نہ انھیں قتل کیا بلکہ معاف کر دیا ہم چھٹا مار کر مشرکین کے قبضے سے مسلمانوں کو چھڑا لائے ان کے قبضے میں ایک مسلمان بھی نہ چھوڑا پھر قریش نے سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبدالعزی کو صلح کے لیے بھیجا جبکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو صلح کے لیے بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صلح نامہ لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ساتھ صلح کی ہے ان شرائط پر کہ دھوکا دہی اور چوری چکاری نہیں ہوگی یہ کہ محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا تجارت کی غرض سے مکہ آئے وہ امن میں ہوگا اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہوگا قریش میں سے کوئی شخص اگر مصر یا شام جاتے ہوئے مدینہ سے گزرے اور وہ تجارت کے لیے جا رہا ہوں وہ امن میں ہوگا اور اس کی جان اور مال محفوظ ہوگا یہ کہ قریش میں سے کوئی شخص اگر محمد کے پاس چلا جائے اسے واپس کیا جائے گا اور محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص قریش کے پاس آ جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا اس شرط پر مسلمانوں کا غصہ دوبالا ہو گیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے جو شخص قریش کے ساتھ جا ملے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے اور ان میں سے جو شخص ہمارے پاس آ جائے ہم اسے واپس کر دیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب اور نمایاں کرنا چاہتا ہے نیز صلح نامہ میں یہ شرط بھی رکھی گئی کہ اس سال واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور اسی مہینہ میں آئیں ہمارے پاس گھوڑوں پر سوار اور مسلح ہو کر نہ آئیں البتہ مسافر جتنا سامان ساتھ رکھ سکتے ہیں تین دن تک رہیں پھر واپس چلے جائیں یہ کہ ذبح کے اونٹوں کے لیے یہی جگہ ہو ہمارے پاس نہ لائیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہم اونٹوں کو ہانکتے ہیں تم انھیں آگے سے واپس کرنا چاہتے ہو۔

۳۰۱۵۰ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو یا تیرہ سو تھی اس دن قبیلہ اسلم مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم فی الفرقۃ

۳۰۱۵۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صلح کی ان میں سے ایک سہیل بن عمرو بھی تھا نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا: ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہی لکھو جو ہم جانتے ہیں یعنی "باسمک اللھم" آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو: محمد رسول اللہ کی جانب سے قریش نے کہا: اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے آپ کا اعتبار کر لیتے البتہ اس کی بجائے محمد بن عبداللہ لکھو آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو: محمد بن عبداللہ قریش نے نبی کریم ﷺ پر یہ شرط عائد کی کہ آپ کے ساتھیوں میں سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور جو شخص ہم میں سے آپ کے پاس چلا جائے گا آپ اسے واپس کرنے کے مجاز ہوں گے صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم یہ شرط بھی لکھ دیں؟ فرمایا: جی ہاں ہم میں سے جو شخص ان کے پاس چلا جائے اسے اللہ تعالیٰ دور کرے اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکال دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

مراسیل عروہ

۳۰۱۵۲ ... عروہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ حدیبیہ اترے قریش میں کھلبلی مچ گئی رسول اللہ کریم ﷺ نے کسی آدمی کو مکہ بطور ایلچی بھیجنا چاہا آپ نے اس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا تاکہ انھیں بھیجیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں قریش پر لعنت بھیجتا ہوں بنی کعب کا کوئی شخص مکہ میں نہیں جو مجھے اذیت پہنچانے پر غصہ ہو آپ عثمان کو بھیج دیں چونکہ مکہ میں ان کے رشتہ دار ہیں وہ سفارت اچھی طرح سے کریں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہی کو قریش کی پاس بھیجا اور فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہم جنگ کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں نیز انھیں اسلام کی دعوت دو اور مکہ میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کے پاس جاؤ انھیں بشارت دو کہ فتح عنقریب نصیب ہونے والی ہے انھیں خبر دو کہ اللہ تعالیٰ عنقریب دین حق کو غالب کر دے گا حتیٰ کہ دین اسلام کا نام لیوا کوئی شخص نہیں چھپے گا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رخصت ہوئے اور مقام بلدح میں قریش کے پاس سے گزرے قریش نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ آپ رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ میں تمہیں دعوت اسلام دوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤں نیز میں تمہیں یہ خبر کرنے آیا ہوں کہ ہم لوگ کسی شخص سے جنگ کرنے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں قریش نے کہا: ہم نے تمہاری بات سن لی اپنا کام کرو اتنے میں امان بن سعید بن العاص کھڑا ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اپنے گھوڑے پر زین درست کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھوڑے پر سوار کیا آپ رضی اللہ عنہ کو پناہ دی اور خود ان کے پیچھے سوار ہو گیا حتیٰ کہ مکہ آن پہنچے پھر قریش نے بدیل بن ورقا خزاعی اور بنی کنانہ کے ایک شخص کو بھیجا پھر عروہ بن مسعود ثقفی آیا (پھر پوری حدیث ذکر کی) پھر عروہ قریش کے پاس آیا اور کہا: محمد اور اس کے ساتھی عمرہ کے لیے آئے ہیں لہٰذا انھیں بیت اللہ میں عمرہ کے لیے جانے دو پھر قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب بن عبد العزیٰ اور مکرز بن حفص کو صلح کے لیے بھیجا انھوں نے آ کر رسول کریم ﷺ کو صلح اور معاہدہ کی دعوت دی جب فریقین ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور مشرکین کے پاس جو مسلمان تھے وہ بھی صلح کے انتظار میں تھے اسی اثناء میں فریقین میں سے کسی شخص نے دوسرے فریق کو تیر مارا اور یوں جنگ چھڑ گئی فریقین ایک دوسرے پر تیر اور پتھر برسانے لگے چنانچہ فریقین نے ایک دوسرے کے ایلچیوں کو گرفتار کر لیا مسلمانوں نے سہیل بن عمرو اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا اور مشرکین نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھ جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو (مرمٹنے کی) بیعت کے لیے بلایا، ایک منادی نے اعلان کیا کہ جبرئیل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ہیں اور آپ کو بیعت کا حکم دیا ہے لہٰذا اللہ کا نام لے کر نکلو اور بیعت کرو مسلمانوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بیعت کے لیے لپک پڑے جبکہ رسول کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے کھڑے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس شرط پر بیعت کی کہ بھاگیں گے نہیں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو مرعوب کیا اور انھوں نے جن مسلمانوں کو گرفتار کر لیا تھا انھیں چھوڑ دیا اور صلح اور معاہدہ کی دعوت دینے لگے۔

مسلمان کہنے لگے جبکہ وہ حدیبیہ میں تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے واپس لوٹنے سے پہلے کہ عثمان رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی طرف ہم سے نکل کر جا چکے ہیں انھوں نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہوگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرا گمان نہیں کہ عثمان نے بیت اللہ کا طواف کیا ہو اور ہم یہاں محصور ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انھیں طوف کرنے میں کیا ممانعت ہے حالانکہ وہ بیت اللہ تک پہنچ گئے ہیں فرمایا: میرا گمان ہے کہ وہ طواف نہیں کرے گا تاوقتیکہ ہم سب مل کر طواف نہ کریں حتیٰ کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ واپس لوٹے۔ مسلمانوں نے کہا: اے ابو عبد اللہ کیا تم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم لوگ بدگمانی کا شکار ہوئے ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں ایک سال تک مکہ میں قیام کیے رہوں رسول اللہ ﷺ کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہیں کروں گا حالانکہ مجھے قریش نے طواف کی دعوت دی تھی میں نے طواف کرنے سے انکار کر دیا مسلمانوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ہم سے زیادہ حسن ظن رکھتے ہیں۔ رواہ ابن عسا کر وابن ابی شیبة

۳۰۱۵۳ ۔۔۔ابو اسامہ ہشام اپنے والد عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ حدیبیہ کی طرف نکل پڑے صلح حدیبیہ کا واقعہ شوال کے مہینہ میں رونما ہوا چنانچہ جب آپ ﷺ عسفان پہنچے تو آپ کو بنی کعب کا ایک شخص ملا اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے قریش کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انھوں نے اپنے تمام خاندان آپ کے خلاف جمع کر لیے ہیں اور انھیں گوشت میں بنایا گیا چورا کھلایا جاتا ہے وہ آپ کو بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں جب رسول کریم ﷺ عسفان میں نمودار ہوئے تو آپ ﷺ کی قریش کے چھوٹے سے لشکر سے مڈبھیڑ ہو گئی اس کی کمان خالد بن ولید کے ہاتھ میں تھی آپ نے خالد بن ولید کی خبر پاتے ہی راستہ تبدیل کر دیا حتیٰ کہ مقام غمیم پر پہنچے اور یہاں پہنچ کر لوگوں سے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: امابعد! قریش نے تمہارے خلاف انڈے بچے جمع کر لیے ہیں اور تمہیں بیت اللہ کے پاس جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ تم لوگ جو بہتر سمجھتے ہو مجھے مشورہ دو تم اہل مکہ کی سرکوبی کرنا چاہتے ہو یا ان قبائل کی جنھوں نے اہل مکہ کی معاونت کی ہے کی عورتوں اور بچوں پر چھاپہ مارنا چاہتے ہو یوں قریش ان کے معاونین شکست خوردہ ہو جائیں گے اگر اہل مکہ ہمارا پیچھا کریں گے رسوا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں ذلیل کرے گا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ اہل مکہ پر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کو غلبہ عطا کرے گا جبکہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! بخدا! ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہ انھوں نے اپنے نبی سے کہا تھا: تم

اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور جنگ لڑو ہم یہیں بیٹھے رہیں گے لیکن ہم یوں کہتے ہیں کہ آپ اور آپ کا رب جنگ کے لیے جائیں ہم آپ کے شانہ بشانہ لڑیں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ مکہ پہنچنے کے ارادہ سے چل پڑے جب حرم کے قریب پہنچے آپ کی جدعاء نامی اونٹنی بیٹھ گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اونٹنی تھک گئی جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا! اونٹنی نہیں تھکی اسے تو اسی ذات نے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے جس نے ہاتھیوں کو آگے جانے سے روک دیا تھا مجھے قریش حرم پاک کی تعظیم کی دعوت دیں اور مجھ سے آگے بڑھ جائیں ایسا نہ ہونے پائے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا جبکہ آپ گھاٹی میں دائیں طرف مڑ گئے اسی جگہ کو ذات الحنظل کہا جاتا ہے حتیٰ کہ آپ حدیبیہ میں آن پہنچے۔ جوں ہی حدیبیہ پہنچے لوگوں نے شدت پیاس کی شکایت کی جبکہ کنویں میں پانی برائے نام تھا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اسے کنویں میں گاڑ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کنویں میں تیر گاڑا کنواں پانی سے پھوٹ پڑا پانی کافی اوپر آ گیا حتیٰ کہ لوگ پانی سے سیر ہو گئے جب قریش نے شور سنا تو انھوں نے بنی حیس کا ایک شخص بھیجا یہ وہ لوگ تھے جو حرم کے جانوروں کی تعظیم کرتے تھے اس نے کہا: جانوروں کو بھیج دو جب اس نے مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب نہ سنا واپس قریش کے پاس چلا گیا اور کہا: اے میری قوم! مسلمانوں نے حرم کے جانوروں کو نشان زدہ کر کے لایا ہے ان کے گلوں میں قلائد ڈال رکھے ہیں قریش کو ڈرایا دھمکایا اور بیت اللہ کے پاس آنے والوں کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی قریش نے اسے سخت وسست کہا اور انھیں گالیاں دیں اور کہا: تو گنوار ہے اور اجڈ ہے ہم تجھ پر تعجب نہیں کرتے ہمیں خود اپنے اوپر تعجب ہے جو تمہیں قبل ازیں مسلمانوں کے پاس بھیجا میں تم یہیں بیٹھ جاؤ۔

پھر قریش نے عروہ بن مسعود ثقفی سے کہا: تم محمد کے پاس جاؤ اور اپنے پیچھے خیال رکھنا عروہ چل پڑا اور رسول کریم ﷺ کے پاس آ گیا اور کہا: اے محمد! میں نے عرب کا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تمہاری طرح چلا ہو تم اپنے نام لیواؤں کو لے کر آئے ہو اور اپنے خاندان کو ختم کرنا چاہتے ہو تمہیں معلوم ہے کہ میں کعب بن لوی کے پاس سے آ رہا ہوں انھوں نے چیتوں کی کھالیں پہن لی ہیں اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ تم جس طرح بھی ان سے تعرض کرو گے وہ اسی طرح تم سے پیش آئیں گے یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم جنگ وجدل کے لیے نہیں آئے البتہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں اور ذبح کے لیے جانور لائے ہیں تم اپنی قوم کے پاس جاؤ تمہاری قوم اونٹ پالتی ہے اور اونٹ لڑائی سے دور بھاگتے ہیں اب ان کے لیے جنگ میں کوئی بھلائی نہیں چونکہ جنگ ان میں سے چیدہ چیدہ افراد کو ہڑپ کر چکی ہے بیت اللہ تک پہنچنے میں میری رکاوٹ نہ ہونا کہ ہم عمرہ ادا کریں اور لائے ہوئے جانور ذبح کر لیں وہ میرے اور اپنے درمیان مدت مقرر کر دیں ان کی عورتیں اور بچے امن میں ہوں گے مجھے اور لوگوں کو چھوڑ دیں بخدا! میں اس دعوت پر میں ہر گورے اور کالے سے لڑوں گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ عطا کرے اگر لوگوں نے مجھے پالیا تو یہی ان کی چاہت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ دے دیا تو انھیں اختیار ہے (یا تو حد سے بڑھتے ہوئے جنگ کرتے رہیں یا اسلام میں داخل ہو جائیں عروہ یہ گفتگو سن کر واپس لوٹ گیا اور کہا: اے لوگو! تم جانتے ہو کہ سطح زمین پر مجھے تم سے زیادہ محبوب کوئی قوم نہیں تم میرے بھائی ہو اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو میں نے محبت میں تمہارے لیے لوگوں سے مدد طلب کی جب لوگوں نے تمہاری مدد نہ کی میں اپنے اہل وعیال کو لے کر تمہارے پاس آ گیا تا کہ تمہاری غمخواری کر سکوں بخدا! تمہارے بعد مجھے زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں تم جانتے ہو میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں میں نے بڑے بڑے سرداروں کو دیکھا ہے، اللہ کی قسم میں نے عقیدت تعظیم واجلال کا جو منظر محمد کے ساتھیوں میں دیکھا وہ کسی بادشاہ یا سردار کے ہاں نہیں دیکھا۔ جب تک اس کے ساتھی اجازت نہ لیں بات نہیں کرتے اگر محمد اجازت دے تب وہ بات کرنے پاتے ہیں، اگر وہ اجازت نہ دے خاموش رہتے ہیں، جب وہ وضو کرتا ہے تو اس کے غسالہ کو اس کے ساتھی سروں پر ملتے ہیں، جب قریش نے عروہ کی گفتگو سنی تو رسول کریم ﷺ کی طرف سہیل بن عمرو اور مکرز بن حفص کو بھیجا اور کہا: محمد کے پاس جاؤ اور دیکھو جو کچھ عروہ نے کہا ہے اگر سچ ہے تو اس سے صلح کر لو اور کہو کہ اس سال واپس چلے جائیں اور بیت اللہ کے پاس کوئی نہ جائے چنانچہ سہیل اور مکرز نبی کریم ﷺ کے پاس آ گئے حالات دیکھ کر صلح کی پیشکش کی آپ نے صلح قبول کر لی اور فرمایا لکھو، بسم اللہ الرحمن الرحیم: قریش نے کہا: بخدا! ہم یہ کسی طرح بھی نہیں لکھیں گے فرمایا کیوں؟ قریش نے کہا: ہم تو" بسمک اللھم "لکھیں گے فرمایا چلو یہی لکھو قریش نے بسم اللہ کے بجائے یہ کلمات لکھے پھر فرمایا: لکھو یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا ہے قریش نے کہا: بخدا! ہمیں تو اسی میں اختلاف ہے فرمایا: پھر میں کیا لکھوں قریش نے

کہا: محمد بن عبداللہ لکھو یہی بہتر ہے فرمایا یہی لکھو“ چنانچہ یہی لکھا گیا ان کی شرائط میں تھا کہ دھوکا اور فریب نہیں ہوگا یہ کہ جو شخص تمہارے پاس چلا جائے گا تم اسے واپس کرو گے اور جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے ساتھ داخل ہوگا وہ میری شرائط میں برابر کا شریک ہوگا قریش نے بھی یہی بات کہی بنو کعب نے کہا: یارسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ ہیں، جبکہ بنو بکر نے کہا: ہم قریش کے ساتھ ہیں اسی اثناء میں ابو جندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے آئے مسلمانوں نے کہا: ابو جندل ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے حصہ میں ہے سہیل نے کہا: یہ میرے حصہ کا آدمی ہے پھر کہا: چلو صلح نامہ پڑھو۔ چنانچہ صلح نامہ کی رو سے ابو جندل رضی اللہ عنہ مشرکین کے حصہ میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو جندل! یہ ہے تلوار اور وہ بھی تو ایک آدمی ہے سہیل نے کہا: اے عمر تم نے مجھ پر ظلم کیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے مجھے ہبہ کردو سہیل نے انکار کیا فرمایا: چلو اسے میری پناہ میں دے دو اس کا بھی انکار کیا مکرز نے کہا: اے محمد ﷺ میں نے اسے تمہاری پناہ میں دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

حدیبیہ کے سفر کا تذکرہ

۳۰۱۵۴ خالد بن مخلد، عبدالرحمن بن عبدالعزیز انصاری ابن شہاب عروہ بن زبیر کہتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر سول کریم ﷺ اٹھارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ سے نکلے آپ نے خزاعہ سے ناجیہ کو بطور جاسوس روانہ کیا جب آپ غدیر اشطاط پر پہنچے تو آپ کے جاسوس نے یہ اطلاع دی کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی نے آپ کے لیے لشکر عظیم جمع کر لیا ہے وہ آپ کے سفر کی خبر سن چکے ہیں میں نے انھیں اجتماعی طور پر کھاتے پیتے چھوڑا ہے۔ نیز خالد بن ولید مقدمہ الجیش کے سواروں کو لے کر آ چکا ہے رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ تمہیں قریش کی خبر معلوم ہو چکی ہے نیز خالد بن ولید بھی مقدمہ الجیش کے ساتھ مقام غمیم میں آن پہنچا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم یہ رائے دیتے ہو کہ ہم اپنی راہ پر چلتے جائیں اور جو ہماری راہ میں رکاوٹ ہے اس سے جنگ کریں یا یہ رائے دیتے ہو کہ ہم متبادل راستہ اختیار کرلیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! حقیقت میں فیصلہ آپ کا فیصلہ ہے۔ اور قابل عمل رائے آپ ہی کی رائے ہے چنانچہ مسلمانوں نے متبادل راستہ اختیار کیا حتیٰ کہ خالد بن ولید نے مسلمانوں کی غبار بھی نہ پائی حتیٰ کہ آپ ﷺ کو لئے ہوئے اونٹنی مقام بلدح پر پہنچی اور بیٹھ گئی آپ نے فرمایا: اونٹنی بیٹھ گئی چنانچہ اونٹنی اٹھنے نہیں پاتی تھی لوگوں نے کہا: اونٹنی بیٹھ گئی آپ نے فرمایا: بخدا! یہ اس کی عادت نہیں البتہ اسے ہاتھیوں کو روکنے والے نے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے پھر آپ نے فرمایا: بخدا! قریش مجھ سے جس ایسے امر کی درخواست کریں گے کہ جس میں شعار اللہ کی تعظیم ہوتی ہو میں ضرور اسکو منظور کروں گا یہ کہہ کر اونٹنی کو کوچا دیا فوراً اٹھ کھڑی ہوئی وہاں سے ہٹ کر آپ نے حدیبیہ میں قیام کیا گرمی کا موسم تھا پیاس کی شدت ہوئی پانی قلیل تھا گڑھے میں جس قدر پانی تھا وہ کھینچ لیا گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اسے گڈھے میں گاڑ دو اسی وقت پانی جوش مارنے لگا اور پورا لشکر سیراب ہو گیا۔

اسی دوران بدیل بن ورقاء خزاعی آپ کے پاس سے گزرا اور اس کے ساتھ اس کی قوم کے چند سوار بھی تھے بدیل نے کہا: اے محمد! آپ کی قوم (قریش) نے نواحی حدیبیہ میں پانی کے بڑے بڑے چشموں پر آپ کے مقابلہ کے لیے لشکر عظیم جمع کیا ہے کہ آپ کو کسی طرح مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں کھاتے پیتے ہیں (یعنی طویل قیام کا ارادہ ہے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بدیل، ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں تاکہ بیت اللہ کا طواف کریں اگر وہ چاہیں تو میں ان کے لیے صلح کی ایک مدت مقرر کردوں اس مدت میں کوئی ایک دوسرے سے تعرض نہ کرے، اور مجھ کو اور عرب کو چھوڑ دیں اگر میں لوگوں پر غالب آ جاؤں تو چاہیں اس دین میں داخل ہو جائیں اگر بالفرض عرب غالب آ جائیں تو تمہاری تمنا پوری ہو گئی۔

بدیل نے کہا: یہ پیغام میں قریش تک پہنچائے دیتا ہوں حتیٰ کہ جب بدیل قریش کے پاس پہنچا تو انھوں نے پوچھا: کہاں سے آرہے ہو؟

کہا میں تمہارے پاس رسول کریم ﷺ کے پاس سے آیا ہوں اگر تم چاہو تو اس کی سنی ہوئی بات تمہیں کہوں چنانچہ قریش کے چند ناہنجار لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی بات سننے کی حاجت نہیں جبکہ سمجھدار اور دانا لوگوں نے کہا: نہیں بلکہ ہمیں خبر دو چنانچہ بدیل نے ساری بات سنائی اور مدت صلح کا بھی تذکرہ کیا۔

کفار قریش میں اس دن عروہ بن مسعود ثقفی بھی تھا اس نے اچھل کر کہا: اے جماعت قریش کیا تم مجھ سے کوئی بدگمانی رکھتے ہو کیا میں تمہارے لئے بمنزلہ باپ کے اور تم میرے لیے بمنزلہ اولاد کے نہیں کیا میں اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے لیے دعوت نہیں دے چکا؟ جب انھوں نے تمہاری مدد سے انکار کیا تو میں اپنی جان اور اپنی اولاد لے کر تمہارے پاس حاضر ہو گیا؟ قریش نے کہا: بلاشبہ تم نے یہ سب کچھ کیا عروہ نے کہا: لہٰذا یہ بدیل جو پیغام لایا ہے اور اسے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے اوپر پیش کیا ہے اسے بغیر لیت ولعل کے قبول کرو مجھے محمد کے پاس بھیجو تاکہ میں اس سے مل کر اس معاملہ میں گفتگو کروں قریش نے عروہ کو اجازت دی اور وہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: اے محمد یہ تمہاری قوم کعب بن لوی اور عامر بن لوی ہے یہ دودھ دینے والی اونٹنیوں کو لے کر آئے ہیں اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ آپ کو بیت اللہ میں نہیں جانے دیں گے حتی کہ تم ان کا صفایا نہ کر دوں آپ کو دو باتوں کا اختیار ہے (۱) یہ کہ تم اپنی قوم کو استحصال کر دو حتی کہ قوم کے کسی فرد کو باقی نہ چھوڑو (۲) اور یہ کہ آپ سلامتی میں رہیں اور قوم کو بھی سلامت رکھیں میں مختلف قوموں کے لوگ تمہارے ساتھ دیکھ رہا ہوں میں ان کے ناموں سے بھی واقف نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے چہرے دیکھے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غصہ میں عروہ کو گالی دی کہ تو لات کی شرمگاہ چوس، کیا ہم رسول کریم ﷺ کو چھوڑ دیں گے عروہ نے کہا: خدا کی قسم اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں بدلہ نہیں چکا۔ کا میں تمہیں ضرور جواب دیتا کسی وقت عروہ کو دیت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی مدد کی تھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے تھے عروہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا جب بھی کوئی بات کرتا تو رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر یہ حالت سخت ناگوار گزری اور نیزے سے عروہ کا ہاتھ پیچھے دھکیل دیا عروہ نے کہا: یہ کون ہے لوگوں نے جواب دیا: یہ مغیرہ بن شعبہ ہیں عروہ نے کہا: اے دھوکا باز یہ تم ہو کیا میں نے تیری دھوکا دہی کو عکاظ کے بازار میں نہیں صاف کیا نبی کریم ﷺ نے عروہ سے وہی بات کہی جو بدیل سے کہی تھی۔

عروہ واپس اپنی قوم کی طرف چل دیا اور آکر کہا: اے جماعت قریش میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں شام میں قیصر کے پاس گیا ہوں حبشہ میں نجاشی کے پاس گیا ہوں اور عراق میں کسریٰ کے پاس گیا ہوں خدا کی قسم میں نے ایسا عظیم بادشاہ کوئی نہیں دیکھا چنانچہ محمد کے ساتھیوں میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے یا اس کے سامنے کوئی آواز بلند کرے محمد کے وضو کے غسالہ پر اس کے ساتھی مرتے ہیں لہٰذا بدیل تمہارے پاس جو پیغام لایا ہے اسے بغیر کم وکاست کے قبول کر لو بلاشبہ اسی میں اچھائی ہے قریش نے عروہ سے کہا تم بیٹھ جاؤ پھر قریش نے بنی حارث بن مناف کے ایک شخص کو بلایا اسے حلیس کے نام سے پکارا جاتا تھا اس سے کہا: تم جاؤ اور حالات کا جائزہ لے کر آؤ چنانچہ حلیس چل پڑا رسول کریم ﷺ نے جب حلیس کو دیکھا فرمایا: یہ حلیس ہے اور اس کا تعلق ایسی قوم سے ہے جو بیت کی نذر کیے ہوئے جانوروں کی تعظیم کرتی ہے۔ لہٰذا اس کی راہ میں جانوروں کو کھڑا کر دو۔

اس کے بعد حلیس کے متعلق اختلاف ہے ابن شہاب کی روایت ہے کہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حلیس سے وہی بات کہی جو عروہ اور بدیل سے کہی تھی بعض کہتے ہیں کہ حلیس نے جونہی ہدی کے جانور دیکھے واپس لوٹ گیا اور قریش سے کہا: میں نے ایسی چیز دیکھی ہے کہ یہ لوگ صرف عمرہ کے لیے آئے ہیں پس ان کی راہوں میں رکاوٹ بننا بدبختی سے کم نہیں ہوگا قریش نے اس سے بھی کہا: تو بیٹھ جا پھر قریش نے مکرز بن حفص بن احنف جو کہ بنی عامر بن لوی سے تھا بھیجا جب نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھا فرمایا: یہ فاجر شخص ہے اور ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے آپ نے اس سے بھی وہی بات کہی جو بدیل عروہ اور اس کے ساتھیوں سے قبل ازیں کہی تھی مکرز نے قریش کو خبر کی اب کی بار قریش نے بنی عامر بن لوی سے سہیل بن عمرو کو بھیجا تاکہ وہی صلح کا معاملہ طے کرے۔ اس نے کہا: مجھے قریش نے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں صلح نامہ لکھوں جس پر میں اور آپ راضی ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لکھو! بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا: میں اللہ اور رحمن کو نہیں جانتا البتہ وہی لفظ لکھو جو ہم لکھا کرتے تھے یعنی ''باسمک اللھم'' مسلمانوں کو اس پر غصہ آیا اور کہا: ہم اس وقت تک صلح نامہ نہیں لکھتے جب تک تم رحمن اور رحیم کا اقرار نہ

کر لو سہیل نے کہا میں بھی صلح نامہ نہیں لکھوں گا حتی کہ میں یونہی واپس چلا جاؤں گا۔ رسول کریم ﷺ نے کاتب سے فرمایا: لکھو: باسمک اللھم یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا: سہیل نے کہا میں اس کا اقرار نہیں کرتا اگر میں آپ کو اللہ کا رسول مانتا آپ کی مخالفت نہ کرتا آپ کی نافرمانی نہ کرتا البتہ محمد بن عبداللہ لکھو مسلمانوں کو اس پر بھی گہرا غم وغصہ ہوا۔ آپ نے کاتب سے فرمایا: لکھو: محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو اتنے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ فرمایا: جی ہاں عرض کیا: پھر ہم کیوں اپنے دین کے معاملہ میں پستی کا مظاہرہ کریں۔ فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں میں ہرگز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک طرف کھڑے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوبکر! جواب دیا: جی ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انھوں نے بھی جواب دیا جی ہاں کہا: پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں اتنی پستی کا مظاہرہ کیوں کریں؟ فرمایا: اے عمر! اپنی رائے کو چھوڑ دو چونکہ نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا اور نبی کریم ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

صلح نامے کی شرائط میں یہ مندرجات تھے یہ کہ ہمارا کوئی شخص جو تمہارے دین پر ہو اور وہ تمہارے پاس آجائے تم اسے واپس کرنے کے مجاز ہو گے اور تمہارا جو آدمی ہمارے پاس آجائے گا ہم اسے واپس کریں گے آپ نے فرمایا: رہی یہ بات کہ ہمارا کوئی آدمی تمہارے پاس چلا جائے سو ہمیں اس کے واپس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں البتہ پہلی شرط ہمیں منظور رہے۔

اسی اثنا میں لوگ یہ شرط سن کر اس پر گفتگو کر رہے تھے اتنے میں حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹتے ہوئے نمودار ہوئے جبکہ ہاتھوں میں تلوار بھی اٹھا رکھی تھی جب سہیل نے ان کا اوپر اٹھایا کیا دیکھتا ہے کہ اس کا اپنا بیٹا ہے سہیل نے کہا: یہ ہمارے صلح نامہ کا پہلا فیصلہ ہوگا لہٰذا آپ اسے واپس کردیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سہیل ہم نے صلح نامہ ابھی مکمل نہیں کیا ہے سہیل نے کہا: میں کسی بات پر آپ کے ساتھ صلح نہیں کرتا حتی کہ تم لوگ اسے واپس نہ کردو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اسے واپس لے جاؤ، ابو جندل رضی اللہ عنہ نے نہایت حسرت سے مسلمانوں سے کہا: اے مسلمانو! کیا مجھے مشرکین کے پاس واپس لوٹایا جائے گا یوں مشرکین مجھے میرے دین میں سخت آزمائشوں میں مبتلا کردیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوجندل رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمٹ گئے جبکہ سہیل نے ابوجندل رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے یہ بھی تو ایک آدمی ہے اور تمہارے پاس تلوار ہے چنانچہ اس شرط کی پاداش میں مشرکین سے جو شخص بھی مسلمانوں کے پاس آتا آپ اسے واپس لوٹا دیتے یوں واپس جانے والوں کی اچھی خاصی جماعت اکٹھی ہوگئی ان میں حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے ساحل سمندر کے قریب ایک جگہ اقامت اختیار کرلی اور قریش کا جو قافلہ بھی شام تجارت کے لیے جاتا اسے لوٹ لیتے قریش نے تنگ آکر نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ جن لوگوں کو واپس کرتے رہے ہیں انھوں نے ہماری ناک میں دم کردیا ہے لہٰذا انھیں اپنے پاس بلوالو اور یوں اس کڑی شرط کا خاتمہ ہوا۔

ایک شرط یہ بھی تھی کہ اس سال آپ لوگ واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور ہدی کے جانور بھی لاسکتے ہیں نیز عمرہ کی غرض کے لیے آپ کو صرف تین دن قیام کرنے کی اجازت ہوگی اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ لوگوں کو حکم دیا کہ اٹھو جانوروں کو ذبح کرو سر منڈواؤ اور احرام سے حلال ہو جاؤ مگر بیت اللہ اور عمرہ کے شوق میں مسلمانوں میں سے کسی فرد نے حرکت تک بھی نہ کی آپ ﷺ یہ حالت دیکھ کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہوا جو میں انھیں تین مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ جانور ذبح کرو، سر منڈواؤ اور حلال ہو جاؤ مگر کسی نے حرکت تک نہیں کی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! پہلے آپ خود جانور ذبح کریں حجام کو بلا کر سر منڈوائیں اور حلال ہو جائیں آپ کی دیکھا دیکھی لوگ بھی ایسا کرنے پر مجبور ہوں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو دیکھ کر کود پڑے جانور ذبح کرنے لگے اور ایک دوسرے کے سر بھی مونڈنے لگے حتی کہ شدید ازدحام ہوگیا ابن شہاب کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستر اونٹ قربانی کے لیے لائے تھے پھر خیبر سے ملنے والا سارا مال غنیمت آپ ﷺ نے ان لوگوں میں تقسیم کیا جو صلح حدیبیہ میں شامل تھے مال کے اٹھارہ حصے کیے اور ہر سو آدمیوں کو ایک ایک حصہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۵۵ عطاء کی روایت ہے کہ ماہ ذی القعدہ میں نبی کریم ﷺ مہاجرین وانصار کے ساتھ عمرہ کے لیے تشریف لے گئے حتیٰ کہ جب آپ حدیبیہ پہنچے قریش نے رکاوٹ کھڑی کردی اور آپ کو بیت اللہ سے روک دیا فریقین میں نرم وگرم گفتگو ہوئی حتیٰ کہ قریب تھا کہ فریقین میں جنگ چھڑ جاتی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد پندرہ سو (۱۵۰۰) تھی آپ نے درخت کے نیچے بیعت لی۔ اسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے قریش سے معاہدہ کیا قریش نے کہا: ہم اس شرط پر معاہدہ کرتے ہیں کہ آپ قربانی اسی جگہ کریں گے حلق کروا کر واپس لوٹ جائیں حتیٰ کہ آئندہ سال ہم آپ کے لیے رکاوٹ نہیں بنیں گے اور بیت اللہ تین دن کے لیے آپ کے لیے خالی چھوڑ دیں گے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا آپ عکاظ چلے گئے وہیں تین دن قیام کیا پھر واپس لوٹ گئے قریش نے ایک شرط یہ بھی طے کی تھی کہ آپ تلوار کے سوا اسلحہ نہیں لا سکتے آپ اپنے ساتھ اہل مکہ کا کوئی شخص لے کر باہر نہیں جائیں گے ورنہ آپ کو قربانی کرنی ہو گی حتیٰ کہ اگلے سال آپ ﷺ انہی دنوں مکہ داخل ہوئے اور اپنے ساتھ قربانی کے جانور بھی لائے لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لقد صدق اللّٰہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام انشا اللّٰہ آمنین.

''بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا ہے جو مطابق واقع کے ہے تم لوگ انشاء اللہ امن کے ساتھ مسجد میں ضرور جاؤ گے۔''

نیز یہ آیت بھی نازل فرمائی:

الشھر الحرام بالشھر الحرام

حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے بدلے میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا کہ مسجد میں اگر قریش آپ سے جنگ کریں تو آپ کے لیے بھی مسجد میں جنگ کرنا حلال ہے حدیبیہ میں صلح کے بعد ابو جندل بن سہل بن عمرو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے گھسٹ گھسٹ کر آئے انھیں باپ سہیل بن عمرو نے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا آپ ﷺ نے ابو جندل رضی اللہ عنہ باپ کو واپس کردیئے۔ رواہ ابن ابی

۳۰۱۵۶ عطاء کی روایت ہے کہ حدیبیہ والا دن آئندہ سال رسول اللہ ﷺ حرم پاک میں پڑاؤ کا دن تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

غزوہ فتح مکہ

۳۰۱۵۷ ''مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ'' حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال ابو قحافہ کی ایک بیٹی گھر سے باہر نکلی کچھ گھڑ سواروں کی اس سے ملاقات ہوئی اور کسی شخص نے اس کے گلے سے چاندی کا ہار چھین لیا جب رسول کریم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ میری بہن کا ہار برآمد کیا جائے بخدا! کسی شخص نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات کا جواب نہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے دوسری بار یہی گذارش کی مگر اب کی بار بھی کسی نے جواب نہ دیا، یہاں آپ رضی اللہ عنہ نے بہن سے کہا: اے بہن اپنے ہار کو اللہ کی راہ میں باعث ثواب سمجھو بخدا! آج لوگوں میں امانتداری کا احساس کم ہے۔

رواہ البیھقی فی الدلائل

۳۰۱۵۸ زہری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے آپ نے صفوان بن امیہ، ابوسفیان بن حرب اور حارث بن ہشام کو پیغام بھیجا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے اور میں انھیں جانتا ہوں کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا تھا: ''**لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰہ لکم وھو ارحم الراحمین** '' آج تمہارے اوپر کوئی بازپرس نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری

مغفرت کرے اور وہ رحم کرنے والا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر مجھے رسول اللہ ﷺ سے حیاء آنے لگی کہ میں نے کیا بات کہہ دی۔
رواہ ابن عساکر

۳۰۱۵۹ ...عبدالرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن کپڑے پہنے پھر میں گھر سے چل پڑا اور نبی کریم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی جبکہ آپ بیت اللہ سے باہر تشریف لا رہے تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں کیا کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعتیں نماز ادا کی ہے۔ رواہ ابن سعد الطحاوی

۳۰۱۶۰ ''مسند عثمان'' معان بن رفاعہ سلامی، ابوخلف اعمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ابن ابی سرح تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابن ابی سرح کو پائے وہ اس کی گردن اڑادے اگرچہ وہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ کیوں نہ چمٹا ہو عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ جو معاملہ عام لوگوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ ابن ابی سرح کے ساتھ بھی کیا جائے ابن ابی سرح نے ہاتھ آگے بڑھایا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا، پھر ہاتھ بڑھا کر اس سے بیعت لی اور اسے امن دیا پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا جب میں نے اس سے اعراض کیا تم مجھے دیکھ نہیں رہے تھے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں اشارہ کیوں نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں اشارے اور کنایات کی اجازت نہیں اور نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ خیانت کے لئے اشارہ کرے۔ رواہ ابن عساکر ومعان بن رفاعۃ ضعیف

۳۰۱۶۱ ... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے جبکہ بیت اللہ کے آس پاس تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت تھے جن کی اللہ کے سوا پوجا کی جاتی تھی رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تو یہ بت اوندھے منہ کردیئے گئے پھر فرمایا: حق آیا اور باطل بھاگ نکلا بیشک باطل بھاگنے کا سزاوار ہے۔ پھر رسول کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں بیت اللہ میں ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی تصویریں دیکھیں بایں طور کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں قسمت کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مشرکین کا ناس کرے ابراہیم علیہ السلام تیروں سے قسمت نہیں معلوم کرتے تھے پھر آپ نے زعفران منگوا کر ان تصویروں کو مسخ کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فتح مکہ کے موقع پر سیاہ رنگ کا عمامہ

۳۰۱۶۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۶۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں تصویریں رکھنے سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر حکم دیا جبکہ آپ بطحاء میں تھے کہ کعبہ میں جاؤ اور جو تصویر بھی پاؤ اسے مٹادو چنانچہ آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک کہ ہر تصویر مٹا نہ دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۶۴ حارث بن غزیہ انصاری کی روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ فتح کے بعد ہجرت نہیں۔ اب بس ایمان ہی بہت ہے اور جہاد ہے متعہ نسواں حرام ہے متعہ نسواں حرام ہے پھر دوسرے دن فرمایا: اے خزاعہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم کسی شخص کو قتل کردو گے میں اس کی دیت دوں گا میں اس شخص سے بڑھ کر کسی کو اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہیں سمجھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال سمجھے یا غیر قاتل کو قتل کرے۔ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور دوسرے دن فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں جانتا ہوں کہ مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت والی جگہ ہے اور امن والی جگہ ہے نیز اللہ تعالیٰ کو محبوب تر ین جگہ ہے اگر مجھے اس شہر سے نہ نکالا جاتا میں یہاں سے نہ نکلتا اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کی جھاڑیاں کاٹی

جائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! سوائے اذخر گھاس کے جو سناروں کے لیے لائی جاتی ہے چھتیں ڈھانپنے کے لیے کاٹی جاتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں سوائے اذخر کے مکہ کا شکار نہ بھگایا جائے مکہ میں گری پڑی چیز کو کوئی شخص اپنے لیے حلال نہ سمجھے البتہ اعلان کے لیے اٹھا سکتا ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابونعیم

۳۰۱۶۵ حارث بن مالک حضرت برصاء لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد تا قیامت جہاد ہوتا رہے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ابونعیم

فائدہ:...... اس حدیث کو اس طرح بھی مفہوم عام میں بیان کیا جاتا ہے "الجھاد ماض الی یوم القیامۃ" یعنی جہاد تا قیامت جاری رہے گا۔ از مترجم

۳۰۱۶۶...... "مسند مسور بن مخرمہ" ابن اسحاق، زہری عروہ بن زبیر مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عمرو بن سالم خزاعی مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس خزاعہ اور بنی بکر پر ہونے والے ظلم وزیادتی کے متعلق حاضر ہوا اور آپ کو خبر کرنے لگا اس نے اشعار بھی کہے تھے آپ کے پاس حاضر ہو کہ یہ اشعار کہے۔

لاھم انی ناشد محمدا
حلف ابینا وابیہ الا تلدا
فوالدا کنا وکنت ولدا
ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا
فانصر رسول اللّٰہ نصرا عبدا
فادع عباداللّٰہ یاتوا مددا
فیھم رسول اللّٰہ قد تجددا
فی فیلق کالبحر یجری مذبدا
ان قریشا اخلفوک الموعدا
ونقضوا میثاقک المؤکدا
وزعموا ان لست تدعواحدا
فھم اذل واقل عددا
قد جعلوالی بکداء مرصدا
ھم بیتونا بالوتیر ھجدا فقتلونا رکعاوسجدا

ترجمہ:...... اے اللہ! میں محمد ﷺ کو واسطہ دیتا ہوں کہ ہمارے باپ اوران کے باپ کا پرانا معاہدہ ہے ہم والد تھے اور آپ اولاد تھے وہیں ہم نے اسلام قبول کیا لہٰذا آپ ہم سے دست کش نہ ہوں اے اللہ کے رسول! ہماری مدد کیجئے اور اللہ کے بندوں کو کمک کے لیے بلوائیں انہی میں اللہ کے رسول موجود ہیں وہ یکسر الگ ہوئے ہیں جس طرح سمندر کا پانی جھاگ سے الگ ہو جاتا ہے قریش نے آپ کا معاہدہ توڑ دیا ہے اور آپ کا لیا ہوا پختہ عہد ختم کر دیا ہے چونکہ قریش کا دعویٰ ہے کہ آپ کسی کو اپنے ساتھ نہیں ملاتے یوں آپ بے یار و مددگار ہیں اور آپ کی تعداد بھی کم ہے قریش نے مقام کداء میں میرے لیے گھات لگا رکھی ہے انھوں نے ہمارے اوپر شب مارنے کی چال چلی حتیٰ کہ انھوں نے رکوع اور سجدے میں ہمیں قتل کیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو بن سالم تمہاری مدد کی جائے گی اتنے میں بادلوں کا ٹکڑا بھٹکتا ہوا فضا کے دوش پر تیرنے لگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بادلوں کے اس ٹکڑے نے بنی کعب کی مدد میں آسانی کر دی ہے اسی وقت رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تیار ہونے کا حکم دیا اور اپنے

کوچ کرنے کی خبر کو مخفی رکھا اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انھیں ہماری روانگی کی خبر نہ ہوحتیٰ کہ ان کے علاقے میں قریش کو آن لیا۔
رواہ ابن مندہ وابن عساکر

عبداللہ بن خطل کا قتل

۳۰۱۶۷ ... ''مسند سائب بن یزید'' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے دن عبداللہ بن خطل کو قتل کرتے دیکھا عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں تلے دبکا ہوا تھا وہاں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے نکالا اور اس کی گردن اڑادی گئی۔

۳۰۱۶۸ ... ''مسند سہل بن سعد ساعدی'' حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور اہل مکہ پر غلبہ حاصل ہوا تو میں اپنے گھر میں گھسا اور دروازہ بند کردیا پھر میں نے اپنا بیٹا عبداللہ بھیجا کہ محمد ﷺ سے میرے لیے امن کی درخواست کرے چونکہ مجھے ڈر ہے کہ میں قتل کردیا جاؤں گا عبداللہ بن سہیل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے باپ کو امن دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں اسے اللہ تعالیٰ کا امان ہے لہٰذا وہ سامنے آجائے پھر آپ نے اپنے پاس موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو بھی سہیل ملے اس کی طرف تخت نظروں سے نہ دیکھے سہیل کو اب باہر آجانا چاہیے چونکہ سہیل صاحب عقل اور صاحب شرف انسان ہے سہیل جیسا شخص اسلام سے غافل نہیں رہ سکتا وہ سمجھتا ہے کہ جہالت اس کے نفع میں نہیں ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جاکر اپنے والد کو خبر کی سہیل نے کہا بخدا! محمد جب چھوٹا تھا اس وقت بھی احسان کرتا رہا اور آج جب بڑا ہوا ہے تب بھی احسان کررہا ہے پھر سہیل آپ کے پاس آتے جاتے رہے پھر رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک رہے اور بالآخر جعرانہ کے مقام پر دولت اسلام سے سرفراز ہوئے اس دن رسول کریم ﷺ نے حنین کے مال غنیمت سے سو (۱۰۰) اونٹ سہیل کو دیئے۔ رواہ الواقدی وابن سعد وابن عساکر

۳۰۱۶۹ ... یحییٰ بن یزید بن ابی مریم سلولی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ کے پاس حارث بن ہشام آیا اور کہا: اے محمد! تم مختلف خاندانوں کے لوگوں کو لے کر آئے ہو اور ہمیں قتل کروانا چاہتے ہو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو یہ لوگ تم سے بہتر ہیں چونکہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۰ ... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن صفوان بن امیہ کی بیوی بغوم بنت معدل نے اسلام قبول کرلیا جبکہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھاگ نکلے اور ایک گھاٹی میں آچھپے اپنے غلام یسار سے بار بار کہتے کہ (جبکہ ان کے ساتھ غلام کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا) تیرا ناس ہو دیکھ ذرہ تجھے کوئی نظر آرہا ہے غلام نے کہا: یہ رہا عمیر بن وہب صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عمیر کو کیا کروں گا بخدا! یہ تو مجھے قتل کرنے آیا ہے اس نے میرے خلاف محمد کی مدد کی ہے عمیر رضی اللہ عنہ صفوان رضی اللہ عنہ کے پاس آن پہنچے صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمیر رضی اللہ عنہ! ابھی تک جو کچھ تو کر گزرا ہے اس پر بس نہیں کرتا اب مجھے قتل کرنے کے لیے یہاں تک آدھمکا ہے عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابووہب! میں تجھ پر فدا جاؤں میں ایسی ہستی کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہے۔

قبل ازیں عمیر نے رسول کریم ﷺ سے کہا تھا یارسول اللہ! میری قوم کا سردار بھاگ نکلا ہے تاکہ اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دے، وہ نہایت خوفزدہ تھا کہ آپ اسے امن نہیں دیں گے لہٰذا میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ اسے امن دے دیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ میں نے صفوان کو امن دے دیا۔ چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ صفوان کے پیچھے چل پڑے اور ان کے پاس پہنچ کر کہا: تمہیں رسول کریم ﷺ نے امن دے دیا ہے صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! میں اس وقت تک تیرے ساتھ نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم میرے پاس کوئی نشانی نہیں لے کر آؤ گے عمیر رضی اللہ عنہ نے واپس لوٹ کر رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: میرا عمامہ لیتے جاؤ آپ کا عمامہ وہی چادر تھی جسے رسول

کریم ﷺ اوڑھ کر مکہ میں داخل ہوئے تھے چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ دوبارہ عمامہ لیے صفوان رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکل پڑے اور جب ان کے پاس پہنچے کہا: اے ابو وہب! میں ایسی ہستی کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے افضل سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ بردبار ہے اس کی عزت تیری عزت ہے اس کی بزرگی تیری بزرگی ہے اس کی بادشاہت تیری بادشاہت ہے تمہارا خاندان ایک میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ بے خوف ہو کر میرے ساتھ چل پڑو۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خوف ہے کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے تمہیں اسلام کی دعوت دی ہے اگر تم اسلام میں داخل ہو جاؤ تو بہت اچھا ورنہ رسول ﷺ سے دو مہینوں کی مہلت لے لینا آپ ﷺ تمہیں مہلت دے دیں گے چونکہ آپ نہایت مہربان اور نہایت صلہ رحمی کرنے والے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے تمہارے پاس اپنی چادر بھیجی ہے یہ وہی چادر ہے جسے آپ اوڑھ کر مکہ میں داخل ہوئے تھے صفوان رضی اللہ عنہ نے چادر پہچان لی اور کہا: ہاں یہ وہی چادر ہے۔ چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ واپس ہوئے اور جب رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچے تو لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے صفوان رضی اللہ عنہ باہر ہی رک گئے؟ اور کہا: مسلمان دن میں کتنی نماز میں پڑھتے ہیں؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پانچ نمازیں پڑھتے ہیں پھر پوچھا: کیا مسلمانوں کو محمد نماز پڑھاتے ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو صفوان رضی اللہ عنہ نے چلا کر کہا: اے محمد! عمیر بن وہب میرے پاس تمہاری چادر لے کر آیا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ تم نے مجھے واپس لوٹ آنے کی دعوت دی ہے اگر تم راضی ہو تو ٹھیک ورنہ مجھے دو مہینے کی مہلت دے دو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! سواری سے نیچے اترو صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا، میں اس وقت تک نیچے نہیں اتروں گا جب تک تم معاملہ صاف نہ کر دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہیں چار ماہ تک مہلت ہے۔ صفوان رضی اللہ عنہ سواری سے نیچے اتر آئے۔

پھر آپ نے ھوازن پر چڑھائی کی جبکہ صفوان رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا آپ ﷺ نے صفوان رضی اللہ عنہ سے اسلحہ مستعار لینا چاہا۔ عرض کیا: کیا آپ خوشی سے اور رضامندی سے لینا چاہتے ہیں یا زبردستی رسول کریم ﷺ نے فرمایا بلکہ عاریۃ لینا چاہتا ہوں یہ اسلحہ یعنی ۱۰۰ (سو) زرہیں قابل واپسی ہوں گی چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ نے زرہیں عاریۃ دے دیں آپ ﷺ نے انہیں بھی حنین اور طائف ساتھ جانے کا حکم دیا چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ حنین اور طائف میں رہے پھر رسول ﷺ جعرانہ واپس آ گئے اسی اثناء میں آپ ﷺ مال غنیمت میں چل پھر رہے تھے اور صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور مال غنیمت سے بھری ہوئی گھاٹی کو دیکھے جا رہے تھے جو جانوروں بکریوں وغیرہ اموال سے اٹی پڑی تھی صفوان رضی اللہ عنہ بڑے انہماک سے مال غنیمت دیکھے جا رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کنکھیوں سے صفوان رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے پھر فرمایا: اے ابو وہب! کیا یہ گھاٹی مال سے بھری ہوئی تمہیں اچھی لگتی ہے؟ عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سارا مال تمہارا ہے پھر صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اتنی بڑی سخاوت کا مظاہرہ سوائے نبی کے کوئی نہیں کر سکتا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ چنانچہ اسی جگہ اور اسی لمحے اسلام لے آئے۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۱۷۱..... ابن عبادہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا جھنڈا ہر جگہ ہوتا تھا مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا حتیٰ کہ فتح مکہ کے دن قضاعہ کا جھنڈا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

عباس رضی اللہ عنہ کا سفر ہجرت

۳۰۱۷۲..... ''مسند ابن عباس'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول کی طرف مدینہ کی طرف نکلے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ مر الظہران کے مقام پر پہنچے وہاں آپ ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ رواہ البیھقی وابن عساکر

۳۰۱۷۳..... واقدی عبداللہ بن جعفر یعقوب بن عتبہ عکرمہ کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مقام

مرالظہران پر پہنچے حضرت عباس بن عبدالمطلب نے کہا: افسوس ہے قریش پر اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ مکہ میں عنوۃ (غلبہ پاکر) داخل ہوئے تو قریش پہ ہلاکت آئے گی میں نے رسول کریم ﷺ کا خچر پکڑا اور اس پر سوار ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: خطاب یا کسی اور شخص کو تلاش کر کے لے آؤ تا کہ اسے میں قریش کے پاس بھیجوں اور وہ آپ ﷺ سے آکر ملاقات کرلیں قبل ازیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں عنوۃ داخل ہوں عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بخدا! میں جھاڑیوں میں گھوم پھر کر کسی انسان کو ڈھونڈ رہا تھا یکایک میں نے باتوں کی آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: بخدا میں نے رات کو جگہ آگ جلتی دیکھی ہے بدیل بن ورقاء نے کہا: یہ تو قبیلہ خزاعہ ہے ابوسفیان نے کہا: خزاعہ کی تعداد بہت تھوڑی ہے انھیں اتنی زیادہ جگہوں میں آگ جلانے کی ہمت کیسے ہوئی اچانک میں دیکھتا ہوں کہ ابوسفیان ہے میں نے آواز دی: اے ابوحنظلہ! اس نے جواب دیا: جی ہاں اے ابوالفضل اس نے میری آواز پہچان لی اور کہا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا: تیری ہلاکت ہو یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور ان کے ساتھ دس ہزار کا لشکر ہے ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ فدا ہوں کوئی حیلہ ہوسکتا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہے خچر میرے پیچھے سوار ہو جائیں تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا ورنہ بصورت دیگر تو ہتھے چڑھ گیا قتل سے کم تیری سزا نہیں ہوگی ابوسفیان نے کہا: بخدا میری بھی یہی رائے ہے جبکہ بدیل اور حکیم واپس لوٹ گئے۔ ابوسفیان میرے پیچھے بیٹھا، میں اسے لے کر چل پڑا جب بھی مسلمانوں کی کسی آگ کے پاس سے گزرتا مسلمان پوچھتے یہ کون ہے جب مجھے دیکھتے کہتے یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں حتیٰ کہ میں عمر بن خطاب کی جلائی ہوئی آگ کے پاس سے گزرا جب عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا فوراً کھڑے ہو گئے اور کہا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں عباس ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے جو غور سے دیکھا تو میرے پیچھے ابوسفیان کو بیٹھے دیکھا اور کہا: بخدا یہ تو اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے الحمد للہ! بغیر کسی عہد اور قرار کے ہاتھ آ گیا پھر کیا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار سونت لی اور میرے پیچھے ہو لئے جبکہ میں نے خچر کو کو چابک رسید کر دی... چنانچہ ہم اکٹھے ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ عمر رضی اللہ عنہ میرے پیچھے تھے جونہی آپ ﷺ کے پاس پہنچے کہا: یارسول اللہ! یہ رہا اللہ اور اس کے رسول کا دشمن بغیر کسی عہد و پیمان کے ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے مجھے چھوڑ یئے تا کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یارسول اللہ! میں اسے پناہ دے چکا ہوں پھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا رہا جب عمر رضی اللہ عنہ نے زیادہ ہی اصرار کیا میں نے کہا: اے عمر! رک جاؤ اگر کوئی شخص بنی عدی بن کعب سے ہوتا تم ایسی بات نہ کہتے البتہ یہ بنی عبد مناف میں سے ہے تب تمہیں جرات ہو رہی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالفضل! چھوڑو بخدا! تمہارا اسلام مجھے خطاب کے کسی بیٹے کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے لے چلو میں نے اسے پناہ دے دی میں نے اسے تمہاری وجہ سے پناہ دی ہے اور اسے اپنے پاس رات بسر کراؤ اور صبح دوبارہ ہمارے پاس لاؤ۔

صبح ہوتے ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے جوہی ابوسفیان کو دیکھا فرمایا: افسوس! اے ابوسفیان! لا الٰہ الا اللہ کے اقرار کا ابھی وقت نہیں آیا؟ ابوسفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نہایت ہی حلیم اور کریم اور نہایت ہی صلہ رحمی کرنے والے ہیں خدا کی قسم اگر اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہوتا تو آج ہمارے کچھ کام آتا اور آپ کے مقابلہ میں میں اس سے مدد چاہتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: افسوس اے ابوسفیان! کیا تیرے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ تو مجھے اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کرے؟ ابوسفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بیشک آپ نہایت حلیم و کریم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں ابھی تک مہربانی کر رہے ہیں ابھی مجھے اس میں ذرہ تردد ہے کہ آپ نبی ہیں یا نہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں! میں نے ابوسفیان سے کہا: تیرا ناس ہو گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں بخدا قتل کیے جانے سے قبل اس کا اقرار کرلو چنانچہ ابوسفیان نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا: **اشهد ان لا اله الا اللّٰه وان محمد عبده' ورسوله** عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ ابوسفیان صاحب جاہ اور صاحب شرف سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے لہٰذا آپ اس کے لیے کوئی ایسی شیء عطیہ کریں جو اس کے لیے باعث عزت وافتخار ہو آپ نے فرمایا: جی ہاں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا وہ امن میں ہوگا اور جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ بھی امن میں ہوگا پھر آپ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اسے لے کر گھاٹی میں سرراہ کھڑے ہو جائیں تا کہ یہ اسلامی لشکر کی شان وشوکت دیکھ سکے چنانچہ جب میں ابوسفیان کو لے کر گھاٹی میں اونچی جگہ کھڑا ہوا اس نے کہا: اے بنی ہاشم کیا ہم سے دھوکا

کرو گے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جو لوگ نبوت سے سرفراز ہوتے ہیں وہ دھوکا نہیں کرتے البتہ مجھے تم سے ایک حاجت ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اگر ایسی کوئی بات تھی تو مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا، عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم اس راستے سے گزرتے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا اتنے میں قبائل اپنے قائدین کے ساتھ اور مختلف لشکر اپنے جھنڈوں کے ساتھ امڈ پڑے۔

سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ہزار کے لگ بھگ کا دستہ لے کر گزرے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بنی سلیم پر کمان کر رہے تھے ان کا ایک جھنڈا حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا اور دوسرا حضرت خفاف بن ندبہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا تیسرا جھنڈا حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا ابوسفیان نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، یہ خالد بن ولید ہے ابوسفیان نے کہا: یہ لڑکا فرمایا: جی ہاں۔ جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ان کے دستے نے تین مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کیا پھر آگے چل پڑے پھر ان کے بعد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ پانچ سو کا دستہ لے کر گزرے ان میں مہاجرین اور مضافات کے لوگ شامل تھے ان کے پاس سیاہ رنگ کا جھنڈا تھا جب ابوسفیان کے پاس سے دستہ گزرنے لگا تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زبیر بن عوام ہے ابوسفیان نے کہا: یہ تمہارا بھانجا ہے فرمایا: جی ہاں پھر قبیلہ غفار کا دستہ گزرا اور یہ آٹھ سو افراد تھے ان کا جھنڈا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا اور پھر آگے نکل گیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ بنو غفار ہیں ابوسفیان نے کہا: مجھے ان سے کیا غرض۔ پھر قبیلہ اسلم گزرا یہ دستہ چار سو نفوس پر مشتمل تھا ان کے پاس دو جھنڈے تھے ایک جھنڈا بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا اور دوسرا ناجیہ بن اعجم رضی اللہ عنہ نے جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ اسلم ہے ابوسفیان نے کہا: اے ابوالفضل مجھے قبیلہ اسلم سے کیا غرض میری ان کے ساتھ کوئی کھنڈت نہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مسلمان لوگ ہیں جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ پھر بنو کعب کا پانچ سو افراد کا دستہ گزرا ان کا جھنڈا بشر بن شیبان نے اٹھا رکھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ بنو کعب بن عمرو ہیں کہا: جی ہاں یہ محمد کے حلیف لوگ ہیں جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر مزینہ کا دستہ گزرا یہ دستہ ایک ہزار سپاہیوں پہ مشتمل تھا ان کے پاس تین جھنڈے تھے اور سو کے لگ بھگ گھوڑے تھے ایک جھنڈا نعمان بن مقرن نے دوسرا بلال بن حارث نے اور تیسرا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اٹھا رکھا تھا جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی نعرہ تکبیر لگایا پوچھا یہ کون لوگ ہیں فرمایا: یہ قبیلہ مزینہ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا: اے ابوالفضل مجھے مزینہ سے کیا غرض، یہ اپنا پورا جمگھٹا لیے آچکے ہیں پھر جہینہ کا دستہ گزرا جو آٹھ سو نفوس پر مشتمل تھا ان میں چار جھنڈے تھے ایک جھنڈا ابوزرعہ معبد بن خالد کے پاس تھا دوسرا سوید بن صخر کے پاس تیسرا رافع بن مکیث کے پاس چوتھا عبداللہ بن بدر کے پاس جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی تین بار با آواز بلند نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر کنانہ یہ بنولیث ضمرہ اور سعد بن بکر دو سو کے دستہ میں گزرے ان کا جھنڈا حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے بالمقابل پہنچا اس نے بھی تین بار زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنو بکر ہیں ابوسفیان نے کہا: جی ہاں یہ نحوست والے لوگ ہیں انہی کی وجہ سے تجھ سے ہمارے اوپر چڑھائی کی ہے۔

پھر ابوسفیان نے کہا: بخدا! اس کے متعلق مجھ سے نہ مشورہ لیا گیا اور نہ ہی میں اسے ناپسند کرتا ہوں لیکن یہ ایک معاملہ ہے جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمہارے پر چڑھایا ہے اور تم بھی اسلام میں داخل ہوئے ہو۔

واقدی عبداللہ بن عامر ابوعمرو بن حماس سے مروی ہے کہ پھر بنولیث گزرے ان کی تعداد دو سو پچاس (۲۵۰) تھی ان کا جھنڈا اصعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا: ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنولیث ہیں پھر قبیلہ اشجع گزرا یہ آخری دستہ تھا اس میں تین سو نفوس شامل تھے ان کا جھنڈا معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا دوسرا جھنڈا نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ابوسفیان نے کہا: یہ لوگ محمد ﷺ کے عرب بھر میں سب سے زیادہ مخالف تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اسلام ڈال دیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ابوسفیان نے کہا: ابھی تک محمد ﷺ نہیں

آئے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم اس دستہ کو دیکھ لو جس میں محمد ﷺ ہیں تو تم اسلحہ گھوڑے اور بے مثال مردوں کو دیکھو گے جس کی طاقت کی مثال کہیں نہیں ملتی ابوسفیان نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ طاقت کسی کے پاس نہیں۔ جب رسول کریم ﷺ کا دستہ نمودار ہوا تو یوں لگا جیسے طوفان بلاخیز امڈ آیا ہو گھوڑے غبار اڑاتے ہوئے چلے آرہے تھے چنانچہ جو شخص بھی گزرا ابوسفیان کہتا: محمد نہیں گزرے؟ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حتی کہ آپ ﷺ اپنی قصواء نامی اونٹنی پر سوار تشریف لائے آپ کے ایک طرف ابوبکر اور دوسری طرف اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ ان دونوں سے باتیں کررہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہیں رسول اللہ ان کے دستہ میں مہاجرین وانصار ہیں یہ دستہ چاق وچوبند دستہ ہے اور لوہے کی دیوار کی مانند ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی دستے میں تھے انھوں نے زرہ پہن رکھی تھی اور گرجدار آواز سے باتیں کررہے تھے ابوسفیان نے کہا: اے ابوفضل! یہ باتیں کون کررہا ہے، جواب دیا یہ عمر بن خطاب ہیں ابوسفیان نے کہا: بنوعدی کی شان وشوکت بڑھ گئی ہے حالانکہ ان کا قبیلہ قلیل اور بے مقام بے مرتبہ تھا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوسفیان اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بلندی عطا کرتا ہے عمر بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اسلام نے عزت وشوکت عطا کی ہے۔ اس دستے میں دو ہزار زرہ پوش تھے رسول کریم ﷺ نے اپنا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا اور سعد رضی اللہ عنہ دستے کے آگے آگے جارہے تھے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس سے گزرے آواز دی: اے ابوسفیان! آج کا دن لڑائی کا دن ہے آج کعبہ میں قتل وقتال حلال ہوگا۔ آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل ورسوا کرے گا چنانچہ جب رسول کریم ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے ابوسفیان نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی قوم کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے؟ چونکہ سعد اور ان کے ساتھیوں کا یہی خیال ہے۔ آپ ﷺ نے بھی وہی حضرت سعد والی بات کہی کہ اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن ہے آج کے دن کعبہ میں قتل وقتال حلال ہے آج اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل ورسوا کرے گا ابوسفیان نے کہا میں آپ کو اپنی قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں آپ لوگوں میں سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں سعد پر اعتماد نہیں وہ قریش پر حملہ کردے گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو سفیان! آج کا دن رحمت ومہربانی کا دن ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو عزت دے گا رسول کریم ﷺ نے پیغام بھیج کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کردیا اور جھنڈا ان سے لے کر حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو دے دیا جب سعد رضی اللہ عنہ کو جھنڈا سپرد کرنے کا حکم ملا آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد سے انکار کردیا اور کہا میں جھنڈا تب دوں گا جب میں کوئی نشانی دیکھوں گا تاہم رسول اللہ ﷺ نے اپنا عمامہ بھیجا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عمامہ دیکھ کر جھنڈا اپنے بیٹے قیس رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ والے سال رسول کریم ﷺ مرالظہران کے مقام پر پہنچے تو آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آئے ابوسفیان نے یہیں اسلام قبول کیا پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! ابوسفیان قوم کا سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے اگر آپ اسے کوئی ایسی چیز دے دیں جو اس کے لیے باعث فخر ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوا وہ امن میں ہوگا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کردے گا وہ بھی امن میں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۷۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فتح مکہ کے لیے تشریف لائے جبکہ رمضان کے دس دن گزر چکے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

آپ علیہ السلام کا کعبہ میں داخل ہونا

۳۰۱۷۶... صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ بخدا! جب صبح رسول کریم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے مجھے یوں لگتا ہے گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں چنانچہ آپ کعبہ سے باہر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں کبوتر کی شکل کی ایک مورت تھی جو لکڑی کی بنی ہوئی تھی آپ نے باہر آکر مورت کو توڑ دیا اور پھر دور پھینک دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۷......صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ مجھے یوں لگتا ہے جیسے فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں اور آپ کے ہاتھوں میں کعبہ کی کنجیاں میں حضرت علی بن ابی طالب اٹھ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ! سقایہ اور حجابت (پانی کا کام اور تالا چابی کا شرف ہمیں عطا کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان بن طلحہ؟ چنانچہ آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلوا کر کنجیاں ان کے حوالے کردیں۔رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۸......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ آپ کعبہ کے دروازے میں کھڑے تھے آپ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور لشکروں کو اکیلے اسی نے شکست فاش دی اپنے بندے کی مدد کی۔خبردار! ہر وہ چیز جس کا جاہلیت میں قابل فخر ہونا اعتبار کیا جاتا تھا وہ آج میرے قدموں تلے ہے البتہ وہ عمل اور وہ چیز جس کا تعلق بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے سے تھا وہ اب بھی باقی ہے خبردار قتل عمد اور قتل خطاء کے درمیان ڈنڈے اور پتھر سے بھی قتل ہوتا ہے ایسی صورت میں قاتل مقتول کے ورثاء کو سو اونٹ بطور دیت دے گا ان میں سے چالیس اونٹ ایسے ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۱۷۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو اوپر سے داخل ہوئے اور جاتے وقت نیچے سے گئے۔رواہ البزار

۳۰۱۸۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو عورتیں چادریں گھوڑوں کے منہوں پر مارنے لگیں رسول کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف رخ انور کرکے مسکرانے لگے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: حسان نے کیا خوب کہا ہے پھر یہ اشعار پڑھے:

عدمنا خيلنا ان لم تردها

تثير النقع موعدها كداء

ينازعن الأعنة مصعدات

ويلطمهن بالخمر النساء

ہم گھوڑوں سے آگے نکل جائیں گے اگر انھیں روکا نہ گیا گھوڑے گردوغبار اڑاتے آرہے ہیں اور ان کی گزرگاہ مقام کداء ہے تیر گھوڑوں کے لیئے رکاوٹ ہیں اور وہ اوپر چڑھ رہے ہیں جبکہ عورتیں انھیں چادروں سے ماررہی ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مکہ میں اسی راستے سے داخل ہو جس کا حسان نے کہا ہے چنانچہ آپ ﷺ مقام کداء سے داخل ہوئے۔

رواہ ابن جریر

۳۰۱۸۱......ام عثمان بنت سفیان جو کہ شیبہ کے بڑے بڑے بیٹوں کی ماں ہے نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنی تھی انکی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شیبۃ کو بلایا شیبہ نے کعبہ کا دروازہ کھولا آپ ﷺ اندر داخل ہوئے رکوع کرکے واپس لوٹ آئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ کا ایک ساتھی آیا آپ نے فرمایا: میں نے بیت اللہ میں ایک سینگ دیکھا ہے اور میں نے اسے غائب کردیا ہے چونکہ بیت اللہ میں ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیے جو نمازی کو غافل کرتی ہو۔رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

۳۰۱۸۲......سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ کی رات ہوئی تو لوگ مکہ میں داخل ہوئے لوگ برابر تکبیر تہلیل اور طواف میں لگے رہے صبح ہوئی تو ابوسفیان نے اپنی بیوی ہند سے کہا: کیا تم یہ کچھ اللہ کی طرف سے دیکھ رہی ہو؟ پھر صبح ہوتے ہی ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے ہند سے کہا تھا کیا تم سمجھتی ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے؟ جی ہاں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ابوسفیان نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں قسم اس ذات کی جس کی ابوسفیان قسم کھاتا ہے میری یہ بات اللہ اور ہند کے سوا کسی نے نہیں سنی۔رواہ ابن عساکر، سندہ صحیح

فائدہ:......حدیث سے یہ استدلال قطعا [illegible] رسول اللہ ﷺ (فداہ ابی وامی) عالم الغیب تھے جس طرح کہ بعض جہال نے کیا ہے

چونکہ یہ معجزہ رسول اللہ ﷺ ہے نیز آپ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آگاہ کردیا تھا۔

۳۰۱۸۳..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مدینہ سے آٹھ ہزار یا دس ہزار کے لشکر جرار کے ہمراہ نکلے تھے؟ ان میں دو ہزار اہل مکہ بھی شامل تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

کعبہ کی چھت پر اذان

۳۰۱۸۴..... عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے اوپر کھڑے ہو کر اذان دی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۸۵..... عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ کیا جب آپ عمرہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ کا نائب مقرر کیا اور انھیں حکم دیا کہ لوگوں کو حج کے مناسک کی تعلیم دو اور لوگوں میں اعلان کرو کہ اس سال جو شخص حج کرے گا وہ امن میں ہوگا اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر طواف کرسکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۸۶..... عروہ کی روایت ہی کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے لوگوں میں غنائم تقسیم کیے حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

اتجعل نهبي ونهب عبيد
بيت عيينة والاقرع
وما كان حصن ولا حابس
يفوقان مرداس في المجمع
وقد كنت في الحرب ذاتُدري
فلم اعط شياء ولم امنع
وما كنت دون امرىء منهما
ومن تضع اليوم لا يرفع.

ترجمہ:...... کیا آپ میرے تاخت و تاراج کو ان غلاموں کے برابر قرار دیں گے جو عیینہ اور اقرع کے درمیان لوٹ مار مچاتے تھے۔ حالانکہ معرکہ میں مرداس پر نہ حصن کو فوقیت تھی اور نہ ہی حابس کو جبکہ میں جنگ میں قوت و مدافعت والا ہوں پر مجھے کچھ دیا گیا اور نہ روکا گیا اور میں ان دونوں آدمیوں سے کم نہیں تھا لیکن آج جس شخص کا مرتبہ اور مقام گھٹا دیا گیا اس کا مقام پھر کبھی بلند نہیں ہوسکتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! جاؤ اور اس کی زبان کاٹ دو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کی طرف اٹھ کر چل دیئے اور عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ دہائیاں دینے لگے کہ اے مسلمانو! اسلام قبول کرنے کے بعد میری زبان کاٹی جائے گی یا رسول اللہ! آئندہ میں ایسا کبھی نہیں کروں گا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو دہائیاں دیتے دیکھا کہا: رسول اللہ ﷺ نے فی الواقع تمہاری زبان ہی کاٹنے کا حکم نہیں دیا بلکہ آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ میں تمہیں عالیشان جوڑا دیکر تمہاری زبان بند کردوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۸۷..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے سب لوگوں کے لیے امن عام کا اعلان کیا ان چھ کے لیے فرمایا کہ انھیں قتل کرو خواہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں وہ یہ ہیں عکرمہ بن ابی جہل عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رہی بات عبداللہ بن خطل کی وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا چنانچہ اس کی طرف حضرت سعید بن کریب اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ لپکے تاہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ پھر تھیلے تھے

کریب رضی اللہ عنہ پر سبقت کر گئے اور عبداللہ بن خطل کو واصل جہنم کر دیا۔ رہی بات مقیس بن صبابہ کی تو مسلمانوں نے اسے بازار میں پایا اور وہیں قتل کر دیا رہی بات عکرمہ کی سو اس نے سمندر کا رخ کیا جب کشتی سمندر میں تیرنے لگی زور کی آندھی چلی اور کشتی ڈانواں ڈول ہونے لگی کشتی کے صاحب سواروں سے کہنے لگے: خالص اللہ کو پکارو چونکہ یہاں تمہارے معبودان کچھ کام نہیں آسکتے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! جب سمندری طوفان سے صرف اخلاص ربوبیت نجات دیتا ہے تو بر میں بھی رب تعالیٰ کے سوا کوئی نجات دینے والا نہیں یا اللہ! میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر میں سلامت رہا تو میں نکلتے ہی واپس جا کر محمد ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں گا مجھے ان کی طرف سے معافی کی امید ہے چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ رہی بات عبداللہ بن ابی سرح کی چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر پوشیدہ ہو گئے جب رسول کریم ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو عثمان رضی اللہ عنہ انھیں ساتھ لے آئے اور لا کر رسول کریم ﷺ کے قریب کھڑے کر دیئے: عبداللہ نے تین بار سر اٹھا کر دیکھا آپ ﷺ نے ہر بار بیعت کرنے سے انکار کر دیا البتہ پھر آپ نے بیعت لے لی پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھدار شخص نہیں جب میں نے بیعت سے ہاتھ روک لیا تم نے اس کی گردن کیوں نہیں اڑا دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں اس کا کیا علم آپ ہمیں اشارہ کر دیتے آپ نے فرمایا: کسی نبی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اشارے کرے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابویعلی

جاہلیت کا مفاخر کا مدفون ہونا

۳۰۱۸۸..... "مسند اسود بن ربیعہ" حارث بن عبید ایادی کی روایت ہے کہ اسود بن اسود کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار جاہلیت کے خون اور جاہلیت کے مفاخر میرے پاؤں تلے ہیں البتہ وہ امور جو بیت اللہ کی خدمت سے متعلق ہوں جیسے سقایت کا شرف وہ قابل اعتبار ہوگا۔ رواہ ابن مندہ وابو نعیم وقال فی الاصابہ اسنادہ مجھول

۳۰۱۸۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوسفیان تمہارے قریب ہے لہٰذا اسے پکڑنے کے لیے متفرق ہو جاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابوسفیان کو پکڑ لائے آپ نے اس سے کہا: اے ابوسفیان: اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے ابوسفیان نے کہا: یارسول اللہ! میری قوم کا کیا بنے گا؟ فرمایا: تمہاری قوم کا جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ امن میں ہوا عرض کیا: میرے لیے کوئی فخر کی چیز کر دیں فرمایا! جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہوگا وہ بھی امن میں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۹۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار آدمیوں کے سب لوگوں کو امن دیا۔ وہ یہ ہیں عبدالعزی بن خطل مقیس بن صبابہ کنانی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور ام سارہ چنانچہ عبدالعزی کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا تھا اسے پردوں سے الگ کر کے قتل کر دیا گیا جبکہ عبداللہ بن سعد کے متعلق ایک انصاری نے نذر مان رکھی تھی کہ وہ اسے جہاں بھی دیکھے گا قتل کر دیگا عبداللہ بن سعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ان کی سفارش کی۔ ادھر انصاری نے تلوار بے نیام کی اور عبد بن ابی سرح کی تلاش میں نکل پڑا جب واپس لوٹا تو انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس دیکھا تاہم انھیں قتل کرنے سے چوک گیا چونکہ عبداللہ بن ابی سرح رسول اللہ ﷺ کے حلقے میں داخل ہو چکے تھے پھر آپ نے ہاتھ بڑھایا اور ان سے بیعت لے لی پھر انصاری سے فرمایا میں نے تیرا انتظار کیا تاکہ تو اپنی منت پوری کرے انصاری نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے ڈر گیا تھا آپ نے آنکھ سے میری طرف اشارہ کیوں نہیں کیا: فرمایا: آنکھوں سے اشارہ کرنا کسی نبی کو زیب نہیں۔

رہی بات مقیس کی چنانچہ اس کا ایک بھائی نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا وہ (کسی جنگ میں) خطا مقتول ہوا رسول اللہ ﷺ نے بنی فہر کا ایک شخص مقیس کے ساتھ بھیجا تاکہ انصار سے مقتول کی دیت وصول کریں جب دیت جمع کر دی گئی اور دونوں واپس لوٹ آئے ایک جگہ پہنچ کر دونوں نے

آرام کیا فہری سو گیا موقع ملتے ہی مقیس نے بھاری پتھر اٹھا کر فہری کے سر پر دے مارا جس سے اس کا سر کچل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا پھر مقیس واپس لوٹ آیا اور یہ اشعار کہے:

شفی النفس من قد بات با لقا ع مسندا
تضرج تو بیہ دماء الا خادع
وکانت هموم النفس من قبل قتله
تلم فتنسینی وطی المضا جع
قتلت به فهر وغرمت عقله
سراة بنی النجار ارباب فارغ
حللت به نذری وادرکت ثورتی
وکنت الی الا وثان اول راجع

ترجمہ:...... ایک شخص جو کھلی جگہ پر ٹیک لگا کر سو گیا تھا اسے قتل کر کے میرے نفس کو شفا ملی ہے دھوکا دینے والوں کے خون سے اس کے کپڑے آلودہ تھے جبکہ اس کے قتل سے قبل میرے نفس نے نرم بستروں کو بھلا دیا تھا میں نے فہری کو قتل کیا ہے اور اس کی دیت بنی نجار کے سرداروں کو دینے کے لئے تیار ہوں اسے قتل کر کے میں نے اپنی نذر پوری کی ہے اور اور اپنا بدلہ لیا ہے اور اب میں سب سے پہلا وہ شخص ہو جو بتوں کی پوجا کی طرف لوٹ رہا ہے۔

رہی بات ام سارہ کی وہ قریش کی آزاد کردہ باندی تھی وہ مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی کوئی حاجت بیان کی آپ نے اس کی حاجت پوری کی پھر اس عورت کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا تا کہ ان پر احسان کرے اور اہل مکہ اس کے اہل وعیال کی حفاظت کریں (خط میں فتح مکہ کی پیشگی خبر دی گئی تھی یہ ایک راز تھا جسے وہ افشا کرنا چاہتا تھا) چنانچہ جبرئیل امین نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس عورت کے پیچھے دوڑایا ان دونوں حضرات نے ایک جگہ عورت کو روک لیا اور اس کی تلاشی لی اور پوچھ گچھ کی لیکن عورت نے صاف انکار کر دیا دونوں حضرات واپس لوٹنے لگے پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوسکتی اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں لہٰذا دوبارہ عورت پر دباؤ ڈالو اور اس سے خط لو چنانچہ دونوں حضرات دوبارہ عورت کے پاس لوٹ آئے اور اپنی تلواریں ننگی کر کے اس کے پاس آئے اور کہا: یا تو میں خط دے ورنہ ہم تجھے قتل کر دیں گے پہلے عورت نے انکار کیا لیکن جب بس نہ چلا اس نے یہ شرط لگائی کہ میں اس شرط پر خط دوں گی کہ آپ یہ خط رسول اللہ ﷺ کو واپس نہیں کریں گے انھوں نے عورت کی یہ شرط منظور کر لی عورت نے اپنے بالوں کے گچھے سے خط نکال کر انھیں دیا پھر یہ دونوں حضرات خط لے کر رسول اللہ کے پاس واپس لوٹ آئے اور خط آپ کو دیا آپ نے مرسل کو بلایا اور پوچھا: یہ کیسا خط ہے اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے صرف اس لیے یہ خط لکھا ہے کہ مکہ میں میرے اہل وعیال ہیں میں نے چاہا اہل مکہ پر احسان کر دوں تا کہ وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدو کم اولیاء...... الا یة: اے ایمان والوں میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۹۱　حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود (جنگی ٹوپی) تھا جب آپ عین مکہ میں داخل ہوئے خود اتار دیا آپ کو اطلاع کی گئی کہ عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

رواہ ابن ابی شیبة

کفار کو پناہ دینا

۳۰۱۹۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے ابو عاص بن عبد الشمس کو پناہ دے رکھی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس پناہ کی اجازت مرحمت فرمائی ام ھانی بنت ابی طالب نے اپنے بھائی عقیل بن ابی طالب کو پناہ دے رکھی تھی آپ ﷺ نے اس پناہ کو بھی برقرار رکھا (رواہ ابن عساکر ابن عساکر کہتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے چونکہ ام ھانی نے بنی مخزوم کے دو آدمیوں کو پناہ دی تھی)۔

۳۰۱۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: جاؤ اور مقام ''روضہ خاخ'' میں تمہیں پالان میں بیٹھی ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لیتے آ ؤ چنانچہ ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے روضہ خاخ تک پہنچے ہمیں یہیں پالان میں بیٹھی ایک عورت ملی میں نے کہا: خط نکالو بولی: میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا: خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے چنانچہ دھمکی سنتے ہی عورت نے اپنے بالوں سے خط نکال دیا ہم نے خط لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، خط کھولا گیا اس میں یہ مضمون مندرج تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے اہل مکہ کے مشرکین کی طرف خط میں بعض اہم امور کو افشار کیا گیا تھا رسول کریم ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی نہ کیجئے میں قریش میں اٹکا ہوا ہوں فی الواقع قریش سے میرا کوئی تعلق نہیں آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے اہل مکہ کے ساتھ کوئی نہ کوئی تعلقات ہیں جو ان کے اہل وعیال کی حفاظت کا سامان ہیں تاہم مکہ میں میرا کوئی تعلقدار نہیں جب میرا اہل مکہ سے کوئی خونی رشتہ نہیں میں نے چاہا ان پر کوئی احسان کر دوں تا کہ وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں میں نے ایسا کفر کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی مرتد ہونے کی وجہ سے اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد میں کفر سے راضی ہوا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے (اور رگ فاروقی نے جوش مارا) فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ یئے میں اس کی گردن اڑاتا ہوں یہ منافق ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق حاطب غزوہ بدر میں شریک رہا ہے اے عمر تمہیں کیا معلوم شاید اللہ تعالیٰ نے نظر رحمت سے اہل بدر کو یہ فرما دیا ہے کہ جو چاہے کرو بلا شبہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئے:

یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الایۃ

رواہ الحمیدی واحمد بن حنبل والعدنی وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابوعوانۃ وابو یعلیٰ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان وابن مردویہ وابو نعیم و البیھقی معافی الدلائل

۳۰۱۹۴..... ''ایضاً'' حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا تو یہ راز محض چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک محدود رکھا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ لوگوں میں یہ خبر عام کر دی گئی کہ آپ حنین کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں چنانچہ حاطب رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا کہ رسول کریم ﷺ تمہارے اوپر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی خبر کر دی آپ ﷺ نے مجھے اور ابو مرثد کو بھیجا ہمارے پاس تیز رفتار گھوڑے تھے آپ نے فرمایا: روضہ خاخ پر پہنچ جاؤ وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے پاس خط ہوگا وہ خط اس سے لے لو ہم چل پڑے اور مقررہ جگہ جا پہنچے اور یہیں ہمیں ایک عورت ملی، ہم نے عورت سے خط طلب کیا عورت نے کہا: میرے پاس خط نہیں ہے ہم نے عورت کا سامان زمین پر رکھ دیا اور تلاشی لی ہمیں اس کے ساز و سامان سے خط نہ ملا ابو مرثد رضی اللہ عنہ بولے: شاید اس کے پاس خط نہ ہو لیکن ہم نے پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں ہم نے عورت کو دھمکی دی کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہیں ننگی کر دیں گے عورت بولی کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کیا تم مسلمان نہیں ہو ہم نے دوبارہ دھمکی دی خط نکالو ورنہ ہم تجھے ننگی کر دیں گے۔ اب کی بار عورت نے خط اپنے نیفہ سے نکال دیا ایک روایت میں ہے کہ عورت نے شرمگاہ سے خط نکال کر دیا چنانچہ ہم خط لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خط میں لکھا تھا: حاطب

بن ابی بلتعہ کی طرف سے خط کا مضمون سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یارسول اللہ! حاطب نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑاتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بدر میں حاضر نہیں ہوا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ حاضر ہوا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں لیکن اس نے بدعہدی کی ہے اور آپ کے دشمنوں کی پشت پناہی کی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر رحمت کی ہے اور فرمایا ہے کہ تم جو چاہے کرو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے اور فرمایا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ قریش سے میری کوئی قرابت نہیں فقط حلیفانہ تعلقات ہیں میرے اہل وعیال آج کل مکہ میں ہیں جن کا کوئی حامی اور مددگار نہیں بخلاف مہاجرین کے کہ مکہ میں ان کی قریش میں قرابتوں کی وجہ سے ان کے اہل وعیال محفوظ ہیں اس لیے میں نے یہ چاہا کہ جب قریش سے میری کوئی قرابت نہیں تو ان کے ساتھ کوئی احسان کروں جس کے صلہ میں وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں خدا کی قسم میں پکا مومن ہوں اور میرا اللہ اور رسول پر ایمان ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حاطب نے سچ کہا ہے لہٰذا اس کی شان میں بری بات مت کہو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

یاایھا الذین امنو لاتتحذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودة

رواه ابویعلی وابن جریر وابن المنذر وابن عساکر

تتمہ فتح مکہ

اس میں غزوہ طائف کا ذکر بھی ہے۔

۳۰۱۹۵..... ابن ابی شیبہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ کی سند سے مروی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ اہل مکہ سے رخصت ہوئے اور جاہلیت میں قبیلہ خزاعہ رسول اللہ ﷺ کا حلیف قبیلہ تھا جبکہ قبیلہ بنو بکر قریش کا حلیف تھا چنانچہ بنو خزاعہ رسول کریم ﷺ کی صلح میں داخل تھے اور بنو بکر قریش کی صلح میں داخل تھے خزاعہ اور بنو بکر کے درمیان جنگ چھڑ گئی قریش نے بنو بکر کو باہم کمک پہنچائی حتیٰ کہ اسلحہ دیا اشیائے خورد ونوش دیں اور پھر بھی ان کی پشت پناہی کی۔ اس کی پاداش میں بنو بکر کو خزاعہ پر غلبہ حاصل ہوا اور ان کے بہت سارے جنگجوؤں کو قتل کر دیا قریش خوفزدہ ہوئے کہ مسلمان کہیں معاہدہ نہ توڑ دیں تاہم اس بچاؤ کے لیے قریش نے ابوسفیان سے کہا کہ محمد کے پاس جاؤ اور معاہدے کو مضبوط کرو اور لوگوں میں صلح کراؤ چنانچہ ابوسفیان مدینہ پہنچا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ابوسفیان آرہا ہے اور وہ اپنی حاجت پوری کیے بغیر خوش وراضی واپس لوٹ جائے گا ابوسفیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابوبکر! لوگوں سے کہو کہ معاہدے کی پاسداری کریں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اختیار میرے پاس نہیں اس کا اختیار تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔ پھر ابوسفیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی اسی جیسی بات کہی انھوں نے فرمایا: تم نے معاہدہ توڑ دیا ہے جو معاہدہ میں جدید قدم اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈالے اور جو زبردست ہو اللہ سے منقطع کرے ابوسفیان نے کہا: میں نے آج تک ایسا معاشرہ نہیں دیکھا جو زبردست رائے کا حامل ہو پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: کیا تم اپنی قوم کی عورتوں کی فرمانروائی کروگی پھر وہی مسئلہ ذکر کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس معاملے کا اختیار میرے ہاتھ میں نہیں اس کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کے ہاتھ میں ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہ بات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج تک ایسا گمراہ شخص نہیں دیکھا تم لوگوں کے سردار ہو تم خود ہی معاہدہ کو جاری کرواؤ اور لوگوں میں صلح کرواؤ چنانچہ ابوسفیان نے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مارا اور کہا: میں نے لوگوں میں معاہدے کا اجراء کر دیا پھر مکہ واپس لوٹ گیا اور اہل مکہ کو خبر دی اہل مکہ نے کہا: بخدا! ہم نے آج کی طرح کوئی دن نہیں دیکھا کہ جس میں کسی قوم کا سفیر غیر واضح معاملہ لے کر واپس لوٹے تم ہمارے پاس جنگ کی خبر نہیں لائے کہ ہم کوئی بچاؤ کا سامان کریں نہ تم صلح کی خبر لائے ہو کہ ہم بے خوف ہو جائیں۔

ادھر خزاعہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو پوری خبر دی اور مدد مانگی پھر ایک شخص نے یہ شعر پڑھا۔

لا هم ان نا شد محمدا حلف ابينا و ابيه الا تلدا

اے میرے پروردگار! میں محمد ﷺ کو اپنے باپ اور ان کے باپ عبدالمطلب کا قدیم عہد یاد دلانے آیا ہوں۔

رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا چنانچہ لشکر راستے قطع کرتے ہوئے مقام ''مر'' پر پہنچا، ادھر ابوسفیان رات کو نکلا اور مقام ''مر'' پر آیا اس نے لشکر اور جگہ جگہ آگ جلتی دیکھی کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ اس کے ساتھیوں نے جواب دیا یہ قبیلہ تمیم ہے ان کے علاقہ میں قحط پڑ گیا ہے آ ور آسودگی کے لیے ادھر آ نکلے ہیں ابوسفیان نے کہا: بخدا یہ لوگ تو بہت زیادہ ہیں بنو تمیم اتنے کہاں سے ہو گئے جب ابوسفیان کو خبر ہوئی کہ یہ نبی کریم ﷺ ہیں تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے عباس سے ملاؤ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس آئے ابوسفیان نے اپنا حال سنایا عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو رسول کریم ﷺ کے پاس لے گئے رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ میں تھے فرمایا: اے ابوسفیان! اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا پھر عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو اپنے خیمے میں لے گئے صبح ہوئی مسلمان وضو کے لیے بھاگ دوڑ کرنے لگے۔ ابوسفیان نے کہا: اے ابوفضل! لوگوں کو کیا ہوا کیا انھیں کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ یہ لوگ نماز کے لیے تیاری کر رہے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو وضو کرنے کو کہا پھر عباس رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کی تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر رکوع کیا ساتھ مسلمانوں نے بھی رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سر اٹھالیا (هكذا اهلم جرا) یہ کیفیت دیکھ کر ابوسفیان نے کہا: میں آج تک کسی قوم کو ایسی زبردست اطاعت بجالاتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ ایسی اطاعت رومیوں اور اہل فارس کے ہاں بھی نہیں دیکھی، اے ابوفضل! تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بادشاہت نہیں بلکہ نبوت ہے ابوسفیان نے کہا: ہاں یہ وہی ہے ہاں یہ وہی ہے پھر ابوسفیان نے کہا: افسوس قریش کی ہلاکت آگئی پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیں میں قریش کو جا کر دعوت دیتا ہوں اور آپ ابوسفیان کے لئے کوئی فخر کی چیز مقرر کردیں عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر چل دیئے تھوڑا ہی آگے گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: میرے والد کو واپس لاؤ میرے والد کو واپس لاؤ (عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے) مجھے خوف ہے کہ قریش انھیں کوئی گزند نہ پہنچائیں جس طرح ثقیف نے عروہ بن مسعود کو گزند پہنچایا تھا عروہ نے انھیں دعوت دی اور وہ عروہ کو قتل کرنے کے در پے ہو گئے اگر عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو اہل مکہ ان پر آگ پھینکیں گے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: اے اہل مکہ اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے بیشک تم نے بڑا انتظار کرلیا رسول کریم ﷺ نے زبیر کو مکہ کے بالائی حصہ سے بھیجا ہے جبکہ خالد بن ولید کو زیریں حصہ سے بھیجا ہے نیز تم لوگ خالد کی یلغار کو جانتے ہو جبکہ قبیلہ خزاعہ بھی مسلمانوں کے شانہ بشانہ ہے سو جو شخص اسلحہ سے دور رہے گا اسے امن دیا جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اہل مکہ کے ساتھ تیراندازی ہوئی پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گیا پھر آپ ﷺ نے امن عامہ کا اعلان کیا البتہ چار آدمیوں کو مستثنیٰ کیا وہ یہ ہیں مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن ابی سرح ابن خطل بنی ہاشم کی آزاد کردہ باندی سارہ انھیں خزاعہ قتل کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''**الا تقا تلون قو ما نكثو ايمانهم** '' تم ان لوگوں کو قتل کیوں نہیں کرتے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ دی ہیں۔

رواه ابن ابي شيبة

۳۰۱۹۶ ...... عکرمہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ تشریف لائے اور کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل کی تصویریں دیکھیں دراں حالیکہ ان کے ہاتھوں میں قسمت کے تیر تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کو قسمت کے تیروں سے کیا لگاؤ اللہ کی قسم ابراہیم علیہ السلام نے کبھی بھی قسمت آزمانے کے لیے تیر نہیں پھینکے پھر آپ نے حکم دیا ایک کپڑا پانی میں گیلا کر کے لایا گیا اور وہ تصویریں مٹادی گئیں۔ رواه ابن ابي شيبة

۳۰۱۹۷ ...... مجاہد کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ کعبہ میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بت نصب تھے آپ نے بتوں کو اوندھے منہ کر دیا پھر رسول کریم ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: خبردار! مکہ حرمت والا شہر ہے اور تاقیامت حرمت والا

رہے گا مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا البتہ گھڑی بھر کے لیے حرم پاک میرے لیے حلال کیا گیا حرم پاک کی گھاس بھی محترم ہے ہرگز نہ کاٹے جائے حرم کا شکار نہ بھگایا جائے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں حرم میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! البتہ اذخر گھاس کی اجازت ہے چونکہ سناروں قبروں اور گھروں کے لیے یہ گھاس کام آتی ہے آپ نے فرمایا: جی ہاں سوائے اذخر کے۔ جی ہاں سوائے اذخر کے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۹۸..... محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے ایک حجرے سے باہر تشریف لائے اور دروازے پر بیٹھ گئے آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب تنہائی میں بیٹھے تو آپ کے پاس کوئی نہیں آتا تھا تاوقتیکہ آپ خود نہ بلالیں چنانچہ تھوڑی دیر بعد فرمایا: میرے پاس ابوبکر کو بلالاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلالائے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے پھر سامنے سے اٹھا کر اپنے دائیں یا بائیں بٹھا رہے پھر فرمایا: عمر کو بلالاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ ان سے بھی کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے دوران گفتگو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہوگئی وہ کہہ رہے تھے یارسول اللہ! اہل مکہ کفر کا سرغنہ ہیں ان کا گمان ہے کہ آپ جادوگر ہیں اور کاہن ہیں آپ جھوٹے ہیں اور افتراپرداز ہیں حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چیدہ چیدہ باتیں جو اہل مکہ آپ ﷺ کے خلاف کرتے تھے کہہ ڈالیں پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی ایک طرف بیٹھنے کا حکم دیا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ایک طرف بیٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسری طرف پھر آپ نے لوگوں کو بلایا اور فرمایا: کیا میں تمہیں ان دو اصحاب کی مثالیں نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے چہرہ اقدس حضرت ابوبکر کی طرف کر کے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دودھ میں پڑے گھی سے بھی زیادہ نرم تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں پتھر سے بھی زیادہ سخت تھے لہٰذا معاملہ وہی طے پایا ہے جو عمر کا تجویز کردہ ہے لہٰذا تم لوگ تیاری کرو لوگ اٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہو لیے اور کہنے لگے: ابوبکر! ہم عمر سے نہیں پوچھتے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا سرگوشی کی ہے آپ ہمیں بتادیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے پوچھا کہ مکہ پر چڑھائی کے بارے میں کیا کہتے ہو اور کیا رائے ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ اہل مکہ آپ کی قوم ہے (گویا میں نے نرمی برتنے کا مشورہ دیا) میں سمجھا شاید آپ میری ہی بات مان لیں گے پھر آپ نے عمر کو بلایا عمر نے کہا: اہل مکہ سرغنہ کفر ہیں حتیٰ کہ اہل مکہ کی ہر برائی بیان کی اور کہا اللہ کی قسم عرب اس وقت تک زیر نہیں ہوں گے جب تک اہل مکہ زیر نہیں ہوتے آپ ﷺ نے تمہیں مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاری کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۹۹..... جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے کعبہ کے آس پاس بنی ہوئی تصویروں کو مٹا دینے کا حکم دیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

حدود حرم میں قتل کرنا بڑا گناہ ہے

۳۰۲۰۰..... زہری کی روایت ہے کہ بنی دیل بن بکر کے ایک شخص نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لوں ایک دوسرے شخص سے کہا: میرے ساتھ چلو دوسرا بولا مجھے ڈر ہے کہ مجھے خزاعہ قتل کردیں گے چنانچہ دیلی اسے ساتھ لیتا گیا راستے میں خزاعی ایک شخص ملا اور اسے پہچان لیا خزاعہ کے اس شخص نے دیلی کے پیٹ میں تلوار ماری بولا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ خزاعہ مجھے قتل کردیں گے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم (حرمت والا) قرار دیا ہے لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا لہٰذا اس کی حرمت بجالاؤ مکہ گھڑی بھر کے لیے دن کے وقت میرے لیے حلال ہوا ہے تین شخص اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ نافرمانی کرنے والے ہیں۔ ایک وہ شخص جو مکہ میں قتل کرنے دوسرا وہ شخص جو غیر قاتل کو قتل کرے تیسرا وہ شخص جو جاہلیت کے کینہ اور بغض کا بدلہ لے میں اس شخص کی دیت

ضرور دلاؤں گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۰۱... یعقوب بن زید بن طلحۃ تیمی اور محمد بن منکدر کی روایت ہے کہ مکہ میں فتح کے موقع پر صفا پر تین سو ساٹھ بت تھے مروہ پر ایک بت تھا جبکہ ان کے درمیان کا علاقہ بتوں سے اٹا پڑا تھا اور کعبہ بھی بتوں سے بھرا ہوا تھا محمد بن منکدر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ بتوں کی طرف چھڑی سے اشارہ کرتے اور بت گر جاتے حتی کہ آپ اساف اور نائلہ کے پاس آگئے یہ دونوں بت کعبہ کے دروازے کے بالمقابل نصب تھے آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ انھیں توڑ ڈالو اور کہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیا کہیں؟ فرمایا: کہو اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے ہی نے لشکروں کو ہزیمت دی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۰۲... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی انھیں دیکھ کر صفوان بن امیہ نے حارث بن ہشام سے کہا کیا تم اس غلام کی طرف نہیں دیکھ رہے حارث نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے تو اس کی شکل مسخ کردے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۰۳... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابی جہل بھاگ گئے اور سمندر میں کشتی پر جا سوار ہوئے سمندری طوفان کو دیکھ کر ملاح اور کشتی سواروں نے اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ ہی سے فریادیں کرنے لگے عکرمہ نے توحید پرستی کی وجہ پوچھی کشتی بانوں نے کہا: اس جگہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نفع نہیں پہنچاتی عکرمہ رضی اللہ عنہ کہا: یہ ہی تو محمد کا معبود ہے جسے وہ پکارتا ہے مجھے واپس کرو چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اسلام قبول کر لیا جبکہ ان سے پہلے ان کی بیوی اسلام قبول کر چکی تھی اور یہ دونوں اسی نکاح پر برقرار رہے

رواہ ابن عساکر من مراسیل ابی جعفر وابن ابی شیبۃ

معاہدہ کی پاسداری

۳۰۲۰۴... ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان معاہدہ تھا جبکہ بنی کعب اور بنی بکر کے درمیان مکہ میں جنگ ہوئی تھی بنی کعب کا ایک شخص فریاد رسی کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ اشعار پڑھے۔

لاھم انی ناشد محمدا

حلف ابینا وابیہ الاتلدا

فانصر ھداک اللّٰہ نصر اعتدا

وادع عباداللّٰہ یاتوا امددا

اے میرے پروردگار میں محمد کو وہ معاہدہ یاد دلاتا ہوں جو میرے اور ان کے باپ کے درمیان ہوا تھا اللہ تمہیں ہدایت دے ہماری زبردست مدد کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بھی مدد کے لیے بلائیں۔

اتنے میں بادلوں کا ایک آوارہ ٹکڑا گزرا رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: بادلوں کا یہ ٹکڑا بنی کعب کی مدد کا پیغام رساں ہے پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری تیاری کا سامان کرو اور کسی کو مت بتاؤ تھوڑی دیر بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انہیں متحرک دیکھ کر پوچھا: کیا وجہ ہے؟ عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تیاری کا حکم دیا ہے پوچھا: کہاں کے لیے عرض کی مکہ کے لیے (جب نبی کریم ﷺ نے تاکیداً فرمایا تھا کہ معاملہ صیغہ راز میں رہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کیوں بتادیا؟ مطلب یہ کہ عوام الناس میں سے کسی کو نہ بتاؤ رہی بات ابوبکر و عمر یعنی خواص کی سو انھیں خود رسول اللہ ﷺ نے بلا کر سب سے پہلے انہی سے مشورہ لیا گویا ضمناً ان کے لیے اجازت ہوگئی الختصر کہ ممانعت اوروں کے لیے تھی یہ حضرات اس سے مستثنیٰ تھے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! بعد ازیں ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ نہیں رہے گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ... کے پاس آگئے اور ان سے تذکرہ کیا آپ نے

فرمایا: اہل مکہ نے دھوکا کیا ہے اور انھوں نے معاہدہ توڑ دیا ہے پھر آپ مسلمانوں کو لے کر چل پڑے آپ رازداری میں چلے تا کہ اہل مکہ کو خبر نہ ہونے پائے۔

ادھر ابوسفیان نے حکیم بن حزام سے کہا: بخدا! ہم غفلت میں ہیں کیا تم مرالظہر ان تک میرے ساتھ جاؤ گے تا کہ ہمیں کوئی خبر ملے بدیل بن ورقاء کعبی نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا ابوسفیان نے کہا اگر چاہو تو جاسکتے ہو چنانچہ یہ تینوں گھوڑوں پر سوار ہو کر چل دیئے چنانچہ اس جگہ پہنچے تاریکی پھیل چکی تھی کیا دیکھتے کہ پوری وادی میں جگہ جگہ آگ جل رہی ہے ابوسفیان نے کہا: اے حکیم! یہ کیسی آگ ہے؟ بدیل نے کہا: یہ بنی عمرو کی آگ ہے انھیں جنگ نے دھوکا میں ڈال دیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: تیرے باپ کی قسم! بنی عمرو بہت کم تعداد میں ہیں جبکہ یہ لوگ تو کہیں زیادہ ہیں۔

اتنے میں ان تینوں کو رسول اللہ ﷺ کے پہرہ داروں نے آن لیا اور یہ انصار کے چند لوگ تھے جبکہ پہرے کی ذمہ داری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی پہرہ دار انھیں پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے اور کہا: اگر تم ابوسفیان کو پکڑ لاتے کیا ہی اچھا ہوتا پہرہ داروں نے کہا: بخدا! ہم ابوسفیان کو پکڑ لائے ہیں فرمایا: اسے اپنے پاس گرفتار رکھو صبح ہوتے ہی عمر رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے ابوسفیان کو بیعت کا کہا گیا یہ بولا میرے لیے بیعت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ورنہ میرا برا حال ہوگا۔ پھر حکیم بن حزام کو بیعت کا کہا گیا چنانچہ انھوں نے بھی بیعت کرلی۔ جب یہ لوگ واپس پلٹے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ابوسفیان شہرت کو پسند کرتا ہے آپ اسے شہرت کی کوئی چیز دے دیں البتہ ابن خطل مقیس بن صبابہ لیثی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور دو باندیوں کے لیے کوئی امن نہیں انھیں قتل کردو اگرچہ یہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ آپ حکم دیں تا کہ ابوسفیان کو سرراہ روک لیا جائے اور وہ اسلامی لشکر کی شان وشوکت دیکھے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو سرراہ روک لیا اور کہا تم یہاں بیٹھو گے تا کہ مسلمانوں کو دیکھو؟ ابوسفیان نے اثبات میں جواب دیا، وہ سمجھا شاید مسلمان ہوں گے اس لیے دیکھنے میں کیا حرج اتنے میں قبیلہ جہینہ کا رستہ گزرا ابوسفیان نے کہا: اے عباس! یہ کون لوگ ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ جہنیہ ہے کہا: مجھے جہینہ سے کیا غرض بخدا ان سے ہماری بھی لڑائی نہیں ہوئی پھر مزنیہ کا دستہ گزرا اس کے متعلق پوچھا کہا: یہ مزنیہ ہے ابوسفیان بولا: میرا مزنیہ سے کیا تعلق میری ان سے کبھی لڑائی نہیں ہوئی، پھر قبیلہ سلیم گزرا اس کے متعلق پوچھا: عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سلیم ہے پھر فرداً فرداً یکے بعد دیگرے اسلامی دستے گزرتے رہے بالکل آخر میں رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مہاجرین وانصار کے دستے میں گزرے ابوسفیان نے پوچھا: اے عباس یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ رسول اللہ ﷺ میں مہاجرین وانصار کے ساتھ ابوسفیان بولا: تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ یہ نبوت کی شان وشوکت ہے مسلمانوں کی تعداد ۱۰، ۱۲ ہزار کے لگ بھگ تھی۔

ابوسفیان واپس مکہ لوٹ گیا

رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا پھر سعد رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اپنے بیٹے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو دے دیا پھر ابوسفیان گھوڑے پر سوار ہو کر آگے نکل گیا حتیٰ کہ ثنیہ میں جا پہنچا اہل مکہ نے پوچھا: تمہارے پیچھے کیا حال ہے کہا میرے پیچھے مسلمانوں کا سیل رواں ہے ایسا شوکت والا لشکر میں نے کبھی نہیں دیکھا، جو شخص میرے گھر میں داخل ہوگا وہ امن میں رہے گا پھر لوگوں کا ہجوم ابوسفیان کے گھر پر امنڈ آیا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مقام حجون پر آکر رکے مقام حجون کے اوپر کی طرف ہے آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو شہ سواروں کے دستے پر امیر مقرر کر کے مکہ کی بالائی طرف سے روانہ کیے جبکہ حضرت خالد بن ولید کو مکہ کے زیریں حصہ سے روانہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے مکہ! تو اللہ تعالیٰ کی زمین کا سب سے اعلیٰ وافضل حصہ ہے، بخدا! اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا جاتا میں بھی نہ نکلتا مجھ سے قبل مکہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا میرے لیے دن میں گھڑی بھر کے لیے

حلال ہوا ہے مکہ قابل حرمت ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کا لقطہ نہ اٹھایا جائے البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے، ابوشاہ نامی ایک شخص نے کہا جبکہ بعض محدثین نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول کیا ہے کہ انھوں نے کہا: یارسول اللہ اس حکم سے اذخر گھاس مستثنیٰ ہے چونکہ اذخر گھاس ہمارے گھروں اور لوہاروں کے کام آتا ہے۔

رہی بات ابن خطل کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا اور وہیں قتل کر دیا گیا جبکہ مقیس بن صبابہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان پایا بنی کعب کے چند لوگ اسے قتل کرنے کے لیے آگے بڑھے اس کے چچازاد بھائی نمیلہ نے کہا: اس کا راستہ چھوڑ دو بخدا! جو بھی اس کے قریب آئے گا میں اس کا سر قلم کر دوں گا آگے بڑھنے والے چوک گئے اور پیچھے ہٹ گئے پھر خود ہی نمیلہ نے مقیس پر تلوار سے حملہ کر دیا اور تلوار سر پر دے ماری جس سے اس کا سر کٹ گیا اور مقیس ٹھنڈا ہو کر زمین پر گر گیا نمیلہ نے ایسا اس لیے کیا تاکہ اس کے قتل پر کوئی اور فخر نہ کر سکے پھر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اتنے میں عثمان بن طلحہ داخل ہوا آپ نے فرمایا: اے عثمان! کہاں ہے بیت اللہ کی چابی؟ کہا وہ میری ماں سلامہ بنت سعد کے پاس ہے رسول اللہ ﷺ نے سلامہ کے پاس آدمی بھیجا سلامہ نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم میں کبھی بھی چابی نہیں دوں گی عثمان نے ماں سے کہا: بخدا معاملہ بدل چکا ہے اگر تو چابی نہیں دے گی مجھے اور میرے بھائی کو قتل کر دیا جائے گا پھر عثمان چابی لے کر چلا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، چابی نیچے گر گئی اور اس پر کپڑا ڈال دیا اور پھر بیت اللہ کا دروزہ کھولا آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے چاروں کونوں میں تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر دونوں ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے امید ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ چابی مجھے عطا کریں گے یوں اس طرح سقایت اور حجابت (یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف اور دربانی) کا شرف ہمیں مل جائے گا تاہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان؟ جو شرف اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے میں اسے باقی رکھنا چاہتا ہوں یہ لو چابی۔

پھر بلال رضی اللہ عنہ کعبہ کی چھت پر چڑھے اور اذان دی خالد بن اسیر نے انھیں دیکھ کر کہا: یہ کیسی آواز ہے لوگوں نے کہا: یہ بلال بن رباح ہے خالد نے کہا: ابوبکر کا حبشی غلام لوگوں نے کہا: جی ہاں، کہا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ کہتا ہے: **اشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمد رسول اللّٰہ**۔ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ نے خالد کے باپ اسیر کو یہ آواز نہیں سننے دی اسیر جنگ بدر میں مشرک قتل کر دیا گیا۔

مکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ حنین تشریف لے گئے جبکہ آپ کے مقابلہ کے لیے ہوازن نے اپنے انڈے بچے جمع کر رکھے تھے وہاں پہنچنے پر جنگ چھڑ گئی مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "**ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً**" اور غزوہ حنین کے دن جب تمہیں تمہاری کثرت نے عجب میں ڈال دیا تھا جبکہ تمہاری کثرت تمہارے کچھ کام نہ آسکی" پھر رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے اور کہا: یا اللہ! اگر تو چاہے تو سطح زمین پر تیری عبادت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا: "شاھت الوجوہ" چہرے قبیح ہو جائیں پھر مٹھی بھر کنکریاں دشمن کی طرف پھینکیں، کنکریاں پھینکی تھیں کہ دشمن الٹے پاؤں بھاگ گیا رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا پھر قیدیوں سے کہا: اگر چاہو تو قید میں رہو چاہو تو فدیہ دے کر جان چھڑا لو اہل حنین نے کہا: آج کے دن ہم خاندانی شرافت کو ترجیح دیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا جب میں جاؤں تو مجھ سے سوال کرنا میرے پاس جو کچھ ہوا میں تمہیں دوں گا، البتہ مسلمانوں میں سے کسی کو مشکل نہ پیش آئے! جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اسی کی مثل مسلمانوں نے کہا ہے سوائے عینیہ بن حصن کے۔ اس نے کہا ہے کہ جو میرے لئے ہے وہ میں اسے نہیں دوں گا فرمایا: تو حق پر ہے چنانچہ اس دن اس کے حصہ میں ایک بڑھیا آئی اور وہ بھی نابینا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ ایک مہینہ تک رہا اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ مجھے اہل طائف کے ہاں بھیجیں میں انھیں دعوت دوں گا، فرمایا: اہل طائف تو تمہیں قتل کر دیں گے چنانچہ عروہ اہل طائف کے پاس گئے اور انھیں دعوت الی اللہ دی انھیں ایک مشرک نے تیر مارا اور انھیں قتل کر دیا رسول اللہ ﷺ نے عروہ کے متعلق فرمایا: اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کا واقعہ سورت یٰس میں بیان ہوا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اہل طائف کے مال مویشی پکڑ لو تاکہ انھیں سخت حالات کا مقابلہ کرنا پڑے۔

مہر نبوت کا دیدار

پھر جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور مقام نخلہ پر پہنچے تو لوگوں نے آپ سے مال مانگنا شروع کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اس قدر ہجوم کر دیا حتیٰ کہ آپ کی کمر سے چادر بھی چھین لی اور اس کی پاداش میں مہر نبوت سامنے ہوگئی یوں دکھائی دی جیسے چاند کا ٹکڑا ہو آپ ﷺ نے از روئے ظرافت فرمایا: تمہارا باپ نہ رہے میری چادر مجھے واپس کر دو کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس اونٹ اور بکریاں ہوتیں جن سے ان دونوں پہاڑیوں کا درمیانی علاقہ بھرا پڑا ہوتا میں وہ بھی تمہیں دے دیتا اس دن آپ نے تالیف قلب کے طور پر لوگوں کو ایک ایک سو اونٹ تک عطا کیے اس موقع پر انصار نے کہا: کہ ہمیں کچھ نہ ملے آپ ﷺ نے انصار کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم ایسی باتیں کرتے ہو کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دی؟ انصار نے کہا: جی ہاں، کیا میں نے تمہیں کم مائیگی کے عالم میں نہیں پایا اور اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے بے پرواہ کر دیا؟ انصار نے کہا: جی ہاں کیا میں نے تمہیں آپس میں دشمن نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی؟ انصار نے کہا: جی ہاں، اگر تم کہنا چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بھی تو بے یار و مددگار آئے اور ہم نے آپ کی مدد کی؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہترین اجر دینے والے ہیں اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بے گھر آئے ہم نے آپ کو ٹھکانا دیا؟ انصار نے کہا، اللہ اور اس کا رسول اس کا بہتر صلہ دینے والے ہیں اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ کسمپرسی کے عالم میں آئے ہم نے آپ کی غمخواری کی؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر صلہ دینے والے ہیں فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ انصار نے عرض کی: جی ہاں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور تم خاص ہو۔

آپ ﷺ نے غنائم پر بنی عبدالاشہل کے بھائی عباد بن رقش کو ذمہ دار بنایا تھا، قبیلہ اسلم کا ایک شخص ننگا آیا اس کے پاس کوئی کپڑا نہیں تھا، کہنے لگا: ان چادروں سے مجھے ایک چادر پہنا دو عباد رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں یہ غنائم مسلمانوں کی ہیں میرے لیے حلال نہیں کہ ان سے تمہیں کچھ دوں؟ اس شخص کی قوم نے کہا: ایک چادر اسے دے دو اگر کسی نے کوئی بات کی تو یہ مال ہمارا ہے اور ہمارا دیا ہوا ہے چنانچہ عباد رضی اللہ عنہ نے اسے ایک چادر دے دی پھر رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی خدشہ نہیں کہ تم نے خیانت کی ہے عباد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسے چادر نہیں دی حتیٰ کہ اس کی قوم نے کہا: اگر کسی نے کوئی بات کی تو یہ ہمارا مال ہے اور ہمارا دیا ہوا آپ نے تین بار فرمایا: جزاکم اللہ خیرا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

غزوہ حنین

۳۰۲۰۵..... "مسند بدیل بن ورقاء" ابن بدیل بن ورقاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے دن انھیں حکم دیا کہ جعرانہ کی مقام پر قیدیوں اور غنائم کو روک لیا جائے تا کہ آپ ﷺ بھی تشریف لے آئیں چنانچہ قیدی اور غنائم روک دیئے گئے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ والبغوی وقال فی الاصابۃ اسنادہ حسن

۳۰۲۰۶..... "مسند براء بن عازب" ابواسحاق کی روایت ہے کہ ایک شیخ نے براء رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو عمارہ! کیا تم لوگ حنین میں پسپا ہو گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ پسپا نہیں ہوئے البتہ کچھ لوگ ھوازن کی بستی کے پاس جمع ہوگئے تھے ھوازن زبردست تیرانداز تھے انھوں نے مسلمانوں کی اس جماعت پر تیروں کی بارش کر دی یہ جماعت کمک لینے رسول اللہ ﷺ کی پاس آگئی تھی ابوسفیان بن حارث آپ ﷺ کی سواری کی نکیل پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ خچر سے نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور دعا کی آپ

فرمارہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر فرمایا! یا اللہ! اپنی مدد نازل فرما، اللہ کی قسم جب جنگ زور پکڑتی ہے ہم اس سے ڈر جاتے ہیں بہادر تو وہ ہوتا ہے جو اس میں کود جائے۔رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر

۳۰۲۰۷.....حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بخدا! غزوہ حنین کے موقع پر رسول کریم ﷺ پسپا نہیں ہوئے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان آپ کے خچر کی لگام پکڑے رہے آپ ﷺ کہہ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب.

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔رواہ ابن ابی شیبة وابونعیم

۳۰۲۰۸.....حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن ابوسفیان نبی کریم ﷺ کا خچر پکڑے چل رہے تھے جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب.

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں ابن عبدالمطلب ہوں۔

چنانچہ اس دن آپ ﷺ سے بڑھ کر حملہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا گیا۔رواہ ابن جریر

۳۰۲۰۹..... "مسند بریدہ بن حصیب اسلمی" عبداللہ بن بریدکی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن مسلمانوں کو (عارضی طور پر) پسپا ہونا پڑا اور آپ ﷺ کے پاس صرف زید نامی ایک شخص باقی رہا اس نے آپ کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی یہ خچر نجاشی نے آپ کو ہدیۃً بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زید! لوگوں کو بلاؤ، چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے لوگو! یہ ہیں رسول اللہ ﷺ تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ اس پکار پر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا: خصوصاً اوس اور خزرج کو آواز دیکر بلاؤ، چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اوس وخزرج کی جماعت! رسول اللہ ﷺ یہ ہیں تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ اب کی بار بھی کسی نے جواب نہ دیا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے زید تیرا ناس ہو مہاجرین کو بلاؤ چونکہ انھوں نے بیعت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں مجھے بریدہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اس پر ایک ہزار مہاجرین امڈ آئے اور اپنی تلواریں بے نیام کرلیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور یوں اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۱۰.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو لوگ ثابت قدم رہے ان میں سے ایک ایمن ابن ام ایمن یعنی ایمن بن عبید بھی تھے۔رواہ ابونعیم

۳۰۲۱۱.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھمسان کا رن پڑے گا پھر آپ نے اپنی رکابیں کس لیں اور فرمایا رب کعبہ کی قسم مشرکین کو شکست ہوگئی ہے۔رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۱۲..... "مسند حارث بن بدل السعدی" حارث بن بدل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہزیمت ہوئی البتہ عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حارث آپ کے ساتھ جمے رہے اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے چہروں پر مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر ماریں ہمیں شکست ہوئی میں نے دیکھا کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہیں تھا جو ہمارے پیچھے بھاگ نہ رہا ہو۔رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابونعیم وابن عساکر

۳۰۲۱۳.....حارث بن سلیم بن بدل کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں مشرکین کے ساتھ تھا رسول کریم ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کے چہروں پر ماریں اور فرمایا شاھت الوجوہ یعنی چہرے قبیح ہوجائیں پھر یکایک اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کردیا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا ثابت قدم رہنا

۳۰۲۱۴..... ''مسند حسین بن علی'' حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن جو لوگ رسول ﷺ کے ساتھ جمے رہے ان میں سے یہ بھی تھے عباس، علی، ابوسفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالب عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۵..... حسین بن علی کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمے رہے ان میں یہ بھی تھے عباس، علی، ابوسفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالبہ عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۶..... ''مسند ابی سائب خباب'' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے آسمان سے زمین پر ایک آواز سنی جو یوں لگتی تھی جیسے کسی تھال میں کنکریاں پڑنے کی آواز ہوتی ہے اس دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ کنکریاں ماری تھیں اور ہمیں شکست ہوگئی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۱۷..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حنین کے دن ابوسفیان بن حارث صفوان بن امیہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو سو اونٹ (تالیف قلب کے طور پر) عطا کیے جبکہ حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو ان سے کم اونٹ دیئے اس پر عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

انجعل نهبي ونهب العبيد
بين عيينة والاقرع
وما كان بدر ولا حابس
يفوقان مرداس في المجمع
وما كنت دون امرى منهما
ومن يخفض اليوم لا يرفع

کیا آپ نے میرا تاخت وتاراج اور غلاموں کا تاخت وتاراج عیینہ اور اقرع کے برابر کر دیا ہے جبکہ بدر اور حابس جنگ میں مرداس پر فوقیت نہیں لے جاتے تھے میں کسی طرح بھی ان دونوں سے کمتر نہیں ہوں لیکن جو شخص آج پست ہو گیا وہ کبھی بھی بلند نہیں ہوسکتا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے بھی سو اونٹ مکمل کر دیے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۸..... ''مسند سلمہ بن اکوع'' ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ہوازن کے غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اسی دوران ہم بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جبکہ ہم میں سے عموماً لوگ پیادہ تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا، اس نے اپنے تھیلے سے رسی نکالی اور ایک نوجوان نے اس کا اونٹ باندھ دیا پھر وہ شخص آکر مسلمانوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا جب اس نے مسلمانوں کی کمزوری کا مشاہدہ کر لیا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ ان کے پاس سواریاں بھی کم ہیں اٹھ کر اپنے اونٹ کی طرف دوڑ پڑا اس نے اونٹ کھولا پھر بٹھایا اور جلدی سے اس پر سوار ہو کر چل دیا اور اونٹ کو کوچا دے کر بھگانے لگا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص اٹھا اس کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور اس شخص کے پیچھے ہولیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا جب میں نے انھیں جالیا تو دیکھا کہ اونٹنی کا سر (جاسوس کے) اونٹ کی سرینوں سے لگتا تھا اور میں اونٹنی کے عین پیچھے تھا پھر میں پھرتی سے آگے بڑھا اونٹ کی لگام پکڑ لی پھر اونٹ کو بٹھایا جب اونٹ نے گھٹنے زمین پر ٹیکے میں نے جھٹ تلوار سونت لی اور لمحہ بھر میں اس کا سر کاٹ دیا یوں وہ ٹھنڈا ہو گیا میں اس کا ساز وسامان اور اونٹ لے کر واپس لوٹ آیا تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: جاسوس کو کس نے قتل کیا ہے؟ مسلمانوں نے جواب دیا سلمہ بن اکوع نے چنانچہ آپ ﷺ نے مقتول کا ساز وسامان مجھے انعام میں دیا۔ رواہ ابن ابی شيبة

۳۰۲۱۹...... "مسند شیبۃ بن عثمان عبدی صاحب کعبہ" مصعب بن شیبۃ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا بخدا! میں اسلام قبول کرنے کی غرض سے نہیں گیا تھا البتہ میں اس لیے گیا تھا تا کہ ہوازن قریش پر چڑھائی کریں اور میں تماشا دیکھوں اسی اثناء میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا یکا یک میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں ابلق گھوڑوں پر سوار لوگوں کو دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: اے شیبہ! ان گھڑسواروں کو کسی کافر کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر تین بار فرمایا: یا اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا فرما چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا کہ میرے دل کی دنیا بدل گئی اور سطح زمین پر مجھے رسول اللہ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں تھی چنانچہ مسلمانوں نے بے جگری سے جنگ لڑی جس نے جنگ میں قتل ہونا تھا وہ ہوا پھر نبی کریم ﷺ واپس لوٹے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور عباس رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا: کہاں ہیں مہاجرین عباس رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند یہ اعلان کیا رسول اللہ ﷺ یہ ہیں پھر لوگوں نے آپ کی طرف امڈآنا شروع کیا جبکہ آپ یہ رجزیہ شعر پڑھ رہے تھے:

انا النبی لا کذب　　　انا ابن عبدالمطلب.

میں سچا نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر مسلمان اپنی تلواریں ننگی کی ہوئی لوٹ آئے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھمسان کا رن پڑے گا۔ رواہ ابن عساکر

عباس رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

۳۰۲۲۰...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی ہوئی تھی اسی اثناء میں مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی سواری کی لگام برابر پکڑے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو فتح عطا کی اور مشرکین کو شکست دی۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

۳۰۲۲۱...... حضرت عباس بن مطلب کی روایت ہے کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں آپ کے ساتھ صرف میں اور ابوسفیان بن حارث تھے، ہم دونوں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چمٹے رہے آپ سے الگ نہیں ہوئے، آپ خچر پر سوار تھے میں نے لگام پکڑی ہوئی تھی اور برابر خچر کو روک رہا تھا جبکہ خچر مشرکین کی طرف دوڑے جا رہا تھا آپ نے مجھے فرمایا: اصحاب سمرہ کو بلاؤ اتنے میں مسلمان واپس لوٹ آئے دیکھا کہ آپ لڑائی کے لیے تیار ہیں آپ نے فرمایا: اب جنگ کے شعلے بلند ہوں گے پھر آپ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کی طرف پھنکیں اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم مشرکین ہزیمت خوردہ ہو چکے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کیا وہ وقت مجھے یوں یاد ہے گویا میں ابھی ابھی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور میں آپ کے پیچھے ہوں۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۲...... ابوبکر بن سبرہ ابراہیم بن عبداللہ عبید بن عبداللہ بن عتبہ ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ حنین کی مہم سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو آپ کی رضاعی بہن سعد یہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائیں آپ نے انھیں دیکھ کر مرحبا فرمایا اور ان کی لیے اپنی چادر بچھائی جب سعد یہ چادر پر بیٹھیں تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے حتیٰ کہ آنسوؤں سے آپ کی ڈاڑھی تر ہوگئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں مجھے ان کی رحمت پر رونا آتا ہے بالفرض اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس احد کے برابر سونا ہو پھر وہ خرچ کردے وہ ان کی رضاعت کا حق ادا نہیں کرسکتا، رہی بات میرے حق کی جو میں نے تم سے لیا ہے وہ تمہارا ہے رہا مسلمانوں کا حق سو وہ انکا اپنا حق ہے میں ان کی دلی رضامندی کے بغیر نہیں لے سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں نے جو بھی لیا تھا وہ دے دیا۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... مغنی میں ہے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ ابوبکر بن سبرہ موضوع احادیث بیان کرتا تھا۔

۳۰۲۲۳۔۔۔ ابن مسیب کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے چھ ہزار کے لگ بھگ مرد اور عورتیں قید کیں اور ابوسفیان بن حارث کو ان پر نگران مقرر کیا۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

۳۰۲۲۴۔۔۔ عروہ بن محمد بن عطیہ عن ابیہ عن جدہ عطیہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عطیہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ھوازن کے قیدیوں کے متعلق رسول اللہ سے بات چیت کی تھی چنانچہ عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کا خاندان ہے آپ کے علاوہ سب کو دودھ پلانے والے ہیں ہم نے آج کے دن کے لیے اس رشتہ کو چھپا رکھا ہے ھوازن کی عورتیں آپ کی مائیں ہیں آپ کی بہنیں ہیں اور آپ کی خالائیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بات چیت کی چنانچہ آپ نے قیدیوں کو واپس کر دیا البتہ دو شخصوں نے قیدی واپس کرنے سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا: انہیں ساتھ لے جاؤ اور انہیں اختیار دو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں بھی اپنا حصہ چھوڑتا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میں اپنا حصہ نہیں چھوڑتا جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا آپ نے فرمایا: یا اللہ! اس کے حصہ کو بے برکت کر دے چنانچہ وہ جس غلام یا باندی کے پاس سے گزرتا چشم پوشی کر جاتا حتیٰ کہ ایک بوڑھیا کے پاس سے گزرا کہنے لگا: میں اپنے حصہ میں اسے لوں گا چونکہ یہ بستی والوں کی ماں ہے بستی والے گراں بدل دے کر اسے چھڑائیں گے اس پر عطیہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا: چلو اسی کو لے لو نہ تو یہ بارونق چہرے والی ہے نہ اس کے پستانوں سے دودھ نکلے گا اور نہ ہی اس کے قرب کی کسی کو خواہش ہوتی ہے ایک بڑھیا ہے جس کی طرف کسی کو رغبت نہیں جب اس شخص نے دیکھا کہ بڑھیا کے لیے کوئی تعرض نہیں کر رہا اس نے اسے بھی چھوڑ دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۲۵۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب لڑائی کے شعلے بھڑکیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دن آپ ﷺ کے سامنے زبردست حملے کرتے تھے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۶۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے دعا تھی یا اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبة

حنین کے موقع پر آپ علیہ السلام کی بردباری

۳۰۲۲۷۔۔۔ ابن شہاب کی روایت ہے کہ عمر بن محمد بن جبیر عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہی کہ حنین سے واپسی کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے پھر اعراب میں آپ تھوڑی دیر کے لیے رک گئے اعراب آپ سے مانگتے تھے حتیٰ کہ اسی عالم میں آپ کی چادر ایک درخت کے ساتھ اٹک گئی رسول اللہ ﷺ رک گئے اور فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان جھاڑیوں کے بقدر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل نہ پاتے نہ جھوٹا پاتے اور نہ بزدل پاتے۔ رواہ ابن جریر فی تهذیب

۳۰۲۲۸۔۔۔ نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین سے فارغ ہوئے آپ ثنیۃ الاراکہ کے مقام پر تھے اور لوگوں کو مال دے رہے تھے یوں آپ ﷺ ایک جھاڑی کے پاس جا پہنچے جھاڑی کی ایک ٹہنی سے آپ کی چادر اٹک گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو فرمایا میری چادر مجھے دو، ہم نے چادر آپ کو دی پھر فرمایا! کیا تم مجھ پر بخل کا خوف کرتے ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرے پاس ان دو پہاڑوں کے درمیان خلا کے برابر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا۔

رواہ ابن جریر

۳۰۲۲۹۔۔۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا (یعنی غزوہ حنین) حتیٰ کہ جب ہم واپسی پر مقام بطن نخلہ پر پہنچے تو وہاں آپ کے پاس لوگوں کا ہجوم ہو گیا آپ لوگوں میں الجھے ہوئے تھے کہ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس سے اٹک کر آپ کی چادر اتر گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ کے بدن کی سلوٹیں ایسی دکھائی دیتی تھیں جیسے سونے کی لکیریں ہوں فرمایا: اے لوگو! مجھے میری چادر دو کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس درختوں اور پرندوں کے بقدر چوپائے

ہوتے میں وہ سب تمہارے درمیان تقسیم کردیتا پھر تم مجھے بخیل جھوٹا اور بزدل نہ پاتے ۔رواہ ابو نعیم

۳۰۲۳۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے موقع پر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مال مانگا آپ نے لوگوں کو گائیں اونٹ اور بکریاں دیں حتیٰ کہ جب آپ کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہا اور لوگوں نے پھر بھی آپ کا ہجوم بنائے رکھا فرمایا: اے لوگو! تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو؟ بخدا میں بخیل نہیں ہوں نہ بزدل ہوں اور نہ جھوٹا ہوں لوگوں نے آپ کی چادر کھینچ لی حتیٰ کہ آپ کا کاندھا ننگا ہو گیا جب کاندھا مبارک ننگا ہوا مجھے یوں لگا جیسے میں چاند کا ٹکڑا دیکھ رہا ہوں ۔رواہ ابن جرير وسنده على شرط الشيخين

۳۰۲۳۱.....ہشام بن زید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر ہوازن اور غطفان نے نبی کریم ﷺ کے خلاف جم غفیر جمع کرلیا جبکہ مسلمانوں کی تعداد دس ہزر (۱۰۰۰۰) کے لگ بھگ تھی نیز مسلمانوں کے ساتھ طلقاء (وہ لوگ جن کی فتح مکہ کے دن جان بخشی کردی گئی تھے) بھی تھے جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑا اس دن نبی کریم ﷺ سفید خچر پر سوار تھے آپ خچر سے نیچے اترے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اس دن آپ نے دو مرتبہ آواز دی ان دونوں آوازوں کے درمیان کوئی اور کلام حائل نہیں تھا آپ نے دائیں طرف دیکھا فرمایا: اے انصار کی جماعت! انصار نے عرض کی: یارسول اللہ ہم حاضر ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں پھر بائیں طرف دیکھا اور فرمایا: اے انصار کی جماعت انصار! نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم حاضر ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں پھر آپ آگے بڑھے فریقین کے درمیان جنگ ہوئی نتیجۃً مشرکین کو شکست ہوئی اور مسلمانوں کو مال کثیر غنیمت میں ملا نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت (تالیف قلب کے طور پر) طلقاء میں تقسیم کیا اس پر انصار نے کہا: سختی کے وقت ہمیں بلالیا جاتا ہے اور اموال غنیمت دوسروں میں تقسیم کردیئے جاتے ہیں نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ نے انصار کو جمع کیا اور آپ ایک خیمے میں تشریف لے گئے پھر فرمایا: اے جماعت انصار! میں یہ کیا سن رہا ہوں؟ انصار خاموش رہے آپ نے فرمایا: اے جماعت انصار اگر لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور انصار کسی دوسری گھاٹی میں چل رہے ہوں میں انصار کی گھاٹی میں چلنے کو ترجیح دوں گا پھر فرمایا: کیا تم راضی ہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ انصار نے عرض کی یارسول اللہ! ہم راضی ہیں۔

ہشام بن زید کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس واقعہ میں موجود تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کہاں غائب ہوتا۔رواہ ابن عساكر وابن ابی شيبة

ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس خنجر

۳۰۲۳۲.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو ہنساتے ہوئے آئے اور وہ کہہ رہے تھے: یارسول اللہ! آپ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا اس نے اپنے پاس خنجر رکھا ہوا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے ام سلیم تم نے خنجر کس لئے رکھا ہوا ہے؟ وہ بولیں: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی دشمن میرے قریب آیا میں اسے زخمی کروں گی۔رواہ ابن ابی شيبة

۳۰۲۳۳.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین سے ملنے والے تاخت وتاراج میں سے رسول اللہ ﷺ نے اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن کو سوسو اونٹ دیئے انصار میں سے کچھ لوگ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے غنائم ایسے لوگوں کو دے دی ہیں جن کے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں یا کہا جن کی تلواروں سے ہمارے خون ٹپک رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے انصار کو پیغام بھیج کر بلوایا جب انصار خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور شخص بھی ہے؟ انصار نے عرض کی: نہیں البتہ ہماری بہن کا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا: قوم کی بہن کا بیٹا اس قوم کا فرد ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسی ویسی باتیں کرتے ہو؟ کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ، بکریاں اور اونٹ لے کر واپس جائیں اور تم اپنے گھروں میں محمد ﷺ کو لے کر جاؤ؟ عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم راضی

ہیں آپ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور انصار خاص ہیں اور انصار میری جماعت اور میرے خاص لوگ ہیں اگر ہجرت کی تقدیر نہ ہوتی میں جماعت انصار میں سے ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۳۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہوازن حنین کے موقع پر اپنے بچے عورتیں اونٹ اور بھیڑ بکریاں لے آئے اور صفیں بناڈالیں انھوں نے ایسا اس لیے کیا تا کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی کثرت معلوم ہو جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول اللہ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی کوئی تلوار نہیں چلائی اور نہ ہی کوئی نیزہ چلایا اس دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا کافر کا ساز وسامان قاتل کے لیے ہوگا چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس کافروں کو قتل کیا اور سب کا ساز وسامان انھوں نے لے لیا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک شخص کی کاندھے پر کاری ضرب لگائی ہے اس نے زرہ پہن رکھی تھی زرہ کٹ گئی تھی تاہم میں اسے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تھا آپ نے فرمایا: دیکھو کس نے اس کا ساز وسامان لیا ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: میں نے اس کا ساز وسامان لیا ہے آپ قتادہ کو اور کچھ دے دیں اور یہ سامان مجھی کو لینے دیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ مانگا جاتا آپ عطا کر دیتے تھے یا خاموش ہو جاتے تھے آپ اس مرتبہ خاموش رہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک شیر کے مال کو چھین کر دوسرے شیر کو دے دے رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: عمر نے سچ کہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ام سلیم سے ملے اور ام سلیم کے پاس خنجر تھا ابوطلحہ نے پوچھا: اے ام سلیم تمہارے پاس یہ کیا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آیا تو اس سے میں اسے زخمی کروں گی اور اس کے پیٹ میں کچوکے لگاؤں گی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے ام سلیم کو نہیں سنا کہ وہ کیا کہتی ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا بولیں: یارسول اللہ! طلقاء میں سے ہمارے بعد جو شخص ہوگا میں اسے قتل کروں گی اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کفایت کر دی ہے اور ہمارے حق میں جنگ کا اچھا نتیجہ دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

غزوہ طائف

۳۰۲۳۵ ..... "مسند صدیق" قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر کو غزوہ طائف کی موقع پر ایک تیر لگا جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چالیس دن بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے جان لیوا ثابت ہوا یہ تیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا حتیٰ کہ ثقیف کا وفد آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفد کو یہ تیر دکھایا اور کہا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس تیر کو پہنچانتا ہے؟ چنانچہ سعد بن عبید بنی عجلان کے بھائی نے کہا: یہ تیر میں نے بنایا ہے اور اس کے پر بھی میں نے ہی لگائے ہیں اور میں نے ہی یہ تیر چلایا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی تیر ہے جس نے عبداللہ بن ابی بکر کو قتل کیا ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے عبداللہ کو عزت بخشی تمہارے ہاتھ سے اور اس کے ہاتھ سے تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچنے دیا۔

رواہ البیہقی فی السنن

۳۰۲۳۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حنظلہ بن ربیع کو اہل طائف کے پاس بات چیت کرنے کے لیے بھیجا، اہل طائف حنظلہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے گئے اور اپنے قلعہ میں داخل کرنا چاہتے تھے: یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان لوگوں سے حنظلہ کو واگزار کرا کر لائے گا اس کے لیے اس غزوے جیسا اجر وثواب ہوگا چنانچہ اس کام کے لیے صرف عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اٹھے انھوں نے دشمن کو قلعے کے دروازے پر جالیا قریب تھا کہ وہ لوگ حنظلہ رضی اللہ عنہ کو قلعہ میں داخل کر لیتے لیکن جھپٹ کر عباس رضی اللہ عنہ نے حنظلہ رضی اللہ عنہ کو ان سے چھین لیا عباس رضی اللہ عنہ زبردست تندھی کے مالک تھے جونہی حنظلہ رضی اللہ عنہ کو لے کر واپس پلٹے قلعہ کے اوپر سے ان پر دشمن نے پتھروں کی بارش برسادی نبی کریم ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کی لیے دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ عباس رضی اللہ عنہ صحیح وسلامت نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۳۷......''مسند سعد انصاری'' سعید بن عبید ثقفی کی روایت ہے کہ میں نے ابوسفیان بن حرب کو غزوہ طائف کے دن دیکھا کہ وہ ابویعلی کے باغ میں بیٹھے رہے تھے اور کچھ کھا رہے تھے میں نے آنکھ کا نشانہ لے کر تیر مارا جو سیدھا نشانے پہ جا لگا اور ان کی آنکھ جاتی رہی ابوسفیان اٹھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری آنکھ شہید ہو چکی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تمہاری آنکھ درست ہو جائے گی اور اگر چاہو کہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت ملے ابوسفیان نے عرض کی: مجھے جنت ملے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:......حدیث میں ان بد باطن لوگوں کے شبے کا ازالہ ہے کہ ابوسفیان کبھی بھی دل سے مسلمان نہیں ہوئے محض جان بچانے کے لیے اسلام قبول کر لیا تھا اور ہمیشہ تا وفات نفاق پر رہے بھلا ایک شخص اسلام قبول کرے اور کفر سے تائب ہو جیسا کہ فتح مکہ کے متعلق بے شمار مرویات میں گزر چکا ہے اور پھر اپنی آنکھ کو خدا کی راہ میں شہید کرے پھر شام کی فتوحات میں اہل خانہ کے ساتھ شریک ہو اس کے متعلق لب کشائی کرنا پرلے درجے کی بے ہودگی ہے کیا اسلام ماقبل کی برائیوں کو ختم نہیں کر دیتا۔

۳۰۲۳۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے طائف کے موقع پر مشرکین کے ہر اس غلام کو آزا کر دیا جو مشرکین کے پاس سے نکل کر آپ کے پاس پہنچ گیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۳۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر دو غلام نکل کر رسول اللہ ﷺ کی پاس آئے آپ نے انھیں آزاد کر دیا ان میں سے ایک حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۴۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی تھی۔ رواہ العقیلی

کلام:......حدیث موضوع ہے چونکہ اس کی سند میں عبداللہ بن خراش بن خوکشب راوی ہے امام بخاری اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے دیکھئے حسن الاثر ۴۸۰۔

غزوہ موتہ

۳۰۲۴۱......حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں غزوہ موتہ میں شریک رہا ہوں اس دن میں نے ایک شخص کو مقابلے کے لیے للکارا تاہم وہ میرے مقابلے پر اتر آیا اس کے سر پر خود تھا اور خود میں قیمتی موتی جڑا ہوا تھا اسے للکارنے سے میرا مقصد یہی قیمتی جوہر تھا میں نے اسے قتل کر کے موتی لے لیا پھر جب ہم پسپا ہوئے میں یہ موتی لے کر مدینہ واپس ہوا اور موتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے انعام میں وہ موتی مجھے عطا کر دیا پھر میں نے یہ موتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک سو دینار میں فروخت کیا۔

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۴۲......حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ''سوئے موتہ جیش الامراء'' کو بھیجا، اور تاکید کی کہ تمہارا امیر زید بن حارثہ ہوگا اگر وہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا، اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا جعفر رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کیسے مان جاؤں کہ آپ مجھ پر زید بن حارثہ کو امیر مقرر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا: تم چلو تمہیں کیا معلوم کس میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی رکھی ہے چنانچہ لشکر اسلام روانہ ہو گیا پھر جیسا اللہ نے چاہا وہی انھیں پیش آیا کچھ دنوں بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: لوگوں کو مسجد میں جمع ہو جانے کے لیے اعلان کرو جب لوگ جمع ہو گئے آپ نے فرمایا: یہ خیر کا دروازہ ہے تین بار فرمایا کیا میں تمہیں اس لشکر کے متعلق خبر نہ دوں۔ چنانچہ ہمارا لشکر منزل بہ منزل روانہ ہوا پھر دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا زید شہید ہو گیا لہٰذا تم لوگ اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کی فرمایا: پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا تھام لیا اس نے بردست حملہ کیا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے استغفار کرو لوگوں نے جعفر رضی اللہ عنہ کے لئے استغفار کیا پھر جھنڈا عبداللہ

بن رواحہ نے سنبھال لیا وہ بھی استقلال سے لڑتا رہا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا میں اس کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کیا فرمایا: پھر خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھال لیا حالانکہ وہ مقررہ کردہ امراء میں سے نہیں، وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ یہ (خالد بن ولید) تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے تو اس کی مدد کر، اسی لیئے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

پھر فرمایا: چلو جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو تم میں سے کوئی شخص بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ سخت گرمی میں لوگ پیادہ و سوار ہر حال میں چل پڑے اسی دوران راستے میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کو سواری پر بیٹھے بیٹھے اونگھ آئی آپ کجاوے میں ایک طرف جھک گئے، میں نے آکر اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا، آپ نے میرے ہاتھ کی لمس محسوس کی اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ابوقتادہ ہوں آپ چلتے رہے پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو اونگھ آگئی اور کجاوے میں ایک طرف جھک گئے میں نے آکر اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا میرے ہاتھ کی لمس محسوس کی آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: ابوقتادہ ہوں چنانچہ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ کے بعد فرمایا: میں نے آج رات تمہیں مشقت میں ڈال دیا ہے کہ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا ہرگز نہیں البتہ میں سمجھتا ہوں کہ اونگھ نے مشقت میں ڈال دیا ہے اگر آپ تھوڑی دیر کے لیے رک جائیں تاکہ سواری سے نیچے اتر کر نیند پوری کر لیں؟ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگ بے یار و مددگار نہ ہو جائیں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا ہرگز نہیں ہوگا فرمایا: ہمارے لیے کوئی جگہ تلاش کرو جہاں میں تھوڑی دیر کے لیے نیند کر لوں میں راستے سے ہٹ گیا اور جھاڑیوں کے درمیان مستور جگہ تلاش کر لی میں نے آکر عرض کی یارسول اللہ ﷺ پاس ہی جھاڑیوں میں ایک جگہ ہے اللہ نے رحم فرمایا، میں نے جگہ ڈھونڈ لی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہمراہی راستے سے الگ ہو گئے اور اس جگہ جا کر آرام کیا پھر ہم ایسے سوئے کہ سورج کی تمازت نے ہماری آنکھ کھولی ہم پشیمانی کے عالم میں اٹھے اور نماز کے لیے دوڑ دھوپ کرنے لگے آپ نے فرمایا: آرام سے آرام سے ذرا سورج کو بلند ہونے دو پھر آپ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں پڑھنی ہیں وہ جماعت سے پہلے پڑھ لے چنانچہ جس نے پڑھنی تھیں اس نے پڑھ لیں پھر آپ نے حکم دیا اذان دی گئی اور آپ نے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے کسی کام میں مشغول ہو کر نماز سے غافل نہیں ہوئے البتہ ہماری روحیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب چاہتا ہے روحوں کو اپنے قبضہ سے وا کر دیتا ہے غور سے سن لو جس شخص کی بھی یہ نماز فوت ہو جائے وہ اسی طرح کی نماز ادا کرے۔

برتن پانی سے ابل پڑا

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدت پیاس کی شکایت کی فرمایا: اے ابوقتادہ: کوئی پیاس نہیں میرے پاس کوزہ لاؤ میں کوزہ لے آیا آپ نے کوزہ گود میں رکھ لیا پھر آپ نے کوزے پر منہ کیا واللہ اعلم آپ نے کوزے میں پھونکا یا نہیں پھر فرمایا: اے ابوقتادہ مجھے چھوٹا پیالہ لا دو چنانچہ میں کجاوے سے چھوٹا سا پیالہ لے آیا آپ نے پیالہ کوزے میں انڈیلا پھر فرمایا: لوگوں کو پانی پلاؤ پھر آپ نے بآواز بلند فرمایا: جس کے پاس برتن آئے وہ پانی پی لے میں ایک آدمی کے پاس گیا اسے پانی پلایا پھر میں پیالے میں بچا ہوا پانی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا پھر میں نے حلقہ میں موجود سبھی لوگوں کو پلایا پھر میں بچا ہوا پانی لے آیا میں طمع کرتے ہوئے پیالے میں دیکھنے لگا کہ اس میں پانی بچا ہے آپ نے پیالے میں اور پانی ڈالا اور فرمایا: پیو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے شدید پیاس لگی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا: پیو مجھے رہنے دو چونکہ میں آج قوم کا ساقی ہوں (اور ساقی آخر میں پیتا ہے) پھر آپ نے پیالے میں پانی ڈالا اور خود پیا پھر اور ڈال کر پیا پھر سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو کر چل دیئے۔

آپ نے فرمایا: تم نے اس وقت لوگوں کو کس حال میں پایا جب انھوں نے اپنے نبی کو گم پایا اور پھر نماز کا وقت بھی ہو گیا تھا؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا: کیا لوگوں میں ابوبکر اور عمر نہیں اگر لوگ ان دونوں کی اطاعت کرتے رہیں گے تو ہدایت پر قائم رہیں

گے اگر ان کی نافرمانی کی تو وہ بھی گمراہ ہو جائیں گے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی حتیٰ کہ آپ چل دیئے اور ہم چل دیئے جب ہم نحر الظہیرہ کے مقام پر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ لوگ درختوں کے سائے تلے ہیں ہم ان کے پاس آئے مہاجرین کے کچھ لوگوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے پوچھا: جب تم لوگوں نے اپنے نبی کو گم پایا اور نماز کا وقت بھی ہو گیا تم نے کیا کیا؟ لوگوں نے کہا: بخدا! ہم تمہیں خبر دیتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: ''انک میت وانهم میتون'' آپ نے بھی مرنا ہے اور لوگوں نے بھی مرنا ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلایا ہو لہٰذا آپ نماز پڑھائیں میں جا کر ادھر اُدھر دیکھتا ہوں اگر میں نے کچھ دیکھا ورنہ میں آپ کے ساتھ مل جاؤں گا چنانچہ نماز کھڑی کر دی گئی اور بات یوں ختم ہو گئی۔

رواه ابن ابی شیبة والرویانی ورحاله ثقات وروی بعضه البیهقی فی الدلائل

۳۰۲۴۳ ... عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حضرت زید بن حارثہ ؓ کو امیر مقرر کیا اور تاکید فرمائی کہ اگر یہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا چنانچہ لشکر منزل بہ منزل آگے بڑھتا گیا اور جھنڈا حضرت زید بن حارثہ ؓ نے لے لیا دشمن سے جنگ ہوئی دلیری سے لڑتے رہے لیکن شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دلیری سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھالیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت خالد بن ولید ؓ نے جھنڈا اٹھالیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی نبی کریم ﷺ کو لشکر کی خبر پہنچی آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا: بعد! تمہارے بھائی نے دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا اور لڑتا رہا بالآخر وہ شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دلیری سے لڑتا رہا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ بھی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا پھر جھنڈا اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے سنبھال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی آپ ﷺ نے جعفر کے گھر والوں کو تین دن تک سوگ کرنے کی مہلت دی پھر آپ تین دن کے بعد آئے اور فرمایا آج کے بعد جعفر پر مت رو پھر آپ نے فرمایا میرے پاس میرے بھائی کے بیٹوں کو لے آؤ چنانچہ ہمیں آپ کے پاس لایا گیا ہم یوں لگتے تھے جیسے چھوٹے چھوٹے چوزے ہوں پھر آپ نے حجام کو بلایا اور آپ نے ہمارے سر منڈوائے پھر آپ نے فرمایا: رہی بات محمد کی سو یہ ہمارے چچا ابو طالب کے زیادہ مشابہ ہے رہی بات عون کی یہ صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! اسے جعفر کا اس کے گھر میں اچھا جانشین بنادے اور عبداللہ کے ہاتھ کے سودے میں برکت عطا فرما آپ نے تین بار یہ دعا فرمائی ہماری ماں آپ کے پاس آئی اور ہماری یتیمی کا تذکرہ کرنے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ان بچوں کے فقر و فاقہ کا خوف ہے حالانکہ دنیا و آخرت میں میں خود ان کا ولی ہوں۔ رواه احمد بن حنبل والطبرانی وابن عساکر

۳۰۲۴۴ ابو یسر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ: آپ نے مجھے فلاں کام کے لیے بھیجا تھا چنانچہ جب میں موتہ پہنچا لوگوں نے صفیں بنالیں پھر جعفر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے زرہ پہنی اور جھنڈا ہاتھ میں اٹھالیا پھر آگے آگے چلنے لگے یہاں تک کہ دشمن کو دیکھ لیا پھر گھوڑے سے نیچے اتر آئے اور کہا: یہ گھوڑا اس کے مالک تک کون پہنچائے؟ ایک شخص بولا میں پہنچادوں گا پھر زرہ اتاری اور کہا: یہ زرہ اس کے مالک تک کون پہنچائے گا؟ ایک دوسرا شخص بولا میں پہنچادوں گا پھر آگے بڑھے اور اپنی تلوار سے بہادری کے جواہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے خبر سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے چنانچہ آپ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ کوئی بات نہ کی پھر عصر کی نماز پڑھائی اور آپ بغیر کوئی بات کئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے آپ نے مغرب و عشاء کی نمازوں میں بھی یہی کیا حالانکہ نماز کے بعد آپ کا معمول ہوتا تھا کہ رخ انور ہماری طرف پھیر لیتے تھے چنانچہ آپ صبح کو حسب معمول نماز کے وقت سے قبل تشریف لائے میں اور ابو عامر بیٹھے ہوئے تھے آپ یہیں آکر ہمارے درمیان بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک خواب نہ بتاؤں جو میں نے دیکھا ہے؟ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہوا میں نے جعفر کو دو پروں کے ساتھ دیکھا جبکہ اس کا بدن خون آلود تھا زید اس کے آگے تھا ابن رواحہ بھی ان کے ساتھ تھا لیکن ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ان سے

بے رخی کیے ہوا تھا اس کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جب جعفر جنگ کے لیے آگے بڑھا اس نے جنگ سے منہ نہیں موڑا اس طرح زید نے بھی جنگ سے منہ نہیں موڑا جبکہ ابن رواحہ نے موڑ لیا تھا۔رواہ ابن اعساکر

۳۰۲۴۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے موتہ کی طرف لشکر روانہ کیا اور زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا ساتھ تاکید فرمائی کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہوگا اگر جعفر بھی شہید ہو جائے تو ابن رواحہ امیر ہوگا چنانچہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیچھے رہ گئے انھیں لشکر کے پیچھے دیکھ کر آپ ﷺ نے سبب پوچھا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ کے ساتھ تھوڑی دیر گزارنا چاہتا ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام صرف کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۴۶ ''مسند عبداللہ بن عمر'' غزوہ موتہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ فرمادیا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہو اگر جعفر بھی شہید کر دیا جائے تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوگا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں میں لشکر کے ساتھ تھا چنانچہ ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا چلنے پر دیکھا کہ ان کے بدن پر تلواروں، نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) سے زیادہ زخم آئے ہیں۔رواہ الطبرانی

۳۰۲۴۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے غزوہ موتہ کے موقع پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن خاموش رہو (میں خود خبر دیتا ہوں) زید نے جھنڈا اٹھایا اور بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ زید پر رحم فرمائے پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جعفر پر رحم فرمائے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ عبداللہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لے لیا اور تن دہی سے دشمن کا مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۰۲۴۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زید جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم جہاد کے لیے روانہ کیے اور لشکر کا جھنڈا زید رضی اللہ عنہ کو دے دیا چنانچہ یہ تینوں حضرات جنگ میں شہید ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر ملنے سے قبل ہی ان حضرات کے شہید ہونے کی خبر دے دی اور فرمایا: جھنڈا زید کے پاس تھا وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا اٹھا لیا وہ بھی شہید ہو گیا پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا اور وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد جھنڈا سیف اللہ خالد بن ولید نے لے لیا آپ ﷺ لوگوں کو خبر سنا رہے تھے جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔رواہ ابو یعلی و ابن عساکر

غزوہ تبوک

۳۰۲۴۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں غزوہ طائف کے چھ ماہ بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو غزوہ تبوک کا حکم دیا یہ وہی غزوہ ہے جسے غزوہ ذات العسرہ بھی کہا جاتا ہے چونکہ یہ غزوہ شدید گرمی کے موسم میں پیش آیا جبکہ لوگوں میں نفاق بھی بڑھا ہوا تھا اہل صفہ کی تعداد آئے دن بڑھتی رہتی تھی صفہ ایک مکان تھا جو فقیروں کے لیے بنایا گیا تھا اس میں فقراء جمع رہتے تھے نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے صدقات ان کے پاس آتے تھے جب کوئی غزوہ پیش آتا تو کوئی ایک شخص ان فقیروں میں سے کسی کو اپنے ساتھ سوار کر لیتا تھا یوں مسلمان ان فقیروں کو ثواب کی نیت سے اپنے ساتھ لے جاتے چنانچہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو دل کھول کر خرچ کرنے کا حکم دیا جبکہ بہت سارے لوگوں نے دکھلاوے کے لیے خرچ کیا بہت سارے لوگ متذکرہ بالا فقراء کو سوار کر کے اپنے ساتھ لے گئے اور کچھ تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے تھے اس دن سب سے زیادہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا انھوں نے دو سو اوقیہ چاندی اللہ کی راہ میں لا کر جمع کرائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک سو اوقیہ چاندی لا کر دی جبکہ

حضرت عاصم انصاری رضی اللہ عنہ نے نوے وسق کھجوریں دیں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرا خیال ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے اپنے گھر والوں کے لیے کچھ نہیں چھوڑا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمٰن سے پوچھا: کیا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے عرض کی: میں نے اس سے کہیں زیادہ اور کہیں اچھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے آپ نے پوچھا: بھلا اس کی مقدار کیا ہے عرض کی میں نے وہ رزق اور وہ مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۰ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ تبوک پہنچے آپ نے وہاں سے علقمہ بن مجزز کو فلسطین روانہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۱ ...... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا سب سے آخری غزوہ غزوہ تبوک ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۲ ابن عائذ کی روایت ہے کہ ولید بن محمد محمد بن مسلم زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے آپ ﷺ رومیوں اور شام کے عرب کفار سے نبرد آزما ہونا چاہتے تھے، حتیٰ کہ جب آپ تبوک پہنچے تو آپ نے بیس پچیس دن یہیں قیام کیا اور یہیں اذرح اور ایلہ کے وفود آپ سے ملنے آئے ان سے جزیہ پر صلح کی پھر آپ تبوک ہی سے واپس لوٹ آئے اس سے آگے تجاوز نہیں کیا۔

رواہ ابن عساکر

غزوہ ذات السلاسل

۳۰۲۵۳ ...... ابن عائذ، ولید بن مسلم، عبداللہ بن لہیعہ، ابواسود کی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے شام کے مشرق میں غزوہ ذات السلاسل کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بلی جو کہ عاص بن وائل کے ننھیال کا خاندان تھا کی طرف روانہ کیا نیز قضاعہ کی ایک جماعت کی سرکوبی بھی اس سریہ سے مقصود تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام مقصود پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ دشمن کی تعداد لشکر اسلام سے کہیں زیادہ ہے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی بھیجا اور کمک کی درخواست کی چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ایک دستے پر امیر مقرر کر کے بھیجا اس دستے میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ پہنچے ان کے ساتھ مہاجرین اولین تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں امیر ہوں چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگی ہے اور آپ نے میری مدد کے لیے تمہیں بھیجا ہے جبکہ مہاجرین نے کہا: تم اپنے ساتھیوں کے امیر ہو اور ہمارا امیر ابوعبیدہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں میری مدد کے لیے بھیجا گیا ہے لہٰذا میں امیر ہوں جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فریقین کے درمیان اختلاف بڑھتا ہوا دیکھا تو کہا مجھے آتے وقت رسول اللہ ﷺ نے تاکید کی تھی کہ آپس میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنا لہٰذا اگر تم میری نافرمانی کرو گے بخدا میں تمہاری اطاعت کروں گا چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت تسلیم کر لی۔ رواہ ابن عساکر

غزوہ ذات الرقاع

۳۰۲۵۴ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے روانہ ہوئے چھ چھ آدمیوں کو سواری کے لیے ایک اونٹ ملا تھا ہم باری باری اونٹ پر سوار ہوتے گویا ہمیں سوار ہونے کی نسبت چلنا زیادہ پڑتا یوں ہمارے پاؤں میں چھالے پڑ گئے اور میرے تو ناخن بھی گر گئے ہم نے بچاؤ کے لئے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (کپڑے) لپیٹ لئے اسی لئے اسے غزوہ ذات الرقاع کہا جاتا ہے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

جنگ یرموک

۳۰۲۵۵۔۔۔ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حارث بن ہشام عکرمہ بن ابی جہل اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ میدان جنگ میں لڑنے کے لئے نکلے جوانمردی اور ثابت قدمی سے لڑتے رہے (اور بدن زخموں سے چور چور تھے) پھر حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے پینے کے لیے پانی مانگا پانی لایا گیا چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے پانی کی طرف دیکھا حارث رضی اللہ عنہ نے ساقی سے کہا عکرمہ کودو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے جام ہاتھ میں لیا اتنے میں عیاش رضی اللہ عنہ جام کی طرف دیکھنے لگے فرمایا: جام عیاش کو دو چنانچہ پانی عیاش رضی اللہ عنہ تک پہنچ نہیں پایا تھا کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے ساقی واپس عکرمہ رضی اللہ عنہ اور حارث رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹتا مگر وہ بھی جام بہشت نوش کرنے کے لئے کوچ کر چکے تھے۔

رواہ ابونعیم و ابن عساکر

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ یہ مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل تھا بخدا ایثار کی ایسی مثال ان کے سوا کوئی نہیں پیش کرسکتا۔

غزوہ اوطاس

۳۰۲۵۶۔۔۔ ابو بردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر اوطاس پر چڑھائی کے لیے بھیجا چنانچہ درید بن صمہ سے مقابلہ ہوا درید مقتول ہوا اور اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگ گئے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا بنی جشم کے ایک شخص نے تیر مارا جو ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: اے چچا! آپ کو کس نے تیر مارا ہے انھوں نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا میں جھٹ سے اس شخص کے پاس جا پہنچا میں نے کہا: کیا تو عربی نہیں ہے کیا تجھے شرم نہیں آتی؟ پھر میں نے اس پر حملہ کر دیا ہماری تلواریں ٹکرائیں بالآخر میں نے اسے قتل کر دیا پھر میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے جس نے آپ کو تیر مارا ہے ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے گھٹنے سے تیر نکالو میں نے تیر کھینچ کر نکال دیا پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو اور انھیں میری طرف سے سلام کہو بعد سلام کہو: میرے لئے استغفار کریں پھر ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے لشکر کا امیر بنایا اور تھوڑی دیر بعد اللہ کو پیارے ہو گئے جب میں واپس لوٹا رسول اللہ ﷺ ایک گھر میں چارپائی پر تشریف فرما تھے چارپائی کی رسیوں کے نشانات جسم اقدس پر پڑے ہوئے تھے میں نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کی خبر دی اور عرض کی: ابو عامر نے آپ سے استغفار کی درخواست کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما یا آپ نے اتنے اوپر ہاتھ اٹھائے کہ میں نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی پھر فرمایا: یا اللہ! قیامت کے دن ابو عامر کو نور عظیم عطا فرما، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کریں فرمایا: یا اللہ! عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ہے) کی مغفرت فرما اور قیامت کے دن اسے بہشت میں داخل فرما ابو بردہ کہتے ہیں: ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے کی اور دوسری دعا ابوموسیٰ کے لیے۔

رواہ ابن عساکر

غزوہ بنی مصطلق

۳۰۲۵۷۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اس وقت بنی مصطلق اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے تھے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا اسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کو غنیمت میں ملی تھیں میں گھوڑ سواروں میں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

سریہ عاصم

۳۰۲۵۸..... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کے ستر سے زائد افراد ایسے تھے کہ جب رات چھا جاتی وہ مدینہ میں کسی معلم کے پاس آجاتے وہیں رات بسر کرتے اور قرآن مجید پڑھتے تھے صبح ہوتی اور جس کے پاس کچھ ہوتا کھالیتا اور پانی پی لیتا اور جن کے پاس زیادہ خرچ کرنے کی وسعت ہوتی وہ بکری ذبح کر لیتے اور رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے سامنے لٹکا دیتے جب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ پر مصیبت نازل ہوئی تو انصار کے ان آدمیوں کو رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا ان میں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ یہ لوگ بنی سلیم کی ایک بستی میں آئے، حرام رضی اللہ عنہ نے اپنے امیر سے کہا: کیا ہم اس بستی والوں کو خبر نہ کردیں کہ ہم ان پر حملہ کرنے نہیں آئے تاکہ جنگ کا خیال ان کے دلوں سے نکل جائے؟ چنانچہ حرام رضی اللہ عنہ بستی والوں کے پاس آئے اور انھیں یہ بات کہی تاہم ایک شخص نے حرام رضی اللہ عنہ کو پیٹ میں تیر مارا تیر لگتے ہی حرام رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکلا: اللہ اکبر فزت بر ب الکعبۃ: اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا چنانچہ مسلمان ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تاہم کوئی خبر دینے والا بھی باقی نہ رہا۔ ان لوگوں کی شہادت پر رسول اللہ ﷺ کو از حد دکھ اور رنج ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر روز صبح کی نماز میں ہاتھ اٹھا کر بنی سلیم کے لیے بددعا کرتے رہے کچھ عرصہ بعد ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: کیا تمہیں حرام کے قاتل کا کوئی علم ہے؟ اللہ اسے غارت کرے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسا نہ فرمائیں حرام رضی اللہ عنہ کا قاتل مسلمان ہو چکا ہے۔ رواہ الطبرانی وابو عوانۃ

سریہ عاصم رضی اللہ عنہ کے متعلقات

۳۰۲۵۹..... ''مسند خباب بن الارت'' حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے جاسوس بنا کر قریش کے پاس بھیجا تاکہ خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش اتار لاؤں چنانچہ جس درخت پر خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش لٹکی ہوئی تھی میں اس درخت پر چڑھا، لاش کھولی لاش زمین پر گری نیچے اتر کر لاش میں نے بہت تلاش کی لیکن مجھے لاش نہ ملی گویا انھیں زمین نگل گئی (یا آسمان نے اٹھالیے) چنانچہ آج تک حبیب رضی اللہ عنہ کی بوسیدہ ہڈی کا بھی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن امیۃ الضمری

سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زید بن حارثہ آئے رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ کر اٹھ کر ساتھ اپنے کپڑے بھی لیتے گئے پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا ام قرفہ نے اپنی اولاد میں سے چالیس سوار رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لئے بھیجے تھے رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے بھیجا تھا زید رضی اللہ عنہ کے دستہ نے ام قرفہ اور اس کے بھی آدمیوں کو قتل کیا ام قرفہ کی زرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجی زرہ دو نیزوں کے سہارے مدینہ میں سرراہ نصب کردی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی عریاں نہیں دیکھا البتہ ایک مرتبہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے فتح یاب ہو کر واپس آئے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی تو آپ ﷺ عریاں اٹھ کر ان کی طرف لپکے اور اپنے کپڑے ساتھ کھینچتے لے گئے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... حدیث کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ آپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے پاس عریاں پہنچ گئے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لیا، بلکہ گھر کی چاردیواری کے اندر اور حجرے کے اندر عریاں ہوئے اور آپ کو عریاں دیکھنے والی صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ تھیں اور دروازے سے نکلنے سے

پہلے پہلے کپڑوں سے ستر کرلیا یا باہر بھی عریاں گئے لیکن واجبی ستر کا اہتمام ضرور کرلیا صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے کبھی عریاں نہیں ہوئے حتیٰ کہ تعمیر کعبہ کے دوران قریش کے عہد میں جب آپ بچے تھے ستر کھل گیا تھا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا اور عریاں ہونے سے بچالیا۔

۳۰۲۶۲... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام قرفہ کی مہم سے فارغ ہوکر زید بن حارثہ واپس آئے رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے زید رضی اللہ عنہ نے دروازے پر دستک دی آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے آپ عریاں تھے اور اسی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے آپ کپڑے ساتھ کھینچ رہے تھے قبل ازیں میں نے آپ کو کبھی عریاں نہیں دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ دروازے پر آئے زید رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور انھیں گلے لگالیا پھر مہم کے متعلق پوچھا اور زید رضی اللہ عنہ نے آپ کو فتح کی ساری خبر سنائی۔رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۶۳... عروہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو انصار نے اپنے اردگرد کے حلیف قبائل کو عرب کے طول وعرض میں مختلف قبائل کے ہاں بھیجا جن کے ساتھ انصار کے جنگی کمک کے معاہدے تھے یا جن کے ساتھ جنگ وجدال تھا چنانچہ انصار نے تمام امور سے قبائل کو آگاہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے انصار کو حکم دیا کہ قبائل کے معاہدوں سے دستبردار ہوجائیں اور انھیں جنگ کا اعلان کریں چنانچہ انصار نے ایسا ہی کیا چنانچہ مکہ تک قرب وجوار میں مختلف سرایا بھیجے حتیٰ کہ موتہ جو جذام کا علاقہ ہے یہاں تک بیس سے زائد سرایا بھیجے اور موتہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو چھ ہزار کا لشکر دیکر بھیجا۔رواہ ابن عائذ وابن عساکر

سریہ اسامہ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶۴... عروہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوئے موتہ حضرت اسامہ بن زید کی امارت میں ایک لشکر بھیجا اس لشکر میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما (ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) جیسے اساطین اسلام بھی شامل تھے کچھ لوگ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر (ان کے لڑکا ہونے کی وجہ سے) طعنے کرنے لگے رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو جمع کر کے ان سے خطاب کیا فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر طعنے دیتے ہیں جبکہ لوگ قبل ازیں اس کے والد زید کی امارت پر بھی طعنے دے چکے ہیں اللہ کی قسم زید امارت کا سزاوار تھے اور مجھے سب سے زیادہ وہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے مجھے امید ہے کہ اسامہ صالحین میں سے ہے لہٰذا اس سے بہتری اور خیر خواہی کا سلوک کرو۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۶۵... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جہاد کے لیے تیاری کی اور ساز وسامان پہلی منزل مقام جرف میں منتقل کردیا جرف پہنچ کر اسامہ رضی اللہ عنہ نے قیام کرلیا چونکہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے بیمار ہونے کی خبر پہنچ گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تھا لشکر میں مہاجرین بھی تھے۔حتیٰ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ موتہ پر جا کر چڑھائی کردو اور فلسطین کی جانب جہاں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا وہاں پر بھی حملہ کرو لوگ جوق در جوق آتے اور آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کی صحت یابی کے لیے دعائیں کرتے رخصت ہوتے رہے، بالآخر آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر صبح یہاں سے کوچ کر جاؤ میں نے تمہیں جہاں حملہ آور ہونے کا حکم دیا ہے وہیں جاکر حملہ کرو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ کو صبح کے وقت افاقہ ہوا ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں رک جاؤں تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفایاب کردے اگر اسی حالت میں میں چلا گیا میرے دل میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تردد رہے گا میں اچھا نہیں سمجھتا کہ آپ کے متعلق پھر لوگوں سے پوچھتا پھروں رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا اور اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے۔رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۶... ''مسند صدیق'' واقدی عبداللہ بن جعفر بن عبدالرحمن بن ازہر بن عوف زہری عروہ کی سند سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اہل ابنی پر صبح صبح حملہ کریں اور ان کے اموال (گھر وغیرہ) جلا دیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اسامہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کوچ کر جاؤ اور آپ نے اپنے دست اقدس پر چم کو گرہیں لگا کر بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا بریدہ رضی اللہ عنہ پر چم لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر کا پہلا پڑاؤ مقام جرف میں کیا چنانچہ لوگ مدینہ سے نکل کر جرف میں لشکر کے ساتھ شامل ہو جاتے اور جسے کوئی تھوڑی بہت مشغولیت ہوتی یا کوئی کام ہوتا وہ فارغ ہو کر لشکر سے جا ملتا چنانچہ مہاجرین سابقین واولین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس لشکر میں شامل نہ ہوا ہو حتیٰ کہ عمر بن خطاب، ابوعبیدہ، سعد بن ابی وقاص، ابو اعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم جیسے عمائدین اسلام بھی اس لشکر میں شامل تھے اس لشکر میں قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بن حریش بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے جبکہ مہاجرین میں سے بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے اس میں عیاس بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ پیش پیش تھے اور کہتے تھے اس لڑکے کو مہاجرین اولین پر امیر بنا دیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر پر زور تردید کی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر شکایت کی اس پر رسول اللہ ﷺ کو سخت غصہ آیا آپ (بیماری کی حالت ہی میں) گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھیں اور اپنے اوپر چادر اوڑھی ہوئی تھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر فرمایا: امابعد! اے لوگو! میں کچھ چہ میگوئیاں سن رہا ہوں جو اسامہ کو امیر مقرر کرنے پر کی جا رہی ہیں اگر تم نے اسامہ کو امیر مقرر کرنے پر طعنے دیئے ہیں تو قبل ازیں تم لوگ اس کے باپ کو امیر مقرر کرنے پر طعنے دے چکے ہو بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی امارت کا سزاوار ہے اس کا باپ مجھے محبوب تھا اور یہ بھی مجھے محبوب ہے یہ دونوں (باپ بیٹا) طالب خیر ہیں لہٰذا تمہیں اسامہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہو گئے یہ واقعہ بروز ہفتہ ۱۰ ربیع الاول کا ہے اس کے بعد مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو الوداع کہہ کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس (صرف میں) چلے جاتے، رخصت ہونے والوں میں عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے فرمایا: اسامہ کے لشکر کو بھیج دو اسی اثناء میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ) آپ ﷺ کی خدمت میں داخل ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ اسامہ کو یہیں لشکر گاہ ہی میں عارض طور پر قیام کی اجازت مرحمت فرما دیں حتیٰ کہ آپ کی صحت اچھی ہو جائے چونکہ اگر وہ آپ کو اسی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا اس کے دل میں آپ کے متعلق تردد رہے گا؟ آپ نے فرمایا: اسامہ کے لشکر کو جانے دو چنانچہ جو لوگ پس وپیش میں تھے وہ بھی لشکر سے جا ملے یوں گیارہ ربیع الاول کی رات لوگوں نے لشکر گاہ میں گزاری پھر اتوار کو اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کا بدن بیماری کی وجہ سے بوجھل ہوا جا رہا تھا اور آپ پر غشی بھی طاری ہو جاتی تھی اسی دن لوگوں نے آپ کو لدود (ایک دوائی) پلایا تھا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہوئے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار تھیں آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے اردگرد عورتیں جمع تھیں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے قریب پہنچ کر سر جھکا لیا اور آپ کا بوسہ لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ بات نہیں کر سکتے تھے آپ دونوں ہاتھ اوپر آسمان کی طرف اٹھاتے اور پھر اسامہ رضی اللہ عنہ پر ڈال دیتے اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ آپ میرے لیے دعا کر رہے ہیں بالآخر میں لشکر گاہ میں چلا گیا پیر کی صبح اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی لشکر گاہ میں تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کو آج صبح افاقہ تھا اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ۔

آپ علیہ السلام کو افاقہ

اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو الوداع کہا آپ کو افاقہ تھا اور عورتوں نے آپ کو افاقہ میں دیکھ کر کنگھی کرنی شروع کر دی اور عورتیں خوش ہو گئیں اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج آپ کو افاقہ ہے آج میری ابن خارجہ کے ہاں جانے کی باری ہے آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں چنانچہ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی ابوبکر رضی اللہ عنہ مقام سخ کی

طرف روانہ ہوگئے اور ادھر اسامہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی لشکر گاہ کی طرف چل پڑے اور لوگوں کو بھی لشکر سے جا ملنے کا حکم دیا جب لشکر گاہ میں پہنچ کر لوگوں کو جمع کر کے کوچ کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ کوچ کی تیاریاں مکمل ہوگئیں اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر بس کوچ کرنے لگے تھے کہ اتنے میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا قاصد پہنچ گیا اس نے پیغام لایا کہ ام ایمن کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ آخری وقت ہے چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ مدینہ واپس لوٹ آئے جب آپ ﷺ کے پاس پہنچے آپ دنیا سے رخصت ہونے جا رہے تھے چنانچہ جب سورج بلند ہوا آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ یہ ۱۲ ربیع الاول سوموار کا دن تھا مسلمانوں کا جو لشکر مقام صرف میں جمع تھا وہ بھی مدینہ میں واپس لوٹ آئے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی لپٹا ہوا جھنڈا لے کر واپس لوٹ آئے اور جھنڈا لا کر رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر گاڑ دیا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ یہ پرچم اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر لے جاؤ اور اسے کھولنا نہیں چنانچہ میں جھنڈا لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا پھر یہ جھنڈا اسی حالت میں میں لے کر بسوئے شام گیا اور جھنڈا برابر لپٹا رہا پھر یہ جھنڈا لے کر میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر آیا اور اسی حالت میں ان کے گھر رہا حتیٰ کہ اسامہ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔

جب عرب کے طول وعرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی تو بہت سارے لوگ اسلام سے برگشتہ ہوگئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا تم اسی مہم کے لئے روانہ ہو جاؤ جس کے لیے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا چنانچہ لوگ پہلی لشکر گاہ مقام جرف میں جمع ہونے شروع ہوئے بریدہ رضی اللہ عنہ بھی پرچم لے کر لشکر گاہ میں تشریف لائے، قبائل کی ارتدادی حالت دیکھ کر مہاجرین اولین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو مہم کے لیے جانا مناسب نہ سمجھا حتیٰ کہ حضرت عمر عثمان ابوعبیدہ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! مرتدین نے چاروں طرف سے پر تو لنے شروع کر دیئے ہیں لہٰذا اس لشکر کا جانا حالات کے موافق نہیں فی الحال آپ لشکر کو مرتدین کے فتنہ کو روکنے کے لیے بھیجیں تاکہ آپ مرتدین کے فتنہ کا سدباب کر سکیں دوسری بات یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ لشکر میں چلے جائیں گے پیچھے مدینہ خالی رہ جائے گا کیا معلوم عورتوں اور بچوں پر کوئی حملہ کر دے یوں جب داخلی شورش ختم ہو جائے گی اور مرکز پر کسی قسم کی یلغار کا امکان نہیں رہے گا تب آپ اسامہ کے لشکر کو روانہ کر دیں، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گفتگو سن فرمایا: کیا تم میں سے کسی اور شخص نے بھی کچھ کہنا ہے؟ انھوں نے عرض کی نہیں ہم نے جو کہنا تھا وہ آپ نے سن لیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے چرند پرند مدینہ میں نوچ لیں میں تب بھی اسامہ کا لشکر ضرور بھیجوں گا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی ہے اور آپ آخر وقت تک اس لشکر کے روانہ کرنے کی تاکید فرماتے رہے ہیں البتہ میں اسامہ سے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بات کروں گا کہ وہ عمر کو ہمارے پاس چھوڑ جائیں چونکہ عمر کے بغیر ہمارا کوئی چارہ کار نہیں بخدا مجھے معلوم نہیں اسامہ ایسا کرے گا یا نہیں۔

اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اظہار اطمینان

چنانچہ سب ہی لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کرنے کا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پختہ عزم کر لیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسامہ کے ساتھ ان کے گھر تک گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دینے کے متعلق گفتگو کی چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم خوشی سے عمر کو پیچھے رہنے کی اجازت دیتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان عام کرایا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اس لشکر کے لئے نکلا تھا وہ ضرور جائے اور پیچھے نہ رہے اگر میں نے کسی کو پیچھے پالیا میں اسے پیادہ لشکر سے ملاؤں گا جن حضرات مہاجرین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں سختی سے ڈانٹا اور لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا، چنانچہ لشکر سے پیچھے کوئی شخص نہ رہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کے ساتھ مشایعت کے لیے

چلے لشکر میں تین ہزار افراد شامل تھے ان میں سے ایک ہزار گھوڑ سوار تھے مقام جرف سے جب لشکر نے جمع کیا اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھوڑا آگے تک چلتے رہے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو نافذ کیا ہے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے تمام تر نصیحت کر دی ہے میں تمہیں مزید کچھ حکم نہیں دیتا اور نہ منع کرتا ہوں اسامہ رضی اللہ عنہ منزل بہ منزل آگے بڑھتے گئے جب کہ قبیلہ جہینہ اور قضاعہ تقریباً پورا ہی اسلام سے برگشتہ ہو گیا تھا جب اسامہ رضی اللہ عنہ مقام وادی القری میں پہنچے تو یہاں سے ایک جاسوس روانہ کیا یہ جاسوس بنی عذرہ کا ایک حریث نامی آدمی تھا چنانچہ جاسوس اونٹنی پر سوار ہو کر لشکر سے پہلے ہی روانہ ہو گیا اور اُبنی جا پہنچا یوں راستہ اور حالات کا جائزہ لے کر جاسوس واپس لوٹ آیا اور اُبنی سے دو دن کی مسافت کی دوری پر اسامہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اس نے خبر دی کہ دشمن غفلت میں ہے اور دشمن نے ہمارے خلاف کوئی جمعیت اکٹھی نہیں کی جاسوس نے یہ بھی کہا کہ اب تمہیں وقت ضائع کیے بغیر بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ جانا چاہیے تا کہ دشمن کو جمع ہونے کی فرصت نہ ملے اور یوں ان پر دفعۃً حملہ ہو جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تو آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہیں تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: خبردار! شنید ہے کہ تم لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہو جبکہ تم لوگ قبل ازیں اس کے باپ پر بھی تنقید کر چکے ہو بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے لہٰذا اس کے ساتھ بہتر سلوک کرو چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے۔ سالم کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب بھی یہ حدیث سنائی ضرور کہا: بخدا! سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یعنی رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ اسامہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فاطمہ رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ رکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۸..... "مسند صدیق" سیف بن عمر، زہری، ابوضمرہ وابوعمرو غیرھما حسن ابن ابی الحسن سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ایک لشکر ترتیب دیا لشکر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا چنانچہ لشکر کے آخری فرد نے خندق عبور نہیں کر پائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر وہیں روک لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کے پاس واپس جائیں اور اجازت لیں کہ میں لشکر لے کر واپس آ جاؤں چونکہ میرے ساتھ کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں چونکہ مجھے خوف ہے کہ مشرکین مسلمانوں کو کوئی گزند نہ پہنچائیں انصار نے کہا: اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نہ مانیں تو ہماری بات ان تک پہنچا دیں کہ ہمارا امیر کسی ایسے شخص کو مقرر کریں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا پیغام لے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں اسامہ کا پیغام دیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے بدن کو کتے اور بھیڑیئے نوچ نوچ کر کھا جائیں میں رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے فیصلہ کو کسی قیمت رد نہیں کر سکتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے انصار نے کہا ہے کہ آپ کو ان کا پیغام پہنچا دوں کہ آپ کسی ایسے شخص کو امیر مقرر کر دیں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو انصار اس کا مطالبہ کر رہے ہیں چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جھٹ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور فرمایا: اے ابن خطاب تیری ماں تجھے گم پائے اسامہ کو رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر کیا ہے اور تم کہتے ہو کہ میں اسے معزول کر دوں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مایوس ہو کر لشکر میں واپس لوٹ آئے اور لوگوں سے کہا: تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں چلو آگے بڑھو، مجھے آج تمہاری وجہ سے خلیفہ رسول اللہ ﷺ سے سخت ڈانٹ پڑی ہے۔

پھر بذات خود ابو بکر رضی اللہ عنہ لشکر کے پاس تشریف لائے تا کہ لشکر کو رخصت کریں اور چند قدم بطور مشابہت کے لشکر کے ساتھ چلیں آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سواری کو پکڑے چل رہے تھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خلیفہ رسول یا تو آپ بھی سوار ہو جائیں یا پھر میں بھی نیچے اتر جاؤں گا؟ فرمایا: بخدا! تم نیچے نہ اترو و بخدا میں سوار نہیں ہوں گا میں تو اس لیے پیدل چل رہا ہوں تا کہ گھڑی بھر کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرے قدم غبار آلود ہوں چنانچہ مجاہد کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سات سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اس کے بعد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میری مدد کے لیے چھوڑ دو چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! رک

جاؤ میں تمہیں دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں انھیں یاد رکھو خیانت مت کرو، مال غنیمت میں دھوکا مت کرو، غدر سے اجتناب کرو لاشوں کا مثلہ نہیں کرنا چھوٹے بچے کو قتل نہیں کرنا نہ ہی بوڑھے کو قتل کرنا عورت کو بھی قتل نہیں کرنا باغات نہ کاٹنا اور نہ باغات جلانا پھلدار درخت بھی نہیں کاٹنا بکری گائے اور اونٹ کو ذبح نہ کرنا ہاں اگر انہیں ذبح کرو تو کھاؤ عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرو گے جو گرجوں میں پڑے ہوں گے انھیں اپنے حال پر رہنے دینا عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جو تمہارے پاس برتن لائیں گے جو طرح طرح کے کھانوں سے سجے ہوں گے جب تم اس سے کھاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام لو عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جنہوں نے اپنے سر درمیان سے مونڈ ھے ہوں گے اور اطراف سے چھوڑے ہوں گے تو تلواروں سے انھیں کچل دینا اب اللہ کا نام لے کر چل پڑو اللہ تعالیٰ تمہیں طعن وطاعون سے محفوظ رکھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۹..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' ابن عائذ ولید بن مسلم عبداللہ بن لہیعہ ابواسود کی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ جب مسلمان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے سے فارغ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی اس مہم کے لیے چلو جس کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا تھا مہاجرین اور انصار میں سے کچھ حضرات نے آپ رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ فی الحال حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر کو روک لیں چونکہ ہمیں ڈر ہے کہ عرب ہمارے اوپر پل نہ پڑیں چونکہ جب عرب کے طول وعرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پھیلے گی لوگ اسلام سے برگشتہ ہو جائیں گے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شخصیت زبردست معاملہ فہم تھی فرمایا، ! میں اس لشکر کو روک لوں جسے رسول اللہ ﷺ نے خود بھیجا ہے تب تو میں بڑی جرأت کر بیٹھوں گا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر بھی عرب مجھ پر ٹوٹ پڑیں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسامہ کے لشکر کو روک لوں جسے رسول اللہ ﷺ نے خود بھیجا ہے اے اسامہ تم اپنے لشکر کو لے کر چلو اور وہاں پہنچ جاؤ جہاں جہاد کرنے کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ یعنی فلسطین اور موتہ کی طرف البتہ اگر تم بہتر سمجھو تو عمر کو اپنے دو میں ان سے مشورہ لوں گا اور میری مدد کریں گے اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی رخصت کی خبر سن کر عام عرب دین سے پھر گئے اسی طرح عامہ اہل مشرق غطفان، بنو اسد اور عامہ اشجع بھی دین اسلام سے برگشتہ ہو گئے البتہ بنی طے اسلام پر ڈٹے رہے ان حالات کے پیش نظر عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ اسامہ اور ان کے لشکر کو روک لیں اور فی الحال انھیں غطفان اور دیگر مرتدین عرب کی سرکوبی کے لیے بھیجیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو تم لوگوں سے جدا ہوئے چند دن ہی ہوئے ہیں آپ ﷺ تم سے مشورہ لیتے تھے اس پر تمہارے اوپر کوئی حجت نازل نہیں ہوئی تم مشورہ دیتے رہے ہیں نے بھی تم سے مشورہ لیا ہے تمہیں جو ہدایت والی راہ ملے اس کا امتثال کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اس گمراہی پر جمع نہیں کرے گا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں جہاد سے افضل کوئی کام نہیں سمجھتا حتیٰ کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو بکری کی رسی دیتا تھا اور اب وہ اس سے انکار کرے گا میں اس سے بھی جہاد کروں گا چنانچہ بھی مسلمانوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے پر سر جھکا لیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۷۰..... ''مسند حسین بن علی'' رسول کریم ﷺ نے بوقت وفات تین چیزوں کی وصیت کی (۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر بہر حال روانہ کیا جائے (۲) مدینہ میں دین اسلام کا نام لیوا ہی رہے کسی دوسرے دین کے پیروکار کو نکال باہر کیا جائے محمد کہتے ہیں تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔

رواہ الطبرانی عن محمد بن علی بن حسین عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:..... دوسری روایت میں ہے کہ تیسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلاف نہ کیا جائے یا نماز کی پابندی کی وصیت کی یا جہاد کرنے کی وصیت کی۔

۳۰۲۷۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اسامہ کا لشکر روانہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کی مرض الوفات کی وجہ سے لشکر جرف سے آگے نہ جا سکا نیز مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے بھی اپنی جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچا رکھا تھا بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر بھی تنقید کر رہے تھے حتیٰ کہ بیماری میں رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سر درد کی وجہ سے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی

تھی آپ نے فرمایا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں خواب دیکھا ہے میں دیکھتا ہوں کہ میرے بازوؤں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انھیں سخت ناپسند کیا اور پھینک دیئے میں نے ان کی تعبیر ان دو کذابوں سے لی ہے یعنی صاحب یمامہ اور صاحب یمن میں نے سنا ہے کہ کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہیں بخدا قبل ازیں لوگ اس کے باپ کی امارت پر بھی تنقید کر چکے ہیں بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اسامہ بھی امارت کا سزوار ہے لہٰذا اسامہ کے لشکر کو چلتا کرو پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے نکل کر مقام جرف میں پڑاؤ ڈال لیا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت آگئی آپ ﷺ کی صحت یابی کے انتظار میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلالیا۔ رواہ سیف وابن عساکر

۳۰۲۷۲..... ''مسند اسامہ'' اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ابنی پر حملہ کروں اور ان کے اموال جلاؤں۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد الطیالسی والشافعی و احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والبغوی والطبرانی

۳۰۲۷۳..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

سریہ خالد بن ولید بسوئے اکیدر دومۃ الجندل

۳۰۲۷۴..... ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دومۃ الجندل کی طرف ایک سریہ روانہ کیا اور فرمایا: تم لوگ اکیدر کو بستی سے باہر شکار کرتا دیکھو گے چنانچہ سریہ مہم سر کرنے چل پڑا اور اکیدر کو اسی حال میں پایا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: مسلمان اکیدر کو پکڑ لائے اور مدینہ میں مسلمانوں کے پاس آوارد ہوئے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اکیدر سے کہا: میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم اپنی کتابوں میں محمد ﷺ کا ذکر پاتے ہو؟ وہ بولا! نہیں جبکہ اس کے پہلو میں ایک شخص کھڑا تھا وہ بولا: ہم اپنی کتاب میں محمد کا ذکر پاتے ہیں۔ اسی شخص نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ان لوگوں نے ابھی ابھی کفر نہیں کر دیا فرمایا جی ہاں پس تم خاموش رہو تم بھی عنقریب کفر پر اتر آؤ گے چنانچہ وہ شخص خاموش ہو کر گھر میں داخل ہو گیا چنانچہ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوی کر دیا ایک شخص نے کہا: میں نے تجھے دومۃ الجندل میں کہتے سنا ہے کہ تم عنقریب کفر پر اتر آؤ گے اور یہ مسیلمہ کا خروج ہے کہا: نہیں البتہ وہ آخر زمانہ میں ہوگا۔

رواہ ابن مندہ والحاملی فی امالیہ وابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر

۳۰۲۷۵..... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف دستہ دیکر بھیجا اور فرمایا: تم عرب کی جس بستی کی پاس سے گزرو اگر ان کی اذان کی آواز سنو تو ان سے تعرض مت کرو، اگر اذان کی آواز نہ سنو تو انھیں اسلام کی دعوت دو اگر اسلام قبول نہ کریں ان پر چڑھائی کردو۔ رواہ الطبرانی عن خالد بن سعید بن العاص

شاہ اکیدر کی گرفتاری

۳۰۲۷۶..... ''مسند بجیر بن بجرہ طائی'' ابومعارک شماخ بن معارک بن مرہ بن صخر بن بجیر بن بجرہ معارک بن مرہ بن ضحر، مرہ بن ضحر کی سند سے بجیر بن بجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر کی طرف لشکر دے کر بھیجا میں بھی اس لشکر میں شامل تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے نیل گائے کا شکار کرتے پاؤ گے چنانچہ ہم نے اکیدر کو رسول اللہ ﷺ کی پیشنگوئی کے عین مطابق پایا چاندنی رات میں وہ باہر شکار کے لیے نکلا تھا ہم نے اکیدر کو پکڑ لیا اور اس کا بھائی ہمارے مقابلے پہ اتر آیا ہم نے اسے قتل کر دیا اس نے دیباج کی قباء پہن رکھی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے یہ قباء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دی جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے یہ اشعار کہے۔

تبارک سائق البقرات انی
رایت اللہ یھدی کل ھاد
فمن یک عائدا عن ذی تبوک
فانا قد امرنا بالجھاد

گائیوں کو ہانکنے والی ذات بڑے برکت والی ہے میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے کہ وہ ہر ہادی کو ہدایت دیتا ہے جو بھی تبوک والے سے واپس لوٹے گا ہمیں تو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے دانتوں کو گرنے سے محفوظ رکھ۔ چنانچہ بجیر رضی اللہ عنہ کی عمر نوے سال ہوئی اوران کے منہ میں کوئی دانت ہلا تک نہیں اور نہ کوئی داڑھ ہلنے پائی۔ رواہ ابونعیم وابن مندہ وابن عساکر

۳۰۲۷۷ ... ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھے یزید بن رومان اور عبداللہ بن ابی بکر نے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومہ کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کندی کی طرف بھیجا اوران سے فرمایا: تم اسے نیل گائے شکار کرتے ہوئے پاؤں گے خالد رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے تو چاندنی رات میں اس سے ملے وہ اپنے خاندان کے چند افراد کے ساتھ باہر گھوم رہا تھا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے گرفتار کرلیا اس کا بھائی مقابلے پہ اتر آیا اور مقتول ہوا پھر خالد رضی اللہ عنہ اکیدر کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی جان بخشی کی اور جزیے پر اس سے صلح کرلی پھر اسے رہا کردیا اور وہ اپنی بستی میں واپس لوٹ آیا، چنانچہ قبیلہ طی کے بجیر بن بجرہ نامی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کا خالد رضی اللہ عنہ سے کہے ہوئے فرمان کہ ”تم اکیدر کو نیل گائے شکار کرتے پاؤ گے“ کا تذکرہ کیا اور یہ اشعار کئے۔

تبارک سائق البقرات لیلا
کذاک اللہ یھدی کل ھاد
فمن یک عائدا عن ذی تبوک
فانا قد امرنا بالجھاد

رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن عساکر قال ابن مندہ ھذا حدیث مرسل فی المغازی

۳۰۲۷۸ ... خالد بن سعید بن عاص کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے خط دے کر روم کے بادشاہ قیصر کے پاس بھیجا جب میں قیصر کے دربار میں پہنچا میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اجازت دو قیصر کو اطلاع کی گئی کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے درباری سن کر ہکا بکارہ گئے اوران پر گھبراہٹ طاری ہوگئی قیصر نے دربان سے کہا: اسے اندر داخل کرو دربان مجھے اندر لے گیا قیصر کے پاس اس کے وزراء اور مشیر بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے نامہ والا دیا قیصر کو نامہ مبارک پڑھ کر سنایا گیا خط میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد اللہ کے رسول (ﷺ) کی جانب سے قیصر صاحب روم کی طرف اس پر قیصر کے ایک بھتیجے نے جو گورا نیلگوں آنکھوں والا اور سیدھے لمبے بالوں والا تھا نے کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ خط کے مرسل نے خط کی ابتداء اپنے نام سے کی ہے اور پھر ملک روم (روم کا بادشاہ) کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ چنانچہ خط پڑھا گیا اور ختم کردیا گیا پھر قیصر نے دربار میں موجودین کو چلے جانے کا حکم دیا پھر پیغام بھیج کر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے خط کے متعلق دریافت کیا میں نے اسے خبر کی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلوایا جب پادری نے خط پڑھا بولا: اللہ کی قسم یہ وہی پیغمبر ہے جس کی موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں بشارت دی ہے اور جس کے آج تک ہم منتظر تھے قیصر نے کہا: تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا میں تو اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کی اتباع کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ وہ اللہ کا رسول برحق ہے لیکن میں اس کی اتباع کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں ایسا کروں گا تو میری بادشاہت ختم ہوجائے گی اور رومی مجھے قتل کردیں گے۔

رواہ الطبرانی عن دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

۳۰۲۷۹ ... ”مسند ابی سائب خباب“ حضرت خریم بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ حیرہ کی سرزمین

مجھے دکھائی گئی میں نے شیماء بنت نفیلہ ازدیہ کو سفید خچر پر سوار دیکھا ہے اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم سرزمین حیرہ میں داخل ہوئے اور میں نے شیماء کو اسی حالت میں پالیا تو وہ میری ہوجائے گی آپ نے فرمایا: اچھا وہ تمہاری ہوئی چنانچہ آپ کی رحلت کے بعد عرب اسلام سے پھر گئے لیکن بنی طے کا کوئی شخص بھی مرتد نہ ہوا ہم قیس سے اسلام پر لڑتے رہے ان میں عیینہ بن حصن بھی تھا اسی طرح ہم بنی اسد سے بھی لڑتے رہے ان میں طلحہ بن خویلد فقعسی بھی تھا: پھر خالد رضی اللہ عنہ مسلیمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا جب ہم مسیلمہ کذاب اور اس کے اتباع سے فارغ ہوئے تو ہم نے بقر کے مضافات کی خبر لی کاظمیہ میں ہرمز جم غفیر کے ساتھ ہمارا مقابل ہوا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کردیا اور تمام احوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہرمز کا ساز وسامان خالد رضی اللہ عنہ کو انعام میں دیا پھر ہم طف کے راستے پر چلے اور حیرہ میں داخل ہوئے اور حیرہ میں سب سے پہلے ہماری جس سے ملاقات ہوئی وہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ تھی وہ سفید خچر پر سوار تھی اور اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا میں فوراً شیماء کے ساتھ لپٹ گیا اور میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ عورت مجھے ہبہ کی ہے خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے گواہ طلب کیے میں نے گواہ پیش کیے خالد رضی اللہ عنہ نے شیماء میرے حوالے کردی۔ رواہ الطبرانی عن حریم بن اوس

۳۰۲۸۰ ... ''مسند ابن عباس'' واقدی، ابن ابی حبیبہ، داؤد بن حصین عکرمہ، ابن عباس ومحمد بن صالح، عاصم بن عمر بن قتادہ ومعاذ بن محمد، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ واسماعیل بن ابراہیم موسیٰ بن عقبہ ان تمام اسناد سے حدیث مروی ہے اور اس کا اساس ابن ابی حبیبہ کی حدیث ہے روایت یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چار سو بیس شہسواروں کے لشکر کا امیر مقرر کرکے بسوئے تبوک دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا اکیدر کا تعلق قبیلہ کندہ سے تھا اور نصرانی تھا خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اکیدر کو اپنی گرفت میں کیسے لے سکتا ہوں حالانکہ وہ کلب کے علاقوں کے بیچوں بیچ ہے، جبکہ میرے پاس تھوڑی سی جمعیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اکیدر کو نیل گائے شکار کرتے پاؤ گے اسے گرفتار کرلینا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اللہ کا نام لے کر چل پڑے، جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے چاندنی رات تھی اور سماں واضح دکھائی دیتا تھا اکیدر گرمی سے بچاؤ کے لیے قلعہ کی چھت پر بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ اس کی بیوی رباب بنت انیف بن عامر کندیہ بھی تھی، اس کے آس پاس کنیزیں گانا بجارہی تھیں، پھر اکیدر نے شراب طلب کی اور شکم سیر ہوکر پی اتنے میں نیل گایوں کا ریوڑ نمودار ہوا اور کچھ گائیں قلعہ کے دروازے کو سینگوں سے کھرچنے لگیں اکیدر کی بیوی نے کہا: آج رات کی طرح میں نے کوئی رات نہیں دیکھی جس میں اتنی کثرت سے ہمارے پاس گوشت آیا ہو کیا تم نے ایسی رات دیکھی ہے؟ اکیدر نے کہا: نہیں پھر کہنے لگی ان جیسی گایوں کو کون چھوڑتا ہے؟ اکیدر نے کہا: کوئی نہیں چھوڑتا بخدا! میں نے اتنی کثرت میں کبھی گائیں نہیں دیکھیں میں نے انہی کے لیے اپنے گھوڑے تیار کر رکھے ہیں جنہیں تیار کرنے میں مجھے ایک ماہ سے زیادہ وقت لگا ہے۔ پھر اوپر چھت سے نیچے اترا اور اپنا گھوڑا تیار کرنے کا حکم دیا گھوڑے پر زین ڈال دی گئی چنانچہ اس کے ساتھ اس کے گھر کے بھی چند افراد گھوڑوں پر سوار ہوئے اس کے ساتھ اس کا بھائی حسان اور دو غلام بھی تھے چنانچہ شکار کے اوزار لے کر قلعہ سے باہر نکلے جب قلعے سے تھوڑا آگے پہنچے جبکہ خالد رضی اللہ عنہ کے شہسوار اکیدر اور اس کے ساتھیوں کو نمایاں دیکھ رہے تھے مسلمانوں کے گھوڑوں نے ہنہنانا بند کردیا حتیٰ کہ کسی گھوڑے نے حرکت تک نہ کی جب اکیدر مسلمانوں کے احاطہ میں آگیا فوراً اسے پکڑ لیا جبکہ اس کے بھائی حسان نے لڑنا چاہا لیکن مقتول ہوا جبکہ غلام اور دوسرے ساتھی بھاگ کر قلعہ میں داخل ہوگئے حسان نے دیباج کی قباء پہن رکھی تھی جو سونے کے تروں سے جڑی ہوئی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے قباء اتارلی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ارسال کردی اس قباء کو حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ اکیدر کو زندہ گرفتار کرکے لاؤ اگر وہ جھڑپ پر اتر آئے تو اسے قتل کردو لیکن بغیر جھڑپ کے اکیدر مسلمانوں کی گرفت میں آگیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمہیں قتل سے پناہ دیتا ہوں کیا تم سے یہ ہوسکتا ہے ہمارے لیے دومہ کا قلعہ کھول دو اور میں تمہیں محفوظ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اکیدر نے اس کی حامی بھرلی اکیدر کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا خالد رضی اللہ عنہ اسے قلعہ تک لے گئے اکیدر نے بآواز بلند اہل قلعہ کو پکارا کہ دروازہ کھولو اہل قلعہ نے دروازہ کھولنے کا ارادہ

کیا لیکن اکیدر کے بھائی مصاد نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا اکیدر نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا: جب تک اہل قلعہ مجھے بیڑیوں میں دیکھیں گے دروازہ نہیں کھولیں گے، لہٰذا تم میری بیڑیاں کھول دو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ دروازہ کھلواؤں گا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: چلو میں اس پر تمہارے ساتھ حلم کرتا ہوں اکیدر نے کہا میں دروازہ کھلواتا ہوں بشرطیکہ اہل قلعہ سے تم صلح کرلو خالد رضی اللہ عنہ نے حامی بھرلی پھر اکیدر نے کہا: بدل صلح کے لیے اگر چاہو تو مجھے حکم تسلیم کرو چاہو تم خو فیصلہ کرو خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جو کچھ دوگے ہم اسے قبول کرلیں گے چنانچہ اکیدر نے دو ہزار اونٹ آٹھ سو غلام چار سو زرہیں اور چار سو نیزوں پر صلح کی اور خالد رضی اللہ عنہ نے ساتھ یہ شرط رکھی کہ اکیدر اور اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیے جائیں گے اور آپ ﷺ خود ان دونوں کے متعلق فیصلہ کریں گے چنانچہ جب فریقین کا اتفاق ہوگیا اور کی بیڑیاں کھول دی گئیں اکیدر نے قلعے کا دروازہ کھول دیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے اور اکیدر کے بھائی مصاد کو گرفتار کر کے بیڑیوں میں جکڑ لیا پھر بدل صلح یعنی اونٹ غلام اور اسلحہ لیا پھر مدینہ واپس لوٹ آئے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکیدر اور اس کا بھائی مصاد بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے جزیہ پر اکیدر کے ساتھ صلح کرلی اور اکیدر اور اس کے بھائی کی جان بخشی کی اور ان کا راستہ چھوڑ دیا آپ ﷺ نے صلح نامہ بھی لکھوایا اور اس پر اپنے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۸۱ ... عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (بادشاہ دومۃ الجندل) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اکیدر کے بیٹے کی طرف خط لکھا آپ کے پاس اسوقت مہر نہیں تھی آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۸۲ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا: اے خالد تیرا ناس ہو تم نے بنی جذیمہ سے وہ سلوک کیا جو جاہلیت کا عیاں کار ہے۔ کیا اسلام جاہلیت کی گندگی کو مٹا نہیں دیتا؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوحفص میں نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ مبنی برحق ہے میں نے مشرکین پر حملہ کیا جب وہ مقابلے پر اتر آئے میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، میں نے انھیں گرفتار کیا پھر تلاوت کی دھار پر لے آیا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون شخص ہے جو عبداللہ بن عمر کو جانتا ہو؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے جانتا ہوں بخدا وہ نیک صالح شخص ہے پس عبداللہ بن عمر نے مجھے تمہارے بیان کے الٹ بات بتائی ہے۔ حالانکہ وہ اس لشکر میں تمہارے ساتھ تھا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اس پر عمر رضی اللہ عنہ طرح دے گئے اور کہا: تیرا ناس ہو رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ تا کہ وہ تمہارے لیے استغفار کریں۔ رواہ ابو اقدی و ابن عساکر

۳۰۲۸۳ ... قتادہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ہوازن کے بت عزیٰ کو گرانے کے لیے بھیجا اس بت کی دیکھ بھال کا کام بنو سلیم کے سپرد تھا آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ تمہارے پاس ایک عورت آئے گی جو بہت سیاہ لمبے بالوں والی بڑے بڑے پستانوں والی اور کوتاہ قد ہوگی چنانچہ اسی صفات کی عورت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئی خالد رضی اللہ عنہ نے تلوار سے اس پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا پھر خالد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے آپ نے پوچھا اے خالد تم نے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے اس عورت کو قتل کر دیا ہے آپ نے فرمایا: عزیٰ کا خاتمہ ہوا آج کے بعد عزیٰ کا وجود نہیں رہے گا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۴ ... جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس اور اشعث بن قیس کو میرے پاس بھیجا میرا قیام مقام قرقیساء میں تھا ان دونوں نے کہا، امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور انھوں نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچھا کیا ہے جو تمہیں معاویہ سے جدا کر دیا میں تمہیں وہی مقام دوں گا جو رسول اللہ ﷺ تمہیں دیتے تھے میں نے جواب میں کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تھا تا کہ اہل یمن سے جہاد کروں اور انھیں اسلام کی دعوت دوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیں جب وہ اس کا اقرار کرلیں تو انھوں نے اپنے اموال اور جانیں محفوظ کرلیں میں ایسے شخص سے جنگ نہیں کروں گا جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو۔ چنانچہ حضرات واپس لوٹ گئے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۸۵......جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جریر! کیا تم مجھے یمن کے ذی الخلصہ بتکدہ سے راحت نہیں پہنچاتے؟ چنانچہ میں ۱۵۰ اسواروں کا دستہ لے کر بسوئے یمن روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو آگ سے جلا دیا پھر جریر رضی اللہ عنہ نے ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ کو مژدہ سنانے بھیجا ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب میں یمن سے روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو خارشی اونٹ کی طرح چھوڑا ہے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة

۳۰۲۸۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذی الکلاع بدیع بن باکوراء اور ذی ظلیم حوشب بن طخیہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا سریہ

۳۰۲۸۷......خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں رسول کریم ﷺ نے ایک دستہ دیکر بھیجا راستے میں ہمیں شدت سے پیاس لگی جبکہ ہمارے پاس نام کا پانی بھی نہیں تھا ہمارے ایک ساتھی کی اونٹنی بیٹھ گئی یکا یک اس کی ٹانگوں کے درمیان مشکیزے کی مانند کوئی چیز نمودار ہوئی چنانچہ ہم نے سیر ہو کر اس کا دودھ لیا۔ رواہ الطبرانی عن جابر

سریہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ کو بنی صیداء کے عوف ورقانی کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

سریہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور حکم دیا کہ تیاری کرو میں تمہیں آج ہی ایک سریہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں یا فرمایا کل صبح انشاء اللہ بھیجوں گا، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے جب یہ فرمان سنا میں نے کہا: میں صبح ضرور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں گا اور آپ کے ساتھ نماز پڑھوں گا تا کہ عبدالرحمٰن کو کی گئی وصیت سن سکوں چنانچہ میں مسجد میں بیٹھا رہا پھر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر، عبدالرحمٰن بن عوف اور کچھ دیگر لوگ کھڑے ہیں اور رسول اللہ ﷺ حکم دے رہے ہیں کہ تم لوگ آج رات ہی دومۃ الجندل کی طرف کوچ کر جاؤ اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دو چنانچہ دوسرے لوگ چلے گئے لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پیچھے رہ جانے کی وجہ دریافت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھی سحری کے وقت کوچ کر گئے تھے اور مقام جرف میں جا ٹھہرے تھے۔ ان کی تعداد سات سو تھی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں سفر پر روانہ ہوتے وقت میری آخری ملاقات آپ سے ہو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سر پر عمامہ پہن رکھا تھا آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے بٹھایا اور اپنے دست اقدس سے ان کا عمامہ کھولا پھر سیاہ عمامہ باندھا اور اس کا شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا پھر فرمایا: اے ابن عوف یوں عمامہ باندھنا چاہیے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنے بدن پر تلوار لٹکا رکھی تھی پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے روانہ ہو جاؤ جو بھی اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اس سے قتال کرو مال غنیمت میں خیانت نہیں کرنی کسی سے دھوکا نہیں کرنا اور بچوں کو قتل نہیں کرنا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رخصت ہو کر چل پڑے اور اپنے

ساتھیوں سے جاملے پھر لشکر لے کر دومۃ الجندل جا پہنچے جب مطلوبہ بستی میں داخل ہوئے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی چنانچہ تین دن تک انھیں اسلام کی دعوت دیتے رہے تاہم پہلے اور دوسرے دن ان لوگوں نے اسلام سے انکار کیا اور جنگ کا عندیہ دیا البتہ تیسرے دن اصبغ بن عمرو کلبی نے اسلام قبول کر لیا یہ نصرانی تھا اور اپنے قبیلے کا سردار تھا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اطلاع کے لیے خط لکھ کر رافع بن مکیث کو بھیجا اور خط میں رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ میں ان لوگوں میں شادی کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے جواباً لکھا بلکہ اصبغ کی بیٹی تماضر سے شادی کرو چنانچہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے تماضر سے شادی کر لی اور یہیں زفاف ہوئی پھر اسے لے کر واپس لوٹے اور اسی عورت کے بطن سے سلمہ بن عبدالرحمن مشہور تابعی پیدا ہوئے۔رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۰۲۹۰ ... عطاء خراسانی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا اور ان کے لیے پرچم اپنے دست اقدس سے باندھا تھا۔رواہ ابن عساکر

سریہ معاذ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۱.....حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن روانہ کیا میرے ساتھ آپ ﷺ ایک میل سے زیادہ چلے اور فرمایا: اے معاذ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو سچائی کا دامن مت چھوڑو، امانت ادا کرو خیانت ترک کردو پڑوسی کے حقوق کی رعایت کرو نرمی اپناؤ نرم کلام کرو، یتیم پر شفقت کرو قرآن میں سمجھ بوجھ پیدا کرو یوم حساب سے ڈرتے رہو آخرت سے محبت کرو، اے معاذ زمین پر ہرگز فساد مت پھیلاؤ مسلمان کو گالی مت دو جھوٹے کی تصدیق نہ کرو سچے کی تکذیب مت کرو امام عادل کی نافرمانی مت کرو اے معاذ! میں تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ ہر گناہ کے لیے توبہ کرتے رہو اگر خفیہ گناہ کیا ہے تو خفیہ توبہ کرو اگر اعلانیہ گناہ کیا ہے تو اعلانیہ توبہ کرو، اے معاذ میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور وہی چیز تمہارے لیے ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں اے معاذ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تا قیامت ہماری ملاقات ہوگی میں تمہیں کم سے کم وصیت کرتا لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تا قیامت ہماری ملاقات ہوگی اے معاذ! تم میں سے وہ شخص مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے جو مجھ سے اسی حالت میں ملاقات کرے جس حالت پر میں نے اسے چھوڑا ہے نیز معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان بھی دیا کہ آدمی جس عورت کا مالک نہیں اسے طلاق نہیں ہوتی آدمی جس غلام کا مالک نہیں اسے آزاد بھی نہیں کر سکتا معصیت میں مانی ہوئی نذر کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ نذر بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو قطع رحمی میں مانی گئی ہو اور اس چیز کی نذر بھی نہیں جس کا آدمی مالک نہ ہو اور یہ کہ ہر بالغ سے ایک دینار لو یا اس کے برابر کی قیمت کے کپڑے قرآن کو غیر طہارت سے مت چھوؤ جب تم یمن پہنچو گے تو یمن کے نصرانی تم سے پوچھیں گے کہ جنت کی کنجی کیا چیز ہے؟ تم کہو: لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ جنت کی کنجی ہے۔رواہ ابن عساکر وفیہ رکن الشافی متروک

۳۰۲۹۲ ... اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جاؤ گے وہ تم سے جنت کی کنجیوں کے متعلق سوال کریں گے، انھیں کہہ دو کہ لا الہ الا اللہ جنت کی کنجیاں ہیں، یہ کلمہ ہر طرح کی رکاوٹ کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ اس کلمے کو لائے گا تو یہ کلمہ ہر طرح کے گناہ پر بھاری رہے گا اے معاذ! اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرو اللہ تعالیٰ تمہارا مرتبہ بلند فرمائے گا دنیا کو حقیر سمجھو اللہ تعالیٰ تمہیں حکمت کی دولت سے مالا مال کر دے گا چنانچہ جو شخص دنیا کو حقیر سمجھتا ہے اور اللہ کے لیے عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل میں امر کر دیتے ہیں پھر وہ منہ سے جو بات بھی نکالتا ہے اس سے علم کے موتی ٹپک رہے ہوتے ہیں اگر کسی معاملہ میں تمہیں مشکل پیش آئے کسی دوسرے سے پوچھ لو اور شرم نہ کرو مختلف امور میں مشورہ کرتے رہو چونکہ مشورہ کرنے والا بے یار و مددگار نہیں رہتا، جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتدار ہونا چاہئے پھر اجتہاد سے کام لو اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجتہاد میں بھلائی دیکھی تو اس کی توفیق دیگا اگر کوئی معاملہ ملتبس (مشتبہ) ہو تو اسے موقوف کر دو اور رک جاؤ تاوقتیکہ اس کی کوئی صورت واضح ہو جائے یا مجھے لکھ بھیجو ایسا فیصلہ ہرگز نہ کرو جو کتاب اللہ یا میری

سنت کے موافق نہ ہو الا یہ کہ وہ درست اجتھاد پر مبنی ہو۔ خواہش نفس سے دور رہو چونکہ خواہش نفس بدبختوں کا قائد ہے جو انھیں انجام کار دوزخ میں لے جاتا ہے جب تم اہل یمن کے ہاں پہنچو ان میں کتاب اللہ کا نفاذ کرو اور اچھے طریقہ سے ان کی تربیت کرو اہل یمن کو قرآن پڑھاؤ چونکہ قرآن انھیں حق بات اور اخلاق جمیلہ پر ابھارے گا لوگوں کو ان کے مقام پر اتارو اور ان کے مراتب کی رعایت کرو چنانچہ حدود کے معاملہ میں لوگوں میں مساوات ہونی چاہئے خیر وشر میں لوگ برابر نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سستی مت کرو امانت کی چیز خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اسے مالک تک ضرور پہنچاؤ جس شخص کے لیے معافی اور درگزر کی راہ نہیں نکل پاتی اسے اپنی گرفت میں لو نرمی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو جب تم سے غلطی ہو جائے تو لوگوں سے معذرت کرلو تو بہ کرنے میں عجلت کرو، جب لوگ تم سے جہالت سے پیش آئیں تو معاملہ عیاں کردو تاکہ لوگوں کو بخوبی آگاہی ہو جائے لوگوں کے متعلق دل میں کینہ مت رکھو جاہلی امور کا سختی سے خاتمہ کرو البتہ اس چیز کو باقی رہنے دو جسے اسلام نے اچھا سمجھا ہے۔ غیر اسلامی اخلاق کا اسلامی اخلاق کے ساتھ موازنہ کرو اور اسلامی اخلاق کو غیر اسلامی تہذیب پر مت پیش کرو، لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے رہو میانہ روی اختیار کرو اور نماز کا اہتمام کرو چونکہ نماز دین اسلام کی بنیاد ہے گویا نماز کو اپنا مقصد بنالو نماز کی مشغولیت کو بقیہ اشغال پر ترجیح دو، لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرو اور لوگوں کو فتنوں میں نہ ڈالو ہر نماز کے وقت کی رعایت رکھو ایسی نماز پڑھاؤ جو ان کے حال کے زیادہ موافق ہو سردیوں میں نماز فجر اندھیرے اندھیرے میں پڑھ لو اور قرات اتنی ہی طویل کرو جس کی لوگوں میں طاقت ہو لوگوں کو اکتاہٹ میں نہیں ڈالنا ایسا نہ ہو کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ناپسند کرنے لگیں سردیوں میں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھ لو عصر کی نماز اول وقت میں پڑھو دراں حالیکہ سورج بالکل واضح ہو مغرب کی نماز اسوقت پڑھو جب سورج غروب ہو جائے گرمی سردی میں مغرب کی نماز ایک ہی وقت پر پڑھو البتہ عذر کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے عشاء کی نماز ذرا تاخیر سے پڑھو چونکہ رات لمبی ہوتی ہے ہاں البتہ اگر عشاء کی نماز اول وقت میں نمازیوں کی حالت کے لئے موزوں ہو تو اول وقت میں پڑھ لو، گرمی کے موسم میں فجر کی نماز سفیدی کر کے پڑھو چونکہ گرمیوں کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں یوں ایسا کرنے سے سونے والا بھی نماز کو پا سکتا ہے ظہر کی نماز (گرمیوں میں) تب پڑھو جب سایہ بڑھنے لگے اور ہوا میں ٹھنڈک پیدا ہو جائے عصر کی نماز درمیانی وقت میں پڑھو مغرب اس وقت پڑھو جب سورج کی ٹکیہ غائب ہو جائے عشاء کی نماز تب پڑھو جب شفق غائب ہو جائے الا یہ کہ اس کے علاوہ کی صورت لوگوں کے لیے زیادہ باعث راحت ہو لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے رہو چونکہ وعظ ونصیحت سے عمل میں پختگی پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی طرف سبھی نے لوٹ کر جانا ہے۔ اے معاذ! مجھے دین کے معاملہ میں تمہاری آزمائش کا اعتراف ہے جو تمہارے مال اور سواری کو لے چکی ہے البتہ میں نے ہدیہ تمہارے لیے حلال کیا ہے اگر تمہیں ہدیہ میں کوئی چیز دے اسے قبول کرلو۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر عن عبید بن صخر بن لوذان الانصاری السلمی

سریہ عمرو بن مرہ

۳۰۲۹۳ حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جہینہ اور مزینہ کو ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ھاشمی کی سرکوبی کے لیے بھیجا ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا تھا جب یہ دستہ تھوڑا آگے گیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے کونسی مہم سر کرنے کے لیے دو مینڈھوں کو بھیجا ہے جو جاہلیت میں تیار ہوتے رہے اور پھر اسلام نے انھیں پالیا حالانکہ ان کا بقیہ جاہلیت پر ہے نبی کریم ﷺ نے دستے کو واپس بلانے کا حکم دیا حتیٰ کہ دستہ واپس لوٹ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ نے فرمایا: اے مزینہ جہینہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) کی خبر لو اے جہینہ مزینہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے) کی خبر لو، عمرو بن عمر رضی اللہ عنہ کو جہینہ اور مزینہ دونوں پر امیر مقرر کیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چل پڑو چنانچہ لشکر ابوسفیان بن حارث کی طرف چل پڑا اللہ تعالیٰ نے ابوسفیان حارث کو شکست سے دوچار کیا اور اس کے بہت سارے ساتھی مقتول ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

سریہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۴ زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کلب غسان اور شام کے مضافات کے کفار کی سرکوبی کے لیے دو سریے بھیجے ان میں سے ایک سریہ کے امیر ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کیے دوسرے سریہ پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے سریہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، روانگی کے وقت رسول کریم ﷺ نے ابوعبیدہ اور عمرو رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: ایک دوسرے کی اطاعت کرنا اور اختلاف نہیں کرنا جب دونوں سریے مدینہ سے باہر نکلے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ عمرو کو لے کر الگ ہوئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور تمہیں چلتے وقت وصیت کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کریں یا تم میری اطاعت کرو یا میں تمہاری اطاعت کروں؟ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ تم میری اطاعت کرو چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ عمرو رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنے لگے اور عمرو رضی اللہ عنہ دونوں سریوں کے امیر رہے اس پر عمرو رضی اللہ عنہ کو کچھ تردد ہوا (چونکہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سابقین اولین میں سے تھے اور عمرو بن العاص سے رتبہ میں افضل تھے) اور کہا: کیا تم نے نابغہ کے بیٹے کی اطاعت اختیار کر لی اور اسے اپنے اوپر امارت کا اختیار دے دیا اور ابوبکر پر بھی اسی کو امیر تسلیم کر لیا اور ہمارے اوپر بھی اسی کو امیر بنا دیا یہ کیسا فیصلہ کیا؟ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے میرے ماں جائے رسول اللہ ﷺ نے چلتے وقت ہم دونوں کو حکم دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کریں اور اختلاف سے گریز کریں مجھے خوف ہے کہ اگر میں اس کی اطاعت نہیں کروں گا تو میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کا شکار ہو جاؤں گا اور ہمارے درمیان لوگ منقسم ہو جائیں گے بخدا میں تا واپسی اس کی اطاعت کروں گا جب لشکر واپس لوٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج کے بعد عمرو کو تمہارے اوپر امیر نہیں مقرر کروں گا البتہ اسی شخص کو امیر مقرر کروں گا جسے مہاجرین چاہیں گے۔ رواہ ابن عساکر

سریہ بسوئے بنی قریظہ

۳۰۲۹۵ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم بنی قریظہ کے قلعہ تک پہنچے تو انھوں نے ہمیں دیکھا انھیں جنگ کا یقین ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پرچم قلعے کی دیوار کے عین نیچے گاڑ دیا بنی قریظہ اپنے قلعوں کے اوپر سے سامنے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے لگے اور آپ کی ازواج مطہرات کو گالیاں دینے لگے ہم خاموش رہے اور ہم نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی اتنے میں رسول اللہ ﷺ نمودار ہوئے آپ کو دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی طرف چل دیئے اور مجھے کہا کہ پرچم کے پاس رہو چنانچہ میں جم کر پرچم کے پاس کھڑا ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اچھا نہ سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی گستاخیاں سنیں تاہم رسول اللہ ﷺ قلعہ کی طرف چل دیئے آپ کے آگے آگے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تھے انھوں نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! میں یہاں سے نہیں ہلوں گا تاوقتیکہ تم بھوکوں مر جاؤ تم مکار لومڑ کی طرح ہو جو اپنے سوراخ میں گھسا ہوتا ہے (جب سوراخ میں پانی ڈالا جائے یا دھواں کیا جائے لومڑ باہر آ جاتا ہے) بنی قریظہ نے چیخ کر کہا اے ابن حضیر ہم تمہارے دوست ہیں خزرج کے دوست ہیں اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کیا خوب جواب دیا کہا: میرے اور تمہارے درمیان عہد ہے اور نہ ہی دوستی۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

سریہ بسوئے بنی نضیر

۳۰۲۹۶ محمد بن مسلمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں بنی نضیر کی طرف بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ بنی نضیر کو جلاوطنی کی تین سال کی مہلت

دے دیں۔ رواہ ابن عساکر

سریہ بسوئے بنی کلاب

۳۰۲۹۷..... محمد بن مسلمہ کی روایت ہے کہ کریم ﷺ نے مجھے تیس سواروں کے دستہ کے ساتھ بنی بکر بن کلاب کی طرف بھیجا دستے میں عباد بن بشر رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے ہمیں حکم دیا کہ رات کو چلیں اور دن کو چھپ جائیں اور منزل مقصود تک پہنچ کر غارتگری ڈال دیں۔ رواہ ابن عساکر

سریہ کعب بن عمیر

۳۰۲۹۸..... زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت کعب بن عمیر غفاری رضی اللہ عنہ کو پندرہ (۱۵) سواروں کے دستہ کے ساتھ سرزمین شام کے نواح میں ذات اطلاح کی طرف روانہ کیا جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم منزل مقصود پر پہنچے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تاہم انھوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر تیروں کی بارش برسا دی جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ صورتحال دیکھی تو دشمن پر حملہ کر دیا حتیٰ کہ بھی صحابہ شہید ہوئے اور ان میں سے ایک صحابی کسی طرح دشمن سے جان بچا کر نکل آئے اور رسول اللہ ﷺ کو آکر خبر کی آپ کو سن کر بڑا رنج ہوا اور لشکر جرار بھیجنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کو خبر ہوئی کہ دشمن وہاں سے کہیں اور نقل مکانی کر چکا ہے آپ نے لشکر بھیجنے کے ارادہ کو ترک کر دیا۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۹۹..... زہری وعروہ اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بلقاء کے نواحی علاقہ ذات اباطح کی طرف بھیجا چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے بھی ساتھی شہید ہو گئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان والبیھقی فی السنن وابن عساکر

متعلقات غزوات

۳۰۳۰۰..... "مسند بریدہ بن حصیب اسلمی" بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور سریہ کے ساتھ ایک شخص بھی بھیجا جو آپ کی طرف حالات کی خبریں لکھ کر بھیجے۔ رواہ ابن عساکر و رجالہ ثقات

۳۰۳۰۱..... "مسند بشیر بن یزید ضبعی" اشھب ضبعی کہتے ہیں مجھے بشیر بن یزید ضبعی نے حدیث سنائی بشیر بن یزید رضی اللہ عنہ نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے وہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ذی قار کی جنگ کے دن فرمایا: یہ پہلا دن ہے کہ جس میں عرب نے عجمیوں سے انتقام لیا ہے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وبقی بن مخلد والبغوی وابن السکن والطبرانی وابونعیم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۵۷۹۔

۳۰۳۰۲..... "مسند جابر بن سمرۃ" حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا ہمیں شکست ہوئی ان کے پیچھے سعد کو بھیجا اور وہ سوار ہو کر آئے انھیں پنڈلی پر تیر لگا جس سے خون بہہ نکلا میں نے خون بہتے دیکھا ایسے لگا جیسے جوتے کا تسمہ ہو۔ رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرۃ

۳۰۳۰۳..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عقبہ والی رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے میرے ماموں نے مجھے باہر نکالا میں پتھر مارنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا تھا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۳۰۴..... "مسند خباب کنانی" زہری، سعید بن مسیب حافظ بن خباب کنانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں جنگل میں تھا اتنے میں ہمارے پاس سے لشکر جرار گزرا کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا لشکر ہے۔ رواہ ابونعیم

رسول اللہ ﷺ کے مراسلات اور معاہدہ جات

۳۰۳۰۵   عبدالملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزام عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ عمرو بن حزام نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنادہ کے لیے یہ خط لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط محمد اللہ کے رسول کی طرف سے جنادہ اور اس کی قوم کی جانب ہے: جس شخص نے نماز قائم کی زکوۃ ادا کی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے غنائم سے خمس دے اور مشرکین سے الگ رہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ میں ہے۔ یہ خط حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۰۶   مذکورہ بالا سند سے عمرو بن حزام کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حصین بن نضلہ اسدی کی طرف ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا'' بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے حصین بن نضلہ اسدی کی جانب ترمد اور کتیفہ کے علاقے اس کی عملداری میں رہیں گے ان میں اس کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں کرے گا یہ خط مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۰۷   یحیٰی بن عبدالرحمن بن حاطب عن ابیہ عن جدہ حاطب بن ابی بلتعہ کی سند سے حدیث مروی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کے پاس بھیجا میں رسول اللہ ﷺ کا خط لے کر مقوقس کے پاس گیا مقوقس نے مجھے ایک مکان میں ٹھہرایا میں کئی دنوں تک اس کے پاس رہا پھر مقوقس نے مجھے اپنے پاس بلایا اس نے اپنے امراء اور وزراء بھی اپنے پاس بٹھار کھے تھے اس نے کہا: میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم اسے سمجھو میں نے کہا جو کچھ کہنا ہے کہو مقوقس نے کہا: مجھے اپنے صاحب کے متعلق بتاؤ کیا وہ نبی نہیں ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں وہ نبی ہیں اور اللہ کے رسول ہیں مقوقس نے کہا: جب قوم نے تمہارے رسول کو جلاوطن کیا تو پھر کیا وجہ ہے تمہارا نبی ان کے لیے بددعا کیوں نہیں کرتا؟ میں نے کہا: کیا عیسیٰ بن مریم نبی نہیں تھے؟ بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول تھے میں نے کہا: پھر کیا وجہ ہے جب ان کی قوم انھیں پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہتی تھی تاہم اللہ تعالیٰ نے انھیں آسمان پر اٹھالیا انھوں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کیوں نہ کی؟ مقوقس نے کہا: بہت اچھا شاباش بلاشبہ تو حکیم ہے اور حکیم کے پاس سے آیا ہے۔ یہ کچھ تحائف ہیں جو میں تمہارے ہاتھ محمد ﷺ کو بھیجنا چاہتا ہوں حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مقوقس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تین باندیاں ہدیہ میں بھیجیں ان باندیوں میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ماں بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک باندی ابوجہم بن حذیفہ عدوی کو ہبہ کر دی اور پھر تیسری حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ہبہ کر دی مقوقس نے عمدہ عمدہ کپڑے اور کچھ خوبصورت نوادرات بھی تحفہ میں بھیجے۔ رواہ ابونعیم

ہرقل کو دعوت اسلام

۳۰۳۰۹   ''مسند صدیق'' شرحبیل بن مسلم ابوامامہ باہلی، ہشام بن عاص اموی، کی سند سے حدیث مروی ہے کہ ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ساتھ ایک اور شخص کو روم کے بادشاہ ہرقل کے پاس دعوت اسلام کے لیے بھیجا گیا چنانچہ ہم دمشق جا پہنچے اور جبلہ بن ایہم کے پاس ٹھہرے ہم جبلہ کے پاس داخل ہوئے وہ عالیشان تخت پر بیٹھا ہوا تھا، جبلہ نے اپنا قاصد ہمارے پاس بھیجا تاکہ ہم اس سے بات کریں ہم نے کہا: بخدا! ہم قاصد سے بات نہیں کریں گے ہمیں تو بادشاہ کے پاس بھیجا گیا ہے، اگر بادشاہ ہمیں اجازت دے تو ہم بات کریں گے ورنہ ہم قاصد سے بات نہیں کرتے قاصد نے جبلہ کو خبر کر دی چنانچہ ہمیں بات کرنے کی اجازت دے دی اور جبلہ نے کہا: بات کرو چنانچہ ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس سے بات کی اور اسے اسلام کی دعوت دی جبلہ نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیسے کپڑے ہیں؟ میں نے یہ کپڑے پہنے ہیں اور قسم کھائی ہے کہ یہ کپڑے اس وقت تک نہیں اتاروں گا جب تک تمہیں شام سے باہر نہ کر دوں ہم نے کہا: بخدا! یہ جگہ جہاں تو بیٹھا ہوا ہے ہم اسے تجھ سے چھین لیں گے اور تجھ سے یہ عظیم بادشاہت چھین کر چھوڑ دیں گے انشاء اللہ ہمیں محمد ﷺ نے اس کی خبر دی ہے جبلہ بولا: وہ تم نہیں ہو، وہ لوگ تو ایسے ہوں گے جو دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو قیام کریں گے تمہارے روزے کا کیا حال

ہے؟ ہم نے اسے روزے کے متعلق خبر دی چنانچہ گھبرا کر اس نے منہ بسور لیا جبلہ نے کہا: چلو جاؤ پھر اس نے ہمارے ساتھ ایک قاصد بھیجا جو ہمیں بادشاہ ہرقل کے پاس لے گیا: چنانچہ جب ہم ہرقل کے شہر کے قریب پہنچے تو ہمارے راہبر نے کہا: تمہارے یہ جانور بادشاہ کے شہر میں داخل نہیں ہوں گے اگر تم چاہو ہم تمہیں برذون گھوڑوں اور خچروں پر سوار کر کے لے جاؤ ہم نے کہا: بخدا! ہم اپنی سواریوں پر سوار ہو کر شہر میں داخل ہوں گے چنانچہ دربانوں نے بادشاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ عرب کے ایلچی نہیں مانتے وہ اپنی سواریوں پر ہی شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں چنانچہ ہم اپنی سواریوں پر ہی داخل ہوئے ہم نے تلواریں لٹکا رکھی تھیں اور ہم نے سواریاں بادشاہ کے محل کے عین سامنے بٹھائیں بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا، ہم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور پھر نعرہ تکبیر بلند کیا بخدا! ہماری آواز سے محل لرز اٹھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ پتا ہے جسے ہوا ادھر اُدھر پٹخ رہی ہے بادشاہ نے ہمیں پیغام بھجوایا کہ تم زبردستی اپنے دین کو ہمارے اوپر نہ پیش کرو بادشاہ نے پیغام بھجوا کر ہمیں اندر داخل ہونے کو کہا: ہم اندر داخل ہوئے بادشاہ عالیشان بچھونے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس اس کے امراء وزراء جمع تھے اس کے پاس موجود ہر چیز سرخ تھی اس نے کپڑے بھی سرخ پہن رکھے تھے ہم اس کے قریب ہوئے وہ ہمیں دیکھ کر ہنسا اور کہا: کیا اچھا ہوگا اگر تم مجھے اپنے مروج طریقے سے سلام کرو بادشاہ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو فصیح عربی میں گفتگو کر رہا تھا اور بہت باتیں کرتا تھا ہم نے کہا: ہمارا طریقہ سلام وہ ہمارے درمیان مروجہ ہے وہ تیرے لیے حلال نہیں اور جو تمہارا مروجہ طریقہ سلام ہے وہ ہمارے لیے حلال نہیں پوچھا تمہارا سلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم کہا کرتے ہیں: ’’السلام علیکم‘‘ بادشاہ نے کہا: تم اپنے بادشاہ کو کیسے سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے بادشاہ کو بھی یہ سلام کرتے ہیں کہا: بادشاہ کیسے جواب دیتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ جواب میں یہی کلمات دہراتا ہے بادشاہ نے کہا: تمہارا اعظیم کلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ جب ہم نے یہ کلمہ پڑھا ہرقل بولا: بخدا! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کمرہ کپکپا رہا ہے حتی کہ بادشاہ نے چھت کی طرف سر اٹھایا پھر کہا: یہ کلمہ تم جونہی پڑھتے ہو کمرہ کپکپانے لگتا ہے کیا اس کلمے سے تمہارے کمرے بھی کپکپاتے تھے؟ ہم نے کہا: ہم نے اپنے کمروں میں ایسا ہوتے نہیں دیکھا ہمیں اس کا مشاہدہ صرف تمہارے پاس ہو رہا ہے بادشاہ نے کہا: میں چاہتا ہوں تم یہ کلمہ پڑھتے رہو اور کمرہ جھولتا رہے اور اس سے میں اپنی نصف بادشاہت سے نکل جاؤں ہم نے کہا: وہ کیوں؟ چونکہ یہ ایسا ہونے سے عین ممکن ہے کہ یہ معاملہ سزاوار نبوت نہ ہو اور تم لوگوں کی جادوگری ہو۔ پھر ہرقل نے ہم سے مختلف سوالات کیے ہم نے ترکی بہ ترکی ہر ہر سوال کا جواب دیا۔

پھر ہرقل نے کہا: تمہاری نماز اور روزہ کیا ہے؟ ہم نے اس کا جواب بھی دیا، پھر ہرقل نے کہا: اٹھ جاؤ، ہم اٹھ کر چل دیئے پھر ہمیں عالیشان مکان میں ٹھہرایا گیا، ہم اس مکان میں تین دن تک رہے پھر ہمیں اپنے پاس بلایا اور اپنی بات دہرائی ہم نے جواب دہرا دیا، پھر ہرقل نے مربع شکل کی ایک صندوق نما چیز منگوائی اس میں سونے کے چھوٹے چھوٹے گھروندے رکھے ہوئے تھے اور ان میں دروازے بھی تھے بادشاہ نے ایک دروازہ کھولا اور پھر اس سے ریشم کا ایک دیوان نکالا جو رنگت میں سیاہی مائل تھا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی تصویر ایک ایسے شخص کی بنی ہوئی تھی کہ اس کی آنکھیں بڑی بڑی سرینیں موٹی لمبی گردن اس کی داڑھی نہیں تھی اس کے گیسو خدائی تخلیق کا شاہکار تھے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا یہ بھی سیاہی مائل تھا اس میں کسی سفید فام شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس کے بال سیدھے لمبے تھے آنکھیں سرخ بڑا سر خوبصورت داڑھی بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت نوح علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا پرت پر کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس شخص کی رنگت گہری سفید تھی آنکھیں خوبصورت کشادہ پیشانی لمبے اور نمایاں رخسار اور داڑھی سفید یوں لگتا تھا، جیسے وہ مسکرا رہا ہے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں بولا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا! اس گھروندے سے بھی سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک خوبصورت سفید رنگت کی تصویر تھی بخدا! یہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر تھی ہم یہ تصویر دیکھ کر رو دیئے بادشاہ پہلے کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا اور کہا: بخدا! کیا یہ وہی شخص ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں یہ ہمارے نبی آخر الزماں ہیں گویا ہم آپ کی طرف دیکھ رہے تھے تھوڑی دیر بادشاہ خاموش رہا اور تصویر کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا: یہ آخری

گھر وندہ ہے البتہ میں نے جلدی کر دی تا کہ میں تمہارا امتحان لے سکوں پھر ایک اور گھر وندے کا دروازہ کھولا: اس سے ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی یوں لگتا تھا کہ وہ شخص گندم گوں ہے اس کے بال سیدھے نسبتاً گھنگھریالے تھے، آنکھیں اندھر دھنسی ہوئی تیز نظر والا چہرے پر ترشی کے آثار نمایاں، دانت باہم جڑے ہوئے ہونٹ سکڑے ہوئے جیسے یہ شخص غصہ میں ہو بادشاہ نے کہا: کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اس تصویر کے پہلو میں ایک دوسری تصویر بھی تھی جو پہلی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا پیشانی کشادہ آنکھوں کے درمیان کا حصہ نمایاں تھا کہا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ ہارون بن عمران علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی وہ گندم گوں تھا بال سیدھے میانہ قد یوں دکھائی دیتا تھا جیسے وہ شخص غصہ میں ہو، بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔ بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس گھر وندے سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر تھی اس کی رنگت سرخی مائل سفیدی تھی ستواں ناک چھوٹے رخسار اور چہرہ خوبصورت کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک تصویر تھی جو اسحاق علیہ السلام کی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کے نیچے ہونٹ پر تل تھا کہا کیا تم اسے جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو خوبصورت چہرے والا اور سفید رنگت والا تھا ستواں ناک خوبصورت قد و قامت اس کے چہرے سے نور کے تارے بٹ رہے تھے اس کے چہرے سے خشوع ٹپک رہا تھا کہا کیا تم اسے پہچانتے ہو ہم نے کہا نہیں کہا یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جو تمہارے نبی کے جد امجد ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک تصویر بنی ہوئی تھی جو آدم علیہ السلام کی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کا چہرہ سورج کی طرح چمک رہا تھا، کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو دیکھنے سے لگتا تھا کہ اس کی رنگت سرخ پنڈلیاں چھوٹی آنکھیں قدرے چندھیائی ہوئی پیٹ نسبتاً بڑا میانہ قد اور تلوار لٹکائی ہوئی تھی، کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا ایک پرت نکالا اس پر بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو بڑی سرینوں والی لمبی ٹانگیں اور گھوڑے پر سوار تھا کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں کہا یہ حضرت سلیمان بن داؤد ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس پر بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی یہ کوئی نوجوان سفید فام شخص تھا داڑھی سیاہ جسم پر بال غیر معمولی تھے آنکھیں خوبصورت چہرہ بھی خوبصورت بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

ہم نے تصویریں دیکھ لینے کے بعد کہا یہ تصویریں تمہارے پاس کہاں سے آئی ہیں تا کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہا کہ واقعی انبیاء کرام کی شکلیں ایسی ہی تھیں چونکہ ہمارے نبی علیہ السلام کی تصویر انہی کی ہمشکل تھی؟ بادشاہ نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ انھیں انبیاء کرام جوان کی اولاد میں ہوں گے دکھا دے اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ تصویریں اتاری تھیں یہ تصویریں آدم علیہ السلام کے خزانے میں تھیں اور یہ مغرب شمس میں محفوظ تھیں وہاں سے ذوالقرنین نکال لایا اور اس نے دانیال علیہ السلام کو دیں۔ پھر کہا: بخدا! میں اس بات پر خوش ہوں کہ اپنی بادشاہت سے دستبردار ہو جاؤں اور تمہارے امیر کا ادنیٰ غلام بن جاؤں پھر اسی کی غلامی میں مجھے موت آجائے۔ پھر بادشاہ نے ہمیں قیمتی قیمتی تحائف دے کر رخصت کیا پھر ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا انھیں سنایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سن کر رو دیئے اور کہا: ہرقل بیچارہ مسکین ہے اگر اللہ تعالیٰ اس سے بھلائی چاہتا وہ ایسا کر گزرتا پھر فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ نصرانی اور یہودی محمد ﷺ کی شکل مبارک کو اچھی طرح سے پہچانتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی الدلائل قال ابن کثیر هذا حدیث جید الاسنا دور جالہ ثقات

وفود کا بیان

۳۰۳۱۰ ...... ابوغدیرہ عبدالرحمٰن بن خصفہ ضبی کی روایت ہے کہ ہم بنی ضبہ کے وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے چھلانگ لگائی اور ان کے پیچھے سوار ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون شخص ہے؟ میں نے جواب دیا: ضبی ہوں فرمایا یہ درشتی کیسی؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین میری درشتی دشمن کے لیے ہے فرمایا: اور دوست پر بھی ہے فرمایا: اپنی حاجت بیان کرو پھر میری حاجت پوری کی اور فرمایا: اب میری سواری کی پیٹھ فارغ کردو۔ رواہ ابن سعد والحاکم فی الکنی

۳۰۳۱۱ ...... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے ماموں جد بن قیس رضی اللہ عنہ نے ستر آدمیوں کے ہمراہ اپنے ساتھ سوار کیا یہ انصار کی ایک جماعت تھی اور ان لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا، رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے فرمایا: اے چچا! مجھ سے اپنے ماموں کے متعلق عہد لے لیں۔ چنانچہ انصار کے ان ستر لوگوں نے کہا: ہم سے اپنے رب کے لیے کسی چیز کا سوال کریں اور اپنے لیے بھی جو چاہیں ہم سے سوال کریں آپ نے فرمایا: میں اپنے رب کے لیے تم سے جس چیز کا مطالبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جس چیز کا تم سے میں اپنے لیے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس چیز سے تم رکتے ہو اس سے مجھے بھی روکتے رہو وفد نے کہا: جب ہم ایسا کریں گے ہمارے لیے کیا ہوگا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے جنت ہوگی۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۲ ...... ''مسند جری بن عمرو عذری'' جری بن عمرو عذری کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے وثیقہ لکھا کہ تمہارے اوپر ٹیکس ہوگا اور نہ ہی جلا وطنی۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۳ ...... ''مسند جزء بن حدرجان بن مالک'' جزء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا بھائی قداد بن حدرجان بن مالک یمن سے ایک وفد کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مقام قنونی سے قبیلہ ازد کی ٹولیوں کے ساتھ چلا تا کہ آپ ﷺ کو اپنے اور اپنے مطیعین کے ایمان کی خبر دیں ان میں سے اکثر ان کے خاندان کے لوگ تھے ان کی تعداد چھ سو گھرانوں کے لگ بھگ تھی، چنانچہ قداد اپنے والد جدرجان کا خط لے کر محو سفر ہو گیا راستے میں قداد کی ملاقات رسول اللہ ﷺ کے کسی لشکر سے ہوئی لشکر کے سواروں نے قداد پر حملہ کر دیا قداد نے بارہا کہا کہ میں مؤمن ہوں لیکن لشکر نے اس کی بات قبول نہ کی اور اسے قتل کر دیا ہمیں اس کی خبر ہوئی میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا اور آپ کو ماجرا سنایا اور اپنے بھائی کے قصاص کا مطالبہ کیا اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ''یاایھا الذین آمنوا اذا اضربتم فی سبیل اللّٰہ فتبینوا'' الآیۃ اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تحقیق کر لیا کرو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی کی دیت میں ایک ہزار دینار دیئے اور میرے لیے ایک سو اونٹوں کا حکم دیا پھر فرمایا: میں تمہیں ایک سو اونٹ اور دیتا لیکن ہم نے اور لشکر بھی بھیجنے ہیں یوں وہم ہو جائے گا کہ مسلمان کی دیت دگنی ہے چنانچہ میں نے سر تسلیم خم کر دیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسلمانوں کے ایک سریہ پر امیر مقرر کیا اور میں نے قبیلہ طی کی ایک بستی پر حملہ کیا وہاں سے مجھے بہت سارا مال غنیمت میں ملا اور میں اپنے ساتھ چالیس عورتیں بھی قید کر کے لے آیا ان عورتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادیاں کرادیں۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۴ ...... ''مسند جنادہ بن زید حارثی'' سودہ بنت متلمس اپنی دادی ام متلمس بنت جنادہ بن زید سے روایت نقل کرتی ہیں کہ ان کے والد جنادہ بن زید کا بیان ہے کہ میں ایک وفد لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بحرین سے اپنی قوم کا وفد لے کر حاضر ہوا ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمارے دشمن مضر اور ربیعہ کے خلاف ہماری مدد کرے تاوقتیکہ وہ اسلام قبول کر لیں آپ نے دعا فرمائی اور ایک ایک وثیقہ بھی لکھا وہ وثیقہ آج بھی ہمارے پاس وجود ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۵ ...... ''مسند جندب بن مکیث بن جراد'' جندب بن مکیث کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی وفد حاضر ہوتا آپ اچھے کپڑے

زیب تن کرتے اور اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کوبھی اچھے کپڑے پہننے کا حکم دیتے، چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ کی خدمت میں کندہ کا وفد حاضر ہوا آپ نے یمانی جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

رواہ الواقدی وابونعیم

وفد بنی تمیم

۳۰۳۱۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی تمیم کے (سرکردہ) لوگ اپنے ایک شاعر اور ایک خطیب کو لے کر رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور باہر کھڑے ہوکر آوازیں لگانے لگے کہ اے محمد! باہر نکلو اور ہمارے پاس آؤ ہماری مدح باعث زینت ہے اور ہمیں گالی دینا سراسر عیب و رسوائی ہے۔ نبی کریم ﷺ ان لوگوں کا شور سن کر باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان ہے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو شرکائے وفد نے کہا: ہم بنی تمیم کے سرکردہ لوگ ہیں ہم تمہارے پاس اپنا ایک شاعر اور ایک خطیب لائے ہیں ہم تمہارے ساتھ مشاعرہ چاہتے ہیں اور تمہارے اوپر اپنا فخر قائم رکھنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں شعر گوئی کے ساتھ نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی ہمیں فخر کرنے کا حکم دیا گیا البتہ اپنے شاعر کو سامنے لاؤ چنانچہ اقرع بن حابس نے ایک نوجوان سے کہا: اے فلاں کھڑا ہو جا اور اپنے اور اپنی قوم کے فضائل بیان کرو نوجوان نے اٹھ کر کہنا شروع کیا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی مخلوق پر فضیلت دی ہمیں اموال کثرت سے عطا کیے ہم جو چاہیں ان میں کرتے ہیں ہم زمین پر رہنے والوں میں سب سے افضل ہیں اور تعداد میں زیادہ ہیں ہمارے پاس اسلحہ کی بھی بہتات ہے جو ہماری فضیلت اور برتری کا انکار کرے وہ ہمارے دعوی سے اچھا دعوی لائے اور ہمارے کام سے اچھا کام کر کے دکھائے۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا اٹھو اور اس کا جواب دو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا خاص خطیب تھے ثابت رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہنا شروع کیا ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی میں حمد کرتا ہوں اور اس سے مدد مانگتا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہوں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے بنی نمر کے مہاجرین کو لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت قرار دیا اور لوگوں میں سب سے زیادہ دانشمند قرار دیا پھر کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں محمد ﷺ کا انصار اور وزراء بنایا اور اپنے دین کو عزت بخشی، ہم اسوقت تک لوگوں سے جنگ کرتے رہیں گے جب تک لوگ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کریں جس نے بھی اس کلمے کا اقرار کیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی جس نے انکار کیا ہم اس سے جنگ کریں گے یوں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں اس کی شان ہمارے سامنے ہیچ ہے بس میں یہی بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ پھر زبرقان بن بدر نے ایک شخص سے کہا: اے فلاں اٹھو اور اشعار کہو جن میں اپنی اور اپنی قوم کی برتری کا بیان ہو۔ چنانچہ اس نے یہ اشعار کہے۔

نحن الکرام فلا حی یعادلنا

نحن الرؤوس وفینا یقسم

الربع ونطعم والناس عندا لمحل کلهم

من السیف اذالم یؤنس

القزع اذاابینا فلا یابی لنا احد

انا کذالک عندالفخر نرتفع.

ہم لطف وکرم کے خوگر لوگ ہیں کوئی قبیلہ نہیں جو شرافت وعظمت میں ہمارا ہمسر ہو ہم سردار ہیں اور ہماری سرداری ہمیں میں تقسیم

ہوتی ہے جب قحط پڑتا ہے اور آسمان پر بادلوں کا نام ونشان نہیں ہوتا تب ہم ہی سبھی لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جب ہم انکار کر دیں تو اس کا ہمیں حق حاصل ہے جبکہ کوئی اور ہمارے لیے انکار نہیں کر سکتا ہمیں جب ایسا فخر حاصل ہے تو اسی فخر سے ہمارا مقام بلند ہوا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: حسان بن ثابت کو بلالاؤ چنانچہ ایک صحابی گئے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ کو مجھ سے کیا کام پڑ گیا قاصد نے کہا: بنو تمیم اپنے ایک شاعر اور ایک خطیب کو لائے ہیں ان کے خطیب نے تقریر کی اور اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے قیس بن ثابت کو کھڑا کیا انھوں نے ترکی بہ ترکی جواب دے دیا۔ پھر بنو تمیم کے شاعر نے اشعار کہے اب ان کو جواب دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کو بلایا ہے۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ تم میرے پاس یہ بڑا اونٹ بھیجو جب حسان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسان کھڑے ہو جاؤ اور اس شاعر کو جواب دو عرض کی: یا رسول اللہ اسے حکم دیں کہ مجھے اپنا کلام سنائے چنانچہ تمیمی شاعر نے اشعار دوبارہ کہے پھر حسان رضی اللہ عنہ نے کہا اب بھیجے پہ ہاتھ رکھ کر مجھے بھی سنو۔ اور یہ اشعار کہے:

نصرنا رسول اللّٰه والدین عنوة
علی رغم باد من معد وحاضر
بضرب كايزاع المحاض مشاشه
وطعن كافواه اللقاح الصوادر
وسل احدا يوم استقلت شعابه
بضرب لنا مثل الليوث الخوادر السنا
نخوض الموت فی حومة الوغی
اذا طاب ورد الموت بين العساكر
ونضرب هام الدارعين وننتمی
الی حسب من جذم غسان قاهر
واحياء نا من خير من وطی الحصی
واموا تنا من خير اهل المقابر فلولا حياء الله قلنا تكرما
على الناس بالخيفين هل من منافر

ہم نے رسول اللہ ﷺ اور دین حق کی بھرپور مدد کی ہماری مدد کا جادو دشمنوں کے سر چڑھ کر بولا باوجودیکہ معد کے دیہاتی اور شہری ذلیل ورسوا ہوئے دشمن پر ہماری کاری ضرب ایسی ہوتی ہے جیسے دردزہ کا متفرق کردہ پیشاب اور ہمارے دیئے ہوئے زخم ایسے ہوتے ہیں جیسے پیاسی اونٹنیوں کے کھلے ہوئے منہ جو گھاٹ پر وارد ہونا چاہتی ہوں یقین نہیں آتا تو احد سے جا کر پوچھ لو اس کی ہر ہر گھاٹی ہمارے استقلال کا ثبوت دیگی وہاں ہم نے ایسی کاری ضربیں لگائیں ہیں جیسے کچھاروں میں چھپے ہوئے شیروں کے حملے۔ کیا ہم گھسان کی جنگ میں موت کو گلے سے نہیں لگا لیتے جب موت لشکروں کے درمیان خوشی سے گھوم رہی ہوتی ہے، ہم زرہ پوشوں کے سر کچل دیتے ہیں اور پھر تمام تر شرافت اور فضیلت ہماری ملکیت بن جاتی ہے زمین پر چلنے والوں میں سب سے زیادہ ہماری بستیاں اور ہمارے قبیلے افضل واعلیٰ ہیں اور ہمارے مردے قبروں میں پڑے ہوئے سب مردوں سے افضل ہیں اگر مجھے رب تعالیٰ سے حیاء نہ آ رہی ہوتی میں تمہیں بتا دیتا کہ لوگوں پر ہمیں کتنی بڑی فضیلت حاصل ہے اگر کسی کو انکار ہے تو وہ سامنے آئے۔

چنانچہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مسکت اشعار سن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے محمد! میں ایک ایسے کام کے لیے آیا ہوں جس کے لیے یہ لوگ نہیں آئے میں اشعار کہتا ہوں تم انھیں سنو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہو چنانچہ اقرع نے یہ اشعار کہے:

اتیناک کیما یعرف الناس فضلنا
اذا اختلفو اعند اد کار المکارم
وانا رؤوس الناس من کل معشر
وان لیس فی ارض الحجاز کدارم
وان لنا المر باع فی کل غارة
تکون بنجد او بارض التهائم

ترجمہ: ...... ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ لوگوں کو ہماری برتری کا علم ہو جائے خصوصاً اس وقت جب لوگ شرافتوں کے تذکرہ میں اختلاف کر رہے ہوں ہم نہ صرف سرزمین حجاز بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کے سردار ہیں ہمارے پاس سرزمین نجد و تہامہ میں پائی جانے والی تیز رفتار اونٹنیاں ہیں جنھوں نے ابھی تک صرف ایک ہی اگر بچہ جنم دیا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے حسان اسے جواب دو حضرت حسان رضی اللہ عنہ جواب دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا:

بنو دارم لا تفخروا ان فخرکم
یعود وبالا بعد ذکر المکارم
هبلتم علینا نفخرون وانتم
لنا خول ما بین قن وخادم

بنو دار ہمارے اوپر فخر نہیں جتا سکتے چونکہ تمہارا فخر تمہارے لیے وبال بن جائے گا بعد ازیں کہ تم مکارم کا ذکر کر چکے ہو تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تم ہمارے اوپر فخر جتا رہے ہو حالانکہ تم ہمارے غلام ہو تم میں سے بعض غلام ہیں اور بعض خادم ہیں۔

یہ شعر کہنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی دارم کے بھائی تم غنی ہو اگر تمہارے فضائل گنوائے جائیں تم دیکھو گے کہ لوگ انھیں بھول چکے ہیں یوں رسول اللہ ﷺ کی یہ بات بنی تمیم کے لیے حسان رضی اللہ عنہ کے شعر سے زیادہ سخت واقع ہوئی پھر حسان رضی اللہ عنہ دوبارہ اشعار کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:

وافضل ما نلتم من الفضل والعلی
ردافتنا من بعد ذکر المکارم
فان کنتم جئتم لحقن دما ئکم
واموا لکم ان تقسموافی الماقسم
فلا تجعلو الله ندا وا سلموا
ولا تفخر واعند انبی بد ارم
والا ورب البیت مالت اکفنا
علی راسکم بالمر هفات الصوارم

تم نے جو بڑی بڑی برتریاں اور بلندیاں حاصل کر رکھی ہیں وہ مکارم کے تذکرہ کے بعد ہمارے پچھوڑے میں پڑی ہیں، اگر تم اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ بنانے آئے ہو کہ وہ غنیمت میں تقسیم ہونے سے بچے رہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور

اسلام قبول کرلو اور نبی کریم ﷺ کے پاس دارم کا نام لے کر فخر مت کرو، ورنہ رب کعبہ کی قسم ہمارے ہاتھ تمہارے سروں پر ہوں گے اور ہماری کوندتی ہوئی تلواریں تمہاری کھوپڑیاں چل رہی ہوں گی۔

یہ اشعار سن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے لوگو! مجھے نہیں معلوم یہ کیا معمہ ہے ہمارے خطیب نے تقریر کی لیکن ان کے خطیب کی آواز بلند تھی اور کیا خوبصورت تقریر کی ہے ہمارے شاعر نے اپنا کلام پیش کیا لیکن ان کے شاعر کا کلام کیا خوب تھا اور اس کی آواز کتنی زبردست تھی پھر اقرع بن حابس رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے قبل ازیں جو کچھ کہا ہے وہ تمہارے لیے باعث ضرر نہیں۔

رواہ الرویانی وابن مندہ وابو نعیم وقال: غریب تفر دبہ المعلی بن عبد الرحمن بن عبد الحکیم الو اسطی وقال الدارقطنی ھو کذاب ورواہ ابن عساکر

۳۰۳۱۷ ...... عمران بن حصیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نہد بن زید کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے نمائندے نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سرزمین تہامہ کے زیریں علاقہ سے آئے ہیں اور ہم درخت کے بنے ہوئے کجاؤں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے اوپر کودتے رہے، ہم موسلا دھار بارش کے متلاشی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی بناتات ختم ہو چکی ہیں، پیلو کے درخت ختم ہو چکے (چلو ہم ان کے پھل کھا کر گزارا کر لیتے تھے) اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آوارہ ٹکڑا دکھائی دیتا ہے ہم بوچھاڑ کی آس لگا بیٹھتے ہیں مگر بادلوں کا وہ آوارہ ٹکڑا بانجھ نکلتا ہے ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے جہاں ہر طرف ہلاکت منہ کولے کھڑی ہوتی ہے ہم کوئی نشیب وفراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں مگر وائے رہے ناکامی بوندیں بھی خشک ہو گئیں مضافات پانی سے خالی ہو گئے نباتات اور جڑی بوٹیوں کی جڑیں بھی خشک ہو چکی ہیں جو اونٹ فربہ تھے ان کی فربہی جاتی رہی قحط کی وجہ سے ٹہنیوں کی طراوت ختم ہو گئی گویا اونٹ ہلاک ہو گئے اور باغات سوکھ گئے یارسول اللہ! ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہو چکے ہیں دہریت کا عقیدہ ختم کر دیا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا چاہتے ہیں جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے اور جب تک نعار پہاڑ قائم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نام کی کوئی چیز نہیں حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں ٹپکنے پاتا ہماری بکریاں کوسوں دور بھٹکتی پھرتی ہیں مگر ان کے چرنے کے لیے سبزہ نام کی کوئی چیز نہیں ان کے تھن قحط زدہ ہو چکے ہیں قحط سالی نے ہمارا برا حال کر دیا ہے قحط کی وجہ سے ہمیں پہلے پینا ملتا ہے نہ بعد ہیں۔

وفد کے نمائندے کی غیر مانوس الفاظ سے لبریز تقریر سننے کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ انہیں نہد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما ان کے بلوئے جانے والے دودھ میں بھی برکت عطا فرما، ان کی چھاچھ اور ان کے پیمانے میں بھی برکت عطا فرما اور ان کی سرزمین کو شاداب بنادے اور ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کرتا ہے یا اللہ ان کی اولاد میں سے جو مؤمن ہو اور نماز قائم کرتا ہوا سے برکت عطا فرما اسے بھی برکت عطا فرما جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور غافل نہ ہو جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ مسلمان ہے اے بنی نہد مضافات کے کفار کے ساتھ تمہارے معاہدے ہیں اور تم بادشاہی ٹیکس دیتے ہو۔

نماز سے غافل نہ رہو زکوٰۃ سے انکار نہیں کرنا جب تک زندہ رہو بے دینی سے گریز کرو جو شخص اسلام پہ کاربند رہتا ہے اس کے لیے وہی کچھ ہے جو کتاب میں ہے جو شخص جزیہ کا اقرار کرتا ہے اس پر زکوٰۃ سے زائد بوجھ پڑتا ہے البتہ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وفائے عہد اور ذمہ کا پاس ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۳۱۸ ...... حبیب بن فدیک بن عمرو سلامانی کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلامان کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔

رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۹ ...... ابوظبیان عمیر بن حارث ازدی کی روایت ہے کہ وہ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شرکائے وفد میں یہ لوگ بھی تھے جحن بن موقع ابو سبرہ مخلف عبد اللہ بن سلیمان، عبد شمس بن عفیف بن زہیر نبی کریم ﷺ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا جندب بن زہیر جندب بن کعب، حارث بن حارث، زہیر بن مخشی، حارث بن عامر، اس وفد کے لیے نبی کریم ﷺ نے وثیقہ بھی لکھا جس کا

مضمون یہ تھا: قبیلہ غامد میں سے جو لوگ اسلام لائے ہیں ان کے لیے وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں یعنی ان کے اموال اور جانیں محفوظ ہوں گی انھیں جنگوں میں لایا جائے گا اور نہ ٹیکس لیا جائے گا جو اسلام قبول کرے گا اس کے لیے جائیداد کا حصہ۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق وابن عساکر

تتمہ وفود

۳۰۳۲۰ ..... ''مسند حصین بن عوف خثعمی'' حصین بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت اسلام کی اور آپ کی خدمت میں اپنے مال کے صدقات پیش کیے نبی کریم ﷺ نے انھیں جائداد میں مختلف علاقے دیئے جن میں بہت سارے چشمے بھی تھے ان جگہوں میں کچھ قابل ذکر یہ ہیں۔ مروت اسناد اجرا۔ اصیب عامرہ اھوی مہاد سدیرہ نبی کریم ﷺ نے حصین بن مشت پر یہ شرط لگادی کہ چراگاہ سے انتفاع بند نہیں کروگے اور پانی نہیں بیچو گے اور فالتو پانی بیچنے سے بھی احتراز کروگے زبیر بن عاصم بن حصین نے یہ اشعار کہے:

ان بلادی لم تکن املاسا

بھن خط القلم الا نقاسا

من النبی حیث اعطی الناسا

فلم یدع لبسا ولا التباسا

ہمارا علاقہ جنگل اور بیابان نہیں ہمارے علاقے پر قلم کی روشنائی سے خط کھینچا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے چونکہ آپ لوگوں کو عطا یا دیئے ہیں اور ان میں کوئی شک وشبہ نہیں چھوڑا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن حصین بن مشمت الحمانی

۳۰۳۲۱ ..... ''مسند حوشب ذی ظلیم'' محمد بن عثمان بن حوشب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عطا کیا تو میں نے عبد شر کے ساتھ چالیس سواروں کو روانہ کیا یہ لوگ میرا خط لے کر مدینہ پہنچے اور وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم میں سے محمد کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ ہیں وفد کے نمائندہ عبد شر نے کہا: آپ کونسی تعلیمات لائے ہیں اگر وہ حق ہیں تو ہم آپ کی پیروی کریں گے آپ نے فرمایا: نماز قائم کرو زکوۃ دو اور اپنی جانوں کو محفوظ بنالو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو عبد شر نے کہا: یہ تو بہت اچھی تعلیمات ہیں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں بیعت کرلوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ جواب دیا: میرا نام عبد شر ہے فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام عبد خیر ہے آپ نے حوشب ذی ظلیم کی طرف جوابا خط لکھا۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۲۲ ابوحمید کی روایت ہے کہ ایلہ کے حکمران کا ایک قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے خچر تحفہ میں بھیجا اور خط بھی بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے جوابا خط لکھا اور تحفہ میں چادریں بھیجیں۔ رواہ ابن جریر

۳۰۳۲۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جھیش بن اویس نخعی قبیلہ مذحج کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شرکائے وفد نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم قبیلہ مذحج کی شاخ ہیں پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی جس میں کچھ اشعار بھی ہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۲۴ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب بحرین کے لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے ساتھ جارود بھی آیا آپ ﷺ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے قریب بٹھایا۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ نہد کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں طھفہ بن زہیر بھی تھا اس نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے ان الفاظ میں تقریر کی یا رسول اللہ! ہم سرزمین تہام کے زیریں حصہ سے آئے ہیں اور میس کے بنے

ہوئے کجاؤں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے اوپر کودتے رہے ہم موسلا دھار بارش کے متلاشی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی نباتات ختم ہوچکی ہیں پیلو کے درخت جن کے ہم پھل کھاتے تھے ختم ہوچکے ہیں اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آوارہ ٹکڑا دکھائی دیتا ہے ہم پوچھار کی آس لگا بیٹھتے ہیں مگر کیا کریں بادلوں کا وہ ٹکڑا بانجھ نکلتا ہے، ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے مگر ہر طرف سے ہلاکت ہمارا استقبال کرتی ہے ہم کوئی نشیب اور کوئی فراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں مگر وائے ناکامی! بوندیں بھی خشک ہوچکی ہیں مضافات پانی سے کلیر خالی ہو چکے ہیں نباتات کی جڑیں بھی خشک ہوگئی ہیں جو اونٹ فربہ تھے ان کی فربہی جاتی رہی قحط کی وجہ سے ٹہنیوں کی طراوت ختم ہوچکی ہے اونٹ ہلاک ہوئے جارہے ہیں اور باغات سوکھ چکے ہیں یا رسول اللہ ﷺ ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہوچکے ہیں دہریت کا عقیدہ ختم ہو چکا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا نا چاہتے ہیں ہم اسلام پر اسوقت تک قائم رہنا چاہتے جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اور اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں ٹپکنے پاتا ہماری بکریاں سبزے کے لیے کوسوں دور بھٹکتی رہتی ہیں مگر ان کے تھن قحط زدہ ہو گئے ہیں گویا ان کے تھن بخل کا منہ بولتا ثبوت ہیں چونکہ بکریاں قحط کی ستائی ہوئی ہیں سبزہ ختم ہو چکا ہے تبھی تھنوں میں دودھ نہیں اترتا اب ہمیں پہلے پینا ملتا ہے اور نہ بعد میں۔

رسول کریم ﷺ نے طہفہ کی تقریر سن کر فرمایا: یا اللہ بنی نہد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما، ان کے بلوئے جانے والے دودھ دہی لسی اور پیمانے میں بھی برکت عطا فرما۔ ان کی زمینوں کو سرسبز اور شاداب بنادے ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کر دے یا اللہ ان کی اولاد میں جو مومن ہو اور نماز پڑھتا ہو اسے برکت عطا فرما جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اسے بھی برکت عطا فرما۔

پھر آپ نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے بنی نہد کی جانب السلام علیکم، جو نماز قائم کرتا ہو وہ مسلمان ہے جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو وہ مسلمان ہے جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ غافل نہیں ہے تمہارے اوپر زکوٰۃ فرض ہے اور زکوٰۃ میں ہم ردی مال نہیں لیتے (جس طرح بڑھیا مال نہیں لیتے) لاغر اور عمدہ مال تمہارا ہے ہم اسے نہیں لیں گے سواری کے جانور جانوروں کے بچے اور جس گھوڑے کی سواری مشکل ہو وہ سب زکوٰۃ سے فارغ ہیں تمہارے جانوروں کو چراگاہوں سے نہیں روکا جائے گا اور تمہارے غیر مثمر اشجار نہیں کاٹے جائیں گے ہم زکوٰۃ میں دودھ دینے والے جانور بھی نہیں لیں گے جب تک تم حمیت کے طور پر انھیں متروک نہ کردو یہ عہد اس وقت تک برقرار ہے گا جب تک تم اسلام پر قائم ہوا گر تم اسلام سے پھر گئے پھر تمہارے اوپر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو کفر پر عائد ہوتی ہیں۔

رواہ الجوزی فی الواھیات وقال لایصح وفیہ مجھولون وضعفاء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۲۸۴۔

۳۰۳۲۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالفقار نامی تلوار ہدیہ میں دی اور حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے سفید خچر ہدیہ میں دیا۔ رواہ ابونعیم

قتل کعب بن اشرف

۳۰۳۲۷...... واقدی ابراہیم بن جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مروان بن حکم مدینہ کا گورنر تھا اور اس کے پاس ابن یامین نضری بیٹھا ہوا تھا، مروان نے کہا: کعب بن اشرف کیسے قتل ہو بن یامین نے کہا: اس کا قتل ایک دھوکا اور غدر تھا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ بوڑھے ہو چکے تھے انھوں نے فرمایا: اے مروان تیرے پاس رسول اللہ ﷺ کو دھوکا باز کہلایا جارہا ہے بخدا ہم نے کعب بن اشرف کو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قتل کیا ہے جبکہ مجھے اور تمہیں صرف مسجد کی چھت تلے پناہ ملی ہے اے ابن یامین! اگر مجھے تم پر قدرت حاصل ہوئی اور میرے ہاتھ میں تلوار ہوئی میں تیرا سر قلم کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

رسول کریم ﷺ کے مراسلات

۳۰۳۲۸۔۔۔ ''مسند جشیش بن دیلمی'' ضحاک، فیروز، جشیش بن دیلمی کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زبر بن تحنس نبی کریم ﷺ کا خط لے کر آئے خط میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دین پر قائم اپنے جہاد کے لیے تیار رہنے اور اسود عنسی کی خبر لینے کا حکم دیا آپ نے ہمیں تاکید بھی کی کہ ہم آپ کو بروقت حالات سے آگاہ کرتے رہیں نیز نبی کریم ﷺ نے اہل نجران کے عرب اور عرب میں رہنے والے عجمیوں کو بھی خطوط لکھے چنانچہ مختلف قبائل زیر کر لئے گئے اور اسود عنسی قتل ہوا اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا فرمائی پھر نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹ آئے اور اپنی عملداریوں میں قیام پذیر ہوگئے ہم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی عملداری میں تھے، معاذ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے پھر ہم نے نبی کریم ﷺ کو خط لکھا چنانچہ ہمارا خط جب پہنچا آپ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے ہمارے خط کا جواب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا۔ رواہ ابن ماجہ وسیف وابن عساکر

۳۰۳۲۹۔۔۔ عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (دومۃ الجندل کا بادشاہ) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابن اکیدر کو خط لکھا آپ کے پاس مہر نہیں تھی تاہم آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۰۔۔۔ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو خطوط لکھے جن کا مضمون یہ تھا: امابعد! ایسے کلمہ پہ آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم اللہ کے علاوہ کسی کو رب نہ مانیں اگر تم اس سے روگردانی کرو تو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کسریٰ نے آپ کا نامہ مبارک چاق کر دیا اور اس میں دیکھا تک نہیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگا اور اس کی سلطنت بھی پاش پاش ہوگی، رہی بات نجاشی کی سو اس نے ایمان لایا اور اس کے پاس جو لوگ موجود تھے وہ بھی ایمان لے آئے نجاشی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جوڑے ارسال کیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے حال پر رہنے دو رہی بات قیصر کی سو اس نے نامہ مبارک پڑھا اور پھر کہا میں نے سلیمان علیہ السلام کے بعد ایسا خط نہیں پڑھا جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہو پھر قیصر نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو اپنے پاس بلایا یہ دونوں سرزمین شام میں تجارت کی غرض سے گئے تھے چنانچہ قیصر نے ان سے نبی کریم ﷺ کے متعلق مختلف سوالات کیے ایک سوال یہ بھی تھا کہ اس کی اتباع کیسے لوگوں نے کی ہے انھوں نے جواب دیا عورتوں اور کمزور لوگوں نے اس کی اتباع کی ہے ایک سوال یہ بھی کیا کہ مجھے بتاؤ اس کے دین میں داخل ہو کر کوئی شخص اس کے دین سے نکلا بھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں قیصر بولا: یقیناً وہ شخص نبی برحق ہے وہ میری حکومت پر قبضہ کر لے گا اگر میں اس کے پاس ہوتا اس کے پاؤں دھوتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

ذی یزن کے نام خط

۳۰۳۳۱۔۔۔ عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سیب ذی یزن کو خط لکھا خط کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امابعد محمد نبی ﷺ کی جانب سے زرعہ بن ذی یزن کی طرف جب میرے قاصدین تمہارے پاس آئیں تو میں تمہیں ان کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔

رواہ معاذ بن جبل وابن رواحۃ ومالک بن عبادۃ وعقبۃ بن غروان بن مندہ وابن عساکر

۳۰۳۳۲۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ قیصر اور دومہ کے اکیدر کو خطوط لکھے اور انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۰۳۳۳۔۔۔ مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی کو خط دے کر قیصر کے پاس بھیجا اور شجاع بن وہب کو منذر بن حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف خط دے کر بھیجا۔ رواہ ابن عساکر وابن اسحاق

۳۰۳۳۴..... ابن شہاب عروہ بن زبیر کی سند سے مروی ہے کہ مسور بن مخرمہ نے رسول اللہ کے خطبہ اور عیسیٰ علیہ السلام کا فرستادوں کے بھیجنے کے متعلق خبر دی اور حواریوں کے اختلاف عیسیٰ علیہ السلام کی شکایت اور ہر حواری کا قوم کی زبان میں کلام کرنا اور مہاجرین کا رسول اللہ کی طرف کھڑا ہونا اور مہاجرین نے جو رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ ہمیں حکم دیں اور آپ ہمیں اسی طرح بھیجیں کے متعلق خبر دی عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا: دعوت کا معاملہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر عزم کرلیا ہے لہٰذا چلو اور دعوت دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام (دعوت کا کام) کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع! ہرقل کے پاس جاؤ اور تمہارے ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی بھی جائے گا چونکہ وہ سرزمین شام سے بخوبی واقف ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۵..... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اے لوگو! میری طرف سے اس فریضہ کو ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحمت کرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے اسی چیز کی انھیں دعوت دی تھی جس کی میں تمہیں دعوت دیتا ہوں چنانچہ جس کی جگہ قریب ہوتی وہ اسے ناپسند کرتا عیسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ وہ لوگ جس قوم کی طرف بھیجے جاتے انہی کی زبان میں بات کرنے لگتے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا عزم کرلیا ہے چلو اور یہ کام کرو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع بن ابی وہب تم ہرقل کے پاس جاؤ اور ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی کو لیتے جاؤ اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۶..... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے میری طرف سے دعوت کا فریضہ ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے انھیں اسی چیز کی دعوت دی جس کی میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں چنانچہ جس حواری کو قریب کی جگہ میں بھیجتے وہ بخوشی چلا جاتا اگر دور بھیجتے تو بوجھل ہو کر بیٹھ جاتا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ ہر شخص جس قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ اسی قوم کی زبان میں بات کرنے لگا عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا تمہارے اوپر عزم کرلیا ہے لہٰذا تم چلو اور یہ کام کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو کسریٰ کے دربار میں بھیجا سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یمامہ کے بادشاہ ھوذہ بن علی کی طرف بھیجا حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کو عمان کے بادشاہوں جیفر اور عیاذ کے پاس بھیجا حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو قیصر کے پاس بھیجا حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ کو منذر بن حارث ابی شمر کے ہاں بھیجا حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ چنانچہ یہ سبھی قاصد بن رسول اللہ ﷺ کی رخصت سے پہلے واپس لوٹ آئے البتہ حضرت عمرو بن العاص واپس نہ لوٹ سکے چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت بحرین میں تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۳۳۷..... حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے روم کے بادشاہ قیصر کے پاس خط دیکر بھیجا چنانچہ میں نے روم پہنچ کر دربانوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کے لیے اجازت طلب کرو چنانچہ دربانوں نے قیصر سے کہا کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا خیال ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے چنانچہ درباری سن کر ہکا بکا رہ گئے قیصر نے دربانوں سے کہا: اسے اندر لے آؤ میں اندر داخل ہوا اس کے پاس عیسائی مذہبی پیشوا بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے خط دیا چنانچہ قیصر کو خط پڑھ کر سنایا گیا خط میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی تھی اور اس کے بعد لکھا تھا: محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے قیصر شاہ روم کی طرف خط کی اس طرز سے قیصر کا بھتیجا جو سرخ نیلگوں آنکھوں والا اور سید ھے بالوں والا تھا چیں بجبیں ہوگیا، اور کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ مرسل نے خط میں پہلے اپنا نام لکھا ہے اور پھر ملک روم کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ بہر حال خط پڑھا گیا پھر دربار میں بیٹھے ہوئے مذہبی پیشواؤں کو وہاں سے چلے جانے کا کہا پھر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے مختلف سوالات کیے میں نے بحسن وخوبی اسے خبر دی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلایا اور جب پادری کو خط پڑھ کر سنایا گیا اس نے کہا: اللہ کی قسم

یہ وہی نبی آخر الزماں ہے جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں خبر دی ہے اور جس کا ہم انتظار کر رہے تھے قیصر نے کہا تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا: رہی بات میری میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کا اتباع اختیار کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ معاملہ یونہی ہے لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو میری بادشاہت ختم ہو جائے گی اور روی مجھے قتل کر دیں گے۔

رواہ الطبرانی

کتاب الثانی از حرف غین

کتاب الغصب از قسم اقوال

اس کتاب کی بعض احادیث ظلم کے عنوان کے تحت مذکور ہیں جو بعض مذموم اخلاق کے بیان میں ہیں وہیں دیکھ لی جائیں۔

۳۰۳۳۸ انسان کے ہاتھ پر وہ چیز (واپس کرنا) واجب ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا نہ کردے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم عن سمرة

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۷ وضعیف ابی داؤد ۷۶۰

۳۰۳۳۹ جو شخص اپنا مال بعینہ کسی کے ہاں پائے وہ اسے لینے کا حقدار ہے اور خریدنے والا فروخت کرنے والے کا پیچھا کرے۔

رواہ ابو داؤد عن سمرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۵۸ وضعیف الجامع ۵۸۷۰

۳۰۳۴۰ جب کسی شخص کا مال گم ہو جائے یا چوری ہو جائے پھر وہ کسی اور کے ہاتھ میں دیکھے جو اس نے خریدا ہو اصل مالک اس کا حقدار ہے اور مشتری بائع سے ثمن کا مطالبہ کرے۔ رواہ البیهقی فی السنن عن سمرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۱ وضعیف الجامع ۵۸۰

۳۰۳۴۱ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے کسی ساتھی کا مال نہ لے نہ مذاقاً اور نہ ہی سنجیدگی (سچ مچ) سے اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کا مال لے وہ اسے واپس کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والحاکم عن السائب ابن بریدة

حصہ اکمال

۳۰۳۴۲ جو شخص بھی کسی کا مال ہتھیاتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا جبکہ وہ جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن اشعث بن قیس

۳۰۳۴۳ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا مال بغیر کسی حق کے لے لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۴۴ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی دلی رضامندی کے بغیر اس کا عصا بھی لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے سختی سے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا۔ رواہ البیهقی فی السنن عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۴۵ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں الا یہ کہ وہ اسے دلی رضامندی سے دے دے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیهقی عن عمرو بن یثربی

۳۰۳۴۶ ..... تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بھائی کا مال نہ خریدے الا یہ کہ وہ بیچنے پر دل سے راضی ہو۔ رواہ الدارقطنی عن انس وضعف

۳۰۳۴۷ ..... اگر تم بے آب وگیاہ صحراء میں بھیڑ کو پاؤ کہ تم نے چھری اور آگ اٹھار کھی ہو اس بھیڑ کو چھوڑ بھی مت۔

رواہ البیہقی عن عمر وبن یثربی

۳۰۳۴۸ ..... جس شخص نے اپنے بھائی کے ترکش سے تیر لیا خواہ مزاحا یا سچ مچ، وہ چور ہے تاوقتیکہ تیر واپس نہ کردے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۰۳۴۹ ..... جس شخص نے ناحق بالشت برابر بھی کسی دوسرے کی زمین چھینی قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنایا جائے گا۔

رواہ ابن جریر عن عائشۃ)

۳۰۳۵۰ ..... جس شخص نے بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین ہتھیائی قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا ہار بنادیا جائے گا۔

رواہ ابن جریر عن ابی ہریرۃ

ناحق زمین غصب کرنے پر وعید

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۶۸

۳۰۳۵۱ ..... جس شخص نے ناحق کسی کی زمین چھین لی تا قیامت زبردستی اس سے زمین کی مٹی اٹھوائی جائے گی۔ رواہ ابن جریر عن یعلیٰ بن مرۃ

۳۰۳۵۲ ..... جس شخص نے بالشت برابر بھی زمین لی حالانکہ وہ اس کا حق نہیں تھا قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنادی جائے گی اور وہ ساتویں زمین تک دھنستا چلا جائے گا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن قانع عن سعید بن زید

۳۰۳۵۳ ..... جس شخص نے بالشت برابر بھی ناحق کسی کی زمین ہتھیائی تو سات زمینوں تک وہ حصہ اس کے گلے کا طوق بنایا جائے گا جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال ہتھیائے اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن سعید بن زید

۳۰۳۵۴ ..... جس شخص نے مکہ کی زمین میں سے بالشت برابر بھی کسی حق کے بغیر لی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے قدموں تلے سے زمین ہتھیانے کی جسارت کی۔ جس شخص نے بقیہ زمین میں سے کچھ زمین بغیر کسی حق کے غصب کی وہ قیامت کے دن آئے گا کہ سات زمینوں کا وہ حصہ اس کے گلے کا طوق بنا ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۳۰۳۵۵ ..... جس شخص نے زمین کا کچھ حصہ غصب کیا قیامت کے دن سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنادیا جائے گا۔

رواہ الطبرانی عن المسور بن مخرمۃ

۳۰۳۵۶ ..... جس شخص نے ظلماً کسی کی زمین غصب کی قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا ہار بنائی جائے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابی شریح الخزاعی وابو نعیم فی المعرفۃ عن سعید بن زید

۳۰۳۵۷ ..... جس شخص نے بالشت برابر بھی کسی پر ظلم کر کے اس کی زمین غصب کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنائے گا جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ہتھیائے اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت نہ دے۔ جس شخص نے کسی قوم کے حق ولاء کو ان کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ ابن جریر والحاکم عن سعید بن زید

۳۰۳۵۸ ..... جس شخص نے بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین غصب کی قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنائی جائے گی وہ سات زمینوں تک دھنسا چلا جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

۳۰۳۵۹ ..... جس شخص نے زمین کی بالشت برابر بھی چوری کی تو وہ سات زمینوں سے اس کے گلے کا ہار بن جائے گی۔ رواہ عبدالرحمن عن سعید بن زید

۳۰۳۶۰ جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے بالشت برابر بھی اس کی زمین غصب کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اس کے گلے کا ہار بنائیں گے۔ رواہ ابن جریر والطبرانی عن سعید بن زید

۳۰۳۶۱ ... جس شخص نے بالشت برابر بھی زمین کی چوری کی یا اس میں دھوکا دیا قیامت کے دن سات زمینوں تک کا یہ حصہ گردن پر اٹھائے لائے گا۔ رواہ ابن جریر والبغوی والطبرانی وابو نعیم وابن عساکر عن یعلیٰ بن مرۃ الثقفی ابونعیم عن ابی ثابت ایمن بن یعلی الثقفی

۳۰۳۶۲ ... جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے بالشت برابر بھی اس کی زمین غصب کی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اسے گلے کا طوق بنائیں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عائشۃ واحمد بن حنبل والدارمی والبخاری وابن حبان عن سعید بن زید الخطیب عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن شداد بن اوس

۳۰۳۶۳ ..... جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے اس کی بالشت برابر بھی زمین غصب کی وہ اس زمین کو سر پر اٹھائے تا قیامت دھنستا رہے گا۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۳۰۳۶۴ ..... جس شخص نے بالشت برابر یا اس سے زیادہ زمین غصب کی قیامت کے دن یہ زمین اس سے زبردستی کھودوائی جائے گی حتیٰ کہ کھودتے کھودتے پانی تک پہنچ جائے پھر زمین کے اس حصہ کو اٹھا کر محشر میں لائے۔ رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن مرۃ

۳۰۳۶۵ ... جس شخص نے ظلماً کسی کی زمین غصب کی تو سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنائی جائے گی اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ رواہ ابن جریر عن سعید بن زید

۳۰۳۶۶ ..... جس شخص نے کسی کی زمین غصب کی اور اس پر ظلم کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن وائل بن حجر

زمین غصب کرنے والا لعنت کا مستحق ہے

۳۰۳۶۷ ... جو شخص زمین کی حدود میں دھوکا دے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ قبول کرے گا اور نہ سفارش۔ رواہ ابن جریر والطبرانی عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۳۰۳۶۸ ... جس شخص نے بھی بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین غصب کی سات زمینوں تک اس کے گلے کا طوق بنے گی اور اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ قبول کریں گے اور نہ سفارش۔ رواہ ابن جریر عن سعد

۳۰۳۶۹ ... زمین کی حدود میں اضافہ ہرگز مت کرو چونکہ قیامت کے دن سات زمینوں کی مقدار کے بقدر گردن پر لا دے لاؤ گے۔

رواہ ابن جریر عن امیۃ مولاۃ رسول اللہ ﷺ

۳۰۳۷۰ ... تم اسے نصیحت کرو اور اپنے مال کا دفاع کرو۔ رواہ ابن قانع عن قابوس بن حجاج عن ابیہ

کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میرا مال چھیننا چاہتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۳۰۳۷۱ ... جب کوئی شخص اپنا چوری کیا ہوا مال کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھے جس پر چوری کی تہمت نہ ہو چاہے تو وہ قیمت دے کر اپنا مال لے لے یا پھر چور کا پیچھا کرے۔ رواہ ابونعیم عن اسید بن حضیر

۳۰۳۷۲ ... فیصلہ کیا گیا ہے کہ چوری شدہ مال جب کسی شخص کے پاس پایا جائے جس پر چوری کی تہمت نہ ہو مالک چاہے تو قیمۃ خرید لے اگر چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔ رواہ الطبرانی عن اسید بن حضیر

۳۰۳۷۳ ... جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت سے عمارت بنائی تو اس کے لیے عمارت کی قیمت ہوگی اور جس شخص نے بغیر اجازت کے عمارت بنائی اس کے لیے صرف ملبہ ہے۔ رواہ ابن عدی والبیہقی فی السنن عن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرہ۔

۳۰۲۷۴ ...... جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر عمارت بنائی اور اب وہ قوم اسے نکالنا چاہتی ہو تو اس کے لیے عمارت کا ملبہ ہوگا اور اگر اجازت سے عمارت بنائی تو اس کے لیے خرچہ ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق عن حمزہ الجوزی مرسلاً

۳۰۲۷۵ ...... جس شخص کا مال گم ہوگیا یا اس سے چوری ہوگیا وہ اسے کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھے وہ اسے واپس لینے کا زیادہ حقدار ہے پھر مشتری بائع سے اس کی قیمت لے لے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن سمرۃ

حرف غین ...... کتاب الغصب ...... از قسم افعال

۳۰۲۷۶ ...... مجاہد کی روایت ہے کہ ایک قوم نے دوسری قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر باغات لگائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق فیصلہ کیا کہ زمین کے مالکان کاشتکاروں کو باغات کی قیمت دے دیں۔ اگر وہ انکار کریں تو پھر کاشتکار مالکان کو زمین کی قیمت دے دیں۔

رواہ عبدالرزاق وابو عبید فی الاموال

۳۰۲۷۷ ...... زاذان کہتے ہیں میں نے ام یعفور سے اس کی تسبیح لی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام یعفور کو اس کی تسبیح واپس کرو۔

رواہ ابن ابی خیثمۃ وابن عساکر

۳۰۲۷۸ ...... حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سات غزوات کئے ہیں آخری غزوہ حنین ہے میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے بالشت برابر بھی راستہ غصب کرے گا وہ سات زمینوں سے اس کا حصہ اٹھائے گا۔

رواہ ابونعیم وعبدالرزاق

۳۰۲۷۹ ...... از مراسیل ابن سیرین معمر ایوب، ابن سیرین کی سند سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے ایک مہاجر کو اپنے گھر میں جگہ دی کچھ عرصہ بعد انصاری کو اپنے گھر کی حاجت پیش آئی اور مہاجر سے گھر کا مطالبہ کیا مہاجر نے دینے سے انکار کر دیا دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس فیصلہ کے لئے حاضر ہوئے انصاری کے پاس گواہ نہیں تھے البتہ مہاجر نے قسم اٹھالی، کچھ عرصہ بعد انصاری مر گیا اور مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا: مہاجر اللہ کی طرف سے اس گھر پر راضی ہے اور میں اللہ کی طرف سے راضی ہوں عنقریب مہاجر نادم ہو کر تمہیں گھر واپس کر دے گا تم گھر واپس نہ لو جب انصاری وفات پا گیا مہاجر کو سخت ندامت ہوئی اور انصاری کے بیٹوں کے پاس آیا اور کہا: اپنا گھر لے لو بیٹوں نے گھر لینے سے انکار کر دیا مہاجر نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے بیٹوں کو بلا کر وجہ دریافت کی انھوں نے کہا: ہمارے باپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ گھر واپس نہ لینا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم سات زمینوں سے اس گھر کو اٹھانے کی طاقت رکھتے ہو تا ہم آپ نے انصاری کے بیٹوں کو گھر پہ قبضہ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی توفیق سے کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کی جلد ۱۰ کا اردو ترجمہ آج صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۳ فروری ۲۰۰۹ء بروز جمعۃ المبارک تمام ہوا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ التجاء ہے اس حقیر خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

فقط ...... ابو عبداللہ محمد یوسف تنولی

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۶

حصہ یازدہم، دوازدہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی [illegible]

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 658 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

......ملنے کے پتے......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات...... حصہ یازدہم

فہرست عنوانات...... حصہ دوازدہم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الفرائض

الفصل الاول فی فضلہ واحکام ذوی الفروض والعصبات وذوی الارحام

پہلی فصل...... میراث کے فضائل اور احکام کے بیان میں

۳۰۳۶۹...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میراث کا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ کیونکہ وہ آدھا علم ہے وہ بھلایا جائے گا وہ سب سے پہلے میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔ ابن ماجہ، مستدرک بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:...... اسنی المطالب ۱۴۹۷ التمییز ۵۹

۳۰۳۷۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

علم میراث اور قرآن کریم سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ کیونکہ وہ آدھا علم ہے وہ بھلا دیا جائے گا میری امت سے سب سے پہلے یہی علم اٹھالیا جائے گا۔ مستدرک بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۳۷۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

علم فرائض اور قرآن کو سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھالیا جاؤں گا۔ ترمذی بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

اس حدیث میں کلام ہے۔ امام ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے ضعیف الجامع ۲۴۵

۳۰۳۷۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ماں باپ کے حقوق" اللہ تعالیٰ نے ماں کے حقوق کے بارے میں تین مرتبہ حکم فرمایا اور باپ کے حقوق کے بارے میں دو مرتبہ اور اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ جو جتنا زیادہ قریب ہو اس کا حق اتنا زیادہ ہے۔

بخاری ادب المفرد ابن ماجہ طبرانی مستدرک بروایت مقداد رضی اللہ عنہ

۳۰۳۷۳ فرمایا: میراث کو ورثہ کے درمیان کتاب اللہ میں بیان کردہ حصوں کے مطابق تقسیم کرو حصے داروں کے حصے دینے کے بعد جو مال باقی بچے وہ مرد رشتہ دار یعنی عصبہ کو دیا جائے گا۔ ابو داؤد

اس روایت کو بخاری و مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۰۳۷۴...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ عصبہ کا حق میراث ورثہ میں تقسیم کرو جو مال باقی بچے وہ میت کے مرد رشتہ دار یعنی عصبہ کو دیا جائے گا۔

احمد، بیھقی ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۰۳۷۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

بھانجہ بھی قوم میں شمار ہوگا۔ احمد، بیھقی، ترمذی، نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ، ابو داؤد بروایت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ، طبرانی بروایت جبیر بن مطعم، ابن عباس، ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ

۳۰۳۷۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

تمہارا بھانجہ تمہارے خاندان سے شمار ہوگا اور جس سے معاہدہ ہوا وہ نیز تمہارے غلام بھی (حکم میں) تمہارے خاندان سے شمار ہوں گے۔ قریش سچے اور امانتدار ہیں جو صرف ان کی لغزشوں کو تلاش کرے اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرادے گا۔

حدیث کے آخری جملہ میں ایسے لوگوں کو وعید سنائی گئی ہے جو قریش کو نقصان پہنچانے اور ایذاء رسانی کے درپے ہوں۔

۳۰۳۷۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

ماموں بھی وارث ہے۔ابن نجار بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۳۷۸ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

جس شخص کا کوئی شخص وارث نہ ہو تو ماموں اس کا وارث ہوگا۔

ترمذی بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عقیلی بروایت ابی درداء رضی اللہ عنہ

خالہ کا مقام

۳۰۳۷۹ ... خالہ ماں کے قائم مقام ہے۔بیھقی ابوداؤد، ترمذی بروایت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ابوداؤد بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۰۳۸۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

خالہ والدہ کی طرح ہیں۔ابن سعد بروایت محمد بن علی مرسلاً. الاتقان: ۲۹۹

۳۰۳۸۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

باپ اور بیٹے نے جو کچھ مال کمایا (مرنے کے بعد) وہ عصبہ کا ہے جو بھی عصبہ بنے۔

احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

ملاعنہ کے بچہ کا وارث

۳۰۳۸۲ ... ملاعنہ کے بچہ کا عصبہ ماں کا عصبہ ہے یعنی جو وارث ماں کا عصبہ بنے گا وہی بچے کا بھی وارث بنے گا۔

کلام: ...... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع ۶۱۳۰۔

۳۰۳۸۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

بچہ اگر پیدا ہونے کے بعد نہ روئے (یعنی ماں کے پیٹ سے مرا ہوا پیدا ہو) تو نہ اس پر جنازہ پڑھا جائے گا نہ وہ کسی کا وارث ٹھہرے گا نہ ہی کوئی اس کا وارث ہوگا۔ترمذی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع: ۳۶۵۸

امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرفوعاً ضعیف ہے البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے وہ صحیح ہے۔

۳۰۳۸۴ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

نومولود بچہ روئے (یعنی زندہ پیدا ہو) تو وہ وارث قرار پائے گا۔ابوداؤد، بیھقی بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۳۸۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

اگر ایک بیٹی اور ایک پوتی اور بہن وارث ہوں تو بیٹی کو آدھا مال ملے گا، پوتی کو چھٹا حصہ اور بقیہ مال بہن کا ہوگا۔

بخاری بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام کی میراث

۳۰۳۸۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
میراث کا جو مال دور جاہلیت میں تقسیم ہوگیا وہ اس زمانے کے مطابق ہے اور جو مال اسلام لانے تک باقی ہے وہ اسلامی قانون کے مطابق تقسیم ہوگا۔
ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے ضعیف قرار دیا۔
کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ:۴۸۵۳۔

۳۰۳۸۷ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
جو مال جاہلیت میں تقسیم ہو چکا ہو اس کی تقسیم تو جاہلیت کے مطابق ہے اور جو مال زمانہ اسلام میں تقسیم کرنا ہو وہ اسلامی قوانین کے مطابق تقسیم ہوگا۔ ابو داؤد ابن ماجہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۳۸۸ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
عورت تین قسم کی میراث جمع کر لیتی ہے (۱) اپنے آزاد کردہ غلام کی (جب کہ اس کا کوئی دوسرا وارث نہ ہو) (۲) لقیط (جو غیر معروف النسب ہو) (۳) جس بچہ پر (اپنے شوہر کے ساتھ) لعان کیا ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ مستدرک بروایت واثلہ
کلام: ..... اس حدیث کو ابن ماجہ اور ترمذی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف ابن ماجہ:۶۰۰ ضعیف ترمذی ۳۷۵۔

۳۰۳۸۹ ..... عورت اپنے شوہر کی دیت اور میراث کی حقدار ہے شوہر اپنی بیوی کی دیت اور میراث کا حقدار ہے جب تک ایک دوسرے کے قتل میں ملوث نہ ہوں جب میاں بیوی کو ایک دوسرے کے قتل میں ملوث پایا جائے تو قاتل مقتول کی دیت اور مال میں سے کسی چیز کا وارث نہ ہوگا اگر قتل خطاء ہو تو مال کا وارث ہوگا دیت کا نہ ہوگا۔ ابن ماجہ بروایت ابن عمر ضعیف الجامع ۱۹۲۱

میراث کا مال غصب کرنے کا گناہ

۳۰۳۹۰ ..... میراث کا حصہ کھانے پر جرأت کرنے والا جہنم کی آگ پر جرأت کرنے والا ہے۔
سعید بن مسیب نے مرسلاً روایت کی ہے اسنی المطالب ۵۴ ضعیف الجامع ۱۴۸

الاکمال

۳۰۳۹۱ ..... فرمایا کہ میراث کا مال شرعی حصہ داروں کے حوالہ کرو جو باقی رہ جائے وہ عصبہ کو دیا جائے۔
طبرانی، احمد، سعید منصور بخاری مسلم ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
عصبہ اس وارث کو کہا جاتا ہے، جس کے لئے آدھا چوتھائی وغیرہ حصہ مقرر نہیں بلکہ جن کے لئے حصہ قرآن نے مقرر کر دیا ان کا مقررہ حصہ ادا کر دینے کے بعد بقیہ مال اگر دوسرے ورثہ نہ ہوں تو کل مال کا وہ مستحق ہوتا ہے۔ جیسے بیٹا یا باپ وغیرہ۔

۳۰۳۹۲ ..... فرمایا کہ: میراث کو حصہ داروں میں تقسیم کر دو جو بچ جائے وہ عصبہ کو دے دو۔ ابن حبان بروایت ابن عباس

۳۰۳۹۳ ..... فرمایا کہ سعد رضی اللہ عنہ کی میراث اس طرح تقسیم کرو کہ دونوں بیویوں کو دو تہائی مال دو اور ماں کو آٹھواں حصہ اور جو بچ گیا وہ تمہارا ہے۔
احمد، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی ابن ماجہ مستدرک، بیہقی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۰۳۹۴..... رسول اللہ ﷺ نے میراث کا ایک فیصلہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میراث تو دوسرے کی ہے اے سودۂ آپ اس سے پردہ کریں کیونکہ وہ آپ کا بھائی نہیں ہے۔احمد، الطحاوی، دارقطنی، مستدرک، طبرانی، بیھقی بروایت ابن زبیر رضی اللہ عنہ

۳۰۳۹۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کا عاقلہ تو عصبہ ہیں البتہ میراث میں سے وہی مال ملے گا جو اصحاب الفرائض سے بچ جائے۔

عبدالرزاق، بیھقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

عاقلہ سے مراد باپ کے خاندان کے وہ افراد ہیں۔ جو قتل خطاء کی دیت برداشت کرتے ہیں۔

۳۰۳۹۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی دیت تو عصبہ ادا کریں گے اور وارث اولاد ہوگی۔عبدالرزاق بروایت مغیرہ بن شعبہ

میراث میں داوی کا حصہ

۳۰۳۹۷..... رسول اللہ ﷺ نے دادی کے لئے میراث کا چھٹا حصہ مقرر فرمایا ہے۔

ابن ابی شیبہ، طبرانی، بروایت مغیرہ بن شعبہ ومحمد بن سلمہ ایک ساتھ

۳۰۳۹۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میراث کا جو مال اسلام سے پہلے تقسیم ہو چکا وہ جاہلیت کے طریقہ پر ہوگیا (یعنی اس کو دوبارہ تقسیم نہیں کیا جائے گا) اور جو مال اسلام آنے تک بغیر تقسیم رہا اب وہ اسلامی قانون کے مطابق تقسیم ہوگا۔

عبدالرزاق، حلیۃ الاولیاء، وبروایت عمر وبن دینار مرسلاً

۳۰۳۹۹..... ارشاد فرمایا جو شخص میراث تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہوگیا اس کو اس کا حصہ ملے گا۔دیلمی بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

کسی وارث کو میراث سے محروم کرنے کا گناہ

۳۰۴۰۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وارث کو اس کے مقررہ حصہ سے محروم کردے اللہ تعالیٰ اس کے جنت کے حصہ سے اس کو محروم کر دے گا۔سعید بن منصور سلیمان بن موسیٰ مرسلا

۳۰۴۰۱..... ارشاد فرمایا ورثہ کے درمیان صرف قابل تقسیم مال تقسیم کیا جائے گا۔ابو عبید فی الغریب بیھقی بروایت ابوبکر محمد بن حزم مرسلاً

مطلب یہ ہے کہ اگر ترکہ میں کوئی ایسی چیز ہو جو تقسیم کرنے سے فائدہ حاصل کرنے کے قابل نہ رہے مثلاً کوئی ٹوپی جگ گلاس وغیرہ تو اس کو تقسیم نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت تقسیم کی جائے گی۔

۳۰۴۰۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ولاء کا وہی وارث ہوگا جو مال کا وارث ہوتا ہے والد ہو یا اولاد۔

احمد، بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عمر بن خطاب وسندہ حسن

ولاء کا مطلب یہ ہے کہ آزاد کردہ غلام مال چھوڑ کر مر جائے اس کا کوئی نسبی وارث موجود نہ ہو تو آزاد کرنے والا مالک اس کا وارث ہوتا ہے۔اس کو ولاء کہا جاتا ہے آزاد کرنے والا زندہ نہ ہو تو اس کا عصبہ ولاء کا حقدار ہوگا عورتوں کو ولاء میں سے حصہ نہیں ملے گا۔

خنثیٰ کی میراث کا مسئلہ

۳۰۴۰۳..... ارشاد فرمایا جس راستہ سے پیشاب کرتا ہو اس کے اعتبار سے میراث کا حصہ دار ہوگا۔

ابن عدی فی الکامل بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی نومولود بچہ ایسا ہو کہ اس کی دو پیشاب کی جگہ ہو تو اس کو میراث میں مرد کا حصہ ملے گا یا لڑکی کا تو آپ نے یہی ارشاد فرمایا کہ دیکھا جائے کہ پیشاب مردانہ آلہ سے کرتا ہے یا زنانہ آلہ سے جس آلہ سے پیشاب کرتا ہو اس کے مطابق میراث کا فیصلہ ہوگا۔

۳۰۴۰۴......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بہترین طریقہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے بدترین کام دین میں بدعات ایجاد کرنا ہے ہر بدعت گمراہی ہے جو شخص مال چھوڑ کر مرا وہ مال اہل وعیال کا حق ہے جو شخص اپنے ذمہ قرضہ چھوڑ کر مرا وہ میرے ذمہ ہے اور اہل وعیال چھوڑ کر مرا وہ میری کفالت میں ہوں گے۔ابن سعد بروایت جابر رضی اللہ عنہ

الفصل الثانی......دوسری فصل لاوارث شخص کے بیان میں

۳۰۴۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب (قرآن کریم) ہے سب سے بہتر راستہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا راستہ ہے اور بدترین کام دین میں بدعات کا ایجاد کرنا ہے اور دین میں نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے قیامت اچانک آئے گی میری بعثت اور قیامت اس طرح قریب ہیں (دوسری روایت میں آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ والی انگلی ملا کر اشارہ فرمایا) قیامت تمہارے پاس صبح آئے گی یا شام کو میں ہر مومن کا اس کے نفس سے بھی زیادہ حقدار ہوں جو کوئی مال چھوڑ کر مرے وہ مال اس کے اہل وعیال کا ہے جو کوئی قرضہ چھوڑ کر مرے وہ میری کفالت میں ہوگا، میں مسلمانوں کا مددگار ہوں۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۰۴۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں میں اس کو قید سے چھڑاتا ہوں اور اس کے مال کا وارث ہوں اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں وہ اس کو قید سے چھڑاتا ہے اور مال کا وارث بنتا ہے۔

ابو داؤد، مستدرک بروایت مقدام رضی اللہ عنہ

قید سے چھڑانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو کچھ دیت وغیرہ لازم ہے وہ عاقلہ ادا کرتے ہیں۔

۳۰۴۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر مومن کا اس کے نفس سے زیادہ حقدار ہوں جو کوئی میرے ذمہ قرضہ چھوڑ کر یا اہل وعیال چھوڑ کر مرا وہ میرے ذمہ میں ہیں اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرا وہ ورثہ کا حق ہے میں اس کا مولیٰ ہوں جس کا کوئی مولیٰ نہیں اس کے مال کا وارث ہوں اور اس کی گردن چھڑاتا ہوں ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں اس کے مال کا وارث بنتا ہے اور اس کی طرف سے دیت دیتا ہے۔

ابو داؤد بروایت مقدام رضی اللہ عنہ

۳۰۴۰۸......اور ارشاد فرمایا کہ میں مؤمنین کا حقدار ان کے نفس سے بھی زیادہ ہوں جو مؤمن انتقال کر جائے اور اس کے ذمہ کسی کا قرض ہو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو کچھ مال چھوڑے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر مؤمن کا اس کے نفس سے زیادہ حقدار ہوں جو کوئی اپنے ذمہ قرض لے کر مر جائے اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔احمد، ابو داؤد، نسائی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۰۴۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں کتاب اللہ کی رو سے مؤمنین کا سب سے زیادہ حقدار ہوں تم میں سے جو کوئی دین یا اہل وعیال چھوڑ کر انتقال کر جائے تو مجھے اطلاع کریں میں اس کا ذمہ دار ہوں اور جو کوئی مال چھوڑ کر جائے وہ اپنے مال سے عصبہ کو ترجیح دے عصبہ جو بھی ہو۔

مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۱۱......ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بھی مؤمن ہے اس کا سب سے زیادہ حقدار ہوں دنیا وآخرت میں اگر چاہو تو قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ لو النبی

اولی بالمؤمنین من انفسھم، جوکوئی مؤمن مال چھوڑ کر انتقال کر جائے تو وہ ورثہ کا حق ہے جو بھی وارث ہوں اور جوکوئی قرض یا اہل وعیال چھوڑ کر جائے وہ میرے پاس آئے میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ بخاری بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۱۲ ارشادفرمایا کہ، جس نے مال چھوڑا وہ اس کے ورثہ کا حق ہے اور جو عیال چھوڑ کر گیا اس کی کفالت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا ذمہ ہے میں ہر اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں اس کی طرف سے دیت اداء کرتا ہوں اور اس کا وارث بنتا ہوں اور ماموں وارث ہے اس شخص کا جس کا کوئی وارث نہیں اس کی طرف سے دیت (وغیرہ) ادا کرتا ہے اور اس کے مال کا وارث بنتا ہے۔

احمد، ابن ماجہ بروایت ابی کریمہ

۳۰۴۱۳ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے روئے زمین پر بسنے والے ہر مؤمن کا میں زیادہ حقدار ہوں جوکوئی تم میں سے قرضہ یا اہل وعیال چھوڑ کر دنیا سے چلا جائے میں اس کا مولیٰ ہوں۔ (یعنی اس کی ادائیگی اور دیکھ بھال میرے ذمہ ہے) اور جوکوئی مال چھوڑ جائے وہ عصبہ (ورثہ) کا حق ہے جو بھی ہو۔ مسلم بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۰۴۱۴ ارشادفرمایا کہ سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام بدعت کا ایجاد کرنا ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور جوکوئی مال چھوڑ کر جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے اور جوکوئی اپنے ذمہ قرضہ اپنے اہل وعیال چھوڑ کر جائے وہ میرے ذمہ ہے۔

ابن سعد بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۰۴۱۵ اور ارشادفرمایا کہ میں ہر اس شخص کا ولی ہوں جس کا کوئی ولی نہیں اس کا وارث بنتا ہوں اور اس کو قید سے چھڑاتا ہوں ماموں ولی ہے اس شخص کا جس کا کوئی ولی نہیں اس کا وارث بنتا ہے اور اس کو قید سے چھڑاتا ہے۔ ابن عساکر بروایت راشد بن سعد مرسلاً

۳۰۴۱۶ اور ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہر اس شخص کے ولی ہیں جس کا کوئی نہیں اور ماموں وارث ہے اس شخص کا جس کا کوئی وارث نہیں۔ احمد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ ابن الجارود، وابن ابی عاصم، والشاشی، عبدالرزاق ابن حبان، دارقطنی، سعید منصور عن عمر، عبدالرزاق، مستدرک، بیھقی عن عائشہ، عبدالرزاق، عن عائشہ عبدالرزاق، عن رجل سعید بن منصور عن طاؤس مرسلاً

۳۰۴۱۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ماموں وارث ہے اس شخص کا جس کا کوئی وارث نہیں اور رسول اللہ ﷺ اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں۔ عبدالرزاق عن رجل من اھل المدینہ

۳۰۴۱۸ جس نے کوئی مال چھوڑا وہ ورثہ کا حق ہے اور جو قرض چھوڑ کر دنیا سے گیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ ہے۔

مسند احمد، ابویعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۴۱۹ جس نے کوئی مال چھوڑا وہ ورثہ کا حق ہے اور جوکوئی قرض اپنے ذمہ چھوڑ کر مرا وہ میرے ذمہ ہے اور میرے بعد حاکم مسلم کے ذمہ ہے جو بیت المال سے ادا کرے گا۔

میراث تقسیم کرنے کا طریقہ

کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کے مال سے سب سے پہلے کفن دفن کا متوسط خرچہ نکالا جائے گا اس کے بعد اس کے ذمہ کسی کا قرض ہو اس کو چکایا جائے گا اس کے بعد اگر اس نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو تہائی مال تک اس کو نافذ کیا جائے گا اس کے بعد باقی ماندہ کل مال کو شرعی ورثہ کے درمیان تقسیم کیا جائے گا اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کے مال کو بیت المال، میں جمع کر دیا جائے گا ان روایات میں جہاں یہ فرمایا گیا کہ میں اس کے مال کا وارث بنتا ہوں اس سے مراد بیت المال میں جمع کرانا ہے اور اگر کسی کا انتقال ہو گیا اور باوجود کوشش کے وہ اپنی زندگی میں قرضہ سے

سبکدوش نہ ہوسکا اب اس کا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جائے گا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذمہ لینے کا یہی مطلب آخری حدیث میں بیان فرمایا ہے۔

الاکمال

۳۰۴۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ ان دونوں (یعنی خالہ اور پھوپی) کے لئے میراث نہیں ہے۔
عبدان فی الصحابہ مستدرک عن الحارث عن عبد ویقال ابن عبد مناف

مطلب یہ ہے کہ شریعت نے خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار نہیں دیا، بلکہ ان کو ذوی الارحام میں رکھا اس طرح ماموں وغیرہ ذوی الارحام میں داخل ہیں۔

الفصل الثالث

فصل سوم......موانع میراث کے بیان میں

اس فصل میں وارث کے میراث سے محروم ہونے کی صورتیں بیان ہوں گی۔

ولد الزنا میراث سے محروم ہے

۳۰۴۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا پیدا ہونے والا بچہ حرامی ہوگا نہ وہ زانی کا وارث ہوگا نہ زانی اس کے مال کا وارث ہوگا۔

قاتل میراث سے محروم ہوگا

۳۰۴۲۲......ارشاد فرمایا کہ قاتل وارث نہ ہوگا۔ ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
کلام:......اس کو ضعیف ہے کہا ہے ضعیف الجامع ۳۲۶ ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۷۵۔
۳۰۴۲۳......ارشاد فرمایا کہ قاتل کو مقتول کے مال میں سے کچھ بھی حصہ نہیں ملے گا۔ بیہقی عن ابن عمر ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۸۶
۳۰۴۲۴......ارشاد فرمایا کہ قاتل کو مقتول کے مال سے کچھ حصہ نہیں ملے گا اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو مال دوسرے قریبی رشتہ داروں کو دیا جائے گا قاتل وارث نہ ہوگا۔ ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۳۰۴۲۵......ارشاد فرمایا کہ قاتل کے لئے میراث میں کوئی حق نہیں۔ ابن ماجہ عن رجل حسن الاثر ۳۲۶
۳۰۴۲۶......ارشاد فرمایا کہ قاتل کے حق میں وصیت بھی نافذ نہ ہوگی۔ ابن ماجہ عن رجل حسن الاثر: ۳۲۸ ذخیرہ الحفاظ: ۴۶۸۸
۳۰۴۲۷......ارشاد فرمایا کہ قاتل کے حق میں وصیت نافذ نہ ہوگی۔
بیہقی سنن کبریٰ بروایت علی رضی اللہ عنہ حسن الاثر، ذخیرۃ الحفاظ

جس قتل کے سبب سے قصاص یا دیت واجب ہو ایسا قتل اگر وارث کی طرف سے مورث کی حق میں صادر ہو تو ایسا قاتل مقتول کا وارث نہ ہوگا۔

کافر مسلمان کا وارث نہیں

۳۰۴۲۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں اور مسلم کسی کافر کا وارث نہ ہوگا۔

مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، ترمذی ابن ماجه نسائی بروایت اسامه

۳۰۴۲۹ ...... ارشاد فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑا ہے۔

احمد بیهقی، ابو داؤد، نسائی ابن ماجه، بروایت اسامه رضی الله عنه

۳۰۴۳۰ ...... ارشاد فرمایا کہ دو ملت (مذہب) والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

ترمذی، عن جابر رضی الله عنه، نسائی مستدرک بروایت اسامه بن زید رضی الله عنه

۳۰۴۳۱ ...... ارشاد فرمایا کہ، دو مختلف مذہب والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ ابن شیبه، احمد، ابو داؤد، ابن ماجه عن ابن عمر

الاکمال

۳۰۴۳۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا وہ اس مقتول کا وارث نہ ہوگا اگرچہ اس کا کوئی دوسرا وارث موجود نہ ہو اگرچہ قاتل مقتول کا بیٹا ہو یا والد۔ ابو داؤد، بیهقی، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب مرسلاً

۳۰۴۳۳ ...... ارشاد فرمایا کہ قاتل کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ احمد، دارقطنی، بیهقی عن عمر رضی الله عنه

۳۰۴۳۴ ...... قاتل کو میراث کا کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو دوسرے قریبی رشتہ دار وارث قرار پائیں گے قاتل میراث کا حقدار نہ ہوگا۔ بیهقی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۳۰۴۳۵ قاتل کو مقتول کی دیت میں سے کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا۔ (ابو داؤد نے مراسیل میں روایت کی ہے اور بیہقی نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً)

۳۰۴۳۶ ...... دو مختلف مذہب والے آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ ابن ابی شیبة بروایت اسامه زید رضی الله عنه

۳۰۴۳۷ ایک ملت والے دوسری ملت والے کے وارث نہ ہوں گے اس طرح ایک ملت والے کی گواہی دوسری ملت والے کے حق میں قابل قبول نہ ہوگی سوائے امت محمدیہ ﷺ کے کیونکہ ان کی شہادت دوسری ملت والوں کے حق میں قابل قبول ہوگی۔

عبدالرزاق عن ابی سلمه بن عبد الرحمن مرسلا

کلام: ...... اس میں ضعف ہے ضعاف الدارقطنی ۲۴۷

۳۰۴۳۸ ...... ہم اہل کتاب (یہود و نصاری) کے وارث نہیں ہوں گے نیز وہ بھی ہمارے وارث نہ ہوں گے الا یہ کہ آدمی اپنے غلام یا باندی کا وارث ہو ہمارے لئے ان کی عورتیں حلال ہیں ان کے لیے ہماری عورتیں حلال نہیں۔ دارقطنی بروایت جابر رضی الله عنه

۳۰۴۳۹ ...... دو مختلف مذہب والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے اور ایک مذہب والے کی گواہی دوسرے کے حق میں قابل قبول نہیں سوائے امت محمدیہ ﷺ کے کیونکہ ان کی گواہی دوسروں کے حق میں قابل قبول ہے۔ سنن بیهقی بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۳۰۴۴۰ ...... دو مختلف مذہب والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

سعید بن منصور، احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، بیهقی عن عمرو بن شعیب بن ابیه عن جده، سعید بن منصور عن الضحاک مرسلا

۳۰۴۴۱ کوئی مسلمان کسی نصرانی کا وارث نہ ہوگا الا یہ کہ وہ نصرانی مسلمان کا غلام ہو یا باندی۔

دارقطنی مستدرک، بیهقی عن جابر رضی الله عنه، ابن ابی شیبة عن جابر رضی الله عنه، ابو داؤد بروایت علی موقوفا ذخیرة الحفاظ ۲۳۲۷

۳۰۴۴۲..... کوئی کافر کسی مسلمان کا یا کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہ ہوگا اور دو مذہب والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

طبرانی، بروایت اسامہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۴۳..... ایک مذہب والے دوسرے مذہب والے کے وارث نہیں ہوں گے اور ایک مذہب والے کی شہادت دوسرے مذہب والے کے حق میں قابل قبول نہیں سوائے امت محمدیہ ﷺ کے ان کی شہادت دوسروں کے حق میں قابل قبول ہے۔

ابن عدی فی الکامل، بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ: ۶۳۳۵

۳۰۴۴۴..... جس نے کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا پھر اس زنا سے بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ زانی کا یا زانی بچہ کا وارث نہ ہوگا۔

مستدرک، ابن عساکر فی تاریخہ بروایت ابن عمر

۳۰۴۴۵..... جس نے بھی کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا پیدا ہونے والا بچہ حرامی ہوگا وہ زانی کا زانی اس کا وارث نہ ہوگا۔

ابن ابی شیبہ ترمذی عن عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۳۰۴۴۶..... جس شخص نے کسی قوم کی باندی سے زنا کیا یا کسی آزاد عورت سے زنا کیا اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ حرامی ہے وہ زانی کا اور زانی اس کا وارث نہ ہوگا۔ عبد الرزاق عن عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ

۳۰۴۴۷..... ولد الزنا نہ زانی کا وارث ہوگا نہ زانی والد الزنا کا وارث ہوگا۔ مستدرک فی تاریخہ، عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۳۰۴۴۸..... اور ارشاد فرمایا کہ امت راہ حق پر قائم رہے گی جب تک ان میں زنا کاری عام نہ ہو جب زنا کاری عام ہو جائے تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عمومی عذاب میں مبتلا فرمادیں گے۔ مسند احمد، طبرانی بروایت میمونہ رضی اللہ عنھا

۳۰۴۴۹..... لوگوں پر ظلم و زیادتی نہیں مگر زنا کی اولاد یا جس میں کسی قدر زنا شامل ہو۔

الرابطی وابن عساکر بروایت بلال بن ابی بردہ بن موسیٰ بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن جدہ

۳۰۴۵۰..... لوگوں پر ظلم و زیادتی نہیں کرتا مگر زنا کی اولاد یا جس میں زنا کی کوئی رگ ہو۔ طبرانی بروایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع ۶۳۱۹ کشف الخفاظ ۳۱۰۰۔

۳۰۴۵۱..... جنت میں نہ زنا کی اولاد داخل ہوگی نہ ان کی اولاد نہ اولاد کی اولاد۔

ابن نجار عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ترتیب الموضوعات ۹۱۱ التنزیہ ۲۲۸۲

۳۰۴۵۲..... زنا سے پیدا ہونے والا بچہ جنت میں نہ جائے گا۔ بیھقی عن ابن عمر تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰ ابوالحثیث ۵۲۲

۳۰۴۵۳..... نومولود بچہ وارث نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کے رونے کی آواز سنائی دے۔

ابن ماجہ طبرانی عن جابر، والمسور بن مخرمہ عن عاصم، ابن ابی شیبۃ سعید بن منصور بروایت جابر

مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ وارث ہونے کے لئے بچہ کا زندہ پیدا ہونا ضروری ہے۔

الفصل الرابع

فصل چہارم..... رسول اللہ ﷺ کی میراث کے بارے میں

۳۰۴۵۴..... نبی کریم ﷺ کے مال کا کوئی وارث نہ ہوگا انہوں جو کچھ چھوڑا ہے وہ مسلمان فقراء و مساکین کے لئے ہے۔

مسند احمد بروایت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۳۰۴۵۵..... نبی کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔ ابویعلی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۵۶..... ہر مال صدقہ ہے مگر جو اپنے گھر والوں کو کھلا دیا یا پہنا دیا ہمارے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی۔

ابو داؤد بروایت زبیر رضی اللہ عنہ

۳۰۴۵۷..... ارشاد فرمایا میراتر کہ میراث نہیں ہوگا جو کچھ میں چھوڑ کر جاؤں گھر والوں کے نفقہ کے سلسلہ میں یا عمال کے خرچ کے سلسلہ میں وہ صدقہ ہے۔ احمد، بیھقی ابو داؤد براویت ابی هريرة رضي الله عنه

۳۰۴۵۸..... ارشاد فرمایا ہمارے ترکہ میں میراث جاری نہ ہوگی جو کچھ ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہے۔

مسند احمد، بیھقی ابو داؤد، ترمذی، نسائی بروایت عمر رضی اللہ عنہ وعثمان، وسعد وطلحہ وزبیر وعبد الرحمن بن عوف مسند احمد، بیھقی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلم ترمذی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۵۹..... اور ارشاد فرمایا کہ ہم انبیاء کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی جو کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے محمد ﷺ کے گھر والوں کا نفقہ اس مال میں ہے یعنی میری زندگی میں۔ مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، نسائی بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۰۴۶۰..... ہمارے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی جو کچھ ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہے یہ مال (فی الحال) محمد ﷺ کے گھر والوں کے لئے ہے کہ وہ اپنے ذاتی ضروریات اور مہمانوں پر خرچ کریں جب میری موت واقع ہو جائے تو میرے بعد جو شخص بھی مسلمانوں کی حکومت کا ذمہ دار بنے یہ اس کے تصرف میں ہوگا۔ ابو داؤد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۳۰۴۶۱..... ہمارے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی جو کچھ ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہے۔

احمد، بروایت عبدالرحمن بن عوف وطلحہ بن زبیر وسعد رضی اللہ عنہ

۳۰۴۶۲..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بخدا میرے بعد میراتر کہ دینار (وغیرہ) تقسیم نہ ہوں گے جو کچھ میں گھر والوں کے نفقہ یا کام کرنے والے عمال کے خرچ کے سلسلہ میں چھوڑ کر جاؤں وہ صدقہ ہے۔ ابن عساکر بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۶۳..... میری وراثت دینار (وغیرہ) تقسیم نہ ہوگی جو کچھ چھوڑ کر جاؤں میرے گھر والوں کے خرچ اور اعمال کے خرچہ کے علاوہ وہ صدقہ ہے۔

احمد، مسلم، ابو داؤد بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۶۴..... ہمارے مال میں میراث جاری نہ ہوگی۔ ترمذی حسن غریب عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

حرف الفاء..... کتاب الفرائض من قسم الافعال

میراث کے متعلق فعلی روایات کا بیان

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۳۰۴۶۵..... مسند الصدیق میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہمارے سامنے ذکر کیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ سورۃ النساء کی شروع میں میراث کی جو آیات ہیں ان میں سے پہلی آیت تو باپ بیٹے کے حق میں نازل ہوئی ہے دوسری آیت شوہر بیوی ماں شریک بھائی کے متعلق ہے اور سورہ نساء کی آخری آیت ''آیتِ کلالہ'' یہ حقیقی بہن بھائیوں کی میراث سے متعلق ہے اور سورۃ الانفال کی جو

آخری آیت ہے "اولی الاحام بعضھم اولی بعض فی کتاب اللہ" اس میں ان ورثہ کا ذکر ہے جو میراث کی اصطلاح میں عصبہ کہلاتے ہیں۔
عبد بن حمید و ابن جریر فی التفسیر بیھقی سنن کبری

نانی کا حصۂ میراث

۳۰۴۶۶۔۔۔قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک شخص کے انتقال کے بعد اس کی دادی اور نانی دونوں میراث کے لئے آئیں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میراث نانی کو دی دادی کو محروم کر دیا تو انصار میں سے بنی حارثہ کے ایک شخص نے کہا، جس کا نام عبدالرحمن بن سھل تھا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! آپ نے تو اس کے حق میں میراث کا فیصلہ کیا کہ اگر وہ (نانی) مرتی تو یہ شخص میراث کا مستحق نہ ہوتا اس کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مال کا چھٹا حصہ دادی نانی دونوں کو تقسیم کر کے دیا۔ مالک، عبدالرزاق، سعید بن منصور، دار قطنی، بیھقی

مسئلہ یہی ہے دادی یا نانی تنہا وارث ہو تو چھٹا حصہ پورا ایک کو ملے گا اگر دونوں ہی زندہ ہوں اور وارث ٹھہریں تو چھٹا حصہ دونوں کو تقسیم کر کے دیا جائے گا۔

۳۰۴۶۷۔۔۔خارجہ بن زید نے بیان کیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ کے متعلق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فیصلہ فرمایا جو ان میں سے زندہ تھے ان کو تو اموات کے وارث قرار دیا لیکن اس لڑائی میں مرنے والوں کو آپس میں ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

کسی حادثہ میں بہت سے رشتہ دار اکٹھے مارے جائیں اور موت کے وقت کا علم نہ ہو تو مرنے والوں کی میراث زندوں میں تقسیم ہوگی مرنے والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

۳۰۴۶۸۔۔۔زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اہل یمامہ میں سے زندہ لوگ مرنے والوں کے وارث قرار دیئے جائیں لیکن مرنے والے آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ بیھقی سنن کبری

۳۰۴۶۹۔۔۔ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال زندگی ہی میں اولاد کے درمیان تقسیم فرما دیا ان کے انتقال کے بعد ان کا ایک بچہ پیدا ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے پوری رات اس فکر نے سونے نہیں دیا کہ سعد کے ہاں بچہ پیدا ہوا وہ ان کے لئے کچھ چھوڑ کر نہیں گئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عنہ نے جواب دیا کہ سعد کے اس نو مولود بچے کی وجہ سے مجھے بھی نیند نہیں آئی میرے ساتھ چلیں قیس بن سعد کے پاس تاکہ ان سے ان کے بھائی کے بارے میں بات چیت کریں تو قیس نے کہا کہ سعد نے جو تقسیم کر دیا ہے اس کو تو میں ہرگز واپس نہیں کرونگا البتہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے برابر اس کے لئے بھی حصہ ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق

۳۰۴۷۰۔۔۔ابوصالح روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ نے اپنا مال اپنی اولاد کے درمیان (زندگی میں) تقسیم فرما دیا اور ملک شام چلے گئے وہیں ان کا انتقال ہو گیا اس کے بعد ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا پھر صدیق اکبر اور فاروق رضی اللہ عنہ قیس بن سعد کے پاس گئے اور ان سے گفتگو کی کہ دیکھو سعد کا تو انتقال ہو گیا یہ معلوم نہیں ان کا کیا حال ہے ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ اس نو مولود کا حصہ اس کو واپس کر دیں تو قیس نے کہا کہ میں تو والد کی تقسیم میں ردوبدل نہیں کر سکتا البتہ اپنا حصہ اس کو دیدیتا ہوں۔ سعید بن منصور عساکر بروایت عطاء

۳۰۴۷۱۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ انہوں نے میراث تقسیم کی بیٹی اور بہن کے درمیان آدھا آدھا ہے۔ الطحاوی، بیھقی

۳۰۴۷۲۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ سے تین سوالات کر لیتا تو یہ میرے لئے سرخ اونٹ ملنے زیادہ پسندیدہ ہوتا (۱) جو لوگ فرضیت زکوٰۃ کا اقرار تو کرتے ہیں لیکن ادا نہیں کرتے کیا ان سے قتال جائز ہے یا نہیں؟ (۲) کلالہ کی میراث کے بارے میں (۳) آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا۔ عبدالرزاق، والطبرانی، وابن منذر والشیرازی فی الالقاب مستدرک

۳۰۴۷۳......ابن شہاب نے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماں شریک بھائیوں کے درمیان میراث کو عام اصول کے مطابق تقسیم فرمایا، لڑکے کو لڑکی سے دوگنا دیا راوی کہتے ہیں میرا گمان یہی ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ سے سیکھ کر ہی کیا ہوگا۔ ابن ابی حاتم

تشریح:......علماء کی رائے یہ ہے کہ ماں شریک بہن بھائیوں کو میراث میں برابر حصہ ملے گا ''للذکر مثل حظ الانثیین'' کا قاعدہ جاری نہ ہوگا۔

۳۰۴۷۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم میراث کو سیکھو کیونکہ یہ بھی دین کا اہم جز ہے۔ سعید بن منصور، دارمی بیہقی

۳۰۴۷۵......سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب کھیل تفریح کرنا ہو تو تیراندازی کیا کرو اور جب گفتگو کرو تو مسائل میراث کے بارے میں گفتگو کیا کرو۔ مستدرک، بیہقی سنن کبری

۳۰۴۷۶......حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالہ اور پھوپی میں میراث کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ پھوپی کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی دیا۔ عبد الرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبة، بیہقی

ثبوت نسب کے لئے گواہوں کا ہونا

۳۰۴۷۷......قاضی شریح رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھا کہ جس غیر معروف النسب بچہ کے متعلق بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا جائے وہ اس وقت تک وارث شمار نہ ہوگا۔ جب تک گواہوں سے اس کا نسب ثابت نہ ہو جائے اگر چہ اس بچہ کو (چھوٹا ہونے کی وجہ سے) کپڑے میں لپیٹ کر لایا جائے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیہقی وضعفه

۳۰۴۷۸......ابی وائل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ آیا کہ جب کسی کا عصبہ (وارث) ماں کی وجہ سے قریب تر ہو جائے تو مال اس کو دے دو۔ عبدالرزاق سعید بن منصور، وابن جریر

۳۰۴۷۹......ضحاک بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملک شام میں طاعون کی بیماری پھیل گئی تو اس سے پورا خاندان ہلاک ہو جاتا۔ دوسرا خاندان اس کا وارث بنتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا کر ان کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ اگر سب باپ کی طرف سے رشتہ داری میں برابر ہوں، تو جو ماں کی وجہ سے زیادہ قریب ہوں ان کو ترجیح دو جب بنوالاب زیادہ قریب ہو تو جو ماں باپ دونوں میں شریک ہوں ان کو ترجیح دو۔ عبدالرزاق، وابن جریر، بیہقی

۳۰۴۸۰......عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جو مسلمان انتقال کر جائے اس کا کوئی وارث معلوم نہ ہو اور اس قوم سے بھی نہیں جن سے قتال اور دشمنی ہے تو اس کی میراث مسلمانوں کے درمیان مال غنیمت کی طرح تقسیم ہوگی۔

رواه عبدالرزاق

۳۰۴۸۱......حکم بن مسعود ثقفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ایک عورت کا انتقال ہوا اور ورثہ میں اس کا شوہر، ماں، ماں شریک بھائی ماں باپ شریک بھائی تھے تو حضرت عمر نے، ماں شریک بھائی اور حقیقی بھائی دونوں کو ایک تہائی مال میں شریک کر دیا ایک شخص نے کہا کہ آپ نے تو فلاں فلاں سال دونوں کو شریک نہیں کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ ہمارے اس وقت کے فیصلہ کے مطابق تھا، یہ ہمارے اس وقت کے فیصلہ کے مطابق ہے۔ عبد الرزاق، بیہقی، ابن ابی شیبة

۳۰۴۸۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اس کے آزاد کرنے والے مولیٰ کے علاوہ اور کوئی وارث نہیں ملا تو میراث کا مال بطور ولاء کے مولیٰ کو دیدیا گیا۔ عبد الرزاق، سعید بن منصور

۳۰۴۸۳......ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ ذوی الارحام کو وارث قرار دیتے نہ کہ غلاموں کو۔

سفیان ثوری فی الفرائض عبدالرزاق ابن ابی شیبة سعید بن منصور بیہقی

۳۰۴۹۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماموں والد کی طرح ہیں۔عبدالرزاق ضعیف الجامع : ۲۴۸

۳۰۴۸۵......حضرت عمر، علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

عبدالرزاق، الاتقان ۶۸۸ اسنی المطالب ۱۲۳

۳۰۴۸۶......عبدالرحمن بن حنظلہ رقی قریش کے ایک غلام سے روایت کرتے ہیں جنہیں پہلے ابن مریسی کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، جب وہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے یرفا (غلام کا نام ہے) کتاب لے آؤ جس کتاب میں پھوپی کے متعلق احکام تھے کہ ان کے متعلق لوگوں سے سوال کرنا اور جواب دینا وغیرہ یرفا وہ کتاب لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی کا پیالہ منگوایا پھر پانی سے اس لکھائی کو مٹادیا، پھر فرمایا کہ اگر اللہ کو منظور ہوا تو۔

۳۰۴۸۷......سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنی ثقیف کے ایک آدمی کی دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث قراردیا۔عبدالرزاق، ابن شیبة، سعید بن منصور، بیهقی

تشریح: مطلب یہ ہے کہ ورثہ میں میت کا بیٹا ہے اور دادی ہے تو دادی کو بھی وارث قرار دیا ہے۔

۳۰۴۸۸......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ایک راستے پر ہمیں چلاتے ہیں ہم اس کو آسان پاتے ہیں ان کے سامنے میراث کا ایک مسئلہ رکھا گیا بیوہ، ماں اور باپ، تو آپ رضی اللہ عنہ نے بیوہ کو تو مال کا چوتھائی حصہ دیا اور ماں کو ثلث مابقیہ اور باقی باپ کو دیا۔سفیان الثوری فی الفرائض عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، مستدرک، سعید بن منصور، بیهقی

۳۰۴۸۹......عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور زفر بن اوس بن حدثان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب ان کی بینائی جاچکی تھی ہم نے ان سے میراث کے مسائل کے سلسلہ میں گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص عالج کی رمل (ریت) گننے پر قادر ہو وہ اس مسئلہ کو حل کرنے پر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے زیادہ قادر نہ ہوگا نصف نصف اور ثلث ایک مسئلہ میں جمع ہوجائے تو مال کو کس طرح تقسیم کیا جائے اس لئے جب دونوں نصف والوں کو آدھا آدھا دے دیا گیا تو ثلث والے کو حصہ کہاں سے ملے گا تو زفر نے پوچھا کہ میراث میں سب سے پہلے عول کا مسئلہ کس نے نکالا تو ابن عباس نے فرمایا عمر بن خطاب نے تو پوچھا گیا کیوں فرمایا کہ جب حصے مخرج سے بڑھ گئے اور بعض بعض پر چڑھ گئے کہا کہ بخدا معلوم نہیں اب کیا معاملہ کروں؟ اور معلوم نہیں کس کو اللہ نے مقدم کیا اور کس کو موخر کیا بخدا میں اس مال کو تقسیم کرنے کے سلسلہ میں اس سے اچھا طریقہ نہیں پاتا کہ اس کو حصص کے اعتبار سے تقسیم کردیا جائے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کی قسم جس وارث کو اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا اس کو مقدم کیا جائے اور جس کو مؤخر کیا اس کو مؤخر کیا جائے تو میراث کے کسی مسئلہ میں عول لازم نہ آئے تو زفر نے ان سے کہا کہ کس کو اللہ نے مقدم کیا اور کس کو مؤخر کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میراث کا ہر حصہ کم ہوکر دوسرے حصہ کی طرف جاتا ہے یہی ہے جس کو اللہ نے مقدم کیا۔مثلاً شوہر کا حصہ نصف ہے اگر کم ہوگا تو ربع ہوگا اس سے کم نہ ہوگا بیوی کا حصہ ربع ہے کم ہوگا تو ثمن ہوگا اس سے کم نہ ہوگا: بہنوں کا حصہ دو ثلث ہے ایک بہن ہو تو اس کا حصہ نصف ہے اگر بہنوں کے ساتھ ورثہ میں بیٹیاں بھی ہوں تو بہنوں کو بیٹیوں کا مابقیہ ملے گا یہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مؤخر کیا اب اگر جس کو اللہ تعالیٰ نے مقدم فرمایا اس کا پورا حصہ اس کو دیدیا جائے پھر مابقیہ ان میں تقسیم کیا جائے جن کو اللہ نے مؤخر فرمایا تو میراث کے کسی مسئلہ میں عول نہ ہوگا تو زفر نے کہا کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ مشورہ کیوں نہیں دیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رعب کی وجہ سے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر ان سے پہلے امام ھدیٰ کی رائے گذری نہ ہوتی تو ان کا فیصلہ ورع پر ہوتا کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ورع وتقویٰ پر اہل علم میں سے کسی دو نے اختلاف نہیں کیا۔ابو الشیخ فی الفرائض، بیهقی

۳۰۴۹۰......ابراھیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر اور علی رضی اللہ عنہ حضرت صفیہ کے موالی کے سلسلہ میں ایک مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ غلام مجھے ملنا چاہئے کیونکہ یہ میری پھوپی کا غلام ہے میں ان کی طرف سے دیت ادا کرتا ہوں زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری والدہ کا غلام ہے میں ان کا وارث ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میراث کا تو حضرت زبیر

رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ سنایا اور دیت کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبة سعید بن منصور، بیهقی

۳۰۴۹۱ حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں کہ ملک شام میں جب طاعون کی وبا پھیل گئی پورے پورے گھر والے مر گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تقسیم میراث کے متعلق حکم نامہ بھیجا کہ نیچے والے کو اوپر والے کا وارث قرار دیا جائے اگر اس طرح نہ ہو تو فرمایا کہ یہ اس کا وارث ہوگا اور یہ اس کا۔ ابن ابی شیبة، بیهقی

۳۰۴۹۲......طاعون کے زمانہ میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمواس کا طاعون جس میں پورا پورا قبیلہ ایک ساتھ ہلاک ہو رہا ہے اور دوسرے لوگ ان کے وارث بن رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ زندہ لوگوں کو مردہ لوگوں کا وارث قرار دیا جائے ایک ساتھ مرنے والوں کو آپس میں ایک دوسرے کا وارث نہ قرار دیا جائے۔ رواہ بیهقی

۳۰۴۹۳......سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عجمیوں میں سے کسی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے لا یہ کہ کوئی عرب میں پیدا ہو۔ رواہ مالک، بیهقی

یہودی کا وارث یہودی ہوگا

۳۰۴۹۴......سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محمد بن اشعث نے بتایا کہ ان کی ایک پھوپی یہودی یا نصرانی تھی اس کا انتقال ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ اس کا وارث کون ہوگا؟ تو فرمایا کہ اس کے مذہب والے۔ رواہ مالک، بیهقی

۳۰۴۹۵......سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماں شریک بہن کو بھی دیت میں سے حصہ دیتے تھے۔

مسدد، عقیلی

۳۰۴۹۶......ابراھیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود اور زید رضی اللہ عنہما نے ایک عورت کی میراث کے بارے میں فیصلہ فرمایا ورثہ میں شوہر، ماں، ایک ماں شریک ایک ماں باپ شریک بھائی شوہر کے لئے نصف، ماں کے لئے سدس اور حقیقی بھائی اور ماں شریک بھائی کو ایک تہائی مال میں شریک قرار دیا اور کہا کہ ماں نے قرابت میں ہی اضافہ کیا ہے۔ (میراث میں نہیں)۔

عبدالرزاق سعید بن منصور، بیهقی

۳۰۴۹۷......امام زہری کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب صرف ایک تہائی مال باقی بچے اور ورثہ میں ایک حقیقی بھائی اور ایک ماں شریک بھائی ہو تو یہ تہائی مال دونوں کے درمیان للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدہ پر تقسیم ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۴۹۸......حارث کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حقیقی بھائیوں کو میراث کا حصہ نہیں دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۴۹۹......ابومجلز کہتے ہیں کہ حضرت علی حقیقی بھائیوں کو میراث میں شریک نہیں کرتے تھے جب کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شریک کرتے تھے۔

عبدالرزاق سعید بن منصور

۳۰۵۰۰......طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عورت کی میراث کے متعلق فرمایا کہ جس کا انتقال ہوا اور ورثہ میں شوہر، ماں، ماں شریک بھائی ماں باپ شریک بہن ہو، ماں کے لئے سدس (چھٹا حصہ) شوہر کے لئے نصف، ماں شریک بھائی اور حقیقی بہن دونوں ایک تہائی مال میں شریک ہوں گے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ باپ کو تو ہوا میں چھوڑ دو یہ حقیقی بہن باپ کی وجہ سے وارث نہیں بنی بلکہ ماں شریک بھائی کی وجہ سے وارث بنی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۰۱......امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کے متعلق فیصلہ فرمایا جن کی موت اکٹھی واقع ہوئی تھی اور یہ پتہ نہیں چلا کہ کس کی موت پہلے واقع ہوئی اور کس کی بعد میں کہ وہ ان میں سے بعض بعض کے وارث ہوں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۰۲......شعبی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے کو موروثی مال کا تو وارث قرار دیا لیکن بعض کو بعض کا وارث ہوئے اس مال

کا وارث قرار نہیں دیں۔

۳۰۵۰۳۔۔۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما نے اس قوم کے متعلق فیصلہ فرمایا جو ایک ساتھ غرق ہوئی ان میں یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کون پہلے مرا گویا کہ تین بھائی تھے اور تینوں اکٹھے ہی مر گئے ان میں سے ہر ایک کے پاس ہزار ہزار درھم ہیں اور ان کی ماں زندہ ہے تو اس کا وارث ماں اور بھائی ہے پھر اس بھائی کا وارث بھی ماں اور بھائی ہے تو ماں کو ہر ایک کے ترکہ میں سے سدس ملے گا بھائیوں کو مابقیہ تینوں کے کا ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا پھر ہر بھائی اپنے بھائی کے ترکہ سے جو ملا وہ مال پھر رد ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۰۴ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خاندان کے وہ افراد جو حالت اسلام میں ایک دوسرے کے ساتھ رہتے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ مسدد، عبدالرزاق

۳۰۵۰۵۔۔۔۔ عمرو بن شعیب کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کا حلیف ہو یا ان کا آپس میں معاہدہ ہوا اور قوم نے اس کی طرف سے دیت ادا کی ہو اور اس کی مدد کی ہو تو یہ اگر لاوارث مر جائے تو اس کی میراث اس قوم کے لئے ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۰۶۔۔۔۔ ابوبکر بن محمد عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن سلیم غسانی نے وصیت کی اس حال میں کہ وہ بارہ سال کا بچہ تھا ایک کنویں کے بارے میں جس کی قیمت تیس ہزار لگائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی وصیت نافذ فرمادی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۰۷۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص میراث تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو گیا اس کا میراث میں حصہ ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق

دادیوں کا حصہ

۳۰۵۰۸ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میراث کا چھٹا حصہ چار دادیوں کو تقسیم کر کے دیا۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۰۹۔۔۔۔ ابی الزناد ابراہیم بن یحییٰ بن زید بن ثابت سے وہ اپنی دادی ام سعد بنت سعد بن ربیع جو ابن ثابت کی بیوی ہیں سے، انہوں نے خبر دی بتایا کہ زید بن ثابت ایک دن میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ تم اگر ضروری سمجھو تو میں تمہارے والد کی میراث کے سلسلہ میں گفتگو کرتا ہوں کیونکہ آج میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک حمل (پیٹ کے اندر کا بچہ) کو وارث قرار دیا ہے ام سعد ان کے والد سعد بن ربیع کے قتل کے وقت حمل کی حالت میں تھیں انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے بھائیوں سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتی۔ بیھقی سنن کبریٰ

۳۰۵۱۰۔۔۔ ابووائل کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف حکم نامہ بھیجا کہ دو بھائیوں میں سے ایک ماں شریک ہو وہ میراث کا زیادہ حقدار ہے۔

رواہ ابن جریر

۳۰۵۱۱ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب کئی عصبہ ہوں ان میں ایک ماں کی وجہ سے زیادہ قریب ہے تو مال سارا اسی کو ملے گا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۵۱۲۔۔۔۔ ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ بنی حنظلہ کا ایک شخص جس کا نام حسکہ تھا ان کا ایک بیٹا ہلاک ہو گیا ورثاء ایک والد حسکہ تھا اور ایک دادی تھی میراث کی تقسیم کے لئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ ام حسکہ کو اپنے بیٹے حسکہ کے ساتھ وارث قرار دو۔ رواہ عبدالرزاق

مطلب یہ ہے کہ میت کے باپ کی وجہ سے دادی میراث سے محروم نہ ہوگی۔

۳۰۵۱۳ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو معلوم تھا کہ ان کی ایک بہن زمانہ جاہلیت میں قید ہو چکی تھی بعد میں وہ مل گئی اس کے ساتھ اس بہن کا ایک لڑکا بھی لیکن اس کے باپ کا علم نہیں کہ وہ کہاں ہے تو اس شخص نے اپنی بہن اور بھانجے کو خرید لیا پھر دونوں کو آزاد کر دیا لڑکے نے کچھ مال کمایا اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا اب اس شخص نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر میراث کا مسئلہ پوچھا

توانہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھیں اور جو مسئلہ بتائیں مجھے اس کی اطلاع کریں چنانچہ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں نہ آپ اس کے اصحاب الفرائض میں سے ہیں نہ عصبہ وہ شخص واپس ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب سنایا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ آپ نے اس شخص کو ذوی الارحام ہونے کی وجہ سے وارث قرار دیا ہے نہ ولاء کا حقدار سمجھا تو حضرت عمر نے کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے، تو عرض کیا کہ میں ان کو ذوی الارحام بھی سمجھتا ہوں اور ولاء کا حقدار بھی میرا خیال یہی ہے کہ آپ اس شخص کو وارث قرار دیں چنانچہ اس شخص کو وارث قرار دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۱۴...... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ماموں کو پورے ترکہ کا وارث قرار دیا وہ ماموں بھی تھا مولی بھی (یعنی اپنے بھانجہ کو آزاد کرنے والا)۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۱۵...... عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رثاب میں حذیفہ نے ایک عورت سے نکاح کیا رثاب کے تین لڑکے تھے ان کی ماں کا انتقال ہوا ان کو ماں کا مکان میراث کے طور پر ملا نیز آزاد کردہ غلاموں کا ولا بھی عمرو بن العاص اس عورت کے بچوں کے عصبہ تھے ان کو لے کر ملک شام چلے گئے وہاں سب کا انتقال ہو گیا پھر اس عورت کے ایک غلام کا انتقال ہوا اس کے ترکہ میں کچھ مال تھا اس عورت کے بھائیوں نے عمرو بن العاص سے ترکہ کے بارے میں جھگڑا کیا اور مقدمہ فیصلہ کے لئے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ماا حز الولد او الوالد فهو لعصبته من كان یعنی بیٹا یا باپ جو کچھ مال جمع کرے مرنے کے بعد عصبہ کا حق ہے عصبہ جو بھی ہو ان کو ایک دستاویز لکھ کر دی اس میں عبدالرحمن بن عوف اور زید بن ثابت اور ایک شخص کی شہادت تھی جب عبدالملک خلیفہ بنے تو یہ پھر اس مقدمہ کو ہشام بن اسماعیل کے پاس لے گئے اور انہوں نے عبدالملک کے پاس بھیجا تو عبد الملک نے کہا کہ یہ وہ فیصلہ ہے جو میری رائے کے خلاف ہے پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دستاویز کے مطابق فیصلہ سنایا ہم قیامت تک اس فیصلہ پہ قائم رہیں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، بیهقی، وهو صحيح

۳۰۵۱۶...... طلحہ بن عبداللہ بن عوف روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تماضر بنت الاصبغ کو عبدالرحمن بن عوف کا وارث قرار دیا تھا عبدالرحمن بن عوف ان کو اپنی بیماری میں طلاق دے چکے تھے۔ دار قطنی

تشریح:...... مرض الموت میں طلاق واقع ہونے کے بعد اگر عدت میں شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی وارث ہوتی ہے۔

۳۰۵۱۷...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اگر میت کے صرف دو بھائی موجود ہوں وہ ماں کے حصہ کو ثلث سے کم نہیں کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور 'فان كان له اخوة'' اور اخوان' تمہاری قوم کی زبان اخوہ نہیں ہے (یعنی اخوۃ جمع کا لفظ جو دو سے زائد پر بولا جاتا ہے) تو حضرت عمر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو اس کو رد نہیں کر سکتا جو مجھ سے پہلے سے ہے فیصلہ ہو چکا ہے اور لوگوں میں اس کا توارث چلا آرہا ہے۔ ابن جریر، مستدرک، بیهقی

۳۰۵۱۸...... امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دادی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے جب کہ اس کا بیٹا زندہ ہو (یعنی میت کا باپ زندہ ہو)۔ عبدالرزاق، دارمی، بیهقی

مسئلہ میراث میں اختلاف رائے

۳۰۵۱۹...... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کو ایک مرتبہ ضرورت پڑی تو مجھے بلا بھیجا میں اس کے پاس پہنچا تو کہنے لگا اگر ورثہ میں ماں، بہن اور دادا ہو تو میراث کس طرح تقسیم ہوگی میں نے کہا کہ اس مسئلہ میں پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، اور عبداللہ بن عباس ﷺ تو حجاج نے پوچھا ابن عباس کی کیا رائے ہے اگر وہ

سمجھدار ہے۔

میں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہمانے دادا کو باپ کا قائم مقام قرار دیا ہے اور بہن کو میراث سے محروم کیا اور ماں کو تہائی مال دیا پھر حجاج نے پوچھا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے میں نے کہا ماں کو حصہ دیا۔ پوچھا کہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے میں نے کہا: مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا پوچھا ابوتراب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا چھ سے مسئلہ بنایا بہن کو تین حصے ماں کو دو حصے اور دادا کو ایک حصہ دیا پوچھا اس میں زید بن ثابت کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا نو سے مسئلہ بنایا ماں کو تین دادا کو چار اور بہن کو دو حصے دیا تو حجاج نے کہا کہ قاضی کو حکم دو کہ امیر المؤمنین (عثمان رضی اللہ عنہ) کی رائے پر فیصلہ کرے۔ بزار، بیھقی

۳۰۵۲۰ ..... ابوالمہلب کہتے ہیں حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ بیوہ ماں اور باپ کی صورت میں بیوہ کو چوتھائی حصہ ماں کو ثلث مابقیہ باپ کو مابقیہ دو حصے دیئے۔ سفیان ثوری فی الفرائض، سعید بن منصور، الدارمی، بیھقی

۳۰۵۲۱ ..... ابوقلابہ کہتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک شخص کا انتقال ہو ورثہ میں بیوہ اور ماں باپ کو چھوڑا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ترکہ چار حصے کر کے بیوہ کو ایک حصہ ماں کو مابقیہ کا ثلث اور باپ کو مابقیہ دو حصے دیئے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۲۲ ..... ابوملیکہ کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ اگر کوئی بیوی کو طلاق دیدے پھر اس کی عدت کے دوران اس شخص کا انتقال ہوجائے تو بیوہ کا میراث میں حصہ ہوگا؟ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی بنت الاصبغ کلبی کو طلاق دی تھی پھر اس کی عدت کے دوران ابن عوف رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیوہ کو وارث قرار دیا تھا لیکن میں معتدہ کو وارث نہیں سمجھتا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۲۳ ..... ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا ان سے ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے عورت کو کسی بیماری میں تین طلاقیں دیدیں وہ عدت کیسے گزارے گی اور اس بیماری میں اگر اس شخص کا انتقال ہوجائے تو یہ معتدہ وارث ہوگی یا نہیں؟ تو ابن شہاب نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی کے متعلق فیصلہ فرمالیا تھا کہ وہ عدت بھی گذارے گی اور وارث بھی ہوگی اور ان کو وارث قرار دیا تھا عدت کے بعد کیونکہ ابن عوف رضی اللہ عنہ کی بیماری طویل ہوگئی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۲۴ ..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی مطلقہ بیوی کو عدت کے بعد وارث قرار دیا تھا اور اس کو مرض کے دوران طلاق دی گئی تھی۔ مالک، عبدالرزاق

۳۰۵۲۵ ..... عبدالرحمن بن ہرمز کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ململ کو فالج کا عارضہ لاحق ہوا تو انہوں نے اپنی دو بیویوں کو طلاق دے دی، پھر طلاق کے بعد دو سال تک زندہ رہا اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کر گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں کو وارث قرار دیا۔ مالک، عبدالرزاق

تقسیم میراث سے پہلے مسلمان ہو گیا

۳۰۵۲۶ ..... زید بن قتادہ شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص تقسیم میراث سے پہلے مسلمان ہو گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو وارث قرار دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۲۷ ..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک عورت کا انتقال ہوا ورثہ میں چچازاد بھائی تھے ان میں سے ایک ماں شریک بھائی تھا تو حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما نے ماں شریک بھائی کو سدس الگ سے دیا اور دوسرے بھائیوں کے ساتھ شریک بھی قرار دیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ مال میں چچازاد بھائیوں کا حصہ نہ ہوگا۔ (سارا اس کو ملے گا جو چچازاد ہونے کی ساتھ ماں شریک بھی ہے)۔ ابن ابی شیبۃ

۳۰۵۲۸ ..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پھوپی اور خالہ کو وارث قرار دیتے تھے جب

کہ ان کے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہو۔سعید بن منصور اور ابن ابی شیبۃ

۳۰۵۲۹ عبداللہ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالہ کو اور غلام کو اس کے آقا کا وارث قرار دیا۔ابن ابی شیبۃ

۳۰۵۳۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قوم جو ایک ساتھ غرق ہوئی تھی کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا۔

۳۰۵۳۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس کے لئے مہر مقرر نہیں ہوا اور نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے ہی شوہر کا انتقال ہو گیا فرمایا اس پر عدت گذارنا لازم ہے اور وہ شوہر کی وارث بھی ہوگی البتہ اس کو مہر نہیں ملے گا اور فرمایا کہ کتاب اللہ کے مقابلہ میں قبیلہ اشجع کی ایک عورت کا قول قابل قبول نہیں۔عبدالرزاق سعید بن منصور بن ابی شیبۃ بیہقی

۳۰۵۳۲ ... حکیم بن عقال کہتے ہیں کہ ایک عورت کا انتقال ہوا ورثہ میں دو چچازاد بھائی چھوڑے ایک ان کا شوہر ہے دوسرا اس کا ماں شریک بھائی مقدمہ کا فیصلہ قاضی شریح کی عدالت میں لے گئے تو انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ شوہر کو نصف مال ملے گا باقی نصف ماں شریک بھائی کا حق ہے پھر معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عدالت میں لے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کو یہ مسئلہ کتاب اللہ میں ملا یا سنت رسول اللہ ﷺ میں قاضی شریح نے کہا بلکہ کتاب اللہ میں پوچھا کتاب اللہ میں کس جگہ بتایا ”واولو الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کیا تم کتاب اللہ میں پاتے ہو شوہر کے لئے نصف اور ماں شریک بھائی کے لئے سدس تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ شوہر کو نصف دیا جائے اور بھائی کو سدس بقیہ سدس میں دونوں شریک ہوں گے۔سعید بن منصور، ابن جریر، بیہقی ابن عساکر

۳۰۵۳۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب لڑکی بالغ یا قریب البلوغ ہو جائے تو اس کی ذمہ داری اٹھانے کے اولیا زیادہ حقدار ہیں۔

رزنہ بر سبہ

۳۰۵۳۴ ... ابن حنفیہ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا ورثہ میں ایک بیٹی اور ایک آقا تھے تو بیٹی کو نصف اور آقا کے لئے نصف مال کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔ابو شیخ فی الفرائض

۳۰۵۳۵ حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کے عصبہ میں ماں اور باپ دونوں طرف کے رشتہ دار ہوں اور ایک ان میں ماں کی طرف سے زیادہ قریب ہو تو وہ میراث کا زیادہ حقدار ہوگا۔ابوالشیخ

۳۰۵۳۶ حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ماں باپ شریک بھائی وارث ہوگا نہ کہ صرف باپ شریک۔(ابوالشیخ)

۳۰۵۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسئلہ پیش ہوا کہ ایک عورت اور ماں باپ اور لڑکیاں ورثہ ہوں تو فرمایا کہ بیوہ کا حق تو ثمن (آٹھواں حصہ) ہے اور یہ نواں ہو گیا۔عبدالرزاق سعید بن منصور ابوعبید فی الغریب دارقطنی بیہقی

۳۰۵۳۸ امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دونوں کہتے ہیں، غلام بھائی یہود و نصاریٰ جو ماں کے لئے حاجب بنیں گے نہ ہی وارث ہوں گے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حاجب بنیں گے وارث نہیں بنیں گے۔

سفیان ثوری فی الفرائض عبدالرزاق بیہقی

۳۰۵۳۹ ... ابوصادق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص محروم ہو وہ حاجب نہیں بن سکتا۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۴۰ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اصحاب الفرائض میں ہر ایک پر بقدر سہم رد کرتے تھے، سوائے میاں بیوی کے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک پر رد کے قائل نہیں تھے اس طرح بنت حقیقی کے ہوتے ہوئے پوتی پر رد نہ ہوگا اسی طرح عینی بہن کے ہوتے ہوئے علاتی بہن محروم ہوگی اس طرح دادی اور میاں بیوی پر بھی رد نہیں۔

سفیان عبدالرزاق سعید بن منصور

۳۰۵۴۱ ... حارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا کہ ایک شخص چچازاد بھائیوں کو وارث چھوڑ کر انتقال کر گیا ان میں سے ایک ماں شریک بھائی بھی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سارے مال کا وارث اسی کو قرار دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عبد

اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے وہ فقیہ ہیں اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو اس کا حصہ (یعنی سدس) اس کو دیتا پھر اس کو اور بھائی کا شریک قرار دیتا۔

عبد الرزاق سعید بن منصور ابن جریر بیہقی

۳۰۵۴۲ دو بھائی جنگ صفین میں مارے گئے یا ایک شخص اور اس کا بیٹا مارا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا۔ عبدالرزاق، بیہقی

۳۰۵۴۳ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خنثیٰ کو مرد فرض کر کے وارث قرار دیا مردانہ آلہ سے پیشاب کرنے کی وجہ سے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۴۴ (مسند بریدۃ بن الحصیب الاسلمی) بریدۃ بن حصیب اسلمی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے پاس قبیلہ ازد کے ایک شخص کی میراث ہے کوئی ازدی مجھے مل نہیں رہا ہے کہ میں مال اس کے حوالہ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ ازدی کو سال بھر تلاش کرو اور مال اس کے حوالہ کرو وہ شخص چلا گیا دوسرے سال پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ازدی نہیں ملا جسے میں مال حوالہ کروں آپ نے فرمایا کہ جاؤ قبیلہ خزاعیہ کی پہلی نسل میں اس کو تلاش کر و اس کو پاؤ گے تو وہ شخص جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو واپس بلاؤ وہ آ گیا تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ قبیلہ خزاعہ کے سردار کے حوالہ کردو۔ ابن ابی شیبۃ

۳۰۵۴۵ اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل کو جب رسول اللہ ﷺ نے یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو انہوں نے میراث کے متعلق ایک فیصلہ فرمایا کہ ورثہ میں ایک لڑکی اور ایک بہن تھیں لڑکی کو نصف اور بہن کو نصف مال دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۴۶ اسود کہتے ہیں معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں فیصلہ فرمایا تھا میت کی لڑکی اور بہن کے بارے میں لڑکی کے لئے نصف اور بہن کے لئے نصف۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۴۷ قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ ایک دادی/نانی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اپنے پوتے کی یا نواسے کی میراث کے سلسلہ میں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کتاب میں تو تمہارا حصہ مذکور نہیں پاتا نہ ہی تمہارے حصہ میراث کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے میں نے کچھ سنا کہ انہوں نے تمہارے لئے کوئی حصہ مقرر کیا ہو البتہ شام کو دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھوں کا ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ایک دادی/نانی، پوتے یا نواسے کی میراث کا مطالبہ کررہی ہے مجھے تو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ میں ان کیلئے میراث کا کوئی حصہ نہیں ملا کیا تم میں سے کسی نے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے حق میں سدس کا فیصلہ فرمایا ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی گواہی دی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دادی کے لئے سدس کا فیصلہ فرمادیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا دوسری جدہ (یعنی نانی) آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فیصلہ تو دوسری کے حق میں تھا لیکن جب تم دونوں بیک وقت ایک میراث میں جمع ہوں تو دونوں سدس میں شریک ہوں گی اور جو تنہا وارث ہو اسی کو سدس ملے گا۔

مالک عبدالرزاق سعید بن منصور

بھانجہ کے وارث ہونے کی صورت

۳۰۵۴۸ محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ثابت بن دحداحہ کا انتقال ہوا اور اپنے پیچھے نہ کوئی وارث چھوڑا نہ عصبہ تو ان کا معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا ان کے متعلق عاصم بن عدی سے پوچھا گیا اس نے کوئی وارث چھوڑا ہے تو عاصم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کوئی نہیں چھوڑا تو رسول اللہ ﷺ نے سارا مال ان کے بھانجے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو دے دیا۔

سعید بن منصور وسندہ صحیح

۳۰۵۴۹ .... (مسند زید بن ثابت) ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادا کو میت کے بھائی بہنوں کے ساتھ میراث میں شریک فرماتے تھے تہائی مال کی حد تک جب تہائی تک پہنچ جاتا تو تہائی مال ان کو دیتے اور ما بقیہ بھائی بہنوں کو دیتے اور باپ شریک بھائی کے ساتھ مقاسمہ فرماتے پھر بھائی پر رد فرماتے ہوئے اور دادا کے ہوتے ہوئے مال شریک بھائی کو کچھ نہیں دیتے اس طرح باپ شریک بھائی کے ساتھ مقاسمہ فرماتے اور عینی بھائیوں کے ساتھ مقاسمہ فرمانے کے بعد ان کو ان کو میراث میں کوئی حصہ نہیں دیتے اور جب ایک عینی بھائی ہوتا اس کو نصف مال دیتے اور جب بہنوں کے ساتھ آتے تو دادا کو ایک ثلث اور بہنوں کو دو ثلث دیتے۔ اگر دادا کے ساتھ دو بہنیں ہوتیں تو ان کو نصف اور دادا کو نصف مال دیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۰ ..... (ایضا) عبدالرحمن بن ابی الزناد اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں وہ خارجہ بن زید وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے وہ پہلا شخص ہے جنہوں نے عول کا مسئلہ نکالا میراث میں اور عول کی زیادہ سے زیادہ مقدار نفس مسئلہ سے دو تہائی تک ہے۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۵۱ .... (ایضا) زید بن ثابت نے شوہر اور والدین کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ شوہر کو نصف، ماں کو ثلث مابقیہ اور باقی باپ کو دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۲ ..... امام شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادی / نانی میں سے جو میت کے زیادہ قریب ہو اس کے لئے سدس کا فیصلہ فرماتے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کو مساوی حصہ دیتے قریب ہو یا نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۳ ..... امام شعبی خارجہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اصحاب الفرائض کو ان کا حصہ دے کر باقی مال بیت المال میں جمع کرواتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۴ ..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے زندوں کو مردوں کا وارث قرار دیا لیکن مردوں کو آپس میں ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیا یہ یوم حرہ میں ہوا۔ رواہ عبدالرزاق

تشریح: ..... یوم حرہ مدینۃ الرسول ﷺ پر حملہ ہوا تھا جس میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے تھے۔

۳۰۵۵۵ ..... (مسند ابی ہریرہ) ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ! میراث کا علم سیکھو اور سکھلاؤ کیونکہ نصف علم ہے وہ بھلا دیا جائے گا وہ پہلا علم ہے جو میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔ بیہقی مستدرک بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ الجامع المصنف ضعیف ابن ماجہ

۳۰۵۵۶ ..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس مسئلہ میں دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی شوہر اور والدین شوہر کو نصف اور ماں کو کل مال کا ثلث دیا اور باپ کو مابقیہ۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۷ ..... عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ ورثہ میں شوہر اور والدین ہوں تو ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا تو انہوں نے فرمایا شوہر کے لئے نصف ماں کے لئے ثلث مابقیہ باقی باپ کے لئے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ یہ مسئلہ کتاب اللہ میں ملا ہے یا آپکی اپنی رائے ہے تو فرمایا میری ذاتی رائے ہے میں نہیں سمجھتا کہ ماں کا حصہ باپ سے زیادہ ہو جائے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما ماں کو ثلث کل دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۸ ..... ابی سلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے آ کر مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا ورثہ میں بیٹی اور حقیقی بہن ہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ بیٹی کو نصف مال دیا جائے بہن کو کچھ نہیں ملے گا جو آدھا مال باقی بچا وہ عصبہ کا حق ہے اس شخص نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس کے خلاف فتوی دیا ہے کہ آدھا بیٹی کو اور آدھا بہن کو دیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ شریعت کو تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ یہاں تک میری ملاقات ابن طاوس رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی میں نے ان سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد طاوس نے مجھے بتلایا کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان امرؤ هلک لیس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترک

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ اس کو نصف ملے اگرچہ اس کی اولاد ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۹ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں میں اور مسئلہ میراث میں میری مخالفت

کرنے والے رکن یمانی میں ہاتھ رکھ کر مباہلہ کریں کہ اللہ کی لعنت ہو جھوٹے پر اللہ نے ان کے قول کے مطابق فیصلہ نہیں فرمایا۔
سعید بن منصور عبدالرزاق

۳۰۵۶۰.....ابن طاؤس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ بھائی ماں کے لئے جوسدس کے حق میں حاجب بن گئے وہ سدس بھائی کو ملے گا باپ کو نہیں ملے گا ماں کا حصہ اس لئے کم کیا گیا کہ وہ بھائی کو مل جائے ابن طاؤس نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بھائیوں کو سدس دیا تھا پھر میری ملاقات اس شخص کے بیٹوں سے ہوئی جس کے بھائیوں کو سدس ملا تھا انہوں نے بتایا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ماں کی طرف سے ان کے حق میں وصیت تھی۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۶۱.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میراث کے اصل حقدار تو اولاد ہیں اللہ نے ان سے شوہر اور والد کا حصہ نکالا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۶۲.....ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ فرائض میں کوئی عول نہیں بیوی، شوہر، ماں، باپ، ان کے حصوں میں کوئی کمی نہیں آتی کمی تو لڑکی لڑکے بھائی بہنوں کے حصوں میں آتی ہے۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۶۳.....ھذیل بن شرجیل کہتے ہیں کہ ایک شخص ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ باھلی کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ ایک شخص کے ورثہ میں بیٹے اور پوتی ہے تو دونوں نے جواب دیا کہ بیٹے کو نصف ملے گا اور پوتی کو کچھ بھی نہیں ملے گا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مسئلہ پوچھیں وہ ہماری موافقت کریں گے کہتے ہیں پھر وہ شخص ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا ان دونوں نے جو مسئلہ بتایا وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کر دیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں ان کے قول کی اتباع کروں تو گمراہ ہو جاؤں میں تو رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیٹے پوتی اور بہن میں اس طرح فیصلہ فرمایا تھا کہ بیٹے کو نصف پوتی کو سدس اور ما بقیہ بہن کو۔رواہ عبدالرزاق

دادی ونانی دونوں کے لئے سدس

۳۰۵۶۴.....ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سدس دادی اور نانی میں تقسیم فرمایا تھا۔رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۶۵.....حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث قرار دیا تھا۔رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۶۶.....زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص کا انتقال ہوا اس کے ورثہ میں پھوپھی اور خالہ ہیں تو رسول اللہ ﷺ اس لفظ کو بار بار دہراتے رہے خالہ اور پھوپی اور وحی کا انتظار فرماتے رہے آپ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی وحی نہیں آئی وہ شخص دوبارہ سوال لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے بھی اس سوال کو دہرایا (خالہ اور پھوپی) تین مرتبہ لیکن کوئی وحی نہیں آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی میراث کے متعلق کوئی وحی نہیں اتری ہے۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۶۷.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ماں اور ماں شریک بھائی کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ ماں شریک بھائی کے لئے سدس اور باقی سب ماں کو ملے گا۔
رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۶۸.....امام شعبی رحمہ اللہ علیہ سے لوگوں نے بیان کیا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے بہن کو پورے ترکہ کا وارث ٹھہرایا تو امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ابوعبیدہ سے بہتر کون ہوگا کہ انہوں نے اس طرح فیصلہ فرمایا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اس طرح فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۶۹.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ورثہ میں صرف ایک لڑکی اور بہن ہو تو پورا مال دونوں کو مل جائے گا۔رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۷۰.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حصہ والا وارث ترکہ کا زیادہ حقدار ہے غیر حصہ والے سے۔رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۷۱.....جریر مغیرہ سے وہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی میراث کا کوئی حصہ دار نہ پاتے تو دیگر رشتہ داروں کو دیدیتے تھے نواسی کو سارا مال دیدیتے ماموں کو مال دیدیتے اس طرح بھتیجی، اخیافی، بہن کی لڑکی، حقیقی بہن کی

علاتی بہن کی لڑکی، پھوپی چچا کی بیٹی، پڑپوتی، نانا یا اور کوئی قریب یا دور کے رشتہ دار اسی کو مال حوالہ کرتے جب ان کے علاوہ قریب کے رشتہ دار موجود نہ ہوں اگر ایک نواسا اور ایک بھانجا موجود ہو تو دونوں کو آدھا آدھا مال دے دیتے اگر پھوپی اور خالہ ہو تو ایک تہائی اور دو تہائی دیتے، ماموں کی لڑکی اور خالہ کی لڑکی ہو تب بھی ثلث اور ثلثان دیتے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۷۲..... حارث اعور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میت کے شوہر اور ماں باپ زندہ ہوں تو شوہر کو نصف ماں کو ثلث ما بقیہ اور باپ کو دو حصے ملیں گے۔ سعید بن منصور بیھقی

۳۰۵۷۳ یحییٰ بن جزار روایت کرتے ہیں کہ شوہر اور ماں باپ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ شوہر کو نصف، ماں کو ثلث اور باپ کو سدس۔ (سعید بن منصور، بیھقی سنن کبریٰ بیھقی نے ضعیف قرار دیا ہے)۔

۳۰۵۷۴..... ابراہیم نخعی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کی موجودگی میں بھتیجے کو وارث قرار نہیں دیتے تھے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۷۵..... اسماعیل بن ابی خالد امام شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھتیجا جب دادا کے ساتھ آجائے تو بھائی اور باپ والا معاملہ فرماتے جب کہ دوسرے صحابہ اور معاملہ فرماتے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۷۶..... امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تین جدات کو وارث قرار دیتے دو باپ کی طرف سے اور ایک ماں کی طرف سے۔

۳۰۵۷۷ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اور زید بن ثابت جدہ کو ثلث ثلثان یا سدس دیتے نہ اس سے کم کرتے نہ زیادہ جب میت سے ان کی قرابت مساوی درجہ کی ہو اگر ایک کی قرابت زیادہ ہوتی تو اس کو وارث قرار دیتے دوسری کو محروم کردیتے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۷۸..... حریز بن شعبہ اور ان کے ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت، حضرت علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ جب میت ایک بیٹا چھوڑ کر جائے تو سارا مال اسی کو ملے گا اگر دو بیٹے چھوڑ کر جائے تو مال دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوگا اور تین بیٹے ہوں تب بھی مساوی تقسیم ہوگا اگر میت کے لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو "مال للذکر مثل حظ الانثیین" کے قاعدہ پر تقسیم ہوگا اور اگر صلبی اولاد موجود نہ ہو بلکہ پوتے اور پوتیاں ہوں تو مال ان کے آپس میں "للذکر مثل حظ الانثیین" کے قاعدہ پر تقسیم ہوگا وہ صلبی اولاد کی جگہ ہو جائیں گے جب صلبی اولاد موجود نہ ہو جب کہ ایک حقیقی بیٹا اور ایک پوتا ہو تو پوتا میراث سے محروم ہوگا، اس طرح جب کچھ پوتے اور پوتے کی اولاد ہوں دوسرے سے کچھ پوتے پوتیاں ہوں اور نیچے نسل کی تو اعلیٰ کی موجودگی میں اسفل کو حصہ نہیں ملے گا جس طرح بیٹے کی موجودگی میں پوتے کو نہیں ملتا اگر صرف باپ وارث ہے اور کوئی نہیں تو سارا مال باپ کا ہوگا اگر میت کا باپ اور بیٹا موجود ہو تو باپ کو چھٹا حصہ ملے گا باقی مال بیٹے کا ہوگا اگر پوتا ہو بیٹا نہ ہو تو پوتا بیٹے کے قائم مقام ہوگا۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۷۹ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس عورت کے ورثہ میں دو چچازاد بھائی ہوں ان میں سے ایک اس کا شوہر ہو اور دوسرا ماں شریک بھائی حضرت علی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق شوہر کو نصف اور ماں شریک بھائی کو سدس بقیہ مال میں دونوں شریک ہوں گے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق شوہر کو نصف باقی مال شریک بھائی کو ملے گا۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۰..... شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قریبی رشتہ دار کی موجودگی میں مولیٰ کو وارث قرار نہیں دیتے تھے زید بن ثابت اور علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قریبی رشتہ دار کا جو حصہ بنتا ہے اس کا حصہ اس کو دیا جائے گا بقیہ مال مولیٰ کو ملے گا وہی کلالہ ہے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۱ سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ جس کے ورثہ میں ایک بیٹی اور مولیٰ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹی کو نصف اور مولیٰ کو نصف مال دیا۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۲..... سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ ورثہ میں بیٹی، بیوی اور مولیٰ ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹی کو نصف بیوہ کو ثمن دیتے بقیہ مال بیٹی پر رد فرمادیتے۔ رواہ بیھقی

دادا باپ کے قائم مقام ہے

۳۰۵۸۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دیت اسی کا حق ہے جو میراث کا حقدار ہے اور دادا باپ کے قائم مقام ہے۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۸۴..... عبید بن نضلہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب دادا کو تہائی مال دیتے پھر سدس کی طرف رجوع فرمالیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سدس دیا کرتے تھے پھر ثلث کا قول اختیار کیا۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۸۵..... شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا چھ بھائی اور دادا کے متعلق پوچھا جواب دیا کہ دادا کو بھی ایک بھائی بنا کر میراث تقسیم کردو اور میرا خط مٹادو۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۸۶..... شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بصرہ سے خط لکھا چھ بھائی اور دادا کے حصہ میراث سے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مال کا ساتواں حصہ دادا کو دیا جائے گا۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۸۷..... عبداللہ بن سلمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ دادا کو ایک بھائی کے برابر حصہ دیتے یہاں تک ان کو چھٹا حصہ مل جائے۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۸۸..... ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اور شعبی سے روایت ہے کہ ورثہ میں ایک حقیقی بہن ہے ایک اخیافی بہن اور دادا ہے تو حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق حقیقی بہن کو نصف اخیافی بہن کو سدس اور بقیہ مال دادا کو ملے گا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں بہنوں کو نصف اور دادا کو نصف ملے گا اخیافی بہن اپنا حصہ حقیقی بہن پر رد کرے گی ایک حقیقی بہن اور دو علاتی بہن اور دادا وارث ہونے کی صورت میں حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق حقیقی بہن کو نصف دونوں علاتی بہنوں کو سدس تکملہ للثلثین اور باقی دادا کو ملے گا اگر علاتی بہنیں دو سے زیادہ ہوں تب بھی ان کا حصہ سدس سے زیادہ نہ ہوگا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دادا کو دو خمس اور بہنوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک خمس (یعنی دادا کو ۲/۵ اور ہر بہن کو ۱/۵ ملے گا) پھر دونوں علاتی بہنیں اپنے حصے حقیقی بہن کو واپس کریں گی یہاں تک اس کا نصف مکمل ہوجائے نصف مکمل ہونے کے بعد جو باقی بچے وہ دونوں علاتی بہنوں کو مل جائے گا۔ اگر تین یا چار علاتی بہنیں ایک حقیقی بہن اور دادا کے ساتھ جمع ہوجائیں تو دادا کا حصہ ثلث سے کم نہ ہوگا اور حقیقی بہن کو نصف مل جائے گا مابقیہ علاتی بہنوں کا ہوگا۔

اگر ایک حقیقی بہن ایک علاتی بھائی اور دادا وارث ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق حقیقی بہن کو نصف ملے گا مابقیہ بھائی اور دادا کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوگا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دادا کو نصف اور حقیقی بہن کو نصف اور علاتی بھائی محروم ہوگا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دس حصے کر کے دادا کو چار حصے اور علاتی بھائی کو چار حصے اور حقیقی بہن کو دو حصے پھر بھائی تین حصے حقیقی بہن کو واپس کرے گا اس طرح اس کا نصف مکمل ہوجائے گا تو بھائی کے پاس ایک حصہ باقی بچے گا وہی اس کا حق ہے۔

ایک حقیقی بہن ہے ایک علاتی بھائی ہے اور ایک علاتی بہن ہے اور دادا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق حقیقی بہن کو نصف باقی دادا علاتی بھائی اور بہنوں کے درمیان خمسا تقسیم ہوگا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق حقیقی بہن کو نصف باقی دادا کے لئے علاتی بھائی بہنیں محروم ہوں گے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق مال کے بارہ حصے کئے جائیں گے دادا کو ثلث چھ حصے اور بھائی کو چھ حصے اور دونوں بہنوں مین سے ہر ایک کو تین تین حصے پھر علاتی بھائی اور بہن اپنے حصے حقیقی بہن پر رد کریں گے یہاں تک نصف یعنی نو حصے مکمل ہوجائیں اور ان دونوں کے درمیان تین حصے باقی رہیں گے۔

دو حقیقی بہنیں ایک علاتی بھائی اور دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں بہنوں کو ثلثان اور بقیہ بھائی اور دادا کے درمیان آدھا آدھا ہوگا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں بہنوں کو ثلثان اور جو باقی بچا دادا کے لئے اور علاتی بھائی محروم ہوگا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق تین حصے ہوں گے دادا کا ایک حصہ بھائی کا ایک حصہ اور بہنوں کا ایک پھر بھائی اپنا حصہ بہنوں پر رد کردے گا تا کہ ان کے حصے ثلثان مکمل ہوجائیں اور خود بھائی کے پاس کچھ بھی باقی نہیں بچے گا۔

دو حقیقی بہنیں ایک علاتی بہن اور دادا حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں حقیقی بہنوں کو ثلثان مابقیہ دادا کو علاتی بہن محروم ہوگی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دس حصے کرکے دادا کو چار حصے اور تینوں بہنوں میں سے ہر ایک کو دو دو حصے پھر علاتی بہن اپنے حصے حقیقی بہنوں کو واپس کردے اس طرح اس کے پاس کچھ بھی باقی نہیں بچے گا وہ وارث نہیں ہوگی۔

دو حقیقی بہنیں ایک علاتی بھائی ایک علاتی بہن اور دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں حقیقی بہنوں کو دو تہائی دادا کو سدس مابقیہ مال علاتی بھائی بہن میں ''للذکر مثل حظ الانثیین'' کے قاعدہ کے مطابق تقسیم ہوگا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں حقیقی بہنوں کو ثلثان اور مابقیہ دادا کے لئے اور علاتی بہن بھائی محروم ہوں گے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق تین حصے کرکے ایک حصہ ثلث دادا کے لئے اور دو ثلث حقیقی بہنوں کے لئے دونوں آپس میں تقسیم کرلیں اور علاتی بہن بھائی وارث نہیں ہوں گے۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۹۰..... ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میراث کے مسائل میں عول کا قول اختیار فرمایا۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کے مال کا حقدار اس کے مسلمان ورثہ کو قرار دیا (بیہقی، امام شافعی اور احمد سے اس روایت کی تضعیف منقول ہے)

۳۰۵۹۲..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں شوہر، ماں، اخیافی بھائی اور حقیقی بھائی کے ورثہ ہونے پر حضرت علی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے فیصلہ فرمایا کہ شوہر کو نصف، ماں کو سدس، اخیافی بھائیوں کو ثلث، حقیقی بھائیوں کو اخیافی بھائیوں کے ساتھ شریک نہیں کیا بلکہ ان کو عصبہ قرار دیا اگر کچھ مال بچ گیا تو حقیقی بھائیوں کو ملے گا ورنہ محروم ہوں گے۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۹۳..... حارث کہتے ہیں کہ حضرت علی اخیافی بھائیوں کو وارث قرار دیتے تھے ان کے ساتھ حقیقی بھائیوں کو شریک نہیں ٹھہراتے وہ عصبہ ہیں اس کے لئے مال نہیں بچا۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۹۴..... عبداللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اخیافی بھائیوں کے حصہ میراث کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کا اگر وہ سو افراد ہوتے تو کیا تو ان کے حصہ ثلث سے بڑھاتے لوگوں نے عرض کیا نہیں تو فرمایا کہ میں ان کا حصہ ثلث سے کم نہیں کروں گا۔ (بیہقی نے روایت کی اور کہا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مشہور روایت ہے)

۳۰۵۹۵..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حقیقی بھائیوں کو اخیافی بھائیوں کے ساتھ میراث میں شریک نہیں فرماتے تھے۔

۳۰۵۹۶..... (مسند علی) قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے دو چچازاد بھائیوں کو وارث بنایا ایک ان میں سے ماں شریک بھائی ہے کہ ماں شریک بھائی کو سدس بقیہ مال دونوں کے درمیان مشترک ہوگا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۵۹۷..... حکیم بن عقال کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ آیا ایک عورت کے دو چچازاد بھائی وارث ہیں ایک ان میں سے شوہر ہے دوسرا اخیافی بھائی تو شوہر کو نصف مال دیا اور بھائی کو سدس اور بقیہ مال کو دونوں کے درمیان مشترک قرر دیا۔ رواہ ابن جریر

الجدہ

دادی اور نانی کے لئے حصہ میراث کی تفصیل

۳۰۵۹۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "جدہ" کو پہلی مرتبہ میراث میں چھٹا حصہ دیا گیا وہ میت کی دادی اپنے بیٹے (میت کے والد) کے ساتھ وارث ہوئی۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۹۹..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین جدات کو وارث قرار دیتے تھے دو باپ کی جانب سے اور ایک ماں کی جانب سے تینوں میں مساوی تقسیم فرماتے تھے جب تک باپ کی طرف کی دو دادیوں میں سے ایک دوسری کی وارث نہ بن جائے۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۰..... ابوعمر شیبانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث قرار دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پہلی جدہ (دادی) جو اسلام میں وارث قرار پائی وہ اپنے بیٹے کے ساتھ وارث بنی۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۲..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میت کی دادی کو اپنے بیٹے کے موجودگی میں سدس کا مستحق قرار دیا یہ پہلا واقعہ تھا اسلام میں کہ دادی وارث قرار پائی۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۳..... ابن سیرین کہتے کہ سیرین نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اسلام میں پہلی مرتبہ جو دادی کو سدس دیا گیا وہ خاتون اپنے بیٹے کے ساتھ پوتے کی وارث بنی تھی۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۴..... ابن سیرین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کو میراث میں سے سدس دیا وہ عورت بنی خزاعہ کی تھی۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۵..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادی اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث قرار نہیں دیتے تھے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ وارث قرار دیتے تھے اسلام میں پہلی مرتبہ جو دادی کو وارث قرار دیا وہ اس کے بیٹے کی موجودگی کی صورت میں ہوا۔

حلیۃ الاولیاء، بیھقی

۳۰۶۰۶..... شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ علی اور زید رضی اللہ عنہما دادی کو اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث قرار نہیں دیتے تھے اور باپ اور ماں کی طرف جو دادی اور نانی ہوتیں ان میں سے رشتہ داری میں جو زیادہ قریب ہوا سی کو وارث قرار دیتے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث قرار دیتے اور قریب والی اور دور دونوں کو وارث قرر دیتے اور ان کے لئے میراث کا چھٹا حصہ مقرر فرماتے جب مختلف جہات سے ہوں اور اگر ایک جہت سے ہوں تو قریب والی کو وارث قرار دیتے۔

الجد..... دادا کی میراث کے متعلق تفصیلات

۳۰۶۰۷..... (مسند الصدیق) ابن زبیر کہتے ہیں کہ صدیق اکبر دادا کو میراث میں باپ کے قائم مقام قرار دیتے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، سعید بن منصور، بخاری، دارمی، دارقطنی، بیھقی

۳۰۶۰۸..... شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ دادا کو بھائی سے زیادہ حقدار سمجھتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ اس میں مزید کلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے جب عمر رضی اللہ عنہ دادا بن گئے تو فرمایا یہ ایک کام ہونے والا تھا لہذا لوگوں کو اس کا مسئلہ معلوم

ہونا چاہئے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ ان سے دادا کے حصہ میراث معلوم کیا جائے تو انہوں نے کہا کہ میری اور صدیق اکبر کی رائے یہ ہے کہ دادا بھائی سے اولی ہے اور کہا اے امیر المؤمنین! ایسا نہ کیجئے کہ ایک درخت اگایا جائے پھر اس سے شاخ نکلے پھر اس شاخ سے دو شاخیں نکلیں کہ آپ پہلی شاخ کو دوسری شاخ سے اولی قرار نہ دیں حالانکہ شاخ شاخ سے نکلی ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے مطابق رائے دی مگر انہوں نے اس طرح تشبیہ دی کہ ایک سیلاب بہہ گیا اس سے ایک گھاٹی نکلی پھر اس گھاٹی سے دو گھاٹیاں نکلیں اور کہا کہ بتائیں اگر یہ درمیان والی گھاٹی لوٹ جائے تو کیا ان دو گھاٹیوں کی طرف نہیں جائے گی ایک انھی یہ جواب سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور پوچھا کیا تم میں سے کسی نے دادا کے حصہ میراث کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک مسئلہ میراث پوچھا گیا اس میں دادا بھی شامل تھا آپ ﷺ نے اس کو ثلث (تہائی) مال دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس وقت دادا کے ساتھ دیگر ورثہ کون تھے تو اس شخص نے کہا یہ یاد نہیں فرمایا تجھے یاد نہ رہے پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں سے پوچھا کہ کسی نے دادا کے حصہ میراث سے متعلق کوئی حدیث سنی ہے تو ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے ایک میراث کا فیصلہ سنا رسول اللہ ﷺ نے دادا کو سدس (چھٹا حصہ) عطا فرمایا تو پوچھا ان کے ساتھ دیگر ورثہ کون تھے تو بتایا یاد نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا تمہیں یاد نہ رہے امام شعبی کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادا کو بھائی کی حیثیت دیتے یہاں تک ان کا حصہ ثلث تک پہنچ جائے جب وہ تیسرا ہو اور جب بھائیوں کی تعداد بڑھ جاتی تو بھی دادا کو ثلث ہی دیتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی دادا کو بھائی فرض کرتے یہاں تک تعداد چھ تک پہنچ جاتی وہ ان کا حصہ چھٹا ہوا اگر تعداد اس سے بڑھ جاتی تو بھی ان کا حصہ سدس ہی ہوتا۔

عبدالرزاق، بیہقی

۳۰۶۰۹..... عطاء کہتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیتے جب کہ ان کے نیچے باپ زندہ نہ ہو جیسا کہ پوتا بیٹے کی عدم موجودگی میں بیٹے کے قائم مقام ہوتا ہے۔ رواہ بیہقی

۳۰۶۱۰..... اسماعیل بن سمیع کہتے ہیں کہ ایک شخص ابن وائل کے پاس آیا کہ اور کہا کہ ابو بردہ کا خیال یہ ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہے ابن وائل نے کہا کہ جھوٹی نسبت ہے اگر اس کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مخالفت نہ کرتے۔

ابن ابی شیبۃ

۳۰۶۱۱..... سعید بن مسیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: دادا کے حصہ کے بارے میں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر! یہ کیسا سوال ہے؟ میرا خیال یہ ہے کہ اس کا علم ہونے سے پہلے آپ کو موت آجائے گی عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اس کے علم ہونے سے پہلے۔ عبدالرزاق، بیہقی، ابوالشیخ فی الفرائض

۳۰۶۱۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دادا کے حصہ کے متعلق کئی فیصلہ کئے کسی مسئلہ میں حق کے متعلق کوتاہی نہیں کی۔

رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۱۳..... عبیدہ سلمانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سو فیصلے یاد کئے جو دادا کے حصہ کے متعلق تھے ہر فیصلہ دوسرے فیصلہ کو توڑنے والا تھا۔ ابن ابی شبیۃ، بیہقی ابن سعد، عبدالرزاق

۳۰۶۱۴..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے دادا کے حصہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

۳۰۶۱۵..... نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جہنم پر سب سے زیادہ جری دادا کے حصہ میراث کے متعلق فیصلہ کرنے والا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

دادا اور مقاسم

۳۰۶۱۶...... سعید بن مسیّب عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ قبیصہ بن ذویب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ دادا حقیقی بھائی اور علاتی بھائی کے ساتھ مقاسمہ کرے گا جب تک مقاسمہ دادا کے حق میں بہتر ہو ثلث مال ہے اگر بھائیوں کی تعداد بڑھ جائے تو دادا کو ثلث مال دے کر باقی مال بھائی بہنوں میں للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدہ کے موافق تقسیم کیا جائے گا۔ اور یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ حقیقی بھائی بہنیں علاتی بھائی بہنوں سے اولیٰ ہیں سوائے اس کے علاتی بھائی بھی تقسیم میں داخل ہوں گے حقیقی بھائی کی طرح بعد میں اپنا حصہ حقیقی بھائی کو دیدیں گے حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے علاتی بھائی کو کچھ نہیں ملے گا الا یہ کہ حقیقی بہنوں کو ان کا حصہ ملنے کے بعد کچھ مال باقی بچے وہ علاتی بہن بھائی آپس میں للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدہ کے مطابق تقسیم کریں گے۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۱۷...... عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کہتے ہیں کہ ابوالزناد نے یہ رسالہ خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے لیا وہ زید کے خاندان میں بڑے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: لعبداللہ معاویہ امیر المومنین. من زید بن ثابت فذکر الرسالۃ بطو لھا فیھا.

اس رسالہ میں مذکور ہے کہ میں نے امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ کو دیکھا جس میں انہوں نے دادا کو بھائی فرض کر کے میراث تقسیم فرمائی جب دادا ایک بھائی کے ساتھ آیا تو مال کو دونوں میں آدھا آدھا تقسیم فرمایا اور اگر دادا ایک بہن کے ساتھ آیا تو بہن کو ثلث دیا اگر دو بہنیں ہوں تو نصف دادا کو اور نصف دونوں بہنوں کو دیا اگر دادا اور دو بھائی ہوں تو دادا کو ثلث دیا اگر بھائیوں کی تعداد زیادہ ہو تو میں نے نہیں دیکھا کہ دادا کا حصہ ثلث سے کم کیا ہو دادا کو ثلث دینے کے بعد جو مال باقی بچا وہ بھائیوں کے لئے ہے کیونکہ حقیقی بھائی بہنیں ایک دوسرے سے اولی ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے میراث کے حصے مقرر فرمائے نہ علاتی بہن بھائیوں کے لئے اسی وجہ سے میرا خیال یہ ہے کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ دادا اور علاتی بھائیوں میں مقاسمہ فرماتے تھے اور اخیافی بھائیوں کو دادا کی موجودگی میں کچھ نہیں عطاء فرماتے تھے اور کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جو میں نے آپ کی طرف لکھا اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے۔

رواہ بیھقی

۳۰۶۱۸...... یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا دادا کے حصہ کے متعلق تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا آپ نے مجھ سے دادا کے حصہ کے متعلق دریافت کیا ہے واللہ اعلم دادا کے متعلق تو امراء یعنی خلفاء ہی فیصلہ فرمایا کرتے تھے میں آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ دونوں دادا کو ایک بھائی کے ساتھ وارث ہونے کی صورت میں دادا کو نصف دیتے دو بھائی ہونے کی صورت میں ثلث دیتے اگر بھائیوں کی تعداد بڑھ جائے تو دادا کا حصہ ثلث سے کم نہیں کرتے تھے۔ مالک، عبدالرزاق بیھقی

۳۰۶۱۹...... سلیمان یسار کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دادا کو ثلث دیا ہے بھائیوں کی موجودگی میں۔ مالک بیھقی

۳۰۶۲۰...... عبیدہ سلمانی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ آنے کی صورت میں ثلث دیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سدس دیا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم نے دادا پر ظلم کیا ہو اس لئے دادا کو ثلث دیا کرو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو انہوں نے دادا کو سدس دیا تو عبیدہ نے کہا کہ تم دونوں کا اجتماعی فیصلہ تنہا فیصلہ کے مقابلہ میں مجھے پسند ہے۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۲۱...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اسلام میں پہلا شخص جو دادا ہونے کی حیثیت سے وارث بنا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا انتقال کر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میراث کا مال لینا چاہا میت کے بھائیوں کو چھوڑ کر تو ان سے حضرت علی اور زید بن

ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کو یہ حق نہیں ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم دونوں کا اجتماعی فیصلہ نہ ہوتا تو میں اس بات کو قبول نہ کرتا کہ وہ میرا بیٹا ہو اور میں اس کا باپ نہ ٹھہروں (بیہقی نے روایت کی اور کہا یہ امام شعبی رحمہ اللہ کا مرسل ہے کیونکہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا البتہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے مراسیل بھی اچھے ہوتے تھے)۔

۳۰۶۲۲..... ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا ماں، بہن اور دادا کی صورت میں بہن کو نصف ماں کو ثلث اور دادا کو ما بقیہ۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبۃ بیھقی

۳۰۶۲۳..... ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ماں کو دادا پر فوقیت نہیں دیتے تھے۔

سفیان عبدالرزاق سعید بن منصور بیھقی

دادا باپ کے قائم مقام

۳۰۶۲۴..... طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شانہ اٹھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا تا کہ لکھیں کہ وہ دادا کو باپ کے قائم مقام سمجھتے ہیں اچانک ایک سانپ نمودار ہوا تو سارے منتشر ہو گئے تو فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اس رائے کو باقی رکھنا ہوا تو باقی رکھیں گے۔ بیھقی سعید بن منصور

۳۰۶۲۵..... سفیان ثوری رحمہ اللہ عاصم سے وہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہیں اسلام میں دادا ہونے کی حیثیت سے میراث ملی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۲۶..... مروان کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ کے زخم لگنے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں دادا کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے اگر تم اسے قبول کرنا چاہو تو قبول کر لو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ہم آپ کی رائے کا اتباع کریں تو آپ کی رائے اچھی ہے اور اگر آپ سے پہلے شیخ (یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کی رائے پر عمل کریں ہے یہ بھی اچھا ہے دونوں صاحب رائے ہیں۔

۳۰۶۲۷..... قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب زید بن ثابت اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان سے دادا کے حصہ کے متعلق دریافت فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے لئے ہر حال میں ثلث ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائیوں کے ساتھ آئے تو ثلث ہے دوسرے اصحاب الفرائض کے ساتھ آئے تو سدس جن صورتوں میں مقاسمہ بہتر ہو ان میں مقاسمہ پر عمل کیا جائے گا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ باپ کے قائم مقام ہیں لہٰذا دادا کی موجودگی میں بھائیوں کو میراث نہیں ملے گی ارشاد باری تعالیٰ ہے ملة ابیکم ابراهیم ہمارے اور ان کے درمیان بہت سے آباء حائل ہیں اس کے باوجود ابراہیم علیہ السلام کو باپ قرار دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ڈرانا شروع کیا۔ عبدالرزاق

مطلب یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دلیل کو پسند کیا۔

۳۰۶۲۸..... معمر زھری سے روایت کرتے ہیں کہ یہ میراث کے مسائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تخریج کردہ ہیں بعد میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو اور پھیلایا اور انہیں کے نام پر پھیل گئے۔

۳۰۶۲۹..... معمر زھری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دادا کو بھائی کے ساتھ شریک کرتے تھے جب کہ ان دونوں کے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہو اور دو بھائیوں کی موجودگی میں دادا کو ثلث دیا کرتے تھے اور دادا کے حق میں مقاسمہ جب تک بہتر ہو مقاسمہ پر عمل کرتے تھے اور کل مال کے سدس سے دادا کا حصہ کم نہیں کرتے تھے پھر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ کی اشاعت کی اور انہی سے مسئلہ عام ہو گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۳۰..... ابن شہاب فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ نے دو دادیوں کو وارث قرار دیا دونوں کو ایک حصہ میں شریک کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۳۱ ... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن ان کے پاس داخل ہونے کی اجازت مانگی تو ان کو اجازت دی گئی اس حال میں ان کا ایک جاریہ کی گود میں تھا جو زید رضی اللہ عنہ کے سر پر کنگھی کر رہی تھی انہوں نے سر باہر نکالا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سر کو چھوڑ دو تا کہ وہ اچھی طرح کنگھی کرے تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اگر آپ بلا لیتے میں خود حاضر ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ضرورت میری تھی میں اس غرض سے آیا ہوں کہ دادا کے مسئلہ کو حل کریں تو زید نے کہا: نہیں خدا کی قسم! اس میں وہ کیا کہتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تو دنیا سے جا چکے ہیں ان کی رائے میں کمی زیادتی نہیں ہو سکتی ہے وہ تو اب ہم نے غور کرنا ہے اگر تمہاری رائے میرے موافق ہو تو قبول ہے ورنہ تم پر کوئی الزام نہیں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کوئی رائے دینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ میں نکل گئے اور جاتے ہوئے کہا میں تو ضرورت سے آیا تھا اور میرا خیال تھا کہ آپ مجھے فارغ کر دیں گے پھر دوسرے دن اسی وقت دوبارہ آئے جس وقت پہلے دن آئے تھے وہ مسلسل رائے مانگتے رہے یہاں تک زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو ایک تحریر لکھ دوں گا پھر ان کو اونٹ کی ہڈی میں لکھ کر دیا اس کے لئے ایک مثال پیش کی کہ دادا کی مثال ایک درخت کی ہے جو ایک تنے پر قائم ہے پھر اس سے شاخیں نکلیں پھر شاخ سے اور شاخ نکلی تو وہ تنا سیراب کرتا ہے شاخ کو اگر پہلی شاخ کاٹ دی جائے تو پانی دوسری شاخ کی طرف آ جائے گا اگر دوسری شاخ کاٹ دی جائے تو پہلی کی طرف آئے گا وہ تحریر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا پھر اس تحریر کو لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ زید بن ثابت نے دادا کے متعلق ایک فیصلہ کیا ہے جس کو میں نے نافذ کر دیا وہ پہلا دادا تھا جو پوتے کا کل مال خود لے کر بھائیوں کو محروم کرنے جا رہا تھا اس تحریر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میراث کو تقسیم کر دیا۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۳۲ ... حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا کہ تم میں سے جس کو دادا کے حصہ میراث کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا کوئی فرمان یاد ہو وہ کھڑا ہو جائے تو معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دادا کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا جو ہم میں موجود تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کتنا حصہ دیا تھا معقل بن یسار نے کہا سدس پوچھا دیگر ورثہ کون تھے عرض کیا معلوم نہیں تو فرمایا کہ تمہیں معلوم نہ ہو۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۳۳ ... ابو معشر نے عیسیٰ بن عیسیٰ حناط سے روایت کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دادا کے حصہ کے متعلق کوئی روایت سنی ہے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: میں نے سنی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کتنا حصہ دیا؟ تو عرض کیا کہ سدس پوچھا دیگر ورثہ کون تھے؟ عرض کیا معلوم نہیں تو فرمایا تمہیں معلوم نہ ہو دوسرے نے کہا امیر المؤمنین مجھے معلوم ہے کہ ان کو ثلث دیا تھا پوچھا دیگر ورثہ کون تھے عرض کیا معلوم نہیں فرمایا کہ تمہیں معلوم نہ ہو تیسرے نے کہا کہ مجھے معلوم ہے پوچھا کتنا حصہ دیا تھا عرض کیا نصف مال پوچھا دیگر ورثہ کون تھے کہا کہ معلوم نہیں فرمایا کہ تمہیں معلوم نہ ہو چوتھے شخص نے کھڑے ہو کر کہا مجھے معلوم ہے کہ دادا کو کتنا مال دیا تھا ان کو پورا مال دیا تھا پوچھا ان کے ساتھ دیگر ورثہ کون تھے؟ کہا معلوم نہیں فرمایا تمہیں معلوم نہ ہو جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے میراث کے اصول وضع کئے تو دادا کو ثلث مال دیا میت کے ایک لڑکے کی موجودگی میں اور ان کو تہائی مال دیا بھائیوں کی موجودگی میں اور ان کو نصف مال دیا ایک بھائی کی موجودگی میں اور ان کو پورا مال دیا جب کوئی دیگر وارث نہ ہو۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۳۴ ... سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دو کیونکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیا تھا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۳۵ ... سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک پوتا انتقال کر گیا تو ورثہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو بلوایا زید بن ثابت میراث کا حساب کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور فرمایا کہ تم ترکہ کو تقسیم کر کے دنیا چاہتے ہو میں تو تقسیم کر کے نہیں لونگا میری زندگی کی قسم میں جانتا ہوں کہ میت کے بھائیوں کے مقابلہ میں میراث کا زیادہ حقدار ہوں۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۳۶ ... زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دادا کو باپ کے قائم مقام سمجھتے تھے۔ عبدالرزاق رواہ عن عطاء

۳۰۶۳۷۔۔۔۔عبید بن نضلہ کہتے ہیں کہ حضرت عمراور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دادااور بھائیوں میں مقاسمہ فرماتے جب تک مقاسمہ سدس سے بہتر ہو یعنی مقاسمہ کی صورت میں مال زیادہ ملے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے دادا پر زیادتی کی ہے جب آپ کے پاس خط پہنچے تو دادا اور بھائیوں میں مقاسمہ کریں جب تک مقاسمہ ثلث سے بہتر ہو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی قول کو اختیار کرلیا۔سعید بن منصور ابن ابی شیبۃ بیھقی

۳۰۶۳۸۔۔۔۔عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے کہ پہلا دادا جو اسلام میں وارث قرار پایا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے پورا ترکہ لینا چاہا میں نے کہا یا امیرالمؤمنین! یہ آپ کے علاوہ بھی درخت ہیں یعنی ان کی اولاد کے بھی اولاد ہے۔ابن ابی شیبۃ

۳۰۶۳۹۔۔۔۔مسروق کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کا حصہ سدس سے نہیں بڑھاتے تھے جب کہ وہ بھائیوں کے ساتھ آئے میں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو دادا کو بھائیوں کے ساتھ ثلث دیا تھا تو پھرانہوں نے بھی ثلث دینا شروع کیا۔ابن ابی شیبۃ

۳۰۶۴۰۔۔۔۔شعبی رحمۃاللہ علیہ کہتے ہیں کہ جوشخص یہ گمان رکھے کہ کسی صحابی نے اخیافی بھائی کو دادا کے ساتھ وارث قرار دیا تو اس نے جھوٹ بولا۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۴۱۔۔۔۔ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کو تین بھائیوں تک بھائی شمار کرکے میراث دیتے جب بھائیوں کی تعداد بڑھ جاتی تو دادا کو ثلث دیتے اگر میت کی بہنیں ہوتیں تو ان کو ان کا حصہ دے کر مابقیہ دادا کو دیتے دادا کی موجودگی میں اخیافی بہن بھائی کو میراث کا حصہ نہیں دیتے تھے اور فرماتے جب حقیقی بہن علاتی بھائی اور دادا کی صورت میں حقیقی بہن کے لئے نصف مابقیہ دادا کے لئے علاتی بھائی محروم۔

رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۴۲۔۔۔۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادا بیٹی اور بہن کے وارث ہونے کی صورت میں مسئلہ چار سے تخریج کرکے بیٹے کو دو حصے دادا کو ایک حصہ اور بہن کو ایک حصہ دیا اگر دو بہنیں ہوتیں تو مسئلہ کی آٹھ سے تخریج کرتے پھر بیٹی کو چار حصے دادا کو دو حصے دونوں بہنوں کو دو حصے ہر ایک کو ایک حصہ اور تین بہنیں ہوں ترکہ کو دس حصوں میں تقسیم فرماتے پانچ حصے بیٹی کو دو حصے دادا کو اور تین حصے بہنوں کو ہر ایک کو ایک حصہ۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۴۳۔۔۔۔ثوری اعمش سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بیوہ ماں بھائی اور دادا کی صورت میں اس طرح فیصلہ فرمایا کہ ترکہ کے چار حصے کرکے ہر ایک کو ایک حصہ دیا اعمش کے علاوہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ ترکہ کو ۲۴ حصوں میں تقسیم کیا ماں کو سدس دیا چار حصے بیوہ کو ربع چھ حصے باقی دادا اور بھائی کو سات سات حصے دیئے۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۴۴۔۔۔۔ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دادا نے حقیقی بہن اور دو علاتی بھائیوں کی صورت میں فیصلہ فرمایا کہ بہن کو نصف مال اور باقی دادا کو دیا علاتی بھائیوں کو کچھ نہیں دیا۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۴۵۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کو جہنم کے جراثیم میں گھسنے کا شوق ہو وہ دادا اور بھائیوں کے درمیان میراث کا فیصلہ کرے۔

عبدالرزاق، سعید بن منصور . بیھقی

۳۰۶۴۶۔۔۔۔عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیتے تھے۔عبدالرزاق، بیھقی

۳۰۶۴۷۔۔۔۔ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کی تعداد چھ ہونے تک بھائیوں کے ساتھ میراث میں شریک کرتے تھے اور ہر ایک کو اپنا حصہ دیتے اور دادا کی وجہ سے اخیافی بہن بھائی کو محروم کرتے اس طرح حقیقی بھائی اور دادا کے ساتھ علاتی بھائی کو میراث کا حصہ نہیں دیتے ولاء کی موجودگی میں دادا کو سدس سے زیادہ نہیں دیتے ہاں میت کے بھائی بہن موجود ہوں اگر میت کی ایک حقیقی بہن دادا اور علاتی بھائی ہو تو حقیقی بہن کو نصف بقیہ مال دادا کو اور علاتی بھائی کے درمیان تقسیم کرتے آدھا آدھا اگر بھائیوں کی تعداد بڑھ جاتی تو دادا کو بھائیوں کے ساتھ میراث میں شریک رکھتے جب تک مقاسمہ سدس سے بہتر رہے جب سدس بہتر ہوتا تو دادا کو سدس دیتے اگر ایک حقیقی بہن دادا علاتی بہن اور بھائی ہوتا تو ترکہ کو دس حصوں میں تقسیم کرتے حقیقی بہن کو پانچ حصے آدھا دادا کو دو حصے علاتی بھائی کو دو حصے علاتی بہن کو ایک حصہ۔

عبدالرزاق، بیھقی

۳۰۶۴۸......شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ زید بن ثابت عثمان بن عفان ابن عباس رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا اس مسئلہ میں دادا ماں اور حقیقی بہن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ بہن کو نصف ماں کو ثلث دادا کو سدس ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہن کو نصف ماں کو سدس دادا کو ثلث عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماں کو ثلث، بہن کو ثلث، دادا کو ثلث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کل ترکہ کو نو حصوں میں تقسیم کر کے ماں کو تین حصے مابقیہ کا دو ثلث دادا کو اور ایک ثلث بہن کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ماں کو ثلث مابقیہ دادا کو بہن محروم ہو گی۔ عبدالرزاق، ورواہ عن ابراهیم بدون قول عثمان وابن عباس

۳۰۶۴۹......ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ماں بہن شوہر اور دادا وارث ہونے کی صورت میں فیصلہ فرمایا کہ مسئلہ آٹھ سے ہوگا بہن کو نصف ۳ شوہر کو نصف ۳ حصے ماں کو ایک حصہ اور دادا کو ایک حصہ دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نو حصے کئے جائیں گے شوہر کو تین حصے بہن کو تین حصے ماں کو دو حصے اور دادا کو ایک حصہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ترکہ کو ۲۷ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا یہی مسئلہ اکدریہ ہے یعنی ام الفروج کہ مسئلہ پہلے نو (۹) سے بنایا پھر تین سے اس کو ضرب دیا تو ستائیس ۲۷ ہو گئے شوہر کے لئے ۹ ماں کے لئے ۶، دادا کے لئے ۸ بہن کے لئے ۴۔

سفيان الثوري في الفرائض عبدالرزاق سعيد بن منصور بيهقي

من لا میراث لہ......یعنی وہ رشتہ دار جن کا میراث میں حصہ نہیں بنتا وہ میراث سے محروم رہتے ہیں، ان کے احکام کا بیان

۳۰۶۵۰......(مسند الصدیق) ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم حمل کو وارث قرار نہیں دیتے تھے۔

رواه دارمی

۳۰۶۵۱......حمید بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا کہ میری تمنا تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پھوپی اور خالہ کی میراث کے حصہ کے متعلق سوال کروں۔ مستدرک حاکم

۳۰۶۵۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھوپی پر تعجب ہے وہ وارث تو بناتی ہیں لیکن خود وارث نہیں بنتی۔

مالک، ابن ابی شیبة، بیهقی

۳۰۶۵۳......ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حمل کو وارث قرار نہیں دیتے تھے۔ ابن ابی شیبة

۳۰۶۵۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمل کو وارث قرار نہیں دیتے تھے۔ ابن ابی شیبة

۳۰۶۵۵......ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا حمل کی میراث کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی اپنی رائے پیش کی حضرت عثمان نے فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کے مال کا وارث نہیں بنانا چاہتے ہیں مگر اسی کو جس کا خرچہ ہو۔ (بیہقی نے روایت کر کے ضعیف قرار دیا)۔

۳۰۶۵۶......حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے فرمایا کہ حمل کو وارث قرار نہیں دیں گے مگر گواہی کی بنیاد پر (بیہقی نے روایت نقل کر کے ضعیف قرار دیا ہے)

۳۰۶۵۷......زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بھانجہ بھانجی پھوپی دادا، بہن، ماموں، پھوپی، خالہ، وارث نہیں ہوں گے۔ رواه سعيد بن منصور

۳۰۶۵۸......عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر قباء پہنچے تاکہ پھوپی اور خالہ کی میراث کے متعلق اللہ تعالیٰ سے حکم معلوم کریں اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ان کے لئے میراث کا حصہ نہیں ہے۔ رواه سعيد بن منصور

من لاوارث لہ.....وہ لوگ جو ورثہ کے بغیر انتقال کر جائیں ان کا ترکہ کہاں خرچ کیا جائے اس کے احکام

۳۰۶۵۹ سعید بن ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہمارے علاقہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا اس کا کوئی رشتہ دار اور ولی نہیں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا اگر ذوی الارحام میں سے کوئی ہے تو اس کو دیا جائے اگر کوئی نہ ہو تو ولا ہوگا اگر وہ بھی نہ ہو تو بیت المال میں جمع کرایا جائے اس لئے وہ دیت برداشت کرتا ہے لھذا وارث بھی ہوگا۔ (کنز العمال میں تو یہ حدیث بغیر حوالہ کے منقول ہے جب کہ سنن بیہقی میں اس کے شواہد موجود ہیں نیز موطاء میں بھی اس کے شواہد ہیں حاشیہ)

۳۰۶۶۰..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قریبی رشتہ داروں پر رد نہیں فرماتے تھے۔ دار قطنی عبدالرزاق

۳۰۶۶۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وردان نامی غلام کھجور کی ٹہنی سے گر پڑا اور انتقال کر گیا اس کی میراث رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو کہ ان کا کوئی قریبی رشتہ دار ہے یا نہیں لوگوں نے بتایا کہ ان کے رشتے دار موجود نہیں تو آپ نے فرمایا ان کا کوئی گاؤں والا تلاش کرکے میراث اس کے حوالہ کردو۔ رواہ الدیلمی

۳۰۶۶۲..... عوسجہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس کا کوئی وارث نہیں تھا سوائے ایک آزاد کردہ غلام کے رسول اللہ ﷺ نے مال اسی کے حوالہ کر دیا۔ (سعید بن منصور مغنی میں ہے کہ عوسجہ فرائض کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرے تو وہ مجہول ہے امام بخاری نے فرمایا کہ اس کی حدیث صحیح نہیں ہے)

۳۰۶۶۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارا تمہاری جان سے زیادہ حقدار نہیں ہوں عرض کیا کیوں نہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ جو کوئی قرض چھوڑ جائے وہ ہمارے ذمہ ہے اور جو کوئی اہل وعیال چھوڑ جائے ان کی کفالت ہمارے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔ رواہ ابن النجار

مانع الارث.....وراثت سے مانع امور کا بیان یعنی جن اسباب کی بناء پر وارث حق میراث سے محروم ہو جاتا ہے

۳۰۶۶۴..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ ہم مشرکین کے وارث ہوں گے نہ وہ ہمارے وارث ہوں گے۔ سفیان ثوری فی الفرائض دارمی

۳۰۶۶۵..... انس بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے جو وارث نہ ہو وہ دوسرے وارث کے حق میں حاجب بھی نہ ہوگا۔ عبدالرزاق، دارمی، سعید بن منصور، بیہقی

۳۰۶۶۶..... شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قاتل مقتول کی میراث میں سے کسی چیز کا حقدار نہیں اگر چہ عمداً قتل کرے یا خطاء۔ ابن ابی شیبۃ، عبدالرزاق، دارمی، عقیلی، بیہقی

۳۰۶۶۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسرے مذاہب والے ہمارے وارث نہ ہوں گے اور نہ ہم ان کے وارث ہوں گے۔

مالک، عبدالرزاق، سعید بن منصور، بیہقی

۳۰۶۶۸..... ابوقلابہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاتل کو میراث

سے محروم کردیا تو اس نے عرض کیا کہ میں نے تو خطاً قتل کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم عمداً قتل کرتے ہم تمہیں قصاصاً قتل کرتے۔
رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۶۹... عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ بنی مدلج کے قتادہ نامی شخص نے اپنے بیٹے کے سر میں تلوار ماری پنڈلی کو لگ گئی اس سے خون بہہ گیا اور انتقال کرگیا سراقہ بن مالک بن جعشم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واقعہ بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماء دید (نامی جگہ پر) میرے لئے ایک سوبیس ۱۲۰ اونٹ تیار کرو یہاں تک میں وہاں پہنچ جاؤں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے ان اونٹوں میں سے تیس حقے اور تیس جذعے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں لیں پھر فرمایا کہ مقتول کا بھائی کہاں ہے تو اس نے کہا میں حاضر ہوں فرمایا کہ یہ اونٹ لے لو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاتل کو میراث کا کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ مالک، شافعی، بیہقی

۳۰۶۷۰... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اشعث بن قیس وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا اپنی ایک یہودیہ پھوپی کی میراث کے سلسلہ میں مسئلہ معلوم کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ مقرات بنت الحارث کی میراث کے متعلق معلوم کرنے آئے ہیں عرض کیا کہ کیا میں ان کا قریب ترین رشتہ دار نہیں ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا جو ہم مذہب ہے وہی اس کے دین پر ہے۔ (دومختلف دین کے حامل ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے)۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۷۱... عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ بنی مدلج کا ایک شخص اپنے بیٹے پر ناراض ہوا اس پر تلوار ماری تو پاؤں پر لگی اس کا خون بہہ جانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا تو وہ شخص اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اپنے نفس کا دشمن کیا تم نے ہی اپنے بیٹے کو قتل کیا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی "لایقاد للابن من ابیہ" کہ بیٹے کے قتل پر باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا میں تجھے قتل کرا دیتا قصاصاً اب اس کی دیت لاؤ تو وہ ایک سوبیس یا تیس اونٹ لے کر آیا آپ نے اس میں سو اونٹ لئے تیس حقے تیس جذعہ اور چالیس ۶ سے نو سال کے درمیان عمر کے سب حاملہ یہ اس مقتول بچہ کے ورثہ کے حوالہ کردیا دوسرے الفاظ میں بھائی کو دیا باپ (قاتل) کو محروم کیا۔ رواہ بیہقی

۳۰۶۷۲... عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عجم میں پیدا ہونے والے بچوں کو وارث نہیں قرار دیتے جب کہ وہ اسلام سے پہلے پیدا ہوئے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

مشرک مسلمان کا وارث نہیں

۳۰۶۷۳... محمد بن عبدالرحمن ثوبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شرک کی حالت میں پیدا ہونے والے بچوں کو وارث نہیں قرار دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۷۴... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آدمی اپنی ماں کے حق میں حاجب بنتا ہے جس طرح ماں نانی کے حق میں حاجب بنتی ہے۔
رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۷۵... ابن مسیب کہتے ہیں کہ زید بن ثابت میت کے باپ کی موجودگی میں دادی کو میراث سے محروم قرار دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۷۶... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس شخص نے بھی کسی کو قتل کیا وہ قاتل مقتول کا وارث نہ ہوگا اگرچہ قاتل کے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہو اگر قاتل مقتول کا والد ہو یا بیٹا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ قاتل وارث نہ ہوگا اور یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ کسی مسلمان کو کافر کے قتل کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۷۷... محمد بن یحییٰ عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جذام سے سنا کہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس کو عدی کہا جاتا تھا کہ انہوں نے ایک عورت کو پتھر مارا جس سے اس کا انتقال ہوگیا تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا اور آپ کو پورا واقعہ بیان

کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی دیت ادا کی جائے وہ قاتل خود اس کا وارث نہ ہوگا۔

کنز العمال میں حوالہ موجود نہیں حافظ ابن حجر نے اصابہ میں کہا ہے اخرجہ البغوی والطبرانی۔

۳۰۶۷۸..... جلاس کہتے ہیں کہ ایک شخص نے پتھر پھینکا اس کی ماں کو لگ گیا اور اس سے انتقال کر گئی تو اس نے ماں کی میراث میں سے اپنا حصہ لینا چاہا اس کے بھائیوں نے کہا میراث میں تیرا کوئی حق نہیں اور مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارا حصہ میراث میں وہی پتھر ہے اور تاوان میں دیت ادا کی اور اس کو میراث میں سے کوئی حصہ نہیں دیا۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۷۹..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مشرک نہ حاجب بنتا ہے نہ وارث اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حاجب تو بنتا ہے وارث نہیں بنتا۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۸۰..... جابر بن زید کہتے ہیں کہ جو شخص بھی عمداً یا خطاء کسی ایسے مرد یا عورت کو قتل کرے جس سے قاتل کو میراث ملتی ہو تو اس کو مقتول کا ترکہ میراث نہیں ملے گی اگر قتل عمداً ہو تو قصاص بھی لازم ہوگا الا یہ کہ اولیاء معاف کر دیں اگر معاف کر دیں تو قاتل کو مقتول کی دیت اور مال میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح جیسے مسلمان قاضیوں نے یہی فیصلہ فرمایا ہے۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۸۱..... حضرت علی فرماتے ہیں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہ ہوگا الا یہ کہ مملوکہ غلام ہو۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۸۲..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی یہودی نصرانی اور مجوسی غلام کو حاجب نہیں کہتے نہ ہی ان کو وارث قرار دیتے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حاجب بھی مانتے اور وارث بھی قرار دیتے۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۸۳..... ابو بشر سدوسی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک قبیلہ کے کچھ لوگوں نے بیان کیا کہ ان کی ایک مسلمان عورت انتقال کر گئی اور ورثہ میں نصرانی ماں ہے اس کی ماں تقسیم میراث سے پہلے مسلمان ہوگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کیا اس عورت کے انتقال کے وقت اس کی ماں نصرانی نہیں تھی؟ لوگوں نے کہا تھی تو فرمایا کہ اس کی ماں کو میراث نہیں ملے گی" پھر پوچھا اس کی بیٹی نے کتنا مال چھوڑا لوگوں نے بتایا تو فرمایا کچھ اس میں اس کو دو لوگوں نے ترکہ میں سے کچھ اس کو دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۸۴..... (مسند اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کل کہاں قیام ہوگا" یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا جب مکہ کے قریب پہنچے تو پوچھا کہ عقیل بن ابی طالب نے ہمارے لئے کوئی قیام کی جگہ چھوڑی ہے پھر فرمایا کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی اس کا سبب یہ ہوا کہ بنی کنانہ قریش سے معاہدہ کیا تھا کہ بنو ہاشم کے خلاف کہ نہ ان کے شادی بیاہ کا تعلق ہوگا نہ ان کو پناہ دیں گے نہ ہی ان سے خرید و فروخت کریں گے۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں خیف اس وادی کا نام ہے۔ العدنی، ابو داؤد، ابن ماجہ

۳۰۶۸۵..... (ایضاً) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ کیا آپ مکہ والے گھر میں قیام فرمائیں گے تو فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی زمین یا مکان چھوڑا ہے عقیل ابو طالب کے وارث ہوئے جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو وارثت میں کچھ بھی نہیں ملا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور ابو طالب کافر تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، دارمی، نسائی ابن خزیمہ، ابو عوانہ، ابن جارود، ابن حبان، دارقطنی، مستدرک

"الکلالہ"

یعنی کسی ایسے شخص کا انتقال ہو جائے جس کے اصول فروع میں سے کوئی زندہ نہ ہو البتہ بھائی بہنیں زندہ ہوں تو ایسے شخص کو میراث کی اصطلاح میں کلالہ کہتے ہیں۔

۳۰۶۸۶ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کسی شخص کا انتقال ہو جائے اور اس کے ورثہ میں نہ والد ہو نہ اولاد تو اس کے ورثہ کلالہ ہوں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے اس قول سے اتفاق نہیں کرتے تھے بعد میں ان کے قول سے اتفاق کیا۔ عبد ابن حمید

۳۰۶۸۷ ..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عمر بن مرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تین مسائل اگر رسول اللہ ﷺ ہم سے بیان کر تے تو وہ میرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا (۱) خلافت کا حق دار کون ہے (۲) کلالہ کے احکام (۳) سود کی تفصیلات عمر نے بیان کی کہ میں نے مرہ سے کہا کلالہ کے بارے میں کس کو شک پیش آسکتا ہے وہ والد اور اولاد کے علاوہ ہیں فرمایا کہ ان کو والد کے بارے میں شک ہوتا تھا۔

عبدالرزاق، طبرانی، ابن ابی شیبہ، عدنی ابن ماجہ، شاشی اور ابوالشیخ فی الفرائض، مستدرک، بیہقی، ضیا مقدسی

۳۰۶۸۸ ..... سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کلالہ کی میراث کس طرح تقسیم ہوگی تو ارشاد فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمادیا ہے پھر آیت تلاوت فرمائی۔ وان کان رجل یورث کلالۃ او امراۃ الایۃ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بات سمجھ میں نہیں آئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ 'الیٰ آخرالایۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سمجھ میں نہیں آیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب تم رسول اللہ ﷺ کو طمینان اور مسرت کی حالت میں دیکھو تو کلالہ کے بارے میں سوال کر لینا۔ (تو انہوں نے سوال کیا) اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا آپ کے والد نے یہ سوال پوچھوایا ہے؟ میرے خیال میں آپ اس مسئلہ کو کبھی سمجھ نہیں پائیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد میں فرمایا کرتے تھے میرے خیال میں، میں اس مسئلہ کو کبھی سمجھ نہیں پاؤں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے متعلق یہی کچھ فرما چکے ہیں۔ ابن راھویہ وابن مردویہ وھو صحیح

۳۰۶۸۹ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے آخری مرتبہ ان سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ بات وہی ہے جو میں نے کہی میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا فرمایا کہ میری رائے ہے کہ کلالہ وہی ہے جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔

عبدالرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبۃ، وابن جریر، وابن المنذر، وابن ابی حاتم، مستدرک، بیہقی

۳۰۶۹۰ ..... سمیط روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ کلالہ والد اور اولاد کے علاوہ ہیں۔ ابن ابی شیبۃ

بیہقی نے روایت کی ان کے الفاظ یہ ہیں، میرے اوپر ایک زمانہ ایسا گذرا مجھے کلالہ کی حقیقت معلوم نہیں تھی کلالہ وہ میت ہے جس کی اولاد اور والد نہ ہوں۔

۳۰۶۹۱ ..... شعبی کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کلالہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں کلالہ کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتا ہوں اگر جواب درست ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر غلط ہو تو میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے میری رائے یہی ہے کہ کلالہ والد اور اولاد کے علاوہ ہیں جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو فرمایا کہ کلالہ اولاد کے علاوہ ہیں ایک روایت میں الفاظ ہیں "من لاولدلہ "جس کی اولاد نہ ہو نیزہ کے زخم لگنے کے بعد فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کی مخالفت کروں اب میری رائے بھی یہی ہے کہ کلالہ والد اور اولاد کے علاوہ ہیں۔ سعید بن منصور، عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، دارمی، ابن جریر، ابن المنذر، بیہقی

۳۰۶۹۲ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کلالہ کی میراث کا مسئلہ معلوم ہونا ملک شام کے بڑے بڑے محلات حاصل ہونے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۰۶۹۳ مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ایک رشتہ دار کے بارے میں پوچھا جو کلالہ کا وارث ہوا تو فرمایا: کلالہ کلالہ اور اپنی داڑھی پکڑلی۔ پھر فرمایا کہ بخدا مجھے اس کا علم ہو جانا پوری روئے زمین کی حکومت ملنے سے زیادہ محبوب ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کلالہ کا مسئلہ پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے آیت سیر ین نہیں سنی جو کلالہ کے حکم کے بارے میں نازل ہوئی تین مرتبہ ان کلمات کو دہرایا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۶۹۴ ابن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب یہ آیت تلاوت فرماتے "اللہ لکم ان تضلوا "تو یہ دعا پڑھتے "اللھم من بینت لہ الکلالۃ فلم یبین لی "۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۹۵ ..... سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا اور کلالہ کی میراث کا مسئلہ ایک ہڈی پر لکھا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا

مانگی شروع کی اے اللہ! اگر اس میں خیر مقدر ہو تو اس کو جاری فرمادے جب نیزہ کا زخم لگا تو اس تحریر کو منگوایا اور مٹا دیا پھر فرمایا کہ میں نے ایک تحریر لکھی تھی دادا اور کلالہ کے بارے میں پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی اب میں چاہتا ہوں تمہیں تمہارے سابقہ موقف کی طرف چھوڑ دوں لوگوں کو معلوم نہ ہوسکا اس تحریر میں کیا بات تھی۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة

میراث ولد المتلاعنین

یعنی شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور یہ دعویٰ کرے یہ بچہ میرے نطفہ سے نہیں ہے اور عورت کا دعویٰ ہو کہ یہ شوہر ہی کے نطفہ سے ہے پھر قاضی دونوں کو قسم دے کر تفریق کرادے تو اس بچے کا نسب اس مرد سے ثابت نہ ہوگا بلکہ اس کو ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا اب یہ کس کا وارث ہوگا یا نہیں اب بچہ کا انتقال ہو جائے تو اس کے مال کا حق دار کون ہوگا اس کی تفصیلات یہاں مذکور ہیں۔

۳۰۶۹۶۔۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس متلاعنہ کے بچے کی میراث کے متعلق فیصلہ کے لئے آئے اس کے باپ کی اولاد میراث کی دعویدار تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سارا مال ماں کو دیدیا اور اسی کو اس بچہ کا عصبہ قرار دیا۔ رواہ بیہقی

۳۰۶۹۷۔۔۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے کہ ملاعنہ کے بیٹے کا عصبہ اس کی ماں ہے اس کے پورے مال کا وارث ہوگی اگر ماں زندہ نہ ہو تو ماں کا عصبہ اس بچہ کا عصبہ ہوگا ولد الزنا کا بھی یہی حکم ہے اور زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ ماں کو ثلث ملے گا باقی بیت المال میں جمع کرادیا جائے گا۔ سعید بن منصور بیہقی

۳۰۶۹۸۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ملاعنہ کے بیٹے کی میراث کا فیصلہ فرمایا ورثہ میں اس کی ماں اور بھائی تھے ماں کو ثلث بھائی کو سدس ماباقیہ انہی دونوں میں ان کے حصہ میراث کے حساب سے رد فرمادیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھائی کے لئے سدس ہے ماباقیہ ماں کے لئے وہی عصبہ ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماں کے لئے ثلث بھائی کے لئے سدس ماباقیہ بیت المال میں جمع کروایا جائے۔ سعید بن منصور بیہقی

میراث الخنثیٰ

جو بچہ اس حالت میں پیدا ہو کہ اس کی دو شرمگاہ ہوں دونوں سے پیشاب کرتا ہو اس کی میراث کا حکم

۳۰۶۹۹ حسن بن کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا خنثیٰ کے معاملہ [illegible] انہوں نے فرمایا۔ پیشاب کا راستہ دیکھو (یعنی مردانہ آلہ سے پیشاب کرتا ہے یا زنانہ سے) اس کے مطابق فیصلہ کرو۔ السنن الکبریٰ بیہقی

۳۰۷۰۰ عبدالجلیل بن عمر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان سے خنثیٰ کے متعلق مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا لوگ نہ بتا سکے تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ مردانہ آلہ سے پیشاب کرے تو وہ لڑکا ہے اور اگر زنانہ پیشاب گاہ سے کرے تو لڑکی ہے۔ رواہ بیہقی

۳۰۷۰۱ شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمدللہ الذی جعل عدونا یسالنا عما نزل بہ من امر دینہ یعنی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمارے دشمنوں کو بھی دینی معاملات میں ہم سے مسائل پوچھنے کی توفیق دی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خنثیٰ کا مسئلہ مجھ سے پوچھا تو میں نے جواب لکھا کہ پیشاب کا راستہ دیکھا جائے اس کی میراث کا فیصلہ [illegible]۔

رواہ سعید بن منصور

۱۱= ذیل المواریث =۱۱

میراث سے متعلق متفرق مسائل

۳۰۷۰۲ ... زید بن وھب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا پھر اس کے اولیاء کو بلایا اور فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے تم اس کے وارث ہوں گے یہ تمہارا وارث نہ ہوگا اگر اس نے کوئی جنایت کی تو تاوان تمہارے ذمہ ہوگا۔ابن ترتال

۳۰۷۰۳ ... حارث اعور کہتے ہیں کہ ایک قوم کشتی میں غرق ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے بعض کو بعض کا وارث قرار دیا۔

سعید بن منصور ومسدد

۳۰۷۰۴ ... عبداللہ بن شداد بن ہاد کہتے ہیں کہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ترکہ بیچا تو دوسو درہم ملے یہ ان کی ماں کو دیدیا اور فرمایا کہ یہ کھاؤ۔ابن سعد

۳۰۷۰۵ ... عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے عمرو بن العاص کو خط لکھا کہ آپ نے مجھ سے خط میں مسئلہ پوچھا تھا کہ ایک قوم اسلام میں داخل ہوگئی اور ایک ہی واقعہ میں انتقال کرگئی تو ان کا مال بیت المال میں جمع کروایا جائے گا دوسرا مسئلہ پوچھا تھا کہ ایک شخص اسلام قبول کرتا ہے قوم کے پاس آتا ہے قوم اس کی دیت برداشت کرتی ہے اس شخص کی ان سے کوئی رشتہ داری نہیں ہے نہ ان کا اس پر کوئی احسان ہے تو اس کی میراث اسی کو دی جائے جس نے اس کی دیت برداشت کی اور اس پر احسان کیا۔رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۰۶ ... بریدۃ الحصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہا یا رسول اللہ! میں نے اپنی ماں کو ایک باندی ہدیہ میں دی تھی اب میری ماں انتقال کرگئی ہے تو ارشاد فرمایا کہ تجھے صدقہ کرنے کا اجر ملا اب وہ باندی میراث کے طور پر تجھے واپس ملے گی۔

عبدالرزاق سعید بن منصور ابن جریر فی تهذیبه

۳۰۷۰۷ ... تمیم داری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ایک شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے اس کے بعد اس کا انتقال ہوجاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص اس کا قریب ترین ولی ہے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔سعید بن منصور، ابن ابی شیبۃ.

احمد، دارمی، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن ابی عاصم، دار قطنی، بغوی، طبرانی، مستدرک ابونعیم، ضیاء مقدسی

۳۰۷۰۸ ... (مسند حاطب بن ابی بلتعہ) سعد بن زرارہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضحاک بن سفیان کو لکھا کہ اشیم الضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت کا وارث بنائے۔رواہ طبرانی

۳۰۷۰۹ ... مغیرہ بن شعبہ ابوثابت بن حزن سے یا ابن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ضحاک بن سفیان کو لکھا کہ اشیم الضبابی کی بیوی کو اس کی دیت کا وارث بنائیں۔(ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا اور کہا کہ خالد بن عبدالرحمن مخزومی نے ابوثابت کی متابعت نہیں کی اور خالد ضعیف ہے)

۳۰۷۱۰ ... (مسند الضحاک بن سفیان کلابی) ابن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیت کا حقدار عصبہ کو سمجھتا ہوں کیونکہ وہی دیت برداشت کرتے ہیں پھر پوچھا کیا تم میں سے کسی نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ ضحاک بن سفیان کلابی نے کہا جس کو نبی کریم ﷺ دیہات کے لئے عامل مقرر فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس خط لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت کا وارث بنایا جائے اس کے شوہر کو خطاً قتل کیا گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو قبول کیا ہے۔

عبدالرزاق سعید بن منصور

۳۰۷۱۱ ... بشیر بن محمد بن عبداللہ زید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید نے اپنا سارا مال صدقہ کرکے رسول اللہ ﷺ کے حوالے

کررہے تھے تو ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ کا جس مال پر گذارا تھا وہ سارا صدقہ کر چکا رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ کو بلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول فرمالیا پھر مال اس کے والد کے حوالہ کردیا۔ رواہ الدیلمی

۳۰۷۱۲ شفیق بن عمرو حمید الاعرج اور عبداللہ بن ابی بکر نے روایت کی کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کہ ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی اور مال نہیں لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے مال ان کو واپس کردیا باپ کے انتقال کے بعد وہ اس کے وارث ہوئے۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۱۳ ابن زبیر کہتے ہیں کہ زمعہ کی موطوءہ باندی تھی لوگ اس باندی پر زنا کی تہمت رکھتے تھے اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میراث تو اسی لڑکے کا حق ہے البتہ اے سودہ آپ سے پردہ کریں کیونکہ یہ اپکا بھائی نہیں۔

عبدالرزاق مسند احمد طحاوی دارقطنی طبرانی مستدرک بیہقی

مطلب یہ ہے کہ نسب میں چونکہ احتیاط اس میں ہے کہ نسب ثابت مانا جائے اس لئے اس لڑکے کو باندی کے آقا سے ثابت نسب قرار دیا اور پردہ کے حکم میں احتیاط اس میں ہے کہ مشکوک سے بھی پردہ کیا جائے اس لیے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہ کو والد کی باندی کے لڑکے سے پردہ کا حکم فرمایا۔

ولدالزنا بے قصور ہے

۳۰۷۱۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے جب یہ کہا جاتا کہ ''ولدالزنا شر الثلاثہ'' یعنی تین برائیوں کا مرکز ہے تو اس قول کو برا مانتی اور کہتی کہ ماں باپ کے گناہ کا بوجھ اس پر نہیں لقولہ تعالیٰ ولاتزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۷۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اولاد زنا کو آزاد کردو اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۷۱۶ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے کہا ابن الزنا پر جنازہ پڑھیں کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے انہوں نے جنازہ نہیں پڑھا اور فرمایا ''ھو شر الثلاثہ'' تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ھو خیر الثلاثہ

رواہ عبدالرزاق

۳۰۷۱۷ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اس آدمی کے بارے میں کہتے ہیں جو کوئی مال صدقہ کرے پھر وہ مال وارثت کے طور پر اس کے پاس واپس آجائے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ لوگ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اس جہت پر خرچ کردیں جس پر پہلے خرچ کیا تھا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۱۸ حسن کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ آپس میں معاہدہ کیا کرتے تھے کہ وہ میرا وارث ہوگا میں تیرا وارث ہوں گا تو ایسی صورت میں معاہدہ کرنے والے کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملتا تھا پھر ورثہ بقیہ مال آپس میں تقسیم کرتے تھے بعد میں اس آیت کی وجہ سے معاہدہ و میراث دینے کا حکم منسوخ ہوگیا۔

و اولوالارحام بعضهم اولى ببعض. رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۱۹ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آدمی معاہدہ کی وجہ سے ایک دوسرے کی میراث کا حقدار قرار پاتے تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک آدمی سے معاہدہ کیا تھا اس کی وجہ سے وارث ہوئے۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۲۰ شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شوہر کو (بیوی) کی دیت کا حقدار قرار دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۲۱ اسماعیل بن عیاش ابن جریج سے وہ عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ہر میراث جو جاہلیت کے زمانہ میں تقسیم ہوچکی ہے وہ تو تقسیم جاہلیت پر رہے گی اور جو میراث زمانہ اسلام تک غیر منقسم رہی وہ اسلامی طریقہ تقسیم پر تقسیم ہوگی۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۲۲ زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سنت متوارثہ یہی ہے کہ ہر میت کا وارث زندہ رشتہ دار ہیں مرنے والے ایک دوسرے کے وارث نہ

ہوں گے۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۷۲۳.....ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس وقت ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمایا تھا اسی مواخات کی بنیاد پر ایک دوسرے کے وارث قرار پائے رشتہ داری کی بنیاد پر میراث تقسیم نہیں ہوتی تھی یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی۔

واولوالارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله تو مواخات کی بجائے رشتہ داری کی بنیاد پر میراث تقسیم ہونے لگی آپ ﷺ نے طلحہ بن عبیداللہ اور ابوایوب خالد بن زید کے درمیان مواخات قائم فرمایا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۷۲۴.....ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کا ایک شخص دوسرے الفاظ میں عبداللہ بن زید انصاری نے اپنا ایک باغ صدقہ کر دیا تھا تو ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی ضرورت کا اظہار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ باغ ان کو دے دیا باپ کے انتقال کے بعد بیٹے اس باغ کے وارث بنے۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۷۲۵.....(مسند علی) حکم شموس سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مقدمہ لے گئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عدالت میں کہ ان کے والد کا انتقال ہوا وہ اور باپ کے آزاد کردہ غلام وارث ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو نصف دیا اور موالی کو نصف دیا۔سعید بن منصور اور ضیاء مقدسی

۳۰۷۲۶.....''ایضاً'' حضرت حسن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ماں شریک بھائی،شوہر،بیوہ دیت کے حقدار نہیں ہوں گے۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۲۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیت کا مال انہی ورثہ میں تقسیم ہوگا جن پر میراث کا مال تقسیم ہوتا ہے۔

سعید بن منصور ضباء مقدسی

۳۰۷۲۸.....(ایضاً) ضحاک فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ ان کے اموال کے پانچویں حصے کے رشتہ دار وارث نہ ہوں۔رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۲۹.....(مسند اسعد بن زرارہ) مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ اسعد بن زرارہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ضحاک بن سفیان کو لکھا اشیم بن انضبابی کی بیوہ کو اس کی دیت کا وارث قرار دے۔

کلام:......(طبرانی حافظ بن حجر نے اطراف میں کہا ہے **هذا غریب جدا لعله عن ابی امامه اسعد بن زرارہ** کیوں کہ اسعد بن زرارہ کا انتقال تو ہجرت کے پہلے سال شوال میں ہو چکا تھا **وقال فی الاصابه هذا وفیه نظر کان فیه اسعد بن زرارہ مصحف والله اعلم والا فیحمل علی انه اسعد بن زرارہ اخر** اور بعض نے اس حدیث کو عبداللہ بن اسعد بن زرارہ سے وہ ان کے والد اسعد بن زرارہ کے طریق سے روایت کیا ہے **فلعله کان فیه ان ابن اسعد وهو عبدالله انتهٰی**)

الکتاب الثانی من حرف الفاء

کتاب الفراسة من قسم الاقوال ویعنی بالفراسة الفراسة الشرعیة بمعنی الخوارق والحکمة بعنی الاستدلال بالشی علی الشیء وفیه علامات محبة الله تعالٰی للعبد.

کتاب الفراسہ کے اندر ایسی باتوں کا بیان ہوگا جن کا تعلق انسانی فہم وفراست سے ہے کہ ایک چیز کو دیکھ کر دوسری باطنی اور مخفی چیزوں کا اندازہ لگا لینا انہی باتوں میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت کی علامتیں بھی بیان ہوں گی۔

۳۰۷۰۳.....ارشاد فرمایا کہ مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے۔بخاری فی التاریخ ترمذی عن ابی سعید الحکیم وسمویه طبرانی عدی فی الکامل عن ابی امامه ابن جریر عن ابن عمر السی المطا لب ۴۸ الا تفاق ۴۲

۳۰۷۳۱۔۔۔ارشاد فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور بصیرت سے دیکھتا ہے اور اللہ کی توفیق سے گفتگو کرتا ہے۔
ابن جریر عن ثوبان۔ ضعیف الجامع ۱۹۲

۳۰۷۳۲۔۔۔ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ لوگوں کو علامات سے پہچان جاتے ہیں (یعنی کس خصلت کا انسان ہے)۔
الحکیم والبزار عن انس رضی اللہ عنہ

۳۰۷۳۳۔۔۔ارشاد فرمایا کہ ہر قوم کی فراست ہے اس کو اس کے اشراف پہچانتے ہیں۔ (مستدرک بروایت ۶۹۰۰ ہے اس کو ضعیف قرار دیا ہے ضعیف الجامع: ۱۹۳۹، کشف الخفاء ۸۰)

۳۰۷۳۴۔۔۔ارشاد فرمایا کہ زمین کی پہچان حاصل کرو اس کے ناموں سے اور ساتھی کی پہچان حاصل کرو دوسرے ساتھی کو دیکھ کر۔ عدی فی الکامل بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیہقی شعب الایمان بروایت ابن مسعود موقوفا ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۱ ضعیف الجامع ۹۲۷۔

۳۰۷۳۵۔۔۔ارشاد فرمایا جب آدمی کسی سیرت اور عمل کو پسند کرتا ہے تو یہ بھی اسی کی طرح ہے۔ طبرانی بروایت عقبہ بن عامر ضعیف ہے الجامع ۱۴۴۴

۳۰۷۳۶۔۔۔ارشاد فرمایا کہ جب کوئی کسی قوم کے پاس آئے وہ اس کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کرے تو یہ اس کے حق میں خوشی کا ذریعہ ہوگا قیامت کے دن یا جس دن وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا اور جب آدمی کسی قوم کے پاس آئے وہ اس کے حق میں ناراضگی کا اظہار کرے تو یہ اس کے حق میں براہوگا قیامت کے روز۔ طبرانی مستدرک، بروایت ضحاک بن قیس

۳۰۷۳۷۔۔۔ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پڑوسی تمہارے اخلاق کی تعریف کریں تو تم اچھے ہو اور جب تمہارا پڑوسی تمہارے اخلاق کی مذمت کرے تو تم برے ہو۔ ابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

۳۰۷۳۸۔۔۔ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے زمین کے لوگوں کی زبان بولتے ہیں جو کچھ آدمی میں خیر اور شر ہو۔
مستدرک۔ بیہقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔۔۔۔مطلب یہ ہے کہ جس انسان کی عادات واخلاق کے اچھے ہونے پر لوگ گواہی دیں تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے اور جس کے عادات واخلاق براہونے کا چرچا ہوجائے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برا ہے۔

۳۰۷۳۹۔۔۔ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پڑوسی گواہی دیں کہ تم نے اچھا برتاؤ کیا تو یقیناً تمہارا برتاؤ اچھا ہوگا اور جب پڑوسی گواہی دیں کہ تم نے برا برتاؤ کیا تو یقیناً تمہارا برتاؤ براہوگا۔ مسند احمد طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بن ماجہ بروایت کلثوم خزاعی

کلام:۔۔۔۔۔۔وقال فی الزوائد حدیث عبداللہ بن مسعود صحیح ورجالہ ثقات۔

۳۰۷۴۰۔۔۔ارشاد فرمایا کہ جنتی وہ شخص ہے کہ جس کے دونوں کان اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اچھی تعریفوں سے بھر دیئے جو وہ لوگوں سے سنتا ہے اور جہنمی وہ شخص ہے جس کے دونوں کان اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی برائیوں سے بھر دیئے ہیں جو وہ لوگوں سے سنتا رہتا ہے۔
ابن بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۷۴۱۔۔۔ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان کی متعلق آدمی خیر کی گواہی دیں (یعنی مرنے کے بعد لوگ کہیں کہ یہ آدمی اچھا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا ایک روایت میں تین آدمیوں کا ایک روایت میں دو آدمیوں کا ذکر ہے۔ احمد، بخاری، نسائی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۷۴۲۔۔۔ارشاد فرمایا جب تم یہ جاننا چاہو کہ اس آدمی کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مرتبہ ہے لوگوں کی رائے اس کے متعلق معلوم کرو۔
ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ ومالک بروایت کعب موقوفا

کلام:۔۔۔۔۔۔مناوی نے فیض میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبداللہ بن سلمہ متروک ہے ضعیف الجامع ۳۰۰۔

۳۰۷۴۳ ارشادفرمایا کہ جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی گناہگار کو دنیا کی مال و دولت عطا فرما رہا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے استدراج ہے۔
مسند احمد، طبرانی، بیهقی شعب الایمان بروایت عقبه بن عامر رضی الله عنه

۳۰۷۴۴ ارشادفرمایا کہ جب تم دیکھو کہ آخرت کے اجر و ثواب کا طلب گار رہو اور اپنے لئے آسانی تلاش کرتے ہو اور جب دنیا کی کوئی چیز طلب کرو اور اپنے اوپر تنگی تلاش کرو سمجھو کہ تم اچھی حالت میں ہو اور جب تم دیکھو کہ آخرت کے طلبگار رہو اور اپنے لئے تنگی تلاش کرو اور امور دنیا کا طلبگار رہو اور آسانی تلاش کرو تو جان لو کہ تم بری حالت میں ہو۔ (ابن المبارک نے اپنی کتاب الزہد میں سعد بن ابی سعید سے مرسلا نقل کی ہے اور ابن عدی نے الکامل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ضعیف الجامع)

۳۰۷۶۵ ارشادفرمایا کہ انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اولاد ان کے مشابہ پیدا ہوں۔ (شیرازی فی الالقاب بروایت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اس میں کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۵۰۲)

۳۰۷۴۶ ارشادفرمایا کہ آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے کہ وہ اپنے باپ کی مشابہ پیدا ہو۔ (مستدرک فی مناقب الشافعی بروایت انس رضی اللہ عنہ اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع ۵۳۰۱)

۳۰۷۴۷ ارشادفرمایا کہ بچے کا شریر ہونا بڑے ہو کر عقلمند ہونے کی دلیل ہے۔ (الحکیم عن عمرو بن معدیکرب ابوموسیٰ المدینی فی امالیہ عن انس اسنی المطالب ۸۰۰ ضعیف الجامع ۳۶۹۷)

۳۰۷۴۸ ارشادفرمایا کہ ہلکی داڑھی آدمی کی سعادت مندی کی علامت ہے۔ (ابن عساکر نے اپنی تاریخ مسند فردوس بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بخاری فی امالیہ طبرانی عدی ابن کامل بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما الاتقاق ۱۲۰۹ اسنی المطالب ۵۳۳)

۳۰۷۴۹ ارشادفرمایا کہ آنکھوں میں بعض زردی مبارک ہونے کی علامت ہے۔ (ابن حبان نے ضعفاء میں نقل کی ہے بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ابن عساکر نے اپنی تاریخ مسند فردوس میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

۳۰۷۵۰ ارشادفرمایا کہ زردی کا ہونا برکت کی علامت ہے۔ خطیب بغدادی

کلام:...... اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع ۵۲۸۸ الضفعاء ۱۲/۲۱۷

۳۰۷۵۱ ارشادفرمایا کہ تمام بھلائی موسم بہار میں ہے۔ ابن بلال بروایت عائشه رضی الله عنها

سعادت مندی کی علامات

۳۰۷۵۲ ارشادفرمایا کہ تین خصلتیں دنیا میں مسلمان کی سعادت مندی کی علامت ہیں۔

(۱) نیک پڑوسی (۲) کشادہ مکان (۳) مناسب سواری۔ مسند احمد، طبرانی مستدرک، بروایت نافع بن عبد الحارث

۳۰۷۵۳ ..... ارشادفرمایا کہ چار چیزیں انسان کی سعادت مندی کی علامت ہیں۔

(۱) نیک بیوی (۲) کشادہ مکان (۳) نیک پڑوسی (۴) مناسب سواری اور چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں (۱) بری عورت (۲) برا پڑوسی (۳) بری سواری (۴) تنگ مکان۔ مستدرک، حلیة الاولیاء، بیهقی، بروایت سعد

۳۰۷۵۴ ..... ارشادفرمایا کہ تین باتیں ابن ادم کے لئے سعادت ہیں اور تین باتین بدبختی کی ہیں سعادت کی باتوں میں ہے نیک بیوی کا میسر ہونا (۲) مناسب سواری کا دستیاب ہونا (۳) کشادہ مکان کا ہونا اور بدبختی کی باتیں ہیں (۱) برامکان (۲) بری سواری (۳) بری عورت۔

الطیالسی بروایت سعید

۳۰۷۵۵ ..... ارشادفرمایا کہ تین باتیں سعادت مندی کی ہیں اور تین باتیں بدبختی کی ہیں سعادت مندی کی باتوں میں سے (۱) نیک بیوی جس کو دیکھنے سے شوہر کو خوشی حاصل ہو شوہر کے غائب ہونے کی صورت میں اس کے مال اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے (۲) سواری کا

جانور جو فرمانبردار اور دوران سفر دوسرے ساتھیوں کے ساتھ چلائے (۳) کشادہ مکان کے اندر سہولیات زیادہ ہوں اور بدبختی کی علامات یہ ہیں (۱) وہ عورت جو شوہر کو دکھ پہنچائے اور زبان درازی کرے گھر سے دور ہونے کی صورت میں عورت پر اور اپنے مال پر اطمینان نہ رہے (۲) سواری جو چلنے میں کمزور اور سست ہو اگر ماریں تو تھکا دے اگر مارنا چھوڑ دیں سفر کے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ نہ چلائے (۳) تنگ گھر جس میں سہولیات نہ ہوں۔ مستدرک بروایت سعد کشف الخفاء ۱۰۴۷

۳۰۷۵۶.....ارشاد فرمایا کہ چار باتیں آدمی کی سعادت مندی کی ہیں (۱) بیوی نیک ہو (۲) اولاد نیک ہو (۳) دوست احباب نیک صالح ہوں (۴) ذریعہ معاش اپنے شہر میں ہو۔ ابن عساکر مسند فردوس بروایت علی رضی اللہ عنہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان بروایت عبداللہ بن حکیم عن امیہ عن جدہ

کلام:.......اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع ۷۵۹ الضعیفہ ۷۵۹، ۱۱۴۸

۳۰۷۵۷..... ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دیکھنا چاہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے تو وہ یہ دیکھے اس کے پاس اللہ تعالیٰ کے احکام کا کیا مقام ہے یعنی احکام خداوندی کو کتنا بجالاتا ہے۔

دارقطنی فی الافراد بروایت انس رضی اللہ عنہ حلیۃ الاولیاء بروایت ابوہریرۃ وبروایت سمرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۷۵۸.....جس کی اصل اچھی ہو اور جائے پیدائش اچھی ہو اس کا ذہن صاف ہوگا۔

ابن نجار بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۵۰ ضعیف الجامع ۵۸۲۰

۳۰۷۵۹..... ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں اس کی محبت فرشتوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتے ہیں اس کا بغض فرشتوں کے دلوں میں اتار دیتے ہیں پھر اس کے بعد لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔

حلیۃ الاولیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع: ۲۹۸ الضعیفہ ۲۲۰۸۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت کا اعلان

۳۰۷۶۰.....ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندہ سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر آسمان پر ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتے ہیں تم سب اس سے محبت کرو تو سارے آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس کے لئے زمین پر قبولیت اتاری جاتی ہے اور جب کسی بندہ سے ناراض ہوتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہوں تو جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے بغض رکھتا ہے اس کے بعد آسمان والوں میں ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے بغض رکھتا ہے تم سب بھی اس سے بغض رکھو تو سارے آسمان والے اس سے بغض رکھتے ہیں پھر اس کے حق میں بغض زمین پر اتار جاتا ہے۔ مسند احمد بروایت ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۷۶۱.....ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو پکار کر کہتے ہیں کہ میں فلاں سے محبت رکھتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں میں نداء کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو تو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس کے لئے زمین پر قبولیت اتاری جاتی ہے۔

بیہقی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۷۶۲..... ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے دل میں نصیحت کرنے والا پیدا فرمادیتے ہیں جو اس کو اچھائی کا حکم کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔ مسند فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.......اس حدیث کلام ہے ضعیف الجامع ۳۳۰ الضعیفہ ۲۱۲۴۔

۳۰۷۶۳ ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو لوگوں میں اس کی محبوبیت پیدا کردی جاتی ہے پوچھا گیا اس کی کیا علامت ہے فرمایا اس کی علامت یہ ہے کہ اس کو اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے پھر اس پر اس کی موت آتی ہے۔

احمد، طبرانی، بروایت ابی عنبہ

۳۰۷۶۴ ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو عمل پر ڈال دیتے ہیں عرض کیا گیا عمل پر کس طرح ڈالا جاتا ہے فرمایا کہ موت سے پہلے اس کو اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے یہاں تک کہ اس کے پڑوسی اس سے راضی ہوتے ہیں۔

احمد، مستدرک عمرو بن حمق

۳۰۷۶۵ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو نیند کی حالت میں اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں (تاکہ وہ اپنے احوال کی اصلاح کرے)۔مسند فردوس بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......اس حدیث پر کلام ہے اسنی المطالب ۱۰۶ ضعیف الجامع ۳۳۲۔

۳۰۷۶۶ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو عمل پر ڈالتے ہیں عرض کیا عمل پر ڈالنے کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ اس کو موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق ہوتی ہے اور اسی پر اس کی موت آتی ہے۔

مسند احمد، ترمذی ابن حبان، مستدرک، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۷۶۷.......ارشادفرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو موت سے پہلے پاک فرماتے ہیں عرض کیا گیا کہ پاکی کا کیا مطلب ہے فرمایا عمل صالح کی اس کو تلقین کی جاتی ہے اسی پر اس کی موت آتی ہے۔طبرانی بروایت ابی امامہ

۳۰۷۶۸.......ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کے لئے اس کے دل کے تالے کھول دیتے ہیں اس میں یقین اور سچائی بھر دیتے ہیں اور اس کے دل کو یقین کا محرف بنا دیتے ہیں سب جس میں وہ چلتا رہتا ہے اس کے دل کو سلیم زبان کو صادق اور اخلاق کو درست بنا دیتے ہیں کان کو حق سننے والا آنکھوں کو حق دیکھنے والا بنا دیتے ہیں۔ابو الشیخ بروایت ابی

کلام:.......اس حدیث پر کلام ضعیف الجامع ۳۳۳ الضعیفہ ۲۲۲۷۔

الاکمال

۳۰۷۶۹.......ارشادفرمایا کہ مسلم کی بددعا، اور اس کی فراست سے بچو۔حلیۃ الاولیا بروایت ثوبان

۳۰۷۷۰.......ہر قوم کی علامتیں ہیں اس قوم کے سردار ہی ان کو پہچانتے ہیں۔مستدرک، بروایت عروہ مرسلا

۳۰۷۷۱.......جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو سات قسم کی خیر کی اس کو توفیق ملتی ہے جو اس نے پہلے کبھی نہیں کی ہوتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر ناراض ہوتے ہیں تو اس پر سات قسم کے شر کے راستے کھول دیتے ہیں جو اس نے اس سے پہلے کبھی اس پر عمل نہیں کیا ہوتا ہے۔

بیہقی فی الزھد بروایت ابی سعید

۳۰۷۷۲.......جب تم میں سے کسی کو دوران گفتگو چھینک آئے تو یہ اس کے حق ہونے کی علامت ہے۔

ابن عدی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الالفاظ ۳۵۲ الموضوعات

۳۰۷۷۳.......عقل کی انتہا یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک محبوب بن جائے اور آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے کہ داڑھی کا خفیف ہونا (عدی نے روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے التنزیہ ۲۰۲ ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۰۷)

۳۰۷۷۴.......ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے زمین میں آدمی کے خیر وشر کے بارے میں بنی آدم کی زبان پر گفتگو فرماتے ہیں۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۷۷۵ ... فرشتے اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں آسمانوں اور تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو زمین میں (نسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیہقی ابوداؤد، طبرانی بروایت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور ھناد نے اتنا اضافہ کیا کہ تم نے کسی بندہ کے حق میں خیر وشر کی گواہی دیدی وہ واجب ہوگئی (یعنی جنت یا جہنم)

۳۰۷۷۶ ... ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! آدمی کے اچھے اور برے ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور فرشتے ہی آدم کی زبان بولتے ہیں۔

مستدرک بیہقی بروایت انس رضی للہ عنہ

۳۰۷۷۷ ... ارشاد فرمایا کہ آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے نیک بیوی کا ملنا سلامتی والا مکان ملنا اور صحیح سواری کا دستیاب ہونا اور آدمی کی بدبختی میں یہ بات داخل ہے کہ بیوی نیک نہ ہو یا مکان صحیح نہ ہو اور سواری مناسب نہ ہو۔ (طبرانی بروایت محمد بن سعد بن عبادہ اپنے والد سے)

۳۰۷۷۸ ... ارشاد فرمایا کہ مسلمان کی سعادت مندی میں سے ہیں گھر کا کشادہ ہونا، پڑوسی کا نیک ہونا، سواری کا مناسب ہونا۔

بیھقی ابن نجار بروایت نافع بن عبدالحارث خزاعی

سعادت مند ہونے کی علامتیں

۳۰۷۷۹ ... ارشاد فرمایا کہ آدمی کی سعادت کی بات یہ ہے کہ (۱) بیوی نیک ہو (۲) اولاد نیک ہو اور (۳) اور ملنے جلنے والے دوست، احباب، نیک صالح ہوں (۴) ذریعہ معاش اپنے شہر میں ہو۔ ابن النجار من الحسن عن علی

۳۰۷۸۰ ... ایک مسلمان کے لئے دنیا میں سعادت کی بات یہ ہے کہ (۱) پڑوسی نیک ہوں (۲) گھر کشادہ ہو (۳) سواری عمدہ ہو۔ (مستدرک بروایت عبداللہ بن حارث خزاعی انصاری مسند احمد طبرانی مستدرک بیہقی بروایت نافع بن عبدالحارث خزاعی وہ سعد سے)

۳۰۷۸۱ ... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم کے لئے سعادت مندی یہ ہے کہ (۱) اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے (۲) اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے ابن ادم کی شقاوت اور بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ناراض رہے اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ چھوڑ دے ابن آدم کی سعادت مندی کی تین علامتیں ہیں اور بدبختی کی تین علامتیں ہیں سعادت مندی کی علامات یہ ہیں (۱) نیک بیوی (۲) عمدہ سواری (۳) کشادہ مکان اور بدبختی کی علامت ہیں (۱) بدخلق بیوی (۲) ناموافق سواری (۳) تنگ مکان (مسند احمد مستدرک بیہقی ابن عساکر بروایت اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے)

۳۰۷۸۲ ... دنیا میں آدمی کی بدبختی کی تین علامات ہیں (۱) گھر کا ناموافق ہونا (۲) بدخلق عورت (۳) نامناسب سواری عرض کیا گیا گھر کے ناموافق ہونے کا کیا مطلب ہے: فرمایا: گھر تنگ ہو پڑوسی شریر ہوں عرض کیا گیا سواری ناموافق ہونے کا کیا مطلب ہے فرمایا اس کی پیٹھ ناہموار ہو اور چلنے میں سست ہو عرض کیا گیا عورت کی برائی کیا ہے؟ فرمایا اس کا بانجھ ہونا اور بداخلاق ہونا۔

طبرانی بروایت اسماء بنت عمیس

۳۰۷۸۳ ... ارشاد فرمایا کہ جس کو حسن صورت حسن اخلاق نیک بیوی اور سخاوت کا مادہ عطاء ہوا اسکو دنیا اور آخرت کی بھلائی مل گئی۔

ابن شاهین بروایت انس رضی الله عنه

۳۰۷۸۴ ... جس کو اللہ تعالیٰ نے وجاہت عطاء فرمائی خوبصورت چہرہ عطاء فرمایا اور اس کو ایسی جگہ رکھا جہاں اس کی شان ظاہر نہ ہو تو وہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ ہے۔ بیھقی ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۰۷۸۶ ... عورت کی برکات میں سے یہ ہیں اس کا نکاح آسانی سے ہو مہر کم ہو اور اولاد جننے والی ہو۔

مسند احمد بروایت عائشه رضی الله عنها الشذره ۴۳۴ ۱۰ المقاصد الحسنه ۱۲۰۵۰

۳۰۷۸۷ ... فرمایا کہ بالوں کی سفیدی پیشانی پر ہو یہ برکت ہے کنپٹی پر ہو تو یہ سخاوت ہے چوٹیوں میں ہو تو شجاعت ہے گدی پر ہو تو نحوست ہے۔

الدیلمی بروایت ابن عمر رضی الله عنه

محبت آسمان سے اتاری جاتی ہے

۳۰۷۸۸ ارشاد فرمایا کہ محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے آسمان سے اتاری جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں اے جبرائیل! تیرا رب فلاں بندہ سے محبت رکھتا ہے تو بھی اس سے محبت کر تو جبرائیل علیہ السلام آسمانوں پہ آواز لگاتے ہیں کہ تمہارا رب فلاں بندہ سے محبت فرماتے ہیں تم بھی اس سے محبت رکھو تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس کی محبت زمین پر اتاری جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بغض رکھتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہوں تم بھی اس سے بغض رکھو تو جبرائیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں کہ تمہارا پروردگار فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہے تم بھی اس سے بغض رکھو تو زمین میں اس کے خلاف بغض و نفرت عام ہو جاتی ہے۔

مسند احمد طبرانی وابن عساکر سعید بن منصور بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۰۷۸۹ فرمایا کہ ہر بندہ کی ایک شہرت ہے اگر نیک ہو تو اس کی نیک نامی زمین میں پھیلا دی جاتی ہے اور اگر برا ہو تو اس کی بدنامی زمین پھیلا دی جاتی ہے۔الحکیم وابوالشیخ بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس حدیث پر کلام کیا گیا ہے ضعیف الجامع ۴۷۳۴۔

۳۰۷۹۰ جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ اس کو معلوم ہو جانے کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مرتبہ ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے کیا اعمال کئے۔حلیۃ الاولیاء بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۷۹۱ قریب ہے کہ تم جان لو کہ اہل جنت و اہل جہنم کون ہیں اس طرح تم میں سے نیک اور بدکون ہیں اچھی تعریف اور برے اوصاف کے ذریعے تم اہل زمین اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایک دوسرے کے حق میں گواہ ہو۔

مسند احمد، ابن ابی شیبۃ، طبرانی، بغوی، حاکم فی الکنی، دارقطنی فی الافراد مستدرک، بیھقی بروایت ابی زھیر الثقفی

۳۰۷۹۲ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں اس کو اپنے میں مشغول فرمادیتے ہیں اس کو بیوی اور بچوں میں مشغول نہیں فرماتے۔

حلیۃ الاولیاء بروایت ابن سعود رضی اللہ عنہ

مطلب یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ عبادات کے لئے فارغ فرمادیتے ہیں بیوی بچوں کے مسائل سے پریشانی میں مبتلا نہیں فرماتے۔

۳۰۷۹۳ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں جب اس سے پوری محبت فرماتے ہیں تو اس کو بچا لیتے ہیں عرض کیا بچانے سے کیا مراد ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کے پاس مال اور اولاد کو نہیں چھوڑتے۔

طبرانی وابن عساکر بروایت ابی عقبہ خولانی تذکرۃ الموضوعات ۱۹۳ ترتیب الموضوعات ۱۰۴۱

۳۰۷۹۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو آزمائش میں مبتلا فرماتے ہیں جب آزمالیتے ہیں تو اس کو بچالیتے ہیں عرض کیا گیا بچانے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ اس کے پاس مال اولاد کو نہیں چھوڑتے۔

طبرانی ابن عساکر ابی عقبہ خولانی

۳۰۷۹۵ ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو موت سے پہلے اس کو عامل بنادیتے ہیں تو عرض کیا گیا عامل بنانے سے کیا مراد ہے تو فرمایا کہ اس کو اعمال صالحہ کی توفیق دیتے ہیں پھر اسی پر موت دیتے ہیں۔

مسند احمد بروایت عمرو بن حمق

۳۰۷۹۶ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس اس کو نیک صفت بنادیتے ہیں پھر فرمایا کہ جانتے ہو کہ نیک صفت بنانے سے کیا مراد ہے کہ اس کی لئے موت سے پہلے اعمال صالحہ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے یہاں تک اس کے پڑوس والے اس کے اخلاق سے

راضی ہوجاتے ہیں۔مسند احمد، طبرانی، مستدرک بروایت عمرو بن حمق

٣٠٧٩٧......ارشادفرمایا بہترین گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی پر معمولی درجہ کی سفیدی ہو اور دائیں ٹانگ میں کوئی سفیدی نہ ہو۔رواہ ابن ماجہ

٣٠٧٩٨......ارشادفرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو نیک صفت بنادیتے ہیں پوچھا گیا کہ نیک صفت سے کیا مراد ہے فرمایا کہ اس کے اخلاق کو پڑوسیوں کے لئے پسندیدہ بنادیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمرو بن الحمق

٣٠٧٩٩......جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہوں پہ دنیا میں سزاء دیدیتے ہیں اور جس بندہ کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی سزاء کو قیامت کے لئے مؤخر فرمادیتے ہیں یہاں تک قیامت کے دن گدھے کی شکل میں آئے گا اور اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ ھناد بروایت حسن مرسلاً

٣٠٨٠٠......جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دنیا میں جلدی سزامل جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہ کے باوجود دنیا میں سزا نہیں ملتی یہاں تک قیامت کے روز اس کو پوری سزا ملے گی۔

ترمذی حسَن غریب مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ عدی ابن کامل بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

٣٠٨٠١......ارشادفرمایا محسن بنو! عرض کیا گیا یہ کیسے معلوم ہوگا کہ میں محسن بن گیا ہوں فرمایا اپنے پڑوسیوں سے پوچھو اگر وہ گواہی دیں کہ آپ اچھا سلوک کرتے ہیں تو آپ محسن ہیں اگر وہ گواہی دیں آپ کا سلوک برا ہے تو آپ برے ہیں۔مستدرک بروایت ابی ھریرۃ

٣٠٨٠٢......خواب کی تعبیر دو اس کے ناموں سے اور اس کے لئے مثال پیش کرو کنیت سے خواب تعبیر آنے سے پہلے آتا رہتا ہے۔

ابن ماجہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......اس حدیث پر کلام ہے۔ضعیف ابن ماجہ وقال فی الزوائد وفی اسنادہ یزید بن اباب رقاشی وھو ضعیف۔

کتاب الفراسۃ من قسم الاعمال

٣٠٨٠٣......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے روایت بیان کی گئی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے اللہ! آپ کے مخلوق سے راضی ہونے کی کیا علامت ہے فرمایا کہ ان کی کھیتی اگنے کے وقت بارش برساتا ہوں اور فصل کٹنے کے وقت بارش روک لیتا ہوں اور ان کے معاملات عقلمند لوگوں کے سپرد کرتا ہوں اور ان کے مال غنیمت سخی لوگوں کے ہاتھ میں دیتا ہوں پھر عرض کیا باری تعالیٰ ناراضگی کے علامات کیا ہیں تو فرمایا فصل پکنے کے وقت بارش برساتا ہوں ظہور کے وقت روک لیتا ہوں اور ان کے امور حکومت کم عقل لوگوں کے سپرد کردیتا ہوں اور مال غنیمت بخیلوں کے حوالہ کردیتا ہوں۔بیھقی خط فی رواۃ مالک

٣٠٨٠٤......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی شخص میں تین باتیں پائی جائیں تو اس کے نیک ہونے میں شک مت کرو۔جب رشتہ دار، پڑوسی اور دوست واحباب اس کی تعریف کرنے لگیں۔رواہ ھناد

٣٠٨٠٥......نعیم بن حماد نے اپنے نسخہ میں کہا کہ ابن مبارک نے عبدالرحمٰن ابن یزید بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! یہ مجھے کیسے معلوم ہوسکے گا کہ میرا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے؟ تو ارشادفرمایا کہ جب دنیا کے اعمال میں تمہیں خوشی محسوس ہو اور آخرت کے اعمال میں تنگی پریشانی محسوس ہو تو سمجھو کہ تم برے حال میں ہو اور جب امور دنیا میں تنگی محسوس ہو اور اعمال آخرت میں خوشی تو سمجھو کہ تم اچھے حال میں ہو۔(منقطع پہلے حدیث ٣٠٧٤٤ میں گذر چکی ہے)

٣٠٨٠٦......ابورزین عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں مؤمن ہوں تو ارشادفرمایا کہ میری

امت کا جو بھی فرد یا اس امت کا جو بھی فرد کوئی نیک عمل کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ نیک عمل ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر نیک بدلہ عطاء فرمانے والے ہیں یا کوئی برا عمل کرے یہ جانتے ہوتے کہ یہ برا عمل ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں تو وہ مؤمن ہے۔ابن جریر ابن عساکر

۳۰۸۰۷ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں جب میں وہ عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں تو ارشاد فرمایا تو نیک نفس انسان بن عرض کیا مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں محسن ہوں؟ تو فرمایا کہ اپنے پڑوس سے پوچھیں اگر وہ گواہی دیں کہ آپ محسن ہیں تو آپ محسن ہیں اگر وہ کہیں آپ برے انسان ہیں تو آپ برے ہیں۔

بیھقی برقم ۳۰۶۷۶

اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت

۳۰۸۰۸ ..... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کو چاہنے اور نہ چاہنے کی کیا علامتیں ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا کہ صبح کس حالت میں کی تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے اس حالت میں صبح کی کہ نیکی کو پسند کرتا ہوں نیک لوگوں کو پسند کرتا ہوں اور نیک کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہوں اگر کوئی نیک کام کروں تو اس پر اچھا بدلہ ملنے کا یقین ہوتا ہے اگر کوئی نیک عمل چھوٹ جائے تو افسوس کرتا ہوں تو ارشاد فرمایا کہ یہی علامات ہیں اللہ تعالیٰ کے چاہنے اور نہ چاہنے کی۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ دوسرا ارادہ فرماتے تو تمہیں اس کی توفیق نہ دیتے۔ پھر اس کی پرواہ نہ ہوتی کہ تم کس وادی میں ہوئے۔

حلیۃ الاولیاء

۳۰۸۰۹ ..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ایک سوار آیا اور اپنا اونٹ ایک طرف بٹھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نو منزلیں طے کر کے آیا ہوں میں نے اپنے اونٹ کو کمزور کر دیا۔ رات بیداری میں گذاری اور دن بھوک اور پیاس میں مجھے دو باتوں نے نیند سے محروم کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ عرض کیا زید الخیل تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلکہ آپ کا نام زید الخیر ہے پوچھیں جو پوچھنا چاہتے ہیں اس لئے بعض مشکل باتیں پہلے پوچھی جا چکی ہیں تو اس نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا کسی بندہ کو چاہنے اور نہ چاہنے کی کیا علامات ہوں گی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے کیا حالات ہیں عرض کیا کہ میں خیر اور اہل خیر سے محبت رکھتا ہوں اور خیر اور نیکی کے کام کرنے والوں سے محبت رکھتا ہوں اگر کسی نیک کام کی توفیق مل جائے تو اللہ تعالیٰ سے ثواب ملنے کا یقین رکھتا ہوں اگر کوئی نیک عمل چھوٹ جائے تو اس پر افسوس کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے چاہنے اور نہ چاہنے کی علامات ہیں اگر اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ تمہارے لئے پسند کرتے تو تمہارے لئے اس کا راستہ آسان کر دیتے پھر اس کی پرواہ نہ فرماتے کہ تم کس وادی میں ہلاک ہو رہے ہو یا کس راستہ پر چل رہے ہو۔ابن عدی فی الکامل وقال منکر ابن عساکر

۳۰۸۱۰ ..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نیک اخلاق والا کیسے بنوں گا؟ ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پڑوسی گواہی دیں کہ تم محسن ہو تو سمجھو لوگ کہ تم نیک اخلاق والے ہو اور جب وہ گواہی دیں کہ تم بد اخلاق ہو تو سمجھو کہ تم بد اخلاق ہو۔ابن عساکر. موجو رقم ۳۰۷۴۷

۳۰۸۱۱ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس میں چار باتیں جمع فرما دیں اس کے لئے دنیا واخرت کی بھلائی جمع فرما دی عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ باتیں کونسی ہیں فرمایا۔ (۱) شکر گزار دل (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) متوسط درجہ کا مکان (۴) نیک بیوی۔ابن النجار النهاية فی غریب الحدیث

الکتاب الثالث من حرف الفاء

کتاب الفتن والاھواء والاختلاف من قسم الاقوال

۲ یہ کتاب فتنے خواہش پرستی اور اخلاقیات کے متعلق احادیث کے بیان میں ہے۔

الفصل الاول ......فی الوصیة عندالفتن

فتنے کے وقت کے متعلق وصیتیں

۳۰۸۱۲..... رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جب زمانہ میں اختلاف پیدا ہوجائے اور خواہشات مختلف ہوجائیں تو تم دیہات میں رہنے والوں کا دین اختیار کرو۔ مسند فردوس بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما الجامع المصنف ۱۳۲ ذخیرة الحفاظ ۱۷۹

دیہاتیوں کا دین اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں سے الگ رہ کر اپنا دین بچانے کی فکر کریں۔

۳۰۸۱۳..... ارشادفرمایا کہ جب تم دیکھو کہ لوگوں کا دین فاسد ہورہا ہے اور امانتداری ختم ہورہی ہے اور آپس میں اس طرح گتھم گتھا ہورہے ہیں ایک دوسرے میں داخل کر کے دکھایا تو اپنے گھر کولازم پکڑلو (یعنی ایسے فتنے کے وقت گھر کے اندر ہو) اور اپنی زبان کی حفاظت کرو جس بات کو شریعت کے موافق پاتے ہو اس پر عمل کرو اور جو بات شریعت کے خلاف ہو اس اجتناب کرو صرف اپنی اصلاح کی فکر کرو عام لوگوں کے معاملات کو چھوڑ دو۔

مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۸۱۴ ارشادفرمایا کہ فتنے تمہارے اوپر اس طرح سایہ کئے ہوئے ہوں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے اس میں سب سے نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو پہاڑوں میں زندگی بسر کرے اور اپنی بکریوں کے دودھ پر گذارا کرے وہ شخص اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر پہاڑی دروں میں زندگی بسر کرے اور اپنی تلوار کی کمائی سے کھائے۔ مستدرک بروایت ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۳۰۸۱۵..... ارشادفرمایا کہ عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جس کو لے کر پہاڑی گھاٹیوں اور وادیوں میں فتنوں سے اپنا دین بچانے کے لئے بھاگیں گے۔ مالک احمد، عبد بن حمید، بخاری ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان بروایت ابی سعید)

۳۰۸۱۶..... ارشادفرمایا اس میں یعنی فتنے کے زمانہ میں اپنی کمانوں کو توڑ دو تانت کو کاٹ دو اور گھر کے اندرونی حصے میں قیام کرو اور اس زمانہ میں آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے بہتر بیٹے (یعنی مقتول) کی طرح بنے رہو۔

ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۳۰۸۱۷..... ارشادفرمایا کہ فتنے کے زمانہ میں گھر کولازم پکڑلو اگرچہ کھانے کے لئے مشک کے علاوہ کچھ بھی نہ ملے۔ ابن لال بروایت ابی طفیل

۳۰۸۱۸..... ارشادفرمایا کہ عنقریب تم امراء کی طرف سے اقرباء پروری دیکھو گے اور ایسے خلاف شرع امور جن کو تم ناپسند کرتے ہو تو تمہارے ذمہ جو حقوق ہیں وہ ادا کرتے رہو اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ بخاری ترمذی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۸۱۹..... ارشادفرمایا کہ عنقریب گروہ بندی اور اختلافات پیدا ہوں گے اگر ایسا ہوجائے تو اپنی تلواریں توڑ دو اور لکڑی کی تلواریں بنالو اور اپنے گھروں میں بیٹھے رہو یہاں تک گناہگار (ظالم) ہاتھ تم تک پہنچ جائے یا طبعی موت آجائے۔ احمد ترمذی، ابن ماجہ بروایت احبان بن صیفی

۳۰۸۲۰..... اور ارشادفرمایا کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا گروہ بندیاں اور اختلافات پیدا ہوں گے جب ایسا ہو تو اپنی تلوار کے دھار کو مارو

یہاں تک ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ یہاں تک کو گنا ہگار (قاتل) ہاتھ تم تک پہنچ جائے یا موت آجائے۔

احمد، ترمذی، بروایت محمد بن سلمہ

فتنے کے متعلق تعلیم

۳۰۸۲۱ ... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا چلنے والا اس میں دوڑ دھوپ کرنے والے سے بہتر ہوگا عرض کیا گیا کہ اگر کوئی مجھے ظلماً قتل کرنے کے لئے میرے گھر میں گھس آئے تو کیا کروں؟ تو فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے مقتول بیٹے کا کردار ادا کرو۔ ابو داؤد بروایت سعد بن ابی وقاص

۳۰۸۲۲ ...... ارشاد فرمایا کہ عنقریب جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے جس نے ان کے الفاظ پر لبیک کہا وہ اس کو جہنم میں داخل کردیگا میں نے کہا یا رسول اللہ! ان کی صفات کیا ہوں گی فرمایا کہ وہ ہماری طرح ہی کے لوگ ہوں گے ہماری ہی زبان بولیں گے میں نے عرض کیا اگر ہم ایسے لوگوں کا زمانہ پائیں تو ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر کا ساتھ دو اگر کوئی برحق جماعت یا امیر نہ ہو تو ان والی تمام جماعتوں سے علیحدگی اختیار کرلو اگر چہ کسی درخت کی جڑ میں پناہ ملے یہاں تک تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔

ابن ماجہ بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۲۳ ... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں بہتر شخص وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو ڈرائے یا وہ دشمن اس کو ڈرائے یا وہ شخص بہتر ہوگا وہ دیہات میں اس طرح زندگی گذارے کہ اللہ تعالیٰ کے جو حقوق اس کے ذمہ ہیں ان کو ادا کرتا رہے۔

مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما طبرانی بروایت ام مالک البھزیہ

۳۰۸۲۴ ... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا اس زمانہ میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا فتنوں میں دوڑ دھوپ کرنے والے سے جو فتنہ کی طرف جھانک کر دیکھے گا فتنہ بھی اس کو جھانک دیکھے گا یعنی وہ فتنہ میں واقع ہوگا جو کوئی فتنہ سے بچنے کے لئے پناہ گاہ پائے یا بچنے کے لئے کوئی غار پالے اسی میں پناہ لے لے۔

مسند احمد بیہقی بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۲۵ ... ارشاد فرمایا کہ فتنہ کے وقت سلامتی کا راستہ گھر میں بیٹھا رہنا ہے۔

مسند فردوس وابو الحسن ابن فضل مقدسی فی الاربعین المسلسلہ بروایت ابی موسیٰ المقاصد الحسنۃ ۵۲۸۷

۳۰۸۲۶ ... ارشاد فرمایا کہ میرے بعد مختلف لشکر بھیجے جائیں گے تم خراسانی کے لشکر میں جانا پھر مرو شہر میں اترنا کیونکہ اس کو ذوالقرنین نے آباد کیا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی وہاں کے باشندوں پر کبھی (عمومی) عذاب نہیں آئے گا۔

مسند احمد، بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۲۷ ... ارشاد فرمایا کہ تمہیں فتنے اس طرح ڈھانپ لیں گے جس طرح اندھیری رات کے ٹکڑے سب سے کامیاب وہ شخص ہوگا جو پہاڑ میں زندگی بسر کرتا ہو بکریوں کا دودھ پیتا ہو یا وہ شخص جو گھوڑے کی لگام تھام کر پہاڑوں پر زندگی گذارتا ہے اور اپنی تلوار کے ذریعہ کمائی کرکے کھاتا ہے۔

مستدرک، بروایت ابی ہریرۃ

تشریح: ...... تلواروں سے کمانے کا مطلب جہاد میں شرکت کرے اور مال غنیمت حاصل کرے۔

۳۰۸۲۸ ...... ارشاد فرمایا کہ قیامت سے قبل ایسے اندھے فتنے ظاہر ہوں گے جیسے سخت اندھیری رات لوگوں کی حالت یہ ہوگی صبح مؤمن ہو تو شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہے صبح کو کافر فتنہ کے زمانہ میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر، کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا فتنہ میں سعی کرنے والے سے اس میں اپنی کمانیں توڑ دو تانت کو کاٹ دو تلواروں کو پتھر سے مارو (یعنی کند کردو) اگر تم میں سے کسی کے گھر میں کوئی ظالم (قاتل) گھس آئے

تو آدم علیہ السلام کے بیٹے (مقتول) کا کردار ادا کرے (یعنی اپنے ہاتھ مسلمان کے خون سے رنگین نہ کرے)۔

احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک بروایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنه

۳۰۸۲۹..... ارشادفرمایا کہ عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے اس میں بیٹھا ہوا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا فتنہ میں حصہ لینے والے سے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر کوئی فتنہ والا مجھے قتل کرنے کے لئے میرے گھر میں گھس آئے تو میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا تم ابن آدم (ھابیل) کی طرح بن جاؤ۔ مسند احمد، ابی داؤد، ترمذی، مستدرک، بروایت سعد

۳۰۸۳۰..... ارشادفرمایا کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا لیٹے ہوئے شخص کا فتنہ بیٹھے ہوئے سے کم ہوگا بیٹھا ہوا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا اس میں واقع ہونے والے سے مگر یہ کہ فتنہ ظاہر ہوتے ہی جس کے پاس (شہر سے باہر) اونٹ ہو وہ اسی کے پاس چلا جائے جس کے پاس بکریاں ہوں تو وہ اپنی بکریوں کے پاس چلا جائے جس کے پاس (گاؤں میں) زمین ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے اور جس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی تلوار اور پتھر سے اس کی دھار توڑ دے پھر بچ جائے اگر بچ سکے **اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت** تین مرتبہ ارشاد فرمایا یعنی اے اللہ میں نے پہنچا دیا۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد بروایت ابی بکرہ رضی اللہ عنه

۳۰۸۳۱..... ارشادفرمایا وہ زمانہ کتنا خطرناک ہوگا جس کا وقت قریب آچکا ہے اس میں لوگوں کو چھانا جائے گا اس میں لوگوں میں سے صرف بھوسہ رہ جائے گا وہ عہد اور امانت کی پاسداری نہ ہوگی اور آپس میں گڈمڈ ہو جائیں گے انگلیوں کو دوسرے کی ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرکے دکھایا عرض کیا اس وقت ہم کیا عمل کریں؟ فرمایا جو باتیں شریعت کے موافق ہوں ان کو قبول کرلو اور جو خلاف شرع ہوں ان سے اجتناب کرو اپنے خاص لوگوں کے اصلاح کی فکر کرو عام لوگوں کی اصلاح کو چھوڑ دو۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۳۰۸۳۲..... ارشادفرمایا اے ابوذر! اگر لوگ اس قدر شدید بھوک میں مبتلاء ہو جائیں کہ اپنے بستر سے مسجد تک آنے کی بھی استطاعت نہ رہے پھر کیا طریقہ اختیار کریگا۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ لوگوں سے سوال کرنے سے بچو اور فرمایا اے ابوذر اگر اس قدر کثرت سے موت واقع ہو کہ گھر ہی قبر بن جائے پھر کیا طریقہ اختیار کرے گا پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ صبر کا راستہ اختیار کرو پھر فرمایا کہ اے ابوذر اگر لوگ آپس میں ایک دوسرے کا اس قدر (ناحق) خون بہائیں کہ خون سے زبت کے پتھر ہی ڈوب جائیں تو کیا راستہ اختیار کرو گے پھر خود ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ اور گھر کا دروازہ بند کرلو عرض کیا کہ اگر اہل فتنہ مجھے نہ چھوڑیں۔ فرمایا کہ انہی کے ساتھ آؤ جس میں سے تم ہو اور انہی کے ساتھ رہو عرض کیا کہ میں اپنا اسلحہ بھی لے لوں تو ارشاد فرمایا کہ پھر تم بھی ان کے ساتھ شریک فتنہ ہو جاؤ گے ہاں اگر تمہیں خوف ہو کہ تلوار کی شعاعیں تمہیں خوف زدہ کر رہی ہیں تو اپنی چادر منہ پر ڈال لو تا کہ قاتل اپنا گناہ اور تمہارا گناہ بھی اپنے سر لے اور جہنم کا مستحق ٹھہرے۔

احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک بروایت ابی ذر رضی اللہ عنه

۳۰۸۳۳..... ارشادفرمایا کہ قریش کا یہ قبیلہ لوگوں کو ہلاک کرے گا عرض کیا اس وقت ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا لوگ اس وقت ان فتنہ کرنے والوں سے دور رہیں۔ مسند احمد، بیھقی، بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنه

الفصل الثانی ..... فی الفتن والھرج

دوسری فصل..... فتنہ اور قتل وقتال کے بیان میں

۳۰۸۳۴..... ارشادفرمایا کہ یہود اکہتر فرقوں میں بٹ گئے ایک فرقہ جنت میں ستر فرقے جہنم میں ہوں گے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ گئے ایک جنت میں اور اکہتر جہنم میں جائیں گے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے محمد کی جان ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ایک

فرقہ جنت میں باقی بہتر جہنم میں پوچھا گیا جنت میں جانے والا فرقہ کون ہوگا ارشاد فرمایا کہ وہ جماعۃ اہل السنۃ والجماعۃ ہے۔

ابن ماجه بروایت عوف بن مالک الجامع المصنف ۱۱۴

۳۰۸۳۵ ... ارشاد فرمایا کہ سن لو تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے وہ بہتر فرقوں بٹ گئے اور یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی بہتر جہنم میں جائیں گے ایک جنت میں وہی جماعت ہے (جو سنت پر قائم ہے) اور میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے کہ خواہشات نفسانی ان کے ساتھ ایسا چپے گی جس طرح کتا اپنے مالک کے ساتھ کھیلتا ہے کوئی رگ یا جوڑ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ خواہش پرستی اس میں داخل ہو جائے گی۔

ابوداؤد بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۳۶ ... ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب جہنم میں ہوں گے سوائے ایک فرقے کے کہ وہ جنتی ہوگا (یعنی اہل السنت والجماعۃ) جماعت ہے۔ **ابن ماجه بروایت انس رضی اللہ عنہ**

۳۰۸۳۷ ... ارشاد فرمایا کہ میری امت پر بعینہ وہی حالات ہوں گے جو بنی اسرائیل کے تھے یہاں تک اگر بنی اسرائیل میں کسی نے علانیہ طور پر اپنی ماں سے بدکاری کی تو میری امت میں بھی ایسا ہی ہوگا بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تو میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب جہنم میں داخل ہوں گے سوائے ایک کے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ فرقہ ناجیہ کونسا ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔
(ترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ترمذی نے کہا ہے۔ ھذا حدیث غریب)

۳۰۸۳۸ ... ارشاد فرمایا کہ یہود اکہتر فرقوں میں بٹ گئے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

ابن عدی بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۳۹ ... ارشاد فرمایا کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں تم سے بعد میں وفات پاؤں گا سن لو میں تم سے پہلے وفات پا جاؤں گا میری بعد مختلف گروہ ہوں گے ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ **احمد بروایت واثلہ بن اسقع**

۳۰۸۴۰ ... ارشاد فرمایا کہ میں اپنے بعد ظاہر ہونے والے سات فتنوں سے تمہیں ڈراتا ہوں:

۱ ... ایک فتنہ مدینہ منورہ میں ظاہر ہوگا۔

۲ ... مکہ میں فتنہ ظاہر ہوگا۔

۳ ... یمن کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

۴ ... ایک فتنہ شام کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

۵ ... مشرق سے ظاہر ہوگا۔

۶ ... مغرب کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

۷ ... بطن شام سے ظاہر ہوگا وہ سفیانی فتنہ ہے۔

مستدرک بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۱۸۹ الضعیفہ ۱۸۲۰

چھ باتوں سے اجتناب کرنا

۳۰۸۴۱ ... ارشاد فرمایا کہ چھ باتوں سے دور رہو:

۱ ... کم عمر لوگوں کی امارت سے۔

۲ ... آپس کی خون ریزی سے۔

۳ ... فیصلہ فروخت کرنے سے۔

۴ قطع رحمی سے۔

۵ ایسے لوگوں سے جو قرآن کریم کو مزامیر بنائیں (یعنی قرآن کو گانے کے انداز میں پڑھیں)۔

۶ زیادہ شرط ٹھہرانے سے۔ طبرانی عن عوف بن مالک کشف الخفاء ۱۶۱

۳۰۸۴۲..... ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر دو باتوں کا خوف ہے کہ تم عیش پرستی اور شہوت پرستی میں مبتلا ہو جاؤ اور نماز اور قرآن کو چھوڑ بیٹھو منافقین قرآن سیکھ لیں پھر قرآن کے ذریعہ اہل علم سے بے جا بحث و مباحثہ کریں۔ طبرانی بروایت عقبہ بن عامر

کلام:..... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع: ۱۹۷ الضعیفہ ۱۷۷۹۔

۳۰۸۴۳..... ایک دفعہ ارشاد فرمایا سبحان اللہ آج رات کس قدر فتنوں کا نزول ہوا اور کتنے خزانوں کے دروازے کھولے گئے حجروں میں سونے والی (یعنی ازواج مطہرات) کو بیدار کر دو بعض دنیا میں لباس پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۰۸۴۴ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ جب تم ملک فارس اور روم کو فتح کرلو گے تو تمہاری کیا کیفیت ہوگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم بجالانے والے ہوں گے پوچھا کیا تمہاری حالت بدل تو نہیں جائے گی؟ کہ تم دنیا جمع کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگو اور آپس میں حسد کرنے لگو ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی کرنے لگو اور ایک دوسرے سے بغض کرنے لگو پھر تم مہاجرین کے گھروں میں گھس بعض کو بعض کی گردن پڑا لدو۔ (یعنی قتل کرنے لگو)۔ مسلم ابن ماجہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۸۴۶..... ارشاد فرمایا کہ جب ابوالعاص کے بیٹوں کی تعداد تیس ہو جائے گی تو وہ اللہ کے بندوں کو غلام مال کو دولت اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو فساد کا ذریعہ بنالیں گے۔ مسند احمد، ابویعلی مستدرک بروایت ابی سفیان مستدرک بروایت ابی ذر

۳۰۸۴۵ فرمایا کہ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ حکم بن ابی العاص کے بیٹے میرے منبر پر چڑھ رہے ہیں جیسے بندر (درخت پر) چڑھتے ہیں۔

مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۴۷..... ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو شروع فرمایا نبوت اور رحمت کے ذریعہ پھر یہ خلافت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت اور اقربا پروری ہوگی پھر امت میں سرکشی ظلم و فساد ہوگا کہ شرمگاہیں شراب اور ریشم کو حلال سمجھا جانے لگے گا منصور اور مرزوق ہوں گے ہمیشہ یہاں تک اللہ عزوجل کے پاس پہنچ جائے۔ الطیالسی بیہقی بروایت ابی عبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہ ایک ساتھ

۳۰۸۴۸..... ارشاد فرمایا کہ فتنے بھیجے جائیں گے اس کے ساتھ نفس پرستی اور صبر بھی بھیجا جائے گا جس نے خواہش کی اتباع کی، اس کا قتل اندھا قتل ہوگا اور جس نے صبر کی اتباع کی اس کا قتل روشن ہوگا (یعنی قتل کا سبب واضح ہوگا)۔ طبرانی بروایت ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع ۱۵۱۴

۳۰۸۴۹ ارشاد فرمایا کہ میرے بعد امراء ہوں گے اگر تم ان کی اطاعت کرو تو تمہیں کفر کی طرف لے جائیں اور اگر طاعت نہ کرو تو تم قتل کر دیں گے آئمہ کفر ہیں اور گمراہی کے رئیس۔ طبرانی بروایت ابی برزہ

کلام:..... اس حدیث کلام ہے ضعیف الجامع ۱۸۴۴ الضعیفہ ۱۴۹۶۔

ھرج کی کثرت کا زمانہ

۳۰۸۵۰ ارشاد فرمایا کہ تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ جہالت بڑھ جائے گی علم اٹھا لیا جائے گا اور ھرج کی کثرت ہوگی صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ھرج کیا ہے؟ فرمایا قتل (وقتال)۔ ترمذی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۳۰۸۵۱ ارشاد فرمایا کہ تمہارے بعد ایک صبر آزما زمانہ آ رہا ہے جو اس میں صبر کر کے حق پر قائم رہے گا اس کو تمہارے پچاس شہیدوں کا ثواب

ملے گا۔ طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۸۵۲..... ارشاد فرمایا کہ عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا جو عرب کا صفایا کردے گا اس لڑائی کے مقتولین جہنم میں جائیں گے اس میں زبان چلانا تلوار سے زیادہ خطرناک ہوگا۔ مسند احمد، ترمذی ابوداؤد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث پر کلام ہے ابوداؤد نے ضعیف قرار دیا ضعیف ابوداؤد ۹۱۸ ضعیف الجامع ۲۰۸۰

۳۰۸۵۳..... ارشاد فرمایا کہ دلوں پر فتنے اس طرح وارد ہوں گے جس طرح چٹائی کی لکڑی یکے بعد دیگرے رکھی جاتی ہے جو ان فتنوں کو قبول کرے اس کے دل پر سیاہ نکتہ نقطہ لگ جائے گا اور دل انکار کرے تو اس پر سفید نقطے ہوں گے اس کا دل بالکل سفید ہو جائے گا سفید پتھر کی طرح اب اس کو فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا جب تک آسمان وزمین قائم رہے دوسرا دل سیاہ مٹیالا ہوگا، ٹیڑھے کوزہ کی طرح نہ اچھائی کو اچھا سمجھے نہ برائی کو برا سمجھے مگر جو کچھ اس کی خواہش نفس قبول کرے۔ مسند احمد، مسلم بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۵۴..... ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو ۶۰ کے شر سے اور لڑکوں کی امارت سے۔ مسند احمد، ابویعلی بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع ۱۴۶۱

۳۰۸۵۵..... ارشاد فرمایا کہ کفر کا سر وہاں سے طلوع ہوگا جہاں شیطان اپنا سینگ طلوع کرتا ہے یعنی مشرق۔ مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۸۵۶..... ارشاد فرمایا کہ فتنہ وہاں سے ظاہر ہوگا جہاں سے شیطان اپنا سینگ ظاہر کرتا ہے یعنی مشرق۔ مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۸۵۷..... ارشاد فرمایا کہ سن لو کہ فتنہ وہاں سے ظاہر ہوگا جہاں شیطان اپنا سینگ ظاہر کرتا ہے۔ بیھقی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۸۵۸..... ارشاد فرمایا کہ کفر کے سر مشرق کی طرف سے فخر وغرور گھوڑوں اور اونٹ والوں میں ہے آواز بلند کرنے والے جانور چرانے والے ہوتے ہیں سکینت ووقار بکری والوں میں ہے۔ مالک، بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۵۹..... ارشاد فرمایا کہ فتنہ یہاں سے ظاہر ہوگا مشرق کی طرف سے گنوار پن سخت دلی جانوروں کے ساتھ ہل چلانے والوں میں ہوگا اور وقار بکری والوں میں۔ مالک وبیھقی بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۰..... ارشاد فرمایا کہ فتنوں کا ظہور یہاں سے ہوگا مشرق کی طرف اشارہ فرمایا گنوار پن کے جانوروں کے ساتھ مشغول رہنے والوں میں ہوگا اور جو ربیعہ کے لوگ اونٹ گائے کے دم پکڑے رہتے ہیں۔ بخاری بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۱..... ارشاد فرمایا کہ یہاں فتنہ کی سرزمین ہے جہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوتا ہے۔ ترمذی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۲..... ارشاد فرمایا کہ میں نے رغبت اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے تین دعائیں کیں دو مجھے عطاء ہوئیں اور ایک رد کردی گئی میں نے درخواست کی دشمن کو ان پر مسلط نہ فرما وہ دعا قبول ہوئی پھر میں نے درخواست کی ان کو طوفان سے (سب کو اکٹھا) ہلاک نہ فرما وہ دعا بھی قبول ہوئی پھر میں نے درخواست کی ان کے آپس میں خون ریزی نہ ہو وہ دعا رد ہوئی۔

احمد ابن ماجہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۳..... ارشاد فرمایا یہ انتہائی رغبت وتوجہ والی نماز تھی میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے میں دعائیں مانگی جو دو قبول ہوئیں اور ایک رد ہوئی:

۱..... ایسے عمومی عذاب سے ہلاک نہ ہوں جس طرح ان سے پہلے امتیں اس طرح ہلاک ہوئیں یہ دعا قبول ہوئی۔

۲..... اور ایسی ظالم قوم مسلط نہ ہو جو ان کو بالکل ختم کردے یہ دعا بھی قبول ہوئی۔

۳..... آپس کی ایسی لڑائی مسلط نہ ہو کہ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں، یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔

طبرانی والضیاء مقدسی بروایت خالد خزاعی مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان والضیاء مقدسی بروایت خباب ابن ارت رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۴..... ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعائیں مانگیں دو قبول ہوئیں ایک رد ہوگئی:

۱..... میں نے درخواست کی میری امت قحط سالی سے تباہ نہ ہو قبول ہوگئی۔

۲..... میری امت طوفان سے ہلاک نہ ہو دعا قبول ہوئی۔

۳.....میری امت کی آپس میں لڑائی نہ ہوتو عار دہوئی۔احمد بروایت سعد

۳۰۸۶۵.....ارشادفرمایا کہ جب زنا کاری عام ہوجائے گی موت کی کثرت ہوگی جب حاکم ظلم کریں گے تو بارش کم ہوجائے گی جب ذمیوں سے معاہدہ کی خلاف ورزی ہوگی تو دشمن غالب آئیں گے۔مسند فردوس بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۸۷ ضعیف الجامع ۵۹۱

پندرہ اوصاف کا تذکرہ

۳۰۸۶۶.....ارشادفرمایا کہ جب میری امت میں پندرہ باتیں پائی جائیں گی توان پر مصیبتیں نازل ہوں گی۔

۱.....جب مال غنیمت کوذاتی دولت سمجھا جائے گا۔

۲.....امانت غنیمت سمجھی جائے گی۔

۳.....زکوٰۃ کوتاوان سمجھا جائے گا۔

۴.....آدمی بیوی کی اطاعت کرے گا۔

۵.....ماں کی نافرمانی کرے گا۔

۶.....دوستوں سے حسن سلوک ہو۔

۷.....باپ سے بے وفائی کرے۔

۸.....مساجد میں بلند آواز سے باتیں کرنے لگیں گے۔

۹.....قوم کارذیل شخص قوم کا سردار ہوگا۔

۱۰.....آدمی کی عزت کی جائے اس کے شر سے بچنے کے لئے۔

۱۱.....شراب پی جانے لگیں۔

۱۲.....مردریشم کالباس استعمال کرنے لگے۔

۱۳.....گانے بجانے کے آلات عام ہوجائیں۔

۱۴.....اس امت کی آخری طبقہ پہلے لوگوں پر ملامت کرنے لگے تواس وقت سرخ آندھی اورخسف ومسخ کا انتظار کرو۔

ترمذی بروایت علی رضی اللہ عنہ

لکڑی کی تلوار بنائی جائے

۳۰۸۶۷.....ارشادفرمایا کہ جب مسلمانوں کے آپس میں فتنہ پھیل جائے تو لکڑی کی تلوار بنالو۔ابن ماجہ بروایت حبان

تشریح:.......مطلب یہ ہے کہ اس فتنہ میں مت گھسو بلکہ کنارہ کش رہو۔

۳۰۸۶۸.....ارشادفرمایا جب تمہارے امراء شریف لوگ ہوں اور مالدار سخی ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشورہ سے طے ہونے لگیں تو زمین کی پشت باطن سے بہتر ہے(یعنی زندگی بہتر ہے)

اور جب تمہارے امراء تمہارے شریر لوگ ہوں گے اور مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کو سپرد ہوں تو تمہارے لیے زمین کا پیٹ پیٹھ سے بہتر ہے(یعنی موت بہتر ہے)۔ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۹.....ارشادفرمایا کہ جب میری امت عیش پرستی کی زندگی گذارے گی اور روم اور فارس کے شہزادے ان کے خادم بنیں گے تو شریروں کو

نیک لوگوں پرغلبہ حاصل ہوگا۔ترمذی بروایت ابی هريرة

کلام:......ذخیرۃ الالفاظ ۴۲۵

۳۰۸۷۰......ارشادفرمایا کہ جب میری امت کے آپس میں ایک دفعہ تلوار چل جائے گی تو قیامت تک نہیں رکے گی۔

ترمذی بروایت ثوبان رضی الله عنه

۳۰۸۷۱......تلوار کے ساتھ کوئی وبانہیں ٹڈی کے ساتھ کوئی نجات کا راستہ نہیں۔ابن صصری فی اماليه عن براء ضعیف الجامع ۶۳۱۵

۳۰۸۷۲......فرمایا تمہیں سب سے زیادہ مشکل میں ڈالنے والے رومی ہوں گے ان کی ہلاکت قیامت کے ساتھ ہوگی۔

مسند احمد بروایت مستورد

۳۰۸۷۳......ارشادفرمایا کہ لوگ دین میں فوج کی شکل میں داخل ہوئے عنقریب فوج کی شکل میں نکلیں گے۔

مسند احمد بروایت جابر ضعیف جامع ۶۲۷۱

۳۰۸۷۴......اپنے گھر کو لازم پکڑلو۔طبرانی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۳۰۸۷۵......فرمایا غوطہ شہر میں خون ریزی کے دن مسلمانوں کا خیمہ شہر کے ایک جانب جس کو دمشق کہا جاتا ہے مسلمانوں کے بہترین شہروں میں سے ہے۔ابوداؤد بروایت ابوالدرداء

۳۰۸۷۶......ارشادفرمایا کہ میری امت کی ہلاکت ایک دوسرے کے ساتھ خون ریزی میں ہے۔دارقطنی فی الافراد عن اجل

کلام:......اس حدیث پرکلام ضعیف الجامع ۱۸۸۷

۳۰۸۷۷......ارشادفرمایا میرے بعد اہل بیت کے متعلق تمہاری آزمائش ہوگی۔طبرانی بروایت خالد بن عرفطه ضعیف الجامع ۲۰۳۷

۳۰۸۷۸......ارشادفرمایا کہ تم میرے بعد (حکام کی طرف سے) اقربا پروری دیکھو گے تو تم صبر سے کام لو یہاں تک کل قیامت کے دن مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو۔احمد، ترمذی، بیهقی، نسائی بروایت اسید بن حضیر مسند احمد، بیهقی بروایت انس رضی الله عنه

۳۰۸۷۹......ارشادفرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر کا سفر کرے گا انہوں نے اپنے لئے جنت واجب کروالی اور میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر (روم) پر حملہ کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادیں گے۔بخاری عن ام حرام بنت ملحان

۳۰۸۸۰......اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنوں کے ظہور سے پہلے پہلے اعمال صالحہ انجام دو کیونکہ اس زمانہ میں بعض صبح مومن ہوں گے تو شام کو کافر اور شام کو مومن تو صبح کو کافر تم میں بعض اپنے ایمان کو دنیا کے تھوڑے سے سامان کے عوض فروخت کردیں گے۔

احمد مسلم ترمذی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۰۸۸۱......ارشادفرمایا کہ چھ باتوں سے پہلے اعمال صالحہ انجام دے لو:

۱......کم عقل لوگوں کی امارت سے پہلے۔

۲......علامات قیامت کے بکثرت ظاہر ہونے سے پہلے۔

۳......فیصلے فروخت ہونے سے۔

۴......مسلمان کا خون ارزاں ہونے سے پہلے۔

۵......قطع رحمی سے پہلے۔

۶......اور قرآن کریم کو گانے کے طرز پر پڑھے جانے سے پہلے انہیں نماز کے لئے آگے کیا جائے گا ان کے ترنم کی وجہ سے اگرچہ علم کے اعتبار سے کم مرتبہ کا ہو۔طبرانی بروایت عابس الغفاری

۳۰۸۸۱......فتنے ظاہر ہوں گے اس میں ہاتھ اور زبان سے تغیر نہیں ہوسکتا۔رسته فی الایمان بروایت علی قیل ضعیف الجامع ۲۴۷۶

۳۰۸۸۳..... عنقریب ایسے فتنے ظاہر ہوں گے کہ جس میں لوگ صبح مؤمن ہوتو شام کو کافر ہوں گے مگر جن کو اللہ تعالیٰ علم کی بدولت بچالیں۔
طبرانی بروایت ابی امامه

کلام:..... اس حدیث پر کلام ہے ابن ماجہ نے ضعیف قرار دیا ہے ۸۵۷ وضعیف الجامع ۳۲۵۸۔

۳۰۸۸۴..... فرمایا عنقریب اندھے بہرے اور گونگے فتنے ظاہر ہوں گے جس نے بھی اس کی طرف جھانک کر دیکھا وہ اس میں واقع ہو جائے گا اس فتنہ میں زبان چلانا تلوار چلانے کی طرح خطرناک ہے۔ ابو داؤد بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

کلام:..... اس حدیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے ضعیف ابوداؤد ۹۱۷ ضعیف الجامع ۳۲۵۷۔

۳۰۸۸۵..... عنقریب حوادثات، فتنے، گروہ بندی اور اختلافات ظاہر ہوں گے (اگر فتنہ سے بچنے کی صورت نہ ہو) تو مقتول ہو قاتل نہ ہو
مستدرک بروایت خالد بن عرفطه

تین چیزوں کی قدر

۳۰۸۸۶..... ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں تین چیزیں سب سے زیادہ معزز ہوں گی (۱) حلال درہم (۲) غمخوار بھائی جس سے انسیت حاصل ہو سکے (۳) ایسا علم جس پر عمل ہو سکے۔ طبرانی فی الاوسط حلیة الاولیاء بروایت حذیفه

کلام:..... اس حدیث کلام ہے ضعیف الجامع ۳۲۹۶ المتناھیہ ۱۲۰۲

۳۰۸۸۷..... عنقریب مذراء کے مقام پر کچھ لوگوں کو قتل کیا جائے گا ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور آسمان والے ناراض ہوں گے۔
یعقوب بن سفیان فی تاریخه وابن عساکر بروایت عائشه ضعیف الجامع ۳۲۹۰

۳۰۸۸۸..... فرمایا عنقریب مصر میں بنی امیہ اخنس کا ایک شخص ہوگا اس کو پہلی حکومت ملے گی پھر لوگ اس پر غالب آجائیں گے یا اس سے حکومت چھین لی جائے گی پس وہ روم بھاگ جائے گا ان کو اسکندریہ لے آئے گا وہاں اہل اسلام سے قتال کرے گا یہ پہلی خونریزی ہوگی۔
الرویانی وابن عساکر بروایت ابی داؤد ضعیف الجامع ۳۳۰۱

۳۰۸۸۹..... فرمایا میرے بعد چند حکام ہوں گے جو حکومت کے لئے ایک دوسرے سے لڑیں گے۔ طبرانی بروایت عمار

کلام:..... اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع ۳۳۰۳

۳۰۸۹۰..... فرمایا فتنے کے زمانہ میں عبادت ایسی ہے جیسا کہ ہجرت کرکے (مدینہ منورہ) میرے پاس آنا۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجه بروایت معقل بن یسار

۳۰۸۹۱..... ارشاد فرمایا کہ فتنہ سویا ہوا ہے اس پر لعنت ہو جو اس کو جگائے۔ الرافعی بروایت انس رضی اللہ عنه اسنی المطالب

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۰۲۲

۳۰۸۹۲..... فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب امراء تم پر ظلم کریں گے۔ طبرانی بروایت عبداللہ بن بسر ذخیرہ الالفاظ ۴۲۰۷

کلام:..... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع ۴۲۸۹

۳۰۸۹۳..... میرے بعد میری امت کو فتنے ڈھانپ لیں گے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے آدمی اس میں صبح مؤمن ہو تو شام کو کافر ہوگا اور شام مؤمن ہو تو صبح کافر ہوگا اپنے دین کو دنیا کے چند ٹکوں کی خاطر فروخت کر دیں گے۔ مستدرک بروایت ابن عمر

۳۰۸۹۴..... فرمایا کہ اگر تمہیں ان حالات کا علم ہو جائے جو مجھے ہے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے نفاق ظاہر ہوں گے امانت اٹھالی جائے گی رحمت روک لی جائے گی امانت دار پر تہمت لگائی جائے گی اور خائن پر اعتماد کیا جائے گا تم پر فتنے نازل ہوں گے سیاہ اونٹ کی طرح فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ مستدرک بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۳۰۸۹۵ ..... فرمایا اگر تمہیں (ان فتنوں کا) علم ہو جائے جن کا مجھے ہے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

مسند احمد، بیھقی، ترمذی، ابن ماجہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ذخیرۃ الالفاظ ۴۵۹۶

۳۰۸۹۶ ..... فرمایا اگر تمہیں (ان فتنوں کا) علم ہو جائے جو مجھے ہے تو تم کم ہنستے زیادہ روتے اور کھانا پینا تمہیں اچھا نہ لگتا۔

مستدرک بروایت ابی ذر

کلام: ..... اس حدیث پر کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۴۸۱۶

کم ہنسو زیادہ روؤ

۳۰۸۹۷ ..... اور فرمایا کہ اگر تمہیں علم ہو جاتا جن کا مجھے علم ہے تو تم کم ہنستے زیادہ روتے اور پہاڑی گھاٹیوں کی طرف نکل جاتے اللہ تعالیٰ کی پناہ کی تلاش میں تمہیں معلوم نہ ہوتا کہ نجات پاؤ گے یا ہلاک ہو جاؤ گے۔ طبرانی مستدرک ابن ماجہ بروایت ابی الدرداء

کلام: ..... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع ۴۸۱۴۔

۳۰۸۹۸ ..... ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے گھروں کے درمیان فتنوں کے اترنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے اترنے کی جگہ۔

مسند احمد، بیھقی بروایت اسامہ

۳۰۸۹۹ ..... ارشاد فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند کم عمر لڑکوں کے ہاتھ ہوگی۔ مسند احمد، بخاری بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۰۰ ..... ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہو عرب کے لئے اس شر سے جس کا زمانہ قریب آ چکا ہے وہ نجات پا جائے گا وہ جو اپنے ہاتھ کو روک لے۔

ابو داؤد مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۰۱ ..... ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف مت لوٹو کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

احمد بیھقی، ابن ماجہ، نسائی بروایت جریر، احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ، نسائی بروایت ابی بکر، بخاری، ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۰۹۰۲ ..... ارشاد فرمایا کہ فتنہ سے بچو کیونکہ اس میں زبان چلانا ایسا ہے جسے تلوار چلانا۔

ابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما ضعیف الجامع ۲۲۰۵

۳۰۹۰۳ ..... فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے قتل کافی ہے۔ احمد، طبرانی بروایت سعید بن زید

۳۰۹۰۴ ..... فرمایا تیس سال تو خلافت نبوت کے طریقہ پر ہوگی۔ اس کے بعد تیس سال خلافت وحکومت ہوگی پھر انیس سال بادشاہت ہوگی اس کے بعد کوئی خبر نہیں۔ یعقوب بن سفیان فی تاریخہ عن معاذ

۳۰۹۰۵ ..... فرمایا عنقریب کانیں ہوں گی اس میں شریر لوگ حاضر ہوں گے۔ مسند احمد بروایت رجل من بنی سلیم

۳۰۹۰۶ ..... ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ پولیس والے ہوں گے جو صبح وشام اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی میں ہوں گے تم ان کی جماعت میں سے مت بنو۔ طبرانی بروایت ابی امامہ

۳۰۹۰۷ ..... ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کچھ سلاطین ہوں گے فتنے ان کے دروازے پر ہوں گے کسی کو دنیا کی کوئی چیز نہیں دیں گے مگر یہ کہ اسی کے برابر دین لے لیں گے۔ طبرانی مستدرک، بروایت عبد اللہ بن الحارث بن جزء

کلام: ..... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع: ۳۳۰۶

تشریح: ..... مطلب یہ ہے کہ ان بادشاہوں کی عادت ہوگی انہی لوگوں کو مال دیں گے جو ان کے خلاف شرع امور اور ظلم وستم کی تعریف کریں۔

۳۰۹۰۸...... فرمایا قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ قاتل کو پتہ نہ ہوگا کہ کسی مسلمان کو ناحق کیوں قتل کر رہا ہے اور مقتول کو پتہ نہ ہوگا کہ کس جرم میں قتل ہو رہا ہے۔ مسلم بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۰۹۰۹...... فرمایا کہ قیامت سے پہلے قتل وقتال ہوگا کافروں کے ساتھ قتال نہیں بلکہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک آدمی اپنے بھائی سے ملے گا اسکو قتل کردے گا اس زمانہ کے لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی اس کے بعد ایسے کم حیثیت کے لوگ آئیں گے ان میں سے اکثروں کا خیال ہوگا کہ وہ بھی کسی مرتبہ پر ہیں حالانکہ وہ کسی مرتبہ پر نہیں ہوں گے۔

مسند احمد مسلم بروایت ابی موسی

خلافت کا زمانہ

۳۰۹۱۰...... ارشادفرمایا کہ اسلام کی چکی ۳۵/۳۶/۳۷ سال تک چلے گی پھر اگر ہلاک ہو گئے تو راستہ ہلاک ہونے والوں کا ہے اگر دین (اصلی شکل میں) باقی رہا تو ستر سال تک باقی رہے گا۔ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۳۰۹۱۱...... ارشادفرمایا: فتنۃ الاحلاس (یعنی ہر ایک کو گھیرنے والا فتنہ) اس میں فرار اور قتال ہوگا پھر فتنہ سراء ہوگا جس کا دھواں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے پاؤں کے نیچے سے نکلے گا لوگ سمجھیں گے کہ اس کا تعلق مجھ سے ہے حالانکہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا اس لئے کہ میرے تعلق والے تو وہی ہیں جو تقوی والے ہیں پھر لوگ ایک ایسے شخص پر صلاح کرلیں گے گویا کہ اس کے سرین پسلی کے اوپر ہے پھر فتنہ دھما کہ ہوگا وہ میری امت میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا مگر ایک تیر ضرور مارے گا جب کہا جائے کہ فتنہ تھم گیا فرو ہو گیا تو اس وقت لوگ صبح کو مومن ہونگے تو شام کو کافر ہوں گے یہاں تک لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے ایک خالص مؤمنین کی جس میں نفاق کا دخل نہ ہوگا دوسرا منافقین ان میں ایمان کا شائبہ بھی نہ ہوگا جب وہ وقت پہنچ جائے تو دجال کا انتظار کرو اسی دن یا دوسرے دن۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۳۰۹۱۲...... ارشادفرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایک درہم دینار نہ نکال سکو گے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر کیا ہوا معاہدہ توڑا جائے گا اللہ تعالیٰ ذمیوں کے دلوں کو سخت کردیں گے وہ اپنے اموال کو روک کر رکھیں گے۔ بیهقی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۰۹۱۳...... ارشادفرمایا کہ عراق سے اس کا درہم اور قفیز روک لیا جائے گا شام سے اس کی مد اور دینار روک لیا جائے گا مصر سے اس کا اردب اور دینار روک لیا جائے گا تم وہیں لوٹ جاؤ گے جہاں سے ابتداء کی تھی تم وہیں لوٹ جاؤ گے جہاں سے تم نے ابتداء کی تھی۔

مسند احمد سلمه، ابوداؤد بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۰۹۱۴...... ارشادفرمایا کہ ہر چیز میں (ایک مدت کے بعد) کمی آتی ہے مگر شر (برائی) اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ طبرانی بروایت ابی الدرداء

۳۰۹۱۵...... ارشادفرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کو مال کے بارے میں کوئی پرواہ نہ ہوگی کہ مال کہاں سے آرہا ہے حلال طریقہ سے یا حرام سے۔ نسائی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۰۹۱۶...... ارشادفرمایا کہ عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ (کافر) قومیں ہر طرف سے تمہارے خلاف اکٹھی ہوں گی جیسے کہ کھانے والے برتن کے گرد جمع ہوتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت مسلمانوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہوگا فرمایا نہیں بلکہ تمہاری حیثیت سیلاب کے جھاگ کی طرح ہوگی تمہارے دلوں میں بزدلی چھائی ہوئی ہوگی دنیا سے محبت کرنے اور موت سے گھبرانے کی وجہ سے۔

مسند احمد ابوداؤد، بروایت ثوبان رضی الله عنه

۳۰۹۱۷...... ارشادفرمایا کہ تمہارے پاس تباہ کن آفات آئیں گی اس میں بعض فتنے بالکل واضح ہوں گے۔

طبرانی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:......اس میں کلام ہے ضعیف الجامع ۸۴۔

۳۰۹۱۸......میں (حوض کوثر پر) کھڑا ہوں ایک جماعت کا وہاں سے گذر ہوا یہاں تک میں نے ان کو پہچان لیا (کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں) اچانک ایک شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہوا ان کو ہنکار کرلے جارہا ہے میں نے پوچھا کہاں جواب دیا جہنم میں میں نے پوچھا ان کا قصور کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ آپ کے بعد مرتد ہوگئے تھے میں نہیں سمجھتا کہ ان کو عذاب سے چھٹکارا حاصل ہوگا مگر بغیر چرواہے اونٹ چرنے کے مثل۔ بخاری بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۱۹......ارشادفرمایا کہ یہ امت اگلی امتوں کا کوئی طریقہ نہیں چھوڑے گی یہاں تک اس کا ضرور اتباع کرے گی۔

طبرانی فی الاوسط عن المستورد

۳۰۹۲۰......(ایک دفعہ لوگوں کے معجزہ کے مطالبہ پر) ارشادفرمایا سبحان اللہ یہ تو ایسا ہی مطالبہ ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا: اجعل لنا الھا کمالھم الھتہ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور اگلی امتوں کے راستہ پر چلوگے۔ ترمذی بروایت ابی واقد

۳۰۹۲۱......ارشادفرمایا کہ میرے بعد (حکام کی طرف سے) اقرباء پروری ہوگی اور ناپسندیدہ باتیں ظاہر ہوں گی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ایسے موقع پر ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ ارشادفرمایا تمہارے ذمہ جو حقوق ہیں ان کو ادا کرتے رہو اور تمہارے حقوق جو ان کے ذمہ ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ احمد بیھقی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۲۲......ارشادفرمایا کہ فتنہ فساد کے زمانہ میں عبادت میں مشغول ہونا ایسا (باعث اجر) ہے جیسا کہ میری طرف ہجرت کرکے آنا۔

طبرانی بروایت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

۳۰۹۲۳......ارشادفرمایا کہ تم اگلی امتوں کا ضرور اتباع کروگے بالشت بالشت کے ساتھ ذراع ذراع کے ساتھ حتیٰ کہ گروہ (گمراہی میں) گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی داخل ہوں گے عرض کیا یہود ونصاری مراد ہیں تو ارشادفرمایا اس کے علاوہ اور کون؟

مسند احمد، بیھقی؛ ابن ماجہ بروایت ابی سعید، مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۲۴......ارشادفرمایا کہ تم ضرور اگلی امتوں کا اتباع کروگے قدم بقدم ہاتھ در ہاتھ حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی (گمراہی میں) گوہ کے سوراخ میں داخل ہوتو تم بھی داخل ہوگے حتیٰ کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کے ساتھ پچھلے راستہ سے ہمبستری کی تو تم بھی ایسا کروگے۔

مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۰۹۲۵......ارشادفرمایا کہ میرے بعد میری امت کو فتنے ڈھانپ لیں گے اس میں آدمی کا دل اس طرح مردہ ہوجائے گا جس طرح اس کا جسم مردہ ہوتا ہے۔ نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......اس حدیث پر کلام ہے۔ ضعیف الجامع: ۴۶۵۴

۳۰۹۲۶......ارشادفرمایا کہ میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو ریشم شراب اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے کچھ لوگ ایک جھنڈے تلے اتریں گے ان کے جانور شام کے وقت ان کے پاس چرتے ہوں گے ان کے پاس ایک شخص اپنی ضرورت لے کر آئے گا تو وہ اس سے کہیں گے کل صبح آنا رات کو ہی اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل فرمائیں گے جھنڈا انہی پر گرے گا اور ان میں سے بعض کے چہروں کو مسخ فرمادیں گے بندر اور خنزیر کی شکل میں قیامت کے دن تک۔ بخاری ابوداؤد بروایت ابی عامر وابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ

۳۰۹۲۷......ارشادفرمایا کہ ارے تمہارا ناس ہو میرے بعد کفر کی طرف مت لوٹو کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

بیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۹۲۸......ارشادفرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف مت لوٹنا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو: آدمی کو باپ کے جرم کی وجہ سے یا بھائی کے جرم

کی وجہ سے سزانہیں دی جائے گی۔نسائي بروایت ابن عمر رضي الله عنه المعلقة: ۲۲۵

۳۰۹۲۹ ... ارشادفرمایا کہ یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا یہاں تک بارہ خلفاء گذرجائیں گے خلافت پرامت کا اجماع ہوگا سب کا تعلق خاندان قریش سے ہوگا اس کے بعد فتنہ پھیل جائے گا۔

احمد. بيهقي، ابو داؤد، نسائي بروايت جابر بن سمره رضي الله عنه

۳۰۹۳۰ ارشادفرمایا کہ زمانہ قریب ہوتا جارہا ہے علم اٹھالیا جائے گا بخل دلوں میں پیدا ہوگا جہالت عام ہوگی فتنے ظاہر ہوں گے قتل عام ہوگا۔

بخاري بروايت ابي هريره رضي الله عنه

مکہ اور مدینہ کے درمیان لشکر کا دھنسنا

۳۰۹۳۲ ... ارشادفرمایا کہ ایک خلیفہ کے موت کے وقت اختلافات پیدا ہوں گے اہل مدینہ میں سے ایک شخص بھاگتا ہوا مکہ مکرمہ کی طرف نکلے گا تو اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اوراس کونکالیں گے اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے رکن حجراسود بیت اللہ اور مقام ابراھیم کے درمیان پھر شامیوں کا ایک لشکر اس کے پاس بھیجا جائے گا مکہ ومدینہ کے درمیان مقام بیداء پر وہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا جب لوگ اس واقعہ کو دیکھیں گے تو ملک شام کے ابدال اور اہل عراق کی ایک جماعت اس کے پاس آئیں گے اور حجر اسود اور مقام ابراھیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت ہوں گے پھر قریش کا ایک شخص پیدا ہوگا جس کے ننھیال بنوکلب کے لوگ ہوں گے وہ لشکر بھیجے گا تو وہ لشکران پر غالب آجائے گا یہ بنوکلب کا لشکر ہوگا اور خسارہ ونقصان اس شخص کے لئے ہے جو بنو کلب کے مال غنیمت میں شریک نہ ہو مال تقسیم ہوگا اور لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ ہوگا اور اسلام زمین پر مستحکم ہوگا اسطراح سات سال تک رہے گا پھر وہ وفات پاجائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

مسند احمد ابو داؤد مستدرک بروايت ام سلمه رضي الله عنها

کلام: .... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع: ۶۴۳۹۔

۳۰۹۳۳ ارشادفرمایا اس امت میں چار فتنے واقع ہوں گے آخری فناء ہوگا۔ابو داؤد بروايت ابن مسعود رضي الله عنه

کلام: .... اس حدیث پر کلام ہے۔ضعیف ابوداؤد ۹۱۲ ضعیف الجامع ۶۴۴۲

۳۰۹۳۴ ... اگرتمہاری عمر طویل ہوتو ممکن ہے تم ایسی قوم دیکھو جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے ان کی صبح اللہ تعالیٰ کے غضب اور شام اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوگی۔مسلم بروايت ابي هريره رضي الله عنه

۳۰۹۳۵ ..... ارشادفرمایا کہ ممکن ہے مسلمانوں کو ایک شہر میں محصور کردیا جائے ان کا آخری راستہ اسلحہ ہو۔

ابو داؤد، مستدرک بروايت ابن عمر رضي الله عنهما

۳۰۹۳۶ ..... ارشادفرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئیگا اس میں مؤمن اپنی بکری سے زیادہ مسکین ہوگا۔

ابن عساكر بروايت علي رضي الله عنه

کلام: .... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع ۶۵۱۰ الضعیفہ ۱۱۳۷

۳۰۹۳۷ ..... ارشادفرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مال حاصل کرنے کے بارے میں اس کی پرواہ نہیں کریں گے کہ حلال طریقہ سے مل رہا ہے یا حرام طریقہ سے۔مسند احمد بخاري بروايت ابي هريره رضي الله عنه

الفصل الثالث......فی قتل الخوارج وعلاماتهم وذكر الرافضه قبحهم الله

تیسری فصل......خوارج کے قتل ان کی علامات رافضی کا تذکرہ وغیرہ کے بارے میں

۳۰۹۳۸......ارشاد فرمایا خوارج جہنم کے کتے ہیں۔مسند احمد، مستدرک ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه ذخیرة الحفاظ ۲۸۴

۳۰۹۳۹......ارشاد فرمایا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اطاعت کون کرے گا کیا اللہ تعالیٰ زمین والوں کو مجھ پر اعتماد دلا دیں گے جب کہ تم مجھ پر اعتماد نہیں کر رہے ہو میرے خاندان میں سے ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو قرآن کو (بنا سنوار کر) پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح صاف ہو کر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے اگر مجھے ان کا زمانہ مل جائے تو ان کو قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔بخاری بروایت ابی سعید

۳۰۹۴۰......ارشاد فرمایا تیرا ناس ہو اگر میں عدل نہ کروں تو عدل وانصاف سے کون کام لے گا۔بیهقی عن ابی سعید

۳۰۹۴۱......فرمایا: اے تیرا ناس ہو، کیا میں اس کا حقدار نہیں ہوں کہ اہل زمین میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا بنوں۔

بیهقی بروایت ابی سعید

۳۰۹۴۲......(ایک منافق کے قتل کے سوال پر) فرمایا چھوڑ دے کہیں ایسا نہ ہو لوگ باتیں کرنے لگیں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

بخاری ومسلم بروایت جابر رضی الله عنه

۳۰۹۴۳......فرمایا میرے بعد میری امت میں ایک قوم ایسی ہوگی کہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اہل اسلام کو قتل کریں گے بت پرست مشرکوں کو چھوڑ دیں گے۔اور دین سے اس طرح (صاف ہو کر) نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو ان کو قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔بیهقی، ابو داؤد، نسائی بروایت ابو سعید

۳۰۹۴۴......ارشاد فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت ایسی ہوگی کہ ان کی علامت تحلیق ہے (یعنی آواز کو سنوارنا) قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتے ہیں پھر دین کی طرف واپس نہیں آئیں گے وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہیں۔احمد، مسلم، ابن ماجه بروایت ابی ذر ورافع بن عمر والغفاری

۳۰۹۴۵......میرے خاندان میں سے ایک قوم ایسی ہوگی کہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا مسلمانوں کو قتل کریں گے مشرکوں سے تعارض نہیں کریں گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اگر انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔

بیهقی، ابو داؤد، نسائی بروایت ابی سعید

۳۰۹۴۶......فرمایا میری امت کی ایک جماعت ان کی علامت تحلیق ہے یعنی سر منڈانا وہ قرآن پڑھتے ہیں لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا دین سے اس طرح نکل جاتے ہیں جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہیں۔

احمد، مسلم بروایت ابی برذره رضی الله عنه

۳۰۹۴۷......میرے ہی خاندان سے کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے ترنم کے ساتھ لیکن وہ ان کے حلق سے بھی نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اگر میں ان کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح قتل کروں گا۔

احمد بیهقی بروایت ابی سعید

۳۰۹۴۸......فرمایا مسلمانوں کے اختلاف کے دوران ایک جماعت نکلے گی اس کو دونوں جماعتوں میں سے برحق جماعت قتل کرے گی۔

مسلم، ابو داؤد عن ابی سعید

۳۰۹۴۹ فرمایا آخری زمانہ میں کم سن لوگوں کی ایک جماعت ہوگی جو انتہائی احمق لوگ ہوں گے باتیں ایسی کریں گے جیسے سب سے شریف یہی ہیں قران پڑھیں جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس تیر کمان سے نکلتا ہے جب ان سے ملاقات ہو انہیں قتل کردو کیونکہ ان کو قتل کرنے والے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے دربار میں اجر وثواب کے مستحق ہوں گے۔

بیھقی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۰۹۵۰ فرمایا عنقریب میری امت میں اختلافات پیدا ہوں گے گروہ بندی ہوگی ایک قوم ایسی ہوگی گفتگو بہت شیریں لیکن فعل بہت برا ہوگا قرآن پڑھے گی لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسی نکلے گی جیسے تیر کمان سے پھر دین کی طرف واپس نہیں آئے گی جس طرح تیر کمان میں واپس نہیں آتا، وہ بدترین مخلوق بدترین اخلاق والے ہیں خوش خبری ہے ایسے شخص کے لئے جو ان کو قتل کرے وہ اس کو قتل کرے وہ اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیتے ہیں حالانکہ وہ خود کتاب پر عمل پیرا نہیں ہیں جو ان سے قتال کرے وہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہوگا ان کے مقابلہ میں ان کی علامت سر منڈ آنا ہے۔

ابو داؤد، مستدرک بروایت ابی سعید وانس دونوں ایک ساتھ احمد او داؤد ابن ماجہ مستدرک، انس وحدہ

۳۰۹۵۱ فرمایا میرے بعد میری امت میں ایک قوم ایسی ہوگی کہ قرآن کی تلاوت کرے گی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں ہے اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر دین کی طرف دوبارہ نہیں لوٹے گی وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہوں گے ان کی علامت سر منڈانا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ بروایت ابی ذر ورافع بن عمر والغفاری

۳۰۹۵۲ ارشاد فرمایا مبادا کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ باتیں بنائیں کہ محمد ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کرادیتے ہیں یہ اور اس کے ساتھ قرآن تو پڑھتے ہیں لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اتر تا دین سے س طرح نکل جاتے ہیں جس طرح کمان تیر سے۔

احمد، بیھقی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

احمقوں کا زمانہ

۳۰۹۵۳..... ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے عمران کی کم ہوگی انتہائی احمق ہوں گے بہت عمدہ گفتگو کریں گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جہاں کہیں ان کو پاؤ قتل کردو کیونکہ ان کو قتل کرنے والے کو قیامت کے دن بڑا اجر ملے گا۔ بخاری، ابو داؤ، د نسائی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۰۹۵۴ ... فرمایا آخری زمانہ میں ایک قوم نکلے گی کم عمر اور کم عقل ہوں گی قرآن پڑھے گی اپنی زبان سے لیکن وہ قرآن سینے سے نیچے نہیں اترے گا انتہائی شیریں گفتگو کریں گے۔ اور دین سے ایسے صاف ہوکر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے جو ان سے ملے ان کو قتل کرے کیونکہ ان کو قتل کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مرتبہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۵۵ ... فرمایا آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ان کی علامت تحلیق (یعنی سر منڈانا) ہے جب وہ تمہیں ملے ان کو قتل کرڈالو۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۰۹۵۶..... فرمایا میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ قران کو اس طرح پئیں گے جیسے دودھ پیا جاتا ہے۔ طبرانی بروایت عقبہ بن عامر

تشریح:...... مطلب وہ بظاہر قرآن سے اسی محبت کا اظہار کریں گے جس طرح دودھ سے محبت ہوتی ہے۔

۳۰۹۵۷... فرمایا میری امت کی ایک جماعت قرآن پڑھے گی لیکن دین سے اس طرح نکل جائے گی جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔

احمد، ابن ماجہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۰۹۵۸..... فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل

جائیں گے جس طرح تیر کمان سے۔ابویعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۹۵۹ فرمایا میری امت میں ایک جماعت نکلے گی قرآن تو پڑھے گی لیکن ان کی قرأت تمہاری قرأت کی طرح نہیں ہوگی نہ تمہاری نمازان کی نمازکی طرح ہوگی نہ ہی تمہارے روزے ان کے روزے کی طرح ہوں گے وہ قرآن کی تلاوت کریں گے ان کا گمان ہوگا کہ اس میں ان کے لیے اجروثواب ہے حالانکہ وہ تلاوت ان پر وبال ہے ان کی نمازیں ان کے سینے تک نہیں اتریں گی وہ دین اسلام سے ایسے صاف ہوکر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے اگر لشکر اسلام کو معلوم ہوجاتا ان کے لئے نبی ﷺ کی زبانی اجروثواب کی یا بشارت ہے تو بقیہ اعمال کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اس جماعت کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ہوگا اس کا بازو ہوگا لیکن کلائی نہ ہوگی اور اس کے بازو کے سرے پر پستان کی طرح ابھرا گوشت ہوگا اس پر چند سفید بال ہوں گے۔مسلم ابوداؤد بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۰۹۶۰ فرمایا شیطان الردھہ جس کی قبیلہ بجیلہ کا ایک شخص حفاظت کرتا ہے جس کا نام شہاب ہے یا ابن شہاب گھوڑوں کا چرانے والا جو ظالم قوم میں بدی کی علامت ہے۔مسند احمد، ابویعلی، مستدرک

کلام:.......ابن ماجہ بروایت سعید ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۳۲ ضعیف الجامع ۳۴۲۲۔

۳۰۹۶۱ .....ارشاد فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلے گی جنکے سر منڈے ہوئے ہوں گے زبان سے قرآن تو پڑھیں گے تو لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے صاف ہوکر نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔احمد، بیہقی بروایت سھل بن حنیف

۳۰۹۶۲ .....اور فرمایا کہ تم میں ایک جماعت ایسی ظاہر ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے اور اپنے روزے کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلہ میں وہ قرآن تو پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائے گی جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے تیر پھینکنے والا تیر کے پھل کو دیکھتا ہے اس میں کچھ بھی نظر نہیں آتا لکڑی کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا، پروں کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا اور کمان کے منہ کے متعلق شک ہوتا ہے کہ کیا اس میں بھی کچھ خون لگا ہے۔

بیہقی، ابن ماجہ بروایت ابی سعید

۳۰۹۶۳ فرمایا مشرق سے لوگوں کی ایک جماعت ظاہر ہوگی قرآن تو پڑھتے ہوں گے وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے ایسے صاف ہوکر نکلے گی جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے پھر تیر کمان کے نالے میں واپس نہیں لوٹتا۔(یہ بھی دین کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے۔) ان کی علامت سر منڈا کر رکھنا ہے۔احمد، بخاری، بروایت ابی سعید

الفتن من الاکمال

۳۰۹۶۴ فرمایا جب میری امت خواہش پرستی میں مبتلا ہوجائے تو دیہاتیوں کے دین کو لازم پکڑلو۔عدی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۹۶۵ .....ارشاد فرمایا کہ فتنے کے زمانہ میں خوش نصیب وہ شخص ہے جو چھپا رہے اور فتنوں سے دور رہے اگر وہ لوگوں کے سامنے آئے تو پہچان نہ پائے اگر چھپ جائے تو اس کو تلاش نہ کیا جائے بدنصیب وہ خطیب ہے جو فصیح و بلیغ ہو(یعنی اپنی خطابت کے ذریعہ لوگوں کو فتنہ کے لئے ابھارے) یا کسی بلند جگہ پر ہو اس فتنہ کے شر سے وہ چھٹکارا حاصل کرسکتا ہے جو ایسی (عاجزی کے ساتھ) دعا کرے جیسے کہ سمندر میں غرق ہونے والا کرتا ہے۔نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وھو ضعیف

۳۰۹۶۶ .....ارشاد فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے مال میں (مویشیوں) میں ایک طرف ہوکر رہے رب کی عبادت کرے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرے اور ایک وہ شخص جو گھوڑے کا لگام پکڑ کر رہے دشمن کو خوف زدہ کرے اور دشمن اس کو خوف زدہ کرے۔

مسند احمد، طبرانی بروایت ام مالک البھر یہ

۳۰۹۶۷ فرمایا فتنہ کے زمانہ میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنی تلوار (یعنی مال غنیمت سے) کھائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکل کر دشمن کو ڈرائے اور ایک

شخص وہ جو پہاڑ کی چوٹی پر زندگی بسر کرے اور اپنی بکریوں کے دودھ پر گذارا کرے۔نعیم عن ابی خثیمہ مرسلاً

۳۰۹۶۸۔۔۔۔فرمایا ایک وہ شخص جو اپنے مویشیوں میں زندگی بسر کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور ایک وہ شخص جو گھوڑے کی لگام پکڑ کر دشمن کو خوف زدہ کرے اور دشمن اس کو خوف زدہ کرے (ترمذی غریب) اور ام مالک بہز یہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا جو قریب آچکا ہے میں نے عرض کیا کہ اس میں بہتر آدمی کون ہوگا تو فرمایا باقی حدیث اوپر کی مذکور ہے۔ ترمذی کتاب الفتن

۳۰۹۶۹۔۔۔۔فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی اسی میں ہے کہ اپنے گھر میں رہے۔

الدیلمی عن ابی موسیٰ، کشف الخفاء ۱۴۸۶ المقاصدا لحسنة ۵۶۷

۳۰۹۷۰۔۔۔۔فرمایا کہ جب میری امت پر تین سو اسی سال گذر جائیں تو ان کے لئے تجرد تنہائی اور پہاڑ کی چوٹیوں پر رہبانیت کی زندگی گذارنا حلال ہو جائے گا۔مستدرک فی التاریخ بیھقی فی الزھد والثعلبی والدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ اورده ابن الجوزی فی الموضوعات ورواہ علی بن سعید فی کتاب الطاعة والعصیان عن الحسن بن واقد الحنفی قال اظنه من جدیث بھز بن حکیم وھو معضل

نیز الاسرار المرفوعہ ۴۵۱ اور تحذیر المسلمین ۱۶۸ میں بھی یہ روایت مذکور ہے۔

۳۰۹۷۱۔۔۔۔عنقریب مسلمان کے لئے بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر پہاڑی گھاٹیوں اور وادیوں میں فتنہ سے اپنا دین بچانے کی خاطر چلا جائے۔ مالک، احمد وعبد بن حمید، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، طبرانی بروایت ابوسعید

۳۰۹۷۲۔۔۔۔عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں میں بہتر شخص وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے اور لوگوں کے شر سے دور رہے دوسرا شخص جو اپنی بکریوں میں زندگی گذارے ان کا حق ادا کرے اور مہمان نوازی کرے۔

مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۹۷۳۔۔۔۔فرمایا کہ عنقریب بہترین مال بکریاں ثابت ہوں گی کہ ان کو لے کر مکہ اور مدینہ کے درمیان پہاڑوں کے اوپر چرتے۔قتادہ درخت کے پتے اور بشام درخت کے پتے کھائے اور بکریوں کے مالک بکریوں کا گوشت کھائے اور دودھ پیئے اور سرزمین عرب کے ٹیلوں پہ فتنے پھیل جائیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں اس زمانہ میں تین سو بکریاں ہوں ان میں سے کھائے یہ اس کو محبوب ہوگا تمہارے ان سونے چاندی کے کنگن سے۔مستدرک عن عبادۃ بن الصامت

فتنے سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے

۳۰۹۷۴۔۔۔۔فرمایا کہ عنقریب میرے بعد سخت فتنے ظاہر ہوں گے اس زمانہ میں بہترین لوگ دیہات کے رہنے والے وہ مسلمان ہوں گے جو مسلمانوں کی جان و مال پر دست درازی نہ کریں۔طبرانی وابن منده وتمام وابن عساکر عن ابی الفادیه مزنی

۳۰۹۷۵۔۔۔۔فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس میں بہترین مال بکریاں ہوں گی جو دو مسجدوں کے درمیان (مسجد حرام اور مسجد نبوی) چرتی ہوں گی درختوں کے پتے کھائیں اور پانی پئیں اور ان بکریوں کے مالک ان کا دودھ پیتے اور ان کے اون کا لباس پہنے عرب کی آبادیوں میں فتنہ پھوٹ پڑے اور (ناحق) خون بہایا جائے۔طبرانی عن مخول اسلمی

۳۰۹۷۶۔۔۔۔ارشاد فرمایا کہ میرے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس زمانہ میں صبر کرنے والے کو آج کے مقابلہ میں پچاس گنا زیادہ اجر ملے گا۔

طبرانی عن عتبه بن غزوان

۳۰۹۷۷۔۔۔۔فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا (سخت) آنے والا ہے کہ اس میں اپنے ثابت قدم رہنے والے کو تمہارے مقابلہ میں پچاس گنا زیادہ اجر ملے گا۔ابوالحسن القطان فی منتخباته بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۹۷۸۔۔۔۔فرمایا کہ تم میرے بعد حکام کی طرف سے) اقرباء پروری اور خلاف شرع امور کا ارتکاب دیکھو گے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا

رسول اللہ! اس زمانہ میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا ان کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

بخاری ترمذی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۷۹.....فرمایا میرے بعد اختلاف ہوگا یا خلاف طبع امور پیش آئیں گے اگر تم صلح کا راستہ اختیار کر سکو تو ایسا کرو۔

زیادات عبداللہ بن احمد علی مسند احمد بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۰۹۸۰.....فرمایا عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا گروہ بندی ہوگی جب ایسا زمانہ آجائے تو اپنی تلوار کو توڑ دے اور لکڑی کی تلوار بنالے۔

طبرانی بروایت رھبان بن سیفی

۳۰۹۸۱.....فرمایا کہ اس تلوار سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرو جب مسلمانوں کی گردنیں اپنے سامنے ہوجائیں (یعنی قتل وقتال ہو) اس تلوار کو پتھر پر مار دو اور اپنے گھر میں داخل ہوجاؤ تو پڑا ہوا ٹاٹ بن جا یہاں تک تجھے گناہگار ہاتھ قتل کردے یا طبعی موت آجائے۔

البغوی والباوردی طبرانی مستدرک وابونعیم فی المعرفه عن سعد بن زید الاشهلی وماله غیره

۳۰۹۸۲.....فرمایا تلوار کے ساتھ جہاد کرو جب تک دشمنوں کو قتل کیا جائے جب تم دیکھو کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں تو اپنی تلوار اٹھا کر پتھر پر مارو و پھر گھر میں بیٹھ جاؤ یہاں تک موت آجائے یا کوئی گناہگار قاتل ہاتھ تجھے قتل کردے۔ مسند احمد بروایت محمد بن سلمه

۳۰۹۸۳.....عنقریب فرقہ واریت اور اختلافات ظاہر ہوں گے جب ایسا ہونے لگے تو اپنی تلوار توڑ دو اپنی خود توڑ دو (اور جنگی سامان چھوڑ کر) اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ۔ طبرانی بروایت محمد بن سلمه

مال پر لڑنے والوں سے دور رہنا

۳۰۹۸۴.....فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ میری امت کے دو آدمی مال پر لڑ رہے ہیں تو اس وقت لکڑی کی تلوار لے لو۔ (طبرانی بروایت علایہ بنت راھبان بن صیفی الغفارہ اپنے والد سے)

۳۰۹۸۵.....فرمایا جب تم دیکھو کہ دو مسلمان بھائی ایک بالشت زمین پر لڑ رہے ہیں تو اس زمین سے نکل جاؤ۔ طبرانی بروایت ابی الدرداء

۳۰۹۸۶.....فرمایا کہ جب معاملہ اس طرح ہوجائے (یعنی آپس مین خون ریزی) تو لکڑی کی تلوار بنالو۔

طبرانی مستدرک عن الحکیم بن عمر والغفار

۳۰۹۸۷.....فرمایا کہ میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے اور خلاف شرع امور اس میں بہتر شخص وہ ہوگا جو مستغنی رہے مخفی رہے اور فتنوں سے دور رہے۔

ابن عساکر بروایت سعد

۳۰۹۸۸.....فرمایا کہ میرے بعد فتنہ ہوگا پوچھا گیا کہ اس میں ہم کیا کریں اے اللہ کے رسول؟ فرمایا کہ تم پہلے معاملہ کی طرف لوٹ آؤ۔

طبرانی بروایت ابی واقد

۳۰۹۸۹.....فرمایا کہ جب تم لوگوں پر تنقید کرو گے تو لوگ بھی تم پر تنقید کریں گے اگر تم لوگوں کو چھوڑو گے تو لوگ تمہیں نہیں چھوڑیں گے عرض کیا کہ میں اس وقت کیا طریقہ اختیار کروں؟ فرمایا کہ اپنی عزت چھوڑ دو اپنی محتاجی کے دن کے لئے۔

الخطیب وابن عساکر بروایت ابی الدرداء وصحیح الخطیب وقفه المتناهیه ۱۲۱۹ الموقوف ۳۱

۳۰۹۹۰.....فرمایا کہ لوگ پھلدار درخت کی طرح ہیں عنقریب لوگ کانٹے دار درخت کی طرح ہوجائیں گے اگر تم تنقید کرو گے تو وہ بھی تم پر تنقید کریں گے اگر تم ان کو چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم ان سے بھاگو گے وہ تمہیں تلاش کریں گے عرض کیا یا رسول اللہ! بچنے کا راستہ کیا ہوگا فرمایا اپنی عزت ان کو قرض دیدو اس دن کے لئے جس میں تمہیں ضرورت ہوگی۔ (ابو یعلی طبرانی ابن عساکر بروایت ابی امامہ اور انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے)۔

۳۰۹۹۱ ... فرمایاعنقریب فتنہ ظاہر ہوگا اس میں سویا ہوا شخص لیٹے ہوئے سے بہتر ہوگا اور لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے اور بیٹھا ہوا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے اور سوار دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اس میں مرنے والے سارے جہنم میں جائیں گے عرض کیا گیا ایسا کب ہوگا یہ فتنے فساد کا زمانہ ہوگا کہ آدمی اپنے ہم نشین پر بھی اعتبار نہ کرسکے گا عرض کیا اس وقت ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھ اور نفس کو روک لو اور اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ عرض کیا گیا اگر وہ قاتل میرے پاس پہنچ جائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ عرض کیا اگر وہ بھی میرے گھر میں گھس آئے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اپنی مسجد میں داخل ہو جاؤ اور اشارہ کرکے فرمایا کہ اس طرح کرو اپنے دائیں سے اور کہو ربی اللہ میرا رب اللہ ہے یہاں تک اسی حالت میں موت آجائے۔

مسند احمد، طبرانی مستدرک وابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۹۲ ... فرمایا فتنہ ظاہر ہوگا اس میں بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوا اور کھڑا چلنے والے سے چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے اگر اس زمانہ کو پالو تو اللہ کا مقتول بندہ بنو قاتل مت بنو۔ (عبدالرزاق احمد دارقطنی طبرانی بروایت عبداللہ بن خباب وہ اپنے والد سے)

۳۰۹۹۳ عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا اس میں بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا اس میں دوڑ دھوپ کرنے والے سے عرض کیا اگر کوئی قاتل قتل کرنے کے ارادہ سے میرے گھر داخل ہو جائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے (مقتول) کی طرح ہو جاؤ۔ ابن عساکر بروایت سعد میں ابی وقاص

۳۰۹۹۴ فرمایاعنقریب فتنے ظاہر ہوں گے ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے اگر تم درخت کی جڑ سے چمٹ کر جان دے دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اس سے کہ تم ان میں سے کسی کا پیچھا کرو۔ ابن ماجہ بروایت حذیفہ

۳۰۹۹۵ فرمایا کہ تم فتنوں میں خوب آزمائے جاؤ گے یہاں تک تم لوگوں میں جھاگ کی طرح ہو جاؤ گے ان کے معاہدہ ٹوٹ چکے ہوں گے اور امانتیں خراب ہو چکی ہوں گی ایک شخص نے عرض کیا کہ ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا کہ تم معروف پر عمل کرو اور جن باتوں کو تمہارا دل منکر سمجھے ان کا انکار کرو۔

حلیۃ الاولیاء بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۹۹۶ فرمایا کہ میرے بعد (حکام کی طرف سے) اقرباء پروری ہوگی اور ایسے امور ظاہر ہوں گے جن کو تم ناپسند کرو گے عرض کیا یا رسول اللہ اس زمانہ میں ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا کہ تمہارے جو حقوق ہیں وہ ادا کرتے رہو اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

احمد، بخاری، مسلم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۹۷ ... فرمایا کہ میرے بعد فتنے ایسے ظاہر ہوں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے آدمی صبح کو مؤمن ہے تو شام کو کافر شام کو مؤمن ہے تو صبح کافر عرض کیا گیا کہ ہم اس وقت کیا کریں فرمایا اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ اور اپنے حالات کو چھپا لو عرض کیا اگر کوئی قتل کے لئے کسی کے گھر میں گھس آئے فرمایا کہ وہ اپنا ہاتھ روک لے اور اللہ تعالیٰ کا مقتول بندہ بنے کیونکہ ایک شخص مسلمانوں میں ہوتا ہے مسلمان کا مال (ناحق) کھاتا ہے اور اس کا خون بہاتا ہے اور اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے اور کفر اختیار کرتا ہے اس کے لئے جہنم کی آگ واجب ہو چکی ہوتی ہے۔

طبرانی بروایت جندب بجلی

صبح مؤمن شام کو کافر

۳۰۹۹۸ ... فرمایا کہ تمہارے پاس فتنے ایسے ظاہر ہوں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے آدمی صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر شام کو مؤمن ہے تو صبح کافر تم بعض سے بعض اپنے دین کو دنیا کے معمولی ساز وسامان کے عوض میں فروخت کر ڈالے گا عرض کیا گیا اس وقت ہم کیا معاملہ کریں فرمایا کہ اپنا ہاتھ توڑ دو اگر کسی نے اسکو جوڑ دیا تو دوسرا توڑ دو عرض کیا کہ کب تک ایسا کرتے رہیں فرمایا کہ یہاں تک کوئی گناہگار (قاتل) ہاتھ تمہاری گردن تک پہنچ جائے یا طبعی موت واقع ہو جائے۔ طبرانی فی الاوسط بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۹۹ فرمایا دنیا کی عمر میں سے بلاء اور فتن باقی رہ گئے تو بلاء کے صبر کو اختیار کرلو۔ احمد، بخاری طبرانی ونعیم بن حماد فی الفتن والحاکم فی الکنی وابن عساکر بروایت معاویہ اور حاکم نے الکنی میں بروایت نعمان بن بشیر

۳۰۱۰۰ فرمایا خوش نصیب وہ ہے جو فتنوں سے محفوظ رہا جس کو کسی تکلیف کے ذریعہ آزمائش میں مبتلا کیا گیا اس پر اس نے صبر کیا تو اس کے لئے بہت ہی خوبی کی بات ہے۔ ابو النصر السجزی فی الآبانۃ وقال غریب عن المقداد

۳۱۰۰۱ قتل وقتال اور فتنہ کے زمانہ میں عبادت میں مشغول رہنا اجر وثواب کے لحاظ سے ایسا ہے جیسے کوئی شخص ہجرت کر کے میرے پاس آجائے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن النعمان بن مقرن ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۷۱

۳۱۰۰۲ فرمایا ہمارے زمانے کا زھد تو دراھم اور دنانیر سے دور رہنا ہے عنقریب ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں لوگوں سے دوری دراھم دنانیر کی دوری سے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۳۱۰۰۳ فرمایا کہ فتنہ جب بھڑک اٹھے اس کے قریب مت جاؤ جب پھیل جائے اس کے درمیان میں مت گھسو جب سامنے آجائے تو اس کے اہل کو مار ڈالو۔ طبرانی بروایت ابی الدرداء

۳۱۰۰۴ فرمایا اے حذیفہ کتاب اللہ کو سیکھ لے اور اس کے احکام پر عمل کر عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا اس خیر کے زمانہ کے بعد شر کا زمانہ بھی ہوگا؟ فرمایا (ہاں) فتنے ہوں گے جن کی دروازے پر جہنم کی طرف بلانے والے کھڑے ہوں گے تمہاری موت اس حالت میں آجائے کہ تم کسی درخت کی جڑ کے ساتھ چمٹے رہو یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم کسی (شریر) کا پیچھا کرو۔

مستدرک حلیۃ الاولیاء بروایت حذیفہ

۳۱۰۰۵ فرمایا اے خالد میرے بعد تو حوادث فتنے گروہ بندی اور اختلافات ہوں گے جب ایسا وقت آجائے تو اگر تم سے ہو سکے تو اللہ کا مقتول بندہ ہو قاتل بندہ نہ ہو تو ایسا کر لینا۔

ابن ابی شیبۃ احمد، نعیم بن حماد فی الفتن طبرانی بغوی باوردی ابن قانع، ابو نعیم نسائی مستدرک بروایت خالد بن عرفطہ

۳۱۰۰۶ فرمایا کہ عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے اس سے نجات والا اللہ کی ذات کے سوا کوئی نہیں یا ایسی دعا ہے جو غرق ہونے والا مانگتا ہے۔

مستدرک فی تاریخہ ابن حبان بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۰۷ فرمایا کہ تمہارے اوپر (فتنہ کا) ایک ایسا زمانہ آئے گا اس سے نجات والا یا تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہوگی یا ایسی دعا جو کہ غرق والا مانگتا ہے۔ ابن حبان بروایت حذیفہ نعیم بن حماد فی الفتن عنہ موقوفا

۳۱۰۰۸ فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں کسی دیندار کا دین محفوظ نہیں رہے گا مگر اس کا جو دین کو بچانے کے لئے کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائے یا لومڑی کی طرح اپنے بچوں سمیت کسی بل میں گھس جائے یہ ایسا آخری زمانہ میں ہوگا جب گناہ کے بغیر ذریعہ معاش نہ ہوگا جب ایسا زمانہ آجائے تو تجردی (شادی کے بغیر) کی زندگی گذارنا جائز ہوگا اس زمانہ میں لوگ اگر والدین ہوں تو ان کے ہاتھ اگر نہ ہو تو بیوی بچوں کے ہاتھ ہلاک ہوگا اگر والدین بیوی بچے نہ ہوں تو دیگر رشتہ دار اور پڑوسیوں کے ہاتھ ہلاک ہوگا کہ اس کو تنگی معاش کی وجہ سے عار دلائیں گے اور اس پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالیں گے۔ یہاں تک خودکشی کرے گا۔

حلیۃ الاولیاء بیھقی فی الزھد الخلیلی والرافعی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۱۰۰۹ فرمایا کہ میری امت کو آخری زمانہ میں سخت آزمائش میں ڈالا جائے گا اس میں وہی نجات پا سکتا ہے جو اللہ کے دین کو پہچانے اس پر زبان اور دل سے جہاد کرے یہ وہی شخص ہے جس کے لئے خوش بختی لکھ دی گئی ہے ایک وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس کی تصدیق کی۔

ابو نصر السجزی فی الابانۃ وابو نعیم بروایت عمر رضی اللہ عنہ

خواہشات پر چلنا گمراہی ہے

۳۱۰۱۰..... فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا انا اللہ وانا الیہ راجعون میں نے بھی کہا" انا للہ وانا الیہ راجعون" اے جبرائیل اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ آپ کی امت آپ کے تھوڑے دنوں کے بعد فتنہ میں مبتلا ہوگی میں نے پوچھا کفر کا فتنہ یا گمراہی کا فتنہ فرمایا ہر طرح کا فتنہ ہوگا میں نے پوچھا یہ کیسے ہوگا جب کہ میں ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب چھوڑ کر جاؤں گا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی کے ذریعہ گمراہ ہوگی ان کے قراء اور حکام کی طرف سے اس میں تاویلیں گھڑی جائیں گی حکام لوگوں کو ان کے حقوق نہیں دیں گے اور علماء حکام کی خواہش پر چلیں گے اور گمراہی میں گھستے چلے جائیں گے پھر اس میں کوتاہی نہیں کریں گے میں نے کہا اے جبرائیل! ان میں سے جو لوگ نجات پائیں گے ان کے لئے نجات کا راستہ کیا ہوگا فرمایا۔ (اپنے ہاتھ اور زبان کو) روکنے اور صبر کے ذریعہ۔ اگر ان کے حقوق ملیں تو لے لیں اگر نہ دیں تو چھوڑ دیں۔

الحکیم بروایت عمر وھو ضعیف

۳۱۰۱۱..... فرمایا کہ جنت میرے سامنے کی گئی میں نے درخت کی شاخوں کو دیکھا کہ پھلوں سے جھکی ہوئی ہے میں نے کچھ پھل توڑنا چاہا تو مجھے وحی کی گئی کہ کچھ وقت کے لئے انتظار کروں میں پیچھے ہوگیا پھر جہنم میرے سامنے کی گئی اتنی قریب جتنے تمہارے اور میرے درمیان فاصلہ ہے حتیٰ کہ میں نے اپنا تمہارا سایہ اس میں دیکھا میں نے تمہیں اشارہ کیا کہ پیچھے ہو جاؤ میرے پاس وحی آئی کہ ان کو بہرے رہنے دو کیونکہ تم نے اسلام قبول کیا انہوں نے بھی قبول کیا تم نے ہجرت کی انہوں نے بھی ہجرت کی تم نے جہاد کیا انہوں نے بھی جہاد کیا میں تمہارے لئے ان پر فضیلت نہیں پاتا ہوں مگر نبوت کی وجہ سے میں نے اس خواب کی تعبیر کی اس سے کہ میرے بعد امت میں فتنہ میں مبتلا ہوگی۔

مستدرک بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۱۰۱۲..... فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت کو دیکھا میں نے دیکھا کہ شاخیں پھلوں سے جھکی ہوئی ہیں ایک ایک پھل کدو کے برابر ہے میں ایک پھل توڑنے لگا تو وحی کی گئی کہ پیچھے ہو جاؤ پھر میں نے جہنم کو دیکھا اتنے فاصلہ پر جتنا میرے اور تمہارے درمیان ہے حتیٰ کہ اپنے اور تمہارے سایہ کو دیکھا میں نے تمہیں اشارہ کیا کہ پیچھے ہٹ جاؤ مجھ سے کہا گیا کہ ان کو اپنی جگہ رہنے دو کیونکہ تم نے اسلام قبول کیا انہوں نے بھی اسلام قبول کیا تم نے ہجرت کی انہوں نے بھی کی تم نے جہاد کیا انہوں نے بھی کیا میں تمہارے لئے فضیلت نہیں دیکھتا مگر نبوت کی۔

الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۰۱۳..... فرمایا اے لوگو! تم پر فتنے سایہ فگن ہیں اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اے لوگو! اگر تمہیں ان باتوں کا علم ہو جائے جن کا مجھے ہے تو تم کم ہنسو اور زیادہ رو۔ لوگو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو عذاب قبر کے شر سے کیونکہ عذاب برحق ہے۔ احمد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۰۱۴..... فرمایا قیامت سے پہلے فتنے ظاہر ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اس میں آدمی صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مؤمن ہے تو صبح کو کافر ہوگا آدمی دنیا کے معمولی فائدہ کے عوض اپنا دین بیچ ڈالے گا۔

ابن ابی شیبة، مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ ونعیم بن حماد فی الفتن بروایت مجاھد مرسلاً

۳۱۰۱۵..... فرمایا اندھیری رات کے ٹکڑوں کے مانند فتنے مسلسل ظاہر ہوں گے ایک دوسرے کے مشابہ ہوں گے گائے کے سر کی طرح تمہیں معلوم نہ ہو سکے گا اس فتنہ کا تعلق کس سے ہے۔ (نعیم بن حماد فی الفتن بروایت حذیفہ اس سند میں سفر بن نسیر مجہول ہے)۔

۳۱۰۱۶..... آگ دہکائی گئی جہنمیوں کے لیے اور فتنے ظاہر ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہو جائیں جن کا مجھے علم ہے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ طبرانی بروایت ابن ام مکتوم

۳۱۰۱۷..... فرمایا جہنم کی آگ دکھائی گئی اور جنت قریب کی گئی اے حجروں میں سونے والیو! اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہو جائیں جن کا مجھے علم ہے تو تم کم ہنستے زیادہ روتے۔ طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

خون ریزی ہلاکت ہے

۳۱۰۱۸...... فرمایا کہ میرے بعد فتنے اس طرح ظاہر ہوں گے جس طرح اندھیری رات کے ٹکڑے لوگ اس میں دوڑیں گے تیزی کے ساتھ جانے والے کی طرح پوچھا گیا کیا سارے لوگ ہلاک ہوجائیں گے؟ فرمایا ان کی ھلاکت کے لئے قتل کافی ہے۔

طبرانی بروایت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۳۱۰۱۹...... فرمایا میرے بعد میری امت کو فتنے ڈھانپ لیں گے اندھیری رات کے ٹکروں کی طرح آدمی اس میں صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر ہوگا شام کو مؤمن ہے صبح کافر ہوگا بہت سے لوگ اس میں اپنے دین کو دنیا کے معمولی فائدکی خاطر فروخت کردیں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی عمراس میں سعید بن منان مالک بھی ہے۔

۳۱۰۲۰...... فرمایا میرے بعد میری امت کو فتنے ڈھانپ لیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اس میں آدمی صبح کو مؤمن ہے تو شام کو کافر، شام کو مؤمن ہے تو صبح کو کافر ہوگا کچھ لوگ اپنے دین کو دنیا کی معمولی چیزوں کے عوض فروخت کرڈالیں گے۔

طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۰۲۱...... فرمایا عرب وعجم کے جس گھرانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خیر کا ارادہ فرمایا ہے ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی پھر فتنے ظاہر ہوں گے گویا کہ وہ سائبان ہیں قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے تم اس میں الٹ پلٹ ہوگے گوہ کی طرح اورایک دوسرے کی گردن مارو گے اس زمانہ میں سے افضل وہ شخص ہوگا جو سب سے الگ ہوکر کسی پہاڑی گھاٹی میں پناہ لے اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو چھوڑ دے ان کے شر سے بچنے کے لئے۔ احمد طبرانی مستدرک بروایت کرز بن علقمہ خزاعی

۳۱۰۲۲...... فرمایا کہ عرب کا ناس ہوا یک شر ان کے قریب آچکا ہے فتنے ظاہر ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اس میں آدمی صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر ہوگا اور اپنے دین کو دنیا کے معمولی سامان کے عوض فروخت کردے گا اس وقت دین پر قائم رہنے والا ایسے مشکل میں ہوگا جیسے خبط لکڑی کے پتوں کو قابو میں کھنے والا یا عضاء کے انگاروں کو مٹھی میں بند کرنے والا۔ الدیلمی وابن البخاری بروایت ابی ہریرۃ

تشریح:...... اس حدیث میں دین پر قائم رہنے والے کی مشکلات کو دومثالوں سے سمجھایا کہ خبط ایک قسم کا درخت جس سے لاٹھی بنائی جاتی ہے اس کے پتے تیزی کے ساتھ گر جاتے ہیں ان کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا ہے یا دوسری مثال پیش کی عضاء جو کانٹے دار درخت ہوتا ہے اس کے انگارے کو مٹی میں بند کرنا یہ بھی مشکل کام ہوتا ہے فتنہ کے زمانہ میں دین پر قائم رہنا ایسے ہی شکل ہوگا لیکن اس کے باوجود جو شخص دین پر قائم رہے گا اس کے لئے بڑا اجر وثواب ہوگا۔

۳۱۰۲۱...... فرمایا اے صاحب حجرات آگ دھکائی گئی ہے اور فتنے ظاہر ہوگئے گویا کہ وہ اندھیری رات کے ٹکڑے ہیں اگر تمہیں ان باتوں کا علم ہوجائے جن کا مجھے علم ہے تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ ھناد بروایت عبید بن عمیر مرسلاً حلیۃ الاولیاء بروایت ابن ام مکتوم

۳۱۰۲۴...... فرمایا کہ قیامت سے پہلے فتنے ظاہر ہوں گے (ایسے مسلسل جیسے) اندھیری رات کے ٹکڑے۔

ابن ماجہ مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۰۲۵...... فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس مسجد سے ایسے فتنے ظاہر ہوں گے جیسے گائے کے سینگ۔

ابونعیم بروایت سبرۃ بن سبرۃ

تشریح:...... اس حدیث میں فتنہ کی شدت اور مشکل ہونے کو گائے کے سینگ سے تشبیہ دی ہے۔ النہایہ

۳۱۰۲۶...... فرمایا کہ تمہارا کیا عمل ہوگا اس وقت جب فتنہ زمین میں ہر طرف پھیل جائے گا گویا کہ گائے کا سینگ اس وقت ان کی ان کے ساتھیوں کی اتباع کرنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ احمد، طبرانی بروایت البھزی

۳۱۰۲۷ ... فرمایا اے اللہ تیری ذات برحق ہے زمین والوں پر فتنے بھیجے جائیں گے۔ ابن سعد عن ابن سیلہ

۳۱۰۲۸ زمین والوں پر فتنے اتارے جائیں گے بارش کے قطروں کی طرح۔ نعیم بن حماد فی الفتن بروایت قیس بن ابی حازم مرسلا

۳۱۰۲۹ فرمایا پاک ہے وہ ذات جو ان پر فتنوں کو اس طرح بھیجے جس طرح بارش کے قطرے (یعنی مسلسل)۔

طبرانی سعید بن منصور بروایت بلال رضی اللہ عنہ

۳۱۰۳۰ ... فرمایا پاک ہے وہ ذات جو ان پر فتنوں کو اس طرح نازل فرمائے گی جس طرح بارش کے قطرے۔

البغوی وابونعیم بروایت عبداللہ بن سیلان

۳۱۰۳۱ فرمایا پاک ہے وہ ذات ان پر کس قدر فتنے بھیجے جائیں گے بارش کے قطرے گرنے کی طرح۔ طبرانی بروایت جریر

۳۱۰۳۲ فرمایا کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں اس فتنہ سے جو مشرق سے ظاہر ہوگا پھر اس فتنہ سے جو مغرب کی طرف سے ظاہر ہوگا۔ (نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ ضعیف ہے)۔

۳۱۰۳۳ فرمایا کہ سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے تو اس کا پہلا حصہ فتنہ ہوگا درمیان گمراہی اور آخری حصہ کفر ہوگا۔ (نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اس روایت میں داخل بن جبار ہے جو متروک ہے)

۳۱۰۳۴ فرمایا کہ بنی عباس کے دو جھنڈے ہیں اوپر والا کفر ہے درمیان والا گمراہی اگر تم وہ زمانہ پاؤ تو تمہیں گمراہ نہ کرنے پائے۔

طبرانی بروایت ثوبان

۳۱۰۳۵ فرمایا مشرق کی طرف سے بنو عباس کے جھنڈے ظاہر ہوں گے اس کے اول حصہ میں بھی ہلاکت ہے اور آخری حصہ میں بھی ہلاکت ہے ان کی مدد کا مت کرو اللہ ان کی مدد نہیں فرمائے گا جو کوئی ان کے کسی جھنڈے تلے چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو جہنم میں داخل کرے گا سن وہ بدترین مخلوق ہیں اور ان کی اتباع کرنے والے بھی بدترین مخلوق ہیں ان کا خیال ہوگا کہ ان کا تعلق مجھ سے ہے سن لو میں ان سے بری ہوں وہ مجھ سے بری ہیں ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان کے بال لمبے لمبے ہوں گے اور سیاہ لباس ہوگا تم ان کی مجلس میں بیٹھو اور بازاروں میں ان کے ساتھ خرید و فروخت مت کرو اور ان کو سیدھا راستہ مت دکھاؤ اور ان کو پانی مت پلاؤ ان کی تکبیر سے آسمان والوں کو ایذا پہنچتی ہے۔

طبرانی عن بروایت ابی امامہ

۳۱۰۳۶ فرمایا عنقریب ستر ماتوں کا ہوا بیٹا گا ہوں گا انصاف کی طرف بلانے والا اس کے اہل بیت اس سے کہیں گے تو ہمیں اپنی معاش سے نکالنا چاہتا ہے وہ کہے گا میں تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت پر چلنا چاہتا ہوں تو وہ سارے خاندان والے اس پر حملہ آور ہوں گے ان کے حمایتیوں میں سے بنی قاسم کے متعدد افراد کو قتل کر دیں گے جب خود اس (دائل) پر حملہ ہوگا اس وقت حملہ آوروں کے آپس میں اختلاف پیدا ہوگا۔ نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۱۰۳۷ فرمایا کہ مشرق سے بنو عباس کے جھنڈے ظاہر ہوں گے وہ زمین میں ٹھہریں گے جتنا عرصہ ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا پھر ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک کے ہاتھ مشرق سے چھوٹے جھنڈے ظاہر ہوں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن بروایت سعید بن مسیب مرسلا

۳۱۰۳۸ فرمایا میرے چچازاد بھائیوں کا مشرق کی جانب ایک شہر آباد ہوگا جو دجلہ اور دجیلہ کے درمیان ہوگا اس کے پلوں کو لکڑی اینٹ پتھر اور سونے سے مضبوط بنایا جائے گا اس شہر کا نام بغداد ہوگا اس میں میری امت کے شریر اور جاہل لوگ آباد ہوں گے ان کی ہلاکت اس شیرنی کے ہاتھ ہوگی گویا کہ بغداد میں اس شہر کو اپنی پیٹھوں پر گرا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ (الخطیب نے اس کو روایت کر کے ضعیف قرار دیتے بروایت علی رضی اللہ عنہ)

۳۱۰۳۹ فرمایا زمانہ کے ختم ہونے کے وقت فتنے کے ظہور کے وقت ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام سفاح ہوگا وہ خوب بھر بھر کر مال عطیہ کرے گا۔ (مسند احمد میں اس کو حضرت ابوسعید سے روایت کر کے ضعیف قرار دیا)۔

کالے جھنڈے والے

۳۱۰۴۰ ... فرمایامشرق سے کچھ کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے ان کی قیادت کرنے والا جھول والے بختی اونٹ کی طرح ہوگا بڑے بڑے بال والے ان کانسب دیہاتیوں کا ہوگا ان کے نام کنیت سے ہوں گے وہ دمشق شہر کو فتح کرلیں گے تین گھنٹے کے لئے ان سے رحمت اٹھائی جائے گی۔(نعیم بن حماد نے فتن میں اس کو روایت کی بروایت عمرو بن شعیب وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے)۔

۳۱۰۴۱ فرمایافرات اور دجلہ کے درمیان ایک شہر ہوگا اس میں بنی عباس کا ایک حاکم ہوگا اس شہر کا نام بغداد ہے اس میں سخت برائی ہوگی جس میں عورتوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور مردوں کو ذبح کیا جائے گا جیسے بکریوں کو ذبح کیا جاتا ہے۔(الخطیب نے بروایت علی نقل کیا اور کہ اس میں شدید ضعف ہے)

میں نے کہا جلال الدین شیخ نے کہا یہ واقعہ خطیب کے انتقال کے دوسرے سال کے بعد نہیں آیا اس سے حدیث کی تائید ہوتی ہے۔انتھی

۳۱۰۴۲ فرمایا کہ میرا بنی عباس سے کیا تعلق ہے انہوں نے میری امت کو جماعتوں میں تقسیم کردیا ان کا خون بہایا ان کو سیاہ لباس پہنایا اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کا لباس پہنائے۔طبرانی بروایت ثوبان نعیم بن حماد فی الفتن مکحول سے مرسلا حضرت علی سے موصولا

۳۱۰۴۳ فرمایا کہ جب اپنے معاند کو قتل کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان میں عداوت پیدا فرمائے گا یہاں تک بڑا کوئی امیر زندہ نہیں بچے گا سب قتل ہوجائے گا اور جزیرۃ العرب میں سخت خون ریزی ہوگی۔(نعیم بن حماد فی الفتن سکاسک کے ایک آدمی کے حوالہ سے)

۳۱۰۴۴ فرمایا کہ جب بنی کعب بن لوی کا بارہواں آدمی حکومت سنبھالے گا تو قتل وقتال شروع ہوگا جو قیامت تک (کسی نہ کسی شکل میں) جاری رہے گا۔ابن عدی خطیب بغدادی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الالفاظ ۴۲۶

۳۱۰۴۵ فرمایاجب دوآزادشدہ غلام حکومت کے مالک بنیں گے ایک عرب کا آزادشدہ اور ایک روم کا تو دونوں کے ہاتھوں سخت خوں ریزی ہوگی۔

طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۰۴۶ فرمایاجب خون ریزی شروع ہوگی تو دمشق سے ایک جماعت نکلے گی وہ اولین اور آخرین میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہوں گے۔

ابن عساکر بروایت انس عطیہ

۳۱۰۴۷ فرمایا کہ میرے بعد چار فتنے ہوں گے پہلے میں خون ریزی ہوگی دوسرے میں خون ریزی اور لوٹ مار دونوں ہوں گے تیسرے میں خون ریزی لوٹ مار کے ساتھ عصمت دری بھی ہوگی چوتھا اندھا بہرا چمٹنے والا وہ سمندر کی موج کی طرح موج مارے گا یہاں تک لوگوں کو کوئی پناہ گاہ میسر نہ ہوگی، پورے شام کا دورہ کرے گا اور طوفان کی طرح ڈھانپ لے گا پوری امت بلا میں ایسی رگڑی جائے گی جیسا کہ چمڑا رگڑا جاتا ہے پھر کسی انسان کو یہ کہنے کا موقع ہاتھ نہ آئے گا کہ رک جاؤ رک جائے ایک جانب سے فتنہ کو دبانے کی کوشش کرے گا تو دوسرے جانب سے پھوٹ پڑے گا۔(نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے تمام رجال ثقات ہیں البتہ اس سند میں انقطاع ہے)

۳۱۰۴۸ فرمایا میرے بعد تم پر چار فتنے ظاہر ہوں گے چوتھا فتنہ بہرا اندھا چمٹنے والا ہوگا اس فتنہ میں امت کو خوب رگڑا جائے گا چمڑے کو رگڑنے کی طرح یہاں تک اچھائیاں برائیاں شمار ہوں گی اور برائیاں نیکی اس میں ان کے دل مردہ ہوجائیں گے جیسے ان کے جسم مردہ ہیں۔(نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کی سند ضعیف ہے)

۳۱۰۴۹ فرمایا کہ چار فتنے ظاہر ہوں گے پہلا اس میں (مسلمانوں) کے خون کو حلال سمجھا جائے گا دوسرا خون اور مال دونوں کو حلال سمجھا جائے گا تیرا خون مال اور شرمگاہ تینوں کو حلال کرلیا جائے گا چوتھا دجال کا فتنہ ہوگا۔نعیم بروایت عمران بن حصین

۳۱۰۵۰ فرمایا کہ میری امت میں چار فتنے ہوں گے میری امت آخری زمانہ میں پے درپے فتنوں میں مبتلا ہوگی پہلی مرتبہ آزمائش ہوگی تو مؤمن کہے گا یہ میری ہلاکت ہے پھر وہ فتنہ ٹل جائے گا دوسری مرتبہ کہے گا یہ میری ہلاکت ہے پھر ہٹالیا جائے گا پھر تیسری مرتبہ جب کہا جائے تو

کہ اب فتنہ رفع ہوگیا تو دوسری طرف سے بھڑک اٹھے گا چوتھا فتنہ اس میں لوگ کفر کی طرف چلیں گے اس وقت امت بھی اس فرقہ کے ساتھ بھی اس فرقہ کے ساتھ بلا کسی امام کے اور بلا کسی بڑی جماعت کے ہوگی اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ اس کے بعد سورج مغرب سے طلوع ہوگا قیامت سے پہلے بہتر دجالوں کا ظہور ہوگا بعض ایسے ہوں گے کہ ان کا ایک ایک پیروکار ہوگا۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت حکم بن نافع بلاغا

۳۱۰۵۱ فرمایا کہ مجھے پانچ فتنوں کا علم ہے ان میں سے چار گذر چکے ہیں پانچویں میں تم مبتلا ہوگے جب فتنہ کا وہ زمانہ آجائے اگر تم سے ہو سکے کہ گھر میں بیٹھے رہو تو گھر میں بیٹھ جاؤ اگر ہو سکے کہ کسی سرنگ میں داخل ہو جاؤ تو ایسا کرلو۔ الدیلمی بروایت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۱۰۵۲ فرمایا چار فتنے ظاہر ہوں گے ایک میں (مسلمانوں کے) خون کو حلال کیا جائے گا دوسرے میں خون اور مال دونوں کو حلال کرلیا جائے گا۔ تیسرے میں خون مال شرمگاہ کو۔ طبرانی سعید بن منصور بروایت عمران بن حصین

۳۱۰۵۳ فرمایا کہ میری امت میں چار فتنے ظاہر ہوں گے چوتھے میں امت کی ہلاکت ہوگی۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

بندر کی طرح اچھلنا کودنا

۳۱۰۵۴ فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ حکم بن عاص کی اولاد میرے منبر پر اس طرح اچھل کود کررہی ہیں جس طرح بندر کودتے ہیں۔

مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۵۵ فرمایا کہ جب بنوابی العاص کی تعداد تیس تک پہنچ جائے گی تو اللہ تعالیٰ کے دین کو فساد کا ذریعہ اور اللہ کے مال کو مال فئی کی طرح خرچ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو غلام بنالیا جائے گا۔ بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۵۶ فرمایا کہ جب بنوالحکیم کی تعداد تیس تک پہنچ جائے گی تو اللہ کے مال (بیت المال) کو ذاتی دولت سمجھا لیا جائے گا اللہ تعالیٰ کی کتاب کو فساد کا ذریعہ اور جب تعداد چار سو نناوے تک پہنچ جائے گی ان کی ہلاکت کھجور کی نوک سے زیادہ تیز ہوگی۔

طبرانی، بیھقی بروایت معاویہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۱۰۵۷ فرمایا جب بنوابی العاص کی تعداد تیس مردوں تک پہنچ جائے گی تو اللہ کے بندوں کو غلام اور اللہ کے مال کو ذاتی دولت اور اللہ کی کتاب کو فتنہ فساد کا ذریعہ بنالیں گے۔ احمد، ابویعلی، طبرانی، مستدرک بروایت ابی سعید مستدرک بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۱۰۵۸ فرمایا کہ جب بنوامیہ کی تعداد چالیس مردوں تک پہنچ جائے گی تو اللہ کے بندوں کو غلام بنالیں گے اور اللہ کے مال کو ذاتی دولت اور اللہ کی کتاب کو فتنے ذریعہ۔ ابن عساکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۱۰۵۹ فرمایا بنی امیہ کے لیے تین مرتبہ ہلاکت ہو۔

ابن سندہ وابو نعیم بروایت حمران بن جابر الیمامی ابن قانع بروایت سالم حضرمی الاباطیل ۲۳۰

۳۱۰۶۰ فرمایا عنقریب کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی مخالفت کرے گا اور اس کی اولاد سے فتنے ظاہر ہوں گے اس کا دھواں آسمان تک بلند ہوگا تم میں سے بعض اس کی جماعت میں شامل ہوں گے مراد حکم بن ابی العاص ہے۔ دار قطنی فی الافراد بروایت ابن عمر

۳۱۰۶۱ فرمایا کہ میں محمد اللہ کا نبی ہوں مجھے فواتح الکلم اور خواتیم الکلم عطا ہوا ہے جب تک میں تم میں موجود ہوں میری اطاعت کرو جب اللہ تعالیٰ مجھے اپنے پاس بلالے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب تم میں موجود ہے جن چیزوں کو قرآن کریم نے حلال قرار دیا ان کو حلال سمجھو اور جن کو حرام قرار دیا ہے ان کو حرام سمجھو یہاں تک تمہیں موت واقع ہوجائے تمہیں راحت وسکون ملے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر میں یہ بات لکھی جاچکی ہے تمہارے اندر فتنے ظاہر ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح جب ایک فتنہ ختم ہوگا اس کے پیچھے فوراً دوسرا فتنہ ظاہر ہوگا نبوت ختم ہوجائے

گی اس کے بعد بادشاہت آئے گی اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو حکومت کو سنبھالے اور اس کے حقوق ادا کرے جیسے داخل ہوا تھا ویسے نکل آئے (یعنی ظلم کر کے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر نہ لے) ٹھہر جا اے معاذ! گن لے جب حاکم کی تعداد پانچ تک پہنچ جائے گی تو پانچواں یزید ہوگا اللہ تعالیٰ یزید کی حکومت میں برکت نازل نہ فرمائے، مجھے حسین کی موت کی خبر دی گئی ہے اور میرے پاس ان کے مقتل کی مٹی بھی لائی گئی اور ان کا قاتل بھی بتلایا گیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس قوم کے درمیان وہ قتل ہوگا وہ ان کی مدد نہیں کرے گی اللہ تعالیٰ انکے دلوں میں اختلافات پیدا فرمادیں گے ان پر ان کے بدترین لوگوں کو مسلط فرمادیں گے اور ان کی قوت تقسیم فرمادیں گے افسوس ہے آل محمد کے بچے ہوئے افراد پر ایک ایسا ظالم حاکم ہوگا جو میرے خلیفہ کو اور خلیفہ کے خلیفہ کو قتل کرے گا اے معاذ! رک جا جب میں دس پر پہنچا تو فرمایا ولید فرعون کا نام ہے شرائع اسلام کو منہدم کرنے والا ہوگا جو میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے خون کا ذمہ دار ہوگا جب اللہ تعالیٰ اس کی تلوار کو نیام سے باہر کرے گا وہ پھر کبھی نیام میں داخل نہ ہوگی۔

لوگوں میں اختلافات پیدا ہوجائیں گے وہ اس طرح ہوجائیں گے انگلیوں کو ایکدوسرے میں داخل کر کے دکھایا پھر فرمایا ایک سو بیس سال کے بعد تو تیزی کے ساتھ موت واقع ہوگی اور سرعت کے ساتھ قتل کے واقعات ہوں گے اسی میں ان کی ہلاکت ہوگی ان پر بنی عباس میں سے ایک شخص حاکم مقرر ہوگا۔ طبرانی بروایت معاذ

۳۱۰۶۲..... فرمایا پہلا وہ شخص جو میری سنت میں بتدیلی کرے گا وہ بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا۔

ابویعلی بیھقی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنه ذخیرۃ الحفاظ ۵ ۸۴

۳۱۰۶۳..... فرمایا کہ پہلا شخص جو میری سنت میں تبدیلی کرے گا وہ بنوامیہ کا ایک شخص ہوگا۔

ابن ابی شیبه ابویعلی ابن خزیمه والرویانی وابن عساکر سعید بن منصور بروایت ابی ذر رضی اللہ عنه

۳۱۰۶۴..... فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بنوالحکیم میرے منبر پر ایسے چڑھ رہے ہیں جسے بندر اچھلتے کودتے ہیں۔

ابویعلی بیھقی فی الدلائل بروایت ابی ھریرۃ

۳۱۰۶۵..... سن لو یہ شخص عنقریب کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی مخالفت کرے گا اور اس کی نسل سے فتنہ ظاہر ہوگا اس کا دھواں آسمان تک پہنچے گا تم میں سے بعض اس دن اس کی جماعت میں شامل ہوں گے یعنی حکم مراد ہے اس سے۔ طبرانی بروایت ابن عمر

۳۱۰۶۶..... میری امت کے لیے ہلاکت ہے اس شخص کی نسل میں۔ (ابن نجیب فی جزءہ وابن عساکر بروایت نافع بن جبیر بن مطعم وہ اس کے والد ہیں) فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کی مجلس میں تھے وہاں سے حکم بن ابی العاص گذرا تو فرمایا اور راوی نے حدیث اس طرح ذکر کی۔

۳۱۰۶۷..... میری امت کی ہلاکت کا سبب ہے یہ اور اس کی اولاد۔ (ابن عساکر بروایت حمزہ بن حبیب فرمایا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مروان بن حکم کو لایا گیا اس حال میں کہ وہ نومولود بچہ تھا تاکہ اس کی تحنیک فرمائیں آپ ﷺ نے تحنیک نہیں فرمائی بلکہ یہ مذکورہ بالا ارشاد فرمایا)۔

۳۱۰۶۸..... فرمایا خلافت کا سلسلہ بنی امیہ میں چلتا رہے گا، اس کو گیند کی طرح ایک دوسرے سے لیتے رہیں گے جب خلافت ان سے چھین لی جائے گی تو اس کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں ہوگی۔ طبرانی فی الاوسط وابن عساکر بروایت ثوبان

۳۱۰۶۹..... فرمایا کہ میری امت کا معاملہ انصاف کے ساتھ چلتا رہے گا یہاں تک پہلا شخص جو اس میں رخنہ ڈالے گا وہ بنوامیہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام یزید ہوگا۔ (ابویعلی ونعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن عمر اس کی سند میں سعید بن سنان ہے وہ انتہائی ضعیف ہے)

۳۱۰۷۰..... فرمایا فتنہ آتا ہے تو مشتبہ ہوتا ہے جب منہ موڑتا ہے تو صاف ہوتا ہے شروع ہوتا ہے سرگوشی کے ساتھ جب پھیلتا ہے تو دردناک ہوتا ہے جب بھڑک اٹھے تو اسکومت پھیلاؤ جب پھیل جائے تو اس کا سامنا مت کرو فتنہ چرتا ہے اللہ کی زمین میں لیتا ہے اس کی رسی میں مخلوق میں سے کسی کے لئے حلال نہیں اس کو جگائے یہاں تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت ہو ہلاکت ہے اس کے لیے جو اس کی رسی پکڑے ہلاکت ہے پھر ہلاکت ہے۔ نعیم وحلیۃ الاولیاء بروایت ابن الدرداء

۳۱۰۷۲..... فرمایا اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے اس کو بندوں کے سامنے بے نیام نہیں فرماتے یہاں تک کہ بندے خود اس کو نیام سے نکالیں جو بندے خود اس کو

اپنے اور پر سونت لیتے ہیں پھر اس کو قیامت تک نیام میں داخل نہیں فرماتے۔ مستدرک فی تاریخہ بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۷۳..... فرمایا میری امت کو شکار کر لے جانے گی ایک ایسی قوم جس کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی ان کے چہرے گو یا کہ ڈھال ہیں تین مرتبہ یہاں تک ان کو جزیرۃ العرب پہنچادے گی پہلی مرتبہ ہنکانے سے وہ لوگ نجات پاجائیں گے جوان سے بھاگ نکلے دوسری مرتبہ بعض لوگ نجات پائیں گے بعض ہلاک ہوں گے تیسری مرتبہ میں بقیہ تمام لوگوں کو ہلاک کردیں گے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا ترک قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ ضرور اپنے گھوڑوں کو مسلمانوں کی مساجد کے ستون سے باندھیں گے۔ احمد، ابویعلی مستدرک، بیھقی فی البعث سعید بن منصور بروایت زید ورواہ مختصرا

۳۱۰۷۴..... فرمایا میرے خاندان کے کچھ لوگ میری بعد میری امت کو سخت قتل وقتال میں مبتلا کریں گے ہماری قوم میں ہمارے لئے سب سے مبغوض بنو امیہ بنو مغیرہ اور بنو مخزوم ہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن مستدرک بروایت ابی سعید

۳۱۰۷۵..... فرمایا ایک فتنہ ظاہر ہونے والا ہے اس میں قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہوں گے کیونکہ مقتول نے بھی تو قاتل کو (ناحق) قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ طبرانی بروایت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۷۶..... فرمایا میری امت کی ہلاکت ایک دوسرے کے ہاتھ سے ہوگی۔ دارقطنی فی الافراد بروایت رجل من الصحابہ ضعیف الجامع ۱۸۸۷

۳۱۰۷۷..... فرمایا تم یہ باتیں کرتے ہو کہ میری وفات آخر میں ہوگی ایسی بات نہیں بلکہ میری وفات تو پہلے ہوگی میرے بعد فتنہ فساد ہوگا مسلسل ایک دوسرے کو فنا کرو گے۔ طبرانی بروایت معاویہ طبرانی بروایت واثلہ

۳۱۰۷۸..... فرمایا کہ تم میرے بعد۔

اترانے، فخر کرنے والا بدتر ہے

۳۱۰۷۹..... فرمایا میری امت کو دوسری امتوں کی بیماریاں لگیں گی بلکہ ان سے بدتر اترانے، مال ودولت پر فخر کرنے، دنیا کی حرص میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے، بغض، حسد یہاں تک ظلم وتعدی کا بازار گرم ہوگا پھر قتل وقتال ہوگا۔ ابن ابی الدنیا وابن النجار بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۸۰..... فرمایا کہ تم بنی اسرائیل کے سب سے زیادہ مشابہ امت ہو تم ان کے راستہ پر چلو گے قدم بقدم یہاں تک ان میں جو بھی غلط باتیں تھیں تم میں بھی اس طرح ہوگی یہاں تک ایک قوم کے سامنے سے ایک عورت گذرے گی ایک (بدبخت) اس سے سب کے سامنے جماع کرے گا پھر اپنے ساتھیوں کے پاس آکر اس فعل پر ہنسے گا اور لوگ بھی اس کے اس فعل پر ہنسیں گے۔ طبرانی بروایت ابن سعود

۳۱۰۸۱..... فرمایا: اللہ اکبر یہ تو بالکل ایسا ہے جیسے بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ تم اپنے پہلے لوگوں کی اتباع کرو گے۔ (الشافعی احمد، بیہقی فی المعرفہ طبرانی بروایت ابی واقد لیثی انہوں نے بتایا کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے لئے بھی کوئی جیسے کفار کے لئے)۔

۳۱۰۸۲..... فرمایا اس امت کے شریر لوگ اہل کتاب کے گذشتہ لوگوں کے راستہ پر چلیں گے بالکل قطار در قطار۔

ابو داؤد الطیالسی احمد والبغوی وابن قانع طبرانی سعید بن منصور بروایت ابن شداد بن اوس ذخیرہ الحفاظ ۴۶۴۹

۳۱۰۸۳..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور امم سابقہ کے نقش قدم پر چلو گے۔

احمد طبرانی بروایت سھیل بن سعد

۳۱۰۸۴..... فرمایا کہ یہ مراکز ہوں گے اور اس میں بدترین مخلوق ہوں گے۔ طبرانی فی الاوسط بروایت ابن عمر

۳۱۰۸۵..... فرمایا عنقریب میری امت میں فتنہ برپا ہوگا اے ابوموسیٰ! اگر تم اس میں سوئے ہوئے ہو تو فبہا تمہارے حق میں بہتر ہے بیدار رہنے سے اور بیٹھے رہنا یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے چلنے پھرنے سے۔ (طبرانی بروایت عمار وابوموسیٰ ایک ساتھ)

۳۱۰۸۶ ..... فرمایا میں بہرہ فتنہ کو جانتا ہوں اس میں سویا ہوا بیٹھے ہوئے سے اور بیٹھا ہوا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا اس فتنہ میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا۔طبرانی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۳۱۰۸۷ ..... فرمایا کہ میرے بعد فتنہ ظاہر ہوگا اس میں سویا ہوا بیدار سے بہتر ہوگا لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے بیٹھا ہوا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا فتنے میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا ہر شخص جو اس میں گھسے گا وہ ہلاک ہوگا اور ہر فصیح اللسان خطیب ہلاک ہوگا اگر وہ زمانہ پالو تو اپنے پیٹ کو زمین سے چمٹالو یہاں تک نیکی کی حالت میں راحت پالو یا کسی فاجر کے ہاتھ راحت دیے جاؤ۔(یعنی قتل ہو جاؤ)۔

ابویعلی بروایت حذیفہ

۳۱۰۸۸ ..... فرمایا کہ عنقریب اندھا گونگا بہرہ فتنہ ظاہر ہوگا اس میں لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا بیٹھا ہوا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جس کو (فتنہ میں) لایا گیا وہ اپنی گردن لمبی کرے۔بقی بن مخلدفی مسندہ بخاری فی التاریخ والبغوی وابن اسکن والباوردی وابن قانع وابن شاهین بروایت انیس بن ابی مدثر الانصاری

۳۱۰۸۹ ..... فرمایا کہ میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے اس میں سویا بیدار سے بہتر ہوگا بیٹھا ہوا کھڑے سے کھڑا چلنے والے سے سن لو جس پر وہ زمانہ آجائے تو اپنی تلوار کو سخت چکنے پتھر پر مار کر توڑ دے پھر اپنے گھر میں لیٹ جائے یہاں تک فتنہ رفع ہو جائے۔احمد وابویعلی وابن مندہ والبغوی وابن قانع وعبد الجبار ابن عبداللہ الخولانی فی تاریخ داریا طبرانی سعید بن منصور بروایت خرشة المحاربی

۳۱۰۹۰ ..... فرمایا فتنہ ظاہر ہوگا اس میں بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے اور دوڑنے والا سوار سے اور سوار قیادت کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ابن ابی شیبہ ابن عساکر بروایت سعید بن مالک

۳۱۰۹۱ ..... عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا اس میں سویا ہوا بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے اور دوڑنے والا سوار سے بہتر ہوگا۔طبرانی بروایت خریمہ بن قاتک

فتنے سے کنارہ کشی کرنے والا بہتر ہے

۳۱۰۹۲ ..... فرمایا کہ فتنہ ظاہر ہوگا گرمی کی ہوا کی طرح اس میں بیٹھا ہوا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے جو اس کو جھانک کر دیکھے گا فتنہ اس کو پکڑے گا اور نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے اگر وہ فوت ہو جائے تو گویا کہ اس کے اہل اور مال سب ہلاک ہو گئے۔

طبرانی بروایت نوفل بن معاویہ

۳۱۰۹۳ ..... فرمایا ناس ہو عرب! کا ایک فتنہ ان کے قریب آچکا ہے جو اندھا بہرہ گونگا فتنہ ہوگا اس میں بیٹھا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اس میں کوشش کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی هریرة

۳۱۰۹۴ ..... اے ابن حوالہ! تمہارا کیا حال ہوگا جب فتنہ پیدا ہوگا اس میں بیٹھا ہوا بہتر ہوگا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے اے ابن حوالہ! تمہارا کیا حال ہوگا جب دوسرا فتنہ ظاہر ہوگا پہلا بھی اس میں خوشی کی طرح دوڑے گا گویا گائے کا سینگ ہے یہ اور ان کے ساتھی حق پر ہوں گے۔(یعنی عثمان بن عفان)۔مسند احمد ابو داؤد الطیالسی طبرانی سعید بن منصور بروایت عبداللہ بن حوالہ

۳۱۰۹۵ ..... فرمایا اے حذیفہ! عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا اس میں کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا بیٹھا ہوا کھڑے سے قاتل ومقتول دونوں جہنم میں ہوں گے۔طبرانی بروایت عمار

۳۱۰۹۶ ..... فرمایا میں تمہاری وجہ سے اور امتوں پر فخر کروں گا میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹنا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

مسند احمد بروایت صنابحی

۳۱۰۹۷ ..... فرمایا کہ میں تم سے پہلے حوض کوثر پر ہوں گا میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا میرے بعد آپس میں خون ریزی نہ کرنا۔
احمد ابویعلی ترمذی ابن قانع سعید بن منصور بروایت صنابحی بن اعز والخطیب وابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابن ماجہ ابن ابی شیبۃ والشیرازی فی الالقاب والبغوی عن الصنابحی

۳۱۰۹۸ ..... فرمایا کہ میں نے بہت رغبت اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی اس میں اللہ تعالیٰ سے تین درخواستیں کی دو قبول ہوئیں ایک رد ہوئی میں نے سوال کیا میری امت قحط سالی میں مبتلا نہ ہو یہ دعا قبول ہوئی میں نے سوال کیا دشمن کا ان پر غلبہ نہ ہو دعا قبول ہوئی۔ میں نے دعا کی ان کے اس میں خون ریزی نہ ہوئی یہ دعا رد ہوئی۔ (احمد وسمویہ حلیۃ الاولیا مستدرک سعید بن منصور بروایت انس بن مالک احمد والہیثم بن کلیب سعید بن منصور بروایت عبداللہ بن جابر بن عتیک طبرانی وابن قانع بروایت عبداللہ بن جبر الانصاری وہ بروایت معبد بن جابر بن عتیک الانصاری ابن قانع نے کہا وہ جابر بن عتیک کے بھائی ہیں)۔

۳۱۰۹۹ ..... فرمایا انتہائی خضوع والی نماز تھی اس میں میں نے اللہ تعالیٰ سے تین درخواستیں کی دو مجھے دے دی گئیں اور ایک کا انکار فرما دیا میں نے درخواست کی ان پر کسی ایسے دشمن کو مسلط نہ فرما جو ان کو جڑ سے ختم کر دے یہ دعا قبول ہوئی دوسری ان کو کسی ایسی قحط سالی میں مبتلا نہ فرما کہ سب کو ہلاک کر دے یہ دعا بھی قبول ہوئی تیسری دعا کی کہ ان کے آپس میں خون ریزی نہ ہو یہ دعا رد ہوگئی۔

طبرانی بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۰۰ ..... فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میرے امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہو دعا، قبول ہوئی میں نے درخواست کی ان پر غیروں میں سے ایسا دشمن مسلط نہ ہو جو ان کو بالکل ختم کر دے یہ دعا بھی قبول ہوئی میں نے درخواست کی ایسی فرقہ واریت میں مبتلا نہ ہو کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جائیں یہ دعا رد ہوئی میں نے کہا پھر بخار یا طاعون پھر بخار یا طاعون پھر بخار یا طاعون بخار پھر طاعون۔

احمد بروایت معاذ

۳۱۱۰۱ ..... فرمایا میں نے رب تعالیٰ سے چار درخواستیں کیں مجھے تین عطا ہوئیں ایک رد ہوئی میں نے درخواست کی میری امت گمراہی میں اکٹھی نہ ہو دعا قبول ہوئی میں نے درخواست کی کہ یہ قحط سالی سے ہلاک نہ ہو جیسے اس سے پہلی قومیں ہلاک ہوئیں یہ دعا قبول ہوئی میں نے درخواست کی کہ ان پر غیر سے کوئی دشمن مسلط نہ ہو یہ دعا بھی قبول ہوئی میں نے درخواست کی ان کے آپس میں خون ریزی نہ ہو کہ بعض بعض کو قتل کرے یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ طبرانی بروایت ابی بصرہ الغفاری

رسول اللہ ﷺ کی تین درخواستیں

۳۱۱۰۲ ..... فرمایا کہ میں نے رب اللہ تعالیٰ سے تین درخواستیں کیں دو قبول ہوئیں ایک رد ہوئی میں نے درخواست کی کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہو یہ دعا قبول ہوئی اور میں نے درخواست کی کہ میری امت طوفان سے ہلاک نہ ہو یہ دعا بھی قبول ہوئی میں نے درخواست کی۔ ان کے آپس میں لڑائی نہ ہو یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ (ابن ابی شیبہ احمد، مسلم، وابن خزیمہ، ابن حبان بروایت عامر بن سعد وہ اپنے والد سے)

۳۱۱۰۳ ..... فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین درخواستیں کیں دو قبول ہوئیں ایک رد ہوئی میں نے درخواست کی اے رب میری امت بھوک سے ہلاک نہ ہو فرمایا قبول ہے میں نے درخواست کی ان پر غیروں سے کوئی دشمن مسلط نہ فرما یعنی مشرکین میں سے جو ان کو جڑ سے ختم کر دے فرمایا یہ بھی قبول ہے میں نے درخواست کی یا اللہ ان کے آپس میں لڑائی نہ ہو لیکن اس دعا کو قبولیت سے روک لیا۔

طبرانی بروایت جابر بن سمرہ بروایت علی

۳۱۱۰۴ ..... فرمایا کہ پہلی چیز جو میری امت کو اسلام سے الٹ دے گی جیسے برتن کو شراب میں الٹ دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر بروایت ابن عمر

۳۱۱۰۵ ..... فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا مسجد میں ہزار یا اس سے زیادہ نمازی ہوں گے ان میں ایک بھی مؤمن نہ ہوگا۔ الدیلمی بروایت ابن عمر

۳۱۱۰۶.....فرمایا ایک قوم ایمان کے بعد کافر ہو جائے گا تو ان میں سے نہیں۔ طبرانی بروایت ابی الدرداء

۳۱۱۰۷.....فرمایا لوگ اسلام سے فوج کی شکل میں نکلیں گے جس طرح فوج کی شکل میں داخل ہوئے۔

مستدرک بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۰۸.....ایک قوم ایمان کے بعد کفر اختیار کرے گی۔ تمام وابن عساکر بروایت ابی الدرداء ضعیف الجامع ۲۰۹۵

۳۱۱۰۹.....فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا مساجد میں جمع ہو کر نماز پڑھیں گے ان میں کوئی بھی مؤمن نہ ہوگا۔

ابن عساکر فی تاریخہ بروایت ابن عمر

۳۱۱۱۰ .....ایک قوم کا مؤذن اذان کہے گا اور نماز بھی قائم کرے گی لیکن وہ مؤمن نہ ہوں گے۔

طبرانی حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۱۱۱.....فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ان میں مؤمن اس طرح چھپے گا جس طرح آج تم میں منافق چھپتا ہے۔

ابن اسنی بروایت جابر ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۷۱

۳۱۱۱۲.....فرمایا میں تمہاری کمر پکڑ کر کہتا ہوں جہنم کی آگ سے بچو حدود اللہ کو پامال کرنے سے بچو جب میں انتقال کر جاؤں گا تمہیں چھوڑ دوں گا میں تم سے پہلے حوض کوثر پر جاؤں گا جس کو ایک دفعہ حوض کوثر کا پانی نصیب ہو گیا وہ کامیاب ہو گیا ایک قوم لائی جائے گی پھر ان کو پکڑ کر شمال کی طرف (یعنی جہنم کی طرف) لے جائیں گے میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میری امت ہیں تو فرمائیں گے یہ تو آپ کے بعد مسلسل مرتد ہوتے رہے اپنی ایڑیوں کے بل۔ احمد طبرانی وابو النصر السنجری فی الابانۃ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۱۱۱۳.....فرمایا کہ میں تمہاری کمر پکڑ کر کہتا ہوں جہنم سے بچو اور حدود اللہ کی پامالی سے بچو جب میں وفات پا جاؤں میں تمہارے فرط (آگے پہنچنے والا) ہوں، ملاقات حوض کوثر پر ہوگی جس کو وہاں پہنچنا نصیب ہو گیا وہ کامیاب ہو گیا ایک قوم آئے گی ان کو پکڑ کر شمال (جہنم) کی طرف لے جائیں میں عرض کروں گا اے رب! میری امت ہے کہا جائے گا آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ بعد کیا نئی بات ایجاد کر لی کہ مرتد ہو کر اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ گئے۔ طبرانی بروایت ابن عباس

حوض کوثر پر استقبال

۳۱۱۱۴.....فرمایا میں حوض پر تمہارے لئے فرط ہوں میں انتظار کرونگا جو میرے پاس حوض پر آئے اگر میں پاؤں کسی کو حوض سے ہٹایا جا رہا ہو میں کہوں گا یہ بھی میرا امتی ہے تو کہا جائے گا آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعت ایجاد کی ہے۔ طبرانی فی الاوسط بیھقی عن ابی الدرداء

۳۱۱۱۵.....فرمایا سن لو! کیا بات ہے کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رشتہ ان کو فائدہ نہ دے گا قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرا رشتہ تو دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ دے گا میں تمہارے لئے فرط ہوں اے لوگو! حوض پر سن لو عنقریب قیامت میں کچھ لوگ آئیں گے ان میں سے کہنے والے کہیں گے یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں میں کہوں گا کہ نسب سے تو میں نے پہچان لیا لیکن تم میرے بعد مرتد ہو گئے تھے اور ایڑی کے بل دین سے پھر گئے تھے۔ طبرانی احمد، وعبد بن حمید ابویعلی مستدرک ابن ابی شیبۃ بروایت ابی سعید

۳۱۱۱۶.....فرمایا کہ تم میرے بعد کمزور شمار کئے جاؤ گے۔ احمد بروایت ام الفضل

۳۱۱۱۷.....فرمایا کہ بنی حام جن پر نوح علیہ السلام کی زبانی لعنت کی گئی ہے ان کے لائے جانے پر خوش مت ہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان کو دیکھ رہا ہوں گویا شیاطین ہیں جو فتنوں کے جھنڈے کے ارد گرد چکر کاٹ رہے ہیں ان کی طرح طرح کی آوازیں ہیں آسمان میں حرکت پیدا ہوتی ہے ان کی اعمال سے اور زمین چلانے کی آواز نکالتی ہے ان کے افعال سے وہ رعایت نہیں کریں گے میرے ذمہ کی حرمت یا دین کی حرمت کی جو وہ زمانہ پائے تو اسلام پر روئے اگر اس کو رونا ہو۔ (الشیرازی فی الالقاب میں روایت کی ابن عباس رضی اللہ

عنہما کے حوالہ سے)

۳۱۱۱۸..... فرمایا سن لو میں تمہیں فتنہ کے قتال کے متعلق بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ اس زمانے میں کسی ایسے فعل کو حلال نہیں فرمائیں گے جو پہلے حرام تھا تم میں بعض کا یہ فعل بڑا تعجب خیز ہوگا آج کسی مسلمان کے بھائی کے دروازے پر آ کر آواز دے کر اجازت حاصل کرے کل اسی کو قتل کردے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت قاسم بن عبدالرحمن مرسلاً

۳۱۱۱۹..... فرمایا اچھے لوگوں کے بعد برے لوگوں کا زمانہ آئے گا ایک سو پچاس سال کے بعد وہ پوری دنیا کے مالک ہوں گے وہ ترک قوم ہیں۔

الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۱۲۰..... فرمایا کہ جب عورتیں گھوڑوں پر سواری کرنے لگیں گی اور قباطی (یعنی باریک کپڑے پہنیں گی) اور ملک شام میں قیام کریں گی مرد مردسے اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کرنے لگیں گی اللہ تعالیٰ ان کو عمومی عذاب میں مبتلا فرمائیں گے۔

ابن عدی فی الکامل ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۱۲۱..... فرمایا کہ جب بال لٹکائے جائیں گے اور متکبرانہ چال چلیں گے اور نصیحت سنانے والے سے کان بند کرلیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری ذات کی قسم بعض کو بعض سے لڑوادوں گا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۱۱۲۲..... فرمایا السلام علیکم یا اھل القبور اگر تم جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کس شر سے بچالیا جو تمہارے بعد ہونے والا ہے یہ تم سے بہتر ہیں یہ دنیا سے چلے گئے انہوں نے اپنے اعمال (جہادوغیرہ) کا کوئی دنیوی فائدہ حاصل نہیں کیا اور دنیا سے اس وقت چلے گئے کہ میں ان پر گواہ ہوں اور تم نے کچھ فائدہ حاصل کرلیا ہے اب معلوم نہیں میرے بعد تم کیا حادثہ پیدا کروگے۔ ابن المبارک بروایت حسن مرسلاً

۳۱۱۲۳..... فرمایا: ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔ ابن ابی شیبہ بروایت ابی سعید

۳۱۱۲۴..... فرمایا فتنہ ظاہر ہوگا اس میں لوگ لڑیں گے جاہلیت کے دعویٰ (یعنی عصبیت) پر دونوں طرف مقتولین جہنم میں ہوں گے۔

مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۲۵..... فرمایا میرے بعد فتنے، خلاف شرع امور اور بدعات ہوں گی۔

ابو النصح السجزی فی الابانہ وقال غریب بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۲۶..... فرمایا کہ فتنے ظاہر ہوں گے اس میں لوگوں کی عقلیں ٹیڑھی ہوں گی یہاں تک اس وقت ایک بھی صحیح عقل والا آدمی نہ ملے گا۔ (نعیم بروایت حذیفہ یہ صحیح روایت ہے)

۳۱۱۲۷..... فرمایا کہ فتنہ ظاہر ہوگا اس سے وہی شخص نجات پائے گا جو باطل طریقہ سے مال کو ہاتھ نہ لگائے اور جس نے مال کھایا گویا کہ ناحق خون بہایا۔

نعیم بن حماد بروایت ابی جعفر مرسلاً

۳۱۱۲۸..... فرمایا چھ باتیں ظاہر ہوجائیں تو تم موت کی تمنا کرو۔ کم عقل لوگوں کو حکومت دی جائے فیصلہ کو بیچا جائے اور خون ریزی کو ہلکا سمجھا جائے اور شرط کی کثرت ہوجائے اور قطع رحمی عام ہوجائے اور ایسے مست لوگ جو قرآن کریم کو گانے کی طرز پر پڑھیں آدمی کو (نماز کے لئے) آگے کیا جائے گانے کے طرز آنے کی وجہ سے حالانکہ وہ مسائل سے زیادہ واقف نہ ہوگا۔ طبرانی بروایت عباس الغفاری

۳۱۱۲۹..... فرمایا کہ تین مواقع ہیں جو اس وقت نجات پاگیا وہ کامیاب ہوگیا میرے انتقال کی وقت اور ایک خلیفہ کے قتل کے وقت جس کو ظلماً قتل کیا جائے گا وہ حق پر قائم ہوگا حق ادا کررہا ہو گا وہ بھی نجات پانے والا اور ایک جو فتنہ دجال سے نجات پائے وہ بھی نجات یافتہ ہے۔

طبرانی والخطیب فی المتفق المفترق بروایت عقبہ بن عامر

۳۱۱۳۰..... فرمایا جو شخص تین حادثات میں نجات پاجائے وہ نجات یافتہ ہے میرے انتقال کے وقت، دجال کے خروج کے وقت، ایک خلیفہ کو ظلماً قتل کئے جانے کے وقت جب کہ وہ حق پر قائم ہوگا۔ مسند احمد طبرانی ضیاء مقدسی مستدرک بروایت عبداللہ بن حوالہ

۳۱۱۳۱..... فرمایا کہ تم نے وہ سوال کیا کہ میری امت میں سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا میری امت کی خوشحالی کی مدت سو سال ہے عرض کیا کہ کیا

اس کی کوئی نشانی ہے فرمایا ہاں خسف (دھنسنا) رجف زلزلہ اور باہر سے لائے ہوئے شیاطین کولوگوں پر چھوڑ دینا۔

احمد، مستدرک بروایت عبادۃ بن الصامت

خوشحالی کا زمانہ سوسال

۳۱۱۳۲.....فرمایا میرے بعد میری امت کی خوشحالی کا زمانہ سوسال ہے عرض کیا کہ اس کی کوئی نشانی بھی ہے؟ فرمایا ہاں زمین میں دھنسنا، زنا کا عام ہونا، صورتوں کا مسخ ہونا اور باہر سے لائے ہوئے شیاطین کولوگوں پر چھوڑ دینا۔ (احمد مستدرک اور تابع ذکر کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت سے)

۳۱۱۳۳ فرمایا فتنے ظاہر ہوں گے اس میں آدمی اپنے بھائی اور والد سے جدا ہو جائے گا اس سے لوگوں کے دلوں میں فتنہ پیدا ہوگا ان سے قیامت کے دن تک کے لئے یہاں تک ایک شخص کو نماز پڑھنے کی وجہ سے عار دلائی جائے گی جس طرح زانیہ کو زنا کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے۔

طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۱۳۴ فرمایا فتنہ پیدا ہوگا اس کے بعد پھر اتفاق ہو جائے گا پھر اتفاق پیدا ہوگا اس کے بعد جو فتنہ ہوگا اس کے بعد اتفاق کی کوئی صورت نہ ہوگی اس میں آوازیں اٹھیں گی آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی عقلیں زائل ہوں گی حتیٰ کہ ایک بھی عقلمند نظر نہ آئے گا۔

الدیلمی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۳۵.....فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قرآن کے صرف نقوش ہی باقی رہ جائیں گے اور اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے گا نام تو مسلمانوں کا رکھیں گے لیکن وہ اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مساجد ظاہراً آباد ہوں گی لیکن اندر سے خراب ہوں گی اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے سب سے بدترین علماء ہوں گے انہی سے فتنہ کا ظہور ہوگا انہیں میں لوٹے گا۔ مستدرک فی تاریخہ بروایت ابن عمر الدیلمی بروایت معاذ

۳۱۱۳۶ عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے گا اور قرآن بھی صرف حروف کے نقوش باقی رہے گا اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین علماء ہوں گے انہی سے فتنہ ظاہر ہوگا اور انہی کی طرف لوٹ کر جائے گا۔

عدی ابن کامل شعب الایمان بیہقی بروایت علی

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۵۸۳

۳۱۱۳۷..... عنقریب اسلام مٹ جائے گا اس کا نام ہی باقی رہے گا قرآن مٹ جائے گا اس کے نقوش باقی رہ جائیں گے۔

الدیلمی بروایت ابی ہریرۃ

۳۱۱۳۸.....فرمایا پس تمہارا کیا حال ہوگا جب فتنہ میں مبتلا کئے جاؤ گے کئی سالوں تک گرفتار رہو گے اس میں بچے نوجواں ہوں گے جوان بوڑھے اگر کسی سال فتنہ ختم ہو جائے تو کہا جائے گا ایک سال چھوڑ دیا جب تمہارے قاریوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور علماء کی تعداد کم ہو جائے گی امراء کی تعداد بڑھ جائے گی امانتدار لوگوں کی قلت ہوگی اور اعمال آخرت کے ذریعہ دنیا طلب کی جائے گی، اور علم کو غیر اللہ کے لئے حاصل کیا جائے گا۔

حلیۃ الاولیاء بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کم درجہ کے لوگوں کا زمانہ

۳۱۱۳۹.....فرمایا اس زمانہ میں تمہارا کیا حال ہوگا جو عنقریب تمہارے اوپر آئے گا اس میں لوگوں کو خوب آزمائش میں ڈالا جائے گا وہ لوگ رہ جائیں گے جن کی حیثیت جھاگ کی سی ہوگی ان کی عہد کی پابندی اور امانتداری کمزور ہو جائے گی اور آپس میں اس طرح اختلاف ہوگا

انگلیوں کو ایکدوسرے میں ڈال کر دکھایا عرض کیا ہمارے لئے کیا حکم ہے یا رسول اللہ ﷺ وہ زمانہ آجائے فرمایا کہ معروف پر عمل کرو منکرات کو ترک کردو اپنے خواص کی اصلاح کی طرف توجہ کرو عوام کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو۔

ابن ماجه ونعيم بن حماد في الفتن طبراني برو ايت ابن عمر رضي الله عنهما

۳۱۱۴۰..... فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ جب تم کمزور ایمان والوں میں زندگی گذاروگے جن میں وعدہ عہد کی پابندی امانتداری کمزور ہوچکی ہوگی اور آپس میں اختلاف کر کے اس طرح ہوجائیں گے انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر دکھایا عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو ہی علم ہے فرمایا معروفات پر عمل کرو اور منکرات کو ترک کرو اللہ کے دین میں رنگ بدلنے سے اجتناب کرو اپنے نفس کی اصلاح کی فکر کرو عام لوگوں کا معاملہ چھوڑو۔

طبراني برو ايت سهل بن سعد الشيرازي في الا لقاب برو ايت حسن مرسلاً ذخيرة الحفاظ ۰ ۴۴

۳۱۱۴۱..... فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا کمزور ایمان والے لوگوں میں وہ آپس میں اختلاف کر کے اس طرح ہوجائیں گے۔(انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے دکھایا) فرمایا معروف باتوں پر عمل کرو اور منکرات کو ترک کرو۔ طبراني برو ايت عباده بن الصامت رضي الله عنه

۳۱۱۴۲..... فرمایا تمہارا کیا معاملہ ہوگا اس زمانہ میں جب لوگوں کے عہد کی پابندی ایمان اور امانتداری کمزور ہوگی اور اس میں اختلاف کر کے اس طرح گتھم گتھا ہوں گے انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے دکھایا عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس وقت کیا کریں؟ فرمایا صبر سے کام لو اور لوگوں کے ساتھ اخلاقی برتاؤ کرو البتہ خلاف شرع افعال میں ان کی مخالفت کرو یعنی ان کا ساتھ مت دو۔

نسائي سعيد بن منصور برو ايت ثوبان رضي الله عنه

۳۱۱۴۳..... فرمایا تمہارا کیا معاملہ ہوگا اس آخری زمانہ میں جب بہت کم حیثیت کے لوگ رہ جائیں گے ان کی وعدہ کی پابندی نذر کی ایفاء بہت کمزور ہوچکی ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے فرمایا معروف پر عمل کرو منکرات کو ترک کرو ہر شخص خاص اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرے اور عام لوگوں کے معاملات کو چھوڑ دے۔ طبراني برو ايت سهل بن سعد

۳۱۱۴۴..... تمہارا کیا حال ہوگا! اے عوف! جب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ایک فرقہ جنت میں باقی جہنم میں میں نے عرض کیا ایسا کب ہوگا یا رسول اللہ! فرمایا جب رذیل لوگ زیادہ ہوجائیں باندیاں مالک بن جائیں کمینے لوگ منبر پر بیٹھ جائیں قرآن کو گانے کی طرز پر پڑھا جائے مساجد میں غیر ضروری زیب و زینت اختیار کی جائے منبروں کو بہت اونچا کیا جائے مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جانے لگے زکوۃ کو تاوان امانت کو مال غنیمت اور دین کا علم غیر اللہ کے لئے سیکھا جانے لگے آدمی ماں کی نافرمانی اور بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور باپ کو اپنے سے دور کرے اور امت کا آخری طبقہ پہلے لوگوں پر لعنت کرے اور قبیلہ کا سردار فاسق کو بنایا جائے اور قوم کا بڑا ان کے کمینہ بن جائے اور آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے ہو اس زمانہ میں ایسا ہوگا تو لوگ گھبرا کر ملک شام اور ایک شہر جس کا نام دمشق ہے جو شام کے بہترین شہروں میں سے ہے وہاں پہنچ کر اپنے دشمنوں سے قلعہ بند ہوجائیں گے عرض کیا گیا کیا دشمن شام کو فتح کریں گے؟ فرمایا ہاں کچھ عرصہ کے لئے اس کے بعد فتنے پھوٹ پڑیں گے پھر ایک فتنہ ظاہر ہوگا غبار آلود اندھیرا پھر پے در پے فتنے ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جس کا نام مہدی ہے تم ان کا زمانہ پالو تو ان کی اتباع کرو اور صراط مستقیم پر چلنے والے لوگوں میں داخل ہوجاؤ۔

طبراني برو ايت عوف بن مالک

۳۱۱۴۵..... فرمایا تم صاف کئے جاؤ گے جس طرح کھجور کوردی کھجور سے صاف کر کے نکالا جاتا ہے۔

ابن عساكر برو ايت ابي هريره رضي الله عنه

۳۱۱۴۶..... فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ تم میں سے اچھے لوگ اٹھالئے جائیں گے یکے بعد دیگرے حتیٰ کہ اس جیسے لوگ باقی رہ جائیں گے۔

بخاري في تاريخه طبراني سعيد بن منصور برو ايت رويفع بن ثابت

راوی کا بیان ہے یہ اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ آپ کے سامنے پکی اور نیم پختہ کھجوریں رکھی گئیں آپ نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے تناول فرمایا حتیٰ کہ گٹھلیاں باقی رہ گئیں ان گٹھلیوں کی طرف کر کے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۱۱۴۷ فرمایا کہ میری امت ہلاک نہ ہوگی یہاں تک ان میں تمایز، تمایل اور معامع ظاہر نہ ہو جائے عرض کیا گیا یارسول اللہ! تمایز کیا ہے؟ فرمایا وہ (قومی جماعتی) عصبیت جو میرے لوگ اسلام میں پیدا کریں گے پوچھا گیا تمایل کیا ہے؟ فرمایا ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ آور ہوگا اور ان کی جان و مال کو حلال کر لیا جائے گا پوچھا گیا معامع کیا ہے فرمایا ایک شہر والے دوسرے شہر والوں پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک گردنیں آپس میں گندمذ ہوں گی۔ (مستدرک اس کی تابع لائی گئی حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

۳۱۱۴۸ ..... فرمایا کہ تم خیر پر قائم رہو گے جب تک تمہارے دیہاتی شہریوں سے مستغنی رہے پھر قحط اور بھوک ان کو ہنکا کر لے آئیں گے یہاں تک وہ تمہارے ساتھ ہوں گے شہر میں ان کرنے والوں کی کثرت کی وجہ سے تم ان کو روک نہیں سکو گے۔ وہ کہیں گے ایک مدت سے ہم بھوک اور پیاس کے ستائے ہوئے ہیں اور تم بھرے پیٹ ہو ایک مدت سے ہم قسمت کے مارے ہوئے ہیں اور تم نعمتوں میں ہو لہٰذا آج ہمارے ساتھ غمخواری کرو پھر زمین تم پر تنگ ہو جائے گی یہاں تک شہری لوگ دیہاتیوں پر غبطہ کریں گے زمین کی تنگی کی وجہ سے زمین تمہیں لے کر جھک جائے گی جس سے ہلاک ہونے والے ہلاک ہو جائیں گے اور باقی رہنے والے باقی رہیں گے یہاں گردنیں آزاد کی جائیں گی پھر زمین تمہیں لے کر سکون میں آئے گی یہاں تک آزاد کرنے والے نادم ہوں گے پھر زمین دوسری مرتبہ جھک پڑے گی تو اس میں ہلاک ہونے والے ہلاک ہو جائیں گے اور باقی رہنے والے باقی رہیں گے پھر گردنیں آزاد کی جائیں گی پھر زمین تمہیں لے کر سکون میں آجائے گی لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم آزاد کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہم آزاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جھٹلائیں گے تم نے جھوٹ بولا تم نے جھوٹ بولا میں آزاد کرتا ہوں ضرور آزمایا جائے گا اس امت کے آخری طبقہ کو زلزلہ پتھر اور کنکریوں کی برسات چہروں کا مسخ ہونا زمین میں دھنسنا بجلی کی کڑک وغیرہ کے ذریعہ جب کہا جائے گا کہ لوگ ہلاک ہو گئے لوگ ہلاک ہو گئے کہنے والے تو ہلاک ہو ہی گئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی امت کو عذاب میں مبتلا نہیں فرماتے جب تک کہ وہ عذر نہ کریں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ فرمایا کہ گناہوں کا اعتراف تو کرے لیکن توبہ نہ کرے اور ان کا دل مطمئن ہو اس پر جو کچھ اس میں ہیں نیکی اور گناہ جیسے درخت مطمئن ہوتا ہے اپنے اوپر لگے ہوئے پھلوں سے یہاں تک کسی نیکوکار کو نیکی میں اضافہ کی قدرت نہیں اور کسی بدکار کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی یہ اس وجہ سے ہوگا کہ ارشاد باری ہے:

كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون

ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگے ہوئے گناہوں کے۔

نعيم بن حماد في الفتن مستدرك وتعقب عن ابن عمر رضي الله عنه اخرجه الحاكم في المستدرك كتاب الفتن والملاحم

۳۱۱۴۹ ... فرمایا کہ لوگوں ایک زمانہ آنے والا ہے اگر ایک پتھر آسمان سے زمین کی طرف گرے تو ضرور کسی فاسق عورت یا منافق مرد پر گرے گا۔

ابن عساكر في تاريخه بروايت انس رضي الله عنه

تشریح: ...... مطلب یہ ہے کہ پوری زمین فاسق اور بدکردار مرد و عورتوں سے بھر جائے گی۔

۳۱۱۵۰ ..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ مال دولت اور اولاد کے کم ہونے والے پر غبطہ کریں گے جس طرح آج مال و دولت اور اولاد کی زیادتی پر غبطہ ہوتا ہے یہاں تک آدمی کسی کی قبر پر گذرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا جس طرح جانور اپنے باڑہ میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے اور کہے گا اے کاش! میں صاحب قبر کی جگہ ہوتا اس کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کا کوئی شوق یا اعمال صالحہ جو آگے بھیجے اس کے ثمرات کا کوئی شوق نہیں ہوگا بلکہ آفات و مصائب سے تنگ ہو کر یہ تمنا کرے گا۔ طبراني بروايت ابن مسعود رضي الله عنه

۳۱۱۵۱ ..... فرمایا ناس ہو عرب کا ایک شر ان کے قریب آچکا ہے عنقریب تم میں سے کوئی اپنے بھائی یا کسی رشتہ دار کی قبر پر جائے گا اور تمنا کرے گا اے کاش! کے میں اس کی جگہ ہوتا اور جو کچھ مصائب دیکھ رہا ہوں ان کو نہ دیکھتا۔ الخطيب بروايت ابي هريرة رضي الله عنه

۳۱۱۵۲ ..... فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک زندہ آدمی جب مردہ کو تخت پر دیکھے گا تو تمنا کرے گا اے کاش! کہ اس کی جگہ میں اس تخت پر ہوتا ایک کہنے والا کہے گا تمہیں معلوم بھی ہے کہ کس حالت میں اس کی موت آئی ہے وہ کہے گا جس حالت میں بھی آئی ہو۔ (بہتر موت آجائے یہی تمنا ہے)۔ الديلمي بروايت ابي ذر رضي الله عنه

۳۱۱۵۳۔۔۔ فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک ایک شخص کا قبر پر گذر ہوگا وہ تمنا کرے گا اے کاش! کہ میں اس کی جگہ ہوتا ان فتنوں کی وجہ سے یہ تمنا کرے گا جن میں لوگ مبتلا ہوں گے۔نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن عمر

۳۱۱۵۴۔۔۔ فرمایا کہ میری امت کے تین سو آدمی نکلیں گے ان کے ساتھ تین سو جھنڈے ہوں گے وہ بھی پہچانے جائیں گے اور ان کے قبائل بھی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے طلبگار ہوں گے گمراہی میں مارے جائیں گے۔(نعیم بن حماد فی الفتن بروا حذیفہ رضی اللہ عنہ اس سند میں عبد القدوس ہے جو کہ متروک ہے)

فتنے کے احوال و کیفیات

۳۱۱۵۵۔۔۔ فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب دین کمزور پڑ جائے گا خون ریزی ہوگی زنا عام ہوگا اونچی عمارتیں ہوں گی بھائی آپس میں لڑیں گے اور بیت اللہ کو جلایا جائے گا۔طبرانی بروایت میمونہ رضی اللہ عنہا

۳۱۱۵۶۔۔۔ فرمایا کہ زمانہ کی جس حالت کو تم ناپسند کرتے ہو وہ وہی ہے وہ تمہارے اعمال کی بگڑی ہوئی حالت ہے اگر اچھی حالت ہے خوشی کی بات ہے اور اگر بری حالت ہے تو بہت افسوس کی بات ہے۔ابن عساکر بروایت ابی الدرداء

فرمایا: حدیث غریب ہے۔

۳۱۱۵۷۔۔۔ فرمایا کہ جس کو فتنہ کے زمانہ میں دینار اور درھم مل جائے اس کے دل پر نفاق کا بٹہ لگ جائے گا۔

الدیلمی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۵۸۔۔۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی! جس نے مجھے حق دے کر مبعوث فرمایا کہ میرے بعد ایک ایسا انقطاع کا زمانہ آئے گا جس میں حرام طریقہ سے مال حاصل کیا جائے گا (ناحق) خون بہایا جائے گا قرآن کو اشعار سے بدلا جائے گا۔الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۱۵۹۔۔۔ فرمایا کہ میرے بعد تیرا ناس ہو جب تو دیکھے کہ عمارتیں سلعہ پہاڑ سے اونچی ہو رہی ہیں تو تو مغرب میں بنی قضاعہ کی سرزمین میں چلا جائیو کہ تم پر ایک دن ایسا آئے گا جو قریب ہے دو نیزوں کے یا ایک تیر یا دو تیر کے اس طرح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو خطاب کر کے فرمایا۔ابن عساکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶۰۔۔۔ فرمایا عرب کی ہلاکت ہے ایک شر ان کے قریب آچکا ہے اگر تم سے ہو سکے تو مر جاؤ۔مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶۱۔۔۔ فرمایا عرب کے لئے ہلاکت ہے ایک شر ان کے قریب پہنچ چکا ہے ساٹھ سال کے سرے پر اس میں امانت کو غنیمت سمجھ جائے گا صدقہ (زکوۃ) کو تاوان شہادت جان پہچان دیکھ کر دی جائے گی نفسانی خواہشات کی بنیاد پر فیصلے ہوں گے۔

مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

حکومت کی خاطر قتل وقتال

۳۱۱۶۲۔۔۔ فرمایا میرے بعد ایک قوم ہوگی حکومت حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔احمد بروایت عمار

۳۱۱۶۳۔۔۔ فرمایا کہ عنقریب اہل عراق پر ایسا زمانہ آئے گا ان کے پاس گندم تو آئے گی لیکن درھم نہ ہوگا۔

احمد و ابو عوانہ ابن حبان مستدرک بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶۴۔۔۔ عنقریب ان پر ایک روتحل کو امیر مقرر کیا جائے گا اس کے گرد ایک قوم جمع ہوگی ان کی گدی منڈی ہوئی ہوگی اور قمیص سفید ہوگی جب وہ ان کو کسی بات کا حکم دیں گے تو فوراً حاضر ہوں گے۔طبرانی بروایت عبداللہ بن رواحہ

۳۱۱۶۵۔۔۔ عنقریب ایسا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عجمی غلاموں سے تمہارے ہاتھ بھر دیں گے ان کو ایسے شیر بنا دیں گے جو نہ بھاگیں گے بلکہ تمہاری گردن

ماریں گے اور تمہارے مال کو بطور غنیمت کھائیں گے۔

بزاز مستدرک بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما مستدرک ضیاء مقدسی بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶۶......فرمایا میرے بعد ایسے حکام ہوں گے ان کی صحبت میں بیٹھنا بڑی آزمائش ہوگی اور ان سے دوری کفر کا سبب ہوگا۔

ابن النجار بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶۷......فرمایا میری امت میں دو شخص ہوں گے ایک ھبہ کرنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو علم وحکمت عطاء فرمائے گا دوسرا غیلان ہوگا اس کا فتنہ اس امت پہ شیطان کے فتنہ سے زیادہ بھاری ہوگا۔(ابن سعد وعبد بن حمید ابویعلی طبرانی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کر کے ضعیف قرار دیا ہے بروایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور ابن جوزی نے موضوعات میں نقل کر کے اس کی تصحیح نہیں کی)

۳۱۱۶۸......فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد جوامت کے بہترین لوگ ہوں گے ان کو قتل کردیا جائے گا۔

بیہقی دلائل النبوہ الخطیب وابن عساکر بروایت ایوب بن بشیر المعافری مرسلا

۳۱۱۶۹ فرمایا جبل خلیل اور قطران میں میرے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کیا جائے گا۔

البغوی وابن عساکر بروایت یزید بن ابی حبیب عن رجال من الصحابہ

۳۱۱۷۰......فرمایا کہ آخری زمانہ میں فتنہ کو ناپسند مت کرو کیونکہ فتنہ آخری زمانہ میں منافقین کو ہلاک کرے گا۔

ابونعیم بروایت علی الاتقان ۰ ۱ ۲۳ الاسرار المرفوعہ ۵۸۲

۳۱۱۷۱......فرمایا میرے بعد ظلم زیادہ عرصہ ٹھہرا نہیں رہے گا بلکہ طلوع ہوجائے گا جب ظلم ظاہر ہوگا اس کے برابر انصاف مٹ جائے گا یہاں ظلم میں ایسا شخص پیدا ہوگا کہ وہ ظلم کے علاوہ (انصاف) کو نہیں پہچانے گا پھر اللہ تعالیٰ انصاف کو ظاہر فرمائے گا پھر انصاف کا جو حصہ ظاہر ہوگا اسی قدر ظلم مٹ جائے گا یہاں تک ایک شخص انصاف کے زمانہ میں پیدا ہوگا تو ظلم کو نہیں پہچانے گا۔احمد بروایت معقل بن یسار

۳۱۱۷۲... فرمایا اے ابوعبیدہ میرے بعد کسی پر اعتماد مت کرنا۔الحکیم بروایت ابوعبیدہ بن جراح

۳۱۱۷۳... فرمایا اے عبداللہ بن عمرو! تم میں چھ خصلتیں پیدا ہوں گی۔

۱۔ تمہارے نبی کی روح قبض ہوگی۔

۲......اور مال کی بہتات ہوگی۔یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو ہزار دینار مل جائیں تو اس پر بھی ناراض ہوگا۔

۳......ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو تم میں سے ہر شخص کے گھر میں داخل ہوگا۔

۴...... موت عام ہوگی قعاص الغنم کی طرح۔

۵......تم میں اور رومیوں میں ایک صلح ہوگی نو ماہ تک یعنی مدت حمل، تمہارے خلاف ہتھیار جمع کریں گے،اس کے بعد وہ پہلے غداری کر کے معاہدہ کی خلاف ورزی کریں گے۔

۶......قسطنطنیہ کا شہر فتح ہوگا۔طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۱۷۴......فرمایا اے قیس! ہوسکتا ہے میرے بعد تم ایک مدت تک زندہ رہو تو تمہیں ایسے حکام سے سابقہ پڑے گا تم کو ان کے سامنے حق بیان کرنے پر قدرت نہ ہوگی۔طبرانی بروایت قیس بن خرشہ

۳۱۱۷۵......فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے چہرے تو انسانوں جیسے ہوں گے لیکن ان کی دل شیاطین کی طرح ہوں گے خون ریزی کرنے والے ہوں گے کسی برائی کا ارتکاب کرنے سے نہیں ڈریں گے اگر ان سے خرید وفروخت کا معاملہ کرو تو دھوکہ دیں اگر ان کے پاس امانت رکھو تو خیانت کریں ان کے بچے شریر ہوں گے اور ان کے جوان عیار ومکار ہوں گے ان کے بوڑھے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے غافل ہوں گے سنت ان میں بدعت بن جائے گی اور بدعت کو وہ سنت کا مقام دے دیں گے ان کا سردار گمراہ ہوگا اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے شریروں کو ان پر مسلط فرمادیں گے اس وقت ان کے نیک لوگ دعاء مانگیں تو وہ قبول نہ ہوگی۔الخطیب بروایت

ابن عباس رضی اللہ عنھما

۳۱۱۷۶... فرمایا کہ لوگوں پرایک زمانہ آئے گا کہ مؤمن اس میں عام لوگوں کے لئے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا خاص اپنے لئے دعا کرو تو میں قبول کروں گا کیونکہ عوام پر میں ناراض ہوں۔حلیۃ الاولیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۱۷۷ فرمایا کہ لوگوں پرایک زمانہ آئے گا کہ کتے کے پلے کو پالے یہ اس کے حق میں بہتر ہوگا اپنے بچہ کو پالنے سے۔

مستدرک فی تاریخ بروایت انس رضی اللہ عنہ التنکیت والافادہ ۱۸۸ کشف الخفاء ۳۲۲۸

۳۱۱۷۸... فرمایا کہ لوگوں پرایک زمانہ آئے گا فتنہ کی وجہ سے دجال سے ملنے کی تمنا کریں گے۔بزار بروایت حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۷۹ لوگوں پرایک زمانہ آئے گا فتنہ کی کثرت کی وجہ سے دجال سے ملنے کی تمنا کریں گے۔بزار بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۰ فرمایا کہ لوگوں پرایک زمانہ آئے گا کہ آدمی کو اختیار دیا جائے گا ذلت قبول کرے یا گناہ کرے جس کو ایسا زمانہ ملے وہ فجور پر ذلت کو ترجیح دے۔احمد ونعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۱.....فرمایا کہ لوگوں پرایک زمانہ آئے گا۔(رعایا پہ خوب ظلم ہوگا مالدار اپنے مال کو روک لے گا)۔احمد بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۲... فرمایا لوگوں پرایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں علماء کو اس کثرت سے قتل کیا جائے گا جس طرح کتوں کو کثرت سے مارا جاتا ہے کاش کہ اس زمانہ میں علماء بتکلف احمق ہونے کا اظہار کریں۔الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۳ ... فرمایا کہ لوگوں پرایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے علماء فتنہ ہوں گے ان کے حکماء فتنے ہوں گے مساجد اور قراء کی کثرت ہوگی وہ کوئی عالم (ربانی) نہیں پائیں گے مگر اکا دکا۔(ابونعیم بروایت بہز وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے)۔

۳۱۱۸۴... فرمایا کہ لوگوں پرایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر دنیاوی گفتگو کریں گے ایسے لوگوں کی مجالس میں مت بیٹھو اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی حاجت نہیں۔شعب الایمان بیھقی بروایت حسن مرسلاً

۳۱۱۸۵ ... فرمایا کہ لوگ پرایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک آدمی کسی قوم کی مجلس میں بیٹھے گا کہ صرف اس خوف سے اٹھ جائے گا کہ وہ کہیں اس حملہ نہ کردے۔الدیلمی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۶ فرمایا کہ لوگوں پرایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کا مقصد ان کا پیٹ ہوگا اور ان کی عزت مال اسباب ہوگی ان کا قبلہ ان کی عورتیں ہوں گی ان کا دین دراھم ودنانیر ہوں گے یہ بدترین مخلوق ہوں گے ان کا اللہ تعالیٰ کی ہاں کوئی مقام نہ ہوگا۔

اسلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ کشف الخفاء ۳۲۷۰

بے حیائی، بے شرمی کا زمانہ

۳۱۱۸۷.....فرمایا کہ لوگوں پرایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں عالم کی اتباع نہیں کی جائے گی کسی بردبار شخص سے شرمایا نہیں جائے گا، کسی بڑے کی عزت نہ ہوگی کسی چھوٹے پر رحم نہ کیا جائے گا دنیا کی خاطر ایک دوسرے کو قتل کریں گے دل ان کے عجمیوں کی طرح ہوں گے زبانیں عرب کی طرح نہ اچھائی کی تمیز نہ برائی کی نیک لوگ اس میں چھپ کر زندگی گذاریں گے وہ بدترین لوگ ہوں گے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائیں گے۔الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۸ ... فرمایا کہ علماء پرایک زمانہ ایسا آئے گا کہ موت ان کے نزدیک سرخ سونے سے زیادہ محبوب ہوگی۔

ابونعیم بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۹.... فرمایا اس امت کی ہلاکت کفار کے چند نوجوانوں کے ہاتھ ہوگی۔احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

قرآن اور مسجد کی شکایت

۳۱۱۹۰..... فرمایا قیامت کے روز قرآن کریم، مسجد اور اہل خاندان حاضر ہوں گے قرآن شکایت کرے گا یا اللہ! انہوں نے مجھے جلایا اور پھاڑا ہے اور مسجد شکایت کرے گی یا اللہ! انہوں نے مجھے خراب کیا ویران کیا اور ضائع کیا ہے اور خاندان والے کہیں گے یا اللہ! انہوں نے مجھے دھتکارا ہے اور قتل کیا اور منتشر کیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان کا مقدمہ لڑنا میری ذمہ داری ہے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔

الديلمي بروايت جابر رضي الله عنه احمد طبراني سعيد بن منصور بروايت ابي امامه

۳۱۱۹۱..... فرمایا صالحین اولین یکے بعد دیگرے ختم ہو جائیں گے اس کے بعد کھجور اور جو کے بھوسے کی طرح کم حیثیت کے لوگ رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے۔ الرامهرمزي في الامثال بروايت مرادس

۳۱۱۹۲ فرمایا کچھ مسلمانوں کو دھوکہ سے قتل کیا جائے گا ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور آسمان والے ناراض ہوں گے۔ (یعقوب بن سفیان فی تاریخہ بروایت عائشہ اس کی سند میں انقطاع ہے)

۳۱۱۹۳..... فرمایا کہ رمضان میں شورش برپا ہوگی اور منیٰ میں عظیم جنگ شروع ہوگی اس میں بکثرت قتل ہوں گے اور خون بہایا جائے گا یہاں تک ان کا خون جمرۃ کے پیچھے تک بہے گا۔ نعيم بروايت عمر وبن شعيب

۳۱۱۹۴..... فرمایا تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں جہالت عام ہوگی علم اٹھ جائے گا ھرج بڑھ جائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ھرج کیا ہے؟ فرمایا قتل۔ (ترمذی نے روایت کر کے حسن صحیح قرار دیا ابن ماجہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

۳۱۱۹۵ .. فرمایا قیامت سے پہلے ھرج بڑھ جائے گا عرض کیا گیا ھرج کیا ہے؟ فرمایا قتل، کفار کا قتل نہیں بلکہ امت مسلمہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک ایک شخص پہلے اپنے (مسلمان) بھائی سے ملاقات کرے گا پھر اس کو قتل کرے گا اس زمانہ کے لوگوں کی عقلیں سلب کر لی جائیں گی اس کے بعد کم حیثیت کے لوگ ہوں گے جیسے گرد وغبار ان میں سے اکثر کا خیال ہوگا کہ ان میں انسانیت ہے حالانکہ ان میں انسانیت نہیں ہوگی۔ احمد، ابن ماجه طبراني بروايت ابي موسى رضي الله عنه

۳۱۱۹۶..... فرمایا کہ اس امت میں ایک ایسی جماعت ہوگی کہ ان کے ہاتھ میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے صبح کریں گے اللہ تعالیٰ ناراضگی میں اور شام کو اللہ کے غضب میں ہوں گے۔ احمد طبراني سعيد بن منصور بروايت ابي امامه رضي الله عنه

۳۱۱۹۷..... فرمایا ساٹھ سال گذرنے پر ایسے ناخلف لوگ ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کریں گے اور خواہشات کی اتباع کریں گے وہ عنقریب کھڈے میں گریں گے پھر اس کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا قرآن کو تین قسم کے لوگ پڑھتے ہیں مؤمن منافق اور فاسق۔ احمد ابن حبان مستدرک بيهقي بروايت ابي سعيد

۳۱۱۹۸..... فرمایا کہ تمہارے اوپر ایسے حکام ہوں گے اگر تم ان کی اطاعت کرو تو تمہیں جہنم میں داخل کریں گے اور اگر نافرمانی کرو تمہیں قتل کر دیں گے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) ان کا نام لے کر بتائیں تا کہ ہم ان کے چہروں پر خاک ڈالیں ارشاد فرمایا شاید وہ تمہارے چہرے پر خاک ڈالے اور تمہاری آنکھیں پھوڑ دیں۔ طبراني بروايت عباده بن صامت رضي الله عنه

۳۱۱۹۹..... فرمایا کہ شاید تمہارا سابقہ ایک ایسے سوار سے ہو جو تمہارے پاس آکر سواری سے اترے اور کہے کہ زمین ہماری زمین ہے بیت المال پر بھی ہمارا ہی حق ہے اور تم ہمارے غلام ہو اس طرح وہ بیوگاں اور یتیموں اور ان کے بیت المال کے حقوق کے درمیان حائل ہو جائیں یعنی بیت المال پر قبضہ کر کے یتیموں اور بیوگاں کو ان کے حق سے محروم کر دیں۔ ابن النجار بروايت حذيفه رضي الله عنه

۳۱۲۰۰..... فرمایا کہ مضر کا یہ قبیلہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کو نہیں چھوڑے گا مگر اس کو فتنہ میں مبتلا کر کے ہلاک کر دے گا یہاں تک اللہ

تعالیٰ ان کے پاس اپنے بندوں کا ایک ایسا لشکر بھیجے گا جوان کو رسوا کر کے چھوڑے گا حتیٰ ان (مضروالوں) کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔

طبرانی احمد مستدرک سعید بن منصور والرویانی بروایت ابو الطفیل

۳۱۲۰۱ ...... فرمایا قسم خدا کی! یہ مضر والے اللہ کے کسی نیک بندہ کو نہیں چھوڑیں گے مگر یہ کہ اس کو فتنہ میں گھسیٹ کر لائیں گے یا قتل کریں گے یہاں تک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور مومنین ان کی سخت پٹائی کریں گے حتیٰ کہ ان کو چھپنے کی جگہ بھی نہیں ملے گی۔ احمد بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

الاکمال ...... مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان

نوٹ: ...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آپس میں جو اختلافات ہوئے وہ ذاتی نوعیت کے نہیں تھے بلکہ اجتہادی نوعیت تھے جن افراد میں اجتہاد کی صلاحیت موجود ہو وہ اپنے اجتہاد سے کوئی رائے قائم کرے تو اگر وہ رائے درست ہو تو ان کو دو اجر ملتے ہیں اور اگر درست نہ ہو تو تب بھی ایک اجر ملتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشاجرات کے بارے میں جمہور علماء یہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی کو تنقید کا نشانہ بنانا جائز نہیں بلکہ سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ توقف کیا جائے دونوں فریقوں کو حق پر مانا جائے۔ از ابن شائق عفا اللہ عنہ

۳۱۲۰۲ ...... فرمایا کیا تم ان سے محبت رکھتے ہو؟ تم ہی اس کے خلاف کھڑے ہو کر قتل قتال کرو گے اور تم ان پر ظلم کرنے والے ہو گے۔

مستدرک بروایت علی وطلحہ رضی اللہ عنہما

۳۱۲۰۳ ...... فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک دو عظیم جماعتیں آپس میں لڑیں گی جب کہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا ایک جماعت دونوں کی اطاعت سے باہر ہوگی اس کو دونوں جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہے وہ قتل کرے گی ایک روایت میں ہے دونوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے وہ قتل کرے گی۔ عبد الرزاق بروایت ابی سعید

۳۱۲۰۴ ...... فرمایا کہ جب دیکھو کہ معاویہ اور عمرو بن العاص دونوں اکٹھے ہو گئے ہیں تو ان دونوں کو جدا کر دو۔ طبرانی بروایت شداد بن اوس

۳۱۲۰۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطاب کر کے فرمایا کہ عنقریب تمہارے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک معاملہ پیش آنے والا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں یا رسول اللہ فرمایا ہاں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر تو میں بد بخت ہوں گا فرمایا نہیں البتہ جب یہ معاملہ پیش آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کی جگہ پہنچا دینا۔ (احمد طبرانی بروایت ابی رافع اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے)

۳۱۲۰۶ ...... ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو ایک خون ریزی ہوگی۔ (ابونعیم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا) یہ ارشاد آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک اونچے ٹیلہ پر ہوں میرے گرد گائیں ذبح ہو رہی ہیں۔

۳۱۲۰۷ ...... فرمایا ایک قوم خروج کر کے ہلاک ہوگی ان کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوگی اور ان کی قیادت ایک خاتون کرے گی ان کی قائد جنت میں ہوگی۔ (طبرانی ابویعلی بیہقی بروایت ابوبکرہ ابن جوزی نے اس روایت کو موضوعات میں ذکر کیا)۔

کلام: ...... التعقبات ۵۸ التنزیہ ۴۲۲

۳۱۲۰۸ ...... فرمایا تم میں سے ایک کا کیا حال ہوگا جب اس کو بھونکے کلاب الحواب۔ احمد، مستدرک بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۲۰۹ ...... فرمایا اے اہبان! اگر تو میرے بعد زندہ رہا تو صحابہ میں اختلافات دیکھے گا اگر تو اس زمانہ تک زندہ رہا تو اپنی تلوار کو کھجور کی ٹہنی بنالینا۔

طبرانی بروایت اهبان بن صفی

۳۱۲۱۰ ...... فرمایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک فتنہ ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ ان کی سابقہ نیکیوں کی وجہ سے ان کی مغفرت فرمائیں گے۔

نعیم بن یزید بن ابی حبیب مرسلا

۳۱۲۱۱ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں میرے انتقال کے بعد بعض وہ ہوں گے ان کو پھر میری زیارت کبھی بھی نصیب نہ ہوگی۔

احمد مستدرک بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

وقعة الجمل من الاكمال

اکمال میں جنگ جمل کا تذکرہ

۳۱۲۱۲..... فرمایا تمہارے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک واقعہ پیش آنے والا ہے جب ایسا ہو تو ان کو امن کی جگہ پہنچا دینا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ احمد بزار بروایت ابی رافع

۳۱۲۱۳..... حضرت علی سے فرمایا کہ تمہارے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک واقعہ پیش آنے والا ہے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ فرمایا ہاں عرض کیا میرے ساتھ فرمایا ہاں عرض کیا میں ان میں بدنصیب ہوں گا؟ فرمایا نہیں البتہ جب ایسا وقت آجائے تو ان کو (جنگ سے دور کرکے) امن کی جگہ پہنچا دینا۔ (احمد طبرانی بروایت ابی رافع اور اس روایت کو ضعیف قرار دیا)۔

۳۱۲۱۴..... فرمایا کتاب اللہ پر عمل کرو جیسی بھی حالت پیش آئے ہم نے عرض کیا جب اختلاف پیدا ہو جائے تو ہم کس کا ساتھ دیں؟ تو فرمایا جس جماعت میں سمیہ کا بیٹا ہو ان کا ساتھ دو کیونکہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ چلنے والا ہوگا۔ مستدرک بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... حاکم نے مستدرک میں اس روایت کو نقل کیا ہے اس روایت میں مسلم بن کیسان ہے جس کو امام احمد اور ابن معین نے ترک کیا ہے اور یہاں ابن سمیہ سے مراد عمار بن یاسر ہے۔ سعید بن منصور

الخوارج من الاكمال

الاکمال میں خوارج کا تذکرہ

۳۱۲۱۵..... فرمایا اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو پھر کون انصاف کرنے والا ہوگا؟ فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت (خلیفہ کے خلاف) بغاوت کرے گی ان کی نشانی اس کی طرح ہوگی وہ دین سے اس طرح صاف ہو کر نکل جائے گی جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے تم اس کے پروں کو دیکھو تمہیں کچھ نظر نہیں آئے گا اس کے تانت کو دیکھو تمہیں کچھ نظر نہیں آئے گا اس کے منہ کو دیکھو تمہیں خون کا کوئی قطرہ نظر نہ آئے گا۔

طبرانی بروایت طفیل

۳۱۲۱۶..... فرمایا اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو میرے بعد کون انصاف کرے گا؟ فرمایا ایک جماعت بغاوت کرے گی وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر جس طرح تیر کمان کے منہ میں دوبارہ داخل نہیں ہوتا اس طرح یہ لوگ دین کی طرف لوٹ کر دوبارہ نہیں آئیں گے یہ لوگ قرآن تو پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا باتیں اچھی اچھی کریں گے لیکن فعل ان کا برا ہوگا جو ان کو قتل کرے اس کو بہترین اجر ملے گا جس کو وہ لوگ قتل کر ڈالیں وہ افضل شہید ہوگا وہ بدترین مخلوق ہیں اللہ عز و جل ان سے بری ہیں ان کو قتل کریں گے دونوں جماعتوں میں سے وہ جو حق کے زیادہ قریب ہیں۔ مستدرک بروایت ابی سعید

۳۱۲۱۷..... فرمایا کہ میرے بعد تمہارے ساتھ کون انصاف کرے گا یہ اور اس کے ساتھی دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے ان کا اسلام سے کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔ طبرانی بروایت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۲۱۸..... فرمایا کہ اگر میں بھی اللہ تعالیٰ نافرمانی کروں تو اطاعت کون کرے گا؟ کیا آسمان والے زمین والوں پر اعتماد کریں گے جب تم میرے اوپر اعتماد نہیں کررہے ہو۔ ابوداؤد والطیالسی مسلم ابوداؤد بروایت ابی سعید

۳۱۲۱۹۔۔۔ تین مرتبہ ارشاد فرمایا واللہ تم مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والے نہیں پاؤ گے۔ احمد بروایت ابی سعید

۳۱۲۲۰۔۔۔ فرمایا تیرا ناس ہو اگر میں انصاف نہ کروں تو پھر تیرے ساتھ اور کون انصاف کرے گا؟ یا ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کون انصاف تلاش کرنے کے لئے کسی کے پاس جائے گا؟ عنقریب اس جیسی ایک قوم آئے گی کتاب اللہ کے بارے میں سوالات پوچھیں گے حالانکہ وہ کتاب اللہ کے دشمن ہوں گے کتاب اللہ کو پڑھیں گے سر منڈا کر جب وہ لوگ نکلیں تو ان کی گردن اڑا دو۔ مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۲۲۱۔۔۔ فرمایا ارے تیرا ناس ہو کیا زمین والوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حقدار نہیں ہوں۔ احمد بروایت ابی سعید

۳۱۲۲۲۔۔۔ فرمایا ارے تیرا ناس ہو اگر میرے پاس انصاف نہ ملے تو پھر کس کے پاس ملے گا اس کو چھوڑ دو کیونکہ عنقریب اس کی ایک جماعت ہوگی دین میں غلو کرنے والے اور دین سے ایسا صاف ہو کر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اس کا دستہ دیکھا جائے اس میں کچھ (اثر) نہیں نظر آئے گا پھر پر دیکھا جائے اس میں بھی کچھ نشان نہ ہوگا پھر کمان کا منہ دیکھا جائے اس میں بھی کچھ نہ ہوگا وہ گوبر اور خون سے آگے ہو کر نکل جائے گا۔ احمد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۲۲۳۔۔۔ ارے تیرا ناس ہو کون انصاف کرنے والا ہوگا اگر میں انصاف نہ کروں اور میرے بعد کس کے پاس انصاف تلاش کیا جائے گا عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی اس کی مثل وہ کتاب اللہ کے مطابق عمل کا مطالبہ کریں گے خود کتاب اللہ کے دشمن ہوں گے اپنے سر منڈا کر کتاب اللہ کو پڑھیں گے یہ لوگ نکل آئیں تو ان کی گردن اڑا دو۔ طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۲۲۴۔۔۔ فرمایا اس کو چھوڑ دو کہیں لوگ باتیں نہ بنائیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتے ہیں۔

بخاری، مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

منافقین کو قتل نہ کرنے کی حکمت

۳۱۲۲۵۔۔۔ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ باتیں کریں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتے ہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کے شر سے بچالے آگ کے اولے کے ذریعہ جو ان کے دل پر نکل آئے اور اس کو قتل کر دے۔ طبرانی فی الاوسط بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۲۲۶۔۔۔ فرمایا میری امت کی ایک جماعت ان کی زبان قرآن کے ساتھ بہت تیز چلنے والی ہوگی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح صاف ہو کر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے جب ان سے ملاقات ہو جائے ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کو قتل کرنے والا بڑے اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ ابن جریر مستدرک بروایت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۲۲۷۔۔۔ فرمایا کہ تم میں ایک قوم ہے عبادت کرتی ہے تو بہت ہی ادب کا اظہار کرتی ہے حتیٰ کہ لوگ ان کو پسند کرتے ہیں وہ خود بھی اپنے آپ کو پسند کرتے ہیں وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ (احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے مجھے ذکر فرمایا اور فرمایا میں نے آپ سے نہیں سنا)

۳۱۲۲۸۔۔۔ فرمایا عنقریب میری امت ایک جماعت ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا قرآن کو اس طرح سے پھیلائیں گے جس طرح ردی کھجور پھیلائی جاتی ہے اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے جب تک تیر واپس کمان میں داخل نہ ہو اس وقت یہ دین کی طرف نہیں لوٹیں گے۔ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے خوشخبری ہو اس شخص کو جو ان کو قتل کرے یا یہ اس کو قتل کرے۔ الحکیم طبرانی بروایت ابی امامہ

۳۱۲۲۹۔۔۔ یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر دین کی طرح لوٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر کمان میں لوٹ کر آ جائے ان کو قتل کر دو یہ بدترین مخلوق ہیں۔

احمد بروایت ابی سعید

۳۱۲۳۰... فرمایا عنقریب میری امت میں اختلاف اور گروہ بندی ہوگی کچھ لوگ قول کے اچھے ہوں گے لیکن فعل ان کا برا ہوگا قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے صاف ہو کر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ دین کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے یہاں تک تیر کمان کے منہ میں واپس لوٹ آئے وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہیں خوشخبری اس کے لیے جو ان کو قتل کرے یا وہ جس ... کرے وہ اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں حالانکہ وہ خود کسی بات پر عمل نہیں کرتے جو ان سے قتال کرے وہ اللہ کا مقرب ہوگا ان کے مقابلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا سر منڈانا۔ (ابوداؤد مستدرک بیہقی سعید بن منصور بروایت قتادہ وہ ابوسعید سے وانس رضی اللہ عنہ ایک ساتھ احمد ابوداؤد ابن ماجہ مستدرک سعید بن منصور بروایت قتادہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تنہا راوی کہتے ہیں قتادہ نے یہ حدیث ابوسعید سے نہیں سنی انہوں نے ابی متوکل ناجی سے سنی ہے انہوں نے ابی سعید سے)۔

۳۱۲۳۱... فرمایا میری امت کی دو جماعتوں کے درمیان اختلاف ہوگا اور دونوں کے درمیان ایک باغی جماعت ہوگی اس کو دونوں میں سے وہ قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہے۔ ابو داؤد الطیالسی احمد ابویعلی وابوعوانہ ابن حبان مستدرک بروایت ابی سعید

۳۱۲۳۲ فرمایا اس کو چھوڑ دو اس کے کچھ ساتھی ہیں کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نماز کی مقابلہ میں اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اس کے دستہ کو دیکھا جائے اس میں کچھ بھی (خون کا دھبہ وغیرہ) نظر نہیں آئے گا پھر اس کے تانت کو دیکھا جائے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا پھر اس کی لکڑی کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا پھر اس کے پروں کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا وہ گوبر اور خون سے آگے نکل جائے گا ان کی علامت ایک کالا آدمی ہوگا اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا شرمگاہ کی طرح ہوگا اس کو چبا تا رہے گا وہ لوگوں کے اختلافات کے دوران ظاہر ہوں گے۔ بخاری ومسلم بروایت ابی سعید

۳۱۲۳۳ ...فرمایا کہ عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر دوبارہ دین کی طرف نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر کمان میں لوٹ آئے خوشخبری اس کے لئے جو ان کو قتل کریں وہ اس کو قتل کریں۔ ابو النصر السجزی فی الابانة بروایت ابی امامه

۳۱۲۳۴ فرمایا ایک قوم نکلے گی وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے۔

ابو النصر السجزی فی الابانة بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

بے عمل قاری کا حال

۳۱۲۳۵... فرمایا میری امت میں ایک جماعت ہوگی وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگوں سے اچھی بات کریں گے جب وہ لوگ ظاہر ہوں تو انہیں قتل کرو۔ ابو نصر بروایت ابی امامه

۳۱۲۳۶...فرمایا اس کے لئے خوشخبری ہے ان کو قتل کرے یا وہ اس کو قتل کریں یعنی خوارج۔ احمد بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

۳۱۲۳۷... فرمایا کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔

احمد، ابن جریر، طبرانی، ابن عساکر بروایت عقبه بن عامر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۳۸... فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی عمران کی جوانی کی ہوگی عقل کے لحاظ سے بے وقوف ہوں گے۔ اور بہت عمدہ گفتگو کریں گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے ان کا ایمان حلق سے نیچے ہوگا جہاں کہیں بھی مل جائیں ان کو قتل کرو کیونکہ ان کو قتل کرنے والے کو قیامت کے دن بڑا اجر ملے گا۔ ابوداؤد الطیالسی، بخاری احمد مسلم نسائی ابوداؤد وابوعوانہ ابویعلی ابن حبان

بروایت علی رضی اللہ عنہ الخطیب وابن عساکر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۳۹ ۔۔۔ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی عقل کے لحاظ سے بے وقوف ہوں گے اور بہت عمدہ کلام کریں گے قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ جہاں ملے قتل کردیا جائے کیونکہ ان کو قتل کرنے میں بڑا اجر ہے۔ الحکیم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۱۲۴۰ ۔۔۔ فرمایا ایک قوم آئے گی وہ قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے پھر دین کی طرف نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر کمان میں واپس لوٹ آئے۔ ابن ابی شیبہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۴۱ ۔۔۔ فرمایا کہ میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر کبھی بھی دین کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہوں گے۔

ابن جریر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۴۲ ۔۔۔ فرمایا کہ مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی سران کے منڈے ہوئے ہوں گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ قران پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا خوشخبری اس کے لئے جوان کو قتل کرے یا وہ اس کو قتل کریں۔

ابو النصر السنجزی فی الابانۃ والخطیب وابن عساکر بروایت عمر

۳۱۲۴۳ ۔۔۔ فرمایا میری امت میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے ان کو جبل لبنا اور خلیل میں قتل کیا جائے گا۔ ابن مندہ طبرانی بیھقی ابن عساکر بروابت عبد الرحمن بن عدیس

۳۱۲۴۴ ۔۔۔ فرمایا کہ مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب ان کی ایک نسل ختم ہوگی تو دوسری نسل ظاہر ہوگی حتی کہ آخری نسل مسیح دجال کے ساتھ ظاہر ہوگی۔ احمد طبرانی مستدرک حلیۃ الاولیا بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۲۴۵ ۔۔۔ میری امت میں ایک جماعت پیدا ہوگی جو دین سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے ان کو علی بن ابی طالب قتل کریں گے۔ طبرانی بروایت سعد و عمار ایک ساتھ

۳۱۲۴۶ ۔۔۔ فرمایا کہ مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے۔ ابو داؤد الطیالسی بروایت ابن عباس

۳۱۲۴۷ ۔۔۔ فرمایا: کچھ قومیں ایسی ہوں گی کہ ان کی زبان قرآن کے ساتھ بہت سخت تیز چلنے والی ہوں گی اس کو پڑھیں گے اور اس کو پھیلائیں گے جس طرح ردی کھجور پھیلائی جاتی ہے وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب ان کو دیکھو قتل کرڈالو جس کو وہ لوگ قتل کریں گے وہ بھی بڑے اجر وثواب کا مستحق ہوگا۔ احمد، طبرانی، بیھقی بروایت ابی بکرہ

۳۱۲۴۸ ۔۔۔ فرمایا میری امت میں ایک جماعت ہوگی قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جو مسلمانوں کو قتل کریں گے جب وہ ظاہر ہوں ان کو قتل کرو پھر جب دوبارہ ظاہر ہوں ان کو قتل کرڈالو جوان کو قتل کرے اس کی لئے خوشخبری ہے اور جس کو وہ قتل کریں اس کے لئے بھی خوشخبری ہے جب بھی ان کا سینگ ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ ڈالیں گے۔ احمد بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۴۹ ۔۔۔ فرمایا آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی یہ ان میں سے ہے ان کا طریقہ یہ ہوگا کہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے پھر اسلام کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے پھر دست مبارک کو اس کے سینہ پر رکھا اور فرمایا ان کی علامت سر منڈا کر رکھنا ہوگی یہ قوم پیدا ہوتی رہے گی یہاں تک آخری جماعت مسیح الدجال کے ساتھ ظاہر ہوگی جب ان سے ملاقات ہوجائے تو ان کو قتل کردو وہ بدترین مخلوق بری فطرت والے ہیں۔

ابن ابی شیبہ، احمد، نسائی، طبرانی مستدرک، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۱۲۵۰ ۔۔۔ وہ اللہ کی طرف دعوت دیں گے لیکن خود دین پر نہیں ہوں گے جوان سے قتال کرے گا وہ ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہوگا یعنی خوارج۔ طبرانی بروایت ابی زید الانصاری

۳۱۲۵۱...... فرمایا کہ اس قرآن کا وارث ہوگی ایک قوم جو قرآن دودھ پینے کی طرح سے حلق میں سنوار کر پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ ابو النصر السجزی فی الابانة والدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۱۲۵۲...... فرمایا خارجیوں کو قتل کریں گے دونوں فریقوں میں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں یا جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہیں۔

ابویعلی والخطیب بروایت ابی سعید

۳۱۲۵۴...... میرے بعد ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کی حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین اسلام سے صاف طور پر نکل جائیں گے پھر اس طرف واپس نہیں لوٹیں گے یہاں تک تیر کمان میں واپس لوٹ آئے خوشخبری ہے ان کو قتل کرنے والوں کے لئے یا جس کو خارجی قتل کرنے بدترین مقتول ہیں جن پر آسمان کا سایہ ہے یا زمین نے ان کو چھپایا ہے جہنم کے کتے ہیں۔

طبرانی بروایت عبداللہ بن خباب بن ارت رضی اللہ عنہ وفیہ محمد بن عمر الکلاعی وھو ضعیف

۳۱۲۵۵...... فرمایا میری امت میں ایک قوم ہوگی ان کی زبان قرآن پر سخت پھسلنے والی ہوگی جب ان کو دیکھو تو قتل کر ڈالو۔

مستدرک بروایت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۲۵۶...... فرمایا عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی وہ قرآن تو پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح صاف ہو کر نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے خوشخبری ہے ان کے لئے جوان کو قتل کرے یا وہ ان کو قتل کریں اے یمامی تمہاری ہی سرزمین میں ان کا ظہور ہوگا وہ نہروں کے درمیان قتال کریں گے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہاں تو کوئی نہر نہیں ہے فرمایا عنقریب ہوگی۔

طبرانی بروایت طلق بن علی رضی اللہ عنہ

۳۱۲۵۷...... فرمایا جن کو حروریہ مل جائے انہیں قتل کر ڈالے۔ مستدرک فی تاریخہ بروایت ابی مسعود

۳۱۲۵۸...... فرمایا جس کو حروریہ (خارجی فرقہ) قتل کرے شہید ہے۔ ابو الشیخ بروایت عمر رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الالفاظ ۵۴۸۵

کتاب الفتن من قسم الافعال

فصل فی الوصیة فی الفتن

۳۱۲۵۹...... (مسند سعد بن تمیم السکونی والد بلال) سعد بن زید بن سعد الاشہلی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو نجران کی بنی ہوئی ایک تلوار ہدیہ میں ملی آپ نے محمد بن مسلمہ کو عطا کردی اور فرمایا کہ اس کے ذریعہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جب مسلمانوں آپس میں لڑنے لگیں تو اس تلوار کو پتھر پر مارو اور اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ اور پھینکے ہوئے ٹاٹ بن جاؤ یہاں تک کوئی گناہگار ہاتھ تمہیں قتل کردے یا طبعی موت آجائے۔

البغوی والدیلمی ابن عساکر

۳۱۲۶۰...... فرمایا اے ابوذر تمہارا کیا حال ہوگا جب ادنی درجہ کے لوگوں میں زندگی گذارو اور انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر دکھایا عرض کیا میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا صبر کہ صبر کر صبر کر اور لوگوں سے معاملہ کر ان کے مزاج کے مطابق اور ان کے اعمال کی مخالفت کر۔

ابن ماجہ مستدرک وتعقب البیھقی فی الزھد

۳۱۲۶۱...... ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر جب لوگوں کو سخت بھوک ستائے گی تجھے بستر سے اٹھ کر مسجد آنے کی قدرت نہ ہوگی تو تم کیا کرو گے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے فرمایا سوال کرنے سے بچتے رہو پھر فرمایا اے ابوذر بتاؤ اگر لوگوں میں موت کی کثرت ہونے لگے حتیٰ کہ گھر قبر بن جائے تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہے ارشاد فرمایا صبر سے کام لو پھر فرمایا اے ابوذر، بتاؤ اگر مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے یہاں تک زیتون کا پتھر خون میں غرق ہو جائے تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جاؤ عرض کیا اگر لوگ مجھے گھر کے

اندر بھی نہ چھوڑیں تو کیا کروں؟ فرمایا ان کے پاس آ جاؤ جن میں سے تم ہو عرض کیا اپنا اسلحہ تھام لوں ارشاد فرمایا کہ پھر تم بھی اس خون ریزی میں شریک ہو جاؤ گے لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ ان کی تلوار کی شعاعیں تمہیں پہنچے گی تو اپنے چہرہ پر چادر ڈال لو تا کہ وہ (قاتل) اپنا گناہ اور تمہارے گناہ اپنے سر لے کر جہنمی بن جائے۔

ابن ابی شیبہ ابوداؤد الطیالسی، احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ وابن منیع والرویانی ابن حبان مستدرک بیہقی سعید بن منصور

۳۱۲۶۲..... ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر تمہارا کیا حال ہوگا جب مال غنیمت کے سلسلہ میں تم پر اوروں کو ترجیح دیجائے تو میں نے عرض کیا پھر تلوار لے کر ان کو سیدھا کرونگا یہاں تک حق ظاہر ہو جائے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس سے اچھی بات نہ بتلا دوں کہ صبر سے کام لو یہاں تک۔(موت کے بعد) مجھ سے ملاقات ہو جائے۔رواہ ابن النجار

۳۱۲۶۳..... حضرت سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بھوسے سے بھی کم حیثیت لوگوں میں زندگی گذارو گے؟ امانتداری وعدہ عہد کی پابندی بجھ چکی ہوگی اور آپس میں اس طرح دست وگریباں ہوں گے انگلیوں کو آپس میں داخل کر کے دکھایا صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کیا جب وہ زمانہ آ جائے تو ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا کہ معروفات پر عمل کرو منکرات کو ترک کرو پھر عبداللہ بن عمرو بن عاص نے عرض کیا اس زمانہ میں میرے لیے کیا حکم ہے یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں صرف اپنے اعمال کی اصلاح کی فکر کرو عوام کے معاملات کو چھوڑ دو۔رواہ بیہقی

۳۱۲۶۴..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے حکام اس مقام پر پہنچ گئی کہ مجھے دو باتوں کا اختیار دیا کہ یا تو ایسی باتوں پر قائم رہوں جو میری چاہت کے بالکل خلاف ہیں جس سے میری عزت خاک میں مل جائے یا یہ کہ اپنی تلوار ہاتھ میں لوں اور قتال کرتے ہوئے قتل ہو جاؤں اور جہنم میں داخل ہوں تو میں نے اس کو اختیار کیا کہ ان باتوں پر قائم رہوں جو میری طبیعت کے خلاف ہیں جس سے میری عزت خاک میں مل گئی میں نے تلوار ہاتھ میں نہیں لی جس سے قتال کرتے ہوتے قتل ہو جاؤں اور جہنم میں داخل ہو جاؤں۔

نعیم فی الفتن

۳۱۲۶۵..... جندب بن سفیان جیلہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح لوگوں سے اس طرح ٹکرائے گا جیسے دو سانڈوں کے سر آپس میں ٹکراتے ہیں آدمی اس صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہے تو صبح کو کافر ایک مسلمان نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم اس زمانہ میں کیا کریں؟ فرمایا کہ اپنے گھروں میں داخل ہو اور بے نام ونشان بن جاؤ، ایک مسلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر وہ ہم میں سے کسی کے گھر میں گھس آئے تو کیا کیا جائے فرمایا: اپنے ہاتھ کو روک لے اور اللہ تعالیٰ کا مقتول بندہ بنے قاتل نہ بنے کیونکہ آدمی اسلام کے فتنہ میں مبتلا ہو کر اپنے مسلمان بھائی کا مال۔(ناحق) کھاتا ہے اور اس کا خون بہاتا ہے اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے اور خالق کا انکار کرتا ہے اس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ابن ابی شیبۃ

۳۱۲۶۷..... عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا جو لوگ اپنے دین کی حفاظت کے لئے (فتنہ سے) بھاگتے ہیں ان کا حشر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔نعیم بن حماد فی الفتن

خیانت اور بدعہدی

۳۱۲۶۸..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے تو فتنہ کا تذکرہ شروع ہوا۔آپ کے پاس فتنہ کا ذکر کیا گیا تو راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو لوگوں کو کہ ان میں عہد کی پابندی ختم ہوگئی ہے اور امانت داری کمزور ہوگئی ہے اور آپس میں اس طرح دست وگریبان ہونے لگے ہیں۔(انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے دکھایا) راوی کہتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اس زمانہ میں میں کیا عمل کروں؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر

کولازم پکڑلواوراپنی زبان پرقابورکھواوراچھی باتوں پرعمل کرومنکرات کوترک کروصرف اپنےنفس کی اصلاح کی فکرکرواورلوگوں کامعاملہ چھوڑدو۔ ابن ابی شیبہ

۳۱۲۷۰.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے لوگوں میں زندگی گذاروجن کی حیثیت بھوسے کی طرح ہوگی کہ عہد کی پابندی کمزورہوگی اور آپس میں اس طرح دست گریباں ہوں گے انگلیوں کو آپس میں داخل کرکے دکھایا عرض کیا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے حکم فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ معروف پرعمل کرومنکرات کوچھوڑدواورخاص اپنےنفس کی اصلاح کی فکرکرولوگوں کے معاملات کوچھوڑدوجب جنگ صفین کادن ہواتوان سےان کےوالدعمرونےکہااےعبداللہ نکلوقتال میں حصہ لوعرض کیااےاباجان آپ مجھےنکل کرقتال کرنےکاحکم دےرہےہیں جب کہ میں رسول اللہ ﷺ سے وہ ارشادات سن چکاہوں جوانہوں نے مجھ سے عہد لیتے ہوئے فرمایا تو عمر و بن عاص نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دےکرپوچھتاہوں کیایہ آخری بات نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے ہاتھ پکڑکہ میرے ہاتھ تھمادیاتھا کہ اپنے باپ کی اطاعت کروتوانہوں نے کہا اللھم بلی ہاں ضرورایساہوا۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۲۷۱.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں بہترین لوگ سیاہ بکری والے ہیں جوان کو پہاڑی گھاٹیوں اوروادیوں میں چراتے ہیں اوربرےلوگ وہ ہیں جوکسی اونچی جگہ سوار ہیں یافصیح۔ خطیب، نعیم

۳۱۲۷۲.....حکیم بن نوفل سے روایت ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا کیا معاملہ ہوگا جب نمازی آپس میں لڑیں گے میں نے کہا کبھی ایسا بھی ہوگا فرمایا ہاں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایسا ہوگا میں نے عرض کیا ایسے موقع پر مجھے کیا کرنا چاہئے؟ فرمایا کہ اپنی زبان کوروک کررکھواوراپناٹھکانہ خفیہ رکھواوراچھےکام کرتےرہواورمنکرات کی وجہ سےاچھےکاموں کوترک مت کرو۔ ابن ابی شیبہ

۳۱۲۷۳.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محمد بن سلمہ کوایک تلوارعنایت فرمائی ارشادفرمایا کہ اس کے ساتھ مشرکین سے قتال کرتے رہوجب تک وہ تم سے قتال کریں جب مسلمان آپس میں قتال کرنے لگیں توتلوارلے کراحد پہاڑ پرچڑھواوراس پرمارویہاں تک تلوارکندہوجائے پھراپنے گھرواپس لوٹواوراندرہی رہویہاں تک کوئی گناہگارہاتھ تمہیں قتل کرے یاطبعی موت آجائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۲۷۴.....واصل ابی عیینہ کے غلام سے روایت ہے کہ مجھے یحییٰ بن عقیل نے ایک صحیفہ دیااورکہا کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا خطبہ ہے مجھے بتلایا گیا ہے کہ وہ ہرجمعرات کی شام کواپنے ساتھیوں کوخطبہ ارشادفرماتے تھے اس میں یہ بھی ہے کہ عنقریب لوگوں پرایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں نمازیں مردہ ہوں گی عمارتیں اونچی اونچی ہوں گی اورقسم اورلعن وطعن کی کثرت ہوگی اس میں رشوت خوری زناکاری عام ہوگی دنیاکے بدلے میں آخرت فروخت ہوگی جب وہ زمانہ آجائے تونجات کاراستہ تلاش کروعرض کیاگیا کہ نجات کاراستہ کیاہے؟ فرمایا کہ گھر میں ہی رہاکرواپنی زبان اورہاتھ کوقابومیں رکھو۔ ابن ابی الدنیا فی العزلہ

۳۱۲۷۵.....(مسند علی) ہمیں ابن نجار نے کہا کہ ہمیں قاضی ابوالحسن عبدالرحمٰن احمد بن العمری نے کہا کہ عبداللہ حسین بن محمد بلخی نے بتلایا کہ میں نے پڑھا اقضی القضاۃ ابی سعید محمد بن نصربن منصورالہروی کے پاس جامع القصر میں سن ۵۱۵ میں انہوں نے بتلایا کہ تم کوخبردی ہے کہ فقیہ حافظ ابو سعد حمد بن علی الرھاوی نے مسجد اقصی میں کہ ہمیں خبردی ہے فقیہ ابوحمائل مقلد بن قاسم ابن محمد الربعی نے انہوں نے کہا ہمیں خبردی ہے قاضی ابوالوفاء سعید بن علی النشوی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابواسحاق ابراہیم بن علی السرابی نے یہ ایک بستی ہے نہاوند کے دروازے پرسن ۴۹۸ھ میں انہوں نے کہا کہ میں نے علی بن ابی طالب سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ کہہ رہے تھے کہ جب تم دیکھو کہ لوگوں میں عہد کی پابندی کمزورہوگئی ہے۔ اورامانتداری ختم ہوگئی تواپنی زبان کوروک کررکھوتواپنے اچھے اعمال کواختیارکرومنکرات سے اجتناب کرواورتم صرف اپنی اصلاح کی فکرکروابن نجارنے کہا کہ محمد بن نصرنے بغداد میں بہت سی حدیثیں بیان کی ہیں جن کی اسانید میں کلام ہے ان کاذکرمیزان اورلسان میں موجودنہیں نہ ہی ان اسانید کے رجال کاتذکرہ ہے نہ اس ابراھیم کاتذکرہ موجودہے ۲۹ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماعت کادعویٰ کیا ہے مجھے تعجب ہواکہ دونوں ان رجال کےتذکرہ سے کیسے غافل رہے۔

۳۱۲۷۶.....(مسنداھبان) مجھے میرے حبیب محمد ﷺ نے وصیت کی عنقریب فتنہ اوراختلافات ظاہرہوں گے جب ایساہوجائے تواپنی تلوارتو

ذکر اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ اور لکڑی کی تلوار بنالو۔ نعیم بن حماد فی الفتن طبرانی و ابونعیم

فصل فی متفرقات الفتن

فتن کے متعلق متفرق احادیث

۳۱۲۷۷ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ہلاک نہ ہوگی یہاں تک ان میں تمایز تمایل اور معامع ظاہر ہو جائے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو تمایز کیا ہے ارشاد فرمایا کہ عصبیت جو لوگ میرے بعد اسلام میں پیدا کریں گے میں نے عرض کیا تمایل کیا ہے؟ فرمایا ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ کرتا ہے اور ظلماً ان کی جان و مال کو نقصان پہنچاتا ہے میں نے کہا معامع کیا ہے فرمایا ایک شہر والے دوسرے شہر والوں پر حملہ آور ہوں گے اور ان کی گردنیں لڑائی میں ایک دوسرے میں اس طرح مخلوط ہوں گی آپ نے انگلیوں کو آپس میں ڈال کر دکھایا فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب حکام میں فساد ہوگا اور خواص میں صلاح خوشخبری ہے ایسے شخص کے لئے جس کے خواص کی اللہ تعالیٰ نے اصلاح فرما دی ہے۔

نعیم بن حماد مستدرک وتعقب بان فیه سعید بن سنان عن ابی الزهدیة هالک

۳۱۲۷۸ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتنہ کے متعلق اور لوگوں کے مقابلے میں مجھے سب سے زیادہ علم ہے وہ قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے فتنوں کے متعلق بتاتے تھے دوسرے کو نہیں بتاتے ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ نے وہ تمام فتنے بتادیئے جو قیامت تک ظاہر ہونے والے تھے چھوٹے اور بڑے اب میرے سوا اس جماعت کے سارے لوگ ختم ہو گئے۔ (احمد انعیم والرویانی اس کی سند حسن ہے)

۳۱۲۷۹ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ فتنے ظاہر ہوتے ہیں گائے کے سینگ کی طرح اس میں اکثر لوگ ہلاک ہوں گے سوائے ان کے جنہوں نے پہلے اس کے متعلق معلومات حاصل کرلیں۔ ابن ابی شیبة ونعیم

۳۱۲۸۰ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے اور فتنے کے درمیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت کے سوا کوئی فراخ حائل نہیں۔

نعیم ابن عساکر

۳۱۲۸۱ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کا اس طرح دین داخل ہونا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ عنقریب لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں جس طرح عورت اپنی شرمگاہ کو خالی کر دیتی ہے۔ ابن ابی شیبة نعیم

۳۱۲۸۲ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنہ ہوگا اس کے بعد اتفاق اور توبہ ہوگی اس کے بعد بھی اتفاق اور توبہ ہوگی چار مرتبہ اس طرح ذکر کیا اس کے بعد پھر نہ اتفاق ہوگا نہ توبہ ہوگی۔ ابن ابی شیبة ونعیم

۳۱۲۸۴ حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے پردہ فرمانے کے بعد سے لے کر قیامت تک چار فتنے ہوں گے پہلا پانچ دوسرا دس تیرا بیس اور چوتھا دجال کا فتنہ ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۸۳..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ امت میں چار فتنے ظاہر ہوں گے چوتھا دجال کا حوالہ ہوگا اقطا مظلمہ اور فتنہ فساد۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۸۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنہ تین ہیں دوسرے لفظوں میں ہے کہ فتنے تین ہوں گے چوتھا ان کو ہنکا کر لے جائے گا دجال کی طرف جو گرم پتھر پر پھینکے گا فوراً خشک سالی میں مبتلا کرے گا سخت اندھیروں میں ڈالے گا اور سمندر کی طرح موج مارے گا۔

ابن ابی شیبة انعیم

۳۱۲۸۶ (ایضاً) صلہ بن زفر سے روایت ہے کہ انہوں نے حذیفہ بن یمان سے سنا کہ ان سے ایک شخص نے کہا کہ دجال کا خروج ہو گیا ہے تو

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زندہ ہیں اس کا خروج نہ ہوگا اس کا خروج نہ ہوگا یہاں تک ایک اس کے خروج کی تمنا کرے اس کا خراج نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کا خراج بعض لوگوں کو سخت گرمی کے دنوں میں ٹھنڈا پانی پینے سے زیادہ محبوب ہوگا اے امت کے افراد! تم میں چار فتنے ظاہر ہوں گے وقطامظلمہ فلانہ فلانہ چوتھا تمہیں دجال کا سپرد کرے گا اس وادی دو جماعتیں قتال کریں گے مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ کس پر اپنی ترکش سے تیر پھینکوں۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۲۸۷۔۔۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ صبح آدمی بینا ہوگا اور اس حال میں شام کرے گا کہ اس کو اپنے مال بھی نظر نہیں آئیں گے۔

آپس میں خون ریزی کرنے والوں سے دور رہا جائے

۳۱۲۸۸۔۔۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا کہ دنیا پر لڑنے والی دو جماعتوں سے دور رہو کیونکہ وہ دونوں جہنم کی طرف گھسیٹی جائیں گی۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۲۸۹۔۔۔ (ایضاً) رسول اللہ ﷺ نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دعوت دینیوالوں کا تذکرہ فرمایا کہ جو ان کی اطاعت کریں گے وہ اس میں داخل کئے جائیں گے راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان سے نجات کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور امام کو لازم پکڑو عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی ایسی متفق علیہ جماعت ہی نہ ہو تو ارشاد فرمایا کہ تمام فرقوں کو چھوڑ کر ایک طرف ہو جاؤ اگرچہ تمہیں پناہ لینی پڑے کسی درخت کی جڑ میں یہاں تک تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۲۹۰۔۔۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر کی عادت ڈال لو بلاو مصیبتیں نازل ہونے سے پہلے کیونکہ عنقریب تم پر بلائیں نازل ہوں گی لیکن تمہاری بلائیں اس سے زیادہ سخت نہ ہوں گی جو ہم پر رسول اللہ کے ساتھ نازل ہوئیں۔ نعیم فی الحلیۃ بیھقی ابن عساکر

۳۱۲۹۱۔۔۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں تم کو خبر دوں کہ تمہاری جانیں تمہارے خلاف لڑیں گی کیا تم میری تصدیق کروگے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ بات حق ہے فرمایا حق ہے۔ نعیم فی الحلیۃ

۳۱۲۹۲۔۔۔ (ایضاً) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوالات کرتے تھے اور میں آئندہ وقوع پذیر ہونے والے حالات کے متعلق سوالات کرتا تھا اس خوف سے کہ میں کسی برائی میں مبتلا نہ ہو جاؤں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو جہالت اور برائی میں پڑے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خیر (ابن اسلام) عطا فرمایا تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر بھی ہوگا؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا کہ اس شر کے بعد کوئی خیر ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں اس میں دخان یعنی خیر کا دھواں ہوگا میں نے پوچھا کہ خیر کا دھواں کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک قوم جو غیر سنت کو سنت سمجھ کر غیر احکام کو احکام سمجھا کر عمل کرے گی ان کے بعض اعمال اچھے ہوں گے اور بعض برے میں نے عرض کیا کہ اس خیر کی بعد بھی کوئی شر ہوگا تو فرمایا کہ ہاں کہ جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر کچھ لوگ دعوت دینے والے ہوں گے جو ان کی دعوت قبول کرے وہ جہنم میں داخل ہوں گے میں نے عرض کیا کہ ان کے اوصاف بیان فرمائیں اے رسول اللہ تو ارشاد فرمایا کہ وہ تو ہمارے ہی خاندان کے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن والعسکری فی الامثال

۳۱۲۹۳۔۔۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں قیامت تک فتنہ برپا کرنے والے ہر شخص کا نام اور ان کے والد اور علاقہ کا نام لے کر بتا سکتا ہوں اگرچہ ان کی تعداد تین سو تک پہنچ جاتے یہ سب اس لئے ممکن ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتلایا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ کیا ان کو متعین کر کے بتلایا ہے تو فرمایا ان کے مشابہ جس کو فقہاء یا علماء پہچان لیں گے تم تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کی باتیں دریافت کرتے تھے اور میں شر کے متعلق دریافت کرتا تھا اور تم دریافت کرتے جو حالات پیش آ چکے اور میں دریافت کرتا جو حالات پیش آنے والے ہیں ان کے متعلق۔

رواہ ابو نعیم

بادشاہ ہونے کی پیشین گوئی

۳۱۲۹۴.....حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد بنی امیہ میں سے بارہ بادشاہ ہوں گے ان سے پوچھا گیا خلفاء ہوں گے تو فرمایا کہ نہیں بلکہ بادشاہ ہوں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۹۵.....حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی فتنہ میں گھرا ہوا ہوگا لیکن خود فتنہ کرنے والوں میں سے نہ ہوگا۔ ابن ابی شیبۃ ونعیم

۳۱۲۹۶.....(ایضا) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا جب کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ پہلے سے وہاں تشریف فرما تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اے ابن عباس ارشاد باری تعالیٰ: حم عسق تو کچھ دیر کے لئے گردن جھکا لی اور ان سے اعراض کیا پھر دوبارہ اس بات کو دہرایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کوئی جواب نہیں دیا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ انہوں نے کیوں ناپسند کیا کہ یہ آیت اس کے خاندان کے ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس کا نام عبداللہ یا عبداللہ ہوگا کہ وہ مشرقی نہروں میں سے ایک نہر پر اترے گا وہاں دوشہر آباد کرے گا نہران دونوں کو دوحصوں میں تقسیم کردے گی اس میں ہرقسم کے جابر ظالم لوگوں کو جمع کرے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۹۷.....حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مشرق سے ایک شخص نکلے گا جو اپنے آپ کو آل محمد کی طرف منسوب کرے گا لیکن وہ خاندان نبوت سے سب سے دور ہوگا سیاہ جھنڈے گاڑے گا اس کا اول حصہ نصرت ہے اور آخری حصہ کفر ہے اس کے پیروکار عرب کے کم درجہ کے لوگ ہوں گے اس طرح نچلے درجہ کے غلام اور بھگوڑے غلام ہوں گے ان کی علامت گنوار پن اور ان کا دین شرک اور ان میں سے اکثر جدع ہوں گے پوچھا گیا کہ جدع کیا چیز ہے؟ تو فرمایا بغیر فتنہ کے ہونا پھر حذیفہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اے ابوعبدالرحمٰن ان سے آپ کی ملاقات نہیں ہوگی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں اپنے بعد والوں کو خبر دوں گا تو فرمایا ایک فتنہ ہے جو مونڈنے کی دعوت دیگا اور دین کو مونڈ کر رکھ دے گا اس میں عرب کے خالص لوگ ہلاک ہوں گے اور نیک غلام مالدار لوگ اور فقہاء اور جب تھوڑے سے لوگ باقی رہ جائیں گے اس وقت فتنہ ختم ہوجائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۹۸.....حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم ترک کے پہلے دستہ کو دیکھو تو ان سے قتال کرو یہاں تک ان کو شکست دو یا اللہ تعالیٰ ان کے شر سے تمہاری حفاظت فرمائے کیونکہ وہ اصل حرم کو حرم میں رسوا کریں گے وہ علامت ہوگی اہل مغرب کے بغاوت کی اور تمہاری بادشاہ کی بادشاہت ختم ہونے کی۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۹۹.....حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک لوگوں پر ایسا شخص حکومت کرے گا جس کی ذرہ برابر حیثیت نہ ہوگی۔ رواہ ابونعیم

۳۱۳۰۰.....حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اہل مصر سے کہا کہ جب تمہارے پاس اہل مشرق کی طرف سے ایک خط اور اس کو عبداللہ امیر المؤمنین پڑھا جائے تو تم انتظار کرو ایک خط کا جو اہل مغرب کی طرف سے آئے گا اور عبداللہ امیر المؤمنین کی طرف سے پڑھا جائے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں حذیفہ کی جان ہے تم ان کے ساتھ قتال کرو گے پل کے پاس تو تمہارے درمیان مقتولین کی تعداد ستر ہزار ہوگی تم کو سرزمین مصر اور سرزمین شام سے یکے بعد دیگرے نکالا جائے گا اور ایک عربی عورت دمشق کی سیڑھیوں میں پندرہ درہم میں بیچی جائے گی۔ پھر تم حمص کی سرزمین میں داخل ہوں گے اور وہاں اٹھارہ مہینے مقیم رہو گے اس میں مال تقسیم ہوں گے مردوں اور عورتوں کو قتل کیا جانے گا پھر ایک شخص کا ظہور ہوگا جو آسمان کے نیچے سب سے بدترین شخص ہوگا ان کو قتل کرے گا اور ان کو شکست دے گا یہاں تک ان کو سرزمین مصر میں داخل کرے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۳۰۱.....حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو عظیم فتح حاصل ہوئی بعثت کے بعد اس جیسی فتح پہلے حاصل نہ ہوئی۔

میں نے کہا یارسول اللہ فتح مبارک ہو اب لڑائی دم توڑ چکی ہے تو ارشاد فرمایا کہ بہت دور کی بات ہے بہت دور کی بات ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے حذیفہ اس سے پہلے چھ باتیں پیش آنے والی ہیں میری موت میں نے کہا اناللہ وانا الیہ راجعون پھر بیت المقدس فتح ہوگا۔ اس کے بعد دو عظیم جماعتوں کی لڑائی ہوگی اس میں بکثرت قتل وقتال ہوگا جبکہ دونوں جماعتوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا۔ پھر تم پر موت مسلط ہوگی پھر تمہیں تیزی کے ساتھ قتل کیا جائے گا جیسے بکری قتل ہوتی ہے پھر مال کی کثرت ہوگی اور مال عام ہوگا حتیٰ کہ ایک شخص کو سو دینار قبول کرنے کے لئے بلایا جائے گا اس کو لینے میں عار محسوس کرے گا پھر تمہارے ایک شہزادہ بنی اصفر (یعنی عائیوں) میں بڑھا ہوگا میں نے عرض کیا بنی الاصفر کون لوگ ہیں؟ فرمایا رومی تو وہ لڑکا ایک دن میں ایک بڑھا ہوگا جتنا دوسرے لڑکے ایک مہینہ میں بڑے ہوتے ہیں اور ایک مہینہ میں ایک بڑا اجتنا دوسرے لڑکے ایک سال میں بڑھتے ہیں جب وہ بالغ ہوگا لوگ اس سے محبت کریں گے اور اس کی اتباع کریں گے اس جیسی اتباع اس سے پہلے کسی بادشاہ کی نہیں کی گئی ہوگی پھر وہ ان کے درمیان کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ عرب کے اس گروہ کو کب تک چھوڑا جائے گا تمہیں مسلسل ان کی طرف سے ہلاکت ملتی رہی حالانکہ ہم بحر و بر میں ان سے زیادہ ہیں تعداد کے لحاظ سے بھی اور سامان جنگ کے لحاظ سے بھی کب تک ان کا غلبہ ہوتا رہے گا اب مجھے مشورہ دو تمہاری کیا رائے ہے تو ان کے سردار کھڑے ہوں گے اور ان میں خطبہ دیں گے اور کہیں گے کہ تمہاری رائے تو اچھی ہے اب تمہارا ہی حکم مانا جائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۳۰۲ ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوصدیوں میں تم میں بہتر شخص وہ ہے جو خفیف الحاذ ہو پوچھا گیا یا رسول اللہ خفیف الحاذ کا کیا معنی ہے تو ارشاد فرمایا کہ جس کی نہ بیوی ہو نہ اولاد۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۰۳ حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا فتنہ کے متعلق جو فرمایا کو تموج دوج البحر" اس کا کیا معنی ہے تو میں نے کہا کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے عنقریب یہ دروازہ توڑا جائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا توڑا جائے گا تیرے باپ نہ ہو میں نے عرض کیا کہ جی ہاں توڑا جائے گا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر فتنے کا دروازہ کھولا جائے تو بند ہونے کا احتمال ہے تو میں نے کہا توڑا جائے گا اور میں نے بیان کیا کہ باپ ایک شخص ہے وہ قتل ہوگا یا اس کو موت آئے گی یہ ایسی حدیث ہے جس میں غلطی نہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۱۳۰۴ ... (ایضاً) میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا تو فرمایا کہ ہاں شر اور فتنہ ظاہر ہوگا میں نے عرض کیا اس شر کے بعد کوئی خیر کا زمانہ بھی ہے تو فرمایا صلح ہوگی دھندلا سا اتفاق ہو آنکھ کے تنکا کی مانند اس میں کچھ لوگ جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے اے حذیفہ تو کسی درخت کے ساتھ چمٹ کر مرجائے یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اس سے کہ ان میں سے کسی کی دعوت پر لبیک کہے۔

العسکری فی الامثال

۳۱۳۰۵ (ایضاً) زید بن سلام اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے موت کے وقت کچھ ایسے ساتھی پاس حاضر ہوئے انہوں نے کہا اے حذیفہ ہم دیکھتے ہیں اپ کی روح قبض ہونے والی ہے تو ان سے فرمایا میں خوش ہوں دوست کی صرف سے مجھ پر فاقہ آیا ہے وہ شخص کامیاب نہیں ہوسکتا ہے جو نادم ہوا اے اللہ میں کسی غدار کے غدر میں شریک نہیں ہوا میں آج آپ سے برے دوست اور بری صبح سے پناہ مانگتا ہوں لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں شر کے متعلق سوالات کرتا تھا میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ ہم شر میں تھے اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس خیر کو بھیجا (یعنی اسلام کو) کو کیا اس شر کے بعد شر ہوگا؟ ارشاد فرمایا ہاں میں نے پوچھا تو کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا ارشاد فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کیسے ہوگا؟ ارشاد فرمایا میرے بعد ائمہ (حکام) ہوں گے جو میری تعلیمات پر عمل نہیں کریں گے میری سنت کی اتباع نہیں کریں گے کچھ ان کے خلاف کھڑے ہوں گے ان کے دل شیاطین کے دل ہوں گے انسانی جسم میں میں نے عرض کیا وہ زمانہ میں جانے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ تو ارشاد فرمایا بڑے امیر کی اطاعت کروا گرچہ تمہاری پیٹھ توڑ دے اور تمہارے مال پر قبضہ کرے۔

رواہ ابن عساکر

امت میں پہلا فتنہ قتل عثمان ہے

۳۱۳۰۶... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پہلا فتنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل ہے اور آخری فتنہ خروج دجال ہے۔ ابن ابی شیبہ ابن عساکر اس میں مزید یہ اضافہ ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص کے دل میں قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی ذرہ برابر محبت ہو وہ خروج دجال کی صورت میں اس کی ضرور اتباع کرے گا اگر دجال کا زمانہ نہ پائے تو اس کی قبر میں اس کو فتنہ میں مبتلا کیا جائے گا۔)

۳۱۳۰۷... حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (فتنوں کے متعلق) اگر وہ تمام باتیں بتلا دوں جو مجھے معلوم ہے تو تم رات میں سونا چھوڑ دو (نعیم فی الفتن اس کی سند ضعیف ہے)

۳۱۳۰۸... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا اس میں وہی شخص نجات پا سکتا جو غرق ہونے والے شخص کی (عاجزی) کے ساتھ دعا مانگے۔ ابن ابی شیبة

۳۱۳۰۹... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں کہ تم میں کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہو فتنوں کے متعلق میں قیامت تک ظہور پذیر ہونے والے ہر فتنہ کو اس کے ہنکانے والے اور قیادت کرنے والے سمیت جانتا ہوں۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۳۱۰... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا دیہات گاؤں شہر کے راستوں میں سے کوئی جس میں قتل عثمان کے بعد وقوع پذیر ہونے والے فتنوں کو مجھ سے زیادہ کوئی جاننے والا ہو۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۳۱۱... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل چار جمعوں میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا کہ جب شراب کو نبیذ کے نام پر سود کو بیع وشراء کے نام پر رشوت کو ہدیہ کے نام پر حلال کیا جائے گا اور زکوۃ سے تجارت کی جائے گی اس وقت امت کی ہلاکت ہوگی ان کے گناہ بڑھ جائیں گے۔ الدیلمی

۳۱۳۱۲... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا اس میں سب سے افضل شخص خفیف الحاذ ہوگا پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ خفیف الحاذ کا کیا معنی ہے ارشاد فرمایا کہ کم اہل وعیال والے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۱۳... (ایضاً) نصر بن عاصم لیثی سے روایت ہے کہ میں نے حذیفہ سے سنا کہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوالات کرتے تھے اور میں شر کے متعلق سوالات کرتا تھا اور میں جانتا تھا کہ خیر مجھ سے فوت نہیں ہوگی میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد شر کا زمانہ بھی آئے گا تو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم سیکھو اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرو تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ ارشاد فرمایا کہ فتنہ اور شر ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس شر کے بعد کوئی خیر ہے ارشاد فرمایا، اے حذیفہ رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کا علم سیکھو اور اس کی احکام کی پیروی کرو تین مرتبہ ارشاد فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس خیر کے بعد کوئی شر ہے ارشاد فرمایا اندھا اور بہرا فتنہ اس کی طرف دعوت دینے والے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوں گے اے حذیفہ کسی درخت کی جڑ سے چمٹ کر جان دے دے یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم ان میں سے کسی کی اتباع کرو۔ ابن ابی شیبة

۳۱۳۱۴... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے پاس فتنے آئیں گے اندھیری رات کی طرح اس میں ہر بہادر ہلاک ہوگا ہر اونچی جگہ پر سوار ہونے والا اور ہر فصیح وبلیغ خطیب۔ ابن ابی شیبة

۳۱۳۱۵... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے پوچھا کہ تم میں سے کس کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یاد ہے جیسا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا مجھے یاد ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جری ہو اور کیسے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ آدمی کا فتنہ اپنے گھر والوں مال جان اور پڑوس کے متعلق نماز روزے صدقہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کفارہ ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا مقصد یہ نہیں ہے

بلکہ مقصد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی طرح موج مارے گا میں نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ کا اس فتنہ سے کیا واسطہ اس لئے کہ آپ کے اور فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا میں نے کہا نہیں بلکہ توڑا جائے گا تو فرمایا یہ اس لائق ہے کہ اس کو کبھی بند نہ کیا جائے راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا ہاں ایسا ہی جانتے تھے کہ میں جانتا ہوں کہ رات کے بعد صبح ہوگی میں نے ان سے حدیث بیان کی وہ کوئی اغالیط نہیں ہے ہم نے چاہا کہ معلوم کریں کے دروازہ کون ہے تو ہم نے مسروق سے کہا ان سے پوچھیں دروازہ کون ہے تو انہوں نے پوچھا تو فرمایا عمر ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۱۶ ...... خرشہ بن حر سے روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب اونٹ کی رسی کھینچتے لوگ تمہارے پاس ہر طرف سے آئیں گے تو انہوں نے کہا بخدا ہمیں معلوم نہیں تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ مجھے معلوم ہے تم سے اس زمانہ میں غلام و آقا والا معاملہ ہوگا اگر آقا اس کو گالی بھی دے تو غلام جواب نہ دے سکے گا اگر آقا مارے تو غلام مار نہ سکے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۱۷ ...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم دین سے اس طرح نکل جاؤ گے جس طرح عورت کی شرمگاہ کھل جائے اور کسی برائی کرنے والے کو روکنے پر قدرت نہ رہے انہوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ مجھے معلوم ہے کہ تم اس وقت عاجز اور فاجر کے درمیان میں ہوگے تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا اس سے عاجز کا چہرہ کالا ہو۔ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اس کی پیٹھ پر کئی مرتبہ مار کر تمہارا چہرہ کالا ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۱۸ ...... میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا بنی اسرائیل نے ایک ہی دن میں کفر اختیار کرلیا؟ فرمایا نہیں بلکہ ان کے اوپر فتنہ ظاہر ہوتا وہ قبول کرنے سے اعراض کرتے (یعنی بچ جاتے) وہ اس پر مجبور کئے جاتے پھر فتنہ پر پیش ہوئے انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا یہاں تک انہیں کوڑوں اور تلواروں سے مارا گیا یہاں تک وہ گناہوں میں اس طرح گھس گئے کہ ان کے سامنے اچھے برے اعمال کی تمیز ختم ہوگئی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۱۹ ...... ربعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس تخت والے (یعنی اس میت) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے اللہ کے رسول سے کوئی لڑائی نہیں اگر تم آپس میں قتال کروگے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو کر بیٹھ جاؤں گا اگر مجھے قتل کرنے کے لئے کوئی میرے گھر میں داخل ہو جائے تو میں کہوں گا کہ میرا گناہ اور اپنا گناہ دونوں اپنے سر لے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۲۰ ...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم آدمی صبح کے وقت بینا ہوگا اور شام کے وقت یہ حالت ہوگی کہ اس کو آنکھوں سے کچھ بھی نظر نہ دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۲۱ ...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اگر (آئندہ پیش آنے والے واقعات کے متعلق) جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تمہیں بتلادوں تو تم تین حصوں میں بٹ جاؤ گے ایک مجھ سے قتال کرنے لگے گا دوسرا میری مدد سے کنارہ کش ہوگا تیسرا مجھے جھٹلائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۲۲ ...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے بہت سی مثالیں بیان فرمائی ایک تین، پانچ، سات، نو، گیارہ پھر ایک کی تفسیر بیان فرما کر باقیوں سے خاموشی اختیار کی فرمایا ایک قوم کمزور اور مسکین تھی انہوں نے ایسی قوم سے قتال کیا جو حیلے اور دشمنی والی تھی پھر ان پر غالب آئی ان پر غلبہ حاصل کر کے ان پر مسلط ہوگئی اور اپنے رب کو اپنے اوپر ناراض کرلیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۲۳ ...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ کی قسم ان پر (دینی اعتبار سے) ایک حادثہ پیش آئے گا وہ اس پر شور مچائیں گے اتنے میں دوسرا حادثہ پیش آئے گا جو ان کو پہلے سے مشغول کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۲۴ ...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتنہ ظاہر ہوگا اسکے خلاف کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اس کی ناک کے بانسے پر مار کر اس کو لوٹا دیں گے اتنے میں دوسرا فتنہ ظاہر ہوگا اس کے خلاف بھی کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک مار کر اسکو لوٹا دیں گے پھر تیسرا فتنہ ظاہر ہوگا

اس کو ناک پر مار کر واپس کردیں گے پھر چوتھا فتنہ ظاہر ہوگا اس کو بھی ناک پر مار کر واپس کردیں گے پھر پانچواں فتنہ ظاہر ہوگا سخت اندھیرا گر جنے والا زمین میں ایسا گڑ جائے جس طرح پانی جذب ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۵..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے پاس بار برداری کے گدھے ہوں ان پر سامان لاد کر ملک شام لے جائے یہ اس کو زیادہ محبوب ہوگا دنیا کے مال ومتاع سے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۶..... حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کلمہ اسلام کا تلفظ کرنے والوں کو گن لو ہم نے کہا کیا آپ کو ہم پر خوف ہے جبکہ ہماری تعداد چھ سو سے سات سو کے درمیان ہے تو ارشاد فرمایا کہ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ تمہاری آزمائش ہوگی راوی کا بیان ہے ہم آزمائش میں مبتلا ہوئے حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے پر قادر نہ ہوتا مگر خفیہ طور پر۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے اور شر ظاہر ہونے کے درمیان کوئی زیادہ فاصلہ نہیں ہے سوائے موت کے جو ایک شخص کی گردن پر ہے وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۸..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے گھوڑے کے کان بندھے ہوئے ہیں فرات کے دونوں کنارے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۹..... حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فتنہ دلوں پر پیش ہوگا جو دل بھی اس کو پی لے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ ظاہر ہوگا اور جو دل اس کو پینے سے انکار کرے اس کے دل پر ایک سفید نقطہ ظاہر ہوگا اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ معلوم کرے کہ فتنہ میں مبتلا ہوگا یا نہیں وہ اس بات کو دیکھ لے اگر وہ کسی بھی حرام کو حلال سمجھے یا کسی بھی حلال کو حرام سمجھے تو وہ فتنہ میں مبتلا ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۰..... حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جمعہ میں ان کو ایک تیر آکر لگے تو وہ کافر کو لگے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

تشریح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں ظاہری طور پر مسلمان ہوں گے جمعہ میں بھی حاضر ہوں گے لیکن اکثر باطنی طور پر کافر ہوں گے اس لئے اس مجمع میں کوئی تیر آکر لگے تو باطنی کافروں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے کافر ہی کو تیر لگے گا۔

۳۱۳۳۱ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتنوں کے ظہور میں بھی وقفہ ہوگا اور کبھی مسلسل ظاہر ہوں گے اگر ممکن ہو وقفہ میں مر جانے تو ایسا کرے اور فرمایا شاید اب فتنے سے زیادہ لوگوں کی عقلوں کو اڑانے والی نہ ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۲ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں دو باتوں میں سے کس کا ارادہ کیا تم نے ارادہ کیا کہ ایک قوم کے بادشاہ سے اعراض کرو تم اس فتنہ کو ٹال نہیں سکو گے کیونکہ اس کی رسی چھوڑ دی گئی ہے وہ قائم ہوگی وہ اللہ کی طرف سے زمین پر بھیجا گیا وہ زمین میں چرے گا یہاں تک اس کی رسی روندی جائے گی کسی کی قدرت نہ ہوگی اس کو لوٹا دے جو بھی اس فتنہ میں قتال کرے گا وہ مارا جائے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ ایک بادل بھیجے گا موسم خریف کے بادل کی طرح وہ ان کے ساتھ ان کے درمیان۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۳..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اس میں موت کی تمنا کرے گا پھر فقر، گنا اکتفا اختیار کرے گا اور تم پر ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی اس میں موت کی تمنا کرے گا یہ فقر کی وجہ سے نہ ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۴..... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس قسم کے حالات بنی اسرائیل میں وقوع پذیر ہوئے بقیہ تم میں ہوں گے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم میں قوم لوط کی مثل ہوگا؟ فرمایا ہاں۔ ابن ابی شیبة

بنی اسرائیل کے نقش قدم پر

۳۱۳۳۵..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم بنی اسرائیل کے طریقے پر چلو گے ہوبہو قدم بقدم سوائے اس کے کہ مجھے علم نہیں کہ بچھڑے کی بھی پوجا کرو گے یا نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۶..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام کے غلام گالیاں دینے لگیں تو جو تم میں سے مرنے پر قدرت رکھتا ہو وہ مرجائے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ باطل حق پر غالب آجائے گا حتی کہ حق نظر نہیں آئے گا مگر بہت معمولی درجہ میں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۸..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب تم پر آسمان سے شر کی بارش ہوگی حتی کہ فیافی تک پہنچ جائے گی پوچھا گیا فیافی کیا چیز ہے تو فرمایا بنجر زمین۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۹..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ مضر برابر ہر مسلمان کو قتل کرتا رہے گا اور فتنہ میں مبتلا کرتا رہے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ یا اس کے فرشتے یا مؤمنین ان کی پٹائی کریں حتیٰ کہ کوئی پہاڑی وادی بھی ان کو نہ بچاسکے گی جب تم دیکھو خیلان ملک شام میں اتر چکے ہیں تو اپنے بچاؤ کی تدبیر کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۰..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ مضر کسی بھی مسلمان کو نہیں چھوڑے گا مگر یہ کہ اس کو یا تو فتنہ میں مبتلا کرے گا یا قتل کرے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ اور اللہ کے فرشتے اور مؤمنین ان کی پٹائی شروع کریں، حتیٰ کہ پہاڑی گھاٹی بھی ان کا بچاؤ نہ کرسکے گی تو قبیلہ مضر کے ایک شخص نے کہا اے ابو عبداللہ تم ایسی بات کرتے ہو حالانکہ خود تمہارا تعلق بھی قبیلہ مضر سے ہے تو انہوں نے کہا: میں تو وہی باتیں کررہا ہوں جو خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۱..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بصرہ والے ھدایت کا کوئی دروازہ نہیں کھولیں گے اور گمراہی کا کوئی دروازہ نہیں چھوڑیں گے طوفان پورے روئے زمین سے اٹھالیا گیا مگر بصرہ سے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۲..... حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ تم میں سے کوئی دلہن کے کمرہ سے نکل کر باغ کی طرف آئے گا تو جب واپس لوٹے گا تو بندر بنادیا جائے گا مجلس تلاش کرے گا تو وہ نہیں پائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۳..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس وادی میں دو جماعتیں لڑیں گی مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ تم کس جماعت میں پہچانے جاؤ ایک شخص نے کہا یہ لڑنے والے جنت میں جائیں گے یا جہنم میں فرمایا میں یہی تو تم سے کہہ رہا ہوں پوچھا ان کے مقتولین کا کیا حال ہوگا فرمایا: جاہلیت کے مقتولین کا جو حال ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۴..... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ دجال کا بعض حصہ تو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ظاہر ہوچکا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۵..... حذیفہ سے روایت ہے کہ دجال کے ظہور سے پہلے کے فتنے دجال سے زیادہ خطرناک ہیں دجال کا فتنہ چالیس دن تک ہوگا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۶..... (ایضاً) قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلتا تھا فرات کی طرف تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم دریائے فرات کی طرف نکلو گے تمہیں پینے کے لئے پانی کا ایک قطرہ بھی نصیب نہ ہوگا میرا یہ گمان نہیں بلکہ یقین ہے۔ (کہ ایسا ہونے والا ہے)۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دوران کہ لوگ آپس میں باتیں کررہے ہوں گے اچانک آزاد اونٹ وہاں سے گذرے گا لوگ کہیں اے اونٹ تمہارا مالک کہاں ہے تو اونٹ کہے گا ہمارے مالک چاشت کے وقت جمع کئے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۸..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ایک ایسے سوار سے سابقہ پڑے گا جو تمہارے پاس آکر اترے گا اور دعویٰ کرے گا یہ زمین ہے یہ زمین ہماری زمین ہے یہ شہر ہمارا شہر ہے اور بیت المال ہمارا ہے اور تم ہمارے غلام ہو تو وہ بیواؤں اور یتیموں کے درمیان اور سرکاری بیت المال کے درمیان حائل ہوجائے گا۔ (یعنی بیت المال میں جن مستحقین کا حق ہے ان کو حق نہیں ملے گا سارے مال پر ناحق قبضہ کرے گا)۔ رواہ ابن النجار

۳۱۳۴۹.....حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ تمہارے پاس فتنے آئیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اس میں آدمی صبح مومن ہے تو شام کو کافر ہوگا شام کو مومن ہے تو صبح کافر ہوگا اپنے دین کو دنیا کے تھوڑے سے نفع کے عوض فروخت کردالے گا میں نے عرض کیا اس زمانہ میں ہمیں کیا کرنا چاہئے یارسول اللہ! فرمایا اپنا ہاتھ توڑ ڈالو میں نے عرض کیا اگر ٹوٹا ہوا ہاتھ درست ہو جائے تو فرمایا دوسرا توڑ دو میں نے عرض کیا کب تک ایسا کرتے رہیں فرمایا حتیٰ کہ کوئی گناہگار آکر تمہارا خاتمہ کردے یا ایسے ہی موت آجائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۵۰.....(ایضاً) ابی مجلز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابوموسیٰ اشعری سے کہا آپ بتلائیں اگر میں اللہ کی خاطر لڑتے ہوئے شہید ہو جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا تو فرمایا کہ جنت میں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آدمی سے پوچھیں پھر اس کو سمجھائیں کہ آپ نے کیا فتویٰ دیا تو فرمایا آپ ہمیشہ کوئی ایسی بات لاتے ہیں جس سے اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے فرمایا میں دینی تلوار سے لڑتا ہوں اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کی خاطر یہاں تک قتل کیا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کچھ لوگ اپنی تلوار میں لے کر نکلیں گے اس سے مارتے رہیں گے مقصد ان کا رضا الٰہی ہوگا اللہ تعالیٰ ان کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالیں گے اللہ کی قسم تین سو آدمی ایک جھنڈا اٹھا کر (جہاد کے نام پر نکل پڑیں) تو میں جان لوں گا یہ ہدایت پر ہیں یا گمراہی پر۔ رواہ ابن جریر

۳۱۳۵۱.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم سے حق مانگا جائے تو تم حق ادا کرو اور جب تم اپنا حق مانگو تو انکار کیا جائے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم صبر کریں گے ارشاد فرمایا کہ تم داخل ہوگے رب کعبہ کی قسم یعنی جنت میں۔

رواہ ابن جریر

فتنہ دنیا کی خاطر دین بدلنا

۳۱۳۵۲.....کرز بن علقمہ خزاعی کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اسلام کا کوئی منتہیٰ بھی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں کہ عرب وعجم کے جس گھر والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کا ارادہ ہوگا ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دیں گے عرض کیا پھر کیا ہوگا ارشاد فرمایا پھر فتنے ظاہر ہوں گے گویا (اندھیرے) سایہ ہیں اس شخص نے عرض کیا ان شاء اللہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا یارسول اللہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے پھر تم اس میں کالے سانپ کی چال بدلنے کی طرح مذہب تبدیل کروگے اور ایکدوسرے کی گردن ماروگے اس زمانہ میں افضل شخص وہ ہوگا جو مومن ہو اور پہاڑ کی گھائیوں میں سے کسی گھائی میں قیام کرے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے ان کو چھوڑ دے۔

ابن ابی شیبة احمد ونعیم بن حماد فی الفتن طبرانی مستدرک ابن عساکر

۳۱۳۵۳.....محمد بن سلمہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے مجھے ایک تلوار عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: کہ مشرکوں سے لڑتے رہو جب تک کہ وہ لڑیں اور جب تم میری امت کو دیکھو کہ ایک دوسرے کی گردنیں مار رہے ہیں تو احد پر آکر تلوار کو اس سے مار کر توڑ دو پھر گھر میں بیٹھ رہو تا آنکہ موت کا فیصلہ آجائے یا کوئی خطا کار ہاتھ۔ (تجھے قتل کردے)۔ ابن ابی شیبة ونعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۳۵۴.....انس سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب فتنے ہوں گے اور اختلاف وانتشار ہوگا اور جب ایسا ہو تو اپنی تلوار لے کر احد پر آؤ اور اس پر مار کر توڑ دو اور پھر گھر میں بیٹھ رہو یہاں تک کہ موت آجائے یا کوئی خطا کار ہاتھ۔ (تیرا کام تمام کردے)

ابن ابی شیبة

۳۱۳۵۵.....انہیں سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! جب نمازی اختلاف کرنے لگیں تو میں اس وقت کیا کروں؟ فرمایا سرزمین حرہ کی طرف نکل جاؤ اور وہاں تلوار توڑ دو اور پھر گھر میں داخل ہو جاؤ یہاں تک کہ موت آجائے یا کوئی گناہ کار ہاتھ۔ (تیرا قصہ پاک کردے)۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۳۵۶......(مسند الحکم بن عمرو الغفاری) ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے کئی آدمیوں نے یہ بات بتائی کہ ایک دفعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ سامنے کسی آدمی نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ وہ حکم الغفاری کہتے تھے کہ اے کاش کہ میں اس طاعون میں مرجاؤں! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ موت کی تمنا اور دعا سے منع فرمایا ہے؟ اس لئے معلوم نہیں کہ موت کس حالت میں آئے انہوں نے فرمایا کہ کیوں نہیں سنا لیکن میں نے آپ علیہ السلام کو چھ چیزوں کا ذکر کرتے سنا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ میں ان میں سے کسی سے دوچار نہ ہو جاؤں ابو ہریرۃ نے پوچھا کہ وہ چھ چیزیں کیا ہیں فرمایا: (۱) علم کا بیچنا۔ (۲) خون کو بے دریغ بہانا (۳) بیوقوفوں کا حکمران بن جانا (۴) کمینہ لوگوں کی کثرت ہوگی (۵) قطع رحمی عام ہو جانا (۶) اور ایسے لوگوں کا ظہور کہ جو قرآن کو بانسریاں بنا کر اس سے نغمہ سازی کریں گے۔ نفس عبدالرزاق

۳۱۳۵۷......(مسند خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) عزرہ بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید شام میں تقریر کر رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ بے شک فتنوں کا ظہور ہو چکا ہے حضرت خالد نے فرمایا کہ جب تک عمر بن خطاب زندہ ہیں فتنے نہیں ہیں فتنے تو اس وقت ہوں گے کہ جب کوئی شخص برائی سے بھاگنے کے لئے کسی جگہ کی جستجو کرے لیکن اسے ایسی کوئی جگہ نہ مل سکے گی جہاں وہ برائی نہ ہو۔

ابن عساکر ونعیم بن حماد

۳۱۳۵۸......طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایک آدمی کو حد لگائی دوسرے دن پھر کسی آدمی کو حد لگائی تو ایک آدمی کہنے لگا خدا کی قسم یہ فتنہ کا دور ہے کہ ہر روز کسی کو حد لگ رہی ہے خالد نے فرمایا یہ کیا فتنہ ہے فتنہ تو یہ ہوگا کہ تم کسی جگہ ہو گے جہاں خدا کی نافرمانی ہوتی ہوگی اور آپ کا ارادہ ہوگا کہ آپ ایسی جگہ جائیں جہاں یہ گناہ نہ ہوتے ہوں لیکن آپ ایسی جگہ نہیں پاسکیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۵۹......اسی طرح عزرہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فتنہ ظاہر ہو چکے ہیں! تو خالد نے فرمایا جب تک عمر زندہ ہیں ایسا نہیں ہوسکتا ہاں ان کے بعد فتنے ضرور ظاہر ہوں گے۔

پھر آدمی فکر مند ہوگا کہ کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں یہ شر و فتنہ نہ ہو تو اسے کوئی جگہ نظر نہیں آئے گی۔ یہی وہ ایام ہیں کہ جن بارے میں نبی علیہ السلانے فرمایا کہ قیامت کے قریب قتل کے دن" آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان دنوں سے بچائے۔ رواہ ابن عساکر

معاذ بن جبل

۳۱۳۶۰......معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو سن لو! کہ تم دنیا سے سوائے فتنہ اور مصیبت کے اور کچھ نہیں دیکھو گے اور معاملہ سنگینی میں بڑھتا ہی رہے گا اور حکمرانوں سے تمہیں سختی اور ترشی ہی ملے گی اور ہر ہولناک اور سخت فتنہ آنے والے فتنے کے سامنے چھوٹا اور حقیر دکھائی دے گا۔ (یعنی ہر آنے والا فتنہ پہلے کے مقابلے میں سخت اور ہولناک ہوگا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۳۱۶۱......اور فرمایا: جب تم خون کو بغیر حق کے بہتا دیکھو اور مال کو جھوٹ بولنے پر دیا جارہا ہے اور شک اور لعن طعن ظاہر ہو جائے اور ارتداد شروع ہو جائے تو پھر جو کوئی اپنی طور پر کر سکے تو اسے مرجانا چاہیے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۳۶۲......ارشاد فرمایا: (ایضاً) سب سے خطرناک جن کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے وہ تین چیزیں ہیں

۱......ایک شخص اللہ کی کتاب قرآن کریم پڑھے گا یہاں تک کہ جب اس کا حسن اس پر ظاہر ہوگا اور اس پر اسلام کی چادر ہوگی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے حق میں عار کا سبب بنادے گا وہ تلوار ہاتھ میں لے کر اپنے پڑوسی کو قتل کر دے گا اور اس پر مشرک ہونے کا الزام لگائے گا پوچھا گیا یا رسول اللہ الزام لگانے والا اس کا زیادہ حقدار ہوگا یا جس پر الزام لگایا گیا؟ تو ارشاد فرمایا الزام لگانے والا شرک کا زیادہ حقدار ہوگا۔

۲......وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا کی وہ لوگوں سے کہتا ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وہ جھوٹا ہوگا کیونکہ کوئی ایسا خلیفہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعد اس کا مرتبہ ہو۔

۳......وہ شخص جس کے لئے افسانہ گوئی آسان ہو جب بھی کوئی کہانی ختم ہو تو پہلے سے لمبا کوئی افسانہ گھڑے اگر وہ دجال کو پائے تو اس کی

پیروی کرے گا۔ طبرانی

۳۱۳۶۳ معاذ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ میری وفات تم سب کے بعد ہوگی؟ سن لو میری وفات تم سب سے پہلے ہوگی میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے اس میں ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۶۴ واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ میری وفات تم سے بعد ہوگی؟ میری زندگی کی قسم میری وفات تم سے پہلے ہوگی پھر میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے اس میں ایک دوسرے کو قتل یا ہلاک کرو گے۔ (ابن عساکر نے روایت کی ہے سند کے تمام رواۃ ثقہ ہیں)۔

۳۱۳۶۵ (مسند رفاعۃ بن عرابۃ الجہنی) رسول اللہ ﷺ کو خشک اور تازہ کھجوریں پیش کی گئیں پھر سب نے کھجوریں کھائیں اور آخر میں صرف گٹھلیاں اور نا قابل خورد گلی سڑی کھجوریں رہ گئیں آپ ﷺ نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم دنیا سے جاتے رہو گے ایک بہترین جائے گا پھر دوسرا یہاں تک کہ صرف اس کی طرح کے لوگ رہ جائیں گے۔

ابن حبان المعجم الکبیر

۳۱۳۶۶ ابوثعلبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: خبر دار! ایسی وسیع و عریض دنیا کی جو تمہارا ایمان چھپ کر جائے گی اس وقت جس شخص کا اپنے رب پر پورا یقین و ایمان ہوگا تو اس کے پاس ایسا فتنہ آئے گا جو روشن اور واضح ہوگا اور وہ آسانی سے اسے پہچان کر اس سے بچ جائے گا۔

اور جس کا ایمان مضبوط نہ ہوگا بلکہ وہ شک کا مریض ہوگا تو اس کے پاس تاریک وہ سیاہ فتنہ آئے اور پھر وہ جس وادی میں چلا جائے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ رواہ ابونعیم

ابوعبیدہ کی تعریف فرمانا

۳۱۳۶۷ (مسند ابی ثعلبہ) فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملا اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ایسے آدمی کے حوالے کیجئے جو بہت اچھا معلم ہو۔ تو آپ علیہ السلام نے مجھے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے حوالے فرمادیا اور پھر ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ایسے آدمی کے سپرد کیا ہے جو تمہاری اچھی تعلیم و تربیت کرے۔

چنانچہ میں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا اس وقت ابوعبیدہ اور بشیر بن سعد باتیں کر رہے تھے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا اے ابوعبیدہ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی تو وصیت بہتر کی تھی! تو انہوں نے کہا جب آپ آئے تو ہم ایک حدیث کا تذکرہ کر رہے تھے جو ہم نے آپ علیہ السلام سے سنی تھی آپ بیٹھ جائیں آپ کو بھی سنا دیتے ہیں اور پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک تم میں نبوت کا زمانہ ہوگا پھر اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی اور اس کے بعد بادشاہت اور استبداد کا زمانہ ہوگا۔

ابونعیم فی المعرفۃ

۳۱۳۶۸ ارشاد فرمایا کہ تمہیں ملک شام سے گاؤں گاؤں کر کے نکالا جائے گا، یہاں تک تمہیں بلقاء تک لے آئیں گے اس طرح دنیا بلاک اور فنا ہوگی آخرت دائم اور باقی رہے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۶۹ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنوں سے پہلے مرجانا کتنی خوش نصیبی کی بات ہے۔ رواہ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۳۷۰ اسی طرح فرمایا کہ عنقریب تم ایسے معاملات دیکھو گے کہ تمہارے لئے انوکھے ہوں گے پس تم صبر ہی کرنا اور انہیں تبدیل کرنے کی کوشش نہ کرنا اور نہ ہی یہ کہنا کہ ہم انہیں تبدیل کریں گے تا آنکہ اللہ تعالیٰ خود ہی ان کی حالت کو تبدیل فرما دے۔

۳۱۳۷۱ اور فرمایا: جب تم مسجدوں کی زینت و آرائش میں لگ جاؤ اور قرآن پر زیورات چڑھانے ہو تو سمجھو کہ تمہاری ہلاکت آگئی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی المصاحف

۳۱۴۷۲ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا! جب بنی امیہ کا نوجوان خلیفہ شام وعراق کے درمیان حالت مظلومیت میں قتل کردیا جائے تو پھر اس کے بعد ہمیشہ اطاعت ایک بلکی اور بے حیثیت چیز سمجھی جائے گی اور زمین پر ناحق خون بہنا شروع ہو جائے گا نوجوان خلیفہ سے مراد یزید بن ولید ہے۔نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۷۳ ...ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ ہم شام میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: سب سے پہلے جو شخص میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ فلاں قبیلے کا آدمی ہوگا یزید بن سفیان نے کہا یارسول اللہ! کیا وہ شخص میں ہوں آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۴۷۴ سہل بن حثمہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی جب وہ آپ علیہ السلام سے جدا ہو کر باہر آیا تو حضرت علی نے اسے روک لیا اور پوچھا اگر نبی علیہ السلام کی وفات ہوگئی تو تم کس سے اپنا حق لوگے اس نے کہا کہ معلوم نہیں!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ پوچھ کر آؤ دیہاتی آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنا حق لے لینا جب وہ باہر آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہو جائے تو کس سے حق وصول کروگے اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں فرمایا جاؤ پوچھ کر آؤ۔ وہ آیا اور پوچھا آپ نے فرمایا کہ پھر عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا حق لے لینا جب وہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو پھر کس سے اپنا حق لوگے اس نے کہا معلوم نہیں کہا جاؤ پوچھ کر آؤ وہ آیا اور پوچھا تو آپ نے فرمایا عثمان سے، پھر جب باہر آیا تو علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اگر عثمان رضی اللہ عنہ بھی فوت ہو گئے تو پھر؟ اس نے کہا معلوم نہیں کہا جاؤ پوچھ کر آؤ وہ آیا اور پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب عثمان کا انتقال ہو جائے تو پھر اگر تم مرسکو تو مر جاؤ۔ ابن عساکر عقیلی فی الضعفاء

۳۱۴۷۵ ...سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ مجھے وہ زمانہ نہ دکھا کہ جس میں عالم کی اتباع نہیں کی جائے گی اور بردبار شخص سے حیا نہیں کیا جائے گی۔ رواہ العسکری فی الامثال وسندہ ضعیف

۳۱۴۷۶ ...شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میرے لیے زمین کو سمیٹا گیا یہاں تک کہ میں نے مشرق ومغرب دیکھ لئے اور بلاشبہ میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اسے میرے لئے سمیٹا گیا اور مجھے دو خزانے دیئے گئے سرخ اور سفید۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ:

۱ میری امت عام قحط میں ہلاک نہ کی جائے۔

۲ ...اور ان پر کوئی ایسا دشمن مسلط نہ ہو جائے جو انہیں عمومی طور پر ہلاک کردے۔

۳ ...اور اللہ تعالیٰ انہیں فرقے فرقے نہ کرے۔

۴ اور انہیں ایک دوسرے کے ذریعے عذاب نہ دے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کردیتا ہوں تو پھر وہ واپس نہیں لیا جاتا اور میں نے تیری امت کو یہ بات عطا کردی کہ میں انہیں عمومی قحط میں مبتلا کر کے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے علاوہ کسی دوسرے دشمن کو ایسا مسلط نہیں کروں گا جو انہیں عمومی طور پر تباہ و برباد کر دے لیکن وہ خود ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے ایک دوسرے کی گردیں ماریں گے اور ایک دوسرے کو پابند سلاسل کریں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ خوف گمراہ کن حکمرانوں کا ہے۔ جب میری امت میں تلوار چل گئی تو پھر قیامت تک چلتی رہے گی۔ احمد ضیا مقدسی فی المختارہ

۳۱۴۷۷ ...زاذان سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم عابس غفاری کے ساتھ تھے عابس غفاری نے کہا کہ مجھے ایسی عادت سے اندیشہ ہے کہ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کے بارے میں خطرہ تھا۔ کسی نے کہا کہ وہ چیزیں کیا ہیں؟ جواب دیا (۱) بیوقوفوں کی حکمرانی (۲) شرطیوں کی کثرت (۳) قطع رحمی (۴) خون کی بے حیثیتی (بے دریغ قتل) (۵) اور ایسی قوم کی پیدائش کہ جو قرآن کو بانسریاں بنالیں گے (یعنی جس طرح بانسری سے آواز میں آہنگ پیدا کیا جاتا ہے اس طرح وہ لوگ قرآن کے ذریعے آواز میں آہنگ اور نغمہ پیدا کریں گے

قرآن کا مقصود اصلی نصیحت پس پشت ڈال دیں گے) وہ لوگ نماز میں ایک ایسے آدمی کو آگے کریں گے جو نہ تو ان میں افضل ہوگا اور نہ ہی فقیہ لیکن محض اس لئے تا کہ انہیں اپنی آواز سے محظوظ کرے۔

۳۱۳۷۹ حارث بن نجد کو ایک آدمی نے بتایا، کہ اسے ایک آدمی جس کی کنیت ابوسعید تھی یہ بات بتائی کہ عالیہ سے مدینہ آیا جب میں مدینہ پہنچا تو بہت تھک ہار چکا تھا میں اسی طرح مدینہ کے ایک بازار میں جارہا تھا کہ ایک آدمی دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ آج رات رسول اللہ ﷺ نے دعوت فرمائی ہے جب میں نے دعوت کا نام سنا اور میں بہت نڈھال ہو رہا تھا تو میں آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے آج دعوت فرمائی ہے فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا وہ کھانا کیا تھا یا رسول اللہ! آپ علیہ السلام نے ایک کھانے کا نام بتایا (سخینۃ جو کہ آٹے اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے) عرض کیا: باقی ماندہ کہاں ہے؟ فرمایا اٹھالیا گیا ہے۔ (سب ختم ہو چکا ہے)

پھر میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کی امت کے ابتدائی حصہ میں موت ہے یا آخر حصے میں فرمایا ابتدائی حصہ میں بعد میں تم میرے پاس جماعت در جماعت آؤ گے لوگ ایک دوسرے کو فنا کریں گے۔ ابن منده ابن عساکر

قتل وقتال کی کثرت

۳۱۳۸۰..... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت سے پہلے مسلمانوں کے درمیان کشت وخون بہت زیادہ ہوگا حتیٰ کہ آدمی اپنے پڑوسی کو قتل کرے گا اپنے چچازاد کی گردن کاٹے گا اپنے بھائی کو مارے گا اور اپنے باپ کا خون بہائے گا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۳۸۱..... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہی فرمایا: کہ تمہارے بعد تاریک رات کی طرح فتنے آئیں گے صبح ایک آدمی مومن ہوگا تو شام کافر اور شام مومن ہوگا تو صبح کافر ایسے فتنوں میں بیٹھ رہنے والا کھڑے رہنے والے سے کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے بہتر حالت میں ہوگا لوگوں نے کہا کہ پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا کہ گھروں کی چٹائیاں بن جاؤ۔ (جو ہمیشہ گھر میں ہی پڑی رہتی ہیں)۔ ابن ابی شیبة نعیم بن حماد

۳۱۳۸۲ انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے ھرج بہت زیادہ ہوگا پوچھا گیا کہ یہ ھرج کیا ہے؟ فرمایا قتل اور جھوٹ لوگوں نے کہا آج کل جو کفار قتل ہو رہے ہیں کیا اس سے بھی زیادہ قتل ہوگا! آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یہ قتل اس طرح نہیں ہوگا کہ تم کفار کو قتل کرو گے بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے یہاں تک کہ آدمی اپنے پڑوسی اپنے بھائی اور چچازاد کو قتل کرے گا۔

تو لوگ حیران و ششدر رہ گئے اور ان کے چہروں سے ہنسی کے آثار غائب ہو گئے پھر ہم نے کہا: کیا اس وقت ہمارے اندر عقل موجود ہوگی ارشاد فرمایا: اس زمانے کے اکثر لوگوں کی عقلیں سلب کر لی جائیں گی اور خس وخاشاک کی طرح لوگ۔ (بے عقل وحیثیت) ہوں گے وہ سمجھیں گے ہم کچھ ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں ہوں گے۔ ابن ابی شیبة نعیم بن حماد

۳۱۳۸۳ حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حکم بنائے جانے کے بعد جدا ہونے تو ایک آدمی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا اور کہنے لگا: یہی وہ فتنہ ہے کہ جس کا ذکر کیا جاتا تھا حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا یہ تو فتنوں کی ایک جھلک ہے گھیر لینے والی عظیم فتنے ابھی آنے ہیں! جو آدمی ان کے درپے ہوگا ان کا شکار ہو جائے گا ان فتنوں پر بیٹھنے والا کھڑے سے، کھڑا چلنے والے سے چلنے والا دوڑنے والے سے خاموش بات کرنے والے سے اور سونے والا جاگنے والے سے بہتر۔ رواہ ابونعیم

۳۱۳۸۴..... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! ایک فتنہ ہوگا جو لوگوں کا شیرازہ بکھیر کے رکھ دے گا بردبار و دانا شخص اس میں ایسے چھوڑ دیا جائے گا جیسے وہ کل کا بچہ ہو وہ پیٹ کے درد کی طرح آئے گا پتہ نہیں چلے گا کہ کہاں سے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ (علامہ طاہر مجمع میں لکھتے ہیں کہ اس فتنے کو پیٹ کے درد کے مثل اس لئے فرمایا کہ پتہ ہی نہیں چلے گا کہ یہ آیا کہاں سے اور کیسے اس کا مداوا کیا جائے چنانچہ پیٹ کا درد بھی ایسا ہی ہوتا ہے ان میں لیٹا ہو بیٹھے سے بیٹھا کھڑے سے کھڑا چلتے سے اور چلتا دوڑتے سے بہتر ہوگا۔ نعیم ابن عساکر

۳۱۳۸۵ ابوموسیٰ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے آنے والے ایک فتنہ کا ذکر کیا میں نے عرض کیا کیا کتاب اللہ

کے ہوتے ہوئے فرمایاہاں میں نے عرض کیا کیا عقل کی موجودگی میں فرمایاہاں تمہاری عقلیں بھی ہوں گی۔رواہ ابونعیم

۳۱۳۸۶ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ ذکر فرمایا جو قیامت سے پہلے آئے گا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری اور تمہاری خلاصی اس وقت ہو سکتی ہے جبکہ ہم اس فتنہ سے اسی طرح نکلیں جس طرح اس میں داخل ہوں اور ہم میں کوئی نئی بات نہ آئے۔(یعنی فتنہ میں ثابت قدمی اور طریق سنت کولازمی پکڑنا یہی فتنہ سے بچاؤ ہے)۔ابن ابی شیبۃ ونعیم

۳۱۳۸۷ میناجوعبدالرحمن بن عوف کے آزاد کردہ غلام ہیں کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چند بچوں کو یہ کہتے سنا کہ بعد والا برا ہے بعد والا برا ہے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ہاں ہاں خدا کی قسم ایسا ہی ہے قیامت تک ایسا ہے۔نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۳۱۸۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگوں پر ایساوقت بھی آئے گا کہ انہیں موت شہد سے اور سخت گرمی میں ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ میٹھی معلوم ہوگی لیکن پھر بھی موت انہیں نہیں آئے گی۔رواہ ابونعیم

۳۱۳۸۹ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔جب کہ آپ چوتھے فتنے کا ذکر فرمارہے تھے کہ اس فتنے سے وہی نجات پائے گا جوغرق ہوجانے جیسی دعائیں مانگے گا اور سب سے زیادہ سعادت منداور خوش بخت وہ مومن ہوگا جو بالکل گمنام ہے کہ جب وہ لوگوں کے سامنے آئے تو کوئی اسے نہیں پہچانتا اور اگر چلا جائے تو کوئی اس کی جستجو نہیں کرتا اور سب سے بدبخت وہ ہوگا جو نہایت فصیح وبلیغ خطیب ہے یا بہت تیز شہسوار ہے۔رواہ ابونعیم

۳۱۳۹۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسازمانہ آئے گا کہ لوگوں کے رہنے کے لئے سب سے موزوں جگہ دیہات ہوں گے۔

۳۱۳۹۱ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کو چوتھا فتنہ بارہ سال تک رہے گا پھر جب اسے فتح ہونا ہوگا فتح ہوجائے گا فرات اس وقت سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا لوگ اس پر ٹوٹ پڑیں گے چنانچہ (اس موقع پر) ہرنو آدمیوں میں سے سات آدمی قتل کردیئے جائیں گے۔رواہ ابونعیم

قیامت کے میدان میں حاضری

۳۱۳۹۲ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے اسوقت سے لوگوں میں جو بہترین لوگ قتل ہوتے ہیں ان میں سے سب سے پہلے ہابیل ہیں جنہیں قابیل ملعون نے قتل کیا پھر وہ انبیائے کرام ہیں جنہیں ان امتوں نے قتل کیا جن کی طرف انہیں بھیجا گیا جب کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور انہیں اللہ کی طرف بلایا اس کے بعد وہ مومن جوفرعون کے قبیلے سے پھر وہ مومن جس کا سورۃ یٰس میں تذکرہ ہے پھر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب پھر بدر کے شہداء، پھر احد کے، پھر حدیبیہ کے، پھر احزاب کے، پھر حنین کے اس کے بعد وہ مقتول جو میرے بعد خوارج سے لڑ کر شہید ہوں گے۔

پھر معرکہ روم برپا ہوگا ان کے مقتول بدر کے شہدا کی مانند ہوں گے پھر معرکہ ترک ہوگا ان کے مقتول احد کے شہدا کی طرح ہوں گے پھر دجال کا معرکہ ہوگا ان کے مقتول حدیبیہ کے شہدا کی طرح ہوں گے پھر یاجوج ماجوج کا معرکہ ہوگا ان کے مقتول احزاب کے مقتولین کی طرح ہوں گے پھر تمام معرکوں سے بڑا معرکہ ہوگا اس کے مقتول حنین کے شہداء کی طرح ہوں گے اس کے بعد قیامت تک اہل اسلام میں کوئی بھی جنگ نہیں ہوگی۔(نعیم بن حماد فی الفتن اس کی سند میں سلمہ بن علی الدلشتی ہے جو کہ متروک ہے)۔

۳۱۳۹۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس شرف الجون آئے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ شرف الجون کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا فتنے اندھیری رات کی طرح۔العسکری فی الامثال

۳۱۳۹۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اے اہل شام تمہیں رومی لوگ بستی بستی کر کے نکالیں گے یہاں تک تم زمین کے سنبک تک

پہنچ جاؤ گے عرض کیا گیا کہ سنبک کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا جذام کی بستی اور رومیوں کی تلواریں خچروں کی گردنوں سے لٹکی ہوئی ہوں گی اور تیرے بارق اور بطلع کے درمیان ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۹۵۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا! سب سے پہلے عرب میں قریش اور ربیعہ ہلاک ہوں گے لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ جواب دیا قریش کو سفر سلطنت ملک کی طلب ہلاک کرے گی اور ربیعہ کو حمیت برباد کردے گی۔

۳۱۳۹۶۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہی فرمایا: جو برائیاں بنی اسرائیل میں تھیں وہ سب کی سب تم میں پیدا ہو کر رہیں گی۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۳۹۷۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب سفیانی کا ظہور ۳۷ھ میں ہوگا اس کی حکومت ۲۸ مہینے کی ہوگی اور جب اس کا ظہور ۳۹ میں ہوگا تو اس کی حکومت نو مہینے کی ہوگی۔ نعیم بن حماد

۳۱۳۹۸۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے سامنے بارہ خلفاء کا تذکرہ آیا پھر امیر کا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ہم میں سے ہوگا اس کے بعد جو ظالم منصور اور مہدی کو دشکیل دے گا۔ عیسیٰ بن مریم تک۔ نعیم بن حماد فی الفتن۔

۳۱۳۹۹۔۔۔۔۔کہل بن حرملہ نمری سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بستی بستی نکالے جاؤ گے زمین کے سنبک تک جس کو جذام کی بستی کہا جاتا ہے جب تم سفید زرد نہیں لو گے (یعنی سونا چاندی) تمہاری خدمت نہیں کریں گے ندراء، بیان جرجنہ اور مارق اور تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نکلو گے گاؤں گاؤں زمین کے سنبک تک جس کو جذام کی بستی کہا جاتا ہے ایک کہنے والے نے کہا دیکھو اے ابوہریرہ کیا کہہ رہے ہو تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غصہ میں آئے یہاں تک ان کا رنگ لال پیلا ہونے لگا اور فرمایا ابوہریرہ بھٹک گیا اور ہدایت پر نہیں رہا اگر اس حدیث کو میرے کان نے نہ سنا ہو اور اور میرے دل نے محفوظ نہ کیا ہو اس کو بار بار ارشاد فرمایا۔

ابن ابی شیبۃ ابن عساکر

۳۱۴۰۰۔۔۔۔۔ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جب میرے اہل بیت میں سے پانچواں فوت ہو جائے تو پھر ھرج ہی ھرج ہوگا یہاں تک ساتواں مر جائے۔ لوگوں نے پوچھا کہ ھرج کیا ہے فرمایا ھرج سے مراد فتنے ہیں اسی طرح ہوگا یہاں تک کہ مہدی آجائیں گے۔

رواہ ابو نعیم

۳۱۴۰۱۔۔۔۔۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب عرب کے لئے ایک بہت بڑے شر سے تباہی آئے گی (وہ ہے) چھوٹے لڑکوں کا حکمران بننا اگر لوگ ان کی بات مانیں تو وہ انہیں جہنم میں لے جائیں اور اگر بات نہ مانیں تو وہ ان کی گردنیں مار دیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۰۲۔۔۔۔۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب عرب میں ایک شر آنے والا ہے جو انہیں ہلاک کر کے رکھ دے گا۔ رب کعبہ کی قسم وہ تو آہی گیا ہے واللہ وہ ان کی طرف پھرتیلے تیز رفتار گھوڑے سے بھی زیادہ تیزی سے بڑھ رہا ہے وہ فتنہ میں آدمی اندھا اور شش و پنج میں مبتلا ہو جائے (یعنی اسے کچھ بھی سجھائی نہ دے گا کہ وہ کیا کرے)۔ چنانچہ صبح آدمی کسی خیال پر ہوگا اور شام اس کا نظریہ بدل جائے گا ایسے فتنے میں بیٹھنے والا کھڑے سے بہتر کھڑا چلتے سے بہتر اور چلنے والا دوڑتے شخص سے بہتر ہوگا۔

اور اگر میں تمہیں اپنی تمام معلومات بتادوں تو تم میری گردن یہاں سے کاٹ ڈالو۔

اور ابوہریرہ کہتے! اے اللہ ابوہریرہ کو لڑکوں کی حکمرانی نہ دکھانا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

بچہ دانی نکلوانا بھی فتنہ ہے

۳۱۴۰۳۔۔۔۔۔ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عنقریب ایسا بھی ہوگا کہ عورت کو پکڑ کر اس کا پیٹ چاک کیا جائے گا اور جو کچھ رحم میں ہوگا اسے

لے کر پھینک دیا جائے گا تاکہ بچہ پیدا نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۰۳ ...ابوہریرۃ نے فرمایا:

کچھ عرصہ بعد تم دیکھو گے کہ مسجد نبوی کے ستونوں کے درمیان لومڑی اور اس کی بچے اپنی حاجت پوری کریں گے (یعنی مسجد اتنی ویران ہو جائے گی کہ جانور اور درندے ڈیرہ ڈال لیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۰۵ ...ابوہریرہ نے فرمایا کہ اس امت کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ قاتل کو پتہ نہیں ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو پتہ نہیں ہوگا کہ اسے کیوں مارا گیا۔

۳۱۴۰۴ ...ابوہریرۃ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: فتنے اور ہرج زیادہ ہو جائے گا ہم نے پوچھا ہرج کیا ہے فرمایا قتل۔ اور علم اٹھا دیا جائے گا اور فرمایا: سن لو کہ وہ لوگوں کے دلوں سے نہیں کھینچ لیا جائے گا بلکہ علماء کو اٹھا لیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۰۷ ...ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تمہیں معلوم ہوتا تو ہنستے کم اور روتے زیادہ خدا کی قسم اس قبیلہ قریش میں قتل وموت کا وقوع ہوگا۔ حتیٰ کہ ایک آدمی کوڑا کرکٹ کے پاس جوتا دیکھے گا تو کہے گا کہ ایسا لگتا ہے کہ کسی قریشی کا جوتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۰۸ ...ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں آدمی کو غرق ہو جانے جیسی دعا میں ہی کام دے سکیں گی۔

۳۱۴۰۹ ...ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب کی ہلاکت وبربادی ہے ایسے فتنے سے جو عنقریب آنے گا۔ اور وہ لڑکوں کی حکمرانی ہے اگر ان کی اطاعت کریں تو انہیں آگ میں جھونک دیں۔ (یعنی جہنم میں) اور اگر بات نہ مانیں تو ان کی گردان اڑادیں۔

۳۱۴۱۰ ...ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تباہی ہے عرب عنقریب آنے والے ہرج سے آگ کی لپٹ! آگ کی لپٹ کیا ہے اس لپٹ میں بڑی ہی تباہی ہے ۱۲۵ھ کے بعد عرب کی تباہی وبربادی ہے بے دریغ قتل سے جلد آنے والی موت سے اور مہلک ہیبت ناک قحط سے۔ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر مصیبتیں مسلط کی جائیں گی اور ان کے حرم کی بے حرمتی ہوگی ان کی خوشی فنا کر دی جائے گی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کی میخیں اکھاڑی جائیں گی اور طنابیں کاٹ دی جائیں گی اور ان کے قرا فخر کرنے لگیں گے قریش کے لئے بڑی بربادی ہے اس کے اس زندیق سے جو نئی باتیں پیدا کرے گا جو ان کے حرم کی بے حرمتی کا ذریعہ ہوں گی اور وہ ان کی ہیبت ختم کر دے گا اور اس کی دیوار گرا دے گا یہاں تک کہ نوحہ کرنے والیاں کھڑی ہوں گی پس کوئی رونے والی اپنے دین پر روتی ہوگی کوئی اپنی عزت کے بعد ذلت پر، کوئی اپنی عزت لٹنے پر روتی ہوگی اور قبر کے شوق میں روتی ہوگی اور کوئی اپنے بچوں کے بھوکا ہونے کی وجہ سے روتی ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۴۱۱ ...ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: کہ عنقریب میری امت بھی گذشتہ امتوں والی بیماری کا شکار ہوگی لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی وہ بیماری کیا ہے؟ فرمایا: اترانا فخر کرنا اور دنیا کی کثرت میں مسابقت ومقابلہ کرنا ایک دوسرے سے بغض اور حسد یہاں تک کہ ظلم اور پھر قتل تک نوبت پہنچ جانا۔ ابن ابی الدنیا وابن النجار

فتنے کی وجہ سے موت کی تمنا

۳۱۴۱۲ ...زاذان علیم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابوہریرۃ کے ساتھ ایک چھت پر تھے اور وہاں ایک صحابی بھی موجود تھے اور یہ زمانہ طاعون کا تھا۔ چنانچہ جنازے ہمارے پاس سے گزر رہے تھے تو کہا کہ اے طاعون مجھے مار! علیم نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا، کہ ہرگز کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ وہ تو اسی وقت آئے گی جب اس عمل ختم ہو جائے گا اور پھر وہ رد نہیں ہوگی کہ اسے توبہ کا موقع ملے۔

تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ چھ چیزوں سے پہلے موت کی طرف بڑھو بیوقوفوں کی حکمرانی کمینوں کی کثرت فیصلہ کی خرید وفروخت اور خون کی بے حیثیتی اور بے کلی اور ایسی قوم کا وجود جو قرآن کو بانسریاں بنالیں گے، اور نماز کے لئے اس لئے کسی کو آگے کریں

گے تاکہ انہیں آواز سے محظوظ کرے اگرچہ وہ فقہ میں سب سے کم ہو۔

۳۱۴۱۳..... ابن عباس آپ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسی قوم آئے گی جن کے چہرے آدمیوں کی طرح ہوں گے اوران کے دل شیطانوں کے دلوں کی طرح ہوں گے وہ لوگ چیر پھاڑنے والے بھیڑیوں کی طرح ہوں گے خون کو بہت زیادہ بہانے والے ہوں گے کوئی قبیح حرکت ان سے نہیں چھوٹے گی اگر تو ان سے بیعت کرے تو وہ تیرے ساتھ دغابازی کریں اگر تو ان سے غائب ہو تو وہ تیری غیبت کریں اور بات کریں تو جھوٹ بولیں اگر امانت رکھوائے تو خیانت کریں ان کا بچہ بدخوحت اور شریر ہوگا اوران کا جوان چالاک، مکاراوران کا بوڑھا نہ نیکی کا حکم کرے اور نہ برائی سے روکے۔

ان کے ذریعے حصول عزت ذلت ہے اوران سے کچھ مانگنا فقیر، بردبار آدمی ان میں گمراہ (متصور) ہوگا اچھی بات کا کہنے والے شک کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا مومن شخص کمزور سمجھا جائے گا اور بدکار باعزت وباشرف ہوگا سنت ان کے نزدیک بدعت اور بدعت سنت سمجھی جائے گی تو ایسے وقت میں ان کے بدترین لوگ ان پر مسلط ہوں گے اوران کے نیک لوگ دعا مانگیں گے تو دعا قبول نہ ہوگی۔

طبرانی اور امام ابن جوزیؒ نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

۳۱۴۱۴..... عروہ بن رویم ایک ناصری سے اور وہ آپ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایک زلزلہ ہوگا جس میں دس ہزار، بیس ہزار، تیس ہزار ہلاک ہوجائیں گے یہ زلزلہ نیک لوگوں کے لئے مصیبت ایمان والوں کیلئے رحمت اور کافروں کے لئے عذاب ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

دنیوی عذاب میں عموم ہے

۳۱۴۱۵..... عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ السلام نے ارشاد فرمایا جب زمین میں۔

اللہ تعالیٰ اہل زمین پر ایک حادثہ نازل فرمائیں گے میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! کیا ان میں فرمانبردار اور نیک لوگ موجود ہوں گے فرمایا ہاں پھر وہ لوگ اللہ کی رحمت میں چلے جائیں گے۔

۳۱۴۱۶..... عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ آپ کے بعد معاملہ کیسا ہوگا۔ فرمایا کہ آپ کی قوم میں تو خیر نہیں میں نے پوچھا کہ سب سے پہلے عرب میں سے کون لوگ تباہ ہوں گے فرمایا آپ کی قوم سب سے پہلے ختم ہوگی میں نے عرض کیا کہ وہ کیسے؟ فرمایا ان پر موت آئے گی اور لوگ انہیں فنا کریں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۱۷..... ابن عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم قریش کو دیکھو کہ وہ گھروں کو گرا کر دوبارہ خوب آرائش سے ان کی تعمیر کر رہے ہیں تو اگر تم مرسکو تو مرجاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۱۸..... میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں اللہ کے نبی نے ایک دفعہ فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی کہ دین خلط ملط ہوجائے گا خواہشات غالب آجائیں گی اور بھائی بھائی میں پھوٹ پڑجائے گی اور کعبہ جلا دیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۱۹..... عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ عزت مند مالدار اور صاحب اولاد شخص حکمرانوں کے ظلم وستم سے تنگ آکر موت کی تمنا کرے گا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۲۰..... ابوالطفیل کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے عامر بن واثلہ بنی کعب بن لوی میں سے بارہ خلیفہ ہوں گے اس کے بعد نفاق ظاہر ہوجائے گا۔ پھر قیامت تک لوگ ایک امام پر متفق نہیں ہوں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۴۲۱..... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ اس امت میں بارہ خلیفہ ہوں گے ابوبکر صدیق کہ تم ان کا نام صحیح پایا، عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ لوہے کی تلوار ہیں تم ان کا نام بھی صحیح پایا عثمان بن عفان ذی النورین جو مظلوم شہید کیے گئے ان کو رحمت کے دو حصے ملے ارض مقدسہ کے مالک معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے بیٹے ہوں گے پھر اس کے بعد سفاح (خون بہانے والے) منصور جابر امین سلام اور مضبوط امیر ہوں گے نہ ان جیسا دیکھا

جائے گا نہ جانا جائے گا سب کے سب بنی کعب بن لوی کے ہوں گے ان میں سے ایک شخص قحطان کے ہوگا ان میں سے بعض کی امامت دو دن کی ہوگی ان میں سے بعض سے کہا جائے گا۔

ہمارے ہاتھ میں بیعت کرلو ورنہ قتل کردیئے جاؤ گے اگر وہ ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کرے تو اسے قتل کردیا جائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۲۲ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مغرب سے زرد جھنڈے اور مشرق سے کالے پرچم آجائیں یہاں تک کہ شام کی ناف یعنی دمشق میں مل جائیں تو پھر وہاں بہت بڑی مصیبت ہوگی۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۲۳ عبداللہ بن عمرو نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ عنقریب میرے بعد فتنے اٹھیں گے جن میں عرب کا صفایا ہو جائے گا ان فتنوں میں زبان تلوار سے زیادہ سخت ہوگی اس کے جتنے بھی مقتول ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۴۲۴ ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ابی قبیل المعافری نے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی سے چند اونٹنیاں ادھار خریدیں وہ کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! یہ تو بتایئے کہ اگر آپ کے بارے میں اس کا حکم آجائے تو میرا مال کون ادا کرے گا تو آپ نے جواب دیا کہ ابوبکر میرا قرض ادا کریں گے اور وعدے پورے کریں گے اور اگر ابوبکر کا انتقال ہو جائے تو کون ادا کرے گا آپ نے فرمایا کہ عمر ابوبکر کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے قائم مقام ہوں گے اللہ کے حکم کے مقابلے میں وہ کسی کی ملامت سے نہیں ڈرتے کہنے لگا اگر عمر بھی وفات پا جائیں پھر؟ فرمایا اگر عمر بھی فوت ہو جائیں تو تم اگر مرسکو تو مر جاؤ۔ ابن عدی ابن عساکر

۳۱۴۲۶ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ بنی اسرائیل پر قدم بہ قدم چلو گے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۲۷ ابن مسعود کہتے ہیں کہ یہ فتنے ہیں کہ جو کہ اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آرہے ہیں۔

ان میں جس طرح آدمی کا بدن مرے گا آدمی کا دل بھی مردہ ہو جائے گا صبح کوئی مومن ہوگا تو شام کو کافر اور شام کو مومن تو صبح کافر۔ بہت سی قومیں تھوڑے سے مال کے عوض اپنا ایمان بیچ ڈالیں گی۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۲۸ مسروق کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور کہنے لگے کہ اس پر کتنی ویرانی آنے کی عنقریب تم لوگ دیکھ لوگے! پوچھا گیا کہ کون اسے ویران کرے گا فرمایا کچھ لوگ جو یہاں سے آئیں گے! مغرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۲۹ ارقم بن یعقوب کہتے ہیں کہ ابن مسعود کو میں نے کہتے ہوئے سنا "تمہاری کیا حالت ہوگی جب میں تمہاری سرزمین سے نکال دیا جاؤں گا جزیرہ عرب کی طرف اور جہاں تخ کی جھاڑیاں اگتی ہیں۔

پوچھا گیا کہ ہماری زمین سے کون نکالے گا کہنے لگے کہ خدا کے دشمن۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۳۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم کو فتنہ ڈھانک لے گا جس میں بڑا انتہائی بوڑھا ہو جائے گا اور چھوٹا بڑا ہو جائے گا لوگ فتنے کو ہی سنت سمجھ بیٹھیں گے اگر اس میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے تو لوگ کہیں گے کہ سنت چھوڑ دی گئی کہا گیا اے ابوعبدالرحمن! ایسا کب ہوگا فرمایا جب تم میں جاہل زیادہ اور علماء کم ہو جائیں تمہارے خطیب زیادہ اور فقہاء کم ہو جائیں جب تمہارے حکمران زیادہ ہوں اور امانت دار کم ہوں اور فقہ غیر دینی مقاصد کے لئے پڑھی جائے اور آخرت کی اعمال سے دنیا طلب کی جائے۔ (اسی وقت ایسا فتنہ آئے گا)

ابن ابی شیبة نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۳۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جھوٹ عام ہو جائے تو ہرج زیادہ ہو جائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۳۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب سے بدترین رات دن مہینے اور زمانے وہ ہیں جو قیامت کے بہت قریب ہیں۔ ابونعیم

۳۱۴۳۳ ابن مسعود کہتے ہیں کہ مجھے ایسے خوفناک فتنوں کا خطرہ ہے گویا کہ وہ رات ہیں ان میں جس طرح آدمی کا جسم مرے گا دل بھی مردہ ہو جائے گا۔ رواہ ابونعیم

مصائب کی کثرت

۳۱۴۳۴۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ قبر کے پاس آئے گا اور اس پر لیٹ کر کہے گا کاش اس کی جگہ میں ہوتا اسے اللہ کی ملاقات کا اشتیاق نہیں ہوگا بلکہ مصیبتوں کی کثرت کی وجہ سے وہ مرتا رہا ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۳۵۔۔۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا جس میں سونے والا لیٹنے والے سے بہتر لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر، بیٹھنے والا چلنے والے سے چلنے والا سوار سے اور سوار تیز دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس فتنے میں جتنے بھی قتل ہوں گے سب جہنم میں جائیں گے۔

میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ایسا کب ہوگا فرمایا: ھرج کے ایام میں میں نے پوچھا کہ ھرج کے ایام کب ہوں گے فرمایا اسوقت جب کہ آدمی کو اپنے ساتھ بیٹھنے والے پر بھی اعتماد نہیں رہے گا۔

میں نے پوچھا: اگر میں ایسے وقت میں ہوں تو کیا حکم ہے؟

فرمایا: اپنے ہاتھ اور نفس کو روک لو اور اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ میں نے کہا یہ تو بتایئے اے اللہ کے رسول کہ اگر وہ لوگ میرے گھر میں بھی چڑھ آئیں تو فرمایا اپنے کمرے میں داخل ہو جاؤ میں نے پوچھا کہ اگر وہ کمرے میں آ جائیں فرمایا اپنی نماز کی جگہ چلے جاؤ اور پھر ایسے کرلو اور میں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا اور کہو میرا رب تو اللہ ہے یہاں تک کہ تجھے قتل کر دیا جائے۔

اور بعض روایت میں یوں ہے پھر اپنے کمرے میں چلے جاؤ پوچھا کہ اگر وہاں بھی آ جائیں تو فرمایا کہو کہ میرا رب اللہ ہے اور کہو کہ میرا اور اپنا گناہ اپنے سر لے لو اور اے اللہ کے بندے۔ مقتول بن جاؤ۔ احمد بن ابی شیبۃ، طبرانی، حاکم، نعیم

۳۱۴۳۶۔۔۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ ایک وقت بھی آئے گا کہ مسلمان آدمی اس میں لونڈی سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔ اور ان میں عقل مند وہی ہوگا جو بڑی چالاکی سے اپنا ایمان بچا کر نکل جائے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۳۷۔۔۔ ابن مسعود نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک نوجوان خلیفہ قائم ہوگا جس کی بیعت ہوگی اس کا کوئی بیٹا نہ ہوگا پھر اسے دمشق میں دھوکے سے قتل کیا جائے گا اس کے بعد لوگوں میں انتشار و اختلاف پھیل جائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۳۸۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اہل جزیرہ میں سے ایک آدمی نکلے گا اور لوگوں کو روندڈالے گا اور خون ریزی کرے گا پھر خراسان سے ایک آدمی اپنے بنی ھاشم کے بھائی کو قتل کرکے نمودار ہوگا جسے عبداللہ کہا جاتا ہوگا وہ چالیس سال تک حکمران رہے گا پھر ہلاک ہوگا اور پھر اس کے گھرانے کے دو آدمیوں میں اختلاف ہوگا ان دونوں کا نام ایک ہی ہوگا چنانچہ عقرقوف میں ایک بہت بڑا معرکہ ہوگا۔ پس خلیفہ کے قرابت دار غالب ہوں گے پھر بنی اصفر۔ (رومیوں) میں علامت ظاہر ہوگی ایک دمدار ستارہ ظاہر ہوگا جو ان سے دور چلا جائے گا پھر لوٹ کر ان کے پاس نہیں آئے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۳۹۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ترک اور چھوٹی آنکھوں والے جزیرۃ العرب اور آذربیجان میں غالب ہوں گے اور رومی عمق اور اس کے اطراف میں اہل روم سے قتال کریں گے۔ قبیلہ قیس کا ایک شخص جو اہل قنسرین میں سے ہوگا اور ایک سفیانی عراق میں قتال کرے گا اہل مشرق سے ہر جانب کے لوگ اپنے دشمن کو دفع کرنے میں مشغول ہوں گے جب ان سے چالیس دن تک قتال کرے گا اور ان کے پاس کوئی مدد نہیں پہنچے گی تو رومیوں سے اس شرط پر صلح کرے گا کہ کوئی فریق دوسرے فریق کو کچھ بھی نہیں دے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۴۰۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر فتنہ قابل برداشت ہے یہاں تک ملک شام میں فتنہ ظاہر ہوگا جب شام میں ظاہر ہوگا وہ ہلاک کرنے والا اور مظلمہ یعنی اندھا فتنہ ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۴۱۔۔۔ سعید بن عبدالعزیز ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ تم پر حکمران بنیں گے دو عمر دو یزید دو ولید دو مروان اور دو محمد۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۴۲ ابن مسیب سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے ولید رکھا بعد میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اپنے فرعونوں کے نام پر اس کا نام رکھ دیا ہے عنقریب اس امت میں ایک آدمی ہوگا جس کو ولید کہا جاتا ہوگا وہ اس امت میں اتنا سخت اور برا ثابت ہوگا کہ فرعون بھی اپنی قوم کے لئے اتنا نہیں تھا زھری کہتے ہیں کہ اگر ولید بن یزید خلیفہ بنا تو وہ اس بات کا مصداق ہے ورنہ ولید بن عبدالملک۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۴۳ ابوغسان مدنی کہتے ہیں ہم داود بن فراہیج کے ساتھ شام آئے اور ہمارے ساتھ بنی وعلہ سہاتی کا ایک آدمی تھا جو صاحب علم اور حکیم شخص تھا داود نے اسے کہا: آپ ایک شریف آدمی ہیں اس آدمی سے ملاقات کریں اور اس سے تعرض کریں (یعنی ولید بن یزید سے) مجھ سے ہی توقع ہے کہ کوئی اچھی ہی بات تم سے کراؤ گے۔

وہ کہنے لگا کہ آج سے چالیس دن بعد یہ آدمی قتل کردیا جائے گا اور اس وقت عرب کی خلافت کا خاتمہ ہو جائے گا تا آنکہ آل ابی سفیان سے صاحب وادی آجائے۔

داود بن زاہیج نے کہا کہ میں نے ابوہریرۃ کو کہتے سنا کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا کہ اطراف والا وہ شخص ہے کہ جس کے ہاتھ پر مدد کا ظہور ہوگا اور اللہ تعالیٰ دشمن کو شکست دیں گے وہ آدمی کہنے لگا اس کو نصر اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ اس کی مدد کرے گا ورنہ اصل نام سعید ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۴۴۴ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ شام میں ایک فتنہ ہوگا کسی ایک جانب کم ہوگا تو دوسری جانب کھڑا ہو جائے گا اور یہ فتنہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ آسمان سے آواز دینے والا پکارے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے۔ نعیم بن حماد

۳۱۴۴۵ طاوس سے مروی ہے کہ قاریوں کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کا قتل یمن تک پہنچ جائے گا ایک آدمی نے کہا کیا حجاج نے ایسا کر نہیں لیا اس نے کہا کہ ابھی تک ایسا نہیں ہوا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۴۶ عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جھونپڑیوں والوں کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا اے جھونپڑیوں والو آگ بھڑکا دی گئی اور فتنے آگئے تو یا کہ وہ اندھیری رات کے ٹکڑے ہیں جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تمہیں معلوم ہوتا تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۴۷ عبدالرحمن بن سہل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت نہیں ہوتی مگر اس کے بعد خلافت ہوتی ہے اور خلافت نہیں ہوتی مگر اس کے بادشاہت آتی ہے اور صدقہ نہیں آیا مگر اس کے ٹیکس بھی آیا ہے۔ ابن مندہ ابن عساکر

۳۱۴۴۸ عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ جب شام میں خلیفہ قتل کردیا جائے گا تو ہمیشہ وہاں ناحق خون ریزی ہوتی رہے گی اور امام کی بے حرمتی قیامت تک حرام ہے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۴۹ عصمہ بن قیس سلمی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ہیں کہ آپ علیہ السلام مشرق کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے صحابی کہتے ہیں کہا گیا کہ مغرب کا فتنہ اس کی کیا حالت ہے؟ فرمایا وہ بڑا اور سنگین ہوگا۔ نعیم بن حماد

۳۱۴۵۰ عصمہ بن قیس سے مروی ہے کہ وہ نماز میں مشرق اور مغرب کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۵۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب میرے بعد ایک اندھا اور تاریک فتنہ اٹھے گا جس میں بہت سونے والا آدمی ہی نجات پائے گا۔ پوچھا گیا کہ سونے والے سے کیا مراد ہے فرمایا وہ شخص کہ جسے یہ نہیں معلوم کہ لوگ کیا کررہے ہیں۔

العسکری فی المواعظ

۳۱۴۵۲ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ پھاڑا اور جانداروں کو پیدا کیا کہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا دینا زیادہ آسان ہے۔

فتنہ کے زمانہ میں صبر کرنا

۳۱۴۵۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اس زمانے میں ہو تو نہ نیزہ مارے نہ تلوار اور نہ ہی پتھر بلکہ صبر کرے بے شک انجام متقین ہو گا۔

۳۱۴۵۴......علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زمانہ اسلام میں سب سے آخر میں جو فتنہ کھڑا ہو گا وہ رملہ دسکرہ میں ہو گا چنانچہ لوگ ان سے لڑنے کے لئے نکلیں گے اور ایک ثلث کو قتل کر دیں گے اور ایک ثلث رجوع کرے گا اور ایک ثلث دیر مرمار میں قلعہ بند ہو جائیں گے۔ ان میں سیاہ وسفید بالوں والا بھی ہو گا پھر لوگ آئیں گے اور انہیں قلعہ سے اتار کر قتل کریں گے یہ آخری فتنہ ہو گا جو زمانہ اسلام میں نکلے گا۔

۳۱۴۵۵......علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جلہ وفرات کے درمیان ایک شہر ہو گا جہاں ابن عباس (بنوعباس) کی حکومت ہو گی (اور وہ شہر زوراء ہے) وہاں انتہائی سخت جنگ ہو گی جس میں عورتیں قید ہوں گی، اور آدمیوں کو بھیڑوں کی طرح ذبح کیا جائے گا۔

(خطیب بغدادی نے اس کو روایت کیا اور کہا کہ اس کی اسناد بہت کمزور ہیں، مصنف کہتے ہیں کہ خطیب کی موت کے دو سو سال بعد یہ لڑائیاں ہوئی ہیں جس سے اس حدیث کی تائید ہوتی ہے)۔

۳۱۴۴۶......مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا! تم کشادگی اور وسعت نہیں دیکھ سکو گے یہاں تک کہ چار آدمی حکمران بنیں جو سارے ایک ہی آدمی کی اولاد ہوں گے۔ جب ایسا ہو جائے تو پھر امید ہے کہ وسعت ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۵۸......محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ بہت سخت ارتداد ہو گا یہاں تک کہ عرب کے بہت سارے لوگ ذی الخلصہ میں بتوں کی عبادت کریں گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۵۹......محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ ان فتنوں سے ڈرو اور بچو اس لئے کہ جو بھی ان فتنوں سے مقابلہ کرے گا وہ فتنوں سے مغلوب ہو کر (ان کا شکار ہو جائے گا) خبردار! سن لو کہ ان فتنہ گر لوگوں کے لئے ایک وقت اور مدت متعین ہے اگر تمام اہل زمین مل کر بھی ان کی حکومت ختم کرنا چاہیں تو نہیں ختم کر سکتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے (پھر فرمایا) کیا تم لوگ ان پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا سکتے ہو (یعنی اسی طرح تم ان لوگوں کو بھی نہیں ہٹا سکتے)۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۶۰......ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب کچھ قومیں ایمان لا کر کافر ہو جائیں گی یہ بات ابو درداء رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو وہ آپ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے یہ بات فرمائی ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے ایسا کہا ہے اور (ہاں) آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں۔ ابن عساکر وابن النجار

۳۱۴۶۱......زھری سے مروی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ سیاہ جھنڈے خراسان کی طرف سے نکلیں گے جب خراسان کی گھاٹیوں سے اتریں گے تو وہ اہل اسلام کو تلاش کریں گے ان کو نہیں لوٹائیں گے مگر عجمیوں کے جھنڈے مغرب کی طرف سے نکلنے والے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۶۲......امام زھری سے مروی ہے کہ کوفہ سے دو جماعتیں بھیجی جائیں گی ایک مرو کی جانب اور ایک حجاز کی طرف جو جماعت حجاز کی طرف جا رہی ہو گی اس میں سے ثلث زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ایک تہائی کے چہرے الٹا کر کے کمر کی طرف لگا دیے جائیں گے چنانچہ وہ اپنی پیٹھوں کو اسی طرح دیکھیں گے جیسے پیٹوں کو (دیکھتے تھے) اور اپنی ایڑیوں کے ساتھ الٹے چلیں گے جیسے اپنے پنجوں کے ساتھ چلتے تھے۔ اور ایک تہائی ذبح کر کے جائے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۴۵۳......ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تمہاری قوم سب سے جلدی ہلاک ہو جائے گی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں آپ علیہ السلام نے فرمایا کیوں روتی ہیں؟ شاید آپ نے سمجھا کہ میں نے صرف بنی تیم کی طرف

اشارہ کیا ہے ایسا نہیں اللہ صرف تمہاری قوم بنی تیم کی بات نہیں تمام قریش کی بات ہے۔
اللہ تعالیٰ ان کی لئے دنیا کشادہ فرمادیں گے چنانچہ آنکھیں ان کی طرف اٹھیں گی اور موت ان پر واقع ہوگی چنانچہ سب سے پہلے وہ ختم ہوجائیں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۶۴..... زھری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سفیانی کے خروج کے بارے میں انہوں نے کہا کہ آسمان پر ایک علامت نظر آئے گی۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۶۵..... زھری سے مروی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ ہم تو آپ کے بارے بڑا اچھا گمان رکھتے تھے کہ آپ صاحب قرآن اور صاحب مسجد ہیں لیکن ایسا نظر نہیں آرہا ہے۔ زھری نے کہا کہ یہ کمی ہے؟ پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگ سنت کے تابع ہوتے تھے اور وہ بہت زیادہ عبادت نہیں کرتے تھے لیکن وہ امانت دار تھے اور نیک نیت اور مخلص تھے جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوگیا تو لوگ ایک درجہ نیچے آگئے اور وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک خاص طرز پر چلتے رہے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو لوگ ایک درجہ مزید نیچے آگئے اور وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ڈٹے رہے ان کے ظاہر بالکل ٹھیک تھے یہاں تک کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو پردہ چاک ہوگیا اور اس فتنے میں لوگوں نے خون کو حلال سمجھ لیا ایک دوسرے قطع رحمی کی اور اعراض برتا تا آنکہ یہ فتنہ ٹھنڈا پڑا اور ان لوگوں میں اللہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں الفت پیدا فرمادی، چنانچہ یہ لوگ دنیا میں ایک دوسرے سے مسابقت کرتے اور اس کے لئے کوشش کرتے تھے پھر ابن زبیر کا فتنہ اٹھا وہ تو تباہی مچانے والا تھا پھر عبدالملک بن مروان کے ہاتھ پر صلح ہوئی (یہ سب کچھ ہوا) تو آپ کا ان لوگوں کے بارے میں جو کچھ حسن ظن تھا آپ تو اس کا انکار کردیں گے۔

اور یہ معاملہ یوں ہی پستی کی طرف جاتا رہے گا وہاں تک کہ اس زمین پر سب سے خوش بخت حمام والے اور کتے پالنے والے ہوں گے جو اللہ کی عبادت کرتے ہوں گے اور انہیں حلال حرام کا کچھ پتہ بھی نہ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

مسند صدیق

۳۱۴۶۶..... مرداس کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نیک لوگ اٹھادیے جائیں گے ایک ایک کر کے یہاں تک کہ کھجور اور جو کے بھوسے کی طرح لوگ رہ جائیں گے خدا تعالیٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ (امام احمد نے کتاب الزھد میں روایت کیا)

۳۱۴۶۷ ابو برزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ کہ اے بیٹے جب لوگوں میں کوئی فتنہ کھڑا ہو تو اس غار میں چلے جانا جس میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھپا تھا بے شک تمہیں اس میں تمہارا صبح وشام رزق ملتا رہے گا۔

بزار اور ابن ابی الدنیا فی المعرفی

۳۱۴۶۸..... ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم لوگوں کو چھانا جائے گا یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے کہ جو بھوسے کی طرح بے کار ہوں گا ان کے وعدے خلط ملط ہوں گے اور ان کی امانتداری کچھ نہ ہوگی۔ لوگوں نے کہا ہم اسوقت کیا کریں۔
آپ نے فرمایا۔ معروف چیز کو اختیار کرنا اور غریب وئی چیز کو چھوڑ دینا اور کہتے رہنا اے وحدہ لاشریک ظالموں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ہم پر چڑھ آنے والوں کے لئے آپ خود ہی کافی ہوجائے۔ ابو شیخ نے فتن میں ابوبکر

۳۱۴۶۹..... مجاہد سے روایت ہے کہ عمر ابن زبیر کے پاس سے گزرے پھر کہنے لگے۔ (اے ابن زبیر) اللہ آپ پر رحم کرے جہاں تک میرا علم ہے تم بڑے روزہ دار شب زندہ دار اور بڑے صلہ رحم ہو خبر دار سن لو کہ مجھے امید ہے کہ تمہیں اللہ عذاب نہیں دے گا باوجود ان گناہوں کے جو تم سے سرزد ہوئے۔ پھر مجاہد کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نقل کیا کہ جو برے اعمال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں سزا دے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۴۷۰..... ابوبکر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بشارت ہے اس شخص کے لئے جو کمزوری میں مرگیا پوچھا گیا کہ کمزوری سے کیا مراد ہے فرمایا اسلام کے ظہور ونشاۃ کا زمانہ۔ (جو وقت وہ کمزور تھا)۔ ابن ماجہ

۳۱۴۷۱ ۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور میں رسول اللہ کے چہرے مبارک پرغم کے آثار دیکھ رہا تھا پھر آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون میں نے کہا اے اللہ کے رسول انا للہ وانا الیہ راجعون ہمارے رب اللہ نے ابھی کیا فرمایا تو آپ نے کیا اسلام نے فرمایا کہ ابھی جبرئیل آئے تھے اور آکر انا للہ پڑھی۔ میں نے بھی انا للہ کہا اور پوچھا کہ کس بات پرتم انا للہ پڑھ رہے ہو اے جبرئیل!
جواب دیا کہ آپ کی امت آپ کے کچھ ہی عرصے بعد آپ کی امت فتنے پر پڑ جائے گی میں نے پوچھا کہ کفر کے فتنے میں یا گمراہی کے فتنے میں کہا کہ دونوں طرح کے فتنوں میں میں نے پوچھا کہ وہ فتنے ان میں کہاں سے آئیں گے حالانکہ میں ان میں اللہ کی کتاب چھوڑ کر جا رہا ہوں فرمایا: کتاب اللہ ہی سے وہ گمراہ ہوں گے اور سب سے پہلے یہ ان کے قراء اور امراء کی طرف سے ہوگا امراء لوگوں کو حقوق ادا نہ کریں گے اور پھر آپس میں جنگ کریں گے اور قاری حکمرانوں کی خواہشوں کے پیچھے چلیں گے اور پھر اس میں ترقی ہی کرتے رہیں گے۔
میں نے پوچھا جبرئیل! جو لوگ اس فتنے سے محفوظ رہیں گے وہ کیسے فج جائیں گے۔
کہا: ہاتھ روکنے اور صبر کرنے سے اگر ان حق دیا جائے تو لے لیں نہ دیا جائے تو اسے چھوڑ دیں۔
(حکیم ترمذی ابن ابی عاصم نے السنہ میں عسکری نے مواعظ میں حلیۃ الاولیاء میں اور الدیلمی ابن جوزی نے اسے واہیات میں ذکر کیا اور اس کی سند میں مسلمہ بن علی ہے جو کہ متروک ہے)

۳۱۴۷۲ ۔۔ سلیم بن قیس حنظلی سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ مجھے تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ تم میں سے کسی بے گناہ آدمی کو پکڑ کر اسے چیر دیا جائے جیسے بکرے کو چیرا جاتا ہے۔ (مستدرک میں حاکم نے)۔

۳۱۴۷۳ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے کا آغاز نبوت اور رحمت سے کیا پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر سلطنت اور رحمت پھر بادشاہت اور رحمت اور پھر ظلم و جبر ایک دوسرے کو لوگ گدھوں کی طرح کاٹیں گے اے لوگو! جہاد و قتال کو لازم پکڑلو جب تک کہ وہ تیر یں سرسبز ہے پہلے اس کے کہ وہ کڑوا اور دشوار ہو جائے اور پھر ایک کمزور پودا اور وہ ریزہ ریزہ ہو جائے جب جہاد ایک جھگڑا اور متعصبہ بن جائے اور مال غنیمت کو (خیانت کے ساتھ) کھایا جائے اور حرام کو حلال کرلیا جائے تو تم رباط (یعنی سرحدوں کی حفاظت) کو لازم پکڑلو یہی تمہارے لئے بہترین جہاد ہے۔ نعیم بن حماد فی الفتن مستدرک

امت کی ہلاکت کا زمانہ

۳۱۴۷۴ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس امت کی آغاز میں نبوت ہوئی پھر خلافت اور رحمت پھر بادشاہت اور رحمت پھر بادشاہت اور ظلم و جبر پھر جب ایسا ہو تو زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۷۵ قاضی شریح حضرت عمر سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو چھان لیا جائے گا یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو بھوسے کی طرح بیکار ہوں گے ان کے وعدے خلط ملط ہوں گے جن کا کوئی اعتبار نہ ہوگا اور ان کی امانتیں تباہ ہو جائیں گی کسی کہنے والے نے کہا۔ ہم ایسے وقت میں کیا کریں اے اللہ کے رسول! فرمایا جو معروف ہو اس پر عمل کرو اور نئی اور غیر معروف کو ترک کرو اور کہتے رہو اے وحدہ لاشریک ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما اور باغیوں کے بارے میں آپ ہی کافی ہو جا۔

دار قطنی طبرانی فی الاوسط حلیۃ اولیاء

۳۱۴۷۶ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت زبیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تاکہ جہاد کی اجازت حاصل کریں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اپنے گھر میں بیٹھ جائیں کیونکہ آپ نے رسول اللہ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ انہوں نے پھر اجازت مانگی حضرت عمر نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا آپ اپنے گھر میں بیٹھ جائیں اللہ کی قسم میں مدینہ منورہ کے اطراف میں سے خطرہ محسوس کر رہا ہوں کہ آپ اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف بغاوت کریں جس سے فساد پھیل جائے۔

۳۱۴۷۷...... عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے علم ہے کہ عرب کب ہلاک ہوں گے اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں جب ان کا معاملہ ایسے آدمی کے سپرد ہو جو صحابی رسول نہیں اور اس نے جاہلیت کا علاج نہیں کیا۔ (تو وہ لوگ تباہ ہو جائیں گے)۔ابن سعد ترمانی بیهقی فی شعب الایمان

۳۱۴۷۸...... عبدالکریم بن رشید عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اے رسول اللہ کے صحابہ! ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرو اگر ایسا نہیں کرو گے تو خلافت پر عمرو ابن ابی العاص اور معاویہ بن سفیان جیسے غالب آجائیں گے۔نعیم بن الماد

۳۱۴۷۹...... ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ ایک دن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ رو رہے تھے میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ اہل عراق میں سے نبیط میں بسنے والے مسلمان ہو گئے ہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب نبیط والے مسلمان ہوں گے تو دین کو اس طرح الٹا دیں گے جس طرح برتن کو الٹا دیا جاتا ہے۔

نصر المقدسی نے الحجہ میں روایت کیا اور اس میں فضل بن مختار ہے جس کے بارے میں ابو حاتم نے کہا کہ: باطل باتیں بیان کر رہا ہے اور ضعیف ہے۔

زلزلہ کا سبب انسانوں کا گناہ ہے

۳۱۴۸۰...... صفیہ بنت ابی عبید کہتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زلزلہ آگیا حتیٰ کہ گھر میں رکھی چار پائیاں بھی ہل گئیں تو حضرت عمر نے خطبہ میں فرمایا تم لوگوں نے بہت جلدی نئی باتیں پیدا کر دی ہیں اگر دوبارہ ایسا زلزلہ آگیا تو میں تمہارے درمیان سے نکل جاؤں گا۔

ابن ابی شیبة بیهقی نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۸۱...... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرب لوگ ہلاک ہوں گے یہاں تک کہ فارس کو بیٹیوں کے بیٹوں کی تعداد کو پہنچ جائیں گے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۸۲...... ابی ظبیان الاسدی سے مروی ہے کہ ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو ظبیان تمہارے پاس کتنا مال ہے میں نے عرض کیا دو ہزار اور پانچسو۔ فرمایا ان سے بکریاں حاصل کرو اس لئے کہ عنقریب قریش کے لڑکے آئیں گے اور یہ عطیات ختم کریں گے۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۸۳...... ابو ظبیان سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمر کے پاس تھے کہ حضرت عمر نے انہیں فرمایا مال جمع کرلو اور بکریاں حاصل کرلو کہ عنقریب تمہاری یہ عطا بند کر دی جائے گی۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۸۴...... جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ جس سال حضرت عمر خلیفہ بنے اس سال ٹڈیاں کم ہو گئیں انہوں نے اس بارے میں تفتیش کی لیکن کچھ پتہ نہ چلا جس سے آپ غمگین ہو گئے پھر آپ نے ایک سوار یمن کی طرف اور ایک سوار شام کی طرف اور ایک سوار عراق کی طرف بھیجا کہ یہ لوگ معلوم کریں کہ آیا ٹڈیاں کسی کو نظر آئیں ہیں یا نہیں۔

چنانچہ یمن کا سوار ٹڈیوں کی ایک مٹھی لے کر آیا اور آپ کے سامنے ڈال دیں جب انہوں نے یہ دیکھا تو تین مرتبہ تکبیر پڑھی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار مخلوق پیدا کی ہے چھ سو سمندری اور چار سو بری اور مخلوقات میں سے سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہو گی جب وہ ہلاک ہو جائے گی تو ہلاکت ہار کے دانوں کی طرح مسلسل آئے گی جب کہ اس کی لڑی ٹوٹ گئی۔

نعیم بن حماد مکھیه ابن عدی ابو یعلی

۳۱۴۸۵...... ابو عثمان سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل نے انہیں لکھا کہ یہاں ایک قوم ہے جو جمع ہو کر مسلمانوں اور امیر المؤمنین کے لئے دعا کرتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ انہیں لے کر میرے پاس حاضر ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ آگئے۔ حضرت عمر نے دربان سے فرمایا کہ کوڑا تیار رکھو جب وہ لوگ حضرت عمر کے پاس آگئے تو ان کے امیر پر آپ نے کوڑا اٹھایا وہ کہنے لگے اے امیر المومنین ہم وہ نہیں ہیں یعنی وہ قوم جو کہ مشرق کی طرف سے آئے گی۔ابو بکر المروزی فی کتاب العلم

۳۱۴۸۶..... سعید بن سیب سے روایت ہے کہ جب خراسان کے علاقے فتح ہوئے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رونے لگے حضرت عبدالرحمن بن عوف ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے امیر المومنین! آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ حالانکہ اس نے آپ کو اتنی عظیم فتح نصیب کی ہے۔ فرمایا میں کیوں نہ روؤں میں تو یہ چاہتا ہوں کہ کاش کہ ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا دریا ہوتا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جب عباس کی اولاد کے جھنڈے خراسان کے اطراف سے آئیں تو وہ اسلام کی موت کی خبر لے کر آئیں گے پس جو آدمی بھی اس پرچم تلے آیا میری شفاعت سے محروم رہے گا۔ حلیة الاولیاء

فاسق وفاجر کی حکمرانی ویرانی ہے

۳۱۴۸۷..... عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عنقریب بستی سرسبز وشاداب ہونے کے باوجود ویران ہوگی لوگوں نے کہا کہ سرسبز وشاداب ہونے کے باوجود کیسے ویران ہوگی فرمایا کہ جب فاسق وفاجر نیک لوگوں پر بلند ہو جائیں اور دنیا کی سیاست منافقین کے ہاتھوں میں ہو۔ ابوموسی الدینی فی کتاب دولة الاسرار

۳۱۴۸۸ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرب عرب ہی ہوں گے جب تک کہ ان کی مجلسیں دارالامارہ میں ہوں گی اور ان کا کھانا صحن میں ہوگا اور جب ان کی مجلسیں خیموں میں اور کھانا گھروں کے کمروں میں ہونے لگا تو تمہیں بہت سے اعمال صالحہ منکر نظر آئیں گے۔

ابن جریر ابن ابی شیبة

۳۱۴۸۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ہم سے پوچھا تمہارا گذارہ کیسے ہورہا ہے؟ ہم نے عرض کیا ایک قوم دوسری قوم سے خوشحال ہے ان کو دجال کے خروج کا خطرہ ہے تو فرمایا کہ دجال کے ظہور سے پہلے مجھے ھرج کا خطرہ ہے میں نے عرض کیا ھرج کیا ہے؟ تو فرمایا آپس کا قتل وقتال حتی کہ آدمی اپنے باپ کو قتل کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۹۰ علقمہ بن ابی وقاص حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے کہ جن کی ساتھ رہنا مصیبت وآزمائش اور انہیں چھوڑنا کفر ہوگا۔ رواہ ابن النجار

۳۱۴۹۱ مسروق سے مروی ہے عبدالرحمن بن عوف ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ میرے بعد کچھ ایسے صحابی بھی ہوں گے جو مجھے مرنے کے بعد کبھی بھی نہیں دیکھ سکیں گے تو عبدالرحمن بن عوف وہاں سے ہانپتے کانپتے ہوئے آئے اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر فرمایا سنئے کہ آپ کی امی جی کیا فرماتی ہیں! اپنا نچہ عمر دوڑتے رہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں ان میں سے ہوں؟ کہنے لگیں کہ نہیں اور آپ کے بعد میں کسی کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گی۔

مسند احمد ابن عساکر

۳۱۴۹۲..... مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا کیا تمہارے قرآن میں یہ شامل نہ تھا فقاتلوا فی اللہ آخر مرة کما قاتلتم اول مرة (اس کے لئے آخری مرتبہ بھی لڑو جیسا کہ پہلی مرتبہ لڑے ہو) عبدالرحمن بن عوف نے پوچھا کہ یہ (آخری مرتبہ) کب ہے؟ فرمایا جب بنوامیہ امراء ہوں اور بنو مخزوم وزراء۔ خطیب بغدادی

۳۱۴۹۳..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بھی تین سو آدمی بغاوت کریں گے مگر یہ کہ اگر میں چاہوں تو قیامت اس کے ہنکانے والا اور قیادت کرنے والوں کے نام تک بتادوں۔ نعیم بن حماد فی الفتن وسنده صحیح

۳۱۴۹۴..... علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ سب سے پہلے آئے دوسرے نمبر پر ابوبکر اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر اور اس کے بعد فتنوں نے انہیں حیران وپریشان کردیا۔ پس جو اللہ کی مرضی۔ مسند احمد ابن منیع مرد العدنی ابو عبید فی الغریب نعیم بن حماد حلیة الاولیاء وخشیش فی الاستقامة والدورقی وابن ابی عاصم وخیثمه فی فضائل الصحابه

مسند ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ

۳۱۴۹۵...ثوبان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عباس اوران کی حکومت کا تذکرہ فرمایا پھرام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ان کی ہلاکت انہیں میں سے ایک آدمی کے ہاتھ سے ہوگی۔نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۹۶...ابو اسماء رحبی ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ عنقریب ایک ایسا خلیفہ ہوگا کہ لوگ ان کی بیعت سے کنارہ کش ہوں گے پھراس کا نائب ان کا دشمن ہوگا تو ان کو لازمی طور پر بنفس نفیس جہاد میں شریک کرنا ہوگا وہ شریک ہوگا اور دشمن پر غلبہ حاصل ہوگا تو اہل عراق اپنے عراق واپس جانا چاہیں گے وہ انکار کرے گا اور کہے گا یہ سرزمین جہاد ہے لوگ اس کو چھوڑ دیں گے پھر ایک شخص ان پر امیر مقرر ہوگا جو ان کو (خلیفہ کے پاس) لے آئیں۔یہاں خص جبل خناصرہ میں اس سے ملیں گے پھر شام کی طرف پیغام بھیجے گا وہ ایک شخص کی قیادت میں اکٹھے ہوں گے وہ شامی لشکر کو لے کر دشمن سے سخت ترین قتال کرے گا حتیٰ کہ ایک شخص اپنے اونٹ پر کھڑا ہو کہ دونوں فریق کے لوگوں کو شمار کرے گا پھر اہل عراق شکست کھا جائیں گے وہ ان کا تعاقب کرے گا یہاں تک ان کو کوفہ میں داخل کرے گا پھر ان میں سے ہر اس شخص کو قتل کرے گا جو اسلحہ اٹھانے کی طاقت رکھتا ہے ان کو شکست دے گا اور ہر اس شخص کو قتل کرے گا جس سے غم کا اظہار ہوابی اسماء سے پوچھا گیا کہ ثوبان نے کس سے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو کہا کہ پھر کس سے سنا۔رواہ ابونعیم

۳۱۴۹۷...عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل بیت کی تم میں کتنی مدت کے لئے خلافت ہے پھر زمین میں سمٹ جاؤ یہاں ترک ایک کمزور آدمی کی خلافت پر اکٹھے ہو جائیں جس سے بیعت کے دو سال کے بعد خلافت چھین لی جائے گی اور ترک روم کے مخالف ہوں گے اور ان کو دھنسا دیا جائے گا مسجد دمشق کی مغربی جانب پھر شام میں تین شخص ظاہر ہوں گے جس سے ان کی سلطنت کا خاتمہ ہوگا جہان سے شروع ہوتی تھی۔ترک حکومت شروع ہوگی جزیرۃ روم اور فلسطین سے ان کا پیچھا کرے گا عبداللہ بن عبداللہ دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوگا قرقیسیا میں نہر پر بہت عظیم جنگ ہوگی صاحب مغرب پیش قدمی کرے گا اور مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قید بنائے گا پھر قیس واپس آجائے گا یہاں جزیرہ میں سفیانی کے پاس اترے گا پھر ان کا پیچھا کرے گا یمانی اور قیس کو قتل کرے گا اور ریحا میں اور سفیانی اپنے جمع کردہ مال سمیٹ لے گا پھر کوفہ روانہ ہوگا پھر آل محمد کے مددگاروں کو قتل کرے گا پھر سفیانی شام میں ظاہر ہوگا تین جھنڈوں کے ساتھ پھر سب قرقیسیا میں اکٹھے ہوں گے بڑی جماعت کی شکل میں پھر ان پر پیچھے سے ایک حملہ ہوگا جو ان میں سے ایک طائفہ کو قتل کردے گا یہاں تک خراسان میں داخل ہوں گے سامنے سفیانی گھڑ سوار آئیں گے رات اور سیلاب کی طرح جس چیز پر بھی گذر ہوگا اس کو ہلاک اور منہدم کرنے چلے جائیں گے یہاں تک کوفہ میں داخل ہوں گے اور آل محمد کی جماعت کو قتل کریں گے پھر ہر جانب اہل خراسان کو تلاش کریں گے اور اہل خراسان مہدی کی تلاش میں نکلیں گے اس کے لئے دعاء کریں گے اور اس کی مدد کریں گے۔رواہ ابونعیم

۳۱۴۹۸...ابی مریم روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے ابوموسیٰ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جس نے میری طرف قصداً جھوٹی بات منسوب کردی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے؟ میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق پوچھتا ہوں اگر تم نے سچ بولا تو (ٹھیک ہے) ورنہ مین آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے ایسے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھیجتا ہوں جو آپ سے اس کا اقرار لیں گے میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس کی تاکید نہیں کی کہ تم اپنے نفس کو ذمہ دار ہو اور ارشاد فرمایا کہ میری امتیوں کے درمیان فتنہ ہوگا اے ابوموسیٰ اگر تم اس میں سوئے رہو تو تمہارے حق میں اس سے بہتر ہے کہ تم بیٹھو اور تمہارا بیٹھے رہنا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنا چلنے سے بہتر ہے رسول اللہ ﷺ نے تمہیں خاص خطاب کیا عموی خطاب نہیں تھا۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نکل گئے کوئی جواب نہیں دیا۔ابویعلی ابن عساکر

۳۱۴۹۹...(مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم دیکھو کہ ملک شام کا معاملہ ابوسفیان کے اختیار

میں آ گیا ہے تو مکہ مکرمہ چلے جاؤ۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۰۰ ...بحوالہ سے روایت ہے کہ میں نے عمران بن حصین سے کہا مجھے بتلائے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے مبغوض شخص کون سا ہے تو فرمایا یہ بات میرے متعلق موت تک مخفی رکھو گے میں نے کہا ہاں تو بتلایا بنوامیہ ثقیف اور بنو حنیفہ۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۵۰۱ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب چار کمانیں ماری جائیں گی مصر ہلاک ہوگا ترکوں کی کمان روم کی حبشہ اور اہل اندلس کا۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۵۰۲ عمرو بن مرہ جہنی روایت کرتے ہیں کہ خراسان سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے حتیٰ کہ ان کے گھوڑے زیتون کے اس درخت سے باندھے جائیں گے جو کہ بیت الالھیہ۔ (بیت الالہیہ دمشق میں ایک مشہور گاؤں کا نام ہے) اور حرستا کے درمیان ہے ان سے کہا گیا ہمیں تو ان دونوں گاؤں کے درمیان تو زیتون کا کوئی درخت نہیں تو فرمایا عنقریب ان دونوں کے درمیان زیتون کے درخت گاڑے جائیں گے یہاں وہ جھنڈے والے آئیں گے اور ان درختوں کے نیچے اتریں گے اور اپنے گھوڑوں کو ان درختوں کے ساتھ باندھیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۵۰۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم پر اندھیری رات کی طرح فتنے سایہ فگن ہیں ان میں نجات والے وہ لوگ ہوں گے جو پہاڑی گھاٹیوں میں زندگی گذاریں اور اپنی بکریوں کا دودھ پئیں گے یا وادی میں گھوڑوں کے لگام تھامے کھڑے ہوں گے اور تلوار کے ذریعہ مال غنیمت حاصل کر کے کھائیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۵۰۴ ...مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ترک دومرتبہ بغاوت کریں گے ایک بغاوت جزیرہ میں ہوگی عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لائیں گے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کامیابی عطا کریں گے ان میں اللہ کا بڑا عذاب ہوگا۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۰۵ ...مکحول فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آسمان میں نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں دو رمضان میں اور شوال میں ھمہمہ اور ذیقعدہ معمعہ اور ذی الحجہ میں تزایل اور محرم میں محرم کا تو سوال ہی کیا۔ رواہ ابو نعیم

مسلمانوں کی کمزوری کا زمانہ

۳۱۵۰۶ ...علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں مسلمان اپنی باندی سے زیادہ کمزور ہوگا۔

رواہ ابن حسنویہ

۳۱۵۰۷ .....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمان اس میں باندی سے زیادہ کمزور ہوگا۔ عبد بن منصور

۳۱۵۰۸ ابی جعفر فرماتے ہیں اور جزیرہ کے گدھوں کی دمیں آپس میں ٹکرائیں گی شام پر غالب آئیں گے کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے ۱۲۹ھ میں اور عقلمند لوگ بھی ظاہر ہوں گے ایسی قوم کے ساتھ جن کی وہ پرواہ نہیں کریں گی ان کے دل لوہے کے ٹکڑے کی طرح ہوں گے اوپال کندھوں تک ہوں گے ان کے دل میں اپنے دشمنوں کی حق میں رحم و کرم نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی نام ان کے کنیت سے ہوں گے ان کے قبائل گاؤں دیہات میں ہوں گے ایسے سیاہ رنگ کے کپڑے ہوں گے گویا کہ اندھیری رات میں ان کو کھینچ کر لے جا رہے ہیں گے۔ آسمان سے یہاں تک ان کی سلطنت خوشحال ہوئی وہ قتل کریں گے اس زمانے کی اعلام وہ وہ ان سے بھاگیں گے خشکی کی طرف ان کی حکومت برقرار رہے گی یہاں تک دمدار ستارے ظاہر ہوں گے تو ان کے آپس میں اختلافات پیدا ہوں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۵۰۹ ابوجعفر سے روایت ہے کہ جب سفیانی ابقع اور منصور یمانی پر غالب آ جائے گا تو ترک اور روم بغاوت کریں گے سفیانی ان پر غلبہ حاصل کرے گا۔ نعیم ابن ابی شیبۃ

۳۱۵۱۰ مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ترک دومرتبہ بغاوت کریں گے ایک آذربائیجان کو منہدم کریں گے دوسری مرتبہ ثنی الفرات پر منہ لگا کر پانی پئیں گے اور ایک روایت کے مطابق اپنے گھوڑوں کو فرات کے کنارے باندھیں گے اللہ تعالیٰ ان کے گھوڑوں پر

موت طاری فرمادیں گےان کو پاپیادہ کریں گے تو وہ خوب ذبح ہوں گے اس کے بعد ترک کو بغاوت کی ہمت نہ ہوگی۔نعیم بن حماد

۳۱۵۱۱ ابوجعفر سے روایت ہے کہ جب سفیانی ابقع منصور کندی ترک اور روم پر غلبہ حاصل کرے گا تو وہاں سے نکل کر عراق پہنچے گا پھر قرن پر طلوع ہوگا پھر سعا پر وہ وقت عبداللہ کی ہلاکت کا ہے حاکم کو تخت سے اتارا جائے گا مدینۃ الزوراء میں کچھ لوگ جہل کی طرف منسوب ہوں گے اخوص غلبہ حاصل کرے گا مدینۃ الزوراء پر زبردستی وہاں عظیم قتل ہوگا اس میں بنی عباس کے چھ سردار مارے جائیں گے اور اس میں لوگوں کو باندھ کر قتل کیا جائے گا پھر کوفہ کی طرف نکل جائیں گے۔رواہ ابونعیم

۳۱۵۱۲..... محمد بن علی سے روایت ہے کہ عنقریب مکہ میں پناہ لینے والا ہوگا اس کے لئے ستر ہزار کا لشکر بھیجا جائے گا ان پر قبیلہ قیس کا ایک شخص مقرر ہوگا یہاں تک جب ثنیہ پہاڑی تک پہنچ جائے گا تو ان کا آخری شخص داخل ہوگا ابھی پہلا شخص نہ نکلا ہوگا جبرائیل علیہ السلام آواز دیں گے یا بیداء یا بیداء یا بیداء ان کو گرفتار کرلے یہ آواز مشرق ومغرب میں ہر شخص کو سنائی دے گی ان لوگوں میں کوئی زخمنہ نہ ہوگا اور ان کی ہلاکت کی خبر کسی کو نہ ہوگی سوائے پہاڑی چرواہے کے جو ان کی طرف دیکھ رہا ہوگا جب وہ چیخ رہے ہوں گے ان کی خبر دیں گے جب پناہ لینے والا ان کی ہلاکت کی خبر سنے گا اس وقت نکل آئے گا۔رواہ ابونعیم

۳۱۵۱۳ ابی جعفر سے روایت ہے کہ جب سفیانی پاکیزہ نفس کے قتل تک پہنچ جائے گا وہ وہی ہے جس کے لئے شہادت لکھ دی گئی تو عام لوگ حرم رسول اللہ ﷺ سے حرم مکہ کی طرف بھاگیں گے جب اس کو خبر پہنچے گی تو مدینہ منورہ کی طرف ایک لشکر بھیجے گا ان پر بنوکلب کا ایک شخص مقرر ہوگا یہاں تک جب وہ مقام بیداء تک پہنچ جائے گا تو وہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا ان میں سے کوئی بھی نجات نہیں پائے گا مگر بنوکلب کے دو شخص جنکے نام وبر اور بیر ہے ان کے چہرے گدی کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔رواہ ابونعیم

۳۱۵۱۴ (مسند علی) ابی طفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اے عامر جب تم سنو کہ خراسان سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہو چکے ہیں اگر تم اس وقت بند صندوق میں ہو تو اس کے تالے توڑ دو اور صندوق کو بھی توڑ دو یہاں تک اس کے نیچے قتل ہو جاؤ اگر اس کی قدرت نہ ہو تو پھر لڑھکا دو تا کہ اس کے نیچے آکر قتل ہو جاؤ۔

ابوالحسن علی بن عبدالرحمن بن ابی اسری البکالی فی جزء من حدیثه

۳۱۵۱۵ (ایضاً) حضرت سعد سے روایت ہے کہ میں ایک مکی شخص ہوں اسی میں پیدائش ہوئی ہے اور میرا گھر بھی وہیں ہے اور میرے مال بھی میں مکہ ہی میں مقیم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا میں ان پر ایمان لایا اور ان کی اتباع پھر مکہ ہی میں مقیم رہا جتنی مدت اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پھر دین کی حفاظت کی خاطر وہاں سے فرار ہو کر مدینۃ الرسول اللہ ﷺ پہنچا پھر وہاں مقیم رہا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے میرے مال اور گھر والوں کو میرے ساتھ جمع فرمادیا آج میں دین کی خاطر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف فرار اختیار کررہا ہوں جس دین کی خاطر مکہ مکرمہ سے مدینۃ الرسول اللہ ﷺ کی طرف فرار اختیار کیا تھا۔نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۵۱۶..... سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے فتنوں کا تذکرہ ہوا آپ نے اس معاملہ کو عظیم سمجھا۔راوی کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا لوگوں نے عرض کیا اگر ہم نے وہ زمانہ پالیا تو ہم ہلاک ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں بلکہ تمہیں قتل کافی ہے سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض (مسلمان) بھائیوں کو قتل ہوتے ہوئے دیکھا۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۵۱۷..... ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے بعد مہاجرین اولین کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کرتا ہوں ان سے اس امر (یعنی خلافت) کے متعلق منازعت مت کرو میں نے کہا کیا آپ ان پر ایک خلیفہ مقرر نہیں فرماتے جس کو آپ ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے اور ان کو خلیفہ کے ساتھ بھلائی کا؟ ارشاد فرمایا میرے اختیار میں کوئی چیز نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہر چیز پر غالب رہے گی لہٰذا خاموشی اختیار کرو۔(ابن جریر نے روایت کی ہے اس کی سند میں عروہ بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ بن زبیر بن عدام عن عبدالرحمن بن ابی الزناد ان کے متعلق نفی میں کہا گیا ہے۔الایعرف

۳۱۵۱۸..... عروہ بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ ابن الزبیر بن العوام سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے انہوں نے

سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دین دنیا پر غالب رہے گا یہاں تک کہ دنیا کی زیب وزینت ظاہر ہو جائے جب دنیا کی زیب وزینت ظاہر ہوگی تو دنیا دین پر غالب آجائے گی جیسے آزاد کردہ باندی نکاح کا پیغام دے اپنے آقا کو تم میں بہتر وہی ہے جو دین کے غلبہ کی حالت میں وفات پا جائے باقی رہنے والے تلوار کی دھار پر زندہ رہنے والوں کی طرح ہیں مضبوطی سے تھامے رہو مضبوطی سے تھامے رہو۔ ابی نے بتایا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ان پر کوئی خلیفہ مقرر نہیں فرماتے کہ اس کو ان کی ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرمائے اور ان کو اس کے بھلائی کی؟ فرمایا معاملہ میرے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے اللہ کا فیصلہ غالب رہے گا خاموشی اختیار کرو۔ (ابوالشیخ نے فتن میں روایت کی مغنی نے کہا اس کی سند میں عروہ بن عبداللہ بن زبیر ابی الزناد سے روایت کرنے میں غیر معروف ہے)

۳۱۵۱۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے علی: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ آخرت سے اور دنیا کی طرف راغب ہوں گے اور میراث کی مال کو سمیٹ کر کھا جائیں گے اور مال سے بہت زیادہ محبت کریں گے اور اللہ کے دین کو فساد کا ذریعہ بنا لیں گے اور بیت المال کو شخصی دولت کے طور پر استعمال کریں گے؟ میں نے عرض کیا میں ان لوگوں کو اور ان کے اعمال کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو اور دار آخرت کو اختیار کروں گا اور دنیا کے مصائب پر صبر کروں گا حتی کہ آپ کے ساتھ ملاقات کروں گا انشاء اللہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے سچ کہا اے اللہ ان کے ساتھ یہی معاملہ فرما۔ (ثقفی نے اربعین میں روایت کی ہے اس کی سند میں صالح بن ابی الاسود ضعیف ہے)

۳۱۵۲۰.....حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے فتنے ظاہر ہوں گے کہ آدمی اس میں منکرات کو اپنے ہاتھ یا زبان سے روکنے پر قادر نہ ہوگا حضرت رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس وقت ان لوگوں میں کوئی مؤمن بھی ہوگا؟ ارشاد فرمایا ہاں کیا منکرات پر ردنہ کرنا ان کے ایمان میں کوئی نقص پیدا کرے گا ارشاد فرمایا کہ نہیں مگر اتنا جتنا کہ بارش چکنے پتھر پر۔

رسته فی الایمان ولیس من بنظر فی حاله الالتهم

۳۱۵۲۱.....اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینۃ رسول اللہ ﷺ کے گھروں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ کیا تم وہ باتیں دیکھتے ہو جن کو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں دیکھ رہا ہوں فتنے تمہاری گھروں میں اس طرح داخل ہوں گے جس طرح بارش کا پانی داخل ہوتا ہے۔ جعراح حمیدی بخاری مسلم والعدنی ونعیم بن حما دفی الفتن وابوعوانه مستدرک

۳۱۵۲۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے گا قرآن کے صرف نقوش رہ جائیں گے مساجد کی تعمیر اچھی ہوگی لیکن ھدایت کے لحاظ سے خراب ہوگی اس زمانہ کے علماء زیر آسمان بدترین لوگ ہوں گے انہی سے فتنوں کے ستارے ظاہر ہوں گے اور انہی کی طرف لوٹیں گے۔ العسکری فی المواعظ

۳۱۵۲۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار کو بلایا تا کہ بحرین میں ان کے لئے جاگیریں لکھ دیں تو انصار نے کہا پہلے ہماری طرح ہمارے مہاجر بھائیوں کے لئے بھی لکھ دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے بعد دیکھو گے کہ تم پر اوروں کو ترجیح دی جارہی ہوگی اس وقت صبر سے کام لو یہاں تک مجھ سے ملاقات کرو۔ اخصر افی المتفق

۳۱۵۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم جلد باز فواحشات پھیلانے والے لوگوں میں فتنہ کے بیج بونے والے نہ بنو کیونکہ تمہیں بعد میں ایسی بلاء کا سامنا کرنا جو عیب دار بنادے گا شدت تکلیف کی وجہ سے لوگوں کا چہرہ متغیر کرے گا اور امور ظاہر ہوں گے ان میں سے طویل اور شدید فتنے بھی ہیں۔ بخاری فی الادب

امر بالمعروف نہی عن المنکر کی حد

۳۱۵۲۵.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو کب چھوڑ دیں؟ فرمایا جب تم میں

وہ باتیں ظاہر ہوجائیں جو پہلی امتوں میں تھیں سلطنت کا مالک بچے ہوجائیں اور علم تمہارے رذیلوں میں ہو اور فاحشہ تم میں اچھی شمار ہونے لگیں۔
رواہ ابن عساکر

۳۱۵۲۶......(مسند انس رضی اللہ عنہ) ارشاد فرمایا کہ تم رومیوں سے دس سال کے لئے امن کا صلح کرو گے دو سال وہ ایفاء کریں گے تیسرے سال عہد توڑیں یا چار سال ایفا کریں گے یا پانچویں سال غداری کریں گے تمہارا ایک لشکر ان کے شہر میں اترے گا تم اور وہ مل کر ایک دشمن سے مقابلہ کرو گے جو تمہارے اور ان کے پیچھے ہوگا تم اس دشمن کو قتل کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے پھر تم اجر اور مال غنیمت لے کر لوٹو گے پھر تم ٹیلوں والے وادی سے گذرو گے تمہارا کہنے والا کہے گا کہ اللہ تعالیٰ غالب آیا ان کا قائل کہے گا کہ صلیب غالب آئی وہ مسلسل کہتے جائیں گے مسلمان غصہ میں آئیں گے ان کی صلیب بھی ان سے دور نہ ہوگی مسلمان ان کی صلیب پر حملہ کریں گے اور اس کو توڑ پھوڑ دیں گے اور ان کے تمام ہی صلیبوں پر حملہ کر کے سب کی گردن توڑ دیجائے گی مسلمانوں کی یہ جماعت اپنے اسلحہ کی طرف دوڑے گی اور روم اپنے اسلحہ کی طرف بس مسلمانوں کی یہ جماعت قتل ہوگی ان کو شہید کردیں گے پھر وہ اپنے بادشاہ کے پاس آکر کہیں گے کہ ہم عرب کی لڑائی اور کوششوں کی طرف سے آپ کے لئے کافی ہوگئے اب کس بات کا انتظار ہے؟ پھر تمہارے لئے جمع کرین گے ایک عورت کے حمل کو پھر تمہارے پاس آئیں گے اسی جھنڈے تلے ہر جھنڈا تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔ طبر انی ابن قانع مستدرک بروایت ذی محمر

۳۱۵۲۷......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب تمہارے بادشاہ جابر لوگ ہوں گے ان کے بعد سرکش لوگ۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۵۲۸......(مسند علی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہماری سلطنت کب قائم ہوگی؟ تو فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ خراسان کے کچھ جوان تم ان کا گناہ اپنے سر لیا اور ہم نے ان کی نیکی لی۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۲۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دمشق میں سیاہ جھنڈوں کے ساتھ بڑا لشکر داخل ہوگا وہ وہاں بڑا قتل وقتال پیش آئے گا ان کا شعار بکش بکش ہوگا۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم سیاہ جھنڈے دیکھو تو زمین میں گڑ جاؤ اپنے ہاتھ پاؤں باہر مت نکالو پھر ایک کمزور قوم ظاہر ہوگی جو ان کی پرواہ نہیں کریں گی ان کے دل لوہے کے ٹکڑے کی طرح ہوں گے وہی سلطنت کے مالک ہوں گے وہ کسی عہد و میثاق کی پابندی نہیں کریں گے وہ حق کی دعوت دیں گے لیکن خود حق پر نہیں ہوں گے ان کے نام کنیت سے رکھے جائیں گے ان کی نسبت دیہات کی طرف ہوگی ان کے بال عورتوں کے بالوں کی طرح لٹکے ہوئے ہوں گے پھر ان کے پاس میں اختلاف ہوگا پھر اللہ تعالیٰ حق پر قائم فرمائے جیسے چاہے۔
رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیاہ جھنڈے والے آپس میں لڑیں تو ارم کا قریہ زمین میں دھنس جائے گا۔ (جس کا نام حرستا ہے) اس وقت شام میں تین جھنڈوں تلے بغاوت ہوگی۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم پر بدترین حکام حکومت کریں گے جب وہ تین جھنڈوں سے قریب ہوجائیں تو جان لو وہ ان کی ہلاکت کا وقت ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سفیانی کی حکومت ظاہر ہوجائے تو اس مصیبت سے وہی نجات پا سکتا ہے جو حصار پر صبر کرے۔ رواہ ابو نعیم

فتنہ کے زمانہ میں خاموشی اختیار کرنا

۳۱۵۳۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پوچھا گیا نومہ کیا چیز ہی؟ فرمایا آدمی فتنہ کے زمانہ میں خاموشی اختیار کرے اس میں سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۵۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفیانی خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اولاد میں سے ایک موٹی گردن والا شخص ہے ایک کے چہرے پر چیچک کے آثار ہوں گے اور اس کی آنکھوں میں سفید نکتے ہوں گے وہ دمشق کی ایک جانب سے نکلے گا ایک وادی میں جس کا نام وادالیابس ہے وہ سات آدمیوں کی جماعت میں نکلے گا ان میں سے ایک شخص کے ساتھ جھنڈا بندھا ہوا ہوگا وہ اپنے جھنڈے میں نصرت کو پہنچانے گا کہ سامنے تیس میل تک اس کے سامنے چلے گی جو شخص بھی اس جھنڈے کا قصد کرتا نظر آئے گا وہ شکست کھا جائے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۶۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیاہ جھنڈے والے آپس میں لڑیں تو ان کو ارم کے ایک گاؤں میں دھنسا دیا جائے گا اس کی مسجد کا مغربی کنارا ٹوٹ جائے گا پھر شام میں تین جھنڈے نکلیں گے اصہب ابقع سفیانی سفیانی شام سے ابقع مصر سے سفیانی ان پر غالب آئے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۷۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفیانی ملک شام پر غالب آئے گا پھر ان میں جنگ ہوگی قرقیسیا میں یہاں تک آسمانی اور زمینی پرندے سب مقتولین کی نعشوں سے پیٹ بھریں گے پھر ان پر پیچھے سے حملہ ہوگا اور ان کے ایک طائفہ کو قتل کرے گا یہاں تک سرزمین خراسان میں داخل ہوں گے سامنے سے سفیانی گھوڑے اہل خراسان کی تلاش میں آئیں گے مہدی کی طلب میں۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۸۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مکہ جانے والوں کو تلاش کرنے والا لشکر مقام بیداء میں اترے گا ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور ان کو ھلاک کر دیا جائے گا یہی ارشاد باری کا حاصل ہے۔

مطلب ان کے پاؤں کے نیچے سے اور لشکر کا ایک شخص اونٹنی کے تلاش میں نکلے گا پھر لوگوں کے پاس واپس آئے گا ان میں سے کسی کو نہیں پائے گا ان کا کوئی اتا پتا نہ ملے گا یہ شخص پھر لوگوں کو ھلاک ہونے والوں کی خبر دے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۹۔۔۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اکثر لوگوں کے چہرے تو انسانوں جیسے ہوں گے لیکن ان کے دل خونخوار بھیڑیے جیسے ہوں گے خون ریزی کرنے والے برے فعل انجام دینے سے خون زدہ نہ ہوں گے اگر ان سے خرید وفروخت کرو گے تو سود لیں گے اور اگر بات چیت کریں تو جھوٹ بولیں گے اگر ان کے پاس امانت رکھوائیں تو خیانت کریں گے اگر آپ ان کے سامنے موجود نہ ہوں تو غیبت کریں گے ان کے بچے بد اخلاق ہوں گے جوان مکار بوڑھے فاجر امر بالمعروف نہی عن المنکر نہیں کریں گے ان کے ساتھ اختلاط رکھنا ذلت کا باعث ہوگا ان کی ہاتھ کا مال طلب کرنا فقر ہوگا بردبار، حلیم المزاج کو بد معاش سمجھا جائے گا اور بد معاش کو شریف سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا متہم ہوگا فاسق ان میں باعزت ہوگا مؤمن کمزور ہوگا جب وہ لوگ اس حالت میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک قوم کو مسلط فرمائے گا جو ان میں بات کرنے والے کو قتل کریں گے اور خاموش رہنے والے کے مال کو مباح سمجھا جائے گا مال غنیمت کے سلسلہ میں ان پر دوسروں کو ترجیح دیں گے اور اپنے فیصلے میں ان پر ظلم کریں گے ابوموسیٰ المدینی نے کتاب الدولہ میں یہ روایت نقل کی ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا حدیث مالک سے بھی روایت کی جاتی ہے نافع ابن عمر کی روایت ہے انتہیٰ حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں غیر معروف راوی موجود ہے۔ اللآلی ج ای حدیث ۲۸۵۔۲۸۶)

فتن الخوارج......خوارج کے فتنے

۳۱۵۴۰۔۔۔ابی وائل سے روایت ہے کہ جب صفین میں اہل شام کے ساتھ میدان کارزار گرم ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ واپس آئے تو آپ کے متعلق خوارج نے بہت سی باتیں بنائیں اور مقام حروراء میں قیام پذیر ہوئے ان کی تعداد دس ہزار سے کچھ اوپر تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس قاصد بھیجا اور ان کو اللہ تعالیٰ کی قسم دی کہ اپنے خلیفہ کے اطاعت کی طرف واپس آجاؤ مسئلہ میں تم ان سے ناراض ہوئے ہو؟ تقسیم میں یا حکم مقرر کرنے میں؟ تو خارجیوں نے جواب دیا ہمیں خوف ہے کہیں ہم فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں تو قاصد نے کہا کہ کہیں آئندہ کے فتنہ کے خوف سے عام گمراہی میں مبتلا نہ ہو جاؤ تو وہ واپس آ گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم ایک جانب رہیں گے اگر حکم کا فیصلہ قبول کر لیا گیا تو ہم ان سے بھی اس

طرح لڑیں گے جس طرح اہل صفین سے لڑے تھے اگر انہوں نے حکم کے فیصلہ کو توڑ دیا تو ان کے ساتھ ہو کر لڑیں گے آگے چلے یہاں جب نہروان پار کر گئے ان سے ایک جماعت الگ ہوگئی اور لوگوں سے قتال کرنا شروع کر دیا تو ان کے ساتھیوں نے کہا ہم نے اس بنیاد پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جدائی اختیار نہیں کی، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی اس بری حرکت کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ تم اپنے دشمن سے لڑو گے یا اپنے وطن میں پیچھے رہ جانے والوں کی طرف واپس جاؤ گے انہوں نے کہا کہ ہم واپس جائیں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کے آپس میں اختلاف پیدا ہونے کا وقت مشرق کی طرف سے ایک جماعت ظاہر ہوگی کہ تم اپنے جہاد کو ان کے جہاد کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے نیز اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں حقیر جانو گے وہ اپنے دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص کا بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا ان کو دونوں جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہو وہ قتال کرے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان خارجیوں کی سرکوبی کے لئے نکلے ان کے ساتھ شدید لڑائی ہوئی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اے لوگو اگر تمہارا یہ قتال میرے لئے ہے تو اللہ کی قسم میرے پاس کوئی چیز نہیں جس سے میں تمہیں بدلہ دے سکوں اور اگر یہ قتال اللہ کے لئے ہے تو یہ قتال جاری نہ رہے بلکہ آخری ہو ان پر جھپٹ پڑو ان سب کو قتل کر دیا پھر فرمایا ان کو تلاش کرو انہوں نے تلاش کی کوئی نہ ملا تو اپنے سواری پر سوار ہوئے اور ایک پست زمین پر اترے تو دیکھا مقتولین ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے ان کو نکالا گیا نیچے سے پاؤں سے کھینچا گیا لوگوں کو دکھلایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سال جہاد نہیں کروں گا کوفہ واپس ہو گئے اور شہید کئے گئے۔ (ابن راھویہ ابن ابی شیبۃ اور ابو یعلی نے روایت کی اور اس کو صحیح کہا)

۳۱۵۴۱..... قیس بن عباد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہر کے قتل سے روک گئے اور ان سے بات چیت کی وہ چلے اور عبداللہ بن خباب کے فیصلہ پر آئے وہ اپنے گاؤں میں فتنہ سے کنارہ کشی اختیار کیے ہوئے تھے اس کو پکڑ کر قتل کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پہنچی تو ساتھیوں کو حکم دیا ان سے قتال کے لئے روانہ ہوں اور اپنے لشکر سے خطاب کیا کہ ان پر ہاتھ پھیلاؤ نہ تم میں سے دس قتل ہوں نہ ان میں سے دس فرار ہونے پر قادر ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص کو تلاش کرو جسکے اوصاف یہ ہوں گے اس کو تلاش کیا لیکن نہیں ملا پھر تلاش کیا تو مل گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کو کون پہچانتا ہے کسی نے نہیں پہچانا ایک شخص نے کہا کہ میں نے اس کو نجف میں دیکھا تھا اس نے کہا کہ میں اس شہر کو جاتا ہوں یہاں میرا نہ کوئی رشتہ دار ہے نہ ہی کوئی جان پہچان والا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے سچ بولا وہ جنات میں سے ایک شخص تھا۔ (مسدد و رواہ خشیش فی الاستقامہ)

بیہقی بروایت ابی مجلز و ابن النجار نے بھی روایت کی بروایت یزید بن رویم۔

۳۱۵۴۲..... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محکمہ کو سنا تو پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ قراء ہیں تو فرمایا بلکہ خیانت کرنے والے عیب لگانے والے ہیں کہا وہ کہتے ہیں ''ان الحکم الا للہ'' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کلمہ حق ہے لیکن اس کا غلط مطلب لیا گیا جب ان کو قتل کر دیا تو ایک شخص نے کہا: الحمد للہ الذی اباد ھم و ار حنا منھم۔ یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے ان کو ہلاک کیا اور ہمیں ان سے راحت دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو ان میں سے مردوں کی پیٹھ میں ہیں عورتیں ان سے حاملہ نہ ہوں ان کا آخری شخص ساجرا دین ہوا یعنی لوگوں کو ننگا کر کے کپڑا اتارنے والے اور ڈاکہ ڈالنے والے۔ رواہ عبدالرزاق

دین میں غلو کرنا

۳۱۵۴۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس بات پر گواہ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک قوم دین میں انتہائی تعمق سے کام لے گی لیکن دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۴۴۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن میں نے خود نہیں سنا کہ تم میں ایک قوم ہے جو دین میں تعمق سے کام لیں گے اور عمل بھی کریں گے حتیٰ لوگ ان کو پسند کریں گے اور وہ بھی خود پسندی میں مبتلاء ہوں گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔رواہ ابن جریر

۳۱۵۴۵۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے جس طرح جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔رواہ ابن جریر

۳۱۵۴۶۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو اہل علم ہیں جانتے ہیں نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جانتی ہیں کہ صحابہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کوتی کے ساتھی اور پستان والا رسول اللہ ﷺ کی زبانی ملعون ہیں جس نے بہتان باندھا وہ ناکام ہوا۔عبدالغنی بن سعید بن ایضاح الاشکال طبرانی

۳۱۵۴۷۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہے کہ مروہ کا لشکر اور اہل نہروان ملعون ہیں رسول اللہ ﷺ کی زبانی علی بن عباش نے کہا جیش المروہ سے مراد قاتلین عثمان ہیں۔طبرانی بیھقی فی الدلائل ابن عساکر

۳۱۵۴۸۔۔۔۔جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی تلاش میں نکلے تو ہم بھی نکلے ان کے ساتھ یہاں ہم ان کے قیام گاہ پر پہنچے تو ان کے قرآن پڑھنے کی ایسی بھنبھناہٹ تھی جیسے شہد کی مکھی کی ہوتی ہے اور ان میں پائجامہ اور برنوس میں ملبوس چہرے نظر آئے جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھ پر رعب طاری ہوگیا میں ایک طرف ہوگیا اپنے نیزے کو زمین پر گاڑ دیا اور گھوڑے سے اتر پڑا اور اپنی ٹوپی رکھ دی اس پر زرہ پھیلا دی اور گھوڑے کی رسی پکڑ لی اور نیزہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنی شروع کردی اور نماز میں یہ دعاء کی۔اے اللہ اگر اس قوم سے قتال کرنا تیری خاطر ہے تو مجھے اس کی اجازت دے اگر یہ گناہ کا کام ہے تو مجھے اپنی براءت دکھلا دے فرمایا اسی حالت میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر سامنے آئے جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جندب اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو ناراضگی کے شر سے میں ان کے پاس دوڑتا ہوا آیا انہوں نے خچر سے اتر کر نماز پڑھنا شروع کی تو ایک شخص ٹٹو پر سوار ہو کر آیا اور ان کے قریب ہوا عرض کیا یا امیر المؤمنین پوچھا کیا بات ہے تو کہا کیا آپ قوم (یعنی خوارج) کے متعلق گفتگو کرنا چاہتے ہیں؟ پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ وہ خوارج نہر پار کر کے چلے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی تک پار نہیں کی ہے۔میں نے سبحان اللہ کہا، پھر ایک اور آیا پہلے سے زیادہ جرأت والا عرض کیا اے میر المؤمنین خارجی قوم کے متعلق بات سنی ہے؟ فرمایا کیا بات؟ تو عرض کیا وہ نہر پار کر کے چلے گئے میں نے کہا اللہ اکبر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں ابھی تک پار نہیں کیا تو کہا سبحان اللہ پھر ایک اور آیا اور کہا کہ وہ نہر پار کر کے چلے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہر پار نہیں کیا پھر ایک اور آیا اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین فرمایا کیا مطالبہ ہے عرض کیا آپ خوارج کے متعلق بات سننا چاہتے ہیں فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ وہ نہر پار کر کے چلے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے نہر پار نہیں کیا نہ وہ پار کر سکتے ہیں بلکہ اس سے پہلے ہی قتل کردیئے جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا عہد ہے میں نے کہا اللہ اکبر پھر میں کھڑا ہوا اور گھوڑے کی لگام تھام لی، وہ بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے میں اپنی زرہ کی طرف آیا اس کو پہن لیا اور کمان لی اس کو لٹکایا میں نکلا اور ان کے ساتھ روانہ ہوا پھر مجھ سے فرمایا اے جندب میں ایک قرآن پڑھنے والے کو ان خوارج کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں تاکہ ان کو اللہ کی کتاب رسول کی سنت کی طرف دعوت دے وہ ہماری طرف اپنے چہرے نہ کر سکے گی یہاں تک اس کو تیر کا نشانہ بنالیا جائے گا اے جندب ہم میں سے دس افراد قتل نہ ہوں گے اور ان میں سے دس بچ کر نہ جا سکیں گے ہم قوم کے پاس پہنچے وہ معسکر میں ملے جس میں پہلے سے تھے وہاں سے ہٹے نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آواز دی اپنے ساتھیوں کو وہ صف آراء ہوگئے پھر صف میں شروع سے آخر تک چلے دو مرتبہ پھر فرمایا کہ آپ میں سے کون ایسا ہے وہ اس قرآن کو لے کر قوم (خوارج) کے پاس جائے ان کو رب کی کتاب اور نبی کی سنت کی اتباع کی طرف دعوے دے وہ مقتول ہوگا اس کو جنت ملے گی کسی نے اس نمائندگی کو قبول نہیں کیا سوائے بنی عامر بن صعصعہ کے ایک جوان کے، اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مصحف لو تو اس نے لے لیا تو اس سے فرمایا آپ تو شہید ہوں گے آپ ہماری طرف رخ نہیں

کریں گے آپ کو تیر سے نشانہ بنالیا جائے گا تو وہ قرآن لے کر قوم کے پاس گیا جب ان سے قریب ہوا جہاں سے سن رہے تھے وہ کھڑے ہوئے اور جوان کا شکار کرلیا لوٹنے سے پہلے ہی ایک انسان نے اس کو تیر مارا وہ ہماری طرف آرہا تھا بیٹھ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قوم (خوارج) پر ٹوٹ پڑو تو جندب نے کہا میں نے اپنے اس ہاتھ سے اس پر چوٹ آنے کے باوجود آٹھ کو نماز ظہر سے پہلے قتل کیا ہم میں سے دس بھی نہ مارے گئے اور ان میں سے بھی نہ بچ سکے۔طبرانی فی الاوسط

۳۱۵۴۹۔۔۔(ایضاً) ابی جعفر فراء جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ان سے روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر پر حاضر ہوا جب ان کے قتل سے فارغ ہوا فرمایا مخدج کو تلاش کرو اس کو تلاش کیا گیا وہ نہ ملا حکم دیا کہ ہر مقتول پر ایک بانس رکھ دیا جائے پھر وہ ایک وادی میں ملا جہاں بدبودار سیاہ کیچڑ تھا اس کے ہاتھ کی جگہ پستان کی طرح تھی جس پر چند بال اگے ہوئے تھے جب اس کو دیکھا تو کہا کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ان ایک بیٹے کو سنا حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کہہ رہا تھا الحمد للہ الذی اراح لمہ محمد ﷺ من ھذہ العصابۃ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے امت محمدیہ ﷺ کو اس گروہ سے نجات دی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر امت محمدیہ میں اگر صرف تین افراد ہوتے تب ایک ان کی رائے پر ہوتا یہ بات کی پشتوں میں اور ماں کے رحموں میں ہیں۔طبرانی فی الاوسط

۳۱۵۵۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم پر نبی کریم ﷺ کی یہ بددعاء نازل ہو کر رہے گی فویل ھم فویل ھم یعنی ان کے لئے ہلاکت ہو ان کے لئے ہلاکت ہو۔طبرانی افی الاوسط

فتنہ کے زمانہ میں کتاب اللہ کی اتباع

۳۱۵۵۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب فتنہ ہوگا عنقریب آپ کی قوم سے لڑائی ہوگی تو میں نے عرض کیا اس موقع پر میرے لئے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ کی اتباع کروں یا فرمایا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں۔

ابن جریر عقیلی طبرانی فی الاوسط و ابو القاسم بن بشر ان فی امالیہ

۳۱۵۵۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا کہ قتال کروں ناکثین قاسطین اور مارقین سے۔ابن عدی صبر انی وعبد لغی بن سعید فی الضا؟ح الاشکال والا صبھانی فی الحلیۃ وابن مندہ فی غرائب شعبہ ابن عساکر من طرق اللالی ۱/۴۱

۳۱۵۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کہ مجھے تین جماعتوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے ناکثین قاسطین اور مارقین قاسطین سے اہل شام مراد ہیں ناکثون ان کا بھی تذکرہ کیا مارقون سے اہل نہروان یعنی خارجی فرقہ مراد ہے۔

ستدرک فی الادیفین ابن عساکر

۳۱۵۵۴۔۔۔ (ایضاً) عبید اللہ بن عیاض بن عمرو قاری سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن شداد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے ہم ان کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے وہ عراق سے واپس لوٹ رہا تھا حضرت کے قتل کی رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا اے عبد اللہ بن شداد کیا آپ سے سوال کروں تو آپ مجھے صحیح جواب دیں گے مجھے بتلائیں اس قوم کے بارے میں جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تو ابن شداد نے کہا مجھے سچ بولنے میں کیا حرج ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے ان کا قصہ بتائیں تو شداد نے بتایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خط و کتابت کی اور فیصلہ کے لئے دو آدمیوں کو حکم مقرر کیا گیا تو آٹھ ہزار افراد جو لوگوں میں اچھے قرآن پڑھنے والے تھے وہ مجمع سے الگ ہو گئے اور ایک مقام جس کا نام حروراء تھا کوفہ کی ایک جانب وہ قیام پذیر ہو گئے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے انہوں نے کہا کہ تم نے اس قمیص کو اتار دیا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہنائی اور اس نام کو مٹا دیا جو اللہ نے تمہارے لئے رکھا پھر چل کر اللہ کے دین میں حکم مقرر کیا حالانکہ حاکم تو صرف ایک اللہ کی ذات ہے جب علی رضی اللہ عنہ کو ان کی ناراضگی اور جماعت سے علیحدگی کی خبر پہنچی تو اعلان کرنے والے کو اعلان کا حکم دیا کہ امیر المؤمنین کی پاس صرف وہی شخص داخل ہو جو حامل قرآن ہو جب گھر قاری قرآن حضرات

سے بھر گیا تو امام عظیم کا مصحف منگوایا جب قرآن ان کے سامنے رکھدیا گیا تو اس کو اپنے ہاتھ سے الٹنا پلٹنا شروع کر دیا اور کہا اے قرآن آپ ہی بتائیں لوگوں کو لوگوں نے آواز لگائی اے امیر المؤمنین آپ قرآن سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں وہ تو روشنائی ہے اوراق میں ہم بتلاتے ہیں جو کچھ ہم نے قرآن سے سمجھا آپ کیا چاہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے یہ ساتھی (یعنی خوارج) میرے اور ان کے درمیان کتاب اللہ فیصلہ کرے گی اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں ایک مرد وعورت کے اختلاف کے متعلق:

ان خفتم شقاق بينهما فا بعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان يريدا اصلاحًا يو فق الله بينهما

یعنی اگر میاں بیوی میں اختلاف کا اندیشہ ہو تو مرد کے خاندان سے ایک حکم اور عورت کے خاندان سے ایک حکم مقرر کیا جائے اگر دونوں حکم اصلاح احوال چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اصلاح فرما دے گا پوری امت محمد ﷺ کی خدمت اور عزت ایک مرد وعورت کے خون اور حرمت سے بڑھ کر ہے یہ لوگ مجھ سے اس بات پر ناراض ہو گئے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مکاتبت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ہمارے پاس سہیل بن عمرو آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے جب انہوں نے اپنی قوم قریش کے ساتھ صلح کی تو رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا بسم اللہ الرحمن الرحیم تو سہیل نے کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ لکھیں آپ ﷺ نے پوچھا کہ پھر کیا لکھیں؟ تو سہیل نے کہا باسمک اللھم لکھیں رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا محمد رسول اللہ ﷺ تو سہیل نے کہا کہ ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو جھگڑا ہی نہ ہوتا تو لکھوایا **هذا ما صالح محمد بن عبدالله قريشا. لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة۔احمد والدني ابويعلى ابن عساكر سعيد بن منصور**

۳۱۵۵۵ ... زید بن وہب جہنی سے روایت ہے کہ وہ بھی اس لشکر میں شامل تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے تمہاری قرأت کی ان کی قرأت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہ ہوگی اور تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلہ نہ ہوگی تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابل کے نہ ہوں گے ان کی نمازیں حلق سے نیچے نہ اتریں گی دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ لشکر جوان سے مقابلہ کرے گا اگر اس اجر کو جان لے جوان کے لئے نبی ﷺ کی زبانی معلوم ہوا تو دیگر اعمال چھوڑ کر اسی اجر پر اعتماد کر کے بیٹھ جائے ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ہوگا اس کا ایک کلائی کے بغیر ہوگا اور بازو کے سرے پر عورت کے پستان کی طرح ہوگا اس پر چند بال اگے ہوئے ہوں گے کیا تم معاویہ اور اہل شام سے مقابلہ میں جانا چاہتے ہو ان کو اپنے بچوں اور اموال پر چھوڑ جانا چاہتے ہو اللہ کی قسم میرے خیال کے مطابق یہی لوگ ہیں جنکے متعلق رسول اللہ ﷺ پیش گوئی فرمائی تھی کیونکہ ان لوگوں نے ناحق خون بہایا ہے اور لوگوں کے مویشیوں پر غارت ڈالی اللہ تعالیٰ کے نام پر چل پڑو   سلمہ بن کہیل نے کہا زید بن وہب نے مجھے ایک جگہ اتارا یہاں تک مجھ سے فرمایا کہ ہمارا ایک پل پر گذر ہوا جب ہمارا مقابلہ ہوا اس وقت خوارج کے امیر عبداللہ بن وصب راسبی تھا تو اس نے قوم سے کہا نیزے پھینک دو اور تلواریں اپنے نیام سے باہر نکال لو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ جس طرح حروراء کے دن تمہیں قسمیں دی گئیں آج بھی قسم دی جائے وہ لوٹ گئے انہوں نے نیزے پھینک دیئے تلواریں توڑ دیں لوگوں نے اس دن ان کے نیزوں کو لکڑیاں بنایا بعض بعض پر قتل کئے گئے مسلمانوں میں سے صرف دو افراد شہید ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان میں مخدج کو تلاش کرو لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکا حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک اس قوم کے پاس پہنچے جو قتل کر کے ایک دوسرے پر پھینکے گئے تھے تو فرمایا کہ ان کو دوسری طرف کرو چنانچہ بالکل زمین کے ساتھ لگا ہوا ملا تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اللہ کے نبی نے حق طریقہ پر پہنچایا عبیدہ سلمانی اٹھے اور کہا اے امیر المؤمنین واللہ الذی لا الہ الا ھو کہا تحقیق آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو فرمایا ''ای واللہ'' یعنی اللہ کی قسم میں نے حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تین مرتبہ قسم لی وہ ہر مرتبہ قسم کھاتے رہے۔ **عبد الرزاق مسلمه وخشيش وابوعوانه وابن عاصم وبيهقي**

۳۱۵۵۶ ... (ایضاً) عبیداللہ بن ابی رافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب وقت حروریہ (خوارج) نے بغاوت کی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے نعرہ لگایا ان الحکم الا للہ فیصلہ صرف اللہ کا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کلمۃ حق ارید بھا الباطل کہ حق کلمہ سے باطل مطلب لیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کے متعلق پیش گوئی فرمائی تھی میں ان کے اوصاف ان میں پا رہا ہوں وہ اپنی زبان سے

حق بات کہیں گے لیکن وہ حق بات ان کے دل تک نہیں پہنچے گی وہ اللہ تعالیٰ کے مخلوق میں مبغوض ترین لوگ ہوں گے ان میں ایک کالا شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ بکری کی پستان یا عورت کی پستان کے طرح ہوگا جب ان کو قتل کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص کو تلاش کرو لیکن ان اوصاف کا حامل شخص نہ ملا تو فرمایا کہ واپس جا کر دوبارہ تلاش کرو اللہ کی قسم نہ میں نے جھوٹ بولا نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا پھر ایک جگہ وہ مل گیا اس کی لاش لا کر ان کے ساتھ رکھی گئی۔ ابن وهب مسلم ابن جرير وابو عوانه ابن حبان ابن ابی عاصم بیهقی

۳۱۵۵۷ ..... (ایضاً) عبیداللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ ان میں ایک ہاتھ کٹا یا چھوٹے ہاتھ یا اس کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم غرور میں مبتلا ہو جاؤ گے تو میں تمہیں بتلا دیتا وہ وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے ان سے قتال کرنے والوں سے اپنے نبی کی زبانی فرمایا راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے خود زبانی سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے تو انہوں نے فرمایا رب کعبہ کی قسم میں نے خود یہ بات تین مرتبہ ان کی زبانی سنی ہے۔

طبرانی، بخاری، ترمذی، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، ابویعلی وابن جریر وخشیش وابوعوانه ابویعلی ابن حبان ابن ابی عاصم بیهقی

۳۱۵۵۸ ... (مسند الصدیق) عبدالرحمن بن زبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جن لوگوں کو ملک شام بھیجا گیا تھا ان میں شامل تھے تو فرمایا تم ایک ایسی قوم کو پاؤ گے جن کے سر منڈے ہوئے ہوں گے اس شیطانی فرقہ کی تلوار سے خبر لو اللہ کی قسم ان میں سے ایک شخص کو قتل کرنا مجھے دوسرے کفار میں سے ستر کو قتل کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اس کی وجہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فقاتلوا ائمة الكفر. ابن ابی حاتم

خوارج کو قتل کرنے کی فضیلت

۳۱۵۵۹ ..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) صبیغ بن عسل سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا صلح کے زمانہ میں میرے سر پر بالوں کے چھتے تھے اور ٹوپی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کا قرآن حلق سے نیچے نہ اترے گا خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو ان کے ہاتھ قتل ہو یا ان کو قتل کرے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا نہ ان کی بات سنی جائی نہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھا جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۵۶۰ ..... (مسند علی) زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خوارج کی ایک جماعت کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جسے جعد بن نعجہ کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا "اتق اللہ یا علی" اے علی اللہ سے ڈرو کیونکہ تم بھی مرنے والے ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلکہ شہید ہونے والا ہوں اس پر ایک ضرب اس کو رنگین بنا دے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے سر اور ڈاڑھی کی طرف اشارہ فرمایا اپنے ہاتھ سے یہ تقدیر نافذ ہو کر رہے گی یہ عہد پورا ہو کر رہے گا وہ ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے لباس کے متعلق عیب لگایا اور کہا کہ اگر آپ اس سے اچھا لباس پہن لیتے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں میرے لباس سے کیا واسطہ؟ میرا یہ لباس مجھے کبر سے بہت دور رکھتا ہے اور اس قابل ہے کہ اس میں مسلمان میری اقتداء کرے۔

طبرانی وابن ابی عاصم فی السنه، احمد فی الزهد والبغوی فی الجعدیات مستدرک بیهقی فی الدلائل ضیاء مقدسی

۳۱۳۵۶۱ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مطلع فرمایا کہ امت کی لوگ ان کے بعد مجھ سے غداری کریں گے۔

ابن ابی شیبة والحارث والبزار مستدرک عقیلی بیهقی فی الدلائل

۳۱۵۶۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بات ہو کر رہے گی کہ امت کے لوگ میرے بعد تم سے غداری کریں گے اور تم میرے طریقہ پر قائم رہو گے اور میری سنت پر قتل کئے جاؤ گے جو تم سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو تم سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے یہ اس سے رنگین ہوگی سر اور ڈاڑھی کی طرف اشارہ فرمایا۔ مستدرک

۳۱۵۶۳..... (ایضاً) ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ غالین میں سے ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آواز دی اس حال میں کہ آپ فجر کی نماز میں تھے ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین۔ یہ آیت پڑھ کر سنایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی جواب میں دوسری آیت پڑھی: فاصبر ان وعداللہ حق ولایستخفنک الذین لایوقنون۔

ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۳۱۵۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا تو ارشاد فرمایا اے علی اس وقت تمہارا کیا حال ہو جب کچھ لوگ اس اس جگہ پر خروج کریں گے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا اور قرآن پڑھیں گے ان کا قرآن حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان میں ایک شخص ناقص الید ہوگا اس کا ہاتھ ایسا ہوگا جیسے حبشی عورت کی پستان۔

ابن ابی شیبۃ ابن راھو یہ والبزار وابن ابی عاصم وابن جریر عم ابویعلی

۳۱۵۶۵..... زربن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے فتنہ کی آنکھ پھوڑ دی اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہروان اور اہل جمل قتل نہ ہوئے اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ عمل چھوڑ بیٹھ جائیں گے تو میں بتلادیتا وہ خوشخبری جس کی اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبانی بشارت دی ان لوگوں کے لئے جو ان خوارج سے قتال کریں خود حق پر ہو کر ان کو گمراہ سمجھتے ہوئے اس ھدایت کو پہچانتے ہوئے جس پر ہم ہیں۔ ابن ابی شیبۃ حلیۃ الاولیاء والدورقی

اہل نہروان کا قتل

۳۱۵۶۶..... (ایضاً) ابی کثیر سے روایت ہے کہ میں سیدی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جس وقت اہل نہروان کو قتل کیا لوگوں کو ان سے قتال میں کچھ تردد ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ایک قوم دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر کبھی بھی لوٹ کر نہیں آئیں گے ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک کالا شخص ہوگا ناقص الید اس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا اور میرے خیال میں ہے یہ بھی فرمایا کہ اس کے گرد سات بال ہوں گے اس کو تلاش کرو کیونکہ میرے خیال کے مطابق یہ شخص ان میں موجود ہوگا لوگوں نے اس شخص کو پایا نہر کے کنارے پر اور مقتولین کے نیچے پڑا ہوا تھا تو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا جب اس کو دیکھا لوگ خوش ہوگئے اور انہوں نے ایک دوسرے کو بشارت دی اور ان کا شک دور ہو گیا۔

احمد حمیدی عدنی

۳۱۵۶۷..... ابی اسحاق عاصم بن حمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ حروریہ کیا کہتے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ کہتے لاحکم الا اللہ تو فرمایا حکم تو اللہ ہی کا نافذ ہوگا زمین میں اور حکام بھی ہیں لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ اور کسی کی امارت قبول نہیں حالانکہ امارت تسلیم کرنا ضروری ہے جس پر مؤمن عمل کرے اس میں فاجر اور کافر بھی اطاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ اس میں اجل کو پورا فرمائیں۔ عبد الرزاق، بیھقی

۳۱۵۶۸..... حضرت حسن سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حروریہ (خوارج) کو قتل کیا تو لوگوں نے پوچھا اے امیر المؤمنین یہ مقتولین کون ہیں یہ کافر ہیں یا مؤمن؟ تو فرمایا یہ کفر سے تو بھاگے ہیں تو پوچھا گیا پھر تو منافق ہیں تو فرمایا کہ منافقین تو اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتے ہیں تو پوچھا گیا کہ پھر یہ کون ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ قوم ہے جو فتنہ میں مبتلا ہوئی اس میں اندھے بہرے ہوگئے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۱۵۶۹..... کثیر بن نمر سے روایت ہی کہ ایک شخص خوارج میں سے ایک شخص کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین یہ شخص آپ کو گالی دیتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم بھی اس کو ایسی ہی گالی دیدو جیسی وہ مجھے گالی دیتا ہے عرض کیا کہ یہ آپ

کو قتل کی دھمکی بھی دیتا ہے تو فرمایا جو مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں اس کو قتل نہیں کروں گا پھر فرمایا کہ ان کے ہم پر تین حقوق ہیں۔

۱ ان کو مساجد میں آنے سے نہ روکیں۔

۲ ان کو مال غنیمت سے حصہ دیتے رہیں جب تک وہ ہماری حکومت میں رہیں۔

۳ ... اور ہم ان سے قتال نہ کریں تاوقتیکہ وہ خود قتال کریں۔ ابو عبید، بیھقی

۳۱۵۷۰ ... علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب سے سنا نہروان کے دن فرمار ہے کہ مجھے مارقین ۔ (دین سے خروج کرنے والوں) سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہ مارقین ہیں۔ ابن ابی عاصم

۳۱۵۷۱ ابو سعید سے روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سونے کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوا جو مٹی میں ملا ہوا تھا ان کو صدقہ وصول کرنے کے لئے یمن بھیجا گیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مال چار شخصوں میں تقسیم کردو اقرع بن حابس زید الخیل الطائی عیینہ بن حصین فزاری علقمہ بن علاء العامری تو ایک شخص نے کہا جس کی آنکھ اندر دھنسی ہوئی تھی بھنویں کی ہوئی کشادہ پیشانی اور سر منڈا ہوا اس نے اعتراض کیا واللہ ماعدلت اللہ کی قسم آپ نے انصاف نہیں کیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا ناس ہو اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو پھر دنیا میں کوئی انصاف کرے گا؟ میں نے تو تالیف قلوب کی خاطر ایسا کیا ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو قتل کرنے کے لئے آگے بڑھے لیکن رسول اللہ ﷺ نے منع فرمادیا اور فرمایا کہ آخری زمانہ میں میرے خاندان کے کچھ لوگ نکلیں گے جو اہل اسلام کو قتل کریں گے لیکن مشرکین کو چھوڑ دیں گے اگر ایسے لوگوں کو پاؤں تو ان کو قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔ ابن ابی عاصم

رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرنے والا

۳۱۵۷۲ ... سوید بن غفلہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خوارج کے متعلق پوچھا تو فرمایا ایک پستان والے ناقص ہاتھ والا شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مال غنیمت تقسیم کررہے تھے تو اس نے کہا آپ کیسے تقسیم فرمارہے ہیں اللہ کی قسم آپ نے انصاف نہیں کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر کون انصاف کرے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے روک دیا اور فرمایا تمہارے علاوہ اور لوگ اس کی لئے کافی ہوں گے یا ایک باغی فرقہ کے ساتھ قتل ہوگا جو دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے ان سے قتال کرنا مسلمانوں پر لازم ہے۔ ابن ابی عاصم

۳۱۵۷۳ ابو موسیٰ واثنی سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت حاضر ہوئے جب وہ خوارج کو قتل کر رہے تھے پھر فرمایا کہ مقتولین میں ایک ایسے شخص کو تلاش کرو اس کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی تھی کہ میں اس کے مقابلہ میں نکلوں گا تو لوگوں نے مقتولین کو الٹ پلٹ کر دیکھا تو وہ شخص ان میں موجود تھا اس کو لایا گیا یہاں تک اس کو آپ کے سامنے رکھدیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سجدہ میں گر پڑے اور فرمایا خوش ہوجاؤ تمہارے مقتولین جنت میں ہیں اور خوارج کے مقتولین جہنم میں۔

ابن ابی عاصم بیھقی فی الدلائل

۳۱۵۷۴ ..... طارق بن زیاد سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج کے مقابلہ کے لئے نکلے ان کو قتل کیا اس کے بعد فرمایا کہ ان کو تلاش کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم کا ظہور ہوگا جو کلمہ حق کے ساتھ گفتگو کریں گے لیکن وہ حق ان کے سینہ سے نیچے نہ اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص ہوگا رنگ اس کا سیاہ ہوگا اس کا ایک ہاتھ ناقص ہوگا اس میں چند بال ہوں گے دیکھو اگر مقتولین میں وہ موجود ہے تو تم نے بدترین شخص کو قتل کیا اگر وہ نہیں تو تم نے بہترین شخص کو قتل کیا ہم دوڑ پڑے پھر فرمایا کہ تلاش کرو تو ہم نے تلاش کیا تو ناقص ہاتھ شخص ان علامتوں کے ساتھ مل گیا تو ہم سجدہ میں گر پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ الدورقی وابن جریر

۳۱۵۷۵......ابو صادق مولیٰ عیاض بن ربیعہ الاسدی سے روایت ہے کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں اس وقت غلام تھا میں نے اے امیر المؤمنین اپنا ہاتھ آگے کیجئے تا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں انہوں نے میری طرف سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا آپ کون؟ میں نے کہا ایک غلام ہوں تو فرمایا کہ پھر میں بیعت نہیں لیتا میں نے کہا اے میر المؤمنین اگر میں آپ کے ساتھ رہا تو آپ کی مدد کروں گا اور آپ کی عدم موجودگی میں خیر خواہی کروں گا تو فرمایا پھر صحیح ہے اپنا ہاتھ آگے کیا میں نے بیعت کر لی میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص ظاہر ہوگا وہ دعوت دے گا مجھے گالی دی جائے اور مجھ سے برأت کا اظہا کیا جائے جہاں تک گالی کا تعلق ہے وہ تمہاری نجات ہے اور میری لئے زکوٰۃ ہے جہاں برأت کا تعلق ہے مجھ سے برات کا اظہار مت کرو کیونکہ میں فطرت یعنی دین صحیح پر قائم ہوں۔

المحاملی ابن عساکر وروی الحاکم فی الکنی آخرۃ

۳۱۵۷۶......جندب ازدی روایت کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج کے مقابلہ کے لئے نکلے تو فرمایا اے جندب! تم اس ٹیلے کو دیکھ رہے ہو میں نے کہا ہاں تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ خوارج یہاں قتل ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۵۷۷......سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں سے مقابلہ کے لئے نکلے پھر ان کو قتل کر دیا پھر آسمان کی طرف دیکھا پھر زمین کی طرف دیکھا پھر فرمایا اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا اس جگہ کی کھدائی کرو نہیں بلکہ اس جگہ کی پھر آسمان کی طرف دیکھا پھر زمین کی طرف پھر فرمایا اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا اس مکان کی کھدائی کرو اس کی کھدائی کی اور مقتولین کو اس میں ڈال دیا پھر گھر میں داخل ہوئے میں بھی ان کے پاس داخل ہوا اور میں نے پوچھا آپ بتلایئے آپ ابھی کیا معاملہ کر رہے تھے کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ سے اس بارے میں کوئی عہد لیا ہے؟ تو فرمایا کہ میں آسمان سے گر پڑوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں۔ میں تو مشقت اٹھانے والا ہوں بتلایئے اگر آپ کہتے اگر اللہ اکبر صدق اللہ ورسولہ اس مکان کی کھدائی کرو تو کیا تھا۔ ابن منیع وابن جریر

۳۱۵۷۸......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکمین کا تقرر فرمایا تو خوارج نے ان سے کہا کہ آپ نے دو آدمیوں کو حکم مقرر کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے مخلوق کو حکم مقرر نہیں کیا بلکہ قرآن کو حکم مقرر کیا ہے۔

ابن ابی حاتم فی السنہ بیھقی فی الا سماء وانصات والاصبھانی والدلکائی

۳۱۵۷۹......عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس زندیقوں کی ایک جماعت کو لایا گیا تو حکم دیا دو گڑھے کھودے جائیں ہم نے کھودے اور ان میں آگ جلائی گئی پھر ان کو ان میں ڈال دیا پھر یہ شعر پڑھا۔

لما رائت الا مرا مرا منکر اوقدت ناری ودعوت قنبرا۔

جب میں نے منکر کو دیکھا تو آگ جلائی اور قبر بنا دی۔

(ابن شاھین فی السنہ خشیش قبی سے روایت کی اس جیسی اور ابن ابی الدنیا کتاب الاشراف قبیصہ بن جابر سے روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس زنادقہ کو لایا گیا آپ نے دو گڑھے کھدوا کر ان کو ان میں جلا دیا)

۳۱۵۸۰......جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری دونوں آنکھوں نے دیکھا میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت سنی ہے جعرانہ کے مقام پر ایک کپڑے میں چاندی تھی رسول اللہ ﷺ اس کو لوگوں میں تقسیم فرما رہے تھے آپ ﷺ سے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول آپ انصاف کریں تو آپ نے ارشاد فرمایا ارے تیرا ناس ہو اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا میں بہت خسارہ ونقصان اٹھاؤں گا اگر میں انصاف نہ کروں۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معاذ اللہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کراتا ہوں یہ شخص اور اس کے ساتھی قرآن پڑھتے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ مسلم نسائی ابن جریر طبرانی

۱۳۵۸۱......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم ہوگی قرآن کو پڑھیں گے اور اس کو

اس طرح پھیلائیں گے جس طرح ردی کھجوروں کو پھیلایا جاتا ہے اور اس میں تاویل کریں گے۔ (جو جمہور کی تاویل کے خلاف ہوگی)۔
رواہ ابن جریر

خارجی اور قرآن پڑھنا

۳۱۵۸۲.....حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت میں ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے اور اس طرح پھیلائیں گے جس طرح ردی کھجور پھیلائی جاتی ہے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ان کی قرأت ایمان سے آگے بڑھ جائے گی۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۸۳.....ابی غالب سے روایت ہے کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں تھا تو حروریہ (خوارج) کے ستر سروں کو لاکے مسجد کی سیڑھیوں میں رکھا گیا ابوامامہ آئے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ آسمان کے نیچے بدترین لوگ ہیں جو قتل کئے گئے اور ان کے ہاتھ جو قتل ہوئے وہ آسمان کے نیچے بہترین مقتولین ہیں اور روئے اور میری طرف دیکھا اور پوچھا اے ابو غالب یہ آپکے شہر کے لوگ ہیں؟ میں نے کہا ہاں تو فرمایا تمہیں ان کے شر سے بچائے میرے خیال میں یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ ان سے بچائے پھر پوچھا آپ آل عمران پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں فرمایا۔

منھن ایات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشبھات فا ما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ماتشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا اللہ والراسخون فی العلم

وہی ذات ہے جس نے اتاری ہے تجھ پر کتاب اس میں بعض آیتیں محکم ہیں یعنی ان کی معنی واضح ہیں وہ اصل ہیں کتاب کی اور دوسری میں متشابہ یعنی جن کے معنی معلوم یا معین نہیں سو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ پیروی کرتے ہیں متشابہات کی گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب معلوم کرنے کی وجہ سے اور ان کا مطلب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور مضبوط علم والے۔ آل عمران دوسری آیت میں ہے جس دن بعض چہرے چمکدار ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے سو جنکے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا ہے سو چکھو عذاب سبب تمہارے کفر کے۔

میں نے کہا اے ابوامامہ! میں نے دیکھا آپ کے آنسو بہہ رہے تھے فرمایا ہاں ان پر رحم آرہا تھا وہ اہل اسلام میں سے تھے فرمایا بنو اسرائیل کے اکہتر فرقے ہوئے اس امت کا ایک فرقہ بڑھ جائے گا سب جہنم میں ہوں گے سوائے سواد اعظم کے ان کے اعمال کی سزا ان کو بھگتنی ہے اور تمہارے اعمال کا حساب تم سے لیا جائے گا اگر تم نے رسول کی اطاعت کی تو ہدایت پر ہو گے رسول کے ذمہ تو دین پہنچانا ہے سمع وطاعت فرقہ واریت اور معصیت سے بہتر ہے ایک شخص نے ان سے کہا اے ابوامامہ یہ باتیں اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا اس بارے میں رسول اللہ سے کوئی روایت سنی ہے اگر اپنی طرف سے یہ باتیں کروں تب تو میں بہت جری ہوں گا بلکہ میں نے یہ روایت رسول اللہ سے متعدد بار سنی ہے دو تین نہیں بلکہ سات مرتبہ۔ ابن ابی شیبة وابن جریر

۳۱۵۸۴.....ابی برزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ دنانیر لائے گئے اس کو تقسیم فرمانا شروع کیا ان کے پاس ایک شخص تھا رنگ اس کا سیاہ تھا بالوں سے ڈھکا ہوا تھا اس پر دو کپڑے تھے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدہ کا نشان تھا وہ اپنے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کرتا تھا لیکن آپ ان کو دیتے نہیں تھے آپ کے پاس سامنے کی جانب سے آیا آپ نے نہیں دیا پھر دائیں جانب سے آیا پھر بھی کچھ نہیں دیا پھر بائیں جانب سے آیا پھر بھی کچھ نہیں دیا پھر پیچھے کی جانب سے آیا پھر بھی کچھ نہیں دیا۔ پھر کہنے لگا اے اللہ کے رسول آپ نے انصاف نہیں کیا دن بھر تقسیم میں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ سخت غصہ میں آئے پھر ارشاد فرمایا واللہ تم کسی کو اپنے اوپر مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا نہیں پاؤ گے تین مرتبہ یہ فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ تم پر مشرق کی جانب سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے یہ شخص بھی انہی میں سے ہوگا ان کی علامت یہ ہوگی قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے کیا وہ لوٹ کر دوبارہ آتا ہے۔ اپنے دست مبارک اپنے سینہ پر رکھا ان کی نشانی سرمنڈانا ہوگا یہ ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک آخری شخص مسیح

دجال کے ساتھ ظاہر ہوگا جب تم ان کو دیکھو تو ان کو قتل کرو تین مرتبہ وہ بدترین مخلوق اور بری فطرت والے ہوں گے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔

احمد نسائی ابن جریر طبرانی مستدرک

۳۱۵۸۵..... ابی بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم ہے جو قرآن پڑھتے ہیں لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا جو جب وہ نکل آئیں تو ان کو قتل کرو جب نکل آئیں ان کو قتل کرو جب نکل آئیں تو ان کو قتل کرو۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۸۶..... ابی بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم ظاہر ہوگی ان کی زبان کا قرآن کے ساتھ چلنا سخت ہوگا قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب ان سے ملاقات ہو جائے ان کو قتل کرو وہ جب ملیں ان کو قتل کرو کیونکہ ان کے قاتلوں کو اجر ملے گا۔ رواہ ابن جریر

سرمنڈا ہوا ہونا بھی خارجی کی علامت ہے

۳۱۵۸۷..... ابوبکرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ نے تقسیم کرنا شروع فرمایا اس میں سے اپنے ہاتھ سے لیتے پھر دائیں طرف التفات فرماتے گویا کہ کوئی ان سے مخاطب ہے پھر اس کو اپنی طرف سے عطا فرماتے ان کا خیال یہ تھا کہ آپ ﷺ سے جبرائیل علیہ السلام مخاطب ہیں آپ علیہ السلام اس حال میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا جس کا رنگ کالا تھا عبا دامن اوپر سرمنڈا ہوا دونوں آنکھوں کے درمیان سجدہ کا نشان اس نے کہا اے محمد اللہ کی قسم آپ انصاف نہیں فرماتے رسول اللہ ﷺ غصہ ہو گئے حتی کہ آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو گیا فرمایا تیرا ناس ہو اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اس کی گردن نہ ماردیں آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ مشرکین یہ بات سنے کہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کرواتا ہوں ان اور اس کی مثل اس کے مشابہ اس کے قسم کے لوگ نکلیں شیطان ان کے دین پر حملہ آور ہوگا یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے اسلام کے کسی حکم سے متعلق نہیں رہیں گے۔

رواہ ابن جریر

۳۱۵۸۸..... عبداللہ بن صامت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد یا فرمایا عنقریب میرے بعد میری امت میں ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ بدترین مخلوق بدترین عادات والے ہیں عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر رافع بن عمرو غفاری سے کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۵۸۹..... زھری ابوسلمہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں اس دوران کے رسول اللہ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ ان کے پاس ابن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا یا رسول اللہ انصاف فرمائیں تو فرمایا تیرا ناس ہو اگر میں انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا؟ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑادوں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ چھوڑ دو کیونکہ اس کے کچھ ساتھی ہیں تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں اور اپنے روزوں کے ان کے روزے کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ اپنے تیر کے پر کو دیکھے اس میں کچھ بھی اثار نظر نہیں آئے گا اپنی کمان کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا تیر کے پھٹے کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا تیر کے پیکان کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا وہ گوبر اور خون سے آگے نکل گیا اس قوم کی علامت یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص ہوگا اس کا ایک ہاتھ یا ایک پستان عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا شرمگاہ کی طرف اس میں ابھار ہوگا کچھ وقفہ سے ظاہر ہوں گے انہی کے بارے میں آیت ومنھم من یلمزک فی الصدقا الایہ ابوسعید نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے خود سنی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس وقت ان کو قتل کیا ایک شخص کو لایا گیا جس کے اندر بعینہ وہ تمام صفات موجود تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۳۱۵۹۰......محمد بن شداد ابی الزبیر سے اور جابر عبداللہ سے حدیث زھری بروایت ابی سلمہ کی طرح روایت کرتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے سنی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ان کو قتل کیا میں ان کے ساتھ تھا ایک شخص کو لایا گیا جو رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ اوصاف پر تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۱۵۹۱......ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا جو اپنی مٹی میں تھا آپ علیہ السلام نے اس کو تقسیم فرمادیا زید الخیل الطائی اقرع بن حابس حنظلی عیینہ بن بدر الفزاری علقمہ بن علاقہ العامری کے درمیان تقسیم فرمادیا قریش اور انصار اس پر ناراض ہوئے اور کہا آپ نجد کے سرداروں کو دے رہے ہیں جب کہ ہمیں چھوڑ دیا آپ نے فرمایا کہ میں نے تالیف قلوب کے لئے ایسا کیا تو ایک شخص آپ علیہ السلام کے پاس آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی، پیشانی ابھری ہوتی، گھنی داڑھی رخسار ابھرے ہوئے، سر منڈا ہوا۔ کہا اے محمد اللہ سے ڈرو تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں بھی نافرمانی کروں تو کون اطاعت کرے گا میں تو زمین والوں پر اعتماد کرتا ہوں تم میرے اوپر اعتماد نہیں کرتے ہو؟ قوم میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے قتل کی اجازت مانگی شاید خالد بن ولید ہوں آپ نے منع فرمادیا جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے خاندان سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے مسلمانوں کو قتل کریں گے مشرکین سے تعرض نہیں کریں گے اگر میں ان کو پالوں تو قوم عاد وثمود کی طرح ان کو قتل کروں گا۔ عبد الرزاق ابن جریر

۳۱۵۹۲......ابوسعید سے روایت ہے کہ خوارج سے قتال کرنا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے اتنی تعداد میں مشرکین کو قتل کروں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۵۹۳......ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں افتراق پیدا ہوگا ایک جماعت ان میں خوارج کی ہوگی وہ دین سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ دوبارہ اسلام کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر کمان میں لوٹ آئے اس کی علامت سر منڈانا ہے دونوں جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگی وہی ان کو قتل کرے گی جب ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تو فرمایا کہ ان میں ایک شخص ہے اس کا ہاتھ ناقص ہے۔ رواہ ابن جریر

دین سے نکل جانا

۳۱۵۹۴......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے کچھ لوگوں کا تذکرہ فرمایا کہ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر دین کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک تیر کمان میں لوٹ آئے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۹۵......ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کو کچھ لوگ ہوں گے وہ باتیں کریں گے یا حق کلمہ کے ساتھ کلام کریں گے ان کے ایمان حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایک آدمی تیر چلاتا ہے تو شکار کے پیٹ پر لگتا ہے اور اس کو ہلاک کر دیتا ہے پھر اس کے پیکان کو دیکھتا ہے اس میں گوبر اور خون لگا ہوا نہیں ہوتا ہے پھر اس کے پٹھے کو دیکھتا ہے اس میں بھی کوئی خون اور گوبر کا دھبہ نہیں ہوتا اس کے بعد دستہ کو دیکھتا ہے اس میں بھی خون اور گوبر کا کوئی دھبہ نہیں ہوتا پھر پر کو دیکھتا ہے اس میں بھی خون اور گوبر کا کوئی دھبہ نہیں ہوتا پھر اس کے منہ کو دیکھتا ہے اس میں بھی خون اور گوبر کا کوئی دھبہ نہیں ہوتا تو کہتا ہے میرا خیال یہی ہے کہ میں نے صحیح نشان لگایا۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۹۶......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی کم عمر کم عقل باتیں ایسی کریں گے جو انسانوں میں سے سب سے بہتر شخص کی ہوتی ہیں اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے دونوں جماعتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگی وہ ان کو قتل کرے گی۔ رواہ ابن جریر

٣١٥٩٧ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا جو قرظ کے پتے سے دباغت دی ہوئی کھال میں بھر کر جو اس کی مٹی سے حاصل نہیں ہوا رسول اللہ ﷺ نے اس مال کو چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا زید الخیل اقرع بن حابس عیینہ بن حصن علقمہ بن ابی علاقہ عامر بن طفیل اس پر بعض صحابہ انصار کو تردد ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میرے اوپر اعتماد نہیں کرتے ہو حالانکہ میں اس ذات کا امین ہوں جو آسمان میں ہے آسمان سے میرے پاس خبریں آتی ہیں صبح وشام پھر ان کے پاس ایک شخص آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں رخسار ابھرے ہوئے تھے پیشانی اونچی تھی، ڈاڑھی گھنی، تہبند نصف ساق تک سر منڈا ہوا آکر کہا کہ اللہ سے ڈرو اے اللہ کے رسول آپ علیہ السلام نے فرمایا تیرا ناس ہو کیا میں اہل زمین میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے کا حقدار نہیں ہوں پھر واپس لوٹا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ اس کی گردن اڑادوں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ شاید وہ نماز پڑھتا ہے خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعض نمازی اپنی زبان سے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے بارے میں یوں کھود کرید کروں نہ ان کے پیٹ پھاڑنے کا حکم دیا ہے پھر آپ علیہ السلام نے اس کو جاتے ہوئے دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ اس کے قبیلہ سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ رواہ ابن جریر

٣١٥٩٨ ..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اے لوگو! کہ تم میں سے بعض بعض پر امیر ہوں گے وہ کوئی فیصلہ تمہاری رائے کے بغیر نہ کرے تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص اپنے ماتحت افراد کا ذمہ دار ہے قیامت کے دن یہاں تک آدمی سے پوچھا جائے گا اس کے گھر کے افراد کے بارے میں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو کس حد تک پورا کیا اور عورت سے اسکے شوہر کے گھر کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس میں اللہ کے حکم کو پورا کیا ہے یا نہیں یہاں تک غلام و باندی سے ان کے آقا کے جانوروں کے متعلق سوال ہوگا کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کیا ہے یا نہیں میں اپنے دوست ابوالقاسم ﷺ کے ساتھ ایک جہاد میں شریک تھا کہ انہوں نے کوچ کرنے کا حکم فرمایا تو ہم میں سے بعض سوار تھے اور بعض پیدل چل رہے تھے اس دوران کے ہم چاشت کے وقت چل رہے تھے تو اچانک ایک شخص اپنے گھوڑے کو قوم کے لشکر کے قریب کر رہا تھا دو سالہ یا چار سالہ گھوڑا تھا وہ اس کی پیٹھ پر گھوم رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے اچانک اس کو دیکھا تو فرمایا اے ابو بردہ اس کو ایک گھڑ سوار دیدو تا کہ اس کو قوم کے ساتھ ملائے تمہارے ہاتھ کو کامیابی حاصل ہو یا فرمایا کہ ایک پیادہ شخص تو کہا یارسول وہ گھڑ سوار نہیں ہے وہ چلتے گئے یہاں تک جب سورج ٹھہر گیا اور آسمان کے درمیان میں آگیا تو نبی کریم ﷺ کا وہاں سے گذر ہوا ہم آپ کے ساتھ تھے آپ علیہ السلام اس کے قریب رک گئے وہ اپنے مونڈھے سے مٹی صاف کر رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا رک جا اللہ کے نبی ﷺ تشریف فرما ہیں تو عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ میری قسم ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کو گرد آلود کروں گا چنانچہ میں نے ایسا کیا اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مشرق کی طرف سے میری قوم کی ایک جماعت ظاہر ہوگی جو قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا تم اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے سامنے حقیر سمجھو گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے شکار اس طرف ہے تیر اس طرف ایک دوسرے کی مخالف سمت پھر وہ تیر کے پھل کو دیکھتا ہے اس میں گوبر اور خون کا کوئی اثر نظر نہیں آتا پھر پٹھے کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا پھر کمان کی لکڑی کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا پھر تیر کے پر کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا پھر تیر کے نیچے کے حصہ کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا اس میں جھگڑتا ہے کوئی چیز نظر آئی ہے یا نہیں نماز کو پیٹھ پیچھے چھوڑ دیتے ہیں ہاتھ پیچھے باندھکر کھڑے رہتے ہیں فوقیت دیں گے اللہ تعالیٰ ان سے قتال کرنے والوں کو دوسروں پر پھر آپ علیہ السلام نے اپنے گھٹنے پر ہاتھ مار کر فرمایا کاش میری ان سے ملاقات ہو جاتی ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری اونٹنی مجھے دوڑا رہی تھی جب کہ آپ علیہ السلام اپنے دست مبارک گھٹنے پر مار رہے تھے اور فرمارہے تھے کاش میں ان کا زمانہ پاتا میں واپس لوٹا نبی کریم ﷺ نے ان کا تذکرہ چھوڑ دیا میں نے صحابہ میں سے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھ سے اس قوم کے متعلق کوئی حدیث فوت ہوئی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ تمہارے بعد ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے نبی اس قوم کی علامت کیا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا سروں کو منڈائیں گے اور چھوٹے پستان والے ہوں گے ابوسعید نے کہا مجھ نبی کریم ﷺ کے دس صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا جس سے میں اس گھر میں خوش ہوں

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لئے اس شخص کو تلاش کرو جس میں رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ علامتیں موجود ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نہ جھوٹ بولتا ہوں نہ جھٹلایا جاتا ہوں جب آپ علیہ السلام کے بیان کردہ علامتیں پایا تو اللہ کا شکر ادا کیا۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۹۹......ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں اختلاف اور تفرقہ پیدا ہوگا لوگوں کی گفتگو اچھی ہوں گی فعل برے ہوں گے قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ تم اپنی نمازوں ان کی نماز کے مقابلہ میں اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا واپس نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ تیر کمان کے منہ میں لوٹ آئے وہ بدترین مخلوق اور بری فطرت والے ہیں خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جوان کو قتل کرے یا وہ اس کو قتل کریں وہ اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے ایک روایت کے الفاظ ہیں ان کو قتل کرنے والے ان میں سے اللہ کے زیادہ مقرب ہوں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمیں ان کے اوصاف بتائیں فرمایا وہ ہماری ہی نسل کے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا سر منڈانا۔ رواہ ابن جریر

دین پر عمل کرنے کی دعوت

۳۱۶۰۰......ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم اللہ کی طرف دعوت دے گی لیکن وہ خود دین پر نہ ہوگی جوان کو قتل کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ مقرب ہوں گے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۱......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خوارج کو وہ جماعت قتل کرے گی جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ مقرب ہوگی۔ رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۲......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ساٹھ سال کے بعد ایسے ناخلف لوگ ہوں گے جو نمازیں ضائع کریں گے اور شہوات نفسانی کی پیروی کریں گے وہ عنقریب ھلاکت میں پڑیں گے اس کے بعد کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا قرآن کو مؤمن منافق اور کافر تینوں پڑھتے ہیں ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ قرآن کو تین قسم کے لوگ پڑھتے ہیں مؤمن منافق فاجر بشیر نے کہا کہ میں نے ولید سے کہا ان تینوں کا کیا عمل ہے فرمایا کہ منافق تو اس کا انکار کرتا ہے فاجر اس کے ذریعے کھا جاتا ہے مؤمن اس پر ایمان لاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۳......ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب ایسے امراء ہوں گے جو ظلم کریں گے جھوٹ بولیں گے جوان کو لوگوں میں ڈھانپنے والے ڈھانپ لیں گے یا حاشیہ بردار جس نے ظلم پر ان کی مدد کی یا ان کی تصدیق کی ان کے جھوٹ کی نہ اس کا تعلق مجھ سے ہے نہ میرا تعلق اس سے ہے جو ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میرا تعلق اس سے ہے۔

رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۴......ابوالفضیل سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص کا بچہ پیدا ہوا آپ علیہ السلام نے اس کے لئے دعاء کی اور اس کی پیشانی کے بال پکڑ کے فرمایا اس کے ساتھ پھر پیشانی کو دبایا اور ان کے لئے برکت کی دعاء کی تو اس کی پیشانی پر ایک بال اُگ آیا گویا گھوڑے کی چوٹی ہے لڑکا جوان ہوا جب خوارج کا زمانہ آیا ان سے محبت کی تو بال اس کی پیشانی سے گر گیا اس کے والد نے اس کو پکڑ لیا اور قید کر دیا اس خوف سے کہیں خوارج کے ساتھ نہ مل جائے تو بتایا ہم اس کے پاس پہنچے اس کو نصیحت کی اس سے ہم نے کہا کیا تو نہیں دیکھ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت تمہاری پیشانی گر گئی ہم مسلسل اس کو نصیحت کرتے رہے یہاں تک اس نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بال اس کو لوٹا دیا، اس طرح اس نے توبہ کی اور اپنا عمل درست کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۶۰۵......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ کے خوارج سے قتال کرنے والوں میں پہلا شخص ہوں گے تو کسی بھاگنے والے کا تعاقب نہ کرنا اور کسی زخمی کو قتل نہ کرنا۔ (ابن عساکر وفیہ بختری ابن عدی نے کہا بختری نے

اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیس حدیثیں روایت کی ہیں اکثر منکر ہیں)

۳۱۶۰۶.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۷.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک قوم اسلام سے اس طرح نکل جائے گی جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے کچھ لوگوں کے سامنے وہ شکار ظاہر ہوا سب نے تیر پھینکا ان میں سے ایک نے اپنا تیر اس سے نکال لیا وہ تیر اس کے پاس آیا تو تو اس کو دیکھا کہ اس کے پھل میں خون وغیرہ کچھ لگا ہوا نہیں تھا پھر پر کو دیکھا اس میں بھی کچھ لگا ہوا نہیں تھا تو اس نے کہا کہ اگر میں ٹھیک پھینکا اس کے پر اور پچھلے حصہ میں کچھ خون کے اثرات ہوں گے اس کو دیکھا تو پر اور پچھلے حصہ پر کوئی اثر نہیں تھا فرمایا یہ اس طرح اسلام سے نکل جائیں گے۔

رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۸.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حروریہ کا ذکر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

خوارج کو قتل کرنے کا حکم ہے

۳۱۶۰۹.....عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور وہ قرآن پڑھیں جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب ان کی کوئی جماعت ظاہر ہوگی اس کو قتل کر دیا جائے گا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے دس سے زائد مرتبہ گنوایا کہ جب بھی نکلے گی قتل کر دیا جائے گا یہاں تک ان کے بقیہ لوگوں میں دجال ظاہر ہوگا۔ نعیم وابن جریر

۳۱۶۱۰.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت آیا جب آپ حنین کی غنیمت تقسیم فرما رہے تھے آ کر کہا اے محمد انصاف کریں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ارے تیرا ناس ہو اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا؟ یا فرمایا کہ میرے بعد تو کس کے پاس انصاف تلاش کرے گا؟ پھر ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی اس کی طرح وہ کتاب اللہ سے متعلق سوال کریں گے لیکن وہ خود کتاب اللہ کے دشمن ہوں گے کتاب کو پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا سر منڈے ہوئے ہوں گے جب وہ نکل آئیں تو ان کی گردن مار دو۔ رواہ ابن جریر

۳۱۶۱۱.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سات سو سونے اور چاندی کے ٹکڑے لائے گئے آپ صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرما رہے تھے تو ایک دیہاتی شخص آیا جو نیا نیا داخل اسلام ہوا تھا اس کو کوئی حصہ نہیں دیا تو اس نے کہا اے محمد (ﷺ) اللہ کی قسم کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انصاف کرنے کا حکم فرمایا لیکن میں آپ کو انصاف کرتے ہوئے نہیں دیکھ رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا ناس ہو میرے بعد کون انصاف کرے گا؟ جب وہ چلا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں اس جیسی ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے جب ان کی ایک نسل ختم ہوگی تو دوسری نسل ظاہر ہوگی حتیٰ کہ ان کے ما بقیہ لوگوں میں دجال ظاہر ہوگا دوسری روایت کے الفاظ میں ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا اگر وہ مل جائیں تو ان کو قتل کرو پھر دوبارہ مل جائیں تو دوبارہ قتل کرو ایک روایت میں ہے جب یہ قوم نکلے ان کو قتل کرو دوبارہ نکل آئیں تو دوبارہ قتل کرو۔

رواہ ابن جریر

۳۱۶۱۲.....مقسم بن ابی القاسم مولی عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے میں اور عبید بن کلاب لیثی نکلے یہاں تک عبداللہ بن عمرو بن عاص کی پاس پہنچے میں نے اس سے کہا کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت موجود تھے جب آپ علیہ السلام سے ذوالخویصرہ تمیمی نے حنین کے دن آپ سے بات کی تو انہوں نے بتایا ہاں ایک شخص بنی تمیم کا آیا جس کو ذوالخویصرہ کہا جاتا ہے وہ آ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا

آپ علیہ السلام لوگوں میں مال تقسیم فرمار ہے تھے اس نے کہا اے محمد آپ نے دیکھا جو کچھ آپ نے آج کام کیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں تم نے کیسے دیکھا؟ اس نے کہا میں نے آپ کو انصاف کرتے نہیں دیکھا تو آپ علیہ السلام ناراض ہوئے پھر فرمایا کہ تیرا ناس ہو اگر میرے پاس بھی انصاف نہ ہوتو کس کے پاس انصاف ہوگا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس کی گردن نہ اڑادوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس کی ایک جماعت ہوگی جو دین میں بہت تعمق سے کام لے گی یہاں تک اس سے ایسے نکل جائے گی جیسے تیر شکار سے وہ اس کے پھل کو دیکھے گا تو کوئی نشان نہیں پائے گا تیر میں اس کے پچھلے حصہ میں کچھ نہیں پائے گا وہ گوبر اور خون سے آگے نکل جائے گا۔

ابن جریر وابن نجار

۳۱۶۱۳..... شعبی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو غنیمت کا مال منگوایا جوان کے سامنے لاکر پھیلایا گیا پھر ایک شخص کا نام لیا اس کو اس میں سے دیا پھر ابوسفیان بن حرب کو بلایا اس کو بھی اس میں سے دیا پھر سعید بن حریث کو بلایا اس کو بھی اس میں سے دیا پھر قریش کی ایک جماعت کو بلایا ان کو بھی دیا ایک ایک شخص کو سونے کا ایک ایک ٹکڑا دے رہے تھے جس میں پچاس مثقال ستر مثقال یا اس جتنی مقدار سونا تھا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا آپ دیکھ رہے ہیں یہ ٹکڑے کس کس کو دے رہے ہیں پھر دوبارہ کھڑا ہوا اور اس طرح کی بات کی آپ علیہ السلام نے اس سے اعراض فرمایا پھر تیسری مرتبہ کھڑا ہوا اور کہا آپ فیصلہ کر رہے ہیں لیکن انصاف نہیں کر رہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تیرا ناس ہو اگر ایسا ہوا تو میرے بعد کوئی بھی انصاف نہیں کرے گا پھر آپ علیہ السلام نے صدیق اکبر کو بلایا کہ جا کر اس کو قتل کردیں وہ گئے لیکن وہ شخص نہیں ملا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کو قتل کردیتے تو یہ اس جماعت کا پہلا اور آخری شخص ہوتا۔ سعید بن یحیی الدمو ی فی مغازیہ

۳۱۶۱۴..... یحییٰ بن اسید سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک قوم کے پاس بھیجا جنہوں نے بغاوت کی تھی ان سے فرمایا اگر وہ آپ کے سامنے قرآن سے دلائل دے تو آپ جواب میں حدیث پیش کرنا۔ ابن ابی زمنین فی اصول اسنہ

۳۱۶۱۵..... عبیط بن شریط سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل النہر کے قتل سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ مقتولین کو الٹ کر دیکھو ہم نے الٹ کر دیکھا یہاں بالکل نیچے سے ایک شخص نکلا جو سیاہ تھا اس کے کاندھا پستان کی طرح تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا! اللہ اکبر واللہ نہ میں نے جھوٹ بولا نہ مجھے جھٹلایا گیا میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ مال غنیمت تقسیم فرمار ہے تھے تو یہ شخص آیا اور کہا اے محمد آپ نے انصاف نہیں کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تیری ماں تجھے روئے اگر میں انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اس کو قتل کردوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس کو قتل کرنے والا موجود ہے اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ خط

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تحمل

۳۱۶۱۶..... کثیر بن نمیر سے روایت ہے کہ ایک شخص کئی لوگوں کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کو گالیاں دے رہے ہیں بقیہ لوگ بھاگ گئے ان کو پکڑ کر لایا ہوں تو علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں ایسے شخص کو قتل کردوں جس نے مجھے قتل نہیں کیا: تو اس شخص نے کہا کہ آپ کو گالیاں دے رہے تھے تو فرمایا کہ اگر چاہو تو تم بھی گالی دیدو یا چھوڑ دو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۱۷..... عبداللہ بن حسن روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے حکمین سے کہا کہ تم کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرو اور پوری کتاب اللہ میرے لئے ہے اگر تم کتاب اللہ کے موافق فیصلہ نہیں کرو گے تو تم دونوں کا حکم ہونا ختم ہوجائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۱۸..... ابوالبختری سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور کہا لا حکم الا للہ پھر دوسرے نے کہا لا حکم الا للہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کہا لا حکم الا للہ۔

تمہیں معلوم نہیں یہ لوگ کیا کہتے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ امیر کوئی چیز نہیں ہے۔ (یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں) اے لوگو! تمہاری اصلاح

امیر کے موجود ہونے میں ہے نیک ہو یا فاجر لوگوں نے کہا نیک امیر تو ٹھیک ہے فاجر امیر کیسے ہوگا؟ فرمایا مؤمن عمل کرتا ہے اور فاجر کے لئے بھرتا ہے اللہ تعالیٰ اجل تک پہنچاتا ہے اور تمہارے راستہ کو پرامن بناتا ہے اور تمہارے لئے بازار قائم کرتا ہے اور تمہارے لئے مال غنیمت جمع کر کے لاتا ہے تمہارا دشمنوں سے لڑتا ہے اور تمہارے کمزور کو طاقتور سے انصاف فراہم کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۶۱۹..... عرفجہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شہر کا سامان لا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو جس چیز کو پہچانتا ہے لے لے۔ ابن ابی شیبة وبیہقی

۳۱۶۲۰..... (مسند علی) عبداللہ بن حارث بنی نصر ابن معاویہ کے ایک شخص سے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو خوارج کو گالی دیتے ہوئے سنا تو فرمایا خوارج کو گالی مت دیا کرو اگر وہ امام عادل یا جماعت مسلمین کی مخالفت کرے تو ان سے قتال کرو کیونکہ تمہیں اس پر اجر ملے گا! اگر وہ امام جائر۔ (ظالم) کی مخالفت کرے تو ان سے قتال مت کرو کیونکہ اس بارے میں ان سے گفتگو کی جاسکتی ہے۔

خشیش فی الاستقامة وابن جریر

۳۱۶۲۱..... (مسند علی) عبداللہ بن حارث بنی نصر بن معاویہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ خوارج کا تذکرہ ہوا لوگوں نے ان کو گالی دینی شروع کی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ امام ھدی کے خلاف بغاوت کریں تو ان کو گالیاں دو اور اگر امام ضلالہ۔ (گمراہ) کے خلاف بغاوت کرے تو ان کو گالی مت دو کیونکہ اس میں گفتگو کرنے کا حق ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۶۲۲..... معمر قتادہ سے روایت ہے کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں اختلاف اور تفرقہ ہوگا اور عنقریب ایک قوم کا ظہور ہوگا تم ان کو پسند کرو گے یا وہ خود اپنے کو پسند کریں گے وہ اللہ کی طرف دعوت دیں گے لیکن خود دین کی باتوں پر کچھ بھی عمل نہیں کریں گے جب وہ نکل آئیں ان سے قتال کرو جو خوارج سے قتال کرے گا وہ اللہ کا مقرب ہوگا ان کے مقابلہ میں انہوں نے پوچھا ان کی علامت کیا ہوگا فرمایا حلق اور تسمیت یعنی سروں کو منڈائیں گے اور خشوع وخضوع کا ظہار ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۱۶۲۳..... (مسند علی) ابی بحینہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم حروریہ کے ساتھ جنگ کر کے فارغ ہوئے کہ ان میں ایک شخص کا ہاتھ ناقص تھا اس کے بازو میں ہڈی نہیں تھی اس کے بازو میں ابھار ہے عورت کے پستان کی طرح اس پر چند بال ہیں مڑے ہوئے ساتھیوں نے تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس دن سے زیادہ پریشان کبھی نہیں دیکھا ساتھیوں نے کہا: اے امیر المؤمنین ایسا شخص تو ہمیں نہ مل سکا تو انہوں نے فرمایا تمہارا ناس ہو اس جگہ کا کیا نام ہے؟ لوگوں نے بتایا: نہروان تو فرمایا تم نے جھوٹ بولا وہ ضرور ان مقتولین میں موجود ہے پھر ہم نے مقتولین (جو اوپر نیچے تھے) کو پھیلایا لیکن وہ نہ ملا تو ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا اے امیر المؤمنین وہ ہمیں نہیں ملا تو انہوں نے پوچھا کہ اس جگہ کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا نہروان تو فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے سچ بولا ہے اور تم جھوٹے ہو وہ ضرور ان مقتولین میں موجود ہے اس کو تلاش کرو تو ہم نے اس کو نہر کے کنارے پر تلاش کیا تو وہ مل گیا اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے تو میں نے اس کے بازو کو دیکھا اس پر ابھار تھا جیسے عورت کا پستان ہوتا ہے اس پر لمبے موٹے موٹے بال تھے۔ خط

۳۱۶۲۴..... (ایضاً) حسن بن کثیر عجلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کو قتل کیا تو لوگوں کو خطبہ دیا اور اور فرمایا سن لو کہ صادق المصدوق ﷺ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ یہ قوم زبان سے حق کا اظہار کرے گی لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے سن لو ان کی علامت ذوالخداجہ ہے لوگوں نے تلاش کیا نہ ملا فرمایا دوبارہ تلاش کرو کیونکہ میں نے اللہ کی قسم نہ جھوٹ بولا نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا لوگ اس کو تلاش کرنے کے لئے دوبارہ گئے اس کو لایا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا گیا میں نے اس کی طرف دیکھا اس کے ہاتھ پر سیاہ بال تھے۔ خط

۳۱۶۲۵..... (ایضاً) ابوسلمان مرعش سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہروان سے مقابلہ کے لئے گئے میں بھی ان کے ساتھ گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے غلہ پیدا فرمایا اور انسان کو نطفہ سے باہر نکالا وہ خوارج تم میں سے دس افراد کو

قتل نہیں کرسکیں گے اوران میں سے دس زندہ نہیں بچیں گے جب لوگوں نے یہ تقریر سنی توان پر حملہ کردیا اوران کوقتل کردیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں ایک شخص ہے جس کا ہاتھ ناقص ہے اس کولایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے اس کودیکھا ہے تو ایک شخص نے کہا اے امیرالمؤمنین میں نے اس کودیکھا کہ اس طرح آیا تو فرمایا تم نے جھوٹ بولا تم نے اس کونہیں دیکھا بلکہ یہ خارجیوں کا امیر ہے جو جنات سے نکلا ہے۔یعقوب بن شیبۃ فی کتاب مسیر علی

۳۱۶۲۶ عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہروان کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھوڑے پر تھا جب ان سے فارغ ہوئے اوران کوقتل کیا تو نہ تو کسی نے گھوڑے سے الگ کیا نہ ہی کسی لاش کا ستر کھولا۔رواہ بیہقی

۳۱۶۲۷ (ایضاً)مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے اس آیت کے بارے میں پوچھا قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیاۃ الدنیا کیا اس سے مراد حروریہ خوارج ہیں؟فرمایا نہیں بلکہ یہ آیت تواہل کتاب یہود ونصاریٰ میں نازل ہوئی یہود نے رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کیا جب کہ نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا کہا کہ اس میں کھانے پینے کا سامان نہیں لیکن حروریہ اس آیت کا مصداق ہیں الذین ینقضون عھداللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ماامر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک ھم الخاسرون اورسعد رضی اللہ عنہ ان کوفاسقین کے نام سے یاد کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۲۸ (ایضاً)معصب بن سعد ہی سے روایت ہے کہ میرے والد سے خوارج کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ وہ ایک قوم ہے انہوں نے ٹیڑھاراستہ اختیار اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں کوٹیڑھا کردیا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۲۹ (ایضاً)ابوبرکۃ الصائدی سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ پستان والے کوقتل کیا تو سعد نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس وادی کے جن کوقتل کیا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۳۰ بکر بن فوارس سے روایت ہے کہ انہوں نے تذکرہ کیا پستان والے شخص کا جو اہل نہروان کے ساتھ تھا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ وادی کا شیطان ہے اس کو چلارہا ہے بجیلہ کا ایک شخص جس کو اشہب کہا جاتا ہے یا ابن اشہب یہ بدی کی علامت ہے ظالم قوم میں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

الرافضہ...... قبحھم اللہ

۳۱۶۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اورتمہاری جماعت جنت میں ہوں گے ایک قوم آئے گی ان کے لئے برالقب ہوگا جن کورافضہ کہا جاتا ہے جب تم ان سے ملوان کوقتل کروکیونکہ وہ مشرک ہیں۔(حلیۃ الاولیا اورابن جوزی نے واہیات میں نقل کیا اس کی سند میں محمد بن جحادہ ثقہ ہیں شعیت میں عالی ہیں ان سے شیخان نے روایت لی ہیں۔

۳۱۶۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری زمانہ میں ہر علی اورابی علی کوقتل کیا جائے گا اس طرح ہر حسن اورابوحسن کو یہ اس وقت ہوگا جب وہ میرے بارے میں ایسے ہی افراط میں مبتلاء ہوں گے جیسے نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کے بارے میں۔

۳۱۶۳۳ ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کومنبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میری وجہ سے دوشخص ہلاک ہوں گے ایک محبت میں غلوکرنے والا دوسرا بغض وعداوت میں غلوکرنے والا۔ابن منیع ورواتہ ثقات

۳۱۶۳۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد ایک قوم آئے گی ان کا برالقب ہوگا ان کورافضہ کہا جائے گا اگران سے ملاقات ہوجائے تو ان کوقتل کردو کیونکہ وہ مشرک ہیں میں نے کہا اے اللہ کے نبی ان کی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا تمہارے بارے میں ایسے افراط سے کام لیں گے جو تم میں نہیں،اورمیرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر لعن طعن کریں گے اوران کوگالیاں دیں گے۔

ابن ابی عاصم فی المسبتر وابن شاھین

خارجیوں کے خلاف جہاد کرنا

۳۱۶۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر آپ کو یہ بات خوش کرے کہ آپ اہل جنت میں سے ہوں تو ایک قوم ایسی ہوگی جو اپنے آپ کو آپ کی محبت کی طرف منسوب کرے گی قرآن پڑھیں جو ان کے سینے تک نہیں اترے گا ان کا برا لقب ہوگا ان کو رافضی کہا جائے گا اگر ان کا زمانہ پالو تو ان کے خلاف جہاد کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ ابن بشران والحاکم فی الکنی

۳۱۶۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی، کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلا دوں اگر وہ عمل کرو تو اہل جنت میں سے ہو جاؤ تم اہل جنت میں سے ہو۔ میرے بعد ایک قوم ظاہر ہوگی ان کو رافضی کہا جائے گا اگر ان کا زمانہ مل جائے تو ان کے ساتھ قتال کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے بعد ایسی اقوام ہوں گی جو ہماری محبت کا اظہار کریں گی لیکن ہم سے باغی ہوں گی ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں گے۔

خیثمه بن سلیمان الا طرابلسی فی فضائل الصحابة الا لکائی فیا لسنه

۳۱۶۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی ان کا برا لب ہوگا ان کو رافضی کہا جائے گا وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے ان کو قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ الالکائی فی السنه

۳۱۶۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی ان کو رافضی کہا جائے گا اسی نام سے پہچانا جائے گا ہماری جماعت کی طرف منسوب ہوں گی لیکن وہ ہماری جماعت سے نہیں ہوگی ان کی نشانی یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں گے جہاں کہیں ان کو پاؤ قتل کردو کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ الالکائی

۳۱۶۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اے اللہ لعنت فرما ہم سے بغض رکھنے میں غلو کرنے والے پر اور ہم سے محبت کرنے میں غلو کرنے والے پر۔ ابن ابی شیبة والعشاری فی فضائل الصدیق وابن ابی عاصم والالکائی فی السند

۳۱۶۴۰..... مدائنی روایت سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو دیکھا اپنے دروازے پر قنبر سے پوچھا یہ قنبر یہ کون لوگ ہیں عرض کیا یہ آپ کی جماعت کے لوگ ہیں۔ فرمایا کیا وجہ ہے کہ ان میں میری جماعت کی علامت نہیں ہے؟ پوچھا وہ کیا علامات ہیں فرمایا، بھوک۔ (روزہ) سے پیٹ مڑ جانا پیاس ہونٹ کا خشک ہو جانا۔ رونے سے آنکھوں کا چندھیا ہو جانا۔ احمد نبوری ابن عساکر

۳۱۶۴۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے اہل بیت کے بارے میں دو جماعتیں ہلاک ہوں گی ایک محبت میں غلو کرنے والی دوسری کھلا بہتان باندھنے والی۔ ابن ابی عاصم

۳۱۶۴۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قوم مجھ سے محبت کرے گی اور میری محبت ان کو جہنم میں داخل کرے گی ایک قوم مجھ سے بغض وعداوت ظاہر رہے گی وہ ان کو جہنم میں داخل کرے گی۔ ابن ابی عاصم وخشیش

۳۱۶۴۳..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتے ہیں یہاں تک وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو بھی گالیاں دیتے ہیں تو فرمایا کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو ان بزرگوں کا عمل تو منقطع ہو گیا تو اللہ کو منظور ہوا کہ اجر منقطع نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۴۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری وجہ سے دو قومیں ہلاک ہوں گی محبت میں افراط سے کام لینے والا اور عداوت میں افراط سے کام لینے والا۔ ابن ابی عاصم وخشیش والاصبهانی فی الحجة

واقعة الجمل

جنگ جمل کا واقعہ

(مسند الصدیق) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں نے ایک گائے دیکھی ہے جو میرے گرد ذبح ہو رہی تھی تو فرمایا اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہارے گرد ایک جماعت قتل ہوگی۔

ابن ابی شیبة ابونعیم بن حماد فی الفتن وابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

۳۱۶۴۵ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ثور بن مجزاۃ سے روایت ہے کہ میں جمل کے دن طلحہ بن عبید اللہ کے پاس سے گذرا وہ زخمی تھے اور زندگی کی تھوڑی رمق باقی تھی میں ان کے قریب کھڑا ہو گیا انہوں نے سر اٹھایا اور کہا میں ایک شخص کا چہرہ دیکھ رہا ہوں گویا چاند ہے آپ کا تعلق کہاں سے ہے میں نے کہا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہوں فرمایا ہاتھ بڑھائیے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں میں نے ہاتھ پھیلایا انہوں نے بیعت کی اور ان کی جان نکل گئی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو طلحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ سنایا تو فرمایا "اللہ اکبر" اللہ اکبر" اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ طلحہ کو جنت میں داخلہ سے انکار فرمادیں گے مگر اس حال میں کہ میری بیعت ان کی گردن میں ہوگی۔ (مستدرک ابن حجر نے اطراف میں فرمایا اس کی سند ضعیف ہے)

۳۱۶۴۷ قیس بن عباع سے روایت ہے کہ میں اور اشتر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ہم نے کہا کہ کیا آپ ﷺ نے آپ کو کوئی ایسی بات بتلائی ہے جو عام لوگوں کو نہ بتلائی ہو فرمایا نہیں مگر جو میری اس کتاب میں ہے ایک کتاب نکالی تلوار کے نیام سے تو اس میں مذکور تھا مسلمانوں کے خون کا بدلہ لیا جائے گا وہ دوسری اقوام کے مقابلہ میں ایک ہاتھ کی طرح ہیں ان کے ادنیٰ درجہ کے آدمی کی ذمہ داری پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی کسی مؤمن کو کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا اور معاہد کا عہد برقرار ہوتے ہوئے اس کو قتل نہیں کیا جائے گا جس نے کوئی نئی بات نکالی اس کی ذمہ داری اس پر ہے جس نے بدعت کی ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ان سے نہ تاوان قبول کیا جائے گا نہ فدیہ۔ ابو داؤد، نسائی ابویعلی وابن جریر البیهقی

۳۱۶۴۸ (ایضاً) قیس بن عبادۃ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہاں تک چل کر آئے کیا آپ ﷺ نے آپ سے کوئی خاص عہد کیا تھا یا اپنی رائے سے آئے۔ ابو داؤد ابن سنیع عم دور فی ضیاء مقدسی

۳۱۶۴۹ علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منبر پر تھے ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا اے امیر المؤمنین آپ نے تو لوگوں کو ایسے حسن سمجھ لیا جسے لوگ اپنے اونٹ کو حلال کرتے ہیں کیا رسول اللہ ﷺ کا عہد تھا یا کوئی بات آپ نے دیکھی؟ واللہ نہ میں نے جھوٹ بولا نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا نہ گمراہ ہوا نہ میرے ذریعہ گمراہ کیا گیا بلکہ رسول اللہ ﷺ کا عہد ہے جو مجھ سے فرمایا وہ نا کام ہوا جس نے بہتان باندھا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد لیا کہ ہر اس شخص سے قتال کروں جو عہد توڑنے والا ہے ظلم کرنے والا ہے اور دین سے بغاوت کرنے والا ہے۔ البزار وابویعلی

۳۱۶۵۰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ طلحہ بن عبید اللہ اور ان کے ساتھیوں کے معاملہ میں بصرہ آئے تو عبد اللہ بن کواور ابن عباد کھڑے ہوئے اور کہا اے امیر المؤمنین ہمیں بتائیں آپ کا یہ سفر کیسا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس کی وصیت کی تھی آپ علیہ السلام نے کوئی عہد لیا تھا؟ یا آپ کی یہ رائے ٹھہری جب آپ نے امت کے انتشار و اختلاف کو دیکھا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ علیہ السلام سے جھوٹ نہیں بول سکتا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ پر نہ اچانک موت طاری ہوئی نہ ہی آپ شہید کئے گئے آپ کچھ عرصہ بیمار رہے مؤذن نماز کے لئے اذان کہتے آپ فرماتے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھے مجھے چھوڑ دیا۔ (یعنی نماز کا حکم

نہیں دیا) حالانکہ وہ میرے حالات سے واقف تھے اگر مجھے حکم دیتے میں اس کو پورا کرتا یہاں ازواج مطہرات میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ کھڑا ہوں گے لوگوں کو قرأت کی آواز نہیں سنا سکیں گے اگر آپ علیہ السلام عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں وہ نماز پڑھ دیں تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ تم تو (حیلہ سازی) میں صواحب یوسف علیہ السلام معلوم ہوتی ہو جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو مسلمانوں نے اپنے معاملہ پر غور کیا تو رسول اللہ ﷺ نے جن کو دینی امور کا ذمہ دار بنایا تو یہ دیکھ کر لوگوں نے ان کو دنیاوی امور کا بھی ذمہ دار بنا دیا مسلمانوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی میں نے بھی بیعت کی جب وہ مجھے جہاد کے لئے بھیجتے جہاد کرتا جب وہ کچھ دیتے ہیں لے لیتا میں ان کے سامنے اقامت حدود اللہ کے لیے ایک لاٹھی کی طرح تھا اگر خلافت کوئی ھبہ کرنے کی چیز ہوتی تو اپنی اولاد کو دیدیتے اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ خاندان قریش میں سے ایک شخص کو امت کا معاملہ سپرد کر دیں، لہٰذا اس معاملہ میں کوئی خرابی پیدا ہوگی تو اس کا ذمہ دار حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے انہوں نے ہم میں سے چھ آدمیوں کا چناؤ کیا ان میں سے ایک میں بھی ہوں تاکہ ہم غور فکر کر کے خلافت کے لئے ایک شخص کا انتخاب کرلیں جب ہمارا اجتماع ہوا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جلدی سے اپنا حق ہمارے سپرد کر دیا اور ہم سے عہد لیا کہ ہم پانچ میں سے ایک شخص کو خلیفہ منتخب کرلیا جائے ہم نے ان سے عہد کرلیا انہوں نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کرلی اس وقت جب میں نے اپنے معاملہ پر غور کیا تو دیکھا میرا عہد بیعت پر مقدم ہے میں نے بھی بیعت کرلی اب میں جہاد میں جاتا ہوں جب وہ مجھے جہاد کے لئے بھیجتے ہیں اور جو کچھ وہ مجھے دیتے ہیں اس کو لے لیتا ہوں اب اقامت حدود کے سلسلہ میں میں ان کے لئے ایک لاٹھی بن گیا جب حضرت عثمان قتل ہوئے تھے تو میں نے اپنے معاملہ پر غور کیا تو میں نے دیکھا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی اتباع واطاعت کا جو عہد میری گردن پر تھا وہ ختم ہوگیا اور حضرت عثمان سے جو عہد کیا تھا وہ میں نے پورا کیا اب میں مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں نہ کسی کا میرے اوپر کوئی دعویٰ ہے نہ مطالبہ اب اس میں کود پڑے ایک ایسا شخص جو میرے برابر کا نہیں یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ نہ ان کی قرابت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میری طرح ہے نہ ہی علم میں میرے برابر ہیں نہ میری طرح سابق فی الاسلام ہیں لہٰذا خلافت کا ان سے میں زیادہ حقدار ہوں دونوں نے کہا آپ نے سچ بولا پھر ہم نے کہا ہمیں ان دونوں کے ساتھ قتال کے متعلق بتلائیں یعنی طلحہ اور زبیر کے ساتھ جو آپ کے ساتھی ہیں ہجرت کرنے میں اور بیعت رضوان میں اور مشورہ میں تو انہوں نے فرمایا ان دونوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی مدینہ منورہ میں اور بصرہ میں آ کر میری مخالفت شروع کردی اگر کسی شخص نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر کے ان کی مخالفت کی ہم نے ان سے قتال کیا اگر کسی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر کے ان کی مخالفت کی ہم نے اس سے قتال کیا۔ ابن راھویہ وصحیح

۳۱۶۵۱..... قتادہ سے روایت جب جنگ جمل کے دن زبیر رضی اللہ عنہ واپس ہوگئے اور یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا اگر ابن صفیہ جانتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں تو واپس نہ جاتے یہ اس وجہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے دونوں سے ملاقات کی بنوساعدہ میں فرمایا اے زبیر کیا تم علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہو تو عرض کیا مجھے ان سے محبت کرنے میں کیا چیز مانع ہے پھر فرمایا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم ان سے قتال کرو گے اس حال میں کہ تم ظالم ہوں گے راوی کہتے ہیں کہ وہ یہی سمجھتے تھے ان کے واپس ہونے کی وجہ یہی ہے۔ بیھقی فی الدلائل

۳۱۶۵۲..... ابوالاسود دولی سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی قتال کی صف میں طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کے قریب ہوئے اور دونوں طرف کی صفیں قریب ہوئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر نکلے آواز دی کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو میرے سامنے بلاؤ ان کو بلایا گیا تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے زبیر میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں وہ دن یاد ہے کہ ہم دونوں ایک جگہ پر تھے رسول اللہ ﷺ کا وہاں سے گذر ہوا آپ علیہ السلام نے پوچھا اے زبیر کیا تم علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہو تو تم نے کہا تھا کیا میں اپنے خالہ زاد پھوپھی زاد سے محبت نہ کروں جو میرے دین پر بھی ہیں؟ پھر ارشاد فرمایا اے علی! کیا تم ان سے محبت کرتے ہو تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا میں اپنے پھوپی زاد بھائی اور مسلمان بھائی سے محبت نہ کروں؟ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا اے زبیر تم ان سے قتال کرو گے اس حال میں کہ تم ظالم ہوگے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں؟ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سننے کے بعد بھول گیا تھا ابھی مجھے یاد آ گیا اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ قتال نہیں کرونگا زبیر رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے تو ان کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں کیا ہوا؟ تو کہا

مجھے علی رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث یاد دلائی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی میں نے یہ حدیث سنی تھی کہ تم علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرو گے اس حال میں اس لڑائی میں تم ظالم ہو گے بیٹے کہا آپ قتال کے لئے تو نہیں آئے لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے آئے ہیں اللہ تعالیٰ اس معاملہ کی اصلاح فرمائیں گے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو اللہ کی قسم اٹھا چکا ہوں علی رضی اللہ عنہ سے قتال نہیں کروں گا تو بیٹے نے کہا آپ اپنے غلام کو آزاد چھوڑ دیں اور رک جائیں یہاں تک اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان صلح فرمادے غلام کو آزاد کر دیا اور ایک طرف ٹھہر گئے جب لوگوں میں اختلاف شروع ہو گیا اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے۔ بیھقی فی الدلائل ابن عساکر

۳۱۶۵۳ ولید بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن جرموز نے زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے پاس زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار بھی تھی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تلوار ہے جس کے ذریعہ ایک عرصہ تک رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور سے غم کو دور کیا گیا لیکن ہر پہلو کو گرنا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۵۴ ... ابونضرہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس زبیر رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو فرمایا اے اعرابی مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا میں ان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے قاتل جہنم میں ہوگا اے اعرابی اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالے۔

ابن عساکر ورجالہ ثقات ولہ طرق عن علی رضی اللہ عنہ

قاتلِ زبیر رضی اللہ عنہ سے اعراض کرنا

۳۱۶۵۵ مسلم بن نذیر سے روایت ہے کہ ابن جرموز علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دینے میں تاخیر کی تو اس نے کہا میں زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل ہوں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم ابن صفیہ کو قتل کر کے فخر کرتے ہو اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالو ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے حواری تھے۔ ابن ابی خیثمہ ابن عساکر

۳۱۶۵۶ زراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن جرموز قاتل زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابن صفیہ کا قاتل ضرور جہنم میں داخل ہو گا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کا حواری ہے اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ طبرانی ابن ابی شیبۃ شاشی ابویعلی ابن جریر وصححہ

۳۱۶۵۷ حسن بن علی بن حسن بن حسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ عمرو بن جرموز زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار لے کر علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار لے کر اس کی طرف دیکھا پھر فرمایا اللہ کی قسم اس تلوار کے مالک نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ سے بارہا غم کو دور فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۵۸ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں کامیاب ہوئے تو گھر میں داخل ہوئے ان کے ساتھ چند لوگ بھی تھے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ اس فتنہ کا قائد جنت میں داخل ہو گا اور پیروکار جہنم میں احنف بن قیس نے پوچھا اے امیر المؤمنین وہ کون ہے؟ فرمایا زبیر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۵۹ ... نذیر ضبی روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو بلایا جب کہ وہ دونوں صفوں کے درمیان میں تھے فرمایا آپ کو امن ہے آپ میرے پاس آئیں میں آپ سے گفتگو کرتا ہوں تو وہ آ گئے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے محمد ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے کیا ایک مرتبہ ایسا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نکلے میں اور آپ ان کے ساتھ تھے آپ علیہ السلام نے آپ کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا تھا گویا کہ اے زبیر کیا آپ ان کے ساتھ قتال کریں گے؟ تو زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد آ گیا یہ کہہ کر جنگ سے واپس ہو گئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۶۶۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں

کہ آپ کو یاد ہے کہ ہم دونوں ثقیفہ بنی فلاں میں تھے ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے تھے رسول اللہ ﷺ کا گذر ہوا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا گویا تم زبیر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہو میں نے کہا تھا مجھے محبت سے کیا چیز مانع ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تم سے قتال کرے گا اس حال میں کہ وہ ظالم ہوگا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے یاد آ گیا مجھے وہ بات یاد دلائی جس کو میں بھول گیا تھا پیٹھ پھر کر واپس ہو گئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۶۶۱..... محمد بن عبید اللہ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جنگ جمل کے دن قتال کے لئے آیا اور کہا مجھے طلحہ سے قتال کی اجازت دیدیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس کو جہنم کی خوشخبری سنادو۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۶۲..... رفاعہ بن صبی اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کی ساتھ جنگ جمل میں تھا انہوں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کریں وہ ملاقات کے لئے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئی سنا ہے جس کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے اے اللہ اس کو اپنا دوست بنالے جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست بنائے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھے تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں سنا تھا تو فرمایا پھر مجھ سے کیوں قتال کرتے ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۶۶۳..... سیف بن عمر بدر بن خلیل سے وہ علی بن ربیعہ والبی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ ان کی وہ تلوار جس کو حراب کہا جاتا ہے خبر دی ان کے ساتھ براتاؤ کرنے کے بارے میں اور یہ کہ میں نے ان کو برچھی ماری وہ اچٹ گئی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ طلحہ پر وار کرنے کی اور تلوار اس سے اچٹ جانے کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انھا مامورۃ اس نے فساد پھیلایا اگرچہ تلوار اس سے اچٹ گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۶۴..... ابراہیم سے روایت ہے کہ بشر بن جر موز علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پاس آیا تو علی رضی اللہ عنہ تو بے رخی سے پیش آئے تو ابن جرموز نے کہا کیا ایک آزمائش والے سے یہی برتاؤ کیا جاتا ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرے منہ میں پتھر پڑیں مجھے تو اللہ کی ذات سے امید ہے کہ میں اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ونزعنا مافی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔ ہم ان کے دلوں سے حسد کو نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بن کر مسہریوں میں آپس میں آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ اللالکائی

۳۱۶۶۵..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ تمہاری ماں کا کیا حال ہے اس نے کہا انتقال کر گئی تو انہوں نے عنقریب تم ان سے قتال کرو گے اس آدمی کو تعجب ہوا اس بات سے یہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نکل آئیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۶۶..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں یہ بتاؤں کہ تم اپنی ماں سے قتال کرو گے تو کیا تم لوگ میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے پوچھا کیا یہ حق اور سچ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا حق ہے۔ نعیم. ابن عساکر

۳۱۶۶۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے پوچھا کہ تم میں سے صاحب جمل کون ہے؟ اس کے گرد بہت سے لوگ قتل ہوں گے وہ قتل کے قریب ہو کہ نجات پا جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۶۸..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جس کو کلاب حواب میں بھونکیں گے؟ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بنی عامر کے بعض چشموں پر گذر ہوا رات کے وقت تو کتے ان پر بھونکے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس جگہ کے متعلق دریافت فرمایا تو ان سے کہا گیا کہ یہ چشمہ حواب ہے تو وہاں رک گئیں اور فرمایا کہ میرے خیال میں واپس جانا بہتر ہے کیونکہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تم میں سے ایک کا کیا حال ہوگا جس پر کلاب حواب بھونکیں گے تو ان سے کہا گیا اے ام المؤمنین آپ تو لوگوں کے درمیان صلح کے لئے جارہی ہیں۔ ابن ابی شیبۃ ونعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۶۶۹..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار جنگوں میں دونوں طرف کے مقتولین جنت میں ہوں

گے۔(۱) جنگ جمل (۲)صفین (۳) حرۃ اور آپ رضی اللہ عنہ چوتھی کو چھپاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱٦٧۰......عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب شخص کون تھا فرمایا علی رضی اللہ عنہ پھر آپ کا ان کے خلاف خروج کرنے کا کیا سبب تھا انہوں نے فرمایا آپ کے والد صاحب کا آپ کی والدہ سے نکاح کا کیا سبب تھا؟ عرض کیا اللہ کی تقدیر سے ایسا ہوا تو فرمایا وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہوا

۳۱٦٧۱......طاؤس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جس پر کتا بھونکے گا اس اس جگہ پر تم اس سے بچو اے حمیرا۔ نعیم بن حماد فی الفتن وسندہ صحیح

جنگ جمل کے دن اعلان

۳۱٦٧۲......جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن علی رضی اللہ عنہ کی حکم سے منادی نے آواز لگائی کہ نہ بھاگنے والے کا تعاقب کیا جائے نہ کسی زخمی کو قتل کیا جائے نہ کسی قیدی کو قتل کیا جائے جو اپنا دروازہ بند کرے اس کے لئے امن ہے جو اپنا اسلحہ پھینک دے اس کے لئے بھی امن ہے ان کے سامان میں سے کسی چیز کو مال غنیمت نہیں بنایا گیا۔ ابن ابی شیبة بیهقی

۳۱٦٧۳......ابی البختری سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل کے شرکاء کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ مشرک تھے؟ تو فرمایا وہ تو شرک سے بھاگنے والے تھے پوچھا گیا منافقین تھے؟ فرمایا کہ منافقین کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں پوچھا گیا پھر وہ کون ہیں فرمایا ہمارے ہی مسلمان بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی۔ ابن ابی شیبة بیهقی

۳۱٦٧۴......ام راشد سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے ہاتھ نے تو بیعت کی لیکن دل بیعت نہیں کرتا میں نے علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا جس نے بیعت توڑی اس نے اپنا نقصان کیا اور جس نے اللہ کے اس عہد کو پورا کیا جو اس نے کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر عظیم عطاء فرمائیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱٦٧۵......عبد خیر علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہ کسی بھاگنے والے کا تعاقب کرو تو کسی زخمی پر حملہ کرو جس نے اسلحہ پھینکا اس کو امن حاصل ہو گیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱٦٧٦......ابو البختری روایت کرتے ہیں کہ جب جنگ جمل والے شکست کھا گئے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو غلام معسکر سے باہر ہو اس کو نہ پکڑا جائے جو جانور اور اسلحہ ملے وہ تمہارا ہے ام ولد بھی تمہاری نہیں اور میراث شرعی اصول کے مطابق تقسیم ہوگی جس عورت کا شوہر قتل ہوا ہو وہ چار ماہ دس دن عدت گذارے پوچھا گیا اے امیر المؤمنین اس لشکر کا خون اور عورتیں حلال نہیں ہیں؟ تو فرمایا اہل قبلہ کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے تو سپاہیوں نے مخاصمت شروع کی تو فرمایا اپنا حصہ لو اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں قرعہ اندازی کر و وہی اس جنگ کی رئیس اور قائد ہیں وہ جدا ہو گئے اور کہا استغفر اللہ علی رضی اللہ عنہ ان پر غالب آئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱٦٧٧......ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو شکست دی تو نداء کروادی کہ کسی سامنے آنے والے یا پیٹھ پھیر کر جانے والے کو قتل نہ کیا جائے نہ کسی کا۔ (بند) دروازہ کھولا جائے نہ کسی عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا جائے نہ کسی کے مال کو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱٦٧٨......(مسند علی رضی اللہ عنہ) قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جنگ جمل کے دن علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو عرض کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کوئی مخصوص عہد کیا ہے؟ فرمایا نہیں مگر یہ پھر اپنے نیام سے ایک تلوار اور صحیفہ نکالا اس میں لکھا ہوا تھا کہ مسلمانوں کا خون آپس میں برابر ہیں اور ان کے ادنیٰ درجہ کے شخص کے عہد کو پورا کیا جائے گا وہ دوسروں پر ایک ہاتھ کی طرح ہیں کسی مؤمن کو کافر کے بدلہ میں قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی معاہد کو عہد کے دوران قتل کیا جائے گا۔ ابن جریر، بیهقی

۳۱۶۷۹..... (مسند علی) داؤد روایت کرتے ہیں کہ عمران بن طلحہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے مل گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس جاؤ کیونکہ وہ تمہارا مال تمہیں واپس کریں گے تو عمران واپس آیا اور کوفہ پہنچے اور علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا مرحبا اے بھتیجے میں نے تمہارے مال پر قبضہ کھانے کے لئے نہیں کیا بلکہ مجھے اس پر احمق لوگوں کے قبضہ کا خطرہ ہوا تھا تم اپنے بچا قرظہ بن کعب ابن عمیرہ کے پاس جاؤ ان سے کہو کہ تمہاری زمین سے جو کچھ غلہ حاصل ہوا ہو وہ تمہیں واپس کردیں مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ میں اور وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جنکے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا پھر یہ آیت تلاوت کی'' ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین ''تو حارث اعور نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہ ہوگا اللہ بڑے انصاف والے ہیں ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہمیں اوران کو جنت میں جمع فرمائیں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر کس کو جمع فرمائیں گے مجھے اور تیرے باپ کو۔

ابن عساکر ورواہ البیھقی عن ابی حیبہ مولی طلحہ

۳۱۶۸۰..... (ایضاً) عمرو بن خالد بن غلاب سے روایت ہے کہ میں کوفہ آیا جنگ جمل کے واقعہ کے ساتھ میں نے کوفہ میں ایک قوم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ امیر المؤمنین ہم میں ان لوگوں کی عورتوں کو تقسیم فرمائیں گے میں احنف کے پاس آیا اور ان سے ذکر کیا کہ میں نے لوگوں سے اس اس طرح کی باتیں سنی ہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ امیر المؤمنین کو اس کی اطلاع کریں ہم علی بن ابی طالب کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھتیجے نے اس طرح خبر دی ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ اے احنف پھر پوچھا کس نے بات کی؟ تو کہا عمرو بن خالد نے پوچھا ابن غلاب؟ کہا ہاں تو فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کے والد کو رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں دیکھا آپ علیہ السلام نے فتنے کا ذکر فرمایا تو فرمایا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ مجھے فتنوں سے بچائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا'' اللھم اکفہ الفتن ماظھر منھا وما بطن ''اس کے متعلق یہ اشعار ہیں:

کفی فتن الدنیا بدعوۃ احمد
ففاز بھانی الناس من نالہ خر
ظواھر ھا جمعا وباطنھا معا
فصح لہ فی امرہ السر والجھر
رواہ علی المرتضیٰ عن محمد
ففی مثل ھذا قد یطیب بہ النشر

ابو نعیم وقال: ھذالحدیث عزیز

۳۱۶۸۱..... (ایضاً) یحییٰ بن سعید اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن جب ہم جنگ کے لئے تیار ہوگئے جب ہم نے صف بندی کرلی تو علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں نداء دی کہ کوئی تیر اندازی نہ کرے کوئی نیزہ بازی نہ کرے نہ تلوار چلائے اور قوم کے ساتھ ابتداء بالقتال نہ کرے بلکہ ان کے ساتھ نرم گفتگو کیجائے کیونکہ یہ مقام ایسا ہے جو اس میں کامیاب ہوا اور وہ قیامت کے دن کامیاب ہوگا ہم جنگ سے رکے رہے یہاں تک دن چڑھ گیا اور قوم نے یکبارگی آواز لگائی کہ یا ثارات عثمان یعنی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ تو علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن حنفیہ کو پکار کر پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو بتایا یا ثارات عثمان رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں تو علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا۔

اللھم کب الیوم قتلۃ عثمان لوجوھھم۔

اے اللہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین کو آج ہی اوندھے منہ گرادے۔ رواہ بیھقی

جنگ جمل میں مصالحت کی کوشش

۳۱۶۸۲ ۔۔ (ایضا) محمد بن عمر بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں قتال شروع کرنے سے پہلے تین مرتبہ صلح کے لئے مخالفین کو دعوت دی یہاں تک تیسرے دن حضرت حسن حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہم میں زخمی زیادہ ہو گئے تو فرمایا بھتیجے اللہ کی قسم میں تو مخالفین کی ہر حرکت سے واقف ہوں اور فرمایا مجھے پانی بھر کر دو ان کو پانی دیا گیا انہوں نے وضوء کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی اور اپنے لشکر کو ھدایت کی کہ اگر تم غالب آ ؤ مخالفین کے کسی بھاگنے والے کا تعاقب نہ کرنا کسی زخمی کو قتل نہ کرنا جو برتن لڑائی کے میدان میں لے آئے ان پر تو قبضہ کرلو اور جو اس کے علاوہ ہیں وہ ورثہ کے ہیں۔ (بیہقی نے روایت کی اور کہا یہ روایت منقطع ہے)

۳۱۶۸۳ ۔۔۔ ابو بشر شیبانی سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے واقعہ میں جب بصرہ میں جمع ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کون ہے جو قرآن اٹھا کر مخالفین سے پوچھے کہ تم کس چیز کا انتقام چاہتے ہو؟ تم ہمارا اور اپنا خون بہاؤ گے تو ایک شخص نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میں اس کام کے لئے تیار ہوں تو فرمایا تم تو قتل کر دیئے جاؤ گے عرض کیا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں تو فرمایا قرآن کریم ہاتھ میں لو لے کر گئے مخالفین نے ان کو قتل کر دیا پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل صبح کون جائے گا جیسے گذشتہ روز اعلان فرمایا تو آج میں ایک شخص نے عرض کیا میں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم تو قتل کر دیئے جاؤ گے جیسے تمہارے ساتھی قتل کر دیئے گئے تو عرض کیا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے گیا اسے قتل کر دیا گیا پھر ایک اور نے کہا روانہ ایک تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (حجت تمام ہو چکی ہے) اب تمہارے لئے قتال حلال ہو گیا اب دونوں طرف کے لوگ میدان میں نکل آئے تخت لڑائی کی ان کو واپس کر دیا جو کچھ میدان میں تھا حتی کہ دیگچی بھی۔ رواہ بیہقی

۳۱۶۸۴ (ایضا) حمید بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے عمار بن یاسر سے سنا کہ علی رضی اللہ عنہ سے (مخالفین کے) بچوں کو قید کرنے کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا ان کے کسی فرد کو قید نہیں کیا جائے گا ہم تو اسی سے قتال کرتے ہیں جو ہم سے قتال کرے تو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر آپ اس کے علاوہ کوئی اور جواب دیتے تو میں آپ کی مخالفت کرتا۔ رواہ بیہقی

۳۱۶۸۵ ۔۔ شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل اور جنگ نہروان میں علی رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو قیدی نہیں بنایا۔

رواہ بیہقی

۳۱۶۸۶ (ایضا) محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا کہ ہم ان پر احسان کرتے ہیں اشہد ان لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے کی وجہ سے ہم ان کے بیٹوں کو ان کی آباء کے وارث قرار دیتے ہیں۔ رواہ بیہقی

۳۱۶۸۷ (ایضا) عبد خیر سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے اہل جمل کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ہمارے بھائی ہیں انہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی، انہوں نے ہم سے قتال کیا اس لئے ہم نے ان سے قتال کیا انہوں نے رجوع کر لیا بغاوت چھوڑی ہم نے قبول کیا۔

رواہ بیہقی

زبیر اور علی رضی اللہ عنہما کی گفتگو

۳۱۶۸۸ ابن جریر مازنی سے روایت ہے کہ میں علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب دونوں نے موافقت کی علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا اے زبیر میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرو گے اس حال میں کہ تم ظالم ہو گے؟ تو کہا ہاں مجھے اس وقت اس مقام سے یہ حدیث یاد نہیں آئی (یہ کہہ کر) واپس لوٹ گئے۔

ابو یعلی عقیلی بیہقی فی الدلائل ابن عساکر

۳۱۶۸۹ ... اسود بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل کے دن دیکھا اور ان کو آواز دی علی رضی اللہ عنہ نے اے ابوعبداللہ! تو وہ متوجہ ہوئے یہاں تک دونوں کے جانوروں کے کندھے مل گئے تو علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تمہیں وہ دن یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب میں تم سے سرگوشی کررہا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ان سے سرگوشی کررہے ہیں ایک دن یہ تم سے قتال کرے گا وہ تمہارے حق میں ظالم ہوگا (یہ سن کر) زبیر رضی اللہ عنہ نے جانور کے چہرے پر ہاتھ مارکر رخ پھیر دیا اور روانہ ہوگئے۔ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۳۱۶۹۰ ... عبدالسلام جب کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنہائی اختیار کی اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں سقیفۂ بنی ساعدہ میں ایک مرتبہ آپ میرے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کو کیا یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرو گے اس حال میں کہ تم ظالم ہوگے پھر تمہارے خلاف مدد کی جائے گی؟ کہا ہاں میں نے یہ بات سنی ہے یقیناً میں آپ سے قتال نہیں کروں گا۔ (ابن ابی شیبۃ وابن منیع عقیلی نے روایت کی اور کہا یہ متن کسی ایسی روایت سے مروی نہیں جو ثابت ہو)۔

۳۱۶۹۱ ... حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل کے دن دیکھا کہ وہ مجھ سے چمٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے اے حسن! کاش میں اس سے بیس سال قبل انتقال کرجاتا۔ ابن ابی شیبہ مسدد والحارث ابن عساکر

۳۱۶۹۲ ... (مسند الزبیر) ابوکنانہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم ایسے دن سے بہت ڈرتے تھے۔ ابن عساکر

ذیل واقعۃ الجمل

۳۱۶۹۳ ... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم بنی اسرائیل کی نقش قدم پر چلو گے ان میں جو باتیں پیش آئیں تم میں بھی پیش آئیں گی ایک شخص نے پوچھا تو کیا ہم میں بندر اور خنزیر بھی ہوں گے؟ فرمایا تمہیں اس سے کون سی بات بری کررہی ہے تیری ماں مرے، لوگوں نے کہا اے ابوعبداللہ ہمیں حدیث سنایئے۔

تو فرمایا اگر میں نے حدیث سنائی تو تم تین فرقوں میں منقسم ہو جاؤ گے ایک فرقہ جو مجھ سے قتال کرے گا ایک فرقہ جو میری مدد نہیں کرے گا ایک فرقہ جو میری تکذیب کرے گا میں حدیث بتایا کرتا ہوں لیکن اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت نہیں کرتا ہوں تو بتاؤ اگر میں نے حدیث بیان کروں کہ تم اپنی کتاب (قرآن کریم) کو لے کر جلا دو گے اور کوڑے میں ڈال دو گے کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے کہا سبحان اللہ یا ایسا ہونے کا ہے بتاؤ اگر میں حدیث بیان کروں کہ تم کعبۃ اللہ کو توڑ دو گے کیا تم میری تصدیق کروں گے؟ لوگوں نے کہا سبحان اللہ یہ ایسا نہیں ہوگا؟ بتاؤ میں حدیث بیان کردی کہ تمہاری ماں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ نکلے گی اور تم سے قتال کرے گی کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے کہا سبحان اللہ کیا ایسا ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

واقعہ صفین

۳۱۶۹۴ ... عبدالملک بن حمید سے روایت ہے کہ ہم عبدالمالک بن صالح کے ساتھ دمشق میں تھے تو دمشق کے دیوان میں ایک خط ملا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

عبداللہ بن عباس کی طرف سے معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سلام علیک میں آپ کے لئے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی

معبود نہیں اللہ ہمیں اور آپ کو تقویٰ کی دولت نصیب فرمائے حمد وصلوٰۃ کے بعد آپ کا خط موصول ہوا میں نے اس کے متعلق خبر ہی سنی آپ نے ہماری آپس کی محبت کا ذکر کیا اللہ کی قسم آپ میرے دل میں انتہائی محبوب اور مخلص ہیں میں آپس کی دوستی کی رعایت رکھنے والا ہوں اس کی صلاح کا محافظ ہوں لاقوۃ الا باللہ امابعد: آپ قریش کے انتہائی ہوشیار اور عقلمند بردبار اچھے اخلاق والے شخص ہیں آپ سے ایسی رائے صادر ہونی چاہئے جس میں آپ کے نفس کی رعایت ہو اور آپ کے دین کا بچاؤ ہو اسلام اور اہل اسلام پر شفقت ہو یہ آپ کے لئے بہتر ہے اور دنیا و آخرت میں آپ کے حصہ کو بڑھائے گی اور میں نے یہ بات سنی ہے کہ آپ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شان کا تذکرہ کرتے ہیں جان لیں آپ کا ان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے لوگوں کو ابھارنا امت کے انتشار اور مزید خون بہانے اور ارتکاب حرام کا سبب ہے اللہ کی قسم یہ کام السلام اور اہل اسلام دونوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کے لئے کافی ہوں گے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون بہانے والوں کے معاملہ میں آپ اپنے معاملہ میں غور کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں تحقیق کہا جائے گا آپ امارت کے طلبگار ہیں اور آپ کہیں گے آپ کے پاس اس بارے میں رسول اللہ کی وصیت موجود ہے تو رسول اللہ کا ارشاد برحق ہے آپ اپنے معاملہ کے بارے میں غور کریں میں نے رسول اللہ کو عباس رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد میں سے بارہ افراد کو حکومت عطاء فرمائیں گے ان میں سفاح منصور مہدی امین اور مؤتمن اور امیر العصب ہوں گے آپ بتائیں میں وقت سے پہلے جلدی کروں یا رسول اللہ کی پیش گوئی کا انتظار کروں رسول اللہ؛ کا قول حق ہے اللہ تعالیٰ جس کام کو انجام تک پہنچانا چاہیں اس کو ٹالنے والا کوئی نہیں اگرچہ تمام عالم اس کو ناپسند کرے اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو اپنے لئے آگے بڑھنے والے اعوان وانصار جمع کر سکتا ہوں لیکن جس چیز سے آپ کو روک رہا ہوں اس کو اپنے لئے بھی ناپسند کرتا ہوں اللہ تعالیٰ رب العالمین کا دھیان رکھیں محمد ﷺ کا ان کی امت میں صالح خلیفہ نہیں جہاں تک آپ کے چچازاد علی بن ابی طالب کا معاملہ ہے ان کے لئے تو ان کا خاندان کھڑا ہو گیا ہے اور ان کو سبقت حاصل ہے ان کا حق ہے اور ان کو حق پر برقرار رکھنے کے لئے مددگار موجود ہیں یہ میری طرف سے نصیحت ہے آپ کی حق میں ان کے حق میں اور پوری امت مسلمہ کے حق میں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاۃ عکرمۃ نے لکھا ہے" چودہ صفر ۳۶ھ۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۹۵......اسماعیل بن رجاء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی ﷺ ایک حلقہ میں تھا اس میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عمرو تھے وہاں سے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا گذر ہوا انہوں نے سلام کیا قوم نے سلام کا جواب دیا تو عبداللہ بن عمرو نے کہا کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں جو اہل زمین میں سے اہل آسمان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ قوم نے کہا ضرور بتلائیں؟ تو بتایا وہ یہی چلنے والے ہیں (یعنی حسین رضی اللہ عنہ) انہوں نے صفین کی رات سے اب تک کوئی بات نہیں کی ان کا مجھ سے راضی ہونا مجھے سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ محبوب ہے تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم ان سے معذرت نہیں کرتے؟ کہا کیوں نہیں؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اجازت حاصل کی اجازت مل گئی پھر عبداللہ بن عمرو کے لئے اجازت مانگی اور مسلسل اجازت مانگتے رہے یہاں تک اجازت مل گئی ابو سعید رضی اللہ عنہ کو عبداللہ بن عمرو کے قول کے متعلق بتایا تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اہل آسمان کے نزدیک اہل زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہوں تو عبداللہ بن عمرو نے کہا ہاں رب کعبہ کی قسم تو فرمایا تم نے مجھ سے اور میرے والد سے صفین کے دن کیوں قتال کیا؟ اللہ کی قسم میرے والد تو مجھ سے بہتر تھے تو کہا ہاں لیکن میرے والد عمرو نے رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ رات بھر قیام کرتا ہے دن بھر روزہ رکھتا ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے عبد اللہ: نمازیں بھی پڑھا کرو اور سویا بھی کرو روزہ بھی اور افطار بھی کرو اور عمر کی اطاعت بھی کرو جنگ صفین کے دن انہوں نے مجھے قسم دی تب میں نکلا اللہ کی قسم میں نے نہ ان کی تعداد بڑھائی نہ تلوار چلائی نہ نیزہ مارا نہ تیر پھینکا تو راوی نے کہا تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ بات چیت شروع کی۔ رواہ ابن عساکر

جنگ صفین پر باپ بیٹے کی گفتگو

۳۱۶۹۶... عمر بن شعیب جو عمرو بن شعیب کے بھائی میں وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو کی ماں منبہ بن حجاج کی بیٹی تھی وہ رسول اللہ ﷺ کے انتہائی شفقت کا برتاؤ کرتی تھیں ایک آپ علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے تو پوچھا اے ام عبداللہ آپ کیسی ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ خیریت سے ہوں پوچھا عبداللہ کیسے ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ خیریت سے ہیں البتہ عبداللہ ایسے شخص ہیں کہ انہوں نے دنیا کو چھوڑ دیا اس کو بالکل نہیں چاہتے عورتوں کو چھوڑ دیا ان کی طرف بھی کوئی رغبت نہیں اور گوشت بھی نہیں کھاتے۔ان کے والد نے صفین کے دن جنگ کے لئے نکلنے کا حکم دیا تو عرض کیا اے ابا جان آپ مجھے نکل کر قتال کا کیسے حکم دیتے ہیں حالانکہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا ہے تو والد نے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو تم سے آخری عہد لیا وہ یہ تھا کہ تمہارے ہاتھ پکڑ کر میرے ہاتھ میں دیا۔اور فرمایا زندگی بھر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی اطاعت کر عرض کیا ہاں۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۶۹۷......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ اے ابا جان رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی وہ آپ سے راضی تھے اوران کے بعد بھی دونوں خلیفہ آپ سے راضی تھے عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے اس وقت آپ ان سے غائب تھے آپ گھر میں رہیں کیونکہ نہ آپ خلیفہ بنائے جائیں گے نہ ہی معاویہ رضی اللہ عنہ کا حاشیہ بنیں اس فانی اور مختصر دنیا پر۔رواہ ابن عساکر

۳۱۶۹۸.... حنظلہ بن خویلد عنزی روایت کرتے ہیں کہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس وہ شخص آئے جو عمار رضی اللہ عنہ کے سر کے متعلق لڑ رہے تھے ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے قتل کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم میں ہر ایک اپنے ساتھی کے نفس کو خوش کرے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عمار کو باغی فرقہ قتل کرے گا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر آپ ہمارے ساتھ کیوں ہیں؟ عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن میں نے قتال نہیں کیا کہ میرے والد صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ اپنے والد کی اطاعت کرو زندگی بھر ان کی نافرمانی نہ کرنا میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن قتال نہیں کرتا۔

ابن ابی شیبۃ ابن عساکر

۳۱۶۹۹ عبدالواحد دمشقی سے روایت ہے کہ جنگ صفین کے دن حوشب حمیری نے علی رضی اللہ عنہ کو آواز دی اے ابن ابی طالب آپ ہم سے واپس ہو جائیں ہم آپ کو اللہ کی قسم دیتے ہیں ہمارے خون کے بارے میں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا دور ہو جا اے ام ظلیم کے بیٹے اللہ کی قسم اگر مجھے معلوم ہوتا کہ دین میں مداہنت کی گنجائش ہے تو ضرور ایسا کرتا اور میرے اوپر اس کا برداشت کرنا آسان ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اہل قرآن کی مداہنت اور سکوت پر راضی نہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمانے والے ہیں۔حلیۃ الاولیا ابن عساکر

دونوں کے مقتولین جنت میں

۳۱۷۰۰ یزید بن اصم سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ہمارے اوران کے مقتولین جنت میں ہوں گے اور انجام کار میرے اور معاویہ کے لئے ہوگا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۷۰۱......ابن ابی ذئب اس شخص سے روایت کرتے ہیں جنہوں علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ سے قتال کیا تو پانی پر پہلے تو فرمایا ان کو چھوڑ دو اس لئے کہ پانی سے نہیں روکا جاتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۷۰۲......ابو جعفر سے روایت ہے کہ جنگ صفین کے دن جب علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی قیدی لایا جاتا تو ان کے سواری کا جانور اور اسلحہ لے لیتے اوران سے عہد لیتے کہ دوبارہ لڑائی میں شریک نہیں ہوگا اس کے بعد رہا کر دیتے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۷۰۳..... یزید بن بلال سے روایت ہے کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں شریک تھا جب کوئی قیدی لایا جاتا تو فرماتے تمہیں باندھ کر قتل نہیں کروں گا کیونکہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں اسلحہ لے لیتے اور قسم لیتے کے لڑائی میں دوبارہ شریک نہ ہو۔ اور اس کو چار درا ھم دے دیتے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۷۰۴..... حارث سے روایت ہے کہ جب علی رضی اللہ عنہ صفین سے واپس لوٹے تو ان کو معلوم ہو گیا وہ ہرگز پوری حکومت حاصل نہیں کر سکتے تو انہوں نے چند ایسی باتیں بتائیں جو پہلے نہیں بتائی تھیں اور کچھ وہ حدیثیں بیان کیں جو پہلے بیان نہیں کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو ناپسند مت کرو اللہ کی قسم اگر تم نے ان کو گم کر دیا تو تم دیکھو گے سر کندھوں سے حنظل کی طرح اتر رہے ہوں گے۔

۳۱۷۰۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عورتیں بانجھ ہوئیں امیر المؤمنین علی بن ابی طالب جیسا بچہ جننے سے واللہ نہ میں نے سنا نہ دیکھا ایسا کوئی بادشاہ جوان کا ہم پلہ ہو۔ میں نے ان کو صفین کے دن دیکھا ان کے سر پر ایک سفید عمامہ ہے اس کا ایک کنارہ لٹکا لیا گویا ان کی دونو آنکھیں جلتا ہوا چراغ ہیں وہ ایک ایک جماعت کے پاس ٹھہر کر ان کو ابھار رہے تھے یہاں تک میرے پاس پہنچے میں لوگوں کی ایک جماعت میں تھا فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت خشیت الٰہی کو اپنا شعار بنالو آواز پست کرلو وقار کی چادر اوڑھ لو نیزے تیار کرلو تلواریں نیام سے باہر نکال لو سوتنے سے پہلے نیزے مارنے میں قوت سے کام لو تلواروں سے قتال کرو اور تلواروں کو قدم سے ملالو تیر کو نیزے سے کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی نگرانی ہو نبی کے چچازاد بھائی کے ساتھ پلٹ کر حملہ کرو بھاگنے سے شرم کرو کیونکہ میدان سے بھاگنا عار ہے جو ایڑی اور گردن میں باقی رہے گا روز قیامت آگ میں داخل ہونے کا سبب ہوگا اپنے نفوس سے ہمارے نفوس کو خوش کرو موت کو قبول کرو آسانی کے ساتھ تم اس سواد اعظم پر اور گاڑے ہوئے خیمہ پر حملہ کرو کیونکہ اس کے ایک جانب شیطان بیٹھا ہوا ہے اپنے بازو پھیلائے ہوئے کودنے کے لئے ایک ہاتھ بڑھایا ہوا ہے پلٹنے کے لئے ایک پاؤں پیچھے کیا ہوا ہے ثابت قدم رہو یہاں تک تمہارے سامنے دین کا ستون ظاہر ہو جائے تم ہی غالب رہو گے اللہ کی مدد تمہارے ساتھ ہے تمہارے اعمال کو ضائع نہیں فرمائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۰۶..... (مسند علی) ابو فاختہ سے روایت ہے کہ صفین کے دن علی رضی اللہ عنہ کے پاس قیدی لایا گیا تو فرمایا مجھے باندھ کر قتل نہ کریں علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا باندھ کر قتل نہیں کرتا ہوں میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں تو ان کو چھوڑ دیا اور فرمایا کیا تم میں کوئی خیر ہے کہ تم بیعت کرلو۔

الشافعی والبیھقی

۳۱۷۰۷..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ہماری جماعت میں سے اور ان کی جماعت میں سے اللہ کی رضا کا طلب گار ہوا اس نے نجات پائی یعنی جنگ صفین میں۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۰۸..... (مسند حسن بن علی بن ابی طالب) سفیان روایت کرتے ہیں میں حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کوفہ سے مدینہ واپس آنے کے بعد میں نے ان سے کہا اے مسلمانوں کو ذلیل کرنے والے انہوں نے میرے خلاف جس بات سے استدلال کیا وہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ دن ورات ختم نہ ہوئی جب تک اس امت کے اختیارات ایک ایسے شخص کے ہاتھ نہ جمع ہو جائیں جو بڑی سرین والے اور بڑے حلق والا (یعنی سخت قوت والا بہادر) جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہے میں جان گیا اللہ کا فیصلہ واقع ہونے والا ہے۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۷۰۹..... عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ مجھ سے بہت لوگوں نے روایت بیان کی شام کے قاضیوں میں سے ایک قاضی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے امیر المؤمنین؟ میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے پوچھا وہ کون سا؟ کہا میں نے چاند وسورج کو دیکھا آپس میں قتال کررہے تھے اور ستارے بھی دو حصوں میں بٹے ہوئے تھے پوچھا تم کس کے ساتھ تھے کہا میں چاند کے ساتھ تھا سورج پر غالب تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فرمایا: جاؤ آئندہ میرے لئے کوئی کام نہ کرنا تو عطاء کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین کے دن قتل ہوا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۷۱۰۔۔۔(مسند علی) طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک پرانے کجاوے پر دیکھا کہ وہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے کہہ رہے تمہیں کیا ہوا تم باندیوں کی طرح رو رہے ہو؟ میں نے اس بات کو ظاہر وباطن سے دیکھا قوم سے قتال یا کفر کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں پایا اس دین کی رو سے جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر اتارا۔مستدرک

۳۱۷۱۱۔۔۔میمون بن مہران سے روایت ہے کہ صفین کی دن علی رضی اللہ عنہ کا گذر ایک مقتول پر ہوا آپ کے ساتھ اشتر نخعی بھی تھا اس نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ کہا کہ یہ حابس یمانی ہے میں نے ایمان کی حالت میں اس سے ملاقات کی تھی آج گمراہی پر مارا گیا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ اب بھی مؤمن ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۱۲۔۔۔شعبی روایت کرتے ہیں جب علی رضی اللہ عنہ صفین سے واپس آئے تو فرمایا اے لوگو! معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو ناپسند مت کرو اگر ان کو کھودیا تو دیکھو گے کہ سر کندھوں سے اتر آئے حنظل کی طرح۔بیھقی فی الدلائل

۳۱۷۱۳۔۔۔حارث سے روایت ہے کہ میں صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے دیکھا شام سے ایک اونٹ آیا اس پر اس کا سوار اور سامان تھا وہ سامان ایک طرف ڈال کر صف کے اندر گھسا اور علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو اپنے ہونٹ کو علی رضی اللہ عنہ کی سر اور کندھے کے درمیان رکھا اس کو حرکت دینے لگا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم کی میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تعلق کی وجہ سے یہ ایسا کر رہا ہے۔

ابو نعیم فی الدلائل ابن عساکر

۳۱۷۱۴۔۔۔عبدالرحمن بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مجھ سے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن لایا گیا اور ہم اللہ تعالیٰ کے دربار مباحثہ کریں گے جو غالب آئے گا اس کی جماعت غالب آئے گی۔الحارث، ابن عساکر

۳۱۷۱۵۔۔۔میتب بن نجبہ سے روایت ہے کہ صفین کے دن علی رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے مقتولین پر کھڑے ہوگئے اور فرمایا یرحمک اللہ پھر اپنے ساتھیوں کے مقتولین کی طرف متوجہ ہوئے اور رحمت کی دعا کی جیسے اصحاب معاویہ کے لئے کی تھی میں نے کہا اے امیر المؤمنین۔آپ نے پہلے ان کے خون کو حلال کیا پھر ان کے لئے رحمت کی دعاء مانگ رہے ہیں؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے مقتولین کو ایک دوسرے کے گناہ کے لئے کفارہ بنادیا ہے۔

خط فی تلخیص المشتبہ ابن عساکر عبد الرزاق

۳۱۷۱۶۔۔۔ثور اور معمر ابواسحاق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے وہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی اور تم حق پر ہوگے اس دن جو تمہاری مدد نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق نہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۷۱۷۔۔۔قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا یہ معاملہ جو آپ حضرات نے اٹھایا یہ اپنی رائے سے ایسا کر رہے ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ لوگوں کی اس بارے میں راہنمائی فرمائی تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو چھوڑ کر ہم سے الگ کوئی معاہدہ نہیں فرمایا۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۷۱۸۔۔۔(مسند حدرجان بن مالک اسدی) عوانہ بن حکم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے خدیج نے بیان کیا جو معاویہ رضی اللہ عنہ کا خاص معتمد تھا وہ بنی فزارہ کے قیدیوں میں تھا نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تربیت کی بعد میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سخت مخالفین میں سے تھا۔

۳۱۷۱۹۔۔۔حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اس جماعت کا ساتھ دو جس میں ابن سمیہ (یعنی عمار بن یاسر) ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان کو باغی فرقہ قتل کرے گا۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۰۔۔۔ابو صادق سے روایت ہے کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس عراق آئے تو میں نے ان سے کہا کہ اے ابو ایوب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے نبی کی صحبت سے مشرف فرمایا۔اور یہ کہ آپ کو نبی ﷺ کی مہمان نوازی کا شرف بھی حاصل ہے اب کیا وجہ ہے کہ آپ

لوگوں سے قتال کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں کبھی ان سے قتال کرتے ہیں تو جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا کہ عہد توڑنے والوں سے قتال کریں ہم نے ان سے قتال کیا اور ہم سے عہد لیا کہ ظالموں سے قتال کریں اب ہماری توجہ ان کی طرف ہے یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی اور عہد لیا کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر خوارج سے قتال کریں ان کے بعد کوئی خارجی نظر نہیں آیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۱..... مخنف بن سلیم سے روایت ہے کہ ہم ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے کہا اے ابوایوب! آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر اپنی تلوار سے مشرکین سے قتال کیا پھر آپ آج مسلمانوں سے قتال کرنے آئے ہیں تو جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین قسم کے لوگوں سے قتال کا حکم دیا ہے ناکثین (عہد توڑنے والے) قاسطین (ظالم) مارقین (خوارج) سے۔رواہ ابن جریر

۳۱۷۲۲ شقیق ابوالوائل سے روایت ہے کہ میں نے سہل بن حنیف کو صفین کے دن یہ کہتے ہوئے سنا اے لوگو! اپنی رائے پر نظر کرو اللہ کی قسم ابوجندل کے دن اگر مجھ میں قدرت ہوتی رسول اللہ ﷺ کی رائے کو رد کرنے کی اس کو رد کر دیتا اللہ کی قسم ہم نے رسول اللہ ﷺ اطاعت میں جب بھی اپنی تلوار اپنے کندھے سے اتاری کسی خوفناک بات کی وجہ سے تو ہمیں بعد میں آسانی پیش آتی جس کو ہم سمجھتے تھے مگر تمہارا یہ معاملہ (یعنی صفین کا)۔ابن ابی شیبۃ ونعیم بن حماد فی الفتن

رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان

۳۱۷۲۳..... (مسند شداد بن اوس) سعید بن عفیر روایت کرتے ہیں سعید بن عبدالرحمٰن سے جو کہ شداد بن اوس کی اولاد میں سے ہیں وہ اپنے والد یعلی بن شنزاد بن اوس سے وہ اپنے والد سے کہ وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے عمرو بن عاص اپنے بستر پر تھے شداد ان دونوں کے درمیان بیٹھ گئے اور کہا تم دونوں جانتے ہو کہ میں تم دونوں کے درمیان کس مقصد سے بیٹھا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم ان دونوں (معاویہ اور عمرو بن عاص) کو اکٹھے دیکھو ان کو جدا کردو اللہ کی قسم یہ ہمیشہ غدر پر ہی اکٹھے ہوتے ہیں تو میں نے چاہا تم دونوں میں تفریق کرادوں۔(ابن عساکر نے روایت کی اور کہا کہ سعید بن عبدالرحمٰن اور ان کے والد دونوں مجہول ہیں اور سعید بن کثیر بن عفیر اگر چہ ان سے بخاری نے روایت کی لیکن دوسروں نے تضعیف کی ہیں)۔

ذابل صفين وفيه ذكر الحكم ابن ابى العاص واولاده

صفین کا تتمہ......جس میں حکم بن عاص اور ان کی اولاد کا ذکر ہے

۳۱۷۲۴ حجر بن عدی کندی سے روایت ہے کہ جب ان کو قتل کے لئے چلے تو انہوں نے کہا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت دو اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر کہا کہ نہ مجھ سے لوہے کو چھوڑو نہ ہی میرے خون کو دھوؤ بلکہ انہی کپڑوں میں مجھے دفن کر دینا کیونکہ میں معاویہ سے عمدہ حالت میں ملاقات کروں گا اس حال میں ان سے جھگڑنے والا ہوں۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۵......نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا سبب ہے کہ آپ ایک سال حج کے لئے جاتے ہیں اور ایک سال عمرہ کے لئے لیکن جہاد فی سبیل اللہ کو چھوڑ دیا حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی کتنی ترغیب دی ہے تو فرمایا اے بھتیجے اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (۱) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان (۲) پانچ وقت کی نمازیں (۳) رمضان

المبارک کے روزے (۴) زکواۃ کی ادائیگی (۵) بیت اللہ کا حج تو عرض کیا اے ابوعبدالرحمن کیا آپ نے نہیں سنا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا:

وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احداهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء الى امر الله. سورہ الحجرات آیت ۹

''یعنی مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو اگر ایک دوسری کے خلاف بغاوت پر اترے آئے تو باغی جماعت سے لڑو یہاں تک اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے''۔

اب آپ اللہ کے حکم کے مطابق باغی فرقہ سے کیوں نہیں لڑتے؟ تو فرمایا اے بھتیجے! میں اس ایک کا اعتبار کروں اور نہ لڑوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ اس آیت کا اعتبار کروں جس میں اللہ فرماتے ہیں:

ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها.

جس نے کسی مومن مسلمان کو عمداً قتل کیا اس کی سزا جہنم میں ہے جس میں ہمیشہ رہے گا۔

کہا، کیا آپ نہیں دیکھتے اللہ فرماتے ہیں:

وقاتلوهم حتى لاتكون فتنة ويكون الدين كله لله. انفال. ۳۹

ان سے قتال کرو یہاں تک فتنہ ختم ہوجائے اور حکم ہوجائے سب اللہ کا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کیا جب اہل اسلام کی تعداد کم تھی آدمی دین کے اعتبار سے فتنہ میں ڈالا جاتا تھا یا اس کو قتل کردیتے یا قیدی بنالیتے یہاں تک مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئی اب فتنہ ختم ہوگیا تو پوچھا آپ علی رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا لیکن تم نے معاف کرنے کو ناپسند کیا اور علی رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے چچازاد بھائی اور ان کے داماد ہیں اور آپ علیہ السلام کی صاحبزادی کا مرتبہ بھی تم جانتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۶..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) عمر بن حسان برجمی روایت کرتے ہیں جناب بن عبداللہ سے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے بھیجے کہ ھیت اور انبار (فرات کے کنارے یہ دوشہروں کے نام ہیں) پر حملہ کریں علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں مقابلہ کے لئے نکلنے کا اعلان کیا لوگوں نے تاخیر کی اور اس کو بھاری سمجھا تو علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خطبہ دیا فرمایا اے وہ لوگوں جن کے اجسام تو مجتمع ہیں لیکن خواہشات مختلف ہیں نہ تمہیں بلانے والے کی دعوت کی کوئی حیثیت ہے نہ ہی اس کے دل کو راحت ملی جس نے تم پر اعتماد کیا تمہارا کلام سخت مضبوط پتھر میں شگاف ڈال دے اور تمہارا فعل تم میں دشمن کو لالچ کرنے کا موقع فراہم کرے جب میں نے تمہیں دشمن کے مقابلہ پر جانے کے لئے پکارا تم نے تاخیر کی اور سستی دکھائی ایسی ویسی باتیں بنائیں جو کہ راہ بھٹکے ہوئے کی تاویلات ہوتی ہیں تم نے مجھ سے درخواست کی کہ تادیر قائم رہنے والے دین کے دفاع میں تاخیر کروں میری تنہا کوشش کمزور ظالم کے حملہ کو بھی نہیں روک سکتی۔ حق تو کوشش اور سچائی کے بغیر غالب حاصل نہیں ہوسکتا تم اپنے گھر کے بعد کس گھر کی حفاظت کروگے؟ اور میرے بعد کس امام کے ساتھ مل کر قتال کروگے؟ اللہ کی قسم نہ میں تمہارے قول کا اعتبار کرتا ہوں نہ ہی تمہاری مدد کی امید رکھتا ہوں اللہ نے میرے اور تمہارے درمیان جدائی پیدا کردی ہے اور مجھے تمہارے بدلہ میں وہ جماعت دی ہے جو میرے لئے تم سے بہتر ہے اور میرے بدلہ میں تمہیں وہ امیر ملا جو میرے مقابلہ میں تمہارے حق میں برا ہے تمہیں میرے بعد تین باتوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ (۱) وسیع تر ذلت (۲) کاٹنے والی تلوار (۳) اور ایسی اقربا پروری جس کی ظالم تم میں رواج ڈال دے گا اس کی وجہ سے تمہاری آنکھیں روئیں گی اور فقر تمہارے گھروں میں داخل ہوگا تم ان مواقع میں یاد کروگے اور تمہاری خواہش ہوگی کہ مجھے دیکھو تو تمہارا خون میرے سامنے ہی بہایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور نہیں کرے بلکہ مگر ظالم کو اللہ کی قسم میں تو چاہتا ہوں اگر میرا بس چلے میں تمہیں دراھم دنانیر کی طرح خرچ کردوں تم میں سے دس کو ایک شامی کے بدلہ میں تو ایک شخص کھڑا ہوا اے امیر المؤمنین ہماری اور آپ کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے اعشیٰ شاعر نے کہا:

علقتها عرضا وعلقت رجلا غیری وعلق اخری غیرها الرجل.

فرمایا اے شخص ہم آپ کی محبت میں معلق ہیں اور آپ اہل شام کی محبت میں معلق اور اہل شام معاویہ رضی اللہ عنہ کی محبت میں معلق ہیں۔
رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۷ لیث بن سعد سے روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اہل عراق سے کہا کہ میں چاہتا ہوں تم میں سے دس کو ایک شامی کے بدلہ میں دیدوں جس طرح ایک دینار کے بدلہ میں دس دراھم دیئے جاتے ہیں تو ان سے کہا گیا کہ ہماری اور آپ کی مثال شاعر اعشی کے اس قول کی طرح ہے۔

علقتها عرضا وعلقت رجلا غیری وعلق اخری غیرها الرجل

تو فرمایا اے شخص ہم تمہاری محبت میں معلق ہیں اور تم اہل شام کی محبت میں معلق ہو اور اہل شام معاویہ کی محبت میں۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۸ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حبہ سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم شریف خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، ہمارے بڑوں کا تعلق انبیاء سے ہے اور ہماری جماعت اللہ کی جماعت ہے اور باغی جماعت شیطانی جماعت ہے جو ہم میں اور ہمارے دشمن میں برابری کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔رواہ ابن عساکر

امر بنی الحکم

۳۱۷۲۹ عمرو بن مرہ جہنی سے روایت ہے کہ حکم بن ابی العاص نے نبی کریم ﷺ سے اجازت چاہی آپ علیہ السلام نے ان کی آواز پہچان لی تو فرمایا ان کو آنے کی اجازت دے دو سانپ ہے یا سانپ کی اولاد ہے اس پر بھی اللہ کی لعنت اور اس کی پیٹھ سے نکلنے والی اولاد پر بھی لعنت ہے مگر جو ان میں سے مؤمن ہو مگر وہ بہت تھوڑے ہیں دنیا کی لالچ کریں گے آخرت کا نقصان کریں گے مکر وفریب کرنے والے دنیا میں باعزت سمجھے جائیں گے آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ابویعلی طبرانی مستدرک وتعقب ابن عساکر

۳۱۷۳۰ ابو یحیی النخعی روایت کرتے ہیں کہ میں حسن حسین کے درمیان تھا اس روز مروان ان کو گالیاں دے رہا تھا حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ کو روک رہے تھے مروان نے کہا اہل بیت ملعون ہیں تو حسن رضی اللہ عنہ غصہ میں آئے اور فرمایا کیا تم نے اہل کو ملعون کہا ہے؟ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے تم پر لعنت کی ہے اپنے نبی علیہ السلام کی زبانی جب کہ اپنے تمہارے باپ کی پیٹھ میں تھے دوسری روایت میں اس طرح ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھ پر لعنت کی ہے اپنے نبی کی زبانی جب کہ تم باپ کی پیٹھ میں تھے۔ابن سعد ابویعلی ابن عساکر

۳۱۷۳۱ (مسند زهیر بن اقمر وهو تابعی) زبیر بن اقمر روایت کرتے ہیں کہ حکم بن ابی العاص رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے اور آپ کی بات نقل کر کے قریش تک پہنچاتے تھے آپ ﷺ نے اس پر اور اس کی پیٹھ سے نکلنے والی اولاد پر قیامت تک کے لئے لعنت کی۔(ابن عساکر نے روایت اور کہا اس میں سلمان بن فرص کوفی ضعیف ہے ذخیرۃ الالفاظ ۳۹۱۴)

۳۱۷۳۲ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ منبر پر تشریف تھے کہ اس بیت الحرام کے رب کی قسم کے حکم بن ابی العاص اور اس کی اولاد قیامت تک نبی علیہ السلام کی زبانی ملعون ہیں۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۳۳ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے طواف کے دوران فرمایا اس بنیاد (یعنی بیت اللہ) کے رب کی قسم رسول اللہ ﷺ نے حکم اور اس کی اولاد پر لعنت کی ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۳۴ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حکم اور اس کی اولاد پر لعنت کرتے ہوئے سنا ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۳۵ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حکم کی اولاد ملعون ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۳۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ابی الحکم فرمایا بنی ابی العاص کو دیکھا کہ میرے منبر پر بندر کی طرح چڑھ رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ یہاں تک وفات پائی۔
بیھقی فی الدلائل ابن عساکر، احادیث مختارہ ۸۵ المتناھیہ ۱۱۲۸

بنی الحکم کے بارے میں خواب

۳۱۷۳۷ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ بنی الحکم آپ کے منبر پر اس طرح کودرہے ہیں جیسے بندر راوی کا بیان ہے اس کے بعد آپ علیہ السلام کو وفات تک ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ ابو یعلی ابن عساکر

۳۱۷۳۸ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنو ابی العاص ۳۶ تک پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے دین میں فساد ہوگا دوسری روایت دغل کا لفظ ہے اس کا معنیٰ بھی فساد ہے اللہ کے مال (بیت المال) کو عطیہ سمجھ لیا جائے گا۔ اور اللہ کے بندوں کو۔

۳۱۷۳۹ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شام کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) بھی حاضر ہوئے آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ ان کو برابر قریب کرتے رہے یہاں تک کان آپ کے منہ کے قریب ہوا اس دوران آپ علیہ السلام سے سرگوشی فرمارہے تھے اچانک گھبرا کر سر اوپر اٹھایا اور تلوار سے دروازے کو دھکا دیا اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اس کو اس طرح کھینچ کر لاؤ جس طرح بکری کو دودھ دھونے والے کے پاس لایا جاتا ہے تو اچانک علی رضی اللہ عنہ حکم بن ابی العاص کو کان سے پکڑ کر لے آئے اس کا کان لٹک رہا تھا یہاں آپ علیہ السلام کے سامنے لا کر بیٹھا دیا آپ علیہ السلام نے اس پر تین مرتبہ لعنت کی پھر فرمایا اس کو ایک جانب بٹھا دو چنانچہ شام کے وقت انصار و مہاجرین کی ایک جماعت آئی پھر اس کو بلایا تو فرمایا یہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا اور اس کی پیٹھ سے فتنہ ظاہر ہوگا اس کا دھواں آسمان تک پہنچے گا تو قوم میں کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ اس سے کم درجہ کا اس سے ذلیل ہے کہ یہ ان میں سے ہو تو فرمایا تم میں سے اس وقت اس کی جماعت میں شامل ہوگا۔ (دارقطنی فی الافراد ابن عساکر دارقطنی نے کہا اس روایت میں حسن بن قیس تنہا ہے۔ بر وابن عطاء ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۷۴۰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حجرہ مبارک میں تھے کہ کسی نے آنے کی آواز سنائی دی آپ علیہ السلام نے اس آواز کو ناپسند کیا تو دیکھا ایک شخص آپ علیہ السلام کے پاس آرہا ہے آپ علیہ السلام نے اس پر لعنت کی اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد پر بھی اور اس کو ایک سال کے لئے جلاوطن کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۴۱ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حکم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس سے کوئی بات کی۔ اس نے نفی میں سر ہلایا ایک روایت اس طرح منہ پھیر لیا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس طرح ہو آپ علیہ السلام کے دل میں بات کھٹکتی رہی، یہاں تک وفات پاگئے۔ ابو نعیم، ابن عساکر

۳۱۷۴۲ (مسند ایمن بن خریم) عامر شعبی سے روایت ہے کہ مروان بن خریم سے کہا گیا کہ تم قتال کے لئے نہیں نکلتے؟ کہا کہ نہیں میرے والد اور چچا غزوہ بدر میں شریک تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انہوں نے مجھ سے عہد لیا کہ کسی ایسے انسان کو قتل نہ کروں جو اس کلمہ کو پڑھنے والا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگر تم میرے لئے جہنم سے برأت کا پروانہ لکھو تو میں تمہارے ساتھ مل کر قتال کروں گا۔

یعقوب بن ابی سفیان ابو یعلی ابن عساکر

۳۱۷۴۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کیا تمہیں حکومت حاصل ہوگی؟ تو فرمایا ہاں آخری میں پوچھا تمہارے مددگار کون ہوں گے فرمایا اہل خراسان تو فرمایا پہلے بنی امیہ بنی ھاشم لڑیں گے اس کے بعد بنی ھاشم بنی امیہ سے اس کے بعد

سفیانی کا خروج کا ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۷۴۴ ... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوسلیمان مولی بنی ھاشم سے روایت ہے کہ اس دوران کے ایک دفعہ علی رضی اللہ عنہ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مدینہ کی ایک گلی میں چل رہے تھے سامنے سے مروان بن حکم آیا تو اس نے کہا اے ابوالحسن اس طرح سے علی رضی اللہ عنہ اس کو خبر دیتے رہے جب فارغ ہوا تو وہاں سے چلا گیا، اس کی گدی کی طرف دیکھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلائت ہے تیری جماعت کے لئے تجھ سے اور تیری اولاد سے جب تیری اولاد جوان ہوئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۴۵ ... ابن وھب سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی تھے ان کے پاس مروان بن حکم آئے کسی ضرورت سے کہا میری ضرورت پوری کروائے امیرالمؤمنین: اللہ کی قسم میرا خرچہ زیادہ ہے میں دس بچوں کا باپ ہوں دس افراد کا چچا ہوں اور دس افراد کا بھائی ہوں جب وہ واپس ہوا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب بنوالحکم تیس کی تعداد کو پہنچ جائیں گے اللہ کے مال کو آپس میں شخصی دولت بنالیں گے اور اللہ کے بندوں کو غلام اللہ کی کتاب کو فساد کا ذریعہ جب چار سوننانوے تک پہنچ جائیں گے تو وہ کھجور نگلنے سے بھی تیزی کے ساتھ ہلاک ہوں گے دوسرے الفاظ ایک کھجور نگلنے سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''اللّٰھم نعم'' یعنی ہاں ایسا ہی فرمایا پھر مروان نے عبدالملک کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس بھیجا کسی ضرورت سے جب عبدالملک واپس ہوا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ذکر فرمایا تھا اور فرمایا ابوالجبابرہ چار ہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا ہاں۔
البیھقی فی الدلائل

۳۱۷۴۶ ... محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حکم اور ان کی اولاد پر لعنت کی سوائے صالحین کے لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔
رواہ عبدالرزاق

الحجاج بن یوسف یعنی حجاج بن یوسف کا تذکرہ

۳۱۷۴۷ ... حسن سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ سے فرمایا اے اللہ جیسے میں نے ان کو امن دیا انہوں نے مجھے خوف زدہ کیا میں نے ان کے ساتھ خیر خواہی کی انہوں نے میرے ساتھ دھوکہ کیا اے اللہ ان پر بنی ثقیف کے جابر اور ظالم شخص کو مسلط فرمایا جوان کے غلہ کو کھا جائے اور ان کے اعلی لباس پہنے اور ان میں جاہلیت کے دستور کے موافق فیصلہ کرے۔ اس وقت تک حجاج پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ (بیہقی نے دلائل میں روایت کی اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سن کر ہی فرمائی ہوگی)۔

۳۱۷۴۸ ... مالک بن اوس بن حدثان علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ظالم جابر ان دونوں شہروں (یعنی بصرہ اور کوفہ) کا امیر ہوگا جوان کا پوستین لگا ہوا لباس پہنے گا اور عمدہ غذا کھائے گا اور ان کے سرداروں کو قتل کرے گا اس سے سخت خوف کھایا جائے گا اور نیند اڑ جائے گی اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جماعت پر مسلط فرمادے گا۔ بیھقی فی الدلائل

۳۱۷۴۹ ... حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا کہ تجھے موت نہ آئے گی یہاں تک ثقفی جوان کا زمانہ پالے پوچھا اے امیرالمؤمنین ثقفی جوان کون ہے؟ تو فرمایا اس سے کہا جائے گا قیامت کے لئے جہنم کا ایک کونہ لے کر ہماری طرف سے کافی ہوجا ایک ایسا شخص ہے جو بیس سال یا اس سے کچھ زائد عرصہ حکومت کرے گا اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نافرمانی کرے گا مگر ایک نافرمانی باقی رہ جائے گی تو اس نافرمانی اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہوگا اس کو توڑ کر وہ نافرمانی بھی کرے گا اپنے ماننے والوں کے ذریعہ اطاعت نہ کرنے والوں کو قتل کرائے گا۔ بیھقی فی الدلائل

فتن بنی امیہ

۳۱۷۵۰..... حمران بن جابر یمانی حنفی سے روایت کرتے ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وارد ہونے والوں سے ایک تھے کہ میں نے آپ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی امیہ کے لئے تین مرتبہ ہلاکت ہے۔ ابن مندہ و ابو نعیم الاباطیل ۲۳۰

۳۱۷۵۱ شعبی سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم اگر تم زندہ رہے تو حجاج کی تمنا کرو گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۵۲..... شعبی سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک (ایسا سخت) زمانہ آئے گا کہ لوگ حجاج کے لئے دعا کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۵۳ (مسند علی رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا کوفہ کے منبر پر کہہ رہے تھے سن لو کہ قریش کے دو فاجروں پر لعنت ہے بنی امیہ اور بنی مغیرہ بنی مغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں تلوار سے ہلاک فرمایا بنو امیہ ان کے لئے دوری ہے بہت دوری سن لو قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ اگایا اور مخلوق کو پیدا فرمایا اگر سلطنت پہاڑ کے دوسری جانب بھی ہو تب بھی کود کر وہاں پہنچیں گے اور اس کو حاصل کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۵۴ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ حکومت بنی امیہ اس طرح رہے گی جب تک آپس میں اختلاف نہ ہو جائے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۷۵۵..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلطنت ان کے پاس رہے گی جب تک آپس میں قتال نہ کریں اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے دوڑ نہ لگائیں جب ایسا ہوگا جو اللہ تعالیٰ مشرق سے ان کے خلاف ایک قوم کو اٹھائیں گے جو ان کو پکڑ پکڑ کر اور گن گن کر قتل کریں گے اللہ کی قسم اگر وہ ایک سال حکومت کریں گے تو ہم (قریش) دو سال حکومت کریں گے اگر وہ دو سال تو ہم چار سال کریں گے۔

رواہ ابو نعیم

۳۱۷۵۶..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر امت کے لئے آفت ہے اس امت کی آفت بنو امیہ ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۷۵۷..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ لوگ اسلامی حکومت کے بڑے حصہ پر حاکم رہیں گے جب تک آپس میں اختلاف نہ کریں جب اختلاف کریں گے تو حکومت ان سے چھن جائے گی پھر قیامت تک ان کے ہاتھ نہیں آئے گی۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۷۵۸..... حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ فرمایا قوم اپنی میرق قائم رہے یہاں تک ان میں چار باتیں پیدا ہو جائیں۔

۱..... اللہ تعالیٰ ان کے آپس میں اختلاف پیدا فرما دیں۔

۲..... یہ مشرق سے سیاہ جھنڈے والے ظاہر ہوں تو ان کے خون کو حلال کر لیں گے۔

۳..... یا نفس ذاکیہ (یعنی پاکیزہ نفوس) کو حرم میں قتل کریں تو اللہ ان کا راستہ کھول دیں۔

۴..... یا حرم کے لئے لشکر بھیج دیں تو اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۷۵۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سن لو میرے نزدیک سب سے خوفناک فتنہ بنو امیہ کا فتنہ ہے سن لو وہ سخت سیاہ فتنہ ہوگا۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۷۶۰..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو امیہ کا فتنہ سخت رہے گا پہاڑ تک اللہ ان کے خلاف ایک جماعت بھیجیں گے موسم خریف کے بادل کی طرح جب کسی امیر یا مامور کا خیال نہیں رکھیں گے جب وہ وقت آئے گا اللہ تعالیٰ بنو امیہ کی سلطنت کا نور۔ (دبدبہ) ختم فرما دیں گے۔

رواہ ابو نعیم

الکتاب الرابع من حرف الفاء

کتاب الفضائل من قسم الافعال وفیه عشرة ابواب

الباب الاول، فی فضائل نبینا محمد ﷺ واسمائه وصفاته البریة

پہلی...... فصل رسول اللہ کے معجزات کے بیان میں

آپ ﷺ کی پیش گوئیاں

۳۱۷۶۱...... اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دی تو میں نے مشرق ومغرب کا مشاہدہ کیا اور میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے لپیٹا گیا مجھے دوخزانے دیئے گئے سرخ اور سفید اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی میری امت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ فرمایا نہ ان پر غیروں سے دشمن مسلط فرما جو ان کے خون کو حلال سمجھ لے میرے رب عزوجل نے فرمایا اے محمد میں نے تقدیر کا فیصلہ نافذ کر دیا اس کو نہیں ٹالا جا سکتا میں نے آپ کی دعا امت کے حق میں قبول کر لی کہ ان کو عام قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر غیروں سے ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کے خون کو حلال قرار دے۔

مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے جب میری امت میں ایک دفعہ تلوار چل جائے گی پھر قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک میری امت کی ایک جماعت مشرکین کے ساتھ مل جائے گی یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل بتوں کی پوجا کریں گے اور میری امت میں تیس جھوٹے نبی ہوں گے سب کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی ان کو مخالفین نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک اللہ کا حکم آ جائے۔

احمد مسلم، ترمذی ابن ماجه بروایت ثوبان رضی اللہ عنه

۳۱۷۶۲...... اے عمار خوش ہو جاؤ تمہیں باغی فرقہ قتل کرے گا۔ ترمذی بروایت ابو هریره رضی اللہ عنه

۳۱۷۶۳...... ارشاد فرمایا کاش کے مجھے معلوم ہوتا میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوگا جب ان کے مرد اترا کر چلیں گے اور ان کی عورتیں بھی اٹک مٹک کر چلیں گی کاش مجھے۔ (امت کا حال معلوم ہو جاتا جب وہ دو حصوں میں منقسم ہوگی ایک جماعت ناصبیوں کی ان کا خون اللہ کے راستہ میں بہے گا دوسری جماعت غیر اللہ کے لئے عمل کرنے والی ہوگی۔ ابن عساکر بوسطه ایک شخص

۳۱۷۶۴...... (غزوہ موتہ کے موقع پر) ارشاد فرمایا کہ جھنڈا پہلے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں لیا وہ شہید ہو گئے پھر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے لیا وہ شہید ہو گیا پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لیا وہ شہید ہو گئے پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لیا بغیر امارت کے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح دیدی اس بات سے مجھے خوشی نہ ہوتی وہ میرے پاس ہوتے یا فرمایا ان کو اس بات پر خوشی نہ ہوتی وہ ہمارے پاس ہوتے۔

احمد بخاری نسائی بروایت انس رضی اللہ عنه

۳۱۷۶۵...... ارشاد فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہوگا جب قیصر ھلاک ہوگا اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں بادشاہوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

احمد بیهقی بروایت جابر بن سمرة احمد بیهقی ترمذی بروایت ابوهریره رضی اللہ عنه

۳۱۷۶۶...... ارشاد فرمایا جب مسلمانوں میں خون ریزی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کی ایک جماعت بھیج دیں گے وہ عرب کے ماہر گھڑ سوار ہوں گے اور

مدد اسحہ کے حامل ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اس دین کی مدد فرمائیں گے۔ (ابن ماجه مستدرک بروایت ابی هرهرة ضعیف الجامع ۲۹۰۲

۳۱۷۶۷..... ارشاد فرمایا کہ تم مصر کو فتح کرو گے اس میں قیراط نامی ایک جگہ جب اس کو فتح کرو تو وہاں کے باشندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ ان کے ساتھ معاہدہ ہے اور رشتہ داری بھی ہے جب تم دیکھو کسی جگہ دو آدمی ایک ایک اینٹ زمین پر لڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جاؤ۔

(احمد مسلم، بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۳۱۷۶۸..... فرمایا جب مصر فتح ہو جائے تو قبطی قوم کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ ان کے ساتھ معاہدہ بھی ہے اور رشتہ داری بھی۔

طبرانی مستدرک بروایت کعب بن مالک

۳۱۷۶۹..... کسریٰ کے قاصدوں سے فرمایا) جاؤ اپنے گورنر کو خبر دو کہ آج رات میرے رب نے کسریٰ کو قتل کر دیا

ابو نعیم بروایت دحیه رضی الله عنه

۳۱۷۷۰..... ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آج رات مجھے دو خزانے عطا فرمائے۔ فارس اور روم کا اور میری مدد فرمائی بادشاہوں کے ذریعہ حمیر کے دو سرخ بادشاہ سلطنت تو اللہ ہی کی ہے لوگ آئیں گے اللہ کا مال لے کر اور اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ (احمد بروایت شعم کے ایک شخص کے)

۳۱۷۷۱..... ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فارس اور ان کی عورتیں اسلحہ اور اموال عطا فرمادیئے اور روم اور ان کی عورتیں اولاد اسلحہ عطاء فرمایا اور میری مدد فرمائی حمیر کے ذریعہ۔ ابن منده وابو نعیم فی المعرفه وابن عساکر بروایت عبدالله بن سعد انصاری

۳۱۷۷۲..... ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت بیت الابیض (یعنی کسریٰ کا گھر) فتح کرے گی۔

احمد مسلم بروایت جابر بن سمره رضی الله عنه

۳۱۷۷۳..... ارشاد فرمایا کچھ قومیں ایمان سے کفر کی طرف لوٹ جائیں گی۔ تمام وابن عساکر بروایت ابی الدرداء ضعیف الجامع ۴۹۵۳

۳۱۷۷۴..... ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت اہل کسریٰ کا خزانہ جو کسرابیض میں ہے اس کو فتح کرے گی۔ مسلم بروایت جابر بن سمره

۳۱۷۷۵..... ارشاد فرمایا تم عنقریب شرم شیخ کی جڑ تک فتح کر لو گے۔ طبرانی بروایت معاویه رضی الله عنه ضعیف الجامع ۴۲۵۴

۳۱۷۷۶..... ارشاد فرمایا عنقریب انماط تمہارے قبضہ میں آجائے گا۔ بیهقی، ابو داؤد، ترمذی بروایت جابر رضی الله عنه

۳۱۷۷۷..... ارشاد فرمایا کہ دنیا تم پر کھول دی جائے گی حتیٰ کہ تم اپنے گھروں کو ایسے سجاؤ گے جیسے کعبہ کو سجایا جاتا ہے تم آج اس زمانہ سے بہتر حالت میں ہو۔ طبرانی بروایت ابی جحیفة

دین بالکل صاف اور واضح ہے

۳۱۷۷۸..... کیا تم فقر سے ڈرتے ہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم پر دنیا بہائی جائے گی حتیٰ کہ تم میں سے کسی کا دل مائل نہ ہوگا مال سامنے پائے گا اللہ کی قسم میں نے دین کو تمہارے لئے بالکل صاف اور واضح چھوڑا ہے اس کی رات و دن برابر ہے۔

ابن ماجه بروایت ابی الدرداء

۳۱۷۷۹..... کسریٰ ہلاک ہو گیا اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہوگا قیصر عنقریب ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا تم ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں تقسیم کرو گے۔ مسلم بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۱۷۸۰..... ایک شخص ماوراء النہر سے نکلے گا اس کو حارث بن حداث کہا جائے گا اس کے مقدمہ پر ایک شخص ہوگا اس کا نام منصور ہوگا وہ آل محمد کی اس طرح پشت پناہی کرے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پناہی کی ان کی مدد کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے یا فرمایا ان کی دعوت قبول کرنا۔

ابو داؤد بروایت علی رضی الله عنه ضعیف ابو داؤد ۹۲۴

۳۱۷۸۱..... ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ملک شام کو رکھا اور پیٹھ پیچھے یمن کو اور مجھ سے فرمایا کہ اے محمد میں تمہارے سامنے کے

حصہ کو تمہارے لئے غنیمت اور رزق قرار دیا ہے اور پیٹھ پیچھے حصہ کو مدد اسلام برابر ترقی کرتا رہے گا شرک اور مشرکین کم ہوتے رہیں گے یہاں دو عورتیں بنا خوف وخطر سفر کریں گی قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے دن ورات ختم نہ ہوں گے۔ (یعنی قیامت نہ ہوگی) یہاں تک یہ دین ستاروں کے طلوع ہونے کی جگہ پہنچ جائے گا۔ طبرانی حلیة الاولیاء ابن عساکر ابن نجار بروایت ابی امامه رضی الله عنه

۳۱۷۸۲..... ایک باپردہ خاتون مدینہ منورہ سے حیرہ تک سفر کرے گی اس کو کسی کا خوف نہ ہوگا۔

حلیة الاولیاء جابر بن سمرة رضی الله عنه ضعیف الجامع ۴۲۵۲

حنین الجذع

۳۱۷۸۳ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ (کھجور کا تنہ جس پر ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے) رو رہا ہے نصیحت سے محروم ہونے کی وجہ سے۔

احمد بخاری بروایت جابر رضی الله عنه

۳۱۷۸۴ ارشاد فرمایا اگر میں اس کو (تنہ کو) تسلی نہ دیتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا ہے۔ احمد، ابن ماجه بروایت انس وابن عباس رضی الله عنه

الاخبار من الغیب من الاکمال

۳۱۷۸۵..... ارشاد فرمایا کہ خوشخبری سن لو اللہ کی قسم قلت دنیا سے زیادہ کثرت دنیا کا خوف ہے واللہ یہ دین تم میں باقی رہے گا یہاں تک تم سرزمین فارس روم اور حمیر کو فتح کرلو گے اور تم تین بڑے لشکر بن جاؤ گے ایک لشکر شام میں ایک عراق میں ایک لشکر یمن میں یہاں تم میں سے کسی کو سو دینار عطیہ دیا جائے گا اس پر وہ ناخوش ہوگا۔ الحسن بن سفیان حلیة الاولیاء بروایت عبدالله بن حواله

۳۱۷۸۶..... ارشاد فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اللہ کی قسم میں تمہارے اوپر دنیا کی تنگی کے مقابلہ میں دنیا کی وسعت سے اندیشہ کرتا ہوں (یعنی دنیا کی وسعت تمہیں نقصان پہنچائے گی) اللہ کی قسم یہ دین تم میں قائم رہے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ تمہیں سرزمین روم فارس اور حمیر پر فتح دے دیں گے اور یہاں تک کہ تمہارے تین بڑے لشکر ہوں گے ایک لشکر شام میں ایک عراق میں اور ایک لشکر یمن میں یہاں تک کے کسی شخص کو سو دینار عطیہ دیا جائے گا اس پر بھی وہ ناخوش ہوگا عرض کیا گیا شامیوں میں کس کی طاقت ہوگی کہ رومیوں سے ٹکر لے جو ہر ی قوت کے مالک ہیں تو ارشاد فرمایا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تمہیں روم پر غلبہ دیدیں گے اور تمہیں روم میں ان پر حکومت دیں گے یہاں تک کے گورے رومیوں کی ایک جماعت اپنی قمیص گردن میں ڈال تم میں ایک کم درجہ کے حبشی شخص کے سامنے کھڑی رہے گی وہ ان کو جو حکم دے گا وہ بجالائیں گے۔ جب کہ آج کے دن (یعنی اس زمانہ میں) وہاں ایسے لوگ ہیں تمہارے حیثیت ان کے نزدیک اس چیچڑی سے بھی کم ہے جو اونٹ کی دم میں چمٹی ہوئی ہوتی ہے تو عبداللہ بن حوالہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے انتخاب فرمائیں اگر وہ زمانہ مل جائے تو میں کس لشکر میں شریک ہوں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میں آپ کے لئے شام کا انتخاب کرتا ہوں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک منتخب زمین ہے اور اپنے منتخب بندوں کو کھینچ کر وہاں لاتے ہیں اے اہل یمن ملک شام کو ترجیح دو کیونکہ زمین میں اللہ کی منتخب سرزمین شام ہے جو انکار کرے وہ یمن کے حوض کو اختیار کردے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ذمہ داری لی ہے۔

طبرانی بیهقی بروایت عبد الله حواله

۳۱۷۸۷..... ارشاد فرمایا عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں شام، روم اور فارس پر غلبہ دیں گے یہاں تک تم میں سے ہر ایک کے پاس اتنے اتنے اونٹ ہوں گے اتنی اتنی گائیں اتنی اتنی بکریاں یہاں تک تم میں سے کسی کو سو دینار عطیہ دیا جائے اس پہ وہ ناخوش ہوگا۔

احمد، طبرانی مستدرک، بیهقی ضیاء مقدسی بحواله عبدالله بن حواله

۳۱۷۸۸..... ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فارس پھر روم کا وعدہ فرمایا ان کی عورتیں ان کے بچے ان کا اسلحہ اور ان کا خزانہ اور حمیر کو میرا مددگار

بنایا۔نعیم بن حماد فی الفتن بروایت صفوان بن عمیر مرسلا

۳۱۷۸۹۔۔۔(غزوہ خندق کے موقع پر ارشادفرمایا) میں نے پہلی مرتبہ کدال ماری تو وہ روشنی ظاہر ہوئی جو تم نے دیکھی اس میں میرے لئے حیرہ کے محلات اور کسریٰ کے شہر روشن ہوئے گویا کہ وہ کتوں کے دانت ہیں اور جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ میری امت ان پر غالب آئے گی پھر میں نے۔(پتھر پر) دوسری ضرب لگائی تو دوسری روشنی ظاہر ہوئی جو تم نے دیکھی اس میں مجھے روم کے محلات دکھائے گئے گویا کہ وہ کتوں کے دانت ہیں مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبردی کہ میری امت ان پر غالب آئے گی پھر میں نے تیسری ضرب لگائی تو وہ روشنی ظاہر ہوئی جو تم نے دیکھی اس میں میرے صنعاء یمن کے محلات روشن ہوئے جیسے کتوں کے دانت ہیں جبرئیل علیہ السلام نے خبردی کہ میری امت ان کو فتح کرے گی ان کو مدد حاصل ہوگی لہٰذا خوش ہوجاؤ۔(ابن سعد بروایت کثیر بن عبداللہ مزنی اپنے والد سے اپنے دادا سے)

۳۱۷۹۰۔۔۔ارشادفرمایا کہ تمہارے لئے جو ذخیرہ کیا گیا اگر تمہیں اس کا علم ہوجائے تو تم اس پر ہرگز غمگین نہ ہو جو تم سے روک لیا گیا تمہیں فارس اور روم دیا جائے گا۔(یعنی تم دونوں ملکوں کو فتح کرلوگے)۔احمد بروایت عرباض

۳۱۷۹۱۔۔۔ارشادفرمایا کہ مسلمانوں کو جزیرۃ العرب پر غلبہ حاصل ہوگا مسلمان فارس پر غالب ہوں گے مسلمان روم پر غالب ہوں گے مسلمانوں کو کانے دجال پر غلبہ حاصل ہوگا۔الحاکم فی الکنی مستدرک بروایت ھاشم بن عتبہ بن ابی وقاص

۳۱۷۹۲۔۔۔ایک موقع پر ارشادفرمایا) اللہ اکبر مجھے ملک شام کی چابی عطاء ہوئی ہے اللہ کی قسم میں یہاں بیٹھ کر شام کے سرخ محلات کو دیکھ رہا ہوں اللہ اکبر مجھے ملک فارس کی چابیاں مل گئیں ہیں اللہ کی قسم میں یہاں بیٹھ کر اور وہاں کے سفید محلات کو دیکھ رہا ہوں اللہ اکبر مجھے یمن کی چابی عطاء کی گئی ہے اللہ کی قسم میں یہاں بیٹھ کر یمن کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔احمد نسائی، بروایت براء رضی اللہ عنہ

ملک شام کی فتح

۳۱۷۹۳۔۔۔ارشادفرمایا کہ حیرہ شہر مجھے دکھلایا گیا کتے کے انیاب کی طرح اور یہ کہ تم اس کو فتح کروگے۔طبرانی بروایت عدی بن حاتم

۳۱۷۹۴۔۔۔ارشادفرمایا میرے لئے حیرہ کو پیش کیا گیا کتے کے انیاب کی مثل اور یہ کہ تم اس کو فتح کروگے۔

ابو نعیم بروایت عدی بن حاتم

۳۱۷۹۵۔۔۔ارشادفرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا (امن کا) آئے گا کہ ایک ھودج پر سفر کرنے والی خاتون مکہ مکرمہ سے حیرہ شہر تک سفر کرے گی کوئی (ظالم) اس کے اونٹ کی لگام کو نہیں تھامے گا اور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک شخص مٹھی بھر کر سونا لے کر صدقہ کرنے کے لئے نکلے گا کوئی اس کو قبول کرنے والا نہ ملے گا۔طبرانی، بروایت عدی بن حاتم

۳۱۷۹۶۔۔۔ارشادفرمایا اے عدی اس زمانہ میں تمہارا کیا حال ہوگا جب ایک مسافر عورت یمن کے محلات سے نکل کر حیرہ تک پہنچے گی اس کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا اور بھیڑیا بکریوں پر خوف نہ ہوگا پوچھا قبیلہ طے اور اس کی جگہ کہاں ہوگی (یعنی کیا ان کی درندگی ختم ہوجائے گی) فرمایا: اس وقت ان کے لئے اللہ کافی ہوگا۔طبرانی بروایت عدی بن حاتم

۳۱۷۹۷۔۔۔ارشادفرمایا اے عدی بن حاتم اسلام کو قبول کرلو محفوظ رہوگے شاید اسلام قبول کرنے سے یہ چیز مانع ہے کہ تم میرے گرد غربت کو دیکھ رہے ہو اور یہ کہ لوگ ہمارے خلاف اکٹھے ہوئے ہیں کیا تم حیرہ شہر کو دیکھا ہے عنقریب ایک مسافر عورت حیرہ بغیر کسی ہم سفر کے اکیلا چلے گی اور بیت اللہ کا طواف کرے گی اور ہمارے لئے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کو صدقہ قبول کرنے والا آدمی نہ ملے گا۔احمد مستدرک نسائی بروایت عدی بن حاتم

۳۱۷۹۸۔۔۔ارشادفرمایا اے عدی میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو، ان پر کسریٰ کا خزانہ کھول دیا جائے گا ایک مسافر

عورت تنہا مدینہ منورہ سے حیرہ جائے گی اس گھر کی پناہ میں دن کے شروع میں مال کو جمع کرنے کی کوشش کرے گا پھر شام کے وقت اس کو پھینک دے گا کوئی اس کو قبول کرنے والا نہ ہوگا۔ طبرانی بروات عدی بن حاتم

۳۱۷۹۹......ارشاد فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک مسافر عورت تنہا مدینہ منورہ سے حیرہ تک سفر کرے گی اس کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔

طبرانی بروایت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۸۰۰......ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے اس کے پاس یعنی کسریٰ کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اس نے اس گھر کی دیوار سے ہاتھ ظاہر کیا وہ جس میں وہ رہتا تھا تو گھر نور سے بھر گیا جب اس کو دیکھا تو گھبرا گیا تو فرمایا اے کسریٰ گھبراؤ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ بھیجا اس پر کتاب اتاری تو اس کی اتباع کرتے تمہاری دنیا و آخرت سلامتی والی ہوگی کسریٰ نے کہا غور کرتا ہوں۔ (ابن اسحاق ابن ابی الدنیا و ابن النجار، حسن بصری بروایت اصحاب رسول اللہ ﷺ کہ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی حجت کیا ہے کسریٰ کے خلاف آپ کے پاس؟ تو راوی نے کہا کہ آپ نے یہ ذکر فرمایا۔

قیصر و کسریٰ کی ہلاکت

۳۱۸۰۱......ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے کسریٰ کو قتل کر دیا آج کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا قیصر کو ہلاک کیا آج کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔

طبرانی بروایت ابی بکرہ

۳۱۸۰۲......ارشاد فرمایا کہ جب کسریٰ ھلاک ہوگا اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا جب قیصر ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانوں کا اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔

بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۸۰۳......ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کی دو کنگن ہیں میں نے دونوں کو ناپسند کیا میں نے ان کو پھینک دیا اس کی تعبیر میں نے کسریٰ و قیصر کے کی ہلاکت سے کی۔ ابن ابی شیبة بروایت حسن مر سلاً

۳۱۸۰۴......ارشاد فرمایا آج عرب عجم کا آدھا ہوگیا یہ ذی وقار کے دن فرمایا (یعنی فی مسندہ بخاری فی التاریخ ابن السکن والبغوی و ابن قانع بروایت بشیر بن زید بعض نے کہا یزید ضبعی انہوں نے جاہلیت کا دور بھی پایا بغوی نے کہا میں نے بشیر بن زید کا نام نہیں سنا مگر اس حدیث میں)

۳۱۸۰۵......ارشاد فرمایا کہ میں اور میرے ساتھی یعنی ابوبکر صدیق ہمارے پاس کھانا نہیں تھا سوائے بر بر یعنی درخت اراک کے حتیٰ کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس آئے انہوں نے ہمیں اپنے کھانے میں شریک کر لیا ان کا کھانا کھجوریں تھیں اللہ کی قسم اگر مجھے روٹی اور گوشت میسر ہوتا میں تمہیں کھلا دیتا شاید تمہیں ایک زمانہ ملے یا تم میں سے جو وہ زمانہ پائے کہ صبح کھانے کا ایک پیالہ آئے گا شام کو دوسرا پیالہ آئے گا اور تم اپنے گھر کو اس طرح سجاؤ گے جس طرح کعبہ کو سجایا جاتا ہے۔ ھناد بروایت سعد بن ھشام

۳۱۸۰۶......ارشاد فرمایا کہ تم ایک قوم سے قتال کروگے اور ان پر غلبہ حاصل کروگے وہ اپنا مال دے کر تم سے اپنی جان اور مال کو بچائیں گے اور صلح پر صلح کریں گے ان سے اس سے زیادہ مت لو کیونکہ زائد تمہارے لئے حلال نہیں۔ البغوی عن جل من جھینه

۳۱۸۰۷......ارشاد فرمایا کہ تم لشکر کشی کروگے تمہارے لئے معاہدے خراج اور زمینیں ہوں گی جو اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائیں گے ان میں کچھ دریا کے کنارے ہوں گی شہر محلات جو تم میں سے وہ زمانہ پائے تو تم میں سے جس کو قدرت حاصل ہو کہ اپنے نفس کو ان شہروں میں سے کسی شہر میں ان محلات میں سے کسی محل میں اپنے کو محبوس کرے یہاں تک موت واقع ہو جائے تو ایسا کرے۔ (ابو حاتم فی الوحدان البغوی و ابن عساکر بروایت عروہ بن رویم وہ اپنے شیخ جرش سے وہ سلیمان سے وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے)

۳۱۸۰۸......ارشاد فرمایا کہ کاھنوں میں سے ایک شخص ایسا ہوگا کہ وہ اس طرح قرآن پڑھے گا کہ بعد ایسا قرآن پڑھنے والا کوئی نہ ہوگا۔ (احمد

بغوی طبرانی بیہقی فی الدلائل وابن عساکر بروایت عبداللہ بن متعب بن ابی بردہ الغفری وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے ابن عساکر بروایت ربیعہ بن عبدالرحمن مرسلاً)

۳۱۸۰۹ ...... ارشاد فرمایا کہ کاھنوں میں سے ایک شخص نکلے گا جو ایسا قرآن پڑے گا کہ بعد میں کوئی ایسا قرآن پڑھنے والا نہ ہوگا۔ (ابن سعد وابن مندہ طبرانی ابن عساکر بروایت عبداللہ بن متعب بن ابی بردہ وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے)

۳۱۸۱۰ ...... ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھ سے دنیا کا پردہ اٹھایا میں نے اس کو دیکھا اور اس میں قیامت تک ہونے والے حالات کو اس طرح دیکھا جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کے لئے اس طرح انکشاف حال تھا جس طرح مجھ سے پہلے نبیوں کے لئے ہوا۔

کلام: ...... نعیم بن حماد فی الفتن بروایت عمر اور اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۱۸۱۱ ...... ارشاد فرمایا اے ایمن تمہاری قوم عرب تیزی کے ساتھ ہلاک ہونے والی ہے۔

الحسن بن سفیان وابن قانع وابونعیم ابن عساکر بروایت ایمن بن خریم اسدی

زیادة الطعام والماء

یعنی رسول اللہ ﷺ کے معجزہ کا ظہور کھانے پینے میں برکت کے ساتھ

۳۱۸۱۲ ...... ارشاد فرمایا کہ اگر تم وزن نہ کرتے تو خود کھاتے اور اس کے بعد بچ بھی جاتا۔

مسلم کتاب الفضائل حلیة الاولیاء بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۸۱۳ ...... ارشاد فرمایا اگر وزن نہ کرتا تو زندگی بھر اس سے کھاتا۔ مستدرک بروایت نوفل بن حارث ضعیف الجامع ۴۸۴۵

۳۱۸۱۴ ...... ارشاد فرمایا: اے معاذ اگر تم ایک مدت زندہ رہے تو دیکھو گے یہ جگہ باغات سے بھر گئی ہوگی تبوک کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

احمد، مسلم، بروایت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۳۱۸۱۵ ...... ارشاد فرمایا اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو ایک وادی گھی سے بھر جاتی (طبرانی بروایت ابوبکر بن محمد بن حمزہ بن عمر اسلمی وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے میں ان کی خدمت میں تھا میں نے گھی کی ایک کپی دیکھی وہ گھی اس میں کم ہو رہا تھا میں نے اس کو دھوپ میں رکھ دیا اور سو گیا میں بیدار ہوا گھی کے بہنے کی آواز سے تو میں نے اس کا سر پکڑ لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۳۱۸۱۶ ...... ارشاد فرمایا اے اسیم اگر اس کی طرف جھانک کر دیکھتا تو میں نے جو کچھ کہا تو اس میں برابر اس طرح زراع دیکھتا رہتا۔

ابویعلی بروایت اسامہ بن زید

۳۱۸۱۷ ...... ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو تو مجھے ایک ایک شانہ دیتا رہتا جو میں نے مانگا۔

ترمذی فی الشمائل والبغوی والطبرانی بروایت ابی عبید مولی رسول اللہ ﷺ

۳۱۸۱۸ ...... ارشاد فرمایا اگر تو خاموش رہتا تو جو میں نے کہا وہ تجھے ملتا (ابن سعد والحکیم طبرانی بروایت ابی رافع) آپ علیہ السلام کے غلام نے واقعہ بیان کیا کہ آپ علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ ایک بکری بھون لوں میں نے اس کو آگ پر بھونا پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ایک شانہ دیدو میں نے دے دیا پھر فرمایا مجھے شانہ دو میں نے دیدیا پھر فرمایا مجھے شانہ دو تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول ایک بکری میں کتنے شانہ ہوتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔ احمد بروایت ابی عبید الطبرانی بروایت سلمہ زوجہ ابی رافع

۳۱۸۱۹..... ارشادفرمایا کہ مجھے شانہ دیدیتے تو تم مسلسل دیتے رہتے۔ (طبرانی نے بروایت حسن بن علی بن ابی وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ بکری کا شانہ دیدو میں نے دیدیا پھر فرمایا مجھے شانہ دیدو میں نے دیدیا پھر فرمایا شانہ دو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ بکری کی دوشانوں کے علاوہ اور شانے تو نہیں ہوتے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بالا ارشادفرمایا۔

معجزات متفرقه من الاكمال

متفرق معجزات کا ذکر

۳۱۸۲۰..... ارشادفرمایا کہ یہ بھیڑیا جو تمہارے پاس آیا ہے اور بھیڑیوں کا نمائندہ ہے تم اپنے اموال کا کتنا حصہ اس کو دینا چاہتے ہو۔

ابو الشيخ في العظمة بروايت ابی هريرة

۳۱۸۲۱..... ارشادفرمایا کھجور کی اس ٹہنی کو لے لو اس سے ٹیک لگاؤ جب تو نکلے گا تو تمہارے سامنے دس روشن ہوں گے اور پیچھے بھی دس جب گھر میں داخل ہو تو اس پر کھر درا پتھر مارو گھر کے پردوں پر کیونکہ وہ شیطان ہے۔ طبراني بروايت قتاده بن نعمان

حفظ من الاعداء

۳۱۸۲۲..... ایک موقع دشمن کو مخاطب کر کے ارشادفرمایا کوئی خوف اندیشہ کی بات نہیں اگر تم ارادہ کر بھی لیتے اللہ تعالیٰ تمہیں مجھ پر مسلط نہ فرماتے۔

احمد، مستدرک نسائي، جعده بن خالد

۳۱۸۲۳..... ایک موقع پر دشمن کو قابو کرنے کے بعد) فرمایا اس نے میری تلوار اٹھالی تھی جب کہ میں سویا ہوا تھا میں جس وقت بیدار ہوا اس نے تلوار ہاتھ میں لے کر سونت لی تھی مجھ سے کہا "من يمنعك منی" یعنی تجھے مجھ سے کون بچائے گا میں نے کہا "اللہ" اب یہ میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔

احمد بيهقي نسائي بروايت جابر رضي الله عنه

۳۱۸۲۴..... (ایک موقع پر) ارشادفرمایا اگر وہ یعنی ابوجہل میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔

احمد مسلم بروايت ابوهريره رضي الله عنه

اعلام النبوۃ

۳۱۸۲۵..... ارشادفرمایا تمہارے بھائی کا جھنڈا ہے۔ احمد بروايت ابن مسعود رضي الله عنه، ضعيف الجامع ۴۷۹۰

تشریح:..... اس روایت کو امام احمد نے اپنی مسند ۲۱۶۱ پر نقل کی ہے پوری حدیث سمجھے بغیر اس فقرہ کا سمجھنا مشکل ہے۔

الاکمال

۳۱۸۲۶..... ارشادفرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے میرے پیٹ کی اندرونی چیزوں کو باہر نکالا پھر ان کو دھویا اس میں حکمت اور علم بھر دیا۔

کلام:..... طبرانی بروات انس رضی اللہ عنہ اس کی سند میں رشدین بن سعد ضعیف ہے۔

۳۱۸۲۷..... ارشادفرمایا کہ میں صحراء میں تھا دس سالہ کا یا دس مہینے کا اچانک سر کے اوپر سے کچھ گفتگو سنی اچانک دیکھا ایک شخص دوسرے سے کہہ رہا تھا اھوھو؟ یعنی یہ وہی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ہاں وہ میرے سامنے نمودار ہوئے ایسے چہرے میں جو میں نے اس سے پہلے بھی کسی مخلوق

کا نہیں دیکھا تھا اور ایسی روحیں جو اس سے پہلے کسی کی نہیں دیکھی اور ایسے کپڑے جو کسی کے نہیں دیکھے تھے وہ دونوں میری طرف چلتے ہوئے آئے ہر ایک نے میرے بازو پکڑے لیکن مجھے ان کے پکڑنے کا احساس نہیں ہو رہا تھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان کو لٹاؤ انہوں نے مجھے لٹا دیا زبردستی کئے اور موڑے بغیر ایک نے دوسرے سے کہا ان کا سینہ چیر دو تو ایک ان میں سے میرے سینے کی طرف جھکا اور چیر دیا جو میں نے دیکھا اس میں نہ خون تھا نہ درد اس سے کہا اس میں سے حسد اور کینہ کو نکال دو ایک چیز نکالی جو بند ھے ہوئے خون کی طرح تھا اس کو نکال کر پھینک دیا پھر اس سے کہا کہ اس میں مہربانی اور شفقت ڈالدو پھر جو چیز نکالی چاندی کی مثل تھی پھر میرے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو حرکت دی پھر کہا صحیح و سالم ہو جا میں واپس ہوا تو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کے لئے رحمت محسوس کر رہا تھا۔ (ابن حبان مستدرک بیہقی سعید بن منصور بروایت معاذ بن محمد بن معاذ بن محمد بن ابی بن کعب اپنے والد سے وہ اپنے دادا معاذ بن محمد وہ ابی بن کعب سے)

۳۱۸۲۸ ..... میں اس سے (یعنی چاند سے) باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتے تھے اور مجھے رونے سے غافل کر دیتے ہیں ان کی دعا کو سنتا ہوں جس وقت وہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہوتا ہے۔ (بیہقی فی الدلائل وابوعثمان صابونی فی المائتین والخطیب وابن عساکر بروایت عباس بن عبدالمطلب عباس نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے آپ کے دین میں داخل ہونے کا داعیہ آپ ایک نبوت کی علامت بھی تھی وہ یہ کہ میں نے آپ کو جو لا جھولتے ہوئے دیکھا کہ آپ چاند سے باتیں کر رہے تھے اور اس کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے جس طرف آپ نے اشارہ کیا، چاند اسی طرف جھک گیا پھر آپ نے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۱۸۲۹ ..... ارشاد فرمایا میں اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہوں اور میری والدہ نے خواب دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (احمد ابن سعد والبغوی طبرانی بیہقی فی الدلائل بروایت ابی امامہ) یہ اس موقع پر ارشاد فرمایا جب آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کی ابتدائی حالات کیا ہیں؟

۳۱۸۳۰ ..... آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اپنے نفس کے بارے میں بتلائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری والدہ نے زمانہ حمل میں دیکھا کہ ان سے ایک نور ظاہر ہوا جس نے شام کے شہر بصری کو روشن کر دیا۔

مستدرک بروایت خالد ابن معدان وہ اصحابہ رسول اللہ ﷺ

۳۱۸۳۱ ..... ارشاد فرمایا کہ میری والدہ نے بوقت ولادت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

ابن سعد بروایت ابی العجفاء

۳۱۸۳۲ ..... ارشاد فرمایا کہ میری والدہ نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ ابن سعد بروایت ابی امامہ

۳۱۸۳۳ ..... ارشاد فرمایا کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کا نتیجہ ہوں جو انہوں نے بیت اللہ کی دیوار اٹھاتے وقت دعا کی تھی۔

۳۱۸۳۴ ..... ارشاد فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ ابن سعد بروایت عبدالبر بن عبدالرحمن بن معمر

۳۱۸۳۵ ..... ارشاد فرمایا ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہوں اور یہ کہ بوقت ولادت میری والدہ نے دیکھا ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے میں دودھ پلایا گیا ہوں بنی سعد بن بکر میں اس دوران کے میں اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ گھر کے پاس بکریاں چرا رہے تھے میرے پاس دو آدمی آئے جو سفید لباس میں ملبوس تھے ہاتھ میں سونے کی تھالی تھی جس میں برف بھری ہوئی تھی انہوں نے مجھے پکڑا اور میرے پیٹ کو چاک کیا میرے دل کو نکالا اس کو چیرا اس میں ایک بندھا خون کا ٹکڑا نکال کر باہر پھینک دیا پھر اس برف سے میرے پیٹ اور دل کو دھویا پھر کہا ان کو ان کی امت کے سو افراد کے مقابلہ میں وزن کرو مجھے ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میرا وزن بھاری تھا پھر کہا ہزار کے مقابلہ میں وزن کرو مجھے وزن کیا گیا تو میں بھاری نکلا پھر کہا ان کو چھوڑ دو اگر مجھے پوری امت کے مقابلہ میں وزن کیا جاتا ہے تب بھی میرا وزن زیادہ ہوتا۔ ابن سعد بروایت خالد بن معدان مرسلاً

۳۱۸۳۶ ..... ارشاد فرمایا کہ میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے پیٹ میں نور ہے پھر کہا کہ میں نے نور کو دیکھا کہ وہ پھیل گیا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گیا۔ الدیلمی بروایت شداد بن اوس

الفصل الثانی فی المعراج معراج کا بیان

۳۱۸۳۷......ارشادفرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا وہ ایک سفید لمبا جانور تھا منتہائے نظر پر اس کا قدم پڑتا تھا میں اور جبرائیل علیہ السلام اس کی پیٹھ پر جمے رہے یہاں تک بیت المقدس پہنچ گئے میرے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور میں نے جنت جہنم کا دیدار کیا۔

احمد ابویعلی ابن حبان مستدرک ضیاء مقدسی بروایت حذیفہ

۳۱۸۳۸......ارشادفرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا مجھے پہلے زمزم کے کنویں پر لے جایا گیا میرے سینہ کو چاک کیا گیا پھر غسل دیا گیا ماءِ زمزم سے پھر اتارا گیا۔مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۳۹......ارشادفرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی جب کہ میں مکہ میں تھا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے پھر میرے سینہ کو چاک کیا گیا پھر اسکو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر سونے کی ایک تھالی لائی گئی جو حکمت ایمان سے بھری ہوئی تھی اس کو میرے سینہ بھر میں بھرا گیا پھر اس کو بند کر دیا گیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان دنیا تک لے جایا گیا جب آسمان دنیا میں پہنچے تو جبرائیل نے دربان سے کہا دروازہ کھولو تو دربان نے پوچھا کہ آپ کون فرمایا جبرائیل پوچھا آپ کے ساتھ کوئی ہے فرمایا ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں پوچھا کیا ان کو بلوایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا جب ہم آسمان چڑھے تو ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس کے دائیں طرف کچھ سیاہی تھی اور بائیں طرف بھی کچھ سیاہی جب دائیں طرف نظر کرتے تو ہنستے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو رو پڑتے انہوں نے کہا مرحبا صالح نبی اور صالح بیٹا میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں! فرمایا یہ آدم علیہ السلام ہیں یہ دائیں بائیں ان کی اولاد ہے دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے جہنمی جب دائیں طرف دیکھتے ہیں خوش ہو کر ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں پریشان ہو کر روتے ہیں پھر جبرائیل مجھے لے کر دوسرے آسمان پر چڑھ گئے اور دربان سے کہا کہ دروازہ کھولو وہاں وہی سوال وجواب ہوا جو پہلے آسمان پر ہوا تھا دروازہ کھولا گیا جب میرا گذر ادریس علیہ السلام پر ہوا تو فرمایا مبارک ہو صالح نبی اور صالح بھائی کو میں نے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں فرمایا کہ یہ ادریس علیہ السلام میں پھر میرا گذر موسیٰ علیہ السلام پر ہوا تو انہوں نے فرمایا مرحبا صالح نبی صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون فرمایا یہ موسیٰ علیہ السلام میں پھر میرا گذر عیسیٰ علیہ السلام پر ہوا تو فرمایا مرحبا صالح نبی صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون؟ فرمایا یہ عیسیٰ علیہ السلام میں پھر میرا گذر ابراہیم علیہ السلام پر ہوا، انہوں نے فرمایا مرحبا صالح نبی صالح بیٹا میں نے پوچھا یہ کون؟ فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر مجھے اوراوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ ایک کشادہ میدان پر پہنچا جہاں قلم کے لکھنے کی آواز سنائی دے رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائی ان کو لے کر واپس ہوا تو راستہ میں موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کہ تمہارے رب نے کیا فرض فرمایا تمہاری امت پر؟ میں نے کہا ان پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں ہیں تو مجھ سے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے رب کے پاس واپس جاؤ کیونکہ آپ کی امت کو اس کی استطاعت نہیں ہے میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے آدھی معاف فرمادیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس گیا اور ان کو خبر دی تو انہوں نے فرمایا اپنے رب سے اور مراجعت کرو کیونکہ آپ کی امت یہ بھی ادا نہ کر سکے گی میں نے رب تعالیٰ سے دوبارہ درخواست کی تو فرمایا یہ پانچ نمازیں ہیں اور ثواب میں پچاس کے برابر میرے پاس میں قول تبدیل نہ ہوتا میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے اور کمی کی درخواست کے لئے فرمایا تو میں نے کہا کہ اب مجھے رب تعالیٰ سے شرم آرہی ہے پھر مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ پہنچا جس کو مختلف رنگ ڈھانپ رہے تھے مجھے معلوم نہیں کیسے عجیب وغریب رنگ تھے مجھے جنت لے جایا گیا۔ اور اس کی مٹی مشک کی تھی۔ (بیہقی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ مگر یہ الفاظ ابن عباس اور ابی حبہ بدری کی ہے کہ پھر مجھے کشادہ صحن میں لے جایا گیا جہاں مجھے قلم چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی)

۳۱۸۴۰......ارشادفرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا وہ ایک سفید طویل جانور ہے جو گدھے سے تھوڑا بڑا اور خچر سے تھوڑا چھوٹا منتہیٰ نظر پر قدم

رکھتا ہے میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس تک آیا اور اس کو اس حلقہ میں باندھ دیا جس سے انبیاء علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے پھر میں مسجد میں داخل ہوا وہاں دو رکعت نماز پڑھی پھر جبرائیل علیہ السلام ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لائے میں نے دودھ کا انتخاب کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا پھر مجھے آسمان پر لیجایا گیا تو دروازہ کھلوانا چاہا تو دربان نے جبرائیل پوچھا آپ کے ساتھ کون؟ کہا محمد ﷺ: پوچھا کیا ان کو بلوایا ہے؟ کہا ہاں بلوایا ہے ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے مرحبا کہا اور خیر کی دعا دی پھر مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوانا چاہا کہا کون؟ جواب دیا جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ: پوچھا گیا کہ ان کو بلوایا ہے کہا ہاں بلوایا ہے ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو ہماری ملاقات دو خالہ زاد بھائی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی پھر مجھے تیسرے آسمان پر لے جایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون؟ بتایا جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا ساتھ کون ہے؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا کہ ان کو بلوایا ہے بتایا ہاں تو ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو ہماری ملاقات ادریس علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی:

قال الله تعالی ورفعنا مکانا علیا

''ہم نے انہیں رفعت دے کر ایک بلند مقام تک پہنچا دیا تھا۔''

پھر مجھے پانچویں آسمان پر لے گیا جبرائیل نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون؟ بتایا جبرائیل علیہ السلام پوچھا ساتھ کون؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا گیا ان کو بلوایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں پھر ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو ہماری ملاقات ہارون علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی پھر مجھے چھٹے آسمان پر لیجایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا پوچھا کون؟ جواب دیا جبرائیل علیہ السلام پوچھا ساتھ کون؟ جواب دیا محمد ﷺ تو ہماری ملاقات موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی پھر مجھے ساتویں آسمان پر لیجایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو پوچھا کون؟ جواب دیا جبرائیل پوچھا کہ ساتھ کون؟ جواب دیا محمد ﷺ پوچھا ان کو بلوایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں تو ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو ہماری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی وہ بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے وہ ایسا گھر ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں ان کو دوبارہ داخل ہونے کا موقع نہیں ملتا پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لیجایا گیا تو اس کے لیے ہاتھی کے کان کے برابر پتے تھے اور اس کا پھل مٹکے کے برابر جب اللہ کے حکم سے اس کو ڈھانپا گیا جس طرح ڈھانپا گیا تو اس میں اس طرح حسن پیدا ہو گیا کہ اللہ کے مخلوق میں سے کوئی اس کے حسن کو بیان کرنے پر قادر نہیں اللہ تعالیٰ نے جو وحی فرمانا تھی فرمائی اور میرے اوپر دن رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ میں واپسی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے بتایا دن رات میں پچاس نمازیں تو فرمایا واپس جا کر اس میں تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت کو اس کی طاقت نہ ہوگی میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور امتحان لیا ہے میں نے واپس جا کر رب تعالیٰ سے تخفیف کی درخواست کی تو پانچ نمازیں معاف کیں میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا اور بتایا پانچ معاف ہوئی ہیں تو فرمایا واپس جا کر تخفیف کی درخواست کریں آپ کی امت یہ بھی نہیں ادا کر سکے گی اب میں رب تعالیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان مراجعت کرتا رہا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد یہ دن و رات میں پانچ نمازیں ہیں ہر نماز پر دس اس طرح ثواب میں پچاس کے برابر ہوں گی جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور عمل نہیں کیا اس کو بھی ایک ثواب ملے گا اگر عمل کر لیا تو دس نیکیاں ملیں گی جس نے برائی کا ارادہ کیا اور عمل نہیں کیا اس کے حق میں کچھ بھی نہیں لکھا جائے گا اگر عمل کر لیا تو اس کے حق میں ایک ہی گناہ لکھا جائے گا میں واپس آ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور ان کو واقعہ بتایا تو انہوں نے دوبارہ فرمایا کہ جا کر مزید تخفیف کی درخواست کریں میں نے کہا اب بہت ہو گیا مزید جانے سے مجھے شرم آ رہی ہے۔

احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

اسراء معراج کا تذکرہ

۳۱۸۴۱ ارشاد فرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا اس پر میں اور جبرائیل علیہ السلام سوار ہوئے ہمیں لے کر روانہ ہوئے جب بھی کوئی پہاڑ آیا دو پاؤں اوپر کر لیتے جب نیچے اترتے اگلے پاؤں اوپر کر لیتے یہاں ایک سایہ دار بدبودار زمین پر پہنچے پھر ایک صاف اور پاکیزہ سرزمین پر پہنچے میں نے جبرائیل سے پوچھا ہم نے پہلے ایک ابر آلود بدبودار زمین پر سفر کیا پھر صاف اور پاکیزہ سرزمین پر تو جواب دیا وہ جہنم کی زمین تھی اور یہ جنت کی زمین ہے پھر میری ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام آپ کے ساتھ کون؟ تو جواب دیا آپ کے بھائی محمد ﷺ ہیں انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے برکت کی دعاء کی اور فرمایا اپنی امت کے لئے آسانی کی درخواست کرنا میں نے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ کون ہیں بتایا آپ کے بھائی موسیٰ علیہ السلام ہیں تو میں نے کہا کس کے سامنے آواز بلند کر رہے تھے اور جرأت کر رہا تھا اپنے رب کی سامنے؟ انہوں نے بتایا ہاں وہ اپنے رب کی آواز سے واقف ہیں وہ ان سے ہم کلام ہو چکے ہیں پھر ہم چلتے رہے میں نے آگے کچھ چراغ اور روشنی دیکھی تو پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہیں: تو بتایا یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام کے درخت ہیں میں پوچھا کہ اس کے قریب جاؤں؟ تو بتایا ہاں ہم اس کے قریب ہوئے میرے خیر کی دعاء کی اور مرحبا کہا پھر ہم بیت المقدس پہنچے اور میں نے اپنے براق کو اس حلقہ کے ساتھ باندھا جس سے انبیاء علیہم السلام اپنے جانوروں کو باندھا کرتے تھے پھر مسجد میں داخل ہو گئے میرے لئے انبیاء علیہم السلام جمع کئے گئے ان کو بھی جن کا نام اللہ نے کتاب اللہ میں ذکر فرمایا اور وہ بھی جن کا نام مذکور نہیں میں نے ان کو نماز پڑھائی۔ مگر ان تین یعنی ابراہیم موسیٰ علیہ اور عیسیٰ علیہ السلام البز ار طبرانی مستدرک بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھوڑے لفظی تغیر کے ساتھ ابویعلی ضعیف الجامع ۱۳ الضعیفہ ۱۷۹۸

۳۱۸۴۲ ......ارشاد فرمایا کہ اس دوران کے میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور مجھے طولاً چیرا اور میرے دل کو نکالا پھر میرے پاس سونے کی ایک تھالی لائی گئی جو ایمان سے بھری ہوئی تھی میرے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر بھر دیا اور اس کو اپنی حالت میں لوٹا دیا پھر میرے پاس ایک سواری لائی گئی جو خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی تھی سفید رنگ اس کو براق کہا جاتا ہے اور منتہائے نظر پر قدم رکھتی تھی۔ میں اس پر سوار کرایا گیا مجھے جبرائیل علیہ السلام لے چلے یہاں تک آسمان دنیا پر لے جایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون؟ بتایا جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا گیا کہ ان کو بلوایا گیا ہے؟ بتایا ہاں پھر کہاں مرحبا کتنے اچھے مہمان ہیں پھر دروازہ کھولا گیا جب میں آگے بڑھا تو آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا یہ تمہارے باپ آدم ہیں میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا اے صالح بیٹے صالح نبی پھر مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا دروازہ کھلوایا تو پوچھا کون بتایا جبرائیل علیہ السلام پوچھا ساتھ کون؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا ان کو بلوایا گیا ہے؟ بتایا ہاں تو کہا گیا مرحبا کتنے اچھے مہمان ہیں جب دروازہ کھولا گیا تو یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام دونوں خالہ زاد بھائیوں سے ملاقات ہوئی جبرائیل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا دونوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا صالح بھائی صالح نبی پھر مجھے تیرے آسمان پر لے جایا گیا دروازہ کھلوایا پوچھا کون؟ بتایا جبرائیل علیہ السلام پوچھا ساتھ کون بتایا محمد ﷺ پوچھا ان کو بلوایا گیا ہے،! بتایا ہاں تو کہا گیا مرحبا کتنے اچھے مہمان میں پھر دروازہ کھولا گیا جب داخل ہوا تو یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، کہا یہ یوسف علیہ السلام ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا مرحبا صالح بھائی صالح نبی، پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک چوتھے آسمان پر پہنچا دروازہ کھلوایا پوچھا کون؟ بتایا جبرائیل پوچھا ساتھ کون بتایا محمد ﷺ پوچھا کیا ان کو بلوایا گیا جواب دیا ہاں کہا گیا کتنے اچھے مہمان ہیں پھر دروازہ کھولا گیا جب میں داخل ہوا ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا صالح بھائی صالح نبی پھر مجھے پانچویں آسمان پر لے جایا گیا دروازہ کھلوایا پوچھا کون بتایا جبرائیل پوچھا ساتھ کون؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا ان کو بلوا گیا ہے؟ بتایا ہاں تو کہا گیا کہ کتنے اچھے مہمان ہیں پھر دروازہ کھولا گیا

جب میں داخل ہوا تو ہارون علیہ السلام سامنے موجود تھے کہا یہ ہارون علیہ السلام ہیں ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا تو فرمایا مرحبا صالح بھائی صالح نبی پھر مجھے چھٹے آسمان پر لے جایا گیا دروازہ کھلوایا پوچھا کون بتایا جبرائیل پوچھا ساتھ کون بتایا محمد ﷺ پوچھا کہ ان کو بلوایا گیا ہے بتایا ہاں تو کہاں کتنے اچھے مہمان ہیں پھر دروازہ کھولا تو سامنے موسیٰ علیہ السلام تشریف فرما تھے کہا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں سلام کریں میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا تو کہا مرحبا صالح بھائی صالح نبی جب میں آگے بڑھا تو رو پڑے رونے کی کیا وجہ؟ فرمایا ایک جوان جو میرے بعد مبعوث ہوئے ان کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا دروازہ کھلوایا، پوچھا کون بتایا جبرائیل پوچھا ساتھ کون؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا ان کو بلوایا گیا ہے؟ بتایا ہاں کہا کتنے اچھے مہمان ہیں پھر دروازہ کھلوایا گیا جب میں داخل ہوا تو ابراہیم علیہ السلام موجود تھے کہا کہ یہ تمہارے والد ابراہیم ہیں ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا صالح بیٹا صالح نبی مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو اس کے پھل مقام ھجر کے مٹکے کے برابر تھے اس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر کہا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں چار نہریں جاری تھیں دو باطنی نہریں اور دو ظاہری میں نے پوچھا جبرائیل یہ کیا ہیں؟ بتایا یہ جو باطنی نہریں جنت کی نہریں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں پھر مجھے بیت المعمور تک لے جایا گیا میں نے پوچھا جبرائیل یہ کیا ہے؟ بتایا بیت المعمور ہے جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جب نکلتے ہیں قیامت تک ان کی دوبارہ باری نہیں آتی پھر میرے پاس ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا تو فرمایا یہ فطرت کے مطابق ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہیں پھر میرے اوپر ہر روز کے پچاس نمازیں فرض ہوئیں واپسی پر موسیٰ علیہ السلام پر گذر ہوا تو انہوں نے پوچھا کیا حکم ملا میں نے کہا ہر روز کی پچاس نمازیں تو فرمایا آپ کی امت ہر روز پچاس نمازیں نہیں ادا کر پائے گی واللہ میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا خوب امتحان لیا لھذا اپنے رب کے پاس واپس جا کر تخفیف کی درخواست کریں میں واپس گیا تو دس نمازیں ساقط فرمادیں میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دوبارہ اس طرح کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دوبارہ درخواست کی تو دس اور معاف کردیں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا دوبارہ اس طرح فرمایا پھر یومیہ پانچ نمازوں کا حکم ملا پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذر ہوا تو پوچھا کیا حکم ملا؟ میں نے کہا یومیہ پانچ نمازیں انہوں نے فرمایا آپ کی امت یہ بھی ادا نہیں کرسکے گی میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے بنی اسرائیل کا خوب اچھی طرح امتحان لیا اپنے رب سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کریں میں نے کہا میں رب تعالیٰ سے بار بار درخواست کر چکا ہوں اب شرم آرہی ہے اس پر راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں جب آگے بڑھا تو آواز دی میں نے اپنا فریضہ ادا کردیا اور اپنے بندوں پر تخفیف کردی۔

احمد، بیھقی، نسائی بروایت مالک بن صعصعہ

۳۱۸۴۳ ..... ارشاد فرمایا مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں ایک کھلے میدان میں پہنچا جہاں قلم چلنے کی آواز آرہی تھی۔

بخاری طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۴۴ ..... ارشاد فرمایا جب اسراء کے سلسلہ میں قریش نے میری تکذیب کی اور میں حطیم میں کھڑا ہوگیا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو سامنے فرمادیا اب میں اس کی علامات بتلانے لگا اس کی طرف دیکھ دیکھ کر۔ احمد بیھقی ترمذی نسائی بروات جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۸۴۵ ..... ارشاد فرمایا کہ مجھے لولو کے پنجرے میں جس کا بچھونا سونے کا تھا اسراء کروایا گیا۔

بروایت عبدالرحمن بن اسعد بن زارہ ضعیف الجامع ۸۰۲

۳۱۸۴۶ ..... ارشاد فرمایا مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک ساتویں آسمان پر لے جایا گیا اس کا پھل مقام ھجر کے مٹکے کے برابر تھا اور اس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر تھے اس میں چار نہریں تھیں دو ظاہری اور دو باطنی ظاہری دریا نیل اور فرات ہیں اور باطنی جنت کی دو نہریں پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے ایک پیالہ میں دودھ دوسرے میں شہد تیسرے میں شراب میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پیا تو مجھ سے کہا گیا کہ آپ اور آپ کی امت فطرت پر ہیں۔ بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۴۷ ..... ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات جب ہم بیت المقدس پہنچے جبرائیل علیہ السلام نے اشارہ سے پتھر میں سوراخ کیا اس سے براق کو

باندھا۔ ترمذی ابن حبان مستدرک بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ وضعیف الجامع ۴۷۶۸

۳۱۸۴۸......ارشادفرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ہلکے جسم کے مالک تھے گویا قبیلہ شنوہ کے ایک شخص ہے ں میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ میانہ قد سرخ رنگ گویا کہ غسل خانہ سے نکلے اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ میں ان کی اولاد میں ان کے سب سے زیادہ مشابہ ہوں پھر میرے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب مجھ سے کہا گیا کہ جو پیالہ چاہیں پی لیں میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پیا تو مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت پر عمل کیا اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھاتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۸۴۹......ارشادفرمایا کہ میں حطیم میں تھا کہ قریش مجھ سے معراج کی رات کی سفر کے بارے میں سوالات کر رہے تھے مجھ سے بیت المقدس کی مختلف چیزوں کے متعلق پوچھا جن کو میں نے دھیان کے ساتھ یاد نہیں رکھا تھا میں سخت کرب و بے چینی میں تھا اس جیسا پریشان پہلے کبھی نہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کا حجاب اٹھالیا تا کہ میں اس کو دیکھوں اب وہ جو بھی سوال کرتے تھے میں ان کو دیکھ کر بتادیتا میں نے خود کو انبیاء علیہم السلام کی ایک جماعت کے ساتھ دیکھا اس میں موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے وہ گھنگریالے بالوں والے ہلکے جسم کے تھے گویا کہ قبیلہ شنوہ کا ایک شخص ہے اور عیسیٰ بن مریم کو بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ان کے سب سے زیادہ مشابہ تمہارے صاحب ہیں۔(یعنی خود آپ ﷺ کی ذات اقدس) نماز کا وقت قریب ہوا میں نے ان کی امامت کروائی جب میں نماز سے فارغ ہوا ایک کہنے والے نے کہا اے محمد (ﷺ) یہ جہنم کا داروغہ ہے اس کو سلام کریں میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے خود سلام کرنے میں پہل کی۔مسلم بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۱۸۵۰......ارشادفرمایا کہ میں معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو ان کو دیکھا کہ وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔(ابن ابی شیبہ بروایت انس یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے)

۳۱۸۵۱......ارشادفرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے لے چلے تو میں نے دیکھا کہ گھر کے سامنے سواری کا جانور کھڑا ہے وہ خچر سے چھوٹا گدھے سے بڑا تھا مجھے اس پر سوار کرایا پھر چل پڑے یہاں تک بیت المقدس پہنچے میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا ان کے اخلاق میرے اخلاق کے مشابہ اور ان کی صورت میری صورت کے مشابہ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا طویل القامت گھنگریالے بال والے وہ قبیلہ شنوہ کے لوگوں کے مشابہ ہے عیسیٰ بن مریم کو دیکھا مشابہ ہیں میانہ قد مائل بسرخی عروہ بن مسعود ثقفی کے مشابہ ہیں دجال کو بھی دیکھا کہ اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہے قطن بن عبدالعزی کے مشابہ، میں چاہتا ہوں کہ قریش کے پاس جاؤں اور جو کچھ دیکھا وہ ان کو بتلاؤں۔

طبرانی بروایت ام ھانی رضی اللہ عنھا

۳۱۸۵۲......ارشادفرمایا کہ مجھے ایک جانور پر سوار کرایا جو گدھے اور خچر کے درمیان کا تھا اس کے ران میں دو پر ہیں جن سے پاؤں کو سمیٹتے ہیں جب سوار ہونے کے لئے اس کے قریب ہوا تو اس نے دم ہلائی تو جبرائیل نے پنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا پھر کہا اے براق تمہیں اپنے اس فعل پر شرم نہیں آرہی؟ اللہ کی قسم اس سے قبل تجھ پر محمد ﷺ سے زیادہ مکرم و معظم شخص نے سواری نہیں کی وہ شرم کے مارے پسینہ گرانے لگا پھر ٹھہر گیا یہاں تک میں اس پر سوار ہو گیا میں نے اس کے دونوں کان پکڑ لئے اور زمین لپیٹ دی گئی اور منتہائے نظر پر اس کا قدم ہوتا تھا وہ لمبی پیٹھ اور لمبے کان والا تھا۔ میرے ساتھ جبرائیل علیہ السلام بھی نکلے ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے یہاں تک بیت المقدس پہنچ گئے براق وہاں جا کر رو کا جہاں انبیاء علیہم السلام کے جانور روکتے، میں نے اس کو اس حلقہ کے ساتھ باندھا میں نے انبیاء کو دیکھا کہ میری خاطر جمع ہوئے ہیں میں نے ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، مجھے خیال ہوا کہ ان کے لئے امام کی ضرورت ہے مجھے جبرائیل نے آگے کیا میں نے ان کو نماز پڑھائی میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہماری بعثت توحید باری کے لئے ہوئی۔(ابن سعد بروایت عمرو بن شعیب وہ اپنے والد سے وہ

اپنے داداس اور بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا و عائشہ رضی اللہ عنہا و ام ھانی رضی اللہ عنہا و ابن عباس رضی اللہ عنہما ان میں بعض کی روایت کا بعض میں تداخل ہوگیا)

۳۱۸۵۳۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور میری پیٹھ پر مجھے ایک درخت پر لے گئے اس میں پرندہ کے دو گھونسلے کی طرح تھے وہ ایک میں بیٹھے دوسرے میں، میں بیٹھ گیا میری جانب اوپر کو اٹھ گئی جس نے افق کو بھر دیا اگر میں آسمان کی طرف ہاتھ بڑھاتا تو اس کو پکڑ سکتا تھا پھر کسی سبب سے جھک گیا نور کا نزول ہوا تو جبرائیل علیہ السلام مجھ سے پہلے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے گویا کہ ٹاٹ ہیں مجھے معلوم ہو گیا ان کی خشیت میری خشیت سے بڑھی ہوئی ہے میری طرف وحی کی گئی بندگی والا نبی ہوں گے یا بادشاہت والے نبی؟ آپ جنت کے قریب ہیں جبرائیل علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کیا وہ لیٹے ہوئے تھے میں نے کہا بندگی والا۔

ابن المبارک بروایت محمد بن عمیر ابن عطارد بن حاجب مرسلاً

ایمان جبرائیل کا تذکرہ

۳۱۸۵۴۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات میں ایک درخت پر تھا جبرائیل علیہ السلام دوسرے درخت پر ہمیں اللہ کے خوف نے ڈھانپا جبرائیل علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے اور میں اپنی جگہ قائم رہا اس سے مجھے اندازہ ہوا جبرائیل کا ایمان میرے ایمان سے بڑھ کر ہے۔

طبرانی بروایت عطارد بن حاجب

۳۱۸۵۵۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات آسمان دنیا پر جب پہنچا وہاں کچھ لوگوں کو دیکھا ان کی زبانیں اور ہونٹ کاٹے جا رہے تھے جہنم کی آگ کی قینچی سے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون لوگ میں کہا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں۔ بیہقی بروایت انس

۳۱۸۵۶۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات میرا گذر ایک قوم پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچی سے کاٹے جا رہے تھے جب بھی کاٹا گیا دوبارہ صحیح ہوگئے میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا کہ آپ کی امت کے خطباء میں جو وعظ کہتے خود ان باتوں پر عمل نہیں کرتے اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں پھر اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ ابن ابی داؤد بیھقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۵۷۔۔۔ فرمایا معراج کی رات ایک قوم پر گذر ہوا ان کے پیٹ کمرہ کے برابر تھے اس میں سانپ دوڑ رہے تھے جو باہر سے ہی نظر آرہے تھے میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو بتایا کہ یہ سود خور ہیں۔

ابن ماجہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ضعیف ابن جامع ۲۹۶ ضعیف الجامع ۱۳۳

۳۱۸۵۸۔۔۔ فرمایا میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا اس کے پھل مٹکے کے برابر تھے۔ احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۵۹۔۔۔ فرمایا معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا تو اس کا پھل مٹکے کے برابر تھے۔ طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۶۰۔۔۔ فرمایا معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا ساتویں آسمان میں اس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر تھے اور پھل مقام ہجر کے مٹکوں کے برابر جب اللہ کی رحمت نے اس کو ڈھانپا تو یاقوت کا بن گیا۔ الحکیم احمد بیھقی طبرانی مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۶۱۔۔۔ فرمایا معراج کی رات جب ساتویں آسمان پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ میں رعد برق اور صاعقہ کے اوپر ہوں میرا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھروں کے طرح تھے اس میں سانپ دوڑ رہے جو باہر ہی سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو بتایا کہ یہ سود خور ہیں جب میں آسمان دنیا پر اترا تو میں نے اپنے نیچے کی جانب دیکھا تو میں غبار دھواں اور آوازوں میں ہوں میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے؟ تو بتایا کہ یہ شیاطین ہیں گرم غبار بنی آدم کی آنکھوں میں جھونکتے ہیں تاکہ آسمان وزمین کی ملکوں میں غور و فکر نہ کریں اگر یہ نہ ہوتا تو وہ عجائبات کا مشاہدہ کرتے۔ احمد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۸۶۲۔۔۔ فرمایا میں نے ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو بیت المقدس میں دیکھا تو میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا

مثل دو آدمیوں کے طویل القامت میں گویا کہ قبیلہ شنوہ کے ہیں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا مائل بہ سرخی گویا کہ ابھی غسل خانہ سے نکلے ہیں اور میں اولاد میں ابراہیم علیہ السلام کا سب سے زیادہ مشابہ ہوں میرے پاس شراب اور دودھ کے پیالے لائے گئے میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا تو جبرائیل نے کہا آپ نے فطرت کی طرف راہ پائی اگر شراب کا پیالہ اٹھاتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

طبرانی سعید بن مسیب مرسلاً

۳۱۸۶۳ ... فرمایا کہ میں نے نور اعظم کو دیکھا میرے درمیان موتی اور یاقوت کے پردے حائل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی جو وحی فرمانا تھی۔

الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۶۴ ... فرمایا میں نے نور کو دیکھا۔ (طبرانی ابن خزیمہ ابن حبان احمد مسلم ترمذی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ) یہ اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ آپ نے رب تعالیٰ کا دیدار کیا ہے؟

۳۱۸۶۵ ...... ارشاد فرمایا کہ مجھے رات کے وقت معراج پر لیجایا گیا اور صبح کے وقت واپس مکہ پہنچ گیا مجھے اس پر یقین ہے۔ رواہ سعید بن منصور

لفصل الثالث فی فضائل متفرقہ ...... تنبئ عن التحدث بالنعم وفیہ ذکرہ ﷺ

متفرق فضائل کا بیان ...... نبی کریم ﷺ کے اخلاق کا تذکرہ

۳۱۸۶۶ ... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا وصف تورات میں احمد متوکل ہے نہ بدزبان ہوگا نہ سخت دل احسان کا بدلہ احسان سے دے گا برائی کا بدلہ نہیں لے گا جائے پیدائش مکہ ہے جائے ہجرت مدینہ طیبہ ان کی امت حمادون ہے تہبند نصف ساق تک رکھیں گے اور وضو میں اعضاء کو دھوئیں گے قرآن ان کے سینہ میں ہوگا نماز کے لئے اس طرح صف بندی کریں گے جس طرح قتال کے لئے صف بندی کی جاتی ہے مجھ سے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ اپنا خون پیش کرنا ہے اور رات کو عبادت کرنے والے اور دن کو شیر۔ (یعنی دشمن کو ڈھانے والے)۔

طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع

۳۱۸۶۷ ...... فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار جس مسئلہ میں بھی لوگ دو جماعتوں میں بٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دونوں میں سے خیر کی جانب رکھا میں اپنے ماں باپ سے پیدا ہوا ہوں میرے سلسلہ نسب میں جاہلیت کی زنا کاری کا عنصر شامل نہیں ہے میری پیدائش نکاح کے نتیجہ میں ہوئی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے ماں باپ تک زنا کاری کا دخل نہیں ہوا میں نسب کے اعتبار سے بھی تم میں بہتر ہوں اور باپ کے اعتبار سے بھی۔ بیھقی فی الدلائل بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۶۸ ...... فرمایا میری پیدائش نکاح سے ہوئی زنا سے نہیں۔ ابن سعد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۸۶۹ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے نکاح کے واسطہ سے پیدا فرمایا نہ کہ زنا سے۔ بیھقی بروایت محمد بن علی مرسلاً

۳۱۸۷۰ ...... فرمایا آدم علیہ السلام کے زمانہ سے میرے نسب میں نکاح کا سلسلہ قائم ہے نہ کہ زنا کا۔ ابن سعد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۱۸۷۱ ...... فرمایا میں نکاح سے پیدا ہوا نہ کہ زنا سے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے ماں باپ کے مجھے جننے تک اس میں زمانہ جاہلیت کے زنا کا کوئی حصہ شامل نہیں۔ احمد فی ابن عدی بیھقی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۱۸۷۲ ...... فرمایا میں جھوٹا نبی نہیں ہوں عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوں۔ احمد بیھقی نسائی بروایت براء

۳۱۸۷۳ ...... فرمایا میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں میں فصیح عربی ہوں قریش میں ولادت ہوئی بنی سعد میں پرورش ہوئی میری گفتگو میں خرابی کیسے آئے گی۔ طبرانی بروایت ابی سعید ضعیف الجامع ۲۱۰۷

۳۱۸۷۴ فرمایا میں سیم کی خوشبوؤں کا بیٹا ہوں۔سعید بن منصور طبرانی بروایت سیابہ بن عاصم

۳۱۸۷۵ فرمایا میں سچا پاکیزہ نبی ہوں اس کے لئے پوری ھلاکت ہے جو میری تکذیب کرے مجھ سے اعراض کرے اور مجھ سے قتال کرے خیر اس کے لئے ہے جس نے مجھے ٹھکانہ دیا میری مدد کی مجھ پر ایمان لایا میری باتوں کی تصدیق کی اور میرے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔

ابن سعد بروایت عبد بن عمر و بن جبله الکلبی ضعیف الجامع ۱۳۰۶

۳۱۸۷۶ فرمایا میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔مستدرک بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۱۸۷۷ فرمایا قیامت کے روز میری اتباع کرنے والے سب سے زیادہ ہوں گے میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

مسلم بروایت انس رضی الله عنه

قیامت کے روز سب سے پہلے قبر سے کون اٹھے گا؟

۳۱۸۷۸ قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی قبر سے اٹھوں گا اور میں ہی متکلم ہوں گا جب اللہ میاں کے پاس جائیں گے اور میں ہی خوشخبری سنانے والا ہوں گا جب وہ مایوس ہوں گے اور اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔اور اولاد آدم میں اللہ کے نزدیک سب سے مکرم میں ہی ہوں گا اس میں کوئی فخر کی بات نہیں۔ترمذی بروایت انس رضی الله عنه ضعیف الترمذی ۷۰۴ ضعیف الجامع ۱۳۰۹

۳۱۸۷۹ فرمایا میں سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جاؤنگا مجھے جنتی لباس پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا میرے علاوہ مخلوق میں سے کوئی اس مقام پر نہ ہوگا۔ترمذی بروایت ابی هریرة وضعیف کتاب ضعیف الجامع ۱۳۱۱

۳۱۸۸۰ فرمایا میں سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جاؤں گا اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر اہل بقیع کا میرے ساتھ حشر ہوگا پھر اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔(ترمذی مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ تھوڑی سی زیادتی کے ساتھ ضعیف ترمذی ۷۶۱ ضعیف الجامع ۱۳۱)

۳۱۸۸۱ فرمایا کہ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور قبر سے سب سے پہلے میں اٹھایا جاؤں گا اور سب سے پہلے میں ہی سفارش کروں گا اور میری سفارش قبول ہوگی۔مسلم ابو داؤد وبروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۱۸۸۲ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اس میں کوئی فخر نہیں میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر کی بات نہیں اس دن بشمول حضرت آدم علیہ السلام ہر نبی میرے جھنڈا تلے ہوں گے میں سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جاؤنگا اس میں کوئی فخر نہیں میں پہلا سفارشی ہوں گا جس کی شفارش قبول ہوگی اس میں کوئی فخر نہیں۔احمد، ترمذی، ابن ماجه بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۳۱۸۸۳ فرمایا میں انبیاء کا قائد ہوں اس میں کوئی فخر نہیں میں خاتم النبیین ہوں اس میں کوئی فخر نہیں میں پہلا سفارشی ہوں گا اور میری سفارش قبول ہوگی اس میں کوئی فخر نہیں۔الدارمی بروایت جابر رضی الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۳۱۹۰

۳۱۸۸۴ فرمایا میں فصیح عرب ہوں میرا تعلق قریش سے ہے اور میری زبان بنی سعد کی۔

ابن سعد بروایت یحیی بن یزید العدی مرسلا الاتقان ۷۰۳ ضعیف الجامع ۱۳۰۳

۳۱۸۸۵ فرمایا میں رسول ہوں ان کی طرف جن سے زندگی میں ملاقات ہوئی اور جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔

ابن سعد بروایت حسن مرسلا ضعیف الجامع ۱۳۱۴ الضعیفه ۲۰۸۶

۳۱۸۸۶ میں پہلا شخص ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا کسی کان نے مخلوق کی آواز میں سے ان دروازوں کی آواز سے زیادہ خوبصورت کسی کی آواز نہیں ہوگی۔ابن النجار بروایت انس ضعیف الجامع ۱۳۱۲

۳۱۸۸۷ فرمایا میں مسلمانوں کی جماعت سے ہوں۔ابو داؤد وبروایت ابن عمر رضی الله عنهما، ضعیف الجامع ۱۳۱۸

٣١٨٨.....فرمایا حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا۔

احمد، بیھقی بروایت جندب ج بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مسلم بروایت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

٣١٨٩ فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں اور آخری نبی جس کی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے۔

ابن عساکر بروایت عبادہ بن صامت

٣١٨٩٠.....فرمایا میں جنت کے دروازے پر ہوں گا اس کو کھلوانے کے لئے کہوں گا تو دربان کہے گا آپ کون؟ میں کہوں گا محمد تو جنت کا دربان کہے گا آپ ہی کے متعلق حکم ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولو۔ احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

٣١٨٩١ فرمایا میرے پاس جبرائیل نے آکر کہا کہ میرا اور تمہارا رب کہتا ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے آپ کے ذکر کو کس طرح بلند کیا تو میں نے کہا اللہ اعلم تو فرمایا جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں میرے ذکر کے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہوگا۔ ابویعلی والضیاء فی المثال بروایت ابی سعید

٣١٨٩٢.....فرمایا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آیا ہے مجھے اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخلہ ملے یا یہ کہ مجھے امت کے حق میں شفاعت کا اختیار ہوگا میں نے شفاعت کو اختیار کیا یہ ہر ایک شخص کے حق میں ہوگی جو اس حالت میں انتقال کرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ احمد بروایت ابی موسیٰ ترمذی ابن حیان بروایت عوف بن مالک الاشجعی

٣١٨٩٣ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا موسیٰ علیہ السلام کو راز دار اور مجھے اپنا حبیب بنایا پھر اللہ نے فرمایا میری عزت وجلال کی قسم میں اپنے حبیب کو اپنے خلیل اور نجی پر ترجیح دوں گا۔ بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

٣١٨٩٤.....فرمایا مجھے دنیا کی چابی دیدی گئی ایک ابلق گھوڑے پر جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے ان پر ایک ریشمی چادر تھی۔

احمد، ابن حبان والضیاء مقدسی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ٣٢ الضعیفہ ١٧٣٠

رسول اللہ ﷺ کی براہ راست تربیت

٣١٨٩٥.....فرمایا میرے رب نے میری تربیت کی اور بہت اچھی تربیت کی۔ ابن المعان فی ادب الاملاء بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

٣١٨٩٦.....فرمایا میرے پاس جبرائیل ایک پتیلا لایا جس کو کیفیت کہا جاتا ہے میں نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا تو مجھے جماع میں چالیس آدمیوں کی قوت دی گئی۔ (ابن سعد حلیۃ الاولیاء بروایت صفوان بن سلیم وعطاء بن یسار سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے)

٣١٨٩٧ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام ایک پتیلا لے کر آیا میں نے اس میں سے کھایا مجھے جماع میں چالیس مردوں کی قوت حاصل ہوئی ہے۔

ابن سعد بروایت صفوان بن سلم مرسلا

٣١٨٩٨.....فرمایا قیامت کے روز میں انبیاء کا امام اور ان کا متکلم اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اس میں کوئی فخر نہیں۔

احمد ترمذی ابن ماجہ مستدرک بروایت ابی ذخیرۃ الحفاظ ٣٩٨

٣١٨٩٩.....فرمایا مجھے جوامع الکلم دیا گیا اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا کہ مجھے زمین کی خزانوں کی چابیاں دی گئیں جو میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ بیھقی نسائی بروایت ابی ھریرہ

٣١٩٠٠ فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ ابن سعد بروایت حسن مرسلاً

٣١٩٠٢ فرمایا تمام روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی۔

احمد والضیاء القدسی بروایت انس رضی اللہ عنہ احادیث مختارہ ٨٤

٣١٩٠١ میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکیزہ بنایا گیا۔ ابن ماجہ بروایت ابوھریرہ ابوداؤد ابی ذرام رضی اللہ عنہ

۳۱۹۰۳.....فرمایا میری زندگی تمہارے حق میں بہتر ہے تم نئے احکام سے واقف ہوتے ہو اور تمہیں نئے احکام بتائیے جاتے ہیں جب میری موت واقع ہوگی وہ تمہارے حق میں بہتر ہوگی تمہارے مال میرے اوپر پیش ہوں گے اور اچھے دیکھوں تو اللہ کا شکر ادا کروں گا اگر کوئی برے اعمال دیکھوں تو استغفار کروں گا۔

کلام:.......ابن سعد بروایت بکر بن عبداللہ مرسلاً ذخیرۃ الالفاظ ۳۰۶۹۴ ضعیف الجامع ۲۴۶

۳۱۹۰۴..... فرمایا میری زندگی اور موت دونوں تمہارے حق میں بہتر ہیں۔

حارث بروایت انس رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۲۷۴۷ کشف الحفاء ۱۱۷۸

۳۱۹۰۵.....فرمایا کہ میری والدہ نے میری ولادت کے وقت ایک نور بلند ہوتا ہوا دیکھا جس سے بصری کے محلات روشن ہوئے۔

ابن سعد بروایت ابی الجفاء ضعیف الجامع ۳۰۶۵

۳۱۰۹۷.....فرمایا میری والدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔ابن سعد بروایت ابی امامہ

۱۳۹۰۸.....فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ نے آکر سلام کیا اور مجھ سے کہا میں اللہ تعالیٰ سے آپ سے ملاقات کے لئے اجازت مانگتا رہا اب اجازت ملی ہے میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ سے زیادہ مکرم کوئی مخلوق نہیں۔

ابن عساکر بروایت عبد الرحمن بن غنم ضعیف الجامع ۳۲۷۰

۳۱۹۰۹.....ارشاد فرمایا کہ سبقت لے جانے والے چار ہیں میں عرب میں سبقت کرنے والا ہوں اور صہیب رومیوں میں سلمان فارسیوں میں بلال رضی اللہ عنہ حبشیوں میں۔البزار طبرانی، مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ طبرانی بروایت ام ھانی، ابن عدی بروایت ابی امامہ ذخیرۃ الالفاظ ۳۲۸۶ ضعیف الجامع ۳۳۳۳

جنت وجہنم کا مشاہدہ

۳۱۹۱۰.....فرمایا کہ مجھ پر ابھی جنت اور جہنم پیش کی گئی اس دیوار کے پاس میں نے آج کی طرح خیر وشر نہیں دیکھا اگر جو بات میں جانتا ہوں تم جان لو تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۱۱.....فرمایا رات کو مجھ پر میری امت پیش کی گئی اس حجرہ کے پاس حتیٰ کہ میں اس کے لوگوں کو اس طرح جانتا ہوں جس طرح تم اپنے ساتھیوں کو جانتے ہو میرے لئے مٹی میں صورتیں بنائی گئیں۔طبرانی ضیاء مقدسی بروایت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۳۷۰۱

۳۱۹۱۲.....فرمایا مجھے اور لوگوں پر تین باتوں سے فضیلت دی گئی ہے:

۱.....ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنایا۔

۲.....تمام روئے کو زمین مسجد بنایا (یعنی ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے)۔

۳.....اور زمین کی مٹی کو ہمارے لئے پاک بنایا جب پانی نہ ملے۔(یعنی اس پر تیمم کو پاکی کا ذریعہ قرار دیا) اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات کو عرش کے خزانوں میں سے مجھے دی گئیں مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی۔احمد، مسلم، نسائی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۱۳.....فرمایا مجھ سے جبرائیل نے کہا کہ میں نے زمین کو مشرق سے مغرب تک پلٹ کر دیکھا لیکن محمد ﷺ سے افضل کوئی شخص نہ ملا اور مشرق سے مغرب تک الٹ پلٹ کر دیکھا کسی باپ کی اولاد کو بنی ہاشم سے افضل نہیں پایا۔

الحاکم فی الکنی وابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۰۶۴

۳۱۹۱۴ فرمایا کہ قیامت کے روز ہر رشتہ ناطہ منقطع ہوجائے گا سوائے میرے رشتہ ناطہ کے (یعنی صرف یہی رشتہ فائدہ دے گا)۔

طبرانی مستدرک بیھقی بروایت عمر رضی اللہ عنہ طبرانی بروایت ابن عباس وابن مسور

۳۱۹۱۵ فرمایا قیامت کے روز ہر نسبی اور سسرالی رشتہ ختم ہوجائے گا سوائے میرے نسبی اور سسرالی رشتہ کے۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما ذخیرة الالفاظ ۴۲۶۷

۳۱۹۱۶ فرمایا پیدائش میں سب سے پہلا ہوں لیکن سب سے آخر میں نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

ابن سعد بروایت قتادہ انہ مرسلاً کشف الخفاء ۲۰۰۲، ۲۰۰۹

۳۱۹۱۷ فرمایا میں اس وقت سے نبی ہوں جب آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ ابن سعد حلیة الاولیاء بروایت میرة الفجر ابن سعد بروایت ابن ابی جدعا طبرانی بروایت ابن عباس اسنی المطالب ۱۱۱۲ تذکرة الموضوعات ۸۶

۳۱۹۱۸ فرمایا تمہیں نماز پڑھانے کے بعد میں نے ابھی دیکھا کہ جنت اور جہنم دونوں میرے سامنے پیش ہوئے اس قبلہ کی دیوار پر آج کی طرح میں نے خیر وشر نہیں دیکھا۔ بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۱۹ فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کو کمر پکڑ کر روکتا ہوں کہ کہیں جہنم میں نہ گرے۔ طبرانی بروایت سمرة ضعیف الجامع ۱۴۹۴

۳۱۹۲۰ فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جس میں ٹڈی اور پروانہ آکر گررہے ہوں وہ ان کو ہٹارہا ہوں میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے روک رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گرنے کی کوشش کررہے ہو۔

احمد مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۹۲۱ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز حرام کی اس کے متعلق جانتا ہے وہ تم پر اس طرح طلوع ہوگا جس طرح فجر طلوع ہوتی ہے کہ میں تمہیں کمر سے پکڑ کر روکتا ہوں جہنم میں گرنے سے جیسے پروانہ اور مکھی کو روکا جاتا ہے۔ احمد طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۶۳۹

۳۱۹۲۲ فرمایا ہر نبی کو آیات دی گئیں ان پر لوگ ایمان لائے اور وہ جو مجھے ملی وہ وحی تھی جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی میں امید رکھتا ہوں قیامت تک میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔ احمد، بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۲۳ فرمایا دنیا کی ہر مخلوق میری نبوت کو تسلیم کرتی ہے سوائے جنات اور انسانوں میں سے کافر۔

طبرانی بروایت علی بن مرة ضعیف الجامع ۱۳۰۵

۳۱۹۲۴ اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے اکرام کی وجہ سے مختون پیدا ہوا ہوں کسی نے میرے ستر نہیں دیکھا۔ طبرانی فی الاوسط المتناهیة ۲۶۲

۳۱۹۲۵ فرمایا باد صباء سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد مشرقی ہوا سے ہلاک ہوئی۔

احمد، بیھقی بروایت ابن عباس الاتقاء ۱۸۶ ذخیرة الحفاظ ۵۰۵

باد صبا سے مدد

۳۱۹۲۶ فرمایا باد صباء سے میری مدد کی گئی جب کہ یہ مجھ سے پہلی قوموں کے حق میں عذاب تھی۔

الشافعی بروایت محمد بن عمر مرسلاً ضعیف الجامع ۲۰۵۵ کشف الخفاء ۲۰۰۹

۳۱۹۲۷ فرمایا قیامت کے روز تمام بنی آدم میرے جھنڈا تلے ہوں گے سب سے پہلے میرے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔

ابن عساکر بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۲۸ فرمایا مجھے وہ نعمتیں عطاء ہوئیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں ہوئی تھیں رعب کے ذریعہ میری مدد ہوئی زمین کے خزانوں کی چابی مجھے

دی گئی میرا نام احمد رکھا گیا اور زمین کی مٹی کو میرے حق میں طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ بنائی گئی اور میری امت کو خیر الامم بنائی گئی۔

احمد بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۹۵۲

۳۱۹۲۹... فرمایا مجھے فواتح الکلم جوامع الکلم اور خواتم الکلم عطاء ہوئے۔ابن ابی شیبۃ، ابویعلی طبرانی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۳۱۹۳۴...... فرمایا مجھے چار باتوں سے فضیلت دی گئی زمین کو میرے حق میں مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنایا گیا میری امت کا جو شخص نماز کے لئے آئے اور نماز پڑھنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو زمین اس کے حق میں نماز کی جگہ ہے۔ پانی نہ ملے تو تیمم کی جگہ ہے اور میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں اور رعب کے ذریعہ میری مدد ہوئی جو میرے سامنے دو مہینے کی مسافت پر چلتا ہے اور مال غنیمت میرے لئے حلال کی گئی ہے۔

بیہقی بروایت ابی امامہ

۳۱۹۳۵.... فرمایا چار باتوں سے مجھے اور لوگوں پر فوقیت دی ہے سخاوت شجاعت کثرت الجماع اور سخت قوت۔

طبرانی فی الاوسط والاسماعیل فی معجمہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۹۸۵ الضعیفہ ۱۵۹۷

۳۱۹۳۶...... فرمایا مجھے آدم علیہ السلام پر دو باتوں سے فوقیت دی گئی ہے کہ میرا شیطان کافر تھا اللہ نے اس کے خلاف میری مدد کی کہ وہ مسلمان ہوگیا میری بیویاں میری مددگار تھیں آدم علیہ السلام کا شیطان کافر اور بیوی گناہ پر مددگار رہوئی۔

بیہقی فی الدلائل بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......ضعیف الجامع ۳۹۸۴ الضعیفہ ۱۱۰۰

۳۱۹۳۷... فرمایا سن لو اللہ کی قسم میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔طبرانی بروایت ابی رافع

۳۱۹۳۸...... فرمایا اللہ کی قسم تم میرے بعد مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا کسی کو نہیں پاؤ گے۔

طبرانی مستدرک بروایت ابی برزہ احمد بروایت ابی سعید

۳۱۹۳۹...... فرمایا اللہ تعالی نے انکار کیا کہ میں شادی کروں سوائے جنتی عورتوں کے۔ابن عساکر بروایت ھند بن ابی ھالہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۲۹

۳۱۹۴۰ .. فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے ایسے ہی خلیل بنایا جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بنایا۔

طبرانی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۳۱

عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

۳۱۹۴۱ اللہ تعالی نے مجھ سے بھی عہد لیا جیسے اور انبیاء سے عہد لیا میرے متعلق مسیح عیسیٰ بن مریم نے بشارت دی اور میری والدہ نے خواب دیکھا کہ ان سے ایک نور کا چراغ نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔

طبرانی وابونعیم فی الدلائل ابن مردویہ بروایت ابی مریم نسائی

۳۱۹۴۲ . فرمایا میرے رب نے میری تربیت فرمائی اور میری پرورش بنی سعد میں ہوئی۔(ابن عساکر بروایت محمد عبدالرحمن الزہری وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے ضعیف الجامع ۲۵۰)

۳۱۹۴۳ . فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالی نے جنت میں میری شادی مریم بنت عمران سے فرمائی اور کلثوم اخت موسیٰ سے اور (آسیہ)

بیوہ کی بیوی سے۔طبرانی بروایت ابی امامه

۳۱۹۴۴......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصلتیں عطاء فرمائی ہیں صف بندی کے ساتھ سلام کا طریقہ اور آمین کہنا۔

ابن خزیمه بروایت انس رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۵۹

۳۱۹۴۵......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تین باتیں عطاء فرمائیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کیں نماز میں صف بندی اور اہل جنت کا سلام اور امین کہنا مگر یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو دعاء عطاء فرمائی جس پر ھارون علیہ السلام نے آمین کہا۔

ابن عدی فی الکامل بیهقی بروایت انس رضی الله عنه ذخیرة الا لفاظ ۸۲۴ الضعیفه ۱۵۱۶

۳۱۹۴۶......فرمایا مجھے چار باتوں سے فضلیت دی گئی میں اور میری امت نماز میں فرشتوں کی طرح صف باندھتے ہیں اور مٹی کو (تیمّم کو) میرے لئے وضوء کا قائم مقام اور زمین کو نماز کی پاک جگہ قرار دیا گیا اور مال غنیمت کے استعمال کو حلال قرار دیا۔طبرانی بروایت ابی الدرداء

۳۱۹۴۷......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق اور کمال محاسن اعمال دے کر مبعوث فرمایا۔

طبرانی فی الدوس، بروایت جابر الشذره ۱۸۴ ضعیف الجامع ۱۵۷۹

۳۱۹۴۸......فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر احمر اور اسود کی طرف مبعوث فرمایا اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی اور مال غنیمت کو میرے لئے حلال قرار دیا اور زمین کو میرے لئے نماز کی پاک جگہ قرار دی اور مجھے گناہگار امتیوں کے لئے قیامت کے روز شفاعت کی اجازت دی۔

ابن عساکر بروایت اعلی

۳۱۹۴۹......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرما کر دو حصوں میں تقسیم فرمایا مجھے دونوں میں سے بہتر میں رکھا پھر ان کو قبیلوں میں تقسیم فرمایا ہے مجھے بہتر قبیلہ میں رکھا پھر ان کو گھروں میں تقسیم فرمایا مجھے بہتر گھر میں رکھا تو میں تم میں گھر اور قبیلہ کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

مستدرک بروایت ربیعه بن حارث ضعیف ۱۲۰۶۱

۳۱۹۵۰......فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا مجھے ان میں بہتر میں رکھا پھر ان کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا مجھے بہتر حصہ میں رکھا پھر ان کو گھروں میں تقسیم فرمایا مجھے ان میں بہتر گھر میں رکھا میں تم میں گھر اور نفس کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

احمد ترمذی بروایت مطلب بن ابی ودانمه

۳۱۹۵۱......فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرے انبیاء پر چار باتوں سے فضلیت دی مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا تمام روئے زمین کو میرے لئے اور میری امت کے لئے پاکیزہ بنایا جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے اس کے پاس نماز کی جگہ اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ موجود ہے اور ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی (یعنی مہینہ کی مسافت پر ہو وہ مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے)☆ اور میرے غنیمت کو میرے لئے حلال قرار دیا۔طبرانی ضیاء مقدسی بروایت ابی امامه

جنت میں پہلے داخل ہونے والے

۳۱۹۵۳......فرمایا جنت کو تمام انبیاء پر حرام قرار دیا یہاں تک میں داخل ہوں اور تمام امت پر حرام یہاں تک میری امت داخل ہو جائے۔

ابن النجار بروایت عمر رضی الله عنه ذخیرة الحفاظ ۸۲۰

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۲۸

۳۱۹۵۲......فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا۔مستدرک بروایت جندب رضی الله عنه

۳۱۹۵۴......فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس میرے پاس جہنم کا ایک کوئلہ لے آیا تا کہ میرے چہرے پر داغے میں نے کہا اعوذ باللہ منک ثلاث مرات پھر

میں نے کہا میں تجھ پر اللہ کی کامل لعنت کرتا ہوں تین مرتبہ میں وہ مجھے نہیں ہٹا پھر میں نے پکڑنا چاہا اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو وہ بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔ مسلم نسائی بروایت ابی الدرداء

۳۱۹۵۵ فرمایا شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر سخت زور لگایا تا کہ میری نماز میں خلل ڈالے اللہ تعالیٰ نے مجھے قدرت دی میں نے اس کو دھکیل دیا میں اس کو ایک ستون کے ساتھ باندھنا چاہتا تا کہ صبح ہو جائے اور تم اس کو دیکھو لیکن مجھے سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا۔ رب اغفرلی وهب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کر کے لوٹا دیا۔ بخاری بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۳۱۹۵۶ فرمایا ایک بڑا شیطان رات کے وقت میرے پاس آیا تا کہ میری نماز میں خلل ڈالے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی میں نے اس کو دھکا دیا اور ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تا کہ صبح کو تم سب لوگ دیکھو اس کو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا رب اغفرلی وهب لی ملکاً لاینبغی لاحد من بعدی اللہ تعالیٰ نے اس کو ناکام لوٹا دیا۔

احمد، بیهقی، نسائی بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۳۱۹۵۷ فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس کو جب علم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی ہے اور میری امت کی مغفرت فرمادی تو (افسوس کے ساتھ) مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا اور ویل اور ثبور (موت) کو پکارنے لگا اس کی اضطرابی کیفیت کو دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی۔

ابن ماجه بروایت عباس بن مرداس

کلام ...... ضعیف ابن ماجہ ۱۸۸

۳۱۹۵۸ فرمایا آسمان و زمین کے درمیان کی تمام چیزیں میری نبوت کو تسلیم کرتی ہیں سوائے کافر جنات اور انسانوں کے۔

احمد، دارمی، ضیاء مقدسی بروایت جابر رضی اللہ عنه

۳۱۹۵۹ فرمایا میں نے اپنے رب سے درخواست کی اور امت کے حق میں سفارش کی تو مجھے تہائی امت دی گئی تو میں شکر کے طور پر سجدہ میں گر پڑا پھر سر اٹھایا پھر بطور شکر سجدہ میں گیا پھر سر اٹھایا اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تو آخری تہائی بھی دیدی پھر میں بطور شکر سجدہ میں گر گیا۔

ابو داؤد بروایت سعد وقال فی اسناد موسی بن یعقوب الزمعی وفیه مقال

۳۱۹۶۰ فرمایا اللہ تعالیٰ کے پاس ام الکتب میں خاتم النبیین تھا جب کہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گوندھے ہوئے تھے میں عنقریب اس کی تاویل تمہیں بتاؤں گا ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی میرے بارے میں بشارت اور میری والدہ کا وہ خواب جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس نے شام کے محلات کو روشن کر دیا اس طرح دوسرے انبیاء کی مائیں خواب دیکھتی ہیں۔

احمد، طبرانی مستدرک حلیة الاولیاء بیهقی بروایت عرباض بن ساریه الضعیفه ۲۰۹۵

۳۱۹۶۱ فرمایا کہ تم مجھے پیچھے کی جانب سے اسی طرح نظر آتے ہو جس طرح میں تمہیں سامنے کی جانب دیکھتا ہوں۔

بخاری انس رضی اللہ عنه

۳۱۹۶۲ فرمایا تم میرے قبلہ دیکھتے ہو یہاں؟ اللہ کی قسم مجھ پر تمہارے رکوع اور خشوع مخفی نہیں ہے میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

مالک بیهقی بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

ملک شام کے محلات کا روشن ہونا

۳۱۹۶۳ (غزوہ خندق کے موقع پر) فرمایا کہ جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو کسریٰ کے محلات اور ارد گرد کے علاقے دکھائی دیئے حتی کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر دوسری ضرب لگائی تو قیصر کے محلات اور ارد گرد کے علاقے دکھائی دیئے یہاں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر تیسری ضرب لگائی تو میرے لئے حبشہ کے اور ارد گرد کی بستیاں دکھائی دینے حتی کہ اپنی آنکھوں سے دیکھا جیسے حبشہ کو چھوڑ دو لیکن وہ تمہیں

نہیں چھوڑیں گے ترک کو چھوڑ دو لیکن وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ (نسائی روایت ایک شخص ضعیف الجامع ۳۸۴)

۳۱۹۶۴ فرمایا میں تم اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور اللہ کی حدود کو زیادہ جاننے والا ہوں۔ (احمد بروایت ایک انصاری شخص سے)

۳۱۹۶۵ ... میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ پکڑ کر اس کو حرکت دوں گا۔ احمد وارمی ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۶۶ ... فرمایا میں جنت میں پہلا سفارشی ہوں گا جتنی تصدیق میری ہوئی ہے مجھ سے پہلے کسی نبی کی نہیں ہوئی، انبیاء میں بعض نبی ایسے بھی ہیں کہ ان کی تصدیق کرنے والا صرف ایک شخص ہے۔ مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۶۷ ... فرمایا میں جنت کا پہلا سفارشی ہوں گا اور تمام انبیاء میں میرے پیروکار زیادہ ہوں گے۔ مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۶۸ فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ قریش کے سب وشتم اور لعن طعن کو مجھ سے کس طرح پھیر دیتے ہیں وہ گالیاں دیتے ہیں مذمم اور لعنت کرتے ہیں مذمم پر اور میں محمد ہوں (یعنی قریش گالی کے وقت کہا کرتے تھے کہ مذمم ہیں محمد کہہ کر گالی نہیں دیتے تھے)۔

بخاری، نسائی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۶۹ فرمایا میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ المنثرہ

۳۱۹۷۰ فرمایا میں نے تمہارا کلام سنا اور تمہارے تعجب کرنے کو ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں وہ اسی طرح میں موسیٰ علیہ السلام نبی اللہ ہیں وہ اسی طرح میں عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں وہ اس طرح ہیں آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں وہ اس طرح ہیں اور سن لو کہ میں حبیب اللہ ہوں اس میں کوئی فخر نہیں اور میں قیامت کے روز لواء حمد کا اٹھانے والا ہوں گا اور میں قیامت کے روز پہلا سفارشی ہوں گا جس کی سفارش قبول ہوگی اور میں سب سے پہلا جنت کے دروازے کو حرکت دونگا اور میرے لئے دروازہ کھولا جائے گا اور مجھے داخل کیا جائے گا اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین ہوں گے اس میں کوئی فخر کی بات نہیں اور میں اولین اور آخرین مکرم ہوں کوئی فخر کی بات نہیں۔

کلام: ... ترمذی بروایت ابن عباس ضعیف الجامع ۲۰۷۷

۳۱۹۷۱ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کا حجاب اٹھالیا تاکہ میں اس کو اور اس میں قیامت تک پیش آنے والے واقعات کو دیکھوں گویا کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے منکشف فرمایا جیسا کہ مجھ سے پہلے انبیاء کے لئے منکشف فرمایا تھا۔

طبرانی حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہم

۳۱۹۷۲ ... فرمایا کہ میں نماز کے بعد سے اب تک جنت اور جہنم کا نظارہ کر رہا ہوں جو میرے لئے پیش کئے اس دیوار کی جانب میں نے آج کی طرح خیر وشر کو نہیں دیکھا۔ (بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ اس سے پہلی حدیث ۳۱۹۱۸ میں گذر چکی ہے)

۳۱۹۷۳ فرمایا کہ میں نے آج کی طرح خیر وشر نہیں دیکھا وہ کہ میرے سامنے جنت وجہنم پیش کی گئی یہاں تک میں نے دیوار کے پیچھے ان کو دیکھا۔

بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ

اسلام امن کی ضمانت دیتا ہے

۳۱۹۷۴ فرمایا کہ ایک مسافر عورت مدینہ منورہ سے نکلے گی حیرہ تک پہنچے گی اس کو کسی کا خوف نہ ہوگا۔

کلام: ... حلیۃ الاولیا ضعیف الجامع ۴۶۵۲

۳۱۹۷۵ ارشاد فرمایا کہ جس کو جو بات پوچھنی ہو تو پوچھ لے اللہ کی قسم جو جو بات بھی پوچھے گا میرے اس جگہ ہوتے ہوئے تو میں ضرور جواب دونگا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے سامنے ابھی جنت وجہنم اس دیوار کے پیچھے پیش کی گئی جب میں نماز کی حالت میں تھا میں نے آج کی طرح خیر وشر نہیں دیکھا۔ احمد بیہقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۷۶ فرمایا ہم بنی نضر بن کنانہ ہیں نہ ہم ماں پر کوئی الزام رکھتے ہیں نہ باپ سے نسب کی نفی کرتے ہیں۔

احمد ابن ماجه بروایت اشعث بن قیس قال فی الذوائد اسناده صحیح رجاله ثقات

۳۱۹۷۷ فرمایا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو بلا حساب وکتاب جنت میں داخل فرمائیں گے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ مزید تین مٹھیاں اپنی مٹھی سے بھر کر جنت میں داخل فرمائیں گے۔

احمد ترمذی، ابن ماجه ابن حبان بروایت ابی امامه رضی الله عنه

۳۱۹۷۸ فرمایا قیامت تک کے متعلق جو سوال بھی کرو گے جواب دوں گا۔احمد بیهقی بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۱۹۷۹ فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔بخاری نسائی بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۱۹۸۰ فرمایا کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو حالانکہ میں آسمان والوں کے نزدیک امین ہوں صبح وشام آسمان سے میرے پاس خبریں آتی ہیں۔

احمد، بیهقی بروایت ابی سعید

۳۱۹۸۱ فرمایا میری مثال انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کوئی مکان بنایا ہو اس کو خوب خوبصورت مکمل اور پسندیدہ بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ باقی چھوڑ دی لوگ آتے ہیں اور اس گھر کا طواف کرتے ہیں اور پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر اس جگہ کو پر کیا جاتا تو بہت اچھا ہوتا میں نبیوں میں اس اینٹ کی جگہ پر ہوں (یعنی مجھ پر نبوت کا خاتمہ ہو گیا میرے بعد کسی اور نبی کے آنے کی گنجائش نہیں)۔

احمد ترمذی، بروایت ابی احمد، بیهقی ترمذی بروایت جابر رضی الله عنه. احمد بیهقی بروایت، ابی هریرة رضی الله عنه.

احمد مسلم بروایت ابی سعید خدری رضی الله عنه

۳۱۹۸۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری قوم سے بہت ایذائیں پہنچی ہیں سب سے زیادہ ایذا ایذی کے لہولہان ہونے کے دن۔(یعنی طائف میں) جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری دعوت کو قبول نہیں کیا میں واپس چل پڑا میرے چہرے پر غم کے آثار تھے بس میں لومڑی کی چال چل رہا تھا میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو اوپر بادل کا سائبان نظر آیا میں نے دیکھا اس میں جبرائیل علیہ السلام ہیں مجھے آواز دی اور کہا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کے جواب کو سنا اور جو جواب آپ کو دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس پہاڑ پر مامور فرشتوں کو بھیجا تا کہ آپ ان کو جو چاہیں حکم کریں مجھے پہاڑی فرشتہ نے آواز دی اور سلام کیا پھر عرض کیا اے محمد (ﷺ) جو چاہیں حکم کریں اگر چاہیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو ملا دوں؟ میں نے کہا میں اللہ کی ذات سے امید رکھتا ہوں کہ اللہ ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائیں گے جو ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں گے ان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔احمد. بیهقی

۳۱۹۸۳ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا اور کنانہ سے قریش کو منتخب فرمایا اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

ترمذی بروایت واثله رضی الله عنه

۳۱۹۸۴ فرمایا اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل کو منتخب فرمایا اولاد اسماعیل میں بنی کنانہ کو کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ ترمذی بروایت واثله ضعیف ترمذی ۷۳۶

کلام: ضعیف الجامع ۱۵۵۳

۳۱۹۸۵ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت اور ہادی بنا کر مبعوث فرمایا اور مبعوث فرما کر ایک کا مرتبہ (ایمان لانے والوں کا) بلند فرمایا اور دوسری قوم۔(کافرین) و پست و ذلیل فرمایا۔ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۸۰

۳۱۹۸۶ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف بندہ بنایا ظالم سرکش نہیں بنایا۔ابو داؤد ابن ماجه بروایت عبدالله بن بسر رضی الله عنه

۳۱۹۸۷ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا مجھے بہترین مخلوق میں رکھا پھر قبائل کا انتخاب فرمایا مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا پھر گھروں کا

انتخاب فرمایا مجھے بہترین گھرانہ میں رکھا میں ان میں ذات اور خاندان کے لحاظ سے بہتر ہوں۔ترمذی بروایت ابن عباس بن عبد المطلب ضعیف الجامع ۱۲۰۵

۳۱۹۸۸......فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو میری زوجیت میں داخل فرمایا۔ طبرانی بروایت سعید بن جنادہ

۳۱۹۸۹......فرمایا اللہ نے مجھے ضدی اجڈ نہیں بنایا بلکہ آسانی پیدا کرنے والا معلم بنایا۔مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۹۸۰......فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان دراز نہیں بنایا۔میرے لئے بہترین کلام اپنی کتاب قرآن کریم کو بنایا۔ الشیرازی فی الالقاب بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۳۸

آپ ﷺ سب سے بڑے متقی ہیں

۳۱۹۹۱......فرمایا میں اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والا اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۹۹۲......

۳۱۹۹۳......ہم انبیاء کی جماعت ہماری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتے۔ابن سعد بروایت عطاء مرسلاً

۳۱۹۹۴......میں فاتح اور خاتم بنا کر مبعوث ہوا ہوں اور مجھے جوامع الکلم اور فواتح الکلم عطاء ہوئے اور میرے ئے کلام کو مختصر کئے گئے تمہیں بتکلف باتیں کرنے والے ہلاکت میں نہ ڈالے۔بیھقی بروایت ابی قتادہ مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۵۵

۳۱۹۹۵......میں رحمت اور ھادی ہوں۔ابن سعد والحکیم بروایت ابی صالح مرسلاً مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۹۶......فرمایا میں صالح اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ ابن سعد بخاری ادب المفرد مستدرک بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۹۷......میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں عذاب بنا کر نہیں۔تخ بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۹۸......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مبلغ بنا کر بھیجا ہے ضدی بنا کر نہیں۔ترمذی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۹۹۹......فرمایا مجھے ہر چیز کا خزانہ عطا ہوا مگر پانچ چیزوں کا۔طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۱۱

۳۲۰۰۰......فرمایا میں مکہ میں اس پتھر جانتا ہوں جو مجھے نبوت سے پہلے سلام کرتا تھا۔احمد مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۰۱......فرمایا کہ تم شیخ درخت اگنے کی جگہ تک فتح کرلو گے۔طبرانی بروایت یعویہ

۳۲۰۰۲......فرمایا موسیٰ علیہ السلام کو الواح ملے اور مجھے مثانی ملی۔ ابو سعید النقاش فی فوائد الصراقین بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ضعیف الجامع ۲۱۰۹

۳۲۰۰۳......فرمایا زمین سے سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اس میں کوئی فخر نہیں پھر ابوبکر عمر کی پھر حرمین مکہ و مدینہ کے قبرستان کی پھر میں ان کے درمیان اٹھایا جاؤں گا۔مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۴۴

۳۲۰۰۴......فرمایا میں تو تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں اگر وہ قبول نہ کرے تو عرب کی طرف اگر وہ قبول نہ کرے تو قریش کی طرف اگر وہ قبول

نہ کرے تو بنی ھاشم کی طرف اگر وہ قبول نہ کرے تو تنہا میری ذات کی طرف۔ ابن سعد بروایت خالدبن معدان مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۳۳۵

۳۲۰۰۵ میں بنی آدم کے بہترین زمانہ میں مبعوث ہوا ہوں۔ ایک زمانہ کے بعد دوسرا زمانہ یہاں تک وہ زمانہ جس میں تھا۔

بخاری بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۰۶ فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ بنی آدم کے غافل لوگوں کو عذاب نہ دے میری یہ دعا قبول ہوئی یعنی حالت غفلت میں تنبیہ کے بغیر عذاب نہ دے۔ ابن ابی شیبۃ فی الافراد ضیاء مقدسی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۰۷ فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی میری امت کے بیس سالہ جوانوں کے لئے تو میرے رب نے دعا قبول فرمائی۔

ابن ابی الدنیا بروایت ابی ھریرۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۲۲۰ الضعیفہ ۱۴۷۳

۳۲۰۰۸ اے ام فلاں گلی کے جس جانب چاہو بیٹھ جاؤ میں آپ کی فریاد کی باتیں سنوں گا۔ احمد مسلم ابوداؤد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۰۹ فرمایا جس بندے کے دل میں میری محبت پیوست ہو جائے اس کے جسم پر جہنم کی آگ حرام ہوگی۔

حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۹۸۹

الاکمال

۳۲۰۱۰ فرمایا میں جنت میں آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا اور نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار تھا میں ان کی پشت میں تھا مجھے آگ میں ڈالا گیا میں ابراہیم کی پشت میں تھا میرے ماں باپ کے نسب میں کہیں زنا نہیں ہوا اللہ تعالیٰ مجھے مسلسل پاکدامن لوگوں کی پشت سے پاکدامن عورتوں کے رحم میں منتقل فرماتے رہے میں منتخب ھادی ہوں جب بھی انسانوں کی دو جماعتیں بنی ہیں دونوں میں جو اچھا ہے اس میں تھا اللہ تعالیٰ میری نبوت کا عہد لیا اور میرے اسلام کا عہد لیا اور تورات وانجیل میں میرے ذکر کو پھیلایا ہر نبی نے میرے اوصاف بیان کئے زمین میرے نور سے روشن ہو جاتی ہے اور بادل میرے چہرے سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی کتاب سکھلائی اور اپنے آسمان کے اوپر بلوایا اور اپنے ناموں میں سے ایک نام سے میرے نام کو مشتق کیا عرش کا مالک محمود ہے میں محمد ہوں مجھ سے وعدہ فرمایا کہ مجھے حوض کوثر عطا کریں گے اور مجھے پہلا سفارشی بنائیں گے جس کی شفارش قبول ہوگی پھر میری امت کو خیر القرون بنایا وہ حمادون (یعنی اللہ کی خوب تعریف کرنے والے) اچھائی کا حکم کرتے ہیں برائی سے روکتے ہیں۔ ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کہا غریب جدا

۳۲۰۱۱ فرمایا جب معد بن عدنان کی اولاد کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی تو موسیٰ علیہ السلام کے لشکر پر حملہ آور ہوئے اور ان کو لوٹ لیا موسیٰ علیہ السلام نے ان کے خلاف بددعاء کی اور کہا اے اللہ یہ معد بن عدنان کی اولاد ہیں جو میرے لشکر پر حملہ آور ہوئے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ ان کے خلاف بددعا مت کرو کیونکہ انہی میں سے نبی امی ہوں گے جو نذیر اور بشیر ہوں گے میرا منتخب انہی میں امت مرحومہ امت محمد ﷺ ہوگی جو اللہ تعالیٰ سے تھوڑے سے رزق پر راضی ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے سے اعمال پر راضی ہوں گے ان واللہ تعالیٰ لا الہ الا اللہ کی برکت سے جنت میں داخل فرمائیں گے کیونکہ ان میں ان کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے جو متواضع ہوں گے ہیبت میں خاموشی میں عقل جمع ہوگی حکمت سے بولیں گے اور حکمت استعمال کریں گے میں نے ان کی امت کو بہترین جماعت قریش سے منتخب کیا پھر میں نے ان کو بنی ھاشم سے منتخب کیا جو قریش کے منتخب ہے وہ بہتر ہیں جن سے یہ ہوئے اور ان کی امت کا انجام بہتر ہوگا۔

طبرانی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

پاکیزہ نسل کی پیداوار

۳۲۰۱۲...... فرمایا کہ ہم نضر بن کنانہ کی اولاد میں نہ اپنی ماں پہ تہمت رکھتے ہیں نہ غیر باپ کی طرف منسوب ہیں۔

ابن سعد بروایت زهری مرسلاً

۳۲۰۱۳...... فرمایا کہ وہ ایک بات تھی جو عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حرب نے کہنا تا کہ ہمیں یمن کی طرف منسوب کرے، ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ چاہے ہماری ماں پر زنا کی تہمت ہو یا باپ پر کوئی الزام ہو ہم نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں جو اس کے علاوہ دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ (ابن سعد بروایت ابن ابی ذئب وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ لوگوں نے کہا کہ ان کا گمان یہ ہے کہ آپ کا تعلق ان کے قبیلہ سے ہے تو اس پر مذکورہ بالا ارشاد فرمایا)

۳۲۰۱۴...... فرمایا میری پیدائش نکاح سے ہوئی زنا سے نہیں۔ طبرانی عبدالرزاق ابن جریر بروایت جعفر بن محمد مرسلاً

۳۲۰۱۵...... فرمایا میری پیدائش نکاح سے ہوئی آدم علیہ السلام سے لے کر میری پیدائش ہمارے نسب میں زنا نہیں ہوا اور دور جاہلیت کا کوئی غلط ہاتھ نہیں لگا میں پاکیزہ نسب سے پیدا ہوا ہوں۔ ابن سعد بروایت محمد بن علی بن حسین مرسلاً

۳۲۰۱۶...... فرمایا نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ کہ زنا سے۔ (عبدالرزاق جعفر بن محمد وہ اپنے والد سے مرسلاً)

۳۲۰۱۷...... فرمایا میری پیدائش نکاح سے ہوئی نہ کہ زنا سے آدم علیہ السلام سے میرے ماں باپ کے مجھے جننے تک دور جاہلیت کا کوئی غلط کام میرے نسب میں شامل نہ ہوا۔ ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۱۸...... فرمایا میرے نسب میں کسی کی ولادت جاہلیت کے زنا کے نتیجہ میں نہیں ہوئی میری ولادت اس طرح کے نکاح سے ہوئی جو اسلام میں نکاح ہوتا ہے۔ طبرانی بیھقی ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۸۱۹...... فرمایا جب آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے نکلا کسی زانی نے مجھے نہیں جنا تو میرے بارے میں منازعت کرتی رہیں پشت در پشت یہاں تک عرب کے افضل ترین قبیلہ بنی ہاشم اور زھر میری ولادت ہوگی۔ ابن عساکر بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۳۲۰۲۰...... فرمایا میں محمد بن عبداللہ ہوں نسب بیان کیا یہاں تک نضر بن کنانہ تک پہنچایا اور فرمایا جو اس کے علاوہ کہے وہ جھوٹا ہے۔

ابن سعد بروایت عمرو بن العاص

۳۲۰۲۱...... فرمایا مضر بن نزار بن معد بن عدنان ادو بن الھمیع بن ثابت بن اسماعیل بن ابراھیم خلیل الرحمٰن بن آزر۔ (ابن عساکر بروایت شریک بن عبداللہ بن ابی نمر وہ ان کے والد سے)

۳۲۰۲۲...... فرمایا معد بن عدنان بن ادد بن زید بن ثری بن عراق اثری۔ ابن سعد بروایت کریمه بنت مقداد بن اسود البهرانی

۳۲۰۲۳...... فرمایا معد بن عدنان بن ادد بن زید بن ترتی بن عراق اثری ہوئے عاد و ثمود اصحاب الرس۔ (کنویں والے اس درمیان بہت سی قومیں ان کی تعداد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ طبرانی فی الاوسط ابن عساکر بروایت ام سلمه رضی اللہ عنہما

۳۲۰۲۴...... میرے رب نے میری تربیت کی بنی سعد میں میری پرورش ہوئی۔ (ابن عساکر بروایت محمد بن عبدالرحمٰن الزھری اپنے والد سے اپنے دادا سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں عرب قبائل میں بہت پھرا ہوں اور ان کے بڑے بڑے فصیح و بلیغ لوگوں کا کلام سنا لیکن آپ سے زیادہ فصیح کوئی نہ دیکھا آپ کی تربیت کس نے کی تو آپ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا)۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۵۰

آپ ﷺ کائنات کے مقصد تخلیق ہیں

۳۲۰۲۵...... فرمایا جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا اگر آپ کو پیدا کرنا مقصد نہ ہوتا تو جنت اور جہنم پیدا نہ فرماتے۔

الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما الضعیفہ ۲۸۲ کشف الخفاء ۱۹

۳۲۰۲۶...... فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کی قامت کعبہ کے برابر تھی مجھ سے کہا آپ کو اختیار ہے کہ بادشاہت کے ساتھ نبوت قبول کریں یا عبدیت کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کیا کہ اللہ کے لئے تواضع اختیار کریں تو میں نے کہا کہ مجھے عبدیت والا نبی ہونا پسند ہے اللہ عزوجل نے میرا شکریہ ادا کیا اور فرمایا سب سے پہلے تمہاری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے تمہاری سفارش قبول ہوگی۔

ابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ابن عباس رضی اللہ عنہما احمد ابویعلی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۲۷...... فرمایا میرے پاس آسمان سے ایک فرشتہ اترا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے پاس نہیں آیا تھا نہ میرے بعد کسی کے پاس آئے گا یعنی اسرافیل علیہ السلام اور کہا السلام علیکم یا محمد پھر کہا میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں مجھے حکم دیا کہ آپ کو اختیار دیا جائے کہ اگر چاہیں تو بادشاہت والی نبوت اختیار کریں یا عبدیت والی میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا تو انہوں نے تواضع اختیار کرنے کو کہا میں نے کہا عبدیت والی نبوت اگر میں کہتا بادشاہت والی نبوت اس کے بعد اگر چاہتا تو پہاڑ میرے ساتھ سونا بن کر چلتا۔ طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۲۸...... فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کی قد وقامت کعبہ کے برابر تھی اور کہا: رب آپ کو سلام کہتا ہے اور کہا اگر آپ چاہیں تو بادشاہت والی نبوت قبول کریں یا عبدیت والی میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا تو انہوں نے تواضع اختیار کرنے کو کہا تو میں نے کہا عبدیت والی نبوت۔ ابن سعد وابویعلی وابن عساکر بروایت عائشہ الضعیفہ ۲۰۲۵

۳۲۰۲۹...... فرمایا میرے رب نے مجھے اختیار دیا کہ بادشاہت والا نبی بنوں یا عبدیت والا رب مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں کیا جواب دوں میرے ساتھ منتخب فرشتہ تھا میں نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے تواضع اختیار کرنے کا فرمایا تو میں نے کہا عبدیت والا نبی۔

ھناد بروایت شعبی مرسلاً

۳۲۰۳۰...... فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے چاندی کا پہاڑ چلتا۔ ابن سعد والخطیب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۰۳۱...... جب قیامت قائم ہوگی میری قبر سب سے پہلے کھولی جائے گی اس میں کوئی فخر نہیں بلال مؤذن میرے پیچھے ہوگا اور تمام مؤذنین ان کی اتباع میں چلیں گے وہ اپنا ہاتھ کان میں رکھا ہوا ہوگا اور آواز دے گا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ ان کو ھدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے اگر چہ مشرکین اس کو ناپسند کریں تمام مؤذنین ان کے ساتھ یہی آواز لگائیں گے یہاں تک جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے۔ (عقیلی ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ اس میں عثمان بن دینار کی بیٹی کی حکایت بھی ہے عقیلی نے کہا اس کی احادیث قصاص کی حدیثوں کے مشابہ ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

کلام:...... اللالی ۲؍۴۴۶،۴۴۵ الموضوعات ۳؍۲۴۵

۳۲۰۳۳...... میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا کوئی فخر کی بات نہیں سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی کوئی فخر نہیں میں پہلا سفارشی ہوں گا جس کی سفارش قبول ہوگی قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا آدم علیہ السلام اور دوسرے لوگ میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔

طبرانی بروایت عبداللہ بن سلام

۳۲۰۳۴...... فرمایا سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی قیامت کے روز سر کی جانب سے اس میں کوئی فخر نہیں میں قیامت کے روز لوگوں کا سردار ہوں گا اس میں کوئی فخر نہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۳۵...... سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی پھر ابوبکر کی پھر عمر رضی اللہ عنہ کی ہم قبر سے اٹھائے جائیں گے پھر ہم بقیع جائیں گے پھر وہ

ہمارے ساتھ جمع ہوں گے پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا وہ ہمارے ساتھ جمع ہوں گے پھر ہم حرمین کے درمیان جمع کئے جائیں گے۔

ترمذی حسن غریب وابوعروبه فی الدلائل طبرانی مستدرک ابن عساکر وابونعیم فی فضائل الصحابه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۳۲۰۳۶ ... فرمایا سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی میں سب سے پہلے اٹھایا جاؤں گا میں اور ابوبکر اہل بقیع کے پاس جائیں گے وہ اٹھائے جائیں گے پھر اہل مکہ اٹھائے جائیں گے پھر حرمین کے درمیان حشر ہوگا۔ابن عساکر بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۳۲۰۳۷ ... فرمایا سب سے پہلے میری قبر شق ہوئی اور میں پہلا سفارشی ہوں گا۔ابن ابی شیبة بروایت حسن مرسلا

۳۲۰۳۸ ... فرمایا میں قیامت کے روز لوگوں کا سردار ہوں گا نہ اس میں فخر ہے نہ ریا ہر شخص قیامت کے روز میرے جھنڈے تلے ہوگا اور تنگی ختم ہونے کا منتظر ہوگا میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا میں چلوں گا میرے ساتھ لوگ چلیں گے یہاں تک جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا سوال ہوگا کون؟ میں کہوں گا محمد کہا جائے گا مرحبا محمد جب مجھے رب ذوالجلال کی زیارت نصیب ہوگی تو میں بطور شکر سجدہ ریز ہوں گا مجھ سے کہا جائے گا سر اٹھاؤ تمہاری درخواست قبول ہوگی سفارش قبول کی جائے گی اللہ کی رحمت اور میری شفاعت سے وہ لوگ بھی جہنم سے نکالے جائیں گے جو آگ میں جل کر کالے ہو چکے ہوں گے۔مستدرک ابن عساکر بروایت عبادہ بن صامت رضی الله عنه

۳۲۰۳۹ ... فرمایا میں نبیوں کا سردار ہوں کوئی فخر کا نہیں۔سمویه سعید بن منصور بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۰۴۰ ... فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں کوئی فخر نہیں۔مستدرک بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۰۴۱ ... فرمایا قیامت کے روز لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا میں اور میری امت ایک اونچے ٹیلے پر ہوں گے۔رب تعالیٰ مجھے ایک سبز چادر پہنائیں گے پھر مجھے اجازت ہوگی میں درخواست پیش کروں گا سفارش کروں گا یہی مقام محمود ہے۔

احمد طبرانی مستدرک ابن عساکر بروایت کعب بن مالک

۳۲۰۴۲ ... فرمایا میں قیامت کے روز لوگوں کا سردار ہوں گا رب تعالیٰ مجھے پکاریں گے میں کہوں گا لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والشر لیس الیک والمهدی من هدیت وعبدک بین یدیک ولا ملجاؤ لامنجامنک الا الیک تبارکت رب البیت۔

مستدرک والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن عساکر بروایت حذیفه

رسولوں کا سردار ہونا

۳۲۰۴۳ ... فرمایا کہ میں رسولوں کا سردار ہوں گا جب قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور ان کا استقبال کروں گا جب حوض پر اتریں گے اور ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں جب وہ مایوس ہوں اور ان کا امام ہوں جب وہ سجدہ ریز ہوں اور جب ان کا اجتماع ہوگا میری بیٹھک سب سے قریب ہوگی میں بات کروں گا تو سب تصدیق کریں گے میں سفارش کروں گا میری سفارش قبول کریں گے میں درخواست کروں گا میری درخواست قبول ہوگی۔

ابن النجار بروایت ام کرز

۳۲۰۴۴ ... فرمایا میں حسب ونسب کے اعتبار سے لوگوں میں اشرف ہوں کوئی فخر کی بات نہیں اور قدر کے اعتبار سے لوگوں میں مکرم ہوں اس میں کوئی فخر کی بات نہیں اے لوگو! جو ہمارے پاس آئے ہم اس کے پاس آئیں گے جو ہمارا اکرام کرے ہم اس کا اکرام کریں گے اور جو ہم سے مکاتبت کرے ہم بھی اس سے مکاتبت کریں گے جو ہمارے میت کے جنازہ کے ساتھ چلے ہم بھی اس کی میت کے ساتھ چلیں گے جو ہمارے حقوق ادا کرے گا ہم بھی اس کے حقوق ادا کریں گے اے لوگو! لوگوں کے ساتھ معاملہ کرو ان کے مرتبہ کے موافق اور لوگوں سے میل جول رکھو ان کی دینداری کے موافق اور لوگوں سے برتاؤ کرو ان کی شرافت ومروت کو دیکھ کر اور ان سے خاطر مدارات کرو ان کی عقول کے مطابق۔

الدیلمی بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۰۴۵ ... فرمایا میں قیامت کے روز سب سے پہلے اٹھایا جاؤں گا اور وفد میں ان کا راہبر ہوں گا ان کی ناامیدی کے وقت انہیں خوشخبری سنانے

والا ہوں گا میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوں گا میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ دارمی، ترمذی نے روایت کرکے حسن وغریب کہا۔ راوی انس رضی اللہ عنہ ہیں

۳۲۰۴۶ فرمایا میرا جھنڈا سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا سب سے پہلے مجھے شفاعت کا حق حاصل ہوگا کوئی فخر کی بات نہیں۔ (ابن ابی شیبۃ بروایت ابی اسحاق وہ ایک شخص سے)

۳۲۰۴۷ فرمایا میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلواؤں گا دربان پوچھے گا کون؟ میں کہوں گا محمد وہ کہے گا میں اٹھ کر دروازہ کھولتا ہوں آپ سے پہلے کسی کے لئے کھڑے ہو کر نہیں کھولا اور نہ آپ کے بعد کسی کے لئے کھڑا ہوں گا۔ الخلیل فی مشیخة بروایت انس رضی اللہ عنه

۳۲۰۴۸ ...... فرمایا میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور میں سب سے پہلے سفارش کروں گا۔ ابن خزیمه بروایت انس رضی اللہ عنه

۳۲۰۴۹ ...... فرمایا میرے داخل ہونے سے پہلے اور انبیاء پر جنت کا داخلہ حرام ہے اور اور امتوں کا داخلہ ممنوع ہے یہاں تک میری امت داخل ہو جائے۔ (دارقطنی فی الافراد بروایت عمر رضی اللہ عنہ حافظ ابن حجر نے اطراف میں فرمایا صحیح ہے حاکم کی شرط پر)

۳۲۰۵۰ ...... فرمایا میں جنت میں سب سے پہلے سفارش ہوں گا جتنے میرے پیروکار ہوں گے کسی اور نبی کے نہیں اور بعض نبی ایسے ہیں کہ ان کی تصدیق کرنے والا اس کی امت کا صرف ایک فرد ہوگا۔ ابن ابی شیبۃ مسلم دارمی ابن خزیمه ابن حبان عنه

۳۲۰۵۱ میں وہ شخص ہوں جنت میں سفارش کروں گا اور میری اتباع کرنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔ رواہ مسلم

۳۲۰۵۲ فرمایا قیامت کے روز میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے اور میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلواؤں گا۔ رواہ مسلم

۳۲۰۵۳ فرمایا سب سے پہلے اللہ کی طرف دیکھنے والی آنکھ میری ہوگی۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنه

۳۲۰۵۴ ...... فرمایا اللہ کی قسم مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا کسی کو نہ پاؤ گے۔ طبرانی، احمد بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۳۲۰۵۵ ...... فرمایا میں انبیاء کا قائد ہوں کوئی فخر کی بات نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں کوئی فخر کی بات نہیں میں سب سے پہلا سفارشی ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی کوئی فخر کی بات نہیں۔ الدارمی، ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۳۱۹

تخلیق آدم کے وقت ظہور نور

۳۲۰۵۶ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا ان کو ان کی اولاد کی خبر دی انہوں نے اپنی اولاد میں بعض کی بعض پر فوقیت دیکھی تو نیچے ایک نور دیکھا تو پوچھا اے رب یہ کون؟ فرمایا یہ آپ کا بیٹا احمد ہے وہ اول اور آخر ہے وہ اول سفارشی ہے اور اول وہ شخص جس کی سفارش قبول ہوگی۔

ابن عساکر بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۳۲۰۵۷ ...... فرمایا مجھے صبح سے پہلے خواب میں دکھلایا گیا گویا کہ مجھے چابی دی گئی ہے۔ الحاکم فی الکنی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۳۲۰۵۸ ...... فرمایا مجھے پانچ باتیں عطاء ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطاء نہیں ہوئیں یہ فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا ہوں میں کالے گورے تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں جب کہ مجھ سے پہلے انبیاء صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی میرے سامنے ایک مہینہ کی مسافت پر میرے لئے مال غنیمت کے استعمال کو حلال قرار دیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی شریعت میں حلال نہیں تھا اور روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنایا اور مجھے شفاعت کی اجازت دی میں نے اس کو اپنی امت کے لئے مؤخر کیا یہ ہر اس شخص کے لئے ہے جس کی شرک کی حالت میں موت نہ آئے۔ احمد والحکیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۳۲۰۵۹ ...... مجھے پانچ باتیں عطا ہوئیں جو مجھ سے قبل کسی کو عطا نہیں ہوئیں میرے لئے زمین کو پاکیزہ اور مسجد قرار دیا گیا جب کہ کوئی نبی اس وقت نماز نہیں پڑھ سکتا تھا یہاں تک اپنے محراب تک پہنچ جائے اور مجھے ایک مہینہ کی مسافت سے رعب سے مدد کی گئی جو میرے اور مشرکین کے

درمیان ایک مہینہ کی مسافت ہوتو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا ہے جب کہ میں جن اور انس کی طرف مبعوث ہوا ہوں اور انبیاء مال غنیمت کے خمس لے کر رکھ دیتے آسمانی آگ آ کر کھا جاتی مجھے حکم ملا کہ اس کو فقراء میں تقسیم کروں ہر نبی کو اس کا مطلوب دیدیا گیا میں نے اپنی سفارش اپنی امت کے لئے مؤخر کردی۔ بیھقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶۰ فرمایا مجھے پانچ چیزیں ملیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں میری بعثت تمام سفید سرخ اور کالے لوگوں کی طرف ہے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنایا گیا اور مجھے ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ مدد کی گئی ہے میرے لئے غنائم حلال کئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا اور مجھے جوامع الکلم عطا ہوا۔ العکسری فی الامثال بروایت علی

۳۲۰۶۲ فرمایا مجھے پانچ باتیں عطاء ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں میں کالے گورے ہر ایک کی طرف مبعوث ہوں زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزہ قرار دیا گیا۔ مال غنیمت کا استعمال میرے لئے حلال ہے جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی دشمن ایک مہینہ کی مسافت پر مجھ سے مرعوب ہوتا ہے مجھ سے فرمایا مانگو عطاء کیا جائے گا میں نے اپنی دعاء امت کے حق میں شفاعت کے لئے محفوظ رکھی ہے یہ شفاعت ان شاء اللہ تم میں سے ہر اس شخص کو حاصل ہوگی جس کی موت شرک پر نہ آئی۔

طبرانی، احمد، دارمی، ابو یعلی، ابن حبان، مستدرک، سعید بن منصور بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶۲ فرمایا مجھے پانچ باتیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی تھیں میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی ایک مہینہ کی مسافت سے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنایا گیا میرے امت کے جس فرد کو جس جگہ نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لی میرے لئے مال غنیمت حلال ہے جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا مجھے شفاعت کا حق حاصل ہے اور پہلے ہر نبی کو خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جب کہ میری بعثت عام ہے۔

الدارمی وعبد بن حمید، احمد، نسائی، ابو عوانہ، ابن حبان بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶۳ فرمایا مجھے پانچ چیزیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی تھیں میں کالے گورے سب کی طرف مبعوث ہوں جب کہ پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا مجھ سے مرعوب ہوا جاتا ہے اور میرے لئے غنیمت کا مال حلال ہے جب کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہیں تھا میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی مجھ سے کہا گیا مانگو میں نے اپنے سوال کو شفاعت کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھا یہ انشاء اللہ ہر اس شخص کو حاصل ہوگی جس کی موت شرک پر نہ آئی ہو۔ طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶۴ فرمایا مجھے پانچ باتیں عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ہوئیں میں کالے گورے تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں جب کہ پہلے نبی اپنے شہر کی طرف مبعوث ہوتا تھا رعب کے ذریعہ میری مدد ہوتی میرے دشمن مجھ سے ایک مہینہ کی مسافت سے ڈرتا ہے اور مجھے مال غنیمت ملا ہے اور زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکی قرار دی گئی ہے اور مجھے شفاعت کا حق دیا گیا جو میں نے اپنی امت کے لئے مؤخر کر کے رکھا ہے۔

الحکیم طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

عمومی بعثت کا ذکر

۳۲۰۶۵ مجھے پانچ خصوصیات سے نوازا گیا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں میں ہر کالے گورے کی طرف مبعوث ہوں اور میری مدد ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ ہوئی اور زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنائی گئی ہے اور مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے ہر نبی نے شفاعت اپنا حق استعمال کرلیا میں نے اس کو اپنی امت کے لئے مؤخر کر رکھا ہے اور یہ شفاعت ہر اس شخص کے حق میں ہوگی جس کی موت شرک پر نہ آئی ہو۔ احمد، طبرانی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶۶ فرمایا مجھے رات پانچ باتوں سے نوازا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی ہیں پہلی بات میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں جب کہ مجھ سے پہلے انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور دشمن کے خلاف رعب کے ذریعہ میری مدد ہوئی اگر حد میرے اور اسکے درمیان ایک

مہینہ کی مسافت ہوتب بھی میرے رعب سے مرعوب ہوجاتے ہیں۔ مال غنیمت میرے لئے حلال ہےاور مجھ پہلے امتیں ان کی تعظیم کرتے اور جلادیتے تھےاور زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنایا ہے جہاں بھی نماز کا وقت آجائے تیمم کرکے نماز پڑھ لیتا ہوں مجھ سے پہلے اس کی تعظیم کرتے ان کی نمازیں صرف کنیسوں گرجوں میں ہوا کرتی تھیں پانچواں یہ ہے کہ مجھ سے کہا گیا درخواست کرلو جو بھی درخواست کرنی ہے کیونکہ ہر نبی سوال کرچکے ہیں میں نے اپنے سوال کو قیامت تک کے لئے مؤخر کردیا وہ سوال تمہارے حق میں اور ہر اس شخص کے حق میں جو لا الہ الا اللہ کی گواہی دے۔ (احمد والحکیم بروایت عمرو بن شعیب وہ اپنے والد سے دادا سے)

۳۲۰۶۷ فرمایا مجھے چار باتیں عطاء ہوئیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو عطا نہیں ہوئیں رعب کے ذریعہ میری مدد ہوئی ایک مہینہ کی مسافت سے اور میں ہر کالے گورے کی طرف مبعوث ہوں اور میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔ اور زمین کو میرے لئے پاکی کا ذریعہ قرار دیا گیا۔

طبرانی بروایت ابی امامه

۳۲۰۶۸...فرمایا مجھے جوامع الکلم عطایا ہوا اور میرے لئے امور مختصر کئے گئے۔ (العسکری فی الامثال بروایت جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے مرسلا)

۳۲۰۶۹ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو خاص انعامات سے نوازا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں میرا نام احمد رکھا گیا اور رعب سے میری مدد ہوئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک بنائی گئی میرے لئے غنائم حلال کئے۔ الحکیم بروایت ابی بن کعب

۳۲۰۷۰... اللہ تعالیٰ نے مجھے اور انبیاء پر فضیلت دی یا فرمایا اور امتوں پر چار باتوں میں کہ میری بعثت تمام لوگوں کی طرف ہوئی روئے زمین کو میرے لئے اور میری امت کے لئے مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنایا گیا میری امت کو جہاں کہیں بھی نماز کا وقت ہوجائے اس کی مسجد اور پاکی کا ذریعہ اس کے پاس ہے اور میری مدد ہوئی ایک مہینہ کی مسافت سے اور میرے لئے غنیمت حلال کئے گئے۔ (طبرانی سعید بن منصور بروایت ابی امامہ اور ترمذی نے اس کے بعض حصہ کو روایت کرکے حسن صحیح کہا ہے)

۳۲۰۷۱.....فرمایا باد صباء سے میری مدد ہوئی جب کہ قوم عاد ہوا سے ہلاک ہوئی ان پر بھیجی گئی مہر کی طرح۔

ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۲۰۷۲... فرمایا میری مدد ہوئی رعب کے ذریعہ اور مجھے جوامع الکلم ملا میں نیند اور بیداری کے درمیانی کیفیت میں تھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں لاکر میرے ہاتھ میں رکھی گئیں۔ احمد بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۳۲۰۷۳ فرمایا کہ میری مدد ہوئی رعب کے ذریعہ مجھے اختیار دیا گیا کہ میرے سامنے ڈالا جائے کہ میں خود ہی ان علاقوں کو دیکھ لوں جو میری امت فتح کرے گی یا تعجیل میں نے تعجیل کو اختیار کیا۔ بیهقی احمد بروایت طاؤس مرسلاً

۳۲۰۷۴.....فرمایا ہمیں پہلے لوگوں پر چار باتوں میں فضیلت حاصل ہے کہ ہمارے لئے زمین کو مسجد اور اس کی مٹی کو طہارت کا ذریعہ بنایا اور ہماری نماز کی صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنایا اور ہمیں جمعہ کے دن کو اختیار کرنیکی توفیق ملی جب کہ یہود ونصاری اس سے بھٹک گئے تھے اور مجھے سورۃ البقرۃ کی آخری آیات ملیں عرش کے نیچے کے خزانوں سے میں یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کو ملیں نہ میرے بعد کسی کو ملیں گی۔

ابن جریر فی تهذیبه عن حذیفه

۳۲۰۷۵... فرمایا مجھے اور لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی ہے کہ ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنایا اور تمام روئے زمین کو مسجد اور پاکی بنایا گیا جب نہ ملے اور سورۃ البقرۃ کی یہ آخری آیات ملیں عرش کے نیچے کے خزانوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔

طبرانی، احمد، نسائی، ابن حزیمه، ابن حبان، ابو عوانه، دارقطنی بروایت حذیقه رضی الله عنه

۳۲۰۷۶.....فرمایا لوگوں پر مجھے فضیلت حاصل چار باتوں میں سخاوت شجاعت کثرت جماع اور پکڑ میں سختی۔ طبرانی فی الاوسط والاسماعیلی

ضعیف الجامع ۳۹۸۵ الضعیفه ۵۹۷)

تمام روئے زمین پرنماز جائز ہے

۳۲۰۷۷۔۔۔ فرمایا مجھے چار باتوں میں فضیلت حاصل ہے روئے زمین کو میری امت کے حق میں مسجد اور پاکی قرار دی گئی اور میری بعثت تمام لوگوں کی طرف ہوئی اور میری مدد رعب کے ذریعہ ہوئی جو میرے سامنے ایک مہینہ کی مسافت پر چلتی ہیں اور میرے لئے مال غنیمت حلال ہوا۔

احمد بروایت امامہ

۳۲۰۷۸۔۔۔ فرمایا مجھے لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت حاصل ہے کہ تمام روئے زمین کو ہمارے لئے مسجد اور مٹی کو پاکی بنایا گیا اور ہماری صفوں و فرشتوں کی صفوں کی طرح قرار دیا گیا ہے اور یہ سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں عرش کے نیچے کے خزانوں میں سے دی گئیں ہیں نہ مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہیں نہ میرے بعد کسی کو ملیں گی۔ بیہقی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۷۹۔۔۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ میرے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں سے میں نے کھایا یہاں تک کہ پیٹ بھر گیا اور عورتوں کے پاس آنے کا ارادہ نہیں تھا لیکن اس کو کھاتے ہی فوراً خواہش پیدا ہوئی۔ ابن سعد بروایت زھری مرسلاً

۳۲۰۸۰۔۔۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سے اجل میں ملاقات ہوئی کچھ اختیارات۔ یہ ہم پیدائش کے اعتبار سے آخری ہیں اور قیامت کے روز (یعنی جنت میں داخل ہونے کے اعتبار سے) اولین ہیں میں ایک بیان کرتا ہوں اس میں کوئی فخر کی بات نہیں کہ ابراھیم خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ صفی اللہ اور میں حبیب اللہ ہوں اور قیامت کے روز میرے ساتھ حمد کا جھنڈا ہوگا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے میں وعدہ فرمایا اور ان کو تین باتوں سے پناہ دی کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں فرمائیں گے اور کوئی دشمن ان کا استیصال نہیں کر سکے گا اور پوری امت اجتماعی گمراہی میں مبتلا نہ ہوگی۔

الدارمی، ابن عساکر بروایت عمر و بن قیس

سب سے طویل منبر کا تذکرہ

۳۲۰۸۱۔۔۔ فرمایا قیامت کے روز ہر نبی نور کے ایک منبر پر ہوگا میرا منبر سب سے طویل اور منور ہوگا۔ سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۸۲۔۔۔ فرمایا میں حرب پر سبقت کرنے والا ہوں۔ ابن سعد بروایت حسن مرسلاً

۳۲۰۸۳۔۔۔ میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ (مستدرک بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سلیمان بن یہ روایت پہلے حدیث ۳۱۸۷۶ میں گذر چکی ہے)

۳۲۰۸۴۔۔۔ فرمایا اگر میں اس کو تسلی نہ دیتا تو وہ قیامت تک روتا رہتا یعنی کھجور کا وہ تنا جس پر سہارا لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔

احمد وعبد بن حمید، ابن ماجۃ ابن سعد بروایت انس رضی اللہ عنہ وابن عباس

۳۲۰۸۵۔۔۔ فرمایا میں نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں میں عواتک کا بیٹا ہوں۔ (یعنی عبداللہ کا بیٹا ہوں)۔

ابن عساکر بروایت قتادہ مرسلاً

۳۲۰۸۶۔۔۔ فرمایا نبی توبہ اور نبی ملحمہ ہوں۔ الحکیم بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۸۷۔۔۔ فرمایا یہ بات یاد کرلو کہ میں بنی سلیم میں سے عواتک کا بیٹا ہوں۔ ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جہاد میں دو تلواریں توڑ دیں اور مذکورہ بالا ارشاد فرمایا: حدیث ۳۱۸۷۴ میں گذر چکی ہے۔

۳۲۰۸۸۔۔۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی رحمت اور نبی ملحمہ (جہاد والے) بنا کر بھیجا ہے تاجر اور کھیتی باڑی کرنے والا نہیں بنایا اس امت کے شریر لوگ تاجر اور زراعت کرنے والے ہیں مگر جو اپنے دین پر حریص ہو۔ ابن جریر بروایت ضحاک مرسلاً

۳۲۰۸۹۔۔۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے عالم کی رحمت اور ھادی بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے ڈھول، باجے، بت برتی،

صلیب پرستی اور جاہلیت والے افعال کو مٹادوں اور میرے رب نے اپنی عزت اور جلال کی قسم کھائی ہے کہ جو بندہ بھی دنیا میں قصداً شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں قیامت کے روز اس طرح کا گھونٹ پیپ کا پلاؤں گا اس کو معاف کروں یا عذاب دوں اس طرح مسلمانوں کا کوئی چھوٹا بچہ بھی اگر شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں قیامت کے روز اس کو بھی اسی طرح پیپ کا گھونٹ پلاؤں گا اس کو معاف کردوں یا عذاب دوں اور جو میرے خوف سے شراب کو چھوڑ دے گا میں اس کو قیامت کے روز حظیرہ القدس (یعنی جنت کی شراب) سے پلاؤں گا۔ گانے والی باندھیوں کا بیچنا خریدنا ان کی تجارت کرنا حرام ہے ان کی قیمت بھی حرام ہے اور ان کے گانے کی طرف کان بھی لگانا بھی حرام ہے۔طبرانی احمد طبرانی بروایت ابی امامه

۳۲۰۹۰　فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اللہ تم پر رحم فرمائے میری طرف سے لوگوں تک دین پہنچاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے حوارین کی طرح آپس میں اختلاف مت کرو کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بھی اسی کی دعوت دی جس کی میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں ان کے قریب والوں نے اس کو ناپسند کیا تو عیسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی صبح کو ہر شخص اس قوم کی زبان بولنے لگے جس کی طرف حواری کو بھیجا گیا تھا تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ بات اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر تھی ہوگئی اب اس پر عمل کرو۔

طبرانی بروایت مسور بن مخرمه

۳۲۰۹۱　فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے ھدایت اور دین حق دیکر مبعوث فرمایا مجھے زراعت کرنے والا تاجر یا بازار میں شور مچانے والا نہیں بنایا میرے روزق میرے نیزے میں رکھا۔(الدیلمی بروایت عبدالرحمن بن عتبہ وہ اپنے والد اپنے دادا سے)

۳۲۰۹۲　اللہ رب العزت نے مجھے ضد ی معنت بنا کر نہیں بھیجا لیکن معلم اور آسانی پیدا کرنے والا بنایا۔

بیهقی بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۲۰۹۳　فرمایا اے لوگو! میں رحمت اور ھادی ہوں۔

ابن سعد والحکیم بیهقی بروایت ابی صالح مرسلا ابن نجار بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۳۲۰۹۴　فرمایا میں تمام سیاہ وسفید لوگوں کی طرف مبعوث ہوں۔ابن سعد بروایت ابی جعفر مرسلا

۳۲۰۹۴　فرمایا میں دین حنفیہ سمحہ دے کر بھیجا گیا ہوں۔

ابن سعد بروایت حبیب بن ابی ثابت مرسلاً الدیلمی بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۲۰۹۶　فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے عالمین　کے لئے ھدایت اور رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے بھیجا تا کہ گانے بجانے کے آلات اور دور جاھلیت کے جاھلانہ رسم ورواج کو مٹادوں اور میرے رب نے اپنی عزت وجلال کی قسم کھائی ہے کہ بندوں میں جو بھی دنیا کی شراب پیئے گا اس پر جنت کی شراب حرام ہوگی اور جو بندہ دنیا میں شراب پینا چھوڑے گا اس کو جنت کی شراب پلائے گا۔(الحسن بن سفیان ابن مندہ ابونعیم وابن نجار بروایت انس اور ضعیف قرار دیا)

۳۲۰۹۷　فرمایا تم جانتے ہو کہ میں رحمت ہوں ہدایت ہوں میں بھیجا ہوں ایک قوم کو گھانے اور ایک قوم کو اوپر کرنے کے لئے۔

ابن سعد بروایت معبد بن خالد مرسلا

۳۲۰۹۸　فرمایا اے لوگوں میں رحمت اور ہدایت ہوں۔

الرامهرمزی فی الامثال مستدرک،بیهقی،ابن عساکر بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۰۹۹　فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی امت کے ستر ہزار افراد دیئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ نے زیادہ کیوں نہیں مانگا؟ فرمایا میں نے زیادہ مانگا تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار عطا، فرمایا عرض کیا اس سے زیادہ کیوں طلب نہیں کیا؟ تو فرمایا میں نے زیادہ طلب کیا تو مجھے اتنا دیا اور ہاتھ کو پھیلایا۔الحکیم طبرانی بروایت عبدالرحمن بن ابی بکره

۳۲۱۰۰　فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایاہ میری امت کے تین لاکھ افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔(طبرانی بروایت ابی بحر بن

نیہ و دا بے وا مد ت)

۳۲۱۰۱ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے چار لاکھ افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اور اضافہ فرمائیں اے اللہ کے رسول تو فرمایا اتنا اور دونوں ہتھیلیوں کو جمع فرمایا عرض کیا اور اضافہ فرمائیں اے اللہ نے رسول تو فرمایا اتنا۔

احمد ابویعلی سعید بن منور بروایت انس رضی اللہ عنہ

ستر ہزار افراد بے حساب جنت میں داخل ہوں گے

۳۲۱۰۲ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائیں گے ہر ہزار کی ستر ہزار کے بارے میں شفاعت قبول فرمائیں گے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تین چلو بھر کے دیئے یہ ان شاء اللہ کافی ہوگا میری امت کے مہاجرین واور پورا ہوگا ہمارے اعراب میں سے بعض کو۔البغوی بروایت ابی سعید زرقی

۳۲۱۰۳ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار کے بارے میں حساب و کتاب نہیں فرمائیں گے پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار۔طبرانی بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ

۳۲۱۰۴ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائیں گے پھر ہر ہزار کے ستر ہزار کے بارے میں شفاعت قبول فرمائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے تین چلو بھریں گے یہ ان شاء اللہ امت کے مہاجرین کے لئے ہوگا اور کچھ دیہات کے رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ پورا کر دیں گے۔البغوی طبرانی، ابن عساکر، بروایت ابی سعید الخیر

۳۲۱۰۵ فرمایا میرے رب نے مجھے عطا فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ زیادہ کیوں طلب نہیں کیا؟ تو فرمایا میں نے زیادہ طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار عرض کیا کہ زیادہ کیوں طلب نہیں کیا؟ فرمایا میں نے زیادہ طلب کیا اللہ تعالیٰ نے اتنا عطا فرمایا اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر دکھایا۔

احمد. طبرانی، بروایت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۲۱۰۶.... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے پھر ہر ہزار کی ستر ہزار کے بارے میں سفارش قبول فرمائیں گے پھر میرے رب نے میرے لئے تین چلو بھرے۔طبرانی بروایت عتبہ بن عبد سلمی

۳۲۱۰۷.... فرمایا میں نے اپنے رب کو سخی اور کریم پایا کہ ستر ہزار افراد کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار عطا فرمائے میں نے عرض کیا کہ میری امت اس تعداد کو نہیں پہنچے گی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اعراب یعنی دیہات کے رہنے والوں سے اس تعداد کو پوری کروں گا۔طبرانی بروایت عامر بن عمیر

۳۲۰۱۸ فرمایا کہ میں نے رب تعالیٰ سے درخواست کی تو مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں کے چاند جیسے ہوں گے میں نے زیادتی طلب کی تو وعدہ فرمایا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور میں نے عرض کیا اے باری تعالیٰ میری امت کے مہاجرین اس تعداد کو نہ پہنچے تو فرمایا کہ اعراب سے اس تعداد کو پوری کروں گا۔احمد بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۰۹.. فرمایا میرے رب نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ فرمایا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ میں نے عرض کیا جو معاملہ چاہیں فرمائیں وہ آپ کے بندے اور مخلوق ہیں مجھ سے دوبارہ مشورہ فرمایا تو میں نے یہی عرض کیا تیسری مرتبہ مشورہ فرمایا میں نے وہی جواب دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے احمد میں آپ کو آپ کی امت کے بارے میں رسوا نہیں کرونگا اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ پہلی مرتبہ میری امت میں سے میرے ساتھ ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار پھر میرے پاس پیغام آیا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی سوال کرو تمہیں عطاء کیا جائے گا میں نے اللہ تعالیٰ کے قاصد سے کہا کیا میرے رب میرے سوال کو پورا فرمائیں گے تو قاصد نے کہا آپ

کے پاس سوال پورا کرنے کا پیغام ہی تو لے کر آیا ہوں اللہ تعالیٰ نے جو مجھے عطا فرمایا اس پر کوئی فخر نہیں اللہ تعالیٰ نے میرے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرمادیا میں صحیح وسالم زندہ چل رہا ہوں؟ اور مجھے عطاء فرمایا کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہوگی اور استیصال کرنے والا دشمن مسلط نہ ہوگا مجھے کوثر عطاء فرمایا جوایک جنتی نہر ہے حوض میں گرے گی مجھے قوت نصرت اور رعب عطاء فرمایا جو میرے سامنے ایک مہینہ کی مسافت پر چلتا ہے اور مجھے عطاء فرمایا کہ تمام انبیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا میرے لئے اور میری امت کے لئے غنیمت کو حلال قرار دیا اور بہت سی وہ چیزیں حلال کی گئیں جن کے متعلق پہلی امتوں پر سختی کی گئی تھی اور ہم پر ان میں کوئی حرج نہیں ڈالا میں اس سجدہ کے علاوہ شکر کا اور کوئی طریقہ نہیں پاتا۔

احمد ابن عساکر بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۱۰ ... فرمایا اے معاذ تم جانتے ہو کہ کیا حالت ہے؟ میں نے رب تعالیٰ کے لئے نماز پڑھی جو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے مقدر فرمایا پھر پوچھا اے محمد میں تمہاری امت کی ساتھ کیا معاملہ کروں میں نے کہا اے رب تعالیٰ آپ کو علم ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سوال کو تین مرتبہ دہرایا چار مرتبہ آخر میں یہی ہے کہ آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ میں نے جواب دیا آپ کو زیادہ علم ہے تو ارشاد فرمایا میں آپ کو آپ کی امت کے بارے میں قیامت کے دن رسوا نہیں کروں گا میں سجدہ میں گر پڑا رب تعالیٰ قدر داں ہے شکر گذاروں کو پسند فرماتے ہیں۔

طبرانی بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

میں آخری نبی ہوں

۳۲۱۱۱ ... فرمایا جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرے رب نے مجھے اپنے قریب کیا میرے اور رب تعالیٰ کے درمیان قوسین کا فاصلہ تھا یا اس سے بھی کم فرمایا اے حبیب اے محمد میں نے کہا لبیک یا رب پوچھا کیا تمہارا غم یہ ہے کہ میں نے آپ کو آخری نبی بنایا میں نے کہا نہیں اے رب پوچھا اے حبیب آپ کو اس پر غم ہے کہ آپ کی امت کو آخری امت بنایا؟ میں نے کہا نہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کی امت کو میری طرف سے سلام پہنچادو اور یہ خبر دو کہ میں نے ان کو آخر الامم بنایا امتوں کو ان کے نزدیک رسوا نہیں کرونگا اور ان کو اور امتوں کے نزدیک رسوا نہیں کروں گا۔

الخطیب والدیلمی وابن الجوزی فی الوھیات بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۱۲ ... فرمایا ہر نبی کو وہ علامات دی ہیں جن پر انسان ایمان لائے اور مجھے جو ملی ہیں وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی مجھے یہی امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔ احمد، مسلم بخاری بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۱۳ ... فرمایا کہ میں نے خواب میں کچھ کالے رنگ کی بکریوں کو دیکھا کہ ان کے پیچھے مٹیالے رنگ کی بکریاں جارہی تھیں پوچھا اے ابوبکر اس کی تعبیر فرمائیں تو فرمایا وہ عرب میں عجم کے لوگ آپ کی پیروی کریں گے اس طرح بادشاہ نے سحر کی تعبیر کی۔

مستدرک بروایت ابی ایوب رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں

۳۲۱۱۴ ... فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ام الکتاب میں خاتم النبیین ہوں آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں لت پت تھے میں تمہیں اس کی تاویل بتاؤں گا ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت میری والدہ کا وہ خواب جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے ایک نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے اس طرح انبیاء علیہم السلام کی مائیں خواب دیکھتی ہیں۔

احمد وابن سعد طبرانی، مستدرک، حلیۃ الاولیاء، بیھقی بروایت عرباض بن ساریہ الضعیفہ

۳۲۱۱۵ ... فرمایا آدم علیہ السلام روح اور مٹی کے درمیان تھے۔ ابن سعد بروایت مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر

رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کس وقت سے نبی ہیں پھر مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۳۲۱۱۶..... پوچھا گیا آپ کو نبوت کب ملی ہے تو فرمایا کہ آدم علیہ السلام خلق اور نفخ روح کے درمیان تھے۔

مستدرک والخطیب بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۱۷..... فرمایا میں نبی ہوں اس وقت سے جب آدم علیہ السلام جسم اور روح کے درمیان تھے۔(ابن سعد بروایت عبداللہ بن شفیق وہ اپنے والد جدعاء سے ابن قانع بروایت عبداللہ بن شفیق وہ اپنے والد سے طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن سعد بروایت میسرۃ الفجر)۔

اسنی المطالب ۱۱۱۲ تذکرۃ الموضوعات ۸۶

۳۲۱۱۸..... رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کو نبوت کب ملی ہے؟ تو فرمایا آدم علیہ السلام خلق اور نفخ روح کے درمیان تھے۔

۳۲۱۱۹..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عرب کو چنا، پھر کنانہ کو عرب سے، پھر قریش کو کنانہ سے، پھر بنی ہاشم کو قریش سے، پھر مجھے بنی ھاشم سے۔

ابن سعد بروایت عبد اللہ بن عبید ابن عمیر مرسلاً

۳۲۱۲۰..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے عرب کا انتخاب فرمایا پھر عرب میں سے کنانہ کا پھر کنانہ میں سے قریش کا پھر قریش سے بنی ہاشم کا اور بنی ہاشم سے میرا۔

ابن سعد بروایت عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر مرسلاً

۳۲۱۲۱..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے عرب کو چنا پھر ان سے کنانہ اور نضر بن کنانہ کو پھر ان سے قریش کو پھر قریش سے بنی ھاشم کو پھر نبی ہاشم سے مجھے۔

ابن سعد بیھقی وحسنہ بروایت محمد بن علی مصلاً

کہ جبرائیل نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے مشرق سے مغرب تک زمین چھان ڈالی محمد ﷺ سے افضل کوئی بندہ نہیں ملا اسی طرح مشرق سے مغرب تک دیکھا بنی ہاشم سے افضل کوئی خاندان نہیں ملا۔ الحاکم فی لکنی وابن عساکر بروایت عائشہ وصحیح

۳۲۱۲۲..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا مجھے دونوں میں بہترین حصہ میں رکھا، پھر نصف کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا مجھے تین میں بہترین حصہ میں رکھا پھر لوگوں میں سے عرب کو چنا پھر قریش کو عرب سے پھر مجھے بنی عبدالمطلب سے۔(ابن سعد بروایت جعفر بن محمد بن علی بن حسین اپنے والد سے معضلاً)

۳۲۱۲۳..... فرمایا ایک فرشتہ نے مجھے سلام کیا پھر مجھ سے کہا کہ میں رب عزوجل سے اجازت مانگتا رہا آپ سے ملاقات کی یہاں تک یہ وقت میرے لئے اجازت ملنے کی ہے میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل پر آپ سے زیادہ مکرم کوئی نہیں ہے۔

ابونعیم وابن مندہ وابن عساکر بروایت عبد الرحمن غنم اشعری ضعیف الجامع ۳۲۷۰

۳۲۱۲۴..... فرمایا کیا تم کو وہ بات نہ بتلا دوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب میں بتلائی ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم اور ان کی اولاد کو خالص مسلمان پیدا فرمایا ان کو ایسا مال عطاء فرمایا جس میں حرام کا شبہ نہیں جو چاہے قناعت سے کام لے جو چاہے کمائی کرے اب نبی آدم نے اللہ کے عطاء کردہ حلال کو حرام کر دیا بتوں کی پرستش کی اللہ رب العزت نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان کے پاس آؤں اور ان کے سامنے ان کی نصرت بیان کروں میں نے رب تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا۔ اگر میں ان کے پاس آیا تو قریش میرے سر کو ایسے کچل دیں گے جس طرح روٹی ٹکڑے کیے جاتے ہیں تو فرمایا۔ آپ چلے چلیں اور خرچ کریں آپ پر خرچ کیا جائے گا اور اپنے ماننے والوں کے ساتھ نافرمانوں سے قتال کریں اور میں آپ کے ہر بھیجے ہوئے لشکر کے ساتھ دس گنا فرشتے بھیجوں گا اور آپ کے دشمنوں کے دلوں پر رعب ڈال دوں گا اور آپ کو ایسی کتاب عطا کروں گا جس کو پانی بھی نہیں مٹا سکتا ہے میں آپ کو نیند اور بیداری ہر حال میں آپ کو یاد دلاؤں گا مجھے اور اس قریش کو دیکھو کیونکہ انہوں نے میرے چہرے کو خون آلود کیا اور میرے گھر والوں کو مجھ سے چھین لیا میں ان کو اللہ کی طرف دعوت دینے والا ہوں ان میں سے اکثر لوگ میری دعوت کو قبول کریں گے خوشی سے ہو یا ناخوشی سے اگر وہ میرے اوپر غالب آ گئے تو جان لو میں کسی دین حق پر نہیں ہوں اور تمہیں کسی حق کی طرف دعوت نہیں دے رہا ہوں۔

طبرانی ابن عساکر بروایت عباض بن حمار مجاشعی

احیاءدین کاذکر

۳۲۱۲۵ فرمایااے اللہ میں پہلاشخص ہوں جس نے آپ کے دین کوزندہ کیاجب لوگوں نے اس کوچھوڑ دیا۔

احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۲۱۲۶ فرمایانبیوں میری تخلیق سب سے پہلے ہوئی اور بعثت سب سے آخر میں۔

ابن لال بروایت قتادہ حسن بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ اسنی المطالب ۱۱۰۹ تذکرۃ الموضوعات ۸۶

۳۲۱۲۷ فرمایامیرے اور دیگرانبیاء کی مثال اس گھر کی سی ہے اس کی عمدہ تعمیر ہوگئی ہے البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے دیدار کرنے والے اس مکان کے گرد چکر لگاتے ہیں اور اس کی عمدہ تعمیر کو پسند کرتے ہیں پورے مکان میں اس اینٹ کی جگہ کے علاوہ اور کوئی عیب ان کو نظر نہیں آتا میں نے اس اینٹ کی جگہ کومکمل کردیا مجھ سے عمارت مکمل ہوئی اور میرے ذریعہ رسولوں کا سلسلہ ختم ہوا۔

ابن عساکر بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۲۸ فرمایامیرے اور میرے گھر والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کھجور کادرخت ہو۔عبد الرزاق بروایت ابن زبیر رضی اللہ عنہ

۳۲۱۲۹ جس نے میری نبوت کے متعلق سن لے اس امت کا ہو یہودی ہو یانصرانی پھر مجھ پرایمان نہ لائے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۳۰ فرمایااے یہود کی جماعت مجھے تم میں سے بارہ افراد دکھلا دو جو اس بات کی گواہی دیں۔ ان لاالہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ تو اللہ تعالیٰ آسمان کے نیچے ہر اس یہودی کے گناہ معاف فرمادیں گے جس پر غضب نازل ہوا ہو کسی نے بھی آپ کی دعوت قبول نہیں کی تو فرمایا تم نے انکار کیا اللہ کی قسم میں حاشر عاقب اور مقفی ہوں تم جھٹلاؤیا ایمان لاؤ۔طبرانی مستدرک بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۲۱۳۱ فرمایااے عائشہ ہلاکت ہو، پوری ہلاکت ہو اس شخص پر جو اس چہرے کی طرف دیکھنے سے محروم ہو ہر مؤمن اور کافر میرے چہرے کی نظر کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۱۳۲ اے علی عرش پر لکھا ہوا ہے''انا اللہ محمد رسول''۔ابونعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۳۲

۳۲۱۳۳ فرمایامیں نے سنا یہ جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری وجہ سے اور میرے چچا عباس کی وجہ سے اور میرے بھائی علی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے فخر فرماتے ہیں ہوا میں اڑنے والوں پر عرش کے حاملین پر انبیاء کی ارواح پر اور چھ آسمانوں کے فرشتوں پر اور آسمان دنیا والے میری امت پر فخر کرتے ہیں۔ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۱۳۴ فرمایامیرا اللہ تعالیٰ کے ہاں مکرم ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ میں مختون پیدا ہوا ہوں کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا۔

طبرانی فی الاوسط والخطیب وابن عساکر،سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ المتناھیہ ۲۶۲

۳۲۱۳۵ جاہلیت کے لوگوں کے کام کا میں نے صرف دو مرتبہ ارادہ کیا ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچایا ایک رات میں نے اس جوان سے جو میرے ساتھ مکہ کے اوپری جانب قریش کی بکریاں چرارہے تھے کہ میری بکریوں کی دیکھ بھال کرو تا کہ میں بھی رات کو اس طرح قصہ گوئی کروں جس طرح مکہ کے نوجوان قصہ گوئی کرتے ہیں میں نکلا جب میں مکہ کے آخری گھر کے قریب پہنچا تو میں نے گانے دف اور باجے کی آواز سنی تو کہا کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا فلاں کی شادی ہے میں اس گانا وغیرہ آواز سے ایسا بے خود ہو کر سویا کہ صبح سورج کی تپش نے ہی مجھے بیدار کیا میں واپس گیا تو اس طرح کی آواز سنی پھر میری آنکھ لگ گئی میں واپس پھر گیا مجھ سے میری ساتھ پوچھا کہ تم نے کیا کیا؟ تو میں نے بتایا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا اللہ کی قسم اس کے بعد بھی میرے دل میں برائی کا قصد وارادہ پیدا نہیں ہوا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے موت سے سرفراز فرمایا۔

مستدرک بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۱۳۶ فرمایا جب سے جبرائیل نے اعلان کیا تو جب بھی کسی پتھر یا درخت کے قریب سے گذرتا ہوں تو آواز آتی ہے۔السلام علیک یا رسول اللہ۔

ابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

آپ ﷺ کی نبوت کا منکر کافر ہے

۳۲۱۳۷ فرمایا آسمان وزمین کے درمیان کوئی ایسا نہیں ہے جس کو میری نبوت کا یقین نہ ہو سوائے کافر جن اور انسان کے۔

طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۳۸ فرمایا جب آدم علیہ السلام نے جرم کا اعتراف کیا تو عرض کیا اے اللہ آپ سے محمد ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں مجھے معاف فرمادیں۔اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ آپ نے محمد کو کیسے پہچان لیا حالانکہ میں نے ان کو ابھی تک پیدا نہیں کیا تو عرض کیا یا اللہ آپ نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس میں روح پھونکا میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے ستون پر لکھا ہوا تھا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ نے اپنے نام کے ساتھ آپ کے سب سے محبوب بندہ کے نام کو ہی ملایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے سچ کہا اے آدم وہ میرے نزدیک تمام مخلوق میں محبوب ہیں جب ان کے وسیلہ سے سوال کیا تو میں نے معاف کر دیا اگر محمد ﷺ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو تمہیں پیدا نہ کرتا۔(طبرانی سعید بن منصور ابو نعیم فی الدلائل مستدرک نے روایت کر کے تعاقب کیا کہ اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کر کے ضعیف قرار ہے ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ الضعیفہ ۲۵ القدسیہ الضعیفہ ۱۸)

۳۲۱۳۹ فرمایا آدم علیہ السلام ہندوستان میں اتارے گئے توان کو وحشت ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام نے اذان کہی اللہ اکبر دومرتبہ'' اشھد ان لاالہ الااللہ دومرتبہ اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ. اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ'' دومرتبہ تو آدم علیہ السلام نے پوچھا محمد کون جبرائیل نے کہا انبیاء میں آپ کا آخری بیٹا۔ابن عساکر بروایت ابی ہریرہ الضعیفہ ۴۰۳

۳۲۱۴۰ میں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا لیکن میرا خیال تھا کہ میں یہ سوال نہ کروں گا میں نے عرض یا اللہ مجھ سے پہلے انبیاء میں بعض کے ہاتھ مردے زندہ ہوئے اور بعض کے لئے ہوا مسخر تھی تو اللہ تعالیٰ نے جواب الم یجدک یتیماً فاوی کیا میں نے آپ کو یتیم نہیں پایا جس کو ٹھکانہ دیا؟ تو میں نے کہا ہاں ضرور تو فرمایا آپ کو فقیر نہیں پایا جس کو مالدار بنایا؟ میں نے کہا ضرور نے رب فرمایا کیا میں آپ کے سینہ کو (دین کے لئے) کھول نہیں دیا؟ میں نے کہا ہاں یا رب تو فرمایا میں نے آپ سے اس بوجھ کو ہلکا نہیں کیا جس نے آپ کی پیٹھ کو جھکا دیا تھا؟ کیا میں نے آپ کے ذکر کو بلند نہیں کیا میں سے عرض کیا ہاں یا رب تو مجھے خیال ہوا کہ کاش کے میں یہ سوال نہ کرتا۔

مستدرک بیہقی و ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۴۱ فرمایا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ میرے ہوتے ہوئے ان کو عذاب نہیں دیں گے کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ جب تک وہ استغفار کریں ان کو عذاب نہیں دیں گے۔ابو داؤد بیہقی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۱۴۲ فرمایا تمہارے لئے مناسب نہیں کہ تم رسول اللہ ﷺ کو نماز میں خلل ڈالو۔(مسلم بروایت ابن شہاب نے کہا مجھ سے ذکر کیا)۔

۳۲۱۴۳ فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے سخت زبان کمینہ نہیں بنایا۔

ابن ابی شیبۃ روایت جعفر الباقر مرسلاً ووصلہ ابو علی بروایت اشعب عن علی

۳۲۱۴۴ فرمایا جبرائیل علیہ السلام دائیں طرف اور میکائیل بائیں اور فرشتے سایہ کئے ہوئے تھے۔(عسکری ابن مندہ بروایت حاطب بن جناب الکنانی وہ اپنے والد سے)

۳۲۱۴۵ فرمایا میں چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ وزن کیا گیا اور تم بھی انہی میں، میں وزن میں ان پر بھاری ہوا۔

ابن قبل الرویانی سفید بن منصور بروایت ابی الدرداء

۳۲۱۴۶ ..... فرمایا کہ مجلس کو درست کرلو اس لئے ایسا فرشتہ زمین پر اتر رہا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا۔
احمد بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۲۱۴۷ ..... فرمایا سن لو اللہ کی قسم میں زمین میں بھی امین ہوں اور آسمان میں بھی۔ (طبرانی بروایت ابی رافع) وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک یہودی کے پاس بھیجا کہ کچھ آٹا قرض لوں رجب تک کے لئے تو اس یہودی نے کہا رھن رکھوائے بغیر قرض نہیں مل سکتا ہے میں آ کر رسول اللہ ﷺ کو خبر دی تو آپ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۳۲۱۴۸ ..... ایک اعرابی نے کہا اے نبئ اللہ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ نبئ اللہ نہیں بلکہ نبی اللہ ہوں۔ (مستدرک نے نقل کر کے تعاقب کیا بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ)

۳۲۱۴۹ ..... فرمایا اسکومت ڈانٹو اس کو مت ڈانٹو اگر تم نے قتل کا ارادہ کیا بھی تھا تو اللہ تعالیٰ تجھے مجھ پر مسلط نہ فرماتا۔ طبرانی احمد ترمذی والبغوی والباوردی ابن قانع بروایت جعدہ بن خالد بن صحۃ الجشمی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو پکڑ کر نبی کریم ﷺ کے پاس لائے اور کہا کہ اس نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا تو یہ سن کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا علامہ بغوی نے فرمایا کہ میں اس کے علاوہ نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آنے کا بیان

۳۲۱۵۰ ..... فرمایا میں گھنٹی کی آواز سنتا ہوں اور خاموش ہو جاتا ہوں بہت دفعہ ایسا ہوا کہ وحی آئی اور آنے پر مجھے خیال ہوا کہ میری جان نکلی جارہی ہے۔
احمد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۸۵۷

۳۲۱۵۱ ..... فرمایا کہ بسا اوقات میری پاس وحی آتی ہے گھنٹی کی آواز کی صورت میں یہ سخت ترین صورت ہوتی ہے اس سے میرا پسینہ چھوٹ جاتا ہے جو کچھ کہا گیا اس کو محفوظ کرتا ہوں بعض اوقات فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے اور مجھ سے باتیں کرتا ہے اور میں اس کی باتیں محفوظ کرتا ہوں۔
(مالک احمد بیہقی نسائی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا طبرانی نے روایت کے آخر میں ذکر کیا وحی کی یہ صورت عیاں ہوتی ہے)

۳۲۱۵۲ ..... فرمایا جب اللہ تعالیٰ وحی کی گفتگو فرماتے ہیں تو آسمان والے آسمان دنیا میں ایک گھنٹی کی آواز سنتے ہیں جیسے زنجیر کھینچی جارہی ہو چکنے پتھر پر تو وہ گھبرا جاتے ہیں وہ اس طرح ہوتے ہیں یہاں تک ان کے پاس جبرائیل آتے ہیں جب جبرائیل آتے ہیں تو کی گھبراہٹ دور ہوتی ہے اور کہتے ہیں اے جبرائیل آپ کے رب نے کیا حکم دیا تو کہتے ہیں الحق تو سب کہتے ہیں الحق الحق۔
ابوداؤد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الوحی من الاکمال

۳۲۱۵۳ ..... فرمایا کبھی میرے پاس وحی آئی ہے گھنٹی کی آواز کی صورت میں وہ مجھ پر سخت حالت ہوتی ہے میرا پسینہ چھوٹ جاتا ہے میں اس وحی کو محفوظ کرتا ہوں اور بسا اوقات فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے مجھ سے بات کرتا ہے میں اس کی باتیں محفوظ کرتا ہوں یہ صورت آسان ہوتی ہے۔ (مالک احمد بخاری مسلم ترمذی نسائی طبرانی وابوعوانہ) یہ الفاظ ان دونوں کے ہیں باقیوں کے نہیں یہ میرے اوپر آسمان ہے بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا حارث بن ہشام نے کہا یا رسول آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے تو فرمایا مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی۔ (طبرانی مستدرک بروایت عائشہ حارث بن ہشام اس کو ان کی سند میں سے قرار دیا اور کہا حارث سے عبداللہ بن صالح کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کی)

۳۲۱۵۴ ..... فرمایا ہر نبی وحی کی آواز سنتے اس سے نبی بن جاتے اور جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اس طرح آتے تھے جس طرح تم میں سے

کوئی اپنے دولت کے پاس آتا ہے۔ ابونعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۵۵......فرمایا وحی میرے پاس دو طریقہ سے آتی تھیں کبھی تو جبرائیل آ کر ایسے القاء کرتے جیسے آدمی آدمی سے باتیں کرتا ہے یہ مجھ سے چھوٹنے لگتی ہے اور کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آواز ہوتی ہے یہاں تک میرے دل سے پیوست ہو جاتی ہے یہ محفوظ رہتی ہے۔ (ابن سعد بروایت عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ اپنے چچا سے بلاغاً)

۳۲۱۵۶......فرمایا میرے پاس آسمان سے ایسا سوار آتا ہے جس کے دونوں بازوں لؤلؤ کے ہوتے ہیں اور قدمین کا اندرونی حصہ سبز۔ (طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما وہ ورقہ بن نوفل انصاری سے) وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے محمد (ﷺ) آپ کے پاس وحی کرنے کا کیا طریقہ ہے تو آپ نے مذکورہ طریقہ بیان فرمایا۔

۳۲۱۵۷......فرمایا جبرائیل میرے پاس دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں تشریف لائے ہیں۔ طبرانی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۵۸......فرمایا میں مکہ کی گلیوں میں چل رہا تھا تو آسمان سے ایک آواز سنائی دی میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ فرشتہ جو غار حرا میں آیا آسمان وزمین کے درمیان کرسی میں بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے گھبرا گیا اور واپس گھر آ کر کہ زملونی ''زملونی یعنی مجھے چادر اوڑھا دو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ''یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر ''اب وحی کا سلسلہ تیز ہوا اور مسلسل ہوا۔

ترمذی، مسلم، نسائی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۱۵۹......فرمایا میں غار حرا میں مہینہ بھر رہا مہینہ پورا کرنے کے بعد بطن وادی میں اتر آیا وہاں ایک آواز سنائی دی میں نے آگے پیچھے دائیں بائیں نظر دوڑا کر دیکھا کوئی نظر نہ آیا پھر آواز آئی تو نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ ہوا پر تخت نشین تھا یعنی جبرائیل علیہ السلام مجھ پر سخت کپکپی طاری ہوئی میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا دثر ونی دثر ونی انہوں نے مجھے چادر پہنائی اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہایا تو اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری:

یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر .بخاری، مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

صبرہ ﷺ علی أذی المشرکین

۳۲۱۶۰......فرمایا جتنی تکالیف مجھے پہنچائی گئیں ہیں کسی اور کو نہیں پہنچائی گئی۔ عدی، ابن عساکر بروایت جابر ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۶۷

۳۲۱۶۱......فرمایا اللہ کی راہ میں جو تکلیف مجھے پہنچی ہے وہ کسی اور کو نہیں پہنچی۔ حلیۃ الاولیاء بروایت انس کشف الخفاء ۲۱۸۴

الاکمال

۳۲۱۶۲......فرمایا اے بیٹی اپنے اوپر دوپٹہ ڈال لو اپنے والد پر غلبہ یا ذلت کا خوف مت کرو۔

البغوی والباوردی ابن قانع وتمام وابن عساکر بروایت حارث بن حارث اسدی وصحیح

۳۲۱۶۳......پوچھا اے بیٹی رونے کا سبب کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو ایسا دین دے کر بھیجا ہے کہ روئے زمین پر کوئی پکا یا کچا مکان ایسا نہ ہوگا جس میں یہ دین داخل نہ ہو خوشی سے یا زبردستی وہاں تک پہنچے گا جہاں تک رات پہنچتی ہے یعنی سورج غروب ہوتا ہے۔ (مستدرک میں روایت کر کے تعاقب کیا ہے بروایت ابی ثعلبہ خشنی)

۳۲۱۶۴......اے فاطمہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو ایسا دین دے کر بھیجا ہے کہ روئے زمین پر کوئی مکان اینٹ کا بنا ہوا یا پتھروں اور بالوں کا بنا ہوا نہ ہوگا مگر اس تک یہ دین پہنچے گا خوشی یا زبردستی یہاں تک وہاں پہنچے گا جہاں رات پہنچتی ہے یعنی سورج غروب ہوتا ہے۔ (مستدرک میں روایت کر کے تعاقب کیا طبرانی حلیۃ الاولیاء ابن عساکر ابوثعلبہ خشنی)

اسماؤہ ﷺ......آپ ﷺ کے اسماء گرامی

۳۲۱۶۵.....فرمایا میرے بہت نام ہیں احمد محمد، حاشر کہ لوگوں کو میرے قدموں کے نیچے جمع کیا جائے گا میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور عاقب ہوں۔مالک، بیهقي، ترمذی، نسائي، جبره بن مطعم رضي الله عنه

۳۲۱۶۶.....میں محمد ہوں احمد ہوں مقفی اور حاشر ہوں نبی التوبہ اور نبی الرحمہ ہوں۔(احمد مسلم بروایت ابی موسیٰ طبرانی نے نبی الرحمہ کا اضافہ کیا)

۳۲۱۶۷.....فرمایا میں محمد، احمد، ہوں، میں رسول الرحمہ ہوں، میں رسول الرحمہ، میں مقفی اور حاشر ہوں مجھے مجاھد بنایا گیا کھیتی باڑی کرنے والا نہیں۔

ابن سعد بروایت مجاهد مرسلا ضعيف الجامع ۱۲۱۳

الاکمال

۳۲۱۶۸.....فرمایا اے اللہ کے بندو! دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کی گالیوں کو مجھ سے کس طرح پھیر دیا اور ان پر لعنت کی وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور محمد ہوں اور وہ مذمم پر لعنت کرتے ہیں جب کہ میں محمد ہوں۔ابن سعد بیهقي بروایت ابي هريره رضي الله عنه

۳۲۱۶۹.....فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے دس نام ہیں محمد، احمد، ابوالقاسم، الفاتح، والخاتم، ماحی، عاقب، حاشر و یس طٰحٰہ۔

عدی ابن عساکر بروایت ابی التفصل

۳۲۱۷۰.....میں محمد ہوں احمد ہوں حاشر ہوں لوگوں کو میرے قدم کے نیچے جمع کیا جائے گا میں ماحی ہوں میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے جب قیامت کا دن ہوگا تو حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا میں انبیاء کا امام اور شفاعت کرنے والا ہوگا۔

طبراني سعيد بن منصور بروايت جابر رضي الله عنه

۳۲۱۷۱.....فرمایا میں محمد، احمد، حاشر اور نبی الملحمہ ہوں۔

طبرانی ابن مردويه بروايت جبير ين مطعم ابن سعد بروايت ابي موسی رضي الله عنه

۳۲۱۷۲.....فرمایا میں محمد، احمد، حاشر، ماحی، خاتم، عاقب ہوں۔(احمد ابن سعد والباوردی مستدرک طبرانی بروایت نافع جبیر بن مطعم واپنے والد سے)

۳۲۱۷۳.....فرمایا میں محمد، احمد، مقفی، حاشر، نبی الرحمہ نبی الملحمہ ہوں۔(نبوی فی الجعدیات وابن عساکر بروایت جبرین مطعم وہ اپنے والد سے احمد ترمذی فی شمائل وابن سعد وسعید بن منصور بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ)

۳۲۱۷۴.....فرمایا میں احمد محمد، حاشر مقفی، خاتم ہوں۔الخطيب وابن عساكر بروايت ابن عباس رضي الله عنه

۳۲۱۷۵.....فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان کو قتل کروں گا سولی پر لٹکاؤں گا اور ان کو راستہ پر چلاؤں گا اگرچہ وہ اس کو ناپسند کریں میں رحمت ہوں اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور اس وقت تک وفات نہ دیں گے یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کردے میرے پانچ نام ہیں محمد، احمد، ماحی، جس سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے حاشر جس کے قدموں کے نیچے حشر ہوگا میں عاقب ہوں۔(طبرانی بروایت محمد بن جبیر بن معظم وہ اپنے والد سے)

صفاتہ البشریہ ﷺ.....رسول اللہ ﷺ کے بشری صفات

۳۲۱۷۶.....فرمایا کہ میں تمہاری ہی طرح ایک انسان ہوں اگر دین کے متعلق کوئی حکم دوں تو اس پر عمل کرو اگر اپنی رائے سے کوئی حکم دوں تو میں بھی ایک انسان ہوں۔مسلم بروایت بن خدیج رضي الله عنه

۳۲۱۷۷......اگر تمہاری دنیا کا کوئی معاملہ ہوتو تم اس کو زیادہ جانتے ہو اگر کوئی بات دین کا ہوتو میرے ذمہ ہے۔

احمد مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ ابن ماجہ بروایت انس وعائشہ ایک ساتھ ابن خزیمہ بروایت ابی قتادہ

۳۲۱۷۸......فرمایا کہ جو بات پوچھ رہے اگر دنیا کے معاملہ سے متعلق ہوتو تم اس کو زیادہ جانتے ہو اور اگر دین کے متعلق ہوتو اس کو بیان کرنا میرے ذمہ ہے۔احمد بروایت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۷۹......فرمایا اگر وہ فائدہ مند ہوتو اس پر عمل کرلو میں نے ایک خیال کیا تھا لہٰذا میرے گمان پر مواخذہ مت کرو ہاں دین کے متعلق کوئی مسئلہ بیان کروں تو اس پر ضرور عمل کرو کیونکہ میں اللہ عزوجل پر ہرگز جھوٹ نہیں بولتا۔(مسلم بروایت موسیٰ بن طلحہ واہ اپنے والد سے)

۳۲۱۸۰......فرمایا میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں گمان صحیح بھی ہوتا ہے غلط بھی لیکن مسئلہ کے متعلق بتاؤں کہ اللہ نے فرمایا۔(اس پر عمل کرو) کیونکہ میں اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولتا۔احمد ابن ماجہ بروایت طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۸۱......فرمایا جو باتیں وحی کی نہ ہوں ان میں میں تمہاری طرح ہوں۔

طبرانی' ابن شاہین فی السنہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۲۰۹۲

۳۲۱۸۲......فرمایا ہم تو امّی قوم ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب رکھتے ہیں۔بیہقی' ابوداؤد' نسائی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۱۸۳......فرمایا مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے۔احمد مسلم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۲۱۸۴......فرمایا ایک منبر بنایا جائے کیونکہ میرے والد ابراہیم نے بھی منبر بنایا تھا اور ایک لاٹھی بنائیں کیونکہ میرے والد ابراہیم نے بھی لاٹھی لی تھی۔

البزار طبرانی بروایت معاذ رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۲۸۶ ا الضعیفہ ۱۶۸۰

الاکمال

۳۲۱۸۵......فرمایا بہت بری میت ہے یہود کی، کیوں اپنے ساتھی کی جان نہیں بچائی حالانکہ میں تو نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں اس کی باتوں کو عمدہ مت سمجھو۔احمد والبغوی والباوردی' طبرانی' مستدرک بروایت ابی امامہ بن سہل بن حنیف

۳۲۱۸۷......فرمایا یہود کی بری میت ہے کہیں گے اپنے ساتھی سے موت کو کیوں دور نہیں کیا میں تو اپنے نفس کے لئے نفع ونقصان کا مالک نہیں۔(مستدرک بروایت محمد بن عبدالرحمٰن بن زادراہ اپنے چچا سے)

مرض موتہ ﷺ......رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات کا بیان

۳۲۱۸۸......فرمایا اے عائشہ میں مسلسل درد محسوس کررہا ہوں اس زہر آلود کھانے کی وجہ سے جو خیبر میں کھایا تھا یہ اس کا وقت ہے اس زہر کی وجہ سے دل کی رگ کا کٹنا محسوس کررہا ہوں۔بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۱۸۹......فرمایا ہر سال خیبر کے زہر آلود کھانے کا درد لوٹ کر آتا ہے یہاں تک اس سے رگ کٹنے کا وقت ہے۔

ابن اسنی وابونعیم فی الطب بروایت ابی ہریرۃ

۳۲۱۹۰......حضرت فاطمہ کو خطاب کرکے فرمایا آج کے بعد تمہارے والد کو کبھی درد نہ ہوگا۔بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ

مرض موتہ ﷺ من الاکمال

۳۲۱۹۱......فرمایا جس طرح ہماری (جماعت انبیاء) کے لئے اجر میں اضافہ ہے بلایا اور آزمائش میں بھی زیادتی ہوتی ہے لوگ کیا کہہ رہے ہیں!

عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ذات الجنب کی بیماری لاحق ہے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اس بیماری کو مسلط نہیں فرمائیں گے وہ تو شیطان کے اثرات سے ہوتا ہے لیکن درد اس کھانے کی وجہ سے ہے جو میں نے اور تمہارے بیٹے نے خیبر کے دن کھایا تھا اس سے مجھے بار بار سانپ کے ڈسنے کی طرح درد ہوتا ہے یہ اس سے رگ کٹنے کا وقت ہے۔ابن سعد بروایت عائشه رضي الله عنها

وہ بیان کرتی ہیں کہ ام بشر بن براء بن معرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مرض الوفات میں آئی ہاتھ لگا کر دیکھا اور کہا میں نے تو آپ کے جیسے بخار بھی نہیں دیکھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

آپ ﷺ کا فقر اختیاری تھا

۳۲۱۹۲... فرمایا کہ ایک بندے کو اختیار دیا گیا کہ دنیا اور اس کی ناز و نعمت کو اختیار کرے یا آخرت کو اختیار کرے تو اس بندے آخرت کو اختیار کر لیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ یا رسول اللہ اپنی جان و مال آپ پر قربان کرتے ہیں۔طبرانی بروایت ابی واقد

۳۲۱۹۳... فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ دنیا کی زیب و زینت اختیار کرے یا اللہ کے پاس جو نعمت ہے اس کو اختیار کر دے تو اللہ کے پاس جو نعمت ہے اس کو اختیار کر لیا۔مسلم ترمدی بروات ابی سعید خدری رضی الله عنه طبرانی بروایت معاویه

۳۲۱۹۴... فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ جتنا عرصہ چاہے دنیا میں رہے جو چاہے کھائے یا رب سے ملاقات کرے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لیا۔ابن اسنی في عمل يوم وليله بروايت ابی المعلی

۳۲۱۹۵ فرمایا مجھ پر ایسے سات مشکیزے پانی ڈالو جس کے بند کھولے نہیں گئے شاید مجھے راحت ملے اور میں لوگوں کو ایک عہد نامہ لکھواؤں۔

عبد الرزاق بروایت عائشه رضي الله عنها

۳۲۱۹۶ فرمایا اے نفس تجھے کیا ہوا مکمل طور پر لذتوں کے حصول میں مشغول ہے۔ابن سعد بروایت ابی الحویرث

۳۲۱۹۷... اے بیٹی مت روؤ میری وفات کے بعد انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھو کیونکہ ہر انسان کو اس کے پڑھنے سے بدلہ مل جاتا ہے عرض کیا آپ کا بھی بدل ہو سکتا ہے یا رسول اللہ فرمایا مجھ سے بھی۔ابن سد بروایت شبل بن علاء وہ اپنے والد سے مر سلا

۳۲۱۹۸... فرمایا ٹھہر جاؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تمہیں اپنے نبی کی طرف سے بہترین بدلہ عطاء فرمائے جب میرے غسل سے فارغ ہو جاؤ اور کفن پہنا دو تو مجھے چارپائی پر قبر کے کنارے لٹا دو پھر کچھ دیر کے لئے باہر نکل جاؤ کیونکہ سب سے پہلے مجھ پر میرے دوست خلیل جبرائیل علیہ السلام نماز پڑھیں گے اس کے بعد میکائیل اس کے بعد اسرافیل پھر ملک الموت ان کے ساتھ فرشتوں کی پوری جماعت پھر تم جماعت جماعت داخل ہو کر نماز پڑھو سلام کرلو میری بیان کر کے یا نوحہ کر کے مجھے تکلیف مت پہنچاؤ سب سے پہلے میرے گھر کے مرد اور عورتیں مجھ پر نماز پڑھیں اس کے بعد تم اور میرے غائب صحابہ رضی اللہ عنہم کو سلام سنا دو اور مجھ پر سلام پیش کرے ہر وہ شخص جو کہ آج کے بعد سے قیامت تک میری اتباع کرے۔(ابن سعد مستدرک نے روایت کر کے تعاقب کیا بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

۳۲۱۹۹ فرمایا مجھے عباس رضی اللہ عنہ غسل نہ دے کیونکہ وہ والد ہیں اور والد اولاد کی شرمگاہ کو نہیں دیکھتا۔

ابن سعد بروایت عبدالله بن العداق الخطیب والدیلمی وابن عساکر بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۲۲۰۰... فرمایا میرے عظمت و جلال والے رب کی قسم میں نے دین پہنچا دیا (مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام ہے اس کے بعد روح پرواز کر گئی وضعفہ)

۳۲۲۰۱... فرمایا کہ تمہارا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ پر مسلط کر دیا حالانکہ ایسا نہیں ہو یعنی ذات الجنب کی بیماری قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ گھر کے ہر فرد کو لد پلایا جائے سوائے میرے چچا کے۔مستدرک بروایت عائشه رضي الله عنها

۳۲۲۰۲... فرمایا یہ ایک بیماری ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس میں مبتلا نہیں فرمائیں گے یعنی ذات الجنب میں گھر کے ہر فرد کو لد پلایا گیا سوائے رسول

اللہ ﷺ کے چچا کے۔احمد، طبرانی بروایت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

۳۲۲۰۳.....فرمایا کہ یہ شیطانی اثر سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مجھ پر مسلط نہیں فرمائیں گے یعنی ذات الجنت ۔

مستدرک بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

ذکر ولد ابرھیم ﷺ.......رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ذکر

۳۲۲۰۴.....فرمایا اگر ابراہیم زندہ رہا تو صدیق نبی ہوتا۔الباوردی بروایت انس رضی اللہ عنہ' ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ وابن عباس اور ابن ابی اوفی الاتقان ۱۴۹۴ الاسرار المرفوعہ ۳۷۹

۳۲۲۰۵.....فرمایا کہ اگر ابراہیم زندہ ہوتا اس کا کوئی ماموں غلام نہ ہوتا۔ابن سعد بروایت مکحول مرسلا الاتقان ۱۴۹۴ ضعیف الجامع ۴۸۲۹

۳۲۲۰۶.....فرمایا اگر ابراہیم زندہ ہوتے تو تمام قبطیوں سے جزیہ ساقط کر دیا جاتا۔

ابن سعد بروایت زہری الاتقان ۱۳۹۴ ضعیف الجامع ۴۸۲۸

۳۲۲۰۷.....فرمایا جب مصر فتح ہو جائے تو وہاں کے باشندوں سے اچھا برتاؤ کرو کیونکہ ان کے ذمہ اور رشتہ داری ہے۔

طبرانی مستدرک بروایت کعب بن مالک

۳۲۲۰۸.....فرمایا رات کو میرے گھر ایک بچہ کا تولد ہوا میں نے اس کا نام اپنے والد ابراہیم کے نام پر رکھا۔

احمد' بیہقی' ابوداؤد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۰۹.....فرمایا ابراہیم رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کو آزاد کرایا۔دار قطنی، بیہقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۰.....فرمایا ابراہیم رضی اللہ عنہ میرا بیٹا ہے ان کا میرے گود میں انتقال ہوا اس کے دو مرضعہ ہیں جوان کی رضاعت کو جنت میں مکمل کر رہی ہیں۔

احمد مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۱.....فرمایا اس کے لئے جنت میں مرضعہ ہے یعنی صاحبزادہ ابراہیم کے لئے۔بیہقی ابن ابی شیبۃ بروایت براء

۳۲۲۱۲.....اس کے لئے ایک مرضعہ ہے جنت میں جو اس کی رضاعت کو مکمل کرتی ہیں اگر وہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اگر زندہ رہتا تو میں اس کے ماموؤں کو قبط میں سے آزاد کر دیتا کسی قبطی کو غلام نہ بنایا جاتا۔

ابن ماجہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ضعیف ابن ماجہ ۳۳۲ شذدہ ۷۲۴

الاکمال

۳۲۲۱۳.....فرمایا ابراہیم کی والدہ کو ابراہیم رضی اللہ عنہ نے آزاد کرایا۔(ابن ماجہ ابن سعد دارقطنی مستدرک بیہقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا جب ماریہ کے بطن سے تولد ہو تو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ضعیف الجامع ۹۲۸)

۳۲۲۱۴.....فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ماریہ کو بری قرار دیا اور اپنا مقرب بنایا جس سے میرے دل میں ان کا احترام پیدا ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ ان کے بطن مبارک میں میری طرف ایک لڑکا ہوگا اور مخلوق میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا مجھے حکم دیا اس کا نام ابراہیم رکھا جائے اور میری کنیت ابوابراہیم ہوا گر میں اپنی مشہور کنیت کا بدلنا ناپسند نہ کرتا تو ابوابراہیم کنیت رکھتا جیسے جبرائیل علیہ السلام نے میری کنیت رکھی۔ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۵.....فرمایا کیا تمہیں نہ بتلاؤں اے عمر کہ جبرائیل نے میرے پاس آ کر خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ماریہ کو بری قرار دیا اور اپنا مقرب بنایا جس سے میرے دل میں ان کا احترام پیدا ہوا اور یہ بشارت دی کہ ان کے پیٹ میں مجھ سے ایک لڑکا ہے اور وہ مخلوق میں مجھ سے سب سے زیادہ

مشابہ ہے مجھے حکم دیا اس کا نام ابراہیم رکھا جائے اور میری کنیت ابوابراہیم اگر میں اپنی سابقہ کنیت کے بدلنے کو ناپسند نہ کرتا تو اپنی کنیت جبرائیل کے قول کے مطابق رکھتا۔ ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۶ ... فرمایا اے عمر آپ کو نہ بتلادوں کہ جبرائیل نے میرے پاس آ کر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ماریہ کو بری قرار دیا اور ان کو اپنا مقرب بنایا جس سے میرے دل میں ان کا احترام پیدا ہوا اور مجھے بشارت دی کہ ان کے بطن سے میرا ایک لڑکا پیدا ہوگا اور یہ کہ وہ مخلوق میں میرا سب سے زیادہ مشابہ ہوگا اور مجھے حکم دیا کہ اس کا نام ابراہیم رکھوں اپنی کنیت ابوابراہیم کی جائے اگر میں اپنی سابقہ کنیت کو بتدیل کرنا ناپسند نہ کرتا تو اپنی کنیت ابوابراہیم رکھتا جیسے جبرائیل نے کہا۔ طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۷ ... فرمایا سن لو وہ نبی ابن نبی یعنی ان کا بیٹا ابراہیم رضی اللہ عنہ۔ (ابن عساکر نے روایت کر کے ضعیف قرار دیا بروایت علی رضی اللہ عنہ)

۳۲۲۱۸ ... فرمایا کہ ان کو بقیع میں دفن کرو کیونکہ ان کی مرضعہ ان کو جنت میں دودھ پلائے گی یعنی ابراہیم رضی اللہ عنہ کو۔

ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ' ابن سعد والرویانی بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۹ فرمایا اس کے جنت میں دائیہ ہوگی جو اس کی رضاعت مکمل کرے گی۔ ابن عساکر بروایت براء

۳۲۲۲۰ ... فرمایا ان کے لئے جنت میں مرضعہ ہوگی ان کی رضاعت کو مکمل کرے گی وہ صدیق ہیں یعنی ابراہیم رضی اللہ عنہ۔

احمد وابن سعد بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۲۲۲۱ فرمایا جنت میں اس کے لئے مرضعہ ہے۔

طبرانی' بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن حبان وابوعوانہ مستدرک بروایت براء ابن عساکر بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

۳۲۲۲۲ ... فرمایا اس کے لئے جنت میں مرضعہ ہے جو اس کی رضاعت کی بقیہ مدت پوری کرے گی وہ صدیق اور شہید ہیں۔

ابن سعد بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۲۲۲۳ ... فرمایا اس کے لئے مرضعہ ہے جو جنت میں اس کی رضاعت کو مکمل کرے گی۔

ابن سعد بروایت عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ

ابواہ ﷺ ......رسول اللہ ﷺ کے والدین کا ذکر

۳۲۲۲۵ فرمایا میں نے رب تعالیٰ سے اپنی والدہ کے حق میں استغفار کی اجازت مانگی مجھے اجازت نہیں ملی تو اس پر رحم کی وجہ سے میری آنکھیں بھر آئیں میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اجازت مل گئی میں نے پہلے زیارت قبر سے روکا تھا اب زیارت کرلیا کرو اور اس کی زیارت خیر میں اضافہ کرے گی۔ مستدرک بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۲۵ ... فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہیں ملی میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے ان پر شفقت کی وجہ سے جہنم سے میں نے تمہیں ان باتوں سے روکا تھا زیارت قبور سے ابھی زیارت کی اجازت ہے اس کی زیارت تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی میں نے تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کھانے سے روکا تھا اب کھاؤ اور جتنے دن چاہو روک کر رکھو میں نے شراب کے برتن میں پینے سے روکا تھا اب جس برتن میں چاہو پیو البتہ نشہ آور چیز پینے سے اجتناب کرو۔ (احمد بن حبان سعید بن منصور بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ مسلم ترمذی نسائی نے بھی روایت کی ہے مگر استغفار کا واقعہ اور ابن ماجہ نے شراب کے برتن کا واقعہ نقل کیا ہے)

۳۲۲۲۶ فرمایا وہ قبر جس میں تم نے مجھے دیکھا کہ میں اس میں سرگوشی کررہا تھا وہ میری والدہ آمنہ بنت وہب کی قبر ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کی زیارت کی اجازت مانگی مجھے اجازت مل گئی میں نے استغفار کی اجازت مانگی تو اجازت نہیں ملی بلکہ یہ آیت نازل ہوئی تو مجھ پر وہ حالت طاری ہوئی جو اولاد پر والدہ پر رحمت کی وجہ سے طاری ہوتی ہے۔ اسی بات نے مجھے رلایا۔ مستدرک بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الباب الثانی...... فی فضائل سائر الانبیاء صلوٰۃ اللہ وسلام علیھم اجمعین وفیہ فصلان

الفصل الاول ......فی بعض خصائص الانبیاء عموماً

۳۲۲۲۷ ...فرمایا انبیاء کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔ ابویعلی بروایت حذیفہ

۳۲۲۲۸ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس قوم کی زبان بولنے والا بنایا۔ احمد بروایت ابی ذر التزیه ۱ / ۲۰۱

۳۲۲۲۹ ... فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو مبعوث فرمانے کا ارادہ کرتے ہیں تو زمین کے بہترین قبیلہ کا انتخاب فرماتے ہیں پھر قبیلہ کے بہتر شخص کو منتخب فرماتے ہیں۔ ابن سعد بروایت قتادہ بلاال الضعیف الجامع ۳۲۳

۳۲۲۳۰ فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کو قبروں میں چالیس دن سے زیادہ نہیں رکھے جاتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے نمازوں میں مشغول ہوتے ہیں قیامت قائم ہونے تک۔ مستدرک فی تاریخه بیهقی فی حیاة الانبیاء روایت انس رضی اللہ عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۴۱۸ الضعیفہ ۲۰۲

۳۲۲۳۱ ...فرمایا کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی یہاں تک وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لے پھر اس کو اختیار دیا جائے۔

احمد بیهقی بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۲۲۳۲ ...فرمایا نبی کی شان کے خلاف ہے کہ لڑائی کے لئے خود پہننے کے بعد قتال کئے بغیر اتار دے۔

احمد نسائی بروایت جابر رضی اللہ عنه ضعیف الجامع ۴۷۵۲

۳۲۲۳۳ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو جوانی میں نبوت سے سرفراز فرمایا۔

ابن مردویه والضیاء مقدسی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما ضعیف الجامع ۵۰۳۷

۳۲۲۳۴ فرمایا ہر نبی نے بکریاں چرائیں، میں بھی اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط کے عوض چرایا کرتا تھا۔

بخاری ابن ماجه بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۳۲۲۳۵ ... فرمایا ہر نبی کو موت کی جگہ میں دفن کیا جاتا ہے۔ ابن سعد بروایت ابی ملیکه مرسلاً

۳۲۲۳۶ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر نبی کی روح اسی جگہ قبض فرماتے ہیں جہاں ان کا دفن ہونا اللہ کو پسند ہے۔

ترمذی بروایت ابی بکر رضی اللہ عنه اسنی المطالب ۱۲۷۱

۳۲۲۳۷ فرمایا نبی کی قبر موت کی جگہ بنائی جاتی ہے۔ احمد بروایت ابی بکر رضی اللہ عنه

۳۲۲۳۸ فرمایا جس نبی کا انتقال ہوا موت کی جگہ ان کو دفن کیا گیا۔ ابن ماجه بروایت ابی بکر

۳۲۲۳۹ ...فرمایا ہر نبی موت کے بعد اپنی قبر میں چالیس دن تک ہوتے ہیں۔ (بیہقی فی الضعفاء طبرانی حلیۃ الاولیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ ابن جوزی نے موضوعات میں اس کو ذکر فرمایا ابن حجر رضی اللہ عنہ نے اس پر رد فرمایا)

۳۲۲۴۰ فرمایا کسی نبی کا اس وقت انتقال نہیں ہوتا یہاں ان کی قوم کا کوئی فرد نبی کی امامت کرائے۔

مستدرک بروایت مغیره رضی اللہ عنه ضعاف دارقطنی ۲۱۲ ضعیف الجامع ۴۶۲۴

۳۲۲۴۱ فرمایا نبی کو اس وقت تک موت نہیں آتی یہاں تک ان کی قوم کا کوئی فرد امامت کروائے۔ احمد بروایت ابی بکر رضی اللہ عنه

۳۲۲۴۲ ...فرمایا جو نبی بھی بیمار ہوا ان کو دنیوی زندگی و آخرت میں اختیار دیا جاتا ہے۔ ابن ماجه بروایت عائشه رضی اللہ عنها

۳۲۲۴۳ ...فرمایا ہر نبی اپنے سے پہلے نبی کے کم از کم آدھی زندگی زندہ رہتے ہیں۔
حلیۃ الاولیاء بروایت زید بن ارقم اسنی المطالب ۱۲۴۵ ضعیف الجامع ۵۰۳۸
۳۲۲۴۴ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمایا کہ وہ کسی نبی کے جسم کو کھائے۔
احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک بروایت اوس بن اوس
۳۲۲۴۵ ...فرمایا ہر نبی کے بعد قتل وسولی پر لٹکانے کا واقعہ پیش آیا۔ طبرانی ضیاء مقدسی بروایت طلحہ ضعیف الجامع ۵۱۲۶ الضعیفہ ۱۵۳۸
۳۲۲۴۶ ...فرمایا ہر نبی کے بعد خلافت کا دور آیا اور ہر خلافت کے بعد بادشاہت آئی اور جہاں صدقہ ہوگا وہ ٹیکس بھی۔
ابن عساکر بروایت عبد الرحمن سہل ضعیف الجامع ۵۱۲۵
۳۲۲۴۷ ...فرمایا انبیاء کا تذکرہ عبادت ہے صالحین کا تذکرہ کفارہ ہے موت کا تذکرہ صدقہ ہے قبر کی یاد تمہیں جنت سے قریب کردے گی۔
بروایت معاذ رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۳۰۴۸ الکشف الالٰہی ۴۰۱
۳۲۲۴۸ فرمایا انبیاء کی آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ
۳۲۲۴۹ فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ عبدالرزاق بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ابن سعد عن الحسن مرسلا
۳۲۲۵۰ ...فرمایا نبی کے لئے مناسب نہیں کہ جنگی لباس اتاردے یہاں تک اللہ تعالیٰ ان کے اور دشمن کے درمیان کوئی فیصلہ فرمادے۔
مستدرک بیہقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

نبی کی شان کا تذکرہ

۳۲۲۵۱ ...فرمایا کہ نبی کے لئے مناسب نہیں جب جنگی آلات تیار کرلیا اور لوگوں میں خروج کا اعلان کردیا اس کے بعد لڑے بغیر واپس چلے جائیں۔
بیہقی بروایت عروہ مرسلا
۳۲۲۵۲ ...فرمایا کہ زمین کو حکم دیا گیا ہے کہ انبیاء کے فضلات کو چھپالے۔ مستدرک بروایت لیلی مولاۃ عائشہ رضی اللہ عنہا
۳۲۲۵۳ ...فرمایا اے عائشہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے فضلات کو نگل جائے۔
دارقطنی فی الافراد، ابن الجوزی فی الواھیات بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا
۳۲۲۵۴ ...فرمایا کہ ہم انبیاء کی جماعت ہمارے اجسام اہل جنت کی ارواح پر اگاتے ہیں اور زمین کو حکم دیا گیا کہ ہمارے فضلات کو نگل جائے۔
الدیلمی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا
۳۲۲۵۵ ...فرمایا عائشہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے اجسام اہل جنت کی ارواح پر اگائے جاتے ہیں جو کچھ فضلات ہمارے جسم سے خارج ہوتے ہیں زمین ان کو نگل جاتی ہے۔ (بیہقی فی الدلائل والخطیب وابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا بیہقی نے کہا یہ حسین بن خلوان کے موضوع روایات میں سے ہے)
۳۲۲۵۶ ...فرمایا اے ام ایمن اٹھ کر اس برتن کے پانی گرادو میں نے کہا میں تو اس کو پی چکا ہوں تو فرمایا اس کے بعد تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔ مستدرک بروایت ام ایمن
۳۲۲۵۷ ...فرمایا کسی نبی کو اس وقت تک موت نہیں جب تک ان کی قوم کا کوئی فرد ان کی امامت نہ کروالے۔ الخطیب فی المتفق والمتفرق من طریق عبداللہ بن الزبیر عن عمر بن المصا عن ابی بکر الصدیق ضعاف دارقطنی ۲۱۶ ضعیف الجامع ۴۷۶۴
۳۲۲۵۸ ...فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں مگر یہ کہ ان کی قوم کے کسی فرد نے ان کی امامت کروائی۔
ابونعیم من طریق عاصم بن کلیب عن عبداللہ بن الزبیر عن عمر بن خطاب عن ابی بکر الصدیق

۳۲۲۵۹ ۔ فرمایا اے فاطمہ جو نبی بھی آیا ان کو اپنے سے پہلے نبی کی آدھی عمر ضرور ملی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام چالیس سال کے لئے مبعوث ہوئے اور میں بیس سال کے لئے مبعوث ہوا۔ ابن سعد بروایت یحیی بن جعدہ مرسلاً حلیۃ الاولیاء بروایت زید بن ارقم

۳۲۲۶۰ فرمایا ہر نبی اپنے سے پہلے نبی سے آدھی عمر زندہ رہا ہے عیسیٰ بن مریم اپنی قوم میں چالیس سال رہے۔

ابن سعد بروایت اعمش وابراھیم سے مرسلاً

۳۲۲۶۱ فرمایا کہ گذرے ہوئے انبیاء کی امتوں میں کسی امتی کی حکومت نبی کی عمر سے زیادہ نہیں ہوئی۔ مستدرک بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۲۶۲ فرمایا کہ ہر نبی کی عمر اپنے سے پہلے نبی کی آدھی ہوتی کہ عیسیٰ بن مریم ایک سوبیس سال زندہ رہے تو میرا خیال یہ ہے کہ میں ساٹھ سال میں دنیا سے چلا جاؤں گا اے بیٹی کوئی مسلمان خاتون تجھ سے باعظمت اولاد والی نہیں لہٰذا تو کم ہمت والی نہ بن تو اہل بیت میں مجھ سے سب سے پہلے ملاقات کرنے والی ہوں اور یہ کہ تو جنتی خواتین کے سردار ہوگی مگر بتول مریم بنت عمران۔ طبرانی بروایت فاطمہ الزھرا

۳۲۲۶۳ فرمایا ہر نبی کو موت کی جگہ دفن کیا گیا۔ (احمد بروایت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس روایت میں انقطاع ہے)

۳۲۲۶۴ ۔ فرمایا کسی نبی کی امت نبی کو دفن کرنے پر قادر نہ ہوئی مگر اسی جگہ دفن کیا جس جگہ ان کی روح قبض ہوئی۔ الرافعی من زبیر بن نجار

۳۲۲۶۵ ۔ مجھ سے حدیث بیان کی یحییٰ بن محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی میرے چچا شعیب بن طلحہ نے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے کہ میں نے سنا اسماء بنت ابی بکر سے کہ جس نبی کی بھی روح قبض کی گئی ہے ان کی روح کو اس کے سامنے رکھا گیا اور اختیار دیا گیا کہ دنیا کی طرف واپس جائے یا موت پر راضی رہے۔

الدیلمی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۲۶۶ فرمایا کہ جس قوم میں بھی اللہ تعالیٰ نے نبی بھیجا پھر نبی کی روح کو قبض فرمایا تو اس کے بعد ایک فترت کا زمانہ آتا ہے جس میں جہنم کو بھرا جاتا ہے۔ طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

الفصل الثانی فی فضائل الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیھم اجمعین وذکر مجتمعا ومتفرقًا علی ترتیب حروف المعجم

انبیاء علیہم السلام کا اجتماعی تذکرہ

۳۲۲۶۷ ۔ فرمایا آدم علیہ السلام آسمان دنیا پر قائم ہیں اولاد کے اعمال ان پر پیش کئے جاتے ہیں یوسف دوسرے آسمان پر دو خالہ زاد بھائی یحییٰ، عیسیٰ، تیسرے آسمان پر ادریس، چوتھے آسمان پر ہارون، پانچویں آسمان پر اور موسیٰ علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور ابراہیم علیہ السلام ساتویں آسمان پر۔

ابن مردویہ بروایت ابی سعید ضعیف الجامع ۲۹۵۰، ۹۱۴۹

۳۲۲۶۸ فرمایا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ، ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ عیسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے گھنگھریالے بالوں اور چوڑے سینہ والے تھے اور موسیٰ اور آدم علیہم السلام دراز قد بھلے جسم کے مالک تھے گویا کہ قبیلہ کے لوگ ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے تم اپنے نبی کو دیکھو یعنی اپنی طرف اشارہ فرمایا۔ بخاری بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۶۹ فرمایا پہلے رسول آدم علیہ السلام ہیں اور آخری محمد ﷺ نبی اسرائیل کا پہلا نبی موسیٰ اور آخری نبی عیسیٰ علیہ السلام سب سے پہلے قلم سے تحریر لکھنے والے ادریس علیہ السلام ہیں۔ الحکیم بروایت ابی ذر ضعیف الجامع ۲۱۲۷

۳۲۲۷۰ فرمایا لوگوں کے سردار آدم علیہ السلام ہیں عرب کے سردار محمد ﷺ روم کے سردار صہیب فارس کے سردار سلمان رضی اللہ عنہ حبشہ کے سردار بلال رضی اللہ عنہ پہاڑوں کا سردار طور سیناء، درختوں کا سردار بیری کا درخت، مہینوں کا سردار محرم، دنوں کا سردار جمعہ، کلاموں کا سردار قرآن

کریم، قرآن کا سردار سورہ بقرہ، سورۃ بقرہ کا سردار آیت الکرسی اس میں پانچ کلمات ہیں، ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔

بروایت علی رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۳۳۲۲ کشف الخفاء ۱۵۰۴

۳۲۲۷۱ ...فرمایا میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آدم علیہ السلام کی طرح طویل القامت ہیں، گھنگھریالے بالوں والے گویا کہ قبیلہ شنوء کے آدمی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا میانہ قد گندمی رنگ سر کے سیدھے بال والے ہیں اور جہنم کا داروغہ اور دجال کو بھی دیکھا۔

احمد بیھقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۲ فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلیم اللہ اور ابراہیم کو خلیل اللہ منتخب فرمایا۔ مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۳ ...فرمایا یحییٰ بن زکریا نے عیسیٰ بن مریم سے کہا کہ آپ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں آپ مجھ سے افضل ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بلکہ آپ مجھ سے افضل ہیں اللہ نے آپ کو سلام کیا میں نے اپنے نفس کو سلام کیا۔

ابن عساکر بروایت حسن مرسلاً ضعیف الجامع ۶۰۲۹

الاکمال

۳۲۲۷۴ فرمایا سب سے پہلے نبی آدم ہیں پھر نوح دونوں کے درمیان دس آباء ہیں نماز فرض شدہ نیکی ہے جو چاہے اس میں اضافہ کرلے صدقہ کئی گنا بڑھنے والی نیکی ہے روزہ جہنم سے ڈھال ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بد بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے افضل صدقہ جہد مقل ہے جو فقیر تک خفیہ پہنچایا جائے اور غلام آزاد کرنے کی افضل صورت وہ غلام ہے جس کی قیمت زیادہ ہو۔

طبرانی فی الاوسط بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۵ فرمایا پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور ان کی اور نوح کے درمیان دس آباء ہیں اور رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ہیں۔

طبرانی فی الاوسط بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۶ فرمایا نبیوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور رسول ۳۱ ہیں اور آدم علیہ السلام وہ نبی ہیں جن سے کلام فرمایا۔

مستدرک بیھقی بروایت ابی ذرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۷ فرمایا نبیوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول ۳۱۵ بڑی جماعت ہے۔ احمد طبرانی ابن حبان مستدرک ابن مردویہ بیھقی فی الاسماء بروایت ابی امامہ بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ انبیاء کی تعداد کتنی ہے تو ارشاد فرمایا۔

۳۲۲۷۸ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار نبی مبعوث فرمائے ان میں سے چار ہزار نبی اسرائیل کی طرف اور چار ہزار تمام لوگوں کی طرف تھے۔

بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۹ فرمایا میرے بھائی انبیاء علیہم السلام ساٹھ ہزار گذرے ہیں پھر عیسیٰ بن مریم ان کے بعد میں۔ (مستدرک نے روایت کیا ہے تعاقب کیا بروایت انس رضی اللہ عنہ)

۳۲۲۸۰ فرمایا آٹھ ہزار انبیاء کے بعد میری بعثت ہوئی ان میں سے چار بنی اسرائیل کی طرف۔

ابن سعد بروایت انس رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۰۰

۳۲۲۸۱ فرمایا ہزار سے زائد انبیاء کے آخر میں ہوں۔ ابن سعد بروایت جابر رضی اللہ عنہ مستدرک بروایت ابی سعید

۳۲۲۸۲ اولاد آدم میں منتخب پانچ ہیں نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد اور ان میں بہتر محمد ہیں۔ ابن عساکر بروایت ابی ہریرۃ

انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ حروف تہجی کی ترتیب

ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ

۳۲۲۸۳۔۔۔ فرمایا مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ البزار بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۲۸۴۔۔۔ فرمایا سب سے پہلے مہمان نوازی ابراہیم علیہ السلام نے کی۔

ابن ابی الدنیا فی قری الضعیف بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۸۵۔۔۔ فرمایا ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کا پہلا یہ تھا "حسبی اللہ ونعم الوکیل" (خط بروایت ابی ہریرۃ غریب والمحفوظ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوف عنقریب ۳۲۳۰۱ پر بھی آئے گی۔ اسنی المطالب ۳ تحذیر المسلمین ۹۱)

۳۲۲۸۶۔۔۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو کہا:

اللھم انت فی السماء واحد وانا فی الارض واحد اعبدک

ابویعلی حلیۃ الاولیاء بروایت ابی ہریرۃ ضعیف الجامع ۴۷۶۷ الضعیفہ ۱۲۰۶

۳۲۲۸۷۔۔۔ فرمایا جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے کہا حسبی اللہ ونعم الوکیل تو ان کا جسم نہیں جلا مگر شانہ کی جگہ۔

ابن نجار بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۲۶۷۴

۳۲۲۸۸۔۔۔ فرمایا ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو آگ میں پہنچے کے بعد کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

حلیۃ الاولیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۸۹۔۔۔ فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے لئے اپنے نبی (یعنی خود رسول اللہ ﷺ) کو دیکھو۔

۳۲۲۹۰۔۔۔ فرمایا قیامت کے روز انبیاء علیہم السلام کی آپس میں دو دو کی دوستی ہوگی بقیہ لوگوں کو چھوڑ کر اس دن میرے دوست ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ طبرانی بروایت سمرۃ ضعیف الجامع ۴۱۱۹

۳۲۲۹۱۔۔۔ فرمایا ہم زیادہ حق دار ہیں شک کے ابراہیم علیہ السلام سے جب کہا:

رب أرنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی

اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، وہ مضبوط رکن کی پناہ حاصل کرنا چاہ رہے تھے اگر میں اتنا عرصہ جیل میں بھی رہتا جتنا یوسف علیہ السلام رہے تو بادشاہ کی طرف سے جب بلاوا آتا تو میں فوراً قبول کرلیتا۔ (یعنی یوسف علیہ السلام کی ہمت ہے تاخیر کی)۔

احمد، بیہقی، ابن ماجہ بروایت ابن ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹۲۔۔۔ فرمایا ابراہیم کے والد آذر کو قیامت کے روز آگ میں ڈالا جائے گا ان کے چہرے پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کیا میں نے نہیں کہا نافرمانی مت کرو؟ باپ کہے گا آج نافرمانی نہیں کروں گا ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے باری تعالیٰ آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کریں گے اس سے بڑی رسوائی کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے جنت کو کافروں پر حرام کررکھا ہے۔ کہا جائے گا اے ابراہیم پاؤں کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ تو دیکھیں گے ایک بجو خون میں لت پت ہے ان کی ٹانگیں پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا گیا ہے۔ بخاری بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

ابراہیم علیہ السلام کے ختنہ کا ذکر

۳۲۲۹۳ ۔فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے ایک سو بیس سال کی عمر میں اپنا ختنہ خود کیا پھر اس کے بعد اسی سال اور زندہ رہے۔

ابن عساکر بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹۴ فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں اپنا ختنہ خود کیا۔احمد، بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹۵ فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ نہیں بولا مگر تین مرتبہ کا توریہ دو اللہ کی ذات کی خاطر انی سقیم دوسری فرمایا بل فعلہ کبیرھم ھذا اور ایک مرتبہ وہ سفر میں تھے ایک ظالم بادشاہ پر ان کا گذر ہوا اس سے کہا گیا کہ ہمارے علاقہ میں ایک مہمان آیا ہے ان کے ساتھ ایک خوبصورت عورت ہے تو اس نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس قاصد بھیجا کہ یہ عورت کون ہے؟ تو فرمایا کہ یہ میری بہن ہے پھر سارہ علیہا السلام کی پاس آکر واقعہ ذکر کیا اور ان کو سکھایا کہ دیکھو اس وقت روئے زمین پر ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی مؤمن نہیں ہے اگر ظالم بادشاہ تمہارے متعلق پوچھے تو میں کہوں گا یہ میری بہن ہے تو تم میری تصدیق کرنا پھر سارہ کو اپنے پاس بلوایا جب اس کے پاس پہنچا تو اس نے برے ارادہ سے سارا کو ہاتھ لگانا چاہا تو اس کا ہاتھ شل ہو گیا تو اس نے سارہ علیہا السلام سے کہا اللہ سے دعا کرو آئندہ تمہارے ساتھ بری حرکت نہیں کروں گا سارہ نے دعا کی تو اس کی حالت ٹھیک ہوگئی پھر دوبارہ ہاتھ لگانا چاہا دوبارہ عذاب نازل ہوا اب کے دفعہ پہلے سے سخت تو اس نے پھر دعا کی درخواست کی اور وعدہ کیا آئندہ ایسا نہیں کروں گا سارہ علیہا السلام کی دعا سے پھر ٹھیک ہو گیا پھر اس نے دربان کو بلا کر کہا تم تو میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو بلکہ جنات کو لے کر آئے پھر سارہ کو ایک خادمہ دی وہ واپس باہر آئی تو ابھی ابراہیم علیہ السلام نماز میں مشغول تھے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا دونوں ٹھہر جاؤ تو سارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس فاجر کے مکر و فریب کو اسی کی طرف لوٹا دیا اور ھاجرہ کو بطور خادم کے دیا۔احمد، بیھقی بروایت ابی ھریرۃ

الاکمال

۳۲۲۹۶ فرمایا ہر نبی کا ایک دوست ہے۔نبیوں میں میرے دوست میرے ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔پھر یہ آیت تلاوت کی۔

احمد، ترمذی، مستدرک بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ الخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹۷ ۔فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے نیچے سے آواز آئے گی اے محمد آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام کتنے اچھے والد ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کتنی اچھے بھائی ہیں۔الرافعی بروایت علی رضی اللہ عنہ التنزیہ ۱۵۲۲ ذیل اللآلی ۲

۳۲۲۹۸ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ اور کہا کہ اے ابراہیم میں نے آپ کو ایسے خلیل نہیں بنالیا آپ میرے بندوں میں سب سے زیادہ بندگی کرنے والے ہیں میں نے مسلمانوں کے دلوں کو جھانکا آپ کے دل سے زیادہ کوئی سخی نہیں پایا۔

ابو الشیخ فی الثواب بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹۹ فرمایا قیامت کے دن سے پہلے خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔الرافعی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۳۰۰ فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا دو چادریں پھر محمد ﷺ یمنی چادروں کا جوڑا وہ عرش الٰہی کے دائیں جانب ہوں گے۔الرافعی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۰۱۳ فرمایا جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو کہا حسبی اللہ ونعم الوکیل۔حلیۃ الاولیاء بروایت علی رضی اللہ عنہ موقوفا

۳۲۳۰۲ فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے سارہ علیہا السلام کو ساتھ لے کر سفر کیا ایک گاؤں میں پہنچے جہاں ایک ظالم بادشاہ تھا اس سے لوگوں نے

کہا کہ ابراہیم ایک حسین عورت لے کر آیا ہے ابراہیم علیہ السلام کو بلوایا اور پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون ہے جواب دیا کہ یہ میری بہن ہے پھر سارہ کے پاس جا کر کہا کہ میں نے تمہارے متعلق کہا ہے کہ یہ میری بہن ہے تم میری بات کو نہ جھٹلانا اللہ کی قسم اس وقت روئے زمین پر میرے اور تمہارے علاوہ اور کوئی مؤمن نہیں پھر سارہ کو اس بادشاہ کے پاس بھیج دیا اور خود وضو کر کے نماز کے لئے کھڑے ہو گئے تو سارہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے اللہ میرا آپ پر اور آپ کے رسول پر ایمان ہے میں نے اپنی شرمگاہ کو شوہر کے علاوہ دوسروں سے بچا کر رکھا مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ فرما اس پر غشی طاری ہو گئی حتیٰ کہ زمین پر پاؤں رگڑنے لگا پھر دعا کی اے اللہ اگر اس حالت میں مر گیا تو لوگ میرے اوپر قتل کا الزام لگائیں گے پھر ٹھیک ہو گیا برا ارادہ کیا پھر وہی حالت ہو گئی دوسری یا تیسری مرتبہ میں اہل دربار سے کہا تم نے میرے پاس شیطان بھیجا ہے اس کو ابراہیم کو واپس کر دو اور اس کو ایک خادمہ بھی دیدو میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس گئی کہنے لگی تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو رسواء کیا اور خدمت کے لئے ایک کنیز مل گئی۔ بخاری بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

جنت ہر مشرک پر حرام ہے

۳۲۳۰۳..... فرمایا ایک شخص قیامت کے دن اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر جہنم سے بچانا چاہیں گے اور جنت میں دخل کرنا چاہیں گے جنت کی طرف سے آواز آئے گی کہ اس میں کسی مشرک کے داخلہ کی گنجائش نہیں اللہ جل جلالہ نے جنت کو ہر مشرک پر حرام کر دیا ہے اے رب میرے والد اے رب میرے والد اے رب میرے والد تو باپ کی صورت بدل جائے گی بدصورت اور بدبوار ہو جائے گا تو اس کو چھوڑ دیں گے۔

طبرانی ابو یعلی ابن حبان مستدرک بزار ضیاء مقدسی بروایت ابی سعید

۳۲۳۰۴..... فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر کے بعد اپنا ختنہ خود کیا استرہ سے۔ ابن عساکر بروایت ابی ہریرہ

۳۲۳۰۵..... فرمایا قیامت کے روز ایک شخص اپنے والد سے ملاقات کرے گا اور کہے گا اے ابا جان تھا آپ کا بیٹا کیسا تھا؟ باپ کہے گا، بہت بہتر تھا پھر سوال کیا آج آپ میری اطاعت کرنے کے لئے تیار ہیں وہ کہے گا ہاں تو کہا جائے گا کہ میرا بازو پکڑ لے تو باپ بازو پکڑے گا وہ چل کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پہنچیں گے اللہ تعالیٰ مخلوق میں فیصلہ فرما رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ عرض کریں گے اے اللہ میرے ساتھ میرے والد بھی ہیں آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ ان کے والد کی صورت مسخ کر دیں گے اور جہنم میں ڈال دیں گے ناک پکڑ کر پوچھیں گے اے میرے بندے آپ کے والد یہی ہیں تو عرض کریں گے نہیں آپ کی عزت کی قسم۔ بزار، مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۰۶..... ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے مبلقس روئی حاصل کی۔

۳۲۳۰۷..... فرمایا معراج کی رات میں نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ ترمذی، بیہقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

حضرت اسحاق علیہ السلام

۳۲۳۰۸..... فرمایا ذبیح اللہ اسحاق علیہ السلام ہیں۔ دارقطنی فی الافراد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ البزار، ابن مردویہ بروایت عباس بن عبدالمطلب، ابن مردویہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، اسنی المطالب ۲۹۲ التحدیث ۲۳۱

حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۰۹...... فرمایا سب سے پہلے جس کی زبان عربی میں کھلی گئی وہ اسماعیل علیہ السلام ہیں ان کی عمر چودہ سال تھی۔

الشیرازی فی الالقاب بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۳۱۰...... فرمایا تمام عرب اسماعیل بن ابراہیم کی اولاد ہیں۔

ابن سعد بروایت علی بن رباح مرسلا ضعیف الجامع ۴۷۱۴، الضعیفہ ۱۹۴۲، بیھقی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۳۱۲...... فرمایا اسماعیل علیہ السلام کی قبر حطیم میں ہے۔ الحاکم فی الکنی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ضعیف الجامع ۱۹۰۷

الاکمال

۳۲۳۱۳...... فرمایا عربی مٹ چکی تھی پھر جبرائیل علیہ السلام اس کو میرے پاس تروتازہ کرکے لائے جیسے اسماعیل علیہ السلام کی زبان پر جاری ہوئی تھی۔ (ابن عساکر بروایت ابراہیم بن ھد بہ وہ بروایت انس رضی اللہ عنہ) صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ (ہمارے مقابلے میں) کی زبان بہت فصیح ہے تو یہ ذکر کیا۔

۳۲۳۱۴...... فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور مجھے اسماعیل علیہ السلام کی لغت سکھلائی۔

الدیلمی بروایت ابن عمر، الشذرہ ۲۴۲، المقاصد الحسنۃ ۵۴

۳۲۳۱۵...... فرمایا آل محمد (ﷺ) کے لئے درست نہیں کہ اولاد اسماعیل میں سے کسی کی قیمت کھائیں۔ احمد بروایت اعرابی

حضرت ایوب علیہ السلام

۳۲۳۱۶...... فرمایا ایوب علیہ السلام لوگوں میں بہت ہی بردبار اور بہت صابر تھے اور غصہ کو پینے والے۔

الحکیم بروایت ابن ابزی ضعیف الجامع ۲۵۰۴

۳۲۳۱۷...... فرمایا اس دوران کہ ایوب علیہ السلام کپڑے اتار کر غسل فرمارہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیوں کی بارش ہوئی تو ایوب علیہ السلام ان کو کپڑے میں ڈالنے لگے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ائی اے ایوب کیا میں نے آپ کو اس سے مستغنی نہیں بنایا جیسا کہ دیکھ رہے ہو؟ تو عرض کیا ضرور آپ کی عزت کی قسم لیکن آپ کی برکت سے استغنا نہیں ہے۔ احمد، بخاری، نسائی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۲۳۱۸...... اللہ عزوجل نے ایوب علیہ السلام سے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا کیا جرم ہے جس کی وجہ سے میں نے تمہیں آزمائش میں ڈالا؟ کہا اے رب نہیں تو فرمایا تم فرعون کے پاس گئے اور دو کلموں میں مداہنت ہوئی۔

الدیلمی، ابن النجار بروایت عقبہ بن عامر وفیہ الکدیمی، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۳، التزیہ ۱۴۷

۳۲۳۱۹...... فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو شفادی تو ان پر سونے کی ٹڈی کی بارش برسائی تو ان کو اپنے ہاتھ سے سمیٹنے لگے اور کپڑے میں ڈالنے لگے ان سے کہا گیا اے ایوب کیا تم سیر نہیں ہوئے؟ تو عرض کیا آپ کی رحمت سے کون سیر ہو۔

مستدرک بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۲۰..... فرمایا اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام کی آزمائش کا زمانہ آٹھ سال تھا ان کے قریب اور دور کے رشتہ داروں نے ان کو الگ کر دیا مگر ان کے دو بھائی جوان کے خواص میں سے تھے صبح وشام ان کے پاس آتے تھے ایک دن ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ایوب نے اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا گناہ کیا کہ دنیا میں اتنا بڑا گناہ کسی اور نے نہیں کیا تو دوسرے ساتھی نے اس سے پوچھا وہ کونسا گناہ ہے؟ فرمایا اٹھارہ سال سے اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم نہیں فرمایا اور اس کی تکلیف کو دور نہیں فرمایا جب شام کو یہ دونوں ان کے پاس پہنچے تو اس شخص نے ایوب علیہ السلام پر باتیں ذکر کر دیں تو ایوب علیہ السلام نے کہا مجھے تم دونوں کی گفتگو کا تو علم نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے میرا ایسے دو آدمیوں پر گذر ہوا جو عجز کا اظہار کر رہے اللہ کو یاد کر رہے تھے میں واپس اپنے گھر لوٹا تاکہ ان دونوں کی طرف سے کفارہ ادا کروں کہیں ایسا نہ ہوا کہ ناحق اللہ کا ذکر کرے۔

ایوب علیہ السلام قضاء حاجت کے لئے گھر سے باہر جاتے تھے جب قضاء حاجت سے فارغ ہو جاتے اور بیوی ہاتھ پکڑ کر سہارا دیتی یہاں تک گھر پہنچ جاتے ایک دن ایسا ہوا کہ قضائے حاجت کے بعد آنے میں دیر لگائی تو اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کی طرف اسی جگہ وحی بھیجا۔

قضائے حاجت سے آنے میں دیر لگائی پھر بیوی کی طرف توجہ کی اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کی تکلیف دور فرمادی وہ پہلے سے زیادہ حسین ہو گئے جب بیوی نے کہا اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی میں برکت نازل فرمائے کیا تم نے اللہ کی طرف سے آزمائش میں مبتلا ، نبی کو دیکھا ہے اللہ کی قسم میں آپ کو اس نبی کے ساتھ جب وہ صحت کی حالت میں تھے زیادہ مشابہ دیکھتی ہوں تو ایوب علیہ السلام نے کہا وہ میں ہی ہوں ان کے پاس دو تھیلیاں تھیں ایک گندم کی ایک جو کی اللہ تعالیٰ نے دو بدلیاں بھیجیں ایک ایک گندم کی تھیلی کے مقابل آئی اس سونا بھر دی یہاں تک بہہ پڑی اور جو کی تھیلی میں چاندی بھر دی وہ بھی بہنے لگی۔

سموية ابن حبان مستدرک والديلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۲۱..... فرمایا داؤد علیہ السلام کے لئے کلام الٰہی کی تلاوت آسان بنادی گئی تھی وہ جانوروں پر دین باندھتے تھے اور زین ڈالنے سے پہلے کلام الٰہی کی تلاوت فرماتے اور ہمیشہ ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔ احمد، بخاری بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۲۲..... فرمایا داؤد علیہ السلام انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار تھے۔ ترمذی، مستدرک بروایت ابی الدرداء

۳۲۳۲۳..... لوگ داؤد علیہ السلام کی عیادت کیلئے آتے تھے سمجھ کر کہ بیمار ہیں حالانکہ بیمار نہیں ہوتے بلکہ خوف الٰہی سے حالت ایسی ہو جاتی تھی۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۲۳۲۴..... فرمایا لوگ داؤد علیہ السلام کی عیادت کے لئے آتے تھے یہ سمجھ کر کہ بیمار ہیں حالانکہ شدۃ خوف اور حیاء سے ایسی حالت ہو جاتی تھی۔ (ابونعیم وتمام وابن عساکر اور رافعی بروایت ابن عمر وابن عساکر نے کہا غریب جدا اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن غزوان بن ابی قرار الضمی ضعیف ہے)

۳۲۳۲۵..... فرمایا کہ داؤد علیہ السلام سے اللہ نے تعالیٰ نے ایک سوال کیا تو عرض کیا کہ مجھے ابراہیم علیہ السلام اسحاق اور یعقوب کی طرح بنادے تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر آزمایا تو انہوں نے صبر کیا اسحاق کو ذبح سے تو انہوں نے صبر کیا کو یعقوب۔ (بینائی سے) انہوں نے صبر کیا۔ ابن عساکر والدیلمی بروایت ابی سعید

۳۲۳۲۶... فرمایا داؤد علیہ السلام بھی آتی وہ بکریوں کے چرانے والے تھے اور موسیٰ علیہ السلام پروحی آتی وہ بکریوں کے چرانے والے تھے اور میرے اوپروحی آتی میں بھی محلہ جیاد میں بکریوں کو چرایا کرتا تھا۔ (طبرانی وابونعیم والبغوی ابن مندہ ابن عساکرابی اسحاق بشر بن حزن نصری کے طریق سے ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا عبدہ بن حزن ابن بعد بطریق ابی اسحاق اور کہا ہمیں خبر پہنچی ہے)

۳۲۳۲۷ فرمایا داؤد علیہ السلام میں سخت غیرت تھی جب گھر سے نکلتے تو دروازہ بند کردیتے تھے۔ان کے واپس آنے تک کوئی دوسرا فرد ان کے گھر میں داخل نہیں ہوتا ایک دن نکلا گھر کا دروازہ بند کردیا ان کی بیوی نے گھر میں جھانک کر دیکھا تو گھر کے درمیان میں ایک شخص کھڑا ہے پوچھا گھر میں کون ہے یہ شخص کہاں سے داخل ہوا جب کہ دروازے بند ہیں اللہ کی قسم تم تو داؤد علیہ السلام کو رسوا کروگے داؤد علیہ السلام گھر آئے وہ آدمی درمیان میں کھڑا داؤد علیہ السلام نے پوچھا تم کون ہو؟ تو جواب دیا میں وہ ہوں جو بادشاہوں سے نہیں ڈرتا اور کوئی حجاب مجھ سے مانع نہیں تو داؤد نے کہا پھر تو تم اللہ کی قسم ملک الموت ہو اللہ کے حکم کو مرحبا کہتا ہوں تو داؤد علیہ السلام کو اسی جگہ چادروں میں لپیٹا گیا جہاں ان کی روح قبض ہوئی یہاں تک کفن سے فارغ ہوئے سورج طلوع ہوا تو سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا کہ داؤد علیہ السلام پر سایہ کرو تو پرندوں نے سایہ کیا یہاں تک ان پر زمین اندھیری ہوئی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ایک ایک پر سمیٹ لو اس دن ان پر قبر کھودنے والے غالب آگئے۔

احمد بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۲۸ فرمایا اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو ان کے ساتھیوں کے درمیان سے اٹھایا نہ وہ فتنہ میں گرفتار ہوئے نہ ان کی حالت تبدیل ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ ان کے بعد دوسو سال تک ان کے طریقہ پر قائم رہے۔

ابویعلیٰ طبرانی ابن عساکر بروایت ابی درداء ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۸۱

حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۲۹ فرمایا زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔ احمد مسلم بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۲۳۳۰ فرمایا بنی اسرائیل زکریا علیہ السلام کی تلاش میں نکلے تاکہ ان کو قتل کریں وہ بھاگ کر جنگل کی طرف نکل گئے ان کے لئے ایک درخت شق ہوگیا اس میں داخل ہوگئے لیکن کپڑے کا ایک پلو باہر رہ گیا بنی اسرائیل وہاں پہنچے اور آری سے درخت کو چیر دیا۔

الدیلمی بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۳۱ فرمایا اللہ تعالیٰ زکریا علیہ السلام پر رحم فرمائے ان کا کوئی وارث نہیں تھا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے اگر وہ کسی مضبوط قبیلہ کی پناہ لیتے۔

عبدالرزاق فی التفسیر وابن عساکر بروایت قتادہ مرسلا

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۳۲ فرمایا سلیمان علیہ السلام نے کبھی اپنی نظر آسمان پر نہیں جمائی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اس پر خوف کی وجہ سے۔

ابن عساکر بروایت ابن عمرو ضعیف الجامع ۵۰۹۲

۳۲۳۳۳ فرمایا سلیمان بن داؤد نے جب بیت المقدس بنایا اللہ تعالیٰ سے تین درخواستیں کیں (۱) اپنے فیصلہ میں حکمت (۲) اور ایسی

حکومت جو اس کے بعد کسی اور کو نہ ملے اور مسجد تیار ہونے کے بعد دعا کی کہ جو شخص بیت المقدس میں محض نماز پڑھنے کی غرض سے آئے تو اس کے گناہوں کو اس طرح بخش دے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے پہلی دو دعائیں قبول ہوئیں امید ہے کہ تیسری دعا بھی قبول ہوئی ہو گی۔احمد، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان، مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۳۳۴...... فرمایا دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کا بچہ لے کر چلا گیا اب ایک بچہ جو رہ گیا اس کے متعلق دونوں عورتیں لڑ پڑیں ایک نے کہا بھیڑیا تیرا بچہ لے گیا یہ میرا بچہ ہے دوسری نے کہا تیرا بچہ لے گیا یہ میرا بچہ ہے دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے کر گئیں تو انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا بچہ اس کو دے دیا پھر دونوں کا گذر سلیمان علیہ السلام پر ہوا اور ان کو پورا واقعہ سنایا تو سلیمان علیہ اسلام نے فرمایا کہ میرے پاس چھری لے کر آؤ تا کہ اس بچہ کو دو حصے کر کے تم میں سے ہر ایک ایک حصہ دوں تو چھوٹی نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے آپ ایسا نہ کریں یہ بچہ بڑی کا ہے اسی کو دیدیں تو سلیمان علیہ السلام نے بچہ چھوٹی کو دے دیا (کیونکہ ماں ہونے کی وجہ سے اسی کو رحم آیا بڑی کو نہیں آیا یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ اس کا بیٹا نہیں)

۳۲۳۳۵...... فرمایا سلیمان علیہ السلام کی چار سو بیویاں اور چھ سو باندیاں تھیں ایک رات فرمایا کہ سب عورتوں سے ہمبستری کروں گا ہر ایک سے ایک گھڑ سوار مجاہد پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا لیکن انشاء اللہ نہیں کہا تمام عورتوں سے ہمبستری کی لیکن صرف ایک عورت سے ایک ناقص بچہ پیدا ہوا۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ہر ایک سے مجاہد بچہ پیدا ہوتا وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا۔الخطیب وابن عساکر بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اس کی سند میں بشر بن اسحاق جھوٹا ہے حدیث ۴۷۰ میں بھی گذر چکی ہے۔

الاکمال

۳۲۳۳۶...... فرمایا کہ سلیمان داؤد علیہ السلام اپنے مویشیوں کے ساتھ تھے ایک عورت پر گذر ہوا جو اپنے بیٹے سے کہہ رہی تھی یا لادین اے بے دین سلیمان علیہ السلام گئے اور کہا اللہ کا دین تو ظاہر ہے اور عورت کے پاس پیغام بھیج کر وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ اس کا شوہر سفر پر گیا اور اس کا ایک شریک سفر تھا اس کا خیال یہ ہے کہ شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس نے مرتے وقت وصیت کی اگر میرا کوئی لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام لادین رکھنا سلیمان علیہ السلام نے شریک کے پاس قاصد بھیجا کر پوچھا تو اس نے اس کا اعتراف کیا کہ اس نے ہی اس عورت کے شوہر کو قتل کیا تو سلیمان علیہ السلام نے اس شریک قاتل کو قصاصاً قتل کرا دیا۔حلیة الاولیاء بروایت ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۳۲۳۳۷ فرمایا سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ تھا (عدی ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ اس کی سند میں شیخ بن خالد حدیث گھڑنے کے ساتھ متہم ہے اور اس حدیث کو ابن جوزی موضوعات میں اباطیل میں ذکر کیا تذکرۃ الموضوعات ۱۰۸ التعقبات ۵۰)

۳۲۳۳۸...... فرمایا سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کا نگینہ آسمانی تھا جو ان کی طرف ڈالا گیا سلیمان علیہ السلام نے اٹھایا اور اپنی انگوٹھی کا نگینہ بنا لیا تو اس پر نقش تھا انا اللہ لا الہ الا اللہ محمد عبدی و رسولی۔طبرانی وابن عساکر بروایت عبادہ بن صامت التنزیہ ۲۳۷ الضعیفہ ۲۰۳

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

الاکمال

۳۲۳۳۹...... فرمایا شعیب علیہ السلام اللہ کی محبت میں روتے رہے یہاں تک ان کی بینائی چلی گئی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی واپس کر دی اور ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے شعیب یہ رونا کس قسم کا ہے کہ جنت کی شوق سے یا جہنم کے خوف سے تو عرض کیا باری تعالیٰ آپ کو معلوم ہے کہ نہ میں

جنت کی شوق سے روتا ہوں نہ جہنم کے خوف سے بلکہ آپ سے قلبی محبت میں روتا ہوں جب میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں گا اس کے بعد میرے ساتھ جو بھی معاملہ کیا جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے شعیب یہ دعوت برحق ہے تو تمہیں مبارک ہو تم نے مجھ میری ملاقات کا قصد کیا اس لئے میں نے موسیٰ بن عمران کلیم اللہ کو تمہارا خادم بنایا۔ (الخطیب وابن عساکر بروایت شداد بن اوس اس کی سند میں اسماعیل بن علی بن حسن بن بنداری بن مثنی استرآبادی واعظ ابوسعید نے کہا کہ خطیب روایت میں ان پر اعتماد نہیں کرتے تھے یہ حدیث منکر ہے ذھبی نے میزان میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن عساکر نے کہا اس کو واقدی نے روایت کیا ابن الفتح محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے علی بن حسن بن بندار سے جیسا کہ ان کے بیٹے اسماعیل نے ان سے روایت کی لہذا وہ اپنی ذمہ دار سے بری ہوگیا خطیب نے اس لئے ذکر کیا کہ اس میں اسماعیل پر الزام ہے۔ العدسیة الضعیفه ۳۴ الضعیفه ۹۹۸

حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام

الاکمال

۳۲۳۴۰۔ اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو بھیجا اس کے دودھ خود بھی پیتے اور قوم کے مؤمن بندوں کو پلاتے اور میرا ایک حوض ہے (کوثر) جو عدن سے عمان تک بڑا ہے اس کے پیالوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے اس سے انبیاء علیہم السلام سیراب ہوں گے اللہ تعالیٰ صالح علیہ السلام کو اپنی اونٹنی پر زندہ فرمائیں گے تو پوچھا گیا یا رسول اللہ آپ عضباء اونٹنی پر زندہ کئے جائیں گے میں براق پر زندہ ہوں گا اللہ تعالیٰ اور انبیاء کے علاوہ مجھے باق کے ساتھ خاص فرمایا میری بیٹی فاطمہ عضباء پر ہوگی بلال رضی اللہ عنہ کو ایک جنتی اونٹ ملے گا اس پر سوار ہوں گے اور زور سے اذان کہیں گے اور جو مؤمن بھی اذان سنے گا ان کی تصدیق کرے گا یہاں تک حشر کے میدان میں جمع ہوں گے بلال رضی اللہ عنہ کو دو جنتی چادریں ملیں گی ان کو پہنایا جائے گا مؤذنین میں سب سے پہلے بلال رضی اللہ عنہ کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ اس کے بعد صالح مؤمنین کو۔ (ابونعیم ابن عساکر بروایت عبداللہ بن بریدۃ رضی اللہ عنہ وہ اپنے والد سے الضعیفہ ۲۷۷)

حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام

الاکمال

۳۲۳۴۱۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی عزیر علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو مخلوق سے کوئی شکایت نہیں کرنا کیونکہ مجھے تم سے بہت سی تکلیف دہ باتیں پہنچیں میں نے اپنے فرشتوں سے تمہاری شکایت نہیں کی اے عزیز میری نافرمانی اتنی کر جتنی کہ تجھ میں میرے عذاب سہنے کی طاقت ہے اور مجھ سے اپنے حوائج اپنے اعمال کے بقدر مانگ اور میری تدبیر سے مامون نہ ہو جنت میں داخل ہونے تک تو عزیر علیہ السلام نے رونا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اے عزیز رونا بند کر دو اگر تم نے جہالت سے کوئی نافرمانی کی تو میں معاف کروں گا اپنے حلم سے کیونکہ میں حلیم ہوں اپنے بندوں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا میں ارحم الرحمین ہوں۔ الدیلمی بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۴۲۔ فرمایا شیطان ہر بنی آدم کو پیدائش کے دن ہاتھ لگاتا ہے مگر مریم اور ان بیٹا۔ (عیسیٰ)۔ مسلم بروایت ابی هویره رضی الله عنه

۳۲۳۴۳ ...... فرمایا ہر بنی آدم کو شیطان پیدا ہونے کے دن اس کی پہلو میں چوکا لگاتا ہے جبکہ عیسیٰ بن مریم کہ شیطان چوکا لگانے گیا تو چوکا پردے میں لگ گیا۔ بخاری بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۳۲۳۴۴ ...... فرمایا گود میں بات نہیں کی مگر عیسیٰ علیہ السلام، یوسف علیہ السلام اور صاحب جدیج اور ابن ماشطہ فرعون نے۔

مستدرک بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۳۴۵ ...... فرمایا بنی آدم کے ہر نومولود بچے کو شیطان پیدائش کے وقت ہاتھ لگاتا ہے جس سے وہ رونا شروع کر دیتا سوائے مریم اور ان کے بیٹا عیسیٰ کو۔ بخاری بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۳۴۶ ...... فرمایا کہ میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے قریب ترین آدمی ہوں دنیا و آخرت میں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے فرمایا انبیاء علیم السلام علاتی بھائی ہیں مائیں سب کی الگ الگ ہیں لیکن ان کا دین ایک ہی ہے۔ احمد، بیهقی، ابوداؤد بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۳۴۷ ...... فرمایا میں نے رات کو خواب میں کعبہ کے پاس گندمی رنگ کے ایک شخص کو دیکھا گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے حسین ترین تھا ان کی زلفیں بہترین زلفیں جو تم نے دیکھی ہوں اس پر کنگھی کی ہوئی تھی ان سے پانی کے قطرے گر رہے تھے دو آدمیوں پر سہارا لگائے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون ہیں بتایا گیا کہ یہ مسیح بن مریم ہیں پھر میں نے ایک لمبا قد دائیں آنکھ سے کانے شخص کو دیکھا جس کی آنکھ ایسی معلوم ہو رہی تھی کہ جیسے انگور کا دانہ ہو میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا مسیح الدجال ہے۔

مسند امام مالک، احمد، بخاری بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۳۲۳۴۸ ...... فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں تو اچانک گندمی رنگ کے ایک شخص کو دیکھا جنکے بال سیدھے تھے دو آدمیوں کے درمیان طواف کر رہے تھے اور سر کے بالوں سے پانی گر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا یہ عیسیٰ بن مریم ہیں پھر میں نے دوسری طرف دیکھا ایک سرخی مائل قد آور شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگھریالے تھے آنکھ سے کانا تھا گویا کہ اس کی آنکھ کی جگہ انگور کا دانہ ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا دجال ہے جو ابن قطن کے مشابہ ترین شخص تھا۔ مسلم بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۳۲۳۴۹ ...... فرمایا کہ ہر پیدا ہونے والے بچہ کو شیطان چوکا لگاتا ہے جس سے وہ روتا ہے سوائے ابن مریم اور اس کی ماں کے۔

احمد، مسلم بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۳۵۰ ...... فرمایا تم میں سے جس کی ملاقات عیسیٰ بن مریم سے ہو جائے ان کو میرا اسلام پہنچا دیں۔ مستدرک بروایت انس رضی الله عنه

۳۲۳۵۱ ...... فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ تم نے چوری کی؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا امنت بالله و كذبت عيني (یعنی اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھوں کو جھٹلایا)۔

احمد، بیهقی، نسائی، ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۳۵۲ ...... فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰ بن مریم ضرور اتریں گے روحا کے واضح راستہ پر حج یا عمرہ کے احرام میں یا ان کو دوبارہ ادا کرنے کے لئے۔ احمد، مسلم بروایت ابی هريرة

۳۲۳۵۳ ...... فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کو حجت تلقین کی گئی ہے اس قول باری تعالیٰ ہیں:

واذ قال الله ياعيسىٰ بن مريم انت قلت للناس اتخذونی وامی الهين من دون الله

تو اللہ تعالیٰ جواب تلقین فرمایا:

سبحانک مايكون لي ان اقول ماليس لي بحق الاية كلها. ترمذی بروایت ابی هريره رضی الله عنه

۳۲۳۵۴ ...... فرمایا جب بچہ رو پڑے تو وارث بن جاتا ہے اور یہ رونے کا سبب شیطان کا چوکا لگانا ہوتا ہے اور ہر انسان کو شیطان چوکا لگاتا ہے سوائے مریم اور ان کے بیٹے کے کیونکہ مریم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی پیدائش کے وقت فرمایا تھا۔

اعيذهابک وذريتها من الشيطن الرجيم

ترجمہ:.......میں اس کو اور اس کی اولاد شیطان مردود سے آپ کی پناہ میں دیتی ہوں چنانچہ ان کے سامنے ایک پردہ تان دیا گیا جس میں شیطان نے چوکا لگایا۔ابن خزیمہ بروایت ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۳۵۵.....فرمایا ہر بچے کو شیطان ایک چوکا دیتا ہے جس کی وجہ سے بچہ اونچی آواز میں رو پڑتا ہے سوائے مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے کے کیونکہ مریم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی پیدائش کے وقت انی اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطن الرجیم کے الفاظ فرماتے تھے۔تو ان کے سامنے ایک پردہ تان دیا گیا تو شیطان نے اس میں چوکا لگایا۔ابن جریر حاکم بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۵۶.....فرمایا ہر بچے کو شیطان ایک یا دو مرتبہ دباتا ہے سوائے عیسیٰ ابن مریم اور مریم علیہا السلام کے۔

ابن جریر بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

عیسیٰ علیہ السلام کے لوبیا کا تذکرہ

۳۲۳۵۷.....فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کا کھانا لوبیا تھا یہاں تک کہ ان کو اٹھالیا گیا اور عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اٹھائے جانے تک کبھی آگ پر پکی ہوئی چیز نہیں کھائی۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۵۸.....فرمایا اے ام ایمن کیا تم نہیں جانتی کہ میرے بھائی عیسیٰ ابن مریم رات کے کھانے کو صبح کے اور صبح کے کھانے کو رات کے لیے ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے؟ درخت کے پتے کھالیتے اور بارش کا پانی پی لیتے ٹاٹ پہن لیتے اور جہاں شام ہوتی وہیں رات گزار لیتے اور فرمایا کرتے ہر آنے والا دن اپنا رزق لے کر آتا ہے۔الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۵۹.....فرمایا میں نے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا تو وہ سفید رنگ والے اور تلوار کی طرح دبلے پتلے نظر آئے۔

الخطابی فی غریب الحدیث بروایت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۳۲۳۶۰.....فرمایا میں نے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا کہ وہ زرد ریشم کا دھاری دار جبہ پہنے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے لوگوں نے پوچھا ان کے ہم شکل کون ہیں تو جواب دیا عروہ بن مسعود الثقفی میں نے دجال کو دیکھا تو لوگوں نے کہا اس کا ہم مشکل کون ہے! تو جواب دیا: عبدالفری بن قطن المصطلقی

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۶۱.....فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ ایک مضبوط جماعت کی پناہ لینا چاہتے تھے اور لوط علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ان کی قوم کے اہل ثروت لوگوں میں سے مبعوث فرمایا۔حاکم بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام

۳۲۳۶۲.....فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحمت فرمائیں ان کو اس سے زیادہ تکالیف دی گئیں لیکن انہوں نے صبر کیا۔

احمد بن حنبل بیھقی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۲۳۶۳.....فرمایا ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو! اگر وہ صبر کر لیتے تو اپنے ہم سفر سے حیرت انگیز چیزوں کا مشاہدہ کر لیتے۔ (ابوداؤد نسائی حاکم بروایت ابی الباوردی نے العاجب کے لفظ کا اضافہ کیا ہے)

۳۲۳۶۴.....فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بیت لحم کے مقام پر گفتگو فرمائی۔ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۶۵ ...... فرمایا معراج کی شب میرا گذر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

احمد بن حنبل، مسلمؒ نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۶۶ ...... فرمایا موسیٰ بن عمران اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں ۔حاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۶۷ ...... فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر کثرت سے درود بھیجا کرو میں نے ان سے زیادہ کسی نبی کو میری امت کے بارے میں محتاط نہیں دیکھا۔

ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۶۸ ...... فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو فرمائی اس دن انہوں نے اون کے کپڑے، اونی جبہ، اونی ٹوپی اور اونی پاجامہ پہن رکھا تھا اور ان کی جوتیاں ایک مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔ ترمذی بروایت ابن مسعود

۳۲۳۶۹ ...... ملک الموت کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا پس جب وہ ان کے پاس پہنچ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کو ایک زور کا تھپڑ رسید کیا اور ان کی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ ملک الموت واپس اپنے رب کے پاس گئے اور کہا کہ آپ نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی آنکھ لوٹادی اور فرمایا واپس جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی کمر پر رکھیں جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے ہر بال کے عوض ان کو ایک سال کی زندگی دی جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے میرے پروردگار پھر کیا ہوگا؟ جواب ملا پھر موت ہوگی۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر موت ابھی آجائے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ ان کو ارض مقدس سے کنکری پھینکنے کے فاصلے تک قریب فرمادے۔ فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں سرخ ٹیلے کے نیچے راستے کی ایک جانب ان کی قبر دکھادیتا۔

احمد بن حنبل، بیہقیؒ نسائی بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۷۰ ...... فرمایا میرے سامنے انبیاء کو پیش کیا گیا؟ اور میں نے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا تو وہ مجھے میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے عروۃ بن مسعود کے مشابہ معلوم ہوئے اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ مجھے میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے تمہارے ساتھی یعنی میرے زیادہ مشابہ معلوم ہوئے ادریس نے جبریل کو دیکھا تو وہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے دحیہ کے زیادہ مشابہ معلوم ہوئے۔

مسلمؒ ترمذی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۳۷۲ ...... فرمایا ہم تمہارے مقابلے میں موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حقدار اور قریب ہیں۔

احمد بن حنبل، بیہقیؒ ابو داؤد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۷۳ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ کے انبیاء ایک دوسرے سے موازنہ نہ کیا کرو کیونکہ صور میں پھونکا جائے گا جس سے آسمانوں اور زمین میں رہنے والے تمام جاندار مرجائیں گے مگر جس کو اللہ چاہے پھر دوسری مرتبہ صور میں پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مجھ کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے ہوئے ہوں گے تو مجھے نہیں معلوم ہوگا کہ کیا ان کا حساب وکتاب طور کے دن ہی کرلیا گیا یا ان کو مجھ سے پہلے زندہ کیا گیا اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ یونس بن متی سے بھی کوئی زیادہ افضل ہے۔ بیہقی بروایت ابوھریرۃ

۳۲۳۷۴ ...... فرمایا انبیاء کو ایک دوسرے پر فوقیت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن تمام لوگ ہلاک ہوجائیں گے تو سب سے پہلے میرے اوپر سے ہی زمین پھٹے گی تو میں کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک پائے کو تھامے ہوئے ہیں۔ تو مجھے پتہ نہیں چلے گا کہ آیا وہ بھی ہلاک ہوئے تھے یا ان کا حساب پہلی چیخ کے وقت کرلیا گیا تھا۔ احمد بن حنبل، مسلم بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۳۲۳۷۵ ...... فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح اور فوقیت مت دو کیونکہ قیامت کے دن سب لوگ ہلاک ہوجائیں گے اور میں بھی ان کے ساتھ فوت ہوجاؤں گا پھر سب سے پہلے ہوش میں آنے والا شخص میں ہوں گا تو کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک کنارے کو پکڑے ہوئے ہوں گے تو مجھے پتہ نہیں ہوگا کہ کیا وہ بھی مرگئے تھے پھر ہوش میں آگئے یا ان کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا تھا۔

احمد بن حنبل، بیہقیؒ ابو داؤدؒ ابن ماجہ بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شرمیلا ہونا

۳۲۳۷۶ ... فرمایا موسیٰ علیہ السلام بہت شرمیلے اور حیادار آدمی تھے ان کے شرمیلے پن کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تھا تو ان کو بنی اسرائیل کے ضرر رساں لوگوں میں سے چند لوگوں نے تکلیف پہنچائی انہوں نے کہا یہ اتنا زیادہ پردہ اپنی کسی جلدی بیماری کی وجہ سے کرتے ہیں یا تو ان کو برص کی بیماری ہے یا پھر ادرۃ (خصیہ پھولنے کی بیماری) کی بیماری ہے یا اور کوئی تکلیف ہے اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے لگائے ہوئے الزام سے بری کرنا چاہا تو ایک دن وہ اکیلے قضائے حاجت کے لئے گئے اور اپنے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا پھر غسل فرمانے لگے جب فارغ ہو کر کپڑے لینے کی لیے آئے تو پتھر ان کی کپڑے لے کر بھاگ گیا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی لی اور پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے بھاگنے لگے ثوبی حجر! ثوبی حجر! (اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے) یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچ گئے اور ان لوگوں نے عریاں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حسین وجمیل بنایا ہے اور ان کے لگائے ہوئے الزام سے پاک پیدا فرمایا ہے اور پتھر رک گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اٹھا کر پہنے اور پتھر پر اپنی لاٹھی سے وار کرنے لگے تو قسم بخدا پتھر پر ان کی مار سے تین چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔

وہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایها الذین امنوا لاتکونوا کالذین اذوا موسیٰ فبراه الله مما قالوا وکان عندالله وجیها

الدوب ۶۹، بخاری، ترمذی بروایت ابوهریرة رضی الله عنه

۳۲۳۷۷ ... فرمایا بنی اسرائیل ننگے ہو کر نہاتے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھا کرتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ نہیں نہاتے تھے تو انہوں نے کہا بخدا؟ موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ نہانے سے کسی بات نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ ان کو ادرۃ کی بیماری ہے پس ایک دن وہ اکیلے غسل کے لیے گئے اور اپنے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا۔ موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑ پڑے ثوبی یا حجر! ثوبی یا حجر! (اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے) یہاں تک کہ بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا لیا اور پکار اٹھے قسم بخدا موسیٰ علیہ السلام کو کوئی بیماری نہیں ہے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو مارنے لگے۔

احمد بن حنبل بیهقی بروایت ابوهریرة رضی الله عنه

الاکمال

۳۲۳۷۸ موسیٰ علیہ السلام کو (نبی بنا کر) بھیجا گیا اور وہ اپنے گھر والوں کے لیے بکریاں چرایا کرتے تے اور مجھ کو۔ (نبی بنا کر) بھیجا گیا اور میں بھی اپنے گھر والوں کے لیے اجرت کے عوض بکریاں چرایا کرتا تھا۔ احمد بن حنبل، عبد بن حمید بروایت ابو

۳۲۳۷۹ ... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے اگر وہ صبر کر لیتے تو اپنے صاحب (یعنی خضر علیہ السلام سے) بہت سے عجائبات دیکھتے لیکن انہوں نے کہہ دیا:

ان سالتك عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرًا

ابوداؤد، نسائی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الباوردی نے لدای العجب العاجب کے لفظ سے نقل کیا۔

۳۲۳۸۰ ... فرمایا جس دن موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی ہوئی اونی جبہ، اونی چادر، اونی ٹوپی، اونی شلوار میں ملبوس تھے پاؤں میں گدھے کی غیر دباغت شدہ کھال کی جوتی پہنے ہوئے تھے۔ (ابویعلی سراج حاکم بیہقی اور ابن نجار نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا

ذخیرۃ الالفاظ ۶۵۹)

۳۲۳۸۱ ..... فرمایا جب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کی تو دس فرسخ کے فاصلہ سے چکنے پتھر پر چونٹیوں کی چال کو دیکھ رہے تھے۔(طبرانی اور ابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۳۸۲ ..... فرمایا کہ گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو پہاڑ سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں وہ اللہ تعالیٰ سے تلبیہ کے ذریعہ ہم کلام ہورہے ہیں میں یونس بن متی کو دیکھ رہا ہوں سرخ اونٹ پر سوار ان پر اونی جبہ ہے ان کی اونٹنی کی لگام ہے وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اس وادی سے گذر رہے ہیں۔(احمد مسلم اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی)

۳۲۳۸۳ ..... پہلے ملک الموت لوگوں کے سامنے آیا کرتا تھا موسیٰ علیہ السلام کی پاس آیا تو انہوں نے کپڑا ماردیا ایک آنکھ پھوڑ دی اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گیا اور عرض کیا اے اللہ آپ کے بندے نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا اگر وہ آپ کے نزدیک مکرم نہ ہوتے تو میں ان کو چیر کر رکھ دیتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندہ کے پاس جا کر ان کو دو باتوں کا اختیار دو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھے اور ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر بال کے مقابلہ میں ایک سال کی عمر دی جائے گی یا یہ کہ ابھی موت آجائے تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اتنی زندگی ملنے کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اس کے بعد موت ہی ہوگی تو فرمایا پھر تو ابھی موت آجائے تو ملک الموت نے موسیٰ علیہ السلام کو سونگھا اور روح قبض کرلیا اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ ان کو واپس فرمادی اس کے بعد ملک الموت لوگوں کے پاس چھپ کر آتا ہے۔(حاکم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۳۸۴ ..... فرمایا ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا رب کی دعوت قبول کرلے موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کی آنکھ پر مارا اور آنکھ پھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گیا اور کہا آپ نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اور میری آنکھ پھوڑ دی اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ واپس فرمادی اور فرمایا کہ میرے بندہ کے پاس واپس جاؤ، پوچھو کیا وہ زندہ ہی رہنا چاہتے ہیں؟ اگر زندگی کی طلب گار ہیں تو اپنا ہاتھ ایک بیل کے پشت پر رکھ دیں ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئے ہر ایک کے بدلہ میں ایک سال کی زندگی ملے گی پوچھا اس کے بعد کیا ہوگا کہا اس کے بعد پھر موت تو فرمایا پھر ابھی جلد ہی موت آجائے البتہ مجھے ارض المقدسہ (یعنی فلسطین) کے اتنا قریب کردے کہ دونوں کے درمیان ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہو، ارشاد فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تمہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھلاتا راستہ کے کنارے سرخ ٹیلے پر۔(احمد، مسلم، نسائی اور ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا)

۳۲۳۸۵ ..... موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر سوائے رخمہ پرندہ کے کوئی اور مطلع نہ ہوا اللہ نے اس پرندہ کی عقل سلب کرلی تاکہ کسی اور کو نہ بتلا سکے۔(ابن عساکر نے محمد بن اسحاق سے مرفوعاً نقل کیا)

۳۲۳۸۶ ..... معراج کی رات میرا گذر موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہوا جو کہ سرخ ٹیلے پر وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔(احمد عبد بن حمید مسلم نسائی ابن خزیمہ ابن حبان نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا احمد و نسائی نے انس اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رویات کیا یہ حدیث پہلے ۳۲۳۶۵ پر گذر چکی ہے)

۳۲۳۸۷ ..... معراج کی رات میرا گذر موسیٰ علیہ السلام پر ہوا جو اپنی قبر میں عائلہ اور عویلہ کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

حلية الاولياء بروايت انس رضی الله عنه

۳۲۳۸۸ ..... میں نے آسمان پر ایک گفتگو سنی تو میں نے کہا اے جبرائیل یہ کون ہے؟ بتایا موسیٰ علیہ السلام میں نے کہا کون اس سے ہم کلام ہے؟ تو بتایا رب تعالیٰ؟ میں نے کہا تو اللہ تعالیٰ سے آواز بلند کررہا ہے تو بتایا کہ اللہ عزوجل ان کی زبان کی تیزی کو جانتا ہے۔

حلية الاولياء بروايت ابن مسعود رضی الله عنه

۳۲۳۸۹ ..... معراج کی رات جب مجھے اسمان پر لیجایا گیا مجھے کچھ زوردار گفتگو کی آواز سنائی دی میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہے تو بتایا موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے حجت کررہا ہے میں نے پوچھا کیوں؟ تو بتایا اللہ تعالیٰ ان کے معراج سے واقف ہے اس لیے برداشت فرماتے ہیں۔

حلية الاولياء بروايت ابن عمر رضی الله عنه ابن لال بروايت انس رضی الله عنه

۳۲۳۹۰..... انبیاء اپنی امتوں پر اوران کی کثرت پر فخر کریں گے سوائے موسیٰ بن عمران مجھے امید ہے میری امت ان سے زیادہ ہوگی موسیٰ بن عمران کو بہت سے اوصاف دیئے گئے جو دیگر انبیاء کو نہیں دیئے گئے وہ چالیس روز سے اپنے رب سے ہم کلام ہوتے رہے جب کہ کسی کو ضرورت سے زیادہ گفتگو کی اجازت نہ ہوتی اور رب تعالیٰ نے ان کو اکیلا دفن فرمایا کسی ان کو ان کی قبر پر مطلع نہیں فرمایا جس دن اور لوگ بے ہوش ہوں گے یہ ہوش میں عرش کے قریب کھڑے ہوں گے لوگوں کے ساتھ بیہوش نہیں ہوں گے۔ (طبرانی اور حاکم نے عوف بن مالک سے نقل کیا ہے)

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۹۱..... فرمایا: پہلا رسول نوح علیہ السلام ہیں۔ (ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

مطلب:..... آدم علیہ السلام نبی تھے پہلے با قاعدہ رسول نوح علیہ السلام ہیں۔

۳۲۳۹۲..... نوح علیہ السلام نے کشتی میں ہر قسم کے درخت بھی بھرے تھے۔ (ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)۔

کلام:..... ضعیف الجامع: ۴۲۷۷

۳۲۳۹۳..... نوح علیہ السلام کے تین بیٹے زندہ رہے سام ابوالعرب ہیں حام ابوالحبشہ یافث ابوالروم۔ (احمد ترمذی حاکم نے سمرہ رضی اللہ عنہ اور عمران رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۳۹۴..... نوح علیہ السلام کی اولاد سام حام اور یافث ہیں۔ (احمد حاکم نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۳۹۵..... سام ابوالعرب ہیں حام ابوالحبش ہیں یافث ابوالروم۔ (احمد ترمذی اور حاکم نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)۔

کلام:..... ضعیف ترمذی ۶۳۵ ضعیف الجامع ۳۲۱۴

۳۲۳۹۶..... نوح علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی اور قوم ساڑھے نوسو سال زندہ رہی انہیں دعوت دیتے رہے اور طوفان کے بعد سال بھر زندہ رہے یہاں لوگ زیادہ ہوگئے اور اطراف عالم میں پھیل گئے۔ (حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۳۹۷..... نوح علیہ السلام کی اولاد تین ہیں سام حام یافث سام کی اولاد عرب فارس اور روم ہیں اور بھلائی انہی میں ہے اور یافث کی اولاد یاجوج ماجوج ترک صقالیہ جو بلغاریہ اور قسطنطنیہ کے درمیان آباد قوم ہے ان میں کوئی خیر نہیں اور حام کی اولاد بربر قبط اور سوڈان میں۔ (ابن عساکر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۵۵

حضرت ھود علیہ السلام

۳۲۳۹۸..... اللہ تعالیٰ ہم اور ہمارے بھائی ہود علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ (ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا اور ضعیف قرار دیا ہے وضعیف الجامع ۲۴۲۷)

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۹۹..... لوگوں میں مکرم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔ (بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۰۰..... یوسف علیہ السلام کو (دنیا کا) آدھا حسن ملا ہے۔ (ابن ابی شیبہ احمد بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)۔

۳۲۴۰۱..... اللہ یوسف علیہ السلام پر رحم کرے وہ بڑے بردبار تھے اگر ان کی جگہ میں قید میں ہوتا پھر بادشاہ کی طرف سے رہائی کا پروانہ آتا تو میں جلدی سے جیل سے نکل آتا۔ (ابن جریر اور ابن مردویہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ضعیف الجامع ۳۱۱۹)

۳۲۴۰۲..... اللہ تعالیٰ یوسف علیہ السلام پر رحم فرمائے اتنے طویل قید کے بعد اگر بادشاہ کا قاصد میرے پاس تو میں جلدی سے نکل آتا ہے اس آیت پر ارشاد فرمایا یوسف علیہ السلام کی حکایت قرآن نے نقل کیا ہے اور جع الی ربک ساله مال بال النسوة۔(احمد نے زھر میں اور ابن منذر نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۴۰۳..... مجھے میرے بھائی یوسف علیہ السلام کے صبر اور شرافت پر تعجب ہوا اللہ ان کی مغفرت فرمائے جب ان کے پاس خواب کی تعبیر پوچھنے والا آیا اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو نکلنے سے پہلے تعبیر نہ بتلاتا مجھے ان کے صبر اور شرافت پر تعجب ہوا اللہ ان کی مغفرت فرمائے جب ان کے پاس قاصد آیا کہ جیل سے نکلے پھر بھی نہیں نکلا یہاں تک اپنا عذر بتلایا اگر میں ہوتا تو جلدی دروازہ پر پہنچ جاتا اگر ایک بات تو نہ ہوتی تو جیل میں نہ ہوتے کہ انہوں نے غیر اللہ کے پاس اپنی پریشانی کا علاج تلاش کیا۔(طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۰۴..... کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم۔(احمد اور بخاری نے ابن عمر سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۰۵..... کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم اگر میں اتنا عرصہ جیل میں رہتا جتنا عرصہ وہ رہے تو رہائی کے قاصد آنے کے بعد فوراً جیل سے نکل آتا اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے انہوں نے رکن شدید کا سہارا لینا چاہا جب کہا لو ان لی بکم قوة آواوی الی رکن شدید اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اپنی قوم کے اونچے قبیلہ سے مبعوث فرمایا۔(ترمذی حاکم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

الاکمال

۳۲۴۰۶..... لوگوں میں مکرم یوسف بن یعقوب بن اسحاق ذبیح اللہ ہیں۔(طبرانی نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۰۷..... لوگوں میں مکرم یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں۔(بخاری مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۰۸..... اگر حاملہ عورت یوسف علیہ السلام کو دیکھتی تو اس کا حمل گر جاتا۔(دیلمی نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تذکرة الموضوعات ۱۰۸ ترتیب الموضوعات ۹۲)

۳۲۴۰۹..... میں نے معراج کی رات یوسف علیہ السلام کو دیکھا تیسرے آسمان پر اس طرح کہ ایک آدمی پر میرا گذر ہوا کہ اس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا ایسا جوان جن کو حسن کے لحاظ سے لوگوں پر فوقیت حاصل ہے کہا کہ یہ آپ کے بھائی یوسف علیہ السلام ہیں۔(عدی اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ ذخیرة الحفاظ ۳۲۴۲)

۳۲۴۱۰..... مجھے یوسف علیہ السلام کے صبر اور شرافت پر تعجب ہوا اللہ ان کی مغفرت فرمائے جب ان کے پاس خواب کی تعبیر کے لئے بھیجا گیا اگر میں ہوتا تو نکلنے سے پہلے تعبیر نہ بتلاتا مجھے تعجب ہوا ان کے صبر اور شرافت پر اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے ان کے پاس قاصد آیا وہ جیل سے باہر نکلے لیکن وہ نہ نکلا حتیٰ کہ ان کو اپنا عذر بتلایا اگر میں ہوتا تو جلدی سے دروازہ پر پہنچ جاتا اگر کلمہ صادر نہ ہوتا تو وہ جیل میں نہ رہتے غم کا علاج غیر اللہ کے پاس تلاش کیا کہ کہا: اذکرنی عند ربک۔(طبرانی ابن مردویہ اور ابن نجار نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۱۱..... موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اپنے بھائی یوسف کی قبر کا کون پتہ بتلائے گا؟ لوگوں نے کہا ہم میں سے ان کی قبر سے کوئی واقف نہیں سوائے فلاں بوڑھے کے تو ان کے پاس پہنچے ان سے کہا کہ میرے بھائی یوسف کی قبر بتلائیں کہنے لگا: اس وقت تک نہ بتلاؤں گا جب تک میری درخواست قبول نہ کرو گے پوچھا کیا درخواست ہے؟ بتلایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کے ساتھ بھیج دے جہاں کہیں آپ جائیں گے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میرے ساتھ آپ کے جانے سے میرا کوئی نقصان ہے؟ تو بتایا ہاں ان کو کوئی نقصان نہ پہنچتا اگر اس جیسے کلمات کہتے۔(بغوی نے حسین سے اپنے والد سے نقل کیا اور کہا حدیث غریب ہے)۔

۳۴۴۱۲ پوچھا کہ اعرابی کے سوال اور بنی اسرائیل کی بڑھیا میں کتنی مدت کا فاصلہ ہے؟ جب موسیٰ علیہ السلام کو سمندر پار کرنے کا حکم ملا جب وہاں پہنچے تو ان کی جانوروں کے رخ پھر گئے اور واپس لوٹے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب اس کی کیا وجہ ہے؟ تو جواب ملا کہ تم یوسف علیہ السلام کی قبر کے پاس ہو ان کی ہڈیاں اپنے ساتھ اٹھا کر لے جاؤ قبر زمین کے برابر ہو چکی ہے اب موسیٰ علیہ السلام کو معلوم نہ ہوسکا قبر کہاں ہے ہمیں تو معلوم نہیں البتہ بنی فلاں کی فلاں بڑھیا کو معلوم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کے پاس قاصد بھیجا تو اس نے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ قاصد نے جواب دیا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام نے اس لئے پوچھا کہ تمہیں کسی کو قبر کا علم ہے؟ لوگوں نے بتایا ہے تمہیں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا ہے۔ جب آ گئی تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہیں یوسف علیہ السلام کی قبر کا علم ہے؟ تو اس نے جواب دیا ہاں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہمیں بتلاؤ تو بوڑھیا نے جواب دیا نہیں پہلے میری درخواست قبول کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تمہاری درخواست قبول ہے تو اس نے کہا کہ میں درخواست کرتی ہوں کہ جنت میں مجھے تمہارے برابر مقام ملے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جنت کا سوال کر اس نے کہا کہ نہیں واللہ جنت میں آپ کی معیت سے کم درجہ پر راضی نہیں ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام اس سے رد و کدح فرماتے رہے یہاں تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اس کی درخواست قبول کرلو تمہارا کچھ بھی نقصان نہ ہوگا تو اس کی درخواست قبول کرلی اس نے قبر کا پتہ بتلایا ان کی ہڈیاں نکالیں گئیں پھر دریا پار ہوگئے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۴۴۱۳ ...اعرابی کے سوال اور بنی اسرائیل کی بوڑھیا کے سوال میں کتنا فاصلہ ہے؟ جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ سمندر پار کردے تو جانور کے چہرے پھیر دیئے گئے اور واپس ہوئے تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یارب اس کی کیا وجہ ہے تو فرمایا تم یوسف علیہ السلام کی قبر کے پاس ہو ان کی ہڈیاں اٹھا کر لے جاؤ لیکن قبر زمین کے برابر ہو چکی تھی اس لئے موسیٰ علیہ السلام کو پتہ نہ چل سکا کہ قبر کہاں ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں سے پوچھا کسی کو یوسف علیہ السلام کی قبر کی جگہ معلوم ہے لوگوں نے کے بتایا ہمیں معلوم نہیں البتہ نبی فلاں کے فلانہ بڑھیا کو معلوم ہے موسیٰ علیہ السلام نے اس کے پاس قاصد بھیجا تو کہنے لگی تم کیا چاہتے ہو؟ لوگوں نے بتایا موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلنا ہے کو جب وہ آ گئی تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہیں یوسف علیہ السلام کی قبر کا علم ہے اس نے بتایا ہاں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہمیں بتادو، اس نے کہا کہ نہیں یہاں تک میرا حکم پورا کردو تو پوچھا گیا کہ کیا حکم ہے؟ اس نے کہا میں جنت میں آپ کی معیت چاہتی ہوں یہ سوال موسیٰ علیہ السلام پر بھاری گذرا تو اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ اس کی درخواست قبول کرلی جائے۔ چنانچہ قبول کرلی گئی تو وہ ان کو پانی جمع ہونے کے ایک چھوٹے سے سمندر کے پاس لے گئی اور اس نے کہا کہ اس پانی کو خشک ہونے دو جب وہ پانی خشک ہوگیا تو یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں نکالی گئیں جب زمین سے ہڈیوں کو اٹھا کر لے گئے تو وہ راستہ نہر کی شکل میں ہوگیا۔ (طبرانی اور حاکم نے ابی موسیٰ سے نقل کیا ہے)۔

۳۴۴۱۴ ...اگر میرے پاس قاصد آتا تو جلدی سے نکل کر چل پڑتا کوئی عذر خواہی نہ کرتا۔ (حاکم نے ابوہریرۃ سے نقل کیا)

۳۴۴۱۵ اگر میں ہوتا تو جلدی سے بلاوا قبول کرتا اور عذر خواہی نہ کرتا۔ (احمد نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۴۴۱۶ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے کسی بندہ کے لئے مناسب نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ (مسلم نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)۔

۳۴۴۱۷ گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں اونٹنی پر سوار ہیں جس کا لگام لیف کا ہے اور ان پر اونی جبہ ہے وہ کہہ رہے ہیں لبیک اللھم لبیک۔ (حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۴۴۱۸ کسی نبی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ (احمد ابوداؤد نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کیا)

۳۲۴۱۹ ۔۔۔ جس نے دعویٰ کیا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ بولا۔ (بخاری، ترمذی، ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)۔

۳۲۴۲۰ کوئی نہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ (بخاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۲۱ ۔۔۔ کسی بندہ کے لئے مناسب نہیں کہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں (احمد، بیہقی، ابوداؤد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا احمد مسلم بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ابوداؤد وابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

الاکمال

۳۲۴۲۲ کسی کے لئے مناسب نہیں یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یونس بن متی سے افضل ہوں۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۲۳ کسی کے لئے مناسب نہیں یہ کہے کہ میں اللہ کے نزدیک یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ (طبرانی نے عبدامید بن جعفر سے نقل کیا)

۳۲۴۲۴ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں یونس بن متی کو ان پر دو قطوانی جبے ہیں پہاڑ کو جواب دیتے ہوئے تلبیہ پڑھ رہے ہیں اللہ عز وجل کہہ رہے ہیں لبیک یا یونس میں آپ کے ساتھ ہوں۔ (دارقطنی افراد میں نقل کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے)

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام

۳۲۴۲۵ اللہ تعالیٰ میرے بھائی یحییٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے جب ان کو بچپن میں لڑکوں نے کھیلنے کے لئے بلایا تو جواب دیا کہ میں کھیل کے لئے پیدا کیا گیا ہوں پس کیا حال ہوگا جو حانث ہوان کی گفتگو سے۔ (ابن عساکر نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۳۰۹۸، الضعیفہ ۲۴۱۳)

الاکمال

۳۲۴۲۶ کوئی یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سے افضل نہیں ہوسکتا قرآن نے ان کے اوصاف یہ بیان فرمائے۔

نہ کبھی کوئی برائی کی نہ برائی کا ارادہ کیا۔ (ابن خزیمہ اور کہا اس کی سند ہماری شرط کے مطابق نہیں دارقطنی نے افراد میں نقل کر کے کہا غریب ہے طبرانی ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۲۷ ۔۔۔ بنی آدم کا ہر فرد قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا اس کا کوئی نہ کوئی گناہ ہوگا سوائے یحییٰ بن زکریا کے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا جسم اس لکڑی کی طرح خشک تھا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرمایا سیدا وحصورا ونبیا من الصالحین۔ (ابن جریر اور ابن عساکر نے عمرو بن العاص سے نقل کیا)

۳۲۴۲۸ قیامت کے روز ہر شخص اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کا کوئی نہ کوئی قصور ضرور ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ جو چاہے سزا دیں یا رحم فرمائیں سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے کیونکہ وہ سید عورتوں کی خواہش سے پاک اور صالح نبی تھے ان کا آلہ تناسل تنکے کی مثل تھا۔ (علدی ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۲۹ ۔۔۔ ہر آدمی نے کوئی نہ کوئی گناہ کیا یا گناہ کا ارادہ کیا سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ (اسحاق بن بشیر اور ابن عساکر نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کوئی خطا صادر نہیں ہوئی

۳۲۴۳۰..... ہر بنی آدم نے کوئی خطا کیا یا خطاء کا ارادہ کیا سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔(طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۳۱ ہر شخص اللہ تعالیٰ سے قیامت کی دن اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ ہوگا سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ (عبدالرزاق نے تفسیر میں نقل لیا اور ابن عساکر نے قتادہ اور سعید بن مسیب سے مرسلا سے نقل کیا تمام اور ابن عساکر نے یحییٰ بن سعید اور سعید بن مسیب نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے)

۳۲۴۳۲ جو بچہ ماں کے پیٹ میں حرکت کرے اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ یہ دعوی کرے کہ وہ یحییٰ بن زکریا سے افضل ہے کیونکہ نہ ان کے دل میں حرکت کی نہ ہی گناہ کا قصد کیا۔(ابن عساکر نے علی بن ابی طلحہ سے مرسلا نقل کیا ہے)

۳۲۴۳۳ جو عورت بچہ کے ساتھ حاملہ ہوئی اس بچہ کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دعوی کرے کہ میں یحییٰ بن زکریا سے افضل ہوں کیونکہ نہ ان دل میں نہ حرکت کی نہ ہی گناہ کا ارادہ ہو۔(ابن عساکر نے ضمرہ بن حبیب سے مرسلا نقل کیا)

۳۲۴۳۴..... بنی آدم کے ہر فرد نے کوئی گناہ کیا یا گناہ کا قصد کیا سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے جو اس کا قصد کیا نہ ارتکاب کیا کسی کے لئے مناسب نہیں وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔(احمد، ابو یعلی عدی بن کامل سعید بن منصور نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۳۵ کسی کے لئے درست نہیں یہ دعوی کرے کہ میں یحییٰ بن زکریا سے بہتر ہوں نہ انہوں نے گناہ کا قصد کیا نہ ہی کسی عورت نے ان کے دل میں چکر کاٹا۔(ابن عساکر نے یحییٰ بن جعفر سے مرسلا نقل کیا)

۳۲۴۳۶ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو ماں کے پیٹ میں مؤمن بنایا اور فرعون کو ماں کے پیٹ میں کافر بنایا۔(عدی طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ الجامع المصنف ۱۰۲ ذخیرة الحفاظ ۲۷۸۷

۳۲۴۳۷..... لوگ مختلف طبقات میں پیدا کئے گئے بعض مؤمن پیدا ہوئے ایمان کی حالت میں زندگی گذاری اور ایمان کی حالت میں ہی ان کو موت آئی انہی میں سے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام ہیں بعض کافر پیدا ہوئے حالت کفر میں زندگی گذاری اور کفر کی حالت ہی میں مرے انہی میں سے فرعون منحوس والا ہے۔(دارقطنی نے افراد میں اور ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۳۸..... بعض بندے مؤمن پیدا ہوتے ہیں مؤمن ہی زندگی گذارتے ہیں اور موت بھی ایمان کی حالت میں آتی ہے انہی میں سے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام ہیں اور بعض بچے کافر پیدا ہوتے ہیں اور حالت کفر میں زندگی گذارتے ہیں اور کافر ہی مرتے ہیں انہی میں سے فرعون بھی ہے۔ (بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۳۹ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا پانچ کلمات دے کر جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا تو فرمایا اے عیسیٰ یحییٰ بن زکریا سے کہو جو کلمات دے کر بھیجے گئے ہو یا تو تم ان کی تبلیغ کرو یا میں کرتا ہوں یحییٰ علیہ السلام نکلے اور بنی اسرائیل کے پاس پہنچے اور کہا فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک غلام کو آزاد کیا اس پر خوب احسان کیا اور عطیہ دیا وہ چلا گیا اور نعمتوں کی ناشکری کی اور دوسرے سے دوستی کرلی اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ نماز قائم کرو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو دشمنوں نے قیدی بنالیا اور قتل کرنا چاہا اس نے کہا کہ مجھے قتل مت کرو میرے پاس ایک خزانہ ہے جو میں اپنے نفس کے فدیہ کے طور پر دے دیتا ہوں وہ خزانہ دیدیا اور اپنے نفس کو ھلاکت سے بچا لیا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ صدقہ ادا کرو اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص دشمن کے مقابلہ میں گیا اور قتال کے لئے ڈھال سنبھال لیا اب اس کو پرواہ نہیں کہ دشمن کس طرف سے آرہا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم کتاب اللہ کی تلاوت کرو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک قوم قلعہ بند ہے ان کے پاس دشمن

آ پہنچا قلعہ کے ہر طرف گھوم پھر کر دیکھا لیکن ہر طرف پہریدار موجود ہے یہی مثال قرآن پڑھنے کی ہے کہ اس کی تلاوت کرنے والا ہمیشہ حفاظت میں رہتا ہے۔(بزار نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں)

۳۲۴۴۰...... یحییٰ بن زکریا نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی اے رب مجھے ایسا بنا دے کہ لوگ میری عیب جوئی نہ کریں اللہ تعالیٰ نے وحی کی اے یحییٰ یہ تو ایسی بات ہے کہ میں نے اپنے نفس کو بھی اس کے لئے خاص نہیں کیا آپ کے لئے کیسے کروں؟ کتاب محکم پڑھئے آپ کو کو ملے گا **وقالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصارى المسيح ابن الله وقالو يدالله مغلولة وقالوا وقالو ايہ** سن کر یحییٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ تعالیٰ دعاء سے پناہ مانگتا ہوں معاف فرمادیں آئندہ ایسی دعاء نہیں کروں گا۔(دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۴۱...... شہید بن شہید اون کا لباس پہنتا ہے اور درختوں کے پتے کھاتا ہے گناہ کے خوف سے اس سے مراد یحییٰ بن زکریا علیہ السلام ہیں۔(ابن عساکر نے ابن شہاب سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۴۴۲...... اگر مجھے اپنے بھائی یحییٰ بن زکریا کی قبر کا علم ہوتا ہے میں اس کی زیارت کے لئے جاتا۔(دیلمی نے زکرہ بن عبداللہ سے نقل کیا)

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام

۳۲۴۴۳...... فرمایا کبھی کسی بندہ کے لئے سورج کو چلنے سے نہیں روکا گیا مگر یوشع بن نون کے لئے جس رات وہ بیت المقدس کا سفر کر رہے تھے۔ (خطیب بغدادی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

الاکمال

۳۲۴۴۴...... یوشع بن نون علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے پاک طاہر مطہر مقدس مبارک مخزون المکنون نام کی برکت سے جو کہ شرافت حمد قدرت بادشاہت اور رازداری کے پردہ پر لکھا ہوا ہے اے اللہ میں آپ سے دعاء مانگتا ہوں اے اللہ آپ کے لیے تمام تعریفیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نور احسان فرمانے والے ہیں رحمٰن اور رحیم صادق ظاہری و باطنی احوال کو جاننے والے آسمان اور زمین اس کے نور کو پیدا فرمانے والے اور ان کی تدبیر فرمانے والے جلال اور کرم والے حنان منان نور ہمیشہ رہنے والے زندہ جس کو موت نہیں آئے گی یہ دعاء تھی جس کی وجہ سے سورج رک گیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔

یوشع بن نون کی دعا

اللهم انی اسئلک باسمک الزکی الطهر المطهر المقدس المبارک المخزون المکنون المکتوب علی سراداق المجد، وسر ادق الحمد وسر ادق القدرة وسرادق السلطان وسر ادق السر انی ادعوک یارب بان لک الحمد لا اله الا انت النور البار الرحمن الرحیم الصادق العالم الغیب والشهادة بدیع السموات والارض ونورهن وقیمهن ذوالجلال والاکرام حنان منان جبار نور دائم قدوس حی لایموت.

ابوالشیخ نے ثواب میں ابن عساکر اور رافعی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس کی سند میں کوئی راوی متہم نہیں۔

الباب الثالث......فی فضائل الصحابة رضی اللہ عنہ اجمعین

الفصل الاول ......فی فضائل الصحابہ اجمالاً

تیسراباب......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بیان میں اُجمالی اور تفصیلی

۳۲۴۴۵...... میری امت کے پانچ طبقے ہوں گے چالیس سال نیکی اورتقوی والی ہوں گے پھران کے بعد آنے والے ایک سوبیس سال تک تو آپس میں رحم اور صلہ رحمی کرنے والے ہوں گے اس کے بعد آنے والے ایک سوساٹھ سال تک تدابیر وتقاطع کرنے والے ہوں گے پھر فتنے ہوں گے نجات کا راستہ تلاش کرونجات کا۔ (ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۴۶...... میری امت کے پانچ طبقے ہیں ہر طبقہ چالیس پر ہوگا میرا طبقہ اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا طبقہ اہل علم اور اہل ایمان ہوگا دوسرا طبقہ جو چالیس سے اسی کے درمیان ہوگا وہ بروتقوی والے ہوں گے پھر اس طرح ذکر فرمایا۔ (ابن ماجہ انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۴۷...... میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے ہر طبقہ چالیس کا ہوگا پہلا طبقہ میرا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا وہ اہل علم ویقین ہوں گے چالیس سال تک دوسرا طبقہ اہل بروتقوی ہوں گے اسی سال تک تیسرا طبقہ صلہ رحمی اور آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہوں گے ایک سو بیس سال تک چوتھا طبقہ قطع رحمی اور ظلم کرنے والے ایک سوبیس سال تک پانچواں طبقہ ھرج اور مرج والے دوسو سال تک ہر شخص کو اپنی حفاظت کرنی چاہئے۔ (حسن بن سفیان ابن مندہ اور ابونعیم نے فی معرفہ میں نقل کیا دارمی تمیمی سے)

۳۲۴۴۸...... میری بہترین امت پہلا طبقہ ہے آخر میں سیدھے راستہ سے ہٹے ہوئے ہوں گے نہ ان کا مجھ سے تعلق ہے نہ میرا ان سے۔ (طبرانی نے عبداللہ بن سعدی سے نقل کیا سے ضعیف الجامع ۲۸۶۷)

۳۲۴۴۹...... بہترین میرے زمانہ والے پھران سے متصل پھران سے متصل آنے والے پھر ایسے لوگ آئیں گے گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔ (احمد بیہقی ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۵۰...... بہترین اس زمانہ کے جس میں میں ہوں اس کے بعد دوسرا زمانہ پھر تیسرا زمانہ۔ (مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۴۵۱...... بہترین میرے زمانہ والے پھر دوسرے اور تیسرے زمانہ والے پھر جولوگ آئیں گے ان میں خیر۔ (غالب) ہوگا۔ (طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۵۲...... بہترین اس زمانہ والے جس میں میں ہوں پھران کے ساتھ والے پھران کے ساتھ والے آخری زمانہ والے رذیل ہوں گے (طبرانی حاکم نے جعدہ بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۹۸ الضعیفہ ۱۵۱۱

۳۲۴۵۳...... بہترین لوگ میرے زمانہ والے پھران کے ساتھ کے زمانہ والے پھران کے ساتھ زمانہ والے پھر اس کے بعد لوگ آئیں گے موٹے ہوں گے اور موٹے ہونے کو پسند کریں گے گواہی کے مطالبے سے پہلے ہی گواہی دے بیٹھیں گے۔ (ترمذی حاکم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۵۴...... میری امت کے بہترین میری بعثت کے زمانہ کے لوگ۔ (یعنی صحابہ ہیں) پھران کے ساتھ والے پھران کے ساتھ کے زمانہ والے پھر قوم آئے گی موٹے ہونے کو پسند کریں گے اور گواہی طلب کئے جانے سے پہلے گواہی دیں گے۔ (مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۵۵...... میری امت کے بہترین لوگ اول وآخر میں ہوں گے درمیان میں میلے اور گدلے لوگ ہوں گے۔ (حکیم نے ابی الدرداء

سے نقل کیا)۔

کلام:......ضعیف الجامع ۲۹۰۳

۳۲۴۵۶......اس امت کا بہترین طبقہ اول اور آخر ہیں پہلا طبقہ جس میں رسول اللہ ﷺ تھے آخری طبقہ جس میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے درمیان میں سیدھے اور ٹیڑھے دونوں طرح کے لوگ ہوں گے ٹیڑھے چلنے والوں کا مجھ سے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

حلیة الاولیاء بروایت عروہ بن رویم مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۲۸۳۰

۳۲۴۵۷......بہترین لوگ میرے زمانہ والے پھر جو ان سے متصل زمانہ والے پھر ان سے متصل زمانہ والے اس کے بعد قوم آئے گی جو خیانت کرے گی ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکے گا گواہی طلب کئے بغیر ہی گواہی دیں گے نذر مانیں گے پوری نہیں کریں گے ان میں موٹا پا ظاہر ہوگا۔(بیہقی ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے عمران بن حصین سے نقل کیا بخاری نے ۱۱۳۸ میں نقل کیا)

۳۲۴۵۸......میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خیال رکھو پھر ان کی بعد کے زمانہ والوں کا پھر ان کے بعد کے زمانہ والوں کا پھر جھوٹ پھیل جائے گا آدمی بغیر طلب کے گواہی دے گا اور بغیر طلب کے قسم کھا بیٹھے گا۔(ابن ماجہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)۔ وقال فی الزوائد رجال اسنادہ ثقات

۳۲۴۵۹......میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خیال رکھو جو میری وجہ سے ان کا خیال رکھے اس پر اللہ کی طرف سے محافظ ہوگا اور جو میری وجہ سے ان کا خیال نہ رکھے اللہ ان سے بری ہوگا جن سے اللہ بری ہو عنقریب ان کی گرفت فرمائے گا۔(شیرازی نے القاب میں ابی سعید سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۶۰......تمہارے بعد والے۔(صدقہ خیرات کے ذریعہ) تمہارے صاع اور مد خیرات کرنے کے برابر ثواب نہیں حاصل کر سکتے۔(حاکم ابن ماجہ نے ابی سعید سے نقل کیا)

صحابہ کو گالی دینے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

۳۲۴۶۱......لوگ بڑھتے جائیں گیا ور صحابہ کی تعداد کم ہوتی جائے گی ان کو گالیاں مت دو جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دے گا ان پر اللہ کی لعنت۔ (خطیب بغدادی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا دار قطنی نے افراد میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۰۱ ضعیف الجامع ۱۸۰۲)

۳۲۴۶۲......تمہاری شان میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے شان تک کہاں پہنچ سکتی ہے میرے لئے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دو میرے لئے میرے صحابہ کو چھوڑ دو قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو ان میں سے کسی کے ایک دن کے عمل کے برابر اجر حاصل نہیں کر سکتا۔(ابن عساکر نے حسن سے مرسلاً نقل کیا، ضعیف الجامع ۵۰۸۰)

۳۲۴۶۳......میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی مت دو قسم ہے اس ذات جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو اجر میں ان میں سے کسی کے ایک مد یا ادھا مد خرچ کرنے کی برابر نہ ہوگا۔(احمد، بیہقی، بوداؤد، ترمذی نے ابوسعید سے مسلم، ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۶۴......میرے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شکایت نہ پہنچایا کریں میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف دل لے کر آؤں (یعنی کسی کی لئے دل میں کدورت نہ ہو) ابوداؤد احمد ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۶۵......لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا لوگوں کی ایک جماعت قتال کرے گی کہا جائے گا کیا تم میں کوئی صحابی رسول رضی اللہ عنہم رسول ہیں؟ کہیں گے ہاں ان کی وجہ سے فتح حاصل ہوگی پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا لوگوں کی ایک جماعت قتال کرے گی ان سے کہا جائے گا کیا تم میں کوئی صحابی رسول ہے؟ جواب دیا جائے گا ہاں ان کی وجہ سے فتح حاصل ہوگی پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی صحابی رسول ہے؟ جواب ملے گا ہاں تو ان کی وجہ سے فتح حاصل ہوگی۔(احمد بیہقی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۴۶۶ ..... اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب کیا اور میرے لئے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا انتخاب کیا پھران میں سے بعض کو میرے لئے وزراء بعض کو سسرال بعض کو انصار بنایا جوان کو گالیاں دے ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسے لوگوں سے فدیہ بدلہ قبول نہ فرمائے گا۔ (طبرانی حاکم نے عویم بن ساعدہ سے نقل کیا)

۳۲۴۶۷ ..... اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب فرمایا اور میرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کا انتخاب فرمایا میرے لئے ان میں سے سسرال اور انصار منتخب فرمائے جو میری وجہ سے ان کا احترام کرے اللہ ان کا احترام کرے گا اور مجھے صحابہ رضی اللہ عنہم کی وجہ سے ایذاء پہنچائے اللہ تعالیٰ ان کو ایذاء پہنچائے گا۔ (خطیب بغدادی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۱۵۳۵)

۳۲۴۶۸ ..... اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب فرمایا میرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم اور سسرال کا انتخاب فرمایا عنقریب ایک قوم آئے گی جوان کو گالی دے گی اوران کی شان کو گرانے کی کوشش کرے گی ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھا کھانا پینا شادی بیاہ مت کرو۔ (عقیلی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

غیر صحابی صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا

۳۲۴۶۹ ..... میرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم نے احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کیا تب بھی ان کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ (احمد بن انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۷۰ ..... میری وجہ سے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اور سسرال کو چھوڑ دو۔ (ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۲۹۸۳)

۳۲۴۷۱ ..... میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے ہر طبقہ چالیس سال پر محیط ہوگا میرا طبقہ اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا طبقہ اہل علم واہل ایمان ہوگا پھران کے ساتھ زمانہ اسی سال تک براور تقویٰ والے ہوں گے پھران سے متصل زمانہ ایک سو بیس سال تک رحم کرنے والے صلہ رحمی کرنے والے ہوں گے اور جوان سے متصل ایک ساٹھ سال تک ہوں گے وہ قطع تعلق کرنے والے ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے والے ہوں گے پھر ان کے متصل زمانہ والے دو سو سال تک فتنہ اور لڑائی والے ہوں گے۔ (ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا التنزیہ ۲/۳۴۸ ضعیف الجامع ۳۶۳۱)

۳۲۴۷۲ ..... بشارت ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور اس کو بھی بشارت ہو جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا یا جس نے مجھے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا ان سب کو بشارت ہو اور ان کے لئے اچھا انجام ہے۔ (طبرانی حاکم نے عبداللہ بن بسر سے روایت کیا)

۳۲۴۷۳ ..... مجھے دیکھنے والوں کو بشارت ہو اوران کے لئے جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا یا جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھنے والوں کو دیکھا (عبد بن حمید نے ابی سعید سے ابن عساکر نے واثلہ سے نقل کیا)

۳۲۴۷۴ ..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والے پر اللہ کی لعنت۔ (طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)۔ الجامع المصنف ۱۳۷

۳۲۴۷۵ ..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم زمین کے جس حصہ میں بھی انتقال کریں گے قیامت کے روز وہاں سے قائد بنا کر اٹھائے جائیں گے اور ان کے لئے نور ہوگا۔ (ترمذی ضیا مقدسی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اسنی المطالب ۷۹ ۱۲ تذکرۃ الموضوعات ۹۲)

۳۲۴۷۶ ..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال کھانے میں نمک کی طرح ہے بغیر نمک کی کھانا صحیح نہیں لگتا۔ (صحابہ رضی اللہ عنہم کے بغیر دین نامکمل ہے)

کلام: ..... ابویعلیٰ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۵۲۳۴

۳۲۴۷۷ ..... جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت۔ (طبرانی نے ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۷۸ ...... جو انبیاء علیہم السلام کو سب وشتم کرے اس کو قتل کیا جائے گا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کرے اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔ (طبرانی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۵۶۱۶ الضـ یفہ ۲۰۶)

۳۲۴۷۹ ستارے آسمان کا امن ہیں جب وہ بے نور ہو جائیں گے تو آسمان سے وہ عذاب آئے گا جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے اور میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے امن ہوں جب میں دنیا سے اٹھالیا جاؤں گا ان وہ آفات آئیں گی جن سے ان کو ڈرایا گیا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری امت کے لئے امن ہیں جب ان کا دور ختم ہوگا تو امت پر وہ آفات پر آئیں گی جن سے ان کو ڈرایا گیا۔ (احمد و مسلم نے ابوموسیٰ سے نقل کیا)

۳۲۴۸۰ ...... جس مسلمان نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔ (ترمذی اور ضیاء مقدسی نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۸۱ ...... میری وجہ سے میرے صحابہ اور میرے سسرال کا خیال رکھو جس نے میرا خیال رکھا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حفاظت فرمائے گا جو میری وجہ سے ان کا خیال نہیں رکھے گا اللہ اس سے بری ہوگا جس سے اللہ بری ہو قریب ہے اس کی گرفت فرمائے۔ (بغوی، طبرانی اور ابونعیم نے مصرفہ میں اور ابن عساکر نے عیاض انصاری سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۷ ضعیف الجامع ۱۲۲۱۱۳)

۳۲۴۸۲ ...... جب اللہ تعالیٰ میری امت میں سے کسی کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کے دل میں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت پیدا فرمادیتے ہیں۔ (مستدرک، فردوس بروایت انس رضی اللہ عنہ)

۳۲۴۸۳ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو نشانہ مت بناؤ جوان سے محبت رکھے میری محبت کی وجہ سے رکھے اور جوان سے بغض رکھے وہ میرے بغض کی وجہ سے ہوگا جس نے ان کو ایذاء پہنچائی گویا کہ مجھے ایذاء پہنچایا جس نے مجھے ایذاء پہنچائی اس نے اللہ کو ایذاء پہنچائی عنقریب اس کی گرفت فرمائے گا۔ (ترمذی نے عبداللہ بن مغفل سے نقل کیا وقال الترمذی غریب)

۳۲۴۸۴ ...... جب کسی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دیتے ہوئے سنو تو کہو اللہ کی لعنت ہو تم میں سے برے شخص پر۔ (خطیب بغدادی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ترمذی نے کہا ضعیف ہے)

۳۲۴۸۵ ...... میری امت کے بدترین لوگ میرے صحابہ پر لعنت کرنے والے ہیں۔ (ابن عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۸۱ ضعیف الجامع ۱۸۶۴)

الاکمال

۳۲۴۸۶ ...... صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن رکھو پھر ان کے بعد کے زمانہ والوں کے ساتھ پھر جوان کے بعد ہیں ان کے ساتھ۔ المخلص وابن ناصر فی امالیہ وصححہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ)

۳۲۴۸۷ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اکرام کرو پھر ان کے بعد کے زمانہ والوں کا پھر ان کے بعد زمانہ والوں کا پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا یہاں تک آدمی قسم کھائے گا قسم دیئے جانے سے پہلے گواہی دے گا گواہی طلب کئے بغیر جو جنت کے داخلہ کا خواہشمند ہو وہ مسلمانوں کی جماعت کا ساتھ دے تفرقہ بازی سے مکمل اجتناب کرو شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ کھیلتا ہے دو سے دور بھاگتا ہے کوئی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں مگر تیسرا شیطان ہوتا ہے جس کو اپنے نیک کام سے خوشی ہو اور اپنے برے کام سے پریشانی ہو وہ مؤمن ہے۔ (احمد، ابویعلی، خطیب بغدادی ابن عساکر نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۸۸ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں تمہیں خیر کی نصیحت کرتا ہوں پھر جوان کے زمانہ کے بعد کے لوگ ہیں پھر جوان کے زمانہ کے بعد کے لوگ ہیں پھر جھوٹ پھیل جائے گا یہاں آدمی قسم کے مطالبہ کے بغیر قسم کھائے گا گواہی طلب کے بغیر گواہی دے گا سن لو کوئی

مرد کسی عورت کے ساتھ انتہائی اختیار نہیں کرتا مگر تیسرا شیطان ہوتا تک کہ ہے جماعت کا ساتھ دیا کرو تفرقہ بازی سے اجتناب کرو کیونکہ شیطان اکیلے آدمی کو پکڑتا ہے دو آدمیوں سے دور بھاگتا ہے جو جنت کے داخلہ کا خواہشمند ہو اس کو چاہئے جماعت کا ساتھ دے جس کو اپنے نیک اعمال خوش کریں اور برے اعمال پریشان کرے یہ مؤمن ہے۔الشافعی، ابو داؤد، الطیالسی والحمیدی، ابن ابی شیبة، احمد والعدنی، والحارث ابن منیع مسدد وعبد بن حمید، ترمذی، حسن صحیح غریب نسائی، والطحاوی، ابو یعلی، ابن حبان والشاشی وابن جریر، دارقطنی فی العلل مستدرک، بیھقی، ضیاء مقدسی بروایت عمر رضی اللہ عنه

۳۲۴۸۹......اے اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی مغفرت فرما اور اس کی مغفرت فرما جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا اس کی مغفرت فرما۔

طبرانی بروایت سہل بن سعد)

۳۲۴۹۰...... اے اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی مغفرت فرما اور ہر اس شخص کی جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔(ابونعیم نے معرفہ میں سہل بن سعد سے نقل کیا اس کی سند کی رجال ثقہ ہیں)

۳۲۴۹۱......بہترین لوگ میرے زمانہ والے پھر جو ان سے متصل زمانہ والے ہیں پھر ایک قوم آئے گی جو طلب کے بغیر ہی شہادت دے گی۔(ابن ابی شیبة نے عمرو بن شرجیل سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۴۹۲......اس امت کا بہترین طبقہ میری بعثت کے زمانہ کے لوگ ہیں پھر ان سے متصل زمانہ والے پھر ان سے متصل زمانہ والے پھر ایک قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم سے بڑھ جائے گی اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔(ابن ابی شیبة، احمد والطحاوی، ابن ابی عاصم الرویانی، سعید بن منصور نے بریدہ سے نقل کیا ہے احمد طبرانی نے نعمان بن بشیر سے)

۳۲۴۸۳......میری امت کا بہترین طبقہ میرے زمانہ والے پھر دوسرے زمانہ والے پھر تیسرے زمانہ والے پھر ایک قوم آئے گی جو قسم لئے بغیر ہی قسم کھائے گی گواہی کا مطالبہ کے بغیر گواہی دے گی ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو واپس نہیں کرے گی۔(بغوی باوردی وسمویہ اور ابن قانع طبرانی نے بلال بن سعد سے وہ اپنے والد سعد بن تمیم سکونی سے)

صحابہ بہترین لوگ تھے

۳۲۴۹۴......میری امت کے بہترین لوگ میرے زمانہ والے پھر جو ان سے متصل زمانہ والے پھر جو ان سے متصل زمانہ والے ہیں۔(طبرانی نے سمرہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۹۵......بہترین لوگ میرے زمانہ والے پھر ان سے متصل زمانہ والے۔(طبرانی نے جمیلہ بنت ابی جہل سے نقل کیا)

۳۲۴۹۶...... میری امت کا بہترین طبقہ میری بعثت کے زمانہ والے پھر دوسرے زمانہ پھر تیسرے زمانہ والے پھر قومیں آئیں گی ان کی قسمیں گواہی سے آگے بڑھیں گی اور بغیر طلب کے گواہی دیں گی بازار میں ان کا شور ہوگا۔(ابوداؤد طیالسی، سمویہ اور ابونعیم نے معرفہ میں اور سعید بن منصور نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۹۷......میری امت کا بہترین طبقہ وہ ہے جو میرے زمانہ میں ہے اس کے بعد دوسرے زمانہ والے پھر تیسرے زمانہ والے پھر چوتھے زمانے والے ایسے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہ ہوگی (ابونعیم نے معرفہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور کہا یہ حدیث غریب حدیث اعمش سے کہا گیا کہ قیض بن وثیق انتہی اور مغنی میں ہے کہ ابن معین نے کہا کہ فیض بن وثیق جھوٹا ہے)

۳۲۴۹۸......اس امت کا بہتر طبقہ اس زمانہ والے ہیں جس میں میری بعثت ہوئی پھر وہ جو اس کے بعد ہیں اس کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو نذر مان کر پوری نہیں کریں گے قسم کے مطالبہ کے بغیر قسمیں کھائیں گے ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔(طبرانی نے عمران بن حصین سے نقل کیا)

۳۲۴۹۹......میری امت کا بہترین طبقہ میرے زمانہ والے ہیں پھر ان کے بعد والے پھر ان کے جانشین ایسے لوگ ہوں گے جن میں موٹاپا پھیل

جائے گا اور طلب کے بغیر ہی گواہی دیں گے۔ (ابویعلی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۰۰......بشارت ہو اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور میرے اوپر ایمان لایا پھر بشارت ہو پھر بشارت ہو پھر بشارت ہو جو میرے اوپر ایمان لے آیا اور مجھے نہیں دیکھا پوچھا گیا طوبیٰ کیا چیز ہے فرمایا جنت کا ایک درخت ہے جو ایک سال کی مسافت پر پھیلا ہوا ہے اسی کے چھلکوں سے اہل جنت کا لباس تیار ہوگا۔ (احمد ابن جریر ابن ابی حاتم، ابویعلی ابن حبان ابن مردویہ سعید بن منصور نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۵۰۱......امت بھلائی میں ہوگی جب تک ان میں مجھے دیکھنے والے یا مجھے دیکھنے والوں کو دیکھنے والے موجود ہوں۔ (خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۰۲......بشارت ہو اس کو جس نے مجھے دیکھا اور بشارت ہو جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا اور بشارت ہو جس نے مجھے دیکھنے والوں کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (بخاری نے اپنی تاریخ میں خطیب نے متفق اور مفترق میں ابی سعید سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۰۳......اس کو بشارت ہو جس نے مجھے دیکھا اور بشارت ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ (طبرانی نے وائل بن حجر سے نقل کیا)

۳۲۵۰۴......امت میں خیر میں رہے گی جب تک ان میں مجھے دیکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہوں گے اللہ کی قسم تم خیر میں رہو گے جب تک تم مجھے دیکھنے والوں کو دیکھنے والے موجود ہوں گے اور اللہ کی قسم تم خیر میں ہو گے جب تک تم میں میرے صحابہ کو دیکھنے والوں کے دیکھنے والے۔ (یعنی تبع تابعین) موجود ہوں۔ (طبرانی ابن ابی شیبہ اور ابونعیم نے معرفہ میں واثلہ سے نقل کیا یہی صحیح ہے)

۳۲۵۰۵......مجھے دیکھنے والا جہنم میں داخل نہ ہو نہ مجھے دیکھنے والوں کو دیکھنے نہ ان کو دیکھنے والا۔ (طبرانی نے عبدالرحمن عصبہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا)

صحابہ کی زندگی امت کیلئے خیر ہے

۳۲۵۰۶......میری امت دشمن پر غالب اور کامیاب رہے گی جب تک ان میں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک زندہ ہوگا پھر دشمن پر کامیاب وکامران رہے گی جب تک ان میں میرے صحابہ کو دیکھنے والے موجود ہوں یا کوئی تابعی موجود ہوگا پھر امت دشمن پر کامیاب رہے گی جب تک کوئی تبع تابعین میں سے زندہ موجود ہیں۔ (شیرازی نے القاب میں ابی سعید سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۰۷......ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی پوچھا جائے گا تم میں کوئی صحابی ہے جواب دیا جائے گا ہاں تو وہ علاقہ فتح ہو جائے گا پھر ایک زمانہ آئے گا پوچھا جائے گا تم میں کوئی صحابی رسول ہے تو جواب دیا جائے گا، ہاں تو علاقہ فتح ہو جائے گا پھر ایک زمانہ آئے گا کہا جائے گا تم میں کوئی صحابی ہے جواب دیا جائے گا ہاں تو علاقہ فتح ہو جائے گا۔ (بخاری مسلم نے ابی سعید سے نقل کیا یہ حدیث پہلے ۳۲۴۶۵ پر گذر چکی ہے)

۳۲۵۰۸......عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ایک لشکر تیار ہوگا اپنے ساتھ لے جانے کے لئے صحابی کو تلاش کرے گا سوال کرے گا تم میں کوئی محمد ﷺ کی صحابی ہے لوگ کہیں گے ہاں تو ان کی برکت سے فتح طلب کریں گے ان کو فتح حاصل ہوگی پھر ایک زمانہ آئے گا لشکر تیار ہوگا سوال کرے گا تم میں کوئی صحابی رسول ہیں؟ تلاش کریں گے کوئی نہ ملے گا اگر سمندر پار بھی کوئی صحابی مل جائے ان کو لے آئیں گے۔ (عبد بن حمید ابو یعلی والشاشی ضیاء مقدسی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۰۹......لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا اگر سمندر پار بھی میرے کسی صحابی کی خبر ملے تو لوگ ان کے پاس پہنچ جائیں گے ان کو تلاش کرنے سے نہ ملے گا۔ (ابوعوانہ اور دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۱۰......میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال امت میں جیسے نمک ہے کھانے میں کھانا نمک کے بغیر مزیدار نہیں ہوتا۔ (ابن المبارک نے انس

رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۱۱ ...عنقریب تمہاری مثال لوگوں میں کھانے میں نمک کی طرح ہوگی کھانا بغیر نمک کے ذائقہ دار نہیں ہوتا۔(طبرانی سعید بن منصور نے سمرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۱۲ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو آسمان والوں کے لئے امن کا ذریعہ بنایا جب وہ بے نور ہوجائیں گے آسمان والوں پر وہ آفات آجائیں گی جن کا ان سے وعدہ ہوا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم امن ہیں میری امت کے لئے جب وہ چلے جائیں گے تو ان پر وہ فتنے ظاہر ہوں گے جن کا ان سے وعدہ ہوا۔(طبرانی نے عبداللہ بن مستورد سے نقل کیا)

۳۲۵۱۳ ...جس زمین میں بھی میرے کسی صحابی کا انتقال ہوگا وہ قیامت کے دن ان کا قائد ہوگا ان کے لئے نور ہوگا۔(ابونعیم نے معرفہ میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے ابوطیبہ نے عبداللہ بن مسلم سے نقل کیا اور ابوحاتم نے کہا قابل حجت نہیں ہے)

۳۲۵۱۴ ...میرے جس صحابی کا جہاں انتقال ہوگا وہ قیامت کے روز ان کے لئے امن ہوگا۔(ابن عساکر نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور کہا اس کی سند غریب ہے اور تمام لوگ)

۳۲۵۱۵ ...میرے جس صحابی کا جس شہر میں انتقال ہوگا وہ ان کے حق میں سفارشی ہوگا۔(ابونعیم نے معرفہ میں نقل کیا ابن عساکر نے بریدہ سے اس میں یحیی بن عباد ضعیف ہیں)

۳۲۵۱۶ ...میرے جس صحابی کا جہاں انتقال ہوگا وہ قیامت کے روز ان کا قائد ہوگا۔(ابن عساکر نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۱۷ ...میرے جس صحابی کا زمین جس خطہ میں انتقال ہوگا ان کے لیے نور ہوگا وہ قیامت کے روز ان کا سردار ہوگا۔(ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اس میں موسیٰ بن عبداللہ بن حسن ہے بخاری نے کہا اس میں کلام ہے)

۳۲۵۱۸ ...میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں جس کا کسی شہر میں انتقال ہوگا وہ انکے لیے نور ہوگا اور قیامت کے دن ان کا سردار بنا کر اٹھایا جائے گا۔(ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۱۹ ...جبرائیل نے مجھے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار کے ذریعہ ساتوں آسمان والوں پر فخر فرمایا اے علی تمہارے اور عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعہ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں پر فخر فرمایا۔(خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۵۲۰ ...سب سے پہلے میرے لئے پل صراط کو جہنم پر رکھا جائے گا میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اس پر سے گذر کر جنت میں داخل ہوں گے(دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۵۲۱ ...اگر کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرڈالے تم صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے ایک مد خرچ کرنے کے برابر اجر حاصل نہیں کرسکتا نہ اس کا نصف۔(احمد نے عبداللہ بن سلام سے نقل کیا یہ اس موقع پر ارشاد فرمایا جب بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم بہترین ہیں یا ہمارے بعد آنے)۔

۳۲۵۲۲ ...اگر بعد والوں میں سے کوئی احد کے برابر سونا خرچ کرڈالے تو تمہارے ایک مد یا اس کے آدھے کے برابر اجر نہیں حاصل کرسکتا۔(احمد نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے نقل کیا)

حیاء اور وفاء اسلام کی زینت ہے

۳۲۵۲۳ ...اسلام ننگی حالت میں ہے اس کا لباس حیاء ہے اس کی زینت وفاء ہے اس کی مروت عمل صالح ہے اس کا ستون تقویٰ ہے ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اسلام کی بنیاد اصحاب رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت کی محبت ہے۔(ابن نجار نے علی بن حسین سے نقل کیا)

۳۲۵۲۴ ...جس نے میرے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کی ان سے دوستی رکھی اور ان کے حق میں استغفار کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا

حشر انہیں کے ساتھ فرمائے گا۔(ابن عرفہ عابدی نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سے نقل کیا)

۳۲۵۲۵۔۔۔جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ازواج مطہرات میرے احباب اور اہل بیت سے محبت کی ان میں سے کسی پر طعن نہیں کیا اور دنیا سے ان کی محبت لے کر گیا قیامت کے روز درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔(ملا نے سیرت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۲۶۔۔۔میرا خیال رکھو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں میرا خیال رکھے گا میرے ساتھ حوض کوثر پر ہوگا اور جس نے میرا خیال نہیں رکھا صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نہ حوض کوثر نصیب ہوگا نہ مجھے قریب سے دیکھ سکے گا۔(ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۲۷۔۔۔میرا خیال رکھو میرے صحابہ کے بارے میں جس نے ان کے متعلق میرا خیال رکھا اللہ کی طرف سے اس پر ایک نگہبان ہوگا اور جس نے حفاظت نہیں کی ان میں اللہ تعالیٰ اس سے بری ہوگا اور جس سے اللہ بری ہوگا عنقریب اس کی گرفت فرمائے گا۔(شیرازی نے القاب میں ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۵۲۸۔۔۔اللہ تعالیٰ نے میرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کا انتخاب فرمایا ان کو ساتھی اور بعض کو سسرال بنایا میرے بعد ایک قوم آئے گی جو ان کی شان کو گھٹائے گی ان کو گالی دے گی اگر ایسے لوگوں کا زمانہ پاؤ تو نہ ان سے شادی بیاہ کرو نہ ان کے ساتھ کھانا پینا رکھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو نہ ان پر نماز پڑھو۔(دارقطنی نے کتاب المقلین ان کے آباء مکثر بن سے مکثر بن ان کے آباء مقلین سے نقل کیا)

۳۲۵۲۹۔۔۔اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب فرمایا اور میرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کا انتخاب فرمایا ان میں میرے لئے وزیر انصار پیدا فرمائے آخری زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ان سے بغض رکھیں گے ایسے لوگوں کے ساتھ نہ کھانا پینا رکھو نہ مجالست کرو نہ ان پر نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔(ابن النجار نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔التنزیہ ۲۴۲ ذیل اللالی ۷۶)

۳۲۵۳۰۔۔۔میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو (تنقید کا) نشانہ مت بناؤ جس نے ان سے محبت رکھی میری محبت کی وجہ سے محبت کی جس نے ان سے بغض رکھا میری عداوت کی وجہ سے رکھا جس نے ان کو ایذاء دی مجھے ایذاء دی جس نے مجھے ایذاء دی گویا کہ اللہ تعالیٰ کو ایذاء دی جو اللہ کو ایذاء پہنچائے اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔(احمد بخاری نے اپنی تاریخ میں نقل کیا غریب ہے حلیۃ الاولیاء بیہقی بروایت عبداللہ پہلے حدیث ۳۲۴۸۳ میں گذر چکی ہے)

۳۲۵۳۱۔۔۔میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو جس نے ان سے بغض رکھا میری عداوت کی وجہ سے رکھا جس نے ان سے محبت کی میری محبت کی وجہ سے کی اے اللہ ان سے محبت فرما جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرے اور ان سے عداوت رکھ جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھے۔(ابن النجار سے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۳۲۔۔۔جس نے میری صحابہ کے متعلق اچھا کلام کیا وہ مؤمن ہے۔(ابن غیلان نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۳۳۔۔۔جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق اچھی بات کرے وہ نفاق سے بری ہوگیا جو ان کے متعلق بری بات کرے وہ میری سنت کا مخالف ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔(ابوسعید نے شرف المصطفیٰ میں نس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۳۴۔۔۔جس نے میری وجہ سے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خیال رکھا وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا اور جس نے خیال نہیں کیا وہ قیامت کے روز میری زیارت نہیں کر سکے گا مگر دور سے۔(جب بروایت ابن عمر ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۶۴)

صحابہ کی برائی کی ممانعت

۳۲۵۳۵۔۔۔میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی برائیاں مت بیان کرو اس سے تمہاری دلوں میں اختلاف پیدا ہوگا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے محاسن کو یاد کرو تاکہ تمہارے دلوں میں الفت ومحبت قائم ہو۔(دیلمی اور ابن نجار نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اس کی سند میں عبداللہ بن

ابراہیم غفاری متہم ہے)۔

۳۲۵۳۶ ...... اے لوگو! میری وجہ سے میرے دامادوں اور سسرال کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ تم سے ان میں سے کسی پر ظلم کے انتقام کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ یہ ناقابل معافی جرم ہی ہے اے لوگو اپنی زبانوں کی مسلمانوں کی عیب جوئی سے حفاظت کرو جب کسی کا انتقال ہو جائے تو خیر کے سوا اس کا تذکرہ مت کرو۔ (سیف بن عمر رضی اللہ عنہ نے فتوح میں ابن نافع ابن شاھین اور ابن مندہ طبرانی ابونعیم خطیب ابن بخار ابن عساکر نے سھل بن یوسف بن سھل بن مالک کعب بن مالک کے بھائی سے نقل کیا انہوں نے اپنے والد اپنے دادا سے ابن مندہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۳۲۵۳۷ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لغزشیں ہوں گی اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے میرے ساتھ ان کے پہلے اعمال کی برکت سے۔ (ابن عساکر نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ضعیف الجامع ۲۴۷۷ کشف الخفاء ۱۰۱۵)

۳۲۵۳۸ آدمی اتنے اتنے نیک اعمال انجام دیتا ہے لیکن امت پر لعن طعن کی وجہ سے اندر سے منافق ہوتا ہے۔ (طبرانی نے ابی مصبح الحمصی سے انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے نقل کیا ان میں شداد بن اوس اور ثوبان بھی ہیں)

۳۲۵۳۹ ...... قیامت کے روز ہر شخص کی نجات کی امید ہوگی مگر جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دی ہے کیونکہ محشر والے اس پر لعنت کریں گے۔ (شیرازی نے القاب میں حاکم نے تاریخ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۴۰ جس نے کسی بھی صحابی پر لعنت کی اس پر اللہ کی لعنت۔ (ابن ابی شیبۃ نے عطاء سے مرسلاً نقل کیا ابن نجار نے عطیہ ابی سعید سے نقل کیا شیرازی نے القاب میں عطاء سے مرسلاً نقل کیا)

۳۲۵۴۱ ...... جو میرے کسی بھی صحابی کو گالی دے اس کو کوڑے لگاؤ۔ (ابوسعید اسماعیل بن حسن بن سمان نے کتاب الموافقۃ بین اھل البیت والصحابہ میں انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۴۲ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں مت دو آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دے گی اگر وہ بیمار ہو جائیں ان کی عیادت مت کرو اگر مر جائیں ان کے جنازہ میں شرکت مت کرو ان سے شادی بیاہ مت کرو وہ وارثت کے حقدار نہیں ان پر سلام مت کرو ان پر جنازہ مت پڑھو۔ (خطیب ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ذہبی نے کہا منکر اجدا)

۳۲۵۴۳ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں مت دو میرے صحابہ کو چھوڑ دو کیونکہ تم میں سے کوئی روزانہ احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ تو کسی صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک مد یا آدھا مد خرچ کرنے کے برابر اجر حاصل نہیں کر سکتا۔ (ابو بکر برتانی رویانی نے مستخرج میں ابوسعید سے نقل کیا ہے اور وہ صحیح ہے)

۳۲۵۴۴ محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں مت دو اللہ کی قسم اگر تم ان کے راستہ پر چلے تو بہت آگے بڑھ جاؤ گے اگر تم نے دائیں بائیں اور کوئی راستہ اختیار کیا تو گمراہی میں بہت دور جا گرو گے۔ (ابن النجار نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۵۴۵ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں مت دو جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دے اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی نہیں قبول کی جائے گی ان کی طرف کوئی نفلی و فرض عبادات۔ (ابونعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۴۶ ...... لوگوں کو کل قیامت محشر میں جمع کیا جائے گا پھر میرے صحابہ پر تہمت رکھنے والوں کو ان سے بغض رکھنے والوں کو چیب لیا جائے گا اور ان کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (قاضی ابوسعید نے محمد بن احمد بن ساعد سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۴۷ اے اللہ ان کو میرا حوالہ نہ فرمایا کہ میں ان کی مدافعت سے کمزور ہو جاؤں نہ ان کو اپنے نفس کا حوالے لے فرما کہ وہ اپنے نفس کی مدافعت سے کمزور ہو جائیں نہ ان کو لوگوں کا حوالہ فرمایا کہ ان پر دوسروں کو ترجیح دیں یا اللہ تو ہی تنہا ان کے رزق کا ذمہ بن جا۔ (احمد ابوداؤد طیالسی حاکم نے عبداللہ بن حوالہ سے نقل کیا)

الفصل الثانی فی فضائل الخلفاء الاربعۃ رضوان اللّٰہ تعالٰی علیہم اجمعین

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۳۲۵۴۸..... ابوبکر لوگوں میں سب سے افضل ہیں ہاں البتہ کوئی نبی ہے تو وہ ابوبکر صدیق سے افضل ہے۔(نسب عدی بن کامل نے سلمہ بن اکوع سے نقل کیا۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۶ ضعیف الجامع ۵۵)

۳۲۵۴۹..... ابوبکر غار میں میرے ساتھی اور مجھے انس رضی اللہ عنہ پہنچانے والے تھے لہٰذا ان کی اس فضیلت کا اعتراف کرو اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا صدیق اکبر کی کھڑکی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والی ہر کھڑکی بند کی جائے۔(عبداللہ بن احمد بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۵۰ ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ابوبکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔(مسند الفردوس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا اسنی المطالب ۲۹ ضعیف الجامع ۵۷)

۳۲۵۵۱..... جبرائیل میرے پاس آئے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا دروازہ دکھایا مجھے دکھایا جنت کا وہ دروازہ جس سے میری امت کے لوگ داخل ہوں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تا کہ میں بھی دیکھتا تو فرمایا اے ابوبکر آپ میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔(ابوداؤد حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور ضعیف قرار دیا)

۳۲۵۵۲..... مجھے حکم ملا ہے کہ ابوبکر سے خواب کی تعبیر پوچھو(مسند فردوس بروایت سمرہ رضی اللہ عنہ)

۳۲۵۵۳..... مال اور صحبت کے لحاظ سے میرے اوپر سب سے زیادہ احسان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلامی رشتہ ہے مسجد میں خوخہ ابوبکر کے علاوہ تمام خوخہ بند کر دیا جائے۔(مسلم ترمذی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۵۵..... ابوبکر بن ابی ابوقحافہ سے زیادہ میرے اوپر مال اور نفس کے اعتبار سے احسان کرنے والا کوئی نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلام کی روشنی اس مسجد میں کھولنے والے تمام دریچے بند کر دیئے جائیں سوائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دریچہ کے۔(احمد بخاری ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۵۶..... سن لو میں ہر ایک کو خلیل بنانے سے بری ہوں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا تمہارے صاحب (یعنی خود نبی کریم ﷺ) اللہ کے خلیل ہیں۔(سعید بن منصور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۵۷..... میں اللہ کے سامنے بری ہوں اس بات سے کہ تم میں سے کسی کو خلیل بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنالیا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا سن لو تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مساجد بناتے تھے تم قبروں کو مساجد مت بناؤ میں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔(مسلم نے جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۵۸..... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔(ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۵۹..... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے ساتھی ہو حوض کوثر پر اور میرے ساتھی ہو غار میں۔(ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع: ۱۳۲۷)

۳۲۵۶۰..... اے لوگو تمہارے ساتھ میرا تعلق بھائی اور دوستی کا ہے میں اللہ کے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں اس بات سے کہ کسی کو اپنا خلیل بناؤں اپنی امت میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا میرے رب نے مجھے خلیل بنایا جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا سن لو تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو مساجد بناتے تھے تم قبروں کو مساجد مت بناؤ میں تمہیں ان سے روکتا ہوں۔(مسلم نسائی نے جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۳۲۵۶۱۔۔۔ اللہ تعالیٰ اور مومنین اے ابوبکر تمہارے ساتھ اختلاف کرنے سے انکار کردیں گے۔(یعنی تمہاری خلافت پر اجماع ہوجائے گا)۔(احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۶۲۔۔۔ میرے لئے اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو بلالو تا کہ ایک تحریر لکھوں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے یا کہنے والا کہے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اللہ تعالیٰ اور مؤمنین ابوبکر کے علاوہ کسی اور کو قبول کرنے سے انکار کردیں گے۔(احمد اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۶۳۔۔۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن تمہارے نبی اللہ کے خلیل ہیں۔(مسلم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۶۴۔۔۔ کسی نبی اور رسول حتیٰ کہ صاحب یاسین کے کوئی صحابی ابوبکر سے افضل نہیں۔(حاکم نے اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۸۵)

۳۲۵۶۵۔۔۔ ہم پر جس کا جو احسان تھا اس کا بدلہ چکا دیا سوائے ابوبکر کے کیونکہ ان کے ہمارے اوپر احسان ہیں جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز دیں گے جتنا نفع مجھے ابوبکر کے مال نے پہنچایا کسی اور کے مال نے نہیں پہنچایا اگر میں کسی خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا مگر تمہارے ساتھی اللہ کے خلیل ہیں۔(ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۶۶۔۔۔ اے عبداللہ یہ بہتر ہے جو نمازی ہوگا اس کو باب الصلاۃ سے پکارا جائے گا جو مجاھد ہوگا اس کو باب الجہاد سے پکارا جائے گا روزے دار کو باب الریان سے پکارا جائے گا صدقہ خیرات کرنے والے کو باب الصدقہ سے پکارا جائے گا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا تو ارشاد فرمایا اے ابوبکر امید ہے تم انہی میں سے ہو۔(احمد بیہقی ترمذی نسائی نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۶۷۔۔۔ جس قوم میں ابوبکر موجود ہو وہاں کسی اور کی امامت درست نہیں۔(ترمذی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۶۸۔۔۔ اے ابوبکر تمہارا کیا خیال ہے ان دو کے بارے میں جن میں تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔(احمد بیہقی ترمذی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۶۹۔۔۔ اے لوگو! میری وجہ سے ابوبکر کا خیال رکھو کیونکہ جب انہوں نے میری صحبت اختیار کی مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔(عبدان مروزی اور ابن قانع صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بہزاد سے نقل کیا ضعیف الجامع ۶۳۷۱)

۳۲۵۷۰۔۔۔ میرا خیال ہوا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بلواؤں اور ان کو خبردار کردوں ایک عہد نامہ لکھ دوں تا کہ بعد میں کسی تمنا کرنے والے یا دعویٰ کرنے والے کو موقع نہ ملے لیکن میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور مؤمنین ان کے علاوہ کسی غیر کو قبول کرنے سے انکار کردیں گے۔(بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۷۱۔۔۔ جب قیامت کا دن ہوگا ایک نداء کرنے ولا آواز دے گا اس امت کا کوئی فرد ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اپنا نامہ اعمال نہ اٹھائے۔(ابن عساکر نے عبدالرحمن بن عوف سے نقل کیا ضعیف الجامع ۶۶۴)

۳۲۵۷۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی خلیل بنایا جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا میرے خلیل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔(طبرانی ابی امامہ سے نقل کیا)

۳۲۵۷۳۔۔۔ اللہ تعالیٰ آسمان کے اوپر ناپسند کرتا ہے کہ زمین میں ابوبکر صدیق کو خطا کا قرار دیا جائے(بروایت حارث طبانی ابن اشاھین نے سنت میں معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع: ۱۷۵۷)

۳۲۵۷۴۔۔۔ اگر امت میں اللہ کو چھوڑ کر کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔(احمد بخاری نے ابی الزبیر سے اور بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا احسان

۳۲۵۷۵ میرے اوپر ابوبکر سے بڑا کوئی محسن نہیں اپنی جان و مال سے میری ہمدردی کی اور اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی۔(طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۱)

۳۲۵۷۶ کسی نے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا کے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے پہنچایا۔(احمد ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۷۷..... ابوبکر کو حکم کرو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔(بیہقی ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیہقی نے ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سالم بن عبید سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۷۸..... ابوبکر لوگوں میں سب سے بہترین ہیں مگر کوئی نبی ہو۔(ابن عدی، طبرانی، دیلمی اور خطیب نے متفق و متفرق میں ایاس بن سلمہ بن اکوع سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ابن عدی نے کہا یہ حدیث خبر واحد ہے منکر نہیں ذخیرۃ الحفاظ ۲۶ ضعیف الجامع ۵۵)

۳۲۵۷۹ ..... میں نے معراج کی رات عرش کے گرد ایک سبز موتی کو دیکھا اس پر نور ابیض کے قلم سے لکھا ہوا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق۔(ابن حبان نے ضعفاء میں دار قطنی نے افراد میں ابی الدرداء سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۸۰ ..... معراج کی رات میرا جس آسمان پر بھی گذر ہوا وہاں لکھا ہوا ملا محمد رسول اللہ ﷺ اور میرے نام کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔(حسن بن عرفہ نے اپنے جزء میں عدی اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا تذکرۃ الموضوعات ۹۳ التعقبات ۵۴)

۳۲۵۸۱..... جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا فرمایا تو اس پر نور کے قلم سے قلم کی مقدار طویل لکھا یا مغرب سے مشرق تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسی کی وجہ سے روکتا ہوں اور اسی کی وجہ سے دیتا ہوں اس کی امت تمام امتوں میں افضل ہے ان میں افضل ابوبکر ہیں۔(رافعی نے سلمان سے نقل کیا)

۳۲۵۸۲..... معراج کی رات جب آسمان پر لے جایا گیا اور مجھے جنت عدن میں داخل کیا گیا میرا ہاتھ ایک سیب کو لگا یا جب اس کو میں نے اپنے ہاتھ لگایا وہ حور عیناء کی پسندیدہ شکل میں تبدیل ہو گیا اس کی آنکھوں کی پلکیں نسر رندہ کے پر کے اگلے حصہ کی طرح تھیں میں نے پوچھا یہ حور کس کے لئے ہے تو بتایا یہ آپ کے خلیفہ کے لئے۔(طبرانی نے عقبہ بن عامر سے نقل کیا)

۳۲۵۸۳..... میرے پاس دوات اور شانہ کی ہڈی لے کر آؤ تا کہ تمہارے لئے ایک تحریر لکھدوں اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اور مؤمنین ابوبکر کے علاوہ کسی اور کو قبول کرنے سے انکار کر دیں گے۔(حاکم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۸۴ ..... ابوبکر کہاں ہیں اللہ تعالیٰ اور مسلمان ان کے علاوہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیں گے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔(احمد، طبرانی، حاکم اور سعید بن منصور نے عبداللہ بن زمعہ سے نقل کیا)

۳۲۵۸۵ ..... اللہ کی پناہ کہ مسلمان صدیق اکبر کے بارے میں اختلاف کریں۔(ابوداؤد الطیالسی اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۸۶..... اے چچا جان اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو اپنے دین اور وحی کے سلسلہ میں میرا خلیفہ بنایا ہے ان کی بات مانو کامیاب ہو گے ان کی اطاعت کرو ہدایت پاؤ گے۔(ابن مردویہ و ابو نعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۵۸۷..... اے آپ اپنے خواب میں سچے ہیں میرے بعد امت کے معاملات کے آپ ہی ذمہ دار ہوں گے میرے بعد دو سال تک خلیفہ ہوں گے۔(ابو نعیم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے

کہ میں صحن میں اڑ رہا ہوں اور میرے سینہ پر دو کنگن ہیں اور میرے اوپر ایک سبز رنگ کی چادر ہے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

ہجرت کے وقت رفیق سفر

۳۲۵۸۸ ... میرے پاس جبرائیل آیا میں نے پوچھا کہ میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا تو بتایا ابوبکر، وہ آپ کے بعد آپ کی امت کے امور کا ذمہ دار ہوگا وہ آپ کے بعد امت کا افضل ترین فرد ہے۔ (دیلمی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۸۹ ابوبکر غار میں میرے ساتھی اور مونس رہے ان کی اس فضیلت کا اعتراف کرو اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا مسجد میں کھلنے والا ہر دریچہ بند کر دیا جائے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دریچہ کے۔

زیادات عبداللہ بن حمد، ابن مردویہ، دیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۵۹۰ ... اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ دنیا کو اختیار کرے یا اپنے پاس نعمت کو اس بندہ نے اللہ کے پاس جو نعمت ہے اس کو اختیار کیا یہ بات سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے ارشاد فرمایا: ابوبکر روئیں مجھے مالی اور صحبت کے لحاظ سے سب سے زیادہ احسان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے اگر اللہ کے سوا امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلامی رشتہ اور دوستی ہے مسجد میں ابوبکر کے دریچہ کے علاوہ تمام دریچے بند کر دیئے جائیں۔ (احمد بخاری اور مسلم نے ابی سعید سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۹۱ مجھے اپنے ساتھی کے بارے میں ایذاء مت پہنچاؤ مجھے اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تم نے اس کو جھٹلایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اللہ تعالیٰ نے ان کا نام صحابی رکھا میں نے ان کو صحابی بنایا خلیل نہیں بنایا لیکن دینی اخوت ہے سن لو ہر دریچہ بند کر دیا جائے سوائے ابن قحافہ کے دریچہ کے۔ (طبرانی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۹۲ ... صحبت اور ذات کے اعتبار سے میرے اوپر سب سے زیادہ احسان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے ان سے محبت ان کا شکر ان کی حفاظت امت پر واجب ہے۔ (دارقطنی نے افراد میں اور خطیب نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اور کہا عمر بن ابراہیم کردی کا اس میں تفرد ہے دوسرے ان سے زیادہ ثقہ ہیں)۔

۳۲۵۹۳ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی محبت اور ان کے شکر کی بجا آوری امت پر واجب ہے (حاکم نے اپنی تاریخ میں ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں خطیب اور دیلمی نے سہل بن سعد سے خطیب نے کہا اس میں عمر بن ابراہیم کردی متفرد ہے وہ ذاھب الحدیث ہے المتناھیہ: ۲۹۲)

۳۲۵۹۴ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہے جتنا عرصہ چاہے اور دنیا کی نعمتوں میں سے جو چاہے کھائے یا اپنے رب سے ملنے کو اختیار کرے (یہ سنکر) ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے تو فرمایا لوگوں میں صحبت اور ذات کے لحاظ ابوبکر بن ابی قحافہ سے زیادہ ہم پر کسی کا احسان نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن دوستی اور ایمانی اخوت ہے دو مرتبہ ارشاد فرمایا لیکن تمہارے نبی اللہ کے خلیل ہیں۔ (احمد، ترمذی اور کہا غریب ہے طبرانی بغوی نے ابن ابی المعلی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی)

۳۲۵۹۵ ... میں ہر دوستی والے سے برات کا اظہار کرتا ہوں اگر میں اہل زمین میں سے کسی کو خلیل بناتا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن میرے بھائی اور غار ثور کے ساتھی ہیں۔ (ابن الدباغ اندلسی نے جمیل العرانی سے نقل کیا)

۳۲۵۹۶ ... میں اللہ کے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں کہ اس سے کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا ہے جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا سن لو کہ تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صلحاء کی قبور کو مساجد بناتے سن لو قبور کو مساجد مت بناؤ میں تمہیں اس سے روکتا ہوں (۔ مسلم نے جندب رضی اللہ عنہ سے نقل حدیث ۳۲۵۵۷ میں گذر چکی ہے)

۳۲۵۹۷ تم میں میرے لئے خلیل ہے اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا اللہ رب العزت نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا سن لو تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو مساجد بناتے تھے میں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔ (طبرانی جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۹۸ ہر نبی کے امت میں خلیل ہے میرا خلیل ابوبکر ہے تمہارے نبی رحمٰن کے خلیل ہیں۔ (ابونعیم نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خلیل ہونا

۳۲۵۹۹ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن میرے بھائی اور ساتھی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو اپنا خلیل بنایا ہے۔ (ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ذخیرۃ الخلفاء ۴۶۰۹)

۳۲۶۰۰ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ (براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے بخاری میں)

۳۲۶۰۱ اگر اللہ کے علاوہ امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا لیکن دینی بھائی اور رغار کے ساتھی ہیں۔ (احمد بخاری نے ابن الزبیر سے بخاری ابن عباس رضی اللہ عنہم سے شیرازی القاب میں سعد سے نقل کیا)

۳۲۶۰۲ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن تم اسی طرح کہو جس طرح اللہ نے کہا صحابی۔ (ابن عساکر نے جابر سے نقل کیا)

۳۲۶۰۳ اگر میں اللہ کے سوا کسی زندہ آدمی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا صحبت اور مال کے اعتبار سے ابوبکر سے زیادہ کسی کا مجھ پر احسان نہیں کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر کے مال نے پہنچایا اگر میں اہل زمین میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ (ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۰۴ مال اور اہل سے مجھ پر احسان کے اعتبار سے کوئی شخص ابوبکر سے افضل نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلامی اخوت ہے۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۰۵ ذاتی اعتبار سے کوئی شخص ابوبکر سے زیادہ مجھ پر محسن نہیں اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی مجھے دارالہجرت کی طرف نکال کر لے گیا اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن قیامت تک اخوات اور مودت قائم رہے گی۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۶۰۶ کسی شخص کا صحبت اور ذاتی مال کے اعتبار سے مجھ پر ابوبکر سے زیادہ کسی کا احسان نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر بن ابی قحافہ کو بناتا لیکن ایمانی دوستی و بھائی بندی ہے تمہارا نبی خلیل اللہ ہے۔ (ابن ابی نے بنی ایوم والیہ میں ابی معلی سے نقل کیا)

۳۲۶۰۷ اے ابوبکر میرے نزدیک صحبت اور مالی احسان کے اعتبار سے سب سے افضل ابن ابی قحافہ ہے۔ (طبرانی نے معاویہ سے نقل کیا)

۳۲۶۰۸ کسی کے مال نے مجھے بھی اتنا نفع نہ دیا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔ حلیۃ الاولیاء بروایت ابی ہریرۃ۔

۳۲۶۰۹ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے طرف مبعوث فرمایا تم نے مجھے جھٹلایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی میرے ساتھ ہمدردی کی اپنے مال و جان سے کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو چھوڑ دو گے۔ (بخاری نے ابی الدرداء سے نقل کیا)

۳۲۶۱۰ میرے ساتھی کو میرے لئے چھوڑ دو کیونکہ میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں ہر ایک نے مجھے جھٹلایا سوائے ابوبکر صدیق کے کیونکہ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی۔ (خطیب نے ابوسعید سے نقل کیا)

۳۲۶۱۱ میں نے معراج کی رات جبرائیل سے کہا کہ میری قوم میری تصدیق نہیں کرے گی تو بتایا ابوبکر تصدیق کرے گا وہ صدیق ہیں۔ (ابن سعد نے ابی وهب مولیٰ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۱۲ میں نے جس پر بھی اسلام پیش کیا اس کو تامل ہوا سوائے ابوبکرصدیق انہوں نے بلا تامل قبول کرلیا۔ (دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

بلا دلیل اسلام قبول کرنے والا

۳۲۶۱۳ ... میں نے اسلام کے متعلق جس سے بھی گفتگو کی اس نے انکار کیا مجھے میرا کلام واپس کیا سوائے ابن ابی قحافہ کے میں نے ان سے جس موضوع پر بھی بات چیت کی اس کو قبول کیا اور قبول کرنے میں جلدی دکھائی۔ (ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۶۱۴ ... اے ابوبکران دو کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔ (احمد بخاری مسلم ترمذی نے انس اور ابوبکر سے نقل کیا) بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس وقت کہا جب میں غار میں تھا اگر کوئی اپنے قدم کے نیچے دیکھے تو ہمیں دیکھ لیں گے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ (ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا یہ حدیث ۳۲۵۶۸ میں گذر چکی ہے)

۳۲۶۱۵ ... اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا ہے۔ (دیلمی نے ام ھانی سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۱۶ ابوبکر عتیق اللہ ہے آج سے۔ (ابونعیم نے معرفہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا اس میں اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ متروک ہے)

۳۲۶۱۷ جس کو یہ بات خوش کرے کہ جنتی آدمی کو دیکھے تو ان کو یعنی ابوبکر کو دیکھے۔ (ابن سعد حاکم عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۶۱۸ جس کو کسی جنتی آدمی کو دیکھنے سے خوشی ہو وہ ابوبکر کو دیکھے (طبرانی ابونعیم نے معرفہ میں نقل کیا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ضعیف قرار دیا)

۳۲۶۱۹ ... اے ابوبکر آپ آگ سے اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔ (حاکم اور ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۲۰ ایک شخص کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے چلتے دیکھا تو ارشاد فرمایا تم ایک اولی سے آگے چلتے ہو جو تم سے بہتر ہے ابوبکر ہر اس شخص سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غرب ہو۔ (ابن عساکر نے ابی الدرداء سے نقل کیا)

۳۲۶۲۱ کیا تم ایسے شخص سے آگے چلتے ہو جو تم سے بہتر ہے تم نہیں جانتے ہو سورج کسی پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا جو ابوبکر سے بہتر ہو سوائے رسولوں اور نبیوں کے۔ (ابونعیم نے فضائل میں ابی الدرداء سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۲۲ اے ابوالدرداء کیا تم ایسے آدمی سے آگے چلتے ہو جو تم سے دنیا اور آخرت میں بہتر ہے انبیاء کے علاوہ سورج طلوع اور غروب نہیں ہوا کسی ایسے شخص پر جو ابوبکر سے بہتر ہو۔ (حلیۃ الاولیاء وابن النجار نے ابی الدرداء سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۲۳ ... ایسے شخص سے آگے مت چلو جو تم سے بہتر ہے ابوبکر ہر اس شخص سے افضل ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب۔ (طبرانی نے ابی الدرداء سے نقل کیا)

۳۲۶۲۴ جبرائیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش کے میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی دیکھ لیتا تو ارشاد فرمایا کہ میری امت میں آپ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (حاکم نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۲۵ اے اللہ ابوبکر کا مقام قیامت کے روز میرے ساتھ کردے۔ حلیۃ الاولیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۶۲۶ جنت میں پرندہ بختی اونٹ کی طرح جنت کے درخت میں چرے گا ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ پھر تو وہ تروتازہ ہوگا فرمایا اس درخت میں کھانا اس سے زیادہ تازگی کا سبب ہوگا میں امید کرتا ہوں آپ کھانے والوں میں سے ہوں گے۔ (احمد سعید بن منصور نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۲۷ فرشتے ابوبکر انبیاء اور صدیقین کے ساتھ جنت میں لے کر آئیں گے ان کو آراستہ کرکے لائیں گے۔ (دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ

سے نقل کیا)

۳۲۶۲۸...... جنت میں ایک شخص ہوگا جنت کے تمام محلات جھروکے اس کو کہیں گے مرحبا مرحبا ہمارے پاس آئیں ہمارے پاس آئیں آپ وہ ہیں اے ابوبکر (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۲۹...... اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے عمومی تجلی فرماتے ہیں جب کہ ابوبکر کے لئے خصوصی تجلی فرماتے ہیں۔ (ابن نجار نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الموضوعات ۱/۳۰۶)

۳۲۶۳۰...... اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے آپ کو رضوان اکبر عطاء فرمایا ہے پوچھا رضوان کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے عمومی تجلی فرمائے ہیں تمہارے خاص۔ (ابن مردو نے انس رضی اللہ عنہ علیہ السلام سے حاکم نے مستدرک میں جابر رضی اللہ عنہ الموضوعات ۱/۳۰۵)

۳۲۶۳۱...... اللہ تعالیٰ آسمان پر ناپسند فرماتے ہیں کہ زمین میں ابوبکر پر عیب لگایا جائے۔ (حارث سے معاذ رضی اللہ عنہ سے ابن جوزی موضوعات میں اس کو ذکر کیا)

صدیق اکبر پر عیب لگانا اللہ کو ناپسند ہے

۳۲۶۳۲...... اللہ تعالیٰ آسمان کے اوپر ناپسند کرتے ہیں کہ ابوبکر پر عیب لگایا جائے۔ (طبرانی اور ابن شاھین نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ضعیف الجامع ۱۷۵۷)

۳۲۶۳۳...... اے عمر تونے اپنے کمان کو بغیر تانت کے بنایا۔ تمہاری دوستی میں اتنا فاصلہ ہے جتنا تمہارے کلمات میں۔ (ابونعیم نے ابوبکر سے نقل کیا)

۳۲۶۳۴...... میں اسلام کی تلوار ہوں اور ابوبکر ردت کی تلوار۔ دیلمی نے عرفجہ بن صریح سے نقل کیا۔

۳۲۶۳۵...... قیامت کے روز تمام لوگوں سے حساب ہوگا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔ (خطیب نے متفق اور مفترق میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل اس کی سند قابل اعتبار ہے)۔

۳۲۶۳۶...... قیامت کے روز ابوبکر کے علاوہ تمام لوگوں کا حساب ہوگا۔ (ابونعیم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۶۳۷...... علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں نے تمہاری تقدیم کے لئے اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے انکار کیا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کرے گے۔ (خطیب ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا المتناھیہ ۲۹۱)

۳۲۶۳۸...... اے میں نے تمہیں مقدم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ درخواست کی اللہ تعالیٰ نے انکار کیا سوائے علی رضی اللہ عنہ کو مقدم کرنے کے۔ (دیلمی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۳۹...... قوموں کو کیا ہوا کہ انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں میرے عہد کو توڑ دیا اور میری وصیت کو ضائع کردیا وہ غار میں میرے وزیر اور انیس ہیں ان اقوام کو میری شفاعت حاصل نہ ہوگی۔ (ابن مردویہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۴۰...... مجھے جو فضلیت بھی حاصل ہے اس کا آدھا تمہیں حاصل ہے یہاں تک شہادت مجھے ملی ہے خیبر کے زہر سے اور تمہیں اس سانپ کے زہر سے جس نے غار ثور میں تمہیں ڈسا تھا یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۴۱...... تم میں سے ایک کے ساتھ جبرائیل ہے دوسرے کے ساتھ میکائیل اسرائیل بڑے فرشتہ ہیں جو قتال میں شریک ہوئے ہیں یہ ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (احمد اور حاکم نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۵۲...... اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے مجھے مجھ پر ایمان لانے والوں کا ثواب عطاء فرمایا ہے آدم علیہ السلام سے میری بعثت تک اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ثواب عطاء فرمایا ہے مجھ پر ایمان لانے والوں کا میری بعثت سے قیامت تک۔ (خطیب، دیلمی اور ابن جوزی نے واھیات میں

علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے المتناهیہ ۲۹۳)

۳۲۶۴۳.....اے ابوبکر کیا تم پسند نہیں کرتے ہو اس قوم کو جن کو خبر پہنچی تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ تم سے محبت کرتے ہیں تمہاری مجھ سے محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتے ہیں۔ (ابوالشیخ اور ابونعیم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۴۴.....اے ابوبکر جب نماز قائم ہو جائے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں۔ (حاکم نے سھل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

فضائل حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم

۳۲۶۴۵.....ابوبکر، عمر اولین آخرین میں بہتر ہیں اور آسمان وزمین والوں میں بہتر ہیں سوائے انبیاء ومرسلین کے۔ (حاکم نے کنی میں عدی اور خطیب نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۲۸ ضعیف الجامع: ۵۸)

۳۲۶۴۶..... میرے بعد ابوبکر وعمر کی اقتداء کرو کیونکہ وہ دونوں اللہ کی کھینچی ہوئی رسی ہیں جس نے ان دونوں کو تھاما اللہ کی مضبوط رسی کو تھاما جو کبھی نہیں ٹوٹے گی۔ (طبرانی نے ابی الدرداء سے رضی اللہ عنہ روایت کی ضعیف الجامع ۱۰۶۰ الضعیفہ ۲۳۳)

۳۲۶۴۷..... ہر نبی کے لئے آسمان والوں میں سے دو وزیر ہیں اور زمین والوں سے دو اہل آسمان میں سے میرے دو وزیر جبرائیل اور میکائیل ہیں اہل زمین سے ابوبکر اور عمر ہیں۔ (ترمذی نے ابوسعید سے نقل کیا اور ضعیف فرادو یا ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۳۹)

۳۲۶۴۸ .....ایک شخص گائے پر سوار ہو کر جارہا تھا وہ گائے متوجہ ہو کر کہنے لگی مجھے سواری کے لئے پیدا نہیں فرمایا بلکہ کھیتی باڑی کے لئے پیدا فرمایا ہے میں ابوبکر عمر انہی بے زبانوں کی وجہ سے امن میں ہیں آدمی اپنی بکریوں میں تھا اچانک ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری لے گیا، تک اس کی تلاش میں نکلا حتیٰ کہ بھیڑیا کے منہ سے چھڑا لیا تو بھیڑیے نے کہا آج تو تو نے اس کو مجھ سے چھڑا لیا ہے تو اس کو چھڑانے والا کون ہو گا جس دن درندے ہی درندے ہوں گے میرے علاوہ اس کا کوئی حفاظت کرنے والا نہ ہو گا پھر فرمایا میں ابوبکر اور عمر انہی کی وجہ سے امن میں ہیں۔ (احمد بیہقی ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۴۹ .....ایک کمرہ سرخ یاقوت ایک اور سبز زبرجد کا ایک سفید موتیوں کا بنا ہوا ہو گا اس میں کوئی نقص اور عیب نہیں اہل جنت ایک دوسرے کو ان میں سے ایک کمرہ دکھائیں گے جیسے آسمان کے افق پر ایک دوسرے کو مشرقی اور مغربی ستارے دکھاتے ہیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی انہی جنتوں میں سے ہوں گے دونوں کو مبارک ہو۔ (حکیم نے سھل بن سعد سے نقل کیا ضعیف الجامع ۳۹۲۵)

۳۲۶۵۰.....اوپر کے درجات والوں کی نیچے والے اس طرح دیدار کریں گے جیسے تم آسمان کے افق پر ستاروں کا دیدار کرتے ہو ابوبکر بھی انہی میں سے ہو گا مبارک ہو۔ (احمد، ترمذی، ابن حبان نے ابی سعید سے نقل کیا طبرانی نے جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے ابن عساکر نے ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے)

۳۲۶۵۱ .....اعلیٰ علیین والوں میں سے کوئی اہل جنت کو جھانک کر دیکھے گا تو اس کا چہرہ اہل جنت کے لئے ایسے چمکدار ہو گا جیسے چودھویں کا چاند اہل دنیا کے لئے چمکتا ہے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی انہی اعلیٰ علیین والوں میں سے ہیں دونوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ (ابن عساکر نے ابی سعید سے نقل کیا، ضعیف الجامع ۱۸۴۰)

۳۲۶۵۲ .....یہ دونوں جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں اولین اور آخرین میں سے سوائے انبیاء اور مرسلین کے اے علی ان کو خبر مت دو یعنی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ۔ (ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۹۶)

۳۲۶۵۳.....یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ (ترمذی حاکم نے عبداللہ بن حنظلہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۵۴.....ابوبکر عمر جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں اولین اور آخرین کے لئے سوائے انبیاء ومرسلین کے۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا) ابن ماجہ نے ابی جحیفہ سے ابویعلی اور ضیاء مقدسی نے مختارہ میں انس رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے اوسط میں جابر اور ابوسعید

رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۵۵..... ابوبکر وعمر کا مقام میرے ہاں ایسا ہے جیسا سر کی لئے کان آنکھ (ابویعلیٰ باوردی وابونعیم ابن عساکر نے مطلب بن عبداللہ بن حطب سے انہوں نے اپنے والد اپنے دادا سے نقل کیا ابن عبدالبر نے کہا اس کو اور کوئی روایت کرنے والا نہیں حلیۃ الاولیا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۳۲۶۵۶..... میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۵۷..... میرے بعد میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتدا، کرو اور عمار کے طریقہ پر چلو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے تھامو۔ ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رویانی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عدی نے انس رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے اوسط میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے)

۳۲۶۵۸..... اللہ تعالیٰ نے چار وزراء سے میری تائید فرمائی اہل آسمان میں سے دو جبرائیل اور میکائیل اور اہل زمین سے دو ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہ۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ضعیف الجامع ۱۵۷۶)

۳۲۶۵۹..... ہر نبی کے ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں خواص ہوتے ہیں میرے خواص میرے صحابہ میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (طبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع: ۱۹۴۰)

۳۲۶۶۰..... ہر نبی کے دو وزیر ہوتے ہیں میرے وزیر اور میرے ساتھی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ابن عساکر نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۶۱..... میرے دو وزیر ہیں آسمان والوں میں سے اور دو زمین والوں میں سے میرے دو وزیر اہل آسمان سے جبرائیل اور مکائیل ہیں اور اہل زمین سے دو وزیر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں (خطیب نے ابوسعید سے اور حکیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۹۷، ضعیف الجامع ۱۹۷۲)

شیخین رضی اللہ عنہم سے محبت علامت ایمان ہے

۳۲۶۶۲..... ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان کی علامت ہے ان سے بغض رکھنا نفاق ہے۔ (عدی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۶۳..... میرے بعد میری بہترین امت ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ابن عساکر نے علی وزبیر رضی اللہ عنہ سے اکٹھا نقل کیا ہے ضعیف الجامع ۲۹۰۴)

۳۲۶۶۴..... اہل جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال جنت میں جیسے ثریا ستارہ کی مثال ستاروں میں۔ (خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۶۵..... آسمان میں دو فرشتے ہیں ایک سختی کا حکم دیتا ہے دوسرا نرمی کا اور دونوں صحیح ہیں ایک جبرائیل دوسرا مکائیل دو نبی ہیں ایک سختی ایک نرمی کا حکم کرتے ہیں دونوں صحیح ہیں ابراہیم اور نوح میرے دو ساتھی ہیں ایک نرمی ایک سختی کا حکم کرتے ہیں دونوں صحیح ہیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ۔ (ابن عساکر نے اسلمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۶۶..... میں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کو مقدم نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے دونوں کو مقدم کیا ہے۔ (ابن نجار نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ضعیف الجامع ۱۵۲۱)

۳۲۶۶۷..... جس کو تم دیکھو کہ ابوبکر و عمر کا برائی سے تذکرہ کرتا ہے وہ اسلام کو (مٹانا چاہتا ہے۔ (ابن قانع حجاج سہمی سے نقل کیا ضعیف الجامع ۵۵۹۱)

۳۲۶۶۸..... اے اور اپنی جگہ قائم رہو کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی ہے اور ایک صدیق یا شہید ہے۔(احمد ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا احمد نے انس اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے)

الخلفاء الثلاثۃ

۳۲۶۶۹..... اے کوہ ثبیر رک جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔(ترمذی، نسائی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وضعیف نسائی وضعیف الجامع ۸۴۶)

۳۲۶۷۰..... اے احد رک جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی صدیق اور دو شہید ہیں۔(بخاری ابوداؤد نے انس رضی اللہ عنہ سے ترمذی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے احمد ابویعلی ابن حبان نے سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

فضائل ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم..... من الاکمال

۳۲۶۷۱..... اس دین میں ابوبکر اور عمر کا مقام ایسا ہے جیسے سر میں کان اور آنکھ کا۔(خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے ابن النجار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے)

۳۲۶۷۲..... ان دونوں کو کیسے بھیجوں یہ دونوں دین کے لئے ایسے ہیں جیسے سر کے لئے کان اور آنکھ یعنی ابوبکر وعمر۔(طبرانی اور ابونعیم نے فضائل صحابہ انس رضی اللہ عنہ نقل کیا)

۳۲۶۷۳..... ہر پیدا ہونے والے بچہ کی ناف میں وہ مٹی ہوتی ہے جس سے وہ پیدا ہوا جب وہ ارذل العمر کو پہنچ جاتا ہے اس کو اس مٹی کی طرف لوٹایا جاتا ہے جس سے وہ پیدا ہوا یہاں تک اسی میں دفن کیا جاتا ہے میں اور ابوبکر اور عمر ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے اسی میں دفن کئے جائیں گے۔(خطیب نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور کہا غریب ہے اللآلی ۱/۳۰۹ المتناھیہ ۳۱۰)

۳۲۶۷۴..... میں نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چند لوگوں کو بادشاہوں کے پاس دعوت دینے کے لیے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ ان کو اسلام کی دعوت دی جائے جیسے عیسیٰ بن مریم نے حوارین کو بھیجا لوگوں نے کہا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیں کیونکہ وہ بلیغ ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے تو استغنا نہیں کیونکہ یہ دونوں دین اسلام کے لئے ایسے ہیں جیسے جسم کے لئے کان اور آنکھ۔(طبرانی حاکم نے الکنی میں ابن عمرو سے اور طبرانی نے عمرو سے نقل کیا)

۳۲۶۷۵..... میں نے ارادہ کیا کہ کچھ لوگوں کو دوسروں کی طرف بھیجوں تاکہ ان کو دین کی تعلیم دی جائے جیسے عیسیٰ بن مریم نے حواریین کو بنی اسرائیل کے پاس بھیجا تو لوگوں نے کہا کہ ابوبکر وعمر کو بھیجیں تو آپ نے ارشاد فرمایا ان سے تو غنا نہیں ہے یہ دونوں دین کے لئے ایسے ہیں جیسے جسم کے لئے سر۔(ابن عساکر نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۷۶..... میں نے ارادہ کیا کہ آفاق کی طرف لوگوں کو بھیجا جائے تاکہ لوگوں کو سنن اور فرائض سکھائے جائیں جیسے عیسیٰ علیہ السلام نے حواریین کو بھیجا تو کہا گیا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بھیجتے فرمایا ان کی مجھے ضرورت ہے ان کی حیثیت دین میں (سر کے لئے) کان وآنکھ کی طرح ہے۔(حاکم نے نقل کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے)

۳۲۶۷۷..... ہر نبی کے لئے صحابہ میں سے خواص ہوتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں میرے خواص ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔(ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۷۸..... ہر نبی کے اہل آسمان اور اہل زمین میں سے دو دو وزیر ہوتے ہیں میرے وزیر اہل آسمان میں سے جبرائیل ومیکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔(ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۷۹......میرے وزیر آسمان والوں میں سے جبرائیل ومیکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔(ابن عساکر نے ابن عمر اور ابی امامہ سے نقل کیا)

۳۲۶۸۰......اگر مشورہ میں تم دونوں کا اتفاق ہو جائے تو میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔(احمد نے عبدالرحمن بن غنم سے فرمایا الضعیفہ ۱۰۰۸)

۳۲۶۸۱......ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا الحمدللہ الذی اهدنی بکما یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے تمہارے ذریعہ میری تائید فرمائی۔(طبرانی دارقطنی نے افراد میں اور باوردی نے حاکم نے اور ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن عساکر نے ابی الردوی دوسی سے)

۳۲۶۸۲......ابوبکر اور عمر کا مقام میرے ہاں ایسا ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے (خطیب اور ابن جوزی نے واھیات میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الضعیفہ ۱۷۳۴)

۳۲۶۸۳......میں ابوبکر وعمر ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے۔ دیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما اللالی ۳۲۱.

۳۲۶۸۴......اس میں نبی کے بعد سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں۔(ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور کہا محفوظ موقوف ہے)

۳۲۶۸۵......اسلام میں کوئی لڑکا ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ پاکیزہ پاک اور افضل پیدا نہیں ہوا۔(دیلمی اور ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

۳۲۶۸۶......ابوبکر وعمر آسمان وزمین والوں میں سب سے بہتر ہیں اور قیامت تک باقی رہنے والوں میں بھی بہتر ہیں۔(دیلمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الضعیفہ ۱۷۴۲)

۳۲۶۸۷......اگر تمہارا خواب سچا ہو تو تمہارے حجرہ میں اہل جنت میں سب سے افضل شخص کو دفن کیا جائے گا۔(طبرانی نے ابی بکرہ سے نقل کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں گر رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ ارشاد فرمایا)۔

۳۲۶۸۸......مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا میری امت کو دوسرے پلڑے میں تو میں امت پر بھاری ہوا پھر ابوبکر وعمر لا کر دوسرے پلڑے میں ڈالا گیا تو امت کا پلڑا بھاری ہو گیا پھر ابوبکر کو اٹھا کر عمر کو رکھا گیا تب بھی میری امت کا پلڑا بھاری رہا پھر میزان کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا میں دیکھ رہا تھا۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابی امامہ سے نقل کیا)

ابوبکر رضی اللہ عنہ پوری امت کے برابر ہیں

۳۲۶۸۹......میں نے دیکھا میں ترازو کے ایک طرف اور پوری امت کو دوسری طرف رکھا گیا تو برابر رہا پھر ابوبکر کو ایک طرف امت کو دوسری رکھا گیا ترازو برابر رہا پھر عمر کو ایک طرف امت کو دوسری طرف رکھا گیا ترازو برابر رہا پھر ترازو واٹھالیا گیا۔(طبرانی ابن عدی ابن عساکر کے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا المتناھبیہ ۳۲۸)

۳۲۶۹۰......میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے حوض پر پانی کا ڈول کھینچ رہا ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا مجھے راحت پہنچانے کے لئے انہوں نے دو ڈول کھینچے ان کے کھینچے میں ضعف تھا اللہ ان کی مغفرت فرمائے پھر ابن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور ڈول ہاتھ میں لیا یہاں تک کہ لوگ واپس ہوئے ابھی حوض ابل رہا تھا۔(احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۹۱......میں نے خواب دیکھا کہ میں رسی سے ڈول کھینچ رہا ہوں قلیب پر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے مجھ سے ڈول لے لیا اور دو ڈول کھینچا لیکن ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے لیا تو ان کے ہاتھ میں ڈول بڑا ہو گیا میں نے کسی صحت

مند شخص کو اس جیسے طاقت والا نہیں دیکھا حتیٰ کہ لوگوں نے اس سے اونٹ باندھنے کی جگہ تک کو بھر لیا۔ (بخاری ترمذی نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا)

۳۲۶۹۳......میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں زمین کو سیراب کر رہا ہوں اور میرے پاس کچھ بکریاں جمع ہو گئیں کالے اور مٹیالے رنگ کی ابو بکر آئے انہوں نے ڈول لے کر دو ڈول پانی نکالا ان میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر نے پانی نکالنا شروع کیا ڈول بڑا ہو گیا انہوں نے حوض کو بھر دیا آنے والے خوب سیر ہوئے میں نے تعبیر کی کہ سود سے مراد عرب ہیں اور مٹیالے سے مراد عجم ہیں۔ (احمد طبرانی نے ابی الطفیل سے نقل کیا)

۳۲۶۹۳......اے ابو بکر میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں قلیب پر ہوں میں کنویں سے پانی نکال رہا ہوں اتنے میں آپ بھی آ گئے آپ نے بھی نکالا لیکن نکالنے میں آپ کمزور تھے اللہ آپ کی مغفرت فرمائے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو ڈول اور بڑا ہو گیا اور لوگوں نے اونٹ کے بازوں تک کے لئے پانی بھر لئے۔ (طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۹۴......میرے بعد خلافت کے امام ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ابو نعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا اس سند میں علی بن صالح انماطی ہے امام ذہبی نے مغنی میں کہا ہے کہ وہ موضوع احادیث روایت کرتا ہے میزان اعتدال میں اس حدیث کو اس کے حالات کے تحت ذکر کیا ہے اور کہا باطل ہے علی بن صالح غیر معروف ہے اور وضع حدیث کے ساتھ متہم ہے ان کے علاوہ راوی صحیح ہیں حافظ بن حجر نے لسان میں کہا ہے کہ علی بن صالح کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اہل عراق نے ان سے روایت لی ہے اور وہ مستقیم الحدیث ہے اور کہا مناسب یہ ہے لہٰذا ذھبی نے ان سے پہلے جن کی تضعیف کی ہے ان کی تحقیق کر لی جائے۔)

۳۲۶۹۵......کیا نہ بتلا دوں کہ تمہارے مثل فرشتوں میں کون ہیں اور انبیاء میں کون ہیں؟ اے ابو بکر تمہارے مثل فرشتوں میں میکائیل ہیں جو رحمت لے کر نازل ہوئے ہیں اور تمہارے مثل انبیاء میں ابراہیم علیہ السلام ہیں جب قوم نے ان کو جھٹلایا اور ان کے شان میں گستاخی کی تو انہوں نے فرمایا:

فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم

''جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

تمہارے مثل اے عمر فرشتوں میں جبرائیل ہیں جو تکالیف تنگی اور عذاب لے کر اللہ کے دشمنوں پر اترتے ہیں اور تمہارے مثل انبیاء میں جیسے نوح علیہ السلام ہیں جب کہا:

رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیاراً

''اے میرے رب! زمین پر کافروں کا کوئی گھر مت چھوڑ۔'' (عدی اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور ابن عساکر نے ابی عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۹۶......ابو بکر وعمر کی مثال نوح اور ابراہیم علیہ السلام کی ہے انبیاء ہیں ایک اللہ کی خاطر پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں وہ بھی صحیح میں دوسرا دودھ سے بھی زیادہ نرم ہیں وہ بھی صحیح ہیں۔ (ابو نعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۹۷......میں ابو بکر عمر رضی اللہ عنہ قیامت کے روز اس طرح اٹھائے جائیں گے۔ شہادت کی انگلی درمیانی انگلی اور چھوٹی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا ہم لوگوں کی نگرانی کریں گے۔ (حکیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۹۸......میں قیامت کے روز ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہ کے درمیان اٹھایا جاؤں گا میں حرمین کے درمیان کھڑا ہوں گا تو اہل مدینہ اور اہل مکہ میرے پاس آئیں گے۔ (ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۳۲۶۹۹......پہلا مقدمہ اللہ کے دربار میں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیش ہوگا اور جنت میں سب سے پہلے ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہ داخل ہوں گے۔ (ابن النجار، دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا تذکرۃ الموضوعات ۱۰۰ ذیل اللالئی ۷۶)

۳۲۷۰۰ ...جب صالحین کا شمار ہونے لگے ابوبکر کے پاس آ ؤجب مجاھدین کا شمار ہونے لے عمر بن خطاب کے پاس آ ؤ عمر میرے ساتھ ہیں جہاں جاؤں میں عمر کے ساتھ ہوں وہ جہاں جائے جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ (ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۰۱ ...میں نے حمزہ اور جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گویا کہ ان کے سامنے تھالی ہے اس میں بیر ہیں زبرجد کی طرح اس میں سے ایک بیر کھایا پھر انگور بن گیا اس میں سے کھایا پھر طب۔ (تر کھجور) بن گئی اس میں سے کھایا میں نے ان سے پوچھا اعمال میں افضل کونسا پایا؟ تو بتایا لا الہ الا اللہ میں نے پوچھا اس کے بعد تو بتایا آپ پر درود بھیجنا میں نے کہا اس کے بعد تو بتایا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے محبت۔ (دیلمی نے ابن عباس سے نقل کیا)

۳۲۷۰۲ ....میں اپنی امت کے لئے ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے میں ایسا ہی اجر کی امید رکھتا ہوں جس طرح لا الہ الا اللہ کہتے ہیں۔ (دیلمی نے بروایت انس رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۰۳ ....ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان کا حصہ ہے اوران سے بغض رکھنا نفاق ہے انصار سے محبت ایمان کا حصہ ہے ان سے بغض نفاق ہے عرب سے محبت ایمان کا حصہ ہے ان سے بغض نفاق ہے جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دے اس پر اللہ کی لعنت جو ان کے متعلق میرا خیال رکھے، میں قیامت کے روز اس کا خیال رکھوں گا۔ (ابن عساکر نے دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع: ۲۲۸۰)

شیخین رضی اللہ عنہم سے بغض کفر ہے

۳۲۷۰۴ ....ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے محبت سنت ہے ان سے بغض کفر ہے انصار سے محبت ایمان ان سے بغض کفر ہے عرب سے محبت ایمان ان سے بغض کفر ہے جو میرے صحابہ کو گالی دے اس پر اللہ کی لعنت جو ان کے متعلق میرا خیال رکھے میں اس کا خیال رکھوں گا قیامت کے روز۔ (ابن عساکر اور دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۰۵ جس نے سنت پر مضبوطی سے عمل کیا وہ جنت میں داخل ہوگا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سنت کیا ہے؟ فرمایا تمہارے والد سے اور ان کے ساتھی عمر رضی اللہ عنہ سے محبت ہے۔ (دارقطنی نے افراد میں ابن جوزی نے وھیات میں اور رافعی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا المتناھیہ ۳۱۳)

۳۲۷۰۶ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر کو مقدم نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا اور ان کے ذریعہ مجھ پر احسان فرمایا ان کی اطاعت کرو ان کے ذکر کی اقتداء کرو جو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے وہ درحقیقت میرے ساتھ اور اسلام کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے۔ (ابن النجار نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الکشف الالٰہی ۹۰۵)

۳۲۷۰۷ ....اے علی کیا تم اس شخص سے محبت کرتے ہو یعنی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے ان سے محبت رکھو جنت کے مستحق بنو گے۔ (الخطیب بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۰۸ ....واللہ میں تم دونوں سے محبت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تم دونوں سے محبت کی وجہ سے فرشتے بھی تم سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تم سے محبت کی وجہ سے اللہ اس سے محبت فرماتا ہے جو تم سے محبت کرے اور اس سے اچھا تعلق قائم فرماتا ہے جو تم سے اچھا سلوک کرے اس سے تعلق منقطع فرماتا ہے جو تم سے تعلق توڑے اور اس سے بغض رکھتا ہے جو تم سے دنیا وآخرت کے اعتبار سے بغض رکھے یہ آپ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (ابن عساکر بروایت ابی سعید اس میں داؤد بن سلیمان شیبانی ضعیف ہیں)

۳۲۷۰۹ ....ابوبکر وعمر سے مؤمن ہی محبت رکھتا ہے اور منافق بغض رکھتا ہے۔ (ابوالحسن صیقلی نے اپنی امالیہ میں خطیب اور ابن عساکر نے جابر

رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۱۰..... مؤمن ابوبکر وعمر سے بغض نہیں رکھتا منافق ان سے محبت نہیں کرتا۔ (ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الجامع المصنف ۱۴)

۳۲۷۱۱..... جس کو دیکھو کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کا برائی سے تذکرہ کرتا ہے اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ مجھے اور اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ (ابونعیم وابن قانع بروایت ابراہیم بن منبہ بن الحجاج السہمی اپنے والد سے اپنے دادا سے اس کی سند میں مجاھیل ہیں ضعیف الجامع ۵۵۹۱)

۳۲۷۱۲..... ابوبکر وعمر اولین وآخرت کے سن رسیدہ اھل جنت کے سردار ہیں سوائے انبیاء اور مرسلین کے۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ابن ماجہ طبرانی نے ابی جحیفہ ابویعلی اور ضیاء مقدسی نے مختارہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بزار طبرانی نے اوسط میں ابن سعید بروایت جابر رضی اللہ عنہ ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے)

۳۲۷۱۳..... ابوبکر عمر کو گالی مت دو کیونکہ وہ اولین وآخرین اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں سوائے انبیاء ومرسلین کے حسن وحسین رضی اللہ عنہ کو گالیاں مت دیا کرو وہ اولین وآخرین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کو گالی مت دو کیونکہ جو علی رضی اللہ عنہ کو گالی دے گویا کہ اس نے مجھے گالی دی ہے اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی ہے جو اللہ کو گالی دے اللہ اس کو عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔ (ابن عساکر اور ابن النجار نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)۔

فضائل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۳۲۷۱۴..... اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق کو جاری فرمایا ہے۔ احمد ترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ احمد ابو داؤد حاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ ابو یعلی ابن عساکر بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ طبرانی بروایت بلال ومعاویہ رضی اللہ عنہ

۳۲۷۱۵..... میرے بعد حق عمر بن خطاب کے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی جائے۔ (حکیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ضعیف الجامع ۲۷۸۵ کشف الخفاء ۱۱۶۰)

۳۲۷۱۶..... حق اور سچ میرے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی ہو۔ (ابن النجار نے فضل سے نقل کیا)

۳۲۷۱۷..... اللہ تعالیٰ نے حق کو جاری فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان ودل پر وہ فاروق ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حق وباطل کے درمیان جدائی پیدا فرمائی۔ (ابن سعد نے ایوب بن موسیٰ سے مرسلاً نقل کیا ہے ضعیف الجامع ۱۵۸۶ کشف الخفاء ۶۸۱)

۳۲۷۱۸..... اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا ہے اسی سے گفتگو فرماتے ہیں۔ (ابن ماجہ نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۱۹..... اسلام کے بعد سے شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں ملے کبھی اتفاقیہ ملاقات ہو جائے تو چہرے کے بل گر پڑتا ہے۔ (طبرانی بروایت سدیسہ انصاریہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کی باندی ضعیف الجامع۔

۳۲۷۲۰..... اے عمر شیطان تمہیں دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ (احمد ترمذی ابن حبان نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۲۱..... میں شیاطین انس اور جن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ سے بھاگ رہے ہیں۔ (عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۲۲..... میں نے شیطان انس اور جن کو دیکھا کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ رہے ہیں۔ (عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۲۳..... آسمان کا ہر فرشتہ عمر رضی اللہ عنہ کی عزت کرتا ہے زمین کا ہر شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرتا ہے۔ (عدی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کشف الخفاء ۲۷۳۷)

۳۲۷۲۴..... اسلام لانے کے بعد سے شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں ملتا مگر چہرے کے بل گر پڑتا ہے۔ (ابن عساکر نے حفصہ رضی اللہ عنہا

سے نقل کیا)

۳۲۷۲۵ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن لوگوں کے ذریعہ فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں عمومی طور پر اور عمر بن خطاب کے ذریعہ خصوصی طور پر آسمان کا ہر فرشتہ عمر بن خطاب کی تعظیم کرتا ہے اور زمین کا ہر فرشتہ عمر بن خطاب سے ڈرتا ہے۔(ابن عساکر وابن جوزی نے واھیات میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ذخیرۃ الحفاظ ۹۳۰ ضعیف الجامع ۱۵۷۷)

۳۲۷۲۶۔۔۔۔اے ابن عمر قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب بھی شیطان تم سے ایک راستہ پر ملتا ہے تو وہ فوراً راستہ بدل لیتا ہے۔(بیہقی نے سعید سے نقل کیا)

۳۲۷۲۷ میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کا محل نظر آیا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے بتایا یہ قریش کے ایک نوجوان کا ہے مجھے خیال ہوا کہ وہ نوجوان میں ہوں میں نے پوچھا وہ کون؟ بتایا عمر بن خطاب اگر آپ کی غیرت کا علم نہ ہوتا میں اس محل میں داخل ہوتا۔

احمد، ترمذی، ابن حبان بروایت انس، احمد، بیهقی بروایت جابر رضی الله عنه، احمد بروایت بریده ومعاذ رضی الله عنه

۳۲۷۲۸ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے سامنے ابی طلحہ کی بیوی رمیصا نظر آئی اور کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہے؟ بتایا بلال ہیں میں نے ایک سفید محل جس کے صحن میں ایک باندی ہے پوچھا یہ کس کا تو بتایا یہ عمر بن خطاب کا ہے میں نے دیکھنے کے لئے اس میں داخل ہونا چاہا تو مجھے تمہاری غیرت یاد آئی۔(احمد بیہقی جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۲۹۔۔۔۔میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے لئے ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا اس میں سے میں نے پیا حتیٰ کہ ناخن تک سیراب ہوگیا اس کے بعد بقیہ عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ آپ نے اس کی تعبیر کی ہے بتایا علم۔(احمد، بیہقی، نسائی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۳۰۔۔۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگوں کو مجھ پر پیش کیا جارہا ہے ان پر قمیص ہے کسی کے سینہ تک کسی کے ٹخنے کے نیچے تک پھر عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیص کو گھسیٹ رہے تھے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کیا تعبیر کی تو فرمایا دین۔(احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۷۳۱۔۔۔۔میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ہوں ایک عورت کو دیکھا محل کے ایک جانب وضوء کررہی ہے مین نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو بتایا عمر بن خطاب کا مجھے تمہاری غیرت یاد آئی اس لئے واپس آگیا۔(بیہقی، ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۳۲ میں نے خواب میں دیکھ کہ میں ایک کنواں پر ہوں اس پر ڈول رکھا ہوا ہے میں نے اس میں سے پانی کھینچا اپنی استطاعت کے موافق پھر اس کو ابن ابی قحافہ نے لیا تو ایک یا دو ڈول کھینچا ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ کی کمزوری کو معاف فرمائے پھر وہ بڑا ڈول بن گیا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا میں نے کسی جوان کو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح پانی کھینچتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ لوگوں نے اونٹ کے باڑے تک کے لئے پانی بھرلیا۔

بیهقی ابی هریرة رضی الله عنه

۳۲۷۳۳۔۔۔۔۔۔میں نے دیکھا کہ میں ایک کنواں پر پانی نکال رہا ہوں اتنے میں ابوبکر اور عمر دونوں آگئے ابوبکر نے ڈول لیا ایک دو ڈول نکالے لیکن ان کے نکالنے میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر ابوبکر کے ہاتھ سے عمر بن خطاب نے لیا وہ ڈول بڑا ہوگیا میں نے کسی جو ان کو عمر بن خطاب کی طرح پانی کھینچنے والا نہیں دیکھا یہاں تک لوگوں نے اونٹ کے باڑے تک کے لئے پانی بھر لئے۔(احمد بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۳۴۔۔۔۔عمر بن خطاب اہل جنت کے چراغ ہیں۔(بزار نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے حلیۃ الاولیاء بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عساکر نے صعب بن جثامہ علیہ السلام رضی اللہ عنہ سے اسنی المطالب ۹۲۲ ضعیف الجامع: ۳۰۸۶)

۳۲۷۳۵۔۔۔۔عمر میرے ساتھ میں عمر کے ساتھ حق میرے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاں کہیں بھی ہو۔(طبرانی ابن عدی بروایت فضل اسنی المطالب ۹۲۳)

عمر رضی اللہ عنہ کی موت پر اسلام کا رونا

۳۲۷۳۶...... مجھ سے جبرائیل نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی موت پر اسلام روئے گا۔ (طبرانی بروایت ابی تذکرۃ الموضوعات ۹۴ ضعیف الجامع ۴۰۶۵)

۳۲۷۳۷...... پہلے زمانہ میں لوگ پیشین گوئی کرنے والے ہوتے تھے میری امت میں کوئی ہے ہوتو عمر بن خطاب ہے۔ (احمد بخاری ،ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے احمد، مسلم، ترمذی، نسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے)

۳۲۷۳۸...... عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد جبرائیل میرے پاس آیا اور بتایا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے آسمان والے خوش ہوئے۔ (حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۴ ضعیف الجامع ۴۷۶۵)

۳۲۷۳۹...... عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔ (ترمذی حاکم نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع: ۵۰۹۷ الکشف الالٰہی ۸۳۹)

۳۲۷۴۰ میرے پاس جبرائیل نے آکر بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیں اس کے بعد بتادیں کہ ان کی رضا کی حالت حکمت ہے اور غصہ کی حالت عزت ہے۔ (حکیم نے نوادر الاصول ہوں میں طبرانی اور ضیاء مقدسی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۴۱ عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جن سے حق سب سے پہلے مصافحہ کرتا ہے اور پہلے سلام کرتا ہے پہلے ان کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ حاکم نے ابی سے نقل کیا ہے ابن ماجہ نے ضعیف قرار دیا)

۳۲۷۴۲...... اے عمر آپ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (ابوداؤد نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۴۳...... ارے تیرا ناس ہو جب عمر کا انتقال ہوگا اگر اس وقت تمہارا مرنا ممکن ہو تو مر جانا۔ (طبرانی عصمہ بن مالک سے نقل کیا اسنی المطالب ۱۱۸۱)

۳۲۷۴۴...... اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔ (احمد ترمذی حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ طبرانی عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۱۰)

۳۲۷۴۵...... اللہ تعالیٰ غیور ہیں غیور کو پسند فرماتے ہیں اور بے شک عمر رضی اللہ عنہ غیور ہیں۔ رستہ فی الایمان میں عبدالرحمن بن رافع سے مرسلا نقل کیا ہے۔ الاتقان ۳۵۸، التمییز ۳۰

الاکمال

۳۲۷۴۷...... میرے پاس جبرائیل آیا اور بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام سنادو اور یہ کہ ان کی ناراضگی عزت ہے اور رضا انصاف ہے۔ (حکیم ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۴۸...... اللہ کی رضا عمر رضی اللہ عنہ کی رضاء میں ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کی رضا اللہ کی رضا میں ہے۔ (حاکم نے اپنی تاریخ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۴۹...... جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام سنادو اور ان کو یہ بتادو کہ ان کی رضاء حکمت ہے اور ان کی ناراضگی عزت ہے۔ (عدی نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عدی ابن عساکر نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے ابن شاھین اور ابن عساکر نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسلا نقل کیا ہے)

۳۲۷۵۰...... اے عمر تیرا غضب غیرت ہے اور تیری رضا حکمت ہے۔ (ابونعیم اور ابن عساکر نے عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل

کیا ہے)

۳۲۷۵۱۔۔۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ عمر کی زبان اور دل کے پاس ہے۔(شاشی، ابن مندۃ، ابن عساکر و اصل مولی ابن عیینہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی کا نام عاصیہ تھا اس نے اسلام قبول کر لیا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے اپنا یہ نام ناپسند ہے میرا کوئی نام رکھیں تو انہوں نے فرمایا تمہارا نام جمیلہ ہے اور وہ ناراض ہوگئی اور کہنے لگی آپ کو اور کوئی نام نہیں ملاحتی کہ ایک باندی کے نام پر میرا نام رکھ دیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض یارسول اللہ مجھے اپنا نام پسند نہیں میرا کوئی اور نام رکھدیں آپ نے فرمایا تمہارا نام جمیلہ ہے اس نے عرض کیا یارسول اللہ عمر رضی اللہ عنہ سے نام رکھنے کے لئے انہوں نے کہا تمہارا نام جمیلہ ہے اس پر ناراض ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

۳۲۷۵۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان او پر جاری فرمایا۔(ابن عساکر نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۵۳۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر سکینہ نازل فرمایا اسی سے گفتگو فرماتے ہیں۔

ابن عساکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۲۷۵۴۔۔۔ میرے بعد سچ اور حق عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں جہاں کہیں بھی ہوں۔(ابوداؤد، طبرانی حاکم نے رمثہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۵۵۔۔۔ میرے بعد حق و سچ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں جہاں کہیں بھی ہوں(دیلمی اور ابن النجار نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

دین کی تشریح میں عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع

۳۲۷۵۶۔۔۔ میرے بعد بہت سے باتیں ظاہر ہوں گی مجھے یہ بات پسند ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر جو بات ظاہر ہو اس کی اتباع کرو۔(ابو نعیم نے کندی سے نقل کیا)

۳۲۷۵۷۔۔۔ کسی معاملہ میں لوگوں نے ایک رائے دی۔عمر رضی اللہ عنہ نے دوسری رائے اور عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر قرآن نازل ہوا۔(ابونعیم ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۵۸۔۔۔ حق عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر نازل ہوا۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۵۹۔۔۔ پہلے زمانہ میں بھی دین پیش بندی کرنے والے پیدا ہوئے میری امت میں کوئی ہے تو عمر رضی اللہ عنہ(مسلم، ترمذی، نسائی، ابویعلی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا یہ حدیث ۳۲۷۳۷ بھی گذر چکی ہے)

۳۲۷۶۰۔۔۔ ہر نبی کی امت میں ایک دو معلم ہوئے ہیں اگر میری امت میں کوئی ہو تو عمر بن خطاب ہوگا حق عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر ہے۔(ابن سعد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۶۱۔۔۔ اگر میری بعثت نہ ہوتی تو تم میں عمر نبی ہوتا اللہ عزوجل نے دو فرشتوں کے ذریعہ عمر رضی اللہ عنہ کی تائید فرمائی جوان کی موافقت کرتے ہیں ان کو سیدھے راستے پر چلاتے ہیں اگر کوئی غلطی کر جائے تو ان کو صحیح راستہ کی طرف پھیر دیتے ہیں۔(دیلمی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے الملالی ۱/۳۰۲)

۳۲۷۶۲۔۔۔ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ تم ہوتے۔(ابن سعد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا اسنی المطالب ۱۱۸۱ ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۱۰)

۳۲۷۶۳۔۔۔ اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ مبعوث ہوتے۔(عدی نے نقل کر کے کہا غریب ہے ابن عساکر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے عدی ابن عساکر نے بلال بن رباح سے اور عدی نے کہا غیر محفوظ ہے ابن جوزی نے دونوں روایات کو موضوعات میں ذکر کیا تذکرۃ الموضوعات ۹۴، الکشف الخفاء ۲۱۷۰)

شیطان کا عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرنا

۳۲۷۶۴..... شیطان عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ڈرتا ہے۔(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۶۵..... جب شیطان کا کسی گلی میں آمنا سامنا ہوا اوران کی آواز سنی تو فوراراستہ بدل لیا۔(حکیم نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۶۶..... عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق زبان درازی سے رک جاؤ اللہ کی قسم جس راستہ پر عمر چلتا ہے اس پر شیطان نہیں چلتا۔(ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۶۸..... اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کوعزت نصیب فمایا۔(طرانی حاکم ابن عباس طبرانی ثوبان سے ابن عساکر نے علی اور زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۶۹..... اے اللہ عمر رضی اللہ عنہ سے اسلام کی تائید فرمایا۔(احمد ابوداؤدالطیالسی اور شاشی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۷۰ اے اللہ دین کوقوت عطاء فرما دونوں میں سے محبوب شخص کے ذریعہ عمر بن خطاب یا ابی جہل بن ہشام۔(ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابن سعید نے سعید بن میسب سے مرسلاً نقل کیا)

۳۲۷۷۱..... اے اللہ سلام کوعزت عطاء فرما ابوجہل بن ھشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ۔(ترمذی طبرانی ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن عساکر خباب طبرانی حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۷۲..... اے اللہ ان دونوں میں سے جو تیرے نزدیک محبوب ہو اس کے ذریعہ اسلام کوقوت عطاء فرمایا یعنی عمر بن خطاب اور ابی جہل بن ھشام۔(احمد عبد بن حمید ترمذی نے نقل کیا اور کہا حسن صحیح ہے ابن سعد ابویعلی حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ نسائی بروایت انس اور خباب)

۳۲۶۷۳..... اے اللہ خاص عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کوعزت عطاء فرمایا۔(ابن ماجہ عدی حاکم بیہقی کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۷۴..... اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کوعزت عطاء فرمایا اوراسلام کے ذریعہ عمر بن خطاب کو۔(ابن عساکر زبیر بن عوام سے نقل کیا)

۳۲۷۷۵..... اے اللہ دین کوقوت عطاء فرما ابی جہل یا عمر بن خطاب کے ذریعہ۔(بغوی نے ربیعہ سعدی سے نقل کیا)

۳۲۷۷۶..... اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ دین کوقوت عطاء فرمایا۔(ابن سعد نے حسن سے مرسلاً نقل کیا)

۳۲۷۷۷..... اے اللہ عمر بن خطاب کے دل میں جو کچھ حسد اور بیماری ہے اس کوایمان کی دولت سے بدل دے یہ دعا تین مرتبہ کی۔(حاکم وابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ مار کر یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۷۷۸..... اے عمر اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا وآخرت میں خیر کی بشارت دی ہے۔ابن السنی عمل الیوم واللیلہ بروایت ابی البر

۳۲۷۷۹..... سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق گفتگو فرمارہے تھے کہ بطل مؤمن یعنی بہادر مسلمان ہے سخی متقی دین کا احاطہ کرنے والا اسلام کا بادشاہ ہدایت کا نور تقویٰ کا منار تمہاری اتباع کرنے والے کے لئے بشارت اور دشمنی رکھنے والے کے لئے ھلاکت ہو۔ابن عساکر بروایت سلمان

۳۲۷۸۰..... خواب میں میرے پاس دودھ کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا اس میں سے میں نے پیا یہاں تک سیر ہو گیا میں نے دیکھا میرے رگوں میں بہہ رہا ہے کچھ حصہ بچ گیا وہ عمر رضی اللہ عنہ نے لیا اور پی لیا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا اس کی کیا تعبیر ہے تو انہوں نے بتایا دین کا علم تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں نے درست تعبیر کی۔(خطیب بغدادی ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۸۱..... میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ سے بھری ایک کھوپڑی دی گئی میں نے اس میں سے پیا یہاں تک سیر ہو گیا یہاں تک میں نے

دیکھا کہ میری رگوں کے درمیان چل رہا ہے اس میں سے کچھ بچ گیا وہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ اس کی تعبیر بتاؤ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا اے اللہ کے نبی یہ علم ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا اس سے آپ بھر گئے کچھ بچ گیا وہ آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو عطاء فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے صحیح تعبیر بتایا (طبرانی حاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۸۲..... عمر سے زیادہ افضل شخص پر سورج طلوع نہیں ہو۔ (ابن عساکر بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳۴)

۳۲۷۸۳ اے عمر انبیاء کے بعد تجھ سے افضل شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اپنی پیٹھ پر نہیں لیا۔

الشاشی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے فتنے کا دروازہ بند ہونا

۳۲۷۸۴..... جب تک عمر زندہ رہے گا میری امت پر فتنہ کا دروازہ بند رہے گا جب عمر وفات پا جائے گا ان پر مسلسل فتنے ظاہر ہوں گے۔ (دیلمی نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۸۵..... مجھ سے کہا گیا کہ عمر بن خطاب کو سلام سنادو۔ (طبرانی سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۸۶..... عمر رضی اللہ عنہ کے غصہ سے بچو کیونکہ ان کی ناراضگی پر اللہ ناراض ہوتا ہے (حاکم نے اپنی تاریخ میں ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں نقل کیا خطیب دیلمی ابن النجار بیہقی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا المتناھیہ ۳۰۵)

۳۲۷۸۷..... جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس سے مجھ سے محبت کی عمر میرے ساتھ ہیں جہاں کہیں ہوں اور میں عمر کے ساتھ ہوں جہاں کہیں وہ ہو عمر میرے ساتھ ہے میں جس چیز کو پسند کروں میں عمر کے ساتھ ہوں وہ جس چیز کو پسند کرے۔ (عدی نے نقل کیا اور کہا منکر ہے ابن عساکر نے ابی سعید سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۸)

۳۲۷۸۸..... جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اللہ تعالیٰ عرفہ کی شام فرشتوں پر عام حاجیوں سے عموماً اور عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ خصوصاً فخر فرماتے ہیں ہر نبی کی امت میں ایسے شخص پیدا ہوئے جو ان کے لئے تجدیدی کارنامے انجام دے۔ میری امت میں کوئی ہوگا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوگا پوچھا گیا وہ تجدید کیسے تو فرمایا فرشتے ان کی زبان پر بات کریں گے۔ (ابن عساکر ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۷۸۹..... اے ابن خطاب تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں دیکھ کر تبسم کیوں کیا اس لئے اللہ عزوجل عرفہ کی رات فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں اہل عرفہ سے عموماً تمہارے ذریعہ خصوصاً۔ (طبرانی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۷۹۰ ... اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس جماعت خاص توجہ فرمائی ہے تمہارے نیکوکاروں کی وجہ سے برے کام کرنے والوں کو معاف فرمادیا اور نیک کام کرنے والوں کو ان کی مانگی ہوئی چیز عطاء کی تو اب اللہ کی رحمت وبرکت لے کر واپس جاؤ اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں اہل عرفہ کی وجہ سے عموماً اور عمر بن خطاب کی وجہ سے خصوصاً۔ (ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۹۱..... اللہ تعالیٰ نے فرشتوں پر فخر فرمایا عرفہ کے شام عمر بن خطاب کی وجہ سے۔ (عدی ابن عساکر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

فضائل ذی النورین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۳۲۷۹۲ میری امت میں سب سے زیادہ باحیاء عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۹۳..... اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اپنی بیٹی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دوں (عدی خطیب ابن عباس ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ذخیرۃ الحفاظ ۷۹۲ ضعیف الجامع ۱۵۲۷)

۳۲۷۹۴ ...... اس امت میں نبی کے بعد سب سے زیادہ باحیا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ابونعیم نے فضائل صحابہ میں ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا باحیا ہونا

۳۲۷۹۵ ...... عثمان رضی اللہ عنہ حیادار شخص ہیں مجھے خوف ہوا کہ ان کو اندر آنے کی اجازت میں اس حالت میں ہوں وہ پھر اپنی حاجت بیان نہ کرسکیں۔ (احمد مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۹۶ ...... عثمان حیاوالاستر کا لحاظ کرنے والا ہے فرشتے بھی ان سے شرماتے ہیں۔ (ابویعلی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۹۷ ...... لوط علیہ السلام کے بعد عثمان غنی رضی اللہ عنہ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کو لے کر ہجرت کی۔ طبرانی بروایت انس رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۱۸۷۸

۳۲۷۹۸ ...... وہ عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔ (ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۹۹ ...... کیا میں ایسے شخص سے حیاء نہ کروں جن فرشتے حیاء کرتے ہیں۔ (احمد، مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۰۰ ...... میں نے کلثوم کو عثمان کے نکاح میں آسمانی وحی کی تحت دیا۔ (طبرانی نے ام عیاش رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۵۰۷۳)

۳۲۸۰۱ ...... اے عثمان یہ جبرائیل تجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ام کلثوم کا نکاح تمہارے ساتھ کروایا ہے ان کی بہن رقیہ کے برابر مہر کے ذریعہ اور انہی جیسی مصاحبت کے ساتھ۔ (ابن ماجہ نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع)

۳۲۸۰۲ ...... اے عثمان اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا اگر منافقین اس کو اتروانا چاہیں تو نہ اتارنا یہاں تک مجھ سے آ کر مل لو۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۰۳ ...... عثمان بن عفان دنیا و آخرت میں میرے دوست ہیں۔ (ابویعلی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، اسنی المطالب ۸۷۳)

۳۲۸۰۴ ...... عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۸۰۵ ...... عثمان حیاوالا ہے۔ فرشتے بھی ان سے حیاء کرتے ہیں۔ (ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، اسنی المطالب ۸۷۵)

۳۲۸۰۶ ...... عثمان میری امت میں سب سے باحیاء اور سب سے مکرم ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ، اسنی المطالب ۸۷۴ ضعیف الجامع ۳۲۷۷)

۳۲۸۰۷ ...... ہر نبی کے اپنی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے میرا خلیل عثمان بن عفان ہے۔ (ابن عساکر نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الکشف الالٰہی ۳۸۷)

۳۲۸۰۹ ...... عثمان رضی اللہ عنہ کی سفارش سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت داخل ہوں گے سب کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ (ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ضعیف الجامع ۴۸۱)

۳۲۸۱۰ ...... عثمان غنی اور رقیہ کے درمیان اور لوط۔ (اور ان کی زوجہ کے درمیان) گھر والی کے ساتھ ہجرت کرنے میں کوئی فرق نہیں۔ (طبرانی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۱۵۲۲)

الاکمال

۳۲۸۱۱ ...... جبرائیل نے میرے پاس آ کر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ عثمان کا نکاح ام کلثوم سے کرو اور رقیہ کے مہر کی مقدار پر اسی طرح کی مصاحبت پر۔ (ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۱۲ ..... میں نے عثمان کا نکاح ام کلثوم سے آسمانی وحی کے تحت کیا۔ (ابن مندہ طبرانی خطیب ابن عساکر نے عنبسہ سے انہوں نے ام عیاش سے جو رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی باندی تھی ضعیف الجامع ۵۰۷۳)

۳۲۸۱۳ ..... عثمان جنت میں۔ (ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور بتایا جب بھی رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے ہوتو یہ ارشاد بھی فرمائے۔

۳۲۸۱۴ ..... آپ غمگین نہ ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرے پاس سو بیٹیاں ہوتیں یکے بعد دیگرے انتقال کر جاتیں میں یکے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں دیتا یہاں تک سو میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں انہوں نے بتایا کہ اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بہن تمہارے نکاح میں دوں۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۸۱۵ ..... میں اس سے بہتر اس کی بہن آپ کے نکاح میں دیتا ہوں اور اس کا مہر بھی اس کی بہن کے مہر کے برابر مقرر کرتا ہوں عثمان سے فرمایا۔ (ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۸۱۶ ..... اے عثمان یہ جبرائیل مجھے حکم دیتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ ام کلثوم رقیہ کی بہن آپ کے نکاح میں دوں اس کے بقدر مہر پر اور انہی جیسے معاشرت پر۔ (ابن مندہ نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عثمان بن عفان سے اور کہا یہ روایت غریب ہے ابن عساکر نے سعید بن مسیب بروایت ابی ہریرہ بھی نقل کیا یعقوب بن سفیان نے اور ابن عساکر نے سعید بن مسیب سے مرسلاً نقل کیا ابن عساکر نے کہا یہ روایت محفوظ ہے ضعیف الجامع ۶۳۹۸)

نکاح میں بہترین داماد و سسر کا انتخاب

۳۲۸۱۷ ..... عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تمہیں عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے بہتر نکاح کراؤں گا اور عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو تم سے بہتر رشتہ ملے گا۔ (عقیلی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۱۸ ..... کیا میں تمہیں عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر داماد اور عثمان رضی اللہ عنہ کو تم سے بہتر سسر نہ بتادوں۔ (ابن سعد نے حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً نقل کیا)

۳۲۸۱۹ ..... اے عمر کیا میں تمہیں عثمان سے بہتر داماد اور عثمان رضی اللہ عنہ کو تم سے بہتر خسر نہ بتادوں؟ تم اپنی بیٹی میرے نکاح میں دو میں اپنی بیٹی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیتا ہوں۔ (حاکم بیہقی ابن عساکر نے عثمان سے ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۲۰ ..... اللہ تعالیٰ نے عثمان کو تمہاری بیٹی سے بہتر بیوی اور تمہاری بیٹی کو عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر شوہر عطاء فرمایا ہے۔ (ابن سعد نے ابن عوف سے محمد بن جبیر بن مطعم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۸۲۱ ..... ان کا اکرام کرو کیونکہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ میرے سب سے زیادہ مشابہ ہیں خلق میں۔ (طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی صاحبزادی زوجہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۲۲ ..... آپ نے رقیہ سے فرمایا کہ تم ابوعبداللہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کیسے پاتی ہو وہ تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں مجھ سے سب سے مشابہ ہیں۔ (طبرانی، حاکم، ابن عساکر نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۲۳ ..... اے بیٹی اپنے شوہر کو کیسے پایا؟ وہ تمہارے دادا ابراہیم اور تمہارے والد محمد ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں یعنی عثمان رضی اللہ عنہ۔ (عدی ابن عساکر نے بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ذھبی نے میزان میں کہا یہ روایت موضوع ہے)

۳۲۸۲۴ ..... اے بیٹی ابوعبداللہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں میرے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ (طبرانی ابن

عبدالرحمن بن عثمان قرشی سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی کے پاس تشریف لے گئے تو اس وقت وہ عثمان رضی اللہ عنہ کا کھوربنی تھیں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۲۵... اے ابوعمر اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت نازل فرمائے اور تمہاری مغفرت فرمائے تم پر رحم فرمائے اور تمہیں بدلہ میں جنت نصیب فرمائے۔ (خطیب ابن عساکر نے ابان بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل فرمایا یہ اس موقع پر ارشاد فرمایا جیش العسرۃ یعنی غزوہ تبوک کے لئے تیاری مکمل تھی)

بدر کے مال غنیمت میں حصہ ملنا

۳۲۸۲۶... تمہیں بدر کے شرکاء کے برابر اجر بھی ملے گا مال غنیمت کا حصہ بھی۔ (بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور بتایا عثمان رضی اللہ عنہ بدر میں شریک ہونے سے معذور تھے کیونکہ ان کے نکاح رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھی اور وہ بیمار تھی)

۳۲۸۲۷... کوئی بے نکاح عورت کا باپ یا عورت کا بھائی عثمان کو رشتہ دینے سے انکار نہ کرے اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو وہ بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیتا۔ (ابونعیم ابن عساکر نے عمارہ بن رویبہ سے نقل کیا)

۳۲۸۲۸... سن لے! بے نکاح عورت کا باپ بے نکاح عورت کا بھائی یا ولی عثمان کا رشتہ دینے والا نہیں؟ میں نے اپنی دو بیٹیاں ان کے نکاح میں دیں دونوں انتقال کر گئیں اگر میرے پاس تیسری ہوتی وہ بھی ان کے نکاح میں دیدیتا میں نے ان کے نکاح میں وحی آسمانی کے تحت دیا ہے (ابن عساکر نے عبداللہ بن حراالاموی سے مرسلاً نقل کیا ہے انہی نے انس سے نقل کیا ہے اور بتایا کہ انس رضی اللہ عنہ کا ذکر غیر محفوظ ہے)

۳۲۸۲۹... کیا کسی بے نکاح عورت کا باپ یا بھائی ایسا نہیں جو عثمان رضی اللہ عنہ کو رشتہ دے؟ اگر دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیدیتا میں نے ان کے نکاح میں وحی آسمانی کے تحت دیا ہے۔ (عدیؒ طبرانیؒ ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۸۳۰... اگر میرے پاس دس بیٹیاں ہوتیں تو سب کے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں دیتا میں تم سے راضی ہوں۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۸۳۱... اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں ہوتیں سب کے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں دے دیتا یہاں تک کوئی بھی باقی نہ رہتی یہ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (عدی وابونعیم نے فضائل صحابہ میں خطیب ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۸۳۲... عثمان رضی اللہ عنہ کو رشتہ دو اگر میرے پاس تیسری لڑکی ہوتی تو میں عثمان کے نکاح میں دیدیتا میں نے ان کو رشتہ دیا وحی الٰہی کی وجہ سے۔ (طبرانی نے عصمہ بن مالک خطمی سے نقل کیا)

۳۲۸۳۳... میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا جس کا بھائی ہو اس سے معانقہ کرے۔ (ابن عساکر نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۸۳۴... عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے والد ابراہیم علیہ السلام کے بہت مشابہ ہیں۔ (عدیؒ عقیلیؒ ابن عساکرؒ دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ذخیرۃ ۲۰۵۹ المتناھیہ ۳۱۳)

۳۲۸۳۵... ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ ہیں اور فرشتے بھی ان سے شرماتے ہیں۔ (ابن عساکر نے مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۳۶... عثمان ایک حیا والے شخص ہیں۔ (احمد نے عبداللہ بن ابی اوفی سے نقل کیا)

۳۲۸۳۷... عثمان رضی اللہ عنہ میرے ساتھ ایک ایک پیالہ میں چالیس صبح یا چالیس رات تک رہے ہیں دائیں بائیں ہاتھ مارتے نہیں دیکھا کتنے اچھے پڑوسی ہیں۔ (ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اس کی سند میں حبیب بن ابی حبیب مالک کے مکاتب ہیں)

۳۲۸۳۸... کیا تم اس سے حیا نہیں کرتے جس سے فرشتے حیاء کرتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے فرشتے

عثمان رضی اللہ عنہ اس طرح حیاء کرتے ہیں جس طرح وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے حیاء کرتے ہیں۔(ابو یعلی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رویانی اور عدی نے ابن عباس سے)

۳۲۸۳۹......اے عائشہ! کیا میں ان سے حیاء نہ کروجن سے فرشتے حیاء کرتے ہیں؟ فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں۔(طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۱۰)

۳۲۸۴۰......اے عائشہ! کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جن سے فرشتے حیاء کرتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے فرشتے عثمان سے اسی طرح حیاء کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے حیاء کرتے ہیں اگر وہ میرے پاس آئیں اور تم مجھ سے قریب ہو وہ بات نہیں کرتے وہ سر نہیں اٹھاتے نہ گفتگو کرتے ہیں یہاں تک کہ خود ہی نکل جاتے ہیں۔(طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حق میں رضا کا اعلان

۳۲۸۴۱......اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہو آپ بھی راضی ہوں یہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ابونعیم اور ابن عساکر نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۸۴۲......اے اللہ! عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہوجا۔(ابن عساکر نے یوسف بن سھل بن یوسف انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے اپنے دادا سے نقل کیا)

۳۲۸۴۳......اے اللہ! عثمان آپ کی رضاء کی تلاش میں ہیں ان سے راضی ہوجا(ابن عساکر نے لیث بن سلیم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۸۴۴......اے اللہ! اس کو پل صراط پار کرادے۔(ابن عساکر نے زید بن اسلم سے نقل کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صہبا نامی اونٹنی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۴۵......اے اللہ! عثمان آج کے بعد جو بھی عمل کرے اس کو نہ بھلانا۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جب نبی کریم ﷺ نے جیش العسرۃ تیار کیا تو عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر آئے اور رسول اللہ ﷺ کی گود میں ڈال دیے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۴۶اے اللہ! عثمان رضی اللہ عنہ کے اگلے پچھلے، ظاہری باطنی، مخفی اور اعلانیہ تمام گناہوں کو معاف فرما۔(طبرانی نے اوسط میں حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر نے بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

۳۲۸۴۷......اے عثمان! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔اگلے اور پچھلے گناہ، سری اور اعلانیہ گناہ، مخفی اور ظاہر گناہ جو صادر ہو چکے جو ہوں گے قیامت تک۔(ابونعیم نے حسان بن عطیہ بروایت ابوموسیٰ اشعری نقل کیا)

۳۲۸۴۸......اے ابوعمر اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں برکت نازل فرمائے آپ کی مغفرت فرمائے آپ پر رحم فرمائے اور بدلہ میں جنت نصیب فرمائی۔(خطیب ابن عساکر ابان بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا بتایا جب غزدہ تبوک کے لئے لشکر تیار ہو رہا تھا اس وقت یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۴۹......آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے گا ان کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔احمد حاکم حلیة الا ولیاء بروایت عبد الله بن سمرہ رضی الله عنه طبرانی بروایت عمر ان بن حصین احمد بروایت عبد الرحمن بن خباب سلمی رضی الله عنه

۳۲۸۵۰......عثمان آج کے بعد جو بھی عمل کرے گا نقصان نہ ہوگا۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۵۱......آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے ان کا نقصان نہ ہوگا۔طبرانی حلیة الا ولیاء بروایت عبد الرحمن بن خباب سلمی.

۳۲۸۵۲......سخاوت جنت کے ایک درخت کا نام ہے عثمان اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہیں لئوم (کمینگی) یہ جہنم کا ایک درخت ہے ابوجہل

اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ (دیلمی نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۵۳ وہ ایک جنتی شخص ہیں۔ (طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ایک شخص نے عثمان کے بارے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا)

۳۲۸۵۴۔۔۔۔عثمان رضی اللہ عنہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں جنت ان کے لئے روشن ہوتی ہے۔ (ابن عساکر نے سہل بن سعد سے نقل کیا)

۳۲۸۵۵۔۔۔۔ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے میرے رفیق جنت میں عثمان ہیں۔ (خطیب نے متفق میں ابن عساکر نے طلحہ بن عبید اللہ سے نقل کیا)

جنت میں رفاقت نبی

۳۲۸۵۶۔۔۔۔ہر نبی کے لئے جنت میں ایک رفیق ہوگا میرے رفیق جنت میں عثمان بن عفان ہوں گے۔ (ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۵۷۔۔۔۔اے طلحہ! ہر نبی کے لئے ان کی امت میں سے ان کے لئے جنت میں ایک رفیق ہوگا اور عثمان بن عفان میرا رفیق ہوگا میرے ساتھ جنت میں۔ (زیادات عبداللہ بن احمد حاکم بروایت عثمان رضی اللہ عنہ طلحہ ایک ساتھ)

۳۲۸۵۸۔۔۔۔میں بیٹھا ہوا تھا کہ جبرائیل نے آکر مجھے اٹھایا اور میرے رب کی جنت میں داخل کیا میں بیٹھا ہوا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں ایک سیب اٹھایا وہ سیب دو حصوں میں بٹ گیا اس میں ایک باندی نکلی میں نے اس سے حسین کسی حسینہ کو اس سے خوبصورت کسی خوبصورت کو نہیں دیکھا وہ ایسی تسبیح پڑھ رہی تھی اولین وآخرین نے اس جیسی تسبیح کو نہیں سنا میں نے پوچھا اے جاریہ تو کون ہے؟ اس نے بتایا میں حورعین میں سے ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے نور عرش سے پیدا فرمایا میں نے پوچھا تم کس کے نصیب میں ہو تو بتایا میں خلیفۃ المظلوم عثمان بن عفان کے لئے ہوں۔ (طبرانی نے اوس بن اوس ثقفی سے نقل کیا ہے)

۳۲۸۵۹۔۔۔۔میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے سونے موتی اور یاقوت کا بنا ہوا ایک محل نظر آیا تو میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے تو بتایا کہ آپ کے بعد مقتول ومظلوم خلیفہ عثمان بن عفان کا ہے۔ (عدی ابن عساکر نے عقبہ بن عامر سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۸۰)

۳۲۸۶۰۔۔۔۔اے عثمان آپ کا کیا حال ہوگا جب قیامت کے روز آپ کی مجھ سے ملاقات ہوگی آپ کی چادر سے خون ٹپک رہا ہوگا میں پوچھوں گا آپ کے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا؟ تو آپ کا جواب ہوگا ابواء کرنے والے قاتل اور حکم کرنے والے نے ہم اسی گفتگو میں مشغول ہوں گے کہ عرش سے ایک ندا دینے والا ندا دے گا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھیوں۔ (قاتلوں) کے بارے میں حکم بنا دیا گیا ہے۔ (ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۶۱۔۔۔۔میرے پاس سے عثمان کا گذر ہوا اس وقت میرے پاس فرشتوں کی ایک جماعت تھی تو انہوں نے کہا میں میں سے شہید ہیں ان کی قوم انہیں شہید کرے گی ہم ان سے حیاء کرتے ہیں۔ (طبرانی حاکم نے زید بن ثابت سے نقل کیا)

۳۲۸۶۲۔ عنقریب فتنہ اور اختلاف ہوگا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا ہمارے لئے اس وقت کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا میر المؤمنین اور ان کے ساتھیوں کا ساتھ دو اشارہ کیا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف۔ (حاکم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۶۳۔ میرے بعد فتنہ اور اختلاف ہوگا پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس وقت ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا امیر المؤمنین اور ان کے ساتھیوں کا ساتھ دو اشارہ کیا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف۔ (حاکم نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۶۴۔ عنقریب میرے امیر کو قتل کیا جائے گا اور میرے منبر کو چھین لیا جائے گا۔ (احمد نے عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۶۵۔۔۔۔زمین میں فتنہ پھیل جائے گا جیسے گائے بیل ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اس زمانہ میں یہ (یعنی عثمان غنی رضی اللہ عنہ) حق پر

ہوگا۔(حاکم نے مرہ بہزی سے نقل کیا)

۳۲۸۶۶......اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار نیام میں ہے جب تک عثمان زندہ ہیں وہ نیام میں رہے گی جب عثمان شہید ہوجائے گا وہ تلوار بے نیام ہوجائے گی اور قیامت تک بے نیام رہے گی۔(عدی، دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے عدی نے کہا عمرو بن فائد متفرد ہے اور اس کے بہت سی منکر روایات ہیں۔ تذکرۃ الموضوعات ۲۵۹ ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۸۲)

۳۲۸۶۷......اے! اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا میری امت کے کچھ لوگ اس کو اتروانے کی کوشش کریں گے لیکن نہ اتارنا۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۶۸......اے عثمان رضی اللہ عنہ آپ کو میرے بعد خلافت ملے گی اور منافقین اس کو چھیننا چاہیں گے اس کو مت چھوڑنا اس دن روزہ رکھ لینا اور میرے پاس آ کر افطار کرنا۔(عدی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۶۹......اے عثمان اللہ تعالیٰ آپ کو ایک قمیص پہنائے گا منافقین اس کو اتروانے کی کوشش کریں گے لیکن اسکو نہ اتارنا یہاں تک مجھ سے آ کر مل لو۔(احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۷۰......اے عثمان! اللہ تعالیٰ آپ کو ایک قمیص پہنائیں گے لوگ اس کو اتروانے کی کوشش کریں گے اس کو ہرگز نہ اتارنا اگر اس کو اتاردیا تو جنت کی خوشبو تک نہ ملے گی۔(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۷۱......اے عثمان اللہ تعالیٰ اگر تمہیں ایک قمیص پہنائے اور لوگ اس کو اتروانا چاہیں تو ہرگز نہ اتارنا اللہ کی قسم اگر اس کو اتاردیا تو جنت کا دیدار بھی نصیب نہ ہوگا یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ داخل ہوجائے۔(طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۷۲...... جس دن عثمان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگا فرشتے آسمان پر ان کا جنازہ پڑھیں گے۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں دیلمی ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۷۳......میری ایک امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور مضر کی تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے پوچھا گیا یارسول اللہ وہ کون ہے فرمایا عثمان بن عفان۔(ابن عساکر نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۸۷۴......اللہ کی قسم عثمان رضی اللہ عنہ میری امت کے ستر ہزار افراد کے بارے میں سفارش کریں گے جن کے لئے جہنم واجب ہوچکی ہوگی ان کو جنت میں داخل کرائیں گے۔(ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۸۷۵...... عثمان اتنے اتنے عرصہ تک ٹھہرا رہا لیکن طواف نہ کیا جب تک میں طواف نہ کروں۔(طبرانی سلمہ بن اکوع سے نقل کیا)

۳۲۸۷۶......اے عثمان کیا تم ان باتوں پر ایمان لاتے ہو جن پر ہم ایمان لائے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے برابری کا فیصلہ فرمائے۔(احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

فضائل علی رضی اللہ عنہ

۳۲۸۷۴......فرمایا بہر حال اس کے بعد مجھے ان تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے سوائے علی کے دروازے کے پس اس میں تمہارے کہنے والے نے کہا قسم بخدا میں نے نہ کوئی چیز بند کی اور نہ میں نے اس کو کھولا لیکن مجھے کسی کام کا حکم دیا جاتا ہے تو میں اس کی اتباع کرتا ہو۔احمد بن حنبل الضیاء بروایت زید بن ارقم

۳۲۸۷۵ فرمایا تم سے مومن شخص ہی محبت کرے گا اور تم سے منافق شخص ہی بغض کرے گا یہ بات آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔

ترمذی نسائی ابن ماجہ بروات علی رضی اللہ عنہ

۳۲۸۷۶......تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو یہ بات آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔

ترمذی حاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۸۷۷...... تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں یہ بات آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔

بیهقی بروایت البراء رضی الله عنه، حاکم بروایت علی رضی الله عنه

۳۲۸۷۸...... تمہاری حیثیت میرے نزدیک وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام کی تھی۔ ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔مسلم، ترمذی، بروایت سعد رضی الله عنه، ابن ماجه، ترمذی بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۸۷۹...... میں نے اس کو رازدار نہیں بنایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رازدار بنایا ہے۔ترمذی بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۸۸۰...... تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہوگا۔ترمذی حاکم بروایت عمرا بن حصین رضی الله عنه

۳۲۸۸۱...... منافق علی سے محبت نہیں کرے گا اور مومن ان سے بغض نہیں رکھے گا۔ترمذی بروایت ام سلمة رضی الله عنها

۳۲۸۸۲...... اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کی لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس مسجد میں مسافر بن کر ٹھہرے۔

ترمذی بروایت ابوسعید رضی الله عنه

۳۲۸۸۳...... اے علی! کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تمہارا میرے نزدیک وہی مرتبہ ہو جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون کا تھا الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔احمد بن حنبل، بیهقی، ترمذی، ابن ماجه بروایت سعد رضی الله عنه

۳۲۸۸۴...... میں نے تم کو اپنی طرف سے نہیں نکالا اور نہ ہی میں نے اس کو چھوڑا ہے بلکہ اللہ نے تمہیں نکال دیا اور اس کو چھوڑ دیا میں تو حکم کا بندہ ہوں جو کوئی مجھے حکم دیا جائے اس کو بجالاتا ہوں اور اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی گئی ہو۔

طبرانی فی المعجم الکبیر بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۲۸۸۵...... ابوتراب! بیٹھ جاؤ یہ بات آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔بخاری بروایت سهل بن سعد

۳۲۸۸۶...... میں حکمت کا سرچشمہ (گھر) ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ترمذی بروایت علی رضی الله عنه

۳۲۸۸۷...... میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے وہ دروازے پر آئے۔

عقیلی، ابن عدی، طبرانی، حاکم بروایت ابن عباس و ابن عدی، حاکم بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۸۸۸...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی علی سے شادی کرواؤں۔طبرانی بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۳۲۸۸۹...... اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد کو اس کی نسل میں رکھا ہے اور میری اولاد کو علی بن ابی طالب کی نسل میں رکھا ہے۔

طبرانی بروایت جابر رضی الله عنه، خطیب بروایت ابن عباس رضی الله عنه

بھائیوں میں بہتر ہونے کا ذکر

۳۲۸۹۰...... میرے بھائیوں میں سے سب سے بہترین علی ہیں اور میرے چچاؤں میں سے سب سے بہتر حمزہ ہیں۔

۳۲۸۹۱...... فرمایا علی رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرنا عبادت ہے۔

۳۲۸۹۲...... فرمایا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔طرف حاکم بروایت ابن مسعود اور عمران بن حصین

۳۲۸۹۳...... فرمایا سبقت لے جانے والے تین ہیں موسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے یوشع بن نون ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والا صاحب یٰسٓ ہے اور محمد ﷺ کی طرف سبقت لے جانے والا علی بن ابوطالب ہے۔

طبرانی اور ابن مردویه بروایت ابن عباس

۳۲۸۹۴...... فرمایا تصدیق کرنے والے تین ہیں حبیب النجار آل یٰس کا مومن ہے جس نے کہا۔(یاقوم اتبعوا المرسلین) اے میری

قوم رسولوں کی پیروی کرو اور حزقیل آل فرعون کا مومن ہے جس نے کہا۔(اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ) کیا تم ایسے آدمی کو قتل کر رہے ہو جس نے کہا میرا رب اللہ ہے اور علی بن ابی طالب ہے اور یہ ان سب سے افضل ہیں۔

ابونعیم نے المعرفة میں اور ابن عساکر بروایت ابی لیلیٰ

۳۲۸۹۴.....فرمایا تصدیق کرنے والے تین ہیں حزقیل آل فرعون کا مومن ہے اور حبیب النجار آل یٰس کا ساتھی ہے اور علی بن ابی طالب۔

ابن النجار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۸۹۶.....فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے دشمنی کی جس نے علی سے جس دشمنی کی ہے۔ابن مندہ بروایت رافع مولی عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۸۹۷.....مومن کے صحیفہ کا عنوان علی بن ابوطالب سے محبت کرتا ہے۔خطیب بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۸۹۸.....فرمایا جس نے علی کو تکلیف پہنچائی پس اس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی۔

احمد بن حنبل، بخاری، حاکم بروایت عمر وبن شاش رضی اللہ عنہ

علی رضی اللہ عنہ سے بغض نبی ﷺ سے بغض ہے

۳۲۸۹۹.....فرمایا جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا پس اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

حاکم بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۰.....جس نے علی کو برا بھلا کہا اس نے مجھ کو برا بھلا کہا اور جس نے مجھے برا بھلا کہا اس نے۔(نعوذ باللہ) اللہ کو برا بھلا کہا۔

احمد بن حنبل حاکم بروایت ام سلمة

۳۲۹۱.....جس شخص کا میں مولیٰ۔(ساتھی) پس علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔

احمد بن حنبل، ابن ماجہ بروایت البراء، احمد بن حنبل بروایت بریدة، ترمذی، نسائی والضیا بروایت زید بن ارقم

۳۲۹۰۲.....فرمایا جس شخص کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے۔احمد بن حنبل، نسائی، حاکم بروایت بریدة رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۳.....فرمایا کیا میں تم لوگوں کو دو بدترین شخصوں کے بارے میں نہ بتاؤں ایک قوم ثمود کا بدبخت جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں اور ایک وہ شخص جو تمہارے سر پر تلوار مارے گا اور داڑھی کو تر کردے گا۔(طبرانی حاکم نے عمار بن یاسر سے نقل کیا)

۳۲۹۰۴.....فرمایا علی دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۵.....فرمایا علی میری اصل ہے اور جعفر میری فرع ہے۔طبرانی، الضیاء بروایت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۶.....فرمایا علی نیک لوگوں کے امام ہیں اور گنہگاروں کو ختم کرنے والے ہیں کامیاب ہے وہ شخص جس کی علی نے مدد کی اور نامراد ہے وہ شخص جس کو انہوں نے چھوڑ دیا۔حاکم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۷.....فرمایا علی بن ابی طالب مغفرت دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے نکل گیا وہ کافر ہے۔

الدارقطنی فی الافراد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۸.....علی میرے علم کا چوکھٹ ہے۔(عدی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۹۰۹.....فرمایا علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے دونوں اکٹھے رہیں گے یہاں تک کہ حوض پر آجائیں۔

حاکم، طبرانی المعجم الاوسط بروایت ام سلمة رضی اللہ عنہا

۳۲۹۱۰.....علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اپنا کام یا تو میں خود کرتا ہوں یا پھر علی کرتے ہیں۔

أحمد بن حنبل، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حبشی بن خبادة رضی اللہ عنہ

۳۲۹۱۱ ...علی کی اہمیت میرے نزدیک وہی ہے جو کہ میرے سر کی میرے بدن کے کے لئے۔خطیب بروایت البراء رضی اللہ عنہ

۳۲۹۱۲ ...فرمایا! علی کا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون کا تھا مگر یہ کہ میرے کوئی نبی نہیں۔

ابوبکر المطیری فی جزنہ.بروایت ابو سعید

۳۲۹۱۳ ...علی بن ابی طالب دوست ہے ہر اس شخص کے جس کا دوست ہوں۔المحاملی فی امالیہ بروایت ابن عباس

۳۲۹۱۴ ...علی ابن ابی طالب جنت میں ایسے چمکیں گے جیسے صبح کا تارہ دنیا والوں کے لئے۔بیھقی فی فضائل الصحابہ بروایت انس

۳۲۹۱۵ ...علی مؤمنین کے سردار ہیں اور مال منافقین کا سردار ہے۔ابن عدی بروایت علی

۳۲۹۱۶ ...علی میرا فرض ادا کرتے ہیں۔بزار بروایت انس

الاکمال

۳۲۹۱۷ ...اللہ تعالیٰ نے ''یایھا الذین امنوا'' کی آیت جب بھی اتاری ہے علی ان کا سردار اور امیر ہیں۔

ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا حلیہ میں یہ مرفوع نہیں مگر حدیث ابی خیثمہ لوگوں نے اس کو موقوف نقل کیا۔

۳۲۹۱۸ ...فرمایا: میرا اور علی کا ہاتھ انصاف کرنے میں برابر ہے۔ابن جوزی فی الواھیات بروایت ابوبکر

۳۲۹۱۹ ...فرمایا: خاموش رہو کیونکہ میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا جو مجھے اپنے خاندان میں سب سے زیادہ محبوب ہے یہ بات آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔حاکم بروایت اسماء بنت عیسی

۳۲۹۲۰ ...فرمایا: کیا تمہیں پتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نظر دوڑائی پھر ان میں سے تمہارے والد کو چنا اور ان کو نبی بنا کر بھیجا پھر دوسری مرتبہ نظر دوڑائی اور تمہارے شوہر کو چنا، پھر مجھے وحی کی چنانچہ میں نے ان کا نکاح تمہارے ساتھ کرایا اور انہیں اپنا وصی مقرر کیا یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔(طبرانی بروایت ابی ایوب اور اس میں عبابہ بن ربعی غالی شیعہ ہے)

۳۲۹۲۱ ...فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہاری شادی کی ایسے شخص سے جو میری اس میں صلح کی طرف سب سے زیادہ بڑھنے والا اور علم کے اعتبار سے سب سے بڑا اور سب سے زیادہ بردبار ہے۔احمد بن حنبل طبرانی بروایت معقل بن یسار

۳۲۹۲۲ ...فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو سب سے پہلے اسلام لایا اور سب سے بڑا عالم ہے کیونکہ تم میری امت کی عورتوں کی سردار ہو جیسا کہ مریم اپنی قوم کی سردار تھی اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نظر دوڑائی اور ان میں سے دو آدمیوں کو منتخب کر لیا ایک کو تمہارا والد دوسرے کو تمہارا شوہر بنایا۔

حاکم تعقب بروایت ابوھریرۃ طبرانی حاکم تعقب خطیب بغدادی بروایت ابن عباس

۳۲۹۲۳ ...فرمایا: میں نے تمہاری شادی اپنے خاندان کے بہترین آدمی سے کی ہے جو ان میں سب سے بڑا عالم ہے اور سب سے زیادہ بردبار ہے۔یہ بات آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔خطیب فی المتفق والمتفرق بروایت بریدہ

۳۲۹۲۴ ...فرمایا میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کی ہے جو سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور سب سے زیادہ بردبار ہیں یہ بات نبی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔طبرانی بروایت ابو اسحق

جب حضرت علی کی شادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو نبی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ سے مذکورہ باتیں ارشاد فرمائی۔

۳۲۹۲۵ کیوں رو رہی ہو؟ میں نے تمہارے بارے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور تمہارے لئے اپنے خاندان کے بہترین فرد کو چنا ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہارے شادی میں نے دنیاوی اعتبار سے ایک سعادت مند شخص سے کی اور بلاشبہ آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہوگا۔طبرانی بروایت ابن عباس

۳۲۹۲۶ فرمایا: اے انس! کیا تمہیں اس بات کے بارے میں کچھ معلوم ہے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام عرش والے کی طرف سے میرے پاس لے کر آئے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی سے کرادوں۔

بیھقی خطیب ابن عساکر بروایت انس

راوی کہتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ کو وحی نے ڈھانپ لیا اور جب آپ سے یہ غم ٹل گیا تو آپ نے مذکورہ بات ارشاد فرمائی۔

خاندان کا بہترین فرد ہونا

۳۲۹۲۷ ... اے فاطمہ تم پر واضح رہے کہ میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے بہترین فرد سے کرانے میں کوتاہی نہیں کی۔

ابن سعد بروایت عکرمہ مرسلاً

۳۲۹۳۸ ... کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا وہی مرتبہ ہو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون کا تھا مگر تم نبی نہیں ہو بلاشبہ میرے لئے یہ مناسب نہیں کہ تمہیں نائب بنائے بغیر کہیں چلا جاؤں۔ احمد بن حنبل حاکم بروایت ابن عباس

۳۲۹۲۹ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو حضرت ہارون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔ (طبرانی بروایت مالک بن حسن بن حویرث جنہوں اپنے اپنے والد سے روایت کیا اور انہوں نے اپنے دادا سے)

۳۲۹۳۰ تمہارا یہ کہنا کہ قریش نہیں گے کہ کتنے جلدی اپنے چچا زاد بھائی کو چھوڑ دیا اس کو رسوا کیا تمہیں مجھ سے مطابقت ہے لوگوں نے مجھے جادوگر کاھن اور کذاب کہا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہاری حیثیت میرے ہاں ایسی جیسی ہارون علیہ السلام کی حیثیت موسیٰ کے ہاں تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا باقی تمہارا یہ کہنا کہ اللہ کا فضل پیش کروں یہ مرچیں یمن سے آئی ہیں اس کو بیچ کر تم اور فاطمہ فائدہ حاصل کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنا فضل لے آئے کیونکہ مدینہ میرے اور تمہارے ہی لائق ہے۔ (حاکم نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۳۱ بلاشبہ علی کا مرتبہ وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ھارون علیہ السلام کا تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

خطیب بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۹۳۲ بیدار ہو جائیں تمہارا نام تو ابوتراب ہی ہونا چاہئے کیا تم مجھ سے ناراض ہوئے جب میں نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تمہاری کسی کے ساتھ مواخات قائم نہ ہو سکی؟ کیا تم اس پر راضی نہیں تمہارا مقام میرے ہاں ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں مگر یہ کہ میرے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا سن لو جو تم سے محبت کرے اوہ امن وایمان سے زندگی گذارے گا جو تجھ سے بغض رکھے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس کے زمانہ اسلام کے اعمال کا حساب ہوگا۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)۔

۳۲۹۳۳ ... اے ام سلیم! بلاشبہ علی کا گوشت میرے گوشت سے ہے اور اس کا خون میرے خون سے ہے اور اس کا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ھارون علیہ السلام کا تھا۔ عقیلی فی الغفار بروایت ابن عباس۔

۳۲۹۳۴ ... اے علی! تمہارا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

طبرانی بروایت اسما بنت عمیس

۳۲۹۳۵ ... بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔

حسن بن سفیان، ابونعیم فی فضائل الصحابۃ بروایت عمران بن قصین

۳۲۹۳۶ ... میں نے تمہیں محض اپنے لئے چھوڑا ہے تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں اگر تم سے کسی نے جھگڑا کیا تو تم کہنا کہ میں اللہ کے بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں تمہارے بعد اس کو فقط جھوٹا شخص ہی چھوڑے گا۔ (ابن عدی بروایت عمرو بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ

جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا جنہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا)

۳۲۹۳۷.....علی کو بلاؤ علی کو بلاؤ علی کو بلاؤ بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد ہر مومن کا ولی ہوگا۔

مصنف ابن ابی شیبة بروایت عمران بن حصین

۳۲۹۳۸.....علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور علی میرے بعد ہر مومن کا دوست ہے۔ مصنف ابن شیبة بروایت عمران بن حصین صحیح

۳۲۹۳۹.....علی کی برائی نہ کرو کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ تمہارا ولی ہوگا۔

ابن ابی شیبة بروایت عبداللہ بن بریدہ علی ابیہ

۳۲۹۴۰.....میں اور علی ایک ہی نسل سے ہے اور لوگ مختلف نسلوں سے ہیں۔ دیلمی بروایت جابر

۳۲۹۴۱.....اے علی لوگ مختلف نسلوں سے ہیں اور میں اور تم ایک ہی نسل سے ہے۔ حاکم بروایت جابر

۳۲۹۴۲.....سن لو! کہ بلاشبہ اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی ہوں تو علی بھی اس کا ولی ہے۔

ابونعیم فضائل الصحابہ بروایت زید بن ارقم اور براء بن عازب معا

۳۲۹۴۳.....اے اللہ میں جسکا ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے اے اللہ جسکا وہ ولی ہے تو بھی اس کا ولی بن جا اور جس کا وہ دشمن ہے تو بھی اس کا دشمن بن جا اور جس کی وہ مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر اور جس وہ اعانت کرے تو بھی اس کی اعانت فرما۔ طبرانی بروایت حبشی بن صنادة

۳۲۹۴۴.....اللہ تو ان کے لیے گواہ بن جا اے اللہ علی میرا بھائی ہے اور میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا داماد ہے اور میری اولاد کا باپ ہے اے اللہ اس کے یہ میرا دشمن کو آگ میں اوندھا گرادے۔ شیرازی فی الالقاب وابن النجار بروایت ابن عمر

۳۲۹۴۵.....جس کا اللہ اور اس کا رسول ولی ہے تو یہ (علی) بھی اس کا ولی ہے اے اللہ جس کا یہ ولی بنا اس کا تو بھی ولی بن جا اور اس کے دشمن کا تو بھی دشمن بن جا اور اور جو اس سے محبت کرے تو بھی اس کا محبوب بن جا جو شخص اس سے بغض رکھے تو تو بھی اس سے بغض رکھ اے اللہ! مجھے کوئی شخص نہیں ملا زمین میں جس کی حفاظت میں میں اس کو دوں دو نیک بندوں کے بعد آپ کے سوا تو آپ مجھ سے بہترین فیصلہ کروائیں۔ (طبرانی بروایت جریر ابن کثیر نے کہا ہے کہ یہ حدیث انتہائی غریب ہے بلکہ منکر کے درجے میں ہے)

۳۲۹۴۶.....اے بریدہ! کیا میں مؤمنین کا ان کی جانوں کی بنسبت زیادہ حقدار نہیں ہوں جس کا میں ولی ہوں تو علی بھی اس کا مولی ہے۔

احمد بن حنبل، ابن حبان، سمیویہ، حاکم، مسندا بن منصور بروایت ابن عباس عن البریدہ

۳۲۹۴۷.....جسکا میں مولا ہوں علی اس کا مولی ہے اے اللہ! جس کا یہ ولی بنے اس کا تو بھی ولی بن جا اور جس سے یہ دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ (طبرانی بروایت ابن عمر ابن ابی شیبة بروایت ابی ہریرہ اور دوسرے بارہ صحابہ، احمد بن حنبل طبرانی۔ منصور بروایت ابوایوب اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے حاکم بروایت علی وطلحہ احمد بن حنبل طبرانی اس منصور بروایت علی وزید بن ارقم اور تیس صحابہ رضی اللہ عنہم ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت سعد خطیب بروایت انس)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں خصوصی دعا

۳۲۹۴۸.....جس کا میں ولی ہوں علی اس کا ولی ہے اے اللہ! جسکا یہ ولی بنے تو بھی اس کا ولی بن جا جس کا یہ دشمن ہے تو بھی اس کا دشمن بن جا اور جس کی یہ مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر اور جس کی یہ مدد چھوڑ دے تو بھی اس کی مدد چھوڑ دے اور جس کی یہ اعانت کرے تو بھی اس کی اعانت کر۔

طبرانی بروایت عمر بن مرہ اور زید بن ارقم معا

۳۲۹۴۹.....بلاشبہ میرا رازداں اور میرا وصی اور بہترین وہ شخص جسے ہے اپنے بعد چھوڑوں گا اور میرے وعدے پورے کریگا اور میرا قرض ادا کرے گا علی بن ابی طالب ہے۔ طبرانی بروایت ابوسعید وسلمان

۳۲۹۵۰ میں ہر اس شخص کو وصیت کرتا ہوں جو میرے او پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی کہ علی ابن ابی طالب کی مدد کرے جس نے علی کی مدد کی اس نے میری مدد کی جس نے میری مدد کی اس نے اللہ کی مدد کی جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا۔ (طبرانی ابن عساکر نے ابن عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے اس نے اپنے والد سے اپنے دادا سے نقل کیا)

۳۲۹۵۱ ...... اے اللہ ان کی مدد فرما ان کی ذریعہ مدد فرما ان پر رحم پر ان کی مدد فرما ان کے ذریعہ مدد فرمایا اے اللہ اس سے محبت فرما جو ان سے محبت کرے اور اس سے ناراض ہو جا جو ان سے یعنی علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۹۵۲ اے علی کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ میرے بھائی اور میرے وزیر ہیں میرے وعدے پورے کرتے ہیں اور میری ذمہ داری ادا کرتے ہیں جو میری زندگی میں تجھ سے محبت کرے وہ منزل تک پہنچ گیا او جو میرے بعد تجھ سے محبت کرے اللہ تعالیٰ امن اور ایمان پر اس کا خاتمہ فرمائے گا جو تجھ سے محبت کرے میرے بعد اور تیری زیارت نصیب نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ امن ایمان پر فرمائے گا اور فزع اکبر۔ (یوم القیامۃ) میں اس کو امن عطا فرمائے گا اے علی جس کی موت تیری عداوت پر آئے وہ جاہلیت کی موت مرے گا اسلام میں جو اس نے عمل کیا اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ فرمائے گا۔ (طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۵۳ ...... علی ابن ابی طالب میرے وعدے پورا کرے گا میرے قرضے ادا کرے گا۔ (ابن مردویہ دیلمی نے سلمان سے نقل کیا)

۳۲۹۵۴ ...... علی ابن ابی طالب اہل جنت کے سامنے اس طرح ظاہر ہوں گے جیسے اہل دنیا کے سامنے صبح کے ستارے ظاہر ہوتے ہیں۔ (حاکم نے تاریخ میں بیہقی نے فضائل صحابہ میں ابن جوزی نے واھیات میں انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۵۵ ...... اے اللہ جس نے میری تصدیق اور میرے او پر ایمان لایا وہ علی ابن ابی طالب سے دوستی کرے کیونکہ ان کی دوستی میری دوستی ہے اور میری دوستی اللہ تعالیٰ کی دوستی ہے۔ (طبانی نے محمد بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کیا)

۳۲۹۵۶ ...... جو شخص میری جیسی زندگی اور میری جیسی موت کو پسند کرے اور جنت الخلد میں ٹھکانہ طلب کرے جسکا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کیونکہ میری رب نے خود اپنے ہاتھ اس کے درخت لگائے ہیں تو وہ علی بن ابی طالب سے دوستی کرے کیونکہ وہ تمہیں ہدایت سے نکال کر گمراہی میں داخل نہیں کریں گے۔ (طبرانی اور حاکم اور ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں زید بن ارقم سے نقل کیا)

۳۲۹۵۷ ...... جو اس بات کو پسند کرے کہ میری جیسی زندگی گذارے اور میری جیسی موت نصیب ہو اور میرے رب کی جنت میں داخل ہو جسکا مجھ سے وعدہ ہوا میرے رب نے خود اس کے درخت لگائے وہ جنت الخلد ہے وہ علی بن ابی طالب سے دوستی کرے ان کے بعد ان کی اولاد سے کیونکہ وہ تمہیں ھدایت کے دروازے سے نکال کر ضلالت (گمراہی) کے دروازے میں داخل نہیں کریں گے۔ (مطیر والباوردی ابن شاھین ابن مندہ نے زیادہ بن مطرف سے نقل کیا وہ واہ ہے)

۳۲۹۵۸ ...... ایسی بات مت کرو وہ (علی رضی اللہ عنہ) میرے بعد تم سب سے افضل ہیں۔ (طبرانی نے وھب بن حمزہ سے نقل کیا)

۳۲۹۵۹ ...... میرا قرضہ میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی اور ادا نہیں کرے گا۔ (طبرانی حبشی بن جنادہ سے نقل کیا)

۳۲۹۶۰ اے بریدہ! علی میرے بعد تمہارے ولی ہیں علی سے محبت کرو کیونکہ وہ وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ (دیلمی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

فتنے کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے سے انکار

۳۲۹۶۱ ...... میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے جب ایسا ہو تو علی ابن ابی طالب کا ساتھ دو کیونکہ وہی حق و باطل کے درمیان جدائی کرنے والا ہوگا۔ (ابونعیم نے ابی لیلیٰ غفاری سے نقل کیا)

۳۲۹۶۲......اے علی! تم میرے جسم کو غسل دینا میرا قرضہ ادا کرنا مجھے قبر میں اتارنا میرے ذمہ داری کو پورا کرنا اپ میرے جھنڈا بردار ہیں دنیا وآخرت میں۔(دیلمی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۹۶۳......اگر علی سے دوستی کرو تو تم ان کو ھادی اور مہدی پاؤ گے تمہیں سیدھے راستہ پر چلائے گا۔

حلیۃ الاولیاء بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۲۹۶۴......تم میں سے بعض سے قرآن کی تاویل پر قتال کیا جائے گا جیسے مجھ سے تنزیل پر قتال کیا گیا پوچھا گیا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ مراد ہیں فرمایا نہیں بلکہ صاحب النعل یعنی علی رضی اللہ عنہ۔(احمد، ابویعلی، بیہقی، حاکم، ابونعیم فی الحلیۃ، سعید بن منصور بروایت ابی سعید اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے)

۳۲۹۶۵......میں تنزیل قرآن پر قتال کرتا ہوں اور علی رضی اللہ عنہ تاویل قرآن پر قتال کریں گے۔(ابن سکن نے اخضر انصاری سے نقل کیا اور کہا اس کی سند میں نظر ہے اخضر صحابہ رضی اللہ عنہم میں غیر معروف ہیں دارقطنی نے افراد میں اور کہا اس میں جابر جعفی کا تفرد ہے وہ رافضی ہے)

۳۲۹۶۶......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو میرے بعد لوگوں سے تاویل قران پر قتال کرے گا جیسے میں نے مشرکین سے تنزیل قران پر قتال کیا وہ گواہی دینے والے ہوں گے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ان کو قتل کرنا لوگوں پر شاق گزرے گا حتیٰ کہ وہ اللہ کے ایک ولی پر طعن کریں گے اور ان کے فعل پر ناراض ہوں گے جیسے موسیٰ علیہ السلام کشتی توڑنے کے معاملہ میں غلام کو قتل کرنے اور دیوار سیدھی کرنے میں خضر علیہ السلام پر ناراض ہوئے حالانکہ سارے کام اللہ کی مرضی کے مطابق ہوئے۔(دیلمی نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۶۷......اے علی عنقریب تجھ سے باغی فرقہ قتال کرے گا جب کہ تو حق پر ہوگا اس زمانہ میں جو تیری مدد نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق نہ ہوگا۔(ابن عساکر نے عمار بن یاسر سے نقل کیا)

۳۲۹۶۸......اے ابورافع میرے بعد ایک قوم علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرے گی اللہ پر حق ہے ان کے خلاف جہاد کرنا جو ان سے ہاتھ سے جہاد کرنے پر قادر نہ ہو وہ زبان سے جہاد کرے جو زبان سے جہاد پر قادر نہ ہو تو دل سے جہاد کرے اس سے کم جہاد کا کوئی درجہ نہیں۔(طبرانی نے محمد بن عبید بن ابی رافع سے اپنے والد اپنے دادا سے نقل کیا)

۳۲۹۶۹...... اے عمار اگر تو دیکھے کہ علی ایک راستہ پر چل رہا ہے اور لوگ دوسرے راستہ پر تو تم لوگوں کو چھوڑ کر علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دو۔ وہ تمہاری راہنمائی غلط راستہ کی طرف نہیں کرے گا ہدایت کے راستہ سے نہیں نکالے گا۔(دیلمی نے عمار بن یاسر اور ابی ایوب سے نقل کیا ہے)

۳۲۹۷۰ ......جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی جس نے علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے علی رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔(حاکم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۱......جس نے علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا جس نے مجھے چھوڑا اس نے اللہ کو چھوڑا۔(طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۲......اے علی جس نے تمہیں چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔ جس نے مجھے چھوڑا اس نے اللہ کو چھوڑا۔(طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۳......جس نے تمہیں چھوڑا ہے اے علی اس نے مجھے چھوڑا جس نے مجھے چھوڑا اس نے اللہ کو چھوڑا۔(حاکم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۴......میرے بعد امت میں سب سے بڑے عالم علی رضی اللہ عنہ ہیں۔(دیلمی نے سلمان سے نقل کیا)

۳۲۹۷۵......میں علم کا شہر علی اس کا دروازہ ہیں۔(ابونعیم نے معرفہ میں علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۶......میں علم کا شہر علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں جو علم حاصل کرنا چاہے اس کے دروازے سے آئے۔(طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ

عنہما سے نقل کیا)

۳۲۹۷۷..... علی بن ابی طالب لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کو پہچاننے والے ہیں محبت وتعظیم کے لحاظ سے لا الہ الا اللہ کے اقرار کرنے والوں کے حق میں ابونعیم نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

۳۲۹۷۸..... علی میرے علم کا دروازہ ہے میرے بعد میری شریعت کو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرنے والا ان کی محبت ایمان ہے ان سے بغض نفاق ہے ان کی طرف دیکھنا شفقت ہے۔ (دیلمی نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۹..... حکمت کو دس حصوں پر تقسیم کیا گیا علی رضی اللہ عنہ کو نو حصے بقیہ لوگوں کو ایک حصہ دیا گیا اس ایک حصہ کے متعلق علی لوگوں سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء والازدی فی الضعفاء ابوعلی حسن بن علی بردعی نے اپنی معجم میں ابن النجار ابن جوزی نے واھیات میں ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۸۰..... اے علی میرے بعد آپ لوگوں میں ان کے مختلف فیہ مسائل کا حل بتائیں گے۔ (دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۸۱..... اے علی تمہیں بشارت ہو تم زندگی اور موت کے بعد میرے ساتھ ہو (ابن قانع ابن مندہ عدی طبرانی ابن عساکر نے شرحبیل بن مرۃ سے نقل کیا اس میں عباد بن زیاد ازدی متروک ہیں)

۳۲۹۸۲..... آپ کے بھائی نے آپ سے پہلے پانی مانگا ان کو دونوں میں جو میرے نزدیک جو محبوب ہے وہی پیئے گا دونوں میرے نزدیک ہی مرتبہ پر ہیں میں اور آپ وہ دونوں اور یہ سویا ہوا قیامت کے دن ایک ہی مرتبہ میں ہوں گے۔ (طبرانی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۸۳..... اے علی! آپ میرے بعد اُمت کو اختلافی مسائل کا حل بتائیں گے۔ (دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۹۸۴..... بشارت ہو تو تمہیں اے علی تمہاری حیات موت میرے ساتھ ہیں۔ (ابن قانع وابن مندہ، عدی، طبرانی، ابن عساکر، شرحبیل بن مرہ سے نقل کیا اس میں عباد بن زیاد ازدی متروک ہیں۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۸)۔

۳۲۹۸۵..... تمہارے بھائی نے تم سے پہلے پانی طلب کیا، وہی پیئے گا جو دونوں میں مجھے محبوب ہے دونوں کا مقام میرے نزدیک ہی ہے، میں اور آپ وہ دونوں اور یہ آرام کرنے والا قیامت کے دن ایک مقام پر ہوں گے۔ (طبرانی عن علی)

۳۲۹۸۶..... تمہارے بھائی نے تم سے پہلے پانی طلب کیا، جو میرے ہاں اس سے زیادہ مأثر ہے اور وہ دونوں میرے ہاں ایک رتبہ میں ہیں اور میں اور تم اور وہ دونوں اور یہ سونے والا قیامت کے دن ایک مقام پر ہوں گے۔ (طبرانی عن ابی سعید)

۳۲۹۸۷..... قیامت کے دن میرے لے سرخ یاقوت کا ایک قبہ گاڑا جائے عرش کے دائیں جانب اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے سبز یاقوت کا ایک قبہ گاڑا جائے گا عرش کے بائیں جانب ہمارے درمیان علی رضی اللہ عنہ کے لئے سفید موتیوں کا قبہ گاڑا جائے گا پس تمہارا کیا خیال ہے دو خلیلوں کے درمیان ایک حبیب کے متعلق (بیہقی نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن جوزی نے وھبات میں سلمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۸۸..... اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا جنت میں میرا محل اور ابراہیم علیہ السلام کا محل مدمقابل ہوگا علی رضی اللہ عنہ کا محل میرے اور ابراہیم علیہ السلام کے محل کے سامنے ہوگا ہائے خوش نصیبی ایک حبیب کی دو خلیلوں کے درمیان۔ (حاکم نے اپنی تاریخ میں بیہقی نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن جوزی نے وھبات میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۹۸۹..... فرشتوں نے مجھ پر اور علی رضی اللہ عنہ پر سات سال تک درود بھیجا کسی انسان کو سلام کرنے سے پہلے۔ (ابن عساکر اس کی سند میں عمرو بن جمیع ہے اللآلی ۱/۳۲۱)

۳۲۹۹۰..... یہ وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے یہ بڑے صدیق ہیں یہ اس امت کے فاروق ہیں جو حق اور باطل کے درمیان فرق کریں گے یہ مسلمانوں کے بڑے امیر ہیں جس طرح مال ظالموں کی نظر میں بڑا ہے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا۔ (طبرانی سلمان اور ابی ذر رضی اللہ عنہ ایک ساتھ نقل کیا بیہقی اور عدی نے

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۹۱..... حوض کوثر پر سب سے پہلے وہ شخص حاضر ہوگا جو سب سے پہلے مسلمان ہوا علی بن ابی طالب۔ (حاکم نے نقل کر کے اس کی تصحیح کی ہے اور خطیب نے سلمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا. تذکرۃ الموضوعات ۹۷ التعقبات ۵۷)

۳۲۹۹۲..... سب سے پہلے جس نے میرے ساتھ نماز پڑھی وہ علی رضی اللہ عنہ ہیں (حاکم نے اپنی تاریخ میں دیلمی نے ابن عباس سے نقل کیا)

۳۲۹۹۳..... اگر آسمان وزمین کو ترازو کے ایک جانب اور علی رضی اللہ عنہ کے ایمان کو ترازو کی دوسری جانب رکھا جائے تو علی رضی اللہ عنہ کا ایمان بھاری ہوگا۔ (دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۹۴..... اے علی میں تمہارے اوپر غالب ہوں نبوت کی وجہ سے تم اوروں پر غالب ہو سات باتوں کی وجہ سے ان میں تمہارے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں قریش میں سے تم نے سب سے پہلے ایمان قبول کیا ان میں سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والا اللہ کے حکم کو زیادہ قائم کرنے والا سب سے زیادہ برابری کرنے والا سب سے زیادہ رعایا کو انصاف فراہم کرنے والا مقدمہ کو سب سے زیادہ سمجھنے والا ان میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ خصوصیات والا۔ (حلیۃ بروایت معاذ اللالی ۱/۳۲۳)

۳۲۹۹۵..... اے علی تمہاری سات خصوصیات ہیں قیامت کے روز ان میں کوئی تمہارا مقابلہ نہ کر سکے گا تم اللہ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے ہو اللہ کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والا اللہ کے حکم کو سب سے زیادہ قائم کرنے والا رعایا پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا اور قضایا کو سب سے زیادہ سمجھنے والا قیامت کے روز سب سے زیادہ خصوصیات والا۔ (ابونعیم فی الحلیۃ بروایت ابی سعید)

۳۲۹۹۶..... علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میرے بعد تمہیں سخت مشقت اٹھانی پڑے گی پوچھا میرا دین سلامت رہے گا؟ فرمایا ہاں۔ (حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۹۹۷..... میرے بعد امت تم سے غداری کرے گی تم میرے دین پر قائم رہو گے اور میری سنت پر شہید کیے جاؤ گے جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا داڑھی عنقریب سر (کے زخم) سے تر ہوگی۔ (دارقطنی نے افراد میں حاکم خطیب بغدادی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۹۸..... تمہیں موت نہیں آئے گی یہاں تک تمہارے سر پر مارا جائے گا جس سے ڈاڑھی تر ہوگی اور تم کو قوم کا بدبخت قتل کرے گا جیسے ناقہ۔ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو بنی فلاں کے بدبخت نے قتل کیا تھا۔ (دارقطنی نے افراد میں علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ان کا انتقال اس وقت تک نہ ہوگا اور ان کی موت شہادت پر آئے گی۔ (دارقطنی نے افراد میں اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۰۰..... علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تنہا شہید ہو کر آئیں گے تنہا شہید ہو کر آئیں گے۔ (ابویعلی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۳۰۰۱..... عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ہجرت میں تم سے سبقت کی۔ (طبرانی نے اسامہ بن زید سے نقل کیا)

۳۳۰۰۲..... میں تمہیں ان دونوں کے متعلق خیر کی وصیت کرتا ہوں جو کوئی ان دونوں سے مدافعت کرے یا ان دونوں کی حفاظت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو خاص نور عطاء فرمائیں گے اجس کو لے کر قیامت کے روز میرے پاس پہنچیں گے یعنی علی وعباس رضی اللہ عنہ۔ (دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۳۰۰۳..... بشارت ہو تمہیں میں اولاد آدم کا سردار ہوں تم دونوں عرب کے سردار ہو علی وعباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اپنے والد سے نقل کیا)

۳۳۰۰۴..... امابعد مجھے تمام دریچے بند کرنے کا حکم دیا سوائے علی رضی اللہ عنہ کے دریچے کے تم میں سے کوئی کہنے والا کہے واللہ میں نے نہ کوئی چیز کھولی نہ بند کی ہے لیکن ایک بات کا حکم ہوا جو میں نے پورا کیا۔ (احمد نے سعید بن منصور اور زید بن ارقم سے نقل کیا

ضعیف الجامع ۱۲۴۱)

۳۳۰۰۵.....تمام دروازے بند کردو سوائے علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے۔(احمد، حاکم، سعید بن منصور نے زید بن وارقم سے نقل کیا اللآلی ۳۴۱۱)

۳۳۰۰۶.....میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی رضی اللہ عنہ عرب کے سردار ہیں (حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا دارقطنی نے افراد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے الاتقان ۹۲۴۵)

۳۳۰۰۷.....اے انس جا کر میرے لئے عرب کی سردار کو بلا کر لاؤ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ تو فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی رضی اللہ عنہ عرب کے سردار ہیں جب علی علیہ السلام آئے تو ارشاد فرمایا اے انصار کی جماعت کیا میں تمہیں نہ بتلادوں کہ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے تھاما تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں ان سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اکرام کی وجہ سے اکرام کرو کیونکہ جبرائیل نے مجھے حکم دیا کہ جو کچھ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہا۔(طبرانی نے سید حسن سے نقل کیا ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے)

۳۳۰۰۸.....اے عائشہ رضی اللہ عنہا اگر تم عرب کے سردار کو دیکھنا چاہو تو علی رضی اللہ عنہ کو دیکھو پوچھا اے اللہ کے نبی کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ تو فرمایا میں امام المسلمین اور سید المتقین ہوں تمہیں اس بات سے خوشی ہو کہ عرب کے سردار کو دیکھو تو سید العرب کو دیکھو۔(خطیب نے سلمہ بن کہیل سے نقل کیا ابن جوزی علل متناھیہ میں نقل کیا)

۳۳۰۰۹.....علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا مرحبا سید المسلمین امام المتقین۔حلیة بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳۰۱۰. معراج کی جب آسمان پر مجھے لے جایا گیا تو مجھے موتیوں کے بنے ہوئے ایک محل میں لے جایا گیا جسکا فرش سونے سے چمک رہا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ بتلایا کہ علی رضی اللہ عنہ میں تین خصوصیات ہیں وہ مسلمانوں کے سردار متقین کے امام غرالمحجلین کے قائد۔

(الباوری، ابن قانع، بزار، حاکم، ابونعیم نے عبداللہ بن اسد بن زرارہ سے اپنے والد سے نقل کیا حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا ضعیف جدا منقطع حاکم نے عبداللہ بن اسد بن زرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا اور کہا غریب المتن فی الاسناد اور مجھے ابن زرارہ کی وحدان میں اس کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں ملی ابوموسیٰ مدینی نے کہا وہم ہوا ہے وہ درحقیقت اسعد بن زرارہ ہے ذھبی نے کہا کہ میرے گمان میں یہ حدیث موضوع ہے ابن عماد نے کہا یہ حدیث انتہائی منکر ہے مشابہ ہے کہ بعض غالی شیعہ نے بنائی ہے کیونکہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے صفات ہیں نہ کہ علی رضی اللہ عنہ کے)

۳۳۰۱۱.....معراج کی رات اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچا تو بذریعہ وحی بتایا کہ علی رضی اللہ عنہ میں تین خصوصیات ہیں سید المسلمین امام المتقین قائد المحجلین)۔(ابن النجار نے اسعد بن زرارہ سے نقل کیا)

۳۳۰۱۲.....میں منذر ہوں علی ھادی ہے علی آپ کے ذریعہ ہدایت حاصل کرنے والے ھدایت حاصل کریں گے۔(دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۳۰۱۳.....میں اور یہ (علی) قیامت کے روز میری امت پر حجت ہوں گے۔(خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۱۴.....اے لوگو! علی رضی اللہ عنہ کی شکایت مت کرو وہ اللہ کی ذات اور اللہ کی راہ میں لڑنے میں انتہائی سخت ہیں۔(احمد، حاکم، ضیاء مقدسی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۳۰۱۵.....اے لوگو! علی رضی اللہ عنہ کی شکایت مت کرو وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سلسلہ میں انتہائی سخت ہیں۔

حلیة الاولیاء بروایت ابی سعید

۳۳۰۱۶.....لوگوں میں تفرقہ اور اختلاف واقع ہوگا یہ (علی رضی اللہ عنہ) اور ان کے ساتھی حق پر ہوں گے۔طبرانی بروایت کعب بن عجرہ

۳۳۰۱۷.....علی رضی اللہ عنہ کو گالی مت دو کیونکہ وہ اللہ کی ذات کے بارے میں انتہائی سخت ہیں۔

طبرانی، حاکم فی الحلیة بروایت کعب بن عجرہ

۳۳۰۱۸ ..... حق ان کے ساتھ حق ہے ان کے ساتھ ہے یعنی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔ ابو یعلیٰ، سعید بن منصور بروایت ابن سعید

۳۳۰۱۹ ..... اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور جبرائیل تجھ سے راضی ہیں۔ (طبرانی بروایت عبید اللہ ابی وہ اپنے والد اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا واپسی پر یہ ارشاد فرمایا)

۳۳۰۲۰ ..... اے علی جبرائیل علیہ السلام کا خیال ہے کہ وہ تجھ سے محبت کرتا ہے تو عرض کیا کہ آپ نے مجھے خبر دی ہے کہ جبرائیل مجھ سے محبت کرتے ہیں؟ تو فرمایا ہاں وہ جو جبرائیل سے بہتر ہیں یعنی اللہ عزوجل وہ تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ (حسن ابن ابی سفیان ابی الضحاک انصاری سے نقل کیا)

۳۳۰۲۱ ..... علی رضی اللہ عنہ سے محبت گناہوں کو ایسی کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔ (تمام ابن عساکر نے ابی رضی اللہ عنہ سے ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا الضعیفہ ۱۲۰۶)

۳۳۰۲۲ ..... اللہ تعالیٰ نے جس مؤمن کے دل میں علی رضی اللہ عنہ کی محبت ثبت فرما دیا اس سے کوئی قدم ڈگمگا گیا اللہ تعالیٰ اس کی قدم کو قیامت کے دن پل صراط پر ثبت فرما دے گا۔ (خطیب نے متفق اور متفرق میں محمد بن علی سے رضی اللہ عنہ معضلا نقل کیا ہے)

۳۳۰۲۳ ..... علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھ سے محبت کرنے والا تجھ سے محبت کرے گا مجھ سے بغض رکھنے والا تجھ سے بغض رکھے گا۔

طبرانی بروایت سلمان

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی ترغیب

۳۳۰۲۴ ..... جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی جس نے علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔ (طبرانی نے محمد بن عبداللہ ابن ابی اپنے والد اپنے دادا سے طبرانی بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

۳۳۰۲۵ ..... علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جس نے تجھ سے محبت کی میری محبت کی وجہ سے کی کیونکہ بندہ میرا قرب حاصل نہیں کر سکتا مگر تیری محبت کے ذریعہ۔ (دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۳۰۲۶ ..... مؤمن تجھ سے بغض نہیں رکھے منافق تجھ سے محبت نہیں کرے گا۔ زیادات احمد بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۳۰۲۷ ..... مؤمن علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھتا منافق محبت نہیں رکھتا۔ ابن ابی شیبة بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۳۰۲۸ ..... علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مؤمن علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھتا منافق محبت نہیں رکھتا۔ مسلم بروایت علی رضی اللہ عنہا

۳۳۰۲۹ ..... علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں رکھتا مگر مؤمن اور بغض نہیں رکھتا مگر منافق۔ بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۳۰۳۰ ..... اے علی رضی اللہ عنہ بشارت ہو ہر اس شخص کو جس نے تجھ سے محبت رکھی اور تیرے بارے میں سچ کا راستہ اختیار کیا اور ہلاکت ہے اس کے لئے جو تجھ سے نفرت کرے اور تجھے جھٹلائے۔ طبرانی حاکم والخطیب بروایت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

۳۳۰۳۱ ..... جس شخص میں تین باتیں ہوں اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں علی رضی اللہ عنہ سے بغض اور میرے اہل بیت کو نشانہ بنانا اور جو قول اختیار کرے کہ ایمان کلام ہے۔ (دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا التنزیہ ۱/۴۱۵ ذیل اللآلی ۳۰)

۳۳۰۳۲ ..... اے علی تجھ کو عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت حاصل ہے ان سے یہود نے عداوت رکھی ان کی ماں پر بہتان باندھا نصاریٰ نے محبت کی ان کو مقام تک پہنچایا جس کے وہ اہل نہ تھے۔ (عدی حاکم ابو نعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں حاکم نے علی

سے نقل کیا المتناھیہ ۲۵۹)

۳۳۰۳۳.....اے اللہ اس شخص کی مدد فرما جو علی رضی اللہ عنہ کی مدد کرے اے اللہ علی رضی اللہ عنہ کو مکرم فرما اور اس کو رسوا فرما جو علی رضی اللہ عنہ کی رسوائی کا خواہاں ہو۔(طبرانی نے عمرو بن شرجیل سے نقل کیا)

۳۳۰۳۴.....اے اللہ آپ نے مجھ سے عبیدہ بن حارث کو بدر کے دن جدا کیا حمزہ بن عبدالمطلب کو احد کے دن یہ علی ہیں آپ مجھے تنہا نہ چھوڑیں آپ خیر الوارثین ہیں۔(دیلمی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۳۵ علی رضی اللہ عنہ کو عمرو بن عبدود مقابلہ کے لئے للکارنا قیامت تک کے لئے امت کے افضل اعمال میں سے ہیں۔(حاکم نے بہز بن حکیم سے اپنے والد دادا سے ذھبی نے کہا قبح اللہ رافضیا افتراہ)

۳۳۰۳۶ چل لوگوں کو پڑھ کر سنا میں اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ثابت قدم رکھے اور تمہارے دل کی راہنمائی کرے لوگ تمہارے پاس فیصلے لے کر آئیں گے جب دو لڑنے والے حاضر ہوں تو ایک کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کریں جب تک دوسری کی بات نہ سن لیں کیونکہ یہ زیادہ لائق ہے اس کے کہ حق کو پہنچان لیں۔(بیہقی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۳۷.....علی رضی اللہ عنہ کی لئے دعا کی اے اللہ ان کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور دل کی رہنمائی فرما۔(حاکم نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۳۸.....ان کو شریعت کی تعلیم دیں اور ان کے درمیان فیصلہ فرما اے اللہ علی رضی اللہ عنہ کو قضاء کی رہنمائی عطا فرما یہ اس وقت فرمایا ان کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا۔(حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۳۹.....علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۱۸ کشف الخفاء ۲۸۱۱)

۳۳۰۴۰.....میں نے معراج کی رات عرش پر لکھا ہوا دیکھا انی انا اللہ لا الہ الا غیری کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا محمد ﷺ میری مخلوق میں سے منتخب ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ان کی تائید اور مدد کی۔

ابن عساکر، ابن جوزی فی الواھیات بطریقہ ابی الحمراء ذیل اللآلی ۶۴

۳۳۰۴۱ معراج کی رات میں جنت میں داخل ہوا میں عرش کے ستون پر دائیں جانب لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں نے ان کی مدد و نصرت کی علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ۔(طبرانی بروایت ابی الحمراء)

۳۳۰۴۲.....آسمان وزمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازہ پر لکھا یا گیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ان کی مدد کی۔(عقیلی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۴۳.....جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے۔ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ آسمان وزمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل۔طبرانی نے اوسط میں خطیب نے متفق اور مفترق میں ابن جوزی نے واھیات میں جابر رضی اللہ عنہ سے اللآلی ۲۹۸۱)

۳۳۰۴۴.....تجھ پر سلام ہو اے ابوالریحانتین میں تجھے وصیت کرتا ہوں دنیا میں اپنے ایمان کے متعلق عنقریب تمہارا ستون گرایا جائے گا اللہ تعالیٰ میرے بعد تمہارا وارث ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔(ابونعیم ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۴۵ علی خیر البشر ہے جس نے انکار کیا کفر کیا(خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور کہا منکر ہے ترتیب الموضوعات ۲۷۹،۲۸۰)

۳۳۰۴۶ جس نے علی رضی اللہ عنہ کو خیر الناس نہ کہا اس نے کفر کیا۔(خطیب نے ابن مسعود بروایت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ترتیب الموضوعات ۲۸۷)

۳۳۰۴۷ اے علی میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے بارے میں پانچ باتیں مانگیں ایک سے منع کر دیا چار عطا کر دیں میں نے درخواست کی آپ کی خلافت پر امت کا اتفاق ہو جائے یہ دعا قبول نہیں ہوئی میری یہ دعاء ہوئی کہ قیامت کے روز سب سے پہلے میری اور آپ کی قبر شق ہو آپ حمد کا جھنڈا اٹھا کر اولین اور آخرین کے سامنے چلیں اور یہ بھی قبول ہوگی کہ میرے بعد آپ مؤمنین کا ولی ہوں۔(خطیب اور رافعی نے علی

سے نقل کیا)

۳۳۰۴۸..... اے علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوجائیں آپ بری ہوگئے میں نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا بھی کی قبول ہوئی میں نے اپنے لئے جو دعا بھی کی آپ کے لئے بھی کی ہے مگر یہ کہا گیا کہ میرے بعد نبوت ختم ہوچکی ہے۔ (ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۴۹..... میں نے ان کو اپنا مشیر مقرر نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا۔ (ترمذی نے روایت کر کے حسن قرار دیا ہے طبرانی جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے دن علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے مشورہ فرمایا تو لوگوں نے کہا اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ طویل مشورہ کیا اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا)۔

۳۳۰۵۰..... جس نے علی رضی اللہ عنہ سے حسد کیا اس نے مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا اس نے کفر کیا۔ (ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا المتناھیہ ۳۴۴)

۳۳۰۵۱..... کسی کو حالت جنابت میں اس مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں سوائے مجھے اور علی رضی اللہ عنہ کو (خصوصیت ہے)۔

طبرانی بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۳۰۵۲..... اے علی کسی کے لئے اس مسجد میں جنابت کی حالت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مگر میرے اور آپ کے لئے۔ (ترمذی نے روایت کر کے حسن غریب کہا ہے ابویعلی نے نقل کر نے ضعیف قرار دیا ہے)

۳۳۰۵۳..... اے علی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی زینت سے مزین فرمایا ہے کہ بندوں میں سے کسی کو اس سے پسندیدہ زینت سے مزین نہیں فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابرار کی زینت ہے کہ دنیا سے بے رغبت ہونا تم نے دنیا سے کچھ نہیں لیا اور دنیا نے تم سے کچھ نہیں لیا تمہیں مساکین کی محبت عطاء کی گئی ہے تو ان کو تابع بنا کر وہ تمہیں امام بنا کر خوش وراضی ہیں۔ حلیۃ بروایت عمار بن یاسر

۳۳۰۵۴..... اے عمرو کیا تم نے جنت کے دابہ کو دیکھا ہے کہ جو کھاتا پیتا بازار میں چلتا پھرتا ہے یہ دابۃ الجنت ہے علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔ (طبرانی نے عمرو بن الحمق سے نقل کیا)

۳۳۰۵۵..... اے علی رضی اللہ عنہ تمہارے لئے جنت میں ایک خزانہ ہے وہ دو اطراف والا ہے تم غیر محرم عورت کو نظر جما کر مت دیکھو کیونکہ اچانک نظر حلال ہے دوسری حلال نہیں۔ احمد، حکیم، حاکم، ابونعیم فی المعرفہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳۰۵۶..... اے علی تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوگا تو میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا جہاں میں داخل ہوں۔ (ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن عساکر نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۵۷..... اے میری بیٹی تمہارے لئے اولاد کی شفقت ہے علی میرے نزدیک تم سے زیادہ مکرم ہے۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۳۰۵۸..... اے علی آپ ان میں ماہر سمجھدار ہیں۔ (خطیب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۳۰۵۹..... اے علی آپ کو عرب کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں عرب کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ (طبرانی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۶۰..... آپ کا بہترین نام ابوتراب ہے۔ (طبرانی نے ابی طفیل سے نقل کیا ہے بتایا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے علی رضی اللہ عنہ مٹی میں سو رہے تھے تو یہ ارشاد فرمایا)

فضائل الخلفاء مجتمعة من الاکمال

۳۳۰۵۸..... فرمایا: ابوبکر صدیق میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت میں میرے نائب ہیں اور عمر میری زبان سے بات کرتے ہیں اور علی

میرے چچازاد اور میرے علمبردار ہیں اور عثمان مجھ سے ہیں اور میں عثمان سے ہوں۔ (الخلیلی فی شیخۃ بروایت انس ابن حبان فی الضعفاء طبرانی فی معجم الکبیر ابن عدی بروایت جابر ابن عساکر بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اور اس کی کا درح بن رحمت ہے ابن عدی کہتے ہیں کہ وہ ثقات موضوع حدیثیں روایت کرتے ہیں اور ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں نقل کیا ہے)

۳۳۰۵۹ ..... فرمایا: ابوبکر وعمر کی حیثیت میری نزدیک وہی ہے جو میرے سر میں میری آنکھوں کی ہے اور عثمان بن عفان کی حیثیت وہی ہے جو میرے منہ میں میری زبان کی ہے اور علی ابن طالب کی حیثیت میرے نزدیک وہی ہے جو میرے جسم میں روح کی ہے۔

ابن النجار بروایت ابن مسعود

۳۳۰۶۰ ..... فرمایا: ابوبکر میرے وزیرو میرے قائم مقام ہے اور عمر میری زبان سے بات کرتے ہیں اور عثمان مجھ سے ہیں اور میں عثمان سے ہوں جیسے آپ کا مقام میرے ہاں اے ابوبکر آپ میری امت کے لئے سفارشی ہوں گے۔ ابن النجار بروایت انس

۳۳۰۶۱ ..... فرمایا: اے بلال لوگوں میں اعلان کردو کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے اے بلال لوگوں میں یہ بات پھیلا دو کہ بلاشبہ ابوبکر کے بعد عمر خلیفہ ہوں گے اے بلال! لوگوں تک یہ بات پہنچادو کہ عمر کے بعد عثمان خلیفہ ہوں گے اے بلال چلو اللہ تعالیٰ ایسا فرمائے گا۔

ابو نعیم فی فضائل الصحابہ خطیب ابن عساکر بروابن ابن عمر

۳۳۰۶۲ ..... فرمایا: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے ابوبکر میرے بعد کچھ ہی مدت زندہ رہیں گے اور قبیلہ عرب کا جنگجو قابل ستائش زندگی گزارے گا اور شہادت کی موت پائے گا اور اے عثمان عنقریب تم سے لوگ اس قمیص کے اتارنے کا مطالبہ کریں گے جو اللہ عزوجل نے تمہیں پہنائی ہوگی اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم نے اس کو اتار دیا تو تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوسکو گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ سے نہ گزر جائے۔ (طبرانی ابونعیم فی المعرفۃ بروایت ابن عمر اس کی مسند میں ربیعہ میں سیف ہے امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر حدیث روایت ہے)۔

خلفاء ثلاثہ کا ذکر

۳۳۰۶۳ ..... بلاشبہ یہ لوگ میرے بعد خلیفہ ہوں گے یعنی ابوبکر عمر عثمان۔ ابن حبان فی الضعف بروایت عطیہ بن مال

۳۳۰۶۴ ..... فرمایا: یہ لوگ میرے بعد امراء ہوں گے یعنی ابوبکر عمر عثمان۔ ابن عدی حاکم بروایت سفینہ

۳۳۰۶۵ ..... فرمایا: اے عائشہ! یہ لوگ میرے بعد خلفاء ہوں گے یعنی ابوبکر عمر عثمان۔ حاکم۔ تعقب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۳۰۶۶ ..... اے علی! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ابوبکر کو، عمر کو مشیر اور عثمان کو سہارا بناؤں اور تمہیں اے علی پشت پناہ بناؤں چنانچہ تم چاروں کے بارے میں اللہ نے پختہ عہد لیا ہے کہ تم سے مومن آدمی محبت کرے گا اور فاجر تم سے بغض رکھے گا تم میری نبوت کے جانشین ہو۔

اور میری امت پر میری دلیل ہو قطع تعلقی نہ کرو اور ایک دوسرے سے ناراض نہ ہو اور عفو و درگزر سے کام لو۔ ابو نعیم فی

۳۳۰۶۷ ..... فرمایا: اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ مقرر کروں تو تم میرے مقرر کردہ خلیفہ کی نافرمانی کرو گے جس کے نتیجے میں تم پر عذاب آئے گا لوگوں نے کہا کیا ہم ابوبکر کو خلیفہ نہ مقرر کرلیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم اسکو خلیفہ بناؤ گے تو اس کو جسمانی طور پر کمزور اور اللہ کے معاملہ میں طاقتور پاؤ گے لوگوں نے کہا کہ ہم عمر کو خلیفہ نہ بنالیں؟ فرمایا اگر اسے خلیفہ بناؤ گے تو جسمانی طور پر بھی اور اللہ کے معاملے میں طاقتور پاؤ گے لوگوں نے کہا کیا ہم علی کو خلیفہ نہ بنالیں تو آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کو خلیفہ بنالیا حالانکہ تم اس کو خلیفہ بناؤ گے نہیں تو وہ تمہیں ایک سیدھے راستے پر لے چلے گا اور تم اس کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے۔ ابو دؤاد بروایت حذیفہ

۳۳۰۶۸ ..... اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو اس کو امانت دار دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر عمر کو بناؤ گے تو اسکو ایسا طاقتور امانت دار پاؤ گے جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا اور اگر علی کو امیر بناؤ گے اور میرا خیال نہیں

ہے کہ تم اسطرح کروگے تو تم اسکو راہ دکھانے والا اور ھدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں ایک سیدھے راستے پر لے چلے گا۔

احمد بن حنبل، حلیة الاولیاء بروایت علی

۳۳۰۶۹ اگر تم ابوبکر کو خلیفہ بناؤ گے تو اس کو اللہ کے معاملے میں طاقتور اور جسمانی طور پر کمزور پاؤ گے اور اگر عمر کو بناؤ گے تو اللہ کے معاملے میں بھی اور جسمانی طور پر بھی طاقتور پاؤ گے اور اگر علی کو خلیفہ بناؤ گے اور میرا خیال نہیں کہ تم ایسا کرو گے تو تم اسے راہ دکھانے والا ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں سیدھے روشن راستے پر لے چلے گا۔ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت حذیفہ

۳۳۰۷۰ ..... فرمایا: اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ مقرر کروں گا تو تم اس کی نافرمانی کرو گے جس کے نتیجے میں تم پر عذاب آئے گا لیکن جو بات تمہیں حذیفہ کہے اس کی تصدیق کرو اور عبداللہ بن مسعود جو تمہیں پڑھائے اس کو پڑھو۔(ابوداؤد طیالسی، ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا ہے حاکم بروایت حذیفہ) صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول ! اگر آپ کسی کو خلیفہ مقرر فرمادیں تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بات ارشاد فرمائی۔

۳۳۰۷۱ فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ مقرر کروں اور تم اس کی نافرمانی کرو تو تم پر عذاب آپڑے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا اگر آپ ہم پر ابوبکر کو خلیفہ مقرر فرمادیں تو کیسا رہے گا؟ فرمایا اگر اس کو خلیفہ بنادوں گا تو تم اس کو اللہ کے معاملے میں طاقتور اور جسمانی طور پر کمزور پاؤ گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اگر آپ ہم علی کو خلیفہ بنادیں تو پھر کیا خیال ہے؟ فرمایا تم اس طرح نہیں کرو گے اور اگر تم نے ایسا کرلیا تو تم اسے سیدھی راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستہ پر لے چلے گا۔حاکم تعقب بروایت حذیفہ

۳۳۰۷۲ فرمایا: اگر تم منصب خلافت ابوبکر کے سپرد کرو گے تو اسے دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب اور جسمانی طور پر کمزور شخص پاؤ گے اور اگر عمر کے سپرد کرو گے تو وہ طاقتور امانت دار شخص ہے جو اللہ کے معاملے ہی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا اور اگر تم یہ منصب علی کے حوالے کرو گے تو وہ ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ھدایت یافتہ شخص ہے جو تمہیں سیدھے رستے پر لا کھڑا کرے گا۔

طبرانی، حاکم، تعقب بروایت حذیفہ

۳۳۰۷۳ فرمایا: اگر تم ابوبکر کو ولایت سپرد کرو گے تو تم یہ منصب ایک امانت دار مسلم اور اللہ کے معاملے میں طاقتور اور اپنے معاملے میں کمزور شخص کے سپرد کرو گے اور اگر تم یہ منصب ایک امانت دار مسلم کے حوالے کرو گے تو وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا اور اگر تم علی کو ولایت سپرد کرو گے تو تم یہ منصب ایک سیدھی راہ دکھانے والے اور ھدایت یافتہ شخص کے حوالے کرو گے جو تم کو سیدھی راہ پہ لے آئے گا۔خطیب ابن عساکر بروایت حذیفہ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت

۳۳۰۷۴ ..... فرمایا اگر تم یہ منصب ابوبکر کے حوالے کرو گے تو تم اسے دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر تم اسے عمر کے حوالے کرو گے تو تم اسے طاقتور اور امانت دار شخص پاؤ گے جو اللہ کے معاملے ہی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا اور اگر علی کے حوالے کرو گے تو اسے راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ شخص پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔

حاکم تعقب ابن عساکر بروایت علی

۳۳۰۷۵ ..... فرمایا: اگر میں تم پر کسی شخص کو عامل مقرر کروں پھر وہ تمہیں اللہ کی اطاعت کا حکم کرے پھر تم اس کی نافرمانی کرو تو وہ میری نافرمانی شمار ہوگی اور میری نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے اور اگر وہ تمہیں اللہ کی نافرمانی کا حکم کرے پھر تم اس کی اطاعت کرو تو یہ بات تمہارے لئے قیامت کے دن میرے خلاف حجت ہوگی لیکن میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔(خطیب ابن عساکر بروایت ابن عباس) صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اپنے بعد ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر فرمادیجئے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بات ارشاد فرمائی)

۳۳۰۷۶......فرمایا: میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں نے آسمان سے ایک ڈول لٹکایا پھر ابوبکر آئے اور اس کو کنارے سے پکڑ کر تھوڑا سا پانی لیا پھر عمر آئے اور کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر عثمان آئے اور انہوں نے بھی کناروں سے پکڑ کر اتنا پیا کہ سیر ہو گئے پھر علی آئے تو انہوں نے اس کے کناروں سے پکڑا تو وہ ان سے چھن گیا اور کچھ پانی ان کے اوپر گرا۔ احمد بن حنبل، ابو داؤد طیالسی بروایت سمرہ

۳۳۰۷۷......فرمایا: بلاشبہ آج رات میرے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو تولا گیا چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو وہ بھاری ہو گئے پھر عمر کا وزن ہوا تو وہ بھی بھاری ہو گئے اور پھر عثمان کا وزن کیا گیا وہ بھی بھاری ہو گئے۔ (احمد بن حنبل ابن مندہ بروایت اعرابی جن کو جبیر کہا جاتا ہے)

مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں اور میرا ان سے وزن کیا گیا تو میں ان پر بھاری پڑ گیا۔

۳۳۰۷۸......فرمایا میں نے فجر سے کچھ دیر قبل خواب دیکھا کہ مجھے چابیاں اور ترازو دیئے گئے بس جو چابیاں تھیں تو یہ چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن سے تولا جائے گا مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں اور میرا وزن ان سے کیا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا۔ پھر ابوبکر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا تو وہ ان سب پر غالب ہو گئے پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا تو وہ ان پر غالب ہو گئے پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا تو وہ ان پر غالب آ گئے پھر وہ ترازو اٹھا لیا گیا۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عمر

۳۳۰۷۹......میں نے فجر سے کچھ دیر پہلے ایک خواب دیکھا کہ مجھے چابیاں اور ترازو دیئے گئے پس چابیاں تو وہ یہی چابیاں ہیں اور ترازو تو وہ وہی ترازو ہیں جن سے تم تولتے ہو ترازو کو ایک ہاتھ میں پکڑا اور اپنی امت کو دوسرے ہاتھ میں پھر ابوبکر کو لایا گیا ان کو ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں وہ ان پر بھاری ہو گئے پھر عمر کو لایا گیا اور انکو ایک پلڑے اور میری امت کو دوسرے پلڑنے میں رکھا گیا تو وہ امت پر بھاری ہو گئے پھر عثمان کو لایا گیا انکو ایک پلڑے میں اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو وہ ان پر بھاری ہو گئے اور پھر اس ترازو کو اٹھا لیا گیا۔ طبرانی بروایت ابن عمر

۳۳۰۸۰......فرمایا: میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ میرے تین صحابہ کو تولا گیا ابوبکر کو تولا گیا تو وہ بھاری ہو گئے پھر عمر کو تولا گیا تو وہ بھاری ہو گئے پھر عثمان کو تولا گیا تو ہمارا صحابی کم پڑ گیا اور وہ نیک آدمی ہیں۔ (احمد بن حنبل بروایت کوئی شخص)

۳۳۰۸۱......فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تولا گیا ہے چنانچہ ابوبکر کو تولا گیا پھر عمر کو تولا گیا پھر عثمان کو تولا گیا۔ (طبرانی بروایت اسامہ شریک ابن مندہ ابن قانع بروایت جبر الحازلی)

۳۳۰۸۲......فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تولا گیا چنانچہ ابوبکر کا وزن کیا گیا تو وہ بھاری پڑ گئے پھر عمر کا وزن کیا گیا تو وہ غالب ہو گئے پھر عثمان کو تولا گیا تو وہ کمزور پڑ گئے اور وہ نیک آدمی ہیں۔ (الشیرازی فی الالقاب وابن مندہ اور انہوں نے اس کو غریب کہا ہے اور ابن عساکر بروایت عرفجہ الاشجعی)

نبی ﷺ کے اعمال سب پر بھاری ہیں

۳۳۰۸۳......فرمایا: میرا تمام مخلوق سے وزن کیا گیا میں ان سب پر غالب ہو گیا پھر ابوبکر کا وزن کیا گیا تو وہ غالب ہو گئے۔ پھر عمر کو تولا گیا تو وہ ان پر غالب آ گئے پھر عثمان کا وزن کیا گیا تو وہ غالب آ گئے پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ (طبرانی بروایت ابن عباس اور طبرانی نے اس غیر محفوظ کہا ہے)

۳۳۰۸۴......فرمایا مجھے میری امت کے ساتھ تولا گیا چنانچہ مجھے ایک پلڑے میں اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو میں ان پر غالب ہو گیا پھر ابوبکر کو میری جگہ رکھا گیا تو وہ میری امت پر غالب ہو گئے پھر عمر کو ان کی جگہ پر رکھا گیا تو وہ ان غالب آ گئے، پھر عثمان کو ان کی جگہ پر رکھا گیا تو وہ ان پر غالب ہو گئے پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ ابن عساکر بروایت ابن عمر والی امامۃ

۳۳۰۸۵......فرمایا: جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو مجھے جبریل علی نے کہا! اے محمد آگے بڑھیں بخدا یہ مرتبہ نہ تو کوئی مقرب فرشتہ

حاصل کر سکا اور نہ ہی کوئی پیغمبر پھر میرے رب نے مجھ سے کچھ فرمایا پھر جب میں لوٹنے لگا تو ایک منادی سے پردہ کے پیچھے سے آواز دی! آپ کے جد امجد ابراہیم کیسے بہترین شخص ہیں اور آپ کے بھائی علی کتنے اچھے آدمی ہیں چنانچہ آپ ان کو اچھائی کی وصیت کیجئے میں نے کہا اے جبریل! کیا میں قریش کو بتادوں کہ میں نے اپنے پروردگار کی زیارت کی ہے؟ کہا ہاں میں نے کہا قریش مجھے جھٹلائیں گے جبریل نے کہا ہرگز نہیں ان میں ابوبکر ہیں جن کو اللہ کے ہاں صدیق لکھا گیا ہے وہ آپ کی تصدیق کریں گے اے محمد! میری طرف سے عمر کو سلام کہہ دیجئے۔

بیھقی فی فصائل الصحابی ابن جوزی فی الواھیات بروایت علی

۳۳۰۸۶ ... فرمایا: نبی کا ایک دوست ہوتا ہے اور میرا دوست اور میرا بھائی علی ہے اور نبی کا ایک وزیر ہوتا ہے اور میرے وزیر ابوبکر و عمر ہیں۔

رافعی بروایت ابو ذر

۳۳۰۸۷ ... فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ حضرت ابراہیم کی دوستی کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ ابوبکر کی سخاوت دیکھ لے اور جو حضرت نوح کی سختی کو دیکھنا چاہیے تو اس کو چاہیے کہ وہ عمر کی شجاعت کو دیکھ لے۔ اور جو حضرت ادریس کی بلندی شان کو دیکھنا چاہے تو وہ عثمان کی رحمت کو دیکھ لے اور جو یحییٰ بن زکریا کی مشقت کو دیکھنا چاہے تو اس کو یا ہے کہ وہ علی کی طہارت کو دیکھ لے۔ (ابن عساکر بروایت انس اور کہا ہے کہ یہ حدیث شاذ منکر ہے اور اس کی سند میں ایک سے زیادہ لوگ مجہول ہیں)

۳۳۰۸۸ ... فرمایا: جس نے ابوبکر عمر عثمان علی پر کسی کو فضیلت دی تو اس نے میری کہی ہوئی بات کو رد کیا اور جس مرتبے کے وہ اہل ہیں اس نے اس کو جھٹلایا۔ رافعی بروایت ابوھریرہ

۳۳۰۸۹ ... فرمایا: میری امت میں سب سے رحم دل آدمی ابوبکر ہیں اور اللہ کی معاملہ میں سب سے سخت عمر ہیں اور میری امت میں سب سے زیادہ باحیا عثمان بن عفان ہیں اور سب سے زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والے علی بن ابوطالب ہیں۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمر

۳۳۰۹۰ ... فرمایا: جبرائیل آئے اور کہا: اے محمد اللہ رب العزت آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن ہر امت پیاسی آئے گی مگر وہ جو ابوبکر عمر عثمان اور علی سے محبت کرے۔ رافعی بروایت ابی ھریرہ

۳۳۰۹۱ ... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تمام جہاں والوں پر فضیلت دی ہے سوائے انبیاء ورسل کے اور میرے چار صحابہ کو میرے لئے منتخب فرمایا ہے علی اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے اور مجھے بہترین زمانے میں بھیجا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء فی فضائل الصحابہ خطیب تاریخ ابن عساکر بروایت جابر خطیب نے اسے غریب کہا ہے)۔

رب تعالیٰ کے سامنے قیام کا تذکرہ

۳۳۰۹۲ ... فرمایا: میں اپنے رب کے سامنے اتنا عرصہ کھڑا رہوں گا جتنا اللہ چاہے پھر میں نکلوں گا اور اللہ نے میری مغفرت فرمادی ہوگی پھر ابوبکر میرے قیام کے دگنی تعداد کے برابر کھڑے ہوں گے پھر واپس آئیں گے اور اللہ نے انہیں بھی بخش دیا ہوگا پھر عمر ابوبکر کے قیام کے دگنی مقدار کے برابر کھڑے ہوں گے پھر واپس آئینگے اور ان کی بخشش بھی ہو چکی ہوگی کہا گیا اور عثمان کا کیا ہوگا؟ فرمایا عثمان ایک باحیا شخص ہے میں اللہ سے عرض کروں گا کہ انہیں حساب کے لئے نہ کھڑا کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس معاملے میں ہماری سفارش قبول فرمائیں گے۔ (ابوالحسن الجوھری فی امالیہ ابن عساکر بروایت علی)

علی فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کے لئے کس کو بلایا جائے گا تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بات ارشاد فرمائی۔

۳۳۰۹۳ ... فرمایا: اے حرا ساکن ہو جا کیونکہ تمہارے اوپر نبی صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔ طبرانی بروایت سعید بن زید

سعید بن زید فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام حرا پر چڑھے اپنے مندرجہ ذیل اصحاب کے ساتھ ابوبکر عمر عثمان علی، طلحہ، زبیر، سعد عبدالرحمن بن

عوف اور میں تو وہ ہلنے لگا تو نبی علیہ السلام نے اس پر پاؤں مارا تو آپ نے مذکورہ بات ارشاد فرمائی۔

۳۳۰۹۴ ......اے حرا! ساکن ہو جاؤ کیونکہ تم پر نبی یا شہید کھڑے ہیں۔(مسلم بروایت ابوہریرۃ احمد بن حنبل تاریخ ابن عساکر بروایت عثمان بن عفان یعقوب بن سفیان فی تاریخہ حسن بن سفیان بن مندہ خطیب تاریخ ابن عساکر بروایت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح)۔

۳۳۰۹۵ ......فرمایا: اے حرا ٹھہر جا تجھ پر نبی صدیق شہید ہی کھڑے ہیں یعنی ابوبکر عمر عثمان۔

مسلم، ترمذی بروایت ابوهریرہ، ابن عساکر بروایت ابو درداء

۳۳۰۹۶ ......فرمایا: اے ثبیر ٹھہر جا کیونکہ تم پر نبی صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔(ترمذی نسائی بروایت عثمان ابویعلی الموصل ترمذی نے حسن قرار دیا ہے۔نسائی بروایت عثمان)

۳۳۰۹۷ ......فرمایا: اے احد ٹھہر جا کیونکہ تم پر نبی صدیق یا دو شہید کھڑے ہیں۔احمد بن حنبل بخاری ابو داؤد ترمذی بروایت انس

۳۳۰۹۸ ......فرمایا: بلاشبہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے پاس ان کے اور ان کے آباء واجداد کے نام لکھے ہوئے ہیں حضرت ابوبکر نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ہمیں ان کے بارے میں بتائیے فرمایا تم بھی ان میں سے ہو عمر بھی اور عثمان ان میں سے ہے۔

ابن عساکر بروایت عثمان بن عوف

۳۳۰۹۹ ......فرمایا: اللہ نے مجھے اپنے چار صحابہ سے محبت کرنے کا حکم دیا ان میں سب سے زیادہ محبوب ابوبکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی۔(ابن عدی ابن عساکر بروایت ابن عمر اس میں سلیمان بن عیسیٰ السنجری بھی ہے ابن عدی نے کہا کہ یہ حدیث گھڑتا ہے۔)

۳۳۱۰۰ ......ان چار اشخاص کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی ابوبکر، عمر، عثمان، علی۔

طبرانی فی المعجم الاوسط' ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۱۰۱ ......فرمایا: ان چار آدمیوں کی محبت مسلمان آدمی کے دل میں جمع ہوگی ابوبکر عمر عثمان علی۔

عبد بن حمید' ابونعیم فی فضائل الصحابہ' ابن عساکر بروایت ابوهریرہ

الفصل الثالث فی ذکر الصحابة رضوان اللہ علیهم اجمعین

مجتمعین و متفرقین علی ترتیب حروف المعجم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماعی وانفرادی تذکرہ

جو احادیث میں آیا ان کو حروف معجم کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے

عشرہ مبشرہ کا تذکرہ

۳۳۱۰۲ ......دس آدمی جنت میں ہوں گے نبی ﷺ جنت میں ہوں گے ابوبکر جنت میں ہوں گے عمر جنت میں ہوں گے عثمان جنت میں ہوں گے علی جنت میں ہوں گے طلحہ جنت میں ہوں گے زبیر بن العوام جنت میں ہوں گے سعد بن مالک جنت میں ہوں گے عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوں گے اور سعید بن زید جنت میں ہوں گے۔(احمد بن حنبل ابوداؤد ابن ماجہ اور الضیاء سعید بن زید سے روایت کیا ہے)۔

۳۳۱۰۳ ......ابوبکر جنت میں ہوں گے اور عمر جنت میں ہوں گے اور عثمان جنت میں ہوں گے اور علی جنت میں ہوں گے اور طلحہ جنت میں ہوں گے اور زبیر جنت میں ہوں گے اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوں گے اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہوں گے اور سعید بن زید

جنت میں ہوں گے اور ابوعبیدہ بن الجراح جنت میں ہوں گے۔ (احمد بن حنبل اور الضیاء نے سعید بن زید، ترمذی نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۰۴ میرے بعد جو خلیفہ ہوگا جنت میں ہوگا اور اس کے بعد جو خلیفہ ہوگا وہ بھی جنت میں ہوگا اور تیسرا اور چوتھا خلیفہ بھی جنت میں ہوگا۔ (ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۰۵ چار صحابی ایسے ہیں جن کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی اور ان سے صرف مومن ہی محبت کرتا ہے اور وہ ابوبکر عمر عثمان اور علی ہیں۔ (ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع: ۷۶۷)

۳۳۱۰۶ اے جعفر آپ کی شخصیت میری شخصیت کے مشابہ ہوگئی اور میری شخصیت آپ کی شخصیت کے مشابہ ہوگئی اور آپ مجھ سے اور میرے خاندان سے ہیں۔ اور اے علی آپ میرے داماد اور میری اولاد کے باپ ہیں اور میں آپ سے ہوں اور آپ مجھ سے ہیں اور اے زید آپ میرے غلام ہیں اور مجھ سے ہیں اور میرے نزدیک اپنی قوم میں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ (احمد بن حنبل، طبرانی اور حاکم نے اسامہ بن زید سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۰۷ اے جعفر! آپ میری شخصیت اور اخلاق کے مشابہ ہوگئے اور اے علی آپ مجھ سے ہیں اور میں تجھ سے ہوں اے زید تو ہمارا بھائی اور ہمارا غلام ہے اور لڑکی اپنی خالہ کے پاس ہوگی کیونکہ خالہ والدہ ہے۔ (احمد بن حنبل نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۰۸ مجھے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں اور وہ چاروں علی، ابوذر الغفاری، سلمان فارسی اور مقداد بن اسود الکندی ہیں۔ (الرویانی نے بریدۃ سے روایت کیا ہے۔ ضعیف الجامع ۱۲۶۲ الضعیفہ ۲۱۷۱)

۳۳۱۰۹ جنت تین آدمیوں کا شوق رکھتی ہے یعنی علی عمار اور سلمان کا۔ (ترمذی اور حاکم نے انس سے روایت کیا ہے ضعیف الترمذی: ۷۹۳)

۳۳۱۱۰ ہر نبی کو سات ہونہار رفیق دیئے گئے اور مجھ کو چودہ دیئے گئے ہیں اور وہ علی، حسن، حسین، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبداللہ بن مسعود، مقداد اور حذیفہ بن یمان ہیں۔ (ترمذی اور حاکم نے علی سے روایت کیا ہے ضعیف الترمذی ۷۹۱ ضعیف الجامع ۱۹۱۲)

۳۳۱۱۱ میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کتنا عرصہ باقی رہوں گا لہٰذا میرے بعد دو شخصوں یعنی ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے پکڑلو اور ابن مسعود جو کچھ تم سے بیان کریں تم اس کی تصدیق کرو۔ (احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۱۲ ابوبکر اچھے آدمی ہیں عمر اچھے آدمی ہیں ابوعبیدہ بن الجراح اچھے آدمی ہیں اسید بن حضیر اچھے آدمی ہیں ثابت بن قیس بن شماس اچھے آدمی ہیں معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں معاذ بن عمرو بن الجموح اچھے آدمی ہیں سہیل ابن بیضاء اچھے آدمی ہیں۔ (بخاری، ترمذی اور حاکم نے ابوہریرۃ سے روایت کیا ہے)

حضرات شیخین کی اتباع کا حکم

۳۳۱۱۳ میرے بعد دو آدمیوں کی یعنی ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو اور عمار کے طریقے کو اپناؤ اور ابن مسعود جو کچھ تم سے بیان کریں تم اس کو قبول کرلو۔ (ابویعلی نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۱۴ میں نے دیکھا کہ ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور دوسرے میں میری امت کو تو میں اس کے برابر ہوگیا پھر ایک پلڑے میں ابوبکر کو رکھا گیا اور دوسرے میں میری امت کو تو ابوبکر ان کے برابر ہوگئے پھر ایک پلڑے میں عمر کو رکھا گیا اور دوسرے میں میری امت کو تو وہ عمر ان کے برابر ہوگئے پھر ایک پلڑے میں عثمان کو رکھا گیا اور دوسرے میں میری امت کو تو وہ عثمان اس کے برابر ہوگئے پھر میزان کو اٹھالیا گیا۔ (طبرانی سے

معجم کبیر میں معاذ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۱۵ میری امت پر میری امت میں سے سب سے رحم دل ابوبکر ہیں اوران میں سے اللہ کی معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں اوران میں سے کتاب للہ کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں اوران میں سے سب سے زیادہ فرائض کو انجام دینے والے زید بن ثابت ہیں اور حلال وحرام کوسب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور ہرامت کا ایک امین ہے اوراس امت کا امانت دار ابوعبیدۃ بن الجراح ہے۔(احمد بن حنبل، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم اور سنن کبری میں بیہقی نے انس سے روایت کیا ہے اسنی المطالب ۲۴ ۱۶ کشف الخفاء: ۳۱۳)

۳۳۱۱۶ ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اور ایمان کی بنیاد تقویٰ ہے اور ہر چیز کی ایک فرع ہے اور ایمان کی فرع صبر ہے اور ہر چیز کی ایک کوہان ہے اور اس امت کی کوہان میرے چچا عباس ہیں اور ہر چیز کی ایک جڑ اور بنیاد ہے اس قوم کی جڑ اور بنیاد ابوبکر اور عمر ہیں اور ہر چیز کا ایک پر ہے اور اس امت کا پر ابوبکر اور عمر ہیں اور ہر چیز کی ایک ڈھال ہے اور اس امت کی ڈھال علی بن ابی طالب ہیں۔(خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے التزیہ ۱۳۸۹ ضعیف الجامع ۴۷۱۹)

۳۳۱۱۷ میری امت پر میری امت میں سے سب سے رحم دل ابوبکر ہیں اور میری امت کے لیے میری امت میں سے نرم برتاؤ کرنے والے عمر ہیں اور سب سے زیادہ باحیا عثمان ہیں اور میری امت میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علی ہیں اور حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں قیامت کے دن علماء کے سامنے ایک ٹیلہ پر تشریف لائیں گے اور میری امت میں سب سے اچھا پڑھنے والے ابی بن کعب ہیں اور امت میں سب سے زیادہ فرائض کو سرانجام دینے والے زید بن ثابت ہیں اور عویمر کو عبادت دی گئی یعنی ابوالدرداء۔(طبرانی نے معجم اوسط میں جابر سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع ۷۷۵)

۳۳۱۱۸ اس امت کے سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین میں سب سے زیادہ مضبوط عمر ہیں اور سب سے زیادہ فرائض کو سر انجام دینے والے زید بن ثابت ہیں اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے عمر ہیں اور سب سے زیادہ باحیا عثمان بن عفان ہیں اور اس امت کے امانت دار ابوعبیدہ بن الجراح ہیں اور کتاب اللہ کو سب سے اچھا پڑھنے والے ابی بن کعب ہیں اور ابو ہریرہ علم کے ایک برتن ہیں اور سلمان ایک عالم ہیں ان کے علم تک کوئی اور نہیں پہنچ سکتا اور معاذ بن جبل اللہ کے حلال کردہ اور حرام کردہ باتوں کو لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا۔(سمویہ اور عقیلی نے ابوسعید سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع ۷۷۶ کشف الخفا ۳۱۳)

۳۳۱۱۹ میری امت کے سب سے رحم دل ابوبکر صدیق ہیں اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ابوعبیدۃ بن الجراح ہیں اور سب سے زیادہ راست گو ابوذر ہیں اور حق کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔(ابن عساکر نے ابراہیم بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۲۰ اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائیں! اس نے میرا نکاح اپنی بیٹی سے کروایا اور مجھے دارالھجرت کی طرف لے گئے اور بلال کو اپنے سے آزاد کروایا اور اسلام میں کسی مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع پہنچایا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے وہ حق کہتا ہے اگرچہ کڑوا ہو حق نے اس کو چھوڑ دیا اس حال میں کہ اس کا کوئی دوست نہ تھا اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے! فرشتے بھی اس کی حیا کرتے ہیں اور اس نے سخت لشکر کو تیار کیا اور ہماری مسجد میں کشادگی کی یہاں تک کہ وہ ہم کو وسیع ہوگئی اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے اے میرے پروردگار حق کو اس کے ساتھ چلا دے جہاں کہیں بھی وہ رہیں۔(ترمذی نے علی سے روایت کیا ہے ضعیف الترمذی ۷۶۷ ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۵۴)

۳۳۱۲۱ جب میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان مر جائیں تو تو بھی اگر مرنے کی استطاعت رکھے تو مرجا۔(حلیہ الاولیاء سھل بن ابی حثمہ سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع: ۴۰۰)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا امت پر مہربان ہونا

۳۳۱۲۲ میری امت پر میری امت میں سے سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین میں سب سے سخت عمر ہیں اور سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں اور سب سے زیادہ فرائض کو سرانجام دینے والے زید بن ثابت ہیں اور کتاب اللہ کو سب سے بہتر پڑھنے والے ابی ہیں اور حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں سنو! ہرامت کے لئے ایک امانت دار ہے اور اس امت کا امانت دار ابوعبیدۃ بن الجراح ہے۔ (ابویعلی نے ابن عمر سے رویات کیا ہے۔ اسنی المطالب :۱۶۴ کشف الخفی ۳۱۳)

۳۳۱۲۳ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے علی ان میں سے ہیں اور ابوذر اور مقداد اور سلیمان ہیں۔ (ترمذی ابن ماجہ اور حاکم نے بریدۃ سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع ۱۵۶۶)

۳۳۱۲۴ اس امت کا امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہے اور اس امت کے بہترین شخص عبداللہ بن عباس ہے۔ (خطیب بغدادی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع ۱۸۱۷۶ کشف الالہی ۳۲۲)

۳۳۱۲۵ خالد بن ولید اللہ اور اس کے رسول کی تلوار ہیں اور حمزہ بن عبدالمطلب اللہ اور اس کے رسول کے شیر ہیں اور ابوعبیدہ بن الجراح اللہ اور اس کے رسول کے امین ہیں حذیفہ بن یمان رحمن کے برگزیدہ بندوں میں سے ہیں اور عبدالرحمن بن عوف رحمن کے تاجروں میں سے ہیں۔ (مسند الفردوس میں ابن عباس سے مروی ہے ضعیف الجامع ۲۸۱۰)

۳۳۱۲۶ سوڈان کے سردار چار ہیں لقمان حبشی اور نجاشی اور بلال اور مجع۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن یزید بن جابر سے مرسلا روایت کیا ہے تذکرۃ الموضوعات :۱۱۴ ضعیف الجامع ۳۲۰۱)

۳۳۱۲۷ جنت کے رہنے والے کے نوجوان پانچ ہیں حسن اور حسین اور ابن عمر اور سعد بن معاذ اور ابی بن کعب۔ (مسند الفردوس میں انس سے مروی ہے ضعیف الجامع ۳۳۸۰)

۳۳۱۲۸ عویمر میری امت کے حکیم ہیں اور جندب میری امت کا جلاوطن ہے وہ اکیلا زندگی گزارتا ہے اور اکیلا ہی مرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اکیلے ہی اٹھائے گا۔ (حارث نے ابی المثنی الملیکی سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع ۳۳۲۰)

۳۳۱۲۹ میں عرب میں سبقت لے جانے والا ہوں اور صہیب روم میں سبقت لے جانے والا ہے اور سلمان فارسیوں میں سبقت لے جانے والا ہے اور بلال حبشیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ (حاکم نے انس سے روایت کیا ہے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹ ۷ ضعیف الجامع ۱۳۱۵)

۳۳۱۳۰ عبداللہ بن عمر رحمن کے وفد سے ہے اور عمار بن یاسر سبقت لے جانے والوں میں سے ہے اور مقداد بن اسود اجتہاد کرنے والوں میں سے ہے۔ (مسند الفردوس میں ابن عباس سے مروی ہے)

فضائل عشرۃ المبشرۃ بالجنۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین

۳۳۱۳۱ میں جنت میں ہوں گا اور ابوبکر جنت میں ہوگا اور عمر جنت میں ہوگا اور عثمان جنت میں ہوگا اور علی جنت میں ہوگا اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوگا اور طلحہ جنت میں ہوگا اور زبیر جنت میں ہوگا اور سعد ابن ابی وقاص جنت میں ہوگا اور سعید بن زید جنت میں ہوگا۔ (ترمذی نے سعید سے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حسن صحیح ہے)

۳۳۱۳۲ اے اللہ! آپ نے میری امت کی برکت میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں رکھی ہے سو آپ ان سے اس برکت کو نہ چھیننا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی برکت ابوبکر میں رکھی ہے سو ان سے اس برکت کو نہ چھیننا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ابوبکر سے متفق رکھنا اور ابوبکر کے کام

کو نہ بگاڑنا کیونکہ وہ ہمیشہ آپ کے حکم کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتے رہے ہیں اے اللہ! عمر بن خطاب کو عزت عطا فرما اور عثمان بن عفان کو صبر عطا فرما اور علی کو بامراد و کامیاب بنا اور طلحہ کی مغفرت فرما اور زبیر کو ثابت قدم رکھ اور سعد کو محفوظ رکھ اور عبدالرحمٰن بن عوف کو باوقار بنا اور میرے ساتھ ملحق فرما مہاجرین اور انصار میں سے سابقین اولین کو اور احسان کے ساتھ اتباع کرنے والوں کو جو تکلیف اور بناوٹ سے کام نہیں لیتے اے اللہ میں اور میری امت کے صلحاء بری ہیں ہر تکلف اور تصنع کے ساتھ بات کرنے والے سے۔ (حاکم اور خطیب اور ابن عساکر اور دیلمی اور الرافعی نے زبیر بن عوام سے روایت کیا اور ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں داخل کیا ہے اور ابن عساکر نے زبیر بن ابی حالۃ اور اس کے علاوہ کسی اور سے والتابعین باحسان الذین یدعون لی ولاموات امتی ولا یتکلفون الا وانابری من اکتلف وصالح امتی کے الفاظ سے نقل کیا ہے)

۳۳۱۳۳.....قریش کے دس آدمی جنت میں جائیں گے ابوبکر جنت میں ہوں گے اور عمر جنت میں ہوں گے اور عثمان جنت میں ہوں گے اور علی جنت میں ہوں گے اور زبیر جنت میں ہوں گے اور سعد جنت میں ہوں گے اور سعید جنت میں ہوں گے اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہوں گے اور ابوعبیدہ بن الجراح جنت میں ہوں گے۔ (طبرانی معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے ابن عمر سے اور ترمذی اور ابن سعد نے الدارقطنی نے افراد میں حاکم نے اور ابونعیم نے المعرفت میں اور ابن عساکر نے سعید بن زید سے نقل کیا ہے)

۳۳۱۳۴.....اے محمد کے صحابہ! اللہ نے آج کی رات مجھے جنت میں تمہارے ٹھکانے دکھلائے اور تمہارے گھروں کا میرے گھر سے فاصلہ بھی دکھلا دیا اے علی! کیا آپ کو یہ پسند نہیں کہ آپ کا گھر جنت میں میرے گھر کے سامنے ہو تو سن لو کہ تمہارا گھر جنت میں میرے گھر کے سامنے ہے اے ابوبکر! میں ایک شخص کو اس کے اور اس کے ماں باپ کے نام سے جانتا ہوں کہ جب وہ جنت کہ کسی دروازہ کی طرف بڑھے گا تو جنت کا ہر دروازہ اور ہر کمرہ اس کو مرحبا کہے گا اور وہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے اے عمر! میں نے جنت میں سفید موتیوں کا ایک محل دیکھا جو سفید لولو سے زیادہ چمکدار تھا یاقوت سے مضبوط بنایا گیا تھا۔ مجھے اس کی خوبصورتی نے تعجب میں ڈالا تو میں نے کہا اے رضوان یہ کس کا محل ہے؟' اس نے جواب دیا یہ ایک قریش نوجوان کے لیے ہے میں نے اس کو اپنے لیے سمجھا اور اس میں داخل ہونے لگا تو رضوان مجھ سے کہنے لگا یہ عمر بن خطاب کا ہے اے ابوحفص! اگر آپ کے پاس نہ ہوتا تو میں اس میں داخل ہو جاتا۔

اے عثمان! جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرے ساتھی تم ہو گے اور طلحہ اور زبیر! ہر نبی کا ایک حواری۔ (مددگار) ہوتا ہے اور میرے حواری تم دونوں ہو۔

اے عبدالرحمٰن! تو نے مجھ تک آنے میں دیر کر دی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تم ہلاک ہو گئے ہو پھر تم آ گئے اور تم پسینے میں شرابور تھے تو میں نے تم سے کہا کہ تم نے آنے میں اتنی دیر کیوں کی کہ مجھے خوف محسوس ہونے لگا کہ تم ہلاک ہو گئے ہو تو تم نے کہا اے اللہ کے رسول میرے مال کی کثرت کی وجہ سے مجھے دیر ہو گئی میں کھڑا حساب دے رہا تھا اور مجھ سے مال کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا کہ تو نے کہاں سے اسے کمایا'؟ اور کہاں خرچ کیا۔

طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے اور اس میں عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی بھی ہیں جن سے عمار بن سیف نے روایت کیا ہے دونوں منا کر کو روایت کرتے ہیں۔

۳۳۱۳۵.....اے لوگو! ابوبکر نے مجھے کبھی ناراض نہیں کیا لہٰذا تم اس کو یہ بات بتادو اے لوگو! میں ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ عثمان، علی، طلحہ، زبیر سعد عبدالرحمٰن بن عوف اور مہاجرین اولین سے راضی ہوں تم ان کو یہ بات بتادو اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے بدر اور حدیبیہ والوں کی بخشش فرمادی ہے اے لوگو! میری حفاظت کرو میری بہنوں میں سسرال والوں میں اور میرے صحابہ ہیں اللہ تعالیٰ تم سے ان میں سے کسی ایک پر ظلم کے بدلہ کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ یہ ظلم ایسی چیز نہیں جس کو ہبہ کیا جائے اے لوگو مسلمانوں کی آبروریزی سے اپنی زبان کی حفاظت کرو جب کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے تو خیر کے سوا ان کا تذکرہ مت کرو۔

(سیف بن عمرو نے فتوح میں روایت کی اور ابن قانع ابن شاھین اور ابن مندہ نے روایت کی طبرانی، وابونعیم خطیب بغدادی ضیاء مقدسی

ابن النجار ابن عساکر بروایت سھل بن یوسف بن مالک انصاری بھائی کعب بن مالک کے وہ اپنے والد سے اور اپنے دادا سے ابن مندہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

ذکرھم متفرقین علی ترتیب حروف المعجم

حرف الالف ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا متفرق تذکرہ حروف معجم کی ترتیب پر

۳۳۱۳۶..... جبرائیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو۔(لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب) پڑھاؤں یہ بات آپ نے ابی سے فرمائی۔(احمد بن حنبل، طبرانی، ابن قانع اور ابن مردویہ نے ابی حبۃ بدری سے روایت کیا ہے)۔

۳۳۱۳۷..... اے ابی! کسی چیز نے آپ کو غیرت دلائی؟ میں آپ سے زیادہ غرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں۔(ابن عساکر نے ابی سے روایت کیا)

۳۳۱۳۸..... اے ابومنذر! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کے سامنے قرآن پیش کروں تو ابومنذر نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا میرا ذکر کیا گیا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تمہارے نام اور نسب کا ملااعلیٰ میں تذکرہ کیا گیا تھا۔(طبرانی نے معجم کبیر میں معاذ بن محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے ابی سے روایت کیا ہے)

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ ..... من الاکمال

۳۳۱۳۹..... اے اللہ! احنف بن قیس کی مغفرت فرما۔(حاکم نے احنف بن قیس سے روایت کیا ہے)

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۳۱۴۰..... جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اسامہ بن زید سے محبت کرے۔(احمد بن حنبل نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)۔اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۵۹۷/۳ وقال صحیح واقراہ الذھبی

۳۳۱۴۱..... اسامۃ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔(احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے معجم کبیر میں ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۴۲..... مجھے اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس پر اللہ نے اور میں نے احسان کیا جو کہ اسامۃ بن زید اور علی بن ابی طالب ہیں۔(ترمذی حاکم اور ضیا مقدسی نے اسامۃ بن زید سے روایت کیا ہے)۔ضعیف الجامع : ۱۶۸

۳۳۱۴۳..... بن لو قسم بخدا! اگر اسامۃ بن زید لڑکی ہوتا تو میں اس کی زیب و زینت کرتا یہاں تک کہ میں اس کو خرچ کر دیتا۔(ترمذی، حاکم اور ضیاء نے اسامۃ بن زید سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۴۴..... اگر تم اس کی امارت پر انگلیاں اٹھا رہے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت پر بھی طعن و تشنیع کرتے تھے بخدا بلا شبہ یہ امارت کے لائق ہیں اور یہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور اس کے بعد بھی یہی مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں اور میں تمہیں ان کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہیں یعنی اسامۃ بن زید۔(احمد بن حنبل اور بیہقی نے ابن عمر سے

روایت کیا ہے)۔

۳۳۱۴۵...... جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اسامۃ بن زید سے محبت کرے۔(مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۴۶...... اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اس کو کپڑے پہناتا اور اس کو زیورات سے آراستہ کرتا یہاں تک کہ میں اس کو خرچ کر دیتا۔(احمد بن حنبل اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۱۴۷...... اسامۃ بن زید سے نکاح کرو کیونکہ وہ خالص عربی النسل ہے۔(ابن عساکر نے اسماعیل بن محمد بن سعد سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۱۴۸...... اگر تم اس کی امارت پر طعن و تشنیع کر رہے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن و تشنیع کرتے تھے اور قسم بخدا بلاشبہ وہ امارت کے زیادہ مستحق ہیں اگرچہ وہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور یہ ان میں سے ہے جو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں اور میں تم کو ان کے بارے میں وصیت کرتا ہوں بلاشبہ وہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

احمد بن حنبل، بخاری اور مسلم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا اللہ کے رسول اللہ نے ایک جماعت کو بھیجا اور ان پر اسامۃ بن زید کو امیر مقرر فرمایا تو بعض لوگوں نے آپ کی امارت پر طعن و تشنیع کی تو آپ نے یہ ذکر کیا ذکر گزر چکا ہے۔

۳۳۱۴۹...... خبردار تم اسامۃ بن زید کی عیب جوئی کرتے ہو اور اس کی امارت کے بارے میں طعن و تشنیع کر رہے ہو اور یہ کام تم اس سے پہلے اس کے باپ کے ساتھ بھی کر چکے ہو یقیناً یہ امارت کے زیادہ الائق ہیں اگرچہ وہ مجھے تمام لوگوں میں سے زیادہ محبوب ہیں اور اس کے بعد اس کا یہ بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اس کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرو بے شک وہ تمہارے بہترین لوگوں میں ہے۔(ابن سعد اور عقیلی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

حرف الباء ...... البراء بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۳۱۵۰...... کتنے ہی پراگندہ حال غبار آلود بوسیدہ کپڑوں والے جن کی طرف توجہ نہیں کی جاتی ہے وہ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اس کو پورا کر دکھائے ہیں انہیں میں سے براء بن مالک بھی ہیں۔(ترمذی اور ضیاء نے انس سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۱۵۱...... کتنے ہی پراگندہ حال غبار آلود بوسیدہ کپڑوں والے جو قابل التفات نہیں ہوتے اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اس کو پورا کر دکھاتے ہیں۔(ترمذی حسن غریب قرار دیا ہے اور سعید بن منصور نے انس سے روایت کیا ہے اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور حلیۃ الاولیاء میں کم من ضعیف متضعف ذی طمرین الخ کے الفاظ سے مذکور ہے)

بلال رضی اللہ عنہ

۳۳۱۵۲...... سوڈان کے بہترین آدمی چار ہیں لقمان اور بلال اور نجاشی اور مھجع۔(ابن عساکر نے اوزاعی سے معضلاً نقل کیا ہے)

الاتقان ۷۳۷ ضعیف الجامع ۲۸۹۱

۳۳۱۵۳...... مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے ابوطلحہ کی بیوی کو دیکھا پھر مجھے اپنے سامنے پاؤں کی چاپ سنائی دی تو وہ بلال نکلے۔(مسلم نے

جابر سے روایت کیا ہے)۔

۳۳۱۵۴..... اے بلال! کس بناء پر تم مجھ سے پہلے جنت میں چلے گئے میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے پاؤں کی چاپ اپنے آگے سنی میں گذشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے پاؤں کی آواز سنی پھر میں ایک مربع شکل کے سونے سے آراستہ محل کے پاس پہنچا تو میں نے کہا یہ کس کا محل ہے تو انہوں نے جواب میں کہا ایک عربی شخص کا ہے میں نے کہا میں بھی عربی ہوں تو پھر کس کا ہوا؟ انہوں نے کہا محمد ﷺ کے ایک امتی کا ہے میں نے کہا میں محمد ہوں سو پھر یہ محل کس کا ہوا تو انہوں نے جواب میں عرض کیا عمر بن خطاب کا ہے۔ (احمد بن حنبل، ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے مستدرک میں بریدۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۵۵..... سوڈان کے تین آدمی بہت خوب ہیں لقمان اور بلال اور مجع ۔ (حاکم نے مستدرک میں اوزاعی سے ان ابی عماران سے واثلہ سے روایت کیا ہے)۔ الاتقان ۷۳۷ الاسرار المرفوعة ۱۹۴

۳۳۱۵۶..... بلال کی مثال اس شہد کی مکھی جیسی ہے جو سارا دن میٹھا اور کڑوا چوستی رہتی ہے پھر شام کو وہ سارے کا سارا میٹھا ہو جاتا ہے۔ (حکیم نے ابو ہریرۃ سے روایت کیا ہے)۔ ضعیف الجامع : ۵۲۴۸

۳۳۱۵۷..... میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے چلنے کی آواز سنی میں نے کہا یہ کیا ہے؟ تو ان ۔ (فرشتوں) نے جواب دیا یہ بلال ہیں پھر میں جنت میں داخل ہوا تو میں ایک چلنے کی آواز سنی تو میں نے کہا تو ان نے جواب دیا غمیصا بنت ملحان ہیں ۔ (عبد بن حمید نے انس اور طیالسی نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۵۸..... میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی میں نے کہا یہ کیسی چلنے کی آواز ہے تو جواب ملا یہ بلال ہیں جو آپ کے آگے آگے چل رہے ہیں۔ (طبرانی نے معجم کبیر اور ابن عدی نے کامل میں ابوامامۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۱۵۹..... اسراء کی رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت کی ایک جانب میں ایک آہٹ سنی پس میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ ان نے جواب دیا یہ بلال ہیں جو مؤذن ہیں ۔ (احمد بن حنبل اور ابو یعلی نے ابن عباس سے رویت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۱۶۰..... جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے براق پر سوار کیا جائے گا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میرے اونٹنی قصواء پر سوار کیا جائے گا اور بلال کو جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار کیا جائے گا وہ کہہ رہے ہوں گے اللہ اکبر اللہ اکبر اذان کے آخر تک تمام مخلوقات کو سناتے ہوئے ۔ (ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے ۔ الضعیفہ ۱۷۷)

۳۳۱۶۱..... بلال بہت اچھے آدمی ہیں مؤمن آدمی ہی ان کی پیروی کرے گا اور یہ مؤذنین کے سردار ہیں اور مؤذنین کی گردنیں قیامت کے دن سب سے لمبی ۔ (اونچی) ہوں گی ۔ (ابن عدی، ابن ماجہ، طبرانی، حاکم، ابن عساکر اور حلیۃ الاولیاء زید بن ارقم سے روایت کیا ہے اور اس سند میں حسان بن مصک بھی ہیں جو کہ متروک ہیں اور ابوالشیخ نے باب الاذان میں براء بن عازب سے روایت کیا ہے ۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۵۹

۳۳۱۶۲..... قیامت کے دن مؤذنین کے سردار بلال ہوں گے اور مؤذنین ہی ان کے پیچھے چلیں گے اور قیامت کے دن مؤذنین لمبی گردن والے ہوں گے ۔ (ابن ابی شیبۃ اور دیلمی نے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سواری کا تذکرہ

۳۳۱۶۳..... قیامت کے دن بلال ایسی سواری پر سوار ہو کر آئیں گے جس کا کجاوہ سونے اور یاقوت سے تیار کیا گیا ہوگا ان کے ساتھ ایک جھنڈا ہوگا مؤذنین ان کے پیچھے پیچھے چلیں یہاں تک کہ وہ ان کو جنت مین داخل کر دیں گے یہاں تک اس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دیں گے جس

سے چالیس دن تک اللہ کی رضا کے لیے اذان دی ہو۔

ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور اس میں ابوالولید خالد بن اسماعیل مخزومی ہیں جو کہ متروک ہیں ابن عدی نے کہا ہے کہ وہ حدیثیں گھڑ کے ثقات کی طرف منسوب کیا کرتا تھا۔ الموضوعات ۲۰۹

۳۳۱۶۴..... مجھے دکھلایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں پس میں نے اپنے سامنے ایک آہٹ سنی میں نے کہا اے جبریل! یہ کون ہے تو جبریل نے جواب دیا مؤذن بلال سو میں نے دیکھا کہ اہل جنت میں فقراء مہاجرین اور مؤمنین کی اولاد بلند درجے پر ہے اور وہاں مالداروں اور عورتوں میں سے کوئی نہیں ہے تو میں نے کہا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میں یہاں مالداروں اور عورتوں میں سے کسی کو نہیں دیکھ رہا تو جبریل نے مجھے جواب دیا کہ مالداروں کا تو دروازے پر حساب کتاب اور امتحان لیا جا رہا ہے اور رہی بات عورتوں کی تو ان کو دوسری چیزوں یعنی سونا اور ریشم نے غافل کیا ہوا ہے پھر ہم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے سے نکلے تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں میزان کے پاس ہوں پھر ایک پلڑے میں مجھے رکھ دیا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو تو میرا پلڑا امت کے مقابلے میں بھاری ہو گیا پھر ابوبکر کو لایا گیا اور ان کو ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو تو ابوبکر کا پلڑا امت کے مقابلے میں وزنی ہو گیا پھر عمر کو لایا گیا اور ان کو ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے میں میری امت کو تو عمر کا پلڑا امت کے مقابلے میں بھاری ہو گیا پھر ان سب کو میری امت پر ایک ایک کر کے پیش کیا جانے لگا تو میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو بہت سست پایا میں نے ان کو ناامید ہو جانے کے بعد دیکھا پس جب انہوں نے مجھ کو دیکھا تو رو پڑے۔ میں نے کہا: عبدالرحمٰن بن عوف تجھے کس چیز نے رلا دیا؟ تو اس نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے آپ کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ اب میں آپ کو بڑھاپے سے پہلے کبھی نہیں دیکھ پاؤں گا تو میں نے کہا وہ کیوں؟ تو اس نے جواب دیا: آپ کے بعد میرے مال کی کثرت کی وجہ سے مسلسل میرا حساب و کتاب ہوتا رہا اور میری جانچ پڑتال ہو رہی ہے۔ (احمد بن حنبل، ھناد، حکیم، طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے ابی امامۃ سے روایت کیا اور ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے)

۳۳۱۶۵..... میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سامنے ایک آہٹ سنی میں نے کہا جبریل یہ کون ہے تو جبریل نے جواب دیا: بلال میں نے کہا خوش رہو بلال۔ (ابوداود طیالسی، حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۶۶..... میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سامنے ایک آواز سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں بلال ہوں تو میں نے کہا: کس وجہ سے تو جنت کی طرف مجھ سے آگے بڑھ گیا تو اس نے جواب دیا میں جب بھی بے وضو ہوا تو فوراً وضو کر لیا اور جب بھی وضو کرتا تو میں یہ خیال کرتا کہ اللہ کی رضا کے لیے دو رکعتیں ادا کر لوں فرمانے لگے کہ اس وجہ سے۔ (الرویانی اور ابن عساکر نے ابی امامۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۶۷..... میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک ایک آہٹ سنائی دی ہیں نے غور کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بلال ہیں۔ (طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے سہل بن سعد سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۶۸..... بلال حبشہ میں سے سبقت لے جانے والا ہے اور صہیب روم میں سے سبقت لے جانے والا ہے۔ (ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے حسن سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس کی سند جید ہے)

۳۳۱۷۰..... اے بلال! کس وجہ سے جنت کی طرف تو مجھ سے سبقت لے گیا؟ کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سامنے تمہارے چلنے کی آواز سنی میں گذشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو آپ کے قدموں کی آہٹ سنی پھر میں ایک مربع نما محل کے پاس آیا جو سونے سے مزین تھا تو میں نے کہا یہ محل کس کے لیے ہے؟ تو ان (فرشتوں) نے جواب دیا عرب کے ایک آدمی کے لیے ہے میں نے کہا میں بھی عربی ہوں پھر یہ محل کس کے لیے ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا قریش کے ایک آدمی کے لیے ہے تو میں نے کہا میں بھی قریشی ہوں پھر یہ محل کس لیے ہوا؟ تو انہوں نے جواب دیا محمد کی امت میں سے ایک آدمی کے لیے ہے میں نے کہا میں محمد ہوں یہ محل کس کے لیے ہے انہوں نے جواب دیا عمر بن خطاب کے لیے ہے بلال نے کہا میں نے جب بھی اذان دی تو دو رکعتیں ادا کیں اور جب کبھی بھی مجھ کو حدث لاحق ہوا تو میں نے فوراً وضو کر لیا اور دو رکعت نماز پڑھی وہ کہنے لگے کہ اسی وجہ سے۔ (احمد بن حنبل ترمذی نے حسن غریب قرار دیا اور ابن خزیمہ ابن حبان حاکم عبداللہ بن بریدۃ نے اپنی باپ

سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۶۹.....بلال نے جو بات بھی آپ کو میرے بارے میں بیان کی ہے تو انہوں نے آپ سے سچ بات کہی ہے بلال جھوٹ نہیں بولتا بلال سے ناراض مت ہو جب تک بلال سے ناراض رہو گی تمہاری عمر بھر کی عبادت قبول نہ ہوگی۔(ابن عساکر بروایت زوجہ بلال رضی اللہ عنہ)

۳۳۱۷۱.....اے بلال! حالت اسلام میں جو تو نے نفع کے اعتبار سے سب سے پرامید عمل کیا ہو مجھے بتاؤ کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے سامنے آپ کے قدموں کی آواز سنی ہے تو بلال نے جواب دیا میں نے اس سے زیادہ پرامید کوئی عمل نہیں کیا کہ دن یا رات میں جب کبھی بھی وضو کیا تو جتنا میرے مقدر میں تھا اس وضو سے میں نے نماز پڑھ لی۔(احمد بن حنبل بخاری اور مسلم نے ابو ہریرۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۷۲.....اے بریدۃ! آپ کی نظر کمزور نہ ہو اور آپ کی سماعت زائل نہ ہو آپ اہل شرق کے لیے نور ہیں۔(بیہقی اور حاکم نے اپنی تاریخ میں بریدہ سے روایت کیا ہے)

بشیر بن خصاصیۃ رضی اللہ عنہ

۳۳۱۷۳.....اے ابن خصاصیۃ! تو کب تک اللہ تعالیٰ سے ناراض ہونے والا رہے گا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلنے والا ہو گیا ہے۔(احمد بن ماجہ بروایت بشیر ابن خصاصیہ)

مطلب یہ ہے کہ صحبت رسول اختیار کرنے کے بعد اپنی حالت درست کرنا ضروری ہے۔

الاکمال

۳۳۱۷۴.....اے بشیر! تو ایسے خدا کی تعریف کیوں نہیں کرتا جو تجھے ربیعہ جیسی قوم کے درمیان سے تیری پیشانی سے پکڑ کر اسلام کی طرف لے آیا جو ایسے لوگ ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے تو زمین اہل زمین پر الٹ جاتی۔(طبرانی، بیہقی اور ابن عساکر نے بشیر بن خصاصیۃ سے روایت کیا ہے)

حرف الثاء.....ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ

۳۳۱۷۵.....ابن دحداحۃ کے لیے جنت میں بہت سے کھجور کے پھلدار درخت لگائے گئے ہیں۔(ابن سعد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۷۶.....کتنے ہی پھلدار درخت ابی دحداح کے لیے جنت میں لگا دیئے گئے ہیں۔(احمد بن حنبل، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے جابر بن سمرہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۷۷.....ابی دحداح کے لئے جنت میں کھجور کے کتنے ہی بڑے بڑے پھلدار درخت لگا دیئے گئے ہیں۔(احمد بن حنبل، بغوی، ابن حبان، حاکم اور طبرانی نے معجم کبیر میں انس سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۱۷۸.....ابی دحداح کے لیے جنت میں بہت سارے کھجور کے پھلدار درخت لگا دیئے گئے ہیں۔(احمد بن حنبل، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی اور ابن حبان نے جابر بن سمرۃ سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن صحیح قرار دیا ہے)

ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

۳۳۱۷۹   اے ثابت! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ اس حال میں زندگی گزاریں کہ آپ کی تعریف کی جائے اور آپ شہادت کی موت پائیں اور آپ جنت میں داخل کر دیے جائیں۔ ابن سعد، بغوی، ابن قانع اور ضیا مقدسی نے محمد بن ثابت ابن قیس بن شماس سے روایت کیا جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

حرف الجیم ...... جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۳۱۸۰   جریر بن عبداللہ ہم میں سے یعنی اھل بیت میں سے ہیں اسی پشت میں سے ہیں اسی پشت میں سے ہیں۔ (طبرانی اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۸۱   جریر بن عبداللہ کو برا بھلا مت کہو کیونکہ جریر بن عبداللہ اہل بیت میں سے ہیں۔ (تمام خطیب اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۳۱۸۲   میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک ایک گندم گوں لعسا (جس کے ہونٹ اندر سے کالے ہوں) عورت دیکھی تو میں نے کہا: اے جبریل! یہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے جعفر بن ابی طالب کی خواہش کو جانا جو گندم گوں اور ایسی عورتیں جن کے ہونٹ اندر سے کالے ہوں کے بارے میں تھی تو اللہ تعالیٰ نے جعفر کے لیے اس کو پیدا کر دیا۔ (جعفر بن احمد القمی نے جعفر کے فضائل اور الرافعی نے اپنی تاریخ میں عبداللہ ابن جعفر سے روایت کیا ہے۔ ضعیف الجامع ۳۷۳۸)

۳۳۱۸۳   جعفر جیسے ہی پر رونے والی کو رونا چاہیے۔ (ابن عساکر نے اسماء بنت عمیس سے روایت کیا ہے۔ ضعیف الجامع ۳۷۳۸)

۳۳۱۸۴   میری امت میں سب سے زیادہ فراخ دل جعفر ہیں۔ (ملی نے اپنی امالی میں اور ابن عساکر نے ابی ھریرۃ سے روایت کیا ہے۔ اسنی المطالب: ۱۸۷)

۳۳۱۸۵   میں نے جعفر بن ابی طالب کو ایک فرشتہ کی شکل میں دیکھا کہ وہ جنت میں ملائکہ کے ساتھ اپنے پروں سمیت پرواز کر رہے ہیں۔ (داؤد اور حاکم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۸۶   شھداء کے سردار جعفر بن ابی طالب ہیں ان کے ساتھ فرشتے ہیں ان کے علاوہ گذشتہ امتوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں گزرا کہ محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ عزت دی ہو۔ (ابو القاسم الخرفی نے اپنی امالی میں علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۸۷   میں نے جعفر کو پہچانا فرشتوں کے درمیان میں کہ وہ اپنے گھر والوں کو بارش کی خوشخبری سنا رہے تھے۔ (ابن عدی نے علی سے روایت کیا ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۹۸۴)

۳۳۱۸۸   گذشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میری وہاں نگاہ پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت جعفر فرشتوں کے ساتھ فضا میں اڑ رہے ہیں اور حمزہ تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ (طبرانی ابن عدی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۸۹   تم اپنے بھائی جعفر کے لیے استغفار کرو کیونکہ وہ شہید ہیں اور وہ جنتی ہیں اور وہ اپنے یاقوتی پروں کے ساتھ جنت میں جس جگہ بھی چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں۔ (ابن سعد نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد عمرو بن حزم اور عاصم بن عمر میں قتادہ سے مرسلا روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۰   اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر کے لیے خون آلود دو پر بنائے ہیں فرشتوں کے ساتھ ان کے ذریعہ جنت میں پرواز کرتے ہیں

(الدار قطنی نے افراد میں اور حاکم نے براء سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۱۹۱۔۔۔ تمہاری شکل وصورت میری شکل وصورت کے ساتھ ملتی جلتی ہے اور تمہارے اخلاق میرے اخلاق کے مشابہ ہیں تم مجھ سے ہو اور میرے سلسلہ نسب سے ہو۔ (ابن سعد نے محمد بن اسامہ بن زید جن نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۲۔۔۔ تو شکل وصورت اور اخلاق وصفات میں میرے مشابہ ہو تو میرے اس خاندان میں سے ہے جس سے میں ہوں۔ (خطیب بغدادی نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۳۔۔۔ اے جعفر! تو شکل وصورت اور اخلاق کے لحاظ سے میرے زیادہ قریب ہے تو میرے اس خاندان میں سے ہے جس سے میں ہوں اور رہی بات باندی کی تو اس کا فیصلہ میں جعفر کے لیے کرتا ہوں کہ وہ اپنی خالہ کے ساتھ ہوگی اور خالہ قائم مقام ماں کے ہے۔ (حاکم نے علی سے اور داود اور بیہقی نے دوسرے الفاظ میں روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۴۔۔۔ تو شکل وصورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہے یہ بات آپ ﷺ نے جعفر کے لیے فرمائی۔ (احمد بن حنبل نے عبیداللہ بن زید بن اسلم سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۵۔۔۔ جعفر شکل وصورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہیں اور اے عبیداللہ تجھے اللہ تعالیٰ نے باپ کے مشابہ پیدا کیا ہے۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۶۔۔۔ لوگ مختلف خاندانوں سے پیدا کیے گئے ہیں جب کہ میں اور جعفر ایک ہی خاندان سے پیدا ہوئے ہیں۔ (ابن عساکر نے وھب بن جعفر بن محمد سے جنہوں نے اپنے بارے سے مرسلاً روایت کیا ہے جب کہ وہب حدیث کو وضع کیا کرتا تھا)

۳۳۱۹۷۔۔۔ لوگوں کا تعلق مختلف خاندانوں سے ہے جب کہ میں اور جعفر ایک خاندان میں پیدا کیے گئے ہیں۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے جنہوں نے اپنے باپ اور ان نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۸۔۔۔ سنو بے شک جعفر اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں اور ان کے لیے دو پر بنائے گئے ہیں جن کے ذریعہ وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں محو پرواز ہیں۔ (ابن سعد نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۹۔۔۔ جبریل نے مجھ کو اطلاع دی کہ اللہ تعالیٰ نے جعفر کو شہادت کا مرتبہ عطا کیا ہے اور ان کے لیے دو پر ہیں جن کے ذریعہ وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں سیر کرتے ہیں۔ (طبرانی نے معجم کبیر ابونعیم نے سوقۃ اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۰۔۔۔ حضرت جعفر بن ابی طالب کے لیے دو پر ہیں جن کے ذریعہ وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں۔ (ابن سعد نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۱۔۔۔ میں نے جعفر بن ابی طالب کو فرشتہ کی صورت میں دیکھا کہ وہ جنت میں اپنے خون آلود پروں کے ساتھ جس جگہ چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں۔ (الباوردی، ابن عدی، طبرانی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۲۔۔۔ آج رات جعفر بن ابی طالب فرشتوں کی ایک جماعت کے ہمراہ میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے مجھ کو سلام کیا۔ (الدار قطنی نے غرائب میں اور مالک نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے)

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۳۳۲۰۳۔۔۔ جعفر بن ابی طالب آج رات فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ میرے پاس سے گزرے ان کے دو خون آلود پر تھے اور اگلے حصے

سفید تھے۔(ابن سعد اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر نے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۴... اے اسماء! یہ جعفر بن ابی طالب ہیں جو کہ جبریل میکائیل اور اسرافیل کے ہمراہ میرے پاس سے گزرے تو انھوں نے مجھ کو سلام کیا اور مجھے بتلایا کہ ان کی مشرکین کے ساتھ ایک دن ایسے ہی ملاقات ہوئی تھی اور فرمانے لگے کہ میرے پورے جسم میں تیروں اور نیزوں کے ۷۳ زخم لگائے پھر میں نے جھنڈا اپنے دائیں ہاتھ میں تھام لیا تو میرا دایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر میں نے جھنڈا اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا تو وہ بھی کاٹ دیا گیا تو اللہ تعالیٰ میرے ہاتھوں کے بدلے مجھے دو پر عطا کئے کہ ان کے ذریعہ میں جبریل اور میکائیل کے ہمراہ جنت میں جس جگہ چاہتا ہوں جاتا ہوں اور اپنی مرضی کے پھل کھاتا ہوں۔(ابو سہل بن زیاد القطان اپنے فوائد میں سے رابع میں حاکم اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۵... اے اللہ! یقیناً جعفر بن ابی طالب بہتر بن ثواب کی طرف بڑھے ہیں سو آپ ان کو ایسا اچھا جانشین عطا فرما جو آپ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو بھی اس کی اولاد میں نہ دیا ہو۔(واقدی، ابن سعد اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر بن سعد بن تمام سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۶... اے اللہ! جعفر کو اس کی اولاد میں جانشین عطا فرما۔(طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۸... اے اللہ! جعفر کو اس کے خاندان میں ایک جانشین عطا فرما اور عبداللہ کے لیے اس کے کاروبار میں برکت عطا فرما تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔(ابوداود طیالسی، ابن سعد، احمد بن حنبل، طبرانی نے معجم کبیر میں حاکم اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۸... مجھے یوں لگا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں تو میں نے جعفر کو زید کے مرتبہ سے ایک درجہ بلند پایا مجھ سے کہا گیا کیا آپ کو پتا ہے کہ جعفر کا رتبہ کیوں کر بلند ہوا؟ میں نے جواب دیا نہیں تو کہا گیا: اس قرابت کی وجہ سے جو آپ کے اور ان کے درمیان ہے۔(حاکم اور تعقب نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۹... میں نے جعفر کو فرشتے کی صورت میں جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا ان کے اگلے پر خون آلود تھے اور میں نے زید کو اس کے مرتبہ سے کم رتبہ والا دیکھا تو میں نے کہا: مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ زید کا مرتبہ جعفر کے مرتبہ سے کم ہوگا جبریل نے جواب دیا زید جعفر سے کم رتبہ والا نہیں ہے لیکن ہم نے جعفر کو آپ کا رشتہ دار ہونے کی وجہ سے فضیلت دی ہے)۔(ابن سعد نے محمد بن عمر بن علی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۱۰... میرے لئے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر ہیں ان میں سے ہر ایک ایک تخت پر ہے بس میں نے زید اور ابن رواحۃ کو دیکھا کہ ان کی گردنوں میں خم ہے اور البتہ جعفر وہ بالکل سیدھا تھا اس میں کوئی خم نہ تھا میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو جواب ملا کہ ان دونوں کو جس وقت موت طاری ہوئی تو انہوں نے گویا موت سے اعراض کیا اس سے اپنے چہرے کو پھیرا اور البتہ جعفر نے ایسا نہیں کیا۔(عبدالرزاق طبرانی اور حلیۃ الاولیاء میں ابن المسیب سے مرسلاً نقل ہے)

۳۳۲۱۱... کیا میں تمہیں وہ خواب نہ بتلاؤں جو میں نے دیکھا ہے میں جنت میں داخل ہوا تو جعفر کو دو خون آلود پروں والا دیکھا جب کہ زید ان کے سامنے تھے اور ابن رواحۃ بھی ان کے ساتھ تھے یوں لگ رہا تھا کہ وہ ان سے منہ موڑے ہوئے ہوں میں تم کو اس کی وجہ بھی بتاتا ہوں کہ جب جعفر آگے بڑھے تو نے موت کو دیکھ کر منہ نہیں موڑا اور زید نے بھی ایسے ہی کیا جب کہ ابن رواحہ نے اپنا منہ موڑا۔(طبرانی نے معجم کبیر میں ابوالیسر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۱۲... مجھے پتہ نہیں چل رہا کہ میں خیبر کی فتح پر زیادہ خوش ہوں یا جعفر کے آنے پر۔(بغوی ابن قانع اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۱۳... میں نہیں جانتا کہ میں کس بنا پر زیادہ خوش ہوں خیبر کے فتح ہونے پر یا جعفر کے آ جانے پر۔(ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت علی سے اور بیہقی اور ابن عساکر نے شعبی سے مرسلاً روایت کیا اور حاکم نے شعبی سے جنہوں نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۱۴... مجھے پتا نہیں چل رہا کہ میں ان دو کاموں میں سے کس بات پر زیادہ خوش ہوں جعفر کے واپس آنے پر یا خیبر کے فتح ہونے پر۔

(طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے عوف بن ابی جحیفہ سے روایت کیا جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اور ابن عساکر نے اسماعیل بن عبداللہ ابن جعفر سے نقل کیا جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا)

جندب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

۳۳۲۱۵ ... بے شک ابوذر عیسیٰ بن مریم سے عبادت کے معاملہ میں مقابلہ کر رہے ہیں۔ (طبرانی نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے۔ ضعیف الجامع: ۱۳۵۴)

۳۳۲۱۶ ... ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا اور نہ ہی ابوذر سے زیادہ کوئی عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہے۔ (ابن حبان اور حاکم نے ابوذر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۱۷ ... ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا۔ (احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۱۸ ... جس کو عیسیٰ علیہ السلام کی تواضع دیکھنا پسند ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر کو دیکھ لے۔ (ابو یعلی نے ابوہریرۃ سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۲۱۹ ... اے ابوذر! میں نے دیکھا کہ ۴۰ لوگوں کے مقابلہ میں میرا اوزن کیا گیا جن میں آپ بھی شامل تھے تو میرا اوزن ان سے بڑھ گیا۔ (ابن عساکر نے ابوذر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۲۰ ... اے بریر! تم کیسے ہو! یہ بات آپ نے ابوذر سے ارشاد فرمائی۔ (طبرانی نے معجم کبیر میں زید بن اسلم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۲۱ ... ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا جس کو اس بات میں خوشی ہو کہ وہ عیسیٰ ابن مریم کی عبادت گزاری کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر کو دیکھ لے۔ (ابن سعد نے مالک بن دینار سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۲۲ ... ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا پھر میرے بعد ایک آدمی ہے جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ عبادت گزاری اور شکل وصورت کے اعتبار سے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر کو دیکھے۔ (ابن عساکر نے اجمنع بن قیس سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۲۳ ... ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا وہ عبادت گزاری سے ایسی چیز مانتا ہے جس سے لوگ بے بس ہوں۔ (ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۲۴ ... ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا۔ جب تم چاہو کہ ایسے شخص کو دیکھو جو سیرت نیکی اور عبادت گزاری میں عیسیٰ ابن مریم کے سب سے زیادہ مشابہ ہو تو تم پر لازم ہے کہ اس۔ (ابوذر) کو دیکھو۔ (ابن عساکر نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۲۵ ... ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا جس کو اس بات میں خوشی ہو کہ وہ عیسیٰ ابن مریم کی تواضع کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر کو دیکھ لے۔ (ابن سعد اور ابن ابی شیبۃ نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۲۶ ... جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ عیسیٰ بن مریم کی نیکی اور ان کی سچائی اور ان کے مرتبہ کو دیکھے تو وہ ابوذر کو دیکھ لے۔ (طبرانی نے ابوذر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۲۷ ... جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ وہ جسمانی اور اخلاقی اعتبار سے عیسیٰ بن مریم کے مشابہ کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر کو دیکھ لے۔

(طبرانی نے معجم کبیر میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے اوراس کوضعیف قرار دیا ہے)

۳۳۲۲۸.....اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے وہ اکیلے چلتے ہیں اور اکیلے فوت ہوں گے اور اکیلے ہی اٹھائے جائیں گے۔(حاکم اور ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۲۹.....تم میں سے ایک شخص وسیع بیابان میں فوت ہوا اس کو مؤمنین کی ایک جماعت شہید کرے گی۔(احمد بن حنبل، ابن سعد، ابن حبان، حاکم اور ضیا مقدسی نے ابوذر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۰..... جندب اور جندب کون ہے؟ زید الخیر اور زید الخیر کون ہے ان میں سے ایک تو ایسا وار کرتا ہے کہ حق اور باطل کو جدا جدا کر دیتا ہے اور دوسرا ایسا ہے کہ اس کا ایک عضو جنت میں پہلے چلا جائے گا پھر بقیہ جسم آئے گا۔(ابن عساکر نے عبید بن لاح اسے روایت کیا ہے)

جندب بن كعب العبدى واقبل الازدى وزيد بن صوحان رضى الله عنه

۳۳۲۳۱.....جندب اور جندب کون ہے؟ اور الاقطع الخیر زید ہے رہی بات جندب کی تو وہ ایسا وار کرتا ہے کہ وہ اکیلا ایک بڑی جماعت کے برابر ہوتا ہے اور رہے زید تو ان کا ہاتھ جنت میں ان کے بدن سے ایک زمانہ پہلے داخل ہو جائے گا۔(ابن السکن، ابن مندہ اور ابن عساکر نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۳۲۳۲..... اے جویبر! خوش آمدید ہو تمہیں۔(دیلمی نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۳..... فرمایا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے دعوت کا کھانا تیار کیا ہے تم سب آ جاؤ۔(بخاری بروایت جابر رضی اللہ عنہ)

یہ غزوۂ خندق میں خندق کی کھدائی کے دوران کا واقعہ ہے۔

جعیل بن سراقہ رضی اللہ عنہ.....الاکمال

۳۳۲۳۴..... تم جعیل کو کیسا سمجھتے ہو اور فلاں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جعیل اس جیسے آدمیوں کی بھری ہوئی زمین سے زیادہ بہتر ہے وہ اپنی قوم کا سردار ہے پس میں ان سے محبت کرتا ہوں۔(الرویانی، حلیۃ الاولیاء اور ضیا مقدسی نے ابی ذر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۵.....قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جعیل بن سراقہ عینیہ اور اقرع جیسے لوگوں سے بھری ہوئی زمین سے زیادہ افضل ہے لیکن میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تاکہ وہ اسلام لے آئیں اور جعیل کو میں نے اس کے ایمان کا خود وکیل بنا دیا ہے۔

ابن اسحٰق نے مغازی میں اور حلیۃ الاولیاء میں محمد بن ابراہیم التیمی سے مروی ہے اور وہ مرسل حسن ہے اور اس کے لیے ایک شاھد موصول ہے اور اس کی اسناد ابوذر والی اس حدیث سے جس کو الرویانی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے صحیح ہے۔

حرف الحاء.....حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ

۳۳۲۳۶..... میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں پڑھنے کی آواز سنی چنانچہ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: حارثہ بن نعمان ہے اور کہا تم میں نیک لوگوں کا یہی مقام ہے تم میں نیک لوگوں کا یہی مقام ہے۔(نسائی اور حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۷..... اے ام حارثہ! جنت میں کچھ باغات ہیں اور تمہارا بیٹا فردوس بریں میں پہنچ چکا ہے۔(فردوس جنت کی بلند بہترین اور افضل جگہ ہو

کہتے ہیں ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۸.....اے ام حارثہ! وہ ایک باغ نہیں ہے بلکہ بہت سارے باغات ہیں اور حارثہ جنت الفردوس میں ہیں۔(ابوداود طیالسی، احمد بن حنبل بخاری، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۹.....اے ام حارثہ! وہ باغوں میں سے ایک باغ ہے اور حارثہ جنت الفردوس میں ہے سو جب تم اللہ سے جنت مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگا کرو۔(طبرانی نے معجم کبیر اور ابن حبان نے انس سے روایت کیا ہے)

حارث بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۳۲۴۰.....جس کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ وہ اس شخص کو دیکھے جس کا دل اللہ تعالیٰ نے منور کر دیا ہے تو وہ حارث بن مالک کو دیکھ لے۔(ابن مندہ اور طبرانی نے معجم کبیر میں حارث بن مالک سے روایت کیا ہے)

حسان رضی اللہ عنہ

۳۳۲۴۱.....حسان مؤمنین اور منافقین کے درمیان آڑ (فاصلہ) ہیں منافق ان کو پسند نہیں کرتا اور مؤمن ان سے بغض نہیں رکھتا۔(ابن عباس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ ضعیف الجامع :۲۷۱ الضعیفہ ۱۲۰۸)

۳۳۲۴۲..... جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتے رہو گے یقیناً روح القدس تمہاری مدد کرتے رہیں گے یہ بات آپ نے حضرت حسان سے کہی۔(مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۴۳.....اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو اے اللہ! حسان کی روح القدس کے ذریعے سے مدد فرما۔(احمد بن حنبل، بیہقی ابوداؤد اور نسائی نے حسان اور ابوہریرہ سے نقل کیا)

۳۳۲۴۴.....اللہ تعالیٰ اس وقت تک حسان کی روح القدس کے ذریعہ سے مدد فرماتے رہیں گے جب تک وہ اللہ کے رسول کا دفاع کرتا رہے گا۔(احمد بن حنبل اور ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۴۵.....جب تک تم مشرکین کی مذمت کرتے رہو گے روح القدس تمہارے ساتھ رہیں گے۔(حاکم نے براء سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۴۶.....مشرکین کی خدمت کرو بے شک روح القدس تمہارا ساتھ دیں گے یہ بات آپ نے حسان سے فرمائی۔(احمد بن حنبل، بیہقی اور نسائی نے براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۴۷.....قریش کی مذمت کرو کیونکہ یہ بات ان پر تیر اندازی سے زیادہ گراں گزرتی ہے۔(بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۴۸.....مشرکین کی ہجو کرو اور جبریل تمہاری مدد کریں گے۔

ابن عساکر نے عدی بن ثابت سے جنہوں نے حضرت انس سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مقلوب ہے بعض راویوں نے شعبہ سے مصحف بیان کیا ہے حقیقت ہے کہ وہ براء ہیں۔

۳۳۲۴۹.....مشرکین کی مذمت کرو بے شک روح القدس تمہاری مدد کریں گے۔(عقیلی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۵۰.....حسان کو برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتا ہے۔(ابن عساکر نے ھشام بن عروۃ سے جن نے اپنے والد سے مرسلاً نقل کیا ہے)

حارثہ بن ربعی ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ.....الاکمال

۳۳۲۵۱......اے اللہ! قتادہ کی اس طرح سے حفاظت فرما جیسے آج رات سے اس نے میری حفاظت کی ہے۔ (طبرانی نے ابوقتادہ سے نقل کیا ہے)

حذافہ بن بصری رضی اللہ عنہ

۳۳۲۵۲......اللہ تعالیٰ حذافہ پر رحم فرمائیں یقیناً وہ نیک وصالح انسان تھے۔ (المفضل الضبی نے امثال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

حنظلہ بن عامر یا حنظلہ بن الراھب

۳۳۲۵۳......میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن عامر کو آسمان وزمین کے درمیان چاندی کے برتنوں میں بارش کے پانی سے غسل دے رہے تھے۔ (ابن سعد نے خزیمہ بن ثابت سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۵۴......تمہارے ایک ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے تھے یعنی حنظلہ بن عامر کو۔ (حاکم اور بیہقی نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر جنہوں نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے حلیۃ الاولیاء میں محمود بن لبید سے مروی ہے)

حمزۃ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

۳۳۲۵۵......حمزہ بن عبدالمطلب میرے رضاعی بھائی ہیں۔ ابن سعد نے عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

۳۳۲۵۶......قیامت کے دن حمزہ شہیدوں کے سردار ہوں گے۔ (الشیرازی نے القاب میں جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۵۷......میں نے دیکھا کہ فرشتے حمزہ بن عبدالمطلب اور حنظلہ بن راہب کو غسل دے رہے ہیں۔ (طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے نقل کیا)

۳۳۲۵۸......میں نے دیکھا کہ فرشتے حمزہؓ کو غسل دے رہے ہیں۔ (ابن سعد نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے۔ ضعیفہ ۱۹۹۳)

۳۳۲۵۹......قیامت کے دن اللہ کے ہاں حمزہ بن عبدالمطلب شہیدوں کے سردار ہوں گے۔ (حاکم نے جابر سے اور طبرانی نے علی سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۶۰......شہداء کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور ایک ایسا آدمی جو جابر بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا تو اس نے اس کو حکم دیا اور اس نے انکار کر دیا تو اس نے اس کو قتل کر دیا۔ (طبرانی اور ضیا نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۶۱......حضرت حمزہ کی مجلس کے علاوہ ہر مجلس جھوٹی ہے۔ (ابن سعد نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۶۲......اگر صفیہ اپنے ہوش وحواس برقرار رکھتی تو میں حضرت حمزہ کو چھوڑ دیتا یہاں تک کہ اس کو پرندے کھالیتے اور قیامت کے دن ان کے پیٹ سے نکالے جاتے۔ (احمد بن حنبل ابوداؤد اور ترمذی نے انس سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۶۳......اگر صفیہ آہ وبکا نہ کرتیں تو ہم ان کو حضرت حمزہ کے آخری دیدار کے لیے چھوڑ دیتے اور نہ دفن کرتے ہم اس کو یہاں تک کہ وہ درندوں اور پرندوں کے پیٹ سے جمع کیے جائے۔ (حاکم نے مستدرک میں انس سے نقل کیا ہے)۔

الاکمال

۳۳۲۶۴..... اگر ہماری عورتیں اس بات پر پریشان نہ ہوتیں تو ہم حضرت حمزہ کو کھلے میدان میں درندوں اور پرندوں کی خوراک کے لیے چھوڑ دیتے۔ (طبرانی نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۶۵..... اگر عورتیں آہ وبکا نہ کرتیں تو میں حضرت حمزہ کو پرندوں اور درندوں کے سامنے ڈال دیتا تا کہ وہ ان کے پیٹ سے اٹھائے جاتے۔ (طبرانی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۶۶..... تجھ پر اللہ کی رحمت ہو تو بہت زیادہ صلہ رحمی اور نیکی کے کام کرنے والا تھا اگر تیرے بعد کے لوگ تجھ پر غمگین نہ ہوتے تو مجھے اس بات میں خوشی ہوتی کہ میں تجھ کو چھوڑ دیتا یہاں تک کہ تو مختلف پرندوں کے منہ سے نکلتا یعنی حمزہ۔ (حاکم نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے)۔

۳۳۲۶۷..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک ساتویں آسمان پر اللہ تعالیٰ کے ہاں بات لکھی ہوئی ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب اللہ اور اس کے رسول کے شیر ہیں۔ (بغوی، باوردی، طبرانی، حاکم اور تعقب نے یحیٰ بن عبدالرحمن ابن ابولبیبہ سے جنہوں نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے)

۳۳۲۶۸..... اللہ تعالیٰ کے ہاں شھداء کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب ہیں۔ (حاکم نے مستدرک میں حضرت علی سے روایت کی ہے)

۳۳۲۶۹..... شھیدوں کے سردار حمزہ ہیں۔ حاکم نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۷۰..... فرشتوں نے ان کو غسل دیا یعنی حمزہ کو۔ (حاکم اور تعقب نے ابن عباس سے نقل کیا)

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ..... الاکمال

۳۳۲۷۱..... جھوٹ بولا تو نے کبھی بھی اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ (مسلم، ترمذی، نسائی اور بغوی اور طبرانی نے معجم کبیر میں جابر رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی کہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک غلام تھا وہ حاطب کی شکایت لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! حاطب جہنم میں داخل ہوں گے تو نبی اکرم ﷺ نے جواب میں وہی فرمایا جو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔)

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ..... الاکمال

۳۳۲۷۲..... اے اللہ! تو اس کے ساز وسامان میں برکت ڈال یہ بات حکیم بن حزام کے بارے میں فرمائی۔ (طبرانی نے حکیم سے روایت کیا ہے)

حرف خاء..... خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۳۳۲۷۳..... اللہ کا بندہ خالد بن ولید بہت اچھا ہے اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ (احمد بن حنبل اور ترمذی نے ابو ہریرہ سے نقل کیا)

۳۳۲۷۴..... خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اللہ نے مشرکین کے خلاف اس کو تیز کر دیا ہے۔ (ابن عسا کر نے عمر سے روایت کیا)

۳۳۲۷۵..... خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ (البغوی نے عبداللہ بن ابی اوفی سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۷۶ خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور اپنے خاندان کا کتنا اچھا نوجوان ہے۔(احمد بن حنبل نے ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے)

الاکمال

۳۳۲۷۷ ...خالد بن ولید کو تکلیف نہ دینا بے شک وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کو کفار پر مسلط کردیا ہے۔(حسن بن سفیان، ابویعلیٰ، طبرانی، ابن حبان، حاکم، ابونعیم، خطیب اور ابن عساکر نے عبداللہ بن ابی اوفی سے نقل کیا ہے اور ابن سعد نے قیس بن ابوحازم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۷۸ ...کتنا اچھا ہے اللہ کا بندہ اور خاندان کا بھائی خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اللہ نے اس کو کفار اور منافقین پر تیز کردیا ہے۔(احمد بن حنبل، بغوی، طبرانی، حاکم، ابن عساکر اور ضیا مقدسی نے ابوبکر صدیق سے نقل کیا ہے الواقدی اور ابن عساکر نے ابوالاخوص سے مرسلاً نقل کیا ہے)۔

۳۳۲۷۹ ...خالد بن ولید کو ایذاء نہ پہنچانا بے شک وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اللہ نے اس کو اپنے دشمنوں پر تیز کردیا ہے۔(ابن سعد اور ابن انباری نے المصاحب میں عامر شعبی سے نقل کیا ہے)

خالد بن زید ابوایوب رضی اللہ عنہ......الاکمال

۳۳۲۸۰ ...اے ابوایوب! اللہ نے ناپسندیدہ چیز کو تجھ سے دور کردیا ہے۔(ابن السنی نے عمل یوم ولیلۃ میں ابوایوب سے نقل کیا ہے)۔

۳۳۲۸۱ ...اے ابوایوب! تیرے ساتھ کوئی برائی نہ ہو۔

ابن السنی نے عمل یوم ولیلۃ میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں اور حاکم نے ابی ایوب سے یہ بات نقل کی گئی کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریش مبارک سے کچھ بال لے لیے تھے تو حضور نے یہ بات فرمائی جو اوپر ذکر ہو چکی ہے۔

حریم بن فاتک رضی اللہ عنہ

۳۳۲۸۲ ...خریم الاسدی بہت اچھے آدمی ہیں کاش کہ ان کے بال بڑے نہ ہوتے اور ان کا ازار لٹکا ہوا نہ ہوتا۔(احمد بن حنبل نے اور بخاری نے التاریخ میں اور ابوداؤد نے سھل ابن الحنظلیۃ نے نقل کیا ہے)

حرف الدال......دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

۳۳۲۸۳ ...دحیہ الکلبی جبرائیل سے مشابہت رکھتے ہیں اور عروۃ بن مسعود الثقفی عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں اور عبدالعزی دجال کے مشابہ ہے۔(ابن سعد نے شعبی سے مرسلاً نقل کیا ہے)۔

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۳۳۲۸۴ ...اے رافع! اگر تو چاہے تو تیر اور کیل دونوں نکال لے اور اگر تو چاہے تو تیر نکال لے اور کیل چھوڑ دے اور میں محمد ﷺ قیامت کے

دن آپ کے حق میں گواہی دوں گا کہ تو شہید ہے۔ (ابوداؤد طیالسی، احمد بن حنبل، ابن سعد اور طبرانی نے رافع بن خدیج سے نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ تیر لگ گیا تو فرمایا اور یہ بیان کیا جو اوپر گذر چکا ہے)

۳۳۲۸۵ اگر تو اس کو نکالنا پسند کرتا ہے تو ہم اس کو نکال دیتے ہیں اور اگر تو اس کو چھوڑنا پسند کرے تو ٹھیک ہے کیونکہ اگر وہ اس حالت میں فوت ہو جاتے ہیں تو وہ شہادت کی موت مریں گے۔

طبرانی نے بشیر اور سعدی ولدی ثابت بن اسید بن ظہیر جنہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ رافع بن خدیج کو ان کے سینہ میں تیر لگا تو ان کو ان کے چچا نبی اکرم ﷺ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لے کر آئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا جو ذکر ہو چکا ہے۔

حرف الذال......الزبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

۳۳۲۸۶ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میری امت میں سے میرا حواری زبیر ہے۔ (بخاری اور ترمذی نے جابر سے اور حاکم نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۸۷ ...مردوں میں سے میرا ساتھی زبیر ہے اور عورتوں میں سے میری ساتھی عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ (زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۸۸ ...زبیر میری پھوپھی کا بیٹا ہے اور میری امت میں سے میرا حواری ہے۔ (احمد بن حنبل نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۸۹ ...ایک ساتھی مردوں سے ہوتا ہے اور ایک ساتھی عورتوں سے ہوتا ہے مردوں میں سے میرا ساتھی زبیر ہے اور عورتوں میں سے میری ساتھی عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ (ابن عساکر نے یزید بن ابوحبیب سے مفصلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۹۰ ...اے ابوعبداللہ یہ جبریل ہے آپ پر سلام کہتے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں قیامت کے دن آپ کے ساتھ ہوں گا یہاں تک کہ میں آپ کے چہرے سے جہنم کی چنگاریوں کو دفع کردوں گا۔

ابوبکر الشافعی نے الغیلانیات میں اور ابن عساکر نے عمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آرام فرما رہے تھے اور زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھ کر آپ کے چہرے سے مکھیاں ہٹا رہے تھے یہاں تک آپ ﷺ بیدار ہوئے اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۲۹۱ ...ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی زبیر اور میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔ (ابونعیم نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۹۲ ...ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی تم دونوں ہو یہ بات آپ ﷺ نے طلحہ اور زبیر سے فرمائی۔ (طبرانی نے معجم کبیر میں عبداللہ بن ابی اوفی سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۹۳ ...ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرا ساتھی زبیر ہے۔

احمد بن حنبل، عبد بن حمید، بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے جابر سے نقل کیا ہے اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں زبیر سے، احمد بن حنبل اور ابویعلی نے علی سے نقل کیا۔ الدارقطنی نے الافراد میں اور ابن عدی نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے عمرو سے روایت کیا ہے اور ابن سعد اور زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے ابن عمر سے نقل کیا ہے۔

حرف ز......زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۳۲۹۴ ...زید بن حارثہ بہترین سالار ہیں اور برابری کرنے والے ہیں اور رعایا کے معاملہ میں سب سے زیادہ انصاف پسند ہیں۔ (حاکم نے جبیر بن مطعم سے نقل کیا ہے۔ ضعیف الجامع: ۲۹۰۰)

۳۳۲۹۵......میں جنت میں داخل ہوا تو ایک جوان لڑکی نے میرا استقبال کیا میں نے اس سے کہا: تو کس کے لیے ہے تو اس نے جواب دیا زید بن حارثہ کے لیے۔ (الرویانی اور الضیاء نے بریدہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۹۶......زید کی محبت کے بارے میں تم ہمیں برا بھلا نہ کہو۔ (حاکم نے تمیں بن ابوحازم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۹۷......تم ہمارے بھائی اور ہمارے حلیف ہو یہ بات آپ ﷺ نے زید بن حارثہ سے ارشاد فرمائی۔ (بیہقی نے براء سے جب کہ حاکم نے علی سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۲۹۸......میں جنت میں داخل ہوا تو ایک خوبصورت سی لڑکی دیکھی جو مجھے بہت اچھی لگی میں نے کہا: تم کس کے لیے ہو؟ اس نے جواب دیا زید بن حارثہ کے لیے۔ (ابن عساکر نے بریدہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۹۹......اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ (احمد بن حنبل، بخاری، ترمذی، ابن حبان، اور حاکم نے ان سے روایت کیا ہے)

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۰......میری امت میں علم فرائض کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے۔ (حاکم نے حضرت انس سے نقل کیا ہے)

زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۱......زاہر ہمارے دیہاتی ساتھی ہیں اور ہم اس کے شہری ساتھی ہیں۔ (بغوی نے انس سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۰۲......سن لو! ہر شہری کا ایک دیہات ہے اور آل محمد کا دیہات زاہر بن حرام ہے۔ (بغوی اور باوردی اور ابن قانع نے زاہر بن حرام الاشجعی سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۰۳......اے زاہر! اگر تو لوگوں کے ہاں قیمتی نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تو اللہ کے ہاں بھی کم قیمت ہے جب تو مدینہ آئے تو میرے ہاں ضرور قیام کرنا اور اگر میرا دیہات میں آنا ہوا تو میں بھی تیرے ہاں قیام کروں گا۔ (الحکیم نے انس سے روایت کیا ہے)

زرعہ ذایزن رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۴......یقیناً تو حمیر میں سب سے پہلے اسلام لایا اور مشرکین کو قتل کیا لہٰذا بھلائی سے خوش ہو جاؤ اور خیر کی امید رکھو۔ (ابن سعد نے شہاب بن عبداللہ الخولانی سے نقل کیا ہے کہ زرعۃ ذایزن اسلام لائے تو اللہ کے رسول ﷺ نے لکھا اور اس کا ذکر کیا)۔

زید بن صوحان رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۵......جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے بعض اعضاء اس سے بھی پہلے جنت میں چلے گئے ہوں تو اس کو چاہیے کہ وہ زید بن صوحان کو دیکھ لے۔ (ابویعلی، ابن عدی، خطیب اور ابن عساکر نے علی سے نقل کیا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۵۱)

حرف السین ......سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۶ ...بے شک سالم اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے وہ اللہ کے ڈر سے اس کی نافرمانی نہیں کرتا۔(حلیۃ الاولیاء .میں عمر سے مروی ہے۔الاسرار المرفوعۃ ۲۶۴ ۵ التذکرہ ۱۷۰)

۳۳۳۰۷ ...تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے تجھ جیسے کو میری امت میں بنایا یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ابو حذیفہ کے غلام سالم سے فرمائی۔(احمد بن حنبل اور ابن عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۸ ...سعد بن معاذ کی موت سے رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا۔(احمد بن حنبل اور مسلم نے انس سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل بیہقی اور نسائی نے جابر سے)

۳۳۳۰۹ ...ام سعد کے علاوہ ہر رونے والی نے جھوٹ بولا۔(ابن سعد نے سعد بن ابراہیم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۰ ...ام سعد کے علاوہ سب میت پر رونے والیاں جھوٹی ہیں۔(ابن سعد نے محمود بن لبید سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۱ ...یہ وہی شخص ہے جس کی وجہ سے عرش بھی حرکت کرنے لگا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور اس کے جنازے میں ۷۰ ہزار فرشتے حاضر ہوئے۔(نسائی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۱۲ ...قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ حسین ہیں۔(احمد بن حنبل، ترمذی، نسائی نے انس سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل، بیہقی، ترمذی اور نسائی نے البراء سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۳ ...سعد بن معاذ کی وفات پہ عرش بھی ہل گیا۔(ابن ابی شیبۃ، احمد بن حنبل، ابن سعد، ابن حبان الهیثم بن کلیب ججویہ نے اپنے فوائد میں طبرانی، حاکم وسعید بن منصور نے محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص جنہوں نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضرت اسید بن حضیر سے یہ بات سنی جب کہ وہ میرے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان چل رہے تھے)۔

ابن حجر نے المختارہ کے اطراف میں یہ فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند زیادہ قوی ہے اس لیے کہ ان کا حضور علیہ الصلوۃ سے اخذ کرنا سماع کی طرح ہے۔(ابن ابی شیبۃ، ابن سعد اور طبرانی نے ابی سعید الخدری سے اور ابن ابی شیبہ نے جابر سے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے بھی نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۴ ...سعد بن معاذ کی روح نکلنے پر عرش ہل گیا۔(ابن ابی شیبہ نے حذیفہ سے نقل کیا ہے)۔

۳۳۳۱۵ ...سعد بن معاذ کی موت سے عرش کے ستون ہل گئے۔(طبرانی نے اسید بن حضیر سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۶ ...بے شک فرشتوں نے سعد بن معاذ کی میت کو اٹھایا ہوا تھا ترمذی نے اس کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے اور حضرت انس سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین کہنے لگے کہ اس کے جنازے کو کس نے اتنا ہلکا کردیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا جو ذکر ہو چکا۔

۳۳۳۱۷ ...اس شخص کے بارے میں تم تعجب میں کیوں پڑ گئے ہو؟ کہ سعد بن معاذ کے رومالوں میں سے ایک رومال اس شخص سے بہتر ہے اے لڑکے! ابو جہم ابن حذیفہ کی طرف جاؤ اور اس سے کہو کہ میرے پاس چادر بھیج دے۔(طبرانی نے عطارد بن حاجب سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۸ ...سعد بن معاذ کی وفات پہ عرش بھی ہل گیا۔(طبرانی نے اسید بن حضیر سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۹ ۔۔۔آپ کے آنسو کیوں نہیں خشک ہور ہے اور آپ کا غم کیوں نہیں دور ہورہا بے شک آپ کا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس پر اللہ مسکرائے اور جس کی وجہ سے عرش بھی ہل گیا۔ یہ بات آپ ﷺ نے سعد بن معاذ کی والدہ سے فرمائی۔ (طبرانی اور حاکم نے اسما بنت یزید بن السکن سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۲۰ ۔۔۔اللہ تعالیٰ آپ کو قوم کے سردار سے بہتر بدلہ دیں! بے شک آپ نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دکھایا اور یقیناً اللہ بھی آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا کریں گے۔ (ابن سعد نے عبداللہ بن شداد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ) رسول اللہ ﷺ سعد بن معاذ کے پاس تشریف لائے)۔

ان کی جان کنی کا وقت تھا تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۳۲۱ فرمایا سعد رضی اللہ عنہ کو قبر میں رکھنے کے بعد) قبر نے ان کو خوب زور سے دبایا بھینچا اگر کوئی اپنے عمل کی بدولت نجات پاتا تو سعد رضی اللہ عنہ نجات پاتے۔ (جعفر بن برقان نے بلاغاً نقل کیا ہے)

۳۳۳۲۲ کیا تم کو اس عورت کی نرمی نے تعجب میں ڈال دیا؟ قسم ہی اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ بہتر اور زیادہ نرم ہیں۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ نے براء سے روایت نقل کی مسلم، ترمذی، نسائی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی)

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۲۳ ۔۔۔اے انصار کی جماعت! سنو جو تم کہہ رہے ہو بے شک سعد غیرت مند ہیں اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں۔ (الخرائطی نے مکارم الاخلاق میں ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۲۴ ۔۔۔کیا سعد کی غیرت کی وجہ سے تم لوگ تعجب میں پڑ گئے؟ اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے اور ہاں اللہ کی غیرت کی علامت یہ ہے کہ اللہ نے اعلانیہ اور غیر اعلانیہ کاموں کو حرام کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں معافی کا عمل پسندیدہ عمل ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی مدح پسند نہیں اسی لئے اس پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (احمد بن حنبل اور بخاری نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۲۵ ۔۔۔اے اللہ! سعد بن معاذ کی آل پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ (ابوداود نے قلیس بن سعد سے نقل کیا ہے)

سعد بن مالک ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۳۳۲۶ ۔۔۔اے سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں تو تیر پھینک۔ (بخاری نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۲۷ ۔۔۔یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے اپنا ایسا ماموں دکھائے۔ (ترمذی اور حاکم نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۲۸ ۔۔۔ماموں والد کی جگہ ہوتا ہے۔ (الخرائطی نے مکارم الاخلاق میں وہب سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا)۔

۳۳۳۲۹ ۔۔۔اے ماموں! بیٹھئے! یقیناً ماموں والد کی جگہ ہوتے ہیں۔ (الدارقطنی نے افراد میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۳۰ سعد کی بددعا سے ڈرو۔ (ابن ابی شیبۃ نے قیس بن ابوحازم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۳۳۱ اے اللہ! جب سعد تجھ سے کوئی دعا مانگے تو تو اس کی دعا کو قبول فرما۔ (ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۳۲ تو تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں یہ بات آپ ﷺ نے سعد سے فرمائی۔ (احمد بن حنبل اور ترمذی نے علی سے، احمد

بن حنبل، بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے سعد سے نقل کیا ہے)۔

۳۳۳۳۳......اے بہادر جوان! تو تیر پھینک یہ بات آپ ﷺ نے سعد سے فرمائی۔ (ترمذی نے علی سے نقل کیا ہے اور اس کو حسن صحیح قرار دیا ہے)

۳۳۳۳۴......اے سعد! تیر پھینک اللہ تیری طرف سے تیر پھینکیں گے تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ (حاکم نے سعد سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۳۵......اے سعد! صبر کرو کیونکہ مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر وتنگدستی وادی کے اوپر کی جانب سے زیادہ تیزی کے ساتھ آتا ہے یا پہاڑ کے اوپر سے نیچے کی طرف آنے سے تیزی کے ساتھ۔ (احمد بن حنبل، بیہقی، سعید بن منصور نے ابی سعید خدری سے نقل کیا ہے)

سلیمان رضی اللہ عنہ

۳۳۳۳۶......سلمان ہم میں سے یعنی اہل بیت میں سے ہے۔ (طبرانی اور حاکم نے عمرو بن عوف سے نقل کیا ہے۔ اسنی المطالب ۷۵۶ ضعیف الجامع ۳۲۷۲)

۳۳۳۳۷......سلمان اہل فارس میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں۔ (ابن سعد نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۳۳۸......اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتو فارس کے آدمیوں میں سے کوئی اس کو وہاں پر بھی پائے گا۔ (بیہقی نے ابو ہریرۃ سے روایت کیا ہے۔ المتیز ۱۳۵)

۳۳۳۳۹......اگر علم ثریا پر بھی معلق ہوتا تو فارس کی قوم کے جوانوں میں سے کوئی وہاں سے بھی لے آتا۔ (حلیۃ الاولیاء میں ابو ہریرۃ سے مروی ہے الشیرازی نے الالقاب میں قیس بن سعد سے نقل کیا ہے۔ اسنی المطالب ۱۱۸۷-۳۱)

۳۳۳۴۰......میں نے ایک فرشتے کو دیکھا کہ وہ سلمان کے اعمال کو اوپر لے جارہا تھا۔ (طبرانی اور ابن عساکر نے ابوامامۃ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ باندھ کر دیکھا ہم نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا)۔

۳۳۳۴۱......جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو دیکھے جس کا دل منور ہوتو اس کو چاہئے کہ وہ سلمان کو دیکھے۔ (ابن مردویہ نے اپنی امالی میں اور ابن عساکر نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے اور اس کی سند کے بارے میں کہا ہے کہ لاباس بہ)

۳۳۳۴۲......سلمان کو اس کی والدہ گم کرے! ان کو وسیع علم حاصل ہے ابن ابی شیبۃ، ابن عساکر اور اعمش نے ابی صالح سے نقل کیا ہے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ابی الدرداء نے کہا کہ تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے راوی نے ذکر کیا آپ نے یہ قول سن کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

سفینہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۴۳......(ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ تو تو ایک کشتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء میں سفینہ سے مروی ہے)

۳۳۳۴۴......میرے پاس جبریل تشریف لائے اور کہنے لگے سفینہ رضی اللہ عنہ کو جہنم کی آگ سے چھٹکارے کی خوشخبری دے دیجئے۔ (الشیرازی نے الالقاب میں یعقوب بن عبدالرحمن بن یعقوب بن اسحق بن کثیر بن سفینہ سے جنہوں نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے اپنے پردادا اور انہوں نے سفینہ سے روایت کیا ہے)۔

۳۳۳۴۵ آج کے دن سفینہ کشتی تو ہی تو تھا۔ (ابن مندہ اور المالنی نے المؤتلف میں اور ابونعیم نے عمران بجلی کے طریق سے ام سلمۃ کے غلام اسمر سے نقل کیا ہے)

ابوسفیان رضی اللہ عنہ

۳۳۳۴۶ ..... ابوسفیان بن حارث اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ (ابن سعد اور حاکم نے عروہ سے مرسلاً نقل کیا ہے۔ ضعیف الجامع ۶۰ الضعیفہ ۱۷۴۳ اوقال الحاکم صحیح واقر الذھبی)۔

۳۳۳۴۷ ..... ابوسفیان بن حارث میرے گھر والوں میں سے سب سے بہتر ہیں۔ (طبرانی نے ابوصبۃ البدری سے روایت کیا ہے)

حرف ص ..... صہیب رضی اللہ عنہ

۳۳۳۴۸ ..... تم صہیب سے ایسے ہی محبت کرو جس طرح کہ ایک والد اپنے بچے سے محبت کرتی ہے۔ (حاکم نے صہیب سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۴۹ ..... صہیب کے بارے میں اپنے دل میں بغض مت رکھو۔ (عقیلی نے الضعفاء میں اور حاکم نے صہیب سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۵۰ ..... تجارت ابویحیٰ کو نفع پہنچائے۔ (حاکم نے انس سے نقل کیا ہے)۔

۳۳۳۵۱ ..... جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ صہیب سے ایسے محبت کرے جیسا کہ ماں اپنے بیٹے سے محبت کرتی ہے۔ (ابن عدی نے الکامل میں اور ابن عساکر نے صہیب سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۵۲ ..... جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ صہیب سے ایسے محبت کرے جیسا کہ ماں اپنے بیٹے سے محبت کرتی ہے۔ (ابن عساکر نے صہیب سے نقل کیا ہے)

صدی بن عجلان ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۵۳ ..... اے ابوامامہ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (ابن عساکر نے ابوامامۃ سے روایت کیا ہے)

صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ

۳۳۳۵۴ ..... صفوان بن معطل سے بچو اس لیے کہ وہ زبان کا کڑوا اور دل کا صاف ہے۔ (ابویعلی نے سفینہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۵۵ ..... صفوان سے بچو! اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ (ابن سعد نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

حرف ض ..... ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۳۳۵۶ ..... اے ضرار! آپ کاروبار میں کبھی دھوکا نہ کھائیں۔ (احمد بن حنبل نے ضرار بن الازور سے نقل کیا ہے)

حرف الطاء ..... طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۵۷ ..... طلحہ شہید ہیں روئے زمین پر چلتے ہیں۔ (ابن حاتم نے جابر اور ابن عساکر نے ابوہریرۃ اور ابوسعید سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۵۸ ..... میں نے غزوۂ احد کے دن اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ روئے زمین میں میرے قریب کوئی نہیں تھا سوائے جبریل کے کہ وہ میرے دائیں طرف تھے اور طلحہ میری بائیں جانب تھے۔ (حاکم نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۵۹ طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جس نے اپنے مقصد کو پالیا۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے معاویہ سے اور ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۶۰ ...فرمایا طلحہ نے اپنے لئے جنت واجب کرالی جب احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فدائیت کا معاملہ کرتے ہوئے قربانی دی۔ (احمد ترمذی، ابن حبان، مستدرک بروایت ابن الزبیر)

۳۳۳۶۱ اے طلحہ کل (قیامت کے دن) تیری جنت میرے ذمے ہے۔ (ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۶۲ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنا مقصد پالیا یعنی طلحہ۔ (ترمذی نے طلحہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۶۳ اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجھ کو فرشتے اٹھا لیتے اور لوگ تجھ کو دیکھ رہے ہوتے یہاں تک وہ تم کو لے کر آسمان کی فضاء میں داخل ہو جاتے۔ (ترمذی اور حاکم نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۶۴ طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں پڑوسی ہوں گے۔ (ترمذی اور حاکم نے علی سے نقل کیا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۶۸ ضعیف الترمذی ۷۸۲)

۳۳۳۶۵ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔ (ترمذی اور حاکم نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۶۶ اے طلحہ! تو سخی ہی ہے۔ (ابن عساکر نے محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۶۷ جو شخص اس زمین پر شہید کو دیکھنا چاہتا ہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔ (حاکم تعقب اور ابن عساکر نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۶۸ ...جس شخص کو اس بات میں خوشی ہو کہ وہ زمین پر ایک شخص کو دیکھے جو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے تو وہ طلحہ کو دیکھ لے۔ (ابویعلی حلیۃ الاولیا اور ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۶۹ ...اے طلحہ! یہ جبریل تھے تجھے سلام دے رہے تھے اور تیرے بارے میں کہہ رہے تھے کہ میں قیامت کی ہولناکیوں میں تیرے ساتھ ہوں گا یہاں تک کہ میں تجھ کو اس کی سختیوں سے بچالوں گا۔ (ابوبکر الشافعی نے الغیلانیات میں اور الدیلمی اور ابن عساکر نے عمر سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۷۰ ...اے طلحہ! تو ان لوگوں میں سے ہے جو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ (ابن مندہ اور ابن عساکر نے اسماء بنت ابوبکر اور ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)۔

(۳۳۳۷۱ ...اے طلحہ! اگر تو بسم اللہ کہتا تو دنیا ہی میں اپنے اس گھر کو دیکھ لیتا جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جنت میں بنایا ہے۔ (الدارقطنی نے الافراد میں اور ابن شاہین نے اپنی امالی میں اور ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کرتے ہوئے ان کا ہاتھ شل ہو گیا تو انہوں نے کہا حس یعنی غفلت سے ایسا ہوا تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا)۔

۳۳۳۷۲ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھتے تو فرماتے کہ دنیا وآخرت میں سبقت کرنے والا ہیں۔ (طبرانی اور سعید بن منصور نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۳۷۳ غزوہ احد کے دن میرے ساتھ سوائے طلحہ کوئی نہیں رکا بے شک وہ مجھ کو تیروں سے اپنی ہتھیلیوں کے ذریعے بچا رہے تھے۔ (الدیلمی نے جابر سے نقل کیا ہے)

طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ

۳۳۳۷۴ ...اے اللہ! طلحہ سے اس حال میں ملنے کہ وہ آپ کو دیکھ کر ہنس رہا ہو اور آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس رہے ہوں۔ (الباوردی بغوی طبرانی نے معجم کبیر میں ابونعیم اور ضیا مقدسی نے حصین ابن وحوح یعنی طلحہ بن البراء سے روایت کیا ہے)۔

ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

۳۳۳۷۵ لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک جماعت سے زیادہ بہتر ہے۔(احمد بن حنبل اور حاکم نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۷۶ لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک ہزار آدمی سے بہتر ہے۔(سمویہ نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۷۷ لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک ہزار آدمی سے بہتر ہے۔(حاکم نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۷۸ ابوطلحہ کی آواز مشرکین پر ایک جماعت سے زیادہ بھاری ہے۔(عبد بن حمید نے انس سے روایت کیا ہے)

حرف عین...... عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۳۷۹ عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔(ترمذی اور حاکم نے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔ضعیف الترمذی ۷۸۵ ضعیف الجامع ۳۸۰۲)

۳۳۳۸۰ عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور ہر آدمی کا چچا اس کے والد کی مثل ہوتا ہے۔(ترمذی نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۸۱ عباس میرے وصی اور میرے وارث ہیں۔(خطیب بغدادی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔الاباطیل ۵۴۵ احادیث مقیرہ ۳)

۳۳۳۸۲ عباس میرے چچا اور میرے والد کی طرح ہیں جو ہے ان سے اپنے چچا کا مقابلہ کرے۔(ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے۔ضعیف الجامع ۹۱۳)

۳۳۳۸۳ اے میرے چچا! آپ مطمئن رہے آپ آخری مہاجر ہیں جیسا کہ میں آخری نبی ہوں۔(الشاشی اور ابن عساکر نے سہل بن سعد سے اور الرویانی اور ابن عساکر نے ابن شہاب سے مرسلاً روایت کیا ہے)

۳۳۳۸۴ عباس سے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ وہ میرے چچا اور میرے والد کی طرح ہیں۔(ابن عدی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ذخیرۃ الحفاظ ۰ ضعیف الجامع ۸۳۳)

۳۳۳۸۵ فرمایا میری خاطر عباس رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرو کیونکہ وہ ہمارے والد کے خاندان کے باقی ماندہ افراد میں سے ہیں طبرانی نے اوسط میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۸۶ فرمایا میری خاطر عباس رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرو کیونکہ وہ میرے والد کے خاندان کے باقی ماندہ افراد میں سے ہیں اور آدمی کا چچا۔(مرتبہ میں) باپ کی طرح ہیں(خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے عبدالمطلب بن ربیعہ سے نقل کیا ہے۔ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۸ ضعیف الجامع ۲۱۴)

۳۳۳۸۷ میرے چچا عباس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ کیونکہ وہ میرے آباءواجداد کا بقیہ حصہ ہیں کیونکہ انسان کا چچا اس کے والد کی طرح ہوتا ہے۔(طبرانی نے معجم کبیر میں ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۸۸ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوست بنایا ہے جس طرح کہ ابراہیم کو دوست بنایا تھا پس قیامت کے دن جنت میں میرا اور ابراہیم کا گھر آمنے سامنے ہوں گے اور عباس ہم دونوں دوستوں کے درمیان تصدیق کنندہ ہوں گے۔(ابن ماجہ نے ابن عمرو سے نقل کیا ہے۔التعقبات ۵۱ التنزیہ ۲ ۳ اقوال الزواہد ابن ضعیف)

۳۳۳۸۹ اے لوگو! اہل زمین والوں میں سے کس کو تم اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز خیال کرتے ہو تو ان سے جواب دیا کہ آپ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا بے شک عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں ہمارے مردوں کو گالی مت دو کیونکہ اس سے تم زندوں کو تکلیف پہنچاتے ہو۔ (احمد بن حنبل اور نسائی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۹۰.....آدمی کا چچا اس کے والد کی طرح ہوتا ہے۔ (ترمذی علی سے! اور طبرانی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۹۱.....قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ تم سب سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہ کرے۔

اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی سو اس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی کیونکہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔ (احمد بن حنبل ترمذی اور حاکم نے عبدالمطلب بن ربیعہ سے اور حاکم نے عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۹۲.....فرمایا میری خاطر عباس رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرو کیونکہ وہ میرے چچا ہیں اور میرے والد کی جگہ پر ہیں۔ (ابن عدی اور ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۹۳.....اللہ تعالیٰ نے مجھے قرابت داروں کے ساتھ شفقت کرنے کا کہا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں عباس ابن عبدالمطلب سے شروع کروں۔ (حاکم نے عبداللہ بن ثعلبہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۹۴.....قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت عباس ہوں گے۔ (ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۹۵.....میرا چچا اور میرے باپ کا مثل عباس ہے۔ (ابو بکر نے الغیلانیات میں عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۹۶.....عباس کی اولاد میں ایسے بادشاہ ہوں گے جو میری امت کے معاملہ کے حاکم ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دین کو عزت دیں گے۔ (الدار قطنی نے الافراد میں جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۹۷.....جس نے عباس کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی بے شک آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔ (ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۹۸.....عباس میرے چچا اور میرے والد کے سگے بھائی ہیں جس نے ان کو تکلیف پہنچائی پس اس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی۔ (ابن عساکر نے عطاالخراسانی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۳۹۹.....عباس میرے چچا اور میرے والد کے سگے بھائی ہیں اور میرے آباء واجداد کا بقیہ حصہ ہیں اے اللہ! ان کے گناہ معاف فرما اور ان کے اچھے اعمال قبول فرما اور ان کے برے اعمال سے درگزر فرما اور ان کی اولاد کو صالح بنا۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن قیس سے جنہوں نے عاصم سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۰۰.....عباس بن عبدالمطلب میرے چچا اور میرے والد کے سگے بھائی ہیں۔ (ابو بکر الشافعی نے الغیلانیات میں اور ابن عساکر نے ابن عمر سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۱.....عباس بن عبدالمطلب میرے چچا اور میرے باپ کے سگے بھائی ہیں جو چاہے ان کا اپنے چچا سے مقابلہ کرے۔ (ابن عساکر نے علی سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۲.....عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں تم ہمارے مردوں کو برا بھلا مت کہو کہ مبادا اس طرح کر کے تم ہمارے زندہ لوگوں کو تکلیف پہنچاؤ۔ (حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۰۳.....عباس مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں تم عباس کو تکلیف نہ پہنچاؤ کہ اس سے تم مجھ کو تکلیف پہنچاؤ گے جس نے عباس کو برا بھلا کہا تو گویا اس نے مجھے برا بھلا کہا۔ (ابن عساکر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۴.....اے لوگو! اللہ کے نزدیک زمین والوں میں سے سب سے معزز کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ آپ ہیں آپ نے فرمایا بلاشبہ عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں تم عباس کو تکلیف نہ دو کہ تم اس طرح کر کے مجھے تکلیف پہنچاؤ گے جس نے عباس کو برا بھلا کہا

تو اس نے مجھے برا بھلا کہا۔ (ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۵ عباس میرے وصی اور میرے وارث ہیں اور علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (الخلیلی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۶ بلاشبہ عباس میرے والد کے سگے بھائی ہیں چنانچہ جس نے عباس کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔ (ابن سعد نے ابن مجلز سے مرسلاً نقل کیا ہے)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا احترام

۳۳۴۰۷ فرمایا کہ میری خاطر عباس رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرو کیونکہ آدمی کا چچا باپ کی طرح ہے۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بلاغاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۸ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ انسان کا چچا اس کے والد کا حقیقی بھائی ہوتا ہے۔ (احمد بن حنبل اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ پر ابن مسعود سے اور الدار قطنی اور ابن عساکر نے ابورافع سے اور ابن عساکر نے جابر سے بھی نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۹ اے اللہ! یہ میرے چچا اور میرے والد کے سگے بھائی اور عرب کے سب سے بہترین چچا ہیں اے اللہ ان کو میرے ساتھ بلند مرتبہ میں رہائش عطا فرما۔ (الدیلمی نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۱۰ ان لوگوں کو کیا ہوا کہ مجھے عباس کے معاملہ میں ایذا دیتے ہیں حالانکہ انسان کا چچا اس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے۔ (ابن عساکر نے عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۱۱ عباس کو ایذاء نہ دو کہ اس طرح کر کے تم مجھے ایذاء دو گے جس نے عباس کو برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا بلاشبہ انسان کا چچا اس کے والد کی طرف ہوتا ہے۔ (ابن عساکر نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۱۲ عباس کے معاملہ میں مجھے ایذا نہ دو کیونکہ انسان کا چچا اس کے والد کی طرح ہوتا ہے۔
(ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۱۳ مجھے عباس کے معاملہ ایذاء نہ دو کیونکہ وہ میرے آباء اجداد میں سے باقی ماندہ شخصیت ہیں اور انسان کا چچا اس کے والد کی مثل ہوتا ہے۔ (عبدالرزاق اور ابن جریر نے مجاہد سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۱۴ اے لوگو! میں عباس کا بیٹا ہوں یہ بات ان کو بتا دو وہ میرے والد بن گئے اور میں ان کے لیے آئندہ کام آنے والا ذریعہ اجر بن گیا۔
(ابن قانع نے حنظلہ الکاتب سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۱۵ عباس مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں۔ (ابن سعد نے ابن عباس سے ابوداود الطیالسی احمد بن حنبل ابوداود ابن منیع الرویانی اور ھناد بن السری نے الزھد میں اور ابن خزیمہ ابوعوانہ اور ابن مندہ نے کتاب الایمان میں حاکم اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن منصور نے البراء سے نقل کیا ہے اور بیہقی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے)۔

ابوعوانہ نے فرمایا ہے اہل علم کا اس حدیث کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس کی سند متصل مشہور ہے اور جماعت کے طریقے پر ثابت ہے۔

۳۳۴۱۶ اے میرے چچا! کیا تجھ کو ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ بے شک تیری اولاد میں سے برگزیدہ لوگ ہوں گے اور تیری نسل میں خلفاء ہوں گے اور تجھ ہی سے آخری زمانے میں امام مہدی آئیں گے اور اللہ اس کے ذریعے ہدایت کو پھیلائیں گے اور اس کے ذریعے گمراہی کی آگ کو بجھائیں گے اللہ تعالیٰ نے ہم پر اس چیز کو کھولا ہے اور تیری اولاد پر ختم کریں گے۔ (الرافعی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۱۷ اے ابوالفضل! کیا تجھ کو میں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ بے شک اللہ عزوجل نے میرے ذریعے اس کام کو کھولا اور تیری اولاد پر اس کو

ختم کریں گے۔ (حلیۃ الاولیاء میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے)

۳۳۴۱۸ عنقریب عباس کی اولاد کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی پیروی کرے گا سو ہدایت پائے گا اور جو اس کی خلاف ورزی کرے گا سو وہ ہلاک ہوگا جب تک وہ حق کو قائم رکھیں ان سے ہرگز دور نہ ہونا۔

الدیلمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہوگئی

۳۳۴۱۹ فرمایا میں نے اپنے چچا کی قسم پوری کی۔ (فتح مکہ کے بعد) ہجرت ختم ہوگئی۔ (ابونعیم فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ مجاشع کو بیعت کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کو بیعت فرمائیں ہجرت پر تو آپ نے فرمایا۔ ہجرت ختم ہوچکی تو انہوں نے فرمایا آپ کو قسم دے کے کہتا ہوں آپ ضرور بیعت کریں۔ آپ نے ہاتھ پھیلا دیا اور بیعت فرمائی پھر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۴۲۰ میری شفاعت کے حوالہ سے لوگوں میں سب سے زیادہ خوش نصیب قیامت کے دن عباس ہوں گے۔ (ابن عساکر نے ... سے روایت کیا ہے اور اس میں ایک آدمی ایسا ہے جس کا نام نہیں لیا گیا)

۳۳۴۲۱ سنو! بے شک ایمان ان کے سینوں میں نہیں داخل ہوگا تاوقتیکہ وہ تم سے میرے وجہ سے محبت کریں یہ بات عباس سے فرمائی۔ (ابن عدی اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۲۲ ...... جو شخص عباس بن عبدالمطلب اور اس کے گھر والوں سے محبت نہیں رکھتا تو اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہیں۔ (امدارقطنی نے الافراد میں اور ابن عساکر نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۲۳ اے لوگو! جب تک تم عباس سے محبت نہ کرو گے اس وقت تک پکے مومن نہ ہوسکو گے۔ (طبرانی نے عصمۃ بن مالک سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۲۴ ... بے شک جبریل نے مجھ کو حکم دیا کہ جب عباس حاضر ہوں تو اپنی آواز آہستہ کرلیا کریں جس طرح کہ تم کو میرے پاس اپنی آوازیں پست کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۳۳۴۲۵ ... دیکھو کیا تو نے آسمان پر ایک ستارہ دیکھا تو جواب ملا کہ میں نے ثریا کو دیکھا فرمانے لگے سو سنو! تمہاری اولاد میں سے ... ان ستاروں کی تعداد میں لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کریں گے۔ (احمد طبرانی، ابن عساکر اور ضیاء مقدسی نے عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۲۶ ... سنو! شام اور بیت المقدس انشاء اللہ تعالیٰ فتح کیے جائیں گے تو تیرے بعد تیری اولاد ہی اس کا حکمران ہوگی انشاء اللہ (... ابن عساکر نے محمد بن عبدالرحمن بن شداد بن اوس سے جنہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۲۷ ... اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کی مدد فرما تین مرتبہ فرمایا اے چچا کیا تو جانتا ہے کہ مہدی تیری اولاد میں سے ہے توفیق دیئے ہوئے راضی رہنے والے اور جن سے راضی ہوا جائے ہوں گے۔ (الھیثم بن کلیب اور ابن عساکر نے عبداللہ بن عباس سے جنہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے اور اس کی سند کے تمام رجال ثقہ ہیں)

۳۳۴۲۸ ... میرے والد کو خلفاء کے پاس لے جانا۔ (خطیب بغدادی نے ابن عباس سے نقل کیا انہوں نے اپنی والدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے)

۳۳۴۲۹ ... خلافت اور نبوت تم میں ہے یہ بات عباس سے فرمائی۔ (ابن عساکر نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۳۰ ... نبوت اور بادشاہت تمہارے ہی خاندان میں ہوگی یہ بات عباس سے فرمائی۔ (ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۱ ... وہ بھی بھی خلافت کو حاصل نہیں کر سکیں گے لیکن وہ خلافت میرے چچا اور ان کی اولاد میں رہے گی یہاں تک وہ اس کو سپرد کر دیں طبرانی نے ام سلمۃ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ انہوں نے ان کے بعد خلافت کا تذکرہ کیا تو صحابہ نے کہا فاطمہ کی اولاد کی پاس ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو گذرا ہو چکا۔

۳۳۴۳۲ خلافت بنو عباس کے پاس باقی رہے گی یہاں تک وہ اس کو الدجال کے سپرد کر دیں۔ (الدیلمی نے ام سلمۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۳ تجھ پر شام اور بیت المقدس کا فتح کرنا لازم نہیں ہے ان شاء اللہ تو اور تیری اولاد ہی اس کے حکمران ہوں گے۔ (طبرانی نے محمد بن عبدالرحمن بن شداد بن محمد بن شداد بن اوس سے جنہوں نے اپنے باپ سے اور جنہوں نے اپنے دادا سے اور ان سے شداد نے نقل لیا ہے)

۳۳۴۳۴ ... میرے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت ہے جو شخص تجھ سے محبت کرے گا وہ میری شفاعت کو پالے گا اور جو شخص تجھ سے بغض رکھے گا وہ میری شفاعت کو نہیں پاسکے گا یہ بات حضرت عباس سے فرمائی۔ (ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۵ اے چچا! کیا میں تجھ کو ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں تجھ کو ایک خبر نہ دوں بے شک اللہ نے اس کو میرے ذریعے حوالا ہے اور تیری اولاد پر اس کو ختم کرے گا۔ (الخطیب اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۶ ... بنو عباس میں ایسے بادشاہ ہوں گے جو میری امت کے سردار ہوں گے اللہ ان کے ذریعے دین کو عزت دے گا۔ (حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۷ ... اے اللہ عباس اور اس کی اولاد کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ (الرویانی الشاشی الخرائطی حاکم تعقب اور ابن عساکر نے سھل بن سعد سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۸ فرمایا اولاد عباس کی حکومت کا خاتمہ نہیں ہوگا یہاں تک عرب قبائل ان کے سخت مخالف ہو جائیں گے ان کے لئے نہ آسمان میں کوئی مددگار ہوگا نہ زمین میں کوئی پناہ دینے والا گویا کہ میں ان کے آخری وقت کو دیکھ رہا ہوں کوفہ کے آخری جانب اس وقت پردہ نشین خواتین بھی کہیں گی کہ ان کو قتل کرو اللہ تعالیٰ بھی ان کو قتل کرے ان پر بالکل رحم مت کرو اللہ تعالیٰ بھی ان پر رحم نہ فرمائے کیونکہ ایک مدت سے یہ ہم پر رحم نہیں کھا رہے ہیں۔ (طبرانی بروایت عبدالرحمن بن جبیر ابن نفیر وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے)

۳۳۴۳۹ ... اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کی ظاہری اور باطنی ہر قسم کی غلطیوں کی ایسی مغفرت فرما کہ کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ تو بنو عباس کا مددگار رہو۔ (ترمذی نے اس کو حسن غریب قرار دیا ہے ابو یعلی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۴۰ ... اے اللہ! میرے چچا عباس نے مکہ میں اہل شرک سے میری حفاظت کی اور مجھ کو انصار کے سپرد کیا اور اسلام میں میری مدد کی اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میری تصدیق کرتے ہوئے۔ اے اللہ! تو اس کی حفاظت فرما اور اس کی غلطیوں کو مٹا دے اور اس کی اولاد کی ہر برے کام سے حفاظت فرما۔ (ابن عساکر نے محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۱ اے ابوالفضل کیا میں تجھ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ کل قیامت کے دن جب تو آئے گا تو اللہ تجھ کو اتنا عطا کریں گے کہ تو راضی ہو جائے گا یہ بات عباس سے فرمائی۔ (ابن عدی اور ابن عساکر نے سعید بن المسیب سے مرسلاً نقل کیا ہے ابن عساکر نے محمد بن عبداللہ بن ابو رافع سے جنہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۲ اے اللہ عباس اور اس کی اولاد اور جو لوگ ان سے محبت رکھتے ہیں ان سب کی مغفرت فرما۔ (خطیب اور ابن عساکر نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۳ ... اے اللہ! عباس اور بنو عباس کی مغفرت فرما۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں سہل بن سعد سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۴ ... اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کے اعلانیہ اور غیر اعلانیہ ظاہری اور پوشیدہ گذشتہ اور آئندہ قیامت تک ہونے والے تمام گناہوں کو معاف فرما۔ (ابن عساکر نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۵ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! کیا تو نہیں جانتا کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے عباس نے ہمیں اس سال اور گذشتہ سال

نہ زکوۃ دی۔ (ابن سعد نے الحکم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۶ اے عمر! کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ انسان کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے بلاشبہ ہم محتاج ہوئے تو عباس نے ہمیں دو سالوں کا صدقہ دیا۔ (بیہقی نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۴۷ میں تم سے لوگوں کے گناہوں کو دھونے والا مال استعمال نہیں کرواؤں گا۔ (ابن سعد اور حاکم نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا ہے کہ آپ نبی اکرم ﷺ سے پوچھیں کہ وہ آپ کو صدقہ استعمال کرنے کی اجازت دیں تو انہوں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے ذکر کیا)۔

۳۳۴۴۸ عباس! آپ میرے چچا اور میرے والد کے قائم مقام ہیں اور میرے بعد میرے گھر میں میرے بہترین جانشین ہوں گے۔
جب ۱۳۵ ہوگا تو یہ آپ کی اولاد کی حکومت کا وقت ہوگا ان میں سفاح منصور اور مہدی ہوں گے۔ (الخطیب بروایت ابن عباس وہ اپنی والدہ ام الفضل سے)

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

۳۳۴۴۹ اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائیں جہاں بھی نماز کا وقت آجاتا وہیں پڑاؤ ڈال دیتے ہیں۔ (ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ ضعیف الجامع ۳۰۹۶)

عبداللہ بن مسعود ھذلی رضی اللہ عنہ

میں نے اپنی امت کے لیے اس چیز کو پسند کیا جس کو ابن ام عبد۔ (عبداللہ بن مسعود الھذلی) نے پسند کیا)۔ (حاکم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۵۱ اگر میں اپنے کسی امتی کو بغیر مشورے کے امیر بناتا تو ابن ام عبد کو ان پر امیر بنا دیتا۔ (احمد بن حنبل ترمذی ابن ماجہ اور حاکم نے علی سے روایت کیا ہے۔ ضعیف الترمذی ۷۹۶ ۷۹۷ ضعیف الجامع ۴۸۴۴)

۳۳۴۵۲ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن عبداللہ احد سے بھاری ہوں گے۔ (طبرانی نے ام موسیٰ بنت عبداللہ بن مسعود سے اس نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۵۳ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عبداللہ یعنی ابن مسعود کی دونوں پنڈلیاں قیامت کے دن احد اور حراء سے بھی زیادہ بھاری اور بڑی ہوں گی۔ (الدارقطنی نے الافراد میں داؤد الطیالسی نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۵۴ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ دونوں قیامت کے دن میزان میں احد سے زیادہ وزنی ہوں گی۔ (نسائی طبرانی اور حاکم نے معاویہ بن قرۃ سے جن نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے اور حلیۃ الاولیاء میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۵۵ میں نے اپنی امت کے لیے اس چیز کو پسند کیا جس کو ابن ام عبد نے اس کے لیے پسند کیا۔ (طبرانی بیہقی اور ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۵۶ میں نے اپنے لئے اور اپنی امت کے لیے اور ابن ام عبد کے لیے اسی چیز کو پسند کیا جس کو اللہ نے پسند کیا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند کیا اس کو میں نے بھی اپنے لئے اپنی امت کے لئے اور ابن ام عبد کے لئے ناپسند کیا۔ (طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس سے انہوں نے ابو الدرداء سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۵۷..... جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ قرآن کو اسی انداز میں سنے جس طرح نازل ہوا تو اس کو چاہیے کہ ابن مسعود سے سن لے۔ (ابن عساکر نے ابو عبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسر سے جنہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۵۸..... جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ قرآن کریم کو اسی طرح پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو اس طرح پڑھے جس طرح ابن عبد پڑھتے ہیں۔ (طبرانی نے ابن عمرو سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۵۹..... جس شخص کو اس بات میں خوشی ہو کہ وہ قرآن کریم کو اسی انداز میں پڑھے جیسا کہ نازل ہوا ہے تو اسکو چاہیے کہ قرآن کریم ابن ام عبد کی قراءت کے موافق پڑھے۔ (ابن السنی نے عمل یوم ولیلۃ میں عمر سے روایت کیا ہے اور ابن ابی شیبۃ نے قاسم بن عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے مرسلا نقل کیا ہے)

۳۳۴۶۰..... تم کیوں ہنستے ہو عبداللہ ابن ام عبد ایسے شخص ہیں جو کہ قیامت کے دن میزان میں احد سے زیادہ وزنی ہوں گے۔ (احمد بن حنبل نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۱..... کیوں ہنستے ہو تم! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ دونوں میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہیں۔ (احمد بن حنبل نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۲..... خدا کی قسم! بے شک یہ دونوں میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہیں یعنی ساق بن مسعود۔ (طبرانی نے ابوالطفیل سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۶۳..... اگر میں بغیر مشورہ کے کسی کو اپنا نائب بناؤں تو ابن ام عبد کو اپنا نائب بناؤں گا۔ (ابن ابی شیبہ نے علی سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۶۴..... اللہ تجھ پر رحم فرمائے! بے شک تو علیم اور معلم ہے۔ (احمد بن حنبل نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۳۴۶۵..... بے شک عبداللہ بن قیس کو آل داؤد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔ (احمد بن حنبل بخاری نے الادب المفرد میں مسلم اور نسائی نے بریدہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۶..... کاش کہ تو مجھ کو گذشتہ رات دیکھتا جب کہ میں تیری قرأت کو توجہ سے سن رہا تھا یقیناً تجھے آل داؤد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔ (مسلم نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۷..... اے ابوموسیٰ! یقیناً تجھے آل داؤد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔ (بخاری اور ترمذی نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۸..... یقیناً اس شخص کو آل داؤد کا لہجہ دیا گیا ہے یعنی ابوموسیٰ کو۔ (احمد بن حنبل نسائی اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے اور ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۹..... یقیناً ابوموسیٰ کو آل داؤد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔ (ابن ماجہ نے ابوہریرۃ سے اور حلیۃ الاولیاء نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۰..... یقیناً ابوموسیٰ کو آل داود کی آوازوں میں سے آواز دی گئی ہے۔ (محمد بن نصر نے البراء سے روایت کیا ہے۔ ضعیف الجامع ۳۲۲۲ الضعیفۃ ۲۲۶۲)

۳۳۴۷۱..... شہسواروں کے سردار ابوموسیٰ ہیں۔ (ابن سعد نے نعیم بن یحیٰی سے مرسلا روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۲..... تمہارے بھائی کو آل داود کی آواز دی گئی ہے۔ (ابن ابی شیبہ نے اور ابن سعد نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے مرسلا نقل کیا ہے)

۳۳۴۷۳   الاشعری کو آل داود کی آوازوں میں سے ایک آواز دی گئی ہے۔ (ابن ابی شیبۃ الدارمی ابن نصر ابن حبان حاکم اور حلیۃ الاولیاء نے بریدہ سے اور ابن ابی شیبہ اور نسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۴   گذشتہ رات میں آپ کے پاس سے گذرا جب کہ آپ تلاوت فرمار ہے تھے تو ہم نے آپ کی تلاوت کو بڑے غور سے سنا۔ (حاکم نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے)

عامر بن عبداللہ بن ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

۳۳۴۷۵   ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہیں۔ (بخاری نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۶   ہر نبی کا ایک امین ہوتا ہے اور میرا امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہے۔ (احمد بن حنبل نے عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۷   اس امت کے امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہیں۔ (احمد بن حنبل نے خالد بن الولید سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۸   ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اے میری امت! ہمارا امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہے۔ (بیہقی اور نسائی نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۹   میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو اس کی کسی عادت پر پکڑ نہ کرسکوں سوائے ابوعبیدۃ ابن الجراح کے۔ (حاکم نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۸۰   بے شک ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہیں۔

۳۳۴۸۱   ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہے۔ (ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں ابوبکر سے طبرانی اور ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ سے جنہوں نے خالد بن الولید سے اور ابن عساکر نے ام سلمۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۸۲   میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو اس کی کسی عادت پر پکڑ نہ کرسکوں سوائے ابوعبیدۃ بن الجراح کے۔ (ابن عساکر نے مبارک بن فضالۃ سے انہوں نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۸۳   میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو اس کی کسی عادت پر پکڑ نہ کرسکوں سوائے ابوعبیدۃ بن الجراح کے۔ (الحکیم اور ابن عساکر نے زیادہ الاعلم سے انہوں نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۸۴   میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں مگر میں اس کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہوں سوائے ابوعبیدۃ بن الجراح کے۔ (ابن ماجہ اور مسلم اور ابن عساکر ابوالجراح سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۸۵   فرمایا کہ میں اپنے ہر صحابی کے اخلاق کے متعلق بتا سکتا ہوں سوائے ابی داؤد بن شابور کے متعلق۔ (مرسلاً)

۳۳۴۸۶   میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں مگر میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ میں اس کے بارے میں کچھ کہہ سکتا ہوں سوائے ابوعبیدۃ ابن الجراح کے۔ (تمام اور ابن عساکر نے سعید بن عبدالعزیز سے مرسلاً روایت کیا ہے)

عبدالرحمن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ

۳۳۴۸۷   اگر تجھے جنت میں داخل کیا گیا تو تو ایک گھوڑے پر آئے گا جس کے دونوں پر یاقوت کے ہوں گے پھر تو جہاں چاہے وہ سیر کرے گا۔ (ترمذی نے ابوایوب سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۸۸   اگر تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں تو تو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہوگا جو تجھے جنت میں جہاں تو چاہے گا وہ سیر کرائے

گا۔(احمد بن حنبل اور ترمذی نے بریدۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۸۹ ... اے عبدالرحمن! اگر تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں تو تیرے لیے جنت میں ایک ایسا گھوڑا ہوگا جس کے دونوں پر یاقوت کے ہوں گے اور وہ آپ کو ہر اس جگہ کی سیر کرائے گا جہاں آپ چاہیں گے۔(طبرانی نے معجم کبیر میں عبدالرحمن بن ساعدۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۹۰ اے عبدالرحمن! اگر اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کر دیں تو تیرے لیے وہاں یاقوتی پروں والا گھوڑا ہوگا جو تجھے جنت میں سیر کرائے گا۔(ابونعیم نے عبدالرحمن بن ساعدۃ سے روایت کیا ہے)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۳۴۹۱ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو فرمانے لگے کہ ابن عوف کو حکم دیجئے کہ وہ مہمان کی مہمان نوازی کریں اور مسکین کو کھانا کھلائیں اور سائل کی مدد کریں اور رشتے داروں سے آغاز کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو یہ اس چیز کا تزکیہ ہوگا جو اس میں ہے۔(ابن سعد طبرانی نے معجم اوسط میں حاکم اور ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن عوف سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۹۲ ... عبدالرحمن بن عوف سے تنگ نہ کرو کیونکہ وہ بہترین مسلمانوں میں سے ہے اور اپنے ہم عصروں میں سے بھی بہترین ہے۔(ابن عدی اور ابن عساکر نے عبدالرحمن بن حمید سے جنہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے جن نے بسرۃ بنت صفوان سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۹۳ ... اگر عبدالرحمن بن عوف نہ ہوتے تو ان کی آنکھیں بھی بہہ پڑتیں اور ان کا دل بھی رو پڑتا۔(حلیۃ الاولیاء، اور ابن عساکر نے معمر ابن سلمان الخضرمی جن نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ) ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس نرم لہجے میں تلاوت کی تو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ بچا تھا کہ جس کے آنسو نہ نکل رہے ہوں سوائے عبدالرحمن بن عوف کے بس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اس کو ذکر کیا جو اوپر گذر چکا۔

۳۳۴۹۴ ... اے خالد! میرے صحابہ کو میرے لئے چھوڑ دو جب آدمی کی ناک خاک میں ملائی جاتی ہے تو وہ بے عزت ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص سونے کے پہاڑ اللہ کی راہ میں خرچ کرڈالے تو عبدالرحمن بن عوف کے۔(اللہ کی راہ کی صبح وشام میں سے کسی صبح وشام کی فضیلت کو نہیں پاسکتے۔(واقدی وابن عساکر نے ایاس بن سلمہ سے انہوں اپنے والد سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۹۵ میری امت کے امراء میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے عبدالرحمن بن عوف ہوں گے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے وہ جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہوں گے۔(بزار اور ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں انس سے روایت کیا ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے تذکرۃ الموضوعات:۱۷۷ التزیہ ۱۵۲)

۳۳۴۹۶ میں نے عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا کہ وہ جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہو رہے تھے۔(احمد بن حنبل اور طبرانی نے معجم کبیر میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۹۷ تحقیق میں نے عبدالرحمن کو جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہوتے دیکھا۔(احمد بن حنبل نے انس سے نقل کیا ہے اور ابن الجوزی نے انس سے موضوعات میں نقل کیا ہے الفوائد المجموعۃ:۱۱۸۴)

۳۳۴۹۸ فرمایا گویا کہ میں عبدالرحمن بن عوف کو پل صراط پر دیکھ رہا ہوں کبھی جھکتا ہے اور کبھی سیدھا چلتا ہے حتیٰ کہ چھٹکارا پا گیا مشقت سے بچ گیا۔(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۹۹ ....اللہ تعالیٰ آپ کے دنیاوی معاملات میں آپ کو کافی ہوں گے رہی آخرت کی بات تو میں اس کا ضامن ہوں۔(ابو بکر الشافعی نے الغیلانیات میں اور ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر نے عمر سے روایت کیا ہے کہ)

انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں حسن اور حسین کو بھوک کی وجہ سے روتے ہوئے اور آہ و بکا کرتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی ہے جو ہماری کسی چیز کے ذریعہ مدد کرے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو پتا چلا تو وہ حسن اور حسین کے لیے ایک طشتری لے آئے جس میں کھجور کا حلوہ اور دو روٹیاں تھیں۔

۳۳۵۰۰......اے عبدالرحمٰن! اللہ آپ کی دنیاوی معاملات میں کفایت کرے جہاں تک آخرت کا تعلق ہے تو میں اس کا ضامن ہوں یہ بات ابن عوف سے فرمائی۔(الدیلمی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

عبدالرحمٰن صخر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۵۰۱......ابو ہریرۃ علم کے محافظ ہیں۔(حاکم نے ابوسعید الخدری سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۰۲......جنت میں الدوسی تم دونوں سے سبقت لے گیا۔(حاکم نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۰۳......ہر امت کا ایک دانشور ہوتا ہے اور اس امت کے دانشور ابو ہریرۃ ہیں۔(الدیلمی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

عویمر بن عامر انصاری، ابوالدرداء رضی اللہ عنہم

۳۳۵۰۴......میری امت کا دانشور عویمر ہے۔(طبرانی نے المعجم الاوسط میں شریح بن عبید سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۵۰۵......ہر امت کا ایک دانشور ہے اور اس امت کے دانشور ابوالدرداء ہیں۔(ابن عساکر نے جبر بن نفیر سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۵۰۶......اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ابوالدرداء کے اسلام لانے کا وعدہ فرمایا ہے۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابوالدرداء سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۰۷......عویمر بہترین شہسوار ہے، ابوالدرداء کیسے ہی اچھے آدمی ہیں۔(طبرانی نے المعجم الاوسط میں شریح بن عبید سے اور ابن عائذ سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۵۰۸......اللہ کے بندوں میں سے ایک بہترین بندہ اور اہل جنت کا ایک فرد عویمر بن ساعدۃ ہے۔(الدیلمی نے جابر سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۰۹......الرحمٰن کے وفد میں سے عبداللہ بن عمر کیسا اچھا آدمی ہے اور عمار بن یاسر سابقین میں سے! اور المقداد بن الاسود مجتہدین میں سے کیسے اچھے آدمی ہیں۔(مسند الفردوس میں ابن عباس سے مروی ہے)

۳۳۵۱۰......عبداللہ بڑے نیک آدمی ہیں، کاش کہ وہ رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرتے۔(احمد بن حنبل اور بیہقی نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۱......عبداللہ بڑے اچھے آدمی ہیں کاش کہ وہ رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرتے۔(احمد بن حنبل اور بیہقی نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۲......ہر امت کا ایک عالم ہوتا ہے اور اس امت کا عالم عبداللہ بن عمر ہے اور ہر نبی کا ایک دوست ہوتا ہے اور میرا دوست سعد بن معاذ ہے۔(الدیلمی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۳۳۵۱۳ ... عبداللہ بن سلام جنت میں داخل ہونے والے دس میں دسویں ہوں گے۔ (احمد طبرانی اور حاکم نے معاذ بن جبل سے نقل کیا ہے حاکم نے مستدرک میں صحیح قرار دیا ۴۱۶/۳)

۳۳۵۱۴ ... عبداللہ بن سلام کی اس حال میں وفات ہوگی کہ وہ العروۃ الوثقیٰ (مضبوط کڑے) کو تھامے ہوئے ہوں گے۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں عبداللہ بن سلام سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۵ ... تمہارا قول ہرگز قابل قبول نہیں۔ (یعنی عبداللہ بن سلام کے بارے میں) اب تم ان کی اچھی تعریف کرتے ہو جو کر رہے ہو جب وہ ایمان لایا تم نے ان کو جھٹلایا اور ان کے متعلق باتیں کیں اب تمہاری بات قابل قبول نہیں۔ (حاکم نے مستدرک میں عوف بن مالک سے نقل کیا ہے)

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۱۶ ... عمار ایسے آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو ان کے سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں تک جسم کے ہر حصے میں اس کی آمیزش کردی ہے اور ایمان ان کے گوشت اور خون میں رچ بس گیا ہے یہ ہمیشہ حق پر قائم رہیں گے اور آگ کو یہ اختیر نہیں ہے کہ ان کے جسم کے کسی حصہ کو جلادے۔ (ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۷ ... عمار کا خون اور ان کا گوشت آگ پر حرام ہے کہ ان کو کھالے یا چھولے۔ (ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۸ ... عمار کا قاتل اور اس کا مال چھیننے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں عمرو بن العاص اور ان کے بیٹے سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۹ ... کتنے ہی بوسیدہ کپڑوں والے جن کی طرف توجہ نہیں کی جاتی ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اس کو پورا کردکھائیں۔ انہی میں سے عمار بن یاسر ہیں۔ (ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۰ ... ابن سمیہ ایسے آدمی ہیں کہ جب بھی ان کے سامنے دو معاملے پیش کئے گئے تو انہوں نے اس میں سے جو زیادہ مفید تھا اس کو لے لیا۔ (احمد بن حنبل اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۱ ... جب لوگوں میں اختلاف ہو جائے تو ابن سمیہ حق والوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۲ ... عمار ہمیشہ حق کے ساتھ رہیں گے۔ (ابن عساکر نے ابن مسعو سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۳ ... عمار کو جب بھی دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو اس نے ان میں سے زیادہ بہتر راستہ اختیار کیا۔ (ترمذی اور حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۴ ... عمار کے سامنے جب بھی دو معاملے پیش کئے گئے تو اس نے ان میں سے جو زیادہ بہتر راستہ تھا وہ اختیار کیا۔ (ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۵ ... عمار کا دل ایمان کی دولت سے لبریز ہے۔ (ابن ماجہ نے علی اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۶ ... عمار کا دل ایمان سے بھرا ہوا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۷ ... ہائے افسوس عمار پر کہ اس کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا! جب وہ عمار ان کو جنت کی دعوت دے رہے ہوں گے اور وہ باغی گروہ عمار کو

جہنم کی طرف بلا رہا ہوگا۔(احمد بن حنبل اور بخاری نے ابوسعید سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۸...... ہائے افسوس تجھ پر اے ابن سمیہ! تم کو باغیوں کی ایک جماعت قتل کر دے گی۔(احمد بن حنبل اور مسلم نے ابوقتادہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۹...... عمار کہ اس کو باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔(حلیۃ الاولیاء نے ابوقتادہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۳۰...... جو عمار سے دشمنی کرے گا تو اللہ اس سے دشمنی کریں گے اور جو عمار کے ساتھ بغض رکھے گا سو اللہ اس کے ساتھ دشمنی رکھیں گے۔(نسائی، ابن حبان اور حاکم نے خالد بن ولید سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۳۱...... ابن سمیہ کو جب بھی دو معاملوں کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے ان میں سے زیادہ بہتر معاملہ اختیار کیا۔(احمد بن حنبل اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا بھلائی کو اختیار کرنا

۳۳۵۳۲...... بے شک ابن سمیہ کے سامنے جب بھی دو معاملے پیش کیے گئے تو اس نے ان میں سے زیادہ بھلائی والا معاملہ اختیار کیا۔(احمد بن حنبل نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۳۳...... ابوالیقظان فطرت پر قائم ہیں! ابوالیقظان فطرت پر قائم ہیں! ابوالیقظان فطرت پر قائم ہیں! مرتے دم تک فطرت پر قائم رہیں گے یا بڑھاپا آنے تک۔(نسائی ابن سعد اور ابن عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ابن عدی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹)

۳۴۵۳۴...... حق عمار کے ساتھ ہے ان پر کبر ونخوت کی غفلت غالب نہیں آ سکتی۔(عقیلی اور ابن عساکر نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں)

۳۳۵۳۵...... وہ (عمار) آپ کے ساتھ ایسے معرکوں میں شرکت کریں گے جس کا اجر عظیم ہے اور اس کا ذکر کثیر ہے اور اس کی تعریف اچھی ہے۔(حلیۃ الاولیاء میں علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے) علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نے نبی کریم ﷺ سے عمار رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۵۳۶...... عمار کا دل دولت ایمان سے لبریز ہے۔(ابویعلی طبرانی نے المعجم الکبیر جن ابن جریر اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۳۷...... عمار سر تا پاؤں ایمان کی دولت سے لبریز ہے۔(حلیۃ الاولیاء نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۳۸...... عمار سراپا ایمان ہے اور عمار وہ شخص ہے جس پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی ہے۔(ابن ابی شیبہ نے القاسم بن مخیمرۃ سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۵۳۹...... تم نے عمار کو اذیت دی عمار قریش کو جنت کی طرف بلاتے تھے اور قریش ان کو جہنم کی طرف بلاتے تھے۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۰...... اے اللہ قریش نے عمار کو اذیت پہنچائی۔عمار کا قاتل اور اس کا سالب جہنم میں ہوں گے۔(حاکم نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۱...... عمار اور قریش کو کیا ہوا؟ کہ عمار ان کو جنت کی طرف بلاتے ہیں جب کہ قریش ان کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔عمار کے قاتل اور جان کے دشمن جہنم میں ہوں گے۔(ابن عساکر نے مجاہد سے جنہوں نے اسامۃ بن شریط یا ابن زید سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۲...... عمار اور قریش کو کیا ہوا؟ عمار ان کو جنت کی طرف بلاتے ہیں جب کہ قریش ان کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں یہ بد بخت اور شرارتی

لوگوں کا کام ہے۔اور ابن ابی شیبۃ کے الفاظ میں ہے کہ یہ بدبخت اور فجار لوگوں کا کام ہے۔
ابن ابی شیبۃ اور ابن عساکر نے مجاہد سے مرسلاً نقل کیا ہے اور ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ محفوظ ہے۔

۳۳۵۴۳ ابن سمیۃ کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا اس کے قاتل جہنمی ہیں۔(خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۴ اے اللہ عمار کی عمر میں برکت عطا فرما ابن سمیہ ہائے افسوس کہ باغیوں کی جماعت تجھ کو قتل کرے گی اور دنیا میں تیرا آخری توشہ دودھ سے بنی ہوئی دوا ہوگی۔(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۵ باغیوں کا گروہ تجھ کو قتل کرے گا بڑا قاتل جہنم میں ہوگا یہ بات آپ نے عمار سے فرمائی۔(ابن عساکر نے ام سلمۃ سے اور احمد بن حنبل اور ابن عساکر نے عثمان سے نقل کیا ہے)

۳۳۵۴۶ باغیوں کی جماعت تجھ کو قتل کرے گی۔(ابو یعلی اور ابوعوانہ نے ابورافع سے نقل کیا ہے مسلم نے ام سلمۃ سے روایت کیا ہے ابن سعد ضیا مقدسی اور احمد بن حنبل نے ابوسعید سے روایت کیا ہے طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور الباوردی ابن قانع اور الدار قطنی سے الافراد میں ابوالیسر او زیادہ بن الافراد سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں عمرو سے روایت کیا ہے؟ اور طبرانی نے المعجم الکبیہ میں عمرو سے روایت کیا ہے؟ ابو یعلی اور ابن مندہ نے کتب الموالاۃ میں طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور والدار قطنی نے الدفرد میں ابن یاسر سے روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے ابن عباس اور حذیفہ سے اور ابوہریرہ اور جابر بن سمرۃ سے اور جابر بن عبداللہ سے جنہوں نے ابولمامۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۷ باغیوں کی جماعت تجھ کو قتل کرے گی اور دنیا میں تیرا آخری توشہ دودھ سے بنی ہوئی دوا ہے۔(تمام اور ابن عساکر نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے جن نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے اور ابن عساکر نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۸ اے خالد! عمار سے ہاتھ کو روک لے کیونکہ جو شخص عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے نفرت فرمائیں گے اور جو شخص عمار پر لعنت بھیجے گا سو اللہ اس پر لعنت بھیجیں گے۔(ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۹ جو شخص عمار کو حقیر سمجھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کردیں گے اور جو عمار کو برا بھلا کہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بے عزت کردیں گے اور جو عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کریں گے۔(ابو یعلیٰ طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن قانع اور ضیا مقدسی نے خالد بن ولید سے روایت کیا ہے)

عمار رضی اللہ عنہ کا دشمن اللہ کا دشمن ہے

۳۳۵۵۰ اے خالد! عمار کو برا بھلا مت کہو جو شخص عمار سے دشمنی رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھیں گے اور جو شخص عمار سے بغض رکھے گا سو اللہ اس سے نفرت کریں گے اور جو شخص عمار کو برا بھلا کہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بے عزت کردیں گے اور جو شخص عمار کو بے وقوف سمجھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بے وقوف بنادیں گے اور جو شخص عمار کو حقیر جانے گا سو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ذلیل کردیں گے۔(ابوداؤد الطیالسی سمویہ طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حاکم نے خالد بن ولید سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۱ عمار کو راستے میں باغیوں کا گروہ قتل کرے گا اور عمار کا دنیا میں آخری رزق دودھ سے بنی ہوئی دوا ہوگی۔(الخطیب نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۲ اے ابوالیقظان! تو ہرگز نہیں مرے گا یہاں تک تجھ کو باغیوں کا گروہ راستے میں قتل کردے۔(حاکم نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۳ ابن سمیہ کا قاتل جہنم میں ہوگا۔(ابن عساکر نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۴..... ہرگز تجھ کو موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ تجھ کو باغیوں کا گروہ قتل کر دے اور تو دودھ سے بنی ہوئی دوا پئے اور دنیا میں یہ تیری آخری خوراک ہوگی۔ (حاکم نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۵..... ہائے افسوس ابن سمیہ پر! اس کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔ (ابویعلیٰ بزار اور حاکم نے حذیفہ اور ابن مسعود سے روایت کیا ہے ابویعلی نے ابوہریرۃ سے روایت کیا ہے ابن عساکر نے ام سلمۃ سے اور خطیب نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۶..... ہائے افسوس تجھ پر ابن سمیہ! تجھ کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔ (ابوداؤد طیالسی احمد بن حنبل اور ابن سعد نے ابن سعید سے روایت کیا ہے ابویعلی نے ابوقتادہ سے روایت کیا ہے الدارقطنی نے الافراد میں ابوالیسر اور زیاد بن الصرد سے روایت کیا ہے احمد بن حنبل اور ابن سعد نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۷..... اے عمار! تجھ کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔ (ابن عساکر نے زید بن ابواوفی سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۸..... اے آگ! تو عمار پر اسی طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا جیسا کہ تو ابراہیم علیہ السلام پر ہوگئی تھی عمار تجھ کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔ (ابن عساکر نے عمر بن میمون سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۹..... تجھ سے چھیننے والا اور تجھ کو قتل کرنے والا جہنم کی آگ میں داخل ہوگا یہ بات آپ ﷺ نے عمار سے فرمائی۔ (تمام اور ابن عساکر نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۰..... اے آل عمار خوش ہو جاؤ! بے شک تمہارے وعدے کی جگہ جنت ہے۔ (طبرانی نے المعجم الاوسط میں حاکم بیہقی ابن عساکر اور ضیا مقدسی نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر بن سعد سے انہوں نے ابوالزبیر سے مرسلاً نقل کیا ہے اور ابو یوسف المکی سے بھی مرسلا نقل کیا ہے)

۳۳۵۶۲..... اے ابویاسر اور آل یاسر صبر کرو! بے شک تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔ (حاکم نے الکنی میں عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے۔

۳۳۵۶۳..... اے آل یاسر صبر کرو! بے شک تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔ (اطارت اور حلیۃ الاولیاء نے عثمان سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۴..... اے آل یاسر صبر کرو! بے شک تمہارے وعدے کی جگہ جنت ہے۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں عمار سے روایت کیا ہے البغوی ابن مندہ طبرانی نے المعجم الکبیر میں خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے عثمان سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۵..... اے اللہ آل یاسر کی مغفرت فرما! (احمد بن حنبل اور ابن سعد نے عثمان بن عفان سے روایت کیا ہے)

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۳۵۶۶..... بے شک عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہے۔ (ترمذی نے طلحہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۷..... لوگوں نے اسلام لایا جب کہ عمرو بن العاص مؤمن ہو گئے۔ (احمد بن حنبل اور ترمذی نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۸..... اہل بیت یعنی عبداللہ، ابوعبداللہ اور ام عبداللہ بہت اچھے لوگ ہیں۔ (ابن عساکر نے عمرو بن دینار سے جنہوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ عمرو ابن العاص کے پاس گئے تو یہ ارشاد فرمایا جس کا ابھی ذکر گذرا۔ (احمد بن حنبل اور ابن عساکر نے ابن ابی ملیکہ سے جنہوں نے طلحہ بن عبیداللہ بن سعد سے جنہوں نے عبدالمطلب بن خطیب سے مرسلاً اور ابن ابی ملکیۃ سے بھی مرسلاً اور عمرو بن دینار سے بھی مرسلاً روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۹..... بے شک عمرو بن العاص معاملہ فہم آدمی ہے۔ (ابن عساکر نے طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۰..... عمرو بن العاص قریش کے ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہے اور اہل بیت یعنی عبداللہ اور ابوعبداللہ بہت اچھے لوگ ہیں۔ (احمد بن حنبل ابویعلی اور ابن عدی نے طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کیا ہے)

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حق میں خصوصی دعا

۳۳۵۷۱.....اے اللہ عمرو بن العاص کی مغفرت فرما یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے میں جب بھی صدقہ کا اعلان کرتا تو وہ میرے پاس صدقہ لے کر آجاتے۔ (ابن عدی نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۲.....اے عمرو! صاحب الرای آدمی اسلام میں ہوتا ہے۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور سعید بن منصور نے طلحہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۳.....(اے عمرو! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے بھیجوں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو غنیمت عطا فرمائیں اور میں آپ کے لیے مال میں اچھی رغبت رکھتا ہوں اے عمرو! پاکیزہ مال نیک شخص کے لیے کتنا ہی اچھا ہوتا ہے)۔ (احمد بن حنبل، حاکم، ابن سعد، ابو یعلی، طبرانی، بیہقی نے شعب الایمان میں عمرو ابن العاص سے روایت کیا ہے)

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ

۳۳۵۷۴.....امابعد بخدا میں کسی کو مال دیتا ہوں اور کسی کو چھوڑ دیتا ہوں اور وہ شخص جس کو میں مال نہیں دیتا وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس شخص سے جس کو میں مال دیتا ہوں اور لیکن میں کچھ لوگوں کو مال اس لیے دیتا ہوں کہ میں ان کے دلوں میں مایوسی اور بے صبری کو دیکھتا ہوں اور کچھ لوگوں کو اس غنا اور ضر کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ (بخاری نے عمرو بن تغلب سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۵.....میں ان لوگوں کو عطا کرتا ہوں جن کی کمزوری اور بے صبری کا مجھے اندیشہ ہو اور کچھ لوگوں کو بھلائی اور غنا کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں رکھی ہے ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ (بخاری نے عمرو بن تغلب سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۶.....میں کچھ لوگوں کو مال دیتا ہوں اور جس شخص کو میں مال نہیں دیتا مجھے اس شخص سے زیادہ محبوب ہے جس کو میں مال دیتا ہوں اور میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ میں ان کے دلوں میں بے صبری اور بے چینی دیکھتا ہوں اور کچھ لوگوں کو اس غنا اور بھلائی کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ (احمد بن حنبل نے عمرو بن تغلب سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۳۵۷۷.....بے شک اس امت کے محقق عالم عبداللہ بن عباس ہیں۔ (حاکم اور تعقب نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۸.....کیا ہی خوب تو قرآن کی تشریح کرنے والا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۹.....کیا ہی خوب ترجمان ہے تو۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۸۰.....اے اللہ! ابن عباس کو حکمت عطا فرما اور اس کو تاویل کا فن سکھلا دے۔ (احمد بن حنبل اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حلیۃ الاولیاء نے ابن عباس سے روایت کیا ہے ابن سعد، احمد بن حنبل، طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۸۱.....اے اللہ! تو اس کی زندگی میں برکت دے اور اس سے قرآن کی اشاعت فرما یہ بات عباس کے لیے فرمائی۔ (حلیۃ الاولیاء نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۸۲.....اے اللہ! تو ابن عباس کو دانائی اور کتاب اللہ کی تاویل کا فن سکھلا۔ (ابن ماجہ، ابن سعد اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۸۳.....اذھبی بابی الخلفاء (خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا ہے وہ اپنی والدہ ام الفضل سے روایت کرتے ہیں)

عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ

۳۳۵۸۴.....آپ کا باپ حذافہ ہے ام حذافۃ پاکیزہ اور شریف خاتون ہیں اور بچہ فرش (بستر) والے کا ہوتا ہے ابن سعد اور حاکم نے ابو وائل سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات عبداللہ بن حذیفہ کے اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمائی کہ ان نے پوچھا میرا باپ کون ہے؟

عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ

۳۳۵۸۵.....عبداللہ بن رواحۃ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔(ابن عساکر نے ابو ہریرۃ سے نقل کیا ہے)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۸۷.....تیرے لیے لوگوں کی وجہ سے بربادی ہے اور لوگوں کے لیے تیری وجہ سے بربادی ہے۔(حلیۃ الاولیاء نے کیسان مولی ابن الزبیر سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۸۸.....سو محمد وہ ہمارے چچا ابو طالب کے مشابہہ ہے اور عبداللہ صورت اور اخلاق میں میرے مشابہہ ہے۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن سعد نے احمد بن حنبل، حلیۃ الاولیاء ابونعیم نے المعرفہ میں حاکم اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کیا ہے)

۳۳۵۸۹.....اے عبداللہ تیری لیے مبارک ہو! تو میرے خمیر سے پیدا کیا گیا ہے اور تیرے والد فرشتوں کے ساتھ آسمان میں سیر کر رہے ہیں۔(ابن عساکر نے علی بن عبداللہ بن جعفر سے جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

عبداللہ ذوالجبادین رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۰.....اللہ تجھ پر رحم کرے! بہت زیادہ رحم دل اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا ہے یہ بات آپ ﷺ نے عبداللہ ذوالبجادین سے فرمائی۔(ترمذی طبرانی نے المعجم الاوسط میں اور حلیۃ الاولیاء نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۱.....یہ لڑکا لمبی عمر پائے گا یہ بات عبداللہ بن بسر سے فرمائی۔(احمد بن حنبل ابن جریر طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن مندہ، تمام، حاکم اور بیہقی نے آلدنویل میں عبداللہ بن بسر سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۲.....تو اس لاٹھی کو پکڑ یہاں تک کہ تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ مجھ سے ملاقات کرے گا اور بہت کم لوگ عصار کھنے والے ہیں حلیۃ

الاولیاء نے عبداللہ بن انیس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک لاٹھی دی اور یہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۵۹۳..... تو اس عصا کو پکڑ اور اسی عصا کے ساتھ تو قیامت کے دن ٹیک لگانا اس لیے کہ اس دن لاٹھی کا سہارا لینے والے بہت کم ہوں گے ان نے کہا کہ اے اللہ کے رسول یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ تمہارے اور میرے درمیان قیامت کے دن نشانی ہوگی۔ (ابن سعد، احمد بن حنبل، ابویعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور سعید بن منصور نے عبداللہ بن انس الانصاری سے روایت کیا ہے)

عبداللہ ابوسلمۃ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۴..... سب سے پہلے جس کے دائیں ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا وہ ابوسلم بن عبدالاسد ہیں اور سب سے پہلے جس شخص کو اس کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ ابوسفیان بن عبدالاسد ہے۔ (الدیلمی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور اس میں حبیب بن زریق کاتب مالک بھی ہیں)۔

۳۳۵۵۹..... اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما اور نیک لوگوں میں اس کے درجات کو بلند فرما اور اسکے بعد اس کے گھر والوں کی نگہبانی فرما اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما اے تمام جہانوں کے پروردگار! اس کے لیے اس کی قبر میں کشادگی فرما اور اس کی قبر کو نور سے بھر دے۔ (احمد بن حنبل، مسلم اور ابوداؤد نے ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

ابوہند عبداللہ وقیل یسار وقیل سالم رضی اللہ عنہم

۳۳۵۹۶..... جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو نقش کر دیا ہے اس کو چاہیے کہ ابوہند کی طرف دیکھے۔ (ابن عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

عبید بن سلیم ابو عامر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۷..... اے اللہ! عبید یعنی ابو عامر کو قیامت کے دن اکثر لوگوں سے بلند مقام عطا فرمانا۔ (ابن سعد اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۹۸..... اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما! اور قیامت کے دن اس کو اپنی اکثر مخلوق سے بلند مرتبہ عطا فرمانا! اے اللہ عبداللہ بن قیس کے گناہوں کو معاف فرما اور اس کو قیامت کے دن جنت میں داخل فرما۔ (بخاری اور مسلم نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے)

عبیدہ بن صیفی الجعفی رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۹ اے عبیدہ تم اہل بیت میں سے ہو! جب بھی تم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اللہ اس کو دور کر دیں گے۔ (ابونعیم نے عبیدہ بن صیفی الجعفی سے روایت کیا ہے)

عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ

۳۳۶۰۰ میں نے خواب میں دیکھا کہ عتاب بن اسید جنت کے دروازے پر آئے اور دروازے کی کنڈی پکڑ کر اس کو ہلانے لگے یہاں تک

کی ان کے لیے دروازہ کھول دیا گیا اور وہ اندر چلے گئے۔ (الدیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

عتبہ بن ابی لھب

۳۳۶۰۱..... میں نے اپنے ان دونوں چچازاد بیٹوں کو اپنے رب سے مانگا تو اللہ نے وہ دونوں مجھے ہبہ کر دیئے یعنی عتبہ بن ابولہب اور ان کے بھائی معتب۔ (ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

عثمان بن مظعون

۳۳۶۰۲..... تم ہمارے سلف صالح عثمان بن مظعون کے ساتھ مل جاؤ۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں الاسود بن سریع سے روایت کیا ہے کہ جب ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۶۰۳..... تو چلا گیا اور ہم نے اس سے کوئی چیز نہیں پہنچی۔ ابن سعد نے ابوالنضر سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات اس وقت ارشاد فرمائی جب آپ عثمان بن مظعون کے جنازے کے پاس سے گزرے۔ (حلیۃ الاولیاء نے ابوالنضر سے انہوں نے زیاد سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۰۴..... تم ہمارے سلف صالح عثمان بن مظعون کے ساتھ مل جاؤ۔ (ابوداؤد الطیالسی، ابن سعد، طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)۔

یہ بات آپ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمائی جب زینب بنت رسول اللہ ﷺ وفات پائیں۔

۳۳۶۰۶..... اے عثمان اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے نہ آپ نے دنیا سے کچھ لیا اور نہ دنیا نے آپ سے کچھ لیا یعنی ابن مظعون سے۔ (حلیۃ الاولیاء نے عبدربہ بن سعید المدنی سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۰۵..... بے شک ابن مظعون زندہ اور پاکدامن ہیں۔ (ابن سعد اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں سعد بن مسعود اور عمارۃ بن غراب الیحصبی سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۰۷..... اے ابوالسائب اس (دنیا) کو چھوڑ دو)! تو دنیا سے اس حال میں نکلا تو نے اس سے کچھ بھی نہیں پہنا یعنی ابن مظعون۔ حلیۃ الاولیاء نے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔

عثمان بن عامر ابوقحافۃ

۳۳۶۰۸..... اگر آپ الشیخ کو اس کے گھر میں ٹھہراتے تو ہم اس کے پاس ابوبکر کے آرام کے لیے آجاتے۔ (احمد بن حنبل اور ابوعوانۃ، ابن حبان اور حاکم نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۰۹..... تو نے شیخ کو اس کے گھر میں کیوں نہیں چھوڑا یہاں تک کہ میں ان کے پاس آجاتا۔ (یعنی ابوبکر کے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ۔ حاکم نے اسماء سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۱۰..... تو نے شیخ کو یعنی ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لانے کے بجائے گھر میں کیوں نہ چھوڑا تاکہ میں خود ہی آجاتا؟ ہم ان کی (ابوقحافہ رضی اللہ عنہ) حفاظت کرتے ہیں ان کے بیٹے کے ہم پر احسان کی وجہ سے (حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے تعاقب کیا کہ قاسم بن محمد نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن قاسم نے نہ اپنے والد کا زمانہ پایا نہ ہی اپنے دادا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا)

عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۳۶۱۱ ..... عروۃ کی مثال صاحب یس جیسی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا اور قوم نے ان کو شہید کر دیا۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر اور حاکم نے عروۃ سے مرسلاً روایت کیا ہے)

عقیل بن ابی طالب

۳۳۶۱۲ ..... اے عقیل! بخدا میں آپ سے دو عادتوں کی وجہ سے محبت کرتا ہوں آپ سے رشتہ داری کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ ابوطالب آپ کو پسند کرتے ہیں بہرحال تو اے جعفر! تو تیری عادتیں میری جیسی ہیں اور بہر حال تو اے علی تو آپ کا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ کے نزدیک تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن عقیل سے جنہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا عقیل بن ابوطالب سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۱۳ ..... اے ابو یزید! میں تجھ سے دو طرح کی محبت کرتا ہوں ایک تو تمہاری مجھ سے رشتہ داری کی وجہ سے اور دوسری اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ میرے چچا ابوطالب کو آپ سے محبت تھی یہ بات آپ نے عقیل بن ابوطالب سے ارشاد فرمائی۔ (ابن سعد، بغوی، طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور ابن عساکر نے ابواسحٰق سے مرسلاً نقل کیا ہے اور حاکم نے ابوحذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۱۴ ..... میں تم سے دو طرح سے محبت کرتا ہوں ایک تو آپ کی مجھ سے رشتہ داری کی وجہ سے اور دوسری اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ میرے چچا کی تم سے محبت کی وجہ سے یہ بات عقیل بن طالب سے فرمائی۔ (ابن سعد بغوی طبرانی حاکم اور ابن عساکر نے ابواسحٰق سے نقل کی ہے اور حاکم نے اوحذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۱۵ ..... مجھے تم سے دو طرح کی محبت ہے ایک تو آپ کی محبت کی وجہ سے اور دوسری ابوطالب کی تم سے محبت کی وجہ سے۔ (ابن عساکر نے عبدالرحمٰن بن سابط سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات عقیل سے فرمائی)۔

عکرمۃ بن ابی جہل

۳۳۶۱۶ ..... اے ابو یزید خوش آمدید کیسے صبح کی آپ نے یہ بات عقیل سے فرمائی۔ (الدیلمی نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۱۷ ..... میں نے ابوجہل کے لئے جنت میں ایک کھجور کا پھل دار درخت دیکھا پھر جب عکرمہ اسلام لائے تو میں نے کہا یہ وہ ہے۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر اور حاکم نے ام سلمہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۱۸ ..... نہیں، لیکن میں اس وجہ سے مسکرایا کہ وہ دونوں جنت میں ایک ہی درجے میں ہیں۔ ابن عساکر نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے کہ عکرمۃ ابن ابی جہل نے ایک انصاری آدمی کو قتل کر دیا جس کا نام المحذ رتھا تو نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ مسکرا پڑے تو ایک انصاری شخص کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ اس بات پر مسکرا رہے ہیں کہ آپ کی قوم کے ایک آدمی نے ہماری قوم کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

۳۳۶۱۹ ..... مجھ کو اس بات نے نہیں ہنسایا، لیکن اس بات پر کہ اس نے اس کو قتل کیا حالانکہ وہ درجہ میں اس کے ساتھ ہوگا ابن عساکر نے انس سے روایت کیا ہے کہ عکرمۃ بن ابی جہل نے صخر انصاری کو قتل کیا تو یہ بات آپ ﷺ تک پہنچی تو آپ ہنس پڑے اس پر انصار کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! آپ اس بات پر ہنس رہے ہیں کہ آپ کی قوم کے ایک آدمی نے ہماری قوم کے ایک شخص کو قتل کیا آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد

فرمائی۔

۳۳۶۲۰	خوش آمدید اے مہاجر سوار! خوش آمدید اے سوار! (ترمذی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابن سعد اور حاکم نے عکرمہ بن ابوجہل سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۲۱..... تمہارے پاس عکرمہ بن ابوجہل اسلام کی حالت میں مہاجر بن کر آئیں گے لہٰذا تم اس کے باپ کو برا بھلا نہ کہنا کیونکہ مردے کو برا بھلا کہنے سے زندہ شخص کو تکلیف ہوتی ہے اور مردہ تک یہ بات نہیں پہنچتی)۔ (ترمذی، ابن سعد اور ابن عساکر نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کیا ہے)

فرات بن حیان رضی اللہ عنہ

۳۳۶۲۲..... تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ میں ان کو کوئی چیز نہیں دیتا میں ان کو ان کے ایمان کے سپرد کر دیتا ہوں ان ہی میں سے فرات بن حیان ہیں۔ (احمد بن حنبل، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے فرات سے روایت کیا ہے)

فاتک بن فاتک رضی اللہ عنہ

۳۳۶۲۳	اے اللہ آل فاتک میں برکتیں عطا فرما جس طرح کہ وہ مصیبت زدہ افراد کے لیے ٹھکانہ بنتے تھے۔ ابوعبیدۃ اور ابن عساکر نے ایوب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس آئے جس کا ہاتھ چوری کی وجہ سے کاٹا گیا تھا اس حال میں کہ وہ خیمہ میں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس مصیبت زدہ کو کس نے ٹھکانہ دیا ہے لوگوں نے جواب دیا فاتک بن فاتک یا خزیمة بن فاتک نے تو جواب میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

قیس بن سعد بن عبادہ

۳۳۶۲۴	بے شک سخاوت اس گھر والوں کی خصوصیت ہے ابوبکر نے الغیلانیات میں اور ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت بھیجی جس کے سردار قیس بن سعد بن عبادۃ تھے سو وہ لوگ سخت محنت کی وجہ سے تھک گئے تو قیس نے ان کے لیے نو جانور ذبح کئے جب وہ واپس آئے تو اس بات کا تذکرہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا پھر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا جو اوپر ذکر ہو چکا۔ (ابن عساکر نے جابر بن سمرۃ سے بھی روایت کیا ہے)

قضاعۃ بن معدویہ

۳۳۶۲۵..... قضاعۃ بن معدویہ اشارۃً بات کیا کرتے تھے۔ ابن اسنی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)۔

قبیصہ بن المخارق

۳۳۶۲۶ .. اے قبیصہ! تم جس بھی پتھر، درخت اور ٹیلے کے پاس سے گزرے اس نے تمہارے لیے استغفار کیا اے قبیصہ! جب تم فجر کی نماز پڑھا کرو تو تین مرتبہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہا کرو تو تم اندھے پن، کوڑھ پن اور فالج سے محفوظ رہو گے اے قبیصہ! کہو (ترجمہ) اے اللہ میں

آپ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے پاس ہے سو آپ میرے اوپر اپنا فضل فرمائیں اور میرے اوپر اپنی رحمت کا سایہ کیجئے اور مجھ پر اپنی برکات نازل فرمائیں۔۔احمد بن حنبل نے قبیصہ بن المخاری سے نقل کیا ہے)۔

حرف میم......معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۳۳۶۲۷......معاذ بن جبل کو چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ فرشتوں پر فخر فرمائیں گے۔(حکیم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ضعیف الجامع:۲۹۷۱)

۳۳۶۲۸......جب قیامت کے دن علماء کرام اپنے سب کے سامنے حاضر ہوں گے تو معاذ بن جبل ان کے درمیان پہاڑ کی چوٹی جیسے ہوں گے۔ (الحکیم نے معاذ سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۲۹......بے شک علما جب اپنے رب کی سامنے حاضر ہوں گے تو معاذ بن جبل ان کی درمیان پتھر کے ٹیلے کی طرح ہوں گے۔(حلیۃ الاولیاء میں عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۳۰......معاذ بن جبل لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے حرام اور حلال کردہ چیزوں کے سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔(حلیۃ الاولیاء میں ابوسعید سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۳۱......معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے سامنے پہاڑ کی چوٹی پر ہوں گے۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حلیۃ الاولیاء نے محمد بن کعب سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۶۳۲......معاذ بن جبل انبیاء اور رسل کی بعد سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔(حاکم اور تعقب نے ابوعبیدہ اور عبادۃ بن الصامت سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۳۳......معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے درمیان ایک جماعت کی مانند ہوں گے۔(حلیۃ الاولیاء میں عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۳۴......معاذ قیامت کے دن علماء کے سامنے ایک ٹیلے کی مانند ہوں گے۔(ابن ابی شیبۃ نے محمد بن عبیدۃ اللہ الثقفی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۶۳۵......معاذ علماء کے سامنے ایک حصہ ہیں۔(ابن ابی شیبۃ نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۶۳۶......معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے درمیان سے جماعت کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔(احمد بن حنبل نے عمران سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۳۷......معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے آگے آگے ہوں اللہ اور اس کے درمیان سوائے انبیاء کے کوئی حجاب نہ ہوگا اور سالم ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام اللہ سے بے حد محبت کرنے والا ہے اگر اللہ کے عذاب کا خوف نہ ہوتا تب بھی گناہ نہ کرتے یعنی محبت کی وجہ سے گناہ سے مجتنب رہتے۔(الدیلمی نے عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۳۸......معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے سامنے ایک ٹیلے کی مانند آئیں گے۔(ابن عساکر نے عمر سے ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے مرسلاً اور ابن عون اور حسن سے بھی مرسلاً روایت کیا ہے)

۳۳۶۳۹......معاذ کی ہر چیز امن میں ہے یہاں تک کہ اس کی انگوٹھی بھی۔(ابن سعد نے محمد بن عبداللہ بن عمر بن معاذ سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۴۰......ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو شک وشبہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ پوری امت کے درمیان تقسیم کردی جائے تو ان سب کو کافی ہوگی۔(مسلم ابوداؤد اور نسائی نے بریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۴۱......ماعز کو برا بھلا مت کہو۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابوالطفیل سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۴۲......بے شک ماعز البکائی اپنی قوم کے آخر میں اسلام لائے اور اس کو کسی ہاتھ نے گناہ میں ملوث نہیں کیا۔(ابن سعد اور طبرانی نے

عبدالرحمن بن ماعز سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۴۳ تحقیق میں نے ان کو جنت کی نہروں میں لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے دیکھا یعنی ماعز کو۔ (ابوعوانہ اور ابن حبان نے اور سعید بن منصور نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۴۴ ... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک وہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں غوطے لگا رہے تھے یعنی ماعز پس ایک ھزال کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول اس کو آپ کے پاس آنے کا میں نے ہی کہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا کہ اگر تم اس کو اپنی چادر میں چھپا لیتے تو یہ بہتر ہوتا۔ (ابن عساکر نے الھریرۃ سے روایت کیا ہے)

مالک بن سنان رضی اللہ عنہ

۳۳۶۴۵..... جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے خون میں میرا خون ملا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔ (البغوی، طبرانی، حاکم اور تعقب نے ابوسعید سے روایت کیا ہے)

معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۳۶۴۶ ... اس شخص کی طرف دیکھو جس کے دل کو اللہ نے منور کر دیا ہے میں اس کے ایسے والدین کے درمیان دیکھ چکا ہوں جو اس کو اچھے سے اچھا کھلا پلا رہے تھے اور میں نے اس کو ایسے جوڑا پہنتے ہوئے دیکھا ہے جو اس نے سو درہم میں خریدا تھا پھر اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کو اس حالت تک پہنچا دیا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (حلیۃ الاولیاء نے عمر سے بیہقی اور ابن عمر سے اور ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مصعب بن عمر کو اس حال میں آتے ہوئے دیکھا کہ ان نے بھیڑ کی کھال کا کمر میں پٹکا باندھا ہوا تھا اس پر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی اور پھر زریعہ چلی)

۳۳۶۴۷..... میں نے اس کو یعنی مصعب بن عمیر کو مکہ میں اس کے والدین کے پاس رہتے ہوئے دیکھا جو اس کا خیال رکھتے اور اس کو ناز و نعم میں پالتے تھے اور قریش کا کوئی نوجوان اس کی طرح کا نہیں تھا پھر وہ اس حالت سے اللہ کی رضا جوئی اور اس کے رسول کی مدد کے لیے نکلا جان لو! کہ اس طرح کے حالات تم پر آئیں گے کہ تم پر روم اور فارس کے دروازے کھول دیے جائیں گے پھر تم میں سے ایک صبح کے وقت ایک جوڑا پہنے گا اور شام کو دوسرا ناشتہ ایک برتن میں کرے گا اور شام کا کھانا دوسرے برتن میں کھائے گا تو صحابہ فرمانے لگے اے اللہ کے رسول ہم آج کے دن بہتر ہیں یا اس دن بہتر ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا بلکہ تمہاری یہ حالت زیادہ بہتر ہے خبردار! اگر تم دنیا کے بارے میں وہ باتیں جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم اس سے پناہ مانگتے۔ (حاکم نے زبیر سے روایت کیا ہے)

معاویۃ بن ابی سفیان

۳۳۶۴۸ ... اللہ تعالیٰ معاویہ کو قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائیں گے کہ ان پر نور ایمان کی چادر ہوگی۔ (ابن عساکر نے ابن عمر سے ابن حبان نے الضعفاء میں اور محمد بن حسین الرازی نے الفوائد میں اور ابن عساکر اور الرافعی نے حذیفہ سے روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں نقل کیا ہے)

۳۳۶۴۹ اے معاویہ اگر تم کو ولی بنایا گیا تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف سے کام لینا۔ (احمد بن حنبل اور ابن سعد ابویعلی اور ابن عساکر نے معاویہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۵۰......اے معاویہ اگر تم کو حکومت ملے تو اچھائی سے پیش آنا۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں بیہقی نے الدلائل میں اور ابن عساکر نے معاویہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر بھی ہے، جس کو بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے مگر اس حدیث کے کچھ اور شواہد ہیں)۔

۳۳۶۵۱......یقیناً معاویہ جس سے بھی کشتی کریں گے اس کو پچھاڑ دیں گے۔(الدیلمی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۵۲......اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھادے اور اس کو عذاب سے بچا۔(احمد بن حنبل ابو یعلی طبرانی اور ابونعیم نے عرباض بن ساریہ سے روایت کیا ہے حسن بن سفیان اور حسن بن عرفتہ نے اپنے حزب میں اور بغوی ابن قانع اور ابونعیم عساکر نے حارث بن زیاد سے ابن عدی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے طبرانی نے المعجم الاوسط اور المعجم الکبیر میں اور تمام نے عبداللہ بن ابوعمیرہ المزنی سے روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے اس کو الواہیات میں ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۵۳......اے اللہ اس کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسکو شہروں میں جائے قیام عطا فرما اور اس کو عذاب سے محفوظ فرما یہ بات معاویہ کے لئے فرمائی۔(ابن سعد طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور ابن عساکر نے مسلم بن مخلد سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۵۴......اے اللہ! اس کو علم عطا فرما اور اس کو ہدایت کا راستہ دکھلانے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کو ہدایت عطا فرما اور اس کے ذریعے دوسروں کو ہدایت عطا فرما یہ بات آپ ﷺ نے معاویہ کے لیے ارشاد فرمائی۔(احمد بن حنبل ترمذی نے اسے حسن غریب قرار دیا ہے اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں حلیۃ الاولیاء تمام اور ابن عساکر نے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ المزنی سے نقل کیا ہے اور ابن عساکر نے عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۵۵......ابوسفیان بن حارث میرے خاندان کا بہترین فرد ہے۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حاکم نے ابوحبۃ البدری سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۵۶......کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جہاں تک تم پہنچے ہو وہ وہاں تک پہنچے پھر وہ شام جائے اور اہل شام میں سے ایک منافق قتل کردے ابن سعد نے عبدالملک بن عمر سے روایت کیا کہ بشر بن سعد نے کہا اور اس کو ذکر کیا۔

حرف نون......نعیم بن سعد رضی اللہ عنہ

۳۳۶۵۷......فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا وہاں نعیم رضی اللہ عنہ کے چلنے کی آواز سنی۔(ابن سعد نے ابوبکر عوی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۶۵۸......نعیمان سے صرف بھلائی کی بات کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔(ابن سعد نے ایوب بن محمد سے مرسلاً نقل کیا ہے)

وحشی بن حرب الحبشی

۳۳۶۵۹......اے وحشی! لڑو اور اللہ کے راستے میں اس طرح قتال کرو جس طرح تم نے اللہ کے راستے سے روکنے کے لیے قتال کیا۔(طبرانی نے وحشی سے روایت کیا ہے)

سبار بن اسود

۳۳۶۶۰......میں نے تم سے درگزر کیا اور اللہ نے تم کو اسلام کی راہ دکھلا کر تم پر احسان کیا اور اسلام ماقبل کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے آپ ﷺ نے یہ بات سبار بن اسود سے ارشاد فرمائی۔(الواقدی اور ابن عساکر نے سعید بن محمد جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے)

ہشام بن عمرو ابن العاص

۳۳۶۶۱ ... العاص کے دونوں بیٹے مؤمن ہیں ہشام اور عمرو۔ (ابن سعد، احمد بن حنبل، حاکم اور طبرانی سے المعجم الکبیر میں ابو ہریرۃ سے روایت کیا ہے)

یاسر بن سوید

۳۳۶۶۲ ... اے اللہ! ان کے مردوں کی تعداد بڑھا اور عورتوں کی تعداد کم فرما اور ان کو محتاج نہ کر اور ان کو مفلوک الحالی میں مبتلا نہ فرما۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں یاسر بن سوید سے روایت کیا ہے)

یحییٰ بن خلاد

۳۳۶۶۳...... میں اس کا ایسا نام رکھ رہا ہوں جو کہ یحییٰ بن زکریا کے بعد کسی اور کا نہیں رکھا گیا۔ (ابن سعد نے اسحاق بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے علی بن خلاد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب یحییٰ بن خلاد کی ولادت ہوئی تو اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو گھٹی دی۔ اور یہ ارشاد فرمایا)۔

ابو کاہل

۳۳۶۶۴...... اے ابو کاہل! کیا میں تمہیں ایسے فیصلے کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ نے اپنے اوپر لازم کیا ہے؟ اللہ نے آپ کا دل زندہ کر دیا اور اس کو تمہارے مرنے تک مردہ نہیں کرے گا، اے ابو کاہل جان لو کہ اللہ رب العزت اس شخص پر ہرگز غصہ نہیں ہوتے جس کے دل میں خوف خدا ہو اور آگ اس کے دامن کو نہیں جلاتی بلاشبہ جس شخص کی نیکیاں کم ہوں اور اسکے گناہ اس پر غالب آ جائیں تو اللہ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کے ترازو کو بوجھل کر دے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں ابو کاہل سے روایت کیا ہے)

ابو مالک الاشعری

۳۳۶۶۵...... اے اللہ اعبید ابو مالک پر رحمت فرما اور اس کو بہت سے لوگوں پر امیر فوقیت عطا فرما۔ (احمد بن حنبل نے ابو مالک الاشعری سے روایت کیا ہے)

فضائل الصحابة مجتمعة من ثلاثة الى عشرة فصاعدا

۳۳۶۶۶...... ابو بکر میری امت کے سب سے زیادہ نرم دل اور رحم دل شخص ہیں اور عمر بن خطاب میری امت کے بہترین اور سب سے زیادہ انصاف کرنے والے شخص ہیں اور عثمان بن عفان میری امت کے سب سے زیادہ باحیا اور شریف شخص ہیں اور علی بن ابی طالب میری امت کے عقلمند اور سب سے زیادہ بہادر شخص ہیں اور عبداللہ بن مسعود میری امت کے نیک اور امانت دار شخص ہیں اور ابوذر اس امت کے سب سے زیادہ

زاہد اور سچے انسان ہیں اور ابوالدرداء میری امت کے سب سے زیادہ عبادت گزار اور متقی شخص ہیں اور معاویہ بن سفیان میری امت کے سب سے زیادہ بردبار اور سخی آدمی ہیں۔ (العقیلی اور ابن عساکر نے شداد بن اوس سے روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں نقل کیا ہے)

۳۳۶۶۷..... میرے پاس جبریل تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں سو آپ بھی ان سے محبت کیجئے اور وہ علی ابوذر اور مقداد بن اسود ہیں اے محمد ﷺ! جنت آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین کی بہت زیادہ مشتاق ہے علی عمار اور سلمان کی۔ (ابویعلی نے محمد بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے ابن کثیر نے کہا ہے کہ اس میں بہت زیادہ نکارت ہے اور صحیح نہیں ہے)۔

۳۳۶۶۸..... جنت چار آدمیوں کی بہت زیادہ مشتاق ہے علی سلیمان، ابوذر اور عمار بن یاسر کی۔ (ابن عساکر نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)۔

۳۳۶۶۹..... جان لو! جنت میرے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کی مشتاق ہے علی، مقداد، سلمان اور ابوذر کی۔ (طبرانی نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۰..... تین آدمیوں کی حوریں مشتاق ہیں علی، عمار اور سلمان کی۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں ان سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۱..... جبریل امین میرے پاس آئے اور مجھ سے یہ بات بیان کی کہ اللہ تعالیٰ میرے صحابہ میں سے چار کو پسند کرتے ہیں حاضرین میں سے کسی نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں تو اپنے جواب دیا علی سلمان ابوذر اور مقداد۔ (حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر نے ابوہریرۃ نے جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۲..... میں اہل عرب میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں اور سلمان اہل فارس میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے ہیں اور صہیب رومیوں میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے ہیں اور بلال اہل حبشہ میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے ہیں۔ (طبرانی المعجم الکبیر میں اور ابن ابی حاتم نے العلل میں اور ابن عساکر نے اور سعید بن منصور نے ابوامامۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۳..... اے جعفر! تیری شکل وصورت اور سیرت میری صورت اور سیرت کے مشابہ ہے اور تو مجھ سے اور میرے خاندان سے ہے اور رہی بات آپ کی علی تو، تو میرا داماد اور میری اولاد کا باپ ہے اور میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو اور اے زید تو میرا غلام ہے اور مجھ سے ہے اور میری طرف منسوب ہے اور لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ (احمد بن حنبل طبرانی نے المعجم الکبیر میں بغوی حاکم اور ضیاء مقدسی نے محمد بن اسامۃ بن زید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۴..... عبادۃ میری زندگی کو پوشیدہ رکھو مجھے اپنے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ محبوب ابوبکر پھر عمر پھر علی ہیں صحابی نے پوچھا پھر کون؟ جو ان کے بعد ہو سکتے ہیں زبیر، طلحہ، سعد، ابوعبیدہ، معاذ، ابوطلحہ، ابوایوب اور اے عبادۃ تم اور ابی بن کعب، ابوالدرداء، ابن مسعود، ابن عوف اور ابن عفان ہیں پھر غلاموں میں سے یہ جماعت ہے سلمان، صہیب، بلال اور ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سلمان ہیں یہ میرے خاص لوگ ہیں اور میرے سب صحابہ رضی اللہ عنہم میرے نزدیک معزز اور محبوب ہیں اگرچہ وہ حبشی غلام ہو۔ (الھیثم بن کلیب، طبرانی نے المعجم الکبیر اور ابن عساکر نے عبادہ بن صامت سے نقل کیا ہے علامہ ذہبی نے فرمایا ہے یہ باطل حدیث ہے)

۳۳۶۷۵..... میرے بعد ان دو کی اقتداء کرو ابوبکر اور عمر کی اور عمار کے راستہ پر چلو اور ابن ام عبد کے علم کو لازم پکڑو۔ (الرویانی حاکم اور بیہقی نے حذیفہ سے اور ابن عدی اور ابن عساکر نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۶..... اللہ تعالیٰ نے عرب کے تمام لوگوں میں سے منتخب فرمایا اور قریش کو عرب میں سے منتخب کیا اور بنی ہاشم کو قریش میں سے منتخب کیا اور میرے گھر کے لوگوں میں سے مجھے چن کر منتخب کیا یعنی علی، حمزہ، جعفر، حسن اور حسین میں سے۔ (ابن عساکر نے حبشی بن جنادہ سے روایت

کیا ہے)

۳۳۶۷۷ اس امت کے سب سے زیادہ نرم دل ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین کے معاملہ میں سب سے مضبوط شخص عمر ہیں۔ اور سب سے زیادہ باحیا عثمان ہیں اور قضا کے معاملات کو سب سے زیادہ جاننے والے علی ہیں اور سب سے بڑے قاری ابی ہیں اور علم فرائض کے بڑے ماہر زید ہیں اور ناسخ ومنسوخ کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والے معاذ ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہیں۔ (ابن عساکر نے ابومحجن سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابن سعد الدعور البقال بھی ہیں)۔

۳۳۶۷۸ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور فخر کی کوئی بات نہیں اور قیامت کے دن آدم میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور فخر کی کوئی بات نہیں اور تمہارے والد عرب کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں اور علی عرب کے جوانوں کے سردار ہوں گے اور حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں کے سوائے الخالہ کے دو بیٹوں یحیی اور عیسی کے۔ (ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۹ میرے حوض سے سب سے پہلے جس کو پلایا جائے۔ وہ صہیب رومی ہوگا اور جنت کے پھل سب سے پہلے ابوالدحداح کھائیں گے اور قیامت کے میدان میں فرشتے مجھ سے سب سے پہلے مصافحہ کریں گے وہ ابوالدرداء ہے۔ (الدیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۰ اے اللہ! ابوبکر پر رحمت فرما کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے رسول سے محبت کرتا ہے اے اللہ! عمر پر رحمت فرما کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے رسول سے محبت کرتا ہے اے اللہ عثمان پر رحمت فرما کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے رسول سے محبت کرتا ہے اے اللہ! ابوعبیدہ پر رحمت فرما کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے رسول سے محبت کرتا ہے اے اللہ! عمرو بن العاص پر رحمت فرما کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ (ابن عساکر نے ابن نجار مرالسلکی سے مرسلا روایت کیا ہے اور اس میں انقطاع بھی ہے)۔

۳۳۶۸۱ چار آدمیوں یعنی عبداللہ بن مسعود سے اور ابوحذیفہ کے غلام سالم سے اور ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے قرآن سیکھو میرا ارادہ ہے کہ میں ان کو اسی طرح پیامبر بنا کر بھیجوں جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا صحابہ رضی اللہ عنہم فرمانے لگے یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ابوبکر اور عمر کو نہیں بھیجیں گے حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم اور فضل والے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کے سواء مجھے کوئی چارہ کار نہیں ہے کیونکہ وہ کانوں اور آنکھوں کی مانند ہیں اور سر میں دو آنکھوں کی مانند ہیں۔ (ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۲ جنت نے کہا اے میرے پروردگار! آپ نے مجھے مزین کیا اور مجھے خوبصورت بنایا اللہ نے اس کو الہام کیا میں تجھ کو حسن حسین اور انصار کے سعادت مند لوگوں سے بھر دوں گا میری عزت کی قسم! تجھ میں ریاکار اور بخیل آدمی داخل نہیں ہوگا۔ (ابوموسیٰ المدینی نے ابن عباس سے اور بزیغ الازدی نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے اور اس کو غریب کہا ہے)

۳۳۶۸۳ کوئی بھی نبی ایسا نہیں ہے کہ جس کو میری امت میں مثال نہ ملتی ہو ابوبکر ابراہیم کی طرح ہیں اور عمر موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں اور عثمان ہارون علیہ السلام کی طرح ہیں اور علی بن ابی طالب میری طرح ہیں اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ عیسیٰ ابن مریم کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ ابوذر غفاری کو دیکھ لے۔ (ابن عساکر نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۴ ابوبکر اللہ کے بہترین بندے ہیں اور عمر اللہ کے بہترین بندے ہیں اور ابوعبیدہ اللہ کے بہترین بندے ہیں اور معاذ اللہ کے بہترین بندے ہیں ابی بن کعب اللہ کے بہترین بندے ہیں ثابت بن قیس اللہ کے بہترین بندے ہیں۔ (ابن عساکر نے جابر سے روایت کیا ہے اور اس کو غریب قرار دیا ہے اور محفوظ ابوہریرۃ والی حدیث ہے)

۳۳۶۸۵ اللہ تعالیٰ انبیاء کو قیامت کی سواریوں پر اٹھائیں گے اور صالح علیہ السلام کو ان کی اونٹنی پر اٹھائیں گے۔ اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو جنت کی اونٹنیوں میں سے دو اونٹنیوں پر اٹھائیں گے اور علی بن ابی طالب کو میری اونٹنی پر اور مجھے براق

پراٹھائیں گے اور بلال کو بھی ایک اونٹنی پر اٹھائیں گے اور وہ اذان دیں گے اور ان کا گواہ حق حق کے الفاظ کہتا جائے گا یہاں تک کہ جب "اشھد ان محمدا رسول اللہ" پر پہنچے گے تو اول سے آخر تک تمام مؤمنین اس کلمہ کی گواہی دیں گے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اسی کی گواہی قبول کی جس کی تو نے قبول کی۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور ابوالشیخ حاکم نے روایت کی اور تعاقب کیا۔ خطیب اور ابن عساکر نے ابوہریرۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۶ ہر نبی کو سات سردار وزیر اور ہونہار رفیق دیئے گئے ہیں اور مجھ کو چودہ وزیر سردار اور ہونہار شخص دیئے گئے ہیں سات قریش سے ہیں علی، حسن، حسین، حمزہ، جعفر ابوبکر اور عمر اور سات مہاجرین سے ہیں عبداللہ بن مسعود سلمان ابوذر حذیفہ عمار، مقداد اور بلال۔ (احمد بن ضبل تمام اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۷ مجھ سے پہلے کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کو سات ہونہار رفیق اور وزیر نہ دیئے گئے ہوں اور مجھے چودہ دیئے گئے ہیں جو کہ حمزہ، جعفر، علی، حسن، حسین، ابوبکر، عمر، عبداللہ ابن مسعود، ابوذر، مقداد، حذیفہ، عمار، بلال (وسلیمان) اور صہیب ہیں۔ (خیثمہ الطرابلسی نے فضائل الصحابہ میں اور حلیۃ الاولیا نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۸ مکہ میں قریش کے چار ایسے شخص ہیں کہ جن کو مکہ میں شرک سے بری دیکھنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ اسلام لے آئیں عتاب بن اسید، جبیر بن مطعم، حکیم بن حزام اور سہیل بن عمرو۔ (ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

تمت بالخیر ترجمۃ المجلد احدی عشر من کنز العمال

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ دوازدہم

مترجم

مولانا احسان اللہ شائق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا باب......قبائل اور ان کے اکٹھے اور الگ الگ طور پر ذکر کے بارے میں

انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر

۳۳۶۹۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد وصلوٰۃ کے بعد اے لوگو! بیشک لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور انصار کم،، یہاں تک کہ انصار لوگوں میں اس طرح ہوں گے جیسے کھانے میں نمک، سو تم میں سے جو حکومت کا ذمہ دار بنے گا وہ کسی کو نقصان پہنچائے گا یا کسی کو فائدہ، سو ان انصار کی اچھائیاں قبول کی جائیں اور ان کی برائیاں درگذر کی جائیں۔صحیح البخاری بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۶۹۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار نے اپنی ذمہ داری پوری کردی اور تم پر جو ذمہ داری ہے وہ باقی ہے، تم ان کی اچھائیاں قبول کرو اور ان کی برائیاں درگذر کرو۔شافعی، بیھقی المعرفة بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۶۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ تمہاری طرف ہجرت کریں گے اور تم ان کی طرف ہجرت نہیں کروگے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے انصار سے کوئی محبت نہیں کرے گا مگر وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہوں گے اور انصار سے کوئی بغض نہیں رکھے گا مگر وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔

احمد بن حنبل طبرانی بروایت حارث بن زیاد انصاری

۳۳۶۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش جاہلیت اور مصیبت کے دور میں نئے نئے گذرے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کی تلافی کروں اور۔(ان کے ساتھ) انصاف ومحبت کروں کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ تو دنیا لے کر لوٹیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر لے کر لوٹو؟ اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی یا وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔

ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۶۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں انصار کے بارے میں (اچھائی کی) وصیت کرتا ہوں بیشک وہ میری اوجھ اور زنبیل (کی طرح) ہیں، وہ اپنی وہ ذمہ داری جو ان پر تھی پوری کرچکے اور ان کا حق جو ان کے لئے تھا باقی ہے سو تم ان کی اچھائیاں قبول کرو اور ان کی برائیوں سے درگذر کرو۔بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ

تشریح:......کرش: اوجھ جس میں جانور کھانا محفوظ کرتا ہے عبیة زنبیل جس میں سامان وغیرہ محفوظ کیا جائے ان دونوں الفاظ کے ذریعہ امانت داری اور دیانت داری مراد لی گئی ہے کہ انصار رسول اللہ ﷺ کے خاص امانت دار اور راز دار لوگ ہیں۔

۳۳۶۹۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہوجاؤ! میری وہ زنبیل جس میں میرے بیت ٹھکانہ اختیار کرتے ہیں اور میری اوجھ انصار ہیں سو تم ان کی برائیوں سے درگذر کرو اور ان کی اچھائیاں قبول کرو۔ترمذی بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۱۷۶ ضعیف الترمذی: ۸۲۰۔

۳۳۷۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میری اوجھ اور زنبیل (کی طرح) ہیں لوگ عنقریب زیادہ اور وہ (انصار) کم ہوجائیں گے تم ان کی

اچھائیاں قبول کرواوران کی برائیوں سے درگذر کرو۔ نسائی بروایت اسید بن حضیر، ترمذی بیہقی ونسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۰۱۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار شعار (جسم سے ملے ہوئے کپڑے کی طرح اندر کی بات جاننے والے) ہیں اور (دوسرے) لوگ دثار (عام کپڑے کی طرح) ہیں۔ اگرلوگ ایک وادی کو اختیار کریں اور انصار (دوسری) وادی کو اختیار کریں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا۔ ابن ماجه بروایت سهل بن سعد

۳۳۷۰۲۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں انصار کے گھروں میں سے بہتر گھر نہ بتاؤں اور انصار کے گھروں میں سے سب سے اچھا گھر بنی نجار کا ہے پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی الحارث بن الخزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے سب گھروں میں خیر ہی خیر ہے۔

احمد بن حنبل بیهقی نسائی اور ترمذی بروایت انس. احمد بن حنبل بیہقی ترمذی بروایت ابو اسید الساعدی. احمد بن حنبل، بیهقی بروایت ابو حمید الساعدی. احمد بن حنبل،مسلم بروایت ابوهریره

۳۳۷۰۳۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا، اگرلوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ بیهقی بروایت انس، احمد بن حنبل، بخاری بروایت ابوهریرة

۳۳۷۰۴۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا، اگرلوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ہوں گا۔ احمد بن حنبل ترمذی مستدرک حاکم بروایت،ابی. ذخیرة الحفاظ: ۴۶۹۲)

۳۳۷۰۵۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص، انصار سے دشمنی نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔

مسلم بروایت ابوهریرة، احمد بن حنبل، ترمذی نسائی بروایت ابن عباس، احمد بن حنبل، ابن حبان بروایت ابو سعید

۳۳۷۰۶۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت صرف مؤمن ہی کرتا ہے اور انصار سے دشمنی صرف منافق ہی رکھتا ہے۔ جو انصار سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پسند کریں گے اور جو انصار سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند کریں گے۔

احمد بن حنبل ،بیهقی ترمذی نسائی بروایت براء

رسول اللہ ﷺ کی معیت بڑی دولت ہے

۳۳۷۰۷۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! مجھے کیا بات پہنچی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ لوگ تو مال لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ یہاں تک کہ تم انہیں (رسول اللہ کو) ﷺ اپنے گھر میں داخل کرلو؟ اگرلوگ ایک گھاٹی کو اختیار کریں اور انصار دوسری گھاٹی کو تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔ احمد بن حنبل بیهقی نسائی بروایت انس

۳۳۷۰۸۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری ذریعہ تمہیں ہدایت دی اور تم (آپس میں) الگ الگ تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں (آپس میں) جوڑ دیا اور تم محتاج تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں غنی کر دیا؟ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ کو اپنے ٹھکانوں میں لے کر جاؤ؟ اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا، اگرلوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا انصار شعار (جسم سے ملے ہوئے کپڑے کی طرح اور اندر کی بات جاننے والے) ہیں اور دوسرے لوگ دثار (عام کپڑوں کی طرح) ہیں بیشک تمہیں میرے بعد ترجیح ملے گی پس تم صبر کرو یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر میں آملو۔ احمد بن حنبل، بیهقی بروایت عبدالله بن زید بن عاصم

۳۳۷۰۹۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اے انصار کی جماعت! اللہ تعالیٰ نے وضو میں تمہاری تعریف فرمائی ہے، تمہارا وضوء کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم پانی سے استنجاء کرتے ہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: وہ ہی وہ (اصل) ہے پس تم اسے لازم پکڑو۔

ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت جابر اور ابوایوب اور انس رضی الله عنهما

۳۳۷۱۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انصار اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے پوتوں پر رحم فرمائے۔

ابن ماجه بروایت عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۳۰ ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۰۹۹)

۳۳۷۱۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ترکہ ہوتا ہے میرا ترکہ اور سامان ضرورت انصار ہیں سو مجھے ان میں محفوظ رکھو۔

طبرانی الاوسط بروایت انس رضی الله عنه

۳۳۷۱۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو انصار کو پسند کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پسند فرمائیں گے جو انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ناپسند رکھیں گے۔ احمد بن حنبل، بخاری افی لتار ریخ بروایت معاویه رضی الله عنه، ابن ماجه، ابن حبان بروایت براء رضی الله عنه

۳۳۷۱۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے انصار کو اچھا بدلہ عطا فرمائیں خصوصاً عبداللہ بن عمرو بن حرام اور سعد بن عبادۃ کو

ابویعلی ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت جابر رضی الله عنه

۳۳۷۱۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

احمد بن حنبل، بیهقی نسائی بروایت انس رضی الله عنه

۳۳۷۱۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم قریش میں ہے اور امانت انصار میں ہے۔ طبرانی بروایت ابن جزء

۳۳۷۱۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میں سے اچھائی کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان میں برا کرنے والوں سے درگذر کرو۔

طبرانی بروایت سهل بن سعد وعبدالله بن جعفر

۳۳۷۱۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت قبول کرو۔ احمد بن حنبل بروایت انس

۳۳۷۱۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

احمد بن حنبل بروایت انس رضی الله عنه

ثرید بہترین کھانا ہے

۳۳۷۱۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ انصار ہیں اور بہترین کھانا ثرید ہے۔..... الفردوس بروایت جابر رضی الله عنه

۳۳۷۲۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھروں میں بہتر بنوالنجار ہیں۔ ترمذی بروایت جابر

۳۳۷۲۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھروں میں بہتر بنوعبدالاشہل ہیں۔ ترمذی بروایت جابر

الکمال

۳۳۷۲۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میں اچھائی کرنے والے کی حفاظت کرو اور ان میں برا کرنے والے سے درگذر کرو۔

طبرانی بروایت ابو سعد انصاری

۳۳۷۲۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی اچھائی قبول کرو اور برائی سے درگذر کرو یعنی انصار۔

طبرانی بروایت ابوبکر، ابن ابی شیبة بروایت براء

کلام:..... ہیثمی نے اس حدیث کو مجمع الزوائد ۱۰۔۳۶ میں ذکر کر کے فرمایا کہ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں صدقہ بن عبداللہ بن سمین ہے جس کو دحیم اور ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا اور ایک جماعت نے اس کو ضعیف قرار دیا، باقی راوی اس سند کے ثقہ ہیں۔

۳۳۷۲۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کا اکرام کرو کیونکہ انہوں نے اسلام کی اس طرح تربیت کی جس طرح چوزے کی گھونسلے میں تربیت

کی جاتی ہے۔(دارقطنی نے افراد اور دیلمی اور ابن جوزی نے واھیات میں ذکر کیا ہے، التنزیہ ۲:۱۲:۲، الفوائد المجموعۃ ۹:۱۲)

۳۳۷۲۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور انصار کم یہاں تک کہ انصار کھانے میں نمک کی طرح ہوجائیں گے سو جو شخص تم میں سے حکومت کا ذمہ دار بنے گا ایک قوم کو فائدہ پہنچائے گا اور دوسروں کو نقصان پہنچائے گا سو ان کی اچھائیاں قبول کرو اور ان کی برائیوں سے درگذر کرو۔طبرانی بروایت ابن عباس

کلام:.....ہیثمی نے اس کو مجمع الزوائد: ۱۰/۳۶ میں روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں زید بن سعد الاشہلی ہے جس کو میں نہیں جانتا باقی راوی ثقہ ہیں۔

۳۳۷۲۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری وہ زنبیل جس میں میں ٹھکانہ پکڑتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور انصار میری او جھ (خاص رازدار) ہیں، تم ان کی برائی سے درگذر کرو اور ان کی اچھائی قبول کرو۔ابن سعد، رامھرمزی امثال بروایت ابو سعید

۳۳۷۲۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ترکہ یا سامان ضرورت ہوتا ہے، انصار میرا ترکہ اور سامان ضرورت ہیں۔لوگ زیادہ ہوں گے اور انصار کم ہوجائیں گے تم ان (انصار) کی اچھائی قبول کرو اور ان کی برائیوں درگذر کرو۔ابن سعد بروایت نعمان بن مرۃ بلاغا

۳۳۷۲۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت اور انصار میری او جھ اور زنبیل (خاص رازدار) ہیں تم ان کی اچھائی قبول کرو اور برائی سے درگذر کرو۔دیلمی بروایت ابو سعید

۳۳۷۲۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہوجاؤ! لوگ میرے دثار (عام کپڑوں کی طرح غیر رازدار) ہیں اور انصار شعار۔(جسم سے ملے ہوئے کپڑوں کی طرح خاص رازدار) ہیں، اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی کی تابعداری کروں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا، جو کوئی حکومت کا ذمہ دار بنے تو وہ ان میں اچھا کرنے والے سے اچھائی کرے اور ان میں برا کرنے والے سے درگذر کرے، جس نے انہیں (انصار کو) تکلیف پہنچائی سو اس نے اس ذات کو تکلیف پہنچائی جو ان دو کے درمیان ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ)۔احمد بن حنبل، رویانی مستدرک حاکم سعید بن منصور بروایت ابو قتادۃ

کلام:.....ہیثمی نے مجمع الزوائد: ۳۵۱۰۔ میں اس حدیث کو ذکر کیا احمد بن حنبل نے اس حدیث کو روایت کیا اور اس کے رجال تمام صحیح کے رجال ہیں سوائے حی بن نضر انصاری کے وہ ثقہ ہیں۔

۳۳۷۳۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تمام لوگ دثار (عام کپڑوں کی غیر رازدار) ہیں اور تم شعار (جسم سے ملے ہوئے کپڑوں کی طرح خاص رازدار) ہو؟ کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ لوگ اگر ایک وادی میں چلیں اور تم دوسری وادی میں چلا میں تمہاری وادی کی تابعداری کروں اور لوگوں کو چھوڑ دوں؟ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ عزوجل نے مجھے مہاجرین میں رکھا ہے تو میں یہ پسند کرتا کہ میں انصار میں سے ایک ہوتا۔طبرانی بروایت عبداللہ بن جبیر

انصار سے درگذر کرو

۳۳۷۳۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے انصار کے اس محلہ میں محفوظ رکھو کیونکہ وہ (انصار) میری وہ او جھ ہیں جس میں میں کھاتا ہوں اور (وہ) میری زنبیل ہیں ان کی اچھائی قبول کرو اور ان کی برائی سے درگذر کرو۔طبرانی بروایت سعد بن زید اشھلی

۳۳۷۳۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تم سے محبت کرتا ہوں انصار نے اپنی ذمہ داری پوری کرلی اور تمہاری ذمہ داری باقی ہے سو ان میں اچھا کرنے والے کے ساتھ اچھائی کرو اور ان میں برا کرنے والے سے درگذر کرو۔

ابن سعد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۳۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور انصار کم، جو کوئی تم سے حکومت کا ذمہ دار بنے گا وہ کسی کو فائدہ

پہنچائے گا سوان، (انصار) کی اچھائی قبول کرے اور ان کی برائی سے درگذر کرے۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۳۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! انصار میری زنبیل اور میری نعل اور میری وہ اوجھ ہیں جس میں میں کھاتا ہوں (خاص لوگ ہیں) سو تم مجھے ان میں محفوظ رکھو، ان کی اچھائی قبول کرو اور برائی سے درگذر کرو۔ ابن سعد بروایت ابو سعید

۳۳۷۳۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! تم زیادہ ہو جاؤ گے اور انصار اپنی اسی حالت پر جس میں آج ہیں بڑھیں گے نہیں، وہ میری وہ زنبیل ہیں جس میں میں ٹھکانہ پکڑوں سو تم ان میں اچھا کرنے والے کا اکرام کرو اور ان کی برائی سے درگذر کرو۔

احمد بن حنبل بروایت بعض صحابہ ابن سعد بروایت عائشہ اور بعض صحابہ

۳۳۷۳۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! بیشک تم زیادہ ہوتے رہو گے اور انصار ختم ہو جائیں گے اور وہ (انصار) میری وہ زنبیل ہیں جس میں میں نے ٹھکانہ اختیار کیا، سو ان میں اچھا کرنے والے کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرو ان میں برا کرنے والے سے درگذر کرو۔

مستدرک حاکم. طبرانی بروایت کعب بن مالک

۳۳۷۳۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک (عام) لوگ زیادہ ہوں گے اور انصار کم ہو جائیں گے یہاں تک وہ کھانے میں نمک کی طرح ہوں گے، وہ اپنی اس حالت سے زیادہ نہ ہوں گے جس حالت پر آج ہیں، وہ میری وہ زنبیل ہیں جس میں میں نے ٹھکانہ پکڑا، سو ان میں احسان کرنے والے کا اکرام کرو اور برا کرنے والے سے درگذر کرو۔

احمد بن حنبل بروایت بعض صحابہ، ابن سعد بروایت عائشہ اور بعض صحابہ

۳۳۷۳۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! بیشک تم بڑھتے رہو گے اور انصار ختم ہو جائیں گے اور انہیں میں میری وہ زنبیل ہے جس میں میں نے ٹھکانہ اختیار کیا، سو تم ان میں اچھا کرنے والے کا اکرام کرو اور برا کرنے والے سے درگذر کرو۔

مستدرک حاکم، طبرانی بروایت کعب بن مالک

۳۳۷۳۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک (عام) لوگ زیادہ ہوں گے اور انصار کم ہوں گے یہاں تک کہ وہ کھانے میں نمک کی طرح ہوں گے، سو جو کوئی ان کے معاملہ میں سے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار ہو تو ان کی اچھائی قبول کرے اور برائیاں درگذر کرے۔

ابن سعد بروایت ابن عباس

ہر مؤمن کو انصار کا حق پہچاننا چاہئے

۳۳۷۴۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کوئی نماز بغیر وضو نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو (کامل) نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ کا نام وضو میں نہ لے اور وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا جو مجھ پر ایمان نہ رکھتا ہو اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار کا حق نہ پہچانے۔

طبرانی اوسط بروایت عیسی بن عبداللہ بن سبرة عن ابیہ عن جدہ

۳۳۷۴۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! کوئی نماز بغیر وضو نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جو اللہ تعالیٰ کا نام (وضوء میں) نہ لے وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا جو مجھ پر ایمان نہ رکھے اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار کا حق نہ پہچانے۔

ابن النجار بروایت عیسی بن سھد عن ابیہ عن جدہ ابی سبرة

۳۳۷۴۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا جو مجھ پر ایمان نہ رکھے اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہ رکھے اور وضوء کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جو اللہ تعالیٰ کا نام وضو میں نہ لے۔

ابن قانع بروایت رباح بن عبد الرحمن بن حویطب عن جدہ حطیب بن عبدالعزیز

۳۳۷۴۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کو انصار کی محبت سے تازہ کرتے رہو کیونکہ ان سے صرف مسلمان ہی محبت رکھتا ہے اور صرف منافق

ہی بغض رکھتا ہے۔طبرانی بروایت عبدالمھیمن بن عباس بن سھل بن سعد عن ابیه عن جده

۳۳۷۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک انصار کا یہ محلہ نرم عادت والا ہے ان سے محبت ایمان اور ان سے بغض نفاق ہے۔

ابن ابی شیبة، بغوی باوردی حاکم فی الکنی طبرانی بروایت سعد بن عبادة

۳۳۷۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اے انصار کی جماعت! کسی کی طرف ہجرت نہیں کرو گے لیکن لوگ تمہاری طرف ہجرت کریں گے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو شخص انصار سے محبت رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہوں گے، اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتے ہوں گے۔

احمد بن حنبل بخاری التاریخ ابوداؤد الفضائل انصار، ابن خیثمه، ابویعلی، ابوعوانه، ابن منیع، بغوی، باوردی، ابن قانع، طبرانی، سعید بن منصور بروایت حارث بن زیاد الساعدی الانصاری

کلام:......بغوی نے فرمایا کہ حارث بن زیادہ کے علاوہ کوئی اور راوی اس حدیث کا مجھے معلوم نہیں۔

۳۳۷۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میرے دوست اور دین میں میرے بھائی اور دشمنوں کے مقابلے میں میرے مددگار ہیں۔

ابن عدی کامل دار قطنی فی الافراد ابن الجوزی واھیات بروایت انس، المتناھیه: ۴۲۰

۳۳۷۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے مسلمان ہی محبت رکھتا ہے اور انصار سے بغض منافق ہی رکھتا ہے جو شخص انصار سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے پسند فرمائیں گے جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ناپسند رکھیں گے۔ابن ابی شیبة بروایت براء

۳۳۷۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار مسلمان اور منافق کی علامت ہیں ان سے مسلمان ہی محبت رکھتا ہے اور ان سے بغض منافق ہی رکھتا ہے۔

طبرانی بروایت انس

انصار صحابہ سے بغض رکھنا کفر ہے

۳۳۷۴۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت کرنا ایمان ہے اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور جو شخص کسی عورت سے مہر پر نکاح کرتا ہے اور مہر اداء کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو وہ زنا کرنے والا ہے۔بیھقی بروایت ابوھریرة ذخیرة الحفاظ: ۲۶۵

۳۳۷۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے انصار سے محبت رکھی اسی نے مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے انصار سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔طبرانی بروایت معاویه

۳۳۷۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص انصار سے محبت رکھے گا تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کریں گے اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند کریں گے۔

احمد بن حنبل، ابن ابی شیبة احسن بن سفیان ابن حبان طبرانی ابو نعیم بروایت حارث بن زیاد

۳۳۷۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم ہجرت پر بیعت نہیں کرتے؟ بیشک لوگ تمہاری طرف ہجرت کریں گے جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ انصار سے محبت رکھتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہوں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ انصار سے بغض رکھتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند رکھتے ہوں گے۔طبرانی بروایت ابو اسید الساعدی

۳۳۷۵۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے بغض منافق ہی رکھتا ہے اور جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے اور جو ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے۔ابن عدی کامل تاریخ ابن عساکر بروایت ابوسعید، ذخیرة الحفاظ: ۶۲۷۲

۳۳۷۵۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا

ہوو ثقیف سے محبت نہیں رکھتا۔ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۳۷۵۵ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے انصار کے اس قبیلہ کو ڈرایا اس نے اس کو ڈرایا جوان دونوں کے درمیان ہے اور۔ (رسول اللہ ﷺ نے) اپنا ہاتھ اپنے دونوں پہلوؤں پر رکھا (یعنی دل)۔

ابو داؤد طیالسی، دارقطنی افراد وسمویہ، طبرانی اوسط، ابن عساکر، سعید بن منصور بروایت جابر

۳۳۷۵۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میری اوجھ اور زنبیل ہیں۔ (خاص راز دار، ہیں اور وہ (انصار) شعار (جسم سے ملے ہوئے کپڑے کی طرح خاص راز دار) ہیں اور عام لوگ دثار ہیں (عام کپڑوں کی طرح غیر راز دار ہیں)۔ عسکری مثال بروایت انس

۳۳۷۵۷ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار شعار ہیں (جسم سے ملے کپڑے کی طرح راز دار، ہیں اور عام لوگ دثار ہیں (عام کپڑوں کی طرح غیر راز دار ہیں) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ ابو یعلی بروایت ابو سعید

۳۳۷۵۸ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ دثار (عام کپڑوں کی طرح غیر راز دار) ہیں اور انصار شعار (جسم سے ملے کپڑے کی طرح راز دار) ہیں اور انصار میری اوجھ اور زنبیل (کی طرح) ہیں اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ ابن ابی شیبۃ بروایت انس

۳۳۷۵۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار (دوسری) وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی یا وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ ابن ابی شیبۃ بروایت ابوھریرہ

۳۳۷۶۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی میں اور انصار (دوسری) وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا۔

احمد بن حنبل بروایت ابو بکر

انصار صحابہ کی مثال

۳۳۷۶۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! تم شعار (جسم سے ملے کپڑوں کی طرح راز دار) اور لوگ دثار (عام کپڑوں کی طرح غیر راز دار) ہیں سو تمہاری طرف سے مجھے تکلیف نہ پہنچے۔ حاکم فی الکنی طبرانی فی سعید بن منصور بروایت عباد بن بشر انصاری

۳۳۷۶۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم محمد ﷺ کو اپنے گھروں میں لے جاؤ؟ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۳۷۶۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمہارے پاس نہ آیا کہ تم گمراہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں ہدایت دی؟ کیا میں تمہارے پاس نہ آیا کہ تم (آپس میں) الگ الگ تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں اکٹھا کیا؟ کیا میں تمہارے پاس نہ آیا کہ تم (آپس میں) دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈالی؟ انصار نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ نہ کہو گے کہ آپ (ﷺ) ہمارے پاس خوف میں آئے پس ہم نے آپ کو امن دیا اور جلا وطنی کی حالت میں ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا اور مغلوب ہو کر آئے ہم نے آپ کی مدد کی انہوں نے عرض کیا: (ایسا نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا ہم پر احسان ہے۔

احمد بن حنبل بروایت انس

۳۳۷۶۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! تمہاری طرف سے کیا بات مجھے پہنچی؟ اور کیا نئی چیز تم نے اپنے دلوں میں پیدا کی؟ کیا میں تمہارے پاس نہ آیا کہ تم گمراہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت دی؟ اور محتاج تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالدار کیا؟ اور (آپس میں) دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت تم مجھے کیوں جواب نہیں دیتے؟ خبردار! اللہ کی قسم! اگر تم چاہو تو یہ کہو پس سچ کہو کہ: آپ ہمارے پاس آئے اس طرح کہ آپ جھٹلائے ہوئے تھے سو ہم نے آپ کی تصدیق کی اور مغلوب تھے ہم نے آپ کی مدد کی اور جلا وطن تھے سو ہم نے ٹھکانہ دیا اور محتاج تھے سو ہم نے آپ کے ساتھ خیر

خواہی کی اے انصار کی جماعت! کیا تم اس دنیا کے تھوڑے سے حصہ کی وجہ سے اپنے دلوں میں (ناراضگی) پاتے ہو جس (حصہ کے ذریعہ) میں لوگوں میں الفت ڈالتا ہوں تاکہ وہ اسلام لے آئیں اور میں نے تمہیں تمہارے اسلام کے حوالے کیا؟ اے انصار کی جماعت! کیا تم اس پر خوش نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ؟ پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا اور اگر لوگ ایک گھاٹی میں چلیں اور انصار ایک (دوسری) گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں اللہ تعالیٰ انصار پر اور انصار کے بیٹوں پر اور انصار کے پوتوں پر رحم فرمائیں۔

احمد بن حنبل عبد بن حمید، سعید بن منصور بروایت ابو سعید

۳۳۷۶۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کی بیویوں کی اور انصار کی اولاد کی مغفرت فرما! انصار میری اوجھ اور میری زنبیل ہیں، اگر لوگ ایک وادی کو پسند کریں اور انصار ایک (دوسری) وادی کو پسند کریں تو میں انصار کی وادی کو پسند کروں اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا۔ احمد بن حنبل بروایت نضر بن انس عن انس

۳۳۷۶۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی اور انصار کی (تمام) اولاد کی اور انصار کے آزاد کردہ غلاموں کی مغفرت فرما۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت انس طبرانی، بروایت عوف بن سلمه عن ابیه عن جده

۳۳۷۶۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کی بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی اور ان بہوؤں کی اور پڑوسیوں کی مغفرت فرما!

طبرانی بروایت انس

۳۳۷۶۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور ان کے بیٹوں اور پوتوں اور ان کے خادموں کی اور ان کے پڑوسیوں کی مغفرت فرما۔

عبد بن حمید بروایت جابر

۳۳۷۶۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! نصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی اور ان کی تمام اولاد کی اور ان کے آزاد کردہ غلاموں کی اور ان کے پڑوسیوں کی مغفرت فرما۔ البغوی ابن قانع ابن ابی شیبة، طبرانی سعید بن منصور بروایت رفاعة ابن رافع زرقی

۳۳۷۷۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی اور انصار کی عورتوں کی اور انصار کے پوتوں کی عورتوں کی مغفرت فرما۔ احمد بن حنبل، ابن ابی شیة طبرانی بروایت زید بن ارقم

۳۳۷۷۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔ بخاری، ترمذی بروایت انس ابو داؤد طیا لسی احمد بن حنبل مسلم بروایت زید بن ارقم طبرانی بروایت خزیمه بن ثابت، ابن ابی شیة بروایت ابو سعید

۳۳۷۷۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار پر اور انصار کی اولاد پر اور انصار کی اولاد کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔

ابن ماجه، ابن ابی شیبة ابن اسنی بروایت قیس بن سعد بن عبادة

انصار صحابہ کی پاکبازی

۳۳۷۷۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! اللہ تعالیٰ تمہیں بہتر بدلہ عطا فرمائیں سو بیشک تم جہاں تک مجھے معلوم ہے یقیناً تم پاکباز اور ثابت قدم ہو۔ طبرانی بروایت انس عن ابی طلحة

کلام:..... ہیثمی نے اس حدیث کو مجمع الزوائد (۴۱۰) میں لایا ہے، اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن ثابت البنانی ہیں جو ضعیف راوی ہیں۔

۳۳۷۷۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کو سلام کہو! سو بیشک تم جہاں تک مجھے معلوم ہے پاکباز اور ثابت قدم ہو۔ ابو داؤد طیالسی احمد بن حنبل بروایت انس، ترمذی، بروایت حسن غریب طبرانی، مستدرک حاکم، ضیاء مقدسی فی المختارة بروایت انس بروایت ابی طلحة

۳۳۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اپنے کام کا بدلہ نہ لے لیا ہو سوائے انصار کے کہ ان کے عمل کا ثواب اللہ تعالیٰ عطاء فرمائیں گے۔ دیلمی بروایت عائشہ

۳۳۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھروں میں سب سے بہتر بنی عبدالاشہل کے گھر ہیں پھر حارث بن خزرج کے پھر بنی النجار کے پھر بنی ساعدۃ کے حضرت سعد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں آخری قبائل میں شمار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آپ بہترین لوگوں میں سے ہیں تو یہ آپ کے لئے کافی ہے۔

طبرانی بروایت عبدالمھیمن بن عباس بروایت سھل بن سعد عنابیہ عن جدہ

۳۳۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اوس وخزرج یہ آپ پر پسند نہیں کرتے البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دو جماعتوں کے ذریعہ میری مدد کی اور اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرب میں ان دونوں سے زبان اور قوت کے لحاظ سے زیادہ کوئی ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ میری مدد فرماتے۔ ابن عدی فی الکامل بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارا النقیب (قوم کا سربراہ) ہوں۔ ابن سعد بروایت عبدالرحمن بن ابی الرجال

تشریح: (اس حدیث کے راوی) فرماتے ہیں کہ (جب) اسعد بن زرارۃ کا انتقال ہوا تو بنونجار نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے نقیب کا انتقال ہوگیا، آپ ﷺ ہم پر کوئی نقیب متعین فرمادیں! تو آپ ﷺ نے یہ ذکر کر فرمایا۔

۳۳۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی قوم پر اس طرح الگ کریں ہو جیسے عیسیٰ ابن مہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ حواری ذمہ دار تھے اور میں اپنی قوم کا ذمہ دار ہوں۔ ابن سعد بروایت محمود بن لبید

راوی: راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نقباء (قوم کے سربراہوں) سے فرمایا اس کے بعد راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۳۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے دل میں (ناراضی) ھرگز نہ پائے میں اسی کو منتخب کرتا ہوں جس کی طرف جبرئیل (علیہ السلام) اشارہ کریں۔ طبرانی بروایت ابن عمر

(حدیث کے راوی) کہتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے نقباء (قوم کے سربراہوں) کا انتخاب کیا تو فرمایا (راوی نے) آگے یہ حدیث ذکر کی)

مہاجرین رضی اللہ عنہم

۳۳۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ جماعت معلوم ہے جو میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی (پھر فرمایا) مہاجرین میں سے فقراء جنت کے دروازے کی طرف آئیں گے اور دروازہ کھلوائیں گے جنت کے خازن کہیں گے کیا تمہارا حساب ہو چکا؟ تو (مہاجرین) کہیں گے: ہمارا کس چیز کا حساب لیا جائے گا؟ اللہ کے راستے میں ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہوتی تھیں یہاں تک کہ ہماری موت اسی پر آگئی، پس ان کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا پھر وہ عام لوگوں کے داخل ہونے سے پہلے چالیس سال اس میں آرام کریں گے۔

مستدرک حاکم، شعب الایمان بیھقی بروایت ابن عمرو

۳۳۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مہاجرین فقراء جنت میں اپنے اغنیاء سے پانچ سو سال کی مقدار پہلے داخل ہوں گے۔

ابن ماجہ بروایت ابوسعید

کلام:......ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۸۶۔

۳۳۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فقراء مہاجرین قیامت کے دن جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے جائیں گے۔

مسلم بروایت ابن عمر

فقراء مہاجرین کی فضیلت

۳۳۷۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فقراء مہاجرین اپنے اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

ترمذی بروایت ابو سعید

۳۳۷۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک قیامت کے دن مہاجرین کے لیے سونے کے منبر ہوں گے وہ اس پر بیٹھیں گے گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔البزار مستدرک حاکم بروایت ابو سعید

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۹۶۸)

۳۳۷۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجرین عام لوگوں سے جنت میں چالیس سال آگے ہوں گے جنت میں مزے کریں گے اور دوسرے لوگ حساب وکتاب کی وجہ سے روکے ہوئے ہوں گے پھر دوسری جماعت سو سال میں ہوگی۔طبرانی بروایت مسلمہ بن مخلد

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۲۴۱)

۳۳۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہاجرین کے لئے سونے کے منبر ہوں گے جس پر قیامت کے دن بیٹھیں گے گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔

ابن حبان مستدرک حاکم بروایت ابو سعید

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۷۵۴

الاکمال

۳۳۷۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے پہلے ہجرت کرنے والے وہ ہی ہیں آگے بڑھنے والے، سفارش کرنے والے، اپنے رب پر محبت کا بھروسہ کرنے والے قیامت کے دن اس طرح آئیں گے کہ ان کی گردنوں پر ہتھیار ہوں گے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے پھر ان سے جنت کے خازن کہیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم مہاجرین ہیں پھر ان سے کہا جائے گا: کیا تمہارا حساب ہو گیا؟ پھر وہ اپنے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے اور اپنے ترکش اتار دیں گے اور اپنے ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھائیں گے پھر کہیں گے: اے رب! ہمارا کس چیز کا حساب لیا جائے گا؟ کیا اس کے ساتھ ہمارا حساب لیا جائے گا؟ ہم نکلے، ہم نے مال اہل اور اولاد کو چھوڑ دیا پھر اللہ تعالیٰ ان کو زبرجد اور یاقوت جڑے سونے کے پر لگا دیں گے پس وہ جنت کی طرف اڑ جائیں گے ان کے لئے جنت میں ٹھکانے ہوں گے جنہیں وہ دنیا میں اپنے ٹھکانوں سے زیادہ جانتے ہوں گے۔(حلیۃ الاولیاء، تاریخ ابن عساکر انہوں نے کہا کہ یہ غریب ہے)۔ابن مردویہ بروایت صہیب

قریش کی فضیلت کا ذکر

۳۳۷۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو آگے رکھو اور ان سے آگے مت بڑھو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں گے تو میں تمہیں ان کا وہ (اجر) بتا دیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔البزار بروایت علی

۳۳۷۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو آگے بڑھاؤ اور ان سے آگے مت بڑھو اور ان سے سیکھو اور ان سے مباحثہ مت کرو (شافعی بیہقی معرفہ میں بروایت ابن شہاب علامہ ابن عدی کامل بروایت ابو ہریرۃ)۔ذخیرۃ الحفاظ: ۳۶۷۷

۳۳۷۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش کو آگے بڑھاؤ اور ان سے آگے مت بڑھو اور قریش سے سیکھو اور انہیں نہ سکھاؤ، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں گے تو میں تمہیں ان میں سے بہتر لوگوں کا وہ (اجر) بتا دیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔طبرانی بروایت عبداللہ بن سائب

۳۳۷۹۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش لوگوں کی نیکی ہیں اور لوگوں کی نیکی قریش ہی کے ذریعہ ہوسکتی ہے۔ اور انہیں قریش پر دیا جائے گا جیسا کہ کھانا نمک ہی سے اچھا اور درست ہوسکتا ہے۔ ابن عدی کامل بروایت عائشہ

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۰۸۸۔

۳۳۷۹۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کی ذلت چاہے گا اللہ (تعالیٰ) اسے ذلیل کریں گے۔

احمد بن حنبل ترمذی مستدرک حاکم بروایت سعد ذخیرة الحفاظ ۵۱۵۱

۳۳۷۹۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اچھائی اور برائی میں قریش کے تابع ہیں۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت جابر

۳۳۷۹۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش اس کام کے ذمہ دار ہیں، پس لوگوں میں نیک ان میں (قریش) نیک لوگوں کے تابع ہیں اور لوگوں میں گناہگاران (قریش) میں گناہ گاروں کے تابع ہیں۔ احمد بن حنبل بروایت ابوبکر وسعد

۳۳۷۹۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کے قبائل میں سے جلدی فنا ہونے والا قبیلہ قریش ہے قریب ہے کہ کوئی عورت جوتا لے کر جائے اور کہے کہ یہ کسی قریشی کا جوتا ہے۔ احمد بن حنبل بروایت ابو ہریرہ

۳۳۷۹۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد وصلوٰۃ کے بعد اے قریش کی جماعت! بیشک تم اس کام کے اہل ہو جب تک کہ اللہ (تعالیٰ) کی نافرمانی نہ کرو سو جب تم نافرمانی کرو گے تو اللہ (تعالیٰ) تم پر وہ لوگ بھیجیں گے جو تم کو اس طرح چھیلیں گے جس طرح اس تیز تلوار سے چھیلا جاتا ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ابن مسعود)

۳۳۷۹۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش قیامت تک لوگوں کے ذمہ دار ہیں خیر وشر میں۔

احمد بن حنبل ترمذی بروایت عمر وبن العاص

۳۳۷۹۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک یہ کام قریش میں رہے گا، کوئی ان سے دشمنی نہیں کرے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل گرا میں گے جب تک وہ (قریش) دین کو قائم رکھیں۔ احمد بن حنبل بخاری بروایت معاویہ

۳۳۸۰۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام قریش میں سے ہیں، اور ان کا تم پر حق ہے اور ان (قریش) تمہاری لئے اسی طرح ہے جب تک کہ اگر ان قریش سے رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور ان کو حکومت دی جائے تو انصاف کریں اور اگر معاہدہ کریں تو پورا کریں سو جب کوئی ان (قریش) میں سے ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ (تعالیٰ) اس سے نہ (مال) خرچ کرنا، نہ انصاف قبول کریں گے۔ احمد بن حنبل، نسائی، ضیاء مقدسی بروایت انس

۳۳۸۰۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اصل ہیں مثال میں جاہلیت میں ان میں سے بہتر اسلام میں بھی بہتر ہیں جب کہ وہ سمجھیں۔

دبن کو عسکری بروایت جابر

۳۳۸۰۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (امامت) کے معاملہ میں لوگ قریش کے تابع ہیں، ان (لوگوں) کے مسلمان ان (قریش) کے مسلمانوں کے تابع ہیں اور ان (لوگوں) کے کافر ان (قریش) میں کافر کے تابع ہیں، لوگ اصل ہیں ان میں سے جاہلیت میں بہتر اسلام میں بھی بہتر ہیں جب وہ (دین کو) سمجھیں تم لوگوں میں بہترین کو لوگوں میں سب سے زیادہ اس معاملہ امامت میں ناپسندیدہ پاؤ گے کہ وہ خود اس میں پڑے۔ بیہقی بروایت ابوھریرۃ

۳۳۸۰۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امیر ہوں گے تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے۔ ترمذی بروایت جابر ابن سلمہ

۳۳۸۰۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قریشی کو آج کی بعد قیامت تک باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔ مسلم بروایت مطیع

۳۳۸۰۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو اتنا دیا گیا جتنا عام لوگوں کو نہیں دیا گیا قریش کو اتنا دیا گیا جو آسمان برسائے اور نہریں لے جائیں اور سیلاب بہائیں۔ حسن بن سفیان ابونعیم معرفہ بروایت حلیس

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۹۵۱

۳۳۸۰۶ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ قریش کو ہدایت عطاء فرما! کیونکہ ان میں جاننے والا زمین کی سطح کو علم سے بھر دے گا اے اللہ! جس طرح آپ نے ان کو عذاب چکھایا اسی طرح ان کو انعام بھی دے۔ خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرۃ

۳۳۸۰۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش زمین والوں کے لئے تباہی سے امان کا ذریعہ ہیں اور زمین والوں کی اختلاف سے حفاظت کا ذریعہ قریش سے دوستی ہے قریش اللہ والے ہیں، جب کوئی قبیلہ عرب میں سے ان کی مخالفت کرے تو وہ شیطان کا گروہ ہوگا۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس تذکرۃ الموضوعات : ۱۱۲، التعقبات ۴۸

۳۳۸۰۸ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش سے سیکھو اور ان کو مت سکھاؤ اور ان کو آگے کرو پیچھے نہ کرو کیونکہ ایک قریشی کی طاقت غیر قریشی کے دو مردوں کے برابر ہے۔ ابن ابی شیبۃ بروایت سھل بن حثمہ

۳۳۸۰۹ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت قریش میں ہے اور فیصلہ انصار میں اور دعوت حبشہ میں اور جہاد اور ہجرت اس کے بعد تمام مسلما اور مہاجرین میں ہے۔ احمد بن حنبل طبرانی بروایت عتبہ بن عبد

۳۳۸۱۰ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش قیامت کے دن لوگوں کے آگے ہوں گے اور اگر یہ بات نہ ہوئی کہ قریش اکڑ جائیں گے تو میں ان کو ان میں اچھے لوگوں کا وہ اجر بتا دیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔ ابن عدی کامل بروایت جابر، ذخیرۃ الحفاظ : ۳۷۷۲

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۰۸۹

۳۳۸۱۱ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکومت قریش میں اور فیصلہ انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت ازد میں ہے۔

احمد بن حنبل ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۳۸۱۲ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام قریش میں سے ہیں، ان (قریش) میں نیک لوگ نیک لوگوں کے امیر ہیں اور ان کے برے لوگ برے لوگوں کے امیر ہیں۔ اور اگر کوئی قریشی تم پر امیر بنا دیا جائے جو حبشی غلام ہو، جس کی ناک کٹی ہوئی ہو، سو تم اس کی بات مانو! اور فرمانبرداری کرو، جب تک کہ تم میں سے کسی ایک کو اس کے اسلام اور گردن مارنے کے درمیان اختیار نہ مل جائے۔ (کافر ہو جائے) تو اس کی گردن مارنے کو مقدم رکھو۔

مستدرک حاکم السنن الکبری، بیقھی بروایت علی

۳۳۸۱۳ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش سے محبت کرو اس لئے کہ بیشک جو ان سے محبت کرے گا (اللہ تعالیٰ اس سے محبت کریں گے۔

احمد بن حنبل ابن جھان مستدرک حاکم بروایت سھل بن سعد

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۹۷، الضعیفہ ۶۵۰۔

۳۳۸۱۴ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک قریش امانت والے ہیں کوئی ایک ان میں عیب تلاش نہیں کرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کے ناک کی نتھنوں کو بچھاڑ دیں گے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کریں گے)۔

تاریخ ابن عساکر بروایت جابر بخاری ادب المفرد طبرانی بروایت رفاعۃ بن رافع

۳۳۸۱۵ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش اللہ تعالیٰ کے خالص لوگ ہیں سو جو ان کے لئے لڑائی متعین کرے گا شکست کھائے گا اور جو ان سے برائی کا ارادہ کرے گا دنیا و آخرت میں ذلیل ہوگا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت عمرو بن العاص

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۰۸۷، الضعیفہ ۷۸۴۔

قریش کی طاقت کا ذکر

۳۳۸۱۶ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ایک قریشی کی طاقت غیر قریشی کے دو مردوں کے برابر ہے۔

احمد بن حنبل، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت جبیر

۳۳۸۱۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کا خیال رکھو سوان کی باتوں کو لو اور ان کے کام کو چھوڑ دو۔

احمد بن حنبل ابن حبان بروایت عامر بن شهر

۳۳۸۱۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے برے لوگ عام لوگوں کے برے لوگوں میں بہتر ہیں۔

الشافعي، بيهقي معرفه بروايت ا بن ابي ذئب معضلاً

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۳۸۵)

۳۳۸۱۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات ایسی عادتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قریش کو فضیلت دی جو نہ ان سے پہلے کسی کو دی گئی اور نہ ان کے بعد کسی کو دی جائیں گی اللہ تعالیٰ نے قریش کو فضیلت دی کہ میں ان میں سے ہوں اور بیشک نبوت انُ میں ہے اور بیشک دربان ان میں ہیں (کعبہ کے دربان) اور بیشک پانی پلانا ان میں ہے (یعنی حاجیوں کو پانی پلانا) اور ہاتھیوں کے خلاف انکی مدد کی گئی اور انہوں نے اللہ کی دس سال عبادت کی کہ کوئی ان کے علاوہ اللہ کی عبادت نہیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں قرآن کی ایک ایسی سورت نازل فرمائی جس میں ان کے علاوہ کسی کا ذکر نہیں کیا گیا یعنی لایلف قریش۔ بخاری تاریخ طبرانی مستدرک حاکم بیهقی فی الخلا فیات بروایت ام هانی

۳۳۸۲۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو سات عادتوں کی وجہ سے فضیلت عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت عطا فرمائی کہ انہوں نے دس سال عبادت کی کہ اللہ کی قریشی کے علاوہ کوئی عبادت نہیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی کہ وہ مشرک تھے اور فیل کے دن ان کی مدد کی اور انہیں یہ فضیلت دی کہ ان کے بارے میں قرآن کی ایک ایسی سورت نازل فرمائی کہ جس میں دنیا والوں میں سے کوئی ایک بھی داخل نہیں (قریش کے علاوہ) اور وہ سورۃ لایلف قریش ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ فضیلت دی کہ ان میں نبوت، خلافت، دربانی اور حاجیوں کو پانی پلانا ہے۔ طبرانی اوسط بروایت زبیر بن العوام

الاکمال

۳۳۸۲۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے آدم علیہ السلام کی اولاد میں خالص لوگ کلاب ابن مرۃ قصی اور زهرۃ جو فاطمہ بنت سعد بن سیل الازدی کے ہیں، اور مرۃ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کلاب کے بعد بیت اللہ کی تعمیر کی۔

تاریخ ابن عسا کر بروایت ابوسعید اور بروایت جبیر بن مطعم

۳۳۸۲۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سے قریش کے دو پاکیزہ لوگ محبت کرتے ہیں تیم بن مرۃ اور زهرہ بن کلاب۔

الر امهر مزی امثال بروایت عمروبن الحسین عن ابن علابة عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده

۳۳۸۲۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک قریش کو وہ کچھ دیا گیا جو عام لوگوں کو نہیں دیا گیا قریش کو وہ کچھ دیا گیا جو آسمان برسائے اور جیسے نہریں جاری کریں اور سیلاب بہالے جائیں اور البتہ جوان میں سے گزر گیا وہ بہتر ہیں ان سے جو باقی ہیں اور ہمیشہ قریش میں ایک آدمی رہے گا جو اس کام کے درپے رہے گا یا زبردستی چھین کر یا حملہ کر کے اور اللہ کی قسم!

اے لوگو! قریش کی بات سنو اور ان کے اعمال پر عمل نہ کرو۔

نعيم بن حماد في الفتن بروايت ابو الزاهرية مر سلاً الد يلمي انهى سے بروايت خنيس

۳۳۸۲۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرا قریش پر حق ہے اور بیشک تم پر قریش کا حق ہے جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں اور جب امانت رکھی جائے تو ادا کریں اور جب رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں۔ احمد بن حنبل بروایت ابوهریرة

۳۳۸۲۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امراء قریش میں سے ہیں امراء قریش میں سے ہیں۔ امراء قریش میں سے ہیں تمہاران پر حق ہے اور ان کا تم

پر حق ہے جب تک وہ تین کام کریں جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں اور رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور جب معاہدہ کریں تو پورا کریں سو جو کوئی ان میں سے یہ کام کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس سے نہ (مال) خرچ کرنا اور نہ انصاف کرنا قبول کیا جائے گا۔

مستدرک حاکم احمد بن حنبل طبرانی بروایت ابوموسی

۳۳۸۲۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس کام کے لوگوں میں زیادہ حقدار ہو جب تک تم حق پر رہو مگر یہ کہ تم اس سے پھر و پھر چھیل دیئے جاؤ گے جیسا کہ اس کھجور کی ٹہنی کو چھیلا جاتا ہے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لئے ارشاد فرمائی۔

شافعی بیھقی بروایت عطاء بن یسار مرسلا

۳۳۸۲۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قریش ذمہ دار بنیں تو انصاف کریں اور رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور بات کریں تو سچ کہیں اور اچھائی کا وعدہ کریں تو پورا کریں تو میں اور تمام انبیاء سفارش کے لئے آگے ہوں گے۔

زبیر بن بکار ثعلب اپنی امالی میں تاریخ ابن عساکر بروایت نابعہ الجعدی

۳۳۸۲۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قریش ذمہ دار بنیں تو انصاف کریں اور رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور معاہدہ کیا جائے تو پورا کریں اور اچھائی کا وعدہ کریں تو پورا کریں تو میں اور تمام انبیاء قیامت کے دن ان کے لیے حوض پر آگے ہوں گے۔

شیرازی القاب جس طبرانی بروایت نابغہ الجعدی

۳۳۸۲۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ قریش کو دین میں سمجھ عطا فرما اور ان کو میرے اس دن سے آخر ابد تک انعام عطا فرما سوآپ نے انہیں سزا چکھائی۔ طبرنی بروایت عباس بن عبدالمطلب

۳۳۸۳۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بیشک آپ قریش کو سزا دینے کے اعتبار سے اول ہیں تو ان کے آخر کو انعم عطا فرما۔

احمد بن حنبل، ترمذی، حسن صحیح غریب ابن حبان سعید بن منصور بروایت ابن عباس

۳۳۸۳۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام قریش میں سے ہیں۔ ابن ابی شیبة بیھقی بروایت انس ابن ابی شیبة بیھقی بروایت علی

۳۳۸۳۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام قریش میں سے ہوں گے اور تمہارا ان پر حق ہے اور ان کا تم پر حق ہے جب تک وہ تین کام کریں جب ذمہ دار بنے تو انصاف کریں اور جب رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور جب معاہدہ کریں تو پورا کریں سو جو شخص ان میں سے یہ کام نہ کرے تو اس پر اللہ (تعالیٰ) اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ طبرانی بروایت ابوھریرة

۳۳۸۳۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ قریش کے تابع ہیں ان (قریش میں) نیک نیک کے اور ان میں گناہ گار گناہ گار کے۔

ابن ابی شیبة بروایت سعید بن ابراھیم بلاغا

لوگ قریش کے تابع ہیں

۳۳۸۳۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرمایا لوگ اس معاملہ میں قریش کے تابع ہیں ان (قریش) میں بہتر بہتر کے اور گناہ گار گناہ گار کے تابع ہیں۔

ابن ابی شیبة ابن جریر بروایت ابوھریرة

۳۳۸۳۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت تک لوگ اچھائی اور برائی میں قریش کے تابع ہیں۔

ابن ابی شیبة احمد بن حنبل مسلم۔ ابن حبان بروایت جابر، طبرانی خطیب بغدادی بروایت عمرو بن العاص

۳۳۸۳۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ قریش کے تابع ہیں۔ طبرانی اوسط ضیاء مقدسی بروایت سھل بن سعد

۳۳۸۳۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا اختلاف سے امان قریش کی موالات ہے قریش اللہ والے ہیں قریش اللہ والے ہیں قریش اللہ والے ہیں سو جب عرب کا کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرے گا تو وہ شیطان کا گروہ ہوگا۔ (ابن جریر بروایت ابن عباس اس کی سند میں اسحاق

بن سعید بن ارکون ہے جس کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے)

۳۳۸۳۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ قریش کے تابع ہیں ان میں سے نیک قریش میں سے نیک کے تابع ہیں اور ان میں سے برے قریش میں سے بروں کے تابع ہیں۔ زیادات عبداللہ بن احمد بروایت علی

۳۳۸۳۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں ان قریش میں سے جاہلیت میں اچھے اسلام میں اچھے ہیں جب کہ وہ دین کو سمجھیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں تو میں ان (قریش) میں سے بہتر کا وہ (اجر) بتادیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔

احمد بن حنبل ابن ابی شیبۃ بروایت معاویہ

۳۳۸۴۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی باتوں کو لیا کرو۔ تاریخ ابن عساکر بروایت شعبی عن عامر بن شہر

۳۳۸۴۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں تو میں ان کا وہ (اجر) بتادیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔

الباوردی بروایت براء شافعی بیہقی معرفہ بروایت حادث بن عبدالرحمن بلاغا

۳۳۸۴۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش پر (کسی چیز کا) خوف محسوس نہیں کرتا مگر ان کی جانوں پر بخیل اور بڑے پیٹ والوں کا اور اگر آپ کی عمر لمبی ہوئی تو آپ ان کی طرف ضرور دیکھیں گے کہ وہ لوگوں سے آزمائش میں پڑیں گے یہاں تک کہ لوگ ان کے درمیان دوحوضوں کے درمیان بکریوں کی طرح معلوم ہوں گے اس طرف ایک مرتبہ اس طرف ایک مرتبہ۔ احمد بن حنبل بروایت اعرابی

۳۳۸۴۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قریش پر کسی چیز سے نہیں ڈرتا مگر ان کی جانوں پر بخیل بڑے پیٹ والوں کا اگر آپ کی عمر لمبی ہوئی تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ لوگوں سے فتنہ میں پڑیں گے یہاں تک کہ لوگ ان کے درمیان دوحوضوں کے درمیان بکریوں کی طرح معلوم ہوں گے ایک مرتبہ اس طرف ایک مرتبہ اس طرف۔ طبرانی بروایت عمران بن حصین

قریش کی تابعداری کا حکم

۳۳۸۴۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے امام نہ بنو اور ان کی اقتداء کرو، اور قریش کو نہ سکھاؤ اور ان سے سیکھو سو بیشک قریش کے (ایک) امین کی امانت (عام لوگوں کے) دوامینوں کے امانت کے برابر ہے اور بیشک قریش کے ایک عالم کا علم زمین پر پھیلا ہوا ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت علی

۳۳۸۴۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے آگے مت بڑھو پس گمراہ ہو جاؤ گے اور نہ ان سے پیچھے رہو پس گمراہ ہو جاؤ گے قریش میں بہتر عام لوگوں میں بہتر ہیں اور قریش میں برے لوگوں میں برے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں گے تو میں انہیں ان میں سے بہتر کا وہ (اجر) بتادیتا جو اللہ کے ہاں ہے یا (یہ فرمایا) ان کا وہ (اجر) جو اللہ کے ہاں ہے۔

ابن ابی شیبۃ بروایت جعفر مرسلاً

۳۳۸۴۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے آگے مت بڑھو اور نہ قریش کو سکھاؤ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں گے تو میں انھیں ان میں سے بہتر کا وہ (اجر) بتادیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔ ابن جریر بروایت حارث بن عبداللہ

۳۳۸۴۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش میں سے ایک والی لوگوں پر ہمیشہ رہے گا۔

طبرانی ابن عساکر بروایت ضحاک بن قیس الفہری

۳۳۸۴۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت درست رہے گی ان کا معاملہ دشمنوں پر غالب ہوگا یہاں تک کہ ان میں بارہ خلیفہ گزر جائیں گے تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے پھر فساد ہوگا۔ طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۴۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا معاملہ درست رہے گا یہاں تک کہ ان میں بارہ خلیفہ گزر جائیں تمام کے تمام قریش میں سے

ہوں گے۔طبرانی تاریخ ابن عساکر بروایت عون ابن ابی جحفه عن ابیه

۳۳۸۵۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین غالب ومضبوط رہے گا بارہ خلیفہ تک تمام قریش میں سے ہوں گے۔طبرانی بروایت جابر بن سمرۃ

۳۳۸۵۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام بارہ خلیفوں تک غالب رہے گا۔طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین ان لوگوں پر جواس کے دشمن ہیں غالب رہے گا کوئی مخالفت کرنے والا اور نہ کوئی جدا ہونے والا اس کو نقصان پہنچا سکے گا یہاں تک کہ ان میں بارہ خلیفے قریش میں سے گذر جائیں۔طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

خلیفہ کا انتخاب قریش سے

۳۳۸۵۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کا معاملہ غالب رہے گا جب تک بارہ (خلیفہ) تمام کے تمام قریش میں سے قائم رہیں۔

طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کا معاملہ ان لوگوں پر جواس کے دشمن ہیں حاوی رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفہ تمام کے تمام قریش میں سے رہیں۔طبرانی بروایت جبر بن سمرہ

۳۳۸۵۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے یا بارہ خلیفہ تمام کے تمام قریش میں سے موجود ہیں۔

طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دین کو وہ لوگ جواس کے دشمن ہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے جب تک بارہ خلیفہ تمام کے تمام قریش میں سے قائم رہیں۔طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بارہ خلیفہ بنی اسرائیل کے نقباء کی مدت کے برابر اس امت کے حکمران رہیں گے۔

احمد بن حنبل طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابن مسعود

۳۳۸۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے بارہ ذمہ دار ہوں گے ان کو وہ لوگ جو انکو رسوا کرنا چاہیں گے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے۔طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد خلفاء موسیٰ علیہ السلام کے نقباء کی تعداد کے برابر ہوگے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن مسعود

۳۳۸۶۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے۔

طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۳۸۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے بارہ آدمیوں تک یہ دین درست رہے گا، جب وہ ہلاک ہوجائیں گے تو زمین اپنے اہل کے ساتھ بے ترتیب ہوجائے گی۔ابن النجار بروایت انس

۳۳۸۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین درست رہے گا جب تک قریش کے بیس آدمی باقی رہیں۔

نعیم بن حماد فی الفتن عقیلی فی الضعفاء بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۳۳۸۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو مت سکھاؤ اور ان سے سیکھو اور قریش کے آگے نہ بڑھو، اور نہ ان سے پیچھے رہو اس لئے کہ بیشک ایک قریشی کی طاقت غیر قریش کے دومردوں کے برابر ہے۔طبرانی بروایت ابن ابی خیثمه

۳۳۸۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ایک قریشی کے لئے غیر قریشی کے دومردوں کی طاقت کے برابر ہے۔

ابن ابی شیبة بروایت جبیر ابن مطعم

۳۳۸۶۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ایک قریشی کے لئے غیر قریشی کے دومردوں کی طاقت کے برابر ہے۔ طحاوی، احمد بن حنبل ابویعلی ابن ابی عاصم باوردی ابن حبان مستدرک حاکم طبرانی بیھقی فی المعرفه سعید بن منصور بروایت جبیر بن مطعم

۳۳۸۶۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک قریشی کے لیے غیر قریشی کے دومردوں کی طاقت کے برابر ہے۔

طحاوی طبرانی، ابونعیم بروایت جبیر بن مطعم

اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۳۸۶۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے اماموں میں سے بہتر عام لوگوں کے اماموں سے بہتر ہے۔

طبرانی بروایت شویح بن عبید عن الحارث بن الحارث اور کثیر بن مرة اور عمر بن الاسود اور ابوامامه

۳۳۸۶۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے برے لوگ عام لوگوں کے برے لوگوں سے بہتر ہیں۔

شافعی، بیھقی معرفه بروایت ابن ابی ذئب معضلاً

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۸۵۔

۳۳۸۶۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! میں ایسے لوگوں کو نہ پاؤں جو میرے پاس آئیں جنت کو کھینچتے ہوئے (طلبگار) اور تم میرے پاس آؤ دنیا کھینچتے ہوئے اے اللہ! قریش کے لئے یہ نہ بنا کہ وہ اسکو خراب کریں جو میری امت درست کرے خبر دار! بے شک تمہارے اماموں میں بہتر لوگوں میں بہتر ہیں اور قریش کے برے لوگوں میں برے ہیں اور لوگوں میں بہتر ان قریش کے بہتر لوگوں کے تابع ہیں اور لوگوں میں بُرے ان قریش میں بُروں کے تابع ہیں۔ (بخاری تاریخ ابن عساکر بروایت شریح ابن الحارث بروایت امامہ اور حارث بن الحارث غامدی اور کثیر بن مرۃ اور عمیر بن الاسود ایک ساتھ)

۳۳۸۷۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! تم میری اتباع کرو عرب تمہارے پیچھے آئیں گے، بلکہ اللہ کی قسم! فارس اور روم بھی۔

دیلمی بروایت ابن عمرو

۳۳۸۷۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اللہ سے ڈراتا ہوں کہ تم میرے بعد میری امت پر سختی کرو، رسول اللہ ﷺ نے یہ بات قریش سے فرمائی (طبرانی بروایت شریح بن عبیدہ کہتے ہیں کہ مجھے جبیر بن نفیر اور کثیر بن مرہ اور عمرو بن الاسود اور مقدام بن معدیکرب اور ابوامامہ نے بتائی ہے۔)

۳۳۸۷۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! قریش سے محبت کرو اس لئے کہ جس نے قریش سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے قریش سے بغض رکھا تحقیق اس نے مجھ سے بغض رکھا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کو میری طرف محبوب بنایا میں ان کے لئے سزا میں جلدی نہیں کروں گا اور نہ ہی ان کے لیے نعمت زیادہ چاہوں گا اے اللہ! بیشک آپ نے قریش کے اول کو سزا چکھائی پس ان کے آخر کو انعام عطا فرما خبر دار! بیشک اللہ تعالیٰ جو کچھ میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے اس کو جانتے ہیں سو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بارے میں خوش کر دیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وانہ لذکر لک ولقومک وسوف تسئلون اور یقیناً یہ آیات وظیفہ تیرا اور تیری قوم کا اور عنقریب تم سے سوال ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذکر اور شرافت میری قوم کے لئے اپنی کتاب میں بنایا پھر فرمایا وانذر عیشر تک الاقربین واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین اور ڈراتو اپنے قریبی رشتہ دار کو اور ان لوگوں سے فروتنی سے پیش آ جو مسلمانوں میں داخل ہو کر تیرے پیچھے چلیں۔ سو تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے صدیق کو میری قوم میں بنایا شہید کو میری قوم بنایا اور اماموں کو میری قوم میں بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا تو عرب میں سے بہترین جماعت قریش تھی اور وہ یہ مبارک درخت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ''مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة (اس کی مثال ایک پاکیزہ کلمہ کے ہے جو مثل ایک پاکیزہ درخت کے ہے اللہ تعالیٰ نے اس درخت سے قریش کو مراد لیا اصلھا ثابت فرماتے ہیں ان کی جڑیں مضبوط ہیں (اور اس کی شاخیں آسمانوں میں ہیں) وفرعھا فی السماء فرماتے ہیں وہ شرافت جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کے ذریعے دی ہے جس کے ذریعے انھیں ہدایت دی اور انھیں

اس اسلام کا اہل بنایا پھران کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک محکم سورۃ اتاری۔ لایلف قریش سورۃ کے آخر تک۔

طبرانی ابن مردویہ بروایت عدی بن حاتم

۳۳۸۷۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قتادۃ! قریش کو گالی نہ دو اس لئے کہ شاید آپ دیکھیں ان میں چند ایسے لوگوں کو کہ آپ ان کے اعمال کے ساتھ اپنے عمل کو اور ان کے کام کے ساتھ اپنے کام کو حقیر سمجھیں اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان پر رشک کریں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش سرکش ہو جائیں تو تمہیں وہ کچھ بتا دیتا جو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ احمد بن حنبل بروایت قتادہ بن نعمان

۳۳۸۷۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہریئے اے قتادۃ! قریش کو گالی نہ دیں کیونکہ قریب ہے یہ بات کہ آپ ان میں چند لوگوں کو دیکھیں کہ آپ ان کے اعمال کے ساتھ عمل کو اور ان کی فعل کے ساتھ اپنے فعل کو حقیر سمجھیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش سرکش ہو جائیں گے تو میں انھیں وہ کچھ بتا دیتا جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ طبرانی بروایت عاصم بن عمر بن قتادہ عن ابیہ عن جدہ

۳۳۸۷۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہریئے اے قتادۃ قریش کو گالی نہ دیں! بیشک آپ شاید ان میں چند ایسے لوگوں کو دیکھیں جن کے اعمال کے ساتھ اپنے عمل کو اور جن کے کام کے ساتھ اپنے کام کو حقیر سمجھیں اور ان پر رشک کریں جب ان کو دیکھیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش سرکش ہو جائیں تو میں انھیں وہ کچھ بتا دیتا جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ شافعی معرفہ بروایت محمد بن ابراھیم بن حارث تیمی مرسلاً

۳۳۸۷۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو گالی نہ دو کیونکہ ان کا ایک عالم زمین کو علم سے بھر دے گا اے اللہ بیشک آپ نے ان کے اول کو سزا چکھائی تو ان کے آخر کو انعام عطا فرما۔

طحاوی، دارقطنی، معرفہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تذکرۃ الموضوعات: ۱۱۲ التکیت والافادۃ: ۳۸

۳۳۸۷۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے دور کرے بیشک تو قریش سے بغض رکھتا ہے۔ طبرانی بروایت مغیرۃ

۳۳۷۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! ہمارا بھانجا ہم ہی میں سے ہوگا اور ہمارا حلیف بھی ہم میں سے شمار ہوگا اور ہمارا آزاد کردہ غلام ہم ہی میں سے ہے، تم میں سے میرے دوست وہی ہیں جو تم میں سے پرہیزگار ہوں اگر تم متقی ہو تو تم ہی میرے دوست ہو اے لوگو! جو قریش میں عیب تلاش کرے گا وہ منہ کے بل کرے گا۔ البغوی اپنی معجم میں بطریق ابن القاری بروایت ابو عبید زرقی عن ابیہ

۳۳۸۷۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر قوم کا اصل ہوتا ہے اور قریش کے اصل ان کے موالی ہیں۔ احمد بن حنبل بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۳۸۸۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک قریش امانت والے ہیں جو ان میں لغزشوں کو تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے نتھنوں کو جھکا دیں گے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کریں گے)۔

شافعی بغوی طبرانی، بیہقی معرفہ بروایت اسماعیل بن عبید بن رفاعۃ الانصاری عن ابیہ عن جدہ

قریش کی تذلیل کرنے والے کی سزاء

۳۳۸۸۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کو ذلیل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو موت سے پہلے ذلیل کرے گا۔ طبرانی بروایت انس

۳۳۸۸۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کی ذلت کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا۔ احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، مدنی ترمذی (حسن غریب) طبرانی، ابو یعلی، مستدرک حاکم، ابو نعیم معرفہ بروایت سعد بن ابی وقاص تمام و ابو نعیم سعد بن منصور بروایت ابن عباس تاریخ ابن عساکر بروایت عمرو بن العاص ذخیرۃ الحفاظ: ۵۲۵۱

۳۳۸۸۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کام قریش تک ہے جو کوئی ان کے ساتھ اس بارے میں دشمنی کرے گا یا ان سے زبردستی چھینے گا وہ اس طرح جھڑے گا جس طرح درخت کا پتہ جھڑتا ہے۔ ابن جریر بروایت کعب

۳۳۸۸۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معقل بن سنان! قریش کی مخاصمت سے ڈرو۔ ابو نعیم بروایت عبداللہ بن یزید الھذلی

۳۳۸۸۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا یہ بات رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمائی۔

ابن ابی شیبہ احمد بن حنبل بروایت عبداللہ بن مطیع عن ابیہ

۳۳۸۸۶ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کی بعد قریش میں سے کسی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا مگر عثمان کا قاتل ہم اس کو قتل کرو پس اگر تم نہ کروتو بکری کے ذبح کی طرح ایک ذبح کی خوشخبری حاصل کرو۔ (ابن عدی کامل اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے بروایت زبیر ذخیرۃ الحفاظ: ۶۳۶۷)

۳۳۸۸۷ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد یعنی عبداللہ بن خطل کے بعد کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔

طبرانی بروایت سائب بن یزید

۳۳۸۸۸ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قریشی کو میر سے اس دن کے بعد باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔ طبرانی بروایت مطیع بن الاسود

۳۳۸۸۹ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ان میں (یعنی قریش میں البتہ چار عادتیں رہیں بیشک یہ لوگ فتنے کے وقت لوگوں میں اصلح ہیں مصیبت کے بعد جلدی افاقہ پانے والے ہیں شدت کے بعد۔ (اپنی حالت کی طرف) قریب لوٹنے والے ہیں یتیم اور محتاج کے لئے بہتر ین بادشاہ کے ظلم کو زیادہ روکنے والے ہیں۔ حلیۃ الاولیاء بروایت مستورد فھری

اہل بدر

۳۳۸۹۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جھانک کر دیکھ لیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جو چاہو کرو تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔ مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

۳۳۸۹۱ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ان فرشتوں کی جو بدر میں حاضر ہوئے آسمان میں ان (فرشتوں) فضیلت ہے جو ان سے پیچھے رہ گئے تھے۔ طبرانی بروایت رافع بن خریج

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۹۶۹۔

۳۳۸۹۲ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بدر میں حاضر ہوا وہ جنت کی خوشخبری لے لے۔ دار قطنی افراد بروایت ابوبکر

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۳۳۴ الضعیفۃ: ۲۲۲۸۔

۳۳۸۹۳ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے وہ فرشتے جنہیں میں نے دیکھا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عائشہ

۳۳۸۹۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ احمد بن حنبل بروایت جابر

۳۳۸۹۵ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کو کیا خبر؟ شاید اللہ نے اہل بدر کو جھانک کر دیکھ لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جو چاہو کرو تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔

احمد بن حنبل بیھقی ترمذی بروایت علی، ابوداؤد بروایت ابوھریرۃ، مسلم بروایت جابر اور ابن عباس، بخاری کتاب الادب ۴۲۶

۳۳۸۹۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ کوئی ایک ان میں سے جہنم میں داخل نہ ہوگا جو بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا۔

احمد بن حنبل ابن ماجہ بروایت حفصہ

۳۳۸۹۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور انہوں نے فرمایا: جو بدر میں حاضر ہوئے تم آپس میں ان کو کیا شمار کرتے ہو؟ تو میں نے کہا ہم میں بہتر ہیں انہوں نے کہا اور اسی طرح وہ فرشتے جو بدر میں حاضر ہوئے وہ ہم فرشتوں میں بہتر ہیں۔

احمد بن حنبل بخاری، ابن ماجہ، بروایت رفاعہ بن رافع زرقی، احمد بن حنبل ابن ماجہ، ابن حبان بروایت رافع بن خدیج

۳۳۸۹۸ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں کی علامت بدر کے دن کالے عمامے تھے اور احد کے دن سرخ عمامے۔

طبرانی، ابن مردویہ بروایت ابن عباس

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۵۶ ۳۔

۳۳۸۹۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بدر یا بیعت رضوان میں حاضر ہوا وہ جہنم میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

بغوی ابن قانع بروایت سعد مولی حاطب بن ابی بلتعہ

الاکمال

۳۳۹۰۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بدریوں میں سے کسی شخص کو تکلیف نہ پہنچاؤ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کروگے پھر بھی اس (ایک) کے عمل کو نہ پاؤ گے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

۳۳۹۰۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! بدریوں میں سے کسی تکلیف کیوں پہنچاتے ہو اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کروگے پھر بھی اس کے عمل کو نہیں پاؤ گے۔

ابویعلی، ابن حبان طبرانی، مستدرک حاکم، خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر بروایت عبد اللہ بن ابی اوفی

۳۳۹۰۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص جو بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ احمد بن حنبل بروایت ام مبشر

بنو ہاشم کا ذکر الاکمال سے

۳۳۹۰۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ان (بنو ہاشم) میں چار عادتیں ہیں: بیشک وہ فتنہ کے وقت لوگوں میں اصلح ہوتے ہیں اور مصیبت کے بعد جلدی افاقہ پانے والے ہیں اور شدت کے بعد (اپنی حالت کی طرف) جلدی لوٹتے ہیں، حاجتمند اور یتیم کے لئے بہتر ہیں اور وہ بادشاہ کے ظلم کو زیادہ روکنے والے ہیں۔ حلیۃ الاولیاء بروایت مستورد فہری

۳۳۹۰۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جب میں جنت کے دروازوں کے حلقہ کے ساتھ چمٹوں گا تو بنی عبدالمطلب پر کسی کو ترجیح دوں گا۔ ابن نجار بروایت ابن عباس

۳۳۹۰۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر بیشک میں جنت کے دروازے کے کنڈے کو پکڑوں تو میں ابتدا نہیں کروں گا مگر اے بنی ہاشم! تمہارے سے۔

خطیب بغدادی بروایت نعیم بروایت انس، المتناھیۃ ۴۶۲

۳۳۹۰۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ان میں سے کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا یہاں تک وہ میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت کرے کیا وہ میری سفارش کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی امید رکھتے ہیں اور بنو عبدالمطلب اس کی امید نہیں رکھتے۔

طبرانی اوسط سعید بن منصور بروایت عبداللہ بن جعفر

۳۳۹۰۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان میں سے کوئی مسلمان نہیں یہاں تک کہ میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت کرے، کیا وہ لوگ میری سفارش کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی امید رکھتے ہیں اور عبدالمطلب اس جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ طبرانی سعید بن منصور بروایت عبد اللہ بن جعفر

۳۳۹۰۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! وہ لوگ اچھائی کو یا (یہ فرمایا) ایمان کو نہیں پہنچیں گے یہاں تک وہ لوگ اللہ تعالیٰ اور میری رشتہ داری کی وجہ سے تم سے محبت رکھیں کیا تو اس بات کی امید رکھتا ہے کہ میری سفارش کی زیادہ مانگ ہوگی اور اس کی بنو عبدالمطلب امید نہیں رکھتے۔ (خطیب، بغدادی، تاریخ ابن عساکر بروایت مسروق بروایت عائشہ اور خطیب بغدادی نے فرمایا: یہ سند غریب ہے اور بروایت ابوالضحیٰ

بروایت ابن عباس محفوظ ہے اور فرمایا: اس حدیث کو ایک جماعت نے ابوالضحیٰ سے مرسلاً روایت کیا ہے)

۳۳۹۰۹ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک بنی ابوطالب کی قرابت ہے میں ضرور اس قرابت سے صلہ رحمی کروں گا۔

طبرانی بروایت عمرو

۳۳۹۱۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے تین (چیزیں) مانگیں میں یہ مانگا کہ تمہاری بنیاد مضبوط کریں اور تمہارے نادانوں کو علم دیں اور تم میں گمراہ کو ہدایت دیں اور میں نے یہ مانگا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخی بہادر آپس میں رحمدل بنائیں سو اگر کوئی آدمی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان سیدھے پاؤں رکھ کر کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور وہ اس طرح مرے کہ وہ اہل بیت محمد ﷺ سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

۳۳۹۱۱ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی شخص جو بنی ہاشم میں سے کسی آدمی کیساتھ احسان کرے اسی احسان پر اسے بدلہ نہ دیا جائے مگر میں خود قیامت کے دن اس کا بدلہ دینے والا ہوں گا۔ ابونعیم بروایت عثمان

۳۳۹۱۲ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اولاد عبدالمطلب میں سے پیچھے رہ جانیوالوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اچھا سلوک کرے پھر اس سلوک کا دنیا میں اس کو بدلہ نہ دیا جائے تو اس کا بدلہ مجھ پر ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا (قیامت کے دن)۔

طبرانی اوسط خطیب بغدادی ضیاء مقدسی بروایت عثمان بن عفان

۳۳۹۱۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو بنوعبدالمطلب میں سے کسی آدمی کے ساتھ دنیا میں اچھائی کرے پھر بنوعبدالمطلب اس کے بدلہ پر قدرت نہ رکھے تو میں اس کی طرف سے قیامت کے دن اس کو بدلہ دوں گا۔ حلیۃ الاولیاء بروایت عثمان بن بشیر

۳۳۹۱۴ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیٹھنے کی جگہ سے نہیں کھڑا ہو مگر بنی ہاشم کے لئے۔ خطیب بغدادی بروایت ابوامامہ

۳۳۹۱۵ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اپنے بھائی کے لئے کھڑا ہوگا مگر بنی ہاشم وہ کسی کے لئے کھڑے نہیں ہوں گے۔

طبرانی خطیب بنوادی بروایت ابوامامہ

۳۳۹۱۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اور تم بنوعبد مناف تھے سو آج ہم بنوعبداللہ ہیں۔ الشیرازی القاب بروایت علی

العرب

۳۳۹۱۷ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب سے اور ان کی بقاء سے محبت کرو کیونکہ ان کی بقاء اسلام میں روشنی ہے اور ان کا ختم ہوجانا اسلام میں اندھیرا ہے۔ ابوشیخ فی الثواب بروایت ابوہریرہ الاتقان: ۲۳ الشیرات: ۳۰

۳۳۹۱۸ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم سے عرب کو منتخب کیا اور عرب کو مضر سے منتخب کیا اور مضر سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور مجھے ہاشم سے منتخب کیا سو میں بہتر سے بہتر کی طرف۔ (منسوب) ہوں جو شخص عرب سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو عرب سے بغض رکھے گا مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔ مستدرک حاکم بروایت ابن عمر

۳۳۹۱۹ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عرب کو گالی دیں گے سو وہی لوگ مشرک ہیں۔

شعب الایمان بیہقی بروایت عمر ذخیرۃ الحفاظ: ۵۵۳۷

کلام: ... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۶۱۷

۳۳۹۲۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عرب کو دھوکہ دے گا وہ میری سفارش میں داخل نہیں ہوگا نہ وہ میری محبت پائے گا۔

احمد بن حنبل، ترمذی بروایت عثمان

کلام: ... ضعیف ہے دیکھئے الترمذی: ۸۲۴ الاتقان: ۱۹۷۹

۳۳۹۲۱ ۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! مجھ سے بغض نہ کھو تم اپنے دین سے الگ ہو جاؤ گے انہوں نے عرض کیا کیسے؟ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تم عرب سے بغض رکھتے ہو تو تم مجھ سے بغض رکھتے ہو۔ احمد بن حنبل ترمذی مستدرک حاکم بروایت سلمان

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۳۹۴۔

۳۳۹۲۲ ۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب سے تین وجہ سے محبت کرو اس لئے کہ میں عربی ہوں قرآن عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہے۔

عقیلی ضعفاء طبرانی ،مستدرک حاکم، شعب الایمان، بیھقی بروایت ابن عباس اسنی المطالب: ۲۲ الاتقان ۲۳

۳۳۹۲۳ ۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عرب پست ہوں گے تو اسلام بھی پست ہوگا۔ ابویعلی بروایت جابر

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۹۵ الضعیفہ: ۱۶۳ ھیثمی فرماتے ہیں اس کی سند میں محمد بن الخطاب البصری ہیں جس کو ازدی اور اس کے علاوہ نے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن حبان وغیرہ نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کی سند کے باقی راوی صحیح راوی ہیں اور سیوطی نے اس کے ضعف کو باطل کی طرف اشارہ کیا ہے۔

عرب سے بغض رکھنا نفاق ہے

۳۳۹۲۴ ۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب سے محبت ایمان ہے اور ان سے بغض نفاق ہے۔ مستدرک حاکم بروایت انس، التمذرۃ ۳۰

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۶۸۳۔

۳۳۹۲۵ ۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش سے محبت ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے۔ (اور عرب سے محبت ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے) جس نے عرب سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عرب سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

طبرانی اوسط بروایت انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۶۸۲ الضعیفہ: ۱۱۹۔

۳۳۹۲۶ ۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے آسمانوں کو سات بنایا، اور ان میں سے بلند کو پسند کیا اور اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہا اس میں ٹھہرایا، پھر مخلوق کو پیدا فرمایا۔ پس اپنی مخلوق میں سے بنی آدم کو منتخب کیا اور بنی آدم سے عرب کو منتخب کیا اور عرب سے مضر کو منتخب کیا اور مضر سے قریش کو منتخب کیا اور قریش سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور مجھے بنی ہاشم سے منتخب کیا۔ سو میں بہتر ہوں بہتر کی طرف (منسوب) ہوں سو جو عرب سے محبت کرے گا سو وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔

شعب الایمان بیھقی ابن عدی کامل بروایت ابن عمر، الضعیفہ ۱۳۳۱

۳۳۹۲۷ ۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ان کی طرف سے مجھے یہ بات پہنچتی ہے کہ اللہ نے آسمانوں کو سات پیدا فرمایا۔ پھر ان آسمانوں میں سے بلند کو منتخب کیا۔ پس اس میں سکونت اختیار کی اور اللہ نے تمام آسمانوں میں سے اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا ٹھہرایا اور زمین کو سات پیدا فرمایا۔ پس اس زمین میں سے بلند کو منتخب کیا۔ پھر اس میں اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا ٹھہرایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور مخلوق میں سے بنی آدم کو منتخب فرمایا۔ پھر بنی آدم کو منتخب کر کے عرب کو منتخب کیا۔ پھر عرب کو منتخب کر کے مضر کو منتخب کیا۔ پھر مضر کو منتخب کر کے عرب کو منتخب کیا۔ پھر قریش کو منتخب کر کے بنی ہاشم کو منتخب کیا۔ پھر بنی ہاشم کو منتخب کر کے مجھے منتخب فرمایا۔ پس میں ہمیشہ بہتر سے بہتر ہوں۔ خبردار! جو عرب سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔

الحکیم، طبرانی، ابن عساکر بروایت ابن عمر

۳۳۹۲۸ ۔۔۔رسول ﷺ نے فرمایا: بے شک جبرائیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے سو انہوں نے فرمایا اے محمد (ﷺ!) بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ زمین کے مشرق اور مغرب اور اس کی خشکی اور سمندر اور اس کی نرم احد پہاڑوں میں آؤں۔ پس میں دنیا والوں میں سے بہتر

میں آیا۔ پس میں نے دنیا والوں میں بہتر عرب کو پایا، پھر مجھے حکم دیا کہ میں عرب میں سے بہتر میں آؤں۔ پس میں نے عرب میں بہتر مضر کو پایا۔

دیلمی بروایت ابن عباس

۳۳۹۲۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عرب کے لئے دعا کی۔ پس میں نے کہا: اے اللہ! جوان (عرب) میں سے آپ پر ایمان اور آپ پر یقین اور آپ کی ملاقات کی تصدیق کی حالت میں ملے پس آپ اس کی زندگی کے تمام دنوں کی اس کے لئے مغفرت فرمادیں اور یہ ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کی دعا ہے اور بے شک قیامت کے دن میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور میرے جھنڈے کے مخلوق میں سب سے زیادہ قریب اس دن عرب ہوں گے۔ الحکیم، طبرانی، شعب الایمان، بیهقی بروایت ابوموسی

۳۳۹۳۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب میں اللہ کا نور ہے اور ان کا ختم ہونا اندھیرا ہے۔ سو جب عرب ختم ہو جائیں گے زمین اندھیرے میں چلی جائے گی اور روشنی ختم ہو جائے گی۔ مستدرک حاکم اپنی تاریخ میں بروایت انس

۳۳۹۳۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب تمام کے تمام بنو اسماعیل بن ابراہیم (علیہما السلام) ہیں مگر چار قبیلے سلف اور اوزاع اور حضرموت اور ثقیف۔

تاریخ ابن عساکر بروایت مالک بن نجامه

۳۳۹۳۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کا زیادہ ہونا اور ان کا ایمان میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ خبردار! جو شخص میری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کو ٹھنڈا کرے گا۔ ابو الشیخ بروایت انس

۳۳۹۳۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عرب سے محبت کرے گا وہ یقیناً میری محبت ہے۔ ابوالشیخ بروایت ابن عباس

۳۳۹۳۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان عرب سے بغض رکھے گا اور نہ کوئی مسلمان ثقیف سے محبت کرے گا۔

طبرانی بروایت ابن عمر، الضعیفه ۱۱۹۱

۳۳۹۳۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب سے بغض صرف منافق ہی رکھے گا۔

زیادات عبدالله ابن احمد بروایت علی، ذخیرة الحفاظ ۶۲۷۳، الضعیفه ۱۱۹۲

۳۳۹۳۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! بیشک رب ایک ہے اور باپ ایک ہے (آدم علیہ السلام) اور دین ایک ہے اور عربیت تم میں کسی کے باپ اور نہ ماں کے ساتھ قائم ہے وہ زبان ہے سو جو عربی میں بات کرے وہ عربی ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابوسلمه بن عبدالرحمن مرسلاً

۳۳۹۳۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عرب کی جماعت! تم اس اللہ کی تعریف کرو جس نے تم سے قبیلوں کو بلند کیا۔

احمد بن حنبل بروایت سعید بن زید

۳۳۹۳۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عرب میں سے کسی ایک پر رقیت (غلامیت) تھی تو آج وہ قید ہونا یا فدیہ ہے۔ طبرانی بروایت معاذ

اہل یمن

۳۳۹۳۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یمنی لوگ آئے جو ہلکی طبیعت اور نرم دل والے ہیں، ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے اور غرور اور تکبر اونٹ والوں میں ہے، اور اطمینان اور سنجیدگی بکری والوں میں۔ بیهقی بروایت ابوهریرة بخاری: ۲۱۹۵

۳۳۹۴۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے۔ رواہ بیهقی بروایت ابومسعود

۳۳۹۴۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یمنی لوگ آئے جو کمزور دل والے ہلکی طبیعت والے ہیں اور فقہ (دین میں سمجھ) یمنی ہے، حکمت یمنی ہے۔ بیهقی، ترمذی بروایت ابوهریرة

۳۳۹۴۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمنی لوگ نرم دل والے ہلکی طبیعت والے اور زیادہ بات ماننے والے ہیں۔

طبرانی بروایت عقبه بن عامر

۳۳۹۴۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اکثر جنتی یمن والے دیکھے اور میں نے اکثر یمن والوں کو کھمبیوں (کی طرح) پایا۔ (خطیب بغدادی بروایت عائشہ ضعیف الجامع: ۲۹۶۵ المفرد: ۶۱

۳۳۹۴۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حاجیوں کی زینت یمنی لوگ ہیں۔ طبرانی بروایت ابن عمر

۳۳۹۴۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقہ یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔ ابن منیع بروایت ابن مسعود

۳۳۹۴۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور کفر مشرق کی طرف سے ہوگا اور اطمینان بکری والوں میں ہیں اور فخر اور دکھلاوا فدادین یعنی گھوڑوں اور پشم (اونٹ) والوں میں ہے مسیح۔ (دجال) آئے گا جب وہ احد (پہاڑ) کے پچھلے حصے تک پہنچے گا تو فرشتے اس کا چہرہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں (شام میں) ہلاک ہوگا۔ ترمذی بروایت ابوھریرۃ: ۲۲۴۳

۳۳۹۴۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور فتنہ بھی یہیں ہے اور شیطان کی سینگ نکلتی ہے۔ بخاری بروایت ابوھریرۃ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے خبردار! دلوں کی سختی اور قساوت اونٹوں کی دموں کی جڑوں کی پاس آواز نکالنے والوں یعنی ربیعہ اور مضر کے (دیہاتی چرواہوں میں ہوتی ہے) جہاں سے شیطان کی سینگ نکلتی ہے۔ احمد بن حنبل بیھقی بروایت ابن مسعود

الاکمال.....اہل یمن کی فضلیت کا ذکر

۳۳۹۴۹.....رسول ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یمنی لوگ بادل کی طرح آئے جو زمین والوں میں بہتر لوگ ہیں، انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مگر ہم، آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی پھر اس نے دوبارہ عرض کیا پھر آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی پھر اس نے دوبارہ کہا، آپ نے خاموشی اختیار کی پھر اس نے دوبارہ کہا پھر آپ نے آہستہ سے فرمایا: مگر تم۔

احمد بن حنبل، ابن منیع، طبرانی، ابن ابی شیبۃ بروایت محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ

۳۳۹۵۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یمنی لوگ اپنی عورتوں کو ساتھ لے کر اور اپنی گردنوں پر اپنے بچے اٹھائے ہوئے تمہارے پاس سے گذریں تو بیشک وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ طبرانی بروایت عتبہ بن عبد

۳۳۹۵۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں رحمٰن کے دل کو اس طرف پاتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ فرمایا اور میری طرف وحی کی گئی ہے کہ میں جانیوالا ہوں ٹھہرنے والا نہیں ہوں اور تم میرے پیچھے اکٹھے ہو کر آؤ گے اور گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی ہی بھلائی ہے اور گھوڑے والے اس پر مددگار ہیں۔ طبرانی بروایت سلمہ بن نفیل

۳۳۹۵۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار بے شک ایمان یمانی ہے اور حکمت یمانی ہے اور سختی اور دل کی شدت اونٹوں کی دموں کی جڑوں کے پاس آواز نکالنے والوں یعنی ربیعہ اور مضر کے (دیہاتی چرواہوں میں ہوتی ہے جہاں سے شیطان کی سینگ نکلتی ہے۔ الخطیب بروایت براء

۳۳۹۵۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمن والے کہاں ہیں؟ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے میں جنت میں داخل ہوں گا اور وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے یمن والے زمین کی کناروں میں دھتکارے جائیں گے اور بادشاہوں کے دروازوں سے روک دیئے جائیں گے اور اور ان میں سے ایک اس طرح انتقال کرے گا کہ اس کی حاجت اس کے سینے میں ہوگی جس کو وہ پورا نہیں کر سکے گا۔ طبرانی بروایت ابن عمرو

۳۳۹۵۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اس طرح لخم اور جزام کی طرف (یمن کے دو قبیلے ہیں جنکی طرف رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا لخم قبیلہ جن میں سے جاہلیت میں عرب کے بادشاہ ہوتے تھے اور یہ عمرو بن عدی بن نصر اللخمی کی اولا ہیں اور جزام یمن کا ایک قبیلہ ہے جو معد میں سے شمار کیا جاتا ہے)۔ احمد بن حنبل سعد بن منصور بروایت انس

۳۳۹۵۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان جزام کے پہاڑوں تک یمنی ہے اور اللہ تعالیٰ جزام میں برکت عطا فرمائے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت روح بن زنباع مرسلاً

۳۳۹۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اس طرح لخم اور جزام تک اور ظلم ان دوقبیلوں میں ہے یعنی ربیعہ اور مضر میں ہے۔
تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۳۹۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی اور حکمت ہے ان دوقبیلوں میں یعنی لخم او جزام۔ تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۳۹۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے لخم اور جزام تک خبر دار بیشک کفر اور دل کی سختی ان دوقبیلوں میں ہے یعنی ربیعہ اور مضر میں۔
تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۳۹۵۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمانی ہے اور حکمت اس طرف یعنی لخم اور جزام کی طرف ہے۔ طبرانی بروایت ابو کشه

۳۳۹۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمانی ہے خنرف (قبیلہ) اور جزام میں سے۔ طبرانی بروایت عبداللہ بن عوف

۳۳۹۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے لخم اور جزام تک اللہ کی رحمتیں ہوں جزام پر جو کفار سے کوہان کی چوٹیوں پر (بیٹھ کر) قتال کریں گے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی مدد کریں گے۔ شیر ازی فی الالقاب بروایت ابوهریره

۳۳۹۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمانی ہے اور مضر اونٹوں کی دموں کے (پاس) ہیں۔
طبرانی بروایت ابن مسعود، طبرانی بروایت نحقبه بن عامر

۳۳۹۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمانی ہے اور وہ لوگ مجھ سے اور میری طرف ہیں اور قریب ہے کہ وہ لوگ تمہارے پاس اعوان اور مددگار بن کر آئیں پھر میں تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا حکم دوں۔ طبرانی بروایت ابن عمرو

۳۳۹۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی مدد اور فتح آ گئی اور یمن والے آ گئے جو نرم لوگ ہیں ان کے دلوں میں نرمی ہے ایمان اور فقہ یمانی ہے اور حکمت یمانی ہے۔ طبرانی بروایت ابن عباس

اکٹھے چند قبائل کا ذکر اکمال

۳۳۹۶۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے اور اسلام کی چکی اولاد قحطان میں دائر ہے اور ظلم اور سختی اولاد عدنان میں حمیر عرب کے سر اور ناب ہیں (اصل ہیں) اور مذحج عرب کی پیشانی اور سر اور گلے کے درمیان کا گوشت ہے (سردار ہیں) اور ازد عرب کے گردن کے قریب پیٹھ کا بالائی حصہ اور کھوپڑی ہیں (اقوام میں اعتماد والے لوگ ہیں) همدان عرب کے کندھے ہیں (عرب کو سہارا دینے والے ہیں) اور انصار مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اے اللہ! انصار کی اور انصار کی اولاد کی مغفرت فرما! اے اللہ! غسان (قبیلہ) کو عزت دے جو جاہلیت کے دور عرب میں بادت اور بعثت کے وقت اسلام میں سب سے افضل لوگ تھے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ انصار کا اکرام کرے جنہوں نے مجھے ٹھکانہ دیا اور میری مدد کی اور مجھ پر رحم کیا، وہ میرے گروہ اور ساتھی ہیں اور پہلے وہ لوگ ہیں جو میری امت میں سے جنت میں داخل ہوں گے۔ را مهرمزی فی الامثال خطیب بغدادی تاریخ ابن عسا کر، دیلمی بروایت عثمان

تشریح:......اس حدیث میں مختلف قبائل کے بارے رسول اللہ ﷺ نے عرب میں ان کی حیثیت بیان فرمائی اور اس حیثیت کو مختلف چیزوں سے تشبیہ دی ہے قحطان عدنان، حمیر مذحج ازد ہمدان یہ عرب کے مشہور قبائل کے نام ہیں۔

۳۳۹۶۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے لخم جذام، عاملہ تک، حمیر (قبیلہ) کا کھایا ہوا اس کے کھانے والے سے بہتر ہے (حمیر قبیلہ سے جو کھائے وہ اس شخص سے بہتر ہے جو ان کو کھلائے) اور حضر موت بنی الحارث سے بہتر ہے، کوئی سردار کوئی قہر والا کوئی بادشاہ نہیں ہے سوائے اللہ کے، اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش پر لعنت کا حکم فرمایا، میں نے ان پر دومرتبہ لعنت کی پھر ان پر رحمت کی دعا کا حکم دیا میں نے ان پر دومرتبہ رحمت کی دعا کی، قبائل میں سے جنت میں سب سے زیادہ مذحج اسلم غفار مزینہ ہوں گے اور ان سے ملے جلے جہینہ میں سے بنی اسد سے بہتر ہیں اور تمیم ہوازن اور غطفان قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس ہوں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ دونوں کے دونوں قبیلے ہلاک ہو جائیں اور (اللہ

تعالیٰ نے) مجھے دو قبیلوں پر لعنت کا حکم فرمایا تمیم بن مرۃ پر سات مرتبہ، سو میں نے ان پر لعنت کی اور بکر بن وائل پر پانچ مرتبہ، اور بنوعصیہ وہ ہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی دو قبیلے کہ ان میں سے کوئی ایک کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوگا مقاعس اور ملادس۔

طبرانی بروایت عمرو بن عبسہ

یمن کے لوگ بہترین ہیں

۳۳۹۶۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ یمن کے لوگ ہیں اور ایمان یمنی ہے اور میں بھی یمنی ہوں قیامت کے دن قبیلوں میں سے سب سے زیادہ جنت میں مذحج ہوں گے، حضر موت بنی حارث سے بہتر ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ دونوں کے دونوں قبیلے ہلاک ہوجائیں، نہیں ہے کوئی سردار اور بادشاہ اللہ کے سوا اور اللہ تعالیٰ نے چار بادشاہوں پر لعنت فرمائی۔ جمد، مشرح، مخوس، ابضعہ اور ان کے مثل عمرہ۔

طبرانی بروایت عمرو بن عبسہ

۳۳۹۶۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ یمن والے ہیں ایمان یمنی ہے جنت میں قبیلوں مخوس سے سب سے زیادہ مذحج ہوں گے اور حمیر کا کھایا ہوا اس کے کھانے والے سے بہتر ہے۔ (یعنی جو شخص حمیر کی پاس کھائے وہ اس شخص سے بہتر ہے جو حمیر کو کھلانے) اور حضر موت کندۃ سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے چار بادشاہوں پر لعنت فرمائی۔ جمد، مشرح، مخوس، ابضعہ اور ان کے مثل عمرہ۔ طبرانی بروایت معاذ

۳۳۹۶۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ یمن والوں کے ہیں ایمان یمنی ہے لخم جزام اور حاملہ تک اور حمیر کا کھایا ہوا اس کھانے والے سے بہتر ہے اور حضر موت بہتر ہے بنی الحارث سے اور ایک قبیلہ دوسرے سے بہتر ہے اور ایک قبیلہ دوسرے سے برا ہے اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ دونوں کے دونوں قبیلے ہلاک ہوجائیں، اللہ تعالیٰ نے چار بادشاہوں پر لعنت فرمائی۔ جمد، مخوس، مشرح ابضعہ اور ان کے مثل عمرہ پھر میرے رب نے مجھے قریش پہ تین مرتبہ لعنت کا حکم فرمایا میں نے ان پر لعنت کی پھر ان پر دو مرتبہ رحمت کی دعا کا حکم دیا پھر میں نے ان پر دو مرتبہ رحمت کی دعا کی اللہ تعالیٰ کے تیم بن مرۃ پر پانچ مرتبہ اور بکر بن وائل پر سات مرتبہ لعنت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے بنوتمیم کے قبائل میں سے دو قبیلوں مقاعس ملادس پر لعنت فرمائی اور عصیہ وہ ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے فرمانی کی (سلم، غفار اور مزینہ اور ان سے ملے جلے جہینہ میں سے بنی اسد سے بہتر ہے وارتمیم غطفان اور ھوازن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس ہوں گے عرب میں دو قبیلے برے ہیں نجران اور بنی تغلب قبیلوں میں سے سب سے زیادہ جنت میں مذحج ہوں گے۔ احمد بن حنبل طبرانی مستدرک حاکم بروایت عمرو بن عتبہ

۳۳۹۷۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفار قبیلہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اسلم قبیلہ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔

ابوداؤد طیالسی، احمد بن حنبل مسلم ابن حبان بروایت ابو ذر طبرانی، بروایت (ابو) قرصافہ، ابوداؤد طیالسی بروایت سلمان ابوداؤد طیالسی، ابن عمر بخاری بروایت ابوہریرہ ابوداؤد طیالسی، مسلم، ابوعوانہ بروایت جابر

۳۳۹۷۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کی پیشانی کی سفیدی کنانہ ہے اور ان کو مضبوط کرنے والے تمیم ہیں اور عرب کے خطباء بنواسد ہیں اور عرب کے شہوار بوقیس ہیں اور زمین والوں میں اللہ تعالیٰ کے شہوار ہوتے ہیں اور زمین میں اللہ کے شہسوار بنوقیس ہیں۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابوذر الضعیفہ: ۱۲۵

۳۳۹۷۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ربیعہ عزت والے ہوں گے تو اسلام ذلیل ہوجائے گا اللہ تعالیٰ اسلام اور اہل اسلام کو ہمیشہ باعزت رکھیں گے اور شرک اور اہل شرک کو کم کریں گے جب تک کہ مضر اور یمن باعزت رہیں۔ تاریخ ابن عساکر بروایت شداد بن اوس

الاشعریون

۳۳۹۷۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اشعری لوگ جب کسی غزوہ میں ان کا توشہ ختم ہوجائے یا ان کے عیال کا کھانا مدینہ میں کم ہوجائے تو وہ

لوگ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں پھر اس کو آپس میں ایک برتن کے اندر برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں سو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ بیھقی بروایت ابوموسیٰ بخاری: ۱۸۱۳

۳۳۹۷۴ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اشعری لوگوں کے رفقاء کی قرآن کی آوازوں کو جب وہ لوگ رات میں گھروں کو داخل ہوتے ہیں پہچانتا ہوں اور میں رات میں ان کے قرآن کی آواز (کی وجہ) سے ان کے گھروں کو پہچانتا ہوں اگرچہ جب دن کو وہ اترتے ہیں ان کے گھر دن کو میں نہیں دیکھا کرتا۔ بخاری، مسلم بروایت ابوموسیٰ

۳۳۹۷۵ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اشعری لوگ اور لوگوں میں اس تھیلی کی طرح ہیں جس میں مشک ہو۔ ابن سعد بروایت زھری مرسلاً

کلام: ...ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۸۳۔

ازد

۳۳۹۷۶ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ازد (قبیلے کے لوگ) عام لوگوں میں زیادہ حسین چہرے والے لوگوں میں زیادہ میٹھے منہ والے اور لوگوں میں زیادہ سچی ملاقات والے ہو۔ طبرانی بروایت عبدالرحمن ضعیف الجامع: ۸۳

۳۳۹۷۷ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد (قبیلے والے) زمین میں اللہ کے شیر ہیں لوگ ان کو نیچا کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو اونچا ہی کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں پر ضرور ایسا وقت آئے گا کہ آدمی کہے گا: کاش کہ میرا باپ ازد قبیلہ سے ہوتا اور میری ماں ازد قبیلہ سے ہوتی۔ ترمذی بروایت انس

کلام: ...ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۷۵ ضعیف الترمذی: ۸۲۸۔

۳۳۹۷۸ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد اچھا قبیلہ ہے اور اشعری لوگ نہ قتال سے بھاگتے ہیں نہ مال غنیمت میں خیانت کرتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ احمد بن حنبل ترمذی، مستدرک حاکم بروایت ابوعامر اشعری

کلام: ...ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۹۶۳۔

۳۳۹۷۹ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد میں امانت ہے اور قریش میں شرم وحیاء ہے۔ طبرانی بروایت ابومعاویہ ازدی

کلام: ...ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۲۹۵، الضعیفہ: ۱۵۹۱۔

الاکمال ...قبیلہ ازد کا ذکر

۳۳۹۸۰ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ان کے لئے غصہ کرتا ہوں جب وہ غصہ کرتے ہیں اور ان کے لئے راضی ہوتا ہوں جب وہ راضی ہوتے ہیں۔ (ابونعیم طبرانی بروایت بشر بن عصمۃ ابن عطیہ لیثی بھی کہا گیا ہے)

۳۳۹۸۱ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد (قبیلہ والے) خوش آمدید جو لوگوں میں زیادہ اچھے چہرے والے لوگوں میں زیادہ بہادر دل والے لوگوں میں زیادہ میٹھے منہ والے لوگوں میں امانت کے اعتبار سے سے زیادہ عظیم اے نیک کردار والو! اپنے شعار کو لازم پکڑو۔

ابن عدی فی الکامل بروایت ابن عباس

۳۳۹۸۲ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں خوش آمدید ہو جو لوگوں میں زیادہ اچھے چہرے والے اور زیادہ سچی ملاقات والے باتوں میں زیادہ میٹھے اور امانت میں سب سے عظیم ہو تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہو۔ ابن سعد بروایت منیر بن عبداللہ ازدی

۳۳۹۸۳ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد اچھا قبیلہ ہے اور اشعری لوگ نہ قتال سے بھاگتے ہیں اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

احمد بن حنبل ترمذی (غریب حسن) ابو یعلی، حاکم فی الکنی بغوی، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابو عامر اشعری

کلام:.......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۵۹۶۳)

اوس اور خزرج

۳۳۹۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی عرب میں زبان اور طاقت کے لحاظ سے شدید لوگوں کے ذریعہ اے بنی قیلۃ یعنی اوس اور خزرج۔ طبرانی بروایت ابن عباس

کلام:.......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۵۷۵۔

۳۳۹۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حمیر (قبیلہ) پر رحم فرمائے جن کے منہ سلام ہیں اور ان کے ہاتھ کھانے ہیں اور وہ ایمان اور امانت والے ہیں۔ احمد بن حنبل ترمذی بروایت ابوھریرہ

کلام:.......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۱۰۹۔

ربیعۃ

۳۳۹۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کو فرات کے کنارہ پر (رہنے والے) ربیعہ کے عیسائیوں کے ساتھ عزت دیں گے۔ ابویعلی، شاشی بروایت عمر

مضر

۳۳۹۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضر کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اسلام لا چکے ہیں۔ ابن سعد بروایت عبداللہ بن خالد مرسلاً

کلام:.......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۲۲۵۔

۳۳۹۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ اختلاف کریں گے تو انصاف مضر میں ہوگا۔ طبرانی بروایت ابن عباس

الاکمال

۳۳۹۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مختلف ہوں گے تو حق مضر میں ہوگا۔ ابن ابی شیبہ بروایت ان عباس

۳۳۹۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے بتایا کہ میں مضر میں سے ایک شخص ہوں۔

ابن سعد بروایت یحییٰ بن ثابت یحیی بن جابر مرسلاً

۳۳۹۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضر اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ماریں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا نام بھی نہیں لیا جائے گا پھر مسلمان ان کو ماریں گے یہاں تک کہ وہ پانی کے بہنے کی جگہ کی برابر بھی نہیں روک سکیں گے۔ احمد بن حنبل بروایت ابوسعید

عبدالقیس

۳۳۹۹۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبدالقیس خوشی سے اسلام لائے اور دوسرے لوگ ناپسندیدہ ہو کر اسلام لائے، سو اللہ تعالیٰ عبدالقیس میں برکت عطا فرمائے۔ طبرانی بروایت نافع العبدی

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۸۴۸

۳۳۹۹۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرق والوں میں سب سے بہتر عبدالقیس ہیں۔ طبرانی بروایت ابن عباس

الاکمال......حروف تہجی کے اعتبار سے قبائل کا ذکر احمس

۳۳۹۹۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیسی لوگوں سے پہلے احمس قبیلوں والوں سے ابتداء کرو۔ اے اللہ! احمس قبیلوں والوں میں اور ان کے مردوں میں برکت فرما۔ طبرانی بروایت طارق بن شہاب

۳۳۹۹۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ احمس اور ان کے مردوں پر برکت عطا فرما۔

طبرانی ضیاء مقدسی مختارہ بروایت خالد بن عرفطہ

اسلم

۳۳۹۹۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم قبیلہ سے شروع کرو تم پر اچھی ہوائیں چلیں گی اور گھاٹیوں میں رہو اس لئے کہ جہاں بھی تم رہو مہاجر ہی ہو۔

ابن حبانطبرانی، ضیاء مقدسی فی المختادۃ بروایت سلمہ بن اکوع

بربر

۳۳۹۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بربر (قبیلہ) سے آسمان کے نیچے بری مخلوق کوئی نہیں اور اللہ کے راستہ میں ایک کوڑے کی بقدر میں صدقہ کروں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں بربر کے سو غلام آزاد کروں۔ نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابو ہریرۃ

۳۳۹۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خباثت کے ستر حصے ہیں ۶۹ انہتر حصے بربر کے لئے اور ایک حصہ (باقی) جنات اور انسانوں کے لئے ہے۔

طبرانی بروابت عقبہ بن عامر

بکر بن وائل کا ذکر

۳۳۹۹۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ان کے شکستہ دل لوگوں کا نقصان پورا کردے اور ان کے دھتکارے ہوئے لوگوں کو ٹھکانہ دے اور ان کے نیک کو راضی کر اور ان میں سے سائل کو نہ لوٹا۔ طبرانی بروایت ابو عمران محمد بن عبداللہ بن عبد الرحمن عن ابیہ عن جدہ

بنو تمیمہ

۳۴۰۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو تمیم کے لئے اچھی ہی بات کہو! کیونکہ وہ دجال پر لوگوں میں سب سے زیادہ لمبے نیزے والے ہیں۔

احمد بن حنبل بروایت رجل من الصحابہ

۳۴۰۰۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بنو تمیم کے لیے خیر ہی چاہتے ہیں ثابت قدم بڑی پیشانی زیادہ عقل اور سرخ لمبے پہاڑ (کی طرح) ان کے دشمن ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے دجال پر آخری زمانہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ہوں گے۔

عقیلی ضعفاء خطیب بغدادی بروایت ابوہریرۃ

بنوالحارث

۳۴۰۰۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل بیت یعنی الحارث بن ھند اچھے ہیں۔

دیلمی بروایت اسحاق بن ابراھیم بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان عن ابیہ عن جدہ حارثة

بنوعامر

۳۴۰۰۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بنوعامر کے لئے اچھائی ہی چاہتے ہیں، خبردار! اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش کے داداان سے جھگڑا کرتے تو خلافت بنوعامر بن صعصعہ کے لیے ہوتی لیکن قریش کے جد نے ان سے مزاحمت کی۔

طبرانی بروایت عامر بن لقیط عامری

۳۴۰۰۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وہ) صاف رنگ والے اونٹ (کی طرح) ہیں جو درخت کے کناروں سے کھاتا ہے (عقیلی نعنا، خطیب بغدادی بروایت ابوہریرۃ وہ فرماتے ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ بنوعامر کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: پھراس کے بعد (ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث ذکر کی)۔

۳۴۰۰۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بنوعامر کے لئے خیر ہی چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ بنوعامر کے لئے خیر ہی چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ بنوعامر کے لئے خیر ہی چاہتے ہیں۔ حسن بن سفیان بروایت عبداللہ بن عامر

بنوالنضیر

۳۴۰۰۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسماعیل کے لوگوں میں سے جس پر غلام آزاد کرنا (لازم) ہے تو وہ بنوعنبر میں سے غلام آزاد کرے۔

باوردی، سیمویہ طبرانی، سعید بن منصور بروایت شعیث بن عبید اللہ بن زبیب بن ثعلبہ عن ابیہ عن جدہ

ثقیف

۳۴۰۰۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما۔ احمد بن حنبل، سیمو ضیاء مقدسی، مختارة بروایت جابر

جہینہ

۳۴۰۰۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہینہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں میرے غصہ کی وجہ سے وہ غصہ ہوئے، اور میری خوشی کی وجہ سے وہ خوش ہوئے میں ان کے غصہ کی وجہ سے غصہ ہوتا ہوں اور ان کی خوشی کی وجہ سے خوش ہوتا ہوں جس نے ان کو غصہ دلایا تو اس نے مجھے غصہ دلایا اور جس نے مجھے غصہ دلایا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو غصہ دلایا۔ طبرانی بروایت عمران بن حصین

خزاعة

۳۴۰۰۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خزاعة مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں خزاعة باپ اور بیٹے ہیں۔ دیلمی بروایت بشر بن عصمہ مزنی

دوس

۳۴۰۱۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور ان کو لے۔ بخاری، مسلم بروایت ابوھریرہ

عبس

۳۴۰۱۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے خطیب عبس سے ہوں گے۔ طبرانی بروایت ابوبکر بن محمد بن عمر وبن حزم مرسلاً

عبدالقیس

۳۴۰۱۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس سے حجت کرنے والا ہوں جو عبدالقیس پر ظلم کرے۔ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۰۱۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس کی مغفرت فرما! اس لئے کہ وہ خوشی سے نہ کہ ناپسند ہوکر اسلام لائے ہیں جب کہ بعض لوگ ذلیل ہوکر اور گھبرا کر اسلام لائے ہیں۔ ابن سعد طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۰۱۴...... رسول اللہ نے فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس کی مغفرت فرما! تین (فرمایا)۔ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۰۱۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربیعہ میں بہتر عبدالقیس ہیں پھر وہ خاندان کہ آپ ان میں سے ہیں۔

طبرانی بروایت نوح بن مخلد ضبعی

بنوعصیہ نافرمان قبیلہ ہے

۳۴۰۱۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بنوعصیہ کو پکڑ! اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمائی کی ہے۔

طبرانی بروایت ابن عمر

عمان

۳۴۰۱۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمان والے کیا ہی اچھے رضاعی بھائی ہیں۔ طبرانی بروایت طلحه بن داؤد

عنزة

۳۴۰۱۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخ بخ بخ (یہ خوشی کے وقت بولا جاتا ہے) عنزہ اچھا قبیلہ ہے؟ ان پر زیادتی کی گئی ان کی مدد کی گئی خوش آمدید شعیب کی قوم اے اللہ! عنزہ کو پورا پورا رزق عطاء فرمانہ کم نہ زیادہ۔ ابن قانع طبرانی بروایت سلمه بن سعد عنزی

قبط

۳۴۰۱۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبط کے بارے میں اچھائی کی وصیت قبول کرو کیونکہ ان کے لئے امان اور قرابت ہے۔

ابن سعد بروایت کعب بن مالک نسخه بسیط: ۱۰

۳۴۰۲۰۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مصر فتح ہو تو قبط کے بارے میں اچھائی کی وصیت کو قبول کرو کیونکہ ان کے لیے عہد اور رشتہ داری ہے۔
بغوی طبرانی مستدرک حاکم بروایت کعب بن مالک

۳۴۰۲۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم قبطیوں کے مالک ہو تو ان کے ساتھ اچھائی کرو کیونکہ ان کے لیے امان ہے اور ان کے لیے قرابت ہے۔
ابن سعد بروایت زهری مرسلا

۳۴۰۲۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بعد تم پر مصر کو ضرور فتح عطا فرمائیں گے، مصر کے قبطیوں کے ساتھ اچھائی کی وصیت قبول کرو کیونکہ تمہارے لیے ان میں سے سسرالی ہے اور عہد ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت عمر

۳۴۰۲۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصر کے قبطیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو کیونکہ تم ان پر غلبہ حاصل کرو گے اور وہ تمہارے لیے اللہ کے راستے میں مددگار اور تیار ہوں گے۔ طبرانی بروایت ام سلمه

قضاعت

۳۴۰۲۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ حمیر کے خوشگوار لقمے اور اور آزاد ہاتھ سے ہو۔ طبرانی بروایت عمر بن مرة الجهنی

۳۴۰۲۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ قضاعہ بن مالک بن حمیر سے ہو۔ احمد بن حنبل بروایت عقبه بن عامر

۳۴۰۲۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ حمیر سے قضاعہ کی جماعت ہو۔ احمد بن حنبل بروایت عمر بن مرة

بنو قیس کا ذکر

۳۴۰۲۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیس پر رحم فرمائے کیونکہ وہ ابو اسماعیل بن ابراہیم کے دین پر ہیں، اے قیس! یمن کو زندہ رکھو! اے یمن قیس کو زندہ رکھو کیونکہ قیس زمین میں اللہ کے شہسوار ہیں، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے! ضرور لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ قیس کے علاوہ اس دین کا کوئی مددگار نہ ہوگا بیشک اللہ کے لئے آسمان والوں میں سے نشان زدہ گھوڑے ہیں اور زمین میں علامت لگائے ہوئے گھوڑے ہیں، اللہ کی زمین میں شہسوار قیس ہیں بیشک قیس ایسا انڈہ ہے جس سے اہل بیت پھوٹے ہیں بیشک قیس زمین میں اللہ کے شیر ہیں۔
طبرانی ابن منده، تاریخ ابن عساکر، بروایت غالب بن ابجر الضعیفه : ۲۴۹۷

مزینہ

۳۴۰۲۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب مزینہ کے بارے میں معلوم ہو جائے گا کہ (ان میں سے) کوئی نوجوان کبھی بھی ہجرت نہ کرے گا جو اللہ کے ہاں مکرم ہو مگر وہ جلد رفتار ہوگا عنقریب معلوم ہو جائے گا مزینہ کے بارے میں کہ ان میں سے کوئی ایک دجال کو نہ پائے گا (تمام، تاریخ ابن عساکر اور انہوں نے فرمایا: یہ غریب ہے بروایت مساور بن شہاب بن مسور بن مساور عن ابیہ عن جدہ مسو بروایت جد خود سعد بن ابی الغار یہ عن ابیہ عن جدہ۔

معافر

۳۴۰۲۹۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں یعنی معافر حسن بن سفیان، طبرانی، حاکم فی الکنی بروایت ابو ثور الفہمی

ھمدان

۳۴۰۳۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ھمدان اچھا قبیلہ ہے، کیا خوب ہیں جلدی مدد کرنے والے، کیا خوب ہیں مشقت پر صبر کرنے والے اور انہیں میں سے ابدال ہیں اور ان میں اسلام کے اوتار ہیں۔ابن سعد بروایت علی بن عبداللہ بن ابی یوسف القرشی بروایت رجال اھل علم

قبائل کے ذکر کا تکملہ

صفات کے اعتبار سے چند قبائل کا ذکر

۳۴۰۳۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے، غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے، خبردار اللہ کی قسم! میں نے یہ نہیں کہا لیکن اللہ نے یہ فرمایا ہے۔احمد بن حنبل طبرانی، مستدرک حاکم بروایت سلمہ بن اکوع، مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۳۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے! غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے، تجیب (قبیلہ) کہ اس نے اللہ (کے دین) کو قبول کیا۔طبرانی بروایت عبدالرحمن بن منذر

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۸۴۹

۳۴۰۳۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور اسلم اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے اور عصیۃ جس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی۔احمد بن حنبل، بیھقی، ترمذی بروایت ابن عمر

یہ حدیث ۲۷۷ نمبر کے تحت بھی گذر چلی ہے۔

۳۴۰۳۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! غفار اسلم اور مزینہ اور جھینہ اور جو مزینہ سے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں اسد، طئی، غطفان سے بہتر ہوں گے۔احمد بن حنبل، بیھقی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۳۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اور غفار اور مزینہ کے کچھ لوگ اور جھینہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسد، تمیم، ھوازن، غطفان سے بہتر ہیں

ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۳۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اور غفار اور مزینہ بہتر ہیں (بنو) تمیم اور اسد اور غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ سے۔

ترمذی بروایت ابوبکرہ

بنو اسلم کا ذکر

۳۴۰۳۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اللہ تعالیٰ ان کو ہر مصیبت سے بچائے سوائے موت کے اس سے نہیں بچا جاسکتا اور غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور انصار سے زیادہ فضیلت والا کوئی قبیلہ نہیں۔ابن مندہ، ابونعیم معرفہ، بروایت عمر بن یزید

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۸۵۰

۳۴۰۳۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار، اشجع، مزینہ، جھینہ اور جو بنو کعب سے ہیں وہ لوگوں کے درمیان مددگار ہوں گے اور اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے مددگار ہیں۔مستدرک حاکم بروایت ابوایوب

۳۴۰۳۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کی پیشانی کی سفیدی کنانہ ہے اور ان کو مضبوط کرنے والے تمیم ہیں اور عرب کے خطباء بنو اسد ہیں اور

عرب کے شہسوار بنو قیس ہیں اور زمین والوں میں اللہ کے شہسوار ہوتے ہیں اور زمین میں اللہ کے شہسوار بنو قیس ہیں۔
تاریخ ابن عساکر بروایت ابو ذر

یہ حدیث ۳۷۸ پر بھی گزر چکی ہے، الضعیفہ: ۱۲۱۵۔

۳۴۰۴۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور عرب سے بغض رکھنا نفاق ہے۔ طبرانی بروایت ابن عباس

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۴۴۱

۳۴۰۴۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار، جھینہ، مزینہ، اسلم، اشجع، غفار مددگار ہیں، ان کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے علاوہ کوئی مددگار نہیں۔ بیھقی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۴۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں۔ طبرانی بروایت جبیر بن مطعم

۳۴۰۴۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاشم اور مطلب اس طرح ہیں، اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت فرمائے جو ان دونوں کے درمیان جدائی کرے انہوں نے ہماری پرورش کی بچپن کی حالت میں اور ہمیں سہارا دیا بڑے ہونے کی حالت میں۔ بیھقی بروایت زید بن علی مرسلاً

۳۴۰۴۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ایک ہی سمجھتا ہوں بیشک وہ ہم سے جاہلیت اور اسلام میں جدا نہیں ہوئے۔

احمد بن حنبل، بخاری، ابوداؤد، نسائی بروایت جبیر بن مطعم

۳۴۰۴۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے محبت کرنا ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے اور عرب سے محبت ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے جو کوئی میرے صحابہ کو گالی دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور جو کوئی مجھے ان میں محفوظ رکھے گا میں اس کی قیامت کے دن حفاظت کروں گا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت جابر

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۶۸۰۔

ان اشخاص کا ذکر جو صحابہ میں سے نہیں ہیں

اس مضمون سے متعلق اکمال کی بعض احادیث کا ذکر چھٹے باب میں ہوگا

الیاس اور خضر علیہما السلام

۳۴۰۴۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (حضرت) خضر (علیہ السلام) سمندر میں اور (حضرت) الیاس علیہ السلام خشکی میں (رہتے) تھے ہر رات اس بند کے پاس اکٹھے ہوتے جسے ذوالقرنین نے یاجوج ماجوج اور لوگوں کے درمیان تعمیر کیا اور ہر سال حج اور عمرہ کرتے اور زمزم سے اتنا پیتے جو انہیں آئندہ سال تک کافی ہوجاتا۔ حارث بروایت انس

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۹۴۰۔

۳۴۰۴۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خضر (علیہ السلام) کو خضر نام اس لئے دیا گیا کہ وہ سفید کھال پر بیٹھے، جب وہ کھال ہلی تو ان کے نیچے سبزہ تھا۔

احمد بن حنبل بیھقی، ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۴۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الیاس اور خضر (علیہما السلام) دونوں بھائی تھے ان کے والد فارس سے اور ان کی والدہ روم سے تھیں۔

مسند الفردوس بروایت ابوھریرہ

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۲۲۲، الضعیفہ: ۲۲۷۔

اکمال

۳۴۰۵۰ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب موسیٰ (علیہ السلام) نے خضر (علیہ السلام) سے ملاقات کی تو ایک پرندہ آیا اس نے اپنی چونچ پانی میں ڈالی تو حضرت موسیٰ سے کہا آپ جانتے ہیں اس پرندہ نے کیا کہا؟ موسیٰ نے کہا کہ کیا کہتا ہے، خضر نے کہا کہ کہہ رہا ہے کہ آپ کا علم اور موسیٰ کا علم اللہ کے علم کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ میری چونچ نے اس پانی سے لیا۔ مستدرک حاکم بروایت ابی

۳۴۰۵۱ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک خضر علیہ السلام سمندر میں اور یسع (علیہ السلام) خشکی میں (رہتے) تھے ہر رات اس بند کے پاس جمع ہوتے جسے ذوالقرنین نے بنایا تھا لوگوں اور یاجوج ماجوج کے درمیان اور حج وعمرہ کرتے تھے اور زمزم سے اتنا پیتے تھے کہ انہیں آئندہ سال تک کافی ہو جاتا۔ حارث، بروایت انس

کلام: ..... اس حدیث کی سند میں دو راوی متروک ہیں ۱۔ ابان ۲۔ عبدالرحیم بن واقد۔

۳۴۰۵۲ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خضر اور الیاس (علیہما السلام) ہر سال موسم حج میں منیٰ میں ملتے پھر ان میں ہر ایک اپنے ساتھی کا سر مونڈتا اور ان کلمات کے ساتھ (ایک دوسرے سے) جدا ہو جاتے بسم اللہ ما شاء اللہ (اللہ کے نام کی مدد سے) جو کچھ اللہ نے چاہا) لا یسوق الخیر الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی بھلائی نہیں چلاتا) ما شاء اللہ لایصرف السوء الا اللہ (جو کچھ اللہ نے چاہا اللہ کے سوا کوئی برائی نہیں دور کر سکتا) ماکان من نعمة فمن اللہ (جو کچھ اللہ نے چاہا جو نعمت بھی ہو (وہ) اللہ کی طرف سے ہی ہے ماشاء اللہ لاحول و لا قوة الا باللہ (جو کچھ اللہ نے چاہا نہیں ہے (گناہوں سے) پھرنا اور نہیں (فرمانبرداری کی) قوت مگر اللہ ہی کی مدد سے) جو شخص ان کلمات کو صبح اور شام تین دفعہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو چوری سے شیطان اور بادشاہ سے سانپ اور بچھو سے محفوظ رکھیں گے۔

دارقطنی فی الافراد، ابواسحاق الذکی فی فوائد، عقیلی فی الضعفاء، تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس الاتقان: ۴۷

کلام: ..... اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور علامہ ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں لایا ہے۔

اویس بن عامر القرنی رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۰۵۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک بہتر تابعی ایک ایسا شخص ہوگا جسے اویس کہا جائے گا اس کی والدہ ہوگی جس کے ساتھ وہ نیک سلوک کرنے والے ہوگا اگر وہ (اویس) اللہ تعالیٰ پر کوئی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قسم میں پورا کریں گے اور اس کو جلد کی بیماری ہوگی سو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ پس تم اس کو حکم کرو کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے۔ مسلم بروایت عمر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جسے اویس کہا جائے گا یمن میں اپنی والدہ کے علاوہ کسی کو چھوڑ کر نہیں آئے گا اس کو جلد کی بیماری ہوگی پس وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا سو اللہ تعالیٰ اس سے اس بیماری کو ختم کریں گے مگر ایک درھم کی جگہ کے برابر سو جو کوئی تم میں سے اس سے ملے اس کو حکم کرے کہ وہ تمہارے لیے استغفار کرے۔ مسلم بروایت عمر

۳۴۰۵۵ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں سے میرا خلیل اویس قرنی ہے۔

ابن سعد بروایت رجل مرسلا اسنی المطالب ۲۰۰، ضعیف الجامع ۲۲۰۶

اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر

۳۴۰۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تابعین میں سے بہتر اویس ہے۔ مستدرک حاکم بروایت علی

۳۴۰۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں ایک شخص ہوگا جسے اویس بن عبداللہ قرنی کہا جائے گا اور اس کی سفارش میری امت میں ربیعہ اور مضر کی طرح ہوگی۔ ابن عدی فی الکامل بروایت ابن عباس ذخیرۃ الحفاظ: ۳۲۷۸

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۳۱۲۔

اکمال

۳۴۰۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تابعین میں سے بہتر اویس قرنی ہے۔

مستدرک حاکم بروایت علی بیھقی تاریخ ابن عساکر بروایت رجل

۳۴۰۵۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تابعین کے بہتر لوگوں میں سے اویس قرنی ہے۔ احمد بن حنبل ابن سعد بروایت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بروایت رجل من الصحابہ، احمد بن حنبل تاریخ ابن عساکر بروایت رجل

۳۴۰۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میری امت میں سے وہ لوگ ہیں جو برہنہ ہونے کی وجہ سے اپنی مسجد یا اپنی مصلیٰ میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے ان کو ان کا ایمان لوگوں سے مانگنے سے روکتا ہے، ان میں سے اویس قرنی اور فرات بن حیان ہے۔

احمد بن حنبل فی الزھد حلیۃ الاولیاء بروایت محارب بن عثار اور بروایت سالم بن ابی الجعد

۳۴۰۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تابعین میں قرن (جگہ) سے ایک شخص ہوگا جسے اویس بن عامر کہا جائے گا جسے برص کی بیماری نکلے گی، پس وہ اللہ تعالیٰ سے اس بیماری کے دور ہونے کی دعا کرے گا سو وہ کہے گا اے اللہ میرے لئے میرے جسم میں اتنی جگہ چھوڑ دے کہ میں اپنے آپ پر تیری نعمت کو یاد کروں پس اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے جسم سے اتنی جگہ چھوڑ دیں گے جس کے ساتھ وہ اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرے گا پس جو کوئی تم میں سے اسے پائے پھر اس سے اپنے لیے استغفار کرنے کی استطاعت رکھے پس اپنے لئے استغفار کروائے۔

ابو یعلی بروایت عمر

۳۴۰۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر ایک شخص آئے گا جسے اویس کہا جائے گا جس کو جلد کی بیماری ہوگی پس وہ اس کے لئے اللہ سے دعا کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس بیماری کو دور کردے گا پس جو کوئی تم میں سے اس سے ملے پس تم اس کو حکم کرو کہ وہ اس کے لیے استغفار کرے۔

ابن ابی شیبہ بروایت عمر

۳۴۰۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میری امت میں لوگوں کے آخر میں ایک شخص ہوگا جسے اویس قرنی کہا جائے گا پس اس کے جسم میں ایک تکلیف ہوگی۔ پس وہ اللہ سے دعا کرے گا۔ پس اللہ اس تکلیف کو دور کردیں گے مگر اس کے پہلو میں ایک تھوڑا سا حصہ، جب وہ اس کو دیکھے گا تو اللہ کو یاد کرے گا، جب آپ کی اس سے ملاقات ہو پس اس کو میری طرف سے سلام کہئے اس کو حکم دیجئے کہ وہ آپ لئے دعا کرے کیونکہ وہ اپنے رب پر کریم اور اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ہوگا۔ وہ اللہ پر قسم کھائے گا تو اللہ اس کو بری کریں گے، ربیعہ اور مضر کی طرح سفارش کرے گا۔ خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر بروایت عمر

خطیب نے فرمایا کہ یہ حدیث یحییٰ بن سعیہ انصاری بروایت سعید بن مسیب بروایت عمر بن الخطاب، بہت زیادہ غریب ہے، جس نے اس کو اس کی وجہ سے لکھا ہے۔

۳۴۰۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اویس بن عامر مراد پھر قرن سے یمنی کمک میں آئے گا جیسے جلد کی بیماری ہوگی پس وہ ٹھیک

ہو جائے گا مگر ایک درھم کی جگہ کے برابر، اس کی والدہ ہوگی جس کے ساتھ وہ نیک سلوک کرنے والا ہوگا اگر وہ اللہ پر قسم کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پورا فرمائیں گے سو اگر آپ اس سے اپنے لئے استغفار کرا سکیں تو (اس طرح) کریں۔

ابن سعد احمد بن حنبل مسلم، عقیلی فی الضعفاء مستدرک حاکم بروایت عمر

اویس قرنی رحمہ اللہ کی شفاعت

۳۴۰۶۵ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک شخص جسے اویس کہا جائے گا (اس) کی سفارش سے لوگوں کی بہت زیادہ جماعت جنت میں داخل ہوگی۔ تاریخ ابن عساکر بطریق عبدالرحمن بن یزید بن اسلم عن ابیه عن جده

۳۴۰۶۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربیعہ اور مضر کے اکثر لوگ میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے (ابن ابی شیبۃ مستدرک حاکم عقیلی فی الضعفاء تاریخ ابن عساکر بروایت حسن مرسلاً حسن فرماتے ہیں کہ یہ شخص اویس قرنی ہے)۔ تذکرۃ الموضوعات ۹۴

۳۴۰۶۷ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضر کے لوگوں میں سے بہت سے میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے اور آدمی اپنے گھر والوں میں سفارش کرے گا اور اپنے عمل کے برابر سفارش کرے گا۔ طبرانی بروایت ابوامامه

۳۴۰۶۸ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مسلمانوں میں سے وہ جو اس کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے ربیعہ اور مضر کی طرح ہیں۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابوامامه، ذخیرۃ الحفاظ: ۲۰۲۷

۳۴۰۶۹ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میری امت میں سے وہ جو اس کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے ربیعہ اور مضر سے زیادہ ہوں گے۔

هناد بروایت حارث بن قیس هناد، ابوامیرکات، ابن السقطی فی معجمه، ابن النجار بروایت ابوهریرة

۳۴۰۷۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک شخص کی سفارش سے ربیعہ اور مضر سے زیادہ جہنم سے نکلیں گے۔

ابونعیم بروایت ابوامامه

قیس بن ساعدہ الایادی

۳۴۰۷۱ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیس پر رحم فرمائیں، کیونکہ وہ ابواسماعیل بن ابراہیم کے دین پر ہیں۔

طبرانی بروایت غالب بن ابجر

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۱۴

۳۴۰۷۲ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیس پر رحم فرمائیں! اس لئے کہ وہ میرے دادا اسماعیل بن ابراہیم (علیہما السلام) کے دین پر ہیں۔

طبرانی بروایت غالب بن ابجر

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۱۴۔

زید بن عمرو بن نفیل

۳۴۰۷۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل زید بن عمرو کی مغفرت فرمائے اور اس پر رحم کرے! کیونکہ وہ دین ابراہیم (علیہ السلام) پر مرا ہے۔

ابن سعد بروایت سعید بن ابی مسیب مرسلاً

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۹۱۸ الضعیفة: ۲۱۴۲۔

۳۴۰۷۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا پس میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عائشہ

ورقۃ بن نوفل

۳۴۰۷۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مجھے خواب میں دکھائے گئے یعنی ورقہ (بن نوفل) اوران پرسفید کپڑے تھے اوراگر وہ جہنمی ہوتے توان پراس لباس کے علاوہ (دوسرا) لباس ہوتا۔ ترمذی، مستدرک حاکم بروایت عائشہ

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۲۰۷۔

۳۴۰۷۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ورقہ بن نوفل کو گالی نہ دو! کیونکہ میں نے ان کے لئے ایک جنت یا (فرمایا) دوجنتیں دیکھی ہیں۔

مستدرک حاکم بروایت عائشہ

۳۴۰۷۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زید بن عمرو بن نفیل قیامت کے دن ایک امت (کی شکل میں) آئیں گے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عروۃ مرسلاً ابو یعلی تاریخ ابن عساکر بروایت عروۃ بروایت سعید بن زید مستدرک حاکم، تاریخ ابن عساکر بروایت اسامہ بن زید بن حارثہ عن ابیہ

۳۴۰۷۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ قیامت کے دن میرے اور عیسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان ایک امت (کی شکل میں) اٹھائے جائیں گے (ابویعلی بغوی، ابن عدی فی الکامل، تمام بروایت جابر (حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے زید بن عمرو بن نفیل کے بارے میں پوچھا گیا تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: انہوں نے آگے یہ حدیث ذکر کی احمد بن حنبل طبرانی بروایت سعید بن زید)۔

۳۴۰۷۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زید بن عمرو بن نفیل میرے اور عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کے درمیان ایک امت (کی شکل میں) جمع کئے جائیں گے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت شعبی بروایت جابر ابوداؤد بروایت عروۃ مرسلاً

۳۴۰۸۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے زید بن عمرو بن نفیل سے سنا وہ اس چیز کو برا کہہ رہے تھے جو غیر اللہ کے لئے ذبح کی جائے (غیر اللہ کے نام پر) میں نے کوئی ایسی چیز نہیں چکھی جو بتوں پر ذبح کی گئی ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس چیز سے عزت دی کہ جس سے مجھے عزت دی یعنی اپنی رسالت۔ دیلمی بروایت عائشہ

ورقۃ بن نوفل من الاکمال

۳۴۰۸۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ورقہ کو دیکھا، میں نے دیکھا کہ ان پرسفید کپڑے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ جہنمی ہوتے تو ان کے سفید کپڑے نہ ہوتے۔ احمد بن حنبل بروایت عائشہ

۳۴۰۸۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ تحقیق میں نے ان کو دیکھا یعنی ورقہ بن نوفل کو جنت کے پست حصہ میں نہر پر ان کا ریشم لباس ہے اور میں نے خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر ایک ایسے کمرے میں دیکھا جو بانس کا ہے، اس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔

ابو یعلی تمام ابن عدی فی الکامل، تاریخ ابن عساکر بروایت جابر

معطم بن عدی

۳۴۰۸۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے پھر وہ مجھ سے ان بدبودار لوگوں کے بارے میں بات کرتے تو میں ان کو چھوڑ

دیتا یعنی بدر کے قیدی۔احمد بن حنبل بخاری، ابو داؤد بروایت جبیر بن مطعم

ابورغال

۳۴۰۸۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ابورغال کی قبر ہے اور وہ حرم میں ہوتے تھے اس کا دفاع کر کے تھے، جب وہ نکلے تو ان کو وہ سزا پہنچی جو ان کی قوم کو اس جگہ پہنچی تھی، ان کو وہیں دفن کر دیا گیا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ ان کے ساتھ ایک سونے کی چھڑی دفن کی گئی ہے اگر تم لوگ اس کو چوری کرو گے تو تمہیں بھی وہی سزا پہنچے گی ابو داؤد بروایت ابن عمر

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۰۸۴

تبع

۳۴۰۸۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تبع کو گالی مت دو کیونکہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں۔احمد بن حنبل بروایت سھل بن سعد

۳۴۰۸۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ تبع نبی تھے یا نہیں؟ اور مجھے معلوم نہیں کہ ذوالقرنین نبی تھے یا نہیں؟ اور مجھے معلوم نہیں کہ حدود اس شخص کے لئے جس پر حد جاری ہو کفارات ہیں یا نہیں؟ مستدرک حاکم، عقیلی فی الضعفاء بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۸۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ تبع نبی تھے یا نہیں؟ اور مجھے معلوم نہیں کہ عزیز نبی تھے یا نہیں؟ اور مجھے معلوم نہیں کہ حدود اس شخص کے لئے جس پر حدود جاری ہوں کفارات ہیں یا نہیں۔مستدرک حاکم، عقیلی فی الضعفاء بروایت ابوھریرۃ

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۹۹۱

عمرو بن عامر ابوخزاعۃ

۳۴۰۸۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا ہے اور یہ پہلا شخص ہے جس نے سوائب (اونٹنی) کو آزاد چھوڑا اور بحرہ (اونٹنی کا بچہ) کے کان کاٹے۔احمد بن حنبل، عقیلی فی الضعفاء بروایت ابوھریرۃ

سوائب:.....یہ سائبہ کی جمع ہے جس کو عرب کے ہاں آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا اس کو نہ پانی سے نہ کسی چراگاہ سے روکا جاتا تھا، اور نہ اس پر سواری کی جاتی تھی۔

بحیرۃ:.....سائبہ اونٹنی جب بچہ دیتی تو اس کے کان کاٹ دیتے تھے اور اس کے بھی وہی احکام ہوتے تھے جو سائبہ کے لئے تھے اس کو بحیرۃ کہتے تھے، یہ دونوں کام سب سے پہلے عمرو بن عامر خزاعی نے کیے تھے جس کا ذکر حدیث میں کیا گیا ہے۔

۳۴۰۸۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک پہلا وہ شخص جس نے سوائب کو آزاد کیا اور بتوں کی عبادت کی ابوخزاعہ عمرو بن عامر ہے اور میں نے اس کو جہنم میں دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا ہے۔احمد بن حنبل بروایت ابن مسعود

ابوطالب

۳۴۰۹۰.....رسول رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام بھلائی کہ میں اس کی امید اپنے رب سے کرتا ہوں۔

ابن سعد، تاریخ ابن عساکر بروایت عباس

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۴۲۱۲۔

۳۴۰۹۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک وہ (ابوطالب) جہنم کے پایاب پانی میں ہیں۔ جہنم کی آگ ان کے پاؤں تک ہی ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نچلے درجے میں ہوتے (یعنی ابوطالب)۔

احمد بن حنبل، عقیلی فی الضعفاء بروایت عباس بن عبدالمطلب مسلم ۳۵۷ اور ۳۵۹

۳۴۰۹۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید ان کو (ابوطالب) میری سفارش قیامت کے دن فائدہ دے۔ پس ان کو جہنم میں پایاب پانی (کی مقدار) میں کردیا جائے گا (آگ) ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی جس سے ان کا دماغ ابلے گا یعنی ابوطالب۔

احمد بن حنبل عقیلی فی الضعفاء بروایت ابو سعید

۳۴۰۹۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ (ابوطالب) جہنم کے پایاب پانی (کی مقدار) میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نچلے درجے میں ہیں یعنی ابوطالب۔ عقیلی ضعفاء بروایت عباس مسلم: ۳۵۷ اور ۳۵۸

ابوجہل

۳۴۰۹۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ نے ابوجہل کو ہلاک کیا، پس تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ فرمایا اور اپنے دین کی مدد کی۔ عقیلی فی الضعفاء بروایت ابن مسعود

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۱۶۲۱۔

عمرو بن لحی بن قمعۃ

۳۴۰۹۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف جو بنوکعب کے بھائی ہیں کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہے ہیں۔ مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۹۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلا وہ شخص جس نے ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کو بدلا عمرو بن قمعہ بن خندف ابوخزاعہ ہے۔

طبرانی بروایت ابن عباس

الاکمال

۳۴۰۹۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جہنم پیش کی گئی، میں نے اس میں عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف کو دیکھا جو جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا ہے اور وہ پہلا شخص ہے جس نے عہد ابراہیم کو بدلا، سوائب (اونٹنیاں) آزاد چھوڑیں اور بحیرہ (اونٹنی کے بچے) کے کان کاٹ کر چھوڑے اور اونٹوں کو آزاد چھوڑا اور بتوں کو متعین کیا اور اس کے سب سے زیادہ مشابہ جو میں نے دیکھا وہ اکثم بن ابی الجون ہے پس اکثم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (کیا) یہ مجھے نقصان کرے گا، تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: نہیں! کیونکہ آپ مسلمان ہیں اور وہ کافر تھا۔

احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۹۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ میرے سامنے پیش کی گئی، میں نے اس سے انگور کا ایک خوشہ لیا وہ میں تمہارے پاس لا رہا تھا پس میرے اور اس کے درمیان حائل کردیا گیا اور اگر وہ میں تمہارے پاس لے آتا تو جو (لوگ) آسمان اور زمین کے درمیان ہیں وہ اس سے کھاتے اور اس میں سے (کچھ) کم نہ ہوتا پھر میرے سامنے جہنم لائی گئی سو جب میں نے اس کی گرمی محسوس کی تو میں

اس سے پیچھے ہٹا اور بہت زیادہ جنہیں میں نے اس (جہنم) میں دیکھا وہ عورتیں تھیں کہ اگر (کوئی بات) امانت رکھی جائی تو وہ اس کو پھیلاتیں اور اگر سوال کرتیں کو اصرار کرتیں اور اگر (ان سے) مانگا جاتا تو کنجوسی کرتیں اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جو جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا ہے اور اس کے سب سے زیادہ مشابہ جو میں نے دیکھا معبد بن اکثم کعبی کو تو معبد نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول (ﷺ) کیا مجھ پر اس کی مشابہت کی وجہ سے کس چیز کا ڈر کیا جاتا ہے اور وہ اس ذات کی قسم! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! آپ مسلمان ہیں اور وہ کافر تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے عرب کو بتوں کی عبادت پر ابھارا۔ احمد بن حنبل عبد بن حميد مسند ابويعلى شاشي سعيد بن منصور بروايت جابر

مالک بن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۰۹۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب لوگ دور دور کا سفر کریں گے اور علم تلاش کریں گے اور مدینہ کے عالم سے بڑا عالم کسی کو نہ پائیں گے۔
ترمذی مستدرک حاكم بروايت ابوهريره

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الترمذی: ۵۰۲ ضعیف الجامع: ۶۴۴۸۔

الاکمال

۳۴۱۰۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ مشرق اور مغرب سے علم کے حصول کے لئے نکلیں گے پس وہ مدینہ کے عالم سے بڑا عالم نہیں پائیں گے۔
طبرانی بروايت ابوموسى ذخيرة الحفاظ: ۶۵۰۸

اکٹھے چند قبائل کا ذکر ...... اکمال

۳۴۱۰۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے، انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ) بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا پھر میں زمین کے مشرق اور مغرب اور اس کی نرم اور سخت جگھوں میں گھوما سو میں نے عرب سے بہتر کوئی قبیلہ نہ پایا، پھر اللہ نے مجھے حکم دیا پھر میں عرب میں گھوما پھر میں نے مضر سے بہتر کوئی قبیلہ نہ پایا پھر اللہ نے مجھے حکم دیا پھر میں مضر میں سو میں نے کنانہ سے بہتر کوئی قبیلہ نہ پایا، پھر اللہ نے مجھے حکم دیا پھر میں کنانہ میں گھوما سو میں نے قریش سے بہتر کوئی قبیلہ نہ پایا، پھر اللہ نے مجھے حکم دیا پھر میں قریش میں گھوما سو میں نے بنی ہاشم سے بہتر کوئی قبیلہ نہ پایا، پھر مجھے حکم دیا پھر میں نے بنی ہاشم میں سے چنا سو میں نے آپ کی ذات سے بہتر کوئی ذات نہ پائی۔
حكيم بروايت جعفر بن محمد بن ابيه معضلا

۳۴۱۰۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم (قبیلہ) اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے اور غفار (قبیلہ) اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے۔
طبرانی بروايت ابن عباس

۳۴۱۰۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس قبیلہ یعنی لخم اور جذام کو شام میں ظہر اور ضرع کے ذریعہ مددگار بنایا جیسا کہ یوسف (علیہ السلام) کو اپنے اہل کی لئے مددگار بنایا۔ طبرانی بروايت عبدالله بن سويد الهانی

۳۴۱۰۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے میرے اہل کو عزت دی کہ میرے پیچھے رہیں گے، مہاجرین قریش سے اور انصار اسلم اور غفار سے۔ مستدرک حاكم طبرانی بروايت ابورهم غفاری

۳۴۱۰۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت قریش میں اور قضاء انصار میں اور اذان حبشہ میں اور جہاد اور ہجرت تمام مسلمانوں اور مہاجرین میں ہے۔

ابن جرير بروايت عتبه بن عبد

۳۴۱۰۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجرین اور انصار دنیا اور آخرت میں آپس میں دوست ہیں، قریش کے آزاد کردہ اور ثقیف سے آزاد کردہ آپس میں دنیا و آخرت دونوں میں دوست ہیں۔

طحاوی احمد بن حنبل، ابو یعلی، ابن حبان طبرانی، مستدرک حاکم سعید بن منصور بروایت جریر، طبرانی بروایت ابن مسعود

۳۴۱۰۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار پاکدامن اور بردبار ہیں اور لوگ اس معاملہ میں قریش کے تابع ہیں، ان میں سے مسلمان مسلمانوں کے اور ان میں گناہ گار گناہ گار کے تابع ہیں۔ ابن جریر تاریخ ابن عساکر بروایت ابوهریرة

۳۴۱۰۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہارے درمیان فیصلہ نہ کروں؟ رہے تم اے انصار کی جماعت! تو میں تمہارا بھائی ہوں اور رہے تم اے مہاجرین کی جماعت! تو میں تم سے ہوں اور رہے تم اے بنی ہاشم تو تم مجھ سے ہو اور میری طرف (منسوب) ہو۔

طبرانی بروایت کعب بن عجرة

بنو ہاشم کی فضیلت

۳۴۱۰۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں بہتر عرب ہیں، اور عرب میں بہتر قریش ہیں اور قریش میں بہتر بنو ہاشم ہیں اور عجم میں بہتر فارس ہیں اور سوڈان میں بہتر نوبہ ہیں اور رنگ میں بہتر زرد رنگ ہے اور بہتر مال عقر دہی (وہ مال جو اصل ہو جس سے نفع ہو اور وہ بڑ ھتے) اور بہترین خضاب کتم مہندی ہے، (کتم یہ ایک پودہ ہے جس میں سرخی ہوتی ہے)۔

دیلمی بروایت علی تذکرۃ الموضوعات : ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴ التنزیۃ ۳۰۲

۳۴۱۱۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا گویا کہ رحمت بنو سالم اور بنو بیاضہ کے درمیان واقع ہوئی، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی جگہ منتقل ہو جائیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: نہیں! لیکن وہاں اپنے مردوں کو دفن کرو۔

باوردی بروایت ابراهیم بن عبد اللہ بن سعد بن خیثمه عن ابیه عن جده

۳۴۱۱۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عرب کے دادا دیکھے تو بنو عامر کے دادا اونٹ (کی طرح) گندمی سرخی مائل رنگ والے جو درخت کے کناروں سے کھا رہے ہوں اور میں نے غطفان کے دادا دیکھے تو وہ سبز چٹان (کی طرح) جس سے چشمے پھوٹ رہے ہوں اور میں نے بنو تمیم کے دادا دیکھے سرخ لمبے پہاڑ (کی طرح) جسے اس کے پیچھے والے نقصان نہیں دے سکتے تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا!　　بیشک وہ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ان کے بارے ٹھہرو! ٹھہرو! بیشک وہ بڑی پیشانی والے، ثابت قدم آخری زمانے میں حق کے مددگار ہیں۔

دیلمی بروایت عمرو عوفی

۳۴۱۱۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد مناف قریش کی عزت ہیں اور اسد بن عبد العزی اس (قریش) کے رکن اور بازو ہیں اور عبد الدار اس کے سردار اور صف اول کے لوگ ہیں زھرہ　　بنو تمیم اور عدی اس کی زینت ہیں اور مخزوم اس (قریش) میں اس کی تر و تازگی میں پہلو کے درخت (کی طرح) ہیں اور اسھم اور جمع اس کے بازو ہیں اور عامر اس کے شیر اور اس کے شہسوار ہیں اور قریش قصی کی اولاد کے تابع ہیں اور لوگ قریش کے تبع ہیں۔

رامهرمزی فی الامثال بروایت عثمان بن ضحاک مرسلا

۳۴۱۱۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفار اسلم، جہینہ وار مزینہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) کے محبوب ہیں۔

طبرانی بروایت معقل بن یسار

۳۴۱۱۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش عرب کے سردار اور قیس اس کے شہسوار اور تمیم اس کی پن چکی (کی طرح) ہیں۔

رامهرمزی فی الامثال بروایت وضین بن مسلم مرسلا

۳۴۱۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنانہ عرب کی عزت ہیں، اور تمیم اس کی بنیادیں اور اسد اس کی دیواریں اور قیس اس کے شہسوار ہیں۔

دیلمی بروایت ابو ذر

۳۴۱۱۶۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیس جنگوں کے دن لوگوں میں شیر ہیں اور یمن اسلام کی چکی ہے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت اوازاعی بلاغاً

۳۴۱۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یادداشت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس ترک میں نو حصے ہیں اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں میں ہے اور کنجوسی کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس نو حصے فارس میں اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں میں ہے، اور بہادری کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس نو حصے سودان میں اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں میں ہے اور شرم وحیاء کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس نو حصے عرب میں اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں میں ہے اور تکبر کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس نو حصے روم میں اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں میں ہے۔

کتاب البخلاء خطیب بغدادی بروایت سیف بن عمرو بروایت بکر بن وائل بروایت محمد بن مسلم اللالی : ۱۵۷۱

۳۴۱۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لحیان رعل اور ذکوان پر لعنت فرماتے اور عصیہ کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اسلم اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے اور غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے اے لوگو! میں نے ہی یہ نہیں کہا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے۔

ابن ابی شیبة بروایت خفاف بن ایماء غفاری

۳۴۱۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربیعہ اور مضر کو برا نہ کہو، کیونکہ وہ مسلمان ہیں اور قیس کو برا نہ کہو، اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں۔

دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۱۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابودرداء! جب آپ فخر کریں تو قریش پر فخر کریں جب کثرت عدد پر فخر کریں تو تمیم کے ذریعہ کثرت عدد پر فخر کریں جب جنگ کریں تو قیس کے ساتھ (مل کر) جنگ کریں خبردار! بیشک ان کے چہرے کنانہ ہیں اور ان کی زبان اسد ہیں اور ان کی شہسوار قیس ہیں بیشک اللہ کے اے ابودرداء اس کے آسمان میں شہسوار ہیں جن کے ذریعہ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے دشمنوں سے قتال کرتے ہیں اور وہ فرشتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کے) زمین میں شہسوار ہیں جن کے ذریعہ (اللہ تعالیٰ) اپنے دشمنوں سے قتال کرتے ہیں اور وہ قیس ہیں اے ابودرداء! جب اسلام کا صرف ذکر ہی باقی رہے گا اور قران کی صرف نشانی ہی باقی رہے گی تو آخری جو شخص اسلام کی طرف سے قتال کرے گا تو وہ قیس کا ہی ایک آدمی ہوگا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا! اے اللہ کے رسول! کون سے قیس میں سے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: سلیم میں سے (تمام تاریخ، ابن عساکر انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث بہت غریب ہے بروایت ابودرداء اس حدیث کی سند میں سلیمان بن ابی کریمہ ہے جس کو ابوحاتم نے ضعیف قرار دیا ہے اور بن عدی نے کہا کہ اس راوی کی عام حدیثیں منکر ہیں)

۳۴۱۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کے قبیلوں کی بہتری نہ بتاؤں؟ حقیقی! اطمینان تو قبیلہ کندہ کا ہے اور حقیقی بادشاہت تو رحمٰن کی ہے اور کچھ لدیر اور کچھ کمزور جماعت اشعریین کی ہیں اور کچھ کمزور جماعت خولاں سے ہیں۔ البغوی بروایت ابونجیح القیس

۳۴۱۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بادشاہ لوگوں میں سے بہتر بادشاہ حمیر اور سفیان کے ہیں اور سکون اور اشعریین کے۔

طبرانی بروایت ابو اسامه

الفرس الاکمال سے

۳۴۱۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی ایسے حکم کا ارادہ فرماتے ہیں جس میں نرمی ہو تو اس کی وحی مقرب فرشتوں کو فارسی میں کرتے ہیں اور جب کسی ایسے حکم کا ارادہ کرتے ہیں جس میں سختی ہو تو اس کی وحی واضح عربی (زبان) میں کرتے ہیں۔ دیلمی بروایت ابو امامه

کلام:......اس حدیث کی سند میں جعفر بن زبیر متروک راوی ہے۔

۳۴۱۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کالے جھنڈے سامنے آئیں تو فارس کا اکرام کرو! کیونکہ تمہاری حکومت ان میں سے ہے۔

خطیب بغدادی دیلمی بروایت ابن عباس اور ابوھریرۃ

۳۴۱۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجم میں سے اسلام کے ساتھ سب سے زیادہ نیک بخت فارس والے ہیں، اور عرب میں سے اس کے ساتھ سب سے زیادہ بدبخت یہ قبیلہ بھریا (فرمایا) تغلب ہے۔ ابونعیم فی المعرفہ بروایت اسماعیل بن محمد بن طلحہ انصاری عن ابیہ عن جدہ

۳۴۱۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں سب سے عظیم حصہ والے فارس والے ہیں۔

مستدرک حاکم فی تاریخہ دیلمی بروایت ابوھریرہ

۳۴۱۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) نے عراق والوں پر بددعا کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ایسا نہ کریں میں نے اپنے علم کے خزانے ان میں رکھے ہیں، اور ان کے دلوں میں رحمت ڈالی ہے (خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر بروایت معاذ، ابن عساکر نے کہا: اس کی سند میں ابوعمر محمد بن احمد حلیمی منکر الحدیث مقل ہے)

۳۴۱۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا ان پر یا (فرمایا) ان میں سے بعض پر اعتماد تم پر (یا فرمایا) تم میں سے بعض پر اعتماد سے زیادہ ہے (بعض حیثیت کے اعتبار سے) (ترمذی غریب) بروایت ابوہریرۃ) راوی نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۱۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایمان ثریا پر ہو، جس کو عرب نہیں لے سکتے ہوں تو اس کو فارس کے لوگ حاصل کریں گے۔

طبرانی بروایت قیس بن سعد

فارس کے لوگوں کے لئے پیشین گوئی

۳۴۱۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایمان ثریا پر ہو تو ابناء فارس کے لوگ اس کو پالیں گے۔

طبرانی بروایت ابن مسعود، ابن ابی شیبۃ بروایت ابوھریرہ

۳۴۱۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر علم ثریا پر ہو تو فارس کے لوگ اس کو حاصل کرلیں گے۔ حلیۃ الاولیاء بروایت ابوھریرۃ

۳۴۱۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فارسی میں بات کرے گا تو اس کی شرارت بڑھے گی اور اس کی مروت کم ہوگی (ابن عدی کامل مستدرک حاکم (وتعقب) بروایت انس ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لایا ہے۔ ترتیب الموضوعات: ۸۴۴ التنزیہ ۲۹۱۲)

۳۴۱۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوایوب! اس کو فارسی ہونے پر عار مت دلاؤ! کیونکہ اگر دین ثریا پر ہو تو ابناء فارس اس کو حاصل کرلیں گے۔

الشیرازی فی الالقاب بروایت سفینہ

۳۴۱۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے بہت سی کالی بکریاں دیکھیں جس میں بہت سی سفید بکریاں داخل ہوئیں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا! اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کا کیا مطلب لیا؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: عجمی لوگ تمہارے دین اور تمہارے نسب میں تمہارے شریک ہوں گے، اگر ایمان ثریا پر ہو تو عجم کے لوگ اس کو حاصل کرلیں گے اور ان میں سب سے زیادہ نیک بخت فارس ہیں۔

مستدرک حاکم بروایت ابن عمر

۳۴۱۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب) دیکھا کہ میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا ہوں اور اس کنویں پر بکریاں ہیں جس سے میرا بکرا جفتی کررہا ہے پھر میرے پاس بہت سے بھیڑ آئے تو میں نے ان سے عجمی مراد لئے جو اسلام میں داخل ہوں گے۔

دیلمی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۱۳۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس کی مخلوق میں دو بہتر چیزیں ہیں، عرب سے اس کی مخلوق میں بہتر قریش ہیں اور عجم سے فارس۔

دیلمی بروایت عبداللہ بن رزق مخزومی

۳۴۱۳۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارس میں سے جو اسلام لائے تو وہ قریش میں سے ہے وہ ہمارے بھائی اور ہمارے عصبہ ہیں۔

دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۱۳۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارس والے اولاد اسحاق ہیں۔ مستدرک حاکم فی تاریخہ بروایت ابن عمر

۳۴۱۳۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو عجمی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی فارس اور روم۔ احمد بن حنبل، طبرانی بروایت عقبہ بن عامر

۳۴۱۴۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے چند امتیں دکھائی گئیں جو جنت کی طرف زنجیروں میں لے جائے جا رہے ہیں۔

حاکم، فی الکنی، بروایت ابوہریرۃ

۳۴۱۴۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کس وجہ سے ہنسا؟ میں نے اپنی امت میں سے فارس کو دیکھا جو زبردستی زنجیروں میں جنت کی طرف لے جائے جا رہے ہیں عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: (وہ) عجم میں سے وہ لوگ ہیں جنہیں مہاجرین قید کریں گے پھر ان کو اسلام میں داخل کریں گے۔ طبرانی بروایت ابوالطفیل

۳۴۱۴۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں پر میں نے تعجب کیا جو زنجیروں میں جنت میں داخل ہوں گے۔ بخاری بروایت ابوہریرۃ

پانچواں باب...... اہل بیت کے فضائل میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل...... اجمالی فضائل

۳۴۱۴۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب شدید ہو جنہوں نے مجھے اپنی اولاد کے بارے میں تکلیف دی۔

مسند الفردوس بروایت ابوسعید

۳۴۱۴۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے اہل بیت کی مثال تم میں نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہوا۔ مستدرک حاکم بروایت ابوذر ذخیرۃ الحفاظ: ۱۹۹۹

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۹۷۴

۳۴۱۴۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے وہ لوگ جن کی قیامت کے دن میں شفاعت کروں گا میرے اہل بیت ہیں پھر جو زیادہ قریب ہیں پھر جو قریش کے زیادہ قریب ہیں پھر وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی یمنی لوگوں میں سے۔ پھر تمام عرب پھر تمام عجم اور جن کی میں پہلے سفارش کروں وہ زیادہ فضیلت والے ہیں۔ طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابن عمر التنزیہ: ۱۷۷۱/۳، ۳۷۸، اللآلی ۴۵۰۲

۳۴۱۴۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہیں جو میرے بعد تم میں سے میرے اہل کے لئے بہتر ہوں۔

مستدرک حاکم بروایت ابوہریرۃ

۳۴۱۴۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے یہ بات مانگی کہ میری امت میں سے جس کی طرف میں شادی کروں اور میری امت میں سے جو کوئی میری طرف شادی کرے وہ میرے ساتھ جنت میں ہو سو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطا فرما دیا۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

۳۴۱۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ میں اہل جنت سے ہی نکاح کراؤں اور اہل جنت سے ہی نکاح کروں۔

شیرازی فی الالقاب بروایت ابن عباس

۳۴۱۴۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں داخل نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطا فرمایا۔ ابو القاسم بن بشران فی اما لیہ بروایت عمران بن حصین

۳۴۱۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے غذا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

ترمذی، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس اسنی المطالب: ۶۳ ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۲

۳۴۱۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی ہے جو اس میں سوار ہو وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ڈوب گیا۔ البزار بروایت ابن عباس اور بروایت ابن زبیر مستدرک حاکم بروایت ابوذر

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۲۴۷)

۳۴۱۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی میرے اہل بیت میں سے کسی کی طرف اچھائی کا ہاتھ بڑھائے تو میں اس کو اس پر قیامت کے دن بدلہ دوں گا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت علی

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۶۷۷، الکشف الالٰہی: ۸۱۸

۳۴۱۵۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبدالمطلب کے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ کوئی اچھا کرے اور دنیا میں اس کا بدلہ نہ دے سکے تو مجھ پر اس کا بدلہ ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے۔ خطیب بغدادی بروایت عثمان

۳۴۱۵۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے خاندان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی۔ تاریخ ابن عساکر بروایت علی

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:: ۵۳۱۵

اہل بیت امت کے لئے امان ہیں

۳۴۱۵۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔

ابویعلی بروایت سلمہ بن الاکوع اسنی المطالب: ۱۲۲۵

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۸۷

۳۴۱۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا کہ جو ان میں سے توحید کا اقرار کرے گا اور مجھ پر صرف پہنچا دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دیں گے۔ مستدرک حاکم بروایت انس ذخیرۃ الحفاظ: ۵۹۳۵

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۱۲۳

۳۴۱۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صراط پر تم میں سے سب سے زیادہ ثابت قدم تم میں سے میرے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ زیادہ محبت کرنیوالا ہے۔ ابن عدی کامل مند الفردوس بروایت علی ذخیرۃ الحفاظ: ۹۳

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۳۴

۳۴۱۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک یہ فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی بھی زمین پر نہیں اترے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ مجھے سلام کہے اور مجھے اس بات کی خوشخبری دے کہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنتی

جوانوں کے سردار ہیں۔ ترمذی بروایت حذیفہ

۳۴۱۵۹ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری لڑائی ہے ان لوگوں کے ساتھ جوان سے لڑائی کرے اور صلح ہے ان لوگوں کے ساتھ جوان سے صلح کرے۔

ترمذی، ابن ماجہ مستدرک حاکم بروایت زید بن ارقم ذخیرۃ الحفاظ ۴۰۸ ے

۳۴۱۶۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ جب ان کے ساتھ میرے اہل بیت میں سے کوئی بیٹھے تو وہ ان کی بات کو کاٹتے ہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اللہ کے لئے اور میری قرابت کی وجہ سے ان سے محبت کرے۔ ابن ماجہ بروایت عباس بن عبدالمطلب

۳۴۱۶۱ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے اور ان دونوں اور ان دونوں کے والدین سے محبت کرے تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔ احمد بن حنبل، ترمذی بروایت علی

کلام: ... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۳۴۴

جنت کے سردار

۳۴۱۶۲ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم عبدالمطلب کی اولاد جنتیوں کے سردار ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت انس

کلام: ... ضعیف ہے الجامع: ۵۹۵۵، ابن ماجہ: ۸۸۸

الاکمال

۳۴۱۶۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صراط پر تم میں سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہے جو تم میں سے میرے اہل بیت میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ ابن عدی کامل اور دیلمی بروایت علی

یہ حدیث ۳۴۱۵۷ میں گذر چکی ہے ذخیرۃ الحفاظ: ۹۳

کلام: ... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۳۴

۳۴۱۶۴ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری لڑائی ہے ان لوگوں کے ساتھ جو تمہارے ساتھ لڑائی کرے اور صلح ہے ان لوگوں کے ساتھ جو تم سے صلح کرے، یہ بات رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے بارے میں فرمائی۔

احمد بن حنبل، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابوہریرہ ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۰ ے

یہ حدیث ۳۴۱۵۹ میں گذر چکی ہے۔

۳۴۱۵۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور فاطمہ، حسن اور حسین اکٹھے ہوں گے قیامت کے دن اور وہ جنہوں نے ہم سے محبت کی کھائیں گے اور پئیں گے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان جدائی کر دی جائے۔ طبرانی، تاریخ ابن عساکر بروایت علی

۳۴۱۶۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک وہ جو جنت میں پہلے داخل ہوں گے میں اور آپ اور فاطمہ اور حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا ہم سے محبت کرنے والے؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تمہارے پیچھے۔

مستدرک حاکم وتعقب بروایت علی

۳۴۱۶۷ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ علی اور حسن اور حسین جنت میں ایسے سفید گنبد میں ہوں گے جس کی چھت رحمٰن کا عرش ہوگا۔

رتاریخ ابن عساکر بروایت عمر

کلام:.....اس حدیث کی سند میں عافر بن زیاد ثوبانی ہے دار قطنی نے کہا کہ یہ واضع حدیث ہے۔

۳۴۱۶۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی باپ کے ہر بیٹوں کے ایسے عصبہ ہوتے ہیں جن کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں مگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی اولاد کہ میں ان کا ولی ہوں اور میں ان کا عصبہ ہوں اور وہ میری اولاد ہے وہ میری مٹی سے پیدا کئے گئے ہلاکت ہے ان کی فضیلت کو جھٹلانے والوں کے لئے جو ان سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا، جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند رکھیں گے۔

تاریخ ابن عساکر مستدرک حاکم بروایت جابر

۳۴۱۶۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے اہل بیت کی مثال تم میں نوح (علیہ السلام) کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔ ابن جریر بروایت ابو ذر

۳۴۱۷۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال تم میں نوح (علیہ السلام) کی کشتی کی سی ہے سو جو نوح (علیہ السلام) کی قوم میں سے اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو ان سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ (اور ان کی مثال) بنی اسرائیل میں حطہ کے دروازہ کی مثال ہے۔

طبرانی بروایت ابو ذر

کلام:.....ہیثمی نے اس حدیث کو مجمع الزوائد: ۱۶۸۹ میں ذکر کیا اور بزار اور طبرانی نے اس کو ذکر کیا اس کی سند میں حسن بن ابی جعفر متروک راوی ہے۔

۳۴۱۷۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اس کی مدت میں اس کے لئے برکت ہو اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی عطاء کردہ نعمتوں کے ذریعہ فائدہ دیں تو وہ میرے اہل میں میرا اچھی طرح جانشین ہو اور جو ان میں میرا جانشین ہوا (بری طرح) تو اس کا معاملہ کاٹ دیا جائے گا (اس کی زندگی اچھی نہ ہوگی) اور وہ قیامت کے دن اس طرح میرے پاس آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔

ابو الشیخ فی تفسیر، ابو نعیم بروایت عبداللہ بن بدر خطمی عن ابیہ

۳۴۱۷۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور آپ اور یہ سونے والا یعنی علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قیامت کے دن ایک ہی جگہ میں ہوں گے۔ احمد بن حنبل، طبرانی بروایت علی مستدرک حاکم بروایت ابو سعید

۳۴۱۷۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک میں نے اپنے رب سے یہ بات مانگی کہ میری امت سے جس کی طرف میں شادی کروں اور میری امت میں سے جو کوئی میری طرف شادی کرے تو وہ جنت میں میرا ساتھ ہو تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطاء کر دیا۔ ابن نجار بروایت ابن عمر

۳۴۱۷۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی عورتوں میں سے کسی سے نکاح نہیں کیا اور نہ ہی اپنی عورتوں میں سے کسی کا نکاح کرایا مگر اس اجازت کے ساتھ ہی جو جبرئیل (علیہ لسلام) اللہ عزوجل سے لے کر آئے۔ (ابن عدی کامل اور انہوں نے کہا کہ اس اسناد سے یہ باطل ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت انس، ذخیرۃ الحفاظ: ۴۷۸۳

قرابت داروں کے لئے جنت کی بشارت

۳۴۱۷۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنے قرابت والوں کے لئے جنت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے یقینی طور پر مجھے دے دی۔

ابو الخیر حاکمی قزوینی بروایت ابن عباس

۳۴۱۷۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی طرف میں شادی کروں یا جو میری طرف شادی کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو آگ پر حرام کر دیا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابن ابی اوفی

۳۴۱۷۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور علی اور فاطمۃ اور حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک گنبد میں ہوں گے۔ طبرانی بروایت ابو موسیٰ الالی: ۳۹۲۱۱

۳۴۱۷۸ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے وہ لوگ جو میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے میرے اہل بیت ہیں اور وہ لوگ جو میری امت میں سے مجھ سے محبت کریں۔ دیلمی بروایت علی

۳۴۱۷۹ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری سفارش میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہے جو میرے اہل بیت سے محبت کرے جو میرا گروہ ہے۔

طیب بغدادی بروایت علی

۳۴۱۸۰ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار قسم کے لوگ ہیں جن کا قیامت کے دن میں سفارش کرنے والا ہوں گا میری اولاد کا اکرام کرنے والا، ان کی ضرورتیں پوری کرنے والا جب وہ (اہل بیت) کسی معاملہ میں پریشان ہوں تو ان کے معاملات میں کوشش کرنے والا۔

دیلمی بطریق عبداللہ بن احمد بن عامر عن ابیہ بروایت علی بن موسی رضاعی عن آبائہ عن علی تذکرۃ الموضوعات ۹۸ اللآلی: ۴۴۲

۳۴۱۸۱ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! بیشک یہ مسجد جنبی اور حائضہ عورت کے لئے حلال نہیں مگر نبی (ﷺ) اور ان کی ازواج مطہرات اور فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بیت محمد (ﷺ) اور علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لئے خبردار! میں نے تمہارے لئے وضاحت کردی تا کہ تم گمراہ نہ ہو۔

طبرانی بروایت ام سلمہ

۳۴۱۸۲ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! بے شک میری یہ مسجد عورتوں میں سے ہر حائضہ پر اور آدمیوں میں سے ہر جنبی پر حرام ہے مگر محمد (ﷺ) اور اس کے اہل بیت علی، فاطمہ، حسن، حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پر (دارقطنی بروایت ام سلمہ اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اللآلی: ۱/۳۵۳-۳۵۴ الوضع فی الحدیث ۲/۲۲۲

۳۴۱۸۳ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد جنبی مرد اور حائضہ عورت کے لیے حلال نہیں مگر رسول اللہ ﷺ اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے خبردار! میں نے تمہارے لیے چیزیں بیان کردیں تا کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ (دارقطنی بروایت ام سلمہ اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ام سلمہ)

۳۴۱۸۴ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! بیشک میں تمہارے آگے جانے والا ہوں اور بیشک میں تمہیں اپنی اولاد کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں تمہارے وعدے کی جگہ حوض کوثر ہوگی۔ مستدرک حاکم بروایت عبدالرحمن بن عوف

۳۴۱۸۵ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میرے اہل بیت پر (رحم فرما) اور ان کو ہر مسلمان کے پاس میں امانت رکھتا ہوں۔

ابن عساکر بروایت انس

۳۴۱۸۶ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ بیشک آپ نے اپنی خاص رحمتیں اور اپنی عام رحمتیں اور اپنی مغفرت اور اپنی رضامندی ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر کیں اے اللہ! بیشک وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں سو آپ اپنی خصوصی رحمتیں اور اپنی عام رحمتیں اور اپنی بخشش اور اپنی رضامندی مجھ پر اور ان پر فرمائیں یعنی علی فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ طبرانی بروایت واثلہ

۳۴۱۸۷ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آپ کی طرف نہ کہ جہنم کی طرف ہیں میں اور میرے اہل بیت۔ طبرانی بروایت ام سلمہ

۳۴۱۸۸ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے۔

ابن ابی شیبۃ مسدد، حکیم، ابویعلی طبرانی تاریخ ابن عساکر بروایت سلمہ بن اکوع اسنی المطالب: ۱۳۵

کلام: ۔۔۔ ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۸۷)

۳۴۱۸۹ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے زمین والوں کے لئے ڈوبنے سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے اختلاف سے امان ہیں جب عرب کا کوئی قبیلہ ان سے مخالفت کرے تو وہ شیطان کا گروہ ہوگا۔ مستدرک حاکم وتعقب بروایت ابن عباس

ہیثمی نے مجمع الزوائد ۹:۱۷۴ میں اسکو ذکر کیا طبرانی نے اسکو روایت کیا اس کی سند میں موسیٰ ابن عبیدہ ربذی متروک راوی ہے۔

۳۴۱۹۰ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں جب وہ چلے جائیں گے تو ان کے پاس وہ چیز آجائے گی جنکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اور میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے امان ہوں جب تک میں ان میں رہوں سو جب میں چلا جاؤں تو ان کے پاس

وہ چیزیں آجائیں گی جن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں، جب میرے اہل بیت چلے جائیں گے توان کے پاس وہ چیز آجائے گی جن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ مستدرک حاکم وتعقب بروایت جابر

۳۴۱۹۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے مردوں میں بہتر علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں اور تمہارے جوانوں میں بہتر حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں اور تمہاری عورتوں میں بہتر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہیں۔ خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر بروایت ابن مسعود

۳۴۱۹۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے ایک فرشتہ پیش کیا گیا جس نے اس بات کی اجازت لی کہ وہ مجھ پر سلام بھیجے اور مجھے اس بات کی خوش خبری دے کہ بے شک فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ الرویانی ابن حبان مستدرک حاکم بروایت حذیفه

۳۴۱۹۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوگیا جو باتیں کرتے ہیں سو جب وہ میرے اہل بیت میں سے کسی شخص کو دیکھیں تو اس کی بات کو کاٹتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اللہ کے لئے اور ان کی مجھ سے قرابت کی وجہ سے ان سے محبت کریں۔

ابن ماجه، رویانی، طبرانی، تاریخ ابن عساکر بروایت محمد بن کعب قرضی بروایت عباس بن عبدالمطلب

یہ حدیث ۳۴۱۷۰ میں گذر چکی ہے۔

۳۴۱۹۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان لوگوں سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان لوگوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا یعنی حسن اور حسین اور فاطمہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ تاریخ ابن عساکر بروایت زید بن ارقم

۳۴۱۹۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درجہ ہے جس کو وسیلہ کیا جاتا ہے جب تم اللہ سے مانگو تو میرے لئے وسیلہ مانگو۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس میں آپ کے ساتھ کون رہے گا (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا علی فاطمہ، اور حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ ابن مردویه بروایت علی

۳۴۱۹۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوان دونوں یعنی حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے اور ان دونوں کے والد اور ان دونوں کی والدہ سے محبت کرے گا تو وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔ طبرانی بروایت علی

۳۴۱۹۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے میرے اہل کے بارے میں تکلیف دی تو اس نے اللہ کو تکلیف دی۔

ابونعیم بروایت علی

۳۴۱۹۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ میری زندگی گزارے اور میری موت مرے اور ہمیشگی کی اس جنت میں ٹھہرے جس میں میرے رب نے خود درخت لگا دیئے سو وہ میرے بعد علی سے دوستی کرے اور ان کے ولی سے دوستی کرے اور میرے بعد میرے اہل بیت کی اقتداء کرے اس لیے کہ وہ میری اولاد ہیں میری مٹی سے پیدا کئے گئے اور انھیں میری سمجھ اور میرا علم دیا گیا ہو سو ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہو جو میری امت میں سے ان کی فضیلت کو جھٹلانے والے ہیں جو ان میں میری قرابت کو ختم کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو میری شفاعت میں حصہ نہ دے۔ طبرانی رافعی بروایت ابن عباس

۳۴۱۹۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے تو وہ ان تین چیزوں میں سے کسی ایک وجہ سے اس طرح کرتا ہے، یا تو منافق ہے یا دہ زنا سے ہے یا ایسا شخص ہے کہ اس کی ماں اس کے ساتھ ناپاکی میں حاملہ ہوئی ہے۔

البارودی ابن عدی کامل بیهقی بروایت علی

۳۴۲۰۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اپنے بیٹوں میں بہتر ہیں اور ہمارے بیٹے ان کے بیٹوں سے بہتر ہیں اور ہمارے پوتے ان کے پوتوں سے بہتر ہیں۔ طبرانی بروایت معاذ

۳۴۲۰۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت ہیں ہم پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ الدیلمی بروایت انس

۳۴۲۰۲ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا یہاں تک وہ اللہ کے لئے اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت کرے۔ احمد بن حنبل بروایت عبدالمطلب بن ربیعہ

۳۴۲۰۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں بغض رکھے گا ہمارے ساتھ کوئی اور نہ ہم سے کوئی حسد رکھے گا مگر قیامت کے دن اس کو آگ کے کوڑوں کے ساتھ حوض کوثر سے دھتکارا جائے گا۔ طبرانی بروایت السید الحسن

۳۴۲۰۴ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت سے کوئی بھی بغض نہیں رکھے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

مستدرک حاکم بروایت ابوسعید

۳۴۲۰۵ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! بیشک سب سے پہلے چار وہ لوگ جو جنت میں داخل ہوں گے میں اور تم اور حسن اور حسین اور ہماری اولاد ہماری پیٹھوں کے پیچھے ہوں گے اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہونگیں اور ہمارا گروہ ہمارے دائیں اور بائیں ہوگا۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت علی اور اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عمر والبجلی ضعیف ہے، عدی نے کامل میں فرمایا کہ اس نے چند حدیثیں بیان کی ہیں جن پر اس کا پیچھا نہیں کیا گیا طبرانی بروایت محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ)

۳۴۲۰۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! بیشک اسلام عریاں ہے اس کا لباس تقویٰ ہے اس کا رنگ ہدایت ہے اس کی زینت حیاء ہے اور اس کا ستون پرہیز گاری ہے اور اس کا سرمایہ نیک کام ہے اور اسلام کی اساس میری محبت اور میری اہل بیت کی محبت ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت علی

۳۴۲۰۷ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم میں دو کام جمع نہیں کئے ہیں۔ (۱) نبوت۔ (۲) خلافت۔

شیرازی فی الالقاب بروایت ام سلمہ

بیشک علی، فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے خلافت مانگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے اس کے بعد یہ حدیث ذکر کی۔

دوسری فصل ..... اہل بیت کے مفصل فضائل کے بارے میں

فاطمہ رضی اللہ عنہا

۳۴۲۰۸ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! خوشخبری لے بیشک مہدی تجھ سے ہوگا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت حسین

۳۴۲۰۹ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا: اے جمع ہونے والو! اپنے سروں کو جھکاؤ اور اپنی نگاہیں نیچی کرو یہاں تک کہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت محمد (ﷺ) صراط سے گذر جائیں وہ (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ستر ہزار حور عین میں سے لڑکیوں کے ساتھ بجلی کی طرح گذر جائیں گی۔ ابو بکر فی الغیلانیات بروایت ابوایوب

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۶۵، ۶۶۶ الکشف الالٰہی: ۳۴

۳۴۲۱۰ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا اے لوگو! اپنی نگاہیں پست کرلو، یہاں تک کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی طرف بڑھ جائیں۔ ابوبکر فی الغیلانیات بروایت ابوایوب

۳۴۲۱۱ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا: اے لوگو! اپنی نگاہیں پست کرلو اپنی نگاہیں پست کرلو یہاں تک کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی طرف بڑھ جائیں۔ ابوبکر فی الغیلانیات بروایت ابوہریرہ

۳۴۲۱۲ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا اور میں اس بات کا خوف کرتا ہوں کہ اس کو اس کے دین کے بارے میں

آزمائش میں ڈالا جائے گا اور بیشک میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ ہی حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن اللہ کی قسم محمد رسول اللہ (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک آدمی کے نکاح میں کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتی۔ احمد بن حنبل، بیھقی، ابوداؤد، بنا ماجہ بروایت مسور بن مخزمہ

۳۴۲۱۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک بنوھشام بن مغیرہ نے مجھ سے اس بات کی اجازت مانگی کہ وہ علی ابن ابی طالب کا اپنی بیٹی سے نکاح کرائیں تو میں اجازت نہیں دوں گا پھر میں اجازت نہیں دوں گا یہاں تک کہ ابن ابی طالب چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلیں پس بیشک وہ (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرا ٹکڑا ہیں، مجھے بیقرار کرے گی وہ چیز جو اسے بیقرار کرے گی اور تکلیف پہنچائے گی مجھے وہ چیز جو اسے تکلیف پہنچائے گی۔ احمد بن حنبل، بیھقی، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجہ بروایت مسور بن مخرمہ

۳۴۲۱۴ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) مجھ سے ہر سال ایک مرتبہ قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دور کیا اور میں نہیں سمجھتا مگر یہ کہ میری موت کا وقت قریب ہوگیا ہے اور بیشک میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے آپ ملیں گی، آپ اللہ سے ڈریں اور صبر کریں کیونکہ بیشک میں بہترین آگے جانے والا ہوں آپ کے لیے۔ بیھقی، ابن ماجہ بروایت فاطمہ

۳۴۲۱۵ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرا ٹکڑا ہے وہ چیز جو اسے تکلیف دے گی وہ مجھے تکلیف دے گی اور وہ چیز جو اسے تھکائے گی وہ مجھے تھکائے گی۔ احمد بن حنبل ترمذی، مستدرک حاکم بروایت ابن الزبیر

۳۴۲۱۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تو مسلمانوں کی عورتوں کی سردار بن جائے۔

بیھقی بروایت فاطمہ

حضرت حسنین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۳۴۲۱۷ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا پس اس نے مجھے سلام کیا جو آسمان سے اترا اور اس سے پہلے کبھی نہیں اترا اس نے مجھے خوشخبری دی کہ حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتیوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔ ابن عساکر بروایت حذیفہ

۳۴۲۱۸ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

ترمذی مستدرک حاکم بروایت اسامہ بن زید

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۶۷۔

۳۴۲۱۹ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پردوں کے پیچھے سے پکارے گا اے جمع ہونے والو! اپنی نگاہیں پست رکھو فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت محمد (ﷺ) سے یہاں تک کہ وہ گزر جائیں۔ تمام مستدرک حاکم بروایت علی

۳۴۲۲۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے ان پر اور ان کی اولاد پر آگ کو حرام کردیا۔ البزار ابویعلی طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابن مسعود، ترتیب الموضوعات: ۳۹۲ التنزیة: ۱/ ۴۱۲

۳۴۲۲۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل میں سے جو سب سے پہلے مجھ سے ملے گا وہ آپ ہیں اے فاطمہ! اور میری بیویوں میں سے جو سب سے پہلے مجھے ملیں گی زینب ہیں اور یہ تم میں سب سے لمبی ہتھیلی والی ہیں (یعنی سب سے زیادہ سخی ہیں)۔

تاریخ ابن عساکر بروایت واثلہ

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: (۲۱۵۰)

۳۴۲۲۲ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا ہے جس نے ان کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ (بخاری بروایت مسور)

۳۴۲۲۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا ہے، تنگی ہوگی مجھے اس چیز سے جس سے ان کو تنگی ہو اور کشادگی ہوگی مجھے اس چیز

سے جس سے ان کو کشادگی ہو، قیامت کے دن ساری رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی سوائے میرے نسب اور میرے سسرالی اور میرے دامادی کے۔

احمد بن حنبل، مستدرک حاکم بروایت مسور

۳۴۲۲۴ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہیں مگر مریم بنت عمران (مستدرک حاکم بروایت ابوسعید)

۳۴۲۲۵ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور آپ مجھے ان سے زیادہ معزز ہیں (یہ بات آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔ طبرانی اوسط بروایت ابوھریرۃ

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۹۵۵)

۳۴۲۲۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا گوری، گندمی رنگ والی جنہیں حیض نہیں آیا اور نہ کسی نے انہیں چھوا، بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا اس لئے رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان سے محبت کرنے والوں کو جہنم سے چھڑایا ہے۔

خطیب بغدادی بروایت ابن عباس، ترتیب الموضوعات: ۳۹۰ الضعیفہ: ۴۲۸

فاطمہ نام رکھنے کی وجہ

۳۴۲۲۷ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا نام اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) اور ان سے محبت کرنے والوں کو جہنم سے چھڑایا ہے۔ دیلمی بروایت ابوھریرۃ، ترتیب الموضوعات ۳۹۱، التزیہ: ۱/۴۱۳

۳۴۲۲۸ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل (علیہ السلام) میرے پاس جنت کا بہی لائے۔ میں نے اس رات اس کو کھایا جب مجھے رات کے وقت (معراج میں) لے جایا گیا سو خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حاملہ ہوگئیں، سو جب میں جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا تو فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی گردن سونگھ لیتا (مستدرک حاکم اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بروایت سعد بن ابی وقاص) تذکرۃ الموضوعات ۴۳، ۶۴ الضعیفہ ۵۹۵، ۱

کلام: ...... علامہ ذھبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ واضح جھوٹ ہے جو مسلم بن عیسیٰ صفار کی گھڑی ہوئی باتوں میں سے ہے اس لیے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو نبوت سے پہلے پیدا ہوئیں تھیں چہ جائے کہ معراج سے پہلے اور علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس طرح فرمایا ہے۔

۳۴۲۲۹ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا اے لوگو! اپنے سروں کو نیچے کرلو یہاں تک فاطمہ بنت محمد (ﷺ) گذر جائیں۔

ابوالحسن بن ابی بشر ان اپنے فوائد میں، خطیب بغدادی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا المتناھیۃ ۴۲۷، اللآلی ۱/۲۰۳

۳۴۲۳۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو جنتیوں کی عورتوں کی سردار ہو (رسول اللہ ﷺ نے) یہ بات فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے فرمائی۔ بخاری، ابن ماجہ، عقیلی ضعفاء بروایت عائشہ بروایت فاطمہ

۳۴۲۳۱ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ اترا، اس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت لی کہ وہ مجھے سلام کرے، مجھے اس بات کی خوشخبری دے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جنتیوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔ مستدرک حاکم بروایت حذیفہ

۳۴۲۳۲ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو دنیا والوں کی عورتوں کی سردار اور تمام مسلمانوں کی عورتوں کی سردار اور اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔ مستدرک حاکم بروایت عائشہ

۳۴۲۳۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دنیا والوں کی عورتوں کی سردار ہیں مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہا) اور خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) کے بعد۔ ابن ابی شیبۃ بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلی

۳۴۲۳۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلا وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا فاطمہ بنت محمد ﷺ ہیں اوران کی مثال اس امت میں بنی اسرائیل میں مریم (رضی اللہ عنہا) کے مثل ہے۔

ابوالحسن احمد بن میمون فضائل علی رافعی بروایت بدل بن محبر بروایت عبدالسلام بن عجلان بروایت ابویزید المدی

۳۴۲۳۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت روئیں! بیشک میرے گھروالوں میں مجھ سے سب سے پہلے ملنے والی آپ ہوں گی۔

طبرانی بروایت فاطمه

۳۴۲۳۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آپ کواور آپ کی اولاد کوعذاب نہیں دے گا، یہ بات آپ (ﷺ) نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے فرمائی۔طبرانی بروایت ابن عباس اللآلی ۱/ ۲ ۳۰

۳۴۲۳۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتے ہیں اوران کی خوشی کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں۔الدیلمی بروایت علی

۳۴۲۳۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! بیشک اللہ تعالیٰ آپ کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتے ہیں اور آپ کی خوشی کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں۔ابو یعلی، طبرانی، مستدرک حاکم وتعقب اور ابونعیم فی فضائل الصحابه اور ابن عساکر بروایت علی

۳۴۲۳۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور بیشک اللہ ان کی شرمگاہ کی حفاظت کی وجہ سے ان کواوران کی اولاد کو جنت میں داخل کرے گا۔طبرانی بروایت ابن مسعود

۳۴۲۴۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری قریبی ہیں کشادگی ہوگی مجھے اس چیز سے جس سے انکو کشادگی ہوگی اور تنگی ہوگی مجھے اس چیز سے جس سے ان کو تنگی ہوگی۔طبرانی، مستدرک حاکم بروایت مسعود

۳۴۲۴۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرا ٹکڑا ہے اور جو شخص ان کو تکلیف پہنچائے گا سو وہ مجھے تکلیف پہنچائے گا۔

ستدرک حاکم بروایت ابوحنظله مرسلاً

جگر گوشہ رسول ﷺ

۳۴۲۴۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرا ٹکڑا ہیں اور میں اس بات کا خوف کرتا ہوں کہ اس کو اس کے دین کے بارے میں آزمائش میں ڈالا جائے گا اور بیشک میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ ہی حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! محمد رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک آدمی کے نکاح میں کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتی۔

احمد بن حنبل، بخاری مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه بروایت مسور بن مخرمه

بے شک علی (رضی اللہ عنہا) نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا آگے راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔ حدیث ۳۴۲۱۲ میں گذر چکی ہے۔

۳۴۲۴۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا ہیں مجھے بے قرار کرے گی وہ چیز جو اسے بیقرار کرے گی اور تکلیف پہنچائی گی مجھے وہ چیز جو اسے تکلیف پہنچائے گی۔طبرانی بروایت مسور

۳۴۲۴۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا ہیں، جو ان کو ناراض کرے گا وہ مجھے ناراض کرے گا۔

ابن ابی شیبة بروایت محمد بن علی مرسلا

۳۴۲۴۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! آپ اس کے بارے میں فیصلے کا انتظار فرمایئے۔ابن سعد بروایت علباء بن احمر یشکری

بیشک ابوبکر (رضی اللہ عنہا) نے نبی کریم ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر راوی نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

۳۴۲۴۶۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

احمد بن حنبل ترمذی بروایت ابوسعید طبرانی بروایت عمر اور بروایت علی اور بروایت جابر اور بروایت ابوھریرہ، طبرانی اوسط بروایت اسامہ بن زید اور بروایت براء، ابن عدی کامل بروایت ابن مسعود

۳۴۲۴۷۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے یہ دو بیٹے یعنی حسن اور حسین رضی اللہ عنہ جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والد ان دونوں سے بہتر ہیں۔تاریخ ابن عساکر بروایت علی اور بروایت ابن عمر

۳۴۲۴۸۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے پس انہوں نے مجھے خوشخبری دی کہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ابن سعد مستدرک حاکم بروایت حذیفہ

۳۴۲۴۹۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے وہ بادل نہیں دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے میرے لئے پیش کیا گیا وہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جو کبھی بھی اس رات سے پہلے زمین پر نہیں اترا، اپنے رب عزوجل سے اس بات کی اجازت لی کہ مجھے سلام کہے اور اس بات کی بشارت دے کہ حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتیوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

احمد بن حنبل ترمذی نسائی، ابن حبان بروایت حذیفہ

۳۴۲۵۰۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہے حسن تو ان کے لئے میری ہیبت اور میری بزرگی ہے اور رہے حسین تو ان کے لئے میری بہادری اور میری سخاوت ہے۔طبرانی بروایت فاطمہ الزھراء

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۳۴۲۔

۳۴۲۵۱۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین دنیا کے میرے دو گلدستے ہیں۔ترمذی بروایت ابن عمر نسائی بروایت انس

۳۴۲۵۲۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے یہ دو بیٹے دنیا کے میرے دو گلدستے ہیں۔

ابن عدی کامل تاریخ ابن عساکر بروایت ابوبکرۃ

۳۴۲۵۳۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی بیٹیوں کے عصبہ ہیں جن کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں مگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سو میں ان کا ولی ہوں اور میں ان کا عصبہ ہوں۔طبرانی بروایت فاطمہ الزھرا

۳۴۲۵۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماں کے ہر بیٹے کے عصبہ ہوتے ہیں جن کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں مگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دو بیٹے، میں ان دونوں کا ولی اور ان دونوں کا عصبہ ہوں۔مستدرک حاکم بروایت جابر. الشذرۃ: ۲۰۷ کشف الخفاء: ۱۹۶۹

۳۴۲۵۵۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے یہ دو بیٹے اور میرے نواسے، اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب بنالے اور اس کو محبوب بنالے جو ان دونوں سے محبت رکھے۔ترمذی، ابن حبان بروایت اسامہ بن زید

۳۴۲۵۶۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں دنیا کے میرے دو گلدستے ہیں یعنی حسن اور حسین۔احمد بن حنبل، بخاری بروایت ابن عمر

۳۴۲۵۷۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا ''بیشک تمہاری اولاد آزمائش کا ذریعہ ہیں میں نے ان دو بچوں کو دیکھا جو چل رہے تھے اور گر رہے تھے، مجھے صبر نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹی اور ان دونوں کو اٹھا لیا۔

احمد بن حنبل، ابن حبان مستدرک حاکم بروایت بریدۃ

۳۴۲۵۸۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مجھ سے ہے یعنی حسن اور حسین علی سے۔ابوداؤد بروایت مقدام بن معد یکرب

۳۴۲۵۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتیوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان سے بہتر ہیں۔

نسائی مستدرک حاکم بروایت ابن عمر طبرانی بروایت قرۃ اور بروایت مالک بن عویرث مستدرک حاکم بروایت ابن مسعود

۳۴۲۶۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں مگر خالہ کے دو بیٹے یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتیوں کی عورتوں کی سردار ہیں مگر مریم بنت عمران۔

احمد بن حنبل ابویعلی طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابوسعید

۳۴۲۶۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن مجھ سے ہیں اور حسین علی سے۔

احمد بن حنبل تاریخ ابن عساکر بروایت مقدام بن معدیکرب اسنی المطالب ۵۹۰

۳۴۲۶۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کی دو تلواریں ہیں جو لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔ طبرانی اوسط بروایت عقبہ بن عامر

۳۴۲۶۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔ احمد بن حنبل بخاری، بروایت ابوبکرۃ

۳۴۲۶۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں ان سے، اللہ اس سے محبت کرے گا جو حسین سے محبت کرے گا حسن اور حسین پوتوں میں سے دو پوتے ہیں۔ ابن خلدون، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت یعلی بن مرۃ

۳۴۲۶۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے مجھے سب میں محبوب حسن اور حسین ہیں۔ ترمذی بروایت انس

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۶۶ الضعیفہ ۱۸۴۳

۳۴۲۶۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر انسان عصبہ کی طرف منسوب ہوتا ہے مگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد، میں ان کا ولی ہوں اور میں ان کا عصبہ ہوں۔ طبرانی بروایت فاطمۃ الزہراء

اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

۳۴۲۶۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عورت کے بیٹے کہ ان کے عصبہ ان کے باپ سے ہوتے ہیں سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے، میں ان کا عصبہ ہوں اور میں ان کا والد ہوں۔ طبرانی بروایت عمر

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۲۲۴، الضعیفہ: ۸۰۲

۳۴۲۶۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے محبت کی سو تحقیق اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تحقیق اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ احمد بن حنبل، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت ابوہریرۃ ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۵۱

۳۴۲۶۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ جنتیوں کے سردار کو دیکھے تو وہ حسن بن علی کو دیکھ لے۔ ابویعلی بروایت جابر

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۶۲۹۔

۳۴۲۷۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۳۴۲۷۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہارون (علیہ السلام) نے اپنے دو بیٹوں کا نام شبر اور شبیر رکھا اور میں نے اپنے دونوں بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھا اس وجہ سے کہ ہارون (علیہ السلام) نے اپنے دونوں بیٹوں کا نام رکھا۔

البغوی، عبدالغنی فی الایضاح [illegible]

الاکمال

۳۴۲۷۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہے حسن تو ان کے لئے میری ہیئت اور میری بزرگی ہے اور رہے حسین تو ان کے لئے میری بہادری اور سخاوت ہے (طبرانی ابن مندہ تاریخ ابن عساکر بروایت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ وہ (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اپنے دونوں بیٹوں کو رسول اللہ ﷺ پاس آپ ﷺ کے اس مرض میں لے کر آئیں جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کے دو بیٹے ہیں آپ ان کو کسی چیز کا وارث بنا دیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۴۲۔

۳۴۲۷۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہے حسن میں نے ان کو اپنا حلم اور اپنی ہیئت دی ہے اور رہے حسین تو میں نے ان کو اپنی بہادری اور سخاوت دی ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت محمد بن عبداللہ بن ابو رافع عن ابیہ عن جدہ

فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر آئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ان کو کچھ دیا ہے؟ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی)۔

۳۴۲۷۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان کا ایک فرشتہ جس نے میری زیارت نہیں کی تھی سو اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی سو اس نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

طبرانی ابن نجار بروایت ابوھریرۃ

۳۴۲۷۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے ان دونوں بیٹوں کا نام ھارون (علیہ السلام) کے دو بیٹوں کے نام شبر اور شبیر کے ساتھ رکھا ہے۔

ابن ابی شیبۃ بروایت اعمش بروایت سالم مرسلاً

۳۴۲۷۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے ان بیٹوں کا نام ھارون (علیہ السلام) کے اپنے دو بیٹوں کے شبر اور شبیر اور مبشر نام رکھنے پر رکھا ہے۔

احمد بن حنبل دار قطنی فی الافراد طبرانی مستدرک حاکم بیھقی تاریخ ابن عساکر بروایت علی بغوی طبرانی بروایت سلمان

۳۴۲۷۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ دیکھا کہ میں اپنے ان دو بیٹوں کا نام تبدیل کر رہا ہوں۔

احمد بن حنبل، ھیثم بن کلیب شاشی مستدر حاکم وتعقب بروایت علی

بہترین نانا نانی

۳۴۲۷۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں لوگوں میں بہتر نانا اور نانی نہ بتاؤں کیا میں تمہیں لوگوں میں بہتر چچا اور پھوپھی نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہیں لوگوں میں بہتر ماموں اور خالہ نہ بتاؤں کیا میں تمہیں لوگوں میں بہتر باپ اور ماں نہ بتاؤں؟ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) ان کے نانا رسول اللہ ﷺ اور ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد ان کی والدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت رسول اللہ ﷺ اور ان کے والد علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) ان کے چچا جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہما) ان کی پھوپھی ام ھانی بنت ابی طالب (رضی اللہ عنہا) ان کے ماموں قاسم ابن رسول (ﷺ) ان کی خالائیں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں ان کے نانا جنت میں ان کے والد جنت میں ان کی والدہ جنت میں ان کے چچا جنت میں ان کی پھوپھی جنت میں ان کی خالائیں جنت میں اور وہ دونوں (بھی) جنت میں اور جو ان سے محبت کرے وہ جنت میں (طبرانی ابن عساکر بروایت ابن عباس، اس کی سند میں احمد بن محمد یمامی متروک راوی ہے اور ابو حاتم اور ابن صاعد نے اس کی تکذیب کی)

۳۴۲۷۹۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بیشک میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان کو اپنا محبوب بنالے اور جو ان سے بغض رکھے تو ان کو ناپسند کر یعنی حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما)۔ابن ابی شیبہ طبرانی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۲۸۰۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو ان کو اپنا محبوب بنالے۔ترمذی حسن صحیح بروایت براء

۳۴۲۸۱۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں اور نیک مسلمانوں کو تیرے حوالے کرتا ہوں یعنی حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما)

طبرانی سعید بن منور بروایت زید بن ارقم

۳۴۲۸۲۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں، جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھا۔تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

۳۴۲۸۳۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین بیٹوں میں دو پوتے ہیں۔طبرانی، ابو نعیم، تاریخ ابن عساکر بروایت یعلی بن مرۃ

۳۴۲۸۴۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جو ان سے محبت کرے میں اس سے محبت کروں گا اور جس سے میں نے محبت کی تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس سے اللہ نے محبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کو نعمتوں کے باغات میں داخل کرے گا اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا یا ان دونوں پر زیادتی کی تو میں اس سے بغض رکھوں گا اور جس سے میں بغض رکھا اللہ اس کو ناپسند کرے گا اور جس کو اللہ ناپسند کرے تو اللہ اس کو جہنم کی آگ میں داخل کرے گا اور اس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا۔ابو نعیم تاریخ ابن عساکر بروایت سلمان ابو نعیم بروایت ابوھریرہ

۳۴۲۸۵۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو ان کو اپنا محبوب بنالے۔

طبرانی بروایت [illegible]

۳۴۲۸۶۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین میرے دو بیٹے ہیں جو ان سے محبت رکھے گا میں اس سے محبت رکھوں گا اور جس سے میں محبت کروں اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس سے اللہ محبت کرے وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اللہ اس کو ناپسند کرے گا اور جس کو اللہ ناپسند کرے تو وہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

مستدرک حاکم و تعقب بروایت سلمان

۳۴۲۸۷۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ گلدستہ ہے اور میرے گلدستے حسن اور حسین ہیں۔عسکری فی الامثال بروایت علی

۳۴۲۸۸۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے مجھے یہ خوشخبری دی کہ حسن اور حسین جنتیوں کے سردار ہیں۔

بخاری ضعیف مقدسی بروایت حذیفہ

۳۴۲۸۹۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں دو نواسوں میں سے ایک پوتے ہیں اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرے گا حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔تاریخ ابن عساکر بروایت ابورمثہ

۳۴۲۹۰۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنتی لوگ (جنت میں) قرار پکڑ لیں گے تو جنت کہے گی اے رب! کیا تیرا وعدہ نہ تھا کہ تو مجھے اپنے ارکان میں سے دو رکنوں کے ذریعہ مجھے مزین کرے گا؟ تو (اللہ) کہے گا کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کے ساتھ مزین نہیں کیا؟ تو جنت ناز و انداز میں چلے گی جس طرح دلہن ناز و انداز سے چلتی ہے (طبرانی خطیب تاریخ ابن عساکر بروایت ابن لہیعہ بروایت ابوعشانہ بروایت عقبہ بن عامر ابن عساکر نے کہا یہ حدیث ابن الہیعہ سے بروایت ابوعشانہ مرسلا مروی ہے اور ان سے بروایت ابوعشانہ مروی ہے انہوں نے کہا یہ بات مجھے پہنچی ہے پس آگے یہ حدیث ذکر کی اور رسول اللہ ﷺ سے مرفوع نہیں ذکر کیا میں نے کہا یہ حدیث تو کچھ معلول ہے اور ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں لایا ہے اور فرمایا کہ اس کی سند میں احمد بن رشید بن کذاب ہے بروایت حمید بن علی بجلی اور وہ کوفی ہے)

ترتیب الموضوعات ۹ ۳۴ القسمۃ الضعفہ ۲۰۵

۳۴۲۹۱۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حسن اور حسین سے محبت کرے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جس سے میں محبت کروں اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ محبت کرے اس کو اللہ تعالیٰ نعمتوں کے باغات میں داخل کرے گا اور جو ان دونوں سے بغض رکھے تو ان پر زیادتی

کرے گا میں اس سے بغض رکھوں گا اور جس سے میں بغض رکھوں اللہ اس کو ناپسند کرے گا اور جس کو اللہ ناپسند کرے اس کو وہ جہنم میں داخل کرے گا اور اس کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا۔ طبرانی بروایت سلمان

۳۴۲۹۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو وہ ان دونوں سے محبت کرے یعنی حسن اور حسین سے۔

طبرانی بروایت ابن مسعود

حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کے لئے جنت کی بشارت

۳۴۲۹۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو فرشتے اترے جو زمین کے ہونے سے اب تک نہیں اترے، ان دونوں نے یہ بشارت دی کہ حسن اور حسین جنتی لوگوں کے سردار ہیں، کہ ان کے والدان سے بہتر ہیں اور عثمان ابراہیم خلیل الرحمٰن (علیہ السلام) کے شبیہ ہیں۔ دیلمی بروایت انس

۳۴۲۹۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کوئی نبی نہیں مگر انبیاء کی اولاد میرے علاوہ ہے اور تیرے دونوں بیٹے جنتی لوگوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں مگر خالہ کے دو بیٹے یعنی یحییٰ اور عیسیٰ (علیہ السلام) یہ بات (رسول اللہ ﷺ نے) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے کہی۔

طبرانی ابو نعیم فی افضائل الصحابہ بروایت علی

۳۴۲۹۵ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور کیسے میں خوش نہ ہوں حالانکہ میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے انہوں نے یہ بشارت دی کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان سے زیادہ فضیلت والے ہیں۔ طبرانی بروایت حذیفہ

۳۴۲۹۶ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور کیسے میں ان دونوں کو پسند نہ کروں حالانکہ وہ دونوں دنیا کے میرے دو گلدستے ہیں جنہیں میں سونگھتا ہوں یعنی حسن اور حسین۔ طبرانی ضیاء مقدسی بروایت ابوایوب

۳۴۲۹۷ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز تم میں سے کوا پنی بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھے مگر حسن اور حسین یا ان کی اولاد کے لئے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابا، بروایت انس

مقتل الحسین رضی اللہ عنہ

۳۴۲۹۸ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل (علیہ السلام) نے بتایا کہ حسین فرات کے کنارے قتل کیے جائیں گے۔

ابن سعد بروایت علی

۳۴۲۹۹ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہ خبر دی کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارض طف میں قتل کیا جائے گا اور وہ میرے پاس یہ مٹی لے کر آئے اور مجھے بتایا کہ اس میں اس کا ٹھکانہ ہے۔ ابن سعد طبرانی بروایت عائشہ

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۳۔

۳۴۳۰۰ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی یعنی حسین کو اور میرے پاس اس کی سرخ مٹی لے کر آئے۔ ابو داؤد مستدرک حاکم بروایت ام الفضل بنت الحارث

الحسن رضی اللہ عنہ من الاکمال

۳۴۳۰۱ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کی درمیان صلح کرائیں گے۔

یحیی بن معین فی فوائدہ بیہقی فی الدلائل خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر سعید بن منصور بروایت جابر ۳۴۳۰۲

۳۴۳۰۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا بیٹا سردار یہ اور وہ میرا گلدستہ ہے دنیا میں اور اس کی امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔ طبرانی بروایت ابوبکرہ

۳۴۳۰۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔

ترمذی حسن صحیح بروایت ابوبکرۃ

۳۴۳۰۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور اس کے ہاتھوں پر مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔ طبرانی بروایت ابوبکرۃ

۳۴۳۰۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہوگا۔ نسائی بروایت انس

۳۴۳۰۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) کو وہ فضلیت دی گئی جو انسانوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی مگر یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ (علیہم السلام)۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت حذیفہ سے اس کی سند میں ابو ھارون عبیدی شیعہ اور متروک راوی ہے)

۳۴۳۰۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں حسن سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی اسے اپنا محبوب بنالیں اور اس کو محبوب بنائیں جو ان سے محبت کرے۔

احمد بن حنبل بخاری مسلم ابن ماجه، ابویعلی بروایت ابوهریرة، طبرانی بروایت سعید بن زید طبرانی تاریخ ابن عساکر بروایت عائشه

۳۴۳۰۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ بھی نہیں ہوا لیکن میرا بیٹا مجھ پر سوار ہوگیا تو میں نے یہ ناپسند سمجھا کہ میں اس سے جلدی کروں یہاں تک کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرے۔

احمد بن حنبل بیهقی، بغوی طبرانی مستدرک حاکم، سعید بن منصور بیهقی، بروایت عبد اللہ بن شداد ابن الهادن عن ابیه

رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھا رہے تھے سو آپ نے سجدہ کیا تو حسن آپ پر سوار ہوگئے ہیں آپ نے سجدہ لمبا کیا تو۔ (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) عرض کیا: آپ نے سجدہ کیا تو اس کو لمبا کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ کوئی واقعہ ہوگیا یا آپ کی طرف وحی کی جارہی ہے، (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔ بغوی نے کہا: کہ شداد کی اس کے علاوہ کوئی مسند نہیں۔

۳۴۳۰۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے تو وہ اس سے محبت کرے یعنی حسن سے۔

طبرانی بروایت براء تاریخ ابن عساکر بروایت علی

۳۴۳۱۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعجب ہے اے انس! میرے بیٹے اور میرے دل کے پھل کو چھوڑ! اس لئے کہ جس نے اس کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی۔ طبرانی بروایت انس

راوی نے کہا: اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ آرام فرمارہے تھے کہ حسن آئے داخل ہونے لگے یہاں تک کہ آپ کی سینہ پر بیٹھ گئے پھر اس پر پیشاب کردیا تو میں آیا اور رسول اللہ ﷺ سے ان کو دور کررہا تھا تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

الحسین رضی اللہ عنہ من الاکمال

۳۴۳۱۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو آپ بھی اسے اپنا محبوب بنالیں یعنی حسین کو۔

(مستدرک حاکم بروایت ابوهریره

۳۴۳۱۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس سے محبت کرے یعنی حسین سے تو اس نے مجھ سے محبت کی۔ طبرانی بروایت علی

۳۴۳۱۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل (علیہ السلام) نے یہ خبر دی کہ میرا بیٹا حسین عراق کی زمین پر قتل کیا جائے گا، تو میں نے جبرئیل

علیہ السلام سے کہا، مجھے وہ مٹی دکھائیں جہاں یہ قتل کیا جائے گا تو وہ لے آئے اور یہ اس کی مٹی ہے۔ ابن سعد بروایت ام سلمہ

۳۴۳۱۴۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرا یہ بیٹا یعنی حسین عراق کی زمین جسے کربلا کہا جاتا ہے اس میں قتل کیا جائے گا، سو جو اس وقت موجود ہو تو وہ اس کی مدد کرے۔ (البغوی ابن السکن باوردی ابن مندہ تاریخ ابن عساکر انس بن حارث بن مندہ بغوی نے کہا: میں یہ نہیں جانتا کہ اس کے علاوہ کسی نے اس کو روایت کیا ہو اور ابن السکن۔ نے کہا: یہ حدیث صرف اسی طریق سے مروی ہے، ہم انس کے لئے اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے)

۳۴۳۱۵۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ بتایا کہ میرا بیٹا حسین قتل کیا جائے گا اور یہ اس زمین کی مٹی ہے۔ (الخلیلی فی الارشاد بروایت عائشہ اور ام سلمہ اکٹھے طور پر)

۳۴۳۱۶۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام گھر میں ہمارے ساتھ آئے تو انہوں نے کہا: کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ یعنی حسین سے تو میں نے کہا: بہر حال دنیا میں تو جی ہاں تو انہوں نے کہا: تیری امت عنقریب اس کو قتل کرے گی ایسے زمین میں جسے کربلا کہا جاتا ہے سو جبرئیل علیہ السلام نے اس کی مٹی سے لیا اور وہ انہوں نے مجھے دکھائی۔ طبرانی بروایت ام سلمہ

۳۴۳۱۷۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ میرا یہ بیٹا قتل کیا جائے گا، اس شخص پر اللہ کا غصہ شدید ہوگا جو اسے قتل کرے گا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ام سلمہ

۳۴۳۱۸۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے وہ مٹی دکھائی جس پر حسین کو قتل کیا جائے گا سو اس شخص پر اللہ کا غصہ شدید ہو جو اس کا خون بہائے گا سوائے عائشہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ بات مجھے غمگین کرتی ہے، کون میری امت میں سے میرے بعد حسین کو قتل کرے گا۔ ابن سعد بروایت عائشہ

۳۴۳۱۹۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے یہ بتایا کہ میرا یہ بیٹا اس کو میری امت قتل کرے گی تو میں نے کہا: تو مجھے اس کی مٹی دکھاؤ؟ انہوں نے مجھے سرخ مٹی دکھائی۔ (ابویعلی طبرانی بروایت زینب بنت جحش

۳۴۳۲۰۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ میں نے یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کے بدلے ستر ہزار آدمی قتل کئے اور میں تیرے نواسے کے بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار قتل کرنے والا ہوں۔ مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

۳۴۳۲۱۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے پہلے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کھڑے تھے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ حسین فرات کے کنارے قتل کئے جائیں گے اور کہا کہ: کیا آپ اس کی مٹی سونگھنا چاہتے ہیں تو میں نے کہا: جی ہاں سو انہوں نے اپنا ہاتھ لمبا کیا اور مٹی سے ایک مٹی لے لی اور مجھے دی تو میں اپنی آنکھوں کے بہنے پر قابو نہ پا سکا۔

احمد بن حنبل ابو یعلی ابن سعد طبرانی بروایت علی، طبرانی بروایت ابو امامہ طبرانی بروایت انس تاریخ ابن عساکر بروایت ام سلمہ ابن سعد طبرانی بروایت عائشہ ابو یعلی بروایت زینب ام المومنین، تاریخ ابن عساکر بروایت ام الفضل بنت الحارث زوجہ عباس

۳۴۳۲۲۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں اس سیاہ سفید داغ والے کتے کو دیکھ رہا ہوں جو میرے اہل بیت کے خون میں منہ ڈال رہا ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت سید حسین بن علی

۳۴۳۲۳۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا میں تجھے عجیب بات نہ بتاؤں؟ ابھی میرے پاس ایک فرشتہ داخل ہوا جو میرے پاس کبھی بھی داخل نہیں ہوا تو اس نے کہا: میرا یہ بیٹا مقتول ہے اور کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہی مٹی دکھاؤں جہاں یہ قتل کیا جائے گا، فرشتے نے اپنا ہاتھ لیا اور مجھے سرخ مٹی دکھائی۔ طبرانی بروایت عائشہ

۳۴۳۲۴۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یزید کہ اللہ تعالیٰ لعن طعن کرنے والے یزید پر برکت نہ فرمائے! خبردار! مجھے میرے محبوب اور میرے پیارے بیٹے حسین کی موت کی خبر دی گئی میں اس کی مٹی پر آیا اور اس کے قاتل کو دیکھا خبردار! کسی بھی قوم کے سامنے اس کو قتل کیا جائے اور وہ اس کی مدد نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کا عمومی عذاب ان پر ہوگا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمرو الفوائد المجموعۃ: ۱۲۶۶

۳۴۳۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین کو میری ہجرت سے پورے ساٹھ سال پر قتل کیا جائے گا (طبرانی، خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر بروایت ام سلمہ، اس کی سند میں سعد بن طریف متروک راوی ہے ابن حبان نے کہا کہ یہ حدیث گھڑتا ہے۔ ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں لایا ہے تذکرۃ الموضوعات ۹۸ التنزیہ: ۴۰۸۱۔

۳۴۳۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین کو اس وقت قتل کیا جائے گا جب اس پر بڑھاپا آئے گا۔ باوردی طبرانی بروایت ام سلمہ اس کی سند میں سعد بن طریف (متکلم فیہ راوی ہے)

۳۴۳۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حسین کی موت کی خبر دی گئی اور مجھے اس کی مٹی دی گئی اور اس کا قاتل کے بارے میں بتایا گیا۔

دیلمی بروایت معاذ

۳۴۳۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں اس سے اللہ اس سے محبت کرے گا جو حسین سے محبت کرے گا حسین پوتوں میں سے ایک پوتا ہے اور طبرانی کے الفاظ میں ہے حسن اور حسین پوتوں میں سے دو پوتے ہیں۔ ابن ابی شیبۃ احمد بن حنبل بخاری فی الادب ترمذی حسن ابن سعد طبرانی مستدرک حاکم، ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت یعلی بن مرۃ الثقفی

محمد ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ

۳۴۳۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے بعد تیرا ایک لڑکا ہوگا جس کو میں نے اپنا نام اور اپنی کنیت دی ہے۔

بیھقی تاریخ ابن عساکر بروایت علی کشف الخفاء: ۳۱۰۹

۳۴۳۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے بعد ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کو میں نے اپنی کنیت اور اپنا نام دیا ہے اور میرے بعد یہ میری امت میں سے کسی کے لئے حلال نہیں۔ ابن سعد بروایت علی

۳۴۳۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرا لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام میرے نام کے ساتھ رکھ اور اس کی کنیت میری کنیت کے ساتھ رکھ اور یہ تیرے لیے لوگوں کے علاوہ رخصت ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت علی

۳۴۳۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا ایک بچہ پیدا ہوگا جس کو میں نے اپنا نام اور کنیت دی ہے۔

خطیب بغدادی بروایت علی المتناھیہ: ۳۹۶

رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

۳۴۳۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا معاملہ ان چیزوں میں سے ہے جس کا مجھے اپنی وفات کے بعد غم ہے (اس لئے کہ میراث میں کچھ نہ چھوڑا) تمہارے (خرچے کی آزمائش پر صبر کرنے والے ہی برداشت کر سکتے ہیں یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمائی۔

ترمذی، ابن حبان بروایت عائشہ

۳۴۳۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ رضی اللہ عنہا دنیا والوں کی عورتوں میں سے اللہ پر اور محمد ﷺ پر ایمان لانے کی طرف سبقت کرنے والی ہے۔ مستدرک حاکم بروایت حذیفہ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۸۱۴

۳۴۳۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی عورتوں میں سے بہتر ہے اور مریم اپنے زمانے کی عورتوں میں سے بہتر ہے اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سے بہتر ہے۔ (الحارث بروایت عروۃ مرسلاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۲۸۱۳)

۳۴۳۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور فرمایا اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ تیرے پاس آئی کہ اس کے پاس ایک برتن ہے جس میں شوربہ یا (فرمایا) کھانا یا (فرمایا) پینے کی چیز ہے پس یہ آپ کے پاس آ ہی گئیں سو آپ اس پر اس کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہیے اور ان کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دیجئے جو بانس کا ہے جس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔

مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۳۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دو جو بانس کا ہے جس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔

مستدرک حاکم بروایت عبد اللہ بن ابی اوفی اور بروایت عائشہ

۳۴۳۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں بشارت دوں خدیجہ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی جو بانس کا ہے جس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔احمد بن حنبل ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت عبداللہ بن جعفر

۳۴۳۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر ایک ایسے گھر جس دیکھا جس میں نہ شور تھا نہ تھکاوٹ تھی۔طبرانی بروایت جابر

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۳۰۸۱

۳۴۳۴۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی عورتوں کی سردار فلانی ہے اور خدیجہ بنت خویلد مسلمانوں کی عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والی ہیں۔ابویعلی بروایت حذیفہ

۳۴۳۴۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے جبرئیل نے کہا خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دو جو بانس کا ہے جس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔طبرانی بروایت ابن ابی اوفی

الاکمال

۳۴۳۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور کہا: خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دو جو بانس کا ہے جس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔

الباوردی وابن قانع طبرانی بروایت جابر بن عبد اللہ بن ابن رئاب طبرانی بروایت ابوسعید

۳۴۳۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دوں جو بانس کا ہے جس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔خطیب بغدادی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۴۳۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ہمارے پاس خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وقت آئیں ایمان کے اچھے زمانے میں۔

مستدرک حاکم بروایت عائشہ

۳۴۳۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تکلیف ہے جو کچھ میں آپ سے اے خدیجہ! دیکھ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مشقت میں بہت ساری بھلائی رکھی ہیں کیا آپ نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیرے ساتھ میری شادی مریم بنت عمران اور کلثوم موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن اور آسیہ فرعون کی بیوی سے کرائی (طبرانی بروایت ابودرداء) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہ اپنی اس بیماری میں تھی جن میں ان کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۳۴۳۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی عورتوں میں سے سب سے بہتر مریم بنت عمران ہیں اور جنت کی عورتوں میں سے سب سے بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ابن جریر بروایت علی

۳۴۳۴۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو میری امت کی عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح کہ مریم (علیہا السلام) کو جہاں والوں کی عورتوں پر۔طبرانی بروایت عمار

۳۴۳۴۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل نہیں دیا وہ ایمان لائیں جب لوگوں نے میرا انکار کیا اور میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور اپنے مال کے ساتھ میری خیر خواہی کی جب لوگوں مجھے محروم کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے اولاد دی جب مجھے عورتوں کی اولاد سے محروم رکھا یعنی خدیجہ۔احمد بن حنبل بروایت عائشہ

۳۴۳۴۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مجھ پر ایمان لائیں اسوقت جب لوگوں نے میرا انکار کیا اور مجھے ٹھکانہ دیا جب لوگوں نے مجھے دور کیا اور انہوں نے مجھے اپنا مال دیا تو اسے میں نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد دی اور تم میں سے کسی سے بھی نہیں دی۔خدیجہ (رضی اللہ عنہا)۔طبرانی خطیب بغدادی بروایت عائشہ

عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۴۳۵۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا اور مردوں میں ان کے والد ہیں۔

بیہقی ترمذی بروایت عمرو بن العاص ترمذی ابن ماجہ بروایت انس

۳۴۳۵۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

ترمذی نسائی، ابن ماجہ بروایت انس نسائی بروایت ابو موسی

۳۴۳۵۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں میری بیوی ہے۔ابن سعد بروایت المسلم البطین مرسلاً

۳۴۳۵۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے دو مرتبہ آپ کو خواب میں دیکھا فرشتہ ریشم کے ایک کپڑے میں آپ کو اٹھائے ہوئے تھا یہ کہہ رہا تھا یہ آپ کی بیوی ہے سو آپ اس کا چہرہ کھولیے تو وہ آپ ہی تھیں سو میں کہتا ہوں اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کریں گے۔

احمد بن حنبل بیہقی بروایت عائشہ

۳۴۳۵۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کے رب کی قسم! وہ اپنے والد کے دل کا دانہ ہے یعنی عائشہ۔ابو داؤد بروایت عائشہ

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۰۷۸

۳۴۳۵۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے تھامہ کی فضیلت اس کے اردگرد زمین پر اور ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ابو نعیم فی فضائل الصحابہ بروایت عائشہ

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۹۷۷

۳۴۳۵۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تکلیف نہ دو! کیونکہ اللہ کی قسم! مجھ پر وحی نازل نہ ہوئی اس طرح کہ میں تم میں سے کسی کے ایک لحاف میں ہوں سوائے اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے۔

بخاری ترمذی نسائی بروایت عائشہ

۳۴۳۵۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرئیل علیہ السلام آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔بیہقی ترمذی، ابن ماجہ بروایت عائشہ

۳۴۳۵۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! خوش ہو جا! بہر حال اللہ نے آپ کو بری کر دیا۔بیہقی بروایت عائشہ۔

۳۴۳۵۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں جان لیتا ہوں جب آپ مجھ سے خوش ہوئی ہیں اور جب آپ مجھ سے ناراض ہوتی ہیں، اس لئے کہ جب آپ خوش ہوتی ہیں تو کہتی ہیں: نہیں محمد (ﷺ) کے رب کی قسم! اور جب آپ ناراض ہوتی ہیں تو کہتی ہیں: نہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے رب کی قسم۔احمد بن حنبل بیہقی بروایت عائشہ

الاکمال......بہترین نعم البدل

۳۴۳۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو جبرئیل علیہ السلام سبز ریشم کے ٹکڑے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی تصویر لے کر اترے تو کہا: اے محمد ﷺ خدیجہ بنت خویلد کے بدلے آخرت میں یہ آپ کی بیوی ہیں۔

ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت ابن عباس

۳۴۳۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ریشم کے ٹکڑے میں ایک لڑکی میرے پاس لائی گئی تو وہ آپ ہی تھیں تو میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا پھر میرے پاس ریشم کے ٹکڑے میں ایک لڑکی کو بھی لایا گیا میں نے کھولا تو وہ آپ ہی تھیں تو میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا۔ طبرانی بروایت عائشه

۳۴۳۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کو میرے پاس خواب میں تین راتیں میرے پاس ریشم کے ٹکڑے میں لایا گیا سو کہا گیا: یہ آپ کی بیوی ہے تو میں نے کپڑا کھولا تو آپ تھیں، تو میں کہتا ہوں: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہوگا تو اللہ اس کو پورا کرے گا۔ طبرانی بروایت عائشه

۳۴۳۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ پسند نہیں کہ آپ دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہوں، آپ دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہیں یہ بات (رسول اللہ ﷺ نے) عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی۔ مستدرک حاکم بروایت عائشه

۳۴۳۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر موت آسان ہے کہ مجھے جنت میں آپ کو میری بیوی دکھایا گیا۔ طبرانی بروایت عائشه

۳۴۳۶۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تکلیف نہ دیں کیونکہ مجھ پر وحی نہیں اتری اور میرے ساتھ میری بیویوں میں سے کوئی ایک ہو سوائے عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ مجھ پر وحی اتری اور وہ میرے ساتھ میرے لحاف میں تھیں۔

طبرانی بروایت ام سلمه

۳۴۳۶۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا دکھائی گئیں البتہ مجھ پر اس کی وجہ سے موت آسان ہوگئی گویا کہ میں ان کی ہتھیلی دیکھ رہا ہوں۔ ابن ابی شیبة بروایت مصعب بن ابی اسحاق مرسلاً

۳۴۳۶۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں پر اس طرح فضیلت رکھتی ہیں تو جیسے ثرید باقی کھانوں پر فضیلت رکھتی ہے۔

طبرانی بروایت مصعب بن عمیر

۳۴۳۶۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ثرید کی باقی کھانوں پر فضیلت کی طرح ہے۔

ابن ابی شیبة بروایت انس خطیب بغدادی فی المتفق والمتفرق بروایت عائشه

۳۴۳۶۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کی واجب ظاہر اور باطن مغفرت فرما! کیا تجھے یہ پسند ہے کہ یہ میری دعا اس شخص کے لئے ہو جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ﷺ۔

مستدرک حاکم وتعقب بروایت عائشه

۳۴۳۷۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام رومان رضی اللہ عنہا! عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اچھائی کی وصیت کو قبول کر اور مجھے اس میں محفوظ رکھ۔ ابن سعد بروایت حبیب مولیٰ عروه مرسلاً

۳۴۳۷۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ ان کے کسی معاملہ کے ذمہ دار ہوں تو ان کے ساتھ نرمی کریں یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ) یہ بات (رسول اللہ ﷺ نے) علی سے کہی۔ مستدرک حاکم بروایت ام سلمه

۳۴۳۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے شقیراء! آپ کا رنگ ابھی اچھا ہے۔ ابن سعد بروایت عائشه

۳۴۳۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! مجھ پر پوشیدہ نہیں ہوتا جب آپ مجھ سے ناراض ہوتی ہیں اور جب آپ مجھ سے خوش ہوتی ہیں بہرحال جب آپ مجھ سے خوش ہوتی ہیں تو یوں کہتی ہیں: نہیں محمد (ﷺ) کے رب کی قسم اور جب آپ مجھ سے ناراض ہوتی ہیں تو یوں کہتی ہیں: نہیں ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم۔ ابن سعد طبرانی بروایت عائشہ

۳۴۳۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تجھے تیرے شیطان نے پکڑا ہے ہر آدمی کا ایک شیطان ہوتا ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اور آپ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور میں بھی لیکن میں نے اس پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے سالم رکھا۔

احمد بن حنبل مستدرک حاکم عقیلی ضعفاء بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۴۳۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! کون معذرت کرے گا مجھ سے اس آدمی کی طرف سے کہ جس سے میرے اہل میں تکلیف پہنچی ہے؟ سو اللہ کی قسم! میں اپنے اہل پر خیر ہی جانتا ہوں ان لوگوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا جس پر خیر ہی میں جانتا ہوں وہ میرے اہل پر میرے ساتھ ہی داخل ہوتا تھا۔ بخاری، مسلم بروایت عائشہ

۳۴۳۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد! اے عائشہ! آپ کے بارے میں مجھے اس اس طرح بات پہنچی ہے سو اگر آپ بری ہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کو بری کرے گا اور اگر آپ نے کسی گناہ کا ارادہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور اس سے توبہ کریں کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتے ہیں۔ بخاری مسلم بروایت عائشہ

۳۴۳۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر آپ نے کسی گناہ کا ارادہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس استغفار کریں کیونکہ جب بندہ گناہ کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اس کو معاف کرتے ہیں۔ ابن حبان بروایت عائشہ

۳۴۳۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے ان لوگوں کو اسی اسی کوڑے حد لگاؤں گا جنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی سو اللہ تعالیٰ ان میں سے مہاجرین کو ھبہ کرنا چاہیں گے تو میں اے عائشہ رضی اللہ عنہا آپ سے مشورہ کروں گا۔ طبرانی بروایت ابن عباس

میمونہ رضی اللہ عنہا

۳۴۳۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار بہنیں میمونہ ام فضل، سلمی، اور اسماء بنت عمیس مؤمنات ہیں۔

نسائی مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

حفصہ رضی اللہ عنہا

۳۴۳۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ بہت روزہ دار اور تہجد گذار ہیں اور وہ جنت میں آپ کی بیوی ہیں۔ مستدرک حاکم بروایت انس اور قیس بن زید

الاکمال

۳۴۳۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ بہت زیادہ روزہ دار اور بہت تہجد گذار ہیں اور یہ جنت میں آپ کی بیوی ہیں (ابن سعد طبرانی بروایت قیس بن زید)

ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۳۴۳۸۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہرحال جو آپ نے نخوت کا ذکر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ سے اس کو ختم فرمادیں گے اور جو آپ نے کبرسنی کا ذکر کیا تو مجھے بھی پہنچا ہے جس طرح آپ کو پہنچا اور بہرحال جو اولاد کا ذکر کیا تو آپ کی اولاد میری اولاد ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ام سلمہ

۳۴۳۸۵ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہرحال کبرسنی تو میں آپ سے بڑا ہوں اور رہے بچے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے حوالے اور رہی نخوت تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں سو اللہ تعالیٰ وہ آپ سے ختم فرمادیں گے۔ احمد بن حنبل طبرانی بروایت ام سلمہ

صفیہ رضی اللہ عنہا من الاکمال

۳۴۳۸۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک آپ نبی کی بیٹی ہیں اور آپ کے چچا نبی ہیں اور آپ ایک نبی کی بیوی ہیں تو کس چیز کی وجہ سے وہ آپ پر فخر کرتی ہے؟ اے حفصہ رضی اللہ عنہا، اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔ ترمذی۔ حسن صحیح غریب ابویعلی بروایت انس

راوی نے کہا: صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں یہ کہا کہ یہودی کی بیٹی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے اس کے بعد یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۳۸۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ وہ دونوں مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتے ہیں حالانکہ میرے باپ ہارون (علیہ السلام) اور میرے چچا موسیٰ (علیہ السلام) ہیں اور میرے شوہر محمد (ﷺ) ہیں۔ مستدرک حاکم بروایت صفیہ

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا.....من الاکمال

۳۴۳۸۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک یہ بہتر زیادہ آہ وزاری کرنے والی ہیں (طبرانی بروایت راشد بن سعد) راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی تھے تو زینب بنت جحش نماز پڑھ رہی تھیں اور وہ اپنی نماز میں تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۳۸۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زینب کے پاس کون جائے گا جو اس کو یہ خوشخبری سنائے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان میں مجھ سے اس کی شادی کی ہے۔

مستدرک حاکم بروایت محمد بن یحیی بن حبان مرسلا

ابنۃ الجون

۳۴۳۹۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ تحقیق آپ نے بڑے عظمت والے سے پناہ لی آپ اپنے گھر چلی جائیں۔

بخاری بروایت عائشہ

ابنۃ الجون کو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا گیا اور رسول اللہ ﷺ ان کے قریب ہوئے تو انہوں نے کہا: اعوذ باللہ منک (آپ سے) میں اللہ کی پناہ میں آتی ہوں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا۔ پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

فصل

اکمال میں سے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا اجمالی طور پر ذکر

۳۴۳۹۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تم پر جو مہربانی کرے گا البتہ وہ سچا نیک ہوگا یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمائی۔

احمد بن حنبل، ابن سعد مستدرک حاکم طبرانی ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت ام سلمہ

۳۴۳۹۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر میرے بعد نیک لوگ ہی مہربانی کریں گے۔ ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت عائشہ

۳۴۳۹۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر میرے بعد صبر کرنے والے ہی مہربانی کریں گے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمائی۔

احمد بن حنبل اور ابن سعد بروایت عائشہ

۳۴۳۹۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر میرے بعد سچا نیک آدمی ہی مہربانی کرے گا۔ ابن سعد بروایت عائشہ

۳۴۳۹۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر میری صبر کرنے والے اور سچے لوگ ہی مہربانی کریں گے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمائی۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابو سلمہ عن عبدالرحمن عن ابیہ

۳۴۳۹۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان کے لئے اپنے بعد صدیقین کی امید کرتا ہوں یعنی اپنی ازواج مطہرات کے لئے تم صدیقین کن لوگوں کو شمار کرتے ہو وہ متصدقین ہیں (یعنی صدقہ دینے والے)۔ طبرانی بروایت مقداد بن الاسود

۳۴۳۹۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری ازواج کی نگہبانی کرے گا وہ سچا نیک شخص ہے۔ ابن سعد بروایت ابن ابی نجیح مرسلا

۳۴۳۹۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تم میں صبر کرنے سچے لوگ محفوظ رکھیں گے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمائی۔

الحسن ابن سفیان بروایت عائشہ

۳۴۴۰۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے میری ازواج کے ساتھ بہتر ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابوہریرہ

مختصر المقاصد

۳۴۴۰۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور واضح برائی کا ارتکاب نہ کرے اور اپنی چٹائی کی پچھواڑ نہ پکڑے تو وہ آخرت میں میری بیوی ہے۔ (ابن سعد بروایت عطاء بن یسار) رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا: پس راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔

تیسری فصل..... مناقب نساء کے بارے میں جامع احادیث کا ذکر

۳۴۴۰۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بیوی ہیں۔ احمد بن حنبل طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

۳۴۴۰۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافی ہے تجھے جہاں والوں کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔ احمد بن حنبل ترمذی ابن حبان مستدرک حاکم بروایت انس

۳۴۴۰۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں والوں کی عورتوں میں سب سے بہتر چار ہیں مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔ احمد بن حنبل بیہقی بروایت انس

۳۴۴۰۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی عورتوں میں سب سے بہتر مریم بنت عمران اور دنیا کی عورتوں میں سب سے بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں۔

احمد بن حنبل بیہقی بروایت علی

۳۴۴۰۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی عورتوں کی سردار چار ہیں مریم اور فاطمہ اور خدیجہ اور آسیہ۔مستدرک حاکم بروایت عائشہ

۳۴۴۰۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چٹان بیت المقدس کی چٹان کھجور کے درخت پر ہے اور کھجور کا درخت جنت کے نہروں میں سے ایک نہر پر ہے اور کھجور کے درخت کے نیچے آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بیوی اور مریم بنت عمران قیامت تک جنت والوں کے لئے ہار پروتی رہیں گی۔

طبرانی بروایت عبادة بن صامت الضعیفه : ۱۲۵۲

۳۴۴۰۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے اور عورتوں میں سے کوئی کامل نہیں ہوئی سوائے آسیہ فرعون کی بیوی مریم بنت عمران کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی تمام کھانوں پر۔

احمد بن حنبل بیہقی ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابوموسی

الاکمال

۳۴۴۰۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی عورتوں کی سردار مریم بنت عمران کے بعد فاطمہ، خدیجہ اور آسیہ فرعون کی بیوی ہیں۔

طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۴۱۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم کی شادی مجھ سے کی ہے۔

ابن اسنی بروایت عائشہ

۳۴۴۱۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار عورتیں اپنے (زمانہ) کی دنیا والوں کی سردار ہیں مریم بنت عمران آسیہ فرعون کی بیوی خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد (ﷺ) اور ان میں سے سب سے زیادہ فضیلت والی دنیا کے اعتبار سے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔بیہقی بروایت ابن عباس

۳۴۴۱۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہنیں مومن عورتیں ہیں۔طبرانی بروایت میمونہ رضی اللہ عنہا

صحابیہ عورتیں رضوان اللہ تعالیٰ عنہن

۳۴۴۱۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین وہ عورتیں جو اونٹ پر سوار ہوئیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو بچہ پر اس کے بچپن میں زیادہ شفیق ہیں اور شوہر پر اس کی ملکیت میں زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں۔احمد بن حنبل بیہقی بروایت ابوہریرہ

۳۴۴۱۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب میں جلدی مجھ سے ملنے والی احمس (قبیلہ) کی عورت ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ابن مسعود)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۳۸۵۔

۳۴۴۱۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کھڑکھڑاہٹ سنی تو میں نے کہا: کھڑکھڑاہٹ کیا ہے؟ تو کہا گیا: یہ غمیصاء بنت ملحان ہیں۔احمد بن حنبل مسلم، نسائی بروایت انس

۳۴۴۱۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ جنتی عورت سے نکاح کرے تو وہ ام ایمن سے نکاح کرے۔

ابن سعد بروایت سفیان بن عقبہ مرسلا

۳۴۴۱۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام ایمن میری والدہ کے بعد میری ماں ہے۔تاریخ ابن عساکر بروایت سلیمان بن ابوالشیخ معضلاً

کلام :...... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶:۱۲۷۔

۳۴۴۱۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ حور عین میں سے ایک عورت دیکھے تو وہ ام رومان کو دیکھ لے۔

ابن سعد بروایت قاسم بن محمد مرسلا

کلام :...... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۶۲۸۔

الاکمال

۳۴۴۱۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین وہ عورتیں جو اونٹ پر سوار ہوئیں قریش کی عورتیں ہیں جو بچہ پر اس کے بچپن میں زیادہ مہربان ہیں اور شوہر پر اس کی ملکیت میں زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں اور اگر میں یہ جانتا کہ مریم بنت عمران اونٹ پر سوار ہوئی ہیں تو میں ان پر کسی کو فضیلت نہ دیتا۔ ابن ابی شیبة بروایت مکحول مرسلاً

۳۴۴۲۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں جو اونٹ پر سوار ہوئیں جو بچہ پر اس کے بچپن میں زیادہ مہربان ہیں جو شوہر پر اس کی ملکیت میں زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں اور اگر مریم بنت عمران اونٹ پر سوار ہوتیں تو اس پر کسی کو فضیلت نہ دیتا۔

ابن سعد بروایت ابن نوفل بن عفرب

اکمال میں انصار صحابیات رضی اللہ عنہن کا ذکر

۳۴۴۲۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ ہوتی ہیں ان کے شوہر جہاں بھی ہوں مگر انصار کی عورتیں تم ان کو ان کی گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ مدینہ سے نکلیں۔ (ابن مردویہ بیہقی بروایت ابوامامہ بیہقی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے)

۳۴۴۲۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرے اے عائشہ! بیشک انصار کی عورتیں وہ عورتیں ہیں جو فقہ کے بارے میں پوچھتی ہیں۔

ابن النجار بروایت انس

۳۴۴۲۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بہتر عورت انصار کی دو پڑوسنوں کے درمیان اتری۔ (ان دو پڑوسنوں سے اچھی کوئی پڑوسن نہیں) یا (یہ فرمایا) ان کے والدین کے درمیان اتریں۔ مستدرک حاکم بروایت عائشہ

فاطمہ ام علی رضی اللہ عنہا...... من الاکمال

۳۴۴۲۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان کو اپنی قمیص پہنائی تاکہ جنت کا لباس پہن لے، اور میں ان کے ساتھ اس کی قبر میں لیٹا تاکہ میں قبر کی تنگی میں سے کمی کروں کیونکہ وہ میرے ساتھ اللہ کی مخلوق میں سے معاملات میں سب سے اچھی ہیں یعنی فاطمہ والدہ علی۔

دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۴۲۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری ماں اللہ تجھ پر رحم کرے آپ میری ماں ہیں میری والدہ کے بعد آپ بھوکی ہوتی ہیں اور مجھے شکم سیر کرتی ہیں اور برہنہ ہوتی ہیں اور مجھے پہناتی ہیں اور اپنے آپ کو اچھی چیزوں سے روکتی ہیں اور مجھے خوش کرتی ہیں اس سے آپ اللہ کی رضا اور اخروی گھر چاہتیں ہیں، اللہ وہ ذات ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اے اللہ!

میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اس کو اس کی دلیل کی تلقین کر اور اس کے مدخل (قبر) کو کشادہ کر اپنے نبی اور ان انبیاء کے حق کے ساتھ جو پہلے گذرے ہیں اے ارحم الراحمین۔ طبرانی حلیة الاولیاء بروایت انس

الرمیصاء من الاکمال

۳۴۴۲۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے سامنے کھڑ کھڑاہٹ سنی تو میں نے کہا کہ یہ کھڑ کھڑاہٹ کیا ہے تو کہا گیا رمیصاء ہیں اور ایک روایت میں ہے غمیصاء بنت ملحان انس بن مالک کی والدہ۔

احمد بن حنبل مسلم، نسائی، ابویعلی، ابن حبان، بروایت انس

۳۴۴۲۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دکھایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک میں رمیصاء ابوطلحہ کی بیوی کیساتھ تھا اور میں نے اپنے سامنے کھڑ کھڑاہٹ سنی تو میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا یہ بلال ہیں اور میں نے ایک سفید محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی تھی تو میں نے کہا یہ محل کس کا ہے تو انہوں نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا ہے تو میں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا کہ میں اس کو دیکھ لوں تو مجھے آپ کی غیرت یاد آ گئی۔

ابویعلی بروایت جابر

ام حبیب بنت العباس..... من الاکمال

۳۴۴۲۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عباس کی یہ بیٹی بالغ ہوگئی اور میں زندہ رہا تو میں اس سے شادی کروں گا یہ بات آپ ﷺ نے ام حبیب بنت العباس سے فرمائی۔ طبرانی بروایت ابن عباس احمد بن حنبل بروایت ام الفضل

بنت خالد بن سنان..... من الاکمال

۳۴۴۲۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوش آمدید! اس نبی کی بیٹی کو جسے اس کی قوم نے ضائع کر دیا۔ (مسعودی مروج الذھب بروایت عکرمہ بروایت ابن عباس راوی کہتے ہیں کہ خالد بن سنان کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ ﷺ اس سے اچھی طرح ملے اور اس کا اکرام کیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی، عبدالرزاق فی امالیہ بروایت سعید بن جبیر مرسلا اور اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں)

ام سلیم..... من الاکمال

۳۴۴۳۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام سلیم کو طلاق دینا گناہ ہے۔ مستدرک حاکم بروایت انس

۳۴۴۳۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کافی ہوا اور اچھا کیا اے ام سلیم۔ طحاوی احمد بن حنبل ابو داؤد بروایت انس

چھٹاباب.....صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ دوسرے حضرات کی فضیلت کے بارے میں

النجاشی

۳۴۴۳۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا پس تم اس کے لیے استغفار کرو۔
احمد بن حنبل ابن ابی شیبة طبرانی ضیاء مقدسی ابن قانع بروایت جریر

زیدالخیر.....من الاکمال

۳۴۴۳۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تابعین میں سے ایک شخص ہوگا اور وہ زید الخیر ہے اس کے بعض اعضاء جنت کی طرف بیس سال اس سے سبقت کریں گے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت حارث الاور مرسلاً

ذیل الباب.....من الاکمال

۳۴۴۳۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوطالب میں نے اس کو جہنم کی گہرائی سے نکالا جہنم کے پایہ تاپ کی طرف (ابویعلی، ابن عدی کامل تمام بروایت جابر راوی نے کہا کہ نبی ﷺ سے ابوطالب کے بارے میں پوچھا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی)
۳۴۴۳۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار بیشک پایہ تاپ میں ہے ان کی دو جوتیاں ہیں جس سے انکا دماغ پگھلتا ہے یعنی ابوطالب۔
هناد بروایت ابو عثمان مرسلا

۳۴۴۳۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ قبر جو لا الہ الا اللہ کی گواہی نہ دے تو وہ جہنم کا بھڑکتا ہوا انگارہ ہے اور میں نے اپنے چچا ابوطالب کو پایا جہنم کے درمیان میں پس اللہ تعالیٰ نے ان کو اللہ کے ہاں میری قدر اور اللہ کے میری طرف احسان کی وجہ سے ان کو نکال دیا پس انکو جہنم کے پایہ تاب میں کردیا۔ طبرانی بروایت ام سلمه
۳۴۴۳۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے چچا یہ بات جان لیں گے کہ میں نے ان کو قیامت کے دن نفع دیا بیشک وہ جہنم کے پایہ تاپ میں ہیں آگ کی دو جوتیاں پہنی ہوئی ہیں جس سے انکا دماغ ابلتا ہے۔ هناد بروایت ابوهريرة
۳۴۴۳۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میرے چچا! لا الہ الا اللہ کہئے ایسا کلمہ کہ جس کے ذریعے میں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں حجت کروں گا۔ (بخاری مسلم بروایت ابن المسیب عن ابی) ابوطالب کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔
۳۴۴۳۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی مشیت میرے چچا عباس کے اسلام میں تھی اور میری مشیت میرے چچا ابوطالب کے اسلام میں تھی پس اللہ تعالیٰ کی مشیت میری مشیت پر غالب آ گئی۔ ابونعیم بروایت علی
۳۴۴۴۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش ہمیشہ مجھ سے رکے رہے یہاں تک کہ ابوطالب فوت ہو گئے۔ الدیلمی بروایت عائشة
۳۴۴۴۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ابوطالب کی میرے ہاں قرابت ہے سو میں اس قرابت کو ضرور نبھاؤں گا۔ (اور اللہ کی طرف سے کسی چیز کا ذمہ دار نہیں)۔ تاریخ ابن عساکر بروایت عمر و بن العاص، الضعیفة: ۱۶۷۹

۳۴۴۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ کے لیے استغفار کروں گا جب تک آپ کے بارے میں مجھے نہ روکا جائے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے ابوطالب سے فرمائی۔ بخاری مسلم بروایت سعید بن المسیب عن ابیہ

۳۴۴۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آپ کے ساتھ رشتہ داری نبھائی اور آپ کو بہتر کا بدلہ دیا جائے اے میرے چچا۔

بیهقی، تمام، تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

رسول اللہ ﷺ ابوطالب کے جنازے کے سامنے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۴۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام بھلائیوں کی میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں۔ ابن سعد تاریخ ابن عساکر بروایت عباس

رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے پوچھا کہ آپ ابوطالب کے لئے کیا امید رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۲۱۲۔

امرؤالقیس......من الاکمال

۳۴۴۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امرؤالقیس جہنم کی طرف شاعروں کا جھنڈا بردار ہوگا۔

احمد بن حنبل، ترمذی، تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرہ اسٰی المطالب: ۲۸۴

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۲۵۰

۳۴۴۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امرؤالقیس بن حجر قیامت کے دن جہنم کی طرف شاعروں کا قائد ہوگا۔

تاریخ ابن عساکر ابن عدی کامل ابن النجار بروایت ابوھریرہ، المتناھیہ: ۲۰۱

۳۴۴۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امرؤالقیس جہنم کی طرف ہانکنے والا ہوگا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرۃ

۳۴۴۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امرؤالقیس بن حجر قیامت کے دن جہنم کی طرف شاعروں کا قائد ہوگا وہ ایسا شخص ہے جس کا دنیا میں ذکر کیا جاتا ہے آخرت میں بھلا دیا جائے گا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت فروہ بن سعید بن عفیف من محدیکرب عن ابیہ

۳۴۴۴۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا شخص ہے جس کا دنیا میں ذکر کیا جاتا ہے آخرت میں بھلایا ہوا ہے دنیا میں شرافت والا آخرت میں شرمندہ ہے قیامت کے دن آئے گا اس کے ساتھ شاعروں کا جھنڈا ہوگا جہنم کی طرف ان کی قیادت کرے گا یعنی امرؤالقیس بن حجر۔

طبرانی خطیب بغدادی تاریخابن عساکر بروایت فروہ بن سفید بن عدیف بن معدیکرب عن ابیہ عن جدہ

ساتواں باب......امتِ مرحومہ کے فضائل میں

۳۴۴۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت قیامت کے دن سجدہ کی وجہ سے روشن پیشانی والے، وضوء کی وجہ سے روشن اعضاء والے ہوں گے۔

ترمذی بروایت عبداللہ بن بسر

۳۴۴۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت مبارک امت ہے معلوم نہیں کہ ان کا پہلا بہتر ہے یا ان کا آخر بہتر ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عمر وبن عثمان مر سلاً الاتقان: ۱۶۹۱ الشذرۃ: ۸۵۵

۳۴۴۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری یہ امت امت مرحومہ ہے ان پر آخرت میں کوئی عذاب نہیں ان پر دنیا میں عذاب ہے مختلف فتنے اور زلزلے اور قتل وغارت گری اور مصیبتیں۔ ابوداؤد، طبرانی بیهقی مستدرک حاکم بروایت ابوموسیٰ

۳۴۴۵۳.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر جہنم کی حرارت تمام کی طرح ہوگی۔

طبرانی اوسط بروایت ابو بکرہ اسنی المطالب: ۵۰۲۴ تذکرۃ الموضوعات ۹۳

۳۴۴۵۴.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت مرحومہ ہے اس کی بخشش کردی گئی ہے اس کی توبہ قبول کی گئی ہے۔

حاکم فی الکنی بروایت انس

۳۴۴۵۵.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین عادتوں سے محفوظ رکھا۔ تم پر تمہارا نبی بددعا نہ کرے سو تم اکٹھے ہلاک ہو جاؤ۔ اہل حق پر اہل باطل غلبہ نہ پائیں اور تم ایک گمراہی پر سب اکٹھے نہ ہو۔ ابو داؤد بروایت ابو مادہ اشعری

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۵۳۲۔

۳۴۴۵۶.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب اپنے بندوں میں سے امت کی رحمت کا ارادہ کیا تو امت سے پہلے اس کے نبی کو اٹھالیا سو اس امت کے اگلے اور پچھلے لوگ اس امت کے سامنے بنادیئے اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ کیا تو اس کو عذاب دیا اور اس کا نبی زندہ رہا سو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ہلاک کردیا اور وہ نبی دیکھ رہا ہے سو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں ان کی ہلاکت کی وجہ سے جب اس امت نے اس کو جھٹلایا اور اس کے دین کی نافرمانی کی۔ مسلم بروایت ابو موسیٰ

۳۴۴۵۷.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان باتوں سے درگذر کیا جو ان کے دلوں میں پیدا ہوں جب تک کہ وہ اس بارے میں بات نہ کریں یا اس پر عمل نہ کرلیں۔ بیھقی بروایت ابوھریرہ طبرانی بروایت عمران بن حصین

۳۴۴۵۸.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے میری امت کے بارے میں تجاوز کیا (ان چیزوں سے) خطاء اور بھول اور اس سے جس پر ان کو مجبور کیا گیا۔ ابن ماجہ بروایت ابو ذر طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابن عباس، ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۳۰

۳۴۴۵۹.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو اس بات سے محفوظ رکھا کہ وہ سب گمراہی پر جمع ہو جائیں۔

ابن ابی عاصم بروایت انس

امت محمدیہ ﷺ کی خصوصیت

۳۴۴۶۰.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا بھول اور وہ کام معاف کردیا جس پر وہ مجبور کئے گئے۔

ابن ماجہ بروایت ابن عباس

۳۴۴۶۱.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کریں گے اور اللہ کی مدد جماعت پر ہے جو علیحدہ ہوا وہ جہنم کی طرف علیحدہ کردیا گیا۔ ترمذی، بروایت ابن عمر

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الترمذی: ۳۸۲۔

۳۴۴۶۲.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ستر امت پوری کروگے تم ان میں بہتر اور اللہ کے ہاں زیادہ معزز ہو۔

احمد بن حنبل ترمذی ابن ماجہ مستدرک حاکم بروایت معاویہ بن حیدۃ

۳۴۴۶۳.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا وقت ان امتوں میں جو گذر گئی عصر کی نماز کے درمیان سے سورج کے غروب ہونے تک جیسا ہے اور تمہاری مثال اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کچھ مزدور اجرت پر لے لے وہ کہے: کون میرے لئے صبح سے نصف النہار تک ایک ایک قیراط پر کام کرے گا؟ تو یہود نے کام کیا پھر اس نے کہا: کون میرے لئے نصف النہار سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کرے گا؟ پھر نصاریٰ نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا: کون عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر کام کرے گا سو تم وہ ہو۔ تو یہود اور نصاریٰ غصہ ہوگئے۔ اور انہوں نے کہا: ہمیں کیا ہے کہ کام زیادہ کیا اور بدلہ کم ملا؟ تو انہوں نے کہا: کیا میں نے تمہیں تمہارے حق میں سے کچھ بھی کم دیا ہے؟ انہوں کہا:

نہیں! تو فرمایا یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں اپنا فضل دیتا ہوں۔مالک، احمد بن حنبل بخاری ترمذی، بروایت ابن عمر

۳۴۴۶۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک قوم کو اجرت کے لئے لے کہ وہ اس کے لئے رات تک کام کریں تو انہوں نے نصف النہار تک کام کیا پھر انہوں نے کہا: ہمیں آپ کی اس اجرت کی کوئی ضرورت نہیں جو آپ نے ہمارے لئے متعین کی ہے اور جو کچھ ہم نے کام کیا تو (وہ) آپ کے لئے ہے تو اس نے ان سے کہا (پورا) کام مت کرو اپنا باقی کام پورا کرلو اور اپنی پوری اجرت لے لو! تو انہوں نے انکار کیا اور چھوڑ دیا پھر اس شخص نے ان کے بعد دوسروں کو اجرت پر لیا تو اس نے کہا: اپنے دن کا بقیہ حصہ کام کرو تمہاری وہ اجرت ہے جو میں نے تمہارے لئے متعین کی ہے تو انہوں نے کام کیا تو جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا: کیا تیرے لئے وہ کام ہے جو ہم نے کیا اور تیرے لئے وہ اجرت ہے جو اس کام میں تو نے ہمارے لئے رکھی تو اس نے کہا: اپنا بقیہ کام پورا کرلو دن کا تھوڑا حصہ ہی باقی ہے تو انہوں نے انکار کیا پھر اس شخص نے اور لوگوں کو اجرت پر لیا کہ وہ اس کے لئے ان کے دن کا بقیہ حصہ کام کریں تو انہوں نے ان کے دن کا بقیہ حصہ کام کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے دونوں جماعتوں کی اجرت پوری لے لی، سو یہ تمہاری مثال اور اس نور کی مثال ہے جو انہوں نے قبول کیا۔بخاری بروایت ابوموسیٰ

قیامت کے روز امت محمدیہ ﷺ کا سجدہ

۳۴۴۶۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کو خوشخبری دو! بجلی کی چمک کی دین کی بلندی کی مدد کی اور زمین میں غلبہ حاصل کرنے کی۔ جو کوئی ان میں سے آخرت کا کام دنیا کے لئے کرے گا تو اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

احمد بن حنبل ابن حبان مستدرک حاکم بیہقی بروایت ابی

۳۴۴۶۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن مخلوق کو جمع فرمائیں گے تو امت محمد ﷺ کو سجدہ کی اجازت دیں گے پس وہ اللہ کے لئے لمبا سجدہ کریں گے پھر ان سے کہا جائے گا کہ اپنے سروں کو اٹھاؤ ہم نے تمہارے برابر کفار جہنم سے تمہارے بدلے کر دیئے ہیں۔

ابن ماجہ طبرانی بروایت ابوموسیٰ

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۵۸ ضعیف ابن ماجہ: ۹۳۳

۳۴۴۶۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت سفید پیشانی روشن اعضاء والی ہے۔سمویہ، ضیاء بروایت جابر، ذخیرۃ الحفاظ: ۳۰۰۷

۳۴۴۶۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے میری امت کے بارے میں ان باتوں سے درگذر فرمایا جس کا وسوسہ ان کے دلوں میں ہو جب تک وہ کر نہ لیں یا بات نہ کریں اور ان سے (درگزر فرمایا) جس پر وہ مجبور ہوں۔بیہقی بروایت ابوھریرہ

۳۴۴۶۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان باتوں سے درگذر فرمایا جن کا ان کے دلوں میں وسوسہ ہو جب تک وہ کر نہ لیں یا بات نہ کریں۔بیہقی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۴۷۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے اپنی امت کے بارے میں اس بات سے عاجز نہ کریں گے کہ اس کو آدھے دن یعنی پانچ سو سال مؤخر کریں، یہ امت یا اس کی بادشاہت سو سال تک باقی رہے گی۔حلیۃ الاولیاء بروایت سعد

۳۴۴۷۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے وہ جو سفارش کریں گے ربیعہ اور مضر سے زیادہ ہیں اور میری امت میں سے وہ جو جہنم کے لئے دشوار ہوں گے یہاں تک کہ وہ جہنم کے کناروں میں سے ایک کنارے میں ہوں گے اور نہیں ہے کوئی دو مسلمان جن کے چار بچے فوت ہو گئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے رحمت کے فضل سے جنت میں داخل فرمائیں گے ان کو بھی یا (فرمایا) تین یا (فرمایا) دو (احمد بن حنبل مستدرک حاکم بروایت عاصم بن اقیش اور اس کے علاوہ اس کا کوئی راوی نہیں ابن ماجہ نے اس کا ابتدائی حصہ روایت کیا ہے)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۰۰۰، النافلہ: ۶۵۔

۳۴۴۷۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میری امت میں سے وہ جو لوگوں کی جماعت کی سفارش کریں گی اور بعض وہ ہیں جو قبیلے کی سفارش کریں گے اور بعض وہ ہیں جو عصبہ کی سفارش کریں گے اور بعض وہ ہیں جو ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ احمد بن حنبل ترمذی بروایت ابوسعید

۳۴۴۷۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت امت مرحومہ ہے اس پر کوئی عذاب نہیں، اس کا عذاب اس کے ہاتھوں میں ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں میں سے ہر شخص کو مشرکین میں سے ایک شخص دیا جائے سو کہا جائے گا یہ جہنم سے تیرے بدلے ہے۔

ابن ماجه بروایت انس

۳۴۴۷۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم امتوں میں سے سب سے آخری امت ہیں اور سب سے پہلے حساب کئے جائیں گے کہا جائے گا کہاں ہے امی امت اور اس کا نبی؟ سو ہم بعد میں لوٹنے والے پہلے ہیں۔ ابن ماجه بروایت ابن عباس

۳۴۴۷۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم بعد میں آنیوالے قیامت کے دن سبقت کرنے والے ہیں علاوہ اس بات کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی پھر یہ ان کا وہ دن ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر متعین کیا اس میں انہوں نے اختلاف کیا سو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت دی، لوگ ہمارے اس میں تابع ہیں یہود کل اور نصاریٰ پرسوں۔ احمد بن حنبل بیهقی نسائی بروایت ابوهریرة

۳۴۴۷۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے آدھے ہو اور وہ یہ کہ جنت میں مسلمان نفس ہی داخل ہوگا اور تم اہل شرک میں کالے بیل کی کھال میں سفید بال کی طرح ہو (یا فرمایا) سرخ بیل کی کھال میں کالے بال کی طرح ہو۔ بیهقی بروایت ابن مسعود

۳۴۴۷۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم جنتیوں کے چوتھائی ہو؟ کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم جنتیوں کی تہائی ہو؟ کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم جنتیوں کے نصف ہو؟ جنت میں مسلمان نفس ہی داخل ہوگا اور تم شرک میں کالے بیل کی کھال میں سفید بال کی طرح ہو یا (فرمایا) سرخ بیل کی کھال میں کالے بال کی طرح ہو۔ احمد بن حنبل ترمذی، ابن ماجه بروایت ابن مسعود

۳۴۴۷۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے نہیں ہے کوئی بندہ جو ایمان لائے پھر میانہ روی سے چلے مگر وہ اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اور میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ تم اور تمہاری اولاد میں سے جو نیک ہیں جنت میں گھروں کو لوٹ جائیں اور میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ ابن ماجه بروایت رفاعه الجهنی

۳۴۴۷۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم! تو وہ عرض کرتے ہیں لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک (میں حاضر ہوں اور سعادت مندی تیری ہے اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے تو (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے جہنم میں بھیجے ہوئے لوگوں کو نکالو! تو (آدم علیہ السلام) کہیں گے: جہنم میں کتنے لوگ بھیجے گئے؟ تو (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے تو اس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں اور حمل والیاں حمل رکھ دیں گی اور لوگوں کو آپ بے ہوشی کی حالت میں دیکھیں گے حالانکہ وہ بے ہوش نہ ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت۔ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اور ھم میں سے وہ ایک کون ہوگا (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: خوش ہو جاؤ! تم میں سے ایک ہوگا اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار، اس ذات کی قسم جس کی قبضہ میں میری جان ہے! میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے چوتھائی ہوگے میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے تہائی ہوگے میں امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے آدھے ہوگے تم لوگوں میں نہیں ہو مگر سفید بیل کی کھال میں کالے بال کی طرح یا (یہ فرمایا) کہ گدھے کے بازو میں دانہ کی طرح۔

احمد بن حنبل بیهقی بروایت ابوسعید

۳۴۴۸۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک ایسی امت بھیجنے والا ہوں کہ اگر ان کو وہ چیز ملے جو ان کو اچھی لگتی ہو تو وہ تعریف کریں اور شکر ادا کریں۔ اور اگر ان کو وہ چیز پہنچے جو ان کو ناپسند ہو تو وہ صبر کریں اور اجر کا مراقبہ کریں اور

نہ کوئی بردباری ہوگی اور نہ کوئی علم ہوگا (عیسیٰ علیہ السلام) نے عرض کیا: اے رب! ان کے لئے یہ کیسا ہوگا اور نہ کوئی بردباری ہوگی نہ کوئی علم تو (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے میں ان کو اپنے حلم اور علم سے عطاء کروں گا۔ احمد بن حنبل، طبرانی، مستدرک، حاکم، بیھقی بروایت ابودرداء

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۰۵۷۔

دو تلواروں کا جمع نہ ہونا

۳۴۴۸۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت پر اللہ تعالیٰ دو تلواریں ہرگز جمع نہیں کریں گے کہ ایک تلوار ان سے ہو اور دوسری تلوار ان کے دشمن سے ہو۔ ابوداؤد بروایت عوف بن مالک

۳۴۴۸۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں قسم کھاؤں تو حانث نہیں ہوں گا کہ میرے بعد میں آنے والی امت سے پہلے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

طبرانی بروایت عبداللہ بن عبد الثمالی

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۷۹۶

۳۴۴۸۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً کوئی امت اس میری امت سے زیادہ فضیلت والی نہیں ہے جو مجھے دی گئی ہے۔

حکیم بروایت سعد بن مسعود الکندی

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۰۷

۳۴۴۸۴ ...... رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا: کوئی امت نہیں مگر ان میں بعض جہنم میں اور بعض جنت میں ہوں گے سوائے میری امت کے وہ پوری کی پوری جنت میں ہے۔ خطیب بغدادی بروایت ابن عمر

۳۴۴۸۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے کہ معلوم نہیں کہ اس کا اول بہتر ہے یا اس کا آخر۔ احمد بن حنبل ترمذی بروایت انس احمد بن حنبل بروایت حمار ابویعلی بروایت علی طبرانی بروایت ابن عمر اسنی المطالب: ۱۲۹۲، التذکرۃ: ۲۱۷

۳۴۴۸۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہ ہوگی کہ اس کو آدھے دن (پانچ سو سال) مؤخر کیا جائے (اس کی حکومت ۵ سو سال باقی رہے گی)۔ احمد بن حنبل ابوداؤد بروایت سعد

۳۴۴۸۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن (پانچ سو سال) سے عاجز نہ کریں گے۔

ابوداؤد مستدرک حاکم بروایت ابوشعلبہ مختصر المقاصد: ۱۱۸ المعلۃ: ۳۲۵

۳۴۴۸۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ضرور بالضرور تم میں سے ایک پر ایک دن آئے گا اور وہ مجھے نہیں دیکھے گا پھر اس کو مجھے اپنے اہل اور مال سے جوان کے پاس ہے زیادہ محبوب ہوگا۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۴۸۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک کو عنقریب مجھے ایک نظر دیکھنا اس کے اہل اور مال کے بدلے زیادہ محبوب ہوگا جو اس کے پاس ہے۔

طبرانی ضیاء المقدسی بروایت سمرۃ

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۲۷۰

رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے

۳۴۴۹۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے شدید محبت کرنے والے میری امت میں سے ایسے لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ایک یہ پسند کرے گا کہ کاش کہ وہ اپنے اہل اور مال کے بدلے مجھے دیکھ لے۔ مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۴۹۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں اپنے ان بھائیوں سے ملاقات کروں جو مجھ پر ایمان لائے اور مجھے دیکھا نہیں۔

احمد بن حنبل بروایت انس

۳۴۴۹۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے مجھ سے شدید محبت کرنے والے ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں سے ایک یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے اہل اور اپنے مال کو گم کر کے مجھے دیکھ لے۔ احمد بن حنبل، بروایت ابو ذر

۳۴۴۹۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ایک یہ پسند کرے گا کہ مجھے دیکھنا اپنے اہل اور مال کے بدلے خریدے۔ مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۴۹۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا اور وہ (حقیقت میں) عجیب نہیں ہے! اور مجھے تعجب ہوا اور وہ (حقیقت میں) عجیب ہے میں نے تعجب کیا وہ (حقیقت میں) عجیب نہیں (وہ بات یہ ہے) کہ میں تمہاری طرف تم میں سے ایک شخص بھیجا پس تم میں سے کچھ لوگ مجھ پر ایمان لائے جو تم میں سے مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی تم میں سے جنہوں نے یہ عجیب بات ہے اور (حقیقت میں) عجیب نہیں اور میں نے تعجب کیا اور وہ عجیب بات ہے تعجب میں ڈالنے والی اس شخص کے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور میری تصدیق کی۔

ابن زنجویہ فی ترغیبہ بروایت عطا مرسلاً

۳۴۴۹۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا، اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت قتال کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

مسلم بروایت جابر بن سمرۃ

۳۴۴۹۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے اور وہ غالب ہوں گے۔ بیھقی بروایت مغیرۃ

۳۴۴۹۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم پر مضبوط ہوگی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کے مخالف ہوں گے۔ ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ

۳۴۴۹۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ غالب ہوں گے یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا حکم آجائے اور وہ غالب ہی ہوں گے۔ بخاری بروایت مغیرہ بن شعبہ

۳۴۴۹۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت قتال کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

مستدرک حاکم بروایت عمر ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۳۶

۳۴۵۰۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم پر مضبوط ہوگی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو ذلیل کریں اور نہ جو ان کے مخالف ہوں یہاں تک کہ اللہ کا حکم ہو جائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔ احمد بن حنبل بیھقی بروایت معاویہ

۳۴۵۰۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو ذلیل کریں یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ اسی طرح (غالب) ہوں گے۔ مسلم ترمذی، ابن ماجہ بروایت ثوبان

۳۴۵۰۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قتال کرتی رہے گی اپنے دشمنوں پر غالب ہوں گے ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کے مخالف ہوں گے یہاں تک کہ ان کے پاس قیامت آجائے اور وہ اسی پر ہوں گے۔

مسلم بروایت عقبہ بن عامر

دجال سے قتال کا ذکر

۳۴۵۰۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی ان لوگوں پر غالب ہوں گے جو ان سے دشمنی

کریں یہاں تک کہ ان کے آخری لوگ دجال سے قتال کریں گے۔احمد بن حنبل ابوداؤد مستدرک حاکم بروایت عمران بن حصین

۳۴۵۰۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت غالب ہوگی ان کو ان لوگوں کی رسوائی نقصان نہیں پہنچا سکے گی جو ان کو رسوا کریں یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ابن ماجہ ابن حبان بروایت قرۃ ابن ایاس

۳۴۵۰۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شام والے فساد کریں تو تم میں خیر نہ ہوگی اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو ذلیل کریں یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

احمد بن حنبل ترمذی، ابن حبان بروایت قرۃ ابن ایاس

الاکمال

۳۴۵۰۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم جنتیوں کے چوتھائی ہو؟ کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم جنتیوں کی تہائی ہو؟ اس ذات کی قسم جس کی قبضے میں میری جان ہے! میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے نصف ہو اور میں تمہیں عنقریب اس بارے میں بتاؤں گا، بیشک جنت میں صرف مسلمان نفس ہی داخل ہو سکتا ہے اور مسلمانوں کی قلت کافروں میں سفید بیل میں کالے بال کی طرح ہے یا (یا فرمایا) کالے بیل میں سفید بال کی طرف ہے۔ابن جریر بروایت ابن مسعود

۳۴۵۰۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے قیامت کے دن کالی رات کی طرح تم میں سے جنت کی طرف بھیجے جائیں گے تم سب زمین کو گھیرے ہوئے ہوں گے فرشتے کہیں گے: محمد ﷺ کے ساتھ اس سے زیادہ لوگ آئے جو اور انبیاء (علیہم السلام) کے ساتھ آئے ہیں۔طبرانی بروایت ابومالک الاشعری

۳۴۵۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ایسی ہے جن میں اللہ تعالیٰ ستر ہزار کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔

طبرانی رضاء مقدسی بروایت سمرۃ

۳۴۵۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۵۱۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ میری امت میں سے قیامت کے دن جو میرے پیچھے آئیں گے جنتیوں کے چوتھائی ہوں گے میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کی تہائی ہو میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے نصف ہو۔

احمد بن حنبل عبد بن حمید فی تفسیرہ سعید بن منصور بروایت جابر

۳۴۵۱۱ ..رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنتیوں کے تہائی ہو یا (فرمایا) جنتیوں کے نصف ہو۔طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۵۱۲ ..رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت والے ایک سو بیس صف میں ہوں گے تم اس (صف) ہو اور دوسرے ان میں سے باقی (صف) ہیں اور تم پوری ستر امت ہو تم ان سے بہتر اور اللہ عزوجل کے ہاں زیادہ مکرم ہو۔طبرانی بروایت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۳۴۵۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت والے ایک سو بیس صف (میں) ہوں گے تم ان میں سے اسی صف ہو گے۔

طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابن مسعود

تین تہائی جنت کا حقدار

۳۴۵۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری حالت کیسی ہوگی کہ تمہارے لئے جنت کا چوتھائی ہو اور باقی لوگوں کے لئے اس (جنت) کی تین چوتھائیا ہو تم جنت کی تہائی کے ساتھ کیسے ہو گے تم (جنت کے) نصف کے ساتھ کیسے ہو گے؟ جنت والے قیامت کے دن ایک سو بیس صف (میں) ہوں گے تم ان میں سے اسی صف (میں) ہو گے۔احمد بن حنبل طبرانی بروایت ابن مسعود

۳۴۵۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار جنت میں داخل ہوں گے یہ مہاجرین تو عام ہے اور ہمارے دیہاتیوں میں سے ایک جماعت اس کو پورا کرے گی۔ ابن سعد بروایت ابو سعدا لخیر

۳۴۵۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری امت میں سے ستر ہزار یا (فرمایا) سات لاکھ جنت میں داخل ہوں گے جو ٹھیرنے والے ان میں بعض بعض کا ہاتھ پکڑے ہوئے کہ ان کا اول داخل نہ ہوگا یہاں تک کہ ان کا آخر داخل ہوجائے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوں گے۔ احمد بن حنبل مسلم عمر بروایت سھل بن سعد

۳۴۵۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہیں۔ سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی میری امت میں سے ستر ہزار ہوں گے جن کا کوئی حساب کتاب نہ ہوگا ان میں سے ایک آدمی کی صورت چودھویں رات کے چاند کی صورت جیسی ہوگی پھر وہ لوگ جوان کے قریب ہوں گے آسمان میں سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے پھر وہ لوگ اس کے بعد مختلف درجات (میں) ہوں گے۔ ھناد خطیب بغدادی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۵۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امت پوری کریں گے، ہم ان میں آخر ہوں یا (فرمایا) ان میں اخیر ہوں گے۔

باوردی بروایت قتادۃ بن محمد بن حزم انصاری

۳۴۵۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم لوگ قیامت کے دن ستر امت پوری کریں گے، ہم ان میں سے آخر اور ان میں بہتر ہوں گے۔

ابن ماجہ بروایت ابھر بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۳۴۵۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم ستر امت پوری کروگے تم ان میں بہتر اور اللہ کے ہاں زیادہ عزت والے ہوگے۔

احمد بن حنبل ترمذی (حسن) ابن ماجہ، مستدرک حاکم، طبرانی بروایت بھر بن حکیم

۳۴۵۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کہ ان میں سے بعض جنت میں اور بعض جہنم میں ہوں گے مگر یہ امت ساری کی جنت میں ہوگی۔

دیلمی بروایت ابن عمر

۳۴۵۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی تین تہائیاں ہیں ایک تہائی جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے داخل ہوگی، ایک تہائی کا ہلکا سا حساب لیا جائے گا پھر جنت میں داخل ہوں گے اور ایک تہائی کہ ان کو گناہوں سے صاف کیا جائے گا اور پھر فرشتے آئیں گے پھر کہیں گے ہم نے ان کو پایا کہ وہ لا الہ الا اللہ وحدہ کہہ رہے ہیں، اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ: انہوں نے سچ کہا لاالٰہ الا انا (میرے سوا کوئی معبود نہیں) ان کو اس لا الہ الا اللہ وحدہ کہنے کی وجہ سے جنت میں داخل کرو! اور ان کے گناہ جھٹلانے والوں پر لادو! سو یہی ہے وہ بات جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی: ولیحملن اثقالھم واثقالا مع اثقالھم (اور وہ لوگ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور دوسرے) بوجھ (بھی) اپنے بوجھوں کے ساتھ۔

ابن ابی حاتم طبرانی، بروایت عوف بن مالک

۳۴۵۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت قیامت کے دن تین قسموں پر جمع کی جائے گی، ایک قسم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگی اور ایک قسم کا ہلکا سا حساب لیا جائے گا اور جنت میں داخل ہوگی اور ایک قسم اپنی گردنوں اور سینوں پر سخت پہاڑوں کے برابر گناہوں کو گھسیٹ رہے ہوں گے۔ اللہ عزوجل فرشتوں سے فرمائیں گے حالانکہ اللہ ان کے بارے میں خوب جاننے والے ہیں، یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! آپ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں جو آپ کی عبادت کرتے تھے اور آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ان سے ان کے گناہ گرادو اور یہود و نصاریٰ پر ڈالو! اور ان کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کردو!

طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابوموسیٰ

۳۴۵۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت امت مرحومہ ہے اس پر آخرت میں کوئی عذاب نہیں اللہ تعالیٰ میری امت میں ایک کو اہل ادیان میں سے ایک شخص عطاء کریں گے وہ، اس کے بدلے جہنم سے آزاد ہوگا۔

(خطیب بغدادی المتفق والمفترق ابن النجار بروایت ابن عباس

اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ضرار راوی ہے جو اپنے والد سے روایت کر رہا ہے، ابن معین نے کہا: اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔

۳۴۵۲۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت امت مرحومہ ہے جو بخشی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس کا عذاب اس کے سامنے دنیا میں کردے گا سو جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں میں سے ہر ایک کو ایک یہودی یا نصرانی دیا جائے گا یہ تیرے بدلے یہ ہے جہنم سے۔

طبرانی بروایت ابو موسیٰ

۳۴۵۲۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت مرحوم مقدسہ مبارک ہے اس پر قیامت کے دن کوئی عذاب نہیں ہوگا، ان کا عذاب میں درمیان دنیا میں فتنوں کے ساتھ ہے۔ طبرانی ،تاریخ ابن عساکر بروایت ابوہریرۃ

۳۴۵۲۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت مرحومہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا عذاب ان کے درمیان ہی دنیا میں کر دیا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو ان میں سے ہر ایک شخص کو اہل ادیان میں سے ایک شخص دیا جائے گا پھر کہا جائے گا یہ تیرے بدلے ہے جہنم سے۔

احمد بن حنبل بروایت ابو موسیٰ

۳۴۵۲۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت امت مرحومہ ہے، اس پر کوئی عذاب نہیں (آخرت میں) ان کا عذاب ان کے ہاتھوں میں ہے (دنیا میں) جب قیامت کا دن ہوگا تو ان میں سے ہر شخص کو اہل ادیان میں سے ایک شخص دیا جائے گا وہ اس کے بدلے جہنم میں ہوگا۔

طبرانی، دارقطنی فی الافراد بروایت ابو موسیٰ، المتناھیۃ : ۱۵۴۶

۳۴۵۲۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کئی لوگ پہاڑوں کی طرح گناہ لے کر آئیں گے سو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے اور ان گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر ڈال دیں گے۔ مستدرک حاکم وایت ابو موسیٰ

۳۴۵۳۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کو وہ بات دی گئی جو کسی کو نہیں دی گئی یعنی اللہ تعالیٰ کا قول: **ادعونی استجب لکم** (تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار قبول کروں گا) اور یہ بات انبیاء (علیہم السلام) سے کہی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول **ما جعل علیکم فی الدین من حرج** (اور ہم نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی) اور یہ بات انبیاء (علیہم السلام) سے کہی جاتی تھی، اور اللہ تعالیٰ کا قول: **وکذالک جعلناکم امۃً وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس** (اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔

اور یہ بات نبی علیہ السلام سے کہی گئی تھی: **انت شھید علی قومک** (آپ اپنی قوم پر گواہ ہیں)۔ الحکیم بروایت عبادۃ بن الصامت

۳۴۵۳۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت مرحومہ ہے، اس پر آخرت میں نہ حساب ہے اور نہ عذاب ہے اور اس کا عذاب دنیا میں قتل وغارت گری سخت پریشانیاں زلزلے اور فتنے ہیں۔ احمد بن حنبل مستدرک حاکم بیھقی بروایت ابو موسیٰ

۳۴۵۳۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین عادتوں سے محفوظ رکھا ہے (۱) یہ کہ تمہارا نبی (ﷺ) تم پر بددعا نہ کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو (۲) یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہ آئیں گے (۳) یہ کہ تم سب گمراہی پر جمع نہ ہو گے۔ تو یہ وہ باتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں محفوظ رکھا، اور تمہارے رب نے تمہیں تین باتوں سے ڈرایا ہے (۱) وہ دھواں جو مسلمان کو زکام کی طرح پکڑے گا اور کافر کو پکڑے گا وہ پھولے گا اور اس کے کانوں سے نکلے گا (۲) دابہ جانور (۳) دجال (طبرانی بروایت ابو مالک اشعری اور نے اس کا ابتدائی حصہ روایت کیا ہے)

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف ابوداؤد: ۹۱۴، الضعیفہ: ۱۵۱۰

۳۴۵۳۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو تین چیزیں دیں جو ان سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: (۱) سلام جو جنتیوں کا تحیہ ہے (۲) فرشتوں کی صفیں (۳) امین مگر جو موسیٰ اور ہارون (علیہما علیہ السلام) سے ہو۔ الحکیم بروایت انس

پکارنے والا پکارے گا: امی نبی اس آواز کی وجہ سے ہر امی نبی حرکت کرے گا پھر کہا جائے گا: محمد (ﷺ) اور اس کی امت! تحیہ ہے۔

۳۴۵۳۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت سفید پیشانی والی روشن اعضاء والی وضوء کے آثار سے۔ (ابو احمد، الحاکم، اور انہوں نے کہا: یہ غریب ہے بروایت عبداللہ بن بسر)

۳۴۵۳۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سفید پیشانی والے روشن اعضاء والے ہو۔ ابو یعلی بروایت جابر

۳۴۵۳۶۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ میرے پاس اس طرح آئیں گے کہ سفید پیشانی والے روشن اعضاء والے ہوں گے وضو کی وجہ سے (یہ) علامت سے میری امت کی ان کے علاوہ کسی کی نہیں۔ابن ابی شیبہ ابن حبان، ابن ماجہ بروایت ابوھریرہ

۳۴۵۳۷۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک جماعت سفید پیشانی والی روشن اعضاء والی قیامت کے دن نکلے گی پس وہ افق کو بند کردے گی اور ان کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی پس ایک پکارنے والا پکارے گا: امی نبی (ﷺ) اس آواز کی وجہ سے ہر امی نبی حرکت کرے گا پھر کہا جائے گا: محمد ﷺ اور اس کی امت! وہ جنت میں داخل ہوں گے ان پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب پھر دوسری جماعت سفید پیشانی والی روشن اعضاء والی نکلے گی ان کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی روشنی کی طرح ہوگی (یہ جماعت) افق بند کرے گی پس یہ لوگ جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے داخل ہوں گے، پھر ایک دوسری جماعت سفید پیشانی والی روشن اعضاء والی نکلے گی ان کی روشنی آسمان میں سب سے بڑے ستارے کی روشنی کی طرح ہوگی پس یہ افق کو بند کردے گی پھر پکارنے والا پکارے گا امی نبی! اس آواز کی وجہ سے ہر امی نبی حرکت کرے گا پھر کہا جائے گا: محمد ﷺ اور اس کی امت پس یہ لوگ جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے پھر آپ رب عزوجل کی تجلی ہوگی پھر ترازو رکھ جائے گا اور حساب شروع کیا جائے گا۔(طبرانی بروایت ابوامامہ اور اس کی سند جید ہے)

۳۴۵۳۸۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جس کو قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں سب سے پہلا وہ شخص جس کو اپنا سر (سجدہ سے) اٹھانے کی اجازت دی جائے گی سو میں اپنا سر اٹھاؤں گا میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو میں تمام امتوں کے درمیان اپنی امت اور جو ان کی طرح میرے پیچھے ہوں گے پہچان لوں گا پھر اپنے دائیں طرف دیکھوں گا تمام امتوں کے درمیان اپنی امت کو پہچان لوں گا اور اپنے بائیں طرف دیکھوں گا تمام امتوں کے درمیان اپنی امت کو پہچان لوں گا وہ لوگ وضوء کے آثار کی وجہ سے سفید پیشانی والے روشن اعضاء والے ہوں گے اور یہ چیز ان کے علاوہ امتوں میں سے کسی کے لئے نہیں ہوگا اور میں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں دیا جائے گا اور میں ان کو سجدہ کرنے کے اثر سے ان کے چہروں میں ان کو خاص علامت کے ذریعہ پہچانوں گا اور میں ان کو ان کے اس نور سے پہچانوں گا جو ان کے آگے ادائیں بائیں ہوگا اور میں ان کو پہچانوں گا ان کے سامنے ان کے اولاد دوڑ رہی ہوگی۔

احمد بن حنبل بروایت ابو درداء مستدرک حاکم بیھقی بروایت ابوذر اور ابو درداء

۳۴۵۳۹۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے تین چیزیں درگذر کی ہیں: خطا، بھول اور وہ کام جس پر انہیں مجبور کیا جائے۔

طبرانی بروایت ثوبان

۳۴۵۴۰۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے میری امت سے باتیں درگذر کردی ہیں جو ان کے دلوں میں وسوسہ ہوتی ہیں جب تک وہ عمل نہ کریں یا اس کے بارے میں بات نہ کریں۔خطیب بغدادی بروایت عائشہ

۳۴۵۴۱۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت سے تین چیزیں معاف ہیں خطاء بھول، مجبوراً جو کام کیا ہو۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابو درداء

۳۴۵۴۲۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت سے تین چیزیں معاف ہیں: خطاء بھول اور وہ کام جس پر مجبور کئے گئے ہوں۔

عبدالرزاق بروایت حسن مرسلا

۳۴۵۴۳۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ انسان ان کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوگا خطا بھول اور جس پر مجبور کیا جائے۔

بروایت قتادۃ

۳۴۵۴۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لئے معاف کی گئی ہیں وہ باتیں جو ان کے دل میں ہوں جب تک کہ شرک کی بات نہ کریں۔

خطیب بغدادی بروایت عائشہ

۳۴۵۴۵۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن سے عاجز نہیں کرے گا جب آپ شام میں ایک شخص کے دستر خوان اور اس کے اہل بیت کو دیکھیں تو اس کے پاس قسطنطنیہ فتح کیا جائے گا۔طبرانی بروایت ابو ثعلبہ

۳۴۵۴۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن سے عاجز نہیں کیا جب آپ شام میں ایک شخص کا دستر خوان اور اس کے اہل بیت کو دیکھیں تو اس کے پاس قسطنطنیہ کی فتح ہے۔ احمد بن حنبل بروایت ابو ثعلبہ

۳۴۵۴۷ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا زندگی ان امتوں کے مقابلہ میں جو تم سے پہلے گذری ہیں عصر کی نماز کے درمیان سے سورج کے غروب ہونے تک (وقت) کی طرح ہے تورات والوں کو تورات دی گئی تو انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ نصف النہار ہو گیا پھر وہ عاجز ہو گئے تو ان کو ایک ایک قیراط دیا گیا پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے عصر کی نماز تک کام کیا پھر وہ عاجز آ گئے تو ان کو ایک ایک قیراط دیا گیا پھر ہمیں قرآن دیا گیا تو ہم نے سورج کے غروب ہونے تک کام کیا تو ہمیں دو دو قیراط دیئے گئے اہل کتاب نے کہا: اے ہمارے رب! ان لوگوں کو آپ نے دو دو قیراط دیئے اور ہمیں آپ نے ایک ایک قیراط دیا اور ہم نے زیادہ کام کیا! اللہ عزوجل نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے اجر میں سے کوئی کمی کی؟ تو انہوں نے عرض کیا نہیں! تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: وہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

طبرانی۔ بخاری بروایت سالم بن عبداللہ عن ابیہ

امت محمدیہ ﷺ کا اجر و ثواب

۳۴۵۴۸ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امتوں میں سے ایک امت کی مثال چند مزدوروں کی مثال کی طرح بیان کی گئی جنہیں ایک شخص نے اجرت پر لیا کہ وہ اس کے لئے پورا ایک دن کام کریں گے اور ان کے لئے ایک ایک قیراط متعین کیا تو انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ جب نصف النہار ہوا تو وہ تھک گئے پس انہوں نے آدمی سے کہا: کہ ہمارا حساب کریں تو اس نے ان کا حساب کیا تو ان کے لئے آدھا آدھا قیراط اور چند رتی بنا تو اس شخص نے کہا: میرے لئے کون رات تک میرا کام ایک ایک قیراط پر پورا کرے گا؟ تو اس شخص سے دوسرے لوگوں نے معاملہ کر لیا پھر انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ جب عصر کی نماز کے قریب وقت ہو گیا تو وہ تھک گئے تو انہوں نے کہا: ہمارا حساب کریں تو اس نے ان کا حساب کیا تو ان کے لئے آدھا آدھا قیراط بنا اور آدمی نے یہ چاہا کہ اس کام کو رات سے پہلے پورا کر دیا جائے تو اس نے ایک قوم کو اس بات پر اجرت پر لیا کہ وہ رات تک اس کا بقایا کام دو دو قیراط پر پورا کریں میں امید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ تم دو دو قیراط والے ہو جاؤ۔

طبرانی بروایت حبیب بن سلیمان بن سمرة عن ابیہ عن جدہ

۳۴۵۴۹ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام نے جنت کو خواب کی حالت میں دیکھا، صبح ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کو بیان کیا اے قوم! میں نے گذشتہ رات اس حالت میں کہ سونے والا دیکھتا ہے ایسی جنت دیکھی جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو محمد ﷺ اور اس کی امت کے لئے تیاری کی گئی ہے جس کے باغیچے لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور اس کے درخت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں ہے اور اس کے پھل سبحان اللہ والحمد للہ ہے تو ان کی قوم نے ان سے عرض کیا: محمد ﷺ اور اس کی امت کون ہے۔

بزار بروایت ابو امامہ

۳۴۵۵۰ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ محمد (ﷺ) کی امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو ہر اونچی جگہ اور وادی پر کھڑے ہوں گے لا الہ الا اللہ کی شہادت کا اعلان کریں گے ان کی جزاء انبیاء (علیہم السلام) کی جزاء ہے۔

دیلمی بروایت انس

۳۴۵۵۱ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اور میری امت مشک کے ڈھیر پر اونچے ہوں گے تمام مخلوق پر اوپر ہوں گے تمام امتوں میں سے ہر مسلمان یہی خواہش کرے گا کہ وہ ہم میں سے ہو، ہر وہ نبی جس کو اس کی قوم نے جھٹلایا ہو گا محمد ﷺ کی امت قیامت کے دن اس کے لئے اس بات کی گواہ ہوگی کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچائے ہیں اور رسول اللہ ﷺ تم پر گواہ ہوں گے۔ دیلمی بروایت جابر

۳۴۵۵۲ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے میری امت میں وہ لوگ بنائے کہ مجھے حکم دیا گیا کہ میں ان کے

ساتھ اپنے آپ کو روکے رکھوں۔ابوداؤد حلیة الاولیاء بروایت ابوسعید، طبرانی بروایت عبد الرحمن بن سهل بن حنیف

۳۴۵۵۳.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب قتال کا وقت آ گیا! اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قتال کرتی رہے گی لوگوں پر غالب ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے چند قوموں کے دل ٹیڑھا کریں گے پس وہ ان سے قتال کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان سے روزی دے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اسی پر ہوں گے اور اس دن مسلمانوں کا عمدہ گھر شام ہوگا اور گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں قیامت کے دن تک خیر ہے اور اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی کہ میں اٹھالیا جاؤں گا رہنے والا نہیں ہوں اور تم میرے پیچھے آ ؤ گے گروہ در گروہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارے گا اور قیامت سے پہلے سخت آفتیں اور چند سالوں کے بعد زلزلیں ہوں گے۔

احمد بن حنبل، دارمی، نسائی بغوی، طبرانی، ابن حبان مستدرک حاکم سعید بن منصور بروایت سلمه بن نفیل کندی

۳۴۵۵۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب قتال کا وقت آ گیا اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے راستہ میں قتال کرتی رہے گی وہ لوگ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کے مخالف ہوں گے اللہ ایک قوم کے دل کو ٹیڑھا کریں گے تا کہ ان کو ان سے روزی دیں، اور وہ ان سے قتال کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی گھوڑے کہ ان کی پیشانی پر قیامت تک کے لئے ہمیشہ خیر باندھی گئی ہے اور لڑائی اپنا اسلحہ نہیں رکھے گی (لڑائی ہوتی رہے گی) یہاں تک کہ یا جوج ماجوج نکل آئیں۔طبرانی بروایت سمه بن نفیل

۳۴۵۵۵.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جھٹلایا اب قتال کا وقت آ گیا: اب قتال کا وقت آ گیا ہمیشہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے دلوں کو ٹیڑھا کرتے رہیں گے تم ان سے قتال کرو گے اور تمہیں اللہ تعالیٰ ان سے روزی دے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اسی پر ہوں گے اور اسلام کا عمدہ گھر شام میں ہے۔ابن سعد بروایت سلمه بن نفیل حضر می

غالب رہنے والی جماعت

۳۴۵۵۶.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر غالب ہوگی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو ذلیل کریں یا (فرمایا) ان سے علیحدہ ہوں یہاں تک اللہ کا حکم آ جائے۔رویانی، تاریخ ابن عساکر بروایت عمران بن حصین

۳۴۵۵۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ اسلام کے ساتھ حق پر ایک جماعت لڑے گی ان لوگوں کا مخالف ہونا نقصان نہیں پہنچا سکے گا جو ان کے مخالف ہوں یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا حکم آ جائے گا اور وہ لوگ اس پر ہوں گے۔احمد بن حنبل ابن جریر بروایت ابوهريرة

۳۴۵۵۸.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین ہر اس شخص پر ہمیشہ غالب رہے گا جو اس سے دشمنی کرے یا (فرمایا) جو اس کے مخالف ہو، اس کو کوئی چیز کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ابن جریر بروایت معاویه

۳۴۵۵۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قتال کرتی رہی گی قیامت کے دن تک غالب ہوگی (تاریخ ابن عساکر بروایت جابر، ابن قانع، تاریخ ابن عساکر بر، ابن حبان، بروایت قتادہ بروایت انس، امام بخاری نے فرمایا قتادہ بروایت انس کی ہے صحیح قتادہ بروایت مطرف بن عمران ہے)

۳۴۵۶۰.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قتال کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔

طحاوی عبد ابن حمید بروایت زید بن ارقم

۳۴۵۶۱.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہیں گی ان لوگوں پر جو ان سے لڑیں گے غالب ہوں گی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان سے دشمنی کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے اور وہ اسی پر ہوں گے عرض کیا گیا (اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ اور وہ کہاں ہوں گے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا بیت المقدس میں)۔

احمد بن حنبل، طبرانی، سعید بن منصور بروایت ابوامامه

۳۴۵۶۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہیگی

احمد بن حنبل، سعید بن منصور بروایت زید بن ارقم

۳۴۵۶۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہیگی قیامت کے دن تک معزز رہے گی۔

ابونصر اسجزی فی الابانہ ھروی فی ذم الکلام بروایت سعد بن ابی وقاص

۳۴۵۶۴...... رسول اللہ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔طبرانی۔ مستدرک حاکم بروایت عمر

جہاد کرنے والی جماعت

۳۴۵۶۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت قتال کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے

طبرانی بروایت جابر بن سمرۃ

۳۴۵۶۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی مگر اس طرح کہ ایک جماعت میری امت میں سے حق پر غالب ہوگی یہاں تک کہ ان کے پاس (اللہ کا) حکم آجائے ان لوگوں کی یہ لوگ پرواہ نہیں کریں گے جو ان کو ذلیل کریں اور نہ وہ لوگ جو ان کی مدد کریں۔

ابن ماجہ بروایت معاویہ

۳۴۵۶۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ میری امت میں سے حق پر قتال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس (اللہ کا) حکم آجائے۔

طبرانی بروایت معاویہ بروایت زید بن ارقم

۳۴۵۶۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مت کی مثال اس پانی کی طرح ہے جس کو اللہ نے آسمان سے نازل کیا نہیں معلوم کہ برکت اس کے اول میں ہے یا اس کے آخر میں۔(رامہرمزی بروایت انس اور یہ حدیث حسن ہے)

۳۴۵۶۹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال اس بارش کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے شروع میں بھی خیر اور آخر میں بھی خیر رکھی ہے۔طبرانی بروایت عمار المقاصد الحسنہ: ۹۹۷

۳۴۵۷۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال اس باغیچہ کی طرح ہے جس پر اس کا مالک کھڑا ہوا اور وہ اس کے حوضوں میں اترے اور اس کے مکانوں کو درست کرے اور اس سے شاخ کاٹے پھر ایک جماعت اور ایک عام جماعت کو کھلائے میں شاید ان دونوں میں سے آخر میں کھانے والی جماعت ان دونوں زیادہ اچھے گچھے والی اور زیادہ لمبی ٹہنیوں والی ہوگی، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا! ضرور عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) میری امت میں اپنے حواریوں سے زیادہ اچھے پیچھے رہنے والے پائیں گے۔ابونعیم بروایت عبدالرحمن بن سمرۃ

۳۴۵۷۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت رو! کیونکہ میری امت کی مثال اس باغیچہ کی طرح ہے جس پر اس کا مالک کھڑا ہوا اور اس کے حوضوں میں اترے اور اس کے مکانوں کو درست کرے اور اس سے شاخ کاٹے پھر ایک عام جماعت کو کھلائے، شاید ان میں سے آخری سال والے ان میں سے زیادہ اچھے گچھے والے اور زیادہ لمبی شاخوں والے ہیں اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا! البتہ ابن مریم (علیہ السلام) میری امت میں اپنے حواریوں سے بہتر پیچھے رہنے والے پائیں گے۔حکیم بروایت عبد الرحمن بن سمرۃ

۳۴۵۷۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی پشتوں کی پشتوں کی پشتوں میں ایسے مرد اور عورتیں ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔طبرانی ابن مردویہ سعید بن منصور بروایت سھل بن سعد

۳۴۵۷۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایسے لوگ ہیں کہ ایمان ان کے دلوں میں سخت پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہوگا۔

ابن جریر بروایت اسحٰق سبیعی مرسلا

۳۴۵۷۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ میرے بعد ایسے آئیں گے کہ ان میں سے ایک یہ پسند کرے گا کہ وہ مجھے دیکھنے کو اپنے اہل اور مال کے بدلے خرید لے۔ دارقطنی فی الافراد۔ مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۵۷۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں تمہاری امامت کررہا ہوں تو مجھے ایک سایہ ملا تو میں آگے بڑھا پھر مجھے ایک اور سایہ ملا تو میں آگے بڑھا تو کچھ لوگ ملے جو میرے بعد ہوں گے ان کے دل اور ان کے اعمال میرے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابوقلابہ مرسلاً

۳۴۵۷۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ سرحدوں کو بند کردیں گے ان سے حقوق چھین لئے جائیں گے اور ان کو حقوق نہیں دیئے جائیں گے وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

ابن عبد البر فی الصحابہ بروایت زید العقیلی

۳۴۵۷۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سے ایمان والے ایمان کے اعتبار سے زیادہ فضیلت والے ہیں؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: فرشتے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اسی طرح ہیں اور وہ اس کے حقدار ہیں اور ان کے لئے یہ بارکاوٹ ہے۔ اللہ نے ان والی درجہ میں رکھا ہے جس درجہ میں اللہ نے ان کو رکھا بلکہ ان کے علاوہ (بتاؤ) (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) عرض کیا انبیاء (علیھم السلام) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اسی طرح ہیں اور وہ اس کے حقدار ہیں بلکہ ان کے علاوہ (بتاؤ) صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تو وہ کون ہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: (وہ) ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور وہ لکھا ہوا کاغذ پائیں گے اس میں جو کچھ ہوگا اس پر عمل کریں گے سو یہی لوگ ایمان والوں میں سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں ایمان کے اعتبار سے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عمر

شوق دیدار میں قربانی

۳۴۵۷۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے مجھ سے سب سے شدید محبت کرنے والے ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ایک یہ پسند کرے گا کہ وہ مجھے اپنے اہل اور مال کے بدلے دیکھے۔ مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۵۷۹۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مجھ سے سب سے شدید محبت کرنے والے ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہوگا، اس پر عمل کریں جو کچھ لکھے ہوئے کاغذ پر ہوگا۔

خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرہ۔ الضعیفہ ۲۰۹

۳۴۵۸۰۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرلوں! اس لئے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: نہیں تم میرے ساتھی ہو میرے بھائی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور مجھ سے انہوں نے محبت کی یہاں تک کہ میں ان میں سے ایک کو اس کے والد اور اس کے بچوں سے بھی زیادہ محبوب ہوں ابوبکر! کیا آپ ایسے لوگوں سے محبت کریں گے جو میری آپ سے محبت کی وجہ سے آپ سے محبت کریں؟ عرض کیا: کیوں نہیں! اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: سو آپ ان سے محبت کریں جو آپ سے میری آپ سے محبت کی وجہ سے محبت کریں۔ (ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت نافع بروایت ابوہریرۃ بروایت انس اس سند میں ابوہرمز متروک راوی ہے)

۳۴۵۸۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش کہ میں اپنے ان بھائیوں کو دیکھ لوں جو میرے پاس حوض پر آئیں گے میں ان کا استقبال ایسے برتنوں سے کروں کہ جس میں شراب ہوگی میں ان کو اپنے حوض سے سیراب کروں گا ان کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے! عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور انہوں

نے مجھے نہیں دیکھا میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کو تم سے اور ان لوگوں سے ٹھنڈا کردے جو مجھ پر ایمان لائے اور انہوں نے مجھے نہیں دیکھا۔ابو نعیم بروایت ابن عمر

۳۴۵۸۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا ایمان قابل تعجب نہیں جنہوں نے مجھے دیکھا اور لیکن بھرپور تعجب والا ہے (ایمان) ایسے لوگوں کا جنہوں نے کاغذات دیکھے جس میں سیاہی ہے تو وہ لوگ اس کے اول اور اس کے آخر پر ایمان لائے۔ابو الشیخ بروایت انس

۳۴۵۸۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بھائی کب ملیں گے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں (تو رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: بلکہ تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور انہوں نے مجھے نہیں دیکھا میں ان کی طرف بہت زیادہ مشتاق ہوں۔ابو یعلی ابو الشیخ بروایت انس ذخیرة الحفاظ : ۵۹۴۵

۳۴۵۸۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! کاش کہ میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کروں کیونکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں جنھوں نے مجھے نہیں دیکھا اور اور میری تصدیق کی اور مجھ سے محبت کی یہاں تک میں ان میں سے ایک کو اس کے والد اور بیٹے سے بھی زیادہ محبوب ہوں۔

ابو الشیخ بروایت انس

۳۴۵۸۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خدیجہ! بے شک میری امت میں سے ہر جماعت میں ایسے لوگ ہوں گے پراگندہ غبار آلود جو مجھ ہی کو چاہیں گے اور میری ہی پیروی کریں گے اور اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامیں گے وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے اگرچہ انھوں نے مجھے نہیں دیکھا۔حلیة الاولیاء بروایت حدیفه

۳۴۵۸۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔(صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے مجھ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہوگا پھر فرمایا اے ابوبکر کیا آپ ایسے لوگوں سے محبت نہیں کرتے جنہیں یہ بات پہنچی کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں سو انہوں نے آپ کی مجھ سے محبت کی وجہ سے آپ سے محبت کی آپ ان سے محبت کریں۔(اس لئے کہ) اللہ نے ان سے محبت کی۔تاریخ ابن عساکر بروایت براء

۳۴۵۸۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ان کے دلوں کو اپنے دین کی طرف متوجہ کر اور اپنی رحمت کیساتھ ان کے پیچھے سے گھیر لے۔

طبرانی سمویه بروایت انس

راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لے دعا فرمائی فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۵۸۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے میری امت کا نمونہ بنایا گیا پانی اور مٹی میں اور مجھے تمام اسماء سکھائے گئے جیسا کہ آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھائے گئے۔دیلمی بروایت ابورافع

۳۴۵۸۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کو صلہ کہا جائے گا جس کی سفارش سے جنت میں اتنے اتنے لوگ داخل ہوں گے۔ابن سعد بروایت عبد الرحمن بن یزید بن جابر بلاغاً

۳۴۵۹۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں سے ایک شخص اپنی مدت سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمر

لحومه فی القطب والابدال

۳۴۵۹۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر زمانے میں میری امت میں بہتر پانچ سو آدمی ہوں گے ابدال چالیس، نہ پانچ سو کم ہوں گے اور نہ چالیس، جب بھی ان میں سے کوئی فوت ہوگا تو اللہ تعالیٰ پانچ سو میں سے اس کی جگہ بدل لے آئیں گے اور چالیس میں اس کی جگہ داخل کردیں

گے جوان لوگوں کو معاف کریں گے جوان لوگوں پر ظلم کریں اوران لوگوں سے اچھا سلوک کریں گے جوان لوگوں کیساتھ برا کرے اور اس چیز میں امداد کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہوگی۔حلیة الاولیاء بروایت ابن عمر ،تذکرة الموضوعات : ۱۹۴ ترتیب الموضوعات . ۹۷۵

۳۴۵۹۲ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں ابدال تیس آدمی ہیں جن کے دل ابراہیم خلیل الرحمٰن (علیہ السلام) کے دل پر ہوں گے جب بھی ان میں سے کوئی فوت ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی شخص بدل لے آئیں گے۔

(احمد بن حنبل بروایت عبادة بن صامت التذکرة: ۱۴۲ الضعیفہ ۹۳۶

۳۴۵۹۳ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ابدال تیس ہیں جن کی وجہ سے زمین قائم ہے اور جن کی وجہ سے تمہیں بارش دی جاتی ہے اور جن کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔طبرانی بروایت عبادة بن صامت

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۲۶۷

۳۴۵۹۴ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ابدال شام میں ہوتے ہیں اور وہ چالیس آدمی ہیں ان کی وجہ سے تمہیں بارش سے سیراب کیا جاتا ہے اور انہیں کی وجہ سے تمہارے دشمنوں پر تمہاری مدد کی جاتی ہے اور زمین والوں سے مصیبت اور غرق پھیرا جاتا ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت علی

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۴۰۵

۳۴۵۹۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال شام والوں میں ہیں اور ان کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہیں کی وجہ سے تمہیں روزی دی جاتی ہے۔طبرانی بروایت عوف بن مالک

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۲۶۸۔

ابدال کا تذکرہ

۳۴۵۹۶ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہیں جب بھی ان میں سے کوئی مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی دوسرا شخص بدل لے آئیں گے ان کی وجہ سے بارش سے سیراب کیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے دشمنوں کیخلاف مدد کی جاتی ہے اور انہیں کی وجہ سے شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے۔(احمد بن حنبل بروایت علی) المعلة: ۲۶۶۔

۳۴۵۹۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال چالیس مرد اور چالیس عورتیں جب بھی ان میں سے کوئی شخص مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ بدل لے آئیں گے اور جب بھی کوئی عورت مرے گی تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی دوسری عورت بدل لے آئیں گے۔

الخلال فی کرامات الاولیاء مسند الفردوس بروایت انس تذکرة الموضوعات ۱۹۴ الشذرة: ۱

۳۴۵۹۸ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال موالی میں سے ہیں۔الحاکم فی الکنی بروایت عطاء مرسلاً

۳۴۵۹۹ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ ابدال میں سے ہوگا اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا، اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے آپ کو روک کر رکھنا اور اللہ عزوجل کی ذات کی وجہ سے غصہ کرنا۔مسند الفردوس بروایت معاذ

۳۴۶۰۰ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ابدال کی علامت یہ ہے کہ وہ لوگ کبھی بھی کسی چیز پر لعنت نہیں کرتے۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاولیاء بروایت بکر بن خنیس، الاتقان ۱۱۱۰، التمییز ۱۰

۳۴۶۰۱ ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت کے ابدال اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے لیکن وہ اللہ کی رحمت، دلوں کی سخاوت اور سلامت صدر اور تمام مسلمانوں کے لئے رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔هب بروایت ابوسعید

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۵۶۰، ۱۴۷۷ الضعیفہ: ۱۴۷۷۔

۳۴۶۰۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی طرح ہیں (آدمیوں) سے ہرگز خالی نہیں ہوگی جنکی وجہ سے تمہارے مدد کی جائے گی اور جن کی وجہ سے تمھیں رزق دیا جائے گا اور جن کی وجہ سے تمہیں بارش دی جائے گی۔

ابن حبان في تاريخه بروايت ابوهريرة

کلام: ...... ضعیف ہے۔ضعیف الجامع:۶۰۷۷ ترتیب الموضوعات:۹۷۶۔

۳۴۶۰۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلیل الرحمٰن (علیہ السلام) کی طرح چالیس آدمیوں سے زمین کبھی خالی نہیں ہوگی سوانکی وجہ سے تمہیں سیراب کیا جائے گا اور ان کی وجہ سے تمہاری مدد کی جائے گی ان میں سے کوئی ایک نہ مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی دوسرا بدل لے آئیں گے۔

طبرانی اور سط بروایت انس

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع:۴۴۷۵، المقاصد الحسن:۸۔

الاکمال

۳۴۶۰۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ابدال جنت میں نماز اور روزہ کی وجہ سے داخل نہیں ہوں گے لیکن وہ دلوں کی سخاوت سلامت صدر اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے اس میں داخل ہوں گے۔ دارقطني كتاب الاخوان ابن عدى كامل، الخلال، كرامات الا ولياء، ابن لال مكارم اخلاق بروايت حسن بروايت انس ذخيرة الحفاظ:۶۰۷۱ الشذرة :۷

۳۴۶۰۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ابدال نماز اور روزہ کی کثرت سے جنت میں داخل نہ ہوں گے لیکن وہ اللہ کی رحمت اور سلامت صدر اور دلوں کی سخاوت اور تمام مسلمانوں کے لئے رحمت کی وجہ سے اس میں داخل ہوں گے۔

حكيم، ابن ابى الدنيا ،كتاب السخاء، بيهقى بروايت حسن مرسلا

۳۴۶۰۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستون یمن کی چیدہ لوگ اور شام کے ابدال ہیں، اور وہ چالیس مرد ہیں جب بھی ان میں سے کوئی ھلاک ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل لے آئیں گے وہ لوگ نہ بتکلف کمزوری ظاہر کرنے والے نہ مٹک کر چلنے والے نہ اوچلنے والے ہوں گے وہ لوگ جس مرتبہ کو پہنچے کثرت نماز اور روزہ سے نہیں پہنچے وہ لوگ اس (مرتبہ) کو سخاوت، دل کی درستگی اور تمام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی کی وجہ سے پہنچے اور میری امت پانچ طبقات پر ہوگی: میں اور جو میرے ساتھ ہیں چالیس سال تک ایمان اور علم والے ہوں گے اور جوان کی بعد ہوں گے اسی سال تک نیکی اور پرہیز گاری والے ہوں گے اور جوان کے بعد ہوں گے ایک سو بیس سال تک ایک دوسرے پر رحم اور بھائی چارگی والے ہوں گے اور جوان کے بعد ہوں گے ایک سو ساٹھ سال تک ایک دوسرے کو قطع کرنے اور ایک دوسرے سے منہ پھیرنے والے ہوں گے اور جو اس کے بعد دنیا کے ختم ہونے تک ہوں گے تو فتنہ وفساد اور بچاؤ ہوگا۔ تمام تاريخ ابن عساكر بروايت انس

۳۴۶۰۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہیں جب بھی کوئی مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل لے آئیں گے ان کی وجہ سے بارش دی جائی گی اور ان کی وجہ سے دشمنوں پر مدد دی جائیگی، اور شام والوں سے ان کی وجہ سے عذاب پھیرا جائے گا۔ (احمد بن حنبل بروایت علی، اس حدیث کی سند صحیح ہے)۔

ابدال کے اوصاف

۳۴۶۰۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال ساٹھ مرد ہیں جو نہ زیادہ بولنے والے نہ بدعت کا ارتکاب کرنے والے نہ زیادہ گہرائی میں جانے والے نہ عجب وتکبیر کرنے والے ہیں جو کچھ انہوں نے پایا کثرت نماز اور کثرت روزہ اور کثرت صدقہ کی وجہ سے نہیں پایا، لیکن نفسوں کو سخاوت

دلوں کی سلامتی اپنی امت کی خیر خواہی کی وجہ سے (پایا) وہ لوگ اے علی! میری امت میں سرخ یاقوت سے بھی کم ہوں گے۔

ابن ابی الدنیا کتاب الاولیاء والخلال بروایت علی

۳۴۶۰۹۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال چالیس مرد ہیں بائیس شام میں اٹھارہ عراق میں جب بھی کوئی ایک مرے گا اللہ تعالیٰ اس کی جگہ بدل لے آئیں گے، جب حکم آئے گا تو سارے فوت ہو جائیں گے اس وقت قیامت قائم ہوگی۔

حکیم، خلال کرامات الاولیاء، ابن عدی کامل بروایت انس

۳۴۶۱۰۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ابدال چالیس مرد ہیں بائیس شام میں اور اٹھارہ عراق میں جب کوئی ایک مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی دوسرا بدل لے آئیں گے جب حکم آنے گا تو سارے فوت ہو جائیں گے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۴۶۱۱۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستون یمن کے چیدہ لوگ ہیں ابدال میں سے چالیس شام میں ہیں اور اٹھارہ عراق میں جو دارا وہ لوگ اس مرتبہ کو کثرت نماز اور روزہ کی وجہ سے نہیں پہنچے لیکن نفسوں کی سخاوت اور دلوں کی سلامتی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۴۶۱۲۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے چالیس آدمی ہمیشہ رہیں گے جن کے دل ابراہیم (علیہ السلام) کے دل پر ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے زمین والوں سے مصیبتیں دور کریں گے جنہیں ابدال کہا جاتا ہے انہوں نے یہ مرتبہ نماز روزہ اور صدقہ کی وجہ سے نہیں حاصل کیا (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ پھر کس وجہ سے انہوں نے اس مرتبہ کو حاصل کیا (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: سخاوت اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے۔ طبرانی بروایت ابن مسعود التذکرة ۱۹۲، التذرقہ۔

۳۴۶۱۳۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس (آدمی) ہمیشہ رہیں گے جن کی وجہ سے زمین قائم رہے گی اور ان کی وجہ سے بارش دی جائے گی اور ان کی وجہ سے مدد آئے گی۔ طبرانی بروایت عبادة بن صامت الضعیفہ: ۹۳۶

۳۴۶۱۴۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چالیس مرد ہمیشہ رہیں گے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کی حفاظت کریں گے جب بھی کوئی مرد مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل لے آئیں گے اور وہ تمام زمین میں ہوں گے۔

الخلال کرامات الاولیاء بروایت ابن عمر، المقاصد الحسنة ۹

انسان کی فضیلت

۳۴۶۱۵۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز اپنی طرح ہزار سے بہتر نہیں سوائے انسان کے۔

طبرانی، ضیاء مقدسی بروایت سلمان اسنی المطالب ۱۲۰۳ کشف الخفاء ۲۱۹۲

۳۴۶۱۶۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نہیں جانتے کہ کوئی چیز اپنی طرح ہزار سے بہتر ہو سوائے مسلمان مرد کے۔

طبرانی اوسط بروایت ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۳۱۳، الفوائح: ۲۶۳۱

الاکمال

۳۴۶۱۷۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں چوپائیوں کی کوئی ایسی قسم نہیں پاتا کہ ان میں سے ایک چوپایا اپنے جیسے دوسو سے بہتر ہو سوائے آدمی کے آپ ایک آدمی پائیں گے جو سو آدمیوں سے بہتر ہوگا۔ طبرانی بروایت سمرة

۳۴۶۱۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے کہا: اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں پیدا کیا اور آپ نے انسان کو پیدا کیا ان کو آپ نے بنایا کہ وہ کھانا کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں اور کپڑے پہنتے ہیں اور عورتوں کے پاس آتے ہیں اور چوپایوں پر سوار ہوتے ہیں اور راحت پاتے ہیں اور آپ نے ہمارے لئے ان میں سے کوئی چیز نہیں بنائی سو آپ ان کے لئے دنیا بنائیں اور ہمارے لئے آخرت، تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا: میں نے جس کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح میں سے پھونکا ان کی طرح نہیں بناؤں گا کہ جن سے میں نے کہا: ہوجا تو وہ ہوگئے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت انس الو قوف: ۴

۳۴۶۱۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے کہا: اے ہمارے رب! آپ نے انسانوں کو دنیا دی، وہ اس میں کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور سواری کرتے ہیں اور پہنتے ہیں اور ہم آپ کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم کھاتے نہیں پیتے نہیں اور نہ فضول کام کرتے ہیں تو جس طرح آپ نے ان کے لئے دنیا بنائی تو ہمارے لئے آخرت بنائیں۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اس کی نیک اولاد کو جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اس کی طرح نہیں بناؤں گا جسے میں نے کہا: ہوجا تو وہ ہوگئے۔ طبرانی بروایت ابن عمر، القدسیة الضعیفة: ۲۱

۳۴۶۲۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) اور اس کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے کہا: اے ہمارے رب! آپ نے ان کو پیدا کیا وہ کھاتے ہیں، اور پیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں سو آپ ان کے لئے دنیا کردیں اور ہمارے لئے آخرت! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح میں سے پھونکا، اس کی طرح نہیں کروں گا جنہیں میں نے کہا ہوجا تو وہ ہوگئے۔ الدیلمی تاریخ ابن عساکر بروایت جابر، بروایت عروہ بن رویم الانصاری

۳۴۶۲۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان سے زیادہ مکرم کوئی چیز نہیں، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) اور فرشتے؟ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: فرشتے سورج اور چاند کی طرح مجبور ہیں۔ (بیہقی ضعیف قرار دیا اور بروایت ابن عمر اور فرمایا: یہ حدیث ابن عمر پر موقوف صحیح ہے)

۳۴۶۲۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن انسان سے زیادہ مکرم کوئی چیز نہ ہوگی! عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! (ﷺ) اور نہ فرشتے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: اور نہ فرشتے اس لئے کہ فرشتے وہ سورج اور چاند کی طرح مجبور ہیں۔

طبرانی خطیب، بغدادی، بروایت ابن عمر، المتناھیة ۱۹۸۲، الو قوف ۴۰

ہر سو صدی پر ایک مجتہد ہوتا ہے

جو اس امت کے لئے ان کے دینی امور میں اجتہاد کرتا ہے

۳۴۶۲۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال پورا ہونے پر اس کو بھیجتے ہیں جو امت کے لئے ان کے دین کی تجدید کرے۔ ابو داؤد مستدرک حاکم، بیھقی معرفه بروایت ابوھریرہ

۳۴۶۲۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہر اس نئی چیز میں جس کے ذریعے اسلام اور اسلام والوں کو دھوکہ دیا جائے ایک نیک دوست ہوتا ہے جو اسلام سے (اس کو) دور کرتا ہے اور اس کی نشانیاں بتاتا ہے سو تم ان مجالس میں حاضری کو کمزوریوں کو دور کرنے میں غنیمت جانو اور اللہ پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ کارساز کافی ہے۔ حلیة الاولیاء بروایت ابوھریرة

۳۴۶۲۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس دین میں ایک ایسا پودا لگاتے رہتے ہیں کہ جس کے ذریعے لوگوں کو قیامت کے دن تک اپنی فرمانبرداری کا حامل بناتے ہیں۔ احمد بن حنبل ابن ماجہ بروایت عقبہ خولانی ذخیرة الحفاظ: ۲۳۳۳)

۳۴۶۲۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ہر قرن میں سبقت کرنے والے ہیں۔ حکیم بروایت انس

۳۴۶۲۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ہر قرن کے لئے سبقت کرنے والے ہیں۔ حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر

۳۴۶۲۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر قرن کا ایک سابق ہے۔ حلیۃ الاولیاء بروایت انس

الکمال

۳۴۶۲۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں تین سو (آدمی) ہیں جن کے دل آدم (علیہ السلام) کے دل پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں چالیس اسی طریقے سے (آدمی) ہیں جنکے دل موسیٰ علیہ السلام کے دل پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں سات (آدمی) ہیں جنکے دل ابراہیم (علیہ السلام) کے دل پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں پانچ (آدمی) ہیں جنکے دل جبرئیل (علیہ السلام) کے دل پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں تین (آدمی) ہیں جنکے دل میکائیل (علیہ السلام) کے دل پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں ایک (آدمی) ہے جنکے دل اسرائیل (علیہ السلام) کے دل پر ہے جب ایک مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین میں سے لے آتے ہیں اور جب تین میں سے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پانچ میں سے لے آتے ہیں اور جب پانچ میں سے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ سات میں سے لے آتے ہیں اور جب سات میں سے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ چالیس میں سے لے آتے ہیں اور جب چالیس میں سے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین سو میں سے لے آتے ہیں اور جب تین سو میں سے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ عام لوگوں میں سے لے آتے ہیں سو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور بارش برساتا ہے اور اگاتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء تاریخ ابن عساکر بروایت ابن مسعود

آٹھواں باب..... جگہوں اور زمانوں کے فضائل میں

اس میں فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... جگہوں کے فضائل میں

مکہ اور اس کے اردگرد کے فضائل زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً

۳۴۶۳۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مسجد یعنی مسجد حرام پر ہر دن اور رات ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتے ہیں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے بیس زیارت کرنے والوں کے لئے۔

طبرانی حاکم، فی الکنی تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۷۶۰ الضعیفہ: ۱۸۷۔

۳۴۶۳۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں (کے برابر) ہے اور میری مسجد میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں (کے برابر) ہے اور بیت المقدس میں (ایک نماز) پانچ سو نمازوں (کے برابر) ہے۔ ھب بروایت جابر

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۵۲۱ المشتہر: ۱۷۲۔

۳۴۶۳۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور بیت المقدس میں نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ طبرانی بروایت ابو درداء

کلام: ... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۵۶۹۔

مسجد حرام میں نماز کی فضیلت

۳۴۶۳۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور رباطات کی مسجد میں نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ حلیۃ الاولیاء بروایت انس

کلام: ... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۵۷، الضعیفہ: ۱۷۳

۳۴۶۳۴ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام میں نماز کی فضیلت اس کے علاوہ مسجد پر ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور میری مسجد میں ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ بیہقی بروایت ابوالدرداء

۳۴۶۳۵ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھر بیت اللہ سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ یہ دو مرتبہ گرایا گیا اور تیسری مرتبہ میں بلند کیا گیا۔

طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابن عمر

۳۴۶۳۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرم میں غلہ ذخیرہ کرنا اس میں ظلم اور زیادتی ہے۔ ابوداؤد بروایت یعلی بن امیہ

کلام: ... ضعیف ہے ضعیف ابوداؤد: ۴۳۹ ضعیف الجامع: ۱۸۳۔۱۸۴۔

۳۴۶۳۷ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں غلہ ذخیرہ کرنا ظلم اور زیادتی ہے۔ طبرانی اوسط بروایت ابن عمر

۳۴۶۳۸ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (بیت اللہ) کا نام البیت العتیق (آزاد گھر) اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ظالموں جابروں سے آزاد رکھا ہے اس پر کبھی بھی کوئی جابر غالب نہ آسکا۔ ترمذی مستدرک حاکم، بیہقی بروایت ابن الزبیر

کلام: ... ضعیف ہے ضعیف الترمذی: ۶۱۹ ضعیف الجامع: ۲۰۵۹۔

۳۴۶۳۹ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے بیت اللہ کی جگہ زمین پر رکھی گئی پھر اس سے باقی زمین پھیلائی گئی اور سب سے پہلا پہاڑ جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر رکھا وہ جبل ابوقبیس ہے پھر اس سے باقی پہاڑ پھیلائے گئے۔ بیہقی بروایت ابن عباس

کلام: ... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۱۳۲۔

۳۴۶۴۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کی جگہ مٹ گئی تھی تو ھود (علیہ السلام) اور صالح (علیہ السلام) حج نہ کر سکے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے ٹھکانہ بنایا۔ الزبیر بن بکار السنن بروایت عائشہ اسنی المطالب: ۶۴۸ ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۵۲

۳۴۶۴۱ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ میں داخل ہونا نیکی میں داخل ہونا اور برائی سے نکلنا ہے۔

ابن عدی کامل ھب بروایت ابن عباس اسنی المطالب: ۱۵۱ ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۸۲

۳۴۶۴۲ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بیت اللہ میں داخل ہو وہ نیکی میں داخل ہوا اور برائی سے نکلا اس طرح کہ اس کی بخشش کردی گئی۔

طبرانی ھق بروایت ابن عباس

کلام: ... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۵۷۴ الضعیفہ ۱۹۱۷)

۳۴۶۴۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں رمضان (گذارنا) غیر مکہ میں ہزار رمضان (گزارنے) سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

البزار بروایت ابن عمر

کلام: ... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۳۹، الضعیفہ: ۸۳۱۔

۳۴۶۴۴ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ تمام بستیوں کی ماں اور مرو خراسان کی ماں ہے۔

ابن عدی کامل بروایت بریدہ ضعاف الدار قطنی ۲۶۳

۳۴۶۴۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ رہائش کی جگہ ہے اس کے مکانوں کو نہیں بیچا جائے گا اور نہ گھروں کو کرایہ پر دیا جائے گا۔

مستدرک حاکم بیہقی بروایت ابن عمرو المتناهیه ۹۲۹

۳۴۶۴۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مکہ کی عزت واحترام کیا اللہ تعالیٰ اس کا اکرام کرے گا۔

دارقطني بروايت الوضين بن عطاء مرسلا الجامع المصنف ۱۰۱

۳۴۶۴۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ ابوالشیخ بروایت عائشه

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۹۰ اسنی المطالب: ۱۶۴۱

۳۴۶۴۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر کا سامان نہیں باندھا جائے گا مگر تین مسجدوں کے لئے: مسجد حرام، میری یہ مسجد، مسجد اقصیٰ۔

احمد بن حنبل بیهقی بخاری: ۷۲۲ ابو داؤد ونسائی ابن ماجه بروایت ابوهریرة احمد بن حنبل بیهقی ترمذی ابن ماجه بروایت ابو سعید ابن ماجه بروایت ابن عمرو

۳۴۶۴۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت ہمیشہ خیر کے ساتھ ہوگی جب تک یہ لوگ اس حرم کی تعظیم کا حق ادا کرتے رہیں سو جب اس حق کو ضائع کریں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ ابن ماجه بروایت عباس بن ابوربیعه

کلام:......ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۶۶۴ ضعیف الجامع: ۶۲۱۳۔

۳۴۶۵۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) کو حکم دیا گیا کہ وہ جنت سے ایک یاقوت لے کر اتریں تو وہ اس کو لے کر اترے اس سے آدم (علیہ السلام) کا سر صاف کیا اس سے بال بکھرے تو جہاں جہاں اس کا نور پہنچا تو وہ جگہ حرم بن گئی۔

خطیب بغدادی بروایت جعفر بن محمد مضلا

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۲۶۔

مکہ مکرمہ کا احترام

۳۴۶۵۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھیوں کو روکا اور اس پر رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو قدرت دی۔ خبردار! مکہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے (جنگ کے لئے) حلال ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا خبردار! مکہ میرے لئے دن کے کچھ وقت میں حلال ہوا! خبردار! مکہ میرے اس وقت سے حرام ہے اس کے کانٹے کاٹے جائیں گے نہ اس کے درخت اکھیڑے جائیں گے اور نہ اس کی گری پڑی چیزوں کو اٹھایا جائے گا مگر اعلان کرنے والے کے لئے (اجازت ہے) اور جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو دو فکروں میں سے بہتر کو اختیار کرے یا یہ لے لے یا مقتول کے ورثہ کو قصاص دے۔ احمد بن حنبل بیهقی، ابو داؤد بروایت ابوهریرة

۳۴۶۵۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس دن سے مکہ حرام قرار دیا کہ جس دن آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا پس یہ قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کی حرمت کے ساتھ حرام ہے نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی بھی حلال نہیں ہوا مگر زمانے کے کچھ وقت کے لئے نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے گا اور نہ اس کے کانٹوں کو کاٹا جائے گا اور نہ اس کی گھاس کو چنا جائے گا اور اس کی گری پڑی چیز حلال نہیں مگر اعلان کرنے والے کے لئے۔ بخاری بروایت ابن عباس

۳۴۶۵۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو اس دن سے حرام قرار دیا کہ جس دن سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اس کو مزین کیا جس وقت سورج اور چاند کو مزین کیا اور جو اس کے مقابل آسمان ہے وہ بھی حرام ہے اور مجھ سے پہلے نہ کسی کے لئے حلال ہوا اور میرے لیے دن کے کچھ حصے میں حلال ہوا تھا اور پھر ویسے ہی ہو گیا جیسے کہ تھا۔ طبرانی بروایت ابن عباس

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۶۰۰۔

۳۴۶۵۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا اور اس کو لوگوں نے حرام قرار نہیں دیا پس کسی ایسے شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور نہ اس میں درخت کاٹے پس اگر رسول اللہ ﷺ کے اس میں قتال کیوجہ سے رخصت سمجھے تو تم کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر (ﷺ) کے لئے اجازت دی تھی اور تمہیں اجازت نہیں دی اور مجھے دن کے کچھ وقت میں اجازت دی گئی تھی پھر اس کی حرمت آج دوبارہ ایسی ہی ہوگئی جیسے اس کی حرمت کل تھی اور جو شخص موجود ہے وہ ان لوگوں کو بتادے جو موجود نہیں۔

احمد بن حنبل بیهقی ترمذی نسائی بروایت ابوشریح

مکہ مکرمہ سے محبت کا ذکر

۳۴۶۵۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلی وہ مسجد جو زمین پر بنائی گئی مسجد حرام ہے پھر مسجد اقصیٰ اور ان دونوں کے درمیان چالیس سال میں پھر جہاں بھی اس کے بعد آپ کے لئے نماز کا وقت ہوجائے تو آپ نماز پڑھیں کیونکہ فضیلت اسی میں ہے۔

احمد بن حنبل بیهقی نسائی ابن ماجه بروایت ابوذر

۳۴۶۵۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور کتنا ہی زیادہ مجھے محبوب ہے (مکہ) اور اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی شہر میں نہ رہتا۔ ترمذی ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت غاعب میں

۳۴۶۵۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مکہ میں رمضان کا مہینہ پائے وہ اس میں روزہ رکھے اور جتنا آسان ہو اس میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ رمضان (کا ثواب) لکھیں گے مکہ کے علاوہ رمضان گزارنے کے مقابلے میں اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر روز ایک غلام آزاد کرنا اور ہر رات ایک غلام آزاد کرنا لکھیں گے اور ہر دن اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا ہبہ کرنا اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات ہی نیکی۔

ابن ماجه بروایت ابن عباس

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۶۶۶ ضعیف الجامع: ۵۳۷۵۔

۳۴۶۵۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم بیشک تو اللہ کی زمینوں میں سے سب سے بہتر زمین ہے اور اللہ کی زمینوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر میں تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں خود نہ نکلتا

احمد بن حنبل ترمذی ابن ماجه ابن حبان مستدرک حکم بروایت علبه الله بن عدی بن امحمداء

۳۴۶۵۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سواری نہیں تیار کی جائے گی مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی سفر نہیں کیا جائے گا) مسجد حرام کی طرف اور میری اس مسجد کی طرف اور بیت المقدس کی مسجد کی طرف۔

مالک ابوداؤد، ترمذی نسائی ابن حبان بروایت صبره بن ابی نصره نسائی بروایت ابوهریرة

۳۴۶۶۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد قیامت تک مکہ میں لڑائی نہیں کی جائے گی۔

احمد بن حنبل، ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت جارث بن مالک بن البرصاء

۳۴۶۶۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھر کی جنگ سے لشکروں کو روکا نہیں جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک لشکر کو زمین میں دھنسادیا جائے گا (یعنی جو بھی لشکر مکہ میں جنگ کے لئے جائے گا تو اس کو زمین میں دھنسادیا جائے گا)۔ نسائی مستدرک حاکم بروایت ابوهریرة

۳۴۶۶۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس گھر کی جنگ سے نہیں رکیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر جنگ کرے گا بیداء میں ہوگا (فرمایا) زمین کے بیداء میں تو اول سے آخر تک سب کو دھنسادیا جائے گا اور اور ان کے درمیان والا بھی نہیں بچے گا کہا گیا جب ان میں ایسا شخص ہو جسے مجبور کیا جائے (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کو اپنے دلوں کی نیت پر اٹھائیں گے۔

احمد بن حنبل ترمذی ابوداؤد ابن ماجه بروایت صفیه

۳۴۶۶۳۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تیری قوم زمانہ جاہلیت کے دور سے نئے نئے گذرے ہوئے نہ ہوتے تو میں بیت اللہ کے بارے میں حکم دیتا پھر اس کو گرایا جائے پھر میں اس میں وہ حصہ داخل کر دیتا جو نکالا گیا ہے (حطیم) اور اس کو زمین کے ساتھ ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک دروازہ مشرقی جانب اور دوسرا دروازہ مغربی جانب پس اسکے ذریعے میں ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پوری کر دیتا۔

بیہقی نسائی بروایت عائشہ

۳۴۶۶۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کفر کے زمانے سے نئے نئے گذرے ہیں اور میرے پاس اتنا خرچ نہیں جو اس بیت اللہ کی تعمیر پر پورا ہو جائے تو میں بیت اللہ تعالیٰ میں حجر سے پانچ گز داخل کرتا اور اس کے ایک دروازہ بناتا جس سے لوگ داخل ہوتے اور ایک جس سے لوگ نکلتے۔ نسائی نے مسلم بروایت عائشہ

۳۴۶۶۵۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ کی قوم زمانہ جاہلیت کے دور سے نئے گذرے ہوئے نہ ہوتے تو میں اللہ کے راستے میں کعبہ کا خزانہ خرچ کرتا اور اس کے دروازے کو زمین تک بناتا اور اسی میں حجر سے (کچھ حصہ) داخل کر دیتا۔ مسلم بروایت عائشہ

۳۴۶۶۶۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ کی قوم زمانہ جاہلیت کے دور سے نئی نئی گزری ہوئی نہ ہوتی تو میں بیت اللہ کو گراتا اور اس کے دو دروازے بناتا۔ ترمذی نسائی بروایت عائشہ

۳۴۶۶۷۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تیری قوم کفر کے زمانے سے قریب نہ ہوتی تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا اور اس کے لئے ایک پچھلا دروازہ بنا دیتا کیونکہ جب قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کی تو انہوں نے کمی کی۔

احمد بن حنبل، نسائی بروایت عائشہ

زمین میں دھنسانے کا ذکر

۳۴۶۶۸۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا سو جب وہ لوگ زمین کے بیداء میں ہوں گے تو ان کو دھنسا دیا جائے گا، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ پس اس شخص کی حالت کیسی ہوئی جو مجبور ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اس کی نسبت پر اٹھایا جائے گا۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت ام سلمہ

۳۴۶۶۹۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ میں جنگ کرے گا جب وہ بیداء میں ہوگا تو ان سب کو دھنسا دیا جائے گا اول سے آخر تک پھر وہ اپنی نیتوں پر اٹھائیں جائیں گے۔ بخاری، ابن ماجہ بروایت عائشہ

۳۴۶۷۰۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ میں ایک لشکر جنگ کرے گا تو ان کو بیداء میں دھنسا دیا جائے گا۔ نسائی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۶۷۱۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت جو دھنسا دی جائے گی انہیں ایک شخص کی طرف بھیجا گیا ہوگا سو وہ مکہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو روک دیں گے اور ان کو دھنسا دیں گے ان کے پچھاڑنے کی جگہ ایک ہوگی اور نکلنے کی جگہ مختلف ان میں سے بعض کو زبردستی بھیجا جائے گا تو وہ مجبور ہو کر آئے گا۔ طبرانی بروایت ام سلمہ

۳۴۶۷۲۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھر کو محفوظ رکھا جائے گا ایسے لشکر سے جو اس میں لڑائی کرنا چاہے گا یہاں تک کہ جب وہ بیداء مقام پر پہنچیں تو اس کے درمیان والوں کو دھنسا دیا جائے گا اور ان کا اول ان کے آخر کو پکارے گا پھر ان کو بھی دھنسا دیا جائے گا پس ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا مگر ایک دھتکارا ہو جو ان کے بارے میں خبر دے گا۔ احمد بن حنبل مسلم، نسائی ابن ماجہ بروایت حفصہ

۳۴۶۷۳۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گویا میں اس شخص کی طرف دیکھ رہا ہوں سیاہ رنگ والا جس کی دونوں رانوں کے درمیان بعد ہے جو اس کو ایک ایک پتھر کر کے توڑے گا یعنی کعبہ کو۔ احمد بن حنبل بخاری بروایت ابن عباس

۳۴۶۷۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کعبہ میں داخل ہوا اور اگر میں اپنے کام میں آگے بڑھوں تو میں اس میں پیچھے نہیں ہٹتا جب میں اس

کام میں داخل ہو جاؤں، میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں اپنے بعد اپنی امت پر مشقت ڈال رہا ہوں۔

احمد بن حنبل ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت عائشه

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۰۸۵۔

۳۴۶۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھول گیا کہ میں آپ کو یہ حکم دیتا کہ آپ دو سینگوں کو ڈھانپ دیں کیونکہ یہ مناسب نہیں کہ بیت اللہ میں ایسی چیز ہو جو نمازی کو مشغول کرے۔ابو داؤد بروایت عثمان بن طلحه لحجبی

الاکمال

۳۴۶۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مکہ سے ہاتھیوں کو روکا اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو اس پر قدرت دی خبردار! مکہ مجھ سے پہلے نہ کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، خبردار! میرے لیے دن کے کچھ وقت میں حلال ہوا، خبردار! وہ مکہ میرے اس وقت سے حرام ہے نہ اس کے کانٹے چنے جائیں گے اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے اور نہ اس کی گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے گا مگر اعلان کرنے والے کے لئے (اجازت ہوگی) وہ شخص جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو وہ دو فکروں میں سے بہتر کو اختیار کرے یا دیت دے یا مقتول کے ورثہ کو قصاص دے، ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول اللہ ﷺ مگر اذخر۔

احمد بن حنبل، ابن ابی شیبة بخاری ابو داؤد بروایت ابوهریرة

یہ حدیث ۳۴۶۵۱ میں گذر چکی ہے۔

۳۴۶۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس دن سے حرام کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پس یہ اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت کے دن تک حرام ہے مجھ سے پہلے نہ کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لیے کبھی حلال نہیں ہوا مگر زمانہ کا ایک وقت، اس کے شکار کو نہیں بھگایا جائے گا اور نہ اس کے کانٹے چنے جائیں گے اور نہ اس کی گھاس کو جمع کیا جائے گا اور نہ اس کی گری پڑی چیز کسی کے لئے حلال ہوگی مگر اعلان کرنے والے کے لئے تو عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا: مگر اذخر یا رسول اللہ ﷺ! کیونکہ بیشک وہ ضروری ہے زینت کے لئے اور گھروں کے لئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مگر اذخر کیونکہ بیشک وہ حلال ہے۔ (بخاری بروایت ابن عباس یہ حدیث ۳۴۶۵۲ میں گزر چکی ہے)۔

۳۴۶۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد وصلوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام قرار دیا اور لوگوں نے اس کو حرام قرار نہیں دیا اور میرے لئے اللہ نے دن کے کچھ وقت میں حلال کیا اور یہ آج حرام ہے جیسا کہ آج اللہ عزوجل نے پہلی مرتبہ اس کو حرام قرار دیا، اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں میں سب سے زیادہ سرکش تین آدمی ہیں: ایک وہ شخص جو اس میں قتل کیا جائے اور دوسرا وہ شخص جو اپنے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرے اور تیسرا وہ شخص جو جاہلیت کی عداوت کو تلاش کرے۔احمد بن حنبل بیهقی بروایت ابوشریح

۳۴۶۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے لئے فرشتے ہیں جو حرم کے اردگرد کھڑے پتھروں پر اس دن سے جس دن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا قیامت کے قائم ہونے تک دعا کرتے ہیں اس شخص کے لئے جو اپنے شہر سے پیدل حج کرے۔ دیلمی بروایت جابر

۳۴۶۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہلاک ہوئی کسی کی قوم کبھی بھی اور اسی نبی کے لئے جس کی قوم کو عذاب دیا گیا کوئی محفوظ جگہ نہ تھی، سوائے حرم کے۔ دیلمی بروایت عباس

۳۴۶۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو تم پکڑو کہ حرم کے درخت میں سے کچھ کاٹ رہا ہو تو اس کا سامان تمہارا ہے حرم کے درخت کو نہ اکھیڑا جائے گا اور نہ کاٹا جائے گا۔طحاوی احمد ابن حنبل بیهقی بروایت سعد بن ابی وقاص

۳۴۶۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ عزوجل نے اس دن سے مکہ کو حرام کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ قیامت تک

حرام رہے گا نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے گا اور نہ اس کی گری پڑی چیز لی جائے گی مگر اعلان کرنے والے کے لئے (اجازت ہوگی) تو عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا مگر اذخر تو (آپ ﷺ نے) فرمایا: مگر اذخر۔ ابن ماجہ بروایت صفیہ بنت شیبہ

۳۴۶۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ حرام ہے اس کے مکانات کو بیچنا حرام ہے اور اس کے گھروں کو کرایہ پر دینا حرام ہے۔

مستدرک حاکم، بیہقی بروایت ابن عمرو

۳۴۶۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مکہ کے گھروں میں سے کسی عمدہ گھر سے کوئی چیز کھائے (یعنی بیچ کر یا کرایہ پر دے کر) تو وہ آگ کھاتا ہے۔ دیلمی بروایت ابن عمر

۳۴۶۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ کو اجرت پر دینا اور بیچنا حلال نہیں۔ طبرانی بروایت ابن عمر

۳۴۶۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ اس گھر کا قصد کریں گے قریش میں سے ایک ایسے شخص کے لئے جس نے حرام میں پناہ طلب کی ہوگی جب وہ بیداء میں پہنچیں گے تو ان کو دھنسا دیا جائے گا تو ان سب کے نکلنے کی جگہ مختلف ہوگی اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیتوں پہ اٹھائے گا عرض کیا گیا کیسے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو راستے نے جمع کیا بعض ان میں سے دیکھنے والے اور مسافر اور مجبور ہیں یہ سب ایک ہی جگہ ہلاک ہوئے اور مختلف نکلنے کی جگہوں سے نکلیں گے۔ احمد بن حنبل بروایت عائشہ

۳۴۶۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس بیت اللہ کی لڑائی سے نہیں رکیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر اس میں لڑائی کرنا چاہے گا یہاں تک کہ جب وہ بیداء یا (فرمایا) زمین کے بیداء میں ہونگے تو اول تا آخر دھنسا دیئے جائیں گے انکا درمیان والا بھی نجات نہ پائے گا عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول (ﷺ)! جو ان میں سے مجبور ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انھیں ان کی نیتوں پر اٹھائے گا۔

احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ ترمذی حسن صحیح، طبرانی بروایت صفیہ

۳۴۶۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر مشرق کی جانب سے آئے گا جو مکہ والوں میں سے ایک شخص کا ارادہ کرے گا یہاں تک کہ جب وہ بیداء مقام پر ہوں گے تو انکو دھنسا دیا جائے گا تو وہ جوان کے سامنے ہوگا لوٹے گا تا کہ وہ یہ دیکھے کہ قوم نے کیا کیا؟ اور اسکو بھی وہی عذاب پہنچے گا جو ان کو پہنچا عرض کیا گیا: سو وہ شخص کیسے ہوگا جو مجبور ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سب کو یہ عذاب پہنچے گا پھر اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر شخص کو اس کی نیت پر اٹھائے گا۔ احمد بن حنبل نعیم ابن حماد فی الفتن بروایت حفصہ

۳۴۶۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام سے ایک لشکر مکہ کہ طرف بھیجا جائے گا جب وہ بیداء مقام پر پہنچے گا تو اس کو دھنسا دیا جائے گا۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت قتادہ مرسلاً

۳۴۶۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس حرم کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ زمین کے بیداء مقام پر پہنچے گا تو اول تا آخر دھنسا دیا جائے گا اور انکا درمیان نجات نہ پائے گا عرض کیا گیا کیا خیال ہے اگر ان میں مسلمان بھی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے قبریں ہوں گی۔

نسائی بروایت حفصہ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف النسائی: ۱۸۴۔

۳۴۶۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کا ایک شخص مکہ میں ظلم اور زیادتی کرے گا جسے عبداللہ کہا جائے گا اس پر دنیا کے عذاب کا نصف ہوگا۔

طبرانی بروایت ابن عمرو

حرم میں ظلم وزیادتی کرنے والا

۳۴۶۹۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش میں سے ایک شخص حرم میں ظلم وزیادتی کرے گا اگر اس کے گناہوں کا انسانوں اور جنوں کے گناہوں سے وزن کیا جائے تو وہ زیادہ ہوں گے۔ احمد بن حنبل، مستدرک حاکم بروایت ابن عمر

۳۴۶۹۳۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
قریش میں سے ایک شخص اسکو حلال کرے گا اگر اس کے گناہوں کا انسانوں اور جنوں کے گناہوں سے وزن کریں تو وہ اس سے بڑھ جائیں۔
احمد بن حنبل بروایت ابن عمرو

۳۴۶۹۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں قریش کا ایک مینڈھا ظلم وزیادتی کرے گا جس کا نام عبداللہ ہوگا اس پر لوگوں کے آدھے گناہوں کے مثل ہوگا۔(احمد بن حنبل بروایت عثمان

۳۴۶۹۵۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں قریش کا ایک شخص ظلم وزیادتی کرے گا تو اس پر دنیا کے عذاب کا آدھا ہوگا۔(احمد بن حنبل بروایت عثمان دونوں حدیثوں کے راوی ثقہ ہیں)

۳۴۶۹۶۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سال کے بعد مکہ میں لڑائی نہیں کی جائے گی اور اس سال کے بعد قریش میں سے کوئی شخص باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔احمد بن حنبل طبرانی بروایت مطیع بن الاسود

۳۴۶۹۷۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں خون بہانے والا نہیں رہ سکتا اور نہ چغلخوری کرنے والا۔ابونعیم بروایت جابر

۳۴۶۹۸۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ تم اس مکہ میں کیا کررہے ہو کیونکہ تمہارے بارے اور تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا پھر تمہیں تمہارے بارے میں بتایا جائے گا اور ذکر کرتے رہو اس لئے کہ مکہ میں رہنے والا وہ شخص ہے جو نہ خون کھاتا ہو اور نہ سود کھاتا ہو اور نہ چغل خوری کرتا ہو۔(الخرائطی فی مساوی الاخلاق بروایت ابن عمر) رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو کعبہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے تو فرمایا راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۶۹۹۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ گھر کہ قیامت کے دن تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا سو دیکھو کہ تمہارے بارے میں کیا بتایا جاتا ہے۔عقیلی صلعفاء بروایت ابن عمرو

۳۴۷۰۰۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ اور مدینہ میں دجال داخل نہیں ہوسکے گا۔احمدبن حنبل بروایت عائشه

۳۴۷۰۱۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مکہ والو! بیشک تم آسمان کے برابر زمین کے درمیان میں ہو اور کم بارش والا زمین میں سو چغلخوری کرنا کم کرو۔
دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۷۰۲۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعجب ہے اے اصیل! دلوں کو چھوڑ و کہ قرار پائیں۔ابوموسی فی الذیل بروایت بدیح بن سدرہ السلمی

۳۴۷۰۳۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مکہ کو پیدا فرمایا اور اس کو مکروہات اور درجات پر رکھا۔(مستدرک حاکم نے اپنی تاریخ بروایت ابوہریرہ اور ابن عباس)

۳۴۷۰۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن کے کچھ وقت مکہ کی گرمی پر صبر کرے اس سے جہنم دوسو سال کی مسافت پر دور ہوجاتی ہے اور جنت اس سے دوسو سال کی مسافت قریب ہوجاتی ہے۔(ابوالشیخ بروایت ابوہریرۃ اس حدیث میں عبدالرحیم بن زید العمی متروک راوی ہیں بروایت والد خود اور یہ قوی نہیں)

۳۴۷۰۵۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ جان لیا کہ مکہ اللہ عزوجل کے ہاں تمام شہروں میں زیادہ محبوب ہے سو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری قوم مجھے نکالتی تو میں نہ نکلتا اے اللہ! ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ڈال دے۔بیھقی بروایت ابن عمر

۳۴۷۰۶۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم بیشک تو اللہ کی زمین میں میرے ہاں سب سے بہتر ہے اور اگر میں نہ نکالا جاتا تجھ سے تو میں خود نہ نکلتا۔(ابن سعد مستدرک حاکم وتعقب بروایت عبدالرحمن بن حارث بن ھشام بروایت والد خود)

۳۴۷۰۷۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مکہ میں داخل ہوا پس اس نے اللہ عزوجل کے لئے تواضع اختیار کیا اور اس کی خوشی کو اپنے تمام امور پر ترجیح دی تو وہ اس سے نہیں نکلا یہاں تک کہ اس کی بخشش کردی گئی۔دیلمی بروایت ابن عمرو

۳۴۷۰۸۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرم میں جو شخص کمان تیار کرے تاکہ اس کے ذریعے کعبہ کے دشمن سے قتال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے

ہر دن کے بدلے ہزار نیکیاں لکھتے ہیں یہاں تک کہ دشمن آ جائے۔ الحسن بن صضیان ابونعیم بروایت معاذ

۳۴۷۰۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مکہ میں رمضان کا مہینہ پائے رمضان کے شروع سے آخر تک اس کے روزے ہوں اور رات کی شب بیداری ہو تو اس کے لیے رمضان کے ایک لاکھ مہینے لکھے جاتے ہیں مکہ کے علاوہ میں رمضان گزارنے کے مقابلے میں اور اس کے لیے ہر دن کے بدلے بخشش اور سفارش ہوتی ہے اور ہر رات کے بدلے بخشش اور سفارش ہوتی ہے اور ہر دن کے بدلے اللہ کے راستے میں گھوڑا ہبہ کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اس کے لئے ہر دن کے بدلے مقبول دعا ہوتی ہے۔ (بیہقی بروایت ابن عباس اور فرمایا کہ عبدالرحیم بن زید العمی جو کہ قوی نہیں ہیں اس حدیث میں متفرد ہیں)

۳۴۷۱۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو پیدا فرمایا پھر اس کو فرشتوں سے گھیر لیا تمام زمین میں سے کچھ پیدا کرنے سے پہلے ایک ہزار سال پھر اس کو مدینے سے ملایا اور مدینہ کو بیت المقدس سے اور باقی زمین کو ایک ہزار سال بعد ایک ہی مرتبہ میں پیدا فرمایا۔

دیلمی بروایت عائشہ

۳۴۷۱۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ پس وہاں نماز پڑھ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق دیکر بھیجا اگر آپ نے یہاں نماز پڑھی تو یہ نماز آپ سے بیت المقدس میں نماز کو پورا کرے گی۔ احمد بن حنبل بروایت یکیے از اسغاد

الکعبہ......الاکمال

۳۴۷۱۲ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین میں سب سے پہلی مسجد جو رکھی گئی کعبہ ہے پھر بیت المقدس ہے اور ان دونوں کے درمیان سو سال ہیں۔

ابن مندہ تاریخ اصبہان بروایت علی

۳۴۷۱۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک تعالیٰ ہر سال میں ایک مرتبہ کعبہ کی طرف نظر فرماتے ہیں اور یہ نصف شعبان کی رات میں ہوتا ہے کہ اسوقت مسلمانوں کے دل اس کی طرف مشتاق ہوتے ہیں۔ دیلمی بروایت عائشہ اور ابن عباس

۳۴۷۱۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور والدین کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت اور اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دیکھنا عبادت ہے۔ (ابن ابی داؤد فی المصاحف بروایت عائشہ، اس کی سند میں زافر راوی ہے ابن عدی نے کہا اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی جاتی، الاتقان: ۲۱۸۸، کشف الخفاء: ۲۸۵۸)

۳۴۷۱۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک کہ یہ اس حرم کی تعظیم کا حق ادا کرتے رہیں سو جب یہ لوگ اس کو ضائع کریں گے تو ہلاک ہوں گے۔ احمد بن حنبل ابن ماجہ، طبرانی بروایت عباس بن ابی ربیعہ مخزومی یہ حدیث ۳۴۶۴۸ میں گزر چکی ہے۔

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۶۶ ضعیف الجامع: ۶۲۱۳

۳۴۷۱۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کا حج قبول نہیں ہوا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کعبہ کی زیارت کی قدردانی کرتے ہیں۔

دیلمی بروایت براء

فرشتوں کا حج

۳۴۷۱۷ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم (علیہ السلام) کے زمانے میں بیت اللہ کی جگہ ایک بالشت یا (فرمایا) جھنڈے سے کچھ زیادہ تھی اور فرشتے آدم (علیہ السلام) سے پہلے بیت اللہ کا حج کرتے تھے پھر آدم (علیہ السلام) نے حج کیا تو فرشتوں نے ان کا استقبال کیا انہوں نے کہا اے آدم! آپ کہاں سے آئے ہیں آدم (علیہ السلام) نے فرمایا: میں نے بیت اللہ کا حج کیا تو انہوں نے کہا آپ سے پہلے فرشتوں نے اس کا حج کیا ہے۔ بیہقی بروایت انس

۳۴۷۱۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو آدم اور حوا (علیہ السلام) کے پاس بھیجا سو انہوں نے ان سے کہا تم دونوں میرے لئے ایک گھر بناؤ پس جبرئیل علیہ السلام اترے آدم علیہ السلام کھودنے لگے اور حواء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے مٹی منتقل کرنا شروع کی یہاں تک کہ ان کے سامنے پانی آ گیا پھر اس کے نیچے سے پکارا گیا اے آدم آپ کو کافی ہے سو جب انہوں نے اسکو تعمیر کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو وحی کی کہ اس کا طواف کریں اور ان سے کہا گیا آپ لوگوں میں سے سب سے پہلے ہیں (طواف کرنے والے) اور یہ سب سے پہلا گھر ہے پھر زمانے یکے بعد دیگرے گزرتے رہے یہاں تک کہ نوح (علیہ السلام) نے بیت اللہ کا حج کیا پھر زمانے یکے بعد دیگرے گذرے یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام نے اس کی بنیادیں اٹھائیں۔ (بیہقی تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمرو اور کہا کہ ابن لہیعہ اس حدیث میں متفرد ہے اسی طرح مرفوعا مروی ہے الضعیفہ: ۱۱۰۶)

۳۴۷۱۹ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلاب ابن مرۃ کے بعد کعبہ کی دیواریں سب سے پہلے قصی بن کلاب نے کھڑے کیں۔

الدیلمی بروایت ابو سعید

۳۴۷۲۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روحاء سے صخرہ میں ستر نبی ننگے پاؤں گذرے ان پر عباء تھا بیت اللہ العتیق کی امامت کراتے رہے ان میں سے موسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔ ابو یعلی عقیلی ضعفاء طبرانی حلیۃ الاولیاء تاریخ ابن عساکر بروایت ابو موسیٰ، النافلہ: ۱۴

الحجر الاسود

۳۴۷۲۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس حجر اسود کو زیادہ سے زیادہ چوما کرو کیونکہ قریب ہے کہ تم اس کو گم کردو، اسی دوران لوگ ایک رات بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے جب انہوں نے صبح کی تو انہوں نے حجر اسود کو گم پایا بیشک اللہ تعالیٰ زمین میں جنت میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑتے مگر قیامت کے دن سے پہلے اس چیز کو اس میں لوٹا دیتے ہیں۔ مسند الفردوس بروایت عائشہ

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۱۰۳

۳۴۷۲۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پتھر کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں اس شخص کے لئے قیامت کے دن ٹھیک ٹھیک گواہی دے گا جس نے اس کو چوما ہوگا۔ ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

۳۴۷۲۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کو یعنی حجر اسود کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اٹھائیں گے اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور اس شخص کی ٹھیک ٹھیک گواہی دے گا جس نے اس کو چوما ہوگا۔

ترمذی بروایت ابن عباس

۳۴۷۲۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کا ہے۔ احمد بن حنبل بروایت انس نسائی بروایت ابن عباس مختصر المقاصد: ۳۶۴

۳۴۷۲۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے۔ سمویہ بروایت انس ذخیرۃ الحفاظ: ۲۷۲

۳۴۷۲۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کا ہے اور وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا یہاں تک کہ اس کو مشرکوں کے گناہوں نے کالا کر دیا۔

احمد بن حنبل، ابن عدی کامل بیہقی بروایت ابن عباس، ذخیرۃ الحفاظ: ۲۷۳

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۷۶۷

۳۴۷۲۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے اور زمین میں اس کے علاوہ جنت کی کوئی چیز نہیں اور یہ پانی کی طرح زیادہ سفید تھا اور اگر یہ نہ ہوتا کہ جاہلیت کی گندگی اس کو نہ چھوتی تو اس کو کوئی مصیبت زدہ نہ چھوتا مگر وہ ٹھیک ہو جاتا۔

طبرانی بروایت ابن عباس

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۷۶۸ کشف الخفاء: ۱۱۰۸

۳۴۷۲۸.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے اور اس کو مشرکوں کے گناہوں نے کالا کر دیا قیامت کے دن اس کو احد پہاڑ کی طرح اٹھایا جائے گا اس شخص کی گواہی دیگا جس نے اس کا استلام کیا ہو اور دنیا والوں میں اسکو چھوتا ہو۔

ابن خزیمہ بروایت ابن عباس

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۷۷۰ المشتھر: ۱۹۷

۳۴۷۲۹.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود زمین میں اللہ کا دایاں ہے اس کے ذریعے اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔

خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر بروایت جابر الالحاظ: ۲۸۲

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۷۷۲

۳۴۷۳۰.... رسول رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود اللہ کا دایاں ہے پس جس نے اس کو ہاتھ لگایا پس اس نے اللہ سے بیعت کر لی۔

مسند الفردوس بروایت انس الازرقی بروایت عکرمہ موقوفا الکشف الالھی: ۳۲۰

۳۴۷۳۱.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود کو آسمان سے ایک فرشتہ لے کر اترا۔ الازرقی بروایت ابی

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۷۶۹

۳۴۷۳۲.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ لگانا گناہوں کو مٹادیتا ہے۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عمر

۳۴۷۳۳.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود برف سے بھی زیادہ سفید تھا اسکو انسانوں کے گناہوں نے کالا کر دیا۔

طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۷۳۴.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اگر یہ نہ ہوتا کہ جاہلیت کی گندگیاں اس کو نہ چھوتیں تو جو بھی مصیبت والا اس کو چھوتا تو وہ ٹھیک ہو جاتا۔ بیھقی بروایت ابن عمر

۳۴۷۳۵.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ حجر اسود آئے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے اور اس کی ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔ ابن ماجہ بیھقی بروایت ابن عباس

۳۴۷۳۶.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین میں جنت کی صرف تین چیزیں ہی ہیں عجوہ کھجور کا درخت اور حجر اسود اور وہ اوراق جو ہر روز جنت سے برکت کے طور پر فرات میں اتارے جاتے ہیں۔ خطیب بغدادی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۷۳۷.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت سے حجر اسود اترا اور وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا انسانوں کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔

ترمذی بروایت ابن عباس

۳۴۷۳۸.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں آنسو بہائے جاتے ہیں یعنی حجر اسود کے پاس۔ ابن ماجہ مستدرک حاکم بروایت ابن عمر

۳۴۷۳۹.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس حجر اسود کو اچھا گواہ بناؤ کیونکہ یہ قیامت کے دن سفارش کرنے والا سفارش قبول کیا ہوا ہوگا اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔ طبرانی بروایت عائشہ

کلام:...... ضعیف ہے ضعف الجامع: ۸۸۰

۳۴۷۴۰.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔

مستدرک حاکم بروایت انس اسنی المطالب: ۶۶۷

۳۴۷۴۱.... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے نور کو مٹادیا اور اگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کے نور کو نہ مٹاتے تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان جگہوں کو روشن کر دیتے۔

احمد بن حنبل ترمذی ابن حبان مستدرک حاکم بروایت ابن عمر اسنی المطالب: ۳۰۳

الاکمال

۳۴۷۴۲۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انسانوں کے گناہ اس کو لگتے تو مشرق اور مغرب کے درمیان جگہ کو روشن کر دیتا ان دونوں کو کوئی بیماری آفت اور بیماری والا نہیں چھوئے گا مگر اسکو شفا ہو جائے گی۔

بیھقی بروایت ابن عمر و

۳۴۷۴۳۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کے نور کو نہ مٹاتے تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان جگہ کو روشن کر دیتے۔ الطحاوی بروایت ابن عمرو

۳۴۷۴۴۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہے پس جس نے حجر اسود پر ہاتھ پھیرا اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ بیعت کر لی کہ وہ اس کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ دیلمی بروایت انس

۳۴۷۴۵۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے اور زمزم جبرئیل (علیہ السلام) کے ایک پر سے ایک گڑھا ہے (یعنی جبرئیل علیہ السلام نے زمین پر ایک پر مارا جس سے یہ چشمہ چھوٹا۔ دیلمی بروایت عائشہ

۳۴۷۴۶۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے اور زمزم جبرئیل علیہ السلام کا نکالا ہوا ہے، اور عنقریب بنی عباس کا ایک جھنڈا ہوگا جس نے اس کی پیروی کی وہ راہ پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہوا اور اختیار ان سے کسی اور کی طرف کبھی نہیں نکلے گا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عائشہ

۳۴۷۴۷۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا کہ ورکن حجر اسود کو جاہلیت کی گندگیوں اور ارجاس سے اور ظالموں اور اماموں کے ہاتھوں نے میلا کچیلا کر دیا تو ہر مصیبت زدہ کو اس سے شفا دی جاتی اور یہ اس حالت میں اللہ نے اس کو پیدا کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو سیاہی میں بدل دیا تاکہ دنیا والے جنت کی خوبصورتی نہ دیکھیں اور تاکہ اس کی طرف لوگ لوٹیں اور بے شک یہ جنت کے یاقوتوں میں سے ایک سفید یاقوت ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اس وقت رکھا جب آدم (علیہ السلام) کو کعبہ کے بننے سے پہلے کعبہ کی جگہ اتارا گیا اور زمین اسوقت پاک تھی اس میں کوئی گناہ نہیں ہوا تھا اور نہ اس میں ایسے لوگ تھے جو اسکو ناپاک کرتے پھر اللہ تعالیٰ نے کعبہ کے لئے حرم کے اطراف فرشتوں کی ایک صف بنائی جو زمین میں رہنے والوں سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس دن اس زمین کے رہنے والے جن تھے ان کے لیے اس کی طرف دیکھنا مناسب نہیں تھا کیونکہ جنت کی چیز ہے اور جس نے جنت کی طرف دیکھا وہ جنت میں داخل ہوا پس جنت کی طرف دیکھنا اسی شخص کے لئے جائز ہے جس کے لیے جنت واجب ہو چکی ہو اور فرشتے انکو اسی حجر اسود سے دور رکھتے تھے اور حرم کے اطراف کھڑے ہو کر اسکو ہر جانب سے گھیر لیتے تھے اس لیے اس کا نام حرم رکھا گیا کیونکہ وہ فرشتے ان کے درمیان اور اس حرم کے درمیان حائل تھے۔ طبرانی بروایت ابن عباس الضعیفہ: ۴۲۶

۳۴۷۴۸۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود کو اٹھائیں گے اور اس کی دو آنکھیں ہونگیں جس سے وہ دیکھے گا اور اس کی ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اس شخص کے حق میں ٹھیک ٹھیک گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔

احمد بن حنبل ابن حبان طبرانی بیھقی بروایت ابن عباس ذخیرۃ الحفاظ: ۴۶۴۴

۳۴۷۴۹۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حجر اسود کے برابر ہوا بیشک وہ رحمان کے ہاتھ کے برابر ہوا۔ دیلمی بروایت ابوھریرہ

۳۴۷۵۰۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حجر اسود قیامت کے دن آئے گا اس کی دو آنکھیں ہونگیں جس سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور اس شخص کے لئے ٹھیک ٹھیک گواہی دیگا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عباس

۳۴۷۵۱۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود کے ساتھ قیامت کے دن رکنی یمانی آئے گا اس کی فصیح زبان ہوگی یہ اس شخص کے لئے گواہی دے گا جس نے اس کا توحید کے ساتھ استلام کیا ہوگا۔ مستدرک حاکم ھب بروایت علی

۳۴۷۵۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حجراسود اور رکن یمانی کو اٹھائے گا ان کی دو آنکھیں ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے یہ دونوں اس شخص کے لئے گواہی دیں گے جس نے وفا کے ساتھ ان دونوں کا استلام کیا ہوگا۔ طبرانی بروایت ابن عباس

رکن یمانی

۳۴۷۵۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی پر ستر فرشتے متعین ہیں .....سو جو شخص کہے گا:

اللهم انی اسئالک العفو والعافية فی الدنیا والاخرة

اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت اور درگذر کرنا مانگتا ہوں۔

ربنا اتنا فی الدنيا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اچھائی اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

تو وہ کہیں گے آمین اور جو شخص اسود کا برابر ہوا تو وہ (رحمٰن کے ہاتھ کے برابر ہوا)۔ ابن ماجہ بروایت ابو ھریرۃ

۳۴۷۵۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے (اس وقت سے) رکن یمانی پر ایک فرشتہ متعین ہے جب تم اس (رکن یمانی) کے پاس سے گزرو تو کہو: ربنا اتنا فی الدنیا حسنة الایة (اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما) کیونکہ وہ (فرشتہ آمین! آمین!، کہتے۔ خطیب بغدادی بروایت ابن عباس، بیہقی بروایت ابوھریرۃ موقوفاً

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۷۳۳

۳۴۷۵۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی ہے۔ عقیلی ضعفاء بروایت ابوھریرۃ

۳۴۷۵۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جب رکن یمانی کے پاس آیا تو میں نے ہزار ہزار فرشتوں سے ملاقات کی جنہوں نے اس سے پہلے حج نہیں کیا۔ دیلمی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۷۵۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکنین (رکن یمان حجراسود) کو ھاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے۔

ترمذی حسن مستدرک حاکم نسائی بیھقی بروایت ابن عمر

۳۴۷۵۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی ملتزم پر کوئی بھی دعا کی تو اس کی دعا قبول کی گئی۔ مسند الفردوس بروایت ابن عباس

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۰۶۴

۳۴۷۵۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقام ابراہیم (علیہ السلام) کے درمیان ملتزم ہے کوئی بھی مصیبت زدہ دعا کرے گا تو ٹھیک ہوگا۔

طبرانی بروایت ابن عباس

الحجر

۳۴۷۶۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر میں آپ نماز پڑھیں اس لئے کہ وہ بیت اللہ کا ایک ٹکڑا ہے لیکن آپ کی قوم نے جب بیت اللہ کی تعمیر کی تو خرچہ کم پڑ گیا تو اس کو انہوں نے نکال دیا۔ احمد بن حنبل ترمذی بروایت عائشہ

الاکمال

۳۴۷۶۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کی قوم نے جس وقت بیت اللہ کی تعمیر کی تو ان کے پاس خرچہ کم پڑ گیا تو انہوں نے حجر میں بیت اللہ کی

کچھ جگہ چھوڑ دی آپ جائیں دو رکعتیں نماز پڑھیں۔ بیھقی بروایت عائشه

۳۴۷۶۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کی قوم نے کعبہ کی تعمیر میں کمی کی اور اگر ان کا شرک کے قریب کا وقت دور نہ ہوتا تو اس میں وہ حصہ دوبارہ بنا دیتا جو انہوں نے چھوڑ دیا ہے میں حجر سے سات گز کے قریب (جگہ) گمان کرتا ہوں۔ اور میں اس کے زمین میں دو دروازے بناتا مشرقی اور مغربی کیا آپ کو معلوم ہے آپ کی قوم نے اس کا دروازہ کیوں اونچا کیا؟ فخر کے طور پر کہ جسے وہ چاہیں وہی داخل ہو اور جس شخص کے داخل ہونے کو یہ برا سمجھتے اس کو بلاتے جب وہ داخل ہونے کے قریب ہوتا تو ہٹا دیتے یہاں تک کہ وہ گر جاتا۔ ابن سعد بروایت عائشه

۳۴۷۶۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ کی قوم زمانہ شرک یا (فرمایا) جاھلیت کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو گراتا اور اسکو زمین سے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک مشرقی دروازہ اور ایک مغربی دروازہ اور اس میں حجر سے چھ ذراع بڑھا دیتا اس لئے کہ جب قریش نے تعمیر کی تو اس کو کم کر دیا تھا۔ احمد بن حنبل بروایت عائشه

۳۴۷۶۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ کی قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی تو میں بیت اللہ کو گراتا یہاں تک کہ میں اس میں حجر کا وہ حصہ شامل کر دیتا جو انہوں نے نکالا ہے اس لئے کہ وہ خرچ سے عاجز آ گئے تھے اور میں اس کے دو دروازے بناتا ایک دروازہ مشرقی اور ایک دروازہ مغربی اور میں اس کو زمین سے ملا دیتا اور میں اس کو ابراہیم (علیہ السلام) کی بنیادوں پر بناتا۔ مستدرک حاکم بروایت عائشه

۳۴۷۶۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر آپ کی قوم کفر کے زمانے کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو گراتا اس کے دو دروازے بناتا ایک دروازے سے داخل ہوتے اور ایک دروازے سے لوگ نکلتے۔ (بخاری بروایت عائشہ یہ حدیث ۳۴۷۶۲ میں گذر چکی ہے)

کعبہ کی دربانی......الاکمال

۳۴۷۶۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی طلحہ! تم اس کعبہ کی دربانی) کو پکڑے رکھو! ہمیشہ ہمیشہ قدیم زمانہ سے تم سے ظالم ہی اس کو چھین سکتا ہے۔ ابن سعد طبرانی تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

زمزم

۳۴۷۶۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) نے جب اپنی ایڑی زمزم میں ماری تو اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ کنکریاں جمع کرنے لگیں اللہ حاجرہ پر رحم فرمائے اگر وہ اس کو چھوڑ دیتیں تو یہ بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ عمر بیھقی خیار مقدسی بروایت ابی

۳۴۷۶۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مبارک ہے کھانے والے کا کھانا ہے یعنی زمزم۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت ابوذر

۳۴۷۶۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مبارک ہے کھانے والے کا کھانا اور بیمار کی شفاء ہے۔ طیالسی بروایت ابوذر

۳۴۷۷۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! پانی نکالتے رہو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ تمہارے پلانے پر غالب آ جائیں تو میں تمہارے ساتھ نکالتا (زمزم سے)۔ مسلم ابوداؤد، ابن ماجه بروایت جابر

۳۴۷۷۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! زمزم سے تمہیں پانی پلاتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اس پر لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی نکالتا۔ احمد بن حنبل ترمذی بروایت علی

۳۴۷۷۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ پر رحم فرمائے۔ اگر وہ جلدی نہ کرتی تو یہ زمزم بہتا چشمہ ہوتا۔

بخاری بروایت ابن عباس

۳۴۷۷۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ پر رحم فرمائے! اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں یا فرمایا: اگر وہ پانی نہ پہنچاتی تو یہ زمزم بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ بخاری بروایت ابن عباس

۳۴۷۷۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی اس چیز کے لئے فائدہ مند ہے جس کے لئے پیا جائے۔

ابن ابی شیبه احمد بن حنبل ابن ماجه هوج بروایت جابر بیهقی بروایت ابن عمرو

۳۴۷۷۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی اس چیز کے لئے فائدہ مند ہے جس کے لئے پیا جائے اگر آپ اس کے ذریعہ شفاء حاصل کرنے کے لئے پئیں گے تو اللہ تعالیٰ شفاء دیں گے اور اگر آپ اس کے ذریعہ پناہ حاصل کرنے کے لئے پئیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پناہ دیں گے اگر اس لئے پئیں گے کہ آپ کی پیاس ختم ہوجائے تو اللہ تعالیٰ ختم کردیں گے اور اگر اس لئے پئیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا پیٹ بھردیں تو اللہ تعالیٰ آپ کا پیٹ بھردیں گے اور یہ جبرائیل علیہ السلام کے ایڑی مارنے کی وجہ سے ہے اور اسماعیل علیہ السلام کے پینے کے لئے ہے۔

دارقطنی مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

زمزم کا پانی

۳۴۷۷۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی اس چیز کے لئے فائدہ مند ہے جس کے لئے پیا جائے اگر بیماری کے لئے پیا تو اللہ تعالیٰ شفاء کریں گے اگر بھوک کے لیے پیا تو اللہ تعالیٰ شکم سیر کریں گے یا کسی ضرورت کے لئے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کریں گے۔

المستغربی طبرانی بروایت جابر

۳۴۷۷۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی ہر بیماری کا علاج ہے۔ مسند الفردوس بروایت صفیه

۳۴۷۷۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کے پانی سے شکم سیر ہونا نفاق سے برأت کا ذریعہ ہے۔

والازرقی تاریخ مکه بروایت ابن عباس الشذرة ۱۹۹۶

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۵۱۳

۳۴۷۷۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم کا پانی ہے اس میں کھانے والے کھانا ہے بیماری شفاء ہے روئے زمین پر سب سے برا پانی برھوت کی وادی کا پانی ہے حضرت موت کا بقیہ حصہ ھوام الارض میں سے ٹڈی کے پاؤے کی طرح صبح کے وقت اچھلتا ہے اور شام کے وقت اس پر کوئی تری نہیں ہوتی۔ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۷۸۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی کھانے والے کا کھانا ہے اور بیماری کی شفاء ہے۔

ابن ابی شیبة بزار بروایت ابوذر ذخیرة الحفاظ ۲۰۱۲

۳۴۷۸۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم جبرئیل (علیہ السلام) کے پر سے ایک گڑھا ہے (جبرئیل علیہ السلام) نے ایڑی زمین پر مار کر یہ چشمہ بہایا۔

مسند الفردوس بروایت عائشه

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۷۴

۳۴۷۸۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان نشانی یہ ہے کہ وہ (منافقین) زمزم سے شکم سیر ہوتے۔

ترمذی بخاری، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۲ الشذرة: ۷۹۶۔

الاکمال

۳۴۷۸۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے جب زمزم پر اپنی ایڑی ماری تو اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ کنکریاں جمع کرتے

لگیں اللہ تعالیٰ ہاجرہ پر رحم فرمائے یا (فرمایا) اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں تو وہ بہتا ہوا چشمہ ہوتا (احمد بن حنبل نسائی ابوالقاسم البغوی المعجم اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے سعید بن منصور بروایت ابن عباس بروایت ابن بن کعب)۔

۳۴۷۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی ہر اس چیز کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔ اگر شفاء کے لئے پیا جائے تو اللہ تعالیٰ شفا عطا فرماتے ہیں اور شکم سیری کے لئے پیا جائے تو پیٹ بھر جاتا ہے اور پیاس بجھانے کے لئے پیا جائے تو پیاس ختم ہو جاتی ہے اور جبرئیل (علیہ السلام) کی ایڑی لگانے سے ہے اور اسماعیل (علیہ السلام) کے پینے کے لئے۔ الدیمی بروایت ابن عباس

۳۴۷۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی اس چیز کے لئے فائدہ مند ہے جس کے لئے پیا جائے اگر آپ اس لئے پئیں گے کہ اس کے ذریعہ شفاء حاصل ہو تو آپ کو اللہ تعالیٰ شفاء دیں گے اور اگر اس لئے پئیں کہ آپ شکم سیر ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو شکم سیر کریں گے اور اگر آپ اس لئے پئیں کہ آپ کی پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ختم کر دیں گے (مستدرک حاکم بروایت ابن عباس یہ حدیث ۳۴۷۷۵ میں گذر چکی ہے)

اکمال میں سے حاجیوں کو پانی پلانے کا ذکر

۳۴۷۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز دے رہا ہوں جو تمہارے لئے بہتر ہے اس میں سے اپنے خوشگوار پانی سے پانی پلانا ہے اور تم اس میں سستی نہ کرو (ابن سعد مستدرک حاکم بروایت علی) راوی نے کہا: میں نے: عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہا: آپ ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ سے کعبہ کی دربانی مانگ لیں تو انہوں نے کہا راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۷۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کام کرتے رہو! کیونکہ تم نیک کام پر ہو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں تم میں اترتا یہاں تک کہ میں اس پر رکھتا یعنی گردن پر (اس کام سے مراد پانی پلانا ہے زمزم سے رسول اللہ ﷺ نے خود اس کی خواہش کا اظہار کیا)۔

احمد بن حنبل بخاری بروایت ابن عباس

رسول اللہ ﷺ زمزم پر تشریف لائے اور وہ لوگ پانی پلا رہے تھے اور کام کر رہے تھے تو فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۷۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نیک کام کر رہے ہو؟ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں اترتا اور تمہارے ساتھ پانی نکالتا (ابن سعد بروایت مجاہد) رسول اللہ ﷺ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اس سے میرے لئے ایک ڈول نکالو! پھر فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۷۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب پانی نکالتے رہو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ تمہارے پلانے پر غالب آ جائیں تو میں خود تمہارے ساتھ نکالتا (مسلم ابوداؤد ابن ماجہ بروایت جابر) رسول اللہ ﷺ بنو عبدالمطلب کے پاس اور وہ زمزم پر پانی پلا رہے تھے تو فرمایا۔ راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔ طبرانی بروایت ابو الطفیل

۳۴۷۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ اس کو (پانی زمزم سے پلانے کو) عبادت بنا لیتے اور تم پر غالب آ جاتے تو میں تمہارے ساتھ پانی نکالتا (احمد بن حنبل بروایت ابن عباس) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانے کی جگہ تشریف لائے تو فرمایا۔ راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

المصلی......من الاکمال

۳۴۷۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثنیۃ الشعب یعنی مکہ کا قبرستان اچھا قبرستان ہے۔ الفاکھی دیلمی بروایت ابن عباس

وادی السرور

۳۴۷۹۲.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آپ منیٰ کے درمیان ہوں تو وہاں ایک وادی ہے جس کو سرور کہا جاتا ہے اس میں میدان ہے اس کے نیچے ۷۰ انبیاء مدفون ہیں۔ نسائی بیھقی بروایت ابن عمر

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۸۲

مسجد خیف......من الاکمال

۳۴۷۹۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد خیف میں ۷۰ انبیاء نے نماز پڑھی ان میں سے موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں گویا کہ میں انھیں دیکھ رہا ہوں ان پر دو قطوانی عباء ہیں اور احرام کی حالت میں ایک ایسے اونٹ پر ہیں جو شنوءہ کے اونٹوں میں سے جس کو کھجور کی چھال کی نکیل لگی ہوئی ہے اور اس کی دو مینڈھیاں ہیں۔ طبرانی تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

البیت المعمور

۳۴۷۹۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المعمور ساتویں آسمان میں ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر وہ اس کی طرف قیامت کے قائم ہونے تک واپس نہیں آتے (ہر روز الگ الگ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں جو ایک مرتبہ آجائے دوبارہ اس کو موقع نہیں ملتا)۔

احمد بن حنبل، نسائی مستدرک حاکم، بیھقی بروایت انس

الاکمال

۳۴۷۹۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المعمور آسمان میں ہے جسے ضراح کہا جاتا ہے اور وہ بیت الحرام کی مثل پر اسی کی برابری میں ہے اگر وہ گرے تو وہ اسی پر گرے گا اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جنہوں نے اسکو کبھی نہیں دیکھا ہوتا اور آسمان میں مکہ کے احترام کے بقدر اس کا احترام ہے (طبرانی ابن مردویہ بروایت ابن عباس اور انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے)

عسفان......من الاکمال

۳۴۷۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وادی اصفہان میں ہود، صالح، نوح (علیہم السلام) سرخ رنگ کی جوان اونٹیوں پر گذرے جنکی نکیل کھجور کی چھال کی تھی ان کے ازار عباء اور ان کی اوپر کی چادریں کھال کی تھیں تلبیہ پڑھ رہے تھے بیت العتیق کا حج کر رہے تھے۔

احمد بن حنبل تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

۳۴۷۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وادی اصفہان میں ابراہیم ھود صالح، شعیب (علیہم السلام) سرخ رنگ کی جوان اونٹنیوں پر گذرے ان کے ازار عباء اور ان کی اوپر کی چادریں کھال کی تھیں اور ان کے جوتوں کے تسمے کھجور کے پتے اور ان کی اونٹنیوں کی لگام کھجور کی چھال کی تھیں بیت عتیق کا قصد کر رہے تھے۔ دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۷۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) کو ہر صبح حکم دیا جاتا ہے کہ وہ بحر نور میں داخل ہوں پس اس میں وہ ایک غوطہ لگاتے

ہیں پھر وہ نکلتے ہیں پھر وہ اپنے آپ کو جھاڑتے ہیں پھر اس سے ستر قطرے گرتے ہیں ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتے ہیں پس انکو بیت المعمور کا حکم دیا جاتا ہے پس وہ اس میں نماز پڑھتے ہیں پھر انکو حکم دیا جاتا ہے جہاں چاہے تسبیح بیان کرتے رہیں قیامت کے دن تک۔

دیلمی بروایت ابو ہریرۃ الموضوعات ۱۴۷۱

ذکر منی

۳۴۷۹۹ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منی کی مثال رحم کی طرح ہے اور وہ تنگ ہوتی ہے جب وہ حاملہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو کشادہ کردیتے ہیں۔

طبرانی اوسط بروایت ابو درداء

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۲۵۰

مدینہ اور اس کے اردگرد کے فضائل

۳۴۸۰۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ حرم ہے امن والا ہے۔ ابو عوانہ بروایت سھل بن حنیف

۳۴۸۰۱ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ مکہ سے بہتر ہے۔ طبرانی دارقطنی افراد بروایت رافع بن خدیج ذخیرۃ الحفاظ: ۵۳۹۰

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۲۰

۳۴۸۰۲ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ اسلام کا قبہ ہے اور ایمان کا گھر ہے اور ہجرت کی زمین ہے اور حلال اور حرام کا ٹھکانہ ہے۔

طبرانی اوسط بروایت ابوہریرۃ

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۲۱۰ الضعیفہ ۱۶۷

۳۴۸۰۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بستیوں کو تلوار کے ذریعے فتح کیا گیا اور مدینہ کو قرآن کے ذریعے فتح کیا گیا۔

بیھقی بروایت عائشہ الآلی ۷۵

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۹۹۱

۳۴۸۰۴ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ حرم ہے اس طرح سے اس طرح تک نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے اور نہ اس میں کوئی بدعت ایجاد کی جائے جس نے اس میں بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو ٹھکانہ دیا، تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، اس سے قیامت کے دن نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف کرنا قبول کیا جائے گا۔ احمد بن حنبل بیھقی بروایت انس

۳۴۸۰۵ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ عیر (مدینہ کا پہاڑ) سے ثور مکہ کے پہاڑ تک حرم ہے جس نے اس میں بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو ٹھکانہ دیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی اور اس سے قیامت کے دن نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف قبول کیا جائے گا اور مسلمانوں کو ذمہ داری ایک ہے اس کے لئے ان میں سے کمتر بھی کوشش کرے گا جس نے کسی مسلمان کو شرمندہ کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اس سے قیامت کے دن مال خرچ کرنا اور نہ انصاف قبول کیا جائے گا اور جو اپنے باپ کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کرے یا اپنے موالی کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی قیامت کے دن اس سے نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف قبول کیا جائے گا۔ احمد بن حنبل بیھقی ابوداؤد ترمذی بروایت علی مسلم بروایت ابوہریرۃ

۳۴۸۰۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ عائر سے ثور تک حرم ہے اس کی گھاس نہیں چنی جائے گی اور نہ اس کے شکار بھگائے جائیں گے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی مگر جو اس کا اعلان کرے اور کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ اس میں لڑائی کے لئے ہتھیار اٹھائے اس کے درخت کا ٹنا درست نہیں مگر یہ کہ کوئی اپنے اونٹ کو چارہ دے۔ ابوداؤد بروایت علی

۳۴۸۰۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسی بستی کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں کو فناء کرتی ہے جس کو لوگ یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے لوگوں کو اس طرح ہٹاتی ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو ہٹاتی ہے۔ بیھقی بروایت ابوھریرۃ

تشریح:.......مدینہ برے لوگوں کو اس طرح ختم کرتی ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو اس میں برے لوگوں سے مدینہ کے خالی ہونے کا بیان ہے۔

مدینہ منورہ کا نام

۳۴۸۰۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔ طبرانی بروایت جابر بن سمۃ

۳۴۸۰۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔ احمد بن حنبل مسلم نسائی بروایت جابر بن سمرۃ

۳۴۸۱۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو حرم بنایا اور اس کی جگہ بنایا اور میں نے مدینہ کو اس کے دو پتھریلی زمینوں کے درمیان حرم بنایا نہ اس کے کانٹے اکھیڑے جائیں گے نہ اس کا شکار شکار کیا جائے گا۔ مسلم بروایت جابر

۳۴۸۱۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا سو اس کو حرم بنا دیا اور میں نے مدینہ کو اس کے دو پہاڑوں کے درمیان حرم بنایا نہ اس میں خون بہایا جائے گا اور نہ اس میں لڑائی کے لئے ہتھیار اٹھایا جائے گا اور نہ اس میں چارہ کے علاوہ (کسی اور مقصد کے لئے) درخت کاٹا جائے گا اے اللہ! ہمارے رب مدینہ میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اے ہمارے اللہ ہمارے صاع میں برکت عطا فرما! اے اللہ ہمارے مد میں برکت عطاء فرما اے اللہ! برکت کے ساتھ دو برکتیں بنا دے! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں مری جان ہے مدینہ کی کوئی گھاٹی اور کوئی پہاڑی راستہ ہو اس پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں یہاں تک کہ تم اس کی طرف آ جاؤ۔ مسلم بروایت ابوسعید

۳۴۸۱۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) آپ کے بندے اور آپ کے خلیل ہیں انہوں نے آپ سے مکہ والوں کے لئے برکت کی دعا فرمائی اور میں محمد (ﷺ) آپ کا بندہ آپ کا رسول ہوں میں آپ سے مدینہ والوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ آپ ان کے لئے ان کے مد اور ان کے صاع میں اس سے دوگنی برکت فرما جو آپ نے مکہ والوں کو برکت عطاء فرمائی برکت کے ساتھ دو برکتیں دی۔

ترمذی بروایت علی

۳۴۸۱۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو اپنی غلط باتوں کو ہٹاتا ہے اور اپنی اچھی باتوں کی خیر خواہی کرتا ہے۔

مسلم، احمد بن حنبل بیھقی ترمذی بروایت جابر

حرم مدینہ منورہ

۳۴۸۱۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مدینہ کے درمیان جگہ کو حرم قرار دیا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا۔

مسلم بروایت ابوسعید

۳۴۸۱۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بطحاء جنت کے حوضوں میں سے ایک حوض پر ہے۔ بزار بروایت عائشہ

۳۴۸۱۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمن کو فتح کیا جائے گا تو ایک قوم آئے گی جو (اونٹوں کو) ہانک رہے ہوں گے اپنے اہل اور ان لوگوں کو اٹھائے ہوئے جو ان کے فرمانبردار ہوں (مدینہ چھوڑ دیں گے) حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر اگر ان کو سمجھ ہو اور شام فتح کیا جائے گا تو ایک جماعت آئے گی جو (اونٹوں کو) ہانک رہے ہوں گے اپنے اھل اور ان لوگوں کو اٹھائے ہوئے جو ان کے فرمانبردار ہوں حالانکہ ان کے لئے مدینہ بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہو عراق کو فتح کیا جائے گا تو ایک قوم آئے گی جو۔ (اونٹوں کو) ہانک رہے ہوں گے اپنے اہل اور ان لوگوں کو اٹھائے ہوئے جو ان کے فرمانبردار ہوں حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر ان کو سمجھ ہو۔ مالک بیھقی بروایت سفیان بن ابوزھیر

۳۴۸۱۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کو میری زبان پر حرم قرار دیا گیا۔

بخاری بروایت ابوهریرة نسائی بروایت ابوس عید احمد بن حنبل بروایت ابن مسعود

۳۴۸۱۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں رمضان اس کے علاوہ اور شہروں میں ہزار رمضان سے بہتر ہے اور مدینہ میں جمعہ اس کے علاوہ اور شہروں میں ہزار جمعوں سے بہتر ہے۔ طبرانی، ضیاء مقدسی، بروایت بلال بن الحارث المزنی

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۳۸ الضعیفہ ۸۳۱

۳۴۸۱۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔

احمد بن حنبل بیهقی ترمذی نسائی ابن ماجکه بروایت ابوهریره احمد بن حنبل مسلم نسائی، ابن ماجه بروایت ابن عم مسلم بروایت میمونه احمد بن حنلب بروایت جبیر بن مطع اور بروایت سعد اور بروایت ارقم

۳۴۸۲۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے کیونکہ میں انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد مساجد میں آخری ہے۔ مسلم، نسائی بروبت ابوهریره

۳۴۸۲۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے اور مسجد حرام میں نماز اس کے علاوہ دوسری مساجد میں ایک لاکھ نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ احمد بن حنبل، ابن ماجہ بروایت جابر

۳۴۸۲۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے اور مسجد حرام میں نماز میری اس مسجد میں نماز سے سو نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ احمد بن حنبل، ابن حبان بروایت ابن الزبیر

۳۴۸۲۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں کی طرح ہے اور مدینہ میں رمضان کے مہینے کے روزے اس کے علاوہ دوسرے شہروں کے رمضان کے مہینے کے ہزار روزوں کی طرح ہے اور مدینہ میں جمعہ اس کے علاوہ دوسرے شہروں میں ہزار جمعوں کی طرح ہے۔ بیهقی، بروایت ابن عمر

کلام:..... ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۵۲۲

۳۴۸۲۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں دیکھے گئے۔

احمد بن حنبل، نسائی، ابن حبان، ترمذی بروایت ام سلیم، طبرانی، مستدرک براویت ابوواقد، اسنی المطالب ۱۰۰۲

۳۴۸۲۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ منبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ پر ہے۔ احمد بن حنبل بروایت ابوهریرة

۳۴۸۲۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے اور میری اس مسجد میں جمعہ مسجد حرام کے علاوہ اور مسجدوں میں ہزار جمعوں سے زیادہ فضیلت والا ہے اور میری اس مسجد میں رمضان کا مہینہ مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار رمضان کے مہینوں سے زیادہ فضیلت والا ہے۔ بیهقی بروایت جابر

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۵۷۲

۳۴۸۲۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں اس میں نہ طاعون داخل ہو سکتا ہے نہ دجال۔

احمد بن حنبل بیهقی بروایت ابوهریرة

۳۴۸۲۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کا غبار برص کی بیماری سے شفاء کا ذریعہ ہے۔

ابونعیم طبرانی بروایت ثابت بن قیس بن شماس الاتقان: ۱۱۶۰

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۹۰۴

۳۴۸۲۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کا غبار برص کی بیماری کو ٹھیک کرتا ہے۔ (ابن السنی، ابونعیم اکٹھے طلب میں دو روایت کرتے ہیں بروایت ابوبکر محمد بن سالم مرسلاً)

کلام :...... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۳۹۰۵

۳۴۸۸۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کا غبار برص کی بیماری کو بجھا دیتا ہے۔ زمیر بن بکار اخبار المدینہ بروایت ابراھیم بلاغاً

کلام :...... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۳۹۰۶

۳۴۸۳۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حرم ہوتا ہے اور میرا حرم مدینہ ہے۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عباس

کلام :...... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۴۷۳۶۔

۳۴۸۳۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ میری صنعاء تک بنادی جائے تو وہ میری مسجد ہے۔ الزبیر بن بکار اخبار المدینہ بروایت ابوھریرۃ

کلام :...... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۴۸۱۱ الضعیفہ :۹۷۳

۳۴۸۳۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ حرم ہے۔ بیہقی ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۳۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس مسجد کا قبلہ نہیں رکھا یہاں تک کہ میرے درمیان اور کعبہ کے درمیان جگہ میرے لیے کھول دی گئی۔ زبیر بن بکار اخبارا لمدینہ بروایت ابن شھاب مرسلاً

کلام :...... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۵۲۲۹، النواضح :۱۸۲۶

ریاض الجنہ کا تذکرہ

۳۴۸۳۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

بیھقی ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۳۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مدینہ والوں کو تکلیف پہنچائے گا اس کو اللہ تکلیف دے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اس سے نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف قبول کیا جائے گا۔ طبرانی بروایت ابن عمر

کلام :...... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۵۳۱۳

۳۴۸۳۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مدینہ والوں کو ڈرائے گا اللہ تعالیٰ اسے ڈرائے گا۔ ابن حبان بروایت جابر

۳۴۸۳۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا سو تحقیق اس نے میرے دو پہلوں کے درمیان (دل) کو ڈرایا۔

احمد بن حنبل بروایت جابر

۳۴۸۳۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ انکو پگھلائیں گے جیسا کہ نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

احمد بن حنبل، مسلم نسائی بروایت ابو ھریرۃ مسلم بروایت سعد

۳۴۸۴۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ مدینے میں مرے تو وہ اس طرح کرے کیونکہ میں اس شخص کی سفارش کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔ احمد بن حنبل ترمذی ابن ماجہ بروایت ابن عمر

۳۴۸۴۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مدینہ کو یثرب کا نام دے تو وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے وہ طابہ ہے وہ طابہ ہے۔

احمد بن حنبل بروایت براء

کلام :...... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۵۶۳۵ الکشف الالٰہی :۹۳۹

۳۴۸۴۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی میری یہ مسجد ہے۔

مسلم، ترمذی بروایت ابوسعید احمد بن حنبل مستدرک حاکم بروایت ابی

۳۴۸۴۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مدینہ والو! لوگ علم میں تمہارے تابع ہیں۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابوسعید

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۸۰

۳۴۸۴۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ مدینے میں اس کی دوگنی (برکت) فرما جتنی آپ نے مکہ میں کی۔

احمد بن حنبل بیھقی بروایت انس

۳۴۸۴۵...... رسول اللہ نے فرمایا: یہ (مدینہ) حرم ہے امن والا ہے یہ (مدینہ) حرم ہے امن والا ہے۔

احمد بن حنبل مسلم ابن ماجہ بروایت سھل بن حنیف

مدینہ منورہ کا خاص وصف

۳۴۸۴۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ (مدینہ) پاک ہے لوگوں کو صاف کرتا ہے جس طرح آگ لوہے کے زنگ کو صاف کرتی ہے۔

بیھقی ترمذی بروایت زید بن ثابت

۳۴۸۴۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مدینہ کے) گھر اھاب یا زمین یھاب تک پہنچیں گے۔ مسلم بروایت ابوھریرۃ

یعنی مدینہ کی آبادی بہت زیادہ بڑھے گی یہاں تک کہ اھاب تک پہنچ جائے گی۔

۳۴۸۴۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مدینہ کو اس بھلائی پر چھوڑو گے وہاں درندے آجائیں گے سب سے آخر میں مزینہ قبیلہ کے دو چرواہے اٹھیں گے جو مدینہ کا ارادہ رکھتے ہوں گے اپنی بکریوں کو آواز دے رہے ہوں گے وہ ان کو وحشی پائیں گے یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو چہروں کے بل گر جائیں گے۔ احمد بن حنبل بیھقی ابو ھریرۃ

۳۴۸۴۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور مدینے کو اس بھلائی پر چھوڑو گے جو اس میں ہے اس کو پرندے اور درندے کھائیں گے۔

مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۶۵۱

۳۴۸۵۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینے کے دو پتھریلی زمین کے درمیان صبح کے وقت سات کھجور کھالے تو اس کو اس دن کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ وہ شام کرے۔ مسلم بروایت سعید

۳۴۸۵۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں مسیح دجال داخل نہیں ہو سکے گا مدینہ کے اس دن سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔ بخاری بروایت بکرۃ

۳۴۸۵۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں مسیح دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔ بخاری بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۵۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو کوئی بھی مدینے کا غم اور اس کی سختی برداشت کرے گا تو میں اس کے لئے سفارش کرنے والا ہوں گا یا (فرمایا) قیامت کے دن گواہ ہوں گا۔

مسلم ترمذی بروایت ابو ھریرۃ، ابوداؤد بروایت ابن عمر و احمد بن حنبل مسلم بروایت ابوسعید

۳۴۸۵۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینے والوں کو کوئی ایک دھوکہ نہیں دے گا مگر وہ اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

بخاری بروایت سعد

۳۴۸۵۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اپنے چچازاد اور قریبی رشتہ دار کو پکارے گا آسانی کی طرف آجاؤ آسانی کی طرف آجاؤ اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر انکو سمجھ ہو اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ سے کوئی بھی ان میں سے اعراض کر کے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ مدینہ میں اس شخص سے بہتر اس کا نائب لے آئیں گے خبردار، مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو نکال دیتا ہے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنی برائیوں کو دور کر دے گا جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔ مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال تمام زمین میں آئے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے وہ مدینہ کے قریب میں آئے گا تو مدینہ کے راستوں میں سے ہر راستہ پر فرشتوں کی صفیں پائے گا پھر وہ سبخہ الجرف (مدینہ کے قریب جگہ کا نام) آئے گا وہ اپنا خیمہ لگائے گا تو مدینہ تین مرتبہ ہلے گا تو اس کی طرف ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل جائے گا۔ احمد بن حنبل بیھقی بروایت انس

۳۴۸۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مدینہ کے قریب میں آئے گا تو وہ فرشتوں کو پائے گا جو مدینہ کی حفاظت کررہے ہوں گے پس مدینہ میں نہ دجال داخل ہوسکے گا نہ طاعون انشاء اللہ تعالیٰ۔ احمد بن حنبل بخاری ترمذی بروایت انس

۳۴۸۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شہر میں دجال داخل ہوگا سوائے مکہ اور مدینہ کے مدینہ کے راستوں میں سے ہر راستہ پر فرشتے صف بستہ ہوں گے جو مدینہ کی حفاظت کررہے ہوں گے دجال سبخہ (مدینہ کے قریب جگہ) میں آئے گا مدینہ مدینہ والوں کے ساتھ تین مرتبہ ہلے گا دجال کی طرف ہر کافر اور منافق نکل جائے گا۔ بیھقی نسائی بروایت انس

۳۴۸۵۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اور اس کا ارادہ مدینہ ہوگا یہاں تک کہ وہ احد کے پیچھے اترے گا پھر فرشتے اس کارخ شام کی طرف پھیر دیں گے۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت ابوھریرة

۳۴۸۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی اور میں نے حرم بنایا جس طرح کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کے لئے اس کے مد اور صاع کے بارے میں اس طرح دعا کی جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی۔ احمد بن حنبل بیھقی بروایت عبداللہ بن زید المانی

۳۴۸۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنایا اور میں اس (مدینہ) کو اس کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت رافع بن خدیج

۳۴۸۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں نہ اس کا شکار قتل کیا جائے، مدینہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر ان کو سمجھ ہو اس کو جو شخص بھی اس سے اعراض کر کے چھوڑے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں اس سے بہتر بدل لے آئیں گے اور جو بھی مدینے میں تکلیف اور اس میں محنت کو برداشت کرے گا تو میں اس کے لئے سفارشی ہوں گا یا (فرمایا) قیامت کے دن گواہ ہوں گا او جو بھی مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سیسے کے پگھلنے کی طرح آگ میں پگھلائیں گے یا (فرمایا) نمک کے پانی میں پگھلنے کی طرح۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت سعد

الاکمال

۳۴۸۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا۔

ابن ابی شیبة بروایت ابوھریرة

۳۴۸۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حرم ہوتا ہے میرا حرم مدینہ ہے اے اللہ! میں نے اس کو آپ کی حرمت کے ساتھ حرام کیا اور نہ اس کی گھاس چنی جائے گی اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی مگر اعلان کرنے والے کے لئے۔ ابن جریر بروایت ابن عباس

۳۴۸۶۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) نے بیت اللہ کو حرم بنایا اور اس کو امن والی جگہ بنایا اور میں نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان جگہ کو حرم بنایا اس کا شکار نہیں شکار کیا جائے گا اور نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں گے۔ ابن جریر بروایت جابر.

۳۴۸۶۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو قرار دیا اور میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا اور (مدینہ) اپنے دو پہاڑوں کے درمیان حرام ہے۔ الشیرازی، القاب بروایت علی

۳۴۸۶۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا ہے جس طرح کہ ابراہیم (علیہ السلام)

کی زبان پر حرم (مکہ) کو حرم قرار دیا گیا۔ابن جریر بروایت ابوقتادہ

۳۴۸۶۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے خلیل اور آپ کے نبی ہیں اور آپ نے ابراہیم علیہ السلام کی زبان پر مکہ کو حرم بنایا اے اللہ! اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں میں نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا۔

ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۶۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ مکہ کی حرمت کی طرح حرام ہے اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کے دل پر قرآن اتارا! مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں جو شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔عبد بن حمید ابن جریر بروایت جابر

۳۴۸۷۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری زبان پر مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ حرم ہے۔

بخاری بروایت ابوھریرۃ نسائی ابویعلی سعید بن منصور بروایت ابوسعید

۳۴۸۷۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حرم ہوتا ہے میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا، مدینہ کے مرۃ کے درمیان کی جگہ حرام ہے۔ابونعیم بروایت ابن عباس

۳۴۸۷۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس اور احد کے درمیان کی جگہ حرم ہے۔

احمد بن حنبل طبرانی سعید بن منصور بروایت عبداللہ بن سلام

۳۴۸۷۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کو حرم قرار دیا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا۔اے اللہ! مدینہ والوں کے لئے ان کے مد اور صاع میں برکت عطاء فرما۔احمد بن حنبل بخاری مسلم بروایت انس

۳۴۸۷۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حرم ہوتا ہے اور میرا حرم مدینہ ہے اے اللہ میں نے مدینہ کو آپ کے حرام کرنے کے ساتھ حرام کیا ہے کہ اس میں کوئی بدعتی ٹھکانہ بنائے اور اس کے گھاس چنی جائے اور نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے والے کے لئے۔احمد بن حنبل بروایت ابن عباس ذخیرۃ الحفاظ: ۴۴۹۱

۳۴۸۷۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابراہیم (علیہ السلام) آپ کے خلیل اور آپ کے بندے اور آپ کے نبی ہیں انہوں نے مکہ والوں کے لئے دعا کی اور میں آپ کا بندہ اور آپ کا رسول ہوں میں آپ سے مدینہ والوں کے لئے اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) نے آپ سے مکہ والوں کے لئے دعا کی ہم آپ سے دعا کرتے ہیں کہ آپ مدینہ والوں کے لئے ان کے صاع اور ان کے مد اور ان کے پھلوں میں برکت عطاء فرما! اے اللہ! ہمیں مدینہ محبوب بنادے جس طرح آپ نے ہمیں مکہ محبوب بنایا ہے اور اس میں موجود وبا کو ختم کردے، اے اللہ! میں نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا جس طرح آپ نے ابراہیم علیہ السلام کی زبان پر حرم کو حرم قرار دیا۔

احمد بن حنبل الرویانی سعید بن منصور بروایت ابوقتادۃ

اہل مدینہ کے لئے خصوصی دعا

۳۴۸۷۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ والوں کے لئے ان کے کیل میں برکت عطا فرما! اور ان کے لئے ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت عطا فرما۔مالک بخاری مسلم نسائی دار می ابن حبان بروایت انس

۳۴۸۷۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بازار اچھا ہے، اس میں نہ کمی کی جائے گی اور نہ اس پر خراج لگایا جائے گا۔طبرانی بروایت ابوسعید

۳۴۸۷۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ مدینہ والوں کے دلوں پر توجہ کر، اور ہمارے لئے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔

احمد بن حنبل الروایانی طبرانی اوسط حلیۃ الا ولیاء سعید بن منصور بروایت انس بروایت زید بن ثابت

۳۴۸۷۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مد اور ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور برکت سے دو برکتیں بنادے۔

ابن حبان بروایت ابوسعید

۳۴۸۸۰۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مد اور ہمارے صاع میں برکت عطاء فرما اور برکت کے ساتھ دو برکتیں بنادے۔
احمد بن حنبل بروایت ابو سعید

۳۴۸۸۱۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے مدینہ محبوب بنادے جس طرح ہمیں مکہ محبوب ہے یا اس سے بھی زیادہ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اور اسے ہمارے لئے صحیح کردے۔ اور اس کی جحفۃ تک منتقل کردے۔
بخاری مسلم بروایت عائشہ

۳۴۸۸۲۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے پھل میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت عطاء فرما اور ہمارے لئے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے مد میں برکت عطاء فرما، اے اللہ! ابراہیم (علیہ السلام) آپ کے بندے اور آپ کے خلیل اور آپ کے نبی ہیں اور میں آپ کا بندہ اور آپ کا نبی ہوں انہوں نے آپ سے مکہ کے لئے دعا کی اور میں آپ سے مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں اس کی مثل جو انہوں نے مکہ کے لئے کی اور اس کے مثل (اور بھی) اس کے ساتھ۔ مسلم ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۸۳۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابراہیم (علیہ السلام) آپ کے نبی اور آپ کے خلیل ہیں انہوں نے آپ سے مکہ والوں کے لئے دعا کی اور میں آپ کا نبی اور آپ کا رسول ہوں آپ سے مدینہ والوں کے لئے دعا کرتا ہوں اے اللہ! ان کے لئے نکلے مد اور ان کے صاع اور ان کے تھوڑے اور ان کے زیادہ میں برکت عطاء فرما! اس کی دوگنی جو آپ نے مکہ والوں کے لئے برکت کی۔ ان کو وہاں اور یہاں سے روزی عطاء فرما (رسول اللہ ﷺ) نے تمام زمین کے اردگرد اشارہ فرمایا، اے اللہ! جو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اس کو اس طرح پگھلا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۸۴۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو مدینہ والوں پر ظلم کرے اور ان کو ڈرائے تو تو ان کو خوف زدہ کر اور اس پر اللہ کی لعنت ہو اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف کرنا قبول کیا جائے گا۔ طبرانی، اتاریخ ابن عساکر ابن نجار بروایت عبادۃ بن صامت

۳۴۸۸۵۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ زمین میں میری ہجرت کی جگہ اور میری رہنے کی جگہ ہے اور میری امت پر لازم ہے کہ میرے پڑوسیوں کا اکرام کریں جب تک وہ کبیرہ گناہ سے بچتے رہیں، جس نے ایسا نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنمیوں سے نچڑے ہوئے زہریلے گارے سے اس کو پلائیں گے۔ دارقطنی افراد بروایت جابر طبرانی بروایت معقل بن یسار

۳۴۸۸۶۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا تو اس پر اللہ کی لعنت ہو اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے قبول کریں گے۔ ابن ابی شیبۃ شاشی، تاریخ ابن عساکر سعید بن منصور بروایت جابر ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۶۷

۳۴۸۸۷۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں پر ظلم کرتے ہوئے ان کو ڈرایا تو اللہ تعالیٰ اس کو خوف زدہ کریں گے اور اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اللہ تعالیٰ اس سے نہ مال خرچ کرنا انصاف قبول کریں گے۔

ابن سعد احمد بن حنبل باوردی بغوی ابن قانع طبرانی حلیۃ الاولیاء ضیاء مقدسی بروایت سائب بن خلاد بن سوید

۳۴۸۸۸۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ڈرائیں گے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہے اور اس سے نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف قبول کریں گے۔

طبرانی بروایت خالد بن قلاد بن سائب بروایت والدخود بروایت دادائے خود

اہل مدینہ کے ساتھ بدسلوکی کی سزا

۳۴۸۸۹۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس شہر (مدینہ) والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں اس طرح پگھلائیں گے جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ عب بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۹۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں پر ظلم کیا اور ان کو ڈرایا تو اس پر اللہ کی لعنت ہو اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف کرنا قبول کیا جائے گا۔ طبرانی ضیاء مقدسی بروایت عبادة بن صامت

۳۴۸۹۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ والوں کے لیے ان کے مدینہ میں برکت عطاء فرما! اور ان کے لئے ان کے صاع میں برکت عطاء فرما! اور ان کے لئے ان کے مد میں برکت عطاء فرما! اے اللہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے بندے اور آپ کے خلیل ہیں اور میں آپ کا بندہ اور آپ کا رسول ہوں اور ابراہیم علیہ السلام نے آپ سے مکہ والوں کے لیئے مانگا اور میں آپ سے مدینہ والوں کے لئے مانگ رہا ہوں جیسا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لئے مانگا اور اس کے ساتھ اس کی مثل (اور بھی) خبردار! مدینہ فرشتوں سے ڈھکا ہوا ہے اس کے ہر راستہ پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کر رہے ہیں اس میں طاعون نہ دجال داخل ہو سکتا ہے جو مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

احمد بن حنبل ابو یعلی، مستدرک حاکم، سعید بن منصور بروایت سعد بن ابی واص اور ابوہریرة اکھیے

۳۴۸۹۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! خوشخبری سنو! مدینہ میں دجال داخل نہیں ہوگا۔

ابن حبان بروایت فاطمه بنت قیس

۳۴۹۳۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طیبہ مدینہ ہے اس کے راستوں میں سے ہر راستہ پر ایک فرشتہ ہے جو اپنی تلوار لہرا رہا ہے اس میں دجال کبھی بھی داخل نہ ہوگا۔ طبرانی بروایت تمیم الداری

۳۴۸۹۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ اچھی زمین ہے جب دجال نکلے گا تو اس کے ہر راستے پر ایک فرشتہ ہوگا جو اس کو داخل نہ ہونے دے گا پھر جب ایسا ہوگا تو مدینہ مدینہ والوں کے ساتھ حرکت کرے گا تین مرتبہ تو کوئی منافق مرد اور عورت باقی نہ رہے گا مگر سب اس کی طرف نکل جائیں گے اور اکثریت اس کی طرف نکلنے والوں میں عورتیں کی ہوں گی اور وہ (دن) چھٹکارے کا دن ہوگا اور ایسا دن ہوگا کہ مدینہ خباثت کو ہٹا دے گا جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ھٹاتی ہے اس کے ساتھ ستر ہزار یھودی ہوں گے اس میں سے ہر شخص پر سبز چادریں ہوں گی اور مزین تلواریں ہوں گی پھر وہ اپنا خیمہ اس چھوٹے پہاڑ پر لگائے گا جہاں سیلابوں کا پانی جمع ہوتا ہے قیامت قائم ہونے تک دجال سے بڑا فتنہ نہ ہوا ہوگا اور ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اور میں تمہیں ضرور وہ چیز بتاؤں گا جو ایک نبی نے اپنی امت کو میری طرف سے بتائی میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہیں (اور دجال کانا ہوگا)۔ احمد بن حنبل ضیاء مقدسی بروایت جابر

۳۴۸۹۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی ماں کی خوشی ہو ایک ایسی بستی ہے جس کے رہنے والے اس کو اتنع کہتے ہیں اس کو نہ درندے نہ پرندے کھا سکیں گے اور نہ اس میں دجال داخل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ جب بھی وہ مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا تو مدینہ کے راستوں میں سے ہر راستہ پر فرشتہ اس کو ملے گا جو تلوار سونتے ہوئے مدینہ سے اس کو روکے گا۔

احمد بن حنبل طبرانی مستدرک حاکم بروایت محجن بن الادرع

۳۴۸۹۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! اے مدینہ والو تم ضرور مدینہ کو پست کر کے چالیس سال عوافی کے لئے چھوڑ دو گے تم جانتے ہو کہ عوافی کیا ہے؟ پرندے اور درندے۔ مستدرک حاکم بروایت عوف بن مالک

۳۴۸۹۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مدینہ والو! تم ضرور اس کو چالیس سال عوافی کے لئے چھوڑ دو گے عرض کیا گیا عوافی کیا ہے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: پرندے اور درندے۔ طبرانی بروایت عوف بن مالک

۳۴۸۹۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس کی ماں کے لئے جو ایسی بستی ہے کہ جس کے رہنے والے اس بستی کی اچھائی کو چھوڑ دیں گے اس میں دجال آئے گا وہ اس میں داخل نہ ہو سکے گا اس کے ہر راستہ پر فرشتہ تلوار سونتے ہوئے پائے گا۔ طبرانی بروایت عمران بن حصین

۳۴۸۹۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مدینہ میں آئے گا تو اس کے ہر راستہ پر ایک فرشتہ پائے گا جس کے پاس تلوار ہوگی۔

ابن النجار بروایت ابوہریرة

۳۴۹۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ مدینہ کے راستوں میں ہم پر وباء نہ آئے گی۔

طحاوی احمد بن حنبل الرویانی طبرانی بروایت اسامہ بن زید

۳۴۹۰۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ چٹیل میدان تھا مدینہ کی تعمیر سے پہلے نہ اس میں اینٹ کا مکان تھا نہ اس میں اون کا گھر تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے یثرب والو! میں تم پر تین شرطیں لگانے والا ہوں اور تمہاری طرف ہر قسم کے پھل پہنچانے والا ہوں (۱) نافرمانی کوئی نہ ہو (۲) ظلم وزیادتی نہ ہو (۳) نہ کرایہ پر دیا جائے، اگر ان میں سے کوئی کام بھی ہوا تو میں تجھے ذبح شدہ بکری کی طرح چھوڑ دوں گا جس کے کھانے سے کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔ طبرانی بروایت ابو مجبر

۳۴۹۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بستی مدینہ ہے اس میں دو قبیلے درست نہیں جو نصرانی اسلام لائے پھر نصرانی ہو جائے تو اس کی گردن ماردو۔

طبرانی بروایت عبدالرحمن بن ثوبان

۳۴۹۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔

ابن ابی شیبة بروایت جابر

۳۴۹۰۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنے قبیلوں کے ساتھ بھاگیں گے تو کہے گا: خیر خیر (ڈھونڈو) حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جو بھی مدینہ کی تکلیف اور اس کی سختی کو برداشت کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا سفارشی گواہ ہوں گا یا دونوں اکھٹے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، وہ (مدینہ) اپنے رہنے والوں سے گندگی اس طرح ہٹاتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ہٹاتی ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو بھی مدینہ سے اعراض کر کے اس سے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر بدل لے آئیں گے۔ بیھقی بروایت ابوھریرة

۳۴۹۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ لوگ اریاف کی طرف نکلیں گے وہاں ان کو کھانا لباس، سواری ملے گی تو وہ اپنے اہل کو لکھ کر بھیجیں گے کہ تم ہماری طرف آ جاؤ! کیونکہ تم فرسودہ خشک سالی زمین میں رہ رہے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ سمجھیں جو بھی مدینہ کی تکلیف اور سختی پر صبر کرے گا میں اس کے لئے سفارشی یا (فرمایا) گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

ابن سعد، طبرانی بروایت ابو اسید الساعدی

۳۴۹۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کئی کئی شہر فتح ہوں گے لوگ اپنے بھائیوں سے کہیں گے سکون اور راحت کی طرف آ جاؤ حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ سمجھیں، مدینہ کی تکلیف اور سختی پر جو بھی صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ ہوں گا یا (فرمایا) سفارشی۔

احمد بن حنبل بروایت ابوھریرة

۳۴۹۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کئی فتوحات ہوں گی لوگ ان کی طرف نکلیں گے وہاں ان کو بسہولت راحت اور کھانا ملے گا پھر وہ اپنے بھائیوں کے پاس حج یا عمرہ کرتے ہوئے گذریں گے تو ان اسے کھیں گے تمہیں کس چیز نے م[illegible] کی زندگی اور بھوک کی سختی میں (یہاں) ٹھہرایا ہوا ہے تو بعض لوگ جائیں گے اور بعض رک جائیں گے اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا جو بھی مدینہ میں رہائش کرے گا اور مدینہ کی مصیبت اور سختی پر صبر کرے گا موت تک تو میں اس کے لئے قیامت کے دن گواہ یا (فرمایا) سفارشی ہوں گا۔

احمد بن حنبل بروایت ابو ایوب اور زید بن ثابت

مدینہ منورہ کی سکونت

۳۴۹۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب عمارت یہاں تک پہنچ جائے گی اور عنقریب شام فتح ہو جائے گا تو مدینہ کے لوگ آئیں گے اور ان کو شام کی جگہ اچھی لگے گی پھر وہ اپنے مقرب لوگوں سے بھاگ جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہو۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لئے دعا کی اور میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے ہمارے مد اور ہمارے صاع میں اس طرح برکت

عطاء فرمائیں جس طرح مکہ والوں کو برکت عطا فرمائی۔(ابن سعد، احمد بن حنبل بغوی بروایت سفیان بن أبو القرد

راوی کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ باب الحرۃ پہنچ گئے تو فرمایا۔راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۹۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مدینہ سے جو بھی اعراض کر کے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر یا اس کے مثل مدینہ کو بدل دیں گے۔تاریخ ابن عساکر بروایت جابر

۳۴۹۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی مدینہ سے اعراض کر کے اس سے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ مدینہ کو اس سے بہتر بدل عطاء کریں گے۔

عب بروایت عروۃ مر سلاً

۳۴۹۱۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی مدینہ سے اعراض کر کے اس سے نکلے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر بدل عطاء کریں گے اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہو جو شخص بھی مدینہ سے اعراض کر کے اس سے نکلے گا تو اللہ مدینہ کو اس سے بہتر بدل عطاء کریں گے اور لوگ ضرور لوگوں سے سستی چیزیں اور آرام کی باتیں سنو گے پھر ان کے پیچھے چلو گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہو۔

مستدرک حاکم بروایت جابر

۳۴۹۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ کے غم اور اس کی مشقت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ یا (فرمایا) سفارشی ہوں گا ایمان (اس مدینہ) کی طرف مائل ہوگا جیسے سیلاب سمندر (کی طرف) مائل ہوتا ہے۔عب بروایت عروۃ مر سلاً

۳۴۹۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے؟ یہ دین دوبارہ واپس ہوگا جیسا کہ شروع ہوا اور سارا ایمان مدینہ کی طرف لوٹے گا جس طرح شروع ہوا یہاں تک کہ سارا ایمان مدینہ میں ہی ہوگا۔ابو نعیم بروایت جابر

۳۴۹۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس طرح کر سکتا ہے کہ وہ مدینہ میں ہی مرے تو وہ وہیں ہی مرے اس لئے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا تو اس کی شفاعت کی جائے گی اور اس کے لئے گواہی دی جائے گی۔ابن حبان بروایت صمیتۃ

۳۴۹۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ میں مرے تو وہ (مدینہ میں) مرے اس لئے کہ جو شخص بھی مدینہ میں مرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ یا (فرمایا) سفارشی ہوں گا (طبرانی بیہقی بروایت سبیعہ الاسلمیۃ طبرانی بیہقی بروایت صمیتۃ اللیثیۃ طبرانی نے اس کو ایک بنو ثقیف کی ایک یتیمہ سے روایت کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں)

۳۴۹۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مدینہ میں مرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے لئے سفارشی یا (فرمایا) گواہ ہوں گا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت شهاب بروایت عبیداللہ بن عبداللہ بن صمیۃ صحابیہ

۳۴۹۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ آسمان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے ایک آنکھ شام میں اور ایک آنکھ یمن میں ہے اور وہ (مدینہ) بہت کم بارش والی زمین ہے۔الشافعی بیهقی المعرفۃ تاریخ ابن عساکر بروایت ابن مسعود

۳۴۹۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کم بارش والی زمین میں ٹھہرایا گیا اور وہ (مدینہ) آسمان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے ایک آنکھ شام میں اور ایک آنکھ یمن میں ہے۔الشافعی بیهقی المعرفۃ تاریخ ابن عساکر بروایت یزید یا نوفل بن عبداللہ ہاشمی

۳۴۹۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری ہجرت کا گھر دیکھ لیا دو پہاڑوں کے درمیان کھجور کے درخت والی سنجہ دکھائی گئی۔

مستدرک حاکم بروایت عائشه

۳۴۹۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس بکریاں ہوں تو وہ ان کو مدینہ سے کسی کشادہ زمین کی طرف لے جائے اس لئے کہ مدینہ اللہ کی زمین میں سے کم بارش والی زمین ہے۔طبرانی بروایت عبداللہ بن ساعدۃ عویم کے بھائی

۳۴۹۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کو ایسی بارش پہنچے گی کہ مدینہ والوں کو اینٹ کا گھر نہیں چھپا سکے گا۔

الشافعی، بیهقی المعرفۃ، بروایت صفوان سلیم مر سلاً

۳۴۹۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ مدینہ میں ایسی بارش ہو کہ مدینہ والوں کو گھر نہ چھپا سکیں اور ان کو صرف بالوں سے بنا سائباں

چھپا سکے گا۔ الشافعی بیھقی المعرفة بروایت ابوھریرة

۳۴۹۲۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کی کیا حالت ہوگی اے عائشہ! جب لوگ مدینہ کی طرف لوٹیں گے اور مدینہ بھرے ہوئے انار کی طرح ہوگا؟ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اوپر سے اور ان کے نیچے سے کھلائیں گے اور جنت سے۔ الدیلمی بروایت عائشة

۳۴۹۲۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا خاندان مدینہ ہے تو وہ اس میں رہے اور جس کا خاندان مدینہ میں نہیں تو وہ اپنا خاندان مدینہ میں بنالے اس لئے کہ لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ وہ شخص جس کا خاندان مدینہ میں نہ ہوگا اس شخص کی طرح ہوگا جو مدینہ کے باہر کا ہوگا اور مدینہ کے علاوہ (دوسرے شہر) کی طرف گذرنے والا ہوگا (مدینہ میں اس کو رہنے نہیں دیا جائے گا۔ طبرانی بروایت سھل بن سعد

۳۴۹۲۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ضرور سوار مدینہ کے اطراف میں چلے گا یہ کہے گا: اس (مدینہ) میں مسلمانوں کی بڑی تعداد تھی (احمد بن حنبل بروایت عمر اور یہ روایت حسن ہے)

۳۴۹۲۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیا ہوگیا کہ میں آپ کو زمین پر پڑا لکھ رہا ہوں؟ آپ کی کیا حالت ہوگی جب لوگ آپ کو مدینہ سے نکال لیں گے انہوں نے عرض کیا! میں مقدس زمین میں آؤں گا (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: آپ کی کیا حالت ہوگی جب آپ کو وہ لوگ مدینہ سے نکال لیں گے انہوں نے عرض کیا: میں مدینہ آؤں گا (رسول اللہ نے) فرمایا: پھر اگر انہوں نے آپ کو نکالا؟ تو میں نے عرض کیا: میں اپنی تلوار لوں گا پھر اس سے ماروں گا یہاں تک کہ میں قتل کر دیا جاؤں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا نہیں لیکن آپ سنیں اور فرمانبرداری کریں اگرچہ (اختیار) کالے غلام کا ہی کیوں نہ ہو۔ نعیم بن حماد الفتن بروایت ابوذ

۳۴۹۲۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمارت [illegible] مدینہ پر ایک وقت آئے گا کہ مسافر لوگ مدینہ کے بعض اطراف سے گذریں گے پھر کہیں گے یہ آباد تھا ایک مرتبہ کسی وقت اور [illegible] کی وجہ سے (طبرانی بروایت سہل بن حنیف

۳۴۹۲۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میرے پاس زیارت کرنے آئے اور اس کو میری زیارت کے علاوہ کوئی اور حاجت نہ ہو تو مجھ پر لازم ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی سفارش کرنے والا ہوں (طبرانی بروایت ابن عمر)

۳۴۹۲۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دو فرشتے پیدا فرمائے جو اس شخص کے سلام کا جواب دیتے ہیں جو مجھ پر مشرق اور مغرب کے شہروں سے سلام بھیجے مگر وہ شخص جو میرے گھر میں مجھ پر سلام کرے تو میں بذات خود اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں اور خاص طور سے مدینہ والے کہ میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں ان کے حسب اور ان کے نسب کی وجہ سے عرض کیا گیا: کیا آپ پہچانتے ہیں حالانکہ آپ کے بعد ان کی نسل بڑھ چکی ہوگی (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: کیا پڑوس اپنے پڑوسی کو نہیں پہنچانتا؟ کیا پڑوسی اپنے پڑوسی کو نہیں پہچانتا؟ کیا پڑوسی اپنے پڑوسی کو نہیں پہچانتا؟ ابن النجار بروایت ابن عمر

۳۴۹۳۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ! اس میں نماز پڑھو اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کو حق دے کر بھیجا: اگر آپ یہاں نماز پڑھیں تو وہ نماز آپ سے بیت المقدس میں ہر نماز پوری کرے گی۔ (احمد بن حنبل بروایت کے از انصار)

۳۴۹۳۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری یہ مسجد صنعاء تک بنادی جائے تو وہ میری مسجد سے ہے (دیلمی بروایت ابوہریرۃ)

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۸۱۱ الضعیفہ: ۹۷۳۔

۳۴۹۳۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز بیت المقدس میں چار نمازوں سے زیادہ فضلیت والی ہے اور محشر و منشر میں نماز پڑھنے والا کیا ہی اچھا ہے اور لوگوں پر ضرور ایسا وقت آئے گا کہ آدمی کے کوڑے کے برابر جگہ جہاں سے بیت المقدس نظر آئے اس کے لئے تمام دنیا سے بہتر ہوگا (بیہقی بروایت ابوذر)

۳۴۹۳۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز بیت المقدس میں چار نمازوں سے زیادہ فضلیت والی ہے اور البتہ اچھا نمازی ہے اور قریب ہے کہ آدمی کے بستر بچھانے کے برابر جگہ جہاں سے بیت المقدس نظر آئے اس کے لئے تمام دنیا سے بہتر ہوگا۔

بیھقی بروایت ابوذر

مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت

۳۴۹۳۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز اس کے علاوہ تمام مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

طحاوی ابن ابی شیبة، احمد بن حنبل ابن منیع الرویانی ابن خذیمة طبرانی، ابو نعیم سعید بن منصور بروایت جبر بن مطعم، ابن ابی شیبہ طحاوی احمد بن حنبل مسلم ابوداؤد نسائی بروایت ابن عمر، بخاری، احمد بن حنبل ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ بن حبان بروایت ابوھریرۃ ابن ابی شیبہ مسلم نسائی بروایت ابن عباس بروایت ام المؤ منین میمونة احمد بن حنبل ابو یعلی سعید بن منصور بروایت سعد بن ابی وقاص الشیرازی القاب بروایت عبد الرحمن بن عوف ابن ابی شیبة بروایت عائشہ احمد بن حنبل ابو عوانہ طبرانی مستدرک حاکم باوردی ابن قانع سعید بن منصور بروایت یحییٰ بن عمران بن عثمان بن الارقم الارقمی بروایت عم خود عبداللہ بن عثمان اور بروایت اھل بیتہ بروایت جد خود اور بروایت عثمان بن الارقم

۳۴۹۳۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں کے برابر ہوتی ہے سوائے مسجد حرام میں کہ اس میں اس سے زیادہ فضیلت ہے (بیہقی ابن زنجویہ بروایت ابن عمر)

۳۴۹۳۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں پر زیادہ (فضیلت والی) ہوتی ہے سوائے مسجد حرام کے (طبرانی بروایت جبیر بن مطعم)

۳۴۹۳۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز اس کے علاوہ دوسری مسجد میں سو نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے سوائے مسجد حرام کے۔ (ابن ماجہ ابویعلی طحاوی ابن حبان ضیاء مقدسی بروایت ابوسعید)

۳۴۹۳۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کی مسجد میں ایک نماز اس کے علاوہ دوسری مسجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔

الطحاوی بروایت عمر

۳۴۹۳۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح پڑھیں کہ اس کی کوئی نماز فوت نہ ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ سے برائت اور عذاب سے نجات اور نفاق سے براءت لکھ دی جاتی ہے (احمد بن حنبل بروایت انس الضعیفة: ۳۶۴، المشتھر: ۱۷۳)

۳۴۹۴۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آپ نے مجھے میرے سب سے محبوب شہر سے نکالا تو آپ مجھے اپنے سب سے محبوب شہر میں ٹھہرائیں۔

مستدرک حاکم وتعقب بروایت ابوھریرۃ

۳۴۹۴۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے طیبہ اے شہروں کے سردار (ابونعیم بروایت ابن عمر) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر سے مدینہ واپس تشریف لاتے تو یہ فرماتے (مدینہ کو خطاب کر کے) راوی نے آگے یہ الفاظ ذکر کئے۔

۳۴۹۴۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی مدینہ کو یثرب کا نام دیا وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے (احمد بن حنبل بروایت براء خطیب نے آس کو متفق اور مفترق میں راویت کیا اور وہی طابہ کے الفاظ تین مرتبہ ذکر کئے)۔

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۶۳۵، الکشف الالٰہی: ۹۳۹۔

۳۴۹۴۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مدینہ کو یثرب کہا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ دس مرتبہ مدینہ کہے۔

مستدرک حاکم تاریخ بروایت عامر بن ربیعہ

ریاض الجنہ کا ذکر

۳۴۹۴۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر حوض پر ہے۔

احمد بن حنبل، بیھقی ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۹۴۵۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

احمد بن حنبل بیهقی نسائی بروایت عبداللہ بن زید المازنی

الاکمال

۳۴۹۴۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نماز پڑھنے کی جگہ اور میرے گھر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

ابونعیم معرفه بروایت سعد

۳۴۹۴۷۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (احمد بن حنبل ابویعلی سعید بن منصور بروایت ابوسعید بیہقی الخطیب تاریخ ابن عساکر بروایت جابر بن عبداللہ خطیبہ تاریخ ابن عساکر بروایت سعد بن ابی وقاص حسن الاثر: ۴۰۲ ذخیرۃ الحفاظ: ۴۷۷۷۔

۳۴۹۴۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے درمیان میرے حجرے تک جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے حوض کے دہانوں میں ایک دہانہ پر ہے (احمد بن حنبل الشاشی سعید بن منصور بروایت جابر احمد بن حنبل طبرانی بروایت عبداللہ بن زید المازنی)

۳۴۹۴۹۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر اور منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرے منبر کے پائے جنت میں دیکھے گئے۔ (بیہقی بروایت سہل بن سعد)

۳۴۹۵۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ وہ جنت کے باغوں میں ایک باغ میں نماز پڑھے تو وہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان نماز پڑھے۔ (دیلمی بروایت عبداللہ بن ابن ابولبید)

۳۴۹۵۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا منبر جنت کے حوض کے دہانوں میں سے ایک دہانہ پر ہے اور میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (ابن النجار بروایت عمر)

۳۴۹۵۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا منبر جنت کے حوض کے دہانوں میں سے ایک دہانہ پر ہے (سمویہ حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر)

۳۴۹۵۳۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں دیکھے گئے (بیہقی بروایت سہل بن سعد)

۳۴۹۵۴۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا منبر جنت کے حوض کے دہانوں میں سے ایک دہانہ پر ہے (سمویہ حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر و الشاشی سعید بن منصور بروایت جابر احمد بن حنبل طبرانی بروایت عبداللہ بن زید المازنی)

۳۴۹۵۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے حوض کے دہانوں میں سے ایک دہانہ پر ہے (ابویعلی دارقطنی افراد بروایت ابوبکر)

۳۴۹۵۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغون میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے (حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر سمویہ حلیۃ الاولیا بروایت ابن عمر الاتقان: ۱۶۰۲)

۳۴۹۵۸۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں دیکھے گئے (طبرانی بروایت ابوواقد)

البقیع من الاکمال

۳۴۹۵۸۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر نماز پڑھوں (احمد بن حنبل بروایت عائشہ)

۳۴۹۵۹۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام قیس! کیا آپ یہ قبرستان دیکھ رہی ہیں؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ستر ہزار لوگ جو چودھویں رات کے چاند کی طرح صورت والے ہوں گے اٹھائیں گے اور وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے (طبرانی بروایت ام قیس بنت محصن)

۳۴۹۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل اس جگہ اور اس حرم سے ستر ہزار لوگ اٹھائیں گے جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے ان میں سے ہر ایک ستر ہزار کے بارے میں سفارش کرے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

دیلمی بروایت ابن مسعود

۳۴۹۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو مویہبہ! چلو! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بقیع والوں کے لئے استغفار کروں! السلام علیکم اے اہل بقیع! تمہارے لئے وہ حالت جس میں تم ہو اس حالت سے بہتر ہے جس میں لوگ ہیں کاش تم جان لیتے (کن فتنوں سے) اللہ نے تمہیں نجات دی فتنے اندھیری رات کے ٹکڑے کی طرح آئیں گے ایک کے پیچھے دوسرا اے ابو مویہبہ! مجھے دنیا کے خزانے اور اس میں ہمیشہ رہنے کی چابیاں پھر جنت دی گئی پھر مجھے اس کے درمیان اور اپنے رب کی ملاقات اور جنت کے درمیان پسند کا اختیار دیا گیا تو میں نے اپنے رب کی ملاقات اور جنت کو پسند کیا (احمد بن حنبل، ابن سعد، بغوی، ابن مندہ، طبرانی، مستدرک حاکم، ابن عساکر بروایت ابو مویہبہ مولی رسول اللہ ﷺ)

مسجد قباء

۳۴۹۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد قباء میں نماز عمرہ کی طرح ہے (احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت اسید بن ظہیر)

۳۴۹۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر میں پاکی حاصل کرے (وضو کرے) پھر مسجد قباء آئے پھر اس میں نماز پڑھے تو اس کے لئے عمرہ کے اجر کی طرح (اجر) ہوگا (ابن ماجہ بروایت ابوامامہ بن سہل بن حنیف)

۳۴۹۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آیت قباء والوں کے بارے میں اتری (فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین) اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے) (ترمذی بروایت ابو ہریرۃ)

البقیع من منہج العمال

۳۴۹۶۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر نماز پڑھوں (احمد بن حنبل بروایت عائشہ)

۳۴۹۶۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے اس وقت جب آپ نے مجھے دیکھا تو انہوں نے پکارا اور اس (پکار کو) آپ سے چھپایا میں نے ان کو جواب دیا اور اس (جواب کو) آپ سے چھپایا اور وہ آپ کے پاس داخل نہیں ہوئے اور آپ اپنے کپڑے رکھ چکی ہوتیں اور میں نے یہ سمجھا کہ آپ سو رہی ہیں تو میں نے یہ ناپسند کیا کہ آپ کو جگاؤں اور میں نے اس بات کا اندیشہ کیا کہ آپ وحشت میں پڑ جائیں تو انہوں نے کہا: آپ کے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ آپ بقیع والوں کے پاس جائیں اور ان کے لئے استغفار کریں۔

مسلم بروایت عائشہ

مسجد قباء من الاکمال

۳۴۹۶۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کامل طریقہ سے وضو کیا پھر مسجد قباء کا ارادہ کر کے چلا اور اس کا ارادہ مسجد قباء ہی جانا ہے اور اس کو مسجد قباء میں نماز کے علاوہ کسی چیز نے اس کی طرف جانے پر برانگیختہ نہیں کیا پھر اس نے مسجد میں چار رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھی تو اس کے لئے بیت اللہ کا عمرہ کرنے والے کے اجر کے مثل (اجر) ہوگا۔

طبرانی بروایت سعیہ بد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ عن ابیہ عن جدہ

۳۴۹۶۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھے طریقہ سے وضو کرے پھر مسجد قباء میں داخل ہو اور چار رکعتیں پڑھے تو یہ اس کے لئے عمرہ کے

برابر ہوگا۔(ابن ابی شیبہ عبد بن حمید، طبرانی بروایت سہل بن حنیف)

۳۴۹۶۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھے طریقہ سے وضوء کرے پھر مسجد قباء میں دو رکعتیں پڑھے تو اس کے لئے ایک عمرہ (کا ثواب) ہوگا۔

طبرانی بروایت سهل بن حنیف

۳۴۹۷۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھے طریقہ سے وضوء کرے پھر وہ مسجد قباء (جانے) کا ارادہ کرکے نکلے اور اس کو صرف مسجد قباء میں نماز ہی پڑھنا ہو (اور کسی کام کا ارادہ نہ ہو) پھر اس میں دو رکعتیں پڑھے تو یہ دو رکعتیں ایک عمرہ کے برابر ہوں گی (خطیب بروایت ابوامامہ)

۳۴۹۷۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھے طریقہ سے وضوء کرے پھر مسجد قباء کی طرف نکلے اور وہ صرف مسجد قباء میں نماز ہی کے لئے نکلے تو عمرہ کا اجر لے کر لوٹے گا۔(ابونعیم المعرفہ بروایت سلیمان بن محمد الکرمانی بروایت والد خود اور انہوں نے کہا اس کی درست سند بروایت سلیمان الکرمانی بروایت امامہ بن سہل بن حنیف بروایت والد خود ہے)

۳۴۹۷۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نکلے یہاں تک کہ اس مسجد میں آئے مسجد قباء، میں پھر اس میں نماز پڑھے تو یہ نماز ایک عمرہ کے برابر ہوگی، اور جو شخص وضوء کے ساتھ نکلے اور اس کا ارادہ صرف میری اس مسجد یعنی مدینہ کی مسجد نبوی کا ہی ہوتا کہ اس میں نماز پڑھے تو یہ اس کے لئے ایک حج کی طرح ہوگا۔

۳۴۹۷۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد قباء میں نماز پڑھے تو اس کے لئے ایک عمرہ کے اجر کی طرح ہوگا۔

عقیلی ضعفاء بروایت ابن عمر

۳۴۹۷۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پیر اور جمعرات کے دن مسجد قبا میں نماز پڑھے تو وہ ایک عمرہ کا اجر لے کر لوٹے گا۔(ابن سعد بروایت ظہیر بن رافع الحارثی)

۳۴۹۷۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد قباء آئے پھر اس میں نماز پڑھے تو یہ ایک عمرہ کی طرح ہوگا۔

ابن سعد بروایت اسید بن ظهیر طبرانی بروایت سهل بن حنیف

۳۴۹۷۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد قباء میں ایک نماز ایک عمرہ کی طرح ہے۔

ابن ابی شیبة بیهقی بروایت اسید بن ظهیر الشذرة: ۵۴۲ المقاصد الحسنة: ۶۲۷

مسجد بنی عمرو بن عوف من الاکمال

۳۴۹۷۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس میں یعنی مسجد بنی عمرو بن عوف میں نماز پڑھے تو یہ ایک عمرہ کے برابر کی طرح ہوگا۔

ابن حبان بروایت ابن عمر

وادی العقیق من الاکمال

۳۴۹۷۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ بن الاکوع! اگر آپ وادی عقیق کا راستہ پکڑتے تو میں اس وقت جب آپ نکل رہے ہوتے اور میں آپ سے ملتا جب آپ آرہے ہوتے۔(ابونعیم بروایت سلمہ بن الاکوع)

بطحان من الاکمال

۳۴۹۷۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بطحان (مدینہ کی وادی کا نام) جنت کے حوضوں میں سے ایک حوض پر ہے (دیلمی بروایت عائشہ)

الروحاء من الاکمال

۳۴۹۸۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روحاء کی چٹان پر ستر انبیاء (علیہم السلام) گذرے ننگے پاؤں ان پر عباء تھا جو بیت اللہ العتیق کا ارادہ رکھتے تھے جن میں سے موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں (عقیلی ضعفاء طبرانی حلیۃ الاولیاء تاریخ ابن عساکر بروایت ابوموسیٰ النافلۃ: ۱۷۴)

۳۴۹۸۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مسجد میں مجھ سے پہلے ستر انبیاء (علیہم السلام) نے نماز پڑھی ہے اور اس (روح) میں موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ستر ہزار لوگوں میں شیالی رنگ کی اونٹنی پر آئے اور موسیٰ علیہ السلام پر دو قطوانی عباء تھے (تاریخ ابن عساکر بروایت کثیر بن عبداللہ بن عوف عن ابیہ عن جدہ) راوی نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں تھے یہاں تک کہ ہم روحاء مقام پر پہنچے تو (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۹۸۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کی وادیاں اچھی ہیں جو نہ سخت ہیں نہ نرم اور وادی ماشیہ بہت اچھی ہے۔ (دیلمی بروایت ابن عمر)

بئر غرس

۳۴۹۸۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بئر غرس جنت کے چشموں میں سے ہے۔ (ابن سعد بروایت ابن عباس)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۳۴۷۔

۳۴۹۸۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بئر غرس اچھا کنواں ہے وہ جنت کے چشموں میں سے ہے اور اس کا پانی تمام پانیوں سے اچھا ہے۔ (ابن سعد بروایت عمر بن الحکیم)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۶۲)

۳۴۹۸۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے رات دیکھا کہ گویا میں جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ پر یعنی بئر غرس پر بیٹھا ہوا ہوں۔

ابن سعد بروایت ابن عمر

جبل احد

۳۴۹۸۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (بخاری بروایت سہل بن سعد ترمذی بروایت انس، احمد بن حنبل طبرانی ضیاء مقدسی بروایت سوید بن عامر الانصاری اور اس کے پاس اس کے علاوہ اور راوی نہیں ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں بروایت ابوہریرۃ)

۳۴۹۸۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، جب تم اس (جبل احد) پر آؤ تو اس کے درخت سے کھاؤ اگرچہ اس کے کانٹے دار درخت ہے (طبرانی اوسط بروایت انس)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۸۶، الضعیفہ: ۱۸۶۹)

۳۴۹۸۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہاڑ جنت کے ارکان میں سے ایک رکن ہے (ابویعلی، طبرانی، بروایت سہل بن سعد التقریۃ: ۱۹۵۱ ذخیرۃ الحفاظ: ۱۲۲)

۳۴۹۸۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احد یہ ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں جو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے اور یہ عیر (مدینہ کا ایک پہاڑ) جو ہم سے بغض رکھتا ہے اور ہم اس سے بغض رکھتے ہیں اور یہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک

دروازے پر ہے۔(طبرانی اوسط بروایت ابوعبس بن جبر)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۱۸۸الضعیفہ :۱۶۸)

۳۴۹۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احد پہاڑ ہے جوہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (بیہقی بروایت انس)

۳۴۹۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احد پہاڑ ہے جوہم سے محت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ پر ہے اور عیر (پہاڑ) جہنم کے دھانوں میں سے ایک دھانے پر ہے۔(ابن ماجہ بروایت انس)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ:۶۶۵، الالحاظ:۹۲)

۳۴۹۹۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ پہاڑ (احد) ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔(بیہقی ترمذی بروایت انس)

۳۴۹۹۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (مدینہ) طابہ ہے اور یہ احد ہے اور وہ ایسا پہاڑ ہے جوہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

احمد بن حنبل بیھقی بروایت ابو حمید

۳۴۹۹۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (احد) پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، (احمد بن حنبل بیہقی بروایت ابوحمید)

الحجاز

۳۴۹۹۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجاز میں دس گھر جو شام میں بیس گھروں سے زیادہ باقی رہنے والے ہیں (طبرانی بروایت معاویہ)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۱۲:۳۷)

۳۴۹۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دلوں کی سختی اور ظلم مشرق والوں میں ہے اور ایمان اور اطمینان حجاز والوں میں ہے۔

احمد بن حنبل مسلم بروایت جابر

۳۴۹۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صیدوج (طائف ایک وادی) اور اس کے کانٹے دار درخت حرام ہیں اللہ کے حرام کئے ہوئے (اور یہ یہ رسول اللہ ﷺ کے طائف میں آنے اور ان کے بنوثقیف کے حصار سے پہلے ہے)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۱۸۷۵ امندری نے عون المعبود:۱۵۱۶ میں فرمایا: اس کی سند میں محمد بن عبداللہ بن انسان طائفی ہے جو قوی نہیں اور یہ حدیث محل نظر ہے۔

اکمال

۳۴۹۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمان ہے اور قسوۃ اور دلوں کی سختی فدادین (اونٹوں والوں) میں ہے اونٹ کی دم کی جڑوں کے پاس جہاں سے شیطان کی سینگ نکلتی ہے یعنی ربیعہ اور مضر میں (تاریخ ابن عساکر بروایت ابومسعود انصاری)

حرمین اور مسجد اقصیٰ کی فضلیت......من الاکمال

مسجد نبوی ﷺ کا سفر

۳۴۹۹۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء اور میری مسجد انبیاء (علیہم السلام) کی مسجدوں کو ختم کرنے والی ہے اور مسجدوں میں سے سب سے زیادہ اس بات کی حقدار ہے کہ ان کی زیارت کی جائے اور ان کی طرف سفر کیا جائے مسجد حرام اور میری مسجد ہے اور میری مسجد میں

ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مسجدوں میں ایک ہزار نماز سے زیادہ فضلیت والی ہے۔ (دیلمی ابن النجار بروایت عائشہ)

۳۵۰۰۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سواری صرف تین مسجدوں کی طرف ہی باندھی جائے گی (سفر کیا جائے گا) مسجد حرام میری یہ مسجد اور مسجد اقصی۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمر

۳۵۰۰۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سواری کے کجاوے کسی ایسی مسجد کی طرف جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے نہیں باندھے جائیں گے مگر تین مسجد وں کی طرف مسجد حرام مدینہ کی مسجد (نبوی) اور بیت المقدس اور دن کے دو وقتوں میں نماز درست نہیں فجر کی نماز کیبعد یہاں تک کہ سورج نکل جائے عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے اور سال کے دو دنوں میں روزہ درست نہیں رمضان کی عید الفطر کا دن ذی الحجہ کے عید الاضحیٰ کے دن اور عورت تین دن میں سانت کا سفر صرف شوہر یا ذی رحم محرم رشتہ دار کے ساتھ ہی کر سکتی ہے۔

احمد بن حنبل مسلم ابن خزیمہ، ابن حبان سعید بن منصور بروایت ابوسعید

۳۵۰۰۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے مسجد حرم کی طرف مسجد اقصی کی طرف اور میری اس مسجد کی طرف اور عورت دو دن کی مسافت کا سفر اپنے شوہر یا ذی رحم محرم رشتہ دار کے ساتھ ہی کر سکتی ہے (حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر اور ابوسعید)

۳۵۰۰۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کی طرف ہی سفر کیا جاسکتا ہے کعبہ کی مسجد اور میری مسجد اور ایلیاء کی مسجد (مسجد اقصی) اور میری مسجد میں نماز کعبہ کی مسجد کے علاوہ اور مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے (بیہقی بروایت ابوہریرۃ)

۳۵۰۰۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: جو شخص میرے گھر میں یا میرے رسول (ﷺ) کی مسجد میں یا بیت المقدس میں میری زیارت کرے پھر وہ مرجائے تو وہ شہید مرے گا (دیلمی بروایت انس)

۳۵۰۰۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں مرجائے تو وہ قیامت کے دن امن کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

طبرانی اوسط بروایت جابر التعقبات: ۲۵

۳۵۰۰۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرجائے تو اس نے میری شفاعت کو حاصل کرلیا اور وہ قیامت کے دن امن والے لوگوں میں سے ہوگا۔ (طبرانی بیہقی اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے بروایت سلمان التعقبات: ۲۵ التزیۃ: ۲/۱۷۳)

۳۵۰۰۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں مرجائے تو وہ قیامت کے دن امن والے لوگوں میں سے اٹھایا جائے گا اور جس نے ثواب کی امید سے مدینہ میں میری زیارت کی تو وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ (بیہقی بروایت انس)

۳۵۰۰۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین میں سے کس ایک میں مرا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو امن کی حالت میں اٹھائے گا۔ (ابونعیم معرفہ بروایت محمد بن قیس بن مخرمہ اور انہوں نے اس کو مرسلاً روایت کیا ہے اور محمد تابعی ہیں)

۳۵۰۰۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج یا عمرہ کرتے ہوئے حرمین کے درمیان مرگیا تو اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اس طرح اٹھائیں گے کہ نہ اس پر حساب ہوگا نہ عذاب ہوگا اور جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو میری وفات کے بعد میرا پڑوسی ہوا وہ ایسا ہے کہ گویا وہ میری زندگی میں میرا پڑوسی ہوا اور جو مکہ میں مرا تو گویا وہ دنیاوی آسمان میں مرا اور جس نے زمزم کا پانی پیا تو زمزم کا پانی اس کے لئے وہ ہی فائدہ دے گا جس کے لیئے پیا گیا اور جس نے حجر اسود کا بوسہ دیا اور اس کا استلام کیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن پوری پوری گواہی دے گا اور جس نے بیت اللہ کے ارد گرد سات چکر لگائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر چکر کے بدلے اولاد اسماعیل کے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیں گے اور جس نے صفا مروہ کے درمیان دوڑ لگائی (سعی کی) تو اللہ تعالیٰ اس قدموں کو اس دن جمائے گا جس دن بہت سے قدم پھسل جائیں گے (دیلمی بروایت ابن عمر اور اس کی سند میں احمد بن صالح ہے جس کے بارے میں ابن حجر نے فرمایا کہ یہ مناکیر'' میں سے ہے)

مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت

۳۵۰۱۰۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین میں سے کسی ایک مکہ یا مدینہ میں مرے تو وہ امن کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

ابن عدی کامل ابو الشیخ بیھقی بروایت جابر، التھانی: ۴۱، ذخیرۃ الحفاظ: ۵۵۸۲

۳۵۰۱۱۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف تین مسجدوں کی طرف ہی سفر کیا جا سکتا ہے مسجد حرام مدینہ کی مسجد نبوی اور بیت المقدس کی مسجد۔

طبرانی بروایت ابن عمر

الشام

۳۵۰۱۲۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے شہروں میں سے اللہ کا چنا ہوا (شہر) شام ہے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اپنے بندں میں سے اپنے خاص (بندوں) کو چن لیتے ہیں جو شخص شام سے کسی دوسرے شہر کی طرف نکلے گا تو (وہ) (اللہ کے) غصہ کے ساتھ ہوگا اور جو اس میں دوسرے شہر سے داخل ہوگا تو (وہ) (اللہ کی) رحمت کے ساتھ ہوگا (طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابوامامہ اسنی المطالب ۷۹۹)

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۴۲۵۔

۳۵۰۱۳۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام محشر اور منشر کی زمین ہے۔ (ابوالحسن بن شجاع ربعی فضائل الشام بروایت ابوذر)

۳۵۰۱۴۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام والی زمین میں اللہ کے کوڑے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتے ہیں بدلہ لیتے ہیں اور ان شام والوں میں منافقین پر حرام ہے کہ وہ ان کے مسلمانوں پر غالب آ جائیں اور یہ کہ وہ غم اور تکلیف اور غیظ وغضب اور حزن وملال کے بغیر مرجائیں (احمد بن حنبل ابویعلیٰ طبرانی ضیاء مقدسی بروایت خریم بن ماتک)

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۱۰۶، الضعیف: ۱۳)

۳۵۰۱۰۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی زمین اس کو پسندیدہ زمین شام ہے اور اس میں اس کی مخلوق اور اس کے بندوں میں سے اس کے خاص لوگ ہیں اور لوگوں کی ایک جماعت میری امت میں سے جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے ضرور داخل ہوگی۔

طبرانی بروایت ابو امامۃ المفید: ۸۳

۳۵۰۱۶۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام کے لئے خوشخبری ہو (کیونکہ) رحمٰن ان پر ایسی رحمت پھیلائے ہوئے ہیں۔

طبرانی بروایت زید بن ثابت

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۶۳۴۔

ملک شام کی فضیلت

۳۵۰۱۷۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام کے لئے خوشخبری ہو اس لئے کہ رحمٰن کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

احمد بن حنبل ترمذی مستدرک حاکم بروایت زید بن ثابت

۳۵۰۱۸۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام میں دارالاسلام کی اصل ہے (طبرانی بروایت سلمہ ابن نفیل)

۳۵۰۱۹۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شام کو لازم پکڑو (طبرانی بروایت معاویہ بن حیدہ)

۳۵۰۲۰۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شام کو لازم پکڑو! کیونکہ وہ اللہ کے شہروں میں سے خاص ہے جس میں اللہ کی مخلوق میں سے جس کے چنے

ہوئے ہیں جو شام جانا نہ چاہے تو وہ اپنے یمن چلا جائے اور اس کا باقی ماندہ پانی پیئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام کی ضمانت دی ہے۔

طبرانی بروایت واثلہ اسنی المطالب: ۹۱۵

۳۵۰۲۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شام میں ایک شہر جسے حمص کہا جاتا ہے قیامت کے دن (اس سے) ستر ہزار (لوگ) اٹھائیں گے جن پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب۔ (احمد بن حنبل طبرانی مستدرک حاکم بروایت عمر)

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۸۶۹، الکشف الالٰہی: ۲۴۷۔

۳۵۰۲۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام والوں کو برا نہ کہو! اس لئے کہ ان میں ابدال ہیں (طبرانی اوسط بروایت علی الاتقان: ۲۲۸۲)

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۲۲۳۔

۳۵۰۲۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک ہجرت کے بعد دوسری ہجرت ہوگی، زمین والوں میں بہتر (وہ ہیں) جو ابراہیم (علیہ السلام) کی ہجرت کی جگہ کو ان میں سے لازم پکڑنے والے ہیں زمین میں اس زمین والوں میں سے برے لوگ باقی رہیں گے جنہیں ان کی زمین پھینکے گی اللہ تعالیٰ کی ذات ان سے گھن کرے گی اور ان کو آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی مستدرک حاکم بروایت ابن عمرو۔

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۲۵۹، ضعیف ابوداؤد: ۵۳۴۔

۳۵۰۲۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاملہ پلٹے گا یہاں تک کہ تم جمع کئے بھرے لشکر ہو جاؤ گے ایک لشکر شام میں ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں آپ شام کو لازم پکڑیں اس لئے کہ شام اللہ کی زمین میں سے اس کی پسندیدہ ہے جس کی طرف اللہ اپنے بندوں میں سے اپنے خاص لوگ چنتا ہے، اگر تم اس سے انکار کرو تو اپنے یمن کو لازم پکڑو اور اپنے باقی ماندہ پانی پیئو! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔ (احمد بن حنبل ابوداؤد بروایت عبداللہ بن حوالہ)

۳۵۰۲۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربی لوگ (شام والے) حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے (مسلم بروایت سعد)

الاکمال

۳۵۰۲۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شام پر کامیاب ہو جاؤ گے اور اس پر غلبہ حاصل کر لو گے اور تم شام سیف بحر پر ایک قلعہ میں پہنچو گے جسے "انفہ" کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے بارہ ہزار شہید اٹھائیں گے (طبرانی ابن عساکر بروایت ابوامامہ)

۳۵۰۲۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام والے اور ان کی بیویاں اور ان کے اولاد اور ان کے غلام اور ان کی باندھیاں جزیرہ کے منتہیٰ تک اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والے ہیں ان میں جو بھی شہروں میں سے کسی شہر میں اترے گا تو وہ رباط میں ہوگا اور جو ان میں سرحدوں میں سے کسی سرحد پر اترے گا تو وہ جہاد میں ہوگا۔ (طبرانی ابن عساکر بروایت ابودرداء)

۳۵۰۲۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عنقریب جمع شدہ لشکر ہو گے ایک لشکر عراق میں ایک لشکر یمن میں سو تم شام کو لازم پکڑو اس لئے کہ وہ اللہ کے شہروں میں سے اس کا چنا ہوا شہر ہے اور اس میں اس کے بندوں میں سے اس کے بہتر لوگ ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ اپنا نور باندھتے ہیں جو انکار کرے تو وہ اپنے یمن چلا جائے اور اس کا باقی ماندہ پانی پیئے کیونکہ اللہ نے مجھ سے شام اور اس کے رہنے والوں کی ضمانت لی ہے۔

طبرانی مستدرک حاکم بروایت عبداللہ بن حوالہ

دمشق کا تذکرہ

۳۵۰۲۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کا خیمہ جنگ میں غوطہ ہے جو ایک شہر ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے (تاریخ ابن عساکر بروایت جبیر بن نفیر مرسلاً)

۳۵۰۳۰ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عنقریب مختلف لشکر پاؤ گے، ایک لشکر شام اور مصر اور عراق اور یمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ ہمارے لئے پسند کرلیں! تو (رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا تم شام کو لازم پکڑو! جو انکار کرے تو وہ یمن چلا جائے اور اپنا باقی ماندہ پانی پیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام کی ضمانت لی ہے۔ (طبرانی بروایت ابودارداء)

۳۵۰۳۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب شام فتح ہوگا تو تم ایک شہر کو لازم پکڑو! جسے دمشق کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ شام کے شہروں میں بہتر ہے اور وہ مسلمانوں کے لئے جنگوں سے لوٹنے کی جگہ ہے اور مسلمانوں کا خیمہ ایسی زمین میں ہے جسے غوطہ کہا جاتا ہے دجال سے مسلمانوں کی جائے پناہ بیت المقدس ہے اور یاجوج ماجوج سے ان کی پناہ گاہ طور ہے۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ)

۳۵۰۳۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! عنقریب تم پر شام فتح کیا جائے گا تو تم ایک شہر کو لازم پکڑو! جسے دمشق کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ شام کے شہروں میں سے بہتر ہے اور مسلمانوں کا خیمہ اس شام کی ایک ایسی زمین میں ہے جسے غوطہ کہا جاتا ہے اور وہ ہی مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے۔

ابن النجار بروایت عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ

۳۵۰۳۳ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر دنیا فتح کی جائے گی سو جب تمہیں مختلف منزلوں کا اختیار دیا جائے تو تم ایک ایسے شہر کو لازم پکڑو! جسے دمشق کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ جنگوں سے مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور جنگوں میں خیمہ اس شام ایسی زمین میں ہے جسے غوطہ کہا جاتا ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ایک صحابی

۳۵۰۳۴ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! عنقریب تم جمع شدہ لشکر ہو گے ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں ابن حوالہ نے عرض کیا: آپ پسند کرلیں (ہمارے لئے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آپ کے لئے شام کو پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ مسلمانوں کے بہتر اور اللہ کے شہروں میں سے اس کا چنا ہوا شہر ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ اپنی چنی ہوئی مخلوق کو جمع کرتا ہے جو انکار کرے تو اپنے یمن چلا جائے اور اس کا باقی ماندہ پانی پیئے! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام کی ضمانت دی ہے (طبرانی بروایت عرباض)

۳۵۰۳۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پار لشکر ہو گئے تو تم شام کو لازم پکڑو! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام کی ضمانت دی ہے (بیہقی تاریخ ابن عساکر بروایت ابوطلحہ ولانی اور ان کا نام درباہے)

۳۵۰۳۶ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر میرے بعد جلدی شام فتح ہوگا سو جب وہ فتح ہو جائے اور (لوگ) اس میں اتریں تو شام والے جزیرہ کی منتہیٰ تک مرابط ہوں گے ان کے مردہ اور ان کے بچے اور ان کی عورتیں اور ان کے غلام جو کوئی ان ساحلوں میں سے کسی ساحل پر اترے تو وہ جہاد میں ہے اور جو بیت المقدس اور اس کے اردگرد اترے تو وہ رباط میں ہے (تاریخ ابن عساکر بروایت ابودرداء الضعیفہ: ۱۵۴۸)

۳۵۰۳۷ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دار الاسلام کی اصل شام میں ہے شام کی طرف اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اپنے منتخب لوگوں کو لائے ہیں اسکی طرف مرحوم ہی آتا ہے اور اس سے فتنہ میں پڑا ہوا شخص بھی اعراض کرتا ہے اور اس پر سائے اور بارش کے ذریعہ زمانہ کے پہلے دن سے زمانہ کے آخر دن تک اللہ کا ہاتھ ہے اگر ان کو مال عاجز کردے تو ان کو بہتری اور پانی عاجز نہ کرے گا۔ (نعیم بن حماد فتن بروایت کثیر بن مرۃ مرسلاً)

فتنہ کے زمانہ میں ملک شام میں پناہ

۳۵۰۳۸ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنے ہوں گے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تم شام کو لازم پکڑو۔ (ترمذی حسن صحیح تمام تاریخ ابن عساکر بروایت ابن حکیم عن ابیہ عن جدہ)

۳۵۰۳۹ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر یمن میں ہوگا ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ میرے لئے پسند کرلیں! تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا آپ شام کو لازم پکڑیں! آپ شام کو لازم پکڑیں! آپ شام کو لازم پکڑیں جو انکار

کرے تو وہ اپنے یمن چلا جائے اور اس کا باقی پانی پیئے! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔

احمد بن حنبل ابن حبان طبرانی، مستدرک حاکم، سعید بن منصور بروایت عبداللہ بن حوالہ

۳۵۰۴۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر جب عمارت (تک) پہنچ جائے تو آپ اس سے نکلیں شام کی طرف اور میں آپ کے امیروں کے بارے میں ہی خیال کرتا ہوں کہ وہ آپ کے درمیان اور اس کے درمیان حائل ہوں گے تو انہوں نے عرض کیا: تو میں اپنی تلواروں کا پھر اس کے ذریعہ ماروں گا! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن آپ سنیں اور بات مانیں اگرچہ (امارت) حبشی غلام کی ہی ہو۔

مستدرک حاکم، بیہقی دلائل، تاریخ ابن عساکر بروایت ابوذر

۳۵۰۴۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آپ دیکھیں کہ عمارت سلع تک پہنچ گئی تو آپ شام میں جہاد کریں! اگر اس کو طاعت نہ ہو تو (حاکم کی بات) سنیں اور فرمانبرداری کریں۔ (ابن مندہ تاریخ ابن عساکر بروایت ابو اسید انصاری ابن عساکر فائن یعنی اقم (اقامت کریں) فرمایا: اور ایک روایت میں ہے: اور آپ شام میں جائیں لوگ کئی لشکروں میں جمع کئے جائیں گے ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر مشرق میں اور ایک لشکر مغرب میں تم شام کو لازم پکڑو کیونکہ وہ اللہ کے شہروں میں سے اس کا چنا ہوا شہر ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اپنے چنے ہوئے بندوں کو لاتے ہیں تم شام کو لازم پکڑو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے جو انکار کرے تو اپنے یمن چلا جائے۔ (طبرانی بروایت واثلہ)

۳۵۰۴۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام میں ایک لشکر ہوگا اور عراق میں ایک لشکر اور یمن میں ایک لشکر تو ایک شخص نے: عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ آپ میرے لئے پسند کریں۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا آپ شام کو لازم پکڑیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔ (طبرانی بروایت عبداللہ بن زید)

۳۵۰۴۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ شام کو لازم پکڑیں! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اے شام میرا ہاتھ تجھ پر ہے اے شام! تو میرے شہروں میں سے میرا چنا ہوا شہر ہے میں تجھ میں اپنے بندوں میں سے اپنے پسندیدہ لوگوں کو داخل کرتا ہوں تو میری سزاء کی تلوار ہے اور میرے عذاب کا کوڑا ہے، تو بہت زیادہ ڈرانے والا ہے اور تیری طرف ہی لوگ جمع ہوں گے۔ اور جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا میں نے ایک سفید ستون دیکھا گویا وہ موتی ہے اس کو فرشتے اٹھائے ہوئے تھے میں نے کہا: تم نے کیا اٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: اسلام کا ستون ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس کو شام کے ساتھ ملائیں اور اسی دوران میں سویا ہوا تھا تو میں نے ایک کتاب دیکھی میرے تکیہ کے نیچے سے اچک لی گئی تو میں نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں سے تخلیہ فرمایا ہے تو میں نے اپنی نظر اس کے پیچھے کیں تو وہ ایک نور تھا میرے سامنے چڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اس کو شام میں رکھ دیا گیا جو شام جانے سے انکار کرے تو وہ اپنے یمن چلا جائے اور اس کو اس کا باقی سہا زندہ پانی پلایا جائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام کی اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔

طبرانی تاریخ ابن عساکر بروایت عبداللہ بن حوالہ

۳۵۰۴۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کتاب کا ستون دیکھا جو میرے تکیہ کے نیچے سے لیا گیا تو میں نے اس کے پیچھے اپنی نظر کی تو وہ ایک نور تھا جو چڑھ رہا تھا پھر اسے شام میں لے جایا گیا خبردار! جب فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

طبرانی مستدرک حاکم، تمام، تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمرو

۳۵۰۴۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی دوران کہ میں سو رہا تھا تو میں نے کتاب کا ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے اٹھایا گیا تو میں نے یہ گمان کیا کہ اس کو لے جایا گیا ہے (ختم کر دیا گیا ہے) پھر میں نے اپنی نظر اس کے پیچھے کی تو اس کو شام میں لے جایا گیا تھا جب اس وقت فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔ (احمد بن حنبل طبرانی حلیۃ الاولیاء بروایت ابودرداء)

۳۵۰۴۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کتاب کا ستون دیکھا جو میرے تکیہ کے نیچے سے کھینچا گیا پھر اسے شام لے جایا گیا تو میں نے اس کی تاویل ملک سے کی۔ (مستدرک حاکم اور انہوں نے اس کو حسن کہا بروایت ابن عمر)

۳۵۰۴۷۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے نور کا ایک ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے چڑھ رہا تھا یہاں تک کہ شام میں ٹھہر گیا۔
تاریخ ابن عساکر بروایت عمر

فتنے کے وقت ایمان ملک شام میں

۳۵۰۴۸۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اسی دوران اپنی نیند میں تھا کہ میرے پاس فرشتے آئے تو انہوں نے میرے سر کے نیچے سے کتاب ستون اٹھایا پھر اس کو شام لے گئے خبردار! جس وقت فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

احمد بن حنبل، طبرانی، حلیۃ الاولیاء بروایت ابو درداء

۳۵۰۴۹۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس رات ایک سفید ستون دیکھا جب مجھے معراج پر لے جایا گیا، گویا وہ موتی ہے، اس کو فرشتے اٹھائے ہوئے تھے، میں نے کہا: تم نے کیا اٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: اسلام کا ستون! ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس کو شام میں رکھ دیں اور اس دوران میں سویا ہوا تھا میں نے کتاب کا ستون دیکھا، جو میرے تکیہ کے نیچے سے اٹھا گیا ہے تو میں نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں سے تخلیہ فرمایا ہے میں نے اپنی نظر اس کے پیچھے کی تو وہ الگ نور تھا جو میرے سامنے چڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اسے شام میں رکھ دیا گیا۔

طبرانی بروایت عبداللہ بن حوالہ

۳۵۰۵۰۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سر کے نیچے سے اسلام کا ستون سونتا گیا تو میں اس کی وجہ سے وحشت میں پڑ گیا پھر میں نے اپنی نظر لگائی تو وہ شام کے درمیان نصب کیا جا چکا تھا پھر مجھ سے کہا گیا: اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے شام کو منتخب فرمایا ہے اور آپ کے بندوں کے لئے سو اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لئے عزت اور جمع ہونے اور رکاوٹ اور یاد (کا ذریعہ) بنایا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو شام میں ٹھہراتے ہیں اور شام سے اس کو اس کا حصہ دیتے ہیں اور جس کے ساتھ برائی کا ارادہ کریں تو اپنی ترکش سے جو شام میں ہے ایک تیر نکالتے ہیں پھر اس کو اس پر پھینک دیتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں سلامت نہیں رہتا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۵۰۵۱۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت دمشق اور اس کے ارد گرد کے دروازوں اور بیت المقدس اور اس کے ارد گرد کے دروازوں پر ہمیشہ قتال کرتی رہے گی ان کو ان لوگوں کی رسوائی کچھ نقصان نہیں دے گی جو ان کو رسوا کریں قیامت کے قائم ہونے تک حق پر غالب رہیں گے۔ (ابن عدی کامل عبدالجبار بن عبداللہ خویلدی تاریخ داریا تاریخ ابن عساکر بروایت ابوہریرۃ ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۸۳)

۳۵۰۵۲۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم پر ہمیشہ مضبوط رہے گی ان کے مخالفین ان کو کچھ نقصان نہیں دے سکیں گے اللہ کے دشمنوں سے قتال کرتے رہیں گے جب ایک لڑائی ختم ہوگی تو دوسرے لوگوں کی جنگ ظاہر ہو جائے گی اللہ تعالیٰ نئی قوموں کو بلند کریں گے اور قیامت قائم ہونے تک ان کو اس سے روزی دیں گے وہ شام والے ہوں گے۔ (حلیۃ الاولیاء بروایت ابوہریرۃ)

۳۵۰۵۳۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت حق پر ہمیشہ رہے گی اور ان پر غالب ہوگی جو ان کے دشمن ہوں گے اور وہ کھانے والوں کے درمیان برتن کی طرح ہوں گے یہاں تک اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگ اسی طرح ہوں گے عرض کیا گیا: وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: بیت المقدس کے اطراف میں ہوں گے۔ (طبرانی بروایت مرہ بہزی)

۳۵۰۵۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت بیت المقدس اور اس کے ارد گرد کے دروازوں پر اور انطاکیہ اور اس کے ارد گرد کے دروازوں پر اور (دمشق اس کے ارد گرد کے دروازوں پر) قتال کرتی رہے گی حق پر غالب ہوگی ان لوگوں کی پرواہ نہیں کریں گے جو ان کو رسوا کریں اور نہ ان لوگوں کی جو ان کی مدد کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ طالقان سے اپنا خزانہ نکالیں گے پھر ان کے ذریعہ اپنے دین کو زندہ کریں گے جس طرح اس سے پہلے دین کو ختم کر دیا گیا۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرۃ، اور فرمایا: اس کی اسناد غریب ہے اور اس کے

الفاظ بہت غریب ہیں)

۳۵۰۵۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت حق پر غالب رہے گی اللہ تعالیٰ ان پر پھینکنے کی جگہ ان کو پھینکیں گے اور وہ لوگ گمراہوں سے قتال کریں گے ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کی مخالفت کریں گے یہاں تک کہ یہ لوگ کانے دجال سے قتال کریں اور ان میں سے اکثر شام والے ہوں گے۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت ابودرداء)

۳۵۰۵۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیر کے دس حصے ہیں نو حصے شام میں اور ایک حصہ باقی شہروں میں جب شام والے خراب ہو جائیں تو تم میں کوئی خیر نہیں۔ (الخطیب المتفق والمفترق بروایت ابن عمرو اس کی سند میں خلیفہ دمشقی بروایت وضین بن عمار ہے، احمد نے کہا: اس میں کوئی مراج نہیں، اور ان کے علاوہ نے اس کو کمزور قرار دیا ہے)

۳۵۰۵۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شام والے خراب ہوں تو تم میں کوئی خیر نہیں ہے۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمرو)

۳۵۰۵۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شام والے خراب ہو جائیں تو تم میں کوئی خیر نہیں اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت منصور ہوگی قیامت کے قائم ہونے تک ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو ذلیل کریں۔

احمد بن حنبل ابن ابی شیبہ ترمذی حسن صحیح طبرانی ابن حبان بروایت معاویہ بن قرۃ عن ابیہ

۳۵۰۵۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شام والے ہلاک ہو جائیں تو میری امت میں کوئی خیر نہیں اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی یہاں تک کہ وہ دجال سے قتال کریں۔ (نعیم بن حماد فتن تاریخ ابن عساکر بروایت معاویہ بن قرۃ عن ابیہ)

مسجد العشار من الاکمال

۳۵۰۶۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مسجد عشار سے قیامت کے دن شہداء اٹھائیں گے بدر کے شہدوں کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی نہیں اٹھے گا۔ (ابوداؤد بروایت ابوہریرۃ)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۶۸۴۔

بیت المقدس

۳۵۰۶۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس جمع کرنے اور پھیلانے کی زمین ہے اس میں آؤ اس میں نماز پڑھو اس لئے کہ اس میں ایک نماز اس کے علاوہ میں ایک ہزار نماز کی طرح ہے جو شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ اس کے لئے تیل ہدیہ کرے جس سے اس میں چراغ جلایا جائے جس نے اس طرح کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس میں نماز پڑھی۔ (ابن ماجہ طبرانی بروایت میمونہ)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۳۴۵ الشذرۃ: ۷۲۱

۳۵۰۶۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بیت المقدس نہ جا سکے کہ اس میں نماز پڑھے تو وہ تیل بھیج دے جس کے ذریعہ اس میں چراغ جلایا جائے۔

بیہقی بروایت میمونہ اسنی المطالب: ۱۴۸۷

کلام:..... ضعیف ہے ضیف الجامع: ۵۸۳۵

جبل خلیل کا تذکرہ

۳۵۰۶۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبل خلیل مقدس ہے اور بنی اسرائیل میں جب فتنہ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء (علیہم السلام) کی

طرف وحی کی کہ وہ اپنے دین کو لے کر جبل خلیل چلے جائیں۔ (تاریخ ابن عساکر برووایت وضین بن عطاء مرسلا)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۲۶۴، الضعیفہ ۸۲۵)

الاکمال

۳۵۰۶۴ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہاں (بیت المقدس) آؤ اور وہاں نماز پڑھو اگر وہاں نہ جا سکو اور وہاں نماز نہ پڑھ سکو! تو وہاں تیل بھیجو! جس کے ذریعہ اس کی قندیلوں میں چراغ روشن کیا جا سکے۔ (احمد بن حنبل ابوداؤد بروایت میمونہ مولاۃ النبی ﷺ) انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیے! (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۵۰۶۵ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیالمقدس اترو! شاید اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی اولاد عطاء فرمائیں جو اس مسجد کی تعمیر کریں اس کی طرف صبح جائیں اور شام کو لوٹیں۔ (ابن سعد بروایت ذی الاصابع)

۳۵۰۶۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کو لازم پکڑو! شاید اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ایسی اولاد پیدا کریں جو اس مسجد کی طرف صبح جائیں اور شام کو لوٹیں۔ (عم طبرانی، بغوی باوردی ابن قانع سمویہ ابن شاھین ابونعیم بروایت ذی الاصابع)

۳۵۰۶۷ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاملہ عنقریب لوٹے گا یہاں تک کہ تم جمع شدہ لشکر ہو گے ایک لشکر شام میں ایک لشکر یمن میں ایک لشکر عراق میں ابن حوالہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ میرے لئے پسند کریں اگر میں یہ پالوں تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: آپ شام کو لازم پکڑیں! اس لئے کہ یہ اللہ کی زمین میں اس کی منتخب زمین ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اپنے پسندیدہ لوگوں کو جمع فرماتے ہیں تم اگر انکار کرو تو اپنے یمن کو لازم پکڑو اور اس کا باقی پانی پیو! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔ (احمد بن حنبل ابوداؤد، طبرانی ضیاء مقدسی بروایت عبداللہ بن حوالہ یہ حدیث رقم ۲۴: ۲۵، میں گذر چکی ہے)

۳۵۰۶۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے داؤد (علیہ السلام) سے فرمایا: زمین میں میرے لیئے ایک گھر بناؤ! تو داؤد (علیہ السلام) اپنا ایک گھر بنایا اس گھر سے بنانے سے پہلے جس کا اللہ نے حکم دیا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: اے داؤد میرے گھر سے پہلے آپ نے اپنا گھر بنایا؟ انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! اسی طرح آپ نے اس میں فرمایا جس میں آپ نے فیصلہ کیا کہ: جو اختیار والا ہو اس نے ترجیح دی، پھر اللہ نے مسجد بنانے کا حکم دیا جب چاردیواری پوری ہوگئی تو اس کی دوتہائی گرگئی پھر انہوں نے اس کی اللہ تعالیٰ سے شکایت کی اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ یہ درست نہیں کہ آپ میرا گھر بنائیں انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! کیوں؟ تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اس لئے کہ آپ کے ہاتھ سے بہت خون ہوتے ہیں عرض کیا: اے میرے رب کیا یہ تیری محبت اور تیری خواہش میں نہیں ہوئے فرمایا: کیوں نہیں! لیکن وہ میرے بندے ہیں میں ان پر رحم کرتا ہوں تو یہ بات داؤد (علیہ السلام) پر گراں گذری پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ: آپ غمگین نہ ہوں میں اس کی تعمیر آپ کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں ضرور پوری کروں گا جب داؤد (علیہ السلام) کا انتقال ہوگیا تو سلیمان (علیہ السلام) اس کی تعمیر میں شروع ہوگئے جب اس کی تعمیر پوری ہوگئی تو حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے کئی قربانیاں اللہ کے حضور پیش کیں اور کئی جانور ذبح کئے اور بنی اسرائیل کو جمع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: میں اپنے گھر کی تعمیر پر آپ کی خوشی دیکھ رہا ہوں آپ مجھ سے مانگیں! میں عطاء کروں گا تو انہوں نے عرض کیا: میں آپ سے تین چیزیں مانگتا ہوں فیصلہ جو آپ کے فیصلہ کے موافق ہو اور ایسی بادشاہت جو میرے بعد کسی کے لئے نہ ہو اور جو اس گھر میں صرف نماز پڑھنے آئے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکلے (کہ وہ) اس دن کی طرح ہو جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (گناہوں سے پاک) دعائیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو دے دیں اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تیسری دعا بھی ان کو دی ہوگی۔

طبرانی بروایت رافع بن عمیر

کلام:......طبرانی نے اس کو کبیر میں ذکر کیا اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ایوب بن سوید الرملی ہے جو وضع حدیث کے ساتھ متہم ہے۔

۳۵۰۶۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سلیمان بن داؤد (علیہ السلام) نے بیت المقدس کی تعمیر کرلی اس کی عمارت ٹھہر نہیں رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ آپ نے اس میں وہ چیز داخل کردی جو اس میں نہ تھی تو انہوں نے اس کو نکالا تو عمارت ٹھہر گئی۔

عقیلی ضعفاء بروایت بن کعب

۳۵۰۷۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ارض المحشر والمنشر اچھی نماز پڑھنے کی جگہ ہے اور لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ آدمی کو کوڑے کے برابر جگہ پسندیدہ ہوگی۔ یا (فرمایا) آدمی کی کمان کے برابر جگہ جہاں سے بیت المقدس کا ارادہ کرے اس کے لئے دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سے بہتر یا (فرمایا) زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ (دیلمی بروایت ابوذر)

۳۵۰۷۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد اقصیٰ سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو وہ اس طرح ہوگیا کہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔

عبدالرزاق بروایت ام سلمہ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۳۵۲

۳۵۰۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد اقصی سے احرام باندھا تو اس کے وہ گناہ معاف کردیئے گئے جو اس نے آگے کئے اور وہ گناہ جو پیچھے کئے۔ بیھقی بروایت ام سلمہ

۳۵۰۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام کی طرف حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے گئے اور اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (بیہقی بروایت ام سلمہ)

۳۵۰۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیت المقدس اور اس کے اردگرد بارہ میلوں تک مرجائے تو وہ اس شخص کے درجہ میں ہے جس کو روح آسمان دنیا میں قبض کی گئی ہو۔ دیلمی بروایت ابوھریرہ

۳۵۰۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بیت المقدس میں مرا تو گویا کہ وہ آسمان میں مرا۔

الابزار بروایت ابوھریرۃ ترتیب الموضاعات: ۲۰۶ التنزیۃ: ۲/۱۷۲

عسقلان

۳۵۰۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل مقبرہ پر رحم کرے! یہ مقبرہ ہے جو عسقلان میں ہوتا ہے۔

سعید بن منصور بروایت عطاء الخراسانی بلاغاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۰۷، جنۃ المرتاب: ۱۵۸۔

۳۵۰۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جس کو اللہ تعالیٰ ان دو عروسوں میں سے کسی ایک میں ٹھہرائے یعنی عسقلان یا غزہ میں (مسند الفردوس بروایت ابن ربیہ)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۲۴۷۔

الاکمال

۳۵۰۷۸......رسول اللہ ﷺ نے، فرمایا: آپ شام اور اھل شام کو لازم پکڑیں شام میں سے عسقلان کو لازم پکڑیں کیونکہ جب میری امت میں چکی گھومے گی تو شام والے راحت اور عافیت میں ہونگے۔ (دارقطنی دیلمی بروایت ابن عباس)

۳۵۰۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عسقلان دو عروس میں سے ایک ہے قیامت کے دن اس سے ستر ہزار لوگ اٹھائیں جائیں گے جن پر کوئی

حساب نہیں ہوگا اور ان میں سے پچاس ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے جو جمع ہو کر اللہ کی طرف آئیں گے اور اس میں شہداء کی صفیں ہیں جن کے سر کٹے ہوئے ان کے ہاتھوں میں ہوں گے ان کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا کہہ رہے ہوں گے اے ہمارے پروردگار آپ ہم سے وہ وعدہ پورا کریں آپ نے اپنے پیغمبروں سے کیا اور ہمیں رسوا نہ کریں قیامت کے دن بے شک آپ وعدہ کے خلاف نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندوں نے سچ کہا انہیں نہر بیضۃ سے غسل دو۔ پھر وہ اس سے نکالیں گے اس طرح کہ سفید صاف ستھرے ہیں ہر جنت میں جہاں وہ چاہیں گے چلیں جائے گے۔ (احمد بن حنبل بروایت انس علامہ ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں لایا اور اس پر علامہ ابن حجر نے القول المسدد میں ذکر فرمایا اور اس حدیث کے شواہد ذکر کئے الاسرار الموفوعۃ: ۲۹۴ ترتیب الموضوعات: ۴۲

۳۵۰۸۰۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عسقلان میں ایک دن اور ایک رات پہرہ داری کی پھر وہ اس کے بعد ساٹھ سال میں مر گیا تو وہ شہید مرے گا اگرچہ شرک کی زمین میں مرا ہو۔ (حمزہ تاریخ جرجانی ابن عساکر بروایت ابن امامہ)

الغوطۃ

۳۵۰۸۱۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑی جنگ کے دن مسلمانوں کا خیمہ ایسی زمین میں ہوگا جسے غوطہ کہا جاتا ہے جس میں ایک شہر ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے وہ اس دن مسلمانوں کی منزلوں میں سے بہتر منزل ہوگی۔ (احمد بن حنبل بروایت ابو الدرداء)

الاکمال

۳۵۰۸۲۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے جنگ کے دن مسلمانوں کا خیمہ ایسی زمین میں ہوگا جسے غوطہ کہا جاتا ہے جس میں ایک شہر ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے وہ اس دن مسلمانوں کی منزلوں میں سے بہتر منزل ہوگی۔ (مستدرک حاکم تاریخ ابن عساکر بروایت ابن الدرداء)

۳۵۰۸۳۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے لئے غوطہ میں ایک شہر جسے دمشق کہا جاتا ہے جو شام کے بڑے شہروں میں سے ہے ایک گھر کی ضمانت دے۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت ابن معاذ)

۳۵۰۸۴۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو میرے لئے غوطہ میں ایک گھر کی ضمانت دے میں جنت میں اس کے لئے ایک گھر کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت وضین بن عطا اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث منقطع ہے اور اس میں ایک راوی مجہول الحال ہے)

۳۵۰۸۵۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار عنقریب تم پر شام فتح کیا جائے گا سو تم ایک شہر کو لازم پکڑو جسے دمشق کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ شام کے شہروں میں ایک بہتر شہر ہے اور مسلمانوں کا خیمہ ایسی زمین میں ہوگا جیسے غوطہ کہا جاتا ہے اور یہ ان کی پناہ گاہ ہوں۔

ابن نجار بروایت عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ

۳۵۰۸۶۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب شام کو فتح کیا جائے گا جب تم اس میں منزلوں کو پسند کرو تو ایسے شہر کو لازم پکڑو جسے دمشق کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ جنگوں سے مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور ان کا خیر ایسی زمین میں ہوگا جسے غوطہ کہا جاتا ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ابی صحابی التناهية ۹۶

قزوین

۳۵۰۸۷۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے ان بھائیوں پر رحم فرمائے جو قزوین میں ہیں۔ (ابن ابی حاتم فضائل قزوین بروایت ابو ہریرہ اور ابن عباس اکھٹے ابو اعلاء عفار فضائل قزوین بروایت علی)

۳۵۰۸۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین میں جہاد کرو کیونکہ وہ جنت کے دروازوں میں اعلیٰ دروازوں سے ہے۔ (ابن ابی حاتم، خلیل اکٹھے فضائل قزوین میں روایت کرتے ہیں بروایت بشر بن ابی سلمان کوفی بروایت رجل مرسلاً خطیب بغدادی فضائل قذوین بروایت بشر بن سلمان ابوالسری بروایت رجل ابوالسری ان کا نام مجہول گئے اور ابوالضراء سے مسنداذ کر کی فرمایا قزوین کے بارے میں اس سے زیادہ صحیح کوئی روایت نہیں)

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع:۹۸۴ المفید:۳۱۔

الاکمال

۳۵۰۸۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرحدوں میں سب سے زیادہ فضیلت والی سرحد ایک ایسی زمین ہے جو عنقریب فتح کی جائے گی جیسے قزوین کہا جاتا ہے جو شخص اس میں ایک رات اجر کی امید کے ساتھ گزارے تو وہ شہید مرے گا اور وہ صدیقین کے ساتھ نبیوں کی جماعت میں اٹھا یا جائے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ (خلیل بن عبدالجبار فضائل قذوین رافعی بروایت ابوہریرۃ التنزیۃ:۶۳۲ ذیل الالی:۹۳)

۳۵۰۹۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیلم کی زمین میں فارس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے جسے قزوین کہا جاتا ہے میرے دوست جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے بتایا انہوں نے کہا قیامت کے دن یہ اٹھائے جائیں گے پس وہ صفوں میں جنت کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے اور لوگ حساب میں ہوں گے اور وہ لوگ جنت کی خوشبو یاد ہے ہوں گے (الحافظ الحسن بن احمد فضائل قزوبن میں اور رافع ابان سے انس سے)۔

التنزیۃ ۲ ۵۹ ذیل اللالی ۸۹

۳۵۰۹۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسی قوم ہوگی جو ایسی جگہ پر اترے گی جسے قزوین کہا جاتا ہے ان کے لئے اس میں اللہ کے راستہ میں قتال کرنا لکھا جائے گا۔ (الخطیب فضائل قزوین رافعی بروایت ابوذر، التنزیۃ:۶۱۲ ذیل الالی:۹۰)

۳۵۰۹۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں کہ جن کے خون اور گوشت میں ایمان شامل ہو چکا جو ایسے شہر میں قتال کریں گے جیسے قزوین کہا جاتا ہے ان کی طرف جنت مشاق ہوگی اور ان پر اس طرح مہربان ہوگی جس طرح اونٹنی اپنے بچے پر مہربانی کرتی ہے۔

ابوالشیخ کتاب الامصار والبلدان حسن بن احمد العطار فضائل قزوین دیلمی رافعی بروایت جابر، التنزیۃ:۵۸۲. ۵۹

۳۵۰۹۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین مقام قیامت کے دن آئے گا اور اس کے گول دو پر سفید موتی کے ہوں گے جن سے وہ آسمان اور زمین کے درمیان اڑے گا پکارے گا میں فردوس کا ایک ٹکڑا ہوں مجھ میں کون داخل ہوگا تا کہ میں اپنے رب کے ہاں اس کی سفارش کروں۔

خلیل فضائل قزوین رافعی بروایت کعب بن عجرۃ

۳۵۰۹۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قزوین میں میرے بھائیوں پر رحم کرے تین مرتبہ فرمایا۔ (صحابہ نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ قزوین کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین دیلم کی زمین میں سے ایک زمین ہے وہ آج دیلم کے ہاتھ میں ہے اور عنقریب میری امت پر فتح ہو جائی گی اور وہ میری امت کی جماعتوں کے لئے رباط ہوگی جو اس کو پائے تو وہ قزوین کی رباط کی فضیلت سے اپنا حصہ لے لے اس لئے کہ اس میں ایک قوم شہید ہوگی جو بدر کے شہدوں کے برابر ہوگی۔ (ابن ابی حاتم فضائل قزوین بروایت ابن عباس وابوہریرۃ اکھٹے)

۳۵۰۳۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قزوین میں میرے بھائیوں پر رحم فرمائے! تین مرتبہ فرمایا (صحابہ نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) قزوین کیا ہے؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: قزوین جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور وہ آج مشرکین کے ساتھ ہے عنقریب آخری زمانہ میں میری امت پر فتح ہوگا جو اس زمانہ کو پائے تو وہ قزوین میں پہرہ داری کی فضیلت سے اپنا حصہ لے لے۔

الجلیل بن عبد الجبار فضل قزوین رافعی بروایت ابر هریرة

قزوین کا تذکرہ

۳۵۰۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قزوین میں میرے بھائیوں پر رحم فرمائے! عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) قزوین کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شہر ہے جسے قزوین کہا جاتا ہے اس شہید ہونے والے اللہ کے نزدیک بدر کے شہداء کے برابر ہوں گے۔

الحافظ ابوالعلاء العطار فضائل قزوین رافعی بروایت علی

۳۵۰۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر عن قریب (دنیا کے) کنارے فتح ہوں گے اور تم پر ایک شہر فتح ہوگا جسے قزوین کہا جاتا ہے جس نے اس میں چالیس دن یا فرمایا چالیس رات پہرہ داری کی تو اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک ستون ہوگا جس پر سبز زبرجد ہوگا اس پر سرخ یاقوت کا قبہ ہوگا اس کے ستر ہزار سونے کے دروازے ہوں گے ہر ایک دروازہ پر حورعین میں سے ایک بیوی ہوگی۔ (ابن ماجہ خلیلی فضائل قزوین بروایت انس اس کی سند میں داؤد بن المحبر کذاب راوی ہے اور اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر فرمایا ہے المزنی نے تھذیب میں فرمایا یہ حدیث منکر ہے)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۶۱۳ الضعیفۃ: ۳۷۱

اسکندریہ کا تذکرہ

۳۵۰۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر عنقریب اسکندریہ اور قزوین فتح ہوگا، اور وہ دونوں جنت کے دروازوں میں سے دو دروازے ہیں جس نے ان دونوں میں یا ان میں سے ایک میں رات پہرداری کی وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکلا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا (یعنی تمام گناہوں سے پاک وصاف ہوگیا) (الخلیل فضائل قزوین، رافعی بروایت علی ابوحفص عمر بن زاذان نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ خالد بن حمید اس کو اعمش سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

۳۵۰۹۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر عنقریب دو شہر فتح ہوں گے ان میں سے ایک دیلم کی زمین سے ہے جس کو قزوین کہا جاتا ہے دوسرا روم کی زمین سے ہے جسے اسکندریہ کہا جاتا ہے، جس نے ان دونوں میں سے کسی میں پہرہ داری کی تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکلا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔

ابوالشیخ کتاب الامصار محمد بن داؤ بن ناجیه الهری فضائل اسکند ریه میسرة بن علی اپنی مشیخة میں رافعی بروایت بعض صحابه

۳۵۱۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب قزوین میں جہاد اور پہرہ داری ہوگی ان میں سے ایک ربیعہ اور مضر کی مثل کے برابر میں سفارش کرے گا۔ (الخطیب فضائل قزوین رافعی بروایت ابن عباس التنزیۃ: ۲۱۱۲ ذیل اللآلی: ۹۱)

۳۵۱۰۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو! بیشک اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں پھر ان کی وجہ سے زمین والوں پر رحم فرماتے ہیں۔ (اسحاق بن احمد الکیسانی ابویعلی خلیلی اکھٹے فضائل قزوین میں روایت کرتے ہیں روافعی بروایت ابن مسعود اس کی سند میں میسرۃ بن عبدربہ کذاب راوی ہے)

۳۵۱۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بھائی یحیٰی بن زکریا (علیہما السلام) پر رحمت فرمائے! فرمایا آخری زمانہ میں جنت کے ٹکڑوں میں ایک ٹکڑا ہوگا جسے قزوین کہا جاتا ہے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس میں پہرہ داری کرے اور مجھے اس کی پہرہ داری میں شریک کرے تو میں اس کو اپنی نبوت کی فضلیت میں شریک کروں گا۔

ابوحفص عمر بن عبد بن ذاذان اپنی فوائد میں ابوالعلاء العطار فضائل قزوین میں رافعی بروایت علی! التنزیة ۲۲۰

۳۵۱۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے وہ آج مشرکین کے ہاتھوں میں ہے اور وہ

میرے بعد میری امت کے ھاتھوں پر فتح ہوگا اس میں روزہ نہ رکھنے والا اس کے علاوہ (شہروں میں) روزہ دار کی طرح ہے اور اس میں بیٹھنے والا اس کے علاوہ (شہروں میں) نماز پڑھنے والے کی طرح ہے، اور اس میں شہید ہونے والا قیامت کے دن نور کے عمدہ گھوڑے پر سوار ہوگا پھر اس جنت کی طرف لے جایا جائے گا پھر اس سے اس کے گناہ پر حساب نہ لیا جائے گا اور کسی عمل پر جو اس نے کیا ہو اور وہ جنت میں ہمیشہ ہوگا اور اس کی حورعین سے شادی کرائی جائے گی اور اس کو دودھ شہد اور سلسبیل سے سیراب کیا جائے گا اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اور بھی بہت کچھ ہوگا۔ (ابوالعلاء الحسن بن احمد العساکر، فضائل قزوین رافعی بروایت علی، التنزیہ: ۶۲۲۔۶۳۰ ذیل اللآلی: ۹۳)

۳۵۱۰۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین جنت کے دروازوں میں سے ایک دروزہ ہے اس کے قبرستان سے اتنے اتنے ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے۔ (الخطیب فضائل قزوین رافعی بروایت ابوہریرۃ)

۳۵۱۰۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قوم سے زیادہ محبوب نہیں جنہوں نے قرآن کو اٹھایا اور اس تجارت میں لگ گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا (وہ) تجارت تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے گی انہوں نے قرآن کو پڑھا اور تلواریں اٹھائیں اسے شہر میں رہتے ہوں گے جسے قزوین کہا جاتا ہے قیامت کے دن آئیں گے اور ان کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوں گا اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے اور وہ اللہ سے محبت کریں گے ان کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

الخليل فضائل قزوين اور زكر يا يحيى بن عبد الو هاب ابن منده التاريخ رافعي بروايت جابر التنزي: ۲۲، ذيل اللآلي: ۹۰

۳۵۱۰۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولیں تو وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروزہ میں حاضر ہو، جس کے رہنے والے رات میں عبادت گذار دن میں شیر ہوتے ہیں۔ (الکیسانی، الخلیل بن عبدالجبار کے فضائل قزوین رافعی بروایت ابن عباس اس کی سند میں میرۃ بن عبدربہ ہے ارافعی نے فرمایا اس کے بارے میں برے اقوال ہیں۔

التنزيه: ۲۱۲، ذيل اللآلي: ۹۱

۳۵۱۰۷ .....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ اور بدن کو آگ پر حرام کردیں تو وہ قزوین میں میرے ابوبکر بن محمد عمر الجعابی اپنی امالی میں الخلیل بن عبدالجبار فضائل قزوین رافعی، دیلمی بروایت ابن عباس رافعی نے کہا: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس میں پہرہ داری کرتا رہے یہاں تک کہ وہ مرجائے۔ (التنزیہ ۵۹۲ ذیل اللآلی: ۸۹)

۳۵۱۰۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے لئے سعادت اور شہادت کی مہر لگادی جائے تو وہ بات قزوین میں حاضر ہو۔

الحسن بن احمد الطار رافعي روابت ابن مسعود التنزية ۵۹۲ ذيل اللآلي: ۸۹

۳۵۱۰۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرروز دو مرتبہ اللہ تعالیٰ قزوین والوں پر نظر فرماتے ہیں ان میں برے لوگوں سے درگذر فرماتے ہیں اور اس میں نیکی کرنے والوں سے (ان کی نیکی) قبول کرتے ہیں (ابوالشیخ کتاب الامصار والبلدن رافعی بروایت ابن عباس)

۳۵۱۱۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لئے ایک شہر ہوگا جسے قزوین کہا جائے گا اس میں رہنے والا حرمین میں رہنے والے سے زیادہ فضلیت والا ہوگا۔ (ابوبکر الجعابی ابن امالی میں رافعی بروایت ابوہریرۃ رافعی نے فرمایا: گویا کہ اس میرا مرابطت۔ (پہرہ داری) کے لئے رہائش مراد ہے۔

الفوائد المجموعه: ۱۲۵

مروکا ذکر

۳۵۱۱۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بہت سے لشکر ہوں گے تو تم لوگ خراسان کے لشکر میں سے ہو جاؤ پھر مرو شہر میں اترو اس لئے کہ اس کو ذوالقرنین نے بنایا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی اس کے رہنے والوں پر کبھی بھی مصیبت نہ آئے گی۔ (احمد بن حنبل بروایت بریدہ)

اکمال

۳۵۱۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد کئی لشکر بھیجے جائیں گے جو خراساں آئیں گے پھر آپ ایسے شہر میں رہیں جسے مرو کہا جاتا ہے پھر اس کے شہر سکونت اختیار کرو اس لئے کہ اس کو ذوالقرنین نے بنایا ہے اور برکت کی دعا کی اور فرمایا: اس کے رہنے والوں کو کوئی برائی نہ پہنچے گی۔

دسمویہ عقیلی ضعفاء دار قطنی افراد بروایت اوس بن عبداللہ

اکٹھے جگہوں کا ذکر اکمال سے

۳۵۱۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازوں میں سے چار دروازے دنیا میں کھلے ہوئے ہیں: اسکندریہ عسقلان قزوین اور عبادان، اور جدہ کی فضیلت ان پر ایسی ہے جیسے بیت اللہ کی فضیلت تمام شہروں پر۔ (ابن حبان ضعفاء دیلمی، رافعی بروایت علی اس کی سند میں عبدالملک بن ھارون بن عنترۃ کذاب راوی ہے ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے الخطیب فضائل اقزوین رافعی بروایت علی موتوعا لذکوہ الموضوعات ۲/۴۱، التنزیہ: ۲/۶۲)

۳۵۱۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کے لئے جنت میں دروازے کھلے ہوئے ہیں عبادان اور قزوین۔

ابو لشیخ کتاب البلدازی دیلمی رافعی بروایت انس

۳۵۱۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین بستیوں کو سبز زبرجد میں بدل لیں گے اور وہ اپنے ازواج کے لئے زفاف ہوں گی۔

عسقلان اسکندر یہ قزوین. حلیۃ الا ولیاء الخطیب فضائل قزوین رافعی بروایت عمر بن صحیح بروایت ابان بروایت انس عمر کذاب ہے ابان متروک ہے اللآلی: ۱/۴۶۳ التنزی: ۲/۵۰

۳۵۱۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے صاع ہمارے مد ہمارے مکہ اور ہمارے مدینہ میں برکت عطاء فرمایا! اور ہمارے لئے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت عطاء فرما ایک شخص نے عرض کیا: اور ہمارے عراق میں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں سے شیطان کی سینگ اور فتنے ابھریں گے اور ظلم مشرق میں ہے۔ (عبراط بروایت ابن عباس)

۳۵۱۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطاء فرما! اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطاء فرما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کے سینگ نکلیں گے۔ (احمد بن حنبل بخاری نسائی بروایت ابن عمر)

۳۵۱۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محفوظ سیبان مکہ مدینہ ایلیاء اور نجران ہیں ہررات نجران میں ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جو بیت الاخدود والوں پر رحمت کی دعا کرتے ہیں پھر وہ اس کو کبھی نہیں لوٹتے۔ (نعیم بن حماد فتن بروایت ابن عمر)

۳۵۱۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ شرافت کی علامت ہے اور مدینہ دین کا معدن ہے اور کوفہ اسلام کا خیمہ ہے اور بصرہ عابدین کا فخر ہے اور شام نیک لوگوں کا معدن ہے اور مصر ابلیس کا گھونسلا اور اس کا غار اور اس کا ٹھکانہ ہے اور سند شیطان کی سیاہی ہے اور زنا زنج حبشہ میں ہے اور سچائی نوبہ میں ہے اور بحرین مبارک منزل ہے اور جزیرہ قتل کا معدن ہے اور یمن والے ان کا دل نرم ہے اور رزق ان سے کبھی ختم نہ ہوگا اور امام قریش میں سے ہیں اور بنو ہاشم لوگوں کے شرداء ہیں (تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس)

۳۵۱۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں پیدا کیں اور چار چیزیں اس کے پیچھے لائے اللہ نے خشک سالی کو پیدا کیا اور اس کے پیچھے زندہ کو لائے اور حجاز میں اس کو رہائش دی اللہ نے پاکدامنی کو پیدا کیا اور اس کے پیچھے غفلت کو لائے اور یمن میں اس کو رہائش دی اور سبزہ زار کو پیدا کیا اور س کے پیچھے طاعون کو لائے اور اس کو شام میں رہائش دی اور برائی کو پیدا کیا اور اس کے پیچھے درھم کو لائے اور عراق میں

اس کو رہائش دی۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا اور فرمایا: اس کی اسناد میں مجہول راوی ہیں سو اس کے ذریعہ محبت نہیں کی جاسکتی۔انتھی)

پہاڑ کا ذکر...... اکمال میں سے

۳۵۱۲۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے پہاڑوں میں سے چار پہاڑ ہیں: احد، نجیبۃ، طور اور لبنان اور جنت کی نہروں میں سے چار نہریں ہیں نیل فرات سیحان اور جیحان اور جنت کی جنگوں میں سے چار جنگیں ہیں بدر، احد خندق اور حنین (طبرانی ابعدی کامل ابن مردویہ تاریخ ابن عساکر بروایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر فرمایا ہے اور فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں اور کثیر راوی کذاب ہے ابن حبان نے کہا: یہ بروایت والدکثیر وابت جد کثر نخد موضع عہ ہے)

جبل خلیل کا ذکر...... اکمال میں سے

۳۵۱۲۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبل خلیل جبل مقدس ہے اور بنی اسرائیل میں جب فتنہ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء (علیہم السلام کی طرف وحی کہ وہ جبل خلیل کی طرف چلے جائیں (نعیم بن حماد فتن تمام تاریخ ابن عساکر بروایت وضین بن عطاء مرسلاً)

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۶۲۵، الضعیفہ: ۸۲۵)

جبل رحمت کا ذکر اکمال سے

۳۵۱۲۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پہاڑ کا نام جانتے ہو؟ یہ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اے اللہ! اس میں برکت عطاء فرما اور اس میں اس کے رہنے والوں پر برکت عطاء فرما۔ (طبرانی بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ)

فارس

۳۵۱۲۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اہل بیت! فارس ہمارا عصبہ ہے اس لئے کہ اسماعیل (علیہ السلام) اسحاق (علیہ السلام) کی اولاد کے چچا ہیں اور اسحاق علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے چچا ہیں (تاریخ ابن عساکر اپنی تاریخ میں بروایت ابن عباس)

۳۵۱۲۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایمان ثریا کے نزدیک ہو تو فارس کی اولاد میں سے ایک شخص وہاں جائے گا اور اس کو حاصل کرے گا۔

مسلم بروایت ابوہریرۃ

۳۵۱۲۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت مشرق میں ہے (مسند الفردوس بروایت انس)

روم

۳۵۱۲۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارس ایک لڑائی یا دو لڑائیوں (کا) ہے پھر اس کے بعد کبھی بھی فارس نہ ہوگا اور روم زمانوں والا ہے جب بھی ایک زمان (والے) ھلاک ہوں گے تو اس کے بعد دوسرے زمانہ (والے) ہوں گے جو صبر والے ہیں اور اس زمانہ والے دھر کے آخر کے اہل ہوں گے وہ تمہارے ساتھی ہیں جب تک زندگی اچھائی پر ہو۔ (الحارث بروایت ابن محیریز)

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۸۵۴)

حضرموت

۳۵۱۲۸......رسول اللہ نے فرمایا: حضرموت بنوالحارث سے بہتر ہے۔ (طبرانی بروایت عمرو بن عبسۃ)

عریش، فرات اور فلسطین

۳۵۱۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عریش، فرات اور فلسطین میں برکت نازل فرمائی اور فلسطین کو قدس کے ساتھ خاص کیا گیا۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت زہیر بن محمد بلدغا)
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۵۷۶)

مغرب

۳۵۱۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب والے حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے (مسلم بروایت سعد)

جزیرۃ العرب

۳۵۱۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ضرور یہود ونصاری کو جزیرہ عرب سے نکالوں گا یہاں تک کہ میں مسلمان کے علاوہ (کسی کو) نہیں چھوڑوں گا۔ (مسلم ابوداؤد ترمذی بروایت عمر)
۳۵۱۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ان شاء اللہ زندہ رہا تو یہود ونصاری کو ضرور جزیرہ عرب سے نکالوں گا۔
ترمذی مستدرک حاکم بروایت عمر

اکمال

۳۵۱۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالو (طحاوی دارمی حاکم الکنی بروایت ابوعبیدہ برانی بروایت ام سلمہ)
۳۵۱۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نجران کے یہود کو حجاز سے نکالو! رابونعیم معرفہ بروایت ابوعبیۃ)
۳۵۱۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجاز کے یہودیوں تو اور نجران والوں کو جزیرہ عرب سے نکالو! اور خوب جان لو! کہ لوگوں میں برے وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء (علیہم السلام) کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا (احمد بن حنبل ابویعلی حاکم الکنی حلیۃ الاولیاء تاریخ ابن عساکر ضیاء مقدسی بروایت ابوعبیدۃ بن الجراح) راوی نے کہا: آخری وہ بات جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی فرمایا راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔
۳۵۱۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کی جائے۔
طبرانی ضیاء مقدسی بروایت عبادۃ بن صامت

شیطان کی مایوسی

۳۵۱۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ نمازی جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کریں لیکن لوگوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے سے (مایوس نہیں ہوا)۔ احمد بن حبنل مسلم ترمذی ابن خزیمہ ابن حبان بروایت جابر

۳۵۱۳۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کی جائے لیکن میں اس بات کا اندیشہ کرتا ہوں کہ جو تم میں سے باقی رہیں گے وہ ستاروں کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں (طبرانی بروایت العباس ابن عبدالمطلب)

۳۵۱۳۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ جزیرہ عرب میں بتوں کی عبادت کی جائے۔ (طبرانی بروایت عبادۃ بن الصامت اور ابوالدرداء)

۳۵۱۴۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ تمہاری اس زمین میں اس کی عبادت کی جائے اور لیکن اس بات پر وہ راضی ہو گیا جس کو تم حقیر سمجھتے ہو۔ (حلیۃ الاولیاء بروایت ابو ہریرۃ)

۳۵۱۴۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ میری اس زمین میں اس کی عبادت کی جائے اور لیکن وہ تمہارے اعمال میں حقیر کاموں پر راضی ہو گیا۔ (طبرانی بروایت معاذ)

۳۵۱۴۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابلیس اس بات سے مایوس ہو چکا کہ عرب کی زمین میں اس کی عبادت کی جائے (طبرانی بروایت جریر)

۳۵۱۴۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو یھود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالوں گا یہاں تک کہ اس میں مسلمان کے علاوہ کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ (احمد بن حنبل مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن الجارود ابوعوانہ ابن حبان مستدرک حاکم بروایت عمر)

یہ حدیث ۳۵۱۳۱ میں گذر چکی ہے۔

۳۵۱۴۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو جزیرہ عرب میں دو دینوں کو نہیں چھوڑوں گا۔

ابن سعد بروایت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ مرسلا)

۳۵۱۴۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان پر کوئی جزیہ نہیں اور جزیرہ عرب میں دو قبیلے جمع نہیں ہو سکتے۔ (بیہقی بروایت ابن عباس)

۳۵۱۴۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودی نصاریٰ کو ماریں انہوں نے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو مسجد بنایا عرب کو زمین میں ہرگز دو دین باقی نہیں رہیں گے۔ (بیہقی بروایت ابوعبیدہ بن الجراح)

۳۵۱۴۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہیں رہیں گے۔ (احمد بن حنبل بروایت عائشہ)

۳۵۱۴۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جزیرہ عرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکتے۔ (بیہقی بروایت ابن عمر)

۳۵۱۴۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اگر آپ میرے بعد حکومت کے ذمہ دار ہے تو نجران والوں کو جزیرہ عرب سے نکالیں۔

احمد بن حنبل بروایت علی

بصرۃ

۳۵۱۵۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انہیں! لوگ کئی شہر بنائیں گے اور ان میں ایک شہر جسے بصرۃ یا د (فرمایا) بصیرۃ کہا جاتا ہے جب آپ وہاں سے گذریں یا فرمایا اس میں آپ داخل ہوں تو آپ اس کی ویران زمین اور اس کے چارے اور اس کے بازار اور اس کے امراء کے دروازہ سے بچیں! اور اس کے کناروں کو لازم پکڑیں اس لئے کہ وہاں دھنسا اور (پیر) پھینکنا اور زلزلہ کا آنا ہے اور ایسی قوم ہے جو رات گذاریں گے تو صبح کے وقت بندر اور خنزیر ہوں گے۔ ابوداؤد بروایت انس، الوضع فی الحدیث ۱۸۳۲)

اکمال

۳۵۱۵۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسی زمین جانتا ہوں جسے بصرہ کہا جاتا ہے، جو درست قبلہ والی اور زیادہ مسجدوں اور اذان دینے

والوں والی ہے اللہ تعالیٰ اس کے رہنے والوں سے مصائب دور کرتے ہیں اتنی جتنی باقی شہر سے دور نہیں رکھتے۔

دیلمی بروایت ابوذر التنزیۃ ۲ ۷ المتناھیۃ: ۵۰۰

۳۵۱۵۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بستی ہوگی جسے بہرۃ کہا جاتا ہے لوگوں میں سب سے زیادہ درست قبلہ والی اور لوگوں میں سب سے زیادہ مؤذن والی، اللہ تعالیٰ ان سے ان کو ناپسندیدہ (حوادث) دور فرمائیں گے۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت ابوذر)

عمان اکمال سے

۳۵۱۵۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسی زمین جانتا ہوں جسے عمان کہا جاتا ہے جس کے کنارے سمندر بہایا جاتا ہے اس سے ایک حج کرنا اس کے علاوہ (دوسری جگہوں) سے دو حج کرنے سے زیادہ فضیلت والا ہے (احمد بن حنبل بیہقی بروایت ابن عمر)

۳۵۱۵۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسی زمین جانتا ہوں جسے عمان کہا جاتا ہے، جس کے کنارے سمندر بہتا ہے اس میں عرب کا ایک قبیلہ ہے اگر ان کے پاس میرا قاصد آئے تو وہ نہ اس کو تیر ماریں گے اور نہ پتھر۔

(احمد بن حنبل بروایت عمران منیع ابو یعلی سعید بن منصور بروایت ابو بکر المعلۃ ۲۔۲

عدن۔اکمال سے

۳۵۱۵۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عدن ابین سے بارہ ہزار (لوگ) نکلیں گے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی مدد کریں گے وہ میرے اور ان کے درمیان (لوگوں) سے بہتر ہیں (احمد بن حنبل ابن عدی کامل، طبرانی بروایت ابن عباس ذخیرۃ الحفاظ: ۶۵۰۴)

بری جگہیں بربر

۳۵۱۵۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خباثت کے ستر حصے ہیں، زبر کے لئے ۶۹ انتھر حصے ہیں اور (باقی) جنات اور انسانوں کے لئے ایک حصہ ہے۔ (طبرانی بروایت عقبہ بن عامر)

کلام: .....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۹۳۵ التنزیۃ ۱۷۷

۳۵۱۵۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصر عنقریب فتح ہو جائے گا تو تم اس کی ایک اچھی چراہ گاہ تلاش کرو اور اس کو گھر نہ بناؤ کیوں کہ وہاں کم عمر والے لوگ آتے ہیں۔ (بخاری فی التاریخ ابن اسنی ابونعیم طبرانی باوردی بروایت رباح الاسرار المرفوعۃ ۶۲۱، الاتقان: ۲۴۴۳)

اکمال

۳۵۱۵۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتنہ وہاں ہے اور مشرق کی طرف اشارہ فرمایا جہاں سے شیطان کی سینگ نکلتی ہے۔

مالک بروایت سالم بن عمر

۳۵۱۵۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم اور بغاوت شام میں ہے۔

ابن عدی کامل تاریخ ابن عساکر بروایت انس تذکرۃ الموضوعات: ۱۱۲، التنزیۃ ۲۔۵

۳۵۱۶۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابلیس عراق میں داخل ہوا پر اس نے اپنی حاجت پوری کی پھر شام میں داخل ہوا تو وہاں (لوگوں نے) دھتکا

ردیا، یہاں تک وہ نسیان۔ (صحیح لفظ بیشان ہے اردن میں ایک شہر ہے معجم البلدان: ۱:۵۲۷) پہنچا پھر مصر میں داخل ہوا وہاں انڈا دیا اور بچہ نکالا پھر ریشمی کپڑا بچھایا)۔ (طبرانی ابوالشیخ عظمۃ میں بروایت ابن عمر)

۳۵۱۶۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد مصر فتح کیا جائے گا تو تم اس کی بہتر چراہ گاہ تلاش کرو! اور اس کو گھر نہ بناؤ! اس لئے کہ وہاں کم عمر والے لوگ آتے ہیں (بخاری اپنی تاریخ اور فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں ابن یونس انہوں نے کہا: یہ حدیث منکر ہے ابن شاھین ابن اسحٰق بروایت مطہر بن الہیثم بروایت اموی بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ علامہ ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے)

۳۵۱۶۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہروں میں برے اس کے بازار ہیں۔ (مستدرک حاکم بروایت جبیر بن مطعم)

حجر ثمود

عذاب والے شہروں میں داخلہ کا طریقہ

۳۵۱۶۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان عذاب دیئے گئے لوگوں پر داخل مت ہو مگر یہ اس طرح کہ تم رونے والے ہو اگر تم رونے والے نہ ہو تو ان پر داخل نہ ہو۔ (تاکہ) تمہیں وہ عذاب نہ پہنچے جو انہیں پہنچا (احمد بن حنبل بیہقی بروایت عبداللہ بن عمر)

دوسری فصل ..... زمانوں اور مہینوں کے فضائل میں

۳۵۱۶۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

ابو الفتح ابن ابوالفوارس اپنی امالی میں بروایت الحسن مرسلا الاتقان: ۸۲۲، الاسرار المرفوعة: ۴۳۸

اکمال

۳۵۱۶۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حرمت والے مہینوں میں سے ہے اور اس کے دن چھٹے آسمان کے دروازوں پر لکھے ہوئے ہیں جب آدمی اس کے ایک دن میں روزہ رکھے اور اپنے روزہ کو اللہ کے تقویٰ کے ذریعہ عمدہ کرے تو دروازہ بولے گا اور دن بولے گا وہ دونوں کہیں گے اے میرے رب اس کی بخشش فرما اور جب وہ اپنا روزہ اللہ کے تقویٰ کے ساتھ پورا نہ کرے تو وہ اس کے لئے استغفار نہیں کرتے اور کہا جاتا ہے تجھے تیرے نفس نے دھوکا دیا۔ (ابومحمد الحسن بن محمد الخلال فضائل رجب میں بروایت ابوسعید تبیین العجب ۴۸، التنزیہ ۱۶۴۲)

۳۵۱۶۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب عظمت والا مہینہ ہے اس میں نیکیاں دگنی کر دی جاتی ہیں جس نے اس کا ایک دن روزہ رکھا تو وہ (روزہ) ایک سال کے روزوں کی طرح ہوگا۔ (رافعی بروایت ابوسعید)

۳۵۱۶۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب اللہ کا مہینہ ہے اور اس کو اصم (گونگا) بولا جاتا ہے جاہلیت والے جب رجب کا مہینہ داخل ہوتا تو اپنا اسلحہ بے کار کر دیتے اور انہیں رکھ دیتے لوگ امن میں ہوتے اور راستہ محفوظ ہوتا اور کوئی ایک دوسرے سے نہ ڈرتا یہاں تک کہ رجب گذر جاتا۔ (بیہقی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا: اس حدیث کو مرفوع بیان کرنا منکر ہے)

۳۵۱۶۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب عظمت والا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ اس میں نیکیاں دگنی کر دیتے ہیں جو رجب کے ایک دن روزہ رکھے گا تو گویا اس نے ایک سال روزے رکھے، اور جس نے اس کے سات دن روزے رکھے تو اس کے لئے جہنم کے سات دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے آٹھ دن روزے رکھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے دس دن روزے

رکھے تو اللہ سے جو کچھ مانگے اللہ اس کو عطا فرمائیں گے اور جو اس کے پندرہ دن روزے رکھے گا تو آسمان سے پکارنے والا پکارے گا جو گذر گیا وہ تیرے لئے معاف کر دیا گیا نئے سرے سے عمل کر! اور جو زیادہ کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو زیادہ عطا فرمائیں گے اور رجب میں اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو کشتی میں اٹھایا تو انہوں نے روزہ رکھا اور اپنے ساتھ لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ رکھیں تو کشتی ان کو لے کر چلی چھ مہینے اور اس کا آخری دن عاشوراء کا دن تھا کشتی کو جودی (پہاڑ) پر اتارا گیا پھر نوح علیہ السلام اور جوان کے ساتھ اور وحش نے روزہ رکھا اللہ عزوجل کے شکر کے طور پر اور عاشوراء کے دن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے سمندر میں راستے بنائے اور عاشوراء کے دن میں اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) اور یونس (علیہ السلام) کے شہر (والوں کی) توبہ قبول فرمائی اور اس دن میں ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ طبرانی بروایت سعد بن ابوراشد

۳۵۱۶۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے جس نے اس دن روزہ رکھا اور اس رات شب بیداری کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے زمانہ کے ایک سال روزے رکھے اور ایک سال قیام کیا اور وہ ستائیس رجب ہے اور اس دن میں اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو مبعوث فرمایا (بیہقی اور فرمایا: یہ منکر ہے بروایت سلمان القارسی تبیین العجب: ۶۳ تذکرہ الموضوعات: ۱۱۶)

۳۵۱۷۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل کرنے والے کے لئے سو نیکیاں ہیں اور ستائیس رجب ہے جو شخص اس رات میں بارہ ایسی رکعتیں پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور قرآن کی کوئی سورت پڑھے اور ہر دو رکعتوں میں تشہد کرے اور ان کے آخر میں سلام پھیرے پھر کہے: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر سو مرتبہ اور ۱۰۰ سو مرتبہ استغفار کرے اور ۱۰۰ سو مرتبہ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے اور اپنے لئے دنیا اور آخرت کے امور میں سے جو چاہے اس کے لئے دعا کرے اور صبح روزہ کی حالت میں کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ساری دعائیں قبول کریں گے سوائے اس دعا کے جس میں اللہ کی نافرمانی کی دعا کی ہو۔ (بیہقی بروایت ابان بروایت انس اور فرمایا: یہ اس روایت سے زیادہ ضعیف ہے جو اس سے پہلے گذری۔ (الآثار المرفوعۃ: ۶۱۔۶۲ تبیین العجب: ۶۴)

شعبان

شعبان کے مہینے میں روزے

۳۵۱۷۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شعبان رجب اور رمضان کے درمیان (مہینہ) ہے لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں اس بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں تو مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میرے اعمال اٹھائے جائیں اور میں روزہ دار ہوں (بیہقی بروایت اسامہ)

۳۵۱۷۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شعبان میرا مہینہ اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔ (مسند الفردوس بروایت عائشہ)

۳۵۱۷۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شعبان کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا کہ اس میں روزہ رکھنے والے کے لئے بہت سی بہتریاں متفرق ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (الرافعی اپنی تاریخ میں بروایت انس)

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۰۶۱ المفید: ۴۰۰)

نصف شعبان کی رات

۳۵۱۷۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات متوجہ ہوتے ہیں پھر اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے (بیہقی بروایت کثیر بن مرۃ الحضرمی۔ مرسلا النوافح: ۱۲۰۱)

۳۵۱۷۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ تمام زمین والوں کی بخشش فرماتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ پرور

کے۔(بیہقی بروایت کثیر بن مرۃ الحضرمی، الفواتح ۱۲۱۰۱)

۳۵۱۷۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ ملک الموت کی طرف وحی فرماتے ہیں ہر اس شخص کی روح قبض کرنے کے بارے میں جو اس سال میں روح قبض کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔(الدینوری المجالسۃ بروایت راشد بن سعد مرسلاً)

۳۵۱۷۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو اس میں قیام اللیل کرو اور اس دن کو روزہ رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس میں غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتے ہیں؟ فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا میں اس کی مغفرت کروں؟ کیا ہے کوئی روزی مانگنے والا میں اس کو روزی دوں؟ کیا ہے کوئی مصیبت والا میں اس کو عافیت دوں کیا ہے کوئی مانگنے والا میں اس کو عطاء کروں؟ کیا ہے اس طرح کیا ہے اس طرح۔(پوری رات اس طرح فرماتے ہیں) یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔بیہقی بروایت علی)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع:۶۵۲ تذکرۃ الموضوعات:۶۵۲۔

۳۵۱۷۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے؟ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا میں اس کی بخشش کروں؟ کیا ہے کوئی مانگنے والا میں اس کو عطاء کروں تو کوئی کچھ نہیں مانگتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو عطاء کرتے ہیں سوائے زانیہ عورت یا مشرک کے۔(بیہقی بروایت عثمان بن ابن العاص)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع:۶۵۳)

۳۵۱۷۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں۔(بیہقی بروایت عائشہ)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع:۶۵۴)

۳۵۱۸۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتے ہیں پھر بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ (گناہوں کی) بخشش فرماتے ہیں (احمد بن حنبل ترمذی، بروایت عائشہ، اسنی المطالب:۳۳۹)

الاکمال.....نصف شعبان کی رات مغفرت

۳۵۱۸۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ کی مغفرت فرماتے ہیں۔(بیہقی بروایت عائشہ)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع:۶۵۴)

۳۵۱۸۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات توجہ فرماتے ہیں پھر اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ والے شخص کے۔(ابن ماجہ بروایت ابوموسیٰ یہ حدیث نمبر ۳۵۱۷۴ میں گذر چکی ہے)

۳۵۱۸۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کو مسلمانوں کی مغفرت فرماتے ہیں اور کفار کو مہلت دیتے ہیں کینہ والے شخص کو اس کے کینہ کے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔(ابن قانع بروایت ابوثعلبۃ الخشنی)

۳۵۱۸۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا آپ اس بات سے ڈرتی ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) ظلم کریں بلکہ میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور فرمایا یہ رات نصف شعبان کی رات ہے اور اس رات میں اللہ کے لئے بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں جہنم سے آزاد کردہ لوگ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اس رات میں نہ مشرک نہ کینہ والے نہ قطع رحمی کرنے والے نہ ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے والے نہ والدین کے نافرمان نہ ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں بیہقی انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا بروایت عائشہ)

دس ذی الحجہ

۳۵۱۸۵... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دسویں ذی الحجہ میں عمل کرنا زیادہ فضیلت والا ہے (اس کے علاوہ) دوسرے درمیان میں عمل سے اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جو اپنے مال اور جان کو خطرہ میں ڈال کر نکلے پھر وہ اسے بالکل واپس نہ لوٹے۔

احمد بن حنبل ابو داؤد ابن ماجه بروایت ابن عباس

۳۵۱۸۶... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے دنوں میں نیک کام اللہ کے ہاں دسویں ذی الحجہ میں (نیک کام) سے زیادہ محبوب نہیں صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) عرض کیا: اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ نکلے پھر اس سے بالکل نہ لوٹے۔

ابویعلی ابوعوانه، ابن حبان سعید بن منصور بروایت جابر ترمذی ابن حبان ابن ماجه بروایت ابن عباس

۳۵۱۸۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نزدیک کوئی بھی کام زیادہ پاکیزہ اور زیادہ اجر والا اس نیکی سے نہیں ہے جو آپ دسویں ذی الحجہ میں کریں عرض کیا گیا: اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جو اپنے جان اور اپنے مال کے ساتھ نکلے پھر اس سے بالکل نہ لوٹے۔ (بیہقی بروایت ابن عباس)

۳۵۱۸۸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے دن کہ ان میں نیک کام اللہ کے ہاں ان دنوں سے زیادہ محبوب نہیں جو ذی الحجہ کے دس دن صحابہ (رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور اللہ کے راستہ میں جہاد (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد مگر وہ شخص جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کے راستہ میں نکلے پھر وہ اس سے بالکل واپس نہ لوٹے۔ (احمد بن حنبل بخاری بروایت ابن عباس)

۳۵۱۸۹... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دس دنوں میں (ذی الحجہ کے دس دن) میں عمل کرنا اور دنوں میں نیک کام سے زیادہ فضیلت والا ہے صحابہ (رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور نہ جہاد؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور نہ جہاد مگر یہ ہے کہ ایک شخص اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کے راستہ میں نکلے پھر اس کے نفس کی روح اسی میں رہے۔ (طبرانی بروایت ابوعمرو)

۳۱۵۹۰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کے دنوں میں سے کوئی دن اللہ کے ہاں دس دنوں سے زیادہ محبوب نہیں کہ اس میں اللہ کی عبادت کی جائے۔ (ذمہ الحجہ کے دس دن) ان میں سے ہر دن کے روزے ایک سال کے روزوں کے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہوتا ہے)۔

ابن ابی الدنیا فضل عشر ذی الحجة بیهقی الخطیب ابن النجار بروایت ابوهریرة

۳۵۱۹۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہیں کوئی دن جن میں عمل کرنا ذی الحجہ کے دس دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ فضیلت ہو عرض کیا گیا اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جس کی گردن کاٹ دی گئی ہو اور اس کا خون بہا دیا گیا ہو۔ (طبرانی حلیۃ الاولیاء بروایت ابن مسعود)

ذی الحجہ کی دس راتیں

۳۵۱۹۲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ عظمت والے نہیں اور نہ کوئی دن کہ اس میں نیک کام اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ان دس دنوں سے۔ تو ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھو!

طبرانی بروایت ابن احمد بن حنبل ابن ابی الدنیا فضل عشر ذی الحجه بیهقی بروایت ابن عمر

۳۵۱۹۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی دن کہ اس میں نیک کام ان دس دنوں میں (نیک کام) سے اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہو عرض کیا گیا اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ نکلے

پھر واپس نہ آئے یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا جائے۔(احمد بن حنبل ابن ابی الدنیا فضل عشر ذی الحجہ طبرانی بروایت ابن عمرو)

۳۵۱۹۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ فضیلت والے دن نہیں ہیں اور نہ کوئی دن کہ اس میں نیک کام ان دس دنوں میں نیک کام سے زیادہ اللہ کے ہاں پسندیدہ ہوں تو اس میں تم زیادہ سے زیادہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر پڑھا کرو! اور اللہ کا ذکر کرو اور دس ذی الحجہ کے دنوں کے روزے سال کے روزوں کے برابر ہوتے ہیں اور ان میں نیک کام سات سو گنا دگنا ہوتا ہے(بیہقی بروایت ابن عباس)

۳۵۱۹۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ فضیلت والے کوئی دن نہیں ہیں (صحابہ رضی اللہ عنھم) نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد؟ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) اور اللہ کے راستہ میں (جہاد) اس کے مثل نہیں مگر وہ شخص جس کا چہرہ مٹی میں دھنسادیا جائے۔(ابن ابی الدنیا بروایت جابر)

۳۵۱۹۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذی الحجہ کے دس دنوں سے اللہ کے ہاں زیادہ فضیلت والے کوئی دن نہیں ہیں وہ زیادہ فضیلت والے ہیں ان دنوں کے برابر اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے مگر مٹی میں گردن کا دھنسادیا جانا، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرفہ کے دن سے زیادہ فضیلت والا کوئی دن نہیں اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتے ہیں پھر زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر فخر فرماتے ہیں، پھر فرماتے ہیں میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ بال غبار آلود، چیخنے والے دور دراز کناروں سے آئے ہیں میری رحمت کے امیدوار ہیں اور انہوں نے میرے عذاب کو نہیں دیکھا، سو کوئی دن یوم عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد کئے ہوئے لوگوں کے اعتبار سے نہیں دیکھا گیا (یوم عرفہ میں بہت سے لوگ جہنم سے آزاد کئے جاتے ہیں)(بیہقی ابن صصری اپنی امالی میں بروایت جابر)

۳۵۱۹۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن میں (دس ذی الحجہ میں) عمل سے اللہ کے ہاں کوئی زیادہ پسندیدہ عمل نہیں عرض کیا گیا اور نہ جہاد فی سبیل اللہ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور نہ جہاد فی سبیل اللہ مگر وہ شخص جو اپنے نفس اور اپنے مال کے ساتھ اور عمدہ چیز کے ساتھ نکلے پھر وہ اس سے بالکل نہ لوٹے۔(عقیلی ضعفاء بروایت ابو ہریرۃ)

الاکمال یوم النحر میں سے

۳۵۱۹۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دنوں میں سے سب سے زیادہ فضیلت والے دن نحر کا دن پھر قرار کا دن (گیارہویں ذی الحجہ) اس کو یوم القر اس لئے کہا جاتا ہے کہ حاجی لوگ اس دن منیٰ میں قرار پکڑتے ہیں۔(طبرانی، ابن حبان بروایت عبداللہ بن قرط)

محرم

۳۵۱۹۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عاشورہ کے دن اثمد سے سرمہ لگایا تو اس کو کبھی آشوب چشم نہیں ہوگا۔

بیہقی بروایت ابن عباس الآثار المرفوعہ ص ۹۷ ترتیب الموضوعات ۵۹۹

۳۵۲۰۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عاشورہ کے دن میں اپنی اولاد پر وسعت کی تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کے پورے سال میں وسعت فرمائیں گے۔(طبرانی اوسط بیہقی بروایت ابو سعید)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۸۷۳، المتناہیہ ۹۲۱)

الاکمال

۳۵۲۰۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم اللہ کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اللہ تعالیٰ اس میں ایک قوم کی توبہ قبول

کرتے ہیں۔(دیلمی بروایت علی)

پیراور جمعرات

۳۵۲۰۲۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میری امت کے لئے اس کے بکور میں خمس کے دن برکت عطا فرما۔(ابن ماجہ بروایت ابوہریرہ)

۳۵۲۰۳۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کے لئے اس کے میں برکت عطا فرما۔(احمد بن حنبل ابن حبان بروایت صحر الغامدی ابن ماجہ بروایت ابن عمر طبرانی بروایت ابن عباس اور بروایت ابن مسعود اور بروایت عبداللہ بن سلام او بروایت عمران بن حصین اور بروایت کعب بن مالک اور بروایت نواس بن سمان)

۳۵۲۰۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندوں کے اعمال پیراور جمعرات کے دن پیش کئے جاتے ہیں۔

احمد بن حنبل ابو داؤد بروایت اسامہ بن زید

۳۵۲۰۵۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لئے ان کے بکور میں برکت دی گئی۔

طبرانی اوسط بروایت ابوھریرۃ عبد الغنی الایضاح بروایت ابن عمر اسنی المطالب: ۴۵۲

الاکمال

۳۵۲۰۶۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر پیراور جمعرات کو جنت کھول دی جاتی ہےاور ہر پیراور جمعرات میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

ابن حبان بروایت ابوھریرۃ

رات

۳۵۲۰۷۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اللہ کی مخلوق میں سے عظیم مخلوق۔(ابوداؤاپنی مراسیل میں بیہقی بروایت ابورزین مرسلاً)

کلام:۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۹۶۹)

سردی

۳۵۲۰۸۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شتاء مسلمان کی بیماری ہے۔

احمد بن حنبل ابویعلی بروایت ابوسعید اسنی المطالب: ۸۲، ذخیرۃ الحفاظ: ۳۳۳۶

۳۵۲۰۹۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کی بہار ہے اس کے دن کم ہوئے تو اس نے روزہ رکھا اور اس کی رات لمبی ہوئی تو اس نے اس میں قیام کیا۔(بیہقی بروایت ابوسعید الصحیفہ: ۳۶، التمیز: ۹۲)

۳۵۲۱۰۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈی غنیمت شتاء میں روزہ رکھنا ہے۔(ترمذی عامر بن مسعود)

کلام:۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۴۹۴۳، الکشف الحفاظ: ۱۸۱۳)

۳۵۲۱۱۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کے دل سردیوں میں نرم ہوجاتے ہیں یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور مٹی سردی میں نرم پڑ جاتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء بروایت معاذ اسنی المطالب: ۹۹۹ التنزیۃ: ۱۷۱۱)

۳۵۲۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ملائکہ شتاء کے جانے پر اس رحمت کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں جو مسلمان فقراء پر اس میں داخل ہوتی ہے یعنی آسانی۔ (طبرانی بروایت ابن عباس ذخیرۃ الحفاظ:۱۰۵۶)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۱۷۸۹)

الاکمال

۳۵۲۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شتاء کے لئے خوش آمدید اس میں رحمت نازل ہوتی ہے رہی اس کی رات تو وہ قیام کرنے والے کے لئے لمبی ہے اور رہا اس کا دن تو وہ روزہ دار کے لئے چھوٹا ہے۔ (دیلمی بروایت ابن مسعود بعض الصحیفہ ۲۶، کشف الخفاء:۱۵۳۳)

جامع الازمنۃ الاکمال

۳۵۲۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار دن کہ ان کی راتیں ان کے دن کی طرح ہیں اور ان کے دن ان کی رات کی طرح ہیں ان میں اللہ تعالیٰ قسم سے بری فرماتے ہیں اور اس میں جانوں کو آزاد فرماتے ہیں اور اس میں بہت زیادہ انعام فرماتے ہیں لیلۃ القدر اور اس کی صبح عرفہ کی رات اور اس کی صبح نصف شعبان کی رات اور اس کی صبح اور جمعہ کی رات اور اس کی صبح (دیلمی بروایت انس)

۳۵۲۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار راتوں میں اللہ عزوجل خیر بہاتے ہیں اضحیٰ کی رات اور فطر کی رات اور منصف شعبان کی رات اس میں اللہ تعالیٰ موت کے اوقات اور رزق لکھتے ہیں اور اس میں حج لکھتے ہیں اور عرفہ کی رات میں اذان۔ (دیلمی بروایت عائشہ)

۳۵۲۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شعبان میرا مہینہ اور رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان پاک کرنے کا ذریعہ اور رمضان گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ ہے۔ (دیلمی بروایت عائشہ، الاتقان:۹۴۷)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۳۴۰۲

۳۵۲۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینوں میں سے اللہ تعالیٰ کا چنا ہوا مہینہ رجب کا مہینہ ہے اور وہ اللہ کا مہینہ ہے جس نے اللہ کے مہینہ رجب کی تعظیم کی ہیں اس نے اللہ کے حکم کی تعظیم کی اور جس نے اللہ کے حکم کی تعظیم کی اللہ تعالیٰ ان کو نعمتوں کے باغات میں داخل کریں گے اور اس کے لئے اپنی بڑی رضامندی (لازم کریں گے اور شعبان میرا مہینہ ہے جس نے شعبان کے مہینہ کی تعظیم کی تو اس نے میرے حکم کی تعظیم کی اور جس نے میرے حکم کی تعظیم کی تو میں اس کے لئے قیامت کے دن آگے ہوں گا اور ذخیرہ۔ ہوں گا اور رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے پس جس نے رمضان کی تعظیم کی اور اس کی حرمت کی تعظیم کی اور اس کی ہتک حرمت نہیں کی اور اس کے دن میں روزہ رکھا اور اس کی رات میں قیام کیا اور اپنے اعضاء کو پابند رکھا تو وہ رمضان سے اس طرح نکلا کہ اس پر کوئی ایسا گناہ نہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو تلف کریں (بیہقی بروایت انس اور فرمایا اس کی اسناد منکر ہے تبیین العجب:۴۴)

نواں باب......جانوروں کے فضائل کے بارے میں

چوپایوں کے فضائل

۳۵۲۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریاں لو! اس لئے کہ یہ برکت (کا ذریعہ) ہے (طبرانی، خطیب، بغدادی، بروایت ام ھانی، اور ابن ماجہ نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا۔ (حضرت ام سلمہ کو خطاب کر کے) بکریاں لو! اس لئے کہ اس میں برکت ہے)۔

۳۵۲۱۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریاں لو! اس لئے کہ یہ شام کو خیر لاتی ہے اور صبح خیر لاتی ہے۔ (احمد بن حنبل بروایت ام ھانی)

۳۵۲۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کا اکرام کرو! اور اس کی مٹی صاف کرو! اس لئے کہ وہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

البزار بروایت ابوھریرۃ

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع:۱۱۳۲

۳۵۲۲۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کا اکرام کرو! اور اس کی مٹی صاف کرو! اور اس کی رات میں واپس آنے کی جگہ میں نماز پڑھو! اس لئے کہ وہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ (عبد بن حمید بروایت ابو سعید)

۳۵۲۲۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں میں برکت نازل کی ہے بکری شہد کی مکھی اور آگ میں (طبرانی بروایت ام ھانی)

۳۵۲۲۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھر میں ایک بکری ایک برکت ہے اور دو بکریاں دو برکتیں ہیں اور تین بکریاں تین برکتیں ہیں۔

حد بروایت علی

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع:۳۴۲۴ ضعیف الادب:۸۹

۳۵۲۲۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری برکت ہے اور کنول برکت ہے اور پیالہ بنانے کا پیشہ برکت ہے۔ (خطیب بغدادی بروایت انس)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۴۲۳، الکشف الالٰہی:۶۹)

۳۵۲۲۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ (ابن ماجہ بروایت ابن عمر، خطیب بغدادی بروایت ابن عباس)

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ:۳۴۴۳، الکشف الالٰہی:۴۶۵

۳۵۲۲۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری کو لازم پکڑو! اس لئے کہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے اس کے رات کو واپس آنے کی جگہ میں نماز پڑھو! اور اس کی مٹی صاف کرو۔ (طبرانی بروایت ابن عمر)

۳۵۲۲۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری برکت ہے۔ (ابو یعلی بروایت براء)

۳۵۲۲۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری برکت ہے اور اونٹ اونٹ والے کے لئے عزت ہے اور گھوڑا، اس کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی باندی گئی ہے اور تیرا غلام تیرا بھائی ہے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک کر اور اگر تو اس کو مغلوب پائے تو اس کی مدد کر۔ (البزار بروایت حذیفہ)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع:۳۹۴۲)

بکریوں کا تذکرہ

۳۶۵۲۲۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے اس کی مٹی صاف کرو! اور اس کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھ۔

خطیب بغدادی بروایت ابوھریرۃ

۳۵۲۳۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریاں انبیاء (علیہم السلام) کے مال ہیں۔ (مسند الفردوس: بروایت ابوھریرۃ)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع:۳۹۴۱

۳۵۲۳۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی گھر والے جن کے ہاں بکری ہو ان کے گھر میں برکت ہی ہوتی ہے۔

ابن سعد بروایت ابو الھیثم بن الیھان

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع:۵۱۵۹۔

۳۵۲۳۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی گھر والے ایسے نہیں کہ ان کے گھر میں شام کے وقت بکریوں کا ریوڑ آتا ہو مگر رات کے وقت فرشتے ان پر رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں یہاں تک صبح ہو جائے۔ (ابن سعد بروایت ابو ثقال بروایت خالد)

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۱۵۸۔

۳۵۲۳۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری کہ اگر آپ اس پر رحم کریں تو اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے گا۔(طبرانی بروایت قرۃ بن اباس بروایت معقل بن یسار، ابو داؤد ابو یعلی احمد بن حنبل بخاری فی تاریخه طبرانی مستدرک حاکم بروایت ضراء بن الا زور)

الاکمال

۳۵۲۳۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری کے ساتھ اچھائی کرو اور اس سے مٹی صاف کرو اس لئے کہ وہ جنت کے جانوروں میں سے ہے ہر نبی نے بکریاں چرائیں ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور آپ نے بھی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور میں نے بھی بکریاں چرائی ہیں۔

خطیب بغدادی بروایت ابوهریرة

۳۵۲۳۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری کے بارے میں اچھائی کی وصیت قبول کرو اس لئے کہ وہ نرم مال ہے اور وہ جنت میں ہوگی اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب مال دنبہ ہے اور تم سفید کو لازم پکڑو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سفید کو جنت میں داخل فرمایا ہے اور چاہئے کہ تمہارے زندہ اس کو پہنیں اور اس میں اپنے مردوں کو دفن کریں اور بے شک سفید بکری کا خون اللہ کے ہاں دو کالی بکریوں کے خون سے زیادہ عظمت والا ہے۔

طبرانی ابن عدی کامل بروایت ابن عباس

بکری بابرکت جانور ہے

ابن عدی نے فرمایا: اس کی سند میں حمزہ النصیبی کذاب راوی ہیں الضعیفہ :۴۳۱، کشف الخفا:۳۳۳

۳۵۲۳۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری میں برکت ہے اور خوبصورتی اونٹ میں ہے۔(دیلمی بروایت انس)

۳۵۲۳۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھر میں ایک بکری ایک برکت ہے اور دو بکریاں دو برکتیں ہیں اور تین بکریاں تین برکتیں ہیں۔

بخاری الادب عقیلی ضعفا ابن جریر بروایت علی

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۳۴۲۴ ضعیف الادب :۸۹

۳۵۲۳۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری گھر میں برکت ہے اور مرغی گھر میں برکت ہے۔(مستدرک حاکم اپنی تاریخ میں بروایت انس)

الخیل

۳۵۲۳۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن اس شخص کو خراب نہیں کرتا جس کے گھر میں ایک عمدہ گھوڑا ہو۔(ابو یعلی طبرانی بروایت ابن علی)

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع :ص ۶۲۶۴۔

۳۵۲۴۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین گھوڑا سیاہ رنگ کا درھم کے برابر یا اس سے کم سفید پیشانی والا ناک کے کنارے سفید داغ والا تین سفید ٹانگوں والا، دائیں ٹانگ بغیر سفیدی کی والا ہے اگر کالے رنگ کا نہ ہو تو اسی صفات والا سرخ سیاہ رنگ والا بہتر ہے۔

احمد بن حنبل ترمذی ابن ماجه مستدرک حاکم بروایت ابو قتادہ

۳۶۲۴۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی برکتیں اس کے بال میں ہیں۔(طیالسی بروایت ابن عباس، النوا ضح: ۲۳۵۴)

۳۵۲۴۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی برکت اس کے بال میں ہے۔(احمد بن حنبل ابو داؤد ترمذی بروایت ابن عباس)

۳۵۲۴۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلائی قیامت کے دن تک گھوڑے کی پیشانی میں باندھی دی گئی ہے اور گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس

شخص کی طرح ہے جو خرچ کرنے میں اپنی ہتھیلی کھولے رکھے بند نہ کرے۔(طبرانی اوسط بروایت ابوھریرۃ)

۳۵۲۴۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں قیامت کے دن تک بھلائی باندھ دی گئی ہے۔

مالک، احمد بن حنبل بیھقی نسائی، ابن ماجہ بروایت ابن عمر، احمد بن حنبل بیھقی نسائی مستدرک حاکم، ابو داؤد بروایت بن عروۃ بن الجعد بخاری بروایت انس مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ، احمد بن حنبل بروایت ابوذر اور بروایت ابو سعید طبرانی بروایت اسودہ بن الربیع اور بروات النعمان بن سعدی اور بروایت ابو کبشہ

۳۵۲۴۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ ان کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک بھلائی باندھی دی گئی یعنی اجر اور غنیمت۔احمد بن حنبل، بیھقی ترمذی نسائی بروایت عروۃ البارقی احمد بن حنبل مسلم نسائی بروایت جریر)

۳۵۲۴۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پشیانی میں بھلائی اور برکت قیامت کے دن تک باندھ دی گئی ہے اور گھورے والوں کی اس پر مدد کی جاتی ہے گھوڑوں کو قلادہ پہناؤ اور ان کو تانت کا قلادہ نہ پہناؤ۔(طبرانی اوسط بروایت جابر)

۳۵۲۴۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی پیشانیوں میں برکت ہے۔(احمد بن حنبل بیھقی نسائی بروایت انس)

۳۵۲۴۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں بھلائی اور کامیابی قیامت تک کے دن تک باندھ دی گئی ہے اور گھوڑے والوں کی اس سے مدد کی جاتی ہے اور گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو صدقہ میں اپنا ہاتھ کھولنے والا ہے اور اس کا پیشاب اور اس کی لید قیامت کے دن اللہ کے ہاں گھوڑے والوں کے لئے جنت کی مشک سے ہوں گے۔(طبرانی بروایت عریب الملیکی)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۹۵۶

۳۵۲۵۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین ہیں رحمن کا گھوڑا شیطان کا گھوڑا انسان کا گھوڑا رہا رحمن کا گھوڑا تو وہ گھوڑا ہے جو اللہ کے راستے میں باندھا جائے اس کا چارہ اور اس کی لید اور اس کا پیشاب اس کے ترازو میں ہوگا اور رہا شیطان کا گھوڑا تو وہ گھوڑا جس پر جوا کھیلا جائے یا جس پر گھوڑ دور میں شرط لگائی جائے اور رہا انسان کا گھوڑا تو وہ گھوڑا جو انسان باندھتا ہے اپنا پیٹ چاہتا ہے پس وہ محتاجی سے پردہ ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ابن مسعود

۳۵۲۵۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے لوگوں کے لئے ہیں وہ گھوڑا ایک شخص کے لئے اجر ہے اور ایک شخص کے لئے (محتاجی) کا پردہ ہے اور ایک شخص پر بوجھ ہو پس وہ شخص جس کے لئے گھوڑا اجر کا ذریعہ ہے تو وہ شخص ہے جس نے اس کو اللہ کے راستے میں باندھا ہو اور اس کے لئے (رسی کو) لمبا کیا ہو کسی چراگاہ میں یا باغ میں پس باغ یا چراگاہ کا وہ حصہ جو گھوڑے کو چلنے میں پہنچے تو وہ اس کے لئے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گزرے اور وہ پانی پیے اور گھوڑے والے کا پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو تو وہ اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اور وہ شخص جس نے اس کو مالداری اور محتاجی سے پردے کے لئے اور پاکدامنی کے لئے باندھا ہو پھر اس نے ان کی گردنوں اور پیٹھوں میں اللہ کا حق نہیں بھلایا تو یہ اس کا پردہ ہوگا اور وہ شخص میں نے اس کو فخر اور دکھلاوے اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے باندھا ہو تو وہ اس کے لئے بوجھ ہوگا۔

مالک، احمد بن حنبل بیھقی ترمذی نسائی ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ

۳۵۲۵۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی سرخ سیاہ پیشانی میں بھلائی ہے۔

خطیب بغدادی بروایت احمد عباس اسنی المطالب ۹۴۲

۳۵۲۵۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے لازم پکڑ رو اس لئے کہ اس کے پیشانی میں قیامت کے دن تک بھلائی باندھ دی گئی ہے۔

طبرانی ضیاء بروایت سوادہ بن الربیع

الاکمال

۳۵۲۵۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلائی گھوڑے کی پیشانی میں قیامت کے دن تک باندی گئی گھورے پر خرچ کرنے والے کی مثال اس

شخص کی طرح ہے جو صدقے کے لئے ہاتھ کھولنے والا ہو۔(بیهقی بروایت ابوهریرة)

۳۵۲۵۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں قیامت کے دن تک بھلائی باندھ دی گئی ہے اور گھوڑے تین طرح کے ہیں اجروالا گھورا، بوجھ الا گھوڑا (محتاجی) سے پردے والا گھوڑا رہا محتاجی سے پردے کا گھوڑا وہ ہے جس کو کسی شخص نے باکدامنی عزت خوبصورتی کے حصول کے لئے لیا ہو اور اس نے ان کی پیٹھوں اور پیر کا حق تنگدستی اور مالداری میں نہ بھلایا ہو اور رہا اجروالا گھوڑا تو وہ ہے کہ جس کو کسی شخص نے اللہ کے راستے میں باندھا ہو تو اس کے پیٹ میں کوئی چیز غائب نہیں ہوگی مگر وہ اس کے لیے اجر ہوگا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بعد اور پیشاب کا بھی ذکر فرمایا اور وہ ایک واری میں ایک چکر یا دو چکر نہیں لگا تا مگر وہ اس کے ترازو میں ہوگا اور رہا بوجھ والا گھوڑا تو وہ ہے کہ جس کو کسی شخص نے لوگوں پر رعب اور تکبر کے لیے باندھا ہو تو اس کے پیٹ میں کوئی چیز غائب نہیں ہوگی تو وہ اس پر بوجھ ہوگا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی لید اور پیشاب کا بھی ذکر فرمایا اور وہ کسی وادی میں ایک چکر کا یا دو چکر نہیں لگائے گا مگر وہ اس پر بوجھ ہوگا۔(هب بروایت ابوهریرة)

۳۵۲۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں قیامت کے دن تک بھلائی باندھی گئی ہے اور گھوڑے والے کی اس پر مدد کی جاتی ہے وہ شخص جس نے اللہ کے راستہ میں گھوڑا باندھا ہو تو اس پر خرچ اس شخص کی طرح ہے جس نے ہاتھ صدقہ کے لئے کھولے ہوئے ہوں اور بند کرے۔(ابن رنجویه ابو عوانه طبرانی، بغوی، ابن قانع بروایت سهل بن حنظلیه)

۳۵۲۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں بھلائی اور غنیمت قیامت کے دن تک باندھ دی گئی ہے ان کی پیشانیاں ان کی گرمی کپڑا ہیں اور ان کی دمیں ان کی مورچھل ہیں (طبرانی بروایت ابو امامه)

۳۴۲۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں ہمیشہ قیامت کے دن تک بھلائی باندھ دی گئی ہے سو جس نے اس کو اللہ کے راستہ میں تیاری کے لئے باندھا ہو اور اللہ کے راستہ میں اجر کی امید میں اس پر خرچ کیا ہو تو اس گھوڑے کا شکم سیر ہوتا اور بھوکا ہونا اور اس کا سیراب ہونا اور پیاسا ہونا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب اس کے ترازو میں ہوگا قیامت کے دن اور جس نے اکڑ اور خوشی اور دکھلاوے اور مشہوری کے لئے باندھا ہو تو اس کا شکم سیر ہوتا اور اس کا بھوکا ہونا اور اس کا سیراب ہونا اور پیاسا ہونا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں نقصان (کا ذریعہ) ہوگا۔(احمد بن حنبل العسکری الا مثال حلیة الا ولیاء الخطیب بروایت اسماء بنت یزید)

۳۵۲۵۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں بھلائی ہے اور گھوڑے والوں کی اسی پر مدد کی جاتی ہے اور ان پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے وج اپنا ہاتھ صدقہ دینے کے لئے کھولدے۔(ابن حبان مستدرک حاکم بروایت ابو کبشه)

۳۵۲۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر گھوڑا احر ہے۔(ابن ابی شیبة بروایت عطا مرسلاً)

۳۵۲۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پر سرخ سیاہ سفید پیشانی والا سفید ٹانگوں والا گھوڑا لازم پکڑو۔(نسائی بروایت ابو وهب الجشمی)

۳۵۲۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی برکت اس کے سرخ نہ ردرنگ کے ہونے میں ہے، اور ان میں مبارک پیشانی والا وہ ہے وج ان میں سفید پیشانی اور سفید ٹانگوں اور داہیاں ہاتھ بغیر سفیدی والا ہو (طبرنی بروایت عیسیٰ بن علی عن ابیه عن جده بروایت ابن عباس)

۳۵۲۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی دم مت کاٹو! اس لئے کہ وہ اس کی مورچھل ہے اور اس کے پیشانی کے بال مت اکھیڑو اس لئے کہ وہ اس کی گرمی کا کپڑا ہے۔ابن ابی شیبة بروایت وضین بن عطا موسلاً ابن ابی شیبة بروایت عمر مر فوعاً

۳۵۲۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرا یہ گھوڑا دریاء ہے۔(طبرانی بروایت ابن مسعود)

اونٹ

۳۵۲۶۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ اونٹ والے کے لئے عزت ہے اور بکریاں برکت ہے اور بھلائی قیامت کے دن تک گھوڑے کی پیشانی میں باندی گئی ہے (ابن ماجه بروایت عروة البارقی)

۳۵۲۶۶س۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ میں خوبصورتی ہے اور بکری میں برکت ہے اور گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں بھلائی ہے۔
الشیرازی القاب بروایت انس

مکڑی

۳۵۲۶۷۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مکڑی کو ہماری طرف سے بہتر بدلہ عطاء فرمائے اس لئے کہ اس نے مجھ پر پر جالا بنایا تھا۔
ابوسعد السمان اپنی مسلسلات میں مسند الفردوس بروایت ابوبکر

پرندوں کے فضائل

کبوتر اور مرغ

۳۵۲۶۲۸۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ کو لو، اس لئے کہ جس گھر میں سفید مرغ ہو تو شیطان اس کے قریب نہیں جاتا اور نہ جادوگر آتا اس گھر کے اردگرد میں (طبرانی اوسط، بروایت انس)
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۹۱، الکشف الالٰہی: ۹
۳۵۲۶۹۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان: اس لئے کہ یہ جن کو تمہارے بچوں سے غافل کریں گے۔
الشیرازی فی الاتعاب خطیب بغدادی مسند الفردوس بروایت عباس ابن عدی کامل بروایت انس
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۹۵ الکشف الالٰہی: ۱۶۶
۳۵۲۷۰۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ کی آواز عاز ہے اور اس کا اپنے پروں کو مارنا اس کا رکوع اور اس کا سجدہ ہے۔
ابوالشیخ العظمة بروایت ابوهریرة ابن مردویه بروایت اعائشه
۳۵۲۷۱۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ کو برا نہ کہو! اس لئے کہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے (ابوداؤد بروایت زید بن خالد الاسرار المرفوعة ۴۱۱)
۳۵۲۷۲۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اس لئے کہ اس نے فرشتے کو دیکھا اور جب تم گدھے کی آواز کو سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو شیطان سے اس لئے کہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔
احمد بن حنبل بیهقی، ترمذی، ابوداؤد بروایت ابوهریرة
۳۵۲۷۳۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ میرا دوست ہے۔ (ابن قانع بروایت ایوب بن عتبه)
کلام:۔۔۔۔۔الاسرار المرفوعة ع ۴۱۱، التحذیر ث: ۲۶۸)
۳۵۲۷۴۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست کا دوست ہے اور اللہ کے دشمن کا دشمن ہے۔
ابوبکر برقی بروایت ابوزید الانصاری الاسرار المرفوعة ۴۱۲
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۰۲۶
۳۵۲۷۵۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغا میرا دوست ہے اور میرے دوست کا دوست ہے اور میرے دشمن کا دشمن ہے۔
الحارث بروایت عائشه رضی الله عنها اور انس، الموضوعات: ۴۱۳
۳۵۲۷۶۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ میرا دوست ہے اور اللہ کے دشمن کا دشمن ہے اپنے مالک کے گھر کی چوکیداری کرتا ہے اور سات

گھروں کی۔(ابغوی بروایت خالد بن معدان)(الاتقان: ۷۹۹ التنزیة: ۲۵۰۲)

۳۵۲۷۷۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید اور شاخ شاخ کانٹی والا مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست جبرائیل علیہ السلام کا دوست ہے۔ اپنے مالک کے گھر اور پڑوس کے ۱۶ گھروں کی چوکیداری کرتا ہے چار دائیں چار بائیں اور چار آگے اور چار پیچھے۔

عقیلی فی ضعفاء ابو الشیخ العظمة بروایت انس الاسرار المرفوعة ۴۱۱ التنزیة: ۲۴۹۲

۳۵۲۷۸۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ نماز کا اعلان کرتا ہے اور جس نے سفید مرغ لے لیا تو اس کی تین چیزوں سے حفاظت کی گئی ہر شیطان جادوگر اور کاھن کے شر سے۔(طبرانی بروایت ابن عمر الاسوار المرفوعة ۴۱۲ تذکرة الموضوعات: ۱۵۳)

۳۵۲۷۹۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست کا دوست ہے اور میرے دشمن کا دشمن ہے اور وہ اپنے مالک اور اس کے اردگرد کے نو گھروں کی حفاظت کرتا ہے۔(الحارث بروایت ابو زید الانصاری)

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۰۲۸۔ الشذرة ۴۳۸۔

اکمال

۳۵۲۸۰۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا ایک مرغ ہے جس کے پنجے نچلی زمین میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے دوہری کی ہوئی ہے اور اس کے دونوں پر ہوا میں ہیں جن کے ذریعے ہر رات کی سحر میں پھڑپھڑاتا ہے کہتا ہے قدوس کی تسبیح بیان کرو ہمارا رب رحمان ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔(ابو لشیخ العظمه بروایت ثوبان)

۳۵۲۸۱۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا ایک مرغ ہے جس کے دونوں پر زبرجد موتی اور یاقوت کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اس کا پر مشرق میں اور ایک سر مغرب میں ہے اور اس کے پنجے نیچے زمین میں ہیں اور اس کا سر عرش کے نیچے دوہرا کیا ہوا ہے پس جب سحر اعلیٰ ہو تو وہ اپنے دونوں پروں کے ذریعے پھڑپھڑاتا ہے پھر کہتا ہے ہمارا رب اللہ بہت پاکیزہ بہت مقدس ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں پس اس وقت مرغ رہنے پروں کو مارتا ہے اور چیختا ہے پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اپنے پر سمیٹ لے اور اپنی آواز پیست کر پر آسمانوں اور زمین والے یہ جان لیں گے کہ قیامت قریب ہوچکی ہے۔(ابو الشیخ بروایت ابن عمر اللالی: ۱۲۱)

۳۵۲۸۲۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا ایک مرغ ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور اس کے پر ہوا میں نہیں اور اس کے نیچے زمین ہے سو جب سحر اور نمازوں کی آذان کا وقت ہو تو وہ اپنے پر ہلاتا ہے اور تسبیح کے ساتھ پھڑپھڑاتا ہے پس مرغ کی تسبیح تسبیح کے ساتھ اس کا جواب دیتا ہے۔(طبرانی بروایت صفوان)

۳۵۲۸۳۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے اجازت دی کہ میں ایک ایسے مرغ کے بارے میں بتاؤں کہ جس کی ٹانگیں زمین میں اور اس کی گردن عرش کے نیچے دوہری کسی ہوئی ہے اور وہ کہتا ہے سبحانک ما اعظم شانک پھر اس کا جواب دیا جاتا ہے وہ شخص یہ نہیں جانتا جو مجھ پر جھوٹی قسم کھائے۔(ابو شیخ العظمه طبرانی اوسط مستدرک حاکم بروایت ابوهریرة)

۳۵۲۸۴۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ایک مرغ ہے جس کی ٹانگیں سرحدوں میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے لپٹی ہوئی ہے جب رات کا وقت ہوتا ہے تو وہ چیخ کر کہتا ہے سبوح قدس پر مرغ چیختے ہیں۔(ابن علی کامل بیہقی اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے بروایت جابر)

۳۵۲۸۵۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آوازوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں مرغ کی آواز اور اسی شخص کی آواز جو قرآن پڑھے اور سحر کے وقت استغفار کرنے والوں کی آواز(دیلمی بروایت ام سعد بنت زید بن ثابت)

۳۵۲۸۶۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ یہ وقت کا اعلان کرتا ہے۔(طبرانی بیهقی بروایت ابن مسعود)

۳۵۲۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

طحاوی عبد بن حمید ابن حبان الحکیم هب بروات ابن مسعود ذخیرۃ الحفاظ: ۵۰۹۵

۳۵۲۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ کو گالی نہ دو اس لئے کہ میں میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست بھی اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا اگر انسان جان لیتے کہ اس کی نزدیکی میں کیا ہے تو اس کا گوشت اور اس کا پر سونے اور چاندی کے بدلے خریدتے آور وہ جنات کو اپنی لمبی آواز سے دھتکارتا ہے۔(ابو شیخ العظمه بروایت ابن عمر)

۳۵۲۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسکو بن نہ کرو اور نہ اسکو برا کہو کیونکہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے یعنی مرغ (احمد بن حنبل طبرانی سعید بن منصور بروایت زید بن خالد الجھنی ابو شیخ العظمة بروایت ابن عباس طبرانی بروایت ابن مسعود)

پرندوں کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۲۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے پرندے تیرے خوشخری ہو درخت کی طرف ٹھکانہ بناتا ہے اور پھل کھاتا ہے اور غیر حساب تک رہتا ہے۔(مستدرک حاکم اپنی تاریخ میں بروایت انس)

کبوتر کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۲۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کبوتروں دل کو اپنے گھروں میں بناؤ اس لئے کہ یہ تمہارے بچوں سے جنوں کو غافل کرتا ہے۔(شیرازی القاب خطیب بغدادی بروایت اجن عباس ابن علی کامل بروایت نس یہ حدیث رقم ۳۵۲۶۹ میں گذر چکی ہے الاسرار المرفوعہ ۲۴۷ اسنی المطالب: ۴۲)

ٹڈی

۳۵۲۹۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اللہ تعالیٰ نے ان کو ٹڈی کھلائی۔(عقیلی ضعفاء بروایت ابوھریرۃ)

اکمال

۳۵۲۹۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریم بنت عمران نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ ان کو ایسا گوشت کھلائے کہ جس میں خون نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ٹڈی کھلائی۔(تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ اس کو بغیر کمینگی کے زندہ رکھ اور اس کی اولاد کو عام ہوئے بغیر۔(ابوداؤد طبرانی بیہقی بروایت ابوامامہ باھلی ذھبی نے فرمایا اس کی اسناد پہلی حدیث کی اسنادیں زیادہ صاف ستھری ہے)

۳۵۲۹۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹڈی کو قتل نہ کرو کیونکہ اللہ الاعظم کا لشکر ہے۔(البغوی اور ابن مصر کی اپنی امالی میں بروایت ابوزھیر المیری)

۳۵۲۹۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہزار مخلوقیں پیدا کی ہیں ان میں چھ سو سمندر ہیں چار سو خشکی میں ان امتوں میں سب سے پہلے ہلاک ہونے والی ٹڈی ہے سو جب ٹڈی ہلاک ہو جائے گی تو امتیں لڑی میں پڑی ہوئی موتیوں کی طرح ہے دے ایک دوسرے کے پیچھے جائیں گی جب وہ ختم ہو۔(الحکم ابویعلی ابوشیخ العظمہ بیہقی اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا بروایت ابن عمر)

عنقاء کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۲۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پہلے زمانے میں ایک پرندہ پیدا فرمایا جس کو عنقاء کہا جاتا ہے تو حجاز کی زمین میں اس کی نسل بڑھ

گئی وہ بچوں کو اچک کر لے جاتا تھا تو انہوں نے اس کی شکایت خالد بن سنان سے کی اور وہ نبی ہے جو عیسیٰ کے بعد بنی عبس سے ظاہر ہوئے تو انہوں نے اس کے لئے بدعا کی کہ اس کی نسل ختم ہوجائے میں اس کی تصویر بچھونوں میں باقی رہی۔(المسعودی مروج الذهب بروایت ابن عباس)

بسو کا ذکر اکمال

۳۵۲۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسکو لعنت نہ کرو اس لئے کہ اس نے انبیاء علیہم السلام کو صبح کی نماز کے لئے خبردار کیا یعنی بسو۔

الحکیم بیهقی بروایت انس

دسواں باب.....درختوں اور پھلوں، نہروں اور کھجور کے فضائل

اس میں انگور اور خربوزہ کا ذکر بھی ہے

۳۵۲۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسا درخت دبتاؤ جو مسلمان مرد کی طرح ہو جس کے نہ پتے جھڑتے ہیں اور نہ یہ اور نہ یہ اور اس کا پھل ہر وقت آتا ہے یہ کھجور کا درخت ہے۔(بخاری بروایت ابن عمر)

۳۵۲۹۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال ہے تم مجھے بتاؤ وہ کیا ہے، فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔(احمد بن حنبل بیهقی ترمذی بروایت ابن عمر)

۳۵۳۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی عمۃ نخلہ کی حفاظت کرو، اس لئے کہ وہ آدم علیہ السلام کی مٹی کے پیچھے ہوئے سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس درخت سے زیادہ کوئی مکرم نہیں جس کے نیچے مریم بن عمران پیدا ہوئیں سو تم اپنی بچہ والی عورتوں کو کھجی کھلاؤ سو اگر کھجی نہ ہو تو چھوارے کھلاؤ۔(ابو یعلی ابن ابی حاتم عقیلی ضعفاء ابن کل کامل ابن اسنی ابو نعیم طلب میں ابن مردوے بروایت علی)

۳۵۳۰۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو پسند فرماتے ہیں جو کھجور کو پسند فرمایا ہے۔(طبرانی ابن علی کامل، بروایت ابن عمرو ضعیف هے ضعیف الجامع: ۱۷۲۶)

۳۵۳۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔

احمد بن وحنبل مسلم ترمذی ابوداؤد ابن ماجه بروایت عائشه

۳۵۳۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو اس گھر کی طرح ہے جس میں کھانا نہ ہو۔(ابن ماجه بروایت ابن سلمی)

۳۵۳۰۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور، انار، انگور، آدم علیہ السلام کی گئی سے بچے ہونے سے پیدا کئے گئے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابوسعید

۳۵۳۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور مسلمان کا اچھا تحفہ ہے۔(خطیب بغدادی بروایت فاطمه ضعیف هے ضعیف الجامع: ۵۹۶۹)

۳۵۳۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور اور درخت اسکے اہل پر اور ان کے پیچھے اور ان کے بعد لوگوں پر برکت ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے ہوں۔(طبرانی بروایت حسن بن علی ضعیف هے ضعیف الجامع: ۵۹۸۸)

۳۵۳۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ گھر بھوکے نہیں ہوتے جس کے پاس کھجور ہو۔(مسلم بروایت عائشه)

۳۵۳۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوۃ (کھجور) جنت کے پھل میں سے ہے۔ ابونعیم طب میں بروایت بریدہ ذخیرۃ الحفاظ: ۳۵۷۵
کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۸۵۱)

۳۵۳۰۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ صخرۃ اور شجرہ جنت میں سے ہیں۔احمد بن حنبل ابن ماجه مستدرک حاتم بروایت رافع بن عمرو المزنی ضعیف ہے ضعیف الجامع:۳۸۵۲

۳۵۰۳۱۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی ربیع انگور اور خربوزہ ہے۔(ابو عبد الرحمن السلمی کتاب الا طعمه اور ابو عمر لو قابی کتاب البطیخ، مسند الفر دوس بروایت ابن عمر الا سر ار المر فوعه ۲۱۰ اسنی المطالب: ۷۰۱)

اکمال

۳۵۳۱۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار نے۔(سب چیزوں سے) انکار کردیا سوائے کھجور کی محبت کے۔(ابو یعلی بروایت انس)

۳۵۳۱۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضار کی کھجور سے محبت کو دیکھو!(احمد بن حنبل مسلم بروایت انس)

۳۵۳۱۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیویوں کو حالت نفاس میں کھجور کھلاؤ اس لیے کہ وہ عورت جس کا نفاس میں کھجور کھانا ہو تو اس کا بچہ بر دبار پیدا ہوگا اس لیے کہ یہ کھجور مریم (رضی اللہ عنہا) کی غذا جس وقت انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو جن اور اگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کوئی کھانا ان کے جانتے تو وہ ان کو کھلاتے (خطیب بغدادی بروایت سلمۃ بن قیس اس کی سند میں داؤد بن سلیمان الجرجانی کذاب راوی ہے الا سرار المرفوعۃ ۴۱۹ تذکرہ الموضوعات:۱۵۱_۱۵۲)

۳۵۳۱۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تازہ کھجور آئے تو مجھے مبارک باد دو اور جب چلی جائے تو تعزیت کرو۔(ابن لال مکارم اخلاق میں بروایت انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا اکٹھے)

۳۵۳۱۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے زمین جس وقت تم بیٹھے میری لئے بلند کی گئیں تو میں نے اس کے قریب سے دور تک دیکھا تو تمہاری کھجوروں میں سے بہتر برنی ہیں جو بیماری کو دور کرتی ہے اور اس میں کوئی بیماری نہیں۔(مستدرک حاکم تعب بروایت انس)

۳۵۳۱۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر قیامت قائم ہو اور تم میں سے ایک کے ہاتھ میں کھجور کا کھڑا ہوا درخت ہو تو اگر وہ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ کھڑا نہ ہو یہاں تک کہ اس کو اگا دے تو وہ اس کو اگا لے۔

طحاوی احمد بن حنبل عبد بن حمید بخاری الادب ابن منیع ابن ابی عمر بر ابن جریر سعید بن مستور بروایت هشام بن زید بن انس عن جده

۳۵۳۱۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کی مثال ہے تو تم مجھے بتاؤ وہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں بتا دیجئے وہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے(احمد بن حنبل بخاری مسلم تر مذی بروایت ابن عمر)

یہ حدیث رقم:۳۵۲۹۹ میں گذر چکی ہے

۳۵۳۱۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کھجوروں میں سے بہتر کھجور برنی ہے جو بیماری کو دور کرتی ہے اور اس میں کوئی بیماری نہیں۔(ابن عدی کامل بروایت علی مستدرک حاکم بروایت ابو سعید عقیلی ضعفاء بروایت انس بخاری اپنی تاریخ بن میں الرویانی ابن عدی کامل هب سعید بن مذصور بروایت بریدة علامہ ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر غلطی کی ہے الا لحاظ: ۲۸۵ التعقبات: ۳۱)

۳۵۳۱۹.....رسول اللہ نے فرمایا: کھجور کا درخت اچھا مال ہے جس کی جڑ مضبوط قحط میں کھلانے والا۔(الر امهر مزی الا مثال بطریق علی بن الموصل وادی القری میں سے بروایت موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی ابن الحسین بن علی عن آبائه)

۳۵۳۲۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔(احمد بن حنبل مسلم بروایت عائشه)

۳۵۳۲۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ الجذامی میں برکت عطاء فرمائے آور اس باغ میں جس سے یہ نکلا۔

طبرانی بروایت هر ماس بن زیادة

۳۵۳۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جدامی میں برکت عطاء فرما۔(طبرانی بروایت هرماس بن زیادة)

۳۵۳۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا تو ان کو ہر چیز کی کارگیری سکھائی اور ان کو جنت کے پھلوں سے توشہ دیا سو تمہارے یہ پھل جنت کے پھلوں میں سے ہیں علاوہ اس کے کہ تمہارے پھل بدل جاتے ہیں اور جنت کے پھل نہیں بدلتے۔(بزار طبرانی، بروایت ابو موسیٰ)

انار کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۳۲۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے مادہ اناروں میں سے کوئی انار نہیں مگر اس میں جنت کے انار کے دانہ کے ساتھ اس کو قلم کیا جاتا ہے۔(ابن عدی کامل تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس اور ابن عدی نے کہا: یہ حدیث باطل ہے الاتقان: ۱۶۵۹،۱۱ اسرار المرفوعۃ۔

بیری کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۳۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے جب آدم (علیہ السلام) کو زمین کی طرف اتارا سب سے پہلا وہ پھل انہوں نے زمین کے پھلوں میں سے کھایا وہ بیری کا پھل ہے۔(بیر)(الخطیب بروایت ابن عباس)(المتناھیۃ: ۱۰۸۸)

پیلو کے پکے ہوئے پھل......اکمال میں سے

۳۵۳۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس میں سے کالے کو لازم پکڑو یعنی پیلو کے پکے ہوئے پھلوں میں سے اس لئے کہ اس میں عمدہ ہے میں اس کو چن لیتا تھا جب میں بکریاں چراتا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ بھی بکریاں چراتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جی ہاں! اور ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔(احمد بن حنبل بخاری مسلم ابن سد بروایت جابر)

حنا کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۳۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حنا جنت کے ایمان سے مشابہت رکھتا ہے(طبرانی بروایت ابن عباس) راوی نے کہا: نبی ﷺ کے پاس جناء کا پھول لایا گیا تو فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

بنفشہ کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۳۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنفشہ کی فضیلت باقی تیل پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت باقی لوگوں پر (الخطیب بروایت ابو ہریرۃ الخطیب بروایت انس اور فرمایا یہ حدیث منکر ہے اللآلی: ۲۸۲،۲)

۳۵۳۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنفشہ کی فضیلت باقی تیل پر ایسی ہے جیسے اسلام کی فضیلت باقی دینوں پر (طبرانی بروایت محمد بن علی بن حسین بن علی ابیہ عن جدہ) ابن کثیر نے جامع المسانید میں فرمایا یہ حدیث بہت منکر ہے اور ابن درجہ نے فرمایا تمام طرق سے یہ حدیث موضوع ہے الموضوعات ۶۵۳)

۳۵۳۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنفشہ کے تیل کی فضیلت باقی تیل پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت باقی مخلوق پر گرمیوں میں ٹھنڈا اور سردیوں میں گرم ہے۔(ابن حبان ضعفاء میں بروایت ابو سعید علامہ ابن الجوزی نے ان تین حدیثوں کو موضوعات میں ذکر کیا ہے)

کاسنی کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۳۳۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاسنی کے ہر پتے پر جنت کے پانی کا ایک دانہ ہے۔(ابن عدی کامل بیہقی انہوں نے اس ضعیف قرار دیا ہے، بروایت جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ)

۳۵۳۳۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاسنی کے پتوں میں سے ہر پتے پر جنت کے پانی میں سے ایک قطرہ ہے۔(طبرانی بروایت محمد بن علی ابن الحسین عن ابیہ عن جدہ، ابن کثیر نے فرمایا: یہ بہت منکر ہے ابن دیبہ نے کہا: موضوع ہے الاسوار المرفوعۃ: ۴۱ کشف الخفاء: ۴۱۳)

مسور کی دال......اکمال میں سے

۳۵۳۳۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مسور کی دال کو لازم پکڑو! اس لئے کہ مسور انبیاء (علیہم السلام) کی زبان پر اس کی تقدیس بیان کی گئی۔

ابونعیم بروایت واثلہ

نہریں

۳۵۳۳۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت سے چار نہریں چلائی گئیں فرات، نیل سیحان اور جیسحان۔(احمد بن حنبل بروایت ابوھریرۃ)

۳۵۳۳۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی نہروں میں سے شار نہریں ہیں: سیحان، جیسحان نیل اور فرات۔

الشیرازی الا لقاب بروایت ابوھریرۃ

۳۵۳۳۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیل جنت سے نکلتی ہے اور اگر تم کلی کرنے کے وقت اس میں تلاش کروتو اس میں جنت کے پتے پاسکتے ہو۔

ابو الشیخ العظمہ بروایت ابوھریرۃ

۳۵۳۳۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں مگر اس میں جنت کی برکت کے مثقال فرات میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔

ابن مردویہ بروایت ابن مسعود

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۲۲۶، الکشف الالٰہی: ۸۴۱۔

۳۵۳۳۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی دو نہریں ہیں! نیل اور فرات۔(الشیرازی بروایت ابوھریرۃ)

۳۵۳۳۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز فرات جنت کی برکت کے مثقال نازل ہوتے ہیں۔(خطیب بغدادی بروایت ابن مسعود)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۲۴۶، الضعیفہ: ۱۶۰

۳۵۳۴۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیحان جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی نہروں سے ہیں۔(مسلم بروایت ابوھریرۃ)

۳۵۳۴۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمندر جہنم میں سے ہے۔(ابومسلم الکجی اپنی سنن میں مستدرک حاکم بیہقی بروایت یعلی بن امیۃ)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۳۶۶۔

اکمال

۳۵۳۴۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیل فرات دجلہ سیحان، اور جیحان جنت کی نہروں سے ہیں۔(الخطیب بروایت ابوھریرہ)

۳۵۳۴۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں فرشتوں میں سے افضل نہ بتاؤں؟ جبرائیل (علیہ السلام) ہیں اور انبیاء علیہم السلام میں افضل آدم علیہ السلام ہیں اور دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے اور مہینوں میں افضل رمضان کا مہینہ ہے اور راتوں میں افضل لیلۃ القدر ہے اور عورتوں میں افضل مریم بنت عمران۔رضی اللہ عنہا) ہیں۔(طبرانی بروایت ابن عباس)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۱۵۷، العضیفہ: ۴۴۹

۳۵۳۴۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے سرادار آدم علیہ السلام ہیں اور عرب کے سردار محمد (ﷺ) اور روم کے سردار صہیب ہیں فارس کے سردار سلمان ہیں اور حبشہ کے سردار بلال ہیں اور پہاڑوں کا سردار طور سیناء ہے اور درختوں کا سردار بیری کا درخت ہے اور مہینوں کا سردار محرم ہے اور دنوں کا سردار جمعہ ہے اور کلام کا سردار قرآن ہے اور قرآن کا سردار بقرہ ہے اور بقرہ کا سردار آیت الکرسی ہے خبردار! اس میں پانچ کلمات ہیں ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔(مسند الفردوس بروایت علی)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۲۶ کشف الخفاء ۱۵۰۴

قسم افعال میں فضائل کی کتاب

رسول اللہ ﷺ فضائل کا باب

اس میں رسول اللہ کے معجزات اور عیب کی خبریں بتانے کا ذکر

۳۵۳۴۵.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) شفاء بنت عبداللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کے دو قاصدوں سے نے فرمایا: جب کسریٰ نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا میرے رب عزوجل نے رات کے پانچ گھنٹے گذرنے کے بعد تمہارے خدا کو مار دیا اس کے بیٹے شیرویہ نے اس کو قتل کیا ہے، اللہ نے اس کو اس پر غلبہ دیا تم اپنے ساتھی سے جا کر کہو! اگر اسلام لے آئیں تو میں آپ کو وہ (علاقے) دے دوں گا جو آپ شہر میں آپ کے ماتحت ہیں، اور اگر آپ ایسا نہ کریں تو اللہ تعالیٰ آپ سے بے پرواہی کرے گا۔ اس کی طرف لوٹ جاؤ! اس و یہ بتادو! (دیلمی)

مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۳۵۳۴۶.....اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ اللہ قریش پر بارش برسائے وہ تو ھلاک ہو چکے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ان پر بارش نازل فرما! سوان پر بارش برسائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ابوطالب زندہ ہوتے تو وہ اس بات سے ہم سے خوش ہو جائے خو وہ دیکھتے۔ تو ایک شخص نے کہا، اے اللہ کے رسول گوں کہ آپ ان کا یہ قول مراد لے رہے ہیں وہ سفید کہ جس کے چہرے کے ذریعہ بادل سے بارش مانگی جاتی ہے دو یتیموں کا فریدرس اور مسکینوں کی عزت تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔(الخطیب المتفق المتفرق)

۳۵۳۴۷.....(ایضاً) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم جب لڑائی سر ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بچتے اور بہادر وہی ہے جس کے ذریعہ۔

ابن ابی شیبۃ

۳۳۵۳۴۸.....(ایضاً) براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ نے ساتھ ایک سفر میں تھے اور اہم ایک کم پانی والے

کنویں کے پاس آئے سلمان بن مغیرہ نے کہا کنواں کم ہے اور دمہ کم پانی والے کو کہتے ہیں تو ہم سے چھ وہاں اترے میں ان میں چھٹا تھا یا فرمایا سات اور میں ان میں سے ساتواں تھا پانی لینے کے لئے سلیمان نے کہا: مامۃ وہ لوگ جو پیالے میں پانی پیتے ہیں ھم نے ڈول ڈالا اور رسول اللہ ﷺ کنویں کے کنارے پر تھے تو ہم نے اس میں آدھا یا فرمایا اس کے دوتہائی کے قریب یا اس کے برابر تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا، آپ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور جو اللہ نے چاہا کہ فرمائیں آپ نے فرمایا، پھر دوبارہ اس کنویں میں وہ ڈول اور جو پانی اس میں تھا ڈالدیا تو میں نے ہم میں سے کو دیکھا کہ وہ ڈوبنے کے خوف سے اس نے کپڑے سے نکالا پھر نہر جاری ہوگئی ساحت کے الفاظ یا ساخت کے الفاظ بیان فرمائے۔

طبرانی مجمع الزوائد ۳۰۰۸

۳۵۳۴۹... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ: آپ نے زمانہ جاہلیت میں کوئی حرام کام کیا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن میں دو وعدوں کی جگہ پر تھا: ان میں سے ایک تو مجھ پر نیند غالب ہوگئی تھی اور رہا دوسرا تو قصہ گو نے مجھ پر غلبہ پالیا تھا۔ (تاریخ ابن عساکر)

۳۵۳۵۰... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت زید بن وھب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میرے پاس یمن سے ایک وفد آیا، ان میں سے ایک شخص نے بیان کیا اپنے بیان میں اس نے کہا: اس شخص کی فرمانبرداری رب تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے اور اس کی نافرمانی رب تعالیٰ کی نافرمانی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: آپ نے جھوٹ بولا یہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں، جن کی فرمانبرداری رب تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے اور ان کو نافرمانی رب تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ (تاریخ ابن عساکر)

۳۵۳۵۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے اپنے بال پکڑے ہوئے تھے فرمارہے تھے جس نے میرے بالوں میں سے ایک بال کو (بھی) تکلیف پہنچائی اس پر جنت حرام ہے۔ (ابوالحسن بن المفضل نے مسلسلات میں بیان فرمایا)

۳۵۳۵۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا اور آپ نے اپنا ایک بال پکڑا ہوا تھا تو فرمایا جس نے میرے ایک بال کو تکلیف پہنچائی اسنے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر آسمانوں کے برابر اور زمین کے برابر لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ اس سے نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف قبول فرمائیں گے۔ (تاریخ ابن عساکر ابن الفضل نے اپنی مسلسلات میں اس کو ذکر فرمایا)

۳۵۳۵۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رویات ہے فرمایا: جب ہم خیبر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ مشرکین سے قتال کی وجہ سے بیدار رہے جب کل کا دن ہوا اور عصر کی نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر میری گود میں رکھا اور سو گئے نیند گہری ہوگئی تو آپ بیدار نہیں ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو جب سورج غروب ہونے کے ساتھ آپ بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے عصر کی نماز اس بات کو ناپسند کرتے ہوتے نہیں پڑھی کہ میں آپ کو آپ کی نیند سے بیدار کردوں گا رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا اے اللہ آپ کے بندے نے ابن ذات کا آپ نے نبی پر صدقہ کیا ہاتھ اس پر آپ سورج کے طلوع کو لوٹادیں، تو میں نے سورج کو دیکھا فوراً عصر کے وقت میں واضح روشن ہوگیا یہاں تک میں اٹھا پھر وضوء کیا پھر نماز پڑھی پھر وہ غروب ہوگیا۔ (ابوالحسن سادان الفضلی العرقی نے کتاب دوالشمس میں بروایت ھارون بن سعد روایت کیا)

نماز فرض ہونے کا تذکرہ

۳۵۳۵۴... حضرت زید بن علی اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس رات اذان سکھائی گئی اور آپ پر نماز فرض کی گئی جس میں آپ کو معراج پر لے جانا گیا۔ (ابن معردویہ)

۳۵۳۵۵..... (مسند اسماء بن عمیر رضی اللہ عنہ) بنی معاویہ میں دشمنی تھی رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان صلح کرنے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ ایک قبر کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: تو نے نہیں جانا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا تو فرمایا: اس سے میرے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔(طبرانی بروایت بشیر الحارثی ذخیرۃ الخفا: ظ۳۰۴۲)

۳۵۳۵۶..... حضرت قتادۃ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عتیبہ بن عبد العزی ابولھب نے شادی کی اس نے ان کے ساتھ رفاف نہیں کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو نبوت مل گئی اور رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہ عتیبہ کے بھائی عتبہ کے نکاح میں تھیں، جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ لھب (تبت یدابی لھب) نازل فرمائی تو ابولھب نے اپنے دونوں بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے کہا: میرا سر تم دونوں کے سر سے حرام ہے اگر تم دونوں محمد ﷺ کی بیٹیوں طلاق نہ دو! نبی ﷺ سے عتبہ نے رقیہ رضی اللہ عنہ کو طلاق کا پوچھا اور رقیہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کا سوال کیا اس سے عتبہ سے اس کی ماں جو حمالۃ الحطب کا مصداق ہے نے کہا: اے بیٹے! اس کو طلاق دے اس لئے کہ یہ صابی ہوگئی تو اسنے ان کو طلاق دے ری اور عتبہ نے ام کلثوم ﷺ کو اور نبی ﷺ کے پاس آیا جس وقت وہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے علیحدہ ہوگیا اور کہا: میں نے آپ کے دین کا انکار کیا اور آپ کی بیٹی سے علیحدہ ہوگیا آپ مجھ سے محبت نہ کریں اور نہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں پھر آپ پر حملہ کیا اور ان کی قمیص پھاڑ دی اور وہ شام تجارت کے لئے جارہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار! میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کتے کو تجھ پر مسلط کرے پھر وہ قریش کی ایک جماعت کے ساتھ نکل گیا یہاں تک انہوں نے شام کی ایک جگہ جسے زرقاء کہا جاتا ہے رات کے وقت پڑاؤ ڈالا تو ان پر شیر نے اس رات چکر لگا عتیبہ کہنے لگا: اے میری ماں کی ہلاکت! وہ اللہ کی قسم! مجھے کھائے گا جس طرح محمد ﷺ نے مجھ پر بددعا کی خبردار! میرا قاتل ابو کبشہ کا بیٹا ہے اور وہ مکہ میں ہے اور میں شام میں ہوں تو لوگوں کے سامنے شیر نے اس پر حملہ کیا اور اس کے سر کو پکڑا اور سخت چبایا اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے رقیہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا اور ان کے ہاں وفات پائی اور ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔(تاریخ ابن عساکر)

رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور دلائل نبوت:

۳۵۳۵۷..... عیسیٰ بن یزید سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کعبہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا اور عمرو بن نفیل بیٹھے ہوئے تھے امیہ بن الصلت ان کے پس سے گذرا اور کہا: اے خیر کی متلاشی آپ نے کیسے صبح کی! انہوں نے کہا: خیریت سے تو اس نے کہا: آپ نے پالیا؟ اس نے کہا نہیں پھر اس نے کہا: قیامت کے دن سارے دین ہلاکت کا ذریعہ ہوں گے سوائے اس دین حنفیت کے جس کا اللہ نے فیصلہ فرمایا ہے وہ نبی جس کا ہم سے یا تم میں سے (ہونے کا) انتظار کیا جارہا ہے اور میں نے اس سے پہلے کبھی کسی نبی کے بارے میں نہیں سنا جس کا انتظار کیا جارہا ہے جس کو بھیجا جائے گا تو میں نکلا ورقہ بن نوفل کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا وہ بہت آسمان کے طرف دیکھتے تھے اور ان کے سینے سے بہت غم کی آواز آتی تھی پھر میں نے ان سے کھڑے ہونے کا کہا اور ان کو سارا قصہ بیان کیا تو انہوں نے کہا جی ہاں اے میرے بھتیجے ہم اہل کتاب اور علماء ہیں مگر یہ نبی جس کا انتظار کیا جارہا ہے عرب کے درمیانے نسب والے قبیلے سے ہوگا اور مجھے نسب کا علم ہے آور آپ کی قوم درمیانی نسب والی ہے۔ میں نے کہا اے میرے چچا نبی کیا کہے گا تو انہوں نے کہا کہ وہ وہ باتیں کہے گا جو اسے کہی جائے گی نہ تو وہ ظلم کرے گا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو میں ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔(تاریخ ابن عساکر یہ حدیث منقطع ہے)

۳۵۳۵۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ ہمیں تنگی کے وقت کی حالت کے بارے میں بتائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم سخت گرمی کے عالم میں تبوک کی طرف نکلے ہم نے ایک جگہ میں پڑاؤ ڈالا تو ہمیں وہاں اتنی سخت پیاس لگی کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ ہماری گردنیں کٹ جائے گی یہاں تک ایک شخص پانی تلاش کرنے جاتا تو وہ واپس نہ آتا یہاں تک یہ گمان کیا جاتا کہ اس کی گردن منقطع ہوگئی اور کوئی اپنا اونٹ ذبح کرتا اور پھر اس کی اوجڑی کا گوبر نچوڑتا اور پھر اس پیتا اور جو بچ جاتا اس کو

اپنی پہلو پر رکھتا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ نے آپ سے دعا میں بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے تو آپ اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ یہ پسند کرتے ہیں تو انہوں نے کہا جی ہاں پھر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور پھر واپس نہ کیے یہاں تک آسمان مائل ہوا اور پھر ابر آلود ہوا اور پھر برسا تو سب نے جو کچھ ان کے پاس تھا بھر لیا پھر ہم چلے گئے دیکھ رہے تھے۔ تو ہم نے اس کو نہ پایا۔(البزار ابن جرير جعفر الفريابي دلائل النبوة ابن خزيمه ابن حبان مستدرک حاکم ابو نعيم بيهقي اکھٹے دلائل میں سعید بن منصور)

۳۵۳۵۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۃ تبوک میں تھے اس میں سخت بھوک لگی تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دشمن آئے ہیں اور وہ شکم سیر ہیں اور لوگ بھوکے ہیں تو ابضاء نے کہا کیا ہم اپنے پانی والے اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو نہ کھلائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم میں سے ہر شخص جو کچھ اس کے کجاوے میں اور ایک روایت کے مطابق جو کچھ بچا ہوا کھانا ہے وہ اس کو لے آئے اور دسترخوان بچھایا پھر ہر شخص لائے لگا مر صاع زیادہ اور کم تو جو کچھ لشکر کے پاس تھا وہ ۲۴۲۳ صاع کے قریب تھا رسول اللہ ﷺ اس کے پہلو کی طرف بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی اور لوگوں کو بلایا پھر فرمایا: اللہ کے نام کے ساتھ لو! اور چکو نہیں! پھر ہر شخص اپنے مشکیزے اور ہاتھ میں لینے لگا اور لوگوں نے اپنے برتنوں میں لے لیا حتیٰ کہ ایک شخص اپنی قمیص کی آستیں باندھ لیتا اور اس کو بھر دیں تو لوگ فارغ ہو گئے اور کھانا اسی طرح رہا جیسا کہ تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کہا گواہی دیتا ہوں: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں ان کے پس کوئی حق والا بندہ نہ آئے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی گرمی سے بچائیں گے۔(ابن راهويه، العدني ابويعلي الحاكم الكنى جعفر الفرياني دلائل النبوة)

۳۵۳۶۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حجون (مقام) میں تھے اور بہت غمزدہ تھے جب مشرکین نے ان کو تکلیف پہنچائی پھر فرمایا: اے اللہ تجھے آج کوئی نشانی دکھا دیں پھر میں اس بعد اس شخص کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا جو میری قوم میں سے مجھے جھٹلائے، سو کہا گیا: آپ پکاریں! تو آپ نے مدینہ کی گھاٹی کی جانب سے ایک درخت کو پکارا وہ زمین پھاڑ کر آیا یہاں تک کہ آپ تک پہنچ پھر اس نے سلام کیا پھر آپ ﷺ نے س کو حکم دیا پھر وہ اپنی جگہ واپس لوٹ گیا فرمایا: میں اس شخص کی پرواہ نہیں کروں گا جو میری قوم میں سے آس کے بعد مجھے جھٹلائے۔(البزار ابویعلیٰ بیہقی الدلائل اور اس کی سند حسن ہے)

۳۵۳۶۱...... ابو عذبہ الحضرمی سے روایت ہے فرمایا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کو بتایا کہ عراق والوں نے اپنے امام کو پتھر مارے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس امام کی جگہ جو اس سے پہلے تھا بدلہ میں بھیجا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حالت میں نکلے نماز پڑھی اور اپنی نماز میں پھول گئے جب سلام پھیرا فرمایا اے شام والو! عراق والوں لئے تیار ہو جاؤ اس لئے کہ شیطان ان میں گھس آیا ہے اے اللہ! انہوں نے مجھ پر معاملہ مشتبہ کیا آپ بھی ان پر ان کا معاملہ مشتبہ کر دیں اور ان پر ثقفی غلام جلدی بھیج دیں جو ان پر جاہلیت کے فیصلے کرے اور نہ ان کی اچھائیاں قبول کرے اور نہ ان کی برائیوں سے درگذر نہ کرے ابن لھیعہ نے کہا اس دن حجاج پیدا نہیں ہوا تھا۔(ابن سعد الدلائل اور فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات توفیقاً فرمائی ہے)

۳۵۳۶۲...... حضرت نافع سے رویات ہے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری اولاد میں ایک شخ داغدار چہرہ والا ہو گا وہ زمین کو انصاف سے بھر دے غا نافع نے فرمایا: میں عمر بن عبدالعزیز کرے بارے میں یہ ہی گمان کرتا ہوں کہ وہ ہیں ہیں۔

نعيم بن حماد الفتن ترمذي تاريخ، بيهقي دلائل تاريخ ابن عساكر

۳۵۳۶۳...... عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا اے عبد الرحمن! کیا آپ اس بات کا اندیشہ کرتے ہیں کہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے اور اس سے نکل جائیں گے میں نے کہا: مگر اگر اللہ چاہیں وہ لوگ کیسے چھوڑ یں گے حالانکہ ان میں اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی سنت موجود ہے، تو پھر فرمایا: اتر اس میں سے کچھ ہو تو وہ ضرور بنوفلاں ہوں گے۔(طبرانی اوسط حافظ ابن حجہ نے انرۃ میں فرمایا: اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور اس طرح کی بات عمر رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے نہیں رمایا سکتے تو اس کا حکم مرفوع کا ہے)

حلم وبردباری کا تذکرہ

۳۵۳۶۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں تھے تو بنوسلیم کا ایک دیہاتی آیا اس نے ایک گوشکار کی تھی اور اس کو اپنی آستین رکھا ہوا تھا تا کہ اپنے کی طرف لے جائے اور بھون کر کھالے جب اس نے جماعت کو دیکھا تو اس نے کہا: یہ کیا ہے لوگوں نے کہا: یہ وہ ہے جس کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ نبی ہے پھر وہ لوگوں کو چیرتا ہوا آیا اور کہا: لات اور عزیٰ کی قسم عورتوں نے جتنوں کو جنا ان میں آپ سے زیادہ ناپسندیدا اور مبغوض نہیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری قوم مجھے جلد باز کہے گی تو میں جلدی کرتا ہے اور آپ کو قتل کر دیتا تو میں سرخ سیاہ اور ان کے علاوہ لوگوں کو آپ کے قتل سے خوش کر دیتا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے چھوڑیں میں کھڑا ہوں اور اس کو قتل کر دوں! تو فرمایا: اے عمر! کیا آپ نے یہ نہیں سنا کہ: بردبار قریب ہے کہ نبی بن جائے، پھر اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: آپ کو کس نے ان باتوں پر ابھار جو آپ نے کہیں اور آپ نے درست نہ کہا اور مجلس کا اکرام نہ کیا؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ استخفاف کے طور پر کہا آپ نے لات اور عزیٰ کی قسم میں آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا یہاں تک کہ یہ گو آپ پر ایمان لے آئے اس نے گو کو نکالا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پھینک دیا اور کہا: یہ گو اگر آپ پر ایمان لے آئے تو میں بھی ایمان لے آؤں گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گو! تو گو نے واضح عمی زبین میں جواب دیا سارے لوگ سن رہے تھے میں حاضر ہوں اور آپ سے نیکسق چاہتی ہوں اے قیامت کو پورا کرنے والے کی زینت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گو! تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ تو اس نے کہا: اس ذات کی جس کا عرش آسمان میں ہے اور جس کی بادشاہت زمین میں اور جس کا راستہ سمندر میں ہے، جس کی رحمت جنت میں ہے، جس کا عذاب جہنم میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو میں کون ہوں اے گو! آپ تمام جہانوں کے رب کے پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں اور وہ شخص کامیاب ہے، جس نے آپ کی تصدیق کی اور وہ شخص نقصان میں ہے، جس نے آپ کی تکذیب کی دیہاتی نے کہا: مشاہدہ کے بعد پیچھے نہیں ہٹوں گا اللہ کی قسم! میں آپ کے پاس اس حال میں آیا کہ روئے زمین پر مجھے آپ سے زیادہ مبغوض کوئی نہ تھا اور آپ آج مجھے میرے والد اور میرے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں میں آپ سے زندر باہر پوشیدہ اور ظاہر (ہر طرح) محبت رکھتا ہوں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے آپ کو اس دین کی طرف ہدایت دی جو دین غالب ہوگا مغلوب نہیں، اور اس دین کو اللہ نماز نے بغیر قبول نہیں کرتا اور نماز بغیر قرآن کے قبول نہیں کرتا تو اس نے عرض کیا: آپ مجھے سکھادیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو الحمد اور قل ھو اللہ احد سکھائی اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور سکھائیں! میں مفصل اور مجمل کلام میں اس سے خوبصورت کلام کوئی نہیں سنا تو فرمایا اے دیہاتی! یہ تمام جہانوں کے رب کا کلام ہے اور شعر نہیں ہے اور جب آپ قل ھو اللہ احد ایک مرتبہ پڑھیں گے تو آپ کے لئے اس شخص کے اجر کے مثل ہے جو قران کا تہائی پڑھے، اور اگر قل ھو اللہ احد دو مرتبہ پڑھیں تو آپ کے لئے اس شخص کے اج کے مثل ہے جو قرآن کے دو تہائی قرآن پڑھے اور اگر آپ قل ھو اللہ احد تین مرتبہ پڑھیں تو آپ کے ئے اس شخص کے اجر کے مثل ہے جو پورا قرآن پڑھے، تو دیہاتی نے کہا جی ہاں! معبود تو ہمارا معبود ہے تھوڑا عمل قول کرتا ہے اور عطاء کثیر دیتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ کے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کیا: پورے بنی سلیم میں کوئی شخص مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہنے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ان کو دو! تو انہوں نے ان کو دیا یہاں تک کہ ان کو حیران کر دیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) میرے پاس اس سالہ اونٹنی ہے بختی سے کم اور اعرابی سے اوپر خود ملتی ہے ملایا نہیں جاتا مجھے تبوک کے دن ھد یہ کی گئی، اس کے ذریعہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں اور دیہاتی کو دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے اپنی اونٹنی کی صفات بیان کیں: میں آپ کو اس اجر کے۔ اوصاف) بیان کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کے دن آپ کے لئے ہوگا عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کے لئے ایک اونٹنی ہے جو کشادہ جوف والی موٹے کی جس کی ٹانگیں سبز زمرد کی گردن زرد زبر برجد کی اس پر ایک ہودہ ہے اور ہودہ پر باریک اور موٹا ریشم ہے جو آپ کو پلک جھپکتی بجلی کی طرح صراط سے لے کر گذرے

گی قیامت ہر دیکھنے والا اس کی وجہ سے آپ رشک کرے گا تو عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا: میں راضی ہو چکا پھر دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلا اس کو بنی سلیم کے ایک ہزار دیہاتی ہزار سواری پر ملے جن کے پاس ہزار تلواریں اور ہزار نیزے تھے اس نے اس سے کہا: کہا جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس کے پاس جا رہے ہیں جس نے ہمارے معبودوں برا کہا ہے ہم اس کو قتل کریں گے تو اس نے کہا: مت کرو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، انہوں نے اس سے کہا: تو صابی ہو گیا اس نے کہا: میں صابی نہیں ہوا اور انکو سارا قصہ سنایا تو سب نے اکٹھے کہا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی پھر آپ نے ان سے رداء میں ملاقات کی وہ اپنے جانوروں سے اتر گئے اس بات کو قبول کرتے ہوئے جو انہوں نے اس سے دیکھی اور وہ کہہ رہے تھے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پھر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) ہمیں امراء کے بارے میں حکم دیں: تو آپ نے فرمایا: تم سب خالد بن الولید (رضی اللہ عنہا) کے جھنڈے کے نیچے سو جاؤ عرب میں سے کوئی بھی بنو سلیم کے علاوہ پورے ہزار ایک ساتھ ایمان نہ لائے (طبرانی اوسط اس حدیث کے ساتھ محمد بن علی بن لولید السلمی متفرد ہے ابن عدی کامل مستدرک حاکم معجزات ابونعیم بیہقی اکٹھے ابالدئل میں تاریخ ابن عساکر اور کہا حق نے اس کا حمل السلمی پر ہے فرمایا یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی مروی ہے اور اس میں امثل ان سانید ہے خصائص میں ابن دحیہ نے فرمایا: یہ خبر موضوع ہے اور میزان میں ذھبی نے فرمایا: یہ خبر باطل ہے لسان میں حافظ ابن الحجر نے فرمایا: الاسماعیلی نے اپنی معجم میں سلمی سے روایت کیا اور کہا منکر الحدیث ہے)

عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ

۳۵۳۶۵..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جب وہ قادسیہ میں تھے لکھا کہ: نضلہ بن معاویہ کو حلوان العراق کی طرف بھیجیں کہ وہ اس کے کناروں پر حملہ کریں تو سعد رضی اللہ عنہ نے نضلہ کو متوجہ کر دیا تین سو شہسواروں کے ساتھ تو وہ لوگ نکلے یہاں تک حلوان پہنچ گئے اور اس کے کناروں پر حملہ کر دیا اور ان کو غنیمت اور قیدی ملے تو وہ لوگ غنیمت اور قیدیوں کو لے کر چلنے لگے یہاں تک کہ عصر کا وقت ختم ہونے لگا اور سورج غروب کے قریب ہو گیا تو نضلہ نے غنیمت اور قیدیوں کو پہاڑ کے دامن میں کر دیا اور کھڑے ہو کر اذان دی جب انہوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے ایک جواب دینے والے نے جواب دینا شروع کیا: اے نضلہ! تو بڑی ذات کی بڑھائی بیان کی انہوں نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ اس نے کہا: اے نضلہ: یہ اخلاص ہے انہوں نے کہا: اشھد ان محمد رسول اللہ! اس نے کہا ھو ڈرانے والے ہیں آور وہ وہ ہیں جن کی خوشخبری ہمیں عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے دی اور ان کی امت پر قیامت قائم ہوگی انہوں نے کہا: حی علی ارصلاۃ اس نے کہا خوشخبری ہو اس کے لئے جس جو اس کی طرف چلا اور اس پر ہمیشگی کی، انہوں نے کہا: حی علی الفلاح، اس نے کہا: وہ شخص کامیاب ہوا جس نے محمد ﷺ کو قبول کیا انہوں نے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اس نے کہا: اے نضلہ تو پورا پورا خالص کر دیا اس کی وجہ سے اللہ نے تیرا جسم آگ پر حرام کر دیا جب وہ اپنی اذان سے فارغ ہوئے تو ہم کھڑے ہوئے ہم نے اس سے کہا: آپ کون ہیں؟ اللہ آپ پر رحم کرے۔ کیا فرشتے ہیں؟ یا جنوں میں سے رہنے والے یا اللہ کے بندوں میں طائف؟ آپ نے اپنی آواز سنا دی آپ اپنی صورت بھی دکھائیں اس لئے کہ ہم اللہ کے وفد اور رسول اللہ ﷺ کے وفد اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے وفد ہیں تو اوپر سے پہاڑ پھٹا ین چکی کی طرح سفید سر اور ڈاڑھی والا اس پر اون کے دو پرانے کپڑے تھے اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ ہم نے کہا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ! آپ کون ہیں؟ اللہ آپ پر رحم فرمائے اس نے کہا: میں زریب بن ترملہ نیک بندے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا وصی ہوں انہوں نے مجھے اس پہاڑ میں ٹھہرایا اور میرے لئے درازی عمر کی دعا کی ان کے آسمان سے اترنے تک پھر وہ خنزیر کو قتل کریں اور صلیب کو توڑیں گے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی ملاقات فوت ہو گئی تو میری طرف سے عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہو اور ان سے کہو! اے عمر! درست رہیں اور اس کے قریب رہیں اس لئے کہ قیامت قریب ہو گئی اور وہ باتیں بتا دو جو میں تم کو بتا رہا ہوں اے عمر! جب یہ باتیں محمد ﷺ کی امت ظاہر

ہوں گی تو فساد ہی فساد ہوگا جب مرد مرد سے عورتیں عورتوں سے مستغنی ہو جائیں گے اور بغیر مناسبت کے نسبت کریں گے اور اپنے آقاؤں کے علاوہ کی عرف نسبت کریں گے اور نہ ان کا بڑا چھوٹوں پر شفقت کرے گا اور نہ ان کا چھوٹا اپنے بڑوں کی عزت کرے گا اور اور نیکی کو چھوڑ دیا جائے گا اور اس کا حکم نہیں دیا جائے اور گناہ کو چھوڑ دیا جائے گا اور اس سے روکا نہ جائے گا اور ان کا علام علم دیناروں اور درھموں کے لئے علم حاصل کرے گا اور بارش ماند اور بچے ناتمام ہوں گے اور عمارتوں کو لمبا کریں گے اور مصاحف پر چاندیاں چڑھائیں گے اور مسجدوں میں سونا جڑیں گے اور رشوت کو ظاہر کریں گے اور عمارتوں کو بلند کریں گے اور خواہش کی پیروی کریں گے اور دین کو دینا کے بدلے بیچیں گے اور ناحق خون کرنے کو حقیر سمجھیں گے اور قطع رحمی ہوگی اور فیصلہ بیچا جائے گا اور فخر سے سود کھایا جائے گا اور مالداری عزت ہوگی اور ایک شخص اپنے گھر سے نکلے اور اس سے بہتر اس کو کھڑا ہو کر سلام کرے گا اور عورتیں زینوں پر سوار ہوں گی پھر وہ ہم سے غائب ہوگیا یہ باتیں نضلہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجیں پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ کر بھیجیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا: بوک آپ اور آپ کے ساتھ مہاجرین اور انصار جائیں اور اس پہاڑ پر اتریں آپ کی ملاقات ان سے ہو تو میری طرف سے ان کو سلام کہیں! اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض وصی اس پہاڑ پر اترے ہیں عراق کے نواح میں تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴ ہزار مہاجرین اور انصار کے ساتھ تھے اور اس پہاڑ پر اترے ایک دن اور ہر نماز کے وقت اذان دی تو کوئی جواب نہ آیا دارقطنی غرائب مالک اور فرمایا: یہ ثابت نہیں بیہقی الدلائل اور فرمایا یہ ضعیف ہے مرۃ سے خطیب بغداد۔ مالک اور فرمایا یہ منکر ہے اللآلی: ۱۷۷۔۱۷۸، التنزیہ: ۲۳۹۱۔۲۴۰

مسند جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۳۵۳۶۶...... میں قریش کے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کو ناپسند سمجھتا تھا جب مجھے گمان ہوا کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو قتل کردیں گے تو راہبوں کی جگہوں میں ایک جگہ چلا گیا تو وہ لوگ اپنے سردار کے پاس گئے اور اس کو بتایا تو اس نے کہا تین دن جو اس کا مناسب حق ہے ادا کرو! تین دن گذر گئے تو انہوں نے دیکھا کہ گیا نہیں تو وہ اپنے سردار کے پاس گئے اور اس کو بتایا اس نے کہا اس سے کہو! ہم نے آپ کا مناسب حق ادا کردیا اگر آپ کو بیماری تھی تو وہ ختم ہوگئی اگر آپ کسی سے ملنا چاہتے ہیں تو اس کے پاس چلے جائیں جس سے ملنا ہو اگر آپ تاجر ہیں تو آپ اپنی تجارت کے لئے چلے جائیں تو میں نے کہا: نہ میں تاجر ہوں اور نہ کسی سے ملنا ہے نہ میں بیمار ہوں پھر وہ اس کے پاس گئے اور اس کو بتایا تو اس نے کہا: اس کا کوئی معاملہ ہے اس سے پوچھا چھو! کیا معاملہ ہے تو وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا: مگر بات یہ ہے کہ ابراہیم کی بستی میں میرا چچازاد یہ کہتا ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی قوم اس کو ستاتی ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ وہ اس کو قتل کریں گے تو نکل پڑا تاکہ میں یہ منظر نہ دیکھوں تو وہ دینے سردار کے پاس گئے اور اس کو میری بات بتائی تو اس نے کہا: اس کو لے آؤ میں ان کے پاس آیا اور اپنا قصہ بیان کیا اس نے کہا: آپ کو یہ اندیشہ ہے کہ وہ اس کو قتل کردیں گے میں نے کہا جی ہاں اس نے کہا: اس شبیہ آپ پہنچان سکتے ہیں آگر ان کی تصویر دیکھیں، میں نے کہا جی ہاں میرا زمانہ اس کے ساتھ نزدیک سے ہے تو اس نے مجھے ایک ڈھکی ہوئی صورتیں دکھائیں اور ایک ایک صورت کھولتا رہا، پھر کہتا: کیا آپ پہنچانتے ہیں؟ میں کہتا: نہیں! یہاں تک کہ الگ صورت اس نے کھولی تو میں نے کہا: کوئی چیز اس چیز سے اس کے ساتھ زیادہ مشابہ میں نے نہیں دیکھی، گویا کہ اس کو لمبائی اور اس کا جسم اور اس کے کندھوں کے درمیان فاصلہ (اس کے مشابہ ہے)۔اس نے کہا: آپ اس کے اندیشہ کرتے ہیں کہ وہ اس کو قتل کردیں گے؟ میں نے کہا: میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ وہ قتل سے فارغ ہوگئے ہوں گے اس نے کہا: اللہ کی قسم! وہ اس کو قتل نہ کریں گے اور وہ شخص ضرور کر قتل ہوگا جو اس کے قتل کا ارادہ کرے گا یہ تو نبی ہے اللہ اس کو ضرور غالب کرے گا اور لیکن آپ کا حق ہم پر ضروری ہوچکا تو جتنا چاہیں آپ ٹھہرے رہیں اور جو چاہیں مانگیں پھر میں ان کے پس کچھ وقت رہا پھر میں نے کہا: اگر میں امانی اطاعت کروں تو میں مکہ آیا میں دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ کی طرف نکال دیا تو جب میں پہنچا تو میرے پاس قریش کھڑے ہو

گئے اور کہنے لگے ہمارے سامنے آپ کی بات ظاہر ہو چکی ہے اور آپ حالت ہم پہچان لی ہے تو آپ اس نیکی کے مال ہم میں دیدیجے جو آپ کے پاس ہے اور آپ کے والد نے وہ آپ امانت دی ہے، تو میں نے کہا: میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا حتی کہ وہ لوگ میرے سر اور میرے جسم کو جدا کر دیں، لیکن مجھے چھوڑ دو! میں جاؤں گا اور ان وہ حوالے کروں گا تو انہوں نے کہا: آپ پر اللہ کا عہد اور وعدہ ہے کہ آپ ان کا کھانا نہ کھائیں گے تو میں مدینہ آیا اور رسول للہ ﷺ کو بات پہنچ گئی میں خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا ان باتوں میں جو آپ فرمارہے تھے میں آپ کو بھوکا سمجھ رہا ہوں کھانا لے آؤ میں نے عرض کیا: میں کھاؤں گا نہیں یہاں تک کہ آپ کو پوری بات بتادوں پھر اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں کھالوں گا فرمایا کہ میں نے آپ کو وہ عہد بتادیا جو انہوں نے مجھ سے لیا تھا تو آپ نے فرمایا: اللہ کے وعدے کو پورا کرو! اور دمارعا کھانا نہ کھائیں اور نہ ہمارا پانی پئیں۔ (طبرانی)

۳۵۳۶۷.....حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کوئی بات نہیں سنی جس کے بارے میں وہ کہتے ہوں میں اس طرح گمان کرتا ہوں مگر وہ اسی طرح ہوئی جس طرح انہوں نے فرمایا: ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس سے ایک خوبصورت آدمی گذرا تو انہوں نے اس سے فرمایا: میرا گمان غلط ہے: کیا آپ جاہلیت میں اپنے دین پر تھے یا آپ ان کے کاھن تھے؟ اور میں نے آج کے دن کی طرح کوئی دن نہ دیکھا جس میں کوئی مسلمان آدمی آیا ہو حضرت عمر رضي اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں اگر آپ نہ بتائیں! اس نے کہا: جاہلیت میں میں ان کا کاھن تھا فرمایا: آپ کے پاس جو جنیہ آتی تھی اس کی کونسی بات عجیب لگی؟ اس نے کہا: اسی دوران میں ایک دن بازار میں تھا وہ میرے پاس آئی اور گھبراہٹ ظاہر تھی اس نے کہا: کیا آپ نے جنوں کے فقر اور ان کے واپس آنے کے بعد کی مایوسی کو اور ان کے اونٹنیوں اور اس کی چادر سے ملنے کو نہ دیکھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ کہا: ایک دفعہ میں اپنے الھیہ کے پاس سورہا تھا تو ایک آدمی بچھڑا لے کر آیا پھاس کو ذبح کیا پھر ایک چیخنے والے نے چیخ لگائی میں نے کبھی بھی اس سے تخت آواز چیخنے والے کی نہیں سنی کہہ رہا تھا: اے جلیح! کامیاب کام ہے وضاحت والا آدمی کہتا ہے: لا الٰہ الا اللہ تو لوگ کود پڑے تو میں نے کہا: میں اسی طرح رہوں گا یہاں تک میں وہ جان لوں جو پیچھے آواز کے پیچھے ہے پھر اسی طرح دوسری اور تیسری مرتبہ پکارا تو میں کھڑا ہوا تو نیچے نہیں ہوا کہ کہا گیا: یہ نبی ہے بخاری مستدرک حاکم بیہقی الدلائل۔

۳۵۳۶۸.....ابراہیم نخعی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ کے ساتھیوں کی ایک جماعت حج کے ارادہ سے نکلی یہاں تک کہ جب وہ راستے کے بعض حصے ہی تھے تو ان کو ایک سانپ ملا جو راستے پر بل رکھا رہا تھا سفید رنگ کا جس سے مشک کی مہک پھوٹ رہی تھی تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا چلو! میں جاؤں گا یہاں تک کہ میں اس بات کو دیکھ لوں جس کی طرف اس سانپ کا معاملہ پھرتا ہے پھر میں وہیں رہا کہ وہ مرگیا پھر میں نے سفید کپڑا لیا اس کو اس میں لپیٹا پھر میں نے اس کو رستے سے ہٹایا پھر میں نے اس کو دفن کردیا تو میں نے اپنے ساتھیوں کو پایا تو اللہ کی قسم ہم بیٹھے ہوئے تھے تو چار عورتیں مغرب کی جانب سے آئیں تو ان میں سے ایک نے کہا تم میں سے کس نے عمرو کو دفن کیا؟ تو ہم نے کہا عمرو کون ہے؟ تو اس نے کہا تم میں سے کس نے سانپ کو دفن کیا میں نے کہا میں نے اس نے کہا اللہ کی قسم! آپ نے بہت زیادہ روزہ رکھنے والے بہت زیادہ شب بیدار کو دفن کیا جو اس بات کا حکم دیتا تھا جس کو اللہ نے اتارا اور وہ تمہارے نبی پر ایمان لا چکا تھا اور وہ ان کے اوصاف آسمان میں بعثت سے چارسو سال قبل سن چکا تھا تو ہم نے اللہ کی تعریف کی پھر ہم نے اپنا حج ادا کیا پھر میں مدینہ میں عمر بن خطاب کے پاس سے گزرا تو میں نے ان کو سانپ کا معاملہ بتایا تو انہوں نے فرمایا آپ نے سچ کہا میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مجھ پر میری بعثت سے چارسو سال قبل ایمان لا چکا ہے۔ (ابو نعیم الدلائل)

۳۵۳۶۹.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے کہا آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے قبل آپ کی فضائل کے بارے جس بتایا انہوں نے کہا جی ہاں، امیر المؤمنین پڑھا میں نے ان میں جن میں میں نے پڑھا کہ ابراہیم خلیل (علیہ السلام) نے ایک پتھر پایا جس پر چار سطریں لکھی ہوئی تھیں پہلی یہ کہ جس اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تو میری عبوادت کر اور دوسری یہ کہ میں اللہ ہوں میرا سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ میرے کے پیغمبر ہیں اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جو اس پر

ایمان لائے اوراس کی پیروی کر کے اور تیری یہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جس نے مجھے ہاتھ سے پکڑ لیا وہ نجات پا گیا اور چوتھی یہ کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں حرم میرا ہے اور کعبہ میرا گھر ہے جو میرے گھر میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا۔

تاریخ ابن عساکر

۳۵۳۷۰......حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے مکہ میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو ہم مکہ کے بعض اردگرد علاقوں کی طرف نکلے تو آپ ﷺ کے سامنے نہ کوئی پہاڑ آیا نہ کوئی ریت کا ٹیلہ اور نہ کوئی درخت مگر وہ کہتا تھا السلام علیک یارسول اللہ۔ (الدارمی ترمذی اور فرمایا کہ یہ حسن غریب ہے الرورقی مستدرک حاکم بیہقی الدلائل ضیاء مقدسی)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الترمذی: ۷۴۷

۳۵۳۷۱......حضرت بلال بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں شام کی طرف تجارت کے لئے نکلا تو جب میں شام کے قریب ہوا تو مجھے اہل کتاب کا ایک شخص ملا تو اس نے کہا تمہارے پاس کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبوت کا دعوی کیا ہو میں نے کہا جی ہاں تو اس نے کہا کہ آپ اس کی طرف پہنچا لیں گے اگر آپ اس کو دیکھیں میں نے کہا جی ہاں تو مجھے ایک کمرے میں داخل کیا جس میں تصویریں تھیں تو میں نے نبی کریم ﷺ کی تصویر نہ دیکھی اس دوران میں اسی طرح تھا کہ ان میں سے ایک شخص ہم پر داخل ہوا تم کس چیز میں پڑے ہوئے ہو تو ہم نے اس کو بتادیا تو وہ ہم کو اپنے گھر میں لے گیا سو جس گھڑی میں داخل ہوا تو میں نے نبی کریم ﷺ کی تصویر کی طرف دیکھا اور ایک شخص آپ ﷺ کو پیچھے کی جانب سے پکڑا ہوا تھا تو میں نے کہا وہ شخص کون ہے جو ان کے پیچھے کھڑا ہوا ہے اس نے کہا کوئی نبی ایسا نہیں مگر اس کے بعد نبی ہوتا ہے سوائے اس کے س کے بعد کوئی نبی نہیں یہ اس کا خلیفہ ہے تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ کی صفت تھی۔ (طبرانی)

۳۵۳۷۲......(مسند ثابت بن زید رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن عائذ سے روایت ہے ثابت بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری ٹانک لنگڑی تھی زمین کو نہ چھو سکتی تھی رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا کی تو وہ ٹھیک ہوگئی یہاں تک کہ دو دوسرے کی طرح برابر ہوگئی (الباوردی ابن مندہ اور فرمایا اس حدیث کو ہم اس طرق سے جانتے ہیں اور اس بات کا احتمال ہے کہ وہ انجاوریعہ ہے برائی مسند الشامین نے ابونعیم اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے محفوظ ہے)

۳۵۳۸۳......حضرت جرھد اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے کھانا تھا تو فرمایا اے جرھد! کھاؤ تو انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ کھانے کے لئے لمبا رکن اور دائیں میں تکلیف تھی رسول اللہ ﷺ نے رمایا دائیں ہاتھ سے کھائے تو انہوں نے عرض کیا کہ اس میں تکلیف ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر پھونکا پھر اسکے بعد ان کو اس کی شکانت نہیں کی ابونعیم)

۳۵۳۷۴......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے رویات ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکہ میں ایک پتھر ہے ایک پتھر ہے جو مجھ پر ان راتوں میں سلام کرتا تھا جن میں میں مبعوث ہوا جس س کو پہچانتا ہوں جب میں اس کے پاس سے گزروں۔ (طحاوی، ابونعیم)

۳۵۳۷۵......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے قبل مجھ پر سلام کیا کرتا تھا بیشک میں اس کو پہچانتا ہوں۔ (ابونعیم)

۳۵۳۷۶......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پس رسول اللہ ﷺ اپنے آگے اپنے ہاتھوں کے ساتھ اور وہ نماز میں تھے پس لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جب وہ فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان مجھ پر آگ کی چنگاریاں ڈال رہا تھا کہ مجھ کر نماز سے غافل کردے تو میں نے آس کو پکڑ لیا تو اگر میں اسکو پڑ آلیتا تو وہ مجھ سے نہ بھاگتا یہاں تک کہ اس مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا اور مدینے والوں کے بچے اس کی طرف دیکھتے رہتے۔ (عب)

۳۵۳۷۷......(مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) جب کعبہ بنایا گیا تو رسول اللہ ﷺ اور عباس رضی اللہ عنہ پتھر منتقل کر رہے تھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ نے عرض کیا پتھروں کی وجہ سے آپ اپنی ازار اپنی گردن پر رکھ لیں تو آپ نے ایسا کیا اور زمین پر گر گئے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف دیکھنے لگیں پھر کھڑے ہوئے فرمایا میری ازار امیری ازار! تو آپ پر آپ کی ازاد باندھ دی گئی عب۔

۳۵۳۷۸.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیبیہ کے دن لوگوں کو سخت پیاس لگی تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف تو آپ نے اپنا ہاتھ چھوٹے برتن میں رکھا تو میں نے پانی کو چشموں کی طرف دیکھا عرض کیا گیا تم کتنے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو یہ ہمیں کافی ہوجاتا ہم پندرہ سو تھے۔(ابن ابی شیبۃ)

۳۵۳۷۹.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ لوگوں کے ساتھ کعبہ کے لئے پتھر منتقل کررہے تھے اور اپنی پر ازار تھی تو آپ کے چچا عباس نے آپ سے کہا بھتیجے! اگر آپ اپنی ازار کھول لیں اور اپنے دونوں پر اسکو پتھروں کے نیچے رکھ دیں تو فرمایا: تو آپ نے اس کو کھول اور اپنے کندھے پر ڈال لیا پس آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے اس دن کے بعد آپ کو کبھی عریاں نہیں دیکھا گیا۔(ابونعیم)

۳۵۳۸۰.....اہل قباء میں سے بدیح بن سرہ بن علی اسلمی اپنے والد سے اور ان کے والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم نے قاحہ میں پڑاؤ ڈالا یہ وہ جگہ جسے آج سقیا کہا جاتا ہے جہاں پانی نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک میل پر بنی غفار کے پانی کی طرف بھیجا اور رسول اللہ ﷺ اس مسجد میں داخل ہوگئے جو کھیت میں ہے اور آپ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وادی کے درمیان میں لیٹ گئے پھر اپنے ہاتھ سے کشادہ نالے کو کھودا سو وہ تر ہوگیا۔ پھر پانی ابلنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا پس وہ سیراب ہوئے اور ان کے ساتھ جتنے لوگ تھے سارے سیراب ہوگئے پھر فرمایا یہ پن نا ہے جس سے اللہ عزوجل نے تم کو پلایا اس وقت سے اس کا سقیا نام رکھ دیا گیا۔(الدیلمی)

۳۵۳۸۱.....جدھر نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے کھانا تھا تو انہوں نے بایاں ہاتھ کھانے کے لئے قریب کیا اور دائیں ہاتھ میں تکلیف تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس میں تکلیف ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کو پھونکا پھر ان کو موت تک یہ شکایت نہیں ہوئی (طبرانی بروایت جریر)

۳۵۳۸۲.....(مسند جعدۃ بن خالد الجشمی) ابواسرائیل سے روایت ہے جو جعدۃ سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک شخص کو لایا گیا پس عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! اس نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھبرا نا نہیں گھبرانا نہیں اگر آپ نے یہ ارادہ کیا تو آپ کو اللہ میرے قتل پہ مسلط نہیں کرے گا۔(طحاوی، احمد بن حنبل طبرانی ابونعیم)

۳۵۳۸۳.....حضرت جعدہ جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے تو آپ نے اس سے فرمایا گھبرانا نہیں گھبرانا نہیں اگر آپ نے یہ ارادہ کیا تو اللہ نے آپ کو مجھ پر مسلط نہ کرے گا۔

احمد بن حنبل ز طبرانی

۳۵۳۸۴.....(مسند جعفر بن ابی الحکم) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بعض غزوے میں جہاد کیا اور میں ایک کمزور دبلی گھوڑی پر تھا تو میں لوگوں کے آخر میں تھا تو رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ ملے فرمایا اے شہسوار! چل تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول دبلی اور کمزور تو رسول اللہ ﷺ نے جو آپ کے پاس کوڑا تھا اس کو اٹھایا پھر اس سے مارا اور فرمایا اے اللہ! اس کے لئے آس میں برکت عطا فرما تو میں نے اپنے آپکو دیکھا کہ میں اس کا سر نہیں پکڑ سک رہا تھا کہ وہ لوگوں سے آگے بڑھ جائے اور میں نے اس کے پیٹ سے بارہ ہزار گھوڑے بیچے۔

(طبرانی اور ابونعیم بروایت جعیل اشجعی

۳۵۳۸۵.....(مسند الجشیشن بن النعمان الکند) جشیش کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کند؟ ۃ سے ایک قوم رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے انہوں نے کہا: آپ ہم میں سے ہیں، اور اس کا دعوای کردیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نہ اپنی والدہ کے بارے میں کچھ کہتے ہیں اور نہ اپنے والد سے نفی کرتے ہیں۔ ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں (طبرانی اونعیم)

۳۵۳۸۶.....حبیب بن فدیک سے مروی ہے کہ ان کے والد ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے اور ان کی آنکھیں بالکل سفید تھیں ان سے دیکھ نہیں سکتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے وہ تکلیف پوچھی جو ان کو پہنچی تو انہوں نے کہا: میں اپنے اونٹ کی کھال کو نرم کررہا تھا کہ میں نے اپنا پاؤں سانپ کے انڈے پر رکھ دیا تو میری آنکھ خراب ہوگئی رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھ میں پھونکا تو وہ دیکھنے لگے پھر میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگہ ڈالتے اور ان کی عمر اسی سال تھی اور ان کی آنکھیں بالکل سفید تھیں۔(ابونعیم)

عمان کے راہب کا تذکرہ

۳۵۳۸۷... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ نے عمان پر والی بنا کر بھیجا میں وہاں آیا تو میری طرف ان کے پادری اور راہب لوگ نکلے انہوں نے کہا: آپ کون ہیں؟ میں عمرو بن العاص بن وائل السہمی قریش کا ایک شخص ہوں انہوں نے کہا اور آپ کو کس نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کے رسول اللہ نے انہوں نے کہا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہم میں سے ایک شخص جن کو ہم پہچان لیا اور ان کے نسب کو جانا لیا، ہمیں اچھے اخلاق کا حکم دیا اور بری عادتوں سے منع کیا اور ہمیں حکم دیا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں فرمایا: انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو اپنا معاملہ حوالہ کر دیا اس نے مجھ سے کہا: کیا ان میں کوئی نشانی ہے میں کہا: جی ہاں! ان کے دونوں کندھوں کے درمیان جمع ہوا گوشت ہے جسے نبوت کی مہر کہا جاتا ہے، اس نے کہا: کیا وہ صدقہ کھاتے ہیں میں نے کہا: نہیں! اس نے کہا: تو کیا وہ ھدیہ قبول کرتے ہیں میں نے کہا: جی ہاں! اور اس پر بدلہ دیتے ہیں اس نے کہا: تو لڑائی ان کے اور ان کی قوم کے درمیان کس طرح ہے؟ میں نے کہا: ڈول ہے۔ (سجال) کبھی ان کے لئے فائدہ مند کبھی ان کے خلاف فرمایا: تو وہ مسلمان ہوگیا اور وہ لوگ بھی اسلام لے آئے پھر اس نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! اگر آپ نے مجھ سے سچ کہا ہی تو اس رات ان کا وصال ہو چکا ہے میں نے کہا: کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر آپ نے سچ کہا ہے تو میں نے بھی سچ کہا: فرمایا: تو تھوڑے دن گذرے تو ایک سوار نے اپنا اونٹ بٹھایا پوچھ رہا تھا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو میں اس کی طرف گھبرائے ہوئے اٹھا اس نے مجھے ایک خط دیا، جس کا عنوان یہ تھا: رسول اللہ کے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی طرف۔

تو میں خط لیا اور گھر میں داخل ہوگیا، میں نے اس کو کھولا تو اس میں تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام السلام علیکم! اما بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جب چاہا اپنے پیغمبر ﷺ کو مبعوث فرمایا اور جب تک چاہا انہیں زندگی عطا فرمائی پھر جب ارادہ فرمایا تو انہیں موت دی اور تحقیق اللہ تعالیٰ اپنی سچی کتاب میں فرما چکا ہے کہ انک میت و انھم میتون اور بیشک مسلمانوں نے میری چاہت اور محبت کے بغیر ہی مجھے اس امت کی ذمہ داری سونپ دی ہے سواب مین اللہ ہی سے مدد اور توفیق کی درخواست کرتا ہوں تو جب آپ کے پاس میرا خط پہنچ جائے تو جس اسی کو رسول اللہ ﷺ نے باندھا ہے اس کو ہرگز نہ کھولنا اور جس رسی کو رسول اللہ ﷺ نے کھولا ہے اسے ہرگز نہ باندھنا فقط والسلام۔

سو میں بہت رویا پھر میں لوگوں کے پاس گیا اور ان کو خبردار کیا تو وہ بھی روتے اور مجھے تسلی دی۔

تو میں نے کہا کہ یہی ہے وہ شخص جو رسول اللہ کے بعد ہمارا ولی (سرپرست) ہے اس کے بارے میں تم اپنی کتاب میں کیا پاتے ہو۔

کہنے لگا: یہ بھی اپنے نرم دل دوست کے طریقہ پر عمل کرے گا پھر اسے بھی موت آئے گی میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ کہنے لگا: پھر لوہے کا پہاڑ تمہارا والی بنے گا تو وہ مشرق اور مغرب کو عدل اور انصاف سے بھر دے گا اللہ کے دین کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اس پر اثر انداز نہ ہوگی۔

میں عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟ کہنے لگا پھر قتل کر دیا جائے میں نے حیرت سے پوچھا کیا: قتل کر دیا جائے گا، کہنے لگا جی ہاں اللہ کی قسم قتل کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا رو برو قتل کیا جائے گا یا کہ دھوکہ سے کہنے لگا کہ نہیں بلکہ دھوکہ سے تو یہ صورت مجھے ہکی لگی پھر میں نے عرض کیا کہ کیا ہوگا۔ (اس کے بعد شیخ کی کتاب میں عبارت منقطع ہے) ابن عساکر

۳۵۳۸۸...حبان بن بح صداتی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری قوم کافر ہوگئی تو میں نے انہیں بتایا کہ نبی ﷺ نے ان سے لڑنے کے لئے ایک لشکر تیار فرما دیا ہے پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بیشک میری قوم اسلام پر قائم ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا واقعہ

یوں ہی ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اور میں پوری رات صبح تک آپ کے پاس رہا پھر میں نے صبح کی اذان دی پھر صبح کو آپ علیہ السلام نے مجھے ایک برتن دیا تو میں نے اس سے وضو کر لیا پھر آپ ﷺ نے اپنی مبارک انگلیاں اس برتن میں ڈال دیں تو ان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے جو وضو کرنا ہے تو وہ وضو کر لے تو میں نے وضو کر کے نماز پڑھ لی اور آپ علیہ السلام نے مجھے اپنی قوم پر والی مقرر فرمایا اور مجھے ہی ان کے صدقات کے وصول کی ذمہ داری عطا فرمائی پھر ایک شخص آپ علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ فلاں مجھ پر ظلم وزیادتی کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی مسلم مرد کے لیے امارت میں کوئی بھلائی نہیں پھر ایک شخص صدقہ مانگنے کیلئے حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ صدقہ پیٹ کا درد اور آگ اور مرض ہے تو میں نے آپ اپنی امارت اور صدقات کی صحیفے آپ علیہ السلام کے حوالے کر دیئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کو کیا ہو گا؟ تو میں نے عرض کیا کہ میں کیسے اس عہدہ کو قبول کر سکتا ہوں حالانکہ میں آپ سے اس بارے ایسی سخت وعیدیں سن رہا ہوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں یہ بات ایسی ہے جیسا کہ آپ نے سنا۔ (طبرانی وابو نعیم)

۳۵۳۸۹.....مسند حذیفہ بن ایسد الغفاری میں ابوطفیل سے اور وہ حذیفہ بن اسید سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آج کی رات اس درخت کی قریب مجھ پر میری پوری امت شروع سے لے کر آخر تک پیش کی گئی تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جو امت پیدا ہو چکی اس کا پیش کیا جانا تو معقول ہی لیکن جو ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوتے انہیں کسی پیش کیا گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مٹی کی کے گارے میں میرے سامنے ان سب کی تصویر یرین بنادی گئیں لہٰذا اب میں لوگوں میں سے ہر ایک کو اس کے ساتھی سے زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ (حسن بن صفیان طبرانی ضیاء مقدسی و ابو نعیم)

ایک عورت کے بچہ کا تذکرہ

۳۵۳۹۰.....غیلان بن سلمۃ الثقفی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم نے آپ ﷺ علیہ السلام سے عجیب اور دیکھے ہمارا گزر ایک ایسی سرزمین پر ہوا جس میں کھجور کے چھوٹے چھوٹے بہت سے متفرق درخت تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے غیلان! ان دو درختوں کی قریب آؤ اور ان میں سے ایک کو حکم دو کہ وہ ساتھ والی دوسری لے درخت سے مل جائے تا کہ میۃ ان کی اور میں ہو کر وضو بنا سکوں۔ تو مین چلا گیا اور ان دونوں درختوں کی درمیان کھڑا ہو گیا پھر میں نے کہا کہ اللہ کا نبی ﷺ تم دونوں میں سے ایک کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ والی دوسرے درخت سے مل جائے تو ا میں سے ایک درخت دراز ہو کر زمین کو شق کرتے ہوئے اکھڑ کر دوسرے درخت کے ساتھ مل گیا پھر آپ علیہ السلام نیچے اترے اور ان کے پیچھے وضو بنایا پھر دوبارہ سواری پر سوار ہوئے اور وہ درخت زمین کو شق کرتے ہوئی دوبارہ اپنی جگہ ہر لوٹ آیا روای فرماتے ہیں کہ پھر کچھ مسافت کے بعد ہم نی ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو ایک عورت دنیار جیسے اپنی ایک بچے کو لی کر آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے نبی کہ پورے قبیلہ میں میری بچے سے زیادہ محبوب بچہ میرے نزدیک کوئی نہیں اور اب اسے مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو میں مجبوراً اس کے موت کی تمنا کرتی ہوں تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں اے اللہ کے نبی۔ راوی کہتا ہے تو آپ علیہ السلام نے اس بچے کو اپنی قریب فرمایا پھر بسم اللہ انا رسول اللہ ﷺ اخرج عدواللہ تین دفعہ پڑھ کر فرمایا اپنے بچے اب لے جاؤ انشاء اللہ آئندہ کبھی کوئی تکلیف نہ دیکھ پاؤ گی پھر آگے کو چلی اور ایک جگہ آپ علیہ السلام کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تو ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرا ایک باغ تھا جس سے میرا اور میرے اہل وعیال کا گزر اوقات ہوتا تھا اور اپس باغ میں میرے دو اونٹ بھی تھی جواب مت ہو چکے ہین اور نہ تو اپنے آپ پر اور نہ ہی میرے باغ پر اور جو کچھ اس میں ہی اس پر قدرت دیتے ہیں اور کوئی بھی ان کے قریب جانے کی قدرت بھی نہیں رکھتا تو آپ علیہ السلام ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جلدی سے اٹھ کر باغ ہر پہنچے اور باغ ے مالک سے مفرایا: کہ دروازہ کھولو۔ تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ان دونوں اونٹوں کا معاملہ نہایت خطرناک سے آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ آپ دروازہ کھولدیں تو جب مالک باغ نے چابی کے ذریعہ دروازہ کو کھولنے کے لیے ہلایا تو وہ دونوں اونٹ ان کی طرف سامنے سی آئی اور ان کی رفتار ہلکی ہوا جیسی تھی تو جب باغ کے مالک نی دروازہ کھول کروا کر دیا اور ان

دونوں اونٹوں کی نظر نبی علیہ السلام پر پڑ گئی تو وہ دونوں بیٹھ گئے پھر انہوں نے نبی علیہ السلام کو سجدہ کیا تو آپ علیہ السلام نے ان دونوں کے سر کو پکڑ آ پھر انہیں ان کی مالک کی ہوالہ کر دیا اور فرمایا کہ ان سے کام لو اور ان کی چارے کا خوب خیال رکھو تو ایک جماعت نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! جانورا آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو اللہ کی جو نعمتیں آپ کی بدولت ہم پر ہیں وہ اس سے کی گنا زیادہ ہیں آپ نے ہمیں گمراہی سے بچالیا اور ہلاکت سے ہمیں چھڑالیا تو ہمیں اپنی آپ کو سجدہ کرنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: قسم اپنے بھائی سے یہ معاملہ کیسے کرو گے جب وہ فوت ہو جائے گا کیا تم اس کے قبر کو سجدہ کرو گے؟ وہ کہنے لگی اے اللہ کے نبی ہم آپ کے حکم پیروی کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ بیشک سجدہ صرف اس ذات کو کیا جا سکتا ہے جو ہمیشہ زندہ ہے اور جسے موت نہیں آئے گی اگر مین اس امت میں سے کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے وادی کہتا ہے پھر ہم واپس لوٹے تو ہی عورت اپنے اس بچے کو لے کر حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا اب میرا وہ بچہ قبیلہ کے بچوں میں مل کر رہتا ہے اور آپ کی خدمت میں گھی اور دودھ اور گاجر پیش کئے تو آپ علیہ السلان نے گھی اور گاجر انہیں واپس لوٹا دیا اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دودھ پینے کا حکم دیا۔

ابن عساکر

۳۵۳۹۱......قباث بن آشیم سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ جنگ بدر کے موقع پر مجھے شکست ہوئی تو میں نے اپنے دل ہی مین خیال کیا کہ اس جیسا دن تو میں نے کبھی نہیں دیکھا پھر جب لوگوں کو اماں دیا جانے لگا تو میں بھی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ علیہ السلام سے امان طلب کرسکوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: قباث! میں نے عرض کیا کہ اللہ کے اس فیصلے جیسا معاملہ میں نے کبھی نہیں دیکھا جس سے سوائے عورتوں کے سب بھاگ گئے پھر میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول اہیں میرے دونوں ہونٹوں نے یہ گواہی محض ایک کی وجہ سے دی جو دل میں پہلے سے ہی آ چکی تھی: (ابن مندہ ابن عساکر)

۳۵۳۹۲......قباث بن آشیم سے مروی ہے فرماتے ہین کہ جنگ بدر کے موقع ہر میں مشرکین کے ساتھ تھا اور میں محمد ﷺ اسلم کے اصحاب کی قلت اور اپنے جماعت کے گھوڑوں اور افراد کی کثرت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا پھر ایک دم میں نے شکست کھانے والوں کے ساتھ شکست کھائی تو میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں مشرکین کی طرف مرلحاظ سے دیکھ رہا تھا اور میں اپنے دل ہی دل میں کہہ رہا تھا کہ میں نے اس جیسا معاملہ پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ جس سے سوائے عورتوں کے باقی سب بھاگ گئے پھر جب جنگ خندق کے بعد کا وقت ہوا تو میں نے کہا کہ اگر میں مدینہ گیا تو محمد ﷺ کے فرمودات کا مشاہدہ کروں گا فور میرے دل میں اسلام کی محبت جگہ کر چکی تھی پھر میں مدینہ آیا اور آپ علیہ السلام کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے کہا آپ علیہ السلام وہ مسجد کے سایہ میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جماعت کے ساتھ میں تو آپ علیہ السلام پاس آیا اور اب تک میں ان حاضرین میں آپ علیہ السلام کو پہچانتا نہ تھا۔ پھر میں نے سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے قباث بن اشیم آپ ہی نے بدر کے موقع ہر کہا تھا کہ میں نے اس جیسا معاملہ پہلے کبھی نہ دیکھا جس سے سوائے عورتوں باقی سب بھاگ نکلے؟ تو میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور میرے اس معاملہ کی کسی کو بھی کبھی خبر نہ ہوئی اور میں نے شہادت محض ایک بات کی وجہ سے دی ہے جو میں اپنے دل میں پاتا ہون کہ اگر آپ اللہ کے نبی نہ ہوتے تو اللہ آپ کو میرے دل کے اس خیال کی اللہ اطلاع نہ دیتا ہاتھ بڑھا یئے تا کہ میں آپ سے بعیت کرسکوں پس اس طرح مجھ ہر سلام پیش کیا گیا اور میں مسلمان ہو گیا۔ (الواقدی ابن عساکر)

۳۵۳۹۳......اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروۃ نے عباس بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے اور انہوں نے قتادۃ بن نعمان سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک تاریک رات کو باہر نکلا پھر مجھے خیال آیا کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ علیہ السلام کے ساتھ نماز میں ساتھ رہتا اور خود آپ کی اقتدا کرتا تو میں نے یہ کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تو جب میں مسجد میں داخل ہوا تو آسمان پر بجلی چمکی تو نبی علیہ السلام نے مجھے دیکھ لیا پھر فرمایا: اے قتادۃ کیا جلدی ہے اپ کو؟ تو میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ کو مانوس کرنا چاہتا ہون آپ علیہ السلام نے فرمایا کھجور کی یہ شاخ ہاتھ میں لو اور اسے اپنے پہلو کے قریب رکھو اس لئے کہ جب آپ یہاں سی نکلو گے تو یہ دس قدم تمہارے آگے اور دس قدم تمہارے پیچھے روشنی کرے پھر فرمایا کہ جب اپنے گھر میں داخل ہو جاج تو گھر کے ہرون میں موجود سخت کھر درے پتھر

کی صورت کو اس سے مارو اس لئے کہ درحقیقت وہ شیطان ہے تو میں وہاں سے نکلا تو اس شاخ میرے واسطے روشنی کی پھر میں نے اس شاخ کھردرے پتھر کی صورت کو مار البذادہ میرے گھر سے نکل گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۳۹۴......عاصلم بن عمر بن قتادۃ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی آنکھ جنگ بدر کے موقع پر زخمی ہوگی تو ان کی آنکھ کی سیاہی ان کے رخسار پر بہہ پڑی تو ساتھیوں نے چاہا کہ اس کو کاٹ دیں تو انہوں نے اس بارے میں آپ علیہ السلام سے دریافت فرمایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں پھر آپ علیہ السلام نے انہیں بلایا اور ان کے آنکھ کی سیاہی کو اپنے دست مبارک سی ٹٹولا تو اس کی بعد پتہ نہ چلتا تھا کہ ان کی کونسی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔ (ابویعلی ابن عدی بغوی بیہقی فی الدلدتل ابن عساکر

۳۵۳۹۵......قتادۃ بن نعمان سے مروی ہی کہ ان کی آنکھ جنگ بدر کی موقع پر ان کی رخسار پر بہہ پری تو آپ علیہ السلام نے اسے اپن ی جگہ دوبارہ لگادیا تو پھر وہ آنکھ دونوں آنکھوں میں سی زیادہ صحیح آنکھ ہی۔ (البغوی ابن عساکر)

۳۵۳۹۶......

۳۵۳۹۷......مسند حکم بن ابی العاص بن امیہ مین قیس بن جبیر سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ بنت حکم کہتی ہیں کہ میں نے اپنے دادا حکم سے کہا اے بنو امیہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کے معاملہ مین تم سے زیادہ کسی اور قوم کو زیادہ غالے ہمت اور بری لاتے والد نہیں دیکھا کہنے لگے اے بنی ہمیں ملامت نہ کرو اس لئے کہ میں تجھ سے صرف رہی بیاں کرتا ہوں جو میں نے اپنی ان دو آنکھوں سے خود دیکھا ہم نے کہا اللہ کی قسم ہم برابر قریش سے سنتے رہے کہ یہ مذھب سے پھرا ہوا شخص ہماری مسجد میں نماز پڑھتا ہے اس کے واسطی ایک وقت طی کرلو تا کہ اس کو پکڑ سکو تم ہم نے اس کے پکڑنے کے لئے وقت مقرر کرلیا پھر جب ہم نے اس کو دیکھا تو ہم نے ایک آواز سنی جس سے ہمیں خیال ہوا کہ تہامہ میں کوئی پہاڑ نہ رہا مگر یہ کہ وہ ہم پر۔

پھر ہمارے حواس اس وقت درست ہوئے جب کہ وہ اپنی نماز پڑھ کر اپنے گھر جا چکا تھا پھر ہم نے ایک دوسری رات آپس کے مشورہ سے طے کی پھر جب وہ نماز پڑھنے کے لئے آیا تو ہم اس کی طرف جانے لگے تو میں نے صفا اور مروہ دیکھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے آپس میں مل گئے اور ہمارے اوران کے درمیان حائل ہوگئے سو اللہ کی قسم اس معاملہ نے ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیا (طبرانی وابونعیم)

۳۵۳۹۸......ابوطفیل سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل انہیں خبر دی کہ وہ (صحابہ) نبی علیہ السلام کے ساتھ مقام بتوک کی طرف نکلے تو آپ علیہ السلام ظہر اور عصر اور نوب اور عشاءٔ میں جمع فرماتے تھے سو ایک دن آپ علیہ السلام نے نماز مؤخر فرماتی پھر ظہر اور عصر کو ایک ساتھ پڑھا پھر دخل ہوگئے پھر نکلے پھر تو مقرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھا پھر فرمایا: کل ان شاء اللہ تم تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور تم اس چشمہ ہر جاشت کے وقت پہنچو گے تو جو اس چشمہ پر آئے تو وہ میرے آنے تک اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے سو ہم اس چشمے پر پہنچ گئے اور ہم سے پہلے اس پر دو آدمی پہنچ چکے تھے اور وہ چشمہ تسبہ جتنا تھا اور تھوڑے سے پانی کے ساتھ سفیدی دکھارہا تھا تو نبی علیہ السلام نے آن دونوں سے پوچھا کیا تم نے اس چشمہ کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ وہ دونوں بولے ہاں تو آپ علیہ السلام نے انہیں برا بھلا کہا اور ان سے کہا کہ اللہ وج چاہتا ہے وہی فرمادیتا ہے پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے اس چشمہ سے چلو بھرے یہاں تک کہ وہ پانی کسی چیز میں جمع ہوگیا پھر آپ علیہ السلام نے آس سے اپنا چہرۂ انور اور اپنے ذونوں ہاتھ دھوتے پھر اس پانی کو اس چشمہ میں دوبارہ ڈال دیا تو اس چشمہ سے بہت زیادہ پانی بہنے لگا تو تمام لوگ سیراب ہوگئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا معاذ اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو قریب ہے کہ تو دیکھے گا کہ اس چشمہ کے پانی سے کی باغ سیراب کئے جائیں گے۔

مالک وعبدالرزاق

۳۵۳۹۹......مسند جناب بن ارت میں ہے کہ مجھے نبی علیہ السلام نے مال غنیمت کے ۃارے میں کسی جگہ بھیاج پھر مجھ پر نبی علیہ السلام کا گزر ہو جب کہ میری اونٹنی بلد وجہ راستے میں بیٹھ گی تھی اور میں اسے ماررہا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے مت مارو اور فرمایا اسے آزاد کردو تو وہ اونٹنی کھڑے ہوگئی اور قافلہ کے لوگوں کے ساتھ چلنے گی۔ (طبرانی)

۳۵۴۰۰...... حکم بن حارث سلمی ضاجی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم معاویہ بن ابی سفیان کی خدمت میں حاضر تھے تو لوگوں نے ذبیح کا تذکرہ شروع کر دیا تو ایک جماعت کہنے لگی کہ اسماعیل علیہ السلام ہی ذبیح ہیں اور دوسری جماعت کہنے لگی کہ ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام ہی تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اس بارے میں تمہارے واسطہ ایک باخبر شخص سے پڑا ہے ہم نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ علیہ السلام کے خدمت میں ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا اے دو ذبیحوں کے بیٹے فرماتے ہیں کہ اس پر آپ علیہ السلام نے مسکراہٹ فرمائی اور اس اعرابی پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔ پھر ہم نے کہا اے امیر المؤمنین دو ذبیح کون ہیں؟ فرمانے لگے کہ عبدالمطلب نے جب زمزم کے کھدائی کا حکم دیا تو اللہ کے واسطے انہوں نے منت مانی کہ اگر اس کنویں کی کھدائی کا کام آسانی کے ساتھ سرانجام پایا تو اپنے کسی ایک بیٹے کی قربانی دینگے پھر انہوں نے اپنے بیٹوں کو باہر نکالا وران کے درمیان قرعہ اندازی کی تو قرعہ عبداللہ کے نام نکلا تو انہوں نے ان کے ذبح کا ارادہ فرمایا تو بنومخزوم میں سے ان کے ماموں نے انہیں روک دیا اور کہنے لگے کہ اپنے رب کو راضی کرلو اور اپنے بیٹے کا فدیہ ھدے دو تو عبد المطلب نے آس کا فدیہ سواونٹ دیا لہٰذا ایک ذبیح تو یہی (عبداللہ) ہوتے اور دوسرے ذبیح اسماعیل ہیں (ابن عساکر)

۳۵۴۰۱...... مصرض بن عبداللہ بن مصرض بن معقیب یمانی اپنے والد سے اور وہ اپنے والد مصرض بن معیقیب سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کا حج کیا پھر میں مکہ میں ایک گھر میں داخل ہوا تو میں نے اس میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کا چہرہ گویا کہ چاند کا ہالہ تھا اور میں نے آپ علیہ السلام سے ایک عجیب بات سنی، اھل یمامہ میں سے ایک شخص نے ایک بچہ کو اس کے پیدائش کے دن ہی ایک کپڑے میں لپٹا ہوالایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے لڑکے میں کون ہو کہنے لگا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا اللہ تجھے مبارک فرمائے راوی کہتا ہے کہ پھر وہ بچہ جوان ہونے سے پہلے نہیں بولا راوی کہتا ہے کہ میرے والد نے کہا کہ پھر ہم اس بچہ کو مبارک الحانہ کے نام سے پکارتے تھے۔ (ابن النجار اوا سمین محمد بن یونس کدیلمی راوی ہے)

۳۵۴۰۲...... واثلۃ بن الاسقع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ صفہ کے بیس محافظین میں سے ایک میں بھی تھا اور ہمیں بھوک ستارہی تھی اور پوری جماعت میں کم عمر تھا تو مجھے ساتھیوں نے نبی علیہ السلام کے پاس اس حالت کی شکایت کے بھیجا تو آپ علیہ السلام اپنے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے انہوں نے ہاں اے اللہ کے نبی یہاں تھوڑے سی روٹی اور کچھ دودھ ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے پاس لے آؤ تو وہ اپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا تو آپ علیہ السلام نے روٹی کے ٹکڑے کو ریزہ ریزہ کر دیا پھر اس پر دودھ کو انڈیل دیا پھر اس کو اپنے دست مبارک سے ملتے رہے یہاں تک کہ اسے مکھن کی طرح کر دیا اور میں کھڑا آپ علیہ السلام کو دیکھتا رہا پھر مجھ سے فرمایا اے واثلۃ میرے پاس اپنے ساتھیوں میں سے دس کو لے آؤ اور باقی دس مقررہ دیکھ کی جگہ پر رہیں تو مجھے دودھ کی قلت کی وجہ سے اس پر تعجب ہوا پھر میں حفاظت گاہ آیا اور دس ساتھیوں کو میں نے بلایا تو آپ علیہ السلام نے انہیں اس کھانے پر بٹھا دیا پھر ثرید (کے برتن) کا ایک سرا اپنے ہاتھ سے پکڑا پھر فرمایا شروع کرو اور ایک روایت میں ہے کہ کھاؤ اللہ کا نام لے کر اطراف اور کناروں سے اور اس کے درمیان سے درگزر کرو اس لئے کہ برکت اس میں اس کے اوپر سے آتی ہے اور بیشک یہ کھانا بڑھتا ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا اپنے ساتھیوں کو کہ وہ کھارہے ہیں اور اپنی انگلیوں کو چاٹ رہے ہیں یہاں تک وہ سب خوب تن کر سیر ہو گئے اور ثرید میرے خیال میں اب بھی اتنا ہی تھا اور آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اللہ کا نام لے کر اپنے حفاظت گاہوں کو جاؤ اور اپنے ساتھیوں کو بھیجو تو وہ چلے گئے اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھے اس معاملہ پر حیرت کرتے ہوتے کھڑا تھا اور آپ علیہ السلام دوسرے دس اصحاب کی طرف متوجہ ہوتے اور انہیں تھی وہی فرمایا جوان کے شائقہ ساتھیوں سے فرمایا تھا اور ان سے بھی وہی باتیں فرمائیں جوان کے ساتھیوں سے فرمائی تھیں سوان سب نے بھی خوب سیر ہو کر کھایا یہاں تک سب فرغ ہو گئے اور اب بھی برتن میں کچھ ثرید بچی ہوئی تھی۔ (ابن عساکر وابن النجار)

۳۵۴۰۳...... یزید بن اسود سے مروی ہے کہ ان دو آدمیوں میں سے ایک نے جنہوں نے اپنی قیامگاہ میں نماز پڑھی تھی نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کیجئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ آپ کی مغفرت فرماتے راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنا دست مبارک کولیا اور اسے میرے سینے پر رکھ دیا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی پیٹھ میں محسوس کی اور راوی کہتا ہے کہ میں نے

آپ علیہ السلام کے دست مبارک سے زیادہ عمدہ خوشبو والی چیز بھی نہیں سونگھی اور تحقیق آپ علیہ السلام کا دست مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔(یعنی بن مخلد)

۳۵۴۰۴..... یوسف بن عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص اہل شام میں یثرب والوں میں سے کسی یہودی کا مہمان بنا تو اس یہودی نے اس شامی کی مہمانوازی کی اور خوب اکرام کیا تو شامی نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جو اچھا سلوک آپ نے میرے ساتھ کیا ہے میں اس کا کیا بدلہ دوں البتہ میں آپ کا اکرام ایک قیمتی بات سے کرتا ہوں جو ابھی میں آپ کو بتا دیتا ہوں سو آپ اسے مجھ سے یاد کرلیں وہ یہ کہ عرب کی سرزمین پر ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے تو اگر آپ اس کو پاؤ تو اس کی پیروی کرو اور اگر آپ سے یہ نہ ہو سکے تو آپ کے اور اس کے درمیان پھر کچھ عرصہ رہے پھر جب نبی علیہ السلام نے نبوت کا اعلان فرمایا تو وہ یہودی آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا کہ پھر میری اتباع کرو تو یہودی نے کہا کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا لیکن میرے پاس کھجور کے ایک ہزار درخت ہیں جس میں سے ایک سو وسق میں آپ کو ہر سال ادا کروں گا اور میں اپنے اہل وعیال کے لئے امان بھی طلب کرتا ہوں لہٰذا آپ میرے واسطے ایک نوشتہ لکھوا دیجئے تو نبی علیہ السلام نے اس کے لیے دستاویز لکھوائی۔

۳۵۴۰۵..... مسند رفاعہ بن داد اجہنی میں ابوالحارث محمد بن الحارث بن ھانی بن مدلج بن مقداد بن زمل بن عمرو العذری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ اپنے والد سے آور وہ زمل بن عمر عذری سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ بنوعذرہ کا ایک بت تھا جسے حمام کہا جاتا تھا۔ اور اس کا مجاور ایک شخص تھا جس کو طاق کہا جاتا تھا تو جب نبی علیہ السلام کا ظہور ہوا تو ہم نے ایک آواز سنی کہ اے بنو ھند بن حرام حق ظاہر ہو چکا اور حمام ھلاک ہو چکا اور اسلام نے شرک کو ختم کر دیا تو ہم اس سے خوفزدہ اور دہشت زدہ ہو گئے پھر کچھ دن ہم ٹھہرے تو پھر ہم نے ایک آواز سنی اور وہ کہہ دیا تھا کہ اے طارق اے طارق حق و باطل بیان کرنے والی وحی کے ساتھ سچا پیغمبر مبعوث ہو چکا تہامہ کی سر زمین پر حق کو کھول کر بیان کرنے والے نے حق کو واضح کر دیا اس کے مددگاروں کے لئے سلامی اور اس کے مخالفین کے لئے پشیمانی بنے یہ پیغام میری طرف سے قیامت تک ہے پھر وہ بت اپنے منہ کے بل گر گیا زمل راوی کہتا ہے کہ میں نے فوراً سواری لی اور نکل پڑا یہاں تک کہ اپنی قوم کے کی ایک جماعت کے ساتھ آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں میں نے چند اشعار پیش کئے۔

الیک رسول اللہ اعملت نصھا لا نصر خیر الناس نصر اموزرا واشھد آن اللہ لاشی غیر اکلفھا حز نا

وقوزا من الر مل واعقد حبلا من حبالک فی حبلی ادین له ما اثقلت قدمی نعلی

اے اللہ کے رسول! میں اونٹنی کو انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ اور اسے مشقتوں میں ڈال کر تجھ تک پہنچا ہوں تاکہ لوگوں میں بہترین شخص کی مضبوط مدد کروں اور اپنا تعلق آپ کے ساتھ جوڑ دوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جب تک میرے پاؤں جوتوں میں رہے میں اسی دین وعقیدہ پر ہی رہوں گا راوی کہتا ہے کہ پھر میں اسلام لے آیا اور میں نے بعیت بھی کر لی اور ہم نے آپ علیہ السلام کو ان باتوں کی بھی جو ہم نے غائبانہ سنی تھیں خبر دی۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جنات کا کلام تھا پھر فرمایا: اے جماعت عرب! بیشک میں تمام لوگوں کی طرف اللہ کا فرستادہ و پیغمبر ہوں میں انہیں ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں اور اسبات کی طرف کہ میں بیشک اس کا رسول اور بندہ ہوں اور اس بات کی طرف کہ تم بیت اللہ کا حج کرو اور بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ روزے رکھو اور وہ رمضان کا مہینہ ہے تو جو میری بات مانے گا تو اس کے لئے ٹھکانا اور بدلہ جنت ہے اور جو میری نافرمانی کرے گا تو جہنم اس کے لوٹنے کی جگہ ہو گی راوی کہتا کہ پھر ہم سب نے اسلام لایا اور آپ علیہ السلام نے پھر ہمارے لئے ایک جھنڈا اتیار فرمایا اور ہمارے واسطے ایک نوشتہ لکھوایا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے زمل بن عمرو اور ان کے ساتھ مسلمان ہونے والوں کے نام۔

بیشک میں اس کو اس کی پوری قوم کی طرف بھیجتا ہوں تو جو اسلام لے آئے گا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی جماعت میں ہوگا اور جو انکار کرے گا تو اس کے لئے صرف مہینے کا اماں ہے گواہ علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمۃ نصاری ہیں (ابن عساکر اور انہوں نے کہا کہ

غریب جدا)

۳۵۴۰۶۔۔۔ ابوامامۃ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ کسی نے کہا کہ یارسول اللہ آپ کے نبوت کی ابتداء کی حقیقت کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کی دعا اللہ عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور میری ماں نے خواب دیکھا کہ اس کے جسم سے ایک نور نکلا جس نے شام کے محلات کو روشن کر دیا۔ (ابن نجار)

۳۵۴۰۷۔۔۔ ابوامامۃ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شام کو میرے سامنے رکھا اور یمن کو میرے پشت کی جانب رکھا پھر فرمایا اے محمد جو چیز آپ کے آگے ہے اس کو میں نے آپ کے لئے غنیمت اور روزی بنادی ہے اور جو آپ کے پیچھے ہے اس میں نے آپ کی مدد بنادیا ہے (پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ برابر اسلام اور اھل اسلام کو بڑھاتا ہی رہے گا اور شرک اور اھل شرک کو کم کرتا رہے گا یہاں تک دو نطفتوں کے درمیان سفر کرتے والے کو صرف بادشاہ کے ظلم ہی کا اندیشہ ہوگا عرض کیا گیا یارسول اللہ دو نطفتوں سے کیا مراد ہے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کا سمندر اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہ دین ہر اس جگہ پہنچ کر رہے گا جہاں بھی رات آتی ہو۔ (ابن عساکر اور ابن بخار)

۳۴۷۰۸۔۔۔ ابوذر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں حتیٰ کہ آپ کو اپنے نبی ہونے کا یقین ہوگیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اے ابوذر میرے پاس دو فرشتے آتے اور میں مکہ کی کسی پتھریلی جگہ تھا یمن سے ایک فرشتہ زمین پر آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں رہا پھر ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا وہ بندہ یہی ہے؟ دوسرے نے کہا ہاں یہی وہ بندہ ہے پھر کہا کہ اس کو ایک آدمی کے ساتھ تولو پھر مجھے ایک آدمی کے ساتھ تولا گیا تو میں اس سے وزنی تھا پھر کہا کہ اس کو دس کے ساتھ تولو پھر ان دونوں نے مجھے دس کے ساتھ تولا تو میں ان دس سے بھی وزنی نکلا۔ پھر کہا کہ اسے سو کے ساتھ تولو تو ان دونوں نے مجھے سو آدمیوں کے ساتھ تولا تو میں ان سے بھی وزنی نکلا پھر کہا کہ اسے ہزار کے ساتھ تولو پھر مجھے ایک ہزار کے ساتھ ان دونوں نے تولا تو میں ان سے قدرے وزن میں زیادہ تھا اور وہ لوگ ترازو کے پلڑے سے بکھر کر مجھے گرنے لگے پھر ان دونوں فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر آپ اسے اس کی پوری امت سے بھی وزن کراؤ گے تو یہ ان سب سے وزنی ہوگا پھر ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کا پیٹ چاک کرو تو اس نے میرا پیٹ چاک کیا پھر ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کا دل باہر نکالو تو اس نے میرا دل بھی چاک کیا اور اس سے شیطان کے وسوسہ ڈالنے کی جگہ نکال دی اور جما ہوا خون بھی پھر ان دونوں کو پھینک دیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کا پیٹ برتن کی طرح اور اس کا دل کپڑے کی طرح دھولو پھر ایک چھری منگوائی گئی گویا کہ وہ بالکل نئی صاف شفاف سفید چھری تھی پھر وہ کھدی میرے دل میں داخل کردی گئی پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس پیٹ سی لو تو اس نے میرا پیٹ سی لیا پھر ان دونوں نے مہر نبوت میرے دونوں کندھوں کے درمیان لگایا پھر اچانک وہ دونوں میرے پاس سے چلے گئے اور یہ سارا معاملہ گویا میں آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

دارمي والرادياني دالحباني في فوائدها بن عساكر وابن النجار سعيد بن مسيب عن سويد بن يزيد العمي

ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا تذکرہ

۳۵۴۰۹۔۔۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بات دیکھنے کے بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا صرف ذکر خیر کے ساتھ ہی تذکرہ کروں گا میں ایک ایسا شخص تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خلوتوں اور تنہائیوں کی جستجو میں رہتا تھا تا کہ میں آپ علیہ السلام سے کچھ سیکھوں تو میں نے آیک دن آپ علیہ السلام کو تنہا دیکھا تو میں نے آپ علیہ السلام کی تنہائی کو غنیمت سمجھا اور آپ کے قریب آ گیا تو آپ علیہ السلام نے پوچھا اے ابوذر تجھے کیا چیز لائی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور سلام کیا پھر وہ آپ علیہ السلام کے دائیں جانب بیٹھ گئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوبکر آپ تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور سلام

کیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بیٹھ گئے پھر آپ علیہ السلام نے پوچھا اے عمر تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کیا پھر وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بیٹھ گئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عثمان تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول اور آپ علیہ السلام کے سامنے نو کنکریاں تھیں تو آپ علیہ السلام نے انہیں لیا اور اپنے ہتیلی پر رکھا تو وہ کنکریاں تسبیح کرنے لگیں یہاں تک میں نے خود شہد کی مکھی کی طرح ان کی بھنبھناہٹ سنی پھر آپ علیہ السلام نے انہیں واپس رکھا تو وہ خاموش ہوگئیں پھر آپ علیہ السلام نے انہیں دوبارہ لیا اور نہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھوں میں رکھا تو وہ پھر تسبیح کرنے لگیں یہاں تک کہ میں نے شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی بھنبھناہٹ خود سنی پھر انہوں نے بھی انہیں واپس زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہوگئیں پھر آپ علیہ السلام نے انہیں لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں انہیں رکھا تو وہ تسبیح کرنے لگیں یہاں تک کہ میں نے شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی بھنبھناہٹ سنی پھر انہوں نے بھی انہیں دوبارہ زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہوگئیں پھر آپ علیہ السلام نے انہیں لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو وہ تسبیح کرنے لگیں یہاں تک کہ میں شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی بھنبھناہٹ سنی پھر انہوں نے بھی انہیں واپس رکھا تو وہ خاموش ہوگئیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی نبوت کی خلافت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۱۰..... عاصم بن حمید ابوذر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کے بعض باغات میں نبی علیہ السلام کو تلاش کرنے کے لئے چلا تو اچانک آپ علیہ السلام کو میں نے کھجور کے درختوں کے نیچے بیٹھے ہوتے پایا تو میں آگے بڑھا اور نبی علیہ السلام کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کو کیا چیز لے کر آئی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ لے کر آیا ہے اور میں اس کے رسول کو تلاش کر رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ کاش ہمارے پاس کوئی اور صالح آدمی بھی آجاتا ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کیا نبی علیہ السلام کو تو آپ علیہ السلام نے انہیں سلام کا جواب دیا پھر فرمایا کہ تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے؟ عرض کیا کہ مجھے اللہ لے کر آیا ہے اور مین اس کا رسول تلاش کر رہا تھا پھر آپ علیہ السلام نے نہیں بھی حکم دیا تو وہ بھی بیٹھ گئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں ایک چوتھا نیک شخص بھی ہونا چاہتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور نبی علیہ السلام کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے؟ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے لے کر آتے اور میں اس کے رسول کو تلاش کر رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے انہیں بھی حکم دیا تو وہ بھی بیٹھ گئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں ایک پانچواں نیک شخص بھی ہونا چاہیے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور آپ علیہ السلام کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے نے انہیں سلام کا جواب دیا پھر فرمایا کہ تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ مجھے لے کر آتے اور میں اس کے رسول کو تلاش کر رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے انہیں بھی حکم دیا تو وہ بھی بیٹھ گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آتے اور انہوں نے بھی نبی علیہ السلام کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے ان کے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا کہ تجھے کیا چیز لے کر آتی ہے تو عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے لے آئے اور میں اس کے رسول کو تلاش کر رہا تھا پھر آپ علیہ السلام نے انہیں بھی حکم دیا تو وہ بھی بیٹھ گئے اور آپ علیہ السلام کے پاس کچھ کنکریاں تھیں جو تسبیح کر رہی تھیں آپ کے دست مبارک میں تو آپ نے وہ کنکریاں ابوبکر رضی اللہ عنہ دیں تو وہ ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھتی ہیں پھر آپ علیہ السلام نے وہ ان سے واپس لے لیں پھر وہ کنکریاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں دین تو ان کے ہاتھ یں بھی تسبیح پڑھتی رہیں پھر ان سے بھی واپس لے لیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پکڑائیں تو ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح کرتی ہیں پھر ان سے لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکڑوائیں تو کنکریوں نے تسبیح نہ کی اور بلکہ خاموش ہوگئیں۔ رواہ ابن عساکر

امیہ بن ابی الصلت کا تذکرہ

۳۵۴۱۱..... ابوسفیان فرماتے ہیں کہ امیہ بن ابوصلت ایک جنگ میں ان کے ساتھ تھے تو امیہ بن ابوصلت نے ان سے کہا کہ اے ابوسفیان مجھے عتبہ بن ربیعہ کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کرو تو میں نے کہا کہ وہ (ماں باپ) دونوں طرف سے اچھے نوز خاندان اور نسب والا ہے مظالم اور

حرام کاموں سے بچتا ہے اور اچھے اخلاق والا ہے اور بڑے عمر کا ہے امیہ کہنے لگا کہ میں اپنی کتابوں میں ایک نبی کے بارے میں پاتا تھا کہ وہ ہماری سرزمین سے مبعوث ہوگا تو میرا خیال یہی تھا کہ وہ میں ہی ہوں گا پھر جب اھل عراق سے میں نے علم سیکھا تو مجھے پتا چلا کہ وہ بنوعبد مناف سے ہوگا پھر میں نے بنوعبد مناف پر نظر ڈالی تو میں نے عتبہ بن ربیعہ کے علاوہ اس منصب کے لائق کسی کو نہ پایا پھر اب جب آپ نے اس کے عمر کی مجھے خبر دی تو مجھے پتا چلا وہ بھی اس کے مصداق نہیں اس لئے کہ ان کی عمر چالیس سے تجاوز کر چکی لیکن ابھی تک ان کے پاس وحی نہیں آتی ابو سفیان کہتے ہیں کہ پھر اس بعد کچھ عرصہ گزرا اور آپ علیہ السلام کو وحی کی گئی اور میں تجارۃ کے عرض سے یمن کا قصد کرتے ہوئے قریش کے ایک قافلہ میں نکلا تو میرا گزر امیۃ ابن ابو الصلت پر ہوا تو میں نے مذاق میں کہا کہ اے امیہ وہ نبی جس کا جو انتظا کرتا تھا تحقیق وہ ظاہر ہو چکا ہے امیہ نے کہا کہ اگر واقعۃ وہ سچا ہے تو خود اس کی پیروی کر میں نے کہا اس کی پیروی کرنے سے تجھے کیا چیز مانع ہے؟ کہنے لگا ثقیف قبیلہ کی عورتوں سے حداء مجھے منع کر رہی ہے اس لئے کہ میں پہلے انہیں خود بتلاتا تھا کہ میں ہی وہی نبی ہوں پھر اب وہ مجھے بنوعبد مناف کے ایک لڑکے کا تابعدار دیکھیں گے پھر امیہ نے کہا اے ابوسفیان میرا خیال ہے کہ اگر تو نے اس پیغمبر کی مخالفت کی تو مجھے بکری کے بچے کی طرح رسی سے باندھ اس کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر وہ تیرے بارے میں جو چاہے گا فیصلہ کرے گا۔

۳۵۴۱۲ ...ابومریم کندی فرماتے ہیں کہ بر کا ایک اعرابی آپ علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا کہ آپ علیہ السلام تشریف فرما تھے اور آپ کے آرد گرد لوگوں کو ایک حلقہ تھا تو اس اعرابی نے کہا کہ آپ مجھے وہ باتیں کیوں نہیں سکھائے جو آپ کو معلوم ہیں اور مجھے معلوم نہیں اور ان کا بتانا مجھے فائدہ دینگی اور آپ کا نقصان بھی نہ ہوگا؟ تو لوگوں نے کہا خاموش بیٹھ جا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کے چھوڑ دو اسے اس لئے کہ وہ جاننے کے لئے سوال کر رہا ہے سو اس کو جگہ دو لہٰذا وہ بیٹھ گیا پھر اس نے پوچھا کہ آپ کی نبوت کی ابتداء کا پس منظر کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی ویسا ہی عہد لیا جس طرح کہ اس نے دوسرے نبیوں سے عہد لیا ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی ومنک ومن نوح وابراھیم وموسیٰ علیہ السلام ابن مریم (واخذنا منھم میثاقاً غلیظاً) اور میں عیسیٰ ابن مریم کی بشارت ہوں اور رسول کی والدہ نے خواب میں ڈیکھا کہ اس دونوں پاؤں کے درمیان چرآغ جیسی روشنی نکلی جس سے شام کے محلات روشنی ہوگئے تو اعرابی نے کہا اور اپنا سر آپ علیہ السلام کے قریب کیا اور اس کی سماعت میں کچھ فرق تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے علاوہ بھی کچھ باتیں ہیں اور اس کے علاوہ بھی کچھ باتیں دو دفعہ یا تین مرتبہ (طبرانی وابن مردویہ وابونعیم فی الدلدئل وابن عساکر)

۳۵۴۱۳ ...عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ وہ اپنی پھوپھی کے ہاں ٹھہرے ہوتے تھے تو وہ ان کے لیے تازہ کھجوریں توڑنے کے لئے نکلا تو ان کی ملاقات نبی علیہ السلام سے ہوئی تو وہ نبی علیہ السلام کی پیٹھ کی طرف مڑ مڑ کر دیکھنے لگے تو آپ علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ مہر نبوت کو دیکھنا چاہتا ہے تو آپ علیہ السلام نے اپنی چادر اتاری تو عبداللہ بن سلام آپ علیہ السلام کی تصدیق کی اور آپ سے مزید تین نشانیوں کے بارے میں دریافت کیا۔

رواہ ابن عساکر

عبداللہ بن سلام کے اسلام لانے کا تذکرہ

۳۵۴۱۴ ...محمد بن حمزۃ بن عبداللہ بن سلام اپنے دادا عبداللہ ابن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جب مکہ میں نبی علیہ السلام کے ظہور کے بارے میں سنا تو وہ گھر سے نکلے تو آپ علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی تو آپ علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ ہی اہل یثرب کے عالم کے بیٹے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ ہاں تو آپ علیہ السلام نے فرمای اکہ میں آپ کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے طور سینا ہر توراۃ کو نازل فرمایا کیا آپ نے میری صفات اس کتاب میں جس کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا پائی ہیں تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اے محمد آپ اپنے رب کا نسب ہمارے سامنے بیانکردیں تو ایک دم آپ علیہ السلام ہر لرزہ طاری ہوگیا اور جبریل امین نے آپ علیہ السلام سے کہا قل ھو اللہ احد اللہ اصمد لم ملد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور بیشک اللہ آپ کو

پاک کرنے والا ہے اور آپ کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرنے والا ہے اور میں نے یقیناً آپ کی صفات اللہ کی کتاب میں پائی ہیں (یا ایہا النبی انا ارسلنا شاھدا ومبشرا ونذیرا) آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں اور میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے جو نہ تو سخت گو ہے اور نہ ہی سخت اخلاق والا ہے اور نہ ہی لے ضرورت بازاروں میں گھومنے والا اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا لیکن معاف کر دیتا ہے اور درگزر کر دیتا ہے اور اللہ اس کو اس وقت تک موت نہ دے گا جب تک اس کے ذریعہ دین ومذھب کی کجی کو دور نہ کریں یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں اور اللہ اس کے ذریعہ اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور پردے میں لپٹے دل کھول دے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۱۵..... ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی علیہ السلام کو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ پیش کی تو آپ علیہ السلام نے اس میں سے کچھ کھالیا پھر فرمایا کہ اس عورت نے مجھے بتایا کہ اس بکری میں زہر ملایا گیا تھا تو بشر بن براء اس کی وجہ سے فوت ہو گئے تو آپ علیہ السلام نے اس سے پوچھوایا کہ تجھے تیرے اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ کہنے لگی میرا ارادہ تھا کہ میں جان سکو کہ اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو زہر نقصان نہ دے گا اور اگر آپ بادشاہت کے طالب ہوتے میری وجہ سے لوگ آپ سے چھوٹ جائینگے تو آپ علیہ السلام نے اس کے قتل کا حکم دیا تو وہ قتل کر دی گئی۔ (طبرانی)

۳۵۴۱۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ابوسفیان بن آپ سے طواف کے دوران ملے تو فرمایا اے ابوسفیان تیرے اور ہندہ کے درمیان یوں یوں معاملہ ہوا ہے تو سفیان بولا ھند نے میرے راز فاش کر دیتے تو اب میں اس کو کا بدلہ چکاؤں گا پھر آپ علیہ السلام جب اپنے طواف فارغ ہوتے تو ابوسفیان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے ابوسفیان ھند سے کچھ نہ کہنا اس لئے کہ اس نے تیرا کوئی راز فاش نہیں کیا تو ابوسفیان ابولا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تو آپ اللہ کے رسول ہیں ھند کے بارے میں میرا خیال تھا کہ اس نے میرے دل کی باتیں آپ کو بتا کر میرے راز فاش کر دیتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۱۷..... ابن عباس فرماتے ہیں کہ قریش کے لوگ ایک کاھنہ عورت کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں بتاؤ کہ ہم میں سے کون اس مقام والے یعنی ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ مابہ ہے تو اس عورت کے کہا کہ اگر تم اس نرم مٹی پر ایک چادر کو کھینچو گے اور پھر اس پر چلو گے تو میں تمہیں بتادوں گی لہٰذا انہوں نے چادر بھی کھینچی اور پھر اس پر چلے بھی تو اس عورت نے حضرت محمد ﷺ کے چلنے کے نشانات کو دیکھا اور کہا کہ یہ شخص تم سب میں سے اس کے زیادہ مشابہ ہے پھر اس واقعہ کے بیس سال بعد یا جو مقدار اللہ کو منظور تھی اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۴۱۸ مسند رجال لم یسمو میں ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایسے شخص نے جو متہم نہیں حسن بن ابی الحسن البصری کے واسطہ سے اصحاب رسول سے روایت کیا کہ ان اصحاب رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کے متعلق کسریٰ پر اللہ تعالیٰ کی کیا حجت قائم ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جس نے اپنا ہاتھ اس گھر کے مضبوط دیوار میں سے جس میں وہ کسریٰ رہتا تھا روشنی سے چمکتا ہوا نکالا تو جب کسریٰ نے اس کو دیکھا تو گھبرا گیا تو فرشتہ نے کہا کہ اے کسریٰ نہ ڈر بیشک اللہ نے ایک رسول مبعوث فرمایا ہے اور اس پر ایک کتاب بھی اتارا ہے سو تو اس کی پیروی کرو تو تیری دینا وآخرت دونوں محفوظ ہو جانے گی کہنے لگا کہ میں غور کرتا ہوں۔ (ابن النجار)

۳۵۴۲۰ عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں اور نبی علیہ السلام ہم عمر ہیں اور میری ماں شفا جو عمر بن عوف کی بہن ہیں ہم سے نبی علیہ السلام کی والدہ آمنہ بنت وھب کے معلوم واقعات بتلاتی تھی ایک دفعہ فرمانے لگی کہ جب آمنہ نے محمد کو جنا تو وہ میرے ہاتھوں میں آئے پھر زور سے چلاتے تو میں نے ایک کہنے کو یہ کہتے ہوتے سنا کہ اللہ تجھ پر رحم کرلے اور تیرا رب تجھ پر رحم کرے شفا فرمائی ہیں کہ پھر مشرق اور مغرب کے درمیان کا تمام علاقہ میرے سامنے روشن ہو گیا یہاں تک کہ میں روم کے بعض محلات تک کو دیکھا فرمائی ہے کہ پھر میں نے اس کو چٹ لٹا دیا پھر فوراً تاریکی اور ھیبت نے مجھے گھیر لیا پھر میرے دائیں جانب روشنی ہوگئی پھر میں نے ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ اس بچہ کو کہاں لے گئے؟ جواب میں کہا کہ میں اسے مغرب لے گیا کہتی ہیں کہ اور پھر مجھ سے یہ کیفیت مدہوگئی پھر دوبارہ ھیبت اور تاریکی نے مجھے بائیں جانب سے گھیر لیا پھر میں نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے ہوتے سنا کہ تو اسے کہاں لے گیا جواب میں کہا کہ میں اسے مشرق لے گیا۔ راوی کہتا ہے کہ یہ

واقعہ برابر میں میرے دل میں رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مبعوث فرمادیا سو میں لوگوں سب سے پہلے اسلام لے آیا۔
ابو نعیم فی الدلائل

سب سے پہلے ہلاک ہونے والے

۳۵۴۲۱.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے پہلے تیری قوم ہلاک ہوگی میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان ہوجاؤں کیا بنو تمیم؟ فرمایا نہیں بلکہ یہ قریش کا قبیلہ۔ (ابن جریر)

۳۵۴۲۲.....حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو ایک شخص کے جنت میں داخل کرنے کے لئے ایک رنبہ بھیجا تو آپ علیہ السلام کا گزر یہودیوں کے: عبادت خانوں میں سے ایک عبادت خانے پر ہوا تو آپ علیہ السلام ان کے پاس تشریف لے گئے جب کہ وہ لوگ اپنی کتاب کو پڑھ رہے تھے تو جب انہوں نے آپ علیہ السلام کو دیکھا تو کتابوں کو بند کرلیا اور نکل گئے اور عبادت خانے کے ایک کونے میں ایک شخص مرنے کے قریب حالت میں تھا تو آپ علیہ السلام اس کے پاس تشریف لائے تو اس شخص نے کہا کہ آپ کے آنے نے ان کو پڑھنے سے روک دیا اور وہ لوگ ایک ایسے نبی کی صفات پڑھ رہے تھے جو تمام آپ میں پائی جاتی ہیں پھر وہ کتاب کے قریب آیا اور اسے کھولا پھر پڑھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں پھر اس کی روح قبض کرلی گئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو لو اور اسے غسل دو اور کفن بھی دو اور اسے خوشبو بھی لگاؤ پھر آپ علیہ السلام نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ (ابن شیبۃ)

۳۵۴۲۳.....حضرت حسن ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے واسطے کی اوقیہ سونا نبی علیہ السلام کو قتل کے کرنے کے عوض مقرر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی تو آپ علیہ السلام نے اس کو سولی دینے کا حکم دیا لہٰذا اسے سولی دی گئی اور یہ پہلا شخص تھا جس کو اسلام میں سولی دی گئی۔ (ابن شیبۃ ابن جریر)

۳۵۴۲۴.....حضرت حسن ہی فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے جس شخص کو سولی دی گئی وہ بنو لیث کا ایک شخص تھا جس کے لئے قریش نے آپ علیہ السلام کے قتل کے عوض کی اوقیہ سونا مقرر کیا تھا۔ تو جبریل علیہ السلام آپا کے پاس حاضر ہوئے اور اس معاملہ کی اطلاع آپ کو دی تو آپ علیہ السلام نے اس کے طرف پکڑنے کے لئے لوگ بھیجے اور پھر حکم کے کر اسے سولی دلوائی۔ (ابن شیبۃ)

۳۵۴۲۵.....حضرت حسن سے مروی ہے کہ قریش کے کچھ لوگ جوگ بدر کے بعد دیہاتوں میں جا کے بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ جنگ بدر میں ہمارے آباء واجداد کے قتل ہونے کے بعد ہماری زندگی بے مزہ ہوگئی ہے اے کاش کہ ہمیں کوئی ایسا آدمی ملے جو محمد ﷺ کو قتل کردے اور ہم اس کے لئے انعام بھی مقرر کریں گے تو ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم میں بلند ہمت مضبوط باز والا اور عمدہ تلوار باز ہوں میں اسے قتل کردوں گا تو قریش چار افراد میں سے ہر ایک فرد نے اس کے لئے چند اوقیہ سونا مقرر کرلیا پھر وہ نکلا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گیا اور وہاں اپنے قوم کے کسی مسلمان شخص کے پاس بطور مہمان کے قیام کیا تو اس مسلمان نے اس سے پوچھا کہ تو کیوں آیا ہے؟ کہنے لاکہ میں سلمان ہوچکا ہوں اس لئے یہاں آیا ہوں راوی کہتا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس کے دل کے آرادے پر مطلع فرمایا تو آپ علیہ السلام نے اس شخص کے پاس جس کے ہاں یہ شخص مہمان ٹھہرا ہوا تھا پیغام بھیجا کہ اس کو اپنے نظر میں رکھو اور اس کو مضبوط باندھ لو اور پھر اسے میرے پاس بھیج دو راوی کہتا ہے کہ پھر لوگ اس کو نکال کرلے جانے لگے تو وہ زور زور سے پکارنے لگا کہ تم لوگ اپنے پیروکاروں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہو اور جو شخص تمہارا مذہب اختیار کرے تو تم اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہو تو نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ تو میری بات کی تصدیق کر یہاں تک لوگوں کو خیال ہوا کہ اگر وہ آپ علیہ السلام کی تصدیق کرے گا تو آپ علیہ السلام اسے چھوڑ دینگے تو اس نے کہا کہ میں اسلام لانے ہی کے لئے آیا ہوں آپ علیہ السلام نے فرمای اکہ تو جھوٹا ہے پھر آپ علیہ السلام نے اس کا اپنی قوم کے ساتھی طے ہونے والا معاملہ بیان فرمایا تو اس نے آس سے انکار کیا تو آپ علیہ السلام نے صادر فرمایا کتو اس کو ذباب پہاڑ پر سولی دی گئی اور یہ اسلام میں پہلا مصوب (سولی دیا گیا) شخص تھا۔ (ابن جریر)

۳۵۴۲۶ ..... مسند عتبہ میں ہے کہ نبی علیہ السلام فرمایا کہ میری پرورش کرنے والی بنو سعد بن ابی بکر میں تھی تو میں اور اس کا ایک بیٹا اپنے چوپائے چرانے کے لیئے نکلے اور ہم نے اپنے ساتھ زادراہ نہ لیا تھا تو میں نے کہا اے میرے بھائی جاؤ اپنی اماں سے ہمارے لئے کچھ توشہ وزادراہ لے آؤ تو وہ میرا بھائی چلا گیا اور میں چوپایوں کے ساتھ ٹہر گیا تو گدھ کے مانند دو سفید پرندے سامنے سے آئے پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا یہی ہے وہ؟ دوسرے نے کہا کہ ہاں پھر وہ دونوں آگے بڑھے اور مجھے پکڑا پھر مجھے گدی کے بل لٹادیا اور میرے پیٹ کو چاک کیا پھر میرے دل کو نکالد پھر اس کو بھی چاک کیا اور اس سے خون کے دو سیاہ ٹکڑے نکالے پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ میرے پاس ٹھنڈا پانی لے کر آؤ پھر ان دونوں نے میرے پیٹ کا اندرونی حصہ دھویا پھر کہا کہ ٹھنڈا پانی کر آؤ پھر انہوں نے میرے دل کو دھویا پھر کہا کہ سکینہ لے آؤ پھر انہوں نے اسے میرے میں دل میں بکھیر دیا پھر اپنے ساتھی سے کہا کہ اسے سی لو اور اس پر نبوت کے مہر کے ذریعہ مہر لگا دو پھر ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دو اور دوسرے پلڑے میں اس کی امت کے ایک ہزار آدمی رکھ دو تو اچانک مجھے اپنے سے اوپر ایک ہزار آدمی دکھائی دیتے اور مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ مجھ پر گرنہ جائیں پھر کہا کہ اگر اس کو اپنی پوری امت کے ساتھ بھی تولو تو یہ ان سب سے بھی بھاری ہوگا پھر وہ دونوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے اور مجھے بہت زیادہ ڈر لگا پھر میں اپنی رضاعی امی کے پاس چلا گیا اور ان کو اپنے اوپر گذرنے والے پورے واقعہ سے خبردار کردیا تو وہ ڈر گئی کہ کہیں میری دماغی حالت بگڑ گئی ہے تو اس نے کہا کہ میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں پھر اس نے اپنا ایک اونٹ لیا اور مجھے کجاوہ پر بیٹھادیا اور خود میرے پیچھے بیٹھ گئی یہاں تک کہ مجھے میرے والدہ کے حوالہ کردیا اور کہا کہ میں نے اپنی ذمہ لی ہو چیز اور امانت واپس کردی اور مجھ پر گذرنے والے واقعہ سے اس کو بھی مطلع کردیا اور اس سے میری کو کوئی خوف نہ ہوا اور کہا کہ میں نے بھی خواب میں اس کے پیدائش کے وقت اپنے آپ سے ایک نور نکلتا دیکھا تھا جس سے شام محلات روشن ہوگئے۔

مسند احمد، ابو یعلی مستدرک حاکم ابن عساکر عن عتبہ بن عبد

۳۵۴۲۷ خلیفہ بن عبدالمنقری فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ بنسولۃ بن جشم بن سعد سے دریافت کیا کہ آپ کے والد نے جاہلیت میں آپ کا نام محمد کیسے رکھ دیا؟ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اپنے والد سے یہی سوال کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ بنوتمیم میں سے چار افراد تھن میں سے ایک میں تھا اور سفیان بن مجاشع اور یزید بن عمرو بن ربیعہ بن حقوص بن مازن اور اسامہ بن مالک بن جندب بن غبر تھے ہم چاروں شام میں زید بن خفہ غسانی سے ملنے کے لئے نکلے تو جب ہم شام پہنچے تو ہم نے ایک کنویں پر پڑاؤ ڈالا جس کے اردگرد بہت سے دوخت تھے اور اس کے قریب ہی راہبوں کے علاقے کا ایک شخص بھی کھڑا تھا۔ تو ہم نے آپس میں کہا کہ اگر ہم اس پانی میں غسل کرکے تیل لگا کر اپنے کپڑے پہن لیں اور پھر مطلوبہ شخصیت سے ملیں تو اچھا ہوگا تو راہبوں کے علاقے کا وہ شخص ہماری طرف متوجہ ہوکر بولا کہ یہ زبان اس علاقے والوں کی زبان تو نہیں ہم نے کہا کہ ہاں ہم مضر قوم کے ہیں۔ کہنے لگا کون سا مضر؟ ہم نے کہا مضر خندف تو اس نے کہا کہ عنقریب جلد ہی تم میں ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے شو جلد کرو اور اس سے اپنا حصہ ھدایت لو تاکہ تم رشدہ ھدایت پالو اس لئے کہ وہ خاتم النبیین ہے ہم نے کہا کہ اس کا نام کیا ہے؟ کہنے لگا کہ محمد پھر جب ہم ابن حفنہ کے پاس سے ہوکر واپس لوٹے تو ہم میں سے ہر ایک کے ہاں ایک لڑکا ہوا اور ہر ایک نے اس کا نام محمد اسی وجہ سے رکھا (بیہقی والبارودی وابن مندہ، وابن السکن وابن شاھین وطبرانی فی الدوسط وابونعیم وابن عساکر)

۳۵۴۲۸ ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ مجھ سے یزید بن زیاد مولیٰ نبی ھاشم نے بیان کیا اور ان سے محمد بن کعب القرظی نے بیان کیا فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے جو کہ ایک متحمل مزاج سردار ایک دن کہا جب کہ وہ قریش کی مجلس میں بیٹھا ہوا اور آپ علیہ السلام تنہا مسجد میں تشریف فرماتھے کہ اے جماعت قریش کیا میں اس شخص کے پاس جاکر اس کے سامنے چند باتیں پیش نہ کردوں شاید کہ ان میں سے کسی ایک بات کو قبول کرلے اور ہم ان باتوں میں سے جس کو وہ چاہے اس کا اختیار دے دیں اور اس طرح وہ ہم سے باز آجائے گا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ حمزۃ بن عبدالمطلب اسلام لا چکے تھے اور قریش دیکھ رہے تھے کہ نبی علیہ السلام کے شاگردوں میں اضافہ ہورہے ہیں اور زیادہ ہوتے چلے جارہے ہیں تو وہ قریش والے کہنے لگے کہ کیوں نہیں اے ابوالولید جا اور اس سے بات کر تو عتبہ کھڑا ہوا اور آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر عرض کیا کہ اے بھتیجے جیسا کہ تجھے معلوم ہے کہ یقیناً خاندان کی وسعت اور نسب کے بلندی کے لحاظ سے تو ہم سب

میں بڑھ کر ہے اور یقیناً تو نے اپنے قوم کے سامنے ایک بہت بڑا مطالبہ پیش کیا ہے جس سے تو نے ان کی اتحاد جماعت میں تفرقہ ڈال دیا ہے اوران کے عقلمندوں کی بیوقوفی واضح کر دی ہے اور ان کے معبودوں اور مذہب کی تو نے عیوب بیان کر دیئے اوران کے گزرہوئے باپ داروں کوتو نے کافر قرار دیا ہے تو میں میری بات سن میں تیرے سامنے چند با میں پیش کرتا ہوں تا کہ تو ان میں غور کر شاید کے تو ان میں سے کسی ایک کو قبول کر سکے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ اے ابوالولید تو بول میں سن رہا ہوں تو اس نے کہا کہ اے کھینچے! اگر تیرا مقصد اپنی ان باتوں سے مال حاصل کرنا ہے تو ہم تیرے واسطے بہت سارا مال جمع کر لیتے ہیں لہٰذا تو ہم سب میں زیادہ مالدار ہو جائے گا اور اگر تیرا مقصد جاہ وشرافت ہے تو ہم تجھے اپنا بڑا بنا لنگے اور کبھی تیری بزرگی ختم نہ ہوگی اور اگر تیرا مقصد سرداری یا دشاہت ہے تو ہم تجھے اپنا سردار بنا لینگے اور اگر تیرے پاس غیب کی خبریں لانے الا کوئی جن ہے جسے تو دیکھتا ہے اور اپنے سے دور نہیں کر سکتا تو ہم تیرے علاج کے لیئے طبیب بلا لیتے ہیں اور اس بارے میں اپنے اموال خرچ کر ڈالیں گے اس لئے کہ کبھی کوئی جن انسان پر غالب آ جاتا ہے اور پھر علاج اور دواء ہی سے بچتا ہے اور یا کہ شاید جو باتیں تو پیش کرتا ہے وہ اشعار ہوں جو تیرے سینے میں موجزن ہوتے ہوں اور میری زندگی کی قسم اے بنوعبدالمطلب تم ایسے ایسے کاموں ہر قدرت رکھتے ہو شاید کہ کوئی اور اس ہر قدرت رکھے لہٰذا جب وہ خاموش ہوا اور آپ علیہ السلام اس کی باتیں سن رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوالولید کیا تو فارغ ہو چکا؟ پھر فرمایا کہ اب میری باتیں سن۔ اس نے کہا کہ میں سن رہا ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا **بسم اللہ الرحمن الرحیم حم تنزیل من الرحمن الرحیم** کتاب فصلت ایاتہ قرآن عربیا لقوم یعلمون آپ علیہ السلام نے تلاوت جاری رکھی اور پوری سورت اس کو سنادی جب عتبہ اسے سنا تو ایک دم خاموش رہا اور اپنا ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھ کر اس کا سہارا لیا لا ورآپ علیہ السلام کی تلاوت سنتا رہا حتیٰ کہ کہ نبی علیہ السلام آیت سجدہ ہر پہنچ گئے اور پھر سجدہ فرمایا پھر فرمایا کہ اے ابوالولید! یہ جو آپ نے سنا ہے اس کے بارے میں یصلہ کر عتبہ کھڑا ہو کر اپنے ساتھیوں کے اپس چلد گیا تو اس کے ساتھیوں میں سے بعض نے کہا کہ اللہ کی قسم ابولولید کوئی اور نئی بات لے کر آ رہا ہے پھر جب وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا تو وہ کہنے لگے کہ اے ابوالولید تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا تو اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے جس کے مثل کلام میں نے کبھی نہیں سنا اللہ کی قسم وہ نہ تو شعر ہے نہ جادو اور نہ ہی کہانت اے جماعت قریش اس بارے میں میری بات کو تسلیم کرو اور اس شخص کو اس کے کام کو اپنے حال ہر چھوڑ دو اور اس سے دور رہو۔ سو اللہ کی قسم اس کی جو باتیں میں نے سنی ہیں اس کی یقیناً ایک حقیقت ہے سو اگر عرب نے اسے تکلیف دی تو اس کا کام تمہارے بغیر بھی پورا ہوگا اور اگر یہ عرب پر غالب آ گیا تو اس کی سرداری تمہاری سرداری ہوگی اور س کی عزت ہماری عزت ہوگی اور تم اس کی وجہ سے تمام لوگوں زیادہ نیک بخت ہو جاؤ گے کہنے لگے اے ابولولید اللہ کی قسم اس نے اپنی زبان سے تجھ پر جادو کر دیا ہے اس نے کہا کہ یہ تو میری رائے تھی تمہارے لئے سو اب تم جو چاہو کرو۔ (بیہقی فی الدلائل ابن عساکر)

درخت اور پتھروں کا سلام کرنا

۳۵۴۲۹...... مسند علی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کے ساتھ نکلا تو آپ علیہ السلام کا گزر کسی بھی پتھر یا درخت ہر ہوتا تو وہ آپ علیہ السلام کو سلام کرتا۔ (طبرانی فی الا وسط)

۳۵۴۳۰...... مسند ابی بن کعب میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے ایسے چیزوں کے بارے میں بھی پوچھنے کی جرأت کرتے تھے کہ کہ جس کے پوچھنے کی جرات کوئی اور نہ کرتا تھا تو ابوھریرہ رضی اللہ عنہ پوچھا کہ اے اللہ کے رسول میں کیا کہوں کہ آپ علیہ السلام نے اپنی نبوت کی کونسی علامت دنشانی دیکھی؟ تو آپ علیہ السلام سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے ابو ہریرۃ تو نے سوال کر ہی لیا ہے۔ بیشک میں دس مہینے اور دس سال کا تھا کہ میں ایک جنگل میں چل رہا تھا اچانک میرے سر کے اوپر دو آدمی تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا یہی ہے وہ؟ دوسرے نے کہا کہ ہاں پھر انہوں نے مجھے پکڑا اور پشت کی جانب پر لٹا دیا اور پھر میرا پیٹ چاک کیا تو گویا کہ ایک سونے کے برتن میں پانی لا رہا تھا اور دوسرا میرے پیٹ کا اندرونی حصہ دھو رہا تھا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کا سینہ کھولو تو ایک دم میرا سینہ میرے خیال میں لپیٹ دیا

گیا تھا اور مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہورہی تھی پھر فرمایا کہ اس کے دل کو چاک کرو تو اس نے میرا دل چاک کیا پھر فرمایا کہ اس سے خیانت اور حسد کو نکال دو تو اس نے جمے ہوئے خون کی طرح ایک چیز نکالکر پھینک دی پھر فرمایا کہ اب اس کے دل میں نرمی اور مہربانی ڈال دو تو اس نے چاندی کی طرح کوئی چیز اندر ڈال دی پھر ایک دواء نکالی اور اسے اس پر چھڑک دیا پھر میرے انگوٹھے کو دبایا پھر کہا ہو جا تو میرے اندر بچوں کے لئے مہربانی اور بڑوں کے لئے نرمی کا وصف آ گیا (زیادات مسند احمد وابن حبان ومستدرک حاکم والحاکم وابونعیم فی الدلائل وابن عساکر وضیا مقدسی)

۳۵۳۹۶۔۔۔ فضیل بن عاصم بن عمر بن قتادۃ بن نعمان فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے اور ان سے ان کے والد عمر نے اور ان سے ان کے والد قتادہ بن نعمان نے بیان فرمایا کہ آپ علیہ السلام کو ایک کمان ھدیۃ ملی تو آپ علیہا السلام نے وہ کمان جنگ احد کے موقع پر مجھے دے دی۔ تو میں نے اس کمان کے ذریعہ آپ علیہ السلام کے آگے کھڑے ہو کر تیر اندازی کی آخر وہ ٹوٹ گئی اور میں برابر اپنی جگہ پر آپ علیہ السلام کے چہرے کے سامنے کھڑا رہا اور تیروں کو اپنے چہرے کے ذریعہ سہتا رہا۔ جب بھی تیروں میں سے کوئی تیر نبی علیہ السلام کے چہرے کی طرف آتا تو میں اپنا سر اسی طرف جھکا دیتا تاکہ تیر چلاتے بغیر میں نبی علیہ السلام کے چہرۂ انور کی حفاظت کرسکوں آخر میں ایک تیر نے میری آنکھ کی سیاہی پھوڑ دی جو میرے گال پر بہہ گئی اور لشکر بکھر گیا تو میں نے اپنی آنکھ کی سیاہ ڈھیلے کو اپنے ہاتھ میں لے کر آپ علیہ السلام کی خدمت میں دوڑ کر حاضر ہوا جب آپ علیہ السلام نے اسے دیکھا تو آپ علیہ السلام کے دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمایا کہ اے اللہ قتادۃ نے تو تیرے نبی کے چہرے پر اپنا چہرہ قربان کردیا تو بھی اس کی اس آنکھ کو دونوں آنکھ میں سے حسین اور خوبصورت آنکھ بنادے اور دونوں میں سے تیز نظر والی آنکھ بنادے تو پھر وہ آنکھ دونوں میں سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ تیز نظر والی آنکھ تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۳۱۔۔۔ ... ہیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ستارے مارا جانا پھر سے شروع ہوا اس بناء پر قریش نے ایک عجیب کا مشاہدہ کیا جو اس سے پہلے انہوں نے نہیں کیا تھا تو انہوں نے جانوروں کو کھلا چھوڑنا شروع کیا اور غلاموں کو آزاد کرنا شروع کیا ان کا یہ خیال بن گیا کہ بس یہ دنیا کی فناء کا وقت ہے قریش کے بعد ثقیف قبیلے نے بھی یہ کام شروع کیا چلتے چلتے یہ خبر عبد یالیل کو پہنچی تو اس نے کہا کہ جلدی سے کام نہ لیں اور انتظار کریں دیکھیں اگر یہ ستارے (جو مارے جاتے ہیں) معروف و مشہور ستارے ہیں تو پھر یہ لوگوں اور عالم کے ختم ہونے کا وقت ہے لیکن اگر یہ معروف و مشہور ستارے نہیں ہیں تو پھر کوئی غیر معمولی چیز وجود میں آچکی ہے یہ اس کی وجہ سے ہے جب انہوں نے غور سے مشاہدہ کیا تو یہ ستارے معروف و مشہور ستارے نہیں تھے انہوں نے عبد یالیل کو یہ حقیقت بتائی تو اس نے کہا کہ یہ علامات کسی نبی کے ظاہر ہونے کی ہیں اس کے بعد کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ طائف میں ابوسفیان بن حرب آئے اور اس نے یہ خبر دی کہ محمد بن عبداللہ کا ظہور ہوچکا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ایک پیغمبر ہے تو اس پر عبد یالیل نے کہا کہ یہ اسی وجہ سے ستارے مارے جانا شروع ہوگیا تھا۔ (ابونعیم فی الدلائل)

رسول اللہ ﷺ کا لعاب شفا

۳۵۴۳۲۔۔۔ حضرت عبداللہ بن اخرم ہجیمی نے اپنے والد سے (جو صحابی تھے) روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی قار کا دن ... وہ دن ہے کہ جس میں عرب نے عجم سے انتقام لیا۔ (خلیفہ بن خیاط کی تاریخ اور بغوی ابن قانع ابونعیم)

۳۵۴۳۳۔۔۔ (از مسند اسامۃ) کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے موقع پر نکلے جب ہم بطن روحاء میں اترے گئے تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک عورت آئی جس نے اپنا ایک بچہ اٹھایا ہوا تھا اس نے حضور پر سلام کیا حضور گئے تو اس خاتون نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ میرا بیٹا ہے اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق رسول بنا کر بھیجا ہے میرا یہ بچہ دائمی طور پر سانس گھٹنے کی تکلیف میں مبتلا ہے ایسا اس طرح کی کوئی بات اس خاتون نے کہی) یہ تکلیف اس کی ولادت کے وقت سے اب تک موجود ہے تو رسول اللہ ﷺ اس کے قریب ہو گئے اور ہاتھ پھیلا کر بچے کو لیا اور اسے اپنے اور کجاوہ کے کنارے کے درمیان ہاتھ میں پکڑا اور اس کے منہ میں لعاب مبارک ڈال دیا اور فرمایا نکل جا اے اللہ کے دشمن میں اللہ کا

اللہ کا رسول ہوں اور پھر یہ بچہ اس خاتون کو واپس دیا اور فرمایا یہ لے لو اس کے بعد آپ اس بچے لے متعلق کوئی ایسی چیز نہیں دیکھ پائیں گے جو آپ کو پریشان کرے۔ ہم نے حج مکمل کیا اور پھر واپس لوٹے جب ہم روحاء میں پہنچ گئے تو وہ خاتون (بچے کی حال) سامنے آئے اور ایک پکی ہوئی بکری لائی تو اس خاتون نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اس بچے کی ماں ہو جو میں آپ کے سامنے لائی تھی اس ذات کی قسم جس نے حق پر تجھے بھیجا ہے میں نے اس بچے میں اب تک کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو مجھے پریشان کرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اواسیم! مجھے اس بکری کا آگے والا پایا دو تو میں نے آیک پایا نکال کر انہیں دیا تو اس کو تناول فرما کر فرمایا اواسیم! دوسری پایا بھی دیں تو میں نے دوسرا پایا بھی نکال کر دیا پھر فرمایا: اواسیم! ایک اور پایا دیں تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ نے پہلے فرمایا کہ ایک پایا دیں تو میں نے دیا جو آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ ایک اور پایا دیں تو میں نے دوسرا بھی آپ کو دے کر آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک آگے والا پایا دو جب کہ ایک بکری میں تو دو آگے والے پائے ہوتے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر آپ جھک جاتے اور پایا اٹھانے کی کوشش کرتے تو آپ کو ایک پایا ملتا رہتا جب تک میرا مطالبہ جاری رہتا۔ پھر فرمایا: اے اواسیم! اٹھو اور نکلو اور دیکھو کوئی ایسی جگہ ہے جو اللہ کے رسول کے لئے پردہ پوشی کا کام دے؟ تو میں نکلا اور چل پڑا حتی کہ میں تھک گیا نہ میں نے لوگوں کو عبور کیا اور نہ میں نے کوئی ایسی جگہ دیکھی جو کسی کی پردہ پوش کا انتظام کر سکے کیونکہ لوگوں نے دو پہاڑوں کے درمیان پورا علاقہ بھر چکا تھا مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا کوئی درخت یا پتھر آپ نے دیکھا میں نے کہا: ہاں کچھ چھوٹے کھجور کے درخت نظر آئے جب کہ ان کے کناروں پر پتھر بھی پڑے ہوئے ہیں تو حضور نے فرمایا: اواسیم! ان کھجوروں کے پس جا کر انہیں کہو کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک پردہ دار جگہ بناؤ اور اس طرح پتھروں کو بھی یہ حکم دو تو میں کھجوروں کے پاس آیا اور میں نے انہیں وہ الفاظ سنائے جو مجھے حضور نے ارشاد فرمائے تھے اللہ کی قسم میں دیکھنے لگا کہ یہ کھجوریں اپنی جڑوں اور مٹی سمیت اپنی جگہوں سے ہٹنا شروع ہو گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک درخت کی طرح نب گئے اور میں نے جب پتھروں کو حضور کا حکم سنایا تو اللہ کی قسم میں دیکھنے لگا کہ ہر پتھر اپنی جگہ کے کھسک کر ایک دوسرے کے اوپر ہوتے گئے اور ایک دیوار کی طرح بن گئے اس کے بعد میں حضور کے سامنے آیا اور انہیں اس ماجرا کی خبر دی تو حضور نے فمایا کہ لوٹا اٹھاؤ تو میں نے اٹھایا اور چل پڑے جب ہم ان درختوں کے قریب آ گئے میں حضور سے ذرا آگے چلا اور لوٹا وہاں رکھا پھر واپس لوٹا تو پھر حضور چلے گئے اور قضائے حاجت کے بعد لوٹ آئے اور لوٹا بھی ہاتھ میں تھا میں نے آن سے لوٹا لیا اور واپس اپنی جگہ آ گئے جب ہم خیمہ میں داخل ہوئے تو مجھے کہا: اواسم! درختوں کے پاس واپس جاؤ اور انہیں بتادو کہ حضور کا حکم ہے کہ ہر درخت اپنی اپنی جگہ واپس جائے اور پتھروں کو بھی ایسا ہی کہہ دو میں درختوں کے پاس آیا انہیں ایسا ہی کہا تو اللہ کی قسم میں ڈیکھنے لگا کہ وہ اپنی جڑ عوں اور مٹی سمیت الگ ہونے لگے اور ہر درخت اپنی جگہ واپس چلی گئی اس طرح میں نے پتھروں کو بھی یہی کہا تو اللہ کی قسم میں دیکھنے لگا کہ ایک ایک پتھر الگ ہو کر اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔ میں نے حضور کے پاس پھر واپس آ گیا۔ (مسند ابی یعلی، ابو نعیم، بیہقی فی الدلائل ابن حجر نے المطالب العالیہ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور امام بوصیری نے بھی زوائد العشر گا میں ایسا فرمایا ہے)

۳۵۴۳۴... محمد بن اسود بن خلف بن عبد یغوث نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہیں مقام ابراہیم کے پیچھے سے ایک خط ملا تو قریش نے حمید قبیلے لے ایک آدمی کو بلا کر وہ خط پڑھوایا اس شخص نے کہا کہ اس خط میں یہ ایک ایسی حق بات ہے کہ اگر میں آپ کو بتادوں تو تم مجھے قتل کرو گے مذکورہ راوی نے کہا کہ ہم سمجھ گئے کہ اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ ہے تو ہم نے آس کو چھپایا۔ (تاریخ امام بخاری)

۳۵۴۳۵...... اقرع بن شفی سے روایت ہے کہ میرے ہاں حضور ﷺ تشریف لائے جب کہ میں بیمار تھا وہ عیادت کے لئے آئے تھے تو میں نے کہا کہ میرا خیلا ہے میں مرجاؤں گا اپنی اسی بیماری کی وجہ سے تو حضور نے فرمایا کہ قطعاً نہیں۔ آپ زندہ رہیں گے اور شام کی طرف ہجرت کریں اور فلسطین میں ابوہ میں آپ کا انتقال اور دفن ہوگا۔ یہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے اور ربوہ میں انہیں دفن کیا گیا۔ (ابن سکن ابن مندہ ابو داؤد طیالسی بیہقی ابو نعیم ابن عساکر)

۳۵۴۳۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں اور حضور ﷺ ایک وادی میں چلے گئے ہم جہاں بھی کسی درخت یا پتھر کے ہاں سے گذرے تو اس نے السلام علیک یا رسول اللہ کہا اور میں یہ سنتا رہا۔ (بیہقی فی الدلائل)

۳۵۴۳۷..... حضرت عبداللہ بن زریر غافقی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے فرماتے ہوئے سنا کہ اے اہل عراق! آپ میں سے سات لوگ دھوکہ دلا کر مارے جائیں گے اور یہ لوگ خندق والوں کی طرح ہوں گے اس کے بعد حرج اور س کے ساتھی مارے گئے۔ (تاریخ یعقوب بن سفیان بیہقی فی الدلدئل امام بیہقی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت علی ایسی بات حضور سے سنے بغیر نہیں کہہ سکتا)

۳۵۴۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سے فرماتے ہوئے سنا کہ میں عورتوں سے متعلق عرب کے مروجہ امور میں سے کسی کام کا قصد نہیں کیا البتہ دو راتوں میں کچھ ایسا ہونے لگا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بچایا ایک تو وہ رات تھی جب مکہ کے بعض نوجوان جمع ہو گئے تھے میں نے اپنے ساتھی سے کہا جب کہ ہم بکریاں چرا رہے تھے کہ میرے جانوروں کا خیال رکھنا میں مکہ جا کر نوجوانوں کے ساتھ رات کی قصہ گوئی میں شریک ہونا چاہتا ہوں تو میرے ساتھی نے کہا ٹھیک ہے میں مکہ میں چلا گیا جب میں پہلے گھر میں آیا کو میں نے آلات موسیقی کی آواز وجھنکار سنی تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہوا رہا ہے؟ جواب ملا کہ فلاں شخص کی فلاں عورت پر شادی ہے تو میں بھی بیٹھ گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے کانوں پر بندش لگائی اللہ کی قسم مجھے کچھ پتہ نہیں چلا اور میں دھوپ کی گرمی سے جاگ اٹھا میں اپنے ساتھی کے ہاں آیا اس نے پوچھا کیا کچھ کیا' میں نے کہا کچھ بھی نہیں پھر میں نے س کو آنکھوں دیکھا ہوا حال سنایا پھر کسی اور ان میں نے اسے کہا کہ میری بکریوں کا خیال رکھا کرو میں مکہ جانا چاہتا ہوں اس نے حامی بھر لی تو میں چلا گیا جب میں مکہ آیا تو اس سابقہ رات کی طرح آوازیں سننے میں آئیں میں نے پوچھا تو بتایا گیا کہ فلان مرد وعورت کی شادی ہو رہی ہے میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے کانوں پر بندش لگادی اللہ کی قسم مجھے نہیں جگایا مگر سورج کی روشنی نے ریں اپنے ساتھی کے پاس واپس آ گیا اس نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کچھ بھی نہیں پھر میں نے س کو پورا واقعہ سنایا۔ اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے کس ایسی چیز کا ارادہ نہیں کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت دا ے اعزاز بخشا۔

(ابن اسحاق، ابن راھو یہ بزار مستدرک حاکم بیھقی فی الدلدئل ابن عساکر سنن سعید ابن منصور

۳۵۴۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کسی بت کا پوجا کیا ہے؟ فرمایا نہیں پھر لوگوں نے پوچھا کبھی آپ نے شراب پیا ہے؟ فرمایا نہیں (اور یہ بھی فرمایا) کہ میں ابتداء سے یہ سمجھ رہا تھا کہ جس دین پر یہ لوگ قائم ہیں وہ کفر ہے جب کہ اس وقت تک مجھے کتاب (قرآن) اور ایمان کی تفصلات معلوم نہ تھیں۔ (ابونعیم فی الدلدئل)

۳۵۴۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ہمارے سامنے ایک مجلس میں وہ ساری باتیں جو قیامت تک وجو میں آئیں گی بیان فرمادی۔ (الحاکم فی الکنی)

۳۵۴۴۱..... حضرت حسن نے حضرت انس لضر اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ حضور نے زمین سے سات کنکریاں اٹھائیں تو وہ ان کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں پھر انہیں حضرت ابوبکر کو دیا تو ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھنے لگیں پھر حضرت عمر کو ای تو ان کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں جیسا کہ حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں پڑھی تھیں پھر حضرت عثمان کو دین اور ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھنے لگیں جیسا کر حضرت عمر وابوبکر کے ہاتھ میں پڑھی تھیں۔ رواہ ابن عساکر

کنکریوں کا دست مبارک میں تسبیح پڑھنا

۳۵۴۴۲..... حضرت ثابت بنانی نے حضرت انس سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ کنکریاں اٹھائیں اور وہ وضو کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ ہم نے تسبیح کی آواز سن لی پھر حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں دی اور ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھنے لگیں جس کی آواز ہم نے سنی پھر حضرت عمر کو ادی اور ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھی اور ہم نے سن لی پھر حضرت عثمان کے ہاتھ میں دی اور ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھ لی حتیٰ کہ ہم نے سن لی پھر اس کے بعد ہم میں سے ہر ایک آدمی کے ہاتھ میں نمبر وار دی لیکن کسی بھی کنکری سے تسبیح کی آواز نہیں سنی گئی۔ (ابن عساکر)

۳۵۴۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی تھا جس کا نام جریجرہ تھا اس کے حضور کے اوپر کچھ دینار کا قرضہ تھا تو اس نے

حضور سے مطالبہ کیا حضور نے فرمایا کہ میرے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے اس پر یہودی نے کہا کہ میں آپ سے اس وقت تک الگ نہیں ہوں گا جب تک آپ مجھے ادائیگی نہ کر دیں اس پر حضور نے فرمایا: ٹھیک ہے میں آپ کے پاس بیٹھا رہوں گا پھر بیٹھے رہے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور دوسری صبح کی نماز بھی اس کے ہاں پڑھی دوسری طرف بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس یہودی کو دھمکیاں دیتے رہے حضور نے یہ صورت حال دیکھ کر سمجھ گئے تو پوچھا کہ آپ لوگ اس یہودی سے کیا مانگتے آئے ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ایک یہودی اب آپ کو حبس میں رکھے یہ کیسا ہو سکتا ہے؟ حضور نے جواب میں فرمایا: میرے رب نے مجھے اس سے روکا ہے کہ میں کسی معاہدہ (ذمی) یا کسی اور پر ظلم کروں۔ جب دوسرا دن طلوع ہوا تو یہودی نے کہا: اشهد ان لا الٰه الا الله و اشهد ان محمداً عبده و رسوله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہی ہے اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں) یہ بھی کہا کہ میرے حال کا آدھا اللہ کے راستے میں صدقہ ہے اللہ کی قسم میں نے یہ جو کچھ کیا محض اس لئے کیا کہ میں یہ تصدیق کر سکوں کہ آپ میں تورات والی صفات موجود ہیں جو کہ کچھ یوں ہیں: محمد بن عبد اللہ مکہ میں پیدا ہوں گے اور طیبہ (مدینہ) ان کی ہجرت کی جگہ ہوگی اس کی بادشاہی شام تک جائے گی نہ بدزبان ہوگا اور نہ سخت دل نہ بازاروں میں شور مچانے والا نہ فحش باتوں میں ملعوث ہوگا لہٰذا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہی ہے اور آپ کے ان کے رسول ہیں، یہ میرا حال ہے اس میں آپ اپنی مرضی کا فیصلہ کر لیجئے (راوی کہتا ہے) یہ یہودی بہت مالدار بھی تھا۔

(بیہقی فی الدلائل ابن عساکر علامہ ابن حجر نے اطراف میں فرمایا: ہے کہ اس حدیث پر کوئی کلام نہیں اور اس کی سند میں ابو علی محمد بن محمد الاشعث الکوفی ہے جس کی ایک جماعت نے تکذیب کی ہے)

۳۵۴۴۴..... ابو محمد حسن بن احمد مخلدی فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی۔ ابو العباس محمد ابن اسحاق السراج نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کیا قتیبہ بن سعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کیا ابو ہاشم کثیر بن عبد اللہ اربلی سے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ معاویہ بن قرۃ کے سامنے یہ حدیث سنا رہے تھے: حضور ﷺ مدینہ آئے جب کہ میں آٹھ سال کا بچہ تھا میرا والد فوت ہو گیا تھا اور میری والدہ نے ابوطلحہ کے ساتھ نکاح کیا تھا جب کہ ابوطلحہ اس وقت میں بہت فقیر تھے بسا اوقات ہم ایک دو راتیں ایسا بھی گذارا کرتے تھے کہ رات کا کھانا نہیں ملتا تھا ایک مرتبہ ہمیں ایک مٹھی جو ملی میں نے اسے پیس کر آٹا بنا کر دو روٹیاں بنائیں اور والدہ کی ایک انصاری پڑوسی سے کچھ دودھ مانگا جس کو میں نے ان روٹیوں کے اوپر ڈال دیا والدہ نے کہا جاؤ ابوطلحہ کو بھی بلاؤ اور دونوں مل کر کھاؤ میں نکلا اور خوشی سے دوڑ رہا تھا کہ اب ہم مل کر یہ چیز کھائیں گے اچانک میری ملاقات حضور ﷺ سے ہوئی جو چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے میں حضور کے قریب گیا اور کہا کہ میری والدہ آپ کو بلا رہی ہے حضور اٹھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اٹھو چلتے چلتے ہمارے گھر کے قریب پہنچ گئے تو ابوطلحہ سے کہنے لگے کہ کیا آپ نے کوئی کھانا تیار کیا ہے جو ہمیں آپ نے بلایا ہے ابوطلحہ نے جواب میں عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق رسول بنا کر بھیجا ہے کہ میری منہ میں کل سے کوئی نوالہ نہیں اترا ہے اس پر حضور نے فرمایا کہ پھر ام سلیم نے کیوں ہمیں بلایا ہے جا کر دیکھ لو اور جائزہ لو حضرت ابوطلحہ اندر گئے اور پوچھا: ام سلیم! آپ نے حضور کو کس مقصد کے لئے بلایا ہے؟ ام سلیم نے جواب دیا کچھ اور نہیں صرف اتنی بات تھی کہ میں نے جو کی دو روٹیاں بنائی تھیں اور اپنی انصاری پڑوسن سے کچھ دودھ مانگ کر اس پر ڈال دیا تھا میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جا ابوطلحہ کو بلا لاؤ اور دونوں مل کر کھاؤ۔ حضرت ابوطلحہ نکلے اور حضور کو یہ سارا ماجرا سنایا۔ حضور نے فرمایا: انس ہمیں اندر لے جاؤ تو حضور اندر گئے میں اور ابوطلحہ بھی اندر گئے حضور نے فرمایا: ام سلیم! اپنی روٹیاں لے آؤ وہ لائی اور حضور کے سامنے رکھ دیں حضور نے اپنے ہاتھ مبارک روٹیوں کے اوپر پھیلا کر رکھ دی اور انگلیاں ملائی پھر فرمایا: ابوطلحہ! جا اور دس صحابہ کو بلاؤ انہوں نے دس صحابہ کو بلایا حضور نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور اللہ کا نام لے کر میری انگلیوں کے درمیان سے کھانا شروع کر دو وہ بیٹھ گئے اور اللہ کا نام لے کر حضور کی انگلیوں کے درمیان سے کھانا شروع کیا اور سیر ہو کر کہا کہ بس ہم سیر ہو گئے حضور نے فرمایا اب تم جاؤ پھر ابوطلحہ سے فرمایا: دس اور کو بلا لدخ اس طرح وہ ہر بار میں دس دس کو بلاتا رہا حتیٰ کہ تہتر ۷۳ آدمیوں نے سیر ہو کر کھایا پھر فرمایا اے ابوطلحہ اور انس تم آجاؤ تو حضور نے اور ابوطلحہ اور میں نے مل کر کھایا ہم بھی سیر ہو گئے پھر حضور نے وہ اور روٹیاں اٹھوائیں اور فرمایا: ام سلیم خود بھی کھاؤ اور جسے مرضی ہو اس کو بھی کھلاؤ جب ام سلیم نے یہ صورت حال دیکھی تو اس پر ایک رعب طاری ہوا یعنی تعجب کی وجہ سے۔ (حافظ ابن حجر نے عشاریات میں اس حدیث کی

روایت کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث حضرت انس کے خالہ سے مشہور ہے لیکن غریب'' ہے اور کثیر بن عبداللہ راوی کی وجہ سے اس سند میں کمزوری ہے لیکن دوسری طرف یہ راوی (کثیر) اس میں اکیلا نہیں ہے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بھی اس کا ساتھ دیا ہے امام بخاری نے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے)

۳۵۴۴۵..... حضرت اھبان بن اروس اسلمی سے روایت ہے کہ میں اپنی بکروں کے ساتھ تھا کہ ایک بھیڑیا نے ایک بکری پر حملہ کیا تو چرواہے نے اس پر چیخ ماری تو وہ بھیڑیا اپنے دم کے بل بیٹھ گیا اور مجھے مخاطب ہو کر کہا: جس دن آپ کی توجہ نہیں ہوگی اس دن کون ان بکریوں کی حفاظت کرے گا؟ کیا آپ مجھے اس رزق سے محروم کرنا چاہتے ہیں جو اللہ مجھے دے رہا ہے! میں تالی بجا کر کہا کہ اللہ کی قسم اس سے زیادہ تعجب والی چیز تو میں نے نہیں دیکھی! بھیڑیا نے کہا: آپ تعجب کا اظہار کر رہے ہیں جب کہ اللہ کا رسول ﷺ نے کھجوروں میں موجود ہیں یہ کہہ اس بھیڑیا نے مدینہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا) وہ رسول ایسے ہیں کہ لوگوں کو گذشتہ چیزوں کی خبریں بھی بتاتا ہے اور آنے والی چیزوں کا بھی وہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور اللہ کی عبادت کی ترغیب دیتے ہیں اھبان پھر حضور کے پاس آئے اور اپنا اور بھیڑیا کا یہ مذکور رہ قصہ سنایا اور مسلمان ہو گیا۔
(بخاری نے اپنی تاریخ میں اس کی روایت کی ہے اور فرمایا ہے اس کا سند قوی نہیں ہے ابونعیم نے بھی اس کی روایت کی ہے۔)

حنین الجذع

کھجور کے تنے کا رونا

۳۵۴۴۶..... (مسند ابی) جب مسجد نبوی ﷺ جب کھجور کی ٹہنیوں کی بنی ہوئی تھی اس وقت آپ علیہ السلام ایک تنہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور خطبہ بھی دیتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے کہا کیا ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز و بنا دیں جس پر آپ کھڑے ہو کر جمعہ کے دن خطبہ دیا کریں اور لوگ آپ کو دیکھ سکیں آپ ان کو اپنا خطبہ سنائیں آپ علیہ السلام نے ہاں فرمایا تو منبر کے تین درجات بنا دیئے جب منبر پر تیار ہو گیا تو اس جگہ رکھدیا گیا جہاں منبر تھا جب آپ علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو اس تنہ کے پاس سے گذر جس پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے جب آگے بڑھ گئے تو تنہ نے چیخ ماری اور پھٹ گیا رسول اللہ ﷺ نے جب اس کی آواز سنی تو منبر سے اتر کر اپنا دست مبارک اس پر پھیرا یہاں تک اسکو سکوں میں آ گیا پھر واپس منبر پر آ گئے جب آپ نماز پڑھتے تو اس کے قریب جا کر نماز پڑھتے۔ (الشافعی داری ابن ماجہ، نقیلی بسعید بن منصور عبداللہ بن احمد بن اور اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر تو چاہے تو تجھے جنت میں لا دیا جائے تا کہ صالحین تیرا پھل کھائے اگر چاہو تو تمہیں دوبارہ تازہ درخت بنا دیا جائے تو تنہ نے آخرت نے درخت بننے کو ترجیح دی۔

المعراج

۳۵۴۴۷..... عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے معراج کی رات مسجد کے سامنے کے حصہ میں نماز پڑھی پھر صخرہ میں داخل ہوا تو دیکھا ایک فرشتہ کھڑا ہے اور ان کے ساتھ تین برتن میں میں نے شھد کا برتن لیا اور اس میں سے تھوڑا سا پیا پھر دوسرا لیا اس میں سے پیا یہاں تک سیر ہو گیا وہ دودھ کا برتن تھا فرشتہ نے کہا تیسرے برتن سے بھی پی لیں وہ شراب کا برتن تھا میں نے کہا میں سیر ہو گیا ہوں تو فرشتہ نے کہا اگر آپ اس شراب کے برتن سے پی لیتے تو آپ کی امت کبھی بھی فصرات پر جمع نہ ہوتی، پھر مجھے آسمانوں لے جایا گیا اور مجھ ہر نماز فرض کی گئی پھر میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس پہنچ گیا ابھی بشریر کروٹ بھی نہ بدلہ تھا۔ (ابن مردویہ)

۳۵۴۴۸..... محمد بن عمیر بن عطاء د بن حاجب تمیمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات میں ایک درخت پر تھا جبرائیل علیہ السلام دوسرے درخت پر تھے اللہ کے حکم سے ہم پر تجلی ہوئی جبرائیل علیہ السلام تو بیہوشی سے گر پڑے اور میں اپنی جگہ قائم رہا تو میں نے

جبرائیل علیہ السلام کے ایمان کی اپنے ایمان پر فضیلت کو جان لیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۴۹...... محمد بن عمیر بن عطاء دنے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں تھے جبرائیل علیہ السلام آیا اور میں ان کے پیچھے روانہ ہوا مجھے ایک درخت پر لے گیا اس میں پرندہ کے گھوسلہ کی طرح بنے ہوتے تھا ایک ہر میں بیٹھ گیا دوسرے میں وہ بیٹھ گیا پھر پروں کو پھیلایا یہاں تک پورے افق کو بھر دیا اور کہا اگر میں اپنا ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا دوں تو آسمان کو ہاتھ لگالوں مجھے سبب بتایا اتنے نور ظاہر ہوا جبرائیل علیہ السلام بیہوش ہو کر گر بڑا گو یا کہ ایک ٹاٹ ہے مجھے اندزہ پھر گیا کہ ان کا خوف مجھ سے بڑا ہوا ہے میرے پاس وحی آئی کہ بادشاہت والی نسبت پسند ہے یا عبلات والی جو بھی قبول ہوا آپ کو جنت ملے گی جبرائیل علیہ السلام نے میری طرف اشارہ فرمایا تواضع اختیار کریں تو میں نے جواب دیا: عبدبت والی نبوت پسند ہے۔ (الحسن بن سفیان ابونعیم کی المعرفۃ ابن عساکرا جالہ ثقات)

۳۵۴۵۰...... ابوالحمر اسے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے معراج کی رات اس طرح دیکھا۔

۳۵۴۵۱...... مسندابی سعید میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ معراج کی رات مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں پھر کم ہوتی گئیں یہاں تک اس کو پانچ نمازیں بنا دیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کہ تمہارے لئے پانچ میں پچاس نمازوں کا ثواب ہے اس طرح کہ ہر نیکی کا دس ثواب ہے۔

عبدالرزاق

۳۵۴۵۲...... مسند شداد بن اوس میں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے مکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عشاء کی نماز پڑھائی عشاء کے وقت میں اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لے کر آیا تو گدھا سے ذرا بڑھا اور خچر سے تھوڑا چھوٹا تھا اس پر سوار ہونا میرے دشوار تھا جبر! نے کان سے پکڑا اسکو گمایا اور مجھے اس پرسوار کروا دیا وہ ہمیں لے کر چل پڑا منتہا نظر پر قدم رکھتا تھا یہاں تک ہم ایک نخلستان والی سرزمین پر پہنچے تو کہا اتریں میں اتر گیا کہا نماز پڑھیں میں نے نماز پڑھی پھر ہم سوا ار ہو گئے پوچھا معلوم ہے آپ نے کس جگہ نماز پڑھی میں نے کہا اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے تو بتایا آپ نے مدین میں شجرۃ موسیٰ کی جگہ پر نماز پڑھی ہے پھر ہمیں لے کر چل پڑا منتہائے نظر پر قدم رکھتا رہا پھر بلند ہونا کہا اتریں میں اتر گیا کہاں نماز پڑھیں میں نے نماز پڑھی پوچھا معلوم بھی ہے کہا بن نماز پڑھی میں نے کہا اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے بتایا گیا کہ آپ نے بیت اللحم میں نماز جو عیسیٰ بن مریم کی جائے پیدائش ہے پھر مجھے لے کر روانہ ہوا یہاں تک ہم شہر میں باب یمانی سے داخل ہوئے مسجد کے قبلہ کی جانب آیا اور جانور کو باندھ دیا اور ہم مسجد میں اس دروازے سے داخل ہوئے جس پر چاند وسورج سیدھا نہیں گذرتا بلکہ مائل ہو کر گذرتا ہے میں نے مسجد میں نماز ڑھی جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شھد دونوں میرے پاس بھیجا گیا میں نے دونوں میں موازنہ کیا اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی میں نے دودھ کو اختیار کیا اس میں سے پیا اور خوب سیر ہو کر بیا میرے سامنے ایک شیخ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نیکہا آپ کے ساتھی نے نصراب کو اختیار کیا ہے پھر مجھے لے چلا یہاں تک ہم شہر کے ایک وادی میں پہنچے وہاں جہنم منکشف ہوئی جس کی آگ زرابی کی طرح سرخ تھی پھر صہمارا گذر قریش کے ایک قافلہ پر ہوا جو فلاں فلاں مقام پر تھا وہ اپنے ایک اونٹ کھو چکا تھا میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے آپس میں ایکدوسرے سے کہا یہ تو محمد (ﷺ) کی آواز ہے پھر میں صبح ہونے سے پہلے اپنے صحابہ کے پاس مکہ پہنچ گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آیا اور پوچھا یارسول اللہ آپ رات کہاں تھے میں آپ کو اپنی جگہ تلاش کیا آپ نہ مل سکے میں نے کہا میں آپ کو بتاتا ہوں میں بیت المقدس گیا تھا عرض کیا رسول اللہ ﷺ وہ تو ایک ماہکی مساوت پر ہے آپ اس کے او صاف مجھے بتادیں تو میرے لئے راستہ کھول دیا گیا گویا کہ میں بیت المقدس کو دیکھ رہا ہوں مجھ سے اس بارے میں جو سوالدت ہونے گئے میں د یکھ کر دیکھ بتاتا گیا۔ (البزارابن ابی حاتم طبانی ابن مردویہ بیہقی فی الدلائل وصحیہ)

۳۵۴۵۳...... معافی بن زکرنا جریری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کیا محمد بن حمدان حمدان صبد لانی نے کہ ہم سے حدیث بیان کیا محمد بن مسلمہ واسطی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ہے یزید بن ھارون نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے خالد حذاء نے ابی قلد بہ سے انہوں نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کو فضیلت دی ہے مقرب فرشتوں پر جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو ایک فرشتہ ملا نور کے سر پر میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے

ان کی طرف وحی بھیجا کہ تم کو سلام کیا ہے میرے منتخب نبی نے تم ان سے ملنے کے لئے کھڑے ہی نہیں ہوئے میرے عزت وجلال کی قسم تم اب کھڑے ہی رہو گے قیامت تک نہیں بیٹھ سکتے۔(خطیب دیلمی مفنی میں روایت ہے محمد بن سلمہ واسفی نے یزید سے روایت کی ہے ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں ضعیف قرار دیا ہے)

۳۵۴۵۴......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی رات رسول اللہ ﷺ جنت میں داخل ہوئے تو جنت کی ایک جانب کسی کے چلنے کی آواز سنائی دی تو پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہے بتایا بلال مؤذن ہیں رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کے پاس واپس آئے تو فرمایا کہ بلال کامیاب ہو گیا میں نے ان کا مقام اس طرح دیکھا ہے بتایا موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا مرحبا بالنبی الامی وہ ایک گندمی رنگ کا انسان ہے قد طویل ہے بال کانوں تک یا اس سے نیچے تک میں پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہیں بتایا یہ موسیٰ علیہ السلام میں پھر آگے چلے ایک اور شخص سے ملاقات ہوئی پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہیں تو جبرائیل علیہا السلام نے بتایا عیسیٰ علیہ السلام میں پھر آگے چلے تو ایک بارعب شیخ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا سلام کیا ہر ایک ان کو سلام کرتے ہیں پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہیں بتایا یہ آپ کے والد ابراہیم ہیں آگ کی طرف دیکھا تو اس میں ایک قوم مردار کھانے میں مشغول تھے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں بتایا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کے گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے) ایک زرد رنگ کا شخص دیکھا جنکے کنگریالے بال تھے اور پراگندہ حال جب تم اس کو دیکھو پوچھا یہ کون ہیں بتایا یہ نامہ صالح کی پاؤں کاٹنے والا ہے جب آپ علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں داخل ہوتے تو نماز پڑھی اس کے بعد جب فارغ ہوئے تو دیکھا کہ تمام انبیاء آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو دو پیالہ لایا گیا ایک دائیں طرف دوسرا بائیں طرف ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شہد آپ علیہ السلام دودھ کا برتن لیا اس کو پیا جن کے ہاتھ میں پیالہ تھا بتایا کہ آپ نے فطرات کے تقاضہ پر عمل کیا ہے (بیہقی نے بعث میں نقل کیا اس میں قابوس بن ابی ظبیان ضعیف ہے)

۳۵۴۵۵......عبدالرحمٰن بن قرط سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے جانے سے پہلے مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان آرام فرماتے جبرائیل آپ کے دائیں طرف اور مکائیل بائیں طرف ان کو اڑا کر لے گئے یہاں تک ساتویں آسمان کے اوپر پہنچے جب واپس پر میں نے اوپر والے آسمان تسبیح سنی بہت سی تسبیحات کے ساتھ اوپر والے آسمان سے تسبیح کی دیا کی بیان ایسی ذات کی جو پست والی ہے جو ڈرنے والے ہیں بلند والے سے جب اوپر کو چڑھا پاک ہے وہ ذات جب بہت بلند و بالا ہیں پاک میں اللہ تعالیٰ۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۵۶......مسند انس رضی اللہ عنہ میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آیا اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان جھٹکا دیا میں ایک درخت پر چڑھ گیا جس پرندوں کے گھونسلہ نما جگہ بنی ہوئی تھی ایک میں وہ خود بیٹھ گئے اور دوسری میں میں بیٹھ گیا میں سو گیا بلند ہوا۔ یہاں تک آسمان کے دونوں کنارے بھر دیا میں اپنی آنکھیں الٹ پلٹ کر رہا تھا اگر میں چاہتا تو آسمان کو ہاتھ لگا لیتا میں جبرائیل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا تو وہ گویا کہ ٹاٹ ہے جس کو میں روندوں مجھے معلوم ہو گیا کہ جبرائیل کو مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے میرے لئے آسمان کا ایک دروازہ کھولا گیا میں نے اس میں نور اعظم کو دیکھا میرے سامنے پردہ ڈالا گیا جو موتی اور یاقوت کا بنا ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی جو کچھ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا۔

(ابن سعد، بزار، ابن خزیمہ طبرانی فی الاوسط ابو الشخ فی الفطحہ بیھقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۵۴۵۷......عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ مجھے یہ راویت پہنچی ہے کہ معراج کی رات آپ علیہ السلام کا جس آسمان پر بھی گذر ہوا آپ کو فرشتوں نے سلام کیا یہاں تک جب چھٹے آسمان پر پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ ایک فرشتہ ہیں آپ ان کو سلام کریں تو فرشتہ نے سبقت کر کے آپ علیہ السلام کو پہلے سلام کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا میری یاہت تھی کہ میں سلام میں پہل کرتا جب ساتویں آسمان پر پہنچا تو جبرائیل رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ صلاۃ پڑھتے ہیں آپ علیہ السلام پوچھا کیا اللہ تعالیٰ بھی صلوۃ پڑھتے ہیں بتایا ہاں پوچھا اللہ تعالیٰ کا صلوٰ کس طرح ہے بتایا گیا اللہ تعالیٰ پڑھتے ہیں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح سبقت رحمتی غضبی۔(عبدالرزاق)

۳۵۴۵۸......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام براق لے کر آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ

نے کہا میں نے اس کو دیکھا ہے یا رسول اللہ ﷺ تو فرمایا اس کے اوصاف بیان کریں ابوبکر نے کہا وہ جاندار ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا آپ نے سچ کہا ہے اے ابوبکر آپ نے اسکو دیکھا ہے۔ (ابن النجار)

فضائل متفرقہ

آپ علیہ السلام کے متفرق فضائل

۳۵۴۵۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طالب صبح کے وقت کھانے کے برتن کو اپنے بچوں کے قریب کرتا بچے چاروں طرف بیٹھ جاتے چھینا جھپٹی کرتے لیکن آپ علیہ السلام اپنا ہاتھ روک رکھتے ان کے ساتھ برتن میں چھینا جھپٹی نہیں کرتے جب چچا نے یہ کیفیت دیکھی تو آپ علیہ السلام کو الگ برتن کھانا دینا شروع کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۶۰..... عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو کسی عورت کے پاس بھیجا۔

۳۵۴۶۱..... ''مسند الصدیق'' میں ہے کہ بکیر بن اخنس ایک شخص سے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت دی ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے ان کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح جوڑے ہوئے ہوں گے میں نے زیادتی کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مزید عطاء فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ڈیکھا یہ بستی والوں پر آنے والا ہے اور کچھ گاؤں والوں کا بھی حصہ ہوگا (احمد، حکیم، ابویعلی ابن کثیر نے کہا بکیر بن اخنس ثقہ ہے وہ مسلم شریف کے راویوں میں سے ہیں انہوں نے اپنے شیخ کا نام نہیں لیا وہ مبہم اس جیسی روایت سے حلال وحرام کے معاملہ میں استدلال نہیں کیا جاسکتا ہے البتہ ترغیب اور فضائل میں قابل قبول ہے ممکن ہے ثقہ ہو اور اس طرح کی روایت میں غلبہ ظن ہو کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے غالباً یا صحابی میں یا کبار تابعین میں سے اور سب کے سب اُمہبن حدیث ہیں انتہی۔

۳۵۴۶۲..... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہم میں فصیح اللسان ہیں حالانکہ آپ ہم سے نہیں نکلے فرمایا اسماعیل کی زبان مٹ چکی تھی اس کو جبرائیل علیہ السلام لے کر آیا میں نے یاد کرلی۔ (الفطریقی فی جزءٖ)

۳۵۴۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لڑائی کا میدان گرم ہو جاتا اور دشمن سے مقابلہ سخت ہوتا ہم رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ اپنی بچاؤ کرتے تھے وہ ہم میں دشمن کے سب سے زیادہ قریب ہوتے تھے۔

مستدرک حاکم ابن ابی شیبة احمد و ابو عبید فی الفریب نسائی ابو یعلی حارث ابن جریر و صححه بیهقی فی الدلائل

۳۵۴۶۴..... (مسند عمر) اسلام سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب جب رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ فرماتے تو رو پڑتے رسول اللہ ﷺ لوگوں پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے تھے وہ یتیم کے لئے والد کی جگہ تھے عورت کے لئے شریف شوہر کی طرح اور دل کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر اور چہرہ کے لحاظ سے سب سے روشن اور خوشبو کے اعتبار سے سب سے پاکیزہ اور چہرے کے اعتبار سے سب سے روشن اور خوشبو کے لحاظ سے سب سے زیادہ پاکیزہ اور حسب کے اعتبار سے سب سے شریف آپ جیسے اوصاف والے اولین و آخرین میں موجود نہیں (ابوالعباس ولید بن احمد الزورنی نے کتاب شجرۃ العقل میں نقل کیا ہے اس کی سند میں حبیب بن رزین ہے احمد نے فرمایا جھوٹ بولتا تھا ابوداؤد نے کہا حدیث گھڑتا تھا)

۳۵۴۶۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی تھی آپ نے اس کو قتل کردیا پھر فرمایا جو شخص رسول اللہ ﷺ کو یا کسی بھی نبی کو گالی دے اسکو قتل کردو (ابوالحسن بن رملہ اصفہانی نے اپنی امالی میں روایت کی اور اس کی سند صحیح ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کا علاج

۳۵۴۶۶......علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھ میں تھوک مبارک لگایا کبھی بھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوگی۔

احمد ابویعلی ضیاء مقدسی

۳۵۴۶۷......علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے اور جو آپ علیہ السلام مجھے جھنڈا دیا اس کے بعد سے نہ کبھی میری آنکھ میں تکلیف ہوئی نہ ہی سر میں درد ہوا۔(ابو داؤد الطیالسی بیهقی فی الد لدئل)

۳۵۴۶۸......اسی طراح علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت سے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز جس وقت مجھے جھنڈا دیا اور آپ ﷺ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میری آنکھوں لعاب مبارک لگایا نہ کبھی سر میں درد ہوا نہ آنکھ میں۔(ابن ابی شیبۃ ابن جریر نے نقل کر کے صلح قرار دیا ابویعلی سعید بن منصور)

۳۵۴۶۹......علی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دیتے ہمیں عذاب الٰہی کا زمانہ یاد دلاتے یہاں تک خوف کے اثار چہرہ مبارک پر ظاہر ہوگا گویا کہ وہ قوم کو اس قوم سے دشمن سے ڈرانے والے ہیں جو صبح کے وقت حملہ اور ہونے والا ہے اور جب جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہو تو تبسم نہ فرماتے۔ ہنستے ہوئے یہاں آثار ختم ہوتا۔(الحاکم فی الکنی وابن مر دویه)

۳۵۴۷۰......مسند انس رضی اللہ عنہ میں ہے کہ ابن النجار نے معمر بن محمد اصبہانی کو لکھا کہ ابونصر محمد بن براہیم یونارنی نے ان کو خبر دی ہے اپنے معجم میں بتایا کہ میں نے شریف واضح بن ابی تمام زیبی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے بوعلی بن تومہ سے سنا سے یہ کہتے ہوئے کہ ایک سافر قوم ابو حفص بن شاھین کے پاس جمع ہوئی اور ان سے درخواست کی کہ اپنے پاس سے کوئی عمدہ حدیث سنائے چنانچہ انہوں نے کہا میں نے تمہیں عمدہ حدیث سناؤں گا پھر بیان کیا کہ حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بعوی نے اور انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی شیبان بن فرخ ابلی نے انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ہے نافع ابو ہرمز بجستانی نے انہوں نے کہا میں نے اس بن مالک کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری موت بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔

۳۵۴۷۱......بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرب کے فصیح اللسان تھے وہ گفتگو فرماتے ان کو پتہ نہ چلتا یہاں تک خود ہی بتا دیتے۔(العسکری فی الامثال اس میں حسان بن مصک متروک میں)

۳۵۴۷۲......مسند جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فرض نماز پڑھی آپ نے نماز میں ہاتھوں کو ملایا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نئی بات پیش آئی ہے؟ فرمایا نہیں البتہ شیطان نماز میں میرے سامنے سے گذرنا چاہتا تھا میں نے اس کی گردیں دبادی حتی اس کی زبان کی ٹھنڈک میرے ہاتھوں میں محسوس ہوئی اللہ کی قسم اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوئی تو میں اس کو مسجد کے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیتا حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے(طبرانی)

۳۵۴۷۳......ابن عساکر نے کہا کہ ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن عبداللہ نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے ابوبکر خطیب نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے ابوبکر محمد بن عمر بن اسماعیل داودی نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن فتح صیرفی نے انہوں نے بتایا کہ مجھے خبر دی ہے ابن ابی داؤد نے انہوں نے بتایا مجھے خبر دی ہے محمد بن قہراد نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے سلمہ بن سلیمان نے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ہے عمر بن سلمہ بن ابی زید نے اپنے والد جابر بن عبداللہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ٹب میں وضوء فرمایا اور میں نے وضوء کا پانی لے کر ہمارے ایک کنواں میں ڈالا ابوبکر بن ابی داؤد نے کہا میرے والد نے مجھ سے تین حدیثیں نقل کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے یہ حدیث مجھ سے سنی ہے وہ کہا کرتے تھے مجھ سے حدیث بیان کی ہے ابن قہرار نے۔

جنت میں رسول اللہ ﷺ کی معیت

۳۵۴۷۴..... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مسجد نبوی ﷺ میں بیان فرمایا تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنت کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابودجانہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جس نے ہم سے محبت رکھی اور ہماری محبت کی وجہ سے آزمائش میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ہماری مصیبت نصیب فرمائیں گے پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت کی:

فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر . الدیلمی

۳۵۴۷۵..... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اونٹ کے دن کی ایک چادر دیکھی وہ آٹا پیس رہی تھی آپ علیہ السلام رو پڑے اور فرمایا اے فاطمہ دنیا کی تختی پر صبر کرو کل آخرت کی نعمت حاصل کرنے کے لئے اور یہ آیت نازل ہوئی:

ولسو یعطیک ربک فترضی

۳۵۴۷۶..... مسند ابی ایوب رضی اللہ عنہ میں ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے ان کے بقدر کھانا تیار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ انصار کے تیس سرداروں کو بلا کر لاؤ مجھ پر شاق گذرا میں نے کہا میرے پاس اس سے زائد نہیں ہے گویا کہ میں نے بلانے میں غفلت برتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس انصار کے تیس سرداروں کو بلا کر لاؤ میں نے ان کو بلایا وہ سب آ گئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ کھاؤ انہوں نے کھایا سیر ہو کر پھر انہوں نے اسالت کی گواہی دی پھر گھر سے نکلنے سے پہلے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر فرمایا جاؤ میرے پاس انصار کے ساٹھ سرداروں کو بلا لاؤ واللہ میں ساٹھ کو تیس سے زیادہ خوشدلی کے ساتھ بلا لایا انہوں نے کھایا اور سیر ہوئے پھر انہوں نے بھی آپ علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دی اور نکلنے سے پہلے بیعت کی پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا انصار میں سے نوے افراد کو بلا کر لاؤ میں ساٹھ کے مقابلہ میں نوے کو خوشی کے ساتھ بلا کر لایا انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور آپ علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دی پھر نکلنے سے پہلے بیعت کی اس طرح میرے کھانے سے انصار کے ایک سواسی افراد نے کھایا۔ (طبرانی)

۳۵۴۷۷..... ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے شق صدر کے موقع پر آپ علیہ السلام کا ختنہ بھی کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۷۸..... ابوذر رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں چھوڑا کہ اگر کوئی پرندہ ہوا میں پروں کو حرکت دے آپ ہمیں اس سے بھی کوئی تعلیم دیتے تھے آپ علیہا السلام نے فرمایا ہر وہ عمل جنت کے قریب کرنے والا ہو اور جہنم سے دور کرنے والا ہو وہ تمہارے سامنے بیان کر دیا گیا ہے۔ (طبرانی)

۳۵۴۷۹..... عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اپنے نفس کے بارے میں بتائیے تو فرمایا ہاں میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں اور آخری نبی جس کے متعلق عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۸۰..... ابوالطفیل سے روایت ہے کہ جب بیت اللہ کی تعمیر ہوئی تو لوگ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے آپ علیہ السلام بھی ان کے ساتھ پتھر اٹھا کر لائے تھے آپ علیہ السلام نے چادر کا کنارہ کندے پر رکھا تو غیبی آواز آئی کہ خبردار ستر کھلے نہ پائے تو آپ علیہ السلام نے پتھر پھینک کر لباس کو اچھی طرح پہنچا۔ (عبدالرزاق)

۳۵۴۸۱..... مسند ابی طلحہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر بھوک کے آثار محسوس کیا ام سلیمہ سے پوچھا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ تو انہوں نے ہتھیلی سے اشارہ کر کے کہا کچھ ہے میں نے کہا جلدی سے تیار کروں اور انس رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کان میں بتادو انکو کھانے کے لئے بلاؤ جب انس رضی اللہ عنہ پہنچا تو آپ ﷺ نے اہل مجلس سے فرمایا کہ یہ تمہیں کچھ بتانے آیا ہے کہ پوچھا کیا تمہارے آبا نے بلانے بھیجا ہے انس نے رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں تو آپ علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اٹھو بسم اللہ انس رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوا ابوطلحہ کے پاس پہنچا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کی جماعت لے کر آ رہا ہے میں آگے بڑھا اور دروازے کے

بارہر باکرملاتنگ کی اورعرض کیایارسول اللہ آپ نے ہمارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ میں نے تو آپ کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار دیکھا کرصرف آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا گھر کے اندر جا کر بشارت دو آپ علیہ السلام داخل ہوئے برتن آپ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے اپنے ہاتھ سے کھانے کو برابر کیا پوچھا کچھ سالن بھی ہے نہوں نے گھی کا ڈبہ پیش کر دیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا دس دس افراد کو دسترخوان پر بیٹھاتے جاؤ کل سو کے قریب افراد تھے وہ داخل ہوئے گئے کھانے سے فارغ ہوئے گئے آپ علیہ السلام نے بچے کھانے کے متعلق فرمایا کہ تم اور تمہارے گھر والے کھاتے انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔ (طبرانی)

۳۵۴۸۲۔۔۔۔۔ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے لوگوں کو بھوک نے ستایا لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ سواری کے بعض جانور کو ذبح کیا جائے آپ علیہ السلام نے اجازت دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن عمر بن خطاب نے کہا یارسول اللہ اگر ہم نے سواری کے جانور ذبح کر ڈالا کل کو پھر کسی دشمن سے مقابلہ ہو جائے اور ہم بھوکے ہوں تو ہمارا کیا حال ہو گا تو آپ علیہ السلام نے پوچھا اے عمر آپ کا کیا مشورہ ہے تو عرض کیا کہ لوگوں کو حکم دیں کہ ان کے پاس کھانے جو سامان باقی ہیں ان کو ایک جگہ جمع کریں پھر آپ ہمارے حق میں برکت کی دعا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کی برکت سے منزل تک پہنچادے گا ان شاء اللہ تعالیٰ چنانچہ آپ نے ایک چادر منگوا کر بچھائی پھر لوگوں کو حکم دیا کہ کھانے پینے کے سامان اس میں جمع کر دیں وہ اپنے پاس بچے ہوئے سامان لے آئے بعض تو ایک مٹھی جو لایا بعض انڈے برابر پھر آپ علیہ السلام نے اپنی انگشت مُبارک اس میں رکھدیا پھر اس میں برکت کی دعا کی اور جو کچھ عرض کرنا تھا کر دیا پھر لشکر میں جمع ہونے کے لئے ندا کروایا پھر آپ نے کھانے کا حکم فرمایا سب نے پیٹ بھر کر کھایا اپنے برتن اور مشکیزے بھر لئے پھر آپ علیہ السلام کے سامنے ایک برتن رکھا گیا پھر آپ نے پانی مانگوا کر اس میں ڈالا پھر اس میں کلی فرمایا پھر اللہ تعالیٰ سے حسب منشاء عرض ومعروض کیا پھر نبی ﷺ نے انگلی اس میں ڈال دی میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے بہتے دیکھا پھر آپ نے لوگوں کو پانی لینے کا حکم فرمایا لوگوں نے سیر ہو کر پیا انہوں نے اپنے مشکیزے اور برتنوں کو بھر لیا پھر آپ علیہ السلام ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے نواجذ مبارک نظر آئے پھر فرمایا: اشھد ان لاالٰہ الااللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھدان محمد اعبدہٗ ورسولہ جو شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ان دونوں شہادتوں کے ساتھ ملاقات کرے وہ جنت میں داخل ہو گا کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو۔ (طبرانی)

۳۵۴۸۳۔۔۔۔۔یزید بن ابی مریم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہا یک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوا اور قیامت تک پیش آنے والے واقعات کو بیان فرمایا (البغوی ابن عساکر)

آپ علیہ السلام کی نبوت کی ابتداء

۳۵۴۸۴۔۔۔۔۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ کی نبوت کب سے ثابت ہے؟ فرمایا جس وقت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور ان میں روح ڈالی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۸۵۔۔۔۔۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختون پیدا ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۸۶۔۔۔۔۔ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا ساتھیوں کو بلا لو اہل صفہ میں سے میں ایک ایک آدمی پاس گیا اور ان سب کو جمع کیا ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر پہنچ گئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دے دی ہمارے سامنے ایک برتن رکھا گیا جس میں میرے خیال کے مطابق ایک مد جو ہو گی رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن میں ڈالا پھر فرمایا لو کھاؤ بسم اللہ ہم نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پھر ہاتھ کھینچ لیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت آپ کے سامنے برتن رکھا گیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے ان محمد کے پاس شام وقت اس کھانے علاوہ کوئی چیز نہیں جس کو تم دیکھ رہے ہو ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس وقت تم کھانے سے فارغ ہوئے کھانا کتنی مقدار میں باقی تھا فرمایا جتنا شروع کرنے کے وقت تھا البتہ اس میں انگلیوں کے نشانات نظر

آرہے تھے۔(بزار)

۳۵۴۸۷... خالد بن عبدالعزیز بن سلامہ خزاعی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بکری ذبح کی خالد کے بال بچے زیادہ اگر وہ ایک بکری ذبح کرتا تو ان سب کو ایک ایک ہڈی بھی نہیں ملتی نبی کریم ﷺ نے اس بکری کا کچھ حصہ تناول فرمایا پھر فرمایا اے ابوخناس اپنا ڈول قریب کرو پھر اس میں بکری کا بچا ہوا حصہ ڈالا یا اور دعا فرمائی اے اللہ ابوخناس کے لئے برکت نازل فرما وہ لے کر واپ لوٹا ان کے سامنے پھیلا دیا اور کہا وسعت کے ساتھ کھاؤ اس میں گھر والوں کھایا اور بچا بھی لیا۔ الحسن بن سفیان

۳۵۴۸۸... مسند سلمہ بن نفیل السکونی میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کہا آپ کے پاس آسمان سے کھانا لایا گیا تو فرمایا ہاں۔ رواہ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کا پشت در پشت آنا

۳۵۴۸۹... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان جس وقت آدم علیہ السلام جنت میں تھے آپ کہاں تھے آپ علیہ السلام ہنس پڑے حتی کہ آپ کے نواجذ ظاہر ہوگئے فرمایا ان کی پشت پر تھا اور میں کشتی میں سوار ہوا اپنے والد نوح علیہ السلام کی پست میں اور اپنے والد ابراہیم کی پشت میں مجھے آگ میں ڈالا گیا میری نسل میں ماں دونوں کبھی زنا کاری پر جمع نہ ہوئے اللہ تعالیٰ مجھے مسلسل نیک پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل فرماتے رہے جو منتخب شائستہ ہیں جب بھی قوم دو شاخوں میں تقسیم ہوئی میں ان میں بہتر میں تھا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے میری نسبت کا وعدہ اور اسلام کا عہد لیا اور توراہ وانجیل میں میرے تذکرہ کیا ہر نبی نے میرا اوصاف بیان کیا کہ زمین پر یہ نور سے منور ہوگی اور بادل میرے چہرے سے مجھے اپنی کتاب کی تعلیم دی اور مجھے آسمانوں کا سیر کرایا اور میرے لئے اپنے نام سے نام کا انتخاب کیا پس عرش کا مالک محمود ہیں اور میں محمد ہوں اور مجھے س وعدہ فرمایا کہ مجھے حوض کوثر عطا ہوگا اور مجھے اپنے دربار کا سب سے پہلا شفاء کار بنائے اپھر مجھے اپنی امت کے خیر القرون میں پیدا فرمایا وہ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے امد بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی شان میں اشعار کہے:

نبی کریم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ حسان پر رحم فرمائے یہ سن کر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم حسان کے لئے جنت واجب ہو چکی ہے۔ (ابن عساکر نے یہ حدیث روایت کر کے کہا بہت غریب ہے صحیح یہ ہے کہ یہ اشعار عباس رضی اللہ عنہ کے ہیں میں نے شیخ جلال الدین سیوطی سے کہا کہ اس کی سند میں سلام بن سلیمان المدائنی بھی ہیں تو فرمایا کہ ان کے عام مرویات قابل اتباع نہیں ہیں۔)

۳۵۴۹۰... زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابولھب نے اپنی باندی کو آزاد کیا جس کا نام ثویبہ تھا جس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا ابولھب کو گھر کے بعض افراد نے خواب میں دیکھا اس سے پوچھا کیا حال ہے تو اس نے بتایا تم سے جدائی (یعنی موت) کے بعد سے کبھی نہیں نہیں ملی سوائے اس انگلی کے جس سے ثویبہ کو آزاد کرنے کے لئے اشارہ کیا تھا (عبدالرزاق)

۳۵۴۹۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی حطمہ کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کا ہجو کیا جب آپ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ علیہ السلام کو سخت غصہ آیا اور فرمایا اس سے میرا انتقام کون لے گا؟ تو اس کی قوم کا ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کیا میں تیار ہوں وہ عورت کھجور کا تاجر تھی اس کے پاس پہنچا اور پوچھا تمہارے پاس کھجور ہے اس نے کہا ہے اس نے ایک قسم کی کھجور کھلایا اس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اس سے عمدہ کی تلاش ہے اب وہ ان کو کھجوریں دکھانے کے لئے گھر کے اندر داخل ہوئی یہ بھی ساتھ داخل ہو گیا دائیں بائیں دیکھا دستر خوان کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آئی تو اس کے سر پر حملہ کیا اور دماغ کا بیجہ باہر نکالدیا پھر رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ کی طرف سے کافی ہو گیا ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ دو بکرے سینگ مارنے میں ایک ساتھ کامیاب نہیں ہو سکتے بعد میں یہ قول ایک ضرب المثل بن گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۹۲ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ میں نے حفصہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہ سے ایک سوئی رعایت پر لی تھی جس سے رسول اللہ ﷺ کا کپڑا سیا کرتی تھی مجھ سے وہ سوئی گر گئی۔ میں نے اسے ڈھونڈا، لیکن اسے نہ پا سکی۔ اتنے میں حضور ﷺ داخل ہوئے۔ آپ کے چہرہ انور کی روشنی میں مجھے سوئی نظر آ گئی تو میں ہنسی، آپ ﷺ نے پوچھا: کیوں ہنسی اے حمیرا؟ تو میں نے سارا معاملہ بتادیا تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا کہ ہلاکت ہے ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جو اس چہرے کی طرف دیکھنے سے محروم کر دیا گیا، کوئی مومن اور کافر ایسا نہیں جو اس چہرے کو دیکھنے کی خواہش اور تمنا نہ رکھتا ہو۔ الدیلمی ابن عساکر

۳۵۴۹۳...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کو اپنے بستر پر نہ پایا تو مجھے خیال ہوا کہ آپ اپنی جاریہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لئے گئے میں دیوار کو ٹٹول رہی تھی تو آپ کو نماز کی حالت میں پایا میں نے اپنی انگلیاں آپ کے بالوں میں داخل کیا تا کہ دیکھو آپ نے غسل فرمایا نہیں تو آپ علیہ السلام نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا مجھے تیرے شیطان نے پکڑا ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے بھی شیطان ہے فرمایا ہاں میں نے پوچھا تمام بنی آدم کے شیطان ہیں فرمایا ہاں میں نے پوچھا آپ کے ساتھ بھی کوئی شیطان ہے فرمایا ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی ہے وہ مسلمان ہو گیا۔ (ابن النجار)

۳۵۴۹۴...... "مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ علیہ السلام کی حرامت کرنے لگے جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے ان کے پاس پہنچے اور ارشاد فرمایا کہ آج کی رات مجھے پانچ چیزیں عطاء ہوئی ہیں جو مجھ سے پہلی کسی نبی کو بھی نہیں ملیں (۱) مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے جب کہ مجھ سے پہلے انبیاء کسی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا (۲) دشمنوں کے خلاف رعب کے ذریعہ میری مدد ہوئی ہے اگر چہ میرے اور دشمن کے درمیان ایک مہینہ کی مسافت ہو وہ میرے رعب سے مرعوب ہو جاتا ہے (۳) میرے لئے مال غنیمت کو حلال کیا گیا مجھ سے پہلے اس کی تعظیم کرتے تھے لیکن اس سے محروم تھے (۴) میرے لئے زمین کو مسجد بنائی گئی اور پاک حال کرنے کا آلہ کجہاں بھی نماز کا وقت آ جائے مسح کر کے نماز پڑھ لیتا ہوں جب کہ مجھ سے پہلے یہ بری بات تھی وہ صرف اپنے کنساؤں اور گرجوں میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ (۵) مجھ سے کہا گیا سوال کرو کیونکہ ہر ایک نے سوال کر لیا لیکن میں نے اپنے سوال کو قیامت کے دن کے لئے محفوظ رکھا وہ سوال تمہارے حق میں اور ہر اس شخص کے حق میں ہوگا جو اس بات کی گواہی دے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ (بن النجار)

۳۵۴۹۵...... سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ۴۵ آدمیوں کی قوت عطاء ہوئی تھی وہ کسی بیوی کے پاس پورے ایک دن نہیں ٹھہرتے تھے کچھ وقت ان کے پاس اور کچھ وقت ان کے پاس ان کے درمیان باری باری تشریف فرما ہوتے دن کے وقت البتہ رات ہر ایک کے پاس اس کی باری میں پوری رات گذارتے۔ (عبدالرزاق)

۳۵۴۹۶...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معجزات کا ذکر کرتے تھے برکت کے طور پر اور تم ذکر کرتے ہو ڈرانے کے لئے ایک موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارے پاس پانی نہیں تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تلاش کرو اگر کسی کے پاس پانی بچا ہوا ہو چنانچہ پانی لدیا گیا اس کو ایک برتن میں ڈالا یا پھر آپ علیہ السلام نے اس میں اپنا دست مبارک ڈالا تو پانی آپ کی انگلیوں سے

درمیان سے ان کے لگا پھر فرمایا: آجاؤ مبارک پانی کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہے ہم نے پیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تو کھانے کی تسبیح سنتے تھے جس وقت اس کو کھایا جارہا ہوتا۔(ابو داؤد، ابن عساکر عبد الرزاق)

۳۵۴۹۷...... معمر ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جماع میں چالیس یا پینتالیس آدمی کی قوت دی گئی تھی۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۴۹۸...... شعبی رحمہ اللہ سے روایت کیا عبدالمطلب کی تمام اولاد لڑکا ہو یا لڑکی شعر گوئی کرتی تھی سوائے محمد ﷺ کے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۹۹...... عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ مدینہ منورہ کے کچھ لوگ اور بھی تھے جو نفاق والے تھے تو اچانک ایک بدلی ظاہر ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک فرشتہ نے سلام کیا پھر کہا۔ میں اللہ تعالیٰ سے مسلسل اجازت مانگتا رہا آپ سے ملاقات کی اب مجھے اجازت ملی ہے میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ سے زیادہ مکرم کوئی نہیں ہے۔(ابن مندہ دیلمی ابن عساکر)

۳۵۵۰۰...... عطاء سے روایت ہے کہ موت سے پہلے پہلے آپ علیہ السلام کے لئے جتنے چاہے نکاح کرنے کی اجازت ہوگئی تھی۔

عبد الرزاق

۳۵۵۰۱...... علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام پر مکہ میں وحی نازل ہونے سے پہلے بکثرت نظر لگ جاتی تھی خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ کی بڑھی عورتوں میں کسی کے پاس بھیج دیتی تھی جو آپ پر دم کرتی آپ کو موافق آجاتا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور آپ پر وحی نازل ہوئی پھر دوبارہ نظر لگنے کی تکلیف محسوس ہوئی تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا میں آپ کو کسی بڑھیا کے پاس نہ بھیج دوں جو آپ پر دم کریں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اب ایسا نہیں ہوسکتا ہے۔(ابن جریر)

۳۵۵۰۲...... مسند العرباض میں ہے کہ واقدی نے روایت کی ہے کہ مجھ سے ابن ابی سبرۃ نے روایت کی انہوں نے موسیٰ بن سعد سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے کہ میں سفر وحضر میں رسول اللہ ﷺ کے دروازہ پر رہوتا تھا ایک رات میں نے دیکھا جب کہ ہم تبوک میں تھے ہم کسی ضرورت سے گئے ہوئے تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی جگہ واپس ہوئے آپ اور آپ علیہ السلام کے مہمان رات کے کھانے سے فارغ ہو چکے تھے آپ علیہ السلام قبہ میں داخل ہونے کا ارادہ کررہے تھے آپ کے ساتھ ازواج مطہرات میں سے ام سلمہ تھیں جب میں آپکے سامنے آیا تو آپ نے پوچھا رات اس وقت تک کہاں تھے؟ میں نے بات بتلادی اتنے میں جعال بن سراقہ اور عبداللہ بن مغفل مزنی بھی اگئے ہم تینوں بھوک کی حالت میں تھے اور رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر تھے آپ علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے ہمارے کھانے کے لئے کچھ طلب کیا لیکن نہ مل سکا پھر آپ ہمارے پاس واپس تشریف لائے اور بلال رضی اللہ عنہ کو آواز دکر پوچھا اے بلال ان حضرات کے کھانے کے لئے کچھ ہے؟ عرض یانہیں ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہم نے اپنی تھیلی اور برتن صاف کر لئے فرمایا دیکھلو ہوسکتا ہے کوئی چیز ملجائے تو انہوں نے ایک ایک تھیلی کو جھاڑنا شروع کیا تو ایک ایک دودو کھجوریں گرنے لگیں یہاں تک میں نے دیکھا آپ علیہ السلام کے سامنے سات کھجوریں جمع ہوگئیں پھر ایک برتن منگوا کر اس میں کھجوریں رکھدیں پھر ﷺ بردست مبارک رکھ کر بسم اللہ پڑھی اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ ہم نے کھانا شروع کیا میں نے گنا کہ میں نے اکیلے نے ۴۵ کھجوریں کھائیں میں گنتا جاتا تھا اور گٹھلی دوسرے ہاتھ میں رکھتا میرے دونوں ساتھیوں نے بھی میری طرح کیا اور ہمارا پیٹ بھر گیا انہوں نے بچاس بچاس کھجوریں کھائیں اب ہم نے ہاتھ کھینچ لیا لیکن سات کھجوریں اس طرح رکھی ہوء ی تھیں فرمایا اب اے بلال ان کو اٹھا کر اپنی تھیلی میں بھرلو ان میں سے جو بھی کھائے گا اس کا پیٹ بھر جائے گا ہم رات آپ کے قبہ کے پاس گذاری آپ علیہ السلام کو تہجد کے لئے بیدار ہوتے تھے اس رات بھی اٹھ کر نماز پڑھنے لگے جب فجر طلوع ہوگئی واپس ہو کر فجر کی دو رکعت سنت ادا کی بلال رضی اللہ عنہ نے اذان واقامت کہی آپ علیہ السلام نے لوگوں کی نماز پڑھائی پھر قبہ کے صحن میں تشریف لائے آپ علیہ السلام بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد دس فقراء مسلمین بیٹھ گئے اپ علیہ السلام نے ہم نے پوچھا کیا تمہارے پاس دوپہر کے کھانے کے لئے کچھ ہے عرباض نے کہا میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کھانے کی کیا چیز ہوگی؟ آپ علیہ السلام نے بلال رضی اللہ عنہ کو کھجوریں لانے کا حکم فرمایا

آپ علیہ السلام نے ان پر اپنا دست مبارک رکھدایا اور فرمایا: کھاؤ بسم اللہ ہم نے کھایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ علیہ السلام کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہم دس کے دس نے پیٹ بھر کر کھایا پھر پیٹ بھرنے کی وجہ سے سب نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کھجوریں اتنی ہی تھیں آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر مجھے رب کریم سے شرم نہ آتی ہم سب ان کھجوریں کو مدینہ منورہ پہنچنے تک کھاتے ایک دیہاتی بچہ نظر آیا آپ علیہ السلام نے کھجوریں ہاتھ میں لے کر اس کو دے دیں، وہ کھاتا ہوا واپس چلا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۰۴......قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض غزوات میں فرمایا کہ انا النبی لا کذب یعنی میں جھوٹا نبی نہیں ہوں انا ابن عبدالمطلب میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں میں عوانک کا بیٹا ہوں (یعنی ایک دادی کا نام عاتکہ ہے) ابن عساکر ابن جری اور عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ان ابن العوانک من سلیم کے متعلق کہا ہے کہ وہ نبی سلیم کی تین عورتیں تھیں عاتکہ بنت ھلال جو عبدمناف کی ماں ہے عاتکہ بنت مرہ بن ھلال جو ہاشم بن عبدمناف کی ماں ہے عاتکہ بنت اوقص ابن عمرہ بن ھلال ام وھب جو امنہ کے والد آپ علیہ السلام کی والدعواتک میں سے پہلی درمیانی کی پھوپی ہے اور درمیان آخری کی پھوپی (ابن عساکر) ابوعبداللہ طالبی عدوی نے کہا کہ عواتک چودہ عورتیں ہیں تین قریشی چار سلیمی دوعدوانیہ ایک ھذلیہ ایک قحطانیہ ایک قضاعیہ ایک انقیفیہ یک اسدیہ جوخزیمہ کا اسد سے قریشیات آپ علیہ السلام کی ماں کی طرف سے امنہ بنت وھب ہے ان کی ماں ربطہ بنت عبدالفری بن عثمان بن عبدالدار بن قصی اور ان کی ماں ام حبیب وہ عاتکہ بنت اسد بن عبدالعزی بن قصی ان کی ماں ابطہ بنت کعب بن تیم بن مرہ بن کعب ربطہ پہلی قریشی خاتون ہے جس نے سوق ذی المحاز میں کھال کا قبہ گاڑا ان کی ماں قلامہ بنت حذامہ بن جح الخطب حضیا بھی کہا گیا ہے داؤد بن مسور مخزوی کہتے ہیں کہ خطباء کلام کے طریق پر ہے دوسرے لوگ خطیبا کہتے ہیں حظوۃ سے ماخوذ کر کے ان کی ماں امنہ بنت عامر جان بن ملکان بن افصی بن حارثہ بن خذاعہ اور عامر جان کو عامر بن غبشان قبیلہ خذاعہ کا بھی کہا گیا ہے ان کی ماں عاتکہ بنت ھلال بن اھیب بن خبہ بن حارث بن فہر اور اھیب کی ماں ضبہ بن حارث بن فہر تخشیہ بہت لحارب بن فہران کی ماں عاتکہ بنت مخلد بن نضر بن کنانہ وہ تیری ہے آدر سلیمات مہ یمدا ہوئیں ھاشم بن عبدمناف بن قصی کی طرف سے اور وھب بن عبدمناف بن زھرہ وام ھاشمہ بن عبدمناف عاتکہ بنت مرہ بن ھلال بن فالج بن ذکوان مرۃ بن فالج بن زکوان کی ماں عاتکہ بنت مرہ بن عدی بن اسلم بن افصی خزاعہ سے اور کہا گیا مرہ بن ھلال بن فالج بن ذکوان کی ماں کو عاتکہ بنت جابر بن قنفد بن مالک بن عوف بن امراء القیس نبی سلیم سے یہ دوسری عاتکہ ہے اور ام ھلال بن فالج بن ذکوان عاتکہ بنت الحارث بن بہتہ بن سلیم بن منصور اور ام وھب بن عبدمناف بن زھرۃ عاتکہ بنت اوقص بن ھلال بن فالج ابن ذکوان یہ عواتک سلمیات ہیں اور عدوانیات بجیاں ہیں باپ کی طرف سے مالک بن نضر اور جو آپ علیہ السلام کے باپ کی طرف سے عبداللہ بن عبدالمطلب وہ ساتویں ہیں ماں کی طرف سے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ پانچویں ہیں عاتکہ بنت عبداللہ بن ضراب بن حارث جدیہ عدوانی اور جس نے کہا ساتویں میں وہ عاکتہ بنت عامر بن ظرب بن عمرو بن عائذ بن یشکر العدوانی وہ ماں ہے ھند بنت مالک بن کنانہ کی قیس بن غیلان ھند بنت مالک فاطمہ بنت عبداللہ بن طرب بن حارث بن واثلہ عدوانی اور فاطمہ ام سلمہ بنت عامر بن عمیرہ اور سلمی ام مخزم بنت عبد بن قصی اور تجم ام مخزوم بنت عبداللہ بن عمران اور مخزوم ام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم اور فاطمہ بنت عمرو ابن عائذ بن عمران بن مخزوم ام عبداللہ بن عبدالمطلب اور مالک بن نضر بن کنانہ کی طرف سے مالک بن نضر کی ماں عاتکہ بنت عمرو بن عدوان بن عمرو بن قیس بن عیلان اور عاتکہ ھذلیہ اس کی ولادت ھاسم بن عبدمناف کی طرف سے ھاشم کی ماں عاتکہ بنت مرہ بن ھلال بن فالج اس کی ماں ماریہ بنت حرزہ بن عمرو بن صعصعہ بن بکر بن ھوازن اور ام معاویہ بن بکر بن ھوازن عاتکہ بنت سعد بن سہل بن ھذیل ابن فہر ھذیلیہ عاتکہ اسدیہ اس کی ولادت ہوتی کلاب بن مرہ کی طرف سے وہ تیسری ہے اور اس کی ماں میں سے ہیں وہ عاتکہ بنت دوان بن اسد بن خزیمہ عاتکہ ثقفیہ وہ عاتکہ بنت عمرو بن سعد بن اسلم بن عوف ثقفی وہ ماں ہے عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی اور عبدالعزی دادا ہے امنہ بنت وھب کا اور امنہ بنت وھب کی ماں برہ بنت عبدالضری بن عثمان بن عبدالدار بن قصی اور عاتکہ قطحانیہ اس کی ولدت ہوئی ہے غالب بن فہر سے ام غالب بن فہر لیلی بنت سعدان بن ھذیل ہے اور ان کی ماں سلمی بنت طانجہ بن الیاس بن مضر اور سلمی کی ماں عاتکہ بنت اسد بن غوث اور یہ عاتکہ نضر کی ماؤں میں تیسری ہیں اور عاتکہ قضاعیہ اس کی ولدن ہوگی کعب بن لوی کی طرف سے وہ تیسری ان کی ماؤں میں سے وہ عاتکہ بنت اشدان ابن قیس بن

تھبہ بن زید بن سود بن اسلم بن قحطآ عہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ساری باتیں بعض طالیس نے مجھے بتلایا ہے اور اس کو عبداللہ عدوی سے میرے لئے روایت کی ہے۔

۳۵۵۰۴... سیالہ بنت عاصم سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا میں عواتک کا بیٹا ہوں (سعید بن منصور ابن مندہ بغوی نے نقل کر کرے کہا سیار بہ مجھے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث معلوم نہیں ابن عساکر ابن النجار۔ بعض نے روایت کی ہے کہ اور کہا کہ خیبر کے دن آپ علیہ السلام نے یہ فرمایا ابن عساکر نے کہا خیبر والی روایت غریب ہے محفوظ یوم حنین ہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا قبول ہونا

۳۵۵۰۵... مسند بلال بن ابی رباح میں ہے کہ محمد بن منکدر جابر سے وہ ابی بکر سے وہ بلال سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک سخت ٹھنڈی رات میں اذان کہی نماز کے لئے کوئی نہیں آیا پھر میں نے اعلان کیا کوئی نہیں آیا تین مرتبہ ایسا ہوا نبی کریم ﷺ نے اس کی وجہ پوچھا تو میں نے کہا سخت سردی نے ان کو روکا ہے تو آپ علیہ السلام نے دعا کی اے اللہ ان سے سردی کو روک لے یا فرمایا سردی کو دور فرمادے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ صبح کے وقت گرمی کی وجہ سے پنکھا چلارہے تھے۔ (طبرانی، ابونعیم)

۳۵۵۰۶... ھبار بن اسود سے روایت ہے کہ فرمایا ابولھب اور ان کا بیٹا عتیبہ بن ابی لھب نے شام جانے کی تیاری کی میں بھی ان کے ساتھ تیار ہوگیا تو اس کے بیٹے عتیبہ نے کہا واللہ میں محمد (ﷺ) کے پاس جاؤنگا اور انکو رب سبحان تعالیٰ کے بارے میں اذیت دونگا وہ گیا اور آپ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور کہا اے محمد وہ انکار کرتا ہے اس ذات کی الذی دنا فتد لی فکان قاب قو سین او ادنی آپ علیہ السلام نے دعا کی۔ یااللہ اپنے کتوں میں سے کسی کو اس پر چھوڑ دے وہ آپ علیہ السلام کے پاس سے جب اپنے باپ کے پاس پہنچا تو باپ نے کہا اے بیٹے تم نے محمد سے کیا کہا تو اس نے اپنی بات دہرائی پھر پوچھا محمد (ﷺ) نے جواب میں کیا کہا اس نے بتایا یوں کہا ہے اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے کسی کو مسلط فرمایا تو ابولھب نے کہا اے بیٹے میں تم پر ان کی دعا سے مالون نہیں ہوں ہم شام کے لئے روانہ ہوئے مقام سراۃ میں نزول کیا وہ شیروں کے رہنے کی جگہ ہے ہم ایک راھب کے گرجے میں گئے راھب نے کہا اے عرب کی جماعت تم اس شہر میں کیسے اتر گئے اس میں شیر اس طرح چرتے ہیں جس طرح بکریاں چرتی ہیں ابولھب نے کہا تم نے میرے بوڑھاپا اور میرے حق کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ضرور اے ابولھب تو کہا اس شخص (یعنی محمد ﷺ) نے میرے بیٹے کے خلاف بددعا کی ہے اب میں اس کے متعلق مطمئن نہیں ہوں لہٰذا اپنا سامان اس گرجا میں جمع کرو میرے بیٹے کے لئے اس پر بستر بچھاؤ پھر تم اپنا بستر اس کے گردن بچھاؤ ہم نے ایسا ہی کیا اپنا سامان جمع کیا پھر اس کے لئے سامان پر بستر بچھایا اور اپنے بستر اس کے گرد بچھایا ہم اس دوران کے ہم اس کے گرد تھے اور ابولھب بھی ہمارے ساتھ نیچے تھا وہ لڑکا خود سامان کے اوپر سو رہا تھا شیر آیا اور ہمار چہروں کو سونگھا جو اس کو مطلوبہ چیز نہ ملی تو اس نے ایک جھلانگ لگایا اور وہ سامان کے اوپر تھا اس کا چہرہ سونگھا اور اس پر پنجہ مارا اس کے سر کو ٹکڑا کر ربا ابو لھب نے کہا مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ یہ محمد (ﷺ) کی بددعاء سے نہیں بچے گا۔ رواہ ابن عساکر

ثرید و گوشت کا ملنا

۳۵۵۰۷... واثلہ سے روایت ہے کہ میں اصحابہ صفہ میں سے تھا ایک انصاری شخص ہمیشہ میرے پاس آتا مجھے اور میرے ساتھی کو ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لیجاتا ایک وہ ہمارے پاس نہیں آیا میں نے اپنے ساتھی سے کہا اگر ہم صبح روزہ رکھلیا تو ہم ھلاک ہوجائیں گے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلتے ہیں ہوسکتا ہے وہاں کھانا مل جائے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا کر بھوک کی شکایت کی اور یہ بتایا کہ ہمارے انصاف ساتھی جو ہر رات آتا تھا وہ نہیں آیا رسول اللہ ﷺ نے تمام ازواج مطہرات کے پاس بھیجا کھانا تلاش ہر جگہ سے یہی جواب آیا کہ یارسول اللہ شام کی وقت

ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور دعا اللھم انا نسئلک من فضلک ورحمتک وانا الیک راغبون اے اللہ ہم آپ سے آپ کا فضل اور رحمت طلب کرتے ہم آپ ہی کی طرف رغبت رکھتے ہیں ابھی آپ علیہ السلام نے دونوں ہاتھوں کو ملایا ہی نہ تھا کہ ایک انصاری صحابی کھانے کی ایک بڑی پلیٹ لے کر آپ کے سامنے کھڑا ہوا اس میں ثرید اور گوشت تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ اللہ کا فضل تمہارے لئے آیا ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اپنی رحمت کو واجب کر لیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۵۰۸......یزید بن نمران سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو آپ علیہ السلام کے سامنے بیٹھا ہوا دیکھا اس نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گدھے پر سوار ہو کر گذرا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اے اللہ اس کے اثر کو ختم فرمادے چنانچہ آگے نہ چل سکا۔

ابن ابی شیبة

۳۵۵۰۹......عقیل بن ابی طالب سے روایت ہے کہ قریش ابی طالب کے پس آیا اور کہا کہ تمہارا بھتیجا ہمیں ایذاء دیتا ہے مسجد میں مجالس میں اس کو ہمیں ایذاء پہنچانے سے روکیں تو ابو طالب نے کہا اے عقیل محمد (ﷺ) کو میرے پاس بلائیں میں جا کر بلا کر لایا تو پھر ابو طالب نے کہا اے میرے بھیجا آپ کے خاندان والوں کا خیال یہ ہے کہ اپ ان کو مجالس میں مسجد میں تکالیف پہنچاتے ہیں اس لئے ایذاء دینے سے باز رہیں آپ علیہ السلام نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا تم اس سورج کو دیکھتے ہو لوگوں نے کہا ہاں تو فرمایا میں اس پر قادر نہیں ہوں کہ تمہارے وجہ سے دین کو چھوڑ دوں اس کے عوض تم اس کا شعلہ مجھے لد کر دو ابو طالب نے کہا میرے بھیجا سچ کہتا ہے لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔

ابو یعلی و ابو نعیم ابن عساکر

نسبہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا نسب

۳۵۵۱۱......مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنا نسب بیان فرماتے تو معد بن عدنان بن ادد سے آگے تجاوز نہ فرماتے۔

ابن سعد

۳۵۵۱۱......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نسب کے بیان میں معد بن عدنان تک پہنچے تو روک جاتے اور فرماتے نسب بیان کرنے والوں نے جھوٹ بولا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وقرونا بین ذلک کثیرا اگر آپ علیہ السلام آگے کا نسب معلوم کرنا چاہتے تو معلوم کر سکتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۱۲......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک ابن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ادد بن ھمسیع بن شحب بن بنت بن خمیل بن قیداء بن اسماعیل بن ابراہیم بن تاریخ بن ناحور بن اشوع بن ارعوش بن فانع بن عامر وھو ھود النبی علیہ السلام ابن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ وہ ادریس علیہما السلام بن ازد بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام (الدیلمی اس روایت اسماعیل بن یحییٰ کذاب ہے)

۳۵۵۱۳......(مسند الاشعث) اشعث میں قیس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کندہ کے ایک وفد کے ساتھ یا رسول اللہ آپکا یہ خیال ہے کہ آپ کا تعلق ہمارے قبیلہ سے ہے فرمایا ہاں ہم بنو نضر بن کنانہ ہیں نہ اپنی ماں پر تہمت رکھتے ہیں نہ اپنے باپ کے نسب کا انکار کرتے ہیں۔ (ابو داؤد والطیالسی ابن سعد احمد والحارث والباوردی سمویہ ابن قانع طبرانی ابو نعیم ضیاء مقدسی)

ابواء ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے والدین

۳۵۵۱۴..... بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے اور اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی ہزار زرہ پوسوں میں اس دن سے زیادہ روتے ہوئے آپ کو نہیں دیکھا گیا۔ (بیھقی)

۳۵۵۱۵..... عبدالرحمن بن میمون اپنے والد سے روایت کرتا ہے میں نے زید بن ارقم سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ کا کیا نام ہے بتایا آمنہ بنت وھب۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۵۱۶..... مسند زید بن خطاب میں ہے کہ عبدالرحمن بن زید بن خطاب اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبرستان کی زیارت کے لئے آپ علیہ السلام ایک قبر کے قریب بیٹھ گئے ہم نے دیکھا گویا کہ آپ کچھ سرگوشی فرمارہے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کھڑے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے ملاقات کی وہ ہم میں سب سے پہلے ملاقات کرنے والے تھے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو کیا چیز آپ کو رولا رہی ہے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ میں اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کروں ان کا میرے اوپر حق ہے میں ان کے لئے استغفار کروں مجھے اس سے روک دیا گیا پھر ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ ہم بیٹھ گئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں زیارت قبر سے روکا اب جو زیارت کرنا چاہے کرے اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت جمع رکھنے سے منع کیا تھا اب کھاؤ اور جتنے دن کے لئے چاہو ذخیرہ اندوزی کرو میں نے تمہیں چند برتنوں کے استعمال سے روکا تھا اور کچھ کا حکم دیا تھا اب ہر برتن میں نبیذ بنا سکتے ہو کیونکہ برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے نہ حرام ہر نشہ آور چیز کے استعمال سے پرہیز کرو۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۵۱۷..... ابوالطفیل سے روایت ہے کہ میں لڑکا تھا اونٹ کا ایک حصہ اٹھا کر لے جارہا تھا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم فرمارہے ہیں ایک بدوی عورت آئی جب وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب آئی آپ علیہ السلام نے ان کے لئے اپنی چادر مبارک بچھادی وہ اس پر بیٹھ گئی میں پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا ان کی رضائی ماں ہیں جنہوں نے دودھ پلایا تھا۔ (ابویعلی بن عساکر)

ولادۃ محمد ﷺ

۳۵۵۱۸..... حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ واللہ میں ایک قریب البلوغ لڑکا تھا میری عمر سات یا آٹھ سال کی جو بات سنا اس کو سمجھ لیتا میں نیا یک یہودی زوردار آواز سنی جو مدینہ المنورہ کی دیوار پر چڑھ کر آواز لگارہا تھا اے یہود کی جماعت رات کو احمد کا ستارہ طلوع ہو گیا ہے جس میں وہ پیدا ہوا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۱۹..... عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام مختون اور مسرور پیدا ہوا عبدالمطلب کو اس تعجب ہوا اپنے دل میں اپنا نصیبت والد ہونا خیال کیا اور کہا میرے اس بیٹے کی عنقریب شان ظاہر ہوگی چنانچہ ایسا سطر۔ ابن سعد

۳۵۵۲۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو عبدالمطلب نے ایک دنبہ عقیقہ میں ذبح کیا ان کا نام محمد رکھا ان سے پوچھا گیا اے اوالجارت آپ نے ان نام محمد کیوں رکھا ہے یا ب دادا میں سے کسی کے نام پر نہیں رکھا تو بتایا میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ان کی تعریف کرے آور لوگ زمین میں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسرور اور مختون پیدا ہوا۔ (عدی، ابن عساکر)

۳۵۵۲۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی پیر کے دن پیدا ہوا اور ان کو نبوت ملی پیر کے دن ہجرت کے لئے مکہ مکرمہ سے نکلے پیر کو اور مدینہ منورہ میں داخل ہوئے پیر کے دن مکہ مکرمہ فتح ہوا پیر کے دن سورۃ مائدہ آیت نازل ہوئی۔ پیر کے دن الیوم اکملت لکم دینکم حجر اسود کو اپنے مقام پر رکھا پیر کے دن وفات پائی پیر کے دن۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی وفات بھی پیر دن کے ہوئی اور منگل کی رات کو دفن کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن پیدا ہوا اور ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن ہجرت فرمائی اور ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن وفات پائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو عبد المطلب پراگندہ صورت میں پیدا ہوئے جب کہ رسول اللہ ﷺ صاف ستھرے سر پر تیل لگائے ہوئے حالت میں پیدا ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۷..... ابو عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختون اور مسرور پیدا ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

بدء الوحی ...... وحی کی ابتداء

۳۵۵۲۸..... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وحی روک لی گئی رسول اللہ ﷺ سے ابتداء میں تو تنہائی آپ کے لئے محبوب بنادی گئی وہ تنہائی کے اوقات غار حراء میں گذرتے تھے اس دوران کے وہ حراء سے آرہے تھے تو فرمایا کہ میں نے اچانک اوپر کی جانب سے آواز محسوس کی میں نے سر اوپر اٹھایا تو مجھے کرسی پر بیٹھی ہوئی شخصیت نظر آئی جب میں نے ان کی طرف تو خوف کے مارے میں زمین کی طرف جھک گیا اور تیزی کے ساتھ گھر پہنچ گیا اور میں نے کہا چادر اندا و چادر ازادو اور جبرائیل علیہ السلام نے آکر یہ آیت تلاوت کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۹..... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے موسم میں اپنے نفس کو قبائل پہ پیش فرماتے اور کہتے کہ کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے اپنی قوم کے پاس لیجائے کیونکہ مجھے قریش نے روک دیا ہے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے ان کے پاس ایک ہمدانی شخص آیا پوچھا آپ کہاں سے بتایا ھمدان سے پوچھا تمہاری قوم کے پاس حفاظتی قوت ہے بتایا ہاں وہ شخص چلا گیا پھر واپس آیا اس کو خوف لاحق پھرا کہیں ایسا نہ ہو اس کی قوم اس کے عہد و پیمان کے لحاظ نہ کرے اس لئے کہا کہ میں جا کر اپنی قوم کے سامنے بات رکھتا ہوں ایندہ سال پھر آپ کے پاس ہوں گا چنانچہ چلد گیا اس کے بعد انصار کے وفود آئے رجب میں۔ (ابن ابی شیبۃ)

۳۵۵۳۰..... ھشام بن عروۃ اپنے والد سے وہ حارث بن ھشام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے فرمایا کبھی تو گھنٹی کی آواز سنائی دیتی ہے پھر بند ہو جاتی ہے اور اس میں جو بات کہی جاتی ہے یاد کر لیتا ہوں یہ حالت مجھ پر سخت ہوتی ہے کبھی ایک فرشتہ انسانی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے اور میں اس کی باتوں کو یاد کر لیتا ہوں۔ (ابو نعیم)

۳۵۵۳۱..... حسن سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام وحی آئی جب کہ آپ کی عمر مبارک چالیس تھی مکہ مکرمہ میں دس سال مقیم رہے اور مدینہ منورہ میں دس سال۔ (ابن ابی شیبۃ)

۳۵۵۳۲..... ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل کی گفتگو تو سنائی دیتی تھی لیکن وہ نظر نہیں آتے تھے۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف ابن عساکر

۳۵۵۳۳..... مسند علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ عبد اللہ بن سلمہ علی بن ابی طالب یا زبیر بن عوام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دیتے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا تذکرہ فرماتے حتی آپ کے چہرہ انور خوف کے آثار ظاہر ہوئے گویا کہ اس قوم کا تذکرہ ہو رہا ہے جن پر صبح کے

وقت یا شام کے وقت ہی عذاب آیا جبرائیل علیہ السلام ملاقات کے بعد قریب کے وقت میں ہنستے ہوئے تبسم نہ فرماتے آہستہ آہستہ حالت رفع ہو جاتی۔ (ابن ابی الفوارس)

۳۵۵۳۴..... (مسند الزبیر) میں ہے کہ عبداللہ بن سلمہ زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دیا کرتے تھے اور ہمیں نصیحت فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے عذاب کا دن یاد دلا کر اس کے آثار آپ کے چہرہ پر بھی ظاہر ہوتا تھا گویا کہ کوئی شخص خوف زدہ ہے کہ صبح کے وقت عذاب آنے والا ہے اور جب جبرائیل سے نئی نئی ملاقات ہوتی تو ہنستے ہوئے تیم نہیں فرماتے یہاں تک وہ حلات رفع ہو جاتی ابو نعیم نے روایت کی اور کہا حجاج میں نصر نے اس حدیث میں متابعت کی ہے اس کی سند میں وھب بن جریر ہے پس کہا علی رضی اللہ عنہ سے یا زبیر رضی اللہ عنہ سے اس کو اسحاق بن راھویہ نے اپنی مسند میں سک کے ساتھ روایت کی ہے اس کو روایت کی حجا بن نصیر نے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا بغیر شک کے کہا اذو عبداللہ بن سلمہ نے اگر علی وسعد وابن مسعود کی رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی ہو تو وہ مرادی جملی ہے انتہی)

۳۵۵۳۵..... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل آیا اس حال میں کہ آپ بچوں کے ساتھ کھیل کر رہے تھے آپ کو پکڑا اور سینہ مبارک کو شق کر کے سیاہ لوٹرا ان کالدا اور کہا یہ شیطان کا حصہ ہے پھر اس کو سونے کے برتن میں رکھ کر زمزم کے پانی کے ساتھ زخم کو دھویا پھر اپنی جگہ لوٹا دیا اور بچے دوڑتے ہوئے اپنی ماں کے پاس آئے یعنی دائیہ کے پاس اور کہا محمد ﷺ کو قتل کر دیا گیا وہ ڈورتے ہوئے گئے آپ کا رنگ اڑ چکا تھا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اس سینے کے نشانات آپ کے سینہ مبارک پر دیکھتا تھا۔

ابن ابی شیبة مسلم

۳۵۵۳۶..... (ایضاء) نماز مکہ مکرمہ میں فرض ہوئی کہ دو فرشتے آپ کے پاس آئے اور آپ کو اٹھا کر زمزم کے پاس لے گئے پیٹ چاک کر کے اندر کے چیزوں کو سونے کے برتن میں نکالا پھر اسکو زمزم کے پانی سے دھویا پھر آپ کے سینہ مبارک میں علم وحکمت بھر دیا۔ (نسائی ابن عساکر)

۳۵۵۳۷ مسند انیس بن جنادہ القعدی میں ہے کہ ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا ایک بھائی تھا اس کو انیس کہا جاتا تھا وہ شاعر تھا وہ اور ایک دوسرا شاعر سفر پر نکلے مکہ مکرمہ پہنچے اس کے بعد انیس واپس چلد گیا اور کہا اے بھائی میں نے مکہ میں ایک شخص کو دیکھا ان کا دعوی یہ ہے کہ وہ نبی ہیں اور وہ آپ کے دین پر ہیں۔ (حسن بن سفیان ابو نعیم)

صبرہ علی ﷺ اذی المشرکین

رسول اللہ ﷺ کا مشرکین کی ایذاء پر صبر کرنا

۳۵۵۳۸..... "مسند طارق بن عبداللہ المحاربی طارق المحاربی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سوق ذی المجاز میں دیکھا وہاں سے گذرے آپ کے جسم پر ایک سرخ رنگ کا جبہ تھا وہ بلند آواز سے پکار رہے تھے "یایھا الناس قولوا لاالہ الااللہ تفلحون " "اے لوگو! کلمہ الا الہ الا اللہ کا اقرار کرو کامیابی حاصل ہوگی اور ایک شخص پتھر لے کر آپ کا پیچھا کر رہا تھا اور آپ کے پاؤں مبارک کو لہولہان کر دیا اور کہہ رہا تھا لوگوں ان کی بات مت سنو کیونکہ یہ جھوٹا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا قریشی نوجوان عبدالمطلب کا بیٹا ہے میں نے پوچھا پیچھے سے پتھراؤ کرنے والا کون؟ لوگوں نے بتایا یہ اس کا چچا عبدالعزی وہ ابولھب ہے۔ (ابن ابی شیبة)

۳۵۵۳۹..... حارث بن حارث غامدی سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا اس حال میں کہ ہم منی میں تھے یہ کونسی جماعت ہے؟ بتایا یہ قوم ایک صابی کے گرد جمع ہوئی ہے وہ ہمارے سامنے آئے تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کو توحید کی دعوت دے رہے تھے اور اللہ پر ایمان کی اور لوگ آپ کی دعوت کو منکر ارہے تھے اور آپ کو ایذاء پہنچارہے تھے یہاں تک دن بلند ہو گیا اور لوگ ہٹ گئے ایک عورت آئی حلق ظاہر تھا اور رورہی تھی اور ایک پیالہ اٹھا کر یا جس میں پانی اور رومال تھا وہ پانی اس سے لے لیا کچھ پیا اور وضوء فرمایا پھر اسکی طرف سر اٹھایا اور فرمایا اے بیٹی اپنے حلق کو

ڈھانپ لے اور اپنے والد پر خوب کا غلبہ مت کرو نہ ذلت کا میں نے کہا یہ کون ہے؟ بتایا یہ زینت آپ علیہ السلام کی صاحبزادی میں (بخاری نے اپنی تاریخ میں طبرانی اور ابونعیم نے ابن عساکر نے اور ابوزرعہ مشقی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)

۳۵۵۴۰..... ولید بن عبدالرحمن جرشی مدرک بن حارث غامدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے ساتھ حج کیا جب ہم منی میں تھے تو دیکھا ایک جماعت ایک شخص کے پیچھے ہیں میں نے پوچھا ابوجان یہ کون سی جماعت ہے؟ بتایا یہ وہ شخص میں جس نے اپنے ابائی دین کو چھوڑ کر صابی ہو گیا پھر میرے والد بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اپنی اونٹنی پر میں بھی جا کر ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اپنی اونٹنی پر تو دیکھا آپ علیہ السلام بات کر تے تھے وہ مدد کرتے تھے میرے باپ برابر اس جگہ کھڑے رہے یہاں تک وہ لوگ وہاں سے ہٹ گئے اکتاہٹ اور سورج بلند ہونے کی وجہ سے ایک لڑکی آئی اس کے ہاتھ میں پانی کا پیالہ تھا اور اس کا گلا کھولا ہوا تھا لوگوں نے بتایا یہ ان کی بیٹی زینب ہے وہ پانی کا پیالہ آپ کو دیدیا اور وہ رو رہی تھی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے گلے کو ڈھانپ لے بیٹی اپنے والد پر غلبہ اور ذلت کا خوف مت کر۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۴۱..... منیب بن مدرک بن منیب اپنے والد اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمانہ جاہلیت میں دیکھا کہ وہ لوگوں سے کہہ رہے یا یھا الناس قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحون بعض آپ نے چہرے پر بھوکتا بعض آپ پر مٹی ڈالتا بعض آپ کو گالی دیتا تو آپ لڑکی آئی پانی کا ایک پیالہ لے کر اور آپ کے ہاتھ اور چہرے کو دھویا اور فرمایا اے بیٹی صبر کر اپنے وادل پر غمگین مت ہو غلبہ یا ذلت کے خوف سے میں نے پوچھا یہ کون بتایا زینب بنت رسول اللہ ﷺ ہے یہ لڑکی ہے پاکیزہ برگزیدہ۔ رواہ ابن عساکر

الخصائص

رسول اللہ ﷺ کے بعض مخصوص حالات

۳۵۵۴۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) میں ہے کہ ابوالبختری سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے ایک حدیث سنی جو مجھے پسند آئی میں نے کہا مجھے لکھائے تو میرے پاس لکھ کر لایا کہا کہ عباس اور علی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ڈونوں ایک مسئلہ میں جھگڑ رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس طلحہ اور زبیر سعد عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نبی کا تمام ترکہ صدقہ ہے سوائے اس مال جو اپنے گھر والوں کو کھانے اور پہننے کے لئے دیدیا ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی سب نے کہا ہمیں پر حدیث معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مال سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے بقیہ صدقہ کر دیتے تھے۔ (ابو داؤد الطیالسی)

۳۵۵۴۳..... (مسند بشر بن حزن النصری رضی اللہ عنہ) ہم سے حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے بشر بن حزن نصری سے کہ انہوں نے کہا کہ اونٹ اور بکریوں کے مالک نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فخر جتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دافرا وعلیہ السلام مبعوث ہوئے وہ بکریاں چرانے والے تھے موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے وہ بکریاں چرانے والے تھے اور میں مبعوث ہوا ہوں میں بھی بکریاں چرانے والا ہوں اپنے خاندان کی محلہ جیاد میں۔ (البغوی ابن مندہ وابونعیم ابن عساکر) ابونعیم نے کہا ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے دوسری متابعت کے ساتھ اس کے لئے ابن ابی عدی وغیرہ نے روایت کی ہے اتعبہ عن ابی اسحاق عن عبدہ بن حذن اور وہ صحیح ہے نوری اور زکریا بن ابی زائدہ نے اور اسرائیل وغیرہ ان کی موافقت کی ہے اور بندار اسکو روایت کی ہے ابن ابی عدی سے اور ابوداؤد نے شعبہ عن ابی اسحاق عن عبدہ بن حذن)

۳۵۵۴۴..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وفات سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے لئے حلال کردیا گیا کہ جتنی عورت سے چاہے نکاح کرے۔ عبد الرزاق

نبوہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے

۳۵۵۴۵..... (مسند برائی بن عازب) میں ہے کہ شعبی نے براء سے روایت کی ابراہیم رضی اللہ عنہ بن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی وہ سولہ مہینے کا بچہ تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو بقیع میں دفن کردو کیونکہ ان کا داعیہ موجود ہے جو اسکو جنت میں دودھ پلائے گی۔

عبد الرزاق وابونعیم فی المعرفہ

۳۵۵۴۶..... عدی بن ثابت براء سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ علیہ السلام کا صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ان کا مرضعہ ہے جوان کو جنت میں دودھ پلائے گی۔ بخاری مسلم، ابوداود ترمذی نسائی ابوعوانہ ابن حبان حاکم وابونعیم

۳۵۵۴۷..... بریدہ سے روایت ہے کہ امیر القبط نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سفید وسیاہ رنگ کا خچر اور دو باندیاں ھدیہ میں پیش کیا آپ علیہ السلام نے خچر پر سواری فرماتے اور ایک باندی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ھبہ کردیا اور دسوری کو ام وار نبایا ان سے آپ علیہ السلام کا صاحبزاد پیدا ہوا۔

ابونعیم

۳۵۵۴۸..... عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے وفات پائی آپ نے فرمایا ان کی بقیہ رضاعت جنت میں مکمل ہوگی۔ (ابونعیم)

۳۵۵۴۹..... اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کا صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے تو انہوں نے بتایا کہ ان کا تو بچپن میں انتقال ہوگیا تھا اگر آپ کے بعد کسی کے لئے نبوت مقدر ہوتی تو وہ نبی ہوتا۔ (ابونعیم)

۳۴۵۵۰..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ..... ام ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ حاملہ تھی ابراہیم رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے پاس ان کا ایک دشتہ دار بھی تھا جو مصر سے آیا ہوا تھا وہ مسلمان ہوگیا اور اچھا اسلام تھا ان کا وہ ام ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس اکثر آتا تھا اس نے اپنے کو مجبوب بنالیا تھا یعنی آلہ تناسل کو جڑ سے کاٹ دیا تھا رسول اللہ ﷺ ایک دن ام ابراہیم کے پاس آیا تو ان کے پاس اس رشتہ دار کو پایا آپ علیہ السلام اس مسئلہ سے پریشان ہوا جیسا کہ ایسے موقع پر لوگوں کے دلوں میں وسواسہ آیا کرتا ہے آپ واپس لوٹ گئے رنگ آپ کا بدل چکا تھا راستہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کے چہرہ مبارک کے تغیر کو سمجھ لیا پوچھا کیا وجہ ہے یا رسول اللہ آپ کے چہرہ رنگ بدل گیا ہے؟ تو آپ نے نبلا یا ماریہ کے رشتہ دار کے بارے جو کچھ دل میں پیدا ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر چل پڑا اس رشتہ دار کو ماریہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود پایا تو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے یہ حالت دیکھ کر اپنا ستر کھولکر اپنی حالت دکھا دی تو عمر رضی اللہ عنہ واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا آپ علیہ السلام کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آیا تھا مجھے بتلایا اللہ تعالیٰ نے ماریہ رضی اللہ عنہ کو بری قرار دیا اور اس کے رشتہ دار کو اس بت سے جو میرے دل میں آیا، اور مجھے بشارت دی ہے کہ ان کے پیٹ میں میری طرف سے حمل ہے اور وہ مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہے اگر مجھے یہ بات ناپسند نہ ہوکرتی ہو کہ مشہور کنیت کو بدل لوں تو میں اپنی کنیت ابوابراہیم رکھتا جیسے جبرائیل علیہ السلام نے میری کنیت ابوابراہیم رکھا۔ (ابن عساکر اور اس کی سند حسن ہے)

۳۵۵۵۱..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے کہا اے ابوابراہیم اللہ تعالیٰ کی طرف آپ سلام قبول کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا ہاں میں ابوابراہیم ہوں ابراہیم ہمارے دادا ہیں انہی سے ہمارا پہچان ہے اللہ تعالیٰ اپنی محکم کتاب میں فرمایا ملۃ ابیکم ابراہیم ھو سماکم المسلمین (عدی، ابن عساکر دونوں نے کہا اس کی سند میں صخر بن عبداللہ کوفی جو کہ حاجی کے نام سے معروف ہے وہ باطل احادیث روایت کرتا ہے)

۳۵۵۵۳.....مسند انس رضی اللہ عنہ سدی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر سولہ مہینہ تھی آپ علیہ السلام نے فرمایا ان کو بقیع میں دفن کردو ان کا دائیہ ہے جو جنت میں ان کی رضاعت کی مدت پوری کرے گی۔ (ابونعیم)

۳۵۵۵۴.....انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم بن نبی ﷺ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اس کا گود میں انتقال ہوا اس کے لئے جنت میں دو مرضعہ ہیں جو اس کی رضاعت کی مدت کو پوری کریں گی۔ (ابونعیم)

۳۵۵۵۵.....مسند ابن عبس رضی اللہ عنہ جب ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا آپ علیہ السلام نے جنازہ پڑھا، اور فرمایا ان کے لئے جنت میں مرضعہ ہے اور فرمایا اگر یہ زندہ رہتا تو اپنے ماموں کو قبطیوں سے آزاد کرالیتا کوئی قبطی غلام نہ رہتا ابونعیم الاسرار المرفوعہ ۳۷۹)

۳۵۵۵۶.....مجاھد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ قاسم بن رسول اللہ ﷺ سات دن زندہ رہ کر وفات پا گیا۔ (عبد الرزاق)

۳۵۵۵۷.....ابوجعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ کا صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتا تو ہر قبطی سے جزیہ ساقط ہو جاتا۔

باونعیم فی المعرفہ

جامع الدلائل واعلام النبوۃ

نبوت کے علامات ودلائل

۳۵۵۵۸.....مسند شداد بن اوس میں کہ ولید بن مسلم نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ہے ہمارا ایک ساتھی نے عبداللہ بن مسلم سے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ہے عبادہ بن نسی نے انہوں نے کہا میں نے سنا ابوالعجفاء سے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی شداد بن اوس نے کہ بنی عامر کا ایک شخص آیا بوڑھا شیخ اپنی لاٹھی پر ٹیک لگائے یہاں تک سامنے آئے رسول اللہ ﷺ کے، اور کہا اے محمد (ﷺ) آپ زبان سے بڑی بات نکالتے ہیں آپ کا خیال یہ ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا جیسا کہ موسیٰ بن عمران اور عیسیٰ ابن مریم اور ان سے پہلے انبیاء کو بھیجا تھا آپ تو عربی ہیں آپ کا نبوت سے کیا واسطہ؟ لیکن قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے ہر ظاہر والی چیز کی ایک شان ہوتی ہے اپنے قول اور ظہور شان کی حقیقت سے مطلع کریں رسول اللہ ﷺ حلیم تھے جہالت کا اظہار نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا اے بنی عامر کے بھائی جو بات آپ نے ہے اس کی ایک لمبی کہانی اور خبر ہے بیٹھ جائیں تاکہ اپنے قول کی حقیقت اور ظہور شان بیان کروں عامری رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ علیہ السلام نے بتایا میرے والد کے ملاپ کے بعد جب میری والدہ حاملہ ہوئیں تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے پیٹ سے ایک نور نکلا وہ اس نور کو دیکھتی رہی یہاں تک نور نے آسمان وزمین کے درمیان کے حصے کو نور سے بھر دیا میری والدہ نے یہ بات خاندان کے ایک سمجھدار شخص کو بتائی تو انہوں نے تعبیر بتلائی کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہارا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا تذکرہ آسمان وزمین کو بھر دے گا یہ بنی سعد بن ھوازن کا وہ قبیلہ تھا جس کی عورتیں باری باری مکہ آئیں اور ان کی اولاد کی پرورش کرنے اور ان کے مال سے منتفع ہوتیں میری والدہ نے مجھے اسی سال جنا جس سال وہ آئی تھیں میرے والد صاحب وفات پا چکے تھے میں اپنے چچا ابوطالب کی گود میں یتیم تھا عورتیں مجھے چھوڑ جاتی تھیں اور کسی کہتی کہ یہ کمزور بچہ ہے اس کے والد نہیں ہوسکتا ہے ہمیں کچھ مال وانعام نہ ملے اور ان میں ایک عورت تھی جس کو ام کبشہ ابنۃ الحارث کہا جاتا اس نے کہا واللہ اس سال خالی ہاتھ ناکام واپس نہیں لوٹوں گی تو اس نے مجھے اٹھالیا اور اپنے سینہ سے لگایا تو فوراً دودھ سے ان کی چھاتی پُر ہوگئی انہوں نے میری پرورش کی جب میرے چچا کو یہ خبر پہنچی تو ان کے لئے اونٹ اور کچھ کپڑے بھیج دیئے میرے چچاؤں میں سے ہر ایک نے اونٹ اور کپڑا اس عورت کو دیا جب عورتوں کو یہ خبر پہنچی تو وہ کہنے لگیں اے ام کبشہ اگر ہمیں اس برکت کا علم ہوتا تو، تو ہم سے اس بچہ کی طرف سبقت نہ کرسکتی میری شعر نما ہوئی میں بڑا ہوا قریش اور عرب کے بت مجھے بہت مبغوض تھی نہ میں ان بتوں کے قریب جاتا نہ تعظیم کرتا یہاں ایک زمانہ کے بعد میں اپنے ہم عمر عرب لڑکوں کے ساتھ نکلا مینگنی پھینک رہے تھے اچانک تین آدمی سامنے سے آئے ان کے ساتھ ایک

برتن تھا جو برف سے بھرا ہوا تھا اور لڑکوں کے درمیان سے مجھے پکڑ لیا جب لڑکوں نے یہ دیکھا تو وہ بھاگ گئے پھر واپس ہو کر اے لوگو یہ لڑکا نہ ہم میں سے ہے نہ عرب ہے یہ قریش کے سردار کا بیٹا ہے بڑی عزت وشرف کا مالک ہے عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہیں جس کی گردن پر ان کے آباء واجداد کا بڑا احسان نہ ہو لہٰذا اس لڑکے کو بے فائدہ قتل مت کرو اگر تمہیں ضرور قتل ہی کرنا ہے تو اسکی جگہ ہم میں سے کسی کو قتل کر وانہوں نے میرے بدلہ کسی اور کو قبول کرنے سے انکار کر دیا وہ لڑکے چلے گئے اور مجھے ان کا حوالہ کر دیا ان میں سے ایک نے مجھے پکڑا اور آرام سے لٹا دیا پھر میرے سینے سے لے کر ناف تک کے حصے کو چیر دیا اس میں سے سیاہ بدبودار ٹکڑا نکالا اور اس کو پھینک دیا پھر اس کو اس برتن میں برف کے پانی سے دھویا پھر پیٹ کے اندر داخل کر دیا پھر دوسرا شخص آیا اس نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کو جوڑ دیا پھر تیسرا آیا اس کے ہاتھ میں مہر تھا جس میں شفاع ہے اس کو میرے کندھوں اور شد بین کے درمیان رکھدیا ایک زمانہ تک اس مہر نبوت کی ٹھنڈک محسوس کرتا تھا بھر وہ لوگ چلے گئے اور قبیلہ والے پورے کے پورے جمع ہو گئے ان کے ساتھ میری اضائی ماں بھی آگئی جب میری حالت دیکھی تو مجھے اپنے سینہ سے لگا لیا اور کہا اے محمد تمہارے اکیلا اور یتیم ہونے کی وجہ سے قبیلہ والے میرے پیشانی پر جو مادے رہے تھے اور کہہ رہے تھے محمد تمہارا اکیلا اور یتیم ہونے کی وجہ ان کو گھر والوں کے پاس پہنچا دو کہیں ہمارے ہاں انتقال نہ ہو جائے وہ اٹھا کر میرے گھر والوں کے پاس لے آئی جب میرے چچا ابو طالب نے مجھے دیکھا تو کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرا بھتیجے کو اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک تمام عرب کا سردار نہ بن جائے اس کو اٹھا کر کاہن کے پاس لے چلو مجھے اٹھا کر کاہن کے پاس لے جایا گیا مجھے ڈیکھنے کے بعد کہا اے محمد مجھے بتائیں آپ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا میں نے پورا واقعہ سنانا شروع کیا جب پوری بات سن لی تو اچھل کر مجھے اپنے سینہ سے لگا لیا اور کہا اے عرب کے باشندوان کو قتل کر دو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر یہ جوانی تک زندہ رہا تو تمہارے مردوں کو گالیاں دین گے اور تمہارے دین مذہب کے متعلق تمہیں بے دقوف ٹھہرائیں گے اور تمہارے پاس ایک ایسا نیا دین لے کر آئیں تم نے ہرگز اس جیسا دین نہ سنا ہوگا تو اس پر میرے رضائی کو دیری اور کہا اگر تمہارے نفس کو غم لاحق ہو گیا ہے تو ان کے لئے قاتل تلاش کرلو میں اس لڑکے کو قتل نہیں کر سکتی یہ ہے میری شان کا ظہور اور میرے قول کی حقیقت عامری نے پوچھا مجھے کیا حکم دیتے ہیں تو ارشاد فرمایا اس کلمہ کا اقرار کرو لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہ، اور پانچ کی نمازیں ادا کرو رمضان کے روزے اگر طاقت ہو بیت اللہ کا حج کرو اور مال کی زکوٰۃ ادا کرو پوچھا اگر میں نے یہ کام کر لیا تو مجھے کیا اجر ملے گا؟ تو فرمایا جنت کے باغات جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ بدلہ ہے پاکیزہ لوگوں کا پوچھا اے محمد کس وقت کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے فرمایا آدھی رات کی جب ٹھنڈے ہو جائیں اللہ تعالیٰ حی اور قیوم اعلان فرماتے ہیں کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے میں اس کی توبہ قبول کروں کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے میں اس کی مغفرت کر دوں کیا کوئی سوال کرنے والا ہے میں اس کے سوال و پورا کردوں عامری نے جلدی سے پڑھا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ

(ابن عسا کرنے روایت کر کے کہا یہ حدیث غریب ہے اس میں مجہول راوی ہیں شراد سے دوسری طریق سے بھی مروی ہے جس میں انقطاع ہے)

۳۵۵۵۹......عمر بن صبیح ثور بن یزید سے وہ مکحول سے وہ شداد بن اوس سے روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے؟ بنی عامر کا ایک شخص آیا وہ قوم کا سرداران کا بڑا اور رئیس تھا اپنی لاٹھی پر ٹیک لگایا ہوا تھا آکر نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کا نسب دادا تک پہنچایا اور کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے مجھے خبر دی گئی کہ تمہارا خیال ہے کہ تم تمام لوگوں کی طرف اللہ کے رسول ہو ایسی ہی رسالت کے دیکر بھیجے گئے جو ابراہیم موسیٰ عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ انبیاء کو دے کر بھیجے گئے تھے سن لو تم نے زبان سے بہت بری بات کہی ہے انبیاء اور بادشاہ بنی اسرائیل کے دو گھرانہ میں ہوئے ایک نبوت کا گھرانہ اور ایک بادشاہ کا گھرانہ آپ نہ ان میں سے ہیں نہ ان میں سے آپ تو ایک عربی شخص ہیں آپکا نبوت سے کیا واسطہ لیکن ہر بات کی ایک حقیقت اور شان ہوتی ہے اپنے قول اور شان کی حقیقت بتائیں نبی کریم ﷺ کو اس کے سوال پر تعجب ہوا پھر فرمایا اے بنی عامر کے بھائی جو بات پوچھنا چاہتے اس کا عبا داستان ہے آپ بیٹھیں انہوں نے پاؤں موڑ لئے ایسے بیٹھ گئے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اے عامری بھائی میری قول اور ظہور شان کی حقیقت میرے والد ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے اور میرے بھائی عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہے میں اپنی والدہ کا پہلا بیٹا ہوں جب میری والدہ حاملہ تھی ان کو بھی دوسری عورتوں کی طرح حمل کا بوجھ محسوس ہوا اور میری والدہ نے ایک خواب دیکھا کہ جو حمل ان کے پیٹ میں ہے وہ نور ہے میں نور کو دیکھنے لگی تو نور میری حد نظر اسے آگے نکل

گیا یہاں تک میرے لئے مشرق ومغرب منور ہوگیا جب میں بڑا ہوا تو بتوں سے مجھے بغض ہو گیا اسی طرح استعار سے بھی اور مجھے دودھ پلایا گیا بنی جشم بن بکر میں اس دوران کہ میں اپنے ہم لڑکوں کے ساتھ ایک وادی میں تھا اچانک تین آدمیوں کی جماعت سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ سونے کی پلیٹ تھی جو برف سے بھری ہوئی انہوں نے ساتھیوں کے درمیان سے مجھے پکڑ لیا میرے ساتھی بھاگ کر وادی کے کنارہ تک پہنچ گئے پھر اس جماعت کے پاس واپس آئے اور پوچھا تم اس لڑکے کو کیوں قتل کرنا چاہتے ہو یہ تو ہمارے قبیلہ کا نہیں ہے بلکہ قریش کے سردار کا بیٹا ہے وہ ہمارے قبیلہ میں دودھ پلایا گیا ہے وہ اور یتیم ہے ان کا والد نہیں ان کے قتل کا کیا فائدہ ہوگا اگر تم نے قتل کرنا ہی ہے تو ہم میں سے جس کو چاہیں پکڑ لیں ان کی جگہ قتل کریں اور اس لڑکے کو چھوڑ دیں انہوں نے اس بات کو قبول نہیں کیا جب لڑکوں نے دیکھا کہ ان لوگوں ان کی کوئی بات قبول نہیں کی تو تیزی کے ساتھ بھاگ کر قبیلہ والوں کے پاس پہنچ گئے تا کہ ان کو مطلع کریں اس کے لئے قوم کو زور سے آواز دی تو اس جماعت میں سے ایک نے مجھے آرام سے زمین پر لٹا دیا پھر میرے سینہ کو ناف تک چیرا میں اس کو دیکھتا رہا میرے لئے اس کیے لئے اور کوئی راستہ نہیں تھا پھر میرے پیٹ کی انتڑیوں کو باہر نکالا ان کو برف کے پانی سے دھویا اور بہت اچھی طرح دھویا پھر ان کی اپنی جگہ لوٹا دیا پھر دوسرا آگے بڑھا اپنے ساتھی کو ایک طرف ہونے کو کہا اس نے میر پیٹ میں ہاتھ ڈالا اور میرے دل کو نکالا اور میں دیکھتا رہا اس کو چرا اور اس میں سیاہ لوتھڑا نکالا اور اسکو پھینک دیا پھر ہاتھ پھیلایا گویا کہ کوئی چیز لے رہا ہے تو دیکھا ان کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی ہے نور کی جو دیکھنے والی کی نظر کو آچک نے اس سے میرے دل پر مہر لگادی اب میرا دل نور اور حکمت سے بھر گیا پھر اس کو اپنی جگہ لوٹا دیا پھر اس مہر کی ٹھنڈک ایک زمانہ تک محسوس کرتا تھا پھر تیسرا کھڑا ہو گیا پہلے دونوں ایک طرف ہو گئے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے پورے زخم پر پھیرا اور اللہ کے حکم سے اس چیرا کو جوڑ دیا سینہ سے ناف تک پھر میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا اپنی جگہ سے کہ بہت ہلکا زخم ہے پہلا جس نے میرے پیٹ کو چیرا لگایا کہا ان کو اپنی امت کے دس افراد کے ساتھ وزن کرو وزن کیا تو میں بھاری نکلا پھر کہا سو کے مقابلہ میں وزن کرو وزن کیا گیا تو میں بھاری نکلا پھر کہا ہزار کے مقابلہ میں وزن کروانہوں نے وزن کیا تو میں بھاری نکلا پھر کہا چھوڑ دو اگر پوری امت سے بھی موازنہ کیا جائے تب بھی یہ بھاری نکلے گا پھر کھڑے ہو گئے مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور میرے سر اور پیشانی کا بوسہ لیا پھر کہا اے حبیبی گھبراؤ نہیں اگر آپ کو معلوم ہو جائے آپکے ساتھ کس بھلائی کا ارادہ کیا گیا آپ کی آنکھیں ٹھنڈے ہو جائیں ، ہم اسی حالت میں تھے کہ قبیلہ والے اکٹھے ہو کر آگئے اور میری دائیہ بھی تھیں جو قبیلہ والوں کے آگے بلند آواز سے پکار رہی تھیں ہائے کمزور اب سب سے مجھے چوما دیا اور کہہ رہے ہائے خوش نصیبی تم کمزور ہو پھر میری رضاعی ماں نے کہا ہائے اکیلا پھر مجھے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا کیا اچھی بات ہے کہ تم اکیلے ہو تم اکیلے نہیں ہو تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ فرشتے اور زمین کے مؤمنین ہیں پھر کہا اے یتیم آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنے کریم ہیں؟ کاش تمہیں معلوم ہوتا جو تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ ہوا مجھے لے کر وادی کے کنارہ تک پہنچ گئے جب میری دائیہ نے مجھے دیکھا تو کہا اے بیٹے کیا میں آپ کو زندہ نہیں دیکھونگی؟ وہ آئی اور مجھے اٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان کی گود میں تھا انہوں نے مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور میرا دوسروں کے ہاتھ میں تھا میرے خیال یہ ہے لوگ انکو دیکھ رہے تھے لیکن دیکھ نہ پائے قبیلہ کے بعض لوگ آئے انہوں نے کہا اس لڑکے پر جنون یا جنات کے اثرات میں کوئی کاہن دیکھو جو اسکو دیکھے اور اس کا علاج کرے میں نے کہا اے شخص مجھ میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو میرا نفس سلیم ہے دل صحیح ہے مجھے کوئی تردد یا وہم نہیں ہے میرے رضائی والد نے کہا کیا تم نہیں دیکھتے ہو یہ صحیح گفتگو کر رہے ہیں مجھے امید ہے کہ میرے بیٹے کو ایسی کوئی تکلیف نہیں ہے باہر قوم کا اتفاق ٹھہرا کہ مجھے کاہن کے پاس لے جایا جائے مجھے اٹھا کر کاہن کے پاس لے گئے اور اس کو واقعہ سنایا اس نے کہا تم لوگ خاموش رہو میں خود اس لڑکے سے براہ راست سنتا ہوں کیونکہ وہ اپنے واقعہ خود جانتا ہے چنانچہ میں نے شروع سے آخر تک پورا واقعہ سنا دیا جب اس نے میری بات سنی اس نے مجھ کو اپنے سینہ سے لگایا اور زور سے کہا اے عرب والوں اس لڑکے کو قتل کر دو اور مجھے بھی اس کے ساتھ قتل کر دو لات وعزیٰ کی قسم اگر تم اس کو چھوڑ دیا تو یہ تمہارے آبائی دین کو بدل دے گا تمہاری اور تمہارے اباء واجداد کی عقلوں کو بے وقوف ٹھہرائے گا اور تمہارے پاس ایسا دین لے کر آئے گا جو تم پہلے کبھی نہ سنا ہوگا میری دائیہ نے مجھ اس کے ہاتھ سے چھین لیا اور کہا تم ان سے زیادہ سرکش اور زیادہ مجنون معلوم ہوتا اگر مجھے اس کا علم ہوتا تمہارے پاس لے کر نہ آتی پھر مجھے اٹھا کر لایا اور اپنے گھر والوں کو واپس کر دیا میں غمگین ہوا اس سے جو میرے ساتھ واقعہ پیش آیا اور شق کرنے نشان بڑا گیا سینہ لے کر ناف کے نیچے تک گویا کہ

تسمہ ہے یہ ہے کہ میرے قول کی حقیقت اور میری شان کا ظہور عامری نے یہ سن کر کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان امراک حق مجھے کچھ باتیں بتلائیں جو میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہا سل عنک اس سے پہلے تک سائل کو سل مابداء لک کہا جاتا تھا اس دن عامری کو سل عنک'' فرمایا: کیونکہ یہ بنی عامر کی لغت ہے ان سے ان کی معروف زبان میں بات کی تو عامری نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے شر میں کیا چیز اضافہ کرتی ہے بتایا سرکسی پوچھا کیا گناہ کے بعد نیکی فائدہ دیتی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں توبہ گناہ کو دھودیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ کو خوشی کی حالت میں یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بری حالت میں اس کی مدد فرماتا ہے عامری نے پوچھا وہ کیسے اے عبدالمطلب کے بیٹے نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ اس طرح اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں اپنے بندوں کے لئے دو امن اور دو خوف کو جمع نہیں کرا گروہ دنیا میں مجھ سے ماموں رہا آخرت میں خوف زدہ ہوگا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے خائف رہا آخرت میں اس کو امن دونگا جس میں بندں کو حظیرۃ القدس میں جمع کروں گا اس کا امن دائمی ہوگا جن کو مٹاؤں گا ان کے ساتھ ان کو نہیں مٹادونگا عامری نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے کن باتوں کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں فرمایا ایک اللہ کی عبادت کی طرف جس کے ساتھ کوئی شریک نہیں اور یہ کہ تمام شرکاء کا انکار کرے اور لدت وعزی سے انکار کرے اور اقرار کرے اس کتاب ورسول کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اور پانچ وقت کی نماز ان کے حقوق کے ساتھ کے ادا کریں اور سال میں ایک ماہ کا روزہ رکھیں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کریں اللہ تعالیٰ کے ذریعہ تمہیں پاک فرمائے گا تمہارا مال بھی پاکیزہ ہوجائے غا اور بیت اللہ کا حج کروا گر وہاں تک پہنچے کی استطاعت ہو اور جنابت کا غسل کریں اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا اور جنت وجہنم کا اقرار کریں کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے اگر میں نے یہ کام کرلیا تو مجھے کیا اجر ملے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمیشہ رہنے کے باغات جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں اس ان میں ہمیشہ رہے گا یہ بدلہ ہے اس کا جس نے گناہوں سے پاکی حاصل کرلی کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے کیا اس کے ساتھ دنیا کی اور کوئی کیونکہ مجھے زندگی میں وسعت پسند ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں فتح اور شہروں پر غلبہ حاصل کرنا عامری نے ابن کو قبول کرا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوا۔ (ابویعلی ابو نعیم فی الدلائل اور کہا مکحول نے کی شداد سے ملاقات ثابت نہیں)

ملک روم کو دعوت اسلام

۳۵۵۶۰......معافی بن زکریا قاضی نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن زکریا عدوی ابوسعید بصری نے انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد مکی ابوبکر نے کہ ہم سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن مدینی نے محمد بن عبدالواحد کوفی سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ابی بکر انصار نے عبادہ بن صامت وہ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور یقنا میں سے تھے انہوں نے کہا ابوبکر نے مجھے ملک روم کے پاس بھیجا اس کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے اور اس کی رغبت دلانے کے لئے اور میرے ساتھ عمرو بن العاص بن وائل سہمی بھی تھے اور ھشام بن العاص ابن وائل سہمی اور عدی بن کعب اور نعیم بن عبداللہ النجار بھی ہم لوگ نکلے یہاں دمشق میں جب کہ بن ابہم کے پس پہنچے ہمیں انہوں نے اپنا بادشاہ روی کے پاس لے گیا وہ وہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے وزراء کے ساتھ ہمیں بیٹھایا اور ہمارے پاس اپنا بندہ بھیجا ہم سے کہا کہ ہم اس سے بات کریں ہم نے واللہ ہمارے درمیان قاصد کے ذریعہ گفتگو نہ ہوگی اگر اس کو ہم سے بات کرنے کی ضرورت تو ہمیں اپنے قریب کرے تو سیڑھی کا حکم دیا جو رکھی گئی اس کے بعد اپنی تخت سے زمین پر نیچے اتر آیا اور ہمارے قریب آیا تو اس پر سیاہ تیل ملا ہوا لیکرا تھا تو اس سے ھشام بن عاص بن وائل نے کہا یہ تجھ پر سیاہ کپڑا کیوں ہے تو اس نے جواب دیا یہ میں نے پہنا ہے اس کا نذر مان کر کر تمہیں شام سے نکالنے تک نہیں اتارونگا ہم نے کہا کہ قاضی نے کہا ہے اس کے بعد ایک لام زکر کیا جس کا معنی میری میں مجھ پر مخفی رہ گیا بلکہ ہم تمہاری تخت اس کے بعد تمہارے عظیم ملک کا مالک ہوں گے اللہ کی قسم ہم ضرور اسکو لیں گے کیونکہ ہمارے نبی صادق ﷺ نے ہمیں اس کی خبر دی ہے اس نے کہا پھر تو تم سمراء ہو ہم نے سمراء کیا چیز ہے؟ کہا تم ان میں سے نہیں ہو ہم نے کہا وہ کون لوگ ہیں اس نے کہا جو لوگ رات کو قیام کریں گے اور دن کو روزہ رکھیں گے ہم نے کہا ہم ہی ہیں وہ اس نے پوچھا تمہارے روازے اور نماز کیسی اور تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے اس سے اپنے حالات بیان کر

دیا اس نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا اور اس میں بات چیت کی اور ہم سے کہا یہاں سے نکل جاؤ پھر اس کے چہرے پر سیاہی چڑھ گئی گویا کہ وہ ٹاٹ کا ٹکڑا ہے سخت سیاہ ہونے کی وجہ سے آور ہمارے ساتھ ایک قاصد بھیجا ان کے ملک اعظم کی طرف جو کہ قسطنطنیہ میں تھا ہم وہاں سے نکل کر ان کے شہر تک پہنچے ہم اپنی سواریوں پہ تھے ہمارے سروں پر پگڑیاں اور ہاتھوں میں تلوار جو لوگ ہمارے ساتھ انہوں نے کہا تمہارے یہ جانور بادشاہ کے شہر میں داخل نہیں ہو سکتے اگر تم چاہو تو ہم تمہارے لئے گھوڑے اور خچر آتے ہیں ہم نے کہا اللہ کی قسم ہم تو انہی سواریوں پر داخل ہوں گے تو انہوں نے قاصد بھیجا اجازت لینے کے لئے تو اس نے پیغام ان کا راستہ چھوڑ دو یعنی آنے کی اجازت دیدو ہم اپنی سواریوں پر سوار ہو کر اس کمرہ تک پہنچ گئے جس کا دروازہ کھولا ہوا تھا وہ اس میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا راوی نے کہا کہ ہم اپنے اونٹ نیچے بیٹھا دیئے پھر ہم نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ ہل گیا گویا کہ وہ کھجور کا درخت ہے جس کو ہوا نے حرکت دی پھر ہمارے پاس قاصد بھیجا کہ تمہیں حق نہیں پہنچا کہ تم ہمارے ملک میں اپنے دین کا اعلان کرو اور ہمارے متعلق حکم دیا کہ ہمیں ان کے پاس پہنچایا جائے وہ اپنے وزیر اعظم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور اس پر سرخ لباس تھا اس کا فرش اور ارد گرد کا حصہ بھی سرخ تھا تو دیکھا ایک شخص فصیح عربی بولنے والا لکھ رہا تھا ہماری طرف اشارہ کیا ہم ایک جانب بیٹھ گئے ہم سے ہنستے ہوئے کہا کیا وجہ ہے کہ جس طرح آپس میں ایکدوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے اس طرح سلام نہیں کیا؟ اس کے ذریعہ ہم آپ سے اعراض کرتے ہیں اور جس سلام سے تم راضی ہوئے ہو وہ ہمارے لئے حلال نہیں پوچھا تمہارے آپس کا سلام کس طرح ہے؟ ہم نے کہا السلام علیکم پوچھا کہ تم اپنے نبی کو کس طرح سلام کرتے تھے ہم نے کہا انہی الفاظ کے ذریعہ پوچھا وہ تمہیں کس طرح سلام کرتے تھے؟ ہم نے کہا انہی الفاظ کے ذریعہ پوچھا تم اب اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام کرتے ہو ہم نے کہا انہی الفاظ سے پوچھا وہ کس طرح جواب دیتے ہیں ہم نے کہا انہی الفاظ سے پوچھا تمہارے نبی تمہارا کس طرح وارث بنتے ہیں ہم نے کہا وارثت تو صرف قرابتداری کی بنیاد پر ہے اس طراح اس وقت کے بادشاہ بھی ہم نے کہا پوچھا تمہارا سب سے معظم کلام کیا ہے ہم نے کہا لا الہ الا اللہ راوی نے کہا کہ اللہ جانتا ہے کہ اس نے پھر پھڑ ایا گویا وہ پروں والد پرندہ ہے عمدہ لباس کی وجہ سے پھر ہمارے سامنے اپنی آنکھیں کھولیں پوچھا یہ وہی کلمہ ہے جو تم نے سواری سے اترتے ہوئے میری تخت کے نیچے کہا ہم نے کہا ہاں پوچھا کیا اس طرح تم اس کلمہ کو کہتے ہو تمہارے گھر کی چھت متلی ہے تو ہم نے واللہ کبھی ہم نے اس طرح ملتے ہوئے نہیں دیکھا مگر تمہارے پاس اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ماں ایک بات منظور ہوئی ہے کیا کہتی سچی بات ہے واللہ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ میں اپنا ادھا ملک چھوڑ دوں اس بات پر کہ تم اس کلمہ کو کسی ایسی چیز پر مت پڑھو ملنے لگے ہم نے کہا اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا یہ اس کی شان کے مناسب ہے لائق ہے کہ نبوت میں سے نہ ہو بلکہ بنی آدم کے حیلوں میں سے ہو اور کہا تم کیا کہتے ہو جب تم شہروں واور قلعوں کو فتح کرتے ہو ہم نے کہا، ہم کہتے ہیں لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پوچھا تم لا الہ الا اللہ کہتے اس کے علاوہ کوئی اور کلمہ نہیں کہتے؟ ہم نے جواب دیا ہاں اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا ان سے گفتگو کی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا کیا تم جانتے ہو میں نے ان سے کیا کہا، میں نے کہا کس قدر آپس میں اختلاط ہے؟ ہمارے قیام گاہ کا حکم دیا اور ضیافت کا انتظام کیا ہم اپنی قیام گاہ میں ٹھہرے صبح وشام اس کی طرف سے ضیافت ہوتی تھی پھر ہمارے پاس پیغام بھیجا ہم رات کے وقت اس کے پاس پہنچے اس کے ساتھ کوئی اور نہ تھا ہم سے مکرر گفتگو کی ہم نے بھی اپنی بات دھرادی، پھر کوئی چیز منگوائی جو برتن کی شکل میں بھاری تھی اور سونے کا پانی اس پر چڑھایا ہوا تھا اس کے سامنے لاکر رکھ دی پھر اس کو کھولا تو اس میں چھوٹے چھوٹے گھر بنوے ہوئے تھے اور ان پر دروازے بھی لگے ہوئے تھے ان میں سے ایک دروازہ کھولا اس میں سیاہ رنگ کے ریشم کا ایک ٹکڑا نکالا اسکو پھیلایا تو اس میں سرخ رنگ کی تصویر تھی اس میں ایک موٹی آنکھوں والا چوڑا سرین والا شخص تھا کسی کے جسم میں اس کے جیسے لمبے بال نہیں دیکھے گئے ہم سے پوچھا جانتے ہو یہ کون ہے؟ ہم نے کہا نہیں اس نے کہا آدم علیہ السلام ہیں اس نے اسکو دوبارہ لوٹ دیا پھر دوسرا دروازہ کھولا اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا ٹکڑا نکالا اس کو پھیلایا تو اس میں ایک سفید تصویر تھی۔ اس میں ایک شخص جس کے بال فیطوں کی طرح زیادہ گھنے میں قاضی نے کہا میرے خیال میں موٹی آنکھوں والا دونوں منڈوں کے درمیان فاصلہ والد اور بڑی کھوپڑی والا پوچھا جانتے ہو یہ کون ہے؟ ہم نے بتایا نہیں تو اس نے کہا یہ نوح علیہ السلام ہیں پھر اسکو اپنی جگہ لوٹا دیا پھر ایک اور دروازہ کھولا اس سے ایک شبزرنگ کے ریشم کا ٹکڑا نکالا اس میں ایک انتہائی سفید تصویر ہے جس کا چہرہ حسین آنکھیں حسین اونچی ناک قدرے لمبے رخسار سر اور ڈارھی کے بال سفید گویا زندہ ہے اور سانس لے رہا ہے پوچھا جانتے ہو یہ کون ہے؟

ہم نے کہانہیں پھر بتایا یہ ابراہیم علیہ السلام میں اسکو اپنی جگہ لوٹا دیا پھر ایک اور دروازہ کھولا اس میں ایک سبز رنگ کے ریشم کا ٹکڑا نکالا اس میں محمد ﷺ کی تصویر تھی پوچھا جانتے ہو یہ کون ہیں ہم نے کہا یہ محمد ﷺ ہیں ہم رو بڑے پوچھا کیا تمہارے لئے واضح ہوئی کہ محمد ﷺ کی تصویر ہے ہم نے کہا واضح ہوگئی گویا ہم ان کی طرف زندگی میں دیکھ رہے ہیں کچھ دیر رک گیا اس کے بعد دو آدمی کے ہمارے کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا کافی دیر تک بیٹھا رہا پھر ہمارے چہروں کو دیکھا پھر کہا یہ آخری گھر ہے لیکن میں نے جلدی تاکہ تاکہ تمہاری رائے معلوم کروں اسکو لوٹا دیا پھر بعد ایک اور دروازہ کھولا اس سے میز ریشم کا ٹکڑا نکالا اس میں ایک شخص کی تصویر تھی جو لنگر یالے بھالوں والے تھے آنکھیں گہری تیز نگاہ والے میلا کپڑے اور تربتہ دانت مسکرائے ہوئے ہونٹ والے گویا کہ دیہاتی آدمی ہے پوچھا جانتے ہو یہ کون ہے؟ ہم نے کہا بتایا یہ موسیٰ علیہ السلام سب ان کے برابر میں ایک تصویر ہے جو مردوں کے مشابہ ہے گول سر والے چوڑی پیشانی آنکھوں میں سیاہی غالب پوچھا جانتے ہو یہ کون ہیں؟ ہم نے کہا نہیں بتایا یہ ہارون علیہ السلام میں اس کو اپنے جگہ لوٹا دیا اس کے بعد ایک اور دروازہ کھولا اس میں سے ایک سبز ریشم کا ٹکڑا نکالا اس کو پھیلایا اس میں ایک سفید تصویر تھی اس میں ایک شخص عورتوں کے مشابہ دوسر بن رو پنڈلی والے پوچھا جانتے ہوں یہ کون ہیں ہم نے کہا یہ بتایا یہ داؤد علیہ السلام میں پھر اسکو اپنی جگہ لوٹا دیا پھر ایک اور دروازہ کھولا اس میں سے سبز رنگ کے ریشم کا ٹکڑا نکالا اس کو پھیلایا اس میں ایک سفید تصویر تھی اس میں ایک شخص سب بیٹھ مختصر رانگیں قدرے لمبے ایک گھوڑے پر اس کی ہر چیز کے بازو تھے پوچھا جانتے ہو یہ کون ہیں؟ ہم نے کہا نہیں بتایا یہ سلیمان علیہ السلام ہیں یہ وان کو اٹھا رہی ہے پھر اس کو اپنی جگہ لوٹا دیا اور ایک اور دروازہ کھولا اس میں سے سبز ریشم کا ٹکڑا نکالا اسکو پھیلایا اس میں ایک سفید صورت بھی اس میں ایک جوان خوبصورت چہرے والا حسین آنکھوں سیاہ ڈاڑھی جو ایک دوسرے کے سایہ میں پوچھا جانتے ہو یہ کون ہیں؟ ہم نے کہا نہیں بتایا عیسیٰ بن مریم میں اس کو اپنی جگہ لوٹا دیا اور جو تھے کو بند کر دیا ہم نے کہا ان تصویروں کی حالت بتاؤ یہ کیا میں کیونکہ ہم جانتے ہیں یہ صورتیں ان کے مشابہ ہیں جنکی صورت تو نے بنائی ہے کیونکہ ہم نے اپنے نبی کو دیکھا ہے اسی کے مشابہ میں جو صورت تم نے بنائی ہے تو بتایا کہ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ تمام انبیاء کی صورتیں ان کو دیکھا نے اللہ تعالیٰ نے ان پر صورتیں اتادیں ذوالقرنین نے ان کو نکالا ہے آدم علیہ السلام کے خزانہ سے جو کہ سورج غروب ہونے جگہ پر ہے دانیال علیہ السلام نے ان کی صورتیں بنائیں ریشم کے ٹکڑوں میں انہی صورتوں پر یہ بعینہ وہی ہیں اللہ کی قسم اگر میرا نفس اس بات پر خوش ہوتا کہ میں آپنی حکومت چھوڑوں میں تمہاری پیروی میں تمہارے دین کو قبول کر لیتا۔

اس نے ہمیں تحفہ دیا اور بڑا لیکن میرا نفس اس پر خوش نہیں ہے عمدہ تحفہ دیا اور ہمارے ساتھ بھیجا جو ہمیں امن کی جگہ تک پہنچا دے ہم اپنے کجاوا تک پہنچ گئے قاضی نے کہا ہمیں یہ ختم رہ دوسرے طریق سے بھی لکھوائی گئی دونوں روایتوں کے مفہوم قریب قریب ہیں جب یہ خبر ہمیں اس طریق سے پہنچی ہے ہم نے اس کو یہاں لکھدی ہے یہ خبر متضمن ہے جو ہمارے نبی کی تصدیق اور نبوت کی صحت پر دلالت کرتی ہے بکثرت خبریں اور روایات ان میں کتب سابقہ کی تصدیق اور اللہ تعالیٰ کی آپ علیہ السلام کی تائید ان معجزات کے ذریعہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے دست مبارک پر ظاہر فرمایا اسی طرح جو علامات جو آپ علیہ السلام کے لئے شاہد ہیں۔ ابن عساکر

۳۵۵۶۱..... عباس بن مرداس سلمی سے روایت ہے کہ وہ اپنے اونٹوں میں تھے نصف النہار کے وقت ان کے سامنے سفید رنگ کا ایک شتر مرغ ظاہر ہوا اس پر ایک سوار میں جو دودھ کی طرح سفید لباس پہنچا ہوا تھا کہا اے عباس بن مرداس تم نہیں دیکھتے ہو کہ آسمان اپنے حارسوں کو روک لیا ہے لڑائی سانس لے رہی ہے اور گھوڑوں نے اپنے ٹاٹ رکھ دیا اور دین نیکی تقویٰ کے ساتھ اترا ہے پیر کے دن منگل کی رات کو ناقہ قصویٰ کے مالک کے ساتھ میں گھبرا کر نکلا مجھے خوف زدہ کر دیا اس چیز نے جو میں نے دیکھا اور سنا یہاں تک میں اپنے بت کے پس آیا ضمار کے نام سے موسوم تھا ہم اس کی عبادت کرتے تھے وہ اپنی پیٹ سے باتیں کرتا تھا میں اس کے گردے کی جگہ کی صفائی کی پھر اس پر ہاتھ اسکو بوسہ دیا تو اس کے پیٹ سے ایک آواز آئی۔

قل للقبائل من سليم كلها
هلك الضمار وفاز اهل المسجد
هلك الضمار وكان يعبد مرة
قبل الصلاة مع النبي محمد

ان الـذی بـا لقول ارسـل واھـدی

بـعـد ابـن مـریـم مـن قـریـش مـھـتـد.

ترجمہ:.......بنی سلیم کے تمام قبائل سے کہہ دی کہ ضمار ہلاک ہو گیا اور اہل مسجد کامیاب ہو گیا ضمار ہلاک ہو گیا اور اس کی عبادت کی جاتی تھی کہا محمد ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جائے وہ شخص جس کو قول اور ہدایت دیکر بھیجا گیا۔ ابن مریم کے بعد قریش سے ہدایت کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔

بتایا کہ میں گھر آ کر نکلا یہاں قوم کے پاس آیا اور انکو پورا قصہ سنایا اور پوری خبر بتائی تو میں اپنی قوم بنی حارثہ کے تین سو افراد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مدینہ منورہ میں تھے میں مسجد میں داخل ہوا جب نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا مجھ سے بہت خوش ہوا اور پوچھا عباس تمہارے اسلام قبول کرنے کا واقعہ کیا پیش آیا میں نے پورا قصہ بیان کیا آپ علیہ السلام اس سے خوش ہوئے اور فرمایا کہ تم نے سچ بولا میں اور میری اسلام میں داخل ہوئے۔ (الخرائطی فی الھواتف ابن عساکر اور اس کی سند ضعیف ہے)

۳۵۵۶۲.....(مسند ایمن بن خریم) میں ہے ابوبکر بن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی سفیان بن زیاد اسدی نے ایمن بن خریم اسدی سے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ایمن تمہاری قوم عرب میں سب سے پہلے ھلاک ہوگی۔ (الحسن بن سفیان ابن مندہ ابن عساکر ابن عساکر نے کہا کہ سفیان بن زیادہ نے ایمن سے نہیں سنا ابوبکر بن عباس معنی میں کہا صدوق امام اسکو محمد بن عبداللہ بن نمیر اور یحییٰ القطان نے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن معین نے کہا ثقہ ہے۔

باب فی فضائل الانبیاء جامع الانبیاء

۳۵۵۶۴.....ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ انبیاء میں سب سے اول کون ہے فرمایا آدم علیہ السلام میں نے پوچھا وہ نبی تھے؟ فرمایا نبی متکلم تھے میں نے پوچھا رسولوں کی تعداد کتنی ہے فرمایا تین سو پندرہ کی بڑی تعداد ہے۔ (ابن سعد، ابن ابی شیبة)

۳۵۵۶۵.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ قضاء حاجت کے لئے جاتے ہیں ہمیں اس جگہ فضلہ نظر نہیں بلکہ وہاں سے مشک کی خوشبو آتی ہے تو فرمایا کہ ہم انبیاء کی جماعت ہمارے جسم اہل جنت کی روحوں سے اگتے ہیں زمین کو حکم دیا گیا کہ فضلات کو نگل جاء۔ (الدیلمی، اس روایت میں غنبہ بن عبدالرحمٰن متروک ہے محمد بن زاذان سے مروی ہے کہ بخاری نے کہا کہ اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی)

۳۵۵۶۶.....ابراہیم سے روایت ہے کہ ہر نبی کو پہلے نبی کی آدھی عمر ملتی ہے عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں چالیس سال زندہ رہے۔ رواہ ابن عساکر

آدم علیہ لسلام

۳۵۵۶۷.....(مسند انس رضی اللہ عنہ) سعید بن میرہ سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم و حواء دونوں دنیا میں اس حالت میں اتارے گئے کہ ان سے جنتی لباس اتار لیا گیا تھا اور ان کے جسم پر جنت کے لیتے چپکے ہوئے تھے ان کو گرمی محسوس ہوئی بیٹھ کر رونے لگے اور فرمانے لگے اے حواء مجھے گرمی سے تکلیف ہو رہی ہے جبرائیل علیہ السلام کچھ روئی لے کر حاضر ہوئے حواء کو حکم دیا اس کا سوت کاتے اور کپڑا بنے اور آدم علیہ السلام کو حکم دیا اس کو سیتے اور ان کو حکم دیا اور سکھلایا کہ کپڑا بنے آدم علیہ السلام کو جنت میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کا موقع نہیں ملا یہاں تک اتر آئے اس گناہ کی وجہ سے جو ان سے درخت کھانے کی صورت میں صادر ہوا ہر ایک الگ الگ سوتے تھے

ایک بطحاء میں دوسرا دوسری جانب یہاں تک ان کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے ان کو حکم دیا گھر والوں سے ملاپ کریں اور ملاپ کا طریقہ بھی سکھادیا ہمبستری کے بعد جبرائیل نے پوچھا اپنی بیوی کو کیسے پایا؟ انہوں نے بتایا نیک صالحہ۔
(ابن عساک رعدی نے کہا سعید بن میسرہ انس سے روایت کرتے ہیں مظلم الاثر ہے)

ابراہیم علیہ السلام

۳۵۵۶۸......علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے روز مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا جو قبط کا لباس ہوگا پھر نبی کریم ﷺ کو چادر کا جوڑا وہ عرش کے دائیں جانب ہوگا۔

ابن ابی شیبة ابن راھویه ابویعلی دارقطنی فی الافراد بیهقی فی الد سماء والصنات سعید بن منصور

۳۵۵۶۹......(مسند حیدہ) حبیب بن حسان بن طلق بن حبیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حیدہ سے سنا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ تم قیامت کے روز ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اللہ فرمائے میرے خلیل ابراہیم کو کپڑا پہناؤ تا کہ لوگوں کو ان کا فضل معلوم ہے پھر لوگوں کو ان کے اعمال کے بقدر لباس پہنچایا جائے گا۔(ابو نعیم)

۳۵۵۷۰......عثامہ بن قیس بجلی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہم شک کے ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ حقدار ہیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت فرماتے کہ انہوں نے رکن شدید کی پناہ طلب کی۔رواہ ابن عساکر

۳۵۵۷۱......مجاھد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔(ابن ابی شیبة)

۳۵۵۷۲......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا یا خیر الناس تو آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ تو ابراہیم علیہ السلام میں پھر اس نے کہا یا اعبد الناس اے سب سے زیادہ عبادت گذار تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تو داؤد علیہ السلام ہیں۔
رواہ ابن عساکر

نوح علیہ السلام

۳۵۵۷۳......مجاھد سے روایت ہے کہ مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نوح علیہ السلام اپنی قوم کتنے عرصہ رہے؟ میں نے عرض کیا ہاں ساڑھے نو سو سال فرمایا پہلے لوگوں کی عمریں طویل ہوتی تھیں پھر لوگ خلق اور خلق میں اور اجل میں کم ہوئے گئے یہاں تک آج یہ زمانہ آ گیا۔(نعیم بن حماد فی الفتن)

موسیٰ علیہ السلام

۳۵۵۷۴......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجا تو آواز دی گئی کہ ہرگز نہیں کرے گا تو پوچھا پھر تبلیغ کا کیا فائدہ؟ تو بتایا علماء ملائکہ میں سے بارہ فرشتوں نے آواز دی کہ تمہیں جس کا حکم دیا گیا اس کو پورا کرو کیونکہ ہم نے کوشش کی کہ اس کی حکمت معلوم کریں لیکن ہمیں معلوم نہ ہوسکا۔(ابن جریر)

یونس علیہ السلام کا تذکرہ

۳۵۵۷۵......علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا کہ کسی شخص کے لئے یا بندہ کے لئے مناسب نہیں کہ یہ دعوی کرے کہ وہ یو

نس بن متی سے بہتر ہے انہوں نے اللہ کی تسبیح بیان کی اندھیروں (مچھلی کے پیٹ۔(ابن ابی شیبة بند بن حمید ابن مردویه ابن عساکر)

۳۵۵۷۶..... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کا خیال ہوا تو ان الفاظ سے دعا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین دعا عرش الٰہی کی طرف متوجہ ہوئی فرشتوں نے کہا اے رب یہ کمزور معروف آواز عجیب وغریب شہر سے آرہی ہے ارشاد خداوندی ہو کہ کیا تم نہیں جانتے اسکو؟ انہوں نے عرض کیا کون ہے وہ؟ یہ میرا بندہ یونس علیہ السلام میں ان کا عمل مسلسل اٹھایا جاتا رہا ان کی دعا قبول ہوتی رہی تو عرض کیا اے رب کیا جو خوشحالی میں آپ کو پکارتا رہا کیا مصیبت میں ان کی دعا قبول نہیں فرمائیں گے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ضرور مچھلی کو حکم دیا اس کو عراء (ساحل) پر پھینک دیا۔(ابن ابی الدنیا القد سیه الضعیفه ۳۳)

داؤد علیہ السلام

۳۵۵۷۷..... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب داؤد علیہ السلام نے عورت کی طرف دیکھا اور ارادہ کیا بنی اسرائیل کا راستہ بند ہو گیا لشکر کو کمانڈ کو حکم دیا کہا جب دشمن سامنے آئے تو فلاں کو تابوت کے قریب کر دینا اس زمانہ میں تابوت کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جاتی تھی جو بھی تابوت کے سامنے آئے وہ واپس نہیں لوٹتا یہاں تک قتل ہو جاتے یا لشکر شکست ... عورت کا شوہر قتل کیا گیا داؤد علیہ السلام کے پاس آ کر اس کی شہادت کا قصہ سنانے لگا داؤد علیہ السلام سمجھ گئے اس لئے وہ سجدہ میں گر گئے چالیس سال تک سجدہ میں گرے رہے یہاں تک ان کے آنسو سے ان کے سر پر گھاس اُگ گئے اور ان کے اخسار کو زمین کھا گئی وہ سجدہ میں کہہ رہے تھے داؤد علیہ السلام ایک مرتبہ پھیلا جس سے مشرق ومغرب کی دوری ہوگئی اے رب اگر آپ داؤد کی کمزوری پر رحم نہیں فرمائیں گے ان کا گناہ معاف نہیں فرمائیں گے تو ان کا گناہ بعد میں آنے والوں میں موضوع بحث بن جائے گا چالیس سال کے بعد جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آیا اور کہا اے داؤد اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس ھم (گناہ کا ارادہ) کو معاف فرمادیا تو داؤد علیہ السلام نے فرمایا مجھے یقین ہے اس ھم کے معاف کرنے پر قادر ہے مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ انصاف فرمانے والا ہے ظلم نہیں فرماتے فلاں کا کیا حال ہوگا جب اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا وہ کہے گا اے رب میرا خون داؤد پر ہے جبرائیل نے کہا میں نے رب تعالیٰ سے اس بارے میں نہیں پوچھا ہے اگر چاہیں تو پوچھ کر آتا ہوں تو فرمایا ہاں پوچھ لیں جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دربار میں گئے اور داؤد علیہ السلام پھر سجدہ میں گر گئے پھر جبرائیل علیہ الالم نے آکر بتایا کہ اے داؤد تمہارے مسئلہ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا ہے تو باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ داؤد سے کہو اللہ تعالیٰ تم دونوں کو قیامت کے دن جمع فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے تمہارا خون جو داؤد کے ذمہ ہے وہ مجھے ھبہ کر دو وہ مقتول کہے گا کہ میں نے ھبہ کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہارے لئے جنت میں اس کے بدلہ میں ہر طرح کی نعمتیں ہونگی جو تمہارا دل چاہے۔رواہ ابن عساکر

یوسف علیہ السلام

۳۵۵۷۸..... ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ کیا تو بنی اسرائیل کی سے بڑھیا کی مثل ہونے سے عاجز ہو گیا موسیٰ علیہ السلام نے جب بنی اسرائیل کو لے کر سفر کرنے کا ارادہ کیا راستہ بھول گیا بنی اسرائیل سے پوچھا یہ کونسی جگہ ہے علماء بنی اسرائیل نے کہا یوسف علیہ السلام نے موت کے وقت ہم سے اللہ کا عہد لیا تھا کہ ہم مصر سے منتقل ہوتے وقت ان کا تابوت ساتھ لیجائیں گے تم میں سے کسی کو یوسف علیہ السلام کی قبر معلوم ہے علماء بنی اسرائیل نے کہا ہمیں تو معلوم نہیں لیکن بنی اسرائیل کی ایک بڑھیا کو معلوم ہے موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بلوایا اس سے کہا یوسف علیہ السلام کی قبر کا پتہ بتلاؤ تو اس نے کہا اور اس وقت تک نہیں بتلاؤنگی جب تک میرا مطالبہ پورا نہیں کرتے پوچھا تمہارا کیا مطالبہ ہے بتایا کہ میں جنت میں تمہاری معیت چاہتا ہوں آپ علیہ السلام پر یہ مطالبہ بھاری گذرا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ان کا مطالبہ مان لو چنانچہ مان لیا گیا ان کو لے کر وہ دریاؤں کے پانی ملنے کی جگہ پکڑ گئی کہنے اس پانی کے اترنے کا انتظ (آکر وجب پانی اتر گیا تو کہا اس جگہ کھدائی کرو جب کھدائی کی یوسف علیہ

السلام کی ہڈیاں نکل آئیں جب یوسف علیہ السلام کی ہڈیوں کو منتقل کر دیا اب لفرکا راستہ یا نکل واضح ہو گیا۔

طبرانی، حاکم بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

ھود علیہ السلام

۳۵۵۷۹......اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرموت سے آکر علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم احقاف کو جانتے ہوئے اس شخص نے کہا شاید آپ ھود علیہ السلام کی قبر کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں تو اس نے بتایا ہاں جانتا ہوں میں عین جوانی کے زمانہ میں اپنے گاؤں کے چند لڑکوں کے ساتھ نکلا ہم ان کی قبر پر جانا چاہتے تھے ان گے کا زمانہ پورا ہونے کے باوجود ان کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا چنانچہ چند دنوں میں ہم بلا داحقاف میں پہنچے ہم میں ایک شخص اس غار سے واقف تھا ہم ایک سرخ ٹیلے پر پہنچ گئے جس میں بہت سے غار تھے وہ شخص ہمیں ایک غار میں لے گئے ہم اس میں داخل ہوئے ہم نے دور تک نظر دوڑا کر دیکھا پھر ایک مقام پر پہنچے جہاں ایک پتھر کو دوسرے پتھر پر رکھا ہوا اس میں ایک سوارخ تھا جس سے ایک کمزور آدمی گذر سکتا تھا چنانچہ میں اس سوراخ سے داخل ہو گیا میں نے اس میں پلنگ پر ایک شخص کو دیکھا جو سخت گندمی رنگ کا تھا چہرہ طویل داڑھی گھنی جو اپنی چار پائی پر سخت ہو گئے تھے جب میں جسم کے بعض حصہ کو ہاتھ لگا کر دیکھا اس سخت پایا اس میں کوئی تغیر نہیں آیا ان کے سرہانے عربی زبان میں ایک کتاب تھی اس میں لکھا ہوا تھا میں ہوں جس کو قوم عاد پر افسوس ہے ان کے کفر پر اللہ تعالیٰ کے حکم کو کوئی ٹالنے والا نہیں علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ سے ھود علیہ السلام کے متعلق ایسا ہی سنا تھا۔ رواہ ابن عساکر

شعیب علیہ السلام

۳۵۵۸۰......(مسند شداد بن اوس) شعیب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی محبت میں روتے رہے حتیٰ کہ نابینا ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی واپس کر دی اور وحی فرمائی اے شعیب اس رونے کا سبب کیا ہے؟ جنت کا شوق ہے یا جہنم کا خوف؟ عرض کیا اے میرے معبود میرے مولیٰ آپ کو معلوم ہے نہ میں جنت کے شوق میں روتا ہوں نہ جہنم کے خوف سے لیکن میں نے اپنے دل میں آپ کی محبت کو جگہ دی ہے جب میں آپ کی طرف دیکھا ہوں مجھے معلوم نہیں آپ میرے ساتھ کیا معاملہ فرمانے والے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اے شعیب اگر یہ بات حق ہے تو آپ کو میری ملاقات مبارک ہو اسی وجہ سے میں نے موسیٰ بن عمران کلیمی کو آپکا خادم بنا دیا۔ (الخطیب وابن عساکر بروایت شداد بن اوس اس میں اسماعیل بن علی بن بندار بن مثنی اسر آبادی واعظا ابوسعید ہے خطیب نے کہا رویت میں ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا حدیث منکر ہے ذہبی نے میزان میں کہا یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ابن اعساکر نے کہا سکو واحدی نے آبوالفتح محمد بن علی کوفی سے آنہو؟ں نے علی بن حسن بن بندار سے جیسے ان کے بیٹا اسماعیل نے ان سے روایت کی ہے لہٰذا اس کی ذمہ داری سے بری ہو گیا خ طیب نے کہا اس لئے ذکر کیا کہ اس میں اسماعیل)

دانیال علیہ السلام

۳۵۵۸۱......قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ہم نے سوس کو فتح کیا تو ہم نے دانیال کو ایک گھر میں پایا ان جسم بالکل تر و تازہ تھا جسم کا کوئی حصہ متغیر نہیں پھرا تھا ان کے پاس کمرہ میں کچھ بھی تھا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب نہ کے پاس خط لکھا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ ان کو غسل دو خوشبو لاؤ پھر کتنا کر نماز جنازہ پڑھو قتادہ نے کہا ان کو خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے دعا کی تھی ان کا مال

مسلمانوں تک پہنچ جائے قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ زمین اس جسم کو نہیں کھاتی جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ المروزی فی الجنائز

۳۵۵۸۲..... ابی تمیم ہجیمی سے روایت ہے کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ دانیال علیہ السلام کو بیری اور ریحان ملے ہوئی پانی سے غسل دو۔ (المروزی)

۳۵۵۸۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب سوس فتح ہوا ان کے امیر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے ایک کمرہ دنیا علیہ السلام ملے ان کے پہلو میں مال بھی رکھا ہوا تھا جو چاہے ایک مدت تک کے لئے قرض لے پھر اس مدت پر واپس کردے ورنہ معاف کر دیتے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جب ان سے چمٹ گئے آوران کو بوسہ دیا کیا اب کعبہ کی قسم دانیال ہیں پھر ان کے متعلق عمر کو خط لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کو غسل رہا جائے حنوط لگایا جائے اس کے بعد نماز جنازہ پڑھکر دفن کردیں جیسے اور انبیاء علیہ السلام کو دفن کیا گیا ان کے مال کو بیت المال میں جمع کرو اور ان کو سفید قباطی میں کفن دیا گیا اور نماز پڑھکر دفن کردیا گیا۔ (ابو عبید)

سلیمان علیہ السلام

۳۵۵۸۴..... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو عورتیں لیٹی ہوئی تھیں ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے ان پر بھیڑیا نے حملہ کردیا ایک عورت کے بچہ کو لے گیا جو بچہ بچ گیا اس کے متعلق فیصلہ کے لئے دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں تو انہوں نے بڑی کے لئے فیصلہ کردیا دونوں وہاں سے نکلیں راستہ میں سلمان داؤد علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کیا فیصلہ کیا تم دونوں میں؟ صغریٰ نے بتایا کبریٰ کے حق میں فیصلہ ہوا ہے تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ایک چھری لے کر دتا کہ اس بچہ کو ٹکڑا کر کے تم دونوں میں تقسیم کروں تو صغریٰ نے کہا نہیں یہ بچہ کبریٰ کو دیدیں یہ اس کا بچہ ہے تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا نہیں بچہ تمہارا تم لیجاؤ یعنی جب بچہ پر اس کی شفقت کو دیکھا اس سے آندازہ لگالیا یہ اسی کا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سکین کا لفظ اسی دن سنا ہے اس لئے ہم سکین کو مدیہ" کہتے ہیں (عبد الرزاق)

باب فضائل الصحابہ

فصل فی فضلہم اجمالاً

۳۵۵۸۵..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) اشتر نخعی سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ملک شام آئے تو منادی بھیجا کہ لوگوں میں اعلان کرے کہ نماز اور "باب الجابیہ" پر جماعت سے پڑھی جائے گی جب لوگوں نے صف بندی کرلی تو کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ حمد وثناء بیان کیا جس کا وہ اہل ہے اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جس ذکر کا وہ حقدار ہیں پھر ان سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے جماعت علیحدہ رہنے والا شیطان ہے دوسرے لفظ میں شیطان کے ساتھی ہے حق اس کی بنیاد جنت میں ہے اور باطل اس کی بنیاد جہنم میں ہے سن لو میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تم میں سب سے بہتر ہیں ان کا اکرام کرو پھر وہ لوگ بہتر ہیں جن کا زمانہ صحابہ کے زمانہ سے متصل میں وہ لوگ جنکا زمانہ تابعین سے متصل میں پھر جھوٹ قتل وقتال کا فتنہ کا ظاہر ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۸۶..... زاذان سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس جابیہ میں تشریف لائے ایک اونٹ پر سوار ہو کر ان پر فصوانی جبہ تھا اور ہاتھ میں چھڑی فرمایا اے لوگو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرمائے ہوئے سنا پھر رو پڑے پھر فرمایا میں نے اپنے حبیب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اے لوگو تم پر لازم ہے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا احترام کرنا پھر ان کے بعد تابعین کا پھر ان کا بعد تبع تابعین کا ان تین زمانوں

کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں کوئی خیر نہ ہوگی بغیر مطالبہ کے گواہی دیں گے وہ قسم کے مطالبہ کے بغیر قسمیں کھائیں گے جس کو جنت کے بیچ میں اترنے میں خوشی ہو وہ جماعت کا ساتھ دے سن لو اکیلا شخص شیطان ہے وہ شیطان دو کی جماعت سے دور بھاگتا ہے جس کو گناہ سے پریشانی ہو اور نیکی سے خوشی ہو وہ مؤمن ہے۔(ابن عساکر)

۳۵۵۸۷..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت کرنے سے روکتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہیں اور ان کے متعلق اپنی کتاب میں خیر کا تذکرہ کیا ہے میری خاطر میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لحاظ کرو کیونکہ مجھے ان کی وجہ سے اکثر فکر رہتی ہے لوگ مجھے اور بھی پھینکتے ہیں اور اپنے ساتھ ملاتے بھی ہیں لوگ مجھے جھٹلاتے بھی ہیں اور میری تکذیب بھی کرتے لوگ مجھ سے تال بھی کرتے ہیں اور میری مدد بھی کرتے ہیں پھر خاص طور پر انصار کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ ان کو میری طرف سے بہترین بدلہ عطاء فرمائے کیونکہ وہ میرے لیئے شعار میں تار نہیں۔(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ)

۳۵۵۸۸..... براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ کو گالی مت دو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ان میں سے کسی کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ دیر کا قیام تمہاری عمر بھر کی عبادت سے افضل ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۵۵۸۹..... (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگوں میں افضل کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میرے زمانہ کے لوگ پھر ان کے بعد کے زمانہ والے پھر ان کے بعد کے زمانہ والے۔(ابو نعیم فی المعرفہ)

۳۵۵۹۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی ان میں سے رسول اللہ ﷺ کو منتخب فرمایا اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اپنے علم کے لئے منتخب فرمایا اس کے بعد لوگوں کے دلوں پر نظر فرمایا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منتخب فرمایا انکو دین کی مددگار اور نبی کے وزراء بنادیئے جس کو مسلمان اچھا سمجھتے مین وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا ہے جس کو مسلمان قبیح سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبیح ہے۔(ابو داؤد طبالسی وابو نعیم)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۳۵۵۹۱..... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔
میں نے کہا یہ کتنا عمدہ کلام ہے تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے موت کے وقت آپ سے کہیں گے۔(الحکیم)

۳۵۵۹۲..... ابو جعفر سے روایت ہے کہ ابوبکر جبرائیل علیہ السلام کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کو سنتے تھے لیکن دیکھتے نہیں تھے۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف ابن عساکر

۳۵۵۹۳..... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غار ثور کی رات کے بعد مجھے کسی چیز سے دریا دین بے متعلق کوئی وحشت نہیں رہی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جب میری آپ اور دین پر خوف کھانے کو دیکھا تو آپ نے فرمایا اپنا غم ہلکا رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کرنے کے اور اس کو مکمل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۵۵۹۴..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے موت کا وقت قریب ہوا تو فرمایا: اے میری بیٹی تمہارا غنی ہونا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے نیز تمہارا نظر مجھ پر شاق ہے میں نے تمہیں عابہ کی زمین کی بیس وسق کھجور ھبہ کیا تا اگر تم اس کو توڑ لیتی وہ تمہاری ہو جاتی جب ایسا نہیں کیا اس میں تمام ورثہ کا حق ہو گیا وہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں میں نے کہا وہ ام عبداللہ ہی ہے فرمایا ہاں خارجہ کی بیٹی جو حاملہ ہے میرے خیال میں وہ لڑکی ہوگی لہٰذا ان کے ساتھ حسن سلوک کرو تو ام کلثوم پیدا ہوئی۔(عبد الرزاق ابن سعد ابن ابی شیبۃ بیھقی)

۳۵۵۹۵..... قاسم بن محمد سے ژویات ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی! میں نے تمہیں خیبر کی تو کچھ کھجوریں عطیہ کیا تھا مجھے یہ خیال ہوا کہ میں نے تمہیں اوروں پر ترجیح دی ہے تم اس کو ابھی درختوں سے اتار نہیں لہٰذا اس کو میرے بچوں کو لوٹا دو تو

عرض کیا اباجان اگر خیبر میں کھجوریں اتری ہوئی بھی ہوتیں تب بھی اس کو واپس کر دیتا۔ (عبدالرزاق)

۳۵۵۹۶......فلح بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ مال جو عالیہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا گیا تھا وہ بنی نضیر کے مال میں سے حجر کا کنواں تھا آپ علیہ السلام نے یہ مال ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطیہ دیا تھا اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو درست کیا اس میں پھر کھجور کے چھوٹے درخت اگائے۔ ابن سعد

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق

۳۵۵۹۷......مسروق سے روایت ہے کہ صہیب رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قریب سے گذرے تو ان سے اعراض کیا پوچھا کیا وجہ ہے تم نے مجھ سے اعراض کیا کیا تمہیں میری طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی ہے؟ عرض کیا نہیں ایک میں نے آپ کے متعلق دیکھا اس کو میں نے ناپسند کیا پوچھا کیا خواب دیکھا عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ آپ کی گردن کے ساتھ بندی ہوئی ہے ایک انصاری کے دروازے پر جس کا نام ابوالحشر ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم نے بہت اچھا خواب دیکھا اللہ تعالیٰ نے میری دین کو قیامت تک کے لئے جمع فرمایا۔

ابن ابی شیبة

۳۵۵۹۸......ابوالعالیہ ریاحی سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ نے کبھی اور جاہلیت میں شراب پیا ہے تو فرمایا نہیں اللہ کی پناہ پوچھا گیا کیوں نہیں پیا فرمایا میں نے اپنی عزت بچانے مروت کی حفاظت کے لئے ایسا کیا کیونکہ جو بھی شراب پیتا ہے وہ اپنی عزت ومروت کو ضائع کر دیتا ہے یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو دو مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ابوبکر نے سچ فرمایا ہے۔ (ابونعیم فی المعرفہ ابن عساکر)

۳۵۵۹۹......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زمانہ نے جاہلیت یا اسلام میں کبھی شراب نہیں پیا۔

الدنیوری فی المجالسہ

۳۵۶۰۰......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وفات ہوا تو منافقین نے سرکشی کی عرب مرتد ہو گئے انصار الگ اکٹھے ہوئے میرے والا ہر جو مصائب جمع ہوئے وہ اگر کسی پہاڑ پر گرنے تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے جہاں بھی کسی مسئلہ پر اختلاف میرے والد صاحب رہاں انڈھ کر جائے اور فیصلہ فرمائے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے دفن کا مسئلہ پیدا ہو کہاں دفن کیا جائے کسی کے پاس اس کے متعلق علم نہیں تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کو اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے جہاں ان کا انتقال ہوا پھر آپ علیہ السلام کی میراث کے متعلق اختلاف ہوا کسی کے پاس اس بارے میں علم نہیں تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم انبیاء کی جماعت ہمارے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی جو کچھ مال وہ جائے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

ابو القاسم البغوی و ابوبکر فی الغیلانیات ابن عساکر

۳۵۶۰۱......زہری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں میں کسی شخص کی خیر خواہی تم سے زیادہ محبوب نہیں فرمایا تمہارے نفس سے بھی فرمایا بعض امور میں۔ (احمد بن زہد میں نقل کیا)

۳۵۶۰۲......عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ابوبکر در منبر پر تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خیر کے کاموں میں سبقت کرنے والے آگے بڑھنے والے تھے۔ (ابن ابی شیبۃ احمد، وخیشمة الاطرابلوسی فی فضائل الصحابہ)

۳۵۶۰۳......سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر اُدھر نہیں متوجہ ہوتے تھے۔ (احمد فیہ)

۳۵۶۰۴......معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ دنیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف رخ نہیں کیا اور ابوبکر نے دنیا کی طرف رخ نہیں کیا دنیا نے ابن خطاب کا رخ کیا تھا لیکن ابن خطاب نے دنیا کو منہ نہیں لگایا۔ (احمد)

۳۵۶۰۵......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زمانہ اسلام میں کبھی کوئی شعر نہیں کہا یہاں تک دنیا سے رخصت ہو گئے

انہوں نے ار عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اور جاہلیت ہی میں شراب کو حرام کرلیا تھا۔(ابن ابی عاصم فی اسنہ)

۳۵۶۰۶......زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپ ے والد علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے ہیں میں نے ابوالحسین بن علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر شخص کون ہے مجھ سے فرمایا تمہارے والد میں نے اپنے والد علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر شخص کون ہے؟ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔(الد غولی ابن عساکر)

۳۵۶۰۷......ابوصالح غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بلکہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے بعض اطراف میں ایک نابینا بڑھیا کی خدمت کرتے تھے رات اس کا پانی بھرا اور اس کی ضروریات پوری کر دینا لیکن جب بھی وہاں آ ئے تو دیکھتے کسی نے پہلے ہی آ کر یہ کام پورا کر دیا ہے کئی مرتبہ کوشش کی ان سے آ گے کوئی نہ بڑھ خود کام کرے لیکن ایسا نہ ہو سکا ایک مرتبہ تاک میں بیٹھے تا کہ معلوم ہو سکے یہ خدمت کون انجام دیتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ کام پورا کر جاتے ہیں حالانکہ اس وہ خلیفہ تھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم آپ ہی اس کا حقدار تھے۔(خطیب بغدادی)

۳۵۶۰۸......مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک ضرورت سے بلایا کہ ان کے ساتھ چلے تا کہ کہیں ایسا نہ ہو عادی راستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پہ چلتے لگے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس راستہ پر کہاں جانا چاہتے ہیں بتایا اس راستہ پر کچھ لوگ ہیں ان کے سامنے سے گذرنے میں شرم آتی ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اے راستہ پر چلنے کی دعوت دے رہے ہو جس سے شرم ماتے ہو میں تمہارے ساتھ کہیں جاؤں گا اس کے ساتھ جان سے انکار کر دیا۔(الزبیر ابن نجار)

۳۵۶۰۹......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں شراب کو اپنے اوپر حرام کرلیا چنانچہ انہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں اور سلام میں کبھی شراب نہیں پیا اس کی وجہ یہ ہوئی ان کا شرابی پر گذر ہوا جو نشہ کی حالت میں تھا وہ پاخانہ میں ہاتھ مار کرا پنے منہ کے قریب کرر ہا تھا جب اس کی بو آتی اس سے اعراض کرتا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس مسکین کو معلوم کیا کرتا ہے اس لئے شراب کو اپنے اوپر حرام کرلیا۔
حلیۃ الاولیاء

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

۳۵۶۱۰......ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بات داخل ہے کہ انہوں کبھی ایک طلحہ کے لئے اللہ تعالیٰ کا انکار نہیں کیا۔(الا لکائی)

۳۵۶۱۱......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اتفاق سے اس دن میرے پاس مال تھا میں نے اپنے دل میں کہا آج میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آ گے بڑھ جاؤ نگا چنانچہ میں اودھا مال لے کر حاضر ہوا رسول اللہ...... نے مجھ سے پوچھا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے کہا ان کے لئے چھوڑ آیا ہوں پوچھا کتنا چھوڑ آئے؟ میں نے کہا جتنے یہاں لایا تا گھر چھوڑ آیا وں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس جو کچھ تھا سب لا کر حاضر کر دیا پوچھا اے ابوبکر گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو عرض کیا ان کے ئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آ یا ہوں اس نے وقت میں نے کہا میں ان سے کبھی سبقت نہیں کرسکتا۔(الدارمی ابو داؤد ترمذی اور کہا پرحدیث حسن ہے وانسائی ابن ابی عاصم ابن شاہین فی السنہ حاکم حلیۃ الاولیا بیہقی ضیاء مقدسی)

۳۵۶۱۲......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا ابوبکر ہمارے سردار ہیں ہم میں بہتر ہیں ہم میں رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے محبوب ہیں (ترمذی نے نقل کر کے کہا یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ابن ابی عاصم ابن حبان حاکم سعید بن منصور

۳۵۶۱۳......محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کچھ لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گویا کہ انہوں نے عمر

رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر توفیت دی اس کی عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تو فرمایا واللہ ابو برک رضی اللہ عنہ کی ایک رات عمر کے خاندان سے افضل ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک دن خاندان عمر رضی اللہ عنہ سے افضل ہے رسول اللہ ﷺ غار نور کے لئے مکہ نکلے ان کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے وہ کچھ دیر آگے چلتے کچھ دیر پیچھے یہاں تک رسول اللہ ﷺ سمجھ گئے پوچھا ابوبکر کیا وجہ ہے کچھ دیر مجھ سے آگے چلتے ہو کچھ دیر پیچھے عرض کیا یا رسول اللہ تلاش کرنے والوں کا خیال ہوتا ہے پیچھے چلتا ہوں تاک میں بیٹھنے والوں کا خیال ہوتا ہے آگے چلتا ہوں پوچھا ابوبکر کیا تم چاہتے ہو کوئی حادثہ تمہیں پیش آئے مجھے پیش نہ آئے عرض کیا ہاں قسم ہے اس ذات جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے جو بھی حادثہ پیش آئے وہ مجھے پیش آئے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے جب غار تک پہنچے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ٹھہر جائیں یہاں تک میں آپ کے لئے غار کو صاف کرلو خود غار میں داخل ہوئے اس کو صاف کیا جب اوپر گئے یاد آیا نیچے کا ایک سوراخ صاف نہیں کیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ رک جائیں نیچے کا سوراخ بھی صاف کرلوں داخل ہوئے اس کو بھی صاف کیا پھر عرض کیا اب اتریں اے اللہ کے رسول پھر آپ علیہ السلام غار میں اترے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ رات خاندان عمر کے اعمال سے افضل ہے۔

حاکم، بیھقی دلائل النبوۃ

۳۵۶۱۴..... ھزیل بن شرجیل سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمایا اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان تمام زمین والوں کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ان کا ایمان سب سے بڑھ جائے گا۔

معاذ فی زیادات مسند مسد والحکیم وحسن فی فضائل الصحابہ استہ فی الدیمان بیھقی مشف الخفاء ۲۱۳۰

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک رات

۳۵۶۱۵..... ضبہ بن محصن عنزی سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب سے پوچھا آپ بہتر ہیں یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر فرمایا اللہ کی قسم ابوبکر کی ایک رات اور ایک دن عمر اور عمر کے خاندان سے افضل ہے کیا میں تمہیں ان کی رات اور دن کے متعلق بیان کروں؟ میں نے عرض کیا ضرور امیر المؤمنین تو فرمایا رات تو وہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت کے ارادہ سے نکلے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے کبھی آگے چلتے کبھی پیچھے کبھی دائیں کبھی بائیں آپ علیہ السلام نے پوچھا ابوبکر ایسا کرنے کی وجہ کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تاک میں بیٹھنے والوں کا خیال ہوتا ہے تو آگے چلتا ہوں پیچھا کرنے والوں کا خیال آتا ہے تو پیچھے کی جانب آجاتا ہوں اور کبھی دائیں اور کبھی بائیں ہوتا ہوں کیونکہ آپ پر امن نہیں ہوتا۔ اس رات آپ علیہ السلام انگلیوں کے سروں پر چلتے رہے یہاں تک انگلیاں گھس گئیں جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ پاؤں کی انگلیاں گھس رہی ہیں تو آپ علیہ السلام کو اپنے کندھے پر اٹھالیا بہت محنت مشقت برداشت کر کے غار کے منہ تک لے آیا وہاں اتارا پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا آپ اس وقت داخل ہوں پہلے میں داخل ہو کر دیکھ لوں اگر اس کے اندر کوئی چیز ہوگی وہ میرے اوپر گرے گی داخل ہوا اس میں کوئی چیز نظر نہیں آئی تو آپ کو اٹھا کر اندر داخل کیا غار کے اندر ایک سوراخ تھا اس میں سانپ اور اردھا تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خوف ہوا ان میں سے کوئی چیز نکل کر رسول اللہ ﷺ کو ڈس نہ لے ان سوراخ کے منہ میں پاؤں رکھدیا اب سانپ نے ڈسنا شروع کیا کاٹنا شروع کیا اور خون بہنے لگا رسول اللہ ﷺ فرمار ہے تھے ''لا تحزن ان اللہ معنا'' گھبرائیں نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ نے ابوبکر پر سکون اور طمانیت اتارا یہ ابوبکر کی رات ہے اور ان کا دن جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا عرب قبائل مرتد ہوئے بعض نے کہا نماز پڑھیں گے زکوۃ نہیں دیں گے بعض نے کہا نہ نماز پڑھیں گے نہ زکوۃ دیں گے میں ان کے پاس آیا نصیحت کی طرف دھیان دینے بغیر اور کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ لوگوں کے ساتھ تالیف قلوب کا معاملہ کریں نرمی کریں تو مجھے جواب تم جاہلیت میں سخت گیر تھے اب اسلام میں کمزوری دیکھاتے ہو کس چیز میں تالیف کروں بنے ہوئے بالوں میں یا جھوٹا جادو میں رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ زکوۃ میں دی جانے والی ایک رسی کا بھی انکار کرے میں ان سے قتال کرو

نکا ہم نے ان کے ساتھ ملکر قتال کیا واللہ وہ اس معاملہ میں حق پر تھے یہ ان کا دن ہے۔

الدینوری فی المجالسة و ابوالحسن ابن بشران فی فوائده بیهقی فی الدلائل و الالکائی فی السنه

۳۵۶۱۶..... سالم بن عبیدہ سے راویت ہے کہ اور وہ اہل صفہ میں سے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا یہ تین فضائل کس کو حاصل ہیں (۱) اذیقول لصاحبہ یہ کون صحابی مراد ہیں (۲) اذھما فی الغار یہ دوکون ہیں لا تحزن اللہ معنا۔(ابن ابی حاتم)

۳۵۶۱۷..... میمون سے رویات ہے کہ ایک شخص نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے آپ جیسا کسی کو نہیں دیکھا پوچھا تم نے آبوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے بتایا نہیں تو فرمایا تم ہاں کہتے تو میں تمہیں درہ سے سزاء دیتا یعنی وہ مجھ سے بہتر تھے۔(ابن ابی شیبة)

۳۵۶۱۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی مجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فوقیت دے گا اس کو چالیس کوڑے لاؤنگا۔(ابن ابی شیبة)

۳۵۶۱۹..... حسن سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں ایسا مقام چاہتا ہوں جہاں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زیارت ہو سکے۔

(ابن ابی شیبة)

۳۵۶۲۰..... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار (یعنی بلال حبشی رضی اللہ عنہ) کو آزاد کیا۔

ابن سعد ابن ابی شیبة بخاری حاکم خرائطحی سے مکادم اخلاق میں ابونعیم

۳۵۶۲۱..... عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سابقہ کی کوشش کی اب بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے۔(الدیلمی ابن عساکر)

۳۵۶۲۲..... ابن ابی اجاء سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ آیا دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لے رہے تھے۔(ابن السمعانی فی الذیل)

۳۵۶۲۳..... زیادہ بن علاقہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ (یعنی عمر رضی اللہ عنہ) نبی علیہ السلام کے بعد امت میں سب سے افضل ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ سے مارنا شرع کیا دوسرے نے جھوٹ بولا ہے ابوبکر تو مجھ سے میرے باپ سے تجھ سے تیرے باپ سے بہتر ہے۔(خثیمہ فی فضائل الصحابہ)

۳۵۶۲۴..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل ذکر کیا ان کے مناقب ذکر کرنا شروع کیا پھر فرمایا یہ ہمارے سردار ہیں اور بلال رضی اللہ عنہ بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ہیں۔(ابو نعیم)

۳۵۶۲۵..... حسن بن ابی رجاء عطاری سے روایت ہے کہ میں مدینہ آیا لوگ جمع تھے تو درمیان میں ایک شخص دوسرے شخص کے سر کا بوسہ لے رہے تھے اور کہہ رہے تھے میں تجھ پر فدا ہوں اگر آپ نہ ہوتے ہم ھلاک ہو جاتے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ بوسہ لینے والا کون اور جس کا بوسہ لیا جارہا ہے وہ کون؟ تو بتایا یہ عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لے رہے ہیں اس مرتدین اور مانعین زکوٰۃ سے قرال کر سراہائے ہوئے۔

رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تمنا

۳۵۶۲۶..... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت میری تمنا تو یہ ہے کہ کاش میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ کا ایک بال ہوتا۔مسدد

۳۵۶۲۷..... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جو میری موجودگی کے اس کے خلاف کہے وہ بہتان باندھے والا ہوگا اور اس پر بہتان باندھنے کی سزاء ہوگی۔(الد لکائی)

۳۵۶۲۸..... حسن سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے کچھ جاسوس تھے لوگوں میں تو وہ خبر لے کر آئے کہ ایک قوم کا اجتماع ہوا اس میں انہوں نے عمر

رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر فوقیت دی ہے ناراض ہوئے اور ان کو بلوایا جب ان کو لایا گیا تو فرمایا قوم کے بدترین لوگ اے قبیلے کے بدترین اے گھوڑوں کے سردار لوگوں نے پوچھا اے امیرالمؤمنین آپ ایسا کیوں فرمارہے ہیں؟ ہم سے کیا غلطی ہوگئی تین مرتبہ یہ الفاظ ان کو سنائے اس کے بعد فرمایا تم نے مجھ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ میں کیوں فرق کیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری تو یہی خواہش ہے کہ جنت میں وہ مقام ملے جہاں سید ور تک ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوسکے۔(اسد بن موسیٰ فی فضائل الشخین)

۳۵۶۲۹..... جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ واللہ ہم نے کسی شخص کو آپ سے زیادہ انصاف کرنے والا زیادہ حق گو اور منافقین پر آپ سے زیادہ سخت نہیں دیکھا آپ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر ہیں عوف بن مالک نے کہا واللہ تم نے جھوٹ بولا ہے واللہ ہم نے آپ علیہ السلام کے ان سے بہتر شخص کو دیکھا ہے پوچھا کون ہے اے عوف؟ بتایا ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عوف نے سچ بولا تم نے جھوٹ بولا اللہ کی قسم ابوبکر مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور میں اپنے گھر والوں کے اونٹ سے زیادہ بھٹکا ہوا۔

ابونعیم فی فضائل الصحابہ ابن کثیر نے کہا اس کی سند صحیح ہے

۳۵۶۳۰..... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو مارا جس سے وہ بیہوش ہوگئے ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے فرمایا سبحان قسم ایک ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے لوگوں نے پوچھا پر کون ہے بتایا گیا ابن ابی قحافہ مجنون ہے۔

ابویعلی ابن ماجر

جن پر سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے افضل

۳۵۶۳۱..... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوالدرداء کو دیکھا کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے چل رہا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ایسے شخص سے آگے چلتے ہو جس سے بہتر شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا اس کے بعد ابوالدرداء کو کبھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے نہیں دیکھا گیا۔(اسراج)

۳۵۶۳۲..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی آپ رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھا۔(ابو نعیم فی المعرفه)

۳۵۶۳۳..... (ایضاً) ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے علی کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھا۔(طبرانی حاکم و ابو طالب ایسا ری فی فضائل الصدیق و ابو الحسن البغدادی فی فضائل ابی بکر و عمر رضی الله عنه)

۳۵۶۳۴..... شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رب تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کروں۔(العشاری)

۳۵۶۳۵..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں حدیث کے لحاظ سے سب سے افضل ہیں۔(العشاری)

۳۵۶۳۶..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک ہوں۔(العشاری)

۳۵۶۳۷..... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صالح شخص نے خواب دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر بیٹھ گئے، اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور عثمان رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم کھڑے ہوئے تو ہم نے کہا رجل صالح آپ علیہ السلام ہیں اور یہ سب کے آپ کے بعد خلفاء ہیں۔(نعیم بن حماد فی الفتن)

۳۵۶۳۸..... ابوعبدالرحمٰن ازدی سے روایت ہے کہ جب اونٹ ھلاک ہوگیا عائشہ رضی اللہ عنہ کھڑی ہوئی اور گفتگو کی کہ اے لوگوں میرا تم پر ماں ہونے کا حق ہے نصیحت کا حق ہے کہ مجھ پر وہی تہمت رکھ سکتا ہے جو اپنے رب کا نافرمان ہو رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا ان کا سر میرے گود میں تھا اور میں جنت میں ان کی ازواج میں سے ایک ہوں۔

میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین اور منافقین میں فرق کیا میری وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پاک مٹی پر تیمم کی اجازت دی میرا والد اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھا شخص ہیں اور سب سے پہلے آپ کا نام صدیق رکھا گیا رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا وہ آپ سے راضی تھے اور ان کی گر دن پر امامت کی ذمہ داری ڈالی گئی پھر دین کی اسی مضطرب ہوئی انہوں نے سیدھا سالم راستہ تمہارے لئے نکالا اس طرح نفاق دب گیا اور روت کا جوش ٹھنڈا ہو گیا اور یہودی کی جلائی ہوئی اگ بجھ گئی تم اس وقت ٹکٹکی باندھ کر دشمن کا انتظار کر رہے تھے تم دور کی آواز کو قراب کی سنتے تھے اور شکیزہ کس دیئے گئے تھے اور خوب مشقت برداشت کی اور دین کو عام کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی دستگیری فرمائی اور نفاق کی کھوپڑی پر مشرکین کی لڑائی کی آگ جلائی وہ اسلام کی مدد میں بیدار اور جاہلوں سے عفو در گذر کرنے والے۔(الز بیر بن بکار)

۳۵۶۳۹......عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا آپ کو لوگوں میں محبوب کون ہے؟ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھا مردوں میں فرمایا ان کے والد سے پوچھا پھر کون؟ فرمایا پھر ابوعبیدہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۶۴۰......عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کو دار لسلاسل بھیجا تو لشکر کے شرکاء نے آگ جلانے کی اجازت مانگی رات کے وقت ان کو منع کر دیا انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ عمرو بن عاص سے اس سلسلہ میں بات کریں تو انہوں نے فرمایا جی عمرو بن عاص نے پیغام بھیجا ہے کہ لشکر میں سے جو بھی رات کے وقت آگ جلانے گا اسکو آگ میں ڈالا جائے گا پھر دشمن سے مقابلہ ہوا اس میں دشمن کو شکست ہوئی مجاہدین دشمن کا تعاقب کرنا چاہا تو منع کر دیا جب لشکر واپس آیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تو عمرو بن عاص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آگ جلانے کی اجازت میں اس لئے تامل ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں آگ جلائیں اور دشمن کو ہماری قلت تعداد کا علم ہو جائے اور تعاقب سے اس لئے روکا کہ میں ایسا نہ ہو یہ تعاقب کرتے ہوئے آگے بڑھ ان کے تاک میں لگے ہوئے لوگ سمجھے سے حملہ اور ہو جائیں فرمایا آپ علیہ السلام نے رو یا توں ان کی تعریف کی پھر آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا لوگوں میں آپ کو محبوب کون ہے؟ پوچھا کیوں پوچھے ہو بتایا تا کہ جس سے آپ محبت فرماتے ہیں میں بھی محبت کروں فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھا مردوں میں کون؟ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

ابویعلی ابن عساکر

میرا خلیل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں

۳۵۶۴۱......کعب بن مالک سے روایت ہے کہ مجھے تمہارے نبی کی وفات سے پانچ دن پہلے ساتھ رہنے کا موقع ملا میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کا اپنی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے اور میرا خلیل تم میں ابوبکر بن ابی قحافہ ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو اپنا خلیل بنایا ہے تم سے پہلے لوگوں نے انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ہے میں تمہیں اس سے روکتا ہوں تین مرتبہ فرمایا پھر ان پر بیہوشی طاری ہوئی جب ہوش میں آیا تو فرمایا اپنے مملوکہ غلاموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو خود کھائے ہو ان کو بھی کھلاؤ جو خود پہنتے ہو ان کو بھی پہناؤ اور ان کے ساتھ نرم گفتگو کرو۔(ابوسعید ابن لاعرابی فی معجمہ والشاشی ابن کثیر رضی اللہ عنہ نے کہا غریب ہے اور سند ضعیف ہے)

۳۵۶۴۲......زھری ایوب بن بشیر بن اکال سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر مختلف کنوں کا سات مشکیزہ ے پانی بہادو تا کہ میں لوگوں کے پاس نکل کر ایک عہد نامہ لکھوا دوں آپ سر پر پٹی باندھ کر نکلے یہاں تک منبر پر تشریف لے آئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا دنیا رہنے یا اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نعمت کو اختیار کرنے کے درمیان انہوں جو اللہ تعالیٰ کے پاس نعمت ہے اس کو اختیار کیا کسی کو سمجھ نہ آیا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وہ رو پڑے اور عرض کیا ہم اپنے ماں باپ اور اولاد کو آپ پر قربان کرتے ہیں آپ اپنی جگہ قائم رہیں لوگوں میں میرے نزدیک سب سے افضل صحبت اور ہاتھ کے مال کے اعتبار سے ابن ابی قحافہ ہیں دیکھو یہ دواز ے جو مسجد کی طرف کھلے ہوئے ہیں ان سب کو بند کرو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے کیونکہ مجھے اس پر نور نظر آیا(طبرانی فی الا وسط ابن عساکر اور کہا یہ وھم ہے کیونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث

روایت نہیں کی بلکہ زہری ایوب بن نعمان جو معاویہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں ان سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے بنومعاویہ کو معاملہ سمجھ لیا تو انہوں نے حدثنی کو سمعت سے بدل دیا اور معاویہ کو ابی سفیان کی طرف منسوب کر رہا۔

۳۵۶۴۳......(مسند ربیعہ بن کعب الاسلمی) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا مجھے ایک زمین عطیہ میں دی گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک زمین دی گئی دنیا آگئی ہم نے آپس میں اختلاف کیا ایک کھجور پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میری حد میں ہے میں نے کہا میری حد میں میرے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ آوازیں بلند ہوگئیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ناپسندیدہ کہا پھر اس پر نادم ہوئے مجھ سے فرمایا اے ربیعہ تو بھی مجھے ایسا کلمہ کہدے تاکہ بدلہ برابر ہوجائے میں نے کہا میں ایسا نہیں کرونگا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تو بدلہ لے لے یا میں رسول اللہ ﷺ کو تمہارے پاس بلا کر لاؤنگا میں نے کہا میں ایسا نہیں کرونگا بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ زمین چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا بنواسلم کے بھی کچھ لوگ حاضر ہوئے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے کس بنیاد پر رسول اللہ ﷺ سے تمہارے خلاف مدد طلب کر رہا ہے انہوں نے خود ہی تو جو کچھ کہنا تھا کہد یا میں نے کہا جانتے بھی ہو یہ کون ہیں؟ یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں وہ ثانی اثنین ہیں وہ اسلام میں سب سے قدیم ہیں تو احتیاط کو اگر وہ دیکھے کہ تم ان کے خلاف میری مدد کر رہے ہو تو وہ ناراض ہوں گے ان کے ناراض ہونے سے رسول اللہ ﷺ ناراض ہوں گے اور ان دونوں کے ناراض ہونے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا اس طرح ربیعہ ہلاک ہوجائے گا انہوں نے کہا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کیا تم واپس چلے جاؤ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے میں بھی اکیلا پیچھے پیچھے پہنچ ہوگیا انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے میری طرف سر اٹھایا اور پوچھا اے ربیعہ تمہارا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا ایسا ہوا اس دوران انہوں نے مجھے ایک ناپسندیدہ کلمہ کہا پھر مجھ سے فرمایا تم بھی مجھے ایسا کہو تاکہ بدلہ ہوجائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں تمہیں جواب میں ویسا کلمہ نہیں کہنا چاہئے البتہ کہو غفر اللہ لک یا ابا بکر اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے ہوئے واپس چلے گئے۔ (طبرانی بروایت ربیعہ اسلمی)

۳۵۶۴۴......نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا تم ایسے شخص سے آگے چلتے ہو جو تم سے بہتر ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان تمام لوگوں میں بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غریب ہوتا ہے۔ (ابن عساکر اور اس کی سند جس ہے)

۳۵۶۴۵......سہل بن یوسف بن سہل بن مالک اپنے والد سے اپنے دادا سے جو کعب بن مالک کے بھائی تھے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کبھی میرے ساتھ کوئی برائی نہیں کی۔ (ابن مندہ نے نقل کر کے کہا غریب ہے۔ للا نفرد فه الا من الو جه ابن عساکر

۳۵۶۴۶......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا تم جانتے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عتیق کیوں کہا جاتا ہے ان کی ذاتی شرافت یا خاندانی شرافت کی بناء پر فرمایا نہیں بلکہ جاہلیت کے زمانہ میں جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ زندہ نہیں بچتا اس لئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوا تو ان کو کعبہ کے پاس لے کر آئی اور دعا کی یا الھی التعیق لا الہ الا انت ھبہ لی من الموت بتایا اس وقت سونے کی ایک ہتھیلی ظاہر جس پر کنگن نہیں تھے اس وقت ایک قائل کہہ رہا تھا۔

فزت بحمل الولد العتیق یعرف فی التوراۃ بالصدیق

تو ولد عتیق کے حمل سے کامیاب ہے جو توراۃ میں صدیق کے نام سے معروف ہے اللہ تعالیٰ اس کو (بچپن میں) موت سے بچایا اور ان کو زمین کے شب سے بہتر شخص کا وزیر بنایا دونوں نہ زندگی میں جدا ہوں گے نہ موت کے بعد نہ کل قیامت کو اللہ کے سامنے جدا ہوں گے۔

ابو علی حسن بن احمد البناء فی مشیخته و ابن نجار وسنده جید

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ ہے

۳۵۶۴۷ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان تھا جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بشارت دی کہ انت عتیق اللہ من النار تو ان کا نام عتیق ہوگیا۔ (ابونعیم ابن کثیر نے کہا اس کی سند جید ہے)

۳۵۶۴۸ ... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے جتنا فائدہ پہنچایا کسی اور کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا یا رسول اللہ ﷺ میں اور میرا مال تو آپ ہی کا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۶۴۹ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے آپ علیہ السلام نے توجہ فرمایا آپ کے دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اے ابوبکر آپ کو مبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو سلام کہا گیا ہے جبرائیل علیہ السلام نے اتر کر کہا اے محمد یہ آپ کے دائیں جانب چادر میں ملبوس کون ہے میں نے کہا ابوبکر جس نے مجھ پر مال خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور میری تصدیق کی اور اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی۔ فرمایا اے محمد اس کو سلام سنادو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ان سے پوچھو اپنے اس فقیری میں مجھ سے راضی ہیں یا ناراض ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت دیر تک روتے رہے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر پر راضی ہوں۔ ابونعیم نے فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ابن کثیر نے کہا اس میں شدید غرابت ہے طبرانی کا شیخ عبدالرحمن معاویہ التیمی ان کا شیخ محمد بن نصر الفارسی کا کسی اور نے ذکر نہیں کیا۔

۳۵۶۵۰ موسیٰ بن عبدالرحمن الصنعانی نے ابن جریج سے روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اختیار کی وہ اس وقت اٹھارہ سال کے تھے اور نبی کریم ﷺ بیس سال کے وہ دونوں تجارت کی غرض سے ملک شام جارہے تھے ایک مقام پر اترے وہاں بیری کا ایک درخت تھا رسول اللہ ﷺ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک راہب کے پاس گئے جس کا نام بحیرا تھا ایک بات پوچھنے کے لئے تو راہب نے پوچھا درخت کے سایہ میں کون بیٹھا ہے؟ بتایا یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں تو راہب نے کہا اللہ کی قسم یہ نبی ہیں اس درخت کے سایہ میں عیسیٰ بن مریم کے بعد محمد ﷺ کے علاوہ کوئی اور نہیں بیٹھا اس وقت سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں یقین اور تصدیق بیٹھ گئی جب نبی ہونے کی خبر دی تو آپ کی پیروی شروع کردی۔ (ابن مندہ ابن عساکر مغنی میں کہا ہے موسیٰ بن عبدالرحمن الصنعانی دجال ہے ابن حبان نے کہا کہ وضع علی ابن جریج عن عطا عن ابن عباس کتاب فی التفسیر)

۳۵۶۵۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عراق سے ایک شخص آیا اس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان عورتوں کی طرف سے رشتہ داری تھی آپ علیہ السلام نے فرمایا مرحبا اس شخص کو مبارک ہو جس نے مال غنیمت حاصل کیا اور سلامت رہا کہا یا رسول اللہ آپ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا وہ آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ عرض کیا میرا مقصد عورتوں کے متعلق سوال نہیں بلکہ مردوں کے متعلق سوال ہے تو فرمایا پھر ان کے والد۔ (یہ روایت ۳۵۶۸۷ پر آرہی ہے بروایت نسائی)

۳۵۶۵۲ ابوواقد روایت کرتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے ستون جنت میں ہیں اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دنیا کی نعمتوں اور حکومت یا آخرت کے درمیان اختیار دیا گیا ہے تو انہوں نے آخرت کو اختیار کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم آپ پر اپنی جان مال قربان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن تمہارے نبی اللہ کے خلیل ہیں۔

رواہ ابونعیم

۳۵۶۵۳ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی مصاحبت اختیار کی وہ اٹھارہ سال کے تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ بیس سال کے وہ ملک شام تجارتی غرض سے جارہے تھے راستہ میں ایک مقام پر قیام کیا اس جگہ بیری کا درخت تھا رسول اللہ ﷺ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ بحیرا راہب سے ایک بات پوچھنے کے لئے گئے تو راہب نے پوچھا درخت کے سایہ میں کون شخص ہے؟ بتایا وہ محمد بن عبداللہ ہے تو راہب نے کہا اللہ کی قسم یہ نبی ہیں اس درخت کے سایہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے بعد محمد ﷺ کے علاوہ کوئی نہیں بیٹھا

اس واقعہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں تصدیق اور یقین بیٹھا دیا جب نبی ﷺ نے نبوت کی اطلاع دی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیروی شروع کردی۔ (ابونعیم)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

۳۵۶۵۴..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک دن بیٹھی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا اس وقت میرے والد تشریف لائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چاہے یا جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ ایسے شخص کو دیکھے جو جہنم سے آزاد ہے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھے ان کا نام ولادت کے وقت ان کے گھر والوں نے عبداللہ بن عثمان رکھا تھا لیکن ان پر عتیق نام غالب آ گیا۔ (ابو یعلی وابو نعیم فی المعرفہ اس میں صالح بن موسی صلحی ضعیف ھیں)

۳۵۶۵۵..... عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر "عتیق اللہ من النار ہیں" اسی دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔

ترمذی اور کہا یہ غریب ہے اس سند میں اسحاق مذکور ہیں۔ طبرانی حاکم ابن مندہ

۳۵۶۵۷..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسراء ومعراج کی رات کے بعد صبح کو لوگوں نے اس موضوع پر گفتگو شروع کی کچھ وہ لوگ بھی مرتد ہوگئے جو آپ پر ایمان لائے تھے وہ فتنہ میں مبتلا ہوگئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو اس سے بھی بعید باتوں کی تصدیق کرتا ہوں صبح وشام آسمانی خبر آنے کی تصدیق کرتا ہوں اس وجہ سے ان کا نام صدیق رکھا گیا۔ (ابونعیم اس میں محمد بن کثیر مصیصی اس کو امام احمد نے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے۔ (ابن معین نے صدوق کہا ہے نسائی وغیرہ نے کہا لیس بالقوی)

۳۵۶۵۸..... (مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) اس دوران کہ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے ان پر ایک عباء تھا جس کے دونوں اطراف کو لکڑی سے جوڑا گیا اس وقت جبرائیل علیہ السلام آئے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام کہا اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر عباء ہے جس کو سینہ پر لکڑی سے جوڑا گیا فرمایا اے جبرائیل انہوں نے اپنا مال مجھ پر خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے تو کہا ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچا دو اور کہو کہ رب تعالیٰ پوچھ رہا ہے کہ اس فقر کی حالت میں مجھ سے راضی ہیں یا ناراض تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا کیا میں اپنے رب پر ناراض ہوں گا میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں۔

ابو نعیم فی فضائل الصحابہ

۳۵۶۵۹..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو اختیار دیا کہ جو نعمت اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کرے یا دنیا کو تو انہوں نے جو اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کیا تو اس بات کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی نے نہیں سمجھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے آپ علیہ السلام نے فرمایا صبر کرو اے ابوبکر مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کردیئے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے میرے علم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کا مجھ پر احسان نہیں۔ (یحییٰ بن سعید الاموی فی مغاریہ)

۳۵۶۶۰..... اسحاق بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا ان کے پاس عائشہ بنت طلحہ بھی تھیں وہ اپنی ماں ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہی تھی میں تجھ سے بہتر ہوں اور میرے باپ تیرے باپ سے بہتر ہیں ماں اس کو ڈانٹنے لگی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا میں تم دونوں کے درمیان فیصلہ کروں؟ انہوں نے کہا ہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: انت عتیق اللہ من النار یعنی تم اللہ کی طرف سے آگ سے آزاد ہو اسی دن سے ان کا نام عتیق ہوگیا اور طلحہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا تم اے طلحہ ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے شہادت کا مرتبہ حاصل کرلیا۔ (ابن مندہ ابن عساکر)

۳۵۶۶۱..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کرگئی تو عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک شانہ کی ہڈی لے آؤ تاکہ اس پر ابوبکر کے لئے تحریر لکھ دوں تاکہ میرے بعد اس پر اختلاف نہ ہو جب عبدالرحمن کھڑے ہوئے تو ارشاد

فرمائی اللہ اور مؤمنین ابوبکر کے بارے میں اختلاف کرنے سے انکار کردیں گے۔(بزار)

۳۵۶۶۲......حبیب بن ابی ثابت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں آپ کے محبوب کون ہے تو فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کہا گیا مردوں کے متعلق سوال ہے تو فرمایا ان کے والد۔رواہ ابن عساکر

۳۵۶۶۳......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہا تو رسول اللہ ﷺ نے سن لیا تو غصہ سے سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا ابن ابی قحافہ کہاں ہے۔(ترمذی، ابن عساکر)

اللہ تعالیٰ نے صدیق نام رکھا

۳۵۶۶۴......(مسند ربیعہ)ابوصالح مولیٰ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا مجھ سے ربیعہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا ہے۔(مسند فردوس)

۳۵۶۶۵......ام ھانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات کے بعد میں قریش کو معراج کی خبر دینے کے لئے نکلا تو انہوں نے میری تکذیب کی جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اس دن سے ان کا نام صدیق ہوگیا۔(ابونعیم فی المعرفہ اس میں عبدالاعلیٰ ابن ابی مساور متروک ہے)

۳۵۶۶۶......حسن سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صدقہ لائے آپ نے قبول کرلیا اور کہا یا رسول اللہ میرا صدقہ ہے اللہ کے لئے دوبارہ صدقہ کرنا بھی میرے اوپر لازم ہے اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ لایا اس کو ظاہر کیا اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میرا صدقہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس اعادہ ہے اے عمر تم نے اپنے کمان میں تانت لگایا بے جوڑ تم دونوں کے صدقہ میں وہی فرق ہے جو تم دونوں کے کلمہ میں ہے(حلیۃ الاولیا، وابن کثیر نے کہا اس کی سند جید ہے اور اسکو مرسلات میں سے شمار کیا گیا ہے)

۳۵۶۶۷......(مسند عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ)دیلمی نے مسند فردوس میں کہا ہمیں ابوالمنصور بن خیبروں نے خبر دی ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الحافظ نے ان کو خبر دی ابوالعلاء الواسطی نے ان کو خبر دی احمد بن عمویہ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن جعفر بن احمد بن لیث نے ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر ہمدانی نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد جیہان نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن بکر بن السہمی نے ان کو حدیث بیان کی مبارک بن فضالہ نے ان کو حدیث بیان کی ثابت بیانی نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

۳۵۶۶۸......عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہوکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے پوچھا آج کے دن کس نے روزہ رکھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان کو روزہ کا خیال نہ رہا اس لئے صبح بغیر روزہ کے ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں رات کو روزہ کی نیت کی تھی اس لئے روزہ سے ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے کسی بیمار کی عیادت کی ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تو نماز کے بعد یہیں پر ہیں عیادت کیسے کرتے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے رات خبر ملی تھی عبدالرحمٰن بن عوف بیمار ہیں اس لئے میں اس راستہ پر آیا تا کہ صبح کے وقت ان کے حالات معلوم کروں رسول اللہ ﷺ نے پوچھا آج تم میں سے کسی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے عمر رضی اللہ عنہ کے کہا ہم تو نماز کے بعد سے یہیں ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں مسجد میں داخل ہوا ایک سائل تھا عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا وہ لے کر میں نے سائل کو دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں جنت کی بشارت ہو عمر رضی اللہ عنہ نے سانس لیا ہائے جنت تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ایک کلمہ ہے جس سے: عمر رضی اللہ عنہ راضی ہوگیا ان کا خیال یہ ہے کہ انہوں نے بھی کسی خبر کا ارادہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس میں سبقت لے گئے۔رواہ ابن عساکر

۳۵۶۶۹......حارث سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول

کیا سب سے پہلے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۶۷۰..... حسن رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا میں وہاں موجود تھا نہ غائب تھا نہ مجھے کوئی بیماری لاحق تھی ہم نے اپنی دنیا کے لئے اسی کو پسند کیا جس کو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے دین کے لئے پسند کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۶۷۱..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے وہ علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے بارے میں تین مرتبہ منازعت کی اللہ تعالیٰ نے انکار کیا مگر یہ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کیا جائے۔ (ابن النجار)

۳۵۶۷۲..... محمد بن کعب قرظی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ معراج سے واپسی پر ذا طوی تک پہنچے تو کہا اے جبرئیل مجھے ان کی تکذیب کا اندیشہ ہے تو جبرائیل نے جواب دیا کہ وہ کیسے جھٹلائیں گے جب کہ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ (الزبیر ابن نجار)

۳۵۶۷۳..... زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی کوئی شعر کہا ہے؟ عرض کیا ہاں فرمایا سناؤ تا کہ میں سنوں تو کہا۔

وثانی اثنین فی المغار المنیف وقد

کاف العدو بہ اذ یصعد الجبل

وکان دف رسول اللہ قد علموا

من البر بہ لم یعدل بہ املا

یعنی وہ دو میں دوسرا تھا جب دونوں غار حراء میں دشمنوں نے ان پر چکر لگایا جب پہاڑ پر چڑھے ہوئے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے لیکن ان سب کو معلوم تھا کہ مرتبہ میں مخلوق میں سے کوئی ان کا برابر نہیں۔

یہ اشعار سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں آپ کے نواجذ ظاہر ہوگئے اور فرمایا تم نے سچ کہا وہ ایسا ہی ہے جیسے تم نے کہا۔ (ابن النجار)

۳۵۶۷۴..... یزید بن اصم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا میں بڑا ہوں یا تم؟ تو عرض کیا آپ بڑے ہیں مکرم ہیں البتہ عمر میں میں بڑا ہوں (خلیفہ بن خیاط ابن کثیر نے کہا یہ روایت انتہائی غریب ہے مشہور اسکے خلاف ہے یعنی یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر میں آپ سے چھوٹے تھے ابن ابی شیبہ)

۳۵۶۷۵..... صلہ بن زفر سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے سامنے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوتا تو فرماتے سابق بالخیر کا تذکرہ ہو رہا ہے سابق کا تذکرہ ہو رہا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب بھی کسی خیر کے کام میں مسابقت ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے آگے بڑھ گئے۔ (طبرانی الاوسط)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گواہی

۳۵۶۷۶..... ابوالزناد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین کیا وجہ ہے کہ مہاجرین اور انصار ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم رکھتے ہیں حالانکہ آپ کے مناقب ان سے زیادہ ہیں آپ ان سے پہلے مسلمان ہوئے اور بھی آپ کو سبقت حاصل ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم قریشی ہو تو میرے خیال میں تمہارا تعلق ”عائذہ“ سے ہے اس نے اقرار کیا ہاں فرمایا اگر مؤمن اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا اگر تو زندہ رہا تو تجھے میری طرف سے تنبیہ ہوگی ارے تیرا ناس ہو کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے چار دفعہ سبقت لے گئے امامت میں سبقت لے گئے امامت کی تقدیم ہجرت کی تقدیم ہے اور غار میں سبقت کی اور ابتداء اسلام میں سبقت ہے ارے تیرا ناس ہو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کی مذمت کی مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی۔ (خیثمہ ابن عساکر)

رسول اللہ ﷺ کا جنازہ

۳۵۶۷۷..... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کا انتقال ہوا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ دونوں نماز جنازہ کے لئے حاضر ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علی ابن ابی طالب سے فرمایا آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں تو فرمایا آپ خلیفہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے میں آگے نہیں بڑھ سکتا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی۔ (خطیب فی رواہ مالک)

۳۵۶۷۸..... (مسند انس رضی اللہ عنہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی وہ سلام کے پھیرنے کے بعد کھڑے ہوئے تھے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی وہ سلام کے بعد فوراً اس طرح کھڑے ہوئے گویا کہ گرم ریت پر کھڑے ہیں۔

عبد الرزاق

۳۵۶۷۹..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ نے مجھے اور مجھ پر ایمان لانے والوں کا اجر وثواب عطا فرمایا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت تک اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اجر وثواب عطاء فرمایا مجھ پر ایمان لانے والوں کا میری بعثت سے قیامت تک۔

الدینوری فی المجالسہ والعشاری فی فضائل الصدیق والخلعی خطیب والدیلمی ابن الجوزی فی الواھیات

۳۵۶۸۰..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے آپ کی تقدیم کے لئے تین مرتبہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا (ابوطالب العشاری فی فضائل الصدیق خط وابن الجوزی فی الواھیات ابن عساکر میزان میں کہا یہ باطل ہے)

۳۵۶۸۱..... ابوالوائل سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا آپ خلیفہ نہیں بنے؟ فرمایا نہیں کیونکہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خلیفہ نہیں بنایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کو خیر پر جمع فرما دیتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے بعد لوگوں کو خیر پر متفق فرما دیا۔

ابن ابی عاصم عقیلی وابو الشیخ فی الوصایا العشاری فی فضائل الصدیق بیهقی

۳۵۶۸۲..... حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں نے ابوجہل بن ھشام کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک طرح کا غمگین پایا جو میں نے آپ کے چہرہ پر محسوس کیا تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا آپ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے چہرہ پر کچھ ناپسندیدگی کے آثار ظاہر تھے جب آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ کا چہرہ کھل گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ان کو دیکھ کر چہرہ کھلنے سے کیا چیز مانع ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا سب سے پہلے ایمان لایا اور سب سے زیادہ خاموش رہنے والے ہیں اور سب سے زیادہ مناقب والے ہیں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت میں میرے ساتھ غار کی وحشت میں انس پہنچانے والے تھے اس کے بعد قبر میں بھی میرے ساتھ ہوں گے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر خوشی سے میرا چہرہ چمکدار کیسے نہ ہوگا۔ (الزوزنی)

۳۵۶۸۳..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ مکرم نبی کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور بلند درجات والے ہیں قرآن کریم کو جمع کرنے کی وجہ سے اور اللہ کے دین کو قائم کرنے کی وجہ سے اس کے ساتھ پہلے سے اسلام پر سبقت حاصل کرنے کے اور دیگر فضائل کی وجہ سے۔ (الزوزنی)

۳۵۶۸۴..... ابان بن عثمان الاحمر ابان بن تغلب سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ اپنے آپ کو قبائل کے سامنے پیش کریں یعنی ان سے اپنی حفاظت ونصرت طلب کریں تو آپ علیہ السلام نکلے میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے ہم عرب کی مجالس میں سے ایک مجلس میں گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے وہ ہر خیر کے کام میں آگے بڑھنے والے تھے اور وہ نسب جاننے والے شخص تھے جا کر سلام کیا اور پوچھا کس قبیلہ سے تعلق ہے

لوگوں نے بتایا ربیعہ سے پوچھا ربیعہ کی کس شاخ سے تعلق ہے؟ ھام سے یا ھازم سے لوگوں نے بتایا ھامۃ العظمیٰ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کس ھامۃ العظمیٰ سے تعلق ہے لوگوں نے بتایا ذھل اکبر سے پوچھا کیا وہ عوف جس کو لوگ وادی کا سب سے قابل شخص بتاتے ہیں اس کا تعلق تمہارے قبیلہ سے ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں پوچھا کیا جساس ابن مرہ جو نگرانی کرنے والا پڑوس کی حفاظت کرنے والا ہے اس کا تعلق تمہارے قبیلہ سے ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں کیا بطام بن قیس جو صاحب جھنڈا ہے اور قبیلہ کا سردار ہے اس کا تعلق تم سے ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں کیا حوفزان جو بادشاہوں کا قاتل ہے اور ان کے نفوس چھیننے والا اس کا تعلق تم سے ہے لوگوں نے بتایا نہیں پوچھا مزدلف جو یکتا عمامہ کا مالک ہے اس کا تعلق تم سے ہے ان لوگوں نے بتایا نہیں پوچھا کیا کندہ کے بادشاہوں کے ماموں کا تعلق تم سے ہے بتایا نہیں پوچھا لخم کے بادشاہوں سسرال تم میں سے ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا تعلق ذھل اکبر سے نہیں بلکہ ذھل الفر سے ہے تو بنی شیبان کا ایک لڑکا جس کی ابھی داڑھی نکل رہی تھی وہ کھڑا ہوا اور کہا۔

ان علی سائلنا ان نسالہ والعیب لاتعرفہ اوتحملہ

اے شخص تم نے ہم سے تفصیلات معلوم کیں ہم نے تفصیلات بتلادی ہیں کوئی چیز ہم نے نہیں چھپائی آپ بتائیں آپ کون ہیں بتایا میں ابوبکر ہوں قریش سے میرا تعلق ہے اس جوان نے کہا بس بس شرافت والے ہو اور ریاست والے جوان نے پوچھا قریش کی کس شاخ سے آپ کا تعلق ہے بتایا ہم ابن مرہ سے جوان نے کہا واللہ تمہیں تو دانت کے درمیان تیر پھینکنے پر قدرت حاصل ہے پوچھا قصی تم ہی میں سے ہے جس نے فہر کے قبائل کو جمع کیا جس کو قریش مجمعا کے نام سے یاد کرتے ہیں کہا نہیں پھر پوچھا ہاشم جو قوم کے لئے ثرید بنایا کرتا تھا جب کہ اہل قحط سالی اور تنگ دستی میں بتلا تھے ان کا تعلق تم سے ہے بتایا نہیں پھر پوچھا شیبۃ الحمد عبدالمطلب جو آسمان پرندہ کو غذا کھلاتا جس کا چہرہ چاند کی طرح ہے یعنی اندھیری رات میں چمکتا ہے ان کا تعلق تم سے ہے بتایا نہیں پوچھا کیا تمہارا تعلق اہل حجابہ سے ہے فرمایا نہیں پوچھا تمہارا تعلق اہل سقایہ سے ہے بتایا نہیں کیا اہل ندوہ سے تمہارا تعلق ہے؟ بتایا نہیں پوچھا اہل رفادہ سے تمہارا تعلق ہے بتایا نہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا لگام پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جانا چاہا تو لڑکے نے کہا۔

صادف درء السیل دراء یھضہ حینا وحینا لیصدعہ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر وہ ٹھہر جاتا تو اس کو یا رسول اللہ آپ کے بارے میں بتاتا آپ کا تعلق قریش سے ہے رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوبکر آپ کو بہت ہوشیار بدوی سے سابقہ پڑا ہے تو فرمایا ہاں اے ابوالحسن ہر بڑی اہم بات پر مطلع ہونا یہ ایک مستقل مصیبت ہے بلاء بندھی ہوئی ہے گویائی کے ساتھ پھر ہم دوسری مجلس کی طرف جن پر سکینت اور وقار چھایا ہوا تھا گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور پوچھا آپ کہاں کے ہیں بتایا ہمارا تعلق شیبان ثعلبہ سے ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ شریف لوگ ہیں ان میں مفروق بن عمرو، ھانی بن قبیصہ، مثنیٰ بن حارثہ، نعمان بن شریک، مفروق حسن جمال اور فصاحت لسانی کے لحاظ سے ان پر فائق تھا ان کے بالوں کے دو لٹھے تھے جو سینہ پر گرتے تھے اور قوم کی مجلس کے آخر میں بیٹھے ہوئے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہاری تعداد کتنی ہے؟ مفروق نے کہا ہماری تعداد ہزار سے زیادہ ہے ایک ہزار قلت کی وجہ سے شکست نہیں کھاتے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا حفاظت کا نظام کیسا؟ مفروق نے کہا ہم اس کی خاطر مشقت برداشت کرتے ہیں جب کہ ہر قوم کوشش کرتی ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور تمہارے دشمنوں سے لڑائی کا کیا حال ہے؟ مفروق نے کہا ہم مقابلہ کے وقت سخت غضبناک ہوتے ہیں اور ہم غصہ کے وقت سخت مقابلہ کرتے ہیں اور ہم عمدہ گھوڑوں کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے ہیں اسلحہ کو دودھ والی اونٹنی پر اور اللہ کی مدد کبھی ہمیں غالب کرتی ہے اور کبھی ہم مغلوب ہوئے ہیں شاید آپ قریشی بھائی ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں خبر پہنچی ہے کہ اللہ کا رسول مبعوث ہوا ہے وہ یہ ہیں رسول اللہ آگے بڑھے اور بیٹھ گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان پر اپنے کپڑے سے سایہ کئے ہوئے تھے رسول اللہ نے فرمایا میں تمہیں دعوت دیتا ہوں اس کی شہادت دو لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' وان محمداً عبدہ' ورسولہ' اور اس کی دعوت دیتا ہوں مجھے پناہ دو اور میری مدد کرو کیونکہ قریش نے تو اللہ کے حکم کا مقابلہ کیا اور اللہ کے رسول کو جھٹلایا اور باطل کو لے کر حق سے استغناء ظاہر کیا اللہ تعالیٰ ہی غنی اور حمید ہے مفروق بن عمر نے پوچھا آپ کن باتوں کی طرف دعوت دیتے ہیں اے قریشی بھائی اللہ کی

قسم میں نے اس کلام سے عمدہ کلام نہیں سنا رسول اللہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم...... (الی) فتفرق بکم عن سبیله ذالکم وصاکم به لعلکم تتقون

مفروق نے کہا کن باتوں پر عمل کی دعوت دیتے ہیں اے قریشی بھائی؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان الله بامرلعدل والاحسان الی قوله لعلکم تذکرون

تو مفروق بن عمرو نے کہا اے قریشی بھائی واللہ تم تو عمدہ اخلاق والے اعمال کی دعوت دیتے ہو اس قوم نے بہتان باندھا جنہوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کی مخالفت کی مفروق نے اس بات کو پسند کیا کہ ھانی بن قبیصہ کو بھی اس کلام میں شریک کیا جائے کہا یہ حانی ہمارے شیخ اور آپ ہمارے ساتھی ہیں بھائی نے کہا اے قریشی بھائی میں نے آپ کا کلام سنا ہے میرا خیال یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنا دین چھوڑ کر آپ کی اتباع کی صرف ایک مجلس سے جو اول اور آخری نہیں ہے تو یہ رائے میں لغزرا سے انجام پر قلت نظر ہوگی جلد بازی میں نضرش ہوتی ہے ہمارے علاوہ بھی قوم کے افراد ہیں ایک دم سے ان کو کسی راستے پر باندھ دینا پسندیدہ بات نہیں لیکن آپ بھی لوٹ جائیں ہم بھی لوٹ جاتے ہیں ہم بھی سوچیں آپ بھی سوچیں وہ مثنیٰ کو بھی شریک کرنا چاہتے تھے کہا یہ مثنیٰ بن حارثہ ہے جو ہمارے شیخ ہیں اور ہماری لڑائی کے امور کے ماہر ہیں۔ مثنیٰ بن حارثہ نے کہا اے قریشی بھائی میں نے آپ کی گفتگو سنی ہے میرا بھی وہی جواب ہے جو ھانی بن قبیصہ کا ہے اگر ہم نے اپنا دین چھوڑ کر آپ کا دین اختیار کرلیا تو گویا کہ ہم نے اپنے آپ کو سمامہ اور سمامہ کے دو ضرتین میں اتار دیا رسول اللہ نے پوچھا ضرتان کیا چیز ہے بتایا کسری کی نہر اور عرب کے پانی کا چشمہ جو انہار کسری میں سے ہے اس گناہ کے مرتکب کی مغفرت نہ ہوگی اور اس کا عذر مقبول نہ ہوگا اور عرب کے چشمہ کے قریب ہے اس گناہ کے مرتکب کی مغفرت بھی ہوگی اور اس کا عذر قبول بھی ہوگا ہم ایک معاہدہ پر قائم ہیں نہ کوئی بنا حادثہ واقع کریں گے نہ ہی کسی نئے نئے حادثہ والے کو اپنے ہاں جگہ دیں گے میرے خیال میں جس امر کی آپ دعوت دے رہے ہیں اس بات کو بادشاہ لوگ ناپسند کریں گے اگر آپ اس بات کو پسند کریں کہ ہم آپ کو ٹھکانہ دیں اور آپ کی مدد کریں میاہ عرب کے متصل علاقوں میں تو ہم ایسا کر سکتے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا تم نے کوئی برا نہیں کیا جب تم نے سچ بولا اللہ تعالیٰ کے دین کی وہی مدد کر سکتا ہے جو تمام جوانب سے اس کا احاطہ کرے بتلاؤ اگر بہت جلد تمہیں اللہ تعالیٰ زمین اور اس کے مال و دولت کا مالک بنادے اور ان کی عورتوں کو تمہارے نکاح میں دیدے تو کیا تم اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس کرو گے؟ نعمان بن شریک نے کہا اے اللہ ضرور ہم ایسا کریں رسول اللہ اس نے یہ آیت کی تلاوت کی:

انا ارسلنک شاهدًا ومبشرًا ونذیرًا وداعیا الی الله باذنه وسراجًا منیرًا

پھر رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہوئے وہ یہ فرما رہے تھے جاہلیت کے دور میں بھی کیسے اخلاق ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کسی کو مشرف فرمائیں اللہ تعالیٰ بعض کی جنگ کو بعض سے دفع فرماتے ہیں اسی سے ایکدوسرے کو روکتے ہیں پھر ہم اوس اور خزرج کی مجلس میں حاضر ہوئے ہم مجلس ہی میں تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرلی میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نسب دانی پر خوش ہو رہے تھے (ابن اسحاق نے مبتداء عقیلی، ابونعیم، بیہقی نے اکٹھے دلائل میں خطیب نے متفق میں عقیلی نے کہا اس حدیث کے طویل الفاظ کی کوئی اصل نہیں اور کوئی چیز صحیح سند سے ثابت نہیں مگر بعض باتیں جو واقدی وغیرہ نے مرسلا روایت کی ہے اور واقد عطاء نے ابن خثیم سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ دس سال تک موسم حج میں وفود کے قیام مگاہوں میں جاتے رہے اور حدیث ذکر کی جو ابان بن عثمان کی روایت سے مختلف ہے انہی بیہقی نے کہا کہ حسن بن صاحب نے کہا کہ یہ روایت مجھ سے لکھی ابوحاتم رازی نے بیہقی نے کہا اس کو روایت کیا ہے محمد بن زکریا غلابی نے وہ متروک ہے شعیب بن واقد سے انہوں نے آبان بن عثمان سے اس کو اسی سند اور معنی کے ساتھ ذکر کیا۔ دوسری مجہول سند کے ساتھ ابان بن تغلب سے مروی ہے انتہیٰ)

۳۵۶۸۵......ابوعطوف جزری نے زھری سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی کوئی شعر کہا ہے؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا کہو تا کہ میں سنوں۔

ثانی اثنین فی الغار النیف وقد
طاف العدو به اذیصعد الجبلا
وکان حب رسول اللہ قد علموا
من البریۃ لم یعدل بہ بدلا

یہ شعر سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے نواجذ ظاہر ہوئے اور فرمایا تم نے سچ کہا ہے اے حسان وہ ویسا ہی ہے جیسے تم نے بیان کیا (عدی اور دوسری سند سے زہری سے مرسلا منقول ہے اور فرمایا، محمد بن ولید بن ابان کے علاوہ کسی نے متصلا بیان نہیں کیا اور وہ ضعیف ہے حدیث میں سرقہ کے عادی تھے اور کہا یہ متصلا اور مرسلا دونوں طرق سے منکر ہے بلاء اس میں ابوعطوف کی طرف سے ہے۔

ذخیرۃ الالفاظ: ۱۴۹۲

۳۵۶۸۶..... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا پھر ارشاد فرمایا کہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے کیونکہ میرے علم میں صحبت اور مال کے ذریعہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ مجھے فائدہ پہنچانے والا کوئی نہیں بعض راویوں نے یہ روایت کی ہے کہ تمام دروازے بند کر دو سوائے میرے خلیل کے دروازے کے کیونکہ میں دوسرے دروازوں پر ظلمت اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر نور دیکھا ہے تو آخر کا جملہ ان پر پہلے جملہ سے زیادہ بھاری تھا۔ (عدی)

۳۵۶۸۷..... انس سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہیں، تو آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھا مردوں میں کون ہیں فرمایا پھر ان کے والد۔ (نسائی)

۳۵۶۸۸..... ابوالبختری طائی سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا بتایا ابوبکر وہ آپکے بعد آپ کی امت کے امور کا ذمہ دار بھی ہوگا وہ امت کے افضل اور ارفع بھی ہیں۔ (ابن عساکر نے روایت کر کے کہا غریب جدا اس روایت کے علاوہ ان سے کوئی روایت نہیں)

۳۵۶۸۹..... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ آج تم میں کون روزہ دار ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں پوچھا آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے پوچھا آج تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو ارشاد فرمایا تمہارے لئے جنت واجب ہو چکی ہے۔ (ابن النجار)

۳۵۶۹۰..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) محمد بن عقیل سے روایت ہے کہ علی ابن ابی طالب نے ہمیں خطبہ دیا اس میں فرمایا اے لوگو! مجھے بتاؤ تم سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے بتایا آپ اے امیر المؤمنین! میں تو جس سے بھی مقابلہ کرتا ہوں اس کے آدھا ہوتا ہوں لیکن تم بتاؤ سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوبکر ہیں غزوۂ بدر کے دن ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک چھپر بنایا ہم نے کہا آپ علیہ السلام کے ساتھ کون ہوگا تا کہ کوئی مشرک آپ کی طرف نہ بڑھ سکے اللہ کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی آپ کے سب سے زیادہ قریب تھے رسول اللہ ﷺ کے سر پر ننگی تلوار لے کر کھڑے رہے جب بھی کوئی آپ علیہ السلام کی طرف بڑھتا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طرف بڑھتے یہی لوگوں میں سب سے بہادر ہیں میں نے دیکھا کہ قریش رسول اللہ ﷺ کو پکڑ لیتے کوئی مارتا کوئی منہ کے بل گراتا اور کہتے تم نے ہی تمام معبودوں کو ایک معبود قرار دیا اللہ کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی ان کے قریب نہ جاتا وہ کسی کو مارتے کسی کو دھکا دیتے اور کسی کو گراتے اور کہتے کہ تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر علی رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھا کر رونا شروع کیا یہاں تک داڑھی تر ہوگئی پھر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ مؤمن آل فرعون بہتر تھا یا ابوبکر رضی اللہ عنہ قوم نے کوئی جواب نہیں دیا پوچھا کیا تم کوئی جواب نہیں دو گے پھر خود ہی فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک گھڑی آل مؤمن کے مثل سے بہتر ہے وہ شخص تو ایمان کو چھپاتا تھا اور یہ ابوبکر اپنے ایمان کا اعلان کرتا ہے۔ (البزار)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عبادت

۳۵۶۹۱..... (مسند الصدیق) ابوبکر بن حفص سے روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ گرمی کے زمانہ میں روزہ رکھتے اور سردی کے زمانے میں افطار کرتے تھے۔ (احمد بن الزھد)

۳۵۶۹۲..... مجاھد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں اس طرح کھڑے ہوتے گویا کہ لکڑی ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ اس طرح کرتے تھے یہ نماز میں خشوع ہے۔ (ابن سعد ابن ابی شیبۃ)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ

۳۵۶۹۳..... مسند الصدیق' محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ مجھے معلوم نہیں کسی نے کھانا کھا کر قصداً قے کردیا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ان کے پاس کھانا لایا گیا اس کو تناول فرمایا پھر کہا گیا کہ یہ ابن النعیمان لایا ہے فرمایا تم مجھے ابن النعیمان کی کہانت کا کھانا کھلاتے ہو پھر منہ میں ہاتھ داخل کر کے الٹی کردی۔ (احمد فی الزھد)

۳۵۶۹۴..... زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کا دودھ پیا ان کو علم نہیں تھا پھر جب ان کو بتلایا گیا تو انہوں نے قے کردی۔

رواہ ابو نعیم

۳۵۶۹۵..... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ؟ کا ایک غلام تھا جو کھانے کا سامان لایا کرتا تھا ایک رات کچھ کھانا لایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا تو غلام نے کہا کیا وجہ ہے کہ آپ ہر رات مجھ سے پوچھتے ہیں اور آج رات نہیں پوچھ رہے ہیں؟ فرمایا مجھے اس پر بھوک نے مجبور کیا ہے یہ کھانا کہاں سے لایا بتایا جاہلیت کے دور میں ایک قوم تھی میرا گذر ہوا میں نے ان کے لئے تعویذ کیا انہوں نے مجھ سے اجرت دینے کا وعدہ کرلیا تھا آج پھر میرا ان پر گذر ہوا تو ان کی ایک شادی تھی تو انہوں نے مجھے کھانا دیا ہے فرمایا تیرا ناس ہو قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کردیتا پھر اپنا ہاتھ حلق میں داخل کیا اور قئی کرنے کی کوشش کی لیکن نکل نہیں رہا تھا تو ان کو بتایا گیا کہ پانی کے بغیر یہ نہیں نکلے گا تو پانی کا پیالہ منگوایا تو پانی پیتا رہا اور قئی کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو پھینک دیا ان سے کہا گیا کیا یہ سب کچھ اس لقمہ کی خاطر کیا ہے تو فرمایا اس کو نکالنے کے لئے جان بھی چلی جاتی تب بھی نکال کر ہی رہتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہر جسم کا جو حصہ حرام سے پرورش پائے وہ آگ میں جلنے کا زیادہ حقدار ہے مجھے خطرہ لاحق ہوا کہیں ایسا نہ ہو میرے جسم کا کوئی حصہ اس لقمہ سے پرورش پائے۔

الحسن بن سفیان، حلیۃ الاولیاء والدینوری فی المجالسۃ

۳۵۶۹۶..... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس غلام کھانا لے کر آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لقمہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اس کو کھایا پھر پوچھا کہاں سے لایا بتایا میں جاہلیت میں ایک قوم کا غلام تھا انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آج وہ کھانا مجھے دیا ہے تو فرمایا میرے خیال میں تم نے مجھے وہ کھانا کھلایا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے پھر حلق میں انگلی داخل کر کے قے کردی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حرام غذا سے گوشت کا جو ٹکڑا پرورش پائے آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ (بیہقی)

۳۵۶۹۷..... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے اور وہ صحابہ میں سے تھے وہ بدصورت تھے ان کے پاس ابن نعمان کی ایک قوم آئی اور کہا تمہارے پاس عورت کے بارے میں کوئی منتر ہے کہ اس کا علوق نہیں ٹھہرتا؟ کہا ہاں ہے پوچھا کیا ہے؟ بتایا یہ منتر ہے۔

ایھا الرحم العقوق صہ لد اھا وفوق ونحرم من العروق یا لیتھا فی الرحم العقوق، لعلھا تعلق او تفیق

لوگوں نے اس کو کچھ بکریاں دیں تو اس کا بعض حصہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا جب فارغ

ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور قئی کر دی پھر فرمایا تم میں سے کوئی کھانے کی چیز لاتا ہے بتاتا بھی نہیں کہاں سے لایا۔ (البغوی، ابن کثیر نے کہا اس کی سند عمدہ اور حسن ہے)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خوف خدا

۳۵۶۹۸.....مسند الصدیق، حسن سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے درخت پر ایک پرندہ کو دیکھا کہا اے پرندہ تجھے مبارک ہو پھل کھاتا ہے درخت پر بیٹھتا ہے کاش کہ میں ایک پھل ہوتا کوئی پرندہ اس کو اچک لیتا۔ (ابن المبارک، بیہقی)

۳۵۶۹۹.....ضحاک سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک پرندہ کو درخت پر بیٹھا ہوا دیکھا فرمایا تجھے مبارک ہو اے چڑیا واللہ کاش کے میں بھی تیری طرح ہوتا درخت پر بیٹھتا ہے پھل کھاتا ہے پھر اڑ جاتا ہے تجھ پر نہ حساب ہے نہ عذاب کاش کہ میں ایک درخت ہوتا راستہ کے کنارے پر مجھ پر اونٹ گذرتا مجھ اپنے منہ میں داخل کرتا خوب چباتا پھر مجھے ہضم کر لیتا پھر مجھے مینگنی بنا کر نکال دیتا میں انسان نہ ہوتا۔

ھناد، بیھقی

۳۵۹۷۰۰.....ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کاش میں کسی مؤمن کے جسم کا ایک بال ہوتا۔ (احمد فی الزھد)

۳۵۷۰۱.....معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک باغ میں داخل ہوئے تو ایک چھوٹے سے پرندہ کو ایک درخت کے سایہ میں دیکھا ایک سانس لیا اور کہا تجھے بشارت ہو اے پرندے تو درختوں کا پھل کھاتا ہے، درختوں کے سائے میں بیٹھتا ہے اور بغیر حساب کے اڑ جاتا ہے اے کاش کہ ابوبکر تیری طرح ہوتا۔ (ابواحمد، حاکم)

۳۵۷۰۲.....قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کاش میں ایک سبز گھاس ہوتا اور مجھے جانور کھا جاتا۔

ابن سعد

۳۵۷۰۳.....ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک پرندہ کو دیکھ کر فرمایا اے پرندے! تمہیں مبارک ہو تو درختوں کا پھل کھاتا ہے اور درختوں پر اڑتا ہے نہ تجھ پر حساب ہے نہ عذاب واللہ میری تو تمنا یہ ہے کاش کہ میں ایک مینڈھا ہوتا گھر والے اس کو خوب موٹا کرتے اور جب میں بڑا ہوتا اور خوب موٹا ہوتا تو اسوقت مجھے ذبح کرتے پھر بعض حصہ کو بھونتے اور بعض کو پکاتے پھر مجھے کھا کر گندگی بنا کر باغ میں ڈال دیتے کاش میں انسان ہی پیدا نہ ہوتا۔ (ابن فتحویہ فی الوجل)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اخلاق وعادات

۳۵۷۰۴.....(مسند الصدیق) اصمعی سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی جاتی تو کہتے اے اللہ میرے نفس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور میں اپنے نفس کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اے اللہ یہ میرے نفس کے متعلق جو گمان کر رہے ہیں ان کو خیر بنا دے اور یہ میرے جن نقائص کو نہیں جانتے ان کو معاف فرما دے اور یہ جو کچھ میری تعریف میں کہہ رہے ہیں ان پر میرا مواخذہ نہ فرما۔

العسکری فی المواعظ ابن عساکر

۳۵۷۰۵.....یزید بن اصم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا میں بڑا ہوں یا آپ بڑے ہیں؟ فرمایا آپ بڑے ہیں اور مکرم ہیں البتہ میں زیادہ عمر رسیدہ ہوں آپ سے۔ (احمد فی تاریخہ وخلیفہ بن خیاط، ابن عساکر، ابن کثیر نے کہا مرسل ہے، بہت غریب ہے)

۳۵۷۰۶.....انیسہ سے روایت ہے کہ ہم محلے کی بچیاں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی بکریاں لاتیں وہ فرماتے میں تمہارے لئے ابن عفراء کی طرح دودھ دھو کر دوں گا۔ ابن سعد

۳۵۷۰۷..... اسلم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خریدا میں یہ وہ سال ہے جس میں اشعث بن قیس کو قیدی بنا کر لایا گیا میں ان کو لوہے کی زنجیر میں جکڑا ہوا دیکھ رہا تھا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کرر ہا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سن لیا میں نے سن لیا آخری مرتبہ اشعث بن قیس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے خلیفۃ الرسول مجھے اپنی جنگوں کے لئے زندہ چھوڑ دیں اور اپنی بہن میرے نکاح میں دے دیں چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان پر احسان فرمایا اور اپنی بہن ام فروہ کو ان کے نکاح میں دے دیا۔ ابن سعد

۳۵۷۰۸..... ابن الاعرابی نے کہا کہ ایک بدوی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہا آپ خلیفۃ الرسول ہیں؟ فرمایا نہیں پوچھا پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا ان کی جگہ پر بیٹھا ہوا ہوں ان کے بعد۔ رواہ ابن عساکر

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات

۳۵۷۰۹..... (مسند الصدیق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بیعت سے تمثل کیا جب کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب تھا۔

ابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامٰی عصمة للارامل

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہے۔ (ابن ابی شیبة، احمد وابن سعد)

۳۵۷۱۰..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے یہ شعر پڑھا و ابیض یستسقی الغمام بوجهه: ثمال الیتا فی عصمة للد رامل ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا کہ بلکہ موت کی سختی کا سچا وقت قریب آچکا ہے جس سے تو گھبراتا تھا اس روایت میں لفظ حق الموت پر مقدم کیا۔ (ابن سعد وابوعبید فی فضائل القرآن وابن منذر اور ذکر کیا قرات مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس میں رائے زنی نہیں ہوسکتی)

۳۵۷۱۱..... حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں مرض الموت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کو سلام کیا فرمایا میں نے دنیا کو آتے ہوئے دیکھا ہے ابھی آئی نہیں وہ آنے ہی والی ہے تم ریشم کے پردے لٹکاؤ گے ریشمی غلاف اور ازری صوف کے بستر پر سونے سے تمہیں تکلیف ہوگی گویا کہ تم میں سے کوئی سعدان کے کانٹے پر سورہا ہو اللہ کی قسم تم میں سے کسی کو پیش کیا جائے اور بغیر حد کے اس کی گردن ماردی جائے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اس سے کہ وہ دنیا کے زعفران میں تیرے (طبرانی، حلیہ یہ مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ آئندہ کی پیش گوئی ہے)

۳۵۷۱۲..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جب موت کا وقت قریب ہوا پوچھا یہ کون سا دن ہے؟ بتایا گیا پیر کا دن ہے فرمایا رات کو میرا انتقال ہو جائے تو دفن کے لئے صبح ہونے کا انتظار نہ کرنا کیونکہ رات و دن میں وہ مجھے زیادہ محبوب ہے جو رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو۔ (احمد)

۳۵۷۱۳..... عبادہ بن نسی سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو کر ان میں کفن دینا کیونکہ تمہارے والد کا قبر میں دو حال میں سے ایک ہوگا یا تو عمدہ لباس پہنایا جائے گا یا بری طرح لباس اتار لیا جائے گا۔ (احمد فی الزهد)

۳۵۷۱۴..... ابوالسفر سے روایت ہے کہ کچھ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیماری میں عیادت کیلئے آئے انہوں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کیا طبیب نہ بلالیں جو آپ کا علاج کرے؟ فرمایا ڈاکٹر نے آکر مجھے دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا کیا بتایا؟ فرمایا اس نے کہا ہے انی فعال لما ارید۔

ابن سعد، ابن ابی شیبة، احمد فی الزهد، حلیة وهناد

۳۵۷۱۵......عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا ان کے مرض موت میں فرمایا میں نے تمہارے لئے اپنے بعد ایک عہد نامہ لکھدیا ہے اور تمہارے امور کے لئے اپنے بعد ایسے شخص کو منتخب کیا ہے جو میرے گمان کے مطابق تم میں سب سے بہتر ہے تم میں سے ہر ایک اپنی ناک پھولائیگا اس امید پر کہ معاملہ اس کے سپرد ہوگا میں نے دنیا کو آتے ہوئے دیکھا ہے لیکن ابھی تک آئی نہیں آنے والی ہے تم اپنے گھروں میں ریشم کے پردے لٹکاؤ گے اور دیباج کے غلاف اور تمہیں ازری اون کا بستر تکلیف پہنچائے گا تم میں سے کسی کی گردن بغیر حد کے ماردی جائے یہ اس کے حق میں بہتر ہوگا اس سے کہ وہ دنیا کے زعفران میں تیرے۔ (عقیلی، طبرانی، حلیہ)

۳۵۷۱۶......قتادہ، حسن، ابی قلابہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کے پانچویں حصہ کی وصیت کی اور فرمایا کہ کیا میں اس پر راضی نہ ہوں جس پر اللہ غنائم میں سے اپنے لئے حصہ پر راضی ہوا پھر یہ آیت تلاوت کی۔

دوسرے لفظ میں ہے کہ میں اپنے مال سے اتنا حصہ لوں جتنا اللہ تعالیٰ نے مال فئی میں سے لیا ہے۔

عبد الرزاق، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، بیہقی

۳۵۷۱۷......عبدالرحمن بن سابط زبید بن حارث اور مجاھد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جب وفات کا وقت قریب ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے عمر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا جان لو اللہ کے لئے کچھ عمل دن کے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو رات میں قبول نہیں فرماتے اور کچھ عمل رات کے ہیں ان کو دن میں قبول نہیں فرماتے وہ نفل کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتے یہاں تک کہ فرض ادا کرے قیامت کے دن جن لوگوں کے میزان عمل وزنی ہوگا وہ دنیا میں حق کی اتباع سے ہوگا اور ان پر بھاری ہونے کی وجہ سے ہوگا اور میزان کا حق ہے کہ جب اس پر حق رکھا جائے تو بھاری ہو جائے اور جنکے ترازوں ہلکے ہونگے وہ ان کے باطل کی اتباع کی وجہ سے ہوگا اور ترازو کے ان پر ہلکا ہونے کی وجہ سے ہوگا اور ترازو کا حق ہے وہ ہلکا ہو جب اس پر باطل رکھا جائے اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا تذکرہ فرمایا ہے ان کا تذکرہ ان کے اعمال حسنہ اور برائیوں سے درگذر کرنے کی وجہ سے ہے جب میں ان کو یاد کرتا ہوں تو یہی تو مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ میں ان سے مل سکوں گا اور اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کا تذکرہ فرمایا ان کے برے اعمال کا تذکرہ فرمایا اور ان پر رد فرمایا اچھی طرح رد کرنا جب میں ان کو یاد کرتا ہوں تو مجھے یہی اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ان کی طرح نہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے آیت رحمت اور آیت عذاب کو ذکر فرمایا تا کہ بندہ اللہ کی رحمت کی طرف رغبت کرے اور اللہ کے عذاب سے خوف کھائے اللہ تعالیٰ سے ناحق تمنا نہ کرے اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اور اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالے اگر آپ نے میری وصیت یاد کرلی تو موت سے زیادہ کوئی غائب چیز تجھے محبوب نہ ہوگی وہ موت تجھ کو آنے والی ہے اور اگر آپ نے میری وصیت کو ضائع کر دیا تو کوئی غائب چیز موت سے زیادہ مبغوض نہ ہوگی اور آپ موت کو عاجز نہیں کر سکتے۔

ابن المبارک، ابن ابی شیبة، هناد، ابن جریر، حلیة الاولیاء

۳۵۷۱۸......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو میں نے کہا۔

لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتی

اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر

تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے بیٹی اس طرح مت کہو:

اور فرمایا کہ میرے ان دونوں کپڑوں کو لے لو ان کو دھولو پھر ان میں مجھے کفن دو اور زندہ لوگ نئے کپڑوں کے مردوں سے زیادہ حقدار میں یہ تو پیپ وغیرہ کے لئے ہے۔ (احمد فی الزهد وابن سعد وابو العباس ابن محمد بن عبد الرحمن الدغولی فی معجم الصحابة، بیہقی)

۳۵۷۱۹......عبداللہ بن شداد اور ابن ابی ملیکہ وغیرہ سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب ہوا تو اسماء بنت عمیس کو وصیت کی کہ وہ غسل دے وہ روزہ کی حالت میں تھی ان سے وعدہ لیا کہ ضرور افطار کرلو کیونکہ غسل میں تمہارے لئے زیادہ اجر ہے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبة والمروزی فی الجنائز

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وصیت

۳۵۷۲۰.....عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں فرمایا کہ دیکھو خلافت کے بعد سے میری ملک میں جو مال آیا ہے اس کو میرے بعد کے خلیفہ کے پاس بھیج دینا جب ان کا انتقال ہوا تو ہم دیکھا ایک غلام ہے جو پریشان حال تھا ایک بچہ کو اٹھایا ہوا تھا اور ایک اونٹ تھا جس پر پانی لایا کرتا تھا ہم نے دونوں کو عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے انہوں نے اپنے بعد آنے والوں کو بہت زیادہ مشقت میں ڈالدیا۔(ابن سعد، ابن ابی شیبہ وابوعوانہ وبیہقی)

۳۵۷۲۱.....عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مرض بڑھ گیا تو فلاں فلاں آئے اور کہا اے خلیفۃ الرسول آپ کل کو اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دینگے وہ یہ کہ آپ نے ابن الخطاب کو ہم خلیفہ مقرر کر دیا فرمایا کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈراتے ہو میں نے تو امت پر ان میں سب سے بہتر شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔(ابن سعد، بیہقی)

۳۵۷۲۲.....یوسف بن محمد سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض موت میں وصیت کی اور عثمان غنی سے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ عہد نامہ ہے جس کو ابوبکر بن ابی قحافہ نے دنیا سے جانے کے آخری وقت اور آخرت میں داخل ہونے کے اول وقت میں لکھوایا جس وقت جھوٹا شخص بھی سچ بولتا ہے اور خیانت کرنے والا بھی حق ادا کر دیتا ہے اور کافر ایمان لے آتا ہے یہ کہ میں نے اپنے بعد عمر بن خطاب کو خلیفہ مقرر کر دیا اگر وہ انصاف قائم کرے یہ میرا ان کے متعلق گمان اور امید ہے اور اگر اسکو بدل دے اور ظلم کرنے لگے تو مجھے علم غیب حاصل نہیں ہر شخص سے اسی کا سوال ہوگا جو اس نے ارتکاب کیا آیت ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون(بیہقی)

۳۵۷۲۳.....عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری بڑھ گئی میں اس پر روئی ان پر بیہوشی طاری ہوئی تو میں نے کہا۔

من لایزال دمعه مقنعا فانه من دفعه مدفوف

جس کا آنسو نہ تھمے قناعت کرے تو اس کے دور کرنے سے تھم جائے گا پھر ان کو افاقہ ہوا تو فرمایا اے بیٹی بات ایسی نہیں جیسے تم نے کہا:

لکن جاء ت سکرة الموت بالحق ذلک ماکنت منه تحید

پوچھا رسول اللہ ﷺ نے کس دن وفات پائی بتایا پیر کے دن پوچھا آج کونسا دن ہے بتایا پیر کا دن فرمایا مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ میرے اور اللہ سے ملاقات کے درمیان ایک ہی رات حائل ہے تو منگل کی رات کو انتقال فرمایا پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا میں نے کہا تین معمولی کپڑوں میں جو نئے سفید رنگ کے تھے اس میں قمیص عمامہ نہیں تھا پھر فرمایا میرے کپڑے کو دھولو اس میں زعفرانی رنگ لگا ہوا ہے اس کے ساتھ دو نئے کپڑے اور ملالو میں نے کہا یہ کپڑا پرانا ہے تو فرمایا زندہ لوگ نیا کپڑا پہننے کے مردوں سے زیادہ حقدار ہیں یہ کفن تو پیپ لہو کے لئے ہے(ابویعلی وابونعیم والدغولی، بیہقی اور مالک نے تکفین کا قصہ بھی نقل کیا ہے)

۳۵۷۲۴.....عطاء سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی اسماء بنت عمیس کو وصیت کی کہ وہ غسل دے اگر وہ اکیلی نہ دے سکے تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مدد لے۔(ابن سعد والمروزی فی الجنائز)

۳۵۷۲۵.....عروہ اور قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے لئے قبر کھودی گئی ان کے سر کو رسول اللہ ﷺ کے کندھے کے برابر میں رکھا گیا اور لحد رسول اللہ ﷺ کی قبر کے ساتھ ملائی گئی اور وہاں دفن کیا گیا۔(ابن سعد)

۳۵۷۲۶.....ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوبکر اور حارث بن کلدہ خلیفہ خزیرہ چربی اور آٹے کا سوپ کھا رہے تھے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہدیہ کیا گیا تو ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے اے خلیفہ رسول ہاتھ اٹھا لیں اللہ کی قسم اس میں زہر ہے ہم اور آپ ایک ہی دن میں مریں گے راوی نے کہا

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا دونوں مسلسل بیمار رہے یہاں تک کہ سال کے آخر میں دونوں رکھتے انتقال کر گئے۔ (ابن سعد ابن السنی وابونعیم ایک ساتھ طب میں، ابن کثیر نے کہا اس کی نسبت زھری کی طرح صحیح ہے اس کے مرسلات اس جیسے میں صحت کی انتہاء ہے)

۳۵۷۲۷.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہے وہ غمگین رہے ان کا جسم گھلتا رہا یہاں تک انتقال ہوگیا۔ (سیف بن عمر)

۳۵۷۲۸.....زیاد بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب رسول اللہ ﷺ کی وفات پر غم ہے۔ (سیف)

۳۵۷۲۹.....ابوطاہر محمد بن موسیٰ بن محمد بن عطاء مقدسی عبدالجلیل مری سے وہ حبہ عرنی سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ انہیں ہاتھوں سے غسل دے جس سے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا گیا جب رسول اللہ ﷺ کو چار پائی پر رکھا گیا تو انہوں نے کمرہ میں داخل ہونے کی اجازت چاہی علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں تو میں نے دیکھا کہ دروازہ کھولا گیا اور ایک کہنے والے کو یہ کہتے سنا کہ حبیب کو حبیب کے پاس داخل کرو کیونکہ حبیب اپنے حبیب کے دیدار کا مشتاق ہے۔ (ابن عساکر نے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے ابوطاہر کذاب ہے عبدالجلیل مجہول ہے یزید رقاشی سے)

موت کے وقت پڑھنے کے کلمات

۳۵۷۳۰.....سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب ہوا ان کے پاس چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم داخل ہوئے اور عرض کیا اے خلیفۃ الرسول (ﷺ) ! ہمیں کچھ توشہ دیدیں کیونکہ ہم آپ کی حالت کو دیکھ رہے ہیں تو فرمایا چند کلمات ہیں جن کو صبح وشام کہنے والے کی روح افق میں ہوگی پوچھا افق میں کیا چیز ہے فرمایا ایک صحن ہے عرش کے نیچے اس میں باغ درخت اور نہریں ہیں جن کو روزانہ ہزار رحمت ڈھانپتی ہے یا کیا سو رحمتیں جو موت کے وقت یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس مکان تک پہنچائے گا۔

اللّٰهم انک ابتدات الخلق بلا حاجة بک اليهم فجعلتم فر يقين فر يقا اللنعيم وفر يقا للسعير فا جعلني للنعيم ولا تجعلني للسعير اللّٰهم انک خلفت الخلق فر قا وميز تهم قبل ان تخلقهم فجعلت منهم شقيا وسعيد اوغو ياور سيدا فلاتشقيني بما صيک اللّٰهم انک علمت ما تكسب كل نفس قبل ان تخلقها فلا محيص لها مما علمت فا جعلني ممن تستعمله بطا عتک اللّٰهم ان احد الا يشاء حتى تشاء فا جعل مشيتک لي ان اشاء ما يقر بي اليک اللّٰهم انک قدرت حر كات العباد فلا يتحرک شئ الا باذنک فاجعل حر كاتي في تقراک اللّٰهم انک خلقت الخير والشر وجعلت لكل واحد منهما عاملا يعمل به فا جعلني من خير القسمين اللّٰهم انک خلقت الجنة والنار وجلعت لكل واحد منهما اهلا فا جعلني من سكان جنتک اللّٰهم انک اردت بقوم الهدى وشرحت صدورهم واردت بقوم الضلالة وضيقت صدور هم فاشرح صدرى للا يمان وزينه في قلبي اللّٰهم انک دبرت الا مور فجعلت مصبرها اليک فا حيني بعد الموت حياة طيبة وقر بي اليک زلفي اللّٰهم من اصبح وامسى ثقته ورجاء ہ غيرک فانت ثقتي.

ورجائي ولاحول ولاقوة الا بالله العلي العظيم ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سب کچھ کتاب اللہ کا مضمون ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الدعاء

ترجمہ:.......اے اللہ آپ نے مخلوق کو پیدا فرمایا آپ کو پیدا کرنے کی ضرورت نہیں تھی آپ نے ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک فریق

کو جنت کے لئے ایک فریق کو جہنم کے لئے اے اللہ مجھے جنتی فریق میں سے بنادے جہنم کے فریق میں سے نہ بنا اے اللہ آپ نے مخلوق کو فرقوں میں تقسیم فرمایا اور مخلوق سے پہلے ہی انکو تقسیم کیا تھا ان نیک بخت ہدایت یافتہ بنایا اے اللہ مجھے اپنے گناہوں کی وجہ سے بد بخت نہ بنا، اے اللہ آپ تخلیق سے پہلے ہی ہر شخص کے اعمال سے واقف ہیں آپ کے علم سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو آپ کی طاعت پر عمل کرنے والے ہیں اے اللہ کوئی شخص آپ کی چاہت کے خلاف چاہت نہیں رکھ سکتا ہے اب آپ میرے بارے میں اپنی مشیت اعمال کی کردے جو مجھے آپ کے قریب کردے اے اللہ آپ نے بندوں کے حرکات کو مقدر فرمایا ہے آپ کی اجازت کے بغیر کوئی چیز حرکت نہیں کرسکتی میری حرکات کو آپ کے تقوی کے مطابق بنادے اے اللہ آپ نے خیر وشر کو پیدا فرمایا ہے اور ہر ایک پر عمل کرنے والا بھی بنایا ہے اے اللہ آپ مجھے دونوں میں سے خیر پر عمل کرنے والا بنادے اے اللہ آپ نے جنت وجہنم کو پیدا فرمایا ہے اور ہر ایک کے اہل بھی بنایا ہے مجھے جنت کے باسی بنادے اے اللہ آپ کچھ لوگوں کے ساتھ ہدایت کا ارادہ فرماتے ہیں اور ان کے لئے شرح صدر بھی فرماتے ہیں اور ایک قوم کے ساتھ گمراہی کا ارادہ فرمایا ان کے لئے ان کا سینہ تنگ بھی فرمادیا اے اللہ میرے سینہ کو ایمان کے لئے کھول دے اور اس کو میرے دل میں مزین کردے اے اللہ آپ نے امور کی تدبیر فرمایا اور انجام سب کا آپ کے پاس ہے مجھے موت کے بعد حیاۃ طیبہ نصیب فرما اور مجھے اپنے پاس مرتبہ اور مقام نصیب فرما۔ اے اللہ کچھ لوگوں کے اعتماد اور امید آپ کے غیر پر ہے لیکن آپ ہی پر میرا اعتماد اور امید ہے **لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔**

۳۵۷۳۱......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دفن میں حاضر ہوا ان کی قبر میں عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، طلحہ بن عبداللہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر اترے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بھی اترنا چاہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کافی ہیں۔ ابن سعد

۳۵۷۳۲......ابوبکر بن حفص بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں وہ اے ہچکیاں لے رہے تھے۔ جیسے مرد لیتے ہیں ان کا سر میری گود میں تھا میں نے یہ شعر پڑھا:

لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتی

اذا حشرجت یوما وضاق بھا الصدر

تیری زندگی کی قسم جوان کو مال فائدہ نہیں دیتا جب کسی دن ان پر غرغرہ کا وقت آجائے اور ان کا سینہ تنگ ہونے لگے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غصہ سے میری طرف دیکھا ایسا نہیں ہے اے ام المؤمنین! **ولکن جاءت سکرۃ الموت بالحق** یعنی آئی وہ موت کی بیہوشی تحقیق جس سے تو ملتا رہتا ہے میں نے تمہیں ایک باغ ھبہ کیا تھا مجھے اس سے دل میں کچھ اضطراب ہے اس لئے اس کو میری میراث میں شامل کردیں میں نے کہا ہاں اس کو میں نے واپس کردیا جب ہم مسلمانوں کے امور کے ذمہ دار ہوئے ہم نے ان کا کوئی درھم ودینار نہیں کھایا ہم اپنے پیٹ میں ان کا بچا ہوا کھانا ہی ڈالا ہے اور کھر درالباس پہنا اپنے جسم پر ہمارے پاس مسلمانوں کی غنیمت میں سوائے اس حبشی غلام اور پانی لانے کے اونٹ اور بھئی ہوئی چادر کے کوئی چھوٹی بڑی چیز نہیں ہے جب میرا انتقال ہوجائے ان کو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج کر مجھے بری کردینا میں نے ایسا ہی کیا جب قاصد سامان لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو وہ رو پڑے حتیٰ کہ ان کے آنسو زمین پر بہنے لگے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے انہوں نے اپنے بعد کے خلفاء کو تھکا دیا اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے تو اپنے بعد کے خلفاء کو تھکا دیا پھر فرمایا اے غلام انکو اٹھا لو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ کہا آپ ابوبکر کے گھر والوں کا ایک حبشی غلام اور پانی لانے کے لئے اونٹ ایک پرانی چادر جس کی قیمت پانچ درہم ہیں لیتے ہو پوچھا آپ کا کیا حکم ہے فرمایا ان کو واپس کردیں ابوبکر کے گھر والوں کو تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو حق دیکر بھیجا ایسا نہ ہوگا یا ایسا ہی کوئی قسم کھا کر کہا میری سلطنت میں ایسا ہرگز نہ ہوگا ابوبکر رضی اللہ عنہ موت کے وقت انہیں نکالیں میں ان کے گھر والوں پر ان کو واپس کروں موت اس سے زیادہ قریب ہے۔ ابن سعد

۳۵۷۳۳......(مسند حویطب بن عبدالعزی) عبدالرحمن بن ابی سفیان بن حویطب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمرہ سے واپس آیا تو میرے گھر والوں نے کہا آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا علم ہے میں سفر کے کپڑوں میں ہی ان کے پاس حاضر ہوا اور انہیں بیماری کی حالت میں پایا میں نے سلام کیا تو انہوں نے وعلیکم السلام کہا اور ان کی آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں میں نے کہا اے خلیفہ رسول آپ

نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور غار ثور کے ساتھی ہیں اور سچی ہجرت کی اور عمدہ نصرت کی اور مسلمانوں پر حکومت ملی تو ان کی صحبت کو عمدہ طریقہ سے نمٹایا ان پر اچھی حکومت کی پوچھا میں نے اچھائی کام کیا؟ میں نے کہا ہاں! فرمایا اس پر اللہ کا شکر گذار رہوں اور میں جانتا ہوں کہ اس کے باوجود استغفار سے کوئی چیز مانع نہیں میں ابھی ان کے پاس سے نکلا ہی نہ تھا ان کا انتقال ہو گیا۔ (ابن عساکر اور کہا یہ حدیث مسند کے مشابہ ہے اور کہا میں نے اس کو اس لئے ذکر کیا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ان کی ایک مسند حدیث بھی ہے جس کو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ابن معین نے کہا حویطب بن عبدالعزی کی کوئی مرفوع روایت مجھے یاد نہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت لوگوں کا غمگین ہونا

۳۵۷۳۴..... اسید بن صفوان صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان پر ایک کپڑا اڑا دیا گیا پورے مدینہ میں رونے کا شور بلند ہوا لوگ ایسے ہی دہشت زدہ ہوئے جس طرح رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے دن ہوا تھا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے جلدی سے آئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہنے لگا آج خلافت نبوت ختم ہوگئی یہاں تک ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے پھر کہا اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے آپ نے قوم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور خالص ایمان لائے اور سب سے زیادہ ایمان لائے سب سے زیادہ مالدار اسلام میں سب سے زیادہ بوڑھے رسول اللہ ﷺ کی سب سے زیادہ نگہبانی کرنے والا صحابہ کرام پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے سب سے زیادہ صحبت اٹھانے والے سب سے زیادہ منقبت والے سب سے زیادہ خیرات کی طرف سبقت کرنے والے سب سے زیادہ مرتبہ والے رسول اللہ ﷺ کا سب سے زیادہ مقرب رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ سکون وقار اخلاق اور راہبری کے اعتبار سے سب سے زیادہ مرتبہ والے سب سے زیادہ مکرم رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ با اعتماد اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام، رسول اللہ اور مسلمانوں کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے آپ نے رسول ﷺ کی اس وقت تصدیق کی جب کہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام صدیق رکھا ارشاد باری تعالیٰ ہے: وجاء بالصدق۔ یعنی محمد سچائی لے کر آئے۔ وصدق بہ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی اپنے ان کی غمخواری کی جس وقت لوگ غمخواری میں بخل کر رہے تھے آپ ان کے ساتھ تھے جب کہ لوگ بیٹھ گئے تھے شدت اور سختی کے موقع پر بھی آپ نے رسول اللہ ﷺ کی عمدہ صحبت اختیار کی غار اور منزل میں دو میں کا دوسرے تھے اور آپ ان کے ساتھی تھے ہجرت موقع اور جہاد کے مواقع پر اور ان کی امت میں آپ نے بہترین طریقہ سے جانشینی کا فریضہ انجام دیا جب لوگ مرتد ہو رہے تھے آپ نے اللہ کے دین کو ایسا قائم کیا آپ سے پہلے کسی نبی کے خلیفہ نے ایسا قائم نہیں کیا آپ نے ان کو قوت پہنچائی جب کہ دوسرے لوگ کمزوری دکھا رہے تھے آپ ظاہر ہوئے جب کہ دوسرے لوگ سست پڑ گئے اور آپ کھڑے ہوئے جس وقت دوسرے لوگوں نے بزدلی کی جگہ تھے آپ نے رسول اللہ کے طریقہ کو لازم پکڑا آپ خلیفہ برحق ہوئے منافقین کے علی الرغم حاسدین کے طعن فاسقین کی ناپسندیدگی کفار کے غیظ وغضب کے خلاف آپ دین کو لے کر اس وقت کھڑے ہوئے جس وقت لوگوں کے قدم اکھڑ چکے تھے اور آپ نور ہی کی روشنی میں چل رہے ہے جس وقت دوسرے لوگ رک گئے لوگوں نے آپ کی اتباع کی ہدایت پا گئے آپ سب سے پست آواز تھے لیکن سب سے زیادہ رعب والے گفتگو کرتے لیکن سب سے دوستی رکھتے یقین میں سب سے سخت دل کے تھے سب سے دوستی رکھتے عقل کے اعتبار سے عمدہ معاملات کو سب سے زیادہ جاننے والے واللہ آپ دین کے لئے اول یعسوب تھے (یعنی دین قائم کرنے والے امیر) جب سب لوگ متفرق تھے اور آخر میں بھی جب لوگوں میں اپنی اعتبار سے دندانے پڑنے شروع ہو گئے اور آپ مؤمنین کے لئے ایک شفیق باپ تھے جس وقت وہ آپ کے لئے عیال ہو گئے۔ جب وہ بوجھ اٹھانے سے کمزور ہو گئے تو آپ نے ان کا بوجھ اٹھایا اور جس چیز کو لوگوں نے ضائع کیا آپ نے اس کی حفاظت کی اور آپ نے اس کی رعایت کی جس کو لوگوں نے مہمل چھوڑ دیا اور آپ نے اپنے دامن کو اس وقت کسا جس وقت لوگ رسوا ہو رہے تھے اور آپ نے صبر سے کام لیا جس وقت لوگ جزع فزع کر رہے تھے آپ نے لوگوں کے مطلوبہ ثانت کو پالیا اور لوگوں کو آپ کی وجہ سے اپنے گمان سے زیادہ ملا آپ کافروں پر برسنے

والا عذاب تھے اور مؤمنین کے لئے خوشحالی لانے والی بارش آپ نے فضائل حاصل کئے سبقت کے میدان سر کر کئے آپ کی حجتوں میں دندانے نہیں پڑے اور آپ کی بصیرت کمزور نہیں ہوئی آپ کے نفس میں نہ بزدلی پیدا ہوئی نہ خیانت کی آپ پہاڑ کی طرح تھے جس کو تیز آندھی ہلا نہیں سکتی تھی طوفان بھی اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا تھا آپ ایسے ہی تھے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے بقول جسمانی طور پر کمزور لیکن اللہ کے حکم بجالانے میں مضبوط اپنے نفس میں متواضع اللہ کے ہاں عظیم زمین میں بڑے مؤمنین کے نزدیک جلالت والے پھر کسی کی طرف آپ پر کوئی الزام نہیں آپ کے بارے میں کوئی بدگوئی کرنے والا نہیں نہ کسی کے ساتھ کوئی خاص رعایت تھی کمزور شخص آپ کے نزدیک باعزت ہے یہاں تک وہ اپنا حق وصول کر لے اور قوی شخص آپ کے نزدیک کمزور ہے یہاں تک آپ اس سے مظلوم کا حق وصول کرلیں اس معاملہ میں رشتے دار اور غیر رشتے دار دونوں آپ کے نزدیک برابر ہیں آپ کی شان حق صداقت ہے آپ کا حکم حتمی ہے آپ کا حکم غنیمت اور پختہ ہے اسلام ثابت ہو گیا اللہ کی قسم آپ بہت دور چلے گئے اپنے بعد والوں کو خلافت کے معاملہ تعب میں ڈال دیا اور خیر میں آپ نے کھلی کامیابی حاصل کی رونے کو ثابت کر دیا تمہاری مصیبت آسمان میں بری ہوئی تمہاری مصیبت نے لوگوں کو خاموش کر دیا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کی جیسی مصیبت مسلمانوں کو لاحق نہیں ہوئی آپ دین کے لئے عزت اور جائے پناہ تھے اور مسلمانوں کے لئے محفوظ قلعہ تھے اور انسبت کا سبب تھے منافقین سخت اور غصہ دلانے اور غصہ پینے کا سبب تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے نبی کے ساتھ ملا دیا اللہ تعالیٰ آپ کے بعد ہمیں اجر سے محروم نہ فرمائیں اور آپ کے بعد گمراہ نہ فرمائے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فی التفسیر الشاشی وابو زکریا فی طبقات اهل الموصل وابو الحسن علی بن احمد بن اسحاق البغدادی فی فضائل ابی بکر وعمر والمحاملی فی امالیه وابن مند وابو نعیم فی المعرفه والالکائی فی اسنة خطیب فی المتفق و ابن عساکر ابن النجار الضیاء المقدسی)

فضائل الفاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

۳۵۷۳۵......ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو قوت پہنچا۔ (طبرانی نے الاوسط میں نقل کیا اس کی سند میں محمد بن حسن بن زبالة متروک ہے)

۳۵۷۳۶......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم عمر رضی اللہ عنہ میرے نزدیک تمام لوگوں سے محبوب ہے اے اللہ محبوب بیٹا وہی ہے جو دل کے ساتھ چپکنے والا ہو۔ (ابو عبید نے غریب میں، ابن عساکر)

۳۵۷۳۷......عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عیینہ بن حصن کو ایک جاگیر دی اس کے لئے ایک تحریر لکھ دی۔ طلحہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور نے کہا کہ ہمارے خیال میں ہوسکتا ہے کہ اس معاملہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی دوسری رائے ہو اگر آپ مجھے اپنی تحریر ان کو سنا دیتے عیینہ نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر خط سنایا تو خط کو لے کر پھاڑ دیا اور تحریر کو مٹا دیا تو عیینہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ دوسری تحریر لکھ کر دیں تو فرمایا اللہ کی قسم جس بات کو عمر رضی اللہ عنہ نے رد کر دیا ہے میں اس کو دوبارہ لکھ کر نہیں دونگا۔ **(ابو عبید فی الاموال)**

۳۵۷۳۸......عمرو بن یحییٰ الزرقی سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ کو ایک زمین بطور جاگیر عطا فرمائی اور اس کے لئے ایک تحریر لکھدی اور کچھ لوگوں کو گواہ بنایا ان میں عمر رضی اللہ عنہ کا نام بھی تھا تو طلحہ رضی اللہ عنہ تحریر لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اس پر مہر لگا دیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مہر نہیں لگاؤنگا کیا یہ پوری زمین تمہاری ہوگی اوروں کا اس میں کوئی حصہ نہیں تو طلحہ رضی اللہ عنہ ناراض ہو کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس گئے اور کہا اللہ کی قسم معلوم نہیں خلیفہ آپ ہیں یا عمر رضی اللہ عنہ ہیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلکہ عمر رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ ہیں لیکن انہوں نے خلافت قبول کرنے سے انکار کیا۔ **(ابو عبید فی الاموال)**

۳۵۷۳۹..... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اسلام لانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لئے گیا تو وہ مجھ سے پہلے مسجد جا چکے تھے میں ان کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا آپ نے نماز میں سورۃ الحاقۃ شروع فرمائی میں تالیف قرآن سے تعجب کرنے لگا میں نے کہا واللہ یہ شاعر ہے جیسا کہ قریش نے کہا پھر پڑھا: انہ لقول رسول کریم وماھو بقول شاعر قلیلا ماتؤمنون ۔ میں نے اپنے دل میں کہا کاھن ہیں آپ نے پڑھا۔ ولا بقول کاھن قلیلاً ماتذکرون سورۃ کے آخر تک تو اسلام میرے دل میں پوری طرح اتر گیا تھا۔ (احمد، ابن عساکر اور اس کے رجال ثقات ہیں لیکن اس میں شریح بن عبید اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے)

۳۵۷۴۰..... اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اپنے اسلام قبول کرنے کا قصہ نہ سناؤں؟ ہم نے کہا ضرور تو فرمایا رسول اللہ ﷺ کے سخت مخالفین میں سے تھا اس دوران کہ سخت گرمی کے دن دوپہر کے وقت مکہ کی بعض گلیوں میں چل رہا تھا تو ایک قریشی شخص سے ملاقات ہوئی کہا مجھ سے اے ابن خطاب کہاں کا ارادہ ہے میں نے کہا اس شخص (یعنی محمد ﷺ کے قتل) کا ارادہ ہے تو انہوں نے کہا اے ابن خطاب تعجب کی بات ہے میں نے کہا وہ کیا کہا اب اس کا قصد کر رہے ہو جب کہ اس شخص کا دین تو تمہارے گھر میں داخل ہو چکا ہے میں نے کہا وہ کیسے بتایا آپ کی بہن مسلمان ہو چکی ہے میں غصہ ہو کر ان کے گھر کی طرف لوٹا اور دروازہ کھٹکھٹایا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جب ایک دو غریب شخص اسلام قبول کرتے تو اس کو ایسے شخص کے ساتھ ملا دیتے جو مالی وسعت والا ہوتا کہ وہ ان کا بچہ زائد کھانا کھا کر گذارہ کرے تو میرے بہنوئی کے ساتھ بھی دو آدمی ملا دیئے تھے جب میں نے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون میں نے کہا عمر وہ اپنے ہاتھ میں ایک کتاب پڑھ رہے تھے جب میری آواز سنی تو مجلس سے اٹھ کر گھر میں چھپ گئے لیکن کتاب کو چھوڑ دیا جب بہن نے میرے لئے دروازہ کھولا میں نے کہا اے اپنے نفس کی دشمن تو نے دین بدل لیا ہے میں نے اس کے سر پر مارنے کے لئے ایک چیز اٹھائی وہ رو پڑی اور کہا ابن الخطاب تو جو کرنا چاہے کر لے میں تو مسلمان ہو چکی میں اٹھ کر چارپائی پر بیٹھ گیا تو گھر کے درمیان میں صحیفہ دیکھا میں نے پوچھا یہ کون سا صحیفہ ہے، بہن نے کہا ابن خطاب اس کو چھوڑ دے کیونکہ تم غسل جنابت نہیں کرتے ہو اور پاکی حاصل نہیں کرتے ہو یہ صحیفہ ایسا ہے کہ اس کو ناپاک ہاتھ نہیں لگ سکتا میں اصرار کرتا رہا یہاں تک مجھے دیدیا اس میں یہ مضمون تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جب اللہ تعالیٰ کا نام آیا تو خوف زدہ ہو کر اس کو چھوڑ دیا دوبارہ اٹھا کر پڑھا تو یہ سورۃ تھی۔

سبح للہ مافی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم یہاں تک اٰمنوا باللہ ورسولہ تک پڑھا تو میں نے کہا اشھد ان لاالٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ لوگ جلدی سے نکلے انہوں نے تکبیر بلند کی اس پر خوش ہوئے کہا اے ابن خطاب تمہیں بشارت ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پیر کے دن تمہارے حق میں دعا کی تھی۔

اللّٰھم اعز الدین بأحب الرجلین الیک عمر بن خطاب او ابی جھل بن ھشام.

یعنی اے اللہ ان دونوں میں جو آپ کے نزدیک محبوب ہے اس کے ذریعہ دین اسلام کو قوت عطاء فرما عمر بن خطاب ابوجہل بن ہشام۔ ہمیں امید ہے کہ آپ رسول اللہ کی دعا کا نتیجہ ہیں میں نے کہا مجھے بتاؤ رسول اللہ کہاں ہیں؟ جب انہوں نے میری طلب صادق کو دیکھا تو اس گھر کی طرف میری رہنمائی کر دی میں نکلا اور اس گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون میں نے کہا عمر بن خطاب چونکہ لوگوں کو میری مخالفت کا تو علم تھا لیکن اسلام کا علم نہیں تھا اس لئے کسی نے دروازہ کھولنے کی جرات نہیں کی یہاں تک رسول اللہ نے فرمایا کہ دروازہ کھولو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے خیر مقدر فرمایا ہے تو ہدایت ملجائے گی تو دو آدمیوں نے میرا بازو پکڑ لیا یہاں تک میں آپ علیہ السلام کے قریب پہنچا آپ علیہ السلام نے فرمایا ان کو چھوڑ دو دونوں نے چھوڑ دیا میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ علیہ السلام نے میرا گریبان پکڑ کر فرمایا اے عمر بن خطاب اسلام قبول کر لے تو میں نے کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ تو مسلمانوں نے زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا تو مکہ کی گلیوں میں سنا گیا وہ اس سے پہلے ستر تھے میں ایک شخص کے پاس آکر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اس نے پوچھا کون؟ میں نے کہا عمر بن خطاب وہ گھر سے نکل کر میرے پاس آیا میں نے اس سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اس نے پوچھا کیا واقعی تم نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں اس نے کہا ایسا ہرگز مت کرو یہ کہہ کر گھر میں داخل ہو گیا اور مجھ سے دروازہ بند کر لیا میں نے کہا یہ کوئی طریقہ نہیں اب میں نہ دروازہ پیٹ رہا ہوں نہ مجھ سے کچھ کہا جا رہا ہے پھر اس نے کہا کیا تم

چاہتے ہو کہ تمہارے اسلام کا اعلان کیا جائے؟ میں نے کہا ہاں کہا پھر تم حطیم میں جا کر بیٹھو اور فلاں سے کہو جو تمہارے اور اس کے درمیان ہے اس سے کہو میں مسلمان ہو گیا ہوں کیونکہ وہ باتوں کو بہت کم چھپاتا ہے میں اس کے پاس آیا لوگ مطاف میں جمع تھے میں نے اس کے کلام کا اعادہ کیا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں پوچھا کیا واقعی تم نے ایسا کر لیا ہے؟ میں نے کہا ہاں اس نے زور سے آواز لگائی کہ سن لو عمر مسلمان ہو چکا ہے لوگ میرے اوپر حملہ آور ہوئے وہ مجھے مارتے رہے میں ان کو مارتا رہا یہاں تک میرے ماموں آ گئے ان سے کہا گیا کہ عمر مسلمان ہو گیا انہوں نے حطیم میں کھڑے ہو کر زور سے اعلان کیا کہ میں نے اپنے بھانجے کو پناہ دے دی ہے اب اسکو کوئی ہاتھ نہ لگائے وہ سارے مجھ سے دور ہو گئے میں نہیں چاہتا تھا کہ کسی مسلمان کو مارا جائے اور میں دیکھتا رہوں میں نے کہا یہ کوئی طریقہ نہیں کہ لوگ مجھے مارتے رہے اور میں نہ ماروں اور مجھ سے کچھ بھی نہ کہا جائے چنانچہ جب لوگ حطیم میں بیٹھ گئے تو میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا سن لیں میں نے آپ کی پناہ آپ کو واپس کر دی ہے تو ماموں نے کہا ایسا نہ کریں میں نے ان کی پناہ لینے سے انکار کر دیا اب میں مارتا بھی تھا اور مار کھاتا بھی تھا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطاء فرمایا۔ (الحسن ابن سفیان والبزار اور کہا اس سند سے صرف اسحاق بن ابراہیم حنینی نے روایت کی ہے ہمیں اسلام عمر کے قصہ کے متعلق اس سے اچھی روایت معلوم نہیں مگر یہ کہ حنینی مدینہ سے نکلنے کے بعد نابینا ہو گئے اور ان کی حدیث مضطرب ہو گئی ابن مردویہ اور خیثمہ نے فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں روایت کی ہے حلیۃ، بیہقی دلائل النبوۃ میں ابن عساکر ذھبی نے مغنی میں کہا اسحاق بن ابراہیم حنینی کے ضعف پر اتفاق ہے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

۳۵۷۴۱..... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے اسلام لانے کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ میں نے اپنی بہن کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا اور میں سخت اندھیری رات میں کعبہ کے پردے میں داخل ہو گیا نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور حطیم میں داخل ہوئے جوتیاں بھی ساتھ تھیں آپ نے نمازیں پڑھیں جتنی نماز کا ارادہ ہوا پھر واپس ہوئے میں نے کچھ آوازیں سنیں اس جیسی پہلے کبھی نہیں سنی تھیں میں نکلا آپ علیہ السلام کے پیچھے چلتا رہا پوچھا کون ہے میں نے کہا عمر فرمایا اے عمر کیا تم رات و دن کسی وقت بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑو گے مجھے بددعا کا اندیشہ ہوا میں نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ تو فرمایا اے عمر اپنے اسلام کو چھپاؤ میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس کا اعلان کرونگا جس طرح شرک کا اعلان کرتا تھا۔ (ابن ابی شیبۃ، حلیۃ، ابن عساکر اس روایت میں یحیٰ بن یعلی اسلمی بروایت عبداللہ بن مؤمل دونوں ضعیف ہیں)

۳۵۷۴۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کا نام فاروق رکھنے کی وجہ کیا ہے فرمایا حمزہ رضی اللہ عنہ مجھ سے تین دن پہلے مسلمان ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اسلام کے لئے کھول دیا میں نے کہا اللہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنٰی تو روئے زمین پر رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی شخص نہ رہا میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں میری بہن نے بتایا وہ دار ارقم میں ہے جو کوہ صفاء کے دامن میں ہے میں اس گھر میں آیا حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو لوگ جمع ہوئے حمزہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیوں جمع ہو گئے ہو بتایا باہر عمر بن خطاب ہیں رسول اللہ ﷺ کمرہ سے باہر تشریف لائے اور میرا گریبان پکڑا مجھے جھٹکا دیا میں گھٹنوں کے بل گر پڑا فرمایا اے عمر تیرے لئے کیا چیز مانع ہے؟ میں نے کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ** تو گھر میں موجود افراد نے نعرہ تکبیر بلند کیا جس کو مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے بھی سنا میں نے کہا یا رسول اللہ ہمیں موت آ جائے یا ہم زندہ رہیں ہر صورت میں ہم حق پر ہیں؟ فرمایا ہاں ضرور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم حق پر ہو تمہیں موت آئے یا زندگی نصیب ہو میں نے کہا ہم چھپ کر کیوں رہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپ ضرور باہر نکلا کریں گے ہم نے آپ کو دو صفوں میں نکالا حمزہ ایک صف میں میں دوسری صف میں اب چلتے ہوئے صفوں سے

غبار اڑ رہے تھے حتی کہ ہم مسجد میں داخل ہو گئے قریش نے میری طرف اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا ان کو سخت غم لاحق ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اس دن سے رسول اللہ ﷺ نے میرا نام فاروق رکھا میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان فیصلہ فرمایا۔(حلیہ، ابن عساکر اس میں ابان بن صالح قوی نہیں ہے انہی سے اسحاق بن عبداللہ کی روایت متروک ہے)

۳۵۷۴۳.....عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ ابھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ۳۹ آدمی ہی ایمان لائے تھے میں چالیس کا چالیسواں تھا اللہ تعالیٰ نے دین کو غلبہ عطا فرمایا اور اپنے نبی کی نصرت فرمائی اور اسلام کو عزت بخشی۔(حلیۃ، ابن عساکر وہ صحیح ہے)

۳۵۷۴۴.....عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابی جہل شیبہ بن ربیعہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابوجہل نے کہا اے قریش کی جماعت محمد (ﷺ) نے تمہارے معبودوں کو گالیاں دیں ہیں اور تمہاری عقلوں کو بے وقوف ٹھہرایا ہے اور ان کا گمان یہ ہے کہ تمہارے گذرے ہوئے آباء واجداد جہنم میں الٹ پلٹ رہے ہیں لو جو محمد کو قتل کرے اس کو سو سرخ وسیاہ اونٹ انعام میں دینا میرے ذمہ لازم ہے اور چاندی کے چالیس اوقیہ بھی میں تلوار لٹکا کر نکلا، گیا اور ترکش کو الٹ کر محمد ﷺ کے ارادہ سے میرا گذر ایک بچھڑے پر ہوا جس کو لوگ ذبح کر رہے تھے میں کھڑے ہو کر اس کو دیکھنے لگا تو اچانک بچھڑے کے پیٹ سے ایک آواز نکالنے والا کہہ رہا تھا اے آل ذریح نجات کا راستہ وہی جو ایک شخص فصیح زبان کے ساتھ پکار رہا ہے کہ اس کلمہ کی شہادت دو ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے ہی حکم دیا جا رہا ہے پھر ایک اونٹ پر میرا گذر ہوا تو ایک غیبی آواز آئی کہ:

یاایھا الناس ذو والاجسام
ماانتم وطائش الاحلام
ومسند والحکم الی الاصنام
فکلکم اراہ کالانعام
اما ترون ماری امالی
من ساطع یجلو دجی الظلام
قد لاح الناظر من تھام
اکرم به الله من امام
قد جاء بعد الکفر بالاسلام
والبر والصلات للارحام.

۱۔اے لوگو جو جسم والے ہیں تم تو خواب کی مدہوشی میں پڑے ہوئے ہو۔
۲۔حکم کو بتوں کی طرف منسوب کرتے ہو میں تم میں سے ہر ایک کو جانور کی طرح دیکھ رہا ہوں۔
۳۔کیا تم نہیں دیکھتے جو میں اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں ایک نور ہے جس سے رات کا اندھیرا چھپ گیا ہے
۴۔دیکھنے والوں کے لئے تہامہ پہاڑ سے ایک امام ظاہر ہوا ہے اللہ کے لئے اس کا اکرام کرو۔
۵۔کفر کے بعد اسلام لے کر آیا ہے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی واحسان کا حکم لایا ہے۔
میں نے دل میں کہا بخدا یہ مجھے کہا جا رہا ہے پھر میرا گذر ضمار بت پر ہوا اس کے پیٹ سے آواز آئی حاصل اسکا یہ ہے۔
۱۔نبی کریم ﷺ کے ساتھ تعلق جوڑنے کے بعد ضمار بت کی عبادت چھوڑ دی گئی ہے حالانکہ اس کی تنہا عبادت کی جاتی تھی۔
۲۔عنقریب کہیں گے باری جیسے ضمار بت یا اس جیسی کے عبادت گذار کہ ضمار یا اسی جیسی دیگر بت عبادت کے لائق نہیں۔
۳۔اے ابوحفص صبر کر لو کیونکہ تم ایمان لاؤ گے تمہیں وہ عزت ملے گی جو بنی عدی کے دیگر افراد کو نہیں ملتی۔
۴۔جلدی مت کر تم اس دین کے مددگار ہو حق یقین زبان اور ہاتھ کے ساتھ۔

اللہ کی قسم مجھے یقین ہوگیا کہ مجھے ہی پکارا جارہا ہے یہاں تک میں اپنی بہن کے پاس پہنچا تو خباب بن ارت کے پاس میری بہن اور اس کا شوہر تھے خباب نے کہا اے عمر تیرا ناس ہو اسلام قبول کرلو میں نے پانی مانگا وضو کیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عمر اپنے بارے میں میری دعوت قبول کر کے اسلام قبول کرلو میں نے اسلام قبول کرلیا اور میں چالیس کا چالیسواں تھا اسلام لانے والوں میں اور یہ آیت نازل ہوئی۔

یایها النبی حسبک الله و من اتبعک من المؤمنین. ابو نعیم فی الدلائل

موافقات عمر رضی اللہ عنہ

۳۵۷۴۵......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے رب نے تین مقامات پر میری موافقت فرمائی۔

۱......میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) گر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناتے آیت نازل ہوئی:

۲......میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ عورتوں کو اگر پردہ کا حکم فرمائے کیونکہ نیک اور فاجر ہر قسم کے لوگ آپ کی خدمت میں آتے جاتے ہیں تو پردے کی آیات نازل ہوئیں۔

۳......ازواج مطہرات رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہوئیں تو میں نے ان سے کہا ہوسکتا ہے اگر وہ تمہیں طلاق دیدیں تو تم سے بہتر بیویاں اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرمادیں اسی مضمون کی آیت نازل ہوگئی۔

سعید بن منصور احمد، والعدنی، والدارمی بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن ابی داؤد فی المصاحف ابن المنذر ابن ابی عاصم ابن جریر والطحاوی، ابن حبان، دارقطنی فی الافراد ابن شاهین فی السنة ابن مر دویه، حلیة، بیهقی

۳۵۷۴۶......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تین مواقع پر رب تعالیٰ کی موافقت کی (۱) حجاب (۲) اساری بدر (۳) مقام ابراہیم۔

مسلم، ابوداؤد، ابوعوانه ابن ابی عاصم

۳۵۷۴۷......عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار مواقع پر رب تعالیٰ کی موافقت کی:

۱۔میں نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ مقام کے پیچھے نماز کی جگہ مقرر فرماتیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی۔**

۲۔میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) اگر آپ کی عورتیں پردہ کا اہتمام کرتیں کیونکہ آپ کے پاس تو نیک و بد ہر قسم کے لوگ آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔

۳۔اور میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ازواج مطہرات پردے کا اہتمام کرلیں تو اچھا ہے کیونکہ آپ کے پاس ہر قسم کے نیک و بد لوگ آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی:

واذاسا لتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب

اور جب یہ آیت بھی نازل ہوئی:

ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین الی قوله ثم انشا ناه خلقا اخر

تو میں نے کہا: فتبارک الله احسن الخالفین تو اللہ تعالیٰ نے فتبارک الله احسن الخالقین نازل فرمایا اور ازواج مطہرات سے میں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مطالبہ سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے بدلہ میں اور ازواج عطا فرمادیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی عسی ربه ان طلقکن۔ (طبرانی، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابن عساکر وصحیح)

۳۵۷۴۸......عقیل بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عمر بن خطاب سے فرمایا کہ تمہاری ناراضگی میں عزت ہے اور تمہاری رضا حکم ہے۔

رواه ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تنگی معاش

۳۵۷۴۹.....مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ موجود لباس سے کچھ نرم لباس پہن لیتے اور موجود کھانے سے ذرا عمدہ کھانا اختیار فرماتے اللہ تعالیٰ تو رزق میں وسعت عطاء فرما رہے ہے اور مال میں اضافہ فرمایا ہے میں تم سے تمہارے نفس کے بارے میں جھگڑتا ہوں کیا تمہیں یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کس قدر تنگی معاش برداشت کرتے تھے اس کو مسلسل دھراتے رہے یہاں تک اس کو رلا دیا ان سے فرمایا واللہ تم نے یہ کہا ہے میں اللہ کی قسم اگر میرے اختیار میں ہو تو میں بھی ان کے ساتھ اسی تنگی معاش میں شریک ہو جاؤں تاکہ میں اپنے دونوں ساتھیوں کی (آخرت کی) فراخی کو پالوں۔(ابن المبارک، ابن سعد، ابن ابی شیبة، ابن راھو یه، احمد فی الز ھد ھناد، عبد ابن حمید، نسائی، حلیة، مستدرک ،بیھقی ،ضیاء مقدسی)

۳۵۷۵۰.....عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

ابن ابی شیبة والبزار والبخاری وصحیح

۳۵۷۵۱.....عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ حفصہ وابن مطیع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب سے گفتگو کی اور کہا کہ اگر آپ عمدہ کھانا استعمال فرماتے تو حق پر مزید قوت حاصل ہوتی تو جواب میں فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم میں سے ہر ایک میرا خیر خواہ ہے لیکن میں نے اپنے دونوں ساتھیوں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک طریقہ پر چھوڑا ہے اگر میں ان کے طریقہ سے ہٹ گیا تو مقام ورتبہ کے لحاظ سے ان سے نہیں مل سکوں گا۔(عبد الرزاق، بیھقی ،ابن عساکر)

۳۵۷۵۲.....حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسری بن ھرمز کا تاج لایا گیا ان کے سامنے رکھا گیا اور حاضرین میں سراقہ بن مالک تھے عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کنگن لے کر سراقہ کی طرف پھینک دیئے انہوں نے ایک پہنا تو کندھے تک آ گیا فرمایا الحمدللہ کسری بن ھرمز کے کنگن سراقہ بن مالک بن جعشم بنی مدلج کے اعرابی کے پاس ہے پھر فرمایا اے اللہ مجھے معلوم ہے کہ آپکے رسول علیہ السلام اس پر حریص تھے ان کو مال ملے اور تیرے راستہ میں خرچ کرے اور تیرے بندوں پر خرچ کرے میں نے مال سے کنارہ کشی اختیار کی آپکی طرف دیکھتے ہوئے اور آپ کو اختیار کرتے ہوئے اے اللہ مجھے معلوم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مال سے محبت کرتے تھے تاکہ اسکو آپ کے راستہ میں اور آپ کے بندوں پر خرچ کرے میں نے اس سے اعراض کیا اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں کہیں یہ عمر کے ساتھ مکر وفریب نہ ہو پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

۳۵۷۵۳.....ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کا نام ''فاروق'' کس طرح رکھا گیا تو فرمایا حمزہ رضی اللہ عنہ مجھ سے تین روز قبل مسلمان ہوتے میں مسجد کی طرف نکلا ابوجہل رسول اللہ ﷺ کو زور سے گالیاں دے رہا تھا حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو اپنا کمان لے کر مسجد حرام آئے قریش کے اس حلقہ میں جس میں ابوجہل بھی موجود تھا اپنے کمان پر تکیہ لگا کر ابوجہل کے مدمقابل کھڑے ہوتے ابوجہل نے انکے غصہ کو بھانپ لیا پوچھا اے ابوامارہ کیا ہوا؟ کمان اٹھا کر اس کے ایک رخسار پر مارا اسکو خون بہنے لگا قریش نے ان میں صلح کروادی شر کے خوف سے رسول اللہ ﷺ ارقم بن ابی الارقم مخزومی کے گھر میں خفیہ طور پر قیام پذیر تھے حمزہ وہاں گئے اور مسلمان ہو گئے اس کے تین دن کے بعد میں اپنے گھر سے نکلا تو فلاں مخزومی سے میری ملاقات ہوئی میں نے کہا کیا تم نے اپنے دین اور اپنے آبائی دین سے اعراض کیا اور دین محمدی کی اتباع کرلی ہے؟ تو انہوں نے کہا اگر میں نے ایسا کیا ہے تو اس نے بھی کیا جس کا تم پر مجھ سے زیادہ حق ہے پوچھا وہ کون؟ بتایا تمہاری بہن اور تمہارے بہنوئی میں ان کے گھر پہنچا وہاں کچھ ہلکی آواز سنائی دی میں گھر میں داخل ہوا اور پوچھا یہ کیا ہے ہمارے درمیان بات بڑھتی گئی یہاں تک میں نے اپنے بہنوئی کا سر پکڑ لیا اس کو مار کر لہولہان کر دیا میری بہن کھڑی ہوئی اور میرا سر پکڑ لیا اور کہا ایسا ہوا ہے اور تیری مرضی کے خلاف ہوا ہے جب میں نے اس کے چہرے پر خون دیکھا تو مجھے شرم آ گئی میں بیٹھ گیا اور اس سے کہا یہ کتاب مجھے دکھاؤ اس نے

کہا یہ کتاب ایسی ہے کہ اس کو بغیر وضو کے ہاتھ نہیں لگایا جاسکتا میں نے اٹھ کر غسل کرلیا انہوں نے صحیفہ نکالا اس میں ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم“ تھا میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے نام پاکیزہ طیب طٰہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی سے الا سماء الحسنیٰ تک اب میرے دل میں عظمت بیٹھ گئی میں نے کہا اسی کلام سے قریش بھاگتے ہیں میں نے اسلام قبول کرلیا میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں بتایا دارالارقم میں ہیں میں وہاں پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا لوگ جمع ہوگئے ان سے حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں کیا ہوا؟ بتایا عمر ہیں تو کہا ان کے لئے دروازہ کھولو اگر اسلام قبول کرلیا تو ہم بھی ان کی طرف سے قبول کرلیں گے اگر روگردانی کی تو ان کو قتل کردیں گے رسول اللہ ﷺ نے یہ گفتگو سنی کمرہ سے باہر تشریف لائے میں نے کلمہ شہادت پڑھا تو گھر میں موجود افراد نے اس زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا کہ مسجد حرام میں بیٹھے لوگوں نے بھی سن لیا میں نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ فرمایا ضرور حق پر ہیں میں نے کہا پھر چھپ کر کیوں دعوت کا عمل انجام دیں؟

ہم دوصفوں میں نکلے ایک صف کے آگے میں تھا دوسرے میں حمزہ رضی اللہ عنہ اس طرح مسجد حرام میں داخل ہوگئے قریش نے میری طرف اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا ان کو سخت حزن وملال لاحق ہوا میرا نام رسول اللہ ﷺ نے اس دن سے فاروق“ رکھا اس دن سے حق وباطل کے درمیان فرق ظاہر ہوگیا۔ (ابونعیم فی الدلائل، ابن عساکر)

۳۵۷۵۴.....ابواسحاق سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بے چھنا آٹا کھاتے ہوئے دیکھا ہمارے لئے کبھی آٹا نہیں چھنا گیا۔ (ابن سعد، احمد فی الزھد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اظہار اسلام

۳۵۷۵۵.......عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اسلام لایا تو میں نے دل میں چاہا کہ اہل مکہ میں رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ دشمنی رکھنے والا کون ہے! میں نے کہا ابوجہل ہے چنانچہ اس کے دروازے پر آیا وہ باہر نکلا اور مجھے مرحبا کہا اور کہا خوش آمدید اے بھانجے کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا اس لئے آیا ہوں تاکہ تمہیں بتلادوں میں مسلمان ہوچکا ہوں اس نے میرے سامنے دروازہ پٹا اور کہا قبحک اللہ وقبح ماجئت بہ یعنی اللہ تجھے رسوا کرے اور جس مقصد کے لئے اس کو بھی ناکام بنائے۔ (المحاملی، ابن عساکر)

۳۵۷۵۶.....عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو بیت المال کے سلسلہ میں یتیموں کے سرپرست کی طرح رکھتا ہوں اگر ضرورت پڑے بقدر ضرورت لے لیتا ہوں جب دوسرے جگہ سے میری پاس مال آجاتا ہے پھر بیت المال میں واپس کردیتا ہوں جب میرے پاس مال ہوتا ہے تو بیت المال“ سے اپنے کو بچا کر رکھتا ہوں۔

عبد الرزاق وابن سعد، سعید بن منصور، ابن ابی شیبۃ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر والنحاس فی ناسخہ

۳۵۷۵۷.....اقرع کہتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اسقف (یہودی عالم) کے پاس پیغام بھیجا کیا تم اپنی کتاب میں ہمارا تذکرہ پاتے ہو تو انہوں نے بتایا ہاں پوچھا کیسا تذکرہ ہے بتایا کہ لکھا ہوا اپنے لوہے کی سینگ سخت گیر امیر پوچھا اس کے بعد کیا بات ہے؟ کہا سچا خلیفہ اپنے قریب ترکو ترجیح دیتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ رحم فرمائے ابن عفان پر۔ (ابن ابی شیبۃ ونعیم بن حماد فی الفتن والا لکائی فی السنۃ)

۳۵۷۵۸.....اسلم سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھا کرتے تھے جتنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ہوتی پھر یہاں تک کہ جب آدھی رات گذرتی تو اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے جگاتے اور ان سے کہتے الصلوٰۃ الصلوٰۃ یعنی نماز کا اہتمام کرو نماز کا اہتمام کرو پھر یہ آیت تلاوت فرماتے وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیھا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک سے والعاقبۃ للتقوی تک۔

مالک بیہقی

۳۵۷۵۹.....قیس بن حجاج روایت کرتے ہیں اپنے سے حدیث بیان کرنے والے کے حوالہ سے جب عمرو بن العاص نے مصر فتح کیا تو بونہ عجمی، مہینہ داخل ہونے کے بعد مصر کے باشندگان ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے امیر دریا نیل کی ایک عادت ہے اس کے بغیر یہ نہیں

چلتا پوچھا کیا عادت ہے بتایا کہ جب اس مہینہ کی بارہ تاریخ گذر جاتی ہے تو ہم ایک حسین جمیل لڑکی جو اپنے والد کی نظر میں محبوب ہو تلاش کرتے ہیں تو والدین کو مال دے کر راضی کر کے اس کو حاصل کرتے ہیں پھر لڑکی کو پر کے زیورات سے آراستہ کر کے اس دریائے نیل کا حوالے کر دیتے ہیں تو عمرو رضی اللہ عنہ کو کہا اسلام آنے کے بعد اس جاہلانہ ظالمانہ رسم پر عمل نہیں ہو سکتا اسلام اپنے ماقبل کی تمام غلط باتوں کو مٹاتا ہے اب دریا تین مہینے سے خشک ہے اس میں ایک قطرہ پانی نہیں یہاں تک مصر والوں نے انخلاء کا قصد کر لیا تو عمرو بن العاص نے اس معاملہ کو دیکھا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ تم نے درست فیصلہ کیا ان الا سلام یهد م ما کان قبله میں آپ کے پاس ایک بطاقہ بھیج رہا ہوں جب خط آپ کے پاس پہنچ جائے اس کو آپ دریائے نیل میں ڈال دیں جب خط عمرو بن عاص کے پاس پہنچا تو اس میں لکھا ہوا تھا۔

من عبد الله امير المؤ منين الى نيل اهل مصر ،

اما بعد فان كنت تجرى من قبلك فلا تجر وان كان الواحدالقهار يجر يک فنسال الله الو احد القهاد ان يجر يک

یعنی یہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہل مصر کے دریائے نیل کے نام ہے حمد وصلوٰۃ کے بعد اے نیل اگر تو اپنی مرضی سے چلتا ہے تو تو مت چل اگر تجھے اللہ واحد وقہار چلاتا ہے تو ہم اللہ تعالیٰ واحد وقہار سے درخواست کرتے ہیں کہ تجھے جاری کر دے۔

تو عمرو بن العاص نے یہ خط دریا کے حوالے کیا کاصلیت کے دن آنے سے ایک روز پہلے جب کہ اہل مصر جلاوطنی کے لئے تیار ہو چکے تھے کیونکہ ان کی تمام ضروریات کا مدار دریا نیل تھا جو خشک ہو چکا تو صلیب کے دن صبح اللہ تعالیٰ نے اس کو سولہ فٹ جاری کر دیا اس طرح اہل مصر سے اس بری رسم کا خاتمہ کر دیا۔(ابن عبدالحکیم فی فتوح مصر وابوالشیخ فی العظمۃ ،ابن عساکر)

۳۵۷۶۰ ...... حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اے خباب جنات یعنی جنت کے باغات کے بارے میں بتائیں تو کہا ہاں اے امیر المؤمنین اس میں کچھ محلات ہونگے ان میں نبی، صدیق، شہید اور عادل، حاکم ہی رہائش پذیر ہوں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جہاں تک نبوت ہے تو اہل نبوت کے پاس سے جو گذر گئے۔ صدیق جس نے اللہ تعالیٰ اس کے رسول کی تصدیق کی ہے جہاں تک عادل حاکم کا تعلق ہے میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں ہر فیصلہ کے وقت مکمل انصاف سے کام لوں جہاں تک شہادت کا تعلق ہے شہادت عمر کی نصیب میں کہاں۔(ابن المبارک اور ابوذر ہروی نے جامع میں نقل کیا)

۳۵۷۶۱ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ کعب نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کو کوئی خواب نظر آیا؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹ پلائی اور کہا کہ ہم نے ایک آدمی پایا جو امت کے معاملات کو خواب میں دیکھتا ہے۔(ابن المبارک ابن عساکر)

۳۵۷۶۲ ...... زید بن اسلم کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک رات پہرہ داری کے لئے نکلے تو ایک گھر میں چراغ جلتا ہوا نظر آیا جب اس گھر کے قریب پہنچے تو دیکھا ایک بوڑھیا اپنا ایک شعر گنگنا رہی ہے تاکہ اس پر غزل کہے وہ کہہ رہی تھی۔

على محمد صلاة الابرار صلى عليک المصطفون الا خيار قد كنت قو اما بكى الا سحار باليت شعرى والمنا يا اطوار هل تجمعنى وحبيبى الدار.

محمد ﷺ پر نیک لوگوں کی دعا ہو تجھ پر منتخب انبیاء کی دعا ہو

تو رات کو بیدار رہنے والا نے کاش مجھے معلوم ہوتا موت کا وقت کیا ہے موت مجھ میں اور میرے حبیب میں جمع کرے گی۔

حبیب سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھ کر رونے لگے مسلسل روتے رہے یہاں تک بوڑھیا کا دروازہ کھٹکھٹایا تو آواز آئی کون؟ بتایا عمر بن خطاب پوچھا اس وقت میرے دروازے پر عمر بن خطاب کا کیا کام؟ تو بتایا دروازہ کھولیں اللہ تجھ پر رحم فرمائے تیرا کوئی جرم نہیں اس نے دروازہ کھولا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو کلمات کہہ رہی تھیں ان کا اعادہ کریں اس نے دوبارہ سنایا تو جب آخری شعر پر پہنچی تو فرمایا میری درخواست ہے کہ اپنی دعا میں مجھے بھی شامل کریں تو اس نے کہا وعمر فاغفرلہ یا غفار۔

اے غفار عمر رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرمایا یہ سن کر راضی ہوئے اور واپس ہوئے۔ (ابن المبارک ابن عساکر)

۳۵۷۶۳..... موسیٰ بن ابی عیسیٰ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بنی حارثہ کے کنواں پر پہنچے وہاں محمد بن مسلمہ ملے تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا احمد آپ مجھے کیسے پاتے ہیں؟ تو جواب دیا اللہ کی قسم آپ کو اپنی پسند کا آدمی پاتا ہوں اور آپ اپنے متعلق جس طرح کی خبر کو پسند کرتے ہیں اس طرح پاتا ہوں میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ مال جمع کرنے میں قوی ہیں لیکن مال جمع کرنے سے دامن بچاتے ہیں مال تقسیم کرنے میں انصاف کرتے ہیں اگر اس میں جانب داری کریں تو ہم آپ کو ایسا سیدھا کریں جس طرح تیر کو سیدھا کرتے ہیں سوراخ میں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات دوبارہ کہو تو انہوں نے کہا اگر جانب داری سے کام لیا تو جس طرح تیر کو سوراخ میں سیدھا کیا جاتا ہے ایسا ہی سیدھا کریں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تمام تعریفیں اس اللہ کی جس نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس قوم میں پیدا کیا اگر میں ٹیڑھا چلوں تو مجھے سیدھا کریں گے۔

ابن المبارک

۳۵۷۶۴..... عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا (ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیاء مذکورا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے کاش آیت پوری ہو جاتی۔ (ابن المبارک وابو عبید فی فضائلہ وعبد بن حمید وابن منذر)

۳۵۷۶۵..... عبداللہ بن ابراھیم کہتے ہیں مسجد نبوی ﷺ میں سب سے پہلے کنکر بچھانے والے عمر رضی اللہ عنہ ہیں لوگ جب سجدہ سے سر اٹھاتے ہاتھوں کو جھاڑتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کنکر بچھانے کا حکم دیا تو مقام عقیق سے کنکر لائے گئے اور مسجد نبوی ﷺ میں بچھائے گئے۔ ابن سعد

۳۵۷۶۶..... محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خالد بن ولید اور محمد بن مثنیٰ بنی شیبان کو معزول کردوں گا تا کہ ان دونوں کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد فرماتے ہیں وہ دونوں مدد نہیں کرتے۔ ابن سعد

۳۵۷۶۷..... اسلم سے منقول ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ ایک ہاتھ سے گھوڑے کا کان پکڑتے دوسرا ہاتھ اپنے کان پر رکھتے یا اس طرح گھوڑے کی پیٹ پر سوار ہو جاتے۔ (ابن سعد ابو نعیم فی المعرفہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عدل وانصاف

۳۵۷۶۸..... راشد بن سعد سے منقول ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مال لایا گیا لوگوں میں تقسیم فرمانا شروع کیا لوگ ہجوم کر رہے تھے سعد بن ابی وقاص بھی ہجوم میں داخل ہوئے یہاں تک ان کے پاس پہنچ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو درہ لگایا اور فرمایا کیا تم یہاں پہنچ گئے زمین میں اللہ کے خلیفہ سے نہیں ڈرتے میں نے چاہا تمہیں بتلادوں اللہ کا خلیفہ زمین میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ ابن سعد

۳۵۷۶۹..... عکرمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک نائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بال بنا رہا تھا چونکہ وہ بارعب آدمی تھے انہوں نے گلا کنکھارا تو نائی کو حدث لاحق ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اس کو چالیس دراھم دیئے جائیں۔ (ابن احمد خطیب بغدادی)

۳۵۷۷۰..... محمد بن زید سے منقول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ عثمان زبیر طلحہ عبدالرحمٰن بن عوف سعد یہ سارے اکٹھے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ان میں سب سے زیادہ جرات والے عبدالرحمٰن بن عوف تھے سب نے کہا اے عبدالرحمٰن اگر آپ امیر المؤمنین سے بات کرتے لوگوں کے متعلق کہ کوئی ضرورت مند آتا ہے تمہاری ھیبت اس کے لئے مانع ہوتی ہے وہ اپنی ضرورت بیان نہیں کرپاتا اس لئے ضرورت پوری کئے بغیر واپس چلا جاتا ہے تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور ان سے بات کی کہ اے امیر المؤمنین لوگوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیجئے کیونکہ لوگ اپنی حاجت لے کر آپ کی خدمت میں آتے ہیں لیکن آپ کی ھیبت مانع ہونے کی بنا پر آپ سے حاجت پوری کئے بغیر واپس چلے جاتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں علی عثمان طلحہ زبیر اور سعد رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم دیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا ہاں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن میں نے لوگوں سے اتنی نرمی کی کہ یہاں تک مجھے خوف ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس نرمی پر گرفت نہ فرمائے پھر میں نے سختی کی ان پر یہاں تک مجھے خوف ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر گرفت نہ فرمائیں اب

کونسا راستہ اختیار کیا جائے: عبدالرحمن رضی اللہ عنہ روتے ہوئے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے یہ کہتے ہوئے کہ معاملہ اسی کے ہاتھ میں تیرے بعد ان کے لئے ھلاکت ہے۔(ابن سعد، ابن عساکر)

۳۵۷۷۱.....سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ مال غنیمت کا ایک اونٹ زخمی ہوگیا اس کو ذبح کروکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ ازواج مطہرات کے پاس بھیج دیا باقی سے کھانا تیار کروایا مسلمانوں کو کھانے کی دعوت دی اس دن ان میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیرالمؤمنین اگر آپ روزانہ ایسا کھانا تیار کرواتے اور ہم آپ کے پاس بیٹھ کر کھاتے اور آپ ہم سے بات چیت کرتے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آئندہ کبھی اس طرح نہیں کرونگا مجھ سے پہلے دو راہنما گذر چکے ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق ان کا عمل اور ان کا طریقہ واضح ہے اگر میں ان کے عمل کے خلاف کوئی عمل کروں گا تو ان کا راستہ چھوٹ جائے گا۔(ابن سعد و مسدد وابن عساکر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رعب

۳۵۷۷۲.....ابی سعید مولیٰ ابی اسید روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد مسجد سے جاتے تھے اس میں جو شخص نظر آتا اسکو نکال دیتے سوائے کوئی کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہا ہو تو ایک مرتبہ ان کا ایک جماعت پر گذر ہوا ان میں ابی بن کعب بھی تھے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو ابی نے بتایا اے امیرالمؤمنین آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت ہے پوچھا کہ تم نماز کے بعد کیوں رک گئے تو انہوں نے بتایا ہم ذکراللہ کے لئے بیٹھے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے پھر اپنے قریب ترین شخص سے کہا یہ لے لو ایک ایک شخص کو ٹٹولتا رہا یہاں تک مجھ تک پہنچ گئے میں ان کے پہلوں میں تھا تو فرمایا لاؤ میری آواز بند ہوگئی اور مجھ پر کپکپی سختی سے طاری ہوگئی یہاں تک کہ انہوں نے اس کو محسوس کیا تو فرمایا اگر آپ کہتے اللّٰھم اغفرلنا اللّٰھم ارحمنا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کیا قوم میں ان سے زیادہ آنسو بہانے والا زیادہ رونے والا کوئی نہیں تھا پھر فرمایا اس وقت منتشر ہوجاؤ۔ابن سعد

۳۵۷۷۳.....ابی وجزہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نقیع کو چراگاہ بنایا تھا مسلمانوں کے گھوڑوں کے لیے ربذہ اور شرف کو صدقات کے اونٹ کے لئے ہر سال تیس ہزار اونٹ کا بوجھ اللہ کی راہ میں تقسیم فرماتے۔ابن سعد

۳۵۷۷۴.....سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گھوڑا دیکھا جس کے ران پر نشان لگا ہوا تھا جو اللہ کی راہ میں بندھا ہوا تھا۔

ابن سعد

۳۵۷۷۵.....سائب بن یزید سے منقول ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ ایک دن ان گھوڑوں کا سامان تیار کررہے ہیں جن پر اللہ کی راہ میں مجاھدین کو سوار کرنا ہے ان کا زین اور بالان وغیرہ جب کسی آدمی کو اونٹ سواری کے لئے دیتے تو سامان سمیت دیتے تھے۔ابن سعد

۳۵۷۷۶.....سفیان بن ابی العوجاء کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ہوں اگر میں بادشاہ ہوں تو یہ بہت بڑا معاملہ ہے ایک شخص نے کہا کہ اے امیرالمؤمنین دونوں میں فرق ہے پوچھا وہ کیا بتایا خلیفہ مال نہیں لیتا مگر حق طریقہ سے اور مال نہیں خرچ کرتا مگر حق جگہ پر آپ بحمداللہ تعالیٰ ایسا ہی ہیں بادشاہ لوگوں پر ظلم کرتا ہے اس سے (ظلماً) لے کر اس کو دیتا ہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔ابن سعد

۳۵۷۷۷.....سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ نے فلسطین کی سرزمین ایک درھم یا اس سے کم وزیادہ لے کر ناحق خرچ کیا تو آپ بادشاہ ہیں خلیفہ نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ابن سعد

۳۵۷۷۸.....ابی مسعود رضی اللہ عنہ انصاری فرماتے ہیں ہم اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص گھوڑے پر سوار ہوکر آیا ایڑھ لگاتا ہوا دوڑ رہا تھا یہاں تک قریب تھا کہ ہمیں روند ڈالتا اس کی وجہ سے ہم اکٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے تو دیکھا عمر بن خطاب ہیں ہم نے کہا اے امیرالمؤمنین

آپ کے بعد کون ہوگا پوچھا تمہیں کیا چیز بری لگی مجھے کچھ نشاط محسوس ہوا میں نے گھوڑے پر سوار ہو کر ایڑ ھ لگائی۔ابن سعد

۳۵۷۷۹.....ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک زمانہ تک بیت المال سے کچھ بھی نہیں لیتے تھے یہاں تک ان کو اس کی حاجت ہوئی کہ لوگ بیت المال سے کچھ لیں تو انہوں نے صحابۂ کرام کو مشورہ کے لئے جمع فرمایا اور ان سے کہا کہ میں نے اپنے کو دین کے کام کے لئے مشغول کیا ہے میں اس میں سے کتنا لے سکتا ہوں عثمان بن عفان نے مشورہ دیا کہ خود کھائیں (اپنے گھر والوں کو) کھلائیں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے بھی یہی جواب دیا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو فرمایا صبح اور شام کے کھانے کی بقدر عمر رضی اللہ عنہ نے اسی پر عمل کیا۔ابن سعد

۳۵۷۸۰ ... سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا اور کہا اللہ کی قسم خلافت کی ذمہ داری میرے اوپر اس طرح آ گئی جیسے کبوتر کے گلے کا طوق اب میں بیت المال سے کتنا خرچہ لے سکتا ہوں علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو صبح وشام کے کھانے کے لئے کافی ہو تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچ بتایا۔ابن سعد

۳۵۷۸۱.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے لئے اور گھر والوں کے لئے (بیت المال سے) مقدار کفاف خوراک لیتے اور گرمی میں کپڑے کا جوڑا لیتے بسا اوقات لنگی پھٹ جاتی اس میں پیوند لگا لیتے لیکن وقت آنے سے پہلے دوسری نہ لیتے تھے جس سال مال زیادہ آتا پچھلے سال سے کم درجہ کا جوڑا لیتے اس سلسلہ میں حفصہ نے بات کی تو فرمایا میں مسلمانوں کے مال سے جوڑا لے رہا ہوں یہ جوڑا میرے لئے کافی ہے۔

ابن سعد

۳۵۷۸۲.....محمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روزانہ اپنے اور اپنے گھر والوں پر دو دراھم خرچ کرتے اور حج میں کل ایک سو اسی دراہم خرچ کئے۔ابن سعد

مال خرچ کرنے میں احتیاط

۳۵۷۸۳.....ابن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے حج میں صرف ایک سو اسی دراھم خرچ کئے اور ہم نے اس مال میں بہت اسراف کیا۔ابن سعد

۳۵۷۸۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حج میں سولہ دینار خرچ کئے پس اے عبداللہ بن عمر ہم نے اس مال میں بہت اسرف کیا اور کہا یہ پہلے کے برابر ہے اس لئے کہ ایک دینار بارہ دراھم کے برابر ہے۔ابن سعد

۳۵۷۸۵ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل کو ایک چٹائی ھدیہ دی جو ایک ہاتھ ایک بالشت ہوگا عمر رضی اللہ عنہ آئے اس کو دیکھ کر پوچھا یہ کہاں سے آئی بتایا یہ ابوموسیٰ نے ھدیہ دی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو لے کر بیوی کے سر پر مارا یہاں تک ان کو پریشان کر دیا پھر فرمایا ابوموسیٰ کو بلا کر لاؤ اور ان کو سزا دو ان کو لایا گیا ان کو سزا دینا شروع کی تو عرض کیا اے امیر المؤمنین سزا میں جلدی نہ کریں تو پوچھا تم نے میری بیوی کو کس مقصد سے ھدیہ دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے وہ لے کر اس کے سر پر مارا اور کہا اپنی چیز لیجاؤ ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں۔(ابن سعد،ابن عساکر)

۳۵۷۸۶.....ابی بردہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عوف بن مالک نے خواب میں دیکھا کہ لوگ یک مٹی میں جمع ہوئے ہیں ان میں ایک شخص تین بالشت اونچائی پر تھا میں نے پوچھا یہ کون؟ لوگوں نے بتایا عمر میں خطاب میں نے پوچھا یہ اونچائی پر کیوں ہے؟ لوگوں نے بتایا ان میں تین خصلتیں ہیں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کرتے وہ شہید ہیں ان کی شہادت شہر میں ہوگی وہ خلیفہ ہیں جنہیں خلافت سپرد کی گئی عوف ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور خواب بیان کیا تو انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا ان کو خوشخبری سنائی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنا خواب بیان کرو تو انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے دوبارہ خواب بیان کیا جب کہا خلیفۃ مستخلف تو عمر

رضی اللہ عنہ نے دانٹا اور خاموش کروایا جب عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو عوف رضی اللہ عنہ سے کہا خواب بیان کرو تو انہوں نے پورا خواب بیان کیا تو فرمایا جہاں تک تعلق اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں کسی سے نہ ڈرنے کا ہے مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنائیں گے اور جہاں تعلق ہے خلیفۃ مستخلف'' میں نے ان کو اپنا خلیفہ بنالیا ہے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں خلافت کے سلسلہ میں میری مدد فرمائے جہاں تک شھید مستشھد یہ میرے نصیب میں کہاں؟ میں تو جزیرۃ العرب کے درمیان میں ہوں میں جہاد میں نہیں جاتا مگر لوگ میرے گرد ہوتے ہیں پھر فرمایا۔ ہائے میری ہلاکت ہائے میری ہلاکت اگر اللہ چاہیں تو شہادت کے مرتبہ پر فائز فرمائیں گے۔

ابن سعد، ابن عساکر

۳۵۷۸۷.....سعد الجاری مولیٰ عمر بن خطاب سے منقول ہے کہ انہوں نے ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب کو بلایا جوان کے نکاح میں تھیں ان کو رونے کی حالت میں پایا پوچھا کیوں رو رہی ہے تو بتایا اے امیر المؤمنین یہ یہودی یعنی کعب الاحبار کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ماشاء اللہ اللہ کی قسم مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سعید پیدا فرمایا ہے پھر کعب کو بلوایا جب کعب آگئے تو کہا اے امیر المؤمنین میرے بارے میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ذوالحجہ گذرتے ہی آپ جنت میں داخل ہونگے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے کبھی جنت میں داخل ہونے کی بات کرتے ہو کبھی جہنم میں بتایا اے امیر المؤمنین قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ہم اپنی کتاب میں آپ کے اوصاف میں یہ پاتے ہیں کہ آپ جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوکر لوگوں کو جہنم میں داخل ہونے سے روکیں گے جب آپ کا انتقال ہوگا لوگ جہنم میں گھستے چلے جائیں گے قیامت تک۔

ابن سعد و ابو القاسم بن بشران فی اماليه

۳۵۷۸۸.....ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ فرمایا ان پر ایک شخص کو امیر مقرر فرمایا جس کو ساریہ کہا جاتا تھا اس کے بعد ایک روز عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اس دوران پکارا یا ساریہ الجبل تین مرتبہ یہ آواز لگائی اس کے بعد لشکر کا قاصد آیا اس سے عمر رضی اللہ عنہ نے حالات دریافت کیے تو اس نے بتایا کہ ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا ہم شکست کھا رہے تھے اچانک ایک آواز سنائی دی یا ساریہ الجبل تین مرتبہ ہم نے اپنی پشت پہاڑ کی طرف کرلی اس طرح اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دی تو عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ یہ آواز لگا رہے تھے۔ (ابن الاعرابی نے کرامات الاولیاء میں، دیر عاقولی نے فوائد میں، ابو عبدالرحمٰن اسلمی نے اربعین میں ابونعیم و عقیلی نے اکٹھا دلائل میں واللالکائی السنہ میں، ابن عساکر، حافظ ابن حجر نے اصابہ میں فرمایا اس کی سند حسن ہے)

۳۵۷۸۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اس دوران آواز لگائی کہ یا ساریہ الجبل جس نے بھیڑیا کو چرایا ظلم کیا یہ آواز سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا جو کہا اس طرف توجہ چھوڑ دو خطبہ سے فراغت کے بعد لوگوں نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ میرے دل میں آیا کہ مشرکین نے ہمارے لشکر کو شکست دی اور ایک پہاڑ کے قریب سے گذر رہے ہیں اگر وہ مڑ کر پہاڑ کی طرف آجائیں تو صرف ایک جانب سے قتال کرنا ہوگا اگر پہاڑ پار کر گئے تو ھلاک ہوگئے تو میری زبان سے وہ الفاظ نکلے جو تمہارے خیال کے مطابق تم نے سنے ایک ماہ بعد قاصد آیا اور انہوں نے بتایا کہ ہم نے اسی دن عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی ہم پہاڑ کی طرف ہوگئے اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح دی۔ (السلمی فی الاربعین وابن مردویہ)

۳۵۷۹۰.....عمرو بن حارث سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے جمعہ کے دن اچانک خطبہ چھوڑ دیا اور کہا یا ساریہ الجبل دو یا تین مرتبہ پھر خطبہ کیطرف متوجہ ہوئے بعض حاضرین نے کہا ان پر شاید جن حاضر ہوگیا جنون طاری ہوگیا خطبہ کے بعد عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ کو مطمئن پایا تو پوچھا آپ کچھ نفس سے بھی باتیں کرتے ہیں کیونکہ آپ خطبہ کے دوران چیخ کر کہہ رہے تھے یا ساریہ الجبل اس کی کیا وجہ ہے؟ تو فرمایا بخدا یہ میرے اختیار میں نہیں تھا میں نے لشکر کو پہاڑ کے قریب دشمن سے لڑتے دیکھا ان پر سامنے اور پیچھے دونوں جانب سے حملے ہو رہے تھے حتیٰ کہ میں نے ان کو یہ ھدایت دی کہ یا ساریہ الجبل تا کہ لشکر کو پہاڑ کی جانب لے جائے کچھ ہی دنوں کے بعد ساریہ کا قاصد آیا ساریہ کا خط لے کر اس میں مذکور تھا کہ دشمن نے جمعہ کے دن ہم سے قتال کیا ہم نے مقابلہ کیا یہاں تک جمعہ کا وقت ہوگیا ہم نے ایک

آواز سنی یاساریہ الجبل دومرتبہ ہم پہاڑ کی جانب ہوگئے اب ہم برابر غلبہ حاصل کرتے رہے یہاں تک اللہ تعالیٰ نے دشمن کوشکست دی اوران کوقتل کیا تو بتایا ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر طعن کیا کہ اس آدمی کو چھوڑ دو کیونکہ یہ تکلف سے کام لیتا ہے۔ (ابونعیم فی الدلائل)

۳۵۷۹۱...... (مسند رضی اللہ عنہ) ابی بلج علی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہیں تھے کہ اچانک بلند آواز سے پکارا یا ساریہ الجبل یا ساریہ الجبل پھر خطبہ شروع کیا لوگوں نے اس فعل کو برا سمجھا جب خطبہ سے فارغ ہوکر نماز پڑھادی لوگوں نے پوچھا اے امیر المؤمنین آج آپ نے خطبہ میں ایک ایسا کام کیا جو ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پوچھا وہ کیا بتایا گیا کہ آپ نے ایسا ایسا کہا ان کی آواز لگانے کا تذکرہ کیا انہوں نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں تھی لوگوں نے کہا ضرور ایسا ہوا ہے تو فرمایا اس دن اس مہینہ کو یاد رکھو پھر انتظار کروانہوں نے ساریہ کی قیادت میں عراق کی طرف لشکر بھیجا تھا کہ جو دشمن کے نرغہ میں آ گیا تھا تو ان کو پہاڑ کی طرف اور ساریہ نے واپسی پر کہا کہ ہم دشمن سے قتال کرر ہے تھے اس دوران ایک آواز سنائی دی معلوم نہیں آواز کس کی تھی یا ساریہ الجبل تین مرتبہ اس کے ذریعہ اللہ نے دشمن کو ہم سے دفع کیا لوگوں نے اس دن کو تاریخ کے ساتھ ملا کر دیکھا تو وہی دن تھا جس دن عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں آواز لگائی تھی۔ (اللالکائی)

۳۵۷۹۲...... ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ رسول اللہ ﷺ میں خطبہ دیا درمیان میں فرمایا یا ساریہ بن زنیم الجبل جس نے بھیڑیا گویا لاظلم کیا پوچھا گیا آپ ساریہ کو یاد کرر ہے ہیں ساریہ تو عراق میں ہے لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں سنا کہ وہ خطبہ کے دوران یا ساریہ کہہ رہے تھے تو انہوں نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دو کیونکہ وہ جس چیز میں داخل ہوتے ہیں اس سے نکلنے کا رستہ معلوم کر لیتے ہیں تھوڑے ہی دن گذرے تھے ساریہ واپس آیا اور انہوں نے بتایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی اور پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا۔ (خطیب فی رواۃ مالک، ابن عساکر)

۳۵۷۹۳...... عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی میں نے نماز پڑھادی وہ داخل ہوئے اور میرے پیچھے کھڑے ہوئے میں والذاریات شروع کی یہاں تک وفی السماء رزقکم وما توعدون پڑھی انہوں نے آواز بلند کی یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھی اور کہا میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ (ابوعبیدہ فی فضائلہ)

۳۵۷۹۴...... کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے کعب میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں تم مجھے خلیفہ پاتے ہو یا بادشاہ تو بتایا خلیفہ دوبارہ قسم دی تو کعب نے کہا واللہ خلیفہ بہترین خلیفہ تمہارا زمانہ بہترین زمانہ۔ (نعیم بن حماد فی الفتن)

۳۵۷۹۵...... عبداللہ بن شداد بن ھاد سے منقول ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی ہچکی سنی ہے میں آخری صف میں تھا صبح کی نماز میں وہ سورۃ یوسف کی تلاوت کرر ہے تھے یہاں تک جب اس آیت پر پہنچے انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ

عبدالرزاق، ضیاء مقدسی، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، بیہقی

۳۵۷۹۶...... علی ابن ابی طالب سے منقول ہے کہ میرے علم کے مطابق مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہر شخص نے چھپ کر ہجرت کی سوائے عمر رضی اللہ عنہ کے کیونکہ جب انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تلوار لٹکائی اور کمان الٹ کر تیروں کو ہاتھ میں لیا کعبہ شریف میں آئے اس دوران قریش کے سردار کعبہ کے صحن میں موجود تھے سات دفعہ کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں نماز پڑھی پھر ان کے حلقہ کے پاس آیا ایک ایک کر کے اور اور شاھت الوجوہ کہنے کے بعد اعلان کیا کہ جس کا یہ خیال ہو کر اس کی ماں اس پر روئے اپنی اولاد کو یتیم بنائے اور بیویوں کو بیوہ بنائے وہ مجھ سے اس وادی کے پیچھے ملاقات کرے کسی نے بھی ان کا تعاقب نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۷۹۷...... سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ کعب الاحبار نے عمر بن خطاب سے کہا ہم اپنی کتاب میں زمینی بادشاہ پر آسمانی بادشاہ کی طرف سے ھلاکت پاتے ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مگر جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے کعب نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ توراۃ میں اسی طرح ہے اس کے ساتھ یہ لفظ موجود ہے عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر تکبیر بلند کی پھر سجدہ میں گر پڑے۔

العسکری فی المواعظ وعثمان بن سعید الدارمی فی الرد علی الجھمیہ والخرائطی فی الشکر، بیہقی

کلام رسول اور کلام غیر میں فرق کرنا

۳۵۷۹۸۔۔۔ طارق بن شہاب سے منقول ہے اگر کوئی شخص عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حدیث بیان کرتا اور جھوٹ ملاتا تو کہتا اس کو روک دے پھر حدیث بیان کرتا تو اس کو روکتے تو وہ آدمی کہتا کہ میں نے جو کچھ بیان کیا وہ حق ہے مگر جتنے حصہ کے بارے میں آپ نے حکم دیا کہ اس کو روک دوں وہ حق نہیں تھا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کلام رسول اور کلام غیر میں فرق معلوم ہو جاتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۷۹۹۔۔۔ حسن سے منقول ہے اگر کسی کو حدیث بیان کرتے وقت جھوٹ کا پہچان ہو جاتا ہو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۰۰۔۔۔ اسماعیل بن زیاد سے مروی ہے کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مساجد پر گذر ہوا ان میں رمضان میں قندیلیں جل رہی تھیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو ایسی ہی منور فرمائے جس طرح انہوں نے ہمارے لئے مساجد کو منور فرمایا۔ (ابن عساکر اور خطیب نے اپنی امالی میں ابی اسحاق ھمدانی سے روایت کی ہے)

امیر المؤمنین لکھنے کی وجہ

۳۵۸۰۱۔۔۔ معاویہ بن قرہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں خلیفۃ رسول اللہ ﷺ لکھا جاتا تھا جب عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو خلیفۃ رسول اللہ لکھنے کا ارادہ ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لمبا ہوگا تو لوگوں نے کہا نہیں لیکن ہم نے آپ کو امیر مقرر کیا آپ ہمارے امیر ہیں فرمایا ہاں تم مؤمن ہو اور میں تمہارا امیر ہوں تو لکھا گیا امیر المؤمنین۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۰۲۔۔۔ ابن شہاب سے منقول ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر ابن سلیمان بن ابی حثمہ سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلیفۃ رسول اللہ ﷺ لکھا جاتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے اولاً خلیفۃ ابی بکر لکھوایا پھر اس سے امیر المؤمنین کی طرف پھیر دیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھ سے شفاء نے بیان کیا وہ ان کی دادی ہے اور شروع شروع میں ہجرت کرنے والیوں میں سے تھی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق کے گورنر کے پاس خط لکھا کہ میرے پاس دو آدمیوں کو بھیجا جائے جو مضبوط قسم کے ہوں تاکہ ان سے عراق اور اہل عراق کے حالات معلوم کئے جائیں تو عراق کے گورنر نے لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم کو بھیجا جب یہ دونوں مدینہ منورہ پہنچے تو انہوں نے اپنی سواریوں کو مسجد کے صحن میں بیٹھایا پھر مسجد میں داخل ہوئے تو ان کی ملاقات عمرو ابن العاص سے ہوئی تو دونوں نے کہا اے عمرو آپ امیر المؤمنین سے ہمارے لئے ملاقات کی اجازت طلب کریں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم تم دونوں نے ان کا صحیح نام لیا وہ ہمارے امیر ہیں اور ہم مؤمنین ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور کہا السلام علیکم یا امیر المؤمنین تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابن العاص یہ نام میں جدت کیسے پیدا ہوئی؟ میرا رب جانتا ہے تم اس کی دلیل بیان کروگے کہا لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم دونوں آئے اور انہوں نے اپنی سواری مسجد کے صحن میں بیٹھایا پھر میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ ہمارے لئے امیر المؤمنین سے اجازت طلب کریں اللہ کی قسم ان دونوں نے آپ کا صحیح نام لیا ہم مؤمن ہیں اور آپ ہمارے امیر ہیں اس دن سے یہی لکھا جانے لگا (بخاری نے ادب المفرد میں عساکر نے دلائل میں طبرانی اور حاکم نے نقل کیا)

۳۵۸۰۳۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مشرکین سے مسجد مکہ (حرم) میں قتال کیا صبح سے لے کر سورج سر پر آنے تک لڑتا رہا یہاں تک ایک شخص نے ان کو منتشر کر دیا پوچھا کہ تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو تو لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص صابی ہوگیا تو انہوں نے فرمایا کتنا اچھا آدمی ہے اپنے لئے ایک دین کو اختیار کیا ان کو اور انہوں نے اپنے نئے دین کو اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کیے جانے پر بنی عدی راضی ہوں گے اللہ کی قسم بنو عدی راضی نہیں ہوں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس دن کہا اے اللہ کے دشمنو! اگر ہماری تعداد تین سو تک پہنچ گئی تو ہم تم کو یہاں سے نکال باہر کریں گے میں نے اپنے ابا جان سے کہا بالکت سے دور ہو وہ کون شخص تھا جس نے اس دن دشمنوں کو تم سے دور کیا؟ تو فرمایا وہ عاص بن وائل عمرو بن العاص کے والد تھے۔ (حاکم نے مستدرک میں نقل کیا)

۳۵۸۰۴..... معاویہ بن خدیج سے منقول ہے کہ عمرو بن العاص نے مجھے عمر بن خطاب کے پاس بھیجا اسکندریہ کی فتح کی خبر لے کر میں ظہر کے وقت مدینہ منورہ پہنچا اور مسجد کے دروازے پر سواری بیٹھا کر مسجد میں داخل ہوا میں بیٹھا ہوا تھا اچانک عمر رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک باندی نکل کر آئی مجھ سے پوچھا آپ کون ہیں؟ میں نے کہا معاویہ بن خدیج عمرو بن العاص کا قاصد ہوں وہ اندر گئی پھر تیسری کے ساتھ واپس آئی آیئے امیر المؤمنین کے پاس چلیں میں ان کے ساتھ گیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایک ہاتھ میں چادر ہے دوسرے ہاتھ میں لنگی مجھ سے پوچھا تمہارے پاس کیا خبر ہے؟ میں نے کہا اے امیر المؤمنین خبر ہے اللہ تعالیٰ نے اسکندریہ کو فتح فرمادیا پھر میرے ساتھ مسجد کی طرف نکلے اور مؤذن سے کہا لوگوں میں اعلان کریں الصلوۃ جامعہ لوگ جمع ہوگئے پھر مجھ سے فرمایا کھڑے ہوکر لوگوں میں علان کریں۔ میں نے کھڑے ہوکر اعلان کیا پھر نماز پڑھی اور اپنے گھر میں داخل ہوئے پھر قبلہ رو ہوکر متعدد دعائیں کیں پھر بیٹھ گئے اور باندی سے پوچھا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ وہ روٹی اور زیتون لے کر آئی مجھ سے فرمایا کھاؤ میں نے حیاء کرتے ہوئے کچھ کھایا پھر فرمایا کھاؤ کہ مسافر کھانے کو محبوب رکھتا ہے اگر مجھے کھانا ہوتا میں تمہارے ساتھ کھاتا مجھے کچھ حیاء آگی پھر اے جاریہ کچھ کھجوریں ہیں؟ تو وہ ایک پلیٹ میں کھجوریں لے آئیں مجھ سے فرمایا کھاؤ میں نے حیاء کے ساتھ کچھ کھایا پھر اے معاویہ مسجد میں آکر تم نے کیا کہا؟ میں نے کہا امیر المؤمنین قیلولہ کررہے ہیں تو فرمایا برا کیا یا گمان کیا اگر میں دن کو سوگیا تو رعایا ضائع ہونگے اگر رات کو سویا تو میرا نفس ضائع ہوگا اے معاویہ ان باتوں کے ہوتے ہوئے میں سوسکتا ہوں۔ (ابن عبدالحکیم)

۳۵۸۹۵..... بنی اسد کے ایک شخص نے بیان کیا کہ وہ عمر بن خطاب کے پاس حاضر ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے دریافت کیا ان میں طلحہ سلیمان زبیر کعب تھے کہ میں تم لوگوں سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں پس جھوٹ سے اجتناب کرنا مجھے ہلاکت میں ڈالوگے اور اپنے نفسوں کو بھی ہلاکت میں ڈالوگے میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ طلحہ اور زبیر نے جواب دیا کہ تم نے ایسا سوال کیا جس کا ہمارے پاس جواب نہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ خلیفہ کیا ہوتا ہے بادشاہ کیا ہوتا ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ اپنے گوشت اور خون کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ تم خلیفہ ہو بادشاہ نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم یہ کہہ رہے ہو تو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے ان کے پاس بیٹھا کرتے تھے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا آپ رعایا میں انصاف کرتے ہیں ان میں برابری کے ساتھ تقسیم کرتے ہیں آپ ان پر ایسی شفقت کرتے ہیں جیسے آدمی اپنے گھر والوں پر شفقت کرتا ہے اللہ قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کرتا ہے کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میرا خیال یہ تھا کہ مجلس میں میرے علاوہ کوئی خلیفہ اور بادشاہ میں فرق کرنے والا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے سلمان کو علم وحکمت سے بھردیا پھر کعب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خلیفہ ہیں بادشاہ نہیں تو ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے اندازہ ہوا؟ تو بتایا کہ میں آپ کے اوصاف کتاب اللہ میں پاتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے اوصاف اللہ کی کتاب میں پاتے ہیں میرے نام کے ساتھ تو بتایا نام کے ساتھ نہیں صفات کے ساتھ موجود ہے کہ نبوۃ ہوگی اس کے بعد خلافت ورحمت ہوگی نبوت کے طریقہ پر پھر خلافت ورحمت ہوگی نبوت کے طریقہ پر پھر بادشاہت ہوگی کاٹنے والی۔

نعيم بن حماد في الفتن

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیشن گوئی

۳۵۸۰۶..... عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ سعید بن عاص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا زیادہ کا مطالبہ کررہے تھے اپنے اس گھر میں جو بلاط میں ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کو چچاؤں کا حصہ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ فجر کی نماز پڑھیں پھر اپنی حاجت کا اظہار کرنا تو بتاتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین میری حاجت کا جس کا یاد دلانے کے لئے آپ نے کہا تھا وہ فورا میرے ساتھ چل پڑے اور فرمایا کہ اپنے گھر کی طرف جائیں یہاں میں گھر پہنچا تو مجھے اضافہ کرکے دیا اور اپنے پاؤں سے لکیر کھینچ دیا میں نے کہا اے امیر المؤمنین کچھ مزید اضافہ فرمائیں کیونکہ میرے بچوں اور گھر والوں میں اضافہ ہوا تو فرمایا تمہیں اتنا کافی ہے اپنے پاس راز میں رکھنا کہ میرے بعد ایسا آدمی خلیفہ ہوگا جو تمہارے ساتھ صلہ رحمی کرے گا اور تمہاری ضرورت پوری کرے گا تو تایہ

میں عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتظار کرتا رہا یہاں تک عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے انہوں نے شوریٰ قائم کیا اور خوش ہوا میرے ساتھ صلہ رحمی کیا اور بہت اچھی طرح کیا میری حاجت پوری کی اور مجھے اپنی امانت میں شریک کیا۔ ابن سعد

۳۵۸۰۷..... مکحول سے روایت ہے کہ سعید بن عامر بن حذیم الجمحی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں ضرور کیجئے تو فرمایا لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈریں اللہ تعالیٰ کے بارے میں لوگوں سے مت ڈریں تمہارے قول وفعل میں تضاد نہ ہونا چاہئے بہترین قول وہ ہے جس کی فعل تصدیق کرے ایک مقدمہ کا دو مرتبہ فیصلہ نہ کریں آپکا حکم مختلف ہوجائے گا آپ حق سے بھٹک جائیں گے اگر کام کو دلیل کی بنیاد پر انجام دیں کامیابیاں حاصل کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کے مددگار ہوگا آپ کے رعایا کی آپ کے ہاتھ پر اصلاح ہوگی اپنی توجہ اور فیصلہ ہر اس شخص کے بارے میں درست رکھیں جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو حاکم بنایا ہے وہ آپ سے دور ہوں یا قریب لوگوں کے لئے ہی پسند کریں جو آپ اپنے لئے اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہیں ان کے لئے وہی ناپسند کریں جو اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہیں مصائب میں بھی حق کا رستہ اختیار کریں اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کریں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان باتوں پر عمل کرنا کس کی استطاعت میں ہے تو سعید نے کہا آپ جیسے آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے امت محمد کے امور سپرد کئے ہوں پھر اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حائل نہ ہو۔ (ابن سعد، ابن عساکر)

۳۵۸۰۸..... علی بن رباح سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو ہزار دینار کا انعام دیا۔ (ابن خذیمہ الجمحی ابن سعد ابن عساکر)

۳۵۸۰۹..... زید بن اسلم اور یعقوب بن زید نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن نماز کے لئے نکلے منبر پر چڑھنے کے بعد آواز لگائی یا ساریہ بن زنیم الجبل ظلم کیا اس نے جس نے بھیڑیا کو بکریوں کا محافظ بنایا پھر خطبہ دیا یہاں خطبہ سے فارغ ہوئے پھر ساریہ بن زنیم کا خط عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن فلاں وقت فتح دی اس وقت کا نام لیا جس عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ تکلم کیا تھا اور ساریہ نے کہا کہ میں نے یہ آواز سنی یا ساریہ بن زنیم الجبل یا ساریہ بن زنیم الجبل ظلم من استرعی الذئب الغنم میں اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا ہم اس سے قبل وادی میں تو ہم دشمن کے محاصرے میں تھے پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح دی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا یہ گفتگو کیسی تھی؟ تو فرمایا: اللہ کی قسم میں ایسی بات کی پرواہ نہیں کرتا جو زبان پر آجائے۔ ابن سعد

۳۵۸۱۰..... اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ رات کے اندھیرے میں نکلا ان کو طلحہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوا پھر دوسرے گھر میں داخل ہوا صبح کے وقت طلحہ رضی اللہ عنہ اس گھر میں گئے تو دیکھا ایک فالج زدہ بڑھیا ہے اس سے پوچھا یہ شخص تمہارے گھر کیوں آتا ہے؟ تو بتایا یہ شخص اتنے عرصہ سے میری خدمت کرتا ہے میری ضروریات پوری کرتا ہے اور میری تکلیف دہ چیزوں کو دور کرتا ہے تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تیری ماں تجھ پر روئے کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کی لغزشوں کو تلاش کرتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء

۳۵۸۱۱..... شعبی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کے لئے میرا دل نرم ہوا حتیٰ کہ وہ مکھن سے زیادہ نرم ہے اللہ کے لئے میرا دل سخت ہے حتیٰ کہ وہ پتھر سے زیادہ سخت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء)

۳۵۸۱۲..... ''مسند عمر'' سیف بن عمر صعب بن عطیہ ابن بلال سے وہ اپنے والد سے اور سہم بن منجاب سے نقل کرتے ہیں کہ اقرع اور زبرقان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے کہ بحرین کا جزیہ ہمارے نام کردیں ہم آپ کو ضمانت دیتے ہیں کہ ہماری قوم میں سے کوئی مرتد نہ ہوگا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لکھدیا ان کے درمیان معاہدہ کرانے والے طلحہ بن عبید اللہ تھے اور اس پر کئی گواہ مقرر کئے ان میں سے ایک عمر رضی اللہ عنہ تھے جب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ عہد نامہ پہنچا اس کو پڑھا اور گواہ نہیں بنے بلکہ کہا ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا عہد نامہ کو لے کر ٹکڑا ٹکڑا کردیا اور خط کو مٹادیا طلحہ رضی اللہ عنہ اس پر سخت ناراض ہوئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر پوچھا کہ امیر المؤمنین آپ ہیں یا عمر رضی اللہ عنہ تو فرمایا امیر تو عمر ہیں البتہ طاعت میری واجب ہے تو خاموش ہوگیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۱۳..... نافع روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اقرع بن حابس اور زبرقان کو ایک جائیداد بطور جاگیر دیا اور ایک حکم نامہ لکھدیا

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم دونوں عمر رضی اللہ عنہ کو اس پر گواہ بنالو کیونکہ وہ تم دونوں کے معاملہ کا زیادہ ذمہ دار ہیں کیونکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد وہی خلیفہ ہونگے وہ دونوں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا تحریر کس نے لکھ کر دی ہے تو بتایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوگا اللہ اس میں برکت نہ دے اللہ کی قسم پہلے مسلمانوں کے چہرے رہن رکھے جائیں گے پھر پتھر ہوگا پھر تم دونوں کو یہ ملے گا اس میں تھوک کر تحریر کو مٹا دیا دونوں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور پوچھا ہمیں معلوم نہیں خلیفہ آپ ہیں یا عمر رضی اللہ عنہ پھر واقعہ کی خبر دی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس بات کی اجازت دے سکتے ہیں جس کی عمر رضی اللہ عنہ اجازت دے۔

یعقوب بن سفیان، ابن عساکر

۳۵۸۱۴..... ابی الزناد نے بیان کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔ (ابن النجار)

۳۵۸۱۵..... عبدالرحمن بن ابی لیلی سے منقول ہے کہ عوف بن مالک نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک دھاگہ لٹک آیا اسکو رسول اللہ ﷺ نے پکڑ یا اور اس سے اپنے بالوں کو باندھ لیا پھر ایک دھاگہ لٹک آیا اس سے اپنے بالوں کو باندھ لیا پھر لوگوں نے پکڑا ان میں عمر رضی اللہ عنہ نے تین گز زیادہ حاصل کیا عوف رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سنایا جب یہاں تک پہنچا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنا خواب چھوڑ دو ہمیں مت سناؤ عوف رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عوف رضی اللہ عنہ سے ایکدن فرمایا خواب کا بقیہ حصہ سنائیں تو کہا کیا تم نے مجھے نہیں ڈانٹا تھا؟ مجھے خاموش نہیں کروایا تھا تو فرمایا مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ تم کسی شخص کو اس کی موت کی خبر دو اب پھر سے پورا خواب بیان کرو یہاں تک پہنچا لوگوں میں دھاگہ پھیلا دیا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ کو ان پر تین گز کی فوقیت رہی تو میں نے کہا یہ تین گز کی فوقیت کیوں؟ تو مجھ سے بیان کیا وہ خلیفہ ہیں شہید ہیں وہ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خلافت تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ثم جعلنکم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون 'اب عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی ہے اب دیکھو کیسے عمل کرتا ہے جہاں تک شھادت کا تعلق ہے۔ یہ کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟ میرے گرد عرب موجود ہیں لیکن اللہ قادر ہیں مجھے نصیب کریں باقی میں اللہ کے معاملہ میں کسی کی ملامت کا خوف نہیں رکھتا ماشاء اللہ (خیثمہ فی فضائل الصحابہ)

۳۵۸۱۶..... حنش خزاعی سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنی کمر کو رسی سے باند کر صدقہ کے اونٹوں کی خدمت کر رہے تھے منصور نے بتایا کہ مجھے یاد ہے کہ وہ نیلام کے ذریعہ فروخت کرتے تھے جب کوئی اونٹ فروخت کرتے ان میں سے اس کی کمر رسی سے باندھ دیتے پھر اسی رسی سمیت صدقہ کردیتے۔ (بیہقی)

شیاطین کا زنجیروں میں بندھوانا

۳۵۸۱۷..... (مسندہ) مجاھد سے منقول ہے ہم آپس میں باتیں کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شیاطین زنجیروں میں بندے ہوئے ہیں جب وہ شہید ہوئے تب کھول دیئے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۱۸..... محمد بن متوکل روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقشہ کفی بالموت واعظا یا عمر۔ (الختلی فی الدیباج، ابن عساکر)

۳۵۸۱۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملنے کے بعد ایک شخص نے کہا بعض لوگوں کو اس معاملہ میں آپ سے انقباض ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے بتایا گیا ان کا گمان ہے آپ بہت سخت دل ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس اللہ کا شکر ہے جس نے میرے دل کو ان کے لئے رحم وشفقت سے بھر دیا اور ان کے دل کو میرے رعب سے بھر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۰..... 'مسندہ' سفیان عوف الاعرابی سے وہ حسن بن ابی الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام کا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذر ہوا وہ سوئے ہوئے تھے کہا اے جہنم کے تالے کی نبیاد کھڑا ہو جا عبداللہ بیدار ہوا ان کا رنگ متغیر ہوچکا تھا یہاں تک عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور کہا آپ نے نہیں سنا ابن سلام نے مجھ سے کیا کہا؟ پوچھا آپ سے کیا کہا بتایا کہا اے جہنم کے تالے کا بیٹا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا

عمر کے لئے ھلاکت ہے اگر چالیس سال کی عبادت رسول اللہ ﷺ سے سسرالی رشتہ داری مسلمانوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرنے کے باوجود اگر جہنم کا تالا ہو پھر مجلس سے اٹھا اور اپنی ٹوپی لگائی اور کندہ پر چادر ڈالا عبداللہ بن سلام سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا اے ابن سلام مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم نے میرے بیٹے کو قسم ابن قفل جہنم کہا ہے تو انہوں نے اعتراف کیا ہاں تو پوچھا وہ کیسے؟ تو بتایا مجھے میرا والد نے اپنے والد موسیٰ بن عمران سے انہوں نے جبرائیل سے روایت کی ہے کہ امت محمد ﷺ میں عمر بن خطاب نامی ایک شخص ہوگا جو دین وایمان کے اعتبار سے سب سے اچھا ہوگا جب تک وہ امت میں ہوگا دین سربلند رہے گا اور پھیلتا رہے گا اور جہنم پر تالا لگا ہوا ہوگا جب عمر کا انتقال ہوگا دین کمزور ہوتا چلا جائے گا یقین میں کمی آتی جائے گی لوگ خواہش پرستی میں مبتلا ہوں گے اور مختلف فرقوں میں بٹ جائیں گے جہنم کے تالے کھول جائیں گے اس طرح بہت سے لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۱.... حسن سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے عمر پر اللہ کا حق ہے کہ بیت المال کو ہر سال ایک مرتبہ صاف کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے معذرت کر سکے کہ میں نے اس میں کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۲ محمد بن قیس عجلی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب کسریٰ کی تلوار کمر کا پٹہ اور زبرجد عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو فرمایا قوم اس کو ایک امانتدار کے پاس پہنچایا ہے تو علی نے فرمایا کہ چونکہ آپ اپنے ہاتھ کو خیانت سے) صاف رکھتے ہیں اس لئے رعایا بھی خیانت سے دور رہتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۳..... ابی بکرہ سے منقول ہے کہ ایک اعرابی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا اور کہا اے عمر اللہ تجھے بدلہ میں جنت دے تو میری لڑکیوں کو سامان دے اور ان کو کپڑا پہنا دے میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں آپ ضرور ایسا کریں گے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر ایسا نہ کیا تو پھر کیا ہوگا؟ تو اس نے کہا میں قسم کھاتا ہوں میں عنقریب چلا جاؤنگا

تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اگر چلا گیا تو اس کے بعد کیا ہوگا؟ اس نے جواب دیا اللہ میری حالت کے بارے میں ضرور سوال کرے گا

جس دن سوالات ہوں گے مسئول وہاں کھڑا ہوگا سامنے فیصلہ یا تو جنت کا ہوگا یا جہنم کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سنکر رو پڑے یہاں تک ان کی ڈاڑھی تر ہوگئی اور اپنے لڑکے سے کہا میری قیص ان کو اس دن کے لئے دیدو نہ کہ اس شعر کی وجہ سے اللہ کی قسم اس قیص کے علاوہ میری ملک میں کوئی اور چیز نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۲۴.... ہم سے بیان کیا ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا ابوبکر خطیب نے کہ ان کے پاس ابوبکر حیری آیا انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابو عباس محمد بن یعقوب اصم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عباس بن ولید البیروتی نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی محمد بن شعیب نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن سعید بن یسار نے عبدالملک بن عیاش جذامی ابی عفیف سے انکو حدیث بیان کی عرزب کندی نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد بہت سی نئی باتیں پیدا ہوں گی میرے نزدیک پسندیدہ بات وہی ہے کہ تم عمر رضی اللہ عنہ کی نئی باتوں پر عمل کرو اس کو اپنے اوپر لازم کرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۵.... سلمہ بن سعید سے منقول ہے کہ عمر بن خطاب کے پاس مال لایا گیا تو عبدالرحمن بن عوف نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر المومنین اگر آپ اس مال میں سے کچھ حصہ بیت المال کے لئے روک لیتے تا کہ کسی حادثہ یا اہم کام پیش آتے وقت کام آئے تو فرمایا یہ ایک بات ہے جس کو پیش کی شیاطین نے اللہ نے اس کی حجت میرے دل میں پیدا کر دی اور اس کے فتنہ سے میری حفاظت فرمائی ہے کیا آئندہ کے خوف سے اس سال نافرمانی کریں ایسے مواقع کے لئے اللہ کا تقویٰ تیار کرو ارشاد باری ہے۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب

اور یہ میرے بعد آنے والوں کے لئے فتنہ بنے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۶.... (مسندہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ جب ان کا ذکر ہوگا ان کے عدل کا تذکرہ ہوگا جب عدل کا تذکرہ ہوگا اللہ یاد آئے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۷......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت مروی ہے کہ جب مجلس میں عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوتا ہے باتوں میں حسن پیدا ہوتا ہے۔
رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ مجلس کی زینت ہے

۳۵۸۲۸ ......عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اپنی مجالس کو عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ سے زینت دو (ابن عساکر، کشف الخفا ۱۴۴۳)

۳۵۸۲۹......عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ جب صالحین کا تذکرہ ہوتو عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ضرور کیا کرو۔
ابن عساکر والاسرار المرفوعة ۲۶ تحذیر المسلمین ۹

۳۵۸۳۰...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا جب صالحین کا تذکرہ ہوتو عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ضرور کرلیا کرو۔
ابن عساکر الاسرار مرفوعة ۲۶ تحذیر المسلین ۹۰

۳۵۸۳۱...... (مسندہ) سلیمان بن حکیم سے روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے بتایا جس نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ نماز میں ہوتے ہچکولے کھاتے جھکتے اور آہ آہ کرتے حتیٰ کہ اگر ہمارے علاوہ کوئی دیکھ لیتا تو یہ خیال کرتا ہے شاید ان پر کچھ جنات کے اثرات ہیں یہ جہنم کے تذکرہ سے ایسا ہوتا جب اس آیت پر گذر ہوتا واذا القوا منها مكانا ضيقا مقرنين دعوا هنالك ثبورًا یا اس جیسی دیگر آیات۔
ابوعبیدہ نے فضائل عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

۳۵۸۳۲ ...... (ایضاً) حسن سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔
ان عذاب ربك لواقع ماله من دافع
ان کا سانس تیز ہوگیا جس سے بیس دن تک بیمار رہے۔ (ابوعبید)

۳۵۸۳۳......(ایضاً) عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی سورۃ الیوسف شروع کی جب وابيضت عيناه من الحزن فهو كظيم، پر پہنچا خوب روئے اور وقف کر کے رکوع کرلیا۔ (ابوعبید)

۳۵۸۳۴......(ایضاً) حسن سے منقول ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا قرآن جمع نہ ہوا فرمایا کہ میرا انتقال اس حال میں ہوجائے کہ میں قرآن کو زیادہ یاد کرنے والا بنوں مجھے یہ بات اس سے زیادہ پسند ہے کہ میرا انتقال ہو اور میں نقصان میں رہوں انصاری نے کہا مراد قرآن کا کچھ حصہ بھلادوں۔ (ابوعبید)

۳۵۸۳۵......(ایضاً) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ ذکر فرمایا کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادہ سے دار ارقم پہنچا تو نبی کریم ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا اور ومن عنده علم الكتاب اور فرمایا رسول اللہ ﷺ سے یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا بل هو ايات بينات في صدور والذين اتو االعلم۔ (ابن مردویہ)

۳۵۸۳۶......(مسند علی) علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر شک نہیں کرتے تھے کہ سکینہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر نازل ہوتی ہے (مسدد، ابن منیع، البغوی فی الجعدیات سعید بن منصور، حلیة الاولیاء، بیهقی فی الدلائل)

۳۵۸۳۷......علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم آپس میں کہتے تھے کہ ایک فرشتہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان بولتا ہے۔ (حلیة الاولیاء)

۳۵۸۳۸......عباد بن ولید سے روایت ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی محمد بن موسیٰ شیبانی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ربیع بن عبداللہ مدنی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبداللہ بن حسن نے محمد بن علی سے انہوں نے علی سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ جو کچھ آپ نے معراج کی رات دیکھا ہے جنت میں تو ارشاد فرمایا اے ابن خطاب! اگر میں تم میں اتنے سالوں تک زندہ رہا جتنے نوح علیہ السلام اپنی قوم میں زندہ رہے یعنی ایک ہزار تو میں تمہیں بتلاؤنگا جو کچھ میں نے دیکھا جنت میں اور کاموں سے فارغ ہوا لیکن اے عمر جب تم نے بیان

کرنے کی درخواست کی تم سے بیان کر ہی دیتا ہوں جو تمہارے علاوہ کسی اور کے سامنے بیان نہیں کروں گا میں نے اس میں محلات دیکھے جن کی بنیاد زمین میں تھی اور چھت عرش کے درمیان میں نے جبرائیل سے پوچھا اکی چھت عرش کے درمیان ہے جب کہ بنیاد زمین میں؟ تو کہا مجھے معلوم نہیں میں نے کہا جبرائیل یہ تو بتائیں یہ کس کو ملیں گے کون ان میں رہائش پذیر ہوگا اس کی روشنی تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سورج کی روشنی ہوتی ہے تو جبرائیل نے کہا ان میں وہ لوگ رہیں گے جو حق کہتے ہیں اور حق کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جو ان کو حق بیان کر دیا جائے تو ناراض نہیں ہوتے اور اور توحید پر ہی ان کو موت آتی ہے میں نے پوچھا اے جبرائیل مجھے کسی کا نام بھی بتاؤ گے؟ تو کہا ہاں ایک ہی شخص کا نام بتاؤں گا نے پوچھا وہ ایک کون ہے تو بتایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے تو یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اور چیخ ماری اور بیہوش رہے ابو محمد نے کہا عبداللہ بن حسن نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے بعد سے منہ بھر کے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہاں تک دنیا سے تشریف لے گئے۔ (ابن مردویہ)

٣٥٨٣٩ ...... بریدہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو کالے رنگ کی باندی آئی اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے نذر مانی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح سالم واپس لایا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی تو آپ نے فرمایا اگر تو نے واقعی نظر مانی ہے تو دف بجالے ورنہ نہیں تو وہ دف بجانے لگی آپ ﷺ تشریف فرما تھے ابوبکر صدیق بھی آگئے وہ ابھی تک دف بجاتی رہی پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو باندی نے فوراً دف کو زمین پر پھینک دیا اور اس کے اوپر بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم سے ڈرتا ہے اے عمر میں بیٹھا ہوا تھا وہ دف بجاتی رہی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے وہ دف بجاتی رہی پھر جب تم داخل ہوئے اس نے فوراً دف کو پھینکا اور اس کے اوپر بیٹھ گئی۔

احمد، ابو یعلیٰ، ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا

٣٥٨٤٠ ...... عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ خصوصیت کے ساتھ اسلام کو غلبہ نصیب فرما۔ (یعقوب بن سفیان، ابن عدی، بیہقی، ابن عساکر)

٣٥٨٤١ ...... عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان میں رسول اللہ ﷺ میں کچھ باتوں کا فیصلہ تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم یہ چاہتی ہو کہ ہمارے درمیان ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں تو عرض کیا نہیں تو فرمایا یہ چاہتی ہو کہ پھر ہمارے درمیان عمر رضی اللہ عنہ ہوں میں نے کہا کون عمر؟ فرمایا عمر بن خطاب تو میں نے کہا اللہ کی قسم نہیں میں عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرتی ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرتا ہے فرمایا ان کے چلنے کی آہٹ سے ڈرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

٣٥٨٤٢ ...... عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے ایک دم لوگوں کا بچوں کا شور ہوا تو دیکھا کچھ حبشی کھیل کے کرتب دکھا رہے تھے اور لوگ ارد گرد جمع تھے تو آپ نے فرمایا آجاؤ کھیل دیکھ لو میں اپنی تھوڑی ان کی کندھے پر سر اور کندھے کے درمیان سے دیکھتی رہی آپ بار بار فرماتے رہے یا عائشہ رضی اللہ عنہا کیا سیر نہیں ہوئی؟ میں کہتی نہیں میرا مقصد یہ تھا کہ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ کے نزدیک میرا کتنا مقام ہے میں نے دیکھا آپ بار بار پاؤں بدل کر راحت حاصل کر رہے تھے اچانک عمر رضی اللہ عنہ آگئے تو لوگ اور بچے سب منتشر ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا انسان اور جنات دونوں کے شیاطین بھاگ گئے آپ ﷺ نے فرمایا تھوڑی ہی دیر میں پچھاڑ دیئے جائیں گے لوگوں میں پچھاڑ دیئے گئے لوگوں نے اس کی خبر دی۔ (عدی، ابن عساکر)

٣٥٨٤٣ ...... عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خذیرہ (حلوہ) لے کر آئی جو میں نے آپ کے لئے پکایا تھا میں نے سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا کھاؤ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان تھے میں نے کہا ضرور کھاؤ گی ورنہ تمہارے چہرے کو لت پت کر دوں گی انہوں نے کھانے سے انکار کیا تو میں نے کچھ حصہ ان کے چہرے پر مل دیا نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اپنا ران مبارک بچھا دیا ان کی خاطر اور سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم بھی کچھ ان کے چہرے پر مل دو انہوں نے میرے چہرے پر کچھ مل دیا نبی کریم ﷺ دوبارہ ہنس پڑے عمر رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گذر

ہوا آپ ﷺ نے آواز دی اے عبداللہ اے عبداللہ آپ کو یہ خیال ہوا وہ عنقریب داخل ہوں گے تو آپ نے فرمایا اٹھ کر ان دونوں کے چہرے ہلا دیں میں عمر رضی اللہ عنہ سے برابر ڈرتی رہی رسول اللہ ﷺ کا ان سے ہیبت کی وجہ سے۔ (ابو یعلیٰ، ابن عساکر)

۳۵۸۴۴..... عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ جو تم کو پڑھائے اس کو پڑھو جس کا حکم دے اس پر عمل کرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۴۵..... حذیفہ بن یمان بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمارے لئے کوئی خلیفہ مقرر نہیں فرماتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اپنے کام کا ذمہ دار عمر رضی اللہ عنہ کو بنالو تو تم ان کو اللہ کے دین کے معاملہ میں سخت مضبوط پاؤ گے۔

ابو نعیم فی المعرفہ

۳۵۸۴۶..... حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم میں عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر آدمی ہو؟ تو لوگوں نے کہا ہاں تو ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں کوئی عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہوا تو تم ذلیل اور پست ہو جاؤ گے لوگ مسلسل ترقی کرتے رہیں گے جب تک ان میں خیار موجود ہوں گے۔

ابن جریر

۳۵۸۴۷..... خباب بن ارت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ دین کو قوت عطا فرما عمر بن خطاب یا عمرو بن ھشام یعنی ابوجہل کے ذریعہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۴۸..... سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عمر رضی اللہ عنہ سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی آپ فرما رہے تھے بہادر مؤمن تخی متقی دین کا احاطہ کرنے والا اسلام کا بادشاہ ھدایت کا نور اور تقویٰ کی منزل بشارت ہو اس شخص کو جو تمہاری اتباع کرے اور ھلاکت ہو اسکو جو تمہیں رسوا کرے۔ (ابن عساکر اور اس طرح منقول ہے شاید لفظ منازل کے بجائے منار ہو)

۳۵۸۴۹..... طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ہم آپس میں کہا کرتے تھے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر ایک فرشتہ گفتگو کرتا ہے۔

یعقوب بن سفیان ابن عساکر۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا

۳۵۸۵۰..... ابی سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اللہ تعالیٰ عرفہ کی شام تمام لوگوں سے عموی فخر فرماتے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ خصوصی ہر نبی کی امتی میں کوئی دین کا صحیح تشریح کرنے والا پیدا ہوا میری امت میں کوئی ہوگا تو وہ عمر ہوگا پوچھا کیسے تجدید کرے گا تو فرمایا ایک فرشتہ ان کی زبان پر بولے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۵۱..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا، وہاں سونے کا ایک محل نظر آیا مجھے اس کا حسن بہت پسند آیا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے بتایا گیا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمایا مجھے اس میں داخل ہونے سے نہیں روکا مگر اس بات نے کہ مجھے علم تھا تمہاری غیرت کا اے عمر (رضی اللہ عنہ) تو عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا آپ پر غیرت کروں گا اے اللہ کے رسول تو آپ نے ارشاد فرمایا یتیم لڑکی سے بھی شادی کے بارے میں اجازت طلب کی جائے گی اگر خاموشی اختیار کرے تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے اگر انکار کرے اس کو مجبور کرنے کا حق نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۲۵۸۵۲ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللھم اعز الاسلام بابی جھل بن ھشام او بعمر بن الخطاب تو صبح کے وقت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا پھر نکلے اور مسجد الحرام میں آ کر اعلانیہ نماز ادا کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۵۳......نافع ابن عمر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ عمر کے ذریعہ دین کو قوت عطاء فرما۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کی قوت کا سبب

۳۵۸۵۴......ابن عمر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں بشارت ہو رسول اللہ ﷺ نے تمہارے حق میں دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ دین کو قوت عطاء فرمائے اس وقت مسلمان مکہ میں چھپے ہوئے تھے جب تم اسلام لائے تو تمہارا اسلام قبول کرنا اسلام کی قوت کا سبب بنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۵۵......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور نبی کریم ﷺ سے کہا اے محمد (ﷺ) آسمان والے عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے خوش ہوئے ہیں۔ (دارقطنی فی الافراد، ابن عساکر، ضعیف ابن ماجہ ۱۹)

۳۵۸۵۶......یعقوب روایت کرتے ہیں جعفر بن ابی المغیرہ سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کے پاس آکر کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو رب کریم کی طرف سے سلام پہنچا دو اور بتا دو ان کی زبان میں حکمت ہے غصہ میں عزت ہے۔ (عدی، ابن عساکر، عدی نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نہیں کہا سوائے اسماعیل بن ابان نے اور ایک جماعت نے یعقوب بن جبیر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلا نقل کیا ہے بعض یعقوب بروایت انس رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے)

۳۵۸۵۷......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا اور پوچھا ابن خطاب تمہیں معلوم ہے میرے تبسم کی کیا وجہ ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ ہی کو معلوم ہے تو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے عرفہ کی رات فرشتوں پر فخر فرمایا عام مؤمنین کے ذریعہ عمومی طور پر اور عمر بن خطاب کے ذریعہ خصوصی طور پر۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۵۸......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عرفہ کے دن عام لوگوں کے ذریعہ عمومی اور عمر بن خطاب کے ذریعہ خصوصی طور پر فخر فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۵۹......عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اپنی مجالس کو زینت دیا کرو رسول اللہ ﷺ پر درود اور عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے ذریعہ۔

۳۵۸۶۰......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ ان دونوں میں سے آپ کے نزدیک جو محبوب ہو اسکے ذریعہ اسلام کو قوت عطاء فرما عمر بن خطاب اور ابی جہل بن ھشام تو دونوں میں اللہ کے نزدیک عمر بن خطاب محبوب ثابت ہوا۔

احمد، عبد بن حمید، ابویعلی، ابن عساکر

۳۵۸۶۱......ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ دونوں میں سے تیرے نزدیک پسندیدہ شخص کے ذریعہ دین کو قوت عطا فرما یا عمر بن خطاب اور ابی جہل عمرو بن ھشام رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ دین کو قوت حاصل ہوتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۲......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا وہ تم ہوتے۔

خطیب نے روایت کر کے کہا منکر ہے۔ ابن عساکر

۳۵۸۶۳......ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خواب میں جنت کو دیکھا کہ اس میں ایک حسین عورت وضو کر رہی ہے محل کے ایک جانب میں میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا عمر رضی اللہ عنہ کا مجھے ان کی غیرت یاد آئی اس لئے پیچھے ہٹ گیا یہ روایت سن کہ عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے وہ مجلس میں تھے اور عرض کیا رسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں مجھے آپ پر غیرت آئے گی؟ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۴......(مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور اس کو ایڑھ لگائی تو ان کی

ران کا کچھ حصہ کھل گیا تو اہل نجران کو ان کے ران پر سیاہ دانہ نظر آیا تو انہوں نے کہا یہ وہی ہے جس کے متعلق ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں کہ یہ ہم کو ہماری سرزمین سے باہر نکال دیں گے۔ (ابونعیم نے معرفہ میں نقل کیا اور اس کی سند صحیح ہے)

۳۵۸۶۵ حسن سے روایت ہے کہ اہل اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے خوش ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۶ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک مسلمان کا ایک منافق پر گذر ہوا تو اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تم بیٹھے ہوئے ہو تو اس نے جواب دیا تمہیں کوئی درپیش ہو تو کام پر چلے جاؤ تو انہوں نے کہا میرا خیال یہی ہے کہ تم پر ایسا آدمی گذرے گا جو تجھ پر نکیر کرے گا اتفاق سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا اس سے پوچھا اے فلاں نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تم بیٹھے ہوئے ہو تو اس نے پہلے جیسا جواب دیا تو فوراً اس پر جھپٹے اور اسکو ڈانٹا پھر مسجد میں داخل ہو کر آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ کے نبی میرا فلاں پر گذر ہوا آپ نماز میں تھے میں نے اس سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے ہیں تم ویسے بیٹھے ہوئے ہو تو اس نے جواب دیا اپنے کام میں لگ جاؤ اگر کوئی کام کرنا چاہتے ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی گردن کیوں نہ ماردی؟ تو جلدی سے اس کے لئے اٹھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر واپس آ جاؤ کیونکہ تمہارے غصہ میں عزت ہے اور رضاء میں حکمت ہے اللہ کے فرشتے ساتوں آسمان میں اللہ کے لئے نماز پڑھتے ہیں وہ فلاں کی نماز سے مستغنی ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ان کی نماز کس طرح ہوتی ہے تو آپ علیہ السلام نے کوئی جواب نہیں دیا تو جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اے اللہ کے نبی کریم (ﷺ) کیا عمر فرشتوں کی آسمان میں نماز کے متعلق سوال کر رہا ہے فرمایا ہاں تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا ان کو سلام پہنچادیں پھر بتادیں کہ آسمان دنیا والے سجدہ میں ہیں قیامت تک کے لیے اور ان کی تسبیح ہے سبحان ذی الملک و الملکوت دوسرے آسمان والے قیامت تک کے لئے حالت قیام میں ہیں اور ان کی تسبیح سبحان رب العزة و الجبروت اور تیسرے آسمان والے حالت قیام میں ہیں قیامت تک کے لئے اور ان کی تسبیح ہے سبحان الحی الذی لایموت۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللھم اید الاسلام بعمر۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد ہم برابر باعزت ہوتے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام عزت تھی ان کی ہجرت فتح و نصرت ان کی امارت رحمت اللہ کی قسم ہم بیت گرد اعلانیہ نماز پڑھنے پر قادر نہ تھے یہاں عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان سے مقابلہ کیا یہاں تک ہم نے نماز پڑھی میرے خیال میں عمر رضی اللہ عنہ کی دو آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو ان کی تائید کرتا ہے میرے خیال میں شیطان ان سے ڈرتا ہے صلحاء کا تذکرہ ہو تو عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ضرور ہونا چاہئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم اس بات میں نہیں آ سکتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۲ ابن عقیل اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی مجلس میں تھے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا پوچھا اے عمر تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا آپ میرے نفس کے علاوہ ہر چیز سے محبوب ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہارے نفس کے مقابلہ میں بھی مجھے محبوب بنانا ہوگا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اب آپ علیہ السلام مجھے اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر اب۔ (ایمان کامل ہوا ہے)۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۳ (مسند علی) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے سامنے عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا گیا میرے دل میں یہ بات آئی جب تمہارا دشمن سے مقابلہ ہوگا تم ان کو شکست دوگے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو بعید نہیں سمجھتے تھے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور قرآن میں بہت سی آیات عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر نازل ہوئیں ہیں امام شعبی فرماتے ہیں ہر امت میں دین کو تجدید کرنے والا ہوا اس امت کے مجدد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۴ ... مجاھد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جب کسی معاملہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی ایک رائے ہوتی ہے اس کے مطابق قرآن نازل ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ نازل ہونا

۳۵۸۷۵ علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم آپس میں بات کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۶ ... (ایضاً) وھب سوائی سے منقول ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور پوچھا کہ نبی کے بعد اس امت کا بہتر شخص کون ہے لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ تو فرمایا نہیں بلکہ ابوبکر ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہمارا گمان یہی تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۷ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے غصہ سے بچو کیونکہ ان کے غصہ پر اللہ کو بھی غصہ آتا ہے۔

ابن شاهین المتناهیہ ۳۰۵

۳۵۸۷۸ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب صالحین کا تذکرہ ہو عمر رضی اللہ عنہ کا ضرور تذکرہ ہونا چاہئے کیونکہ اصحاب محمد ﷺ اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

۳۵۸۷۹ (ایضاً) عبد خیر روایت کرتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے قریب تھا جب ان کے پاس نجران کا وفد آیا میں نے کہا اگر عمر رضی اللہ عنہ پر رد ہوگا تو وہ آج کا دن ہے انہوں نے سلام کیا اور آپ کے سامنے صف باندھ کر بیٹھ گئے پھر بعض نے اپنا ہاتھ قمیص میں داخل کیا ایک خط نکال کر علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا اور کہا امیر المؤمنین آپ کی تحریر آپ کے سامنے ہے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ سے املاء کروایا تھا تو راوی کا بیان ہے کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے آنسو بہہ کر رخسار پر پڑے پھر ان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا اے اہل نجران یہ آخری خط ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے لکھا تو انہوں نے کہا جو کچھ اس میں ہے ہمیں بتائیں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے تم سے جو کچھ لیا اپنی ذات کے لئے نہیں لیا وہ مسلمانوں کی جماعت کے لئے لیا ہے اور جو تم سے لیا وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا اللہ کی قسم عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا میں اس کو رد نہیں کروں گا بے شک عمر رضی اللہ عنہ معاملہ کے درست فیصلہ کرنے والے تھے۔ (بیہقی)

۳۵۸۸۰ (ایضاً) سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے داخل ہونے کی اجازت طلب کی اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں تھیں آپ سے بیت المال کے مال کا مطالبہ کر رہی تھیں اور اصرار کے ساتھ آوازیں بلند کر رہی تھیں جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی جلدی سے پردہ کی اوٹ میں چھپ گئیں رسول اللہ ﷺ نے ان کو داخل ہونے کی اجازت دی تو عمر داخل ہوئے آپ علیہ السلام تبسم فرما رہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ اے اللہ کے رسول تو آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس تھیں جب انہوں نے تمہاری آواز سنی فوراً پردہ کی اوٹ میں چھپ گئیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ زیادہ حقدار ہیں کہ یہ آپ سے ڈرتیں پھر ان عورتوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے اپنے نفس کے دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں عورتوں نے کہا ہاں تم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت ہو زبان و دل کے اعتبار سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے شیطان بھی جب تم سے راستہ میں ملتا ہے تو فوراً راستہ بدل لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۸۸۱ ... زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ دین کو قوت نصیب فرما۔

خیثمہ فی فضائل الصحابۃ ابن عساکر

۳۵۸۸۲......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام سنا دیں اور بتا دیں ان کا غصہ غرت ہے اور حالت رضاء انصاف ہے۔ (ابونعیم اور اس میں محمد بن ابراہیم بن زیاد الطیالسی، دار قطنی نے کہا متروک ہیں)

۳۵۸۸۳......(مسند انس رضی اللہ عنہ) عمرو بن رافع قزوینی یعقوب قمی سے وہ جعفر بن ابی مغیرہ سے وہ سعید بن جبیر سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام پہنچادو اور یہ کہ ان کی رضاء عدل ہے اور ان کا غصہ عزت ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام

۳۵۸۸۴......(ایضا) ابراہیم بن رستم سے مروی ہے کہ ہم سے بیان کیا یعقوب بن عبداللہ قمی نے جعفر بن ابی المغیرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام پہنچادو اور یہ بتادیں کہ ان کا غصہ عزت ہے اور رضاء عدل وانصاف ہے (عدی، ابن عساکر، عدی نے کہا یہ حدیث یعقوب بروایت ابراہیم متصل السند نہیں ہے ایک جماعت نے یعقوب سے وہ جعفر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلا نقل کیا ہے)

۳۵۸۸۵......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما تھے قریش کی چند عورتیں آئیں آپ سے کچھ مانگ رہی تھیں اور اصرار کررہی تھیں آوازیں بلند کرکے اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت حاصل کی جب عورتوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی جلدی سے پردے میں چلی گئیں عمر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت مل گئی تو عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ علیہ السلام ہنس رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے دعا پڑھی، اضحک اللہ سنک "اے اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ آپ کو مزید خوشی نصیب کرے ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟ تو فرمایا کوئی وجہ نہیں سوائے اس کے کہ قریش کی چند عورتیں آئیں مجھ سے کچھ مانگ رہی تھیں اور اصرار کرتے ہوئے آوازیں بلند کررہی تھیں میری آواز پر جب تمہاری آواز سنی جلدی سے پردے کی اوٹ میں چھپ گئیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اپنے نفس کے دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور نبی علیہ السلام پر جرأت کرتی ہو تو ان میں ایک عورت نے کہا کہ تم زیادہ سخت ہو زبان اور گرفت کے اعتبار سے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے عمر جاؤ اللہ کی قسم جس وادی سے عمر گذرتا ہے وہاں سے کبھی شیطان نہیں گذرتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۸۶......طارق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں چالیس میں چوتھا مسلمان ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی: یایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین. ابومحمد اسماعیل بن علی الخطبی فی الاول من حدیثہ)

۳۵۸۸۷......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش کا اجتماع ہوا اور اس بات پر مشورہ ہوا کہ کون اس صابی (رسول اللہ ﷺ کے پاس جائے اور ان کو اپنے ارادہ سے پھیر دے اور ان کو قتل کردے عمر بن خطاب نے کہا میں تو ایک خفیہ معلومات فراہم کرنے والا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ عمر بن خطاب آپ کے پاس آئے گا آپ ان سے ہوشیار رہیں جب رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے فرمایا خدیجہ دروازہ کھول دو جب قریب گئی تو پوچھا کون؟ بتایا عمر تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بتایا اے اللہ کے رسول عمر دروازہ پر ہیں تو آپ کے پاس جو مہاجرین تھے وہ نو تھے دسویں خدیجہ انہوں نے یارسول ہم ان سے شفاء حاصل نہ کرلیں کہ آپ ان کی گردن ماردیں تو ارشاد فرمایا نہیں پھر دعا کی: اللّٰھم اعز الاسلام لعمر بن الخطاب۔ جب عمر بن خطاب داخل ہوا تو پوچھا اے محمد آپ کیا کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا: یہ کہتا ہوں اشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ' وان محمدًا عبدہ ورسولہ'۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہیں ان کے ساتھ کوئی شریک نہیں محمد ﷺ اللہ کے بندہ اور رسول ہیں ہم ایمان لاتے ہیں جنت، جہنم، قیامت کے حق ہونے پر تو عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت کرلی اور اسلام قبول کرلیا ان پر پانی ڈالا گیا یہاں تک کہ غسل کرلیا پھر آپ کے ساتھ کھانا کھایا رات آپ کے ساتھ ہی نماز پڑھتے رہے اور صبح کے وقت اپنی تلوار لٹکائی رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ اور مسلمان آپ کے پیچھے یہاں تک کہ قریش کے پاس پہنچے ان کا اجتماع ہوا ان کے

سامنے کہا:اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله جو چاہے اسلام قبول کرے جو چاہے کفر پہ قائم رہے قریش مجلس چھوڑ کر منتشر ہوگئے۔(ابن عساکر،ابن النجار)

۳۵۸۸۸......(مسند عمر رضی اللہ عنہ)ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ پھر قریش نے عمر رضی اللہ عنہ تیار کر کے بھیجا رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں وہ اس وقت تک مشرک تھے اور رسول اللہ ﷺ صفاء پہاڑ کے دامن میں ایک گھر میں تھے نحام رضی اللہ عنہ کی عمر سے ملاقات ہوئی وہ نعیم بن عبداللہ بن اسید بنی عدی بن کعب کے بھائی جو اس سے قبل مسلمان ہو چکے تھے اور عمر تلوار لٹکائے ہوئے تھے پوچھا اے عمر قصد وارادہ ہے؟ تو بتایا میں محمد کے پاس جارہا ہوں جنہوں نے قریش کو بے وقوف کہا اور ان کے معبودوں کو بے وقوف بتلایا اور جماعت کی مخالفت کی نحام نے ان سے کہا اے عمر تم تو بہت بڑا ارادہ لے کر نکلے ہو تم ہی نے عدی بن کعب کو ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا کیا تم بنی ھاشم اور بنی زہرہ سے بچ جاؤ گے محمد ﷺ کو قتل کر کے دونوں نے گفتگو یہاں تک کی کہ دونوں کی آواز بلند ہوگئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے خیال میں تم بھی صابی ہو چکے ہو اگر مجھے اس کا علم ہو جائے تو تم ہی سے شروع کرتا ہوں جب نحام نے دیکھا عمر اپنے ارادہ سے باز آنے والا نہیں ہے تو کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تمہارے گھر والے مسلمان ہو چکے ہیں اور تمہارا بہنوئی بھی مسلمان ہو چکا اور تمہیں اپنی گمراہی پر چھوڑ دیا جب عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو پوچھا کون کون تو بتایا تمہارے بہنوئی چچازاد بھائی اور تمہاری ہمشیرہ تو عمر رضی اللہ عنہ اپنی بہن کے پاس پہنچا رسول اللہ ﷺ کے پاس جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی حاجت مند آتا تو کسی مالدار کو دیکھ کر فرماتے کہ فلاں کو اپنے ہاں مہمان بنالو، اسی پر اتفاق کیا عمر کے چچازاد بھائی اور ان کے بہنوئی سعید بن زید بن عمر و ابن نفیل نے رسول اللہ ﷺ نے خباب بن ارت مولی ثابت ابی ام انمار زہرہ کے حلیف ان کا حوالہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (طـه ما انز لنا علیک القران لتشقی لا تذکره لمن یخشی)رسول اللہ ﷺ نے جمعرات کی رات کو دعا کی اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب اوبابی الحکم بن هشام تو عمر رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی اور بہن نے کہا ہمیں امید ہے کہ رسول اللہ کی دعا قبول ہوئی ہوگی وہ دعا قبول ہوئی راوی نے کہا عمر رضی اللہ عنہ آئے بہن کے گھر کے دروازے پر تاکہ ان پر حملہ کرے ان کے اسلام قبول کرنے کی خبر کی وجہ سے تو دیکھا خباب بن ارت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن کے پاس ان کو پڑھا رہے تھے (طه) اور وہ پڑھ رہی اذا الشمس کورت مشرکین درس کو ہمیشہ کہا کرتے تھے جب عمر داخل ہوئے تو بہن ان کے چہرے پر برے ارادہ کو بھانپ گئی اس لئے صحیفہ کو چھپا دیا اور خباب رضی اللہ عنہ بھی سرک گئے عمر گھر میں داخل ہوا اور بہن سے پوچھا یہ کس چیز کے پڑھنے کی آواز تھی تمہارے گھر میں؟ بہن نے کہا ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے اس کو ڈانٹا اور قسم کھالی جب تک حالت نہیں بتاؤ گی گھر سے نہیں جاؤں گا اس کے شوہر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے کہا تم لوگوں کو اپنی خواہش پر جمع نہیں کر سکتے اگر چہ حق اس کے خلاف میں ہو اس بات پر عمر کو غصہ آ گیا ان کو پکڑ لیا خوب اچھی طرح پٹائی کر دی انتہائی غصہ میں تھے شوہر کو چھڑانے کے لئے بہن کھڑی ہوئی تو عمر نے اس کو بھی ایک طمانچہ رسید کیا جس سے چہرہ زخمی ہوگیا جب خون دیکھا تو کہا تو بہن نے کہا تمہیں جو خبریں پہنچی ہیں کہ میں نے تمہارے معبودوں کو چھوڑ دیا لات وعزیٰ کی عبادت سے انکار کر دیا یہ حق ہے اشهد ان لا الـه الا الله وحده لا شریک لـه وان محمدا عبده ورسوله اپنے بارے میں سوچ لے اور جو فیصلہ کرنا چاہو کر لو جب عمر نے یہ حالت دیکھی تو اپنے فعل پر نادم ہوا اور بہن سے کہا کیا تم جو پڑھ رہی تھی وہ مجھے دوگی میں تمہیں اللہ کا اعتماد دلاتا ہوں میں اس کو پھاڑونگا نہیں بلکہ پڑھ کر واپس کر دوں گا۔

جب بہن نے اسکو دیکھا اور قرآن پڑھنے کی حرص کو دیکھا اس کو امید ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا عمر کے حق میں قبول ہوگئی ہے کہنے لگی تو نجس ہے قرآن کو ناپاک ہاتھ نہیں لگا سکتا ہے اور مجھے تجھ پر کوئی زیادہ اطمینان نہیں تم غسل کر لو جس طرح جنابت سے غسل کیا جاتا ہے اور مجھے کوئی ایسا اعتماد دلاؤ جس سے میرا دل مطمئن ہو جائے تو عمر نے ایسا ہی کیا تو ان کو صحیفہ دیدیا عمر کتاب پڑھنا جانتا تھا تو انہوں نے (طٰہٰ) کی سورۃ پڑھی یہاں تک جب اس آیت پر پہنچا:ان الساعة اتیه اکاد اخفیها لتجزی کل نفس بما تسعی...... فتر دی تک اور پڑھا اذا الشمس کورت یہاں تک جب علمت نفس ما احضرت پڑھا اس وقت عمر مسلمان ہوگئے۔ بہن اور بہنوئی سے کہا اسلام کیسا مذھب ہے، تو دونوں نے بتایا تشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریک له وان محمداً عبد ه ورسوله اور یہ کہ تمام معبودوں کو چھوڑ دو لات وعزیٰ کا انکار کرو عمر ؓ نے ایسا کیا خباب رضی اللہ عنہ نکل آیا جو گھر کے اندر چھپا ہوا تھا اور اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور کہا اے عمر تمہیں بشارت ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری

عزت وتکریم ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ اسلام کو عزت بخشے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ گھر بتائیں جس میں اس وقت رسول اللہ ﷺ موجود ہیں تو خباب بن ارت نے کہا میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ اس گھر میں جو صفا کے دامن میں ہے عمر رضی اللہ عنہ اس طرف متوجہ ہوئے وہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے بہت زیادہ حریص تھے ادھر رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ عمر آپ کو قتل کرنے کے لئے تلاش میں ہیں لیکن اسلام کی خبر نہیں ملی عمر اس گھر تک پہنچا اور دروازہ کھلوایا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے جب عمر کو تلوار لٹکا کر آتے دیکھا خوف زدہ ہو گئے جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم خوف زدہ ہیں تو آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اگر اللہ تعالیٰ نے عمر کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمایا ہو تو وہ اسلام کی پیری کرے گا اور رسول کی تصدیق کرے گا اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہو تو اس کو قتل کرنا ہمارے لئے آسان ہے کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم دوڑ پڑے رسول اللہ ﷺ گھر کے اندر ہی تشریف فرما تھے آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی آپ ﷺ باہر نکلے جب عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی آپ کے جسم پر چادر نہیں تھی آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کی قمیص کا گریبان اور چادر پکڑ لیا اور کہا اے عمر میں نہیں سمجھتا کہ آپ اس حد تک پہنچ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر بھی ایسا ہی عذاب نازل فرمائے۔ جیسے ولید بن مغیرہ پر فرمایا پھر فرمایا اے اللہ عمر کو ہدایت دے عمر رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اے اللہ کے نبی اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ مسلمانوں نے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا جس کو دیوار کے باہر بھی لوگوں نے سنا مسلمان اس زمانہ میں چالیس سے کچھ اوپر مرد تھے اور گیارہ عورتیں۔ رواہ ابن عساکر

وفاتہ عام الرمادۃ

۳۵۸۸۹..... (مسندہ) اسلم روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے عام الرمادہ عمرو بن العاص کے پاس خط لکھا کہ اللہ کا بندہ عمر امیر المومنین کی طرف سے عاصی بن عاصی کی طرف میری زندگی کی قسم کہ جب تو خود اور تیری طرف کے لوگ موٹا ہو جائیں کہ میں اور میری طرف کے لوگ بھوکے کمزور ہو جائیں تو تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں یا للمدد تو عمرو نے جواب لکھا السلام حمد وصلوٰۃ کے بعد لبیک لبیک غلوں سے لدا ہوا اتنا بڑا قافلہ ہوگا کہ اس کا پہلا اونٹ آپ کے پاس اور آخری اونٹ میرے پاس اس کے ساتھ اس کوشش میں بھی ہوں کہ بحری رستہ سے سال بھیجنے کی بھی کوئی صورت بن جائے جب قافلہ کا پہلا حصہ پہنچا تو زبیر رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہا نکل کر اس کا استقبال کرو اور اہل نجد میں سے ہر گھر میں خوراک پہنچاؤ جن تک خود نہیں پہنچا سکتے ان کے لئے حکم دو کہ ہر گھر کے لئے ایک مع اس کے ساز وسامان کے اور حکم دو کہ ہر شخص دو دو چادر پہنیں اور اونٹ ذبح کریں چربی کو پگھلائیں گوشت کے ثرید بنائیں اور کھالوں کا پالا بنائیں پھر ایک کبہ گوشت ایک کبہ چربی اور ایک مٹی آٹا ڈال کر اسکو پکائیں اور اس کو کھائیں یہاں تک اللہ تعالیٰ رزق کا انتظام فرمادیں زبیر رضی اللہ عنہ نے نکلنے سے انکار کیا تو فرمایا کہ اللہ کی قسم اس جیسا تمہیں نہیں ملے گا یہاں تک تمہیں موت آجائے پھر دوسرے کو بلایا میرے خیال میں طلحہ ہوگا تو انکار کر دیا پھر ابوعبیدہ بن جراح کو بلایا تو وہ اس کام کے لئے نکلا جب واپس آیا ان کے پاس ہزار دینار بھیجا تو ابوعبیدہ نے کہا اے ابن الخطاب میں نے تمہاری خاطر کام نہیں کیا میں نے یہ کام محض اللہ کے لئے کیا ہے اس لئے اس پر کوئی اجرت نہیں لوں گا تو فرمایا ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ نے ایسے امور پر مامور فرمایا ہم نے اس پر کچھ لینے سے انکار کیا تو آپ نے زبردستی قبول کرایا لہٰذا اسکو قبول کرلو اور اس سے دین اور دنیا کے امور میں مدد حاصل کرو تو ابوعبیدہ نے قبول کر لیا۔ (ابن خزمہ، حاکم، بیہقی)

۳۵۸۹۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رمادہ کے سال عمر رضی اللہ عنہ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا اے اللہ امت محمد ﷺ کو میرے دور میں ہلاک نہ فرمایا۔ ابن سعد

۳۵۸۹۱..... اسلم نے روایت کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں بہت ہی برا امیر ہوں گا اگر میں نے خود اچھا کھایا اور رعایا کو سوکھا کھلایا۔ ابن سعد

۳۵۸۹۲..... سائب بن زید فرماتے ہیں کہ رمادہ کے سال عمر رضی اللہ عنہ ایک جانور پر سوار ہوئے اس نے راستہ میں لید کیا اس میں سے جو کے دانہ نکلے عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا تو کہا کہ مسلمان تو بھوک سے مر رہے ہیں اور یہ جو کھاتا ہے اللہ کی قسم اس وقت تک اس پر طرح سواری نہیں کروں گا کہ مسلمان کے جینے کا سامان مہیا ہو جائے۔ (ابن سعد، بیہقی، ابن عساکر)

۳۵۸۹۳.....انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں سے قرقر کی آواز آئی وہ رمادہ کے ساتھ اپنے اوپر گھی کو حرام کررکھا تھا اپنے پیٹ پر انگلی رکھ کر کہا کہ جس طرح بھی گڑگڑاہٹ کی آواز نکالنا ہے نکال ہمارے اس کے علاوہ کچھ نہیں یہاں تک لوگوں کو زندگی کا گذران مل جائے۔(ابن سعد، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر)

۳۵۸۹۴.....اسلم کہتے ہیں رمادہ کے سال عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کررکھا تھا یہاں تک اور لوگوں کو بھی گوشت کھانے کو ملے۔

ابن سعد

قحط کے زمانہ میں غمخواری

۳۵۸۹۵.....اسلم کہتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ اگر رمادہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ قحط سال کو دور نہ فرماتے ہمارے خیال میں عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے غم سے وفات پاجاتے۔ابن سعد

۳۵۸۹۶.....فراس دیلی روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن عاص نے مصر سے جو اونٹ بھیجا تھا عمر رضی اللہ عنہ ہر روز اس میں بیس اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلاتے تھے۔ابن سعد

۳۵۸۹۷.....صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی بیویوں میں سے ایک نے بیان کیا کہ رمادہ کے سال آپ رضی اللہ عنہ عورتوں کے قریب نہیں جاتے تھے یہاں تک کہ لوگوں کا غم دور کیا۔(ابن سعد، ابن عساکر)

۳۵۸۹۸.....عیسیٰ بن معمر سے روایت ہے کہ رمادہ کے سال عمر بن خطاب نے اپنے کسی بچہ کے ہاتھ ایک خربوزہ دیکھا تو فرمایا بخ بخ رک جا۔ امیر المؤمنین کا بیٹا کیا تم میوہ کھارہے ہو جب کہ امت محمد ﷺ بھوک سے نڈھال ہیں بچہ بھاگتا ہوا نکل گیا اور رونا شروع کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو چپ کروایا پوچھا کہاں سے خریدا؟ لوگوں نے بتایا ایک مٹھی کھجور کا دانہ دیکر خریدا ہے۔ابن سعد

۳۵۸۹۹.....انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے زمانہ خلافت میں عمر بن خطاب کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک صالح کھجور رکھدی جاتی اس میں سے کھاجاتے ہیں یہاں تک ردی بھی کھاجائے۔(مالک عبدالرزاق، ابن سعد، ابوعبید فی الغریب)

۳۵۹۰۰.....سائب بن یزید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب کو آدھی رات کو مسجد نبوی میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا رمادہ کے زمانہ میں وہ دعا میں فرمارہے تھے اے اللہ ہمیں قحط سالی سے ہلاک نہ فرما ہم سے اس بلاء کو دور فرما اس کلمہ کو بار بار دہرارہے تھے۔ابن سعد

۳۵۹۰۱.....کردم سے روایت ہے کہ رمادہ کے سال عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ تقسیم کرنے والے کو بھیجا کہ قحط سالی کی وجہ سے جس کے پاس ایک بکری ایک چرواہا رہ گیا ہو اسکو بیت المال سے دیدو جس کے پاس دو چرواہے دو بکریاں ہوں اس کو مت دو۔(ابوعبید فی الاموال وابن سعد)

۳۵۹۰۲.....یحیٰی بن عبدالرحمٰن بن حاطب روایت کرتے ہیں کہ رمادہ کے سال عمر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی وصولی کو مؤخر فرمادیا وصول کرنے والوں کو نہیں بھیجا جب دوسرا سال ہوا اللہ تعالیٰ نے قحط سالی دور فرمادی تو ان کو حکم دیا کہ صدقہ نکالو ایک سال کے صدقہ کو آپس میں تقسیم ایک سال کا بیت المال کے لئے بھیج دو۔(ابن سعد ابن ابی ذباب سے بھی اسی طرح منقول ہے ابوعبید نے اموال میں نقل کیا)

۳۵۹۰۳.....اسلم سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اے لوگو! مجھے اندیشہ ہے کہ اللہ کی ناراضگی عام ہوگئی ہے تم سب اپنے رب کو راضی کرنے کی فکر کرو گناہوں کو چھوڑ دو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو آئندہ اعمال خیر انجام دو۔ابن سعد

۳۵۹۰۴.....سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رمادہ کے زمانہ میں عمر بن خطاب نے لوگوں کو خطبہ دیا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے اپنے نفس کے بارے میں ڈرو اور تمہاری ان باتوں کے بارے میں جو لوگوں سے مخفی ہیں میں تمہاری وجہ سے اور تم میری وجہ سے آزمائش میں رہے معلوم نہیں کہ اللہ کی ناراضگی صرف میری وجہ سے ہے یا صرف تمہارے اعمال کی وجہ سے ہے یا میرے اور تمہارے سب کے اعمال کی وجہ سے آجاؤ اللہ تعالیٰ سے ملکر دعا کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں کو درست فرمادیں اور ہم پر رحم فرمائے اور ہم سے قحط سالی کو دور فرمادے۔ابن سعد

۳۵۹۰۵..... نیار الاسلمی سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے استسقاء کی نماز پڑھنے کا ارادہ کیا لوگوں کو لے کر میدان میں نکلے تو عمال کو حکم نامہ بھیجا کہ فلاں فلاں تاریخ کو لوگوں کے ساتھ نکل کر اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ توبہ استغفار اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قحط کو دو فرمادے خود بھی اس تاریخ میں نکا آپ کے جسم پر رسول اللہ ﷺ کی چادر تھی یہاں تک کے عید گاہ پہنچے اور لوگوں کو خطبہ دیا تضرع دعا عاجزی کی لوگ بھی الحاء وزاری کرر ہے تھے آپ رضی اللہ عنہ کی اکثر دعا استغفار پر مشتمل تھی جب دعا ختم کرنے کا وقت قریب آیا ہاتھوں کو دراز کر کے اوپر اٹھایا اور چادر کو پلٹا کہ دائیں کو بائیں اور بائیں کو دائیں طرف کیا پھر ہاتھ کو دراز کیا اور دعا میں خوب آہ وزاری کی اور اتنا روئے کہ ان کی ڈاڑھی مبارک تر ہوگئی۔ابن سعد

۳۵۹۰۶..... (مسند عمر) لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کو مدینہ میں سخت قحط سالی لاحق ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمادہ کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھا وہ مصر کے گورنر تھے اللہ کا بندہ امیر المؤمنین عمر کی طرف سے عمرو بن العاص کی طرف السلام علیکم امابعد میری زندگی کی قسم اے عمرو اگر تمہارا اور تمہارے ساتھ والوں کا پیٹ بھر جائے تو تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ساتھ والے ہلاک ہو جائیں اے فریاد کو سننے والے فریاد کو سن لے امیر المؤمنین اس کلمہ کو دہراتے رہے اس خط کے ملنے کے بعد عمرو بن العاص نے جواب لکھا امابعد لبیک ثم یا لبیک میں نے تمہاری طرف اونٹوں کا اتنا بڑا قافلہ روانہ کیا ہے پہلا اونٹ تمہارے پاس پہنچے گا تو اس کا آخری اونٹ میرے پاس ہوگا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عمرو بن عاص نے ایک بڑا قافلہ روانہ کیا اول مدینہ منورہ پہنچ چکا تھا آخری مصر سے روانہ ہوا ہر اونٹ دوسرے کے پیچھے قطار میں تھا وہ سامان عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو اس سے لوگوں پر خوب وسعت فرمائی مدینہ منورہ اور اردگرد کے لوگوں میں ایک گھر کے لئے ایک اونٹ مع ساز وسامان کے عطاء فرمایا عبدالرحمٰن بن عوف زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص کو بھیجا کہ اس مال کو لوگوں میں تقسیم کریں۔انہوں نے ہر گھر ایک اونٹ اور کھانے کا سامان دیا، کہ کھانا کھائیں اور اونٹ ذبح کریں اس کا گوشت کھائیں اور چربی پگھلا کر سالن بنائیں اور کھال کی جوتی بنائیں اور جس تھیلی کے اندر کھانا تھا اس سے لحاف وغیرہ بنوائیں اللہ تعالیٰ نے اس طرح لوگوں پر وسعت فرمادی جب عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حالت دیکھی اللہ کا شکر ادا کیا اور عمرو بن العاص کے پاس خط لکھا کہ خود بھی مدینہ آئے اور اپنے ساتھ مصری شرفاء کی ایک جماعت لے کر آئے اب وہ سارے آگئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمرو! اللہ تعالیٰ نے مصر کو مسلمانوں کے ہاتھ فتح فرمایا اور اس کو اہل مصر اور تمام مسلمانوں کے لئے قوت کا ذریعہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا جب میں نے اہل حرمین پر آسانی پیدا کرنا چاہا اور ان پر وسعت دینا چاہا کہ نہر کھدواؤں دریا نیل سے کہ وہ سمندر میں بہے یہ ہمارے لئے آسان ہے جو ہم چاہتے ہیں کہ کھانا مکہ اور مدینہ منورہ تک پہنچائیں کیونکہ پیٹھ پر لاد کر لانا مشکل بھی ہے اور اس سے ہمارا مقصد پورا نہیں ہوسکتا ہے آپ اور آپکے ساتھی جا کر مشورہ کریں تا کہ آپ لوگوں کی رائے میں اتفاق پیدا ہوا انہوں نے جا کر بقیہ ساتھیوں سے مشورہ کیا تو یہ کام ان پر بھاری گذرا انہوں نے کہا ہمیں خوف ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے مصر کو نقصان پہنچ جائے لہٰذا آپ امیر المؤمنین پر اس کا مشکل ہونا ظاہر کر دیں کہ اس پر نہ اتفاق ہوسکتا ہے نہ کام انجام پاسکتا ہے نہ ہی ہمیں اس کے بغیر کوئی راستہ نظر آ رہا ہے اب عمرو بن العاص عمر بن خطاب کی بات سے تعجب کرنے لگا اور کہا اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین آپ نے سچ کہا کہ معاملہ ایسا ہی ہوا جو آپ نے کہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عمرو میری طرف سے پختہ عزم لے کر جائیں آپ اس میں اتفاق پائیں گے تم میں کوئی تغیر نہیں آئے گا یہاں تک کہ اس کام سے فارغ ہو جاؤ گے انشاء اللہ تعالیٰ عمرو رضی اللہ عنہ واپس گئے اس کے لئے کھدائی کرنے والوں کو جمع کیا جس سے کام مکمل ہو خلیج کی کھدائی کی جو فسطاط کی جانب سے ہے جس کو خلیج امیر المؤمنین کہا جاتا ہے اس کو دریائے نیل سے بحر قلزم تک پہنچایا کوئی اختلاف پیدا نہ ہوا اس میں کشتیاں چلنے لگیں اس کے ذریعہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تک کھانے کا سامان آسانی کے ساتھ پہنچنے لگا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اہل حرمین کو فائدہ پہنچایا اس کا نام خلیج امیر المؤمنین ہے اس نہر کے ذریعہ برابر کھانے کا سامان غلہ وغیرہ پہنچتا رہا ان کے بعد عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ تک چلتا رہا بعد میں حکام نے اسکو ضائع کر دیا اس کو چھوڑ دیا گیا اس پر ریت جم گیا اس طرح نہر بند ہوگئی اس کا آخری کنارہ ذنب التمساح ہوگیا جو طحا قلزم کے کنارہ پر ہے۔(ابن عبدالحکم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اخلاق

۳۵۹۰۷..... حسن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ سے ڈرو تو جواب میں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم میں کوئی بھلائی نہیں اگر ہمیں وہ تقویٰ کی تلقین نہ کرے اور ان میں کوئی خیر نہیں اگر ان کو تقویٰ کی تلقین نہ کریں۔ (احمد فی الزھد)

۳۵۹۰۸..... بحیرہ سے روایت ہے کہ میرے چچا خداش نے رسول اللہ ﷺ ایک پیالہ مانگا جس میں آپ کو کھانا تناول فرماتے دیکھا وہ پیالہ پھر ہمارے پاس رہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پیالہ کو میرے پاس لاؤ اس میں زمزم کا پانی بھرتے ہیں ہم ان کے پاس لاتے وہ اس سے پیتے اور اپنے سر اور چہرے پر ڈالتے پھر ایک چور ہمارے گھر آیا اس کو ہمارے دیگر سامان سمیت چرالیا اس کے چوری ہونے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے بتایا اے امیر المؤمنین وہ پیالہ چوری ہوگیا ہمارے سامان سمیت تو فرمایا اللہ ہی اس کے باپ پر رحم کرے کہ رسول اللہ ﷺ کا پیالہ چوری کرے گا اللہ کی قسم نہ آپ نے اس کو گالی دی نہ لعن طعن کیا (ابن سعد نے طبقات میں اور ابن بشیر نے امالی میں نقل کیا ہے)

۳۵۹۰۹..... طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ جب عمر بن خطاب ملک شام آئے ان کو قضاء حاجت کی ضرورت پیش آئی تو اونٹ سے اترے اور اپنے موزے اتارکے انکو اپنے ہاتھ میں لیا اور اونٹ کے لگام کو ہاتھ سے پکڑا پھر طہارت کی جگہ میں داخل ہوئے تو ابوعبیدہ بن جراح نے کہا اے امیر المؤمنین آپ نے اہل شام کے نزدیک بڑا کام انجام دیا کہ اپنے موزوں کو اتارا اپنی سواری کو خود سنبھالا اور طہارت کی جگہ داخل ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ کے سینہ پر مکا مارا اور کہا کیا وہ ان باتوں کا زور سے تذکرہ کرتے ہیں اگر تمہارے علاوہ کوئی اور یہ بات کہتا تم لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل تھے اور گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی بدولت عزت دی اگر اسلام کے علاوہ کسی اور چیز میں عزت تلاش کرو گے تو اللہ عزوجل تمہیں ذلیل کریں گے۔ (ابن المبارک وھناد حاکم حلیۃ الاولیاء بیہقی)

۳۵۹۱۰..... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے تم پر قربان فرمایا تو جواب میں فرمایا پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مبارک فرمائے۔ (ابن جریر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خوف خدا

۳۵۹۱۱..... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا میں ان کے ساتھ نکلا تھا وہ ایک باغ میں داخل ہوئے تو میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا اس حال میں کہ میرے اور ان کے درمیان دیوار حائل تھی وہ باغ کے بیچ میں تھے امیر المؤمنین اللہ کی قسم یا تو اللہ سے ڈر کر زندگی گذارو یا اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا۔ (مالک، ابن سعد، ابن ابی الدنیا فی محاسبۃ النفس وابونعیم فی المعرفۃ، ابن عساکر)

۳۵۹۱۲..... ضحاک سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کرتے تھے کاش کہ میں گھر والوں کا دنبہ ہوتا وہ مجھے اپنی مرضی سے موٹا کرتے جب میں خوب موٹا ہو جاتا پھر ان کے ہاں کوئی محبوب مہمان آتا وہ میرے بعض حصہ کو بھونتے اور بعض کو قدید بناتے پھر مجھے کھا جاتے اور فضلہ بنا کر نکال باہر کرتے کاش میں انسان نہ ہوتا۔ (ھناد، حلیۃ، بیہقی)

۳۵۹۱۳..... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تم پر قربان فرمایا ہے تو جواب میں کہا پھر اللہ تمہارے لئے مبارک کرے۔ (ابن جریر)

۳۵۹۱۴..... عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ انہوں نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا اے کاش کہ میں یہ تنکا ہوتا اے کاش کہ میں پیدا ہی نہ ہوتا اے کاش کہ میں کچھ بھی نہ ہوتا اے کاش کہ میری والدہ مجھے نہ جنتی اے کاش میں نسیا منسیا ہوتا۔

ابن المبارک، ابن سعد، ابن ابی شیبۃ مسدد ابن عساکر

۳۵۹۱۵.....عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ آیت
پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اے کاش کہ یہ پوری پڑھتا۔ (ابن المبارک وابوعبید فی فضائلہ وعبد بن حمید، ابن المنذر)

۳۵۹۱۶.....عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر آسمان سے کوئی آواز لگائے کہ اے لوگو! تم سب جنت میں داخل ہوں گے سوائے ایک شخص کے مجھے خوف ہوگا کہیں وہ میں نہ ہوں اور اگر کوئی یہ آواز لگائے کہ اے لوگو! تم سب جہنم میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے مجھے امید ہوگی کہ وہ شخص میں ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء)

۳۵۹۱۷.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ابوموسیٰ اشعری سے ملاقات ہوئی تو کہا اے ابوموسیٰ کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو اعمال کئے وہ تمہاری نجات کا ذریعہ بن جائیں کہ برابر سرابر چھوٹ جاؤ خیر شر کا مقابلہ میں شر خیر کے مقابلہ میں ہو جائے نہ تم کو زائد کچھ ملے نہ تمہارے ذمہ کوئی حق باقی رہے؟ تو عرض کیا نہیں اے امیر المؤمنین اللہ کی قسم میں بصرہ پہنچا وہاں ان میں جہالت عام تھی میں نے ان کو قرآن وسنت کی تعلیم دی میں نے ان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اس لئے میں اللہ کے فضل کی امید رکھتا ہوں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو یہ چاہتا ہوں برابر سرابر ہو نہ مجھے کچھ ملے نہ میری پکڑ ہو میرا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمل کرنا نجات کا ذریعہ بن جائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۹۱۸.....حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے خطبہ میں اذا الشمس کورت پڑھتے جب علمت نفس ما احضرت پر پہنچتے رک جاتے۔ (الشافعی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے رغبتی

۳۵۹۱۹.....حسن سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان کے پاس گوشت تھا پوچھا یہ گوشت کیسے؟ کہا میرے دل میں اس کے کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے؟ تو پوچھا جو چیز بھی تمہارا دل چاہے اس کو کھاؤ گے آدمی کا اسراف کرنے والا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے ہر خواہش کی چیز کھالے۔ ابن المبارک ،عبد الرزاق، احمد، في الز هد، عسکری ،في المو اعظ ،ابن عساکر

۳۵۹۲۰.....یسار بن نمیر سے روایت ہے کہ جب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا تیار کیا میں اس میں قصوروار ٹھہرا۔ (ابن المبارک سعد وھناد)

۳۵۹۲۱.....سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ یزید بن ابی سفیان (ایک وقت میں) مختلف قسم کا کھانا کھاتا ہے تو اپنا غلام یرفاء سے فرمایا کہ جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ اپنا شام کا کھانا کھانے لگا ہے مجھے اطلاع کر دینا جب کھانے کا وقت ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا عمر رضی اللہ عنہ پہنچے اور اندر جانے کی اجازت مانگی تو اجازت مل گئی اور کھانا ان کے سامنے رکھا گیا ثرید اور گوشت لایا گیا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھایا پھر ان کے سامنے بھنا ہوا گوشت رکھا گیا یزید نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ عمر رضی اللہ عنہ رک گئے اور فرمایا اللہ کی قسم اے یزید بن ابی سفیان یہ تو کھانے پر کھانا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر تم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت سے ہٹ گئے تو تم ان کے طریقہ سے ہٹا دیئے جاؤ گے۔ (ابن المبارک)

۳۵۹۲۲.....ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اہل بصرہ کے وفد کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم ان کے پاس حاضر ہوئے روزانہ کھانے کے وقت ان کے پاس روٹی آتی جس پر تیل لگا ہوتا کبھی گھی کا سالن ہوتا کبھی تیل کا کبھی دودھ کا کبھی خشک گوشت جس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پانی میں ابالا گیا ہو کبھی تازہ گوشت ہوتا لیکن وہ بہت تھوڑی مقدار میں ہوتا ایک دن ہم سے فرمانے لگے بخدا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے کھانے کا اندازہ لگاتے ہو اور میرے کھانے کو ناپسند کرتے ہو واللہ اگر میں چاہتا تم سے زیادہ عمدہ کھانا اور عیش کی زندگی گذار سکتا تھا واللہ میں سینہ کے گوشت اور کوہان کے گوشت سے ناواقف نہیں ہوں اسی طرح صلاح صلائق اور صناب سے بھی ناواقف نہیں ہوں جریر بن حازم نے کہا صلاء سے مراد بھنا ہوا گوشت اور صناب سے مراد کھانے کا مصالحہ صلائق نرم روٹی، لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کو سنا ایسی زندگی گذارنے

والوں پر عیب لگایا ہے۔ "اذھبتم طیبٰعکم فی حیا تکم الدنیا واستمتعتم بھا" تو ابوموسیٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر تم بات کرنا چاہو کہ امیر المؤمنین تمہارے لئے بیت المال سے کھانا مقرر کر دے تو بات کرلو چنانچہ انہوں نے بات کر لی تو امیر المؤمنین نے فرمایا اے امراء کیا تم اپنے لئے اس زندگی کو پسند نہیں کرتے جس کو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں تو وفد کے لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین مدینہ منورہ ایسی سرزمین ہے یہاں گذران بہت مشکل ہے ہم نہیں سمجھتے آپ کا کھانا رات کو کھانے کے قابل ہو ہم تو ایسی جگہ کے رہنے والے ہیں جو سرسبز وشاداب ہے اور ہمارا امیر ہمیں شام کا کھانا کھلاتے ہیں وہ ہم سے کھایا بھی جاتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر کے لئے سر جھکایا پھر سر اٹھایا اور کہا میں نے تمہارے لئے بیت المال سے دو بکریاں اور دو تھیلیاں جب صبح ہو جائے تو ایک بکری ایک تھیلی کھانے کے ساتھ تم اور تمہارے ساتھی کھائیں پھر پانی حلال شراب منگوا کر پئیں، پھر اپنے دائیں جانب والے کو پلائیں پھر جو اس سے متصل ہو پھر اپنی ضرورت پوری کرلو پھر شام کے وقت رکھی ہوئی بکری کو رکھی ہوئی کھانے کی تھیلی میں ملاؤ تم اور تمہارے ساتھی ملکر کھائیں سن لو لوگوں کو بھی گھروں میں پیٹ بھر کر کھلاؤ ان کے بچوں کو بھی کھلاؤ اگر تم نے لوگوں کے ساتھ بے وفائی کی ان کے اخلاق اچھے نہیں ہوں گے اور اپنے بھوکوں کو کھانا نہیں کھلائیں گے۔

اللہ کی قسم جس گلی سے روزانہ دو بکریاں اور دو تھیلیاں لے لئے جائیں گے اس کی طرف خرابی بہت جلد بڑے گی۔

ابن المبارک وابن سعد، ابن عساکر

۳۵۹۲۳..... عروہ عمر رضی اللہ عنہ کے ایک گورنر کی طرف سے روایت کرتے ہیں جو ازر عات پر متعین تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ان کے جسم پر کھدر کا ایک کرتا تھا وہ مجھے دیا اور فرمایا اس کو دھو کہ پیوند لگا دو میں نے دھویا اور پیوند لگایا پھر میں نے ایک کتان کی قمیص بنائی اور دو قمیص ان کے پاس لے کر آیا اور عرض کیا یہ آپ کا کرتا ہے اور یہ دوسرا کرتا میں نے انکے لئے بنایا ہے تا کہ زیب تن فرمائیں اس کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو نرم پایا فرمایا اس کی ہمیں ضرورت نہیں پہلا کرتا اسکے مقابلہ زیادہ پسینہ کو جذب کرنے والا ہے۔ (ابن المبارک)

۳۵۹۲۴..... حمید بن ھلال سے روایت ہے کہ حفص بن ابی العاص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کے وقت حاضر ہوا کرتے تھے لیکن کھانے میں شریک نہیں ہوتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ شریک ہونے سے کیا چیز مانع ہے؟ تو عرض کیا کہ آپکا کھانا بدمزہ اور سخت ہوتا ہے میں نرم کھانا پسند کرتا ہوں میرے لئے ایسا کھانا تیار کیا گیا ہے اس میں سے کچھ کھا کر دیکھا پھر فرمایا کیا تم مجھے اس سے عاجز سمجھتے ہو کہ میں ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دوں اس سے بال صاف کر لیا جائے پھر آٹا کے متعلق حکم دوں اس کو چھان لیا جائے پھر اس سے نرم روٹی پکائی جائے پھر میں حکم دوں ایک صاع کشمش کو گھی میں ڈالا جائے پھر اوپر سے پانی ڈالا جائے اور وہ ہرن کے خون کی طرف سرخ ہو جائے تو حفص نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ ہر عیش زندگی سے واقف ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں بالکل واقف ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ قیامت کے روز میری نیکیوں میں کمی ہو جائے گی تو میں تمہارے ساتھ پر عیش زندگی گذارنے میں شریک ہوتا۔

ابن سعد وعبد بن حمید

۳۵۹۲۵..... ربیع بن زیاد حارثی سے روایت ہے کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وفد کے ساتھ حاضر ہوا ان کو عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت وغیرہ دیکھ کر تعجب ہوا عمر رضی اللہ عنہ سے سخت کھانا کھانے کی شکایت کی ربیع نے کہا اے امیر المؤمنین نرم کھانا کھانے نرم اور اعلیٰ سواری پر سواری کرنے نرم لباس پہننے کا سب سے زیادہ حقدار آپ ہی ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹہنی لے کر ان کے سر پر ماری اور کہا خدا کی قسم تم نے اس بات سے اللہ کو راضی کرنے کا ارادہ نہیں کیا بلکہ تو میرا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے میں گمان کرتا تھا کہ تجھ میں سمجھ ہے ارے تیرا ناس ہو کیا تو چاہتا ہے میری اور ان لوگوں کی مثال پوچھا اوران کی مثال کیا ہے؟ فرمایا اس قوم کی مثال ہے جو سفر میں نکلی ہے اور اپنے خرچہ سب جمع کر کے ان میں سے ایک شخص کو دیدیا اور اس سے کہا ہم پر خرچ کرو کیا اس کو حق حاصل ہوگا کہ اپنے نفس کو اوروں پر ترجیح دے تو عرض کیا نہیں اے امیر المؤمنین تو فرمایا یہی مثال ہے میری اور ان کی۔ (ابن سعد، ابن راھویہ، ابن عساکر)

۳۵۹۲۶..... عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چادر میں ہماری امامت کی۔ ابن سعد

۳۵۹۲۷..... انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا جس زمانہ میں وہ امیر المؤمنین تھے کہ اپنے دو کندھوں کے درمیان

کرتا تین پیوند اوپر نیچے لگایا۔(مالک، بیہقی)

جوتی پر ہاتھ صاف کرنا

۳۵۹۲۸۔۔۔۔۔عاصم بن عبیداللہ بن عاصم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنی جوتی پر ہاتھ صاف کر لیتے تھے اور فرماتے آل عمر رضی اللہ عنہ کے رومال ان کی جوتیاں ہیں۔ابن سعد

۳۵۹۲۹۔۔۔۔سائب بن یزید کہتے ہیں کہ بسا اوقات میں نے عمر بن خطاب کے پاس رات کا کھانا کھایا وہ روٹی اور گوشت کھاتے پھر اپنا ہاتھ پاؤں پر صاف کر لیتے اور فرماتے یہ عمر اور آل عمر کا رومال ہے۔ابن سعد

۳۵۹۳۰۔۔۔۔۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کا پسندیدہ کھانا بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اور پسندیدہ شراب نبیذ تھا۔ابن سعد

۳۵۹۳۱۔۔۔۔۔احوص بن حکیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گوشت لایا گیا اس میں گھی بھی تھا آپ نے دونوں کو ایک ساتھ کھانے سے انکار فرمایا کہ دونوں میں سے ہر ایک سالن ہے۔ابن سعد

۳۵۹۳۲۔۔۔۔۔ابی حازم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے ٹھنڈا سالن اور روٹی پیش کی اور شوربہ میں تیل ڈالا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک برتن میں دو سالن ؟ فرمایا موت تک اس کو نہیں چکھوں گا۔رواہ ابن سعد

۳۵۹۳۳۔۔۔۔۔حسن سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس گئے ان کو پیاس لگی تو پانی مانگا تو وہ شخص شہد لے کر آیا پوچھا یہ کیا ہے بتایا شہد ہے تو فرمایا بخدا کہیں ایسا نہ ہو قیامت کے دن اس کا مجھ سے حساب لیا جائے۔(ابن سعد، ابن عساکر)

۳۵۹۳۴۔۔۔۔۔ابی وائل سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا تو فرمایا ایک ہی قسم کا کھانا لاؤ۔(ھناد)

۳۵۹۳۵۔۔۔۔۔ابی وائل سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا عصیدہ کو اچھی طرح پکاؤ تا کہ تیل کی حرارت ختم ہو جائے ایک قوم اپنا عمدہ کھانا دنیا ہی میں استعمال کر لیتی ہے۔(ھناد)

۳۵۹۳۶۔۔۔۔۔عتبہ بن فرقد سے روایت ہے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چند ٹوکری خبیص (کھجور کا حلوا) لے کر آیا پوچھا یہ کیا ہے میں نے کہا یہ کھانے کی چیز ہے آپ کے پاس لایا ہوں کیونکہ آپ لوگوں کے کام انجام دینے کے لئے صبح سویرے نکلتے ہیں جب کھانے کے لئے واپس آئیں تو اس میں سے کھائیں اس سے آپ کو قوت حاصل ہوگی ایک ٹوکری کھول کر دیکھا اور فرمایا اے عتبہ میرا ارادہ یہ ہے کہ ہر مسلمان کو ایسی ایک ٹوکری دے دیں۔میں نے کہا اے امیر المؤمنین اگر میں قبیلہ قیس کا تمام مال بھی خرچ کر دوں پھر بھی تمام مسلمانوں کے لئے پورا نہیں ہو سکتا ہے پھر مجھے اس حلوا کی ضرورت نہیں پھر ثرید کا ایک پیالہ منگوایا جس میں سخت روٹی اور سخت گوشت تھا وہ میرے ساتھ بہت رغبت کے ساتھ کھا رہے تھے میں نے گوشت کے ایک ٹکڑا کی طرف کوہان کا گوشت سمجھ کر ہاتھ بڑھایا وہ پٹھے کا گوشت نکلا میں نے اس ٹکڑا کو خوب چبایا لیکن نگل نہ سکا ان سے آنکھیں چرا کر اسکو منہ سے نکالکر دستر خوان کے نیچے دبا دیا پھر نبیذ کا ایک کھوپی مانگا جو کہ سرکہ بننے کے قریب ہو گیا تھا مجھ سے فرمایا پیو،لیکن میں اس کو بھی گلے سے نہ اتار سکا انہوں نے لے کر پی لیا پھر فرمایا اے عتبہ سن لے ہم روزانہ اونٹ ذبح کرتے ہیں اس کی چربی اور عمدہ حصہ ان مہمانوں کو کھلاتے ہیں جو دور دراز سے آتے ہیں اس کی گردن عمر کے گھر والوں کے لئے جو اس سخت گوشت کو کھاتے ہیں اور اس سخت نبیذ کو پیتے ہیں ہمارے پیٹ کاٹتے ہیں اور تکلیف دیتے ہیں۔(ھناد)

۳۵۹۳۷۔۔۔۔۔ابی عثمان نہدی روایت کرتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد جب آذربیجان پہنچا انکو خبیص (کھجور کا حلوا) پیش کیا گیا جب کھایا تو اس کو عمدہ حلوا پایا تو فرمایا اگر امیر المؤمنین کے لئے ایسا بنا کر لیجاؤں چنانچہ انہوں نے حکم دیا تو ان کے لئے دو بڑے دیگ میں پکایا گیا پھر اسکو ایک اونٹ پر رکھا گیا اور دو آدمیوں کے ساتھ امیر المؤمنین کے پاس روانہ کر دیا جب ان کے پاس پہنچا تو کھول کر دیکھا اور پوچھا کیا چیز ہے لوگوں نے بتایا حلوا ہے اس کو چکھ کر دیکھا پھر قاصد سے پوچھا کیا ہر مسلمان کو اپنے کجاوا اس حلوا سے پیٹ بھرنے کا موقع ملا ہے شاید اس نے کہا نہیں تو فرمایا میں تو

نہیں کھاؤ نگا دونوں قاصدوں کو بلاؤ پھر عتبہ کے پاس خط لکھا کہ یہ نہ تمہارے محنت کی کمائی ہے نہ تمہارے باپ کی نہ تمہارے ماں کی ہر مسلمان کو اپنے کجاوا (گھر میں) اس طرح کھلاؤ جس طرح اپنے گھر والوں کو کھلائے ہو۔ (ابن راھویہ وھناد والحارث، ابویعلی، حاکم بیہقی)

۳۵۹۳۸...... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو ایک کھانے پر مدعو کیا گیا جب وہ ایک رنگ کا لاتے تو اس کو اپنے ساتھ والے کے ساتھ مخلوط کر لیتے۔ (ھناد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کفایت شعاری

۳۵۹۳۹...... حبیب بن ابی ثابت اپنے بعض ساتھیوں سے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس اہل عراق کے چند اشخاص آئے ان میں جریر بن عبداللہ بھی تھے ان کے پاس ایک پیالہ لا گیا جو روٹے اور تیل سے تیار کیا گیا تھا ان سے فرمایا کھاؤ، انہوں بہت تھوڑا لیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہارے معاملہ کو دیکھ رہا ہوں تم کس طرح کا کھانا چاہتے ہو، میٹھا، کھٹا گرم اور ٹھنڈا پھر انہوں نے پیٹ میں ڈال لئے۔

ھناد، حلیۃ الا ولیہ

۳۵۹۴۰...... مسروق سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک دن ہمارے پاس آئے ان کے جسم پر روئی سے بنی ہوئی چادر تھی لوگوں نے نظر جما کر دیکھنا شروع کیا تو فرمایا شعر:

لاشی فیما تری الا بشا شتہ　　　　یبقی الالہ ویودی الما ل والولد

جو کچھ تو دیکھ رہا ہے اس کی بشاشت کے سواء کچھ نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات باقی ہے مال اور اولاد سب ہلاک ہونے والا ہے واللہ کی قسم دینا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں خرگوش کی ایک چھلانگ کے برابر ہے۔ ھناد ابن ابی الدنیا فی قصر الامل

۳۵۹۴۱...... قتادہ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ خلافت کے زمانہ میں ایک اونی جبہ پہنتے تھے جس پر بعض جگہ سے چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا کندھے پر درہ رکھ کر بازار کا چکر لگاتے لوگوں سے معمولی تقریر فرماتے دھاگہ کی گٹھلی راستہ میں مل جاتا اس کو اٹھا لیتے اور لوگوں کے گھروں میں ڈالتے تا کہ لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ (دینوری نے مجالہ میں نقل کیا ہے ابن عساکر)

تصویر والے گھر میں داخل نہ ہونا

۳۵۹۴۲...... حسن سے روایت ہے کہ خلافت کے زمانہ میں عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اس حال میں کہ ان کی چادر میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ (احمد فی زھد، ھناد ابن جریر ابو نعیم نے نقل کیا)

۳۵۹۴۳...... ابی وائل سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر قیام کیا ایک دھقان امیر المؤمنین کے متعلق پوچھتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا جب دھقان نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو سجدہ میں گر گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کس طرح کا سجدہ ہے؟ تو عرض کیا کہ ہم بادشاہوں کے ساتھ یہی برتاؤ کرتے ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس اللہ کے آگے سجدہ کرو جس نے تمہیں پیدا فرمایا اس نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے آپ کے لئے کچھ کھانا تیار کیا ہے آپ تشریف لائیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے گھر میں عجم کے سرداروں کی تصاویر ہیں اس نے کہا ہاں تو فرمایا پھر تو ہم آپ کے گھر نہیں جائیں گے البتہ گھر جا کر ہمارے لئے ایک طرح کا کھانا تیار کر کے لاؤ اس سے زیادہ نہیں وہ گھر گیا اور ایک ہی طرح کا کھانا تیار کر کے لایا اس میں سے آپ رضی اللہ عنہ نے تناول فرمایا پھر اپنے غلام سے پوچھا کہ تمہارے مشکیزے میں کچھ نبیذ ہے اس نے کہا ہاں وہ لایا اور برتن میں ڈالا اس کو سونگھ کر دیکھا تو اس میں سے بو آ رہی تھی تو اس پر تین مرتبہ پانی بہایا پھر پی لیا اس کے بعد کہا اگر تمہیں اپنے مشروب کے بارے میں شک ہو تو اس طرح کرو پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ دیباج اور حریر استعمال مت کرو اور سونے چاندی کے برتن میں مت پیو کیونکہ یہ دنیا میں کافروں کے لئے ہے اور آخرت میں

تمہارے لئے (مسدد، حاکم، ابن عساکر)

۳۵۹۴۴..... حفص بن ابی العاص سے روایت ہے کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کا کھانا کھا رہے تھے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا: "یوم یعرض الذین کفروا علی النار اذھبتم طیبتکم" جس دن کافروں کو آگ پر پیش کیا جائے گا ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنی دنیوی زندگی میں مزہ حاصل کر چکے ہو۔ (ابن مردویہ)

۳۵۹۴۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جابر بن عبداللہ کے ہاتھ میں ایک درھم دیکھا تو پوچھا یہ درھم کیسا ہے؟ بتایا میں اپنے گھر والوں کے لئے شت خریدنا چاہتا ہوں جس کی انہیں بہت خواہش ہے تو فرمایا کیا جس چیز کا دل چاہے گا اس کو ضرور کھاؤ گے اس آیت پر عمل کہاں ہوگا۔

اذھبتم طیبتکم فی حیاتکم الدنیا و استمتعتم بھا. سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن المنذر، حاکم، بیہقی

۳۵۹۴۶..... قتادہ سے روایت ہے کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے اگر میں چاہتا تو تم میں سب سے زیادہ اچھا کھانا اور عمدہ نرم لباس استعمال کر سکتا تھا لیکن میں نے عیش کی زندگی کو آخرت پر قربان کر دیا ہمارے لئے یہ بھی بیان کیا گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ جب ملک شام پہنچے ان کے لئے ایسا عمدہ کھانا تیار کیا گیا کہ اس جیسا پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تو فرمایا یہ کھانا تو ہمارے لئے ہوا ان فقراء مسلمین کا کیا حال ہوا جو انتقال کر گئے کبھی ان کو پیٹ بھر کر جو کی روٹی نصیب نہیں ہوئی؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ علیہ السلام نے کہا ان کے لئے جنت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور فرمایا اگر ہمارا حصہ دنیا کی یہ حقیر چیزیں ہوں اور وہ لوگ جنت کما کر لے گئے تو انہوں نے بہت بڑا فضل و شرف حاصل کر لیا۔ (عبد بن حمید، ابن جریر)

۳۵۹۴۷..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عراق کے کچھ لوگ آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کھانا بہت ہی کراہت کے ساتھ کھا رہے ہیں تو فرمایا اے اہل عراق! اگر میں چاہتا تو تمہارے لئے بھی ایسا ہی عمدہ اور لذیذ کھانا تیار کروا سکتا تھا جس طرح تم اپنے لئے تیار کرواتے ہو لیکن ہم دنیا کی لذت کو آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتے ہیں کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا۔

اذھبتم طیبتکم فی حیاتکم الدنیا الایۃ. حلیۃ الاولیاء

۳۵۹۴۸..... سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص کوفہ میں تھے وہاں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا کہ اس میں اجازت طلب کی رہائش کے لئے کوئی مکان تعمیر کرے تو جواب میں لکھا ایک ایسا مکان تعمیر کر لو جو تمہیں سورج کی دھوپ سے چھپائے اور بارش سے بچائے کیونکہ دنیا تو گذارہ کرنے کی جگہ ہے اور عمرو بن العاص جو مصر کا گورنر تھے ان کے نام لکھا تم اپنے رعایا کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جو تم اپنے بارے میں اپنے امیر کا برتاؤ دیکھنا چاہتے ہو۔ (ابن ابی الدنیا والدینوری)

۳۵۹۴۹..... ثابت سے روایت ہے کہ جارود نے عمر بن خطاب کے پاس کھانا کھایا جب فارغ ہوا تو کہا اے جاریہ دستار یعنی رومال لے کر آؤ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے سرین سے ہاتھ صاف کر لے یا چھوڑ دو۔ (الدینوری)

۳۵۹۵۰..... عمر رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک برتن میں شہد پیش کیا گیا تو اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر فرمانے لگے اگر میں نے اس کو پیا تو اس کی حلاوت ختم ہو جائے گی عیب باقی رہ جائے گا تین مرتبہ یہ فرمانے کے بعد ایک شخص کو دیدیا اس نے پی لیا۔ (ابن المبارک)

۳۵۹۵۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن واقد بن عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عراق سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ زیورات بھیجے وہ ان کے سامنے میں اسماء بنت زید بن خطاب کے کمرہ میں رکھے گئے عمر رضی اللہ عنہ ان کو اپنی جان سے زیادہ محبت رکھتے تھے جب سے ان کے والد یمامہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے ان پر مہربان ہوئے ان زیورات سے ایک انگوٹھی لے کر ہاتھ میں ڈال لی آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوا اس کا بوسہ لیا اس کو اپنے سینہ سے لگایا جب اس کو اس سے غافل پایا انگوٹھی اس کے ہاتھ سے لے کر زیورات میں ڈالی اور فرمایا اس کو مجھ سے لے لو۔ (ابن ابی الدنیا)

۳۵۹۵۲..... ابن شہاب روایت کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ جب شام آئے تو ان کو ھدیہ میں خبیص (حلواء) کی ٹوکری دی گئی تو فرمایا اس کھانے کو میں نہیں جانتا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اے امیر المومنین خبیص ہے پوچھا خبیص کیا ہے؟ تو بتایا ایک حلواء ہے جو شہد صاف آٹا ملا کر

تیار کیا جاتا ہے تو فرمایا اللہ کی قسم موت تک ایسا کھانا نہیں کھاؤں گا الا یہ کہ تمام لوگوں کو ایسا عمدہ کھانا نصیب ہو جائے لوگوں نے کہا تمام مسلمانوں کو ایسا عمدہ کھانا نہیں مل سکتا تو فرمایا پھر مجھے اس کھانے کی کوئی حاجت نہیں۔ (خطیب نے رواہ مالک میں نقل کیا)

۳۵۹۵۳...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) وھب بن کیسان جابر بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں میری ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی میرے ساتھ گوشت تھا جس کو میں نے ایک درھم کا خریدا پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا امیر المؤمنین بچوں عورتوں کے لئے خریدا ہے فرمایا تم میں سے جو جس کو چاہتا ہے اس کے فتنہ میں مبتلاء ہوتا ہے دو تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا تم میں سے کوئی اپنا پیٹ اپنے پڑوسی اور چچازاد بھائی کے لئے نہ لپیٹے پھر فرمایا تمہارے نزدیک اس آیت کا کیا مطلب ہے۔

۳۵۹۵۴......ابی بکرہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو روٹی اور تیل پیش کیا گیا تو فرمایا اے پیٹ تو روٹی اور تیل پر مرے گا جب تک گھی اوقیہ کے عوض فروخت ہو۔ (بیہقی)

۳۵۹۵۵...... (مسندہ) ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عتبہ بن فرقد عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا اس کے کھا رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی فرمایا کہ کھاؤ تو عتبہ نے بادل نخواستہ کھانا شروع کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چاہو تو چھوڑ دو تو کہا اے امیر المؤمنین اگر آپ کھانا تیار کروالیا کریں اس سے مسلمانوں کے خراج میں کوئی کمی نہیں آئے گی تو فرمایا تیرا ناس ہو کیا میں دنیوی زندگی میں عمدہ کھانا کھالوں اور اس سے نفع اٹھالوں؟ رواہ ابن عساکر

بیت المال سے خرچ لینے میں احتیاط

۳۵۹۵۶...... (ایضا) عروہ عاصم سے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے لئے حلال نہیں سمجھتا کہ تمہارے مال سے کھاؤں مگر اتنا جتنا میں اپنے ذاتی مال سے کھایا کرتا تھا روٹی اور تیل یا روٹی اور گھی کہ بسا اوقات ان کے پاس پیالہ لایا جاتا تھا جو تیل سے تیار کیا گیا اس میں گھی کی ملاوٹ ہو جاتی تو معذرت کر دیتے تھے اور فرمایا میں ایک شخص ہوں جو مداومت کرنا چاہتا ہوں میں ہمیشہ یہ تیل استعمال کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ (ھناد)

۳۵۹۵۷......طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مال لایا گیا اس کو مسلمانوں میں تقسیم فرمادیا کچھ مال بچ گیا اس کے متعلق مشورہ فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا اس کو روک کر رکھا جائے تا کہ کسی حادثہ کے وقت کام آئے علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے انہوں نے کوئی بات نہیں کی پوچھا ابوالحسن آپ کیوں بات نہیں کر رہے ہیں؟ کہا لوگوں نے اپنی رائے دے دی ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ بھی رائے دیں تو کہا اللہ تعالیٰ تو اس مال کی تقسیم سے فارغ ہو چکا ہے پھر بحرین سے جو مال آیا تھا اسکے متعلق حدیث ذکر کی کہ مال آنے کے بعد اس میں اور تقسیم میں رات حائل ہوئی تو آپ نے نمازیں مسجد میں پڑھیں میں آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار محسوس کرتا رہا، تمام مال کی تقسیم سے فارغ ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ بقیہ مال کو ضرور تقسیم کر دیں چنانچہ انہوں نے تقسیم کر دیا اس میں سے مجھے بھی آٹھ سو دراھم ملے۔ (البزار)

۳۵۹۵۸...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) سالم بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو بیت المال سے جو وظیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ عمر رضی اللہ عنہ بھی لیتے رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی حاجت بڑھ گئی تو مہاجرین صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی تھی انمیں عثمان، علی، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم تھے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ ان کے وظیفہ میں اضافہ کر دیا جائے علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ وہ ایسا کریں ہمارے ساتھ چلیں تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا وہ تو عمر رضی اللہ عنہ ہیں پہلے باہر باہر سے ان کی رائے معلوم کریں، ہم حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر بات کرتے ہیں اپنے نام چھپائیں گے ان کے پاس پہنچے اور ان سے بات کی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو ہماری رائے سے مطلع کریں اور ہمارا نام ظاہر نہ کریں الا یہ کہ وہ خود پوچھیں وہ ان سے بات کر کے نکلے حفصہ رضی

اللہ عنھا کی عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر غصہ کے آثار ظاہر تھے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو عرض کیا نام تو نہیں بتاؤں گی پہلے آپ کی رائے معلوم ہوجائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مجھے معلوم ہوجائے وہ کون ہیں مار مار کے ان کے چہرے سیاہ کردوں گا تم میرے اور ان کے درمیان ہو میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے گھر میں سب سے اچھا لباس کونسا استعمال فرمایا تو بتایا منقش چادر مہمانوں کے استقبال کے لئے استعمال فرماتے تھے انہی میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرماتے تھے سب سے عمدہ کھانا کونسا تناول فرمایا بتایا ہماری روٹی جو کی ہوتی، وہ گرم ہوتی اس کے ساتھ کھجور کی حبیر بنالیتے روٹی کھاتے تلذذ کے لئے حلوہ کھالیتے پوچھا سب سے عمدہ بستر کونسا استعمال فرمایا جو سب سے نرم ہو؟ بتایا ہماری ایک موٹی چادر تھی گرمی کے زمانہ میں نیچے بچھالیتے تھے اور سردی کے زمانہ میں آدھا اوپر بچھاتے اور آدھا نیچے تو فرمایا اے حفصہ وظیفہ اضافہ کرنے والوں کو بتادیں کہ رسول اللہ نے اندازہ لگایا اور زائد کو اپنی جگہ لگایا اور اپنے خرچہ اور گھر والوں کے خرچہ میں کفایت شعاری سے کام لیتے تھے میں نے بھی اندازہ لگالیا ہے زائد کو اس کی جگہ خرچ کروں گا اور کفایت شعاری سے کام چلاؤں گا میرے اور میرے ساتھیوں کی مثال ایسی ہے تین آدمی سفر میں ایک راستہ پر چل رہے تھے پہلا چلے گئے انہوں نے اتنا توشہ لیا تھا کہ منزل تک پہنچ گئے دوسرا بھی ان کے راستہ پر چل پڑا وہاں تک پہنچ گیا پھر تیسرے نے ان کا راستہ اختیار کیا اگر ان کے طریقہ کو اپنایا اور ان کے برابر زادراہ پر راضی رہا ان سے مل جائے گا اور ان کے ساتھ ہوگا اگر ان کے راستہ کو چھوڑ دیا تو کبھی ان کے ساتھ اکٹھا نہ ہوسکے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۹۵۹......(ایضاً) حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جامع مسجد بصرہ میں آیا وہاں ایک مجمع تھا صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کا وہ آپس میں ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہ کے زھد کا تذکرہ کررہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کتنے فتوحات عطاء فرمایا اور ان کے حسن سیرت کا تذکرہ چل رہا تھا میں ان کے قریب ہوا تو ان میں احنف بن قیس تمیمی بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہمیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق کی طرف ایک سریہ کے ساتھ بھیجا اللہ تعالیٰ نے عراق اور فارس کا ایک شہر ہم پر فتح فرمایا تو ہمیں اس میں فارس اور خراسانی عمدہ کھالیں ملیں جن کو اپنے ساتھ لیا ان میں سے بعض کی چادریں بنالیں جب ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے ہم سے اعراض کیا ہم سے بات نہیں کی ہمارے ساتھیوں پر یہ معاملہ شاق گذرا ہم ان کے بیٹے عبداللہ کے پاس آئے وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ہم نے ان سے شکایت کی امیر المؤمنین کے خفا ہونے کی تو عبداللہ نے بتایا امیر المؤمنین نے تمہارے جسم پر وہ لباس دیکھا جیسے رسول اللہ ﷺ کو پہنتے ہوئے نہیں دیکھا تھا نہ ان کے بعد آپ علیہ السلام کے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تو ہم گھروں کو واپس آئے اور یہ لباس اتار دیا اور اس لباس میں حاضر ہوئے جو پہلے ہماری عادت تھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر ایک ایک آدمی کو سلام کیا اور ہر ایک سے معانقہ کیا ملے گویا یہ ہماری پہلی ملاقات تھی اس سے پہلے کبھی ملاقات ہوئی نہیں ہم نے مال غنیمت ان کے سامنے رکھا اسکو ہمارے درمیان برابر تقسیم فرمایا اور غنائم خبیص کی چند ٹکریاں بھی ان کو پیش کی گئیں زرد اور سرخ رنگ کی اس کو عمدہ خوشبو اور عمدہ ذائقہ کا پایا تو ہماری طرف متوجہ ہوا اور فرمایا اللہ اے مہاجرین اور انصار کی جماعت ہوسکتا ہے اس کھانے پر تم میں سے بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو قتل کردے پھر اس کے متعلق حکم دیا مہاجرین اور انصار نے وہ کھانا ان بچوں کو کھلایا جن کے والد رسول اللہ کے زمانہ میں شہید ہوگئے پھر عمر رضی اللہ عنہ واپسی کے لئے کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ صحابۂ کرام کی جماعت تھی تو انہوں نے کہا اے انصار اور مہاجرین کی جماعت تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے زھد اور حلیہ کے بارے میں؟ ہمیں تو ہمارے نفس نے عاجز کردیا جب سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ قیصر اور کسریٰ کا ملک فتح فرمایا مشرق ومغرب کے ممالک عرب وعجم کے وفود ان کی خدمت میں آئے ہیں وہ اس جبہ کو دیکھتے ہیں کہ اس پر بارہ پیوند لگے ہوئے ہیں اگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے درخواست کرو کہ تم پڑے ہو رسول اللہ کے ساتھ غزوات اور سفر وحضر میں ساتھ رہے مہاجرین وانصار میں تمہیں سبقت حاصل ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اس جبہ کے بدلہ میں کوئی نرم کپڑا زیب تن فرمائیں جس سے ان کا منظر ہیبت ناک لگے ان کے پاس صبح وشام کھانے کا پیالہ آئے اس میں سے خود بھی کھائیں اور مہاجرین وانصار میں سے حاضرین مجلس کو بھی کھلائیں، تو پوری قوم نے کہا یہ بات تو علی بن ابی طالب ہی کرسکتا ہے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے سب سے جری یہی ہیں اور یہ ان کے داماد بھی ہیں ان کے بیٹے حفصہ رضی اللہ عنہا کے توسط سے جو کہ ازواج مطہرات میں

سے ہیں بھی سب سے اس جرات ہے کیونکہ ان کا رسول اللہ کے ہاں بڑا مقام تھا انہوں نے اس سلسلہ میں علی رضی اللہ عنہ سے بات کی علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں خود تو عمر رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کر سکتا البتہ تم لوگ ازواج مطہرات سے بات کرو چونکہ وہ امہات المؤمنین ہیں اس لئے وہ جرات کر لیتی ہیں احنف بن قیس نے کہا انہوں نے عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہما سے درخواست کی دونوں اکٹھی تھیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں امیر المؤمنین سے درخواست کروں گی حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نہیں سمجھتی کہ وہ بات مان لیں گے عنقریب تمہارے سامنے بات ظاہر ہو جائے گی اب دونوں ازواج مطہرات عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کو قریب بٹھایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا امیر المؤمنین اگر اجازت ہو تو کچھ گفتگو کروں تو فرمایا اے ام المؤمنین اجازت ہے تو کہا رسول اللہ اپنے راستہ پر چلتے ہوئے جنت پہنچ گئے اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کی نہ آپ علیہ السلام نے دنیا کو طلب کیا نہ دنیا آپ کی طلب میں آئی اس طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ علیہ السلام کی سنت کو زندہ کرنے کے بعد ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دنیا سے تشریف لے گئے جھوٹے مدعیان نبوت کو قتل کیا مبطلین کی حجت کو باطل کیا رعایا میں انصاف قائم کیا ان میں مال کو مساوی طور پر تقسیم کیا اللہ تعالیٰ جو تمام مخلوق کا رب ہے ان کو راضی کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت اور رضوان کی طرف بلا لیا اور اپنے نبی کے ساتھ مراتب علیا پر فائز فرمایا نہ دنیا کا قصد کیا نہ دنیا نے ان کا قصد کیا اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر قیصر اور کسریٰ کے خزانوں کو کھولدیا اور ان کے علاقوں کو فتح کرایا اور ان کے مال آپ کے پاس پہنچایا اور مشرق اور مغرب کے لوگ آپ کے تابعدار ہوئے اللہ تعالیٰ سے مزید کی امید رکھتے ہیں اور اسلام میں آپ کے تائید کی عجم کے قاصد بن اور عرب کے وفود آپ کے پاس آئے ہیں اور آپ کے جسم پر یہ جبہ ہے جس پر بارہ پیوند لگے ہوئے ہیں اگر آپ اس کے بدلہ میں ایک نرم وملائم لباس زیب تن فرمائیں جس میں آپ کا منظر ہیبت ناک معلوم ہو اور صبح وشام آپ کے پاس عمدہ کھانوں کا پیالہ آئے جس سے آپ خود بھی کھائیں اور آپ کے آنے والے انصار ومہاجرین بھی کھائیں یہ باتیں سن کر عمر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روئے پھر فرمایا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کیا آپ جانتی ہیں کہ رسول اللہ نے گندم کی روٹی مسلسل دس دن پانچ یا تین دن کھائی ہو یا صبح وشام دونوں وقت کا کھانا کھایا ہو یہاں تک اللہ تعالیٰ سے جا پہنچے گئے عرض کیا میرے علم میں نہیں اور پوچھا کیا آپ جانتی ہیں کہ کبھی آپ علیہ السلام کے لئے کھانے کا دسترخوان زمین سے ایک بالشت اونچا بچھایا گیا ہو کھانے کے بارے میں حکم فرماتے زمین پر رکھ دیا جائے منبر اٹھا دیا جائے دونوں نے جواب دیا بالکل ایسا ہی ہے فرمایا دونوں ازواج مطہرات میں سے ہیں اور امہات المؤمنین ہیں آپ دونوں کا مؤمنین پر حق ہے خاص طور پر مجھ پر حق ہے آپ دونوں میرے پاس آ کر دنیا کی ترغیب دے رہی ہیں میرے علم میں ہے کہ رسول اللہ نے اونی جبہ استعمال فرمایا کرتے تھے بسا اوقات اس کی خشونت سے جسم مبارک چھپ جاتی کیا آپ دونوں کو یہ باتیں معلوم ہیں؟ فرمایا ہاں ضرور معلوم ہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ بستر کی ایک تہہ پر سوتے تھے؟ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تمہارے گھر میں ایک موٹی چادر تھی دن بچھونا کا کام آتا اور رات کے وقت بستر کا ہم آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے آپ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات دیکھے جاتے تھے سن لے اے حفصہ رضی اللہ عنہا تم ہی نے بیان کیا تھا کہ تم نے ایک رات چادر کو دو تہہ کر کے بچھا دیا آپ نے اس کو نرم پایا آپ علیہ السلام اس پر سوئے پھر صبح اذان بلال ہی پر بیدار ہوئے اور آپ نے پوچھا اے حفصہ ایسا کیوں کیا؟ میرے لئے بچھونا رات کے وقت دوہرا کر دیا یہاں تک مجھے صبح تک سونا پڑا؟ میرا دنیا کی لذت سے کیا واسطہ دنیا کو مجھ سے کیا واسطہ مجھے نرم بستر کے ذریعہ مشغول کر دیا اے حفصہ! کیا تم جانتی ہو آپ علیہ السلام کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے تھے؟ بھوک کی حالت میں شام کی سجدہ کی حالت میں سوئے مسلسل رکوع کرتے رہتے مسلسل سجدہ میں رہتے رات اور دن کے اوقات میں روتے عاجزی انکساری سے کام لیتے یہاں تک اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی اپنی رحمت اور رضوان میں جگہ نصیب فرما دی عمر نہ عمدہ غذا استعمال کرے گا نہ نرم لباس پہنے گا وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے نقش قدم پر چلے گا کبھی دو سالن کو جمع نہیں کیا سوائے نمک اور تیل کے اور گوشت نہیں کھاؤں گا مگر مہینہ میں ایک بار یہاں تک اجل پورا ہو جائے جس طرح لوگوں کا پورا ہوتا ہے ہم آپ کے پاس سے نکل آئیں اور صحابہ کرام کو اس کی خبر دی آپ رضی اللہ عنہ اسی حالت میں رہے حتی کہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

رواہ ابن عساکر

اپنے گھر والوں کے ساتھ انصاف

۳۵۹۶۰ ۔۔۔۔۔ حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ملی وہ حاضر ہوئیں اور عرض کیا امیر المؤمنین اس مال سے اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کریں اللہ تعالیٰ نے اقرباء کے حقوق کے بارے میں وصیت فرمائی ہے تو فرمایا اے جان پدر میرے رشتہ داروں کا حق میرے مال میں ہے یہ تو مسلمانوں کا مال ہے تم نے آپ کو دھوکہ میں ڈالا اٹھ جاؤ وہ چادر گھسیٹتی ہوئی اٹھ گئی۔(احمد فی زھد میں نقل کیا)

۳۵۹۶۱ ۔۔۔۔۔ اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ارقم کو دیکھا وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا عرض کیا اے امیر المؤمنین ہمارے پاس جلولاء کے زیورات میں سے ایک زیور ہے چاندی کا برتن آپ کے پاس فرصت ہو کسی دن تو اس کے متعلق حکم فرمائیں تو فرمایا کہ جب مجھے فارغ دیکھو بلا لینا ایک دن پھر آئے اور عرض کیا آج آپ فارغ معلوم ہوتے ہیں تو فرمایا ہاں میرے لئے چادر بچھاؤ پھر حکم دیا اس مال کو اس پر پھیلا دو پھر اس کے سامنے کھڑا ہو کے فرمایا اے اللہ آپ نے اس مال کے متعلق فرمایا ہے زین للناس حب الشھوات یہاں تک پوری آیت پڑھی۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا لکیلا تاسوا علی ما فاتکم و لا تفرحوا بما اتاکم یعنی جو مال چلا جائے اس پر غم نہ کیا جائے اور جو مال آئے اس پر خوشی نہ منائی جائے ہم میں تو استطاعت نہیں مگر اسی کی کہ ہم مال پر خوشی مناتے ہیں اے اللہ ہمیں توفیق دے ہم اس کو حق پر خرچ کریں اور اس کے شر سے پناہ مانگیں تو ان کے ایک بیٹے کو اٹھا کر لایا گیا جس کو عبد الرحمٰن بن بہیہ کہا جاتا ہے۔ کہا اے ابا جان مجھے ایک انگوٹھی عطیہ دیں فرمایا اپنی امی کے پاس جاؤ تا کہ تمہیں وہ ستو پلائے فرمایا اللہ کی قسم اس کو کچھ بھی نہیں دیا۔(ابن ابی شیبہ، احمد فی الزھد، ابن ابی الدنیا نے کتاب الاشراف میں ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے نقل کیا ہے)

۳۵۹۶۲ ۔۔۔۔۔ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ایک دن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بحرین سے مشک وغیرہ آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی عورت ملے جو اچھی طرح وزن کرنا جانتی ہوتا کہ یہ خوشبو وزن کر کے دے میں اس کو مسلمانوں میں تقسیم کروں ان کی بیوی عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نوفل نے کہا مجھے اچھی طرح وزن کرنا آتا ہے میں وزن کر کے دیتی ہوں تو فرمایا نہیں تم وزن مت کرو پوچھا کیوں؟ فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ تم وزن کرنا شروع کرو اس دوران بالوں میں ہاتھ پھیرو گردن پر پھیرو اس طرح تمہارا حصہ دوسرے مسلمانوں سے بڑھ جائے گا۔(احمد نے زھد میں نقل کیا ہے)

۳۵۹۶۳ ۔۔۔۔۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن وہ مال تقسیم فرما رہے تھے لوگ آپ پر چاروں طرف سے گرنے لگے فرمایا یہ کیا حماقت ہے اگر یہ میرا مال ہوتا میں تمہیں اس میں سے ایک درھم بھی نہ دیتا۔(عبد بن حمید، بیہقی)

عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کی قبولیت

۳۵۹۶۴ ۔۔۔۔۔ زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب دعا کرتے تھے اے اللہ مجھے ایسا شخص قتل نہ کرے جس نے ایک رکعت نماز پڑھی ہو یا ایک سجدہ کیا ہو (یعنی مسلمان) پھر وہ قیامت کے روز مجھ سے آپ کے دربار میں جھگڑا کرے۔(مالک، ابن راھویہ، بخاری حلیۃ اسکو صحیح قرار دیا)

عمر رضی اللہ عنہ کے شمائل

۳۵۹۶۵ ۔۔۔۔۔ قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو لوگوں نے ان کا استقبال کیا وہ ایک اونٹ پر سوار تھے لوگوں

نے درخواست کی اے امیر المؤمنین اگر آپ گھوڑے پر سوار ہو جاتے اس لئے کہ بڑے بڑے سردار آپ سے ملاقات کریں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں وہاں نہیں دیکھ رہا ہوں ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ (ابن ابی شیبۃ، حلیہ)

۳۵۹۶۶۔۔۔۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سالانہ چالیس ہزار اونٹوں پر سواری کرواتے ایک شخص کو اونٹ پر سوار کروا کر عراق بھیجتے ایک شخص کو سوار کروا کر شام بھیجتے اہل عراق میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا مجھے اور سیما کو سواری دیدیں آپ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں تمہیم رق مراد ہے تو اعتراف کیا ہاں۔ (مالک ابن سعد)

۳۵۹۶۷۔۔۔۔ اسلم سے روایت ہے بلال رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اسلم عمر رضی اللہ عنہ کو کیسے پاتے ہو میں نے کہا بہترین شخص ہے مگر جب ان کو غصہ آجائے تو بہت بڑا مسئلہ بن جاتا ہے تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا اگر ان کے غصہ کے وقت میں ان کی پاس ہوتا تو ان کو قرآن پڑھ کر سناتا تاکہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۶۸۔۔۔۔ مالک الدار سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ مجھے چیخ کر پکارا اور درہ لے کر مجھ پر چڑھ میں نے کہا میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں تو درہ پھینک دیا اور کہا تم نے مجھے بہت عظیم ذات یاد دلایا۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۶۹۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ میں دیکھا پھر کسی نے انکو اللہ یاد دلایا یا ان کو خوف دلایا یا کسی نے ان کے سامنے قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھی تو وہ اپنے ارادہ کی تکمیل سے روک گئے۔ (ابن سعد، ابن عساکر)

۳۵۹۷۰۔۔۔۔ زہری سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو ایک پتھر لگا وہ پتھر پھینک رہا تھا اور ان کے سر کو زخمی کردیا فرمایا جرم کا بدلہ جرم سے لیا جائے گا اور شروع کرنے والا بڑا مجرم ہے۔ (ھناد)

۳۵۹۷۱۔۔۔۔ اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے دل میں تازہ مچھلی کھانے کی خواہش پیدا ہوئی یرفا (غلام) سواری پر سوار ہوا آگے پیچھے چار میل تک دوڑا کر ایک عمدہ مچھلی خرید کر لایا پھر جانور کی طرف متوجہ ہوا اس کو غسل دیا اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آئے سواری کے پاس چلو اس کو دیکھا تو فرمایا اس بستہ کو دھونا بھول گیا جو اس کے کان کے نیچے ہے تم نے ایک بے جان کو عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش پوری کرنے کے لئے تکلیف پہنچائی اللہ کی قسم عمر تیری مچھلی کو نہیں چکھے گا۔ (ابن عساکر)

۳۵۹۷۲۔۔۔۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو جب غصہ آتا تھا تو اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا کرتے تھے۔ (ابونعیم)

۳۵۹۷۳۔۔۔۔ ابوامیہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ مجھے مکاتب غلام بنایا جائے تو انہوں نے پوچھا بدل کتابت کتنی ادا کریں گے میں نے کہا سواوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درھم کا ہوتا ہے) انہوں نے زیادہ کا مطالبہ نہیں کیا اسی پر مکاتب بنالیا اور چاہئے کہ مجھے اپنے مال کا ایک حصہ معجلا دیدے ان کے پاس اس زمانہ میں مال نہیں تھا اس لئے حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ میں نے اپنے غلام کو مکاتب بنالیا ہے میں چاہتا ہوں کہ ان کو مال کا ایک حصہ جلدی ادا کروں میرے پاس سو درھم بھیج دیں مال آنے تک انہوں نے سو درھم بھیج دیئے عمر رضی اللہ عنہ نے وہ درھم دائیں ہاتھ میں لئے اور یہ آیت پڑھی۔

والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا واتوھم من مال اللہ الذی اتاکم

اور مجھ سے فرمایا یہ لے لو اللہ نے مجھے اس میں برکت عطا فرمادی میں نے اس سے غلام آزاد کئے اور بہت مال کمایا میں نے ان سے درخواست لی مجھے عراق جانے کی اجازت دیدیں تو فرمایا کہ جب میں نے آپ کو مکاتب بنایا آپ جہاں چاہیں جاسکتے ہیں کچھ اور لوگوں نے مجھ سے کہا جنہوں نے اپنے آقاؤں سے مکاتبت کا معاہدہ کیا ہوا تھا کہ آپ امیر المؤمنین سے بات کریں کہ ہمیں خط لکھدیں عراق کے گورنر کے پاس تاکہ وہاں ہمارے ساتھ اکرام کا معاملہ ہو مجھے یقین تھا آپ رضی اللہ عنہ اس سلسلہ میں میری موافقت نہیں فرمائیں گے تاہم مجھے اپنے ساتھیوں سے شرم آئی اس لئے میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ اے امیر المؤمنین آپ عراق میں اپنے گورنر کے نام ہمارے لئے خط لکھدیں تاکہ وہاں ہمیں عزت ملے راوی نے بیان کیا کہ وہ غصہ میں آگئے اور مجھے واللہ کی قسم انہوں نے مجھے گالی نہیں دی نہ اس سے پہلے کبھی ذانٹا مجھے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ لوگوں پر ظلم کرو؟ میں نے کہا نہیں فرمایا تم ایک مسلمان شخص ہو تمہارے وہی حقوق ہیں جو اوروں کے ہیں میں

عراق آیا بہت مال کمایا بہت منافع حاصل کئے میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو ایک پیالہ اور ایک قالین ھدیہ میں پیش کیا تو میری تعریف کرنے لگے یہ بہت اچھا ہے عمدہ ہے میں نے کہا اے امیر المؤمنین ھدیہ ہے جو میں نے آپ کے لئے پیش کیا تو فرمایا تمہارے ذمہ بدل کتابت کی کچھ رقم باقی رہ گئی ہے ان کو بیچ کر اس کی ادائیگی میں مدد حاصل کرو اس ھدیہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۷۴..... محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے اس کے اونٹوں کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کچھ کمزور ہے اور کچھ تازہ تو فرمایا میرے گمان کے مطابق سب موٹے تازے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گذر ہوا وہ اپنے اونٹ کے پیچھے حدی پڑھ رہے تھے۔

اقسم باللہ ابو حفص عمر ما ان بھا من نقب ولا دبر فاغفر لہ اللھم ان کان فجر.

ابو حفص عمر نے اللہ کی قسم کھائی کہ اونٹوں میں کوئی دبلا اور کمزور نہیں۔ اے اللہ ان کی مغفرت فرما اگر انہوں نے گناہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیسی باتیں ہیں؟ بتایا امیر المؤمنین نے مجھ سے اپنے اونٹوں کے متعلق سوال کیا میں نے ان کو حالات بتائے تو ان کا خیال یہ ہے کہ سب موٹے تازے ہیں حالانکہ اونٹ کی حالت تم دیکھ رہے ہو۔ فرمایا میں امیر المؤمنین عمر ہوں میرے پاس فلاں مقام پر آ جاؤ جب وہ آیا وہ اونٹ لے لئے اور ان کے بدلے میں صدقات کے اونٹوں میں سے دیا۔

۳۵۹۷۵..... جراد بن طارق سے روایت ہے کہ میں عمر بن خطاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ کر آیا یہاں تک جب بازر پہنچا تو ایک نومولود بچہ کے رونے کی آواز سنی تو اسکے قریب کھڑا ہو گیا تو دیکھا اس کے قریب اس کی ماں بھی ہے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ بتایا میں ایک ضرورت سے بازار آئی تھی مجھے دردزہ شروع ہو گیا تو یہ لڑکا پیدا ہوا وہ بازار میں ایک قوم کے ایک جانب تھی پوچھا اس بازار والوں میں سے کسی کو تمہارے متعلق علم ہے؟ اگر مجھے معلوم ہوا کہ ان کو علم ہونے کے باوجود انہوں نے تیری مدد نہیں کی میں ان کو ایسی ایسی سزا دونگا پھر اس کے لئے ستو کا شربت منگوایا جو گھی ملا ہوا تھا فرمایا اس کو بھی کیونکہ یہ درد کو ختم کرتا ہے یہ معدہ کو مضبوط کرتا ہے اور آنتوں کی حفاظت کرتا ہے اور رگوں کو کھلتا ہے یعنی دودھ اتارتا ہے ہم مسجد میں داخل ہوئے (ابن السنی وابونعیم ایک ساتھ طب میں، بیہقی)

۳۵۹۷۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے معر کو گھوٹ نگل رہے تھے میں نے پوچھا امیر یالمؤمنین کیا حال ہے فرمایا ایک بھنا ہوا ٹڈی کھانے کا جی کر رہا ہے۔ (الحارث ابن السنی فی الطب)

۳۵۹۷۷..... اسلم سے روایت ہے کہ ایک رات ہمیں احساس نہیں ہوا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں انہوں نے ہماری سواریوں پر کجاوا کسا پھر اپنی سواری پر کجاوا کسا جب ہم بیدار ہوئے تو یہ رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے:

لاتاخذ اللیل علیک بالھم
والبس لہ القمیص واعتم
وکن شریک رافع واسلم
ثم اخدم الاقوام کیما تخدم

رات کو اپنے اوپر غمگین مت بنا اس کی خاطر قمیص اور پگڑی پہن لے رافع اور اسلم کا شریک ہو کر قوم کی ایسی خدمت کر جیسے تمہاری خدمت کی جاتی ہے ہم جلدی سے پہنچے وہ اپنے کجاوے اور ہمارے کجاوا کسنے سے فارغ ہو چکے تھے ان کو جگانا نہ چاہا۔ ابونعیم سعید بن عبدالرحمٰن مدنی نے کہا رافع اور اسلم رضی اللہ عنہ دونوں نبی کریم ﷺ کے خادم تھے ابن عساکر

۳۵۹۷۸..... اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک رات چکر لگا رہے تھے ایک عورت کو دیکھا وہ اپنے گھر میں ہے اس کے گرد دو بچے ہیں جو رو رہے ہیں چولہے پر ایک پتیلا رکھ کر اس میں پانی بھر دیا عمر رضی اللہ عنہ دروازہ کے قریب پہنچنے اور پوچھا اے اللہ کی بندی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟ بتایا بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں اور پتیلا جو چولہے پر ہے اس میں کیا ہے بتایا اس میں پانی ہے تا کہ اس طرح ان کو بہلاؤں اور وہ کھانا سمجھ کر سو جائیں عمر رضی اللہ عنہ یہ ماجرا دیکھ کر رو پڑے پھر صدقہ میں آئے ایک بوری لے کر اس میں کچھ آٹا کچھ چوری گھی کھجور کپڑے

دراھم ڈالے یہاں تک اس کو بھر لیا پھر فرمایا اسلم اس کو میرے کندھے پر ڈبدو میں نے کہا اے امیر المؤمنین میں آپ کی طرف سے اٹھاؤں گا فرمایا اے اسلم تیری ماں نہ ہو میں خود اپنے کندھے پر اٹھاؤنگا اس لئے کہ قیامت کے روز مجھ ہی سے سوال ہوگا اس بوری کو اٹھا کر اس عورت کا گھر پہنچا بتلا لے کر اس میں کچھ آٹا کچھ چربی اور کھجور ڈالی پھر اس کو ہاتھ سے ملایا پھر چولہے پر رکھکر آگ پر پھونک مارا میں دیکھ رہا تھا کہ دھواں ان کی ڈاڑھی کے درمیان سے نکل رہا تھا یہاں تک ان کے لئے کھانا تیار کر لیا پھر اپنے ہاتھ سے کھانا نکالکر ان کو کھلایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر ان کے سامنے آکر بیٹھ گویا ان کا پہرہ دار ہے مسلسل وہاں بیٹھے رہے تھے بات کرنے سے ڈرگا اس لئے کچھ نہیں کہا یہاں تک بچے ہنسنے لگے پھر کہنے لگے اسلم تمہیں معلوم ہے کہ میں وہاں کیوں بیٹھا رہا؟ میں نے کہا نہیں فرمایا میں نے ان کو روتے ہوئے دیکھا تھا مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں ان کو چھوڑ کر چلا جاؤں یہاں تک کہ ان کو ہنستا ہوا دیکھوں جو وہ بچے ہنسنے لگے میرا دل خوش ہوا۔ (الدینوری وابن شاذان فی مشیختہ ابن عساکر)

۳۵۹۷۹..... اصمعی سے روایت ہے کہ لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے بات کی کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ سے بات کرے کہ ان کے ساتھ نرمی کرے کیونکہ انہوں نے لوگوں کو خوف زدہ کیا حتی کہ باکرہ عورتیں پردوں میں خوف زدہ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بات کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں ان کے لئے یہی مناسب سمجھتا ہوں واللہ اگر ان کو معلوم ہو جاتا کہ ان کے لئے میرے دل میں کتنی نرمی رحم اور شفقت ہے تو وہ میرے کندھے سے میرا کپڑا اتار دیتے۔ (الدینوری)

۳۵۹۸۰..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابی کبشہ روایت کرتے ہیں کہ میں باغ کے درمیان یہ رجز یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

اقسم باللہ ابو حفص عمر

ما مسها من نقب والا دبر

فاغفر له اللّٰهم ان كان فجر

راوی کہتا ہے مجھے خوف زدہ نہیں کیا مگر یہ کہ وہ میری پیٹھ کے پیچھے تھا کہا میں قسم دے کر پوچھتا ہوں تمہیں میرے یہاں موجود ہونے کا علم تھا؟ کہا اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین مجھے آپ کی موجودگی کا علم نہیں تھا فرمایا میں قسم کھاتا ہوں کہ تمہیں سواری کا اونٹ دونگا۔ (الحاکم فی الکنی)

۳۵۹۸۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عیینہ بن حصن بن بدر آیا اور اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس مقیم ہوا یہ اس جماعت میں شامل تھا جن کو عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے قراء کرام عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر باش ہوتے تھے بوڑھا ہو یا جوان عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا اے بھتیجے اس امیر کے پاس تمہارا مقام ہے لہٰذا تم میرے لئے ان کے پاس داخل ہونے کی اجازت لو انہوں نے اجازت لی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی جب مجلس میں پہنچا تو کہا اے ابن الخطاب نہ تو ہم کو بڑا عطیہ دیتا ہے نہ ہم میں انصاف سے فیصلہ کرتا ہے عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا یہاں تک قتل کا ارادہ کیا تو حر رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ''خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين'' اور یہ جاھلین میں سے ہے جب یہ آیت پڑھ کر سنائی عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے آگے نہ پڑھا وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو خوب جاننے والا ہے۔ بخاری، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ بیهقی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فراست ایمانی

۳۵۹۸۲..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ایک شخص سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا جمرہ پوچھا کس کے بیٹے ہو اس نے کہا ابن شہاب پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو بتایا حرقہ کا پوچھا رہائش کہاں ہے؟ بتایا بحرۃ النار میں پوچھا کونسی شاخ میں؟ بتایا ذات لظی میں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا گھر واپسی جاؤ وہ جل چکے ہیں اور واقعی ایسا ہی ہوا۔

(مالک نے اسکو روایت کیا ہے، ابوالقاسم ابن بشران نے اپنی امالیہ میں موصولا موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کے آخر میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ شخص گھر واپس لوٹا تو گھر والے جل چکے تھے)۔

۳۵۹۸۳..... حکم بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے کہ میں عمر بن خطاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ایک شخص نے آکر سلام کیا عمر رضی اللہ عنہ نے

پوچھا تمہارے اور اہل نجران کے درمیان قرابت داری ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اس شخص نے پھر کہا نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اللہ کی قسم ہے اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس میں اور نجران کے درمیان قرابت ہے اس نے باتیں کی قوم میں سے ایک شخص نے کہا اے امیر المؤمنین اس میں اور اہل نجران میں اس اس جہت سے قرابت ہے اس کو ایک نجران کی عورت نے جنا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا رک جاؤ ہم قیافہ سے واقف ہیں۔ (عبدالرزاق، ابن سعد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شکر گذاری

۳۵۹۸۴......عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے دو سواریاں دی جائیں ایک شکر کی دوسری صبر کی تو مجھے پرواہ نہ ہوگی جس پر چاہوں سوار ہو جاؤں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۹۸۵......سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کا ضجنان کی گھاٹی پر گذر ہوا تو کہنے لگے میں اپنے کو دیکھ رہا ہوں کہ اس مقام پر بکریاں چرایا کرتا تھا میں جانتا تھا میں کتنا سخت دل اور بدزبان تھا آج میں امت محمدیہ ﷺ کے امور کا ذمہ دار بن گیا پھر مثال کے لئے یہ شعر پڑھا۔

لاشیء فیما تری الا بشاشته

یبھقی الا لـه ویودی المال والولد

پھر اپنے اونٹ کو ہنکایا۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۸۶......عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ ہم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے واپس لوٹ رہے تھے ضجنان کی گھاٹی پر ہمارا گذر ہوا تو فرمایا میں اپنے کو دیکھتا ہوں اس جگہ خطاب کے اونٹوں کے ساتھ وہ سخت دل بدزبان تھا کبھی اس پر لکڑیاں لاد کر لاتا اور کبھی اس پر چڑھ کر درخت سے پتے جھاڑتا آج میں اس حال میں ہو گیا ہوں کہ لوگ میرے متعلق کہتے ہیں مجھ سے اعلیٰ مرتبہ پر کوئی نہیں پھر یہ شعر پڑھا۔

لا شی فیما تعری الا بشاشته

یبقی الا لـه ویودی المال والولد

جو کچھ تو دیکھ رہا ہے یہ ظاہری چمک دمک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہی باقی رہنے والی مال اور اولاد سب فناء ہونے والے ہیں۔ (ابوعبید فی الغریب وابن سعد، ابن عساکر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تواضع

۳۵۹۸۷......اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ملک شام گئے ایک اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں نے اس پر باتیں کیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی نظر ان لوگوں کی سواریوں پر ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (ابن المبارک، ابن عساکر)

۳۵۹۸۸......حارث بن عمیر ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر چڑھ گئے اور لوگوں کو جمع کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: میرے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں جس کو لوگ کھائیں میری چند خالائیں بنی مخزوم میں رہتی ہیں میں ان کے بیٹھا پانی بھرتا تھا وہ مجھے چند مٹھی کشمش دے دیتی تھیں راوی نے کہا پھر منبر سے نیچے گئے لوگوں نے پوچھا ان باتوں سے آپ کا مقصد کیا ہے اے امیر المؤمنین فرمایا میرے دل میں کچھ خیالات آئے میں نے چاہا ان باتوں کے ذریعہ ان کو دبا دوں۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۸۹......حزام بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رمادہ کے سال عمر بن خطاب کو دیکھا کہ ان کا گذر ایک عورت پر ہوا جو حلوا پکا رہی تھی تو فرمایا اسکو اس طرح نہیں پکاتے بلکہ اس طرح پکایا جاتا ہے پھر خود ہی وھانڈی لے کر ہلا کر دکھایا کہ اس طرح پکایا جاتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۹۰......ہشام بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی پانی گرم ہونے سے پہلے آٹا نہ

ڈالے جب پانی گرم ہو جائے پھر تھوڑا تھوڑا کر کے ڈالے اور چمچ سے ہلائے کیونکہ اس سے بڑھ جائے اور حلوہ صحیح پکے گا برتن میں جمے گا نہیں۔

رواہ ابن سعد

۳۵۹۹۱.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حسن سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گرمی کے دنوں میں نکلے اپنی چادر سر پر رکھی. ہوئی تھی ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر ان کے پاس سے گذرا تو اس سے فرمایا لڑکے مجھے بھی اپنے ساتھ گدھے پر بٹھا لو لڑکا گدھے سے نیچے اتر آیا اور کہا اے امیرا المؤمنین سوار ہو جائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اکیلا سوار نہیں ہوں گا بلکہ تمہارے ساتھ ہی پیچھے حصہ پر بیٹھ جاؤں گا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے عمدہ جگہ پر بٹھا کر خود سخت جگہ بیٹھو اس طرح اُس کے پیچھے بیٹھ گئے اور مدینہ منورہ داخل ہو لوگ اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ (الدینوری)

۳۵۹۹۱.....محمد بن عمر مخزومی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں عمر بن خطاب نے آواز لگائی ''الصلوٰۃ جامعۃ'' جب لوگ جمع ہوئے ان کی تعداد بڑھ گئی تو منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جیسے بیان کا حق ہے اس کے بعد درود پڑھا پھر فرمایا اے لوگو مجھے اپنے بارے میں یاد ہے کہ میں بنی مخزوم میں اپنی خالاؤں کے جانور چرایا کرتا تھا وہ مجھے چند مٹھی کھجوریں یا کشمش دیا کرتے تھے آج میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں پھر منبر سے نیچے اتر آیا تو عبدالرحمٰن بن عوف نے پوچھا آپ نے اپنے نفس کا عیب بیان کرنے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کی تو فرمایا ارے تیرا ناس ہو میں تنہائی میں تھا تو میرے نفس نے مجھ سے کہا کہ تو امیر المؤمنین ہے تجھ سے افضل کون ہے؟ تو میں نے چاہا نفس کو اس کی حقیقت بتلا دوں۔ (الدینوری)

۳۵۹۹۳.....زر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب کو ننگے پاؤں عید کی نماز کے لئے جاتے ہوئے دیکھا۔ (المروزی فی العیدین)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ

۳۵۹۹۴.....زید بن اسلم کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا تو ان کو پسند آیا پلانے والے سے پوچھا یہ دودھ کہاں سے لایا؟ تو بتایا کہ وہ ایک پانی پر گیا وہاں صدقہ کر کے اونٹ چر رہے تھے وہ دودھ پی رہے تھے مجھے بھی یہ دودھ نکال کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کر لی۔

مالک بیہقی

۳۵۹۹۵.....عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لئے مال میں سے کھانا حلال نہیں مگر جو میری ملکیت کا مال ہو۔

رواہ ابن سعد

۳۵۹۹۶.....عمران سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو ضرورت پیش آتی تو بیت المال کے خزانچی کے پاس آ کر قرض لیتے بسا اوقات ادائیگی میں تنگی ہوتی تو بیت المال کا ذمہ دار واپس مانگنے آتا اور بیٹھا رہتا عمر رضی اللہ عنہ کوئی حیلہ کرتے جب حق خدمت نکل آتا تو ادا کر دیتے۔

رواہ ابن سعد

۳۵۹۹۷.....براء بن معرور کا ایک بیٹا روایت کرتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک دن پھر آئے ان کو کوئی تکلیف تھی تو علاج میں شہد استعمال کرنا تجویز ہوا بیت المال میں شہد کا مٹکا تھا لوگوں سے فرمایا اگر تم لوگ لینے کی اجازت دو تو لے لونگا ورنہ میرے لئے حرام ہے تو انہوں نے اجازت دیدی۔

ابن سعد، ابن عساکر

۳۵۹۹۸.....عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے میری شادی کروائی تو بیت المال سے ایک ماہ کا خرچہ دیا پھر میرے پاس یرفا کو بھیجا میں حاضر ہوا تو فرمایا اللہ کی قسم میں اس مال کے متولی بننے سے پہلے اس کو اپنے لیے حلال نہیں سمجھتا تھا مگر جتنا میرا حق بنے جب سے میں اس کا متولی بنا کوئی مال اس میں سے مجھ پر حرام نہیں ہوا اب میری امانت لوٹ آتی ہے میں نے ایک ماہ تک تم پر خرچ کیا اب اس سے زائد نہیں کرونگا البتہ غابہ میں جو میرا مال ہے اس کا پھل تمہیں دیتا ہوں اس کو توڑلو اور فروخت کرو پھر اپنی قوم کے تاجروں میں سے کسی کے پاس آؤ اور ان کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ جب وہ کوئی چیز خریدے تو تم اس کے ساتھ شریک ہو جاؤ اس طرح خرچ نکالو اور اپنے گھر والوں

پر خرچ کرو۔ (ابن سعد وابو عبید فی الاموال)

۳۵۹۹۹..... حسن سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکی کو دیکھا دبلے پن کی وجہ سے ہوش کھو بیٹھی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کس کی لڑکی ہے تو عبداللہ نے کہا یہ آپ کی لڑکیوں میں سے ایک ہے پوچھا میری کونسی لڑکی ہے بتایا میری بیٹی ہے اس کی یہ حالت کیسی ہوگئی جو میں دیکھ رہا ہوں بتایا آپ کے عمل کی وجہ سے کہ آپ اس پر خرچ نہیں کرتے فرمایا میں اللہ کی قسم تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں دھوکہ میں نہیں رکھونگا اپنی اولاد پر خرچ میں وسعت سے کام لو۔ (ابن سعد ابن عساکر ابن ابی شیبۃ)

۳۶۰۰۰..... ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ زمانہ خلافت میں بھی تجارت کرتے تھے شام کے لئے ایک قافلہ تیار کیا عبدالرحمن بن عوف کے پاس پیغام بھیجا کہ چار ہزار دراہم بطور قرض دیدے تو عبدالرحمن نے قاصد سے کہا ان سے کہو بیت المال سے لے لے اور بعد میں واپس کر دے جب قاصد نے واپس آکر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا پیغام پہنچایا تو ان پر شاق گذرا بعد میں عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی تو پوچھا تم نے کہا ہے کہ بیت المال سے لے لیں (اگر میں نے لے لیا اس کے بعد) اگر مال آنے سے پہلے میرا انتقال ہوجائے تو تم کہو گے امیر المؤمنین نے قرض لیا ہے معاف کردو پھر قیامت کے روز میرا اس پر پکڑ ہوگا نہیں ہرگز نہیں لونگا لیکن میں تو چاہتا ہوں تم جیسے لالچی اور بخیل شخص سے قرض لوں تاکہ میرا انتقال ہوجائے تو میری میراث سے لے لو۔ (ابو عبید نے اموال میں نقل کیا ابن سعد اور ابن عساکر نقل کیا)

۳۶۰۰۱ عبدالعزیز بن ابی جمیلہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی قمیص کی آستین ہتھیلی کے گٹے سے آگے نہیں جاتی تھی۔

رواہ ابن سعد

۳۶۰۰۲..... بدیل بن میسرہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جمعہ کے لئے نکلا ان کے جسم پر ایک سنبلاتی قمیص تھی لوگوں سے معذرت کرنے لگا کہ اس قمیص نے مجھے نکلنے سے روکا ہے اس کو لوگوں کے سامنے دراز کرنے لگا یعنی اس کے آستین کو جب چھوڑ دیا انگلیوں کے کناروں تک آ گئی۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۰۳..... ھشام سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ناف کے اوپر لنگی باندھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۰۴..... عامر بن عبید باھلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ریشم کے بارے میں تو فرمایا میری تمنا تو یہی ہے کاش کے اللہ تعالیٰ اس کو پیدا نہ فرماتا کیونکہ ہر صحابی نے کسی نہ کسی شکل میں اس کو استعمال کیا ہے مگر عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

ابن سعد وھو صحیح

۳۶۰۰۵..... مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ سے تقویٰ سیکھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عدل وانصاف

۳۶۰۰۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک اونٹ خریدا اس کو میں نے چراگاہ میں چھوڑ دیا جب موٹا ہوگیا تو اس کو لے آیا عمر رضی اللہ عنہ بازار گئے تو ایک موٹا اونٹ دیکھا پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا تو کہنا شروع کیا اے عبداللہ بن عمر۔ شاباش۔ اے امیر المؤمنین کے بیٹا میں دوڑتا ہوا آیا میں نے پوچھا امیر المؤمنین کیا بات پیش آئی؟ پوچھا یہ اونٹ کیسا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اس اونٹ کو خریدا اور اس کو چراگاہ بھیج دیا میں وہی چاہتا تھا جو مسلمان چاہتے تھے تو فرمایا کہ امیر المؤمنین کے بیٹے کا اونٹ چراؤ اس کو پانی پلاؤ اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جتنے میں خریدا تھا بیچ وہ رقم لے لو اور زائد رقم بیت المال میں جمع کروادو۔

سعید بن منصور، ابن ابی شیبۃ بیھقی

۳۶۰۰۷..... عطاء سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے عمال کو حکم فرماتے تھے کہ موسم حج میں جمع ہوجائیں جب جمع ہوگئے تو فرمایا اے لوگو! میں نے اپنے گورنروں کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تاکہ تمہاری کھال اتاریں یا تمہارے مال پر قبضہ کریں یا تمہاری عزت سے

کھیلیں بلکہ میں نے آن کو اس لئے بھیجا تا کہ تم سے ظلم کو دور کریں مال غنیمت کو تم میں تقسیم کر دیں جس کے ساتھ اس کے علاوہ معاملہ کیا ہو وہ کھڑا ہو جائے کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا سوائے ایک شخص کے اس نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر المؤمنین کہ آپ کے فلاں گورنر نے مجھے سو کوڑے مارے ان سے پوچھا کس جرم کی سزا میں مارا؟ عمرو بن العاص کھڑا ہوئے اور کہا امیر المؤمنین اگر آپ نے گورنروں سے بر سر عام باز پرس شروع کی تو شکایات کا انبار لگ جائے گا اور آپ کے بعد آنے والوں کے لئے ایک سنت بن جائے گی تو فرمایا کیا میں بدلہ نہ دلاؤں جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے نفس سے بھی بدلہ دلاتے تھے تو عمر بن العاص نے کہا کہ ہم اس مظلوم کو راضی کر لیتے ہیں تو فرمایا کر لو تو ان کو دو سو دینار دے کر راضی کر لیا ہر کوڑے پر دو دینار۔ (ابن سعد، ابن راھویہ)

۳۶۰۰۸..... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے جس گورنر نے بھی کسی پر ظلم کیا مجھے ظلم کا علم ہو گیا اور میں نے مظلوم کی دادرسی نہ کی تو میں خود ظالم بن جاؤں گا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۰۹..... بہی سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مقداد رضی اللہ عنہ کو گالی دی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میری نذر ہے اگر میں تیری زبان نہ کاٹ دوں لوگوں نے ان سے اس بارے میں بات کی تو فرمایا چھوڑ دو تا کہ اس کی زبان کاٹ دوں تا کہ آئندہ کسی صحابی رسول کو گالی نہ دے۔ (احمد والالکائی اکٹھا السنہ میں ابو القاسم بن بشران نے اپنی امالیہ میں، ابن عساکر)

۳۶۰۱۰..... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مصر میں سے ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا امیر المؤمنین ظلم سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں تو فرمایا آپ نے پناہ کی جگہ پناہ تلاش کی عرض کیا میں نے عمرو بن العاص کے بیٹے سے مقابلہ کیا تو ان سے سبقت لے گیا تو مجھے کوڑے سے مارنے لگا اور کہنے لگا میں مکرم شخص کا بیٹا ہوں تو عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو خط لکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہو جائے تو وہ آ گئے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ مصری کہاں ہے؟ یہ کوڑا لو اور تم بھی مارو وہ کوڑے سے مارنے لگا عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے ابن الاکرمین کو مارو انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس نے مارا واللہ ہم اس کے مارنے کو پسند کر رہے تھے مسلسل مارتے رہے یہاں تک ہمارا خیال ہوا کہ اب چھوڑ دے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے مصری سے فرمایا کہ کوڑے کو عمر رضی اللہ عنہ کے گنجے سر پر رکھ دے اس نے عرض کیا یا امیر المؤمنین ان کے بیٹے نے مجھے مارا تھا میں نے بدلہ لے لیا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا کب سے تم نے لوگوں کو اپنا غلام بنا لیا ہے جب کہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا ہے؟ تو عرض کیا امیر المؤمنین مجھے نہ اس واقعہ کا علم تھا نہ یہ میرے پاس آیا۔ (ابن عبد الحکیم)

۳۶۰۱۱..... صبیح بن عوف سلمی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص نے اپنے گھر کے لئے لکڑی کا دروازہ بنا لیا ہے اور اپنے محل کے لئے بانس کا کمرہ بنا لیا ہے محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور مجھے بھی حکم ہوا کہ ان کے ساتھ چلوں میں شہروں میں راستہ بتانے والا تھا ان کو حکم دیا کہ یہ دروازہ اور یہ کمرہ جلا دیا جائے اور حکم دیا کہ سعد کو اہل کوفہ کے لئے ان کی مساجد میں قیام کروایا جائے یہ اس لئے ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو بعض اہل کوفہ نے خبر پہنچائی تھی کہ سعد مال غنیمت کے خمس کو فروخت کرتے ہیں۔

ہم وہاں پہنچے سعد رضی اللہ عنہ کے گھر تک دروازہ اور حجرہ کو جلا دیا اور محمد بن مسلمہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو مسجد میں ٹھہرایا اور لوگوں سے سعد کے متعلق سوالات کئے کہ امیر المؤمنین نے ان کو اس کا حکم دیا ہے لیکن ہر ایک نے سعد رضی اللہ عنہ کی تعریف ہی کی برائی کرنے والا کوئی نہ ملا۔

رواہ ابن سعد

۳۶۰۱۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عراق سے بہت مال آیا اس کو تقسیم کرنے لگے ایک شخص نے کھڑا ہو کر کہا اے امیر المؤمنین آپ اس مال کو حفاظت سے رکھتے تا کہ کسی دشمن کے حملہ کے وقت یا کسی ناگہانی آفت کے وقت کام آتا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تجھے کیا ہوا؟ اللہ تیرا ناس کرے تو شیطان کی زبان بول رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف کی مجھے محبت عطاء فرمائی اللہ کی قسم کیا میں آئندہ کی خاطر آج اللہ کی نافرمانی کروں گا لیکن میں ان کے لئے وہی تیار کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی۔ (حلیۃ الاولیاء)

۳۶۰۱۳..... اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن العاص کو ایک دن عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ان کے لئے رحمت کی دعا کی پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کسی کو نہیں دیکھا پرواہ نہیں کرتا حق کس

کے خلاف واقعہ ہو والد کے خلاف بیٹے کے خلاف پھر کہا اللہ کی قسم میں چاشت کے وقت مصر میں اپنے گھر میں تھا ایک شخص نے آ کر خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمن غازی ہو کر آئے ہیں میں نے خبر دینے والے سے کہا کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں تو بتایا فلاں فلاں مقام پر مصر کے آخری حصہ میں عمر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس خط لکھا خبر دار اگر میرے گھر کے افراد میں سے کوئی تمہارے پاس آئے تو ان کے ساتھ دوسروں سے امتیازی سلوک نہ کرنا ورنہ آپ کے ساتھ وہ سلوک کرونگا جس کا آپ اہل ہیں اب میں نہ ان کو کوئی ہدیہ دے سکتا تھا نہ ان کے قیام گاہ پہنچ سکتا تھا ان کے والد کے خوف سے واللہ میں اسی تردد میں تھا ایک صاحب نے آ کر خبر دی کہ عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو سروعہ دروازہ پر حاضر ہیں اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں میں نے کہا دونوں کو اندر بلاؤ دونوں آ گئے اور انتہائی خستہ حال اور دونوں نے کہا ہم پر حد قائم کریں ہم نے رات کو شراب پیا ہے اور ہم نشہ میں تھے میں نے ان کو ڈانٹ دیا اور دھتکار دیا تو عبدالرحمن نے کہا اگر آپ حد قائم نہیں کریں گے تو میں والد کو اطلاع کروں گا میں وہاں پہنچ جاؤں گا اب مجھے خیال ہوا کہ اگر میں نے اس پر حد قائم نہ کی تو عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے ناراض ہوں گے مجھے معزول کرد اور میرے برتاؤ کے خلاف کر ہم ابھی اسی میں تھے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے میں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا میں نے ان کو مجلس کے درمیان میں بیٹھانا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا کہ میرے والد نے بلا ضرورت تمہارے پاس آنے سے منع کیا ہے اب میں ایک ضرورت سے آیا ہوں کہ میرے بھائی کا عام مجمع میں ہرگز سر نہ منڈائیں باقی کو جیسے چاہیں ماریں راوی نے بتایا کہ وہ کوڑے مارنے کے ساتھ سر بھی منڈاتے تھے اب میں نے دونوں کو گھر کے صحن میں نکالا اور کوڑے مارے ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بھائی کو لے کر ایک گھر میں داخل ہوئے اور ان کا سر منڈایا اور ابی سروعہ کا اللہ کی قسم میں نے اس واقعہ کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ بھی نہیں لکھا حتی کہ جب مجھے وقت مقررہ پر خط ملا اس میں لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کا بندہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے عاصی بن عاصی کی طرف اے ابن عاصی مجھے تمہاری جرأت پر اور میرے عہد کی خلاف ورزی پر سخت تعجب ہوا میں نے تمہارے متعلق بدری صحابہ کرام کی رائے کی مخالفت کی ان کے بارے میں جو تم سے بہتر تھے میں نے گورنری کے لئے تمہارا انتخاب کیا تمہاری جرأت کی وجہ سے اب میں یہی سمجھتا ہوں تمہیں معزول کر دوں میرا معزول کرنے کا منشاء تمہارا عبدالرحمن بن عمر کو گھر کے اندر کوڑے لگوانا اور گھر کے اندر ہی سر منڈانا ہے تمہیں معلوم ہے یہ میری ہدایت کے خلاف تھا عبدالرحمن تمہاری رعایا کا ایک فرد ہے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کرتے ہو اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کرنا چاہئے تھا لیکن تم نے کہا وہ امیر المؤمنین کا لڑکا ہے تمہیں معلوم ہے کہ میرے نزدیک کسی کے ساتھ نرمی نہیں کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی حد کے متعلق جو اس پر لازم ہو گئی ہے جب میرا خط تمہارے پاس پہنچ جائے تو فوراً اس کو میرے پاس بھیج دو۔ پاؤں میں بیڑی ڈال کر اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ کر تاکہ وہ اپنے فعل کا برا انجام دیکھ لے میں نے ان کو باپ کی ہدایت کے مطابق بھیج دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کو باپ کا خط پڑھوا دیا اور عمر رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط لکھا جس میں میں نے معذرت کی اور یہ بتلا دیا کہ میں نے اس کو گھر کے صحن میں کوڑے لگائے ہیں اللہ کی قسم اس سے بڑی قسم نہیں کھائی جاتی میں ذمی اور مسلمانوں پر اپنے گھر کے صحن ہی میں حد لگاتا ہوں اور میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خط بھیجا یا اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عبدالرحمن کو اپنے والد کی خدمت میں حاضر کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے عبدالرحمن کے پاؤں میں زنجیر تھا بوجھ کی وجہ سے اٹھا نہیں پارہا تھا فرمایا اے عبدالرحمن تو نے ایک غلط کام کیا اور کوڑے لگانے والے نے ایک غلط کام کیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں بات کی امیر المؤمنین ان کو ایک مرتبہ حد لگائی جا چکی ہے اب آپ دوبارہ حد نہیں لگا سکتے عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرف التفات نہیں کیا بلکہ ان کو جھڑک دیا عبدالرحمن چیختے رہے میں بیمار ہوں آپ میرے قاتل ہیں ان پر دوبارہ حد لگائی گئی پھر قید میں ڈالا گیا پھر مرض میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے۔

رواہ ابن سعد

اپنے بیٹے کو کوڑا لگانے کا واقعہ

٣٦٠١٤..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے بھائی عبدالرحمن نے شراب پیا اور ان کے ساتھ ابو سروعہ عقبہ بن الحارث تھے وہ دونوں مصر میں تھے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں شراب کی وجہ سے بیہوش ہوئے جب ہوش میں آئے تو عمرو بن العاص کے پاس گئے وہ اس

وقت مصر کے امیر تھے دونوں نے کہا ہمیں پاک کریں کیونکہ شراب کی وجہ سے ہم بیہوش ہو گئے تھے عبداللہ نے کہا میرے بھائی نے مجھ سے ذکر کیا وہ شراب نوشی کی وجہ سے بیہوش ہوا میں نے کہا گھر میں داخل ہو جاؤ میں تمہیں پاک کرتا ہوں مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ عمرو کے پاس جا چکے ہیں مجھے میرے بھائی نے بتایا کہ وہ امیر کو اس کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں میں نے کہا آج آپ لوگوں کے سامنے ان کو گنجا نہ کریں گھر میں داخل کریں میں آپ کی طرف سے سر مونڈ دوں گا وہ اس زمانہ میں حد لگانے کے ساتھ سر بھی گنجا کرتے تھے وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے عبداللہ نے کہا میں نے اپنے بھائی کا سر منڈا دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر حد لگائی اس کا عمر رضی اللہ عنہ کو علم ہو گیا انہوں نے عمرو بن العاص کو خط لکھا کہ عبدالرحمن کو پالان سے باندھ کر میرے پاس بھیجد و ایسا ہی کیا جب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے دوبارہ کوڑا لگایا اور ان کو سزا دی اپنے قرب کی وجہ سے اس کے بعد چھوڑ دیا اس کے بعد ایک مہینہ تک ٹھیک رہے اس کے بعد قضاء الٰہی سے انتقال کر گئے عام لوگوں کا خیال یہ ہے کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے کوڑے لگانے کی وجہ سے انتقال کر گئے حالانکہ کوڑے سے انتقال نہیں ہوا۔ (عبدالرزاق بیہقی وسندہ صحیح)

۳۶۰۱۵ ۔۔۔۔ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے کہ ملک روم کا قاصد آیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ایک درھم قرض لیا اس سے عطر خریدا اس کو بوتل میں ڈال کر قاصد کے ذریعہ روم کے بادشاہ کی بیوی کے پاس بھیجد یا جب وہ ہدیہ اس کے پاس پہنچا اس نے بوتل خالی کروایا اس میں جواہر بھر دیا اور عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس بھیجا جب قاصد واپس مدینہ پہنچا اور ہدیہ حوالہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے وہ بستر پر ڈالا عمر رضی اللہ عنہ گھر میں آئے اس مال کے متعلق پوچھا تو بیوی نے واقعہ سنایا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جواہر لے لیا اور اس کو فروخت کر کے ایک دینار بیوی کو دے دی باقی مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کروا دیا۔ (الدینوری فی المجالسۃ)

۳۶۰۱۶ ۔۔۔۔ (مسند عمر) مجاہد سے مروی ہے کہ بنی مخزوم کا ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ابوسفیان کے خلاف ظلم کی فریاد لے کر کہا اے امیر المؤمنین ابوسفیان نے مجھ پر تعدی کی ہے مکہ میں میری ایک زمین میں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس زمین کو جانتا ہوں بسا اوقات میں وہاں کھیلتا تمہارے اس جگہ موجودگی میں جب ہم بچے تھے جب میں مکہ آؤں تو تم وہاں میرے پاس آ جانا جب عمر رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے تو مخزومی آیا اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا گیا عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کے ساتھ اس زمین پر پہنچے تو فرمایا اے ابوسفیان تو نے حد سے تجاوز کیا یہ پتھر یہاں سے اٹھاؤ اور وہاں رکھدو ابوسفیان نے پتھر اٹھایا اور اس جگہ رکھدیا جہاں عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا ابوسفیان کے ساتھ جو معاملہ کیا اس سے دل میں کچھ تر دد سا ہوا تو بیت اللہ میں جا کر دعا کی اے اللہ تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں کہ آپ نے مجھے موت سے پہلے ابوسفیان پر غلبہ عطا فرمایا اسکی خواہشات پر اور اس کو اسلام کے ذریعہ میرا تابع کر دیا ابوسفیان بھی بیت اللہ گیا اور کہا اے اللہ تیرا شکر ہے کہ موت سے پہلے اسلام کی حقانیت کو میرے دل میں پیدا کر دیا کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کا تابع بنا دیا۔ (اللالکائی)

۳۶۰۱۷ ۔۔۔۔ سعید بن عامر محمد بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ آیا اور ان سے شکایت کی گئی کہ ابوسفیان نے ہم پر سیلاب چھوڑ دیا ہے عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ چلے اور حکم دیا کہ اے ابوسفیان یہ پتھر اٹھاؤ اس کو اپنے کندھے پر اٹھایا دوبارہ آیا حکم ہوا کہ یہ پتھر بھی اٹھاؤ پھر اس کو اٹھاؤ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا کہ **الحمدللہ الذی امرا باسفیان ببطن مکہ فیطیعنی** یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے ہیں جس نے مجھے وادی مکہ میں ابوسفیان پر حاکم بنایا وہ میری اطاعت کر رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۰۱۸ ۔۔۔۔ جویریہ بن اسماء سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب مکہ مکرمہ آئے اور گلیوں میں چکر لگایا اور لوگوں سے کہا کہ گھر کے صحن کو جھاڑ دیا کرو ابوسفیان کے سامنے سے گذرے اور فرمایا اے ابوسفیان اپنے صحنوں کو صاف رکھا کرو تو انہوں نے کہا جی ہاں اے امیر المؤمنین جب ہمارا خادم آ جائے گا اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ چکر لگایا تو دیکھا صحن ویسا ہی ہے جیسے پہلے تھا تو فرمایا اے ابوسفیان کیا میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ اپنے صحن کو صاف کرو عرض کیا ہاں اے امیر المؤمنین ہم ایسا کریں گے جب خدمتگار آ جائے گا درہ لے کر اس کے سر پر کانوں کے درمیان مارا (اس کی بیوی) ہند نے سنا تو کہا ان کا خیال رکھو اللہ کی قسم ایک زمانہ وہ تھا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا لیکن اسلام کی بدولت اللہ تعالیٰ ایک قوم کے مرتبہ کو بلند کرتا ہے دوسرے کے مرتبہ کو گراتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۰۱۹..... سعید بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ابوسفیان سے کہا کہ میں تجھ سے کبھی محبت نہیں رکھوں گا بہت سی راتوں میں تو نے رسول اللہ ﷺ کو غمگین کیا۔ رواہ ابن عساکر

اقربا پروری کی ممانعت

۳۶۰۲۰ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میرے بعد اقرباء پروری دیکھو گے جب عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو آپ نے چادریں تقسیم کیں تو میرے پاس بھی ایک چادر بھیجی میرے لئے وہ چھوٹی تھی اس لئے اپنے بیٹے کو دیدی اس دوران کہ میں نماز پڑھ رہا تھا سامنے سے ایک قریشی گذرا اس پر چادر تھی بڑی ہونے کی وجہ سے گھسیٹ رہا تھا مجھے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یاد آیا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد اقرباء پروری ہوگی میں نے کہا اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو میری بات کی خبر دی وہ میرے پاس آئے میں نماز ہی میں تھا فرمایا اے اسید نماز پڑھ لے جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ سے پوچھا تم نے یہ بات کیسے کی؟ میں نے عرض کر دیا تو فرمایا یہ چادر تو میں نے فلاں صحابی کو دی تھی جو کہ بدری احد اور عقبی ہیں ان کے پاس یہ جوان آیا اور اس نے خرید لی کیا تو نے اس حدیث کا مصداق میرے زمانے کو سمجھا ہے؟ میں نے کہا اے امیر المؤمنین مجھے یقین ہوگیا کہ یہ آپ کے زمانہ میں نہ ہوگا۔ (ابویعلی ابن عساکر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیاست اپنے نفس اہل وعیال اور امراء کے متعلق

۳۶۰۲۱ عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کا ایک بیٹا ان کے پاس آیا بالوں کو کنگھی کیا ہوا تھا اور اچھا لباس پہنا ہوا اس کو درہ سے مارا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے مارنے کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ وہ خود پسندی میں مبتلاء ہو رہا تھا اس لئے خیال ہوا اس کے نفس کو چھوٹا کردوں۔ (عبدالرزاق)

۳۶۰۲۲ (مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جلولا کی لڑائی میں شریک ہوا میں نے مال غنیمت کو چالیس ہزار دراھم میں خرید لیا جب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس پہنچا تو فرمایا اگر میں آگ میں ڈالا جاؤں اور تجھ سے کہا جائے فدیہ دے کر مجھے چھیڑا تو چھڑالو گے؟ میں نے عرض کیا جو چیز بھی آپ کے لئے تکلیف وہ ہوگی میں فدیہ ادا کر کے آپ کو اس سے چھڑالوں گا تو فرمایا گویا لوگوں کے ساتھ موجود تھا جب وہ آپس میں خرید فروخت کر رہے تھے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی امیر المؤمنین کا بیٹا اور باپ کا محبوب ترین بیٹا ہے تو یقیناً ایسا ہی ہے تو تجھے سو درھم سستا دینا ان کو پسند تھا کہ ایک درھم تجھے مہنگا دے میں مال غنیمت تقسیم کرنے والا مسئول ہوں سی قریشی تاجر نے جو نفع کمایا ہوگا میں اس سے تمہیں دوگنا دوں گا پھر تاجروں کو بلایا تو انہوں نے ایک لاکھ میں خریدا تو مجھے اسی ہزار درھم دے بقیہ مال سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا اور فرمایا کہ اس کو اس لڑائی کے شرکاء میں تقسیم کردیں جن کا انتقال ہوگیا ہو ان کے ورثہ کو بھیج دیں۔

رواہ ابوعبید

۳۶۰۲۳ ان ہی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی مسئلہ میں تیز گفتگو ہوئی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ تیز باتیں کہہ دیں تو مقداد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے نذر مان لی کہ اس کی زبان کاٹ دونگا جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کو باپ سے خوف لاحق ہوا تو کچھ لوگوں کو درمیان میں ڈالا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چھوڑ دو میں اس کی زبان کاٹ دیتا ہوں تا کہ یہ ایک سنت جاری ہو جائے میرے بعد اس پر عمل ہو سکے جو شخص بھی کسی صحابی رسول کو گالی دے اس کی زبان کاٹ دی جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۰۲۴ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ھشام بن حسان سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیت المال کو جھاڑ دیا اس میں سے ایک درھم نکل آیا وہاں سے عمر بن خطاب کا ایک بیٹا گذرا یہ درھم اس کو دیدیا جب عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کے ہاتھ میں درھم دیکھا تو پوچھا کہاں سے ملا؟

کہا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دیا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہیں مدینہ منورہ میں آل عمر سے حقیر کوئی گھر نہیں ملا تم یہ چاہتے ہو کہ امت محمد ﷺ کا ہر فرد ہم سے اس درھم کے بدلے میں ظلم کا مطالبہ کرے درھم بچے کے ہاتھ سے لیا اور بیت المال میں ڈال دیا۔

ابن النجار

۳۶۰۵۲ ..... (ایضا) ابوالنضر سے روایت ہے کہ ایک شخص عمر بن خطاب کے پاس کھڑا ہوا وہ منبر پر تھے کہا اے امیر المؤمنین آپ کے گورنر نے مجھ پر ظلم کیا اور مجھے مارا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہیں ان سے قصاص دلاؤں گا تو عمرو بن العاص نے کہا امیر المؤمنین آپ اپنے گورنروں سے قصاص لیں گے؟ فرمایا اللہ کی قسم ان سے قصاص لوں گا رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات سے قصاص دلایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات سے قصاص دلایا کیا میں قصاص نہ لوں؟ تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المؤمنین اس کے علاوہ کوئی راستہ اختیار کیا جائے پوچھا کونسا راستہ بتایا اس مظلوم کو راضی کر لیا جائے فرمایا ایسا ہو سکتا ہے تو کر لیں۔ (بیہقی نے روایت کر کے کہا یہ منقطع ہے دوسرے طرق سے متصل بھی روایت کی گئی ہے)

۳۶۰۲۶ ..... (ایضا) احنف بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر ایک مرتبہ پوچھا وہ کیسے اے ابوحر؟ بتایا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وفد کے ساتھ حاضر ہوئے ایک بڑی فتح سے واپسی کے موقع پر جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو ہم نے آپس میں کہا کہ اگر ہم سفر کے لباس اتار کر دوسرا لباس پہن لیں اس کے بعد امیر المؤمنین کی خدمت میں عمدہ حالت میں ہوں تو بہتر ہوگا چنانچہ ہم نے سفر کا لباس اتار دیا اور اُن کا لباس پہن لیا جب ہم مدینہ کی شروع کی آبادی تک پہنچے تو ایک شخص سے ہماری ملاقات ہوئی تو اس نے کہا ان دنیاداروں کو دیکھو رب کعبہ کی قسم میں ایک شخص تھا کہ میری رائے نے مجھے فائدہ دیا مجھے یقین ہوگیا کہ قوم کے لئے مناسب نہیں چنانچہ واپس ہوا اور لباس بدل لیا اونی لباس کو زنبیل میں ڈال کر بند کر دیا البتہ چادر کا کنارہ باہر نکلا ہوا تھا اس کو اندر کرنا بھول گیا پھر سواری پر سوار ہو گیا اور اپنے ساتھیوں سے مل گیا جب ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے ہمارے ساتھیوں سے نظر پھیر لی اور میرے اوپر نظر ڈالی اور مجھے ہاتھ سے اشارہ کیا مجھ سے پوچھا کہاں ٹھہرے؟ میں نے بتایا فلاں فلاں مقام پر مجھ سے فرمایا اپنا ہاتھ دکھاؤ پھر ہمارے ساتھ اونٹ بٹھانے کی جگہ پر گئے اور اونٹوں کو نظر جما کر دیکھنے لگے پھر فرمایا کہ تم اپنے جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں ان کا تم پر حق ہے؟ کیا سفر میں ان کے ساتھ اعتدال سے کام نہیں لیتے ہو؟ ان سے کجاوا کیوں نہیں اتارا تا کہ وہ زمین کی گھاس پھوس میں چرتے؟ ہم نے کہا اے امیر المؤمنین ہم فتح عظیم سے واپس آئے ہم نے چاہا جلدی سے جا کر امیر المؤمنین اور مسلمانوں کو فتح کی خبر سنائیں جس سے وہ خوش ہو جائیں ان سے فارغ ہو کر میرے زنبیل پر ان کی نظر پڑی پوچھا یہ کس کا زنبیل ہے؟ میں نے کہا امیر المؤمنین میرا ہے پوچھا یہ کونسا کپڑا ہے میں نے کہا میری چادر ہے پوچھا کتنے میں خریدی؟ میں اس کی قیمت میں سے دو تہائی کم کر کے بتایا تو فرمایا تمہاری یہ چادر بہت اچھی ہے اگر اس کی قیمت زیادہ نہ ہوتی پھر واپس چل پڑے ہم بھی ان کے ساتھ تھے تو راستہ میں ایک شخص ملا اس نے کہا اے امیر المؤمنین میرے ساتھ چلیں فلاں سے میرا بدلہ دلائیں کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا درہ اٹھایا اس کے سر پر مارا اور فرمایا کہ تم امیر المؤمنین کو چھوڑ دیتے ہو جب وہ تمہارے سامنے ہوتا ہے پھر وہ مسلمانوں کے امور میں سے کسی کام میں مشغول ہوتا ہے تو اس کے پاس آ کر کہتے ہو ظلم کا بدلہ دلاؤ ظلم کا بدلہ دلاؤ وہ شخص ناراضگی سے بڑبڑاتا ہوا چلا گیا تو فرمایا اس شخص کو میرے پاس واپس بلا کر لاؤ جب آیا تو اس کو درہ دے کر فرمایا بدلہ لے لے اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم اس کو اللہ کی خاطر اور تمہاری خاطر چھوڑتا ہوں تو فرمایا کہ اس طرح نہیں یا تو اس کو اللہ کے پاس جو اجر و ثواب ہے اس کو حاصل کرنے کے ارادہ سے چھوڑ دے یا میری خاطر چھوڑ دے میں اس کو جان لوں اس نے کہا اللہ کی خاطر چھوڑتا ہوں پھر چلا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ تھے نماز شروع کی دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد بیٹھ گئے اور اپنے کو خطاب کرتے ہوئے کہا اے خطاب کے بیٹے تو کمینہ تھا اللہ تعالیٰ تجھے عزت دی تو راہ بھولا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے ہدایت دی تو ذلیل تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے عزت دی پھر تجھے مسلمانوں کے کندھوں پر بیٹھایا۔ (امیر المؤمنین بنایا) پھر ایک تمہارے پاس آکر انصاف طلب کرتا ہے تو تو اس کو درہ مارتا ہے کل جب رب تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگا تو کیا جواب دے گا؟ پھر اپنے نفس کی خوب سرزنش شروع کی ہمیں یقین ہوگیا کہ اہل زمین میں سب سے بہتر یہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی متفرق سیرت

۳۶۰۲۷..... (مسند) سعید بن مالک عبسی سے روایت ہے کہ میں نے اور میرے ایک ساتھی نے دو اونٹ پر حج کیا ہم مناسک حج ادا کر کے واپس لوٹے جب ہم مدینۃ الرسول ﷺ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے کہا اے امیر المؤمنین ہم نے حج کیا میں اور میرے ساتھی نے حج کے مناسک سے فارغ ہو کر واپس آنے ہیں اے امیر المؤمنین منزل مقصود تک پہنچنے کا سامان دیدیں اور سواری کے لئے اونٹ دیدیں فرمایا اپنے اونٹ میرے پاس لے آؤ میں دونوں کو لے آیا اور ان کو بیٹھایا ان کی پیٹھ کو دیکھا پھر اپنے غلام عجلان کو بلایا اور فرمایا ان دونوں اونٹ کو لے جاؤ چراگاہ میں صدقات کے اونٹ میں شامل کردو، دو جوان فرمانبردار اونٹ لے آؤ چنانچہ وہ لے آیا اور ہم سے فرمایا کہ یہ دونوں اونٹ لے لو اللہ تمہیں سوار کرائے اور منزل تک پہنچائے جب تم منزل تک پہنچ جاؤ چاہو تو ان کو اپنے قبضہ میں رکھو چاہو فروخت کر کے رقم کام میں لاؤ۔

رواہ ابوعبید

۳۶۰۲۸..... (ایضاً) زہری سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے تمام مسلمان غلاموں کو آزاد کردیا شرط یہ رکھی کہ میرے بعد خلیفہ کی تین سال تک خدمت کریں ان کے لئے شرط یہ ہے کہ تمہارے ساتھ وہی سلوک کریں جو میں کرتا ہوں خیار نے اپنی تین سالہ خدمت کو عثمان رضی اللہ عنہ سے اپنے غلام ابوفروہ کے بدلے میں خریدلیا۔ (عبدالرزاق)

نبی کریم ﷺ کے عطایا کی وفاداری

۳۶۰۲۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ جب تمیم داری رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو تمام روئے زمین پر غلبہ عطا فرمائے گا مجھے بیت المال میں میرا گاؤں ھبہ فرمادیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ تمہارے لئے ہوگیا اس زمین کے متعلق عہد نامہ لکھدیا جب عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شام پر غلبہ حاصل ہوا تو تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا عہد نامہ لے کر حاضر ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں خود بھی اس عہد نامہ کا گواہ ہوں پھر ان کو وہ زمین دے دی۔ (ابوعبید فی الاموال، ابن عساکر)

۳۶۰۳۰..... (ایضاً) سائب سے روایت ہے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ بطور جاگیر دیدیں شام کی بستیاں عینون اور فلاں وہ جگہ جس میں ابراہیم علیہ السلام اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی قبریں ہیں اس میں ان کا گھر اور علاقہ تھا رسول اللہ ﷺ کو اس درخواست پر تعجب ہوا فرمایا جب میں نماز سے فارغ ہو جاؤں تو یہ درخواست کرنا چنانچہ انہوں نے ایسا کیا آپ علیہ السلام نے ان کو بطور قطع وہ زمین دیدی جب عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر شام کو فتح فرمادیا تو انہوں نے اس عہد نامہ پر عمل کیا۔

ابوعبید، ابن عساکر

۳۶۰۳۱..... لیث بن سعد سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے تمیم کو جاگیر عطا کی اور فرمایا اس کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں چنانچہ آج تک ان کے خاندان میں باقی ہے۔ (ابوعبید، ابن عساکر، عبدالرزاق)

۳۶۰۳۲..... (ایضا) ہمیں خبر دی ابن عیینہ نے انکو خبر دی عمرو بن دینار نے ابی جعفر سے کہ عباس بن عبدالمطلب نے عمر بن خطاب سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین سے جاگیر عطاء کرنے کا وعدہ فرمایا تھا تو پوچھا آپ کا گواہ کون ہے؟ بتایا مغیرہ بن شعبہ، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ان کے ساتھ دوسرا گواہ کون ہے؟ عرض کیا ان کے ساتھ دوسرا گواہ کوئی نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو نہیں مل سکتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لینے سے انکار کیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ تیری ماں کے ہونٹ کاٹ دے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے والد کا ہاتھ پکڑ کر یہاں سے اٹھادو۔ (عبدالرزاق)

عمر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ مقرر کرنا

۳۶۰۳۳..... شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ اگر میں سالم مولیٰ ابی حذیفہ خلیفہ مقرر کروں تو اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے کہ اس کو کیوں خلیفہ بنایا تو میں عرض کرونگا اے رب میں نے تیرے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دلی محبت کرتا ہے اگر میں معاذ بن جبل کو خلیفہ مقرر کردوں پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے اس پر تو عرض کردوں گا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب علماء قیامت کے دن اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان کے آگے ہوگا ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ پر۔ (حلیۃ الاولیاء)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات

۳۶۰۳۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں پہلا شخص ہوں جو عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت ان کو نیزہ مارا گیا فرمایا ابن عباس مجھ سے تین باتیں محفوظ کرلو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ مجھ سے مل نہیں پائیں گے۔ (۱) میں نے کلالہ کی میراث کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا (۲) میں نے لوگوں پر کسی کو خلیفہ نہیں بنایا (۳) میرے مملوکہ تمام غلام آزاد ہیں ان سے کہا گیا کہ خلیفہ مقرر کریں تو فرمایا میں وہی کام کروں گا جو مجھ سے پہلے مجھ سے بہتر حضرات نے کیا اگر میں خلیفہ مقرر کردوں تو مجھ سے بہتر شخص صدیق اکبر نے بھی خلیفہ مقرر کیا اگر میں خلافت کا معاملہ لوگوں پر چھوڑ دوں تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اس معاملہ کو لوگوں پر چھوڑ دیا تھا میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو جنت کی بشارت ہو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی اور بہت طویل زمانہ تک اختیار کیا پھر خلیفہ مقرر ہوئے انصاف قائم کیا اور امانت کو ادا کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا مجھے جنت کی بشارت دینا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر مجھے آسمان وزمین کے خزانہ بھی مل جائیں میں اپنے سامنے کے منازل آسانی سے طے کرنے کی خاطر فدیہ میں سب دے ڈالوں گا اس سے پہلے کہ مجھے خبر معلوم ہوجائے باقی تم نے جو مسلمانوں کا معاملہ ذکر کیا ہے میں تو اتنا چاہتا ہوں کہ برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ میرے ذمہ کوئی گناہ لازم ہو نہ مجھے کوئی ثواب دیا جائے باقی رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا جو ذکر ہوا ہے ہاں یہ ایک بات امید افزا ہے۔ (عبدالرزاق، ابوداؤد الطیالسی، احمد وابن سعد)

۳۶۰۳۵..... یحییٰ بن ابی راشد بصری سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے جب موت کا وقت حاضر ہوجائے تو مجھے قبلہ رخ لٹا دینا اپنے دونوں گھٹنے میری پیٹھ پر داہنا ہاتھ میرے پہلو پر یا رخسار پر رکھنا اور بایاں ہاتھ رخسار کے نیچے جب میری روح قبض ہوجائے میری آنکھیں بند کردینا اور میرے کفن میں میانہ روی اختیار کرنا اگر میرے لئے اللہ کے ہاں خیر ہوگی تو قبر کو حد نظر وسیع فرمادیں گے اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو قبر کو مجھ پر اس طرح تنگ کردیں گے کہ میری پسلیاں ایک دوسری میں گھس جائیں گی میرے جنازہ کے ساتھ کوئی عورت نہ نکلے اور میرے تزکیہ کرتے ہوئے ایسے اوصاف بیان مت کرو جو مجھ میں موجود نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے حالات سے خوب واقف ہیں جب میرا جنازہ لے کر نکلو تو تیز چلو کیونکہ اگر میرے لئے اللہ کے ہاں خیر ہو تو مجھے خیر کی طرف جلدی پہنچا دو اگر معاملہ اس کے علاوہ ہو تو تم اپنے کندھے سے ایک بری چیز کو اتار پھینکو۔ (ابن سعد وابن ابی الدنیا فی القبور)

۳۶۰۳۶..... قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کو جس وقت نیزہ مارا گیا لوگ جمع ہوئے اور ان کی تعریفیں بیان کرنے لگے پھر الوداع کہہ رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم امارت کے باوجود میری تعریف کررہے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح قبض فرمائی وہ مجھ سے راضی تھے پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا ان کی مکمل اطاعت کی پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں ان کا مکمل اطاعت گذار تھا مجھے سب سے زیادہ اندیشہ تمہاری اس امارت کا ہے۔ (ابن سعد، ابن ابی شیبہ)

۳۶۰۳۷..... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم جن علاقوں پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ پورا اگر مل جائے تو قیامت کی ہولناکی سے ڈر کر سب فدیہ میں دے ڈالوں۔ (ابن المبارک وابن سعد وابوعبید فی الغریب بیہقی فی کتاب عذاب القبر)

۳۶۰۳۸..... عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا اس وقت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ وقت ہے اگر وہ تمام زمین اور اس کے خزانے سب مجھے مل جائیں تو سب کو قیامت کے ہولناک منظر سے بچنے کے لئے فدیہ میں دیدوں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیرالمؤمنین اللہ کی قسم آپ کا اسلام قبول کرنا اسلام کی مدد تھی آپ امارت اسلام کی فتح آپ نے روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا پوچھا گیا قیامت کے روز آپ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان باتوں کی گواہی دیں گے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ ان باتوں سے خوش ہوئے اور ان کو پسند کیا۔ (ابن سعد، ابن عساکر)

۳۶۰۳۹ جاریہ بن قدامہ سعدی سے روایت ہے کہ ہم نے عمر بن خطاب سے کہا ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں تو فرمایا اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو کیونکہ جبتک اس کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہونگے اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں مہاجرین کا خیال رکھو کیونکہ لوگوں کی تعداد بڑھتی رہتی ہے وہ تعداد میں کم ہو جائیں گے اور انصار کا لحاظ رکھو کیونکہ وہ اسلام کی گھاٹی ہیں جس کی پناہ حاصل کی گئی اور اعراب کا خیال رکھو کیونکہ وہ تمہارا اصل اور بنیاد ہیں اور غلاموں کا خیال رکھو کیونکہ ان کے متعلق ہی تمہارے نبی کا عہد ہے اور وہ تمہاری اولاد کے لئے روزی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

ابن سعد، ابن ابی شیبة

۳۶۰۴۰ زھری سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سال کہا جس سال ان کو نیزہ مارا گیا اے لوگو! میں تمہیں کچھ باتیں بتلاتا ہوں جوان کو یاد کرے ان کو وہاں تک پہنچائے جہاں اس کی سواری جاسکے اور جس کو یہ باتیں یاد نہ رہیں میں اللہ کی پناہ حاصل کرتا ہوں ایسے شخص سے جو میری طرف منسوب کر کے لوگوں کو ایسی باتیں بتلائیں جو میں نے نہ کہی ہوں۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۱..... عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس وقت دیکھا جب ان کو نیزہ مارا گیا ان پر زرد رنگ کا لحاف ہے انہوں زخم پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہو کر رہے گا۔ (ابن سعد، ابن ابی شیبۃ)

۳۶۰۴۲ محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرغے نے مجھے ایک یا دو ٹھونگے مارے اس کی تعبیر میں نے یہ لی کہ مجھے عجم میں یا عجمی میں سے کوئی قتل کرے گا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۳ سعید بن ابی ھلال سے روایت ہے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جس کا وہ اہل ہے پھر فرمایا کہ لوگو! میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر یہی سمجھ میں آ رہی ہے کہ میری موت کا وقت قریب ہے کہ میں نے دیکھا ایک سرخ مرغ نے مجھے ایک یا دو ٹھونگے مارے میں نے اسماء بنت عمیس کے خواب بیان کیا انہوں نے تعبیر بتائی کہ ایک عجمی شخص مجھے قتل کرے گا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۴ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا میں ان کے خدمت میں حاضر ہوا مجھے نماز کی صف اول میں حاضری سے ان کی ہیبت مانع ہوئی کیونکہ وہ بارعب آدمی تھے لہٰذا میں دوسری صف میں کھڑا ہوا عمر رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ سے پہلے صف کو دیکھتے تھے اگر کوئی شخص صف سے آگے نکلا ہوا اس کو پیچھے کرتے اور اگر کوئی پیچھے ہٹا ہوا ہو اس کو صف میں کھڑے کے لئے درہ لگاتے تھے۔ یہی چیز صف اول میں کھڑا ہونے سے میرے لئے مانع ہوئی عمر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے تو ابولؤلؤ نے اس کو تین نیزے مارے۔ میں نے سنا عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہاتھ پھیلا کر کہ کتے کو پکڑو اس نے مجھے قتل کر دیا ہے لوگ ایک دوسرے میں گھس پڑے ہمیں عبدالرحمن بن عوف نے قرآن کی مختصر ترین سورتوں سے نماز پڑھادی۔ انا اعطینک الکوثر، اذا جاء نصر اللہ ان کو اٹھا کر گھر لایا گیا فرمایا اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جا کر لوگوں میں آواز لگائیں کہ امیرالمؤمنین کہہ رہے ہیں تمہارے مشورہ سے ایسا ہوا ہے لوگوں نے کہا معاذ اللہ نہ ہمیں اس کا علم ہے نہ ہمیں اس کی اطلاع ہے فرمایا میرے لئے کوئی معالج تلاش کرو ایک طبیب بلا کر لایا گیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کونسی شراب آپ کو محبوب ہے؟ فرمایا نبیذ ان کو نبیذ پلایا گیا تو زخم کے ایک سوراخ سے نکل گیا لوگوں نے کہا یہ پیپ نکلا ہے ان کو دودھ پلاؤ تو دودھ پلایا گیا تو زخم سے نکل گیا تو طبیب نے کہا میرے خیال میں شام تک زندہ نہیں رہیں گے جو معاملات کرنا ہے کرلیں۔ تو فرمایا اے عبداللہ بن عمر میرے پاس شانہ کی وہ ہڈی لے آؤ جس میں کل میں نے دادا کی میراث کا مسئلہ لکھا ہے اگر اللہ تعالیٰ کو یہ مسئلہ جاری رکھنا منظور ہوا تو جاری رکھیں گے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کو مٹا دوں گا تو فرمایا

نہیں اللہ کی قسم میرے علاوہ کوئی نہیں مٹائے گا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے مٹادیا اس میں دادا کا حصہ بھی تھا پھر فرمایا علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ کو بلا کر لاؤ۔ جب یہ حضرات عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو فرمایا اگر یہ کسی بے خبر شخص کو اپنا ولی بنالیں تو اللہ ان کو سیدھے رستہ پر چلائے گا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین آپ خود کیوں امیر مقرر فرمانہیں دیتے۔ تو فرمایا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ زندگی اور موت کے بعد دونوں حالت میں امارت کا بوجھ برداشت کروں۔

ابن سعد والحارث. حلیة اولیاء والا لکائی فی السنة وصحیح

انتخاب خلیفہ کا طریقہ

۳۶۰۴۵ ... سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جب موت کا وقت قریب ہوا تو فرمایا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کردوں تو بھی سنت پر عمل ہوگا اگر نہ کروں تب بھی سنت پر عمل ہوا رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی کوئی خلیفہ مقرر نہیں فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی خلیفہ مقرر فرمائی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر قائم رہیں گے یہی ہوا جب عمر رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ قائم فرمایا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور انصار سے فرمایا کہ ان کو تین دن تک گھر میں رکھیں اگر معاملہ درست کرلیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کی گردن اڑادیں۔

رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۶ ... عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس معاملہ کو سنبھالنا اہل بدر کی ذمہ داری تھی ان میں سے کوئی زندہ نہیں رہا پھر اہل احد کہ ان میں سے بھی کوئی زندہ نہیں رہا پھر مختلف جماعتوں کا نام لیا اس میں کسی غلام کا یا غلام کے بیٹے کا یا فتح کے دن مسلمان ہونے والوں کا کوئی حق نہیں۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۷ ... ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کس کو خلیفہ بنایا جائے اگر ابوعبیدہ ہوجائے تو کیسا رہے گا ایک شخص نے کہا اے امیر المومنین آپ کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یاد نہیں؟ تو فرمایا اللہ تیرا ناس کرے اللہ کی قسم میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا ایک ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جائے جو اپنی بیوی کو طلاق دینا بھی نہ جانتا ہو۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۸ ... ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بالغ قیدیوں کو مدینہ منورہ داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے یہاں تک مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کوفہ سے خط لکھا اس میں ایک لڑکے کا تذکرہ تھا وہ مدینہ منورہ داخل ہونا چاہتا ہے اس کے پاس بہت سے اوصاف ہیں اس میں لوگوں کا بڑا فائدہ ہوگا وہ لوہار بھی ہے نقش ونگاری اور بڑھئی کا کام بھی جانتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا اور اس لڑکے کو مدینہ منورہ بھیجنے کی اجازت مرحمت فرمائی اس پر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ہر ماہ سو درھم ٹیکس عائد، کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ٹیکس زیادہ ہونے کی شکایت کی عمر رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے سے پوچھا تمہیں کس کس کام میں مہارت ہے؟ اس نے کام گنوادیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے کام کے مقابلہ میں ٹیکس زیادہ نہیں ہے وہ ناراض ہوکر بڑبڑاتا ہوا چلا گیا عمر رضی اللہ عنہ نے چند راتیں گذاریں اس کے بعد ایک دن وہ لڑکا وہاں سے گذرا تو اس کو بلا کر پوچھا کیا مجھ سے نہیں کہا گیا کہ تم کہتے ہو کہ اگر میں چاہوں تو ایسی چکی بنا سکتا ہوں جو ہوا سے چلنے والی ہو؟ اس غلام نے غصہ سے منہ بنا کر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جماعت تھی اس نے کہا میں آپ کے لئے ایک ایسی چکی بناؤں گا کہ لوگ اس کے متعلق باتیں کریں گے جب غلام چلا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے قوم سے فرمایا یہ غلام مجھے دھمکی دے کر گیا ہے چند ہی دن گذرے تھے ابولؤلؤ ایک دودھاری والی خنجر کو کپڑے میں لپیٹ کر اندھیرے میں مسجد کے ایک کونہ میں چھپ گیا وہ وہیں ٹھہرا رہا یہاں تک عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز فجر کے لئے بیدار کرنے لگے یہ ان کی عادت تھی جب اس کے قریب پہنچے تو دکر ان پر حملہ آور ہوا اور خنجر سے تین زخم لگائے ایک ناف کے نیچے تھے جس سے گوشت تک زخم چلا گیا یہی جان لیوا ثابت ہوا پھر اہل مسجد کو زخمی کرنا شروع کردیا عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دس مزید گیارہ افراد کو زخمی

کیا پھر خنجر سے اپنے کو ذبح کر دیا عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت فرمایا جب ان کا خون بہنا شروع ہوا لوگ ان پر ٹوٹ پڑے کہ عبدالرحمن بن عوف سے کہو لوگوں کو نماز پڑھادیں پھر عمر رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہنے لگا، حتیٰ کہ ان پر غشی طاری ہوگئی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے انکو لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ ملکر اٹھایا اور ان کے گھر میں داخل کیا پھر عبدالرحمن بن عوف نے نماز پڑھائی ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں برابر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا رہا وہ بے ہوشی میں رہے یہاں تک صبح کی روشنی خوب اچھی طرح پھیل گئی اس کے بعد ہوش آیا ہمارے چہروں کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے میں نے کہا ہاں تو فرمایا جو نماز ترک کرتا ہے اس کا اسلام نامکمل ہے پھر وضو کا پانی منگوایا وضو کیا اور نماز پڑھی پھر فرمایا اے عبداللہ بن عباس نکل کر لوگوں سے معلوم کریں میرے قتل کا ذمہ دار کون ہے؟ ابن عباس نے کہا کہ میں نے نکل کر ایک ایک کا دروازہ کھٹکھٹایا لوگ جمع ہوئے لیکن عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کے اسباب سے ناواقف تھے میں نے پوچھا امیر المؤمنین کو نیزہ کس نے مارا لوگوں نے بتایا ابولؤلؤ اللہ کے دشمن نے جو کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا میں حالات معلوم کر کے واپس پہنچا تو عمر رضی اللہ عنہ میری طرف غور سے دیکھ رہے تھے اور خبر پوچھنے لگے میں نے کہا امیر المؤمنین نے مجھے خبر معلوم کرنے بھیجا تھا میں نے لوگوں سے پوچھا تو لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اللہ کا دشمن ابولؤلؤ مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے نیزہ مارا، آپ کے ساتھ کئی اور لوگوں کو بھی مارا پھر اس نے خودکشی کر لی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمد للہ تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کسی ایسے شخص کو میرا قاتل نہیں بنایا جس کا سجدہ اللہ کے دربار میں اس کے حق میں حجت کرے عرب مجھے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ میں ان کے نزدیک محبوب ہوں اس سے اس پر لوگ اس وقت رو پڑے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم پر مت روئیں جس کو رونا ہو باہر جا کر روئے کیا تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں سنا کہ میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے یہی وجہ ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی میت پر رونے والے کو نہیں چھوڑتے تھے جو بچہ ہو یا بڑا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میت پر رونے کی اجازت دیتی تھی ان کو عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمر اور ابن عمر پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں بولا البتہ مطلب سمجھنے میں غلطی کی اس حدیث کا شان ورود یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک میت پر گذر ہوا جس پر گھر والے رو رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میت کے گھر والے رو رہے ہیں اور ان پر عذاب ہو رہا ہے وہ اس کا گناہ کما رہا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۹...... ابوالحویرث سے روایت ہے کہ جب مغیرہ بن شعبہ کا غلام آیا تو ان پر ماہانہ ایک سوبیس درھم کی ادائیگی لازم کی گئی روزانہ چار دراھم وہ بڑا خبیث تھا جب چھوٹے قیدیوں کو دیکھتا تو ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتا اور روتا اور کہتا کہ عرب نے میرے جگر کھا لیا جب عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے آئے تو ابولولوہ ان کے پاس پہنچے وہ عبداللہ بن زبیر کے کندھے پر سہارا لگا کر بازار کی طرف جا رہے تھے سامنے جا کر کہا امیر المؤمنین میرے آقا مغیرہ نے مجھ پر طاقت سے زیادہ ٹیکس عائد کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کتنا؟ بتایا روزانہ چار دراھم پوچھا کام کیا کرتے ہو بتایا چکی کا اور دیگر اعمال سے خاموشی اختیار کی پوچھا کتنی اجرت پر چکی بناتے ہو اس نے بتایا پوچھا کتنے میں بیچتے ہو اس نے بتایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیلات سن کر فرمایا تم پر ٹیکس کم ہے اپنے مولی کی طرف سے عائد کردہ ٹیکس ادا کرو جب واپس جانے لگا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم ہمارے لئے کوئی چکی نہیں بناؤ گے تو اس نے کہا میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ شہر والے اس پر باتیں کرتے رہیں گے عمر رضی اللہ عنہ اس کی باتوں سے ڈر گئے تو علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ اس کی باتوں کا کیا مطلب لیتے ہیں؟ تو فرمایا امیر المؤمنین اس نے آپ کو دھمکی دی ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے لئے اللہ کافی ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ وہ اپنی بات کی انتہائی حد تک پہنچنا چاہتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابولؤلؤ نے مجھے نیزہ مارا مجھے یہی خیال ہوا کہ کتے نے حملہ کر دیا۔ حتیٰ کہ تیسرا نیزہ مار دیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ لشکر کے کمانڈروں کے نام خط لکھتے تھے کہ ہمارے پاس کسی عجمی کافر کو مت لاؤ جس پر غم کے آثار ہوں جب ابولؤلؤ نے ان کو نیزہ مارا تو پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا مغیرہ بن شعبہ کا غلام ہے کہا کیا میں نے منع نہیں کیا تھا کہ عجمی کافروں میں سے کسی کو ہمارے پاس مت لاؤ لیکن تم مجھ پر غالب آگئے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۲...... محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا، لوگ ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس آنے لگے تو ایک شخص

سے فرمایا کہ دیکھو زخم کو اس نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو پوچھا کیا محسوس ہوا؟ تو بتایا کہ آپ میرے خیال میں اتنا عرصہ زندہ رہیں گے جس میں آپ اپنی ضرورت پوری کرلیں تو فرمایا آپ ان میں سچے ہیں اور بہتر ہیں ایک شخص نے کہا واللہ مجھے امید ہے کہ آپ کی حال تو بھی آگ نہیں چھوئے گی اس کی طرف دیکھا حتیٰ کہ ہمیں اس پر رحم آیا ہم نے ان کو سہارا دیا پھر فرمایا تمہارا علم اس بارے میں ناقص ہے اے فلاں کے بیٹے اگر زمین کا سارا خزانہ بھی میری ملک میں آجائے تو سب کو فدیہ میں دیدوں اس دن کی ھولنا کی سے بچنے کے لئے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۳ شداد بن اوس بن کعب سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا جب اس کو یاد کرتے تو عمر رضی اللہ عنہ یاد آجاتا ان کے پہلو میں ایک نبی تھا جن پر وحی آتی تھی اللہ تعالیٰ نے نبی کی طرف وحی کی کہ اس بادشاہ سے کہو کہ مجھ سے جو عہد کرنا ہے کرلو جو وصیت کرنی ہے کرلو کیونکہ تم تین دن کے بعد مر جاؤ گے نبی نے ان کو یہ خبر دی جب تیسرا دن ہوا تو دیوار اور پلنگ کے درمیان بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے عاجزی انکساری کے ساتھ دعا کی اے اللہ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے انصاف سے فیصلے کئے جب کسی معاملہ میں اختلاف ہوا میں نے تیری ہدایت کی پیروی کی اور میں نے ایسا ایسا کیا تو میری عمر میں برکت عطا فرما یہاں تک میرا لڑکا بڑا ہو جائے اور میری امت کی تربیت کرے اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف وحی فرمائی کہ انہوں نے ایسا ایسا کہا ہے اور سچ بولا میں نے ان کی عمر میں پندرہ سال اضافہ کر دیا ہے جس میں ان کا لڑکا بڑا ہو گا اور امت کی تربیت کرے گا جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اگر عمر رضی اللہ عنہ اپنے رب سے دعا کرے کہ ان کو اللہ تعالیٰ باقی رکھے تو عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی انہوں نے فوراً دعا کی کہ اے اللہ مجھے اپنی طرف اٹھالے ایسی حالت میں کہ کسی کی طرف محتاج نہ ہوں نہ ہی کسی کی ملامت کا حقدار۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۴ شعبی سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو ان کے ساتھی ان کے کردار کی تعریف کرنے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی زندگی سے دھوکہ کھانے وہ واقعی دھوکہ میں ہے میں تو یہی چاہتا ہوں کہ دنیا سے اس طرح نکل جاؤں جس طرح اس میں داخل ہوا واللہ اگر دنیا کے تمام خزانے بھی مل جائیں تو اس کو قیامت کی ہولنا کی سے بچنے کے لئے فدیہ میں دیدوں۔ (ابن سعد والعسکری فی المواعظ)

۳۶۰۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو وصیت کی جب ان کا انتقال ہو جائے تو آل عمر کے اکابر کو۔ رواہ ابن سعد

چوتھائی مال کی وصیت

۳۶۰۵۶ قتادہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چوتھائی مال کی وصیت کی۔ (عبدالرزاق وابن سعد)

۳۶۰۵۷ عروہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت پر کسی کو گواہ نہیں بنایا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۸ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت وصیت کی کہ ہر اس غلام کو آزاد کردیا جائے جو نماز پڑھتا ہو امارت کے غلاموں میں سے اگر والی اس بات کو پسند کرے کہ میرے بعد دو سال تک اس کی خدمت کرے اس کی بھی اجازت ہے۔ رواہ ابن سعد

عمالوں کے متعلق وصیت

۳۶۰۵۹ ربیعہ بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ان کے عمال کو سال بھر کے لئے قائم رکھیں تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۰ عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر سعد کو والی بناؤ تو بھی ٹھیک ہے ورنہ وال اسے اپنا مشیر بنائے کیونکہ میں نے ان کو ناراضگی کی وجہ سے معزول نہیں کیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۱ ... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کا آخری کلام یہی تھا کہ عمر اور عمر رضی اللہ عنہ کی ماں کی ہلاکت ہے اگر اللہ میری مغفرت نہ فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ (ابن سعد ومسدد)

۳۶۰۶۲ ... ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو کعب رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ پر رونے لگے اور کہنے لگے واللہ اگر عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ ان کی موت میں تاخیر ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا کریں گے ابن عباس رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور عرض کیا امیر المؤمنین یہ کعب رضی اللہ عنہ دروازہ پر ہیں اس طرح اس طرح کہہ رہے ہیں تو فرمایا پھر تو اللہ کی قسم بالکل ایسی دعا نہیں کروں گا عمر اور عمر کی ماں کی ہلاکت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت نہ فرمائی۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۳ ... مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا اندر آئیں اور کہا اے رسول اللہ کے صحابی اے رسول اللہ ﷺ کے سسر اے امیر المؤمنین تو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے عبداللہ مجھے بٹھا دو جو کچھ الفاظ سن رہا ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا پھر حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں آپ کو پابند کرتا ہوں میرے آپ پر حق کی وجہ سے خبردار اس وقت کے بعد میری تعریف کر کے نہ رونا اس کے بغیر تمہاری آنکھیں روئیں وہ میرے اختیار میں نہیں جس میت پر بھی ایسے اوصاف بیان کر کے رویا جائے جو اس میں نہیں ہے فرشتے ضرور اس پر غصہ کرتے ہیں۔ (ابن سعد ابن منیع والحارث)

۳۶۰۶۴ ... انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کچھ واویلا کیا تو اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حفصہ! کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اہل میت کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے راوی نے بیان کیا صہیب رضی اللہ عنہ بھی رونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صہیب کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میت پر رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۵ ... عبدالملک بن عمیر ابو بردہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر کو نیزہ مارا گیا صہیب رضی اللہ عنہ بلند آواز سے رونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا مجھ پر روتے ہو؟ تو عرض کیا ہاں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس پر رویا جائے اس کو عذاب دیا جاتا ہے عبدالملک نے کہا مجھ سے موسیٰ بن طلحہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ یعنی کفار کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۶ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں کو منع کیا ان پر رونے سے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۷ ... مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ پر انہی کپڑوں میں جنازہ پڑھا گیا جن میں تین زخم لگائے گئے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۸ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لڑکے ام المؤمنین کے پاس جا کر اجازت طلب کرو کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے پھر واپس آ کر مجھے بتلاؤ۔ بتایا کہ ام المؤمنین نے اجازت کا پیغام بھیجا تو انہوں نے آدمی بھیجا پھر نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک میں قبر کھودی گئی پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اے بیٹے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا تھا کہ مجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت دیدیں چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی مجھے اندیشہ ہے کہ سلطنت کے خوف سے ایسا نہ کیا ہو۔ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے غسل دینا اور کفن پہنانا پھر اٹھا کر عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر رکھنا اور یہ کہنا کہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہا ہے کہ داخل ہو جاؤں؟ اگر اجازت مرحمت فرمائے تو مجھے ان کے ساتھ دفن کرنا ورنہ بقیع میں دفن کرنا۔

رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۹ ... مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے اجازت دے دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کمرہ تنگ ہے ایک لاٹھی منگوایا اس سے طول کا اندازہ لگایا پھر فرمایا اس کے بقدر قبر کھودو۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۷۰..... عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی ان کو مشک سے غسل نہ دیا جائے نہ ہی ان کو مشک کے قریب کیا جائے۔ (ابن سعد، مروزی فی الجنائز)

۳۶۰۷۱..... فضیل بن عمر سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی ان کے جنازہ کے ساتھ نہ آگ لے جائی جائے نہ کوئی عورت جائے نہ ان کو مشک سے حنوط لگائے۔ (ابن سعد والمروزی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے روز سورج گرہن

۳۶۰۷۲..... عبدالرحمٰن بن بشار سے روایت ہے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک ہوا اس دن سورج گرہن ہوا تھا۔ (ابونعیم)

۳۶۰۷۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا مجھے بلایا اور فرمایا مجھ سے تین باتیں یاد کرلو جو میرے بارے میں ان کے متعلق گفتگو کرے وہ جھوٹا ہوگا:

۱..... جو کہے میں نے اپنے پیچھے کوئی غلام چھوڑا ہے، اس نے جھوٹ بولا۔

۲..... جو کہے کہ میں نے کلالہ کے متعلق کوئی فیصلہ کیا اس نے بھی جھوٹ بولا۔

۳..... اور جو کہے کہ میں نے اپنے بعد کسی کو خلیفہ مقرر کیا ہے اس نے جھوٹ بولا۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا، رونے کا سبب کیا ہے اے امیر المؤمنین! فرمایا مجھے آخرت کا معاملہ ڈرا رہا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو تین خصوصیات حاصل ہیں ان کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب نہیں دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ عرض کیا:

۱..... آپ جب بات کرتے ہیں سچ بولتے ہیں۔

۲..... جب آپ سے رحم طلب کیا جائے آپ رحم کرتے ہیں۔

۳..... جب آپ فیصلہ کرتے ہیں تو انصاف قائم رکھتے ہیں۔

تو پوچھا کیا تم اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان باتوں کی گواہی دو گے اے ابن عباس؟ عرض کیا ہاں۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۷۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی ہے کہ جب مجھے قبر کے اندر رکھ دو تو میرے رخسار کو زمین کی طرف کھول دو تا کہ میری کھال اور زمین کے درمیان کوئی اور چیز حائل نہ ہو۔ (ابن منیع)

۳۶۰۷۵..... عثمان بن عروہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے اسی ہزار روپے قرض لیا تھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا قرض کی ادائیگی کے لئے پہلے عمر کا مال فروخت کرنا اگر اس سے قرض ادا ہو جائے تو ٹھیک، ورنہ بنی عدی سے کہنا ان کے عطیہ سے پورا ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ قریش سے سوال کرنا ان کے علاوہ کسی اور سے نہ کہنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا آپ بیت المال سے قرض کیوں نہیں لیتے تا کہ اس کو ادا کردیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ تا کہ تم اور تمہارے ساتھی بعد میں یہ کہنے لگو کہ ہم نے تو اپنا حصہ عمر رضی اللہ عنہ کے لئے چھوڑ دیا اس طرح تم مجھے دھوکہ میں مبتلا کردو پھر بعد کچھ لوگ میری اتباع کرنے لگیں میں ایک ایسی بات میں پڑ جاؤں اس سے کوئی نکالنے والا نہ ہو پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا قرض کی ادائیگی کا ضامن بن جاؤ وہ ضامن بن گئے عمر رضی اللہ عنہ کے دفن سے پہلے ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں اپنے اوپر گواہ قائم کیا چند انصار کو ابھی دفن کے بعد ایک جمعہ بھی نہیں گذرا تھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مال عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حوالہ کیا اور مال ادا کر کے بری ہونے پر گواہ قائم کیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۷۶..... محمد بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اور چند شیوخ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا بیان کیا کہ میں نے خواب میں ایک سرخ مرغ دیکھا جس نے مجھے تین ٹھونگے مارے ناف اور عانہ کے درمیان اسماء بنت عمیس

ام عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ عمر سے کہو کہ وصیت نامہ لکھوادے وہ خواب کی تعبیر بیان کرتی تھی ان کے پاس ابولؤلؤ کا فر مجوسی آیا جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور کہا کہ مغیرہ نے میرے اوپر جو ٹیکس لگایا ہے وہ میری طاقت سے باہر ہے پوچھا کتنا؟ بتایا اتنا اتنا ہے پوچھا تمہارا کیا عمل ہے بتایا چکی بناتا ہوں تو فرمایا یہ ٹیکس زیادہ نہیں کیونکہ ہمارے علاقہ میں تمہارے علاوہ یہ کام کوئی نہیں جانتا ہے کیا میرے لئے کوئی چکی نہیں بناؤ گے؟ اس نے کہا میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ دنیا والے سنیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ حج کے لئے گئے واپسی کے موقع پر محصب میں لیٹ گئے اور اپنی چادر کو سر کے نیچے رکھا چاند کی طرف دیکھا ان کو چاند کی برابر اور حسن پر تعجب ہوا فرمایا ابتداء بہت کمزور پیدا ہوا پھر اللہ تعالیٰ مسلسل اس کو بڑھاتے رہے یہاں تک مکمل ہو گیا اور سب سے حسین ہو گیا پھر کم ہوتا رہے گا یہاں تک اسی حالت پر لوٹ آئے گا جس پر شروع میں تھا یہی حالت ہے تمام مخلوق کی پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا اور فرمایا اے اللہ میری رعایا بہت زیادہ ہو گئے اور اطراف عالم میں پھیل گئے، مجھے اپنی طرف اٹھالے عاجزی اور ضائع کئے بغیر پھر مدینہ منورہ واپس ہوا ان سے ذکر کیا گیا کہ مقام بیداء میں ایک مسلمان عورت کا انتقال ہوا اس کو زمین پر پھینک دیا گیا لوگ وہاں سے گذرتے ہیں نہ کوئی اسکو کفن دیتا ہے نہ دفن کرتا ہے یہاں تک کلیب بن بکیر لیثی کا ہاں سے گذر ہوا وہ وہاں رک گیا اس نے کفن و دفن کر دیا یہ واقعہ عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا تو پوچھا وہاں سے کس کس مسلمان کا گذر ہوا؟ لوگوں نے بتایا وہاں سے گذرنے والوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کو بلایا اور پوچھا کہ تیرا ناس کہ ایک مسلمان عورت پر تیرا گذر ہوا جس کو راستہ کے کنارہ پر پھینکا گیا تھا تم نے اس کو نہ چھپایا کفن بھی نہیں دیا تو عرض کیا اللہ کی قسم نہ مجھے اس کا پتہ چلا نہ ہی کسی نے مجھے اس کی اطلاع دی فرمایا مجھے اندیشہ ہوا کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھ میں خیر کا پہلو نہ ہو پوچھا اس کو کس نے کفن دیا اور دفنایا؟ لوگوں نے بتایا کلیب بن بکیر لیثی نے فرمایا واللہ کلیب خیر حاصل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں عمر رضی اللہ عنہ نکلے اپنے درہ کے ذریعہ لوگوں کو صبح کی نماز کے لئے جگاتے ہوئے ابولؤلؤ کافر ان کے سامنے سے آیا اور خنجر سے ناف اور عانہ کے درمیان تین زخم لگائے کلیب بن بکیر نے اس کو نیزہ مارا اس پر حملہ کر دیا لوگوں نے ایکدوسرے کو بلایا ایک شخص نے اس پر برنس پھینکا اس کو چادر سے لپیٹ لیا عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لایا گیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھا دی عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا نماز میں ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا فرمایا جو نماز کا اہتمام نہ کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں انہوں نے نماز پڑھی زخم سے خون بہہ رہا تھا پھر لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہمیں اللہ کی ذات سے امید ہے آپ کی موت کو مؤخر کرے آپ کو ایک مدت تک کے لئے زندہ رکھے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے پسندیدہ شخص تھے ان سے فرمایا نکل کر دیکھو میرا قاتل کون ہے؟ وہ نکلے واپس آ کر بتایا امیر المؤمنین بشارت ہو آپ کا قاتل ابولؤلؤ مجوسی ہے، جو کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے انہوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا یہاں تک آواز دروازہ سے باہر نکلی پھر فرمایا **الحمدللہ الذی لم یجعلہ رجلا من المسلمین یحاجنی بسجدۃ سجدھا للہ یوم القیامۃ** پھر قوم کی طرف متوجہ ہوئے پوچھا یہ تم میں سے کس کے مشورہ سے ہوا لوگوں نے کہا معاذ اللہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے ماں باپ آپ پر قربان کریں۔ آپ کی عمر ہماری عمر سے زیادہ کر دیں۔ آپ کو کوئی زیادہ تکلیف نہیں فرمایا یرفا، مجھے پانی پلاؤ تو وہ دودھ لے کر آیا اسکو پیا تو پیٹ میں پہنچتے ہی زخموں سے باہر آ گیا جب یہ حالت دیکھی ان کو یقین ہو گیا کہ اب عنقریب موت واقع ہو جائے گی تو لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے آپ ہم میں کتاب اللہ پر عمل فرمائے رہے اور نبی کریم ﷺ کی سنت کا اتباع کرتے رہے اس سے آپ دوسری طرف اعراض نہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ فرمایا کیا تم امارت کے ہوتے ہوئے مجھ پر غبطہ کرتے ہو اللہ کی قسم میں تو چاہتا ہوں اس سے نجات پا جاؤں برابر سرابر نہ مجھ سے کوئی مواخذہ ہو نہ مجھے کچھ ملے جا کر خلافت کے معاملہ میں مشورہ کر لو اور اپنے میں سے ایک آدمی کو خلیفہ مقرر کر لو جو مخالفت کرے اس کی گردن اڑا دو، وہ اٹھ گئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے کا سہارا دیا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کیا تم امیر مقرر کر رہے ہو جب کہ امیر المؤمنین زندہ ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں صہیب رضی اللہ عنہ تین دن تک نماز پڑھائیں اور طلحہ کا انتظار کرو اور اپنے معاملہ میں مشورہ کرو تم ایک شخص کو امیر مقرر کر لو جو تمہاری مخالفت کرے اس کی گردن اڑا دو اور فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ ان کو میرا اسلام پہنچاؤ اور کہو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہ ہو گا اور تم پر کوئی تنگی بھی نہ ہو گی میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں اور اگر اس سے آپ کا نقصان اور حرج ہو تو میری زندگی کی قسم کہ اس جنت البقیع میں وہ صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم اور امہات المؤمنین مدفون ہیں جو عمر سے بہتر ہیں ان کے پاس قاصد پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس سے تو میرا کوئی نقصان ہے نہ مجھ پر کوئی تنگی تو فرمایا مجھے ان دونوں حضرات کے ساتھ دفن کرنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان پر موت کی غشی طاری ہونے لگی میں ان کو اپنے سینہ کے ساتھ تھاما ہوا تھا پھر فرمایا اے تیرا نا بھلا پھر میرے سر کو زمین پر رکھ دو ان پر پھر غشی طاری ہوئی دوباری میں نے اس کو محسوس کیا پھر ہوش میں آیا فرمایا اے تیرا بھلا ہو میرے سر کو زمین پر رکھ دو میں نے ان کا سر زمین پر رکھ دیا۔ مٹی سے لوٹ پوٹ ہوا اور کہا عمر کی ہلاکت ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہ فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ ابن ابی شیبہ

ابولؤلؤ کا قتل

۳۶۰۷۷۔۔۔۔۔جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا ہم ان کے پاس گئے وہ فرما رہے تھے اس شخص کے متعلق فیصلہ کرنے میں جلدی مت کرو اگر میں زندہ بچ گیا تو اپنی رائے پر عمل کروں گا اگر انتقال کر گیا تو معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے لوگوں نے بتایا اے امیر المؤمنین وہ تو قتل کر دیا گیا کاٹ دیا گیا فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر فرمایا وہ کون تھا؟ لوگوں نے بتایا ابولؤلؤء تو فرمایا اللہ اکبر پھر اپنے بیٹے عبداللہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اے میرے بیٹے میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ بتایا بہترین والد فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے نہ اٹھانا تاکہ میرے رخسار زمین سے ملصق رہے یہاں تک مجھے ایسی موت آئے جیسے غلام کو آتی ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ابا جان یہ معاملہ مجھ پر بہت شاق ہے پھر فرمایا اٹھ جاؤ مجھ سے مزید سوال جواب مت کرو وہ کھڑے ہوئے اٹھا کر ان کے رخسار زمین کے ساتھ لگایا پھر فرمایا اے عبداللہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں اللہ کے حق اور عمر کے حق کا جب میرا انتقال ہو جائے۔ مجھے دفن کرنے کے بعد اپنے سر اس وقت تک نہ دھونا یہاں تک عمر کے گھر والوں کی زمین بیچ کر اسی ہزار بیت المال المسلمین میں جمع نہ کر دو عبدالرحمن بن عوف جو ان کے سرہانے کھڑے تھے عرض کیا اے امیر المؤمنین اسی ہزار کی مقدار میں آپ نے اپنے اہل وعیال کو یا آل عمر کو نقصان پہنچایا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے دور ہٹ جاؤ اے ابن عوف پھر عبداللہ کی طرف دیکھ کر فرمایا بیٹے میں نے تیس ہزار تو بارہ حج جو اپنے دور میں کیے ان میں اور جو مختلف قاصدین میں نے شہروں کی طرف بھیجے ان پر خرچ کیا تو عبدالرحمن بن عوف نے کہا اے امیر المؤمنین آپ خوش ہو جائیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھیں کیونکہ ہم سے مہاجرین وانصار میں سے ہر ایک نے مال میں سے اتنا حصہ وصول کر لیا ہے جو آپ نے مال سے وصول کیا اور رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا وہ آپ سے راضی تھے اور بہت سے غزوات میں آپ نے ان کے ساتھ شرکت کی فرمایا اے ابن عوف عمر تو یہی چاہتا ہے کہ دنیا سے اس طرح صاف ہو کر چلا جائے جسے آیا تھا میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کروں مجھ سے کسی چھوٹے بڑے حقوق کا مطالبہ نہ کرے۔ (العدنی)

۳۶۰۷۸۔۔۔۔۔ابی رافع سے روایت ہے کہا ابولؤلؤء مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا وہ چکی تیار کیا کرتا تھا مغیرہ رضی اللہ عنہ روزانہ ان سے چار دراھم وصول کرتے تھے۔ ابولؤلؤ نے عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا اے امیر المؤمنین مجھ پر کرایہ بڑھا دیا ہے آپ ان سے بات کریں کچھ ہلکا کرے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر اپنے آقا کے ساتھ حسن سلوک کر عمر رضی اللہ عنہ کا ارادہ یہی تھا مغیرہ سے ملاقات کریں تخفیف کے لئے کہیں لیکن اس بات سے غلام کو غصہ آیا اور کہا ان کا عدل وانصاف میرے علاوہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے دل میں ارادہ کر لیا عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کا ایک دو دھاری خنجر تیار کیا اس کو دھار لگایا پھر زہر آلود کیا پھر ہرمزان کے پاس لایا اور اس سے پوچھا اس کو کیسے پاتے ہو؟ اس نے کہا تم اس سے جس کو بھی مارو گے قتل کر دو گے ابولؤلؤء نے تیاری کی اور فجر کی نماز کے وقت آ کر عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی جب نماز کھڑی ہو تو فرمائے اقیموا صفوفکم صفیں سیدھی کر لیں یہ الفاظ کہہ کر فارغ ہوئے تکبیر تحریمہ کیا تو ابولؤلؤ نے اچانک خنجر مارا ایک ناف کے نیچے ایک کندھے پر ایک کولہے پر عمر رضی اللہ عنہ گر پڑے اور اس نے اپنے خنجر سے تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے سات شہید ہو گئے چھ کو صف سے الگ کر لیا گیا عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لایا گیا لوگ مضطرب تھے یہاں تک سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آواز دی۔ لوگو نماز ادا کر لو لوگ نماز کی طرف دوڑے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور مختصر ترین سورتوں

سے نماز پڑھادی نماز سے فارغ ہو کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو پینے کی چیز منگوائی گئی تا کہ زخم کی گہرائی معلوم ہوا نبیذ لایا گیا جیسے ہی اس کو پیا زخم سے باہر نکل گیا معلوم نہ ہوسکا نبیذ ہے یا خون؟ پھر دودھ لایا گیا وہ بھی زخم سے باہر نکل گیا لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ پر کوئی حرج نہیں انہوں نے فرمایا اگر قتل میں کوئی حرج ہے تو میں قتل کر دیا گیا ہوں لوگ عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگے اللہ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے اے امیر المؤمنین آپ ایسے اچھے اوصاف کے حامل تھے پھر اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر رہے تھے پھر دوسری جماعت آ کر اس طرح تعریفیں کرتی رہی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم میرے بارے میں یہ باتیں کر رہے ہو میری تو خواہش یہ ہے کہ میں دنیا سے اس طرح نکل جاؤں کہ میرے ذمہ کسی کا حق باقی نہ رہے بس رسول اللہ ﷺ کی صحبت کی برکت میری آخرت کے لئے باقی رہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بات کی کہ اللہ کی قسم آپ برابر سرابر نہیں جائیں گے آپ نے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے وہ اوروں کی صحبت سے بہت برتر ہے آپ ان کے معاون و مددگار رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا وہ آپ سے راضی تھے پھر آپ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے پھر آپ خود امیر المؤمنین بنے اور آپ نے امارت کے فریضہ کو انتہائی حسن و خوبی سے انجام دیا اور آپ نے ایسے ایسے عدل و انصاف قائم کئے عمر رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گفتگو سے سکون محسوس کر رہے تھے فرمایا اے ابن عباس اپنی باتوں کا اعادہ کریں انہوں نے اعادہ کیا تو عمر نے فرمایا تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ اپنی جگہ برحق ہے لیکن میرے دل کی حالت یہ ہے کہ اگر آج مجھے زمین بھر سونا بھی مل جائے اس کو میں اس دن کی ہولناکی سے بچنے کے لئے فدیہ میں دیدوں گا میں نے چھ آدمیوں کا شوری بنایا ہے عثمان، علی، طلحہ بن عبیداللہ، زبیر بن عوام، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ان کے ساتھ مشیر بنایا وہ شوریٰ کے رکن میں سے نہیں ہونگے ان میں تین بڑے ہوں گے اور صہیب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (عبدالرزاق، حاکم، بیہقی)

نزع کے وقت کے متعلق وصیت

۳۶۰۷۹..... یحییٰ بن ابی راشد بصری سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت ہوا بیٹے سے فرمایا جب نزع کا وقت شروع ہو جائے تو مجھے لٹا دینا اور اپنے دونوں گھٹنوں کو میری پیٹھ کے ساتھ لگانا اور دائیں ہاتھ پیشانی پر دوسرا ٹھوڑی کے نیچے۔ (المروزی)

۳۶۰۸۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں کو اپنے اوپر رونے سے منع فرمایا۔ (ابونعیم فی جزئہ)

۳۶۰۸۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو موت کے وقت غشی طاری ہوگئی میں نے آپ کا سر پکڑ کر اپنی گود میں رکھا افاقہ ہوا تو فرمایا میرے سر کو میرے حکم کے مطابق رکھو میں نے عرض کیا ابا جان میری گود اور زمین برابر ہے تو فرمایا تیری ماں مرے میرے سر کو میرے حکم کے مطابق زمین پر رکھو جب روح نکل جائے تو قبر کی کھدائی میں جلدی کرنا قبر میرے حق میں بہتر ہوگی تو تم مجھے خیر کی طرف جلدی پہنچاؤ گے یہ شر ہو گی تو مجھے اپنے کندھے سے جلدی اتار پھینکو گے۔ (ابن المبارک)

۳۶۰۸۲..... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت فرمایا میری اور میری ماں کی حالت اگر اللہ تعالیٰ میری مغفرت نہ فرمائے اسی گفتگو کے دوران انتقال کر گئے۔ (ابن المبارک)

۳۶۰۸۳..... ھبیرہ بن مریم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہر آنے والا سال تم پر گذشتہ سال سے برا ہوگا لوگوں نے کہا کیا اس سال گذشتہ سال سے زیادہ تروتازگی نہیں ہے؟ فرمایا میری مراد یہ نہیں ہے میری مراد یہ ہے کہ علماء ختم ہو جائیں گے میرا خیال یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال سے تہائی علم چلا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۰۸۴..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابی مطر سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب ابولؤلؤ نے ان کو نیزہ مارا وہ رو رہے تھے میں نے کہا آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے اے امیر المؤمنین تو انہوں نے فرمایا مجھے آسمانی خبر نے رلایا ہے کہ کیا مجھے جنت میں لے جایا جائے گا یا جہنم میں میں نے کہا تم کو جنت کی بشارت ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بارہا سنا

ہے کہ فرماتے تھے جنت کے بوڑھوں کے سردار ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ ہیں ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں پوچھا اے علی کیا تم میرے لئے جنت کی بشارت پر گواہ ہو؟ میں نے کہا جی ہاں پھر فرمایا اے حسن! گواہ رہو کہ اپنے والد کے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہیں۔ رواہ ابن عساکر۔

۳۶۰۸۵..... (ایضاً) اوفی بن حکیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن میں نے کہا میں ضرور علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں گا میں علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دیکھا لوگ ان کا انتظار کر رہے تھے تھوڑی دیر میں باہر تشریف لائے کچھ دیر خاموشی کے بعد سر اٹھایا پھر فرمایا: اللہ ہی کے لئے عمر رضی اللہ عنہ پر رونے والی واہ عمراہ نے راہ کو سیدھا کیا عمدہ انتظام کیا واہ عمراہ انتقال کر گیا صاف ستھرا و عیب لگنے سے پہلے واہ عمر علم اٹھ گیا فتنہ باقی رہ گیا اللہ اسکو ہلاک کرے جس نے فتنے کا دروازہ کھول دیا لیکن وہ ایک بات تھی جو ہو گئی واللہ ابن خطاب نے اس کے خیر کو حاصل کر لیا شر سے نجات پا گیا۔ ابن النجار

۳۶۰۸۶..... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بعد خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کے حقوق کا خیال رکھے ان کی عزت و ناموس کا تحفظ کرے اور وصیت کرتا ہوں انصار کا لحاظ رکھے جنہوں نے مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی مدینہ میں مقیم رہ کر ایمان کو ٹھکانہ دیا کہ ان کے حساب کو قبول کرے سیئات سے درگذر کرے اور دیگر شہر کے لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرے کیونکہ وہ اسلام کے معاون مددگار ہیں مال حاصل ہونے کے ذرائع ہیں اور دشمنوں کو غصہ دلانے کا سبب ہیں ان سے ان کی رضاء کے بغیر زکوۃ میں عمدہ مال نہ لیا جائے اعراب کے ساتھ بھی خیر کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کی بنیاد ہیں اور اسلام کا مادہ ہیں کہ ان سے ان کی مواشیوں کی زکوۃ وصول کر کے ان کے فقراء پر تقسیم کی جائے اس طرح وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کے ذمہ کو پورا کیا جائے کہ ان سے کئے گئے وعدہ عہد کو پورا کیا جائے اور ان کی حفاظت کے لئے لڑا جائے اور ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔

ابن ابی شیبة وابو عبیدہ فی الاموال وابو یعلی، ابن حبان، بیهقی

تم بمنہ وحسن توفیقہ طبع الجزء الثانی عشر من کتاب کنز العمال

للعلامۃ علی متقی الھندی رحمہ اللہ المتوفی ۹۷۵

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سو سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

(مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے)

جلد ۷

([illegible])

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی [illegible]

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 589 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہوسکے۔ جزاک اللہ

......ملنے کے پتے......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات......حصہ سیزدہم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوانات......حصہ چہاردہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان

۳۶۰۸۷ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' عباس ترفقی نے اپنے جزء میں عثمان بن سعید جمحی، محمد بن مہاجر ابوسعید (خادم حسن) کی سند سے روایت نقل کی ہے کہ حسن فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ پھر وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوبکر! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ کو اس کا علم کیسے ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر فرشتوں کے سامنے فخر کیا ہے اور جبریل امین نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دو مرتبہ سلام بھی پیش کیا ہے جب کہ یہ فضیلت مجھے حاصل نہیں ہے۔ (رواہ ابن عساکر قال: مرسل جب کہ یہ حدیث موصولاً بھی روایت کی گئی ہے)۔

فائدہ:...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ضروری فضیلت حاصل ہے چونکہ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ امتیوں میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۶۰۸۸ ابن عساکر نے ابوبکر بن منصور بن زریق ابوبکر خطیب ابوبکر عبدالرحمٰن بن عمر بن قاسم نرسی ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی دارقطنی یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ مروزی اسمٰعیل بن ابراہیم جارودی ابوخطاب یحییٰ بن محمد صنعی عبدالواحد بن ابی عمر واسدی عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ؟ لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عمر بن خطاب اس شخص نے عرض کیا: آپ عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی ذات سے مقدم کیوں کر رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چند خصلتوں کی وجہ سے میں انھیں مقدم کر رہا ہوں چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فرشتوں کے سامنے فخر کیا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فخر نہیں کیا۔ چونکہ جبریل امین نے عمر رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کیا ہے جب کہ جبریل نے مجھے سلام نہیں پیش کیا: چونکہ جبریل نے فرمایا تھا: یا رسول اللہ! عمر کے ذریعے اسلام میں شدت پیدا کریں اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ جو کچھ کہتے ہیں وہ حق ہی حق ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قرآن مجید میں دو آیتوں میں تصدیق کی ہے حالانکہ میری تصدیق نہیں کی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات سے ناراض ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ سے باز آ جاؤ ورنہ تمہارے متعلق ضرور اللہ قرآن مجید میں کوئی حکم نازل فرما دے گا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ:

''عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیر امنکن''

ان کا رب تمہیں طلاق دے دے اور بدلہ میں تم سے بہتر عورتیں انہیں عطا فرما دے اور اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات کے پاس نیک وبد ہر طرح کا آدمی آتا ہے اگر آپ انھیں پردہ کرنے کا حکم دے دیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ ''واذا سألتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب'' جب تم ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔

اس لیے بھی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ اگر مقام ابراہیم کو مصلّی (نماز پڑھنے کی جگہ) قرار دے دیں۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت میں یہ آیت نازل فرمائی ''واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی'' چنانچہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور اعتقاد رکھے گا اس کی سزا وہی ہے جو افتراء باندھنے والے کی سزا ہوتی ہے۔

قال الخطیب کذا کان فی الاصل بخط الدارقطنی وقال الصبغی مضبوطا واخرجه ابن مردویه

۳۶۰۸۹..... سلیمان بن احمد یعقوب بن اسحاق مخرمی عباس بن بکار ضبی عبدالواحد بن ابی عمرو اسدی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل شخص! اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا آپ اس طرح کہہ رہے ہیں حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے سنا ہے: عمر سے افضل کوئی شخص نہیں جس پر سورج ضوءافشاں ہوتا ہو۔ رواہ الترمذی وقال: غریب لا نعرفه الا من هذاالوجه ولیس اسناده بذاک القائم ورواه ابن ابی عاصم فی السنة والبزار والعقیلی والدارقطنی فی الافراد والحاکم وتعقب وابن عساکر وقال العقیلی فیه عبدالرحمن ابن اخی محمد بن المنکدر لایتابع علیه ولایعرف الا به وقال البزار: لا نعلمه روی الا من هذا الوجه ولا نعلم حدیث عن ابن اخی محمد بن المنکدر سوی عبداللہ بن داود الواسطی التماد قال فی المیزان: هوهالک

۳۶۰۹۰..... حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ ﷺ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں اولین وآخرین بجز انبیاء ومرسلین کے اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں اے علی! انھیں مت خبر دو۔

رواه الترمذی وخیثمة فی العجابة وقال الترمذی غریب من هذا الوجه وقد روی هذا لحدیث عن علی من غیر هذاالوجه ورواه خیثمة وابن شاهین فی السنة من طریق الحارث علی علی ورواه ابن ابی عاصم فی السنة من طریق خطاب ابی خطاب

کلام:..... حدیث کے آخری حصے پر کلام ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۹۶

۳۶۰۹۱..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' عبیداللہ بن عمری کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی راستے سے گزر رہے تھے اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک مرد کسی عورت کے ساتھ باتیں کر رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے کوڑا لے کر اس شخص پر چڑھائی کردی اس شخص نے عرض کیا: اے امیر المومنین: یہ تو میری بیوی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور چل پڑے راستے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی اور ان سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تو مربی (مودب) ہیں لہٰذا آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا کہ اس امت کا کوئی شخص ابوبکر وعمر سے قبل نامہ اعمال اٹھانے کی جسارت نہ کرے۔

رواه ابن عساکر والاصبهانی فی الحجة وفیه الفضل بن جبین عن داؤد بن الزبر قان وهما ضعیفان

۳۶۰۹۲..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کی راویت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعداز وفات) چارپائی پر رکھے ہوئے تھے اور چادر سے آپ کا جسد اطہر ڈھانپا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھائے جانے سے قبل لوگ دعائیں کرتے اور نماز پڑھتے تھے یکایک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نزول رحمت کے کلمات کہے۔ (مثلاً فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے...) اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں کہ مجھے آپ کے نامہ اعمال سے زیادہ اس کے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ سے ملنا پسند ہو۔ بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ملا دے گا چونکہ میں نے اکثر اوقات رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ابوبکر اور عمر چلے میں ابوبکر اور عمر داخل ہوئے میں ابوبکر اور عمر باہر نکلے بلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ کو

ضرور ان دونوں کے ساتھ ملا دے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ وابن جریر وابو عوانۃ وخشیش وابن ابی عاصم والحاکم

۳۶۰۹۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔رواہ ابن ماجہ والعدنی وابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۰۹۴...... ''ایضاً'' محمد بن حنفیہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ پھر مجھے خوف ہوا کہ میں پوچھوں کہ پھر کون افضل ہے اور وہ فرمادیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ افضل ہیں لہٰذا میں نے کہا: اے اباجان پھر آپ افضل ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہیں۔رواہ البخاری وابوداؤد وابن ابی عاصم وخشیش وابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۰۹۵...... ''ایضاً'' ابوجنتری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں ایک شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تو اہل بیت ہیں ہمارا موازنہ کوئی نہیں کرتا۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۰۹۶...... ''ایضاً'' زید بن وھب کی روایت ہے کہ سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آکر عرض کیا اے امیر المؤمنین میں ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو ابوبکر وعمر رضی اللہ کا اچھے الفاظ میں تذکرہ نہیں کررہے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذی روح کو پیدا فرمایا: ان دونوں حضرات سے صرف مومن ہی محبت کرتا ہے اور ان سے بغض اور ان کی مخالفت صرف بدبخت اور سرکش ہی کرتا ہے ان دونوں حضرات کی محبت قربت خداوندی کا باعث ہے اور ان سے بغض رکھنا بدبختی ہے بھلا لوگوں کو کیا ہوا جو رسول اللہ ﷺ کے بھائیوں وزیروں صاحبین قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے ابوین کا تذکرہ کرتے ہیں؟ جو شخص بری نظر سے ان کا تذکرہ کرے گا میں اس سے بری الذمہ ہوں اور اس پر سزا ہوگی۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۰۹۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ابوبکر وعمر رضی اللہ کو گالی دیتا اور پھر اسے کبھی بھی توبہ کی توفیق نصیب ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۰۹۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوبکر وعمر رضی اللہ اس امت میں سب سے افضل ہیں اور پھر تم میں سے جو افضل ہے اسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔رواہ الدارقطنی فی الافراد والاصبہانی فی الحجۃ

۳۶۰۹۹...... جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا یکایک ایک طرف سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ نمودار ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ دونوں گذشتہ وآئندہ انبیاء مرسلین کے علاوہ اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں۔

۳۶۱۰۰...... عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا یہ حضرات آپ سے قبل جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: جی ہاں قسم اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتی ہے اور جان کو پیدا کرتی ہے۔ بلاشبہ وہ دونوں حضرات جنت کے پھل کھاتے ہوں گے اس کا پانی پیتے ہوں گے اور اس کے بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جب کہ میں غمزدہ وپریشان حساب کے لیے کھڑا ہوں گا اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے پہلے جھگڑا لے کر جانے والے میں اور معاویہ ہوں گے۔رواہ العشاری والاصبہانی فی الحجۃ وابن عساکر

۳۶۱۰۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوگا اور جہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ جانا چاہیں گے وہ بھی ان کے ساتھ جائے گا اور جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے گا جس شخص نے عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ بھی ان کے ساتھ ہوگا اور جس نے ان لوگوں کے

ساتھ محبت کی وہ بھی جنت میں ان کے ساتھ ہوگا۔ رواہ العشاری

۳۶۱۰۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ سب سے آگے ہیں ان کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جب کہ عمر رضی اللہ عنہ تیسرے نمبر پر ہیں جب کہ ہمیں فتنہ نے گھیر لیا اور یہ فتنہ بدستور رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا سو جس شخص نے مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دی اس پر افتراء باندھنے والے کی حد جاری کی جائے گی جو کوڑوں اور اسقاط شہادت کی صورت میں ہوسکتی ہے۔ رواہ الخطیب فی تلخیص المتشابہ

۳۶۱۰۳..... ابن شہاب عبداللہ بن کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر میں چاہوں تو تمہارے لیے تیسرے کا بھی نام لے سکتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت نہ دے ورنہ میں اسے سخت کوڑے لگاؤں گا عنقریب آخری زمانے میں ایک قوم آئے گی جو بظاہر میری محبت کا دم بھرتی ہوگی اور میرے شیعان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہوگی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بدتر بندے ہوں گے جو کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ کو گالیاں دیتے ہوں گے چنانچہ ایک سائل آیا اور رسول کریم ﷺ سے سوال کیا اسے رسول کریم ﷺ نے عطا فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے عطا فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے عطا فرمایا اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی عطا فرمایا پھر اس شخص نے رسول کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اس عطیہ میں برکت کے لئے دعائیں فرمائیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے اس میں برکت کیونکر نہیں ہوگی حالانکہ تمہیں یا تو نبی نے عطا کیا ہے یا صدیق نے عطا کیا ہے یا شہید نے عطا کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۰۴..... سلیمان بن یزید، ہرم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی یکا یک مسجد کے پچھلے حصہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ ﷺ نے نظر عمیق سے ان کی طرف دیکھا پھر سر مبارک جھکا لیا اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے؟ یہ دونوں سوائے انبیاء مرسلین کے باقی تمام اولین وآخرین کے ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں۔ اور یاد رکھو اس کی انہیں خبر مت دو۔ رواہ ابوبکر فی الغیلانیات

۳۶۱۰۵..... زر بن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سوائے انبیاء و مرسلین کے باقی تمام اولین وآخرین کے ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں۔ اے علی رضی اللہ عنہ جب تک یہ زندہ رہیں اس کی خبر انھیں مت کرو۔ رواہ ابوبکر

۳۶۱۰۶..... ابومعتمر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دونوں حضرات ان ستر (۷۰) لوگوں کی جماعت میں شامل ہوں گے جو قیامت کے دن محمد عربی ﷺ کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف آگے بڑھیں گے موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا جب کہ یہ دونوں محمد ﷺ کو عطا کیے گئے۔

رواہ ابن المنذر وابن ابی حاتم وحسنہ فی فضائل الصحابۃ والدینوری وابوطالب العشاری فی فضائل الصدیق وابن مردویہ

۳۶۱۰۷..... علی بن حسین کی روایت ہے کہ بنی ہاشم کے ایک لڑکے نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب آپ رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس لوٹ رہے تھے۔ اے امیر المؤمنین میں نے جمعہ کے دن آپ کو خطبہ دیتے سنا اور آپ فرمارہے تھے یا اللہ! ہماری اس طرح سے اصلاح فرما جس طرح تو نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی ہے ذرا یہ تو بتادیجئے کہ خلفائے راشدین کون لوگ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں پھر گویا ہوئے وہ ابوبکر و عمر ہیں جو کہ آئمہ ہدی شیوخ الاسلام اور رسول اللہ کے بعد مہتدیٰ بھما ہیں جو بھی ان کی اتباع کرے گا اسے سیدھی راہ کی ہدایت مل جائے گی جو ان کی اقتداء کرے گا وہ رشد تک پہنچ جائے گا جو شخص ان کا تمسک۔ (سہارا) کرے گا وہ حزب اللہ میں سے ہوگا جب کہ حزب اللہ۔ (اللہ کا لشکر) ہی فلاح پانے والا ہے۔

رواہ الالکائی وابوطالب العشاری فی فضائل الصدیق ونصر فی الحجۃ

۳۶۱۰۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے جو شخص نمودار ہوگا وہ اہل جنت میں سے ہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی بشارت کی مبارکبادی پیش کی رسول کریم ﷺ نے پھر فرمایا:

یہاں سے جو شخص نمودار ہوگا وہ بھی اہل جنت میں سے ہوگا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے ہم نے انھیں بھی مبارک بادی پیش کی رسول کریم ﷺ نے پھر فرمایا: یہاں سے جو شخص نمودار ہوگا وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے علی کر سکتے ہو۔ چنانچہ (ایک بار پھر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔ رواہ ابن النجار

۳۶۱۰۹..... "مسند حذیفہ بن الیمان" ربعی بن حراش کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں ایک قوم کو معلم بنا کر لوگوں میں بھیجوں جو انھیں سنت کی تعلیم دے۔ جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں کو بنی اسرائیل میں بھیجا تھا کسی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے آپ انھیں لوگوں کے پاس تعلیم کے لیے نہیں بھیجتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان سے بے نیاز نہیں ہوں چنانچہ دین کے معاملہ میں ان کا مقام ایسا ہی ہے جیسا کہ سر کا مقام جسد میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۰..... ابواروی دوسی کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ایک طرف سے نمودار ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے ان دونوں کے ساتھ تقویت بخشی۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر وابن النجار

۳۶۱۱۱..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت رکھی گئی مگر میرا پلڑا جھک گیا پھر میری جگہ ابوبکر کو رکھا گیا۔ (امت کے مقابلہ میں) ان کا پلڑا بھی جھک گیا پھر عمر کو ان کی جگہ رکھا گیا اور ان کا پلڑا بھی جھک گیا۔ پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۲..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے آگے آگے چل رہا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یوں آگے چلتا دیکھ کر اپنے پاس بلایا اور فرمایا اے ابودرداء! کیا تم ان کے آگے چلتے ہو جو تم سے افضل ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون ہیں: فرمایا: ابوبکر وعمر انبیاء مرسلین کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی شخص نہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۳..... عبداللہ بن ابی اوفی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دائیں بائیں بیٹھنے کی جگہیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے لیے مخصوص تھیں جب یہ دونوں حضرات موجود نہ ہوتے ان جگہوں میں کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث پر کلام کیا گیا ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۱۰

۳۶۱۱۴..... عبدالعزیز بن عبدالمطلب اپنے والد اور دادا عبداللہ بن حنطب سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے جب آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا: یہ سماعت وبصارت کا مقام رکھتے ہیں..... ایک روایت میں ہے کہ: ابوبکر وعمر میرے لیے ایسا مقام رکھتے ہیں جیسا کہ کان اور آنکھیں سر میں۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۱۱۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میری امت میں سب سے افضل ابوبکر وعمر ہیں اے علی انھیں مت خبر کرو۔ رواہ الدیلمی

۳۶۱۱۶..... حضرت ابور رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سہارا لیے ہوئے باہر تشریف لائے باہر ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا استقبال کیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ کیا تم ان دونوں شیخین سے محبت کرتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں فرمایا: ان سے محبت کرو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۲۴۳ والموضوعات ۱/۳۲۴۔

۳۶۱۱۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو ماریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دیکھا تو اس پر آپ ﷺ سے

ناراضگی کا اظہار کیا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر حرام ہے کہ میں اس کے ساتھ ہاتھ لگاؤں پھر فرمایا: اے حفصہ! کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ عرض کیا: جی ھاں ضرور میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد امر خلافت کے متولی ابوبکر ہوں گے اور ابوبکر کے بعد تمہارے ابو (عمر رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔ اس خوشخبری کو پوشیدہ رکھنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم دونوں کی مثال فرشتوں میں بھی ہے اور انبیاء میں بھی؟ اے ابوبکر فرشتوں میں تمہاری مثال میکائیل جیسی ہے چنانچہ وہ رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں انبیاء میں تمہاری مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ جب ان کی قوم نے ان کے ساتھ برا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا" **من تبعني فانه من ومن عصانی فانک غفور رحیم** "جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی بلاشبہ تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے عمر رضی اللہ عنہ فرشتوں میں تمہاری مثال جبریل جیسی ہے جو اللہ تعالیٰ کید شمنوں پر تنگی شدت اور عذاب نازل کرتے ہیں اور انبیاء میں تمہاری مثال نوح علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے فرمایا:" **رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا** "اے میرے رب زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۱۱۹......عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے چار وزراء کے ذریعے میری تائید فرمائی ہے ہم نے عرض کیا وہ چار کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: دو اہل آسمان میں سے ہیں اور دو اہل زمین میں سے ہم نے عرض کیا: اہل آسمان میں سے یہ دو کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبریل ومیکائیل ہم نے عرض کیا:! اہل زمین میں سے یہ دو کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما۔ رواہ الخطیب وابن عساکر وقالا تفرد بروایۃ محمد بن مجیب

۳۶۱۲۰......وہب، عطاء، لیث، مجاہد کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے دو وزیر اہل آسمان میں سے ہیں اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہیں اہل آسمان میں سے میرے وزیر جبریل ومیکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے میرے وزیر ابوبکر وعمر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۱۹۹۷ وضعیف الجامع: ۱۹۷۲۔

۳۶۱۲۱......لیث مجاہد سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے اہل آسمان اور اہل زمین میں سے دو دو وزراء ہوتے ہیں چنانچہ اہل آسمان میں سے میرے دو وزراء جبرئیل ومیکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے دو وزراء ابوبکر وعمر ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۲......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: اللہ کا رسول افضل ہے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جب صالحین کا شمار کیا جائے تو ابوبکر کو لے لو اس شخص نے عرض کیا: پھر کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جب مجاہدین کا شمار کیا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کو لے آؤ پھر فرمایا: میں جہاں بھی جاؤں عمر میرے ساتھ ہوتے ہیں اور میں عمر کے ساتھ ہوتا ہوں وہ جہاں بھی جائیں جس شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اسنے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ رواہ العقیلی وابن مردویہ وابن عساکر

۳۶۱۲۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو کسی ضروری کام کی خاطر بھیجنا چاہا جب کہ ابوبکر آپ کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ بائیں طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ان دونوں۔ (ابوبکر وعمر) میں سے کسی کو کیوں نہیں بھیجا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انھیں کیسے بھیجوں حالانکہ دین کے معاملہ میں ان کا ایسا ہی مقام ہے جیسا کہ کانوں اور آنکھوں کا سر میں مقام ہے۔

رواہ ابن النجار

۳۶۱۲۴......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے درمیان چلتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا: ہم جنت میں اسی طرح داخل ہوں گے۔ رواہ ابن النجار

۳۶۱۲۵......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو بھی بُرا بھلا کہہ دیتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عمل منقطع ہوا ہے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ ان کا اجر وثواب منقطع نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۶......میمون بن مہران ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کسی اہم کام کے لیے ایک شخص کو بھیجنا چاہا جب کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے دائیں اور بائیں بیٹھے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ان دو میں سے کسی کو کیوں نہیں بھیجتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انھیں کیسے بھیجوں حالانکہ دین میں ان کا ایسا ہی مقام ہے جیسا کہ سر میں کانوں اور آنکھوں کا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۷......نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ عبداللہ بن مسعود کی اچھی تعریف کرتے ہیں آپ نے فرمایا: مجھے اس سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قرآن مجید چار اشخاص سے حاصل کرو: عبداللہ بن مسعود سالم مولیٰ ابوحذیفہ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان لوگوں میں اس طرح بھیجوں جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں کو بھیجا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بھیجتے، حالانکہ وہ علم وفضل میں سب سے آگے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا میرے یہاں ایسا ہی مقام ہے جس طرح سر میں کان اور آنکھ کا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۸......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات (بھائی بندے) قائم کی اسی دوران آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکا یک دونوں حضرات ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے نمودار ہوئے رسول کریم ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں سوائے انبیاء ومرسلین کے تمام اولین وآخرین ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں اے علی اس کی انھیں خبر مت کرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے قیامت کے دن بہت ساری اقوام لائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی کی جائیں گی پھر انھیں دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ کے فرشتے انھیں آڑے ہاتھوں پکڑ لیں گے دوزخ کے قریب تر کردیئے جائیں گے حتیٰ کہ مالک فرشتہ۔ (داروغہ جہنم) انھیں پکڑنے کا ارادہ کرے گا اسی دوران اللہ تعالیٰ رحمت کے فرشتوں کو حکم دے گا کہ انھیں واپس کرو فرشتے انھیں واپس کردیں گے اور وہ طویل مدت تک اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندو! تمہارے گذشتہ گناہوں کی وجہ سے میں نے تمہیں دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیا تھا اور دوزخ تمہارے اوپر واجب بھی ہو چکی تھی میں نے تمہیں واپس کیا ابوبکر وعمر سے محبت کرنے کی وجہ سے میں نے تمہارے گناہ تمہیں معاف کردیئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے آپ کے دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بائیں طرف عمر رضی اللہ عنہ تھے آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ہمیں اسی طرح اٹھایا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۱......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف لائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہماری موت بھی اس طرح ہوگی ہم دفن بھی اس طرح کیے جائیں گے اور جنت میں بھی اسی طرح داخل ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۲......ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان میں دو فرشتے ہیں ان میں سے ایک سختی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا نرمی کا حالانکہ وہ دونوں درستی پر ہیں ایک جبرئیل ہیں اور دوسرے میکائیل ہیں اور دو انبیاء ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا ان میں سے ہر ایک مصیب (درستی پر) ہے۔ چنانچہ وہ ایک ابراہیم علیہ السلام ہیں اور دوسرے نوح علیہ السلام ہیں میرے دو صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا اور وہ ابوبکر وعمر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع: ۲۰۰۰۔

۳۶۱۳۳......عبداللہ بن یسر کندی، حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں

اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ مردوں کو سرزمین کے مختلف بادشاہوں کی طرف بھیجوں جو انھیں اسلام کی دعوت دیں جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ابوبکر وعمر کو کیوں نہیں بھیجتے حالانکہ وہ افضل واعلیٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں ان سے بے نیاز نہیں ہوں دین میں ان کا مقام ایسا ہی ہے جیسا کہ کان اور آنکھ کا مقام سر میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ بدر کی موقع پر ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر فرشتوں میں تمہاری مثال میکائیل علیہ السلام جیسی ہے اور اے عمر فرشتوں میں تمہاری مثال جبرائیل جیسی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۵..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کونے سے تمہارے اوپر ایک شخص نمودار ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے پھر فرمایا: اس کونے سے ایک شخص جو اہل جنت میں سے ہوگا تمہارے اوپر نمودار ہوگا چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۶۵۲۳۔

۳۶۱۳۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر گذشتہ رات میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک کنویں پر دیکھا میں نے اس کنویں سے ایک یا دو ڈول پانی کے نکالے اے ابوبکر پھر تم پانی نکالنے کے لیے آ گئے اور تم نے بھی ایک دو ڈول نکالے بلاشبہ تمہارے اندر قدرے کمزوری تھی اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے پھر عمر آئے اور انھوں نے پانی نکالنا شروع کیا حتیٰ کہ ڈول کی حالت ہی بدل گئی اور لوگوں نے کنویں کا منڈیر ڈھانپ لیا اے ابوبکر اس کی تعبیر دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بعد امر خلافت کی ذمہ داری میں سنبھالوں گا پھر عمر رضی اللہ عنہ سنبھالیں گے آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے نے بھی اس کی تعبیر اسی طرح دی ہے۔

رواہ ابونعیم فی فضائل الصحابة وابن عساکر

۳۶۱۳۷..... عبدالرحمن بن غنم کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ بنو قریظہ کی طرف چلے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگ اسلام میں داخل ہونے کے لیے حریص ہیں اگر آپ کو دنیا میں اچھی اور خوبصورت حالت میں دیکھ لیں ذرا آپ اس جوڑے کو دیکھ لیں جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہدیہ کیا ہے آپ اسے پہن لیں تاکہ مشرکین آپ کو آج اچھی حالت میں دیکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا! میں ایسا کروں گا بشرطیکہ اگر آپ دونوں کسی ایک امر پر اتفاق کرلیں میں تمہارے مشورہ کی کبھی بھی نافرمانی نہیں کروں گا میرے رب تعالیٰ نے تم دونوں کی مثال بیان فرمائی ہے چنانچہ فرشتوں میں تمہاری مثال جبرائیل میکائیل جیسی ہے چنانچہ ابن خطاب کی مثال جبرائیل جیسی ہے اللہ تعالیٰ نے جس امت کو بھی تباہ کرنا چاہا تو اسے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے تباہ کیا انبیاء میں ان کی مثال نوح علیہ السلام جیسی ہے چونکہ انھوں نے فرمایا تھا: ”رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا“ اے میرے رب زمین پر کافروں کا کوئی گھر باقی نہ چھوڑ۔ اور ابن ابی قحافہ کی مثال فرشتوں میں میکائیل جیسی ہے چونکہ وہ اہل زمین کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور انبیاء میں ان کی مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چونکہ انھوں نے فرمایا تھا: فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم جس نے تیری پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بلاشبہ تو بخشنے والا ہے اور مہربان ہے سو اگر تم دونوں کسی ایک نکتہ پر میرے لیے اتفاق کرو میں تمہارے مشورہ کے خلاف نہیں کروں گا لیکن مشورہ کی رو سے تمہارے اپنے انداز ہیں جیسے جبرائیل ومیکائیل نوح اور ابراہیم۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی اس بھلائی پر وفات ہوئی جس پر کسی بھی نبی کی وفات ہوئی ہے پھر بار خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اٹھانا پڑا انھوں نے آپ ﷺ کی سنت کے مطابق ذمہ داری کو نبھایا پھر خیر وبھلائی پر ابوبکر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے بار خلافت اپنے کاندھوں پر اٹھایا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمل اور سنت کے مطابق ذمہ داری نبھائی پھر بھلائی پر ان کی وفات ہوئی اور وہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے سب سے افضل فرد تھے۔ رواہ ابن عساکر وابن ابی شیبة

۳۶۱۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں سنا کہ ابوبکر و عمر اس امت کے نبی کے بعد سب سے افضل ہیں۔ رواہ ابن عساکر و قال المحفوظ موقوف

۳۶۱۴۰ ''ایضاً'' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ پر نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو فضیلت دی گویا اس نے مہاجرین وانصار پر عیب لگایا اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع کی حضرت علی کرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دے اس نے میرے اور رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حق کا انکار کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۴۱ ابوجحیفہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس انہی کے گھر میں داخل ہوا میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد اے سب سے افضل آدمی! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوجحیفہ رک جاؤ کیا میں تمہیں رسول کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر و عمر ہیں۔ اے ابوجحیفہ میری محبت اور ابوبکر و عمر کا بغض کسی مؤمن کے دل میں جمع نہیں ہوسکتا، اور میرا بغض اور ابوبکر و عمر کی محبت بھی کسی مؤمن کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی۔ رواہ الصابونی فی المائتین والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر

۳۶۱۴۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس امت میں سے سب سے پہلے جنت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر داخل ہوں گے جب کہ میں معاویہ کے ساتھ حساب و کتاب میں کھڑا ہوں گا۔

رواہ العقیلی وقال غیر محفوظ وابن عساکر وفیہ اصبغ ابو بکر الشیبانی مجھول ورواہ ابن الجوزی فی الواھیات

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱-۳۹۰-۳۹۱ والمتناھیۃ ۳۱۶۔

۳۶۱۴۳ علقمہ کی روایت ہے کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگ مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں سو اگر اس کے متعلق میں تقدم کرجاتا تو اس میں ضرور معاقبت کرتا لیکن میں تقدیم سے قبل عقوبت کو ناپسند کرتا ہوں۔ میرے اس مقام کے بعد جس نے کچھ کہا وہ مفتری ہے اور اس کی سزا وہی ہوگی جو کسی مفتری کی ہوسکتی ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر و عمر ہیں پھر ان کے بعد ہمارے درمیان فتنے پیدا ہوگئے تھے اللہ تعالیٰ جیسے چاہے ان کے متعلق فیصلہ فرمائے۔

رواہ ابن ابی عاصم وابن شاھین واللالکائی جمیعا فی السنۃ والغازی فی فضائل الصدیق والاصبھانی فی الحجۃ وابن عساکر

۳۶۱۴۴ ہمدانی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے ابوالحسن رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہی ہے جس کے متعلق ہم شک نہیں کرسکتے الحمدللہ وہ ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے ابوالحسن پھر کون افضل ہے؟ فرمایا: وہی ہے جس کے متعلق ہم شک نہیں کرسکتے الحمدللہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

رواہ ابن شاھین

۳۶۱۴۵ سوید بن غفلہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے پاس سے میرا گذر ہوا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کررہے تھے اور ان کی تنقیص سے اپنی زبانوں کو آلودہ کررہے تھے فوراً میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو ان دونوں کے متعلق بجز ذکر خیر اور حسن جمیل کے کوئی اور بات دل میں چھپائے رکھے وہ دونوں رسول کریم ﷺ کے بھائی اور وزیر ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا لوگوں کو کیا ہوا جو قریش کے سرداروں مسلمانوں کے ابوین کے متعلق لب کشائی کرتے ہیں جس سے میں سراسر بری الذمہ ہوں جو یہ کہتے ہیں میں اس سے بیزار ہوں ان کی چہ گوئیوں پر عذاب ومزا ہے قسم اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتا ہے اور ذی روح کو پیدا کرتا ہے ان دونوں سے وہی محبت کرتا ہے جو پرہیزگار مؤمن ہے ان سے بغض وعداوت وہی رکھتا ہے جو فاجر و ہلاک ہونے والا ہے چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ صدق و وفا کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی محبت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے برائی کے مرتکبین و سزائیں دیتے رہے وہ ہر موقع پر رسول کریم ﷺ کی رائے سے تجاوز نہیں کرتے تھے رسول اللہ ﷺ بھی ان کی رائے کو ترجیح دیتے تھے ان جیسی محبت کسی کی رسول کریم ﷺ نہیں تھی

رخصت ہوئے تو ان دونوں سے راضی تھے اور لوگ بھی ان سے راضی رہے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز کی تولیت قبول فرمائی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلالیا تو مسلمانوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ منتخب کیا کچھ لوگوں نے زکوۃ کی ادائیگی سے انکار کیا جب کہ زکوۃ وخلافت دونوں آپس میں باہمیت رکھتی ہیں۔ بنی عبدالمطلب میں پہلا شخص میں ہوں جس نے خلافت کے لیے ابوبکر کو منتخب کیا بخدا وہ زندہ رہنے والوں میں سب سے افضل تھے میرے دل میں ان کی رافت ورحمت ہے میں انھیں ورع وتقویٰ میں سب سے آگے سمجھتا ہوں اور اسلام لانے میں سب سے مقدم سمجھتا ہوں رسول کریم ﷺ نے رافت ورحمت کے اعتبار سے انھیں میکائیل کے ساتھ تشبیہ دی ہے جب کہ عفوودرگزر اور عزت ووقار کے اعتبار سے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیرت رسول کو اپنائے رکھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کرلی۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔ پھر ان کے بعد بار خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھایا چنانچہ امر خلافت میں لوگوں سے مشورہ لیا جب کہ کچھ لوگ رضا مند تھے اور کچھ ناخوش تھے جب کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو رضا مند تھے اللہ کی قسم عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ ناخوش لوگ خوش نہیں ہوگئے عمر رضی اللہ عنہ نے امر خلافت کو نبی کریم ﷺ وابوبکر رضی اللہ عنہ کی نہج پر استوار رکھا عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کے نقش قدم پر اسی طرح چلے جس طرح بچھیرا اپنی ماں کے پیچھے چلتا ہے۔ بخدا زندہ رہنے والوں میں سب سے افضل تھے رفیق ورحیم تھے ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق کو جاری وساری کیا حتی کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کی زبان پر فرشتہ نطق کرتا ہے آپ کے اسلام لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عزت کو دوبالا کیا آپ کی ہجرت سے دین کو قوت ملی اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دی اور منافقین کے دلوں میں ان کا رعب ڈال دیا رسول کریم ﷺ نے دشمنوں پر غیظ وغضب کے اعتبار سے آپ نے جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی دوٹوک رویہ اور شدت مزاج کے اعتبار سے نوح علیہا السلام کے ساتھ تشبیہ دی تم میں سے کون ہے جو ان جیسا ہو ان کی پہنچ تک کسی کی رسائی بجز ان کی محبت کا دم بھرنے کے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کے۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے بغض وعداوت رکھی اس نے مجھ سے بغض وعداوت رکھی میں اس سے بری الذمہ ہوں اگر میں تقدم کرچکا ہوتا ان کے معاملہ میں تو میں اس پر سخت معاقبت کرتا لہٰذا میرے اس مقام کے علاوہ اگر کسی نے کچھ اور نظریہ رکھا اس کی وہی سزا ہے جو کسی افتراء باندھنے والے کی ہوسکتی ہے خبردار! نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے افضل افراد ابوبکر وعمر ہیں۔ پھر کون افضل ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے میں یہی بات کہتا ہوں اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی مغفرت کرے۔ رواہ خیثمہ والالکائی وابوالحسن علی بن احمد بن اسحاق البغدادی فی فضائل ابی بکر وعمر والشیرازی فی الالقاب وابن مندہ فی تاریخ اصبھان وابن عساکر

۳۶۱۴۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دل میں نرم گوشہ رکھنے والے اور بردبار تھے عمر رضی اللہ عنہ مخلص اور اللہ تعالیٰ کے لیے خیرخواہی چاہنے والے تھے ہم محمد ﷺ کے اصحاب تھے اور کثیر تعداد میں تھے۔ بخدا، ہم سمجھتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے سکینہ نازل ہورہی ہے اور ہم دیکھتے تھے کہ شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے ہیبت کھاتا ہے چہ جائے کہ شیطان آپ رضی اللہ عنہ کو خطا کا حکم دے جسے وہ کرگزریں۔

رواہ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ

۳۶۱۴۷۔۔۔ ابن حنفیہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا: رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر میں نے عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا پھر عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں میں نے عرض کیا: پھر آپ افضل ہیں؟ فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں میرے حسنات بھی ہیں سیئات بھی ہیں اللہ تعالیٰ جیسا چاہے فیصلہ کرے۔ رواہ ابن بشران

۳۶۱۴۸۔۔۔ "مسند انس" ثابوت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل آسمان میں میرے دو وزراء ہیں جبرائیل ومیکائیل اور دو وزراء اہل زمین میں سے ہیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۴۹۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں اولین وآخرین ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں اے علی اس کی خبر انھیں مت کرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۵۰۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی ذمہ داری قبول فرمائی تو ایک شخص نے آپ

سے کہا: اے امیرالمؤمنین! مہاجرین وانصار نے آپ کو چھوڑ کر کس طرح ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی حالانکہ آپ منقبت میں اکرم واعلیٰ ہیں اور سبقت میں اقدم ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: بخدا! اگر مؤمنین اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ ہوتے میں تمہیں قتل کر دیتا اگر تو زندہ رہا ضرور جرم کا مرتکب ہوگا تیرا ناس ہو ابوبکر مجھ سے چار چیزوں میں آگے بڑھ گئے ہیں رفاقت غار سبقت ہجرت میں صغرسنی میں ایمان لایا جب کہ ابوبکر کبرسنی میں ایمان لائے اور اقامت نماز میں مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ رواہ ابو طالب العشاری فی فضائل الصدیق

۳۶۱۵۱.... عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ ایک ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ پر عیب لگاتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھجوا کر اسے اپنے پاس بلایا پھر اس شخص کے سامنے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان فرمائے چنانچہ وہ شخص معاملہ سمجھ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے: جو کچھ تیرے متعلق مجھے پہنچا ہے اگر وہ میں نے تجھ سے سن لیا یا تیرے خلاف گواہوں نے شہادت دے دی میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۲.....عطیہ عوفی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابوبکر وعمر پر فضیلت دیتا ہے میں اسے وہی سزا دوں گا جو کہ زانی کی حد ہے۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۳.....حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: آپ لوگوں میں سب سے افضل ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟ جواب دیا نہیں فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ عرض کیا: نہیں فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ جواب دیا نہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ بات کہتے ہو اگر تم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہوتا میں تمہیں قتل کر دیتا اور اگر تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ دیکھا ہوتا میں تمہیں کوڑوں کی سزا دیتا۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۴.....اسماء بنت حکم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ امت کے امین تھے ہدایت دینے والے تھے خود بھی ہدایت یافتہ تھے رشد وہدایت ان کا مقدر تھی مرشد تھے فلاح وکامیابی سے ہمکنار ہوئے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے محفوظ حالت میں دنیا سے رخصت ہوگئے۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ابوبکر وعمر کو بعد میں آنے والے اور حکمرانوں کے لیے محبت بنایا ہے تا قیامت وہ محبت ہیں بخدا! وہ دونوں سبقت لے گئے اور بہت دور نکل گئے جب کہ بعد میں آنے والے سخت پیچیدگی کا شکار ہوگئے۔

رواہ العشاری

۳۶۱۵۶.....ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ عبداللہ بن اسود حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار منگوائی اور عبداللہ بن اسود کو قتل کرنے کے ارادہ سے کھڑے ہوگئے تاہم اس معاملہ میں کچھ کلام کیا گیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص اس شہر میں ہرگز نہیں رہ سکتا جس میں میں موجود ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ملک شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

رواہ العشاری فی فضائل الصدیق واللا لکائی

۳۶۱۵۷.....حکم بن حجل کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے گا میں اس پر مفتری کی حد جاری کروں گا۔ رواہ ابن ابی عاصم فی فضائل الصحابة

۳۶۱۵۸.....عصمہ بن مالک خطمی کی روایت ہے کہ اہل بادیہ (دیہات) کا ایک شخص اپنے اونٹوں کو لے کر آیا اور رسول کریم ﷺ سے اس کی ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے اس سے اونٹ خرید لیے بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس شخص سے ملاقات ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو عرض کیا: میں اونٹ لے کر آیا ہوں جنہیں رسول کریم ﷺ نے خرید لیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مال نقدی لے لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں میں نے مال مختصر کر کے اونٹ فروخت کر دیئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واپس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ اگر آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو میرا مال کون ادا کرے گا؟ ذرا دھیان رکھنا رسول اللہ تجھے کیا حکم دیتے ہیں پھر واپس آ کر مجھے بھی اطلاع کرنا۔ چنانچہ اس شخص نے آپ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! خدانخواستہ اگر آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو میرا قرض کون ادا کرے گا؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوبکر ادا کریں گے چنانچہ اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واپس جاؤ اور دوبارہ پوچھو کہ اگر ابوبکر بھی دنیا سے رخصت ہوجائیں تو پھر کون ادا کرے گا اس شخص نے آکر آپ ﷺ سے یہی سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عمر ادا کریں گے واپس جا کر اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر کر دی آپ نے کہا: پھر واپس جاؤ اور پوچھو کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ رخصت ہوجائیں کون قرض ادا کرے گا چنانچہ وہ شخص دوبارہ خدمت میں حاضر ہوا اور یہی سوال پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ہلاکت! جب عمر مر جائیں تو اگر تم سے ہوسکے تم بھی مر جاؤ۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... یہ حدیث معنی موجود ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۵۳۔

فضائل حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

۳۶۱۵۹ ...... ''مسند عمر'' ابو بحریہ کندی کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب تشریف لائے یکا یک ایک مجلس میں جا پہنچے جس میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اے اہل مجلس) تمہارے ساتھ ایک ایسا شخص بیٹھا ہوا ہے کہ اگر اس کا ایمان کسی بڑے لشکر میں تقسیم کیا جائے تو اس کے لیے کافی ہو آپ رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۶۰ ...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے دس (۱۰) خوبیوں سے نوازا ہے جو میں نے لوگوں سے چھپائے رکھی ہیں چنانچہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا۔ رسول کریم ﷺ نے پہلے اپنی ایک بیٹی میرے نکاح میں دی پھر اس کے بعد دوسری دی میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے اس وقت سے میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے آلہ تناسل کو نہیں چھوا میں گانے بجانے سے دور رہا ہوں اور نہ ہی میں نے اس کی تمنا کی میں نے جاہلیت میں بھی شراب نہیں پی اور اسلام میں تو اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص زمین کے اس ٹکڑے کو خرید کر مسجد میں شامل کرے اس کے لیے جنت میں عالیشان گھر ہوگا۔ چنانچہ میں نے زمین کا وہ ٹکڑا خرید کر مسجد میں شامل کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی عاصم فی السنۃ

۳۶۱۶۱ ...... ''ایضاً'' عبیداللہ بن عدی بن خیار کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو برحق مبعوث کیا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے اللہ اور اللہ کے رسول کی دعوت کو قبول کیا میں آپ ﷺ کی تعلیمات مبعوثانہ پر ایمان لایا میں نے دو ہجرتیں کیں میں نے رسول کریم ﷺ کا سسرالی رشتہ بھی حاصل کیا میں نے رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اللہ کی قسم نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اور نہ ہی آپ کے ساتھ دھوکا کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا میں نے قبلتین کی طرف نماز پڑھی ہے پھر جب رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی آپ مجھ سے راضی تھے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابو نعیم فی المعرفۃ

۳۶۱۶۲ ...... ''ایضاً'' حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذی النورین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی دو بیٹیوں کو اپنے نکاح میں لائے تھے جب کہ یہ خوبی آپ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی فرد کو حاصل نہیں۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۳۶۱۶۳ ...... ''ایضاً'' اسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ جاری تھا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جس دن میں اور تو رسول کریم ﷺ کے ساتھ فلاں اور فلاں جگہ تھے اور میرے علاوہ کوئی صحابی بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہیں تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں مجھے یاد ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا اے طلحہ! کوئی نبی ایسا نہیں کہ اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جنت میں اس کا کوئی رفیق نہ ہو اور یہ عثمان بن عفان بھی جنت میں میرا رفیق ہوگا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ واپس لوٹ آئے۔

رواہ ابی عاصم وعبداللہ بن احمد والعقیلی والحاکم وابویعلی واللالکائی فی السنۃ وابن عساکر

۳۶۱۶۴ ..... "ایضاً" عقبہ بن صہبان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے کبھی بھی گانا نہیں گایا اور نہ ہی کبھی اس کی تمنا کی اور جب سے میں نے رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے تب سے میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے عضو تناسل کو مس نہیں کیا۔ رواہ العدنی وابن ماجه و ابونعیم فی الحلیة

۳۶۱۶۵ ..... ھزیل بن شرحبیل کی روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسلمانوں نے رسول کریم ﷺ سے بھوکے ہونے کی شکایت کی میں گھی اور شہد کے مشکیزوں کی طرف اٹھا بہت سا آٹا خریدا پھر دستر خوان پھیلایا اس پر میں نے کھجور اور گھی سے تیار کیا ہوا کھانا پھیلایا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! جی ھاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے جیش عسرت" کو ساز و سامان دیکر تیار کیا پیادوں کو سوار کیا بھوکوں کو کھانا کھلایا ننگوں کو کپڑے پہنچائے اور ستر گھوڑے دیئے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے بئر رومہ (رومہ کا کنواں) خریدا اور اس کا پانی عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا؟ کہا جی ہاں۔ رواہ ابوالشیخ فی السنة

۳۶۱۶۶ ..... "ایضاً" ابن لبیبہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا جب محاصرہ کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اونچی جگہ میں بنے روشندان سے جھانک کر فرمایا: کیا تم میں طلحہ موجود ہے؟ بلوائیوں نے جواب دیا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول کریم ﷺ نے مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات قائم کی تو آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان مواخات قائم کی تھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں لوگوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنا چاہا تو آپ نے کہا: عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے واسطہ دیا ہے اور جو معاملہ میں نے دیکھا ہے میں اس کی گواہی کیوں نہ دوں۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر وفیه الواقدی ومحمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان وحدیثه منکر

۳۶۱۶۷ ..... "ایضاً" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی جب عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا عثمان سے بہتر کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں اور تم سے بہتر کی طرف عثمان کی رہنمائی نہ کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دو اور میں اپنی بیٹی عثمان کے نکاح میں دیتا ہوں۔ (رواہ البغوی فی مسند عثمان وابن جریر فی تهذیب الآثار وقال صحیح والحاکم والبیہقی فی الدلائل واللالکائی فی السنة وقال: اسنادہ لاباس بہ لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی پیشکش کی تھی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تھا)۔

۳۶۱۶۸ ..... "ایضاً" عبدالرحمن بن عثمان تیمی کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقام ابراہیم کے پاس دیکھا آپ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ایک رکعت میں قرآن پڑھا پھر واپس لوٹ آئے میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ نے صرف ایک ہی رکعت پڑھی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ میرے وتر کی رکعت تھی۔

رواہ ابن المبارک فی الذھد وابن سعد وابن ابی شیبة وابن منیع والطحاوی والدار قطنی والبیہقی وسندہ حسن

۳۶۱۶۹ ..... "ایضاً" عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اتمام حدیث کرتا ہو الا یہ کہ عثمان رضی اللہ عنہ حدیث گوئی سے کتراتے تھے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۱۷۰ ..... "ایضاً" محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پوری رات بیدار رہتے اور ایک ہی رکعت میں قرآن ختم کر لیتے۔

رواہ ابن سعد

۳۶۱۷۱ ..... "ایضاً" عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھائی پھر مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآن پڑھ ڈالا یہ ان کی وتر کی رکعت تھی۔ رواہ ابن سعد

۳۶۱۷۲...... "ایضاً" مالک بن ابی عامر کی روایت ہے کہ لوگ حش کوکب" (مدینہ میں بقیع سے باہر ایک باغ ہے) میں اپنے مردے دفنانے سے گریز کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کیا بعید کہ کوئی صالح شخص وفات پائے جو یہاں دفن کیا جائے اور پھر لوگ اس کے نمونہ پر چلیں اور اپنے مردے یہاں دفن کریں مالک بن ابی عامر کہتے ہیں! چنانچہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جو یہاں دفن ہوئے۔

رواہ ابن سعد

۳۶۱۷۳...... مجن مولیٰ عثمان کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی زمین میں تھا اتنے میں ایک دیہاتی عورت جو بدحالی سے دوچار تھی آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مجن اسے باہر نکال دو میں نے عورت باہر نکال دی وہ پھر لوٹ آئی اور کہنے لگی: مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مجن اسے باہر نکال دو میں نے اسے باہر نکال دیا۔ وہ پھر واپس لوٹ آئی اور بولی: مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مجن! تیری ہلاکت میں اسے بدحالی سے دوچار دیکھتا ہوں جس نے اسے شر پر اکسایا ہے اسے لے جاؤ اور اسے کھانا کھلاؤ اور کپڑے پہناؤ میں عورت کو لے کر چل دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی کھانا کھا کر عورت کی جان میں جان آئی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو ایک گدھا دو اور اس پر کھجور آٹا اور کشمش لاد کر دو اور پھر اسے لے جاؤ اور جو لوگ دیہات میں جارہے ہوں اس کو ان کے ہمراہ کر دو اور ان سے کہو کہ اسے اس کے خاندان تک پہنچادو۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی اسی دوران جب میں اسے اپنے ساتھ لیے جارہا تھا میں نے اس سے پوچھا: امیر المومنین کے سامنے تو نے جو اقرار کیا ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟ وہ بولی اس کی کوئی حقیقت نہیں میں نے تو محض اس بدحالی کی وجہ سے ایسا کیا تھا جس نے مجھے دوچار کردیا تھا۔

رواہ العقیلی

۳۶۱۷۴...... "مسند عثمان" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مجھے جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے اور مجھے پتہ نہ ہو کہ مجھے کس میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا تو یہ جاننے سے قبل میں پسند کروں گا کہ میں مٹی ہو جاؤں۔ رواہ احمد بن حنبل فی الذھد

۳۶۱۷۵...... عبدالرحمن بن بولاء کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء کی ایک چٹان پر کھڑے تھے چٹان ہلنے لگی آپ ﷺ فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ تجھ پر یا تو نبی کھڑا ہے یا صدیق کھڑا ہے یا شہید کھڑا ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ عثمان، زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ رواہ ابن ابی عاصم

۳۶۱۷۶...... یوسف ماجشون کی روایت ہے کہ ابن شہاب کہتے ہیں: اگر کسی وقت عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وفات پا جاتے علم فرائض ہلاک ہو جاتا چونکہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ فرائض کا علم ان دو کے سوا کوئی نہیں رکھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۷۷...... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے رب کے حضور پیش کرنے کے لیے دس چیزیں چھپا رکھی ہیں بلاشبہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا میں نے جیش عسرت کو جنگی ساز وسامان سے لیس کیا میں نے رسول کریم ﷺ کے عہد میں قرآن جمع کیا رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی جب وہ وفات پاگئی تو دوسری بیٹی میرے نکاح میں دی میں نے گانا نہیں گایا اور نہ ہی اس کی تمنا کی جب سے میں نے رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے تب سے اپنا دایاں ہاتھ شرمگاہ پر نہیں رکھا جب سے میں اسلام لایا ہوں کوئی سال نہیں گزرنے پاتا مگر اس میں ضرور غلام آزاد کرتا ہوں میں نے جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں۔

رواہ یعقوب بن سفیان والخرائطی فی اعتلال القلوب وابن عساکر

۳۶۱۷۸...... "ایضاً" زبیر بن عبداللہ بن رھیمہ اپنی دادی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پوری عمر روزے رکھتے تھے اور تمام رات عبادت میں مصروف رہتے تھے البتہ رات کے پہلے حصہ میں تھوڑی دیر کے لیے سو جاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۱۷۹...... سھل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو واسطہ دے کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر عمر اور میں احد پہاڑ پر چڑھے اچانک احد پہاڑ جنبش میں آگیا چونکہ اس پر محمد نبی کریم ﷺ ابوبکر عمر عثمان کھڑے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے احد! ثابت قدم رہ تیرے اوپر ایک نبی ہے ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۸۰......ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا: ایک شخص بولا: لوگ تو عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہیں ابن سیر بن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان لوگوں کا ناس ہو ایسے شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ نجاشی کے پاس داخل ہوا ان سب نے نجاشی کے دربار میں فتنہ بجالایا بجز عثمان رضی اللہ عنہ کے لوگوں نے ابن سیرین سے دریافت کیا: کہ وہ فتنہ کیا تھا انھوں نے جواب دیا جو شخص بھی نجاشی کے پاس داخل ہوتا تھا وہ سر سے سجدے کا اشارہ کرتا تھا لیکن عثمان رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرنے سے انکار کردیا۔ نجاشی نے کہا: تمہیں سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جیسا کہ تمہارے ساتھیوں نے سجدہ کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ عزوجل کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرسکتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۳۶۱۸۱......"مسند علی رضی اللہ عنہ نزال بن سبرہ کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو ملا اعلیٰ (اوپر کی مخلوق) میں ذی النورین دامادرسول اللہ ﷺ کے نام سے پکارا جاتا ہے چونکہ ان کے نکاح میں رسول کریم ﷺ کے دو بیٹیاں تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں جنت میں گھر کی ضمانت دی ہے۔ رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۱۸۲......"ابو سعید مولائے قدامہ بن مظعون کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر چل پڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کی بہت ساری خوبیاں سبقت لے گئی ہیں جن کی پاداش میں اللہ تعالیٰ انھیں کبھی بھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف والحاکم فی الکنی وابن عساکر

۳۶۱۸۳......بشیر اسلمی کی روایت ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ پہنچے تو انھوں نے پانی کو کم یاب پایا تاہم قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص کا چشمہ تھا جسے "رومہ" کہا جاتا تھا وہ شخص ایک مدغلہ کے بدلہ میں ایک مشکیزہ پانی بیچتا تھا رسول کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: یہ چشمہ مجھے جنت میں ایک چشمے کے بدلہ میں بیچ دو اس نے جواب دیا: یارسول اللہ! میں عیالدار ہوں اور میرے پاس اس چشمے کے علاوہ آمدنی کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اور نہ ہی میں کسب معاش کی طاقت رکھتا ہوں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) درہم میں خرید لیا (اور عامۃ المسلمین کے لیے وقف کردیا) پھر آپ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اگر وہ چشمہ میں خریدلوں تو میرے لیے بھی اسی کی طرح جنت میں چشمہ ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں عرض کیا: یارسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خریدلیا ہے اور مسلمانوں کے لیے وقف کردیا۔ رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۶۱۸۴......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی منبر پر تشریف لائے ضرور فرمایا کہ عثمان جنت میں جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۸۵......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھائیں حالانکہ وہ شخص آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانے سے انکار کردیا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے کسی آدمی کی نماز جنازہ نہیں چھوڑی بجز اس شخص کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا میں اس پر نماز نہیں پڑھتا۔ رواہ ابن النجار

۳۶۱۸۶......اسود بن ہلاک کی روایت ہے کہ حیرہ میں ایک اعرابی اذان دیتا تھا اور اسے جبر" کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ کہنے لگا: یہ عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت تک وفات نہیں پائیں گے جب تک اس امت کے امر خلافت کے متولی نہ ہوجائیں اس سے کسی نے پوچھا تمہیں کہاں سے اس کا علم ہوا؟ اس نے جواب دیا: چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم آپ کے سامنے ہوکر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کو میزان میں تولا گیا چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا وہ وزن میں پورے اترے پھر عمر کا وزن کیا گیا اور وہ بھی وزن میں پورے اترے پھر عثمان کا وزن کیا گیا اور وہ بھی وزن میں پورے اترے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۶۱۷۷......عمارہ بن رویبہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: کون ہے

جو عثمان کی شادی کرائے کاش اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی عثمان کا میں اس سے نکاح کرا دیتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۷۸ ... عمران بن حصین کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک جسے ''جیش العسرہ یعنی تنگدست لشکر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ ساز و سامان جنگی قوت اور غمخواری کا حکم دیا تھا ادھر عرب کے نصرانیوں نے ہرقل کے پاس اپنا وفد بھیج کر اسے پیغام دیا تھا کہ یہ شخص جس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے ہلاکت کے قریب پہنچ گیا ہے چونکہ اس کے نام لیوا سخت قحط سالی سے بدحال ہیں ان کے اموال ختم ہو چکے ہیں اگر تم اپنے دین کی نصرت چاہتے ہو تو اس کے لیے یہی وقت ہے چنانچہ ہرقل نے اپنا ایک جرنیل بھیجا جسے ''صناد'' کہا جاتا تھا، اس کے ساتھ چالیس ہزار کا لشکر جرار تھا جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے عرب کے مختلف شہروں میں خطوط بھیجے آپ ﷺ ہر دن منبر پر تشریف لے جاتے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے ''اللھم انک ان تھلک ھذا لعصابة فلن تعبد فی الارض ''یا اللہ اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا پھر زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی چونکہ لوگوں کے پاس جنگی قوت نہیں تھی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شام کی طرف تجارتی قافلہ روانہ کرنے کے لیے تیار تھے چنانچہ آپ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دوسو اونٹ ساز و سامان سے لیس تیار کھڑے ہیں اور یہ دوسو اوقیہ چاندی ہے۔ (آپ انھیں قبول فرمائیں) رسول کریم ﷺ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور جواب میں لوگوں نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر رسول کریم ﷺ ایک دوسری جگہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دینے لگے۔ عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا، یانبی اللہ! یہ ہیں دوسو اونٹ اور دوسو اوقیہ چاندی آپ ﷺ نے ایک بار پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور لوگوں نے بھی نعرہ بلند کیا اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ اونٹ لے آئے اور باقی نقدی مال رسول کریم ﷺ کے سامنے ڈھیر کر دیا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں انھیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۸۹ ... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ''جیش عسرت'' کے سلسلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مدد لینے کے لیے پیغام بھیجا، عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار دینار آپ ﷺ کی خدمت میں ارسال کیے دینار آپ ﷺ کے سامنے ڈھیر کر دیئے اور آپ نے ہاتھوں سے دیناروں کو اوپر نیچے الٹنا پلٹنا شروع کر دیا اور حضرت عثمان کے لئے دعا کرنے لگے: یا اللہ عثمان کی مغفرت فرما دے جو کچھ تو نے پوشیدہ رکھا ہے یا ظاہر کیا ہے یا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب اسے بخش دے اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے اس کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ رواہ ابن عدی والدارقطنی وابونعیم فی فضائل الصحابة وابن عساکر

۳۶۱۹۰ ... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں رسول کریم ﷺ کے پاس تھا آپ نے عنقریب ایک فتنہ کی آمد کا ذکر کیا پھر پاس سے ایک شخص گزرا اس نے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا۔ اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: فتنہ کے وقت یہ شخص ہدایت پر ہوگا یا فرمایا کہ حق پر ہوگا میں اس شخص کی طرف لپکا اور سے بازوؤں سے پکڑ لیا اور سیدھے منہ نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا میں نے عرض کیا: اس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا ہے؟ آپ نے جواب دیا: جی ہاں چنانچہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۹۱ ... ''مسند کعب بن مرہ البھزی'' کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عنقریب ایک فتنہ کا تذکرہ کیا اتنے میں ایک شخص گزرا دوپہر کے وقت شدت کی گرمی کی وجہ سے اس نے چادر سے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس دن ہدایت پر ہوں گے میں اٹھا اور اس شخص کو کندھوں سے پکڑ لیا اور سر سے چادر ہٹائی اور سیدھے منہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس شخص کی بات کر رہے تھے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة ونعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۱۹۲ ... ھرم بن حارث واسامہ بن حریم، مرہ بہزی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستے پر جا رہے تھے آپ نے فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب زمین ایک سخت فتنہ کی لپیٹ میں ہوگی اور اس کی شدت بیل کے سینگوں کی طرح ہوگی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس وقت ہم کیا کریں آپ نے فرمایا: اس وقت تم اس شخص اور اس

کے ساتھیوں کے ساتھ مل جاؤ راوی کہتے ہیں: میں نے جلدی سے لپک کر اس شخص کو پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس شخص کی بات کر رہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں اسی کی بات کر رہا ہوں چنانچہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۱۹۳ ...... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اگر میں رسول کریم ﷺ سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی میں نہ کھڑا ہوتا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے عنقریب ایک فتنہ کے وقوع کا ذکر کیا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے چادر سے سر ڈھانپ رکھا تھا (اسے دیکھ کر) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس دن حق پر ہوں گے میں نے آ کر اس شخص کو پکڑ لیا اور سیدھا نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا، میں نے عرض کیا: یہ شخص، ! فرمایا: جی ہاں چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۱۹۴ ...... ''مسند سلمہ بن الاکوع'' ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے ایک ہاتھ کے ذریعے دوسرے ہاتھ پر بیعت کی اور فرمایا: یا اللہ! عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں مصروف ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر واوردہ الهیثمی فی مجمع الزوائد ۹ ۸۹

۳۶۱۹۵ ...... شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا اچانک جبرئیل تشریف لائے اور مجھے اپنے دائیں کاندھے پر سوار کر کے لے گئے اور مجھے جنت میں داخل کر دیا میں جنت ہی میں تھا کہ اتنے میں مجھے ایک سیب دکھائی دیا دیکھتے ہی دیکھتے وہ دو حصوں میں پھٹ گیا اس سے ایک خوبصورت لڑکی برآمد ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے حسن و جمال میں اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا وہ عجب خدا تعالیٰ کی تسبیح کر رہی تھی جو نہ پہلوں نے سنی نہ پچھلوں میں میں نے کہا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں حور ہوں مجھے میرے رب نے اپنے عرش کے نور سے پیدا فرمایا ہے میں نے کہا: تو کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: میں امین خلیفہ مظلوم عثمان بن عفان کے لیے ہوں۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۱۹۶ ...... حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے لوگوں کو سخت بھوک ومشقت پیش آئی حتیٰ کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر مشقت کے آثار دیکھے اور منافقین کے چہروں پر فرحت دیکھی جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس حالت میں دیکھا تو فرمایا: اللہ کی قسم! سورج غروب ہونے نہیں پائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس رزق بھیج دے گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ سچ فرماتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے چودہ اونٹ بمعہ کھانے پینے کی اشیاء کے خرید لیے اور ان میں سے نو اونٹ نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ کر دیئے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کی بطور ہدیہ روانہ کیے ہیں چنانچہ رسول کریم ﷺ کا چہرہ بشاشت سے کھل گیا جب کہ منافقین کے چہرے درماندگی سے دوچار ہو گئے میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کیلئے بلند کیے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ایسی دعا فرمائی کہ میں نے اس سے قبل ایسی دعا سنی نہ اس کے بعد آپ فرماتے یا اللہ! عثمان کو عطا فرمایا اللہ عثمان کے ساتھ ایسا کر۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۹۷ ...... محمد بن عبداللہ مطلب بن عبداللہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول کریم ﷺ کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی وہ بولیں: ابھی ابھی رسول کریم ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے ہیں میں نے آپ کے سر مبارک میں کنگھی کی ہے آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نے ابوعبداللہ کو کیسا پایا؟ میں نے عرض کیا: اے اباجان: میں نے انھیں بہت بہتر پایا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا اکرام کرتی رہو چونکہ وہ اخلاق میں میرے ساتھ صحابہ میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

رواہ الطبرانی وابونعیم فی المعرفة والدیلمی و ابن عساکر وقالع قال البخاری لا اراه حفظه لا ن رقیة مانت ایام بدر وابو هریرة هاجر بعد ذالک بنحو خمس سنین ایام خیبر ولا یعرف لمطلب سماعًا من ابی هریرة ولا لمحمد ابن المطلب ولا تقوم به الحجة انتهی

۳۶۱۹۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک فتنہ کا تذکرہ کیا اور اس سے بہت ڈرایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے جو شخص اس فتنہ کو پائے آپ اسے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے اوپر لازم ہے کہ اس وقت تم امین اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ چمٹ جاؤ آپ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۱۹۹..... حبیب کاتب مالک، ابن شھاب، سعید بن المسیب کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی وفات پا گئیں تو عثمان رضی اللہ عنہ رونے لگے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں رو رہے ہو عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس لیے رو رہا ہوں چونکہ آپ سے میرا سسرالی رشتہ منقطع ہو چکا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس یہ جبرئیل کھڑے ہیں اور مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں کہ ہم نے اس کی بہن کی تمہارے ساتھ شادی کر دی ہے۔

رواہ ابن عساکر وقال: ذکر ابی ھریرۃ فیہ غیر محفوظ والمحفوظ عن سعید مر سلا ثم روی من طریق ابن لھیعۃ

۳۶۲۰۰..... عقیل ابن شھاب سعید بن المسیب روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی عثمان رضی اللہ عنہ غمزدہ اور پریشان تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان تمہارا کیا حال ہے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا جو پریشانی مجھے پیش آئی ہے لوگوں میں سے کسی کو ایسی پریشانی پیش آئی ہے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی جو میرے نکاح میں تھی وہ وفات پا چکی ہے اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کرے جس کی وجہ سے میری پشت کمزور ہوگئی اور سسرالی رشتہ جاتا رہا جو میرے اور آپ کے درمیان قائم تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تم یہ بات دل سے کہتے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! بخدا میں یہ بات دل سے کہتا ہوں چنانچہ اسی دوران آپ ﷺ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عثمان! یہ ہیں جبرائیل مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں کہ میں اس کی بہن ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا تمہارے ساتھ نکاح کر دوں اور اس کا مہر بھی اسی جیسا ہو چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کرا دیا۔ قال ابن عساکر: ھذا مع ارسالہ اصح من حدیث مالک

۳۶۲۰۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی دوسری بیٹی جو کہ حضرت عثمان کے نکاح میں تھی کی قبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے ابوایم اے اخوایم عثمان کی شادی کرادو۔ اگر دس بیٹیاں ہوتیں میں عثمان سے ان کی شادی کرا دیتا میں ان کی شادی آسمانی وحی کے ذریعے کرتا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۲۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے جنت خریدی ہے رومہ کے کنوئیں والے دن اور جیش عسرت کے دن۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹ حافظ ذھبی کہتے ہیں اس حدیث کی کی سند میں عیسیٰ بن میتب راوی ہے ابوداؤد وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۶۲۰۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عنقریب ایک فتنہ کی آمد کا ذکر کیا اتنے میں ایک شخص اپنا سر ڈھانپے ہوئے آیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس دن حق پر ہوں گے چنانچہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو کاندھے سے پکڑ کر رسول کریم ﷺ کے سامنے لایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ اس شخص کے متعلق فرما رہے تھے فرمایا: جی ہاں؟ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۰۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد بہت سارے فتنے اور امور رونما ہوں گے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لیے جائے پناہ کہاں ہوگی ارشاد فرمایا: امین اور اس کے ساتھی تمہاری جائے پناہ ہیں آپ ﷺ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۰۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کی طرف سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی ہے جس طرح کہ ابراہیم علیہ السلام کی طرف لوط علیہ السلام نے ہجرت کی تھی۔ رواہ العقیلی وابن عدی وابن عساکر

۳۶۲۰۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ (کسی طرف) تشریف لے جا رہے تھے جب کہ حضرت عثمان رضی

اللہ عنہ ایک جگہ بیٹھے ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ پر رو رہے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے دو صحابہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس لیے رو رہا ہوں چونکہ آپ کے ساتھ قائم سسرالی رشتہ ٹوٹ چکا ہے آپ نے فرمایا: رو نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میرے پاس سو (۱۰۰) بیٹیاں ہوتیں ایک کے بعد دوسری مرتی تو میں بھی ایک کے بعد دوسری کا نکاح تجھ سے کرتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ بچتی یہ جبرئیل امین ہیں یہ مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بہن رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح تم سے کرادوں اور اس کا مہر بھی وہی مقرر کروں جو اس کی بہن کا تھا۔

رواہ ابن عساکر وقال کذاقال: والمحفوظ ان الا ولی رقیة

۳۶۲۰۷......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کی شادی عثمان سے کرادوں۔رواہ ابن عدی و الدارقطنی وابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۹۲۷ وضعیف الجامع ۱۵۷۲

۳۶۲۰۸......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کا نکاح عثمان بن عفان سے کرادوں۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۰۹......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر میرے شوہر سے افضل ہیں رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: تمہارے شوہر سے اللہ اور اللہ کا رسول محبت کرتا ہے اور وہ بھی اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اگر تم جنت میں داخل ہوگئیں تم اس کا مقام دیکھ لوگی لوگوں میں بلند مرتبہ والا کسی کو بھی نہیں دیکھوگی۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۰......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا تم اس سے نہیں حیاء کرتی ہو جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟ بلاشبہ فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں۔رواہ الرویانی وابن عدی وابن عساکر

۳۶۲۱۱......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس ایک ایسا شخص نمودار ہونے والا ہے جو اہل جنت میں سے ہے چنانچہ عثمان عفان رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے ایک روایت میں ہے کہ اس میں کونے سے تمہارے پاس ایک ایسا شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۶۲۱۲......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مقام جحفہ میں اترے تو آپ ایک حوض میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور یہ بھی پانی میں ڈبکیاں لینے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو گلے لگالیا اور فرمایا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے ساتھ ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۳......مہلب بن ابی صفرہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے سوال کیا: آپ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کو دنیا میں کیوں بلند وعالی مقام دیتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا چونکہ عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام اولین وآخرین میں کوئی شخص ایسا نہیں جس نے کسی نبی کی دو بیٹیوں کے ساتھ شادی کی ہو۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۴......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے آپ پر صرف ایک ازار تھا جو ٹانگوں کے درمیان ڈال رکھا تھا جب کہ آپ کی رانیں ازار سے باہر تھیں اتنے میں ابوبکر نے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے انھیں اجازت دی اور وہ گھر میں داخل ہوگئے پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھیں بھی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور وہ بھی اندر داخل ہوگئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نے انھیں اجازت دی جب رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ جلدی سے کھڑے ہوئے اور گھر میں داخل ہوگئے آپ کا یہ انداز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر گراں گزرا جب یہ حضرات گھر سے چل دیئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے مگر آپ کی حالت میں کوئی تغیر نہیں پیدا ہوا لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ

فوراً کھڑے ہوگئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں بلا شبہ فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۳۶۲۱۵..... حفصہ بن عمر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف فرما تھے آپ نے کپڑا اپنی رانوں کے درمیان ڈال رکھا تھا اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی آپ ﷺ اپنی حالت پر بیٹھے رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر علی آئے پھر آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ آئے آپ بدستور اپنی حالت پر بیٹھے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے انھوں نے اجازت طلب کی رسول اللہ ﷺ نے کپڑا کھسکا کر ٹانگوں پر ڈال دیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو اجازت دی چنانچہ یہ سب حضرات آپس میں بات چیت کرتے رہے اور پھر اٹھ کر چلے گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر عمر علی اور آپ کے بقیہ صحابہ اندر آئے آپ اپنی حالت پر بیٹھے رہے لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے کپڑا پنڈیوں پر کھسکا لیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلی وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر

۳۶۲۱۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی جیسا کہ لوط علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف ہجرت کی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۷..... عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ محمد ﷺ کے گھر والوں نے چار دن تک کوئی چیز نہ چکھی حتی کہ بچے بلبلانے لگے چنانچہ نبی کریم ﷺ گھر والوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرے بعد تم نے کوئی چیز پائی ہے؟ میں نے عرض کیا: بھلا ہم کہاں سے پاتے اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ پر کسی چیز کو نہ لائے چنانچہ آپ ﷺ وضو کیا اور حالت انقباض میں نکل گئے پھر کبھی ایک جگہ نماز پڑھی اور کبھی دوسری جگہ اور پھر دعا میں مصروف ہو گئے چنانچہ دن کے آخری حصہ میں عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اجازت طلب کی میں نے چاہا کہ معاملہ عثمان رضی اللہ عنہ سے پوشیدہ رکھوں لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ یہ مالدار مسلمانوں میں سے ہیں شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر ہمارے لیے کوئی مال بھیجا ہو میں نے انھیں اجازت دی اندر آکر فرمایا: اے اماں جان رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: اے بیٹا! محمد ﷺ کے گھر والوں نے چار دنوں سے کوئی چیز نہیں کھائی پھر میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر دی عثمان رضی اللہ عنہ رونے لگے اور پھر فرمایا اے ام المؤمنین! اس دنیا کا ناس ہو جب آپ پر یہ مصیبت نازل ہوئی ہے تو آپ نے مجھے عبدالرحمن بن عوف ثابت بن قیس اور ہم جیسے دوسرے مالدار مسلمانوں کو خبر کیوں نہیں کی عثمان رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکل گئے اور ہمارے لیے آٹا گندم اور کھجور کے بہت سارے تھیلے بھیجے کھال اترے ہوئی ایک بکری بھی بھیجیں ایک تھیلی بھیجی جس میں تین سو درہم تھے پھر کہا: کہ یہ سامان تمہیں جلدی میں بھیجا ہے جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ خود روٹیاں اور بھونا ہوا بہت سا گوشت لے کر آئے اور کہا: یہ کھاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی رکھو پھر مجھے قسم دے کر کہا جب بھی ایسی حالت ہو مجھے ضرور خبر کرو تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میرے بعد تم نے کوئی چیز پائی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! مجھے علم تھا کہ جب آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے دیکھا کہ اتنا آٹا گندم اور کھجوریں ایک تھیلی جس میں تین سو درہم روٹیاں اور بھونا ہوا گوشت فرمایا کس نے دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے میں نے انہیں خبر کی وہ رونے لگے پھر مجھے قسم دی کہ جب بھی ایسی حالت ہو میں انھیں ضرور خبر کروں چنانچہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے نہیں اور فوراً مسجد کی طرف چل پڑے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے: یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ تین بار یہ دعا فرمائی۔

رواہ ابونعیم فی فضائل الصحابة وابن عساکر وابن قدامه فی کتاب البکاء والرقة وابونعیم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشریعہ ۳۹۱۔ ۳۹۲ والجامع المصنف ۳۵۸۔

۳۶۲۱۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا کہ آپ کی بغلیں دکھائی دینے لگیں یہ حالت تب ہوتی جب آپ حضرت عثمان بن عفان کے لیے دعا فرمارہے ہوتے۔ رواہ بن عساکر

۳۶۲۱۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر میں لیٹے ہوئے تھے جب کہ آپ کی رانوں یا پنڈلیوں سے

کپڑا ہٹا ہوا تھا اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی آپ ﷺ اسی حالت پہ باتیں کرتے رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور اسی حالت پر لیٹے ہوئے باتیں کرتے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ ﷺ بیٹھ گئے اور کپڑے درست کر لیے عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور باتیں کرتے رہے جب یہ حضرات چلے گئے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! ابوبکر گھر میں داخل ہوئے آپ بیٹھے نہیں اور نہ ہی کوئی پرواہ کی پھر عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ ملے نہیں اور نہ ہی پرواہ کی لیکن جب عثمان داخل ہوئے آپ بیٹھ گئے اور کپڑے بھی درست کر لیے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ رواہ مسلم وابویعلی وابو داؤد وابن جریر

۳۶۲۲۰۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی آپ کی رانوں سے کپڑا ہٹا ہوا تھا آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں بھی اجازت دی اور آپ اسی حالت پر بیٹھے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے کپڑے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رانوں پر کھینچ لیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ گویا آپ کو ناپسند ہے کہ عثمان آپ کو اس حالت میں دیکھ لیتے ارشاد فرمایا: عثمان ستر کے خوگر ہیں حیادار ہیں حتیٰ کہ فرشتے بھی ان سے حیاء کرتے ہیں۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۲۲۱۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تھے اور ہم اپنے اوپر ایک ہی لحاف اوڑھے ہوئے تھے اتنے میں ابوبکر آئے اجازت طلب کی گھر میں داخل ہوئے اور پھر نکل گئے پھر عثمان آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے کپڑے اپنے اوپر درست کرلو پھر عثمان داخل ہوئے اور پھر باہر نکل گئے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ: ابوبکر آئے آپ نے انھیں اجازت دے دی جب کہ عثمان آئے آپ نے انھیں اس وقت تک اجازت نہیں دی جب تک کہ میں نے اپنے اوپر کپڑے نہیں درست کر لیے آپ نے فرمایا: عثمان سے اللہ تعالیٰ حیاء کرتا ہے میں بھی ان سے حیاء کرتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۲۔۔۔ ام کلثوم بنت ثمامہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ہم آپ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں چونکہ لوگ ہم سے زیادہ تر انہی کے متعلق سوال کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اسی گھر میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا یہ بہت ٹھنڈی رات تھی نبی ﷺ پر جبریل وحی لے کر نازل ہوئے جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی آپ کی کیفیت شدید تر ہو جاتی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا۔

''انا سنلقی علیک قولاً ثقیلاً'' جب کہ عثمان رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھے لکھ رہے تھے آپ نے فرمایا: اے عثمان لکھو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی اس جگہ پر کسی شریف و مکرم شخص ہی کو بٹھا سکتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۳۔۔۔ ابوبکر عدوی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بوقت وفات اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو کوئی خاص مخفی وصیت کی ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا اللہ کی پناہ اس کے علاوہ کچھ نہیں جو میں آپ کو بھی بتاتی ہوں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئیں اور کہا: اے حفصہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ واسطہ دیتی ہوں کہ تم باطل میں کہیں میری تصدیق نہ کرو اور حق کی تکذیب کرو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوئی میں نے کہا: آپ رخصت ہو گئے مجھے اس کا پتہ نہیں تھا چنانچہ آپ نے فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میں اپنے والد کو؟ آپ خاموش رہے۔ میں نے کہا: اپنے والد کو آپ خاموش رہے پھر آپ پر غشی طاری ہوئی جو پہلے سے زیادہ تھی میں نے کہا آپ رخصت ہو گئے میں نے کہا مجھے اس کا پتہ نہیں تھوڑی دیر میں آپ کو پھر افاقہ ہوا اور فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ خاموش رہے آپ پر پھر غشی طاری جو پہلے کی دونوں مرتبہ سے زیادہ سخت تھی حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ کی رحلت ہو چکی ہے پھر جب آپ کو افاقہ ہوا فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ خاموش رہے میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ پھر خاموش رہے۔ میں نے کہا: تم جانتی ہو کہ دروازے پر کوئی شخص ہے اسے اجازت دو چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ اس امت میں سب سے زیادہ حیادار تھے اور دروازے پر وہی تھے انھیں اجازت دی اور وہ اندر داخل ہوئے نبی کریم ﷺ نے

انھیں فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ عثمان رضی اللہ عنہ قریب ہوئے آپ نے فرمایا: اور قریب ہو جاؤ عثمان اور قریب ہوئے فرمایا: اور قریب ہو جاؤ عثمان رضی اللہ عنہ اور قریب ہوئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن پر رکھا اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تم نے سن لیا جواب دیا: میرے کانوں نے سن لیا اور میرے دل نے اسے محفوظ کر لیا۔ آپ نے پھر ہاتھ مبارک عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن کے پیچھے رکھا اور سرگوشی کی جب فارغ ہوئے فرمایا: سن لیا؟ عرض کیا: میرے کانوں نے سن لیا اور میرے دل نے اسے یاد کر لیا آپ نے پھر ہاتھ مبارک عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن کے پیچھے رکھا اور سرگوشی کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا: سن لیا: عرض کیا: میرے کانوں نے سن لیا اور میرے دل نے محفوظ کر لیا پھر رسول اللہ ﷺ کی روح پرواز کر گئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر دی تھی کہ انھیں قتل کیا جائے گا اور انھیں حکم دیا تھا کہ تم اپنا ہاتھ روکے رکھنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے اپنا ازار کھول رکھا تھا چنانچہ آپ نے قمیص اپنے اوپر کھینچ لی اور پھر فرمایا: اے عثمان جب قیامت کے دن میرے پاس آؤ گے اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب کہ تمہاری رگوں سے خون رس رہا ہوگا؟ میں کہوں گا تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا: تم کہو گے ایک قاتل ورسوا آدمی سے یہ ہوا اسی دوران عرش کے نیچے سے ایک منادی پکارے گا خبردار! عثمان نے اپنے ساتھیوں کے درمیان فیصلہ کر دیا: عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے. لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ رواہ ابن عساکر وفیہ هشام بن زیاد ابو المقدام متروک

۳۶۲۲۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی کرائی تو آپ نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو تیار کرو اور اسے زفاف کے لیے عثمان کے پاس لے جاؤ اور اس کے سامنے دف بجاؤ چنانچہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا اور پھر تین دن کے بعد نبی کریم ﷺ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم نے اپنے خاوند کو کیسا پایا؟ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ بہترین خاوند ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ عثمان لوگوں میں سب سے زیادہ تیرے دادا ابراہیم اور تیرے باپ محمد کے مشابہ ہے۔ رواہ ابن عدی وقال تفرد بہ عمرو بن الازھر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۳۹۔

۳۶۲۲۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کی شادی عثمان بن عفان سے کرادوں یوسف کہتے ہیں یعنی رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلوایا جب آپ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ تمہیں (امر خلافت کی) قمیص پہنائے اگر لوگ تجھ سے وہ قمیص اتارنے کا مطالبہ کریں تم مت اتارو آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۲۲۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا انھیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی فرمایا: انھیں بھی اجازت دو جنت کی بشارت بھی دو پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی فرمایا انھیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو لیکن انھیں جنت میں جانے کے لیے بلوی کا سامنا کرنا ہوگا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ روتے ہوئے داخل ہوئے اور ہنستے ہوئے باہر نکلے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے لیے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اپنے باپ کے ساتھ ہو گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ نور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: نور کیا ہے ارشاد فرمایا: نور آسمان وجنان میں ایک سورج ہے اور نور حورعین پر فضیلت رکھتا ہے میں نے عثمان کے ساتھ اپنی دو بیٹیوں کی شادی کرائی ہے فرشتوں کے پاس اللہ تعالیٰ نے انھیں ذوالنورین کا نام دیا ہے جب کہ بہشتوں میں ان کا نام ذالنورین۔ (دونوروں والا) رکھا ہے سو جس نے عثمان کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۰......ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو "جیش عسرت" میں فرماتے ہوئے دیکھا کہ اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے آپ سے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۱......ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے پیاس کی شدت میں پانی پلائے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کنواں خریدا اور مسلمانوں کے لیے صدقہ کر دیا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عثمان رضی اللہ عنہ نے جیش عسرت" کو جنگی ساز و سامان سے لیس کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اس غزوہ کو عثمان کے لیے نہ بھلانا۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

۳۶۲۳۲......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے فلاں کام کیا فلاں کام کیا اور جیش عسرت کو ساز و سامان سے لیس کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۳......ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر پر تشریف فرما تھے عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی وہ اندر داخل ہوئے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور وہ بھی اندر داخل ہوئے پھر علی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی وہ بھی اندر داخل ہوگئے پھر سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر کے اندر داخل ہوئے پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور اندر داخل ہوئے۔ (اس سے قبل) رسول اللہ ﷺ اپنے گھٹنے ننگے لیے ہوئے گفتگو کرتے رہے جوں ہی عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ نے کپڑا گھٹنوں پر کھینچ لیا اور اپنی بیوی (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: میرے پاس سے پیچھے ہو جاؤ پھر یہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھوڑی دیر باتیں کرتے رہے اور پھر باہر نکل گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے پاس آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم داخل ہوئے اور آپ نے گھٹنوں پر کپڑا نہیں کھینچا اور نہ ہی مجھے پیچھے ہٹایا حتیٰ کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اس وقت آپ نے کپڑا بھی درست کیا اور مجھے بھی پیچھے کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اس شخص سے میں حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے بلاشبہ فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول سے حیاء کرتے ہیں اگر عثمان داخل ہوئے حالانکہ تم میرے قریب ہوتی وہ اپنا سر ہی اوپر نہ اٹھاتے اور نہ ہی کوئی بات کرتے حتیٰ کہ باہر نکل جاتے۔

رواہ ابویعلی و ابن عساکر

۳۶۲۳۴......ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا یکا یک ایک شخص آیا اور آپ ﷺ کے ساتھ مصافحہ کیا آپ نے اس وقت تک ہاتھ نہیں ہٹایا جب تک کہ اس شخص نے خود اپنا ہاتھ نہیں ہٹا دیا پھر اس نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! عثمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ایک شخص ہے۔ رواہ الطبرانی و ابن عساکر

۳۶۲۳۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی سیر کے لیے لے جایا گیا میں چوتھے آسمان پر تھا کہ یکا یک میری گود میں ایک سیب گرا میں نے اسے اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا جونہی میں نے اسے توڑا تو اس سے ایک حور برآمد ہوئی جو کھلکھلا کر ہنس رہی تھی میں نے اس سے کہا: بات کرو تم کس کی ملکیت ہو وہ بولی: میں اس مقتول کے لیے ہو جو شہید کیا جائے گا یعنی عثمان عفان رضی اللہ عنہ۔ رواہ الخطیب و ابن عساکر و قال: هذا الحديث منكر بهذا الا سناد و كل رجاله ثقات سوى ابى جعفر بن محمد بن سيلمان بن هشام والحمل فيه عليه

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۲۵۳ و التنزیہ ۱؍۳۷۲۔

۳۶۲۳۶......ابن عساکر، ابوالعز احمد بن عبید اللہ ابومحمد جوہری ابوالحسین محمد بن مظفر بن موسیٰ الحافظ احمد بن عبداللہ بن سابر دقاق ایوب بن محمد وزان ولید بن ولید ابن ثوبان بکر بن عبداللہ مزنی عبود اللہ مزنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا خود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میرے خاوند سے بہتر شخص سے کرائی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: میں نے ایسے شخص سے تمہاری شادی کرائی ہے جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتا ہے اور

وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے جب ام کلثوم رضی اللہ عنہا اٹھ کر چلی گئیں تو آپ نے انھیں دوبارہ اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میں نے کیسے کیا ہے؟ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کرائی ہے جس سے اللہ اور اللہ کا رسول محبت کرتا ہے اور وہ بھی اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے فرمایا: جی ہاں میں اس میں اس میں اضافہ کرتا ہوں کہ اگر تو جنت میں داخل ہوگی تم اس کا مقام دیکھوگی اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایسا عالی مقام کسی کا نہیں دیکھوگی۔قال ابن عساکر: رواہ غیرہ عن ایوب فقال ان ام کلثوم

۳۶۲۳۷..... حسن کی روایت ہے کہ: جب رسول اللہ ﷺ کی دوسری بیٹی وفات پاگئیں تو آپ نے فرمایا: اے ابوایم یا اس کی بہن عثمان کی شادی کرادی جائے؟ کاش اگر ہمارے پاس تیسری بیٹی ہوتی ہم اس کی شادی بھی عثمان سے کرادیتے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۸..... حسن کہتے ہیں: عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے علاوہ کسی شخص نے بھی کسی نبی کی دو بیٹیوں پر دروازہ بند نہیں کیا۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۹..... حسن کی روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کثیر مقدار میں دینار لائے اور نبی کریم ﷺ کی گود میں ڈال دیئے آپ ﷺ دیناروں کو الٹنے پلٹنے لگے اور فرمایا: اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں ان پر کوئی حرج نہیں ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر وقال: کذا قال یوم حنین وانما ھو یوم تبرک

۳۶۲۴۰..... حسن کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے جب آپ کو عثمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو آپ کے ساتھ معانقہ کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان کے ساتھ معانقہ کیا ہے جس شخص کا کوئی بھائی ہوا سے چاہیے کہ اس کے ساتھ معانقہ کرے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۱..... حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے ربیعہ اور مضر کی تعداد کے بقدر لوگ جنت میں داخل ہوں گے پوچھا گیا وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا: عثمان بن عفان۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۲..... حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ بنی آدم میں سب سے بہتر تھے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۳..... زید بن اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سرخ رنگ کی اونٹنی بھیجی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! عثمان کو پل صراط سے پار کردے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۴..... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نوسو پچاس (۹۵۰) اونٹ اور پچاس (۵۰) گھوڑے یا فرمایا: کہ نو سو ستر (۹۷۰) اونٹ اور تیس (۳۰) گھوڑے دیئے یعنی غزوہ تبوک میں۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۵..... حسان بن عطیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ نے تمہاری بخشش کردی ہے جو کچھ پہلے کیا یا بعد میں کروگے جو پوشیدہ کیا یا اعلانیہ کیا مخفی رکھا یا ظاہر کیا اور جو کچھ تا قیامت ہوگا سب بخش دیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم فی فضائل الصحابۃ وابن عساکر

۳۶۲۴۶..... عصمہ بن مالک خطمی کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی وفات پاگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کراؤ کاش اگر میری تیسری بیٹی ہوتی ہیں اسے بھی عثمان کے نکاح میں دے دیتا میں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت کے ذریعے عثمان کی شادی کرائی ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۷..... ابواسحاق کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا عثمان دوزخ میں جائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کہاں سے اس کا علم ہوا ہے اس نے کہا چونکہ عثمان نے نئے نئے امور پیدا کیے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: مجھے بتاؤ بالفرض اگر تمہاری بیٹی ہوا سے مشورہ کیے بغیر اس کی شادی کرادوگے جواب دیا نہیں فرمایا: کیا یہ رائے رسول اللہ ﷺ کی رائے جو انھوں نے اپنی بیٹیوں کے متعلق قائم کی تھی وہ بہتر ہے مجھے بتاؤ کہ نبی کریم ﷺ جب کسی معاملہ کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے تھے یا نہیں؟ اس نے جواب دیا: بلکہ آپ استخارہ کرتے تھے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بہتر راستہ فراہم کرتے تھے یا نہیں جواب دیا جی

جان بہتر راہ فراہم کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر دو کہ اللہ تعالیٰ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کے متعلق آپ ﷺ کو اختیار دیا ہے یا کہ نہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ تیری گردن اڑادوں لیکن اللہ تعالیٰ سے ناپسند فرماتا ہے اگر اس کے علاوہ تمہارا کوئی اور عقیدہ ہوتو میں تمہاری گردن اڑادوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۸ ابوجنوب (عقبہ بن علقمہ یشکری کوفی) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے جو نہ میرے ساتھ کیا نہ ابوبکر کے ساتھ نہ عمر کے ساتھ ہم نے عرض کیا: بھلا کیا معاملہ کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاؤں اور پنڈلیاں گھٹنوں تک ننگی تھیں اور پنڈلیاں ٹھنڈے پانی میں ڈال رکھی تھیں چونکہ آپ کو اس سے سکون ملتا تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ گھٹنے کو کیوں ننگا نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: اے علی! گھٹنہ ستر کی جگہ ہے اسی دوران ہم آپ کے اردگرد بیٹھے تھے اچانک عثمان رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ ﷺ نے اپنی پنڈلی اور پاؤں کپڑے سے ڈھانپ دیئے میں نے عرض کیا: سبحان اللہ یارسول اللہ! ہم آپ کے پاس بیٹھے تھے آپ کے پاؤں اور پنڈلیاں ننگی تھیں لیکن جب عثمان نمودار ہوئے تو آپ نے فوراً ڈھانپ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟ پھر عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! میں عثمان کے متعلق آپ کو ایک عجیب بات نہ سناؤں فرمایا: وہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ابھی ابھی عثمان کے پاس سے گزرا اور وہ غمزدہ و پریشانی میں بیٹھے تھے میں نے کہا: اے عثمان! یہ غم اور پریشانی کیسی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اے عمر رضی اللہ عنہ میں غمزدہ و پریشان کیوں نہ ہوں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہوجائے گا سوائے میرے نسب اور رشتہ کے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا جو رشتہ قائم تھا وہ ٹوٹ چکا ہے چنانچہ میں نے عثمان کو اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ پیش کیا لیکن وہ خاموش رہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا میں حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی ایسے شخص سے نہ کردوں جو عثمان سے بہتر ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! چنانچہ اسی مجلس میں رسول اللہ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرلی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی کی شادی کرادی چنانچہ حضرت عثمان سے بغض حسد رکھنے والے کہنے لگے نہیں نہیں یارسول اللہ! آپ ایک بیٹی کے بعد دوسری بیٹی کی شادی بھی عثمان سے کرارہے ہیں اس سے بڑھ کر عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اور کونسا شرف ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں میں ایک کے بعد دوسری کا عثمان سے نکاح کردیتا حتی کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی۔ پھر آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے عثمان! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں میرے بعد آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس وقت کیا کروں آپ نے فرمایا اے عثمان! اس وقت بس صبر ہی صبر ہے حتی کہ میرے ساتھ تمہاری ملاقات ہوجائے اور رب تعالیٰ تم سے راضی ہو۔ رواہ سعید بن المنصور وابن عساکر

۳۶۲۴۹ ... کثیر بن مرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں چوتھے آسمان پر انھیں ذوالنورین کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کے بعد دوسری بیٹی سے ان کا نکاح کردیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر خرید کر مسجد میں شامل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ گھر خرید کر مسجد میں اضافہ کردیا رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: جو شخص بنی فلاں کا باڑا خرید کر مسلمانوں کے لیے صدقہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ باڑا خرید کر مسلمانوں پر صدقہ کردیا ایک بار پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لشکر یعنی جیش عسرت کو ساز و سامان فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کرے گا چنانچہ پورے لشکر کو عثمان رضی اللہ عنہ نے جنگی ساز و سامان سے لیس کردیا حتی کہ فوجیوں کو اس کی کمی بھی محسوس نہ ہونے دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۰ محمد بن جعفر اپنے آباء سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ لیٹے ہوئے تھے اور ٹانگوں کو الگ الگ اوپر کیے ہوئے تھے اور آپ کی رانیں ننگی تھیں اتنے میں ابوبکر و عمر داخل ہوئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ داخل نہیں ہونے پائے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے کپڑا لٹکا لیا اور رانوں کو ڈھانپ دیا میں

نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں یارسول اللہ! ہم جماعت کی صورت میں آپ کے پاس موجود تھے آپ نے رانوں کو ڈھانپا نہیں لیکن جونہی عثمان آئے آپ نے رانیں ڈھانپ لیں ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں اس شخص سے حیاء کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۱.....نعیم بن ابی ھند کی روایت ہے کہ کوفہ میں لوگوں کے سامنے جب کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کرتا لوگ اسے مارتے تھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: ایسا مت کرو بلکہ اسے میرے پاس لیتے آؤ چنانچہ ایک شخص کہنے لگا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ہے لوگ اسے پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور کہنے لگے یہ شخص کہتا ہے کہ عثمان شہید کیے گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا اس شخص نے جواب دیا: کیا آپ کو وہ دن یاد ہے جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے ایک اوقیہ چاندی عطا کی ایک اوقیہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دی ایک عمر رضی اللہ عنہ نے اور ایک عثمان نے جب کہ ابوحسن (علی رضی اللہ عنہ) کے پاس کچھ نہیں تھا تاہم عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کی طرف سے ایک اوقیہ عطا کر دی میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لیے دعا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت عطا فرمائے آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا تمہارے اس مال میں برکت کیوں نہیں ہوگی حالانکہ تمہیں یا تو نبی نے عطا کیا ہے یا صدیق نے یا شہید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا: اس شخص کا رستہ چھوڑ دو۔

رواہ الشاشی وابن عساکر

۳۶۲۵۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ عثمان رسول اللہ ﷺ کے سامنے بہت سی بھلائیوں میں سبقت لے گئے ہیں ان کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں کبھی عذاب نہیں دے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۳..... ''ایضاً'' ثابت بن عبید کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! میں مدینہ واپس جا رہا ہوں اہل مدینہ میں مجھ سے حضرت عثمان کے متعلق سوال کریں گے میں ان سے کیا کہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں بتاؤ کہ عثمان کا تعلق ان لوگوں سے تھا ''جو لوگ ایمان لائے نیک اعمال کیے اور تقویٰ اختیار کیا پھر ایمان تقویٰ اور نیکوکاری پر ثابت قدم رہے اور اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔'' رواہ ابن مردویہ وابن عساکر

۳۶۲۵۴.....مکحول کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوعمرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۵..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حسن کی روایت ہے کہ لوگوں کو جب فتوحات نصیب ہوئیں کوئی شخص اگر کسی سے رسول اللہ ﷺ کے افاضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق پوچھتا تو اسے حضرت سعد بن مالک کی طرف دلالت کر دیتا تھا چنانچہ کوئی شخص اگر ان سے پوچھتا کہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق خبر دو تو وہ فرماتے: جب ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے تو عثمان ہم سب میں سے زیادہ اچھا وضو کرتے سب سے زیادہ لمبی نماز پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے زیادہ خرچ کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں میں ایک کے بعد دوسری کی شادی عثمان سے کرا دیتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی۔

رواہ ابن شاهين وابن عساكر وفيه العلاء بن عمر الخفي وقال ابن حبان لايحتج به

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔

۳۶۲۵۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ اس وقت حاضر تھے جب عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان نے رسول اللہ ﷺ کو جیش العسرۃ (غزوہ تبوک) کے موقع پر ساز وسامان دیا تھا چنانچہ آپ ﷺ سات سو (۷۰۰) اوقیہ سونا لے کر آئے تھے۔

رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۶۲۵۸.....حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دیگچہ جس میں گوشت تھا دے کر عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر بھیجا چنانچہ دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں میں نے زوجین کا ان سے اچھا جوڑا کوئی نہیں دیکھا

میں کبھی عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھتا اور کبھی رقیہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھتا جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم ان کے پاس داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیا تم نے ان سے اچھا جوڑا کوئی دیکھا ہے میں نے جواب دیا یا رسول اللہ نہیں میں کبھی عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی رقیہ رضی اللہ عنہا کی طرف۔ رواہ البغوی وابن عساکر

۳۶۲۵۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کے ساتھ حبشہ کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی ہے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ اپنی بیوی نبی کریم ﷺ کی بیٹی کو ساتھ لے کر نکل گئے تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ کو ان کے متعلق کوئی خبر نہیں ملنے پاتی تھی آپ نے ان کے متعلق خبریں دینی شروع کر دیں ایک عورت جس کا تعلق قریش سے تھا وہ حبشہ سے آتی آپ نے اس سے پوچھا! کہنے لگی: اے ابوالقاسم! میں نے ان دونوں کو دیکھا ہے فرمایا: تم انھیں کس حال میں دیکھا ہے؟ میں نے انھیں اس حال میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے رقیہ رضی اللہ عنہا کو گدھے پر سوار کر رکھا تا وہ گدھے کو ہانک رہے تھے اور پیچھے پیچھے چل رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی ان کا ساتھی ہے بلاشبہ لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنھوں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی۔

رواہ الطبرانی والبیھقی وابن عساکر

۳۶۲۶۰..... ''ایضاً'' عیسی بن طہمان حضرات انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہماری اس مسجد میں توسیع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک گھر خرید کر مسجد میں توسیع کر دی۔

رواہ العقیلی وابن عساکر

۳۶۲۶۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو بیعت رضوان کا حکم ملا تو عثمان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا آپ نے لوگوں سے بیعت لی اور پھر فرمایا: یا اللہ! عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں مصروف ہیں چنانچہ آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا تو گویا رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھا جو دیگر لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے بدرجہا افضل تھا۔

رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۷۶۵۔

۳۶۲۶۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا اور میرے ہاتھ پر ایک سیب رکھ دیا گیا جسے میں اپنے ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگا دیکھتے ہی دیکھتے وہ سیب دو حصوں میں پھٹ گیا اور اس سے ایک خوبصورت حور برآمد ہوئی اس کی آبروئیں گدھ کے پروں کے ریشوں جیسی تھیں میں نے کہا: تو کس کی ملکیت ہے اس نے کہا: میں اس شخص کی ملکیت ہوں جو ظلماً قتل کیا جائے یعنی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۶۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا مجھے ایک سیب تھما دیا گیا میں نے اسے توڑا اس سے ایک حور ظاہر ہوئی چنانچہ اس کی آنکھوں کی پلکیں گدھ کے پروں جیسی تھیں میں نے پوچھا تو کس کی ملکیت ہے اس نے جواب دیا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۲۵۶ واللآلی ۳۱۳۱۔

۳۶۲۶۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا جبرائیل امین نے مجھے ایک سیب دیا وہ میرے ہاتھ میں ٹوٹ گیا اس سے ایک لڑکی نکلی جس کی پلکیں گدھ کے پروں کی طرح۔ (باریک) تھیں میں نے اس سے پوچھا تو کس کی ملکیت ہے اس نے جواب دیا: میں اس شخص کی ملکیت ہوں جو آپ کے بعد ظلماً قتل کیا جائے گا یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۳۱۴۱۔

۳۶۲۶۵..... ''ایضاً'' بکر بن مختار بن فلفل اپنے والد سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں ایک باغ میں نبی کریم

کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس ذرا دیکھو یہ کون ہے میں نے نکل کر دیکھا تو وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے میں نے عرض کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں فرمایا: واپس جاؤ اور دروازہ کھولو اور انہیں جنت کی بشارت دو انہیں یہ خبر دو کہ میرے بعد وہ خلیفہ ہوں گے میں نے آ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خبر کر دی پھر ایک اور شخص آیا اور دروازے پر دستک دی اور آپ نے فرمایا: دیکھو کون ہے؟ میں نے آ کر دیکھا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے واپس جا کر میں نے عرض کیا: عمر ہیں فرمایا: واپس جاؤ اور دروازہ کھولو اور انہیں جنت کی بشارت دو انہیں یہ بھی خبر کر دو کہ وہ ابوبکر کے بعد خلیفہ ہوں گے میں نے آ کر عمر رضی اللہ عنہ کو خبر کر دی پھر ایک اور شخص نے دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے میں نے عرض کیا: عثمان ہیں فرمایا: واپس جاؤ اور دروازہ کھولو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ اور انہیں یہ بھی بتاؤ کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوں گے اور ان کا معاملہ یہاں تک پہنچے گا کہ ان کا خون بہایا جائے گا اس وقت تم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۔۔۔ ''ایضاً'' عبدالاعلیٰ بن ابی المساور مختار بن فلفل سے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انس دروازہ بند کر دو۔ میں نے دروازہ بند کر دیا تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی آپ نے فرمایا: اے انس دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو نیز اسے خبر دو کہ وہ میرے بعد میری امت کا والی ہوگا چنانچہ میں دروازہ کھولنے کے لئے چل پڑا جب کہ مجھے معلوم تھا کہ وہ کون ہے۔ دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابوبکر کھڑے ہیں میں نے انہیں نبی کریم ﷺ کے فرمان کی خبر دے دی آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: الحمد للہ پھر باغ میں داخل ہو گئے کچھ دیر بعد دروازے پر پھر دستک ہوئی آپ نے فرمایا: اے انس دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو اور اسے کہو کہ وہ ابوبکر کے بعد میری امت کا والی ہوگا میں دروازہ کھولنے کے لیے چل پڑا حالانکہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ کون ہے دروازہ کھولا دیکھا تو عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے انہیں آپ ﷺ کے فرمان کی خبر دی آپ نے الحمد للہ کہا اور پھر اندر داخل ہو گئے ایک اور شخص آیا اور دروازے پر دستک دی آپ نے فرمایا اے انس اس شخص کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو نیز اسے بتاؤ کہ وہ ابوبکر و عمر کے بعد میری امت کا والی ہوگا اور یہ کہ اسے آزمائش سے دوچار ہونا پڑے گا حتیٰ کہ لوگ اس کا خون بہائیں گے میں دروازہ کھولنے کے لیے چل پڑا مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ کون ہے چنانچہ دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے میں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم ﷺ کے فرمان کی انہیں خبر کر دی عثمان رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۔۔۔ ''مسند انس'' ابو حصین، مبارک بن فلفل اخ مختار بن فلفل کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم تشریف لائے اور باغ میں داخل ہوئے اتنے میں ایک شخص آیا اور دروازے پر دستک دی آپ نے فرمایا: اے انس کھڑے ہو جاؤ اور دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت اور میرے بعد خلافت کی خوشخبری دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اسے بتادوں میں باہر نکلا دیکھتا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے ان سے کہا: آپ کے لیے جنت اور رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت کی بشارت ہے پھر ایک اور آنے والا آیا اور دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! کھڑے ہو جاؤ اور دروازہ کھولو اور اسے جنت اور ابوبکر کے بعد خلافت کی خوشخبری سناؤ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اسے بتادوں؟ فرمایا: اسے بتادو میں نکل پڑا دیکھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے کہا آپ کے لیے جنت اور ابوبکر کے بعد خلافت کی خوشخبری ہے پھر ایک اور شخص آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے فرمایا اے انس! کھڑے ہو اور دروازہ کھولو اور اسے جنت اور عمر کے بعد خلافت کی خوشخبری دو اور یہ کہ اسے قتل کیا جائے گا میں باہر نکلا دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے تھے میں نے کہا آپ کے لیے جنت اور خلافت کی خوشخبری ہے نیز آپ کو قتل کیا جائے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے نہ گانا گایا نہ اس کی تمنا کی اور جب سے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے تب سے اپنا ہاتھ شرمگاہ سے مس نہیں کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! یہ معاملہ اسی طرح ہوگا۔

رواہ ابن عساکر وابویعلی و ابن عساکر من طریق عبداللہ بن ادریس عن المختار بن فلفل عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۰۲۔

۳۶۲۶۸......"ایضاً" ابوحازم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھے اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی کنویں کے منڈیر پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئے جس طرح کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو کیے ہوئے دیکھا پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے اجازت طلب کی آپ رضی اللہ عنہ فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو عمر رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے اور انھوں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے انھیں دیکھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا جیسے انھیں دیکھا (یعنی انھوں نے بھی کنویں میں ٹانگیں لٹکا دیں) پھر عثمان آئے اور آپ نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں بھی جنت کی بشارت دو لیکن انھیں ایک سخت آزمائش سے پالا پڑے گا جب رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا اپنے گھٹنے کپڑے سے ڈھانپ دیئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب ہم آئے آپ نے ایسا نہیں کیا لیکن عثمان آئے آپ نے گھٹنوں پر کپڑا کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے حیاء کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۶۹......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حواریوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے ایک حواری ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۲۷۰......اوس بن اوس ثقفی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکا یک جبرئیل امین تشریف لائے مجھے اپنے اوپر سوار کر کے رب تعالیٰ کی جنت میں داخل کر دیا میں جنت میں بیٹھا ہوا تھا اچانک میرے ہاتھوں میں ایک سیب آ گیا وہ دو حصوں میں پھٹ گیا اور اس سے ایک خوبصورت لڑکی ظاہر ہوئی میں نے اس سے زیادہ حسین کوئی لڑکی نہیں دیکھی وہ ایسی تسبیح کر رہی تھی جو نہ اولین نے سنی نہ آخرین نے میں نے کہا: اے لڑکی تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں حورعین ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے نور سے پیدا کیا ہے میں نے کہا: تو کس کی ملکیت ہے؟ جواب دیا: میں خلیفہ مظلوم عثمان بن عفان کی ملکیت ہوں۔ رواہ ابن عساکر والطبرانی

۳۶۲۷۱......"مسند عثمان" ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے جھانکے جب کہ آپ گھر ہی میں محصور کیے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اس شخص کو جس نے حراء کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو جب کہ حرار پہاڑ جھومنے لگا تھا آپ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور پھر فرمایا: اے حراء رک جاؤ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے میں آپ کے ساتھ تھا لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کی پھر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جو بیعت رضوان کے موقع پر حاضر تھا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مشرکین اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا اور آپ نے فرمایا تھا: یہ ہاتھ میرا ہے اور یہ ہاتھ عثمان کا ہے چنانچہ آپ نے خود میرے لیے بیعت کی چنانچہ لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا۔ پھر فرمایا: میں اس شخص کو واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا جب آپ نے فرمایا تھا: کون شخص اس گھر کو خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا اس کے بدلہ میں اس کے لیے جنت میں گھر ہوگا؟ چنانچہ میں نے گھر خرید کر مسجد میں توسیع کر دی لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جیش عسرت کے موقع پر حاضر تھا آپ نے فرمایا تھا: کون شخص آج کے دن مقبول خرچہ کرے؟ چنانچہ نصف لشکر کو میں نے اپنے مال سے ساز و سامان فراہم کیا لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا: پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جو بئر رومہ کے موقع پر حاضر تھا کہ اس کا پانی مسافروں کے لیے خرید کر صدقہ کر دیا جائے میں نے اپنے دل سے وہ کنواں خریدا اور مسافروں کے لیے وقف کر دیا لوگوں نے آپ کا یہ واسطہ بھی تسلیم کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی والشاشی والدار قطنی وابن ابی عاصم وسعید بن المنصور

۳۶۲۷۲......"ایضاً" احنف بن قیس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حج کی نیت سے چلے اور مدینہ سے گزرے ہم مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں علی بن ابی طالب زبیر، طلحہ، سعید بن ابی وقاص بیٹھے تھے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ پر زرد رنگ کی چادر تھی جس سے آپ نے سر ڈھانپ رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہاں علی ہیں لوگوں نے جواب دیا جی ہاں فرمایا کیا یہاں؟ زبیر ہیں؟ جواب دیا:

جی ہاں فرمایا: کیا یہاں طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں فرمایا: کیا یہاں سعد رضی اللہ عنہ ہیں: جواب دیا جی ہاں آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص بنی فلاں کا باڑا خریدے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کرے گا چنانچہ میں نے بیس ہزار درہم یا فرمایا پچیس ہزار درہم کے بدلہ وہ جگہ خرید لی اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: وہ جگہ میں نے خرید لی ہے آپ نے فرمایا: اسے مسجد میں شامل کردو تمہیں اس کا اجر وثواب ملے گا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں: پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص بئر رومہ خریدے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا میں نے وہ کنواں اتنے اتنے درہم میں خریدا میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے وہ کنواں خرید لیا ہے آپ نے فرمایا: اسے مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کردو اس کا اجر وثواب تمہیں ملے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا جی ہاں پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جیش عسرہ کے موقع پر لوگوں کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو شخص لشکر کو ساز و سامان سے لیس کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا: چنانچہ لشکر کو میں نے ساز و سامان سے لیس کیا حتی کہ فوجیوں نے نکیل اور رسی تک کی معمولی چیز بھی گم نہیں پائی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہنا یا اللہ گواہ رہنا یا اللہ گواہ رہنا پھر آپ واپس لوٹ گئے۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والنسائی وابویعلی وابن خزیمة وابن حبان والدارقطنی وابن ابی عاصم فی السنة والضیاء

۳۶۲۷۳..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے آل فلاں کی جائیداد خریدی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے پانی کا حق وقف کردیا ہے میں تو یہی سمجھتا تھا کہ آپ کے علاوہ اسے کوئی نہیں خرید سکتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۲۷۴..... ''مسند عثمان'' قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ ابوسہلہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ نے یوم والے دن جب آپ محصور تھے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ کر رکھا ہے میں اس پر صبر کرتا ہوں قیس کہتے ہیں: چنانچہ لوگ کہتے ہیں آپ کو اس دن صابر دیکھا ہے۔ رواہ ابن سعد احمد بن حنبل وابن ابی شیبة والترمذی وقال: حسن صحیح وابن ابی عاصم فی السنة و ابویعلی و ابونعیم فی الحلیة وسعید ابن المنصو

۳۶۲۷۵..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم عنقریب آزمائش سے دوچار ہو گے تم ہرگز قتال نہ کرنا۔ رواہ ابویعلی وسعید بن المنصور

۳۶۲۷۶..... ''ایضاً'' ابوسہلہ مولائے عثمان کی روایت ہے کہ بلوی کے موقع پر میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین آپ بھی جوابی جنگ کریں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں جنگ نہیں کروں گا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک چیز کا وعدہ کر رکھا ہے میں اس پر صبر کرتا ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۲۷۷..... ''ایضاً'' شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ولید بن عقبہ سے ملاقات ہوئی ولید نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کیوں امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے کنارہ کش ہوئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عثمان رضی اللہ عنہ کو میرا پیغام پہنچا دو کہ میں اُحد کے موقع پر جنگ سے نہیں بھاگا جنگ بدر میں بھی پیچھے نہیں رہا ہوں اور عمر کی سنت کو بھی نہیں ترک کیا چنانچہ ولید نے جا کر عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جو کہتے ہیں کہ میں جنگ احد میں بھاگا ہوں ''مجھے اس کی عار کیوں دلا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کردیا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلهم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنهم

جن لوگوں نے دو جماعتوں کے باہم مقابل ہونے کے ان روگردانی کی انہیں شیطان نے پھسلا دیا تھا ان کے بعض اعمال کی وجہ سے البتہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کردیا ہے۔'' اور ان کا یہ کہنا کہ میں بدر میں پیچھے نہیں رہا ہوں میں تو رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری میں لگا ہوا تھا یا آ خر وہ وفات پا گئیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال غنیمت سے حصہ دیا تھا جس کو رسول اللہ ﷺ حصہ دے دیں گویا وہ حاضر تھا اور رہا ان کا یہ کہنا کہ

میں نے سنت عمر کو نہیں چھوڑ ابلا شبہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی عبدالرحمن اس کی طاقت رکھتے ہیں ان کے پاس جاؤ اور انھیں یہ بتادو۔

رواه احمد بن حنبل و ابويعلى والطبرانى والبغوى فى مسند عثمان والضياء

۳۶۲۷۸...... "ایضاً" سعید بن عاص کی روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی آپ اپنے بستر پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر پہنے لیٹے ہوئے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی آپ ﷺ اس حالت میں رہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنے کی حاجت پوری کی اور پھر واپس لوٹ گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور آپ اسی حالت پر برقرار رہے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کام پورا کیا اور پھر واپس لوٹ گئے عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے آپ کے پاس داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اٹھ بیٹھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے اوپر اپنے کپڑے درست کرلو میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر واپس لوٹ گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وجہ ہے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آئے آپ نے حرکت نہیں کی لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپ فوراً سنبھل گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان حیادار شخص ہیں مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے اسی حالت میں انھیں اجازت دی وہ اپنی حالت مجھ تک۔ (کماحقہ) نہیں پہنچا پائیں گے۔

رواه احمد بن حنبل ومسلم وابو عوانة و ابويعلى وابن ابى عاصم والبيهقى

۳۶۲۷۹...... "ایضاً" ابو عبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ جاری تھا آپ نے بلوائیوں پر گھر کے اوپر سے جھانک کر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کراتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حراء پہاڑ ہلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء تا بتقدم رہ چونکہ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شھید ہے بلوائیوں نے کہا: جی ہاں یاد ہے آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کراتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا: کون شخص لشکر کے اخراجات برداشت کرے گا جب کہ لوگ تنگدستی کا شکار تھے میں نے ہی لشکر کو ساز و سامان سے لیس کیا تھا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کرواتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رومہ کے کنویں سے کوئی شخص پانی نہیں پی سکتا تھا الا یہ کہ کوئی پیسوں سے خرید لے چنانچہ میں نے وہ کنواں خرید کر مالدار افقیر و مسافر کے لیے وقف کردیا۔؟ لوگوں نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہا جی ہاں اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے بہت ساری چیزیں کیں۔

رواه الترمذى وقال: حسن صحيح والنسائى والشاشى وابن حزيمة وابن حبان والبغوى فى مسند عثمان والحاكم وسعيد بن المنصور والدارقطنى والبيهقى

۳۶۲۸۰...... ثمامہ بن حزن قشیری کی روایت ہے کہ بلوی کے موقع پر میں موجود تھا جب عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر جھانک کر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت "بئر رومہ" کے علاوہ مدینہ میں میٹھا پانی کہیں بھی دستیاب نہیں تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص روم کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کرے گا اسے جنت میں اس سے بہتر صلہ ملے گا چنانچہ میں نے کنواں اپنے ذاتی مال سے خریدا؟ جب کہ تم مجھے آج اس کنویں سے پانی پینے سے روک رہے ہو اور میں سمندر کا پانی پی رہا ہوں لوگوں نے اس کا اعتراف کیا۔ آپ نے پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ مسجد لوگوں کے لیے تنگ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص آپ فلاں کی زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کرے گا اسے جنت میں اسے سے بہتر صلہ ملے گا چنانچہ میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ زمین خرید کرکے مسجد میں اضافہ کر دیا حالانکہ تم آج اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے مجھے روک رہے ہو۔ لوگوں نے اعتراف کرتے ہوئے کہا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جیش عسرت کو میں نے اپنے مال سے ساز و سامان فراہم کیا: لوگوں نے کہا: جی ہاں: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے ثبیر پہاڑ پر تھے آپ کے ساتھ ابو بکر عمر اور میں تھا اچانک پہاڑ حرکت میں آ گیا حتیٰ کہ حرکت کی وجہ سے پہاڑ سے پتھر گرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور فرمایا اے ثبیر رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا دو شھید ہیں۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم ان لوگوں

نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔آپ نے تین بار فرمایا۔

رواہ الترمذی وقال حسن والنسائی و ابویعلی وابن خریمة والدار قطنی وابن ابی عامر والبیھقی والضیاء

۳۶۲۸۱۔۔۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اپنی دوسری بیٹی کی شادی مجھ سے کرائی ایک روایت میں ہے کہ آپ کی دوسری بیٹی کی وفات کے بعد مجھ سے فرمایا: اگر میری دس (۱۰) بیٹیاں ہوتیں میں ایک کے بعد دوسری کی شادی تم سے کرادیتا یقیناً میں تم سے راضی ہوں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی الا فراد وابن عساکر

۳۶۲۸۲۔۔۔۔۔سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پر آواز بلند کردی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم اپنی آواز کیوں بلند کرتے ہو حالانکہ میں بدر میں شریک تھا جب کہ تم شریک نہیں تھے میں نے۔(حدیبیہ کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے جب کہ تم نے بیعت نہیں کی اور اُحد میں تم بھاگ گئے تھے جب کہ میں نہیں بھاگا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی تمہاری بات کہ میں بدر میں تھا تم نہیں تھے سو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بذات خود اپنی بیٹی کی تیمارداری کے لیے چھوڑ دیا تھا اسی لیے آپ نے مجھے غنیمت سے حصہ بھی عطا کیا تمہارا کہنا کہ "تم نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور میں نے (عثمان نے) بیعت نہیں کی سو رسول اللہ ﷺ نے مجھے مشرکین کے پاس بھیجا تھا تمہیں اس کا علم بھی ہے جب مجھے تاخیر ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا اور فرمایا: یہ ہاتھ عثمان بن عفان کا ہے۔پس رسول اللہ ﷺ کا بایاں ہاتھ میرے دائیں ہاتھ سے افضل ہے اور رہا تمہارا یہ کہنا کہ "تم غزوہ احد میں بھاگ گئے تھے میں نہیں بھاگا سو اس متعلق اللہ تعالیٰ فرمایا ہے:

"ان الذین تولو منکم یوم التقی الجمعان انما استز لھم الشیان ببعض ماکسبوا ولقد عفااللہ عنم"

بے شک تم میں سے جن لوگوں نے دو جماعتوں کے باہم مقابل ہونے کے دن روگردانی کی تو ان کے بعض اعمال کی وجہ سے شیطان نے انھیں پھسلا دیا البتہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کردیا ہے۔

لہٰذا آپ مجھے اس گناہ کے ذریعے کیوں رسوا کررہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کردیا ہے۔رواہ البزار و ابن عساکر

۳۶۲۸۳۔۔۔۔۔"ایضاً" عبید حمیری کی روایت ہے کہ محاصرہ کے وقت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہاں طلحہ ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ کو علم ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اپنے ہم جلیس اور دوست کا ہاتھ پکڑ لے بلاشبہ وہ اس کا ہم جلیس اور دوست ہوگا دنیا و آخرت میں آپ نے فلاں کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور فلاں نے فلاں کا ہاتھ پکڑ لیا تھا حتیٰ کہ ہر شخص نے اپنے اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا اور فرمایا تھا یہ دنیا میں میرا ہم نشین اور آخرت میں دوست ہے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔

رواہ ابن ابی عاصم والشاشی وابن عساکر والبزار وفی مسندہ خاریة بن مصعب ضعیف وقال ابن عدی ھو ممن یکتب حدیثه واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال: قال ابن حبان : خارية يدلس عن الكذابين

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التعقبات ۵۵ واللآلی ۱/۳۱۷۔

۳۶۲۸۴۔۔۔۔۔"ایضاً" عبدالعزیز زہری محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے قبول اسلام کا واقعہ ہمیں یوں بیان فرمایا ہے میں عورتوں کا دلدادہ شخص تھا چنانچہ ایک رات میں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ کعبہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا اچانک ہمیں آواز سنائی دی: محمد اپنی بیٹی کا نکاح عتبہ بن ابی لہب سے کرنا چاہتے ہیں رقیہ رضی اللہ عنہا بہت حسن و جمال والی عورت تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے حسرت ہوئی کہ میں عتبہ پر سبقت کیوں نہ لے جاؤں میں وہاں نہ بیٹھا اور فوراً اٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑا میں نے گھر پر اپنی خالہ سعدی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس بیٹھی پائی سعدی بنت کریز اپنی قوم کو غیب کی خبریں سنایا کرتی تھی۔جب اس نے مجھے دیکھا کہنے لگی:

ابشر وحیت ثلاثاً تترى ثم ثلاثاً وثلاثاً اخر.

خوش ہو جا تجھے تین بار لگا تار خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے پھر سہ بار اور ایک اور سہ بار۔

ثم باخری کی تتم عشرا اتاک خیر و وقیت الشرا

پھر ایک بار اور تاکہ دس بار پوری ہو جائے تیرے پاس خیر و بھلائی پہنچی ہے اور شر سے محفوظ کیا ہے۔

انکحت واللہ حصا نا زهرا وانت بکر ولقیت بکرا

بخدا تیرا نکاح ایک پاکدامن چاندی صورت سے کیا جائے گا تو بھی کنوارا ہے اور کنواری کو پائے گا۔

وفیتها بنت عظیم قدرا بنت امری بقد اشاد ذکرا

تم اسے قدر و منزلت کے اعتبار سے عظیم باپ کی بیٹی پاؤ گے ایک ایسے شخص کی بیٹی ہے جس کی شہرت کے تذکرے ہوں گے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خالہ کے قول سے تعجب کیا اور کہا: اے خالہ کیا کہتی ہو؟ وہ بولی: اے عثمان!

لک الجمال ولک اللسان هذا نبی معه البرهان

تمہارے لیے حسن و جمال اور زبان ہے یہ شخص نبی ہے اور اس کے پاس برهان ہے۔

ارسله بحقه الدیان وجاء ه التنزیل والفرقان فاتبعیه لا تغتا لک الاوثان

اللہ تعالیٰ نے انھیں برحق پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ان کے پاس تنزیل وفرقان آئے ہیں لہٰذا تم ان کی اتباع کرو تجھے بت گمراہ نہ کرنے پائیں۔

میں نے کہا: اے خالہ! آپ ایسی چیز کا ذکر کر رہی ہیں جسکا چرچا ہمارے شہر میں چل پڑا ہے آپ اس کی وضاحت کریں وہ محمد بن عبداللہ ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں اللہ تعالیٰ کا قرآن لائیں گے اور اللہ کی طرف اس کی دعوت دیں گے، پھر بولی: اس کا چراغ ہمیشہ روشن رہے گا اس کا دین فلاح و کامیابی ہے اس کا معاملہ کامرانی ہے اسے غلبہ حاصل ہوگا گمراہ لوگ اس سے مغلوب ہوں گے چیخ و پکار فضول ہوگی اگرچہ گھمسان کی جنگیں ہی کیوں نہ ہوں تلواریں بے نیام ہی کیوں نہ ہو جائیں نیزے کیوں نہ کھینچ لیے جائیں پھر خالہ اٹھ کر چلی گئی لیکن اس کا کلام میرے دل میں رچ بس گیا میں اس معاملہ میں سوچ و بچار کرنے لگا دریں اثناء میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اٹھتا بیٹھتا تھا میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھیں تنہائی میں پایا میں ان کے پاس بیٹھ گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فکرمند دیکھا آپ نے فکرمندی کی وجہ پوچھی چونکہ ابوبکر دل میں دوسروں کا درد رکھنے والے شخص تھے میں نے انھیں اپنی خالہ کا کلام سن ڈالا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ تیری ہلاکت ہو بلاشبہ تو عقلمند آدمی ہے تمہارے اوپر حق باطل سے مخفی نہیں رہ سکتا یہ کیسے بت ہیں جن کی تمہاری قوم عبادت کرتی ہے کیا یہ گونگے پتھر نہیں جو نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں جو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع؟ میں نے کہا: بخدا جی ہاں حقیقت میں یہ ایسے ہی ہیں ابوبکر بولے: اللہ کی قسم تمہاری خالہ نے سچ کہا ہے۔ بخدا! یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد بن عبداللہ ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں مخلوق کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا تم ان کے پاس جا سکتے ہو کہ ان کی بات سن لو میں نے حامی بھر لی، بخدا! تھوڑی دیر بھی نہیں گزری تھی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ادھر سے گزرے علی رضی اللہ عنہ نے کپڑے اٹھائے ہوئے تھے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ کی طرف اٹھے اور آپ کے کان میں سرگوشی کی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی دعوت قبول کرلو اور جنت میں داخل ہو جاؤ بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں تیری طرف اور مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ بخدا میں نے جونہی آپ ﷺ سے بات سنی میں نے ذرہ بھر ڈھیل نہیں کی اسلام قبول کرلیا اور کلمہ شہادت پڑھ لیا اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرلی چنانچہ کہا جاتا تھا کہ سب سے اچھا جوڑا عثمان رضی اللہ عنہ اور رقیہ رضی اللہ عنہا کا ہے پھر دوسرے دن صبح کو ابوبکر رضی اللہ عنہ عثمان بن مظعون ابوعبیدہ بن جراح عبدالرحمن بن عوف ابوسلمہ بن عبدالاسد اور ارقم بن ابی ارقم کو لے آئے اور انھوں نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اڑتیس (۳۸) مرد جمع ہو گئے عثمان رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے متعلق ان کی خالہ سعدی نے یہ اشعار کہے ہیں۔

هدی اللہ عثما نا بقول الی الهدی وآرشده واللہ یهدی الی الحق.

اللہ تعالیٰ نے عثمان کو ہدایت دی ہے اور ہدایت کی طرف اس کی راہنمائی کی ہے اللہ تعالیٰ حق کی راہنمائی کرتا ہے۔

فتا بع بالرای السد ید محمدا وکان برای لا یصد عن الصد ق.

اس نے استصواب رائے سے محمد کی اتباع کی جب کہ غلط رائے سچائی سے نہیں روک سکتی۔

وانکحه المبعوث بالحق بنته فکا نا کبدر مازج الشمس فی الا فق.

اس پیغمبر نے اپنی بیٹی کا نکاح کرادیا اور وہ زوجین کا جوڑا چاند جیسا ہے جو افق میں سورج کو ماند کردیتا ہے۔

فد ء ک یا ابن الھا شمین مھجتی وانت امین اللہ ارسلت کی الخلق.

اے ہاشمیوں کے بیٹے! تجھ پر میری جان قربان جائے تو اللہ کا امین ہے تجھے مخلوق میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

جانشین عثمان رضی اللہ عنہ

۳۶۲۸۵...... ''مسند عثمان رضی اللہ عنہ مروان بن حکم کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک سال تک نکسیر آتی رہی حتیٰ کہ حج کے لئے بھی نہ جاسکے آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت بھی کردی آپ کے پاس قریش کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا: آپ خلیفہ مقرر کردیں فرمایا: لوگ ایسا کہتے ہیں جواب دیا: جی ہاں فرمایا: بھلا وہ کون ہو؟ وہ شخص خاموش رہا راوی کہتا ہے پھر آپ کے پاس ایک اور شخص داخل ہوا میرا خیال ہے وہ حارث تھا۔ اس نے بھی وہی بات کی جو پہلے نے کی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی پہلے جیسا جواب دیا: راوی کہتا ہے: عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا لوگ زبیر رضی اللہ عنہ کا کہتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جہاں تک میں جانتا ہوں وہ سب سے بہتر ہیں چونکہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری و النسائی وابو عوانۃ والحاکم

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ اور قتل

۳۶۲۸۶...... ''مسند عمر'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اگر لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر اجماع کر لیتے لامحالہ پتھروں سے رجم کیے جاتے جیسا کہ قوم لوط رجم کی گئی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۲۸۷...... ''مسند عثمان بن عفان'' عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک امیر قتل کیا جائے گا پھر اس کے بعد مفتری ہوگا جب تم اسے دیکھو قتل کردو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ہی شخص نے قتل کیا ہے بلاشبہ لوگ میرے خلاف جمع ہوجائیں گے اور میں قتل کیا جاؤں گا میرے بعد مفتری ہوگا۔ (روہ ابن عساکر وقال: کذا قال مفتر وانما ھو مبتر مفتری سے مراد جھوٹا خلیفہ اور متبر ہلاک پھیلانے والا)

۳۶۲۸۸...... ''ایضاً'' سیف بن عمر محمد وطلحہ وحارثہ اور ابو عثمان سے روایت نقل کرتے ہیں کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بنی لیث کا ایک شخص پکڑ کر لائے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کس قبیلہ سے ہے؟ جواب دیا: میں لیثی ہوں فرمایا: کیا تو میرا ساتھی نہیں ہے اس نے کہا: وہ کیسے آپ نے فرمایا: کیا ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم ﷺ نے تمہارے لیے دعا نہیں کی تھی اور یہ کہ تم فلاں فلاں دن حفاظت کرو اس نے جواب دیا: جی ہاں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم بلوی میں کیوں شریک ہو؟ چنانچہ وہ شخص بلوائیوں سے الگ ہو کر واپس چلا گیا۔ اسی طرح لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس قریش کا ایک شخص لائے وہ بولا: اے عثمان! میں آپ کو قتل کروں گا آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں اس نے پوچھا: وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لیے فلاں دن استغفار کیا ہے لہٰذا تم ہرگز محترم خون کے درپے نہیں ہوگے چنانچہ اس شخص نے استغفار کیا اور اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر واپس لوٹ گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۸۹...... ابو سعید مولی بنی اسد کی روایت ہے کہ جب مصری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے آپ کی گود میں قرآن مجید رکھا ہوا تھا آپ اسے پڑھ رہے تھے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر تلوار ماری۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ برجستہ ''یکفیکھم اللہ وھوا لسمیع

العلیم ''پس اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے آپ کی کفایت کرے گا اور وہ سننے والا اور علم والا ہے'' پر جا پڑا آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: بخدا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے فیصلہ پر خط کھینچا ہے۔

رواہ ابن راھو یہ وابن ابی داؤد فی المصاحف وابو القاسم ابن بشران فی امالیہ و ابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر

۳۶۲۹۰ ۔۔۔ کثیر بن صلت کی روایت ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے کہا: اے کثیر! میں دیکھ رہا ہوں کہ مجھے آج ہی قتل کر دیا جائے گا میں نے عرض کیا! کیا آپ سے اس بارے میں کچھ کہا گیا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن آج رات میری آنکھ لگ گئی اور صبح کے قریب میں نے رسول اللہ ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! ہمارے پاس آجاؤ اور دیر نہ کرو ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اسی دن قتل کیے گئے۔ رواہ البزار والطبرانی وابن شاھین فی السنۃ

۳۶۲۹۱ ۔۔۔ کثیر بن صلت کی روایت ہے کہ جس دن عثمان رضی اللہ عنہ قتل کئے گئے آپ پر تھوڑی میں نیند طاری ہوگئی پھر بیدار ہوئے اور فرمایا: اگر یہ لوگ نہ کہیں کہ عثمان موت کا آرزومند ہے میں تمہیں ایک بات سناتا ہم نے عرض کیا ہم لوگوں کی طرح چہ میگوئیاں کرنے والے نہیں آپ ہمیں بتائیں فرمایا: آج رات میں رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا: تم جمعہ کو ہمارے پاس حاضر ہو جاؤ گے۔

رواہ البزار و ابویعلی والحاکم والبیھقی فی الدلائل

۳۶۲۹۲ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بلوائیوں پر جھانک کر فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا: اے عثمان! آج رات تم ہمارے پاس افطاری کرو گے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے صبح روزے کی حالت میں کی اور اسی دن شہید کر دیئے گئے۔ رواہ ابی شیبۃ والبزار و ابویعلی والحاکم والبیھقی فی الدلائل

۳۶۲۹۳ ۔۔۔ ''ایضاً'' اسماعیل بن ابی خالد کی روایت ہے کہ جب اہل مصر مقام جحفہ میں اترے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہے تھے عثمان رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اے اصحاب محمد! میری طرف سے برائی کا بدلہ دے تم برائی کا پرچار کرتے ہو اور نیکی کو چھپاتے ہو لوگوں کے شور وغل میں مجھے دھوکا دیتے ہو تم میں سے کون ان لوگوں کے پاس جائے گا اور ان کی برائی کا ان سے پوچھے؟ اور وہ کیا چاہتے ہیں۔ کسی نے جواب نہ دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں ان سے سوال کرتا ہوں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کا ان سے قریبی رشتہ ہے اور آپ اس کے زیادہ حقدار بھی ہیں۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے لوگوں نے انہیں خوش آمدید کیا۔ اور بولے آپ سے زیادہ کوئی شخص ہمیں محبوب نہیں جو ہمارے پاس آتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کس چیز نے تمہیں ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اس شخص نے (عثمان رضی اللہ عنہ) کتاب اللہ مٹا ڈالی ہے چراگاہوں کو استعمال ہے اپنے قریبی رشتہ داروں کو سرکاری عہدوں پر فائز کیا ہے مروان کو دو ہزار درہم دیئے ہیں اور اصحاب نبی ﷺ سے غصہ سے کام لیا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جواب بھیجوایا: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے میں نے تمہیں۔ (مختلف قراتوں سے) منع کیا ہے چونکہ مجھے تمہارے اوپر اختلاف کا ڈر تھا لہٰذا جس قرات پر چاہو پڑھو رہی بات چراگاہوں کی اللہ کی قسم میں نے اپنے اونٹ نہیں چرائے نہ اپنی بکریاں چرائی ہیں میں نے تو صدقہ کے اونٹ چراگاہوں میں بھیجے ہیں تاکہ فربہ ہو جائیں اور مساکین کو زیادہ نفع پہنچائیں: رہا ان کا کہنا کہ میں نے مروان کو دو ہزار درہم دیئے ہیں یہ لوگوں کا بیت المال ہے لوگ جسے چاہیں اس پر عامل مقرر کریں رہا ان کا یہ کہنا کہ میں نے اصحاب نبی ﷺ پر غصہ کیا ہے اور نہیں حق سے محروم کیا ہے سو میں بشر ہوں میں غصہ بھی ہو سکتا ہوں اور خوش بھی ہو سکتا ہوں جو مجھ پر حق یا ظلم کا دعویٰ کرے تو میں یہ ہوں چاہے تو مجھ سے بدلہ لے چاہے تو معاف کرے لوگ آپ کے جواب سے راضی ہو گئے آور صلح کر لی پھر مدینہ میں داخل ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نامہ اہل بصرہ واہل کوفہ کی طرف روانہ کیا کہ جو شخص آنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ اپنا وکیل مقرر کرے۔

رواہ ابن ابی داخد وابن عساکر

۳۶۲۹۴ ۔۔۔ ''ایضاً'' عبدالرحمن بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری قوم! تم میرے قتل کو کیوں حلال سمجھتے ہو؟ قتل تو صرف تین صورتوں میں حلال ہوتا ہے کفر بعد ایمان کے زنا بعد احصان کے اور قتل ناحق کی صورت میں میں نے ان میں سے کچھ نہیں کیا

اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تم اکٹھے ہو کر کبھی نماز نہیں پڑھ سکتے دشمن کے خلاف جہاد نہیں کر سکتے الا یہ کہ تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہو گے۔

رواہ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۲۹۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے نائلہ بنت قرافصہ کلبیہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی نے حدیث سنائی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا آپ نے وہ دن روزے میں گزار دیا افطاری کے وقت بلوائیوں سے میٹھا پانی طلب کیا کہنے لگے: اس کنویں کے علاوہ جہاں سے بھی پانی ملے پی لو کیا دیکھتے ہیں کہ کنویں سے بدبو اٹھ رہی ہے چنانچہ آپ نے یہ رات اسی حال میں گزار دی کوئی چیز نہیں کھائی پھر سحری کے وقت میں اپنی پڑوسیوں کے پاس گئی میں نے ان سے میٹھا پانی طلب کیا میں پانی کا ایک کوزہ لیے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئی انہیں جگایا میں نے عرض کیا: یہ میٹھا پانی ہے جو میں آپ کے پاس لائی ہوں آپ نے فرمایا: آج رات اس چھت سے رسول اللہ ﷺ مجھ پر نمودار ہوئے آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک ڈول تھا آپ نے فرمایا: اے عثمان! پی لو۔ میں نے سیر ہو کر پانی پیا پھر فرمایا: اور پیو!، میں نے اور پیا حتیٰ کہ میرا پیٹ بھر گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے اوپر چڑھائی کریں گے اگر تم ان سے قتال کرو گے فتحمند ہو جاؤ گے اور اگر قتال ترک کرو گے ہمارے پاس آ کر افطاری کرو گے حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اسی دن لوگ گھر میں داخل ہوئے اور آپ کو قتل کر دیا۔

رواہ ابن منیع وابن ابی عاصم

۳۶۲۹۶..... مہاجر بن حبیب اور ابراہیم بن تصقلہ کی روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا سر اوپر اٹھاؤ اور یہ روشندان دیکھو آج رات رسول اللہ ﷺ یہاں سے نمودار ہوئے اور فرمایا: اے عثمان! لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر لیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں چنانچہ آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول لٹکایا میں نے اس سے پانی پیا اس کی ٹھنڈک میں اپنے جگر میں پاتا ہوں آپ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم چاہو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں پھر وہ ان لوگوں کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا اور اگر چاہو تو ہمارے پاس آ کر افطار کرو حضرت عبداللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا: آپ نے کونسی صورت اختیار کی ہے؟ فرمایا: آپ کے پاس افطاری اختیار کی ہے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس لوٹ گئے پھر دوپہر کے وقت اپنے بیٹے سے کہا: جاؤ دیکھو کہ عثمان نے کیا کیا؟ ناممکن ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہوں چنانچہ وہ جا کر واپس لوٹا اور بتایا عثمان رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ رواہ الحارث

۳۶۲۹۷..... ابن عون کی روایت ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو کہتے سنا یا اللہ! عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق میرے والد سے جو گناہ سرزد ہوا ہے وہ انھیں بخش دے۔ رواہ مسند

۳۶۲۹۸..... "ایضاً" مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے اور تین دن تک بنی فلاں کے کناسہ پر ان کا جسد خاکی پڑا رہا پھر آپ کو حش کوکب میں دفن کر دیا گیا مالک کہتے ہیں عثمان قبل ازیں حش کوکب سے گزرے فرمایا: ضرور یہاں کوئی نیک شخص دفن کیا جائے گا۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۲۹۹..... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ غزوات میں ابلق گھوڑے کمیاب نہیں ہوئے حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۳۰۰..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور یاد بھی رکھا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرا ایک امیر قتل کیا جائے گا اور میرے منبر کی عزت پامال کی جائے گی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ہی مقتول ہوں عمر نہیں ہیں چونکہ عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ہی شخص نے قتل کیا ہے جب کہ مجھے اجتماعی طور پر قتل کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۶۳۰۱..... "ایضاً" مسلم ابوسعید مولائے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیس غلام آزاد کیے پھر شلوار منگوا کر اپنے اوپر کس لی جب کہ شلوار آپ نے جاہلیت میں پہنی ہے اور نہ ہی اسلام میں پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو آج رات

خواب میں دیکھا ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا ہے یہ حضرات فرمار ہے تھے صبر کرو تم نے آئندہ شام ہمارے پاس افطار کرنی ہے پھر آپ نے قرآن مجید منگوایا اور کھول کر اپنے سامنے رکھ لیا چنانچہ جب آپ کو قتل کیا گیا قرآن مجید آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا۔

رواہ ابویعلی واحمد بن حنبل وصحح

۳۶۳۰۲..... ''ایضاً'' مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرین پر نمودار ہو کر فرمایا: اے قوم مجھے مت قتل کرو چونکہ میں والی ہوں اور تمہارا مسلمان بھائی ہوں۔ اللہ کی قسم مجھ سے جہاں تک ہوسکا ہے میں نے اصلاح کا ارادہ کیا ہے خواہ میں درستی تک پہنچایا مجھ سے خطا ہوئی اگر تم نے مجھے قتل کر دیا پھر تم کبھی بھی اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکتے اکٹھے مل کر جہاد نہیں کر سکتے تمہاری غنیمت تمہارے درمیان تقسیم نہیں ہوگی مجاہد کہتے ہیں: جب لوگوں نے انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم امیر المؤمنین کی وفات کے وقت اس امر کی دعوت دیتے ہو جس کی تم پہلے دعوت دے چکے ہو دراں حالیکہ تم سب ایک نکتہ پر مجتمع ہو تمہارا معاملہ جدا جدا نہ ہوا اور تم دین کے اہل بھی ہو اور پھر تم یہ کہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعوت قبول نہیں کی یا کہو کہ اللہ کے ہاں دین کی تذلیل ہو رہی ہے۔ یا تم کہو کہ یہ خلافت میں نے تلوار یا غلبہ سے حاصل کی ہے اور مسلمانوں سے مشورہ لے کر حاصل نہیں کی یا تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ کو شروع سے نہیں جانتا یا آخر سے نہیں جانتا جب لوگوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ نے فرمایا: یا اللہ! ان کی تعداد کو اپنے شمار میں رکھ لے اور انھیں چن چن کر قتل کرا اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رکھ۔ مجاہد کہتے ہیں: جو لوگ فتنوں میں قتل ہوئے وہ بلوائیوں ہی میں سے تھے چنانچہ یزید نے بیس ہزار جنگجو مدینہ منورہ بھیجے جنہوں نے تین اور تک مدینہ کو مباح سمجھے رکھا اور اپنی مداہنت کی وجہ سے جو چاہا کر گزرے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۳۰۳..... ''ایضاً'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: محاصرہ کے موقع پر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! قتل عام حلال ہو چکا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! تمہیں اچھا لگے گا کہ تم لوگوں کو اور مجھے قتل کر دو؟ میں نے عرض کیا: نہیں فرمایا بخدا! اگر تم ایک شخص کو قتل کرو گے گویا تم پوری انسانیت کو قتل کرو گے میں واپس لوٹ آیا اور قتال میں حصہ نہ لیا۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۳۰۴..... ''ایضاً'' ابولیلی کندی کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ محصور تھے آپ رضی اللہ عنہ نے ایک روشندان سے جھانکا اور فرمایا: اے لوگو! مجھے قتل نہ کرو بلکہ میری رضامندی حاصل کرو اللہ کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کیا تو پھر تم کبھی بھی اکٹھے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکو گے اور نہ ہی دشمن کے ساتھ جہاد کر سکو گے تم سخت سخت اختلاف کے بھنور میں پھنس جاؤ گے حتیٰ کہ تم یوں نہ ہو جاؤ چنانچہ انہوں نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں پھر یہ آیت تلاوت کی:

یاقوم لا یجرمنکم شقاقی ان یصیبکم مثل ما اصاب قوم نوح او قوم هود او قوم صالح وما قوم لوط منکم ببعید

اے میری قوم تمہیں میری مخالفت ہرگز برانگیختہ نہ کرے کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جو قوم نوح یا قوم ھود یا قوم صالح پر نازل ہوا اور قوم لوط بھی تم سے دور نہیں ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہاری کیا رائے ہے انھوں نے جواب دیا آپ ہاتھ روک لیں چونکہ یہ چیز آپ کے لیے باعث محبت ہوگی چنانچہ بلوائیوں نے گھر میں داخل ہو کر آپ کو شہید کر دیا۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبة وابن منیع وابن ابی حاتم وابن عساکر

۳۶۳۰۵..... ''ایضاً'' عبیداللہ بن عدی بن خیار کی روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ محصور تھے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے کہا: اے امیر المؤمنین! میں ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے میں حرج محسوس کرتا ہوں حالانکہ آپ امام ہیں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز لوگوں کے کیے سے افضل ہے جب تم لوگوں کو اچھائی کرتے دیکھو تو ان کے ساتھ اچھائی کرو اور جب تم لوگوں کو برائی کرتے دیکھو تو ان کی برائی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ (رواہ عبدالرزاق والبخاری تعلیقا والبیہقی

۳۶۳۰۶..... ''ایضاً'' ابوعبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بلوی کے موقع پر لوگوں پر جھانک کر فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ قتل چار صورتوں کے علاوہ واجب نہیں وہ شخص جو اسلام کے بعد کفر کرے یا احصان کے بعد زنا کرے یا ناحق کسی کو قتل کرے یا قوم لوط والا عمل کرے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۳۰۷..... ''ایضاً'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ بلوی کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ قتال کیوں نہیں کرتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں اس پر صبر کروں گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے امر خلافت کے معاملہ میں عہد لیا ہے۔ رواہ ابن ابی عاصم

۳۶۳۰۸..... عمیر بن زودی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ تم لوگ میری مثال اپنی مثال اور عثمان کی مثال جانتے ہو؟ جیسے تین بیلوں کی مثال اور وہ درختوں کے جھنڈ میں ہوں سفید بیل سرخ بیل اور سیاہ بیل ان بیلوں کے ساتھ درختوں کے جھنڈ میں ایک شیر ہو بیلوں کے مجتمع ہونے کی وجہ سے ان میں سے کسی پر غلبہ نہیں پاسکتا۔ چنانچہ شیر نے سیاہ وسرخ بیل سے کہا: ان درختوں میں ہماری جمعیت پر سوائے اس سفید بیل کے کوئی دلالت نہیں کرتا اگر تم مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اسے کھالوں یوں میرے اور تم دونوں کے لیے درختوں کا جھنڈ صاف ہو جائے اور ہماری کچھار بھی پرامن ہو جائے ان دونوں بیلوں نے کہا: تم اپنا کام پورا کر لو چنانچہ شیر نے سفید بیل کھالیا تھوڑی دیر گزری تھی کہ شیر نے سرخ بیل سے کہا: بلاشبہ کچھار میں ہمارے اوپر صرف یہ سیاہ بیل دلالت کرتا ہے چونکہ اس کا رنگ زیادہ شہرت والا ہے جب کہ میرا اور تیرا رنگ شہرت والا نہیں ہے اگر تم مجھے اجازت دو میں اسے کھالوں تاکہ میرے اور تیرے لیے کچھار صاف ہو جائے اور ہمارا ٹھکانا پرامن ہو جائے سرخ بیل نے کہا: تم اپنا کام پورا کرلو چنانچہ شیر نے سیاہ بیل کھالیا: تھوڑی دیر گزری تھی کہ شیر نے سرخ بیل سے کہا: اب میں تمہیں کھاؤں گا بیل نے کہا: مجھے اجازت دو تاکہ میں تین آوازیں لگا سکوں۔ شیر بولا: آوازیں لگالو چنانچہ بیل نے آواز لگائی خبردار! میں اس دن کھایا جا چکا ہوں جسدن سفید بیل کھایا گیا خبردار میں اس دن کھایا جا چکا ہوں جس دن سفید بیل کھایا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! جس دن عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے ہیں میں نے اس دن کمزوری دکھائی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ ویعقوب بن سفیان والحاکم فیالکنی والطبرانی وابن عساکر

۳۶۳۰۹..... ابوجعفر انصاری کی روایت ہے کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے اس دن میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ باندھے دیکھا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس شخص نے کیا کیا۔ میں نے کہا: وہ قتل کر دیئے گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیشہ کے لیے تمہارے لیے ہلاکت ہو۔ رواہ ابن سعد والبیہقی

۳۶۳۱۰..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ دو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کر رہے تھے ان میں سے ایک کہہ رہا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ہے دوسرا شخص اس سے لپٹ گیا اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا اور کہا: اس شخص کا دعوی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: تم یہ بات کہتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں آپ بھی اس کے گواہ ہیں۔ کیا آپ کو یاد ہے جس دن میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہم کے پاس ابوبکر وعمر عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ بھی تھے میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے مجھے عطاء کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا انھوں نے عطا کیا عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا انھوں نے بھی مجھے عطا کیا عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا انھوں نے بھی مجھے عطاء کیا پھر آپ سے سوال کیا پر آپ نے مجھے کچھ نہ دیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دعا کریں اللہ تعالیٰ اس مال میں میرے لیے برکت فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا برکت کیوں نہیں ہوگی حالانکہ تمہیں نبی نے صدیق نے اور دو شہیدوں نے عطاء کیا ہے؟ آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے چھوڑ دو۔

واہ العدنی وابویعلی وابن عساکر

۳۶۳۱۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ جاری تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا میں اس لیے آیا ہوں تاکہ میں آپ کی مدد کرسکوں۔ عثمان ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کی طرف سلام بھیج

دیا اور فرمایا: اس کی حاجت نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر سے عمامہ اتارا اور گھر میں پھینک دیا جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے یہ میں نے اس لیے کیا ہے تا کہ عثمان رضی اللہ عنہ یہ نہ سمجھیں کہ پیٹھ پیچھے میں ان سے خیانت کر رہا ہوں۔
رواہ اللالکائی فی السنۃ

۳۶۳۱۲ ۔۔۔ ابو حصین کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ بنی امیہ کے نفوس سے شبہ ختم ہو جائے گا تو میں ان کے لیے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان پچاس قسمیں کھاتا کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی مجھے ان کے قتل میں رغبت تھی۔
رواہ اللالکائی

۳۶۳۱۳ ۔۔۔ حسن کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوا آپ نے ایک آواز سنی پوچھا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے جا چکے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں راضی نہیں ہوں اور نہ ہی میری رغبت ہے دوبار یا تین بار فرمایا۔ رواہ اللالکائی

۳۶۳۱۴ ۔۔۔ مسند ثعلبہ بن ابی عبدالرحمن انصاری'' ابواشعث صنعانی کی روایت ہے کہ صنعاء پر ایک شخص امیر تھا اسے ثمامہ بن عدی رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا وہ صحبت رسول اللہ ﷺ سے فیض یاب تھا جب اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ رونے لگا اور کہا: اس کا وقوع اس وقت ہوا تھا جب نبوت سے خلافت الگ ہوئی تھی پھر خلافت جبری بادشاہت میں بدلتی تھی جو شخص جس چیز پر غالب آتا وہ اسے کھا جاتا۔
رواہ ابو نعیم

۳۶۳۱۵ ۔۔۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں ضرور بیل کی طرح نکالا جائے گا اور تمہیں ضرور اونٹ کی طرح ذبح کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۳۱۶ ۔۔۔ ''ایضاً'' جندب خیر کی روایت ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب مصریوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر رکھا تھا ہم نے کہا: یہ لوگ اس شخص کی طرف چل پڑے ہیں آپ کیا کہتے ہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! یہ لوگ اسے قتل کر کے رہیں گے ہم نے کہا: یہ شخص کہاں ہوگا فرمایا: جنت میں ہم نے کہا: اس کے قاتل کہاں ہوں گے؟ فرمایا: اللہ کی قسم دوزخ میں جائیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۳۱۷ ۔۔۔ نافع بن حارث کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے فرمایا: دروازے پر رک جاؤ آپ ﷺ کنویں کے کنارے بنائی گئی اونچی سی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے اور ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی میں نے کہا: کون ہے؟ جواب ملا: ابوبکر ہوں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ ابوبکر ہیں فرمایا: انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت دو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس منڈیر پر بیٹھ گئے اور ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں پھر دروازے پر دستک ہوئی میں نے کہا: کون ہے جواب دیا: عمر ہوں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ عمر ہیں فرمایا: انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے انہیں اجازت دی اور جنت کی بشارت بھی دی وہ بھی آ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے اور ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں پھر دروازے پر دستک ہوئی میں نے کہا: کون ہے؟ جواب ملا: عثمان ہوں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ عثمان ہیں فرمایا: اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو لیکن ساتھ ساتھ آزمائش کا بھی انہیں سامنا کرنا ہوگا نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے انہیں اجازت دی اور جنت کی بشارت بھی دی چنانچہ وہ بھی آئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے اور ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وھو صحیح

۳۶۳۱۸ ۔۔۔ زید بن ثابت کی روایت ہے کہ میرے پاس اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ تھیں رسول اللہ ﷺ سواق میں ہم سے ملنے آئے ہم والوں نے آپ کے لیے ناشتہ تیار کیا اور دستر خوان بچھایا اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے ہم والوں نے کہا: ابوبکر ہیں فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انہیں جنت کی بشارت دو پھر دوسرے شخص نے دروازے پر دستک دی فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ ہم والوں نے کہا: عمر ہیں فرمایا دروازہ کھولو اور انہیں جنت کی بشارت دو پھر ایک اور شخص نے دروازے پر دستک دی فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ ہم والوں

نے کہا: عثمان ہیں فرمایا: دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت بھی دو عنقریب میری امت کی طرف سے انھیں آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا پھر رسول اللہ ﷺ نے ظہر و عصر کی نماز اسواف میں واقع مسجد میں نماز پڑھی حتی کہ آپ کے پاس آپ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جمع ہوگئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۱۹ ابوعبید اللہ اشعری کی روایت ہے کہ میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ عنقریب ایک قوم ایمان لانے کے بعد کفر کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں تم ان میں سے نہیں ہو۔ ابوعبید اللہ کہتے ہیں ابودرداء رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے قبل وفات پاگئے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۳۶۳۲۰ ..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عثمان کے بعد مدینہ نہیں رہا اور معاویہ کے بعد رجا نہیں رہا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ابودرداء کے اسلام کا وعدہ کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۱ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر پر تمہارا پہلے بھیجا ہوا اجر ہوں میں انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس وارد ہوتا ہے جب میں تمہارے درمیان پانی تقسیم کر رہا ہوں تو ہرگز ایسا نہ پاؤں کہ میں کہوں: یہ مجھ سے ہے ایک روایت میں ہے میری امت سے ہے۔ ایک روایت میں ہے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہے۔ اور کہا جائے تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے بعد کیا واقعات پیش آئے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں مجھے ان میں سے نہ کرے آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں ہو چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے قبل وفات پاگئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۶۳۲۲ ... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے: بہت ساری قومیں ایمان کے بعد کفر کریں گی فرمایا: جی ہاں: اور تو ان میں سے نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیے جانے سے قبل وفات پائی۔ رواہ یعقوب ابن سفیان والبیھقی فی الدلائل وابن عساکر وابن النجار

۳۶۳۲۳ ... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بنی فلاں کے باغ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا دروازہ بند تھا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے اتنے میں کسی شخص نے دروازے پر دستک دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! فرمایا: کھڑے ہو جاؤ دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھولا، دیکھتا ہوں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں میں نے انھیں نبی کریم ﷺ کے فرمان کی خبر کی انھوں نے اللہ تعالیٰ حمد کی اندر داخل ہوئے سلام کیا اور بیٹھ گئے میں نے دروازہ بند کر دیا نبی کریم ﷺ نے پھر ٹہنی سے زمین کریدنی شروع کر دی اتنے میں دوسرے شخص نے دروازے پر دستک دی حکم ہوا: اے عبداللہ بن قیس کھڑے ہو جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو میں کھڑا ہو دروازہ کھولا دیکھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے انہیں فرمان نبوی کی خبر دی اندر داخل ہوئے سلام کیا اور بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے پھر ٹہنی سے زمین کریدنی شروع کر دی اتنے میں تیسرے شخص نے دروازے پر دستک دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کھڑے ہو جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو لیکن بشرط آزمائش میں کھڑا ہوا دروازہ کھولا دیکھا تو عثمان رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں فرمان نبوی کی خبر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کا خواستگار ہوں اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہے پھر آپ داخل ہوئے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ میں ایک باغ میں داخل ہوئے اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دو پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دو پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی فرمایا: اسے اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دو لیکن ساتھ ساتھ انھیں سخت آزمائش پیش آئے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۴ ابراہیم بن عمرو بن محمد کی روایت ہے کہ میرے والد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ وہ بیٹھی ہوئی تھیں جب کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ میرا کوئی صحابی ہو

تا کہ ہم گفتگو کریں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوا کر بلوالیں۔ فرمایا: نہیں حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کو بلوائیں فرمایا: نہیں لیکن میں عثمان رضی اللہ عنہ کو بلواتا ہوں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ آئے عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں پردے کے پیچھے چلی گئیں رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں قتل کر کے شہید کیا جائے گا صبر کرنا اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کی توفیق عطاء فرمائے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بارہ سال چھ ماہ سے جو قمیص پہنائی ہوگی اسے ہرگز نہ اتارنا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جاملو اور وہ تم سے راضی ہو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے میرے لیے صبر کی دعا فرمائی ایک روایت میں ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے صبر کی دعا کریں فرمایا: یا اللہ! اسے صبر کی توفیق عطاء فرما۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ اٹھ کر نکل گئے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کی توفیق عطا فرمائے تمہیں عنقریب شہید کر دیا جائے گا تمہیں روزے کی حالت میں موت آئے گی اور میرے ساتھ افطار کرو گے ابراہیم کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی انہیں ایسی ہی حدیث سنائی ہے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۲۹۔

۳۶۳۲۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے تھے آپ عثمان سے سرگوشی کر رہے تھے میں آپ کی بات بالکل نہیں سمجھی سوائے اس کے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ظلم و زیادتی سے یا رسول اللہ! میں نہیں سمجھی کہ یہ کیا کہا: حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے تب مجھے علم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل مراد لیا ہے۔

رواہ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۳۲۶...... عطاء بصری کی روایت ہے کہ مجھے افریقہ میں ایک شیخ نے حدیث سنائی کہ اس کے والد نے اسے بتایا ہے کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اتنے میں علی رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: کیا تم جانتے ہو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے پہاڑ حرکت میں آگیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء رک جا چونکہ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے جواب دیا جی ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم تم ضرور قتل کیے جاؤ گے میں بھی تمہارے ساتھ قتل کیا جاؤں گا۔ تین بار کہا۔ رواہ ابن عابد وابن عساکر

۳۶۳۲۷ ...... عمرو بن محمد بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہارے چچا کا بیٹا قتل کیا جائے گا جب کہ تمہارے اوپر ماتم کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف و ابن عساکر

۳۶۳۲۸...... ابوثور فہمی کی روایت ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک روشندان سے لوگوں پر جھانکا اور فرمایا: اے ابوالحسن! یہ کیا چیز ہے جو میری پشت پر سوار ہوگئی ہے؟ جواب دیا: اے ابوعبداللہ! صبر کرو اللہ کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے بے فکر نہیں ہوا جب ہم احمد پہاڑ پر تھے پہاڑ ہلنے لگا فرمایا: اے احد ثابت رہ چونکہ تیرے اوپر نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے اللہ کی قسم تمہیں ضرور قتل کیا جائے گا مجھے بھی آپ کے ساتھ قتل کیا جائے گا طلحہ و زبیر کو بھی قتل کیا جائے گا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے پورے ہونے کا وقت آ چکا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ کرتا ہو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کیا ہے اور میں اس کے ساتھ تھا۔ (یہ ادھر ادھر سے جمع کیا ہوا کلمہ ہے جس کی کوئی وجہ بن سکتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۳۳۰ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل نہیں کیے گئے اس وقت تک رویت ہلال میں اختلاف نہیں کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۳۱ ''مسند ابی رضی اللہ عنہ'' عبدالرحمن بن ابزی کہتے ہیں: میں نے حضرات ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں پڑے ہوئے تھے اے ابومنذر اس جھمیلے سے نکلنے کا کون سا راستہ ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کا جو تم پر واضح ہو اس پر عمل کرو اور جو مشتبہ ہو اسے عالم کے سپرد کرو۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

۳۶۳۳۲ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی مصطلق کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگے: آپ کے بعد ہم اپنے صدقات کسے دیں؟ فرمایا: ابوبکر کو دینا وفد نے کہا: اگر ہم ابوبکر کو نہ پائیں؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو دینا وفد نے کہا: اگر ہم انھیں بھی نہ پائیں فرمایا: عثمان کو دینا وفد نے کہا: اگر ہم انھیں نہ پائیں؟ فرمایا: پھر اس کے بعد تمہاری زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۳۳ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی مصطلق کے وفد نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا جا کر پوچھو: اگر ہم آئندہ سال آئیں اور آپ کو نہ پائیں ہم اپنے صدقات کسے دیں میں نے جا کر عرض کیا: حکم ہوا ان سے کہو: ابوبکر کو دیں وفد نے کہا: پوچھو اگر ہم ابوبکر کو نہ پائیں؟ میں نے جا کر عرض کیا: فرمایا: ان سے کہو کہ عمر کو دیں میں نے انھیں آ کر بتا دیا۔ وفد نے کہا: جا کر پوچھو! اگر ہم عمر رضی اللہ عنہ کو نہ پائیں میں نے جا کر عرض کیا حکم ہوا ان سے کہو: عثمان کو دیں اور جس دن عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے جائیں اس دن ان کے لئے ہلاکت ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۳۴ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تمہیں میرے بعد عنقریب خلافت ملے گی منافقین تم سے دستبرداری کا مطالبہ کریں گے اس سے دستبردار نہ ہونا اس دن روزہ رکھنا اور میرے پاس آ کر روزہ افطار کرنا۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۴۱۔

۳۶۳۳۵ ... ''مسند عثمان'' عبدالملک بن ہارون بن عنترہ اپنے والد و دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ محمد بن ابوبکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے میری شادی کرائی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوایم اے اخوایم کیا عثمان کی شادی کرا دی جائے؟ اگر ہمارے پاس کوئی لڑکی ہوتی ہم اس کی شادی کرا دیتے میں نے بیعت رضوان چھوڑ دی رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا اور میرے لیے بیعت کر دی اور فرمایا: یہ ہاتھ میرا ہے اور یہ عثمان کا رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے پاکیزہ وافضل تھا؟ محمد بن ابی بکر نے کہا: جی ہاں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص اس باغ کو خرید کر مسجد کا قبلہ درست کرے گا میں اس کے لیے جنت میں باغ کی ضمانت دیتا ہوں محمد بن ابوبکر نے کہا: جی ہاں پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں علم ہے کہ مسلمان سخت بھوک کا شکار ہو گئے تھے میں نے بہت سارے دسترخوان پھیلائے اس پر روٹیاں ڈالیں پھر گھی اور شہد ڈالا اور سب کچھ ملا دیا یہ پہلا حلوہ ہے جو اسلام میں کھایا گیا؟ کہا جی ہاں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مسلمان سخت پیاسے ہو گئے تھے میں نے بہت بھاری خرچہ برداشت کر کے کنواں کھدوایا پھر وہ کنواں مسلمان پر صدقہ کر دیا کمزور وقوی سب برابر تھے؟ کہا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ مدینہ سے غلہ ختم ہو گیا حتی کہ لوگ مرنے لگے میں بقیع غرقد کی طرف گیا وہاں پندرہ اونٹ غلے سے لدے کھڑے تھے میں نے انھیں خرید لیا ان میں سے تین روک لیے اور بارہ اونٹ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی کہ جو کچھ تم نے دیا ہے اس میں اللہ برکت کرے اور جو تم نے اپنے لیے رکھ لیا ہے اس میں بھی برکت کرے کہا جی ہاں مجھے علم ہے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں ایک ہزار دینار لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دینار آپ کی گود میں ڈال دیئے اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! ان سے مدد لیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے نقصان نہیں پہنچائے گا کہا جی ہاں مجھے معلوم ہے۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھا اتنے میں پہاڑ ہلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور فرمایا: اے حراء رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے اس دن پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تھے؟ محمد بن ابی بکر نے کہا: جی ہاں۔ رواہ ابن ابی عاصم فی السنۃ

۳۶۳۳۶ ... ''ایضاً'' صعصعہ بن معاویہ لیثی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے آپ نے پیغام بھجوا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ

طلحہ زبیر اور بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلایا فرمایا: صبح حاضر ہو جاؤ اور ایسی جگہ پر آؤ جہاں سے تم مجھے ان بلوائیوں کے بارے میں کیا کہتا ہوں چنانچہ صبح کو یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے عثمان رضی اللہ عنہ نے ان پر اوپر سے جھانک کر فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اس شخص کو جس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص اس باڑے کو خرید کر مسجد میں اضافہ کرے گا اس کے لیے جنت ہوگی دنیا میں سے اجر وثواب ملے گا اور جب تک مسجد باقی رہے گی اس کے درجات بلند ہوتے رہیں گے میں نے وہ باڑہ بیس ہزار دراہم کا خرید کر مسجد میں شامل کر دیا: لوگوں نے کہا: جی ہاں جب کہ خوارج نے کہا: انھوں نے سچ کہا لیکن آپ نے اسے بدل دیتا ہے پھر فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ: جو شخص رومہ کا کنواں خرید لے گا اس کے لیے جنت ہے چنانچہ رومہ کا کنواں میں نے خریدا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مساکین کے لیے صدقہ کردو تمہارے لئے اجر وثواب اور جنت ہوگی لوگوں نے کہا: جی ہاں جب کہ خوارج نے کہا: انھوں نے سچ کہا لیکن آپ نے سے بدل دیا ہے ان کے علاوہ بھی آپ نے بہت ساری چیزیں گنیں عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر۔ تمہاری ہلاکت! بخدا تم جھگڑ رہے ہو جس شخص کا یہ منصب ہو وہ کیسے بدل سکتا ہے اے اہل شوریٰ کی جماعت! جان لو! یہ لوگ کل تم سے بھی اسی طرح کہیں گے جس طرح مجھ سے آج کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ جب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ورد میں خروج کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح انھیں واسطے دیتے ان کی تائید میں گواہی دی جاتی لیکن خوارج کہتے انھوں نے سچ کہا لیکن آپ بدل چکے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: مجھے آج نہیں قتل کیا جارہا ہے بلکہ میں تو اس دن قتل کر دیا گیا ہوں جس دن ابن بیضاء (عثمان رضی اللہ عنہ) قتل کیے گئے تھے۔

رواه سيف وابن عساكر

۳۶۳۳۷۔۔۔ ''ایضاً'' ھزیل کی روایت ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے طلحہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا: آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر تھے آپ نے فرمایا تھا: اے حراء! قرار پکڑ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے چنانچہ پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر میں علی آپ زبیر عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن مالک اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے پھر کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا نبی جنت میں ابوبکر جنت میں عمر جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں زبیر جنت میں عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں سعید بن مالک جنت میں اور سعید بن زید جنت میں کہا: جی ہاں میں چاہتا ہوں میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ ایک سائل نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے اسے چالیس درہم عطا کئے پھر ابوبکر سے سوال کیا: انھوں نے بھی چالیس درہم عطا کیے پھر عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ انھوں نے بھی اسے چالیس درہم عطا کیے پھر علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا چنانچہ ان کے پاس کچھ نہیں تھا میں نے چالیس درہم اپنی طرف سے اور چالیس درہم علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسے عطا کیے وہ شخص دراہم لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے برکت کی دعا کریں آپ ﷺ نے فرمایا: کیسے برکت نہیں ہوگی تجھے تو یا نبی نے عطا کیا ہے یا صدیق نے یا شہید نے؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ رواه ابن عساكر

۳۶۳۳۸۔ محمد بن حسن کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے یہاں کھانے کی کثرت ہوگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ مقام ینبوع میں الگ جا بیٹھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انھیں خط لکھا: امابعد! گویا عقلمندی حد کو تجاوز کر گئی ہے اور سیلاب نے ٹیلے کو پیچھے چھوڑ دیا ہے معاملہ اپنی مقدار سے آگے بڑھ گیا ہے معاملے میں وہ شخص طمع کرنے لگا ہے جو اپنا بھی دفاع نہیں کر سکتا اگر ماکولات موجود ہوں تو آپ بہترین کھانے والے بن جائیں مگر نہ مجھے پالو اور میں بھی تک آزمائش سے دوچار نہیں ہوا۔ رواه المعافي بن زكريا في الحليس وابن عساكر

۳۶۳۳۹۔۔۔۔ ''ایضاً'' اصمعی علی بن فضل بن ابی سوید فضل بن ابی سوید کی روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوائیوں نے شہید کر دیا تو انھوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی الماری کی تلاشی لی اس میں سے ایک صندوق برآمد ہوا صندوق مقفل تھا لوگوں نے صندوق کھولا اس میں ایک بند ڈبیا پائی۔ ڈبیا میں ایک ورق تھا اس میں لکھا تھا: یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی وصیت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: عثمان بن عفان گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں یہ کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یہ کہ جنت حق ہے دوزخ حق ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کو اٹھائے گا ایک ایسے دن جس میں کوئی شک نہیں اور یہ

کہ اللہ تعالیٰ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہم اسی عقیدہ پر زندگی گزار رہے ہیں اور اسی پر مریں گے اور اسی پر انشاء اللہ اٹھائے جائیں گے۔
رواہ ابن عساکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

۳۶۳۴۰ ... ''مسند زید بن ارقم رضی اللہ عنہ'' ابوطفیل عامر بن واثلہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس لوٹے راستے میں غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ کیا پھر چلنے کے لیے تیار ہوگئے اور فرمایا: یوں لگتا ہے گویا مجھے دعوت دی گئی ہے اور میں نے اسے قبول کرلیا ہے بلاشبہ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں ان میں سے ایک دوسری سے بڑھ کر ہے کتاب اللہ جو کہ آسمان سے زمین تک کھینچی ہوئی رسی ہے دوسری میری عترت اہل بیت ذرا دیکھنا تم میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیسا معاملہ کرتے ہو ان میں ہرگز تفرقہ نہیں پڑے گا جب تک کہ حوض پر میرے پاس وارد نہ ہو جائیں پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس شخص کا میں ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے یا اللہ! جو شخص علی سے دوستی رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ میں نے زید رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: دوحات میں جو شخص بھی تھا اس نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں آنکھوں سے دیکھا اور دونوں کانوں سے سنا۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۱ ... ''ایضاً'' عطیہ عوفی نے بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۲ ... ''ایضاً'' میمون ابوعبداللہ کی روایت ہے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا: زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے غدیر خم کے مقام پر ہم نے پڑاؤ کیا وہاں اعلان ہوا ''الصلوٰۃ جامعۃ'' لوگ جمع ہوگئے نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! کیا میں ہر مومن کا اسی کی جان سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہر مومن کا اسی کی جان سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: جس کا میں دوست ہوں یہ بھی اس کا دوست ہے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا حالانکہ میں علی رضی اللہ عنہ کو نہیں جانتا تھا یا اللہ! جو علی کا دوست ہو تو بھی اس کا دوست ہو جا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔

رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۳ ... ''ایضاً'' عطیہ عوفی، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ''غدیر خم'' کے دن میرے کاندھے پکڑے پھر فرمایا: اے لوگو تم جانتے ہو کہ میں مومنین کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! ارشاد فرمایا: جسکا دوست میں ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۴ ... ''ایضاً'' ابوالضحیٰ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جسکا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۵ ... ''مسند زید بن ابی اوفیٰ'' جب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میری روح نکل گئی اور میری پیٹھ ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے مواخات میں شامل نہیں کیا۔ اگر یہ مجھ پر ناراضگی کی وجہ سے ہے تو سزا دینا یا عزت دینا آپ کے ہاتھ میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے میں نے تمہیں اپنے لیے موخر کیا ہے۔ مجھ سے آپ کا تعلق ایسا ہی ہے جیسا ہارون کا موسیٰ سے تھا۔ الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو میرا بھائی اور میرا وارث ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے وراثت میں کیا پاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: وہ کچھ جو مجھ سے پہلے انبیاء وراثت میں چھوڑتے تھے عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے وراثت میں کیا چھوڑا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب

کی کتاب اور اپنی سنت۔ تم جنت میں میرے محل میں میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گے تو میرا بھائی اور جنت کا رفیق ہے۔

رواہ احمد بن حنبل فی کتاب مناقب علی

۳۶۳۴۶...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم منافق کو صرف تین نشانیوں سے پہچانتے تھے۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی تکذیب کرتے تھے نماز میں پیچھے رہ جاتے تھے (۳) اور وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے تھے۔

رواہ الخطیب فی المتفق

۳۶۳۴۷...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بقیع غرقد'' میں تھا آپ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہارے درمیان ایک ایسا شخص موجود ہے جو میرے بعد تاویل قرآن پر لوگوں سے قتال کرے گا جیسے کہ میں نے تنزیل قرآن پر مشرکین سے قتال کیا ہے۔ حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے اور لوگوں پر ان کا قتل گراں گزرے گا حتیٰ کہ اللہ کے ولی پر طعنہ کریں گے اس کی کاروائی سے نالاں ہوں گے جس طرح کہ موسیٰ علیہ السلام کشتی میں سوراخ کرنے لڑکے کو قتل کرنے اور دیوار سیدھی کرنے کے معاملہ میں نالاں تھے حالانکہ کشتی میں سوارخ لڑکے کا قتل اور دیوار کو سیدھا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے تھا اور موسیٰ علیہ السلام اس پر برہم ہو رہے تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۶۳۴۸...... ''مسند سھل بن سعد ساعدی ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ان کی چادر کمر سے ہٹی ہوئی تھی اور کمر مٹی کے ساتھ لگنے کی وجہ سے خاک آلود ہوگئی تھی رسول کریم ﷺ نے اپنے دست اقدس سے مٹی جھاڑنی شروع کردی اور فرمایا: اے ابوتراب بیٹھ جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نام بہت محبوب ہوا چنانچہ یہ نام رسول اللہ ﷺ نے ہی رکھا تھا۔

رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۳۶۳۴۹...... ''مسند ابی رافع'' ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے بھیجا جب واپس لوٹ آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا رسول اور جبرائیل امین تجھ سے راضی ہیں۔ رواہ الطبرانی

۳۶۳۵۰...... ''ایضاً'' نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا تاکہ آپ کے لیے جھنڈا قائم کریں جب چل پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابورافع! علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملو انھیں آگے نہ بڑھنے دینا ادھر اُدھر متوجہ نہ ہونا حتیٰ کہ اسے میرے پاس لیتے آؤ چنانچہ ابورافع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لیتے آئے آپ ﷺ نے انھیں بہت ساری وصیتیں کی اور پھر فرمایا: اے علی! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ ان تمام موجودات سے افضل ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہو۔ رواہ الطبرانی

۳۶۳۵۱...... ''مسند ابی سعید'' ایک دفعہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے ہماری کیفیت یہ ہوگئی گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں ہم میں سے کسی کو بھی کلام کرنے کی جسارت نہ ہوئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک شخص ایسا ہے جو'' تاویل قرآن'' پر لوگوں سے قتال کرے گا جس طرح کہ تنزیل قرآن پر تم سے قتال کیا گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے: یارسول اللہ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے: یارسول اللہ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو اپنی گود میں جوتا درست کررہا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا جوتا اٹھا رکھا تھا جسے درست کیا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابویعلی والحاکم وابونعیم فی الحلیۃ وسعید بن المنصور

۳۶۳۵۲...... حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ نے ہمیں دیکھا ارشاد فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے میں اولادآدم کا سردار ہوں اور تم دونوں عرب کے سردار ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۵۳...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قرآن مجید میں جو سورت بھی نازل ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے معاملہ میں امیر اور شریف ثابت ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب محمد ﷺ پر عتاب نازل کیا لیکن علی رضی اللہ عنہ کے لیے خیر کا حکم ہی آتا رہا ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۳۵۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حالت رکوع میں کسی سائل کو اپنی انگوٹھی صدقہ

۳۶۳۶۲..... عفیف کندی کی روایت ہے کہ میں جاہلیت میں مکہ آیا میرا ارادہ تھا کہ میں گھر والوں کے لیے کپڑے اور خوشبو وغیرہ خریدلوں اس مقصد کے لیے میں عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اس وقت تاجر تھے میں ان کے پاس بیٹھا کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا سورج صاف ہو کر آسمان میں بلند ہونے لگا تھا یکایک ایک شخص آیا آسمان کی طرف دیکھا پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک لڑکا آیا اور اس کی دائیں طرف کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آئی اور ان کے پیچھے کھڑی ہوئی وہ شخص جھک گیا اس کے ساتھ لڑکا اور عورت بھی جھک گئے اس شخص نے سر اٹھایا اس کے ساتھ لڑکے اور عورت نے بھی سر اٹھایا اس نے سجدہ کیا لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا میں نے کہا: اے عباس! یہ کیا عظیم معاملہ ہے؟ آپ نے جواب دیا: جی ہاں یہ عظیم معاملہ ہے کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟ یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ ہے اس لڑکے کو جانتے ہو؟ یہ میرا بھتیجا علی ہے۔ اس عورت کو جانتے ہو؟ یہ اس شخص کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے میرا یہ بھتیجا کہتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کا رب اس کا رب ہے اسی نے اسے اس دین کا حکم دیا ہے اس دین پر زمین کے اوپر ان تینوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر وفیہ سعید بن حیثم الھلالی قال الا زدی: منکر الحدیث عن اسد ابن عبداللہ العسری قال البخاری لایتابع علی حدیثہ

فائدہ:...... اس حدیث سے تشیع کی بدبو آرہی ہے بھلا ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ہر وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتے تھے رسول اللہ ﷺ نماز پڑھیں اور ابوبکر حاضر نہ ہوں۔ فافہم وتامل۔

۳۶۳۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اسلام لانے میں صحابہ رضی اللہ عنہم پر سبقت لے گیا ہوں چنانچہ جب میں نے اسلام قبول کیا اس وقت میں سن بلوغت کو نہیں پہنچا تھا۔ رواہ البیھقی وصعفہ وابن عساکر

۳۶۳۶۴..... "ایضاً" جبیر شعبی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہوں کہ کہیں میری درگذر سے میرا گناہ عظیم تر نہ ہو یا میری جہالت میری عقلمندی سے بڑھی ہوئی نہ ہو یا میری بے پردگی ایسی نہ ہو جسے میرا ستر چھپا نہ سکے یا ایسی دوستی نہ ہو جسے میری جودوسخا مسدود نہ کر سکتی ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۶۵..... "ایضاً" شعبی کی روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ شاعر تھے عمر رضی اللہ عنہ بھی شاعر تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ دونوں سے بڑے شاعر تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۶۶..... "ایضاً" ابوعبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے: اے ابوالحسن میرے بہت سے فضائل ہیں میرا باپ جاہلیت میں سردار تھا اور میں اسلام میں بادشاہ ہو گیا ہوں میرا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سسرالی رشتہ ہے میں مؤمنین کا ماموں ہوں کاتب وحی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: اے ابوالفضائل جگر چبانے والی عورت کے بیٹے! مجھ پر فخر کرتا ہے؟ پھر فرمایا: اے لڑکے لکھو!

محمد النبی اخی وصھری   وحمزۃ سید الشھداء عمی.

محمد ﷺ جو کہ نبی ہیں میرے بھائی اور سسر ہیں جب کہ حمزہ رضی اللہ عنہ سید الشھداء میرے چچا ہیں۔

وجعفر الذی یمسی ویضحی   یطیر مع الملائکۃ ابن امی.

اور جعفر رضی اللہ عنہ صبح وشام فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں وہ میرے ماں جائے ہیں۔

بنت محمد سکنی وعرسی   منو ط لحمھا بر می ولحمی.

محمد ﷺ کی بیٹی میری بیوی اور میری دلہن ہے اس کی جان میری جان سے ملی ہوئی ہے۔

وسبطا احمد ولدای منھا   فایکم لہ سھم کسھمی.

محمد ﷺ کے دونواسے جوان کی بیٹی سے ہیں دونوں میرے بیٹے ہیں تم میں سے کون ہے جس کا حصہ میرے حصے جیسا ہو۔

سبقتکم الی الا سلام طرا   صغیر اما بلغت اوان حلمی.

میں بچپن ہی میں اسلام کی طرف تم پر سبقت لے گیا ابھی تک تو میں بالغ بھی نہیں ہوا تھا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس خط کو چھپا دو کہیں اسے اہل شام پڑھ کر علی بن ابی طالب کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔
رواہ ابن عساکر

۳۶۳۶۷ زید بن علی بن حسین بن علی اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں عہد توڑنے والوں خوارج اور ظالموں سے قتال کروں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۱-۲۱۱۔

۳۶۳۶۸ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا میرے پہلو میں آئے اور مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیا جب آپ نے مجھے دیکھا کہ میں کمزور ہو چکا ہوں آپ مسجد کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے واپس لوٹ آئے اور مجھ سے کپڑا اٹھا لیا اور فرمایا: اے علی! کھڑے ہو جاؤ تم تندرست ہو چکے ہو۔ میں اٹھ بیٹھا یوں لگا گویا مجھے کوئی شکایت ہی نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے جو چیز بھی مانگی ہے مجھے ضرور عطاء کی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے جب بھی کوئی چیز مانگی ہے تیرے لیے مانگی ہے۔ رواہ ابو نعیم فی فضائل الصحابة

۳۶۳۶۹ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یمن سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارے یہاں ایک شخص بھیجیں جو ہمیں دین اور سنن کی تعلیم دے اور ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم یمن والوں کے پاس چلے جاؤ اور انھیں دین و سنن کی تعلیم دو اور کتاب اللہ کے مطابق ان کے درمیان فیصلے کرو میں نے عرض کیا: اہل یمن کم عقل لوگ ہیں۔ وہ میرے پاس ایسے قضیئے لائیں گے جن کا میرے پاس علم نہیں ہو گا نبی کریم ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثابت قدم رکھے گا چنانچہ اس کے بعد مجھے تا قیامت کسی فیصلہ کے متعلق شک نہیں ہوا۔

رواہ ابن جریر

۳۶۳۷۰ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے علی! فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہارے ہی لیے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس تو سوائے زرہ اونٹ اور تلوار کے کچھ نہیں ہے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے سامنا ہو گیا ارشاد فرمایا: اے علی! تمہارے پاس کچھ ہے؟ عرض کیا: میں نے اپنا اونٹ اور زرہ رہن رکھے ہوئے ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مجھ سے شادی کرا دی جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی تو وہ رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے اور فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو اے فاطمہ! اللہ کی قسم میں نے ایسے شخص سے تمہارا نکاح کرایا ہے جو علم میں سب سے آگے، بردباری میں سب سے بڑھ کر ہے اور اسلام لانے میں سب سے مقدم ہے۔

رواہ ابن جریر وصححه والدولابی فی الذریة الطاهرة

۳۶۳۷۱ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس کی دعوت دوں لہٰذا تم میں سے کون شخص اس امر میں میرا دست راست بنے گا بایں طور کہ وہ میرا بھائی میرا وصی اور میرا خلیفہ ہو چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑا اور پھر فرمایا: یہ میرا بھائی میرا وصی اور خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ رواہ ابن جریر وفیه عبد الغفار بن القاسم قال فی المغنی ترکوه

۳۶۳۷۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے علم کے ہزار ابواب سکھائے ہیں اور ہر باب کے ایک ایک ہزار ابواب ہیں۔ رواہ ابو احمد الفرضی فی جزئه وفیه الاجلح ابو حجیة قال فی المغنی صدوق شیعی جلد و ابو نعیم فی الحلیة

۳۶۳۷۳ ..... ربعی بن خراش کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا آپ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے: سہیل بن عمرو نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آئے ہیں ان میں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں آپ انھیں واپس کر دیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ سچ کہتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جماعت قریش! تم ہرگز باز نہیں آؤ گے جب

تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو نہیں بھیجے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے جانچ لیا ہے وہ تمہاری گردنیں مارے گا اور تم بھیڑ بکریوں کی طرح اس سے بھاگو گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا نہیں: لیکن یہ وہ شخص ہے جو جوتا گانٹھ رہا ہے راوی کہتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول کریم ﷺ کا جوتا تھا جسے وہ گانٹھ رہے تھے۔ رواہ الخطیب

۳۶۳۷۴..... ''مسند صدیق''معقل بن یسار مزنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عترت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ رواہ البیھقی وقال: فی اسنادہ بعض من یجھل

۳۶۳۷۵..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مرتبہ کے اعتبار سے عظیم تر کو دیکھے آپ سے قرابتداری میں سب سے اقرب کو دیکھے دلالت کے اعتبار سے سب سے افضل کو دیکھے اور نبی سے سب سے زیادہ نفع اٹھانے والے کو دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اس شخص کو دیکھ لے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات پہنچی تو انھوں نے فرمایا: ابوبکر جب یہ بات کہتے ہیں تو وہ بہت ہی نرم دل، امت میں سب سے زیادہ رحیم، غار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور وہ نبی کریم ﷺ سے دست بدست سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ہیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف وابن مردویہ والحاکم

۳۶۳۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئی ہیں مجھے اگر ان میں سے ایک بھی مل جائے تو وہ سرخ اونٹوں سے زیادہ افضل ہوگی عرض کیا گیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے شادی کی ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں علی رضی اللہ عنہ کی سکونت تھی جو نبی کے لیے حلال تھا وہ ان کے لیے بھی حلال تھا اور خیبر کے موقع پر جھنڈا انھیں ملا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۳۷۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ امارت کی کبھی تمنا نہیں کی چنانچہ صبح ہوئی میں اس کا امیدوار تھا تاہم رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی کھڑے ہو جاؤ اور حملہ کردو اور ادھر ادھر التفات نہیں کرنا حتی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کس شرط پر ان سے قتال کروں ارشاد فرمایا: ان سے قتال کرو حتی کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کریں جب وہ اقرار کریں ان کی جانیں اور ان کے اموال محفوظ و محترم ہو گئے الا یہ کہ کسی حق کے ساتھ۔

رواہ ابن عندہ فی تاریخ اصبھان

۳۶۳۷۸..... اسلم بن فضل بن سہل، حسین بن عبید اللہ بزاری بغدادی، ابراہیم بن سعید جوہری، امیر المؤمنین مامون رشید مھدی منصور اپنے والد سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: علی بن ابی طالب کے تذکرہ سے رک جاؤ چونکہ میں ان میں رسول اللہ ﷺ سے حاصل کی ہوئی خصلتیں دیکھ چکا ہوں ان میں سے اگر ایک بھی آل خطاب میں ہوتی مجھے وہ اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے میں ابوبکر ابوعبیدہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں تھے میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے تک جا پہنچا۔ دروازے پر علی رضی اللہ عنہ کھڑے تھے ہم نے عرض کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ارادہ سے آئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ باہر آنا چاہتے ہیں۔ آپ باہر تشریف لائے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا سہارا لے لیا پھر علی رضی اللہ عنہ کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: تجھ سے خصومت اور جھگڑا کیا جائے گا تو ایمان کے اعتبار سے پہلا مومن ہے سب سے زیادہ اللہ کے ایام کا علم رکھتا ہے سب سے زیادہ وعدہ وفا ہے درستی پر زیادہ چلنے والا ہے رعیت پر سب سے زیادہ مہربان ہے تو میرا بازو ہے مجھے غسل دینے والا ہے مجھے دفن کرنے والا ہے ہر سختی اور پریشانی کی طرف آگے بڑھنے والا ہے میرے بعد کافر نہیں ہوگا تو حمد کا جھنڈا اٹھائے مجھ سے آگے چلے گا اور حوض کوثر میں میرے ساتھ ہوگا پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا سسرالی رشتہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے خاندان میں ان کا غلبہ ہے عام استعمال کی چیزیں دینے والے ہیں تنزیل و تاویل کا علم رکھتے ہیں ہم عمروں سے آگے بڑھنے والے ہیں۔

کلام:...... حدیث موضوع ہے محدثین نے آبزاری کو کذاب کہا ہے۔

۳۶۳۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی بیٹی کا پیغام نکاح دوں میں نے عرض کیا میرے پاس کوئی چیز نہیں پھر میں نے آپ کی صلہ رحمی اور رشتہ داری کا ذکر کیا اور پیغام نکاح بھیج دیا آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں ارشاد فرمایا تمہاری وہ حطمی زرہ کہاں ہے جو میں نے تمہیں فلاں فلاں موقع پر دی تھی میں نے عرض کیا وہ میرے پاس ہے فرمایا وہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دو میں نے زرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور آپ ﷺ نے میری شادی کرادی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کسی کام میں مصروف نہیں ہونا حتیٰ کہ میں تمہارے پاس آجاؤں آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جب ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا تو ہم اپنی جگہ سے ہلنے لگے آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اس پر دعا پڑھ کر پھونکا اور پھر پانی ہمارے اوپر چھڑک دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فاطمہ رضی اللہ عنہا زیادہ محبوب ہے یا میں آپ نے جواب دیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔

رواہ الحمیدی واحمد بن حنبل والعدنی ومسدد والدورقی والبیہقی

۳۶۳۸۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا چنانچہ ہم ایسی قوم کے پاس جا پہنچے کہ انھوں نے شیر کو ہلاک کرنے کے لیے گڑھا کھود رکھا تھا وہ اسی راستے سے آتے جاتے تھے اچانک ایک شخص گڑھے میں جا گرا وہ دوسرے کے ساتھ لٹکا اور وہ تیسرے کے ساتھ یوں چار آدمی ہو گئے شیر نے انھیں سخت زخمی کردیا اسی اثناء میں ایک شخص نے حربے سے شیر کو ہلاک کردیا۔ (چنانچہ زخموں کی تاب نہ لاکر چاروں مر گئے) پہلے مقتول کے ورثاء نے دوسرے مقتول کے ورثاء سے مطالبہ کردیا فریقین نے تلواریں نکال لیں قریب تھا کہ ان میں خنجر پر جنگ چھڑ جاتی اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں آن لیا اور فرمایا: تم آپس میں لڑنا چاہتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں بشرطیکہ تم اسے مان لو ورنہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے جاؤ اور وہ جو فیصلہ کردیں وہی فیصلہ ہوگا۔ اس کے بعد بھی جو شخص روگردانی کرے پھر اسے کوئی حق نہیں۔ چنانچہ وہ قبائل جنہوں نے یہ کنواں کھودا ہے وہ چوتھائی دیت تہائی دیت نصف دیت اور کامل دیت جمع کرلیں پہلے مقتول کے لیے چوتھائی دیت ہے چونکہ وہ اپنے اوپر والوں کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے دوسرے کے لیے تہائی دیت تیسرے کے لیے نصف دیت اور چوتھے کے لیے کامل دیت لوگوں نے یہ فیصلہ ماننے سے انکار کردیا اور وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ اس وقت مقام ابراہیم کے پاس تھے لوگوں نے سارا واقعہ سنا دیا ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ ہاتھ باندھ کر بیٹھ گئے قوم میں سے ایک شخص بولا علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان فیصلہ کردیا ہے لوگوں نے فیصلے کا بھی پورا قصہ سنایا اور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کی توثیق فرمائی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فیصلہ وہی ہے جو علی رضی اللہ عنہ نے کردیا ہے۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ وابن منیع جریر وصحح والبیہقی وضعفہ

۳۶۳۸۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مؤمنین کی ملکہ مکھی ہوں جب کہ مال ظالموں کی ملکہ مکھی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۳۸۲ ابو مسعر کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے سامنے سونا رکھا ہوا تھا فرمایا: میں مؤمنین کی ملکہ مکھی ہوں جب کہ یہ منافقین کی ملکہ مکھی ہے فرمایا کہ مؤمنین میری پناہ لیتے ہیں جب کہ منافقین اس کی پناہ لیتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۳۸۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ابو طالب نے وفات پائی تو میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بوڑھا گمراہ آپ کا چچا مر چکا ہے فرمایا: جاؤ اور اسے زمین میں دبا دو کوئی اور کام نہیں کرنا کہ میرے پاس آجاؤ میں نے ابو طالب کی نعش زمین میں دبا دی اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا پھر میرے لیے مختلف دعائیں کیں مجھے پسند نہیں کہ ان کے بدلہ میں میرے لیے زمین پر سے کچھ ہو۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی والمروزی فی الجنائز وابن الجارود وابن جریر

۳۶۳۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مواخات قائم کی عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپس میں بھائی بھائی

بنایا حمزہ بن عبدالمطلب اور زید بن حارثہ کو عبداللہ بن مسعود اور زبیر بن عوام کو عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن مالک کو جب کہ مجھے اپنا بھائی بنایا۔

رواہ الخلعی فی الخلعیات وفیہ راو لم یسم والبیھقی وسعید بن المنصور

۳۶۳۸۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اہل یمن کی طرف روانہ کیا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔(یعنی قاضی بنا کر بھیجا) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نوجوان شخص ہوں اور میرے پاس قضاء کا علم بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: یا اللہ! اس کے دل کو ہدایت دے اور اس کی زبان کو درستی پر گامزن کردے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے کبھی قضاء میں شک نہیں ہوا حتیٰ کہ میں اپنی اس جگہ میں بیٹھ گیا۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبۃ والبیھقی فی الدلائل

۳۶۳۸۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں رسول کریم ﷺ سے سوال کرتا آپ مجھے عطا فرماتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا آپ خود ہی ابتداء کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والترمذی والشاشی وابونعیم فی الحلیۃ والدورقی والحاکم وسعید بن المنصور

۳۶۳۸۸...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں دو ہلکے ہلکے کپڑوں ازار اور چادر میں باہر نکلتے تھے جب کہ گرمیوں میں موٹی قبا اور بھاری کپڑے پہنتے تھے لوگوں نے عبدالرحمٰن سے کہا اگر تم اپنے والد سے کہو چونکہ وہ رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے ہیں، چنانچہ میں نے والد سے پوچھا کہ لوگوں نے امیر المومنین کی کچھ حالت دیکھی ہے جسے وہ اجنبی سمجھتے ہیں۔ کہا: وہ کیا ہے؟ کہا: امیر المؤمنین شدید گرمی میں موٹے قبا اور بھائی کپڑا پہنتے ہیں اور ان میں کچھ پرواہ نہیں کرتے جب کہ سردیوں میں کپڑے یا چادریں پہن لیتے ہیں اور اس کی انھیں پرواہ بھی نہیں ہوتی کیا آپ نے یہ بات ان سے سنی ہے لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے سوال کروں اور آپ علی رضی اللہ عنہ سے رات کی گفتگو کے دوران پوچھا ہیں چنانچہ ابولیلیٰ رات کو گفتگو کے دوران پوچھا: اے امیر المؤمنین! لوگوں نے آپ سے ایک چیز کو مفقود پایا ہے فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ شدید گرمی میں موٹی قبا اور بھاری کپڑے پہنتے ہیں اور شدید سردی میں دو ہلکے کپڑے یا دو چادریں نہیں لیتے ہیں آپ کو اس پرواہ ہی نہیں ہوتی اور نہ ہی آپ سردی سے بچاؤ کا سامان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو لیلیٰ! تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں بخدا! میں آپ کے ساتھ تھا فرمایا: رسول کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر گئے وہ شکست کھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی شکست کھا کر واپس لوٹ آئے تاہم رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور رس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول بھی اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا۔ وہ بھاگنے والا نہیں ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا میں خدمت میں حاضر ہوا جب کہ مجھے آشوب چشم کا مرض لاحق تھا آپ نے میری آنکھوں میں تھوک دیا اور فرمایا: یا اللہ! گرمی و سردی میں اس کی کفایت فرما۔ اس کے بعد مجھے گرمی نے اذیت پہنچائی اور نہ ہی سردی نے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن ماجہ والبزار وابن جریر وصححہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیقی فی الدلائل والضیاء

۳۶۳۸۹...... عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد جھوٹا مفتری ہی یہ بات کہے گا میں نے لوگوں سے قبل سات سال نمازیں پڑھی ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والنسائی فی الخصائص وابن ابی عاصم فی السنۃ والعقیلی والحاکم و ابونعیم فی المعرفۃ

۳۶۳۹۰...... حبہ بن جوین کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سات سال عبادت کی ہے قبل ازیں کہ اس امت کا کوئی فرد عبادت کرتا۔ رواہ الحاکم وابن مردویہ

۳۶۳۹۱...... حبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! تو جانتا ہے کہ اس امت میں مجھ سے قبل تیری عبادت کسی نے نہیں کی اس امت میں سے کوئی شخص تیری عبادت کرتا اس سے قبل میں نے ☆☆☆☆ سال تیری عبادت کی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۳۹۲...... "مسند عمر" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کے ذکر سے رک جاؤ

چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: علی میں تین خصلتیں ہیں ان میں سے ہر ایک مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے چنانچہ میں ابوبکر ابوعبیدہ بن الجراح اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جب کہ نبی کریم ﷺ علی رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے حتیٰ کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے علی! تو مؤمنین میں سب سے پہلے اسلام لایا اور سب سے پہلے اسلام قبول کیا تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا ہارون کا موسیٰ سے۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو میری محبت کا دعوی کرتا ہو اور تجھ سے بغض رکھتا ہو۔

رواہ الحسن بن بدر فیما رواہ الخلفاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن البخار

۳۶۳۹۳..... ضمرہ بن ربیعہ مالک بن انس نافع ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرتا ہے وہ بڑھ کر حملہ کرتا ہے بھاگتا نہیں اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا جبرئیل امین اس کے دائیں طرف ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام اس کے بائیں طرف ہوں گے لوگوں نے امید وشوق کی حالت میں رات گزار دی جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا یارسول اللہ! وہ دیکھ نہیں سکتے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس لائے گئے تو فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب ہو گئے آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا اور اپنے دست اقدس سے پونچھ ڈالیں حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے سے اٹھ کھڑے ہوئے یوں لگا گویا انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق ہی نہیں ہوا۔ رواہ الدارقطنی والخطیب فی رواہ مالک وابن عساکر

۳۶۳۹۴..... عروہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس قبر والے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب اور علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب کو جانتے ہو؟ سوائے خیر و بھلائی کے علی کا تذکرہ مت کرو چونکہ اگر تم نے علی رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائی تو گویا تم نے اس قبر والے کو اذیت پہنچائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۹۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کو ہرگز برا بھلا مت کہو میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تین چیزوں میں سے ایک بھی میرے لیے ہو مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے میں ابوبکر ابوعبیدہ بن الجراح اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے، آپ نے علی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: تو لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور سب سے پہلے ایمان لانے والا ہے۔ تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے تھا۔ رواہ ابن النجار

۳۶۳۹۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پہلا شخص ہوں جس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن سعد

۳۶۳۹۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے یمن بھیجا میں کم عمر تھا، میں نے عرض کیا: آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں ان میں نئے نئے مسائل پیدا ہوں گے حالانکہ میرے پاس قضاء کا علم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہارے دل کو ثابت قدم رکھے گا چنانچہ اس کے بعد مجھے دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی شک نہیں ہوا۔ رواہ الطبرانی وابن سعد واحمد بن حنبل والعدنی والمروزی فی العلم وابن ماجہ و ابویعلی والحاکم و ابونعیم فی الحلیۃ والبیہقی والدورقی وسعید بن المنصور وابن جریر وصححہ

کلام: ..... حدیث پر بحث کی گئی ہے دیکھئے المعامۃ ۲۶۸۔

۳۶۳۹۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں جو مجھ سے عمر میں بڑے ہیں اور میں نوجوان ہوں قضاء کی بصیرت نہیں رکھتا آپ نے میرا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: یا اللہ! اس کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور اس کے دل کو ہدایت عطا فرما۔ اے علی! جب فریقین کے درمیان فیصلہ کرنے بیٹھو اس وقت تک فیصلہ مت کرو جب تک دوسرے کا بیان نہ سن لو جیسا کہ پہلے سے سنا ہے جب تم ایسا کرو گے تمہارے لئے فیصلہ کرنا آسان ہوگا چنانچہ اس کے بعد قضاء

کے متعلق مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

رواہ الحاکم وابن سعد واحمد بن حنبل والعدنی وابوداؤد والترمذی وقال : حسن وابویعلی وابن جریر وصححہ وابن حبان والحاکم والبیھقی

۳۶۳۹۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! تجھ میں عیسیٰ کی مثال پائی جاتی ہے یہودیوں نے ان سے بغض کیا حتیٰ کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا نصاری نے ان سے محبت کی اور انھیں ایسے مقام پر اتارا جس پر وہ نہیں تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے متعلق بھی دو شخص ہلاک ہوں گے میری محبت میں حد سے تجاوز کرنے والا اور میری مخالفت میں مجھ سے بغض وعداوت رکھنے والا خبردار میں نبی نہیں ہوں میرے پاس وحی نہیں آتی لیکن میں کتاب اللہ پر عمل کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ کی سنت پر چلتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے متعلق جو تمہیں حکم دوں وہ برحق ہے لہٰذا ایسی صورت میں تمہارے اوپر واجب ہے کہ میری اطاعت کرو اور اگر میں یا کوئی اور تمہیں معصیب کا حکم دیں تو اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ایسی اطاعت کچھ حیثیت نہیں رکھتی اطاعت تو بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ہوتی ہے۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابویعلی والدورقی والحاکم وابن ابی عاصم وابن شاھین فی السنۃ وابن الجوزی فی الواھیات وروی ابن جریر صندرۃ المرفوع

۳۶۴۰۰......"ایضاً" حبہ مزنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا میں نے اس طرح انھیں ہنستے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھیں بھی دکھائی دینے لگیں پھر فرمایا: مجھے ابوطالب کی بات یاد آ گئی چنانچہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا ہم بطن نخلہ میں نماز پڑھنے لگے اتنے میں ابوطالب آئے اور بولے اے بھتیجے تم کیا کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے انھیں سلام کی دعوت دی وہ بولے: جو تم کہتے ہو اس کے مان لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس سے میرا مرتبہ کم ہو جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی اس بات پر تعجب کر کے ہنسے پھر فرمایا: یا اللہ اس امت میں میں کسی شخص کو نہیں جانتا جس نے تیرے نبی کے علاوہ مجھ سے قبل تیری عبادت کی ہو۔ تین بار یہ بات کہی: میں نے لوگوں سے قبل سات سال نماز پڑھی ہے۔رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابویعلی والحاکم

۳۶۴۰۱......"ایضاً" ابن حنفیہ کی روایت ہے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذکر بد کے خوگر ہوتے تو اس دن ان کا ذکر بد ضرور کرتے جس دن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے گورنروں کی شکایت کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: یہ خط عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کا حکم ہے اپنے گورنروں کو حکم دو کہ اسی کے مطابق عمل کریں میں وہ خط لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے کہا: اس سے ہم بے نیاز ہیں میں وہ خط لیکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور انھیں اس کی خبر کی انھوں نے فرمایا: تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اسے جہاں سے اٹھایا ہے وہیں رکھ دو۔

رواہ البخاری والعدنی والبیھقی

۳۶۴۰۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں قریش کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا محمد! ہم آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آ گئے ہیں انھیں دین وفقہ کی کچھ رغبت نہیں ہے وہ ہماری جائیدادوں اور اموال سے بھاگ آئے ہیں لہٰذا آپ ہمیں واپس کر دیں آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو انھوں نے جواب دیا: یہ لوگ سچ کہتے ہیں: وہ آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں یہ آپ کے جیران اور حلیف ہیں رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اور متغیر ہو گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے جماعت قریش اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ضرور ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے جانچ لیا ہے وہ دین پر تمہاری گردنیں مارے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ وہ میں ہوں فرمایا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو جوتا گانٹھ رہا ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جوتا گانٹھنے کے لیے دیا ہوا تھا۔رواہ احمد بن حنبل وابن جریر وصححہ وسعید بن المنصور

۳۶۴۰۳......"ایضاً" محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ جمعہ کے دن چادر نہیں اوڑھیں گے حتیٰ کہ قران مجید کو ایک مصحف میں جمع نہ کر لیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے میں مصروف ہو

گئے کچھ دنوں کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابوالحسن! آپ میری خلافت کو ناپسند کرتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم ایسی بات نہیں لیکن میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ جمعہ کے علاوہ کسی دن چادر نہیں اوڑھوں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور واپس لوٹ آئے۔ (رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وقال: کہ اشعث کے علاوہ مصحف کا ذکر کسی نے نہیں کیا اور وہ "لین الحدیث" ہیں وانما دوہ: ی اجمع القرآن یعنی حفظ قرآن مکمل کیا بسا اوقات حفظ قرآن کو جمع قرآن سے بھی تعبیر کر دیا جاتا ہے)

۳۶۴۰۴ ... حضرت علی کرم ﷺ فرماتے ہیں بخدا! اللہ تعالیٰ نے جو آیت بھی نازل فرمائی ہے میں جانتا ہوں کہ وہ کس میں نازل ہوئی کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی رب تعالیٰ نے مجھے سمجھدار دل اور لسان طلق عطا کی ہے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۴۰۵ ... "ایضاً" محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کیا وجہ ہے آپ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب میں آپ ﷺ سے سوال کرتا تھا آپ مجھے بتاتے تھے اور جب میں خاموش رہتا تھا آپ خود ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۴۰۶ ... ھبیرہ کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا گیا: فرمایا: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے منافقین کے ناموں کے متعلق سوال کیا تھا انھیں منافقین کے متعلق خبر دی گئی ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنی ذات کے متعلق سوال کیا گیا: فرمایا: جب میں سوال کرتا مجھے جواب دیا جاتا اور جب میں خاموش رہتا کلام کی ابتداء کر لی جاتی تھی۔

رواہ الحاکم

۳۶۴۰۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کو بروز سوموار نبی بنا کر بھیجا گیا اور میں منگل کے دن اسلام لایا۔

رواہ ابویعلیٰ وابوالقاسم بن الجراح فی امالیہ

۳۶۴۰۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وانذر عشیرتک الا قربین" اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرسنائیے" نبی کریم ﷺ نے اپنے اہل بیت کو جمع کیا چنانچہ تیس (۳۰) لوگ جمع ہو گئے انھوں نے کھایا پیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری طرف سے میرے دین اور میرے مواعید کی ضمانت دے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور میرے اہل میں خلیفہ ہوگا ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! آپ تو بحر ہیں۔ اس امر کا قیام کون کرے گا؟ پھر ایک اور شخص نے اسی طرح کی بات کی پھر اہل بیت میں سے ہر شخص پر پیش کیا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے میں تیار ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جریر وصححه والطحاوی ابو الضیاء

۳۶۴۰۹ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فیصلے کرتے رہو جس طرح کہ تم فیصلے کرتے ہو میں اختلاف کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں حتی کہ لوگوں کی ایک جماعت ہو جائے یا مجھے موت آ جائے جس طرح کہ میرے ساتھیوں کو موت آ گئی ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عام طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو فیصلے روایت کیے جاتے ہیں وہ جھوٹ ہیں۔ رواہ البخاری وابوعبید فی کتاب الاموال والاصبہانی فی الحجة

۳۶۴۱۰ ... "ایضاً" ابویحییٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔ میرے بعد جو شخص بھی یہ دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے چنانچہ ایک شخص نے یہی بات کہی وہ پاگل ہو گیا۔ رواہ العدنی

۳۶۴۱۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ سے پانچ چیزوں کا سوال کیا ان میں سے چار مجھے مل گئیں اور ایک سے انکار ہو گیا میں نے سوال کیا کہ قیامت کے ان زمین سے نکلنے والا تو پہلا شخص ہو اور میرے ساتھ ہو تمہارے پاس لوائے حمد ہو اور تم ہی نے وہ اٹھا رکھا ہو اور مجھے عطا کیا کہ تم میرے بعد مومنین کے ولی ہو۔ رواہ ابن الجوزی فی الواھیات

کلام: ...... حدیث موضوع ہے دیکھئے المتناھیة ۳۹۴۔

۳۶۴۱۲ ... قیس کی روایت ہے کہ اشعث بن قیس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں موت سے ڈرانے لگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے موت سے ڈراتے ہو؟ مجھے کوئی پرواہ نہیں موت مجھ پر پڑے یا میں موت پر جا پڑوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۴۱۳...... ابوزعراء کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میں میرے کریم الاصل اور میری عترت کے نیکوکار لوگ بچپن میں لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار اور کبرسنی میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے ظالم بھیڑیئے کے دانت توڑے گا اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے تمہارے غلبے کو ختم کرے گا تمہاری گردنوں کی کجی کو ختم کرے گا اور ہمارے ذریعے اللہ تعالیٰ خیر کا دروازہ کھولے گا اور اسے بند کرے گا۔ رواہ عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۳۶۴۱۴...... علی بن ابی ربیعہ کہتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے اسے پچھاڑ دیا وہ بولا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپ کے سینے کو ثابت قدم رکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے سینے کو ثابت قدم رکھے۔
رواہ وکیع وابن عساکر

۳۶۴۱۵...... سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے نہیں کہا کہ مجھ سے سوال کرو۔
رواہ ابن عبد البر

۳۶۴۱۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جنت کی اونٹیوں میں سے ایک اونٹنی لائی جائے گی تمہارا گھٹنے میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا تمہاری ران میری ران سے ملی ہوگی حتیٰ کہ ہم جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ رواہ الحسن بن بدر

۳۶۴۱۷...... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو وہ ضرور گواہی دے آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! میں تمہاری جانوں سے زیادہ تمہارا حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو علی کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھ جو علی کا دشمن ہو تو بھی اس کا دشمن ہو جا جو اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر اور جو علی کو بے یار چھوڑتا ہو تو بھی اسے بے یار کر دے چنانچہ اس سے کچھ زیادہ لوگوں نے گواہی دی جب کہ بہت سارے لوگ گواہی چھپا گئے چنانچہ وہ دنیا میں اندھے اور برص زدہ ہوکر فنا ہوئے۔ رواہ الخطیب فی الافراد

۳۶۴۱۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں مومنین کا ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: جو شخص میرا دوست ہے وہ علی رضی اللہ عنہ کا بھی دوست ہے۔ رواہ ابن ابی عاصم

۳۶۴۱۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آیت ''وانذر عشیرتک الاقربین'' نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرسناؤں لیکن اس پر میری قدرت نہیں ہے بسا اوقات میں اس کا اعلان کرتا ہوں لیکن جب ان کی طرف سے ناگواری دیکھتا ہوں تو خاموش ہو جاتا ہوں حتیٰ کہ میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جو تمہیں حکم ملا ہے اسے اگر بجا نہیں لاؤ گے تو رب تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا لہٰذا تم میرے لیے ایک صاع کھانا تیار کرو اس پر بکری کی ایک دستی رکھو ہمارے لیے دودھ سے مشروب تیار کرو پھر میرے پاس بنی عبدالمطلب کو جمع کرو تاکہ میں ان سے بات کروں اور جو مجھے حکم ملا ہے میں اس کی تبلیغ کروں چنانچہ میں نے کھانا تیار کیا اور بنی عبدالمطلب کو دعوت دی، اس وقت ان کی تعداد چالیس کے لگ بھگ تھی ان میں آپ ﷺ اور ابو طالب حمزہ عباس ابولہب بھی شامل تھے جب یہ لوگ جمع ہوگئے تو آپ نے مجھے کھانا حاضر کرنے کو کہا میں نے کھانا حاضر کر دیا آپ نے قدرے گوشت میں سے قدرے سخت ٹکڑا اٹھایا اسے دانتوں سے چبایا اور برتن کے کناروں میں ڈال دیا پھر فرمایا: بسم اللہ! کھانا شروع کرو لوگوں نے جی بھر کر کھانا کھایا حتیٰ کہ بے نیاز ہوگئے کھانا بھی باقی تھا برتن میں ہم صرف انگلیوں کے نشانات ہی دیکھتے تھے حالانکہ جو کھانا پیش کیا تھا وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا پھر فرمایا: اے علی! قوم کو مشروب پلاؤ میں لوگوں کے پاس مشروب لے آیا لوگوں نے اس میں سے پیا اور سیر ہوگئے حالانکہ وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نے بات کرنے کا ارادہ کیا ابولہب جلدی سے بول اٹھا: کہ تمہارا صاحب بات کر چکا ہے لہٰذا چلو لوگ اٹھ کر چلے گئے تاہم نبی کریم ﷺ لوگوں کے سامنے بات نہ رکھ سکے دوسرے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ شخص مجھ پر سبقت لے گیا جس کی وجہ سے لوگ اٹھ کر چلے گئے اور میں بات نہ کر سکا لہٰذا کل کی طرح آج بھی کھانا اور

مشروب تیار کرو پھر انھیں ہمارے پاس جمع کرو۔ میں نے کھانا تیار کیا پھر لوگوں کو بلایا آپ نے ایسے ہی کیا جیسے کل کیا تھا لوگوں نے کھایا پیا اور سیر ہو گئے پھر نبی کریم ﷺ نے کلام کیا اور فرمایا: اے بنی عبدالمطلب میں نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی نوجوان ان تعلیمات سے افضل لائے جو میں لایا ہوں میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی بھلائی لایا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس کی دعوت دوں تم میں سے کون اس معاملہ میں مجھے تقویت پہنچائے گا؟ میں نے عرض کیا: اس کام کے لیے میں تیار ہوں حالانکہ میں قوم میں سب سے چھوٹا میری آنکھوں میں سب سے زیادہ کیچڑ امیرا پیٹ بڑا اور میری پنڈلیاں باریک تھیں میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اس معاملہ میں میں آپ کا وزیر بنتا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑ لیا اور فرمایا: یہ میرا بھائی، میرا وصی اور خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ لوگ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوطالب سے کہنے لگے: اس نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم علی کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

رواہ ابن اسحاق وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وابونعیم والبیہقی فی الدلائل

۳۶۴۲۰۔۔۔ ''مسند براء بن عازب'' ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں منادی نے اعلان کیا: الصلاۃ جامعۃ ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لیے جگہ صاف کی گئی آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مؤمنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں پھر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں: کیوں نہیں۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! میں جس کا دوست، ہوں علی بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو علی کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھ جو علی کا دشمن ہو تو بھی اس کا دشمن ہو جا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی تجھے مبارک ہو صبح و شام تم ہر مومن مرد و ہر مومن عورت کے دوست ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۴۲۱۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے دولشکر روانہ کئے ان میں سے ایک پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور دوسرے پر خالد بن ولید کو فرمایا کہ اگر قتال ہو تو علی لوگوں پر امیر ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کر لیا اور اس میں سے ایک باندی اپنے لیے رکھ لی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے برا سمجھتے ہوئے خط لکھا جب رسول کریم ﷺ نے خط پڑھا تو فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۴۲۲۔۔۔۔ بریدہ بن حصیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن گیا میں نے آپ ﷺ میں قدرے جفا دیکھی جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹا میں نے آپ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور ان کی تنقیص کر دی رسول اللہ ﷺ کا چہرا اقدس متغیر ہونے لگا اور فرمایا: اے بریدہ! میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں میں نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر وابونعیم

۳۶۴۲۳۔۔۔۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے اپنے خاندان میں سب سے بہتر سے تمہاری شادی کی ہے جو علم میں سب سے آگے بردباری میں افضل اور سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے۔ رواہ الخطیب فی المتفق

۳۶۴۲۴۔۔۔۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ خمس (مال غنیمت کا پانچواں حصہ) تقسیم کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ خمس پر قبضہ کرو چنانچہ صبح ہوئی تو علی رضی اللہ عنہ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: بھلا دیکھتے نہیں ہو کہ یہ کیا کرتا ہے جب میں رسول کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس بارے خبر دی اس وقت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! تم علی سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی

ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بغض مت رکھو ایک روایت میں ہے کہ اس سے محبت کرو۔ چونکہ خمس میں اس سے زیادہ اس کا حصہ ہے۔

رواہ ابو نعیم

۳۶۴۲۵　بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ جب ہم واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پوچھا: تم نے اپنے ساتھی کی صحبت کو کیسا پایا؟ فرمایا: یا تو میں اس کی شکایت کروں یا میرے علاوہ کوئی اور اس کی شکایت کرے۔ میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا، میں اپنا سر جھکائے رکھتا تھا جب مجھ سے کوئی بات کی جاتی میں اپنا سر جھکا لیتا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہوتا جا رہا ہے۔ اور پھر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے، اس کے بعد میرے دل میں جو کچھ کدورت تھی وہ جاتی رہی میں نے کہا: میں علی رضی اللہ عنہ کا ذکر بدنہیں کروں گا۔ رواہ ابن جریر

۳۶۴۲۶　حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب کروں اور تمہیں اپنے سے دور نہ کروں اور یہ کہ میں تمہیں علم سکھاتا رہوں تاکہ تم اسے یاد کرلو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ تم یاد رکھو اور یہ آیت نازل ہوئی "وتعیھا اذن واعیۃ" اور اسے یاد رکھنے والے کانوں نے یاد رکھا ہے" فرمایا: کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جاؤ۔

رواہ ابن عساکر وقال: ھذا اسناد لایعرف والحدیث شاذ

۳۶۴۲۷…… "ایضاً" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کا جھنڈا کون اٹھائے گا؟ ارشاد فرمایا: جو شخص اسے اچھی طرح سے اٹھانا جانتا ہوگا۔ البتہ دنیا میں اسے علی بن ابی طالب اٹھائے گا۔ رواہ الطبرانی

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے الترمیہ ۳۶۱ وذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۹۔

۳۶۴۲۸　جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم خلیفہ ہو اور قتل کیے جاؤ گے تمہارے سر کا یہ حصہ خون آلود ہوگا۔ یعنی سر سے داڑھی تک کا حصہ۔ رواہ الطبرانی وابن عساکر

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۶۳۔

۳۶۴۲۹　حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: وہ پہلے لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت کون ہے عرض کیا: حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں جس شخص نے کاٹی تھیں فرمایا: بعد میں آنے والوں میں سب سے زیادہ بدبخت کون ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اے علی! تمہارا قاتل۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۴۳۰　"ایضاً" جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم جحفہ میں مقام غدیر خم میں تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۴۳۱…… "ایضاً" خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعے کا دروازہ اٹھایا حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قلعہ پر چڑھ گئے اور اندر سے دروازہ کھول دیا چنانچہ بعد میں تجربہ کیا گیا کہ چالیس آدمی مل کر اس دروازے کو اٹھاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وحسن

۳۶۴۳۲…… حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بجز علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے ہر دروازہ بند کر دو۔ آپ نے ہاتھ مبارک سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:…… حدیث موضوع ہے دیکھئے الموضوعات ۱/۳۶۵۔

۳۶۴۳۳　حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ہم جحفہ میں مقام غدیر خم میں تھے وہاں قبیلہ جہینہ مزینہ اور غفار کے بہت سے لوگ تھے رسول اللہ ﷺ خیمہ سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ کر تین بار اشارہ کیا اور فرمایا: جس شخص کا میں دوست علی بھی اس کے دوست ہیں۔ رواہ البزار

۳۶۴۳۴　جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مندرجہ ذیل اشعار پڑھتے ہوئے سنا اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کی سماعت کررہے تھے۔

انا اخو المصطفی لا شک فی نسبی　　　معه ربیت وسبطا هما ولدی

میں محمد مصطفی ﷺ کا بھائی ہوں میرے نسب میں کوئی شک نہیں ہے میری ان کے ساتھ تربیت کی گئی ہے اور ان کے دونواسے میرے بیٹے ہیں۔

جدی وجد رسول الله منفرد　　　وفاطم زوجتی لا قول ذی فند

میرا اور رسول اللہ ﷺ کا دادا ایک ہی ہے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا میری بیوی ہے جھوٹے کی بات کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

صدقته وجمیع الناس فی بهم　　　من الضلالة والاشراک والنکد

میں نے اس وقت ان کی تصدیق کی ہے جب سارے لوگ گمراہی شرک اور مکدر زندگی کے بھنور میں پھنسے ہوئے تھے۔

فالحمد لله شکرا لا شریک له　　　البر بالعبد والباقی بلا امد

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں نیکی بندے کا خزانہ ہے اور اس کے علاوہ سب کچھ فضول ہے۔

رسول کریم ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: اے علی تم نے سچ کہا۔ (رواہ ابن عساکر وفیہ عمارۃ ابن زید، ازدی کہتے ہیں: یہ شخص حدیثیں وضع کرتا تھا میں کہتا ہوں صحیح بات یہ ہے کہ یہ اشعار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر وضع کئے گئے ہیں حالانکہ یہ اشعار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں فرمائے چونکہ جس شخص میں معمولی سی بھی براعت اشعار ہو وہ جانتا ہے کہ یہ اشعار شعری مرتبہ ومقام سے کس قدر پست ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات ایسے اشعار کہنے سے بالاتر ہے چہ جائیکہ ایسے جھوٹے وضاع کی سند سے یہ اشعار ان کی طرف منسوب کیے جائیں)۔

۳۶۴۳۵ ..... "ایضاً" سلیمان بن ربیع کادح بن رحمہ الذاہد مسعر بن کدام عطیہ کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ ﷺ۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث موضوع ہے یہ ابن عساکر کی واحیات میں سے ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۲۸۔

۳۶۴۳۶ ..... جبلہ میں حارثہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بنفس نفیس خود کسی غزوہ میں شریک نہ ہوتے تو اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دے دیتے۔ رواہ ابویعلی وابونعیم وابن عساکر

۳۶۴۳۷ ..... جریر بجلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حج کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے یہ حجۃ الوداع تھا ہم مقام غدیر خم پہنچے اتنے میں اعلان ہوا "الصلوۃ جامعۃ" مہاجرین وانصار سب جمع ہوگئے رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم کس کی گواہی دیتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ارشاد ہوا: پھر کس کی گواہی دیتے ہو۔ لوگوں نے کہا: یہ کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں: ارشاد ہوا: تمہارا ولی کون ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہمارا ولی ہے ارشاد فرمایا: تمہارا ولی کون ہے؟ آپ نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بازو پر رکھا اور انھیں کھڑا کیا بازو چھوڑ کر ہاتھ پکڑ لیے اور فرمایا: اللہ اور اللہ کا رسول جس کا دوست ہو علی بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو علی سے دوستی رکھتا ہو اسے تو بھی اپنا دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اسے دشمن رکھ یا اللہ! لوگوں میں سے جو شخص علی سے محبت کرتا ہو تو اسے اپنا حبیب بنا لے جو اس سے بغض رکھتا ہو تو بھی اس سے بغض رکھ یا اللہ! زمین پر دو نیک بندوں کے بعد علی کے سوا کسی کو نہیں پاتا جسے میں ودیعت سپرد کر کے جاؤں، لہٰذا اس میں بھلائی کا فیصلہ فرمانا۔ رواہ الطبرانی

فائدہ: ..... یہ حدیث مجمع الزوائد میں ھیثمی نے بھی ذکر کی ہے۔ دیکھئے ۱۰۶/۹ لیکن اس کی سند میں بشر بن حرب ہے اسے ناقدین حدیث نے لین الحدیث قرار دیا ہے۔

۳۶۴۴۰ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لوگوں کے درمیان مواخات قائم کی اور مجھے چھوڑ دیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کی ہے اور مجھے چھوڑ دیا ہے۔ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں کیسے چھوڑا تمہیں تو اپنے لیے چن رکھا ہے تو میرا بھائی اور میں تیرا بھائی ہوں۔ اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ جھگڑا کرے تو کہہ دو؟ میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا بھائی ہوں۔ اس کا دعویٰ تمہارے بعد صرف جھوٹا ہی کرے گا۔ رواہ ابویعلی

۳۶۴۴۱ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مقام خم میں نبی کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

ہاتھ سے پکڑے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تمہارا رب ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں کیوں نہیں فرمایا: کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ اور اللہ کا رسول تمہارے اوپر تمہاری جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر فرمایا: اللہ اور اس کا رسول جس شخص کا دوست ہے علی بھی اس کا دوست ہے میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے کتاب اللہ۔ کا رستہ اس کے ہاتھ میں ہے اور اس کا رستہ تمہارے ہاتھوں میں ہے دوسری چیز میرے اہل بیت۔

رواه ابن راهويه وابن جرير وابن ابی عاصم والمحاملی فی اماليه وصححه

۳۶۴۴۲......"مسند عمار" عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور علی رضی اللہ عنہ غزوہ ذی العشیرۃ" میں ایک دوسرے کے رفیق سفر تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسے دو شخصوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں ارشاد فرمایا: ایک قوم ثمود کا احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں دوسرا وہ شخص جو اے علی! تمہارے سر پر زخم لگائے گا حتی کہ خون سے تمہاری داڑھی بھیگ جائے گی۔ رواه احمد بن حنبل والبغوی والطبرانی والحاكم وابن مردويه وابونعيم فی المعرفة وابن عساكر

۳۶۴۴۳......حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ غزوہ عشیرہ میں بطن ینبوع کے مقام پر ایک دوسرے کے رفیق سفر تھے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہاں نزول کیا تو ایک ماہ تک ٹھہرے رہے اور اس دوران بنی مدلج اور ان کے حلفاء قبیلے بنی ضمرہ سے صلح کی پھر آپ ان سے رخصت ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے ابو یقظان! تمہیں شوق ہے کہ ہم بنی مدلج کے ان لوگوں کے پاس جائیں جو کنواں کھودنے کے کام میں مصروف ہیں ذرا ہم انہیں دیکھیں کہ یہ لوگ کیسے کام کرتے ہیں؟ ہم ان لوگوں کے پاس آئے تھوڑی دیر انہیں دیکھتے رہے پھر ہمارے اوپر نیند طاری ہو گئی ہم کھجوروں کے درختوں تلے خاکدار جگہ پر آ گئے ہم اس جگہ سو گئے بخدا! ہم صرف رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی چاپ سن کر بیدار ہوئے اس خاکدار جگہ کی وجہ سے ہمارے بدن بھی خاک آلود ہو گئے تھے رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو تراب! چونکہ علی رضی اللہ عنہ کے بدن پر تراب (خاک) الٹی پڑی تھی آپ ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا اور پھر فرمایا: میں تمہیں ایسے دو شخصوں کی خبر نہ دوں جو سب سے زیادہ بدبخت ہیں ہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: قوم ثمود کا احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اے علی دوسرا وہ شخص جو تمہیں یہاں ضرب لگائے گا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر اشارہ کیا۔ حتی کہ تمہاری یہ جگہ خون آلود ہو جائے گی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی پر ہاتھ رکھا۔ رواه ابن عساكر وابن النجار

۳۶۴۴۴......عمران حصین کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور ان پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا سریہ کو کافی مقدار میں مال غنیمت ملا علی رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے کچھ لے لیا جسے لوگوں نے اچھا نہ سمجھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باندی لے لی تھی چنانچہ لشکر میں سے ایک کے بعد دوسرا لگاتار چار آدمی رسول اللہ ﷺ کو بتانے کی غرض سے آئے صحابہ رضی اللہ عنہم جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تھے پہلے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کو سلام کرتے تھے اور آپ کا دیدار کر کے واپس لوٹ جاتے تھے جب سریہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا چار میں سے ایک کھڑا ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ نہیں دیکھتے کہ علی رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی ہے آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی یہی بات کہی آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی یہی بات کی آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر چوتھا کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ اقدس پر غصہ کے اثرات پہنچانے جاسکتے تھے آپ نے فرمایا: تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں میرے بعد علی ہر مومن کا ولی ہے۔

رواه ابن ابی شيبة وابن جرير وصححه

۳۶۴۴۵......"مسند عمرو بن شاش" عمرو بن شاش کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم نے مجھے اذیت پہنچائی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں آپ کو اذیت پہنچاؤں۔ آپ نے فرمایا: جس نے علی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

رواه ابن ابی شيبة وابن سعد واحمد بن حنبل والبخاری فی تاريخه والطبرانی والحاكم

۳۶۴۴۶......حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں غزوہ ذات السلاسل سے واپس لوٹا میرا خیال تھا کہ میں رسول اللہ

ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کو کون محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کیا: میں نے عورتوں کے متعلق سوال نہیں کیا آپ نے فرمایا: عائشہ کے والد مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں میں نے عرض کیا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کو کون سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کیا: میں عورتوں کے متعلق نہیں پوچھ رہا فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ: علی کہاں ہیں: آپ نے صحابہ کی طرف التفات کیا اور فرمایا: یہ شخص ایک ہی جان کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الا لآلی: ۳۸۲/۱۔

۳۶۴۴۷ ..... ابو اسحاق کی روایت ہے کہ قثم سے کسی نے پوچھا: حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے تمہارے علاوہ کیسے وارث بن گئے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: وہ ہم میں سے پہلے آپ کے ساتھ لاحق ہوئے اور ہم سے زیادہ آپ کے ساتھ چمٹے رہتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۴۴۸ ..... ''مسند السید الحسن'' آپ ﷺ نے فرمایا: عرب کے سردار کو میرے پاس بلا لاؤ میں نے عرض کیا: آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کا سردار ہے جب آپ تشریف لائے فرمایا: اے جماعت انصار! کیا میں ایسی چیز پر تمہاری رہنمائی نہ کردوں جسے اگر تم پکڑے رکھو تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے یہ علی رضی اللہ عنہ ہے اس سے محبت کرو اور اس کی عزت واکرام کرو جبرئیل امین نے مجھے اسی کا حکم دیا ہے جو میں نے تم سے کہہ دیا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة

۳۶۴۴۹ ..... ''مسند رافع بن خدیج'' غزوہ احد میں جب علی رضی اللہ عنہ نے اصحاب الویہ کو قتل کیا تو جبریل امین نے آکر کہا: یا رسول اللہ! یہ غمخواری ہے جو اپنی مثال آپ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں جبرئیل امین نے کہا: میں تم دونوں سے ہوں۔ رواہ الطبرانی

۳۶۴۵۰ ..... ابو رافع کی روایت ہے کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے درمیان مؤاخات قائم کی تو آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی بنایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۴۵۱ ..... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے والے علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۴۵۲ ..... سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس امت میں سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کے پاس وارد ہونے والا اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا شخص علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۴۵۳ ..... ''مسند شداد بن اوس'' شرجیل بن مرہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی: خوش ہو جاؤ تمہاری موت وحیات میرے ساتھ ہوگی۔ رواہ ابن مندہ وابن قانع وابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸

۳۶۴۵۴ ..... ''مسند عبداللہ بن اسود'' حجاج بن حسان عبداللہ بن اجحم خزاعی کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا علی رضی اللہ عنہ یمن میں ظفر مند غنیمت سے کامران اور محفوظ سالم رہے انھوں نے بریدہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے پاس بشارت سنانے بھیجا جب بریدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو لشکر کی سلامتی کامیابی اور کثیر مال غنیمت کے حصول کی خوشخبری سنائی پھر عرض کیا: علی رضی اللہ عنہ نے قیدیوں میں سے ایک خادم یا باندی اپنے لیے منتخب کرلی ہے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس غصہ سے سرخ ہو گیا حتی کہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصے کے اثرات پرکھ لیے اور بولے: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے غصہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ اس سے قبل زمین مجھے نگل لے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! علی نے اپنے حق میں سے زیادہ باقی چھوڑا ہے۔ آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا۔ رواہ ابن النجار

۳۶۴۵۵ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم قیامت کے دن میرے آگے آگے

ہوگے مجھے لواء حمد دی اجائے گا وہ میں تمہیں دے دوں گا اور تم حوض کوثر پر لوگوں کو ہٹانے میں میری مدد کرو گے۔

رواہ ابن عساکر وقال: فیہ ابو حذیفۃ اسحاق بن بشر ضعیف

۳۶۴۵۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو سید العرب ہیں آپ نے فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کا سردار ہے۔ رواہ ابن النجار

۳۶۴۵۷..... جمیع بن عمیر کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کیا: ہم عورتوں کے متعلق نہیں پوچھ رہے بلکہ مردوں کے متعلق پوچھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے خاوند۔ (رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار وقال الذھبی: کہ جمیع بن عمیر تیمی کوئی مشہور تابعی ہے لیکن وہ متہم بالکذب ہے)

۳۶۴۵۸..... "ایضاً" اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر فخر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے عام لوگوں کو بخش دیا ہے اور علی کو خصوصاً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے متعلق چشم پوشی کرنے والا نہیں ہوں یہ جبریل ہیں انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ خوش بخت انسان وہ ہے جو علی سے محبت رکھتا ہو خواہ علی زندہ ہو یا مردہ اور بد بخت انسان وہ ہے جو علی سے بغض رکھتا ہو خواہ علی زندہ ہو یا مردہ۔

رواہ الطبرانی والبیھقی فی فضائل الصحابۃ وابن الجوزی فی الواھیات

۳۶۴۵۹..... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بخدا حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بہت قریب تھے چنانچہ جس دن رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے ہم آپ کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئیں آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے رسول اللہ ﷺ بار بار فرماتے۔ کیا علی آ گیا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے بھیجا تھا تھوڑی دیر بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے ہم سمجھے کہ آپ کو علی رضی اللہ عنہ سے کوئی ضروری کام ہے ہم باہر نکل آئے اور دروازے پر بیٹھ گئے میں دوسروں کی نسبت آپ اور علی رضی اللہ عنہ کے زیادہ قریب تھی، میں نے دیکھا کہ علی رسول اللہ ﷺ پر جھکے ہوئے ہیں اور آپ نے علی سے سرگوشیاں کرنی شروع کر دیں پھر اسی دن آپ ﷺ اللہ کو پیارے ہو گئے یوں اس اعتبار سے علی رضی اللہ عنہ آپ کے زیادہ قریب تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۴۶۰..... ابو عبداللہ جدلی کی روایت ہے کہ مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابو عبداللہ! تمہیں غیرت نہیں آتی کہ رسول اللہ ﷺ کو تمہارے اندر گالیاں دی جاتی ہیں؟ میں نے کہا: بھلا رسول اللہ ﷺ کو کون گالیاں دیتا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت علی اور ان کے محبین کو گالیاں دی جا رہی ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ علی سے محبت کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۴۶۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا آپ سے علی رضی اللہ عنہ بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: حکمت دس حصوں میں تقسیم کی گئی ہے نو حصے علی کو عطا کئے گئے ہیں اور ایک حصہ باقی لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے جب کہ علی لوگوں سے زیادہ اس کا علم رکھتا ہے۔

رواہ الازدی فی الضعفاء وابو نعیم فی الحلیۃ وابن النجار وابن الجوزی فی الواھیات وابو علی الحسین بن علی البردعی فی معجمہ

۳۶۴۶۲..... "مسند علی" ترمذی وابن جریر دونوں روایت کرتے ہیں اسماعیل بن موسیٰ سعدی محمد بن عمر رومی شریک سلمہ بن کہیل عن سوید بن غفلہ صنابحی علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا خزانہ ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ (رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ امام ترمذی کہتے ہیں ایک نسخہ کے اعتبار سے یہ حدیث غریب اور منکر ہے بعض محدثین نے یہ حدیث شریک کے واسطہ سے روایت کی ہے لیکن اس کی سند میں صنابحی کا ذکر نہیں کیا جب کہ ثقہ راویوں میں سے شریک کے علاوہ کسی سے معروف نہیں ہے وفی الباب عن ابن عباس انتھی۔ ابن جریر کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ومسند ہے ہاں البتہ دوسرے محدثین کے نقطہ نظر سے اگرچہ سقیم وضعیف ہے اور اس کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) اس کا مخرج عن علی عن رضی اللہ عنہ اس طریق کے علاوہ کسی اور طریق سے ثابت نہیں (۲) سلمہ بن کہیل محدثین کے نزدیک ایسا راوی ہے جس کی

مرویات کسی طرح حجت نہیں۔ جب کہ نبی کریم ﷺ سے اور بھی روایات اس کی موافقت میں روایت کی گئی ہیں۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان: ۳۱۲ والتذکرۃ ۱۶۳۔

۳۶۴۶۳..... محمد بن اسماعیل ضراری عبدالسلام بن صالح ھروی ابو معاویہ اعمش مجاہد کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے جو شخص شہر میں آنا چاہے وہ اس کے دروازے سے آئے۔

۳۶۴۶۴..... ابراہیم بن موسیٰ رازی (یہ فراء نہیں ہے) ابو معاویہ باسناد مثل بالا میں اس شیخ کو نہیں جانتا اور نہ ہی اس سے اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث سنی ہے۔ انتھی۔ کلام ابن جریر ابن جوزی نے علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث۔ (میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے) کو موضوعات میں ذکر کیا ہے جب کہ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے اور اسے صحیح الاسناد کہا ہے خطیب نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے کہ یحییٰ بن معین سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے متعلق استفسار کیا گیا: انھوں نے جواب دیا یہ حدیث صحیح ہے جب کہ ابن عدی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو موضوع قرار دیا ہے حافظ صلاح الدین علائی کہتے ہیں: میزان میں ذہبی وغیرہ نے بھی اس حدیث کے بطلان کا قول اختیار کیا ہے لیکن سوائے اس کے موضوع ہونے کے اس میں کوئی علت قادحہ نہیں بیان کی جب کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مستدرک میں اس حدیث کے بہت سے طرق نقل کیے گئے ہیں جو کم از کم اس بات پر دال ہیں کہ اس حدیث کی کوئی نہ کوئی اصل ہے لہٰذا اس کے موضوع ہونے کا اطلاق مناسب نہیں ہے اس حدیث پر فتویٰ دیتے ہوئے یہ اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں: حاکم نے مستدرک میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن جوزی نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے یہ سوت ہے تاہم حق بات ان دونوں کے خلاف ہے چنانچہ یہ حدیث قسم حسن سے ہے صحیح تک نہیں پہنچی اور کذب تک مرتبہ میں نہیں گرتی اس میں بحث طویل ہے لیکن قابل اعتماد بات یہی ہے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں عرصہ تک اس حدیث کا یہی جواب دیتا رہا حتیٰ کہ مجھے تہذیب الآثار میں علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے متعلق ابن جریر کی تصحیح پر واقفیت ہوئی جب کہ حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو صحیح گردانا ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا پھر مجھے جزم ویقین ہو گیا کہ یہ حدیث مرتبہ حسن سے مرتبہ صحیح تک پہنچی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۶۴۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے بنی عبدالمطلب کو دعوت دی اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ کھانا اتنا زیادہ نہیں تھا آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر برتن کے اطراف سے کھاؤ چونکہ برتن کے درمیان پر برکت نازل ہوتی ہے آپ نے اپنا دست اقدس پہلے رکھا پھر لوگوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے پھر آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا پیا پھر لوگوں کو دیا لوگ پانی پی کر سیراب ہو گئے۔ ابولہب نے کہا: تمہیں جادو سے آلیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس ایک پیغام لایا ہوں جو کسی میں کوئی نہیں لایا میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کی طرف بلاتا ہوں لوگوں نے آپ سے نفرت کی اور اٹھ کر چلے گئے آپ نے پھر دوسری مرتبہ لوگوں کو اسی طرح دعوت دی ابولہب نے وہی کچھ کہا جو پہلے کہا تھا آپ نے انھیں دعوت دی اور پھر فرمایا: میرے ہاتھ پر کون بیعت کرے گا جو میرا بھائی میرا دوست اور میرے بعد تمہارا ولی ہوگا؟ آپ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ میں نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور عرض کیا: میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اس وقت میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا اور میرا پیٹ بڑا تھا میں نے اس شرط پر بیعت کیا کہ یہ کھانا میں نے ہی تیار کیا تھا۔ رواہ ابن مردویہ

۳۶۴۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جب آیت "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی میرا قرض ادا کرے گا اور میرے وعدے پورے کرے گا۔ رواہ ابن مردویہ

۳۶۴۶۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا تاکہ مجھے یمن کا امیر مقرر کر کے بھیجیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نوجوان اور کم سن ہوں میں قضاء کا علم نہیں رکھتا رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر دو یا تین بار ہاتھ مارا اور فرمایا: یا اللہ! اس کے دل کو ہدایت سے سرفراز فرما اور اس کی زبان کو ثابت قدمی عطا فرما مجھے یوں لگا گویا ہر علم مجھے مل گیا ہے اور میرا دل علم وفہم سے بھر گیا ہے۔ اس کے بعد دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے مجھے شک نہیں ہوا۔ رواہ الخطیب وسندہ ضعیف

۳۶۴۶۸ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! تم میرے بھائی میرے صاحب اور جنت میں میرے رفیق ہو۔ رواہ الخطیب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے الضعیفۃ ۳۵۲۔

۳۶۴۶۹ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! پورا وضو کرو اگرچہ تمہیں گراں گزرے صدقہ مت کھاؤ گدھوں کو گھوڑیوں پر مت کدواؤ اور نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔ رواہ الخطیب فی کتاب النجوم

۳۶۴۷۰ ...... ابراہیم بن سعید جوہری، امیر المؤمنین مامون امیر المؤمنین رشید امیر المؤمنین مہدی کی روایت ہے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس تشریف لائے میں نے کہا: امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے کوئی اچھا سا سنائیں۔ وہ بولے: سلمہ بن کہیل نے حجیہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا مجھ سے ایسا ہی تعلق ہے جیسا ہارون کا موسیٰ سے تھا۔

رواہ ابن مردویہ

۳۶۴۷۱ ...... "ایضاً" جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو شخص کسی کیس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیے گئے آپ رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے دیوار کے نیچے بیٹھے گئے ایک شخص بولا: دیوار گر رہی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنا کام کرو اللہ تعالیٰ ہماری چوکیداری کو کافی ہے۔ آپ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیا اور جونہی اٹھے دیوار گر گئی۔ رواہ ابو نعیم الدلائل

۳۶۴۷۲ ...... مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں بچپن میں مر جاتا اور جنت میں میں داخل کر دیا جاتا اور بڑا نہ ہوتا کہ اپنے رب کی معرفت حاصل کر لیتا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۴۷۳ ...... "ایضاً" عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے میں نے قسم کھائی کہ اس وقت تک چادر اپنی کمر سے نہیں ہٹاؤں گا جب تک قرآن یاد نہیں کر لوں گا چنانچہ جب تک میں نے قرآن یاد نہ کر لیا چادر نہیں ہٹائی۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۴۷۴ ...... "ایضاً" عبداللہ بن حارث کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک آپ کا افضل مقام کیا تھا؟ فرمایا: جی ہاں ایک مرتبہ میں آپ کے پاس سو رہا تھا آپ نماز میں مشغول ہوئے اور جب فارغ ہوئے فرمایا: اے علی! میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کا سوال کیا ہے اسی طرح میں نے تمہارے لیے بھی اللہ سے سوال کیا ہے اور جس شر سے پناہ مانگی ہے تمہارے لیے بھی اس شر سے پناہ مانگی ہے۔ رواہ لمحاملی فی امالیہ

۳۶۴۷۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں قسیم نار ہوں۔ رواہ شاذان الفضیلی فی رد الشمس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۵۳۷۔

۳۶۴۷۶ ...... شاذان، ابو طالب عبداللہ بن محمد بن عبداللہ کاتب، ابو قاسم عبداللہ بن محمد بن عیاش خراسانی احمد بن عامر بن سلیم طائی علی بن موسیٰ رضا ابو موسیٰ ابو جعفر ابو محمد، ابو علی، حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں نے رب تعالیٰ سے تمہارے لیے پانچ خصلتیں مانگی ہیں اللہ تعالیٰ نے وہ مجھے عطا کر دی ہیں۔ پہلی یہ کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ سے مانگی کہ زمین مجھ سے ہٹ جائے اور میرے سر سے مٹی جھڑ جائے اور میرے ساتھ ہو۔ دوسری یہ کہ میزان کے پلڑے میں اعمال تلنے کے وقت تو میرے پاس ہو یہ بھی مجھے عطا ہوئی تیسری یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے میرا جھنڈا اٹھانے والا بنائے اور وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا جھنڈا ہے اس کے نیچے وہ لوگ ہوں گے جو جنت کے حصول میں کامیاب و کامران ہوں گے چوتھی یہ کہ میں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو میرے حوض سے تم پانی پلاؤ یہ بھی مجھے عطا ہوئی پانچویں یہ کہ میں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو جنت کی طرف لے جانے کا تمہیں قائم بنائے مجھے یہ خصلت بھی عطا کر دی تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ پر احسان کیا۔

۳۶۴۷۷ ...... سند مذکور بالا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اگر تم نہ ہوتے میرے بعد مومن

نہ پہچانے جاتے۔

فائدہ:...... خوارج دین کا اصلی حلیہ بگاڑنے کے درپے تھا خوارج اور سبائیوں نے کیا کچھ نہیں کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سبائیوں کا قلع قمع کر کے دین کو تقویت بخشی۔

۳۶۶۷۸..... اسی اسناد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی شخص سوار نہیں ہوگا انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں وہ چار اشخاص کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: میں براق پر سوار ہوں گا، میرے بھائی صالح علیہ السلام اس اونٹنی پر سوار ہوں گے جس کی کونچیں کاٹ دی گئیں تھیں میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ عضباء پر سوار ہوں گے میرا بھائی علی جنت کی اونٹنی پر سوار ہوگا اس کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور اعلان کر رہا ہوگا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، آدمی کہیں گے یہ کوئی مقرب فرشتہ ہے یا نبی مرسل ہے یا عرش کا اٹھانے والا فرشتہ ہے چنانچہ عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ انھیں جواب دے گا اے آدمیوں کی جماعت یہ مقرب فرشتہ نہیں ہے نہ نبی مرسل ہے اور نہ ہی حامل عرش ہے بلکہ یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

کلام:...... مصنف کہتے ہیں. جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تبصرہ کیا ہے ہماری اسناد میں اسی طرح احمد بن عامر واقع ہوا ہے جب کہ اس کے علاوہ دوسری روایتوں میں ابنہ عنہ کا طریقہ ہے حافظ ذہبی کہتے ہیں عبداللہ ابن احمد بن عامر عن ابیہ اہل بیت میں سے ہے اس کا ایک باطل نسخہ ہے تہمت بیٹے پر لگائی گئی ہے باپ پر نہیں لگائی گئی یہ روایت بیٹے کے علاوہ ہے جب کہ باپ کی توثیق کی گئی ہے اگر یہ سند بیٹے کی متابعت میں ہو تو وہ تہمت سے نکل جاتا ہے یہ باطل نسخہ اور اس کے علاوہ دوسرے باطل نسخے مکمل طور پر بطلان کا شکار نہیں بلکہ ان کی اکثریت باطل ہے۔ بلکہ ان میں بعض احادیث ایسی ہیں کہ ان کی اصل موجود ہے اگر چہ یہ تابع سرقہ حدیث سے ہو تو بیٹے۔ (ابن) سے اس کا سرقہ ہوا ہے اور واسطہ کے بغیر باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے جیسا کہ سارقین حدیث کی عادت ہے میں دس شخص کے حالات سے واقف نہیں ہوں دوسری حدیث کا ابن عباس کی حدیث شاہد ہے البتہ اسے ابن جوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے اور پہلی حدیث کا شاہد بھی ہے۔

کلام:...... حدیث قریب الوضع ہے دیکھئے اللآلی ۱/۳۷۷۔

۳۶۶۷۹..... خلف بن مبارک شریک، ابو اسحاق، حارث کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے قبل کسی نبی کو کسی کے لیے عطا نہیں ہوئیں ہیں پہلی یہ کہ وہ میرا قرض ادا کرے گا اور میری ستر پوشی کرے گا دوسری یہ کہ حوض کوثر سے لوگوں کو پیچھے ہٹائے گا تیسری یہ کہ قیامت کے دن حشر کے راستے پر میرا سہارا ہوگا قیامت کے دن میرا جھنڈا اس کے پاس ہوگا اس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد ہوگی پانچویں یہ کہ مجھے خوف نہیں کہ وہ محصن ہونے کے بعد زانی ہوگا یا ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے گا۔ (رواہ العقیلی وقال: اس حدیث کی اصل نہیں ہے اس حدیث کا ثابت شدہ تابع ہیں ہے اور خلف بن مبارک مجہول راوی ہے ابن جوزی نے اسے واھیات میں ذکر کیا ہے اس حدیث کا ایک شاہد بھی ہے جو حدیث ابی سعید ہے اور سند مذکور سے شاذان نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی قیامت کے دن تم اور تمہاری اولاد چتکبرے گھوڑوں پر سوار ہو کر آؤ گے تمہارے سروں پر موتیوں اور یاقوت کے تاج سجے ہوں گے اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل ہونے کا حکم دے گا جب کہ لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔

۳۶۶۸۰..... عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وسیع جگہ میں جمع کیا اور میں بھی ان میں حاضر تھا آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہو کہ جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے چنانچہ اٹھارہ آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۶۸۱..... "مسند علی" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! کیا تم راضی نہیں ہو کہ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک میدان میں پاؤں سے ننگے بدن سے ننگے پیادہ پا چلتے ہوئے جمع کرے گا پیاس سے ان کی گردنیں کٹی جا رہی ہوں گی سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو بلایا جائے گا انھیں دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے پھر وہ عرش کی دائیں جانب کھڑے ہو جائیں گے پھر جنت کی طرف سے میرے حوض کی جانب پانی کا ایک سیلاب سا امڈ آئے گا میرے حوض کا عرض بصری سے صنعاء تک کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ ہوگا

اس میں آسمان کے ستاروں کی مانند پیالے ہوں گے جو چاندی کے ہوں گے میں یہ پانی پیوں گا اس سے وضو کروں گا اور مجھے دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے میں بھی عرش کی دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا پھر تجھے پکارا جائے گا تو پانی پیئے گا وضو کرے گا اور تجھے بھی دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے تم میرے ساتھ کھڑے ہو جاؤ گے جس خیر کے لیے مجھے بلایا جائے گا تمہیں بھی اس کی طرف ضرور بلایا جائے گا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں اس سے راضی ہوں۔ (رواہ ابن شاھین فی السنة والطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی فضائل الصحابة وابوالحسن امیثی یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ (بلکہ موضوع ہے) اس کی آفت عمران بن میثم ہے عقیلی کہتے ہیں: عمران بن میثم کبار رافضیوں میں سے ہے وہ جھوٹی حدیث میں روایت کرتا تھا۔

۳۶۴۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے پہلے جس شخص کو کپڑے پہنائے جائیں گے وہ میرے باپ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے انھیں دو سفید کپڑے پہنا کر عرش کی دائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا پھر مجھے بلایا جائے گا اور مجھے دو سبز کپڑے پہنا کر عرش کی بائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا اے علی پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تمہیں بھی دو سبز رنگ کے کپڑے پہنا کر میرے دائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا کیا تم راضی نہیں ہو کہ جب مجھے بلایا جائے اسی وقت تمہیں بھی بلایا جائے اور جب مجھے کپڑے پہنائے جائیں تمہیں بھی کپڑے پہنائے جائیں اور جب میں سفارش کروں تم بھی سفارش کرو۔ (رواہ الدارقطنی فی العلل واوردہ ابن الجوزی فی الموضاعات وقال: تفرد بہ میسرة بن حبیب النھدی والحکم بن ظھیر عنہ جب کہ حکم جھوٹا کذاب ہے میں کہتا ہوں ترمذی نے حکم کی روایت ذکر کی ہے جب کہ امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے وروی عنہ القدماء سفیان الثوری ومالک والحاکم صحح لہ وقد تابع میسرة عن المنھال عمران بن میثم وھو الحدیث الذی قبلہ)

کلام: ...... حدیث موضوع ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۳۶۵..... واللآلی ۱/۳۷۸۔

۳۶۴۸۳..... عبداللہ بن یحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ کے موقع پر بہت سا سونا اور چاندی لے کر آئے اور فرمایا: تو چمکتا رہ زردی اپنی بکھیر تا رہ میرے علاوہ دوسروں اہل شام کی رونق بنتا رہ آئندہ کل جب وہ تجھ پر غلبہ پالیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان لوگوں پر بہت گراں گزرا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا آپ نے لوگوں میں اعلان کروا کر اپنے پاس بلوایا جب لوگ حاضر ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو عنقریب لوگوں کے پاس آئے گا تیری جماعت تجھ سے راضی ہو گی تو ان سے راضی ہو گا تیرے دشمن تیرے پاس اپنی گردنیں اوپر اٹھائے کھڑے ہوں گے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ گردن پر لے گئے اور لوگوں کو سر اوپر اٹھانے کی کیفیت دکھانے لگے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال لم یروہ عن ابی الطفیل الا جابر تفرد بہ عبد الکریم ابویعفور وجابر الجعفی شیعی غال وثقہ شعبة والثوری وقال ابو داؤد لیس بالقوی وقال النسائی متروک وعبد الکریم ابویعفور قال فیہ ابو حاتم من عین الشیعة وذکرہ ابن حبان فی الثقات

۳۶۴۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے حوض سے اپنے ان چھوٹے ہاتھوں سے کفار و منافقین کو پیچھے ہٹاؤں گا جس طرح پانی پلانے والے اجنبی اونٹوں کو اپنے حوضوں سے پیچھے دھکیلتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۴۸۵..... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو واسطہ دے کر پوچھا کس نے غدیر خم میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں لوگوں نے کہا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو شخص علی سے دوستی رکھتا ہو تو بھی اس سے دوستی رکھ جو علی سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اس سے دشمن رکھ چنانچہ بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے اور انھوں نے اس کی گواہی دی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۴۸۶..... عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا آپ اصحاب رسول کو واسطہ دے رہے تھے کہ جس شخص نے "غدیر خم" کے دن رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو وہ گواہی دے چنانچہ بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے ان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابو سعید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ کو انھوں نے فرماتے سنا ہے۔ کہ میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے یا

اللہ جو شخص علی سے دوستی رکھتا ہو تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۴۸۷۔۔۔ اسحاق، عمرو ذی مر، سعید بن وھب و زید بن یثیع کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہو چنانچہ بارہ آدمی کھڑے ہوئے اور انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے اے اللہ! جو علی سے دوستی رکھتا ہو تو بھی اس سے دوستی رکھ جو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اس سے دشمنی رکھ جو علی سے محبت رکھتا ہو تو بھی اس سے محبت رکھ جو علی سے بغض رکھتا ہو تو بھی اس سے بغض رکھ جو علی کی مدد کرتا ہو تو بھی اس کی مدد کر اور جو علی کو بے یارومددگار چھوڑتا ہو تو بھی اسے بے یارومددگار چھوڑ۔

رواہ البزار وابن جریر والخلعی فی المخلعیات وقال الھیثمی: رجال اسنادہ ثقاۃ وقال ابن حجر ولکنھم شیعۃ

۳۶۴۸۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے پیچھے چھوڑتا ہوں کہ تم میرے خلیفہ ہوگے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کا خلیفہ ہوں گا؟ ارشاد فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ میرے ہاں تمہارا مقام ایسا ہی ہے جیسا کہ ھارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۴۸۹۔۔۔ سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو۔ (مدینہ میں) اپنا نائب مقرر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورتوں اور بچوں میں آپ مجھے اپنا نائب مقرر کر کے جا رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ میرے ہاں تمہارا وہی مقام ہو جو ہارون کا موسیٰ کے ہاں تھا۔ الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۴۹۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں خیبر سے واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک بات کہی جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابویعلیٰ

۳۶۴۹۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے تلاش کیا اور مجھے ایک نالی میں سویا ہوا پایا آپ ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کو ملامت نہیں کروں گا اگر وہ تمہیں ابوتراب کے نام سے یاد کریں آپ نے اس کے متعلق میرے دل میں کچھ ناگواری سمجھ لی تھی فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اللہ کی قسم میں تم سے راضی ہوں تم میرے بھائی اور میرے دو بیٹوں کے باپ ہو تم میری سنت کے لیے قتال کرو گے اور میرے ذمہ کو ادا کرو گے جو میرے عہد میں مرے گا وہ اللہ کا خزانہ ہے جو تمہارے عہد میں مرے گا اس نے اپنی حاجت پوری کر لی ہوگی جو تمہارے مرنے کے بعد میری محبت میں مرے گا اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ ایمان پر کرے گا جب تک سورج طلوع ہو یا غروب ہو جو شخص تم سے بغض کرتے ہوئے مرا وہ جاہلیت کی موت مرا اور اسلام میں اس نے جو اعمال کیے ہوں گے ان کا اس سے حساب لیا جائے گا۔

رواہ ابویعلی وقال البوصیری رواتہ ثقات

۳۶۴۹۲۔۔۔ زاذان کی روایت ہے ایک دن لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو خوش خوش دیکھا تو کہنے لگے: اے امیر المؤمنین اپنے دوستوں کے متعلق کچھ ہمیں حدیثیں سنائیں فرمایا: اپنے کس دوست کے متعلق لوگوں نے کہا: اصحاب نبی ﷺ کے متعلق فرمایا: نبی کا ہر صحابی میرا دوست ہے ان میں سے کس کے متعلق تم چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: وہ جنھیں ہم آپ کے ساتھ دیکھتے ہیں اور جن کا آپ ذکر کرتے ہیں دوسرے لوگوں کے علاوہ فرمایا: ان میں سے کون؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے سنت کا علم حاصل کیا قرآن پڑھا اور علم میں کفایت کی پھر اسی پر ان کا خاتمہ ہوا چنانچہ لوگ نہ سمجھے کہ علم میں کفایت سے کیا مراد ہے اللہ کے بندے کی کفایت یا قرآن کی کفایت؟ لوگوں نے پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا اپنے فرمایا: وہ منافقین کے نام جانتے تھے انھوں نے پیچیدہ امور کے متعلق سوال کیا حتیٰ کہ انھیں بھی سمجھ لیا اگر تم ان کے متعلق سوال کیا ہے تو اسے عالم پاؤ گے لوگوں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا: انھوں نے علم یاد کیا ہے دین وعلم کے حریص تھے وہ کثرت سے سوال کرتے تھے تاہم انہیں عطا

کر دیا جاتا تھا اور منع بھی کر دیا جاتا تھا ان کا برتن علم بھرتا رہا حتیٰ کہ علم سے بھر گیا لوگوں نے کہا سلمان رضی اللہ عنہ فرمایا: انھوں نے علم اول (تورات کا علم) بھی حاصل کیا اور علم آخر (قرآن وسنت) بھی کتاب اول بھی پڑھی کتاب آخر بھی پڑھی، علمی اعتبار سے سمندر تھے جس میں کمی نہیں ہوتی لوگوں نے کہا: عمار بن یاسر؟ فرمایا: یہ ایسا آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گوشت خون ہڈی بال وکھال میں ایمان ملا دیا ہے وہ حق سے گھڑی بھر کے لیے بھی الگ نہیں ہوا جہاں بھی حق تھا وہ اس کے ساتھ رہے آگ کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے کھائے لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اپنے متعلق میں بتائیں فرمایا: رک جاؤ اللہ تعالیٰ نے رہنا تزکیہ کرنے سے منع فرمایا ہے: ایک شخص نے کہا: فرمان باری تعالیٰ ہے۔''اما بنعمة ربک فحدث ''اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو فرمایا: میں تمہیں اپنے رب کی نعمت بیان کرتا ہوں جب میں سوال کرتا تھا مجھے عطا کیا جاتا تھا اور جب میں خاموش رہتا تھا مجھ سے ابتداء کرلی جاتی تھی میرا دل علم کثیر سے بھر دیا گیا عبداللہ بن بنی بکر بن وائل سے تھا کھڑا ہوا اور کہا: اے امیر المؤمنین! الذاریات ذروا سے کیا مراد ہے فرمایا: اس سے مراد ہوائیں ہیں کہا: الحاملات وقرا سے کیا مراد ہے فرمایا: بادل کہا: الجاریات یسرا سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کشتیاں پوچھا مقسمات امرا سے کیا مرد ہے؟ فرمایا: فرشتے دوبارہ ایسا نہیں کرنا اور نہ ہی اسے جیسے سوالات کرنے ہیں۔ پھر پوچھا: السماذات الحبک سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اندھا تاریکی کے بارے میں سوال کر رہا ہے جو تم نے ارادہ کیا ہے اس میں علم نہیں ہے۔ تیری ہلاکت! تفقہ کے لیے سوال کرو کھیل کود اور ہٹ دھرمی کے لیے سوال نہ کر بامقصد سوال کرو فضول سوال مت کرو عبداللہ بن کوانے کہا: بخدا میری یہی مراد ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فرمان باری تعالیٰ ہے''وجعلنا اللیل والنھار آیتین فمحونا آیة اللیل ''ہم نے دن اور رات کو دو نشانیاں بنایا ہے اور رات کی نشانی کو مٹاڈالا'' یہ وہی سیاہی ہے جو چاند کے درمیان ہے عبداللہ نے کہا: مجرہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: یہ آسمان کی ایک نوع ہے اس سے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے بہنے والے پانی سے اور اسی سے قوم نوح کو غرق کیا گیا کہا: قوس قزح سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایسے مت کہو قزح تو شیطان ہے لیکن قوس غرق سے بچنے کی علامت ہے کہا: آسمان سے زمین تک کتنا فاصلہ ہے فرمایا: بندے کی دعا کے بقدر جو وہ اپنے رب تعالیٰ سے کرتا ہے میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہتا مشرق اور مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: سورج کے ایک دن کے چلنے کی مسافت کے بقدر جو شخص تمہیں اس کے علاوہ کچھ اور بتائے اس نے جھوٹ بولا: کہا: وہ کون ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''واحلوا قومھم دار البوار ''اور انھوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کے ٹھکانے پر جا اتارا'' فرمایا: انھیں چھوڑو ان کی کفایت کردی گئی ہے پوچھا: ذوالقرنین کون ہے؟ فرمایا: ایک شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے کافر گورنروں کی طرف بھیجا تھا، ان کے پہلے لوگ حق پر تھے پھر انوں نے اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرایا اپنے دین میں بدعات جاری کیں انھوں نے باطل میں اجتہاد کیا وہ گمان کرتے تھے کہ وہ حق پر ہیں گمراہ پر اجتہاد کرتے اور ہدایت پر ہونے کا گمان کرتے دنیاوی زندگی میں ان کی سعی تباہ ہوئی اہل نہروان (خوارج) ان سے دور نہیں ہیں ابن کواء نے کہا: میں آپ کے علاوہ کسی سے سوال نہیں کروں گا اور نہ آپ کے علاوہ کسی اور کی پیری کروں گا۔ فرمایا: اگر معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے تو کر گزرو۔ رواہ ابن منیع والضیاء

۳۶۴۹۳..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب مجھے خیبر کا دن یاد آتا ہے میں علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہتا جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کل یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا صحابہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کی امیدیں کرنے لگے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے صحابہ نے عرض کیا: وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں فرمایا: اسے میرے پاس بلاؤ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہ کو بلا کر لے آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں تھوکا اور پھر انھیں جھنڈا عطا کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطاء فرمائی۔ رواہ ابن جریر

۳۶۴۹۴..... ''ایضاً'' سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میرے سر پر آرا رکھ دیا جائے کہ میں علی رضی اللہ عنہ برا بھلا کہوں میں آیسا نہیں کروں گا اس کے بعد جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ بات سنی جو میں نے سنی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة وبقی بن مخلد

۳۶۴۹۵..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: تین خصلتیں ہیں کہ ان میں سے ایک بھی میرے لیے ہو وہ دنیا و مافیہا سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔ میں نے آپ کو فرماتے سنا تمہارا مقام میرے ہاں ایسا ہی ہے

جیسا ہارون کا موسیٰ کے ہاں تھا الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میں نے آپ کو فرماتے سنا کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں میں نے آپ کو فرماتے سنا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

رواہ ابن جریر

۳۶۴۹۴ عامر بن سعد کی روایت ہے رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تین خصلتیں ہیں کہ وہ میرے لیے ان میں سے ایک بھی محبوب ہے مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے دو بیٹوں کو اپنی چادر کے نیچے داخل کیا پھر فرمایا یا اللہ یہ میرا خاندان اور اہل بیت ہیں جب رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ کے لیے روانہ ہوئے تو پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نائب بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہارا میرے ہاں وہی مقام ہو جو ہارون کا موسیٰ کے ہاں تھا۔ الا یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہوگی اور خیبر کے دن آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ میں ایسے شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا چنانچہ مہاجرین اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں، فرمایا: اسے بلاؤ، صحابہ علی رضی اللہ عنہم بلا لائے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں تھوکا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

۳۶۴۹۵ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ طائف کی طرف روانہ ہوئے اور اسے اٹھارہ یا انیس دن تک طائف کا محاصرہ کیے رکھا آپ نے طائف کو فتح نہ کیا چوتھی کرتے تک شام کے وقت پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت کرنے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا آگے بھیجا ہوا اجر و ثواب ہوں میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں تمہاری وعدے کی جگہ حوض ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تم نماز ادا کرتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو ورنہ میں تمہاری طرف ایک شخص بھیجوں گا جو تمہارے فوجیوں کی گردنیں اڑائے گا اور تمہاری اولاد کو قیدی بنائے گا لوگ سمجھے کہ یہ ابوبکر و عمر ہو سکتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ شخص یہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۴۹۷ سلیمان بن عبداللہ معاذہ عدویہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا: فرمارہے تھے میں صدیق اکبر ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے ایمان لایا اور ان کے اسلام لانے سے قبل اسلام لایا۔

رواہ محمد بن ایوب الرازی فی جزئہ والعقیلی وقال: قال البخاری: لایتابع سلیمان علیہ ولایعرف سماعہ عن معاذۃ

۳۶۴۹۹ عبداللہ بن نجی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں گمراہ نہیں ہوا اور نہ ہی گمراہی کی طرف مجھے لایا گیا جب سے مجھے حکم دیا گیا تب سے میں نہیں بھولا میں اپنے رب کی واضح دلیل پر ہوں جو رب تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے قائم کی تھی اور میرے لیے بھی واضح فرمائی میں بلاشبہ سیدھے راستے پر ہوں۔ رواہ العقیلی وابن عساکر

۳۶۵۰۰ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! یہ کیسے خط ہیں جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچے ہیں اللہ کی قسم تم طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرو گے تم کوفہ اور بصرہ فتح کرو گے تمہارے پاس وفد کے طور پر ملک کے چھ ہزار پانچ سو ساٹھ (۶۵۶۰) یا پانچ ہزار چھ سو پچاس (۵۶۵۰) جنگجو ہوں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ایک جنگجو نے کہتے ہیں میں باہر نکلا لوگوں سے پوچھنے لگا: تم کتنے تھے؟ کہنے لگے: ہم اتنے ہی تھے جتنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا میں نے کہا: یہ وہی راز ہے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک لاکھ کلمہ بتایا ہر کلمہ ایک ہزار کلموں میں مفتوح ہوتا ہے۔

رواہ الاسماعیلی فی معجمہ وفیہ الاجلح صدوق جلد

۳۶۵۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ ”انما ولیکم اللہ ورسولہ“ الآیۃ رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی آکر نماز پڑھنے لگے چنانچہ کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدہ میں ہے اور کوئی قیام میں ہے اچانک ایک سائل

پرآپ کی نظر پڑی اور فرمایا: اے سائل! تمہیں کسی نے کچھ عطا کیا ہے؟ کہا نہیں! البتہ اس رکوع کرنے والے نے یعنی علی بن ابی طالب نے مجھے اپنی انگوٹھی دی ہے۔ رواہ الشیخ ابن مردویہ وسندہ ضعیف

۳۶۵۰۲ ... ابومعتمر مسلم بن اوس اور جاریہ بن قدامہ سعدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے اور فرما رہے تھے مجھے گم کرنے سے پہلے پہلے سوال کرلو چونکہ عرش تلے مجھ سے جس چیز کے متعلق سوال کیا جائے گا میں اس کا ضرور جواب دوں گا۔ رواہ ابن النجار

۳۶۵۰۳ ... ابوصادق کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خاندان وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا خاندان ہے میرا دین وہی ہے جو آپ ﷺ کا دین ہے، جس نے مجھے گستاخی کی نظر سے دیکھا اس نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی۔ رواہ الخطیب فی المتفق وابن عساکر

۳۶۵۰۴ ... "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں داخل ہوئے اتنے میں ہم ایک باغیچے کے پاس سے گزرے علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ باغیچہ کتنا خوبصورت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جنت میں تمہارا باغیچہ اس سے حد درجہ خوبصورت ہے حتی کہ سات باغیچوں کے پاس سے گزرے۔ باغیچے کے پاس سے گزرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہی کہا: یا رسول اللہ! یہ کتنا خوبصورت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے: جنت میں تمہارا باغیچہ اس سے خوبصورت ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وفیہ یحیی بن یعلی الاسلمی عن یونس بن خباب وھما ضعیفان

۳۶۵۰۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چکوریں لائیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بازوؤں سمیت بھون دیا تھا انھیں کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ میرے پاس اپنی مخلوق میں سے محبوب میں سے محبوب ترین شخص کو لاؤ جو میرے ساتھ مل کر یہ پرندے کھائے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آگئے جب کہ میں چاہتا تھا کہ انصار میں سے کوئی شخص آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے اور پھر واپس پلٹ آئے رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کی آواز سنی اور فرمایا: اے علی داخل ہو جاؤ۔ یا اللہ! اسے اپنا دوست بنالے تین بار فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۰۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کوئی ثقہ شخص ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کوئی فتوی سناتا ہے ہم اس سے نہیں بھاگتے۔

رواہ ابن سعد

۳۶۵۰۷ ... "مسند انس رضی اللہ عنہ" عمرو بن دینار حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک باغ میں تھے ہمیں بھونا ہوا ایک پرندہ ہدیہ کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب شخص کو میرے پاس لا! چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مشغول ہیں علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ لوٹ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا میں نے انھیں پھر واپس کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس تم نے اسے بہت واپس کر دیا ہے اب اس کے لیے دروازہ کھول دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں چاہتا تھا کہ انصار میں سے کوئی شخص آجائے چنانچہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ پرندہ کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی قوم سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۶۵۰۸ ... "ایضاً" عبداللہ قشیری حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے لیے دربان کی حیثیت سے تھا میں نے آپ کو فرماتے سنا: یا اللہ ہمیں جنت کے کھانوں میں سے کھلا دے چنانچہ آپ کے پاس بھونے ہوئے پرندے کا گوشت لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا گیا: آپ نے فرمایا: یا اللہ! ہمارے پاس ایسے شخص کو لا جس سے تو محبت کرتا ہو اور وہ تجھ سے اور تیرے نبی سے محبت کرتا ہو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دروازے سے باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہے ہیں میں نے انھیں اجازت نہ دی واپس لوٹ گئے میں اندر واپس لوٹ آیا اور نبی کریم ﷺ کو وہی کچھ فرماتے سنا عبداللہ قشیری کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ انس رضی اللہ عنہ سے تین بار کا ذکر کیا ہے تاہم علی رضی اللہ عنہ میرے اجازت کے بغیر اندر داخل ہو گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم نے تاخیر کیوں کر دی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں داخل ہونا چاہتا تھا لیکن انس مجھے روک دیتا تھا آپ نے فرمایا: اے انس اسے کیوں روکا ہے میں

نے عرض کیا: یارسول اللہ جب میں نے آپ کی دعا سنی۔ میں نے چاہا کہ میری قوم میں سے کوئی شخص آجائے اور یہ دعا اس کے حق میں ہو جائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کو اس کی محبت ضرر نہیں پہنچاتی جب تک کہ وہ ان کے علاوہ کسی اور سے بغض نہ کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۰۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن میں لوگوں سے نو چیزوں کے متعلق جھگڑا کروں گا نماز قائم کرنے میں ادائے زکواۃ میں امر بالمعروف نہی عن المنکر رعیت میں عدل کرنے میں مساوی تقسیم میں جہاد فی سبیل اللہ اقامت حدود اور ان جیسی دوسری چیزوں میں۔ رواہ ابویعلی فی الزھد

۳۶۵۱۰۔۔۔ ''ایضاً'' ابوعمرو بن علاء کی روایت ہے کہ میرے والد کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! قسم اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے تمہارے مال میں نہ قلیل نقصان کیا ہے نہ کثیر سوائے اس چیز کے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے قمیص کی آستین سے خوشبو کی ایک شیشی نکالی اور فرمایا: یہ شیشی مجھے ایک دہقان نے ہدیہ کی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابوعبید فی الاموال ومسدد والحاکم فی الکنی وابن الانباری فی المصاحف وابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۵۱۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غدیر خم کے دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے فرمایا: اس کے بعد لوگوں نے کثرت سے یہ کیا شروع کر دیا: یا اللہ! جو اس کا دوست ہے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔ رواہ ابن راھویہ وابن جریر

۳۶۵۱۲۔۔۔ ''ایضاً'' ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! بسا اوقات تم حاضر ہوتے ہم غائب ہوتے اور بسا اوقات ہم حاضر ہوتے تم غائب ہوتے میں تین (۳) چیزوں کے متعلق تم سے سوال کرنا چاہتا ہوں یا ان کے متعلق تمہارے اس علم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا ہیں؟ حضرت عمر نے کہا: ایک شخص کسی دوسرے شخص سے محبت کرتا ہے حالانکہ اس سے وہ بھلائی نہیں دیکھ پاتا اور ایک شخص دوسرے سے بغض کرتا ہے حالانکہ اس سے وہ برائی نہیں دیکھ پاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے کہ روحیں ہوائیں ہوتی ہیں جو جمع شدہ لشکر ہیں۔ وہ آپس میں ملتی جلتی ہیں جن کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے وہ آپس میں محبت کرنے لگتی ہیں اور جو آپس میں اجنبیت محسوس کرتی ہیں وہ ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک چیز ہوئی: بسا اوقات ایک شخص کوئی بات کرتا ہے وہ اسے یاد رہتی ہے یا بھول جاتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہر دل کے بادل ہوتے ہیں جیسے چاند کے بادل کہ چاند چمک رہا ہوتا ہے یکا یک اس پر بادل چھا جاتا ہے اور اس کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے اور پھر چمکنے لگتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ دو چیزیں ہوئیں آدمی خوابیں دیکھتا ہے کوئی سچی ہوتی ہے کوئی جھوٹی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو بھی بندہ یا بندی سوتا ہے اس کی نیند گہری ہو جاتی ہے اس کی روح عرش کی طرف چڑھ جاتی ہے اور جو روح عرش کے پاس بیدار ہوتی ہے تو یہ خواب سچا ہو جاتا ہے اور جو روح عرش کے علاوہ کہیں اور بیدار ہوتی ہے تو یہ خواب جھوٹا ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تین چیزیں تھیں میں جنکی تلاش میں تھا اللہ کا شکر ہے میں نے مرنے سے قبل پالیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال تفردبہ عبدالرحمن بن مغرا وابونعیم فی الحلیۃ والدیلمی

۳۶۵۱۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بدن میں درد ہو گیا، میں نبی کریم ﷺ کی ضرورت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اپنی جگہ ٹھہرایا اور خود نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر کا ایک حصہ مجھ پر ڈال دیا پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! تم تندرست ہو چکے ہو اب تمہارا درد جاتا رہا میں نے اپنے رب سے جو چیز مانگی ہے اسی کی بمثل تمہارے لیے بھی مانگی ہے میں نے اپنے رب سے جو چیز مانگی مجھے ضرور عطاء کی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میں اسی جگہ سے اٹھا مجھے یوں لگا گویا مجھے کوئی شکایت رہی ہی نہیں۔

رواہ ابن ابی عاصم وابن جریر وصححہ والطبرانی فی الاوسط وابن شاھین فی السنہ

۳۶۵۱۴۔۔۔ ''ایضاً'' زاذان ابی عمر کی روایت ہے کہ میں نے ایک وسیع جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو واسطہ دیتے ہوئے سنا: کون شخص غدیر خم کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا اور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا چنانچہ ۱۳ شخص کھڑے ہوئے انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے

غدیرخم کے دن فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی عاصم

۳۶۵۱۵ ... "ایضاً" عبدالرحمن بن ابی یعلی کہتے ہیں میں ایک کشادہ میدان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا جب آپ نے لوگوں کو واسطہ دے کر پوچھا کس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیرخم کے دن فرماتے سنا ہے کہ میں جس کا دوست ہوں علی اس کا دوست ہے۔ چنانچہ بارہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ ہم نے غدیرخم کے دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کیا میں مؤمنین پران کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا اور میری ازواج (مطہرات) مؤمنین کی مائیں نہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے یا اللہ جو شخص علی کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہو تو بھی اس سے عداوت رکھ۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل و ابویعلی وابن جریر والخطیب وسعید بن المنصور

۳۶۵۱۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور نبی کریم ﷺ کعبہ کی طرف چل پڑے جب ہم کعبہ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: بیٹھ جاؤ پھر آپ میرے کاندھے پر چڑھ گئے میں آپ کو لے کر اٹھنے لگا لیکن آپ نے مجھ میں ضعف دیکھا اور نیچے اتر آئے اور خود بیٹھ گئے فرمایا: میرے کاندھوں پر چڑھ جاؤ۔ میں آپ کے کاندھوں پر چڑھ گیا پھر آپ ﷺ مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے مجھے خیال گزرا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کنارے چھو لیتا حتیٰ کہ میں بیت اللہ پر چڑھ گیا بیت اللہ پر تانبے یا پیتل کی بنی ہوئی ایک مورتی رکھی تھی میں اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے گھوم گھوم کر دیکھنے لگا حتیٰ کہ میں نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کر لی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے اٹھالو پھر فرمایا: اسے پٹخ دو میں نے اسے دے مارا اور وہ شیشے کی طرح چکنا چور ہوگئی پھر میں نیچے اتر آیا میں اور رسول اللہ ﷺ بھاگنے لگے حتیٰ کہ ہم گھروں کی اوٹ میں آگئے تاکہ ہمیں کوئی پکڑ نہ لے چنانچہ اس کے بعد بیت اللہ پر کوئی نہیں چڑھا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابویعلی واحمد بن حنبل وابن جریر والحاکم وصححہ والخطیب

۳۶۵۱۷ ... "ایضاً" عبداللہ بن بکر غنوی حکیم بن جبیر مولائے علی حسن بن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا اور آپ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور انھیں حکم دیا کہ وہ مدینہ میں نائب کی حیثیت سے رہیں انھوں نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کے بعد مدینہ میں ہرگز نہیں رہ سکتا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مجھے نائب مقرر کرنے کا عزم ظاہر کیا میں بات کرنے سے پہلے رو دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بہت سی خصلتیں رلا رہی ہیں۔ کل قریش کہیں گے ہم اپنے چچازاد بھائی کو پیچھے کیوں چھوڑ آئے ہو اور اسے کیوں رسوا کیا ہے مجھے ایک اور چیز بھی رلا رہی ہے میرا ارادہ تھا کہ میں جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تعرض کروں چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے "لایطؤن موطأ یغیظ الکفار" الآیۃ ارادہ تھا کہ میں اجروثواب کے لیے پیش رفت کروں مجھے ایک اور چیز بھی رلا رہی ہے میرا ارادہ تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل لینے کے لیے آگے بڑھوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہا تمہارا یہ کہنا کہ قریش کہیں گے: تم اپنے چچازاد بھائی کو اپنے پیچھے کیوں چھوڑ آئے ہو اور اسے رسواء کیا: بلاشبہ اس میں تمہارے لیے ایک نمونہ ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ جادوگر نجومی اور جھوٹا ہے رہا تمہارا یہ کہنا کہ میں اللہ تعالیٰ کے اجروثواب کے لیے پیش رفت کروں سو تم راضی نہیں ہو کہ تمہارا میرے ہاں وہی مقام ہو جو ہارون کا موسیٰ کے ہاں تھا۔ رہا تمہارا یہ کہنا کہ میں بھی اللہ کے فضل (مال) کو لینے کے لیے آگے بڑھوں سو یہ رہے دو بہار (ایک بہار برابر ہے تین سو رطل بغدادی کے) کالی مرچ کے جو ہمارے پاس یمن سے آئے ہیں انھیں بیچو اور ان سے نفع اٹھاؤ تم بھی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل مال تمہیں عطا کردے بلاشبہ مدینہ یا میرے شایان شان ہے یا تمہارے۔

رواہ البزار وقال لایحفظ عن علی الا بھذا لا سناد وابن مردویہ وقال ابن حجر فی الاطراق بل ھو شبہ الموضوع وعبد اللّٰہ بن بکیر وشیخہ ضعیفان وقال. فی تجرید زوائد البزار وحکیم بن جبیر متروک قال: والبھار ثلا ثمائۃ رطل بالبغدادی

۳۶۵۱۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر مشرکین میں سے کچھ لوگ ہمارے پاس آئے ان میں ایک سہیل بن عمرو اور کچھ مشرکین کے سردار بھی تھے کہنے لگے یارسول اللہ! ہمارے بیٹوں بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے ہیں وہ دین میں کچھ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے وہ تو ہمارے اموال اور جائدادوں سے بھاگ کر آئے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جماعت قریش! تم لوگ باز

آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو تلوار سے تمہاری گردنیں اڑائے گا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو ایمان سے جانچ لیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ وہ کون ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! رحمۃ اللہ علیہ وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جوتے گانٹھنے والا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو گانٹھنے کے لیے جوتا دے رکھا تھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا ہے جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لینا چاہیے۔

رواه الترمذي وقال حسن صحيح غريب وابن جرير وصححه والضياء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۷۶۸۔

۳۶۵۱۹.. حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ کے پاس قریش کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے: یا محمد! ہم آپ کے حلیف اور آپ کی قوم ہیں۔ چنانچہ ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آ گئے ہیں انھیں اسلام میں کچھ رغبت نہیں ہے وہ تو ہمارے کام کاج سے بھاگ گئے ہیں لہٰذا آپ انھیں واپس کر دیں آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ لوگ سچ کہتے ہیں پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا: انھوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا مشورہ دیا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے جماعت قریش اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کرے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لیے جانچ لیا ہے وہ تمہاری گردنیں اڑائے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو مسجد میں جوتے گانٹھ رہا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے جوتے گانٹھنے کے لیے دیئے ہوئے تھے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: مجھ پر جھوٹ مت بولو چونکہ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا دوزخ میں داخل ہوگا۔

رواه ابن ابي شيبة وابن جرير والحاكم ويحيى بن سعيد في ايضاح الاشكال

۳۶۵۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا: تم اپنے چچازاد بھائی کے وارث کس طرح بنتے ہو اور تمہارے چچا وارث نہیں بن رہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ بنی عبدالمطلب کو جمع کیا وہ سب بکری کا بچہ کھا رہے تھے اور پانی ہی رہے تھے ان کے لیے کھانا پکایا گیا اور انھوں نے سیر ہو کر کھایا اور مشکیزے سے پانی پیا حتیٰ کہ کھانا اور پانی جوں کا توں باقی بچ رہا گویا انھوں نے نہ کھانا کھایا ہو اور نہ ہی پانی پیا ہو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب مجھے خصوصیت کے ساتھ تمہاری طرف اور عام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے تم یہ آیت دیکھ رہے ہو تم میں سے کون میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا کہ وہ میرا بھائی میرا دوست اور میرا وارث ہوگا۔ آپ کی طرف کوئی نہ اٹھا میں ہی آپ کی طرف اٹھا میں حاضرین میں سب سے چھوٹا تھا آپ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ آپ نے پھر تین بار یہی فرمایا: ہر بار میں کھڑا ہوا اور مجھ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ حتیٰ کہ تیسری بار بیعت کے لیے آپ نے میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی لیے آپ کا وارث میں ہوں میرا چچا نہیں ہے۔ رواه احمد بن حنبل وابن جرير والضياء

۳۶۵۲۱.. ''ایضاً'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ ہارون علیہ السلام کے ذریعے اپنی مسجد کی تطہیر کریں اور میں اپنے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے اور تیری اولاد کے ذریعے میری مسجد کی تطہیر فرمائے پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ تمہارا دروازہ بند کیا جائے انھوں نے انا للہ پڑھا اور کہا: ہم نے حکم سنا اور اسے مانا انھوں نے اپنا دروازہ بند کر دیا پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ کو بھی یہی پیغام بھیجا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کیے اور علی کا دروازہ میں نے نہیں کھلا رہنے دیا: لیکن اللہ تعالیٰ نے علی کا دروازہ کھول دیا ہے اور تمہارے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ رواه البزار وفيه ابو ميمنة مجهول

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۱/ ۳۴۷...... ۳۵۱۔

۳۶۵۲۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنے دروازے بند کر دیں میں نے جا کر ان لوگوں سے کہا انھوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند نہ کیا میں نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! سوائے حمزہ رضی

اللہ عنہ کے سب نے دروازے بند کردیئے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حمزہ سے کہو اپنا دروازے تبدیل کردے میں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ آپ اپنا دروازہ تبدیل کردیں چنانچہ انھوں نے تبدیل کردیا پھر میں آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ جاؤ۔ رواہ البزار وفیہ حبة العرنی ضعیف جدا

۳۶۵۲۳ ''ایضاً'' ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم مدینہ کی ایک گلی میں چل رہے تھے اتنے میں ہم ایک باغیچہ کے پاس سے گزرے میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ باغیچہ کتنا خوبصورت ہے؟ آپ نے فرمایا: جنت میں تمہارے لیے اس سے خوبصورت باغیچہ ہے پھر ہم ایک اور باغیچہ کے پاس سے گزرے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ باغیچہ کتنا خوبصورت ہے آپ نے فرمایا: جنت میں تمہارے لیے اس سے خوبصورت باغیچہ ہے یوں ہم سات باغیچوں کے پاس سے گزرے ہر بار آپ نے یہی فرمایا: جب آپ صاف کھلے راستے میں آ گئے آپ نے مجھے گلے لگالیا اور دردمندانہ انداز میں رونے لگے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں رورہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے متعلق لوگوں کے دلوں میں کینہ ہے جو میرے بعد ظاہر ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دین پر سلامت وثابت رہوں گا فرمایا: دین پر تمہارے سلامت رہنے کی وجہ سے ہے۔

رواہ البزار وابویعلی والحاکم وابوالشیخ فی کتاب القطع والسرقة والخطیب وابن الجوزی فی الواھیات وابن النجار فی تاریخ

۳۶۵۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وصیت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو ''اللہ میرا رب ہے'' اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔ میں نے کہا: اللہ میرا رب ہے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں آپ نے فرمایا: اے ابوالحسن تمہیں یہ علم مبارک ہو تم علم سے خوب سیراب ہوئے ہو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة وفیہ الکدیمی

۳۶۵۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب کروں اور تمہیں علم سکھاؤں تا کہ تم یاد کرلو اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''وتعیھا اذن واعیہ'' اور اسے یاد کرنے والے کان یاد رکھتے ہیں سو تم ہی میرے علم کو یاد کروگے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة

۳۶۵۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ ''وتعیھا اذن واعیة'' کی تفسیر میں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علی! میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ تمہیں یاد کرنے والا کان بنادے چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو بات بھی سنی اسے یاد کرلیا اور نہیں بھولا۔

رواہ الضیاء وابن مردویہ وابونعیم فی المعرفة

۳۶۵۲۷ ''ایضاً'' شعبی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: سید المسلمین اور امام المتقین کو خوش آمدید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ کا اس پر شکر کیا تھا؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کچھ عطا کیا ہے اس پر میں نے اس کا شکر ادا کیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے شکر مانگا ہے جو مجھے دیا اور اس سے مجھے زیادہ عطا کرے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

۳۶۵۲۸ شعبی کی روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میں اپنے باپ کو دفن کرکے واپس لوٹا تو نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک بات ارشاد فرمائی مجھے محبوب نہیں کہ اس کے بدلہ میں میرے لیے دنیا ہو۔ رواہ الطبرانی ابویعلی وابونعیم فی الحلیة

۳۶۵۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دو بیٹوں کی محبت میں فاسق وفاجر سب برابر ہیں جب کہ مجھے وصیت کی گئی ہے مجھ سے صرف مؤمن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فراست

۳۶۵۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: اے اہل کوفہ! تمہارے سات افضل لوگ قتل کیے جائیں گے ان کی مثال اصحاب الاخدود (خندقوں والوں) کی سی ہے تم ان میں سے حجر بن عدی اور ان کے ساتھی ہوں گے چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں دمشق میں

مقام عذرار میں قتل کیا وہ سب اہل کوفہ میں سے تھے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت فقر اور تواضع

۳۶۵۳۱..... ''مسند علی'' علی بن ارقم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی ایک کشادہ جگہ میں اپنی تلوار فروخت کے لیے پیش کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے یہ میری تلوار کون خریدے گا؟ بخدا میں نے اس تلوار کے ذریعے بارہا رسول اللہ ﷺ کے سامنے بہادری کے جوہر دکھائے ہیں اگر میرے پاس ازار کے پیسے ہوتے میں اسے کبھی نہ بیچتا۔

رواہ یعقوب بن سفیان والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة وابن عساکر

۳۶۵۳۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ میں بھوک نے مجھے بہت تنگ کیا اچانک میں ایک عورت کے پاس پہنچ گیا وہ مٹی کے ڈھیلے جمع کر رہی تھی میرا گمان ہے کہ وہ انھیں تر کرنا چاہتی تھی میں نے اس سے ہر ڈول کے بدلہ میں ایک کھجور پر معاملہ طے کر لیا میں نے سولہ (۱۶) ڈول کھینچے جنکی وجہ سے میرے ہاتھ ڈھال بن گئے پھر میں پانی لایا اور اس عورت کے پاس آیا اور کہا: میں نے اتنا پانی نکال دیا ہے ہاتھوں سے اشارہ کیا اسماعیل نے اپنے ہاتھ پھیلا کر اشارہ کیا چنانچہ عورت نے میرے لیے سولہ کھجوریں گنیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی آپ نے میرے ساتھ مل کر کھجوریں تناول فرمائیں۔ (رواہ احمد بن حنبل والدورقی وابن منیع وابونعیم فی الحلیة وفیہ آپ ﷺ نے مجھے اچھی بات کہی اور مجھے دعا دی وصحح)

۳۶۵۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے کہ میں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے جب کہ آج میرا صدقہ چالیس ہزار تک پہنچتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابونعیم فی الحلیة والدورقی والضیاء

۳۶۵۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی میرے پاس لائی گئیں اس رات میرے پاس مینڈھے کی کھال کے علاوہ کوئی بستر نہیں تھا۔ رواہ ابن المبارک فی الزھد وھناد وابن ماجه وابویعلی والدینوری فی المجالسة

۳۶۵۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ڈول سے پانی کھینچتا تھا اور ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچتا تھا اور میں شرط لگا لیتا تھا کہ کھجوریں موٹی موٹی ہوں گی۔ رواہ الضیاء

۳۶۵۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کی بیٹی سے نکاح کیا تو ہمارے پاس مینڈھے کی کھال کے علاوہ کوئی بستر نہیں تھا۔ اسے بچھا کر ہم رات بسر کر لیتے اور صبح کو اسے لپیٹ لیتے اور اسی پر اونٹنی کو چارا ڈالتے۔ رواہ العسکری

۳۶۵۳۷..... ''ایضا'' صالح کی روایت ہے کہ میری دادی کہتی ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک درہم کے بدلہ میں کھجوریں خریدتے دیکھا آپ نے اپنی چادر میں کھجوریں ڈال کر اٹھائیں: کسی نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کی جگہ ہم کھجوریں اٹھا لیتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صاحب عیال خود بوجھ اٹھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۳۸..... ''ایضا'' زاذان کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اکیلے ہی بازار میں چل رہے تھے آپ والی تھے گمراہ کو سیدھی راہ دکھاتے گمشدہ چیز کا اعلان کرتے کمزوری کی مدد کرتے نیز دوسرے دوکانداروں اور سبزی فروشوں کے پاس سے گزرتے انھیں قرآن کی یاد دلاتے اور خود یہ آیت پڑھتے: ''تلک الدار الآخرة نجعلها للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا'' یہ آخرت کا ٹھکانا ہے ہم یہ ان لوگوں کو عطاء کریں گے جو دنیا میں برتری اور فساد کے درپے نہیں ہوں گے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: یہ آیت ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے جو حکمرانوں میں سے اہل عدل اور اہل تواضع ہوں اور باقی لوگوں میں سے اہل قدرت ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۵۳۹ ”ایضاً“ ابوبختری کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی مدح کرنے لگا اور قبل ازیں آپ کو اس شخص کے متعلق کچھ بات پہنچ چکی تھی آپ نے فرمایا: ایسا نہیں جیسے تم کہتے ہو جو بات تمہارے دل میں ہے میں اس سے اوپر ہوں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت وابن عساکر

۳۶۵۴۰ ... عبداللہ بن ابی ہذیل کی روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک قمیص دیکھی جو قدرے ہلکی سی تھی آپ جب اس کی آستین کھینچتے تو وہ انگلیوں تک پہنچ جاتی اور جب اسے چھوڑ دیتے تو نصف بازو کے قریب پہنچ جاتی۔ رواہ هناد وابن عساکر

۳۶۵۴۱ عمرو بن حریث کی روایت ہے ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ اپنے قصد میں تھے اور لوگوں کا آپ کے اردگرد جمگھٹا تھا آپ لوگوں کو اپنے درے سے پیچھے ہٹا رہے تھے اور بولے: اے عمرو بن حریث میں دیکھا کرتا تھا کہ والی رعیت پر ظلم کرتا تھا لیکن اب یہ دیکھا جارہا ہے کہ رعیت والی پر ظلم کررہی ہے۔ رواہ فی کتاب المداراۃ

۳۶۵۴۲ عمرو بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک ازار دیکھا گیا جس پر پیوند لگے ہوئے تھے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی آپ نے فرمایا: اس سے مؤمن کی اقتداء کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے دل میں خشوع پیدا ہوتا ہے۔

رواہ هناد وابونعیم فی الحلیة

۳۶۵۴۳ عطاء ابو محمد کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کر بوس کی قمیص دیکھی جو دھوئی ہوئی نہیں تھی۔

رواہ ابن ابی شیبة وهناد

۳۶۵۴۴ عنترہ کی روایت ہے ایک دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اتنے میں قنبر آ گیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین آپ مال میں سے اپنا حصہ نہیں لیتے حالانکہ آپ کے گھر والوں کا اس مال میں حصہ ہے میں نے آپ کے لیے ایک چیز چھپا رکھی ہے فرمایا: وہ کیا ہے؟ کہا: چلیں اور دیکھ لیں کہ وہ کیا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کو قنبر نے ایک گھر میں داخل کیا اس میں کچھ برتن ہیں جو سونا اور چاندی سے بھرے ہوئے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ مال دیکھا تو فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے، !تم نے ارادہ کیا ہے کہ میرے گھر میں ایک بڑی آگ داخل کرو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سونے چاندی کو تولنا شروع کردیا اور جو بھی آتا اسے حصہ کے مطابق دیتے گئے پھر فرمایا: یہ میرا کام ہے اور یہ مستحق مسلمانوں تک پہنچ گیا ہے اور ہر کام کرنے والے کا ہاتھ اپنے منہ میں ہوتا ہے۔ اے مال: تو مجھے دھوکا مت دے بلکہ میرے علاوہ کسی اور کو دھوکا میں ڈال۔ رواہ ابو عبید

۳۶۵۴۵ ... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سامال آیا آپ نے وزن اور پرکھ کے ماہرین کو اپنے سامنے بٹھایا آپ نے ایک ڈھیر سونے کا لگایا اور ایک ڈھیر چاندی کا لگایا اور فرمایا: اے سونا چاندی! تو اپنی شعائیں بکھیرتا رہ اور چمک پھیلاتا رہ اور میرے علاوہ دوسروں کو دھوکا دے یہی میرا کام ہے میں مسلمانوں کے مال سے اپنے آپ کو آلودہ نہیں کروں گا۔

رواہ ابو عبید و ابونعیم فی الحلیة وابن عساکر

۳۶۵۴۶ مجمع کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال میں جھاڑو دیتے اور پھر اس میں نماز پڑھتے تاکہ قیامت کے دن گواہی دی جائے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے بچا کر مال بیت المال میں نہیں روکے رکھا۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزهد ومسدد وابونعیم فی الحلیة

۳۶۵۴۷ ”مسند علی“ ابومطر کی روایت ہے ایک مرتبہ میں مسجد سے باہر نکلا اچانک مجھے پیچھے سے کوئی آواز دے رہا ہے اپنی شلوار اوپر کرو چونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کا ڈر دل میں زیادہ ڈالتی ہے اور اس سے تمہارے کپڑے صاف ستھرے رہیں گے اگر تم مسلمان ہو تو اپنے بال کٹوا دو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ علی رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ کے پاس درہ ہے آپ چلتے چلتے بازار میں جا پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیچو مگر قسمیں مت کھاؤ چونکہ قسم سے مال تو بک جاتا ہے لیکن برکت جاتی رہتی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ کھجور فروش کے پاس آئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خادمہ کھڑی رو رہی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی: وہ بولی: اس شخص نے مجھے ایک درہم کی کھجوریں فروخت کی

ہیں لیکن میرے آقا نے قبول کرنے سے انکار کردیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لو اور اسے درہم واپس کرو چونکہ معاملہ اس کے اختیار میں نہیں ہے اس شخص نے انکار کردیا میں نے کہا تم جانتے ہو یہ کون ہے کہا نہیں میں نے کہا یہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اس دکاندار نے کھجوریں انڈیل دیں اور درہم خادمہ کو واپس کردیا اور کہنے لگا: امیر المومنین مجھے پسند ہے کہ آپ مجھ سے راضی ہو جائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ناراض کیوں ہوں گا جب تم لوگوں کو پورا پورا دو گے پھر آپ رضی اللہ عنہ کھجور فروشوں کے پاس سے گزرتے ہوئے آپ نے فرمایا: مسکینوں کو کھلاؤ تمہاری کمائی بڑھے گی پھر آپ چل پڑے۔ حتی کہ مچھلی فروشوں کے پاس جا پہنچے اور فرمایا: ہمارے بازاروں میں طافی مچھلی۔ (جو مردہ ہوکر پانی میں الٹی تیرنے لگے) نہ بیچی جائے پھر آپ رضی اللہ عنہ بزاز فروشوں کے بازار میں آئے اور فرمایا: اے شیخ مجھے ایک اچھی سی قمیص تین دراہم میں دے دو جب آپ نے اسے پہچان لیا آپ نے اس سے کچھ نہ خریدا پھر آپ رضی اللہ عنہ ایک دوسرے شخص کے پاس آئے اور جب اسے پہچان لیا تو اس سے بھی کچھ نہ خریدا پھر آپ ایک نوجوان لڑکے کے پاس آئے آپ نے اس سے تین دراہم میں قمیص خرید لی آپ نے قمیص پہنی اس کی آستین کلائیوں تک پہنچتی تھیں اتنے میں کپڑے کا مالک آگیا اس سے کہا گیا تمہارے بیٹے نے امیر المومنین کو تین دراہم میں قمیص بیچی ہے مالک نے لڑکے سے کہا: تم نے دو درہم میں قمیص کیوں نہیں بیچی مالک نے ایک درہم لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آگیا اور کہا: یہ درہم لے لیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ مالک نے کہا: ہماری اس قمیص کی قیمت دو درہم ہے جب کہ میرے بیٹے نے تین درہم لیے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکے نے مجھے رضامندی سے قمیص بیچی ہے اور میں نے اس کی رضامندی حاصل کی ہے۔

رواه ابن راهويه واحمد بن حنبل في الزهد وعبد بن حميد وابويعلى والبيهقي وابن عساكر وضعف

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زہد

۳۶۵۴۸ ایک شخص روایت نقل کرتا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک ازار پہنے دیکھا جو موٹا دبیز تھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے میں نے یہ پانچ درہم میں خریدا ہے جو مجھے ایک درہم کا فائدہ دے میں اسے بیچ دوں گا۔ رواه البيهقي

۳۶۵۴۹ "مسند علی رضی اللہ عنہ" عبداللہ بن شریک اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فالودہ لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تیری خوشبو بہت اچھی ہے تیرا رنگ بڑا خوبصورت ہے اور تیرا ذائقہ بہت پیارا ہے لیکن مجھے ناپسند ہے کہ میں اپنے نفس کو ایسی چیز کا عادی بناؤں جس کا وہ عادی نہیں ہے۔

رواه عبدالله بن احمد بن حنبل في الزهد وابونعيم في الحلية

۳۶۵۵۰ عدی بن ثابت روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فالودہ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کردیا۔ رواه هناد وابونعيم في الحلية

۳۶۵۵۱ "ایضا" زیاد بن ملیح کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قسم کا حلوہ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین کے سامنے رکھ دیا اور انھوں نے کھانا شروع کردیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کوئی گم شدہ اونٹ نہیں ہے لیکن قریش اسے [illegible] کرنے لگے۔

رواه عبدالله بن احمد بن حنبل في الزهد وابونعيم في الحلية

۳۶۵۵۲ زید بن وہب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور ازار پر آپ نے پیوند لگا رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ دو چادریں اس لیے پہنتا ہوں تاکہ میں فخر وتکبر سے دور رہوں اور میری نماز کے لیے بہتر ہو اور مومنین ایک سنت ہو۔ رواه ابن المبارك

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مراسلات

۳۶۵۵۳......مہاجر بن عامری کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک گورنر کو وصیت نامہ لکھا جس کا مضمون یہ ہے: امابعد! رعیت سے زیادہ عرصہ روپوش مت رہو چونکہ حکمرانوں کا رعیت سے روپوش رہنا تنگی اور امور سے ناواقفیت کا ایک حصہ ہے۔ روپوشی لوگوں کے احوال سے واقفیت کو ختم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے ہاں بڑا آدمی کمتر ہو جاتا ہے اور کمتر بڑا ہو جاتا ہے اچھائی برائی بن جاتی ہے اور برائی اچھائی بن جاتی ہے والی انسان ہے جبتک لوگوں کے معاملات اس سے مخفی رہیں وہ معروف نہیں ہو سکتا بات کی ایسی علامات نہیں ہوتیں جن کے ذریعے سچ جھوٹ سے ممتاز ہو سکے لہٰذا لوگوں سے حجاب کر لینا ایک ایسی چیز ہے جو لوگوں کو جائز حقوق ملنے میں آڑے آ جاتا ہے۔ تم دو قسم کے آدمیوں میں سے ایک ہو یا تو ایسا شخص ہے کہ حق میں خرچ کرنے پر تیرا نفس سخاوت کرتا ہوں لہٰذا تمہارا حجاب کرنا کسی قسم کے حق سے ہوگا جو تم عطا کرتے ہو یا پھر کسی اچھی عادت کو تم روکنا چاہتے ہو۔ یا تو ایسا شخص ہے جو منع میں مبتلا کر دیا گیا ہو لوگوں کا رک جانا تیرے سوال سے کشا جلد ہے جب وہ اس سے مایوس ہوں جب کہ لوگوں کے اکثر ضروری امور تجھ تک منتہی ہوتے ہیں سکایت میں تجھ پر کوئی تاوان نہیں ہے کسی ظلم میں یا طلب انصاف میں، میں نے تم سے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے نفع اٹھاؤ اور صرف اپنے حصہ پر اکتفاء کرو اور رشد و ہدایت کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو۔ انشاء اللہ۔ رواہ الدینوری و ابن عساکر

۳۶۵۵۴......مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی گورنر کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے: رک جاؤ گویا تم آخری حد تک پہنچ چکے ہو اور تمہارے اوپر تمہارے اعمال پیش کیے جا چکے ہیں ایک ایسی جگہ جہاں دھوکہ کھانے والے کو پکارا جاتا ہے اور حسرت میں ڈوب جاتا ہے جہاں وقت ضائع کرنے والا توبہ کی تمنا کرتا ہے اور ظالم رجوع کا خواہشمند ہوتا ہے۔ رواہ الدینوری و ابن عساکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل

۳۶۵۵۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے پاس عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور میں اپنے پاؤں رکابوں میں داخل کر چکا تھا انھوں نے مجھ سے کہا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا عراق وہ بولے: آپ وہاں اس لیے جا رہے ہیں تاکہ آپ وہاں تلوار کے دندانوں سے زخمی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے قبل ازیں نبی کریم ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے۔ رواہ الحمیدی والعدنی والبزار ویعقوب بن سفیان وابویعلی وابن حبان والحاکم وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر وسعید بن المنصور

۳۶۵۵۶......فضالہ بن ابی فضالہ انصاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ ینبع کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے گئے آپ رضی اللہ عنہ ینبع میں بیمار تھے حتیٰ کہ بیماری کی وجہ سے آپ سخت بوجھل ہو چکے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے میرے والد نے کہا: آپ یہاں کیوں مقیم ہو چکے ہیں اگر آپ یہاں مرجاتے ہیں آپ کے پاس تو صرف قبیلہ جہینہ کے اعراب ہی آنے پائیں گے لہٰذا آپ سوار ہو کر مدینہ پہنچ جائیں اگر آپ کا وقت پورا ہو بھی چکا ہے تو وہاں آپ کے ساتھی آپ سے مل پائیں گے اور آپ پر نماز بھی پڑھیں گے ابوفضالہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بیماری سے نہیں مروں گا چونکہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں کا جب تک کہ میری داڑھی سر کے خون سے آلودنہ ہو جائے۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن ابی شیبة والبزار والحارث وابونعیم والبیهقی فی الدلائل وابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۶۵۵۷......ابوطفیل کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ کے پاس عبدالرحمن بن ملجم آیا آپ نے اس کے لیے عطاء کا حکم دیا اور پھر فرمایا: اس داڑھی کا بدبخت نہیں رک پائے گا اور اسے اوپر سے خون آلود کرے گا اور آپ نے داڑھی کی طرف اشارہ کیا: اور پھر یہ اشعار پڑھے۔

اشدد حیازیمک للموت　　　فان الموت آتیک

ولا تجزع من القتل　　　اذا حل بواديک

موت کے سامنے صبر کرلو اگر تجھے موت آجائے اور قتل سے گھبرانا نہیں جب تمہیں قتل سے پالا پڑے۔ رواہ ابن سعد وابو نعیم

۳۶۵۵۸۔۔۔ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عبداللہ بن سبع کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: قسم اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتی ہے اور جان کو پیدا کرتی ہے میرے بدن کا یہ حصہ اس حصہ سے خون آلود ہوگا لوگوں نے کہا: آپ ہمیں بتادیں وہ کون ہوگا جو آپ کو قتل کرے گا تاکہ ہم اس کا صفایا کرلیں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کوئی اور قتل نہ کردیا جائے لوگوں نے کہا: اگر یہی بات ہے تو آپ اسی وقت اپنا خلیفہ مقرر کردیں فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں اس طرح حوالے کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے حوالے کیا تھا لوگوں نے کہا: جب آپ اپنے رب کے پاس پہنچ جائیں گے اس سے کیا کہیں گے جواب دیا: میں ہوں کا'' میں ان پر گواہ رہا ہوں جب تک ان میں رہا حتیٰ کہ تو نے مجھے وفات دی اور وہ تیرے بندے ہیں اگر تو چاہے تو ان کی درستی فرما چاہے تو انکو بگاڑ دے۔ رواہ ابن سعد وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والحسن بن سفیان و ابویعلی والدورقی له في الدلائل والآلکائي في السنة والاصبهاني في الحجة والضياء

۳۶۵۵۹۔۔۔ ''ایضاً'' ابو تحیی کی روایت ہے کہ جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے ساتھ وہی کچھ کرو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے ساتھ کیا تھا جس نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کرو اور پھر اسے آگ میں جلاؤ۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جرير وصححه والحاكم وابن عساكر

۳۶۵۶۰۔۔۔ ''ایضاً'' عبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدبخت نہیں رکے گا آئے گا اور مجھے قتل کرے گا یا اللہ! لوگوں کو میں نے اکتا یا ہے اور انھوں نے مجھے اکتا دیا ہے انھیں مجھ سے راحت پہنچا اور مجھے ان سے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۳۶۵۶۱۔۔۔ ابو سنان دؤلی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے اور وہ ان کی عیادت کے لیے آئے ابو سنان کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کو اس بیماری میں دیکھ کر ہمیں خوف ہو رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے خوف نہیں ہے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ جو کہ صادق ومصدوق ہیں کو فرماتے سنا ہے کہ تجھے ایک زخم یہاں لگے گا اور ایک زخم یہاں لگے گا اور آپ نے کنپٹی کی طرف اشارہ کیا پھر تمہاری داڑھی خون آلود ہو جائے گی زخم لگانے والا سب سے زیادہ بدبخت ہوگا جیسا کہ اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا قوم ثمود میں سب سے زیادہ بدبخت ہوا ہے۔ رواہ الحاكم والبيهقي واخرجه الحاكم في المستدرک ۳، ۱۱۳

۳۶۵۶۲۔۔۔ ''ایضاً'' صعصعہ بن صوحان کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابن ملجم نے زخمی کیا ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمارے اوپر کسی کو خلیفہ مقرر کرجائیں آپ نے کہا: میں تمہیں اسی طرح چھوڑ تا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے تمہیں چھوڑا تھا اور ارشاد فرمایا: تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر بھلائی دیکھی تمہارے اوپر کسی بہترین شخص کو والی مقرر کردے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر بھلائی دیکھی تو ہمارے اوپر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو والی مقرر کیا۔

رواہ الحاكم وابن المسى في كتاب الاخوة

۳۶۵۶۳۔۔۔ ''ایضاً'' صہیب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: پہلے لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا: بعد میں آنے والوں میں سب سے بڑا بدبخت کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ مجھے اس کا علم نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو تمہیں یہاں ضرب لگائے گا اور آپ نے کنپٹی کی طرف اشارہ کیا فرمایا کرتے تھے: میں چاہتا ہوں کہ تمہارا بدبخت یوں اٹھے کہ اس کی داڑھی بھی سر کے خون سے آلود ہو رہی ہو۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۵۶۴۔۔۔ زہری کی روایت ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے نماز سے سر اوپر اٹھایا اور فرمایا: اپنی نماز پوری کرلو اور آپ رضی اللہ عنہ نے کسی کو آگے نہیں بڑھایا۔ رواہ عبدالرزاق في اماليه

۳۶۵۶۵......جعفر کی روایت ہے کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک رات حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس افطار کرتے ایک رات حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس افطار کرتے اور ایک رات عبداللہ بن جعفر کے ہاں جب کہ افطاری کے وقت دو یا تین لقموں سے زیادہ نہ کھاتے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی آپ نے فرمایا: یہ تھوڑی سی راتیں میں اللہ تعالیٰ کا حکم آنا چاہتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں بھوکے پیٹ رہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اسی رات قتل کردیئے گئے۔رواہ العسکری

۳۶۵۶۶......حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے میرے حبیب نبی کریم ﷺ کی خواب میں ملاقات ہوئی میں نے آپ سے اہل عراق کی طرف سے پیش آنے والے مصائب کی شکایت کی تاہم آپ ﷺ نے مجھ سے عنقریب راحت ملنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ تین دن ہی زندہ رہے۔رواہ العدنی

۳۶۵۶۷......ابو صالح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے آپ سے امت کی طرف سے پیش آنے والے مصائب وشدائد کی شکایت کی اور میں رونے لگا آپ نے فرمایا: اے علی رو نہیں۔ میں نے ایک طرف التفات کیا، کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اوپر چڑھ رہے ہیں اور پھر یکا یک چٹانوں سے ان کے سر کچلے جارہے ہیں سر کچل دیئے جاتے ہیں اور پھر ٹھیک ہوجاتے ہیں ابو صالح کہتے ہیں۔ میں ہر صبح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دیتا تھا میں آج صبح ہوتے ہی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑا، حتیٰ کہ جب میں جزارین پہنچا لوگوں سے ملاقات ہوئی لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین قتل کردیئے گئے ہیں۔رواہ ابویعلیٰ

۳۶۵۶۸......عبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب ابن ملجم کو دیکھتے یہ شعر پڑھتے تھے:

اريد حباءہ ويريد قتلي　　　عذيرک من خليلک من مرادی

میں اسے عطا کرنا چاہتا ہوں اور وہ میرا قتل چاہتا ہے تیری ضیافت تیرے مرادی دوست کی طرف سے ہوگی۔

رواہ ابن سعد وعبدالرزاق ووکیع فی الغرر

۳۶۵۶۹......ابووائل بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مشک تھی آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو یہی خوشبو لگائی جائے علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: یہ رسول اللہ ﷺ کی خوشبوئے حنوط سے بچی ہوئی ہے۔رواہ ابن سعد والبیھقی وابن عساکر

۳۶۵۷۰......عبید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطاب میں فرماتے ہوئے سنا: یا اللہ میں نے انھیں فلاں میں ڈالا اور انھوں نے مجھے فلاں میں ڈالا اور میں نے انھیں اکتایا ہے اور انھوں نے مجھے اکتایا ہے انھیں مجھ سے راحت پہنچا اور مجھے ان سے راحت پہنچا۔ تمہارا سب سے بڑا بدبخت میری داڑھی کو خون آلود کرنے سے نہیں رکے گا۔رواہ عبدالرزاق وابن سعد

۳۶۵۷۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے صادق ومصدوق ﷺ نے خبر دی ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک مجھے یہاں ضرب نہ لگائی جائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے سر کے آگے والے حصہ کی طرف اشارہ کیا اور اس کے خون سے داڑھی نہ آلودہ ہوجائے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تجھے اس امت کا سب سے بڑا بدبخت قتل کرے گا جیسا کہ ثمود کے سب سے بڑے بدبخت نے اللہ کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔

رواہ عبد بن حمید وابن عساکر

۳۶۵۷۲......حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارا میرے ہاں ایسا ہی مقام ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔رواہ ابونعیم

۳۶۵۷۳......"مسند سید الحسن" عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قتل کردیئے گئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور کہا: اے اہل عراق آج رات تمہارے درمیان موجود ایک شخص کو قتل کردیا گیا ہے اور آج اس مصیبت سے واسطہ پڑا ہے نہ اولین کو اس کا علم تھا اور نہ ہی آخرین اس کا ادراک کرپائیں گے جب نبی کریم ﷺ انھیں کسی سریہ پر بھیجتے تھے جبرئیل علیہ السلام ان کی دائیں طرف ہوتے اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف۔ اس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح نصیب نہ فرماتا۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۵۷۴......"ایضاً" ھبیرہ بن مریم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو خطاب میں فرماتے سنا ہے: اے لوگو! گزشتہ کل تم

سے ایک شخص جدا ہو گیا ہے نہ اولین اس پر سبقت لے سکے ہیں اور نہ ہی آخرین نے اس کا ادراک کیا ہے رسول کریم ﷺ انھیں کسی مہم پر بھیجتے تھے اور جھنڈا انھیں عطا کرتے وہ اس وقت واپس لوٹتے جب اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح عطاء فرما دیتے جبریل امین ان کی دائیں طرف ہوتے اور میکائیل بائیں طرف آپ نے ترکہ میں نہ سونا چھوڑا نہ چاندی بجز سات سو دراہم کے وہ بھی آپ کے عطایا سے باقی بچے تھے آپ نے ان سے ایک خادم خریدنے کا ارادہ کر رکھا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل و ابونعیم وابن عساکر واوردہ ابن جریر من طریق الحسن عن الحسین

۳۶۵۷۵..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا: امابعد! تم نے آج رات ایسے شخص کو قتل کیا ہے ایسی رات میں جس میں قرآن نازل ہوا ہے اسی رات عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے اسی رات یوشع بن نون موسیٰ علیہ السلام کے خادم قتل کئے گئے اور اسی رات میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول کی گئی۔ رواہ ابویعلی وابن جریر وابن عساکر

۳۶۵۷۶..... محمد بن عبداللہ بن ابی رافع اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں میری سنت پر قتل کیا جائے گا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۵۷۷..... صہیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اولین میں سب سے بڑا بد بخت شخص کون تھا؟ عرض کیا: اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا۔ فرمایا: آخرین میں سب سے بڑا بد بخت کون ہوگا؟ عرض کیا: میں نہیں جانتا، ارشاد فرمایا: وہ شخص جو تمہیں اس سر پر مارے گا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اے اہل عراق میں چاہتا ہوں ایک بد بخت ترین شخص اٹھ کھڑا ہو جو سر سے داڑھی کو خون آلود کرے گا۔ رواہ الرویانی وابن عساکر

۳۶۵۷۸..... عثمان بن صہیب عبداللہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اولین میں بڑا شقی کون تھا؟ عرض کیا: اونٹنی کو قتل کرنے والا۔ فرمایا: تم نے سچ کہا: آخرین میں بڑا شقی کون ہوگا؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں نہیں جانتا فرمایا: جو تمہیں یہاں (یعنی سر پر) ضرب لگائے گا اور آپ نے کنپٹی کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۷۹..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عبیداللہ بن ابی رافع کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب کہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی ایڑیوں پر چڑھے ہوئے تھے اور آپ کی ایڑیوں کو خون آلود کر دیا تھا آپ نے فرمایا: یا اللہ! میں نے لوگوں کو ملال میں ڈال دیا ہے اور انھوں نے مجھے ملال میں ڈال دیا ہے یا اللہ مجھے ان کی طرف سے بھلائی عطاء فرما اور میری طرف سے انھیں شر میں مبتلا کر چنانچہ یہی دن ہوا حتیٰ کہ آپ کے سر پر ضرب لگا دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۰..... ''ایضاً'' سعید بن مسیب کی روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا آپ فرما رہے تھے ضرور اس سے اس کو رنگدار کیا جائے گا آپ نے اپنی داڑھی اور ماتھے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا کس چیز نے بد بخت کو روک کے رکھا ہے میں کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہہ کر علم غیب کا دعویٰ کر دیا ہے جب آپ رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے تب میں سمجھا کہ آپ سے اس وقوعہ کا وعدہ کیا گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۱..... ابوصالح حنفی کی روایت ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں قرآن مجید پکڑے ہوئے دیکھا اور اسے اپنے سر پر رکھ کر فرمایا: یا اللہ! لوگوں نے مجھے اس سے منع کر رکھا ہے جو کچھ اس میں ہے یا اللہ! یا اللہ! میں نے انھیں ملال میں ڈالا ہے اور انھوں نے مجھے ملال میں ڈالا ہے میں نے ان سے بغض کیا ہے اور انھوں نے مجھ سے بغض کیا ہے انھوں نے میری طبیعت کے خلاف کرنے پر مجھے ابھارا حالانکہ میری عادت اور میرے اخلاق ایسے نہیں ہیں مجھے ان کے متعلق بھلائی سے بدل دے اور انھیں مجھ سے شر سے بدل دے یا اللہ! ان کے دلوں کو مردہ کر دے یعنی اہل کوفہ کے دلوں کو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۲..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' کی روایت ہے کہ معاویہ بن جوین حضرمی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ گھوڑوں کا معائنہ

فرمارہے تھے، آپ کے پاس سے ابن ملجم گزرا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے اس کا نام دریافت کیا۔ یا اس کے نسب کے متعلق پوچھا۔ اس نے اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا پھر اس نے باپ کی طرف نسبت ظاہر کی فرمایا: تم نے سچ کہا خبردار مجھے رسول کریم ﷺ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ میرا قاتل یہودیوں کے مشابہ ہوگا چنانچہ ابن ملجم یہودی تھا یہ کہہ کر آگے چل پڑا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۳۔ ''ایضاً'' عثمان بن مغیرہ کی روایت ہے کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاں شام کا کھانا کھاتے کبھی حسین رضی اللہ عنہ کے ہاں اور کبھی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں لیکن آپ تین لقموں سے زیادہ تناول فرماتے۔ اور کہتے: میرے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم آنا چاہتا ہے اور میں بھوکا رہنا چاہتا ہوں چنانچہ ایک یا دو راتیں گزرنے پائی تھیں کہ آپ رات کے آخری حصہ میں شہید کردیئے گئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۶۵۸۴۔ ''ایضاً'' حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر کے لیے گھر سے باہر نکلے اتنے میں بہت سارے کرگٹ سامنے آگئے اور چیخنے لگے۔ لوگوں نے کرگٹوں کو دور بھگایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو یہ نوحہ کررہے ہیں چنانچہ ابن ملجم نے آپ کو زخمی کردیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۵۔ ''ایضاً'' اصبغ حنظلی کی روایت ہے کہ جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ زخمی کئے گئے طلوع فجر کے وقت ابن بناح آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو نماز کی اطلاع کی آپ رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور بدن بوجھل ہو رہا تھا ابن بناح دوسری بار پھر آیا اور پھر تیسری بار آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کر چل پڑے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

شد حیازیمک للموت

فان الموت لاقیک

ولا تجزع من الموت

اذا حل بوادیک

موت کے آگے سینہ سپر رہو یقیناً تمہیں موت کا سامنا کرنا ہوگا جب موت آجائے اس سے مت گھبراؤ۔

چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ باب صغیر تک پہنچے ابن ملجم نے آپ پر حملہ کردیا اور آپ کو زخمی کردیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۶۔ ''ایضاً'' ابن حنفیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حمام میں ہمارے پاس ابن ملجم آیا میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہ حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب داخل ہوا تو وہ دونوں۔ (حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ) اس سے کھٹک گئے پوچھا کہ تمہیں ہمارے پاس آنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ میں نے ان دونوں سے کہا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میری عمر کی قسم! وہ جو کچھ تمہارے ساتھ کرنا چاہتا ہے وہ اس سے زیادہ تکلیف دہ ہے جو اس نے کیا جب وہ دن آیا کہ اسے گرفتار کرکے لایا گیا تو ابن حنفیہ نے کہا: آج کے دن میں اس کو اس دن سے زیادہ پہچاننے والا نہیں ہوں جس دن ہمارے پاس حمام میں داخل ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اسیر ہے اس لیے اس کی ضیافت اچھی طرح سے کرو اور سے اچھا ٹھکانا دو اگر میں بچ گیا تو اسے قتل کروں گا یا معاف کردوں گا اگر میں مرگیا تو اسے میرے قصاص میں قتل کردو اور حد سے آگے نہ بڑھو چونکہ حد سے آگے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۵۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: پہلے لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت کون ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: اونٹنی کو زخمی کرنے والا۔ فرمایا: تم نے سچ کہا: پوچھا: بعد میں آنے والوں میں سب سے بڑا بدبخت کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو تمہیں یہاں ضرب لگائے گا جیسا کہ اونٹنی کو زخمی کرنے والا قوم ثمود کے بنی فلاں کا سب سے بڑا بدبخت تھا آپ ﷺ نے اس بدبخت کی نسبت نچلے خاندان کی طرف کی ہے نہ کہ ثمود کی طرف۔ رواہ ابن مردویہ

۳۶۵۸۹۔ ''ایضاً'' جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب صبح کے وقت گھر سے باہر تشریف لانے

آپ کے پاس درہ ہوتا جس سے آپ لوگوں کو بیدار کرتے تھے آپ نے وہی درہ ابن ملجم کے مارا اور فرمایا: اسے کھانا کھلاؤ پانی پلاؤ اور اس کی قید و بند کو اچھا کرو اگر میں زندہ رہا تو اس کے خون کا میں خود مالک ہوں گا اگر چاہوں گا اسے معاف کردوں گا اگر چاہوں گا تو اس پر اقدام کرلوں گا اور اگر میں مرگیا اسے قتل کردینا اور اس کی لاش کا مثلہ نہ کرنا۔ رواہ الشافعی والبیھقی

۳۶۵۸۹.....''ایضاً'' زہیر بن اقمر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! کچھ لوگ معاویہ کی طرف سے نمودار ہونے والے ہیں میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ مجتمع ہو کر تمہارے اوپر غالب آجائیں گے اور وہ اپنا باطل تمہارے اوپر مسلط کردیں گے اور تمہیں حق سے علیحدہ کردیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے امیر کی اطاعت کرتے ہیں اور تم اپنے امیر کی نافرمانی کرتے ہو وہ لوگ امانتدار ہیں اور تم خائن ہو، چنانچہ میں نے فلاں شخص کو عامل مقرر کیا اس نے دھوکا دیا اور سارا مال معاویہ کے پاس لے گیا۔ میں نے فلاں شخص کو عامل مقرر کیا اس نے بھی خیانت کی دھوکا دیا اور مال معاویہ کے پاس لے گیا حتیٰ کہ اگر میں کسی کے پاس لکڑ کا ایک پیالہ بھی امانت رکھوں وہ اس میں بھی ضیافت کرے گا اور مجھے اس پر بھروسہ نہیں یا اللہ! میں نے ان لوگوں سے بغض کیا انھوں نے مجھ سے بغض کیا انھیں مجھ سے راحت پہنچا اور مجھے ان سے راحت پہنچا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۰.....اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ میں سترہ رمضان میں زخمی کیا جاؤں گا اسی رات موسیٰ علیہ السلام نے وفات پائی اور میں بائیس (۲۲) رمضان میں وفات پاؤں گا اسی رات عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے۔

رواہ العقیلی وابن الجوزی فی الواھیات

کلام:.......حدیث موضوع ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۳۶۴ والفوائد المجموعۃ ۱۱۲۱۔

تتمہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہ اجمعین

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۳۶۵۹۱.....''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب اس کا ہاتھ زخمی ہوا ہے اس وقت سے اس میں تعظیم آگئی ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۵۹۲.....طلحہ بن عبید اللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو پیغام نکاح بھیجا ام ابان نے انکار کردیا اس سے انکار کی وجہ دریافت کی گئی کہنے لگی: اگر گھر میں داخل ہو خوف سے داخل ہوتا ہے باہر نکلے تب بھی خوف برپا کرتا ہے اس پر ایسی کیفیت طاری ہے کہ دنیا کے معاملات سے اسے غافل کردیا ہے یوں لگتا ہے گویا وہ اپنی آنکھ سے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے پھر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ام ابان کو پیغام نکاح بھیجا اس نے انکار کردیا انکار کی وجہ دریافت کی گئی تو کہنے لگی: اس کی بیوی کو صرف اون کی لٹوں سے شہد میسر ہوسکتا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پیغام نکاح بھیجا لیکن ام ابان نے انکار کردیا اس سے انکار کی وجہ سے دریافت کی گئی کہنے لگی اس کی بیوی اس سے صرف اپنی خواہش ہی پوری کرسکتی ہے اور کہتا ہے کہ میں تھا اور میں تھا وہ تھا اور وہ تھا پھر اسے طلحہ رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہنے لگی: جی ہاں یہی میرا خاوند بن سکتا ہے وجہ دریافت کی گئی کہ یہ کیسے؟ کہنے لگی: میں اس کی عمدہ عادات سے بخوبی واقف ہوں اگر گھر میں داخل ہوتا ہے تو ہنستا ہوا داخل ہوتا ہے اور باہر جاتا ہے تو مسکراتے ہوئے نکلتا ہے اگر میں اس سے کچھ مانگوں گی وہ مجھے عطاء کرے گا اگر میں خاموش رہوں تو وہ خود ابتدا کردے گا اگر میں کام کروں گی تو وہ شکر ادا کرے گا اور اگر مجھ سے غلطی سرزد ہوئی تو معاف کردے گا چنانچہ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ام ابان کو۔ (بعد از نکاح) اپنے گھر لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو محمد! اگر مجھے اجازت دو میں ام ابان سے بات کرلوں؟ کہا: جی ہاں اجازت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حجلہ عروسی کا پردہ اٹھایا اور پھر کہا: السلام علیکم! اے اپنے آپ

کو بالاتر سمجھنے والی! ام ابان نے کہا: وعلیکم السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: تجھے امیر المؤمنین سید المسلمین نے پیغام نکاح بھیجا تم نے انکار کردیا ام ابان بولی: جی ہاں یہی بات ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھے رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی جو رسول اللہ ﷺ کے حواری ہیں نے پیغام نکاح بھیجا تم نے انکار کردیا بولی: جی ہاں یہی بات ہے پھر کہا: میں نے تجھے پیغام نکاح بھیجا حالانکہ میری رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرابتداری بھی ہے لیکن تم نے انکار کردیا بولی جی ہاں بات ایسی ہی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! تم نے ایسے شخص سے شادی کی ہے جو ہم سب سے زیادہ خوبصورت ہے زیادہ سخی ہے وہ یوں اور یوں عطاء کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۳ ... نزال بن سبرہ کی روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کے متعلق کتاب اللہ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے "فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر" ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنی حاجت پوری کرچکے اور کچھ انتظار میں ہیں۔ چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنی حاجت پوری کرلی ہے اور مستقبل میں اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۴ ... "مسند جابر بن عبداللہ" غزوہ احد میں جب لوگ رسول کریم ﷺ سے دور ہوگئے تو آپ ﷺ کے پاس صرف طلحہ رضی اللہ عنہ باقی رہے مشرکین نے ان دونوں کو گھیر لیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان مشرکین کا سامنا کون کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا سامنا میں کروں گا چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ ہر طرف سے مشرکین کو پیچھے دھکیلنے لگے اور اسی دوران حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلیاں کٹ گئیں اس پر کہا: حس" (یہ ایک کلمہ ہے جو تکلیف پہنچنے پر غفلت میں انسان کے منہ سے نکل جاتا ہے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ! اگر تم "بسم اللہ" کہہ دیتے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر لیتے فرشتے تمہیں اوپر اٹھا لیتے لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے اور تم ہوا کے دوش پر فضا کو چیرتے ہوئے آسمانوں میں داخل ہوجاتے۔

رواہ ابونعیم

۳۶۵۹۵ ... "مسند سلمہ بن اکوع" حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے پہاڑ کے دامن میں ایک کنواں خریدا اور لوگوں کو کھانا کھلایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ! یقیناً تم بڑے فیاض ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۔

۳۶۵۹۶ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منیٰ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ شہید ہے جو سطح زمین پر چل رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۷ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طلحہ جنت میں داخل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں مبارکباد دینے لگے۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۳۳۶۷۔

۳۶۵۹۸ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بخدا! ایک دن میں اپنے گھر میں تھی جب کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صحن میں تھے ہمارے درمیان پردہ حائل تھا اتنے میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ آنکلے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ سطح زمین پر چلتے ہوئے ایسے شخص کو دیکھے جو اپنی حاجت پوری کرچکا ہے اسے چاہئے کہ وہ طلحہ کو دیکھ لے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۵۹۹ ... مجاہد کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی حاجت پوری کرچکے ہیں۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۶۶۰۰ ... زہری کی روایت ہے غزوہ احد کے موقع پر جب مسلمانوں کو شکست ہوئی اور رسول اللہ ﷺ سے دور ہوگئے حتیٰ کہ آپ کے پاس مہاجرین وانصار میں سے صرف بارہ آدمی باقی رہے ان میں سے ایک طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک مشرک تلوار لے کر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ضرب لگانے کے لیے آگے بڑھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کا وار اپنے ہاتھ پر روکا اور جب تلوار ہاتھ پر لگی کہا: "حس"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ! رک جاتم نے بسم اللہ" کیوں نہیں کہا اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے یا اللہ کا ذکر کر دیتے فرشتے تمہیں اوپر اٹھا لیتے اور لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۱ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے آگے ڈھال بنے کھڑے تھے اتنے میں ایک مشرک آگے بڑھا تا کہ رسول اللہ ﷺ پر حملہ کردے اس کے وار کو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر روکا جب تلوار ہاتھ پر لگی تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکل گیا "حس" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ" کہہ دیتے تمہیں فرشتے اوپر اٹھا لیتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۲ ...... ابوسعید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شہید ہے جو سطح زمین پر چل رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۳ ...... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: اے طلحہ! تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے اپنی حاجت پوری کر لی ہے۔ رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

۳۶۶۰۴ ...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ مال تھا جو ہم نے اپنے اپنے حصہ کا آپس میں تقسیم کر لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے میری زمین سے پانی پینا چاہا میں نے انہیں منع کر دیا چنانچہ عبدالرحمن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میری شکایت کر دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایسے شخص کی شکایت کرتے ہو جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑے دوڑائے ہیں؟ عبدالرحمن میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی میں نے کہا: اے میرے بھائی اس مال کی وجہ سے تم نے رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کی ہے ہاں ایسی بات ہوئی ہے پھر کہا میں اللہ اور اللہ کے رسول کو گواہ بنا تا ہوں کہ یہ مال تمہارا ہے۔ رواہ ابونعیم و ابن عساکر وفیہ سلیمان الطلحی

۳۶۶۰۵ ...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب مجھے دیکھتے فرماتے تھے یہ دنیا و آخرت میں میرا خزانہ ہے۔

رواہ ابونعیم و ابن عساکر وفیہ سلیمان الطلحی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۳۹۵۱۔

۳۶۶۰۶ ...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن میں نبی کریم ﷺ کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لے آیا اور ایک چٹان پر آپ کو رکھ دیا آپ مشرکین کی طرف سے چٹان کی اوٹ میں ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ سے پیچھے اشارہ کیا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں اور یہ مجھے بتا رہے ہیں کہ قیامت کے دن تمہیں جس قسم کی ہولناکی میں دیکھیں گے وہاں سے تمہیں نکال دیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۷ ...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوہ احد کے دن میں یہ رجز یہ اشعار پڑھتا رہا ہوں۔

نحن حماة غالب ومالک
نذب عن رسولنا المبارک
نضرب عنه القوم في المعارک
ضرب صفاح الكوم في المبارک

ہم غالب و مالک خدا تعالیٰ کے حمایتی ہیں اور اپنے رسول اللہ ﷺ جو مبارک ہیں ان کا دفاع کر رہے ہیں ہم ان کی طرف سے معرکوں میں لوگوں کے سروں پر وار کرتے ہیں۔

چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ احد سے واپس لوٹے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: طلحہ کی مدح میں اشعار کہو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے۔

وطلحة يوم الشعب آسى محمدا　　　على ساعة ضاقت عليه وشقت

گھاٹی والے دن طلحہ نے محمد ﷺ کی بھرپور غمخواری کی ایک ایسی گھڑی میں جو سخت تنگی اور مشقت والی تھی۔

يقيه بكفيه الرماح واسلمت　　　اشاجعه تحت السيوف فشلت

اپنے ہاتھوں سے تیروں کو روکتا رہا جس کی وجہ سے اس کی انگلیاں تلواروں تلے شل ہو گئیں۔

وکان امام الناس الا محمدا اقام رحی الا سلام حتی استقلت

محمد ﷺ لوگوں کے امام تھے اسلام کی چکی کو قائم و دائم رکھا حتی کہ اسلام میں استقلال آ گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی مدح میں یہ اشعار کہے۔

حمی نبی الهدی والخیل تتبعه حتی اذا ما لقو حامی عن الدین

اس نے ہدایت دینے والے نبی کی حفاظت کی جب کہ گھوڑے اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے حتی کہ جب مقابلہ ہوا تو وہ دین کی حفاظت کر چکے تھے۔

صبر اعلی الطعن اذولت حما تهم والناس من بین مهدی ومفتون

نیزوں کے زخموں پر صبر کیا جب حفاظت کرنے والے منہ پھیر چکے جب کہ لوگ ہدایت ملنے اور فتنہ میں پڑنے کے بین بین تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی مدح میں یہ شعر کہا:

حمی نبی الهدی بالسیف منصلتا لما تو لی جمیع الناس وانکشفوا

ہدایت پہنچانے والے نبی کی تلوار سے حفاظت کی جب لوگ پیٹھ پھیر کر ادھر ادھر ہو گئے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم نے سچ کہا۔ رواہ ابن عساکر وفیه سلیمان بن ایوب الطلحی

۳۶۶۰۸ ..... ''مسند زبیر'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔ (یعنی غزوہ احد کے دن) طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کر دی ہے جب طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آپ کو ڈھال بنالیا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبة وابو یعلی

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

۳۶۶۰۹ ..... عروہ کی روایت ہے کہ مطیع بن اسود کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کوئی وعدہ کرتا یا کوئی ترکہ چھوڑتا مجھے زیادہ محبوب تھا کہ اس کا ذمہ دار میں زبیر رضی اللہ عنہ کو بناتا چونکہ وہ ارکان دین میں سے ایک رکن ہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان و ابو نعیم فی المعرفه وابن عساکر

۳۶۶۱۰ ..... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کی زبیر رضی اللہ عنہ نے مطیع سے کہا میں تمہاری وصیت قبول نہیں کرتا۔ اس پر مطیع نے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس سے میں نے صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول مراد لیا ہے چنانچہ میں نے حضرت رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کوئی وعدہ کرتا یا کوئی ترکہ چھوڑتا میں اس کی وصیت صرف زبیر کو کرتا۔ چونکہ زبیر ارکان دین میں سے ایک رکن ہے۔ رواہ یعقوب بن سفیان وابو نعیم والبیهقی

۳۶۶۱۱ ..... مطیع بن اسود کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص زبیر کو وصی مقرر کرے بلاشبہ زبیر اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد و ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۶۱۲ ..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ابولھیعہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے سنا: میں حواری کا بیٹا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا مردوں کی طرف سے زبیر تمہارا باپ ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا: کیا عورتوں کی طرف ہے؟ جواب دیا: نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ہرگز یہ نہ کہتا سنوں کہ میں حواری کا بیٹا ہوں چونکہ میں رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ زبیر میرا حواری ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۱۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مسلمان شخص کوئی ترکہ چھوڑے اس کا سب سے اچھا مددار زبیر ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۱۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے ایک مرتبہ زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: مجھے اجازت دیں تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو کافی ہے جو تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کر چکے ہو اگر میں اس کھائی کے منہ کو بند نہیں کروں گا تو امت محمد ﷺ ہلاک ہو جائے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۱۵..... ذر کی روایت ہے کہ ابن جرموز جو کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن صفیہ کا قاتل دوزخ میں داخل ہو گیا ہے۔ چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔ رواہ الطبرانی والشاشی و ابویعلی وابن جریر وصححہ

۳۶۶۱۶..... موسیٰ بن عبیدہ، عبداللہ بن عبیدہ کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا: کوئی شخص ہے جو ہمارے پاس بنی قریظہ کی خبر لائے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام میں کروں گا چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور بنو قریظہ کی خبر لائے، دوسری بار پھر رسول اللہ ﷺ نے یہی مطالبہ کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دوسری بار بھی آمادگی ظاہر کی پھر تیسری بار بھی آمادگی ظاہر کی اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔ رواہ البزار

۳۶۶۱۷..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون شخص جائے گا جو ہمارے پاس لوگوں کی خبر لائے گا؟ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور خبر لائے چنانچہ دو یا تین مرتبہ ایسا کیا: جب آخری بار زبیر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری میرا پھوپھی زاد بھائی زبیر ہے۔ راوی کہتے ہیں اس دن نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے ماں باپ دونوں جمع کر کے فرمایا: میرے ماں اور باپ تجھ پر قربان ہوں۔
رواہ ابن عساکر

۳۶۶۱۸..... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے اور وہ میرا پھوپھی زاد بھائی بھی ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۶۱۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے میرے دشمن کی کون کفایت کرے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ کام میں کروں گا زبیر رضی اللہ عنہ نے اس مشرک کو للکارا اور اسے قتل کر دیا۔ رواہ ابن جریر

۳۶۶۲۰..... اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین کا ایک آدمی اپنے اوپر اسلحہ سجا کر ایک اونچی جگہ پر کھڑا ہوا اور اکار کر کہنے لگا: میرے مقابلہ میں کون آئے گا؟ رسول کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص سے فرمایا: کیا تم اس کی طرف کھڑے ہوئے ہو؟ اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ اگر آپ چاہیں تو میں تیار ہوں۔ اچانک زبیر رضی اللہ عنہ نے آمادگی ظاہر کی رسول کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابن صفیہ کھڑے ہو جاؤ؟ زبیر رضی اللہ عنہ چل کر مشرک کے پاس جا پہنچے اور اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے دونوں نے آپس میں دو دو ہاتھ کئے پھر ایک دوسرے سے چمٹ گئے اور لڑھکنے لگے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی نیچے تک گیا وہ قتل کر دیا جائے گا نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دعا کرنی شروع کر دی چنانچہ کافر نیچے ہوا اور زبیر رضی اللہ عنہ اس کے سینے پر چڑھ گئے اور اسے قتل کر دیا۔
رواہ ابن جریر

۳۶۶۲۱..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے تلوار سونتی ہے چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ ایک رات سو رہے تھے کہ اچانک آواز سنی "رسول اللہ ﷺ قتل کر دیئے گئے ہیں" زبیر رضی اللہ عنہ ننگی تلوار لے کر باہر نکل آئے اور دیوار کے پیچھے تلے انہیں نبی کریم ﷺ مل گئے اور فرمایا: اے زبیر تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا: میں نے سنا ہے کہ آپ قتل کر دیئے گئے ہیں فرمایا: تم نے کیا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے عرض کیا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ اہل مکہ سے دو چار ہاتھ کھیل وں نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے

خیر کی چنانچہ اسدی نے اسی کے متعلق یہ اشعار کہے ہیں:

هـــذاک آول سیف ســل فـــی غـــضـــب

للہ سیف الـــز بیـــر الـــمـــنـــضـــی انـــفـــا

حـــمیة سبـــقـــت مـــن فـــضـــل بـــخـــدتـــه

قـــد یـــجـــس الـــبـــخـــدات الـــمـــجـــس الا رفـــا

یہ پہلی تلوار جو اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ میں سونتی گئی جو کہ زبیر کی سونت ہوئی تلوار ہے یہ وہ بہت ہے جو اس کی بہادری پر سبقت لے گئی بھی بھی بہادروں کو فوری روک دیتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۲ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا: کون شخص جائے گا جو میرے پاس بنوقریظہ کی خبر لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور خبر لائے چنانچہ تین مرتبہ گئے اور خبر لائے۔ نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے والدین جمع کر کے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں اور فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے اور وہ میرا پھوپھی زاد بھائی بھی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۶۲۳ عروہ کی روایت ہے کہ اسلام میں سب سے پہلی تلوار جو مکہ میں سونتی گئی وہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار ہے۔ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ نبی کریم ﷺ قتل کر دیئے گئے ہیں انھوں نے اپنی تلوار نیام سے باہر نکال لی اور کہا: میں جس شخص سے ملوں گا اسے قتل کروں گا نبی کریم ﷺ کو خبر پہنچی آپ نے تلوار پکڑی تلوار پر ہاتھ پھیرا اور زبیر رضی اللہ عنہ کو دعا دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۴ عروہ کی روایت ہے کہ مہاجرین میں سوائے زبیر رضی اللہ عنہ کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اپنی ماں کے ساتھ ہجرت کی ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۵ عروہ کی روایت ہے کہ غزوہ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو گھوڑے تھے ان میں سے ایک پر زبیر رضی اللہ عنہ سوار تھے۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۶۲۶ عروہ کی روایت ہے کہ بدر کے موقع پر جبرئیل علیہ السلام زبیر رضی اللہ عنہ کی صورت میں نازل ہوئے اور انھوں نے زرد رنگ کا عمامہ لپیٹ رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۷ عروہ کی روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر والے دن زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے زبیر کی شکل میں نازل ہو رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۸ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بدر کے دن ایک قبا عطا فرمائی تھی جو ریشم کی بنی ہوئی تھی زبیر رضی اللہ عنہ نے یہی پہن کر جنگ لڑی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۹ عروہ کی روایت ہے کہ فرشتے بدر کے دن زبیر رضی اللہ عنہ کی صورت میں نازل ہوئے فرشتوں نے اپنے اوپر زرد رنگ کے عمامے لپیٹ رکھے تھے اور ان کے شملے پیچھے پیچھے ڈال رکھے تھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کا عمامہ تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۳۰ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میرے پاس زبیر رضی اللہ عنہ کے دو ریشم کے بنے ہوئے بازو بند تھے نبی کریم ﷺ نے وہ دونوں حضرت اسماء رضی اللہ عنہما کو دیئے ہوئے تھے زبیر رضی اللہ عنہ یہی پہن کر جنگ لڑتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن عساکر

۳۶۶۳۱ ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر وہاں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۳۶۶۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

درمیان مواخات قائم کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۳۳ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے غزوہ قریظہ کے دن میرے لیے اپنے ماں باپ جمع کرکے فرمایا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۶۳۴ ... "ایضاً" جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا وہ زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمارہے تھے اے ابوعبداللہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں یہاں حکم دیا تھا کہ جھنڈا گاڑ دو۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۳۶۶۳۵ "ایضاً" محمد بن کعب کی روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ میں تبدیلی نہیں ہوتی تھی۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۳۶ "ایضاً" عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ طویل القامت تھے حتی کہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے ان کی ٹانگیں زمین پر گھسٹتی جاتی تھیں۔ رواہ ابونعیم ابن عساکر

۳۶۶۳۷ ... عروہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے تلوار سونتی (اسلام میں) وہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے کوئی شیطانی آواز سنی کہ رسول اللہ ﷺ پکڑ لیے گئے ہیں زبیر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر نکل پڑے جب کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں اوپر کی طرف تھے آپ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زبیر تمہیں کیا ہوا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ پکڑے گئے ہیں رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی اور تلوار واپس کی۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۳۸ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کوئی شیطانی آواز سنی کہ محمد ﷺ پکڑ لیے گئے ہیں یہ واقعہ اسلام لانے کے بعد کا ہے اس وقت ان کی عمر بارہ سال تھی زبیر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار سونتے دوڑ پڑے حتی کہ مکہ کے اوپر والے حصہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے نبی کریم ﷺ نے پوچھا تمہیں کیا ہوا عرض کیا میں سنا ہے کہ آپ پکڑ لیے گئے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر معاملہ ایسا ہی ہوتا تم کیا کرتے؟ عرض کیا: میں اپنی اس تلوار سے آپ کو پکڑنے والے پر حملہ کرتا رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی تلوار کے لیے دعا کی زبیر رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہ پہلی تلوار ہے جو نیام سے نکالی گئی۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۳۹ ... "ایضاً" حفص بن خالد کی روایت ہے کہ مجھے ایک بوڑھے نے حدیث سنائی ہے جو موصل میں ہمارے پاس آیا تھا وہ کہتا ہے ایک دفعہ سفر میں میں زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گیا چنانچہ بیابان جگہ میں زبیر رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہوگئی انھوں نے مجھے کہا میرے آگے پردہ کرلو میں نے پردہ کرلیا اور میں ان کے قریب ہوگیا جب میں نے ان کی طرف التفات کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کا جسم تلواروں کے زخموں سے چھلنی ہے میں نے کہا: بخدا میں تمہارے جسم پر نشانات دیکھ رہا ہوں جو میں نے کبھی کسی پر نہیں دیکھے زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم یہ دیکھ چکے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں پھر فرمایا: اللہ کی قسم! جو زخم بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا ہے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۴۰ ... زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی قریظہ کی خبر لینے کون جائے گا میں نے عرض کیا: میں جاؤں میں خبر لینے چلا گیا اور جب واپس آیا آپ نے مجھے فرمایا: میرے ماں باپ تمہارے فدا جائیں۔ روہ ابونعیم

۳۶۶۴۱ زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے اور وہ میرا پھوپھی زاد بھائی ہے زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اے ابوعبداللہ! کیا آپ جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حواری کا خطاب آپ کے علاوہ کسی اور کو دیا ہے؟ جواب دیا نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۲ "ایضاً" عروہ کی روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسلمانوں کے کسی غزوہ سے پیچھے نہیں رہا الا یہ کہ جب پلٹ کر آیا ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو معصیت میں مبتلا ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۳ "ایضاً" زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرے لیے میری اولاد کے لیے اور میری اولاد کی اولاد کے لیے دعا فرمائی ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۶۶۴۴ ..."مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ سعد رضی اللہ عنہ کے لیے فرما رہے تھے یا اللہ! اس کے تیر کونشانے پر درست لگا اس کی دعا قبول فرما فوراً اُسے اپنا دوست بنالے۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۶۶۴۵ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو نہیں سنا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی پر اپنے ماں باپ کو فدا کیا ہو چنانچہ احد کے دن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: اے سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تمہارے اوپر فدا جائیں۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والعدنی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابو عوانة وابویعلی وابن حبان وابن جریر

۳۶۶۴۶ ..."مسند عمر رضی اللہ عنہ" سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی باہر نکلی لڑکی نے نئی قمیص پہن رکھی تھی تیز ہوا چلنے کی وجہ سے قمیص بدن سے ہٹ گئی۔ (اور بدن کا کچھ حصہ ظاہر ہوگیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکی کو کوڑا دے مارا اتنے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ آگئے تاکہ عمر رضی اللہ عنہ کو منع کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے سے ان کی خبر لے لی سعد رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بددعا کرنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کوڑا سعد رضی اللہ عنہ کو دیا اور کہا: چلو بدلہ لے لو۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو معاف کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۷ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول کریم ﷺ میرے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے اور فرمانے لگے: کاش کوئی نیک آدمی ہوتا جو آج رات میری چوکیداری کرتا ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے اسلحہ کی آواز (جھنکار) سنی آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: میں سعد بن ابی وقاص ہوں آیا ہوں تاکہ آپ کی چوکیداری کروں سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی چوکیداری کرنے بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ میں آپ کے خراٹوں کی آواز سننے لگی۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۴۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ بجز سعد رضی اللہ عنہ کے کسی کو فدا کہا ہو چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۹ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع کرکے فدا نہیں کہا چنانچہ احد کے دن آپ نے فرمایا: تیر برساؤ میرے ماں باپ تمہارے اوپر فدا جائیں مزید ان سے فرمایا اے بہادر لڑکے تیر برساؤ مجھے نہیں معلوم کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو بہادر لڑکے کے خطاب سے پکارا ہو۔ رواہ ابن شہاب

مصنف کہتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بقیہ فضائل صرف میں سے عن اسماء صحابہ رضی اللہ عنہم میں آئیں گے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۳۶۶۵۰ ..."مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو شام روانہ کیا تو ان سے فرمایا: میں چاہتا ہوں تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میرے نزدیک تمہاری کتنی عزت ہے اور میرے ہاں تمہارا کتنا مقام ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روئے زمین پر مہاجرین وانصار میں کوئی شخص ایسا نہیں جسے میں تمہارے برابر سمجھتا ہوں اور نہ ہی اس شخص یعنی عمر رضی اللہ عنہ کو جب کہ اس شخص کا میرے ہاں عظیم مقام ہے لیکن تمہارا ایک الگ مقام ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۱ ... موسیٰ بن عقبہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے

لیے تین باتیں ارشاد فرمائیں وہ مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول وہ کیا ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ انھیں پیچھے سے دیکھنے لگے اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: یقیناً یہاں دو مومن کاندھے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے گمان کیا کہ ہم کسی ایسی چیز میں پڑے ہوئے ہیں جسے سننا ناپسند کرتے ہیں ہم آپس میں باتیں کررہے تھے اور ہم خاموش ہوگئے پھر آپ نے فرمایا: میں اپنے ایک صحابی کے متعلق کچھ کہنا چاہتا تھا!!! یہ کہ وہ ابوعبیدہ ہے ہمارے پاس اہل نجران کا وفد آیا ہوا تھا وفد نے کہا: اے محمد ہمارے پاس ایک آدمی بھیجو جو تمہارے لیے حق قبضہ کرلے اور ہم اسے دیں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے ساتھ طاقتور اور امانتدار شخص کو بھیجوں گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس مرتبہ کے علاوہ کبھی امارت کا شوق نہیں ہوا میں نے اس امید میں سر اوپر اٹھایا تاکہ میں دیکھ سکوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ کھڑے ہوجاؤ آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اہل نجران کے ساتھ روانہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۲ ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ شریح بن عبید و راشد بن سعد وغیرہما کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مقام سرغ پہنچے انھیں بتایا گیا کہ شام میں سخت وبا (طاعون) پھیلی ہوئی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ شام میں سخت وبا پھیلی ہوئی ہے اگر مجھے موت نے آن لیا اور ابوعبیدہ بن الجراح زندہ ہوں میں انھیں خلیفہ مقرر کرتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پوچھ کہ امت محمد ﷺ پر ابوعبیدہ کو کیوں خلیفہ مقرر کیا ہے؟ میں کہوں گا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: ہر نبی کا ایک امین ہوتا ہے اور میرا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات کو اوپرا تصور کیا اور کہنے لگے: قریش کے اونچے طبقہ کا کیا ہوا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے موت نے آن لیا دراں حالیکہ ابوعبیدہ بھی وفات پاجائیں تو میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں اگر میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے پوچھ کہ اسے کیوں خلیفہ مقرر کیا ہے؟ میں کہوں گا کہ میں نے میرے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: قیامت کے دن وہ چند علماء کے آگے آگے لایا جائے گا یعنی قیامت کے دن معاذ رضی اللہ عنہ علماء کی قیادت کررہے ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن جریر وھو صحیح ورواہ ابونعیم فی الحلیۃ من طرق عن عمر

۳۶۶۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے آپ کو امارت کے لیے کبھی پیش نہیں کیا بجز ایک بار کے وہ اس طرح کہ ایک بار اہل نجران رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اپنے عامل کی شکایت کی آپ نے فرمایا: میں تمہارے اوپر ایسے شخص کو عامل مقرر کرکے روانہ کروں گا جو نہایت امین ہے چنانچہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جو اس فضیلت کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے رہے تھے تاہم آپ رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور مجھے چھوڑ دیا۔ رواہ ابویعلی والحاکم وابن عساکر

۳۶۶۵۴ ثابت بن حجاج کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پالیتا میں اسے خلیفہ مقرر کرتا اور کسی سے مشورہ بھی نہ لیتا اگر اس کا مجھ سے سوال کیا جاتا میں کہتا: میں نے اللہ اور اس کے رسول کے امین کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۶۵۵ ابن ابی شیخ کی روایت کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہم جلیسوں سے فرمایا: تم لوگ کوئی تمنا کرو لوگوں نے اپنی سوچ کے مطابق تمنا کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں نے یہ تمنا کی ہے کہ ایک ایسا گھر ہو جو ابوعبیدہ بن الجراح جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے اسلام کی پرواہ نہیں کی؟ فرمایا: یہی تو ہے جس کا میں نے ارادہ کیا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۶۵۶ شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پالیتا میں انھیں خلیفہ مقرر کرتا میرا رب مجھ سے ان کے متعلق سوال کرتا میں کہتا: میں نے تیرے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ وہ اس امت کے امین ہیں۔

رواہ ابن سعد

۳۶۶۵۷ـ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نیزہ لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہاں بھی مومن پہلو ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۸ـ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور ہماری امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔ فرمایا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نیزے کا کچوکا لگا فرمایا یہ مومن کا پہلو ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۹ـ۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا: ہمارے ساتھ اپنے کسی امانتدار شخص کو روانہ کریں جسے ہم اپنے صدقات دیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم پر نظر دوڑائی مجھے شوق ہوا کہ آپ مجھے دیکھیں اور بلالیں تاہم آپ کی نظر مجھ سے تجاوز کر گئی اس وقت میں چاہتا تھا کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں گھس جاؤں۔ چنانچہ آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۰ـ۔۔۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس نجران کے دو سردار عاقب اور سید آئے عرض کیا: ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیجیں جو نہایت درجے کا امین ہو آپ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ ضرور ایسے شخص کو بھیجوں گا جو سچا امین ہوگا نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس فضیلت کے لیے اپنے سر اوپر اٹھا لیے تاہم آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ کھڑے ہو جاؤ چنانچہ آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ہمراہ بھیجا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۶۶۱ـ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل نجران حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے لیے ایک شخص بھیجیں جو امین (امانتدار) ہو ارشاد فرمایا: میں آپ کے ساتھ ایسے شخص کو بھیجوں گا جو سچا امین ہوگا۔ تین بار فرمایا لوگ سر اٹھا کر دیکھنے لگے تاہم آپ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ رواہ احمد بن حنبل والدویانی وابویعلی و ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۶۲ـ۔۔۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور انھیں روتے ہوئے پایا، اس نے کہا: اے ابوعبیدہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے یہ بات رلا رہی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یاد دلایا کہ جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر فتوحات کے دروازے کھول دے گا اور غنیمتیں ان کے پاس آنے لگیں گی حتیٰ کہ آپ نے شام کا بھی ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہاری عمر بڑھادی تمہارے لئے تین خادم کافی ہوں گے ایک خادم جو تمہاری خدمت کرے گا ایک خادم جو تمہارے ساتھ سفر میں ہوگا اور ایک خادم جو تمہارے گھر والوں کی خدمت کرے گا۔ تمہیں تین سواریوں کے جانور کافی ہیں ایک سواری تمہارے اپنے چلنے کے لیے ایک سواری تمہارے بوجھ کے لیے اور ایک سواری تمہارے لڑکے کے لیے پھر میں ہوں کہ اپنے گھر کی طرف دیکھ رہا ہوں جو غلاموں سے بھرا پڑا ہے اور میں اپنے اصطبل کی طرف دیکھتا ہوں جو گھوڑوں اور چوپایوں سے اٹا پڑا ہے اب میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے کیسے ملاقات کروں گا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصیت کی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے قریب تر وہ شخص ہے جو مجھ سے اس حال پر ملاقات کرے گا جس حال پر اس نے مجھے چھوڑا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۳ـ۔۔۔ "ایضاً" قتادہ کی روایت ہے کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں ایک مینڈھا ہوتا جسے میرے گھر والے ذبح کر کے میرا گوشت کھالیتے اور میرے ہتورے کے خم پی لیتے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں کسی اونچے ٹیلے پر پڑی ہوئی خاک ہوتا جسے تند و تیز اہوا اڑا دیتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۴ـ "ایضاً" عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور ان کے اہل خانہ طاعون عمواس سے محفوظ تھے تاہم ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! اپنا حصہ ابوعبیدہ کی آل کو بھی عطا فرما چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی چھنگلی پر طاعون کا دانہ نکل آیا اور آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے کسی نے کہا: یہ تو معمولی سا ہے یہ کچھ بھی نہیں فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا کرے گا جب قلیل میں برکت کرتا ہے تو وہ کثیر ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۵ـ۔۔۔ حارث بن عمیرہ حارثی کی روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انھیں ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا

تاکہ ان کا حال دریافت کر آئیں جب کہ ان پر طاعون کا حملہ ہو چکا تھا چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حارث کو طاعون کا دانہ دکھایا جو ان کی کف دست پر نکلا ہوا تھا حارث کے دل میں اس کی ہیبت بڑھ گئی اور اس کو دیکھتے ہی الگ ہو گئے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ انھیں یہ بات محبوب نہیں کہ اس کی جگہ ان کے لیے سرخ اونٹ ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۶۔۔۔ "ایضاً" سعید بن ابی سعید مقبری کی روایت ہے جب حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ طاعون میں مبتلا ہوئے آپ اردن میں تھے اور وہیں آپ کی قبر بھی ہے آپ نے مسلمانوں میں سے جو وہاں موجود تھا اسے اپنے پاس بلایا اور کہا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اگر تم اسے قبول کر لو گے خیر و بھلائی پر قائم رہو گے نماز قائم کرتے رہو زکوۃ دیتے رہو رمضان کے روزے رکھو صدقہ و حج و عمرہ کرو ایک دوسرے کی بھلائی چاہو اپنے امراء کے لیے خیر خواہ رہو ان سے دھوکا مت کرو اور تمہیں دنیا غافل نہ کرنے پائے اگر کسی کو ہزار سال عمر بھی مل جائے آسے ضرور موت کا سامنا کرنا ہے جسے تم اب دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ نے بنی آدم پر موت فرض کر دی ہے وہ ضرور مر کر رہیں گے بنی آدم میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو اپنے رب کی زیادہ اطاعت کرنے والا ہے اور اپنے آخری دن کیلئے زیادہ سے زیادہ عمل کرتا ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اے معاذ بن جبل! لوگوں کو نماز پڑھاؤ چنانچہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کا نظم سنبھال لیا اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کرو چونکہ جو شخص اپنے گناہوں سے توبہ تائب ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے اللہ کا حق ہو جاتا ہے کہ اس بندے کو معاف کرے الا یہ کہ اس پر کسی کا قرض ہو چونکہ بندہ قرض میں پکڑا جاتا ہے تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو چھوڑتے ہوئے صبح کرے (یعنی اس سے ناراض ہو) وہ اس سے مل لے اور اس سے مصافحہ کرے کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زائد چھوڑے اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۶۶۶۷۔۔۔ "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" ابن مسیب کی روایت ہے کہ اصحاب نبی کریم ﷺ چاہتے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آپس میں خرید و فروخت کا مقابلہ کریں تاکہ ہم جانچ سکیں کہ ان میں سے بڑا تاجر کون ہے چنانچہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک گھوڑا خریدا جو کسی دوسری جگہ تھا اور وہ گھوڑا چالیس ہزار درہم میں خریدا سودے میں یہ شرط رکھی کہ گھوڑا صحیح و سالم پالیا گیا تب معاملہ طے ہوگا پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے گھوڑا اور جانے پر واپس لوٹ آئے اور کہا: میں آپ کو چھ ہزار درہم زیادہ دوں گا بشرطیکہ میرے قاصد نے اگر اسے صحیح و سالم پایا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں ٹھیک ہے چنانچہ قاصد نے گھوڑا مردہ پایا اور یوں دوسری شرط سے ذریعے بیع سے نکل گئے۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۳۶۶۶۸۔۔۔ "ایضاً" ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی روایت ہے کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے راستے میں چل رہے تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: کسی شخص کے لائق نہیں کہ وہ اس بوڑھے کی دو ہجرتوں کی فضیلت حاصل کرنے میں ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۹۔۔۔ "مسند علی رضی اللہ عنہ" ابراہیم بن قارظ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے: انہوں نے ان کے خالص و صاف عمل کو پایا اور ان کی گدلاہٹ سے آگے نکل گئے۔ رواہ الحاکم

۳۶۶۷۰۔۔۔ حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن رسول کریم ﷺ ایک گھاٹی میں تھے آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں نے انھیں پہاڑ کے دامن میں دیکھا ہے اور ان پر مشرکین کا ایک لشکر چھایا ہوا ہے۔ میں نے چاہا کہ ان کی طرف جاؤں اور ان کا دفاع کروں لیکن میں نے آپ کو دیکھا تو آپ کی طرف پلٹ آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار! فرشتے ان کے ساتھ مل کر لڑ رہے ہیں۔ چنانچہ میں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑا میں نے انھیں سات آدمیوں کے

درمیان پایا جو مقتول پچھاڑے گئے تھے میں نے کہا: آپ تو صحت مند رہے کیا ان سب کو آپ نے قتل کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ان کو اسطاط بن عبد سرجیل نے قتل کیا ہے اور یہ دو میں نے قتل کیے ہیں رہی بات ان مقتولین کی سو یہ اس نے قتل کیے ہیں جسے میں دیکھ نہیں سکتا۔ میں نے کہا: اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ فرمایا۔ رواہ ابن مندہ والطبرانی وابونعیم

۳۶۶۷۱ عمرو بن وھب ثقفی کی روایت ہے کہ ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان سے پوچھا گیا، کیا اس امت میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور نے بھی نبی کریم ﷺ کی امامت کرائی ہے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ایک دن سحری کے قریب آپ ﷺ نے میری سواری کی گردن پر ماری میں سمجھ آپ کو کوئی کام ہے میں آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا ہم چل پڑے حتی کہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئے پھر آپ ﷺ مجھ سے آگے بڑھ گئے حتی کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر واپس آ گئے مجھ سے فرمایا: اے مغیرہ تمہیں کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے کوئی کام نہیں فرمایا: تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں لپکا اور کجاوے سے مشکیزہ کھول کر لے آیا میں نے آپ پر پانی بہایا آپ نے ہاتھ دھوئے اور اچھی طرح سے دھوئے مجھے شک ہے کہ آیا مٹی پر ہاتھ رگڑے یا نہیں آپ نے دوبارہ ہاتھ دھوئے اور پھر اپنے بازوؤں سے پانی جھاڑنے لگے آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا اس کی آستین تنگ تھیں جبے کے نیچے سے آپ نے ہاتھ نکالے اور چہرہ دھویا۔ حدیث میں ذکر کیا کہ دو مرتبہ چہرہ دھویا مجھے معلوم نہیں اسی طرح ہے یا نہیں۔ آپ نے سر مبارک پر مسح کیا اور عمامہ پر بھی مسح کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا پھر ہم اونٹنی پر سوار ہو لیے جب ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو نماز کھڑی کی جا چکی تھی اور عبدالرحمن بن عوف آگے کھڑے۔ (امامت کرا رہے) تھے۔ ایک رکعت ہو چکی تھی اور وہ دوسری رکعت میں تھے میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بتلانے لگا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں لہٰذا پیچھے ہٹ جاؤ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرما دیا: جو رکعت ہم نے پائی وہ امام کے ساتھ پڑھ لی اور جو ہم سے فوت ہو چکی تھی وہ ہم نے قضاء کر لی۔ رواہ سعید بن المنصور

۳۶۶۷۲ ...... حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے وضو کا پانی مانگا، پانی لائے آپ ﷺ نے وضو کیا موزوں پر مسح کیا اور پھر لوگوں کے پاس آ گئے اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہونے کا ارادہ کیا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو، ہم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی جو رکعت ملی وہ پڑھ لی اور جو فوت ہوئی اس کی قضاء کر لی۔ رواہ الضیاء

۳۶۶۷۳ عبداللہ بن دینار اسلمی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان اشخاص میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے چنانچہ ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنتے اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۷۴ ... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بنی خزیمہ کے ساتھ جو کچھ کیا سو کیا اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ پر بنی خزیمہ کے ساتھ کیے گئے واقعے کا عیب لگایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے امر جاہلیت کو تھاما ہے تو نے انھیں اپنے پرانے غم کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اللہ تجھے کبھی قتل کرے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے خلاف حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی مدد کی خالد رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے اپنے باپ کے بدلہ میں انھیں قتل کیا ہے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے جھوٹ بولا: بخدا میں اپنے باپ کے قاتل کو خود قتل کیا ہے اور اس پر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو گواہ بنایا تھا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کی متوجہ ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خالد! افسوس ہے اگر میں نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہوتا تو جاہلیت میں تم میرے باپ کے بدلہ میں ایک قوم کو قتل کر چکے ہوتے حضرت خالد نے کہا، تمہیں کس نے خبر دی ہے کہ وہ اسلام لا چکے تھے؟ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سریہ میں شریک لوگ سب کہتے ہیں کہ تم نے انھیں اس حال میں پایا کہ وہ مساجد بنا رہے تھے اور اسلام کا اقرار کرتے تھے پھر تم نے ان پر تلوار چلائی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا حکم ملا تھا کہ میں

ان پر حملہ کر دوں میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر حملہ کیا ہے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بہت غصہ کیا اور برا بھلا کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے منہ پھیر لیا اور ان پر غصہ کا اظہار کیا آپ کو یہ خبر بھی پہنچی کہ انھوں نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ بحث ومباحثہ بھی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے خالد! میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دو جب کسی آدمی کی ناک زخمی کی جاتی ہے گویا وہ آدمی ہی زخمی ہو جاتا ہے اگر کسی شخص کے پاس ڈھیروں سونا ہو اور وہ اللہ کی راہ میں ایک قیراط خرچ کرتا ہے وہ عبدالرحمن کی ایک صبح یا ایک شام کو نہیں پہنچ سکتا۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۶۶۷۵۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ ناچاقی تھی اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو میرے لئے چھوڑ دو اگر تم میں سے کوئی شخص اگر احد کے برابر سونا خرچ کر دے وہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مد یا نصف مد تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۷۶۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں تشریف فرما تھیں یکا یک میں نے آواز سنی جس سے پورا مدینہ گونج اٹھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا تجارتی قافلہ شام سے واپس لوٹا ہے چنانچہ قافلہ میں سات سو اونٹ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: خبردار! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: میں عبدالرحمن بن عوف کو سرین کے بل چلتے ہوئے جنت میں داخل ہوتے دیکھ رہا ہوں یہ حدیث عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پہنچی وہ فوراً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور اس سے یہی حدیث پوچھی عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں حدیث سنائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بولے: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ قافلہ بمعہ سازوسامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل وابونعیم

۳۶۶۷۷۔۔۔ عبدالرحمن بن عبداللہ بن مجمع بن حارثہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کے سردار عبدالرحمن بن عوف سے نکاح کرو؟ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ بن مندہ وابن عساکر

۳۶۶۷۸۔۔۔ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنے مال کا ایک بڑا حصہ صدقہ کیا چنانچہ پہلے چار ہزار درہم صدقہ کیے پھر چالیس ہزار پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کیے پھر سواری کے لیے پانچ سو گھوڑے پیش کیے پھر ڈیڑھ ہزار اونٹ سواری کے لیے فی سبیل اللہ صدقہ کیے آپ رضی اللہ عنہ کا مال تجارت سے مفاد تھا۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۷۹۔۔۔ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اپنے مال کا بڑا حصہ صدقہ کیا چنانچہ پہلے چار ہزار درہم صدقہ کئے پھر چالیس ہزار پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کیے پھر سواری کے لیے پانچ سو گھوڑے فی سبیل اللہ دیے پھر ڈیڑھ ہزار اونٹ سواری کے لیے صدقہ کیے آپ رضی اللہ عنہ کا عام مال تجارت سے تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۸۰۔۔۔ مسند رضی اللہ عنہ ابراہیم بن سعد اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عوف جاؤ! شاباش تم نے صاف وشفاف ماحول پایا اور گدلے سے آگے نکل گئے۔

رواہ ابراھیم بن سعد فی نسختہ

۳۶۶۸۱۔۔۔ مسند ابن عوف عروہ کی روایت ہے کہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو زرہ میں سے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ شریک ہوئے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۸۲۔۔۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا نام عبد عمرو تھا جب میں نے اسلام قبول کیا میں نے اپنا نام عبدالرحمن رکھ لیا۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۸۳۔۔۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا نام عبد عمرو تھا تاہم رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبدالرحمن رکھ دیا۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۸۴..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن کا جاہلیت میں ”عبدالکعبہ“ نام تھا رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبدالرحمن رکھ دیا۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر وھو مرسل صحیح الاسناد

۳۶۶۸۵..... سعید بن عبدالعزیز کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا نام ”عبد عمرو“ تھا رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبدالرحمن تجویز کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۸۶..... ابراہیم بن سعد کی روایت ہے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ غزوہ احد میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اکیس (۲۱) زخم آئے ان میں سے اکثر ٹانگ پر آئے تو جس کی وجہ سے ٹانگ میں لنگڑا پن پیدا ہو گیا تھا۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۸۷..... سعد بن ابراہیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے سر اور داڑھی کو خضاب وغیرہ سے تبدیل نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۶۸۸..... یعقوب بن ابراہیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا حواری بھی کہا جاتا تھا۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۸۹..... ابراہیم بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوئی اور پھر افاقہ ہوا اور فرمایا: میرے پاس تندخو سخت مزاج دو فرشتے آئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ چلو ہم تمہیں غالب وامین کی عدالت میں فیصلے کے لیے لے چلتے ہیں تاہم ان دونوں سے ایک اور فرشتے کی ملاقات ہوئی اس نے ان سے پوچھا تم اسے کہاں لیے جار ہے ہو؟ وہ بولے: ہم اسے غالب وامین کی عدالت میں فیصلہ کے لیے لے جار ہے ہیں وہ فرشتہ بولا: اسے چھوڑ دو چونکہ یہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھا کہ سعادت اس کا مقدر بن چکی تھی۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۶۹۰..... ”عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے ایک سال قبل یمن کا سفر کیا اور میں عسکلان بن عواکر حمیری کے ہاں مہمان بنا عسکلان بہت بوڑھا ہو چکا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے طویل عمر عطا کی تھی حتیٰ کہ وہ چڑیا کے بچے جتنا ہو گیا تھا میں جب بھی یمن جاتا اسی کے ہی ٹھہرتا اور وہ مجھ سے اہل مکہ کی خبریں دریافت کرتا اور کہتا: کیا تمہارے درمیان کسی ایسے شخص کا ظہور ہوا ہے جو نئی خبر اور نئی بات لایا ہو کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے دین کے متعلق خوفزدہ تو نہیں؟ میں نفی میں جواب دے دیتا۔ حتیٰ کہ میں اس باریمن آیا جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہو چکے تھے عسکلان نے مجھے کہا: کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں وہ تمہارے لیے تجارت سے بدر جہا افضل ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور سناؤ۔ وہ بولا: اللہ تعالیٰ نے پہلے مہینہ میں تمہاری قوم میں سے ایک نبی مبعوث کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے لیے پسند فرمایا ہے، اس پر کتاب نازل کی ہے اور اس پر ثواب کا وعدہ کیا ہے وہ بتوں کی پرستش سے روکتا ہے اور اسلام کی دعوت دیتا ہے وہ حق کا حکم دیتا ہے اور حق بجالاتا ہے باطل سے روکتا ہے اور باطل کو ختم کرتا ہے اے عبدالرحمن وہ بنی ہاشم میں سے ہے اور تم لوگ اس کے ماموں ہو، اس واقعہ کو مخفی رکھنا اور جلدی جلدی واپس جاؤ اور اس کا ہاتھ تھام لو اس کے دست راست بن جاؤ اس کی تصدیق کرو اور میری طرف سے اسے یہ اشعار پہنچاؤ۔

اشھد باللہ ذی المعالی　　　　وفالق اللیل والصباح

میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں جو عالیشان ہے۔ جو رات اور دن کو پھاڑ کر لانے والا ہے۔

انک فی السرو من قریش　　　　یاابن المفدی من الذباح

بلاشبہ تم قریش کے رئیس سخی اور شریف انسان ہو اے ذبح کر کے فدا ہونے والے کے بیٹے۔

ارسلت تدعو الی یقین　　　　ترشد للحق والفلاح:

تجھے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہے تو یقین کی دعوت دیتا ہے حق وفلاح وکامیابی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

ھد کرور السنین رکنی　　　　عن بکر السیر والرواح

سالہا سال کی جنگوں کا خاتمہ ہوا جب کہ ہوا اپنے ابتدائی مراحل میں ہے

فصرت حلسا لارض بیتی قدقص من قوتی جناحی

میں اپنے گھر کے فرش کی چٹائی بن کے رہ گیا ہوں اور میرے بازو قوت ابویوت سے قاصر ہو چکے ہیں۔

اذا نا ی با لدیا ر بعد فا نت حرزی ومستر احی

جب گھروں میں کوئی دوری خبر قریب ہو جائے گی تو ہی میری حفاظت اور سامان راحت ہوگا۔

اشہد با اللہ رب موسی انک ارسلت بالنطاح

میں اللہ تعالیٰ کو جو موسیٰ کا رب ہے گواہ بناتا ہوں یقیناً تجھے غالب بنا کر بھیجا گیا ہے۔

فکن شفیعی الی ملیک یدعو البرایا الی الفلاح

لہٰذا رب تعالیٰ کے ہاں میرے سفارشی بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ مخلوق کو فلاح کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اشعار یاد کر لیے اور مکہ واپس لوٹ آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے انھیں سارا واقعہ کہہ سنایا ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: یہ ہیں محمد بن عبداللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے ان کے پاس جاؤ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے جب آپ نے مجھے دیکھا ہنسنے لگے اور فرمایا: میں کھلے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا ہوں اور اس کے لیے بھلائی کی امید کرتا ہوں تم اپنے پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے محمد! بھلا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میرے پاس ایک امانت لائے ہو یا بدست تمہارے میری طرف کسی نے پیغام بھیجا ہے وہ لاؤ، خبردار حمیر کے بیٹے خاص مؤمنین میں سے ہیں۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور آپ کو مسکلان کے اشعار سنائے اور سارا واقعہ بھی سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سارے لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ انھوں نے مجھے نہیں دیکھا اور بہت سارے لوگ میری تصدیق کرنے والے ہیں حالانکہ انھوں نے مجھے نہیں پایا یہ میرے سچے بھائی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۹۱..... "ایضاً" ابراہیم بن سعد اپنے والد و دادا کی سند سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ چنانچہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا آپ ﷺ نے ارشاد کیا کہ اپنی جگہ پر ٹکے رہو چنانچہ عبدالرحمٰن نے نماز پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۶۶۹۲..... ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم مالدار لوگوں میں سے تم جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہو گے لہٰذا اللہ تعالیٰ کو قرض دو تا کہ وہ تمہارے قدموں کو آزاد کرے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ تو قرض دینا کیا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا: عبدالرحمٰن کو حکم دو کہ وہ مہمان کی مہمان نوازی کرے جنگوں کے موقع پر مال دے اور مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۶۹۳ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! تم مالدار لوگوں میں سے ہو اور جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہو گے لہٰذا اللہ تعالیٰ کو قرض دو تا کہ تمہارے قدموں کو آزاد کر دے عرض کیا: میں کیا چیز اللہ تعالیٰ کو قرض دوں؟ فرمایا: ایسا کرنے سے تم اس مشکل سے آزاد ہو جاؤ گے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ساری مشکلات سے میں بے خوف ہو جاؤں گا فرمایا: جی ہاں ابن عوف رضی اللہ عنہ دل میں یہ فکر لیے باہر نکلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے اور فرمایا: ابن عوف کو حکم دو کہ مہمان کی مہمان نوازی کرے مسکینوں کو کھانا کھلائے سائل کو عطاء کرے اور اپنے عیال سے ابتداء کرے یوں جب وہ اس طرح کرے گا اپنی مشکل سے نکل جائے گا۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۶۹۴ .....روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل طویل نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

جامع فضائل ہائے خلفاء

۳۶۶۹۵..... ’’مسند علی رضی اللہ عنہ‘‘ عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور فرمایا: لوگوں میں سب سے افضل نبی کریم ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں اگر میں چاہوں تو تیرے کا بھی نام لے سکتا ہوں چنانچہ بعد میں آپ سے تیرے کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کون ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص ہے جسے گائے کی طرح ذبح کر دیا گیا ہے۔

رواہ العدنی وابن ابی داؤد وابویعلی وابونعیم فی الحلیة وابن عساکر

۳۶۶۹۶..... ’’ایضاً‘‘ عمرو بن حریث کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیب وابن شامعین فی السنة وابن عساکر

۳۶۶۹۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ مجھے بتا نہیں دیا کہ ان کے بعد خلیفہ ابوبکر ہوں گے پھر ان کے بعد عمر اور ان کے بعد عثمان پھر عثمان رضی اللہ عنہ بعد خلافت کا بار میں اٹھاؤں گا۔

رواہ ابن شاھین والفازی فی فضائل الصدیق وابن عساکر

۳۶۶۹۸..... نزال بن سبرہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خوش خوش پایا ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین ہمیں اپنے اصحاب کے متعلق کچھ بتلایئے آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا ہر صحابی میرا دوست ہے ہم نے کہا آپ ہمیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیں فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسے شخص تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین اور محمد ﷺ کی زبان سے صدیق کہلوایا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ تھے اللہ نے انہیں ہمارے دین کے لیے پسند فرمایا اور ہم نے انہیں اپنی دنیا کے لیے پسند کیا: ہم نے عرض کیا: آپ ہمیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیں آپ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: یا اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے عزت عطاء فرما۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں: فرمایا اس شخص کو آسمانوں میں ’’ذوالنورین‘‘ کے نام سے پکارا جاتا ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیوں سے شادی کی ہوئی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں جنت کی ضمانت دی ہوئی تھی۔ رواہ خیثمة واللا لکائی والعشاری فی فضائل الصدیق وابن عساکر

۳۶۶۹۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے جان نہیں لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر ہیں آپ ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے پہچان نہیں لیا کہ ابوبکر کے بعد افضل عمر بن خطاب ہیں اور آپ ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے پہچان نہیں لیا کہ عمر کے بعد افضل ایک اور شخص ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا نام نہیں لیا۔ یعنی وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابی عاصم وابن النجار

۳۶۷۰۰..... سعد بن طرین اصبغ بن نباتہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اصبغ ابوبکر صدیق پھر عمر پھر عثمان اور پھر میں ہوں۔ تم نے سن لیا ورنہ تمہارے دونوں کان بہرے ہو جائیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے ورنہ دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں اور وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام میں کوئی مولود نہیں پیدا کیا جو ابوبکر صدیق سے افضل ہو صاف ہو حقیقی ہو پرہیزگار ہو یا ان کے برابر ہو۔

رواہ ابوالعباس الولید بن احمد الزوزنی فی کتاب شجرة العقل

۳۶۷۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے زمین مجھ سے ہٹے گی اور اس میں فخر نہیں: اللہ تعالیٰ مجھے ایسی کرامت وعزت عطاء فرمائے گا جو مجھے پہلے نہیں عطاء کی گئی پھر ایک منادی آواز لگائے گا: اے محمد! اپنے خلفاء کو قریب لاؤ میں کہوں گا خلفاء کون ہیں اللہ جل مجلالہ فرمائے گا عبداللہ ابوبکر صدیق چنانچہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہوں گے جن سے

زمین بنے گی ابوبکر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے ان کا معمولی سا حساب ہوگا پھر انھیں سبز رنگ کے دو جوڑے پہنا دیئے جائیں گے پھر انھیں عرش کے سامنے کھڑا کردیا جائے گا منادی ایک بار پھر آواز لگائے گا کہاں ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ؟ چنانچہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئیں گے اوران کی رگوں سے خون رس رہا ہوگا میں پوچھوں گا: اے عمر تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ وہ کہیں گے: مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے انھیں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کردیا جائے گا اوران کا بھی تھوڑا سا حساب ہوگا پھر انھیں دو سبز رنگ کے جوڑے پہنا دیئے جائیں گے پھر انھیں بھی عرش کے سامنے کھڑا کردیا جائے گا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے جائیں گے ان کے رگوں سے بھی خون رس رہا ہوں گا میں کہوں گا اے علی! تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: عبدالرحمن بن ملجم نے۔ انھیں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اوران کا بھی تھوڑا سا حساب ہوگا پھر انھیں دو سبز جوڑے پہنا دیئے جائیں گے پھر انھیں عرش کے سامنے کھڑا کردیا جائے گا۔ رواہ الزوزنی وفیہ علی بن صالح وقال الذهبی: لا یعرف وله خبر باطل وقال فی اللسان ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال روی عنه اهل العراق مستقیم الحدیث

۳۶۷۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میرے بعد بار خلافت ابوبکر اٹھائیں گے اور سب لوگ ان پر اکٹھے ہو جائیں گے پھر ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ بار خلافت اٹھائیں گے اور سب لوگ ان پر اتفاق کرلیں گے پھر عثمان بار خلافت اٹھائیں گے۔ رواہ الزوزنی

۳۶۷۰۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ابوبکر کو سربراہ بناؤں عمر کو مشیر مقرر کروں عثمان کو سہارا بناؤں اور اے علی تمہیں اپنا پشت پناہ بناؤں تم چار لوگ ہو تمہارا پختہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں لیا ہے تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور تم سے صرف فاجر و بدبخت بغض کرے گا تم میری نبوت کے خلفاء ہو میرے ذمہ کو پورا کرنے والے ہو میری امت پر محبت ہو ایک دوسرے سے قطع تعلق مت کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو۔

رواہ الزوزنی والخطیب و ابونعیم فی معجم شیوخه وفی فضائل الصحابة و الدیلمی وابن عساکر وابن النجار من طرق کلها ضعفیه)

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۱/۳۸۴۔

۳۶۷۰۴۔ قاضی شریح کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کا سب سے افضل آدمی ابوبکر ہے پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر میں ہوں۔ رواہ ابن شاذان فی مشیخته والخطیب وابن عساکر

۳۶۷۰۵۔ عبدخیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرایا تھا میں نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ مخلوق میں سب سے پہلے حساب کے لیے کسے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: اے علی! میں بلایا جاؤں گا پھر میں رب تعالیٰ کے حضور تھوڑے دیر کھڑا رہوں گا پھر جنت کی طرف دائیں جانب کا حکم ہوگا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ پھر کسے بلایا جائے گا؟ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلایا جانے گا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے تھوڑی دیر کھڑے رہیں گے پھر انھیں دائیں جانب جنت کی طرف کا حکم ہوگا میں نے عرض کیا: پھر کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا جائے گا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے ابوبکر کی طرح کھڑے رہیں گے پھر انھیں بھی دائیں جانب جنت کی طرف حکم ہوگا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: اے علی! پھر تمہیں بلایا جائے گا میں نے عرض کیا: عثمان بن عفان کہاں گئے فرمایا: وہ ایسا شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حیاء عطا کی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اسے قیامت کے دن حساب کے لیے پیش نہ ہوں اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرمائی۔

رواہ السلفی فی انتخاب حدیث الفداء و ابن عساکر

۳۶۷۰۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں اسراء کے موقع پر ساتویں آسمان پر پہنچا مجھے جبرئیل امین نے کہا: اے محمد! آگے ہو جائیں اللہ کی قسم یہ عزت و شرف نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملی ہے اور نہ ہی کسی نبی مرسل کو میرے رب تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی جب میں واپس لوٹا پردے کے پیچھے سے کسی منادی نے آواز لگائی: سب سے اچھا باپ تمہارا باپ ابراہیم ہے اور سب سے اچھا بھائی تمہارا بھائی علی ہے لہٰذا اس سے بھلائی کا معاملہ کرو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل: کیا میں قریش کو خبر دے دوں کہ میں نے رب

تعالیٰ سے ملاقات کی ہے فرمایا: جی ہاں آپ نے فرمایا: قریش تو میری تکذیب کر دیں گے جبریل امین نے اس پر کہا: ہرگز نہیں چونکہ ان میں ابوبکر صدیق بھی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ہاں صدیق کے لقب سے لکھا ہے وہ تمہاری تصدیق کرے گا۔اے محمد! میری طرف سے عمر کو سلام کہنا۔(رواہ البیہقی فی فضائل الصحابۃ وابن الجوزی فی الواھیات وقال لایصح۔ چونکہ اس حدیث کی سند میں مسلم بن خالد زنجی ہے: ابن المدینی کہتے ہیں ھولیس بشیٔ مصہ کہتے ہیں: وہ وہ شافعی مذہب کا مشہور امام ہے امام بخاری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابوحاتم نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ساجی کہتے ہیں: اس کی اکثر روایات غلط ہیں جب کہ ابن معین کہتے ہیں: لیس بہ باس ابن معین نے بسا اوقات اسے ثقہ اور کبھی ضعیف کہا ہے ابن عدی کہتے ہیں اس کی روایات لینے میں کوئی حرج نہیں اور وہ حدیث حسن کا راوی ہے)

۳۶۷۰۷......براء بن عازب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم جانتے ہو کہ عرش پر کیا ہے؟ عرش پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان الشھید علی رضی اللہ عنہ الرضی۔ رواہ ابن عساکر وفیہ محمد بن عامر کذاب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی: ۲۹۹۱۔

۳۶۷۰۸......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سوائے انبیاء مرسلین کے سارے عالم پر فوقیت بخشی ہے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار کو میرے لیے خصوصاً منتخب فرمایا: ابوبکر عمر: عثمان، علی کو انھیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے بہتر قرار دیا ہے یہ سب اہل علم ہیں میری امت کو ساری امتوں پر فوقیت بخشی ہے میری امت میں سے چار زمانوں کو منتخب فرمایا ہے۔ پہلا زمانہ دوسرا زمانہ اور تیسرا زمانہ پے در پے اور چوتھا زمانہ الگ ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفاضلہ ۲۷

۳۶۷۰۹......"مسند حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان" سالم بن ابی جعد حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے امارت کا تذکرہ کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اسے (ابوبکر کو) اپنا والی مقرر کرو تو بلا شبہ وہ امین مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں قوی ہے جب کہ اپنی ذات کے معاملہ میں کمزور ہے اگر عمر کو والی مقرر کرو تو وہ بھی امین مسلمان ہے اس کی راہوں میں کسی ملامت گر کی ملامت آڑے نہیں آتی اگر تم علی کو والی مقرر کرو تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور ہدایت دینے والا ہے وہ تمہیں بالکل سیدھی راہ پر لے جائے گا۔ رواہ الخطیب وابن عساکر

۳۶۷۱۰......"ایضاً" زید بن یشع حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ ابوبکر خلافت کے لیے منتخب کرو تو وہ دنیا سے الگ رہنے والا ہے اور آخرت کی طرف مائل ہونے والا ہے البتہ ان کے جسم میں کمزوری ہے اگر تم عمر کو اپنا والی مقرر کرو تو وہ قوی اور امانتدار شخص ہے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت آڑے نہیں آتی اگر تم علی کو والی مقرر کرو وہ سیدھی راہ پر تمہاری مدد کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۲۰۴۵

۳۶۷۱۱......قطبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا دراں حالیکہ آپ ﷺ مسجد قباء کی بنیاد رکھ رہے تھے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے ساتھ ان تین کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے آپ نے فرمایا: یہی لوگ میرے بعد بار خلافت اٹھائیں گے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر وابن النجار

۳۶۷۱۲......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کا دایاں ہاتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں تھا بایاں ہاتھ عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ میں تھا علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی چادر کا پلو پکڑ رکھا تھا جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے آپ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! ہم اسی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۶۷۵۳ والمتناھیۃ۔

۳۶۷۱۳......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت رکھ دی گئی میرا پلڑا جھک گیا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک پلڑے میں رکھا گیا دوسرے

پلڑے میں میری امت رکھ دی گئی ابوبکر رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ایک پلڑے میں رکھا گیا دوسرے پلڑے میں میری امت رکھی گئی۔ عثمان رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۱۴..... حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ کی روایت ہے کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس وفد کی شکل میں حاضر ہوئے ہمارے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمیں کوئی حدیث سناؤ جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو اچھا خوب سنا دل کو بیاتا تھا آپ سے خواب کی تعبیر لی جاتی تھی چنانچہ ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص نے خواب دیکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص بولا: یارسول اللہ! میں نے آج رات خواب میں ترازو دیکھا جو آسمان سے لٹکا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ کو اور ابوبکر کو ترازو میں تولا گیا آپ کا پلڑا بھاری نکلا پھر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کو ترازو میں رکھا گیا ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ پر بھاری نکلے پھر عمر و عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ پر بھاری نکلے پھر ترازو اٹھالیا گیا یارسول اللہ! آپ مجھے اس کی تعبیر بتلاؤں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعبیر بتلائی کہ اس سے مراد نبوت کی خلافت ہے پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہت عطا فرمائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ناحق کسی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمائی: حوض پر میرے پاس میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہت سے لوگ وارد ہوں گے وہ جب میرے پاس لائے جائیں گے مجھ سے پرے ہی روک دیئے جائیں گے میں کہوں گا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تو بہت سارے ہیں جواب دیا جائے گا: تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے بعد انھوں نے کیا کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۱۵..... حسن رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صبح کے وقت فرماتے تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص بولا: میں نے خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا گویا کہ آسمان سے ایک ترازو اترا ہے اس میں آپ کا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا لیکن آپ وزن میں ابوبکر پر بھاری ہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ پر وزن میں بھاری نکلے پھر عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر ترازو اٹھالیا گیا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار نمایاں دیکھے۔ رواہ الترمذی و ابویعلی و الرویانی ابن عساکر

۳۶۷۱۶..... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں اپنا صدقہ کسے ادا کروں؟ فرمایا: مجھے ادا کرو۔ عرض کیا: اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا: ابوبکر کو دینا عرض کیا: اگر انھیں بھی نہ پاؤں تو فرمایا: عمر کو دینا عرض کیا اگر انھیں بھی نہ پاؤں؟ فرمایا: عثمان کو دینا پھر وہ شخص منہ پھیر کر واپس چلا گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہی اشخاص میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے۔ رواہ نعیم بن صحار فی الفتن والبیھقی فی فضائل الصحابہ وابن عساکر

۳۶۷۱۸..... حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی اور ایک پتھر نصب کیا پھر ارشاد فرمایا: میرے پتھر کے ساتھ ابوبکر پتھر رکھے پھر فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ پتھر رکھے پھر فرمایا: عمر کے پتھر کے ساتھ عثمان پتھر رکھے پھر فرمایا: میرے بعد یہی لوگ میرے خلفاء ہوں گے۔ رواہ ابویعلی وابن عدی والبیھقی فی فضائل الصحاب وابن عساکر

۳۶۷۱۹..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حراء پہاڑ ہلنے لگا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے حراء! رک جا تیرے اوپر یا تو ایک نبی ہے یا ایک صدیق یعنی ابوبکر ہے یا فاروق یعنی عمر رضی اللہ عنہ ہے یا پرہیزگار شخص یعنی عثمان ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ صبح صبح رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میں نے صبح سے قبل ایک خواب دیکھا گویا کہ مجھے کنجیاں اور بہت سارے ترازو دے دیئے گئے ہیں رہیں کنجیاں سو یہ وہی ہیں جنھیں تم چابیاں کہتے ہو اور ترازو وہی ہیں جن سے تم وزن کرتے ہو چنانچہ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت رکھ دی گئی میں امت پر راجح رہا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ لائے گئے اور وہ بھی میری امت پر بھاری نکلے پھر عمر لائے گئے ان کا پلڑا بھی جھک گیا پھر عثمان لائے گئے اور وہ بھی میری امت پر بھاری رہے پھر میں بیدار ہو گیا اور ترازو اٹھالیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو کہ کثیر تعداد میں تھے کہا کرتے تھے: نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر اور پھر عثمان اس کے بعد ہم خاموش ہو جاتے تھے۔ رواہ الشاشی وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۵۸۸۔

۳۶۷۲۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء پہاڑ پر تھے یکا یک پہاڑ ہلنے لگا آپ نے فرمایا: اے حراء سکون میں آجا تیرے اوپر یا تو ایک نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے پہاڑ پر نبی کریم ﷺ ابوبکر عمر وعثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۳...... شعبی بنی مصطلق کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میری قوم بنی مصطلق نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے پوچھوں آپ کے بعد بنی مصطلق کسے صدقات دیں میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: ابوبکر کو دیں میری ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان میں خبر کی انھوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کسے دیں؟ میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: ابوبکر کے بعد عمر کو دیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو بتایا: انھوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ان کے بعد کسے دیں میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: عمر کے بعد عثمان کو دیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو خبر کی انھوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ان کے بعد کسے دیں میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس بار بار جانے پر مجھے حیاء آتی ہے۔ رواہ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۷۲۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں مسجد کی بنیاد رکھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لیتے آئے آپ نے وہ پتھر نصب کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے آپ نے وہ بھی نصب کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے آپ نے وہ بھی نصب کیا اور پھر ارشاد فرمایا: میرے بعد یہی لوگ بار خلافت اٹھائیں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۷۲۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف چہرہ اقدس فرماتے: کیا تمہارے درمیان کوئی مریض ہے جس کی میں عیادت کروں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے نہیں فرماتے: کیا تمہارے درمیان کوئی جنازہ ہے جس کے ساتھ میں بھی چلوں؟ عرض کرتے: نہیں فرماتے: تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے جسے وہ بیان کرے؟ چنانچہ ایک شخص بولا: میں نے آج رات خواب دیکھا ہے گویا کہ آسمان سے ایک ترازو اترا ہے ایک پلڑے میں آپ رکھ دیئے گئے ہیں اور دوسرے پلڑے میں ابوبکر تاہم ابوبکر رضی اللہ عنہ والا پلڑا ہلکا رہا۔ پھر دوسرے پلڑے میں عمر رضی اللہ عنہ لائے گئے چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہم والا پلڑا جھک گیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ لائے گئے ان کے مقابلہ میں عمر رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر ترازو اٹھالیا گیا چنانچہ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے خواب کے متعلق سوال نہیں کیا۔

۳۶۷۲۶...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک باغ میں تھے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آیا چاہتا ہے دوسرا پھر تیسرا اور پھر چوتھا۔ چنانچہ ابوبکر داخل ہوئے پھر عمر پھر عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ نے فرمایا: تمہیں جنت کی خوشخبری ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۷...... شعبی کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پانچ سو سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم پائے ہیں وہ سب کہتے تھے: ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۸...... عرفجہ اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ بیٹھ گئے اور فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا وزن کیا گیا ابوبکر کا وزن کیا گیا وہ بھاری نکلے پھر عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا وہ بھی بھاری رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تاہم ان میں قدرے نرمی تھی اور وہ نیک آدمی ہیں۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب وابن مندہ وقال: غریب وابن عساکر

۳۶۷۲۹...... عصمہ بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنو خزاعہ کا ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو کہا: میں آیا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں کہ جب اللہ تعالیٰ انھیں اپنے پاس بلالے گا پھر تو ہم اپنے صدقات کسے دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دینا۔ عرض کیا: جب اللہ تعالیٰ ان کی روح قبض کرلے تو پھر؟ فرمایا: عمر کو دینا اس شخص نے عرض کیا: جب عمر

رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے تو پھر فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کو دینا عرض کیا: جب عثمان رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم خود غور خوض کر لو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ابوبکر سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا جہاں وہ جائیں گے ان کے ساتھ وہ بھی جائے گا جو شخص عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا وہ بھی عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا جہاں جائیں گے ان کے ساتھ ہوگا جو عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا وہ بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا اور جو شخص مجھ سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ ہوگا اور جو شخص ان چاروں سے محبت کرے گا جنت کی طرف اسے لے جانے والے یہ چاروں ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۱..... ابولھیعہ یزید بن ابی حبیب کی سند سے ایک شخص عبد خیر سے روایت نقل کرتا ہے عبد خیر کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرایا تھا جس طرح تم نے مجھے وضو کرایا ہے میں نے عرض کیا: قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کے لیے کسے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بلایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا جتنی مدت اللہ چاہے گا پھر میں نکل جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے میری بخشش کر دی ہوگی میں نے عرض کیا: پھر کسے حساب کے لیے بلا یا جائے گا؟ فرمایا: ابوبکر کو وہ بھی میری طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے پھر چل پڑیں گے اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دے گا میں نے عرض کیا: پھر حساب کے لیے کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: عمر کو وہ بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح کھڑے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کی بھی مغفرت کر دے گا میں نے عرض کیا: پھر کون حساب کے لیے لایا جائے گا آپ نے پھر میرا نام لیا میں نے عرض کیا عثمان: کہاں چلے گئے فرمایا: عثمان حیادار انسان ہے میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اسے حساب کے لیے کھڑا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے میری سفارش قبول فرمائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۲..... "مسند علی" سعد بن طریق اصبغ بن نباتہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المومنین رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر میں نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: عمر میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا: عثمان میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر میں ہوں میں نے رسول کریم ﷺ کو ان دو آنکھوں سے دیکھا ہے ورنہ یہ آنکھیں اندھی ہو جائیں میں نے آپکو ان دو کانوں سے سنا ہے ورنہ یہ کان بہرے ہو جائیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اسلام میں کوئی شخص ایسا نہیں پیدا ہوا جو ابوبکر وعمر سے زیادہ پرہیزگار پاکباز اور افضل ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۳..... "ایضاً" ابوحفص عمر بن عبدالمجید المیانشی (نے مجالس مکیہ میں لکھا) شیخ امام زین الدین ابومحمد عبداللہ شمیلہ بن ابی ھاشم حسنی شیخ امام زاہد ابوسعید محمد بن سعید ریحانی (یہ ۱۲۰ سال زندہ رہے) سالم بن عبداللہ بن سالم (یہ ۱۳۰ سال زندہ رہے) ابودینا شیخ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرش صرف ابوبکر عمر عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کی محبت ہی سے ثابت رہ سکتا ہے اور عرش کے ارکان صرف جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور اللہ عزوجل کے خادم فرشتوں ہی کی محبت سے اٹھایا جاسکتا ہے۔

کلام:..... میانشی کہتے ہیں یہ حدیث درجہ حسن میں ہے اور یہ حسن کے درجہ تک پہنچی ہے مصنف کہتے ہیں: شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ حدیث نہ حسن ہے اور نہ ہی ضعیف ہے بلکہ باطل ہے چونکہ ابودنیا بڑے بڑے کذابوں میں سے ایک کذاب ہے چنانچہ تین سو سال کے بعد اس نے دعوی کر دیا کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے تاہم لوگوں نے سختی سے اس کی تکذیب کی ہے تعجب تو میانشی کے قول سے ہوا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۷۳۴..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے اپنے نام اور اپنے آباء کے نام لکھے ہوئے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا جائیں ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتائیں: آپ نے فرمایا: ہاں تم انہی میں سے ہو عمر بھی انہی میں سے ہے اور عثمان بھی انہی میں سے ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان چار صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت صرف کسی مومن کے دل ہی میں جمع ہو سکتی ہے یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت۔ رواہ ابن عساکر

جامع مناقبہائے عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

۳۶۷۳۶..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کردیئے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے امر خلافت کے متعلق شوریٰ قائم کردی آپ کی خدمت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا داخل ہوئیں اور عرض کیا: اے اباجان! لوگ کہتے ہیں یہ چھ لوگ پسندیدہ نہیں ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سہارا دوں لوگوں نے آپ کو سہارا دے کر بٹھایا آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کے متعلق لوگ کچھ نہ کہیں چونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اے علی! میرے ہاتھ میں ہاتھ دو قیامت کے دن میرے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے عثمان بن عفان کے متعلق بھی کچھ نہ کہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جس دن عثمان رضی اللہ عنہ کو موت آئے گی اس پر آسمان کے فرشتے نماز پڑھیں گے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! خصوصاً عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے یا سب مومنین کے لیے فرمایا: خصوصاً عثمان کے لیے طلحہ بن عبید اللہ کے متعلق کچھ نہ کہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک رات فرماتے سنا ہے درانحالیکہ آپ کا کجاوہ گرنے لگا تھا آپ نے فرمایا: میرا کجاوہ جو درست کرے گا جنت میں داخل ہوگا طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھاگ کر کجاوہ درست کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوئے پھر فرمایا: اے طلحہ! یہ جبرئیل کھڑے ہیں اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں قیامت کی ہولناکیوں میں میں تمہارے ساتھ رہوں گا حتیٰ کہ تمہیں ان سے نکال لوں۔ زبیر بن عوام کے متعلق بھی نہ کہیں چونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک دن سوتے ہوئے دیکھا اور آپ کے پاس زبیر رضی اللہ عنہ چہرہ اقدس سے مکھیاں دفع کرنے بیٹھ گئے حتیٰ کہ جب آپ بیدار ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوعبداللہ تم یہاں سے گئے نہیں ہو جواب دیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں نہیں گیا: آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل کھڑے ہیں تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں: قیامت کے دن میں تمہارے ساتھ ہوں گا حتیٰ کہ جہنم کو تم سے دور کردوں سعد بن ابی وقاص کے متعلق بھی کچھ نہ کہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے بدر کے دن جب کہ سعد نے اپنی کمان میں چودہ مرتبہ وتر ڈالا فرمایا: تم پر میرے ماں باپ فدا جائیں تیر برساؤ عبدالرحمٰن بن عوف کے بارے میں بھی کچھ نہ کہیں چنانچہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دیکھا جب کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ مارے بھوک کے رو رہے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے پاس کون شخص کوئی چیز لائے گا؟ چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک برتن لیے نمودار ہوئے اس میں حلوا اور دو روٹیاں تھیں روٹیوں کے درمیان چربی رکھی تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا میں تمہاری کفایت کرے اور تمہاری آخرت کا میں ضامن ہوں۔

رواہ امعاذ بن المشنی فی زیارات مسند مسدد و الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الفضائل للصحابة وابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابوالحسین بن بشران فی فوائدہ والخطیب فی تلخیص المتشابہ وابن عساکر والدیلمی و سندہ صحیح

۳۶۷۳۷..... "مسند عثمان" ابان بن عثمان بن عفان کی روایت ہے کہ میرے والد محترم نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم ﷺ حراء پہاڑ پر چڑھے پہاڑ ہلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حراء سکون میں آجا تجھ پر تو ایک نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے حراء پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر عثمان، علی طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔

رواہ الباغندی فی مسند عمر بن عبدالعزیز وابن عساکر

۳۶۷۳۸..... حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے دس صحابہ ابوبکر، عمر عثمان علی زبیر طلحہ وغیرھم رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے یکایک پہاڑ ہلنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء رک جا تیرے اوپر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان ویعقوب بن سفیان وابن مندہ وابن عساکر

۳۶۷۳۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء پہاڑ پر تھے یکایک ہلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابویعلی والبغوی، وابن شاهین فی الافراد والطبرانی وابن عساکر

۳۶۷۴۰..... ''مسند سعید بن زید'' رجاح بن حارث کی روایت ہے کہ ہم کوفہ کی بڑی مسجد میں تھے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ چارپائی پر تشریف فرما تھے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول کریم ﷺ کوارشاد فرماتے سنا ہے کہ ابوبکر جنت میں عمر جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں زبیر جنت میں عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں سعد جنت میں اگر نویں مومن کا میں نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں لوگوں نے کہا: ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتے ہیں کہ وہ نویں مؤمن کون ہیں؟ سعید رضی اللہ عنہ بولے: جب تم مجھے واسطہ دیتے ہو تو مومنین میں سے نواں شخص میں ہوں اور رسول کریم ﷺ دسویں ہیں۔ پھر کہا: بخدا اصحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گھڑی بھر کے لیے کھڑا ہونا اس سے بدر جہا افضل ہے کہ اگر تم میں سے کسی کو عمر نوح دی جائے۔ رواہ احمد بن حنبل وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر

۳۶۷۴۱..... ''ایضاً'' حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نو آدمیوں پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائیں گے اگر میں دسویں پر گواہی دوں تو میں گناہ گار نہیں ہوگا آپ سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے اچانک پہاڑ ہلنے لگا آپ ﷺ نے پاؤں مارا اور فرمایا: اے حراء رک جا چونکہ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے پوچھا گیا وہ کون ہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمٰن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ پوچھا گیا: دسواں کون ہے فرمایا: وہ میں ہوں۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح و ابونعیم وابن النجار

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۷۔

۳۶۷۴۲..... حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے سنا: کاش میں اہل جنت سے ہوتا، ارشاد فرمایا: میں آپ سے سوال نہیں کرتا مجھے معلوم ہے کہ آپ اہل جنت میں سے ہیں ارشاد فرمایا: میں اہل جنت میں سے ہوں تم بھی اہل جنتن میں سے ہو عمر اہل جنت میں سے عثمان اہل جنت میں سے علی اہل جنت میں سے طلحہ اہل جنت میں سے زبیر اہل جنت میں سے عبدالرحمٰن اہل جنت میں سے سعد اہل جنت میں سے اگر میں چاہوں تو دسویں کا بھی نام لے سکتا ہوں حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ہم آپ کو واسطہ دیتے ہیں کہ آپ اس کا نام لیں! فرمایا: وہ میں ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۴۳..... ''ایضاً'' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے آپ نے دس صحابہ کا ذکر فرمایا: کہ وہ جنت میں ہیں وہ یہ ہیں ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر عبدالرحمٰن بن عوف سعید بن مالک سعید بن زید اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ رواہ ابن عساکر

جامع مناقبہائے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

۳۶۷۴۴..... نیار اسلمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے دور خلافت میں جب کوئی مہم پیش آتی، اہل شوریٰ سے مشورہ کرتے اور انصار میں سے حضرت معاذ بن جبل حضرت ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیتے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۷۴۵..... سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عبداللہ بن مسعود ابو درداء اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھتے: اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث مروی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تا وفات مدینہ سے باہر نہیں جانے دیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۷۴۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ میں تمہارے درمیان کتنی مدت تک زندہ رہوں گا لہٰذا میرے بعد ان لوگوں کی اقتداء کرو جو میرے بعد آئیں گے وہ ابوبکر وعمر ہیں عمار کی سیرت پر چلو اور ابن مسعود تمہیں جو حدیث سنائے اس کی تصدیق کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۷۴۷..... ''مسند سعید بن تمیم سکونی والد بلال بن سعد بلال بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! آپ کی امت کے کون لوگ افضل ہیں: فرمایا: میں اور میرے زمانہ کے لوگ ہیں تے عرض کیا: پھر کیا ہے فرمایا: پھر دوسرا زمانہ ہے۔ میں نے عرض کیا: پھر کیا ہے فرمایا: پھر تیسرا زمانہ ہے میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ فرمایا: اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو خود اپنے تئیں گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا وہ قسمیں اٹھائیں گے حالانکہ ان سے قسمیں نہیں لی جائیں گی ان کی پاس امانتیں رکھی جائیں گی اور وہ امانتیں ادا نہیں کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۴۸..... حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے اصحاب محمد! آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں تمہارے ٹھکانے دکھائے ہیں اور یہ بھی دکھایا ہے کہ میرے ٹھکانے کے مقابلہ میں تمہارے ٹھکانوں کا کیا انداز ہے پھر آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے علی کیا تم راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہارا ٹھکانا میرے ٹھکانے کے بالمقابل ہو؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیوں راضی نہیں ہوں پھر آپ ..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں ایک شخص کو اس کے نام سے اس کے ماں باپ کے نام سے پہچانتا ہوں جب وہ جنت کے دروازے پر آئے گا تو جنت کے دروازوں میں سے کوئی دروازہ اور جنت کے بالا خانوں میں سے کوئی بالا خانہ نہیں رہے گا مگر ہر ایک سے آواز آئے گی مرحبا مرحبا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شخص تو خوفزدہ نہیں ہوگا۔ فرمایا: وہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے جنت میں ایک عظیم الشان محل دیکھا ہے جو سفید موتی سے بنا ہوا ہے اس کا گنبد بھی سفید موتی کا ہے اور اس پر یاقوت جڑے ہوئے ہیں مجھے اس کی خوبصورتی تعجب خیز معلوم ہوئی میں نے کہا: اے رضوان یہ محل کس کا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ قریش کے ایک نوجوان کا ہے میں سمجھا وہ میرا ہے میں اس میں داخل ہونے لگا رضوان نے مجھے کہا: اے محمد! یہ عمر بن خطاب کا ہے اے ابوحفص! اگر تمہاری غیرت کا پاس نہ ہوتا تو میں اس میں ضرور داخل ہوتا حضرت عمر ﷺ رو پڑے اور پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر غیرت کروں گا پھر آپ ﷺ حضرت عثمان ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان ﷺ ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوتا ہے اور تو جنت میں میرا رفیق ہوگا پھر آپ طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے طلحہ! اے زبیر! ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور تم دونوں میرے حواری ہو پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عبدالرحمن تم مجھ سے پیچھے رہ گئے مجھے خوف لاحق ہوا کہیں تم ہلاک تو نہیں ہو گئے ہو لیکن تم آ ہی گئے اور پسینہ میں شرابور تھے میں نے تم سے پوچھا: تمہیں کیوں تاخیر ہوئی میں تو سمجھا کہ تم ہلاک ہو گئے ہو تم نے جواب دیا: یارسول اللہ! کثرت مال نے مجھے تاخیر میں رکھا تاہم میں اپنے مال کے متعلق حساب دینے میں لگاتار کھڑا رہا کہ یہ مال میں نے کہاں سے کمایا اور اسے کہاں خرچ کیا؟ حضرت عبدالرحمن ﷺ رونے لگے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ سو اونٹ کھڑے ہیں جو میرے پاس مصر کی تجارت سے واپس لوٹے ہیں میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سب اہل مدینہ کی بیواؤں اور یتیموں پر صدقہ ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ پر تخفیف فرمائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۷۵۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں تین انصاری جو بنو عبدالاشہل سے ہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد فضیلت میں ان پر کوئی فوقیت نہیں رکھتا۔ وہ یہ ہیں سعد بن معاذ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہم اجمعین۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۷۵۱..... ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ خود کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو وہ کون ہوگا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان سے پوچھا گیا: پھر کون ہوتا جواب دیا: عمر رضی اللہ عنہ پوچھا گیا: عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کون ہوتا جواب دیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۳۶۷۵۲..... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ ابوبکر عمر عثمان، علی طلحہ، زبیر، سعید، عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم اجمعین جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے ہوتے اور نماز میں آپ ﷺ کے پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہوتے مہاجرین وانصار میں سے کوئی بھی دوسرے کی جگہ (غار میں) کھڑا نہیں ہوتا تھا خواہ وہ غائب ہو یا حاضر ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۵۳..... محمد ثابت عبدی قتادہ سے روایت نقل کرتے ہیں قتادہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ مہربان اور امت پر رحم کھانے والے ابوبکر ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم میں سب سے زیادہ گرفت کرنے والے عمر ہیں میری امت میں سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں سب سے زیادہ فرائض سے واقفیت رکھنے والے زید بن ثابت ہیں سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں اور کہا جاتا تھا قضاء کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ رواہ الضیاء

۳۶۷۵۴..... ابوالبختری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: آپ ہمیں محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق بتائیں فرمایا: ان میں سے کس کے متعلق تم پوچھتے ہو لوگوں نے عرض کیا: آپ ہمیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے قرآن وسنت کا علم حاصل کیا پھر غمخواری کی اور علم میں ان کی کفایت کی گئی لوگوں نے کہا آپ ہمیں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں۔ فرمایا انھوں نے علم کا بڑا ذخیرہ اپنے پاس محفوظ کیا ہے پھر وہ اس سے نکل گئے لوگوں نے کہا: عمار کے متعلق ہمیں بتائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مؤمن ہے اور بھول جاتا ہے لیکن جب اسے یاددھانی کرائی جاتی ہے اسے یاد ہو جاتا ہے لوگوں نے کہا: سلمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں فرمایا: انھوں نے پہلا علم بھی حاصل کیا اور دوسرا علم بھی حاصل کیا وہ بحر بیکراں ہیں اس کی گہرائی کا پانی ختم نہیں ہونے پایا وہ ہم اہل بیت میں سے ہے۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمیں اپنے متعلق بتلائیں فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ جب میں سوال کرتا تھا مجھے عطا کر دیا جاتا تھا اور جب خاموش رہتا تھا مجھ سے ابتداء کر دی جاتی تھی۔

رواہ ابن سعد والمروزی فی العلم والدورقی وابن عساکر

۳۶۷۵۵..... ''مسند اسامہ'' اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت جعفر اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے جعفر رضی اللہ عنہ بولے: میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں زید رضی اللہ عنہ نے بھی دعویٰ کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ سب نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو ان سے پوچھ لو چنانچہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم آئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کی آپ نے ارشاد فرمایا: اے اسامہ! باہر جاؤ اور دیکھو یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کیا: یہ جعفر علی اور زید ہیں میں نے نہیں کہا کہ میرے اباجان ہیں فرمایا: انھیں اجازت دو یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ ارشاد فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے زیادہ محبوب ہے عرض کیا: ہم آپ سے مردوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے جعفر رہی تمہاری بات سو تم خلقت واخلاق میں میرے مشابہ ہو اور مجھ سے ہو میرے شجرہ میں سے ہو اے علی! تم میرے داماد ہو اور میرے دو بچوں کے والد ہو میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے۔ اور اے زید! تم میرے آزاد کردہ غلام ہو تم مجھ سے ہو اور قوم میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والضیاء

۳۶۷۵۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اوس نے کہا: ہم میں سے چار لوگ بڑے فضائل کے حامل ہیں خزرج والے بولے: ہم میں سے بھی چار ہیں اوس والوں نے کہا: سعد بن معاذ ہم میں سے ہیں جن کے لیے رب تعالیٰ کا عرش جھوم اٹھا ہم میں وہ شخص بھی ہے جس ایک کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر ہے یعنی حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ہم میں غسیل ملائکہ حنظلہ بن راہب بھی ہیں اور ہم میں وہ شخص بھی ہے جس کی نعش کو شہد کی مکھیوں نے ڈھانپ لیا تھا یعنی عاصم بن ثابت بن افلح۔ خزرج والے بولے: ہم میں ایسے چار اشخاص ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قرآن جمع کیا حالانکہ آپ کے عہد میں ان کے علاوہ کسی اور نے جمع نہیں کیا: وہ یہ ہیں: ابی بن کعب معاذ بن جبل زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم اجمعین۔

رواہ ابویعلی وابو عوانة والطبرانی وابن عساکر وقال هذا حدیث حسن صحیح

۳۶۷۵۷..... ''ایضاً'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنت چار اشخاص کی مشتاق ہوئی ہے علی، ابوذر، عمار اور مقداد رضی اللہ عنہم کی۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۷۵۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار کی زیادہ مشتاق ہے۔ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں۔ چنانچہ اس فضیلت کے حصول کے لیے صہیب رومی بلال بن ابی رباح طلحہ، زبیر سعد بن ابی وقاص خدیفہ بن الیمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم امیدیں کرنے لگے عرض کیا یا رول اللہ! یہ کون ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ تمہیں منافقین کی پہچان کرائے رہی بات ان چار کی تو ان میں سے ایک علی ہے دوسرا مقداد بن اسود کندی ہے تیسر اسلمان فارسی ہے اور چوتھا ابوذر غفاری ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۷۵۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین سے محبت کرتا ہے تم بھی ان سے محبت کرو وہ علی بن ابی طالب ابوذر اور مقداد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک بار آپ ﷺ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین کی جنت زیادہ مشتاق ہے آپ ﷺ کے پاس حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ امیدیں کرنے لگے کہ یہ فضیلت انصار میں سے بھی کسی کو حاصل ہوا رادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے متعلق دریافت کریں لیکن مارے ھیبت کے سوال نہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ باہر نکل آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان سے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے: تیرے صحابہ میں سے تین کے لیے جنت مشتاق ہے میں نے امید کی کہ یہ فضیلت کسی انصاری کے حصہ میں بھی آئے لیکن مارے ہیبت کے میں نے سوال نہیں کیا: کیا آپ جائیں گے تا کہ سوال کرلیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سوال کرنے سے ڈرتا ہوں کہ میں ان میں سے نہ ہوں اور پھر میری قوم مجھ پر خوشیاں کرنے لگے پھر انس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: انھوں نے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح انکار کردیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حامی بھرلی کہ میں پوچھتا ہوں اگر میں ان میں سے ہوا تو اس پر اللہ کی حمد کرتا ہوں اگر نہ ہوا تو بھی اللہ کی حمد کروں گا۔ علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: جنت آپ کے صحابہ میں سے تین کی زیادہ مشتاق ہے یا نبی اللہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی تم انہی میں سے ہو ایک عمار بن یاسر ہے وہ جنگوں میں تمہارے ساتھ حاضر رہے گا ان جنگوں کی فضیلت واضح ہے اور ان کی بھلائی عظیم تر ہے اور ایک سلمان ہے اور وہ ہم اہل بیت میں سے ہے وہ خیر خواہ ہے اسے اپنا دست راست بنالو۔ رواہ ابویعلی وفیہ نضر بن حمید عن بن طریق الا سکاف وھما ضعیفان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۳۲۸۔

۳۶۷۶۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں جعفر اور زید رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو زید رضی اللہ عنہ کچھ شرمندہ سے ہوگئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم خلقت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو زید رضی اللہ عنہ کے بعد وہ بھی شرمندہ سے ہو گئے پھر مجھ سے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں پھر میں بھی جعفر کے بعد شرمندہ سا ہوگیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابویعلی والبیھقی

فائدہ:......یہ شرمندگی کسی گناہ پر نہیں بلکہ یہ وہ شرمندگی ہے جو بادشاہ کے حضور رعایا کو عزت افزائی پر عارضی طور پر لاحق ہوجاتی ہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۳۶۷۶۱......علی بن عبداللہ قرشی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو آپس میں بیٹھے تمنائیں کررہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تمہارے ساتھ تمنا کرتا ہوں میری تمنا ہے کہ اس گھر جیسا کوئی گھر ہو جو ابوعبیدہ بن الجراح اور سالم مولائے ابوحذیفہ جیسے لوگوں سے بھرا ہو چونکہ سالم اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اگر اسے اللہ کا خوف نہ بھی ہو وہ پھر بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا رہی بات ابوعبیدہ کی سو میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما

۳۶۷۶۲..... ''مسند عمر'' مالک بن اوس کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار لیے اور ایک تھیلی میں ڈال کر غلام سے کہا: یہ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس لے جاؤ پھر تم تھوڑی دیر گھر ہی میں ٹھہرو اور دیکھو کہ وہ کیا کریں گے چنانچہ غلام ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا: امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ یہ اپنے کام میں صرف کرلو۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے پھر بولے: اے لڑکی یہ سات دینار فلاں کے پاس لے جاؤ یہ پانچ فلاں کے پاس لے جاؤ حتیٰ کہ اسی طرح سب ختم کردیئے غلام عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور انھیں خبر دی غلام نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس حال میں پایا کہ انھوں نے اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیے بھی دینار تھیلی میں ڈال کر تیار کرر کھے تھے فرمایا اے غلام یہ معاذ بن جبل کے پاس لے جاؤ اور تھوڑی دیر گھر میں ٹھہرو دیکھو کہ وہ کیا کریں گے چنانچہ غلام دینار لے کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ یہ دینار اپنی ضرورت میں صرف کریں یہ امیر المؤمنین نے بھیجے ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے اے لڑکی یہ لے جاؤ فلاں کے پاس یا فرمایا فلاں کے گھر میں کچھ دیر بعد معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی نمودار ہوئی اور کہا: بخدا! ہم مسکین لوگ ہیں ہمیں بھی کچھ دیجیئے چنانچہ تھیلی میں صرف دو دینار بچے تھے معاذ رضی اللہ عنہ وہ لے کر اپنی بیوی کے پاس چلے گئے غلام واپس لوٹ آیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی عمر رضی اللہ عنہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا: بلاشبہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ایک قسم کی عادات کے حاملین ہیں۔ رواہ ابن المبارک

حضرت ابی بن کعب اور جندب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم

۳۶۷۶۳..... ابن جریج عمرو بن دینار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بجالہ تمیمی کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک لڑکا پایا اس نے اپنی گود میں ایک صحیفہ کھول رکھا تھا جس میں لکھا تھا: نبی مؤمنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور وہ مومنین کا باپ ہوتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے مٹا دو لڑکا بولا: بخدا! میں نہیں مٹاؤں گا چونکہ یہ ابی بن کعب کے مصحف میں ہے دونوں اٹھے اور حضرت ابی بن کعب کے پاس چلے گئے ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں قرآن میں مشغول رہتا تھا جب کہ آپ بازاروں میں خرید وفروخت میں مشغول رہتے تھے جب کہ آپ کی چادر جو آپ کے کاندھے پر ہوتی تھی اور ابن عجماء کے دروازے کے ساتھ اٹک جاتی تھی عمرو بن دینار کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لینا چاہتے تھے حتیٰ کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا عمرو بن دینار کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے حضرت جزء بن معاویہ رضی اللہ عنہ احنف بن قیس کے چچا کو خط لکھا وہ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال قبل کسی جگہ کے گورنر تھے لکھا کہ جادوگر کو قتل کرو اور مجوسیوں کو محرمات کے رشتہ سے رد کرو اور انہیں آگ جلانے سے منع کرو۔ فرمایا: ابوبستان کا کیا حال ہے نبی کریم ﷺ نے جندب سے فرمایا: جندب اور جندب کیا ہے وہ ایک وار کرتا ہے جس سے حق وباطل میں فرق کرتا ہے پکا یک ابوبستان قلعہ کے نچلے حصہ میں ولید بن عقبہ کے پاس کھیل رہے ہیں اور وہ کوفہ کے امیر تھے جبکہ لوگ سمجھتے تھے کہ وہ محل کی فصیل پر ہیں اس پر جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو تمہاری ہلاکت کھیل تو تمہارے ساتھ کیا جارہا ہے وہ تو محل کے نچلے حصہ میں ہے پھر چل پڑے اپنی تلوار لی اور اسے ماردیا۔ رواہ عبدالرزاق

سماک بن مخرمہ وسماک بن عبیدہ وسماک بن خرشہ رضی اللہ عنہم

۳۶۷۶۴..... ''مسند عمر'' سیف بن عمر، محمد وطلحہ ومہلب وعمرو سعید سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سماک بن مخرمہ وسماک بن عبیدہ

اور سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے یا اللہ! ان کے ذریعے اسلام کو بلندی عطا فرما اور ان سے اسلام کی تائید فرمادے۔ رواہ ابن عساکر

مفصل فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیان میں

حروف معجم کی ترتیب پر

حرف الف..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۳۶۷۶۵..... ابونضرہ کی روایت ہے ہمارا ایک شخص جسے جبر یا جبیر کہا جاتا تھا کہتا ہے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ پہنچا اور آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے اللہ تعالیٰ نے سمجھداری اور بات کرنے کا سلیقہ عطا کر رکھا تھا میں دنیا داری کی باتیں کرنے لگا اور دنیا کی خوب تحقیر بیان کی کہ دنیا کی ہر شے ذلیل ہے آپ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ایک سفید رنگت والا شخص بیٹھا ہوا تھا جب میں بات کر کے فارغ ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری ہر بات درست ہے سوائے اس کے کہ تم دنیا کے پیچھے پڑ گئے ہو، کیا تم جانتے ہو دنیا کیا ہے؟ اسی دنیا ہی میں ہمارا گزر بسر ہے اور آخرت کے لیے ہمارا توشہ ہے اسی دنیا میں تمہارے اعمال ہیں جن کا تمہیں آخرت میں بدلہ دیا جائے گا۔ چنانچہ ایک شخص دنیا میں رہتا ہے جو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ کون شخص ہے جو آپ کے پہلو میں بیٹھا ہوا ہے؟ فرمایا: یہ مسلمانوں کے سردار ابی بن کعب ہیں۔ رواہ البخاری فی الادب وابن عساکر

۳۶۷۶۶..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب پر ایک آیت کی قرات رد کر دی حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ آیت رسول کریم ﷺ سے اسی طرح سنی ہے جب کہ آپ کو بقیع میں خرید و فروخت غافل کیے ہوئے تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا میں تمہیں آزمانا چاہتا تھا تم میں ایسا شخص کوئی ہے جو حق بات کہے اس امیر میں کوئی بھلائی نہیں جس کے پاس حق بات نہ کہی جاتی ہو اور وہ امیر خود بھی حق بات نہ کہتا ہو۔ رواہ ابن راھویہ

۳۶۷۶۷..... ابوحبہ بدری کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورت لم یکن الذین کفروا سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہاں میرا تذکرہ کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۷۶۸..... "مسند ابی رضی اللہ عنہ" حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابومنذر! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور آپ ہی سے علم حاصل کیا نبی کریم ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ کی بات رد کر دی ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں تمہارے نام اور نسب کا ملا اعلیٰ میں ذکر کیا گیا ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ تب سنائیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عساکر

۳۶۷۶۹　"ایضاً" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین میں نے اس ہستی سے قرآن حاصل کیا ہے جس نے جبریل سے حاصل کیا ہے اور یہ تازہ تازہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم وابن عساکر وسعید بن المنصور

۳۶۷۷۰..... "ایضاً" حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بخار کی کیا جزاء ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار والے کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں جب تک وہ کپکپی میں مبتلا رہتا ہے یا پسینہ سے شرابور رہتا ہے ابی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا اللہ! میں تجھ سے ایسے بخار کا

سوال کرتا ہوں جو مجھے تیرے راہ میں نکالنے سے نہ روکے مجھے تیرے گھر (بیت اللہ) کی طرف جانے سے نہ روکے اور مجھے تیرے نبی کی مسجد میں جانے سے نہ روکے چنانچہ اس کے بعد جب بھی ابی رضی اللہ عنہ کو چھوا گیا انھیں بخار کی حالت میں پایا گیا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وھو حسن وابن عساکر

۳۶۷۷۱.....عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں عرض کیا: میرے رب نے میرا ذکر کیا ہے؟ فرمایا جی ہاں: عرض کیا: آپ مجھے ایک آیت سنائیں میں آپ کو دوبارہ وہی سناؤں گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۷۷۲.....عبدالرحمن بن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں ایک سورت سناؤں ایک روایت میں ہے کہ مجھ پر ایک سورت نازل کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ وہ میں تمہیں سناؤں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے لیے میرا نام لیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں عبدالرحمن بن ابزی کہتے ہیں: میں نے ابی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس پر خوش ہوئے؟ فرمایا: مجھے خوش ہونے سے کیا چیز روکتی حالانکہ فرمان باری تعالیٰ ہے ''قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلتفرحوا'' کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل ورحمت سے اور اس پر تم خوش ہو جاؤ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت اسی طرح ''فلتفرحوا'' کی تاء کی ساتھ پڑھی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۳.....حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: فلاں شخص اپنے باپ کی بیوی کے پاس جاتا ہے۔ ابی رضی اللہ عنہ بولے: اگر میں ہوتا تلوار سے اس کی گردن اڑا دیتا نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: اے ابی تم کتنے غیرتمند ہو میں تم سے زیادہ غیرتمند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرتمند ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۴.....''ابوادریس خولانی کی روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے عمر! اللہ کی قسم آپ جانتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر رہتا تھا اور تم لوگ آتے رہتے تھے مجھے قریب کیا جاتا تھا جب کہ لوگوں کے آگے پردہ کر دیا جاتا تھا میرے ساتھ یہ اور یہ ہوتا تھا بخدا اگر میں چاہتا اپنے گھر ہی سے چمٹا رہتا اور کوئی حدیث نہ سناتا اور کسی کو نہ پڑھتا تاوقتیکہ مجھے موت آ جاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! تیری مغفرت یقیناً ہم نہیں جانتے کہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس علم رکھا ہے لیکن جتنا علم بھی رکھتے ہو لوگوں کو سکھاتے جاؤ۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وابن عساکر

۳۶۷۷۵.....''ایضاً'' ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عبادت گزار شخص تھے جب آپ کی لوگوں کو ضرورت پڑتی عبادت چھوڑ دیتے اور لوگوں کی ضرورت پوری کرنے بیٹھ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۶.....''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ساتھ ہماری قوم کی سرزمین کی طرف چلو چنانچہ ہم لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل نکلے میں اور ابی بن کعب لوگوں کے پیچھے پیچھے تھے اچانک بادل چھا گئے ابی رضی اللہ عنہ بولے: یا اللہ! بادلوں کی اذیت کو ہم سے دور رکھنا چنانچہ جب ہم آگے والے لوگوں کے ساتھ ملے ان کے کجاوے بھیگے ہوئے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں بارش تمہارے اوپر نہیں برسی؟ میں نے عرض کیا: ابومنذر نے اللہ تعالیٰ سے دعا کر لی تھی کہ یا اللہ! بارش کی اذیت کو ہم سے دور رکھنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے لیے دعا نہ کی۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی مجابی الدعوۃ وابن عساکر

۳۶۷۷۷.....''ایضاً'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں کتاب اللہ کی ایک آیت پڑھا جا رہا تھا یک لخت میں نے اپنے پیچھے ایک آواز سنی کہ: اے ابن عباس اس آیت کی سند بیان کرو میں نے جو پیچھے مڑکر دیکھا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں میں نے کہا: میں آپ کو ابی بن کعب کی سند پیش کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے فرمایا: اس کے ساتھ ابی بن کعب کے پاس چلو اور اس سے کہو کیا تم ہی نے یہ آیت ابن عباس کو پڑھائی ہے؟ ہم حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے ابھی ہم دروازے پر ہی پہنچے تھے کہ اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور اجازت طلب کی ہم تینوں ابی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے

اتنے میں زید رضی اللہ عنہ بھی کھرچن سے سر کھرچتے ہوئے آن پہنچے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک تکیہ پھینک دیا اور آپ اس پر بیٹھ گئے جب کہ ابی رضی اللہ عنہ یوں بیٹھے تھے کہ ان کا منہ دیوار کی طرف تھا اور پشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ شخص ہمیں کچھ نہیں سمجھتا۔ پھر ابی رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منہ کر کے متوجہ ہوئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! مرحبا کیا آپ ہم سے ملاقات کرنے آئے ہیں یا کوئی کام سے؟ فرمایا: نہیں بلکہ کام ہے۔ اے ابی! لوگوں کو کیوں ناامید کرتے ہو؟ ابن عباس کہتے ہیں: یہ آیت کی طرف اشارہ تھا جس میں شدت تھی، ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اسی ہستی سے قرآن حاصل کیا ہے جس نے براہ راست جبرئیل امین سے حاصل کیا ہے اور قرآن اس وقت تازہ تازہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تالی بجائی اور اٹھ کھڑے ہوئے اور کہتے جارہے تھے: اللہ کی قسم! تم باز نہیں آؤگے اور میں صبر کرنے والا بھی نہیں ہوں اللہ کی قسم! تم باز نہیں آؤگے اور میں صبر کرنے والا بھی نہیں ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۸...... "مسند ابی" عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ تمہیں قرآن سناؤں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے میرا ذکر کیا ہے اور میرا نام بھی لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی رضی اللہ عنہ رونے بھی لگے اور ہنسنے بھی لگے: پھر ابی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: "بفضل الله وبرحمته فبذالک فلتفرحوا" چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ نے تاء کے ساتھ آیت پڑھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۹...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سال قرآن سنایا جس سال آپ دنیا سے رخصت ہوئے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ اور وہ تمہیں سلام بھی کہہ رہے تھے۔

رواہ ابن منده فی تاریخ اصبهان

۳۶۷۸۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابن بی کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے رب تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے لوگوں کا خیال ہے کہ انھوں نے سورت "لم یکن" پڑھی تھی۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۷۸۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورت "لم یکن الذین کفروا" سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابویعلی

۳۶۷۸۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سورت "لم یکن الذین کفروا" نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں یہ سورت سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا وہاں میرا نام لیا گیا ہے یارسول اللہ ابی رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کردیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۸۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے میرا نام لیا ہے فرمایا جی ہاں عرض کیا: رب العالمین کے حضور میرا تذکرہ کیا گیا ہے فرمایا: جی ہاں اس پر ابی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۶۷۸۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں عرض کیا: رب العالمین کے حضور میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں۔ رواہ ابن النجار

۳۶۷۸۵...... "مسند ابی المنتفق" رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابومنذر! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پیش کروں عرض کیا: یارسول اللہ! وہاں میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ملاء اعلیٰ میں تمہارا نام اور نسب ذکر کیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی

ابیض بن حمال مآربی السبائی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۶..... "مسندہ" ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ سے صدقہ کے متعلق بات کی جب وہ وفد کی صورت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے سبا کے بھائی صدقہ کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم کپاس کاشت کرتے ہیں جب کہ سبا قوم مارک سے ہلاک ہو چکی ہے اوران میں سے تھوڑے لوگ ہی باقی بچے ہیں تاہم نبی کریم ﷺ نے ہر سال ستر جوڑوں کی قیمت جو معافر کپڑے کی قیمت کے برابر ہو دینے پر صلح کر لی یہ ٹیکس ان لوگوں پر لاگو کیا تھا جو سبا قوم میں سے ابھی باقی تھے اہل سبا گا تار ٹیکس دیتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے چنانچہ گورنروں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ستر جوڑوں کی صلح کا معاہدہ توڑ دیا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس معاہدہ کو جوں کا توں رہنے دیا۔ حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے ان کے بعد پھر یہ معاہدہ ٹوٹ گیا اور صدقہ کے طور پر قائم رہا۔ رواہ ابوداؤد والطبرانی والضیاء

کلام:..... حدیث ضعیف ابی داؤد میں ذکر کی گئی ہے دیکھئے ۶۵۴

۳۶۷۸۷..... "ایضاً" روایت ہے کہ حضرت ابیض رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر پھوڑا نما داغ تھا جس سے ناک میں قدرے بدنمائی پیدا ہو گئی تھی رسول کریم ﷺ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور چہرے پر ہاتھ پھیرا چنانچہ اس دن کے بعد ابیض رضی اللہ عنہ کے چہرے پر داغ نہیں دیکھا گیا۔
رواہ الباوردی والطبرانی وابونعیم والضاء

ابراھیم بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۸..... "مسند ابی موسیٰ" ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اسکا نام ابراھیم رکھا اور کھجور چبا کر اسے گھٹی دی، بچے کے لیے برکت کی دعا کی اور پھر بچہ مجھے دے دیا۔ رواہ ابونعیم

کلام:..... بچے کے لیے برکت کی دعا..... ذخیرۃ الحفاظ میں نہیں ہے۔

اثال بن نعمان حنفی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۹..... اثال بن نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور فرات بن حیان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا ہم اس کے بعد اسلام نہیں لائے تھے۔ رواہ عبدان

احمر بن سواء سدوسی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۰..... احمر بن سواء سدوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کی وہ پوجا کرتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے بت اٹھا کر کنویں میں پھینک دیا اور خود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔
رواہ ابن مندہ وقال: حدیث غریب ورواہ ابونعیم واورد ابن الاثیر فی اسد الغابۃ ۶۷۱

حضرت ارطبان رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۱..... حضرت ارطبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب مجھے آزادی مل گئی میں نے بہت سارا مال کمایا اور مال کی زکوٰۃ لے کر حضرعمر رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میرے مال کی زکوۃ ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے پاس مال ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میری اولاد کے لیے بھی دعا کریں فرمایا: تمہاری اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آئندہ ہوگی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے مال اور اولاد میں برکت عطا فرمائے۔

حضرت ارقم بن ابی ارقم (عبد مناف) مخزومی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۲......عبداللہ بن عثمان بن ارقم اپنے دادا ارقم رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی میں روایت نقل کرتے ہیں کہ ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تھے جو صفا کے قریب تھا حتیٰ کہ لوگ اسلام قبول کر کے پورے چالیس ہو چکے تھے اور ان میں آخری میں عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا چنانچہ جب چالیس آدمی پورے ہوگئے تو مسلمان مشرکین کی طرف نکلنے لگے۔ (رواہ الطبرانی وابن مندہ والحاکم وابونعیم از داد وقیل: یراد بن عیسیٰ ابونعیم کہتے ہیں: بعض مؤرخین نے ارقم بن ابی ارقم کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے جب کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے چونکہ ارقم بن ابی ارقم کو صحبت کا شرف حاصل نہیں ہوا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۳......"مسند عمر رضی اللہ عنہ" اسلمہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار پانچسو (۳۵۰۰) درہم وظیفہ مقرر کیا جب کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار (۳۰۰۰) دراہم مقرر کیے اس تقسیم پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اعتراض ہوا اور عرض کیا: اباجان! آپ نے اسامہ کو مجھ پر فوقیت کیوں دی ہے؟ اللہ کی قسم وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ زید (اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد) رسول اللہ ﷺ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اور اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو تجھ سے زیادہ محبوب تھا لہٰذا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابو سعد وابو عبید فی الاموالی والترمذی و قال حسن غریب ورواہ ابویعلی وابن صبان والبیھقی

۳۶۷۹۴......محمد بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی اسامہ رضی اللہ عنہ سے ملے انھیں کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے امیر! ایسا امیر جسے خود رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر فرمایا: وفات سے قبل اسے معزول نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۹۵......عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے اے امیر السلام علیکم! اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے آپ مجھے امیر کیوں کہتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ انھیں جواب دیتے میں جب تک زندہ رہوں گا تمہیں اسی خطاب سے پکاروں گا چونکہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے جب کہ تم مجھ پر امیر تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۹۶......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ اسامہ رضی اللہ عنہ دروازے کی چوکھٹ سے ٹکر کھا کر گر گئے جس سے ان کا چہرہ زخمی ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا: اس سے گرد وغبار جھاڑو میں نے گرد جھاڑ دی آپ ﷺ اسامہ کے چہرے سے خون چوس کر تھوک دیتے اور فرمایا: اگر اسامہ لڑکی ہوتی ہیں اسے اچھے اچھے کپڑے پہناتا اور زیورات سے آسے آراستہ کرتا حتیٰ کہ اسے بیاہ دیتا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن سعد

۳۶۷۹۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش خوش تشریف لائے آپ کا چہرہ اقدس مسرت سے کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا محرز مدلجی کیا کہتا ہے؟ چنانچہ محرز نے اسامہ اور زید کو سوئے ہوئے دیکھا ان دونوں نے ایک ہی کپڑے سے۔ یا فرمایا: ایک ہی چادر سے سر ڈھانپ رکھے تھے جب کہ ان کے پاؤں ننگے تھے اور ظاہری نظر

آتے تھے مجزز بولا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے کتنے مشابہ ہیں۔رواہ عبدالرزاق والجازی ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ

۳۶۷۹۸ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے حکم دیا کہ میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا منہ دھلا دوں اسامہ ابھی بچہ تھا جب کہ میرے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا میں نہیں جانتی تھی کہ بچوں کو کیسے دھویا جاتا ہے میں نے اسامہ پکڑا اور اس کا منہ دھلا دیا چنانچہ کوئی اچھی طرح سے اس کا منہ نہ دھلا سکی رسول اللہ ﷺ نے خود اسامہ کو پکڑا اور اس کا منہ دھلا دیا آپ اس دوران فرمانے جارہے تھے کہ اچھا ہوا جو یہ لڑکی نہ ہوئی اگر تو لڑکی ہوتی میں تجھے زیورات سے آراستہ کرتا اور تجھے بیاہ دیتا۔رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۷۹۹ ... عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو کوچ کرنے میں تاخیر ہوگئی سبب تاخیر یہ بنا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے تھے جب اسامہ آگئے تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک کالا چپٹی ناک والا لڑکا ہے۔اہل یمن کہنے لگے: اس حقیر سے لڑکے کی وجہ سے کوچ کرنے میں ہمیں تاخیر ہوئی عروہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اہل یمن اسامہ کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہوگئے۔رواہ ابن عساکر

۳۶۸۰۰ ... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جب پہلی پہلی بار مدینہ آئے انھیں خارش کی شکایت ہوگئی وہ ابھی چھوٹے لڑکے تھے چنانچہ ان کی ناک سے رینٹ بہہ کر منہ میں آجاتی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا اسامہ رضی اللہ عنہا سے گھن کرنے لگیں رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کا منہ دھونا شروع کر دیا اور بوسے لینے لگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: اچھا اللہ کی قسم میں اسے اپنے سے دور کبھی نہیں کروں گی۔رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۶۸۰۱ ... "مسند اسامہ بن زید" اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ مجھے پکڑتے اور اپنی ایک ران پر مجھے بیٹھا لیتے اور دوسری ران پر حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بٹھا لیتے پھر ہمیں اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور فرماتے یا اللہ! میں ان پر مہربان ہوں تو بھی ان پر مہربان ہوجا۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والنسائی والرویانی وابن حبان والضیاء

۳۶۸۰۲ ... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: اے اسامہ! رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! علی اور عباس رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر رہے ہیں ارشاد فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں اچھا انھیں اجازت دو وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ آپ سے پوچھیں کہ آپ کو اپنے خاندان میں سے سب سے زیادہ محبوب کون ہے آپ نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد عرض کیا: ہم آپ سے آپ کے گھر والوں کے متعلق پوچھتے ہیں آپ نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ وہ شخص محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے اور میں نے انعام کیا ہے یعنی اسامہ بن زید عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: علی بن ابی طالب حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو سب کے آخر میں کر دیا۔اس پر ارشاد فرمایا: چونکہ علی نے آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔

رواہ الطبرانی والترمذی وقال حسن صحیح والرویانی والبغوی والطبرانی والحاکم وسعید بن المنصور

کلام: ... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۸۰۰ والضعیفۃ ۱۸۴۴۔

۳۶۸۰۳ ... اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بوجھل ہوگئے میں لوگوں کے ساتھ۔(مضافات سے اتر کر) مدینہ آگیا آپ ﷺ خاموش تھے اور باتیں نہیں کر پاتے تھے۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک مجھ پر رکھنے شروع کر دیے ہاتھ مجھ پر رکھ کر اوپر اٹھا لیتے میں سمجھ گیا کہ آپ میرے لیے دعا فرما رہے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غریب والرویانی وسمویہ والباوردی والطبرانی والبغوی والضیاء

۳۶۸۰۴ ... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میرے والد محترم رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے دوسرے دن پھر میں نے خدمت اقدس میں حاضری دی، ارشاد فرمایا: کل میں تم سے نہیں مل سکا میں آج تم سے ملاقات کرتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن منیع والبزار والباوردی والدارقطنی فی الافراد وسعید بن المنصور

حضرت اسلم مولائے عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۵۔۔۔عبدالمنعم بن بشیر عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا اسلم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو سفر کیے۔ (رواہ ابن مندہ اور عبدالمنعم اس پر ابن معین نے جرح کی ہے الاصابہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اسلم کو خریدا ہے ابن اسحاق وغیرہ نے یہی ذکر کیا ہے اور یہی بات زیادہ مشہور ہے)

اسمر بن ساعد بن ھلوات المازنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۶۔۔۔احمد بن داؤد بن اسمر بن ساعد، اپنے والد دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں اپنے والد ابوساعد بن ھلوات کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد ابوساعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرا والد یعنی ھوات بہت بوڑھا ہے اس نے آپ کی خبر سنی وہ آپ پر ایمان لے آیا ہے اب اس میں اٹھنے کی طاقت نہیں رہی البتہ آپ کی خدمت میں دیہات کے کچھ سوغات ہدیہ بھیجے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ قبول فرمایا ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے دعا فرمائی۔ رواہ ابن مندہ و ابونعیم وقال: لا یعرف الا من ھذا الوجہ وفی سندہ نظر

اسود بن سریع رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۷۔۔۔اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ چار غزوات کئے ہیں۔

رواہ البخاری فی تاریخہ و ابن السکن و ابن حبان

اسود بن عمران البکری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۸۔۔۔میرہ نہدی، ابومجلز، عمران بن اسود۔ یا۔ اسود بن عمران کہتے ہیں میں اپنی قوم کے قاصد کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یہ اس وقت کی بات ہے جب میری قوم نے اسلام قبول کیا اور اسلام کا اقرار کیا میری قوم نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا۔

رواہ ابن مندہ وابو نعیم وقال ابن عبد البر: فی اسنادہ مقال قال فی الاصابۃ مافیہ غیر ابی المحجل وھو مجھول

اسود بن بختری بن خویلد رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۹۔۔۔حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ ابومالک، ابوحازم کی روایت ہے کہ اسود بختری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا عظیم تر اجر یہ ہے کہ میں اپنی قوم سے بے نیاز ہو جاؤں۔ رواہ ابن مندہ وابونعیم قال فی الاصابۃ رجالہ ثقات مع ارسالہ

حضرت اسود بن حارثہ

۳۶۸۱۰۔۔۔''مسند اسود بن حارثہ'' یزید بن ھارون مسلم بن سعید حبیب بن عبدالرحمن اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک غزوہ پر تشریف لے گئے چنانچہ میں اور ایک اور شخص اسلام لانے سے قبل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا: یقیناً ہمیں حیاء آتی ہے کہ ہماری قوم جنگ میں شریک ہو اور ہم اس میں حصہ نہ لیں آپ نے فرمایا! کیا تم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

ہم نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین کے خلاف مشرکین کی مدد نہیں لینا چاہتے، چنانچہ ہم نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے میں نے ایک شخص کو قتل کیا جب کہ اس نے مجھ پر بھی ایک ضرب لگائی بعد میں میں نے اسی شخص کی بیٹی سے شادی کرلی وہ کہا کرتی تھی: میں ایک شخص کو معدوم نہیں سمجھتی جس نے تمہیں یہ ہار پہنایا ہے۔ (یعنی زخم لگایا ہے) میں آگے سے جواب دیتا تو ایسے شخص کو بھی معدوم نہیں سمجھے گی جس نے تیرے باپ کو واصل جہنم کیا۔ رواہ الحاکم وقال: حبیب بن عبدالرحمن بن الاسود بن حارثة جده صحابي معروف قال في الاصابة: كذاقال وهو وهم وهذا الحديث رواه احمد بن يزيد بن هارون فوقع عنده عن حبيب بن عبد الرحمن بن حبيب واورده ابن عبد البر في ترجمة حبيب ابن يساف وهو الصواب

حضرت اسود بن خطامہ الکنانی رضی اللہ عنہ (زہیر بن خطامہ کے بھائی)

۳۶۸۱۱۔۔۔ اسماعیل بن نصر بن اسود بن خطامہ (جو کہ بنی کنانہ سے ہیں) والد دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا اسود بن خطامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زہیر بن خطامہ رضی اللہ عنہ ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ پر ایمان لائے اور پھر عرض کیا ہماری ایک چراگاہ ہے جس میں ہم جاہلیت میں بھی اپنے مویشی چراتے تھے وہ چراگاہ آپ اسے ہمارے لئے مقرر کردیں۔ رواہ ابن منده وابونعیم قال في الاصابة: الاسناد مجهول

اسود بن حازم بن صفوان بن عرار رضی اللہ عنہ

۳۶۸۱۲۔۔۔ مسند اسود بن حازم" ابواحمد نجیر بن نصر، ابوجمیل عباد بن ھشام شامی کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کو دیکھا جسے اسود بن حازم بن صفوان بن عرار کہا جاتا تھا میں ان کے پاس اپنے والد کے ساتھ آتا رہتا تھا اس وقت میری عمر چھ سال یا سات سال تھی اسود بن حازم رضی اللہ عنہ مکھن کے ساتھ کھجوریں کھاتے تھے چونکہ ان کے منہ میں دانت نہیں تھے وہ کہا کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں شریک ہوا ہوں اس وقت میری عمر تیس سال تھی اسود بن حازم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اب آپ کی کیا عمر ہے؟ فرماتے اب میری عمر ایک سو پچپن سال ہے۔ رواہ ابن منده وابونعیم قال فی الاصابة اسناده ضعیف جدا

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۱۳۔۔۔ حضرت اسید بن حضیر کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں رات کو سورت بقرہ تلاوت کررہا تھا جب کہ میرا گھوڑا ساتھ ہی باندھا ہوا تھا کہ یک گھوڑا گھومنے لگا میں خاموش ہوا گھوڑا بھی سکون میں آگیا، پھر تلاوت شروع کی گھوڑا بھی گھومنے لگا میں خاموش ہوا گھوڑا بھی سکون میں آگیا میں نے پھر تلاوت شروع کی گھوڑا بھی گھومنے لگا میں خاموش ہوا گھوڑا بھی سکون میں آگیا۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تلاوت ختم کرکے کھڑے ہوگئے اور قریب ہی ان کا بیٹا یحیی تھا اسے دیکھا کہیں اسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو۔ جب چنداں کچھ نہ نظر آیا تو انہوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی کیا دیکھتے ہیں کہ سائبان کی طرح کوئی چیز اوپر تنی ہوئی ہے اس میں چراغوں کی مانند کوئی چیزیں چمک رہی ہیں وہ سائبان آسمان کی طرف بلند ہوتا گیا، حتیٰ کہ دکھائی نہ دینے لگا جب صبح ہوئی تو اسید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے واقعہ بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے تین بار فرمایا: اے ابن حضیر تلاوت کرتے رہو تمہیں معلوم ہے وہ کیا چیز تھی؟ عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے نہیں معلوم ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر تمہارے قریب ہوجاتے تھے اگر تم صبح تک تلاوت کرتے رہتے لوگ صبح اٹھتے فرشتوں کو ضرور دیکھتے حتیٰ کہ فرشتے ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہوتے۔

رواہ ابو عبید في فضائله واحمد بن حنبل و البخاری تعليقا والنسائي والحاكم و ابونعيم في المعرفة والبيهقي في الدلائل

۳۶۸۱۴ ..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ خوبصورت آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرتے میں اپنے گھر کی چھت پر تلاوت کررہا تھا میری بیوی حجرہ میں تھی جب کہ گھوڑا حجرے کے دروازے پر باندھا ہوا تھا یک بادلوں کی مانند کسی چیز نے مجھے ڈھانپ لیا میں خوفزدہ ہوا کہ کہیں گھوڑا نہ بھاگ جائے اور بیوی ڈر کر حمل نہ ساقط کر بیٹھے میں تلاوت ختم کرنے واپس آ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اسید تلاوت کرتے رہو یہ فرشتہ تھا جو قرآن سننے آیا تھا۔

رواہ ابو نعیم

۳۶۸۱۵ ..... حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آج رات میں سورت بقرہ کی تلاوت کررہا تھا یکا یک میں نے اپنے پیچھے گرنے کی آواز سنی میں سمجھا میرا گھوڑا جا تارہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوعتیک تلاوت کرتے رہو، اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے پیچھے جو مڑ کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ روشن چراغ کی مانند کوئی چیز آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہے میں مزید تلاوت نہ کرسکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو سورت بقرہ کی تلاوت پر نازل ہوئے تھے، اگر تم تلاوت جاری رکھتے بہت سے عجائب دیکھتے۔

رواہ ابن حسان والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان

۳۶۸۱۶ ..... اسید بن حضیر کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ چاندنی رات میں میں نماز پڑھ رہا تھا میں نے اپنا گھوڑا قریب ہی باندھ رکھا تھا گھوڑا اچانک گھومنے لگا میں گھبرا گیا تھوڑی دیر بعد گھوڑے نے پھر گھومنا شروع کر دیا میں نے سر جو اوپر اٹھا کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان ہے جس نے مجھے ڈھانپ لیا ہے اور وہ میرے اور چاند کے درمیان حائل ہے میں گھبرا کر گھر میں داخل ہو گیا صبح کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو رات کو پچھلے پہر سورت بقرہ کی تمہاری قرأت سننے آئے تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۸۱۷ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ افاضل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے، اور کہا کرتے تھے اگر میں ایسا ہوں جیسا کہ تین حالوں میں سے ایک حال پر ہوتا تو میں اہل جنت میں سے ہوں گا اور مجھے اس میں شک بھی نہیں ہوگا جب میں قرآن کی تلاوت کررہا ہوتا ہوں اور جب تلاوت ہو رہی ہو میں سن رہا ہوتا ہوں اور جب میں رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سن رہا ہوتا ہوں اور جب میں کسی جنازہ میں حاضر ہوتا ہوں حالانکہ میں کبھی کسی جنازہ میں شریک نہیں ہوا چونکہ میرے دل میں خیال آجاتا ہے کہ جو کچھ اس کے ساتھ کیا جائے گا اور جس ٹھکانے کی طرف جانے والا ہے۔ رواہ ابو نعیم والبیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۳۶۸۱۸ ..... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو کوئی تکلیف ہوئی جس کی وجہ سے وہ بیٹھ کر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔

رواہ عبد الرزاق وابن سعد

۳۶۸۱۹ ..... حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات میں نماز پڑھ رہا تھا اچانک بادلوں کی مانند کسی چیز نے مجھے ڈھانپ لیا اس میں چراغوں کی مانند کوئی چیزیں چمک رہی تھیں جب کہ میری بیوی میرے پہلو میں کھڑی تھی اور وہ حاملہ تھی گھوڑا گھر میں باندھا ہوا تھا میں خوفزدہ ہو گیا کہ گھوڑا بھاگ نہ جائے اور بیوی کا حمل مارے خوف کے ساقط نہ ہو جائے میں نے نماز ختم کر دی صبح ہوتے ہی میں نے اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ نے مجھ سے فرمایا: اسید! قرات کرتے رہو یہ فرشتہ تھا جو قرآن سننے آیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۶۸۲۰ ..... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ابو یحییٰ کی کنیت سے پکارا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۶۸۲۱ ..... عبدالرحمن بن ابی لیلی روایت ذکر کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے "ابوعیسیٰ" کہہ کر پکارا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۲۲ ..... حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس میری قوم کے دو خاندان آئے ایک بنی ظفر سے تھا اور دوسرا بنی معاویہ سے کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ سے بات کرو کہ ہمیں بھی کچھ عطا کریں آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں میں ہر خاندان کے لیے کچھ حصہ تقسیم کروں گا بشرطیکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ لوٹا دیا ہم بھی ان پر لوٹا دیں گے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا

فرمائیے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے چونکہ جب تک میں تمہیں حرام سے رکے ہوئے اور صبر کرتے ہوئے دیکھوں گا۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

حضرت اسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۳ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بنی عبد بن عدی کا وفد آیا، وفد میں حارث بن وھبان وعویمر بن احرم حبیب ربیعہ اور ایک جماعت شامل تھی اہل وفد نے کہا: یا محمد! ہم اہل حرم ہیں اور حرم کے رہنے والے ہیں ہم حرم کی وجہ سے عزت مند ہیں ہم آپ سے جنگ نہیں کرنا چاہتے اگر قریش کے علاوہ کسی اور قبیلے نے آپ سے جنگ کی ہم آپ کا ساتھ دیتے ہوئے لڑیں گے لیکن ہم قریش کے مقابلہ میں نہیں لڑیں گے ہم آپ سے اور آپ کے قبیلہ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہیں اگر آپ نے ہم میں سے کسی کو خطاء قتل کر دیا آپ پر اس کی دیت واجب ہوگی لیکن اگر ہم نے آپ کے کسی ساتھی کو خطاء قتل کر دیا ہمارے اوپر دیت نہیں ہوگی۔ پھر اہل وفد نے اسلام قبول کر لیا۔ عویمر بن اضرم نے کہا: مجھے چھوڑ میں اس سے (محمد ﷺ) پختہ عہد لے لوں اس کے ساتھیوں نے کہا: نہیں محمد غدر نہیں کرتا اور نہ ہی غدر کروانے کی اس کی خواہش ہے حبیب اور ربیعہ نے کہا: یا رسول اللہ! اسید بن ابی ایاس وہی ہے جو بھاگ گیا تھا ہم اس کی طرف سے آپ کے سامنے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز اس نے آپ کی گستاخی بھی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون مباح قرار دیا اسید رضی اللہ عنہ کو جب ان دونوں کی بات پہنچی تو انھوں نے طائف میں اقامت اختیار کر لی ربیعہ اور حبیب کے لیے یہ شعر کہا:

فا ما اھلکن وتعیش بعدی   فا نھما عدو کا شحان.

اگر میں ہلاک ہو جاؤں تم میرے بعد زندہ رہو گے حالانکہ وہ دونوں پوشیدہ رکھنے والے دشمن ہیں چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر اسید بن ابی ایاس ان لوگوں میں سے تھے جنھیں مباح الدم قرار دیا گیا تھا، اس اثناء میں ساریہ بن زنیم طائف گئے اسید نے ان سے پوچھا: تم اپنے پیچھے کیسے حالات چھوڑ کر آئے ہو؟ ساریہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو غلبہ عطا فرمایا ہے۔ اے بھتیجے اللہ کے نبی کے قدموں میں قربان چونکہ جو شخص ان کے پاس حاضر ہو جاتا ہے وہ اسے قتل نہیں کرتے چنانچہ اسید نے اپنی حاملہ بیوی اٹھائی جو وضع حمل کے انتظار میں تھی اور چل پڑے۔ چنانچہ بیوی نے مقام قرن ثعالب میں بچہ جنم دیا اسید اپنے گھر والوں کے پاس آئے ایک قمیص پہنی عمامہ باندھا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ ساریہ اسید رضی اللہ عنہ کے سر پر تلوار لئے ان کا پہرہ دے رہا تھا اسید رضی اللہ عنہ چل پڑے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: اے محمد کیا تم نے اسید کو مباح الدم قرار دیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ عرض کیا: اگر وہ مؤمن بن کر حاضر ہو آپ اس کے ایمان کو قبول فرمائیں گے؟ فرمایا: جی ہاں۔ چنانچہ اسید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس میں دے دیا اور عرض کیا: اے محمد! میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ اعلان کر دو اسید بن ابی ایاس ایمان لے آیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے امن دے دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسید رضی اللہ عنہ نے چہرے پر ہاتھ پھرا اور ان کے ہاتھ کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اسید رضی اللہ عنہ تاریک گھر میں داخل ہوتے وہ روشنی سے چمک اٹھتا، اسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:۔

انت الذی تھدی معدالدینھا   بل اللہ یھدیھا وقال لک اشھد.

کیا آپ ہی نے قوم معد کو ان کے اصلی دین کی طرف راہنمائی کی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ہدایت دی ہے اور آپ کے سامنے انھوں نے گواہی دی ہے۔

فما حملت من ناقۃ فوق کورھا   ابر واوفی ذمۃ من محمد.

کوئی اونٹنی بھی اپنے پالان پر بوجھ ہی اٹھاتی اس قدر کہ جتنا محمد ﷺ نے اپنی ذمہ داری نبھائی ہے۔

واکسی لبر دالحال قبل ابتذالہ　　　واعطی لراس السابق المتجرد.

سردی کے حال کے موافق اس کے آنے سے قبل کپڑا پہنایا اور پہلے والے ننگے سر کو عطا کیا۔

تعلیم رسول اللہ انک قادر　　　علی کل حی متھمین ومنجد.

یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ ہر زندہ غمزدہ وخوش پر قادر ہیں۔

تعلیم بان الرکب رکب عویمر　　　ھم الکاذبون المخلفو کل موعد

آپ جانتے ہیں کہ یہ سواء عویمر کے سوار ہیں وہ جھوٹے ہیں اور ہر وعدے کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

انبوار رسول اللہ ان قدھجوتہ　　　فلا ارفعت سوطی الی اذا یدی

رسول اللہ ﷺ کو خبر کردو کہ میں نے ان کی ہجو کی ہے سو میرے ہاتھ کی طرف کوڑا نہیں اٹھ سکتا۔

سوی انی قد قلت ویلم فتیۃ　　　اصیبوا بنحس لابطائرا سعد

البتہ میں نے اتنی بات کہی کہ چند نوجوانوں کے لیے ہلاکت ہے جو نحوست کو پہنچ چکے ہیں اور سعادت ان کے مقدر میں ہیں۔

اصابھم من لم یکن لدمانھم　　　کفاء فقرت حسرتی وتبلدی

مصیبت انھیں پہنچی ہے جس کے خون کا کوئی ہمسر نہیں میری حسرت اور کند خاطر ٹھنڈی ہوئی

ذوایب وکلکثوم وسلمی تتابعوا　　　جمیعا فان لا تدمع العین اکمد

وہ ذویب کلثوم اور سلمی ایک کے بعد دوسرا ہیں سو بدلے رنگ کی آنکھ سے آنسو نہیں بہتا۔

جب اسد رضی اللہ عنہ نے پہلے شعر میں کہا:

انت الذی تھدی معد الدینھا

رسول اللہ ﷺ نے دوسرا مصرع کہا:

بل اللہ یھدیھا

شاعر نے بھی کہا:

بل اللہ یھدیھا وقال لک اشھد. رواہ المدائنی وابن عساکر

حضرت اشج منذر بن عامر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۴.....اشج عبدقیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تجھ میں دو عادتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ بہت پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا وہ کون کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: بردباری اور حیاء میں نے عرض کیا: یہ عادتیں مجھ میں پرانی چل آرہی ہیں یا نئی نئی پیدا ہوئی ہیں؟ ارشاد فرمایا: بلکہ پرانی چلی آرہی ہیں۔ میں نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے ان عادتوں پر پیدا کیا جنھیں وہ محبوب رکھتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم

حضرت اصید بن سلمہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا سریہ کے شرکاء نے بنی سلیم کا ایک آدمی پکڑ لیا اسے اصید بن سلمہ کہا جاتا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ کا دل پسیج گیا اور اسے اسلام کی دعوت دی اس نے اسلام قبول کرلیا اس شخص کا باپ بہت بوڑھا شخص تھا اس نے یہ اشعار لکھ بھیجے:

من رکاب نحو المدینة سالما ۔۔۔ حتی یبلغ ما اقولا الا صیدا

کون سوار ہے جو مدینہ صحیح وسالم پہنچے اور میری بات اصید تک پہنچائے۔

ترکت دین ابیک والشیم العلی ۔۔۔ اردو ابو بایعت الغداة محمدا

کیا تو نے اپنے باپ دادا کا دین اور بلند پایا عادات کو ترک کر دیا ہے مجھے لے جاؤ تا کہ تجھ کو میں محمد کے ہاتھ پہنچا دوں۔

ان اشعار کا جواب دینے کے لیے اصید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور یہ اشعار پڑھے۔

ان الذی سمک السماء بقدرة ۔۔۔ حتی علا فی ملکه وتوحدا

بلاشبہ ذات جس نے اپنی قدرت سے آسمان کو بلند عطا کی حتی کہ وہ اپنی بادشاہت میں بلند و بالا ہے اور اکیلا ہے۔

بعث الذی ما مثله فیما مضی ۔۔۔ یدعو لرحمته النبی محمدا

اس نے ایسا نبی مبعوث کیا ہے جس کی مثال اس سے قبل نہیں ملتی وہ ذات اپنی رحمت سے نبی محمد کے نام سے بلاتا ہے۔

جب باپ نے بیٹے کے یہ اشعار پڑھے تو فوراً نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑا اور پہنچتے ہی اسلام قبول کر لیا۔

رواہ ابوموسی فی الدلائل وابو النجار بن اللیثی فی مشیخة وفیه عبیداللہ بن الویعد الوصافی ضعیف

اصیرم بن عبدالاشہل رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۲ حصین بن عبدالرحمن بن عمرو بن معاذ، ابوسفیان مولائے ابن ابی احمد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مجھے اس شخص کے بارے بتاؤ جو جنت میں داخل ہو گیا اور اس نے کبھی نماز نہیں پڑھی؟ لوگ جب پہچان نہ کر پاتے پوچھتے کہ وہ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کہتے وہ اصیرم بن اشہل عمرو بن ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ ہیں، حصین کہتے ہیں: میں نے محمود بن لبید سے پوچھا اصیرم کے حالات کا کیا قصہ ہے؟ انھوں نے کہا: اصیرم اپنی قوم کے سامنے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے چنانچہ غزوۂ احد کے موقع پر رسول کریم ﷺ مدینہ سے باہر تشریف لائے اصیرم رضی اللہ عنہ پر اسلام کی حقانیت واضح ہوگئی اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا پھر اپنی تلوار اٹھائی اور چل پڑے اپنی قوم کے پاس آئے اور لوگوں میں گھس گئے لڑنا شروع کر دیا دوران جنگ آپ رضی اللہ عنہ کو کاری ضرب لگی اسی اثناء میں بنی عبدالاشہل کے لوگ اپنے مقتولین کو میدان جنگ میں تلاش کر رہے تھے کہ وہ یکایک اصیرم رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے لوگوں نے کہا: یہ تو اصیرم ہے یہ جنگ میں کیسے آ گیا؟ ہم تو اسے گھر چھوڑ کر آئے تھے اور وہ اسلام کا انکار کرتا تھا لوگوں نے اصیرم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کیسے آئے ہو؟ اے عمرو تمہیں کونسی چیز یہاں لائی ہے؟ محض اپنی قوم کا ساتھ دینے آئے ہو یا اسلام کی طرف رغبت ہوگئی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ مجھے اسلام کی طرف رغبت ہوئی ہے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ پر ایمان لے آیا ہوں میں نے اسلام قبول کر لیا ہے میں نے اپنی تلوار لی اور رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لڑنا شروع کر دیا حتی کہ مجھے کاری زخم آیا چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ تھوڑی ہی دیر میں لوگوں کے ہاتھوں میں جان جاں آفریں کے سپرد کر دی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

رواہ ابن اسحاق وابونعیم فی المعرفة

حضرت اعرش (یا) اعوس بن عمرو یشکری رضی اللہ عنہ

۳۳۶۸۲۷ ''مسند اعرس'' عبدالرحمن بن عمرو بن جبلہ عبداللہ بن یزید بن اعرس یزید اعرس کی سند سے مروی ہے کہ اعرس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ہدیہ لے کر حاضر ہوا آپ ﷺ نے ھدیہ قبول فرمایا اور ہمارے لیے دعا فرمائی۔

رواہ ابن مندہ وابونعیم وقالا: تفرد به ابن حبیب قال فی الاصابة: وهو حدیث منکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۸...... ثابت کی روایت ہے کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابن ام سلیم یعنی انس رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کونہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتا ہے۔ رواہ البغوی فی الجعد یات وابن عساکر

۳۶۸۲۹...... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے میں اس وقت آٹھ سال کا تھا میری والدہ مجھے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ میرے علاوہ انصار کے مرد اور عورتیں آپ کو تحائف پیش کرتے ہیں جب کہ میرے پاس آپ کو تحفہ دینے کے لیے کوئی چیز نہیں سوائے میرے اس بیٹے کے آپ اسے میری طرف سے قبول فرمائیں یہ آپ کی خدمت کرتا رہے گا چنانچہ میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی آپ نے مجھے کبھی نہیں مارا مجھے گالی نہیں دی اور نہ ہی آپ کبھی چیں بہ جبیں ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۳۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے گیسو تھے میری والدہ نے مجھے کہا: انھیں مت کاٹو چونکہ رسول اللہ ﷺ انھیں پکڑتے تھے اور کھینچتے تھے۔ رواہ ابونعیم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف لابی داؤد ۸۹۹

۳۶۸۳۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے گیسو تھے جنھیں رسول اللہ ﷺ پکڑ کر کھینچتے تھے۔ رواہ الطبرانی عن انس

۳۶۸۳۲...... زہری کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میں دس سال کا تھا اور جب آپ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میری عمر بیس سال تھی میرے گھر کی عورتیں مجھے آپ کی خدمت پر ابھارتی تھیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم

۳۶۸۳۳...... ''ایضاً'' سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میری عمر ۹ سال تھی۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۳۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! انس کے لیے دعا فرمائیں چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے یہ دعا دی یا اللہ! اس کے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرما اور اسے برکت عطا فرما چنانچہ میں اپنی صلبی اولاد میں سے سوائے اپنے پوتوں کے ایک سو پچیس کو دفن کر چکا ہوں میرا باغ سال میں دومرتبہ پھل لاتا ہے جب کہ شہر بھر میں کوئی ایسا باغ نہیں جو دومرتبہ پھل لاتا ہو۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۳۵...... ''ایضاً'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ام سلیم نے کہا: یارسول اللہ! میرے پاس ایک خاص چیز ہے آپ نے فرمایا: اے ام سلیم وہ کیا چیز ہے؟ عرض کیا: آپ کا خادم انس، آپ ﷺ نے میرے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا فرمائی، اور ارشاد فرمایا: یا اللہ، اسے مال اور اولاد عطا فرما اور اس میں برکت بھی عطا فرما۔ چنانچہ انصار میں میری اولاد سب سے زیادہ ہوئی ہے میری بیٹی امینہ نے مجھے بتایا کہ بصرہ میں حجاج کے آنے تک ایک سو بیس سے زائد میری صلبی اولاد دفنا چکی ہے۔

رواہ الحارث وابونعیم

۳۶۸۳۶...... ایضا'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ مجھے ''یاذا الاذنین'' یعنی اے دو کانوں والے کہا کرتے تھے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۶۸۳۷...... ''ایضاً'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ انس کے لیے دعا فرمادیں رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے تین دعائیں کیں ان میں سے دو کو پوری ہوتی دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی مجھے امید ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۶۸۳۸... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کروں گا میں کہوں گا یا رسول اللہ! میں آپ کا چھوٹا سا خادم ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۳۹... ''ایضاً'' ثمامہ کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ غزوۂ بدر میں شریک تھے؟ انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تیری ماں نہ رہے میں بدر سے کہاں غائب ہو سکتا تھا محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے تو انس رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے انس رضی اللہ عنہ اس وقت لڑکے تھے اور رسول اللہ کی خدمت کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۸۴۰... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حدیبیہ عمرہ، حج، فتح مکہ غزوۂ حنین، غزوۂ طائف اور غزوۂ خیبر میں شریک رہا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۴۱... ''ایضاً'' یحییٰ بن سعید اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: میں نے انس بن مالک کو خلوق خوشبو لگاتے ہوئے دیکھا میں نے کہا: یہ تو سہل بن سعد سے طاقتور ہے حالانکہ سعد اس سے بڑا ہے انس نے میری بات سن کر کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا کی ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۴۲... محمد بن سیرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک چھوٹی سی چھڑی تھی جب انس رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو وہ چھڑی ان کے پہلو اور قمیص کے درمیان رکھ کر ان کے ساتھ دفنا دی گئی۔

رواہ البیھقی وابن عساکر

۳۶۸۴۳... ''ایضاً'' انس بن سیرین کہتے ہیں بوقت وفات حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس میں حاضر تھا، انس رضی اللہ عنہ کہتے جارہے تھے مجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو آپ یہی کہتے رہے، حتیٰ کہ روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی المحتضرین وابن عساکر

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۴... ''مسند انس بن مالک'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شریک نہیں ہو سکتے تھے انھیں اس کا شدید صدمہ رہتا تھا اور اپنے نفس کو ملامت کرتے تھے جب آپ مدینہ واپس آنے لگے: میں پہلی لڑائی میں شریک نہیں ہو سکا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کو تہ تیغ کیا ہے اگر آئندہ میں کسی لڑائی میں شریک ہوا اللہ تعالیٰ ضرور دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ غزوۂ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انس بن نضر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا اللہ جو کچھ یہ مشرکین لائے ہیں میں اس سے بری الذمہ ہوں اور جو کچھ مسلمانوں نے کیا ہے میں اس سے تیرے حضور معذرت کرتا ہوں پھر اپنی تلوار لی اور میدان کارزار کی طرف چل پڑے سامنے سے ایک دوسرے صحابی حضرت حضرت بن معاذ رضی اللہ عنہ آرہے ہیں ان سے کہا: اے سعد! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے احد کے پہاڑ سے جنت کی خوشبو آرہی ہے وہ مجھے جنت کی خوشبو لگتی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ بھرپور حملہ کرنے کے لیے میدان میں کود پڑے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو کچھ انس بن نضر نے کیا ہے جو کچھ کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں تھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو مقتولین میں پایا ان پر تلواروں نیزوں اور تیروں کے اسی (۸۰) سے زائد زخم تھے اور ان کی لاش کا مثلہ کر دیا گیا تھا ہم انھیں نہیں پہچان سکے تھے حتیٰ کہ ان کی بہن نے انھیں انگلیوں سے پوروں سے پہچانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے۔ یہ آیت ''من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ'' انس بن نضر اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

رواہ الطبرانی وابن سعد وابن ابی شیبۃ والحارث والترمذی وقال صحیح والنسائی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم مردویۃ وابو نعیم

حضرت انس بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۵... حضرت سہل بن حنظلیہ عبشمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین رسول کریم ﷺ کے ساتھ حنین کے دن چلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا حضرت انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں پہرہ دوں گا حکم ہوا: گھوڑے پر سوار ہو جاؤ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ بن ابی مرثد گھوڑے پر سوار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھاٹی کے اوپر چلے جاؤ اور اپنی طرف سے دھوکا میں نہیں رہنا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لائے اور دو رکعتیں ادا کیں پھر فرمایا: کیا تم نے اپنے شہسوار کو محسوس کیا ہے؟ ایک شخص بولا: یارسول اللہ! ہم نے اسے محسوس نہیں کیا نماز کے لیے اقامت کہی گئی رسول اللہ ﷺ نماز میں تھے اور آپ نے گھاٹی کی طرف دیکھنا شروع کردیا حتیٰ کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سلام پھیرا، ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ تمہارے گھڑسوار آچکے ہیں ہم گھاٹی میں درختوں کے سائے تلے دیکھنے لگے چنانچہ وہ سامنے سے آرہے تھے اور آتے ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوگئے اور عرض کیا: میں آپ کے پاس سے چل کر گھاٹی کے اوپر پہنچ گیا جہاں کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا صبح کو جب سورج طلوع ہوا میں نے دائیں بائیں دیکھا مجھے کوئی نہ دکھائی دیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم رات کو نیچے اترے تھے؟ عرض کیا: نہیں البتہ نماز کے لئے اور قضائے حاجت کے لیے نیچے آیا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے اوپر جنت واجب کردی اب تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں کہ اس کے بعد کوئی عمل بھی نہ کرو۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

حضرت اوفی بن مولیٰ تمیمی غبری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۶ حضرت اوفی بن مولیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے مجھے غمیم میں جائیداد عنایت فرمائی اور مجھ پر شرط عائد کی کہ میں پہلی سیرابی سے حاصل کرنے والا نہ اللہ تعالیٰ کی ہیں صدقہ کردوں ہمارے ایک اور آدھی ساعدہ کو بیابان میں کنواں بطور جائداد دیا اسے جعرانہ کا کنواں کہا جاتا تھا اس کنویں میں پانی آتا تھا اور پانی شیریں نہیں تھا جب کہ ایاس بن قتادہ عنبری کو جابیہ میں جائداد تھی ہم سب آپ کی خدمت میں حاضری دیتے رہتے تھے آپ نے ہم میں سے ہر ایک کے لیے عطا نامہ چمڑے کے ٹکڑے پر رکھا تھا۔ رواہ ابن مندہ والطبرانی وابونعیم وقال: ابن عبد البر لیس اسنادہ بالقوی

حضرت اوس کلابی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۷ "مسندہ" معلیٰ بن حاجب بن اوس کلابی اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں ان کے دادا اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہا

۳۶۸۴۸ "مسند بلال رضی اللہ عنہ" ابومیسرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ایمن رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی مسواک اور جوتے تیار باش رکھتے تھے جب کہ ہم آپ کو قضائے حاجت کے لیے لے جاتے تھے۔ رواہ الطبرانی

حضرت ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۹ بنی عبدالاشہل کے بھائی محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابوحیسر انس بن رافع مکہ آیا اس کے ساتھ بنی عبدالاشہل کے چند نوجوان بھی تھے ان میں ایک ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ لوگ قریش کو اپنی قوم خزرج کے خلاف حلیف بنانا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی خبر ہوئی آپ ان لوگوں کے پاس آئے اور ان کے ساتھ مل بیٹھے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی دعوت نہ دوں جو تمہارے حلف بندی سے بدرجہا افضل ہے؟ وہ بولے: وہ کیا چیز ہے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے بندوں کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤں، وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے پھر آپ نے ان لوگوں سے اسلام کے محاسن ذکر کیے اور قرآن پڑھ کر سنایا ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ بولے: (یہ اس وقت نوجوان لڑکے تھے) بخدا جس کام کے لیے تم آئے ہو یہ چیز اس سے بدرجہا افضل ہے ابوحیسر انس بن رافع نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھائیں اور ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ کے منہ پر دے ماریں اور کہا تم ہمیں چھوڑو میری عمر کی قسم ہم تو کسی اور مقصد کے لیے آئے ہیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ بھی مدینہ واپس چلے گئے، چنانچہ بعاث کی لڑائی اوس اور خزرج کے درمیان ہوئی تھی اس کے بعد تھوڑی مدت میں ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے محمود بن لبید کہتے ہیں: میری قوم کے جو لوگ ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس بوقت وفات موجود تھے انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ ہم ایاس بن معاذ کو لگاتار اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تکبیر کہتے اور تسبیح کرتے سنتے رہے ہیں حتیٰ کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گیا ان لوگوں نے شک نہیں کیا کہ وہ مسلمان ہی مرے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی مجلس کرنے اسلام کی سمجھ بوجھ اپنے اندر پیدا کر لی تھی۔

رواہ ابونعیم

حرف باء...... حضرت باقوم رومی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۰ صالح مولائے توامہ کہتے ہیں: مجھے حضرت باقوم مولائے سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے منبر بنایا جو جنگلی لکڑی کا تھا تین زینے بنائے ایک بیٹھنے کا اور دو دو سرے۔ رواہ ابونعیم

حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۱ محمد بن معن غفاری اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بنی غفار کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے پوچھا: تیرا کیا نام ہے؟ جواب دیا: نبھان فرمایا: بلکہ تمہارا نام مکرم ہے نبی کریم ﷺ نے مدینہ تشریف لانے کے بعد براء بن معرور رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا: یا اللہ! براء بن معرور پر رحمت نازل فرما اور قیامت کے دن اسے اپنے سے دور نہ رکھنا اسے جنت میں داخل کر دے اور تو نے ایسا کر بھی دیا ہے۔ رواہ ابن مندہ ابن عساکر

۳۶۸۵۲ زہری کہتے ہیں: حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے تہائی مال کی وصیت کی ہے اور کعبہ کا استقبال کیا ہے حالانکہ وہ اپنے گاؤں میں تھے نیز براء رضی اللہ عنہ بڑے متقی انسان تھے۔ رواہ ابونعیم

حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم

۳۶۸۵۳ ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پندرہ غزوات ہیے

ہیں۔ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سترہ (۱۷) غزوات کیے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابویعلی وابن عساکر

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۴..... محمد بن سیرین کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عاملین کو خط لکھا کہ براء بن مالک کو مسلمانوں کے لشکروں میں سے کسی لشکر کا عامل مقرر نہ کرو چونکہ یہ ہلاکتوں میں سے ایک ہلاکت ہے۔ رواہ ابن سعد

فائدہ:..... عامل نہ مقرر کرنے کی وجہ مندرجہ ذیل حدیث سے واضح ہوجاتی ہے۔ وہ یہ کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ اگر رب اللہ کی قسم اٹھالیتے اللہ تعالیٰ اسے ضرور پوری فرماتے تھے۔

۳۶۸۵۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سارے چادر پوش ہیں جن کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پوری کردے ان میں سے ایک براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ چنانچہ ''تستر'' کے معرکہ میں مسلمانوں کو پہلے عارضی سی شکست ہوئی مسلمانوں نے کہا: اے براء اپنے رب پر قسم کھاؤ کہنے لگے: اے میرے رب میں تجھ پر قسم کھاتا ہوں کہ جب تو ہمیں کفار پر غلبہ عطا فرمائے اس سے قبل مجھے اپنے نبی کریم ﷺ سے لاحق کردے۔ رواہ ابونعیم

حضرت بسر مازنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۶..... یزید بن حمیز، عبداللہ بن بسر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے والد بسر رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔

رواہ النسائی وابونعیم

۳۶۸۵۷..... معاویہ بن صالح ابن عبد احمد بن بسر عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خچر پر سوار ہوکر ہمارے یہاں تشریف لائے ہم خچر کو شامی گدھا کہتے تھے۔ رواہ ابن السکن

حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۸..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی سلمہ تمہارے سردار کون ہے؟ بنی سلمہ نے کہا: جد بن قیس لیکن ہم بخل سے اس کا موازنہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخل سے بڑھ کر اور کونسی بیماری ہوسکتی ہے؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! پھر ہمارا سردار کون ہے؟ فرمایا: بشر بن براء بن معرور تمہارا سردار ہے۔ رواہ ابونعیم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۸۔

۳۶۸۵۹..... ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبید! تمہارا سردار کون ہے؟ بنی عبید نے جواب دیا: جد بن قیس ہمارا سردار ہے لیکن اس میں بخل ہے آپ نے فرمایا: اور کونسی بیماری بخل سے بڑھ کر ہوسکتی ہے؟ بلکہ تمہارا سردار تمہارے پہلے سردار کا بیٹا بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۵۳۶۸

حضرت بشر بن معاویہ بکائی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۰..... عمران بن صاعد بن عدا، بن بشر بن معاویہ بکائی اپنے والد سے وہ اپنے والد بشر بن معاویہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بشر بن معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے ان سے تین باتیں حاضر ہوئے معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے بشر رضی اللہ عنہ سے کہہ رکھا تھا کہ جب تم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچو ان سے تین باتیں کہنی ہیں اور ان میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کرنی کہنا السلام علیک یارسول اللہ! ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ کو سلام کریں اور ہم اسلام کا اقرار کریں اور آپ میرے لیے برکت کی دعا کریں۔ بشر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ سب کچھ کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت کی بشر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ کے مسح کا نشان تھا یوں لگتا تھا جیسا کہ وہ غرہ (چمکدار چیز) ہے اس پر جس چیز کو بھی مسح کیا جاتا وہ چمک اٹھتی تھی نبی کریم ﷺ نے معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ کے لئے خط لکھا اور انھیں صدقہ میں سے بارہ عدد دو سالہ اونٹ کے بچھڑے دیئے یہ ان کے لیے بطور معونت تھے جب حضرت معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے اٹھ کر چلنے لگے عرض کیا: میں آج یا کل کا مہمان ہوں میرے پاس کثیر مال ہے اور میرے صرف دو بیٹے ہیں آپ ﷺ کی طرف واپس پلٹے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ مال آپ میری طرف سے قبول فرمائیں اور دشمن کی مکر بازیوں کے خلاف جہاں بہتر سمجھیں صرف کردیں میں مالدار ہوں اور میرے پاس بہت مال ہے آپ نے فرمایا اے معاویہ تم درست وصواب رائے رکھتے ہو آپ نے مال واپس قبول فرمالیا۔ رواہ البخاری فی تاریخه والبغوی وقال عمران مجھول ورواہ ابن منده وابو نعیم

۳۶۸۱۶..... ''ایضاً'' ابی ھیثم بکائی صاعد بن طالب اپنے والد سے وہ اپنے والد نوا س سے وہ اپنے والد رباط سے وہ اپنے والد واصل سے وہ اپنے والد کاھل سے مجالد ثور بن بشر بن معاویہ اور یہ صاعد کے نانا ہیں کی سفر سے مروی ہے کہ وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے انھیں سورت یٰسٓ سورت فاتحہ سورت اخلاص سورت فلق اور سورت ناس تعلیم کی نیز انھیں کہا کہ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم قرات جہراً کرو..... الحدیث بطولہ۔ (رواہ ابونعیم قال فی الاصابہ: صاعد سے اوپر کی سند مجھول ہے)

حضرت بشیر بن عقربہ جہنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۹۲..... بشیر بن عقربہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے والد عقربہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شہید کردیئے گئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں رورہا تھا آپ نے فرمایا: اے حبیب! کیوں رورہے ہو کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں تمہارا والد ہوں اور عائشہ تمہاری ماں ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا آپ کے ہاتھ پھیرنے کا نشان سیاہ تھا جب کہ باقی سارا جسم سفید تھا میری زبان میں لکنت تھی آپ ﷺ نے میرے منہ میں تھوکا جس سے لکنت جاتی رہی مجھ سے میرا نام پوچھا۔ میں نے کہا: میرا نام بحیر ہے فرمایا: بلکہ تمہارا نام بشیر ہے۔ رواہ البخاری فی تاریخه وابن منده

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۹۳..... حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کس قبیلہ سے ہو میں نے جواب دیا: ربیعہ سے ہوں فرمایا: وہ ربیعہ الفرس جو کہتے ہیں: اگر وہ نہ ہوتے زمین اہل زمین سمیت پلٹ جاتی میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں جس نے ربیعہ میں سے صرف تم پر احسان کیا۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۸۹۴..... حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی پھر

فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: نذیر فرمایا: بلکہ تمہارا نام بشیر ہے مجھے صفہ میں ٹھہرایا چنانچہ جب آپ کے پاس کوئی ہدیہ آتا ہمیں بھی اس میں شریک کرتے اور اگر صدقہ آتا سارا ہمارے حوالے کر دیتے ایک دفعہ رات کو آپ گھر سے باہر نکلے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا آپ بقیع میں آئے اور فرمایا: السلام علیکم! اے مؤمنین کی قوم: ہم بھی آپ کے ساتھ لاحق ہونے والے ہیں ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے، تم نے بہت بھلائی پالی ہے اور برائی وشر سے پہلے پہلے کوچ کرتے رہے ہو پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں بشیر ہوں فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کان تمہارا دل تمہاری آنکھوں کو اسلام کے لیے قبول فرمایا ہے تمام ربیعۃ الفرس میں سے جو کہتے ہیں: اگر ہم نہ ہوتے زمین اہل زمین کو لے کر الٹ جاتی میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے خوف ہوا آپ کو کوئی گزند نہ پہنچے یا حشرات الارض میں سے کوئی چیز آپ کو تکلیف نہ پہنچائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۶۵ ...... حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس شرائط پر بیعت لیتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا: یہ کہ تم گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں یہ کہ محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے یہ کہ ہر وقت نماز پنجگانہ ادا کرو فرض زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بجز دو کے سب ارکان کی طاقت رکھتا ہوں میں زکاۃ نہیں دے سکتا چونکہ بخدا میرے پاس دس اونٹ بکریاں ہیں جو میرے گھر والوں کی ضرورت ہیں اور بوجھ لادنے کے کام آتے ہیں میں جہاد کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ میں بزدل شخص ہوں جب کہ لوگوں کا کہنا ہے جو میدان جنگ سے بھاگ جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کا مستحق ہو جاتا ہے میں خوفزدہ ہوں کہ اگر جنگ چھڑ جائے مجھے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں زور میں میدان جنگ سے بھاگ جاؤں یوں میں اللہ تعالیٰ کے غضب وغصہ کا مستحق ہو جاؤں رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مند کر لیا پھر ہاتھ کو حرکت دی اور فرمایا: اے بشیر! جب نہ صدقہ ہو نہ ہی جہاد ہو پھر تم جنت میں کیسے داخل ہو گے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاتھ بڑھائیں میں بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا دیا اور میں نے تمام ارکان کو بجالانے پر بیعت کر لی۔

رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی فی الاوسط وابونعیم والحاکم والبیھقی وابن عساکر

۳۶۸۶۶ ...... حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ کے ساتھ بقیع میں آیا میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: اے مؤمنین کے گھر والوں السلام علیکم! میرا تسمہ ٹوٹ گیا فرمایا: اسے گانٹھ لو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا غزوہ طویل ہو گیا میں اپنے گھر سے دور رہا۔ ارشاد فرمایا: اے بشیر! کیا تم اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں کرتے جو تمہیں اسلام کی طرف لایا ربیعہ میں سے جو کہتے ہیں اگر ہم نہ ہوتے زمین اہل زمین کو لے کر الٹ گئی ہوتی۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۶۷ ...... خالد بن سمیر بشیر بن نھیک سے مروی ہے کہ بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ان کا نام 'بشیر' رکھا ہے جب کہ اس سے قبل ان کا نام 'بحر' تھا کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ چہل قدمی کر رہا تھا میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا یا کہا کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ مجھ سے فرمایا: اے ابن خصاصیہ، تو نے جو صبح کی تو اللہ پر عیب لگائے ہوئے صبح کی اور اللہ کے رسول کے ساتھ چہل قدمی کر رہے ہو میں نے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ پر کوئی عیب نہیں لگایا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں! اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ ہر طرح کی بھلائی کی ہے رسول اللہ ﷺ مشرکین کے قبرستان میں آ گئے اور فرمایا: یہ لوگ خیر کثیر لے کر سبقت لے گئے ہیں یہ لوگ خیر کثیر لے کر سبقت لے گئے ہیں پھر آپ نے ایک نظر سے دوسری طرف دیکھا ایک شخص جوتوں سمیت قبروں کے درمیان چل رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سبتی جوتوں والے: اپنے جوتے ایک طرف ڈال دو جب اس شخص نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا اس نے جوتے ڈال دیئے۔

رواہ لطبرانی وابونعیم

۳۶۸۶۸ ...... لیلی زوجہ بشیر، بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد کرو جس نے ربیعہ میں سے تمہیں توفیق دی کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے آپ سے

قبل موت دے دے فرمایا: میں یہ دعا کسی کے لیے نہیں کرتا۔ رواہ ابو نعیم

حضرت بشیر ابو عصام کعبی حارثی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۹.... معام بن بشیر حارثی کعبی (یہ ایک سو بیس سال کی عمر تک پہنچے ہیں) کہتے ہیں: میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی کہ میری قوم بنو حارث بن کعب نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا آپ نے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میری قوم نے مجھے آپ کے پاس اسلام کی خاطر بھیجا ہے فرمایا: مرحبا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: میرا نام "اکبر" ہے فرمایا: تمہارا نام بشیر ہے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ والنسائی وابن السکن وابن مندہ وقال عزیب لا اعرفہ الا من حدیث اهل الجن برة من مصام وابو نعیم

حضرت بکر بن جبلہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۰.... ھشام بن محمد بن سائب، حارث بن عمرو کلبی ابویعلی بن عطیہ عمارہ بن جریر کی سند سے حدیث مروی ہے کہ عبد عمرو بن جبلہ بن وائل کے پاس ایک بت تھا جسے "عیر" کہا جاتا تھا قبیلہ والے اس کی تعظیم کرتے تھے کہتے ہیں: ایک دن ہم اس بت کے پاس سے گزرے ہم نے ایک آواز سنی کوئی عبد عمرو سے کہہ رہا تھا: اے بکر بن جبلہ! تم محمد کو جانتے ہو۔ پھر اسلام کا ذکر کیا۔ رواہ ابن مندہ وابو نعیم

حضرت بکر بن حارثہ جہنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۱.... حضرت بکر بن حارثہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے مشرکین کے ساتھ جنگ کی رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے بکر! آج تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے غصہ سے ان پر اچھی طرح سے تیر برسائے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے میرا نام بر بیر رکھ دیا۔ رواہ المعری

حضرت بکر بن شداخ لیثی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۲.... عبدالملک بن یعلی لیثی کی روایت ہے کہ حضرت بکر بن شداخ لیثی رضی اللہ عنہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے تھے یہ لڑکپن میں خدمت کا فریضہ انجام دیتے تھے چنانچہ جب سن بلوغت کو پہنچے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ کے اہل خانہ کے پاس داخل ہونا پڑتا ہے حالانکہ میں سن بلوغت کو پہنچ چکا ہوں نبی کریم ﷺ نے مجھے دعا دی اور فرمایا: یا اللہ! اس کی بات کو سچ کردے اور فتحمندی سے اسے ہم کنار کر چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کسی یہودی نے ایک مقتول پایا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو امر عظیم سمجھا اور اس پر بڑے رنج کا اظہار کیا پھر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: کیا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے ولایت دی ہے اور اسی لیے مجھے خلافت عطا کی ہے کہ مردوں کو یوں ناحق قتل کیا جائے؟ میں اللہ تعالیٰ سے ایسے شخص کا سوال کرتا ہوں جس کے پاس اس کا کوئی علم ہو اور مجھے بتائے بکر بن شداخ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: مجھے اس کا علم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر تم اس مقتول کے خون کے ذمہ دار ہو ورنہ اس سے نکلنے کی کوئی حجت بیان کرو عرض کیا: جی ہاں فلاں شخص جہاد میں شرکت کی غرض سے نکلا اور مجھے اپنے اہل وعیال کا وکیل بنا گیا میں اس کے دروازے پر پہنچا تو میں نے اس یہودی کو اس کے گھر میں پایا اور یہ کہہ رہا تھا:

واشعث غرۃ الاسلام منی   خلوت بعرسہ لیل التمام

میری وجہ سے اسلام کی چمک دھیمی پڑ گئی میں نے اس کے جلوہ کے لیے پوری پوری رات خلوت میں گزاردی۔

ابیت علی ترا ئبھا ویمسی   علی جرداء لاحقۃ الخرام

میں اس کے سینے پر حملہ کرنے سے بار رہا ہوں لیکن اس نے بے بالوں کے شام کی کہ وہ وسط راستہ پر جا چکا تھا۔

کان مجا مع الر بلات منها فنا م ینهفون الی فنام

گویا کہ اس کی ہڈیوں کے جوڑ انسانوں کی جماعت کی مانند تھے جو کسی دوسری جماعت کی طرف اٹھ رہے ہوں۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ کی دعا کی وجہ سے ان کی بات سچ قرار دی اور مقتول کا خون رائیگاں قرار دیا۔ رواہ ابن مندہ و ابو نعیم

حضرت بلال مؤذن رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۳..... ''مسند صدیق'' محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کی روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور ابھی دفنائے نہیں گئے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور جب اشھد ان محمدا رسول اللہ کہتے تو مسجد میں لوگوں پر گریہ طاری ہو جاتی جب رسول اللہ ﷺ دفن کر دیئے گئے بلال رضی اللہ عنہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اذان دو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے مجھے اس لیے آزاد کیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں تو بلاشبہ آپ کو اس کا حق حاصل ہے اور اگر مجھے محض اللہ کے لیے آزاد کیا ہے تو پھر میرا راستہ چھوڑ دیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں محض اللہ کے لیے آزاد کیا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے اذان نہیں دوں گا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے اسکا تمہیں اختیار ہے بلال رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں اقامت اختیار کی اور جب فتوحات شام کے لیے لشکروں کا خروج ہونے لگا بلال رضی اللہ عنہ لشکروں کے ساتھ ہوئے اور شام میں جا پہنچے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۸۷۴..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے ان سے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے مجھے اللہ کے لیے آزاد کیا ہے یا اپنے لیے؟ فرمایا: اللہ کے لیے آزاد کیا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں تا کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کر سکوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی بلال رضی اللہ عنہ شام چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ رواہ ابن سعد و ابو نعیم فی الحلیة

۳۶۸۷۵..... قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس روک لیں اور اگر محض اللہ کے لیے خریدا ہے تو پھر مجھے چھوڑ دیں تا کہ میں اللہ کے لیے عمل کر سکوں ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: میں نے تمہیں اللہ کے لیے آزاد کیا ہے جاؤ اور اللہ کے لیے عمل کرو۔

رواہ ابن سعد و ابو نعیم فی الحلیة

۳۶۸۷۶..... عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد وعمار بن حفص بن عمر بن سعد وعمر بن حفص بن عمر بن سعد اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے خبر کی ہے کہ نجاشی حبشی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف تین عصا۔ (لاٹھیاں) بھیجیں ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے رکھ لی ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی اور ایک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دی جو لاٹھی رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے رکھی تھی بلال رضی اللہ عنہ اسے لے کر عیدین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے چلتے اور عیدگاہ میں آ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے نصب کر دیتے رسول اللہ ﷺ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے پھر رسول اللہ ﷺ کے بعد بلال رضی اللہ عنہ اسی طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے پھر ان کے بعد حضرت سعد قرظ عیدین کے موقع پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آگے چلے اور عیدگاہ میں اسے نصب کر دیتے وہ دونوں بھی اسی کی طرف نماز پڑھتے تھے جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ مؤمن کا افضل ترین عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بلال تم کیا چاہتے ہو بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں فی سبیل اللہ جہاد کرنا چاہتا ہوں حتیٰ کہ مجھے موت آ جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اپنے احترام اور حق کا

واسطہ دیتا ہوں کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں جسمانی لحاظ سے کمزور ہو گیا ہوں اور میری وفات کا وقت بھی قریب ہو چکا ہے۔ (لہٰذا میرے پاس رہو) بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مقیم رہے حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے بلال رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہی مطالبہ رکھا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح بلال رضی اللہ عنہ کا مطالبہ رد کر دیا لیکن بلال رضی اللہ عنہ نہ مانے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی جگہ کسے مؤذن مقرر کرتے ہو؟ عرض کیا میں سعد کو مؤذن مقرر کرتا ہوں چونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے آذان دیتے رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انھیں اذان کی ذمہ داری سونپی اور ان کے بعد انہی کی اولاد کو یہ فریضہ نبھانے کی تاکید کی۔

رواہ ابن سعد

۳۶۸۷۷...... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ'' بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ میں نے اپنے آگے پاؤں کی چاپ سنی میں نے کہا: یہ کون ہے فرشتوں نے جواب دیا: یہ بلال ہیں آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کونسا عمل کرتے ہو جس کی وجہ سے تم جنت تک جا پہنچے ہو۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے جب بھی حدث لاحق ہوا ہے میں نے وضو کیا ہے، اور میں جب بھی وضو کرتا ہوں سمجھتا ہوں کہ میرے ذمہ اللہ کے لیے دو رکعتیں واجب ہیں، چنانچہ میں اس وضو سے ضرور دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۸۷۸...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے سات لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا ہے، رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عمار، ان کی والدہ سمیہ بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین اپنی بات رسول اللہ ﷺ کی سو اللہ تعالیٰ نے آپ کا دفاع آپ کے چچا ابوطالب کے ذریعے کیا رہی بات ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ نے ان کا دفاع ان کی قوم کے ذریعے کیا، ان کے علاوہ بقیہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ کو مشرکین نے پکڑ کر لوہے زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑ دیا اور انھیں تپتی ہوئی دھوپ میں ڈال دیا ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں مگر انھوں نے مشرکین کے ارادے کو قبول کیا سوائے بلال رضی اللہ عنہ کے چنانچہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے آپ کو ذلیل کیا اور مشرکین ان کے ساتھ ہر طرح کا حربہ استعمال کر گزرے بالآخر مشرکین نے بلال رضی اللہ عنہ کو لڑکوں کے حوالے کیا لڑکے آپ رضی اللہ عنہ کو گھسیٹتے ہوئے مکہ کی گلیوں میں چکر لگانے لگے جب کہ بلال رضی اللہ عنہ کی زبان پر ایک ہی کام تھا احد، احد۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

حرف تاء...... حضرت تلب بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۹...... غالب بن حجیرہ کی روایت ہے کہ مجھے ہلقام بن تلب نے حدیث سنائی کہ تلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ کو اجازت ملے میرے لیے اور استغفار کر دیں چنانچہ آپ ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے اور پھر میرے لیے دعا کی اور دعا کے بعد اپنا ہاتھ چہرہ اقدس پر پھیر دیا اور فرمایا: یا اللہ! تلب کی مغفرت کر اور اس پر رحم فرما۔ تین بار یہی دعا کی۔

رواہ ابونعیم

حرف جیم...... حضرت جابر بن سمرہ

۳۶۸۸۰...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب بچے رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرتے آپ ﷺ ان میں سے بعض کے ایک رخسار پر دست شفقت پھیرتے ان میں سے بعض کے دونوں رخساروں پر پھیرتے میں آپ کے پاس سے گزرا آپ نے میرے ایک رخسا پر دست شفقت پھیرا چنانچہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا وہ رخسار جس پر نبی کریم ﷺ نے دست شفقت پھیرا تھا وہ دوسرے کی نسبت زیادہ خوبصورت تھا۔ رواہ الطبرانی

حضرت جارود رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۱..... ''مسند جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب اہل بحرین کا وفد آیا تو ان کے ساتھ جارود رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور انھیں اپنے قریب بٹھایا۔

رواہ الطبرانی عن انس

حضرت جثامہ بن مساحق رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۲..... یحییٰ بن ایوب کنانی جنھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ھرقل کے پاس بطور قاصد بھیجا تھا انھیں جثامہ بن مساحق بن ربیع بن ربیع بن قیس کنانی کہا جاتا تھا جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ہرقل کے پاس بیٹھ گیا میں سمجھا تھا کہ میرے نیچے کوئی چیز۔(کرسی یا گدی وغیرہ) نہیں لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ میرے نیچے سونے کی کرسی ہے جب میں نے سونے کی کرسی دیکھی میں اس سے نیچے اتر گیا ہرقل ہنس پڑا اور کہا: تم اس کرسی سے کیوں اتر گئے ہو حالانکہ ہم نے یہ تمہارے اکرام کے لیے رکھی تھی۔ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جیسی اشیاء کے استعمال سے منع فرماتے سنا ہے۔ رواہ ابونعیم

حضرت جحدم بن فضالہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۳..... محمد بن عمرو بن عبداللہ بن جحدم جہنی کی سند سے مروی ہے کہ ان کے پردادا جحدم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جحدم میں برکت عطا فرمائے۔ نیز آپ نے میرے لیے ایک نوشتہ بھی لکھا ..... پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی۔ رواہ ابونعیم

حضرت جحش جہنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۴..... عبداللہ بن جحش جہنی اپنے والد جحش رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دیہات میں رہتا ہوں اور وہیں نماز پڑھتا ہوں مجھے آپ کسی رات کا حکم دیں تا کہ اس رات میں اس مسجد میں آ کر نماز پڑھوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرھویں تاریخ کی رات آ جاؤ اگر چاہو تو اس کے بعد نماز پڑھو چاہو تو چھوڑ دو۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

حضرت جراد بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۵..... قرہ بنت مزاحم کہتی ہیں ام عیسی اپنے والد جراد بن عیسی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے بہت سارے کنویں ہیں جن سے پانی ابلتا ہے ہمارے کنوؤں کا شیریں پانی ہے ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ الحدیث۔ رواہ ابونعیم

حضرت جندب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۶..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی کے

پاس امانت نہ رکھتے تو اس وقت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس امانت رکھتے تھے اور جب کسی کو راز نہ بتاتے اس وقت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو راز بتاتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۸۸۷..... ضعیف بن حارث کہتے ہیں میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ابوذر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ابوذر جب حاضر ہوتے انہی کو رسول اللہ ﷺ اپنے قریب کرتے اور جب غائب ہوتے ان کا پوچھتے تھے مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ زمین نے اپنے اوپر کسی بشر کو اٹھایا نہ ہی آسمان نے کسی پر سایہ کیا جو ابوذر سے بڑھ کر بات میں سچا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل کما ذکرہ ابن حجر فی الاصابۃ، ۲۴۴

۳۶۸۸۸..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا مجھ سے قبل تین آدمی اسلام لائے تھے اور میں چوتھا تھا۔

رواہ ابونعیم

۳۶۸۸۹..... ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ گویا میں اپنے آپ کو اسلام کا چوتھا دیکھ رہا ہوں مجھ سے قبل صرف نبی کریم ﷺ ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۹۰..... ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے فرمایا: نہ آسمان نے کسی انسان پر سایہ کیا نہ زمین نے اسے اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو ابوذر ابن مریم کے مشابہ ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۹۱..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: قیامت کے دن تم میں سے زیادہ میرے قریب وہ شخص بیٹھا ہوگا جو دنیا سے اس حالت میں جائے جس حالت پر میں نے اسے چھوڑا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم میں سے کوئی شخص نہیں سوائے میرے جو دنیا کے ساتھ کسی نہ کسی درجہ میں چمٹ نہ گیا ہو میں قیامت کے دن تمہاری نسبت رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب ہوں گا۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۹۲..... "مسند عمر" مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لوگوں میں دل کے اعتبار سے کون زیادہ خوش قسمت ہے؟ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ بدن جو مٹی میں آلودہ ہوں عذاب سے مامون ہو اور ثواب کا منتظر ہو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوذر تم نے سچ کہا۔ رواہ الدینوری

۳۶۸۹۳..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی بیوی ام ذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا میں رونے لگی: ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں حالانکہ آپ قریب الموت ہیں اور ہم ہیں بھی بیابان میں جہاں اور کوئی نہیں میرے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں جو آپ کے کفن کی کفایت کر سکے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: رو نہیں چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جماعت سے فرماتے سنا ہے میں بھی ان میں تھا فرمایا: کہ ضرور تم میں سے ایک شخص بیاباں میں مرے گا اس کے پاس مسلمانوں کی ایک ٹکڑی جماعت حاضر ہوگی چنانچہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضرین میں سے جتنے لوگ تھے ان میں سے کوئی بھی میرے علاوہ بیاباں میں نہیں مرا ہر ایک بستی میں یا جماعت میں مرا ہے سو میں ہی ہوں جو بیاباں میں مر رہا ہوں اللہ کی قسم میں جھوٹ نہیں بول رہا اور نہ ہی میں نے جھوٹ بولا ہے، جاؤ راستہ دیکھو۔ ام ذر کہتی ہیں: میں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ لوگ حج کے لیے جا چکے ہیں اور راستے منقطع ہو چکے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جاؤ دیکھو تو لوٹنا، ام ذر کہتی ہیں: میں ریت کے ایک ٹیلے پر آ گئی اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگی: پھر میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ آتی اور ان کی تیمارداری کرتی اسی دوران میں چکر لگا رہی تھی کیا دیکھتی ہوں۔ کہ کچھ لوگ کجاووں پر سوار پرندوں کے جھنڈ کی طرح سامنے سے آرہے ہیں۔ میں کپڑا لے کر انھیں اپنی طرف بلانے لگی وہ میری طرف آنے لگے اور میرے پاس آ کر رک گئے اور پوچھا: اے اللہ کی بندی تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا: مسلمانوں میں سے ایک شخص مرا جا رہا ہے تم لوگ اس کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کر دو۔ راہ گیروں نے پوچھا وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا: وہ ابوذر غفاری ہیں۔ وہ بولے: ابوذر جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں ام ذر کہتی ہیں انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ پر اپنے ماں باپ کو قربان کیا اور جلدی سے ابوذر کے پاس آئے ابوذر رضی اللہ عنہ نے انھیں مرحبا کہا اور بولے: میں نے رسول اللہ

ﷺ کو ایک جماعت سے فرماتے سنا میں بھی اس جماعت میں تھا فرمایا کہ ایک شخص بیابان میں ضرور مرے گا اور اس کے پاس مسلمانوں کی ایک ٹکڑی جماعت آئے گی چنانچہ اس وقت آپ کے پاس حاضرین میں سے ہر شخص بستی میں یا جماعت میں مرا ہے اور میں ہی وہ شخص ہوں جو بیابان میں مر رہا ہوں تم لوگ میری بات سن رہے ہو اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہوا جو میرے کفن کے لیے کافی ہو مجھے اسی میں کفن دو اور تم یہ بھی سن رہے ہو کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں مجھے وہ شخص کفن نہ دے جو امیر ہو یا سرکاری جاسوس ہو یا ایلچی ہو یا نقیب ہو، چنانچہ راہگیروں کی جماعت میں ہر شخص کسی نہ کسی عہدے پر فی الوقت فائز تھا یا قبل ازیں کسی عہدے پر رہ چکا تھا البتہ ایک انصاری نوجوان لڑکا تھا اسے کسی قسم کا کوئی عہدہ نہیں قبول کیا تھا وہ لڑکا کہنے لگا: اے چچا جان، میں آپ کو کفن دوں گا میں آپ کے ذکر کردہ عہدوں میں سے کسی عہدے پر نہیں ہوں میں آپ کو اس چادر میں کفن دوں گا یا ان دو کپڑوں میں کفن دوں گا جو میرے تھیلے میں پڑے ہوئے ہیں جن کی سوت میری امی نے کاتی ہے اور اسی نے وہ بنائے ہیں۔ چنانچہ اسی انصاری نوجوان نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کفن پہنایا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۴..... ابو یزید مدنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا ایک بھائی تھا جسکا نام انیس تھا اور وہ پائے کا شاعر تھا حدیث میں اس کے اسلام لانے کا واقعہ ذکر کیا اور اس میں یہ بھی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور ابوبکر آپکے پیچھے پیچھے چلے آرہے تھے میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! فرمایا: وعلیک ورحمۃ اللہ (تین بار کہا) آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ اور کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو سارا واقعہ سنانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے پوچھا: تم کہاں سے کھاتے پیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آب زمزم پی لیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ آب زم زم کھانے کی چیز بھی ہے اور پینے کی بھی اور یہ بابرکت پانی ہے۔ آپ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقیم رہا میں نے اسلام کی تعلیم حاصل کی اور کچھ قرآن بھی پڑھ لیا پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں میں اپنے دین اور اسلام کا برسر عام اعلان کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے خوف ہے تمہیں کہیں قتل نہ کر دیا جائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں گو مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے، چنانچہ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ میں مسجد حرام میں آ گیا جب کہ قریش مختلف حلقے بنائے ہوئے گفتگو میں مشغول تھے۔ میں نے کہا: اشھد ان لا الہ اللہ وان محمدا رسول اللہ قریش نے حلقے برخاست کر دیئے اور غصہ میں میری طرف کھڑے ہو گئے مجھے مارنے لگے حتیٰ کہ جب مجھے چھوڑا میں ایسا تھا جیسا کہ سرخ رنگ کا بت ہوتا ہے جس پر منت کے جانوروں کو ذبح کر کے خون کے ساتھ لتھیڑ دیا گیا ہو۔ وہ سمجھے انھوں نے مجھے قتل کر دیا ہے تھوڑی دیر بعد مجھے افاقہ ہوا اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے میری کیفیت دیکھ کر فرمایا: کیوں میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے دل میں ایک حاجت تھی جسے میں نے پورا کر دیا کچھ عرصہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی مقیم رہا پھر آپ نے فرمایا: اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ اور جب تمہیں میرے غلبہ کی خبر ہو میرے پاس آ جانا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۵..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز نے سب سے پہلے مجھے اسلام کی طرف بلایا وہ یہ ہے کہ ہم تنگدست لوگ تھے ہمیں قحط سالی نے دبوچ لیا میں نے اپنے ساتھ اپنی والدہ اور بھائی انیس کو سوار کیا اور اپنے سسرال کے ہاں سرزمین نجد میں چلا گیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی اور شاعر درید بن صمہ کی باہمی منافرتی رسہ کشی اور خساء کے متعلق ان دونوں کی رقابت کا ذکر کیا: اور کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا: آپ نے یکلخت مجھ سے یہ سوالات کر ڈالے: تو کون ہے کس قبیلہ سے تعلق ہے کہاں سے آئے ہو اور کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو سارا واقعہ سنانا شروع کر دیا آپ نے فرمایا: ابھی تک کہاں سے کھاتے پیتے رہے ہو میں نے عرض کیا: آب زمزم پیتا رہا ہوں فرمایا: بلاشبہ آب زم زم کھانا بھی ہے جو انسان کی پیٹ کو بھر دیتا ہے میں نے عرض کیا: مجھے اجازت دیں تا کہ کچھ کھالوں۔ فرمایا جی ہاں اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور طائف کی کشمش لائے آپ ہمارے لیے تھوڑی تھوڑی بھر کشمش ڈالتے رہے اور ہم کھاتے رہے حتیٰ کہ ہم شکم سیر ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: میرے لیے میری سرزمین اٹھالی گئی ہے اور وہ کوئی پانی والی زمین ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ سرزمین تہامہ ہی ہو سکتی ہے لہٰذا تم اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ اور انھیں بھی اسلام کی دعوت دو۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۶......حسن فردوسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دبالیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: اے فتنے کے تالے میرا ہاتھ چھوڑ دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ ابوذر کی اس بات کی ضرور کوئی حقیقت ہے لہٰذا پوچھا اے ابوذر فتنے کے تالے سے کیا مراد ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ بھی ادھر آنکلے اور آپ نے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانا ناپسند سمجھا لہٰذا آپ وہیں لوگوں کے پیچھے پڑ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تک یہ شخص تمہارے درمیان موجود ہے اسوقت تک تم کسی فتنہ کا شکار نہیں بنوگے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۹۷...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی دربان قنبر کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے سخت رویہ رکھتے تھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبادہ بن صامت ابودرداء اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ یہ حضرات ان سے بات کریں چنانچہ ان حضرات صحابہ کرام نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بات کی ابوذر رضی اللہ عنہ نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوولید! رہی تمہاری بات سو تمہیں مجھ پر فضیلت حاصل ہے اور مجھ پر سبقت بھی حاصل ہے اور میں تمہاری وجہ سے اس سرزمین سے اعراض بھی کر چکا تھا رہی تمہاری بات اے ابودرداء سو رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تم نے اسلام کی طرف سبقت کی پھر تم اسلام لے آئے اور تم نیکوکار مؤمنین میں سے ہو۔ اے عمرو بن العاص رہی تمہاری بات سو تم نے اسلام قبول کیا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے حالانکہ اس وقت تو اپنے گھر کے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ تھا۔ رواہ ایعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۶۸۹۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے کسی کو اپنے اوپر اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ قول کا سچا ہو جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ عیسیٰ بن مریم کی تواضع کی طرف دیکھے اسے چاہئے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ ایک روایت ہے کہ ابوذر زہد وتقوی نیکوکاری اور دنیا سے بے رغبتی میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۹۹......ابوجمرہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص کا ظہور ہوا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا بھائی بھیجا کہ میرے پاس اس شخص کی خبر لاؤ۔ پھر ان کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں زاد راہ اور پانی تھا مسجد میں داخل ہوئے اور کسی سے کچھ نہ پوچھا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے ملے مسجد کے ایک کونہ میں جا بیٹھے اور شام تک بیٹھے رہے تھوڑی دیر بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور کہا: کیا ابھی تک وقت نہیں آیا کہ یہ شخص اپنی منزل کی پہچان کر سکے ابوذر رضی اللہ عنہ اٹھ کر علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہولیے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آن پہنچے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ سنایا اور اسلام لے آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ جو چاہیں حکم دیں حکم ہوا: اپنے اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ جاؤ حتیٰ کہ تمہارے پاس میری کوئی خبر پہنچے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک کہ سر عام اسلام کا اعلان نہ کردوں۔ چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ مسجد میں چلے گئے اور با آواز بلند کہا: اشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وان محمدً اعبدہ' ورسولہ مشرکین کہنے لگے: اس شخص نے اپنا آبائی دین ترک کردیا پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوذر کو مارنے لگے، حتیٰ کہ ابوذر ادھ موئے ہوکر گر پڑے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۹۰۰......زید بن اسلم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بریر تمہارا کیا حال ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۹۰۱......ابوذر غفاری کہتے ہیں میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا مجھ سے قبل تین اشخاص نے اسلام قبول کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہ نے اور میں چوتھا شخص تھا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: **السلام علیک یارسول اللّٰہ! اشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ واشھد ان محمدًا عبدہ' ورسولہ**۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس میں خوشی کے اثرات نمایاں دیکھے ارشاد فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں جندب بنی غفار کا ایک شخص ہوں گویا آپ کو میرا انتساب ناپسند آیا اور آپ چاہتے تھے کہ میں کسی قبیلہ سے ہوتا۔ چونکہ میرا قبیلہ حاجیوں کو لوٹ لیتا تھا اور قبیلہ کے لوگ ڈنڈے لے کر حاجیوں کے راستے میں کھڑے ہوجاتے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن ابی ذر

حضرت ابوراشد عبدالرحمٰن بن عبید ازدی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۰۲... ''مسند ابن مندۃ'' محمد بن رافع خزاعی محمد بن احمد بن حماد وبعہ بن حماد رملی، ابوعثمان عبدالرحمن بن خالد بن عثمان، ابو خالد، عثمان بن محمد محمد بن عثمان بن عبدالرحمن عثمان بن عبدالرحمن ابوراشد عبدالرحمن بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سو آدمیوں کے قافلہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہم نبی کریم ﷺ کے قریب ہوئے ہم کھڑے ہوگئے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابومعاویہ آگے بڑھو۔

رواہ ابن عساکر والعقیلی

۳۶۹۰۳... محمد بن احمد، نضر بن سلمہ مروزی شاذان عبدالرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد، اپنے آباؤ اجداد کی سند سے ابوراشد ازدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی ابوعاصیہ ازدی سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم سب نے اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ نے جمیع ازدیوں کے لیے ایک نوشتہ لکھ کر میرے سپرد کیا جسکا مضمون یہ ہے کہ: محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس شخص کی طرف جس پر یہ خط پڑھا جائے جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرے اس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا امان ہے یہ خط عباس بن عبدالمطلب نے لکھا تھا۔ (رواہ ابن عساکر عقیلی کہتے ہیں: نضر بن سلمہ جھوٹا کذاب ہے اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔ ورواہ الدولابی فی الکنی)

۳۶۹۰۴... ابوالعباس ویعد بن حماد بن جابر ابوعثمان عبدالرحمن بن خالد بن عثمان، ابوخالد بن عثمان، عثمان بن محمد، محمد بن عثمان بن عبدالرحمن عثمان بن عبدالرحمن کی سند سے ابوراشد عبدالرحمن بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں اپنی قوم کے سو (۱۰۰) آدمیوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہم آپ کے قریب پہنچے تو آپ نے مجھے فرمایا: اے ابومغویہ، آگے بڑھو۔ چونکہ اگر تم اپنی محبوب چیز دیکھو گے ہمارے پاس واپس لوٹ گئے اور اگر اپنی محبوب چیز نہیں دیکھو گے واپس نہیں لوٹو گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب تر ہوگیا جب کہ میں اپنی قوم کے افراد میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ میں نے کہا: یا محمد! آنعم صباحا'' (یہ لفظ جاہلیت کا سلام سمجھا جاتا تھا) یعنی صبح بخیر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کا سلام نہیں ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر مسلمانوں کا سلام کیا ہے؟ فرمایا: جب مسلمانوں کے پاس جاؤ تو کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں نے کہا: السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ جواب میں فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟'' میں نے عرض کیا: میرا نام ابومغویہ عبدالات والعزیٰ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام ابوراشد عبدالرحمن ہے۔ آپ نے میرا اکرام کیا اور مجھے اپنے پاس بٹھایا اپنی چادر مجھے پہنائی اپنے جوتے مجھے عطا کیے اور اپنا عصا بھی مجھے دیا میں نے اسلام قبول کرلیا، حاضرین میں سے بعض لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کا اکرام کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چونکہ یہ قوم کا شریف آدمی ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا شریف آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔ ابوراشد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ساتھ میرا غلام ''سرحان'' بھی تھا وہ بھی میرے ساتھ اسلام لے آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میرا غلام سرحان'' ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوراشد کیا تم اسے آزاد کرسکتے ہو؟ اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں تمہارے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمائے گا ابوراشد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے غلام آزاد کردیا: اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف واپس لوٹ آیا اور انھوں نے بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ

۳۶۹۰۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم خلقت صورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والحاکم

۳۶۹۰۶۔۔۔''مسند براء بن عازب'' نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میری خلق اور اخلاق میں مشابہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی

۳۶۹۰۷۔۔۔''مسند بلال'' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں کے ساتھ مل بیٹھتے ان کے ساتھ گفتگو کرتے اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کا نام ابو مساکین رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرۃ

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰۱۔

۳۶۹۰۸۔۔۔''مسند جابر بن عبداللہ'' مکی بن عبداللہ رُعینی، سفیان بن عیینہ، ابن زبیر کی سند سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے واپس لوٹے تو ان سے رسول اللہ ﷺ ملے جب جعفر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ کی تعظیم کی خاطر شرمندہ سے ہوگئے رسول اللہ ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور فرمایا: اے میرے حبیب! تم میری خلق صورت اور اخلاق میں سب سے زیادہ مشابہ ہو اے میرے حبیب! تو بھی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جس مٹی سے میں پیدا کیا گیا ہوں۔

رواہ العقیلی وابونعیم قال العقیلی: غیر محفوظ وقال فی المیزان: مکی لہ منا کیر وقال فی المغنی: تفرح عن ابن عیینۃ عدیث عبدالرزاق

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۴۶۲

۳۶۹۰۹۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں سے محبت کرتے تھے ان کے ساتھ مل بیٹھے ان سے گفتگو کرتے مساکین بھی ان سے گفتگو کرتے رسول اللہ ﷺ ابوالمساکین کہتے تھے۔ رواہ ابونعیم

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰۱۔

۳۶۹۱۰۔۔۔''مسند عبداللہ بن عباس'' نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میری خلق اور اخلاق میں مشابہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل

۳۶۹۱۱۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر پہنچی رسول کریم ﷺ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور جعفر رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں عبداللہ اور محمد کو اپنی رانوں پر بٹھایا اور پھر فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو شہادت عطا کی ہے اب جعفر کے دو پر ہیں جن کے ذریعے وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اڑ رہے ہیں پھر فرمایا: یا اللہ! جعفر کی اولاد میں اچھے لوگوں کو پیدا فرما۔ رواہ الطبرانی وابونعیم وابن عساکر وفیہ عمر بن ھارون متروک

۳۶۹۱۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب جعفر کی شہادت کی خبر آئی ہم رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر غم وحزن کے اثرات نمایاں دیکھ رہے تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۱۳۔۔۔اسماعیل بن ابی خالد شعبی کی روایت ہے کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے واپس لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ سے ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم ہجرت میں تمہارے اوپر سبقت لے گئے ہیں لہٰذا ہم تم سے افضل ہیں اسماء رضی اللہ عنہا بولیں میں واپس (گھر) نہیں جاؤں گی حتی کہ آپ ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔ چنانچہ اسماء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملی وہ کہتے ہیں ہم تم سے افضل ہیں چونکہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم نے دومرتبہ ہجرت کی ہے اسماعیل کہتے ہیں: سعد بن ابی بردہ نے مجھے حدیث سنائی کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اسی دن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ بات اس طرح نہیں ہیں ہم تو دور اور اجنبی سرزمین میں پھینکے گئے تھے جب کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے رسول اللہ ﷺ تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے اور تمہارے بھوکے کو کھانا کھلاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۹۱۵ شعبی کی روایت ہے جب نبی کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو آپ کو خبر دی گئی کہ جعفر رضی اللہ عنہ نجاشی کے پاس سے واپس لوٹ آئے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کس چیز پر خوشی کروں جعفر کی آمد پر یا فتح خیبر پر پھر رسول اللہ ﷺ جعفر سے ملے اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی

۳۶۹۱۵...... شعبی کی روایت ہے کہ غزوۂ موتہ کے موقع پر مقام بلقاء میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! جعفر کے خاندان میں نیکو کار بندوں کو پیدا فرما۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۹۱۶...... شعبی کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس جعفر رضی اللہ عنہ کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی تو آپ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا حتیٰ کہ جب اسماء رضی اللہ عنہا آنسو بہا چکیں اور حزن وملال میں قدرے کمی واقع ہوئی تب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور تعزیت کی جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو اپنے پاس بلایا اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی کہ یا اللہ اس کے ہاتھ کی خرید فروخت میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ جعفر رضی اللہ عنہ جو چیز بھی خریدتے تھے اس میں انھیں کثیر نفع ملتا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم مہاجرین نہیں ہیں: ارشاد فرمایا: جھوٹ بولتے ہیں: بلکہ تم نے دو ہجرتیں کی ہیں ایک نجاشی کی طرف اور دوسری میری طرف۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۶۹۱۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو طالب کے خیمہ میں تھا اچانک ابو طالب آدھمکے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے قریب بٹھایا اور کہا: اے چچا! کیا آپ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ ابو طالب نے کہا: اے بھتیجے! مجھے معلوم ہے کہ تم حق پر ہو لیکن میں سجدہ کرنا اچھا نہیں سمجھتا کہ میری سرین مجھ سے اونچی ہو جائے لیکن اے جعفر! تم جاؤ اور اپنے چچازاد کے بازوؤں کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ چنانچہ جعفر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں دو بازو عطا فرمائے ہیں جن کے ذریعے تم اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ جنت میں اُڑتے رہو گے۔

رواہ الخطیب واللالکائی وابن الجوزی فی الواھیات وفیہ سیف بن محمد ابن اخت سفیان الثوری کذاب

حضرت جفینہ جہنی (قیل النھدی رضی اللہ عنہ)

۳۶۹۱۸...... عرینہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت جُفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے انھیں خط لکھا (خط چمڑے کے ٹکڑے پر لکھا تھا) جُفینہ رضی اللہ عنہ نے خط سے اپنے ڈول کو پیوند لگا دیا اس پر ان کی بیٹی نے کہا: تم نے عرب کے سردار کے خط سے اپنا ڈول گانٹھ دیا۔ (جب قبیلہ جہینہ پر مسلمانوں نے حملہ کیا تو) جُفینہ رضی اللہ عنہ بھاگ گئے اور ان کے گھر کا کل مال ومتاع مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا پھر بعد میں آئے اور اسلام قبول کر لیا نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: حصص کی تقسیم سے قبل اپنا مال ومتاع دیکھ لو اور جو پالو اسے لے لو۔ رواہ ابو نعیم

حضرت جندب بن کعب عبدی (ازدی) وحضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہما

۳۶۹۱۹...... ابو طائف احمد بن عیسیٰ بن عبداللہ علاء اپنے آباء واجداد کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرات کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے سواروں کی جماعت کے ساتھ کوچ کہنا اور آپ نے کہنا شروع کر دیا۔ جندب، اور جندب کیا؟ اور ہاتھ کٹا زید جو کہ افضل ہے، آپ یہ کلمات پوری رات دہراتے رہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ بات پوری رات دہراتے رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے دو شخص ہیں ان میں سے ایک کو جندب کہا جاتا ہے وہ تلوار کے ایک ہی وار سے حق وباطل میں فرق کر دیتا ہے اور دوسرے کو ''زید'' کہا جاتا ہے اس اعضاء میں سے ایک وضو جنت کی طرف سبقت کر رہا ہے اور اس کے پیچھے اس کا پورا جسم جنت میں داخل ہو جاتا ہے رہی بات جندب کی سو وہ ولید بن عقبہ کے پاس ایک جادوگر لایا جو انھیں طرح طرح کی جادوگریاں دکھارہا تھا جندب نے اپنی تلوار سے اس کا سر تن سے جدا کر دیا رہی بات زید کی سو مسلمانوں کی کسی جنگ میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور پھر علی کا ساتھ دے گا چنانچہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہوئے زید رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۳۶۹۲۰۔۔۔ابراہیم بن جریر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جریر رضی اللہ عنہ اس امت کے یوسف ہیں۔

رواہ ابن سعد والخرائطی فی اعتلال القلوب

۳۶۹۲۱۔۔۔جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی کریم ﷺ نے مجھے حجاب میں نہیں رکھا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا آپ کے چہرے پر ضرور تبسم پایا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابو نعیم

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۸۷۔

۳۶۹۲۲۔۔۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچا میں نے اپنی سواری بٹھا دی اور پھر اپنے سامان کا تھیلا کھولا اور ایک اچھا سا جوڑا زیب تن کیا جب میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ خطاب فرما رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ پر سلام کیا: لوگوں نے مجھے کن انکھیوں سے گھورنا شروع کر دیا میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے کہا: اے عبداللہ کیا: رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق کچھ فرمایا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارا ذکر خیر کیا ہے کیا کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اچانک آپ کو دوران خطبہ ہی کچھ عارضہ پیش آیا اور فرمایا: اچانک تمہارے پاس اس کونے سے یا اس دروازے سے ایک شخص داخل ہوگا جو یمن والوں میں سب سے افضل ہے اس کے چہرے پر فرشتے کے مسح کا نشان ہوگا حضرت جریر کہتے ہیں: اس پر میں نے اللہ تعالیٰ حمد کی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والنسائی والطبرانی وابو نعیم

۳۶۹۲۳۔۔۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تم مجھے ذی خلصہ سے راحت نہیں پہنچاتے۔ (ذی خلصہ دور جاہلیت میں قبیلہ خثعم کا ایک گھر تھا جسے وہ کعبہ یمانیہ کہتے تھے)

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں گھوڑے کی پیٹھ پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے چنانچہ میں نے آپ کے دست اقدس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ رواہ ابن شیبۃ

۳۶۹۲۴۔۔۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وفود حاضر ہوئے آپ مجھے اپنے پاس بلاتے اور ان کے سامنے مجھ پر فخر کرتے۔ رواہ ابن الطبرانی

۳۶۹۲۵۔۔۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جریر! اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوبصورت بنایا ہے لہٰذا تم اپنے اخلاق کو بھی خوبصورت بناؤ۔ رواہ الدیلمی

۳۶۹۲۶۔۔۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے پیغام اسلام بھیجا میں آپ کی خدمت میں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے جریر تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اس لیے حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کروں آپ ﷺ نے مجھے دعوت دی کہ میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ نیز فرمایا: فرض نماز قائم کرو فرض زکواۃ دیتے رہو، اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھو پھر آپ نے میری طرف اپنی چادر ڈال دی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی شریف آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم

۳۶۹۲۷۔۔۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں مدینہ پہنچا میں نے اپنی سواری بٹھائی اور تھیلا کھولا اور عمدہ جوڑا زیب تن کیا پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا، لوگ مجھے کن انکھیوں سے گھورنے لگے: میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص سے کہا: اے عبداللہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے میرا ذکر کیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے تمہارا ذکر خیر کیا ہے اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دوران خطبہ آپ کو کچھ عارضہ پیش آیا اور فرمایا:

عنقریب تمہارے پاس ایک شخص اس کونے سے یا فرمایا: اس دروازے سے داخل ہوگا جو یمن والوں میں سب سے بہتر ہوگا، خبردار! اس کے چہرے پر فرشتے کی مسح کا نشان ہے میں نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

۳۶۹۲۸......صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبداللہ البجلی اپنے آباؤ اجداد کی سند سے ام قصاف بنت عبداللہ بن ضمرہ کہتی ہیں میرے والد عبداللہ بن ضمرہ نے مجھے حدیث سنائی کہ ایک دن وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کے پاس آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی بیٹھی ہوئی تھی جس میں اکثریت اہل یمن کی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہارے اوپر ایک شخص اس گھاٹی سے نمودار ہوگا جو اہل یمن میں سب سے بہتر ہے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سامنے سے ظاہر ہوئے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر سلام کیا سب نے سلام کا جواب دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے جریر رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی چادر پھیلائی اور ان سے فرمایا: اے جریر! اس پر بیٹھو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے بڑی گرمجوشی سے جریر کا استقبال کیا ہے حالانکہ آپ نے اس طرح کسی کا استقبال نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: جی ہاں یہ اپنی قوم کا شریف آدمی ہے اور جب تمہارے پاس کسی قوم کا شریف آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ الدیلمی

۳۶۹۲۹......ام قصاف بنت عبداللہ اپنے والد سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا: اس کشادہ راستے سے تمہارے اوپر ایک شخص نمودار ہونے والا ہے جو یمن والوں میں سب سے بہتر ہے اس کے چہرے پر فرشتے کے ہاتھ پھیرنے کا واضح نشان ہے چنانچہ لوگ جھانک جھانک کر دیکھنے لگے، ہر ایک ہی چاہتا تھا کہ وہ اسی کے قبیلہ میں سے ہو۔ کیا دیکھتے ہیں کہ جریر رضی اللہ عنہ سامنے سے نمودار ہوئے جب نبی کریم نے جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا اور اپنی چادر پھیلائی پھر فرمایا: اے جریر! اس پر بیٹھو آپ ﷺ ان سے گفتگو میں مشغول ہوگئے جب جریر رضی اللہ عنہ اٹھ کر چلے گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جیسا استقبال آپ نے جریر کا کیا ہے اس طرح آپ نے کسی کا نہیں کیا: فرمایا: جی ہاں۔ میں نے یہی کیا ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بڑا آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ ابو سعد النقاش فی معجمہ وابن النجار

۳۶۹۳۰......"مسند جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ" جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گھوڑوں کی پیٹھ پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر مارا میں نے آپ کے دست اقدس کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا آپ نے فرمایا: یا اللہ، اسے ثابت قدم رکھ اور اسے ھادی و مہدی بنادے چنانچہ اس کے بعد میں گھوڑے کی پیٹھ سے نہیں گرا۔ رواہ الطبرانی عن جریر

حضرت جعفر بن ابی الحکم رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۱......جعفر بن ابی حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ تیرہ (۱۳) غزوات کیے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن جابر

حضرت جزء بن جدرجان رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۲......"مسند جدرجان بن مالک الاسدی" ابو بشر دولدبی، اسحاق بن ابراہیم رملی، ھاشم بن محدم بن ھاشم بن جزء بن عبدالرحمن بن جزء بن جدرجان بن مالک اپنے آباؤ اجداد کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جدرجان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی اسو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی چنانچہ حضرت جزء اور حضرت جدرجان رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے تھے اور آپ کی صحبت میں بھی رہے۔

رواہ ابن مندہ وابو نعیم وقال تفرد بہ اسحاق الرملی قال فی الاصابۃ: وھم مجھولون

حضرت جزی سلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۳..... حبان بن جزی سلمی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک قیدی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ میں سے تھا لوگوں نے اسے قیدی بنالیا تھا اور وہ لوگ مشرکین تھے پھر اسلام لے آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ قیدی بھی ان کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے حضرت جزی رضی اللہ عنہ کو دو چادریں پہنائیں جزی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس اسلام لائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ وہ بھی تمہیں اپنے پاس سے دو چادریں عطا کرے گی چنانچہ جزی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو خوش وخرم رکھے! ان چادروں میں سے میرے لیے انتخاب کریں جو کہ آپ کے پاس ہیں، چونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ان میں سے دو چادریں پہنائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی مسواک طولا کھینچتے ہوئے فرمایا: یہ لے لو اور یہ لے لو۔ چنانچہ عرب کی عورتیں نہیں دیکھی جاتی تھی۔ رواہ ابونعیم

حرف حاء..... حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۴..... حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام مور چہ زن بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور آگے نکل گیا میں واپس لوٹا نبی کریم ﷺ بھی اپنی جگہ سے اٹھ آئے فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، ارشاد فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے انھوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا ہے۔

رواہ الطبرانی وابونعیم

۳۶۹۳۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک مرتبہ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے آپ کے پاس جبرئیل امین بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کررہے تھے حارثہ رضی اللہ عنہ آگے نکل گئے اور انھیں سلام نہ کیا جبرئیل امین نے کہا: اس شخص نے سلام کیوں نہیں کیا۔ اگر یہ سلام کرتا میں اس کے سلام کا جواب دیتا پھر کہا: یہ شخص اسی (۸۰) میں سے ہوگا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اس سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا: اسی آدمیوں کے علاوہ باقی لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور یہ اسی آدمی آپ کے ساتھ صبر کیے رہیں گے ان کا اوران کی اولاد کا رزق جنت میں ہے۔ جب حارثہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے سلام کیا ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ہمارے پاس سے گزرے ہمیں سلام کیوں نہیں کہا: حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ کے ساتھ ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا تھا میں نے آپ کی گفتگو کو منقطع کرنا اچھا نہیں سمجھا۔ فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: وہ جبرئیل امین تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں جبرئیل علیہ السلام کی بات سنائی۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ افضل الشہداء ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جعفر بن ابی طالب شہیدوں کے سردار ہیں وہ فرشتوں کے ساتھ ہیں اور یہ عطیہ ان کے سوا پہلی امتوں میں کسی کو نہیں ملا، یہ ایسی چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کا اکرام کیا ہے۔ رواہ ابوبکر وابو القاسم الحرفی فی امالیہ

۳۶۹۳۸...... "مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو۔ (شہید) دیکھا رونے لگے اور جب انھیں مثلہ دیکھا تو آپ سسکیاں لے لے کر رونے لگے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

فائدہ:...... مثلہ: میت کے کان ناک اور ہونٹ وغیرہ کاٹ دینے کو مثلہ کہتے ہیں: کسی کو مثلہ کرنا اسلام میں جائز نہیں۔

۳۶۹۳۹...... حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا رونے لگے اور جب انھیں مثلہ دیکھا آپ کی سسکیاں بندھ گئیں۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۴۰...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جب غزوۂ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ان کی تلاش میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں انھیں نہیں پتہ تھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا بیتی ہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ملے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی ماں کو بتادو۔ (کہ حمزہ شہید ہو چکے ہیں) زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم اپنی پھوپھی کو بتادو، چنانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خود ہی بول پڑیں کہ حمزہ نے کیا کیا ہے؟ ان دونوں نے اتنا کہہ کر انھیں ٹال دیا کہ ہمیں نہیں معلوم۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے صفیہ رضی اللہ عنہا کی عقل ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دست اقدس حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر رکھا اور ان کے لیے دعا کی۔ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر رونے لگیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اگر عورتوں کے واویلے کی بات نہ ہوتی میں حمزہ کو یوں ہی پڑا رہنے دیتا تاکہ قیامت کے دن پرندوں کے پیٹوں اور جنگلی درندوں کے پیٹوں سے انھیں حشر کے لیے لے جایا جاتا۔ پھر آپ نے مقتولین (شہداء احد) پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ سات میتیں لائی جاتیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ وہیں رکھے رہتے آپ سات تکبیریں کہتے اور یہ میتیں اٹھالی جاتیں لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ کو وہیں دکھ دیا جاتا پھر دوسرے سات لائے جاتے آپ ان پر بھی سات تکبیریں کہتے اور یوں فارغ ہو گئے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۴۱...... "مسند حباب بن ارت" حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو (بعد از شہادت) دیکھا ہے، ہم ان کے لیے اتنا کپڑا نہیں پاتے تھے جس میں انھیں بقدر کفایت کفن دیا جاسکے، البتہ ایک چادر تھی اسی میں ہم نے انھیں کفن دیا اس کا بھی یہ حال تھا کہ جب ہم چادر سے پاؤں ڈھاپتے سر ننگا ہو جاتا اور جب سر ڈھاپتے پاؤں ننگے ہو جاتے بہر حال ہم نے ان کا سر ڈھانپ دیا اور پاؤں پر بیری کے پتے ڈال دیئے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۴۲...... حضرت حباب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حنظلہ راہب رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی طرف دیکھا انھیں فرشتے غسل دے رہے تھے۔

رواہ ابن عساکر وفیہ ابو شیبۃ وھو متروک

۳۶۹۴۳...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو ان کی تلاش میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں انھیں معلوم نہیں تھا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا کیا بنا۔ حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی ماں کو بتادو زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: نہیں بلکہ تم ہی اپنی پھوپھی کو بتادو۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بولیں۔ حمزہ نے کیا کیا؟ ان دونوں حضرات نے اتنا کہہ کر انھیں ٹال دیا کہ وہ نہیں جانتے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے صفیہ رضی اللہ عنہا کا خوف ہے کہ (حمزہ رضی اللہ عنہ کی خبر سن کر) اس کی عقل جاتی رہے گی چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس صفیہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر رکھا اور ان کے لیے دعا کی صفیہ رضی اللہ عنہا نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس تشریف لائے جب کہ آپ ﷺ کی لاش کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر عورتوں کی جزع فزع کا خوف نہ ہوتا میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو یونہی پڑا رہنے دیتا حتیٰ کہ قیامت کے دن انھیں پرندوں کے پیٹوں اور درندوں کے پیٹوں سے اٹھایا جاتا پھر آپ نے شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ سات میتیں رکھی جاتیں ان کے ساتھ حمزہ رضی

اللہ عنہ بھی ہوتے آپ رضی اللہ عنہ سات تکبیریں کہتے پھر یہ سات اٹھا لیئے جاتے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وہیں رکھے رہتے پھر دوسرے سات شہداء لائے جاتے اور ایک حمزہ رضی اللہ عنہ ہوتے ان پر آپ سات تکبیریں کہتے یوں اس طرح آپ ان سے فارغ ہوئے۔

رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی

۳۶۹۴۴ ..... یحییٰ بن عبدالرحمن اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ساتوں آسمانوں میں لکھا ہوا ہے حمزۃ بن عبدالمطلب اسد اللہ واسد رسولہ یعنی حمزہ بن عبدالمطلب اللہ اور اللہ کے رسول کے شیر ہیں۔ رواہ الدیلمی

۳۶۹۴۵ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غزوۂ احد سے واپس لوٹے تو بنی عبدالاشھل کی عورتیں اپنے مقتولین پر رو رہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں حمزہ پر روؤ چونکہ اس کے لیے رونے والی عورتیں نہیں ہیں۔ چنانچہ انصار یہ عورتیں آئیں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے لگیں اتنے میں نبی کریم ﷺ کی آنکھ لگ گئی تھوڑی دیر بعد بیدار ہوئے اور فرمایا: ان عورتوں کے لیے ہلاکت ہے یہ ابھی تک وہیں ہیں۔ ان سے کہو واپس آجائیں اور آج کے بعد کسی میت پر نہ روؤں۔ رواہ مسلم وابن ابی شیبة

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۶۹۴۶ ..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اشعار سنا رہے تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور فرمایا: اے حسان، تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اشعار سنا رہے ہو؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں یہیں ایسی ذات کو اشعار سنا چکا ہوں جو تم سے بہتر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا اور آپ واپس لوٹ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۴۷ ..... مسند بریدہ بن حصیب اسلمی" بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی مدح میں ستر اشعار کے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کی۔ رواہ ابن عساکر وسندہ صحیح

۳۶۹۴۸ ..... ابن مسیب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ لیا اور منع کرنا چاہا حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں مسجد میں اشعار کہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن کر آگے نکل گئے اور انھیں چھوڑ دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن عساکر

۳۶۹۴۹ ..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حسان رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا مشرکین کی ہجو میں اشعار کہو اور جبرئیل امین تمہارے ساتھ ہیں۔

رواہ ابن عساکر. وقال کذا قال فیہ: سمعت حسان وقد روی عن البراء من وجوہ عن النبی ﷺ نفسہ الخطیب

۳۶۹۵۰ ..... قاضی ابوالعلاء واسطی عبداللہ بن موسیٰ سلامی الشاعر فائذ بن بکیر ابوعلی مفضل بن فضل شاعر خالد بن یزید الشاعر ابوتمام حبیب بن اوس الشاعر صھیب بن ابی صھباء الشاعر، فرزدق ھمام بن غالب الشاعر عبدالرحمن بن حسان بن ثابت الشاعر کی سند سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے حسان! مشرکین کی ہجو میں اشعار کہو اور جبرئیل امین بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ بلاشبہ بعض اشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں نیز آپ نے فرمایا: جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اسلحہ سے لڑ رہے ہوں تم زبان سے لڑا کرو۔

رواہ ابن عساکر

کلام: ..... خطیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ حدیث ابوالعلاء سے بغدادیوں کی ایک بڑی جماعت نے حاصل کی ہے حالانکہ مجھے اس بات پر بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ عبداللہ بن موسیٰ سلامی جو کہ اصحاب عجائب وظرائف ہے کا وطن ماوراء النہر کا علاقہ ہے چنانچہ وہ بخارا، سمرقند اور ان کے

مضافات میں احادیث بیان کرتا رہا ہے اور مجھے خراسان میں کوئی شخص نہیں ملا جس نے اس سے سماع حدیث کیا ہو مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ بغداد آیا ہو، چنانچہ جب ابوالعلاء نے مجھے اس کی سند سے حدیث سنائی میں سمجھا ممکن ہے سلامی حج کے لیے آیا ہو اور ابوعبداللہ بن بکیر اس سے ملے ہوں اور سماع کرلیا ہو اور ان کے ساتھ ابوالعلاء بھی ہوں بہر حال اسی کش وپنج میں اس کی مرویات منظر عام پر آتی رہیں پھر ۴۲۷ھ میں ابو عبداللہ بن بکیر کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط میرے ہاتھ لگا جس میں سند کے ساتھ شعراء کی احادیث ذکر کی ہوئی تھیں۔ اس میں ابن بکیر کے خط سے یہ سند بھی مجھے ملی: حسین بن علی بن طاھر ابوعلی صیرفی، عبداللہ بن موسیٰ سلامی الشاعر ابوعلی مفضل بن فضل الشاعر اس سند سے وہی حدیث جو میں نے ابوالعلاء عن السلامی کی سند سے ذکر کی ہے اسی سیاق ولفظ میں مل گئی میں نے یہ قصہ ابوالقاسم تنوخی سے بیان کیا ان کی ابوالعلاء سے ملاقات ہوگئی اور ان سے کہا: اے قاضی عبداللہ بن سلامی کسی سند سے احادیث روایت نہ کرو چونکہ یہ شیخ بخارا کے مضافات میں احادیث بیان کرتا رہا ہے اور بغداد میں روایت نہیں کیا۔ ابوالعلاء بولے: میں نے اس سلامی کو نہیں دیکھا، اور نہ ہی میں اسے جانتا ہوں۔

انتھی وقد روی ھذا لحدیث ایضاً ابن عساکر

۳۶۹۵۱......ابوالحسن علی بن علی بن احمد بن حسن المؤذن قاضی ابوالمظفر ھناد بن ابراہیم بن نصر نفسی عبدالحی بن عبداللہ بن موسیٰ جوھری الشاعر۔ (بخارا میں) ابوالحسن سلامی الشاعر، ابوعلی مفضل بن فضل الشاعر سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا: حسان لعین۔ (ملعون) آچکا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حسان رضی اللہ عنہ لعین نہیں ہیں چونکہ انھوں نے تلوار اور زبان کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۶۹۵۲......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو گالی مت دو چونکہ وہ زبان اور ہاتھ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی مدد کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۵۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور حسان رضی اللہ عنہ صحن میں پانی کا چھڑکاؤ کررہے تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم دو جماعتوں میں بٹے ہوئے تھے ان کے درمیان حسان رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی لڑکی جسے سیرین کے نام سے پکارا جاتا تھا ہاتھ میں باجالیے گانا گارہی تھی اور وہ یہ شعر گارہی تھی۔

ھل علی ویحکم ان لھوت من حرج.

تمہاری ہلاکت! اگر میں گانا گاؤں مجھ پر کوئی حرج ہے۔

رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابن عساکر وفیہ عبدالرحمن بن حارث الملقب جحدؤ وقال ابن عدی یسرق والحدیث

۳۶۹۵۴......اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے اہل مجلس کو حسان رضی اللہ عنہ اشعار سنا رہے تھے مگر اہل مجلس محفوظ نہیں ہورہے تھے زبیر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ مل بیٹھے اور کہا: تم لوگ شوق سے ابن فریعہ کے اشعار کیوں نہیں سنتے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ اس کے اشعار سنتے تھے اور اسے داد دیتے اور آپ اعراض نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن جریر وابونعیم وابن عساکر

۳۶۹۵۵......عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حسان رضی اللہ عنہ اس وقت نابینا ہوچکے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے تکیہ رکھ دیا اتنے میں عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے اور کہا: تم اس شخص کے لیے تکیہ رکھ رہی ہو حالانکہ اس نے ایسا ایسا کہا ہے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دیتا تھا اور آپ کے سینے کو دشمنوں کے متعلق شفا بخشتا تھا اب یہ نابینا ہوچکا ہے مجھے امید ہے کہ آخرت میں اسے عذاب نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۵۶......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ انصار کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور انھوں نے عرض

کیا: یارسول اللہ! آپ کی قوم نے ہماری مذمت میں (ہجو میں) اشعار کہے ہیں، اگر آپ بھی ہمیں اجازت مرحمت فرمائیں ہم بھی انھیں جواب دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات بری نہیں لگتی کہ تم ایسے لوگوں سے بدلہ لو جنہوں نے تمہارے اوپر ظلم کیا ہے ابن رواحہ کے پاس تمہیں جانا چاہیئے چونکہ وہ نسب دانی کا علم رکھتا ہے چنانچہ انصار حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم (بھی اشعار کہہ کہ) قریش سے بدلہ لیں لہٰذا قریش کی ہجو میں اشعار کہو۔ چنانچہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اشعار کہے لیکن پر از ہجو نہ کہے جو کہ انصار چاہتے تھے انصار کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم قریش سے بدلہ لیں چنانچہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی اشعار کہے جو ہجو میں ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار سے قدرے بڑھے ہوئے تھے لیکن انصار کا مقصد یہاں بھی پورا نہ ہوا پھر یہ لوگ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان سے یہی فرمائش کی حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک اشعار نہیں کہوں گا جب تک میں خود رسول اللہ ﷺ سے مل نہ لوں۔ چنانچہ حسان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یارسول اللہ! آپ نے ان لوگوں کو واقعہ کی اجازت دی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں برا نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ ظالموں سے بدلہ لیں اے حسان مسلسل تمہاری تائید جبرئیل امین کرتے رہیں گے جب تک تم رسول اللہ ﷺ کا (اشعار کے ذریعے) دفاع کرتے رہو گے۔

رواہ الذھلی فی الذھریات وابن عساکر

۳۶۹۵۷......"مسند عائشۃ" محمد بن عوف طائی آدم بن ابی ایاس ابن ابی ذئب محمد بن عرف عطاز کوان یمان کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش کی ہجو کرو۔ چونکہ ہجو کے اشعار قریش پر تیروں کی بارش سے بھی زیادہ سخت ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ قریش کی ہجو کرو ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اشعار کہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ اس سے راضی نہ ہوئے آپ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا پھر ان کے بعد حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا جب آپ کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے عرض کیا: اب وقت آچکا ہے کہ تم اس بپھرے ہوئے شیر کو پیغام بھیجو جو اپنی دم سے حملہ کرے گا پھر اپنی زبان گھما کر کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں ان لوگوں کو اپنی زبان سے ایسا کاٹوں گا کہ حق ادا کردوں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو یقیناً ابوبکر قریش کے سب سے بڑے نسب دان ہیں اور میرا سلسلہ نسب بھی قریش میں ہے اور مجھے ان سے الگ تھلگ رکھنا ہے حسان رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور نسب دانی کا ضروری علم لے کر واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے آپ کا نسب الگ کردیا ہے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں آپ کو قریش سے اس طرح نکالوں گا جس طرح بال آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جبرئیل امین تمہاری تائید کرتے رہتے ہیں جب تک تم اللہ اور اللہ کے رسول کا دفاع کرتے رہتے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ (اے حسان) مشرکین کی ہجو کرو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے خوب ہجو کی۔ رواہ ابن جریر وابونعیم

۳۶۹۵۸......ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ جب قریش نے نبی کریم ﷺ کی ہجو میں اشعار کہے اس سے آپ کبیدہ خاطر ہوئے اور آپ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ سے فرمایا: قریش کی ہجو کرو چنانچہ قریش کی ہجو کی لیکن زیادہ بلیغ ہجو نہ کرسکے اور آپ ﷺ بھی اس سے خوش نہ ہوئے آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ قریش کی ہجو کرو کعب رضی اللہ عنہ نے بھی ہجو کی لیکن وہ بھی زیادہ بلیغانہ انداز نہ اپنا سکے اور نہ ہی آپ ﷺ اس سے خوش ہوئے آپ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت کو پیغام بھیجا حالانکہ آپ انہیں پیغام بھیجنا اچھا نہیں سمجھتے تھے جب قاصد پہنچا اس نے کہا قریش کی ہجو میں اشعار کہو کہا: وقت آگیا ہے کہ تم اس بپھرے ہوئے شیر کو پیغام بھیجو جو اپنی دم سے حملہ کرے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے؟ میں اپنی اس زبان سے ان کا بھرکس نکالوں گا پھر حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان نکالی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بخدا! حسان رضی اللہ عنہ کی زبان گویا سانپ کی زبان تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش میں میرا نسب ہے مجھے خدشہ ہے کہیں تم مجھے بھی ان میں خلط نہ کردو لہٰذا ابوبکر کے پاس جاؤ وہ قریش کے سب سے بڑے نسب دان ہیں وہ میرا نسب تمہیں الگ کرکے بتائیں گے حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں آپ کو قریش سے

اس طرح نکالوں گا جس طرح آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے چنانچہ حسان رضی اللہ عنہ نے قریش کی ہجو کی اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے حسان تم نے شفا دی اور خود بھی شفاء پائی ہے (یعنی بھرپور ہجو کی ہے)۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۵۹......"مسند انس" عدی بن ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قریش کی ہجو کرو جبرئیل امین تمہاری مدد کریں گے۔

رواہ ابن عساکر وقال هذا تصحيف من ابن ادريس الداوی عن شعبة وانما هو عن البراء

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۶۰......محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی علاقہ میں اپنا گورنر مقرر کرتے آپ رضی اللہ عنہ عہد نامہ کے طور پر کچھ بھیجے! اے لوگو! اپنے امیر کی بات سنو اور جب تک تمہارے ساتھ عدل وانصاف کرے اس کی اطاعت کرو چنانچہ جب حذیفہ رضی اللہ عنہ کو مدائن کا گورنر مقرر کیا تو آپ نے لکھ بھیجا: اس کی بات سنو اور اطاعت بجالاؤ اور جو چیز تم سے مانگے اسے دو۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رخصت ہوئے اور ایک گدھے پر سوار ہوئے جب کہ دوسرے گدھے پران کا زادراہ تھا جب آپ رضی اللہ عنہ مدائن پہنچے تو وہاں کے شہریوں اور دیہاتیوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک چپاتی اور گوشت کی ایک ہڈی تھی اور آپ گدھے پر سوار تھے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اہل مدائن کو عمر رضی اللہ عنہ کا نوشتہ عہد پڑھ کر سنایا لوگوں نے کہا: آپ جو چاہے ہم سے مانگیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے اپنے لیے کھانا اور گدھوں کے لیے چارا مانگتا ہوں جب تک میں تمہارے درمیان موجود رہوں گا میں تم سے یہی مانگوں گا چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ نے چاہا مدائن میں رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے لکھ بھیجا کہ میرے پاس آؤ جب عمر رضی اللہ عنہ کو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مدینہ پہنچ جانے کی خبر ہوئی کہ وہ ایسی جگہ ہیں جہاں انھیں کوئی نہیں دیکھتا جب عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا کہ وہ اسی حال پر ہیں جس حال پر وہ یہاں سے گئے تھے ان کے پاس آئے اور ان سے چمٹ گئے اور فرمایا: تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۹۶۱......"مسند عمر رضی اللہ عنہ" حمید بن ہلال کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کی میت لائی گئی تا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس پر نماز جنازہ پڑھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا آپ کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے تھے انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو انگلیوں سے کریدنا شروع کر دیا کہ آپ اس پر نماز نہ پڑھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اور اپنے ساتھی پر نماز پڑھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ ان میں سے میں بھی ہوں کہا: نہیں فرمایا: میرے گورنروں میں سے کوئی (منافقین کی صف میں شامل) ہے؟ جواب دیا ایک شخص ہے گویا آپ نے اس پر دلالت کر دی اور اس سے گویا انھیں کشید کر لیا اور انھیں خبر نہیں کی۔ رواہ رستة فی الایمان

۳۶۹۶۲......زید بن وھب کی روایت ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص مر گیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر نماز نہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا یہ انہی لوگوں (یعنی منافقین) میں سے ہے: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کی قسم مجھے بتاؤ کیا میں ان میں سے ہوں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں اور میں آپ کے بعد اس کی کسی کو خبر نہیں کروں گا۔

رواہ رستة

۳۶۹۶۳......حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ہجرت اور نصرت کے درمیان اختیار دیا چنانچہ میں نے نصرت کا انتخاب کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۴......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور تا قیامت جو کچھ ہونا ہے

سب بیان فرمایا: اسے جس نے یاد رکھنا تھا یاد رکھا اور جس نے بھولنا تھا وہ بھول گیا: حالانکہ میرے یہ ساتھی اسے جانتے ہیں ممکن ہے کوئی چیز مجھے بھول جائے اور جب میں اسے دیکھوں وہ یاد آ جائے جیسا کہ ایک شخص کو دوسرے کا چہرہ دیکھ کے یاد آ جاتا ہے اور وہ اس سے غائب ہو اور جب اسے دیکھتا ہے پہچان لیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۵..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ (آپ ﷺ سے) نرمی کے متعلق پوچھتے تھے جب کہ میں شدت کے متعلق پوچھتا تھا تاکہ میں اس سے گریزاں رہوں۔ مجھے وہ دن زیادہ محبوب ہے جس دن ضرورت مند لوگ مجھ سے شکایت کرتے ہیں چونکہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ سے محبت کرتا ہے اسے آزمائش میں ڈال دیتا ہے کہ اے موت! اسے خوب بھینچ اور خوب سختی کر۔ میرا دل نہیں چاہتا مگر تیری ہی محبت۔

رواہ البیھقی فی الزھد وابن عساکر

۳۶۹۶۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ماہ رمضان میں ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر آپ غسل کرنے کے لیے کھڑے ہوئے میں نے آپ کے آگے پردہ کر دیا جب آپ غسل سے فارغ ہوئے برتن میں کچھ پانی بچ گیا آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو اسے باقی رہنے دو چاہو تو انڈیل دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بچا ہوا پانی انڈیلے ہوئے سے مجھے زیادہ محبوب ہے میں نے اس سے غسل کیا اور آپ ﷺ میرے آگے پردہ کیے رہے میں نے عرض کیا: آپ تکلیف نہ کریں اور پردہ کرنا رہنے دیں۔ فرمایا: کیوں نہیں جیسا کہ تم نے میرے آگے پردہ کیا میں بھی تمہارے آگے ضرور پردہ کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۷..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے انھیں تنہا ہی سریہ کے طور پر بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۸..... ''ایضاً'' ابو بختری کی روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں ایک حدیث سنائی تمہارے تین لوگ میری تکذیب کریں گے ایک نوجوان انھیں دیکھ کر کھڑا ہوا اور کہا: جب ہم میں سے تین لوگ تمہاری تکذیب کریں گے پھر تمہاری تصدیق کون کرے گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر و برائی کے متعلق سوال کرتا تھا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ ایسا کیوں کرتے تھے؟ فرمایا: چونکہ جو شخص شر و برائی کا اعتراف کرتا ہے وہ بھلائی پر آ سکتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۹..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں کسی نہر کے کنارے ہوں اور چلو بھر پانی لینے کے لیے ہاتھ بڑھاؤں اس دوران میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ میں کیا جانتا ہوں اور جب تک میرا ہاتھ میرے منہ تک پہنچے حتیٰ کہ مجھے قتل کر دیا جائے۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۶۹۷۰..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا: یہ علم ہم نے حاصل کیا ہے اور تم تک پہنچا رہے ہیں اگرچہ ان پر ہم عمل نہیں کرتے۔ رواہ البیھقی وابن عساکر

۳۶۹۷۱..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگوں نے میرے کفن میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چونکہ اگر تمہارے صاحب کے پاس خیر بھلائی (نیکیاں) ہیں تو اس کا کفن بھلائی سے بدل دیا جائے گا ورنہ اس کا جیسا کیسا کفن ہو فوراً چھین لیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۷۲..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے (کفن کے) لیے دو سفید چادریں کافی ہیں اور ان کے ساتھ قمیص کی بھی ضرورت نہیں چونکہ میں نے بہت تھوڑا ترکہ چھوڑا حتیٰ کہ بھلائی سے بدل جائے یا شر سے بدل دیا جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۷۳..... حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں فرمایا: فاقہ کی حالت میں ایک دوست آن پہنچا ہے جو شخص نادم ہو جائے وہ فلاح نہیں پاتا کیا میرے بعد اس چیز کا وقوع نہیں ہوگا جسے میں جانتا ہوں تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے فتنہ اور اہل فتنہ سے پہلے پہلے نجات دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۷۴..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس مرض الوفات میں داخل ہوئے ابو مسعود نے ان سے معانقہ کیا اور پھر کہا: فراق قریب ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ فاقہ کی حالت میں ایک دوست آیا ہے ندامت خوردہ فلاح نہیں

پا تا کیا میرے بعد ان فتنوں کا وقوع نہیں ہوگا جنہیں میں جانتا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۶۹۷۵..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہجرت اور نصرت میں اختیار دیا میں نے نصرت کا انتخاب کیا۔

رواہ ابونعیم

۳۶۹۷۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھے غزوۂ احزاب کی ایک رات مجھے تن تنہا سریہ کے طور پر بھیجا۔

رواہ ابونعیم

۳۶۹۷۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ غزوۂ احد میں جب مشرکین ہزیمت زدہ ہوئے ابلیس لعین چیخ اٹھا کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے کا دھان رکھو چنانچہ آگے والے پیچھے ہٹ گئے وہ اور پیچھے والے گتھم گتھا ہو گئے۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ اپنے باپ یمان کے پاس کھڑے ہیں اور کہا: اے اللہ کے بندو! یہ ہے میرا باپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بخدا مسلمانوں نے زرہ برابر بھی باک نہیں محسوس کی حتیٰ کہ ایمان کو قتل کر دیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے عروہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! حذیفہ رضی اللہ عنہ جب تک زندہ رہے خیر و بھلائی ان کے دامن میں پڑی رہی۔ رواہ ابن ابی شیبة

حضرت حجاج بن علاط سلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۷۸..... یحیٰ بن یعمر لیثی ابن یسار علاطی جو کہ حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں کہتے ہیں مجھے میری دادی نے اپنے والد سے حدیث سنائی ہے کہ ابن علاط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی تھی نہ میں اپنی امانتوں کے متعلق جھوٹ بول لوں تاوقتیکہ میں ان امانتوں کو پالوں جو کہ مکہ میں تھیں چنانچہ میں نے اہل مکہ سے کہا: محمد مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہے اس پر مجھے میری امانتیں دے دی گئیں پھر میں آدھی رات کے وقت نکلا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۷۹..... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا، کہ وہ اپنی قوم کے چند سواروں کے ساتھ مکہ کی طرف عازم سفر ہوئے راستے میں انھیں وحشت زدہ وخوفزدہ بیابان وادی میں رات ہوگئی ابن علاط رضی اللہ عنہ سے ان کے ساتھیوں نے کہا اے ابوکلاب! کھڑے ہو جاؤ اپنے لیے اور ہمارے لیے اس ڈراؤنی وادی میں امان طلب کرو حجاج رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے:

اعیذ نفسی و اعیذ صحبی من کل جنی بھذا النقب حتی اؤوب سالما و رکبی

میں اپنے لیے اور اپنے رفقاء سفر کے لیے اس اندھی وادی میں ہر قسم کے جن سے پناہ مانگتا ہوں حتیٰ کہ میں صحیح وسالم اپنے رفقاء کے ساتھ واپس لوٹ جاؤں۔

یکا یک ابن علاط رضی اللہ عنہ نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا۔

یامعشر الجن و الانس ان استعتم ان تنفذوا من اقطار السموات و الارض فا تفذوا لاتنفذون الابسلطان

اے جنات اور انسانوں کی جمات اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے اطرف سے (چھید بنا کر) پار ہو جاؤ تو پار ہو جاؤ اور تم بغیر کسی صحبت کے پار نہیں جا سکتے۔"

جب مکہ پہنچے ابن علاط رضی اللہ عنہ نے قریش کی ایک مجلس میں یہ واقعہ سنایا قریش بولے: اے ابوکلاب، بخدا! تم نے سچ کہا: یہ وہی کلام ہے جس کا دعویٰ محمد کرتا ہے کہ یہ اس پر نازل ہوتا ہے؟ ابن علاط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بخدا! یہ کلام میں نے بھی سنا اور انھوں نے بھی میرے ساتھ سنا۔ اسی اثناء میں عاص بن وائل آن پہنچا اہل مجلس نے اس سے کہا: اے ابوھشام کیا تم نے نہیں سنا کہ ابوکلاب کیا کہتا ہے؟ وہ کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے اسے بھی سارا واقعہ سنایا اس نے کہا: بھلا اس نے تمہیں کیوں تعجب میں ڈال ہے؟ اس نے جس کسی کو وہاں سنا ہے اسی نے تو یہ کلام محمد کی زبان

سے جاری کیا ہے جس نے اس قوم کو مجھ سے روک دیا ابن علاط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قریش کی گفتگو نے میری بصیرت میں اور زیادہ اضافہ کیا: میں نے نبی کریم ﷺ کے متعلق دریافت کیا مجھے بتایا گیا کہ مکہ سے مدینہ جا چکے ہیں میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور سیدھا چلتا ہوا مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے سنا اس کی آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: بخدا تم نے حق سنا ہے یہ میرے رب کا کلام ہے جو کہ مجھ پر نازل فرمایا ہے اے ابن علاط تم نے یقیناً حق سنا ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اسلام کی تعلیم دیں آپ نے مجھے کلمہ اخلاص یعنی کلمہ شہادت کی تلقین کی اور مجھے حکم دیا: اپنی قوم کے پاس چلے جاؤ اور انھیں بھی اس حق کی دعوت دو جس کی میں نے تمہیں دعوت دی ہے۔

رواه ابن ابی الدنیا فی هواتف الجان و ابن عساکر وفیه ایوب بن سوید و محمد بن عبدالله اللیثی وهما ضعیفان

حضرت حسان بن شداد طھوی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۰..... یعقوب بن عفیدہ بن عفاص بن حسان بن شداد اپنے آباؤ اجداد کی سند سے حسان بن شداد رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میری والدہ مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کے پاس اس لیے آئی ہوں تاکہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا کریں تاکہ یہ پاکیزہ حالت میں بڑا ہو۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور اپنا چہرۂ اقدس صاف کیا اور فرمایا: یا اللہ اس عورت کے لیے اس بچے میں برکت عطا فرما اور اسے پاکیزہ حالت میں بڑا کر دے۔ رواه ابونعیم

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۱..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس شرط پر نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی کہ میں سجدہ نہیں کروں گا مگر کھڑے ہوکر۔ رواه الطبرانی والنسائی والطبرانی و ابونعیم

۳۶۹۸۲..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں ایک دینار میں قربانی کا جانور خریدنے کے لیے بھیجا انھوں نے ایک دینار میں بکری خریدی اور دو دینار میں بیچ دی پھر ایک دینار میں ایک بکری اور خرید لی چنانچہ ایک بکری اور ایک دینار لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کے لیے برکت کی دعا کی اور حکم دیا کہ اس دینار کو صدقہ کردو۔ رواه عبدالرزاق وابن ابی شیبة

حضرت حزن بن ابی وھب مخزومی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۳..... سعید بن میسّب اپنے والد کے واسطہ سے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میرا نام حزن ہے آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام سہل ہے حزن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنا نام تبدیل نہیں کروں گا چونکہ میرا نام میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن میسّب کہتے ہیں: اس کے بعد ہمارے خاندان سے سختی ختم نہیں ہوئی۔ رواه ابونعیم

فائدہ:...... حزن کا معنی ہے سختی اور سھل کا معنی ہے آسانی حدیث سے معلوم ہوا اگر کسی کا نام اچھا نہ ہو بدل دینا چاہئے نیز معلوم ہوا کہ شخصیت پر نام کا بھی گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے والدین پر واجب ہے کہ وہ اولاد کا اچھا نام رکھیں۔

حضرت حزام (یا حازم) الجذامی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۴..... ''مسند حزام'' مدرک بن سلیمان اپنے والد سلیمان سے وہ اپنے والد عقبہ شبیب سے'' وہ اپنے والد شبیب سے وہ اپنے دادا حزام رضی

اللہ عنہ سے روایت نقل کر کے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام حازم ہے آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام مطعم ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۶۹۸۵..... مستدرک بن سلیمان جذامی سلیمان بن عقبہ، عقبہ بن شیب کی سند سے مروی ہے کہ حازم بن حزام جذامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک شکار لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکار آپ کو ہدیہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ قبول فرمایا اور مجھے اپنا عمامہ پہنایا اور میرا نام حذام رکھا۔ رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن عساکر

حضرت حزابہ بن نعیم رضی اللہ عنہ

۳۶۹۵۶..... نعیم بن طریق بن معروف بن عمرو بن حزابہ ابن نعیم اپنے والد اور دادا کی سند سے نقل کرتے ہیں ان کے دادا حرابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تبوک میں حاضر ہوا۔ رواہ ابونعیم

حضرت حکیم بن عمرو بن ثرید رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۷..... حضرت حکیم بن عمر بن ثرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ایک آدمی کو چھینک آئی اس پر اس نے کہا: یرحمک اللہ، اس پر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ہنس پڑے۔ رواہ الحسن بن سفیان وابو نعیم

حضرت حارث بن مالک (یا حارثہ بن نعمان) انصاری رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۸..... حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نے فرمایا: اے حارث! تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے پکے اور سچے مؤمن کی حالت میں صبح کی ہے ارشاد فرمایا: ذرہ دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو چونکہ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے بھلا تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر لیا اسی کے لیے میں رات کو جاگتا رہا اور دن کو پیاسا رہا گویا میں سرعام اپنے رب تعالیٰ کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں، بیدار گویا میں اہل جنت کو ایک دوسرے کی زیارت (ملاقات) کرتے دیکھ رہا ہوں گویا میں اہل دوزخ کو دوزخ میں چیخ و پکار کرتے دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: اے حارث تم نے اپنے ایمان کی حقیقت پہچان لی لہٰذا اسی کو لازم رکھو۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم

۳۶۹۸۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے جب کہ حارث بن مالک سو رہے تھے آپ نے حارث رضی اللہ عنہ کو پاؤں سے حرکت دی اور فرمایا: اپنا سر اوپر اٹھاؤ، انھوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے حارث بن مالک! تم نے صبح کس حالت میں کی ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے پکے اور سچے مؤمن کی حالت میں صبح کی ہے۔ ارشاد فرمایا: یقیناً ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے تم اپنے ایمان کی کیا حقیقت سمجھے ہو؟ عرض کیا: میں نے دنیا سے فروتنی برتی ہے اپنا دن پیاسا رکھا ہے اور رات کو جاگتا رہا ہوں گویا میں اپنے رب کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں گویا میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں اہل جنت ایک دوسرے کی زیارت کر رہے ہیں گویا کہ میں اہل دوزخ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ چیخ و پکار میں لگے ہوئے ہیں نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تو ایسا شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے اور تو نے ایمان کی حقیقت پہچان لی ہے لہٰذا اسی کے ساتھ چمٹے رہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۹۰ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نے کس حال میں صبح کی ہے؟ عرض کیا: میں نے پکے اور سچے مؤمن کی حالت میں صبح کی ہے آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہرحق کی ایک حقیقت ہوتی ہے بتاؤ تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے دنیا سے فروتنی برتی ہے رات بیداری کی حالت میں گزری ہے اور دن کو پیاسا رہا ہوں گویا میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں کس طرح آپس میں ملاقات کررہے ہیں اہل دوزخ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ دوزخ میں کیسے چیخ وپکار کررہے ہیں ارشادفرمایا: تمہیں بصیرت مل چکی ہے اسی کو لازم رکھو پھر فرمایا: ایک بندہ ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھردیا ہے: حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے شہادت کی دعا کریں۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی راوی کہتا ہے: ایک دن اعلان کیا گیا: اے اللہ کے شہسوارو! کوچ کرو چنانچہ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہونے اور۔ (اس معرکہ میں) پہلے شہسوار تھے جو اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۶۹۹۱ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ چل قدمی کررہے تھے یکا یک سامنے سے انصار کا ایک نوجوان آیا نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: حارث تم نے صبح کس حال میں کی ہے عرض کیا۔ میں نے مؤمن حق (پکے سچے مؤمن) کی حالت میں صبح کی ہے فرمایا: ذراغور کرو کیا کہہ رہے ہو چونکہ ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو دنیا سے الگ تھلگ رکھا ہے رات بیدار رہتے ہوئے گزاری ہے اور دن کو پیاسا رہا ہوں۔ (یعنی رات بھر عبادت کرتا رہوں اور دن کو روزہ رکھا ہے) گویا میں ظاہر وباہر اللہ تعالیٰ کے عرش کو دیکھ رہا ہوں گویا میں اہل جنت کو آپس میں ملاقات کرتے دیکھ رہا ہوں اور گویا اہل دوزخ کو دوزخ میں چیخ وپکار کرتے دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: تمہیں بصیرت مل چکی ہے لہٰذا اسکو لازم رکھو (بلاشبہ تو ایسا) بندہ ہے جسکے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے بھردیا ہے۔ عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے لیے شہادت کی دعا کریں رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی چنانچہ ایک دن شہسواروں میں اعلان کیا گیا حارث رضی اللہ عنہ سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہوئے اور معرکہ میں وہ پہلے شہسوار ہیں جنہیں شہادت ملی جب ان کی والدہ کو شہادت کی خبر ملی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو پھر میں نہیں روؤں گی اور اس پر غم بھی نہیں کروں گی اور اگر دوزح میں ہے جب تک زندہ رہوں گی روتی رہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارث! وہ کوئی ایک باغ نہیں بلکہ جنت بے شمار باغات ہیں اور حارث فردوس بریں میں ہے چنانچہ ام حارث رضی اللہ عنہ ہنستی ہوئی واپس لوٹیں اور کہہ رہی تھیں: اے حارث تجھے مبارک ہو۔

رواہ ابن النجار وفیہ یوسف بن عطیۃ

حضرت حشرج رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۲ ۔۔۔ اسحاق بن حارث مولائے ھبار قرشی کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص حشرج رضی اللہ عنہ کو دیکھا نبی کریم ﷺ نے انھیں پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا اور ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

حضرت حصین بن اوس نہشلی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۳ ۔۔۔ غسان بن اغر، زیاد بن حصین نہشلی اپنے والد حصین بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں اپنے کچھ اونٹ لیکر مدینہ حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اہل وادی کو حکم دیں کہ وہ میری مدد کریں اور مجھے اپنے ساتھ اچھی طرح سے رکھیں رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا انھوں نے حصین بن اوس رضی اللہ عنہ کی معاونت کی اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا پھر نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنے پاس بلایا ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

حضرت حصین بن عوف خثعمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۴ ''مسند حصین بن عوف'' حضرت حصین بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مآرب میں نمک کی جاگیر مانگی آپ ﷺ نے انھیں عطا کردی جب واپس لوٹنے لگے اہل مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے اسے کیا دیا ہے؟ آپ نے اسے دائمی پانی دیا ہے آپ نے اس سے یہ جاگیر واپس لے لی۔ کہتے ہیں میں نے سوال کیا: کونسی زمین آباد کی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ زمین جس تک اونٹ نہ پہنچ پاتے ہوں۔ رواہ الترمذی وقال غریب وابو داؤد وابن ماجہ عن ابیض بن حمال

حضرت حصین بن عبد والد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۵ حضرت عمران بن حصین اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا محمد! عبدالمطلب اپنی قوم کے لیے تم سے بہتر تھا چونکہ وہ اپنی قوم کو جانوروں کا دل اور زبان کھلاتا تھا جب کہ تم نے اپنی قوم ذبح کردی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں کہ میں کیا کہوں؟ فرمایا: کہو: یا اللہ مجھے نفس کے شر سے بچا اور رشد وہدایت کے راستے پر مجھے چلا، میں نے عرض کیا: میں ابھی کیا کہوں فرمایا: کہو یا اللہ میرے وہ گناہ مجھے بخش دے جو میں نے پوشیدہ کیئے جو اعلانیہ کئے جو مجھ سے بھول چوک ہوئی جو میں نے جان بوجھ کر کیئے جو میں جانتا ہوں اور جن سے میں ناواقف ہوں۔

رواہ ابو نعیم

حضرت حمید بن ثور ہلالی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۶ یعلی بن اشدق بن جراد حمید بن ثور ہلالی رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ شعر عرض کیا:

اصبح قلبی من سلیمی مقصدا ان خطا منها وان تعمدا.

میرا دل سلیمی سے ایک مقصد پر آیا ہے گو اس نے خطا کی ہے یا جان بوجھ کے ایسا کیا ہے۔

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۷ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت تاریک رات میں کوچ کیا میری انگلیاں چمکنے لگیں ان کی روشنی میں سب جمع ہوگئے اور کوئی ہلاک نہ ہوا۔ یکا یک میری انگلیاں چمکنے لگی تھیں۔ رواہ ابو نعیم

حضرت حنظلہ بن حذیم بن حنفیہ مالکی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۸ ذیال بن عبیدہ نے حنظلہ سے یہ سنا کہ حنفیہ نے اپنے بیٹے حذیم سے کہا: اپنی اولاد کو بلاؤ میں ان کو کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں، انھوں نے اپنے تمام بیٹوں کو جمع کرلیا اور کہا: اے والد محترم سب موجود ہیں حنفیہ بولے: میری پہلی وصیت یہ ہے کہ وہ سو اونٹ جو کہ عہد جاہلیت میں مطیبہ کہلاتے تھے فلاں بن قطیفہ نامی یتیم کے لیے بطور صدقہ ہے حذیم نے عرض کیا ابا جان! میں نے اپنے بیٹوں کے متعلق یہ سنا ہے کہ

اپنے والد کے سامنے اس کا اقرار کر لیتے ہیں اور اس کی وفات کے بعد آپس ہی میں تقسیم کرلیں گے اور اپنی طرح اس یتیم کو بھی حصہ دیں گے اس پر حنفیہ بولے: کیا تم نے یہ بات خود ان سے سنی ہے؟ بولے: ہاں فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان نبی کریم ﷺ فیصلہ کریں گے چنانچہ ہم آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ تشریف فرما تھے فرمایا: یہ آنے والے لوگ کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یہ اونٹوں والے حنفیہ ہیں جن کے سب سے زیادہ اونٹ جنگل میں چرتے ہیں پوچھا ان کے دائیں اور بائیں کون ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: دائیں جانب تو ان کے بڑے صاحبزادے حذیم ہیں اور بائیں جانب نہ معلوم کون ہے۔

پھر فرماتے ہیں: جب ہم حضور ﷺ کے پاس پہنچے تو حنفیہ نے سلام کیا تو آپ نے فرمایا: کیسے تشریف لائے ہو؟ حنفیہ بولے: مجھے یہ لوگ لائے ہیں اور انھوں نے حذیم کی ران پر ہاتھ مارا ان کی طرف اشارہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ حذیم نہیں؟ عرض کیا: جی ہاں یہ حذیم ہی ہے حنفیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے کافی مال عطا کیا ہے میرے پاس ایک ہزار اونٹوں اور چالیس گھوڑوں کے علاوہ بہت سامال گھروں میں پڑا ہے اور مجھے یہ خوف ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کیے بغیر مر نہ جاؤں چنانچہ میں نے سو اونٹ جو عہد جاہلیت میں مطیبہ (پاک اونٹ) کہلاتے تھے میں نے اپنے پروردہ یتیم کو صدقہ کرنے کی وصیت کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے اثرات نمایاں ہوگئے ہیں پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا: لا الہ الا اللہ جانوروں کا صدقہ پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور زیادہ سے زیادہ چالیس کا ہوتا ہے چنانچہ حنفیہ نے جب یہ سنا تو فوراً بولے: یارسول اللہ! اس مطیبہ میں سے چالیس اونٹ یتیم کو دے دیئے جائیں آپ ﷺ نے چالیس اونٹوں کی اجازت دے دی پھر آپ نے پوچھا ابو حذیم! تمہارا یتیم کہاں ہے؟ وہ یتیم بالغ شیخ کے مشابہ تھا۔ فرمایا: یہ یتیم تو اچھا خاصا ہڈی والا ہے پھر حنفیہ اور ان کے بیٹے اٹھ کر اپنے اونٹوں کے پاس چلے گئے مزید فرماتے ہیں کہ جاتے جاتے حذیم نے کہا: یارسول اللہ! میری اولاد میں ڈاڑھی والے اور امرد دونوں ہیں یارسول اللہ آپ اس حنظلہ رضی اللہ عنہ (حنظلہ کہتے ہیں: میں سب سے چھوٹا تھا) کے لیے دعائے خیر کردیں آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹا میرے پاس آؤ چنانچہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب ہوگئے آپ نے ان کے سر پر دست اقدس رکھا اور یہ دعا کی: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے ذیال کہتے ہیں: میں نے اس کے بعد دیکھا کہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ورم زدہ مرد یا ورم زدہ تھنوں والی بکری لائی جاتی آپ اپنے ہاتھوں پر تھتکارتے اور پھر ہاتھوں کو ورم پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے، بسم اللہ علی اثر ید رسول اللہ ﷺ ورم بالکل ٹھیک ہوجاتا۔ رواہ احمد بن حنبل والحسن ابن سفیان ویعقوب بن سفیان و ابویعلی والمنجنیقی فی مسندہ والبغوی والباوردی وابن قانع والطبرانی وابونعیم والضیاء

حضرت حکیم بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبدالشمس رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۹۔۔۔ حکیم بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ آپ کے دست اقدس پر بیعت کرلوں۔ آپ نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا میرا نام حکیم ہے آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام عبداللہ ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا نام عبداللہ ہے۔ رواہ ابونعیم

حضرت حنظلہ بن ربیع الکاتب الاسدی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۰۔۔۔ قیس بن زہیر کہتے ہیں: میں حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ کی مسجد میں گیا اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا فرات رضی اللہ عنہ نے حنظلہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حنظلہ آگے بڑھو اور امامت کراؤ چونکہ تم عمر میں مجھ سے بڑے ہو اور مجھ سے پہلے ہجرت کی ہے دراں حالیکہ یہ مسجد بھی آپ کی مسجد ہے، فرات رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ آپ کے متعلق ارشاد فرماتے سنا ہے لہٰذا میں کبھی بھی آگے نہیں ہوں گا چنانچہ حنظلہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی فرات رضی اللہ عنہ بولے: اے بنی عجل! میں نے

انھیں آگے اس لیے کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے دراں حالیکہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں جاسوسی کے لیے طائف روانہ کیا چنانچہ یہ طائف کی خبر لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حنظلہ رضی اللہ عنہ بولے: تم نے سچ کہا: لہٰذا اب اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ، چونکہ تم رات بھر جاگتے رہے ہو جب واپس ہوتے آپ نے ہم سے فرمایا: اس جیسے لوگوں کو اپنا امام بناؤ۔ رواہ ابویعلی والبغوی وابن عساکر

حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۱..... حارث بن حسان بکری ذہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں مقام ربذہ میں ایک بڑھیا کے پاس سے گزرا۔

رواہ احمد بن حنبل والحسن بن سفیان وابونعیم

حضرت حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۲..... جعفر بن کمیل بن عصمہ بن کمیل بن دیر بن حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب اپنے آباء واجداد سے حضرت حارثہ بن عدی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی اس وفد میں موجود تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا آپ نے فرمایا: یا اللہ! حارثہ کے طعام میں برکت عطا فرما۔ الحدیث رواہ ابونعیم

حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۳..... ''مسند ابی مسلم حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ'' عبدالرحمن بن حسان کنانی، مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے انھیں ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا۔ جب ہم مطلوبہ جگہ کے قریب پہنچے میں نے اپنا گھوڑا تیز رفتار کر دیا اور اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا چنانچہ بستی والوں کو آہ وبکا کرتے ہوئے پایا میں نے اہل بستی سے کہا: لا الٰہ الا اللہ کہہ دو جان بچا لو گے بستی والوں نے کلمہ پڑھ لیا اتنے میں میرے ساتھی بھی پہنچ گئے انھوں نے مجھے ملامت کی اور کہا: وہ غنیمت جو ہمارے ہاتھوں میں آچکی تھی اس سے تم نے ہمیں محروم کر دیا ہے جب ہم واپس لوٹے ہم نے اس واقعہ کا رسول اللہ ﷺ سے تذکرہ کیا آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میری اس کاروائی پر مجھے خراج تحسین پیش کیا اور فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ نے بستی والوں کے ہر انسان کے بدلہ میں تمہارے نامۂ اعمال میں فلاں اور فلاں نیکیاں لکھ دی ہیں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بولے: اس کا سبب میں بنا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں تمہارے لیے ایک نوشتہ تحریر کرتا ہوں اور میرے بعد مسلمانوں کے آنے والے آئمہ (حکمرانوں) کو تمہاری وصیت کرتا ہوں چنانچہ آپ نے نوشتہ تحریر کیا اور اسے سربمہر کر کے میرے حوالے کر دیا مجھے آپ نے وصیت کی: جب صبح کی نماز پڑھو تو کلام کرنے سے قبل سات مرتبہ یہ کلمات پڑھو''اللھم اجرنی من النار'' اگر تم اسی دن مر گئے تمہیں عذاب نار سے پناہ مل جائے گی، اور جب مغرب کی نماز پڑھو تب بھی کلام کرنے سے قبل سات مرتبہ ''اللھم اجرنی من النار'' پڑھو اگر تم اس رات مر گئے اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب نار سے پناہ دے دے گا حضرت حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وہ نوشتہ لے کر حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مہر توڑی اور نوشتہ پڑھا آپ نے میرے لیے مال کا حکم دیا اور نوشتہ پر مہر لگا کر میرے حوالے کر دیا۔ میں یہ نوشتہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ نے بھی یہی کچھ کیا: ان کے بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے بھی میرے ساتھ یہی معاملہ کیا حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی مسلم بن حارث کہتے ہیں نوشتہ ہمارے پاس محفوظ تھا حتیٰ کہ عمر بن عبدالعزیز کا دور خلافت آیا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے متعلق اپنے عامل کو حکم لکھا کہ مسلم بن حارث تمیمی کا وہ خط جو

رسول اللہ ﷺ نے اس کے والد کے لیے لکھا تھا اس کی تعیین کرو چنانچہ میں نے وہ خط عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو بھیج دیا انھوں نے میرے لیے مال کا حکم دیا اور خط پر مہر لگائی۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۳۷۰۰۴۔۔۔ حارث بن مسلم بن حارث اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے میرے دادا حارث رضی اللہ عنہ کے لیے خط لکھا جس میں آنے والے امراء والاۃ کو وصیت کی گئی تھی آپ نے اس خط کو سربمہر کر کے ان کے حوالہ کیا تھا۔

رواہ احمد بن حنبل وابونعیم

حضرت حارث بن عبد شمس خثعمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۵۔۔۔ حارث بن عبدالشمس خثعمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا انھوں نے اپنے جمیع اصحاب کے لیے ان کی جانوں اور اموال کا امن طلب کیا، آپ ﷺ نے ان کے لیے خط لکھا اور انہیں اپنے علاقہ میں آنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور فلاں فلاں حکم دیا۔ الحدیث۔ رواہ ابونعیم

حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۶۔۔۔ حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ بزرگان دین (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے ساتھ (کسی مہم پر) بھیجا آپ کا میرے پاس سے گزر ہوا جب کہ میری اونٹنی پیچھے رہ گئی تھی اور میں اسے مارے جارہا تھا آپ نے فرمایا: اسے نہ مارو، فرمایا: چلتی جا، اونٹنی اٹھ کھڑی ہوئی اور لوگوں کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابونعیم

۳۷۰۰۷۔۔۔ خبیب بن حرم سلمی کہتے ہیں: میرے چچا کا عطا دو ہزار (درہم یا دینار) ہوتا تھا جب اپنا عطا نکالتے اپنے غلام سے کہتے: جاؤ اور ہمارا قرض چکا دو۔ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: جس نے ایک دینار چھوڑا اسے آگ کا ایک داغ لگایا جائے گا جس نے دو دینار چھوڑے اسے دو داغ لگائے جائیں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۰۰۸۔۔۔ حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا: جب تم مجھے دفن کر چکو اور میری قبر پر پانی چھڑک دو اس وقت میری قبر پر کھڑے ہو جاؤ اور قبلہ رو ہو کر میرے لیے دعا کرو۔ رواہ ابونعیم

حضرت حسیل ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۹۔۔۔ محمود بن لبید کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ احد کی طرف تشریف لے گئے تو حسیل۔ (اور وہ یمان حضرت حذیفہ بن یمان کے والد ہیں) اور ثابت بن وقش بن زعوراء عورتوں اور بچوں کے ساتھ ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ گئے وہ آپس میں کہنے لگے (یہ دونوں بوڑھے تھے) تمہارا باپ نہ رہے! کیا دیکھتے نہیں ہو اللہ کی قسم (اسلام میں داخل ہونے کے لئے) ہم میں سے کسی کے لیے وقت نہیں رہا مگر اتنا ہی جتنا وقت پیاسے گدھے کو پانی دیکھ کر لگتا ہے (ہم بوڑھے ہو چکے ہیں) آج مرے یا کل لہٰذا ہمیں اپنی تلواریں پکڑ لینی چاہئیں اور پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جانا چاہیے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شہادت نصیب فرمادے چنانچہ دونوں حضرات نے اپنی تلواریں لیں اور لوگوں میں گھس گئے حالانکہ ان کا کسی کو علم نہیں تھا، رہی بات حضرت ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ کی سو انھیں مشرکین نے قتل کر دیا رہی بات حسیل رضی اللہ عنہ کی ان پر مسلمانوں کے تیروں کی اندھادھند بارش برسی حالانکہ مسلمانوں کو ان کا علم نہیں تھا۔ یوں وہ مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: یہ میرے والد ہیں مسلمانوں نے کہا: بخدا اگر ہم انھیں پہچانتے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ

تمہاری مغفرت کرے اور وہ ارحم الرحمین ہے رسول اللہ ﷺ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیت دینی چاہی حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیت مسلمانوں کو صدقہ کردی (اور لینے سے انکار کردیا) چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں انھیں خیر و بھلائی میں دن رگنی رات چگنی ترقی ملتی رہی۔ رواہ ابونعیم

حضرت حممہ دوسی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۰.....حمدی بن عبدالرحمٰن حمیری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص تھا جسے حمم کہا جاتا تھا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اصفہان میں جہاد کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! بلاشبہ حممہ رضی اللہ عنہ کو تیری ملاقات بہت محبوب ہے یا اللہ! وہ اگر اس میں سچا ہے اس کے سچ کی پاسداری رکھ اور اگر جھوٹا ہے پھر اس کا وبال اسی پر ڈال دے یا اللہ! حمم کو اس سفر سے واپس نہ کرنا۔ چنانچہ حضرت حممہ رضی اللہ عنہ نے اصفہان میں وفات پائی وفات کی خبر سن کر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! ہم نے نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنا ہے اور جہاں تک ہمارے علم کی آسانی ہے وہ یہ کہ حممہ رضی اللہ عنہ شہید ہیں۔ رواہ ابونعیم

حوط بن قرواش بن حصین رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۱.....حاتم بن فضل بن سالم بن جون بن عیاج بن حوط بن قرواش بن حصین بن ثامہ بن شبث بن حدر اپنے اباء واجداد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت حوط بن قرواش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ بنوعدی کا ایک شخص اور تھا اسے واقد کہا جاتا تھا ہم اسلام لانے کے لیے پہلی بار خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ الحدیث۔ رواہ ابونعیم

حرف خاء.....حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۲.....حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں مکہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ نبی کریم ﷺ ہجرت سے قبل مکہ ہی میں مقیم تھے میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۳.....''مسند صدیق'' عروہ کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مرتد ہوجانے والوں میں سے بعض لوگوں پر آگ برسائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ اس شخص کو چھوڑ رہے ہیں جو لوگوں کو اللہ کے عذاب کی سزا دیتا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس تلوار کو نیام میں نہیں داخل کروں گا جسے اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر بے نیام کردیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابن سعد

۳۷۰۱۴.....وحشی بن حرب بن وحشی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وحشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے:۔ (خالد بن ولید) اللہ تعالیٰ کا اچھا بندہ ہے قبیلے کا فرزند ارجمند ہے اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مشرکین ومنافقین کے لیے بے نیام کردیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحسن بن سفیان والبغوی والطبرانی والحاکم وابونعیم وابن عساکر والضیاء

۳۷۰۱۶.....یزید بن اصم کہتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وفات پائی ان پر خالد رضی اللہ عنہ کی والدہ رونے لگیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام خالد! کیا خالد اور اس کے اجر وثواب کے مفقود ہونے پر رو رہی ہو؟ میں تجھے واسطہ دیتا ہوں کہ رات تجھے گزرنے نہ پائے

تھی کہ اپنے ہاتھوں کو مہندی میں رنگ لو۔ رواہ ابن سعد

٣٧٠١٦۔۔۔ حضرت ثعلبہ بن ابی مالک کہتے ہیں میں نے ہفتہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قباء میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مہاجرین وانصار کی ایک جماعت تھی جب کہ اہل شام کے کچھ حاجی مسجد قباء میں نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ حاضرین نے کہا یہ لوگ حمص کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا وہاں خیریت ہے انھوں نے کہا: جس دن ہم حمص سے آئے ہیں اس دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے رہے اپنا سر جھکا لیا اور خالد رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کرتے رہے۔ اور فرمایا: اللہ کی قسم! خالد دشمنوں کے آگے۔ (سیسہ پلائی ہوئی) دیوار کی مانند تھے اور معرکہ جات کے ہیرو تھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے وہ بولے: آپ نے خالد کو معزول کیوں کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے اس لیے معزول کیا ہے چونکہ وہ اہل شرف اور شعراء پر مال خرچ کرتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ انھیں فضول خرچی سے روکتے اور لشکر کی کمان ان کے پاس رہنے دیتے فرمایا: وہ اس پر راضی نہیں تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے انھیں آزمایا کیوں نہیں۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

فائدہ:۔۔۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ اہل شرف اور شعراء پر اپنا ذاتی مال خرچ کرتے تھے سرکاری مال یا اجتماعی مال غنیمت نہیں تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس عبقری شخصیت کے مالک تھے جس کی مثال نہیں ملی ان کے ہاں یہ چیز بھی قابل مخوذ تھی اور وہ اسے امراء اور سپہ سالاروں کے لیے خلاف اولیٰ سمجھتے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

٣٧٠١٧۔۔۔ بنی غفار کے ایک بزرگ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا دراں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی قب اور موت کا تذکرہ کررہے تھے فرمایا: اسلام میں ایک زبردست خلا پڑا ہے جو پر نہیں ہونے پائے گا عرض کیا: امیر المؤمنین حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی زندگی میں تو آپ کی یہ رائے نہیں تھی فرمایا: جو کچھ ان سے مقصود تھا وہ میں پہلے کر چکا ہوں۔ رواہ ابن سعد

٣٧٠١٨۔۔۔ "مسند عمر" ابوعلی سمرمازی کہتے ہیں: ایک مرتبہ ھشام بن بختری بنی مخزوم کے چند لوگوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ھشام! مجھے اپنے وہ اشعار سناؤ جو تم نے خالد بن ولید کے متعلق کہے ہیں چنانچہ ہشام نے وہ اشعار سنائے پھر کہا: یہ ابوسلیمان کی مدح میں کم اشعار ہے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اگرچہ شرک اور اہل شرک کو ذلیل کرنا انھیں بہت پسند تھی اور گستاخ ان کے آگے اللہ کے عذاب کا مستحق بن جاتا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بنی تمیم کے بھائی کو قتل کرے یہ خوب ہی مرثیہ

فقل للذي يبقى خلاف الذي مضى
تهيا لأخرى مثلها فكان
فما عيش من قد عاش قبلي بنافعي
ولا موت من قد مات قبلي بمخالدي

بعد میں رہنے والوں سے جو وہ کچھ جو گذشتہ کے خلاف ہے اس جیسی ایک اور موت کے لیے تیاری کرو گویا کہ جس کا وقوع ہو چکا ہے جو لوگ مجھ سے پہلے زندہ رہے ان کی زندگی کس نفع کی تھی اور جو مجھ سے پہلے مر چکے ان کی موت کس کام کی۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوسلیمان (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی) پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے لیے دنیا سے بدرجہا بہتر ہی ہے جو وہ دنیا سے رخصت ہوئے کہ اپنا ثانی نہیں چھوڑا اور جو زندگی گزاری وہ بھی قابل ستائش ہے لیکن تم زمانہ ڈھونڈو کے ان کی مثال نہ ملے گی۔

رواہ ابن عساکر

میں کہتا ہوں تو مرا نہیں یقینا دنیا مرگئی
مگر تیرے جا مرنے سے ویرانی آگئی

تیری موت نہیں عالم کی موت ہے
ہر سو جس سے تاریکی چھا گئی
زندگی میں حمید تھا مزا ہے فقید ہے
تا قیامت بھی زمانہ فگلی رلا گئی

از مترجم

۳۷۰۱۹ ... عدی بن سہل کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں میں حکمنامہ جاری کیا تھا جسکا مضمون یہ ہے: یقیناً میں نے غصہ میں آ کر خالد کو معزول نہیں کیا اور نہ ہی کسی قسم کی خیانت کی وجہ سے انھیں معزول کیا ہے لیکن لوگ ان کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہو چلے تھے مجھے خدشہ ہوا کہیں لوگوں کو خالد کے رحم و کرم پر نہ چھوڑ دیا جائے اور آزمائش میں ڈال دیئے جائیں، میں چاہتا ہوں لوگ یقین رکھیں کہ سب کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور یوں لوگ کسی قسم کے فتنہ میں نہ پڑیں۔ رواہ سیف وابن عساکر

۳۷۰۲۰ ... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لڑکپن میں آپس میں کشتی لڑی۔ خالد رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد بھائی تھے چنانچہ خالد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی پنڈلی توڑ دی جس کی وجہ سے ٹانگ میں لنگڑا پن پیدا ہو گیا تھا اور بعد میں ہڈی درست ہو جانے پر لنگڑا پن جاتا رہا چنانچہ ان دونوں حضرات کے درمیان عداوت کا یہی سبب تھا۔

رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث پر کلام کیا گیا ہے حتیٰ کہ موضوع تک اسے کہا گیا ہے ابن جوزی نے اسے واھیات میں شمار کیا ہے اگر حدیث کی صحت تسلیم کر لی جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی جاہلیت کے دور کا اسلام میں انتقام لینے کی اجازت نہیں دیتی سو کہاں عمر اور کہاں ذاتی انتقام۔ علی سبیل التسلیم: سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے پانچ سال بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو کیوں معزول کیا؟ اگر انتقام ہی لینا تھا تو خلافت کے ملتے ہی انھیں معزول کر دیتے اگر یہ کہا جائے کہ اس وقت فتوحات کی ابتداء تھی اور حضرت خالد کی ضرورت تھی جناب والا! یہ اپنی طرف سے چاڑ ماری ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دور میں قلت رجال نہیں تھی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ تھے عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ تھے۔ از مترجم

۳۷۰۲۱ ... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول کریم ﷺ کے دربار گوہر یاب میں سرخرو ہونے کے لیے نکل پڑا میری ملاقات خالد بن ولید سے ہوگئی یہ فتح مکہ سے پہلے کا واقعہ ہے خالد رضی اللہ عنہ بھی مکہ سے آ رہے تھے میں نے کہا: اے ابوسلیمان! کہاں کا ارادہ ہے؟ خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! حق کا نشان لگنے والا ہے بلاشبہ یہ شخص (محمد ﷺ) نبی ہے اللہ کی قسم میں اسلام قبول کرنے چلا ہوں خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں بھی صرف اسلام قبول کرنے کی غرض سے چلا ہوں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خالد رضی اللہ عنہ مجھ سے آگے بڑھ گئے اسلام قبول کیا اور دست اقدس پر بیعت کی پھر میں قریب ہوا بیعت کی اور پھر میں واپس لوٹ گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۲۲ ... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سے میں نے اور خالد رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے کسی جنگ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بھی میرے اور خالد رضی اللہ عنہ کے ہم پلہ نہیں سمجھا۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۰۲۳ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں لوگ گزرنے لگے رسول اللہ ﷺ پوچھتے: اے ابوہریرہ یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا: یہ فلاں ہے آپ فرماتے: یہ اللہ تعالیٰ کا بہت اچھا بندہ ہے پھر کوئی گزرتا آپ پوچھتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا فلاں ہے؟ آپ فرماتے یہ اللہ کا بہت برا بندہ ہے یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ خالد بن ولید ہیں، فرمایا: خالد اللہ تعالیٰ کا بہت اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۲۴ ... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے مجھے خیر و بھلائی سے سرشار کرنے کا ارادہ کیا، میرے دل میں

اسلام کی محبت ڈال دی اور میری رشد وہدایت کا وقت آن پہنچا۔ میں نے کہا: میں محمد ﷺ کے خلاف لڑی گئی ساری جنگوں میں شریک رہا ہوں اور جس جنگ سے بھی واپس لوٹا ہوں دل میں پختہ عزم ہوتا چلا گیا کہ جس جگہ میں کھڑا ہوں یہ میرے شایان شان نہیں ہے (مجھے کہیں اور ہونا چاہئے تھے) اور یہ کہ محمد ﷺ کو عنقریب غلبہ حاصل ہو جائے گا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ صلح حدیبیہ کی طرف تشریف لائے میں مشرکین کے شہسواروں کے ساتھ نکل پڑا میں رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مقام عسفان میں ملا میں آپ سے تعرض کرنے کے لئے آپ کے بالمقابل کھڑا ہو گیا آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز ظہر میں امامت کرائی (دوران نماز) ہم نے ارادہ کیا کہ محمد اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیں لیکن ہمیں اس کی ہمت نہ ہوئی بلاشبہ اس میں بہتری تھی چنانچہ دفاعی لحاظ سے ہمیں اور پختہ یقین ہوتا چلا گیا پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز عصر پڑھائی اور نماز خوف پڑھائی یہ بات بھی میرے دل میں رچ بس گئی اور میں نے کہا: بلاشبہ یہ شخص اپنے مضبوط دفاع میں ہے اور اس کے پاس بالائی قوت بھی ہے ہم حملے کا خیال ترک کر کے چلے گئے جب کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے شہسواروں والا راستہ چھوڑ کر دائیں طرف سے چلے گئے جب قریش نے حدیبیہ میں صلح کر لی اور آپ ﷺ کو قریش نے چٹیل میدان میں دھکیل دیا میں نے دل ہی دل میں کہا: اب کونسی چیز باقی رہی ہے نجاشی کے پاس جانے کا کونسا راستہ رہا ہے جب کہ نجاشی نے محمد اور اس کے اصحاب کی اتباع اختیار کر لی ہے اور محمد کے اصحاب نجاشی کے پاس امن خوردہ ہیں، اگر میں ہرقل کی طرف جاتا ہوں تو اپنے دین سے نکلنا پڑتا ہے مجھے یا تو نصرانی ہونا پڑے گا یا یہودی پھر مجھے ان عجمیوں کے ساتھ رہنا پڑے گا دوسری صورت یہ ہے کہ میں اپنے گھر ہی میں بند ہو کر رہ جاؤں میں اسی شش وپنج میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ قضا کے لیے تشریف لانے میں غائب ہو گیا اور مکہ میں آپ کے داخلہ کے وقت حاضر نہیں ہوا آپ نے مجھے تلاش کیا مگر مجھے نہ پایا آپ نے میری طرف خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ امابعد! میں نے اس سے بڑھ کر کوئی بات عجیب تر نہیں دیکھی کہ تم اسلام سے بھاگ رہے ہو حالانکہ تمہاری عقل بے مثال ہے بھلا اسلام جیسی چیز سے کون جاہل رہ سکتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق پوچھا: خالد کہاں ہے؟ میں نے دل میں کہا: اللہ تعالیٰ اسے لائے گا آپ نے یہ بھی فرمایا: خالد جیسے لوگ اسلام سے جاہل نہیں رہ سکتے، اگر خالد کی یلغار مسلمانوں کے ساتھ مل کر مشرکین کے خلاف ہوتی تو یہ اس کے لیے بدرجہا بہتر تھی اور اسے ہم دوسروں پر مقدم کرتے اے میرے بھائی مافات کا استدراک کرو بلاشبہ بہت سارے نیکی کے مقام تجھ سے نکل چکے ہیں“ چنانچہ جب آپ کا خط مجھے ملا مدینہ کی طرف چل پڑنے کا شوق مجھے بیقرار کرنے لگا اسلام کی طرف میری رغبت دو چند ہونے لگی، رسول اللہ ﷺ کے مکتوب گرامی نے میری فرحت وسرور میں اضافہ در اضافہ کر دیا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک رات میں نے خواب دیکھا گویا میں کسی تنگ بے آب وگیاہ جگہ میں ہوں اور میں وہاں سے نکل کر کشادہ اور سرسبز وشاداب جگہ میں پہنچ گیا، میں نے سوچا: یقیناً یہ سچا خواب ہے، چنانچہ جب میں مدینہ پہنچا میں نے کہا: میں ضرور ابوبکر سے اس خواب کا ذکر کروں گا۔ کہتے ہیں: میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے خواب بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارا کفر وشرک سے نکل کر اسلام وہدایت کی طرف آنا ہے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی طرف کوچ کرنے کا میرا پروگرام بن گیا میں نے سوچا محمد کے پاس جانے کے لیے میں کسے اپنا رفیق سفر بناؤں اس کے لیے میں نے صفوان بن امیہ سے ملاقات کی، میں نے اسے کہا: اے ابووھب! ہم جس چیز (یعنی کفر وشرک) میں پڑے ہوئے ہیں اس بارے تمہاری کیا رائے ہے؟ بلاشبہ ہم تو ایک سر کا نوالہ ہیں عنقریب محمد عرب وعجم پہ چھایا چاہتا ہے لہٰذا ہم کیوں نہ محمد کی اتباع اختیار کریں یقیناً محمد کی برتری حقیقت میں ہماری برتری ہے، چنانچہ صفوان بن امیہ نے بڑی سختی سے انکار کر دیا اور بولا: بالفرض قریش میں سے میرے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے تب بھی میں محمد کی پیروی نہیں کروں گا۔ اس قدر بحث ومباحثہ کے بعد ہم جدا ہو گئے میں نے کہا یہ شخص تو انتقام پہ تلا ہوا ہے چونکہ اس کا باپ اور بھائی بدر میں قتل کر دیئے گئے تھے، پھر اسی سلسلہ میں میں نے عکرمہ بن ابی جہل سے ملاقات کی اور اس کے آگے بھی میں نے یہی بات رکھی لیکن اس نے بھی صفوان کی طرح ٹکا سا جواب دے دیا، البتہ جاتے جاتے میں نے اس سے کہا: اتنا تو کرنا کہ میرا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ بولا: کسی سے تمہارا ذکر نہیں کروں گا میں اپنے گھر واپس چلا گیا میں نے اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ میں عثمان بن ابی طلحہ سے ملوں میں نے سوچا: یہ میرا اچھا دوست ہے اگر میں اپنے ارادہ کا اس سے ذکر کروں شاید یہ میری حمایت کرے چنانچہ میں اس کے پاس چلا گیا اور اس کے آباء کا ذکر کیا جو قتل کیے جا چکے تھے۔ پھر میں نے اچھا نہ سمجھا کہ میں اپنے ارادہ کا اس سے ذکر کروں پھر میں نے سوچا اگر میں

میں ابھی نکل جاؤں بھلا میرے آگے کوئی رکاوٹ حائل ہے۔ بہر حال میں اسے مختلف راویوں سے گزار کر اصل مقصد پر لے آیا اور میں نے اس سے کہا: ہماری مثال اس لومڑ کی سی ہے جو کسی سوراخ میں دبکا بیٹھا ہو اگر اس پر کوئی ڈول پانی انڈیلا جائے لامحالہ لومڑ باہر آ جائے گا پھر میں نے اس سے بھی اسی طرح کی باتیں کیں جو میں نے پہلے اپنے دو دوستوں سے کی تھیں۔ چنانچہ اس نے مجھے جلد ہی تسلی بخش جواب دیا اور کہنے لگا: میں آج ہی کوچ کرنے کا سوچ رہا ہوں اور یہ میرا پختہ ارادہ ہے سامنے گھاٹی میں میری سواری تیار کھڑی ہے چنانچہ ہم نے آپس میں جائے ملاقات ''یاجج'' نامی جگہ متعین کر دی کہ اگر وہ آگے نکل گیا تو وہ اس جگہ میرا انتظار کرے گا اور اگر میں آگے نکل گیا تو میں اس جگہ اس کا انتظار کروں گا چنانچہ ہم سحری کے قریب روانہ ہو گئے ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی تھی کہ ہم متعین جگہ (یاجج) پہنچ گئے وہاں سے ہم دونوں آگے چل پڑے اور مقام ''ھدۃ'' جا پہنچے وہاں ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو پایا، وہ بولے: مرحبا ہم نے کہا: تمہیں بھی مرحبا۔ عمرو رضی اللہ عنہ بولے: کہاں کا ارادہ ہے؟ ہم نے بھی فوراً سوال داغ دیا کہ تم گھر سے کیوں باہر نکلے ہو؟ انھوں نے بھی جواب میں ایک اور سوال دے مارا بولے: تمہیں کس چیز نے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ ہم نے ہی جواب دیا: اور ہمیں کوئی سلجھائی پڑی ہم نے کہا: ہم اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور محمد ﷺ کی اتباع اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بولے: یہی چیز مجھے بھی یہاں تک لے آئی ہے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم سب اکٹھے مدینہ پہنچے اور مقام صرہ میں اپنی سواریاں بٹھائیں اتنے میں ہمارے آنے کی رسول اللہ ﷺ کو خبر کی گئی آپ ہماری آمد پر بے حد خوش ہوئے میں نے اپنا عمدہ جوڑا زیب تن کر رکھا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری کا ارادہ کیا اتنے میں میرا بھائی مجھ سے ملا اس نے کہا: جلدی کرو، چونکہ رسول اللہ ﷺ کو تمہاری آمد پر بے حد خوشی ہوئی ہے اور آپ ﷺ تمہارے انتظار میں ہیں، چنانچہ میں نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ جلدی جلدی قدم اٹھاتا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب میں نمودار ہوا دیکھا کہ؟ آپ کے مسکراہٹ بھرے مبارک ہونٹوں سے تبسم کے پیالے بھرے جا رہے ہیں میں کھڑا ہو گیا اور سلام پیش کیا آپ نے مسکراتے چہرے سے سلام کا جواب دیا میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے تمہیں ہدایت سے بہرہ مند کیا میں نے تمہارے اندر عقل سلیم کا وجدان کر لیا تھا مجھے پختہ امید تھی کہ تمہارا اسلام قبول کرنا خیر و بھلائی کا پیغام ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بہت ساری جنگوں میں نہایت سختی سے حق سے روگردانی کی ہے اور آپ کے خلاف لڑتا رہا ہوں لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری بخشش کر دے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام گذشتہ کے تمام تر گناہوں کالعدم کر دیتا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ دعا فرما دیں آپ نے فرمایا: یا اللہ! خالد بن ولید جہاں جہاں بھی تیری راہوں میں رکاوٹ بننے کے لیے نمودار ہوا ہے اسے سب معاف فرما دے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر عمرو بن العاص اور عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہم سن ۸ ہجری ماہ صفر میں حاضر خدمت ہوئے تھے اللہ کی قسم جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی جنگ میں اپنے صحابہ میں سے کسی کو بھی میرے ہم پلہ نہیں سمجھا۔ رواہ الواقدی ابن عساکر

۳۷۰۲۵... عبدالحمید اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ ﷺ کا موئے مبارک تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بھی کسی قوم سے میرا مقابلہ ہوا اور حالانکہ موئے مبارک میرے سر پر ہو مجھے ضرور فتح و کامرانی ملی ہے۔ رواہ ابو نعیم

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ

۳۷۰۲۶... شعبی سے مروی ہے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انھوں نے خباب رضی اللہ عنہ کو اپنی نشست گاہ پر بٹھایا اور فرمایا: روئے زمین پر کوئی شخص اس مجلس کا ان سے زیادہ مستحق نہیں سوائے ایک شخص کے خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! بھلا وہ شخص کون ہے؟ فرمایا: وہ ''بلال'' ہیں خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! وہ مجھ سے زیادہ مستحق نہیں ہیں چونکہ

بلال کے لیے مشرکین میں ایسا آدمی تھا جس کے ذریعے سے اللہ ان کی حفاظت کرتا جب کہ میرا کوئی نہیں تھا جو میری حفاظت کرتا چنانچہ ایک دن چشم فلک نے دیکھا کہ لوگوں نے مجھے پکڑلیا اور پھر آگ سلگائی لوگوں نے مجھے آگ میں دھکیل دیا حتیٰ کہ ایک شخص نے میرے سینے پر پاؤں رکھ دیا میں زمین کی ٹھنڈک کے سوا اپنی پیٹھ کو کسی چیز سے نہ بچاسکا پھر خباب رضی اللہ عنہ نے اپنی پیٹھ سے کپڑا ہٹایا کیا دیکھتے ہیں کہ پیٹھ برص کے نشانات کی طرح سخت متاثر ہے۔رواہ ابن سعد

۳۷۰۲۷...... زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حباب رضی اللہ عنہ کو غریق رحمت کرے انھوں نے خوشی سے اسلام قبول کیا خوشی سے ہجرت کی اور عبادت گزار بن کر زندگی گزاری انھیں جسمانی آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا جو شخص نیک عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اجر وثواب کو ضائع نہیں کرتا۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو اپنی آخرت کو یاد رکھے حساب کے لیے عمل کمائے کفاف پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل سے راضی رہے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۰۲۸...... طارق بن شہاب کہتے ہیں: حضرت حباب رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے اور ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اللہ کی راہ میں سخت اذیتیں برداشت کیں۔رواہ ابن ابی شیبة

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ

۳۷۰۲۹...... عثمان بن محمد اخنسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر بن حذیم جمحی رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر مقرر کیا چنانچہ سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہو جاتی تھی سعید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں موجود تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی غشی کا ذکر کیا گیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمص تشریف لائے فرمایا: اے سعید! تمہیں کیسی غشی طاری ہو جاتی ہے؟ کیا تمہیں پاگل پن لاحق ہو جاتا ہے؟ سعید! رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ کی قسم ایسا نہیں لیکن خبیب رضی اللہ عنہ کو جب قتل کیا گیا ان کے پاس موجود لوگوں میں میں بھی تھا۔ میں نے ان کی دعا اپنے کانوں سے سنی تھی اللہ کی قسم! اس دعا نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ میں جس مجلس میں بھی ہوتا ہوں اگر مجھے وہ وقت یاد آجائے مجھے غشی طاری ہو جاتی ہے چنانچہ ایمان افروز کیفیت سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھلائی میں اضافہ ہوا۔رواہ ابن سعد

۳۷۰۳۰...... عبداللہ بن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت خبیب بن مسلمہ مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جہاد سے واپس لوٹے ان کے والد نے انھیں مدینہ میں پایا، مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرا اس کے سوا کوئی بیٹا نہیں جو میرے مال اور جائداد کی دیکھ بھال کرے اور میرے اہل خانہ کی دیکھ بھال کرنے والا بھی کوئی نہیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خبیب رضی اللہ عنہ کو والد کے ساتھ روانہ کر دیا اور فرمایا: شاید اسی سال تمہیں چھٹکارامل جائے اے خبیب اپنے والد کے ساتھ واپس لوٹ جاؤ۔ چنانچہ مسلمہ رضی اللہ عنہ اسی سال وفات پا گئے اور حبیب رضی اللہ عنہ اسی سال دوبارہ غزوات میں شریک ہوگئے۔رواہ ابونعیم

حضرت خالد بن ابی جبل عدوانی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۱...... عبدالرحمن بن خالد بن ابی جبل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ کو بنی ثقیف کے مشرق میں دیکھا جب آپ ان کے پاس تشریف لائے آپ کمان پر یا عصا پر ٹیک لگائے کھڑے تھے آپ ثقیف کے پاس نصرت کے لیے آئے تھے میں نے آپ کو سورت ''والسماء والطارق'' پوری پڑھتے سنا میں نے جاہلیت میں یہ سورت یاد کرلی جب کہ میں مشرک ہی تھا میں نے یہ سورت دوبارہ پڑھی جب کہ میں اسلام میں داخل ہو چکا تھا ثقیف کے لوگوں نے کہا: اس شخص سے تم نے کیا سنا ہے؟ میں نے ان کو سورت طارق پڑھ کر سنادی چنانچہ قریش میں جو لوگ بنی ثقیف کے ساتھ تھے وہ بولے: ہم اپنے صاحب کو خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتا ہے اگر ہم اسے حق سمجھتے اس کی پیروی کر لیتے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی تاریخہ والحسن بن سفیان وابن حزیمة والطبرانی وابن مردویہ وابونعیم عن خالد بن ابی حبل العدوانی

حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۲..... موسیٰ بن عبیدہ کہتے ہیں: ہمارے بزرگوں نے ہمیں بتایا ہے کہ خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے، انہوں نے مشرکین کے ایک شخص کو قتل کردیا اور پھر اس کا ساز وسامان اپنے قبضہ میں کرلیا اور اس کا ریشم کا جوڑا اتارکر خود پہن لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہے تھے اور لوگ ان کی طرف حیرت سے دیکھتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کیا دیکھتے ہو جو شخص چاہے خالد جیسا کام کرے اور پھر خالد جیسے کپڑے پہنے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۳۳..... حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یمن سے آئے۔ (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر) بیعت کرنے کے بعد دو مہینے تک انتظار میں بیٹھے رہے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا حکم دیا تھا پھر آپ نے مجھے معزول نہیں کیا حتیٰ کہ آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۳۴..... ''ایضاً'' ابو اسحاق مدنی سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے: میں نے تم سے پہلے اسلام قبول کیا ہے اس معاملہ میں میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے ساتھ جھگڑا کروں گا لیکن میں اپنے باپ سے ڈرتا تھا اس لیے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا جب کہ تم اپنے باپ سے نہیں ڈرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۳۵..... موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں میں نے ام خالد بنت خالد بن سعید بن العا کو کہتے ہیں سنا کہ: نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل ایک رات خالد بن سعید رضی اللہ عنہ سو رہے تھے خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا گویا فرشتے خلا میں اس قدر چھائے ہوئے ہیں کہ تاریکی ہی تاریکی ہوگئی ہے حتیٰ کہ آدمی اپنی کف دست بھی نہیں دیکھ سکتا اسی اثناء میں ایک نور آسمان میں بلند ہوا پہلے بیت اللہ میں چمکا پھر اس نے پورے مکہ کو روشنی سے جگمگا دیا پھر بخدا یثرب تک اس کی روشنی پھیل گئی حتیٰ کہ اس روشنی میں کھجور کے درختوں پر کھجوروں کے دانے دیکھ سکتا تھا میں بیدار ہوگیا اور سارا ماجرا اپنے بھائی عمرو بن سعید کو کہہ سنایا میرا بھائی صاحب رائے انسان تھا بھائی نے کہا: یہ کوئی عظیم تر معاملہ ہے جس کا ظہور بنی عبدالمطلب میں ہونے والا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان کے باپ کے کھودے ہوئے گھڑے سے اس کا ظہور ہوا ہے خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس خواب کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت سے بہرہ مند کیا۔ ام خالد کہتی ہیں: سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے میرے والد ہیں چونکہ میرے والد نے رسول اللہ ﷺ سے اپنا خواب بیان کیا آپ نے فرمایا: اے خالد! اللہ کی قسم یہ نور میں ہی ہوں میں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو اسلام کا تعارف کرایا خالد رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا جب کہ ان کے بھائی عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۶..... حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدو نے نبی کریم ﷺ کو گھوڑی بیچی پھر نبی کریم ﷺ سے طے شدہ قیمت سے زیادہ کا مطالبہ کرنے لگا پھر انکار کردیا کہ میں نے آپ کو گھوڑی بیچی ہی نہیں۔ اسی اثناء میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ یہ گھوڑی میں نے تم سے خرید لی ہے خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس پر گواہی دی (کہ جی ہاں نبی کریم ﷺ نے گھوڑی خریدی ہے) بدو جب چلا گیا نبی کریم ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: خریدنے کے وقت تم ہمارے پاس موجود تھے؟ عرض کیا: نہیں لیکن میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے کہ اس نے گھوڑی آپ کو بیچ دی ہے مجھے یقین ہوگیا کہ آپ حق پر ہیں چونکہ آپ حق کے سوا کچھ نہیں کہتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایک کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۰۳۷۔۔۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان (ایک) کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا ہے۔
رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۷۰۳۸۔۔۔۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوار بن قیس محاربی سے گھوڑا خریدا سوار بن قیس نے خریداری سے انکار کر دیا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے حق میں گواہی دی بعد میں رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: بھلا تم نے کیونکر گواہی دی حالانکہ تم ہمارے پاس موجود نہیں تھے؟ عرض کیا: آپ جو تعلیمات لے کر آتے ہیں ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں لہٰذا مجھے یقین ہو گیا کہ آپ حق کے سوا کچھ نہیں کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے حق میں یا اس کے خلاف خزیمہ گواہی دے اس کے لیے صرف اسی کی گواہی کافی ہے۔ رواہ ابویعلی وابونعیم وابن عساکر وعبد الرزاق

۳۷۰۳۹۔۔۔۔ معمر، زہری یا قتادہ یا دونوں سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اپنا قرض مانگنے لگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے قرضہ تمہیں ادا کر دیا ہے یہودی نے گواہوں کا مطالبہ کیا اتنے میں حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ ادھر آ نکلے اور عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے تمہیں ادائیگی کر دی ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بھلا تمہیں کیونکہ معلوم ہے؟ عرض کیا: میں اس سے عظیم تر معاملہ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں اور آسمان کی خبریں لانے پر تصدیق کرتا ہوں" چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر جائز قرار دیا"۔

فائدہ:۔۔۔۔۔ یہ حدیث ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کی ہے ۹۳۳ اور آخری جملہ صرف اصابہ میں ہے۔ وقال رواہ الدارقطنی۔

حضرت خزیم بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۰۔۔۔۔ حضرت خزیم بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے انھوں نے عالی شان جوڑا زیب تن کر رکھا تھا بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور خلوق خوشبو لگا رکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خریم کی ماں کے لیے ہلاکت (یہ کلمہ تعجب کے لیے ہے نہ کہ بددعا کے لئے) اگر یہ خوشبو کم لگاتا بال چھوٹے کراتا اور شلوار ٹخنوں سے اوپر کرتا۔ (کیا ہی اچھا ہوتا) صحابہ رضی اللہ عنہم خریم رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگے، وہ فوراً سمجھ گئے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے متعلق کچھ فرمایا ہے چنانچہ خریم رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہم نے انھیں معاملہ سے آگاہ کر دیا خریم رضی اللہ عنہ نے خوشبو دھو ڈالی شلوار ٹخنوں سے اوپر کر دی اور سر منڈوا دیا۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۰۴۱۔۔۔۔ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے اونٹوں کی تلاش میں گھر سے نکلا چنانچہ مقام "ابرق العزاف" میں اونٹ مجھے مل گئے میں نے وہیں اونٹ باندھ دیئے اور ایک اونٹ کی دستی کو سرہانہ بنا کر وہیں لیٹ گیا یہ نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے پھر میں نے کہا: میں اس وادی کے بڑے کرتے دھرتے کی پناہ مانگتا ہوں میں اس وادی کے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں جاہلیت میں لوگوں کو جب کھلے آسمان تلے رات ہو جاتی اپنے بچاؤ کے لئے یہی کرتے تھے یکا یک ہاتف غیبی کی آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا۔

ویحک عذ باللہ ذی الجلال
منزل الحلال والحرام
ووحد اللہ ولا تبالی
ما ھول ذی الجن من الاھوال
اذ یذکر اللہ علی الامیال
وفی سہول الارض والجبال

وصــــار کیــد الــجــن فـــی ســفــال

الا الــتــقـــی وصــــالــح الا عـــمــال

تیراناس ہو! اللہ عزوجل کی پناہ مانگ جو حلال وحرام کا نازل کرنے والا ہے اور اللہ کی توحید کا اقرار کر پھر تمہیں جنات کی ہولنا کیوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی جب زمین کے نشیب وفراز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جار ہا ہو جنات کے مکروفریب بیکار ہو جاتے ہیں صرف تقویٰ اور نیک اعمال ہی کام آتے ہیں۔

میں نے جواب میں یہ شعر پڑھ دیا:

یــــا ایھـــا الـــداعـــی مــــا تـــخیـــل

رشــــد عـــنـــدک ام تـــضـــلیـــل

اے پکارنے والے: تمہارا کیا خیال ہے آیا کہ تمہارے پاس رشد وہدایت ہے یا سراسر گمراہی ہے۔

اس نے جواب میں کہا:

هـــــذا رســـول اللہ ذوالـــخیـــرات

جـــاء بیـــا سیـــن وحـــا میـــمـــات.

وســــور بـــعـــد مـــفـــصـــلات

مـــحـــرمـــات ومـــحـــلات

یـــامـــر ابـــالـــصـــوم والـــصـــلاۃ

ویـــزجـــد الـــنـــاس عـــن الهـــنـــات

قـــد کـــن فـــی الا نـــام مـــنـــکـــرات

یہ اللہ کا رسول ہے جو بھلائیوں کا سراپا ہے جو لیس اور حم والی سورتیں لایا ہے جو مفصلات اور دیگر بہت ساری سورتیں لایا ہے وہ سورتیں حلال کرنے والی بھی ہیں اور حرام کرنے والی بھی ہیں وہ نماز اور روزے کا حکم دیتا ہے اور لوگوں کو برائیوں سے روکتا ہے جب کہ لوگوں میں منکرات کا اضافہ ہورہا ہے۔

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تو ہے کون؟ اس نے کہا: میں مالک بن مالک ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے جنات پر امیر مقرر کر کے بھیجا ہے۔ میں نے کہا: اگر میرے ان اونٹوں کی کوئی دیکھ بھال کرتا میں اس رسول کے پاس جاتا اور اس پر ایمان لاتا۔ اس نے کہا: میں تمہارے اونٹوں کی ذمہ داری لیتا ہوں حتیٰ کہ میں انھیں صبح شام تیرے گھر والوں تک پہنچادوں انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے ایک اونٹ تیار کیا اور مدینہ پہنچ گیا اس وقت لوگ نماز جمعہ میں تھے میں نے سوچا لوگ نماز پڑھ لیں میں پھر داخل ہوں گا چونکہ میں تھکا ہوا تھا اتنی دیر میں میں تھوڑا استا بھی لیتا ہوں، میں نے اپنا اونٹ بٹھایا۔ اتنے میں ابوذر رضی اللہ عنہ میری طرف باہر نکلے اور مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہیں اندر آنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب آپ نے مجھے فرمایا: بوڑھے بزرگ نے کیا کیا جس نے تمہارے اونٹ صحیح سالم تمہارے گھر تک پہنچانے کی ضمانت دی تھی؟ اس نے تو تمہارے اونٹ تمہارے گھر تک صحیح وسالم پہنچا دیئے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۶۰۴۲..... ''ایضاً'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو نہ بتاؤں کہ میرے اسلام قبول کرنے کی ابتداء کیسے ہوئی؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں ضرور بتاؤ خریم رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ میں اپنے چوپایوں کی تلاش میں تھا میں ان کے نشانات کا پیچھا کرتے کرتے مجھے رات ہوگئی اور مقام ''ابرق عزاف'' میں مجھے اونٹ مل گئے اور مجھے یہیں رات گزارنی پڑی میں نے آواز بلند کہا: میں اس وادی کے بڑے کی پناہ مانگتا ہوں اس کی قوم کے بے وقوفوں

سے یکا یک ہاتف غیبی کی آواز آئی۔

ویحک عذ باللہ ذی الجلال

والمجد والنعماء والا فضال

واقراء آیات من الانفال

ووحد اللہ ولا تبالی

تیرا ناس ہو! اللہ عزوجل کی پناہ مانگ جو بزرگی نعمتوں اور فضلوں والا ہے سورت انفال کی آیات پڑھو اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر کے بے پرواہ ہو جاؤ۔

خریم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بہت زیادہ خوفزدہ ہوا جب میری طبیعت بحال ہوئی میں نے کہا:

یاایھا الھاتف ما تقول

ارشد عندک ام تضلیل

بین لنا ھدیت ما الحویل

اے ہاتف تم کیا کہتے ہو کیا تیرے پاس رشد و ہدایت کا سامان موجود ہے یا گمراہی کی بات کر رہے ہو بات واضح کرو تمہیں ہدایت ملی ہے یا ہوائیں باتیں کر رہے ہو۔

ھاتف نے جواباً یہ اشعار پڑھے:

ان رسول اللہ ذاالخیرات

بیثرب یدعو الی النجاۃ

یامر بالصوم وبالصلاۃ

ویزع الناس عن الھنات

رسول اللہ ﷺ جو بھلائیوں والے ہیں یثرب میں مقیم ہیں اور نجات کی طرف بلاتے ہیں نماز و روزہ کا حکم دیتے ہیں اور لوگوں کو برائیوں سے روکتے ہیں۔

خریم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری اونٹنی کھڑی ہوگئی اور میں نے جواباً یہ اشعار کہے:

ارشدنی رشد و ھدایت

لاجعت ولا غریت

ولا برحت بیلا مقیت

وتوثر علی الخیر الذی اتیت

مجھے راہ ہدایت کی طرف راہنمائی کرو جو ہدایت تمہیں ملی ہے جس میں تمہیں نہ بھوکا ہونا پڑا ہے اور نہ ہی ننگا ہونا پڑا تم میرے سردار ہوگے جو بھلائی تمہیں ملی ہے اسے ترجیح دو۔

اس نے جواب دیا:

صاحبک اللہ وسلم نفسکا

وبلغ الاھل وادی رحلکا

آمن بہ افلح ربی حقکا

وانصرہ اعز ربی نصرکا

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اپنے آپ کو سلامی میں رکھو اور تمہارے اونٹ تمہارے گھر والوں تک پہنچ جائیں گے اس پر ایمان لاؤ میرا رب تمہیں کامیاب کرے گا اس رسول کی مدد کرو میرا رب تمہاری مدد کرے گا۔

میں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں عمرو بن اثال ہوں اور مبعوث ہونے والے نبی آخر الزماں کا نجد کے مسلمانوں پر عامل ہوں میں تمہارے اونٹوں کا ذمہ دار ہوں حتیٰ کہ تم اپنے گھر واپس لوٹ آؤ چنانچہ میں مدینہ پہنچ گیا اور جمعہ کا دن تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تجھ پر رحم فرمائے داخل ہو جاؤ ہمیں تمہارے اسلام کی خبر پہنچ چکی ہے میں نے عرض کیا: مجھے طہارت حاصل کرنے کا طریقہ نہیں آتا مجھے طہارت کا طریقہ بتادو میں مسجد میں داخل ہوا رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا آپ کی صورت اقدس ایسی لگی جیسے چودھویں کا چاند چمک رہا ہو آپ فرما رہے تھے: جو مسلمان بھی اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے دھیان رکھتے ہوئے اور سوچ سمجھ کر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس دعوے پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں ضرور سزا دوں گا چنانچہ قریش کے ایک بزرگ عثمان بن عفان نے میرے لیے گواہی دی اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی گواہی قبول کر لی۔

رواہ الرویانی وابن عساکر

حضرت خزیمہ بن حکیم سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۳.....ابو جریج زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ خزیمہ بن حکیم سلمی بہزی حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے خزیمہ رضی اللہ عنہ جب کبھی آتے خیر و بھلائی لے کر واپس لوٹ جاتے چنانچہ ایک مرتبہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میرے پاس آئی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خزیمہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بصری روانہ کیا آپ کے ساتھ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا غلام میسر بھی تھا بصرہ سرزمین شام میں واقع ہے خزیمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بہت محبت کرتے تھے حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ کو ان سے اطمینان ہو گیا خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا محمد! میں تمہارے اندر بہت سارے اوصاف دیکھ رہا ہوں جو مجھے کسی انسان میں نظر نہیں آتے تم اپنی میلادمیں صریح تر ہو اپنی قوم کے ہاں امین ہو میں دیکھتا ہوں کہ لوگ تم سے بے پناہ محبت کرتے ہیں میرا خیال ہے کہ سرزمین تہامہ میں جس کا ظہور ہونے والا ہے وہ تم ہی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد اللہ کا رسول ہوں میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے ہیں میں آپ پر ایمان لا چکے ہوں جب قافلہ شام سے واپس لوٹا خزیمہ رضی اللہ عنہ اپنے علاقہ میں چلے گئے، اور جاتے جاتے عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں آپ کی ہجرت کا سنوں گا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا چنانچہ تک اپنے گاؤں میں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ فتح مکہ کے موقع پر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جب رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرمایا: سب سے پہلے ہجرت کرنے والے کو مرحبا عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی ان انگلیوں کی تعداد کے بقدر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے آپ سے صرف اس چیز نے روکے رکھا کہ میں آپ کے اعلان کا۔ (ہجرت کے واسطے) انتظار کرتا رہا ورنہ تو میں آپ کی رسالت کا منکر نہیں ہوں اور نہ ہی آپ کی دعوت کا مخالف ہوں میں قرآن پر ایمان لایا اور بتوں سے انکار کیا۔ یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اپنے قول میں تبدیلی نہیں کی آپ کی بیعت کو توڑا بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر ہر دن ایک نصیحت پیش کرتا ہے اگر وہ اسے قبول کر لے سخاوت میں رہتا ہے اور اگر اسے ترک کر دے بد بخت ہو جاتا ہے جو شخص دن میں گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ کشادہ کر دیتا ہے اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بلاشبہ حق ثقیل چیز ہے جیسا کہ قیامت کے دن کا ثقل ہے اور باطل ہلکا ہے جیسا کہ قیامت کے دن ہلکا پھلکا ہو گا جنت کو نا گواریوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے جب کہ دوزخ کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا ہے تیرے ہاتھ خاک آلود رہیں خوش رہو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! مجھے بتائیں رات کو تاریکی اور دن میں روشنی کیوں ہوتی ہے سردیوں میں۔ (زمین سے نکلنے والا) پانی گرم اور گرمیوں میں ٹھنڈا کیوں ہوتا ہے بادلوں کا مخرج کیا ہے مرد کا مادہ منویہ اور عورت کا مادہ منویہ کہاں قرار پکڑے ہوئے ہے جسد میں جان کا ٹھکانا کہاں ہے ماں کے پیٹ میں بچہ کیا میت ہے ہڈیوں کا مخرج کیا ہے اور بلد امین سے کیا

مراد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہی بات رات کی تاریکی اور دن کے اجالے کی سو اللہ تعالیٰ نے پردہ ماء سے ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جسکا باطن سیاہ اور ظاہر سفید ہے اس کی ایک طرف مشرق میں ہے اور دوسری طرف مغرب میں اس پردے کو فرشتوں نے تان رکھا ہے جب صبح نمودار ہوتی ہے فرشتے پردہ ظلمت کو کھینچ لیتے ہیں اور اس پردے کو مغرب کی طرف دھکیل دیتے ہیں جب رات ہونے لگتی ہے فرشتے پردہ ضو کو کشید کر لیتے ہیں اور اسے ہوا کے دوش میں دھکیل دیتے ہیں یہ پردے اسی طرح کارآمد ہیں پوشیدہ نہیں ہونے پاتے اور نہ ہی کبھی ہوتے ہیں۔ رہی بات سردیوں میں (زمین سے نکلنے والے) پانی کے گرم ہونے اور گرمیوں میں ٹھنڈا ہونے کی اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سردیوں میں راتیں لمبی ہو جاتی ہیں سورج سطح زمین سے اوجھل ہو جاتا ہے اور پانی کافی دیر تک زمین میں ٹھہر رہتا ہے اور یوں گرم ہو جاتا ہے جب کہ گرمیوں میں راتیں چھوٹی ہوتیں ہیں اور پانی اپنی حالت پر برقرار دیتا ہے۔ رہی بات بادلوں کی سو زمین و آسمان کے دھنسے ہوئے مقام میں بادلوں میں شگاف پڑتا ہے پھر اس پر غبار کی تہہ پڑ جاتی ہے جب کہ جنوبی اور صبائی ہوائیں اس کے فرق کا باعث بنتی ہیں اور مکفوف مزید سے جمع ہوتے ہیں جب کہ شمالی اور دبور ہوائیں بادلوں کو باہم ملا دیتی ہیں۔ رہی بات مرد کے مادہ منویہ کے قرارگاہ کی چنانچہ مرد کا مادہ منویہ احلیل۔ (آلہ تناسل) سے خارج ہوتا ہے اور یہ ایک رگ ہے جسکا سلسلہ براہ راست پشت سے منسلک ہے حتیٰ کہ وہاں سے ہوتا ہوا بائیں فوتے میں ٹھہر جاتا ہے۔ رہی بات عورت کے مادہ منویہ کی سو وہ اس کے سینے میں سختی سے گھسا ہوتا ہے وہ لگاتار قریب تر ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ مرد اس کے عسیلہ (شہد) کو چکھ لیتا ہے رہی بات جان کی سو اس کا ٹھکانا دل ہے جو مسلسل روابط کے ساتھ معلق ہے اور روابط رگوں میں جاری و ساری رہتے ہیں جب دل ہلاک ہو جاتا ہے رگوں کا باہمی رابطہ منقطع ہو جاتا ہے رہی بات ماں کے پیٹ میں بچے کے رہنے کی سو اس کی صورت حال یہ ہے کہ بچہ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر چالیس دن تک جما ہوا خون ہوتا ہے چالیس دن تک نرم مادہ رہتا ہے چالیس دن میں سخت ہو جاتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے پھر باریک ہڈیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر جنین کی صورت اختیار کر لیتا ہے اس وقت اس میں چیخنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور اس میں روح پھونک دی جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ اسے تام حالتمیں نکالنا چاہتا ہے نکال دیتا ہے اور جب اسے رحم مادر میں نو مہینے تک رکھنا چاہتا ہے تو اس کا حکم نافذ ہو جاتا ہے اس جنین پر رحم کی رگیں چڑھی ہوتی ہیں انہی سے بچے کو غذا میسر ہوتی ہے رہی بات ہڈیوں کی جائے خروج کی سو وہ سمندر میں مچھلی کی ایک چھینک سے پیدا ہوتی ہیں اسے ابزار کہا جاتا ہے رہی بات بلد امین کی سو وہ مکہ مکرمہ ہے جہاں آندھی کڑک اور بجلی کا وقوع نہیں ہوتا اس میں دجال داخل نہیں ہو گا دجال کے خروج کی نشانی یہ ہے کہ جب حیاء سے روک دیا جائے زنا عام ہو جائے اور عہد و معاہدہ توڑا جائے۔

رواہ ابن عساکر وابن شاهين

حضرت خالد بن رباح رضی اللہ عنہ (بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی)

۳۷۰۴۴..... موسیٰ بن عبیدہ، زندبہ عبدالرحمٰن اپنی والدہ جبہ بنت قرط وہ اپنی ماں عقیلہ بیت عتیک بن حارث سے وہ اپنی والدہ قریرہ بنت حارث سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ابطح میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ پر سرخ رنگ کا قبہ (جھگا) بنا دیا گیا تھا ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے چند شرائط پر ہم سے بیعت لے لی اسی اثناء میں بنی عامر بن لوی کا ایک شخص سہیل بن عمرو سامنے سے چلتا ہوا آیا وہ یوں لگتا تھا جیسے خاکستری رنگ کا اونٹ ہو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت خالد بن رباح رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا خالد رضی اللہ عنہ بولے: تمہیں بجز نفاق کے کسی چیز نے نہیں روکا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس نے رسول اللہ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے اگر ایک وجہ نہ ہوتی میں تمہیں تلوار سے دولخت کر دیتا۔ چنانچہ سہیل بن عمرو سمجھدار شخص تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ غلام مجھے کیا کہتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیا بعید وہ تم سے بدرجہا بہتر ہو اور پھر تم اسے ڈھونڈو پر اسے نہ پا سکو۔ چنانچہ اس کے لیے یہ بات پہلی سے زیادہ سخت تھی۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۴۵..... قریبہ بنت حارث کہتی ہیں ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ابطح میں ٹھیرے ہوئے تھے آپ پر سرخ رنگ کا قبہ بنا دیا گیا تھا ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے ہمارے اوپر چند شرائط لاگو کیں اسی دوران بنی عامر بن لوی کا ایک شخص سہیل بن عمرو سامنے سے آیا وہ یوں لگتا تھا جیسا کہ خاکستری رنگ کا اونٹ ہو اس کی خالد بن رباح (بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی) سے ملاقات ہوئی جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا خالد رضی اللہ عنہ بولے: تمہیں صبح صبح نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے صرف اور صرف نفاق (منافقت) نے روکے رکھا ہے قسم اس ذات کی جس نے رسول اللہ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے اگر ایک وجہ نہ ہوتی میں تلوار سے تمہیں دولخت کر دیتا چنانچہ سہیل بن عمرو سمجھدار شخص تھا فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ غلام مجھے کیا کہہ رہا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیا بعید وہ تم سے بدر جہا بہتر ہو اور پھر تم اسے تلاش کرو پر اسے نہیں بھی نہ پاسکو چنانچہ سہیل بن عمرو کے لیے یہ بات پہلی سے زیادہ سخت تھی۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر وفیہ موسیٰ بن عبیدہ وھو ضعیف

حرف راء..... حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۶..... عبداللہ بن بریدہ روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ وفد کی آمد پر لوگ جمع ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن ارقم رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ: محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھو ان سے کہو کہ پہلے وہ آئیں پھر وہ جوان سے ملے ہوئے ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام اندر داخل ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے صف بنالی آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک موٹا شخص کھڑا ہے اور اس نے اپنے اوپر چادر کا ٹکڑا اوڑھ رکھا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا فرمایا: کچھ کہو۔ (تین بار فرمایا) وہ شخص بولا! آپ ہی کچھ فرمائیں۔ (تین بار کہا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا ناس ہو کھڑا ہو جا وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا کہ ایک اشعری شخص ہے جو دبلے پتلے اور کمزور جسم کا مالک ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ کے پاس آگیا فرمایا: کچھ کہو۔ اشعری بولا! آپ ہی کچھ فرمائیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ کہو وہ بولا۔ آپ بات کی ابتدا کریں ہم بات جاری رکھیں گے۔ فرمایا: تیرا ناس ہو کھڑا ہو جا تجھے بھیڑوں کا چرواہا ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا کہ ایک اور شخص ہے جو سفید فام اور کمزور جسم کا مالک ہے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: کچھ کہو: اس نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً حمد وثناء کے بعد کہا: تمہیں اس امت کا بار امارت اٹھانا پڑا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تمہیں خلافت کی ذمہ داری سنبھالنی پڑی ہے تمہاری رعایا تمہارے دل میں ہونی چاہیے تمہیں حساب چکانا ہوگا اور تم رعایا کے مسئول ہو۔ بلاشبہ تم امین ہو اور امانت کی ادائیگی آپ کا فرض ہے لہٰذا تمہیں تمہارے عمل کے بقدر اجر ملے گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے مجھے خلیفہ نامزد کیا گیا ہے تب سے تمہارے علاوہ مجھے کسی شخص نے سچ نہیں کہا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں ربیع بن زیاد ہوں فرمایا: کیا تم مہاجرین زیادہ کے بھائی ہو؟ کہا: جی ہاں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اور ان کا نگران اشعری کو مقرر کیا اشعری کو حکم دیا تم ربیع بن زیادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے رہو جو کچھ اس نے کہا ہے اگر اس میں سچا ہے تو بلاشبہ اس معاملہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا لہٰذا اسے عامل مقرر کر دو پھر دس دن کے بعد پھر اس کا معائنہ کرو اور اس کے طریقہ کار کو مجھے لکھ بھیجو تاکہ میں دیکھ لوں کہ آیا گورنری کے مستحق ہے کہ نہیں۔ پھر فرمایا: ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں وصیت کی ہے کہ: میں اپنے بعد تمہارے اوپر سب سے زیادہ اس منافق کا خوف محسوس کرتا ہوں جو صاحب لسان ہو۔

رواہ ابن راھویہ والحارث ومسدد وابویعلی وصحیح

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۷..... ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا ایک دن آپ نے فرمایا: اے ربیعہ! کیا تم شادی نہیں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ کی خدمت شادی کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے دوبارہ پھر شادی کرنے کا فرمایا: میں نے یہی

عذر پیش کیا پھر میں نے سوچا: بخدا رسول اللہ ﷺ میرے لیے وہی کچھ جانتے ہیں جو میرے لیے بہت مفید ہے اگر آپ نے ایک بار اور شادی کی پیشکش کی میں قبول کرلوں گا چنانچہ تیسری بار فرمایا: اے ربیعہ! شادی نہیں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا: فلاں انصاری کے پاس چلے جاؤں وہ لوگ اپنی بیٹی سے تمہاری شادی کرادیں گے میں ان لوگوں کے پاس چلا گیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ میری شادی کرادو۔ وہ لوگ بولے: رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو ہم مرحبا کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا قاصد اپنے مقصد میں کامیاب ہوکر جائے گا چنانچہ ان لوگوں نے میری شادی کرادی اور مجھ سے گواہوں کا مطالبہ تک بھی نہیں کیا، میں پریشانی کے عالم میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا فرمایا: اے ربیعہ! تمہارا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اچھے اور شریف لوگوں کے پاس گیا ہوں انھوں نے میری شادی کرادی جب کہ مجھ سے گواہوں کا مطالبہ بھی نہیں کیا لیکن میرے پاس مہر میں دینے کے لیے کوئی چیز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ربیعہ کے لیے گٹھلی کے برابر سونا جمع کرو، صحابہ نے میرے لیے دو گٹھلیوں کے برابر سونا جمع کیا میں یہ سونا لے کر سسرال والوں کے ہاں آگیا اور انھیں دے دیا انھوں نے کہا: یہ مہر کثیر ہے اور اچھا و پاکیزہ ہے۔ میں ایکبار پھر پریشانی کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے ربیعہ تمہارا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اچھے اور شریف لوگوں کے پاس گیا انھیں سونا دیا وہ بولے: کثیر ہے اور اچھا ہے لیکن اب میرے پاس ولیمہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ربیعہ کے لئے ایک مینڈھے کے پیسے جمع کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے مینڈھے کے لیے پیسے جمع کردیئے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل خان کے پاس پیغام بھیجا چنانچہ ایک تھال لایا گیا جس میں جو تھے میں وہ لے کر سسرال کے پاس چلا گیا سسرال والوں نے کہا: مینڈھے کے متعلق ہم تمہاری کفایت کردیں گے چنانچہ دوسرے دن صبح کو میں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم والطبرانی عن ربیعة الاسلمی

حضرت رباح رضی اللہ عنہ (نبی کریم ﷺ کا آزاد کردہ غلام)

۳۷۰۴۸۔۔۔ "مسند سلمہ بن اکوع" ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک رباح نامی غلام تھا۔ رواہ ابن جریر

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۹۔ "مسند اسید بن حضیر" حسین وسعدی ولد ثابت بن اسید بن ظہیر اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو چھوٹا سمجھ کر غزوہ میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی رافع رضی اللہ عنہ کے چچا ظہیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! رافع تیرانداز ہے رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی چنانچہ دوران جنگ رافع رضی اللہ عنہ کو گلے میں تیر لگا انھیں ان کے چچا لیکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے بھتیجے کو تیر لگا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے نکالنا چاہتے ہو تو ہم اسے نکال دیں گے اور اگر اسی طرح چھوڑنا چاہتے ہو اور پھر وہ مرجائے بلاشبہ وہ شہید کی موت مرے گا۔ رواہ ابونعیم

حرف زاء...... حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

خلفاء اربعہ کے بعد تتمہ عشرہ مبشرہ میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوچکا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۷۰۵۰۔۔۔ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ قضاء، فتویٰ فرائض (علم میراث اور قرآن میں حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ حضرت زید بن

ثابت رضی اللہ عنہ پر کسی کو مقدم نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۵۱...... قاسم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی سفر پر تشریف لے جاتے مدینہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر کے جاتے تھے عمر رضی اللہ عنہ مختلف شہروں میں لوگوں کو بھیجتے تھے جب کہ اہم قسم کی مہمات پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے زید رضی اللہ عنہ کے بارے نامی گرامی لوگ پوچھتے آپ فرماتے زید کا مقام میرے نزدیک گرا نہیں ہے لیکن شہر والے زید کے محتاج ہیں چونکہ لوگوں کو اپنے مسائل کا حل زید رضی اللہ عنہ کے پاس ملتا ہے جو ان کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہوتا۔

رواہ ابن سعد

۳۷۰۵۲...... سالم بن عبدا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس دن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے میں نے کہا: آج لوگوں کا عالم دنیا سے رخصت ہو چکا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ شخص لوگوں کا عالم تھا اور اوران کے دور خلافت کا صبر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مختلف شہروں میں بھیجتے تھے اور انھیں اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دینے سے منع فرماتے تھے جب کہ زید بن ثابت مدینہ میں مجلس لگاتے اہل مدینہ اور باہر کے لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۵۳...... ''مسند عثمان رضی اللہ عنہ'' ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی قرأت سنانا چاہی عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اس طرح تم مجھے لوگوں کے امور کی دیکھ بھال سے غافل کر دو گے زید بن ثابت کے پاس جاؤ وہ انہی کاموں کے لیے فارغ بیٹھا ہے۔ اسے قرات سناؤ اس کی قرأت اور میری قرات ایک ہی ہے ہماری قرأتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

رواہ ابن الانباری فی المصاحف

۳۷۰۵۴...... سلیمان سے مروی ہے کہ خارجہ بن زید بن ثابت کہتے ہیں: ایک مرتبہ چند لوگ میرے والد محترم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بعض حدیثیں سناؤ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں کیا کیا حدیثیں سناؤں! میں تو رسول اللہ ﷺ کا پڑوسی تھا جب وحی نازل ہوتی مجھے پیغام بھجوا کر اپنے پاس بلا لیتے تھے اور میں وحی لکھ لیتا تھا جب ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) آخرت کا ذکر کرتے آپ ﷺ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوتے جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے تذکرہ میں شامل ہوتے جب ہم کھانے پینے کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ ہوتے جب ہم عورتوں کا ذکر کرتے آپ بھی ان کا ذکر کرتے ان تمام امور کے متعلق میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سنا سکتا ہوں۔

رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف و ابویعلی والرویانی والبیہقی وابن عساکر

۳۷۰۵۵...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میں گیارہ سال کا تھا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۰۵۶...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے مجھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا: لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لڑکا بنی نجار سے ہے اور اس نے آپ کے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں سے سترہ سورتیں حفظ کر لی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ سورتیں سنائیں آپ ﷺ کو اس چیز نے بہت خوش کیا اور فرمایا: اے زید! یہودیوں کی کتاب سیکھ لو میں نے تم سے ایک کام لینا ہے اللہ کی قسم میں یہودیوں پر بھروسہ نہیں کرتا کہ وہ میری کتاب پر ایمان لائیں گے میں نے نصف مہینہ میں ان کی کتاب پڑھ کر اچھی خاصی مہارت پیدا کر لی چنانچہ جب بھی یہودیوں کو خط لکھنا ہوتا میں ہی رسول اللہ ﷺ کے لیے خط لکھتا تھا اور جب یہودی آپ کو خط لکھتے ہیں میں ہی ان کے خطوط پڑھتا تھا۔ رواہ یعلی وابن عساکر

۳۷۰۵۷...... ''ایضاً'' عبداللہ بن ابی بکر بن محدم بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس وقت کے مدارس میں علم حاصل کرتے رہے ہیں چنانچہ آپ نے پندرہ (۱۵) دنوں میں یہودیوں کی کتاب پڑھ لی حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ یہودیوں کی تحریف وتبدیل کو بخوبی جانتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۵۸...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی لکھتا تھا چنانچہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی آپ کو

سخت مشقت کا سامنا کرنا پڑتا آپ پسینے میں شرابور ہو جاتے اور موتیوں کی طرح پسینے کی لڑیاں بہنے لگیں پھر یہ کیفیت ایک دم ختم ہو جاتی۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۰۵۹ ... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میرے پاس مختلف قسم کے خطوط آتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ انہیں ہر کوئی پڑھے کیا تم عبرانی زبان سیکھ سکتے ہو؟ یا فرمایا: کہ سریانی زبان سیکھ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں چنانچہ ستر دنوں میں، میں نے یہ زبان سیکھ لی۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وابن عساکر

۳۷۰۶۰ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کیا تم سریانی زبان اچھی طرح سے جانتے ہو؟ چونکہ میرے پاس طرح طرح کے خطوط آتے ہیں: میں نے عرض کیا: میں سریانی زبان نہیں جانتا حکم دیا کہ یہ زبان سیکھ لو چنانچہ سترا (۱۷) دنوں میں میں نے یہ زبان سیکھ لی۔ رواہ ابویعلی وابن ابی داؤد وابن عساکر

۳۷۰۶۱ ... عمار بن ابی عمر سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہونا چاہتے تھے اتنے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سواری کی رکابیں تھام لیں زید رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے ابن عباس! ہٹ جاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں اپنے علماء اور بزرگوں کے ساتھ یہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ نکال لیا زید رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ چوما اور فرمایا: ہمیں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم بھی اپنے نبی کے اہل بیت کے ساتھ یہی کچھ کریں۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۲ ... ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سواری کی رکابیں تھام لیں اور پھر کہا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے معلمین کی رکابیں تھامیں۔ رواہ ابن النجار

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۶۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا چنانچہ انھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے نماز پڑھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۴ ... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے میرے اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۰۶۵ ... ''مسند جبلہ بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ'' جبلہ بن حارثہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیں آپ نے فرمایا: وہ یہ تمہارے سامنے کھڑا ہے اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہے میں اسے نہیں روکتا اتنے میں زید رضی اللہ عنہ بول پڑے اور کہا: یا رسول اللہ! نہیں نہیں اللہ کی قسم: میں آپ پر کسی اور کو ترجیح نہیں دوں گا جبلہ کہتے ہیں: میرے بھائی کی رائے میری حقیر رائے سے بدر جہا افضل تھی۔ رواہ ابویعلی والدارقطنی فی الافراد والطبرانی و ابونعیم والنسائی وابن عساکر

۳۷۰۶۶ ... جبلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خود جہاد میں شریک نہ ہوتے اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۷ ... ''ایضاً'' جبلہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم رضی اللہ عنہ کو دو عدد پالان ہدیہ میں دیئے گئے ان میں سے ایک آپ نے خود رکھ لیا اور دوسرا زید رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۸ ... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور آپ رونے لگے: پھر فرمایا: یہ میرے اہل بیت میں سے مظلوم ہے۔ اور یہ میرا ہم نام ہے اسے اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے گا اور سولی پر لٹکایا جائے گا

آپ نے زید رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا: فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ اے زید بن حارثہ! اللہ تعالیٰ تمہاری محبت میں اضافہ فرمائے بلاشبہ تو حبیب کا ہم نام ہے زید کی اولاد میں سے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث کلام کیا گیا ہے چونکہ اس میں ایک راوی نصر بن مزاحم ہے مغنی میں لکھا ہے کہ یہ رافضی تھا محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۳۷۰۶۹ ...... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت میں لے جایا گیا جنت میں ایک لڑکی نے میرا استقبال کیا میں نے اس سے پوچھا: اے لڑکی تو کس کی ہے اس نے جواب دیا میں زید بن حارثہ کی ہوں پھر اس کے بعد میں صاف ستھرے پانی کی نہروں دودھ کی نہروں جو کبھی خراب نہیں ہوتا اور شراب کی نہروں جو پینے والوں کو بھرپور لذت فراہم کرتا ہے اور صاف وشفاف شہد کی نہروں پر کھڑا ہوا جنت کے اناریوں لگتے تھے گویا کوئی بڑا ڈول لٹک رہا ہو میں نے جنت کے پرندے بھی دیکھے جو تمہارے بختی اونٹوں جیسے تھے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک کاربندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں پیدا کر رکھی ہیں جنھیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے ان کے متعلق سنا اور نہ ہی کسی بشر کے دل میں ان کا خیال کھٹکا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوہارون عبدی ہے۔

۳۷۰۷۰ ...... ''مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے حتیٰ کہ قرآن میں یہ آیت نازل ہوئی ''ادعوھم لاباء ھم'' یعنی منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۷۱ ...... عروہ کہتے ہیں: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۷۲ ...... عروہ کہتے ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ میں شہید کیے گئے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۷۰۷۳ ...... زہری ونافع ومحمد بن اسامہ بن زید وعمران بن ابی انس اور سلیمان بن یسار کہتے ہیں سب سے پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر وابن سعد

۳۷۰۷۴ ...... زہری کہتے ہیں: ہم کسی کو نہیں جانتے جو زید بن حارثہ سے قبل اسلام لایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: ...... بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور احادیث مذکورہ وبالا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زید بن حارث نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا علماء نے احادیث مختلف میں یوں تطبیق دی ہے کہ بوڑھوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر نے اسلام قبول کیا عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور غلاموں میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے۔

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۵ ...... حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کرنے کی شرط پر بیعت کر لی چنانچہ ایک مرتبہ مجھے خبر ملی کہ آپ ﷺ نے میری قوم کی طرف لشکر بھیجا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ لشکر کو واپس بلالیں میں اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے اور ان کی اطاعت بجالانے کی ضمانت دیتا ہوں آپ نے مجھے حکم دیا: تم خود جاؤ اور لشکر کو واپس بلالاؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری سواری تھکی ماندی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص بھیجا اور اس نے لشکر واپس کر دیا صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میری قوم کی طرف ایک خط لکھا جس کی پاداش میں قوم کا وفد قبول اسلام کی خبر لے کر حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ نے مجھے

فرمایا: اے صدائی! تیری قوم میں تیری بات مانی جاتی ہے میں نے جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے میری قوم کو اسلام کی ہدایت دی ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں قوم پر امیر نہ مقرر کردوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جی ہاں مجھے امیر مقرر کردیں۔ آپ نے میرے لیے فرشتہ تحریر کردیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے قوم کے صدقات کے بارے میں حکم دیں فرمایا: جی ہاں: آپ نے ایک اور نوشتہ میرے لیے حوالہ قرطاس کیا صدائی کہتے ہیں: یہ واقعہ آپ کے بعض اسفار میں پیش آیا تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اس جگہ کے باسی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے عامل کی شکایت کرنے لگے اور کہا: ہمارا عامل جاہلیت کی دشمنی کا مواخذہ لینا چاہتا ہے جو ہمارے اور اس کی قوم کے درمیان جاہلیت میں تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ ایسا کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف التفات کیا میں بھی ان میں شامل تھا ارشاد فرمایا: مؤمن شخص کی ایسی امارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے صدائی کہتے ہیں: آپ ﷺ کا فرمان میرے دل میں رچ بس گیا پھر آپ کے پاس ایک اور شخص آیا اور کہا: اے اللہ کے نبی! مجھے کچھ عطا کریں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مالدار ہوتے ہوئے سوال کیا وہ اس کے لیے سر کا درد ہے اور پیٹ میں بیماری ہے مسائل نے کہا: مجھے صدقہ میں سے عطا کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صدقات نے متعلق کسی نبی یا غیر نبی کے فیصلہ سے قطعی راضی نہیں ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے صدقات کے متعلق خود آٹھ حصے کردیئے ہیں اگر تو ان حصوں میں آتا ہوں میں تمہیں صدقہ دوں گا صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی میرے دل و دماغ میں رچ بس گیا کہ میں مالدار ہوں جب کہ میں نے آپ سے صدقہ کا سوال کیا تھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ رات کے اول حصہ میں روانہ ہوگئے میں آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، چونکہ میں قوی شخص تھا جب کہ آپ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ سے کٹنے لگے اور آہستہ آہستہ پیچھے رہنے لگے حتیٰ کہ ایسا وقت بھی آیا کہ آپ کے ساتھ میرے سوا کوئی بھی نہیں تھا۔ جب صبح کی اذان کا وقت قریب ہوا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا میں نے اذان دی میں کہنے لگا: یا رسول اللہ! اقامت کہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے جانب مشرق دیکھنا شروع کردیا کہ طلوع فجر ہوا ہے یا نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ابھی اقامت نہ کہو حتیٰ کہ جب طلوع فجر ہوا آپ ﷺ اترے اور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر میری طرف واپس لوٹے اتنے میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی پہنچ چکے تھے آپ نے فرمایا: اے صدائی تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس بہت تھوڑا سا پانی ہے جو آپ کو کافی نہیں ہوسکتا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک برتن میں ڈالو اور پھر اسے میرے پاس لے آؤ آپ نے اپنی ہتھیلی پانی میں داخل کی میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنے رب تعالیٰ سے حیاء نہ آتی ہم یہ پانی پیتے اور دوسروں کو بھی پلاتے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اعلان کرو اگر کسی کو پانی کی ضرورت ہو؟ میں نے اعلان کیا جسے پانی کی ضرورت تھی اس نے پانی لیا پھر آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوگئے اقامت کہنے کے لیے بلال رضی اللہ عنہ تیاری کرنے لگے لیکن نبی کریم ﷺ نے انھیں اقامت کہنے سے منع کردیا اور فرمایا: صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہنے کا حق رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور جب فارغ ہوئے میں آپ کے لکھے ہوئے دونوں خطوط آپ کے پاس لے آیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا عذر قبول کیجئے ارشاد فرمایا: بھلا تمہیں کیا سوجھا؟ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے کہ: مؤمن شخص کی امارت میں کوئی بھلائی نہیں۔ جب کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں میں نے آپ کو ایک سائل سے فرماتے سنا: جس شخص نے مالدار ہوتے ہوئے سوال کیا وہ سر میں درد ہے اور پیٹ میں بیماری ہے جب کہ میں نے آپ سے سوال کیا ہے حالانکہ میں مالدار ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا ہی ہے اگر چاہو تو امارت قبول کرو اگر چاہو تو چھوڑ دو میں نے عرض کیا: میں امارت (گورنری) چھوڑتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا پھر کوئی ایسا آدمی مجھے بتاؤ جسے میں تمہارے اوپر امیر مقرر کردوں میں نے وفد میں شریک ایک آدمی کا نام لیا پھر ہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے سردیوں میں اس کا پانی کافی ہوتا ہے اور ہم سب اس پر جمع ہوجاتے ہیں لیکن گرمیوں میں اس کا پانی کم پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمیں مضافات سے پانی لانا پڑتا ہے اب جب ہم اسلام لاچکے ہیں ہمارے اردگرد کے لوگ ہمارے دشمن ہوجائیں گے وہ ہمیں پانی نہیں دیں گے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ ہمارے کنویں میں پانی سارا سال جاری رہے جو ہمیں کافی ہے اور تاکہ ہم ادھر ادھر پانی لینے نہ جائیں۔ آپ نے سات کنکریاں منگوائیں انھیں اپنے ہاتھوں میں الٹا پلٹا اور ان پر دعا پڑھی پھر فرمایا: یہ کنکریاں لے جاؤ اور اللہ کا نام لیکر ایک ایک

کر کے کنویں میں ڈال دو صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے ایسا ہی کیا پھر اس کے بعد ہم نے کنویں کی گہرائی نہیں دیکھ سکے۔

رواہ البغوی وابن عساکر وقال ھذا حدیث حسن

حضرت زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۶......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۰۷۷......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (نفلی) روزے کم رکھتے تھے چونکہ آپ ﷺ جہاد میں شرکت کرتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بجز سفر اور مرض کے روزہ نہیں چھوڑتے تھے۔

رواہ ابن جریر

۳۷۰۷۸......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔

رواہ ابن عساکر

حضرت زید بن صوحان وجندب بن کعب عبدی (یا ازدی) رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۹......ابومجلز بن حمید ابن عباس، وابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم باری باری سوار ہوتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کی باری آئی آپ سواروں کے لیے حدی دیتے اور فرماتے: زید اچھا ہے اور زید کیا ہے جندب اور جندب کیا ہے صبح ہوئی ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے آپ کو کثرت سے زید رضی اللہ عنہ اور جندب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے دیکھا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: یہ میری امت کے دو شخص ہیں رہی بات ان میں سے ایک کی سو اس کے جسم کا کچھ حصہ یا اس کا ہاتھ پہلے سے جنت میں پہنچ جائے گا اور دوسرا شخص حق وباطل کے درمیان فرق کرتا ہے چنانچہ زید رضی اللہ عنہ کا ہاتھ غزوہ جلولاء میں کٹ گیا اور خود جنگ جمل میں شہید ہوئے رہی بات جندب کی چنانچہ ایک مرتبہ وہ ولید بن عتبہ کے پاس سے گزرے اور ولید کے سامنے ایک جادوگر کرتب دکھا رہا تھا، جندب رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار اٹھائی اور سیدھے آکر جادوگر کے دے ماری اور اسے واصل جہنم کردیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۸۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے بعض اجزاء جنت میں پہنچ چکے ہیں وہ زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

رواہ ابویعلی وابن عدی والبیھقی فی الدلائل والخطیب وابن عساکر وقال البیھقی فیہ ھزیل بن بلال غیر قوی

کلام: ......بیہقی کہتے ہیں حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ھزیل بن بلال ہے جو قوی نہیں۔

حضرت زید الخیل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام زید الخیر رکھا

۳۷۰۸۱......حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم جاہلیت کے آخر میں اور اسلام کے اول زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے زید الخیل رضی اللہ عنہ (زید بن مہلہل طائی) آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور پھر ٹھہر گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زید! آگے بڑھو تمہیں دیکھا ہیں تاحتی کہ اب تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں زید رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور پھر باتیں کہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے زید! میرا خیال ہے کہ بنی طے میں تم سے افضل کوئی نہیں۔ زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم کیوں نہیں طے

میں مہمانوں کی میزبانی کرنے والا حاتم بھی ہے جس عفاف دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے باقی لوگوں کے لیے خیر وبھلائی نہیں چھوڑی زید رضی اللہ عنہ بولے: ہم میں مقدوم حومہ بھی ہے جو سینے کے اعتبار سے شجاع ہے جسکا حکم ہمارے درمیان نافذ ہوتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: تم نے باقی لوگوں کے لیے خیر وبھلائی نہیں چھوڑی زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم کیوں نہیں۔ رواہ ابن عساکر

حرف سین...... حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۸۲...... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لائے جو مغز سے بھرا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوثابت یہ کیا ہے؟ عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق پیدا کیا ہے میں نے چالیس جانور ذبح کیے ہیں میں نے چاہا کہ آپ کو مغز سے سیر کر دوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مغز تناول فرمایا: اور پھر سعد رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۸۳...... ابن سیرین کی روایت ہے کہ جب اہل صفہ کو شام ہو جاتی تو کوئی شخص آتا وہ اپنے ساتھ اہل صفہ میں سے ایک آدمی لے جاتا کوئی دو کو لے جاتا کوئی ایک جماعت کو لے جاتا رہی بات حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کی وہ ہر رات اپنے ساتھ اسّی اسّی آدمیوں کو لے کر جاتے۔
رواہ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص اپنا بھی ماموں دکھائے۔
رواہ الطبرانی والحاکم

۳۷۰۸۵...... "مسند جابر بن عبداللہ" ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں سامنے سے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی آدمی اپنے ماموں کو بھی مجھے دکھائے۔
رواہ الترمذی وقال: غریب والطبرانی والحاکم وابونعیم والضیاء

۳۷۰۸۶...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سامنے سے تشریف لائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپ میرے ماموں ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۸۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے پہلو میں جاگتے رہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیدار رہنے کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی نیک شخص ہو جو آج رات میری چوکیداری کرتا رہے چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ یکایک ہم نے اسلحہ کی جھنکار سنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ وہ بولا! میں سعد بن مالک ہوں فرمایا: کیوں آئے ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ! میں اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ کی چوکیداری کروں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ گہری نیند سو گئے حتیٰ کہ مجھے آپ کے خراٹوں کی آواز سنائی دینے لگی۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۸۸...... "ابن ابی شیبۃ یزید بن ہارون، محمد بن عمرو اپنے والد اور دادا سے وہ علقمہ بن وقاص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: میں غزوۂ خندق کے دن لوگوں کے پاؤں کے نشانات پر ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگی میں نے اپنے پیچھے پاؤں کی چاپ سنی میں پیچھے جو مڑ کو دیکھا کیا دیکھتی ہوں کہ میرے پیچھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آرہے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے بھتیجے حارث بن

او بن ہیں حارث نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ڈھال اٹھا رکھی ہے۔ میں انھیں دیکھ کر زمین کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی حضرت سعد رضی اللہ عنہ گزر گئے سعد رضی اللہ عنہ نے زرہ پہن رکھی تھی جس کے اطراف باہر نکلے دکھائی دیتے تھے مجھے ان کے اطراف سے ڈر لگا: چونکہ سعد رضی اللہ عنہ لوگوں میں بڑے اور طویل القامت تھے وہ یہ رجز پڑھتے ہوئے میرے پاس سے گزرے۔

لث قليلاً يدرك الهيجا حمل　　ما احسن الموت اذا حان الا جل

تھوڑی دیر ٹھہر جا جنگ بوجھ کو پالے گی جب اجل قریب ہو جائے اس وقت موت کتنی اچھی ہوتی ہے میں اٹھ کر قریب ہی ایک باغیچے میں جا گھسی اس میں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک اور شخص بھی تھا جس نے جنگی ٹوپی (خود) پہن رکھا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تمہارا ناس ہو تم کیوں آئی ہو (تین بار کہا) تو ضد کر کے آ گئی ہے کیا معلوم سخت معرکہ آرائی ہو ایسی حالت میں تمہیں کون امن فراہم کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ مجھے ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں تمنا کرنے لگی کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں دھنس جاؤں دوسرے شخص نے خود سر سے اوپر اٹھایا کیا دیکھتی ہوں کہ وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہیں، وہ بولے: اے عمر! تمہارا ناس ہو آج تم نے بہت زیادہ ملامت کر دی معرکہ آرائی ہو یا فرار ہو ہر چیز کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو مشرکین قریش میں سے ایک شخص نے تیر مارا اس شخص کا نام حبان بن عرق تھا تیر مارتے وقت اس نے کہا: یہ لو میں ابن عرقہ ہوں چنانچہ تیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ پر لگا انھوں نے رب تعالیٰ سے دعا کی: یا اللہ! مجھے موت نہ دینا تاوقتیکہ قریظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کر دے، بنو قریظہ جاہلیت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حلفاء اور قریبی دوست تھے سعد رضی اللہ عنہ کے زخموں سے خون خشک ہو گیا، ادھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے لشکروں پر زور کی آندھی بھیجی جس نے اندھا دھند تباہی مچا دی اور یوں اللہ تعالیٰ نے جنگ میں مؤمنین کی کفایت کی ابوسفیان لتامہ جا پہنچا عیینہ بن بدر اور اس کے ہمراہی نجد جا پہنچے جب کہ بنو قریظہ اپنے قلعوں میں جا گھسے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس لوٹ آئے مسجد میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے چھوٹا سا چبوترا بنوا دیا گیا آپ ﷺ نے اسلحہ اتار دیا اتنے میں جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: کیا آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے، بخدا، فرشتوں نے ابھی تک اسلحہ نہیں اتارا ابھی ابھی بنو قریظہ کی خبر لینے جائیں اور ان کا قتل عام کریں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور آپ نے اپنی زرہ زیب تن کی اور پھر بنی غنم کے پاس سے گزرے بنی غنم مسجد کے پڑوس میں آباد تھے فرمایا: تمہارے پاس سے کون گزرا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہمارے پاس سے دحیہ کلبی گزرے ہیں (جبرئیل امین دحیہ کلبی کی صورت میں حاضر ہوئے تھے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ بنی قریظہ کے پاس جا پہنچے اور پچیس دن تک ان کا محاصرہ جاری رکھا چنانچہ جب بنی قریظہ پر سختی زیادہ ہو گئی اور وہ مشقت سے دوچار ہو گئے ان سے کہا گیا: رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اتر آؤ بنو قریظہ نے اشارہ کر کے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے اپنے فیصلہ کے متعلق پوچھا: ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے ذبح کی طرف اشارہ کیا بنو قریظہ نے مطالبہ پیش کیا کہ ہم سعد بن معاذ کے فیصلہ پر قلعوں سے نیچے اتریں گے وہ ہمارے متعلق جو فیصلہ بھی کر دیں رسول اللہ ﷺ فرمایا: ٹھیک ہے سعد بن معاذ کے فیصلے پر ہی نیچے آؤ چنانچہ بنی قریظہ قلعوں سے اتر کے نیچے آ گئے رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ پالان ڈالے ہوئے گدھے پر سوار کیے گئے سعد رضی اللہ عنہ کی قوم کے لوگ ان کے فیصلہ کو اور نظر سے دیکھنے لگے اور کہنے لگے: بنو قریظہ آپ کے حلیف اور دوست ہیں آپ کو معلوم ہے کہ ان کی طرف کسی چیز نے نہیں لوٹنا۔ حتیٰ کہ جب قریب پہنچ گئے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: سعد کے کفن کا وقت قریب ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرے گا، جب سعد رضی اللہ عنہ سامنے سے نمودار ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور اسے پالان سے نیچے اتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا سردار تو اللہ ہے۔ فرمایا: اسے نیچے اتارو چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سعد رضی اللہ عنہ کو نیچے اتارا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں بنی قریظہ کے متعلق یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے فوجیوں اور جنگجوؤں کو قتل کیا جائے ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے پھر سعد رضی اللہ عنہ نے دعا کی: یا اللہ! اگر تو نے اپنے نبی کے لیے قریش کے ساتھ کسی لڑائی کو باقی رکھا ہے تو اس کے لیے مجھے بھی زندہ رکھ اور اگر تو نے قریش اور نبی کریم ﷺ کے درمیان جنگ

کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے تو مجھے اپنے پاس بلالے۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم از سر نو تازہ ہو کر پھوٹ پڑے جب کہ زخم مندمل ہو چکے تھے اور صرف بُند ے کے برابر مندمل ہونے کو رہ گیا تھا رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور سعد رضی اللہ عنہ اپنے چبوترے میں واپس لوٹ گئے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے لگوا رکھا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا ہے ”رحماء بینھم“ صحابہ آپس میں مہربان ہیں“ چنانچہ اس کی زندہ تفسیر دیکھنے کو ملی کو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے علقمہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے امی جان! اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کسی شخص کی موت پر عام طور پر آپ ﷺ کے آنکھ سے آنسو نہیں بہتے تھے لیکن جب آپ کو شدید غم لاحق ہوتا آپ اپنی داڑھی مٹھی مین پکڑ لیتے تھے۔

محمد عمرو کہتے ہیں مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث سنائی ہے کہ جب شام کے وقت رسول اللہ ﷺ سو گئے آپ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: آج رات آپ کی امت میں سے ایک شخص مرا ہے جس کی موت پر اہل آسمان خوشیاں منا رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہو نہ ہو وہ سعد بن معاذ ہی ہوگا چونکہ وہ شام کو سخت مرض میں مبتلا تھے آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: سعد کا کیا بنا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ وہ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ کی قوم کے لوگ آئے اور انھیں اپنے گھر لے گئے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی اور پھر صحابہ کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ تیز تیز چلنے لگے حتیٰ کہ جوتوں میں پڑے ہوئے تسمے ٹوٹنے لگے اور کاندھوں سے چادریں نیچے گرنے لگیں ایک شخص بولا: یارسول اللہ! آپ لوگوں کو کیوں تیز تیز لے کر چل رہے ہیں: ارشاد فرمایا: مجھے ڈر ہے کہیں فرشتے ہم سے آگے نہ بڑھ جائیں جیسا کہ حنظلہ کی طرف فرشتے ہم سے آگے بڑھ گئے تھے۔

محمد کہتے ہیں مجھے اشعث بن اسحاق نے خبر کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس پہنچے انھیں غسل دیا جا رہا تھا بیٹھے بیٹھے رسول اللہ ﷺ نے مجلس مین اپنے گھٹنے سکیڑ دیئے اور فرمایا: ایک فرشتہ داخل ہوا ہے جس کے بیٹھنے کے لئے مجلس میں جگہ نہیں تھی اس لیے میں نے گھٹنے سکیڑ کر اس کے لیے گنجائش پیدا کی ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی والدہ رو رہی تھیں اور ان کی زبان پر یہ اشعار تھے:

ویل ام سعد سعدا

براعة ونجدا

بعدا یا دیا له ومجدا

مقدما سدبه مسدا.

ہلاکت ہے ام سعد کے لیے سعد کی وفات پر جو علم وفضل اور بزرگی میں اکمل ہے ایاد کے بعد بزرگی اور فضلیت کا اس نے دروازہ بند کر دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب رونے والی عورتیں جھوٹ بولتی ہیں سوائے ام سعد کے۔

محمد کہتے ہیں: ہمارے اصحاب میں سے بعض لوگوں کا کہنا ہے: جب رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ساتھ نکلے منافقین میں سے کچھ لوگ کہنے لگے: سعد کا جنازہ کس قدر ہلکا پھلکا ہے۔ محمد کہتے ہیں مجھے سعد بن ابراہیم نے حدیث سنائی ہے کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شرکت کرنے کے لیے ستر ہزار فرشتے آسمان سے زمین پر اترے ہیں قبل ازیں اتنی تعداد میں فرشتے زمین پر نہیں اترے۔ محمد کہتے ہیں میں نے اسماعیل بن محمد بن سعد کو کہتے سنا دراں حالیکہ ہم واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کو دفنا رہے تھے وہ بولے: کیا میں تمہیں اپنے بزرگوں کی بیان کردہ حدیث نہ سناؤں جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد کے جنازہ میں ستر ہزار (۷۰) ہزار فرشتے شریک ہوئے ہیں جب کہ قبل ازیں اتنی تعداد میں فرشتے زمین پر نہیں اترے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صاحبین ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے بعد مسلمان سب سے زیادہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی کمی محسوس کرتے تھے محمد کہتے ہیں: محمد بن منکدر محمد بن شرحبیل سے روایت نقل کرتے ہیں

کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی اٹھائی اور اسے سونگھا چنانچہ مٹی سے خوشبو آ رہی تھی محمد کہتے ہیں: مجھے واقد بن عمرو بن سعد نے بتایا ہے۔ (واقد خوبصورت اور دراز قد انسان تھے) کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے جواب دیا میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے بلاشبہ تو سعد کے مشابہ ہے پھر کہا: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے وہ لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت اور دراز قد تھے۔ محمد کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اکیدر دومہ کی طرف ہدیہ بھیجا اس نے عالیشان ریشم کا بنا ہوا جبہ بھیجا جسے سونے کی تاروں سے انایا گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے جبہ زیب تن کیا اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے کلام نہیں کیا: لوگ جبے سے ہاتھ مس کرتے اور تعجب کرتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس جبہ سے تعجب کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یا رسول اللہ! اس سے خوبصورت کپڑا ہم نے نہیں دیکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۸۹...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سعد بن معاذ کی روح کے لیے جھوم اٹھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۹۰...... محمد بن حفصہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی جب مٹھی کھولی تو وہ مٹی مشک بن چکی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! حتیٰ کہ خوشی کے اثرات نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس میں نمایاں دیکھے جا سکتے تھے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة وسندہ صحیح

۳۷۰۹۱...... عطارد بن حاجب کی روایت ہے کہ کسریٰ نے نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا ھدیہ میں بھیجا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس تشریف لاتے اور اسے دیکھ کر تعجب سے کہتے: کیا یہ کپڑا آپ پر آسمان سے اتارا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کپڑے پر کیوں تعجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ کے رومالوں میں سے ایک رومال بھی اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے غلام! یہ کپڑا ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ میرے پاس خیس بھیج دے۔ رواہ ابن عساکر وقال غریب

۳۷۰۹۲...... محمد بن منکدر کہتے ہیں: ام سعد بن معاذ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر رو رہی تھیں اور یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔

ویل ام سعد سعدا　　　　نزاھة وجدا.

ہلاک ہے ام سعد کے لیے سعد پر جو بزرگی اور عظمت تک جا پہنچا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب رونے والی عورتیں جھوٹی ہیں سوائے ام سعد کے۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبہ

۳۷۰۹۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو پڑے چنانچہ جب آپ ﷺ کا غم بڑھ جاتا آپ مٹھی میں داڑھی پکڑ لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں عمر رضی اللہ عنہ کے رونے سے اپنے والد محترم کا رونا پہچان لیتی تھی۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبہ

۳۷۰۹۴...... "مسند ابن عمر" محمد بن فضیل عطاء بن سائب مجاہد کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی رب تعالیٰ سے ملاقات کی محبت میں عرش جھوم اٹھا ہے کہتے ہیں: جس سریر (چارپائی) پر سعد رضی اللہ عنہ کی میت رکھی ہوئی تھی اس سریر کی لکڑیوں میں چرچراہٹ کی آواز پیدا ہوگئی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر وہیں رکے رہے جب باہر تشریف لائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ قبر میں کیوں رک گئے تھے ارشاد فرمایا: قبر نے سعد کو معمولی سا بھینچ لیا تھا پھر میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی اور یہ کیفیت جاتی رہی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۹۵...... "مسند اسید بن حضیر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم لوگ حج یا عمرہ سے واپس لوٹے مقام "ذوالحلیفہ" پہنچے وہاں انصار کے لڑکے آ کر اپنے گھر والوں سے ملاقات کرنے لگے۔ لڑکے جب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملے انھیں ان کی بیوی کی موت کی خبر سنائی۔ اسید رضی اللہ عنہ نے سر پر چادر ڈالی اور رونے لگے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے تم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو تم نے پہلے

پہل اسلام قبول کیا ہے اور شروع سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے ہو بھلا تم ایک عورت پر رو رہے ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسید رضی اللہ عنہ نے سر سے چادر ہٹائی اور بولے: تم سچ کہتی ہو میری عمر کی قسم! مجھے سعد بن معاذ کے بعد کسی پر نہیں رونا چاہئے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا خوب ارشاد فرمایا تھا۔ میں نے استفسار کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا: اسید رضی اللہ عنہ بولے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سعد بن معاذ کی وفات پر عرش جھوم اٹھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان چلتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والشاشی وابن عساکر

۳۷۰۹۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے رسول اللہ ﷺ کو جبہ ہدیہ میں دیا لوگوں کو اس جبہ کی خوبصورتی نے تعجب میں ڈال دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے بدرجہا بہتر ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۳۷۰۹۷...... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشمی کپڑا ہدیہ میں دیا گیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی نرم گدازی پر تعجب کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے کہیں زیادہ نرم ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۰۹۸...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل امین نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کون بندہ صالح ہے جس کے لیے جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں اور عرش اس کے لیے جھوم اٹھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہی وہ بندہ صالح جس پر قبر میں سختی کی گئی اور پھر یہ سختی ان سے دور ہوگئی۔

رواہ احمد بن حنبل وابن جریر

۳۷۰۹۹...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم اٹھا۔

رواہ ابن شیبۃ

۳۷۱۰۰...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جس دن سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور انہیں دفن کیا جارہا تھا ارشاد فرمایا اس بندہ صالح کے لیے عرش جھوم اٹھا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور اس پر عارضی سختی ہوئی پھر وہ دور بھی ہوگئی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۷۱۰۱...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ستر سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۲...... ''ایضاً'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا حالانکہ ترکش میں کوئی تیر نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے سعد! میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں تیر برساتے جاؤ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع فرمائے یہ فضیلت مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہے اور نہ دوبارہ اٹھائے جانے تک کسی کو ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۳...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ مجھے تیر پکڑاتے رہے اور فرماتے تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۷۱۰۴...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن وہ تیر برساتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یہ تمہیں کافی ہے۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۷۱۰۵...... سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین جمع کر کے فرمایا: اے سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یا اللہ اس کے تیر کو نشانے پہ لگا اور اس کی دعا قبول فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۶...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن مسلمانوں سے فرمایا: سعد کو تیر دیتے رہو اسے سعد تیر برساؤ کا

تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۱۰۷...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عرب میں سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا یعنی غزوہ اور جنگ میں۔
رواہ ابن ابی شیبة والحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفة

۳۷۱۰۸...... "مسند جابر بن سمرۃ" حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۱۰۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا کہ آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے والدین فدا کیے ہوں چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے سنا تیر برساؤ میرے ماں بات تم پر فدا جائیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوزہیر عبدالرحمٰن بن مغراء ابوسعد بقال سے روایت کرتے ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں دیکھئے الحفاظ ۴۲۰۔

۳۷۱۱۰...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دشمنوں کے سینوں کا نشانہ لو میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں سعد رضی اللہ عنہ تیر کمان میں رکھتے اور کہتے تیرا تیر تیرے راستے میں ہے۔ یا اللہ! اپنے رسول کی مدد فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! سعد کی دعا قبول فرما۔ رواہ ابن عساکر وفیه المذکوران وابن ابی شیبة

۳۷۱۱۱...... نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اس دروازے سے ایک شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے ہم میں سے ہر شخص تمنا کرنے لگا کہ داخل ہونے والا شخص اس کے خاندان سے ہو یکا یک ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۱۲...... سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اس دروازے سے ایک شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۷۱۱۳...... سعید بن مسیّب کہتے ہیں: سعد رضی اللہ عنہ نے احد کے دن مسلمانوں میں سب سے زیادہ جان فشانی سے جنگ لڑی۔
رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۱۱۴...... ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے احد کے دن ایک تیر سے تین آدمیوں کو قتل کیا چنانچہ ایک تیر کا نشانہ لیا اور برسا دیا پھر وہی تیر مشرکین نے واپس مسلمانوں پر مارا سعد رضی اللہ عنہ نے وہ تیر لیا اور دے مارا جس سے دوسرا شخص قتل ہوا پھر وہی تیر واپس لوٹا اور سعد رضی اللہ عنہ نے تیر کا نشانہ لے کر دے مارا اور اسے بھی قتل کر دیا چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اس مہارت پر لوگ تعجب کرتے تھے سعد رضی اللہ عنہ فرماتے یہ تیر نبی کریم ﷺ نے مجھے دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ پر اپنے والدین فدا کیے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۱۵...... زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سریہ بھیجا اس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے یہ سریہ سرزمین حجاز میں رابغ مقام کی طرف بھیجا تھا مشرکین کو مسلمانوں سے شکست اٹھانی پڑی تھی چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی طرف سے مشرکین پر تیر برسائے سعد رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا اور اسلام میں یہ پہلی جنگ تھی تیر اندازی کے دوران سعد رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھتے رہتے تھے:

الا هل الی رسول اللہ آنی
حمیت صحابی بصدور نبلی
اذود لبها عدوهم ذیارا
بكل حزنة وبكل سهل
فما يعتد رام فی عدو
بسهم فی سبیل اللہ قبلی

کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں جاتا کہ میں نے اپنے ساتھیوں کا تیروں سے دفاع کیا ہے میں نے تیروں سے دشمن کو آگے دھکیل دیا خواہ ان کے آگے پہاڑی راستہ آیا یا ہموار راستہ آیا کسی تیرانداز پر دشمن کے متعلق اعتماد نہیں کہ اس نے مجھ سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۶۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اہل جنت میں سے ایک شخص تمہارے اوپر نمودار ہونے والا ہے چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے دوسرے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا: چنانچہ صبح کو بھی سعد رضی اللہ عنہ اپنے مرتبہ کے ساتھ نمودار ہوئے اس کے بعد دوسرے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا: اور ایک بار پھر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے مرتبہ میں نمودار ہوئے جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ غبطہ میں آکر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: میں اپنے والد کو سزاوار عتاب سمجھتا ہوں اور قسم کھاتا ہوں کہ اپنے والد کے پاس تین دن تک نہیں جاؤں گا اگر آپ دیکھیں کہ میں آپ کے پاس آتا ہوں حتیٰ کہ میری قسم پوری ہو جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک رات بسر کی حتیٰ کہ فجر کا وقت ہو گیا اور اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں البتہ جب اپنے بستر پر کروٹ بدلتے اللہ کا ذکر اور تکبیر کہہ دیتے اور پھر فجر کے وقت اٹھے پورا وضو کیا اور صبح کا ناشتہ کیا (یعنی روزہ بھی نہیں رکھا) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تین دن تک انہیں دیکھتا رہا انھوں نے اپنے اس دستور العمل پر مزید اضافہ نہیں کیا البتہ میں نے ان کے منہ سے خیر و بھلائی کے سوا کوئی بات نہیں سنی حتیٰ کہ جب تین راتیں گزر گئیں قریب تھا کہ میں ان کے عمل کو کمتر سمجھتا۔ میں نے کہا: میرے اور میرے والد کے درمیان غم و غضب اور ہجرت کا فرق نہیں لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین دن تک تین مجلسوں میں فرماتے سنا: اہل جنت میں سے ایک شخص تمہارے اوپر نمودار ہوگا اور تینوں مرتبہ آپ ہی نمودار ہوئے میں نے چاہا آپ کے پاس رات گزاروں اور آپ کا عمل دیکھوں پھر میں آپ کی اقتدا کروں لیکن میں نے آپ کا کوئی زیادہ عمل نہیں دیکھا لہٰذا آپ ہی بتائیں کس عمل نے آپ کو اس مقام تک پہنچا دیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ بولے: مجھے تو اپنے عمل میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی البتہ میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے لیے برا نہیں سوچتا ہوں اور نہ ہی برا کہتا ہوں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہی وہ چیز ہے جس نے آپ کو اس مقام تک پہنچا دیا ہے اور بلاشبہ یہ ایسا عمل ہے جس کے بجالانے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ (رواہ ابن عساکر ورجالہ الصحیح الا ان ابن شهاب قالع حدثنی من لا اتهم عن انس قلت! حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بعض فضائل تتمہ عشرہ مبشرہ میں خلفاء اربعہ کے بعد بیان ہو چکے ہیں)

حضرت سعد بن قیس غنزی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۶۔۔۔ حضرت سعد بن قیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میرا نام سعد الخیل ہے آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام سعد الخیر ہے۔ رواہ ابن مندہ وقال غریب

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۷۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اچھا سا کپڑا لے کر حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں نے نیت کی ہے کہ یہ کپڑا اس شخص کو دوں گی جو عرب میں سب سے زیادہ مکرم ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے عورت سے فرمایا: یہ کپڑا اس لڑکے کو دے دو یعنی حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو۔ سعید رضی اللہ عنہ سامنے کھڑے تھے اسی وجہ سے کپڑوں کو ”الثیاب السعیدۃ“ کہا جاتا ہے۔

رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۸ ''مسند الصدیق'' عبدالملک بن ھشام نے سیرت میں بیان کیا ہے مجھے ابوبکر زبیری نے حدیث سنائی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی بچی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے پر بیٹھی کھیل رہی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اس کے بوسے لے رہے تھے اس شخص نے پوچھا: یہ بچی کون ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس شخص کی بچی ہے جو مجھ سے افضل ہے یعنی سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بچی ہے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ کے دن کے نقباء میں سے تھے جنگ بدر میں شریک رہے تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

کلام: ......ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث معضل ہے۔

فائدہ: ......حدیث معضل وہ ہوتی ہے جس کی سند سے دو یا دو سے زائد راوی محذوف ہوں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۹ ''مسند سلمہ بن اکوع'' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات کیے ہیں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی سات غزوات کیے ہیں رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۱۲۰..... ''ایضاً'' ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں نے معرکہ آرائی کے لیے ایک شخص کو للکارا اور میں نے اسے قتل کردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ساز وسامان انعام میں مجھے عطا کیا۔ رواہ ابن جریر

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۲۱ ...قتادہ اور ابن زید بن جدعان کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بیچ کچھ ان بن تھی ایک مرتبہ بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم مجلس لگائے بیٹھے تھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: اے فلاں اپنا شجرہ نسب بیان کرو اس شخص نے اپنا نسب بیان کردیا اس کے بعد سعد رضی اللہ عنہ ایک کے بعد دوسرے سے اس کا سلسلہ نسب پوچھتے رہے حتی کہ نوبت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تک پہنچی ان سے کہا: اے فلاں تو بھی اپنا سلسلہ نسب بیان کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بولے: میں اسلام میں اپنا سلسلہ نسب نہیں پہچانتا لیکن میں اپنے آپ کو سلمان ابن اسلام کہتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ خطاب جاہلیت میں معزز ترین شخص تھے اور میں عمر ابن اسلام سلمان بن اسلام کا بھائی ہوں۔ (یعنی ہمارا سلسلہ نسب اسلام ہے) کیا تم نے نہیں سنا کہ ایک شخص نے جاہلیت میں اپنا نسب نو (۹) آباء تک گنا جب کہ ان کا دسواں دوزخ میں ہے۔ اور جو شخص اپنا نسب اسلام میں کسی شخص سے منسوب کرتا ہے اور اوپر والوں کو چھوڑ دیتا ہے لامحالہ وہ اس کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

۳۷۱۲۲..... بنی خامر کا ایک شخص اپنے ماموں سے روایت نقل کرتا ہے کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم سلمان کا استقبال کریں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۲۳ ...سالم بن ابی جعد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا چھ ہزار (درہم) وظیفہ مقرر کیا۔

رواہ ابو عبید فی الاموال وابن سعد

۳۷۱۲۴..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رامہرمز میں اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا میں اپنے ایک معلم کے پاس لکھنے پڑھنے جاتا تھا اور راستے میں ایک راہب آتا تھا جب میں راہب کے پاس سے گزرتا تھوڑی دیر کے لیے اس کے پاس بیٹھ جاتا وہ مجھے آسمانوں اور زمین کی خبریں سناتا حتیٰ کہ میں اس سے متاثر ہو کر اسی کا بن بیٹھا اور لکھنے پڑھنے کا سلسلہ ترک کر دیا میرے معلم نے گھر والوں کو خبر کر دی اور کہا: یہ راہب تمہارے بیٹے کو خراب کر رہا ہے اسے یہاں سے نکال دو چنانچہ میں گھر والوں سے چھپ کر راہب کے ساتھ ہولیا اور ہم دونوں موصل جا پہنچے وہاں ہم نے چالیس راہب پائے میں نے دیکھا کہ موصل کے راہب میرے ساتھ راہب کی بڑی قدر و تعظیم کرتے ہیں، میں راہب کے ساتھ کئی مہینوں تک رہا حتیٰ کہ میں بیمار پڑ گیا ان راہبوں میں سے ایک راہب کہنے لگا: میں بیت المقدس جاتا ہوں تاکہ اس میں نماز پڑھوں یہ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی اور میں نے کہا: میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ ہولیا میں نے اسے بڑا صبر آزما پایا، وہ مسلسل چلتا رہا جب مجھے تھکا ہوا دیکھتا کہتا: سوجاؤ میں سوجاتا جب کہ وہ کھڑا ہو کر نماز میں مشغول ہوجاتا۔ چنانچہ اس نے ایک دن بھی کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ ہم بیت المقدس پہنچ گئے وہاں پہنچ کر راہب سوگیا اور مجھے تاکید کی کہ جب سایہ یہاں تک پہنچے مجھے جگا دینا وہ آرام سے سوگیا اور جیسا سایہ مطلوبہ نشان پر پہنچا میں نے راہب کو بیدار کرنا چاہا پھر مجھے خیال آیا کہ بیچارا رات کو بھی بیدار رہتا ہے لہٰذا تھوڑی دیر کے لیے اور سو لے چنانچہ گھڑی بھر نہیں گزرنے پائی تھی کہ راہب خود ہی بیدار ہوگیا اور کہنے لگا: میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ مجھے بیدار کرنا ہے؟ میں نے عذر بیانی سے کام لیا اور کہا تم سوتے نہیں وہ اس لیے میں نے چاہا تھوڑی دیر سولو اور یوں سایہ مطلوبہ نشان سے تجاوز کر گیا راہب بولا: مجھے پسند نہیں کہ مجھ پر ایک گھڑی بھی ایسی گزرے جس میں میں اللہ کا ذکر نہ کروں۔ پھر ہم بیت المقدس میں داخل ہوگئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ دروازے پر ایک اپاہج سائل مانگ رہا ہے اس نے راہب سے بھی سوال کیا مجھے لازم نہیں راہب نے اسے کیا جواب دیا۔ جب ہم باہر نکلے سائل نے پھر سوال کیا راہب نے اسے کچھ نہ دیا، سائل بولا: تم اندر داخل ہوئے مجھے کچھ نہیں دیا اور اب باہر نکلے ہو تب بھی مجھے کچھ نہیں دیا، سائل اپاہج تھا اور چل نہیں سکتا تھا۔ راہب نے کہا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم سیدھے کھڑے ہوجاؤ اور چلنے پھرنے کے قابل ہوجاؤ؟ سائل نے کہا: جی ہاں راہب نے اس کے لیے دعا کی اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے کھڑا ہوگیا اور چلنے لگا مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا۔ راہب باہر نکل کر چل پڑا جب کہ میں اسی کشمکش میں راستہ بھول گیا میں بھی باہر نکلا اور لوگوں سے راہب کے متعلق پوچھنے لگا اتنے میں انصار کے چند مسافروں سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے پوچھا کیا تم نے ایسے ایسے حلیہ کا کوئی شخص دیکھا ہے؟ مسافر بولے: یہ تو ہمارا بھاگا ہوا غلام ہے انھوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے ایک آدمی کی نگرانی میں دے دیا چنانچہ وہ مجھے مدینہ لے آئے اور اپنے ایک باغ میں مجھے بگار پر لگا دیا میں کھجور کے پتوں سے یہ چیزیں بنانے لگا مجھ سے راہب نے کہا تھا: اللہ تعالیٰ نے عرب میں کوئی نبی نہیں پیدا کیا عنقریب عربوں میں ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔ اگر تم اسے پاؤ اس کی تصدیق کرو اور اس پر ایمان لاؤ اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہدیہ قبول کرتا ہوگا اور صدقہ نہیں کھائے گا اور یہ کہ اس کی پشت پر مہر نبوت ہے میں مدینہ میں عرصہ تک ٹھہرا رہا۔ پھر اہل مدینہ نے کہا: نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لا رہے ہیں میں اپنے ساتھ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ صدقہ کی کھجوریں ہیں آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے میں نے کھجوریں اٹھالیں میں آپ کی خدمت میں کھجوریں لے کر دوبارہ حاضر ہوا کھجوریں آپ کے سامنے رکھیں فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ ہدیہ ہے۔ چنانچہ آپ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور آپ کے پاس حاضرین نے بھی تناول کیں پھر میں مہر نبوت دیکھنے کے لیے آپ کے پیچھے کھڑا ہوگیا، آپ ﷺ فوراً سمجھ گئے اور کاندھوں سے چادر ہٹا دی میں نے کھلی آنکھوں سے مہر نبوت دیکھی میں ایمان لے آیا اور آپ کی تصدیق کر دی میں نے کھجوروں کے سو (۱۰۰) عدد پودے کاشت کرنے پر مکاتبت (بدل آزادی) کر لی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے پودے کاشت کیے حتیٰ کہ سال بھی نہیں گزرنے پایا تھا کہ پودے جوان ہوگئے اور ان کے ساتھ کھجوریں لگ گئیں۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۱۲۵..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر مکاتبت کر لی کہ وہ کھجور کے سو (۱۰۰) پودے کاشت کریں گے اور جب ان سے کھجوریں کھائی جائیں گی تو وہ آزاد ہوجائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۱۲۶..... عامر بن عطیہ کہتے ہیں: میں نے سلمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھیں کھانے پر مجبور کیا جاتا تھا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے: مجھے اتنی

بات کافی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوک اس شخص کو لگے گی جو دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھر کر کھاتا ہوں اے سلمان، دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۷۱۲۷ ..... حارث بن عمیرہ کہتے ہیں: میں مدائن میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انھیں چمڑے کے کارخانہ میں کچے چمڑوں کو دباغت دیتے ہوئے پایا جب میں نے سلام کیا انھوں نے فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہو میں ابھی باہر آنا چاہتا ہوں میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نہیں سمجھتا کہ آپ نے مجھے پہچانا ہو سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں، میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا ہے چونکہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں، ان میں سے جن روحوں کا آپس میں تعارف ہوجاتا ہے وہ آپس میں مل جاتی ہیں اور جن کا تعارف نہ ہو وہ الگ الگ ہوجاتی ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۱۲۸ ..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عظماء فارس کے بیٹوں میں سے ہوں میرا شمار کاتبین میں تھا میری معیت میں دو غلام تھے یہ غلام جب اپنے معلم سے واپس لوٹتے راستہ میں ایک راہب کے پاس جاتے ایک دن میں بھی ان کے ساتھ راہب کے پاس چلا گیا راہب بولا: کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے پاس صرف ایک آدمی آیا کرو، اس کے بعد میں نے راہب کے پاس آنا جانا شروع کردیا اور یوں میں غلاموں کی نسبت راہب کو زیادہ محبوب ہوگیا۔ راہب نے مجھے کہا جب تم سے گھر والے تاخیر کی بابت پوچھیں کہہ دو: معلم نے مجھے تاخیر کردی اگر معلم پوچھے کہہ دو گھر والوں نے تاخیر کردی کچھ عرصہ کے بعد راہب نے وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ کرلیا میں نے کہا: میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ ہولیا اور ہم ایک بستی میں جا پہنچے وہاں ایک عورت راہب کے پاس آتی جب راہب کی وفات کا وقت قریب ہوا اس نے کہا: اے سلمان! میرے سر کے پاس ایک گڑھا کھود میں نے گڑھا کھودا گڑھے سے درہموں بھرا ایک مٹکا برآمد ہوا راہب نے مجھے حکم دیا یہ دراہم میرے سینے پر بہادو میں نے دراہم اس کے سینے پر بہادیئے وہ کہتا جارہا تھا میرے اعتماد و اقتناء کی ہلاکت پھر وہ مرگیا۔ اس کے بعد میں نے دوسرے راہبوں سے کہا: مجھے کوئی ایسا عالم شخص بتاؤ جس کی میں پیروی کروں؟ راہبوں نے ایک شخص کا مجھے بتایا، میں اس کے پاس آگیا اور اس سے کہا: میں صرف حصول علم کے لیے تیرے پاس آیا ہوں، راہب بولا اللہ کی قسم! سوائے ایک شخص کے میں کسی کو نہیں جانتا جسکا سرزمین تیماء میں ظہور ہونے والا ہے۔ اگر تم ابھی جاؤ تو اس سے مل سکتے ہو۔ یاد رکھو اس میں تین نشانیاں ہیں۔ ہدیہ کھالیتا ہے صدقہ نہیں کھاتا اور دائیں کاندھے کی ہڈیوں کے جوڑ پر مہر نبوت ہے جو کبوتری کے انڈے کے مشابہ ہے اس کا رنگ کھال کا رنگ ہے، چنانچہ میں حق کی تلاش میں چل پڑا اور گنواروں کی بستی پر سے میرا گزر ہوا انھوں نے مجھے پکڑ کر غلام بنالیا اور پھر مجھے بیچ ڈالا حتیٰ کہ اہل مدینہ کی ایک عورت نے مجھے خرید لیا میں نے مدینہ میں لوگوں کو نبی کریم ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا میں نے اپنی مالکن سے کہا: مجھے ایک دن کی اجازت دو وہ مان گئی، میں نے لکڑیاں جمع کیں اور انھیں بیچ کر کھانا پکایا اور کھانا لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا، کھانا تھوڑا تھا میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ صدقہ ہے آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: یہ کھاؤ جب کہ آپ نے خود نہیں تناول فرمایا میں نے سوچا ایک نشانی صحیح ثابت ہوئی۔ پھر کچھ عرصہ بعد میں نے اپنی مالکہ سے کہا مجھے ایک دن کی اجازت دو اس نے کہا: جی ہاں میں نے لکڑیاں جمع کیں اور انھیں بیچ کر کھانا تیار کیا اور اسے آپ کے پاس لے آیا آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے میں نے کھانا آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ ہدیہ ہے۔ آپ نے تناول فرمانے کے لیے اپنا ہاتھ رکھ دیا اور صحابہ سے بھی کھانے کو فرمایا: میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوگیا آپ فوراً سمجھ گئے اور اپنی چادر کاندھے سے اتاردی میں نے جو آنکھ اٹھا کر دیکھا مہر نبوت کو سامنے پایا میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے اپنے ساتھی شخص کا واقعہ سنایا پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ جنت میں داخل ہوگا؟ چونکہ اسی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان شخص ہی داخل ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۱۲۹ ..... عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ المعروف ابن عبدقیس روایت نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ جزع کرنے لگے۔ حاضرین نے کہا: اے ابوعبداللہ آپ کیوں جزع کررہے ہیں حالانکہ آپ کو بھلائی میں سبقت

حاصل ہے آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور بڑی بڑی فتوحات میں شامل رہے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ چیز جزع فزع پر مجبور کر رہی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے رخصت ہوئے آپ نے ہمیں وصیت کی تھی کہ آدمی کو اتنا مال کافی ہے جتنا کہ مسافر کا زوراہ ہوتا ہے۔ پس یہی چیز مجھے جزع پر مجبور کر رہی ہے چنانچہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا مال جمع کر کے اس کی قیمت کا اندازہ لگایا گیا تو وہ پندرہ دینار کے برابر نکلا۔ رواہ ابن حسان وابن عساکر

۳۷۱۳۰..... ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بنونضیر کے کچھ لوگوں کے غلام تھے انھوں نے اس شرط پر سلمان رضی اللہ عنہ سے مکاتبت کرلی کہ وہ ان کے لیے اتنے اتنے کھجور کے پودے کاشت کریں گے رسول اللہ ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہر گڑھے کے پاس پودا رکھ دو پھر صبح کو نبی کریم ﷺ خود تشریف لے گئے اور اپنے دست اقدس سے گڑھے میں پودا کھڑا کیا اور سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی۔ یوں لگتا تھا گویا پودے سمندر کے درمیان ہوں اور وہاں سے پروان چڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ سر زمین غنیمت میں عطا کی یہ ہموار زمین تھی آپ نے اسے مدینہ میں صدقہ قرار دے دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۱۳۱..... مالک، زہری سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قیس بن مطاطیہ مسلمانوں کے ایک حلقہ کے پاس آیا حلقہ میں حضرت سلمان فارسی صہیب رومی اور بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے قیس بن مطالیہ بولا: اوس اور خزرج اس شخص۔ (سلمان فارسی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لیے کھڑے ہو گئے ہیں لہٰذا ان کا کیا حال ہوگا؟ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قیس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے گلے میں چادر ڈال کر اسے پکڑ لیا اور اسے کھینچتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے اور اس کی کہی ہوئی بات بیان کی رسول اللہ ﷺ غصہ میں کھڑے ہوئے حتی کہ آپ کی چادر زمین پر گھسٹتی جارہی تھی آپ مسجد میں داخل ہوئے اور اعلان کیا گیا: الصلاۃ جامعۃ'' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! رب تعالیٰ ایک ہے باپ بھی ایک ہے دین بھی ایک ہے خبردار! عربیت نہ تمہارا باپ ہے نہ ماں یہ تو صرف ایک زبان ہے لہٰذا جو عربی زبان بولتا ہے وہ عربی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے قیس کو گلے میں چادر ڈالا کر پکڑ رکھا تھا عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس منافق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دوزخ کے رحم وکرم پر چھوڑ دو چنانچہ قیس بن مطالیہ ان لوگوں میں سے ہے جو مرتد ہو گئے تھے اور اسی حالت میں وہ قتل کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ۔

حضرت سندر ابو عبداللہ مولائے زنباع جذامی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۲..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ زنباع جذامی کا ایک غلام تھا جسے سندر کہا جاتا تھا۔ زنباع نے سندر کو اس حال میں پایا کہ وہ زنباع کی لڑکی کا بوسہ لے رہا تھا زنباع نے سندر کے خصیے ناک اور کان کاٹ دیئے بعد میں سندر کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا نبی کریم ﷺ نے زنباع کو پیغام بھیجوا کر اپنے پاس بلایا اور فرمایا: غلاموں پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جس کے اٹھانے کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں، انھیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو انھیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر تم ان سے راضی ہوں انھیں اپنے پاس رہنے دو اور اگر تم انھیں ناپسند کرو تو انھیں بیچ ڈالو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا مت کرو جس شخص کو مثلہ کر دیا جائے یا اسے آگ جلا دیا جائے وہ آزاد ہے۔ لہٰذا سندر اللہ اور اس کے رسول کا آزاد کردہ غلام ہے آپ ﷺ نے سندر کو آزاد کر دیا سندر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہاری ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہوں جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے سندر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق جو وصیت کی تھی اس کی حفاظت کرو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سندر کا وظیفہ جاری کر دیا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے تو سندر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی حفاظت کرو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں اگر تم میرے پاس رہنا پسند کرو تو میں تمہارا وظیفہ جاری کردوں گا جو ابوبکر

رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے مقرر کیا تھا ورنہ جس جگہ تم جانا چاہتے ہو چلے جاؤ میں وہاں کے گورنر کے نام نوشتہ تحریر کردوں گا سندر رضی اللہ عنہ بولے: میں مصر جانا چاہتا ہوں چونکہ مصر زرخیز زمین ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام نوشتہ تحریر کردیا اور لکھا: امابعد! سندر تمہارے پاس آنا چاہتا ہے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی حفاظت کرو۔ جب سندر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں وسیع زمین اور عالیشان گھر جائیداد میں دیا، سندر رضی اللہ عنہ نے وہیں زندگی گزارنی شروع کردی جب سندر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو جائیداد کو اللہ تعالیٰ کے جمیع مال میں شامل کرلیا گیا۔

رواہ ابن سعد ۷/ ۵۰۶ وابن عبد الحکیم وابن مسندہ فی المعرفۃ

۳۷۱۳۳ ...یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ زنباع جذامی نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جس کی پاداش میں اس نے غلام کو خصی کرنے کا حکم دیا پھر اس کے ناک اور کان کاٹ دیئے غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ نے غلام کو آزاد کردیا اور فرمایا: جو غلام بھی مثلہ کیا جائے وہ آزاد ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا آزاد کردہ غلام ہے چنانچہ یہ غلام مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رہا اس سے بڑی ہمدردی کی جاتی تھی، جب آپ رضی اللہ عنہ کا مرض شدت اختیار کرتا گیا سندر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے دیکھ رہے ہیں آپ کے بعد میرا کون ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری ہر مؤمن کو وصیت کرتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا گیا تو سندر رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی حفاظت فرمائیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مسلمانوں کے جس لشکر کے ساتھ لاحق ہونا چاہتے ہو چلے جاؤ میں انھیں تمہارے ساتھ ہمدردی کرنے کا لکھ دوں گا۔ سندر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مصر جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ سندر کو وسیع زمین جائیداد میں دو۔ سندر رضی اللہ عنہ مصر ہی میں رہے۔

رواہ ابن عبدالحکیم

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۴ ''ابواسحاق کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میرے پاس سہل کو بلا لاؤ نہ کہ حزن کو یعنی سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو چونکہ ان کا سابقہ نام حزن تھا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۵ ...عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تو حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ مکہ کے گورنر تھے جب انھیں نبی کریم ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی مسجد میں آہ وبکا کی آوازیں بلند ہوئیں عتاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور مکہ کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں جا گھسے حضرت سہیل بن عمرو عتاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: مسجد میں تشریف لائیں اور لوگوں سے بات کریں عتاب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ہوتے ہوتے میں لوگوں سے کلام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ سہیل رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ساتھ چلئے میں آپ کی کفایت کروں گا، دونوں چل پڑے اور مسجد میں آ گئے سہیل رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اور حمد وثناء کے بعد بالکل ایسا ہی خطاب کیا جیسا کہ مدینہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اس میں ذرہ برابر بھی کمی زیادتی نہیں کی حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کے موقع پر قیدیوں میں شامل تھے، ان کے متعلق رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس کے دانت نکالنے کے درپے کیوں ہوگئے ہو؟ اسے چھوڑو عنقریب اللہ تعالیٰ اسے ایسے مقام پر کھڑا کرے گا جو تجھے خوش کردے گا چنانچہ آپ کی بات یوں پوری ہوئی یہ وہی مقام ہے جس پر آج سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عتاب رضی اللہ عنہ کی گورنری ضبط ہوکر رہ گئی۔ رواہ سیف وابن عساکر

۳۷۱۳۶ ...''مسند علی'' واقدی، ابوبکر واسماعیل ابن محمد، اپنے والد سے عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: بدر کے دن

میں نے سہیل بن عمرو کے تیر مارا جس سے انھیں گہرا زخم لگا میں خون کے نشانات دیکھتا ہوا ان کے پیچھے گیا، چنانچہ انھیں مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ نے پکڑ رکھا تھا میں نے کہا: یہ میرا قیدی ہے چونکہ میں نے ہی اسے تیر سے زخمی کیا ہے۔ جب کہ مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا قیدی ہے چونکہ میں نے اسے پکڑا ہے۔ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم نے فیصلہ کیا کہ تم دونوں نے اسے قید کیا ہے چنانچہ روحاء نامی جگہ سے مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے سہیل بن عمرو نکل بھاگے مالک رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کیا اور خود ان کی تلاش میں نکل گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بھی اسے پائے اسے قتل کردے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خود انھیں پایا اور قتل نہیں کیا جب سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ قید ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے دانت نکلوا دیں تاکہ اس کی زبان لٹک جائے اور آپ کے خلاف تقریریں کرنے کبھی کھڑا نہ ہو۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اسے مثلہ نہیں کرتا چونکہ اللہ تعالیٰ مجھے مثلہ کردے گا اگرچہ میں نبی ہی کیوں نہ ہوں۔ ہوسکتا ہے یہ ایسے مقام پر کھڑا ہو جسے تم اچھا سمجھو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی رحلت کے موقع پر سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اور وہی خطاب کیا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں لوگوں سے کیا تھا گویا وہی خطاب سن لیا ہو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے خطاب کا علم ہوا فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے قاصد ہو چونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: شاید وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو جو تمہیں پسند ہو۔ جب سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ مقام ''شنوکہ'' پہنچے اور وہ مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے سہیل رضی اللہ عنہ بولے: میں قضائے حاجت کے لیے جانا چاہتا ہوں لہٰذا میرا راستہ چھوڑ دوں چنانچہ مالک رضی اللہ عنہ ان کے قریب ہی کھڑے ہو گئے سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پر میری طبیعت سخت منقبض ہوئی اور مجھے غصہ آ گیا، مالک رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے اور سہیل رضی اللہ عنہ نے موقع فرار مناسب سمجھتے ہوئے سیدھے آگے نکل گئے جب سہیل رضی اللہ عنہ کافی تاخیر کردی اور واپس نہ لوٹے تو مالک معاملہ جانچ گئے اور لوگوں میں ان کے بھاگ جانے کا اعلان کردیا صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی تلاش میں چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ خود بھی ان کی تلاش میں نکل گئے اور اعلان کردیا: جو بھی اسے پائے وہ اسے قتل کردے چنانچہ سہیل رضی اللہ عنہ کو خود نبی کریم ﷺ نے پکڑ لیا سہیل رضی اللہ عنہ ببول کے درختوں میں چھپے بیٹھے تھے نبی کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ گردن سے باندھ دینے کا حکم دیا اور پھر انھیں اپنی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چلنے کا حکم دیا حتیٰ کہ جب مدینہ پہنچے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی مجھے اسحاق بن حازم نے عبید اللہ بن مقسم کے واسطہ سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سنائی ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی دراں حالیکہ رسول اللہ ﷺ اپنی قصوی نامی اونٹنی پر سوار تھے آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے آگے سوار کر لیا جب کہ سہیل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ گردن سے بندھے ہیں تھے اور پیدل چل رہے تھے جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے سہیل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابویزید! عرض کیا جی ہاں فرمایا: یہ وہی شخص ہے کہ جو میں روٹیاں کھاتا تھا۔ رواہ العقیلی

فائدہ: ...... شنوکہ نامی جگہ سقیا اور ملل کے درمیان بدر کے قریب ایک پہاڑ ہے۔

حضرت سعد بن تمیم سکونی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۶ ... ''مسند سعد رضی اللہ عنہ'' عثمان بن سعد دمشقی بلال بن سعد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے اور کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۳۸ ...... عمرو بن قاری روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے مریض چھوڑ دیا جب آپ جعرانہ سے عمرہ کے لیے مکہ داخل ہوئے سعد رضی اللہ عنہ سخت تکلیف میں تھے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا کافی سارا مال ہے میں وراثت کے اعتبار سے کلالہ ہوں۔ (یعنی میرے ماں باپ اور اولاد نہیں ہے) کیا میں اپنے مال کی وصیت کروں یا صدقہ کردوں'' آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایک تہائی مال صدقہ کردوں؟ فرمایا: جی ہاں اور یہ بھی زیادہ ہے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مہاجر تھا اور اب مدینہ میں نہیں ہوں۔ (کیا میری ہجرت میں کمی تو نہیں آئے گی) آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ تمہیں بلند مقام عطا

فرمائے گا تمہاری وجہ سے بہت ساری اقوام کو ذلیل کرے گا اور بہت ساری اقوام کو تم سے نفع پہنچائے گا اے عمرو بن قاری! جب سعد مر جائے اسے یہیں مدینہ کے راستے میں دفن کرنا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے جگہ کی تعیین کی۔ رواہ ابن عساکر

حضرت سیمویہ بلقائی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۹ ... منصور بن صبیح ابیح بن صبیح کے بھائی سیماہ یا سیمویہ سے روایت نقل کرتے ہیں سیمویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کے منہ مبارک سے میرے کانوں نے باتیں سنی ہیں، ہم بلقاء سے گندم لے کر گئے تھے تاکہ مدینہ میں بیچ دیں اور وہاں سے کھجوریں خرید لائیں۔ لیکن لوگوں نے کھجوریں دینے سے انکار کر دیا۔ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی نبی کریم ﷺ نے انکار کرنے والوں سے فرمایا: کیا تمہیں یہ سستا غلہ کافی نہیں جو یہ اٹھا کر لائے ہیں مہنگی کھجوروں کے بدلہ میں؟ انھیں چھوڑ دو۔ سیمویہ رضی اللہ عنہا اہل بلقاء میں سے تھے، غالی قسم کے نصرانی تھے پھر اسلام قبول کیا اور ان کا اسلام اچھا رہا اور ایک سو بیس (۱۲۰) سال تک زندہ رہے۔
رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۰ ... جعید بن عبدالرحمن کہتے ہیں: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے چورانوے (۹۴) سال کی عمر میں وفات پائی تادم حیات معتدل اور تگڑے رہے حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جانتا ہوں کہ میں نے اپنے کانوں اور آنکھوں سے کتنا نفع اٹھایا ہے یہ سب نبی کریم ﷺ کی دعا کی بدولت ہے۔ چنانچہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: میرے اس بھانجے کو شکایت رہتی ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کریں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر

۳۷۱۴۱ ... عطاء مولائے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ سائب رضی اللہ عنہ کے سر کا درمیانی حصہ سیاہ اور باقی ماندہ حصہ اور داڑھی سفید تھی میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو سائب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں سائب بن یزید غر بن قاسط کا بھانجا ہوں رسول اللہ ﷺ میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے، تب سے میرے سر کے یہ بال سفید نہیں ہوئے۔
رواہ ابن عساکر

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۲ ... حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کا ہمعصر ہوں چنانچہ میری پیدائش بھی ہاتھیوں والے سال (عام الفیل) میں ہوئی۔ (رواہ ابیعقوب سفیان وابن عساکر)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا

۳۷۱۴۳ ... "مسند احمد مولی ام سلمہ رضی اللہ عنہا عمران بجلی، احمر مولائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک وادی سے گزرے میں نے زیادہ سے زیادہ آنا جانا شروع کر دیا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: بلاشبہ تم تو آج ایک سفینہ (کشتی) کی مانند ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن مندہ والمالینی فی المؤلف وابونعیم

حرف صاد...... حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۴... "مسند سعد بن عبادہ" حسن کی روایت کہ سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارے پاس تھوڑی سی کھجوریں تھیں صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا: مجھے یہ کھجوریں کھلاؤ میں نے عذر کیا کہ یہ تھوڑی سی کھجوریں ہیں نہ معلوم کب نبی کریم ﷺ یہ کھجوریں منگوالیں، جب صحابہ رضی اللہ عنہم کسی جگہ پڑاؤ کریں گے وہاں کھجوریں کھائیں گے تم بھی ان کے ساتھ مل کر کھا لینا صفوان رضی اللہ عنہ بولے: مجھے بھوک نے بہت ستایا ہے لہٰذا کھجوریں کھلاؤ میں نے کھجوریں دینے سے انکار کردیا۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے تلوار اٹھائی اور اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں جس پر کھجوریں لادی ہوئی تھیں۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ نے فرمایا: صفوان پوری رات صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس چکر لگائے رہے بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے پوچھا میں کہاں جاؤں؟ کیا میں کفر کی طرف چلا جاؤں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انھیں خبر کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صفوان سے کہو: ساتھ مل جائے۔

رواہ الشاشی وابن عساکر

۳۷۱۴۵... حسن نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی۔ (ابن عوف کہتے ہیں ان کا نام سفینہ ہے) سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے سفینہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر نبی کریم ﷺ کا زادراہ رکھا ہوا تھا اتنے میں حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: میں بھوکا ہوں سفینہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں چھونے نہیں دوں گا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ مجھے حکم نہ دے دیں اور جہاں لوگ پڑاؤ کریں گے تم بھی ان کے ساتھ مل کر کھا لینا صفوان رضی اللہ عنہ نے تلوار کی طرف اشارہ کیا اور اونٹنی کی کونچ کاٹ ڈالی اتنے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے رک جاؤ رک جاؤ کی آواز سنی صحابہ رضی اللہ عنہم فوراً رک گئے اور نبی کریم ﷺ جب تشریف لائے اور دیکھا تو فرمایا: نکل جا۔ جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ کر نے کا حکم دیا صفوان رضی اللہ عنہ نے قافلہ کے پیچھے رہنا شروع کردیا حتیٰ کہ ایک جگہ صحابی نے پڑاؤ ڈالا صفوان رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے کجاووں کا چکر لگانے لگے اور کہتے جاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہاں نکالا ہے۔ کیا دوزخ کی طرف نکالا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آکر رسول اللہ ﷺ کو خبر کی کہ یارسول اللہ! آج پوری رات صفوان بن معطل ہمارے کجاووں کا چکر لگاتا رہا ہے اور کہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہاں نکالا ہے؟ کیا دوزخ کی طرف مجھے نکالا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفوان بن معطل زبان کا گندا ہے لیکن دل کا پاک ہے۔

رواہ ابو یعلی وابن عساکر

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۶... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صہیب رضی اللہ عنہ اچھا بندہ ہے اگر اسے اللہ کا خوف نہ ہوتا معصیت میں نہ پڑتا۔

رواہ ابو عبید فی الغریب

کلام:...... مصنف کہتے ہیں یہ حدیث ابو عبید نے الغریب میں ذکر کی ہے لیکن اس کی اسناد بیان نہیں کی متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ حفاظ، محدثین کرام اس حدیث کی اسناد سے واقف نہیں ہیں یہ حدیث اگرچہ اس کتاب کی شرط کے مطابق نہیں تاہم پھر بھی میں نے اس لیے ذکر کردی ہے کہ یہ حدیث ابو عبید نے ذکر کی ہے جب کہ ابو عبید اس دور کے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے اتباع تابعین کو پایا ہے ظاہر یہی ہے کہ ابو عبید کو اس حدیث کی سند پہنچی ہے بہرحال میں نے اس کتاب میں ایسی کوئی حدیث ذکر نہیں کی جس کی سند سے مجھے واقفیت نہیں ہوئی سوائے اس حدیث کی۔

حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان: ۲۲۰۳ والاسرار المرفوعة ۵۶۴۔

۳۷۱۴۷... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر تم میں تین خصلتیں نہ

ہوتیں تو تمہارے اندر کوئی نقص نہ ہوتا، صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا میں جب کہ اللہ کی قسم ہم نے آپ کو کسی چیز پر عیب لگاتے نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ابویحیٰی کی کنیت اختیار کرنا حالانکہ تمہارا کوئی بیٹا نہیں، تمہارا غر بن قاسط کی طرف نسبت کرنا، اور یہ کہ تم فضول خرچی کرتے ہو۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات کہ میں نے ابویحیٰی کی کنیت اختیار کی ہے سو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی کنیت سے پکارا ہے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا تاوقتیکہ آپ سے میری ملاقات ہو جائے۔ رہی یہ بات کہ میں نے اپنے آپ کو نمر بن قاسط کی طرف منسوب کیا ہے سو میں اسی قبیلہ میں سے ہوں اور ایلہ میں میں نے دودھ نہیں پیا پس یہ اسی وجہ سے ہے رہی بات مال خرچ کرنے کی سو آپ نے مجھے کبھی خرچ کرتے نہیں دیکھا ہوگا مگر حق میں خرچ کرتے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن عساکر ووصلہ ابن عساکر من طریق زید بن اسلم عن ابیہ

۳۷۱۴۸..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے صہیب تمہارے اندر تین خصلتیں ہیں جنھیں میں ناپسند کرتا ہوں۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کیا ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کھانا کھلانا جب کہ تمہارے پاس مال نہیں۔ تمہارا کنیت کا استعمال کرنا جب کہ تمہاری اولاد نہیں اور تمہارا اپنے آپ کو عربوں کی طرف منسوب کرنا حالانکہ تمہاری زبان میں لکنت ہے صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: رہا یہ کہ میں کھانا کھلاتا ہوں سو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سب سے افضل وہ ہے جو دوسروں کو کھانا کھلائے۔ اللہ کی قسم میں یہ چیز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا، رہی بات کہ میں کنیت استعمال کرتا ہوں سو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں آپ نے فرمایا: ابویحیٰی کنیت کرو۔ رہی بات کہ میں اپنے آپ کو عربوں کی طرف منسوب کرتا ہوں حالانکہ میری زبان میں لکنت ہے سو میں صہیب بن سنان ﷺ بن نمر بن قاسط ہوں میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا رومیوں نے غارتگری ڈالی اور مجھے لیتے گئے پھر انھوں نے مجھے اپنی زبان سکھلائی میری لکنت کی یہی وجہ ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۱۴۹..... صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے قبل آپ کی صحبت میں رہا ہوں۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۱۵۰..... صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک قیدی کے ساتھ گزرے تاکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے لئے امان طلب کریں جب کہ صہیب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے: انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے ساتھ یہ کون ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ میرا قیدی ہے اور مشرک ہے میں اس کے لیے رسول اللہ ﷺ سے امن طلب کرنے جا رہا ہوں صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی گردن میں تلوار کی جگہ ہے (یعنی اسے تو قتل کیا جائے گا) سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ سخت غصہ ہوئے نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: غصہ کیوں ہو رہے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے اس قیدی کو لیے صہیب کے پاس سے گزرا صہیب نے کہا: اس شخص کی گردن میں تلوار زنی کی جگہ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے تم نے صہیب کو اذیت پہنچائی ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم نہیں۔ فرمایا: اگر تم نے اسے اذیت پہنچائی ہوتی بلاشبہ تم اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۵۱..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے جب بھی کسی جنگ میں حصہ لیا میں آپ کے ساتھ ضرور حاضر رہا۔ آپ نے جو بیعت بھی کی اس میں میں ضرور حاضر ہوا آپ نے جو سریہ بھی بھیجا میں اس میں بھی حاضر رہا۔ آپ نے شروع یا آخر میں جو غزوہ بھی کیا میں آپ کے دائیں یا بائیں ضرور رہا ہوں۔ مجاہد بن نے جب بھی آپ کے آگے خوف محسوس کیا تو میں آگے ہو گیا اور اگر پیچھے سے خوف محسوس کیا تو میں پیچھے ہو گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اور دشمن کے درمیان کبھی نہیں رکھا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۱۵۱..... سلیمان بن ابی عبداللہ کی روایت ہے کہ صہیب رضی اللہ عنہ کو میں نے فرماتے سنا: اللہ کی قسم میں تمہیں جان بوجھ کر یوں حدیثیں نہیں سناؤں گا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن میرے پاس آؤ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے مغازی (معرکے) کے حوال بتاؤں جن میں میں شریک رہا اور جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا رہی یہ بات کہ میں کہوں: قال رسول اللہ ﷺ تو ایسا نہیں ہوسکتا۔

حرف ضاد...... حضرت ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۳... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ابوبکر احمد بن یحییٰ بلاذری کہتے ہیں: حضرت ضرار بن خطاب بن مرداس فہری رضی اللہ عنہ ''سرات'' نامی جگہ میں تھے قبیلہ دوس کے لوگوں نے انھیں قتل کرنے کے لیے چڑھائی کردی ضرار رضی اللہ عنہ بھاگنے میں کامیاب ہوگئے اور ایک عورت جسے ام جمیل کہا جاتا تھا کے گھر میں داخل ہوگئے آپ کا پیچھا کرتا ہوا ایک شخص وہاں جا پہنچا تلوار سے ایک وار کیا اور تلوار کے دندانے دروازے سے ٹکرائے ام جمیل آڑ بن کر دروازے میں کھڑی ہوگئی اور بھرپور دفاع کرنے لگی پھر اپنی قوم کو آواز دی قوم نے آکر لوگوں کو پیچھے ہٹا دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے ام جمیل سمجھیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ضرار بن خطاب کے بھائی ہیں ام جمیل مدینہ آگئیں اور واقعہ آپ رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا بھائی نہیں ہوں البتہ تمہارے درمیان اسلام کا رشتہ ہے وہ اس وقت شام میں جواہر شجاعت دکھارہے ہیں میں ہمارے احسان کا اعتراف کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام جمیل کو مسافرہ سمجھ کر عطیات دیئے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... حضرت ضرار بن خطاب بن مرداس رضی اللہ عنہ کو صحبت کا شرف حاصل ہے عظیم شہسوار اور شجاع تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے دیکھئے الاصابہ لابن حجر ۲۰۹۲۔

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۴... ''مسند ضرار رضی اللہ عنہ'' حضرت ضرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ ﷺ) ہاتھ بڑھائیں میں اسلام پر بیعت کرتا ہوں میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور اسلام قبول کرلیا میں نے یہ اشعار کہے:

ترک القداح وعزف القیا
ن والخمر اشربها والثمالا
وکری المحبر فی غمرة
وحملی علی المسلمین القتالا
فیارب لا اغبنن صفقتی
فقد بعت اهلی ومالی ابتذالا

میں نے جام لہولعب کے آلات اور شراب نوشی جیسی بری عادتیں سب ترک کردی ہیں میری خونی اور مسلمانوں پر حملے کا خاتمہ ہو چکا ہے اے میرے رب میں نے خسارے والا سودا نہیں کیا میں نے اپنے اہل اور مال کو فی الفور بیچ ڈالا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم نے خسارے والا سودا نہیں کیا اے ضرار اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں خسارہ نہ لائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۵۵... ''ایضاً'' حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے اشعار آپ کو نہ سناؤں؟ فرمایا ضرور سناؤں میں نے اشعار کہے۔

خلعت العزاف وضرب القیا — ان او الخمر تصلیة وابتها لا

میں نے لہو ولعب کے آلات اور شراب نوشی سے دست کشید کرلیا ہے اور عجز وانکساری اپنائی ہے۔

وکری المحبر فی غمرة — وشدی علی المسلمین القتالا

میرا حملہ جو دھوکا تھا ختم ہو چکا اور مسلمانوں سے میری لڑائی کا خاتمہ ہوا۔

فیارب لا اغبنن بیعتی قد بعت اھلی و مالی ابتذالا

اے میرے رب میری بیعت کو خسارہ میں نہ رکھنا میں نے اپنے اہل ومال کو فی الفور بیچ دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری بیع نفع بخش ہے تمہاری بیع نفع بخش ہے۔رواہ ابن عساکر

حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۶۔۔۔۔مولہ بن کنیف کی روایت ہے کہ حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے تیغ زن (گارڈ) تھے تلوار نکالے رسول اللہ ﷺ کے سر کے پاس کھڑے رہتے بنوسلیم کی تعداد ۹۰۰ (نوسو) کے لگ بھگ تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسا شخص چاہیے جو ایک سو کے برابر ہو؟ چنانچہ آپ نے ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ کو پیش کیا جب واپس لوٹے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میری قوم کو کیا ہوا؟ وہ ان کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تمہاری قوم کو کیا ہوا وہ ان کا دفاع کرنا چاہتا ہے۔عباس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

نذود اخانا عن اخینا ولو نری

مھر الکنا الاقربین نتابع.

نبایع بین الا خشبین وانما

یداللہ بین الا خشبین بتایع

عشیة ضحاک بن سفیان معتص

بسیف رسول اللہ والموت کانع

ہم اپنے بھائی کو اپنے ہی دوسرے بھائی سے پیچھے ہٹا رہا ہیں اگرچہ ہم کوئی برانگیختہ کرنے والا دیکھتے ہیں لیکن اقرباء کے پیچھے چلتے ہیں ہم نے دو قبیلوں کے درمیان بیعت کی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھی دونوں قبیلوں پر ہے رات کو ضحاک بن سفیان نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار سے غلطی کردی جب کہ موت قریب کھڑی تھی۔رضی اللہ عنہ

حضرت ضماد ازدی

۳۷۱۵۷۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ قبیلہ"ازدشنوءہ"میں ضماد نامی آدمی تھا وہ جھاڑ پھونک کا کام کرتا تھا جب وہ مکہ آیا تو اس نے اہل مکہ کو سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں رسول اللہ ﷺ مجنون ہیں ضماد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا میں جھاڑ پھوک کرتا ہوں اور دوائی بھی دیتا ہوں اگر آپ پسند فرمائیں میں آپ کو دوائی دیتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الحمدللہ نحمدہ ونستعینه ونومن به ونتوکل علیه ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل له ومن یضلل فلا ھادی له واشھدان لاالہ الااللہ وان محمد عبدہ ورسوله.

ضماد نے دوبارہ خطبہ دہرانے کی پیشکش کی آپ نے خطبہ دوہرایا ضماد بولا: اللہ کی قسم! میں نے کاہنوں جادوگروں شعراء اور بلغاء کا کلام سنا ہے اور اس جیسا کلام میں نے کبھی نہیں سنا ہاتھ بڑھائیں میں بیعت کرتا ہوں چنانچہ ضماد رضی اللہ عنہ نے اسلام پر بیعت کرلی عرض کیا: میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت علی الاسلام کرسکتا ہوں؟ فرمایا: اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرلو۔اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سریہ (لشکر) بھیجا جب سریہ ضماد رضی اللہ عنہ کے علاقہ سے گزرا تو سریہ کے امیر نے کہا: کیا تم نے کوئی چیز پائی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں چمڑے کا ایک چھوٹا ساظرف پایا ہے امیر نے کہا: یہ ظرف بستی والوں کو واپس کردو چونکہ یہ لوگ ضماد رضی اللہ عنہ کی قوم ہیں۔رواہ ابن عساکر

حرف طاء......حضرت طارق بن شہاب احمسی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۸.....طارق بن شہاب کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جہاد کیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن مندہ وابن عساکر

حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۹.....''مسند حصین بن عوف خثعمی'' روایت ہے کہ جب حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے ملے تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ چمٹ گئے اور آپ کے قدموں کا بوسہ لینے لگے، عرض کیا: یارسول اللہ آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں میں کسی حکم میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا طلحہ رضی اللہ عنہ ابھی نوجوان لڑکے تھے نبی کریم ﷺ ان کے جذبات کو دیکھ کر تعجب میں پڑ گئے اور فرمایا: چلو جاؤ اپنے باپ کو قتل کرو چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ حکم بجالانے کے لیے پیٹھ پھیر کر چل پڑے رسول اللہ ﷺ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا جب وہ آپ کے پاس آگئے آپ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے قطع رحمی کے لیے مبعوث نہیں کیا گیا، اس کے بعد سخت سردی اور بارش کی وجہ سے طلحہ رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کرنے تشریف لائے اور لوگوں سے فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ اس کی وفات کا وقت قریب ہو چکا ہے لہٰذا اگر اس کی روح قبض ہو جائے مجھے ضرور اطلاع کرنا تاکہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں نبی کریم ﷺ ابھی بنی سالم کے محلّہ تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے جان جان آفریں کے سپرد کردی اور بوقت وفات کہا: رسول اللہ ﷺ کو اطلاع مت کرو چونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو یہودی کوئی گزند نہ پہنچائیں رات کی سخت تاریکی ہے لہٰذا مجھے فی الفور دفن کر دینا تاکہ میں اپنے رب سے جاملوں۔ چنانچہ صبح کو جب نبی کریم ﷺ کو اطلاع کی گئی نبی کرم ﷺ طلحہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف لائے خود آگے کھڑے ہوئے اور اپنے پیچھے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صف بنائی اور یوں قبر پر نماز جنازہ ادا کی جب فارغ ہوئے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی: یااللہ! طلحہ سے ملاقات کر بایں طور کہ تو اسے دیکھ کر ہنس رہا ہو اور وہ تجھے دیکھ کر ہنس رہا ہو۔

رواہ الطبرانی عن حصین بن وحرح الانصاری

طلحہ بن عبید اللہ کا ذکر عشرہ مبشر میں ہو چکا ہے۔

حرف عین......حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۰.....عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا اور میں نوجوان لڑکا تھا نبی کریم ﷺ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے عبداللہ رضی اللہ عنہ کسی چیز کو فروخت کے لیے پیش کر رہے تھے نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی یااللہ اس کی تجارت میں برکت عطا فرما۔ رواہ البیہقی فی ...... وابن عساکر

۳۷۱۶۱.....حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں قثم بن عباس اور عبداللہ بن عباس کھیل رہے تھے ہم بچے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے آپ ایک چوپائے پر سوار تھے آپ نے فرمایا: اسے اوپر میری طرف اٹھاؤ آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھالیا قثم کے لیے فرمایا: اسے میری طرف اوپر اٹھاؤ اور اسے اپنے پیچھے بیٹھالیا جب کہ عبداللہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قثم سے زیادہ محبوب تھے لہٰذا آپ نے اپنے چچا سے حیا نہیں کی کہ آپ نے قثم کو سوار کرلیا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر تین بار ہاتھ پھیرا جوں جوں ہاتھ پھیرتے تو فرماتے: یااللہ! جعفر کی اولاد میں اچھے لوگ پیدا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۲.....حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں بچوں کے ساتھ کھیل

رہا تھا آپ نے مجھے اپنے ساتھ سوار کرلیا اور بنی عباس میں سے بھی ایک لڑکے کو اپنے ساتھ سوار کیا۔ یوں چوپایہ پر ہم تین سوار ہوئے۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۳...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب نبی کریم ﷺ میرے والد کی وفات کی خبر دیتے میری والدہ کے پاس تشریف لائے میں آپ کی طرف دیکھے جارہا تھا اور آپ میرے سر پر اور میرے بھائی کے سر پر دست شفقت پھیرے جارہے تھے جب کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے حتی کہ آپ کی داڑھی سے آنسو ٹپکنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: یااللہ! بلاشبہ جعفر اچھے ثواب کی طرف پہنچ گیا ہے اس کی اولاد میں اچھے لوگ پیدا فرما۔ پھر فرمایا: اے اسماء ایک میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ وہ بولیں! جی ہاں یارسول اللہ! ضرور۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جعفر کو دو پر عطا کیے ہیں جن سے وہ جنت میں اڑ رہے ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا بولیں: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، آپ لوگوں کو بھی بتادیں۔ رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے مجھے بھی ہاتھ میں پکڑ لیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرتے رہے پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور مجھے نچلے زینے پر بٹھا دیا غم وحزن کے آثار آپ پر نمایاں دکھائی دیتے تھے، آپ نے فرمایا، آدمی کے بھائی اور چچازاد بھائی بہت سارے ہوتے ہیں الا یہ کہ جعفر شہید ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں انھیں دو پر عطا کیے ہیں جن سے وہ اڑ رہے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے آپ نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا چنانچہ میرے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کیا گیا، آپ نے میرے بھائی کو پیغام بھیج کر منگوالیا ہم نے آپ کے پاس کھانا کھایا بخدا کیا خوب پاکیزہ اور بابرکت کھانا تھا پھر آپ کی خادمہ سلمیٰ نے جو لیے انھیں پیسا اور صاف کیا پھر انھیں گوندکر پکائے اور ان پر کالی مرچ ڈالی میں نے اور میرے بھائی نے آپ کے ساتھ ملکر کھانا کھایا ہم تین دن تک آپ کے گھر میں رہے آپ اپنی جس بیوی کے پاس تے ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے پھر ہم اپنے گھر واپس لوٹ آئے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ میں اپنے بھائی کی ایک بکری کا بھاؤ تاؤ کر رہا تھا آپ نے فرمایا: یااللہ اس کے سودے میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ میں نے جو چیز بھی فروخت کی یا خریدی وہ میرے لیے بابرکت ثابت ہوئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۴...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ کسی سفر سے واپس آتے تو آپ اپنے اہل بیت کے بچوں سے ملاقات کرتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ سفر سے تشریف لائے مجھے پہلے ہی سے آپ کے پاس لے جایا گیا آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھایا اور پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ لایا گیا اور آپ نے اسے اپنے پیچھے بٹھایا۔ یوں تین آدمی ایک چوپائے پہ سوار ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۵...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرے لیے ایک کام ارشاد فرمایا مجھے پسند نہیں کہ اس کے بدلہ میں مجھے سرخ اونٹ دیئے جائیں چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: جعفر اخلاق اور صورت میں میرے مشابہ ہے، اور اے عبداللہ تم اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اپنے باپ کے زیادہ مشابہ ہو۔ رواہ العقیلی وابن عساکر

۳۷۱۶۶...... عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ، تمہیں مبارک ہو کہ تمہیں میری فطرت پر پیدا کیا گیا ہے اور تمہارا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑ رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر وابن حبان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ایک راوی قدام بن محمد مدنی ہے ابن حبان نے اس پر جرح کی ہے۔

۳۷۱۶۷...... ابن عمر رضی اللہ عنہ جب عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تو کہتے: السلام علیک اے پروں والے کے بیٹے۔
رواہ ابونعیم وابن عساکر

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا گیا، آپ نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو جواب لکھنے کا حکم دیا،

عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے خط کا جواب لکھا اور پھر خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا: شاباش اس وقت سے میرے دل میں عبداللہ بن ارقم کا مقام پیدا ہو گیا حتیٰ کہ جب مجھے بار خلافت کی ذمہ داری سونپی گئی میں نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بیت المال کا ذمہ دار بنادیا۔ رواہ البزار

کلام:......مصنف کہتے ہیں کہ یہ حدیث بزار نے ضعیف قرار دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر تم ہمارے ساتھ سواریوں کو حرکت دیتے عرض کیا: میں نے اپنا قول ترک کر دیا فرمایا: بات سنو اور اطاعت کرو۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

اللهم لو لا انت ما اهتدينا

لا تصدقنا ولا صلينا

فانزل سكينة علينا

وثبت الا قدام ان الا قينا

یا اللہ! اگر آپ (یعنی رسول اللہ) نہ ہوتے ہم ہدایت نہ پاسکتے اور نہ صدقہ کر سکتے اور نہ ہی نماز پڑھتے ہمارے اوپر رحمت نازل فرما اور جنگ میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اس پر رحم فرما میں نے کہا: دعا قبول ہوئی۔ رواہ النسائي والدارقطني في الا فراد والضياء

۳۷۱۷۰......ھشام بن عروہ اپنے والد کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا حکم سنا تو وہ بنی غنم کے ہاں کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! عبداللہ بن رواحہ وہ ہیں انھوں نے آپ کا حکم سنا وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۷۱......عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی اہل سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں حضرت عبداللہ بن رواحہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ "بیٹھ جاؤ" تو وہ مسجد سے باہر جہاں کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے، جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اطاعت پر حرص میں اضافہ فرمائے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۱۷۲......شعبی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گزر ہوا لوگوں نے اٹھ کر ان کے پاس ہجوم بنالیا اور کہنے لگے: اے عبداللہ بن رواحہ! اے عبداللہ بن رواحہ! کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا ہے، میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے مجھے فرمایا: یہاں بیٹھو میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا فرمایا: تم کس طرح اشعار کہتے ہو؟ گویا آپ تعجب کر رہے تھے میں نے عرض کیا: دیکھتے جائیں پھر میں کہتا ہوں فرمایا مشرکین کی ہجو میں تمہیں اشعار کہنے چاہئیں جب کہ میں کچھ بھی کہنے کی حالت میں نہیں تھا تاہم میں نے یہ کلمہ کہہ دیا۔

فاخبرونی اثمان العباء متی　　　کنتم بطاریق اودانت لکم مضر

"مجھے عباء (قباء جبہ) کے پیسوں کے متعلق خبر دو تم کب جرنیل ہوئے یا تمہارے لیے مضر قریب ہو گیا ہے" اس پر میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناگواری کے اثرات دیکھ لیے لہٰذا میں نے یہ اشعار کہے:

یا هاشم الخیر ان الفضل فضلکم

علی البریة فضلاً ما له غیرو

انی تفرست فیک الخیرا عرفه
فراسة خالفتهم فی الذی نظروا
ولو سالت اوستنصرت بعهضم
فی جل امرک ما آوواولا نصروا
فثبت الله ما اتاک من حسن
تثبیت موسیٰ ونصرا کالذی نصروا

اے چیز کے تقسیم کرنے والے حقیقت فضیلت تمہیں حاصل ہے ساری مخلوق پر ایسی فضیلت حاصل ہے جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ میں نے آپ میں خیر و بھلائی کو جانچ لیا ہے ایسی فراست سے کہ اس کے ذریعے میں نے غیروں میں یہ چیز نہیں دیکھی۔ اگر آپ سوال کریں یا ان میں سے بعض سے آپ مدد طلب کریں کسی بڑے کام میں تو وہ نہ جگہ دیں گے اور نہ ہی مدد کریں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خوبی عطا کر رکھی ہے اسے ثابت قدم رکھے جیسا کہ موسیٰ اور نصر کو ثابت قدم رکھا اور ان لوگوں کی طرح جس کی مدد کی گئی۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ تمہیں ثابت قدم رکھے۔ رواہ ابن جریر

۳۷۱۷۳..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو فرماتے سنا کہ "بیٹھ جاؤ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر جہاں کھڑے تھے ہیں بیٹھ گئے جب نبی کریم ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے تو آپ کو خبر کی گئی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص علی الطاعت میں اضافہ فرمائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۷۴..... عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنی بیوی کے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے فوراً اٹھے اور حجرے میں داخل ہو گئے اور اپنی باندی سے حاجت نفس پوری کرنے لگے: اتنے میں بیوی بیدار ہوئی اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس نہ دیکھ کر وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی کیا دیکھتی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ باندی کے پیٹ پر چڑھے ہوئے ہیں بیوی واپس لوٹ گئی اور چھری اٹھالائی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے چھری اٹھائے دیکھا اور بولے: تم کیا چاہتی ہو بیوی نے بھی کہا: تو کیا چاہتا ہے۔ اگر میں تمہیں وہیں پاتی جہاں تم تھے میں تمہیں ضرور اس چھری سے کچوکے لگاتی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کہاں تھا؟ بیوی بولی باندی کے پیٹ پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ایسا ہی ہے؟ بیوی نے کہا: کیوں نہیں یہ تو ہوا ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حالت جنابت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے بولی: پڑھو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اتانا رسول الله یتلو کتابه
کما لا مشهور من الصبح ساطع اتی
بالهدی بعد العمنی قلوبنا
به موقنات ان ما قال واقع
یبت یجا فی جنبه عن فراشه
اذا ستقلت با لکا فرین المفا جع

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا رسول آیا جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے جیسا کہ تاریکی کے بعد صبح روشن ہو جاتی ہے وہ جہالت کے بعد ہدایت لائے ہیں ہمارے دل اس ہدایت پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے وہ رات بسر کرتے ہیں بایں طور کہ ان کا پہلو بستر سے الگ ہوتا ہے جب کہ کافروں پر ان کے بچھونے بھاری ہوتے ہیں۔ (بیوی نجھی شاید قرآن ہی پڑھا ہے جب کہ جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا جائز نہیں)

بیوی نے اشعار سن کر کہا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی اور میری نظر نے جھوٹ دیکھا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صبح ہوتے ہی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا واقعہ سنایا رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتی کہ آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔

رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۷۵۔۔۔۔اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں زخم دیکھا میں نے کہا: یہ زخم کیسا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: حنین کے دن یہ زخم لگا ہے میں نے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک تھے؟ بولے: جی ہاں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۷۱۷۵۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اپنے پاس بلایا اور فرمایا: تم نے اس وقت تک بات نہیں کرنی جب تک صحابہ بات نہ کرلیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلایا اور اس سے سوال کیا: رسول کریم ﷺ لیلۃ القدر کے متعلق جو فرمایا ہے کہ ”اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو“ تمہاری رائے میں وہ کونسی رات ہو سکتی ہے؟ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: وہ اکیسویں رات ہے بعض نے کہا: وہ تیسویں رات ہے بعض نے کہا: پچیسویں رات ہے بعض نے ستائیسویں کا کہا، صحابہ رضی اللہ عنہم مختلف اقوال کرتے رہے میں خاموش بیٹھا رہا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا تم کیوں نہیں بولتے: میں نے کہا: آپ ہی نے تو مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس وقت تک بات نہ کروں جب تک صحابہ رضی اللہ عنہم بات نہ کرلیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو کیا کہنا چاہتے ہو میں نے تو اسی لیے تمہیں بلایا ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے کثرت سے سات کے عدد کا ذکر کیا ہے سات آسمانوں کا ذکر کیا ہے اور انہی کی طرح زمین کا بھی ہفتہ میں سات دن میں طواف کے سات چکر ہیں رمی جمار بھی سات مرتبہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان بھی سات چکر لگائے جاتے ہیں۔ انسان کو سات چیزوں سے پیدا کیا گیا ہے ہمیں سبع مثانی (سات بڑی سورتیں) عطا کی گئی ہیں، اقرباء میں سے سات عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے وارثت سات لوگوں پر تقسیم کی ہے۔ اس مناسبت سے میں لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں میں سمجھتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ جو کہا کہ زمین کی نباتات سات ہیں اس سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ثم شققنا الارض شقا فانبتنا فيها حبا وعنبا وقضبا وزيتونا ونخلا وحدائق غلبا وفاكهة وابا

یعنی ہم نے پھاڑا زمین کو اس سے اگائے بیج اناج کے آور انگور ترکاری زیتون کھجوریں باغات گھن کے میوہ اور چارہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر تعجب کیا اور فرمایا: اس میں صرف اس لڑکے نے میری موافقت کی ہے جسے تم پختہ نہیں سمجھتے، بخدا! میں اسی قول کو حق سمجھتا ہوں جو تم نے کہا ہے۔

رواه الترمذي وابن سعد وابن راهويه وعبد بن حميد ومحمد بن نصر في الصلاة والطبراني و ابونعيم في الحلية والحاكم والبيهقي

۳۷۱۷۷۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس فرمان باری تعالیٰ کے متعلق دریافت کیا: یاایها الذين آمنوا لاتسألوا عن اشياء ان تبدلكم تسوء كم یعنی اے ایمان والو! ان چیزوں کے متعلق مت سوال کرو جنھیں تمہارے لیے اگر ظاہر کر دیا جائے تو تم پریشان ہو جاؤ“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مہاجرین میں سے کچھ لوگوں کے نسب میں عیب تھا وہ ایک دن کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں ہمارے نسب کے متعلق کچھ نازل فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارا یہ صاحب ”یعنی حضرت بن ابی طالب رضی اللہ عنہ“ اگر والی بنا دیا جائے تو بے رغبتی

کرے گا لیکن مجھے اس پر عجب کا خوف ہے کہ وہ اسے لے نہ جائے میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمارے صاحب کو آپ جانتے ہیں، اللہ کی قسم ہم کہتے ہیں کہ اس انہیں نہ تغیر ہوئی نہ تبدیلی ہوئی اور نہ رسول اللہ ﷺ ان کی صحبت کے ایام میں غصہ ہوئے انھوں نے ابوجہل کی بیٹی کو فاطمہ رضی اللہ عنہا پر لانے کے لیے پیغام نکاح بھیجا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی معصیت پر فرمایا: "لم نجد له عزماً" ہم نے ان کی طرف سے معصیت پر پختہ عزم نہیں پایا۔ اس طرح ہمارے صاحب نے بھی رسول اللہ ﷺ کو غصہ میں لانے کے لیے پختہ عزم نہیں کیا۔ لیکن جہاں تک وسوسوں کی بات ہے سوان سے دور رہنے کی کسی کو قدرت نہیں حاصل۔ بسا اوقات کسی فقیہ اور عالم سے غلطی ہو جاتی ہے جب اسے تنبیہ کی جاتی ہے تو وہ اللہ کی طرف رجوع کر لیتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! کوئی شخص اگر گمان کرے کہ وہ تمہارے علمی سمندر میں غوطہ لگائے اور اس کی گہرائی تک جا پہنچے بلاشبہ وہ اس سے عاجز ہی رہے گا۔ رواہ الزبیر بن بکار فی الموفقیات

۳۷۱۷۸...... یعقوب بن یزید کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی اہم مسئلہ پیش آتا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے تھے اور فرماتے: اے غوطہ خور! غوطہ لگاؤ۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۷۹...... طاؤس کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا انھوں نے تلبیہ کہتے ہوں گے آواز بلند کی کہ ہم موقف میں کھڑے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھتے دیکھا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تقویٰ پر تعجب کیا۔
رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۰...... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلاتے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اہل بدر کے ساتھ مشورہ دیتے تھے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے اور تاوقت وفات فتویٰ دیتے رہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۱...... ابوزناد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بخار تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے مرض نے ہمارے درمیان رکاوٹ ڈال دی اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔
رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۲...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے بڑھ کر حاضر فہم عقلمند کثرت علم والا اور بردباری میں وسیع تر کسی کو نہیں دیکھا، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تو دیکھا ہے کہ وہ ابن عباس کو پیچیدہ امور کے حل کے لیے اپنے پاس بلاتے تھے پھر فرماتے: یہ پیچید گی تمہارے پاس آئی ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے آگے تجاوز نہیں کر پاتے تھے۔ حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ کے آس پاس مہاجرین وانصار میں سے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہوتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انھیں یمن سے یعلی بن امیہ نے ایک مسئلہ (استفتاء کے لیے) لکھ بھیجا تھا میں نے اس مسئلہ کا جواب دیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نبوت کے گھر سے بول رہے ہو۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: نبوت اور بادشاہت تمہارے اندر ہے ایک روایت میں خلافت تمہارے اندر ہے اور نبوت بھی۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... یہ مطلب نہیں کہ آئندہ تمہاری اولاد میں کوئی نبی ہو گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمہارے خاندان میں نبوت آئی ہے ظاہر ہے عباس رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کا خاندان ایک ہی ہے۔

۳۷۱۸۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! عباس کی مغفرت فرما اس کی اولاد کی مغفرت فرما اور جوان سے محبت کرے اس کی بھی مغفرت فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۸۶...... "مسند عمر" معمر کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عام طور پر تین اشخاص سے علم حاصل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۸۷...... "ایضاً" عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں: میں نے سنت کا بڑا عالم رائے میں پختہ اور گہری نظر رکھنے والا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے فرماتے تھے: ہمارے پاس پیچیدہ فیصلے آتے ہیں تم ہی انھیں نمٹا سکتے ہو۔ رواہ المروزی فی العلم

۳۷۱۸۸...... "مسند حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے حذیفہ بن یمان اور کعب احبار نے بتایا ہے کہ جب تمہاری اولاد خلافت کی مالک بنے گی تو خلافت لگاتار ان میں رہے گی تاوقتیکہ وہ خود عیسیٰ بن مریم کے سپرد نہ کر دیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۸۹...... میمون بن مہران ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا دراں حالیکہ آپ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس لوٹ رہے تھے میں نے سفید رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے آپ دحیہ کلبی سے محو گفتگو تھے فی الواقع وہ جبرائیل امین تھے جبرئیل امین بولے: یارسول اللہ! یہ ابن عباس ہے اگر یہ ہمیں سلام کرتا ہم اس کے سلام کا جواب دیتے ابن عباس نے سفید کپڑے پہن رکھے ہیں جب کہ ان کی اولاد سیاہ کپڑے پہنے گی جب جبرائیل امین واپس چلے گئے، اور نبی کریم ﷺ بھی واپس لوٹ آئے تو آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: جب تم ہمارے پاس سے گزرے تم نے ہمیں سلام کیوں نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس وقت میں آپ کے پاس سے گزرا آپ دحیہ کلبی کے ساتھ سرگوشی کر رہے تھے میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ آپ کی سرگوشی منقطع کر دوں آپ نے فرمایا: واقعی تم نے گہری نظر رکھی ہے، یہ جبرئیل امین تھے سو نبی کی علاوہ اگر کوئی اور انھیں دیکھ لے تو اس کی بصارت جاتی رہے گی تمہاری بصارت بھی ختم ہو جائے گی اور پھر وفات کے دن تمہیں واپس لوٹادی جائے گی عکرمہ کہتے ہیں: جب ابن عباس رضی اللہ عنہما دنیا سے رخصت ہوئے اور انھیں کفن میں لپیٹ دیا گیا، اتنے میں ایک پرندہ آیا اور ان کے کفن میں گھس گیا لوگ دیکھ کر اسے کفن میں تلاش کرنے لگے لیکن پرندہ دستیاب نہ ہوا عکرمہ بولے: کیا تم لوگ احمق ہو؟ یہ وہی بصارت ہے جسے دوبارہ لوٹنے کا نبی کریم ﷺ نے وعدہ کیا تھا کہ وفات کے دن بصارت واپس لوٹ آئے گی جب لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی میت قبر میں رکھی تو قبر پر کھڑے لوگوں نے یہ کلمات سنے۔

یاایتها النفس المطمئنة ارجعي الى ربک راضية مرضية فادخلي في عبادي وادخلي جنتي.

اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف خوش وخرم واپس لوٹ جا میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۱۹۰...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ نے میرے لیے فرمایا: یااللہ! اسے کتاب کے علم سے سرفراز کر اور دین میں اسے فقاہت عطا فرما۔

رواہ ابن النجار

۳۷۱۹۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور میرے والد محترم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر نکل آئے میں نے والد سے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا شخص نہیں دیکھا، میں نے اس سے خوبصورت شخص کوئی نہیں دیکھا والد نے کہا: وہ شخص خوبصورت تھا یا نبی کریم ﷺ؟ میں نے جواب دیا: وہ شخص خوبصورت تھا۔ والد بولے: ہمارے ساتھ واپس چلو ہم واپس لوٹ گئے اور آپ کے پاس جا پہنچے والوں نے کہا: یارسول اللہ! وہ شخص کہاں چلا گیا جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا؟ عبداللہ کا خیال ہے کہ وہ آپ سے زیادہ خوبصورت ہے آپ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم نے وہ شخص دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: وہ تو جبرئیل امین تھے جب تم دونوں میرے پاس آئے جبرئیل امین نے مجھے کہا: اے محمد! یہ کون لڑکا ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ میرے چچا عباس کا بیٹا عبداللہ ہے جبرئیل امین نے کہا: یہ لڑکا سراپا خیر و بھلائی ہے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کرو۔ جبرئیل امین بولے: یااللہ! اسے برکت عطا فرما، یااللہ! اسے کثرت سے پاکیزگی عطا فرما۔ رواہ ابن النجار

۳۷۱۹۲...... مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا: یہ عقل اور فطانت کے

تاریک پردوں سے مخفی امور کو دیکھ لیتا ہے۔رواہ الدینوری

۳۷۱۹۳..... ''مسند ابن عباس'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری میں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے لیے پانی رکھ دیا آپ نے فرمایا: یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ میمونہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: عبداللہ نے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: یا اللہ! اسے دین کی فقاہت نصیب فرما اور علم تفسیر سے اسے بہرہ مند فرما۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۱۹۴..... ''ایضاً'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ میرے علم وفہم میں اضافہ فرمائے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۱۹۵..... مجاہد کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ شعب ابی طالب میں نظر بند تھے تو آپ کے پاس میرے والد محترم آئے اور عرض کیا: اے محمد! میں ام فضل (اپنی بیوی کو حاملہ دیکھ رہا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔(جب میں پیدا ہوا) میرے والد مجھے ایک کپڑے میں لپیٹ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے آپ نے لعاب مبارک سے مجھے گھٹی دی مجاہد کہتے ہیں: ہمیں معلوم نہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو نبی کریم ﷺ نے لعاب کی گھٹی دی ہو۔رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۱۹۶..... ''مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بشارت سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔رواہ البزار وصححہ

۳۷۱۹۷..... ''مسند عمر'' قیس بن مروان سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں کوفہ سے آیا ہوں میں نے وہاں ایک شخص چھوڑا ہے جو ظہر قلب سے مصاحف کا املاء کرا رہا ہے (یعنی بن دیکھے زبانی مصاحف کا املاء کرا رہا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت غصہ ہوئے اور پھول کر کُپا بن گئے قریب تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ غصہ سے پھٹ پڑتے فرمایا: بھلا وہ کون شخص ہے؟ قیس نے کہا: وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں عمر رضی اللہ عنہ کی آہستہ آہستہ طبیعت بحال ہوئی اور غصیلی کیفیت چھٹتی گئی جب افاقہ ہوا فرمایا: تیری ہلاکت صحابہ رضی اللہ عنہم میں میں کسی کو نہیں جانتا جو ان سے بڑھ کر مصاحف کا علم رکھتا ہو، میں تمہیں ان کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرکاری امور کے متعلق رات گئے تک تبادلہ خیال کرتے رہتے تھے اسی طرح ایک رات نبی کریم ﷺ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ محو گفتگو تھے میں بھی آپ کے ساتھ تھا بعد میں رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چل پڑے ہم بھی آپ کے ساتھ ہولیے یکا یک ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے رسول اللہ ﷺ اس کی قرأت سننے کے لیے کھڑے ہوگئے قریب تھا کہ ہم اس شخص کو پہچان لیتے تاہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید کی قرات کرنا چاہے اسے چاہئے کہ ابن ام عبد کی طرح قرات کرے پھر وہ شخص بیٹھ گیا اور دعا کرنے لگا بلکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے جارہے تھے سوال کرو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا میں نے کہا: اللہ کی قسم صبح ہوتے ہی میں اس کے پاس جاؤں گا اور اسے خوشخبری سناؤں گا چنانچہ صبح ہوتے ہی میں اسے خوشخبری سنانے اس کے پاس پہنچا مگر کیا ابوبکر صدیق علیہ السلام رضی اللہ عنہ مجھ سے آگے بڑھ گئے اور اسے خوشخبری سنا آئے اللہ کی قسم میں نے جب بھی کسی بھلائی کے کام میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوڑ لگائی مگر وہ مجھ سے ہر مرتبہ آگے بڑھ گئے۔رواہ ابو عبید فی فضائلہ واحمد بن حنبل والترمذی وابن خزیمة وابن ابی داؤد وابن الانباری معافی المصاحف وابویعلی وابن حبان والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر وابونعیم فی الحلیة والبیھقی والضیاء

فائدہ:..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں خیر وبھلائی کے کاموں میں دوڑ لگاتے تھے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے لیکن جب ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (فداہ ابی وامی) نے دوڑ لگائی تو میدان میں صرف فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہی اترے گو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پیچھے رہے اسی طرح جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دوڑ لگائی ان کا مقابلہ کرنے کی کسی کو جرات نہیں ہوتی تھی سوائے

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پیچھے ہی کیوں نہ رہے یعنی میدان مسابقت کے ان دو شہسواروں کا مدمقابل کوئی بھی تھا اور نہ ہی کسی کو جرات ہوتی تھی۔ سبحان اللہ ماعظم شانہ اللھم ارزق اتباعھم آمین یارب العالمین. از مترجم تنولی

۳۷۱۹۸ ... حبہ مزنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم عربوں کا سر اور سادات ہو اور میرے پاس کوئی چیز وہاں اور وہاں سے پہنچے اس میں میرا وہی حصہ ہے جو محنت سے مجھے ملے میں تمہارے پاس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھیج رہا ہوں میں نے تمہارے لیے ان کا انتخاب کیا ہے میں نے اپنی ذات پر انہی کو تمہارے بھلے کے لیے ترجیح دی ہے۔

رواہ ابن سعد والضیاء

۳۷۱۹۹ ... ابووائل کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قضا (جسٹسی) اور بیت المال کے عہدوں کی ذمہ داری سونپی۔ رواہ البیھقی

۳۷۲۰۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اہل کوفہ کو ابن ام عبد سے اپنے اوپر ترجیح دی ہے دین میں ان کا طویل تر حصہ ہے اور یہ چھوٹا سا مٹکا ہے جو علم سے لبریز ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۲۰۱ ... ابومجلز کہتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں انعامات سے نوازا لیکن اہل شام کو انعام میں ہم پر فضیلت دی۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ اہل شام کو ہمارے اوپر فضیلت دے رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگ جزع فزع کرنے لگے ہو کہ میں نے اہل شام کو تمہارے اوپر فضیلت دی ہے ان کی مشقت کے بعد کی وجہ سے؟ حالانکہ میں نے تمہیں ابن ام عبد کے ذریعے ترجیح دی ہے۔ رواہ ابن سعد وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابویعلی

۳۷۲۰۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک درخت پر چڑھنے کا حکم دیا تاکہ درخت سے مسواک توڑ لائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی پتلی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ہنسنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں ہنس رہے ہو؟ بخدا عبداللہ بن مسعود کی ٹانگیں قیامت کے دن میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوں گی۔

رواہ الطبرانی والضیاء وابن خزیمۃ واصححہ

۳۷۲۰۳ ... "مسند عمر" عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا: وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اس مرتبہ کے حق دار ہیں۔ چونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے لیے مسواک لاتے تکیہ رکھتے اور آپ کے جوتے اٹھاتے تھے جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نہ مویشی چراتے تھے اور نہ تجارت کا شغل تھا جب ہم غائب ہوتے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوتے اور جب ہمیں اندر جانے سے روک دیا جاتا وہ اندر داخل ہو جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۴ ... کمیل کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے جو مزے لے لے کر قرات قرآن کر رہا ہے کسی نے جواب دیا: یہ عبداللہ ابن ام عبد ہیں آپ نے فرمایا: عبداللہ اسی طرح قرآن پڑھ رہا ہے جس طرح نازل ہوا ہے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رب تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور کیا خوب انداز سے رب تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر اللہ تعالیٰ سے خوبصورت انداز میں مانگنا شروع کیا پھر یہ دعا مانگی۔

اللھم انی اسالک ایمانا لایرتد ویقینا لا ینفد ومرافقۃ محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اعلی علیین فی جناتک جنات الخلد.

یا اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو رد نہ کیا جائے ایسے یقین کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہونے پائے اور اپنے نبی کریم ﷺ کا تیری بہشتوں میں اعلیٰ علیین میں رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خوشخبری سنانے چلا

لیکن ابوبکر مجھ پر سبقت لے گئے خیر و بھلائی کے کاموں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سبقت لے جاتے تھے۔

رواہ ابن عساکر وقال ھذا غریب والمحفوظ عن عمر ماتقدم اول المسند

۳۷۲۰۵...... "ابوعبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک سفر کیا لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقائے سفر شدت پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہوگئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ اور ان کے رفقاء کو پیاسا نہیں مارے گا بلکہ ان کے لیے چشمہ آپ جاری کردے گا۔ رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۲۰۶...... ابووائل کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا اس نے شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکا رکھی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی شلوار ٹخنوں سے اوپر کر دو اس شخص نے کہا: اے ابن مسعود! تم بھی اپنی شلوار ٹخنوں سے اوپر کرلو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں میری ٹانگیں پتلی پتلی ہیں جب کہ میں لوگوں کو امامت کراتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی پٹائی کی اور فرمایا: کیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۷...... اعمش، علاء نے اپنے شیوخ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک گھر پر کھڑے تھے اور اس کی تعمیر کی طرف دیکھ رہے تھے قریش کے کسی شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس کی کفایت کردیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اینٹ اٹھائی اور اس شخص کے دے ماری فرمایا: کیا تم مجھ سے عبداللہ سے روگردانی کرانا چاہتے ہو۔ رواہ یعقوب بن سفیان

۳۷۲۰۸...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سنتے ہی دروازے کے پاس بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے انھیں وہاں بیٹھے دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود آگے آجاؤ۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۹...... عمرو بن حدیث کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قرآن پڑھو عرض کیا: میں قرآن پڑھوں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوتا ہے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے سنوں چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء شروع کردی اور جب اس آیت کریمہ پر پہنچے۔

فکیف اذا جئنا من کل امۃ شھید وجنا بک علی ھو لاء شھید

اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو بھی ان لوگوں پر بطور گواہ لائیں گے۔

تو نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تلاوت روک دی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بات کرو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے بعد شہادت حق پیش کی اور بولے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہیں اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں جس چیز سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہے میں بھی اس سے راضی ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لیے اس چیز پر راضی ہوں جس پر ابن ام عبد راضی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۱۰...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت نمونہ اور شمائل میں لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کے مشابہ تھے۔ رواہ احمد بن والدیانی ویعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۲۱۱...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بمثل مذکور بالا حدیث مروی ہے البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن ام عبد کے نمونہ کو اپناؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۲۱۲...... معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی لیے مسواک کی ٹہنیاں توڑ کر لاتے تھے ہوا چل رہی ہوتی جس سے ان کی ٹانگیں ننگی ہوجاتی تھیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی پتلی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ہنس پڑتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی پتلی پتلی پنڈلیوں کو دیکھ کر ہنس رہے ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ دونوں ٹانگیں قیامت کے دن میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ بھاری ہوں گی۔ رواہ ابن جریر

۳۷۲۱۳ ..... سعید بن جبیر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ہلکا خفیف سا خطبہ دیا اور پھر فرمایا: اے ابوبکر! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں سے خطاب کرو چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے خطبہ سے قدرے کم خطاب کیا جب ابوبکر خطاب سے فارغ ہوئے فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نبی کریم ﷺ وابوبکر رضی اللہ عنہ سے کم خطاب کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطاب سے فارغ ہوئے فرمایا: اے فلاں کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو بات پوری ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، یا فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔ (اس میں ابوشہاب کو شک ہوا ہے) چونکہ گریبان چاک کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور بیان میں جادو جیسا اثر ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: اے ابن ام عبد! کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو چنانچہ ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! اللہ ہمارا رب ہے قرآن ہمارا امام ہے۔ بیت اللہ ہمارا قبلہ ہے اور یہ ہمارے نبی ہیں پھر اپنے ہاتھ سے نبی کریم ﷺ کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد نے صواب اور سچ کہا میں اس چیز پر راضی ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میری امت کے لیے اور ابن ام عبد کے لیے پسند فرمائی ہے اور میں اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میری امت کے لیے اور ابن ام عبد کے لیے ناپسند فرمائی ہے۔ رواہ ابن عساکر و قال سعید بن جبیر لم یدلک ابا الدرداء

۳۷۲۱۴ ..... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے جب ہم غائب ہوئے اور جب ہمیں روک دیا جاتا انھیں اندر داخل ہونے کی اجازت دی جاتی۔ رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۲۱۵ ..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق مجھے جو چیز سب سے پہلے معلوم ہوئی اس کی تفصیل یہ ہے کہ میں اپنی ایک پھوپھی کے ہمراہ مکہ گیا، لوگ ہمیں عباس بن عبدالمطلب کی طرف لے گئے جب ہم عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ آب زمزم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص باب صفا کی طرف سے آیا اس کے چہرے میں سفیدی کے ساتھ سرخی ملی ہوئی تھی اس کے بال سیدھے قدرے گھنگھریالے پن کی طرف مائل تھے جو کانوں کے نصف تک لٹکے ہوئے تھے ستوان ناک سامنے کے دانت چمکدار اس کی آنکھیں سیاہ اور موٹی تھیں گھنی داڑھی سینے کے درمیان بالوں کی باریک سی لکیر تھی پر از گوشت ہتھیلیاں اور قدم اس شخص نے دو سفید کپڑے پہن رکھے تھے یوں لگتا تھا جیسے چودھویں کا چاند نمودار ہوا ہے اس شخص کے دائیں طرف بے ریش قریب البلوغ خوبصورت ایک لڑکا چل رہا تھا اس کے پیچھے پیچھے ایک عورت تھی جس نے اپنے اعضاء محاسن کو ڈھانپ رکھا تھا یہ شخص حجر اسود کے پاس گیا استلام کیا پھر لڑکے نے استلام کیا اور پھر عورت نے استلام کیا پھر اس شخص نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا جب کہ لڑکا اور عورت اس کے ساتھ تھے ہم نے عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوالفضل! ہم اس دین کو نہیں جانتے یا کوئی نیا دین چل پڑا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ ہے، یہ لڑکا علی بن ابی طالب ہے اور عورت محمد کی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے۔ بخدا! سطح زمین پر ہم ان تین کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جو اس دین کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو۔

رواہ یعقوب بن شیبۃ وقال لا نعلم رواہ احد عن شریک غیر بشر بن مہران الخصاف وھو صالح ورواہ ابن عساکر

۳۷۲۱۶ ..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے آپ کو چھ آدمیوں میں سے چھٹے نمبر پر دیکھ رہا ہوں سطح زمین پر ہمارے علاوہ کوئی اور مسلمان نہیں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۲۱۷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے ستر سورتیں پڑھائیں میں نے انھیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جب کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۳۷۲۱۸ ..... عثمان بن ابی العاص کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن تادم حیات دو شخصوں سے والہانہ محبت کرتے رہے عبداللہ بن مسعود اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۱۹ ..... حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سپہ سالار اور عامل مقرر کر کے بھیجتے تھے لشکر میں عام صحابہ رضی اللہ عنہم شامل ہوتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ آپ کو عامل مقرر کرتے تھے آپ کو اپنے قریب رکھتے اور

آپ سے محبت کرتے تھے عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے عامل مقرر کرتے تھے مجھے معلوم نہیں آیا کہ آپ مجھ سے الفت کرتے تھے یا مجھ سے محبت کرتے تھے لیکن میں تمہیں ایسے دو شخص بتا سکتا ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ محبت کرتے تھے اور ان سے محبت کرتے کرتے دنیا سے رخصت ہوئے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۰...... عطاء کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دروازے پر تھے وہیں بیٹھ گئے آپ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ اندر داخل ہو جاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۲۲۱...... عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے پہلے جہراً قرات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ظہر قلب (زبانی) سے کتاب اللہ کی آیتیں پڑھی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۲۳...... سلمان کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جوں ہی اندر داخل ہوئے دیکھتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں ان کے پاس ایک طشتری ہے اور جو کچھ اس میں پڑا ہے وہ پی رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بھتیجے تمہارا کیا حال ہے؟ عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پیٹ میں رسول اللہ ﷺ کا خون شامل ہو جائے فرمایا: تمہارے لیے لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کے لیے تم سے ہلاکت ہے آگ تمہیں نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے طور پر۔ رواہ ابن عساکر و رجالہ ثقات

۳۷۲۲۴...... یعلی بن اشدق عبداللہ بن جراد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اسلام (یعنی مدینہ) میں سب سے پہلے بیدار ہونے والا بجز عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے انھیں کھجور سے گھٹے دی تھی۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۷۶۔

۳۷۲۲۵...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں کے پیٹ میں ہجرت کی ہے چنانچہ میری والدہ کو جو بھی تکلیف اور اذیت پہنچی اس کا درد اور شدت مجھ میں ضرور داخل ہوئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۶...... حضرت عبداللہ بن زبیر کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے دراں حالیکہ آپ ﷺ سینگی لگوا رہے تھے جب سینگی لگوا کر فارغ ہوئے فرمایا: اے عبداللہ یہ خون ایسی جگہ بہادو جہاں لوگ اسے نہ دیکھ سکیں عبداللہ رضی اللہ عنہ لے کر اٹھ پڑے اور جب آپ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے خون منہ سے لگایا اور پی لیا جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم نے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے خون انتہائی خفیہ جگہ میں ڈال دیا ہے جو لوگوں کی نظروں سے بالکل مخفی ہے آپ نے فرمایا: شاید تم نے خون پی لیا ہے میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: تم نے خون کیوں پیا؟ لوگوں کے لیے تم سے ہلاکت ہے اور تمہارے لیے لوگوں سے ہلاکت ہے۔ ابو عاصم کہتے ہیں: لوگوں کا خیال ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ میں قوت اسی خون کی وجہ سے تھی۔ رواہ ابویعلی و ابن عساکر

۳۷۲۲۷...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی سے نکلنے والا خون مجھے دیا اور فرمایا: یہ خون ایسی جگہ چھپادو جہاں اس تک نہ کوئی درندہ پہنچنے پائے نہ کتا اور نہ ہی کوئی انسان۔ میں اٹھ کر الگ ہو گیا اور خون پی لیا پھر آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے جو حکم دیا ہے وہ میں نے کر دیا ہے فرمایا: میرے خیال میں تم اسے پی چکے ہو۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: میری امت نے تم سے کیا لینا ہے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں: لوگوں کا خیال ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ میں قوت رسول اللہ ﷺ کے خون کی وجہ سے تھی۔ رواہ البیہقی فی...... وابن عساکر

۳۷۲۲۸..... مجاہد کہتے ہیں: ابن زبیر رضی اللہ عنہ عبادت میں یہاں تک جا پہنچے ہیں جہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکا چنانچہ ایک مرتبہ سیلاب آیا جو لوگوں اور بیت اللہ کے طواف میں رکاوٹ بن گیا ابن زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور تیر کر طواف کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۹..... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میری والدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے جنم دیا مجھے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئی سامنے سے میرے والد زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے تھے مجھے والدہ سے لے لیا اور خود رسول اللہ ﷺ کے پاس مجھے لیتے گئے آپ نے مجھے گھٹی دی۔ رواہ الزبیر بن بکار

۳۷۲۳۰..... قطن بن عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سات سات دن تک صوم وصال رکھتے حتیٰ کہ ان کی انتڑیاں سکڑ جاتی تھیں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۲۳۱..... ھشام بن عروہ کہتے ہیں: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سات سات دن تک صوم وصال رکھتے جب گراں ہونے لگا پانچ پانچ دن کا صوم وصال رکھتے جب یہ بھی گراں ہونے لگا تین تین دن تک رکھتے۔ رواہ ابن جریر

۳۷۲۳۲..... محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا وہ لڑکا ہے؟ کیا وہ لڑکا ہے آپ کو بتایا گیا: یا رسول اللہ! اسماء رضی اللہ عنہا نے عبداللہ کو دودھ پلانا چھوڑ دیا ہے جب اس نے آپ کو یہ کہتے سنا۔ دودھ پلاؤ اگرچہ تمہیں آنکھوں کے آنسو ہی کیوں نہ پلانے پڑیں یہ لڑکا بھیڑیوں کا دنبہ ہے وہ بھیڑیے ہوں گے جنھوں نے کپڑے پہن رکھے ہوں گے البتہ یہ ضرور بر ضرور حرم پاک کا دفاع کرتا رہے گا اور حرم ہی میں اسے قتل کر دیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۳۳..... ضمام کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کو پیغام بھیجا کہ لوگ مجھ سے پیچھے ہٹ گئے ہیں اور انھوں نے مجھے امان کی دعوت دی ہے والدہ نے جواب دیا: اگر تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے احیاء کے لیے نکلے ہو تو بلاشبہ تم حق پر قائم ہو اور اگر طلب دنیا کے لیے نکلے ہو تو پھر تمہارے زندہ اور مردہ ہونے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ ابونعیم بن حماد فی الفتن

۳۷۲۳۴..... ابومحمد رباح مولائے زبیر کہتے ہیں: میں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ حجاج سے کہہ رہی تھیں: نبی کریم ﷺ نے سینگی لگوائی اور آپ نے نکلنے والا خون میرے بیٹے کو دیا اس نے خون پی لیا اتنے میں جبرئیل امین تشریف لائے اور آپ کو خبر کر دی آپ نے فرمایا: تم نے خون کا کیا کیا وہ بولا: میں نے آپ کا خون گرانا اچھا نہیں سمجھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں آگ نہیں چھونے پائے گی آپ نے اس کے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: تم سے لوگوں کے لیے ہلاکت ہے اور لوگوں سے تمہارے لیے ہلاکت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۳۵..... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر ان کے بطن میں تھے میرے حمل کا وقت پورا ہونے کو تھا میں مدینہ آئی اور قباء میں جا اتری اور قباء ہی میں میں نے وضع حمل کیا پھر میں بچے کو لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے بچہ مجھ سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھ لیا پھر آپ نے کھجور منگوائی اور چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دی چنانچہ بچے کے منہ میں سب سے پہلی چیز نبی کریم ﷺ کا لعاب مبارک تھا پھر آپ نے اسے کھجور سے گھٹی دی پھر دعائے برکت فرمائی اور اس کا نام عبداللہ رکھا یہ بچہ اسلام میں پیدا ہونے والا۔ (مسلمانوں کے ہاں) پہلا بچہ تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۳۷۲۳۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن زبیر کو گھٹی دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۳۷..... اسحاق بن سعید اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اے ابن زبیر! اللہ تعالیٰ کے حرم پاک میں الحاد پھیلانے سے بچو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ عنقریب قریش سب سے ایک شخص حرم میں الحاد پھیلائے گا اگر اس کے گناہوں کا جن وانس کے گناہوں سے وزن کیا جائے تو اس کے گناہ بھاری نکلیں گے دیکھیں وہ تم ہی نہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۲۳۸..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: میں رسول ﷺ کے حواری کا بیٹا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بشرطیکہ اگر تم زبیر کی اولاد میں سے ہو ورنہ نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۲۳۹..... ویحانہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو سناوہ کہہ رہا تھا۔ میں حواری کا بیٹا ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ابن زبیر کے بیٹے نہیں ہو تو جھوٹ بولتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۰..... عروہ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن جعفر (ایک روایت میں ہے جعفر بن زبیر) نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اس وقت ان دونوں کی عمر سات سال تھی رسول کریم ﷺ نے جب انھیں دیکھا تبسم فرمایا اور دست اقدس بڑھا کر ان سے بیعت لی۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۷۲۴۱..... ھشام بن عروہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر سے روایت نقل کرتے ہیں وہ دونوں کہتے ہیں: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ جب ہجرت مدینہ کے لیے مکہ سے نکلیں تو عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ ان کے بطن میں تھے قباء پہنچیں اور وہیں عبداللہ پیدا ہوئے پھر انھیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا آپ ﷺ نے کھجور مانگی ہم نے کھجور تلاش کی پھر آپ نے کھجور چبا کر عبداللہ رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈالی سب سے پہلے جو چیز عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیٹ میں پہنچی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب مبارک تھا اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ نے عبداللہ کے سر پر دست شفقت پھیرا ان کے لیے دعائے برکت کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عمر جب سات سال کی ہوئی تو زبیر رضی اللہ عنہ کی ایماء پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے آپ نے جب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سامنے سے آئے دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا دیئے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۲..... ''مسند زبیر رضی اللہ عنہ'' قثام بن بسطام کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے دراں حالیکہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکا دیئے گئے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص برائی کرتا ہے اسے دنیا میں یا آخرت میں اس کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اگر یہ کسی برائی کے بدلہ میں ہوا ہے تو یہ ہے اور یہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۳..... ''ایضاً'' عروہ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ خندق کے دن زبیر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے اباجان! میں نے آپ کو اشعر گھوڑے پر سوار دیکھا ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے واقعی تم نے مجھے دیکھا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ نے تمہارے باپ کے لیے اپنے والدین جمع کر کے فرمایا: گھوڑے پر سوار ہو جاؤ میرے ماں باپ تمہارے اوپر فدا جائیں۔

رواہ ابن جریر

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۴۴..... عمرو بن میمون بن مہران کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ جب مرض الوفات میں مبتلا تھے ان کے پاس نبی کریم ﷺ کے اصحاب تشریف لائے ان میں ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بولے: تم لوگ مجھے کس حال میں دیکھ رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ہمیں تمہاری نجات میں کچھ شک نہیں چونکہ آپ لوگوں کی مہمان نوازی کرتے رہے ہیں اور مبتلائے حوادث کو عطا کرتے رہے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۴۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر جب میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اس وقت میری عمر چودہ (۱۴) سال تھی نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوہ میں شمولیت کی اجازت نہیں دی پھر غزوۂ خندق کے موقع پر والد محترم لے کر آئے اس وقت پندرہ (۱۵) سال میری عمر تھی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے غزوہ میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۲۴۶ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت ۱۴ سال میری عمر تھی آپ نے مجھے نابالغ سمجھ کر غزوہ میں شرکت کی اجازت نہیں دی پھر مجھے غزوۂ خندق کے موقع پر پیش کیا گیا جب کہ میری عمر ۱۵ سال تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة

۳۷۲۴۷ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر مجھے نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر دس (۱۰) سال تھی آپ نے مجھے چھوٹا سمجھ کر غزوہ میں شرکت کرنے کی اجازت نہ دی پھر غزوہ خندق کے موقع پر مجھے پیش کیا گیا میری عمر پندرہ سال تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۲۴۸ ... ابن شوذب کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ زیادہ حجاز مقدس کی گورنری کا خواہاں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی سلطنت میں رہنا ناگوار گزرا اور فرمایا: یا اللہ تو اپنی مخلوق میں جسے چاہتا ہے قتل کا کفارہ بنا دیتا ہے پس مجھے قتل کیے جانے سے قبل اسے موت سے ہمکنار کردے چنانچہ زیاد کے انگوٹھے پر طاعون کا دانہ نکلا اور ہفتہ بھی نہیں گزرنے پایا تھا کہ مر گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۹ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے غزوۂ بدر کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا میری عمر تیرہ (۱۳) سال تھی آپ نے مجھے واپس کر دیا پھر مجھے غزوہ احد کے موقع پر پیش کیا گیا میری عمر چودہ (۱۴) سال تھی تب بھی آپ نے مجھے واپس کر دیا پھر غزوۂ خندق کے موقع پر مجھے پیش کیا گیا میری عمر پندرہ (۱۵) سال تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ ابن سعد

۳۷۲۵۰ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوۂ خندق کے موقع پر مجھے اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس وقت ہماری عمر پندرہ (۱۵) سال تھی آپ نے ہمیں قبول فرمالیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۱ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی میری عمر تیرہ (۱۳) سال تھی آپ نے مجھے کمسن سمجھ کر واپس کر دیا پھر میں اس غزوہ سے پیچھے رہا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۲ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے کمسن سمجھ کر واپس کر دیا اس رات میں سو بھی نہ سکا اور پوری رات روتے روتے اور حزن وملال کی حالت میں آنکھوں سے نکال دی اگلے سال پھر مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا، آپ نے مجھے قبول کر لیا اور اس پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ایک شخص بولا: اے ابو عبد الرحمن! غزوۂ خندق میں تم لوگوں نے پیٹھ پھیر لی تھی؟ فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو معاف کر دیا اور اس پر ہم اللہ کا جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۳ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں فتح مکہ میں شریک رہا ہوں جب کہ میری عمر بیس (۲۰) سال تھی۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۲۵۴ ... ابن مجاہد کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہ فتح مکہ میں شریک رہے ہیں اس وقت ان کی عمر پچیس سال تھی ان کے پاس ایک اڑیل قسم کا گھوڑا اور بھاری نیزہ تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے کے لیے چارا لانے گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ تو اللہ کا بندہ ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۵ ... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آثار ونشانات کو تلاش کرتے اور وہاں نماز پڑھتے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے تھے چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ باقاعدگی سے اس درخت کے پاس اترتے اس کی جڑوں پر پانی بہاتے تاکہ خشک نہ ہو جائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۶ ... نافع سے مروی ہے کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے افواہ پھیلی کہ درندے نے راستہ روک رکھا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سواری پیچھے رہ گئی تھی جب اس جگہ پہنچے تو نیچے اترے اور درندے کا کان اینٹھا اور پھر راستے سے ہٹا دیا فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہا گر آدمی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو اس پر کسی کو مسلط نہیں کرتا اور اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید وابستہ نہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے سپرد نہیں کرتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۷......وہب بن ابان قرشی کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک سفر میں تھے ایک جگہ پہنچ کر یکا یک لوگ کھڑے ہو گئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا یہ لوگ کیوں کھڑے ہیں؟ جواب ملا: راستے میں شیر کھڑا ہے اور لوگ ڈر کے مارے آگے جا نہیں رہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے نیچے اترے شیر کا کان پکڑ کر اینٹھا اور پھر گردن سے پکڑ کر راستے سے الگ کر دیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ آدمی پر وہی کچھ مسلط کر دیا جاتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو اللہ تعالیٰ اپنے غیر کو اس پر مسلط نہیں کرے گا آدمی کسی شے کے سپرد کر دیا جاتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اگر ابن آدم اللہ کے سوا کسی سے امید وابستہ نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنے غیر کے سپرد نہیں کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۲۵۸......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک ہزار مثالیں یاد کی ہیں۔

رواہ ابویعلی والعسکری والرامھذی معافی الامثال

۳۷۲۵۹......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں تھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے ہمارے ساتھ گھر میں کون ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کون ہے؟ فرمایا: جبرئیل امین ہیں: میں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل امین نے تمہیں سلام کا جواب دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۶۰......محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جسے میں تہمت زدہ نہیں سمجھتا۔ کہا کہ کعب رضی اللہ عنہ مکہ آئے اور مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھے کعب رضی اللہ عنہ بولے: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرو اگر وہ تمہیں ان کے متعلق بتا دیں سمجھ لو کہ وہ عالم ہیں ان سے پوچھ کہ زمین پر سب سے پہلا پانی کون سا ہے؟ زمین پر سب سے پہلا کون سا درخت لگایا گیا؟ وہ کونسی جنت میں پائی جانے والی کوئی چیز ہے جو زمین پر لوگوں کے لیے رکھ دی گئی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلا پانی جو سرزمین پر لوگوں کو نفع رسانی کے لیے پیدا کیا گیا وہ یمن میں آب برھوت ہے زمین پر سب سے پہلا اگایا جانے والا درخت عوسجہ ہے جس سے موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا توڑا تھا اور جنت میں پائی جانے والی چیز جو زمین میں لوگوں کے لیے رکھ دی گئی ہے وہ حجر اسود ہے۔ جب کعب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی تو بولے اس شخص نے سچ کہا بخدا یہ عالم ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۶۱......"مسند طلحہ بن عبیداللہ" حاکم نے مندرجہ ذیل سند سے حدیث ذکر ہے ابوحاکم مکی بن عبدان، احمد یعنی ابن یوسف سلمی، حماد بن سلمان حرانی، عیسیٰ بن عبدالرحمٰن انصار ابوعبادہ ابن شہاب ابن عامر بن سعد بن ابی وقاص، اسماعیل بن طلحہ بن عبیداللہ اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں اپنے مال مویشیوں کو جنگل میں لے گیا، جنگل میں مجھے رات ہو گئی میں نے کہا اگر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے گھر چلا جاؤں میرے لیے بہتر ہوگا میں گھوڑے پر سوار ہوا حتیٰ کہ جب میں شہداء کی قبروں کے قریب پہنچا مجھے وحشت نے گھیر لیا میں نے کہا: اگر میں اپنا گھوڑا باندھ کر عبداللہ بن عمرو کی قبر کے پاس چلا جاؤں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا بخدا! میں نے قبر پر جونہی سر رکھا مجھے قبر سے قرأت کی آواز سنائی دی اتنی خوبصورت قرأت میں نے کبھی نہیں سنی میں نے کہا: قرأت قبر سے ہو رہی ہے عین ممکن ہے وادی میں بھی ہو رہی ہو لہٰذا مجھے وادی کی طرف نکل جانا چاہیے لیکن مجھے احساس ہوا کہ واقعی قرات قبر میں ہو رہی ہے۔ میں واپس لوٹ آیا اور سر قبر پر رکھ دیا کیا خوب قرات تھی میں نے ایسی قرات کبھی نہیں سنی میں اس قرأت سے بھرپور مانوس ہو گیا اور میری نیند جاتی رہی طلوع فجر تک میں قرأت سنتا رہا۔ جب طلوع فجر ہوئی قراءت کی آواز دھیمی پڑتی گئی حتیٰ کہ صبح ہوئی میں نے کہا: اگر میں نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں اور آپ کو یہ ماجرا سناؤں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا فرمایا: یہ عبداللہ بن عمرو تھا اے طلحہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ روحیں قبض کر لیتا ہے اور انھیں قندیلوں میں رکھ دیتا ہے جو زبرجد اور یاقوت کی بنی ہوئی ہیں انھیں جنت کے وسط میں لٹکا دیا گیا ہے؟ جب رات ہوتی ہے ارواح واپس لوٹا دی

جاتی ہیں جب طلوع فجر ہوتا ہے روحیں اپنے اصلی مقامات کی طرف واپس لوٹادی جاتی ہیں جس میں وہ ہوتی ہیں۔
کلام:...... حدیث ضعیف ہے چنانچہ مغنی میں لکھا ہے کہ عیسی بن عبدالرحمن عن الزہری کے متعلق نسائی وغیرہ کہتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۲ ابوجعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ جہنی یعنی حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (یارسول اللہ!) میری جان آپ پر فدا ہو مجھے ایک رات کا حکم دیں میں آپ کے پاس آجاؤں تاکہ آپ کے پیچھے نماز پڑھ لوں۔
رواہ ابن جریر

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۳...... حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے قرآن مجید اور تورات پڑھ رکھی ہے آپ نے فرمایا: ایک رات یہ پڑھو اور ایک رات یہ پڑھو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۶۴...... حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک رات قرآن مجید پڑھنے کا حکم دیا اور ایک رات تورات پڑھنے کا۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر
کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ مدنی ہے جو کہ ضعیف راوی ہے۔

۳۷۲۶۵ ...... "مسند علی" سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک مکان میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا: اس گھاٹی سے ایک شخص نمودار ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے چنانچہ اس گھاٹی کے پیچھے عامر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رہتے تھے میں سمجھا شاید وہی ہو لیکن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گھاٹی سے نمودار ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۶...... "مسند سعد بن ابی ووقاص" رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور اسلام میں سب پہلے امیر مقرر کیے گئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۲۶۷ "ایضاً" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبیلہ جہینہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے عرض کیا: آپ ہمارے درمیان اترے ہیں لہٰذا آپ ہمارے کو استوار کرجائیں تاکہ آپ ہم پر بھروسہ کریں اور ہم آپ پر چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے میثاق لکھ دیا جب کہ یہ قبیلہ ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ماہ رجب میں کنانہ کی ایک بستی پر غارتگری ڈھانے بھیجا یہ بستی جہینہ کے پاس ہی آباد تھی ہماری تعداد سو سے زیادہ نہیں تھی جب کہ وہ ہم سے زیادہ تھے ہم نے انھیں لوٹا ہم جہینہ میں آکر ٹھہرے جہینہ کے لوگوں نے پوچھا: تم نے حرمت والے مہینے میں قتال کیوں کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے تو ان لوگوں سے قتال کیا ہے جنھوں نے ہمیں حرمت والے مہینے میں حرمت والے شہر سے نکالا ہے اس متعلق ہم ایک دوسرے سے چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاکر انھیں خبر کرنی چاہئے۔ جب کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں بلکہ ہمیں یہیں قیام کرنا چاہئے میں نے کہا جب کہ میرے ساتھ بھی کچھ لوگ تھے نہیں بلکہ ہمیں قریش کے اس قافلہ کے پاس جانا چاہے اور انھیں لوٹنا چاہئے ہم قریش کے قافلہ کو لوٹنے چل پڑے جب کہ ہمارے دوسرے ساتھی نبی کریم ﷺ کی طرف چل پڑے انھوں نے آپ کو سارا واقعہ سنایا آپ ﷺ سخت غصہ

میں سرخ چہرے کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم میرے پاس سے اکٹھے گئے تھے اور اب جدا جدا واپس لوٹ رہے ہو۔ تم سے پہلی قوموں کو تفرقہ نے ہلاک کیا ہے۔ البتہ میں تمہارے او پر ایسے شخص کو امیر مقرر کرتا ہوں جو بھوک اور پیاس پر زیادہ سے زیادہ صبر کرتا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا اور یہ اسلام میں پہلے امیر مقرر کئے گئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۸..... ''مسند ادرع'' ادرع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دیتے حاضر ہوا یکا یک میں نے آواز بلند کسی شخص کی قرات سنی نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دکھلا وہ ہے فرمایا: یہ عبداللہ ذوالبجادین ہے چنانچہ حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں وفات پائی ان کی تجہیز وتکفین کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان ہوئے اور ان کی میت دیر تک روکے رکھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ نرمی کرو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نرمی کی ہے۔ چونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا پھر ان کے لیے قبر کھودی گئی فرمایا: اس کے لیے کشادگی کرو اللہ تعالیٰ نے اس پر کشادگی کی ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اس پر غمزدہ ہو رہے ہیں۔ فرمایا: جی ہاں، چونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا۔

رواہ ابن ماجہ والبغوی وابن مندہ وقال غریب لایعرف الا من ھذا لوجہ وابونعیم فی مسندہ موسی بن عبیدہ الترمذی ضعیف

کلام: .... حدیث ضعیف ہے دیکھا ضعیف ابن ماجہ ۳۴۲ نیز اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف راوی ہے۔

حضرت عبداللہ بن حازم رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۹..... عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد دشتکی رازی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے میرے دادا سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے بخارا میں سفید خچر پر سوار ایک شخص دیکھا اس نے سر پر سیاہ رنگ کا ریشمی عمامہ باندھ رکھا تھا وہ کہتا تھا۔ مجھے یہ عمامہ رسول اللہ ﷺ نے پہنایا ہے عبدالرحمٰن کہتے ہیں ہم اسے ابن حزم سلمی رضی اللہ عنہ سمجھتے ہیں۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

۳۷۲۷۰..... عبداللہ بن سعید ازرق اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے بخارا میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص دیکھا جس نے سر پر سیاہ رنگ کا ریشمی عمامہ سجا رکھا تھا ان کا کہنا تھا یہ عمامہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پہنایا ہے اس کا نام عبداللہ بن حازم رضی اللہ عنہ تھا۔ رواہ ابن عساکر

عبداللہ بن ابی (منافق)

۳۷۲۷۱..... ''مسند اسامہ بن زید'' حضرت اسامہ بن زید کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے گدھے پر پالان رکھا ہوا تھا اور آپ کے نیچے فدک کی چادر تھی آپ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا آپ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے بنی حارث بن خزرج میں جا رہے تھے یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں مسلمان مشرکین بتوں کے پجاری اور یہود اکٹھے بیٹھے تھے ان میں عبداللہ بن ابی بھی بیٹھا ہوا تھا یہ عبداللہ بن ابی کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کا واقعہ ہے مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جب مجلس کے قریب گدھے نے گزرتے گزرتے غبار اڑائی عبداللہ بن ابی نے ناک کپڑے سے ڈھانپ دی اور بولا ہمارے او پر غبار مت ڈالو نبی کریم ﷺ نے سلام کیا رکے اور نیچے اتر آئے مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انھیں قرآن پڑھ کر سنایا، عبداللہ بن ابی بولا: اے آدمی: اس سے کوئی بات اچھی ہیں۔ جو کچھ تم کہتے ہو وہ اگر حق ہے تو ہماری مجلسوں میں ہمارے پاس مت آؤ اور اپنی سواری پر واپس

چلے جاؤ۔ ہم میں سے جو شخص آئے اسے سنا دیا کرو۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بولے: بلکہ آپ ہماری مجالس میں تشریف لائیں ہم اسے پسند کرتے ہیں پس اسی پر مسلمان مشرکین اور یہود ایک دوسرے سے الجھ پڑے حتی کہ مارنے اور مرنے تک نوبت پہنچ گئی لیکن نبی کریم ﷺ نے ٹھنڈا کیا پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: اے! سعد کیا تم نے ابو حباب کو نہیں سنا کہ کیا کہتا ہے؟ وہ ایسی اور ایسی باتیں کرتا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ اسے معاف کریں اور درگزر کریں اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت خوبیاں عطا کر رکھی ہیں۔ جب کہ اس بحیرہ کے رہنے والوں نے اتفاق کرلیا ہے کہ وہ اسے تاج پہنائیں گے اور اسے ایک مضبوط جماعت بھی فراہم کریں گے جب اللہ تعالیٰ نے اس کے باطل خیال کو آپ کو عطا کیے گئے حق سے رد کر دیا تو اسے ایک طرح کا اچھو لگ گیا یہ سب کچھ اسی کی یاداش میں کیا ہے جو آپ نے دیکھا ہے۔ تاہم نبی کریم ﷺ نے اسے معاف کر دیا نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرکین واہل کتاب کو معاف کر دیتے تھے اور ان کی اذیتوں پر صبر کر لیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس کا حکم دیا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ معاف کرنے کے لیے بہانے ڈھونڈتے تھے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو بھی معاف کرنے کی آپ کو اجازت مرحمت فرمائی جب رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ بدر میں فتح وکامرانی نصیب ہوئی اور اس جنگ میں قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تو یہ صورتحال دیکھ کر ابن ابی اور اس کے ساتھ مشرکین بتوں کے پجاریوں نے کہا: یہ اسلام تو غلبہ کی طرف آتا دکھائی دے رہا ہے چنانچہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرلی اور اسلام قبول کرلیا۔ (رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبخاری والنسائی والعدنی والبیہقی فی الدلائل جب کہ مسلم کی روایت یہاں تک ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے معاف کر دیا)۔

۳۷۲۷۲..... ''ایضاً'' اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور یہودی اکھٹے بیٹھے ہوئے تھے آپ نے انھیں سلام کیا۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح

۳۷۲۷۳..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے عبداللہ مرض الوفات میں تھا جب آپ عبداللہ بن ابی کے پاس پہنچے تو آپ نے اس میں موت کے نشانات پہچان لیے اور فرمایا: میں تمہیں یہودیوں کی محبت سے منع کرتا تھا۔ عبداللہ بن ابی بولا اسعد بن زرارہ بھی تو یہودیوں سے بغض کرتا تھا وہ مر گیا اور یہودیوں کے بغض نے اسے کوئی نفع نہ پہنچایا جب ابن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا آیا اور عرض کیا: عبداللہ بن ابی مر چکا ہے آپ مجھے اپنی قمیص عطا کریں تاکہ میں اس میں اسے کفناؤں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتاری اور اسے دے دی۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والرویانی والطبرانی والبیہقی فی الدلائل والضیاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۶۹۱۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۷۴..... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور میرے والد اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تشریف لائے والد نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ اترتے ہیں تاکہ کھانا تناول فرمائیں اور ہمارے لئے دعائے برکت کریں؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ خچر سے نیچے اترے اور فرمایا: یا اللہ! ان پر رحم فرما اور ان کی بخشش فرما اور ان کے رزق میں برکت عطا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۵..... سلیم بن عامر کی روایت ہے کہ مجھے بسر کے دو بیٹوں نے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے نیچے ایک چادر پھیلا دی گئی آپ اس پر بیٹھ گئے پھر ہمارے گھر میں آپ پر وحی نازل ہوئی ہم نے آپ کو مکھن اور کھجوریں تناول کرنے کے لیے پیش کیں جب کہ آپ بسر کو زیادہ پسند فرماتے تھے بسر کے بیٹوں میں سے ایک کے سر کی ایک جانب بالوں کا گچھا تھا یوں لگتا تھا جیسے کہ وہ سینگ ہو آپ نے فرمایا: کیا میں اپنی امت میں سینگ نہیں دیکھتا؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں آپ نے فرمایا یا اللہ ان پر رحم فرما ان کی بخشش کر اور انھیں رزق عطا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۶......صفوان بن عمرو اور حریز بن عثمان کہتے ہیں: ہم نے نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ان کی زلفین (جمہ) تھیں ہم نے سردیوں میں اور نہ ہی گرمیوں میں ان کے سر پر عمامہ یا ٹوپی نہیں دیکھی۔ رواہ ابن عساکر وابن وھب

۳۷۲۷۷......معاویہ بن صالح کی روایت ہے کہ ابن بسر کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہمارے ہاں تشریف لائیں اور دعائے برکت فرمائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میری والدہ اٹھیں اور حشیش (ایک قسم کا کھانا) پکایا جب کھانا تیار ہوا آپ نے (اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے) کھانا کھایا پھر پانی پلایا رسول اللہ ﷺ نے پیا اور پھر اپنے دائیں بائیں بیٹھے لوگوں کو پلایا جب مشروب کا دوسرا جام لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جام اس شخص کو تھماؤ جس کے پاس پہلا ختم ہوا ہے جب رسول اللہ ﷺ کھانے اور پینے سے فارغ ہوئے تو ہمارے لیے دعا کی: یا اللہ: ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر اور انھیں رزق عطا فرما۔ کہتے ہیں: ہم نے آج تک اپنے گھر میں برکت اور رزق میں وسعت خوب دیکھی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۸......محمد بن زیاد الھانی، عبداللہ بن بسر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور فرمایا: یہ لڑکا ایک قرن تک زندہ رہے گا چنانچہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ ایک سو سال تک زندہ رہے ان کے چہرے پر ہلکے ہلکے داغ تھے آپ نے فرمایا: یہ لڑکا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک یہ داغ ختم نہ ہو جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے چہرے سے جب داغ ختم ہوئے اس وقت وفات پائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۹......محمد بن قاسم طائی ابوالقاسم حمصی روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے والد اور والدہ ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور ارشاد فرمایا: یہ لڑکا ایک قرن تک زندہ رہے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں! قرن کتنا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک سو سال۔ ایک مرتبہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی عمر کے پچانوے (۹۵) سال گزار دیئے ہیں اور پانچ (۵) سال نبی کریم ﷺ کے فرمان کو پورا ہونے میں باقی رہتے ہیں۔ محمد بن قاسم کہتے ہیں ہم پانچ سال گنتے رہے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۲۸۰......"ایضاً" نبی کریم ﷺ خچر پر سوار ہو کر عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم خچر کو شامی گدھا کہتے تھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اندر تشریف لائے میری والدہ کھڑی ہوئیں اور آپ کے لیے گھر میں چٹائی پر چادر بچھائی جب آپ چادر پر بیٹھے چادر چٹائی کے ساتھ چپک گئی والد صاحب نے انھیں کھجوریں پیش کیں تا کہ ان میں مشغول رہیں والد نے میری والدہ کو حشیش (کھجوروں سے تیار کیا جانے والا کھانا) تیار کرنے کو کہا جبکہ میں والد صاحب اور والدہ کے درمیان خدمت گذاری کر رہا تھا جب کہ والد صاحب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس کھڑے تھے جب والدہ محترمہ نے کھانا تیار کر لیا میں اٹھا کر لے آیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے مل کر تناول فرمایا۔ پھر والد صاحب نے مہمانوں کو مشروب پلایا اور پلانے میں دائیں طرف سے شروع کیا۔ پھر جب مشروب ختم ہوا میں نے جام لے لیا اور دوبارہ اسے بھر لایا اور رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا آپ نے فرمایا: اس شخص کو دو جس کے پاس جام ختم ہوا ہے جب آپ کھانے پینے سے فارغ ہوئے ہمارے لیے دعا فرمائی۔ یا اللہ! ان پر رحم فرما ان کی بخشش فرما اور ان کے رزق میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ ہمیں رزق میں وسعت ہمیشہ دیکھنے میں ملی۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن بسر

حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۱......زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی گئی کہ وہ مزاح کرتے رہتے ہیں اور کچھ باطل امور کا ان سے ظہور رہتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو چونکہ اس میں ایک پوشیدہ بات ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۸۲..... ابورافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اس میں ایک شخص تھا جسے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا اور وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھا اتفاقاً رومی اسے قید کر کے اپنے ملک میں لے گئے وہاں جا کر انھوں نے اپنے بادشاہ سے کہا یہ شخص محمد (ﷺ) کے قریبی ساتھیوں میں سے ہے روم کے سرکش گمراہوں نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تم نصرانی ہو جاؤ تو ہم تمہیں اپنی حکومت اور سلطنت میں شامل کر لیں گے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر تم مجھے اپنی حکومت کا سب کچھ دے دو اور ہر وہ چیز دے دو جس کے عرب مالک ہیں میں پل بھر کے لیے بھی دین محمد ﷺ سے روگردانی نہیں کروں گا رومیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دھمکی دی ہم تمہیں قتل کر دیں گے فرمایا: تم اس سے اپنا جی بھرلو۔ چنانچہ بادشاہ کے حکم سے انھیں سولی پہ لٹکا دیا گیا اور تیراندازوں کو حکم دیا کہ اسے قریب سے ہاتھوں اور ٹانگوں کے درمیان تیر مارو۔ وہ برابر نصرانیت کی پیشکش کرتا رہا لیکن آپ برابر انکار کرتے رہے تاہم آپ کو تختہ دار سے گلے میں رسی ڈالنے سے قبل اتار دیا گیا پھر روم کے بادشاہ نے ایک بڑی دیگ منگوائی اس میں پانی بھروایا پھر اس کے نیچے آگ جلوائی جب پانی خوب کھول گیا تو بادشاہ نے دو مسلمان قیدی طلب کیے اور پھر ان میں سے ایک کو کھولتی ہوئی دیگ میں ڈال دیا آپ رضی اللہ عنہ کو ایک بار پھر نصرانیت کی پیشکش کی گئی مگر آپ انکار پر مصر رہے پھر بادشاہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیگ میں ڈالنے کا حکم دیا جب آپ رضی اللہ عنہ کو لے جایا جانے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے، بادشاہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے رونے کی خبر دی گئی وہ سمجھا شاید دیگ کو دیکھ کر گھبرا گیا ہو واپس کرنے کا حکم دیا ایک بار پھر نصرانیت کی پیشکش کی آپ نے انکار کر دیا بادشاہ نے پوچھا: پھر تم روئے کیوں ہو؟ فرمایا: مجھے اس چیز نے رلایا ہے کہ میری ایک ہی جان ہے جو دیگ میں پڑتے ہی ختم ہو جاوے گی میں چاہتا ہوں کہ میرے جسم پر جتنے بال ہیں ان کے بقدر مجھے ہر بار نئی جان ملتی رہے جو اللہ کی راہ میں قربان ہوتی رہے۔ رومیوں کے بادشاہ نے کہا: کیا تم میرے سر کا بوسہ لے سکتے ہو میں تمہارا راستہ چھوڑ دوں گا (یعنی تمہیں رہا کر دوں گا) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا یہ بوسہ سب مسلمان قیدیوں کی طرف سے ہوگا (لہٰذا تمہاری قید میں جو جو مسلمان ہیں وہ تمہیں رہا کرنے ہوں گے) بادشاہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس مطالبہ کو منظور کر لیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دل میں سوچا یہ کافر اللہ کا دشمن ہے اگر اس کے سر کا بوسہ لے کر میں اپنی اور مسلمان قیدیوں کی جان بخشی کرا لوں اس میں کیا حرج ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بادشاہ کے قریب ہوئے اور اس کے سر کا بوسہ لے لیا اور اس کے بدلہ میں مسلمان قیدی آپ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی تو انھوں نے فرمایا: ہر مسلمان کا حق بنتا ہے کہ وہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لے میں اپنے سے ابتداء کرتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لیا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر

حضرت عبدالجبار بن حارث رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۳..... ''مسند عبدالجبار رضی اللہ عنہ'' عبداللہ بن کریز بن ابی طلاسہ بن عبدالجبار بن حارث بن مالک الجدسی ثم المنادی اپنے والد اور دادا کے واسطہ سے حضرت عبدالجبار بن حارث بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: میں سرزمین ''سراۃ'' میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عربوں کا مروجہ سلام انعم صباحا'' کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد اور اس کی امت کو اس کے علاوہ اور الفاظ میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے فوراً کہا: یارسول اللہ! السلام علیک! آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا اور پھر مجھ سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام جبار بن حارث ہے۔ فرمایا: تمہارا نام عبدالجبار بن حارث ہے میں نے عرض کی: جی ہاں میں عبدالجبار بن حارث ہوں؟ میں نے اسلام قبول کر لیا اور نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔ پھر آپ کو اطلاع کی گئی کہ یہ منادی اپنی قوم کے شہسواروں میں سے ایک شہسوار ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری کے لیے ایک گھوڑا عطا کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس قیام کیا اور آپ کی معیت میں لڑتا رہا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز سنی فرمایا: کیا وجہ ہے میں حدسی کے گھوڑے کی

ہنہناہٹ نہیں سن رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خبر ملی تھی کہ آپ کو ہنہناہٹ سے اذیت ہوتی ہے اس لیے میں نے گھوڑا خصی کر دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کے خصی کرنے سے منع فرمایا مجھے کہا گیا: اگر تم بھی نبی کریم ﷺ سے ایک نوشتہ کا سوال کرو جس طرح تمہارے چچازاد بھائی تمیم داری نے کیا تھا۔ میں نے کہا: ابھی سوال کروں یا بعد میں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: بلکہ ابھی سوال کرو میں نے کہا: ابھی نہیں کرتا ہوں لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور کل میری فریاد کریں۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال حدیث غریب لاعلم انی کتبتہ الا من ھذا الوجہ

حضرت عروہ بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۴.....عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انھیں ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ اس سے ایک بکری خرید لاؤ عروہ رضی اللہ عنہ نے ایک دینار سے دو بکریاں خرید لائیں اور ان میں سے ایک کو پھر ایک دینار کے بدلہ میں بیچ دیا یوں ایک بکری اور ایک دینار (نقد) لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے ان کی بیع کے لیے دعا فرمائی۔ چنانچہ عروہ رضی اللہ عنہ اگر مٹی بھی خریدتے اس میں انھیں نفع ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

فائدہ:......عروہ بن ابی جعد رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی جب کہ حدیث مذکور بالا بخاری نے بھی روایت کی ہے۔ دیکھئے صحیح البخاری کتاب علامات النبوۃ اور ابوداؤد نے کتاب البیوع باب فی المصائب یخالف میں ذکر کی ہے۔

حضرت غرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۵.....کعب بن علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت غرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے ایک مرتبہ غرفہ رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس گزرے اس شخص سے ان کا عہد و پیماں تھا غرفہ رضی اللہ عنہ نے اسے اسلام کی دعوت دی اس نے نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیں غرفہ رضی اللہ عنہ نے اسی جگہ اسے قتل کر دیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لوگ عہد و پیماں کی وجہ سے ہمارے اوپر بھروسہ کرتے ہیں غرفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم نے کافروں کے ساتھ یہ عہد نہیں کیا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی کر کے ہمیں اذیت پہنچائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو حارث! میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فلاں اور فلاں دن ایک فرمانبردار گھوڑے پر سوار دیکھا تھا کیا میں تمہیں ایک اور گھوڑے پر سوار نہ کروں؟ غرفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمرو! مجھے نہیں لگتا کہ تم گھوڑوں پر وار کر سکتے ہو اور یہ کہاں ہو سکتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۶.....عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کی خبر پہنچی میں اپنی بکریوں میں تھا میں نے وہیں بکریاں چھوڑیں اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے بیعت لے لیں ارشاد فرمایا: بیعت اعرابیہ چاہتے ہو یا بیعت ہجرت؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ میں بیعت ہجرت چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیعت لی اور میں نے آپ کے ساتھ قیام کر لیا پھر آپ نے فرمایا: جو شخص معد کی اولاد میں سے یہاں ہو وہ کھڑا ہو جائے کچھ لوگ کھڑے ہوئے میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ آپ نے تین مرتبہ یہی کیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں معد کی اولاد میں سے نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر میں کس کی اولاد سے ہوں؟ فرمایا: تم قضاعہ بن مالک بن حمیر کی اولاد میں سے ہو۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۷۔۔۔حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے والد حریث رضی اللہ عنہ مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت کی اور میرے لیے مدینہ میں کمان کے ساتھ ایک دائرہ کھینچا اور فرمایا: میں تمہیں اضافہ کروں گا۔ میں تمہیں اضافہ کروں گا۔ رواہ ابو نعیم

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ

عجلی کہتے ہیں: عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔

۳۷۲۸۸۔۔۔عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اسے لازوال شباب سے نواز، چنانچہ اسی (۸۰) سال ان کی عمر ہو چکی تھی اور ان کا ایک بال بھی سفید نہیں دیکھا گیا۔ رواہ البغوی والدیلمی وابن عساکر

۳۷۲۸۹۔۔۔اجلح بن عبداللہ کندی کہتے ہیں میں نے زید بن علی عبداللہ بن حسن وجعفر بن محمد ومحمد بن عبداللہ بن حسن (ان سب) کو ان لوگوں کا تذکرہ کرتے سنا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے اور وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے یہ سب اپنے آباؤ اجداد اور اپنے خاندان والوں کا تذکرہ کر رہے تھے میں نے ان کے علاوہ ایک اور شخص کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء کا تذکرہ کرتے سنا اور ان میں اس نے حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ خذاعی کا ذکر بھی کیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: کیا میں تمہیں جنت کی نشانی نہ بتلا دوں؟ عرض کیا: یارسول اللہ ضرور بتلائیں۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سامنے سے گزرے آپ نے فرمایا: یہ اور اس کی قوم جنت کی نشانی ہیں چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے اور لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لازم ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔ حتی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کو عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی تلاش کا حکم دیا اور اپنے پاس لانے کو کہا۔ اجلح کہتے ہیں مجھے عمران بن سعید نے حدیث سنائی ہے جب کہ ان کے اور عمران بن سعید رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ عمران بن سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ان کی تلاش جاری تھی وہ ان کے ساتھ چل پڑے اور عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے رفاعہ! لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر کی ہے کہ میرے خون میں جنات اور انسان دونوں شریک ہوں گے مجھے کہا: اے عمرو! اگر تم کسی آدمی پر گرفت پالو تو اسے قتل نہ کرنا کہیں تم اللہ تعالیٰ سے دھوکا دینے والے کی صورت میں نہ ملو، رفاعہ کہتے ہیں: عمرو کی بات پوری نہ ہونے پائی تھی میں نے کچھ سواروں کے سر ہلتے دیکھے میں نے اسے الوداع کہا اور یکایک ایک سانپ نے چھلانگ لگائی اور انھیں ڈس لیا اتنے میں سوار بھی پہنچ گئے اور انھوں نے عمرو رضی اللہ عنہ کا سر تن سے جدا کر دیا اسلام میں یہ پہلا سر تھا جو (کسی مسلمان کا) تن سے جدا کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۹۰۔۔۔عبداللہ بن ابی رافع کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تاکہ مل جانے پر انھیں قتل کریں عمرو رضی اللہ عنہ جزیرہ کی طرف بھاگ گئے ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص بھی تھا۔ اسے زاہر کہا جاتا تھا جب یہ دونوں کسی وادی میں اترے عمرو رضی اللہ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا رات کا وقت تھا صبح ہوئی تو ان کا بدن پھول چکا تھا زاہر سے کہا: مجھ سے الگ ہو جاؤ چونکہ میں نے اپنے خلیل رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر کی ہے کہ میرے خون میں جن وانس شریک ہوں گے لہٰذا ضروری ہے کہ مجھے قتل کیا جائے گا اس وادی میں مجھے جن نے مصیبت پہنچا دی ہے وہ دونوں حضرات اسی شش وپنج میں تھے کہ یکایک انھوں نے گھڑ سواروں کے سر ہلتے ہوئے دیکھے جو ان کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔ زاہر سے کہا کہ تم چھپ جاؤ اور جب مجھے قتل کر دیا جائے یہ لوگ میرا

سرتن سے جدا کر کے لیتے جائیں گے تم میرے جسد کی طرف لوٹ آنا وار اسے دفن کردینا۔ زاہر نے کہا: بلکہ میں ان پر تیروں کی بارش کروں گا جب میرے تیر ختم ہو جائیں پھر بھلے مجھے تمہارے ساتھ قتل کر دیا جائے عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں لیکن میں تمہیں اپنی طرف سے ایک چیز زادراہ کی طور پر دوں گا جو تمہیں نفع پہنچائے گی مجھ سے جنت کی نشانی سن لو جو مجھے محمد رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے۔ وہ نشانی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ زاہر روپوش ہو گئے تلاش کرنے والے لوگ آئے ان میں سے گندمی رنگ کا ایک شخص نیچے اترا اور عمرو رضی اللہ عنہ کا سر تن سے جدا کر دیا اسلام میں یہ پہلا سر ہے جس کی لوگوں میں تشہیر کی گئی۔ لوگوں کے چلے جانے کے بعد زاہر باہر نکلے اور لاش دفنا دی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۱۔۔۔ ''مسند ثعلبہ بن عبدالرحمن بن ثعلبہ انصاری'' ثعلبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے بنی فلاں کا ایک اونٹ چوری کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے مالکوں کو اپنے پاس بلایا حاضر ہونے پر انھوں نے اعتراف کیا کہ ہم نے اپنا ایک اونٹ گم پایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس وقت عمرو رضی اللہ عنہ کا کٹا ہوا ہاتھ زمین پر گرا میں اسے دیکھ رہا تھا جب کہ عمرو رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس چوری سے پاک کر دیا ورنہ یہ مجھے دوزخ میں لے جانے کے درپے تھی۔

رواہ الحسن ابن سفیان وابن مندہ والطبرانی وابو نعیم

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۲۔۔۔ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم جاہلیت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کی ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے جب ہم مکہ پہنچے میں نے خواب دیکھا گویا ایک نور ہے جو مکہ سے نکل رہا ہے اس سے یثرب کے پہاڑ روشن ہوئے اور میں نے جہینہ کی بستی دیکھ لی، اس نور میں میں نے ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا تاریکیاں چھٹ گئی ہیں روشنی چمک اٹھی ہے اور خاتم الانبیاء مبعوث ہو چکے ہیں پھر ایک اور روشنی بلند ہوئی جس میں میں نے حیرہ کے محلات اور مدائن کی سفیدی دیکھی اس نور میں بھی ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: اسلام ظاہر ہو چکا ہے اور بت ٹوٹ چکے ہیں صلہ رحمی کا وقت آن پہنچا میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور میں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا: اللہ کی قسم! قریش کی اس بستی میں کوئی نیا حادثہ رونما ہونے والا ہے میں نے اپنی قوم کو خوب سنایا جب ہم اپنے علاقہ میں پہنچے خبر آگئی کہ ایک شخص جسے احمد کے نام سے پکارا جاتا ہے مبعوث ہو چکا ہے میں اس شخص سے ملنے اپنے گھر سے چل پڑا جب اس کے پاس پہنچا میں نے اسے خواب سنایا اس نے کہا: اے عمرو بن مرہ! میں نبی مرسل ہوں اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے میں انھیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں میں انھیں جانوں کی حفاظت اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہوں صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیتا ہوں اور بتوں کی عبادت سے منع کرتا ہوں میں انھیں بیت اللہ کے حج اور بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ رمضان کے روزوں کا حکم دیتا ہوں جس نے میری دعوت قبول کرلی اس کے لیے جنت ہے اور جس نے نافرمانی کی اس کے لیے دوزخ ہے اے عمرو! ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ کی ہولناکی سے محفوظ فرمائے گا میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ حلال وحرام کی جو تعلیمات بھی لائے ہیں میں ان پر ایمان لاتا ہوں اگر چہ یہ بہت ساری اقوام کو برا ہی کیوں نہ لگے۔ پھر میں نے آپ کی مدح میں بہت سارے اشعار کہے۔ ہمارا ایک بت تھا میرا باپ اس کا منتظم تھا میں نے اسے توڑ دیا پھر میں نبی کریم ﷺ سے جا ملا اور میں نے یہ اشعار کہے:

شهدت بان الله حق واننی
لا الهة الا حجار اول تارک
وشمرت عن ساقی الا زار مهاجرا
اجوب الیک الوعث بعد الر کادک
لا صحب نیر الناس نفسا ووالدا
رسول ملیک الناس فوق الجائک.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے چونکہ میں پتھر کے معبودین کو سب سے پہلے ترک کر چکا ہوں اور اپنی پنڈلیوں سے شلوار اوپر کر لی ہے میں سختیوں اور مشقتوں کو روندتا ہوا آپ تک پہنچا ہوں میں اس شخص کی صحبت میں رہوں گا جو اپنی ذات اور ولدیت میں سب سے افضل ہے وہ رسول ہے اور لوگوں پر اس کی حکمرانی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! مرحبا۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ مجھے اپنی قوم کی طرف روانہ کر دیں یا اللہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ ان پر احسان فرمائے آپ نے مجھے بھیج دیا اور مجھے نصیحت کی۔ تمہیں مہربانی اور نرمی سے کام لینا چاہئے بات سچی کرنا تند خو، متکبر اور حاسد نہیں ہونا، میں اپنی قوم کے پاس آ گیا اور کہا: اے بنی رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ بلکہ اے قبیلہ جہینہ کی جماعت! میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا قاصد ہوں میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور بتوں کو چھوڑنے کو کہتا ہوں میں تمہیں بیت اللہ کے حج رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ جس نے میری دعوت قبول کی اس کے لیے جنت ہے اور جس نے نافرمانی کی اس کے لیے دوزخ ہے اے جہینہ کی جماعت! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہترین قوم بنایا ہے۔ جاہلیت اور اس کے رسوم کو ناپسند کیا ہے جو کہ عربوں میں مشہور ہیں بلاشبہ عرب دو سگی بہنوں کو نکاح میں جمع کر لیتے ہیں اور حرمت والے مہینوں میں جنگیں کرتے ہیں آدمی اپنے باپ کی منکوحہ سے شہوت پوری کر لیتا ہے لہٰذا اس نبی مرسل کی دعوت کو قبول کرو تمہیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں میسر آئیں گی میرے پاس ان میں سے صرف ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے عمرو بن مرہ! اللہ تمہاری زندگی میں بدمزگی لائے کیا تم ہمیں اپنے معبودان کے چھوڑنے کا حکم دیتے ہو تا کہ ہم اپنی جمعیت میں تفرقہ ڈالیں اپنے آباء کے دین کی مخالفت کریں عمدہ اخلاق ترک کریں صرف ایک قریشی کے کہنے پر جو اہل تہامہ میں سے ہے؟ اس میں کوئی پسندیدگی اور بھلائی نہیں پھر اس خبیث نے یہ اشعار پڑھے:

ان ابن مرب قهداتی بمقالة
لیست مقالة من یرید صلاحا
انی لا حسب قوله وفعاله
یوماً وان طال الزمان ذباحاً
لیسفه الا شیاخ ممن قد مضی
من رام ذالک لا اصاب فلاحا

ابن مرہ ایک بات لے کر آیا ہے جو مجھے کسی طرح مصلح کا قول نہیں لگتا میں تو اس کے قول وفعل کو کسی دن کا سمجھتا ہوں اگر چہ زمانہ میں لڑائیاں زیادہ ہوں۔ پر وہ بزرگوں کو بے وقوف بنانا چاہتا ہے اور وہ گذشتہ زمانے کے بزرگ ہیں جو بھی یہ کرنے کا قصد کرے گا کامیابی سے دور رہے گا۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ واضح ہو جائے گا کہ میں جھوٹا ہوں یا تو اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی کو بدمزگی سے دوچار کرے۔ تیری زبان کو گنگ کرے اور تیری آنکھوں کو اندھا کرے عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم یہ خبیث اس وقت تک نہیں مرا جب تک اس کے دانت گر نہیں گئے چنانچہ اندھا ہو گیا اور اسے کھانے کا ذائقہ نہیں محسوس ہوتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے چند اسلام قبول کرنے والوں کو لے کر

نبی کریم ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں مرحبا کہا اور خراج تحسین پیش کیا پھر ان کے لیے ایک خط تحریر کیا جسکا مضمون یہ ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم: یہ خط اللہ تعالیٰ کی طرف سے امان ہے جو اس کے رسول حق اور سچے کی زبان سے جاری ہوا ہے اور کتاب ناطق نازل فرمائی جو عمرو بن مرہ کے ساتھ جہینہ بن زید کے لیے ہے بلاشبہ زمین کے نشیب وفراز تمہارے لیے ہیں وادیوں کے پوشیدہ اور ظاہری حصے تمہارے لیے ہیں کہ تم ان کی نباتات کو چراؤ اور ان کا پانی پیئو اس شرط پر کہ تم ان کا خمس ادا کرو اور پنجگانہ نمازیں ادا کرو بھیڑ بکریاں جب دونوں اکٹھی ہوں ان میں دو بکریاں ہیں اگر الگ الگ ہوں تو ایک ایک بکری ہے کھیتی جوتنے والے بیلوں میں صدقہ نہیں ہے نو وارد پر صدقہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان گواہ ہے۔ رواہ کتاب قیس بن شماس الرویانی وابن عساکر

حضرت عمرو طائی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۳ ... ''مسند عمرو طائی رضی اللہ عنہ'' تمام، ابوالحسن عمرو بن عتبہ بن عمارہ بن یحییٰ بن عبدالحمید بن یحییٰ بن عبدالحمید بن محدم بن عمرو بن عبداللہ روافع بن عمرو طائی نے حجر بستی میں محرم الحرام ۳۵۰ھ میں املا کرایا ان کا کہنا تھا کہ ان کی ۱۲۰ سال عمر ہے انھوں نے سند ذیل سے حدیث بیان کی میرے والد کے چچا مسلم بن یحییٰ بن عبدالحمید طائی اپنے والد سے وہ اپنے والد سے اور وہ محمد بن عمرو بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے ابو رافع بن عمرو وہ اپنے والد عمرو طائی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھایا عمرو رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا پھر اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ گئے اور ان کی قوم نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۴ ... اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہم مسجد میں اضافہ کریں گے جب کہ آپ کا گھر مسجد کے زیادہ قریب ہے لہٰذا اپنا گھر ہمیں دے دیں تاکہ ہم مسجد میں توسیع کریں اور اس گھر کے بدلہ میں آپ کو اس سے کشادہ گھر دوں گا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا نہیں کروں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ سے زبردستی لوں گا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو اس کا اختیار نہیں ہے۔ میں اپنے اور آپ کے درمیان کسی ثالث کو قائم کرتا ہوں جو ہمارے درمیان برحق فیصلہ کرے گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کون ہوگا؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ حذیفہ بن الیمان ہے چنانچہ دونوں حضرات حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مسئلہ بیان کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس اس مسئلہ میں ایک حدیث ہے پوچھا وہ کونسی؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس میں توسیع کرنی چاہی بیت المقدس کے قریب ایک یتیم کا گھر تھا داؤد علیہ السلام نے یتیم سے گھر طلب کیا لیکن اس نے دینے سے انکار کردیا داؤد علیہ السلام نے زبردستی گھر لینا چاہا اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ میرا گھر ظلم سے پاک ہے داؤد علیہ السلام نے گھر کا خیال چھوڑ دیا عباس رضی اللہ عنہ بولے: کیا کچھ باقی رہا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے دیکھتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا پرنالہ مسجد میں گرتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے پرنالہ اکھاڑ پھینکا اور فرمایا: یہ پرنالہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں پانی نہ بہائے عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھنے کے بعد کہا: قسم اس ذات کی جس نے محمد کو برحق مبعوث کیا ہے یہ پرنالہ خود رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ لگایا تھا اور اے عمر تم نے اسے اکھاڑ پھینکا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے پاؤں میرے کاندھے پر رکھو اور پرنالہ اسی جگہ پر دوبارہ لگادو عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور فرمایا: میں نے آپ کو یہ گھر دے دیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں توسیع کردیں عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں توسیع کردی اور عباس رضی اللہ عنہ کو مقام ''زوراء'' میں پہلے گھر سے کہیں زیادہ کشادہ گھر جائیداد میں دیا۔ رواہ الحاکم وابن عساکر واورد الحاکم والبیہقی لہ شاھدا

۳۷۲۹۵۔۔۔ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں توسیع کرنا چاہا۔ حدیث بالا ذکر کی یہ پوری حدیث خطیب نے متفق میں بیان کی ہے احمد ابن عساکر نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے ان کا گھر لینا چاہا مگر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گھر نہیں بیچتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تب تو میں زبردستی لوں گا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یہ اختیار حاصل نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور اپنے درمیان ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو منصف مقرر کرو، ابی رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان فیصلہ کیا اور فیصلہ عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ بولے: جب تم نے یہ فیصلہ کیا ہے میں اسے مسلمانوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔

۳۷۲۹۶۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگوں کو قحط کا سامنا ہوتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلہ سے مینہ طلب کرتے تھے اور کہتے: یا اللہ! نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے تو ہمیں بارش سے سیراب کر دیتا تھا اور آج ہم نبی کریم ﷺ کے چچا کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں چنانچہ بارش لوگوں کو سیراب کر دیتی۔

رواہ البخاری و ابن سع و ابن خزیمۃ و ابو عوانۃ و ابن حبان و الطبرانی و البیھقی

۳۷۲۹۷۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قحط والے سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش طلب کی اور فرمایا: یا اللہ! یہ شخص تیرے نبی ﷺ کا چچا ہے، ہم تیرے حضور اس کا وسیلہ پیش کرتے ہیں لہٰذا ہمیں بارش عطا فرما چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بارش نازل فرما دی۔ ایک مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کو ایسا ہی سمجھتے تھے جیسا کہ بیٹا اپنے والد کو سمجھتا ہے اور اس کی عزت و احترام کرتا ہے اور اس کی قسم پوری کرتا ہے اے لوگو! عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرو اور قرب الٰہی کے لیے انھیں اپنا وسیلہ بناؤ۔ (رواہ الحاکم و البانیاسی فی جزیہ و ابن عساکر و ابن النجار

۳۷۲۹۸۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا پرنالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے راستے میں پڑتا تھا ایک دن عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن کپڑے زیب تن کیے عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دو چوزے ذبح کیے گئے تھے جب عمر رضی اللہ عنہ پرنالے کے عین نیچے پہنچے تو پرنالے میں چوزوں کا خون بہا دیا گیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر آن پڑا عمر رضی اللہ عنہ نے پرنالہ اکھاڑنے کا حکم دیا اور خود کپڑے تبدیل کرنے واپس لوٹ آئے پھر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ نے پرنالہ لگایا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ میرے کاندھوں پر چڑھو اور اسی جگہ دوبارہ پرنالہ لگا دو جہاں رسول اللہ ﷺ نے لگایا تھا عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

رواہ ابن سعد و احمد بن حنبل و ابن عساکر

۳۷۲۹۹۔۔۔ سالم ابونضر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی اور مسجد تنگ پڑنے لگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کے گھر کے علاوہ اور امہات المؤمنین کے حجروں کے علاوہ بقیہ گھر مسجد میں توسیع کرنے کی غرض سے خرید لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالفضل! مسجد مسلمانوں کو تنگ پڑ گئی ہے اس خاطر میں نے مسجد کے آس پاس کے گھر خرید لیے ہیں آپ کا گھر اور امہات المؤمنین کے حجرے باقی رہ گئے ہیں رہی بات حجروں کی سو ان کے خریدنے میں کوئی گنجائش نہیں رہا آپ کا گھر تو آپ سرکاری خزانہ میں سے قیمت لے کر مجھے بیچ دیں تاکہ اسے بھی مسجد میں شامل کر کے توسیع کر لی جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے پاس تین اختیارات ہیں ان میں سے ایک اپنے لیے پسند کر لو۔ یا تو سرکاری مال میں سے جس چیز کے بدلہ میں چاہو مجھے بیچ دو یا مدینہ میں تم جہاں چاہو بتاؤ میں سرکاری مال سے تمہارے لیے جگہ خرید کر گھر تعمیر کروا دوں گا یا مسلمانوں پر صدقہ کر دو تاکہ مسجد میں توسیع ہو سکے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے ٹکا سا جواب دیا اور کہا ان میں سے ایک اختیار بھی مجھے پسند نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کسی کو منصف مقرر کرو جو میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کر دے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے منصف کے طور پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا دونوں حضرات ابی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور پورا قصہ انھیں سنایا ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اگر چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے دونوں نے حدیث سننے کی فرمائش کی ابی رضی اللہ عنہ بولے میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ میرے لیے ایک گھر بناؤ جس میں میرا ذکر کیا جائے گا چنانچہ داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی جگہ میں خطوط کھینچے ناپ تول کی جگہ میں ایک شخص کا گھر پڑتا تھا داؤد علیہ السلام نے اس سے کہا: یہ گھر مجھے بیچ دو لیکن اس نے بیچنے سے انکار کر دیا داؤد علیہ السلام نے زبردستی اس کا گھر ہتھیا کر بیت المقدس میں شامل کرنا چاہا تاہم اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ میں نے تمہیں گھر بنانے کا حکم دیا ہے جس میں میرا ذکر کیا جائے اور تم کسی کا گھر غصب کر کے اس میں شامل کرنا چاہتے ہو جو میرے گھر کے شایان شان نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابی رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لیتے آئے اور فرمایا: میں تمہارے پاس ایک مسئلہ لے کر آیا اور تم نے اس پر شدت کا مظاہرہ کیا بہر حال تمہیں اس کی سچائی سے باز یاب ہونا ہوگا عمر رضی اللہ عنہ ابی رضی اللہ عنہ کو کھینچتے ہوئے مسجد میں لے آئے اور مسجد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک حلقہ بیٹھا ہوا تھا ان میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی تھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو واسطہ دیتا ہوں جس نے بیت المقدس والی حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو بیت المقدس کے تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس نے یہ سنی ہو وہ بیان کرے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے دوسرا بولا: میں نے بھی سنی ہے تیسرا بولا: میں نے بھی سنی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا پھر ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر تہمت زدہ کرنا چاہتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومنذر! اللہ کی قسم میں تمہیں تہمت نہیں لگانا چاہتا، لیکن مجھے ناپسند ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث غیر ظاہر ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: جاؤ میں تمہارے گھر پر اعتراض نہیں کرتا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آپ نے یہ کیا ہے میں بھی اس گھر کو مسلمانوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں تاکہ مسلمانوں کی مسجد میں توسیع ہو جائے رہی بات آپ کی خصومت کی (یعنی کیس لڑ کر اگر آپ لینا چاہیں) تو آپ کو اس کا اختیار ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کے لیے ایک گھر بنایا جو آج تک باقی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ گھر سرکاری مال سے بنوایا تھا۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر وسندہ صحیح الا ان سالما ابا النصر لم یدرک عمر

۳۷۳۰۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا مدینہ میں ایک گھر تھا جو مسجد کے پڑوس میں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گھر مجھے ہبہ کر دو یا مجھے بیچ دو تاکہ میں اسے مسجد میں شامل کر دوں۔ عباس رضی اللہ عنہ نے گھر دینے سے انکار کر دیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی ثالث مقرر کر و جو میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کرے چنانچہ دونوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر اتفاق کر لیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف فیصلہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ابی بن کعب سے بڑھ کر مجھ پر جرأت کرنے والا کوئی نہیں ابی رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین مجھ سے زیادہ آپ کے لیے کوئی خیر خواہ بھی نہیں ہے۔ کیا آپ کو ایک عورت کا قصہ معلوم نہیں ہے کہ داؤد علیہ السلام نے جب بیت المقدس تعمیر کرنا چاہا اس میں ایک عورت کا گھر اس کی اجازت کے بغیر داخل کر لیا جب لوگوں کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے عمارت کھڑی کرنے میں رکاوٹیں ڈال دیں داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب جب تو نے بیت المقدس کی عمارت میں رکاوٹ کھڑی کر دی ہے تو اسے میرے بعد میری اولاد میں بھی رکھ اسی وجہ سے بعد میں بھی رکاوٹ ہوئی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے میرے حق میں فیصلہ نہیں دیا ہے۔ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! یہ گھر میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں۔ رواہ ابن سعد ویعقوب بن سفیان والبیهقی وابن عساکر وسند حسن

۳۷۳۰۱..... ابوجعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: نبی کریم ﷺ نے مجھے بحرین میں جائداد دی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے اس دعوی کی سچائی کا کسے علم ہے عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مغیرہ بن شعبہ کو اس کا علم ہے۔ عباس رضی اللہ عنہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لے آئے اور انھوں نے ان کے حق میں گواہی دی عمر رضی اللہ عنہ نے اس جائداد کے صدور کا نفاذ نہ کیا گویا عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کی گواہی قبول نہ کی عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر غصہ ہو گئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ! اپنے والد کا ہاتھ پکڑ لو، اے ابوالفضل تمہارے اسلام پر جتنی مجھے خوشی ہوئی ہے۔ بخدا! اگر میرا باپ خطاب رسول اللہ ﷺ کی رضا کے لیے اسلام قبول کرتا اتنی خوشی اس پر نہ ہوتی۔ رواہ ابن سعد وابن راهویه

۳۷۳۰۲ موسیٰ بن عمر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ قحط پڑ گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ استسقاء کے لیے باہر تشریف لائے اور عباس رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ کر قبلہ رو ہوئے اور کہنے لگے: یا اللہ! یہ شخص تیرے نبی کا چچا ہے ہم تیرے حضور اس کا وسیلہ لے کر آئے ہیں، موسیٰ بن عمر کہتے ہیں لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس نہیں لوٹے تھے کہ زوردار بارش برسنے لگی۔ رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۳ عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ رکھا ہے ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور فرمایا: یا اللہ! ہم تیرے رسول اللہ ﷺ کے چچا کی تیرے حضور سفارش لائے ہیں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۴ احنف بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: قریش لوگوں کے رؤسا (سردار) ہیں، ان میں سے جو بھی کسی باب میں داخل ہوتا ہے لوگوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ شریک ہو جاتی ہے۔ احنف بن قیس کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان اس وقت مجھے سمجھ میں نہ آیا حتیٰ کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا اور آپ قریب الوفات ہو گئے آپ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو تین دن تک نماز پڑھانے کا حکم دیا نیز آپ نے حکم دیا کہ لوگوں کو کھانا کھلایا جائے حتیٰ کہ کسی شخص کو لوگ اپنا خلیفہ نامزد کرلیں۔ جب لوگ جنازہ سے واپس لوٹے کھانا لایا گیا اور دسترخوان لگائے گئے لوگوں نے غم وحزن کی وجہ سے کھانا کھانے سے ہاتھ روک لیے جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے ہم ان کے بعد کھاتے پیتے رہے ابوبکر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے ہم ان کے بعد بھی کھاتے پیتے رہے کھانے پینے کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں لہٰذا یہ کھانا کھاؤ پھر عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور کھانا کھانا شروع کیا لوگوں نے بھی انھیں دیکھ کر کھانا شروع کر دیا اب مجھے عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان سمجھ میں آیا کہ قریش لوگوں کے سردار ہیں۔

رواہ ابن سعد وابن منیع وابوبکر فی الغیلانیات وابن عساکر

۳۷۳۰۵ عامر شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہت عزت کرتے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے بتائیں اگر آپ کے پاس موسیٰ علیہ السلام کا چچا اسلام قبول کر کے آجائے آپ اس کے ساتھ کیا کریں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم میں اس کے ساتھ احسان وبھلائی کروں گا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں محمد ﷺ کا چچا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالفضل تمہاری کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم آپ کا باپ مجھے اپنے باپ سے زیادہ محبوب ہے، کہا: اللہ میں جانتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو میرے باپ سے زیادہ محبوب تھا میں اپنے محبوب پر رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو ترجیح دیتا ہوں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۶ حسن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے لوگوں میں مال تقسیم کیا اور کچھ تھوڑا سا باقی بچ گیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور لوگوں سے کہا: مجھے بتاؤ اگر تمہارے درمیان موسیٰ علیہ السلام کا چچا موجود ہوتا تم اس کا اکرام کرتے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اکرام کا میں زیادہ حقدار ہوں چونکہ میں نبی کریم ﷺ کا چچا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بات کی اور اجازت لے کر بقیہ مال جو بچا تھا وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۷۳۰۷ عباس بن عبداللہ بن معبد کہتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیوان مرتب کیا تو ابتداء بنی ہاشم سے کی جاتی تھی اور بنی ھاشم میں سے ابتدا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بلا کر کی جاتی تھی حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں یہی ہوتا رہا۔

رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کہ جب نبی کریم ﷺ کسی جگہ تشریف فرما ہوتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں طرف بیٹھتے تھے ایک دن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سامنے سامنے دیکھا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے کھسک گئے نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا تھا فرمایا: اے ابوبکر آپ کیوں اپنی جگہ سے کھسک گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یا رسول اللہ! یہ آپ کے چچا آرہے ہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس رویہ سے ازحد خوش ہوئے حتیٰ کہ خوشی کے آثار آپ کے چہرہ اقدس پر نمایاں دکھائی دیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر وقال لم ار فی سندہ من تکلم فیہ

۳۷۳۰۹ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قرابتداری کو برا بھلا کہتا تھا عباس رضی اللہ عنہ نے

اسے تھپڑ دے مارا اس شخص کی قوم آ گئی اور کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم بھی عباس کو تھپڑ ماریں گے جس طرح انھوں نے ہمارے آدمی کو مارا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہیں اور میں عباس سے ہوں ہمارے مردوں کو گالیاں دیکر ہمارے زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ۔

۳۷۳۱۰...ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے باپ کو گالیاں دیں عباس رضی اللہ عنہ نے اسے ایک طمانچہ رسید کیا اس شخص کی قوم دوڑتی ہوئی آ گئی اور کہنے لگی: بخدا! ہم بھی طمانچہ کے بدلہ میں طمانچہ ماریں گے حتیٰ کہ قوم نے اسلحہ تان لیا رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ سخت غصہ میں آ گئے اور منبر پر تشریف لے گئے فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا: آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے ہمارے مردوں کو گالیاں دے کر ہمارے زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے غصہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہمارے لیے استغفار کریں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے استغفار کیا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۳۲۸ والضعیفۃ ۲۳۱۵۔

۳۷۳۱۱...ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی گستاخی کی۔ رواہ احمد بن حنبل

۳۷۳۱۲...ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس امر میں ہمارے لیے کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت ہے تمہیں سے اس امر کی ابتدا ہوگی اور تم ہی پر اس کی انتہا ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی فرمایا: جو شخص تم سے محبت کرے گا میری شفاعت اسے حاصل ہوگی اور جو تم سے بغض وعداوت رکھے گا اسے میری شفاعت نہیں ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۳...ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو قلعہ سے ایک شخص باہر نکلا اور نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کو اٹھا کر لے گیا تا کہ اسے قلعہ میں داخل کر لے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس کو چھڑا لائے گا اس کے لیے جنت ہے عباس رضی اللہ عنہ اس کام کے لیے کمربستہ ہو گئے اور چل پڑے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس آپ کے ساتھ جبرئیل ومیکائیل ہیں عباس رضی اللہ عنہ گئے اور دونوں کو اٹھا لائے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۴...ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ نے جب سے یہ کام کیا جو کیا آپ نے ہمارے اندر کینہ چھوڑ دیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ خیر وبھلائی۔ (یا فرمایا ایمان) کو نہیں پاسکتے حتیٰ کہ تم سے محبت اللہ کے لیے اور میری قرابت کے لیے کیا قبیلہ بنو سلیم مرادی میری شفاعت کی امید رکھے گا اور بنو عبدالمطلب امیدوار نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۵...ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کرنے تشریف لائے عباس رضی اللہ عنہ چارپائی پر تھے عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے چچا اللہ تعالیٰ آپ کو بلند مقام عطا فرمائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۶...ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مہاجرین وانصار کو حکم دیا کہ دو صفیں بنالیں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے درمیان چلنے لگے پھر نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنسے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبرئیل امین نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین وانصار پر اہل آسمان میں فخر کر رہے ہیں اور اے علی وعباس! تم دونوں پر حاملین عرش میں فخر کر رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۷...اعمش اضحاک سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد فرمایا سفاح، منصور اور مہدی ہم میں سے ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۸...مہدی امیر المؤمنین اپنے آباء کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر دنیا میں رہنے کا صرف ایک ہی دن باقی ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور بنی امیہ دکھائے گا البتہ سفاح، منصور اور مہدی ہم میں سے ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۹ ابراہیم بن سعدی، مامون، رشید، مہدی، منصور محمد بن علی، اپنے والد سے عبداللہ کی سند سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: پیر کی صبح اپنے گھر رہو میں آپ کے پاس آؤں گا چنانچہ حسب وعدہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے آپ نے کتان اور قطن کی ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور آپ دروازے کے دونوں پٹ پکڑ کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ کوئی نہیں صرف ہمارے غلام ہیں آپ نے فرمایا: قوم کے غلام اسی قوم کے افراد ہوتے ہیں تم آپ کے قریب جمع ہوگئے آپ نے ہمارے اوپر اپنی چادر تان لی اور فرمایا: یا اللہ! یہ میرے چچا ہیں جو میرے باپ کی مانند ہیں یا اللہ! دوزخ کی آگ سے انھیں اسی طرح پوشیدہ رکھ جس طرح میں نے انھیں چادر سے چھپالیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم ہر چیز نے آمین کہا حتی کہ چوکھٹ کے بالائی حصہ نے بھی آمین کہا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۳۲۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! چند واقعات کی وجہ سے ہم لوگوں کے دلوں میں کینہ دیکھتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بخدا! وہ لوگ بھلائی نہیں پاسکتے حتی کہ تم سے میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کریں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قبیلہ بنوسلیم میری شفاعت کا امیدوار ہے اور بنو عبدالمطلب امیدوار نہیں ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ کی ایک جانب ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور دوسری جانب عمر رضی اللہ عنہ اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ آئے ان کے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کھسک گئے عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل فضل ہی فضیلت والوں کا مقام جانتے ہیں پھر عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی طرف متوجہ ہوکر گفتگو کرنے لگے نبی کریم ﷺ نے اپنی آواز بہت دھیمی کرلی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو کوئی نیا واقعہ پیش آیا ہے جس نے میرا دل مشغول کرلیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے رہے حتی کہ جب اپنے کام سے فارغ ہوئے اور اٹھ کر چلے گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا ابھی کوئی نئی بات ہوئی ہے؟ فرمایا: نہیں عرض کیا: میں نے آپ کو دوران گفتگو آواز دھیمی کیے ہوئے دیکھا ہے آپ نے فرمایا: جبرئیل امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائیں میں آواز دھیمی کرلوں جس طرح تمہیں میرے پاس آواز دھیمی رکھنے کا حکم دیتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سعی کے لیے بھیجا (کسی سرکاری کام کے لیے) عمر رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے انھوں نے غصہ کردیا عمر نے نبی کریم ﷺ سے ان کی شکایت کردی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے ہم نے عباس رضی اللہ عنہ سے دو سالوں کا پیشگی صدقہ لے لیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۷۳۲۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو کم گوشت تھا آپ نے فرمایا: یہ میرے چچا ہیں اور میرے باپ کی مانند ہیں۔ عربوں کے سردار ہیں یہ جنت کے اعلیٰ درجے میں میرے ساتھ ہوں گے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ... حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں زکریا بن یحییٰ الرقاشی ہے جو کہ ضعیف ہے)۔

۳۷۳۲۴ سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالفضل! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ عرض کیا: یا رسول اللہ جی ہاں فرمایا: اگر آپ پیش رفت کردیں اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرے گا حتی کہ آپ راضی ہوجائیں۔

رواہ ابن عدی و ابن عساکر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحفاظ ۸۰۷

۳۷۳۲۵ شعبی کی روایت ہے کہ اگر عباس رضی اللہ عنہ بدر میں موجود ہوتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی شخص رائے اور عقلمندی کے اعتبار سے ان پر فضیلت نہ لے جاتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۶ ابن شہاب کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس تشریف لائے آپ کے ساتھ عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے

آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں واپس مکہ جاؤں اور پھر مہاجرین کی طرح ہجرت کر کے آؤں۔ آپ نے فرمایا: اے ابوالفضل بیٹھ جائیں: آپ خاتم مہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم الانبیاء ہوں۔رواہ الدویانی وابن عساکر

۳۷۳۲۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ میرے چچا ہیں اور باپ کی مانند ہیں جو شخص چاہے وہ اپنے چچا پر فخر کرے۔رواہ ابوالحسن الجوهري في اماليه

۳۷۳۲۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ جب قحط میں مبتلا ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے اور خوب بارش برستی تھی نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب لوگ قحط میں مبتلا ہوئے عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو لیکر باہر تشریف لائے اور ان کے وسیلہ سے بارش طلب کی اور فرمایا: یا اللہ! جب ہم تیرے نبی کے عہد میں قحط زدہ ہوتے تو انہی کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے اور اب ہم تیرے نبی کے چچا کا وسیلہ لائے ہیں لہٰذا ہمیں بارش عطا فرما چنانچہ بارش برس پڑتی۔رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۹...... صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں چومتے دیکھا ہے۔

رواہ النجار ری في الا دب وابن المصری فی الروضة فتی تقبیل الید

۳۷۳۳۰...... "مسند عمر" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بخدا! آپ کا اسلام قبول کرنا مجھے خطاب کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی سبقت کو محبوب سمجھتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۱...... ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ اپنے اپنے دور خلافت میں جب کبھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے اپنی سواری سے اتر پڑتے اور عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر تک پیدل چلتے اور انھیں گھر پہنچا کر جدا ہوتے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۲...... عدی بن سہیل کی روایت ہے کہ جب اہل شام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اہل فلسطین کے خلاف مدد طلب کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نائب مقرر کیا اور خود مدد لے کر روانہ ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ خود جارہے ہیں؟ آپ تو کتا نما دشمن کے ارادہ پر چل رہے ہیں۔فرمایا: میں عباس رضی اللہ عنہ کی وفات سے قبل جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں چونکہ تم لوگوں نے اگر عباس رضی اللہ عنہ کو گم پایا تمہارے اندر شر پھوٹ پڑے گا، جیسا کہ رسی ٹوٹ جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت کے چھ سال گزرنے پائے تھے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے اللہ کی قسم لوگوں میں ان کے جاتے ہی شر پھوٹ پڑا۔

رواہ اسیف وابن عسا کر ولہ حکم الرفع

۳۷۳۳۳...... ابو جزہ سعدی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارش طلب کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! میں لوگوں سے عاجز آ چکا ہوں جب کہ تیرے پاس وسعتیں ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ تیرے نبی کا چچا ہے ہم تیرے حضور اس کا وسیلہ پیش کرتے ہیں جب عمر رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترنا چاہتے تو اپنی چادر الٹتے تھے اور پھر نیچے اتر آتے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۴...... مسلم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو محصب وادی میں دیکھا میں نے انھیں لیے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ افق میں دیکھ رہے تھے آپ کے ساتھ مختلف قسم کے سوالات کئے جارہے تھے مگر آپ کچھ جواب نہیں دیتے تھے لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ سو چکے ہیں؟ فرمایا: بخدا میں سویا نہیں ہوں لیکن میرے دل میں چند باتیں آئی ہیں جنھوں نے مجھے پریشان کر دیا ہے میں نے چند چیزیں دیکھیں کہ وہ ترقی کرتی جارہی ہیں اور جب اپنے عروج پر پہنچتی ہیں وہاں سے واپس لوٹ آتی ہیں اور کچھ بھی نہیں ہوتیں مجھے خوف ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اسلام کمزور تو نہیں ہو گیا۔ حتی کہ عباس بھی دنیا سے جاتے رہیں۔رواہ الترقفی فی جزئہ

۳۷۳۳۵۔۔۔۔”مسند عثمان“ قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دور میں جو واقعہ پیش ہوا اور وہ اس سے راضی بھی رہے وہ یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مارا اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ گستاخی کی تھی عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کے چچا کی کوئی عزت نہیں یا ان کی تحقیر کی اجازت دی گئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے مخالفت کی اس شخص کی جو اس فعل سے خوش ہوا ہو۔رواہ اسیف وابن عساکر

۳۷۳۳۶۔۔۔۔جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عباس رضی اللہ عنہ پر غصہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر غصہ کر کے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۷۔۔۔۔”مسند خلاد انصاری“ دحیہ کلبی کہتے ہیں: میں شام سے آیا اور نبی کریم ﷺ کو خشک میوے پستہ، بادام اور کیک بطور ہدیہ پیش کیے اور آپ کے سامنے رکھ دیئے آپ نے فرمایا: یا اللہ میرے اہل میں جو شخص آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے لائیں تا کہ میرے ساتھ میوے کھائے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ نے فرمایا: چچا جان قریب ہو جائیں میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ میرے اہل میں سے محبوب شخص کو لائے جو میرے ساتھ میوے کھائے تاہم آپ آئے ہیں عباس رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے در اور میرے ساتھ کھانے لگے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۸۔۔۔۔نبیطہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا! اے چچا آپ مجھ سے بڑے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں عمر میں بڑا ہوں اور اللہ کا رسول بہت بڑا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وفیہ احمد بن اسحاق بن ابراھیم بن نبیط وقل فی المغنی متروک لہ نسخۃ وکل مایاتی منھا ورواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۹۔۔۔۔حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بدر سے واپس لوٹے تو آپ سے عباس رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی کہ مکہ واپس چلے جائیں اور پھر وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ آئیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چچا جان تسلی رکھیں آپ خاتم المہاجرین جیسے میں خاتم الانبیاء ہوں۔رواہ الشاشی وابن عساکر

۳۷۳۴۰۔۔۔۔”ایضاً“ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ہجرت کی اجازت طلب کی آپ نے عباس رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا: اے چچا! آپ اپنی جگہ اقامت کریں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے ہجرت کا خاتمہ کرنا ہے جس طرح مجھ سے نبوت کا خاتمہ کیا۔رواہ ابویعلی والطبرانی وابونعیم فی فضائل الصحابۃ وابن عساکر وابن النجار ومدار الحدیث علی اسماعیل بن قیس بن سعد بن زید بن ثابت ضعفوہ

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحافظ ۸۲۱۔

۳۷۳۴۱۔۔۔۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کے راستے پر تھے اس دن زور کی گرمی پڑی آپ ایک جگہ اترے اور پانی طلب کیا تا کہ غسل کر لیں عباس رضی اللہ عنہ صوف کی ایک چادر لے کر آپ کے آگے ستر کرنے کی غرض سے کھڑے ہو گئے سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف چادر کی جانب سے دیکھا آپ ہاتھ اٹھائے یہ دعا مانگ رہے تھے: یا اللہ! عباس اور اس کی اولاد کی دوزخ سے پردہ پوشی فرما۔رواہ الدویانی والشاشی وابن عساکر

۳۷۳۴۲۔۔۔۔ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کسی غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے گرمی شدت پر تھی آپ کے لیے پانی کا ٹب رکھ دیا گیا تا کہ آپ ٹھنڈک حاصل کر لیں عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف پیٹھ کر کے چادر پھیلا دی تا کہ آپ کا ستر ہو جائے جب آپ غسل سے فارغ ہوئے پوچھا یہ کون؟ جواب ملا کہ آپ کے چچا عباس ہیں۔آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے حتی کہ ہم نے چادر کے اوپر سے ہاتھ دیکھ لئے ایک روایت میں ہے کہ آپ چادر کے اوپر سے ہماری طرف جھانکے اور فرمایا: اے چچا! اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو آتش دوزخ سے مستور رکھے۔

رواہ الرویانی

۳۷۳۴۳۔۔۔۔ابن اسحاق کی روایت ہے کہ ہمیں ابو صالح شعیب بن حملہ نے حدیث بیان کی۔(ابو یعلی) شعیب اسماعیل بن قیس ابو حازم (ابن عساکر) کی سند سے ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے

کی بشارت سنائی آپ نے مجھے گلے لگالیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۴۴..... محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا میں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہوں گا حتیٰ کہ آپ خوش ہو جائیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۴۵..... ابورافع کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وصولی صدقات کا ذمہ دار بنا کر بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے صدقات کا مطالبہ کیا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے آگے سے غصہ کا اظہار کیا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ان کا ذکر کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک سال کا پیشگی صدقہ دے دیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۴۶..... ابوھیاج اپنے والد ابوسفیان بن حارث سے روایت نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا: مجھے آج یقین ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرب کی سردار ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ہاں ان کا مرتبہ عظیم تر تھا جب قریش آپ کے درپے ہو گئے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر قریش نے انھیں قتل کر دیا میں ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا جب حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے بعد مثلہ کیا گیا فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو قریش کے تیس آدمیوں کا مثلہ کروں گا بعض نے ستر کا قول کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۴۷..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! جواب دیا: وہ مجھ سے بڑے ہیں لیکن میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۷۳۴۸..... حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور تم عرب کے سردار ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۴۹..... اسحاق بن ابراہیم بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان ابراہیم بن عبداللہ بن حارثہ کی روایت ہے کہ جب صفوان بن امیہ بن خلف رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا: اے ابووہب! کس کے پاس ٹھہرے ہو عرض کی: میں عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرا ہوا ہوں۔ فرمایا: تم ایسے قریشی کے پاس ٹھہرے ہو جو قریش کے لیے سب سے زیادہ حیاء کرنے والا ہے۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۳۵۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وصولی صدقات کے لیے بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے مطالبہ کیا کہ اے ابوالفضل اپنے مال کی زکوۃ لائیں عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سختی سے چند باتیں سنائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ کے ہاں تمہارا مرتبہ نہ ہوتا میں تمہیں اس کا ضرور بدلہ دیتا۔ پھر دونوں حضرات اپنے اپنے راستے پر الگ الگ ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی کے پاس آئے اور انھیں ماجرا سنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے صدقات کا عامل مقرر کر کے بھیجا تھا عباس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے کہا: اے ابوالفضل! اپنے مال کا صدقہ لائیں انھوں نے مجھے ایسی ایسی باتیں سنائیں اور مجھ پر غصہ کیا۔ میں نے کہا: بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ کے ہاں تمہارا مقام نہ ہوتا میں تمہیں اس کا بدلہ دیتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عباس کا اکرام کرو اللہ تعالیٰ تمہارا اکرام کرے گا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے صدقات کے معاملہ میں عباس رضی اللہ عنہ سے بات مت کرو چونکہ ہم نے ان سے دو سالوں کا صدقہ پیشگی لے لیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۵۱..... جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں جانب بیٹھے عمر رضی اللہ عنہ بائیں جانب اور عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے بیٹھے تھے عثمان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے کاتب تھے چنانچہ جب عباس رضی اللہ عنہ آتے ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے اور عباس رضی اللہ عنہ بیٹھ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۵۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں خواب میں دیکھا گویا میں ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر، عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں یکا یک ہمارے اوپر آسمان سے ایک دستر خوان نازل ہوا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آن لگا انہوں نے اس سے تناول کیا اور پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے پھر عمر آئے انھوں نے کھایا اور اپنی جگہ سے ہٹ گئے پھر آئے اور وہ بھی کھا کر ہٹ گئے پھر میں آگے بڑھا اور کھایا اس دوران میری قوم آ گئی انھوں نے مجھے پلٹ دیا میں مسلسل کھانے پر ان سے لڑتا رہا لیکن وہ مجھ پر غالب آ گئے اور کھانے لگے پھر یکا یک میرے چچا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد آ گئی اور اس نے قوم کا پانسہ پلٹ دیا اور خود دستر خوان سے کھانے بیٹھ گئے میں نے اس کی تعبیر خلافت سے لی ہے۔ اور یہ کہ میرے چچا کی اولاد ان کی خبر لے گی مجھ سے یہ حدیث یاد رکھو۔

رواہ الحسن بن بدر فی کتاب ما رواہ الخلفاء

۳۷۳۵۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! قریش اپنی سرشت کی بنا پر ہم سے مختلف وجوہ پر ملیں گے آپ نے فرمایا: ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ میرے لیے تم سے محبت نہ کریں۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۷۲۵۔

۳۷۳۵۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ سے ملے آپ سفید خچر پر سوار تھے فرمایا: اے چچا جان! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں۔ جواب دیا جی ہاں یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس امر (معاملہ دین اسلام) کی مجھ سے ابتدا کی ہے اور آپ کی اولاد سے اس کا خاتمہ فرمائے گا۔

رواہ ابوبکر فی العیلانیات والخطیب وابن عساکر وابن النجار

۳۷۳۵۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا اور آپ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انھوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور آپ کو بتایا کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دو سالوں کا پیشگی صدقہ دے دیا ہے آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا: عباس رضی اللہ عنہ نے زکواۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۳۷۳۵۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرلیا تو دوسرے دن آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ہنس دیئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ہم نے آپ کو اس طرح ہنستے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں۔ انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس اور میرے بھائی علی بن ابی طالب پر اہل فضاء حاملین عرش ارواح انبیاء اور چھ آسمانوں کے فرشتوں نے فخر کیا ہے اور میری امت پر اہل آسمان دنیا پر فخر کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

۳۷۳۵۷...... عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کی روایت ہے کہ انھیں خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ شہید نہیں ہوئے جس سے میرے دل سے ان کا مقام جاتا رہا میں نے کہا کہ اس شخص کو دیکھو وہ ہم سے زیادہ دنیا سے کنارہ کش رہتا تھا اور وہ اس حالت میں مرا کہ شہید نہیں ہوا میرے دل میں عثمان کے متعلق یہی خطرہ رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی میں نے کہا: اے عمر! تجھ پر افسوس ہے ہمارے بہترین لوگ مرتے ہیں شہید نہیں ہوتے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو میں نے کہا: اے عمر! تجھ پر افسوس ہے ہمارے بہترین لوگ مرتے ہیں اس کے بعد عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا مقام میرے دل میں پہلے کی طرح جاگزیں ہوگیا۔ رواہ ابن سعد وابوعبید فی العزیب

۳۷۳۵۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور بہت روئے پھر فرمایا: اے عثمان! تمہارے لیے خوشخبری ہے دنیا نے تجھے التباس میں ڈال ہے اور نہ ہی تو نے دنیا کو ملتبس کیا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۳۵۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو موت کے وقت بوسہ دیا۔ حتیٰ کہ آپ کے آنسو چہرہ اقدس پر بہہ رہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمار رضی اللہ عنہ

۳۷۳۶۰..... ابویعلی کندی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، بجز عمار بن یاسر کے اس جگہ پر بیٹھنے کا آپ سے زیادہ کوئی حق نہیں رکھتا۔ چنانچہ خباب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی پشت پر وہ نشانات دکھانے لگے جو مشرکین نے آپ کو طرح طرح کی اذیتیں دینے پر لگائے تھے۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبة و ابو نعیم فی الحلیة

۳۷۳۶۱..... عامر شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں اپنے سے دور رکھنا تمہیں برا لگتا ہے؟ عمار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر آپ یہی کہتے ہیں تو جب آپ نے مجھے عامل مقرر کیا مجھے برا لگا اور جب آپ نے مجھے معزول کیا اس وقت بھی برا لگا۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۷۳۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کی آواز پہچان لی اور فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دو جب عمار رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم اس پاکیزہ شخص کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ رواہ الطبرانی وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجه و ابویعلی وابن جریر وصححه والحاکم والشاشی و ابو نعیم فی الحلیة وسعید بن المنصور

۳۷۳۶۳..... "مسند عمر" حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو معزول کیا عمار رضی اللہ عنہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو عمر رضی اللہ عنہ ان سے معذرت کرنے لگے عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ نے مجھے عامل مقرر کیا اور نہ ہی مجھے معزول کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کس نے آپ کو عامل مقرر کیا اور کس نے معزول کیا عمار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سب کچھ اللہ نے کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اسی طرح کہا کرو جس طرح عمار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ بخدا! آپ نے عامل مقرر کیا اور نہ ہی مجھے آپ نے معزول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۶۴..... حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کو ہم پر امیر مقرر نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر انھیں امیر مقرر کیا ہے امارت کے عہدے پر میری تقرری اگر درست تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر اس میں خطا تھی تو وہ میری طرف سے ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۶۵..... "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" سلام بن ابی جعد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے پاس بلایا ان میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ قریش کو سب لوگوں پر فوقیت و ترجیح دیتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا: عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالفرض اگر میرے ہاتھ میں جنت کی چابیاں ہوتیں تو میں وہ بنی امیہ کو دے دیتا حتیٰ کہ وہ سب کے سب جنت میں داخل ہو جاتے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا: کیا میں تمہیں عمار رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نہ سناؤں؟ کہ میں

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا آپ بطحاء میں چل رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ عمار رضی اللہ عنہ کے والد والدہ اور خود عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے انھیں سخت تکلیفیں دی جارہی تھیں پھر عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا زمانہ ایسا ہی ہے! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو پھر فرمایا: یااللہ! یاسر کی آل اولاد کی مغفرت فرما اور تو ایسا ہی کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی والبغوی فی مسند عثمان والعقیلی وابن الجوزی فی الواھیات وابن عساکر

۳۷۳۶۶..... "ایضاً" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بطحاء میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چل دیا آپ کا حضرت عمار اور ان کی والدہ کے پاس سے گزر ہوا انھیں مکہ میں (اسلام قبول کرنے پر) سخت تکلیفیں دی جارہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: آل یاسر! صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ بلاشبہ تمہارا ٹھکانا جنت میں ہے۔

رواہ الحارث والبغوی فی مسند عثمان وابن مندہ وابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر

۳۷۳۶۷..... "ایضاً" زید بن وہب کی روایت ہے کہ قریش نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر بہت سختیاں کی ہیں۔ چنانچہ قریش عمار رضی اللہ عنہ پر چڑھ دوڑے اور انھیں خوب مارا عمار رضی اللہ عنہ اپنے گھر بیٹھ گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی عیادت کرنے آئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے اور منبر پر چڑھے پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: اے عمار! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی عمار کا قاتل دوزخ میں جائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر

۳۷۳۶۸..... "ایضاً" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بطحاء میں چل رہا تھا یکایک ہم عمار ان کے والد اور والدہ کے پاس جا پہنچے انھیں دھوپ میں سخت تکلیفیں دی جارہی تھیں تاکہ اسلام سے پھر جائیں ابو عمار بولے: یارسول اللہ! یہ روا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے آل یاسر صبر کرو یااللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما اور تو نے ایسا کر بھی دیا ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر

۳۷۳۶۹..... "ایضاً" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ عمار، ام عمار اور ابو عمار رضی اللہ عنہ سے فرمارہے تھے اے آل یاسر! صبر کرو! تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۰..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی جماعت قتل کرے گی ایک روایت میں ہے عمار کو باغی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... حضرت عمار رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہوئے قتل کیے گئے ہیں چونکہ جنگ جمل ہو یا جنگ صفین ہو ان میں جنگ کا فتنہ بھڑکانے کے اعتبار سے مرکزی کردار عبداللہ بن سبا اور اس کی ذریت کا ہے بلاشبہ خوارج اور سبائی لوگ فتنہ باغیہ۔ (یعنی باغی جماعت) تھے۔ اور عمار رضی اللہ عنہ کا قتل بھی ابن سبا کی ذریت کے ہاتھوں ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں فتنہ سبائیت اور سبائی فتنہ۔ از مترجم تنولی

۳۷۳۷۱..... "مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ" حضرت جابر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت عمار اور ان کے گھر والوں کے پاس سے گزرے انھیں سخت تکلیفیں دی جارہی تھیں آپ نے فرمایا: اے آل عمار! خوش ہو جاؤ! تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبھیقی وابن عساکر والضیاء

۳۷۳۷۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان (غزوہ احزاب کے موقع پر) خندق کھود رہے تھے جب کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ خندق سے باہر مٹی اور پتھر نکال کر کنارے ڈال رہے تھے عمار رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے رنجور تھے پھر اس دن روزہ بھی رکھا تھا کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہوگئے عمار رضی اللہ عنہ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے عمار! اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالو۔ تم نے اپنے آپ کو قتل کر دیا ہے حالانکہ تم بیماری سے رنجور ہو رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی باتیں سن کر کھڑے ہوگئے اور عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے پھر آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کے سر اور کاندھوں سے مٹی جھاڑنی شروع کر دی آپ فرمارہے تھے: بلاشبہ تم نے مرنا ہے حالانکہ تم نے اپنے آپ کو قتل کر دیا تھا اللہ کی قسم ہرگز نہیں ایک روایت میں ہے نہیں اللہ کی قسم۔ تم نہیں مرو گے حتیٰ کہ تمہیں ایک باغی

جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۳ عبداللہ بن مسلمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوشخصوں سے ملاقات ہوئی جو تیل لگائے حمام سے باہر آ رہے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انھوں نے جواب دیا: ہم مہاجرین میں سے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو مہاجر تو عمار بن یاسر ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة وابن عساکر

۳۷۳۷۴...... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابن سمیہ! تیرا ناس ہو! تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی دنیا میں تمہارا آخری توشہ پانی ملایا ہوا گرم دودھ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۵...... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے اور ان پر غشی طاری ہوگئی عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں خدشہ ہے کہ میں اپنے بستر پر مرجاؤں گا؟ میرے حبیب رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ مجھے باغی جماعت قتل کرے گی اور دنیا میں پرآخری توشہ پانی ملا دودھ ہوگا۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۳۷۶...... ابوالبختری کی روایت ہے کہ صفین کے دن جب لڑائی زوروں پر تھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے گھونٹ بھر دودھ منگوایا اور اسے پی لیا۔ اور پھر کہا: جناب رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا ہے: دنیا میں تمہاری آخری پینے کی چیز گھونٹ بھر دودھ ہوگا جسے تم پیو گے اور پھر مرجاؤ گے پھر عمار رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور قتل کردیئے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل ومسلم ویعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۳۷۷...... حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی لؤلؤہ کہتی ہے میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے نہیں مروں گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے صفین میں قتل کیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۸...... ام عمار حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی آیا کہتی ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے: کہنے لگے: میں اس بیماری سے نہیں مروں گا چونکہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ مؤمنین کی دو جماعتوں کے درمیان مجھے قتل کیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... یہی حدیث اصل الاصول ہے کہ نہ یہ جماعت قاتل ہوگی اور نہ ہی یہ بلکہ کوئی تیسرا گروہ جو باغی ہے اس نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو مومنین کی دو جماعتوں کے درمیان قتل کردیا۔ از مترجم

۳۷۳۷۹...... حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ دنیا میں تمہارا آخری توشہ پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۰...... قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کپڑوں سمیت دفن کرو میں جھگڑا کروں گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۱...... عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک چور نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا تھیلا چوری کرلیا حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے چور پکڑ لیا اور فرمایا: میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی کرے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۲...... حوشب فزاری کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جس دن حضرت عمار رضی اللہ عنہ قتل کردیئے گئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا ساز وسامان چھیننے والا اور قاتل دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۳...... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ عمار رضی اللہ عنہ قتل کردیئے گئے ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تیرا سامان چھیننے والا اور قاتل دونوں دوزخ میں جائیں گے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ ہی تو ان سے جنگ کررہے تھے عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ ﷺ نے فرمایا ہے اس کا قاتل اور اس کا سامان چھیننے والا دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۴...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عمار رضی اللہ عنہ اس وقت تک مبتلائے فتنہ نہیں ہوں گے جب تک بڑھاپے سے سٹھیانہ جائیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ابو یقظان فطرت پر ہے وہ اپنی فطرت کو مرتے دم تک نہیں چھوڑے گا یا پھر اس پر بے رحم

بڑھاپے کا حملہ نہ ہو جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۵۔۔۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: عثمانؓ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ سے چمٹ جاؤ کہا گیا: عمار رضی اللہ عنہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الگ ہی نہیں ہوتے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حسد جسم کے لیے سب سے بڑا ابلا کو ہے تمہیں عمار کا حضرت علیؓ سے قرب نفرت دلا رہا ہے حالانکہ اللہ کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمار سے افضل ہیں یہ فرق تو ایسا ہے جیسا غبار اور بالوں میں ہاں عمار رضی اللہ عنہ اخیار میں سے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۶۔۔۔حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ خندق سے مٹی باہر نکال رہے تھے تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی تمہاری آخری پینے کی چیز پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۷۔۔۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے اور عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان تو تکرار ہو گئی عمار رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کرنے چل پڑے میں بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عمار رضی اللہ عنہ آپ سے میری شکایت کر رہے تھے میں نے عمار پر اور غصہ کرنا شروع کر دیا جب کہ رسول اللہ ﷺ خاموش بیٹھے تھے عمار رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اسے نہیں سن رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا: جس نے عمار سے دشمنی کی اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے گا اور جو شخص عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والنسائی

۳۷۳۸۸۔۔۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ کی بات نہ ہوتی مجھے ابن سمیہ گالی نہ دیتا۔ آپ نے فرمایا: اے خالد! رک جاؤ جس نے عمار کو گالی دی اللہ اسے ذلیل کرے گا جس نے عمار کی تحقیر کی اللہ اس کی تحقیر کرے گا جس نے عمار کو بیوقوف کہا اللہ اسے بے وقوف بنائے گا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۳۸۹۔۔۔حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک کام کیا جو میرے لیے بہت زیادہ باعث خوف تھا کہ وہ مجھے عمار رضی اللہ عنہ کی وجہ سے آتش دوزخ میں نہ داخل کر دے۔ پوچھا گیا: بھلا وہ کیا ہے؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض لوگوں کے ساتھ عرب کی ایک بستی کی طرف بھیجا میں نے انھیں جا لیا بستی میں مسلمانوں کا بھی ایک گھرانہ تھا عمار رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے متعلق بات کی اور کہا: آپ انھیں رہا کر دیں میں نے کہا: نہیں حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ پاس چلا جاؤں پھر آپ چاہیں انھیں آزاد کر دیں یا ان کے متعلق جو چاہیں کریں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عمار رضی اللہ عنہ نے بھی اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی اندر آئے اور کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ خالد کی طرف نہیں دیکھتے اس نے ایسا اور ایسا کیا ہے؟ خالد رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! اگر آپ کی مجلس کے آداب ملحوظ نہ ہوتے ابن سمیہ مجھے کبھی گالی نہ دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! باہر نکل جاؤ۔ چنانچہ عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے باہر نکل گئے اور کہا رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کے خلاف میری مدد نہیں کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس شخص کو جواب نہیں دیتے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے جواب دینے سے مجھے اس کی حقارت نے روک دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عمار کو حقارت کی نظر سے دیکھا اللہ تعالیٰ اسے حقارت کی نظر سے دیکھے گا جس نے عمار سے بغض رکھا اللہ اس سے بغض رکھے گا میں باہر نکلا اور عمار کے پیچھے ہو لیا میں نے انھیں منا لیا اور انھوں نے میرے لیے استغفار کیا۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۷۳۹۰۔۔۔"ایضاً" رسول کریم ﷺ نے مجھے (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو) ایک سریہ میں بھیجا ہم نے موحدین کے ایک گھرانے کو جا لیا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں نے توحید کا اظہار کر کے اپنی جان بچانے کی کوشش کی ہے میں نے عمار رضی اللہ عنہ کی بات کی طرف مطلق توجہ نہ دی عمار رضی اللہ عنہ بولے: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر کروں گا چنانچہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمار رضی اللہ عنہ نے آپ سے میری شکایت کی جب عمار رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ مجھ سے کوئی باز پرس نہیں کر رہے بیٹھ پھر کر واپس لوٹ گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے نبی کریم ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو واپس بلایا اور فرمایا: اے خالد! عمار کو برا بھلا مت کہو چونکہ جو شخص عمار کو برا بھلا کہے گا اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے گا جو عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا جو عمار کو بے وقوف بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے بے وقوف بنائے گا

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے لیے استغفار کیجئے۔ اللہ کی قسم عمار کو ترت جواب دینے سے مجھے صرف اور صرف اس کی حقارت نے روکا ہے۔ اے خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا گناہ جو مجھے سب سے زیادہ خوفزدہ کررہا ہے وہ یہ کہ میں عمار رضی اللہ عنہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔

رواہ النسائی والطبرانی والحاکم

۳۷۳۹۱...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، بنت هشام بن ولید بن مغیرہ سے روایت نقل کرتے ہیں بنت هشام حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی دیکھ بھال کرتی تھیں وہ کہتی ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے آئے جب باہر نکلے، کہنے لگے: یا اللہ! ہمارے ہاتھوں عمار کی موت واقع نہ ہو۔ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ عمار کو باغی جماعت قتل کرے گی۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۳۹۲...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۳...... سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو (قبول اسلام پر) سخت اذیتیں دی جارہی تھیں عرض کیا: یارسول اللہ! کیا زمانہ ہمیشہ ایسا ہی رہتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما! تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۴...... محمد بن عبداللہ بن ابی رافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تجھے فئتہ باغیہ (باغی جماعت) قتل کرے گا۔ رواہ الرویانی وابویعلی وابن عساکر

۳۷۳۹۵...... ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابن سمیہ تیرا ناس ہوا! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۳۹۶...... ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی سر سے مٹی صاف کی اور فرمایا: اے ابن سمیہ تجھ پر افسوس ہے! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۷...... خیثمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا میں نے کہا: مجھے حدیث سنائیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اہل کوفہ میں سے ہوں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھ سے سوال کرتے ہو، حالانکہ تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کے علماء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہیں اور وہ شخص موجود ہے جسے شیطان سے پناہ دی گئی ہے یعنی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سول اللہ ﷺ مسجد تعمیر کررہے تھے جب کہ لوگ پتھر لاتے تھے اور لوگ ایک ایک پتھر اٹھاتے جب کہ عمار رضی اللہ عنہ دو دو پتھر اٹھا کر لائے لوگ ایک ایک اینٹ لاتے عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن سمیہ پر افسوس ہے۔ اسے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۹...... علاء، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۰...... ابوبکر بن حفص ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے میں نے ابوالیسر کو کہتے سنا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۱...... ابن شہاب بویسر اور زیاد بن فرد سے روایت نقل کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دراں حالیکہ عمار رضی اللہ عنہ تعمیر مسجد کے لیے دو دو اینٹیں اٹھارہے تھے فرمایا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں اجر وثواب حاصل کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کے کاندھوں اور پیٹھ سے مٹی صاف کرنی شروع کردی اور آپ نے فرمائے جارہے تھے: اے عمار تجھ پر افسوس ہے! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہتے ہیں: عمار بن یاسر کو دیکھو اسے فطرت پر موت آئے گی الا یہ کہ تکبر کی وجہ سے اس میں تھوڑی سی پھسلن آجائے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کی تعمیر شروع کی تو لوگ ایک ایک پتھر لائے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو دو پتھر لاتے نبی کریم ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ! عمار کو برکت عطا فرما اے ابن سمیہ! تجھ پر افسوس ہے تجھے باغی گروہ قتل کرے گا اور دنیا میں تیرا آخری توشہ پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۵..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ خندق کے دن پتھر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا رہے تھے فرمایا: اے ابن سمیہ پر افسوس ہے۔ اسے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۶..... حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا آپ عمار رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے تجھے باغی گروہ قتل کرے گا عمار کے قاتل کو دوزخ کی خبر دے دو۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۴۰۷..... عبداللہ بن حارث بن نوفل کی روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین سے واپس لوٹا تو میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا: اے ابا جان! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا جب مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی آپ نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اجر و ثواب کے بڑے حریص ہو بلاشبہ تو اہل جنت میں سے ہے تجھے باغی گروہ قتل کرے گا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں میں نے سنا ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۴۰۸..... حسن کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو فرمایا: ہمارے لیے مسجد بناؤ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیسے بنائیں؟ ارشاد فرمایا: اس کی چھت ایسی ہو جیسی موسیٰ علیہ السلام کی چھت تھی چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مسجد کی تعمیر شروع کر دی جب کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اینٹیں پکڑاتے جاتے تھے اور یہ شعر پڑھتے رہے:

اللھم ان العیش عیش الاخرۃ

فاغفر الانصار والمھاجرہ

یا اللہ اس زندگی تو آخرت کی زندگی ہے مہاجرین وانصار کی مغفرت فرما۔

اتنے میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے گزرے آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کے سر سے مٹی جھاڑنا شروع کر دی اور فرمایا: اے ابن سمیہ! تجھ پر افسوس ہے! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۹..... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مٹی اور پتھر مسجد کی طرف لا رہے تھے رسول اللہ ﷺ سے کسی نے آکر کہا: پتھر گر کر لگنے کی وجہ سے عمار رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمار نہیں مرا اسے تو باغی گروہ قتل کرے گا۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خندق کا دن نہیں بھولنے پاتا چنانچہ نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اینٹیں پکڑا رہے تھے اور آپ کا سینہ غبار آلود ہو گیا تھا جب کہ آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

الا ان الخیر خیر الاخرہ

فاغفر للانصار والمھاجرۃ

خبردار! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے یا اللہ انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ اتنے میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عمار پر افسوس ہے یا فرمایا: ابن سمیہ پر افسوس ہے۔ اسے باغی ٹولہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۱..... "مسند علی" سعد، محمد بن عمر وغیرہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے جو شخص حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قتل کو عظیم تر نہیں سمجھتا اور انھیں پیش آنے والی مصیبت کو گراں تر نہیں سمجھتا وہ رشد و ہدایت سے کوسوں دور ہے، جس دن عمار نے اسلام قبول کیا اللہ نے ان پر رحم فرمایا جس دن قتل ہوئے اللہ نے ان پر رحم فرمایا اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھائے جائیں گے اس دن بھی اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے گا چنانچہ نبی کریم ﷺ کے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا جائے تو ان میں سے چوتھے عمار ہوتے پانچ کا ذکر کیا جائے تو پانچویں عمار ہوتے رسول اللہ ﷺ کے قدماء صحابہ میں سے کسی نے بھی شک نہیں کیا کہ عمار رضی اللہ عنہ جنتی ہیں پس عمار کو جنت مبارک ہو۔ البتہ کہا جاتا ہے عمار حق کا ساتھ دیتے ہیں اور حق ان کے ساتھ گھوم جاتا ہے عمار حق کے ساتھ ہوتے ہیں خواہ حق جہاں بھی دوران کرے عمار کا قاتل دوزخ میں جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۲..... "ایضاً" اوس بن ابی اوس کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے انھیں کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار کا خون اور گوشت پوست آتش دوزخ پر حرام ہے کہ آگ اسے کھا جائے یا چھو جائے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹۱۔

۳۷۴۱۳..... مجاہد کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمار رضی اللہ عنہ پر پتھر لا د رہے تھے آپ ﷺ مسجد تعمیر کر رہے تھے آپ نے فرمایا: صحابہ اور عمار کو کیا ہوا وہ انھیں جنت کی طرف بلاتا ہے اور صحابہ اسے دوزخ کی طرف بلا رہے ہیں یہ تو بدبخت برے لوگوں کے فعل ہے ایک روایت ہے کہ یہ تو بدبخت گناہگاروں کی عبادت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۴..... "مسند علی" محمد بن سعد بن ابی وقاص انہی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق عمار کے ساتھ ہے جب تک اس پر تکبر کا غلبہ نہ ہو جائے۔ رواہ سیف و ابن عساکر

۳۷۴۱۵..... مجاہد اسامہ بن شریک سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں اور عمار کو کیا ہوا؟ عمار انھیں جنت کی طرف بلاتا ہے اور لوگ اسے دوزخ کی طرف بلا رہے ہیں۔ عمار کا قاتل اور اس کا ساز و سامان چھیننے والا دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر وقال ھذا دوی موصولاً والمحفوظ عن مجاھد و مرسلاً

۳۷۴۱۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمار کو باغی ٹولا قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۱۷..... مصعب بن عبداللہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور انھیں گلے لگا لیا اور فرمایا: سوار ہو کر ہجرت کرنے والے کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں مصعب کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ عکرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑے ہونے اور ان پر خوش ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے خواب دیکھا گویا آپ جنت میں داخل ہو گئے ہیں اور آپ نے جنت میں کھجوروں کا خوشہ لٹکا دیکھا جو آپ کے دل کو بہت بھایا آپ نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ جواب ملا: یہ ابو جہل کا ہے آپ پر یہ بہت ہی گراں گزرا اور فرمایا: ابو جہل کا جنت سے کیا تعلق اللہ کی قسم ابو جہل جنت میں کبھی داخل نہیں ہو گا چنانچہ جب آپ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو بحالت مسلمان دیکھا تو خواب میں دکھائی دینے والے خوشے کی تعبیر عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے لی۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ فتح مکہ کے بعد مدینہ واپس لوٹ آئے تھے عکرمہ رضی اللہ عنہ جب بھی انصار کی مجلسوں کے پاس سے گزرتے انصار کہتے یہ ابو جہل کے بیٹے ہیں اور ابو جہل کو گالیاں دیتے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کو گالیاں دے کر زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ۔ رواہ الزبیر و ابن عساکر

فائدہ: ..... ایک حدیث میں آپ نے فرمایا: "لاتسبوا الاموات" مردو کو گالیاں مت دو۔ ایک اور حدیث ہے "لا تسبوا الاموات

فانهم افضوا الى ماقدموا ''مردوں کو گالیاں مت دو چونکہ وہ اپنے اعمال کی جزا یا سزا بھگتنے آگے پہنچ چکے ہیں۔ انہی دلائل کی روشنی میں علماء نے یزید بن معاویہ کو برا بھلا اور سب وشتم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا یزید پر لعن طعن کرنے والوں کو سوچ لینا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کی کیا تعلیمات ہیں۔

۳۷۴۱۸..... ثابت بنانی کی روایت ہے کہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ فلاں فلاں جنگوں میں پیادہ پا حملہ آور ہوتے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے: ایسا مت کرو چونکہ تمہارا قتل ہو جانا مسلمانوں پر بہت گراں گزرے گا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے خالد! میرا راستہ چھوڑ دو تم نے مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا ہے اس اعتبار سے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سبقت حاصل ہے جب کہ میں اور میرا باپ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں پر بہت سختیاں کرتے تھے چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ پیدل تھے، آگے بڑھے حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔

رواه يعقوب بن ابی سفيان وابن عساكر

۳۷۴۱۹..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ھشام نے اسلام قبول کر لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! عکرمہ آپ سے ڈر کر یمن کی طرف بھاگ گیا ہے اسے خوف ہے کہ آپ اسے قتل کر دیں گے آپ اسے امن دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے امن ہے ام حکیم رضی اللہ عنہ عکرمہ کی تلاش میں نکل پڑیں ان کے ساتھ ان کا ایک رومی غلام بھی تھا رومی غلام خواہش نفس کے لیے ام حکیم کو پھسلانے لگا ام حکیم اسے تمنا دلواتی رہی حتیٰ کہ قبیلہ عک کی ایک بستی پر پہنچیں بستی والوں سے غلام کے خلاف مدد چاہی بستی والوں نے غلام باندھ دیا ام حکیم تہامہ کے ساحل کی طرف آئیں جب کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ ساحل پر پہنچ کر کشتی میں سوار ہوئے کشتی ڈگمگانے لگی کشتی بان نے کہا: یہاں اخلاص سے رب کو پکارو عکرمہ رضی اللہ عنہ بولے: میں کیا کہوں؟ کشتی بان نے کہا: لا الہ الا اللہ کہو عکرمہ بولے: میں تو اسی کلمہ سے بھاگ کر یہاں پہنچا ہوں لہٰذا مجھے یہیں اتار دو۔ اتنے میں ام حکیم رضی اللہ عنہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو آن لیا اور بولیں: اے میرے چچا کے بیٹے میں تیرے پاس ایسی ہستی کے پاس سے آئی ہوں جو سب سے زیادہ صلہ رحم لوگوں پر سب سے زیادہ مہربانی کرنے والا اور لوگوں میں سب سے افضل ہے اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو ام حکیم رضی اللہ عنہا نے خوب اصرار کیا عکرمہ رک گئے جب ام حکیم پاس پہنچیں بولیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تمہاری جان بخشی کروالی ہے عکرمہ بولے: یہ کام تم نے کیا ہے؟ بولیں: جی ہاں میں نے ہی آپ سے بات کی آپ نے تمہیں امان دیا ہے۔ ام حکیم کے ساتھ عکرمہ واپس لوٹ آئے ام حکیم نے رومی غلام کی بدکرداری کا ذکر کیا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا حالانکہ ابھی عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ کے قریب ہوئے تو فرمایا: عکرمہ بن ابی جہل مومن و مہاجر ہو کر آئے گا لہٰذا تم اس کے باپ کو گالیاں مت دو چونکہ مردے کو گالی دینا زندہ کو اذیت پہنچانا ہے جب کہ وہ گالی مردے کو نہیں پہنچی عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے قضائے حاجت کا مطالبہ شروع کر دیا مگر وہ مسلسل انکار کرتی رہی اور کہہ دیتی تو کافر ہے میں تو مسلمان ہوں وہ کہتے تجھے کسی عظیم تر معاملہ نے مجھ سے روک دیا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ ان کی طرف کود پڑے آپ کو مارے خوشی کے اپنے اوپر چادر لینے کا بھی خیال نہیں رہا پھر رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور عکرمہ رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کھڑے رہے ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی نقاب کیے ہوئے تھی عکرمہ بولے: یا محمد! اس عورت نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے میری جان بخش دی ہے حکم ہوا! یہ سچ کہتی ہے تمہیں امان ہے۔ عکرمہ بولے: اے محمد! کس چیز کی دعوت دیتے ہو فرمایا: میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم گواہی دو'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں یہ کہ نماز قائم کرو زکوۃ دو اور فلاں فلاں کام کرو'' حتیٰ کہ آپ نے اسلام کی چند خصلتیں گنیں عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ کو دعوت حق دیتے ہیں بخدا! قبل ازیں بھی آپ نے ہمارے اندر رہتے ہوئے اس کی دعوت دی جب کہ آپ سب سے سچے اور سب سے زیادہ مہربان تھے بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اقرار شہادت سے بہت خوش ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سب سے بہترین چیز کی تعلیم دیں جسے میں کہوں فرمایا تم کلمہ شہادت کہو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت دھرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج تم مجھ سے جو چیز مانگو گے میں تمہیں ضرور دوں گا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میں جو آپ سے جس طرح کی بھی عداوت کی ہے یا کوئی بھی آپ کے خلاف سفر کیا ہے یا جہاں

کہیں بھی آپ سے جنگ کی ہے یا آپ کی شان میں جو بھی گستاخی کی ہے خواہ آپ حاضر تھے یا غائب ان سب امور کی اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اس نے جو بھی مجھ سے عداوت کی اور تیرے نور کو مٹانے کے لیے جہاں بھی اس نے سفر کیا اس میرے سامنے جو بھی میری گستاخی کی یا غائبانہ طور پر گستاخی کی اسے معاف فرما عکرمہ بولے: یارسول اللہ میں راضی ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکاوٹ بننے کے لیے جو اخراجات کیے میں ان کا دگنا اللہ کی راہ میں خرچ کروں گا میں نے اللہ کی راہ میں رکاوٹ بننے کے لیے جس جوانمردی سے لڑا ہوں اس کا دگنا اللہ کی راہ میں لڑوں گا پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ہتھیلی پر جان رکھ کر اسلام کے لیے بے دریغ لڑے آخر (یرموک میں) شہید ہوئے رسول اللہ ﷺ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کی بیوی پہلے نکاح ہی میں انھیں واپس کردی واقدی اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں کہ سہیل بن عمرو نے حنین کے دن کہا: محمد اور اس کے ساتھیوں نے عکرمہ اور اس کی بیوی کا امتحان نہیں لیا عکرمہ نے اس سے کہا: وہ یہ کچھ نہیں چاہتے۔ معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے محمد کے ہاتھ میں تو نہیں ہے اگر میں آج پہلو تہی کروں گا تو کل اس کا انجام مجھے ہی بھگتنا پڑے گا سہیل نے کہا: بخدا تمہارا واقعہ تو اس کے خلاف ہے۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ بولے: اے ابویزید! ہم اس سے قبل بخدا! غیر موزوں مقام میں تھے ہمارے عقلیں الٹی پڑی تھیں ہم پتھروں کی پوجا کرتے تھے جو نہ نفع کے مالک تھے نہ نقصان کے۔ رواہ الواقدی و ابن عساکر

۳۷۴۲۰......زبیر بن موسیٰ مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) ابوجہل کے لیے کھجوروں کا ایک خوشہ دیکھا جب عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! میرے خواب کی تعبیر عکرمہ ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: عکرمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ جب میں مدینہ میں چلتا پھرتا ہوں لوگ کہتے ہیں: یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے حمد وثناء کے بعد فرمایا: لوگ معادن۔ (معدن یمن کان کی جمع معادن) ہیں جو جاہلیت میں افضل تھا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ بیدار کرلے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۱......زہری مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب عکرمہ بن ابی جہل مدینہ آئے انصار کے پاس سے گزرتے وہ کہتے: یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی اور کہا: میرے خیال میں مجھے واپس مکہ لوٹ جانا چاہیے۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو خبر کردی آپ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگ معاون (کانیں) ہیں جو جاہلیت میں سب سے بہتر تھا وہ اسلام میں بھی سب سے بہتر ہے بشرطیکہ جب وہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرلے کسی مسلمان کو کافر کی وجہ سے اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۲......''مسند عکرمہ'' عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جس دن میں ہجرت کر کے آپ کے پاس پہنچا: ہجرت کر کے آنے والے کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں نے آپ کی مخالفت میں جس قدر اخراجات کئے ہیں اس سے دگنا اللہ کی راہ میں خرچ کردوں گا۔ رواہ الترمذی وقال: ھکذا حدیث البغوی و ابن مندہ و ابن عساکر

۳۷۴۲۳......عامر بن سعد، عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب عکرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرمایا: راکب مہاجر کو ہم مرحبا کہتے ہیں۔ پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا کہوں؟ فرمایا: تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ عرض کیا: میں اس کے بعد اور کیا کہوں؟ فرمایا: تم کہو: یا اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں مہاجر ومجاہد ہوں عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا اقرار کیا: پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے جو چیز مانگو گے میں تمہیں عطا کروں گا۔ عرض گیا: میں آپ سے مال نہیں مانگتا میں قریش میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ لیکن میری آپ سے صرف ایک گزارش ہے کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے جو اخراجات کئے ہیں اللہ کی قسم اگر میری عمر دراز ہوئی میں اس سے دگنا چوگنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۴......''مسند انس رضی اللہ عنہ شعبہ، خالد حذاء کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے صحر

انصاری کو قتل کیا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ہنس پڑے انصار نے کہا: یارسول اللہ، آپ ہنس رہے ہیں کہ آپ کی قوم کے ایک شخص نے ہماری قوم کے ایک شخص کو قتل کر دیا آپ نے فرمایا: مجھے اس چیز نے نہیں ہنسایا لیکن اس نے اسے قتل کیا ہے اور وہ اس کے درجہ میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ

۳۷۴۲۵ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو دیکھنا چاہے وہ عمرو بن اسود کی سیرت دیکھ لے۔ رواہ احمد بن حنبل

حضرت عثمان ابوقحافہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۲۶ قاسم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابوقحافہ کو لیکر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: تم نے اس بزرگ کو گھر پر ہی کیوں نہیں رہنے دیا حتی کہ میں خود اس کے پاس آ جاتا۔ میں نے عرض کیا: بلکہ یہی آپ کے پاس حاضر ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہے آپ نے فرمایا: ہمیں اس کے بیٹے کے احسانات اچھی طرح یاد ہیں۔ رواہ البزار والحاکم

۳۷۴۲۷ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کے پاس ابوقحافہ رضی اللہ عنہ لائے گئے تاکہ بیعت کریں جب کہ ابوقحافہ کا سر اور داڑھی بالکل سفید ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی چیز سے اس کا سر اور داڑھی تبدیل کر دو۔ یعنی مہندی وغیرہ سے بال سرخ کردو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۸ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ (گھر میں) داخل ہوئے اور اطمینان سے بیٹھ گئے آپ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لائے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا فرمایا: اے ابوبکر! اس بزرگ کو گھر پر ہی کیوں نہیں رہنے دیا حتی کہ میں خود چل کر اس کے پاس آ جاتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یارسول اللہ! یہ آپ کی طرف چل کر آنے کا زیادہ حقدار ہے چنانچہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور شہادت حق کا اقرار کیا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۴۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی باپ کے سوا کسی مہاجر کے باپ نے اسلام قبول نہیں کیا۔ رواہ ابن مندہ وموسی بن عقبہ

۳۷۴۳۰ زہری کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن جب ابوقحافہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائے گئے ان کا سر سفید پھول کی مانند تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے بوڑھے بزرگ کو اس کے گھر میں کیوں نہیں ٹھہر نے دیا تاکہ ہم ابوبکر کی عظمت واکرام کی خاطر خود آ جاتے آپ نے حکم دیا کہ اس کے بالوں کا رنگ تبدیل کر دو پھر آپ نے ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لے لی۔ ابوقحافہ مدینہ آئے حتی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کو پایا ہے جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان سے پہلے وفات پا گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال میں سے چھٹے حصہ کے وارث بنے جو انھوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو واپس دے دیا۔ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۴ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ستانوے (۹۷) سال تھی۔ رواہ عبدالرزاق

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۴۳۱ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! عمرو بن العاص نے میری ہجو کی ہے حالانکہ وہ

جانتا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں تو بھی اس کی ہجو کراور س پر لعنت کر اسی بقدر جتنی اس نے میری ہجو کی یا فرمایا: میری ہجو کی جگہ۔

رواہ الرویانی وابن عساکر وقال: فی اسنادہ مقال

کلام:.......حدیث ضعیف ہے ابن عساکر کے بقول اس کی سند میں مقال ہے۔

۳۷۴۳۲.....جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عمرو بن العاص کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ابوعبداللہ ام عبداللہ اور عبداللہ اچھے گھر والے ہیں۔رواہ ابن عساکر

۳۷۴۳۳.....جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنی چادر اوڑھے سور ہے تھے یا سونے کے قریب تھے فرمانے لگے: یا اللہ! عمرو کی مغفرت فرما۔ تین بار فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمرو؟ فرمایا: عمرو بن العاص میں نے جب بھی اسے صدقہ کی پیشکش کی وہ میرے پاس صدقہ لیتا آیا۔رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۷۴۳۴.....عمرو بن مرہ کی روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ تم سے مشورہ لیتے تھے اور تمہیں لشکروں کا امیر امقرر کر کے بھیجتے تھے عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا شاید رسول اللہ ﷺ اس سے میرے ساتھ الفت کرنا چاہتے ہوں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۴۳۵.....''مسند عقلمہ بلوی'' علقمہ بن رمثہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا پھر رسول اللہ ﷺ خود بھی ایک سریہ کے ساتھ چل پڑے ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھ لگ گئی اور پھر بیدار ہوگئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے: ہم آپس میں مذاکرہ کرنے لگے کہ عمرو کس کا نام ہے۔ ایک بار پھر آپ کی آنکھ لگ گئی اور پھر بیدار ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ عمرو کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عمرو بن العاص۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ان کا کیا حال ہے؟ میں نے عمرو کو اس لیے یاد کیا ہے کہ جب بھی میں نے صدقہ لانے کا اعلان کیا عمرو نے صدقات دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ میں عمرو سے کہتا اے عمرو! یہ کہاں سے لے آئے ہو؟ وہ کہتا: اللہ تعالیٰ کے پاس سے لایا ہوں۔ عمرو نے سچ کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عمرو کے لیے بہت خیر و بھلائی ہے۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن مندہ وابن عساکر والدیلمی وسندہ صحیح

۳۷۴۳۶.....''مسند عمر'' زید بن اسلم کی روایت ہے کہ حضرت بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے تمہاری ذھاہنت اور عقلمندی پر تعجب ہے پھر تم کیسے مہاجرین اولین کی صف میں شامل نہیں ہوسکے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کو یہ بات عجیب نہ لگے چونکہ میں ایسا شخص ہوں کہ جسکا دل کسی اور ذات کے قبضہ قدرت میں ہے جس سے چھٹکارا پانے کی کوئی صورت نہیں بن پڑتی الا یہ کہ اللہ تعالیٰ خود کوئی ارادہ کر فرمائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔رواہ ابن عساکر

حضرت عویمر بن عبداللہ بن زید ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۳۷۴۳۷.....جویریہ مندرجہ ذیل حدیث کا کچھ حصہ نافع سے روایت کرتے ہیں اور کچھ حصہ ابودرداء کی اولاد میں سے ایک شخص سے کہتے ہیں: ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شام جانے کے لئے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتا الا یہ کہ تم عامل کا عہدہ قبول کرو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عامل۔ (گورنر) نہیں بننا چاہتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: تب میں تمہیں شام جانے کی اجازت بھی نہیں دے سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شام میں جاؤں گا تا کہ وہاں لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی سنت تعلیم کروں اور ان کے ساتھ نماز پڑھوں۔ تاہم انھیں اجازت دے دی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوگئے جب شام میں مسلمانوں کی چھاؤنی نے قریب پہنچے تو باہر ہی قیام کیا حتیٰ کہ جب شام ہوئی اور رات چھاگئی فرمایا: اے یرفاء۔ (خادم کا نام تھا) مجھے یزید بن ابی سفیان کے پاس لے چلو تا کہ میں دیکھوں کہ اس کے پاس رات کو باتیں کرنے والے ہیں چراغ جل رہے ہیں یا نہیں اور وہ مسلمانوں کے مال غنیمت سے

لیے ہوئے دریباج وریشم کے بچھونے پہ سویا ہے تم اسے سلام کرنا وہ تجھے سلام کا جواب دے گا تم اس سے اجازت طلب کرنا وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے کہ تم کون ہو چنانچہ ہم چل پڑے جب دروازے پر پہنچے یرفا نے کہا: السلام علیکم! یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بولے: وعلیکم السلام بولا: کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ جواب ملا: تو کون ہے۔ کہا: میں یرفاء ہوں اور یہ وہ شخص ہے جس کا آنا تمہیں اچھا نہیں لگتا اور یہ امیر المؤمنین ہیں۔ یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا کیا دیکھتے ہیں کہ رات کو باتیں کرنے والے موجود ہیں چراغ جل رہا ہے اور وہ خود دیباج وریشم کا بچھونا لگائے بیٹھے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یرفاء دروازے پر رہو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے درہ مارنے کے لیے کان میں رکھ لیا پھر ساز وسامان جمع کیا اور کمرے کے درمیان رکھ دیا پھر گھر میں حاضرین سے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص یہاں سے ملنے نہ پائے حتیٰ کہ میں واپس لوٹ آؤں۔ پھر دونوں وہاں سے نکل پڑے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یرفاء! ہمیں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ تاکہ ہم اس کے پاس رات کے قصہ گو دیکھیں چراغ اور دیباج وریشم کا بچھونا دیکھیں جو کہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے ہیں۔ تم اس پر سلام کرو گے وہ تمہیں سلام کا جواب دے گا تم اندر جانے کی اجازت طلب کرنا وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے تم کون ہو چنانچہ ہم عمرو رضی اللہ عنہ دروازے پر پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیکم! جواب ملا وعلیکم السلام کہا: میں داخل ہو سکتا ہوں جو اب دیا: تم کون ہو؟ یرفا نے جواب دیا: یہ وہ شخص ہے جس کا آنا تمہیں اچھا نہیں لگے گا یہ امیر المؤمنین ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا کیا دیکھتے ہیں کہ رات کے قصہ گو یا چراغ اور دیباج وریشم کے بچھونے موجود ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یرفاء! دروازے پر رہو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ساز وسامان جمع کیا اور گھر کے درمیان رکھ دیا آپ نے درہ کان میں رکھ دیا فرمایا: تم لوگ یہاں سے ہرگز ملنے نہ پاؤ تاوقتیکہ میں واپس لوٹ آؤں۔ فرمایا: اے یرفاء ہمیں ابوموسیٰ کے پاس لے جاؤ تاکہ میں وہاں رات کے قصہ گو چراغ اور صوف کے بچھونے دیکھوں جو کہ مسلمانوں کے مال غنیمت سے ہیں۔ تم اس سے اجازت طلب کرو گے وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے کہ تم کون ہو۔ چنانچہ ہم چل پڑے ہم نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس رات کے قصہ گو چراغ اور صوف (اون) کے بچھونے دیکھے عمر رضی اللہ عنہ نے مارنے کے لیے درہ کان میں رکھ لیا اور فرمایا: اے ابوموسیٰ تم بھی ایسے ہو گئے ہو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے یہ جو کچھ دیکھا ہے میرے ساتھیوں نے کیا ہے۔ اللہ کی قسم مجھے بھی وہی کچھ مل پایا ہے جو کچھ دوسرے لوگوں کو ملا ہے۔ فرمایا: یہ کیا ہے جواب دیا: شہر والوں کو خیال ہے یہ ہی چیز اصلح اور زیادہ مناسب ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سامان لپیٹا اور گھر کے درمیان رکھ دیا حاضرین سے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہاں سے نکلنے نہ پائے تاوقتیکہ میں تمہارے پاس لوٹ نہ آؤں۔ جب ہم ان کے پاس سے نکلے عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے یرفاء اب ہمیں ہمارے بھائی کے پاس لے چلو ہم اسے ضرور دیکھیں گے اس کے پاس رات کی قصہ گوئی ہوگی اور نہ ہی چراغ جل رہا ہوگا اس کے دروازہ پر تالہ بھی نہیں ہوگا اس کا بچھونا کنکریاں ہوں گی اس نے عام سی گدڑی کا تکیہ بنا رکھا ہوگا اور اپنے اوپر باریک سی چادر اوڑھی ہوگی وہ سردی سے ٹھٹھر رہا ہوگا تو اسے سلام کرے گا وہ تجھے سلام کا جواب دے گا تو اس سے اجازت طلب کرے گا وہ تجھے اجازت دے دے گا قبل ازیں کہ اسے معلوم ہو تم کون ہو ہم چل پڑے حتیٰ کہ جب اس کے دروازے پر پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیکم جواب ملا وعلیکم والسلام کہا: میں اندر آجاؤں؟ جواب ملا اندر آجاؤ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ دروازہ کھول کر اندر گئے دروازے پر کوئی رکاوٹ نہیں ہم تاریک گھر میں داخل ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اسے تلاش کرنے لگے بالآخر ان کا ہاتھ اس پر جا لگا تکیہ ٹٹول کر دیکھا وہ عام سی گدڑی کا بنا تھا ان کا بچھونا دیکھا تو وہ کنکریوں کا تھا اوڑھنی دیکھی تو وہ عام باریک سی چادر تھی۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ بولے: یہ کون ہے؟ کہا امیر المؤمنین ہیں فرمایا: جی ہاں کہا بخدا میں آپ کو اس سال سے مؤخر کرتا رہا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے کیا میں تمہیں وسعت نہ دے دوں؟ کیا میں تمہیں آسودگی میں نہ کر دوں؟ ابودرداء رضی اللہ عنہ بولے: کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ حدیث یاد ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کونسی حدیث کہا: وہ یہ ہے کہ "تمہیں دنیا میں اتنا گزارہ ہے کافی ہے جتنا کہ مسافر کا زادراہ عمر رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کیا کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ دونوں ل صبح تک پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ رواہ الیشکری فی الیشکریات وابن عساکر

۳۷۴۳۸......حوشب فزاری کی روایت ہے کہ انھوں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطاب کرتے سنا وہ فرما رہے تھے: جتنا تمہیں علم ہے اس پر

کتنا عمل کیا؟ کتاب اللہ کی ہر آیت یا تو ڈانٹنے والی ہے یا کسی چیز کا حکم دیتی ہے ہر آیت اپنے فریضہ کا مجھ سے سوال کرتی ہے میرے خلاف ہر والی آیت گواہی دیتی ہے کہ میں عمل نہیں کرتا ڈانٹنے والی آیت گواہی دیتی ہے کہ میں باز نہیں آ رہا تو کیا میں چھوڑ دوں۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ

۳۷۴۳۹..... "مسند عمر" عبدالواحد بن ابی عون دوسی کہتے ہیں: حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ ہی میں آپ کے ساتھ ٹھہر گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کو پیارے ہو گئے آپ کی رحلت کے بعد عرب مرتد ہو گئے طفیل رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو کر جہاد کے لیے روانہ ہوئے حتیٰ کہ طلیحہ اور سرزمین نجد سے فارغ ہوئے پھر مسلمانوں کے ساتھ یمامہ کی طرف روانہ ہوئے ان کے ساتھ ان کا بیٹا عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ بھی تھا چنانچہ جنگ یمامہ میں طفیل رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور ان کا بیٹا عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ زخمی ہوا ان کا ہاتھ کٹ گیا اور بری طرح متاثر ہوا بعد میں ہاتھ صحیح ہو گیا: چنانچہ ایک مرتبہ عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اتنے میں کھانا لایا گیا عمرو رضی اللہ عنہ اس سے الگ ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ الگ ہو جانے کی وجہ دریافت کی اور فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھ کی وجہ سے الگ ہو گئے ہو عرض کیا: جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں کھانا چھکوں گا بھی نہیں جب تک تم اپنے ہاتھ سے کھاؤ گے نہیں عمرو رضی اللہ عنہ نے کھانا شروع کیا: عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! قوم میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کے بدن کا کچھ حصہ جنت میں پہنچ گیا ہو بجز تمہارے پھر عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یرموک میں حصہ لیا اور اسی میں شہید ہوئے۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۷۴۴۰..... حضرت عمرو بن طفیل ذوالنورین دوسی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کے کوڑے کے لیے دعا کی تھی جس سے ان کا کوڑا چمک اٹھا عمرو رضی اللہ عنہ اپنے کوڑے کی روشنی میں رات کو چلتے تھے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۴۴۱..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ کو خیبر سے اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ جانے کا حکم دیا عرض کیا: یارسول اللہ! جنگ پورے زور پر ہے جب کہ آپ مجھے جنگ سے غائب کرنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو کہ تم اللہ کے رسول کے قاصد ہو۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۲..... "مسند عمر" قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کسی چیز سے روکنا چاہا نہ ماننے پر کہا: میں ایسی سرزمین پر نہیں رہ سکتا چنانچہ مدینہ پہنچ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کیوں آ گئے ہو؟ عبادہ رضی اللہ عنہ نے ماجرا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی جگہ واپس لوٹ جاؤ اللہ تعالیٰ اس سرزمین کا برا کرے جس پر تو اور تجھ جیسے لوگ نہ ہوں معاویہ کو تمہارے اوپر حکمرانی کرنے کا کوئی حق نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۴۳..... عبادہ بن محمد بن صامت کی روایت ہے کہ جب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بستر گھر کے صحن میں نکالو۔ پھر حکم دیا کہ میرے پاس میرے غلاموں خادموں اور پڑوسیوں کو جمع کرو چنانچہ گھر والوں نے مذکورہ لوگوں کو جمع کیا جب لوگ جمع ہو گئے عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں دنیا میں میرا یہ آخری دن ہو گا اور آنے والی رات آخرت کی میری پہلی رات ہو گی مجھے معلوم نہیں شاید میرے ساتھ یا میری زبان سے کسی کے حق میں زیادتی ہوئی ہو لہٰذا اسے چاہئے کہ میری روح قبض ہونے سے پہلے پہلے مجھ سے قصاص لے لے۔ حاضرین نے کہا: بلکہ آپ والد ہیں اور آپ نے ہماری تربیت کی ہے عبادہ بن محمد کہتے ہیں: عبادہ بن صامت رضی

اللہ عنہ نے خادم کو کبھی بری بات نہیں کہی عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے معاف کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں فرمایا: یا اللہ! گواہ رہ پھر فرمایا خبردار! میری وصیت یاد رکھنا میں ہر انسان کو منع رونے سے کرتا ہوں جب میری روح قبض ہو جائے تو اچھی طرح سے وضو کرو اور پھر ہر شخص مسجد میں داخل ہو جائے نماز پڑھے عبادہ کے لیے اور اپنی ذات کے لیے استغفار کرے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔''استعینوا بالصبر والصلوٰۃ''صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو مجھے قبر میں جلدی دفن کرنا میرے پیچھے آگ نہ لانا اور میرے نیچے سرخ کپڑا نہ پھیلانا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۳۷۴۴۴..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں اور نقباء انصار میں سے ایک ہیں۔انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔رواہ البخاری ومسلم

حضرت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۵.....''مسند عمر''محمد بن مزاحم کی روایت ہے کہ حضرت عمر و بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر بنا کر بھیجا ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی کوئی خیر خبر نہیں آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے کاتب کو حکم دیا عمیر کو خط لکھو اللہ کی قسم میرا تو خیال ہے کہ عمیر نے ہمارے ساتھ خیانت کی ہے۔خط کا مضمون یہ تھا۔

''جونہی میرا خط تمہیں ملے فوراً میرے پاس آ جاؤ اور میرا خط پڑھتے ہی تم وہ سارا مال ساتھ لے کر آؤ جو تم نے مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے جمع کر رکھا ہے''۔

چنانچہ خط پڑھتے ہی حضرت عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ کے لیے تیار ہوئے اپنا چمڑے کا تھیلا لیا اور اس میں اپنا توشہ اور پیالہ رکھا چمڑے کا لوٹا تھیلے سے باندھ کر لٹکا لیا اپنی لاٹھی لی اور حمص سے پیدل چل کر مدینہ منورہ پہنچے مدینہ پہنچے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا چہرہ غبار آلود تھا بال لمبے ہو چکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ عمیر رضی اللہ عنہ بولے: آپ مجھے کس حال میں دیکھ رہے ہیں کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ میں صحتمند اور پاکیزہ وصاف وستھرے خون والا ہوں اور میرے ساتھ میری دنیا ہے جس کی باگ پکڑ کر میں کھینچ لایا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھے یہ اپنے ساتھ بہت سا مال لائے ہوں گے جو ابھی پہنچے ہیں اس لیے پوچھا: تمہارے ساتھ کیا مال ہے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے پاس میرا تھیلا ہے جس میں میں اپنا توشہ اور پیالہ رکھتا ہوں پیالہ میں کھا بھی لیتا ہوں سر دھو لیتا ہوں اور اسی میں کپڑے بھی دھو لیتا ہوں ایک لوٹا ہے جس میں وضو کرتا ہوں اور پیسے رکھتا ہوں میری ایک لاٹھی ہے جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اگر کوئی دشمن سامنے آ جائے تو اس سے اس کا مقابلہ بھی کرتا ہوں اللہ کی قسم دنیا میرے اس سامان کے علاوہ ہے (یعنی میری دنیاوی ضروریات اس سے پوری ہو جاتی ہیں) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: حمص سے تم پیدل چل کر آئے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: کیا وہاں تمہارا کوئی تعلقدار نہیں جس سے سواری لے کر آ جاتے؟ عرض کیا: وہاں کے لوگوں نے مجھے سواری نہیں دی اور نہ ہی میں نے ان سے سواری کا مطالبہ کیا ہے۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہت بُرے مسلمان ہیں وہ جنھوں نے اپنے گورنر کا خیال نہیں رکھا عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! اللہ سے ڈریئے اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمایا ہے جب کہ میں نے وہاں کے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھتے دیکھا ہے (جو شخص نماز پڑھ لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آ جاتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں کہاں بھیجا تھا اور تم نے کیا کیا؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں میں سمجھا نہیں ہوں۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ (سوال تو واضح ہے) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ نہ بتانے سے آپ غمگین ہوں گے تو میں آپ کو نہ بتاتا آپ نے جہاں مجھے بھیجا تھا وہاں پہنچ کر میں نے نیک لوگوں کو جمع کیا اور مسلمانوں سے مال غنیمت جمع کرنے کا ان کو ذمہ دار بنایا چنانچہ جب وہ مال جمع کر کے لے آئے میں نے وہ مال صحیح مصرف میں خرچ کیا اگر شرعاً اس میں آپ کا حصہ ہوتا میں آپ کے پاس ضرور لے کر آتا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہمارے پاس

کچھ نہیں لائے؟ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نفی میں جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو بہت اچھے گورنر ہیں جو اپنے ساتھ کچھ نہیں لے کر آئے لہٰذا ان کے لیے دوبارہ حمص کی گورنری کا عہد نامہ لکھ دو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میں آپ کی طرف سے گورنر بننے کو تیار نہیں ہوں اور نہ ہی آپ کے بعد کسی اور کی طرف سے کیونکہ اللہ کی قسم میں۔ (اس گورنری میں خرابی سے) بچ نہ سکا۔ میں نے ایک نصرانی سے۔ (امارت کے زعم میں) کہا تھا: اے فلاں اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کرے جب کہ ذمی کو تکلیف پہنچانا برا کام ہے اے عمر آپ نے مجھے گورنر بنا کر بڑی خرابیوں میں مبتلا کیا ہے۔ اے عمر میری زندگی کے سب سے برے دن وہ ہیں جن میں میں آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا (اور دنیا سے چلا نہیں گیا) پھر عمیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ سے اپنے گھر واپس لوٹ آئے ان کا گھر مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر تھا۔

جب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا تو یہی خیال ہے کہ عمیر نے ہم سے خیانت کی ہے (یہ حمص سے ضرور مال لے کر آیا ہے جو میرے پاس نہیں لایا بلکہ سیدھا اپنے گھر بھیج دیا ہے) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے حارث نامی آدمی کو سو (۱۰۰) دینار دے کر کہا یہ لے جاؤ اور عمیر کے پاس جا کر اجنبی مہمان بن کر ٹھہر جاؤ اگر اس کے گھر میں مال کی فراوانی دیکھو تو فوراً میرے پاس لوٹ آؤ اور اگر اسے تنگی کی حالت میں میں دیکھو تو سو (۱۰۰) دینار اسے دے دینا۔ حارث جب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے دیکھا کہ عمیر رضی اللہ عنہ ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے اپنی قمیص سے جوئیں نکال رہے ہیں حارث نے کہا: السلام علیکم! عمیر رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا: عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے آجاؤ اور ہمارے مہمان بن جاؤ حارث سواری سے اترا اور ان کے یہاں ٹھہر گئے پھر حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ جواب دیا: مدینہ سے فرمایا: امیر المؤمنین کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ جواب دیا: اچھے حال میں تھے پوچھا: مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: وہ بھی ٹھیک ہیں عمیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا امیر المؤمنین شرعی حدود قائم نہیں کرتے ہیں: حارث نے جواب دیا: امیر المؤمنین کے بیٹے سے کبیرہ گناہ ہو گیا تھا تو امیر المؤمنین نے اس پر حد شرعی قائم کی کوڑے سے اس کی پٹائی کی جس سے اس کا انتقال ہو گیا تھا عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! عمر کی مدد فرما جہاں تک میں جانتا ہوں وہ تجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔

چنانچہ حارث عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاں تین دن تک رہے ان کے ہاں جو کی صرف ایک ہی روٹی ہوتی تھے جسے مہمان کھا لیتا اور میزبان بھوکے رہ جاتے آخر جب فاقہ بہت زیادہ ہو گیا تو حارث سے کہا: تمہاری وجہ سے ہمارے گھر میں فاقوں تک نوبت پہنچ گئی ہے اگر مناسب سمجھو تو کہیں اور چلے جاؤ اس پر حارث نے سو دینار نکالے اور پیش کیے ساتھ کہا: یہ دینار امیر المؤمنین نے آپ کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ انھیں اپنے کام میں لائیں عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ واپس لے جاؤ ہمیں ضرورت نہیں اتنے میں بیوی بولی: دینار لے لو اگر ضرورت پڑی تو اس میں سے خرچ کر لینا ورنہ مناسب جگہ خرچ کر دینا عمیر رضی اللہ عنہ فرمایا: اللہ کی قسم میرے پاس کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں میں انھیں رکھوں گا اس پر ان کی بیوی نے اپنی قمیص کا نیچے والا دامن پھاڑ کر دیا جس میں انہوں نے وہ دینار رکھ لیے پھر باہر تشریف لائے دو دو چار چار کر کے سب کے سب فقراء، مساکین اور محتاجوں میں تقسیم کر دیئے حارث کا خیال تھا کہ عمیر رضی اللہ عنہ انھیں بھی کچھ دیں گے مگر عمیر رضی اللہ عنہ نے رخصت کرتے وقت اتنا کہا کہ امیر المؤمنین کو ہمارا سلام کہنا۔

حارث جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عمیر کا کیا حال ہے؟ حارث نے جواب دیا: وہ تو بہت سختی میں ہیں پوچھا: دیناروں کا کیا بنا؟ حارث نے کہا: مجھے نہیں پتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ: اے عمیر یہ خط پاتے ہی فوراً میرے پاس آجاؤ چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ آگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہم نے جو دینار بھیجے تھے ان کا کیا کیا؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے جو مرضی آئی کیا آپ ان دیناروں کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں مجھے ضرور بتاؤ دیناروں کا کیا کیا؟ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے ان کو اپنے لیے اگلے جہاں میں بھیج دیا ہے (یعنی ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیئے ہیں)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو ایک

وسق۔(یعنی پانچ من دس سیر) غلہ اور دو کپڑے دیئے جائیں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے غلہ کی ضرورت نہیں چونکہ میں گھر پر دو صاع (سات سیر) جو چھوڑ کر آیا ہوں ان دو صاع کے کھانے سے قبل اللہ تعالیٰ اور رزق پہنچادیں گے چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ نے غلہ تو نہ لیا البتہ دو کپڑے لیتے گئے اور فرمایا: فلاں ام فلاں کے پاس کپڑے نہیں ہیں (اسے دوں گا) پھر اپنے گھر واپس لوٹ آئے اور تھوڑے عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب ان کی وفات کی خبر پہنچی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ عمیر کو غریق رحمت کرے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے کہا: ہر شخص اپنے دل میں تمنا و آرزو کرے۔ فرمایا: لیکن میں تمنا کرتا ہوں کہ میرے پاس عمیر رضی اللہ عنہ جیسے لوگ ہوں جن کے ذریعے میں مسلمانوں کے امور (سرکاری کاموں) میں مدد لوں۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۶..... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا مکہ پہنچنے پر مکہ کے امیر نافع بن حرث نے ہمارا استقبال کیا نافع بن حرث نے کہا: میں اہل مکہ پر کسے نائب مقرر کروں عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عبدالرحمٰن بن ابزی کو نائب مقرر کرو: نافع نے کہا: آپ نے تو آزاد کردہ غلام کو نائب مقرر کردیا ہے جب کہ مکہ میں قریش رہتے ہیں اور محمد ﷺ کے اصحاب رہتے ہیں فرمایا: جی ہاں میں نے عبدالرحمٰن کو قرآن مجید کا سب سے بڑا قاری پایا ہے جب کہ مکہ میں لوگ حاضری دینے کے لئے آتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ لوگ کسی خوبصورت آواز والے قاری سے کتاب اللہ سنیں۔ کہا جی ہاں: میں عبدالرحمٰن بن ابزی کو ان لوگوں میں دیکھ رہا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ذریعے بلندی عطا فرمائی ہے۔ رواہ ابو یعلی

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۷..... ''عن عمر'' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں میں تجھے جانتا ہوں تم نے اس وقت ایمان لایا ہے جس وقت لوگ کفر کر رہے تھے اس وقت تم دین اسلام کی طرف متوجہ ہوئے جب لوگ پیٹھ پھیر کر جارہے تھے تم نے اس وقت وفا کی جب لوگوں نے دھوکا دیا۔ سب سے پہلا صدقہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کو خوش کیا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو خوش کیا ہے وہ قبیلہ بنی طے کا صدقہ ہے جو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن سعد والبخاری ومسلم والبیہقی

۳۷۴۴۸..... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی کسی نماز کا وقت آیا میں پہلے سے اس کے لیے تیار رہا ہوں اور پورے شوق سے اس نماز کو ادا کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۹..... بریدہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پاؤں کٹ گیا نبی کریم ﷺ نے زخم پر تھوکا جس سے زخم ٹھیک ہوگیا۔ رواہ ابن جریر

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے ابویزید! ہم تمہیں مرحبا کہتے ہیں: تم نے کس حال میں صبح کی ہے عرض کیا: میں نے صبح خیریت سے کی ہے۔ اے ابوقاسم! میں آپ کے حضور صبح کا سلام بجالاتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر والدیلمی

۳۷۴۵۱...... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوۂ موتہ میں حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کو مقابلہ کے لیے للکارا جب کافر مقابلہ کے لیے اتر آیا تو عقیل رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا رسول اللہ ﷺ نے عقیل رضی اللہ عنہ کو اس کی تلوار اور ڈھال انعام میں دی۔

رواہ البیھقی وابن عساکر

۳۷۴۵۲...... عبدالرحمٰن بن سابط کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے: میں تجھ سے دوگنی محبت کرتا ہوں۔ ایک محبت تجھ سے کرتا ہوں اور دوسری محبت ابوطالب کی بھی تیرے لیے ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت غلبہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۳...... عبدالمجید بن عیسیٰ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے غلبہ بن زید جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: یا اللہ میں اپنی عزت صدقہ کرتا ہوں تیری مخلوق میں جو اسے لینا چاہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات کو اپنی عزت صدقہ کرنے والا کہاں ہے؟ حضرت غلبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں یہ ہوں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کرلیا ہے۔

رواہ ابن البخار

حضرت عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۴...... عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے شہسواروں نے ہمارے اوپر غارت گری ڈالی آپ کے آدمی ہمارے اونٹ لے گئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کرلیا آپ نے اونٹ مجھے واپس کر دیئے جب کہ آپ کے آدمیوں نے اونٹ ابھی تک تقسیم نہیں کیے تھے۔ رواہ ابویعلی والبغوی وابن مندہ

حضرت عمیر بن وھب جمحی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۵...... عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ جنگ بدر کے بعد عمیر بن وہب صفوان بن امیہ کے ساتھ حجر میں مل بیٹھے عمیر قریش کے شیاطین میں سے ایک شیطان تھا اس کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اذیتیں پہنچاتے تھے جب آپ مکہ میں تھے ہر وقت آپ کے پیچھے پڑے رہتے تھے عمیر کا بیٹا وھب بن عمیر بدر کے قیدیوں میں سے تھا چنانچہ عمیر نے قلیب کنویں میں دفنائے جانے والے کفار اور پیش آنے والی مصیبت کا تذکرہ کیا صفوان نے کہا: اللہ کی قسم رؤساء قریش کے مرنے کے بعد زندگی میں لطف و مزہ نہیں رہا: عمیر نے بھی کہا: بخدا تم نے سچ کہا: اللہ کی قسم اگر مجھ پر قرض نہ ہوتا جب کہ میرے پاس ادائیگی کا سامان نہیں میرا اعیال بھی ہے جس کے ضائع ہونے کا مجھے خدشہ ہے تو میں سوار ہو کر محمد تک پہنچ جاتا حتیٰ کہ اسے قتل کر دیتا حالانکہ وہ میرے دادا کی اولاد ہے۔ میرا بیٹا مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ لہٰذا اسے چھڑا لاؤ۔ تمہارا قرضہ میرے ذمہ ہے تمہاری طرف سے میں اسے ادا کروں گا تمہارا اعیال میرے عیال کے مساوی ہوگا جب تک زندہ رہیں گے انھیں کسی چیز کی کمی نہیں لگے گی عمیر نے کہا: ہماری طے ہونے والی بات کو ہر صورت پوشیدہ رکھو بولا: میں یہی کروں گا۔

پھر عمیر نے اپنی تلوار منگوائی اسے تیز کیا اور زہر آلود کر کے نکل پڑا حتیٰ کہ مدینہ پہنچ گیا اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے اور غزوہ بدر کے متعلق آپس میں تبادلۂ خیال کر رہے تھے یکا یک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر عمیر بن وھب پر پڑی جب

اس نے مسجد کے دروازہ پر اپنا اونٹ بٹھایا عمیر نے اپنی تلوار گلے میں لٹکا رکھی تھی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتا اللہ کا دشمن ہے گلے میں تلوار لٹکائے یہاں پہنچ گیا ہے عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور انھیں عمیر کے آنے کی خبر دی آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار کے حمائل سے عمیر کو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے اندر لے آئے عمر رضی اللہ عنہ نے انصار سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے جاؤ اور انہی کے پاس بیٹھو کہیں یہ خبیث آپ کو کوئی گزند نہ پہنچائے چونکہ اس کا کوئی بھروسہ نہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر کو حمائل سے پکڑے ہوئے اندر داخل ہوئے اور آپ نے عمیر کو بحالت تذلیل دیکھا فرمایا اے عمر! اسے چھوڑ دو۔ اے عمیر میرے قریب آ جاؤ عمیر قریب چلا گیا اور کہا: تمہاری صبح اچھی ہو (یہ جاہلیت کا سلام تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارا "سلام" سے اکرام کیا ہے جو کہ اہل جنت کا سلام ہے عمیر بولا: اللہ کی قسم اے محمد میں ابھی نیا ہوں آپ نے فرمایا: اے عمیر کیوں آئے ہو؟ وہ بولا: میں اس قیدی کو لینے آیا ہوں جو آپ کے قبضہ میں ہے اس کے متعلق احسان کرو آپ نے فرمایا: تم نے اپنے گلے میں ننگی تلوار کیوں لٹکا رکھی ہے؟ وہ بولا: اللہ تعالیٰ تلواروں کا برا کرے کیا تلوار بھی کسی چیز سے بے نیاز کر سکتی ہے فرمایا: تم نے سچ کہا بھلا آئے کیوں ہو؟ جواب دیا: صرف اسی کام کے لیے آیا ہوں (جو ذکر کر دیا ہے) ارشاد فرمایا: کیوں تم اور صفوان بن امیہ مقام حجر میں مشورہ کرنے نہیں بیٹھے تھے تم نے قلیب کنویں میں پڑے قریش کا ذکر کیا پھر تو نے کہا: مجھ پر قرضہ نہ ہوتا اور میرے عیال کی بات نہ ہوتی میں چل پڑتا حتیٰ کہ محمد کو قتل کر دیتا چنانچہ مجھے قتل کرنے کی اجرت پر صفوان نے تمہارا اہل وعیال کو سنبھالنے کی ذمہ داری قبول کی حالانکہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہے عمیر بولا: میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں یارسول اللہ! ہم آپ کی تکذیب کر چکے وجہ اس کی صرف اتنی تھی کہ آپ ہمارے پاس آسمان کی خبریں لاتے تھے اور وحی کی بات ہم تک پہنچاتے تھے: جب کہ یہ معاہدہ صرف میرے اور صفوان کے درمیان طے پایا تھا تیسرے شخص کو قطعاً اس کا علم نہیں تھا مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اس معاملہ کی خبر آپ کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ نے کی ہے تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اسلام کی ہدایت سے بہرہ مند کیا اور اس راستے پر چلایا پھر عمیر رضی اللہ عنہ نے شہادت حق کا اقرار کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو دین کی تعلیم دو اسے قرآن پڑھاؤ اور اس کا قیدی واگزار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کا حکم بجالایا پھر عمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے نور کو مٹانے کے لیے از حد کوششیں کی ہیں اور اللہ کے دین کا اقرار کرنے والوں کو سخت اذیتیں پہنچائی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے مکہ واپس جانے کی اجازت دیں تاکہ میں اہل مکہ کو اسلام کی دعوت دوں شاید اللہ تعالیٰ انھیں راہ راست پر لے آئے ورنہ میں انھیں اسی طرح اذیتیں پہنچاؤں گا جس طرح آپ کے ساتھیوں کو پہنچاتا رہا ہوں رسول اللہ ﷺ نے عمیر رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی چنانچہ وہ مکہ چلے گئے۔

جب عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ صفوان کے پاس سے مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تھے صفوان قریش سے کہتا تھا: واقعہ بدر کے نعم البدل سے خوش ہو جاؤ۔ صفوان ان دنوں مسافروں سے عمیر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کرتا حتیٰ کہ ایک مسافر آیا اس نے صفوان کو عمیر کے قبول اسلام کی خبر دی صفوان نے قسم کھائی کہ عمیر رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کرے گا اور اسے کوئی نفع نہیں پہنچائے گا جب عمیر رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور جو ان کی مخالفت کرتا اسے سخت اذیتیں دیتے چنانچہ ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن اسحاق وابن جریر

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۶.....اصمعی کی روایت ہے کہ نائل بن مطرف بن عباس اپنے دادا عباس سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے مطالبہ کیا کہ دثینہ مقام میں ان کے لیے کنویں کھودیں چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے کنواں کھودا شرط یہ طے پائی کہ ان کے لیے مسافروں کا بچا ہوا پانی ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عیینہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۷.....عامر بن ابومحمد کی روایت ہی کہ عیینہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین یا آپ اپنے لیے

پہرے کا بندوبست کریں یا مدینہ سے نکل جائیں چونکہ مجھے خوف ہے کہ غیر مسلموں میں سے کوئی شخص آپ کو اس جگہ زخمی نہ کردے عیینہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا جہاں ابولولؤ نے آپ رضی اللہ عنہ کو زخم لگایا تھا: جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کیے گئے فرمایا: عیینہ نے کیا کیا؟ یہاں بھی ایک رائے تھی۔ رواہ ابن سعد

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۵۸......عبداللہ بن عباس بن ابی ربیعہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ آل ربیعہ کے کسی گھر میں داخل ہوئے کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لائے تھے یا کسی اور کام کے لیے اسماء بنت مخرمہ تمیمیہ یعنی ام جلاس جو کہ ام عیاش بن ابی ربیعہ ہیں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے وصیت نہیں کرتے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی بہن کے پاس جاؤ جب کہ وہ تیرے پاس نہیں آنا چاہتی اپنی بہن کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو وہ تمہارے لیے پسند کرتی ہو پھر عیاش رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک بچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا ام جلاس نے رسول اللہ ﷺ سے بچے کے کسی مرض کا ذکر کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے بچے پر دم کرنا شروع کردیا اور آپ اس پر پھونک مار دیتے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ بچے پر پھونک مارتے اسی طرح بچہ آپ پر پھونک مارتا گھر والوں میں سے بعض نے بچے کو ایسا کرنے سے روکنا چاہا لیکن رسول اللہ ﷺ گھر والوں کو منع کردیا یعنی بچے کو اپنے حال پر رہنے دو۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۴۵۹......عطا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عیاش بن ابی ربیعہ کے لیے دعا فرمائی اور آپ رکوع میں تھے جب رکوع سے سر مبارک اوپر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوگئے فرمایا: یا اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ ولید بن ولید بن مغیرہ سلمہ بن ھشام اور اپنے کمزور بندوں کو نجات عطا فرما۔

رواہ عبدالرزاق

حضرت عامر بن واثلہ ابوطفیل رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۰......مہدی بن عمران حنفی کی روایت ہے کہ میں نے عامر بن واثلہ ابوطفیل رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں بدر کے موقع پر (نابالغ) لڑکا تھا اسوقت میں تہبند اپنے اوپر کس لیتا تھا اور رمیں پہاڑ سے نیچے ہموار زمین کی طرف گوشت منتقل کرتا تھا۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر وقال: ھذا ایضا وھم

۳۷۴۶۱......حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے میں اس وقت لڑکا تھا اور تہبند۔(ازار) پہنتا تھا۔

رواہ البخاری فی تاریخ وابن عساکر

حضرت عبدالرحمٰن بن صخر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۲......"مسند ابی ہریرۃ" ھشام بن حسان محمد کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے محمد کہتے ہیں: ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے کتان کے باریک دو کپڑے پہن رکھے تھے پھر انہوں نے ایک اور کپڑے سے ناک صاف کی اور فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ابوہریرہ کو کتان کے کپڑے سے ناک صاف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مجھے یاد ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے منبر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان غشی طاری ہوجانے کی وجہ سے گر جاتا تھا غشی مجھے بھوک کی وجہ سے طاری ہوتی تھی چنانچہ کوئی شخص میرے سینے پر چڑھ کر بیٹھ جاتا میں کہتا: مجھے مرگی نہیں بلکہ یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابن عفان اور بنت غزوان کا مزدور ہوتا تھا میری مزدوری صرف یہ تھی کہ میں نوبت بہ نوبت اونٹ پر سواری کروں گا اور پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں گا جب

وہ کسی جگہ اترتے میں ان کی خدمت کرتا اور جب کوچ کرتے میں ان کی سواریاں پیچھے سے ہنکاتا تھا ایک دن بنت غزوان بولی: تم اسے کھڑے کھڑے سوار کرو اور ننگے پاؤں ساتھ چلو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنت غزوان سے میری شادی کرادی میں نے یہ بات اسے یاد کرائی محمد کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مزاح بھی کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۴۶۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ ایک کلمہ یا دو کلموں یا تین یا چار یا پانچ کلمات کو حاصل کرلے اور اپنی چادر کے کونے میں باندھ لے پھر ان پر عمل کرے اور دوسروں کو سکھائے؟ میں نے عرض کیا: اس کے لیے میں تیار ہوں۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی رسول اللہ ﷺ بیان فرمانے لگے حتیٰ کہ جب خاموش ہو گئے میں نے اپنی چادر لپیٹ کر اپنے سینے سے لگالی مجھے امید ہے کہ اس کے بعد میں نے آپ سے جو حدیث بھی سنی ہے مجھے نہیں بھولی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۶۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب وہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) مدینہ آئے تو ان کا غلام جوان کے ساتھ تھا کہیں گم ہو گیا رات کی تاریکی میں اس کا کہیں پتہ نہ چلا اور راستے سے بھٹک گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ بولے:

یا لیلة من طولها وعنائها

علی انها من دارة الکفر نجت.

اے تاریک رات تیرا طول اور تیری شفقت بہت ہے لیکن اسی رات نے مجھے دار کفر سے نجات دی ہے چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک ان کا غلام سامنے سے نمودار ہوا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ رہا تمہارا غلام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں یہ خالصۃً للہ آزاد ہے۔ رواہ البزار

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۵..... عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے کپڑے طلب کیے آپ نے مجھے دو خیش پہنائے چنانچہ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھیوں میں سب سے زیادہ کپڑا میرے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۶۶..... عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹی سی تلوار عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اگر تم اس سے ضرب نہ لگا سکو تو اس سے کچوکے تو لگا سکتے ہو۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۷..... حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات کا ساتواں دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:..... یعنی چھ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تھے اور ساتویں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ تھے یا انھوں نے ساتویں نمبر پر اسلام قبول کیا۔

حضرت عاصم بن ثابت بن ابی افلح رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۸..... عاصم بن عمر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ مؤمن کی حفاظت فرمائے عاصم بن ثابت ابن ابی افلح رضی اللہ عنہ نے نذر مان رکھی تھی کہ وہ کسی مشرک کو نہیں چھوئیں گے اور نہ ہی کوئی مشرک انھیں کبھی چھوئے گا چنانچہ بعد از وفات اللہ تعالیٰ نے ان کا

بھرپور دفاع کیا جیسا کہ زندگی میں ان کا دفاع کیے رکھا۔ رواہ ابن ابی شیبة والبیھقی فی الدلائل

حرف الفاء...... حضرت فروہ بن عامر جذامی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فروہ بن عامر جذامی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بھیجا انھوں نے اسلام قبول کرلیا تھا آپ ﷺ نے انھیں سفید خچر ہدیہ کیا اسلام قبول کرنے سے پہلے فروہ رضی اللہ عنہ روم کے بادشاہ قیصر کے عرب کے بعض زیر نگیں علاقوں پر عامل تھے ان کاٹھکانا عجان تھا جب روم کے بادشاہ کو ان کے اسلام کی خبر پہنچی تو اس نے انھیں قتل کروادیا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۰...... عبداللہ دیلمی کی روایت ہے کہ مجھے ابی فیروز نے حدیث سنائی ہے کہ یمن سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں حاضر ہونے والے وفد میں میں بھی شامل تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں بخوبی جانتے ہیں اور ہم کن لوگوں کے درمیان سے آئے ہیں آپ یہ بھی جانتے ہیں ہمارا تعلق کس علاقہ سے ہے آپ یہ بھی جانتے ہیں ہمارا امیر کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کا رسول وفد بولا: ہمیں کافی ہے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۴۷۱...... کثیر بن ابی الزقاق کہتے ہیں: فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گذر گئے اور ان کی خدمت میں حاضر نہ ہوئے وہ شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانا چاہتے تھے جب شام سے واپس لوٹے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابن دیلمی: تم میرے پاس کیوں نہیں آئے اور یوں گزر گئے کیا تم معاویہ سے ڈرتے تھے؟ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ کذاب اور اس کا قاتل ایک ہی جگہ میں داخل نہیں ہوتے" تو میں تمہیں اندر آنے کی اجازت نہ دیتی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۷۲...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جس رات اسود عنسی قتل کیا گیا آسمان سے خبر آئی آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اسود آج رات قتل کردیا گیا ہے اسے ایک مبارک شخص نے قتل کیا ہے جو مبارک گھر کا فرد ہے آپ سے پوچھا گیا وہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۴۷۳...... "مسند عمر" حرمازی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جسکا مضمون یہ ہے: امابعد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شہد کے ساتھ مغز کھانے میں مشغول رہتے ہو جونہی میرا خط پہنچے فوراً میرے پاس آجاؤ۔ چنانچہ فیروز رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دی لیکن اندر داخل ہونے میں قریش کے ایک نوجوان نے مزاحمت کردی فیروز رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر طمانچہ دے مارا قریشی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خون آلود ناک لیے داخل ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کس نے کیا: جواب دیا: فیروز دیلمی نے اور وہ دروازے پر کھڑے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیروز رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے کی اجازت دی وہ اندر داخل ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے فیروز یہ کیا معاملہ ہے؟ جواب دیا: امیر المؤمنین! ہمارا بادشاہ کے ساتھ نیا نیا یارانہ ہے آپ نے مجھے خط لکھا مگر اسے خط نہیں لکھا آپ نے مجھے داخل ہونے کی اجازت دی اور اسے اجازت نہ دی وہ میری اجازت سے قبل داخل ہونا چاہتا تھا تو پھر مجھ سے وہ ہوا جسکی آپ کو خبر ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے قصاص لیا جائے گا فیروز رضی اللہ عنہ بولے: کیا اس کے سوا کوئی چارہ کار ہے۔ فرمایا اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں فیروز رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور نوجوان قصاص لینے کھڑا ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے کہا: اے نوجوان ذرہ ٹھہرو تا کہ میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے

سنی ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ایک صبح فرمایا: آج رات اسود عنسی کذاب قتل کر دیا گیا ہے۔ اسے بندہ صالح فیروز دیلمی نے قتل کیا ہے۔ اے نوجوان یہ سن لینے کے بعد بھی تم اس شخص سے قصاص لینے کے لیے آمادہ ہو۔ نوجوان بولا: میں نے یہ سننے کے بعد اسے معاف کر دیا فیروز رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس کے بعد میں اپنے صنیع سے باہر نکل گیا: فرمایا: جی ہاں فیروز رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میری تلوار گھوڑا اور میرے مال میں سے تیس ہزار اس نوجوان کے لیے ہبہ ہیں پھر بولے: اے قریشی! تو نے معاف کر کے اجر و ثواب حاصل کیا اور مال لیتا گیا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۴ حارثہ بن مضرب، فرات بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرات رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا چونکہ فرات رضی اللہ عنہ ابو سفیان کے جاسوس تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ فرات رضی اللہ عنہ انصار کے حلقہ کے پاس سے گزرے اور کہا: میں مسلمان ہوں ایک انصاری بولا: یا رسول اللہ! یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنھیں ہم ان کے ایمان کے سپرد کر دیتے ہیں ان میں سے ایک فرات بن حیان بھی ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة

حرف قاف...... حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۵ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ (ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ قتادہ رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی تھے) کہ قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ غزوۂ احد کے دن جاتی رہی وہ اپنی آنکھ ہاتھ میں اٹھائے نبی کریم ﷺ کے پاس لائے نبی کریم ﷺ نے آنکھ اپنی جگہ رکھی اور آنکھ بالکل درست ہوگئی۔ رواہ البیهقی فی وابن عساکر

حضرت قیس بن مکشوح مراری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۶ محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے قیس بن مکشوح مراری سے کہا: اے قیس تم اپنی قوم کے آج سردار ہو شنید ہے کہ قریش کا ایک شخص ''جسے محمد کہا جاتا ہے'' حجاز میں اس کا ظہور ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں لہٰذا ہمارے ساتھ اس کے پاس چلو تاکہ ہم اس کے علم کا جائزہ لیں، اگر وہ واقعۃً نبی ہے جیسا کہ اس کا دعویٰ ہے تو حقیقت حال ہمارے اوپر مخفی نہیں رہے گی جب ہم اس سے ملاقات کریں گے سب کچھ واضح ہو جائے گا اور ہم اس کی پیروی کریں گے اگر معاملہ اس کے خلاف ہو تب بھی ہم اس کے علم کا جائزہ لے لیں گے اگر تمہاری قوم کا کوئی شخص اس تک جا پہنچا ہے تو وہ ہمارا سردار اور رئیس ہوگا اور ہم اس کے ماتحت ہوں گے قیس نے عمرو رضی اللہ عنہ کی رائے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ان کی رائے کو نامعقول سمجھا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے دس آدمیوں کے ساتھ مدینہ حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر کے اپنے وطن واپس چلے گئے جب قیس بن مکشوح رضی اللہ عنہ کو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے مدینہ کی طرف روانہ ہونے کی خبر ہوئی تو قیس رضی اللہ عنہ نے انھیں دھمکی دی اور کہا: اس نے میری مخالفت کی ہے اور میری رائے کی مطلق پاسداری نہیں کی۔ جب کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے جا رہے تھے: اے قیس میں نے تجھے خبر دی ہے کہ فروہ بن مسیک کی تابع فرمان دم بے فر و نے قیس بن مکشوح کی تلاش شروع کر دی بالآخر قیس بن مکشوح اپنے ملک سے بھاگ نکلا اور اس کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ جب اسود عنسی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو قیس اس سے خوفزدہ ہو کر اس کے پاس آنے لگا اسے سلام کرتا اور اس کی گھات میں لگا رہتا اور اس کا اظہار کسی سے نہ کرتا۔ حتیٰ کہ ایک دن عنسی کے پاس داخل ہوا در اس حالیکہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن میں چادر ڈال رکھی تھی اور اس کا چہرہ گردن کی طرف

موڑ رکھا تھا بالآخر اسے قتل کردیا اور قیس نے اس کا سرکاٹ کر اس کے حمایتیوں کی طرف پھینک دیا پھر قیس عنسی کی قوم سے خوفزدہ ہوا اور داذویہ پر حملہ کر کے اسے قتل کردیا تاکہ عنسی کی قوم کو خوش کردے داذویہ ان لوگوں میں سے تھا جو عنسی کے قتل میں شامل تھے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے مہاجر بن ابی امیہ کو خط لکھا کہ قیس کو بیڑیوں میں جکڑ کر میرے پاس بھیج دو چنانچہ اسے بھیج دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کے متعلق بات کی اور فرمایا: میں اسے بندہ صالح یعنی داذویہ کے بدلہ میں قتل کروں گا یہ تو سرکش چور ہے قیس نے قسمیں اٹھانی شروع کر دیں کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قیس سے منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس پچاس قسمیں لیں کہ میں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی اس کے قاتل کا مجھے علم ہے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے معاف کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے فرمایا کرتے اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تجھے معاف نہ کیا ہوتا میں تجھے داذیہ کے بدلہ میں قتل کردیتا قیس جواب دیتا امیر المؤمنین! اللہ کی قسم آپ نے مجھے پہنچان لیا تھا جو شخص بھی یہ بات آپ کے منہ سے سنے گا وہ مجھ پر جرات کرے گا اور مجھے قتل کردے گا حالانکہ میں اس کے قتل سے بری ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد اس کے ذکر سے باز رہتے تھے عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے لشکروں کو بھیجتے تھے تو قیس سے مشورہ لیتے اور اسے کوئی سرکاری عہدہ نہیں سونپتے تھے اور فرماتے تھے! یہ فنون حرب کا ماہر ہے لیکن امانتدار ہیں۔ رواہ ابن سعد

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۷...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جن پر حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا لشکر نے جہاد کیا اور اس دوران (اشیاء خوردونوش کی قلت پڑ جانے کی وجہ سے) قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے نو (۹) سواریاں ذبح کر کے کھائیں واپسی پر ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا ساحل پر انھیں بڑی مچھلی (وہیل) اڑی ہوئی ملی تین دن تک اس کے پاس ٹھہرے اور خوب کھائی مچھلی کے گوشت اور چربی سے مشکیزے بھر لیے جب مدینہ واپس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ سے مچھلی کا ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہمیں اس کا علم ہوجاتا اور ہم اسے پالیتے تو ہم اس کے پاس سے نہ ہٹتے ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس ہو۔ شرکائے لشکر نے رسول اللہ ﷺ سے قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: سخاوت تو اس گھر کی عادت ہے۔

رواہ ابوبکر فی العیلا نیات عن جابر بن سمرة نحوہ و ابن عساکر

۳۷۴۷۸...... رافع بن حدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ (غزوہ ذات الخبط کے دوران) قیس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے قیس رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ سواریاں ذبح مت کرو بالآخر سواریاں ذبح کردی گئیں جب نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی تو فرمایا: یہ تو سخاوت کے گھر میں رہتا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر

۳۷۴۷۹...... ابن شہاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کا جھنڈا حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھاتے تھے ان کا شمار ذی رائے لوگوں میں ہوتا تھا رواہ ابن عساکر

۳۷۴۸۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کے ہاں پولیس افسر کا عہدہ تھا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۸۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ایک روایت میں ہے جب مکہ تشریف لائے تو قیس بن سعد رضی اللہ عنہ پولیس افسر کے طور پر آگے آگے تھے سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بات کی کہ قیس کو اس عہدہ سے ہٹادیں چونکہ سعد رضی اللہ عنہ کو خوف دامنگیر تھا کہ انھیں کوئی مسئلہ نہ پیش آجائے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انھیں پیچھے ہٹادیا۔

رواہ ابویعلی و ابن مندہ و ابن عساکر

۳۷۴۸۲...... حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸۳..... رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں سب سے آخر میں آنے والے قثم بن عباس ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والضیاء

حضرت قیس بن کعب رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸۴..... عبدالرحمن بن عابس نخعی قیس بن کعب نخعی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ وفد کی شکل میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا بھائی ارطاۃ بن کعب رضی اللہ عنہ اور ارقم رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ دونوں حضرات اپنے زمانہ کے حسین ترین لوگوں میں سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں بلا کی قوت گویائی عطا کر رکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کو دعوت اسلام دی انھوں نے اسلام قبول کرلیا اور آپ نے ان کے لیے دعائے خیر کی اور ارطات رضی اللہ عنہ کے لیے نوشتہ تحریر کیا اور انھیں ایک جھنڈا بھی عطا کیا۔ چنانچہ حضرت ارطات رضی اللہ عنہ یہی جھنڈا لے کر جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ رواہ ابن شاھین بسند ضعیف

حضرت قیس بن ابی حازم بجلی احمسی رضی اللہ عنہ

اسکا نام عوف ہے انھیں عوف بن عبدالحارث بھی کہا جاتا ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: انھوں نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہے لیکن آپ کا دیدار نہیں ہوسکا بعض کہتے ہیں قیس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے البتہ ان کے والد کو صحبت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

۳۷۴۸۵..... اسماعیل بن ابی خالد کی روایت ہے کہ قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بچہ تھا میرے والد مجھے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد میں لے گئے اتنے میں ایک شخص آیا اور منبر پر چڑھ گیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور منبر سے نیچے اتر آیا۔ میں نے والد صاحب سے پوچھا: یہ کون ہے؟ جواب دیا: یہ اللہ تعالیٰ کے نبی کریم ﷺ ہیں۔ اس وقت میں سات یا آٹھ سال کا تھا۔

رواہ ابن مندہ وقال ھذ احدیث عزیب جدا تفر دبہ اھل خراسان ولم اکتبہ الا من ھذا الوجہ وابن عساکر

۳۷۴۸۶..... قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ دنیا سے رخصت ہوچکے تھے جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کررہے تھے اور میں نے انھیں بہت روتے ہوئے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق

حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸۷..... مطلب بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور رسول اللہ ﷺ ہاتھیوں والے سال پیدا ہوئے اس اعتبار سے ہم دونوں ہم عمر ہیں۔ رواہ ابن اسحاق والبغوی وابن عساکر

حرف کاف..... حضرت کابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸۸..... "مسند انس" عبادہ بن منصور کی روایت ہے کہ ہمارا ایک شخص تھا جسے کابس بن ربیعہ کہا جاتا تھا اسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو انس رضی اللہ عنہ نے اسے گلے لگالیا، رونے لگے پھر کہا: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا چاہے وہ کابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸۹......کثیر بن عباس کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے عبداللہ عبیداللہ اور قثم کو جمع کرتے اور پھر اپنی بانہیں کھول لیتے اور فرماتے! جو سب سے پہلے میرے پاس پہنچے گا اسے یہ اور یہ چیز (انعام میں) ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۰......حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ سفید گندم خریدی رسول اللہ ﷺ ابھی بقید حیات تھے میں یہ گندم لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا گھر والوں نے کہا: تم عمدہ اور اچھی گندم چھوڑ آئے ہو اور یہ ردی قسم کی گندم خرید لائے ہو۔ (بیوی نے کہا) اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے میرا نکاح کروایا ہے حالانکہ تم گفتگو میں عاجز ہو حقیر و بدصورت ہو اور تمہاری قوت بھی ماند پڑ گئی ہے کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسی گندم سے روٹی پکائی میں نے اپنے ہاں اسے اشعری دوستوں کو کھانے پر مدعو کرنا چاہا میں نے سوچا: میں پیٹ بھر کر ڈکار مارنے لگوں گا جب کہ میرے دوست بھوکے ہوں گے۔ میری بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس میری شکایت کرنے آئی اور عرض کیا: آپ نے مجھے جہاں چھوڑا ہے وہاں سے میری جان چھڑائیں رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجوا کر اپنے پاس بلایا پھر آپ نے دونوں میاں بیوی کو جمع کیا اور بات کی پھر آپ نے فرمایا: تو نے اپنے خاوند سے اس کے علاوہ کوئی اور بری بات تو نہیں دیکھی؟ بولی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتی ہو کہ اس سے اپنی جان چھڑا لے اور یوں گدھے کی لاش بن جائے یا تو کسی مالدار کی خواہشمند ہے جس کے برتن پر شیطان بھی بیٹھا ہو۔ کیا تم راضی نہیں ہو کہ ہم نے ایسے شخص سے تمہاری شادی کی ہے جس سے افضل کوئی شخص نہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہو؟ وہ بولی: میں راضی ہوں پھر اٹھی اور اپنے خاوند کا سر چوما اور پھر کہا: میں اپنے خاوند سے کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۱...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارے رب نے وہ شعر نہیں بھولا عرض کیا: وہ کون سا شعر ہے؟ آپ نے فرمایا اے ابوبکر! اسے وہ شعر سناؤ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے:

زعمت سخية ان ستغلب ربها
وليغلبن مغالب الغلاب

رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

۳۷۴۹۲......حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میری توبہ کا حکم نازل ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ چوم لیے۔

رواہ ابن عساکر

حرف لام......حضرت لجلاج زہری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۳...... عبدالرحمن بن علاء بن الجلاج اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں ان کے دادا کہتے ہیں: میں نے رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام قبول کیا اس وقت میری عمر پچاس سال تھی چنانچہ لجلاج رضی اللہ عنہ نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی لجلاج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے اسلام قبول کیا ہے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا صرف اتنا کھاتا اور پیتا تھا جس سے گزارا ہو سکے۔

رواہ ابن عساکر

حرف میم......حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا مصعب رضی اللہ عنہ سامنے سے آرہے تھے اور انھوں نے اپنے اوپر مینڈھے کی کھال لپیٹ رکھی تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے منور کر دیا ہے میں نے اس کی یہ حالت بھی دیکھی ہے کہ اس کے والدین اسے اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے اور اچھے سے اچھا مشروب پلاتے تھے میں نے اسے ایسے ایسے جوڑے زیب تن کیے ہوئے دیکھا ہے جنکی قیمت دو دو سو درہم تھی چنانچہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اسے اس حالت کی طرف بلایا ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان و ابوعبدالرحمن السلمی فی الاربعین و ابونعیم فی الاربعین الصوفیة والبیهقی فی شعب الایمان والدیلمی والحاکم

۳۷۴۹۵......"مسند خباب بن الارت" حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہم صرف رضائے الٰہی کے جویاں تھے لہٰذا ہمارا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے چنانچہ ہم میں سے کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں جو دنیا سے رخصت ہو چکی ہیں ان میں سے ایک ہستی مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی بھی ہے۔ انھیں احد کے دن قتل کیا گیا ان کے لیے اتنا کپڑا بھی دستیاب نہیں تھا جس میں انھیں کفن دیا جائے صرف چھوٹی سی ایک چادر تھی جس میں انھیں کفن دیا گیا جسے صحابہ رضی اللہ عنہم اگر سر کی طرف کھینچتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے سر ننگا ہو جاتا تاہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چادر سے اس کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جس کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے ہدیہ میں ملا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۴۹۶......"مسند علی" محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں: مجھے ایک شخص نے حدیث بیان کی ہے اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے یکا یک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے اوپر نمودار ہوئے انھوں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جسمیں موٹے کپڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو ان کی پرانی عیش وعشرت اور آج کی حالت کو دیکھ کر رو پڑے۔ رواہ ابونعیم فی الاربعین الصوفیة

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۷......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کوئی شخص نہیں جسے فتنہ پیش آئے گا مگر مجھے اس کے مبتلائے فتنہ ہونے کا از حد خوف ہے سوائے محمد بن مسلمہ کے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: (اے محمد بن مسلمہ) تجھے فتنہ کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۴۹۸......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان رضی اللہ عنہ نے پچاس شہسواروں کا ایک دستہ روانہ کیا۔ (میں بھی ان میں شامل تھا) ہمارے امیر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تھے چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے مصر سے آنے والے لوگوں سے بات کی چنانچہ ہمارا استقبال ایک شخص نے کیا اس کے ہاتھ میں قرآن مجید تھا اور گلے میں تلوار لٹکا رکھی تھی اس نے کہا: یہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اس قرآن کے حکم کے مطابق ضرب لگائیں۔ رواہ ابن منده وابن عساکر

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۹..... ابوسفیان بعض شیوخ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند عرصہ دو سال سے گھر سے غائب رہا جبکہ وہ عورت حاملہ تھی اس عورت کا کیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا،! اگر آپ عورت کو رجم کریں گے تو اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس کا کیا بنے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: عورت کو وضع حمل تک روکے رکھو چنانچہ عورت نے بچہ جنم دیا اس کے دو دانت نکلے ہوئے تھے جب عورت کے خاوند نے بچہ دیکھا فوراً اپنی شبیہ پہچان گیا اور کہنے لگا رب کعبہ کی قسم یہ میرا بیٹا ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی فرمایا: عورتیں معاذ جیسا انسان پیدا کرنے سے عاجز ہیں اگر معاذ نہ ہوتے عمر ہلاک ہو جاتا۔ رواہ البیھقی وعبدالرزاق وابن ابی شیبة

۳۷۵۰۰..... شہر بن حوشب کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن جب علماء جمع کیے جائیں گے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ علماء کے درمیان ایسے نمایاں ہوں گے جیسے پہاڑ کا کنگرا نمایاں ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۵۰۱..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: معاذ رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہو گئے چنانچہ ان کا شام کی طرف جانا اہل مدینہ کے لیے نقصان تھا چونکہ معاذ اہل مدینہ کو فتویٰ دیتے تھے میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے) سے بات کی کہ وہ معاذ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی ضرورت کی بنا پر روک لیں لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور فرمایا: ایک شخص شہادت سے اپنے آپ کو سرفراز کرنا چاہتا ہے میں اسے نہیں روک سکتا۔ میں نے کہا: بخدا اللہ تعالیٰ آدمی کو اس کے گھر پر بھی شہادت عطا کر سکتا ہے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق کے زندہ ہوتے ہوئے بھی اہل مدینہ کو فتویٰ دیتے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں واقدی ہے۔

۳۷۵۰۲..... حارث بن عمیرہ کہتے ہیں جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ان کے پاس بیٹھے ہوئے لوگ رو پڑے معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں رو رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: ہم اس علم پر رو رہے ہیں جو آپ کی موت کے ساتھ ہی منقطع ہونے والا ہے معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم اور ایمان تا قیامت اپنی جگہ پر رہیں گے جو علم وایمان کو تلاش کرے گا انہیں کتاب وسنت میں پالے گا ہر مسئلہ کو کتاب اللہ پر پیش کرو نہ کہ کتاب اللہ کو مسئلہ پر پیش کرو۔ عمر عثمان اور علی رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کرو اگر تم انہیں گم پاؤ تو ان چار اشخاص سے علم حاصل کرو عویمر ابن مسعود سلمان، ابن سلام جو کہ یہودی تھے پھر اسلام قبول کر لیا رضی اللہ عنہم میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ جنت میں دس کا دسواں ہوگا عالم کے پھسل جانے سے ذرو حق جہاں بھی ملے اسے مضبوطی سے پکڑ لو جب کہ باطل اور پیش خیمہ باطل کو رد کرو خواہ وہ جس حال میں بھی ہو۔ رواہ سعید وابن عساکر

۳۷۵۰۳..... عمرو بن میمون کہتے ہیں ہم یمن میں تھے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسلام قبول کرو اور اپنے آپ کو سلامتی میں کر لو۔ میں اللہ کے رسول کا تمہارے پاس قاصد آیا ہوں عمرو بن میمون کہتے ہیں تب سے میرے دل میں معاذ رضی اللہ عنہ کی محبت رچ بس گئی پھر دنیا سے رخصت ہونے تک میں نے ان کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ جب قریب الوفات ہوئے میں رو پڑا معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی میں نے عرض کیا: آپ کے ساتھ ساتھ علم بھی ختم ہو رہا ہے فرمایا: علم اور ایمان تا قیامت باقی رہیں گے علم تو عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن سلام جو کہ جنت میں دس کے دسویں ہوں گے سلمان الخیر اور عویمر ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس ہے۔ چنانچہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملا میں نے نماز کا تذکرہ کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے وہی حکم دیا جو نبی کریم ﷺ نے دیا ہے کہ میں وقت پر نماز پڑھوں اور نفلی نماز کا بھی اہتمام کروں۔ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جماعت

کی فضلیت بیان کی انھوں نے میری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! لوگوں کی اکثریت جماعت سے الگ ہے جماعت تو وہی ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کے موافق ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۰۴ ... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کے معاملہ میں کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے حتیٰ کہ تمہارا مال بھی ختم ہوگیا میں نے تمہارے ولیے اچھا ہدیہ تیار کر رکھا ہے لہٰذا جو چیز بھی میں تمہیں ہدیہ کروں وہ تمہاری ہی ہوگی۔ رواہ ابن جریر

کلام: ...... ابن جریر نے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۷۵۰۵ ... "مسند ابن مسعود" ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابن مسعود مجھ سے قرآن سننا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے قرآن سناؤ میں نے انھیں قرآن سنایا پھر میں اور معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کو قرآن سنایا: چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں معلم تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۵۰۶ ... "مسند عمر" سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بنی کلاب سے وصولی صدقات کے لیے بھیجا چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز نہ چھوڑی حتیٰ کہ وہ کمبل جو ساتھ لیتے گئے تھے اسے بھی اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لیتے آئے معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے کہا: تم کہاں سے آرہے ہیں عاملین جو چیز بھی لاتے ہیں پہلے اپنے گھر والوں کو پیش کرتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ساتھ ضاعط (نگہبان تھا) بیوی بولی! تم رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں امانتدار سمجھے جاتے تھے جبکہ عمر نے تمہارے ساتھ ضاغط" کو بھی بھیج دیا معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی عورتوں میں کھڑی ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کردی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: کیا میں نے تمہارے ساتھ ضاعط بھیجا تھا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی عذر نہیں تھا جسے میں اپنی بیوی کے سامنے ظاہر کرسکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور کوئی چیز دے کر فرمایا: یہ لیتے جاؤ اور اس سے اپنی بیوی کو راضی کرلو۔ ابن جریر کہتے ہیں: معاذ رضی اللہ عنہ نے جو ضاعظ کہا اس کا معنی نگہبان ہے اور ان کی مراد اللہ تعالیٰ تھا۔

رواہ عبد الرزاق والمحاملی فی امالیه

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۰۷ ... "مسند عمر" محمد بن سلام کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن ابی سفیان کا ذکر کیا اور فرمایا: قریش کے گندم گوں سے بچو کہ مطابق رضارات گزارتا ہے اور غصہ میں بھی ہنستا ہے وہ اس سب کے باوجود اپنے سر کے اوپر کی چیز قدموں تلے سے پالیتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم آیا کہ وہ اسے بلند کرتا ہے یا نہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

۳۷۵۰۸ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے معاویہ کھڑے ہو جاؤ اور اس سے کشتی لڑو۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعرابی سے کشتی کی اور اسے پچھاڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معاویہ جس شخص سے بھی کشتی کرتا ہے اسے پچھاڑ دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۵۰۹ ... ابو اسود کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے اہل عذراء حجر اور اس کے ساتھیوں کو کیوں قتل کیا ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے ام المؤمنین! میں نے امت کی بہتری کے لیے ان کا قتل روا سمجھا ہے چونکہ ان کے زندہ رہنے سے امت میں فساد پھیلنے کا خدشہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے عنقریب عذراء میں لوگوں کو قتل کیا جائے گا ان پر اللہ اور اہل آسمان غضبناک ہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۵۱۰...... سعید بن ابی ہلاک کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے معاویہ رضی اللہ عنہ تم نے حجر بن ادبر اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے حدیث پہنچی ہے کہ عذراء میں سات آدمی قتل کیے جائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ اور اہل آسمان کا سخت غضب نازل ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۱۱...... عبدالرحمن بن ابی عمیر مزنی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی اور فرمایا: یا اللہ! معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچالے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۱۲...... حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے لے یہ دعا فرماتے ہوئے سنا: یا اللہ! اسے حساب و کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچالے۔ رواہ ابن النجار

۳۷۵۱۳...... سری بن اسماعیل شعبی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے سفیان ابن لیل نے حدیث سنائی ہے کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے المؤمنین کے رسوا کرنے والے! حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مت کہو میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: دن اور راتیں اس وقت تک ختم نہیں ہوں گی جب تک کہ ایک شخص بادشاہ نہ بن جائے اور وہ معاویہ ہے۔ اللہ کی قسم مجھے پسند نہیں کہ میرے لیے دنیا و مافیہا ہو اس کے بعد کہ جب میں نے یہ حدیث سن لی کہ میں مدینہ میں لوٹ کے نہ آیا ہوتا۔ (رواہ سمویہ ورواہ نعیم بن حماد فی الفتن والعقیلی بلفظ) اللہ کی قسم مجھے پسند نہیں ہیں کہ میرے لیے دنیا و مافیہا ہو اور ایک بھی کھوپڑی کا خون بہایا جائے۔ اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ میں نے والد کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے دل سے ہمارے ساتھ محبت کی اپنی زبان سے ہماری مدد کی اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھا وہ اس جگہ میں ہوگا جو ہمارے ساتھ ملا ہوا ہے عقیلی کہتے ہیں: سفیان بن لیل کوفی ہے اور غالی قسم کا رافضی ہے، اس کی حدیثیں کسی طرح صحیح نہیں۔ میزان میں ہے: شعبی سے یہ حدیث روایت کرنے میں سری بن سفیان متفرد ہے اور یہ ہلاک شرگاہ میں سے ایک ہے۔ ابو الفتح ازدی کہتے ہیں: سفیان بن لیل کی ایک حدیث یہ بھی ہے: امت کا خاتمہ اس وقت تک ہیں ہوگا جب تک کہ اس کا حکمران وہ شخص نہ ہو جائے جو کشادہ حلقوم والا ہوگا وہ کھاتا جائے گا لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرے گا یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد ابوالفتح کہتے ہیں: سفیان مجہول روای ہے جبکہ حدیث منکر ہے۔ انتہی

محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۴...... "مسند ثابت بن قیس" اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد (ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ) نے جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی سے علیحدگی اختیار کر لی جبکہ وہ حاملہ تھی اور اس کے بطن میں محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے جب اس نے وضع حمل کیا قسم کھالی کہ وہ اسے دودھ نہیں پلائے گی، چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ فرمایا: اسے میرے قریب لاؤ کہتے ہیں میں نے بچہ قریب کیا: آپ نے بچے کے منہ میں تھوکا اور اس کا نام محمد رکھا اور عجوہ کھجور سے اسکو گھٹی دی پھر فرمایا: اسے لے جاؤ اللہ ہی اسے رزق دینے والا ہے چنانچہ ایک دو دن ہی گزرنے پائے تھے کہ عرب کی ایک عورت مجھ سے ملنے آئی اور وہ لوگوں سے ثابت بن قیس بن شماس کے متعلق پوچھتی رہی میں نے عورت سے کہا: تجھے اس سے کیا کام ہے؟ وہ بولی: آج رات میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو دودھ پلا رہی ہوں اور اس کا نام محمد ہے وہ بولے: میں ہی ثابت ہوں اور یہ میرا بیٹا محمد ہے چنانچہ وہ عورت بچے کو لیتی گئی۔ رواہ ابن مندہ والبغوی وابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر

محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۵...... محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے گھر میں داخل ہوئے اور میں اپنی بہن ام کلثوم کے پاس تھا

عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے ساتھ چمٹالیا اور فرمایا: اے کلثوم! اس پر مہربان رہنا۔ رواہ ابن عساکر

محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۶ ...عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں: مجھے محمد بن طلحہ کی آیا نے حدیث سنائی ہے کہ جب محمد بن طلحہ پیدا ہوئے میں انھیں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا: اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس کا نام محمد رکھا ہے۔ فرمایا: یہ میرا ہم نام ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۳۷۵۱۷...... ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے والد کی آیا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: جب محمد بن طلحہ بن عبیداللہ پیدا ہوئے میں انھیں لیکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ انھیں گھٹی دیں اور دعا فرمائیں۔ آپ کے پاس دعائے برکت کے لیے بچے لے جائے جاتے تھے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ یہ کون ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ محمد بن طلحہ ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ میرا ہم نام ہے اور یہ ابوالقاسم بھی ہے۔ رواہ ابونعیم

حضرت منذر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۸...... "مسند جویریہ عصری" جویریہ عصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہمارے ساتھ منذر بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے منذر سے فرمایا: تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے حلم اور بردباری۔

رواہ ابن مندہ وابونعیم

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۹... بریدہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو رجم کرنے کا حکم دیا تو (ان کے رجم ہوجانے کے بعد) لوگ دو جماعتوں میں منقسم ہوگئے بعض کہتے: ماعز بہت بری حالت میں ہلاک ہوا ہے اور اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کرلیا ہے۔ بعض کہتے: ماعز بن مالک کی توبہ سے بڑھ کر افضل واعلیٰ توبہ کسی کی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ ماعز رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے دست اقدس میں تھمادیا اور عرض کیا: مجھے پتھروں سے قتل کریں صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسی حالت میں دو یا تین دن گزار دیئے پھر آپ تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ماعز کی مغفرت کردی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کسی امت میں تقسیم کی جائے تو انھیں کافی ہو۔ رواہ ابن جریر والحدیث فی صحیح البخاری کتاب الحدود باب من اعترف علی نفسه بالزنا

۳۷۵۲۰ ... بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ماعز رضی اللہ عنہ رجم کردیئے گئے تو بعض لوگوں نے کہا: یہ ماعز ہے جس نے اپنے آپ کو ہلاک کردیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی توبہ کی ہے کہ اگر لوگوں کی ایک جماعت ایسی توبہ کرتی تو انھیں کافی ہوتی۔

رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۱ بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماعز بن مالک کو رجم کرنے کا حکم دینے کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔

رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۲ ... بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول

اللہ! مجھے پاک کریں حکم ہوا تجھ پر افسوس ہے واپس جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کے حضور توبہ کرو ماعز رضی اللہ عنہ تھوڑے آگے تک چلے پھر واپس لوٹ آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ مجھے پاک کریں نبی کریم ﷺ نے پہلے کی طرح انھیں واپس کردیا حتیٰ کہ چوتھی بار نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کس چیز سے میں تمہیں پاک کروں؟ عرض کیا: مجھے زنا سے پاک کریں۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر بے ہوشی کا حملہ تو نہیں ہوتا۔ خبر دی گئی کہ اس پر بیہوشی طاری نہیں ہوتی۔ فرمایا: کیا اس نے شراب تو نہیں پی؟ چنانچہ ایک آدمی نے بو سونگھی اور اس نے شراب کی بو نہ پائی فرمایا: کیا تم نے واقعی زنا کیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے انھیں رجم کرنے کا حکم دیا۔ بعد میں ان کے متعلق لوگوں کی دو جماعتیں ہوگئیں ایک جماعت کہتی تھی ماعز بہت ہی بری حالت میں ہلاک ہوا ہے اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کرلیا ہے بعض کہتے تھے ماعز کی توبہ سے بڑھ کر کسی اور کی بھی توبہ افضل واعلیٰ ہوسکتی ہے چونکہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے دست اقدس میں دے دیا اور عرض کیا مجھے پتھر مار مار کر قتل کردیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم دو تین دن تک اسی بحث ومباحثہ میں رہے پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر فرمایا: ماعز کے لیے استغفار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کسی امت میں اس کی توبہ تقسیم کی جائے انھیں کافی ہو۔

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ کے پاس قبیلہ غامد بن ازد کی ایک عورت آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے پاک کریں آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے واپس جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کے حضور توبہ کرو غامدیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا شاید آپ مجھے بھی ماعز کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا: میں تو زنا سے حاملہ ہوچکی ہوں آپ نے پوچھا: واقعی تم سے زنا سرزد ہوا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں فرمایا: ہم تمہیں اس حالت میں رجم نہیں کرسکتے حتیٰ کہ تو وضع حمل نہ کردے چنانچہ ایک انصار نے غامدیہ رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری لی چنانچہ کچھ عرصہ بعد انصاری آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! غامدیہ نے وضع حمل کرلیا ہے آپ نے فرمایا: ہم اسے اس حالت میں بھی رجم نہیں کرسکتے کہ وہ دودھ پیتا بچہ چھوڑ جائے اور اسے کوئی دودھ بھی پلانے والا نہ ہو۔ انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یانبی اللہ! بچے کو دودھ پلانے کی ذمہ داری میں لیتا ہوں۔ آپ نے غامدیہ رضی اللہ عنہا کو رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ (رواہ ابونعیم واخرجہ مسلم فی صحیحہ کتاب الحدود باب من اعترف علی نفسہ بالزنا۔ اس معنی میں بہت ہی احادیث کتاب الحدود میں گزرچکی ہیں دیکھیں حدیث نمبر ۱۳۴۵۰)

۳۷۵۲۳......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زنا کا اقرار کیا: رسول اللہ ﷺ نے انھیں واپس کردیا ماعز رضی اللہ عنہ پھر واپس لوٹ آئے اور زنا کا اقرار کیا: پھر چوتھی بار آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کی قوم سے پوچھا: کیا تم اس کی عقل میں کوئی فتور تو نہیں پاتے؟ قوم نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا: چنانچہ ماعز کو ایسی جگہ رجم کیا گیا جہاں پتھر کم تھے جسکی وجہ سے موت واقع ہونے میں تاخیر ہوئی ماعز رضی اللہ عنہ ایسی جگہ کی طرف بھاگنے لگے جہاں پتھر زیادہ تھے لوگ بھی ان کے پیچھے پیچھے ہوئے لوگوں نے ان پر پتھر برسائے حتیٰ کہ انھیں قتل کردیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ماعز رضی اللہ عنہ کی کارگزاری سنائی آپ نے فرمایا: تم نے اس کا راستہ چھوڑ کیوں نہیں دیا پھر ان کی قوم نے رسول اللہ ﷺ سے انھیں دفن کرنے اور نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ لوگوں کی مختلف جماعتوں میں تقسیم کی جائے سب کو کافی ہو۔ رواہ البزار

۳۷۵۲۴......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ماعز رضی اللہ عنہ کو نہ برا بھلا کہا اور نہ ہی ان کے لیے استغفار کیا۔ رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۵......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھ سے برائی سرزد ہوئی ہے آپ ﷺ انھیں بار بار واپس کردیتے بالآخر آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کی قوم سے پوچھا: کیا اسے کوئی بیماری تو ہیں؟ جواب دیا گیا کہ اسے کوئی بیماری نہیں۔ آپ نے ہمیں رجم کرنے کا حکم دیا ہم ماعز رضی اللہ عنہ کو لے کر بقیع غرقد میں چلے گئے ہم نے گھڑا

کھودا اور نہ ہی انھیں ایک جگہ کھڑا ہونے پر مجبور کیا۔ ہم نے انھیں چھوٹے چھوٹے پتھر اور ٹھیکریاں ماریں پھر وہ دوڑ پڑے ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیے، چنانچہ وہ مقام صرہ میں آگئے اور کھڑے ہو گئے وہاں ہم نے ان پر بڑے بڑے پتھر برسائے حتیٰ کہ خاموش ہو گئے یعنی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۲۶..... مجاہد کی روایت ہے کہ ماعز رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں چار مرتبہ واپس کر دیا اور پھر رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا: چنانچہ جب ان پر پتھر برسائے گئے تو وہ گھومنے لگے اور آہ و بکا شروع کر دی جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۵۲۷..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس دن ماعز رضی اللہ عنہ رجم کیے گئے اس دن نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پہلی دو رکعتیں بہت طویل کر دیں حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم طویل قیام کی وجہ سے عاجز آگئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کے رجم کا حکم دیا۔ انھیں رجم کیا گیا وہ مر نہیں رہے تھے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سر پر ماری جس سے ان کی جان نکل گئی جب ان کی جان نکلی ایک شخص نے کہا: تو بدنصیب ہے۔ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا: یارسول اللہ! ہم اس پر نماز پڑھیں؟ فرمایا: جی ہاں دوسرے دن پھر آپ نے ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتیں طویل کیں جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: اپنے صاحب پر نماز پڑھو چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں نے بھی پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

موسیٰ و عمران ابن طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۲۸..... موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرے دو بیٹوں کا نام موسیٰ اور عمران رکھا۔
رواہ ابن مندہ ابن عساکر

محمد بن فضالہ بن انس بقول بعض محمد بن انس بن فضالہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۲۹..... محمد بن فضالہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات فتح مکہ والے سال ہوئی ہے اس وقت میری عمر دس سال تھی۔
رواہ ابونعیم

۳۷۵۳۰..... یونس بن محمد بن فضالہ ظفری اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میری والدہ مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میرے لیے دعائے برکت کرنے کے لیے عرض کیا: آپ نے میرے لیے دعا فرمائی اور آپ نے دست اقدس میری گدی پر رکھا یونس کہتے ہیں: میرے والد کے جسم کے سب بال سفید ہو گئے تھے مگر وہ بال جن پر رسول اللہ ﷺ نے دست اقدس پھیرا تھا وہ سفید نہیں ہوئے۔

رواہ الحسن بن سفیان و ابونعیم

۳۷۵۳۱..... یونس بن محمد بن فضالہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میں پندرہ دنوں کا تھا مجھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: اس کا نام میرے نام پر رکھو لیکن میرے کنیت مت رکھو مجھے آپ کے ساتھ حجۃ الوداع کرایا گیا اس وقت میں دس سال کا تھا اور میری زلفیں تھیں یونس کہتے ہیں: محمد کے سر اور جسم کے تمام بال سفید ہو گئے تھے مگر وہ بال جن پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تھا وہ سفید نہیں ہوئے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۵۳۲..... عمرو بن ابی فروہ اپنے بعض مشائخ اہل بیت سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ احد میں انس بن فضالہ قتل کر دیئے گئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس محمد بن انس ظفری لائے گئے آپ نے انھیں کھجوروں کا خوشہ صدقہ کیا جو نہ بیچا گیا تھا اور نہ ہی ہبہ کیا گیا تھا۔ رواہ ابونعیم

حضرت محیصہ بن مسعود بن کعب انصاری اوسی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۳ ۔۔۔ بنت محیصہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودی مردوں میں سے جسے بھی قتل کرنے کا تمہیں موقع میسر ہوا سے قتل کردو چنانچہ محیصہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور یہودیوں کے ایک تاجر شیبہ کو قتل کردیا۔ محیصہ رضی اللہ عنہ اس سے خرید وفروخت کرتے تھے محیصہ رضی اللہ عنہ کے بھائی خویصہ رضی اللہ عنہ نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا: خویصہ نے محیصہ رضی اللہ عنہ کو مارتے تھے اور کہتے: اے اللہ کے دشمن تو نے اسے قتل کیا ہے، بخدا! تیرے پیٹ میں جزی ہوئی بیشتر چربی اسی کے مال سے ہے محیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بھائی کو جواب دیا: اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اگر تجھے قتل کرنے کا حکم دیں اس سے بھی گریز نہیں کروں گا محیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بخدا! یہی واقعہ خویصہ کے اسلام قبول کرنے کا ذریعہ بنا کہا: بخدا! اگر محمد تجھے میرے قتل کا حکم دیں تو مجھے قتل کردو گے؟ محیصہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم جی ہاں خویصہ بولے: بخدا! تمہارے نزدیک دین کا معاملہ یہاں تک پہنچا ہے یہ تو عجیب بات ہے۔ رواہ ابونعیم

حضرت مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ

ابوسفیان کہتے ہیں: مدلوک رضی اللہ عنہ کو صحبت کا شرف حاصل ہے۔

۳۷۵۳۴ ۔۔۔ آمنہ بنت ابی شعثاء اوران کی آزادکردہ باندی قطبہ کہتی ہیں کہ ان دونوں نے مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ کہتی ہیں ہم نے مدلوک کو کہتے سنا ہے کہ میں اپنی مالک کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا آمنہ کہتی ہیں میں نے مدلوک کے سر پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کا نشان دیکھا ہے بایں طور کہ سر کا وہ حصہ پر آپ کے دست اقدس پھیرا تھا وہ سیاہ تھا اور باقی حصہ سفید تھا۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۳۷۵۳۵ ۔۔۔ آمنہ یا امیہ بنت ابی شعثاء اوران کی آزادکردہ باندی قطبہ کہتی ہیں: ہم نے ابوسفیان کو کہتے سنا کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی اور میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت فرمائی۔ آمنہ کہتی ہیں: ابوسفیان کے سر کا مقدم حصہ سیاہ تھا جس پر نبی کریم ﷺ نے ہاتھ پھیرا تھا جبکہ باقی حصہ سفید تھا۔

رواہ البخاری فی تاریخہ

حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۶ ۔۔۔ ابوقبیل کہتے ہیں میں نے مسلمہ بن مخلد انصاری رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا جبکہ وہ بحری مہم پر کثرت سے آتے جاتے تھے اور لشکر اسے ناپسند کرتا تھا۔ تو مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اہل مصر! تم مجھ سے کیوں انتقام لینا چاہتے ہو جان لو میرے بعد جو پیش ہونے والا ہے وہ بہتر ہے آخر تو آخر ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۵۷۳ ۔۔۔ مسلمہ بن مخلد کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں پیدا ہوا اور جب آپ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میری عمر دس (۱۰) سال تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

حضرت مطاع رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۸ ۔۔۔ عبدالرحمن بن مثنی بن مطلاع بن عیسیٰ بن مطاع بن زیادہ بن مسلم بن مسعود بن ضحاک بن جابر بن عدی ابومسعود لخمی اپنے آباء

اجداد کسی سند سے اپنے دادا مسعو بن ضحاک کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام مطاع رکھا اوران سے فرمایا: تم اپنی قوم کے مطاع (فرمانبردار) ہو آپ نے مطاع رضی اللہ عنہ کو ابلق گھوڑا سواری کے لیے دیا اور جھنڈا بھی عطا کیا اور فرمایا: اے مطاع اپنے ساتھیوں کے پاس واپس چلے جاؤ جو شخص بھی میرے جھنڈے تلے آئے گا وہ عذاب سے مامون رہے گا۔

قال الطبرانی: لایروی الا بھذا الا سناد و رواہ ابن عساکر

حضرت معن بن یزید بن احسن بن حبیب سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۹..... حضرت معن بن یزید بن اخنس بن حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کیس لے کر گیا۔ آپ نے مجھے میرے مدقابل پر غلبہ دیا پھر مجھے نکاح کی پیش کش کی جسے میں نے قبول کیا اور آپ نے میرا نکاح کرادیا پھر میں نے اور میرے باپ دادا نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۰..... عبدالرحمن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب اپنے والد اور دادا محمد بن حاطب سے روایت نقل کرتے ہیں اور وہ اپنی والدہ ام جمیل بنت مجلل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: میں تجھے (یعنی محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کو) سرزمین حبشہ سے لے کر آئی اور مدینہ سے ایک یا دو دن کی مسافت پر تھی میں تمہارے لیے کھانا پکا رہی تھی کہ لکڑیاں ختم ہوگئیں میں لکڑیاں لینے گئی اور ہنڈیاں چولہے سے نیچے اتارنے لگی۔ ہنڈیا الٹ گئی جو تیرے بازوں پر آن گری جب مدینہ پہنچی میں تجھے لیکر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ محمد بن حاطب ہے یہ پہلا بچہ ہے جس کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے تمہارے منہ میں تھتکارا، تمہارے سر پر دست شفقت پھیرا اور تمہارے لیے دعائے برکت فرمائی۔ دوران دعا تمہارے ہاتھوں پر تھتکارتے رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے۔

اذھب الباس رب الناس! واشف.

انت الشافی لا شفاء الا شفاء ک شفاء لایغادر سقما.

اے لوگوں کے پرمدگار دکھ تکلیف دور فرمادے اور شفاء عطا فرما تو ہی شفا بخشنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفاء بخشنے والا نہیں ہے ایسی شفا جو بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے۔

اس کے بعد میں تمہیں لیکر اٹھ گئی تمہارے ہاتھ بالکل صحیح ہوچکے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلی وابن مندہ وابونعیم وابن عساکر

حرف نون..... حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۱..... یعلی بن اشدق سے مروی ہے کہ نابغہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اشعار سنائے جب کہ میں آپ کی دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا

وانا لنرجو فوق ذالک مظھرا

ہم اپنی بزرگی و شرافت میں آسمان تک جا پہنچے ہیں اور ہم اس سے بھی کہیں اوپر جانے کی امید رکھتے ہیں آپ نے فرمایا: اے

ابولیلیٰ۔اس سے اوپر کہاں کا ارادہ ہے؟ تمہاری ماں تمہیں گم پائے میں نے عرض کیا: جنت میں فرمایا: جی ہاں انشاء اللہ میں نے کہا:

ولا خیر فی علم اذا لم یکن لہ

بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا

ولا خیر فی جھل اذا لم یکن لہ

حلیم اذا ما اورد الا مرا صدرا

اس علم میں کوئی خیر و بھلائی نہیں جو صاف اور مکدر میں فرق نہ کر سکے اور اس جہالت میں بھی کوئی خیر و بھلائی نہیں کہ جس کا واسطہ کسی بردبار سے نہ پڑے اور وہ معاملہ کو جانچ نہ سکتا ہو۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بہت اچھا اللہ تمہیں رسوانہیں کرے گا۔ یعلی بن اشدق کہتے ہیں میں نے نابغہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس (۱۲۰) سال تھی جب کہ ان کے منہ میں دانت نوکیلے تھے اور یوں لگتے تھے جیسا کہ اولے ہوں۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۷۵۴۲...... ابن بخار، احمد بن یحییٰ بن برکۃ البزار، ابونصر یحییٰ بن علی بن محدم خطیب انباری ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب، ابومحمد جعفر بن محمد م الابھری الشاعر (ہمدان میں سماعت ہوئی) ابوبکر عبداللہ بن احمد بن محمد الفارسی الشاعر ابوعثمان سعدی بن زید بن خالد مولیٰ بنی ہاشم شاعر حمص عبد السلام بن رعبان الشاعر دیک الجن دعبل بن علی شاعر شاعر ابونواس حسن بن ہانی شاعر والبہ بن حباب شاعر کمیت بن زید وہ اپنے ماموں فرزدق شاعر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ طرماح شاعر کہتے ہیں کہ میری ملاقات نابغہ بن جعدہ شاعر سے ہوئی میں نے اس سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ سے تمہاری ملاقات ہوئی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں بلکہ میں نے تو آپ ﷺ کو اپنا قصیدہ بھی سنایا ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا

وانا لنرجو فوق ذالک مظھرا.

نابغہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہوتے دیکھا اور غصہ کے آثار نمایاں دکھائی دیتے تھے فرمایا: اے ابولیلیٰ! آسمان سے اوپر کہاں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت میں فرمایا: جی ہاں جنت میں انشاء اللہ تعالیٰ۔

حرف واؤ...... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۳...... واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا: وہ بولیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ہیں۔ میں وہیں بیٹھ گیا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ بھی تھے، جبکہ آپ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا اندر تشریف لائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھایا جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی ران پر بٹھایا پھر آپ نے اپنی چادر لپیٹ لی اور یہ آیت تلاوت کی ”انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت“ اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گندگی دور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت زیادہ حق رکھتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بھی تو آپ کے اہل میں سے ہوں۔ فرمایا: تو بھی میرے اہل میں سے ہے واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو چیز رسول اللہ ﷺ نے کسی کے لیے چاہی وہ میرے لیے بھی چاہی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۳۷۵۴۴...... واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو ایک کپڑے تلے جمع کیا اور پھر فرمایا: یا اللہ! میں نے تیری رحمت مغفرت اور تیری رضا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم کے لیے بھیجی ہے۔ یا اللہ! یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں لہٰذا اپنی رحمت مغفرت اور رضا مجھ پر اور ان پر نازل فرما۔ واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں

دروازے پر کھڑا تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ پر بھی رحمت ایزدی کا نزول ہو۔ فرمایا: یا اللہ واثلہ پر بھی اپنی رحمت نازل فرما۔ رواہ الدیلمی

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! ولید مجھے مارتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس سے کہہ دو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پناہ دی ہے چنانچہ تھوڑی دیر گزرنے پائی تھی کہ واپس لوٹ آئی اور بولی: اس نے تو مجھے اور زیادہ مارنا شروع کردیا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے سے ایک ٹکڑا کاٹا اور اس عورت کو دیا اور فرمایا: اس سے کہو! رسول اللہ ﷺ نے مجھے پناہ دی ہے اور یہ کپڑا انہی کے کپڑے کا ٹکڑا ہے تھوڑی دیر گزری تھی واپس لوٹ آئی اور کہنے لگی: ولید نے مجھے اور زیادہ مارا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ولید کو بددعا دینے کے لیے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ! ولید سے نمٹ لے اس نے میری معصیت کی ہے آپ نے دو یا تین بار فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و مسدد و عبد اللہ بن احمد بن حنبل و ابویعلی و ابن جریر و صححہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ولید بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی ہے حدیث سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی ہے خصوصا حدیث کا آخری جملہ جس میں بددعا کا ذکر ہے اس سے یہ بات اور بھی زیادہ واضح ہوجاتی ہے۔

حرف ہاء۔۔۔۔۔حضرت ہلال مولائے مغیرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۶۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دروازہ سے ضرور ایک شخص داخل ہوگا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا ایک حبشی غلام داخل ہوا اس کا نام ہلال تھا اس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اس کے ہونٹ موٹے موٹے تھے سامنے کے دانت ظاہری دکھائی دیتے تھے پیٹ سکڑا ہوا تھا پنڈلیاں پتلی پتلی تھیں پاؤں کے تلوے ہموار مہزول کمر چہرے کی سیاہی پر زردی کا غلبہ تھا وہ ذکر و تسبیح میں مشغول اپنے ہونٹ ہلا رہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم ہلال کو آنے پر مرحبا کہتے ہیں کیا ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ گے بلکہ اپنی عادت کے موافق روزے میں رہو اور اے ہلال: مجھ پر درود بھیجا کرو۔

رواہ ابوعبدالرحمن السلمی فی سنن الو فیہ والدیلمی

حضرت ھانی ابومالک رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۷۔۔۔۔مفضل بن غسان کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے کہا: مجھے ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی نے اس سند سے حدیث بیان کی خالد بن یزید عبدالرحمن بن ابی مالک، وہ اپنے والد اور دادا ھانی ابومالک ھمدانی سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت کی پھر آپ ﷺ نے ھانی رضی اللہ عنہ کو یزید ابی سفیان کے ہاں ٹھہرایا پھر اس لشکر کے ساتھ شام روانہ ہوگئے جسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا پھر وہ شام سے واپس نہیں لوٹے۔ چنانچہ یحییٰ بن معین نے خالد بن یزید کو ضعیف قرار دیا۔

رواہ ابن عساکر

حرف یاء...... حضرت یسار مولیٰ مغیرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۸ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک حبشی غلام اندر داخل ہوا اس کے جسم میں عیب تھا اور اس نے سر پر پھٹی چادر اوڑھ رکھی تھی وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ہم یسار کو آنے پر مرحبا کہتے ہیں۔

حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۹ ... عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوسفیان سے ان کے بیٹے یزید کی تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوسفیان اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے بیٹے کے متعلق اجر عطا فرمائے ابوسفیان نے پوچھا: اے امیر المؤمنین امیرے کس بیٹے کی آپ بات کررہے ہیں؟ فرمایا: یزید کی ابوسفیان بولے: اسے کس نے سرکاری کام پر بھیجا تھا؟ فرمایا: اس کے بھائی معاویہ نے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دونوں بھائی مصلح ہیں، ہمارے لیے حلال نہیں کہ ہم کسی مصلح کو اس کے عہدے سے سبکدوش کردیں۔ رواہ ابن سعد واللا لکائی فی السنة

کنیتوں کا بیان

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۷۵۵۰ ... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیکھتے کہتے اے ابوموسیٰ! ہمیں اپنے رب کی یاد دلاؤ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن مجید کی تلاوت شروع کردیتے۔ رواہ عبدالرزاق وابوعبیدہ وابن سعد

۳۷۵۵۱ ... انس بن مالک کی روایت ہے کہ مجھے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے اشعری کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ میں نے جواب دیا: میں نے انہیں لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے چھوڑا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ وہ عقلمند آدمی ہے پھر پوچھا: تم نے اعراب کو کس حال میں چھوڑا میں نے کہا: آپ اشعرین کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ میں اہل بصرہ کے متعلق پوچھ رہا ہوں میں نے کہا: اگر وہ یہ کلمہ (اعراب یعنی گنوار دیہاتی) سن لیں تو یہ ان پر گراں گزرے گا فرمایا: انہیں یہ بات مت پہنچاؤ بلاشبہ وہ تو اعراب (گنوار) ہیں الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جہاد فی سبیل اللہ کی توفیق عطا فرمائے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۵۵۲ ... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھتے سنا آپ نے فرمایا: یہ آواز گویا تو لحن داؤدی کی مانند ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۵۵۳ ... بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرآن پڑھنے کی آواز سنی فرمایا: اسے تو داؤد علیہ السلام کا لحن عطا کیا گیا ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابوموسیٰ کو یہ بات سنائی وہ بولے: تم نے مجھے یہ خبر سنائی اب سے تم میری دوست ہو اگر مجھے پتہ ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ میری آواز سن رہے ہیں میں اپنی آواز میں اور زیادہ خوبصورتی پیدا کرتا ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک دوسرے شخص کی آواز سنی فرمایا: کیا تم اسے ریاکار کہہ سکتے ہو؟ میں نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا آپ نے دو یا تین بار مجھ سے پوچھا: میں نے عرض کیا کیا آپ اسے ریاکار کہتے ہیں بلکہ وہ تو طالب رضا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو دعا کرتے سنا جو یہ دعا مانگ رہا تھا:

اللھم انی اسالک بانی اشھد انک انت اللہ الذی لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم تلد ولم تولد ولم یکن لک کفواً احد.

یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں تو ہی اللہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک اور بے نیاز نہ تیری کوئی اولاد ہے اور نہ ہی تو کسی کی اولاد ہے اور تیرا کوئی ہمسر نہیں دعا سننے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ایسے نام کے ذریعے سوال کیا ہے کہ جب اس نام سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے وہ ضرور قبول فرماتا ہے اور جب سوال کیا جائے عطا فرماتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۳۷۵۵۴.....ابو نجاء حکیم کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آ گئے اور کہا: مجھے تم سے کیا دوری؟ بھلا میں تمہارا بھائی نہیں ہوں؟ عمار رضی اللہ عنہ بولے: مجھے پتہ نہیں لیکن میں رسول اللہ ﷺ کو پہاڑ والی رات۔لیلۃ الجبل تمہارے اوپر لعنت کرتے سنا ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عذر ظاہر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے استغفار کر دیا ہے۔عمار رضی اللہ عنہ اس پر بولے: میں لعنت کرتے وقت تو آپ کے پاس حاضر تھا جبکہ استغفار کرتے وقت حاضر نہیں تھا۔رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام:.......ابن عدی نے اس روایت کو واہی تباہی۔(موضوع) قرار دیا ہے۔

۳۷۵۵۵.....عیاض اشعری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: "فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ" "عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم لائے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں" آیت میں قوم سے مراد یہ لوگ ہیں۔آپ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۳۷۵۵۶.....ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام جعرانہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا آپ کے ہمراہ بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہا: اے محمد آپ نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا وہ پورا نہیں کرتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے بشارت ہے۔اعرابی بولا: آپ نے مجھے بہت ساری بشارتیں لے لی ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کی طرف غصہ میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس اعرابی نے بشارت رد کر دی ہے لہٰذا تم دونوں بشارت قبول کرلو۔دونوں نے عرض کیا رسول اللہ! ہم سے آپ کی خوشخبری قبول فرمائی۔پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا اس میں ہاتھ دھوئے اور چہرہ اقدس دھویا اور منہ میں پانی لیکر اس میں کلی کی پھر ان دونوں سے فرمایا: یہ پانی پی لو۔اور کچھ اپنے سروں پر انڈیل لو ایک روایت میں ہے کہ اپنے چہروں پر ڈال لو۔

اور سینوں پر بھی ڈال لو۔خوش ہو جاؤ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ نے برتن لیا اور آپ کا حکم بجالایا پردہ کے پیچھے سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آواز دی کہ اپنی ماں کے لیے بھی پانی بچاؤ چنانچہ دونوں نے کچھ پانی برتن میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے لیے بچا لیا۔

رواہ ابو یعلی

۳۷۵۵۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ابو موسیٰ کی قرات کی آواز سنی ارشاد فرمایا: ابو موسیٰ کو لحن داؤد سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۵۵۸.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک دھلا رہی تھی آپ نے مسجد میں (قرآن کی) ایک آواز سنی فرمایا: ذرا جھانک کر دیکھو یہ کون ہے میں نے جھانک کر دیکھا تو وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تھے میں نے کو آپ بتایا۔آپ نے فرمایا: ابو موسیٰ کو داؤد کی آواز عطا کی گئی ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۵۵۹.....ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی فرمایا: اسے تو لحن داؤدی عطا کی گئی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۷۵۶۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھے اور ان کے اپس لوگ جمع ہو گئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قرآن سنانا شروع کر دیا رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ کیا میں آپ کو ابو موسیٰ کے متعلق

عجیب بات نہ سناؤں چنانچہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہے اور اس کے پاس لوگ جمع ہیں اور اس نے لوگوں کو قرآن سنانا شروع کر دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے ایسی جگہ بٹھا سکتے ہو جہاں سے میں اسے دیکھ سکوں لیکن مجھے کوئی نہ دیکھ سکے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں وہ شخص باہر نکل گیا اور رسول اللہ ﷺ بھی اس کے ساتھ تھے پھر اس نے آپ کو ایسی جگہ بٹھایا جہاں سے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا آپ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی اور فرمایا: اسے تو لحن داؤدی سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۵۶۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوموسیٰ کو لحن داؤدی سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ قرآت قرآن کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کی قرات سماعت فرمائی صبح کو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خبر کی گئی انھوں نے کہا: اگر مجھے خبر ہوتی میں آواز میں اور زیادہ دلکشی پیدا کرتا اور آپ کو مزید مشتاق بناتا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ مسجد میں بیٹھے با آواز بلند قرأت قرآن کر رہے تھے آپ نے فرمایا: اسے تو لحن داؤدی سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۴......عبدالرحمن بن کعب بن مالک کہتے ہیں جب میرے والد محترم رضی اللہ عنہ کی بصارت جاتی رہی میں ان کا ہاتھ پکڑ کر انھیں چلاتا تھا چنانچہ جمعہ کے دن نماز کے لیے جب وہ باہر جاتے اور آذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لئے استغفار کرتے اور ان کے لیے دعائیں کرتے میں نے پوچھا: اباجان! آپ جب آذان سنتے ہیں ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کرتے ہیں ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور ان پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اے بیٹے! یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل ہمیں نقیع الخضمات میں حرہ بیاضہ میں جمع کیا تھا۔ (اور جمعہ پڑھنے کا اہتمام کیا تھا) میں نے پوچھا: اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا: ہم چالیس آدمی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی وابونعیم فی المعرفۃ

حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۵......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قوم کی طرف بھیجا تاکہ میں انھیں اللہ اور اس کے رسول کی دعوت دوں اور ان پر شرائع اسلام پیش کروں جب میں ان لوگوں کے پاس پہنچا وہ اپنے اونٹوں کو پانی پلا رہے تھے اور دودھ دوہ کر پی رہے تھے جب انھوں نے مجھے دیکھا بولے: ہم صدی بن عجلان کو آمد پر مرحبا کہتے ہیں: کہنے لگے: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ تم نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اور اس شخص (محمد ﷺ) کی طرف مائل ہو گئے ہو۔ میں نے کہا: ایسی بات نہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں اور رسول کریم ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں اسلام اور اس کے شرائط سے آگاہ کروں۔ اسی دوران یہ لوگ خون سے بھرا ہوا ایک برتن لائے اسے اپنے درمیان رکھا اور اس کے اردگرد جمع ہو گئے اور خون کھانے لگے بولے: اے صدی! تم بھی آجاؤ میں نے کہا: تمہاری ہلاکت! میں تمہارے ہاں ایسی شخصیت کے پاس سے آیا ہوں جس نے خون کو تمہارے اوپر حرام قرار دیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر حکم نازل فرمایا ہے۔ بولے: وہ کیا ہے؟ میں نے یہ آیت تلاوت کی:

"حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر...... ذلکم فسق"

یعنی مردار خون اور خنزیر کا گوشت تمہارے اوپر حرام کر دیا گیا ہے الایۃ۔

میں نے انھیں سلام کی دعوت دینے لگا مگر وہ برابر انکار کرتے رہے۔ میں بولا: تمہاری ہلاکت! مجھے ایک گھونٹ پانی تو پلاؤ مجھے شدید پیاس لگی ہوئی ہے میں نے اپنے اوپر عباء اوڑھ رکھی تھی وہ بولے: ہم تمہیں پانی نہیں دیں گے حتی کہ تو پیاسا تڑپ تڑپ کر مرجائے میں نے اللہ پر بھروسہ کر لیا اور عبا (جبہ) میں سر ڈال کر گرم سنگریزوں پر شدید گرمی میں سو گیا۔ خواب میں میرے پاس کوئی شخص آیا اس کے ہاتھ میں کانچ کا خوبصورت جام تھا جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا جام میں مشروب تھا اور وہ ایسا لذیذ تھا کہ لوگوں نے اس جیسا کبھی دیکھا نہیں۔ اس نے جام مجھے تھما دیا میں نے وہ پی لیا جب میں پی کر فارغ ہوا فوراً بیدار ہو گیا اللہ کی قسم اس کے بعد مجھے پیاس لگی اور نہ ہی بھوک لگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۵... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا: اے ابوامامہ! بعض مؤمنین کے لیے میرا دل نہایت نرم و مہربان ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۶... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار ہو کر جنگل کی طرف نکلے انھوں نے اپنے پیچھے (اپنی بیوی) ہند کو سوار کر لیا میں کمسن لڑکا تھا اور میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر ان کے آگے آگے چلنے لگا اچانک ہم نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ بولے: اے معاویہ رضی اللہ عنہ نیچے اتر و تاکہ محمد سوار ہو جائے۔ میں گدھی سے نیچے اتر آیا اور رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے آپ آرام آرام سے ہمارے آگے چلنے لگے پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حرب! اے ہند بنت عتبہ! اللہ کی قسم تم نے ضرور مرنا ہے اور پھر تم دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے پھر تم میں سے جو نیکوکار ہو گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور جو بدکار ہو گا وہ دوزخ میں چلا جائے گا۔ میں نے جو کچھ تم سے کہا ہے وہ سراسر حق ہے تم پہلے ہو جسے میں ڈر سنا رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں۔ ''حم تنزیل من الرحمن الرحیم...... سے اتینا طائعین'' تک۔ ابوسفیان بولے: اے محمد! تم نے اپنی بات پوری کر لی؟ فرمایا: جی ہاں پھر رسول اللہ ﷺ سواری سے نیچے اتر آئے اور میں دوبارہ سوار ہو گیا۔ اتنے میں ہند نے ابوسفیان کی طرف متوجہ ہو کر کہا: تم نے اس جھوٹے جادوگر کے لیے میرا بیٹا سواری سے نیچے اتارا ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم ایسی بات نہیں نہ وہ جادوگر ہے اور نہ ہی جھوٹا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۷... ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے ابوموسیٰ! اس شخص کو جانتے ہو میں نے جواب دیا: نہیں۔ بھلا یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ وہی شخص ہے جو ابوعامر رضی اللہ عنہ کے قتل سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوا تھا حالانکہ اس سے قبل ابوعامر رضی اللہ عنہ دس (۱۰) مشرکین کو قتل کر چکے تھے جبکہ کسی شخص کو قتل کرتے کہتے! یا اللہ گواہ رہنا حتی کہ جب یہ گیارھواں باقی رہا اور ابوعامر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار زہر آلود سے اس کا کام تمام کرنا چاہا تو بولے: یا اللہ گواہ رہنا یہ شخص ایک باغ میں اتر گیا اور بولا: یا اللہ آج میرے خلاف گواہ نہ ہونا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سو آج یہ مسلمان ہو کر حاضر ہو گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۷... حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک سے کوئی تنکا وغیرہ اٹھایا آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب

اللہ تعالیٰ تم سے برائی کو دور کرے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۸.....سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی داڑھی مبارک سے کوئی چیز اٹھائی آپ نے فرمایا: اے ابوایوب اللہ تعالیٰ تمہیں برائی میں مبتلا نہ کرے۔رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۷۵۶۹.....سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی داڑھی مبارک میں کوئی چیز (تنکا وغیرہ) دیکھا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے داڑھی مبارک سے الگ کر دیا اور آپ ﷺ کو دکھایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوایوب سے ناپسندیدہ چیز کو دور رکھے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۵۷۰..... ''مسند ابی ایوب'' رضی اللہ عنہ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اپنے اوپر قرض ہونے کی شکایت کی تاہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوئی خاص دلچسپی نہ دیکھی اور وہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: میرے بعد عنقریب مال و دولت کی فراوانی دیکھو گے پوچھا: تمہیں کس چیز کا حکم دیا ہے؟ جواب دیا: صبر کا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پس تم بھی صبر کرو ابوایوب رضی اللہ عنہ بولے: بخدا! میں تم سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا پھر ابوایوب رضی اللہ عنہ بصرہ آئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں قیام کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا گھر خالی کیا اور کہا: میں بھی آپ کے ساتھ اسی طرح کروں گا جس طرح آپ نے (ہجرت کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: گھر میں جو کچھ ہے سب تمہارا ہے نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار درہم اور بیس مملوک بھی دیئے۔رواہ الدویانی وابن عساکر

۳۷۵۷۱.....عمارہ بن غزیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ اے جماعت انصار! تم لوگ عنقریب میرے بعد مال و دولت کی فراوانی دیکھو گے اس وقت تم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا: اور سب سے پہلے اس کی تصدیق کرتا ہوں ابوایوب رضی اللہ عنہ بولے: کیا اللہ اور اس کے رسول پر جرأت ہے؟ میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گا اور کیا میرے گھر کی چھت نے رسول اللہ ﷺ کو اور مجھے پناہ نہیں دی تھی۔

رواہ یعقوب سفیان وابن عساکر

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۲.....ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے شخص کے پاس بھیج دیں جو اچھی طرح سے میری تعلیم و تربیت کر سکے چنانچہ آپ نے مجھے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے جو اچھی طرح سے تمہاری تعلیم و تربیت کرے گا۔رواہ ابن عساکر

حضرت ابوصفرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۳.....محمد بن ابی طالب بن عبدالرحمن بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوصفرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کریں ابوصفرہ رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا جوڑا زیب تن کر رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں ظرافت حسن و جمال اور فصاحت و بلاغت سے نواز رکھا تھا جب نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو ان کا حسن و جمال نہایت دلکش لگا اور فرمایا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں قاطع (ڈاکو) بن سارق (چور) بن ظالم بن عمرو بن مرہ بن ہلاقام بن جلند بن متکبر بن جلند جو کہ ہر طرح کی کشتی کو لوٹ لیتا ہے اور میں ملک بن ملک ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سارق و ظالم کو چھوڑ و تم ابو صفرہ ہو۔ ابوصفرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول

ہیں۔میرے اٹھارہ (۱۸) بیٹے ہیں اوراللہ تعالیٰ نے مجھے سب سے آخر میں بیٹی عطافرمائی ہے میں نے اس کا نام صفرہ رکھا ہے۔ رواہ الدیلمی

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۴۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھیں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے قتل ہوجانے کی خبر پہنچی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبیدہ پر رحم فرمائے! اگروہ میرے پاس آجاتا میں اس کی مدد کرتا۔ رواہ ابن جریر

حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۵۔۔۔ ناشرہ بن سمی یزنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جابیہ کے دن لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سنا وہ فرمارہے تھے: میں تم سے خالد بن ولید کی طرف سے معذرت کرتا ہوں میں نے اسے حکم دیا تھا کہ یہ مال مہاجرین پر وقف کرے لیکن اس نے یہ مال شرفاء اوراصحاب لسان (شعراء) میں بانٹ دیا اس لیے میں نے اس معزول کردیا ہے اوراس کی جگہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر کیا ہے۔اس پر ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ بولے: اے عمر! اللہ کی قسم آپ نے عدل وانصاف سے کام نہیں لیا آپ نے ایسے گورنر کو عہدے سے سبکدوش کردیا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے گورنر مقرر کیا تھا آپ نے ایسی تلوار کو نیام میں ڈال دیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بے نیام کردیا تھا آپنے وہ جھنڈا سرنگوں کردیا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے بلند کیا تھا۔ آپ نے قطع رحمی کی ہے اوراپنے چچازاد بھائی سے حسد کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تم قرابتداری کے قریب ترہو نسبتاً کمسن ہو اوراپنے چچازاد بھائی پر بے جا غصہ کررہے ہو۔

رواہ ابونعیم فی المعرفۃ وقال ذکر النسائی عن ابراھیم بن یعقوب الجوزجانی انہ سائل ابو اھشام المخرومی وکان علامۃ بانساب بنی مخزوم عن اسم ابی عمرو بن حفص ابن المغیرۃ فقال احمد وابن عساکر

حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۶۔۔۔سعد بن ابی غادیہ یسار اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: ایک دن نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں گم پایا تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتے میں کہ ابوغادیہ رضی اللہ عنہ سامنے سے آرہے ہیں آپ نے پوچھا: اے ابوغادیہ! باجماعت نماز سے کیوں پیچھے رہے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ (اس لیے میں اہلیہ کی تیمارداری کرتا رہا تب باجماعت نماز میں شریک نہ ہوسکا) آپ نے فرمایا بچے کا نام رکھا ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا: اسے میرے پاس لے کرآ ناچنانچہ ابوغادیہ رضی اللہ عنہ بچہ لے کرآپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے بچے کے سر پردست شفقت پھیرا اوراس کا نام سعد رکھا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۷۔۔۔ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے یکا یک آپ (کواونگھ آنے لگی اور) اپنی سواری سے ایک طرف جھک گئے میں نے ہاتھ سے آپ کو ہلایا حتیٰ کہ آپ جاگ گئے تھوڑی دیر بعد آپ پھر ایک طرف جھک گئے میں نے دوبارہ ہاتھ بڑھا کر آپ کو جگایا آپ جاگ گئے اور پھر فرمایا: یا اللہ ابوقتادہ کی حفاظت فرما جس طرح اس نے آج رات میری حفاظت کی میں یہی سمجھتا ہوں کہ میں نے تمہیں مشقت میں ڈالا ہے۔ رواہ ابونعیم

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۸......''مسند ابی قرصافہ رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے اسلام قبول کرنے کا واقعہ یوں ہوا ہے کہ میں یتیم لڑکا تھا اور اپنے والدہ اور خالہ کے پاس رہتا تھا لیکن اکثر خالہ کے ہاں رہتا تھا میں اپنی بکریاں چراتا تھا خالہ مجھے اکثر کہا کرتی تھی: اے بیٹا! اس شخص (نبی کریم ﷺ) کے پاس مت جاؤ، وہ تمہیں گمراہ کردے گا میں بکریاں لے کر گھر سے نکل جاتا اور چراگاہ میں آجاتا چراگاہ میں بکریاں چھوڑ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اور آپ کی باتیں سنتا پھر شام کو کمزور اور دودھ سے خالی تھنوں والی بکریاں لے کر واپس لوٹ جاتا میری خالہ کہتیں تیری بکریوں کو کیا ہوا ان کے تھن سوکھے ہوئے ہیں؟ میں کہتا: مجھے نہیں پتہ دوسرے دن پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس دن میں نے آپ کو فرماتے سنا: اے لوگو! ہجرت کرلو اور اسلام پر ثابت قدم رہو بلاشبہ ہجرت کا سلسلہ ختم نہیں ہونے پائے گا جب تک جہاد باقی ہے'' پھر میں پہلے دن کی طرح اپنی بکریاں لے کر واپس لوٹ آیا میں تیسرے دن پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا یوں میں لگاتار آپ کا کلام سنتا رہا بالآخر میں نے اسلام قبول کرلیا اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کرلی اور میں نے اپنے ہاتھ سے آپ سے مصافحہ کیا: پھر میں نے آپ سے خالہ اور اپنی بکریوں کے معاملہ کی شکایت کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی بکریاں میرے پاس لیتے آؤ چنانچہ میں بکریاں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ نے بکریوں کی پشت اور تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ چنانچہ بکریوں کی پیٹھ چربی سے اور تھن دودھ سے بھر گئے جب میں بکریاں لے کر خالہ کے پاس پہنچا وہ بولی: بیٹا اسی طرح بکریاں چرا کر لایا کرو میں نے کہا: خالہ میں نے آج بھی وہیں بکریاں چرائی ہیں جہاں قبل ازیں چراتا تھا لیکن میں آپ کو اپنا قصہ سناتا ہوں میں نے سارا واقعہ خالہ کے گوش گزار کیا اور میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے اور آپ کی سیرت وکلام کے متعلق بھی خالہ کو آگاہ کیا۔ میری ماں اور خالہ بولیں: ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلو میں اپنی ماں اور خالہ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ ان دونوں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور مصافحہ بھی کیا جب رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت لے لی ہم تینوں واپس لوٹ آئے میری ماں اور خالہ نے مجھے کہا: اے بیٹا اس شخص جیسا ہم نے کوئی خوبصورت صاف ستھرا اور نرم کلام والا کوئی انسان نہیں دیکھا ہم نے دیکھا ہے گویا ان کے منہ سے نور نکل رہا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی قرصافہ

حضرت ابومریم سلولی مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۹......یزید بن ابی مریم سلولی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے والد کے لیے اولاد میں برکت کی دعا فرمائی چنانچہ میرے والد کے اسی (۸۰) بیٹے تھے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت ابومریم الغسانی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۰......ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا آج رات میرے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورت مریم نازل ہوئی ہے لہٰذا اپنی بیٹی کا نام مریم رکھو چنانچہ اس صحابی کی کنیت ابومریم تھی۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابواسماء رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۱..... احمد بن یوسف بن ابی اسماء بن علی کہتے ہیں میں نے اپنے دادا ابواسماء بن علی بن ابی اسماء کو کہتے سنا کہ ان کے دادا اسماء کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے دور میں پیدا ہوا میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا اس کے بعد میں نے قسم کھالی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کرنے کے بعد کسی اور سے مصافحہ نہیں کروں گا۔ رواہ ابن مندہ ابن عساکر

ایک نامعلوم صحابی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۲..... حرب بن شریح کہتے ہیں مجھے بلعدویہ کے ایک شخص نے اپنے دادا سے مروی حدیث سنائی ہے اس کے دادا کہتے ہیں میں مدینہ کی طرف چلا اور وادی میں جا اترا کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص کھڑے ہیں (جو خرید وفروخت کی باتیں کر رہے ہیں) چنانچہ خریدار بیچنے والے سے کہتا ہے: میرے ساتھ معاملہ اچھی طرح سے کرو میں نے دل ہی دل میں کہا: یہ وہی ہاشمی ہے جو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کیا یہ وہی ہے؟ جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک خوبصورت شخص ہے پیشانی کشادہ ہے ستواں ناک باریک باریک بھنویں ہیں سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر ہے جو دیکھنے میں دھاگے کی طرح لگتی ہے۔ اس نے دو قدرے پرانے کپڑے پہن رکھے تھے ہمارے قریب آیا اور بولا: السلام علیکم! حاضرین نے سلام کا جواب دیا: اس شخص نے فوراً خریدار کو بلایا، اس نے آتے ہی کہا یا رسول اللہ! آپ اس سے کہیں میرے ساتھ معاملہ اچھی طرح کرے اس نے ہاتھ بڑھا دیا اور بولا: تمہارے اموال تمہاری ملکیت ہیں میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملاقات کروں اور مجھ سے کوئی شخص مال کا مطالبہ نہ کرتا ہو جان کا مطالبہ نہ کرتا ہوں اور عزت کا مطالبہ نہ کرتا ہو الا یہ کہ کسی حق کی بنا پر ہو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے میں آسانی پیدا کرے جو خریدنے میں آسانی پیدا کرے آسانی سے قبضہ کرے سہولت سے دے دے سہولت سے ادا کرے اور سہولت سے تقاضا کرے پھر وہ شخص چل پڑا میں نے کہا: اللہ کی قسم میں اس کے پیچھے ضرور جاؤں گا یہ تو بہت اچھی اچھی باتیں کرتا ہے میں اس کے پیچھے ہو لیا قریب پہنچنے پر کہا اے محمد! اس نے پوری طرح میری طرف مڑ کر کہا کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: تو ہی وہ شخص ہے جو لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے ہلاکت میں ڈال رہا ہے اور ان کے آبائی دین سے انھیں روک رہا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ تو اللہ کا حکم ہے میں نے کہا: تمہاری دعوت کیا ہے؟ جواب دیا: میں اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں نے کہا: تم کس چیز کا اقرار کرتے ہو؟ وہ بولا! تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ لات وعزیٰ کا انکار کرو نماز قائم کرو زکوٰۃ دو میں نے پوچھا: زکوٰۃ کیا ہے؟ جواب دیا: وہ یہ کہ ہمارا مالدار شخص فقیر محتاج پر اپنا مال صرف کرے میں نے کہا: بہت اچھی تعلیمات ہیں جن کی تم دعوت دیتے ہو یہ شخص کہتا ہے: چنانچہ سطح زمین پر محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں لگتی تھی پھر یہ کیفیت بھی ہوئی کہ محمد ﷺ اپنی جگہ سے ملنے نہیں پاتے تھے کہ مجھے ہر چیز اولاد والدین اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب ہوگئے فرمایا: سمجھ گئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ میں ابھی ایک پانی پر جاتا ہوں جہاں بہت سارے لوگ جمع ہیں میں انھیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، مجھے امید ہے کہ وہ آپ کی پیروی اختیار کریں گے، آپ ﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی، میں نے ان لوگوں کو دعوت دی چنانچہ وہ سب مرد عورتیں اسلام لے آئے رخصت کرتے وقت رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

باب فضائل صحابیات رضی اللہ عنہن

مجتمعات ومتفرقات

مجتمعات

۳۷۵۸۳.....ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام ابی بکر ام عثمان ام طلحہ، ام زبیرہ، ام عبدالرحمن بن عوف اور ام عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

متفرقات.......ام سلیط رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۴.....ثعلبہ بن مالک کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عورتوں میں چادریں تقسیم کیں ایک عمدہ سی چادر باقی بچ گئی بعض لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی بیٹی جو آپ کے نکاح میں ہے یعنی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سلیط اس چادر کی زیادہ مستحق ہے ام سلیط انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سلیط احد کے دن ہمارے لیے مشکیں بھر بھر کر لاتی تھی۔

رواہ البخاری وابونعیم فی الحلیة وابو عبیدہ فی الاموال

اہلیہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۵.....سفیان کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی ہے کہ وہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کچھ خاص توجہ نہ دی اس پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور بولے: تو نے ایسا اور ایسا کیا ہے میں نے تجھے رسوا کرنے کا ارادہ کرلیا ہے بیوی نے جواب دیا: آپ اس پر قادر نہیں ہیں۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر قدرت دے رکھی ہے۔ بیوی بولی: کیا تم مجھ سے اسلام کی دولت چھیننا چاہتے ہو جواب دیا: نہیں۔ بولی: پھر مجھے اس کے بعد کوئی پرواہ نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اسلام تمہارے دل میں رچ بس گیا ہے میرا خیال ہے کہ اسلام تمہیں جنت میں داخل کر کے چھوڑے گا۔

رواہ ابن المبارک

حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۶.....مستظل بن حصین کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کا پیغام نکاح بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیٹی کے کمسن ہونے کا عذر بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے زوجیت کے ارادہ سے نکاح نہیں کرنا چاہتا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن سوائے میرے نسبی تعلق کے ہر قسم کا نسبی تعلق منقطع ہوجائے گا ہر اولاد کے عصبہ کی نسبت والد کی طرف ہوتی ہے سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی

اولاد کے سو میں ان کا باپ اور ان کا عصبہ ہوں۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة وابن عساکر

فائدہ:......عصبہ سے مراد گوشت پوست میں شریک رشتہ دار۔

۳۷۵۸۷......ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہ سے نکاح کا پیغام بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اپنی بیٹیاں جعفر کے بیٹوں کے لیے وقف کر دی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے علی اپنی بیٹی سے میرا نکاح کرادو اللہ کی قسم! سطح زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ سے بڑھ کر تمہاری بیٹی سے حسن سلوک رکھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نکاح کرادیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روضہ رسول اللہ ﷺ اور منبر کے درمیان مہاجرین کی مجلس میں آئے وہاں علی، عثمان، زبیر، طلحہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے چنانچہ آفاق واطراف سے جو خبر آئی (یا کوئی اہم امر پیش آتا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور انھیں خبر دیتے اور ان سے مشورہ لیتے چنانچہ اس روز بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہاں تشریف لائے اور فرمایا: اتفاق کرلو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: امیر المؤمنین! کس پر اتفاق کرلیں؟ فرمایا: اس بات پر کہ علی بن ابی طالب کی بیٹی سے میرا نکاح ہو چکا ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان سنانا شروع کر دیا کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب اور ہر تعلق ختم ہو جائے گا مگر میرا نسب اور تعلق باقی رہے گا میں نبی کریم ﷺ کا صحبت یافتہ ہوں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرا تعلق اور نسب آپ سے جڑا رہے۔

رواہ ابن سعد وارواہ ابن راھویہ مختصرا ورواہ سعید بن المنصور تبمامہ

۳۷۵۸۸......عبدالعزیز بن محمد اپنے والد سے عطا خراسانی کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کا چالیس ہزار درہم مہر مقرر کیا۔ رواہ ابن سعد وارواہ ابن عدی والبھقی عن اسلم وابن ابی شیبۃ ورواہ ابن عساکر عن انس وجابر

حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۹......ضمرہ بن سعید کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بہت ساری چادریں لائی گئیں جس میں ایک عمدہ اور کھلی چادر بھی تھی بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اس چادر کی قیمت اتنی اور اتنی ہے (یعنی یہ چادر بہت قیمتی ہے) یہ چادر عبداللہ کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کو دے دی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کی نئی نئی شادی ہوئی ہے میں ابن عمر کے پاس نہیں جاتا لیکن میں یہ چادر ایسی عورت کو بھیجتا ہوں جو اس سے زیادہ حقدار ہے اور وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میں نے جب بھی دائیں یا بائیں دیکھا میں نے ام عمارہ کو اپنے سامنے لڑتے ہوئے پایا۔ رواہ ابن سعد وفیہ الواقدی

حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۰......ابو خالد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ام کلثوم بنت ابی بکر سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اس کے متعلق آپ سے ہم کہاں جا سکتے ہیں چنانچہ ام کلثوم کو اس کی خبر ہوئی وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بولیں آپ میرا نکاح عمر سے کرانا چاہتی ہیں جو کھانے کی بجائے مجھے بھوسہ کھلائے گا میں تو ایسے نوجوان سے نکاح کرنا چاہتی ہوں جو مجھ پر دنیا کا دریا بہادے اللہ کی قسم اگر آپ نے ایسا کر دیا تو میں نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاؤں گی اور خوب شور مچاؤں گی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عمرو بن العاص کو پیغام بھیجا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بات کرو انھوں نے حامی بھرلی پھر عمرو رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور گفتگو کی پھر بولے: اے امیر المؤمنین! آپ شادی کرنا چاہتے ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں۔ پوچھا: کس سے؟ فرمایا: ام کلثوم بنت ابی بکر سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! میں یہی دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکی اپنے والد کے پاس جا کر ہر دن شکایت کرتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے چنانچہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

سے شادی کرلی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کے پردہ کے قریب ہوکر ایک بات کروں۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے (ایک عظیم) نوجوان سے شادی کی ہے۔ رواہ ابن عساکر

ام کلثوم زوجہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۱ عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد سے وہ اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے وہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر میں کنگھی کر رہی تھی آپ نے فرمایا: اے بسرہ! ام کلثوم کو کون کون پیغام نکاح بھیج رہا ہے؟ جواب دیا: فلاں اور فلاں اور عبدالرحمٰن بن عوف۔ فرمایا: تمہارا عبدالرحمٰن کے بارے کیا خیال ہے؟ وہ مسلمانوں کا سردار اور افضل آدمی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے نکاح کو اچھا نہیں سمجھتے جو باعث تکلیف ہو یا پھر ہم اس سے اس کے چچا کی بیٹی شیبہ بنت زمعہ کے طلاق کا اس سے مطالبہ کرنے لگیں (یہ بھی ہمیں پسند ہیں) رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ بات دہرائی میں نے بھی اپنی بات دہرادی پھر آپ نے سہ بارہ بات دہرائی اور فرمایا: اگر ام کلثوم کا نکاح کرادیا جائے وہ اپنا حصہ پائے گی اور خوش وراضی رہے گی اتنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: اے بری عورت! کیا تو سنتی نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تم سے کیا فرماتے ہیں؟ بسرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: میں نے اپنے ہاتھ دھو کر صاف کیے اور ام کلثوم کے پاس چلی گئی اور اسے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنایا چنانچہ ام کلثوم نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا اور ان دونوں نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کرادی ام کلثوم کہتی ہیں: بخدا: میں نے اپنا حصہ پایا اور میں خوش بھی رہی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۲ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ کا ارادہ کیا میں نے اپنے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آپ ﷺ کے لیے زادراہ تیار کیا تاہم میں نے ایسی کوئی چیز نہ پائی جس سے آپ کے زادراہ اور پانی وغیرہ کو باندھوں۔ میں نے والد محترم سے عرض کیا: اللہ کی قسم میں نے کوئی چیز نہیں پائی جس سے یہ باندھتی سوائے اپنے کمربن کے۔ والد نے فرمایا: کمربند کو دو حصوں میں پھاڑلو ایک سے پانی والا برتن باندھ دو اور دوسرے سے زادراہ اسی وجہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو "ذات النطاقین" کہا جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۳......ام خالد بنت خالد بن سعید کہتی ہیں: میں نے سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی۔

رواہ ابن ابی داؤد فی البعث وابن عساکر

حضرت سبیعہ غامدیہ بقول بعض آمنہ رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۴ "مسند بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ" حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو غامدیہ رضی

اللہ عنہا کے رجم کرنے کا حکم دیا دوران سنگساری حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غامدیہ رضی اللہ عنہا کو سر پر پتھر مارا جس سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ پر خون پڑا اس پر انھوں نے غامدیہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ دیا جب رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی کہ خالد رضی اللہ عنہ نے غامدیہ کو برا بھلا کہا ہے آپ نے فرمایا: اے خالد! رک جاؤ اسے بری بھلی مت کہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! غامدیہ نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظالم ٹیکس وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی اور اس کی مغفرت ہو جاتی آپ نے حکم دیا اور غامدیہ رضی اللہ عنہا پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ ایک روایت میں ہے اگر ایسی توبہ ظالم ٹیکس وصول کرنے والا توبہ کرتا یا اہل مدینہ میں سے ستر لوگ توبہ کرتے ان کی طرف سے توبہ قبول ہو جاتی۔ رواہ ابن جریر

حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث انصاری رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۵..... ولید بن عبداللہ بن جمیع کہتے ہیں میری دادی نے مجھے ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث انصاری کی حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم ﷺ ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے ملنے آتے تھے اور انھیں شہیدہ کہہ کر پکارتے تھے ام ورقہ رضی اللہ عنہا نے پورا قرآن حفظ کر رکھا تھا جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر کے لیے تشریف لے گئے نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں بھی آپ کے ساتھ جہاد میں شرکت کر سکوں زخمیوں کی دیکھ بھال کروں گی اور بیماروں کی تیمارداری کروں گی شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت سے سرفراز فرما دے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں شہادت عطا کرنی ہے رسول اللہ ﷺ انھیں شہیدہ کے نام سے پکارتے تھے اور انھیں اجازت دے رکھی تھی کہ وہ اپنے گھروالوں کی امامت کرائیں۔ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام اور ایک لونڈی تھے ان سے اپنی وفات کے ساتھ مشروط آزادی کا وعدہ کر رکھا تھا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں غلام اور باندی نے انھیں قتل کر دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی کہنے لگے: اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا کہ ہمارے ساتھ چلو ہم شہیدہ سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں۔

رواہ ابن سعد وابن راھویہ وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی وروی ابوداود بعضہ

فائدہ:..... عورت کی امامت دلائل قطعیہ سے مکروہ تحریمی ہے آپ ﷺ نے ام ورقہ کو اجازت دی یہاں ان کی خصوصیت تھی یا صرف نوافل کی حد تک تھی جو انہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۶..... حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جاہلیت کے دور میں میرے چچا نے مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس نے مجھے اپنی کنیز بنا لیا اور میں نے اس کا ایک بیٹا عبدالرحمٰن بن حباب جنم دیا حباب اپنے ذمہ قرض چھوڑ کر مر گیا چنانچہ حباب کی بیوی نے مجھے کہا: اے سلامہ اللہ کی قسم تجھے اب قرض میں فروخت کیا جائے گا میں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے ادائیگی قرض کا بندوبست کر لیا پھر مجھے نہیں بیچا جائے گا چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: حباب کے ترکہ کا مالک کون ہے؟ جواب دیا: حباب کا بھائی ابویسر بن عمرو چنانچہ آپ نے ابویسر بلایا اور پھر فرمایا: اسے آزاد کردو جب تم سنو کوئی غلام میرے پاس آیا ہے تو مجھ سے اس کا عوض لے کر اسے آزاد کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے مجھے آزاد کر دیا بعد میں ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے ابویسر کو بلایا اور فرمایا: یہ غلام لے لو یہ تمہارے بھائی کے بیٹے کی ملکیت ہے۔ رواہ ابونعیم

کلام:..... حدیث کا آخری جملہ قابل غور ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۵۱۔

حضرت سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۷.....مجاہد کی روایت ہے اسلام میں سے سب سے پہلے عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کو شہید کیا گیا ابو جہل نے ان کی شرمگاہ میں برچھا مار کر انھیں شہید کر دیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۸..... مجمع بن حارثہ کی روایت ہے کہ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا انیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ انیس رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں شہید کر دیئے گئے پھر حضرت خنساء رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کا نکاح قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے کرا دیا جسے خنساء رضی اللہ عنہا ناپسند کرتی تھی چنانچہ خنساء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے شکایت کی آپ نے یہ نکاح رد کر دیا اور ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا اور سائب بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔ رواہ ابونعیم

حضرت صفیہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۹......اسحاق عزری ام عروہ بنت صعفر بن زبیر بن عوام وہ آپ کے والد جعفر بن زبیر سے وہ اپنی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب سے روایت نقل کرتے ہیں صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ احد کی طرف نکل گئے مجھے اور دوسری عورتوں کو مسجد کے پاس ایک ٹیلے پر پیچھے چھوڑ گئے ہمیں اس مسجد میں داخل کر گئے اور ہمارے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ چنانچہ ایک یہودی مسکلے پر چڑھ کر ہماری طرف آنے لگا حتیٰ کہ ایک ٹیلے سے نمودار ہوا میں نے حسان بن ثابت سے کہا کھڑے ہو جاؤ اور اسے قتل کر دو حسان رضی اللہ عنہ بولا: یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ اگر مجھ سے ایسا ہو سکتا تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدان کارزار میں ہوتا میں نے کہا: اچھا پھر تلوار میری زرہ سے باندھ دو حسان رضی اللہ عنہ تلوار باندھ دی اور میں یہودی کی طرف گئی اور اس کا سر کاٹ لائی میں نے کہا: یہ سر اٹھا کر یہودیوں کی طرف پھینک آؤ تا کہ وہ اوپر آنے کی جسارت نہ کر سکیں وہ سمجھتے ہیں کہ محمد نے اپنے اہل وعیال میں اپنے پیچھے کوئی مرد نہیں چھوڑا اور تا کہ انھیں کسی مرد کی موجودگی کا یقین ہو جائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۰.....ابن اسحاق، یحییٰ بن عباد بن زبیر وہ اپنے والد سے حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم (عورتیں) حسان بن ثابت کے ساتھ فارع کے قلعہ میں تھیں جبکہ نبی کریم ﷺ خندق میں تھے یکا یک ایک یہودی آیا اور قلعہ کے اردگرد چکر کاٹنے لگا ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ ہماری تنہائی کی خبر کافروں کو نہ کر دے میں نے حسان سے کہا نیچے جاؤ اور اس یہودی کا کام تمام کر دو کہیں یہ ہماری تنہائی کی خبر افشانہ کر دے حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے بنت عبدالمطلب! تم جانتی ہو کہ میں اس قابل نہیں ہوں صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ہمت کی ہاتھ میں ایک ستون لیا اور نیچے اتر گئی اور اسے قتل کر دیا میں نے پھر حسان سے کہا: جاؤ اور اس کا ساز و سامان اتار لاؤ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۱.....ضحاک بن عثمان حزامی کہتے ہیں: جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حسان رضی اللہ عنہ اور یہودی کا واقعہ ہمیں (صحابہ رضی اللہ عنہم کو) پہنچا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سن کر رسول اللہ ﷺ (زور زور سے) ہنسے۔ حتیٰ کہ میں نے ان کی پچھلی ڈاڑھیں دیکھ لیں قبل ازیں میں نے آپ کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۲.....''مسند زبیر'' محمد حسن مخزومی ام عروہ کی سند سے ان کے دادا زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے عورتیں

احد کے دن مدینہ میں اپنے پیچھے فارع میں چھوڑیں ان میں صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھیں اور عورتوں کے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو چھوڑا چنانچہ ایک مشرک آیا اور عورتوں میں گھسنا چاہتا تھا صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان سے کہا: تمہارے پاس ایک مرد آ گیا ہے حسان رضی اللہ عنہ نے سست روی کا مظاہرہ کیا اور انکار کر دیا خود صفیہ رضی اللہ عنہا نے تلوار لی اور مشرک کے دے ماری جس سے وہ ٹھنڈا ہو گیا بعد میں اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو کی گئی آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو مال غنیمت سے حصہ دیا جیسا کہ مردوں کو حصہ دیا تھا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ

۳۷۶۰۳..... یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب کہتے ہیں: عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کو کافی سارا مال دے رکھا تھا اور شرط یہ عائد کی تھی کہ ان بعد عاتکہ کسی اور سے شادی نہیں کرے گی چنانچہ جب عبداللہ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کو پیغام بھیجا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ حکم کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے لہٰذا لیا ہوا مال عبداللہ کے وارثوں کو واپس کر دو اور شادی کر دو عاتکہ نے مال واپس کر دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام نکاح بھیجا جسے قبول کر لیا اور یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۶۰۴..... علی بن یزید کی روایت ہے کہ عاتکہ بنت زید عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور عاتکہ پر یہ شرط عائد کر دی کہ ان کے بعد کسی سے شادی نہیں کرے گی چنانچہ عاتکہ بن شادی کے بیٹھ گئی جبکہ مردوں کے پیغام کے پیغام ملتے اور وہ نکاح سے انکار کر لیتی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کے ولی سے اس کا تذکرہ کیا اور کہا: عاتکہ کو میرا پیغام نکاح دو ولی نے پیغام دیا عاتکہ نے پھر انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ولی سے کہا: اس سے میری شادی کرا دو چنانچہ ولی نے شادی کرا دی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ عاتکہ کے پاس آئے اس کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا بالآخر عمر رضی اللہ عنہ اس پر غالب آ گئے اور صحبت کر لی جب فارغ ہوئے فرمایا: اُف، اُف، اُف، اس عورت پر اُف ہے پھر اس کے پاس سے نکل گئے اور پھر کچھ دنوں کے لیے اسے یونہی چھوڑ دیا اور اس کے پاس نہ آئے چنانچہ عاتکہ نے اپنی باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجی کہ تشریف لائیں میں آپ کے لیے تیاری کرتی ہوں۔

رواہ ابن سعد واھو منقطع

قیلہ رضی اللہ عنہا

۳۷۶۰۵..... قیلہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کے لیے شروع اسلام میں گھر سے نکلی قیلہ کہتی ہیں: میں اپنی ایک بہن کے پاس آئی جو بنی شیبان میں بیاہی ہوئی تھی اتنے میں سامنے سے اس کا خاوند آ گیا اور بولا: میں نے قیلہ کا سچا صاحب پایا ہے میری بہن بولی وہ کون ہے؟ جواب دیا: وہ حریث بن حسان شیبانی ہے وہ آج صبح صبح بکر بن وائل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا ہے۔ قیلہ کہتی ہیں میں بھی ان کے ساتھ ہو لی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آن پہنچے آپ لوگوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے فجر طلوع ہو چکی تھی ستارے آسمان پر چمک رہے تھے اور تاریکی کی وجہ سے مرد ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اس سے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ تم تاریکی میں کوچ کرنے والے پر مجھے دلالت کر سکو۔ جو ابھی تک رفیق حیات سے گریزاں ہے۔ حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بولا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سامنے پا رہا ہوں میں مسلسل تمہارے جیون ساتھی کے تلاش میں رہا ہوں جب سے تم نے اس کی تعریف کی تھی میں نے کہا: جب میں نے اس کی ابتدا کی ہے تو میں ہرگز اسے ضائع بھی نہیں کروں گا۔

رواہ ابونعیم

حضرت فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۷۶۰۶......شیرازی فی الالقاب، ابوعباس احمد بن سعید بن معدان (مرومیں) احمد بن محمد بن مروہ اوہ اپنے والد اور چچا سے وہ اپنے دادا عمرو بن مصعب سے سعید بن مسلم بن قتیبہ علی بن موسیٰ ولی عہد امیر المؤمنین ابوالعباس، وہ اپنے والد محمد بن علی سے ابوہاشم بن محمد بن حنفیہ حسین بن علی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور محمد بن علی اپنے والد سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا شمار ان عورتوں میں ہوتا ہے جنھوں نے عبدالمطلب کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کی پرورش اور تربیت کی جب فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنی قمیص میں کفن دیا ان کی نماز جنازہ پڑھائی ان کے لیے استغفار کیا اور دعائے خیر کی اور جب انھیں قبر میں رکھ دیا گیا تو نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ (تھوڑی دیر کے لیے) قبر میں لیٹ گئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے آپ نے ایسا کسی کے ساتھ نہیں کیا: آپ نے فرمایا: میں نے اپنی قمیص میں انھیں کفن دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ میں ان کی قبر میں اس لیے لیٹا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے تخفیف فرمائے۔

۳۷۶۰۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کی وفات ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنی قمیص میں کفن دیا، ان پر نماز جنازہ پڑھائی اور اور ستر تکبیریں کہیں۔ پھر آپ قبر میں اترے اور ہاتھ سے یوں اشارے کیے جیسے آپ قبر میں توسیع کر رہے ہوں۔ پھر قبر سے باہر نکل آئے جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے آپ نے مٹھی پھر مٹی قبر میں ڈالی جب آپ چل پڑے عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: یارسول اللہ! میں نے آپ اس عورت کے ساتھ وہ کچھ کرتے دیکھا ہے جو آپ نے کسی عورت کے ساتھ نہیں کیا آپ نے فرمایا: عمر! یہ عورت میری حقیقی ماں کے بعد ماں کا درجہ رکھتی ہے ابوطالب کا میرے ساتھ بہت اچھا رویہ رہا ہے ان کا دستر خوان بچھتا تھا جس پر ہمیں جمع کیا جاتا یہ عورت ابوطالب کے ہاں فضلیت والی عورت تھی جبرئیل امین نے مجھے اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ یہ اہل جنت میں سے ہے مجھے جبرئیل امین نے یہ خبر بھی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتوں کو اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

رواہ المستدرک للحاکم ۳/۱۰۸

۳۷۶۰۸......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب فاطمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتار کر انھیں پہنائی اور پھر ان کی قبر میں لیٹ گئے جب قبر پر مٹی ڈال دی تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو وہ کچھ کرتے دیکھا ہے جو آپ نے کسی کے ساتھ نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنی قمیص اسے پہنائی ہے تاکہ وہ جنت کے کپڑے پہنے اور میں اس کے ساتھ قبر میں لیٹا ہوں تاکہ قبر کی بھینچ میں تخفیف ہو بلاشبہ ابوطالب کے بعد اس عورت نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا ہے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفۃ والدیلمی و مسندہ حسن

حضرت صفیہ بنت حیی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا

۳۷۶۰۹......حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اچھے اخلاق کسی کے نہیں دیکھے چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مجھے رات کو اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ مجھے اونگھ آنے لگی آپ مجھے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور فرماتے: اے بنت حیی رک جاؤ پھر فرماتے: اے صفیہ!، جو کچھ میں نے تمہاری قوم سے کیا ہے میں اس کی تم سے معذرت کرتا ہوں چونکہ تمہاری قوم نے مجھے یہ کہا اور یہ کہا۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

حضرت ام اسحاق رضی اللہ عنہا

۳۷۶۱۰۔۔۔ بشار بن عبدالملک کہتے ہیں مجھے ام حکیم نے ام اسحاق کی حدیث سنائی: ام اسحاق کہتی ہیں: میں نے اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف مدینہ میں ہجرت کی میں راستے میں تھے کہ میرے بھائی نے کہا: اے ام اسحاق یہیں بیٹھ جاؤ میں مکہ میں اپنا خرچہ بھول آیا ہوں میں نے کہا: مجھے اپنے شوہر فاسق کا ڈر ہے۔ (وہ مجھے قتل نہ کردے) بھائی نہ کہا: ہرگز نہیں انشاء اللہ! ام اسحاق کہتی ہیں: میں کئی دنوں تک یہیں بیٹھی رہی میرے پاس سے ایک شخص گزرا میں اس کا نام نہیں لیتی۔ حالانکہ میں اسے پہچانتی تھی اس نے پوچھا: اے ام اسحاق یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ میں نے کہا: میں اسحاق کے انتظار میں ہوں وہ اپنا خرچہ لینے مکہ گیا ہوا ہے۔ وہ بولا: تمہیں اسحاق نہیں ملے گا چونکہ اسے تیرے شوہر فاسق نے قتل کردیا ہے میں اکیلی ہی چل پڑی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ وضو کررہے تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسحاق قتل کردیا گیا ہے میں رو رہی تھی جب کہ آپ مجھے دیکھ رہے تھے میں نے دیکھا کہ آپ نے وضو کرتے کرتے سر جھکا لیا ہے آپ نے چلو بھر پانی لیا اور میرے چہرے پر پھینک دیا ام حکیم کہتی ہیں: ام اسحاق کو عظیم مصیبت پیش آئی اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رہے تھے جبکہ رخساروں پر بہتے نہیں تھے۔

رواه البخاري في تاريخه وسمويه وابو نعيم في الحلية

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے الاصابہ میں لکھا ہے کہ بشار کو ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

فضائل اہل بیت اور وہ حضرات جو صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں

فضائل امت وقبائل ومقامات وازمنہ وحیوانات

فضائل اہل بیت مجمل ومفصل

فصل۔۔۔۔۔۔ مجمل فضائل کے بیان میں

۳۷۶۱۱۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ محمد ﷺ کا ان کے اہل بیت کے متعلق احترام کرو۔

رواه البخاري

۳۷۶۱۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہماری ملاقات کے لیے تشریف لائے اور ہمارے ہاں رات گزاری جب کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ سو رہے تھے: حسن رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا رسول اللہ ﷺ پانی لینے مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے اور تھنوں سے دودھ نکالنے کی طرح مشکیزے سے برتن میں پانی نکالا ایک روایت میں ہے: آپ ہماری بکری کی طرف اٹھے اسے دوہا پھر آپ دودھ پیتے ہوئے واپس آئے اور برتن حسن کو تھما دیا حسین رضی اللہ عنہ نے برتن لینا چاہا لیکن آپ نے انھیں منع کردیا ایک روایت میں ہے: آپ نے حسین رضی اللہ عنہ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن حسن رضی اللہ عنہ سے ابتداء کی اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! گویا حسن آپ کو زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا: نہیں لیکن پانی اس نے پہلے مانگا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یہ دونوں اور یہ سویا ہوا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ قیامت کے دن ایک ہی جگہ میں ہوں گے۔

رواه الطبراني واحمد بن حنبل وابويعلى وابن ابي عاصم في السنة والطبراني في المتفق والمفترق وابن النجار والخطيب

۳۷۶۱۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جو شخص ان دونوں سے ان کے باپ اور ماں سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

رواه الترمذی وعبد اللہ بن احمد بن حنبل ونظام الملک فی امالیہ وابن النجار وسعید بن المنصور

۳۷۶۱۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ جنت میں سب سے پہلے میں فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم داخل ہوں گے میں نے کہا: یارسول اللہ! ہمارے محبین بھی جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: وہ تمہارے پیچھے ہوں گے۔ رواہ الحاکم

۳۷۶۱۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ہم اہل بیت سے محبت کرتا ہے وہ فقر کے لیے چادر تیار کرے یا فرمایا: کہ وہ اپنے لیے پاکھر تیار کرے۔ رواہ ابو عبیدہ

۳۷۶۱۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درجہ ہے جسے وسیلہ کہا جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ سے سوال کروتو میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کے ساتھ اس درجہ میں اور کون سکونت اختیار کرے گا؟ فرمایا: علی فاطمہ، حسن وحسین رضی اللہ عنہم اجمعین۔ رواہ ابن مردویہ

۳۷۶۱۷...... حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری ماں نے مجھے پوچھا: تم کب سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے۔ میں نے کہا اتنے اتنے عرصہ سے۔ میں نے کہا: مجھے اجازت دوتا کہ میں آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور پھر میں آپ سے اس وقت تک جدا نہیں ہوں گا جب تک آپ میرے لیے اور تمہارے لیے استغفار نہ کرلیں چنانچہ میں نے آپ کے ساتھ مغرب اور پھر عشاء کی نماز پڑھی لوگ مسجد سے چلے گئے اور کوئی بھی نہ رہا چنانچہ آپ پر کوئی خاص کیفیت طاری ہوئی جب یہ کیفیت چھٹ گئی تو آپ نے میری آواز پہچان لی اور فرمایا: اے حذیفہ! میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیوں آئے ہو؟ اے حذیفہ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے۔ یہ فرشتہ نازل ہوا ہے جو اس سے قبل نازل نہیں ہوا، یہ اپنے رب تعالیٰ سے اجازت لیتا ہے کہ مجھ پر سلام پیش کرے رب تعالیٰ نے اسے اجازت دی اس نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن وحسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۱۸...... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو شخص تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کروں گا جو تمہارے ساتھ سلامتی میں رہے گا میں بھی سے سلامتی کی نوید سناتا ہوں۔

رواه ابن ابی شیبة والترمذی وابن ماجه وابن حبان والطبرانی والحاکم والضیاء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۴۸۰۷۔

۳۷۶۱۹...... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔ آپ نے دومرتبہ فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۲۰...... یزید بن حبان حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمیں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان خم نامی چشمہ پر تھے آپ نے حمد وثناء کے بعد وعظ ونصیحت کی اور پھر فرمایا: امابعد! اے لوگو! میں انتظار کررہا ہوں کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آئے میں اس کی بات قبول کروں میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک کتاب اللہ ہے اسمیں ہدایت اور سچائی ہے کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو آپ نے ہمیں کتاب اللہ کی ترغیب دی اور اس پر ابھارا۔ پھر فرمایا: دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق دہائی دیتا ہوں آپ نے تین بار فرمایا: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے تو ہیں ہی لیکن اہل بیت وہ لوگ بھی ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ جواب دیا: وہ آل عباس، آل علی، آل جعفر، اور آل عقیل ہیں پوچھا گیا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۲۱...... "ایضاً" یزید بن حبان حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے

درمیان خم نامی وادی میں ہمیں خطاب کیا اور ارشاد فرمایا: میں ایک بشر ہوں عنقریب مجھے پکارا جائے اور میں پکار کا جواب دے دوں (یعنی دنیا سے رخصت ہو جاؤں) خبردار میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ ایک کتاب اللہ ہے جو اس کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تم کو اپنے اہل بیت کے متعلق دہائی دیتا ہوں تین بار فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۲۲ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے ان کے دونوں بیٹے ان کی ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سو رہے تھے حسن رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا آپ ﷺ اونٹنی کے پاس گئے دودھ دوہ کر لیتے آئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پہلے دودھ پینے کے مطالبہ کیا اور منازعت کردی اور (نہ ملنے پر) رونے لگے۔ آپ نے فرمایا: پہلے تمہارا بھائی پی لے پھر تم پینا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: گویا آپ حسن کو حسین پر ترجیح دے رہے ہیں فرمایا: میں اسے ترجیح نہیں دے رہا یہ میرے نزدیک ایک مقام رکھتے ہیں۔ تو یہ دونوں اور یہ سویا ہوا شخص قیامت کے دن میرے ساتھ ایک جگہ میں ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۲۳ ... عباس بن عبدالمطلب کہتے ہیں: ہم قریش کی ایک جماعت سے ملاقات کرتے تھے وہ آپس میں گفتگو کرتے اور پھر گفتگو منقطع کر دیتے ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ تم سے محض اللہ کے لیے اور میری قرابت کے لیے محبت نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۵۔

۳۷۶۲۴ ... حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس بیٹھے ان لوگوں نے اپنی گفتگو منقطع کر دی عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے لوگوں کے پاس جب میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص بیٹھتا ہے وہ اپنی گفتگو منقطع کر دیتے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایمان کسی شخص کے دل میں داخل نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ میرے اہل بیت سے محض اللہ کے لیے یا میری قرابت کے لیے محبت نہ کرے۔ رواہ الرویانی وابن عساکر

۳۷۶۲۵ ... زینب بنت ابی سلمہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے آپ نے اپنی ایک طرف حسن رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور دوسری طرف حسین رضی اللہ عنہکو جبکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی گود میں تھیں آپ نے فرمایا: اے اہل بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ قابل ستائش اور بزرگی والا ہے جبکہ میں اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سو رہی تھیں تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا اور رونے کی وجہ دریافت فرمائی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بولیں: آپ نے انہی کو رحمت و برکت میں خاص کیا ہے جبکہ مجھے اور میری بیٹی کو چھوڑ دیا ہے فرمایا: تو اور تیری بیٹی اہل بیت میں سے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۲۶ ... ''مسند ابن عباس'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب تعالیٰ نے میرے اہل بیت کے تین افراد میں سے مجھے منتخب کیا ہے میں ان تینوں کا سردار اور اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے علی بن ابی طالب حمزہ بن عبدالمطلب اور جعفر بن ابی طالب کو منتخب کیا ہے ایک مرتبہ ہم ابطح میں سو رہے تھے اور ہم میں سے ہر شخص نے چادر سے سر منہ ڈھانپ رکھا تھا میری دائیں جانب تھا جعفر میری بائیں جانب اور حمزہ رضی اللہ عنہ میرے پاؤں کی طرف سو رہے تھے مجھے نیند سے فرشتوں کے ملنے ملنے پروں اور علی کے بازو کی ٹھنڈک جو کہ میرے رخسار کے نیچے تھا جگا دیا میں بیدار ہو گیا جبکہ جبرئیل تین فرشتوں کے ساتھ تھے فرشتوں میں سے ایک نے جبرئیل سے کہا: اے جبرئیل! ان چار میں سے کس کی طرف تمہیں بھیجا گیا ہے؟ جبرئیل نے اپنا پاؤں مجھے مارا اور کہا اس کی طرف مجھے بھیجا گیا ہے یہ اولاد آدم کا سردار ہے فرشتے نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ محمد بن عبداللہ ہے جو انبیاء کا سردار ہے یہ علی بن ابو طالب ہے اور یہ حمزہ بن عبدالمطلب سید الشہداء ہے اور یہ جعفر ہے اس کے دو پر ہیں جن سے یہ جنت میں اڑے گا جہاں چاہے گا۔

رواہ یعقوب سان سفیان والخطیب وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں عبایۃ ربعی ہے جو غالی شیعہ ہے۔

۳۷۶۲۷ ..... محمد بن اسحاق نافع مولائے ابن عمر وابن عمر رضی اللہ عنہما وسعید مقبری عمار رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ درہ بنت ابی لہب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی اور رافع بن معلی کے گھر ٹھہری چنانچہ بن زریق کی عورتیں اس کے پاس بیٹھیں اور کہنے لگیں: یہ ابولہب کی بیٹی ہے جس کے بارے میں "تبت یدا ابی لھب وتب" نازل ہوئی ہے سو تمہاری ہجرت اسے نفع نہیں پہنچائے گی درہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور رونے لگی او آپ سے عورتوں کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے درہ کو تسلی دی اور فرمایا: یہیں بیٹھی رہو آپ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر تھوڑی دیر کے لیے منبر پر بیٹھے پھر فرمایا: اے لوگو! مجھے میرے اہل بیت کے متعلق کیوں اذیت پہنچائی جاتی ہے؟ اللہ کی قسم میری شفاعت میرے قرابتداروں کو پائے گی حتیٰ کہ صداء حکم حاء اور سلہب کو انھیں قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہوگی۔ رواہ الدیلمی

۳۷۶۲۸ ..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ان کے پاس تھے اتنے میں خادمہ آئی اور بولی: علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے اہل بیت نے لیے ذرا الگ ہو جاؤ میں اٹھ کر گھر کے ایک کونے میں چلی گئی علی فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو آپ نے گود میں اٹھایا ایک ہاتھ سے علی رضی اللہ عنہ کو پکڑا اور اپنے ساتھ چمٹا لیے دوسرے ہاتھ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا اور اپنے ساتھ چمٹا لیا اور انہیں بوسہ دیا اور اپنی سیاہ چادر ان پر ڈال دی پھر فرمایا: یا اللہ! ان کا ٹھکانا اپنے پاس رکھنا نہ کہ دوزخ میں میں اور میرے اہل بیت کا مرجع تیری طرف ہے میں نے آواز دی: یا رسول اللہ! میں بھی ہوں فرمایا: اور تو بھی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۶۲۹ ..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اپنے خاوند اور بیٹوں سمیت میرے پاس آنا فاطمہ رضی اللہ عنہا انھیں لے کر آئیں رسول اللہ ﷺ نے ان پر اپنی چادر ڈالی جو خیبر سے پائی تھی پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: یا اللہ! یہ لوگ آل محمد ہیں اپنی رحمتیں اور برکتیں آل محمد پر نازل فرما۔ جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر نازل فرمائی ہیں بلاشبہ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے چادر اٹھائی تاکہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں لیکن رسول اللہ ﷺ نے چادر میرے ہاتھ سے کھینچ لی اور فرمایا: تو خیر وبھلائی پر ہے۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۷۶۳۰ ..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک بازو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لیا اور دوسرے بازو میں حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو اور پھر ان پر اپنی سیاہ رنگ کی چادر ڈال دی علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا اور فرمایا یا اللہ! میرا اور میری اہل بیت کا ٹھکانا تیری طرف ہے نہ کہ دوزخ کی طرف ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: اور میں بھی۔ فرمایا: اور تو بھی۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۳۱ ..... "مسند علی" شبلی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اسلام ننگا ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اس کے بال و پر ہدایت ہے اس کی زینت حیاء ہے ورع اس کا ستون ہے عمل صالح اس کی اصل اور جڑ ہے، میری اور میرے اہل بیت کی محبت اسلام کی بنیاد ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۲ ..... "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چھ مہینے تک فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے رہے آپ نماز فجر کی لیے جاتے تھے گزرتے وقت آپ فرماتے اے اہل بیت تمہارے اوپر رحمت نازل ہو۔ اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گندگی دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۶۳۳ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے چادر بچھائی اس پر خود بیٹھ گئے علی، فاطمہ، حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو بھی پر بٹھایا پھر آپ نے چادر کا کونا پکڑا اور اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: یا اللہ ان سے راضی رہ جیسا کہ میں ان سے راضی ہوں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

فضائل اہل بیت مفصل...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ

۳۷۶۳۴..... "مسند صدیق" عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے کچھ دنوں بعد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھنے جارہا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں چل رہے تھے اتنے میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کاندھوں پر اٹھالیا اور فرمایا:

بابی شبیه با لنبی لیس شبیها بعلی.

یہ لڑکا جو کہ نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہے نہ کہ علی کے مشابہ ہے اس پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر ہنس رہے تھے ۔رواه ابن سعد واحمد بن حنبل وابن المدنی والبخاری والنسائی والحاکم

فائدہ:......ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے گویا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صورت میں حسن کے مشابہ تھے۔

۳۷۶۳۵..... "مسند علی" حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے: یہ قمیص اتارنے والا ہے۔ یعنی خلافت سے دستبردار ہوگا۔ رواه الحاکم

۳۷۶۳۶..... "ایضاً" ابواسحاق کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے عنقریب اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا جو اخلاق میں اس کے مشابہ ہوگا اور صورت میں اس سے مشابہ نہیں ہوگا۔ اس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ رواه ابوداؤد ونعیم بن حماد فی الفتن

۳۷۶۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: منا کہاں ہے؟ کیا یہاں منا ہے؟ چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ باہر آئے انھوں نے گلے میں کالی مرچ کا ہار ڈال رکھا تھا حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پھیلا لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے ہاتھ پھیلا لیے اور انھیں اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہو وہ اس سے محبت کرے۔

رواه ابن عساکر

۳۷۶۳۸..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور ابواعہد سلمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی زبان میں لکنت ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایسی بات مت کہو چونکہ رسول کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کے منہ میں تھتکارا تھا۔ چنانچہ جس کے منہ میں رسول اللہ ﷺ تھتکار دیں اس میں لکنت نہیں ہوسکتی۔ رواه ابن عساکر

۳۷۶۳۹..... "مسند ابی ہریرہ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑا اور ان کی ٹانگیں اپنے گھٹنوں پر ڈال دیں آپ فرمارہے تھے اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ۔

رواه وکیع فی الغرر والرامهرمزی فی الامثال

۳۷۶۴۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ رواه ابن عساکر واحمد بن حنبل

۳۷۶۴۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ جب گھر پہنچے فرمایا: کیا یہاں منا ہے؟ حسن رضی اللہ عنہ نہ آئے میں سمجھا: فاطمہ رضی اللہ عنہا انھیں ہار پہنارہی ہیں یا نہلارہی ہیں۔ اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے آپ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کو گلے لگالیا اور فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے تو بھی محبت کر۔ رواه ابویعلی وابن عساکر

۳۷۶۴۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں بیٹھ گئے اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا:

منے کو میرے پاس بلالاؤ۔ چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آگئے اور آتے ہی اپنے ہاتھ نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک میں داخل کر دیئے نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کا منہ کھول کر اپنی زبان ان کے منہ میں ڈالنی شروع کر دی پھر فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ آپ نے تین بار فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۴۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ان کانوں نے سنا اور ان دو آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے دونوں ہاتھوں سے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑے دیکھا اور ان کے قدم رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر تھے آپ ﷺ فرمارہے تھے کمزور چھوٹے چھوٹے قدموں والا چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ (حزقۃ حزقۃ + ترق عین بقہ یہ کلمات عربی زبان کی لوری ہے) چنانچہ لڑکا آپ پر چڑھ گیا حتیٰ کہ اس کے قدم رسول اللہ ﷺ کے سینے پر پہنچ گئے۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ پھر آپ نے بوسہ لیا: اور فرمایا: یا اللہ اس سے محبت کر میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۴۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کاندھوں پر اٹھا رکھا تھا جبکہ حسن رضی اللہ عنہ نے منہ سے رال آپ پر ٹپک رہی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۴۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کی زبان چوس رہے تھے جس طرح کہ آدمی کھجور چوستا ہے۔ رواہ ابن شاھین فی الافراد وابن عساکر

۳۷۶۴۶..... سعید مقبری کی روایت ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وعلیک السلام یا سیدی! میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یہ سید (سردار) ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۶۴۷..... عمیر بن اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے کپڑے اوپر اٹھاؤ تاکہ میں اس جگہ پر بوسہ دوں جہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے دیکھا تھا۔ چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹ سے قمیص اٹھائی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ناف پر منہ رکھ کر بوسہ لیا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۶۴۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کاندھوں پر اٹھاتے ہوئے باہر تشریف لائے حسن رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: اے لڑکے! بہت اچھی سواری پر تو سوار ہوا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اور سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۴۹..... زہیر بن اقمر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطاب کر رہے تھے اتنے میں قبیلہ ازد کا ایک شخص جسکا رنگ گندمی اور قد دراز تھا کھڑا ہوا اور بولا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے حبوہ میں رکھا اور فرمایا: میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اس سے بھی محبت کرے پس جو حاضر ہے وہ غائب تک پہنچا دے۔

رواہ ان ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن مندہ وابن عساکر والحاکم

۳۷۶۵۰..... زہیر بن اقمر کہتے ہیں: ایک مرتبہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطاب کر رہے تھے اتنے میں ازد شنوہ کا ایک بوڑھا بزرگ کھڑا ہوا اور کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے منبر پر کھڑے ہوئے اس شخص کو آپ نے اپنے حبوہ میں رکھا اور آپ فرمارہے تھے جو شخص مجھ سے محبت کرے وہ اس سے بھی محبت کرے حاضر غائب کو پہنچا دے اگر رسول اللہ ﷺ کا حکم نہ ہوتا میں کسی کو یہ حدیث نہ سناتا۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۶۵۱..... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے کاندھے پر حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا آپ فرمارہے تھے: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت کر۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن عساکر

(ابن عساکر میں اضافہ ہے کہ جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر)۔

۳۷۶۵۲..... سودہ بنت مسرح کندیہ کی روایت ہے کہ میں بھی ان عورتوں میں شامل تھی جو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دردزہ کے وقت ان کے پاس موجود تھیں چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کیا حال ہے میری بیٹی کا کیا حال ہے میں اس پر قربان جاؤں؟ میں

نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ تکلیف میں ہے فرمایا: جب بچہ جنم دے دے مجھے بتانے سے پہلے کچھ نہیں کرنا۔ سودہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بچہ جنم دیا: میں نے بچے کی ناف کاٹی اور بچے کو زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ لیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میری بیٹی کا کیا ہوا میں اس پر فدا جاؤں اس کا کیا حال ہے وہ کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے بچہ جنم دیا ہے اور میں نے اس کی ناف کاٹ دی ہے اور اسے زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے میری نافرمانی کی میں نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی معصیت سے پناہ مانگتی ہوں۔ یارسول اللہ! میں نے اس کی ناف کاٹی ہے اور اس کے علاوہ میرے پاس اس کا کوئی چارہ کار نہیں تھا فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ بچہ لیکر میں حاضر ہوئی۔ آپ نے زرد رنگ کا کپڑا پھینک دیا اور بچہ سفید کپڑے میں لپیٹا اور اس کے منہ میں لعاب ڈالا۔ پھر فرمایا: میرے پاس علی کو بلا لاؤ میں علی رضی اللہ عنہ کو بلا لائی آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے علی اس کا نام کیا رکھا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ جعفر نام رکھا ہے فرمایا نہیں بلکہ اس کا نام حسن ہے اور اس کے بعد حسین ہے اور تو ابوالحسن والحسین ہے۔

رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن عساکر ورحالہ ثقات

۳۷۶۵۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن کو پکڑتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے پھر فرماتے: یا اللہ! یہ میرا بیٹا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۵۴..... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ منبر پر بٹھایا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۶۵۵..... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ بن علی کی طرف دیکھ کر فرمایا: یا اللہ! اسے سلامتی میں رکھ اور اس میں سلامتی ڈال دے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۵۶..... سعید بن زید کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت حسن کو گود میں لے کر فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

۳۷۶۵۷..... "مسند حسین بن عوف خثعمی" مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن اسود حضرت معاملہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدام سے کہا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں؟ مقدام نے انا للہ پڑھا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تم اسے ایک بڑی مصیبت سمجھتے ہو؟ مقدام نے جواب دیا: کیوں نہیں یہ تو ایک بڑی مصیبت ہے، چونکہ رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں بٹھایا ہے اور فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔ رواہ الطبرانی عن خالد بن معدان

۳۷۶۵۹..... زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابونعیم

فضائل حضرت حسین رضی اللہ عنہ

۳۷۶۶۰..... محمد بن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا میں وہاں موجود تھا عبید اللہ بن زیاد سر مبارک کو چھڑی سے کریدنے لگا میں نے کہا: خبردار حضرت حسین رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۶۶۱..... ابوالبختری کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر کھڑے خطاب کر رہے تھے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میرے باپ کے منبر سے نیچے اترو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منبر تمہارے باپ کا ہے میرے باپ کا نہیں۔ تمہیں کس نے بتایا ہے؟ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اسے کسی نے بھی نہیں بتایا۔ اے دھوکا باز میں تمہیں کچوکے لگاؤں

گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھائی کے بیٹے کو کچھ کے مت لگاؤ اس نے سچ کہا یہ اس کے باپ کا منبر ہے۔

رواہ ابن عساکر وقال ابن کثیر: سندہ ضعیف

کلام:......ابن کثیر کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے۔

۳۷۶۶۲......حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس منبر پر چڑھ گیا اور میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے باپ کے منبر سے نیچے اتر جاؤ اور اپنے باپ کے مبنر پر چڑھ جاؤ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے باپ کا کوئی منبر نہیں ہے عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس بٹھالیا جب منبر سے نیچے اترے مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور فرمایا: اے بیٹے! تمہیں یہ بات کس نے سکھائی ہے میں نے جواب دیا: مجھے کسی نے نہیں سمجھائی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے اگر تم ہمارے پاس آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن میں عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پر آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنہائی میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دروازے پر ابن عمر رضی اللہ عنہما تھے: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اندر جانے کی اجازت نہ دی میں واپس لوٹ گیا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور فرمایا: اے بیٹے تم ہمارے پاس کیوں نہیں آئے میں نے جواب دیا: میں آیا تھا لیکن آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں نے دروازے پر ابن عمر کو دیکھا میں واپس لوٹ آیا فرمایا: تم عبداللہ بن عمر کی بنسبت اجازت کے زیادہ حقدار ہو ہمارے سروں پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اگایا ہے وہ تم دیکھ رہے ہو اور پھر تم ہی ہو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔

رواہ ابن سعد وابن راھویہ والخطیب

۳۷۶۶۳......"مسند علی" نجی کی روایت ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تھے جب نینویٰ پہنچے فرمایا: اے ابوعبداللہ صبر کرو اے ابوعبداللہ فرات کے کنارے صبر کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین کی طرف جارہے تھے میں نے کہا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ آپ کو کسی نے غصہ دلایا ہے آپ کی آنکھوں سے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں، تھوڑی دیر پہلے میرے پاس سے جبرئیل امین آئے ہیں انھوں نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ فرات کے کنارے قتل کیا جائے گا کیا میں تمہیں وہاں کی مٹی نہ سونگھادوں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بھڑایا پھر مٹی اٹھائی اور مجھے دے دی میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ پاسکا حتیٰ کہ آنسو بہنے لگے۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابویعلی واسعید بن المنصور

۳۷۶۶۴......شیبان بن مخرم کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کربلاء پہنچے میں ان کے ساتھ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جگہ کچھ شہداء قتل کیے جائیں گے سوائے شہداء بدر کے ان کی مانند شہدا نہیں ہوں گے۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۶۵......یعلی بن مرہ عامر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے رسول اللہ ﷺ نے دونوں صاحبزادوں کو اپنے ساتھ چمٹالیا اور فرمایا: بلاشبہ اولاد باعث بخل اور باعث سستی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والرامھرمزی فی الامثال

۳۷۶۶۶......مطلب بن عبداللہ بن حطب، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ میرے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا: میرے پاس کوئی نہ داخل ہونے پائے میں انتظار میں بیٹھ گئی، چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور میں نے نبی کریم ﷺ کی دردبھری رونے کی آواز سنی میں نے جھانک کر دیکھا چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں تھے یا آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے آپ حسین رضی اللہ عنہ کے سر پر دست شفقت پھیر رہے تھے اور ساتھ ساتھ رو رہے تھے آپ نے فرمایا: جبرئیل امین ہمارے پاس تھے انھوں نے کہا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: رہی بات دنیاوی محبت کی سو میں کرتا ہوں فرمایا: عنقریب تمہاری امت اسے (حسین رضی اللہ عنہ کو) ایسی سرزمین میں قتل کرے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے جبرئیل امین نے کربلاء کی مٹی اٹھائی اور نبی کریم ﷺ کو دکھلائی چنانچہ واقعہ کربلا کے دوران جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کرلیا گیا تو انھوں نے لوگوں سے پوچھا: اس سرزمین کا نام کیا ہے؟

لوگوں نے جواب دیا: یہ سرزمین کربلاء ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے یہ سرزمین کرب وبلاء (دکھ تکلیف اور آزمائشوں سے پر) ہے۔

رواہ ابن ماجه والطبرانی وابونعیم

۳۷۶۶۷ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک دن لیٹے ہوئے تھے یکا یک اٹھ بیٹھے اور آپ پریشان حال تھے آپ کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی تھی آپ اسے الٹ پلٹ رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسی مٹی ہے؟ فرمایا: مجھے جبرئیل امین نے خبر دی ہے کہ یہ (حسین رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ) سرزمین عراق میں قتل کیا جائے گا۔ میں نے جبرئیل امین سے کہا: مجھے اس زمین کی مٹی دکھلاؤ چنانچہ جبرائیل امین نے مٹی دکھلا کر کہا: یہ وہاں کی مٹی ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۶۷ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے میں دروازے کے پاس سورہی تھی میں نے جھانک کر دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں کوئی چیز ہے جسے وہ الٹ پلٹ رہے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو جھانک کر دیکھا آپ اپنی ہتھیلی میں کوئی چیز الٹ پلٹ رہے تھے جبکہ بچہ آپ کے بطن مبارک پر سوار تھا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: جبرئیل امین میرے پاس اس سرزمین کی مٹی لائے تھے جہاں یہ بچہ قتل کیا جائے گا انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت اسے قتل کرے گی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۶۶۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بارش کے فرشتہ نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کی آپ نے اسے اجازت دی اور فرمایا: اے ام سلمہ! دروازے پر حفاظت کرنا کوئی نہ داخل ہونے پائے۔ چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آئے اور چھلانگ لگا کر اندر داخل ہوگئے اور نبی کریم ﷺ کے کاندھے پر چڑھ کر بیٹھنا شروع کر دیا۔ فرشتے نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ بولا: آپ کی امت کے لوگ اسے قتل کریں گے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس جگہ کی مٹی بھی دکھا سکتا ہوں جہاں یہ قتل کیا جائے گا۔ فرشتے نے اپنا پر مارا اور سرخ رنگ کی مٹی لا دکھائی۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی اٹھالی اور اپنی چادر کے آنچل میں باندھ لی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ حسین رضی اللہ عنہ کربلاء میں قتل کیے جائیں گے۔ رواہ ابونعیم

فضائل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

۳۷۶۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے کاندھوں پر دیکھا۔ میں نے کہا: تم دونوں کے نیچے بہت اچھی سواری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور دونوں سوار بھی تو بہت اچھے ہیں۔

رواہ ابویعلی وابن شاهین فی السنة

۳۷۶۷۱ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حسن وحسین رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ان کے باپ کی بمثل مقرر کر رکھا تھا۔ رواہ ابوعبید فی الاموال وابن سعد

۳۷۶۷۲ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے کچھ جوڑے آئے آپ رضی اللہ عنہ نے جوڑے لوگوں میں تقسیم کر دیئے لوگ نئے نئے جوڑے پہن کر واپس جاتے جب کہ آپ رضی اللہ عنہ منبر اور روضہ اور اس کے درمیان تشریف فرما تھے لوگ آتے سلام کرتے اور آپ کو دعائیں دے کر واپس چلے جاتے اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے گھر سے باہر نکلے اور لوگوں سے آگے نکل آئے جب کہ انھوں نے یہ جوڑے نہیں پہنے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں صاحبزادوں کو اپنے پاس بٹھایا اور پھر درد بھری آواز میں فرمایا اللہ کی قسم میرے پاس کوئی جوڑا باقی نہیں رہا جو اس میں آپ کو پہناؤں۔ حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنی رعیت کو جوڑے پہنا دیئے بہت اچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: دو بچے جو لوگوں سے آگے نکل آئے اور ان کے پاس کوئی جوڑا نہیں یہ بڑی گراں بار بات ہوئی پھر آپ نے یمن کے گورنر کو خط لکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ

وحسین رضی اللہ عنہ کے لیے جلد از جلد دو جوڑے بھیجو۔ چنانچہ گورنر یمن نے دو جوڑے بھیجے عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں پہنچا دیئے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۶۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: جو شخص گردن سے اوپر کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ دیکھنا چاہے وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور جو گردن سے نیچے آور ٹخنوں سے اوپر کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ دیکھنا چاہے وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔

رواہ الطبرانی و ابو نعیم

۳۷۶۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو سر اور گردن کے درمیان چہرے کو دیکھنا چاہتا ہو وہ حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور جو گردن سے نیچے دیکھنا چاہے وہ حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی صورت اقدس دونوں کو منقسم ہو کر چلی ہے۔

رواہ الطبرانی

۳۷۶۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حسن حسین اور محسن کے نام رسول اللہ ﷺ نے رکھے ہیں اور ان کی طرف سے عقیقہ بھی آپ نے کیا ہے۔ آپ ہی نے ان کے سر مونڈھے اور بالوں کے برابر صدقہ کیا پھر آپ ہی کے حکم سے ان کی ناف کاٹی گئی اور ان کے ختنے بھی کئے گئے۔

رواہ الطبرانی و ابن عساکر

۳۷۶۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ فرمایا: بلکہ اس کا نام حسن ہے جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس کا نام حرب رکھا ہے فرمایا: بلکہ اس کا نام حسین ہے۔ جب محسن پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے فرمایا: بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں۔ ان کے نام یہ تھے شبر شبیر اور مشبر۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل و ابن ابی شیبة و ابن جریر و ابن حبان و الطبرانی و الدولابی فی الذریة الطاهریة و البیهقی و الضیاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۱۳۳۔

۳۷۶۷۷..... "ایضاً" محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بیٹے کا نام حمزہ رکھا حسین رضی اللہ عنہ کا نام جعفر (ان کے چچا کے نام پر) رکھا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جب آ گئے فرمایا: میں نے اپنے ان دو بیٹوں کا نام تبدیل کر دیا ہے میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ان کے نام حسن اور حسین رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلی و ابن جریر و الدولابی فی الذریة الطاهرة و البیهقی و الضیاء

۳۷۶۷۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حسن رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے جب کہ حسین رضی اللہ عنہ سینے سے نیچے نیچے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل و الترمذی وقال حسن غریب و ابن حبان و الدولابی فی الذریة الطاهرة و البیهقی فی الدلائل و الضیاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۷۸۹۔

۳۷۶۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ کریم ﷺ جنازہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک حسن اور حسین لڑ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابھی وہاں موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حسین! حسن کو پکڑو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ حسن پر چڑھائی کروا رہے ہیں حالانکہ وہ بڑا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل امین کھڑے ہیں وہ کہہ رہے ہیں: اے حسین! حسن کو پکڑو۔ رواہ ابن شاهین ومنده لاباس به الا ان فیه انقطاعاً

۳۷۶۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہارے یہ دونوں بیٹے نوجوان جنت کے سردار ہوں البتہ میرے خالہ زاد بھائیوں یعنی یحییٰ و عیسیٰ علیہ السلام کے سردار نہیں ہوں گے۔ رواہ ابن شاهین

۳۷۶۸۱...... سلمہ بن کہیل کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے متعلق اور اپنے اہل بیت کے متعلق خبر نہ دوں؟ سو حسین مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ رہی بات حسن کی سو وہ تمہیں ادنی قسم کے لوگوں کی طرف سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔ رہی بات عبداللہ بن جعفر کی سو وہ وفادار سایہ ہے۔ رواہ الشیدااي في الالقاب

۳۷۶۸۲...... مسند انس ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۶۸۳...... ''مسند براء بن عازب'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں لہٰذا جو کچھ مجھ پر حرام ہے اس پر بھی حرام ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۸۴...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں کھانے کی دعوت دی گئی راستے میں دیکھا کہ حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم سے آگے بڑھ گئے اور حسین رضی اللہ عنہ کی طرف اپنے ساتھ پھیلا لیے حسین رضی اللہ عنہ نے اِدھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے انھیں ہنسانا شروع کر دیا اور پھر پکڑ لیے آپ نے ایک ہاتھ حسین کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا ہاتھ سر اور کانوں کے درمیان پھر حسین رضی اللہ عنہ کو گلے لگالیا اور انھیں بوسہ دینے لگے پھر فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جو شخص حسین سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور حسن و حسین دونوا سے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن یعلی بن عمرہ

۳۷۶۸۵...... ''ایضاً'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ام ایمن رضی اللہ عنہا آ گئیں اور بولی: یا رسول اللہ ﷺ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کہیں گم ہو گئے ہیں یہ لگ بھگ دو پہر کا وقت تھا رسول کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور میرے بیٹوں کو تلاش کرو چنانچہ ہر شخص کا جس طرف منہ تھا چل پڑا جب کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چل پڑا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ پہاڑ کے دامن میں آ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے ہیں اور سامنے ایک (بڑا) سانپ اپنی دم پر کھڑا ہے اور منہ سے گویا آگ کے شعلے نکال رہا ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف لپکے اور وہ انسانی شکل میں رسول اللہ ﷺ کی طرف مخاطب ہوا اور پھر کسی سوراخ میں جا گھسا۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: میرے ماں باپ تمہارے اوپر قربان جائیں اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے۔ پھر ایک کو دائیں کاندھے پر اور دوسرے کو بائیں کاندھے پر اٹھایا میں نے عرض کیا: تم دونوں کے لیے خوشخبری ہے تمہاری سواری بہت اچھی سواری ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اور یہ سوار بھی تو بہت اچھے ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن سلمان

۳۷۶۸۶...... ''مسند بریدہ'' بریدہ'' کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور وحسین سامنے سے آئے اور انھوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھیں یہ دونوں گرتے پڑتے آگے چلتے رہے رسول کریم ﷺ منبر سے نیچے اترے اور دونوں کو پکڑ کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ''انما اموالکم واولادکم فتنہ ''یعنی مال اور اولاد فتنہ ہے جب میں نے انھیں دیکھا مجھ سے صبر نہ ہو سکا پھر آپ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وقال حسن غریب' النسائی وابن ماجه و ابویعلی وابن خزیمة و ابن حبان والحاکم والبیهقی الضیاء

۳۷۶۸۷...... ''مسند جابر'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پیٹھ پر بیٹھے تھے اور آپ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ بہت اچھا اونٹ ہے اور تم سوار بھی بہت اچھے ہو۔ رواہ الرامهرمزی فی الامثال وابن عساکر وفیه مسروح ابو شهاب الحدثی عن سفیان الثوری قال فی المغفی. ضعیف

کلام: ...... مغنی میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۳۷۶۸۸...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے آپ نے حضرت علی بن ابی طالب سے فرمایا:

اے ابوریحانتین! میں تمہیں دنیا میں اپنے دونوں پھولوں کی وصیت کرتا ہوں عنقریب تمہارے دونوں رکن گر جائیں گے اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرا ایک رُکن تھا پھر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے رخصت ہوئیں فرمایا: یہ میرا دوسرا رکن تھا جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة والدیلمی وابن عساکر وابن النجار فیه حماد بن عیسی غریق والجحفة ضعیف

کلام:.......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں حماد بن عیسیٰ ضعیف ہے۔

۳۷۶۸۹.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ بہت اچھا اونٹ ہے اور تم دونوں کا بوجھ بھی اچھا بوجھ ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحفاظ ۴۵۷۴ والمتناھیة ۴۱۳۔

۳۷۶۹۰.....جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا رکھا تھا اور آپ چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: تمہارا اونٹ بہت اچھا اونٹ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور دونوں سوار بھی بہت اچھے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۹۱.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ صلح فرمائے گا ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر صلح کرائے گا مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۹۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرے پاس میرا بیٹا لاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام حسن ہے۔ جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اور تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام حسین ہے جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور اس کا نام کیا رکھا ہے میں نے عرض کیا: حرب آپ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام محسن ہے پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے ناموں پر رکھے ہیں ان کے نام شبر شبیر اور مشبر تھے۔

رواہ الطبرانی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۱۳۳۔

۳۷۶۹۳.....''مسند جہنم غیر منسوب'' ذوالکارع جہم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ ابن من وابونعیم وابن عساکر

۳۷۶۹۴.....حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر خوشی کے آثار دیکھے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! چہرہ اقدس سے آج خوشی وسرور کے آفتاب چمک رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھے خوشی اور سرور کیوں نہیں ہوا میرے پاس جبرائیل امین آئے تھے انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۷۶۹۵.....''ایضاً'' میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک رات بسر کی میں نے آپ کے ہاں ایک شخص دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے (اسے) دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جی ہاں آپ نے فرمایا یہ فرشتہ ہے جب سے مجھے مبعوث کیا گیا ہے یہ میرے پاس نازل نہیں ہوا آج رات میرے پاس آیا ہے اس نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۹۶.....''ایضاً'' میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر آپ نے عشاء کی نماز پڑھی

اور پھر باہر نکل گئے پھر فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا ہے جس نے اپنے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کی تھی کہ میرے پاس سلام بجا لائے اس نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ حسن اور حسین نوجوان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۶۹۷...... مسند حصین بن عوف خثعمی'' ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس ٹھہرے اتنے میں حضرت حسن یا حضرت حسین باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا: تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ پھر آپ نے اسے انگلی سے پکڑ لیا بچہ آپ کے کاندھے پر چڑھ گیا پھر دوسرا بچہ حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ باہر آیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: مرحبا میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔ چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ آ آپ نے بچے کی انگلی پکڑی اور اسے بھی کاندھے پر بٹھا دیا۔ پر نبی کریم ﷺ نے دونوں کی گردنیں پکڑیں اور ان کے منہ اپنے منہ مبارک کے ساتھ لگا لئے پھر فرمایا! یا اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ رواہ الطبرانی عن ابی هريرة

۳۷۶۹۸...... ''مسند خباب ابی السائب'' خباب ابوسائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ان دو کانوں نے سنا اور میری ان دو آنکھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا اور اس کے دونوں قدم رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر تھے آپ فرما رہے تھے: چھوٹے چھوٹے قدموں والے چھوڑ چھوٹی آنکھوں والے اوپر چڑھ جاؤ وہ لڑکا آپ کے کاندھے پر چڑھ گیا حتیٰ کہ اس کے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک کے پاس تھے پھر آپ نے اس سے فرمایا: اپنا منہ کھولو پھر آپ نے اسے بوسہ دیا فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ رواہ الطبرانی عن ابی هريرة

۳۷۶۹۹...... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر چڑھے ہوئے تھے اور چھلانگیں لگا رہے تھے جب کہ آپ انھیں ہاتھ سے پکڑ لیتے آپ اپنی کمر اوپر اٹھا لیتے اور وہ دونوں امین پر کھڑے ہو جائے جب فارغ ہوئے آپ نے دونوں کو اپنی گود میں بیٹھایا اور پھر فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے دنیا میں میرے پھول میں۔ رواہ ابن عدی وابن عساكر

۳۷۷۰۰...... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے سجدہ کیا اور آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ نے چھلانگ لگائی اور آپ کی کمر یا گردن پر چڑھ گئے آپ نے آرام سے بچے کو اپنے اوپر سے اٹھا کر نیچے رکھا تا کہ گر نہ جائے آپ نے اس طرح کی بار کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے بچے کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور بوسہ دینے لگے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ جس طرح اس بچے کے ساتھ کر رہے ہیں ہم نے آپ کو کسی کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں دیکھا آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا دنیا میں میرا پھول ہے اور یہ سردار ہے عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والدوپانی وابن عساكر

۳۷۷۰۱...... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہارون علیہ السلام نے اپنے دو بیٹوں کے نام شبر اور شبیر رکھے تھے میں نے بھی ان کے بیٹوں کے ناموں پر اپنے دونوں بیٹوں کے نام حسن اور حسین رکھے ہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۷۷۰۲...... ''مسند شداد بن ھاد'' حضرت شداد بن ھاد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو نماز کے لیے کہا گیا: آپ باہر تشریف لائے درانحالیکہ آپ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا آپ نے بڑے کو اپنے قریب بٹھا دیا اور آپ نے ایک سجدہ بہت طویل کر دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے صرف میں نے سر اٹھا لیا کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکا رسول اللہ ﷺ کی کمر پر چڑھا ہوا ہے میں دوبارہ سجدہ میں چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا اصحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے یہ سجدہ بہت طویل کیا گویا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہیں لیکن میرا بیٹا میری کمر پر چڑھ گیا تھا میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ جلدی کروں حتیٰ کہ یہ اپنا شوق پورا کرے۔

رواہ ابن ابی شيبة

۳۷۷۰۳...... ''ایضاً'' عبداللہ بن شداد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مغرب عشاء ظہر، عصر میں سے کسی ایک نماز کے لیے تشریف لائے اور آپ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا نبی کریم ﷺ آگے تشریف لے گئے اور بچے کو اپنے

قریب ہی بٹھا دیا پھر آپ نے تکبیر کی اور دوران نماز ایک سجدہ بہت طویل کر دیا میں نے جو سر اٹھا کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ بچہ آپ کی کمر پر چڑھا ہوا ہے میں دوبارہ سجدے میں چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کی لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے بہت طویل سجدہ کیا ہے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے یا کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے آپ نے فرمایا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن میرا بیٹا مجھ پر چڑھ گیا تھا میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ اسے جلدی اتار دوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۴..... "مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے اور ان دونوں کانوں نے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ لڑکے نے اپنا پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھ دیا پھر آپ نے لڑکے کو اوپر اٹھا لیا اور اپنے سینے پر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ پھر آپ نے اسے بوسے دیئے اور فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۷۰۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کو اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا اور آپ فرما رہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ لڑکے نے اپنے پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھ دیئے آپ نے لڑکے کو اپنے سینے پر بٹھا لیا اور فرمایا: منہ کھولو۔ لڑکے نے منہ کھولا اور آپ بوسے دینے لگے۔ پھر فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے جب کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پیٹھ پر چھلانگیں لگا رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان دونوں کو ان کی ماں تک نہ پہنچا دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں اتنے میں بجلی کوندی اور دونوں لڑکے اپنی ماں کے پاس داخل ہو گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء پڑھ رہے تھے جب آپ سجدہ کرتے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک پر چڑھ جاتے جب آپ سجدہ سے سر اٹھاتے تو آرام سے سر اٹھاتے اور پھر سجدہ میں چلے جاتے جب آپ نے نماز پوری کی آپ نے دونوں بچوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا میں انھیں ماں تک نہ پہنچا دوں؟ اتنے میں بجلی کوندی اور دونوں بچے بجلی کی روشنی میں اپنی ماں کے پاس پہنچ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی تیمارداری کے لیے آئے آپ نے عباس رضی اللہ عنہ کو چارپائی پر بٹھایا اور فرمایا اے چچا: اللہ تعالیٰ نے آپ کا مقام بلند کیا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ علی کھڑا ہے اور اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور ان کے ساتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ کی اولاد ہے آپ نے فرمایا: اے چچا! یہ آپ کی بھی اولاد ہے فرمایا: کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں جس طرح آپ ان سے محبت کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی آپ سے محبت کرے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۹..... زینب بنت رافع کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب کہ آپ ﷺ مرض الوفات میں تھے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ انھیں کوئی چیز وراثت میں دیتے ہیں آپ نے فرمایا: حسن کے لیے میرا رعب اور میری بقیہ جوانی ہے جب کہ حسین کے لیے میری جرأت اور سخاوت ہے۔ رواہ ابن مندہ والطبرانی وابونعیم وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں قدرے ضعیف ہے۔

۳۷۷۱۰..... "مسند ام ایمن" حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ام ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں، فرماتی ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ انھیں کچھ عطا فرمائیں آپ نے فرمایا: میں نے اس بڑے کو رعب اور بردباری عطا کی اور اس چھوٹے کو محبت اور رضاء عطا کی۔ رواہ لعسکری فی الامثال

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ناصح ملحمی ہے ابن معین وغیرہ کے بقول یہ راوی غیر ثقہ ہے۔

۳۴۷۱۱...... ''مسند اسامہ'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی کام کے لیے ایک رات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ نے چادر تلے کوئی چیز ڈھانپ رکھی تھی میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں عرض کیا: یہ کیا چیز ہے جو آپ نے چادر تلے ڈھانپ رکھی ہے آپ نے چادر اٹھائی کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی ایک ران پر حسن رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسری پر حسین رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا: یہ میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں یا اللہ ان دونوں سے محبت رکھ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے محبت کرے اس سے تو بھی محبت رکھ۔ (رواہ ابن ابی شیبۃ وعبدبن حمید والترمذی وقال حسن غریب وابن حبان وسعید بن المنصور وزاد ابن ابی شیبۃ یعنی ابن ابی شیبہ میں اضافہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا)

۳۴۷۱۲...... ''مسند علی'' حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک پر بیٹھے کھیل رہے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہیں کروں گا حالانکہ یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔ رواہ ابونعیم

قتل حسین رضی اللہ عنہ

۳۴۷۱۳...... مطلب بن عبداللہ بن حطب کہتے ہیں جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کرلیا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: اس زمین کا نام کیا ہے؟ جواب دیا گیا: اس کا نام کربلاء ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا: یہ سرزمین کرب وبلا! (یعنی مشقت وآزمائش والی زمین) ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۴۷۱۴...... ''مسند سیدنا حسن بن علی'' محمد بن عمرو بن حسین کہتے ہیں: ہم کربلاء میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے شمر ذی الجوشن کی طرف دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گویا میں سیاہ اور سفید کتے کی طرف دیکھ رہا ہوں جو میرے اہل بیت کا خون پی رہا ہے۔ چنانچہ شمر ذی الجوشن کے چہرے پر برص کے داغ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۴۷۱۵...... ''ایضاً'' عبید اللہ بن حر کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول کریم ﷺ نے آپ سے اس سفر کے متعلق کچھ وعدہ کیا تھا؟ خود حسین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۴۷۱۶...... طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور عراق کی طرف خروج کرنے کے متعلق مجھ سے مشورہ لینے لگے میں نے کہا: اگر مجھے اعزہ کی اذیت کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھ تمہارے بالوں میں گھسا دیتا۔ تم کہاں جارہے ہو؟ ایسی قوم کے پاس جارہے ہو جس نے تمہارے باپ کو قتل کیا تمہارے بھائی کو زخمی کیا: حالانکہ وہ اپنی جان پر کھیل جانے والے تھے حتیٰ کہ انھوں نے مجھ سے یہاں تک کہا ہے: یہ حرم ایک آدمی کی وجہ سے حلال سمجھ لیا جائے گا میں فلاں اور فلاں سرزمین میں قتل کیا جاؤں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۴۷۱۷...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں عبید اللہ بن زیادہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا اور عبید اللہ کے سامنے رکھ دیا گیا عبید اللہ نے چھڑی ہونٹوں پر رکھ دی میں نے عبید اللہ سے کہا: تم ایسی جگہ چھڑی رکھ رہے ہو جہاں میں نے کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو بوسہ لیتے دیکھا ہے ابن زیاد بولا: کھڑا ہو جا تجھ بوڑھے کی عقل ختم ہو چکی ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق

۳۴۷۱۸...... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا میں ابن زیاد کے پاس تھا ابن زیاد نے چھڑی سے سر مبارک کریدنا شروع

کردیا میں نے کہا: خبردار! حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۷۱۹..... ابن ابی نعم کی روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آئے اور مچھر کے خون کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کہاں سے ہوں؟ اس نے جواب دیا میں اہل عراق سے ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے دیکھو! یہ مچھر کے خون کے متعلق پوچھ رہا ہے حالانکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو قتل کردیا ہے جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یہ دونوں (حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ) میرے دنیا کے دو پھول ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری

۳۷۷۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حسین رضی اللہ عنہ کو قتل ہوتے دیکھ رہا ہوں میں اس سرزمین کو بخوبی پہنچانتا ہوں جہاں اسے قتل کیا جائے گا وہ دو دریاؤں کے قریب ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۷۲۱..... ابوھرثمہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلاء میں تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سرزمین سے ستر ہزار لوگ اٹھائے جائیں گے اور وہ سب بغیر حساب کے جنت میں داخل کردیئے جائیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۷۲۲..... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ آسمان کے کناروں پر یہ سرخی نہیں دیکھی گئی۔ حتیٰ کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے اس کے بعد یہ سرخی چھا گئی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل سے قبل جنگوں میں ابلق۔ (چتکبرے گھوڑے گم نہیں پائے گئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۷۲۳..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" ابن سیرین نے اپنے بعض اصحاب سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمر بن سعد سے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے مقام میں کھڑے ہوگے کہ تمہیں جنت اور دوزخ کا اختیار دیا جائے گا اور تم اپنے لیے دوزخ کا انتخاب کروگے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا

۳۷۷۲۴..... "مسند عمر" اسلم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اللہ کی قسم! میں کوئی نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کو آپ سے بڑھ کر زیادہ محبوب ہو بخدا رسول اللہ ﷺ کے بعد مجھے بھی آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ رواہ الحاکم

۳۷۷۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے غصہ ہونے کی وجہ سے غضبناک ہوجاتا ہے اور تیری خوشی کی وجہ سے وہ بھی خوش ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم وابن النجار

۳۷۷۲۶..... "ایضاً" سوید بن غفلہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا پیغام اس کے چچا حارث بن ھشام کو بھیجا اور نبی کریم ﷺ سے مشورہ لیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کے حسب ونسب کے متعلق سوال کررہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس کا حسب ونسب جانتا ہوں لیکن کیا آپ مجھے اس عورت سے نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں چونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا ہے مجھے پسند نہیں کہ اسے غمگین کیا جائے یا اسے کوئی دکھ پہنچایا جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا: میں ایسے کام کا ارتکاب نہیں کروں گا جسے آپ ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ ابویعلی

۳۷۷۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے دونوں بیٹے نوجوانان جنت کے سردار ہوں۔ رواہ البزار

۳۷۷۲۸..... "مسند حذیفہ بن یمان" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا آپ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے وہ اپنے رب سے مجھے سلام کرنے کے لیے اجازت طلب کرتا رہا

ہے اس نے مجھے خبر کی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خواتین جنت کی سردار ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۲۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اکثر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیشانی پر بوسہ لیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی مرض الوفات میں حاضر ہوئی پوچھا کہ جس وقت تو نبی کریم ﷺ پر جھکی تو رو پڑی تھی پھر دوسری بار جھکی ہنس پڑی تھی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں پہلی بار جب جھکی تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ وہ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں اس پر میں رو پڑی پھر میں دوسری بار جھکی مجھے آپ نے بتایا کہ سب سے پہلے میں آپ کے پاس جاؤں گی اور یہ کہ میں سوائے مریم بنت عمران کے جنت کی بیبیوں کی سردار ہوں اس پر میں ہنس پڑی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۷۳۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الوفات میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اے میری بیٹی! ذرا جھک کر میرے قریب آؤ فاطمہ رضی اللہ عنہا جھک گئی رسول اللہ ﷺ نے تھوڑی دیر سرگوشی کی پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا پیچھے ہٹ گئی اور وہ رو رہی تھی جب کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ادھر ہی موجود تھیں تھوڑی دیر بعد پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذرا جھک کر سر میرے قریب لاؤ فاطمہ رضی اللہ عنہا جھک گئی اور آپ ﷺ نے اس سے سرگوشی کی پھر ہنستی ہوئی پیچھے ہٹ گئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے رسول اللہ کی بیٹی! مجھے بتاؤ رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی کی ہے؟ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفائے راز کا عذر ظاہر کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر گراں گزرا چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس بلالیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا تم مجھے وہ خبر نہیں بتاؤ گی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں اب بتاؤں گی پہلی مرتبہ جب آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی آپ نے بتایا کہ قبل ازیں جبرئیل امین ہر سال ایک بار مجھے قرآن سناتے تھے جب کہ اس سال دو مرتبہ سنا چکے ہیں جبرائیل امین نے یہ خبر بھی دی ہے کہ ہر بعد میں آنے والے نبی کی عمر پہلے نبی کی عمر کے نصف ہوتی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس (۱۲۰) سال زندہ رہے ہیں میں یہی سمجھتا ہوں کہ ساٹھ سال پورے ہونے پر میں دنیا سے چلا جاؤں گا چنانچہ مجھے اس خبر نے رلا دیا فرمایا: اے بیٹی المؤمنین کی عورتوں میں کوئی عورت ایسی نہیں جس کی مصیبت تیری مصیبت سے بڑھ کر ہو لہٰذا صبر کرنے میں بھی کسی عورت سے کم نہیں ہونا۔ آپ نے پھر دوسری بار سرگوشی کی مجھے خبر دی کہ میں آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ کے پاس پہنچوں گی اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تو خواتین جنت کی سردار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۲..... یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مرض الوفات میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی کی فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں پھر دوبارہ سرگوشی کی جس پر وہ ہنس پڑیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتانے سے انکار کر دیا جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو خبر کی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث کیا اسے پہلے نبی کی نصف عمر عطا کی تاہم عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں چالیس سال تک رہے ہیں اور میرے لیے بیس (۲۰) سال پورے ہو چکے ہیں میں یہی سمجھتا ہوں کہ میں نے اب دنیا سے چلے جانا ہے اور میری موت کا سبب یہی مرض بنے گا نیز قبل ازیں ہر سال جبرئیل امین مجھے ایک بار قرآن سناتے تھے جب کہ اس بار مجھے دو مرتبہ قرآن سنا چکے ہیں اس پر میں رو پڑی آپ نے مجھے پھر بلایا اور ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۳..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور اس سے کوئی سرگوشی کی جس سے فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑی آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر کوئی بات کی جس سے وہ ہنس پڑی میں نے اس کے متعلق فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ نہ پوچھا تاہم جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی وہ بولی: رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر کی تھی کہ آپ دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں میں رو پڑی پھر آپ نے مجھ سے بات کی کہ میں خواتین جنت کی سردار ہوں سوائے مریم علیہ السلام نے اس پر میں ہنس پڑی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے ابوجہل کی بیٹی کی متعلق پوچھا اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے چچا حارث بن ہشام کو پیغام نکاح بھیجنا چاہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہو اس کے حسب ونسب کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں لیکن میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں کیا آپ اسے ناپسند کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے دل کا ٹکڑا ہے مجھے ناپسند ہے کہ اسے غمگین کیا جائے یا اسے غصہ دلایا جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس چیز کا ہرگز ارتکاب نہیں کروں گا جو آپ کو پریشان کرتی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۳۶ ابوجعفر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا ہے نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: علی نے جویریہ بنت ابی جہل کو پیغام نکاح بھیجا ہے جب کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی کے نکاح میں جمع ہوجائیں فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرا جگر گوشہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۳۷ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوابوجہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیجا حتی کہ نکاح کا وعدہ کرلیا گیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی انھوں نے اپنے والد نبی کریم ﷺ کو بتایا اور عرض کیا: لوگوں کا خیال ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں کرتے اور یہ ہے ابوالحسن اس نے ابوجہل کی بیٹے کو پیغام نکاح بھیجا ہے اور نکاح کا وعدہ بھی کرلیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے حمد وثناء کے بعد ابوالعاص کا ذکر کیا اور اس کے دامادی رشتہ کی تعریف کی پھر فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرا گوشہ جگر ہے مجھے خوف ہے تم اسے آزمائش میں نہ ڈال دو۔ اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ چنانچہ بعد میں اس نکاح سے سکوت کرلیا گیا اور ترک کردیا گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۳۸ ابوجعفر کی روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو باندی عطا کی اس کے بعد ام ایمن رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتیں لیکن ام یمن رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ اقدس پر خفگی کے اثرات دیکھے اور پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کچھ جواب نہ دیا: ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دوبارہ استفسار کیا اور کہا اللہ کی قسم تمہارے والد مجھ سے کوئی چیز نہیں چھپاتے تھے پھر تم کیوں چھپاتی ہو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابوالحسن کو ایک باندی دی گئی ہے چنانچہ ام ایمن رضی اللہ عنہا دروازے پر آئیں اور جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور با آواز بلند کہا خبردار! رسول اللہ ﷺ ایسے شخص تھے کہ ان کے اہل خانہ کے متعلق ان کی حفاظت کی جاتی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ باندی تمہارے پاس بھیجی گئی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بیان میں

۳۷۷۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب انھوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عام مہر خوشبو میں خرچ کرو۔ رواہ ابن راھویہ

۳۷۷۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں اپنا گھوڑا بیچوں یا زرہ؟ آپ نے فرمایا: اپنی زرہ بیچ دو چنانچہ میں نے ۱۲ اوقیہ میں زرہ بیچ دی اور یہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر مقرر کیا۔ رواہ ابویعلی

۳۷۷۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کردیں آپ نے فرمایا: اسے کوئی چیز دے دو میں نے عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں فرمایا: تمہاری زرہ کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہے فرمایا: وہی اسے دے دو۔ رواہ النسائی و ابن جریر والطبرانی البیھقی والضیاء

۳۷۷۴۲ "ایضاً" علباء بن احمر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی بیٹی فاطمہ

رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زرہ بیچی اور کچھ اپنا سامان بیچا۔ اس سب کی قیمت ۴۰۰ درہم تک پہنچی۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ دو تہائی رقم خوشبو میں خرچ کرو اور ایک تہائی کپڑوں پر خرچ کرو۔ ایک مٹکے میں پانی بھروا دیا اور اسی سے غسل کرنے کی ہدایت فرمائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ اپنے بچے کو دودھ پلانے میں جلدی نہیں کرنی لیکن حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانے میں جلدی کردی وہی بات حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی سو نبی کریم ﷺ نے ان کے منہ میں پہلے کوئی چیز۔ (اواب یا کھجور وغیرہ) ڈالی چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ علم میں زیادہ فائق تھے۔ رواہ ابویعلی وسعید بن المنصور

۳۷۷۴۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرائی اور مہر اپنے ایک زرہ مقرر کی گئی آپ نے فرمایا: یہی زرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دو اور یہ مہر دے کر اسے اپنے لیے حلال کردو میں نے زرہ بھیج دی اللہ کی قسم اس کی قیمت ۴۰۰ درہم تھی۔

رواہ ابویعلی

۳۸۸۴۴...... بریدہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کرائی آپ نے فرمایا: نو بیاہے جوڑے کے لیے ولیمہ ضروری ہے پھر آپ نے ایک مینڈھا ذبح کروایا اور اس سے ولیمہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۴۵...... بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے نکاح میں فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں لہٰذا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر انھیں سلام پیش کریں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا آپ نے فرمایا: ابن ابی طالب کو کیا کام پیش آیا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا ہے فرمایا: مرحبا خوش آمدید اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ انصار کی اس جماعت کے پاس چلے گئے وہ ان کی انتظار میں بیٹھے تھے انصار بولے: کیا ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں البتہ آپ نے مجھے مرحبا اور خوش آمدید کہا ہے انصار نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تمہیں دو خصلتوں میں سے ایک کافی ہے تمہیں آپ ﷺ نے اہل ومرحبیت عطا کی ہے بعد ازیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی آپ نے فرمایا: اے علی! دولہے کے لیے ولیمہ ضروری ہے سور رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس مینڈھا ہے جب کہ انصار کی جماعت نے چند صاع چاول اکٹھے کیے جب پہلی رات آئی آپ نے فرمایا: کچھ نہیں کرنا حتیٰ کہ مجھ سے مل لو چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا جو باقی بچ گیا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر انڈیل دیا اور فرمایا: یا اللہ! ان میں برکت عطا فرما اور ان دونوں پر برکت نازل اور ان کی زفاف میں بھی برکت عطا فرما اور ان کی نسل میں بھی برکت نازل فرما۔ رواہ الدوپانی والطبرانی وابن عساکر

۳۷۷۴۶...... "مسند حجر بن عنبس بقول بعض ابن قیس کندی" حجر بن عنبس کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے پیغام بھیجا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی! فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہارے لیے ہے اس شرط پر کہ تم اسے حسن سلوک سے رکھو گے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۷۴۷...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ کو کوئی چیز دے دو۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری حطمی کی زرہ کہاں ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۷۷۴۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا نبی کریم ﷺ فرمایا: کیا تمہارے پاس مہر ہے میں نے عرض کیا: میرے پاس میری سواری اور میری زرہ ہے فرمایا ان دونوں چیزوں کو چار سو درہم میں بیچ دو آپ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے زیادہ سے زیادہ خوشبو لاؤ چونکہ وہ بھی خواتین میں سے ایک خاتون ہے۔ رواہ البیھقی

۳۷۷۴۹...... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فاطمہ بنت محمد ﷺ سے شادی کی میرے اور اس کے پاس چمڑے کے بچھونے کے سوا کوئی کچھ نہیں تھا رات کو ہم اس پر سو جاتے اور دن اس پر اونٹنی کے آگے چارا ڈال دیتے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ میرے پاس کوئی خادم نہیں تھا۔ رواہ ھناد الدنیوری

۳۷۷۵۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے فاطمہ کی شادی کرائی آپ نے پانی پی کر کلی کی اور پھر حضرت علی رضی

اللہ عنہ کے گریبان اور کاندھوں کے درمیان چھینک دیا۔ پھر قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھ کر دم کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے پیغام بھیجنا چاہا تو میری آزاد کردہ باندی نے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے رسول اللہ ﷺ کو پیغامات مل رہے ہیں؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں وہ بولیں: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح بھیجا جارہا ہے بھلا تمہیں کس چیز نے روکا ہے تم رسول اللہ ﷺ کے پاس کیوں نہیں جاتے وہ تمہاری شادی کرادیں گے میں نے کہا: بھلا میرے پاس کوئی چیز ہے جو میں شادی کروں؟ باندی نے کہا: اگر تم جاؤ گے رسول اللہ ﷺ تمہاری شادی کرادیں گے بخدا وہ مجھے مسلسل ترغیب دیتی رہی۔ بالآخر میں جرأت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کی شان میں جلال اور رعب تھا جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا میں نے چپ سادھ لی بخدا بات کرنے کی مجھ سے جسارت نہ ہوسکی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں آئے ہو کیا تمہیں کوئی کام ہے؟ میں خاموش رہا آپ نے پھر فرمایا: کیوں آئے ہو کیا تمہیں کوئی کام ہے؟ میں پھر خاموش رہا فرمایا: شاید تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح لائے ہو میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جسے تم مہر دے کر اسے اپنے لیے حلال کرو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بخدا میرے پاس کچھ نہیں فرمایا: وہ زرہ کہاں ہوئی جو میں نے تمہیں بندھوائی تھی قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں علی کی جان ہے وہ حطمی زرہ ہے اس کی قیمت ۴۰۰ درہم ہے فرمایا: میں نے تمہاری شادی کردی وہ زرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھجوادو تاکہ اس کے ذریعے تم اسے اپنے لیے حلال لو بلاشبہ وہی زرہ فاطمہ بنت محمد ﷺ کا مہر تھی۔ رواہ البیھقی فی الدلائل والدولدبی فی الذریۃ الطاھرۃ

۳۷۷۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روئی دار کپڑا مشکیزہ اور چمڑے کا تکیہ جس میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی جہیز میں دیا۔ رواہ البیھقی فی الدلائل

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۲۰

۳۷۷۵۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا یکا یک آپ پر وحی نازل ہونے لگی جب نزول وحی کی کیفیت ختم ہوئی فرمایا: اے انس تمہیں معلوم ہے جبرائیل امین نے عرش والے سے کیا پیغام لایا ہے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں جبرئیل امین عرش والے کے پاس سے کیا پیغام لائے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی علی رضی اللہ عنہ سے کرادوں۔ رواہ الخطیب وابن عساکر والحاکم

۳۷۷۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ۴۸۰ دراہم پر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرائی یہ درہم وزن ستہ کے برابر تھے۔ (رواہ ابوعبید فی کتاب الاموال: ابوعبید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں درہم ۶ دانق کا ہوتا تھا)

کلام:..... حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ضعف ہے۔

۳۷۷۵۵..... "مسند انس رضی اللہ عنہ" ابن جریر محمد بن ھیثم حسن بن حماد یحییٰ بن یعلی اسلمی سعید بن ابی عروری قتادہ حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ آپ کو میری خیر خواہی کا بخوبی علم ہے اور اسلام میں میری قدامت کو بھی آپ جانتے ہیں نیز میرا آپ سے ایسا اور ایسا تعلق رہا ہے آپ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرادیں۔ آپ ﷺ اس پر خاموش رہے یا کہا: آپ نے اعراض کرلیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹے اور فرمایا: میں ہلاک ہوگیا اور مجھے ہلاک کردیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو فاطمہ کے لیے پیغام نکاح دیا اور آپ نے اعراض کرلیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اپنی جگہ رہیں حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتا ہوں اور اس مقصد کا اظہار کرتا ہوں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ میری خیر خواہی کو تو بخوبی جانتے ہیں اور اسلام میں میری قدامت کو بھی آپ جانتے ہیں میرا آپ سے ایسا اور ایسا تعلق رہا ہے۔ (اور وہ اب بھی ہے) آپ نے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

پاس واپس لوٹ آئے اور کہا: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کی انتظار میں ہیں چلیں اب ہم علی کے پاس جاتے ہیں اور انھیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں یہی مقصد ظاہر کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ دونوں حضرات شیخین میرے پاس آئے اس وقت میں کھجوروں کو پانی دے رہا تھا انھوں نے فرمایا: تمہارے چچا کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا جارہا ہے حضرت علی ﷺ کہتے ہیں: انھوں نے مجھے ایک کام کے لیے جگا دیا میں اپنی چادر لیے اٹھ کھڑا ہوا چادر کا ایک پلو میرے کاندھے پر تھا اور دوسرا زمین پر گھسٹ رہا تھا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ میری خیر خواہی سے بخوبی واقف ہیں اور میری اسلام میں قدامت کو بھی آپ جانتے ہیں نیز میرا آپ سے ایسا اور ایسا تعلق ہے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرادیں فرمایا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا میرے پاس میرا گھوڑا اور میری زرہ ہے آپ نے فرمایا: رہی بات گھوڑے کی سو اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں البتہ زرہ بیچ دو میں نے ۴۹۰ درہم میں زرہ بیچ دی اور رقم لاکر آپ کی گود میں ڈھیر کردی آپ نے اس میں سے مٹھی بھر درہم اٹھائے اور بلال رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا: اے بلال ان دراہم کی ہمارے لیے خوشبو خرید لاؤ آپ نے ایک چارپائی ایک تکیہ جو چھال سے بھرا ہوا تھا جہیز میں دیا جب کہ میرا گھر رات سے لپا پوتا تھا آپ نے فرمایا جب فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہارے پاس پہنچ جائے کچھ نہیں کرنا حتیٰ کہ میں تمہارے پاس آجاؤں چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ آئی اور گھر میں ایک طرف بیٹھ گئی جب کہ میں دوسری طرف بیٹھا ہوا تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آتے ہی فرمایا: علی میرا بھائی ہے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وہ آپ کا بھائی ہے حالانکہ آپ نے اپنی بیٹی سے اس کی شادی کرائی ہے فرمایا: جی ہاں آپ اندر تشریف لائے اور فاطمہ سے فرمایا: میرے پاس پانی لاؤ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک پیالہ لیا اور اس میں پانی ڈال کر آپ کے پاس لائی آپ نے پانی میں کلی کی اور پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کھڑی ہو جا جب وہ کھڑی ہوگئیں تو آپ نے پانی ان کے سر اور سینے پر بھی بہادیا اور فرمایا: یا اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: پیٹھ پھیرو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی طرف پیٹھ کردی اور آپ نے کچھ پانی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کاندھوں پر انڈیل دیا پھر فرمایا: یا اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پانی لانے کو فرمایا حضرت علی کہتے ہیں میں آپ کے ارادہ کو جانتا تھا میں اٹھا اور پانی سے پیالا بھر لایا آپ نے پانی میں کلی کی اور پھر میرے سینے اور سر پر بہادیا پھر فرمایا: یا اللہ! اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں پھر فرمایا: پیٹھ پھیرو میں نے آپ کی طرف پیٹھ پھیر دی آپ نے میرے کاندھوں پر پانی بہادیا اور فرمایا: میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ گھر میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات

۳۷۷۵۶ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' ام جعفر کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اسماء (ام جعفر) عورتوں کے ساتھ جو کچھ کیا جاتا ہے وہ مجھے بہت برا لگتا ہے چنانچہ عورت پر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے۔ (مرنے کے بعد) جو عورت کے اعضاء مستورہ کو حال منکشف کردیتا ہے اسماء رضی اللہ عنہا بولیں: اے رسول اللہ کی بیٹی! کیا میں تمہیں ایک چیز نہ بتاؤں جو سرزمین حبشہ میں میں نے دیکھی ہے چنانچہ اسماء رضی اللہ عنہا نے چند ہری ٹہنیاں منگوائیں اور انھیں ٹیڑھا کرکے ان پر کپڑا ڈال دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں بالشبہ ایسا کرنے سے مرد اور عورت میں تمیز ہو جاتی ہے لہٰذا جب میں مرجاؤں مجھے صرف تو اور علی غسل دیں اور میرے پاس کوئی اور نہ آئے چنانچہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اندر آنا چاہا اسماء رضی اللہ عنہا بولیں: اندر مت آؤ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت کردی کہ یہ خثعمیہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے درمیان حائل ہوگئی ہے اور اس نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دلہن کے ہودج کی طرح کوئی چیز بنا رکھی ہے اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اے

اسماء! رسول اللہ ﷺ کی ازواج تو رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے پاس اندر آنے سے کیوں روک رہی ہو اور تم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دلہن کے ہودج کی طرح چیز کیوں بنا رکھی ہے اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کے پاس کوئی نہ آنے پائے اور میں نے اسے زندہ ہوتے ہوئے اس طرح کا ھودہ بنائے دیکھا ہے اور اس نے مجھے بنانے کا حکم دیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں جو حکم دیا ہے وہ بجالاؤ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔

رواہ البیھقی

۳۷۷۵۷...... شعبی کی روایت ہے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی انھیں راتوں رات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دفنا دیا اور نماز جنازے کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بازو سے پکڑ کر آگے کر دیا۔ رواہ البیھقی

فضائل ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن

فضائل مجملہ

۳۷۷۵۸...... ''مسند عمر'' ابن جریج' ابن ابی ملیکہ وعمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں نو (۹) عورتیں جمع ہوئیں آپ رضی اللہ عنہ ان سب کو چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئے ابن جریج کہتے ہیں: عثمان بن ابی سلیمان نے مزید دو کا اضافہ کیا ہے، جن کا تعلق بنی عامر بن صعصعہ سے تھا ام میں سے ایک کو ام المساکین کے لقب سے پکارا جاتا تھا چونکہ یہ عورت آپ کی ازواج میں سب سے زیادہ مسکینوں کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آتی تھی بنی جون سے ایک اور عورت سے آپ نے نکاح کر رکھا تھا جب کہ آپ اس کے پاس گئے اس نے آپ سے پناہ طلب کی آپ نے اسے طلاق دے دی آپ نے کندہ کی ایک اور عورت سے نکاح کیا لیکن اس سے مباشرت نہیں کر پائے چنانچہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس عورت نے کسی سے شادی کر لی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میاں بیوی کے درمیان تفریق کر دی اور اس کے خاوند کی پٹائی کی اس پر وہ عورت بولی! اے عمر رضی اللہ عنہ میرے معاملہ میں رب تعالیٰ سے ڈرو اگر واقعی میں امہات المؤمنین میں سے ہوں پھر میرے لیے بھی حجاب کا حکم لاگو کرو اور میرے لیے بھی اتنا ہی وظیفہ مقرر کرو جتنا امہات المؤمنین کے لیے مقرر کر رکھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں تمہاری رعایت نہیں کی جاسکتی عورت بولی: پھر مجھے نکاح کرنے کی اجازت دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں کبھی نہیں تو اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا نہیں کرسکتی اور اس مسئلہ میں میں کسی کی بات نہیں مانوں گا۔ رواہ عبد الرزاق

۳۷۷۵۹...... معمر زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں خدیجہ بنت خویلد عائشہ بنت ابی بکر ام سلمہ بنت ابی امیہ حفصہ بنت عمر ان حبیبہ بنت ابی سفیان جویریہ بنت حارث میمونہ بنت حارث، زینب بنت جحش، سودہ بنت زمعہ، صفیہ بنت حیی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ کے نکاح میں نو (۹) عورتیں رہی ہیں اور یہ عورتیں بھی آپ کے نکاح میں رہی میں کندیہ جس کا تعلق بنی جون سے تھا عالیہ بنت ظبیان بنی عامر بن کلاب سے روز بنت بنت خذیمہ ہلالیہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زندہ رہتے ہوئے آپ نے کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا آپ کی دو باندیاں بھی تھیں قبطیہ اور ریحانہ بنت شمعون خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے لیے یہ اولاد جنم دی۔ قاسم، طاہر، فاطمہ، زینب، ام کلثوم اور رقیہ آپ کا ایک بیٹا ابراہیم قبطیہ سے پیدا ہوا چنانچہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا آپ کی اولاد کسی اور بیوی سے نہیں ہوئی۔

رواہ عبد الرزاق

۳۷۷۶۰...... معمر، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی پھر سودہ بنت زمعہ سے پھر مکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی مدینہ ہی میں زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی

اللہ عنہا سے نکاح کیا پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا پھر جویریہ بنت حارث سے نکاح کیا جویریہ رضی اللہ عنہا آپ کو غنیمت میں ملی تھیں پھر میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا چنانچہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں آپ کے سپرد کر دیئے تھے پھر آپ نے صفیہ بنت حیی سے نکاح کیا صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کو خیبر سے حصہ میں ملی تھیں پھر زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ان ازواج میں سے زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہ اور خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی زندگی میں وفات پائی آپ نے بنی کلاب بن ربیعہ سے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جسے عالیہ بنت ظبیان کہا جاتا تھا چنانچہ جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اسے طلاق دے دی تھی آپ کی ازواج یہ بھی ہیں جویریہ جن کا تعلق بنی مصطلق بن خزاعہ سے ہے حفصہ، ام حبیبہ اور بنی کلب کی ایک عورت۔ چنانچہ جن عورتوں سے آپ نے نکاح کیا وہ چودہ (۱۴) میں ان میں سے ایک کندیہ بھی ہے رضی اللہ عنھن۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۶۱ ''مسند ابن عوف'' ابوسلمہ بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ازواج سے فرماتے سنا کہ میرے بعد تمہارے اوپر صرف وہی لوگ مہربان ہوں گے جو صابر اور صادق ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

فضائل ازواج مطہرات مفصلہ

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کے رہنے کی بشارت سنائی جو خوبصورت موتی سے بنا ہوگا اور سونے کی اس پر جڑائی ہوئی جو آگ سے مددگار ہوگا اس میں کوئی اذیت والی بات اور شور وغل نہیں سنا جائے گا۔

رواہ ابو عبد اللہ محمد بن ابراھیم الجرجانی فی امالیہ المعروفۃ بالجرجانیات ورجالہ ثقات

۳۷۷۶۳ ... ابو خالد والبی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بکریاں چرواتے تھے چنانچہ آپ نے بکریاں پہاڑی پر لے جانا چاہیں آپ نے اور آپ کے ایک شریک نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے اونٹ کرائے پر لے لیا جب سفر تمام ہوا تو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے ذمہ کچھ کرایہ باقی بچ گیا آپ کا شریک باقی کرایہ مانگنے آتا جب کہ وہ آپ سے کہتا کرایہ لینے تم جاؤ آپ فرماتے تو خود چلا جا مجھے حیاء آتی ہے چنانچہ ایک مرتبہ شریک آیا تو وہ عورت بولی: محمد کہاں ہے وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آیا؟ اس نے جواب دیا: میں نے اسے آنے کو کہا تھا مگر اس نے کہا کہ مجھے حیاء آتی ہے عورت بولی: میں نے محمد سے بڑھ کر زیادہ حیاء دار اور پاکدامن کوئی شخص نہیں دیکھا چنانچہ اس عورت کی بہن یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دل میں آپ کا مقام پیدا ہو گیا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اپنے پاس بلوایا تو کہا میرے والد کے پاس جاؤ اور اس سے میرے لیے پیغام نکاح دو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ بڑا مالدار شخص ہے وہ ایسا نہیں کرے گا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جاؤ تو سہی اس سے بات کرو پھر میں سارا مسئلہ حل کر دوں گی اور یاد رکھو اس کے پاس اس وقت جاؤ جب وہ نشہ میں دھت پڑا ہو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی کیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کے باپ نے آپ کی شادی کرادی صبح ہوئی تو خویلد اپنے دوستوں کے ساتھ مجلس میں مل بیٹھا اسے کہا گیا شاباش بہت اچھا تم نے جو محمد کی شادی کرادی بولا: ارے کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں خویلد فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہنے لگا: لوگوں کا کہنا ہے کہ میں نے محمد کی شادی کرادی ہے حالانکہ میں نے ایسا نہیں کیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بولیں: کیوں نہیں تم نے شادی کرادی بلاشبہ آپ کی رائے کسی صورت غلط نہیں ہو سکتی چونکہ محمد عظیم شخصیت کا مالک ہے چنانچہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے لگی لپٹی رہی۔ حتیٰ کہ اسے راضی کر لیا پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے پاس دو اوقیہ چاندی یا سونا بھیجا اور کہا: عمدہ سا جوڑا خرید کر مجھے ہدیہ کر دو ایک مینڈھا خریدو اور فلاں اور فلاں چیزیں بھی خریدو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ الطبرانی

۳۷۷۶۴...... ''مسند عائشہ'' ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بوڑھی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی آپ اس سے ازحد مہربانی سے پیش آتے اور اس کا بہت احترام واکرام کرتے میں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں جیسا سلوک آپ اس بڑھیا کے ساتھ کرتے ہیں ایسا کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتی تھی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ دوستی کی پاسداری رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۳۷۷۶۵...... ''ایضاً'' ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بڑھیا نبی کریم ﷺ خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں جثامہ مزنیہ ہوں آپ نے فرمایا: بلکہ تو حنانہ مزنیہ ہے تمہارا کیا حال ہے تم کیسی ہو ہمارا اور تمہارا کیا حال رہا اس نے کہا: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہم خیریت سے ہیں جب وہ چلی گئی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس بڑھیا کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا ہے آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ہمارے پاس آتی تھی بلاشبہ گزرے زمانے کی پاسداری ایمان کا حصہ ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن النجار

۳۷۷۶۶...... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آتی تھی آپ اس کا ازحد اکرام کرتے تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ کون عورت ہے آپ نے فرمایا: یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ہمارے پاس آتی تھی اور گزرے زمانے کا لحاظ ایمان کا حصہ ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۳۶۰ وکشف الخفاء ۱۱۴۶۔

۳۷۷۶۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جبرائیل میں نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے آپ کے پاس آتی ہے اور اس کے پاس برتن میں سالن ہے یا طعام ہے یا مشروب ہے جو آپ کے پاس آجائے اسے اپنے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا نیز اسے جنت میں اعلیٰ قسم کے گھر کی خوشخبری سناؤ جو خوبصورت موتی سے بنا ہے اس میں نہ شور ہوگا نہ کوئی مشقت والی بات۔رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۳۷۷۶۸...... مسند عبداللہ بن ابی اوفیٰ'' رسول کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری سنائی جو موتی سے بنا ہے اس میں شور ہوگا اور نہ ہی کوئی مشقت ہوگی۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۷۶۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں: میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کبھی نہیں دیکھیں مجھے کبھی کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی چونکہ نبی کریم ﷺ کثرت سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۷۰...... عروہ کہتے ہیں خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی ہجرت مدینہ سے لگ بھگ تین سال قبل وفات پائی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد عنقریب ہی شادی کر لی تھی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے آپ نے کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی۔رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۷۱...... ابن شہاب کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد زوجہ نبی کریم ﷺ اللہ اور اس کے رسول پر سب سے پہلے ایمان لائیں اور نماز فرض ہونے سے قبل وفات پاگئیں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۷۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری سہیلیوں کی ضرور کوئی نہ کوئی کنیت ہے۔(میری بھی کوئی کنیت ہونی چاہیے) آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے نام پر اپنی کنیت رکھو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام عبداللہ اپنی کنیت کرتی تھیں۔رواہ البزاز

۳۷۷۷۳... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول کریم ﷺ نے مجھے سیاہ رنگ کی اونٹنی عطا کی گویا وہ کوئلہ لگ رہی تھی اس پر سواری کرنا مشکل تھی اور نکیل نہیں ڈالنے دیتی تھی آپ نے اونٹنی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ اور نرمی سے پیش آؤ جونکہ جس چیز سے نرمی کی جاتی ہے وہ مزین ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی کشید کرلی جاتی ہے عیب دار ہو جاتی ہے۔ رواہ عبد النجار

۳۷۷۷۴... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی کریم ﷺ نے مجھ سے شادی کی۔ میری چھ سال عمر تھی جب میری رخصتی ہوئی اس وقت میری عمر نو سال تھی۔ رواہ سعید بن المنصور

۳۷۷۷۵... ''مسند عمر'' مصعب بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کا وظیفہ دس ہزار (۱۰۰۰۰) درہم مقرر کیا جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وظیفہ میں ۲۰۰۰ (دو ہزار) کا اضافہ کیا اور فرمایا: عائشہ رسول اللہ ﷺ کی محبوب بیوی ہے۔

رواہ الخرائطی فی اعتال القلوب

۳۷۷۷۶... ''مسند عمار'' عمار رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ جنت میں ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۷۷۷... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہماری ماں عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی راہ پر گامزن رہیں ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی دنیا و آخرت میں بیوی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ آیا ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں یا عائشہ کی۔ رواہ ابویعلی و ابن ابی عساکر

۳۷۷۷۸... عمرو بن غالب کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کرتے سنا عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بدصورت کتے خاموش رہ میں گواہی دیتا ہوں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہوں گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۷۹... ''مسند عائشہ'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے سات خصلتوں سے نوازا ہے جو کسی کو بھی نہیں عطا ہوئیں۔ البتہ کچھ کچھ مریم بنت عمران کو عطا فرمائی ہیں۔ بخدا میں نہیں کہتی کہ مجھے اپنی سوتنوں پر فخر ہے چنانچہ میری صورت میں فرشتہ نازل ہوتا رہا ہے میری سات سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی اور نو (۹) سال کی عمر میں مجھے زفاف کے لیے ان کے پاس پہنچا دیا گیا میں کنواری تھی آپ سے پہلے مجھ سے کسی نے شادی نہیں کی آپ کے پاس وحی آتی تھی جب کہ میں اور آپ ایک لحاف میں ہوتے تھے میں آپ کو ازواج میں سب سے زیادہ محبوب تھی اللہ تعالیٰ نے میرے متعلق قرآن میں آیات نازل فرمائیں قریب تھا کہ امت ہلاکت تک پہنچ جاتی میں نے جبرئیل امین کو دیکھا ہے حالانکہ آپ کی بیویوں میں سے کسی اور نے جبرئیل امین کو نہیں دیکھا۔ اور میرے گھر میں آپ کی روح قبض کی گئی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۷۸۰... ''ایضاً'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول مقبول رضی اللہ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے اتنے میں گھوڑے پر سوار ایک شخص اندر داخل ہوا نبی کریم ﷺ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور گھوڑے کی بال اگنے کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر اس سے باتیں کرنے لگے پھر آپ واپس لوٹ آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون شخص تھا جس سے آپ سرگوشی کر رہے تھے؟ فرمایا: کیا تم نے کسی کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ میں نے گھوڑے پر سوار ایک شخص دیکھا آپ نے فرمایا: اس کی شکل کس سے ملتی جلتی تھی میں نے عرض کیا: وہ دحیہ کلبی کے مشابہ تھا فرمایا: وہ جبرائیل امین تھے تم نے بھلائی دیکھی ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد جبرئیل امین تشریف لائے رسول اللہ ﷺ حجرہ میں تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا: یہ جبرئیل ہیں انھوں نے مجھے کہا ہے کہ میں ان کی طرف سے تمہیں سلام پہنچاؤں میں نے عرض کیا میری طرف سے بھی انھیں سلام کا جواب دیں رسول اللہ ﷺ پر بسا اوقات وحی نازل ہوتی جب کہ میں اور آپ ایک ہی لحاف میں ہوتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۷۸۱... ''ایضاً'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرے گھر میں اور میری گود میں وفات پائی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۷۸۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ان کا نبی کریم ﷺ سے جھگڑا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر کے پاس فیصلہ لایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا: یارسول اللہ! خرچ میں میانہ روی سے کام میں سماعت پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو تھپڑ مارا اور فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ سے کہتی ہو کہ میانہ روی کرو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناک سے خون پھوٹ پڑا اور کپڑوں پر بہنے لگا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کپڑوں سے خون دھونے لگے اور فرما رہے تھے ہم تو یہ نہیں چاہتے تھے ہم تو یہ نہیں چاہتے تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۷۸۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میری رخصی کا وقت ہوا میری والدہ نے مجھے موٹی کرنے کے لیے کچھ کھلانا چاہا لیکن میں نے کوئی چیز قبول نہ کی حتیٰ کہ مجھے لکڑیاں اور تازہ کھجوریں کھلانے لگی چنانچہ میں اچھی طرح موٹی ہوگئی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۳۷۷۸۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت افاات کیے ہیں من جملہ ان میں سے یہ بھی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حجرہ میں اور میری گود میں وفات پائی کہ اللہ تعالیٰ نے میرا اور رسول اللہ ﷺ کا لعاب جمع فرمایا۔ چنانچہ عبدالرحمن بن ابی بکر میرے پاس آیا اس کے ہاتھ میں مسواک تھی رسول اللہ ﷺ اس کی طرف دیکھنے لگے میں نے عبدالرحمن سے کہا مسواک مجھے دو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے مسواک توڑ کر مجھے تھمادی میں نے اپنے منہ میں مسواک چپائی اور جب نرم ہوگئی میں نے رسول اللہ ﷺ کو دے دی آپ مسواک کرنے لگے آپ مسواک اوپر اٹھاتے لیکن ہاتھ نہ پہنچ پاتا اور آپ کی آنکھوں میں ٹکٹکی بندھ گئی اور آپ نے فرمایا: یا اللہ مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا لے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۸۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کے شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول میں فوت ہوگئے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئی تو میں نے اس کے نکاح کے سلسلہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بات کی انہوں نے کہا مجھے کچھ سوچ بچار کی مہلت دو سو چند دن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور کہا آج کل میں نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی اور اس سے بات کی انھوں نے خاموش اختیار کرلی اور کچھ جواب نہ دیا مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ پر عثمان رضی اللہ عنہ غنی رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا کچھ دنوں کے بعد نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح بھیجا اور پھر نکاح کرلیا اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا: جب تم نے مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا کی بات کی اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا شاید تمہیں مجھ پر زیادہ غصہ آیا ہے میں نے کہا: جی ہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: جواب دینے سے مجھے جو چیز قانع تھی وہ اصل میں یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کررہے تھے اور مجھے آپ کے اس رحجان کا علم تھا لہٰذا میں نے ان کے اس راز کو افشاء کرنا مناسب نہ سمجھا اگر رسول اللہ ﷺ یہ ارادہ ترک کردیتے ہیں حفصہ رضی اللہ عنہا سے ضرور نکاح کرلیتا۔ (رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل والبخاری والنسائی والبیہقی وابویعلی وابن حبان اور ابن حبان میں اتنا اضافہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عثمان رضی اللہ عنہ کی شکایت کی آپ نے فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی عثمان سے بہتر شخص سے کرادی جائے گی اور عثمان کی شادی حفصہ رضی اللہ عنہا سے بہتر عورت سے کرائی جائے گی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کرائی)۔

۳۷۷۸۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی جب کہ قریش بیت اللہ کی تعمیر کررہے تھے۔ رواہ ابن سعد ۵۸۸

کلام:...... حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں واقدی ہے۔

۳۷۷۸۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب خنیس بن حذافہ کا انتقال ہوگیا تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے عثمان غنی رضی

اللہ عنہ کو پیش کش کی لیکن انھوں نے اعراض کر دیا میں نے یہ قصہ نبی کریم ﷺ خدمت میں عرض کیا: کہ عثمان پر بڑا تعجب اور افسوس ہے کہ میں نے انھیں حفصہ رضی اللہ عنہا کی پیشکش کی لیکن انھوں نے انکار کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عثمان کا نکاح ایسی عورت سے کرا دیا تمہاری بیٹی سے بہتر ہے اور تمہاری بیٹی کا نکاح ایسے شخص سے کرا دیا جو عثمان سے بہتر ہے چنانچہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے خود رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کرادی۔ رواہ ابن سعد

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۸۸..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ابووائل کی روایت ہے کہ ایک شخص کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر کوئی حق تھا اس نے اس پر قسم کھالی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سے تیس۔ (۳۰) کوڑے لگائے جسم پر کوڑوں کا تشتر واضح تھا اور یہ کوڑے رائیگاں سمجھے گئے۔

رواہ ابوعبید فی الغریب وسفیان بن عیینة فی حدیثه والا لکائی

۳۷۷۸۹..... عبدالملک بن حارث بن ھشام مخزومی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں رخصتی عمل میں آئی۔ رواہ ابونعیم

۳۷۷۹۰..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب وہ مدینہ آئیں تو انھوں نے اہل مدینہ کو خبر کی کہ میں ابوامیہ بن مغیرہ کی بیٹی ہوں لوگوں نے انھیں جھٹلا دیا حتیٰ کہ لوگ حج کی تیاری میں مصروف ہو گئے اور لوگوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اپنے گھر والوں کو خط لکھو چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے خط لکھ بھیجا جب لوگ مدینہ واپس آئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تصدیق کر دی اور ان کا زیادہ احترام و اکرام کرنے لگے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب میں نے زینب کو جنم دیا میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور مجھے پیغام نکاح دیا میں نے عرض کیا: مجھ جیسی عورت سے نکاح کیا جائے گا؟ سوفی الحال نکاح کرنے کا میرا ارادہ نہیں ہے میں عیالدار عورت ہوں اور میں ہوں بھی غیرت مند عورت۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ سے بڑا ہوں۔ رہی اس قسم کی غیرت سو اللہ تعالیٰ اسے ختم کر دے گا رہی بات عیال کی وہ اللہ اور اس کے رسول کے سپرد ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی اور آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آنا شروع کر دیا اور فرماتے زینب رضی اللہ عنہا کہاں ہے؟ حتیٰ کہ عمار رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: یہ لڑکی رسول اللہ ﷺ کے لیے رکاوٹ بنی ہوئی ہے چونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اسے دودھ پلاتی تھیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا: زینب رضی اللہ عنہا کہاں ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اسے بنت ابی امیہ کے پاس بھیج دیا ہے اور ابن یاسر نے اسے لے لیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج رات تمہارے پاس آؤں گا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے چکی کے نیچے چمڑہ بچھایا اور کچھ جو پیسے جو میرے تھیلے میں پڑے ہوئے تھے کچھ چربی لی اور اس سے کھانا تیار کیا آپ ﷺ نے میرے یہاں رات بسر کی جب صبح ہوئی آپ نے فرمایا: بلاشبہ تمہاری تمہارے خاندان والوں کے ہاں عزت واحترام ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات دن بسر کروں اور پھر دوسری بیویوں کے ہاں بھی سات دن بسر کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

۳۷۷۹۱..... عبدالرحمٰن بن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں پھر ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجا کہ زینب رضی اللہ عنہا کو کون قبر میں داخل کرے؟ ازواج نے جواب دیا: زینب کو وہی شخص قبر میں داخل کرے جو ان کی زندگی میں ان کے پاس زیادہ سے زیادہ حاضر ہوتا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے تم میں سے سب سے پہلے وہ میرے پاس آئے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہوں گے چنانچہ ازواج مطہرات اپنے ہاتھ ایک دوسرے سے ملاتی تھیں کس کا زیادہ لمبا ہے حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ زینب اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خیرات کرنے والی تھی۔ رواہ البزر وابن منده فی غرائب شعبة

۳۷۷۹۲..... نافع وغیرہ کی روایت ہے کہ پہلے مرد وزن برابر جنازے پر حاضر ہوتے تھے جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ نے وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی سے اعلان کرایا کہ زینب رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر صرف ان کا محرم ہی حاضر ہو چنانچہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو ایک چیز دکھاتی ہوں جو میں نے حبشیوں کو اپنی عورتوں کے لیے کرتے دیکھا ہے چنانچہ (کمس وغیرہ سے) نعش بنائی اور پر اس پر کپڑا ڈال کر اسے ڈھانپ دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا فرمایا: یہ تو بہت اچھی چیز ہے اور اس سے ستر بھی زیادہ ہو جاتا ہے پھر آپ نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ اپنی ماں کے جنازہ میں شریک ہو جاؤ۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۳..... عمرہ بنت عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے پانچ قسم کے کپڑے ان کے پاس بھیجے اور فرمایا جونسا چاہیں پسند فرمائیں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۴..... قاسم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو یہ ازواج مطہرات میں سب سے پہلے آپ ﷺ کے ساتھ لاحق ہونے والی ہیں جب ان کا جنازہ قبر کے پاس لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبر کے پاس کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا جب یہ بیمار ہوئی تو میں نے ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھجوایا کہ کون ان کی تیمارداری کرے گا؟ ازواج مطہرات نے کہا: ہم کریں گی میرے خیال میں انھوں نے تیمارداری کا حق ادا کر دیا پھر جب ان کی وفات ہوگئی تو میں نے ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ کون ان کی تجہیز وتکفین کرے گا؟ انھوں نے کہا: ہم کریں گے یقیناً انھوں نے حق ادا کیا ہوگا پھر میں نے پیغام بھجوایا کون ان کو قبر میں اتارے گا انھوں نے کہا: جس کو ان کے پاس ان کی زندگی میں آنا جانا حلال تھا میرا خیال ہے کہ اس میں بھی انھوں نے سچ اور حق کہا ہے لہٰذا! اے لوگو! تم سب یہاں سے ہٹ جاؤ پھر آپ نے لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا اور زینب رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے دو شخص انھیں قبر میں اتارنے کے لئے اترے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۵..... عبدالرحمٰن بن ابزی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں پھر جب قبر میں اتارنے کا مرحلہ آیا تو ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھجوایا انھوں نے کہا: آپ کے لیے ان کو قبر میں اتارنا حلال نہیں ہے ان کو قبر وہی شخص اتارے گا جس کو ان کی زندگی میں ان کی طرف دیکھنا حلال تھا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۶..... محمد بن منکدر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ قبرستان سے گزرے کچھ لوگ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کی قبر کھود رہے تھے دن انتہائی گرم تھا آپ نے لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: کاش میں ان پر خیمہ نصب کرا دیتا پھر آپ نے ان پر خیمہ نصب کرا دیا اور قبر پر نصب کیا جانے والا یہ پہلا خیمہ تھا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۷..... ثعلبہ بن ابی مالک سے مروی ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جس دن حکم بن ابی العاص فوت ہوئے تو ان کی قبر پر خیمہ نصب دیکھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے برائی کی طرف کس قدر جلدی کی ہے اور ایک دوسرے کی نقل کرنے لگے ہیں میں تم حاضرین سے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب بنت جحش کی قبر پر خیمہ نصب کیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں ہمیں معلوم ہے۔ پھر پوچھا کیا تم نے اس پر کسی کو اعتراض کرتے سنا تھا؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔

رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۸..... عبداللہ بن ابی سلیط سے مروی ہے کہ میں نے ابواحمد بن جحش کو دیکھا کہ وہ حضرت زینب بنت جحش کی چارپائی کو اٹھائی ہوئے ہیں اور وہ رو رہا ہے اور لوگوں کے لیے رکاوٹ بن رہا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے ابواحمد! چارپائی سے ہٹ جاؤ اور لوگوں کے لیے رکاوٹ نہ بنو لوگوں نے چارپائی پر بھیڑ کر لی تھی ابواحمد نے کہا: اے عمر، یہ وہ خاتون ہے کہ جس کے ذریعہ ہم نے خیر پائی ہے لہٰذا جس قدر مجھ سے ہو سکے گا میں اس عمل سے اپنی گرمی کو ٹھنڈک پہنچاؤں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۹..... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے حضرت زینب بنت جحش پر ۲۰ھ میں ایک گرم دن میں نماز جنازہ پڑھی میں نے دیکھا کہ ایک کپڑا ان کی قبر پر تان دیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں اور

ابواحمد نابینا بھی ان کے ساتھ ہیں دفن کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ دیگر اکابر صحابہ بھی کھڑے ہوئے اور عمر بن محمد بن عبداللہ بن جحش اسامہ وعبداللہ ابنا ابی احمد بن جحش اور محمد بن طلحہ بن عبداللہ جوان کی بہن حمنہ بنت جحش کے لڑکے ہیں ان سب نے زنیب بنت جحش رضی اللہ عنہ کو قبر میں اتارا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۸۰۰ ..... واثلہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! سب سے پہلے میرے گھر والوں میں سے میرے ساتھ تو لاحق ہوگی اور میری ازواج میں میرے ساتھ سب سے پہلے زینب لاحق ہوگی اور وہ ہاتھوں میں سب سے لمبی ہے چنانچہ زنیب رضی اللہ عنہ جوتا گانٹھ لتیں تسمہ ڈال لیتی تھیں مشکیزہ درست کرلیتی یا ہر قسم کا برتن درست کرلیتی تھی مشکیزے اٹھاتی تھیں اور اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرتی تھیں اسی لیے رسول کریم ﷺ نے انھیں سب سے لمبی ہتھیلی والی کہا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۰۱ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زنیب رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میری شادی رسول اللہ ﷺ سے خود اللہ تعالیٰ نے کرائی ہے لوگوں نے نہیں کرائی آپ نے روٹی اور گوشت سے میرا ولیمہ کیا ہے اور اصحاب کے متعلق آیات میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہ

۳۷۸۰۲ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس صفیہ رضی اللہ عنہا لائی گئیں آپ کے سامنے دو شخص بھی لائے گئے ان میں سے ایک صفیہ رضی اللہ عنہا کا خاوند تھا اور دوسرا بھائی تھا الخ چنانچہ شب زفاف کو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے آپ کے خیمہ کے اردگرد چکر لگاتے ہوئے رات گزاری جب رسول اللہ ﷺ نے قدموں کی چاپ سنی، فرمایا: یہ کون ہے؟ جواب دیا: میں خالد بن زید ہوں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور فرمایا: یہاں کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا: میں رات بھر سویا نہیں ہوں مجھے خوف تھا کہیں اس عورت کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے آپ نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کو واپس چلے جانے کا حکم دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۰۳ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کچھ ناراض سے ہوگئے صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو راضی کرسکتی ہو اس کے صلہ میں میں اپنی باری کا دن تمہارے نام کردوں گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زعفران میں رنگی ہوئی چادر لی اور اسے خوشبو سے معطر کیا پھر آکر نبی کریم ﷺ کے پہلو میں بیٹھ گئیں آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی باری کا انتظار کرو آج تمہاری باری کا دن نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے ماجرا سنایا اور آپ صفیہ رضی اللہ عنہا سے رضامند ہوگئے۔ رواہ ابن النجار

۳۷۸۰۴ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا صفی میں سے تھیں۔ رواہ ابن النجار

فائدہ: ..... صفی: رسول اللہ ﷺ مال غنیمت سے کوئی چیز اپنے لیے پسند فرمالیتے تھے اسے صفی کہا جاتا تھا۔

۳۷۸۰۵ ..... عروہ کی روایت ہے کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری جب صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زفاف کے لئے لائی گئیں صبح صبح جب رسول اللہ ﷺ باہر نکلے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی آپ نے تکبیر کہنے کی وجہ دریافت فرمائی ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آج رات میں سویا نہیں ہوں آپ نے فرمایا: اے ابوایوب کیوں نہیں سوئے؟ عرض کیا: جب یہ عورت آپ کے پاس آئی مجھے یاد آیا کہ آپ نے اس کے باپ بھائی خاوند اور اس کے رشتہ داروں کو قتل کیا ہے اللہ کی قسم مجھے خوف ہوا کہیں یہ عورت آپ کو دھوکا نہ دے دے رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کی تعریف کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۰۶ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر صبح ہونے سے پہلے حملہ آور نہ ہوتے جب صبح ہوجاتی اگر اذان سنتے تو حملہ کرنے سے رک جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے حملہ کردیتے آپ خیبر تشریف لائے جب کہ اہل خیبر اپنے قلعوں سے باہر نکل آئے تھے اور اپنے کام کاج کے لئے کھیتوں میں متفرق ہوئے تھے ان کے ساتھ ان کے لڑکے

ٹوکرے اور کلہاڑے وغیرہ بھی تھے جب انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہنے لگے یہ تو محمد اور اس کا لشکر ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر خیبر ویرانگی کے قریب تر ہو چکا ہے جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈر سناتے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کا آغاز کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی غنیمت تقسیم کی گئیں اور صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: ایک خوبصورت باندی دحیہ کلبی کے حصہ میں آئی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سات سروں کے بدلہ میں صفیہ رضی اللہ عنہا کو خرید لیا اور انھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجوا دیا تاکہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ان کی حالت درست کر لیں چنانچہ جب آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کا ارادہ کیا لوگوں نے کہا: ہمیں معلوم نہیں آیا کہ آپ نے اسے اپنی باندی بنالیا ہے یا اس سے شادی کر لی ہے۔ جب آپ نے خیبر سے کوچ کیا صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا اور جب مدینہ کے قریب پہنچے سواری تیز کر دی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی دستور تھا جب مدینہ کے قریب پہنچے سواریوں کو تیز کر لیتے تھے اس اثناء میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ٹھوکر کھا کر گر پڑی جس سے آپ ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا گر پڑے جب کہ نبی کریم ﷺ کی بیویاں یہ ماجرا دیکھ رہی تھیں وہ بول پڑیں: اللہ تعالیٰ اس یہودیہ کو دور رکھے اور اس کا برا کرے آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہ پر پردہ کر دیا اور دوبارہ اپنے ساتھ اونٹنی پر سوار کر لیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

۳۷۸۰۷۔۔۔ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی ملکیت تھیں آپ نے جویریہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان کے قبیلہ بنی مصطلق کے ہر فرد کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۸۰۸۔۔۔ مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: آپ کی ازواج مجھ پر فخر کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے شادی نہیں کی آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارا مہر اتنا عظیم تر نہیں مقرر کیا؟ کیا تیری قوم کے چالیس لوگ آزاد نہیں کئے۔

رواہ عبدالرزاق

عالیہ بنت ظبیان

۳۷۸۰۹۔۔۔ معمر، زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عالیہ بنت ظبیان کو طلاق دے دی پھر عالیہ سے اس کے چچا زاد بھائی نے شادی کر لی یہ واقعہ ازواج مطہرات سے حرمت نکاح سے پہلے کا ہے چنانچہ عالیہ سے اس کے خاوند کی اولاد بھی ہوئی۔ رواہ عبدالرزاق

قتیلہ کندیہ

۳۷۸۱۰۔۔۔ شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کندہ کی ایک عورت سے شادی کی تھی چنانچہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد وہ عورت لائی گئی۔

رواہ عبد الرزاق

۳۷۸۱۱۔۔۔ داؤد بن ابی ہند کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ قبیلہ کندہ کی ایک عورت کی مالک تھے یعنی اس سے نکاح کیا ہوا تھا اس کا نام قتیلہ تھا وہ اپنی قوم کے ساتھ بعد میں مرتدہ ہو گئی پھر عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ نے اس سے نکاح کر لیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی انھیں سخت رنج وملال ہوا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ اے خلیفہ رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہ عورت آپ ﷺ کی ازواج میں سے نہیں ہے چونکہ آپ نے اس عورت کو نہ ہی اختیار دیا اور نہ ہی اس سے پردہ کرایا اور اس کے مرتدہ ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو اس سے بری کر دیا ہے۔ رواہ ابن سعد

ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہ

۳۷۸۱۲ ... مولائے ابن عباس عکرمہ کی روایت ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں نبی کریم ﷺ کے سپرد کردیئے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۷۸۱۳ ... معمر زہری اور قتادہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں نبی کریم ﷺ کے سپرد کردیئے تھے یعنی اپنا نفس نبی کریم ﷺ کو ہبہ کردیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

ذیل ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

۳۷۸۱۴ ... ابراہیم بن سعد اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ازواج مطہرات کے ساتھ حج کرانے ''اس سال کہ جس میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی بھیجا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات کے اونٹوں کے آگے آگے چلتے تھے اور کسی کو بھی قریب نہ آنے دیتے تھے دور سے ہی کوئی اس قافلہ کو دیکھ سکتا تھا جب کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلتے تھے ساری ازواج مطہرات اپنے اپنے ھودج میں ہوتی تھیں جب یہ دونوں حضرات ازواج کو کسی گھاٹی میں اتارتے یہ دونوں الگ ہو کر بیٹھ جاتے اور ان کے پاس کسی کو نہ آنے دیتے۔

رواہ ابن سعد

۳۷۸۱۵ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت نعمان سے مہاجرین ابی امیہ نے نکاح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا تو اسماء کہنے لگی: اللہ کی قسم! مجھ سے نہ تو پردہ کردیا گیا اور نہ ہی مجھے ام المؤمنین کے لقب سے پکارا گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سزا دینے سے رُک گئے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۸۱۶ ... ابوجعفر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کو حج وعمرہ کرنے سے منع فرمادیا تھا۔

رواہ ابن سعد

۳۷۸۱۷ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حج وعمرہ کرنے سے منع کیا تھا حتیٰ کہ جب ان کے دور خلافت کا آخری سال آیا انھوں نے ہمیں حج کرنے کی اجازت دے دی۔ رواہ ابن سعد وابونعیم فی المعرفة

۳۷۸۱۸ ... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار میں زمین بیچی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حاصل ہونے والا مال بنی زہرہ کے فقراء ومسکین اور امہات المؤمنین میں تقسیم کیا مسور کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حصہ کا مال مجھے دیکر ان کے پاس بھیجا جب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد تمہارے اوپر۔ (ازواج مطہرات پر) صرف نیک وصالح لوگ ہی مہربان ہوں گے اللہ تعالیٰ ابن عوف کو جنت کے مخصوص چشمہ سلسبیل سے پانی پلائے۔ رواہ ابونعیم

۷۸۱۹ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ پر جھک کر فرمایا: بلاشبہ تم۔ (ازواج مطہرات) میرے ترکہ کا اہم ترین سرمایہ ہو میرے بعد تمہارے اوپر صرف نیک وصالح اور صبر کرنے والے لوگ ہی مہربان ہوں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۸۲۰ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مرض الوفات میں اپنی ازواج مطہرات کو جمع کیا اور پھر فرمایا: تمہاری حفاظت وہی لوگ کریں گے جو صابر وصادق ہوں گے۔ رواہ الحسن ابن سفیان وابن عساکر

۳۷۸۲۱.....عروہ کی روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم بن اوقص جو کہ بنی سلیم کی ایک عورت ہے یہ منجملہ ان عورتوں میں سے ہے جنھوں نے اپنے تئیں نبی کریم ﷺ کے سپرد کردیئے تھے میں نے نہیں سنا کہ آپ نے اس کا بوسہ تک بھی لیا ہو۔رواہ عبدالرزاق

۳۷۸۲۲.....عروہ کی روایت ہے کہ جب کندیہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائی گئی بولی "اعوذ باللہ منک" میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آپ نے فرمایا: عظیم ذات کی پناہ مانگی ہے لہٰذا اپنے خاندان والوں کے پاس چلی جاؤ۔رواہ عبدالرزاق

قد تمت بحمدالله وحسن توفيقه ترجمة الجزء الثالث عشر من كنز العمال بلعلامة علاء الدين على المتقى الهندى رحمه اللهتعالىٰ المتوفى مسنة ۹۷۵ھ. يوم الاحد ۱۶ لربيع الثانى سنة ۱۴۲۹ھ، الموافق ۱۳ نيسان (ابريل) سنة ۲۰۰۸ م والساعة اربع والنصف من المساء.

ونـدعوالله سبحانه وتعالىٰ ان ينفعنا به ويوفقنا لما يحبه و يرضاه وصلى اللهعلى خير خلقه سيد نا محمد و آله وصحبه اجمعين وآخر دعوانا ان الحمد للهرب العالمين. آمين.

المترجم: ابوعبداللہ محمد یوسف تنولی

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ چہاردہم

مترجم

مفتی علی شہزاد علوی

فاضل دار العلوم، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تابعین وغیرھم کے فضائل

اویس بن عامر القرنی رحمہ اللہ

۳۷۸۲۳.....اسیر بن جابر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب اہل یمن کی امداد آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان (اہل یمن) سے پوچھا: کیا تمہارے ساتھ اویس بن عامر بھی ہیں؟ پھر (ان کے بتانے پر) آپ اویس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لائے اوران سے پوچھا: کیا آپ اویس ہیں؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ بولے: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے تعلق رکھتے ہیں (جس کی وجہ سے قرنی کہلاتے ہیں)؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ کو برص کی بیماری تھی پھر وہ صحیح ہوگئی مگر پھر بھی ایک درہم کی جگہ باقی رہ گئی ہے؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ کی والدہ (حیات) ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا: تمہارے پاس اہل یمن کی امداد کے ساتھ اویس بن عامر آئیں گے جن کا تعلق قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے ہوگا۔ ان کو پہلے برص کی بیماری ہوئی ہوگی جو ایک درہم کے سوا صحیح ہو چکی ہوگی ان کی والدہ ہوگی جن کے ساتھ وہ (بہت) نیکی کرنے والے ہوں گے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پوری فرمادیں گے۔

(اور حضور ﷺ نے فرمایا تھا) اگر تو ان سے اپنے لئے استغفار کرواسکے تو ضرور کرالینا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے استغفار کی درخواست کی تو حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے لئے استغفار کیا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اب آپ کا کہاں جانے کا قصد ہے؟

انہوں نے عرض کیا: کوفہ جانے کا قصد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا میں آپ کے لئے کوفہ کے گورنر کو خط نہ لکھ دوں؟ وہ آپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، میں عام گمنام لوگوں میں رہنا پسند کرتا ہوں۔

پھر آئندہ سال کوفہ کے اشراف لوگوں میں سے ایک شخص حج پر آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اویس رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھا کہ جب تم آئے تو وہ کس حال میں تھے؟ کوفی نے جواب دیا: میں نے جب ان کو چھوڑا تو ان کے گھر کا حال برا تھا اور وہ بے سروسامانی کی حالت میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (وہی حدیث سنائی اور) فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا: تمہارے پاس اہل یمن کی امداد کے ساتھ اویس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ آئیں گے جو قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے ہوں گے۔ ان کو برص لاحق ہوگا پھر وہ اس سے شفایاب ہو جائیں گے سوائے ایک درہم کی جگہ کے۔ ان کی والدہ ہوگی جس کے ساتھ وہ بہت نیکی برتنے والے ہوں گے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا فرمادیں گے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ ان سے استغفار کرواؤ تو ضرور کرالینا۔

چنانچہ وہ کوفی شخص واپسی میں حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میرے لئے استغفار کردیجئے۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم مبارک سفر سے نئے نئے لوٹے ہو تم میرے لئے استغفار کرو۔ کوفی نے عرض کیا: آپ میرے لئے استغفار کردیجئے۔ تب

حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے پوچھا: کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ تب حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کی۔

اب لوگوں کو ان کے مرتبے کا علم ہوگیا جس کی وجہ سے وہ وہاں سے کہیں اور کوچ کر گئے۔

ابن سعد، مسلم، ابوعوانة، الرویانی، مسند ابی یعلی، حلیة الاولیاء، الدلائل البیهقی

۳۷۸۲۴۔۔۔ اُسیر بن جابر سے مروی ہے کہ کوفہ میں ایک محدث تھا جو ہمیں حدیث بیان کرتا تھا۔ جب وہ حدیث سے فارغ ہوجاتا تو لوگ منتشر ہوجاتے، جب کہ ایک گروہ پیچھے بیٹھا رہ جاتا تھا۔ ان میں ایک آدمی تھا جو ان کو ایسی باتیں سناتا تھا جو میں نے کسی کو بیان کرتے نہیں سنی تھیں۔ مجھے اس آدمی کی باتیں اچھی لگیں۔ پھر وہ شخص مفقود ہوگیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا تم اس شخص کو جانتے ہو جو ہمارے ساتھ بیٹھتا (تھا اور ایسی ایسی باتیں کرتا) تھا۔ ایک آدمی نے کہا: ہاں میں اس کو جانتا ہوں۔ وہ اویس قرنی ہیں۔ میں نے کہا: تم اس کا گھر جانتے ہو؟

اس نے اثبات میں جواب دیا تو میں اس کے ساتھ چل پڑا اور جا کر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اویس نکل کر میرے پاس آئے۔ میں نے کہا: اے بھائی! تم ہمارے پاس آنے جانے سے رک کیوں گئے؟ اویس بولے: بے لباس ہونے کی وجہ سے۔ کیونکہ میرے ساتھی اس کے ساتھ مذاق اور تمسخر کرتے تھے اور اس کو ستاتے تھے۔ چنانچہ میں نے اس کو کہا: یہ میری چادر لے لو اور باندھ لو۔ اویس نے ایسا کرنے سے منع کیا اور بولے: یہ چادر مجھ پر دیکھ کر وہ لوگ مجھے مزید تکلیف دیں گے۔ اسیر کہتے ہیں: میں اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ اویس نے وہ چادر باندھ لی اور پھر میرے ساتھیوں کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: کیا خیال ہے تمہارا اس نے کس کو دھوکہ دے کر چادر حاصل کی ہے؟ اویس یہ سن کر واپس ہوئے اور چادر اتار دی اور مجھے بولے: دیکھ لیا تم نے۔ اسیر کہتے ہیں: تب میں اپنے دوستوں کی مجلس میں حاضر ہوا اور ان سے مخاطب ہوا: تم اس آدمی سے آخر چاہتے کیا ہو؟ تم نے اس کو بہت ستالیا ہے۔ اس کا حال تو یہ ہے کہ ایک وقت اس کے پاس تن ڈھانکنے کو ہوتا ہے تو دوسرے وقت وہ بھی نہیں ہوتا۔

پھر میں نے ان کو خوب کھری کھری سنائیں اور سخت زبان استعمال کی۔

پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اہل کوفہ کا وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا۔

وفد میں ان میں سے ایک آدمی وہ بھی تھا جو اویس رحمۃ اللہ علیہ کو ستاتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل وفد سے فرمایا: کیا تمہارے پاس قرنیوں میں سے کوئی شخص بھی ہے؟

(یعنی اویس قرنی)؟ یہ بات سن کر وہ شخص کھٹک گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کو اویس کہا جاتا ہوگا۔ یمن میں صرف اپنی ماں کو چھوڑے گا۔ اس کو برص کی سفیدی ہوگی۔ وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اس کی سفیدی زائل ہوجائے گی سوائے (ایک درہم کی جگہ کے۔ پس جو شخص بھی اس سے ملاقات کا شرف حاصل کرے وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرالے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چنانچہ وہ بزرگ ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ کہاں سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یمن سے۔ میں نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟

انہوں نے اویس نام بتایا۔ میں نے پوچھا: یمن میں کس کو چھوڑ کر آئے ہو؟ فرمانے لگے: ماں کو۔ میں نے پوچھا: کیا تمہیں (برص کی) سفیدی تھی پھر تمہاری دعا سے اللہ نے وہ زائل کردی؟

انہوں نے فرمایا: بالکل۔ تب میں نے ان کی خدمت میں درخواست کی کہ میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کردیجئے۔ وہ بولے: اے امیر المؤمنین! کیا میرے جیسا (کم اوقات) شخص آپ جیسے (امیر المؤمنین) کے لئے دعا کرے گا! چنانچہ پھر انہوں نے میرے لئے دعائے مغفرت فرمادی۔ پھر میں نے ان سے عرض کیا: آپ میرے بھائی ہیں۔ مجھ سے جدا نہ ہوئیے گا۔ لیکن پھر وہ مجھ سے گم ہوگئے۔ پھر مجھے خبر ملی کہ وہ تمہارے پاس کوفہ میں آگئے ہیں۔

یہ ساری باتیں سن کر وہ شخص جو حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو حقیر سمجھ کر ان کا مذاق اڑاتا تھا، وہ بولا: ایسا کوئی آدمی ہمارے اندر نہیں اور نہ ہم ایسے کسی آدمی کو جانتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

ہاں وہ ایسا ہی (گمنام) آدمی ہے، گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اویس رحمۃ اللہ علیہ کی شان کو کم کرنے لگے، جس سے اس آدمی (میں حوصلہ پیدا ہوا اور پھر وہ) بولا: امیر المؤمنین! ہمارے ہاں ایک آدمی ہے تو، جس کو اویس اویس کہتے ہیں۔ ہم اس کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کر لیتے ہیں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اس کو ملو ممکن تو نہیں ہے کہ اب وہ تمہیں ملے۔

چنانچہ وہ شخص کوفہ واپس ہوا اور اپنے اہل وعیال کے پاس جانے سے پہلے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا (اور اس کی ادب نوازی کو دیکھ کر) حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ بولے: ایسی تو تمہاری عادت پہلے نہیں تھی۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ وہ آدمی بولا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں یوں تمہارے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے۔ لہٰذا اے اویس! میرے لئے مغفرت کی دعا کر دیجئے۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: میں ایسا نہیں کر سکتا جب تک کہ تم مجھ سے وعدہ نہ کرو کہ آئندہ میرے ساتھ مذاق تمسخر نہ کرو گے اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی بات کسی سے بیان کرو گے۔ چنانچہ پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لئے اللہ کے حضور دعائے مغفرت کی۔

اسیر کہتے ہیں: پھر اویس کا معاملہ کوفہ میں شہرت پکڑ گیا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو عرض کیا: اے میرے بھائی: ہم نادانی میں آپ کا خیال نہیں کر پائے۔

حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ بولے: مجھے جو لوگوں سے تکلیف پہنچتی ہے تو بات یہ ہے کہ ہر انسان کو اس کے اپنے عمل کی سزا ملتی ہے۔ پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے بھی چلے گئے اور غائب ہو گئے۔ ابن سعد، حلیة الاولیاء، البیهقی فی الدلائل، ابن عساکر

۳۷۸۲۵... محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص تابعین میں سے کسی آدمی سے (یعنی اویس سے) ملے تو ان سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرا لے۔

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ہر) موسم حج میں حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق مذکورہ اعلان فرماتے تھے۔ ابن سعد، ابن عساکر

۳۷۸۲۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) صعصعۃ بن معاویہ سے مروی ہے کہ حضرت اویس بن عامر تابعین میں سے تھے اور قرن سے تعلق رکھتے تھے (جس کی وجہ سے اویس قرنی) کہلاتے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ تابعین میں قرن کا ایک آدمی ہوگا جس کو اویس بن عامر کہا جاتا ہوگا اس کو برص کی بیماری نکلے گی، وہ اللہ سے دعا کرے گا کہ اس کی یہ بیماری دور کر دے۔

وہ دعا کرے گا: اے اللہ! میرے جسم میں اتنا حصہ (اس بیماری کا) چھوڑ دے جس کو دیکھ کر میں تیری نعمت کو یاد کیا کروں۔ چنانچہ اللہ اس کے جسم میں اتنا حصہ چھوڑ دیا جس کے ذریعے وہ اللہ کی اپنے اوپر نعمت کو یاد کرتا رہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: پس تم میں سے جس کی ان سے ملاقات ہو اور وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرا سکے تو ضرور کرائے۔ الحسن بن سفیان، ابو نعیم فی المعرفة البیهقی فی الدلائل، ابن عساکر

۳۷۸۲۷ یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں اور ساری سعادت آپ ہی کے لئے ہے۔ مجھے اس وقت گمان ہوا کہ شاید آپ مجھے کسی کام کے لئے روانہ فرمائیں گے۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! میری امت میں آخری زمانے میں ایک شخص ہوگا، جس کو اویس قرنی کہا جاتا ہوگا۔ اس کو اپنے جسم میں کوئی بیماری لاحق ہوگی، وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اس کی بیماری کو ختم کر دے گا سوائے ایک تھوڑی سی چمک کے جو اس کے پہلو میں ہوگی۔ جب وہ اس چمک کو دیکھا کرے گا تو اللہ عزوجل کو یاد کیا کرے گا۔

پس جب تیری اس سے ملاقات ہو تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور اس کو حکم کرنا کہ وہ تیرے لئے دعا کرے۔ کیونکہ وہ اپنے رب کے

ہاں کریم (عزت والا) ہے۔

اپنی والدہ کے ساتھ نیکی برتنے والا ہے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پوری فرمادے گا۔ وہ ربیعہ اور مضر (عرب کے دو بڑے) قبیلوں جتنے لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اس کی تلاش رکھی مگر میں ان کو نہ پاسکا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کی تلاش میں رہا مگر ان کو نہ پاسکا۔ پھر اپنی امارت (امیری کے) زمانہ میں میں قافلوں سے پوچھتا رہا کہ کیا تمہارے میں قبیلہ مراد کا کوئی شخص ہے؟ کیا تمہارے میں قرن کا کوئی شخص ہے؟ کیا تمہارے اندر اویس قرنی ہے؟ پھر ایک مرتبہ ایک بوڑھے نے کہا کہ وہ تو میرا بھتیجا ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کے بارے میں پریشان ہورہے ہیں جو گھٹیا اوقات کا آدمی ہے۔ اے امیر المومنین! آپ جیسے آدمی کو تو ایسے آدمی کے بارے میں نہیں پوچھنا چاہئے۔ امیر المومنین فرماتے ہیں:

میں نے کہا: تو اس کے بارے میں ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ مگر اس نے پھر وہی اپنی پہلی بات دہرائی۔

حضرت عمر امیر المومنین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ ایک مرتبہ میرے سامنے ایک سواری برے حال میں آئی جس پر ایک پریشان حال آدمی بیٹھا تھا۔ میرے دل میں از خود آیا کہ یہ اویس ہوں گے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا آپ اویس قرنی نہیں ہیں؟ اس نے ہاں کہی، تو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں سلام کہا ہے۔

اویس نے کہا: اللہ کے رسول پر بھی سلام ہو اور آپ پر بھی سلام ہو اے امیر المؤمنین!۔

پھر میں نے کہا: حضور آپ کو حکم دے گئے ہیں کہ میرے لئے دعا کردینا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ پس ہر سال میں ان سے ملاقات کرتا ہوں اور ان کو اپنے حال کی خبر دیتا ہوں اور وہ مجھے اپنے حال کی خبر سناتے ہیں۔ ابو القاسم عبدالعزیز بن جعفر الخرقی فی فوائدہ، ابن عساکر للخطیب وقال: هذا حديث غريب جداً

کلام:...... مذکورہ روایت انتہائی ضعیف اور کمزور ہے، (جو نا قابل استدلال ہے)۔

۳۷۸۲۸...... حسن سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے ربیعہ اور مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ کیا میں تم کو ان کا نام نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور تب آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اویس قرنی ہوں گے۔ پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہوکر) ارشاد فرمایا: اے عمر! اگر تیری ان سے ملاقات ہوجائے تو ان کو میرا سلام کہنا اور ان کو کہنا کہ وہ تیرے لئے دعا کریں۔ اور یاد رکھو ان کو سفیدی (برص) کی بیماری ہوئی ہوگی۔

پھر وہ اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ پاک اس بیماری کو ان سے اٹھالیں گے سوائے کچھ معمولی حصہ کے۔

چنانچہ جب خلافت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب آپ دوران حج میں تھے، (آنے والوں سے) ارشاد فرمایا: تم سب لوگ بیٹھ جاؤ سوائے قبیلہ قرن کے آدمیوں کے۔

چنانچہ ایک آدمی کے سوا سب بیٹھ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اور پوچھا:

کیا تم میں اویس نام کا کوئی شخص ہے؟ آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی سے پوچھا: آپ اس سے کیا چاہتے ہیں، وہ تو ویران جگہوں میں رہنے والا آدمی ہے اور لوگوں سے بھی میل جول نہیں رکھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اس کو میرا سلام کہنا اور اس کو مجھ سے ملاقات کے لئے کہہ دینا۔

چنانچہ اس آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیغام حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا دیا۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ تعمیل ارشاد میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ اویس ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے صحیح فرمایا تھا۔ پھر پوچھا: کیا آپ کو برص کی بیماری تھی، پھر آپ نے اللہ سے دعا کی تو وہ بیماری زائل ہوگئی، آپ نے پھر دعا کی تو اللہ نے اس بیماری کا کچھ حصہ آپ کو واپس لوٹا دیا؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: ہاں ایسا ہی ہے، آپ کو کس نے یہ خبر دی؟ اللہ کی قسم!

اس کا تو اللہ کے سوا کسی کو علم نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کی خبر دی تھی اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ سے اپنے لئے دعا کی درخواست کروں نیز حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: میرے ایک امتی کی شفاعت کی وجہ سے ربیعہ اور مضر قبیلوں سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، پھر حضور نے آپ کا نام لیا تھا۔

چنانچہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اے امیر المؤمنین! میری بھی آپ سے ایک حاجت ہے، وہ یہ کہ آپ اس راز کو چھپا کر رکھئے گا اور اب مجھے واپس لوٹنے کی اجازت بھی رحمت فرمادیجئے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی درخواست پر عمل فرمایا اور ان کے راز کو مخفی رکھتے رہے حتیٰ کہ جب وہ (حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ) نہاوند کی جنگ میں شہید ہوگئے (تب آپ نے دوسرے لوگوں کو اطلاع فرمائی)۔ ابن عساکر

۳۷۸۲۹۔۔۔ سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں منبر پر اہل قرن کو فرمایا: اے اہل قرن! چنانچہ چند بزرگ لوگ اٹھے اور بولے: اے امیر المؤمنین! ہم ہیں اہل قرن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا قرن میں کوئی اویس نامی آدمی ہے۔ ایک بوڑھے نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہمارے اندر اویس نامی صرف ایک پاگل آدمی ہے اور تو کوئی نہیں۔ جو ویرانوں اور جنگلوں میں رہتا ہے اور وہ نہ کسی سے دوستی رکھتا ہے اور نہ کسی سے کوئی دوستی و تعلق رکھتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہی وہ شخص ہے، جس کی مجھے تلاش تھی۔ جب تم واپس (اپنے قبیلے) قرن میں جاؤ تو اس کو تلاش کر کے میرا اسلام پہنچانا اور اس کو کہنا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری خوش خبری سنائی تھی اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں تمہیں حضور کا سلام پہنچاؤں۔

چنانچہ وہ لوگ (اپنے قبیلے) قرن پہنچے اور ان کو تلاش کیا تو ریتیلے ٹیلوں میں پایا۔

انہوں نے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امیر المومنین کا سلام پہنچایا اور حضور اکرم ﷺ کا سلام پہنچایا۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: کیا امیر المومنین مجھے پہچانتے ہیں اور انہوں نے میرا نام لیا ہے۔ پھر انہوں نے حضور پر سلام بھیجا کہ سلام ہو رسول اللہ پر۔

اے اللہ! ان پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرما۔

پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے ادھر ادھر آوارہ پھرنے لگے اور پھر زمانے بھر ان کا نام نشان کچھ نہ ملا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں واپس ظاہر ہوگئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں جنگ صفین میں شرکت کی اور شہید ہوگئے۔ ابن عساکر

۳۷۸۳۰۔۔۔ صعصعۃ بن معاویہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب اہل کوفہ کا وفد آتا تو آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے: کیا تم اویس بن عامر قرنی کو جانتے ہو وہ کہتے: نہیں۔ جب کہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے اور اس سے جدا نہیں ہوتے تھے۔ ان کا ایک چچازاد بھائی تھا جو بادشاہ کے دربار میں کثرت سے حاضری بھرا کرتا تھا۔ اور حضرت اویس رحمہ اللہ کو ایذا دیتا تھا۔

چنانچہ ایک مرتبہ وہ کوفہ کے وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تم لوگ اویس بن عامر قرنی کو جانتے ہو؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد بھائی نے کہا: اے امیر المؤمنین!

اویس کی شان اتنی بلند نہیں ہے کہ آپ جیسی شخصیت اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرے۔ وہ ایک گھٹیا انسان ہے اور وہ میرا چچازاد بھائی ہے (اس لئے میں اس کو خوب جانتا ہوں)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، تیرا ناس ہو۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تابعین میں ایک شخص ہوگا جس کو اویس بن عامر قرنی کہا جاتا ہوگا۔ پس جو تم میں سے اس کو پائے اور اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کراسکے تو ضرور کرالے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اویس رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد کو فرمایا: جب تو اس کو دیکھے تو اس کو میرا اسلام کہنا اور اس کو کہنا کہ وہ میرے پاس ضرور تشریف لائے۔

چنانچہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا

آپ اویس بن عامر قرنی ہیں؟ کیا آپ کو برص کے داغ نکلے تھے پھر آپ نے دعا کی تو اللہ نے وہ داغ آپ سے مٹا دیئے؟

پھر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے جسم میں اتنا حصہ اس بیماری کا چھوڑ دے۔ جس کو دیکھ کر میں تیری نعمت کو یاد کرتا رہوں؟

حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے امیر المومنین آپ کو ان باتوں کا کیسے علم ہوا؟ خدا کی قسم! میں نے کسی انسان کو بھی ان باتوں کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی کہ تابعین میں ایک آدمی ہوگا جس کو اویس بن عامر قرنی کہا جاتا ہوگا۔ اس کو برص کے داغ نکلیں گے تو وہ اللہ سے دعا کرے گا کہ اے اللہ ان کو مٹا دے۔ چنانچہ اس کی دعا قبول ہوگی پھر وہ دعا کرے گا: اے اللہ! میرے جسم میں اس کی کچھ نشانی چھوڑ دے تاکہ میں اس کو دیکھ کر تیری نعمت کو یاد کرتا رہوں۔ چنانچہ پھر اس کی دعا قبول ہوگی۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم میں سے جو اس سے ملے اور اس سے اپنے لئے دعائے استغفار کرائے تو ضرور کرائے۔ لہٰذا اے اویس! میرے لئے استغفار کردیجئے۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ آپ کی مغفرت کرے۔ اے امیر المومنین!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ کی بھی مغفرت کرے، اے اویس!

پھر لوگوں نے بھی ان سے اپنے لئے استغفار کی درخواست کی۔

پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے رخصت ہوگئے اور اس کے بعد اب تک نظر نہیں آئے۔

مسند ابی یعلی، ابن مندہ، ابن عساکر

۳۷۸۳۱۔ نوفل بن عبد اللہ، ضحاک بن مزاحم سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس سال تک اویس قرنی کے بارے میں لوگوں سے تفتیش کرتے رہے۔ ایک مرتبہ اہل (یمن سے آنے والے) حاضرین کو فرمایا: اے اہل یمن!

تم میں سے جو (قبیلہ) مراد کے لوگ ہوں وہ اٹھ کھڑے ہوں۔ چنانچہ مرادی اٹھ گئے اور دوسرے بیٹھے رہے۔ پھر ان سے پوچھا کیا تم میں اویس ہیں؟ ایک آدمی نے کہا: اے امیر المومنین! ہم کسی اور اویس کو تو نہیں جانتے، سوائے میرے بھتیجے کے، اس کو بھی اویس کہا جاتا ہے، لیکن وہ تو ایسا غریب اور بے وقعت آدمی ہے کہ آپ جیسی شخصیت اس کے متعلق نہیں پوچھ سکتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا وہ ہمارے حرم (مکہ) میں ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں وہ میدان عرفات میں پیلو کے درختوں کے پاس ہے، اور لوگوں کے اونٹ چرا رہا ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں گدھوں پر سوار ہوئے اور پیلو کے درختوں کے پاس پہنچے۔ دیکھا تو ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا ہے اور اس کی نظر سجدے کی جگہ گڑی ہوئی ہے۔

اس کا حال کمزوری کی وجہ سے ایسا تھا گویا پسلیاں وغیرہ ایک دوسرے میں گھسی ہوئی ہیں۔ دونوں صحابیوں نے ان کو دیکھا تو آپس میں بولے: ہم جس کی تلاش میں ہیں وہ یہی شخص ہوسکتا ہے۔ اس آدمی نے ان دونوں کی آہٹ سنی تو اس نے نماز ہلکی کردی اور سلام پھیر دیا۔ دونوں نے اس کو سلام کیا تو اس نے جواب میں کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (تم دونوں پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں) پھر دونوں نے اس سے پوچھا: آپ کا نام کیا ہے؟ اللہ آپ پر رحم کرے! اس شخص نے جواب دیا: میں ان اونٹوں کا چرواہا ہوں۔ دونوں نے پھر پوچھا: ہمیں آپ اپنا نام بتایئے۔ اس شخص نے پھر کہا: میں قوم کا مزدور ہوں۔ دونوں نے کہا: آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: بے شک ہم جانتے ہیں کہ جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ میں آپ کو اس کعبہ کے رب کا واسطہ دیتا ہوں اور اس حرم کے رب کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اپنا وہ نام ہمیں بتایئے جو آپ کی ماں نے آپ کا رکھا تھا؟ تب اس شخص نے کہا: میں اویس بن عامر ہوں، آپ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ دونوں نے کہا: آپ اپنے بائیں پہلو کو کھولیئے۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بائیں پہلو سے کپڑا اٹھایا تو وہاں درہم کی بقدر ایک سفید داغ تھا۔ تین دن

بیماری باقی نہ تھی۔

چنانچہ دونوں حضرات آگے بڑھے اور اس جگہ کو چومنے لگے پھر دونوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ ہم آپ کو (ان کا) سلام پہنچادیں اور آپ سے دعا کے لئے درخواست کریں۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میری دعا زمین کے مشرق ومغرب میں بسنے والے تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے ہے۔ دونوں حضرات نے پھر درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے دعا فرمادیں۔ چنانچہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں کے لئے اور تمام مؤمن مرد اور عورتوں کے لئے بھی دعا فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی تنخواہ میں سے کچھ حصہ آپ کو دینا چاہتا ہوں، آپ اس سے اپنے کام میں مدد لیجئے گا۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے دونوں کپڑے (جو جسم پر ہیں) نئے ہیں اور میرے دونوں جوتے مضبوط سلے ہوئے ہیں اور میرے پاس چار درہم ہیں۔

اور میرا کچھ سامان لوگوں کے پاس ہے۔ پس میں یہ سامان کب ختم کروں گا؟

بے شک جو شخص ایک ہفتے کی روزی کی سوچ میں پڑتا ہے پھر اس کو مہینے بھر کی فکر لگ جاتی ہے اور جو مہینے کی فکر کرتا ہے پھر اس کو سال بھر کی روزی کی فکر پریشان کرتی رہتی ہے۔ پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کے اونٹ ان کو واپس کردیئے اور وہاں سے روپوش ہوگئے اور پھر نظر نہیں آئے۔ ابن عساکر

۳۷۸۳۲...... حضرت علقمہ بن مرثد الحضرمی سے مروی ہے فرماتے ہیں زہد اور بزرگی آٹھ تابعیوں پر ختم ہے: عامر بن عبداللہ القیسی، اویس قرنی، ھرم بن حیان عبدی، ربیع بن خثیم ثوری، ابو مسلم خولانی، اسود بن یزید، مسروق بن الاجدع، حسن بن ابوالحسن بصری۔

اویس قرنی کے گھر والوں نے ان کے متعلق پاگل ہونے کا خیال کرلیا تھا اور ان کے لئے اپنے محلے کے دروازے پر ایک گھر بنادیا تھا۔ گھر والوں کو ایک ایک دو دو سال ایسے گذر جاتے تھے کہ ان کو اویس نظر نہیں آتے تھے۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ اپنا گذر بسر اس طرح کرتے تھے کہ کھجور کی گٹھلیاں چنتے پھرتے تھے شام کو ان کو بیچ کر اپنی افطاری کا بندوبست کرلیتے تھے اور اگر کہیں ردی کھجور پڑی مل جاتی تو ان کو اپنی افطاری کے لئے سنبھال کر رکھ لیتے تھے۔

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے والی (حاکم) بنے تو انہوں نے (موسم حج میں) ارشاد فرمایا: لوگو! کھڑے ہوجاؤ، پھر فرمایا: سب بیٹھ جاؤ صرف وہ لوگ جو اہل یمن سے تعلق رکھتے ہیں وہ کھڑے رہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: صرف وہ یمنی کھڑے رہیں جو اہل کوفہ میں سے ہیں۔ چنانچہ پھر کچھ لوگ بیٹھ گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: ان میں سے صرف وہ لوگ کھڑے رہیں جو مراد (قبیلے) کے ہوں۔ چنانچہ پھر کچھ لوگ بیٹھ گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: صرف وہ لوگ کھڑے رہیں جو قرن (شاخ) کے ہوں۔ چنانچہ پھر ایک آدمی کے سوا سب لوگ بیٹھ گئے۔ اور یہ آدمی حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے چچا تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا تو قرنی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو پھر اس سے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھا تو وہ بولے: اے امیر المؤمنین! آپ اس کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! ہمارے اندر اس سے ہلکا اور پاگل آدمی اور پریشان حال اور کوئی نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور ارشاد فرمایا: مجھے اس پر نہیں تجھ پر رونا آرہا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اس (اویس) کی شفاعت کی بدولت ربیعہ ومضر (عرب کے سب سے زیادہ افراد والے دو قبیلوں) کی مثل لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ابن عساکر

حضرت خضر علیہ السلام

۳۷۸۳۳...... ابوالطاہر احمد بن السرح کہتے ہیں: ہمیں عبداللہ بن وھب نے بیان کیا انہوں نے ایک شخص سے روایت کیا۔ اس شخص نے ابن عجلان سے روایت کی۔ انہوں نے محمد بن المنکدر سے روایت کی کہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازے کی نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اچانک ایک آدمی نے پیچھے سے آواز

دی: اللہ آپ پر رحم کرے، نماز میں جلدی نہ کیجئے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کا انتظار کرنے لگے۔ حتیٰ کہ وہ آدمی صف میں آملا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنازے کی تکبیر کہی اور اس آدمی نے بھی ان کے ساتھ تکبیر کہی پھر اس نے نماز میں یہ دعا کی:

ان تعذبه فكثر اعصاك وان تغفر له ففقير الى رحمتك.

اے اللہ! اگر تو اس کو عذاب دے تو بہت سے لوگ تیرے نافرمان ہیں اور اگر تو اس کو بخش دے تو یہ تیری رحمت کا محتاج ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے اس شخص کو دیکھا۔ پھر جب میت کو دفن کر دیا گیا تو اس آدمی نے اس کی قبر کو مٹی دے کر فرمایا:

اے صاحب قبر! خوشی کا مقام ہے تیرے لئے! اگر تو کاہن یا نجومی نہ تھا، اور ٹیکس لینے والا نہ تھا، اور خزانچی نہ تھا، اور منشی نہ تھا اور پولیس والا نہ تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لے کر آؤ، ہم اس سے اس کی نماز اور اس کے کلام کے متعلق پوچھیں گے۔ اور خود اس کے بارے میں پوچھیں گے کہ وہ کون ہے؟ مگر وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

لوگوں نے دیکھا تو اس کے پاؤں کا نشان ہاتھ بھر (آدھ گز کے قریب) تھا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ وہی خضر ہیں جن کے بارے میں ہم سے نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا تھا۔

رواہ ابن عساکر

حضرت الیاس علیہ السلام

۳۷۸۴۴۔۔۔۔ابن عساكر أنبانا ابو الكرم بن المبارك بن الحسن بن احمد بن على الشهرزورى أنبأنا ابو البركان عبدالملك بن احمد بن على الشهر زورى أنبأنا عبداللہبن عمر بن احمد الوعظ حدثنى ابى حدثنا احمد بن عبدالعزيز بن منير الحدانى بمصر حدثنا ابو الطاهو خير بن عرفة الانصارى حدثنا هانى، بن الحسن حدثنا بقية عن الا وزاعى عن مكحول قال سمعت واثلة بن الاسقع۔

حضرت واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شرکت کی۔ جب ہم بلاء حذام میں حوزۃ نامی علاقے میں پہنچے تو وہاں ہم کو سخت پیاس لاحق ہوئی اور اچانک ہی ہم پر بارش کے آثار منڈلانے لگے۔ ہم بہت خوش ہوئے۔ اس کے علاوہ قریب ہی ہمیں ایک تالاب نظر آیا۔ لیکن اس میں دو مردار پڑے ہوئے تھے اور پھر وہاں تالاب پر درندے اکٹھے ہو گئے انہوں نے مرداروں کو کھایا اور اسی تلاب سے پانی پیا (اور چلے گئے)۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ) ان مرداروں اور درندوں کا (اس پانی میں) اثر ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں مگر یہ دونوں آسمان وزمین سے اکٹھے ہوئے ہیں ان کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ درندے جو پانی اپنے پیٹوں میں لے گئے لے گئے اور جو بچ گیا وہ ہمارے لئے ہے۔

حضرت واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: (ہمارے وہاں قیام کے دوران) جب ایک تہائی رات گذر گئی تو ہم کو کسی منادی کی نداء کان میں پڑی جو بڑی رنجیدہ آواز کے ساتھ پکار رہا تھا:

اللهم اجعلنى من امة محمد المرحومة المغفور لها المستجاب لها المبارك عليها.

اے اللہ! مجھے امت محمدیہ میں سے کر دے، جس امت پر تیری رحمت ہے اور اس کی مغفرت ہو چکی ہے اور اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان پر برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! اور اے انس!

اس گھاٹی میں جاؤ (جہاں سے یہ آواز آ رہی ہے) اور دیکھو یہ کیسی آواز ہے؟

دونوں نے (آ کر) کہا: ہم وہاں داخل ہوئے تو وہاں ایک آدمی تھا جس پر سفید لباس زیب تن تھا برف سے زیادہ سفید۔ اور اس کا چہرہ اور اس کی داڑھی بھی اسی طرح سخت سفید تھی۔ معلوم نہیں کہ اس کا لباس زیادہ سفید تھا یا اس کا چہرہ۔ اور اس کا قد ہم سے دو یا تین ہاتھ زیادہ لمبا تھا۔ ہم نے اس کو سلام کیا اس نے ہمارے سلام کا جواب دیا۔

پھر فرمایا: خوش آمدید ہو۔ تم رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہو؟ ہم نے عرض کیا:

ہاں۔ پھر ہم نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: میں الیاس پیغمبر ہوں (علیہ الصلاۃ والسلام)۔ میں مکہ کے ارادے سے نکلا تھا۔ پھر میں نے تمہارا لشکر دیکھا تو مجھے ملائکہ کے ایک لشکر، جس کے مقدمہ میں جبرائیل علیہ السلام اور پیچھے میکائیل علیہ السلام تھے، نے مجھے کہا: یہ آپ کے بھائی (محمد) رسول اللہ ﷺ ہیں، آپ ان کو سلام کیجئے اور ان سے ملاقات کیجئے۔ لہٰذا اب تم دونوں جا کر حضور ﷺ کو میرا سلام عرض کرو اور ان کی خدمت میں میری درخواست سناؤ اور بولو کہ میں اس وجہ سے آپ کے لشکر میں داخل نہیں ہو سکتا کہ وہاں اونٹ (اور دوسرے جانور) بدک جائیں گے اور میرے قد کاٹھ کو دیکھ کر مسلمان پریشان ہوں گے کیونکہ میری تخلیق تمہاری تخلیق جیسی نہیں ہے۔ لہٰذا حضور سے عرض کرو۔ (مہربانی فرما کر) میرے پاس آ جائیں۔

حضرت حذیفہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: پھر ہم نے ان سے مصافحہ کیا تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے اپنے ساتھی کے متعلق بتایا: یہ حذیفہ بن الیمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، رسول اللہ ﷺ کے راز دار۔ حضرت الیاس علیہ السلام نے ان کو مبارک باد دی اور فرمایا:

اللہ کی قسم! یہ زمین سے زیادہ آسمانوں میں مشہور ہیں اور اہل آسمان ان کو رسول اللہ کے راز دار کے نام سے جانتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت الیاس علیہ السلام سے پوچھا: کیا آپ ملائکہ سے ملاقات کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں میں ان سے ملاقات نہ کرتا ہوں۔ پھر وہ مجھے سلام کرتے ہیں اور میں ان کو سلام کرتا ہوں۔

دونوں صحابی رسول فرماتے ہیں: چنانچہ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ ہمارے ساتھ تشریف لائے، حتیٰ کہ ہم اسی گھاٹی میں پہنچ گئے۔ حضرت الیاس علیہ السلام کا چہرہ نور سے تمتما رہا تھا گویا سورج کی روشنی چہرے سے نکل رہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ہم کو فرمایا:

تم یہیں ٹھہرو۔ پھر آپ پچاس قدم ہم سے آگے نکل کر تشریف لے گئے اور حضرت الیاس علیہ السلام سے خوب جی بھر کر بغل گیر ہوئے پھر دونوں پیغمبر بیٹھ گئے۔

دونوں صحابی فرماتے ہیں: پھر ہم نے پرندے کی مثل اونٹ جتنا بڑا پرندہ دیکھا جس نے اپنے پر ہمارے اور دونوں پیغمبروں کے درمیان پھیلا رکھے تھے، اس کا رنگ سفید تھا اور وہ اس جگہ کو گھیرے ہوئے تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہم کو آواز دی اے حذیفہ! اے انس! آ جاؤ۔ چنانچہ ہم دونوں آ گئے پہنچے، دیکھا تو ان کے سامنے سبز دستر خوان بچھا ہوا ہے میں نے اس سے اچھی چیز کبھی نہیں دیکھی، اس کی سبزی ہماری سفیدی پر غالب آ رہی تھی حتیٰ کہ ہمارے چہرے اور ہمارے لب اس بھی سبز ہو گئے تھے۔ دستر خوان پر دیکھا تو روٹیاں، انار، کیلے، انگور، تازہ کھجور اور گندنے کے علاوہ سبزیاں بھی تھیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ دونوں صحابی فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ دنیا کا کھانا ہے؟ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، حضرت الیاس علیہ السلام نے ہم کو فرمایا: یہ میرا کھانا ہے اور مجھے ہر چالیس دن اور رات میں یہ کھانا ایک مرتبہ ملتا ہے اور ملائکہ میرے پاس یہ کھانا لے کر آتے ہیں۔ اور اب چالیس دن و رات پورے ہونے کے بعد یہ کھانا آیا ہے۔

اور اللہ کے لئے کن فرمانے کی دیر ہوتی ہے اور یہ حاضر ہو جاتا ہے دونوں صحابی فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: آپ کا کس طرف رخ سفر تھا؟

فرمایا سلطنت رومیہ کے پیچھے۔ پھر فرمایا: میں ملائکہ کے لشکر میں تھا جو مسلمانوں کی مدد کر رہا تھا۔ اور کفار کی جماعت سے لڑ رہا تھا۔ ہم نے پوچھا: وہاں سے یہاں تک کتنے عرصہ کا سفر ہے؟ فرمایا: چار ماہ کا اور مجھے وہاں سے نکلے ہوئے دس دن ہو گئے ہیں۔ اور میں مکہ کی طرف جا رہا تھا تاکہ وہاں کا (زمزم) پانی پی سکوں۔ میں سال میں ایک مرتبہ وہ پانی پیتا ہوں جو مجھے سارا سال سیراب رکھتا ہے اور آئندہ آنے والے سال تک کے لئے میری حفاظت کرتا ہے۔ ہم نے پوچھا: کون سا علاقہ آپ کا زیادہ تر جائے سکونت رہتا ہے؟ فرمایا:

شام، بیت المقدس، مغرب، یمن اور محمد ﷺ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہوتی جہاں میں داخل نہ ہوتا ہوں چھوٹی ہو یا بڑی۔

ہم نے پوچھا: کہ حضرت خضر علیہ السلام سے آپ کی ملاقات کب ہوئی تھی؟

ارشاد فرمایا: سال پہلے۔ موسم حج میں میری اور ان کی ملاقات ہوئی تھی۔

انہوں نے مجھے فرمایا تھا: تم مجھ سے قبل محمد ﷺ سے ملاقات کرو گے۔ لہٰذا تم ان کو میرا سلام کہنا۔

پھر حضرت الیاس علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ سے (الوداعی) معانقہ کیا اور رونے لگے پھر ہم نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا اور معانقہ کیا وہ بھی روئے ہم بھی روئے۔

پھر ہم نے ان کو دیکھا تو وہ آسمان کی طرف بلند ہو رہے ہیں گویا انہوں نے کوئی بوجھ لاد رکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تم نے بڑا تعجب خیز منظر دیکھا کہ وہ آسمان کی طرف از خود بلند ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے کے دو پروں کے درمیان بیٹھ کر گئے ہیں جہاں چاہیں فرشتہ ان کو اتار دے گا۔ ابن عساکر، هذا حديث منكر، واسناده ليس بالقوى

کلام:...... مذکورہ روایت جھوٹی من گھڑت ہے اور اس کی سند بھی قوی نہیں (یہاں صرف تنبیہ کے لئے ذکر کر دی گئی۔)

۳۷۸۳۵...... (مسند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اسباط رحمۃ اللہ علیہ، سدی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا جس کا ایک بیٹا تھا جس کو خضر کہتے تھے، (علیہ السلام) اور الیاس اس کا بھائی تھا، (علیہ السلام) لوگوں نے بادشاہ کو کہا:

آپ ضعیف العمر ہو گئے ہیں اور آپ کا بیٹا خضر بادشاہی میں نہیں آتا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ اس کی شادی کر دیں۔ اس کا بیٹا ہو گا تو شاید وہ آپ کے بعد بادشاہی سنبھال لے۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنے بیٹے خضر علیہ السلام کو کہا: بیٹا شادی کر لے۔ بیٹے نے کہا: میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔ باپ نے کہا: بیٹا اس کے بغیر تو چارہ کار نہیں۔ بیٹے نے کہا: تب آپ کی مرضی، شادی کر دیں۔ چنانچہ باپ نے اپنے بیٹے خضر کی ایک کنواری عورت سے شادی کر دی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس عورت کو فرمایا: مجھے عورتوں کی رغبت و حاجت نہیں ہے۔ اگر تو چاہتی ہے تو میرے ساتھ اللہ کی عبادت کرتی رہ اور شاہی رہن سہن اور کھانے کھاتی رہ اور اگر چاہے تو میں تجھے طلاق دے دیتا ہوں۔ عورت بولی: نہیں، بلکہ میں تیرے ساتھ اللہ کی عبادت کرتی رہوں گی۔ خضر نے فرمایا: ٹھیک ہے، مگر میرا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تو میرے راز کی حفاظت کرتی رہے گی تو اللہ تیری حفاظت کرتا رہے گا۔ اور اگر تو، راز کو فاش کر دے گی تو اللہ تجھے ہلاک کر دے گا۔

چنانچہ وہ سال بھر خضر کے ساتھ رہی اور اس نے کسی بچے کو جنم نہیں دیا۔

لہٰذا اس کو بادشاہ نے بلوایا اور کہا: تو جوان عورت ہے اور میرا بیٹا بھی جوان ہے۔

پھر بچہ کہاں ہے؟ حالانکہ تو بچے دینے والی عورتوں میں سے ہے۔ عورت بولی: اولاد اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔ پھر بادشاہ نے اپنے بیٹے خضر کو بلایا اور پوچھا: اے بیٹے! بچہ کہاں ہے؟ خضر نے بھی وہی جواب دیا: بچہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔

کسی نے بادشاہ کو کہا: ممکن ہے یہ عورت بانجھ کوکھ ہو، بچہ جننے کی اہلیت نہ رکھتی ہو۔

لہٰذا آپ اپنے بیٹے کی شادی کسی ایسی عورت سے کریں جس نے پہلے کوئی بچہ جنم دیا ہو۔

چنانچہ بادشاہ نے اپنے بیٹے کو کہا تم اس بیوی کو طلاق دے دو خضر بولا: آپ میرے اور اس کے درمیان جدائی کرانا چاہتے ہو حالانکہ اب مجھے اس سے لگاؤ ہو گیا ہے۔ بادشاہ نے کہا: اس کو طلاق دیئے بغیر گذارہ نہیں۔ چنانچہ مجبوراً خضر نے اس بیوی کو طلاق دے دیا۔ پھر بادشاہ نے اپنے بیٹے کی شادی بیاہی ثیبہ عورت (جس کی پہلے شادی ہو چکی ہو) سے کر دی جس نے پہلے بچہ بھی جنا تھا۔

چنانچہ خضر نے اس کو بھی وہی بات کہی جو پہلی عورت کو شادی کے بعد کہی تھی۔
عورت نے بھی ویسا جواب دیا کہ میں تمہارے ساتھ عبادت کرتی رہوں گی۔ جب اس کو بھی سال گذر گیا تو بادشاہ نے اس کو بھی بلایا اور کہا: تو پہلے سے شادی شدہ عورت تھی اور تجھے پہلے بچے بھی ہو چکا تھا، اب تیرا بچہ کہاں ہے؟ عورت (راز کو مخفی نہ رکھ سکی اور) بولی: بچہ مرد کے ملنے سے ہوتا ہے اور میرا امرد عبادت میں مشغول رہتا ہے اور اس کو عورتوں کی طرف رغبت ہوتی نہیں۔ تب بادشاہ کو اپنے بیٹے پر سخت غصہ آیا اور اس کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ مگر خضر بھاگ گئے ان کی تلاش میں تین افراد نکلے۔ ان میں سے دو افراد نے خضر کو تلاش کر لیا۔
خضر نے ان کو کہا: تم مجھے چھوڑ دو مگر دونوں نے چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ پھر تیسرا متلاشی بھی ان کے پاس پہنچ گیا اس نے کہا: تم خضر کو بادشاہ کے پاس لے جانے سے گریز کرو، کہیں بادشاہ اسی کو سزا نہ دے اور یہ اس کا بیٹا ہے۔
چنانچہ دونوں کی سمجھ میں بات آگئی اور انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔
پھر بادشاہ کے پاس آکر دونوں نے خبر دی کہ انہوں نے خضر کو پکڑ لیا تھا لیکن تیسرے نے اس کو ان سے لے لیا۔ چنانچہ بادشاہ نے تیسرے کو قید کر لیا۔ پھر بادشاہ نے غور وفکر کیا تو دونوں کو بلایا اور بولا: تم دونوں نے میرے بیٹے کو اتنا خوفزدہ کر دیا کہ وہ مجھ سے بھاگ کر چلا گیا۔ لہٰذا پھر بادشاہ نے ان دونوں کے قتل کا حکم جاری کر دیا اور عورت کو بھی بلایا اور اس کو کہا: تو نے میرے بیٹے کو فرار ہونے پر مجبور کیا ہے، اور اس کے راز کو فاش کیا ہے۔ اگر تو اس کا راز رکھتی تو وہ میرے پاس موجود ہوتا۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کو بھی قتل کروا دیا۔ اور پہلی بیوی اور تیسرے آدمی کو آزاد کر دیا۔
عورت نے جا کر شہر کے دروازے پر ایک چھپر ڈال لیا اور لکڑیاں اکٹھی کر کے ان کو بیچتی اور اس سے اپنا گذر سفر کرتی تھی۔
ایک مرتبہ وہی تیسرا آدمی فقیری حالت میں اس شہر سے نکلا اور اس نے بسم اللہ کہا۔ عورت نے اس سے پوچھا: کیا تو اللہ کو جانتا ہے؟ اس نے کہا:
میں خضر علیہ السلام کا ساتھی ہوں عورت بولی: اور میں خضر علیہ السلام کی پہلی بیوی ہوں۔
چنانچہ اس آدمی نے اس عورت سے شادی کر لی اور پھر اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔
یہ عورت (خضر علیہ السلام کی طلاق یافتہ اور اس دوسرے آدمی کی بیوی)، فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی خادمہ تھی۔
اُسباط، عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ وہ عورت فرعون کی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ کر گر گئی تو اس کے منہ سے نکلا:
سبحان ربی، میرا رب پاک ذات ہے۔ فرعون کی بیٹی بولی: یعنی میرا باپ؟
عورت بولی: نہیں میرا اور تیرے باپ کا رب۔
فرعون کی بیٹی نے اس عورت کو ڈرایا کہ میں اپنے باپ کو خبر دوں گی۔
عورت بولی ٹھیک ہے۔ چنانچہ بیٹی نے اپنے باپ فرعون کو خبر کر دی۔ فرعون نے اس کو بلوایا اور بولا اپنے پہلے دین کی طرف واپس آجا۔ لیکن عورت نے انکار کر دیا۔ فرعون نے تیل کا کڑاھا گرم کروایا حتیٰ کہ جب وہ جوش مارنے لگا تو تب اس عورت سے پوچھا: کیا تو اپنے دین کی طرف واپس آتی ہے؟
اس نے تب بھی انکار کیا تو فرعون نے حکم دیا اور اس کی اولاد میں سے ایک بچے کو اس کڑاھے میں ڈال دیا گیا۔ پھر دوبارہ عورت سے پوچھا: کیا اپنے دین کی طرف واپس آتی ہے؟ اس نے تب بھی انکار کیا پھر دوسرا بچہ ڈال دیا گیا۔
حتیٰ کہ اس طرح اس عورت کی تمام اولاد کو ڈال دیا گیا پھر آخر میں پوچھا: اب لوٹتی ہے اپنے سابقہ دین کی طرف؟ اس نے انکار کیا تو پھر اس کے لئے بھی حکم دیا گیا۔

عورت بولی: میری ایک حاجت ہے، پوچھا گیا: وہ کیا؟ اس نے کہا: جب تو مجھے کڑاھے میں ڈال دے تو پھر یہ کڑاھا میرے گھر جو شہر کے دروازے پر ہے میں الٹوا دینا اور پھر کڑاھا نکال کر ہماری نعشوں پر اس گھر کو ڈھادینا تا کہ وہ ہماری قبر بن جائے۔ بادشاہ نے کہا: بہتر ہے۔ تیرا ہم پر حق ہے۔ اور پھر بادشاہ نے اس کے حکم کو پورا کروایا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کے لئے لے جایا گیا تو میں نے ایک عمدہ خوشبو محسوس کی میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کیسی خوشبو ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ خوشبو فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی خادمہ اور اس کی اولاد کی خوشبو ہے۔ رواہ ابن عساکر

ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ

۳۷۸۳۶۔۔۔۔۔ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں حج کیا تھا پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کو نبوت عطا کی گئی تو میں بھی مسلمان ہوگیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (جس عرصہ میں) حاضر ہوا تو آپ ﷺ کا انتقال ہو چکا تھا۔ ابن مندہ

۳۷۸۳۷۔۔۔۔۔حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میں حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہوگیا تھا اور اپنے تین (سال کے) صدقات بھی آپ کی خدمت میں بھیجے تھے لیکن میں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل نہ کرسکا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:۔۔۔۔۔ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل بن عمر بن عدی ہے۔ پہلے کوفہ میں پھر بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ زمانہ جاہلیت کو پایا پھر حضور اکرم ﷺ کو نبوت ملی تو مسلمان ہوگئے اور اپنے صدقات حضور کی خدمت میں بھیجے لیکن ملاقات نہ کرسکے۔ ساٹھ حج وعمرے کئے۔ ثقہ آدمی تھے، اپنی قوم کے عریف (پیشن گوئی کرنے والے) ۹۵ھ میں وفات ہوئی۔ تہذیب التہذیب ۶/ ۲۷۸۔

ابووائل رحمہ اللہ

۳۷۸۳۸۔۔۔۔۔ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ اپنے متعلق فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو اس وقت میں جوان لڑکا تھا لیکن تقدیر میں نہ تھا کہ میں آپ ﷺ سے ملاقات کا شرف پاتا۔ ابن کامل لابن عدی، ابن مندہ، ابن عساکر

۳۷۸۳۹۔۔۔۔۔ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک مرتبہ میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرا رہا تھا ایک قافلہ آیا جس کی وجہ سے میری بکریاں ادھر اُدھر منتشر ہوگئیں۔ ان قافلے والوں میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اس کی بکریاں جمع کردو جس طرح تم نے ان کو ادھر ادھر منتشر کردیا ہے۔ پھر وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ میں نے ان کے پیچھے جا کر ایک آدمی سے پوچھا: یہ کون تھے؟ اس نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

یعقوب بن سفیان، ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ روایتیں جو اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ ابووائل نے نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا وہ زیادہ صحیح روایتیں ہیں۔

فائدہ:۔۔۔۔۔ابووائل کا نام شقیق بن سلمہ اسدی کوفی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا تھا لیکن زیارت نہ کرسکے۔ ابن حبان ثقات میں فرماتے ہیں ان کی وفات ۸۰ھ میں ہوئی۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابووائل بہت حدیث روایت کرنے والے اور ثقہ تھے۔ تہذیب التہذیب ۴/ ۳۶۲۔

۳۷۸۴۰۔۔۔۔۔ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کوئی بستی ایسی نہیں ہوتی جس میں ایسے (ولی اللہ) نہ ہوں جن کی بدولت اس بستی سے عذاب ہٹایا جاتا ہے اور مجھے امید ہے کہ ابووائل ایسے ہی لوگوں میں سے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۳۷۸۴۱.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) منصور بن الحمید القصی حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک قیدی کو حجاج کے روبرو پیش کیا گیا۔ حجاج نے (حاضرین میں سے) حضرت سالم کو فرمایا: اے سالم! اٹھ اور اس قیدی کی گردن اڑا۔ حضرت سالم نے اپنی تلوار سونت لی اور قیدی کے پاس آئے۔ لوگوں نے ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہا: آپ کا بیٹا ایک قیدی کی گردن اڑانے گیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ لوگوں نے کہا: اس نے تلوار بھی سونت لی ہے اور اس کی طرف چل پڑا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ چنانچہ حضرت سالم بن عبداللہ اس قیدی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے شخص! کیا تو نے صبح کو اچھی طرح وضو کیا تھا اور نماز جماعت کے ساتھ ادا کی تھی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، چنانچہ حضرت سالم نے اپنی تلوار نیام میں کرلی اور واپس لوٹ گئے۔

حجاج نے پوچھا: آپ کو کس چیز نے روکا کہ آپ قیدی کی گردن مارتے؟ حضرت سالم رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس بات نے جو میں نے اپنے والد سے سنی ہے وہ اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور ﷺ سے نقل کرکے بیان کرتے ہیں کہ:

جس شخص نے صبح کی نماز کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جماعت کے ساتھ نماز ادا کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں آجاتا ہے۔

پھر حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: لہٰذا میں ایسے شخص کو قتل نہیں کرسکتا جو اللہ کا پڑوسی ہو اے حجاج!

ان کے والد نے کہا: اس کی ماں نے اس کا سالم نام رکھ کر غلطی نہیں کی (جس کا معنی ہے محفوظ)۔ ابن النجار

فائدہ:......سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم۔ یہ مدینے کے بڑے فقہاء میں سے ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں اصح ترین سند الزہری عن سالم عن ابیہ کی ہے۔ ابن سعد فرماتے ہیں:

یہ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے، لوگوں میں بلند ترین رتبہ والے تھے۔ ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔ تھذیب لابن حجر ۴۳۸/۳

شریح القاضی رحمہ اللہ

۳۷۸۴۲.....(مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑے کی قیمت لگوائی پھر اس کو پرکھنے کے لئے اس پر سوار ہوئے مگر گھوڑا ہلاک ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالک کو فرمایا: اپنا گھوڑا لے لو۔ مالک بولا: نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے اور تمہارے درمیان قاضی (فیصلہ کرنے والا) مقرر کرتا ہوں۔

آدمی نے کہا: شریح کو مقرر کیجئے۔ چنانچہ دونوں شریح رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے۔

شریح نے کہا: اے امیر المؤمنین! جو آپ نے خریدا ہے وہ لے لو ورنہ جیسی حالت میں خریدا تھا ویسی حالت میں واپس کردو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہی درست فیصلہ ہے۔ تم کوفہ جاؤ۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین نے شریح کو کوفہ کا قاضی مقرر کرکے بھیج دیا۔ اور یہ پہلا دن تھا جب قاضی شریح کو امیر المومنین نے پہچانا۔ الجامع عبدالرزاق، ابن سعد

۳۷۸۴۳.....(مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن سور کو بصرہ کا قاضی بنا کر بھیجا اور شریح کو کوفہ کا قاضی بنا کر بھیجا۔ السنن البیھقی

۳۷۸۴۴.....(مسند قاضی شریح) علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرۃ بن شریح قاضی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں ہمارے والد نے اپنے والد

سے انہوں نے اپنے والد معاویہ سے انہوں نے اپنے دادا قاضی شریح سے نقل کیا ہے۔

قاضی شریح فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! یمن میں میرے کافی گھر والے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان کو بھی لے آؤ۔ چنانچہ وہ اپنے گھر والوں کو لے کر آئے تو نبی اکرم ﷺ وفات فرما چکے تھے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:......قاضی ابوامیہ شریح بن الحارث بن قیس حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تھے، لیکن آپ سے کوئی حدیث سننے کی نوبت نہیں آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ پر قاضی مقرر کیا وہاں ساٹھ سال تک عہدۂ قضاء پر متمکن رہے۔ آپ ثقہ تھے اور ۸۷ھ میں ۱۸۰ اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ تھذیب لا بن حجر ۳۲۸/۴

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ

۳۷۸۴۵......(مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑھیا کے پاس سے گذرے جو سوق اللیل میں سے دودھ بیچ رہی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اے بڑھیا: مسلمانوں اور اللہ کے گھر کی زیارت کو آنے والوں کو دھوکہ نہ دیا کر اور دودھ میں پانی نہ ملایا کر۔ بڑھیا بولی: ٹھیک ہے، یاامیر المؤمنین! اس کے بعد پھر امیر المؤمنین کا اس بڑھیا کے پاس سے گذر ہوا تو فرمایا: اے بڑھیا: کیا میں نے پہلے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ دودھ میں پانی نہ ملایا کر؟ بڑھیا بولی: اللہ کی قسم! میں نے ایسا (کچھ) نہیں کیا۔ اس کی بیٹی اندر پردے سے بولی: اماں دھوکہ دہی کے ساتھ بھی جھوٹ بولنا بھی شروع کردیا؟

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی بات سنی تو بڑھیا کو سزا دینے کا ارادہ کیا مگر پھر اس کی بیٹی کی سچ گوئی کی وجہ سے اس کو معاف کردیا۔ پھر اپنے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون اس لڑکی سے شادی کرے گا؟ شاید اللہ پاک اس سے اسی جیسی کوئی پاک روح پیدا فرمادے۔ حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! میں اس سے شادی کروں گا۔ چنانچہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے اسی لڑکی سے اپنے بیٹے کی شادی کردی۔

پھر اس لڑکی سے حضرت عاصم کی ایک بیٹی ام عاصم نام کی پیدا ہوئی۔

پھر ام عاصم سے عبدالعزیز بن مروان نے شادی کی تو ام عاصم کے ہاں عمر بن عبدالعزیز (ثانی عمر) پیدا ہوئے۔ رواہ ابن النجار

۳۷۸۴۶......عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے آل عمر! ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ خلافت کا معاملہ ختم نہیں ہوگا جب تک کہ آل عمر میں سے ایسا ایک آدمی خلیفہ نہ بنے جو بعینہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرز پر چلے۔ اور اس کے چہرے میں ایک علامت بھی ہوگی۔ چنانچہ بلال بن عبداللہ بن عمر کے چہرے پر ایک تل تھا جس کی وجہ سے لوگ اسی کو وہی مارک شخص سمجھتے تھے حتیٰ کہ اللہ پاک نے عمر بن عبدالعزیز کو کھڑا کردیا اور اسکی ماں ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن خطاب تھی۔ (اور یہ آل بیٹی کی طرف سے نکلی جس طرح حضور کی آل بیٹی سے چلی۔) التاریخ الخطیب، ابن عساکر

۳۷۸۴۷......نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکثر فرمایا کرتے تھے:

کاش میں جان لیتا کہ وہ کون شخص ہوگا جو آل عمر سے ہوگا اور اس کے چہرے میں علامت ہوگی اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۸۴۸......حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خلفاء تین ہیں اور باقی سب بادشاہ ہیں۔ پوچھا گیا: یہ تین کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ابوبکر، عمر اور عمر پوچھا گیا: ابوبکر وعمر کو تو ہم جانتے ہیں، یہ دوسرے عمر کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اگر تم زندہ رہے تو اس کو پالوگے اور اگر مرگئے تو وہ تمہارے بعد آئے گا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۷۸۴۹..... حبیب بن ھند اسلمی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خلفاء تین ہیں، میں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عمر رحمۃ اللہ علیہ۔

میں نے پوچھا: ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جان گئے یہ اور عمر کون ہیں؟ ارشاد فرمایا:

اگر تو جیا تو اس کو دیکھ لے گا اور اگر مر گیا تو وہ تیرے بعد ضرور آئے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۰..... مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ارشاد فرمایا: خلفاء ابوبکر اور دو عمر ہیں۔ ان سے پوچھا: ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں۔ یہ دوسرے عمر کون ہیں؟ ارشاد فرمایا:

ممکن ہے تو زندہ رہا تو اس کو پہچان لے گا یعنی عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۱..... یونس بن ھلال حضرت (ابن شہاب) زہری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں، اور فرماتے ہیں: میرا غالب گمان یہ ہے کہ انہوں نے مرفوعاً۔

ارشاد فرمایا:

کوئی امت جو سو سال تک اللہ کی اطاعت کرتی ہے وہ اس طاعت کی برکت اسی قدر کھاتی ہے اور اگر کسی امت پر سو سال ایسے گذر جائیں کہ وہ ان میں اللہ کی نافرمانی کرتی رہے تو وہ امت ہلاک ہو جاتی ہے اور بے نام ونشان ہو جاتی ہے۔

پس اللہ پاک نے اس امت پر جن لوگوں کی بدولت رحم کیا ان میں سے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ (اوران) کی خلافت ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

بنی امیہ کو لعنت نہ کرو بے شک ان میں ایک نیک صالح امیر ہوگا۔ یعنی عمر بن عبدالعزیز۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزھد

فائدہ:..... ابوجعفر عمر بن عبدالعزیز قریشی مدنی رحمہ اللہ خلیفۃ المسلمین تھے ۶۳ سال عمر پائی۔ ثقہ اور عادل حاکم تھے ۱۰۱ھ میں وفات پائی۔

تھذیب ۷/۴۷۵

امام شافعی رحمہ اللہ

۳۷۸۵۳..... (مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قال البیھقی فی السنن: ثنا ابوسعد احمد بن محمد المالینی ثنا أبوبکر الاسماعیلی ثنا عبداللہ بن وھب یعنی الدینوری ثنا عبداللہ بن محمد بن ھارون الفریابی قال سمعت الشافعی محمد بن ادریس بمکۃ یقول:

امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ مکہ میں لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا:

اے لوگو! جو چاہو تم مجھ سے سوال کرو، میں کتاب اللہ عزوجل اور سنت رسول اللہ ﷺ سے تم کو جواب دوں گا۔

محمد بن ہارون جو اس روایت کے راوی ہیں کہتے ہیں: میں نے ان کو عرض کیا:

اللہ آپ کو درست رکھے آپ اس محرم کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو زنبور (بھڑ، تتیے) کو قتل کر دے؟

حضرت امام رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں، بسم اللہ الرحمن الرحیم: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا.

اور جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔

پھر فرمایا: حدثنا سفیان بن عیینہ عن عبدالملک بن عمیر عن ربعی عن حذیفۃ یعنی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد والے یعنی ابوبکر وعمر کی اقتداء کرنا۔

پھر فرمایا: حدثنا سفیان بن عیینة عن مسعر قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے محرم کو زنبور (بھڑ، تتیے) کے قتل کا حکم دیا۔ السنن البیهقی

فائدہ:......امام کبیر ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی، قریشی، ہاشمی مطلبی کی اہل سنت کے چار بڑے اماموں میں سے ایک ہیں۔ (۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔ بہترین کتاب جس میں ان کے حالات درج ہیں وہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف "مناقب الشافعی" دو جلدوں میں ہے۔

محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ

۳۷۸۵۴......محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ (میرے والد) حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بات چلی۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ کی جرات دیکھیے کہ آپ نے ان (حضور ﷺ) کا نام (اپنے بیٹے کا نام) رکھا اور ان کی (یعنی آپ ﷺ کی) کنیت بھی ان کو دی۔ حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا ان دونوں کو (کسی ایک کے لئے) جمع نہیں کیا جائے گا۔ اور دوسرے الفاظ روایت کے یہ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ آپ کی امت میں سے آپ کے بعد ان کو کوئی جمع کرے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جری وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ پر جرات کرے، بلاؤ فلاں فلاں قریش کے لوگوں کو۔ چنانچہ وہ آئے تو انہوں نے بھی شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: میرے بعد عن قریب تیرے ہاں ایک بچہ ہوگا میں اس کو اپنا نام اور اپنی کنیت عطیہ کرتا ہوں اور اس کے بعد میری امت میں سے کسی کے لئے جائز نہیں۔ ابن سعد، ابن عساکر

۳۷۸۵۵......حضرت علی بن الحسین رحمہ اللہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: شاہ روم نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا اور اس کو ڈرایا دھمکایا اور قسم کھائی کہ وہ اس پر ایک لاکھ خشکی کی فوج اور ایک لاکھ بحری فوج چڑھا کر لائے گا یا تو جزیہ دے دے۔

خط عبدالملک بن مروان کے ہاتھ میں آیا تو اس نے (خط کے جواب کے لئے ترکیب کی کہ) حجاج کو خط لکھا کہ تو ابن الحنفیہ کو خط لکھ اور اس میں اس کو ڈرا دھمکا پھر مجھے بتا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ حجاج نے ابن الحنفیہ کو خط لکھا اور اس میں ان کو سخت ڈرایا دھمکایا اور قتل کی دھمکیاں دیں۔ حضرت ابن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجاج کو جواب لکھا:

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف تین سو ساٹھ مرتبہ التفات فرماتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اللہ پاک میری طرف ایک مرتبہ التفات فرمائیں گے تو وہ التفات رحمت تجھ کو مجھ سے روک دے گی۔

حجاج نے مذکور، خط عبدالملک بن مروان کو بھجوا دیا۔ عبدالملک بن مروان نے اسی جواب کو نقل کرا کر شاہ روم کو بھجوا دیا شاہ روم بولا: یہ خط آیا تو تیری طرف سے ہے لیکن بات کسی اور کی ہے، صرف نبوت کے گھرانے سے ایسی بات نکل سکتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۶......(مسند علی رضی اللہ عنہ) بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان گفت وشنید ہوئی۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ نے حضور کا نام (اپنے بیٹے کے لئے) رکھا اور ان کی کنیت بھی اس کے لئے تجویز کی۔

حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آپ کی امت میں ان کو جمع نہ کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک جری وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جرات کرے، اے فلاں، میرے پاس فلاں فلاں لوگوں کو بلا کر لاؤ۔ چنانچہ چند قریشی اصحاب رسول اللہ ﷺ حاضر ہوگئے اور انہوں نے شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رخصت دی تھی کہ وہ ان کو جمع کر سکتے ہیں لیکن ان

کے علاوہ باقی امت پر ان کو حرام کر دیا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۷۔۔۔(مسند علی رضی اللہ عنہ) ربیع بن منذر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بحث ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جری وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جرات کرے۔ اے فلاں فلاں کو میرے پاس بلا کر لاؤ، چنانچہ وہ قریش کے ایک گروہ کو بلا لایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیا شہادت دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (آپ کو) ارشاد فرمایا تھا تم میرا نام رکھنا اور میری کنیت رکھنا اور تمہارے بعد کسی کے لئے حلال نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۸۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے بعد تجھے ایک لڑکا ہوگا میں اس کو اپنا نام اور اپنی کنیت بخشتا ہوں۔ الدلائل للبیھقی، الواھیات لابن الجوزی، ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو واھیات یعنی لغو اور بے اصل روایتوں میں ذکر کیا ہے۔

محمد بن علی بن الحسین رحمہم اللہ

۳۷۸۵۹۔۔۔ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ محمد بن علی بن حسین سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ہی مہدی ہوں جب کہ میں مہدی ہونے کی بجائے موت کے زیادہ قریب ہوں۔

بات یہ ہے کہ اگر لوگ اس بات پر متفق الرائے ہو جائیں کہ ان کو فلاں (شخص کے) دروازے سے عدل وانصاف ملے گا تو تقدیر خداوندی ان کے اس خیال کو باطل کر دے گی اور ان کو دوسرے دروازے سے ہدایت نواز دے گی۔ (یہی حال ان کے مذکورہ خیال کا ہے)۔
رواہ ابن عساکر

فائدہ:۔۔۔۔۔امام باقر ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ھاشمی مدنی آل رسول میں سے ہیں ۱۸۰ھ میں تہتر ۷۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔
تھذیب التھذیب لابن حجر ۹/۳۵۱

زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۷۸۶۰۔۔۔جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے زید بن عمرو بن نفیل کے متعلق پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! وہ زمانہ جاہلیت میں قبلہ رخ ہو کر کہا کرتا تھا: میرا معبود صرف وہی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کا تھا اور میرا دین وہی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کا دین تھا اور وہ سجدہ کرتا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا قیامت کے دن ایک برحق امت کے ساتھ حشر ہوگا جو میرے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے درمیانی زمانے میں تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۶۱۔۔۔حضرت عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے زید رحمۃ اللہ علیہ بن عمرو بن نفیل کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ قیامت کے روز ایک امت بنا کر اٹھایا جائے گا جو میرے اور عیسیٰ بن مریم کے درمیان تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۶۲۔۔۔(مسند سعید رضی اللہ عنہ) نفیل بن ہشام بن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اپنے والد ہشام سے اور وہ ان کے دادا یعنی حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ان کے والد یعنی) زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل دونوں دین حق کی تلاش میں نکلے اور اسی تلاش میں موصل میں ایک راہب کے پاس پہنچے۔ راہب نے زید بن عمرو سے پوچھا: اے اونٹ والے تو کہاں سے آیا ہے؟ زید بولے: ابراہیم علیہ السلام کے بنائے ہوئے گھر (یعنی بیت اللہ کے پاس) سے؟ پھر راہب نے پوچھا: اور کس چیز کی تلاش میں

زید بولے: دین حق کی تلاش میں راہب بولا: تو واپس جا عن قریب تیری اپنی سرزمین میں وہ دین حق ظاہر ہو جائے گا۔

چنانچہ ورقہ بن نوفل تو نصرانی المذہب ہو گئے جب کہ زید بن عمرو نے نصرانیت کو قبول نہ کیا اور یہ اشعار پڑھتے ہوئے وہ ان سے واپس ہو گئے۔

لبیک حقاً حقاً. تعبداً ورقاً.

میں حاضر ہوں دین حق کے لئے خدا کی بندگی کے لئے اور اس غلامی کے لئے۔

البرّ ا غنی لاالمال. وهل مهاجر كما قال.

میں نیکی ہی کی تلاش میں ہوں نہ کہ مال کی۔ اور نہیں ہے میری ہجرت کسی اور مقصد کے لئے۔

عذت بما عاذبه ابراهيم.

میں پناہ مانگتا ہوں جس چیز سے ابراہیم علیہ السلام نے پناہ مانگی۔

زید بن عمرو کے بیٹے سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد کو آپ نے دیکھا ہی تھا جیسا کہ آپ نے دیکھا اور جیسا کہ آپ کو خبر بھی پہنچی ہے، لہذا آپ ان کے لئے استغفار فرما دیجئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں (ضرور) پھر ارشاد فرمایا: ان کو قیامت کے دن ایک (برحق) امت (کی حالت میں) اٹھایا جائے گا۔

ایک مرتبہ خود زید بن عمرو بن نفیل رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے زید بن حارثہ بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور یہ دونوں ایک دستر خوان سے کھا رہے تھے۔ دونوں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کھانے پر بلایا تو زید بن عمرو بن نفیل نے حضور اکرم ﷺ کو ارشاد فرمایا: جو جانور بتوں کے نام پر ذبح کئے جائیں اے بھتیجے! (محمد!) ہم ان کو نہیں کھاتے۔ ابو داؤد، ابو نعیم، ابن عساکر

۳۷۸۶۳ ...... سعید رضی اللہ عنہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے زید عمرو بن نفیل کے متعلق سوال کیا، تو فرمایا: وہ قیامت کے دن ایک امت (مسلمہ کے ساتھ) آئیں گے۔

مسند ابی یعلی، ابو نعیم، ابن عساکر

شاہ حبشہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۸۶۴ ...... حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نجاشی کے لئے دعائے مغفرت کرو۔

رواہ ابو نعیم

فائدہ: ...... مذکورہ نجاشی حبشہ کے بادشاہ تھے جن کا نام اصحمۃ بن ابحر تھا۔ نجاشی ان کا لقب تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن حضور اکرم ﷺ کے پاس ہجرت کر کے جانے کی اور زیارت کرنے کی سعادت نہ ہو سکی اور فتح مکہ سے قبل وفات پا گئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی اور نماز میں چار تکبیریں ادا فرمائیں۔ اسد الغابہ، ۱/۱۲۰

لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۸۶۵ ...... نوفل بن سلیمان ھنائی، عبداللہ بن عمر سے، وہ نافع سے اور نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

حق بات یہ ہے کہ لقمان نبی نہ تھے۔ لیکن (اللہ کے) ثابت قدم بندے تھے، بہت زیادہ غور و فکر کرنے والے اور اچھے خیالات کے مالک تھے۔ انہوں نے اللہ سے محبت رکھی اللہ نے ان کو محبوب بنا لیا اور ان کو حکمت سے نوازا۔

ایک مرتبہ لقمان رحمۃ اللہ علیہ دن کو سوئے ہوئے تھے کہ ان کو ایک آواز آئی: اے لقمان! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ پاک تم کو زمین میں خلافت (بادشاہت) عطا فرمائے اور تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو؟ لقمان یہ آواز سن کر بیدار ہو گئے اور انہوں نے اس آواز کا جواب دیا: اگر میرا رب مجھے اختیار دے گا (حکم دے گا) تو میں قبول کرلوں گا کیونکہ مجھے علم ہے کہ اگر پروردگار مجھے یہ منصب عطا کرے گا تو میری مدد بھی کرے گا اور مجھے اس کا علم عطا کرے گا اور مجھے (خطاء میں پڑنے سے) محفوظ رکھے گا لیکن اگر میرا رب مجھے اختیار دے تو میں عافیت کو قبول کروں گا اور (خلافت کی) مصیبت کو قبول نہ کروں گا۔ ملائکہ نے نرم آواز میں پوچھا: کیوں اے لقمان! حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کیونکہ حاکم سخت حالات میں گھرا رہتا ہے اور ظلم ہر طرف سے اس پر چھا جاتا ہے (ظلم کرنے کے خطرات درپیش ہوتے ہیں، پھر وہ ان سے نجات پا جائے یا مبتلائے ظلم ہو جائے۔ اگرچہ نجات پانے کے بھی وہ لائق ہے۔ اور اگر اس سے عدل وانصاف کا راستہ خطا ہو جائے تو اس سے جنت کا راستہ خطا ہو جاتا ہے۔ اور دنیا کی ذلت دنیا کی شرافت سے زیادہ بہتر ہے۔ اور جو شخص دنیا کو آخرت پر ترجیح دے کر قبول کرتا ہے تو دنیا اس کو فتنے وآزمائش میں مبتلا کر دیتی ہے اور وہ آخرت کی بادشاہت حاصل نہیں کر سکتا۔

ملائکہ کو ان کے عمدہ جواب سے تعجب ہوا۔ پھر وہ سوئے تو اللہ نے ان کو حکمت سے بھر دیا پھر اٹھے تو حکمت والا کلام کرنے لگے۔

پھر اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی وہی نداء دی گئی اور انہوں نے خلافت کو قبول فرمالیا اور کسی طرح کی کوئی شرط نہیں لگائی جس کی وجہ سے ان سے کئی مرتبہ خطاء سرزد ہوئی اگرچہ ہر مرتبہ اللہ پاک ان سے درگذر فرماتے رہے اور ان کی مغفرت کرتے رہے۔

حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکمت کی باتیں کہتے تھے اور ان کو حکمت سکھاتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا: اے لقمان! تم خوش نصیب ہو کہ تم کو حکمت ودانائی عطا کر دی گئی اور مصیبت کو تم سے دور کر دیا گیا جب کہ داؤد کو خلافت دی گئی اور مصیبت وآزمائش میں اس کو مبتلا کر دیا گیا۔ الدیلمی، ابن عساکر

فرعون کا ذکر

۳۷۸۶۶ ... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا، کہ مجھے خبر ملی ہے کہ فرعون کے دانت ٹوٹے ہوئے تھے۔

الاوسط للطبرانی، ابن عبد الحکم فی فتوح مصر

حاتم طائی

۳۷۸۶۷ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاتم طائی کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے ایک کام کا ارادہ کیا تھا۔ دوسرے الفاظ میں اس نے ایک چیز طلب کی تھی اور پھر اس کو پالیا۔ (غالباً شہرت مراد ہے)۔

الدارقطنی فی الافراد، ابن عساکر

ابن جدعان

۳۷۸۶۸ ... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے میرے چچا کے بیٹے ابن جدعان کے بارے میں بتائیے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: وہ کیسا آدمی تھا؟ میں نے عرض کیا: وہ عمدہ اونٹ ذبح کیا کرتا تھا، پڑوس کا خیال رکھا کرتا تھا، مہمان کی اکرام نوازی کیا کرتا تھا، سچی بات کہتا تھا، عہد وذمہ داری کو پوری کرتا تھا، صلہ رحمی کرتا تھا، گردنوں کو غلامی سے چھڑاتا تھا، لوگوں کو کھانا کھلاتا تھا اور امانت ادا کیا کرتا تھا۔ حضور پاک ﷺ نے پوچھا: کیا کبھی اس نے جہنم سے پناہ مانگی؟ میں نے عرض کیا:

اللہ کی قسم! وہ تو یہ نہیں جانتا تھا کہ جہنم کیا ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: تب نہیں (یعنی اس کا آخرت پر یقین ہی نہیں تھا اس لئے وہ مومن نہیں تھا)۔ رواہ ابن النجار

۳۷۸۶۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ابن جدعان یتیم کا بوجھ اٹھاتا تھا، رشتے ناطوں کو جوڑتا تھا، اور یہ کرتا تھا، یہ کرتا تھا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! وہ کیسے (جنت میں جاسکتا ہے)

حالانکہ اس نے رات و دن کی کسی گھڑی میں بھی نہیں کیا:

رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین۔

اے میرے رب قیامت کے دن میرے گناہوں کو بخش دیجئے گا۔ ابن ترکان فی الدعاء والدیلمی

ابوطالب

۳۷۸۷۰ (مسند اسامۃ رضی اللہ عنہ) (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ابی طالب کی موت کی خبر دی۔ الدارقطنی فی الافراد

۳۷۸۷۱ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب (میرے والد) ابوطالب کی وفات ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا گمراہ چچا وفات پاگیا ہے۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جا اور (گڑھا کھود کر) اس کو چھپا آ، پھر کوئی کام کئے بغیر میرے پاس آجا۔

چنانچہ میں ان کو زمین میں چھپا کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے غسل کا حکم دیا، چنانچہ میں نے غسل کیا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے چند دعائیں فرمائیں، جو مجھے ساری دنیا کی دولت سے زیادہ عزیز ہیں۔

مسند ابن ابی داؤد، ابن ابی شیبۃ، ابو داؤد، النسائی، المروزی، فی الجنائز، ابن الجارود، ابن جریر، مسند ابی یعلی

۳۷۸۷۲ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابو اسحاق سے مروی ہے کہ جب ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے گمراہ (غیر مسلم) چچا انتقال کر گئے ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ اور اس کو (گڑھا کھود کر) چھپا آؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں اس کام سے فارغ ہو کر واپس آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ اللہ پاک تجھے ضرور بخش دے گا اگرچہ خدا پاک نے تیری پہلے سے مغفرت لکھ دی ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے وہ دعا ضرور سکھا دیجئے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو!

لاالہ الااللہ العلی العظیم، لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم۔

لاالہ الااللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمدللہ رب العالمین۔ رواہ ابن جریر

۳۷۸۷۳ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ کے گمراہ چاچا انتقال کر گئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اس کو گڑھے میں دبا کر آؤ اور کسی کام میں لگے بغیر سیدھے میرے پاس آؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی اور واپس آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے وہ کلمات سکھائے جو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ ابن حمدان

۳۷۸۷۴ (مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کو فرمایا:)
اے چچا جان! بے شک مجھ پر لوگوں میں سب سے عظیم حق آپ کا ہے، اور لوگوں میں مجھ پر سب سے زیادہ آپ کے احسانات ہیں، اور آپ کا مجھ پر میرے والد سے زیادہ حق ہے۔ پس آپ یہ کلمہ کہہ لیں جس کی بدولت قیامت کے روز مجھ پر آپ کی شفاعت واجب ہو جائے گی، آپ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ مسند ابی الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

امراء القیس شاعر

۳۷۸۷۵ ھشام بن محمد کلبی روایت کرتے ہیں فروۃ بن سعید سے وہ عفیف بن معدی کرب سے وہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:
یمن کے کچھ لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے بتایا: اے محمد! اللہ نے ہم کو امراء القیس بن حجر شاعر کے دو شعروں کے ذریعے زندگی بخش دی۔ حضور ﷺ نے پوچھا: وہ کیسے؟
انہوں نے کہا: ہم آپ کی طرف آنا چاہتے تھے لیکن ہم راستہ بھٹک گئے۔
اور (ایسے علاقے میں گم ہو گئے کہ وہاں) تین دن بغیر (کسی آس پاس) چشمے کے گذارے۔ پھر ہم کیکر اور ببول کے درختوں کے سائے تلے ٹھہر گئے۔ وہاں ایک آدمی گام باندھے ہوئے سواری پر سوار آیا اور ہم میں سے ایک آدمی نے دو شعر پڑھے:
ولما رأت ان الشریعة همها. وان البیاض من فرأصها دامی.
اور جب اس نے دیکھا کہ پانی کا گھاٹ ان کا مقصود تلاش ہے اور سواریوں کے پہلوؤں سے خون رسنے لگا ہے، تو یقیناً تو اس چشمے کے پاس پہنچ گیا ہے جو ضارج مقام کے پاس ہے اور کیکر و ببول کے درخت اس پر سایہ کیے ہوئے ہیں اور اس کی شاخوں اور پتوں نے اس کو چھپایا ہوا ہے۔
یہ شعر سن کر آنے والے سوار نے پوچھا: یہ شعر کس کا ہے؟ شعر پڑھنے والے نے جواب دیا: امراء القیس بن حجر شاعر کا ہے۔ سوار بولا: اللہ کی قسم! اس نے ہرگز جھوٹ نہیں بولا۔ یہ تمہارے پاس ضارج مقام ہے، یہ سن کر ہم گھٹنوں کے بل پانی پر امنڈ پڑے، واقعی جیسا کہ شاعر نے کہا تھا اس پانی کے چشمے کو کیکر و ببول کے درختوں نے چھپایا ہوا تھا۔
تو ہم نے خوب سیر ہو کر اس سے پانی پیا اور راستے کے لیے بطور زاد راہ اور پانی بھی ساتھ لے لیا۔
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (شاعر) آدمی اس کا ذکر (چرچا) ہو چکا۔ اور روایت کے دوسرے الفاظ ہیں وہ مشہور ہو لیا۔ پھر فرمایا: وہ (شاعر) دنیا میں معزز تھا مگر آخرت میں بھولا بھٹکا ہو گا اور بے نام ہو گا اور قیامت کے ساتھ شاعروں کے آگے آگے ان کا جھنڈا اٹھائے ہوئے آئے گا اور ان سب کو جہنم میں لے جائے گا۔ ابن عساکر، ابن النجار

سوید بن عامر

۳۷۸۷۶ ... یزید بن عمرو بن مسلم الخزاعی رضی اللہ عنہ ثم المصطلقی کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ یعنی مسلم الخزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا تو میں نے آپ ﷺ کو سوید بن عامر المصطلقی کا قول سنایا:
لاتأمنن وان امسیت فی حرم. ان المنایا یجنی کل انسان.
مطمئن مت ہو جا خواہ تو حرم میں ہو، بے شک امیدیں ہر انسان کو گناہ میں ڈال دیتی ہیں۔

فاسلک طریقک نمشی غیر مختشع. حتی تلاقی ماتمنی لک المانی.

پس اپنے راستے پر چلتارہ بغیر عاجزی کئے ہوئے حتیٰ کہ توان امیدوں کو پالے جو کسی نے تیرے لئے لگارکھی ہیں۔

فکل ذی صاحب یوماً مفارقه. و کل زاد و ان أبقیته فان.

پس ہر دوست رکھنے والا ایک دن اس سے بچھڑے گا اور ہر توشہ خواہ تو اس کو کسی طرح باقی رکھ مگر وہ ختم ہونے والا ہے۔

والخیر والشر مجموعان فی قرن. (بکل ذلک یأتیک الجدید ان.

خیر اور شر ایک ہی زمانے میں ساتھ ساتھ ہیں ہر ایک اپنا اپنا صلہ رکھتا ہے۔

یہ اشعار سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شاعر مجھے پالیتا تو ضرور مسلمان ہو جاتا۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ اگر میں اس کو پالیتا تو یہ ضرور مسلمان ہو جاتا۔ الزھد للبیھقی ابن عساکر

ابوجہل

۳۷۸۷۷..... مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: پہلا پہلا دن جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا میں اَبوجہل کے ساتھ مکے میں جا رہا تھا، ہم کو رسول اللہ ﷺ ملے۔ آپ ﷺ نے اَبوجہل کو فرمایا: اے اَبوالحکم! اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کی طرف آجاؤ۔

میں تجھے اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ ابوجہل بولا: اے محمد! تو ہمارے خداؤں کو برا بھلا کہنے سے باز نہیں آئے گا؟ تو یہی چاہتا ہے ناں کہ ہم گواہی دے دیں کہ تو نے ہم کو رسالت پہنچادی، لے ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو نے ہم کو رسالت پہنچادی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ واپس ہو گئے۔

پھر ابوجہل میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ یہ (محمد ﷺ) جو کہہ رہا ہے وہ حق (سچ) ہے (ﷺ) لیکن بات یہ ہے کہ قصی (حضور کے جدامجد) کی اولاد نے کہا تھا: حجابت (بیت اللہ کی دربانی) کے مناصب ہمارے اندر رہیں گے، ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے آگے چل کر) کہا: (بیت اللہ کو آنے والے زائرین کی) مہمان نوازی ہماری ہوگی۔

ہم نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر (آگے چل کر) انہوں نے کہا: ندوہ (کچہری اور سرپنچی یعنی سرداری) ہمارے اندر رہے گی، ہم نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا: سقایہ (ماء زمزم یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری) ہماری ہوگی، ہم نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے بھی کھلایا اور ہم نے بھی کھلایا (یعنی ہم دونوں خاندانوں نے سخاوت کی اور اپنے اپنے اموال خرچ کئے) حتیٰ کہ سواروں میں مقابلے ہونے لگے تو اب یہ لوگ کہہ اٹھے ہیں کہ ہمارے اندر نبی آ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! ایسا میں ہرگز نہیں کروں گا (کہ ان کی یہ بڑائی تسلیم کرلوں)۔

مصنف ابن ابی شیبہ

مطعم والد جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۷۸۷۹..... عن سفیان عن الزھری عن محمد بن جبیر عن أبیہ، حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق ارشاد فرمایا: اگر مطعم زندہ ہوتے اور وہ مجھ سے ان کے بارے میں بات کرتے تو میں ان سب کو چھوڑ دیتا۔

راوی سفیان کہتے ہیں، مطعم کا نبی اکرم ﷺ کے ہاں بڑا مرتبہ تھا اور وہ لوگوں میں سب سے اچھے مرتبے اور احسان کرنے والے شخص تھے۔

شعب الایمان للبیھقی

باب......مختلف جماعتوں کے فضائل

مطلق جماعت کے فضائل

۳۷۸۸۰......(مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھے بتاؤ سب سے افضل ایمان والے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ملائکہ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو واقعی ایسے ہیں یہ ان کا حق ہے اور وہ کیوں نہ ہوں ایسے، کیونکہ اللہ نے ان کو ایک مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ بتاؤ! لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ انبیاء کرام علیہم السلام جن کو اللہ نے اپنی رسالت اور نبوت سے نوازا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی ایسے ہی ہیں اور یہ ان کا حق ہے اور وہ کیوں نہ ہوں ایسے جب کہ اللہ پاک نے ان کو ان کا رتبہ عطا فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! وہ شہداء جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ شہید ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے ہی ہیں، اور یہ ان کا حق ہے اور وہ ایسے کیوں نہ ہوں جب کہ اللہ عز وجل نے ان کا اکرام کیا ہے کہ ان کو انبیاء کے ساتھ شہادت سے نوازا ہے، بلکہ ان کے علاوہ بتاؤ۔

تب لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (آپ ہی بتائیے) وہ کون ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ لوگ جو ابھی دوسرے لوگوں کی پشتوں میں ہیں اور میرے بعد آئیں گے، وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا اور وہ میری تصدیق کریں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا۔ وہ ورق معلق (لٹکا ہوا ورق یعنی قرآن) دیکھیں گے اور جو کچھ اس میں ہوگا اس پر عمل کریں گے۔ پس یہ لوگ سب سے افضل ایمان والے ہوں گے۔ ابن راھویہ، ابن زنجویہ، مسند البزار، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، المرھبی فی فضل العلم، مستدرک الحاکم وتعقبہ ابن حجر فی اطرافہ بأن

کلام: ...... مذکورہ روایت محل کلام ہے، حافظ ابن حجر اپنی کتاب اطراف میں فرماتے ہیں مذکورہ روایت کا راوی محمد بن أبی حمید متروک الحدیث ہے۔

اور المطالب العالیہ میں ہے کہ محمد ضعیف الحدیث ہے اور سئی الحفظ (کمزور یادداشت والا) ہے۔ امام بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: درست بات یہ ہے کہ یہ روایت زید بن اسلم سے مرسلاً مروی ہے۔

۳۷۸۸۱......(مسند جابر بن عبداللہ بن الرأب السلمی الانصاری) رسول اللہ ﷺ نے مسجد بنی معاویہ میں تین دعائیں فرمائیں، آپ کی دو دعائیں مقبول ہوگئیں مگر ایک کا انکار کر دیا گیا۔ آپ نے سوال کیا کہ اللہ پاک ان کی امت کو بھوک سے ہلاک نہ کردے اور ان کا دشمن ان پر غالب نہ آجائے تو یہ دعائیں قبول ہوگئیں۔ آپ نے دعا کی کہ ان کے آپس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں تو یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ الکبیر للطبرانی

۳۷۸۸۲......جابر بن عتیک، مطرف سے روایت کرتے ہیں، مطرف کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جان لے! اللہ کے بندوں میں سے قیامت کے روز بہترین لوگ حمد کرنے والے ہوں گے اور جان لے کہ اہل اسلام کا ایک گروہ لوگوں سے قتال کرتا رہے گا۔ رواہ ابن جریر

۳۷۸۸۳......(مسند حذیفۃ بن الیمان) رسول اللہ ﷺ حرہ بنی معاویہ کی طرف نکلے اور میں آپ کے نشانات قدم کی تلاش میں پیچھے نکل لیا۔ آپ حرۃ پہنچ کر چاشت کی نماز میں مصروف ہوگئے اور آٹھ رکعات چاشت کی ادا فرمائیں اور خوب لمبی لمبی رکعات پڑھیں۔ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور فرمایا: اے حذیفہ! شاید میں نے تم کو لمبے انتظار میں ڈال دیا! میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سے اللہ نے اس نماز میں تین دعائیں کی تھیں۔ دو تو اللہ پاک نے عطا فرمادیں اور ایک کو منع فرمادیا۔ میں نے سوال کیا تھا کہ میری امت پر کوئی غیر (کافر) غالب نہ ہوجائے۔ اللہ پاک نے یہ دعا قبول فرمائی۔ اور میں نے یہ سوال کیا کہ اللہ پاک میری امت کو قحط سالیوں میں

ہلاک نہ کردے، اللہ پاک نے میری یہ مراد بھی پوری فرمادی اور میں نے یہ جو سوال کیا کہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑے نہ ہوں، اس کو اللہ پاک نے منع فرمادیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن مردویہ

۳۷۸۸۴..... کریب روایت کرتے ہیں مرۃ البہزی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قائم رہے گی، جو بھی ان سے برسر پیکار ہوگا وہ اس پر غالب رہیں گے وہ دشمن کے درمیان برتن کی طرح ہوگی حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ اسی حال پر رہیں گے۔ مرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ جماعت کن لوگوں کی ہوگی اور یہ لوگ کہاں ہوں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ بیت المقدس کے اطراف واکناف میں ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں: مجھے کسی نے بیان کیا ہے کہ رملۃ وہ ربوۃ ہے جو مغرب مشرق کی طرف جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۸۵.....(مسند الحکم بن رافع بن سنان) عمر بن الحکم بن رافع بن سنان سے مروی ہے کہ مجھے میرے بعض بزرگوں یعنی والد اور چچا نے بیان کیا کہ ان کے پاس ایک ورقہ (کاغذ) تھا، جو ان میں جاہلیت کے زمانہ سے وراثت در وراثت چلا آرہا تھا حتیٰ کہ اسلام کا ظہور ہوگیا۔ جب نبی اکرم ﷺ مدینے تشریف لائے تو ہم لوگ وہ ورقہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے۔ وہ آپ کے سامنے پڑھا گیا اس میں لکھا تھا:

شروع اللہ کے نام سے جس کی بات سچی ہے اور ظالمین کی بات تباہی میں ہے۔ یہ اس امت کا ذکر ہے جو آخری زمانے میں آئے گی، وہ کمر پر ازاریں باندھیں گے، سارے اعضاء غسل میں دھوئیں گے، اپنے دشمنوں سے جنگ کے لئے سمندروں میں بھی گھسیں گے، ان کے اندر ایسی نماز ہوگی کہ اگر وہ قوم نوح میں ہوتی تو وہ پانی کے طوفان سے ہلاک نہ ہوتے اور اگر وہ قوم عاد میں ہوتی تو وہ ہوا سے ہلاک نہ کئے جاتے اور اگر وہ قوم ثمود میں ہوتی تو وہ چیخ سے ہلاک نہ ہوتے، اللہ کے نام سے، جس کا قول حق ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ورقے کو قرآن شریف کے اوراق کے درمیان رکھ دو۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۸۸۶.....(مسند معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور خوب لمبی نماز پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج آپ نے نماز بہت لمبی کردی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ڈر اور شوق کی نماز تھی۔ اور میں نے اللہ سے اپنی امت کے لئے (اس نماز میں) تین دعائیں کی تھیں۔ اللہ نے دو دعائیں تو قبول فرمالیں اور ایک رد فرمادی۔ میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ میری امت پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ فرمائے اللہ پاک نے میری یہ دعا قبول فرمائی، نیز میں نے دعا کی کہ ان کو (طوفان نوح کی طرح) بالکل غرق نہ کردے، اللہ پاک نے یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ نیز میں نے اللہ سے یہ دعا بھی کی تھی کہ ان کے درمیان آپس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں لیکن یہ دعا رد کردی گئی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی

۳۷۸۸۷.....عمیر بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین کو قائم رکھے گا ان کی مخالفت کرنے والا ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ ان کو رسوا کرنے والا کچھ زک پہنچا سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آجائے اور وہ اسی حال پر قائم رہیں گے دوسرے الفاظ روایت کے یہ ہیں کہ وہ لوگوں پر کامیاب و کامران رہیں گے۔

راوی عمیر بن ھانی فرماتے ہیں: پھر مالک بن یخامر کھڑے ہوئے اور بولے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ ملک شام میں ہوں گے۔ مسند احمد، الشاشی، یعقوب بن سفیان، مسند ابی یعلی، ابن عساکر، البغوی

۳۷۸۸۸.....یونس بن حلبس الجهندی سے مروی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما منبر پر فرمایا کرتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

میری امت کا ایک گروہ حق پر لوگوں سے قتال کرتا رہے گا اور وہ لوگوں پر غالب رہے گا حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آجائے اور وہ اسی حال پر ہوں گے۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے پاک کرنے والا ہوں کافروں سے اور تیری اتباع کرنے والوں کو قیامت تک اوپر کرنے والا ہوں کافروں پر۔رواہ ابن عساکر

فائدہ:......آیت مذکورہ میں اسی جماعت کی وضاحت ہے جس کا ذکر حدیث میں آیا ہے کہ جن کے متعلق اللہ نے کتاب اللہ میں فرمایا کہ ان کو (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے بعد) عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے امت محمدیہ کے موحد مسلمانوں کو کافروں پر قیامت تک غالب رکھے گا۔

۳۷۸۸۹...... مسلم بن ھرمز سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے خطبے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

اس امت میں ایک جماعت اللہ کے امر (دین خلافت) پر قتال کرتی رہے گی ان کو رسوا کرنے والا ان کو کچھ نقصان پہنچا سکے گا اور نہ کسی کی دشمنی ان کو کچھ ضرر پہنچا سکے گی حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آئے وہ اس وقت تک اسی حال پر قائم رہیں گے۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور اے اہل شام! مجھے امید ہے کہ وہ جماعت تمہاری ہی ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۹۰...... مکحول رحمۃ اللہ علیہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

انہوں نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اے لوگو! علم سیکھنے کے ساتھ ہے، فقہ (تفقہ) سمجھ بوجھ کے ساتھ ہے اور اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اور بے شک اللہ کے بندوں میں سے علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں، اور میری امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا اور لوگوں پر غالب رہے گا، وہ مخالفت کرنے والوں کی پرواہ نہ کریں گے اور نہ مقابلہ کرنے والوں کو خاطر میں لائیں گے حتیٰ کہ اسی برتر حال پر رہتے ہوئے ان کے پاس اللہ کا فیصلہ آجائے گا۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۹۱...... نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر غالب رہے گا وہ اپنے مخالفین کی پرواہ نہ کریں گے حتیٰ کہ ان کو اللہ کا حکم آجائے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جو شخص یہ کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ بات کہہ رہا ہوں جو آپ ﷺ نے نہیں ارشاد فرمائی تو دیکھو اس بات کی تصدیق کتاب اللہ تعالیٰ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"یاعیسیٰ انی متوفک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ" ابن ابی حاتم، ابن عساکر

۳۷۸۹۲...... ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایک ایسے آدمی کی شفاعت کی وجہ سے جو نبی بھی نہ ہوگا دو بڑے قبیلوں ربیعہ اور مضر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

ایک کہنے والے نے کہا: ربیعہ مضر کے مقابلے میں کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں کہہ رہا ہوں۔ (جس میں کوئی شک نہیں)۔مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۳۷۸۹۳...... حضرابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا جو ان کی مخالفت کریں گے ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے إلا أصابھم من لاواء اور وہ کھانے والوں کے درمیان کھانے کی برتن کی طرح (قلیل) ہوں گے حتیٰ کہ ان کو اللہ کا فیصلہ آجائے اور وہ اسی حال پر ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا: بیت المقدس میں اور اس کے اطراف وجانب میں۔رواہ ابن جریر

۳۷۸۹۴......اُبی ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اس اُمت کو قسطنطنیہ کی فتح میں آدھے دن سے زیادہ نہیں لگے گا، جب تو دیکھے گا کہ شام کی قیادت اہل بیت کا ایک آدمی کر رہا ہے تو پس وہ قسطنطنیہ کی فتح کا وقت ہوگا۔ البیھقی فی البعث

۳۷۸۹۵......مسند ابو جمعہ حبیب بن سباع) خالد بن دریک سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی ابو جمعہ سے عرض کیا: آپ ہمیں کوئی ایسی بات ذکر کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو! انہوں نے فرمایا: ہاں۔

میں تمہیں ایک اچھی بات سناتا ہوں۔ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کا کھانا تناول کیا، ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم سے بھی بہتر کوئی ہے؟ کیونکہ ہم آپ کے روبرو اسلام لائے اور آپ کے ساتھ مل کر ہم نے جہاد کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں (تم سے بہتر) وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے، مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا، دوگتوں کے درمیان کتاب اللہ کو پائیں گے اور اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے وہ تم سے بہتر ہوں گے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، أبونعیم، ابن عساکر

۳۷۸۹۶......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر غالب رہے گا ان کو لوگوں کی مخالفت کی پرواہ نہ ہوگی حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے۔

پھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی یہ کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ بات کہہ رہا ہوں جو آپ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی تو اس کی تصدیق کتاب اللہ میں بھی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یاعیسٰی انی متوفیک ورافعک الی ومطهرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة. ابن ابی حاتم، ابن عساکر

۳۷۸۹۷......عبداللہ عامر بن قیس کندی سے مروی ہے، وہ حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کرے گا۔

پھر میرے لئے اپنی دونوں ہتھیلیوں سے تین مٹھیاں بھرے گا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ چاہے گا تو ان مٹھیوں میں میرے سارے مہاجرین کو اور کچھ اعرابیوں کو بھی بھرلے گا۔

البغوی، ابن النجار

۳۷۸۹۸......عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ: یا رسول اللہ! ان لوگوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی مگر وہ آپ کو دیکھ نہ سکے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے خوش خبری ہے، مزید ان کے لئے خوش خبری ہے۔ وہ لوگ ہم میں سے ہیں اور وہ لوگ ہمارے ساتھ ہوں گے۔ الحسن بن سفیان وأبونعیم

۳۷۸۹۹......عبداللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بھائیوں سے ملنے کا شوق ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم تو میرے صحابی (دوست اور ساتھی) ہو۔ میرے بھائی وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر مجھے دیکھے بغیر ایمان لائیں گے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کے ارشاد کی خبر دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (ان کو) ارشاد فرمایا: کیا تو ایسے لوگوں کو محبوب نہیں رکھتا جن کو جب یہ خبر پہنچے گی کہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو وہ تجھ سے بھی محبت رکھنے لگیں گے پھر اللہ پاک بھی ان کو اپنا محبوب بنالیں گے۔

کلام:......امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکور روایت ضعیف ہے اور اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۳۷۹۰۰......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں جب وہ میرے

پاس حوض پر آئیں گے اور میں آب کوثر کے بھرے برتنوں کے ساتھ ان کا استقبال کروں گا اور ان کو جنت میں داخل ہونے سے قبل اپنے حوض سے پلاؤں گا۔ کس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تو میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا۔ الدیلمی وفیہ اسماعیل بن یحییٰ تیمی

کلام:...... مذکورہ روایت ضعیف الاسناد ہے۔

۳۷۹۰۱...... (مسند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جس نے (جماعت سے) جدا راستہ اختیار کیا وہ جدا جہنم میں گرے گا۔ الترمذی غریب

کلام:...... مذکورہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۸۲ انیز الترمذی۔

۳۷۹۰۲...... ابن عمر اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے، فرمایا: اللہ سے ڈرو، اور صبر کرتے رہو حتیٰ کہ نیکوکار راحت پا جائے یا بدکار سے اس کو راحت مل جائے (موت کے ذریعے)، اور تم پر جماعت کا ساتھ لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، اسنادہ صحیح) مذکورہ روایت صحیح السند ہے۔

۳۷۹۰۳...... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اس حال میں کہ اپنی کمر کی ٹیک چمڑے کے خیمے سے لگا رکھی تھی تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ! جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔

پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ پس اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ تم اہل جنت میں چوتھائی حصہ ہو جاؤ۔ لوگ نے عرض کیا: ہاں، یارسول اللہ! پھر فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ تم اہل جنت میں ایک تہائی ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنت کے اندر نصف تعداد میں ہو گے۔ تمہاری مثال اور امتوں کے مقابلے میں ایک کالے بال کی سی ہے جو سفید بیل میں ہو یا سفید بال کی ہے جو کالے بیل میں ہو۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... دیگر امتوں کی اکثر تعداد جہنم میں اور امت محمدیہ کی اکثر تعداد جنت میں ہوگی جس کی وجہ سے امت محمدیہ تنہا جنت میں دیگر جنتیوں کے مقابلے میں نصف تعداد میں ہوگی۔

۳۷۹۰۴...... حضرت حسن سے مروی ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ ہونے دے تو اللہ پاک نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔ رواہ ابن جریر

۳۷۹۰۵...... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کسی امت کو انا للہ وانا الیہ راجعون کے کلمات نہیں ملے سوائے اس امت کے، کیا تو نے یعقوب علیہ السلام کا قول نہیں سنا: یا اسفیٰ علی یوسف ہائے افسوس! یوسف پر۔ (یعنی ہر ایسے موقع پر امت محمدیہ میں انا للہ منقول ہے)۔ شعب الایمان للبیہقی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض ضعیف راویوں نے اس کو ابن عباس سے نقل کیا ہے اور وہ اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے (جو درست نہیں ہے)۔

۳۷۹۰۶...... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

میری امت امت مرحومہ ہے، آخرت میں اس پر عذاب نہیں کیا جائے گا اس کا عذاب دنیا ہی میں زلزلوں اور مصیبتوں کی شکل میں ہے۔ پس جب قیامت کا روز ہوگا اللہ پاک ہر (مسلمان) آدمی کو یاجوج ماجوج کفار میں سے ایک ایک آدمی دے دے گا اور کہا جائے گا یہ تیرا جہنم کا فدیہ ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! قصاص (بدلہ) کہاں گیا؟ تو آپ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا۔ رواہ ابونعیم

۳۷۹۰۷...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) أنبأنا أبو نصر محمد بن عبداللہ الکرینی حدثنا أبو بکر العاطرفانی املاء ثنا عبدالرحمن بن محمد بن ابراهیم اما دینی ثنا بن عقدة ثنا محمد بن عبداللہ بن أبی نجیح تنی علی بن حسان

القرشي عن عمه عبدالرحمن بن كثير عن جعفر بن محمد قال: قال أبو جعفر محمد بن علي

ابوجعفر محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے میرے دادا حسین بن علی نے اپنی گود میں بٹھایا اور مجھے فرمایا: تجھے رسول اللہ ﷺ نے سلام کہا تھا اور فرمایا کہ مجھے بھی (میرے والد) علی بن الحسین نے فرمایا تھا کہ مجھے (میرے دادا) علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گود میں بٹھایا اور مجھے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے سلام کہا تھا۔

۳۷۹۰۸..... سہیل بن ابی زینب سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس تھا: انہوں نے مجھے فرمایا: اے ابوقلابہ! ہمیں کوئی حدیث بیان کرو تو میں نے عرض کیا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (خواب میں) میں نے دیکھا کہ (اے صحابہ!) میں تمہاری امامت کر رہا ہوں اور مجھے بادلوں کے سایوں نے آگھیرا، میں آگے بڑھ گیا، مجھے پھر بادلوں نے آگھیرا میں پھر آگے بڑھ گیا۔

(اس کی تعبیر یہ ہے کہ) درحقیقت مجھ سے میری وہ امت آملی جو میرے بعد آئے گی۔

ان کے قلوب اور ان کے عمال میرے اخلاق میں رنگے ہوں گے۔ (گویا دو زمانے یعنی تابعین اور تبع تابعین کے لوگ میرے نقش قدم پر ہوں گے۔)

یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا: اے ابوقلابہ!

تم نے آج سے پہلے ہم کو یہ حدیث سنا کر خوش کیوں نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۹۰۹..... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اوپر سے اترے اور جب آپ کا گذر بنی معاویہ کی مسجد پر ہوا تو وہاں داخل ہو گئے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اپنے رب سے بہت دیر تک دعا کی۔ پھر فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ فرمانا، پروردگار نے میرا یہ سوال پورا فرمایا۔

نیز میں نے اللہ سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کیجیو، اللہ پاک نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ اور میں نے اللہ پاک سے یہ سوال کیا تھا کہ ان کے درمیان جنگ وجدال نہ ہو تو اللہ پاک نے اس سے منع فرما دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم، ابن خزیمہ، ابن حبان

۳۷۹۱۰..... (مسند سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شریح بن عبید حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے امید ہے کہ میری امت (قیامت کے روز) اپنے رب کے ہاں نصف یوم سے زیادہ عاجز نہ ہوگی (یعنی نصف یوم کے اندر اندر ان کا حساب کتاب نمٹ جائے گا)۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا: وہ نصف یوم کتنا (بڑا) ہوگا؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانچ سو سال کا۔ مسند احمد، ابو داؤد، نعیم بن حماد، مستدرک الحاکم، البعث للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

کلام:..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ حدیث کی سند شامی (روایت پر مبنی) ہے، وہ اس حدیث میں منفرد ہیں۔

۳۷۹۱۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے میرے رب نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ایک لاکھ افراد کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اضافہ فرمائیے!

پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو بھر کر اشارہ فرمایا (یعنی اللہ پاک اپنی ایک مٹھی بھر کر میری امت کے لوگ جنت میں داخل فرمائے گا) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! مزید اضافہ فرمائیے! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک قادر ہیں اس بات پر کہ ہم (سب) کو ایک مٹھی میں جنت میں داخل فرما دیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر نے سچ کہا۔ ابونعیم، الدیلمی

۳۷۹۱۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ! میری امت کے دلوں کو

اپنے دین کی طرف متوجہ فرما۔

اور اس کے علاوہ (ان کی جو خطائیں ہیں وہ) اپنی رحمت سے درگذر فرمادے۔الکبیر للطبرانی

۳۷۹۱۳ ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں اپنے اصحاب سے کب ملوں گا؟ میں اپنے احباب سے کب ملوں گا؟ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے احباب نہیں ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم تو میرے صحابی ہو جب کہ میرے احباب (محبوب دوست) وہ ہیں جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہوگا مگر وہ مجھ پر ایمان لائیں گے، مجھے ان کی ملاقات کا شوق ہے۔ابو الشیخ فی الثواب

۳۷۹۱۴ ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے چار لاکھ افراد کو جنت میں داخل فرمائے گا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (ہماری تعداد میں) اضافہ فرمائیے۔پھر آپ ﷺ نے دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا: (یعنی اللہ پاک اپنے دونوں ہاتھ بھر کر میری امت کے لوگ جنت میں داخل فرمادیں گے۔) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اور اضافہ فرمائیے۔آپ ﷺ نے پھر اشارہ فرمایا۔تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! یہ کافی ہے تیرے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے چھوڑ عمر! تجھے کیا ہے اگر اللہ پاک ہم سب کو جنت میں داخل فرمادے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

اگر اللہ پاک چاہے تو اپنی ایک ہتھیلی سے ساری مخلوق کو جنت میں داخل فرمادے۔پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر نے سچ کہا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۹۱۵ ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ حق ملک شام پر قتال کرتا رہے گا وہ قیامت تک غالب رہے گا اور پھر اپنے ہاتھ کے ساتھ ملک شام کی طرف اشارہ فرمایا۔رواہ ابن عساکر

۳۷۹۱۶ ... (أیضاً۔ابن النجار) کتب الی یوسف بن عبداللہ الدمشقی أنبانا أبو القاسم محمود بن الفرج بن ابی القاسم المقرئ الکرخی أنبانا ابوحفص عمر بن ابی بکر المقرئ أنبانا أبو الصفا تامر بن علی أنبانا منصور بن محمد بن علی الاصبھانی المذکر أنبانا محمد بن احمد بن ابراھیم القاضی ثنا محمد أیوب الرازی ثنا القعسی عن سلمة بن وردان عن ثابت البنانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی میں نے اپنے پروردگار عزوجل سے سوال کیا کہ اے اللہ! اے میرے آقا! میری امت کا حساب میرے ہاتھوں میں دے دے تاکہ ان کے عیوب پر میرے سوا کوئی مطلع نہ ہو۔تو اوپر سے آواز آئی اے أحمد! وہ میرے بندے ہیں، میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں تجھے ان کے عیوب پر مطلع کروں۔پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ! اے میرے آقا! میری امت کے گناہ گاروں کا کیا بنے گا؟ تو اوپر سے نداء آئی: اے احمد! جب میں رحیم ہوں اور تو شفاعت کرنے والا تو پھر ہمارے درمیان گناہ گار کہاں رہیں گے! تب میں نے عرض کیا: بس مجھے یہ کافی ہے، مجھے یہ کافی ہے۔

کلام: ...... محمد بن علی کے متعلق المغنی میں ہے کہ وہ متہم ہے اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے زیادہ رجحان اس بات کا ہے کہ یہ حدیث ان کی موضوعات میں سے ہو۔

۳۷۹۱۷ ...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) صفوان ابدال بن عبداللہ بن صفوان سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے دن ایک آدمی نے کہا:

اللّٰھم العن اھل الشام

اے اللہ اہل شام پر لعنت فرما۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: سارے اہل شام کو گالی نہ دو، کیونکہ شام میں ابدال بھی رہتے ہیں۔

ابن راهویه، الذهبی فی علل حدیث الزهری، الدلائل للبیهقی

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ حدیث کا شاہد ہے ابوزریر غافقی کی حدیث سے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے، نیز ابن یونس نے تاریخ مصر میں بھی اس کو روایت کیا ہے۔

۳۷۹۱۸... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، ارشاد فرمایا کہ میری امت میں بہتر یہ لوگ پانچ سو رہتے ہیں اور چالیس ابدال۔ پس نہ پانچ سو کم ہوتے ہیں اور نہ چالیس۔ جب بھی ابدال میں سے کوئی مرتا ہے تو اللہ پاک پانچ سو والوں میں سے نکال کر چالیس ابدال کی تعداد کو پورا فرما دیتا ہے، پس اس طرح نہ پانچ سو کم ہوتے ہیں اور نہ چالیس۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں بتائیے ان کے اعمال کیا ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کرتے ہیں اور اپنے ساتھ برائی کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں اور جو مال اللہ نے ان کو دے رکھا ہے اس کے ذریعے وہ دوسروں کی غمخواری کرتے ہیں اور اس بات کی تصدیق کتاب اللہ میں بھی ہے:

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین.

اور (وہ لوگ) غصہ کو پی جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں اور اللہ پاک احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

رواه ابن عساكر

۳۷۹۱۹... رجاء بن حیوۃ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے اہل عراق! اہل شام کو گالی مت دو۔ بے شک ان میں ابدال رہتے ہیں۔

ان میں سے جب بھی کوئی مرتا ہے اللہ پاک اس کی جگہ دوسرا ابدل دیتے ہیں۔

رجاء فرماتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے رجاء! بیسان کے باشندوں میں مجھے دو نیک لوگوں کا بتا، کیونکہ اللہ پاک نے بیسان کو دو ابدال رکھنے کی فضیلت بخشی ہے۔ وہ دو ایسے افراد ہوں جنہوں نے جھوٹ موٹ پرہیزگاری کا لبادہ نہ اوڑھا ہو اور نہ وہ ائمہ پر طعن تشنیع کرنے والے ہوں کیونکہ ایسے لوگوں کو اللہ پاک ابدال کا درجہ نہیں دیتا۔

ابن منده فی غرائب شعبة، أخرجه ابن عساكر من طريق رجاء

۳۷۹۲۰... حارث بن حرمل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اہل شام کو گالی گلوچ نہ کرو، کیونکہ ان میں ابدال ہیں، اور حارث کہتے ہیں (یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اے رجاء! مجھے اہل بیسان میں سے دو نیک شخص بتا، کیونکہ مجھے خبر ملی ہے کہ اللہ نے اہل بیسان میں ابدال میں سے دو نیک شخص رکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک نہیں مرتا مگر اللہ پاک اس کی جگہ دوسرا ابدل دیتا ہے، پھر فرمایا: اور مجھے کسی بناوٹی اور ائمہ کو طعن کرنے والے کا نہ بتانا کیونکہ ایسے دونوں گروہوں میں سے ابدال نہیں ہوتے۔

رواه ابن عساكر

باب..... قبائل کے فضائل میں

مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین

۳۷۹۲۱... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: ہم ایک دن طلوع شمس کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عن قریب میری امت کے کچھ لوگ قیامت کے دن اس حال میں آئیں گے کہ ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح

ہوگا۔ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فقراء مہاجرین، جن کے ذریعے مشکلات کو دفع کیا جاتا ہے (جنگوں میں اور مشکل مواقع پر) اوران میں سے کوئی مرتا ہے تو اپنی آرزوئیں اپنے سینے میں لے کر چلا جاتا ہے۔ یہ روئے زمین کے اطراف واکناف سے قیامت کے روز اکٹھے ہوں گے۔رواہ ابن النجار

۳۷۹۲۲ (مسند عبداللہ بن عمر) کیا تو جانتا ہے پہلے گروہ کو جو میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟ یہ فقراء مہاجرین ہوں گے جو قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آئیں گے اوراس کا دروازہ کھلوائیں گے۔ جنت کا خازن ان سے پوچھے گا: کیا تمہارا حساب کتاب ہو چکا ہے؟ تو وہ کہیں گے: ہم سے کس چیز کا حساب ہوگا، ہمیشہ تو ہمارے کاندھوں پر تلوار لٹکی رہی اوراسی حال میں ہم مر گئے۔ چنانچہ ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ پس وہ اس میں چالیس سال تک قیلولہ کرتے رہیں گے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے قبل۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی

۳۷۹۲۳ ..... حضرت ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے پوچھا: مہاجرین اولین اور آخرین میں کیا فرق ہے؟ انہوں نے فرمایا: دو قبلوں کا۔ یعنی جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے وہ مہاجرین اولین میں سے ہے۔مصنف ابن ابی شیبه

انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین

۳۷۹۲۴ ..... (مسند صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عثمان بن محمد بن الزبیری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کسی خطبے میں ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم ہمارا اور انصار کا حال ایسا ہے جیسا کسی نے کہا:

جزى اللّٰه عنا جعفراً حين أشرفت .بنا نعلنا للواطئين فزلت

اللہ ہماری طرف سے جعفر کو جزائے خیر دے، جب ہمارے جوتے روندنے کے لئے اٹھے تو پھسل گئے، انہوں نے تھکنے سے انکار کردیا، اوراگر ہماری امید برآتی ہمارے سفر سے تو ہماری جوتیاں تھک جاتیں۔ابن ابی الدنیا فی الا شراف

۳۷۹۲۵ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں حج کے دنوں میں لوگوں سے ملنے کھڑے ہوئے اور عرب کے ایک ایک قبیلے کے پاس جا کر دعوت دینے لگے، لیکن کوئی ایسا قبیلہ نہیں ملا جو آپ کی دعوت کو قبول کرتا حتیٰ کہ اللہ پاک نے انصار کے اس قبیلے کو کھڑا کردیا اوران کو یہ سعادت بخش دی اوران کو یہ کرامت وعزت نصیب ہوئی کہ انہوں نے حضور ﷺ اور مہاجرین کو ٹھکانا دیا اوران کی مدد کی، پس اللہ پاک ان کو ان کے نبی کی طرف سے جزائے خیر دے۔البزار وحسنه

۳۷۹۲۶ ..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ اسلام کو انصار کے ساتھ عزت دے، جن کے ذریعے تو نے دین کو قائم کیا اورانہوں نے مجھے ٹھکانا دیا اور میری مدد کی اور وہ دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہیں۔ اور یہ لوگ سب سے پہلے جنت کے صحن میں داخل ہوں گے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۹۲۷ ..... (مسند بریدۃ بن الحصیب الاسلمی) ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

اے انصار کے گروہ! کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے حکم نہیں دیا تھا کہ تم صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے آملو۔الکبیر للطبرانی عن رجل

۳۷۹۲۸ ..... (مسند جبیر بن مطعم) عن محمد بن یوسف الحمال عن سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال ..... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا کرتے تھے: چلو ہمارے ساتھ بنی واقف کے پاس بصیر (آنکھوں والے) کی زیارت کر کے آئیں۔

سفیان کہتے ہیں بنی واقف انصار کا ایک قبیلہ تھا اوراس میں ایک نابینا شخص تھا۔شعب الایمان للبیهقی

۳۷۹۲۹..... (ایضاً) عن ابی عمرو عن سفیان عن عمرو عن محمد بن جبیر بن مطعم ..... محمد بن جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے اصحاب کو فرمایا کرتے تھے: چلو ہمارے ساتھ بصیر کی طرف جو بنی واقف میں رہتا ہے، اس کی زیارت کر کے آئیں۔ شعب الایمان

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مرسل ہونا جیسا کہ اس حدیث میں ہے زیادہ درست ہے۔

۳۷۹۳۰..... نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا کرتے تھے: چلو چلیں بنی واقف میں، بصیر کی زیارت کر کے آئیں۔

سفیان کہتے ہیں: بنی واقف انصار کا ایک قبیلہ تھا اور بصیر ان میں ایک نابینا شخص تھا۔ الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم

۳۷۹۳۱..... (مسند جابر بن عبداللہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے قبل دو سال تک ہم مدینہ منورہ میں مسجدیں تعمیر کرتے رہے اور نماز قائم کرتے رہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۳۲..... حضرت جابر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوش آمدید اے جو بیر! (جابر کو پیار سے جو بیر فرماتے ہوئے) (پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انصار کی جماعت! اللہ! تمہیں جزائے خیر دے، جب لوگوں نے مجھے دھتکار دیا تھا تب تم لوگوں نے مجھے ٹھکانا دیا اور جب لوگوں نے مجھے رسوا کر دیا تب تم نے میری مدد کرتے آگے بڑھے پس اللہ تم کو جزائے خیر دے اے انصار کے گروہ!

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: بلکہ اللہ آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے، آپ کی بدولت اللہ نے ہم کو اسلام کی ہدایت بخشی اور آپ کے طفیل اللہ نے ہم کو جہنم کے گڑھے سے نکالا اور آپ (کی شفاعت) کے طفیل ہم جنت کے بلند درجات پانے کی امید رکھتے ہیں۔ رواہ الدیلمی

۳۷۹۳۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: نقباء (ہجرت سے پہلے حضور ﷺ کو مدینے آنے کی دعوت دینے والے) سب کے سب انصار تھے۔ انہی میں سے براء بن معرور بھی تھے جو بنی سلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۹۳۴..... حارث بن زیاد الساعدی (انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ میں غزوۂ خندق کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (آپ ﷺ لوگوں سے ہجرت (مدینہ) پر بیعت لے رہے تھے۔ ہمیں یہ خیال ہوا کہ آپ لوگ بیعت کے لئے بلا رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے عرض کیا:

یارسول اللہ! اس کو بھی ہجرت پر بیعت فرمالیجئے۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: یہ میرا چچازاد ہے حوط بن یزید یا یزید بن حوط فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے (ہجرت پر) بیعت نہیں لے سکتا، کیونکہ لوگ تو ہجرت کر کے تمہاری طرف (مدینے) آتے ہیں جب کہ تم ہجرت کر کے ان کے پاس نہیں جاتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! (تم) انصار سے کوئی شخص محبت نہیں کرتا مگر وہ ضرور اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ پاک اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ اور کوئی شخص انصار سے بغض نہیں رکھتا مگر وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ پاک بھی اس سے بغض (نفرت) رکھتے ہوں گے۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری، ابن ابی خیشمہ، أبو عوانة، البغوی، الکبیر للطبرانی، أبونعیم

۳۷۹۳۵..... زید بن ثابت (انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادۃ (انصار کے سردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے بیٹے کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں بیٹھو یہاں، اور ان کو اپنی دائیں طرف جگہ عنایت فرمائی اور فرمایا انصار کو مرحبا ہو۔

اور انہوں نے اپنے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیٹے کو فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ وہ بیٹھ گیا۔ پھر اس کو فرمایا: قریب آجا، وہ قریب ہو گیا اور پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں بھی انصار میں سے ہوں، اور انصار کے بچوں میں سے ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ آپ کو عزت بخشے جیسے آپ نے ہم کو عزت بخشی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میرے عزت دینے سے قبل ہی اللہ نے تم کو عزت سے نواز دیا تھا۔تم میرے بعد (اپنے آپ کے ساتھ زیادتی اور اوروں کی) ترجیح دیکھو گے لہذا تم صبر کا دامن تھامے رکھنا حتیٰ کہ حوض پر مجھ سے آملو۔رواہ ابن عساکر

کلام: ...... مذکورہ روایت کی سند میں عاصم بن عبدالعزیز اشجعی ہے جس کے متعلق خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ قوی راوی نہیں ہے۔

۳۷۹۳۶ ...... سہل بن سعد الساعدی (انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے، انہوں نے حجاج کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے حجاج! کیا تو ہمارے متعلق رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو یاد نہیں رکھتا؟ حجاج نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارے متعلق کیا وصیت فرمائی تھی؟ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ انصار کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور ان کے بروں کے ساتھ درگذر کا معاملہ کیا جائے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۹۳۷ ...... عیسیٰ بن سبرۃ اپنے والد کے واسطے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یاد رکھو! نماز بغیر وضو کے نہیں ہے اور اس شخص کا وضو نہیں ہے جو اللہ کا نام نہ لے۔اور یاد رکھو! وہ اللہ پر ایمان نہیں لایا جو مجھ پر ایمان نہیں لایا اور وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے انصار کا حق نہیں پہنچانا۔رواہ ابن النجار

۳۷۹۳۸ ...... مہاجر بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کو فرمایا: میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کا خیال رکھنا۔خلیفہ عبدالملک نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ فرمایا:

انصار کے اچھے لوگوں کو قبول کرو اور بروں سے درگذر کرو۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید بن السکن کے شوہر تھے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۹۳۹ ...... حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مقام جعرانہ میں قیدیوں وغیرہ کو تقسیم کیا تو قریش وغیرہ عرب کے لوگوں کو عطیے عطا کئے، جن میں سے انصار کو کچھ نہ ملا۔جس کی وجہ سے چہ میگوئیاں بڑھ گئیں اور طرح طرح کی باتیں پھیلنے لگیں حتیٰ کہ ان میں سے ایک نے یہ تک کہا: حاصل کلام رسول اللہ اپنی قوم والوں سے جا ملے ہیں۔حضور پاک ﷺ نے سعد بن عبادۃ کو (جو انصار کے سردار تھے) پیغام بھیج کر بلوایا اور پوچھا: یہ کیا باتیں ہیں جو مجھے تمہاری قوم کی طرف سے پہنچ رہی ہیں اور بہت زیادہ پھیل گئی ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو باتیں آپ کو پہنچی ہیں واقعۃً ہو رہی ہیں۔حضور پاک ﷺ نے پوچھا: اور ان باتوں میں تمہارا کیا کردار ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں بھی اپنی قوم ہی کا ایک فرد ہوں۔یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا غصہ بڑھ گیا اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کرو اور ان کے علاوہ کوئی اور آدمی نہ ہو۔چنانچہ حضرت سعد نے قیدیوں کے میدانوں میں سے ایک میدان میں اپنی انصار قوم کے لوگوں کو اکٹھا کیا اور خود وہاں دروازے پر کھڑے ہو گئے اور صرف اپنی قوم کے لوگوں کو چھوڑتے تھے صرف مہاجرین کے کچھ لوگوں کو چھوڑا تھا اور (اکثر) لوگوں کو واپس کر دیا تھا۔پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے غصہ آپ کے چہرہ مبارک پر عیاں تھا۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے جماعت انصار! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تھا پھر تم کو اللہ نے ہدایت بخش دی؟ انصار کہنے لگے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غصے اور اس کے رسول کے غصے سے۔آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں نے تم کو تنگدست نہیں پایا تھا پھر اللہ نے تم کو غنی و مالدار کر دیا؟ انصار پھر بولے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جواب کیوں نہیں دیتے؟ انصار بولے: اللہ اور اس کے رسول کے اس سے زیادہ ہم پر احسانات اور فضل ہیں۔چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کا غصہ کافور ہو گیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو اور اس میں کچھ جھوٹ نہ ہوگا: کہ ہم نے آپ کو دھتکارا ہوا پایا تھا پھر ہم نے آپ کو ٹھکانا دیا اور دوسرے لوگوں نے آپ کو جھٹلا دیا تھا لیکن ہم آپ کی تصدیق کی اور آپ تنگدست تھے ہم نے آپ کی غمخواری کی، آپ رسوا ہو چکے تھے ہم نے آپ کی مدد کی۔یہ سن کر انصار رو پڑے اور کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول کے ہم پر بہت احسانات اور انعامات ہیں۔پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دنیا کا مال دیکھتے ہو جو میں کسی قوم کو دے کر ان کو اسلام کے لئے نرم کرنا چاہتا ہوں جب کہ تم کو اسلام کے حوالہ کرتا ہوں۔اگر یہ سارے لوگ ایک

وادی یا گھاٹی میں چل پڑیں تو میں تمہاری وادی اور گھاٹی میں ہی چلوں گا۔ تم میرے لئے بدن سے ملے ہوئے کپڑے ہو اور لوگ اوپر کا (زائد) لباس ہیں۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی میں سے ہوتا۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں آپ کی بغلوں کے نیچے والا حصہ دیکھ رہا تھا پھر آپ ﷺ نے دعا کی!

اللھم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار

اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے انصار کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اور لوگ تو بکریاں اور اونٹ اپنے ساتھ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ اپنے گھروں کو لے جاؤ۔ یہ سن کر انصار رو پڑے حتیٰ کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں اور وہ کہتے ہوئے لوٹے رضینا باللہ ربا وبرسولہ حظا ونصیبا

ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور رسول ہمارے حصے میں آئے ہم اس پر راضی اور خوش ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۰ عبداللہ بن رباح سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے انصار کی جماعت! کیا میں تمہارے متعلق حدیثوں میں سے ایک حدیث نہ بتاؤں؟ پھر فرمایا

رسول اللہ ﷺ نے انصار کو فرمایا تھا اے انصار کی جماعت! انصار لوگوں نے عرض کیا

لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے یہ کہا تھا کہ آدمی کو (یعنی رسول کو) اپنی (مکہ کی) بستی کی چاہت آگئی ہے اور اپنے خاندان کی محبت (اور طرفداری) پیدا ہوگئی ہے؟ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے یہ بات نکلی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہرگز ایسا نہیں ہے، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں تمہارے پاس ہجرت کرکے آیا، اب زندگی تمہارے ساتھ ہے اور موت بھی تمہارے ساتھ ہے۔ یہ سن کر انصار آپ کی طرف بڑھے اور رونے لگے اور بولے اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم نے جو کہا تھا وہ محض ہماری اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ بدگمانی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۱ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین کے اموال غنیمت میں سے سو اونٹ اقرع بن حابس کو دیئے اور سو اونٹ عیینہ بن حصن کو دیئے۔ انصار کے چند لوگوں نے آپس میں کہا رسول اللہ ﷺ ہمارے اموال غنیمت ایسے لوگوں کو دے رہے ہیں جن کے خون سے ہماری تلواریں ٹپک رہی ہیں یا ان کی تلواروں سے ہمارے خون ٹپک رہے ہیں۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے ان کو پیغام بھیج کر بلوایا وہ حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں ہے انہوں نے عرض کیا نہیں صرف ہمارا ایک بھانجا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کسی قوم کی بہن کا بیٹا بھی انہی میں شمار ہوتا ہے۔ پھر فرمایا:

کیا تم نے ایسا ایسا کہا تھا، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اور لوگ تو بکریاں اور اونٹ اپنے ساتھ لے جائیں اور تم محمد کو اپنے گھروں میں لے جاؤ؟"

انصار نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور لوگ دثار ہیں (یعنی اوپر کا زائد کپڑا) اور انصار شعار ہیں (بدن سے ملا ہوا اصل کپڑا)۔ انصار میری جماعت ہیں اور میرے رازدار ہیں۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک آدمی ہوتا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۲ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے (آنے سے پہلے) کچھ غلہ مسلمانوں میں تقسیم کیا تھا۔ (یہاں آنے کے بعد) ان سے ایک گھر والوں کا کسی نے ذکر کیا کہ وہ انصار کے بنی ظفر قبیلے کے لوگوں کا گھر ہے اور وہ حاجت مند بھی تھے اور اس گھر والوں میں اکثر اہل خانہ کی تعداد عورتوں کی ہے (لیکن ان کو آپ نے مال نہیں دیا) چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اسید رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے اسید! تم نے ہم کو چھوڑ دیا گویا (اپنے آپ کو انصار فرمایا)

حتیٰ کہ ہمارے ہاتھوں میں جو مال تھا وہ ختم ہوگیا۔ اب جب تم دوبارہ سنو کہ ہمارے پاس مال آیا ہے تو مجھے اس گھر والوں کا یاد دلانا۔ چنانچہ بعد میں پھر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خیبر سے مال آیا جو جو یا کھجوریں تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں مال تقسیم فرمایا اور انصار کو خوب دیا اور اس محروم گھر میں بھی مال عطا کیا اور خوب دیا۔ چنانچہ حضرت اسید بن حضیر نے بطور شکریہ کے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ آپ کو بہترین جز (آئے خیر) عطا فرمائے۔ میں جانتا ہوں بے شک تم لوگ صبر والے پاک دامن لوگ ہو اور عن قریب حکومت کے معاملے اور تقسیم میں میرے بعد اپنے اوپر اوروں کی ترجیح دیکھو گے۔ پس تم صبر کرتے رہنا۔ حتیٰ کہ تم حوض پر مجھ سے آملو۔ (الکامل لا بن عدی، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر

۳۷۹۴۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے اپنا سر باندھا ہوا تھا۔ (شاید سر میں درد ہوگا)۔ باہر آپ سے انصار نے ملاقات کی۔ ان کے ساتھ ان کے بچے اور نوکر بھی تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ بے شک انصار نے (نصرت اور شہادت کے ساتھ) اپنا حق ادا کردیا جو ان پر لازم تھا اور (پھر دوسروں سے فرمایا اور) تم پر باقی رہ گیا ہے۔ پس تم لوگ انصار کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھائی برتنا اور ان کے بروں کے ساتھ درگذر کا معاملہ کرنا۔ رواہ الدیلمی

۳۷۹۴۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یا رسول اللہ! ہم نے کوئی قوم انصار کے سوا ایسی نہیں دیکھی جو مال کے زیادہ ہوتے وقت خوب خرچ کرنے والی ہو اور جب مال کم ہو تب بھی بہت اچھے طریقے سے غم خواری کرنے والی ہو۔ اور ہم مدینے آئے تو ان لوگوں نے ہماری مشقت کو اپنے اوپر لے لیا جب کہ فائدے (اور پھلوں) میں انہوں نے ہم کو شریک کرلیا۔ اب ہمیں خوف ہے کہ کہیں وہ سارا اجر ہی نہ لے اڑیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہر حال تم نے جو بھی ان کی تعریف کی ہے اور ان کے لئے جو دعا دی ہے۔ یہ ان کا بدلہ نہیں ہوسکتی۔

ابن جریر، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی

۳۷۹۴۵..... (مسند عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی) عباد بن تمیم حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ جب حنین کی جنگ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال غنیمت سے نوازا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ مال غنیمت ان لوگوں میں تقسیم کردیا۔ (جو نومسلم تھے یا ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اور) ان کی دلداری مقصود تھی۔ اور انصار کو کچھ مال نہ دیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگوں کو مال ملا ہے اور وہ محروم کردیئے گئے ہیں اس کا اثر انہوں نے اپنے دلوں میں لیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان انصار لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اے انصار یو! کیا میں نے تم کو گمراہی کی حالت میں نہیں پایا تھا پھر اللہ نے میری بدولت تم کو راہ ہدایت نوازی؟ اور کیا تم آپس میں ٹکڑے ٹکڑے نہیں تھے پھر اللہ نے میری بدولت تم کو جمع کیا؟ اور کیا تم پہلے تنگدست نہیں تھے پھر اللہ نے تم کو میری بدولت مالدار کیا؟

اور حضور پاک ﷺ جب بھی کوئی ایسا سوال فرماتے تو انصار آواز دیتے! اللہ اور اس کے رسول کے اس سے زیادہ ہم پر احسانات ہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ میری بات کا جواب کیوں نہیں دیتے تو انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پھر وہی جواب عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کے اس سے زیادہ ہم پر احسانات ہیں۔

پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو: ہم نے یہ کیا، یہ کیا۔ پھر فرمایا: کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بکریاں اور اونٹ اپنے ساتھ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔ اگر ہجرت پیش نہ آتی تو میں انصار ہی کا ایک آدمی ہوتا۔ اور (سنو!) اگر سب لوگ کسی ایک وادی میں جائیں گے تو میں انصار کی وادی اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔

بے شک انصار اندر کا اصل کپڑا ہیں اور دوسرے دثار (اوپر کا زائد) کپڑا ہیں۔ اور اے انصار! بے شک تم میرے بعد ترجیح (بے انصافی) دیکھو گے پس صبر کرتے رہنا حتیٰ کہ حوض پر آکر مجھ سے ملاقات کرلو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۶..... (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے، ایک چادر زیب تن تھی اور ایک کالی دھبے دار پٹی سے

اپنے سر مبارک کو باندھا ہوا تھا آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم بڑھتے جارہے ہو اور انصار کم ہوتے جارہے ہیں حتیٰ کہ وہ (ایک دن) کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے۔ پس جو لوگ ان کے حاکم بنیں وہ ان کے نیکوں کی پذیرائی کریں اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کریں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۷..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ تھا ان کو رسول اللہ ﷺ کی دعا لگی ہوئی تھی چنانچہ ان میں سے جب کوئی آدمی مرتا تو بادل آکر اس کی قبر کو سیراب کیا کرتا تھا۔ پھر ان میں سے ایک غلام مر گیا، مسلمانوں نے کہا آج ہم رسول اللہ ﷺ کے اس قول کو دیکھتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ کسی قوم کا مولی (غلام) انہی میں سے (شمار) ہوتا ہے۔

چنانچہ جب اس کو دفن کیا گیا تو بادل آیا اور اس کی قبر پر بھی برسا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۹۴۸..... (مسند انس رضی اللہ عنہ) رسول اکرم ﷺ نے انصار کی عورتوں یا بچوں کو کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو ان کو ارشاد فرمایا: اللہ جانتا ہے تم (انصاری لوگ مجھے تمام انسانوں سے زیادہ محبوب ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۹..... (ایضاً) عمرو بن مرۃ سے مروی ہے کہ میں نے ابوحمزۃ سے سنا کہ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہر نبی کے پیروکار ہوتے تھے اور آپ کے پیروکار ہم ہیں، آپ یہ دعا بھی فرما دیجئے ہم میں سے (اور ہماری اولاد میں سے بھی) اللہ پیروکار بنا دے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی کہ ان میں سے ان کے پیروکار بنا دے۔

عمرو بن مرہ کہتے ہیں: میں نے یہ بات عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: اس بات کی خواہش (ان کے) مُعصن (یعنی عمدہ لوگوں) نے کی تھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۵۰..... (مسند انس رضی اللہ عنہ) حضور ﷺ کے مرض الوفات میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: اپنی (انصار) قوم کو (میرا) سلام کہنا، بے شک وہ پاک دامن اور صبر کرنے والے لوگ ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۹۵۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ کے پاس بحرین سے مال آیا۔ مہاجرین اور انصار سب کو خبر ہوگئی تو سب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ آگے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طویل روایت ذکر فرمائی (جس کے آخر میں) حضور اکرم ﷺ نے انصار کو ارشاد فرمایا: بے شک میں تم کو خوب جانتا ہوں کہ تم لوگ مصیبت (اور پریشانی) کے وقت (مدد کرنے کے لئے) بڑھ جاتے ہو اور لالچ (یعنی مال کی تقسیم) کے وقت گھٹ جاتے ہو۔ العسکری فی الامثال

۳۷۹۵۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جریر رضی اللہ عنہ سفر میں میرے ساتھ تھے اور وہ میری خدمت کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے دیکھا چنانچہ میں جس انصاری کو دیکھوں گا اس کی خدمت کر کے رہوں گا۔ (البغوی فی البیھقی فی ابن عساکر

مہاجرین اور انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۳۷۹۵۳..... نوفل بن عمارۃ سے مروی ہے حارث بن ہشام اور سہیل بن عمرو (قریش مکہ کے بڑے لوگوں اور سرداروں میں سے تھے مگر تاخیر سے اسلام لائے یہ) دونوں امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کے درمیان میں تھے، پھر مہاجرین اور انصار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے فرماتے! ادھر آجاؤ اے سہیل، کبھی حارث کو فرماتے: ادھر آجاؤ اے حارث۔ یوں ان دونوں کو پیچھے ہٹاتے رہے اور انصار بھی آتے رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کو ان سے پیچھے کرتے رہے حتیٰ کہ وہ دونوں سب لوگوں کے آخر میں ہوگئے۔ پھر جب دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو حارث بن ہشام نے سہیل بن عمرو کو فرمایا: دیکھا تو نے ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوا ہے؟ سہیل نے ان کو فرمایا: او

اللہ کے بندے! عمر پر کوئی ملامت نہیں۔ ہمیں چاہئے ہم اپنے آپ کو ملامت کریں۔ اسلام کی دعوت پھیلی تو اور لوگ جلدی اس کی طرف لپک لئے اور ہمیں دعوت ملی تو ہم سے تاخیر ہوگئی۔

چنانچہ یہ دونوں حضرات پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! آج جو آپ نے برتاؤ کیا ہم نے دیکھ لیا اور ہمیں بھی معلوم ہوگیا کہ ہم خود پیچھے رہ گئے ہیں تو اب کوئی صورت ہے کہ ہم اس فضیلت کو پالیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معرکہ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

اس کے علاوہ مجھے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ چنانچہ دونوں (جہاد کے لئے) شام چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ہجرت کرنے لگے تھے تو انہوں نے حارث بن ہشام کو دعوت ہجرت دی تھی۔ انہوں نے قبول نہ فرمائی، اسی طرح صلح حدیبیہ کے وقت سہیل بن عمرو کافروں کی طرف سے معاہدہ کرنے والے تھے۔

۳۷۹۵۴...... (مسند انس رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم اصلح الانصار والمهاجرة

اے اللہ مہاجرین اور انصار کے معاملات کو درست فرما۔ مصنف ابن ابی شیبه

۳۷۹۵۵...... (ایضاً) حضور ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ نماز میں آپ کے قریب مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں۔ المصنف عبدالرزاق

اہل بدر رضی اللہ عنہم

۳۷۹۵۶...... (مسند صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) الامام الدارقطني في الافراد حدثنا أبوبكر احمد بن موسىٰ بن العباس بن مجاهد المقرى ثنا زيد بن اسماعيل الصائغ ثنا محمد بن كثير الكوفي ثنا الحارث بن حصيرة عن جابر الجعفي عن غنم بن جديم عن رجل من أرحب يقال له عقبة بن حمير قال:

عقبہ بن حمیر ارحبی کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

جنگ بدر کے حاضرین کو جنت کی خوشخبری دے دو۔

کلام: ...... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ روایت ابوبکر کی حدیث سے ضعیف ہے۔ عقبہ الارحبی کے سوا اور کسی سے یہ روایت منقول نہیں ہے۔

اسی طرح عقبہ سے اس کو روایت کرنے میں بھی صرف حارث بن حصیرۃ آتے ہیں، نیز امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس طرح اس کو ہمارے شیخ کے علاوہ کسی اور سے نقل نہیں کیا گیا۔ سوائے ابن عساکر انہوں نے اس کو ہمارے شیخ سے نقل کیا ہے۔

۳۷۹۵۷...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: حاطب بن ابی بلتعہ (بدری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اہل مکہ کو خط لکھا۔ جس کی اللہ پاک نے اپنے نبی کو اطلاع دے دی۔ حضور ﷺ نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس خط کو لانے کے لئے بھیجا۔ دونوں نے قاصد عورت کو ایک اونٹ پر پالیا اور اس کے بالوں سے خط کو برآمد کیا اور وہ خط لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس خط کو لے کر حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا اور فرمایا: اے حاطب! کیا تو نے یہ خط (ان کو) لکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ علیہ السلام نے پوچھا:

کس بات نے تجھے اس پر مجبور کیا؟ جواب دیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں اللہ اور اس کے رسول کا خیر خواہ ہوں، مگر بات یہ ہے کہ اہل مکہ میں میں کمزور آدمی ہوں اور میرے بال بچے وہیں ان میں رہتے ہیں۔

مجھے اس بات کا ڈر ہوا کہ کہیں وہ ان پر آگ نہ بھڑ کا ئیں تو میں نے سوچا میں ان کو ایسا خط لکھتا ہوں جس سے اللہ اور اس کے رسول کا بھی کچھ نقصان نہ ہو اور شاید میرے گھر والوں کو اسکا کچھ فائدہ پہنچ جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی تلوار کھینچ کر عرض کیا: یا رسول اللہ!

میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ اس نے کفر کیا ہے۔ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے کیا معلوم اے ابن الخطاب! شاید اللہ پاک اہل بدر سے مخاطب ہوا ہو اور فرمایا ہو: تم جو چاہے کرو میں نے تمہاری بخشش کردی ہے۔ (البزار، ابن جریر، مسند ابی یعلی، الشاشی، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، الضیاء للمقدسی، البرقانی فرماتے ہیں صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں اس کی تخریج آئی ہے۔)

۳۷۹۵۸ ... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں حاطب بن ابی بلتعہ کی گردن اڑا دوں، اس نے (راز داری کا خط لکھ کر) کفر کرلیا ہے؟ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے کیا معلوم اے ابن الخطاب! شاید اللہ پاک اہل بدر سے ہم کلام ہوا اور فرمایا ہو: تم جو چاہو کرو بے شک میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔ الاوسط للطبرانی

۳۷۹۵۹ ... (مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) زہرۃ، ابوسلمہ اور محمد اور مہلب اور طلحہ سے روایت کرتے ہیں، یہ حضرات فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلا پہلا وظیفہ تقسیم فرمایا تو یہ سن پندرہ ہجری کا سال تھا۔

چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صفوان بن امیہ کو وظیفہ دینے کے لئے بلایا۔ صفوان نے پہلے دیکھ لیا تھا کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بدر کو اور ان کے بعد فتح مکہ تک والوں کو وظائف تقسیم کئے تھے وہ زیادہ تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صفوان بن امیہ کو فتح مکہ والوں میں شامل کرکے پہلے والوں سے کم وظیفہ دیا چنانچہ صفوان نے اسی وجہ سے قبول کرنے سے انکار کردیا اور بولے اے امیر المومنین! میں اس بات کو تسلیم نہیں کرسکتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ عزت والا ہے اور اسی وجہ سے میں اپنے سے کم حیثیت یا اپنے مثل لوگوں سے کم وظیفہ بھی قبول نہیں کرسکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان کو جو وظائف دیئے ہیں ان کے اسلام میں سبقت اور پہل کرنے کی وجہ سے دیئے ہیں نہ کہ حسب ونسب کی وجہ سے۔ تب حضرت صفوان بولے ہاں تب ٹھیک ہے۔

پھر ان کو جو دیا جارہا تھا وہ وصول کرلیا اور بولے: وہ لوگ اپنے وظیفوں کے اہل ہیں۔ سیف بن عمر

۳۷۹۶۰ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے سہل بن حنیف کی نماز جنازہ پڑھائی تو (بجائے چار تکبیروں کے) چھ تکبیریں کہیں اور ارشاد فرمایا:

یہ بدر کے شرکاء میں سے تھے (اس لئے ان پر چھ تکبیریں کہیں)۔ البخاری، الطحاوی

۳۷۹۶۱ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد ... اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعلق دو باتوں میں سے ایک اختیار کرلیجئے یا تو بدر کے کافر قیدیوں کو قتل کردیجئے یا ان کا فدیہ اس شرط پر ... آئندہ سال اتنے ہی آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم قتل ہوں گے (جتنے ابھی قیدی ہیں)؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم فدیہ لیں گے ... کرتے ہیں۔ الترمذی وقال حسن غریب، النسائی، الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور

۳۷۹۶۲ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر کافر قیدیوں کے متعلق اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو ان کو قتل کردو اور اگر چاہو تو ان کا فدیہ (بدلے کی رقم) لے لو اور پھر ان کی تعداد کے بقدر تم میں سے لوگ شہید ہوں گے۔

چنانچہ (ستر کافر قیدیوں کے بدلے ستر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے اور) ستر شہید ہونے والوں میں سے آخری شہید ہونے والے صحابی ثابت بن قیس تھے جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی، الضیاء للمقدسی

۳۷۹۶۳ ... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو خط لکھا اور اس میں ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان سے جنگ کرنے آنے والے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو (بذریعہ وحی) اس عورت کے متعلق آگاہ کیا گیا جو مذکورہ خط لے کر جارہی تھی۔

لہذا آپ ﷺ نے اس عورت کی طرف (دو صحابیوں کو) بھیجا۔ اور انہوں نے اس کے سر کے بالوں میں سے وہ خط برآمد کرلیا۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

اے حاطب! کیا تم نے یہ کام کیا ہے؟ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ مگر یا رسول اللہ! میں نے ایسا کام رسول اللہ ﷺ کو دھوکہ دینے کے لئے کیا اور نہ مجھ میں منافقت ہے۔ بے شک مجھے خوب یقین ہے کہ اللہ عزوجل اپنے رسول کو غالب کر کے رہیں گے اور ان کے (دین و) حکومت کو مکمل فرما کر رہیں گے۔ مگر بات یہ ہے کہ ان کافرین مکہ کے درمیان میں ایک کم حیثیت آدمی ہوں اور میرے اہل خانہ ان کے درمیان رہتے ہیں، اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ ان کے ساتھ کچھ تعلق بنالوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: میں اس کی گردن نہ اڑادوں؟

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو بدر کے شریک آدمی کو قتل کرنا چاہتا ہے؟

تجھے کیا معلوم شاید اللہ پاک نے اہل بدر سے ہم کلام ہوا اور فرمایا ہو کہ تم جو چاہے کرو۔ مستدرک الحاکم

۳۷۹۶۴..... (مسند رافع بن خدیج) عبایۃ بن رافع اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یا کوئی اور فرشتہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ لوگ اپنے درمیان شرکاء بدر کو کیسا سمجھتے ہو؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (شرکاء بدر) ہم میں سے بہترین لوگ ہیں۔ فرشتے نے عرض کیا: اسی طرح فرشتوں میں سے جو فرشتے بدر کی جنگ میں شریک ہوئے وہ ہمارے درمیان بہترین فرشتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۶۵..... (ایضاً) رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی بچہ ایسے چالیس فقیہ لوگوں کے درمیان پیدا ہو جو اللہ کی اطاعت پر عمل کرتے ہوں اور تمام گناہوں سے بچتے ہوں اور پھر وہ بچہ (انہی صفات کے ساتھ جئے اور) اس عمر تک پہنچ جائے جو بڑھاپے کی رذیل ترین (گھٹیا) عمر ہو یا ایسی عمر کو پہنچ جائے جب وہ بھول بسر کر ہر چیز سے انجان بن جائے حالانکہ کبھی وہ (سب کچھ) جانتا تھا تب بھی وہ تم بدریوں میں سے کسی ایک تک اس رات کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا۔

نیز حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ ملائکہ جو بدر میں حاضر تھے ان کی فضیلت آسمان میں دوسرے فرشتوں سے زیادہ تھی۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۳۷۹۶۶..... (مسند رفاعۃ بن رافع الزرقی) حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ لوگ اپنے درمیان بدریوں کو کیسا شمار کرتے ہو؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے افضل یا فرمایا:

مسلمانوں میں سے بہترین۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح ہم فرشتوں میں سے جو بدر میں حاضر ہوئے ان کا بھی فرشتوں میں ایسا ہی رتبہ ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابو نعیم

۳۷۹۶۷..... (مسند سعد مولیٰ (غلام) حاطب رضی اللہ عنہ) حاطب رضی اللہ عنہ کے غلام سعد رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا حاطب اہل جہنم میں سے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ہرگز ایسا کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا جو جنگ بدر یا بیعت رضوان میں شامل ہوا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۹۶۸..... (مسند عبداللہ بن ابی اوفی) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور ﷺ سے شکایت کی۔ حضور ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے خالد! تو اہل بدر میں سے کسی آدمی کو کیوں تنگ کرتا ہے؟ اگر تو احد پہاڑ سونے کا خرچ کرے تب بھی ایسے شخص کے عمل کو نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ مجھے کچھ کہتے ہیں تو میں بھی ان کو جواب دے دیتا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ارشاد فرمایا: تم لوگ خالد کو اذیت نہ دو، بے شک وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں جو اللہ پاک نے کفار پر برسائی ہے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۳۷۹۶۹..... حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خالد بن ولید رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے خالد! کسی بدری صحابی کو اذیت نہ دے۔ اگر تو احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرلے اس کے عمل کو نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ لوگ میرے متعلق بحث کرتے ہیں تو میں بھی ان کو جواب دے دیتا ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خالد کو ایذاء نہ دو بے شک وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اور وہ تلوار اللہ نے کفار پر برسادی ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... مذکورہ روایت محل کلام ہے: المعلۃ: ۱۴۷۔

۳۷۹۷۰ ... (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد! آپ کے اصحاب میں سے آپ کے نزدیک افضل کون ہے؟

فرمایا: وہ لوگ جو بدر میں حاضر تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح وہ ملائکہ ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے تھے وہ ہمارے ہاں آسمانوں میں سے سب سے افضل ملائکہ ہیں۔ ابن بشران

۳۷۹۷۱ ...... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اہل بدر تین سو تیرہ تھے اور مہاجرین ان میں سے چھتر تھے اور جنگ بدر ستر ۱۷ رمضان جمعہ کی رات کو پیش آئی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۷۲ ... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ (کشیدگی کی) بات تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اور میرے اصحاب کا کیا معاملہ ہے؟ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کردے تو وہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک دن کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... مذکورہ روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع: ۵۰۸۰۔

۳۷۹۷۳ ... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف اور خالد بن الولید کے درمیان کچھ بات بڑھ گئی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابن عوف! مجھ پر فخر نہ کرو اس بات پر کہ تم ایک دو دن مجھ سے پہلے اسلام لائے ہو۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو میری خاطر چھوڑ دو۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرلے تو وہ میرے صحابہ کی چادر کو نہیں پہنچ سکتے۔ راوی کہتے ہیں: پھر بعد میں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ بات بڑھی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ نے مجھے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے متعلق منع فرمایا تھا اب یہ زبیر رضی اللہ عنہ ان کو گالی دے رہے ہیں! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (دونوں) اہل بدر ہیں اور آپس میں ایک دوسرے پر حق رکھتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۹۷۴ ... موسیٰ بن عقبہ بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز میں ان پر سات تکبیریں کہیں چونکہ وہ بدری صحابی تھے۔ السنن للبیہقی

کلام: ...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اسی طرح منقول ہے مگر یہ غلط ہے کیونکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد ایک طویل مدت تک جیتے تھے۔

قریش

۳۷۹۷۵ ... اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی قوم کو جمع کرو۔ میں نے پوچھا: کیا بنی عدی کو؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں قریش کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے ان کو جمع کیا۔ یہ بات انصار اور مہاجرین کے کانوں میں پڑگئی۔ سب نے کہا:

ضرور قریش کے متعلق وحی اتری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اپنی قوم والوں جمع کرلیا ہے، کیا ان کو آپ کے پاس لے کر آؤں یا آپ باہر ان کے پاس تشریف لائیں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میں ہی ان کے پاس جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نکل کر ان کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا: کیا تم میں تمہارے علاوہ لوگ بھی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہمارے حلیف، ہمارے بھائی بند اور ہمارے غلام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے حلیف (دوستی کا معاہدہ رکھنے والے) ہم ہی میں سے ہیں اور ہمارے غلام بھی ہم میں سے ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: کیا تم سن رہے ہو (سنو)! قیامت کے روز تم میں سے میرے دوست صرف متقی اور پرہیزگار ہی ہوں گے۔ یاد رکھو! میں ایسی صورت حال ہرگز نہ پاؤں کہ قیامت کے روز اور لوگ تو اعمال لے کر آئیں اور تم گناہوں کا بوجھ لے کر آؤ۔ اللہ کی قسم! اللہ کی طرف سے میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔

پھر ارشاد فرمایا: قریش امانت دار ہیں۔ جو ان پر بدی کے ساتھ پیش آئے اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔ ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن جعفر الیزدی فی امالیہ وھو معروف من روایۃ اسماعیل بن عبید بن رفاعہ عن ابیہ عن جدہ رفاعۃ بن رافع وسیأتی فی محلہ

۳۷۹۷۶۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: قریش اس مال (اور حکومت کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ جب ان کو مال ملتا ہے تو وہ پھیلتا ہے اور ان کے علاوہ لوگوں کو ملتا ہے تو نہیں پھیلتا۔ ابراہیم بن سعد

۳۷۹۷۷۔۔۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین قریش کے لوگوں پر دوسرے شہروں میں جانے پر پابندی عائد کردی تھی الا یہ کہ کوئی مقررہ مدت تک کے لئے اجازت لے کر جائے۔ چنانچہ قریش نے اس کی شکایت کی۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (لوگوں کے سامنے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

خبردار! سنو اسلام ایک اونٹ کی مانند ہے جو پہلے بچہ تھا، پھر وہ ثنائی (دو دانتوں والا) ہوا پھر رباعی (چار دانتوں والا) ہوا پھر سداسی (چھ دانتوں والا) ہوا پھر بازل (نویں سال میں داخل) ہوگیا اور اونٹ کی یہ عمر (جوانی والی) نقصان ہی لاتی ہے۔

اب اسلام جوان ہو چکا ہے اور سنو قریش چاہتے ہیں کہ اللہ کے مال کو دوسرے بندوں کے مقابلے ہتھیالیں۔ خبردار! ابن الخطاب کے زندہ ہوتے ہوئے ایسا ہونا ناممکن ہے۔ میں حرۃ گھاٹی (مدینے سے نکلنے کے راستے) پر کھڑا ہوں اور قریش کو ان کی گردنوں اور کمروں سے پکڑ رہا ہوں۔

جہنم میں اوپر نیچے گرنے سے بچانے کے لئے۔ سیف، ابن عساکر

۳۷۹۷۸۔۔۔۔۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت تک نہیں مرے جب تک کہ قریش نے ان کو تھکا نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدینے میں روک دیا تھا اور تمام (قریش) کو وہیں رہنے کی تاکید کردی تھی (۱) آپ رضی اللہ عنہ ان کو فرماتے تھے: **مجھے اس امت پر سب سے بڑا خطرہ تمہارے دوسرے علاقوں میں منتشر ہوجانے کا ہے۔**

چنانچہ اگر ان محصورین مدینے میں سے کوئی آپ سے کسی جہاد میں شرکت کی اجازت چاہتا تو اس کو ارشاد فرماتے: **تجھے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شرکت کا موقع ملا ہے جو تیرے (درجے بلند کرنے کے) لئے کافی ہے۔ اور آج کے زمانے میں غزوہ میں شرکت کرنے سے تیرے لئے زیادہ مناسب یہ ہے کہ تو دنیا کو نہ دیکھے اور نہ دنیا تجھے دیکھے۔**

چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے ان کا راستہ خالی کردیا اور وہ دنیا میں پھیل گئے اور لوگ بھی (اوروں

سے) کٹ کٹ کران سے ملنے لگے۔ محمد اور طلحہ کہتے ہیں: یہ پہلی کمزوری تھی جو اسلام میں داخل ہوئی اور اس سال کا پہلا فتنہ یہی تھا۔

سیف، ابن عساکر

۳۷۹۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حکام قریش میں سے ہوں گے۔ ان کے بہترین لوگ اپنی بہتری پر رہنے والے ہیں اور ان کے برے لوگ بھی اپنی خصلت پر رہنے والے ہیں۔ اور قریش کے بعد جاہلیت کے سوا کچھ نہیں۔

نعیم بن حماد وابن السنی کتاب الاخوۃ

اور یہ معاملہ دوسرے اہل مکہ کے ساتھ نہ تھا۔

۳۷۹۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا:

خبردار سن لو! حاکم وقت قریش میں سے رہیں جب تک وہ تین باتوں کو قائم رکھیں جب بھی فیصلہ کریں عدل کریں، جب بھی عہد و پیمان کریں پورا کریں اور جب بھی ان سے رحم کی اپیل کی جائے وہ رحم کریں پس جو ایسا نہ کریں ان پر اللہ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

مسند ابی یعلی

۳۷۹۸۱..... اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے معام جحفۃ پر خطاب کے دوران فرمایا: لوگو! کیا میں تمہیں، تمہاری جانوں سے زیادہ عزیز نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں گا، اور تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا: قرآن اور اپنی اولاد کے بارے میں، قریش سے آگے نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ ان سے پیچھے رہنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے، قریش کے ایک آدمی کی طاقت دو کے برابر ہے اور نہ قریش سے سمجھ بوجھ کا مقابلہ کرنا وہ تم سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ اگر مجھے قریش کے متکبر ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا کیا مرتبہ ہے۔ قریش کے اچھے لوگ اچھے انسان ہیں اور قریش کے برے لوگ برے انسان ہیں۔

حلیۃ الاولیاء وفیہ ابراھیم بن الیسع واہ

۳۷۹۸۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قریش عرب کے امام و رہنما ہیں ان کے نیک لوگ، نیک لوگوں کے اور ان کے برے لوگ برے لوگوں کے رہنما ہیں، سو ہر ایک کا حق ہے اور ہر حقدار کو اس کا حق دو۔ ابن ابی عاصم فی السنۃ

۳۷۹۸۳..... حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے مصاحف (قرآن مجید) صرف قریش اور ثقیف کے نوجوان لکھا کریں۔ ابو نعیم، مسند الحارث بن الحارث الغامدی

۳۷۹۸۴..... قاضی شریح سے روایت ہے کہ مجھے ابو امامۃ، حارث بن حارث، عمرو بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فقہا کی ایک جماعت میں بتایا، کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو پکارا اور جمع کیا، پھر ان کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: کہ ہر نبی کو اس کی امت میں مبعوث کیا جاتا رہا اور مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا، پھر ایک ایک شخص سے اقرار لینے لگے یہاں تک کہ ان کے آباء و اجداد تک کا نسب بیان کیا، پھر فرمانے لگے: اے فلاں! اپنی فکر کرو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ آپ اس معاملہ میں حضرت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک پہنچے ان سے بھی وہی بات کہی۔

اس کے بعد فرمایا: اے قریش کی جماعت! میں ہرگز ایسے لوگ نہ پاؤں جو میرے پاس آئیں اور وہ جنت کی طرف لے جائے جا رہے ہوں اور تم میرے پاس دنیا کو کھینچ رہے ہو۔ اے اللہ! میں قریش کو اپنی امت کی اصلاح شدہ چیزوں میں فساد کی اجازت نہیں دیتا، پھر فرمایا: آگاہ رہو! تمہارے بہترین رہنما، بہترین لوگ ہیں، اور قریش کے برے لوگ، برے انسان ہیں، اچھے لوگ اچھوں کے اور برے لوگ بروں کے تابع ہوتے ہیں۔ بخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

۳۷۹۸۵..... عبداللہ بن مطیع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے موقعہ پر فرماتے سنا: آج کے بعد کسی قریشی کو قیامت تک باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔ ابن ابی شیبہ، مسلم

۳۷۹۸۶..... حضرت نابغہ جعدی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ایسا نہیں کہ قریش حکمران بنے ہوں اور انصاف نہ کیا ہو، ان

سے رحم کی اپیل کی گئی ہو اور رحم نہ کیا ہو، اور بات کی ہو تو سچ نہ بولا ہو، اور وعدہ کیا ہو تو پورا نہ کیا ہو میں اور باقی انبیاء گنہگاروں کے لئے پیشرو ہیں۔ الزبیر بن بکار و ثعلب فی امالیه و ابن عساکر

۳۷۹۸۷..... (مسند رافع بن خدیج) رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا: میرے پاس اپنی قوم کو جمع کرو، آپ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے گھر کے پاس جمع کیا اور وہ لوگ دروازے پر تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آکر کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ ان کے پاس جائیں گے یا میں انہیں آپ کے پاس لے آؤں؟ آپ نے فرمایا: میں ہی ان کے پاس جاتا ہوں چنانچہ آپ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: کیا تم میں کوئی اور تو نہیں؟ وہ کہنے لگے، جی ہے، ہم میں ہمارے حلیف ہمارے بھانجے اور ہمارے (آزاد کردہ) غلام ہیں، آپ نے فرمایا: ہمارے حلیف ہمارے بھانجے اور ہمارے غلام ہم میں شامل ہیں۔

فرمایا: تم لوگ سنتے ہو کہ تم میں پرہیزگار لوگ میرے دوست ہیں، اگر تم وہ ہو تو بہت اچھی بات ہے ورنہ دیکھو غور کرو! (ایسا نہ ہو کہ) لوگ قیامت کے روز اعمال لائیں اور تم ایسے بوجھ لاؤ جنہیں اپنی پیٹھوں پر لادے چلے آرہے ہو، اور میں تم سے چہرہ پھیر لوں، پھر آپ نے کھڑے کھڑے ہی دونوں ہاتھ بلند کئے اور وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا: لوگو! قریش والے صابر و امانتدار ہیں! تو جس نے ان کے لئے پریشانی اور مصائب تلاش کئے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز منہ کے بل گرائے گا، آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

ابن سعد، بخاری فی الادب والبغوی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن اسمعیل بن عبیداللہ بن رفاعه بن رافع عن ابیه عن جده

۳۷۹۸۸..... (مسند رفاعہ بن رافع الزرقی) رسول اللہ ﷺ نے قریش کو جمع کر کے فرمایا: کیا تم میں کوئی اور ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: کوئی نہیں صرف ہمارے بھانجے، ہمارے آزاد کردہ غلام اور ہمارے حلیف ہیں فرمایا: تمہارے بھانجے تمہی میں شامل ہیں، تمہارے حلیف اور تمہارے آزاد کردہ غلام بھی تم میں شامل ہیں، بے شک قریش سچے اور امانتدار ہیں جس نے ان کے لئے کوئی مصیبت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل گرائے گا۔ الشافعی، ابن ابی شیبه، مسند احمد، الشاشی، طبرانی فی الکبیر، ضیاء بن مقدس کلام الضعیفه ۱۶۷۱

۳۷۹۸۹..... اسی طرح اسمعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا رفاعہ بن رافع سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریشی امانتدار ہیں، جس نے ان کے لئے مصائب تلاش کئے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل گرائے گا۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

رواہ ابن جریر

۳۷۹۹۰..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش سے فرمایا: یہ دین اس وقت تک تم میں رہے گا اور تم ہی اس کے والی وارث ہو گے جب تک تم نے ایسی چیزیں ایجاد نہ کی ہوں جس کی وجہ سے وہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائے، اور ایک روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ اسے تم سے چھین لے گا۔ سو جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تم پر اپنی بری مخلوق مسلط کر دے گا، وہ تمہیں ایسے ختم کریں گے جیسے (لکڑی) دستے کو چھیلا جاتا ہے۔ ابن ابی شیبه، ابن جریر

۳۷۹۹۱..... (مسند ابی موسیٰ) فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک (گھر کے) دروازے پر کھڑے ہوئے جس میں قریش کی ایک جماعت تھی فرمایا: یہ دین قریش میں رہے گا۔ رواہ ابن ابی شیبه

۳۷۹۹۲..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قریش کی ہلاکت تم تاخیر سے پاؤ گے کیونکہ یہ سب سے پہلے ہلاک ہونے والے ہیں، یہاں تک کہ ڈھیر ان میں جوتا ملے گا تو کہا جائے گا: اس جوتے کو اٹھا لو یہ قریش کا جوتا ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۹۹۳..... (مسند علی) حضرت سعد سے روایت ہے کہ ایک شخص قتل ہو گیا آپ ﷺ سے کسی نے کہہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کرے، وہ قریش سے بغض رکھتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبه

۳۷۹۹۴..... زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر ایک قریشی شخص قتل کیا تو فرمایا: آج کے بعد کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا، صرف عثمان کے قاتل سے ایسا سلوک کیا جائے گا، اسے قتل کر دینا، اگر اسے قتل نہ کر سکو تو اسے بکری کی طرح ذبح ہونے کی اطلاع دے دو۔ ابن عدی، ابن عساکر

۳۷۹۹۵...... (مسند انس) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ کسی انصاری کے گھر میں تھے، آپ ﷺ نے دروازے کی چوکھٹیں پکڑ کر فرمایا: قائدین قریش سے ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۹۹۶...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز ہم سے خطاب کیا، فرمایا: لوگو! قریش کو اپنا مقتدا اور رہنما بنانا خود ان سے آگے نہ ہونا، ان سے سیکھنا اور انہیں کچھ نہ سکھانا، قریش کے ایک آدمی کی طاقت دو مردوں کے برابر ہے، ایک قریشی کی امانتداری دو آدمیوں کے برابر ہے لوگو! میں تمہیں اپنے قریبی رشتہ دار علی بن ابی طالب کے ساتھ محبت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، جو میرے بھائی اور چچازاد ہیں، کیونکہ ان سے صرف مومن محبت کرے گا اور منافق نفرت کرے گا، سو جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

رواہ ابن النجار

کلام:...... ذیل اللآلی ۶۲۔

۳۷۹۹۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم انصار کے کسی گھر میں تھے، اتنے میں ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ہم میں سے ہر شخص اپنی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا تا کہ آپ اس کے پاس تشریف فرما ہوں، آپ دروازے میں ہی کھڑے ہو گئے چوکھٹ پر ہاتھ رکھ کر آپ نے فرمایا: مقتدا قریش سے ہیں، ہم پر ان کا حق ہے اور ان پر تمہارا حق ہے جب تک وہ تین چیز پر عمل پیرا رہیں گے۔ انصاف سے فیصلے کریں، وعدے پورے کریں، اور رحم کی درخواست کی جائے تو رحم کریں، تو جو کوئی ان میں سے یہ کام نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ رواہ ابن جریر

”اولادِ ہاشم“

۳۷۹۹۸...... (مسند عثمان) سالم بن ابوالجعد سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ بنی ہاشم کی عزت کیا کرتے تھے۔

(خطیب فی الجامع) چونکہ بنی ہاشم نے اس وقت بھی رسول اکرم ﷺ کا ساتھ دیا جب کہ یہ سب لوگ اسلام سے سرفراز نہیں ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ شعب ابی طالب میں محصور و نظر بند رہے۔ عامر تقی ندوی

۳۷۹۹۹...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں سے رشتہ داروں کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب میں تقسیم کیا، پھر میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے پاس چل کر آئے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ کے یہ ہاشمی بھائی، آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جو انہیں فضیلت دی ہے ہم اس کا انکار نہیں کرتے (لیکن) دیکھیں! آپ نے ہمارے بھائیوں بنی عبدالمطلب کو ہمیں محروم رکھ کر انہیں دیا ہے جب کہ نسب میں ہم اور وہ یکساں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جاہلیت اور اسلام میں میرا ساتھ نہیں چھوڑا (مصنف بن ابی شیبہ) اور ایک روایت میں ہے: انہوں نے جاہلیت و اسلام میں میرا ساتھ نہیں چھوڑا، بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ایک ہیں اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملالیں۔ رواہ ابونعیم

”ھذیل“

۳۸۰۰۰...... (مسند الصدیق) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ بہترین جگہیں جنہوں نے اونٹوں کی گردنوں کو بوجھل کر دیا ہے وہ ھذیل کی عورتیں ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

”عنزۃ“

۳۸۰۰۱..... (مسند عمر) حنظلۃ بن نعیم سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تمہارا کس قبیلہ سے تعلق ہے؟ تو انہوں نے کہا: عنزۃ سے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ عنزہ یہاں کا قبیلہ ہے ان کے خلاف بغاوت کرنے والوں کی مدد کی جائے گی۔
مسند احمد، ابو یعلی طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور

”ربیعۃ“

۳۸۰۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہ سنا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ فرات کے کنارے ربیعہ قبیلہ کے نصاریٰ (عیسائیوں) کی وجہ سے دین کو مضبوط کرے گا، تو میں وہاں جو عربی بھی دیکھتا اسے قتل کردیتا یا وہ مسلمان ہوجاتا۔
ابو عبیدہ، نسائی، ابو یعلی والشاشی وابن جریر، سعید بن منصور

۳۸۰۰۳..... اسی طرح خالد بن معدان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لکھا ایک لشکر بھیجو اور اس کا جھنڈا ربیعہ قبیلے کے کسی شخص کو دو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: وہ لشکر شکست نہیں کھائے گا، جس کا جھنڈا ربیعہ کے کسی شخص کے پاس ہو۔ ابو احمد الدھقانی فی الثانی من حدیثہ ورجالہ ثقات

”قیس“

۳۸۰۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قیس عرب کے جنگجو لوگ ہیں۔ رواہ ابن ابی شبہ

۳۸۰۰۵..... حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! قیس کو ذلیل کر کیونکہ ان کی ذلت اسلام کی عزت ہے اور ان کی عزت وغلبہ اسلام کی ذلت وکمزوری ہے۔ رواہ ابن عساکر

”العرب“

۳۸۰۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے سے ٹیک لگا کر فرمایا: علی! میں تمہیں عربوں سے خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ البزار، طبرانی

”اولاد اسد“

۳۸۰۰۷..... شعبی سے روایت ہے کہ بنی اسد کی چھ عادتیں ایسی ہیں جو مجھے کسی عربی قبیلہ میں نظر نہیں آتیں، اللہ تعالیٰ نے اس قبیلہ کی ایک عورت سے اپنے نبی (رسول اللہ ﷺ) کی شادی کرائی، دونوں کے درمیان سفیر جبرائیل امین تھے، اور اسلام میں سب سے پہلا جھنڈا عبدالرحمٰن بن جحش اسدی کے لئے باندھا گیا، اور پہلی غنیمت جو اسلام میں تقسیم کی گئی وہ عبداللہ بن جحش کی غنیمت تھی، اور ان میں سے ایک شخص جو جھک کر چلتا تھا اور جنتی ہے وہ عکاشہ بن محصن اسدی ہیں۔ اور سب سے پہلی بیعت ابوسنان عبداللہ بن وھب نے کی، وہ کہنے لگے: یارسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھایئے میں بیعت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کس بات پر؟ عرض کیا: جو آپ کے دل میں ہے، آپ نے فرمایا: میرے دل میں کیا ہے؟

عرض کیا: فتح یا شہادت، آپ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ آپ نے انہیں بیعت کیا، پھر لوگ بیعت کرنے لگے اور ساتھ ساتھ کہہ رہے تھے: ابوسنان کی بیعت کے مطابق، اور وہ سات مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ ابن عساکر وسندہ صحیح

''اشعری''

۳۸۰۰۸..... یعلیٰ بن اشدق عبداللہ بن جراد سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہم روانہ کی جس میں قبیلہ ازد اور اشعری تھے تو یہ لوگ صحیح سلامت اور غنیمت لے کر لوٹے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے پاس، قبیلہ ازد اور اشعری آئے ہیں جن کے چہرے اچھے اور منہ خوشبودار ہیں وہ نہ خیانت کرتے ہیں اور نہ بزدلی سے کام لیتے ہیں۔

ابونعیم وقال هذا وهم وصوابه: عبدالله بن جراد انه قال بعث رسول الله ﷺ سرية

۳۸۰۰۹..... (مسند انس) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک قوم آئے گی جن کے دل نرم ہوں گے چنانچہ اشعری آئے اور ان میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو وہ لوگ اشعار پڑھنے لگے: ہم کل، دوستوں سے ملیں گے، محمد (ﷺ) اور ان کی جماعت سے ملیں گے۔

رواه ابن ابی شیبه

''بنوسلمۃ''

۳۸۰۱۰..... جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بنی سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جد بن قیس، باوجود یہ کہ ان میں بخل کی صفت ہے اور بخل سے بڑھ کر کون سی بیماری ہوگی! بلکہ تمہارا سردار سفید رنگ والا بشر بن البراء ہے۔ رواه ابونعیم

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۸۔

''بیعت عقبہ والے''

۳۸۰۱۱..... (مسند حذیفہ بن یمان) ابوطفیل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور بیعت عقبہ والے کسی شخص کے درمیان کوئی رنجش ہوگئی، فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں بتاؤ کہ بیعت عقبہ والے کتنے افراد تھے؟ تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: ہمیں بتایا جاتا تھا کہ وہ چودہ افراد تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی ان لوگوں میں تھا وہ پندرہ آدمی تھے، اور میں اللہ تعالیٰ کی گواہی دے کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جماعت ہیں دنیا میں بھی اور (آخرت میں) اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔

رواه ابن ابی شیبه

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو، اور دو اور افراد کو شمار نہیں کیا۔

''بنوامیہ''

۳۸۰۱۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: یہ حکومت بنی امیہ میں رہے گی جب تک ان کے درمیان دو تیر نہ ٹکرائے، اور جب دو تیر ٹکرا گئے تو پھر قیامت تک ان سے نکل جائے گی۔ رواه ابونعیم

۳۸۰۱۳..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر دین کے لئے ایک آفت ہے اور اس دین کی آفت بنی امیہ ہے۔

نعیم ابن حماد فی الفتن

۳۸۰۱۴ ...سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی امیہ کو منبروں پر دیکھا تو آپ کو ناگوار گزرا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی بھیجی کہ انہیں تو دنیا ہی ملی ہے چنانچہ آپ کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" اور جو خواب ہم نے آپ کو دکھایا وہ لوگوں کے لئے آزمائش ہے"۔ابن ابی حاتم وابن مردویہ، فی الدلائل،ابن عساکر

"بنواسامۃ"

۳۸۰۱۵ ...حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو اسامہ مجھ سے اور میں ان سے تعلق رکھتا ہوں، جیسا تم ان کے لئے مناسب سمجھوان کی قدردانی کرو اور انہیں فضیلت دو۔ دارقطنی فی الافراد

بنی مدلج

۳۸۰۱۶ ...خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عسفان میں کھڑے ہوئے، تو ایک شخص کہنے لگا: کیا آپ کو بنی مدلج کی عقلمند عورتوں اور اونٹوں کے چمڑوں کی ضرورت ہے؟ اور لوگوں میں بنی مدلج کا ایک شخص تھا جس نے آپ کے چہرے سے یہ بات جانچ لی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کا دفاع کرنے والا بہترین شخص وہ ہے جو دفاع میں گناہ کی حد تک نہ پہنچے۔طبرانی، ابونعیم

اسلم وغفار

۳۸۰۱۷ ...(مسند خفاف بن ایماء الغفاری) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھایا تو فرمایا: قبیلہ اسلم اللہ اسے محفوظ رکھے، قبیلہ غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے، پھر (ہم سے) مخاطب ہوکر فرمانے لگے: یہ میں نے نہیں کہا لیکن اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۱۸ ...(مسند سلمۃ بن الاکوع) ایاس بن سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے لوگ بیمار پڑ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیہات میں چلے جاؤ وہ عرض کرنے لگے: ہم واپس لوٹنا پسند نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے دیہاتی ہو اور ہم تمہارے شہری، تم جب ہمیں بلاؤ گے تو ہم تمہیں جواب دیں گے اور ہم جب تمہیں بلائیں گے تو تم جواب دوگے تم جہاں بھی رہو مہاجر ہو۔رواہ ابونعیم

فارس

۳۸۰۱۹ ...حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: جب تم مشرق کی جانب سے سیاہ پرچم آتے دیکھو تو فارس کے ان لوگوں کی عزت کرو، کیونکہ ہماری حکومت ان کے ساتھ ہے۔ابونعیم، فیہ داؤد ابن عبدالجبار الکوفی متروک

"ازدوبکر بن وائل"

۳۸۰۲۰ ...حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چار سو مرد اور چار سو قبیلہ ازد کے گھرانے کے لوگ آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازدیوں کو خوش آمدید، جن کے چہرے سب لوگوں سے اچھے ان کے دل سب سے بہادر، اور امانت میں سب سے عظیم ہیں، تمہارا اشعار یا مبرور ہے۔ابن عدی، ابن عساکر

جنگ میں مجاہدین جو (شارٹ کٹ) مختصر نام آپس میں استعمال کرتے ہیں اسے شعار کہا جاتا ہے یہ لوگ ''یا مبرور'' استعمال کرتے تھے۔

عامر تقی ندوی

۳۸۰۲۱ ...... (مسند عبدالرحمٰن بن معاویہ) ابوعمران محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہے فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت دیکھی جو آئی تھی فرمایا: قبیلہ ازد مسلمان ہوگیا، ان کے چہرے خوبصورت، منہ میٹھے، اور ملاقات کے زیادہ مخلص ہیں، اور گھوڑوں کا ایک ریوڑ آتے دیکھا، تو فرمایا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے عرض: کیا قبیلہ بکر بن وائل ہے فرمایا: اے اللہ! ان کے شکستوں کو جوڑ، اور ان کے منتشر لوگوں کو پناہ دے اور ان میں سے کسی سائل کو (خالی ہاتھ) واپس نہ بھیج۔

رواہ الدیلمی

''مزینہ''

۳۸۰۲۲ ...... سعد بن ابی الغادیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا، فرمایا: کس (قبیلہ) کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مزینہ کا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی تو دوسرا جنازہ گزرا، فرمایا: یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مزینہ کا پھر تھوڑی دیر تشریف فرما ہوئے کہ تیسرا جنازہ گزرا، فرمایا: یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مزینہ کا، فرمایا: عنقریب قبیلہ مزینہ دیکھ لے گا کہ اس کے جن نوجوانوں نے ہجرت کی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت یافتہ تھے وہ جلد ختم ہو جائیں گے، مزینہ دیکھ لے گا کہ دجال کا زمانہ ان میں سے کوئی بھی نہیں پائے گا۔ ابن عساکر وقال غریب جدا، لم اکتبه الا من هذا الوجه

مضر جن کا تعلق بنی عدنان سے تھا ان کے دو بیٹے تھے، قیس اور الیاس، ان میں سے الیاس کی اولاد، خندف کے نام سے بھی مشہور تھی جو ان الیاس کی بیوی کا نام تھا، الیاس کی اولاد میں، طابخہ، مدرکہ اور قمعہ تھے طابخہ کی اولاد میں مزینہ، ضبہ اور تمیم تھے۔ جزیرۂ عرب عامر تقی ندوی

''جہینۃ''

سبا کے دو بیٹے تھے کہلان اور حمیر اور حمیر کے چار بیٹے تھے شعبان، زید الجمہور، مسکاسک اور قضاعہ (تابعہ) پھر قضاعہ کے چھ بیٹے تھے، (۱) مہرہ، (۲) جرم، (۳) جہینہ، (۴) تنوخ، (۵) عذرہ، اور نہد۔ حوالہ بالا عامر تقی ندوی

۳۸۰۲۳ ...... مسند بشر بن عرفطۃ بن خشخاش الجہنی انہیں بشیر بھی کہا جاتا ہے ان سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے قبائل کو اسلام کی دعوت دی، تو قبیلہ جہینہ اور ان کے پیروکار ہزار کی تعداد میں آئے، انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ اور جنگوں میں حاضر رہے، تو بشر بن عرفطۃ نے اپنے اشعار میں کہا:

فتح کی صبح ہم نے حضرت محمد ﷺ کے پاس، لوگوں کے آگے ہزار کی تعداد میں پیش پیش تھے، ہم نے مردوں کی تعداد میں اضافہ کردیا، ہم نے اپنے سے پہلے ہزار کی تعداد میں مسلمان ہونے والے نہ پائے، یہ باعزت عرش والے کی نعمت ہے سو ہمارے رب نے ہمیں ہدایت دی اور ہم پر اپنا فضل وکرم کیا، ہم سخت زمین میں محمد ﷺ کے سامنے (لڑتے ہوئے) ایسے لشکروں کو تلواروں سے مار رہے تھے جو سرکش اور زیادہ ظالم تھے، جب ہم ان تلواروں کو جنگ کے لئے سونت رہے تھے تو وہ نیاموں سے باہر تھیں یا ان سے خون ٹپک رہا تھا، حنین کے روز کی سختی میں ہم موجود تھے وہ دن موت لانے والا تاریک تھا، محمد ﷺ کے اردگرد ہمیں ایسے لشکر لے کر چلے جنہوں نے صرف نشانزدہ چتکبرے گھوڑے پائے تھے۔ ابن ابی الدنیا فی المغازی والحسن بن سفیان ویعقوب بن سفیان، والبغوی، وقال: اسناده مجهول، ابونعیم، خطیب فی المؤتلف، ابن عساکر

۳۸۰۲۴ ...... شعبی سے روایت ہے کہ سب سے پہلے نبی ﷺ کے ساتھ جہینہ نے قبیلوں کو جمع کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

''بنی عامر''

۳۸۰۲۵ ..... (مسند ابی جحیفۃ) ہم بطحاء میں رسول اللہ ﷺ کے سرخ خیمہ میں آپ کے پاس آئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا: بنی عامر (کے لوگ ہیں) فرمایا: خوش آمدید! تم میرے لوگ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

''حمیر''

۳۸۰۲۶ عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے کسی کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر فرمایا: آج مجھ سے جو بھی اپنے نسب کے بارے میں پوچھے گا میں اسے اس کے نسب والوں کے ساتھ ملادوں گا۔ تو ہم لوگ دیکھتے ہوئے گردنیں بلند کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: عمرو بن مرہ ہوسکتا ہے یہاں سے ایک قوم آئی جن سے تم ہو، تو جب بھی کوئی آتا تو میں ان کی طرف لپکنے کی کوشش کرتا، تو رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین بار فرمایا: وہ نہیں ہیں۔ پھر میری قوم سامنے ہوئی، تو آپ نے فرمایا: وہ یہی ہیں، میں ان کی طرف لپکا، میں نے کہا: یہ قوم کس (جد) سے ہے؟ انہوں نے کہا: حمیر تو عمرو بن مرہ اس پر قائم رہے۔ رواہ ابن عساکر

نوح علیہ السلام کے تین بیٹے، حام، سام، اور یافث تھے، سام سے آرام اور ارفخشد پیدا ہوئے ان سے ابرہیم اور قحطان پیدا ہوئے، قحطان سے سبا اور سبا سے کہلان اور حمیر پیدا ہوئے۔ عامر تقی ندوی

''قضاعہ''

(حمیر کے چار بیٹے تھے، شعبان، قضاعہ (بتابعہ) زید الجمہور اور سکاسک۔

۳۸۰۲۷ ..... عمرو بن مرۃ جہنی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں کوئی معد سے ہو تو کھڑا ہوجائے، میں اٹھا تو فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، میں نے عرض کیا: ہم کس (جد) سے ہیں؟ فرمایا: تم شہور نسب قضاعہ بن مالک بن حمیر سے ہو جو لوگوں میں اجنبی نہیں۔ الشاشی، ابن عساکر وسندہ حسن

ملے جلے قبائل

۳۸۰۲۸ عمرو بن عبسۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سکون، سکاسک مدینہ کے بالائی حصہ کے آس پاس کے لوگوں، اور ردمان کے بادشاہوں کے لئے دعا کی۔ ابن عساکر، ابویعلی

۳۸۰۲۹ ..... عبدالرحمن بن ابی بکرۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے: آپ کے ہاتھ پر قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کی چوریاں کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ بھلا اگر قبیلہ اسلم غفار اور جہینہ، بنی تمیم، بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوجائیں تو پھر نقصان اور خسارہ اٹھائیں گے، وہ کہنے لگے جی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ان سے بہت بہتر ہیں۔ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۳۰ ..... (اسی طرح) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر جہینہ، اسلم اور غفار، بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعۃ سے اچھے ہوں، آپ نے آواز بلند کی۔ لوگوں نے کہا: وہ نقصان اور خسارے میں رہے، آپ نے فرمایا: یقیناً وہ بنی تمیم بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعۃ سے بہتر ہیں۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، بخاری، مسلم

۳۸۰۳۱ ... (مسند ابی ہریرۃ) رسول اللہ ﷺ کے پاس قبائل کا ذکر ہوا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہوازن کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: پھول ہے جو انتہائی سرخ ہوتا ہے، لوگوں نے عرض کیا: بنی عامر کے بارے کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: چتکبرا اونٹ ہے جو درخت کی شاخیں کھاتا ہے، لوگوں نے عرض کیا: تمیم کے بارے کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمیم سے بھلائی کا ارادہ کیا ہے، وہ ثابت قدم، بڑی کھوپڑیوں والے، عقل سے بھرے ہوئے، زمین پر پھیلے ہوئے سرخ پہاڑ کی مانند ہیں۔ لوگوں میں سے جس نے ان کا قصد کیا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، آخری زمانہ میں دجال کے لئے سب سے سخت ہوں گے۔ الرامھرمزی فی الامثال و رجالہ ثقات

۳۸۰۳۲ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: خلافت قریش میں، قضاء وفیصلہ انصار میں، اذان حبشہ میں، سختی قضاعہ میں اور جلدی یمنیوں میں اور امانت دارازدیوں میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۰۳۳ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا، عرب کی ایک جماعت آپس میں فخر کررہی تھی، مجھے رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت دی، میں اندر آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ابودرداء! یہ شور کیسا ہے؟ جو میں سن رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یہ کچھ عرب ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحن میں فخر کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابودرداء جب فخر کرو تو قریش پر کرو، اور تعداد میں تمیم پر، اور لڑائی میں قیس پر فخر کرنا، آگاہ رہنا، ان کے چہرے کنانہ، ان کی زبانیں اسد، اور ان کے گھڑسوار قیس ہیں، ابودرداء! اللہ تعالیٰ کے بہت سے گھڑسوار آسمانوں میں ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے دشمنوں سے جنگ کرتا ہے اور وہ فرشتے ہیں اور (اس کے) بہت سے گھڑسوار اس کی زمین میں ہیں جن سے وہ اپنے دشمنوں سے جنگ کرتا ہے اور وہ "قیس" ہے، ابودرداء! آخری شخص جو دین کا دفاع کرے گا جب کہ دین کا صرف نام اور قرآن کے صرف حروف رہ جائیں گے وقیس کا ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قیس میں سے کس قبیلہ سے ہوگا؟ فرمایا: سلیم سے۔

ابن عساکر وقال: غریب جدا، ابن ابی شبہ

باب......جگہوں کے فضائل

مکہ......اللہ تعالیٰ اس کی شان وعظمت میں اضافہ فرمائے

۳۸۰۳۴ موسیٰ بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ آتے ارکان ادا کرچکنے کے بعد فرماتے: (مکہ!) تو ٹھہرنے اور قیام کا گھر نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۰۳۵ ... طلق بن حبیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکہ والو! اللہ تعالیٰ کے حرم کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! جانتے ہو اس شہر میں کون رہتا تھا؟ اس میں فلاں کے بیٹے رہتے تھے تو انہوں نے اس کے حرم کو حلال کرلیا تو وہ ہلاک کردیئے گئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا عرب کے قبائل کا ذکر کیا، پھر فرمایا: میں کسی گناہ کی جگہ دس برائیاں کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ یہاں حرم میں ایک گناہ بھی کروں۔

ابن ابی شیبہ، ابن حبان

۳۸۰۳۶ خثیم سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور آپ مروۃ میں لوگوں میں جائیداد تقسیم کررہے تھے، عرض کرنے لگے: امیر المومنین! میرے اور میری اولاد کے لئے ایک جگہ مخصوص کردیں، فرماتے ہیں: حضرت عمر نے ان سے چہرہ پھیر لیا اور فرمایا: یہ اللہ کا حرم ہے یہاں کا مجاور اور باہر سے آنے والا برابر ہیں۔ رواہ ابن سعد

۳۸۰۳۷ ... (اسی طرح) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں کسی جگہ ستر گناہ کروں یہ مجھے مکہ میں ایک غلطی کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۰۳۸ (اسی طرح) ابن الزبیر سے روایت ہے فرمایا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: مسجد حرام کی نماز دوسری مسجدوں

میں پڑھی جانے والی نماز کے مقابلہ میں ہزار درجہ افضل ہے صرف رسول اللہ ﷺ کی مسجد کیونکہ اس کی، اس کے مقابلہ میں سو درجہ فضیلت ہے۔

سفیان بن عیینہ فی جامعہ

۳۸۰۳۹...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے زمین میں اللہ کی سب سے محبوب جگہ کا علم ہے اور وہ بیت اللہ اور اس کا اردگرد (یعنی حرم) ہے۔ الفاکھی

۳۸۰۴۰...... عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام مخزومی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج کے دوران دیکھا آپ ﷺ اپنی سواری کو روک کر ٹھہرے ہوئے تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! تو اللہ کی سب سے بہتر زمین ہے۔

ابن سعد، ابن عساکر

۳۸۰۴۱...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما، ہمارے دائیں بائیں اور ہمارے حجاز میں برکت عطا فرما، تو آپ کے سامنے ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارے عراق میں، آپ نے اس کی طرف کوئی التفات نہیں کیا، جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے اسی طرح کی دعا کی، تو وہی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارے عراق میں، تو آپ علیہ السلام نے اسے کوئی جواب نہ دیا، جب تیسرا روز ہوا، تو وہی شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارے عراق! تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا، وہ شخص روتا ہوا چل دیا، آپ علیہ السلام نے اسے بلایا اور فرمایا! کیا تم عراقی ہو؟ وہ عرض کرنے لگا: جی ہاں! فرمایا: میرے والد ابراہیم علیہ السلام نے ان کے خلاف بددعا کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ ایسا نہ کریں، کیونکہ میں نے ان لوگوں میں اپنے علم کے خزانے رکھے اور ان کے دلوں میں رحمت کو بسا دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۴۲...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سب سے پہلے کون سی مسجد زمین میں بنائی گئی؟ فرمایا: مسجد حرام، میں نے عرض کیا: پھر کون سی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا ان کے دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا چالیس سال، فرمایا: پھر جہاں تمہیں نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں پڑھ لینا وہی مسجد ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۴۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (مکہ) حرم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس روز سے حرمت عطا فرمائی جس دن آسمانوں وزمین کو پیدا فرمایا، اور یہ دو پہاڑ رکھ دیئے، یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، اور میرے لئے صرف دن کی گھڑی بھر حلال ہوا، نہ اس کے کانٹے توڑے جائیں، نہ اس کے شکار کو بدکایا جائے، اور نہ حلال کے لئے اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ گری پڑی چیز کوئی اٹھائے ہاں جو اعلان کرنے والا ہو، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول! مکہ والے اذخر گھاس کے بغیر گزارا نہیں کر سکتے، جو ان کے لوہاروں اور ان کے گھروں کے کام آتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں سوائے اذخر کے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۴۴...... ابوجعفر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب پہلے آتے تو مقام ابطح میں اترتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۴۵...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں میں دو وادیاں بہترین ہیں، ایک مکہ کی اور دوسری ہندوستان کی وادی جس میں آدم علیہ السلام اترے جہاں سے خوشبو لائی جاتی ہے جو خوشبو تم لگاتے ہو، اور لوگوں میں دو وادیاں بری ہیں، احقاف کی وادی اور حضر موت کی وادی جسے برھوت بھی کہتے ہیں اور لوگوں کے لئے بہترین کنواں زمزم کا ہے اور برا کنواں، برھوت کا ہے وہیں کفار کی ارواح جمع ہوتی ہیں۔

الازرقی وابن ابی حاتم

۳۸۰۴۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکہ والو! اپنے گھروں کو دروازے نہ بناؤ تاکہ باہر سے آنے والا جہاں چاہے اتر پڑے۔

مسدد وابن زنجویہ فی الاموال

۳۸۰۴۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاجیوں کے سامنے مکہ کے گھروں کو بند کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ وہ جس گھر کو فارغ پاتے ہیں اس کے بارے میں متردد ہوتے ہیں۔ ابوعبید وابن زنجویہ وعبد بن حمید

کعبہ

۳۸۰۴۸..... (مسند الصدیق) حضرت ابوہریرۃ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمان دیا کہ اس سال کے بعد کوئی قریشی بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف کرے اور نہ اس سال کے بعد کوئی مشرک طواف کرنے پائے۔

رستہ فی الایمان

۳۸۰۴۹..... عبدالرحمن بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے ایام منیٰ مکہ میں کھڑے ہو کر فرمایا: یمن والو! دو ظلمتوں سے پہلے ہجرت کرلو ایک حبشی جو نکل کر میری اس جگہ تک پہنچ جائیں گے۔ نعیم بن حماد

۳۸۰۵۰..... عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی یزید لیثی سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بیت اللہ کے آس پاس کوئی دیوار نہیں تھی، لوگ بیت اللہ کے اردگرد نمازیں پڑھتے، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ خلافت ہوا آپ نے اس کے آس پاس دیوار بنادی، عبیداللہ فرماتے ہیں: اس کی دیوار چھوٹی تھی، جسے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بنایا۔ بخاری

فاکہی فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ اور صدیق اکبر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں مسجد حرام گھروں سے گھری ہوئی تھی جب لوگوں کے لئے تنگی ہوئی تو حضرت عمر نے اسے وسیع کردیا اور اس کے اردگرد معمولی لمبائی کی دیوار بنادی، دیواروں پر چراغ رکھے جاتے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور وسعت کردی، پھر حضرت عبداللہ بن زبیر نے وسعت کی، اس کے بعد ابوجعفر منصور اور پھر اس کے بیٹے مہدی نے وسعت کی۔

علی تھانوی

۳۸۰۵۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کعبہ کے دروازے پر خطبہ دیا فرمایا: جو بھی اس گھر کے پاس آئے اور اسے صرف نماز کے لئے اٹھنا پڑے، یہاں تک کہ وہ حجر اسود کا استلام کرلے تو اس کے سابقہ گناہوں کے لئے کفارہ بن جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۵۲..... حسن بصری سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ کعبہ میں ہر زرد سفید چیز تقسیم کردوں، تو مجھ سے ابی بن کعب نے کہا: آپ کے لئے ایسا کرنا ٹھیک نہیں، میں نے کہا کیوں؟ تو وہ بولے: کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مال کی جگہ بیان کردی اور رسول اللہ ﷺ نے اسے برقرار رکھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تم نے سچ کہا۔ عبدالرزاق والازرقی فی اخبار مکۃ

۳۸۰۵۳..... ابونجیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہر سال بیت اللہ کا غلاف اترواتے اور اسے حاجیوں میں تقسیم کردیتے۔ الازرق، عبدالرزاق

۳۸۰۵۴..... ابن المسیب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب وہ بیت اللہ کو دیکھتے فرماتے سنا: اے اللہ! تو سلامتی دینے والا ہے تیری طرف سے سلامتی ہے تجھ تک سلامتی ہے اے ہمارے رب! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

ابن سعد ابن ابی شیبہ، الازرقی، بیہقی

۳۸۰۵۵..... عبدالعزیز بن ابی داؤد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے قریش کی جماعت! سبزہ زاروں سے مل جاؤ وہ تمہارے دودھ کو زیادہ بڑھانے اور تمہارے بوجھوں کو بہت کم کرنے کا باعث ہے۔ اور فرماتے: میں مکہ میں کوئی غلطی کروں وہ مجھے ان ستر غلطیوں سے جو مکہ سے باہر کروں زیادہ گراں بار لگتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۰۵۶..... حسن سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب نے کعبہ کا ذکر کر کے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ تو صرف پتھر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے زندوں کے لئے بطور قبلہ نصب فرمایا ہے اور ہمارے مردے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ المروزی فی الجنائز

۳۸۰۵۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص اس گھر (بیت اللہ) کی طرف گیا، اور صرف اس کے پاس نماز اور حجر اسود کے استلام (چومنے) کے لئے اٹھا تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ مٹادے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۰۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سب لوگوں کے چلے جانے کے بعد صرف تین دن (مکہ) قیام کرو۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۸۰۵۹..... (اسی طرح) مالک بن دینار سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے بصرہ میں جس نے ایک گھر سجایا وہ خضیراء مجاشع بن مسعود السلمی کی بیوی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے خاوند کو لکھا: مجھے پتہ چلا ہے کہ خضیراء نے کعبہ کی طرح ایک گھر سجایا ہے میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جیسے ہی تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے اور تم وہاں موجود ہو تو اس گھر کی توہین کرنا، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ بیھقی فی شعب الایمان

۳۸۰۶۰..... حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ بصرہ میں ایک عورت ہے جسے خضیراء کہا جاتا ہے اس نے ایک گھر آراستہ کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا: حمد وصلاۃ کے بعد! مجھے اطلاع ملی ہے کہ خضیراء نے ایک گھر سجایا ہے جب تمہیں میرا یہ خط ملے تو اس کی توہین کرنا اللہ تعالیٰ اس کی توہین کرے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ عبدالرزاق، بیھقی

۳۸۰۶۱..... نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ملی کہ عبداللہ بن عمر کی بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کمروں کو منقش کپڑوں وغیرہ سے ڈھانپ رکھا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پھاڑنا چاہا، ان لوگوں کو پتہ چلا تو انہوں نے وہ کپڑے اتار لئے، جب حضرت عمر تشریف لائے تو کچھ بھی نہ پایا، فرمانے لگے: لوگوں کو ہمارے پاس جھوٹی خبریں لانے سے کیا ملتا ہے؟ عبدالرزاق، بیھقی

۳۸۰۶۲..... مسند عمر ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت اللہ پر قبطی غلاف چڑھاتے تھے۔ الجندی فی فضائل مکۃ

۳۸۰۶۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے قریش سے فرمایا: کہ تم سے پہلے اس گھر کے ذمہ دار عمالقہ تھے تو انہوں نے اس کے بارے میں سستی کی اور اس کی عظمت نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر ان کے بعد جرھم اس کے ذمہ دار بنے تو انہوں نے بھی کسلمندی سے کام لیا اور اس کی عظمت نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی ہلاک کر دیا، سو تم نہ سستی کرنا اور نہ اس کی بے حرمتی کرنا۔

الازرقی وابن خزیمۃ بیھقی فی الدلائل

۳۸۰۶۴..... قتادہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم سے ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے: اے قریش کی جماعت! اس گھر کے تم سے پہلے کچھ لوگ ذمہ دار ہوئے پھر جرھم کے افراد اس کے ذمہ دار ہوئے تو انہوں نے اس کے رب کی نافرمانی کی، اور اس کے حق کی ناقدری کی، اور اس کی حرمت کو حلال کر لیا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا، پھر تم لوگ قریش کی جماعت! اس کے ذمہ دار ہوئے، سو تم اس کے رب کی نافرمانی نہ کرنا، اور نہ اس کی حق تلفی کرنا اور نہ اس کی حرمت کو حلال سمجھنا، اس میں ایک نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسری سو جگہوں کی نماز سے افضل ہے اور جان لو! کہ اس میں گناہوں کی بھی یہی مقدار ہے۔ ابن ابی عروبۃ

۳۸۰۶۵..... (اسی طرح) ابو نجیح سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت مال سے کعبہ پہ کتان کے سفید باریک کپڑے کا غلاف چڑھایا، آپ اس کے بارے میں مصر لکھتے تو وہاں یہ کپڑے تیار کئے جاتے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کے بعد (بھی یہی طریقہ جاری رکھا) پھر جب امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دور آیا تو آپ نے دو غلاف چڑھائے، ایک قبطی کپڑا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا، اور ریشم کا کپڑا، چنانچہ ریشم کا غلاف دس محرم کے روز چڑھایا جاتا اور کتان کا باریک سفید قبطی غلاف رمضان کے آخر میں چڑھایا جاتا۔ الازرقی

۳۸۰۶۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب جرھم کے بعد بیت اللہ منہدم ہو گیا تو قریش نے اس کی تعمیر کی، پھر جب انہوں نے حجر اسود رکھنے کا ارادہ کیا تو اس کے رکھنے میں ان کا جھگڑا ہو گیا کہ اسے کون رکھے، اس کے بعد اس پر اتفاق ہو گیا کہ جو شخص سب سے پہلے اس دروازے سے داخل ہوگا (وہی حجر اسود رکھے گا) تو رسول اللہ ﷺ باب بنی شیبہ سے داخل ہوئے، آپ نے ایک کپڑا منگوایا اور اپنے ہاتھ سے اس میں حجر اسود رکھا، اور ہر قبیلہ کے سردار سے فرمایا کہ وہ کپڑے کے کنارے کو پکڑ کر اوپر اٹھائے پھر آپ نے دیوار میں وہ پتھر رکھ دیا۔

حاکم، الدورقی

۳۸۰۶۷ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ارمینیہ سے متوجہ ہوئے آپ کے ساتھ سکینہ تھی جو بیت اللہ کی نشاندہی کر رہی تھی جیسے مکڑی اپنا گھر بناتی ہے آپ نے سکینہ کے نیچے سے کھدائی کی۔ آپ نے بنیادوں کو ظاہر کیا ان میں ایک بنیاد تیس آدمیوں سے کم حرکت نہیں کرتی تھی۔

سفیان بن عیینه في جامعه، سعید بن منصور وعبد بن حمید، وابن المنذر وابن ابی حاتم والازرقی، حاکم

یعنی تین مضبوط چٹانیں تھیں کہ انہیں سرکانے کے لئے تیس آدمی درکار ہوتے۔

۳۸۰۶۸ .. حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابراہیم (بیت اللہ کی تعمیر کے لئے) متوجہ ہوئے اور فرشتہ، سکینہ اور لٹورا رہنما تھے، تو انہوں نے ایسے گھر بنایا جیسے مکڑی گھر بناتی ہے، آپ نے اس کی وہ بنیادیں جو ظاہر ہوئیں وہاں سے اونٹ کی پسلیوں جیسی کھدائی کی، اس چٹان کو حرکت دینے کے لئے تیس آدمی درکار تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا: اٹھو اور میرے (احکام کی بجا آوری کے) لئے گھر تعمیر کرو، عرض کیا: میرے رب! کہاں؟ فرمایا: ہم تمہیں دکھا دیں گے، اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا جس میں سے ایک سر ابراہیم علیہ السلام سے گفتگو کرنے لگا: ابراہیم! تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس بادل کی مقدار نشان لگاؤ، چنانچہ آپ اسے دیکھتے گئے اور اس کے اندازے سے نشان لگاتے گئے، تو اس سر نے آپ سے کہا: کیا آپ نے نشان لگا لئے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تو وہ بادل چھٹ گیا، تو آپ نے زمین پر بنی بنیادوں کو صاف کیا، یوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی۔ رواه الازرقی

۳۸۰۶۹ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو عرض کیا: میرے رب! میں نے تعمیر کر دی، اب ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتائیں اور انہیں ظاہر کریں اور ہمیں سکھا دیں، تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا جنہوں نے آپ کو حج کرایا۔ ابن جریر في تفسیره

۳۸۰۷۰ (مسند حویطب بن عبدالعزی) ابن ابی نجیح اپنے والد حویطب بن عبدالعزی سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں کعبہ کے صحن میں بیٹھے تھے تو ایک عورت بیت اللہ میں آ کر اپنے خاوند سے پناہ طلب کرنے لگی، اتنے میں اس کا خاوند آ گیا اس نے (اسے کھینچ کر مارنے کے لئے) اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہ خشک ہو گیا میں نے اسے جاہلیت میں دیکھا کہ اس کا ہاتھ شل ہو چکا تھا۔ رواه ابو نعیم

۳۸۰۷۱ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اس گھر میں آل زبیر کے ایک شخص کے ہاتھوں آگ لگے گی۔

رواه ابن عساکر

۳۸۰۷۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: زمین میں حجر اسود اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کی طرح ہے جس نے اسے چھوا گویا وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتا ہے۔ ابن جریر في تهذیبه

۳۸۰۷۳ .. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو فرشتوں کی آپ سے ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگے: آدم! کیا آپ نے حج کر لیا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہ بولے: ہم نے آپ سے دو ہزار سال پہلے حج کر لیا ہے۔

رواه ابن ابی شیبه

”ذیل فضائل کعبہ“

۳۸۰۷۴ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ تھام کر فرمایا: اگر تمہاری قوم میں (اس کی تعمیر کے) دوران تعمیر ہے تو کر اسے دوبارہ اس کی تعمیر کرتے وقت) مقام حجر کو اس کے ساتھ ملا دیتا کیونکہ یہ اسی کا حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے اس کی تعمیر میں خرچ کی تنگی ہونے پر میں اس کے دو دروازے بنا دیتا، اور اسے زمین کے ساتھ ملا دیتا تمہاری قوم نے اس کا دروازہ اس لئے اونچا رکھا تاکہ جسے وہ چاہیں اسے داخل کریں اور میں اس کے خزانے خرچ کر دیتا۔ رواه ابن عساکر

۳۸۰۷۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ تھام کر فرمایا: اگر تمہاری قوم نئی نئی کفر سے تائب نہ ہوئی ہوتی تو میں کعبہ کو گرا کر پھر سے اس کی تعمیر کرتا۔ اور اس جیسا مفہوم ذکر کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۷۶...... (مسند السائب بن خباب) فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو عثمان بن طلحہ سے فرماتے سنا جب آپ انہیں کعبہ کی چابی دے رہے تھے: لو! پھر چابی غائب کردی، فرماتے ہیں اسی وجہ سے چابی غائب ہوجاتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر

۳۸۰۷۷...... زہری سے روایت ہے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے ان سے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عثمان بن طلحہ سے فرماتے سنا جب آپ انہیں کعبہ کی چابی دے رہے تھے، "لو" پھر آپ نے چابی غائب کردی، فرماتے ہیں اسی وجہ سے چابی گم ہوجاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۷۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری قوم نے بیت اللہ کی شان میں کوتاہی کی، اگر ان کا زمانہ شرک قریب نہ ہوتا تو میں ان کی چھوڑی ہوئی عمارت کو اس سے ملا دیتا، اگر تمہاری قوم کی رائے اسے تعمیر کرنے کی ہو تو میرے پاس آنا میں تمہیں بتاؤں گا کہ انہوں نے کیا چھوڑا تھا، تو آپ نے انہیں وہ جگہ دکھائی جو سات ہاتھ کے قریب تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں زمین سے ملے ہوئے اس کے دو دروازے بنا دیتا جن میں ایک مشرق کی جانب ہوتا اور دوسرا مغرب کی جانب، تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم نے اس کا دروازہ اونچا کیوں رکھا ہے؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: اس بات کی عزت حاصل کرنے کے لئے کہ جسے وہ چاہیں صرف وہی داخل ہو، جب وہ کسی ایسے شخص کو بلاتے جس کا داخل ہونا انہیں ناگوار گزرتا تو جب وہ زینے پر داخل ہونے کے لئے چڑھتا تو یہ لوگ زینہ چھوڑ دیتے اور وہ گر پڑتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۷۹...... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اسے (عوام کے لئے) کھولا آپ نے اپنے ہاتھ میں چابی لی پھر لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے: کیا کوئی بولنے والا ہے، کیا کوئی بات کرے گا؟ تو حضرت عباس اور بنی ہاشم کے لوگوں نے گردنیں بلند کیں کہ ہوسکتا ہے کہ آپ انہیں سقایہ (پانی پلانے کی خدمت) کے ساتھ چابی ان کے حوالے کردیں، آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ سے فرمایا: ادھر آؤ، وہ آئے اور آپ نے چابی ان کے ہاتھ میں رکھ دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۸۰...... ابن سابط سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو چابی کپڑے کے پیچھے سے دی۔ ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ

۳۸۰۸۱...... زہری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو چابی دیتے ہوئے فرمایا: عثمان! اسے چھپا کر رکھنا، حضرت عثمان ہجرت کے لئے نکلے، اور شیبہ کو اپنا نائب بنا گئے تو انہوں نے بیت اللہ کو ڈھانپ رکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۸۲...... (مسند علی) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میرا کعبہ میں اس مال کو چھوڑنا (اس لئے ہے) تا کہ میں اسے (حسب ضرورت) لے کر اللہ تعالیٰ اور بھلائی کی راہ میں تقسیم کروں، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ان کی بات سن رہے تھے، آپ نے فرمایا: ابن ابی طالب آپ کی کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم! اگر آپ میری حوصلہ افزائی کریں تو میں ایسا ہی کروں گا، تو حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا: کیا آپ اسے ہم پر خرچ کریں گے، جب کہ اس کا مالک آخری زمانہ میں ایک شخص ہوگا، جس کا رنگ گندمی سا اور وہ لمبا ہوگا، پھر حضرت عمر نے اپنی تقریر جاری رکھی اور نبی ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ کو کعبہ کے گڑھے سے ستر ہزار سونے کی اوقیہ ملی تھیں جو بیت اللہ میں ہدیہ کی جاتی تھیں، اور علی بن ابی طالب نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اگر آپ اس مال سے اپنی جنگوں میں امداد حاصل کرلیں تو بہتر ہے، لیکن آپ نے اسے نہیں چھیڑا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے بھی اسے نہیں چھیڑا۔ رواہ الازرقی

۳۸۰۸۳...... خالد بن عرعرۃ سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو چاہو مجھ سے پوچھو! لیکن صرف نفع یا نقصان کی بات پوچھو! تو ایک شخص کہنے لگا: امیر المومنین! بکھرنے والی کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا ناس! ہو، میں نے تمہیں نہیں کہا کہ مجھ سے نفع یا نقصان کی چیز کے متعلق پوچھو! یہ ہوائیں ہیں، وہ کہنے لگا: بوجھ اٹھانے والی کیا ہیں؟ فرمایا: یہ بادل ہیں، وہ کہنے لگا: نرمی سے چلنے والی کیا ہیں؟ فرمایا: یہ

کشتیاں ہیں، وہ کہنے لگا: حکم سے تقسیم کرنے والے کون ہیں؟ فرمایا: یہ فرشتے ہیں، وہ کہنے لگا: چل کر پیچھے ہٹ جانے والے کون ہیں؟ فرمایا: یہ ستارے ہیں، وہ کہنے لگا: اونچی چھت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آسمان، وہ کہنے لگا: آباد گھر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آسمان میں ایک گھر ہے جسے ضراح کہا جاتا ہے وہ بلندی میں کعبہ کے بالکل سامنے ہے آسمان میں اس کی عزت وحرمت ایسی ہی ہے جیسے زمین میں بیت اللہ کی عزت وحرمت ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جن کی پھر کبھی باری نہیں آئے گی۔

وہ شخص کہنے لگا: امیر المومنین! مجھے اس گھر کے بارے میں بتائیں! فرمایا: یہ پہلا گھر ہے جسے لوگوں کے لئے بنایا گیا، فرمایا: اس سے پہلے بھی دنیا میں گھر تھے اور نوح علیہ السلام ان گھروں میں رہتے تھے، لیکن یہ پہلا گھر ہے جسے لوگوں کے لئے بنایا گیا اور اس میں برکت رکھی گئی اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت کا سامان رکھا گیا۔ وہ کہنے لگا: مجھے اس کی تعمیر کے متعلق بتائیں! فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میرے لئے گھر بناؤ۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام گھبرا گئے، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک ہوا بھیجی جسے سکینہ، اور خجوج کہا جاتا ہے اس کی دو آنکھیں اور ایک سر تھا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جب وہ سکینہ چلے تو چلیں، اور جہاں ٹھہرے تو ٹھہر جائیں، پھر وہ چلتے چلتے بیت اللہ کی جگہ تک جا پہنچی اور اس پر حوض کے باقی ماندہ پانی کی طرح منڈلانے لگی اور وہ بیت المعمور کی سیدھ میں تھی، جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو قیامت تک نہیں لوٹیں گے، پھر حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام اس کی تعمیر کرنے لگے، روزانہ ایک دیوار بناتے، جب دھوپ تیز ہو جاتی تو پہاڑ کے سائے میں آجاتے، جب (مخصوص) پتھر رکھنے کی باری آئی تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل سے فرمایا: میرے پاس ایسا پتھر لاؤ جسے میں لوگوں کے لئے نشانی کے طور پر رکھوں۔ حضرت اسمٰعیل نے وادی کا رخ کیا اور ایک پتھر اٹھا لائے حضرت ابراہیم نے اسے چھوٹا سمجھ کر پھینک دیا، اور فرمایا کوئی اور پتھر لاؤ، حضرت اسمٰعیل (پتھر لینے) چلے گئے اتنے میں حضرت جبرائیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس حجر اسود لے کر اترے، اور اسمٰعیل بھی آگئے، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس وہ آچکا جس نے مجھے تمہارے پتھر کے لئے نہیں چھوڑا، (یعنی تم پتھر پھینک دو اس کی جگہ حجر اسود لگانا ہے) پھر آپ نے بیت اللہ بنایا، اور یہ لوگ بیت اللہ کا طواف کرتے رہے اور وہاں نمازیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ فوت ہو گئے اور ان کا زمانہ ختم ہو گیا، پھر بیت اللہ گر گیا۔

بعد میں عمالقہ نے اس کی تعمیر کی وہ بھی اس کا طواف کرنے لگے یہاں تک کہ وہ بھی مر گئے اور ختم ہو گئے، خانہ کعبہ گر گیا، پھر قریش نے اس کی تعمیر کی، جب حجر اسود رکھنے کا موقعہ آیا تو ان میں اختلاف ہو گیا، تو وہ کہنے لگے: جو سب سے پہلے دروازے سے آئے گا (وہ حجر اسود رکھے گا) تو نبی ﷺ آئے لوگ کہنے لگے: امین آگیا، آپ نے کپڑا بچھایا اور پتھر اس کے درمیان میں رکھ کر قریش کے سرداروں سے فرمایا: کہ ہر شخص کپڑے کا ایک گوشہ پکڑ لے (انہوں نے اوپر اٹھایا) آپ نے اپنے ہاتھ سے پتھر رکھا۔

الحارث وابن راهويه والصابوني في المائتين. بيهقي وروى بعضه الازرقي، حاكم

۳۸۰۸۴ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں اور اسامہ بن زید قریش کے بتوں کے پاس جاتے اور انہیں خراب کر دیتے تھے یہ لوگ کہتے پھرتے ہمارے معبودوں سے یہ کس نے ایسا سلوک کیا ہے چنانچہ وہ آتے اور انہیں دودھ اور پانی سے دھوتے۔

ابن راهويه وهو صحيح

''حرم''

۳۸۰۸۵ (مسند عمر) عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ حرم کی گھاس کاٹ رہا ہے آپ نے فرمایا: کیا تجھے پتہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے؟ اس نے اپنی ضرورت کا شکوہ کیا تو آپ کا دل نرم پڑ گیا اور اسے کچھ (دراہم) دینے کا حکم دیا۔ سعيد بن منصور

۳۸۰۸۶......حضرت عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے مکہ کے حمام کے بارے میں بکری کا فیصلہ کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۰۸۷......عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منیٰ میں لوگوں سے خطاب کر رہے تھے آپ نے پہاڑ پر ایک شخص کو دیکھا جو درخت کاٹ رہا تھا، آپ نے اسے بلایا، اور فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ مکہ کا نہ درخت کاٹا جائے نہ خلال کے لئے اس کی شاخ توڑی جائے، اس نے کہا: کیوں نہیں لیکن مجھے اس کام پر ایک کمزور اونٹ نے مجبور کیا ہے آپ نے اسے ایک اونٹ پر سوار کر کے فرمایا: دوبارہ ایسا نہ کرنا، اور اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا۔ سعید بن ابی عروبة فی المناسک، بیھقی

۳۸۰۸۸......نافع بن عبدالحارث سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ آئے اور دار الندوۃ میں جمعہ کے روز داخل ہوئے اور وہاں سے جلد مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کیا آپ نے بیت اللہ کے کھونٹے پر اپنی چادر رکھی اس پر کوئی کبوتر آ بیٹھا آپ نے اسے اڑایا پھر وہ اس پر بیٹھا تو ایک سانپ نے اس پر جھپٹا مارا اور اسے مار ڈالا، آپ نے جب جمعہ کی نماز پڑھ لی تو میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس آئے، آپ نے فرمایا: میرے بارے آج فیصلہ کرو جو کچھ میں نے کیا ہے! میں اس گھر میں داخل ہوا اور مسجد جلدی جانے کا ارادہ کیا اور میں نے اپنی چادر اس کھونٹے پر ڈال دی، اس پر کوئی کبوتر بیٹھا میں نے خدشہ محسوس کیا کہ کہیں اسے اپنی بیٹ سے خراب نہ کردے، وہ دوسرے کھونٹے پر جا بیٹھا اسے ایک سانپ نے جھپٹ کر مار ڈالا، میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے اسے اس کی محفوظ جگہ سے اڑایا ہے اور جس جگہ وہ بیٹھا وہاں اس کی موت تھی، میں (نافع بن عبدالحارث) نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: سفید رنگ کی بکری جس کے دانت نکل آئے ہوں اس کے بارے آپ کا کیا خیال ہے اس کا ہم امیر المومنین کے لئے ضمان کے طور پر فیصلہ کردیں؟ حضرت عثمان نے فرمایا: میری بھی یہی رائے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا حکم دے دیا۔ الشافعی، بیھقی

۳۸۰۸۹......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مجھے حرم میں (اپنے والد) خطاب کا قاتل بھی مل جائے تو جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائے میں اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ عبد بن حمید وابن المنذر والازرقی

۳۸۰۹۰......(اسی طرح) عبید بن عمیر اللیثی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ منیٰ میں خطبہ دے رہے آپ نے پہاڑ پر ایک شخص کو درخت کاٹتے دیکھا اسے بلا بھیجا، فرمایا: کیا تمہیں پتہ نہیں کہ حرم کا نہ درخت کاٹا جاتا ہے اور نہ خلال کے لئے اس کی شاخ توڑی جاتی ہے؟ وہ بولا: کیوں نہیں، لیکن مجھے اس کام پر ایک کمزور اونٹ نے مجبور کیا ہے آپ نے اسے ایک اونٹ کا بوجھ دے کر فرمایا دوبارہ ایسے نہ کرنا۔

سعید بن ابی عروبہ فی المناسک

۳۸۰۹۱......(اسی طرح) عبید بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک شخص کو حرم کا درخت کاٹتے دیکھ لیا، فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ وہ بولا: میرے پاس خرچ نہیں ہے، حضرت عمر نے فرمایا: یہ تو حرام ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے، وہ کہنے لگا: میں تنگدست ہوں میرے پاس خرچ نہیں ہے، حضرت عمر نے اسے خرچہ دیا اور اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا۔

عبیداللہ بن محمد بن حفص العیشی فی حدیثہ

۳۸۰۹۲......(اسی طرح) عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حرم کا درخت اپنے اونٹ پر بیٹھے کاٹتے دیکھا، اس سے فرمایا: اللہ کے بندے! یہ اللہ کا حرم ہے تمہارے لئے یہاں ایسا کرنا مناسب نہیں، وہ شخص کہنے لگا: امیر المومنین! مجھے علم نہیں تھا، آپ خاموش ہو گئے۔ سفیان بن عیینہ فی جامعہ والازرقی

۳۸۰۹۳......(اسی طرح) زھری عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں: کہ ابراہیم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام کو دکھانے کے لئے حرم کے پتھر نصب کئے، پھر کسی نے انہیں حرکت نہیں دی یہاں تک کہ جب قصی کا زمانہ آیا تو انہوں نے ان کی تجدید کی، پھر کسی نے انہیں حرکت نہیں دی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا دور آیا آپ نے فتح مکہ کے سال تمیم بن اسد خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا، انہوں نے ان پتھروں کی تجدید کی، پھر کسی نے انہیں حرکت نہیں دی یہاں تک جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو آپ نے قریش کے چار افراد بھیجے،

جو دیہات میں رہتے تھے انہوں نے حرم کے پتھروں کو نئے پتھروں میں تبدیل کر کے نصب کیا، ان میں مخرمہ بن نوفل سعید بن یربوع المخزومی، حویطب بن عبدالعزی اور ازھر بن عبدعوف الزھری شامل ہیں۔ رواہ الازرقی

۳۸۰۹۴...... (اسی طرح) حسن بن عبدالرحمن بن حاطب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن لوگوں کو حرم کے پتھروں کی تجدید کے لئے بھیجا تھا آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دیکھیں جو وادی حرم میں پڑتی ہے تو وہاں پتھر رکھ دیں اور اس پر نشان لگا کر اسے حرم کا حصہ بنا دیں، اور جو وادی حل میں پڑتی ہے اسے حل کا حصہ بنا دیں۔

فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو آپ نے حج کے لئے قافلہ بھیجا، اور عبدالرحمن ابن عوف کو روانہ فرما کر انہیں حرم کے پتھروں کی تجدید کا حکم دیا، عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریش کا ایک گروہ روانہ فرمایا، جن میں حویطب بن عبدالعزی، عبدالرحمن بن ازھر شامل تھے، سعید بن یربوع کی نظر حضرت عمر کی خلافت کے آخری دور میں ختم ہو چکی تھی اور مخرمۃ بن نوفل کی نظر بھی حضرت عثمان کے دور خلافت میں چلی گئی تھی، یہ حضرات ہر سال حرم کے پتھروں کی تجدید کرتے تھے، جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تو آپ نے مکہ کے گورنر کو خط لکھا کہ وہ حرم کے پتھروں کی تجدید کرے۔ رواہ الازرقی

۳۸۰۹۵...... (اسی طرح) عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو حرم کا درخت کاٹ کر اپنے اونٹ کو کھلا رہا تھا، آپ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے آؤ! چنانچہ اسے لایا گیا، فرمایا: اللہ کے بندے! کیا تجھے علم نہیں کہ مکہ حرام ہے نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کے شکار کو بدکایا جائے، اور نہ اس کا لقطہ اٹھایا جائے ہاں جو اس کی تشہیر کرے؟ وہ کہنے لگا: امیر المومنین! مجھے اس کام پر صرف اس کمزور اونٹ نے برانگیختہ کیا ہے جسے میں چارا کھلا رہا ہوں مجھے خدشہ تھا کہ یہ مجھے منزل تک نہیں پہنچائے گا، میرے پاس نہ توشہ ہے اور نہ خرچ، آپ کا دل نرم پڑ گیا باوجودیکہ آپ نے اسے سزا دینے کا ارادہ کر لیا تھا پھر آپ نے اس کے لئے صدقہ کے ایک اونٹ کا حکم دیا جو آٹے سے لدا ہوا تھا، وہ اسے عطا کر دیا، اور فرمایا: پھر ہرگز حرم کا کوئی درخت کاٹنے کے لئے نہ لوٹنا! فی المداراۃ

۳۸۰۹۶...... عبیداللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے حرم کے پتھر جبرائیل علیہ السلام کے بتانے پر نصب کئے، پھر اسمعیل علیہ السلام نے اس کی تجدید کی، پھر قصی نے ان کی تجدید کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی تجدید کرائی، عبیداللہ فرماتے ہیں: جب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا، آپ نے قریش کے چار افراد بھیجے، جن میں مخرمہ بن نوفل، سعید بن یربوع، حویطب بن عبدالعزی اور ازھر بن عبدعوف شامل تھے انہوں نے حرم کے پتھر نصب کئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۹۷...... عمرو بن عبدالرحمن بن عوف اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے انصار کے لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس فتح مکہ کے دن آیا اور آپ مقام (ابراہیم) میں بیٹھے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اور کہنے لگا: اللہ کے نبی! میں نے نذر مانی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور مومنین کے لئے مکہ فتح کر دیا تو میں ضرور بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا، اور یہاں قریش میں ایک شخص جو شام کا رہنے والا ہے مجھے ملا ہے جو آتے جاتے میرا حافظ ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا، یہیں نماز پڑھ لو، پھر اس نے چوتھی مرتبہ اپنی بات دہرائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: جاؤ اس میں نماز پڑھو، اس ذات کی قسم! جس نے محمد (ﷺ) کو حق دے کر بھیجا ہے اگر تم نے یہاں نماز پڑھ لی تو تمہاری بیت المقدس میں پڑھی جانے والی نماز کے عوض ادا ہو جائے گی۔ عبدالرزاق وقال ابن جریج، اخبرت ان ذلک الرجل سوید بن سوید

۳۸۰۹۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو حرم کے پتھر رکھنے کی جگہ بتائی تو آپ نے وہ پتھر رکھ دیئے پھر قصی بن کلاب نے ان کی تجدید کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی تجدید کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۹۹...... مرہ ھمدانی سے روایت ہے فرمایا: میں مسجد (حرام) کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھتا تھا ایک شخص عبداللہ کے پاس آکر کہنے لگا: میں بھی ان کے پاس تھا بتائیں ایک شخص اس مسجد میں ہر ستون کے پاس نماز پڑھتا ہے اپنی نماز پوری کرنے تک وہ یہی کرتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۰۰...... زہری سے روایت ہے فرمایا: جس نے کسی کو حرم میں قتل کیا تو اسے حرم میں قتل کیا جائے گا اور جس نے حل میں قتل کیا اور پھر حرم میں

داخل ہوگیا تو اسے حل کی طرف نکال کرقتل کیا جائے گا، یہی طریقہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۰۱...... محمد بن الاسود بن خلف اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حرم کے پتھر نصب کرنے کا حکم دیا۔ البزار، طبرانی فی الکبیر

مقام ابراہیم علیہ السلام

۳۸۱۰۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مقام (ابراہیم) رسول اللہ ﷺ اور میرے والد کے زمانہ میں بیت اللہ سے ملا ہوا تھا، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جدا کردیا۔ بیھقی، سفیان ابن عینیہ فی جامعہ

۳۸۱۰۳...... حبیب بن ابی الاشرس سے روایت ہے فرمایا: ام نہشل کا سیلاب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بندھ باندھنے سے پہلے بالائی مکہ میں ہوتا تھا اس نے مقام ابراہیم کو بہادیا پھر پتہ نہ چلا کہ وہ کس مقام پر تھا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: اسکی جگہ کون جانتا ہے؟ مطلب بن ابی وداعۃ نے کہا: امیر المومنین! میں جانتا ہوں، میں نے اس کا اندازہ اور پیمائش مقاط (مضبوط بٹی ہوئی رسی سے) سے کی ہے اور مجھے اس کے بارے میں اندیشہ تھا حجر اسود سے یہاں تک اور رکن سے اس تک اور کعبہ کے سامنے سے، آپ نے فرمایا: وہ میرے پاس لے آؤ! چنانچہ وہ لائے اور اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پاس بندھ باندھ دیا۔

سفیان فرماتے ہیں یہی بات ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ مقام ابراہیم بیت اللہ کے دامن میں تھا، اب وہ جس جگہ ہے وہی اس کی جگہ ہے اور لوگ جو کہتے ہیں: کہ وہاں اس کی جگہ تھی، تو صحیح نہیں۔ رواہ الازرقی

۳۸۱۰۴...... کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعۃ سہمی اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ سیلاب مسجد حرام میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بالائی بندھ باندھنے سے باب بنی شیبہ کبیر سے داخل ہوتے تھے، تو سیلاب کبھی مقام ابراہیم کو اپنی جگہ سے بلند کردیتے اور کبھی کعبہ کے سامنے لے آتے، یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ام نہشل سیلاب آیا، اور مقام ابراہیم کو اس کی جگہ سے بہا کرلے گیا اور وہ مکہ کے نچلے مقام میں ملا، پھر اسے لا کر کعبہ کے پردوں سے باندھ دیا گیا اور اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا گیا، آپ رمضان کے مہینہ میں گھبرائے ہوئے آئے، اس کا نشان مٹ چکا تھا سیلاب نے اسے مٹا دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بلایا، آپ نے فرمایا: میں اس بندے کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جسے اس مقام ابراہیم کا علم ہے! تو مطلب بن ابی وداعۃ نے کہا: امیر المومنین! مجھے اس کا علم ہے، مجھے اس کا خدشہ تھا تو میں نے رکن کی جگہ سے اس کی جگہ تک کو ناپ لیا، اور اس کی جگہ سے حجر اسود تک اور اس کی جگہ سے زمزم تک کو مقاط (مضبوط بٹی ہوئی رسی) سے ماپ لیا تھا وہ میرے پاس گھر میں ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: میرے پاس بیٹھو اور مقام ابراہیم منگوانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ آپ کے پاس بیٹھ گئے اور مقام ابراہیم لایا گیا، اسے لمبائی میں رکھا گیا تو اسے اس کی جگہ تک برابر پایا، آپ نے لوگوں سے پوچھا اور ان سے مشورہ لیا، لوگوں نے کہا: ہاں! یہی اس کی جگہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اچھی طرح جانچ لیا اور آپ کے نزدیک وہ ثابت ہوگیا تو اسے نصب کرنے کا حکم دے دیا، اور مقام ابراہیم کے نیچے ایک عمارت بنا کر اسے موڑ دیا تو وہ آج تک اپنی رسی کی جگہ پر ہے۔ رواہ الازرقی

۳۸۱۰۵...... ابن ابی ملیکۃ سے روایت ہے فرمایا: کہ مقام ابراہیم جس جگہ آج ہے یہی اس کی جگہ زمانہ جاہلیت، عہد نبوی اور صدیقی دور میں تھی البتہ دور فاروقی میں سیلاب اسے بہا کر کعبہ کے سامنے لے گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی موجودگی میں اسے پیمائش کرکے واپس رکھا۔ رواہ الازرقی

۳۸۱۰۶...... مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کس شخص کو مقام ابراہیم کی جگہ کا علم ہے؟ حضرت ابو وداعہ بن ضبیرہ سہمی نے فرمایا: امیر المومنین! مجھے اس کا علم ہے، میں نے اسے دروازے تک، رکن حجر اسود تک اور رکن اسود تک اور زمزم تک ماپا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (مقام ابراہیم) لاؤ چنانچہ آپ نے اسے جس جگہ وہ آج ہے ابو وداعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیمائش کے مطابق

اپنی جگہ واپس رکھ دیا۔ رواہ ابن سعد

۳۸۱۰۷...... مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کا ہاتھ تھاما ہوا تھا جب آپ مقام ابراہیم کے پاس پہنچے تو عرض کیا: یہ ہمارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی جگہ ہے جہاں وہ نماز پڑھتے تھے؟ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ہاں، عرض کیا: کیا ہم اسے نماز کی جگہ نہ بنالیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کردی: مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۳۸۱۰۸...... مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف

۳۸۱۰۹...... مجاہد سے روایت ہے کہ مقام ابراہیم بیت اللہ سے جڑا ہوا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ اسے بیت اللہ سے جدا کردیں تاکہ لوگ اس کے پاس نماز پڑھا کریں، تو نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا، تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کردی، مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو! ابن ابی داؤد

''زمزم''

۳۸۱۱۰...... (مسند عمر) ابن المعزی سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ ابن عیینہ کے پاس تھے کہ ایک شخص آکر کہنے لگا: ابو محمد! کیا آپ لوگ یہ یقین نہیں کرتے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ آب زمزم ہر بیماری کے لئے شفا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، تو وہ کہنے لگا: میں نے اسے پیا ہے تاکہ آپ مجھے دوسو احادیث سنائیں، انہوں نے فرمایا: بیٹھو! پھر اسے دوسو احادیث سنائیں، (ابن المعزی) فرماتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو فرماتے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں اسے قیامت کی پیاس کے لئے پیتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۱۱۱...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے (چچا) عباس سے کہا: ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ سے حجابہ (کعبہ پر غلاف چڑھانے کی خدمت) طلب کریں، آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس سے بہتر خدمت عطا کروں گا اور وہ سقایہ (پانی پلانے) کی خدمت ہے نہ تم اس کے لئے مصیبت بنو اور نہ وہ تمہارے لئے۔

ابن سعد، ابن راھویہ و ابن من یع والبزار، ابویعلی و ابن جریر و صححہ، حاکم، سعید بن منصور

۳۸۱۱۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آب زمزم کا ایک ڈول اس میں سے نکال کر کھڑے ہوکر پیا۔

ابن عدی، خطیب فی المتفق

۳۸۱۱۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: اپنا ڈول اس چشمہ کی طرف بھرنے کے لئے رکھ جو بیت اللہ یا رکن کے قریب ہے کیونکہ وہ جنت کی نہر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۱۴...... معمر سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شخص زمزم کے کنوئیں میں گر کر مر گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے چشمے بند کرکے اسے خالی کرنے کا حکم دیا، کسی نے کہا: اس میں ایک سوت ہمارے قابو سے باہر ہے آپ نے فرمایا: وہ جنت کی نہر ہے پھر آپ نے ایک ریشم و اون کی منقش چادر عنایت کی جس سے اس کا منہ بند کردیا پھر اس کا پانی نکالا گیا، یہاں تک کہ اس میں کسی قسم کی بدبو باقی نہ رہی۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۱۵...... ام معبد سے روایت ہے فرمایا: میرے خیمہ کے قریب سے سہیل زہیر کا غلام گزرا جس کے پاس پانی کے دو مشکیزے تھے، میں نے اس سے کہا: یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا: کہ نبی ﷺ نے میرے آقا زہیر کو خط بھیجا ہے جس میں وہ ان سے آب زمزم طلب فرمارہے ہیں اور میں اس لئے جلدی چل رہا ہوں تاکہ مشکیزے خشک نہ ہوجائیں۔ الفاکھی فی تاریخ مکۃ

۳۸۱۱۶...... حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جس دن بیت اللہ کا طواف کیا آپ حضرت

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: ہمیں پانی پلائیے! حضرت عباس نے فرمایا: یارسول اللہ کیا ہم آپ کو وہ پانی نہ لائیں جو ہم نے بیت اللہ میں رکھا ہے؟ کیونکہ اس پانی میں زیادہ ہاتھ لگتے رہتے ہیں، آپ نے فرمایا: کہ ہمیں بھی وہ پانی پلائیے جو آپ لوگوں کو پلاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو پانی پلایا آپ نے اپنی پیشانی پر چھڑکا، پھر اور پانی منگوایا اور اس میں ملا کر پیا، پھر اور پانی منگوایا اور اسے ملا کر نوش فرمایا، اور یہ پانی مشکیزوں میں تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۱۷..... عبداللہ بن زریر غافقی سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زمزم کی حدیث بیان کرتے سنا فرمایا: ایک دفعہ عبدالمطلب حجر میں سوئے تھے انہوں نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا ہے: برہ کو کھودو! انہوں نے کہا: برہ کیا؟ پھر خواب ختم ہوگیا، یہاں تک کہ جب اگلا دن ہوا آپ اپنی اسی جگہ سوئے تو پھر خواب میں ان سے کوئی کہہ رہا ہے، مصونہ کو کھودو! انہوں نے کہا: مصونہ کیا ہے؟ پھر خواب ختم ہوگیا، پھر جب اگلا دن ہوا تو آپ اپنی اسی جگہ سوئے تو خواب میں کوئی ان سے کہہ رہا ہے طیبہ کو کھودو! انہوں نے کہا: طیبہ کیا ہے؟ پھر ختم ہوگیا، جب اگلا دن ہوا تو آپ اپنی اسی جگہ آئے اور سو گئے خواب میں کوئی ان سے کہہ رہا: زمزم کھودو! انہوں نے کہا: زمزم کیا ہے؟ اس نے کہا: جو نہ خشک ہوگا اور نہ اس کی مذمت ہوگی، پھر اس نے اس کی جگہ بتائی، آپ اٹھے اور کھودنے لگے یہاں تک کہ اس کا سراغ لگالیا، قریش کہنے لگے: عبدالمطلب یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے زمزم کھودنے کا حکم دیا گیا، جب وہ ظاہر ہوگیا اور لوگوں نے اسے مقام طتی میں اسی دیکھ لیا تو کہنے لگے: عبدالمطلب! اس میں تمہارے ساتھ ہمارا حق بھی ہے، یہ ہمارے باپ اسمٰعیل کا راز ہے، آپ نے فرمایا: یہ تمہارے لئے کیسے ہے؟ مجھے تم سے علیحدہ اس کے ساتھ خصوصیت دی گئی ہے، وہ کہنے لگے: ہم تمہارے ساتھ مقدمہ لڑیں گے؟ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے: وہ کہنے لگے: ہمارے اور تمہارے درمیان بنی سعد بن ہذیم کی کاہن عورت حاکم ہوگی، جو شام کے بالائی حصہ میں رہتی ہے عبدالمطلب بنی امیہ کے کچھ لوگوں کے ہمراہ چل پڑے، اور قریش کے ہر قبیلہ سے کچھ لوگ روانہ ہوئے، اس وقت حجاز و شام کے درمیان والی زمین بے آب وگیاہ تھی چلتے چلتے یہ لوگ ان علاقوں کے کسی میدان میں پہنچے تو عبدالمطلب اور ان کے ساتھیوں کا پانی ختم ہوگیا اور انہوں نے مرنے کا یقین کرلیا، پھر لوگوں سے پانی مانگا، وہ کہنے لگے: ہم تم لوگوں کو پانی نہیں دے سکتے ہمیں بھی تمہاری مصیبت کا ڈر ہے۔

عبدالمطلب نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: ہماری رائے آپ کی رائے کے تابع ہے، آپ نے کہا: میری رائے تو یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی قبر کھودنے لے، جب بھی تم میں سے کوئی مرجائے گا تو اسے اس کے ساتھی دفن کردیں گے یہاں تک کہ آخری شخص کو اس کا ساتھی دفن کردے گا، تو ایک آدمی کا نقصان تم سب کے نقصان سے کم ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالا ہے اب ہم سفر نہیں کریں گے، ہم یہیں (پانی) تلاش کریں گے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں عاجزی کی وجہ سے سیراب کردے آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: چلو! وہ اور آپ چل پڑے، جب آپ اپنی اونٹنی پر بیٹھے اور وہ آپ کو لے کر اٹھی تو اس کے پیر کے نیچے سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا، جس کا پانی میٹھا تھا، آپ نے اپنی اونٹنی بٹھادی آپ کی ساتھیوں نے بھی اپنی اونٹنیاں بیٹھادیں، پانی پیا اور خوب سیراب ہوگئے، پھر (سفر کے) ساتھیوں کو بلایا، آؤ پانی پی لو، اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانی دیا ہے، چنانچہ وہ آئے اور خود بھی پیا اور جانوروں کو سیراب کیا، پھر (خود ہی) کہنے لگے: عبدالمطلب! اللہ کی قسم! تمہارے حق میں فیصلہ ہوگیا ہے جس ذات نے تمہیں اس صحرا میں پانی دیا ہے اسی نے تمہیں زمزم سے سیراب کیا ہے، چلو وہ چشمہ تمہارا ہی ہے، ہم تم سے نہیں جھگڑیں گے۔ ابن اسحاق فی المبتداء والازرقی، بیہقی فی الدلائل

سقایہ..... حاجیوں کو آب زمزم پلانے کی خدمت

۳۸۱۱۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ سقایہ پر تشریف لائے اور فرمایا: ہمیں پانی پلاؤ، تو ابن عباس نے ان سے کہا: کیا ہم آپ کو ستو والا پانی نہ پلائیں؟ کیونکہ اس پانی سے لوگ پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں سے لوگ پیتے ہیں مجھے بھی وہیں سے پلاؤ۔ رزین

۳۸۱۱۹..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ حدیث جو آپ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (طواف کرکے) واپس آئے آپ نے زمزم کے پانی کا ڈول منگوایا، اس سے وضو کر کے فرمایا: اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے سقایہ سے رکے رہو، اگر اس کی بات نہ ہوتی کہ تم اس پر غالب آ جاؤ گے تو یہ تمہارے ساتھ ختم ہو جاتا۔ رواہ الازرقی

۳۸۱۲۰ (مسند ازھر) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرا اور محمد بن الحنفیۃ کا سقایہ میں جھگڑا ہو گیا، تو طلحہ بن عبید اللہ، عامر بن ربیعہ، ازھر بن عبدعوف اور مخرمہ بن نوفل نے گواہی دی کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے روز یہ خدمت حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کی تھی۔ البغوی وفی اسنادہ الواقدی

”طائف“

۳۸۱۲۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرا کوئی کمرہ مقام رکبہ (ذات عرق اور عمرہ کے درمیان) پر ہو وہ مجھے شام میں دس کمروں سے زیادہ محبوب ہے۔ مالک

مدینہ منورہ کے باسی پر افضل صلوٰۃ وسلام

۳۸۱۲۲..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے مدینہ پسند فرمایا، جس کی زمین کم اناج والی اور اس کا پانی کھارا ہے صرف یہ پھل (شیریں) ہیں۔ اور اس میں ان شاء اللہ دجال اور طاعون کی بیماری داخل نہیں ہوگی۔ الحارث

۳۸۱۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مدینہ میں نرخ چڑھ گیا اور فاقہ بڑھ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبر سے کام لو اور خوشخبری پاؤ، کیونکہ میں نے تمہارے مد اور صاع کے لئے برکت کی دعا کی ہے سو کھاؤ اور جدا جدا ہو کر مت کھاؤ کیونکہ ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کافی ہے اور دو کا، چار کے لئے، اور چار کا، پانچ اور چھ کے لئے کافی ہے، جماعت میں برکت ہے، جس نے مدینہ کی مصیبت اور سختی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا، اور جو اس سے جو کچھ اس میں دل اچاٹ کر کے نکلا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر اس میں مکین تبدیل کر دے گا۔ اور جس نے اسے نقصان پہنچانا چاہا اللہ تعالیٰ اسے یوں پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

البزار وقال تفردبه عمرو بن دينار البصری وهولين

۳۸۱۲۴..... بشر بن حرب سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس فرماتے سنا: اے اللہ! ہمارے مدینے ہمارے صاع مد اور دائیں بائیں کو بابرکت بنا، پھر آپ نے مشرق کی جانب رخ کر کے فرمایا: اس طرف سے شیطان کا سینگ نکلے گا، اسی جانب سے زلزلے، فتنے اور چیخنے والے ظاہر ہوں گے۔ رنة فی الایمان ورجاله موثوقون غیر انی اظن ان انسخة سقط منها لفظة "ابن" فان الحديث معروف عن ابن عمر لا عن عمر خصوصا ان فی اسنادهع عن بسر بن حرب قال سمعت عمر، وبشر بن حرب قالع سمعت: عمر فرکره وقالع کذا قال والصواب ابن عمر فحمدت الله عزوجل

۳۸۱۲۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے خطبہ دیا، فرمایا: جو شخص یہ لکھتا ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس تحریر کے سوا کچھ ہے جسے ہم پڑھتے ہیں تو اس نے جھوٹ بولا، اس تحریر میں اونٹوں کی عمریں اور قصاص کی تفصیلات ہیں، نیز اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام عیر اور ثور کے درمیانی علاقہ کو حرم قرار دیا ہے۔ ابن ابی شیبه، مسند احمد

۳۸۱۲۶..... (مسند عمر) عبدالکریم بن ابی المخارق سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدامہ بن مظعون کے غلام سے فرمایا: تم ان لکڑ ہاروں کے نگران ہو جسے تم دیکھو کہ وہ مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیانی علاقہ سے لکڑی کاٹ رہا ہے اس کا کلہاڑا اور رسی لے لو، وہ کہنے لگے: اس کے دونوں کیا ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا نہیں یہی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۲۷......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: کہ انہوں نے جب مسجد میں اضافہ کا ارادہ کیا تو منبر کو وہیں رکھا جہاں وہ آج ہے اور کھجور کے تنے کو دفن کر دیا کہ مبادا اس کی وجہ سے کوئی فتنہ میں مبتلا ہو۔السلفی فی انتخاب حدیث القراء

۳۸۱۲۸......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت مکہ میں اموال نہ بناؤ (بلکہ) اپنے دار الہجرت مدینہ میں بناؤ کیونکہ آدمی کا دل اپنے مال سے لگا ہوتا ہے۔عبدالرزاق فی امالیہ، بیھقی فی السنن

۳۸۱۲۹......اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن عیاش بن ربیعہ سے فرمایا: کیا تم یہ بات کہنے والے ہو: کہ مکہ مدینہ سے بہتر ہے؟ تو وہ آپ سے کہنے لگے: یہ اللہ کا حرم اور اس کی (طرف سے) امن کی جگہ ہے اور اسی میں اس کا گھر ہے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے حرم، اس کے امن اور اس کے گھر کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔

مالک والزبیر بن بکار فی اخبار المدینہ، ابن عساکر

۳۸۱۳۰......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے یہاں تک کہ ہم مقام حرہ میں سعد بن ابی وقاص کے نالے کے پاس پہنچ گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کا پانی لاؤ، جب آپ وضو کر چکے تو قبلہ رخ کھڑے ہو کر آپ نے تکبیر بلند کی اور فرمایا: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام آپ کے بندے اور خلیل تھے انہوں نے آپ سے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی ہے، میں محمد تیرا بندہ اور رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ان کے مد اور صاع میں ایسی ہی برکت عطا فرما جیسی آپ نے اہل مکہ کو عطا کی ہے برکت کے دو برکتیں۔مسند احمد، ترمذی وقال: صحیح وابن خزیمہ، ابن حبان

۳۸۱۳۱......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) صرف قرآن اور یہ (حکمنامے کی) تحریر لکھی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقام عیر اور ثور کا درمیانی علاقہ حرم ہے نہ اس کی شاخ توڑی جائے، نہ اس کا شکار بدکایا جائے، اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے ہاں جو اعلان کرے وہ (اٹھا سکتا ہے) اور نہ کوئی شخص اس میں جنگ کے لئے ہتھیار اٹھا کر چل سکتا ہے، نہ اس کا کوئی درخت کاٹا جائے ہاں کوئی اپنے اونٹ کے چارے کے لئے کاٹے تو اجازت ہے، سو جس نے کوئی نئی بات (یا کام دین کی صورت میں) ایجاد کیا، یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔نہ اس کی نفل عبادت قبول ہے اور نہ فرض، مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے جس کی ان کا ادنیٰ شخص بھی کوشش کرے، جس نے کسی مسلمان کے ذمہ کو توڑا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں لعنت ہے اس کی نفل عبادت قبول ہے نہ فرض۔ابو داؤد طیالسی، عبدالرزاق، مسند احمد بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی نسائی، ابویعلی، ابن خزیمہ وابو عوانہ والطحاوی ابن حبان، بیھقی فی السنن

۳۸۱۳۲......(اسی طرح) مرۃ ھمدانی سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے سامنے ایک تحریر پڑھی جو ایک انگلی کے بقدر (لمبی) تھی اور رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے نیام میں تھی اس میں لکھا تھا: ہر نبی کا ایک حرم ہوتا ہے اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں، جس نے اس میں کوئی (نیا کام) ایجاد کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کی نفل عبادت قبول ہے اور نہ فرض۔

حلیۃ الاولیاء

۳۸۱۳۳......ابوحسان سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی (اہم) کام کا حکم دیتے تو لوگ جواباً کہہ دیتے: ہم نے یوں کر لیا ہے، آپ فرماتے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، کسی نے آپ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کسی چیز کی وصیت کی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے علاوہ کوئی خاص وصیت نہیں کی صرف آپ کی چند باتیں ہیں جو میں نے آپ سے سن (کر لکھی) رکھی ہیں اور وہ میری تلوار کے نیام میں ایک تحریر کی صورت میں محفوظ ہیں فرماتے ہیں ہم آپ سے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے وہ تحریر نکالی اس میں لکھا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو جگہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، نہ اس کی نفل عبادت قبول ہے اور نہ فرض، اور اس میں لکھا تھا: ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور میں مدینہ کو اس کے دونوں حروں اور اس کی چراگاہ کے درمیانی علاقوں کو حرم قرار دیتا ہوں نہ اس کی شاخ توڑی جائے، نہ اس کا شکار بھگایا جائے، اور نہ گری پڑی چیز اٹھائی

جائے ہاں جو اعلان کرنا چاہے، اور سوائے اونٹ کے چارے کے لئے، اس کا درخت کاٹا جائے۔ اور نہ جنگ کے لئے اس میں اسلحہ لے کر چلا جائے۔ اور اس میں تھا: مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے بدلے ہیں، ان کے ذمہ کی ان کا ادنیٰ شخص کوشش کرے، اور وہ اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے ایک ہاتھ کی مانند ہیں، خبردار! کسی کافر کے بدلہ میں کوئی مسلمان نہ قتل کیا جائے اور نہ کسی ذمی کو اس کے عہد ذمیت میں مارا جائے۔

ابن جریر، بیهقی فی الدلائل

۳۸۱۳۴..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مدینہ کو اس کے دونوں پہاڑوں (عیر اور ثور) کے درمیان ایسے ہی حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۳۵ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ آنے والے ہر قافلہ کے لئے کانٹے دار درخت اور دوسری چیزیں حرام قرار دیں، آپ نے فرمایا: ہاں جو گمشدہ چیز کا اعلان کرے یا کسی ضرورت کے لئے نئی لاٹھی لے لے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۳۶..... (اس طرح) ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس سے اسلام پر بیعت لی، اگلے دن وہ بخار میں مبتلا ہو کر آیا، کہنے لگا: یارسول اللہ! میری بیعت واپس لے لیں، آپ ﷺ نے انکار کر دیا، پھر وہ مسلسل آپ کے پاس تین دن آتا رہا اور ہر بار یہی کہتا رہا: یارسول اللہ! میری بیعت واپس لیجئے، آپ ﷺ نے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو خراب کو ختم کرتی اور عمدہ کو خالص کر دیتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۳۷..... حارث بن رافع بن مکیث جہنی سے روایت ہے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کہ میری بکریاں اور غلام ہیں وہ غلام بکریوں پر یہ ڈوڈی والا پھل گراتے ہیں جو ببول کا پھل ہے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں کبھی نہیں، رسول اللہ ﷺ کی چراگاہ کا نہ درخت جھاڑا جائے اور نہ کاٹا جائے البتہ ہلکا سا جھاڑ لیا کرو جس سے صرف پتے ہی گریں، پھر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بند حدود حرم کے درخت کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۳۸..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو شمال جنوب کے اطراف سے ایک منزل حرم قرار دیا ہے۔

رواہ ابن جریر

۳۸۱۳۹۔ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کے نبی نے مدینہ کو دو اطراف سے حرم قرار دیا ہے۔ عبدالرزاق وابن جریر

۳۸۱۴۰..... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ کا ذکر کرتے سنا آپ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور میں مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۴۱..... (مسند زید بن ثابت) شرحبیل ابوسعد سے روایت ہے کہ وہ بازاروں میں داخل ہوئے اور وہاں کسی پرندے کا شکار کر لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے تو وہ پرندہ ان کے پاس تھا انہوں نے آپ کا کان مروڑ کر فرمایا: کمبخت! چھوڑ واسے کیا تمہیں پتہ نہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیانی علاقہ کو حرم قرار دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۴۲..... زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دونوں جانبوں میں شکار اور درخت کو حرم قرار دیا ہے۔

عبدالرزاق وابن جریر

۳۸۱۴۳..... سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ ان کا گھوڑا مقام عقیق میں ان کی سواری سے عاجز پڑ گیا، اور یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی بھیجی ہوئی جماعت میں تھے، وہ آپ کے پاس سواری طلب کرنے آ گئے رسول اللہ ﷺ ان کے لئے اونٹ تلاش کرنے لگے، جو آپ کو صرف ابوجہم بن حذیفہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملا، آپ نے ان سے سودا کیا وہ عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ بھاؤ تاؤ نہیں کرتا، آپ جسے چاہیں سوار کر دیں، آپ نے اونٹ لیا اور لے کر چل پڑے جب مقام اہاب پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب آبادی یہاں تک پہنچ جائے گی، اور کچھ ہی عرصہ بعد شام فتح ہوگا تو اس شہر کے لوگ وہاں جائیں گے جنہیں اس کی آب وہوا اور خوشحالی اچھی لگے گی،

چنانچہ وہ ان کی آبادی میں چلیں گے، لیکن اگر وہ جانیں تو مدینہ ان کے لئے بہتر ہے ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے (برکت کی) دعا کی اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور ہمارے مدینہ میں ایسی برکت دے جیسے مکہ والوں کو برکت دی۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۱۴۴ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عنقریب مدینہ کی طرف اونٹوں پر اناج نہیں لایا جائے گا اس کے باسیوں کا اناج یہیں سے پیدا ہوگا، جس کی جائیداد، کھیتی یا مویشی ہوں وہ آسمان کے کناروں تلے ان کے پیچھے چلتا رہے گا، جب تمہیں سلع (پہاڑ) پر آبادی نظر آنے لگے تو اس (بات) کا انتظار کرنا، (جو میں نے تم سے کہی ہے)۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۱۴۵ (مسند سمرۃ بن جندب) رسول اللہ ﷺ (یہ) دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! ہماری زمین میں اس کی برکت، خوبصورتی اور سکون رکھ دے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۱۴۶ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف اشارہ کرتے فرمایا: یہ امن والا حرم ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۴۷ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے مدینہ کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا: امن والا حرم ہے، امن والا حرم ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۴۸ عبادہ زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیانی علاقہ کو ایسے ہی حرم قرار دیا جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ حرم قرار دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۴۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو دونوں کناروں کے درمیان حرم قرار دیا، مجھے اگر اس درمیانی علاقے میں ہرن مل جائیں تو میں انہیں خوفزدہ نہ کروں، اور آپ نے مدینہ کے ارد گرد بارہ میل تک کے علاقے کو چراگاہ بنایا۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۵۰ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے یہاں تک کہ جب آپ حرم کے نالے پر پہنچے تو فرمایا: اے اللہ! تیرے بندے اور رسول ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اے اللہ! میں مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان والے علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۵۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا اے اللہ! میں نے مدینہ کو اس طرح حرم بنانا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۵۲ (مسند ابی ہریرۃ) سعید بن المسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میں مدینہ میں ہرن چرتے دیکھ لوں تو انہیں خوفزدہ نہ کروں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، مدینہ کے دونوں اطراف کے مابین حرم ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۵۳ حبیب ھذلی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے مدینہ کے دونوں اطراف کے مابین علاقہ کو حرم قرار دیا ہے۔ پھر آپ نے بنی حارثہ سے فرمایا اور وہ لوگ حرہ کے دامن میں آباد تھے، اے بنی حارثہ! مجھے تم لوگ حرم مدنی سے باہر نظر آتے ہو!؟ پھر فرمایا: بلکہ تم اسی میں ہو، بلکہ تم اسی میں ہو۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۵۵ سعید المقبری حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے دونوں اطراف کا درمیانی علاقہ حرم ہے نہ اس کے کانٹے توڑے جائیں اور نہ اس کے شکار کو بدکایا جائے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۵۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی علیہ السلام جب مدینہ میں داخل ہوئے تو فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے مدینہ میں جماؤ اور اچھا رزق پیدا فرما۔ رواہ الدیلمی

۳۸۱۵۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: اللہ کے نبی اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! ہمارے صاع و مد میں برکت

فرما، اور مکہ مدینہ میں برکت نازل فرما، ہمارے جنوب وشمال میں برکت عطا فرما، لوگوں میں سے ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے نبی! ہمارے عراق میں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا، اور فتنے پھوٹیں گے، اور سختی مشرق میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۱۵۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو مدینہ بخار کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ وبائی زمین تھی، چنانچہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ کو یہ بیماری اور مصیبت پہنچی، (جبکہ) اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نبی سے دور رکھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان سے سنی باتیں عرض کیں، میں نے کہا: وہ بخار کی شدت کی وجہ سے بہکی بہکی باتیں کررہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ ہمارے لئے ایسے ہی چہیتا بنادے جیسے تو نے ہمارے لئے مکہ کو محبوب بنایا ہے بلکہ اس سے زیادہ، اور ہمارے مد وصاع میں برکت عطا فرما، اور اس کی وبا مقام میعہ منتقل کردے۔ ابن اسحاق

۳۸۱۶۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے فرمایا: جزیرۂ عرب میں دو دین باقی نہیں رہیں گے، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدت پوری کردی (یعنی آپ کی موت واقع ہوگئی) تو جزیرے کے ہر طرف کے عوام وخواص مرتد ہوگئے، یہودیت ونصرانیت لوگوں میں سرایت کرگئی مدینہ اور اس کے گردنواح میں نفاق پھیل گیا، دین کو روکنے لگے اور مسلمان ایسے رہ گئے جیسے جاڑے کی تاریک رات میں بارش زدہ بکریاں کسی درندوں والی زمین میں ہو۔ جس حصہ میں بھی لوگوں نے شورش کی میرے والد کے دروازے تک جاپہنچے اور اس کے صحن کے قریب ہوگئے۔ اگر مضبوط پہاڑ میرے والد سے اٹھوائے جاتے تو میرے والد انہیں نہ اٹھاتے۔ سیف بن عمر

۳۸۱۶۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ جب بھی سفر سے واپس آتے تو مدینہ کو جھانک کر دیکھ کر فرماتے: اے عمدہ اور تمام شہروں کے سردار۔ (رواہ الدیلمی) جیسے رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء کے سردار ہیں اسی طرح آپ کی ہر چیز دیگر تمام چیزوں کی سردار ہے چاہے شہر ہو یا قبر۔ عامر تقی ندوی

۳۸۱۶۲..... حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مدینہ کو ایسے ہی حرم بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا، اس میں جنگ کے ہتھیار اٹھا کر نہ چلا جائے، جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی، یا کسی بدعتی کو جگہ دی، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کی نفل عبادت قبول اور نہ فرض۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۶۳..... زید بن اسلم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اسے ایسا ہی پگھلا دے جیسے آگ تانبے کو ڈھال دیتی ہے، جیسے پانی میں نمک اور دھوپ میں چربی پگھل جاتی ہے۔ مصنف عبد الرزاق

۳۸۱۶۴..... سہل بن ابی امامہ سے روایت ہے کہ ابن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: شاید تم لوگ مدینہ کے گردونواح میں شکار کھیلتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، فرمایا: ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو دونوں اطراف سے حرم قرار دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۶۵..... عباد بن اوس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے مدینہ میں (شکار پر) تیراندازی کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: مدینہ میں نہیں البتہ مدینہ سے باہر کرسکتے ہو رسول اللہ ﷺ نے اسے دونوں اطراف سے حرم قرار دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۶۶..... (مسند علی) حسن سے روایت ہے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تلوار کے نیام سے ایک تحریر نکال کر فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی مجھے وصیت ہے، اس میں (لکھا) تھا: کہ ہر نبی کا حرم ہوتا ہے اور میں مدینہ کو ایسے ہی حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا، اس میں ہرگز جنگ کے لئے ہتھیار اٹھا کر نہ چلا جائے، جس نے کوئی نئی چیز ایجاد کی (جس کا تعلق دین سے بتائے یا دکھائے) تو اس کے لئے وبال ہے اور جس نے کوئی بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کی نفل عبادت قبول ہے اور نہ فرض۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۶۷..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مقام عقیق میں ایک شخص کو درخت کاٹتے اور اس کے کانٹے جھاڑتے دیکھا تو اس کا کلہاڑا لے کر اسے پیٹا اور ڈانٹا دھمکایا، وہ غلام اپنے مالکوں کے پاس جاکر انہیں اطلاع کرنے لگا، وہ لوگ حضرت سعد کے پاس آکر کہنے لگے: وہ غلام ہمارا تھا آپ نے اس سے جو کچھ چھینا ہے اسے لوٹا دیجئے، آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

سنا: جو مدینہ کی منزل درمنزل مسافت میں درخت کاٹتا یا جھاڑتا دکھائی دے تو اس کا سامان تمہارا ہے لہذا میں وہ چیز واپس کرنے کا نہیں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے (پیشگی) عطا کی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۶۸ ...(اس طرح) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ کو دونوں اطراف میں ایسے ہی حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے (لہذا) اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، (جو لوگ مدینہ سے کوچ کرکے جانے لگے ہیں) ان کے لئے مدینہ بہترین (جگہ) ہے اگر وہ سمجھیں، جو مدینہ والوں سے برائی کا سوچے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ میں تانبے اور پانی میں نمک کی طرح پگھلا دے گا۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۶۹ ...(مسند الارقم) عثمان بن ارقم حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیت المقدس جانے کا سامان تیار کیا، جب وہ اپنی تیاری سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ کو الوداع کہنے آئے، آپ نے فرمایا: کس کام یا تجارت کی غرض سے جارہے ہو؟ عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! یہ ارادہ نہیں ہے، البتہ بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کا ارادہ ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز اس کے علاوہ کی مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے ہاں جو نماز مسجد حرام میں پڑھی جائے۔ چنانچہ وہ بیٹھ گئے اور نہیں نکلے۔ مسند احمد والباوردی، ابن قانع، طبرانی فی الکبیر، ابو نعیم، حاکم، سعید بن منصور

۳۸۱۷۰ (مسند اسامہ) ایک شخص سرسبز وشاداب علاقہ سے (مدینہ) آیا تو اسے بخار ہوگیا (عدم برداشت کی وجہ سے) واپس پلٹ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اس (مدینہ) کے جاسوس ہم سے آگاہی نہ پائیں۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد والرویانی، طبرانی فی الکبیر ضیاء فی المختار

۳۸۱۷۱ ...(مسند انس) عاصم احول سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، یہ حرم ہے، اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرم قرار دیا ہے، اس کی شاخ نہ توڑی جائے، جس نے ایسا کیا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

''وادی عقیق''

۳۸۱۷۲ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ معرس میں تھے آپ نے فرمایا: مجھے عطا کیا گیا اور مجھ سے کہا گیا: تم ایک بابرکت وادی میں ہو یعنی وادی عقیق میں۔ بخاری فی تاریخہ

یہ مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف آتی ہے مدینہ سے مکہ آنے والے قافلے پہلے اس میں سے گزرا کرتے تھے یہ وادی عقیق اس وادی عقیق کے علاوہ ہے جو شہر مدینہ منورہ سے ملی جنوب ومغرب سے شمال ومغرب کی طرف جاتی ہے اور مدینہ منورہ کی کسی زمانہ میں تفریح گاہ تھی۔

جزیرۃ العرب

۳۸۱۷۳ ...نیز حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وادی عقیق میں محو خواب ہوئے فرماتے ہیں: جب میں بیدار ہوا تو مجھ سے کہا جانے لگا: کہ تم ایک برکت والی وادی میں ہو۔ ابن عدی فی الکامل، ابن عساکر

البقیع

بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جس کا اصل نام بقیع الغرقد ہے، یہ قبرستان بننے کے وقت غرقد کی جھاڑیوں کا خطہ تھا، اس میں تقریباً دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدفون ہیں بقیع کی لمبائی ۵۰۰ فٹ اور چوڑائی ۳۳۳ فٹ ہے۔ جزیرۃ العرب

۳۸۱۷۴ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا سب سے پہلے بقیع میں حضرت عثمان بن مظعون دفن کئے گئے پھر ان کے بعد

ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ۔ابن ابی شیبہ، بخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

مسجد قباء

مدینہ سے جنوب مغربی سمت تقریباً دو۲ میل کے فاصلے پر ایک آبادی ہے اس میں بڑی شادابی ہے اور مختلف پھلوں میووں کے باغات ہیں اور یہیں وہ مسجد ہے جو اسلام کی سب سے پہلی مسجد کہلاتی ہے۔ سفر ہجرت میں حضور ﷺ کی یہ آخری منزل تھی اس کے بعد آپ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تھے۔

۳۸۱۷۵ یعقوب بن مجمع بن جاریہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اگر مسجد قبا آسمان کے کسی کنارے پر بھی ہوتی تو ہم لوگ وہاں بھی اپنی سواریاں پہنچا دیتے۔ المصنف عبدالرزاق

۳۸۱۷۶ ... یعقوب بن مجمع فرماتے ہیں: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد قبا میں ہوئے تو فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس مسجد میں ایک نماز پڑھوں یہ مجھے بیت المقدس میں چار نمازیں پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے، بیت المقدس میں ایک نماز پڑھنے کے بعد اگر یہ مسجد کسی کنارے پر بھی ہوتی تو ہم لوگ اونٹوں کو مارتے مارتے وہاں تک پہنچ جاتے۔ المصنف عبدالرزاق

۳۸۱۷۷ ولید بن کثیر ایک شخص سے روایت کرتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد قبا تشریف لائے تو ابویحییٰ کو حکم دیا کہ تم عورتوں سے بچنا اور شاخ سے مسجد میں جھاڑو دینا اور فرمایا: اگر یہ مسجد کسی کنارے یا کسی شہر میں ہوتی پھر بھی ہمارے مناسب تھا کہ ہم لوگ اس تک پہنچ جاتے۔ مسدد

۳۸۱۷۸ ... جریر سے روایت ہے فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ہمارے ساتھ قبا والوں کے پاس چلو ہم انہیں سلام کرنا چاہتے ہیں: چنانچہ آپ ان کے پاس گئے، انہیں سلام کیا، انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا، پھر آپ نے فرمایا: اے اہل قبا! میرے پاس اس حرے سے پتھر لاؤ، آپ کے پاس بہت سے پتھر جمع ہوگئے آپ کے پاس ایک نیزہ تھا آپ نے ان کے قبلہ کی لکیر کھینچی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک پتھر لے کر رکھا، اس کے بعد فرمایا: ابوبکر! ایک پتھر لو اور اسے اس پتھر کے ساتھ رکھ دو، پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: عمر! پتھر لو اور اسے ابوبکر کے پتھر کے پاس رکھ دو، اس کے بعد (لوگوں کی طرف) متوجہ ہوئے فرمایا: عثمان! پتھر لو اور اسے عمر کے پتھر کے ساتھ رکھ دو، پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آخری شخص کو دیکھ کر فرمایا: ہر ایک شخص اس لکیر کے قریب جہاں چاہے پتھر رکھ دے۔ طبرانی فی الکبیر

۳۸۱۷۹ زرعہ بن عمرو مولی الخباب سے روایت ہے فرمایا: جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ہمیں قبا والوں کے پاس لے چلو! ہم انہیں سلام کرنا چاہتے ہیں، جب ان کے پاس پہنچے انہیں سلام کر کے فرمانے لگے: اہل قبا! اس حرے سے میرے پاس پتھر لاؤ، چنانچہ آپ کے پاس پتھر جمع ہوگئے۔ اس کے بعد آپ نے ان کے قبلہ کی لکیر کھینچی، اور ایک پتھر لے کر لکیر پر رکھ دیا پھر فرمایا: ابوبکر! پتھر لو اور اسے میرے پتھر کے ساتھ رکھ دو، انہوں نے ایسا ہی کیا پھر ارشاد فرمایا: عمر! پتھر لو اور اسے ابوبکر کے پتھر کے قریب رکھ دو، انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا: عثمان! پتھر لو اور اسے، عمر کے پتھر کے پاس رکھو، انہوں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد آپ لوگوں کی طرف آخر تک متوجہ ہوئے فرمانے لگے ہر شخص جہاں چاہے لکیر پر پتھر رکھ دے، اور ایک روایت میں ہے: جو جہاں چاہے اس لکیر پر پتھر رکھ دے۔

الدیلمی، ابن عساکر

۳۸۱۸۰ (مسند عبداللہ بن عمر) رسول اللہ ﷺ قبا پیدل اور سوار ہو کر تشریف لاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۸۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے اس مسجد یعنی مسجد قبا میں نماز پڑھی اس کا ثواب ایک عمرہ جتنا ہے۔ رواہ ابن النجار

احد

۳۸۱۸۲۔۔۔حضرت عروۃ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جبل اُحد نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

المصنف عبدالرزاق

۳۸۱۸۳۔۔۔حضرت عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی احد کو دیکھتے تو فرماتے: یہ پہاڑ ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۸۴۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں جبل احد نظر آیا اور ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔المصنف عبدالرزاق

۳۸۱۸۵۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: احد جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر واقع ہے جب تم اس پر آؤ تو اس کے درخت (کا پھل) کھاؤ اگرچہ اس کے کانٹے ہی کیوں نہ ہوں۔بیھقی فی السنن

بیت المقدس

۳۸۱۸۶۔۔۔عبید بن آدم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا: تمہارے خیال میں میں کہاں نماز پڑھوں؟ انہوں نے کہا: اگر آپ میری بات پر عمل کرتے ہیں تو چٹان کے پیچھے نماز پڑھوں یوں سارا قدس آپ کے آگے ہوگا۔حضرت عمر نے فرمایا: تم نے یہودیت کی مشابہت کی نہیں، البتہ میں وہاں نماز پڑھوں گا جہاں نبی ﷺ نے نماز پڑھی، چنانچہ آپ قبلہ کی جانب آگے بڑھے اور نماز پڑھی، پھر آپ (واپس) آئے اور اپنی چادر بچھا کر اس میں گرے پڑے تنکے سمیٹے اور لوگوں نے بھی جھاڑوں سا (دے کر) صفائی کی۔مسند احمد، ضیاء فی المختارہ

۳۸۱۸۷۔۔۔قتادہ وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت کعب احبار سے فرمایا: تم مدینہ منتقل نہیں ہوتے؟ اس میں رسول اللہ ﷺ کی ہجرت گاہ اور آپ کی قبر ہے! تو کعب کہنے لگے: امیر المومنین! میں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پائی ہے کہ شام زمین میں اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے اور اس میں اس کے بندوں کا خزانہ ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۸۱۸۸۔۔۔حمزہ بن عبد کلال سے روایت ہے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شام، اپنے پہلے سفر کے بعد روانہ ہوئے، جب آپ اس کے قریب پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ اس میں طاعون پھیلا ہوا ہے، آپ سے آپ کے ساتھیوں نے کہا: واپس لوٹ جائیں اور اس میں نہ گھسیں! طاعون کے ہوتے ہوئے اگر آپ وہاں چلے گئے تو ہمیں نظر نہیں آتا کہ آپ وہاں سے نہ آسکیں گے۔چنانچہ آپ مدینہ پلٹ آئے، آپ نے یہ رات گزاری میں لوگوں میں سے آپ کے سب سے زیادہ نزدیک تھا، آپ جب اٹھے تو میں بھی آپ کے پیچھے اٹھ کھڑا ہوا، میں نے سنا آپ فرمارہے تھے: اگرچہ میں شام کے قریب پہنچ چکا (پھر بھی) مجھے واپس لے چلو کیونکہ اس میں طاعون ہے، میرا یہاں سے لوٹ جانا میری موت کو مؤخر نہیں کرے گا، اور نہ میرا آنا میری موت کو جلد لاسکتا ہے۔

سنو! اگر مدینہ آجاتا اور اپنی ضروری حاجات سے فارغ ہوجاتا، پھر میں چل پڑتا یہاں تک کہ شام میں داخل ہوجاتا، پھر حمص میں ٹھہرتا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز شام سے ستر ہزار لوگ ایسے اٹھائے گا کہ نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ انہیں عذاب ہوگا، ان کے اٹھائے جانے کی جگہ زیتون کے درختوں کے درمیان ہے اور اس کی دیوار اس کی سرخ ہموار زمین میں ہے۔

مسند احمد، والشاشی، طبرانی فی الکبیر حاکم، خطیب فی تلخیص المتشابہ، ابن عساکر، قال الذھبی منکر جدا، واوردہ ایضا، ابن الجوزی فی الواھیات وقال لا یصح فیہ ابوبکر بن سلیمان بن عبداللہ العدوی متروک

کلام: ... المتناہیہ ۴۹۳

۳۸۱۸۹ ... اسلم سے روایت ہے فرمایا: شام محفوظ جگہ ہے جب کوئی لشکر یمن سے یا ان لوگوں سے جو مدینہ اور یمن سے ہوآئے اور ان میں سے کوئی شام کو اختیار کرلیتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش مجھے ابدال کا پتہ چلتا کیا ان کے پاس سے سواریاں گزری ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۱۹۰ ... محمد، طلحہ اور سہل سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبیدہ کو لکھا: جب تم ان شاء اللہ دمشق سے فارغ ہو جاؤ تو عراقیوں کی طرف بھیج دینا کیونکہ میرے دل میں یہ بات آئی ہے کہ تم لوگ اسے فتح کرلوگے۔ پھر تم اپنے بھائیوں کو پاؤ گے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کروگے، حضرت عمر مدینہ میں لوگوں کے پاس سے گزرنے کے لئے کھڑے ہوگئے، کیونکہ ان لوگوں نے اپنے شہروں سے آپ کی طرف [illegible] تھا۔ پس جب جماعت شام کی طرف روانہ فرماتے تو ارشاد فرماتے: کاش مجھے ابدال کا پتہ چلتا کیا ان کے پاس سے قافلے گزرے ہیں یا نہیں، اور جب کوئی جماعت عراق کی جانب بھیجتے تو فرماتے: کاش مجھے پتہ چل جاتا کہ اس لشکر میں کتنے ابدال ہیں!

رواہ ابن عساکر

۳۸۱۹۱ ... عروہ بن عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کیا گیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیت المقدس میں داخل ہوئے تو فرمایا: لبیک اللھم لبیک (میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں)۔ ابن راھویہ، بیہقی

۳۸۱۹۲ ... [illegible] سے نقل کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام آئے آپ نے حکم دیا [illegible] بیت المسجد [illegible] آپ [illegible] کی سجدہ گاہ [illegible])

۳۸۱۹۳ ... (مسند [illegible]) سے روایت ہے فرمایا: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المقدس کی چٹان سے [illegible] صاف کردیا تو فرمایا: جب تک اس پر تین بار بارش نہ پڑ جائیں اس پر نماز نہ پڑھنا۔

ابوبکر الواسطی فی فضائل بیت المقدس

۳۸۱۹۴ ... [illegible] سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیت المقدس جانے کی اجازت طلب کی، آپ نے اس سے فرمایا: جاؤ تیاری کرو، جب تیاری مکمل ہوگئی تو جب سامان تیار کرچکے، جلدی آپ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اسے عمرہ بنالو، راوی کا بیان ہے: آپ کے پاس سے دو شخص گزرے اور آپ صدقہ کے اونٹ پیش کررہے تھے آپ نے ان دونوں سے پوچھا: تم دونوں کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگے: بیت المقدس سے، آپ نے انہیں درہ مارا، کہا: بیت اللہ کے حج کی طرح بیت اللہ ہے؟ وہ کہنے لگے: ہم گزر رہے تھے۔ الازرقی

۳۸۱۹۵ ... [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم لوگ آپ کے بعد زندگی [illegible] ہوں تو آپ ہمیں کہاں (رہنے) کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیت المقدس کو چھوڑنا شاید اللہ تعالیٰ تجھے ایسی اولاد دے جو [illegible] آتی [illegible] ہیں، اور ایک روایت میں ہے: شاید تمہیں [illegible] اولاد کا اتفاق ہوجائے جو صبح و شام اس مسجد کی طرف جائیں۔

[illegible] الرویانی [illegible] احمد فی الزوائد سمویہ والبغوی والباوردی وابن شاھین وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، ابو نعیم عن [illegible] فی المختار

۳۸۱۹۶ ... (مسند [illegible]) [illegible] دونوں میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک گروہ آکے کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے قریب تھے اور ہم گناہ اور زنا کیا کرتے تھے (اب چونکہ اسلام کی وجہ سے ہم پر پابندیاں ہیں) اس لئے ہمیں خصی بننے کی اجازت دیجئے آپ علیہ السلام نے ان کے سوال کو ناپسند کیا یہاں تک کہ یہ بات آپ کے چہرے سے محسوس کی جانے لگی، پھر دوسری جماعت آکر کہنے لگی: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت کے قریب تھے [illegible] جاتے تھے اب ہمیں [illegible] میں بیٹھنے کی

اجازت دیجئے، ہم روزے رکھیں گے اور قیام کیا کریں گے یہاں تک کہ ہمیں موت آجائے، آپ علیہ السلام کو ان کے سوال سے خوشی ہوئی جس کے آثار آپ کے چہرہ پر محسوس کئے گئے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: عنقریب تم لشکر روانہ کروگے اور تمہارے لوگ ذمی ہوں گے تمہیں خراج دیں گے اور ایک زمین اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے گا اس کا کچھ حصہ سمندر کے کنارے ہوگا، جس میں شہر اور محلات ہوں گے جسے یہ زمانہ ملے اور وہ اپنے آپ کو ان شہروں میں سے کسی شہر یا ان محلات میں سے کسی محل میں موت آنے تک روک سکے تو ایسا ہی کرے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۱۹۷ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کی اس مسجد میں نماز افضل ہے یا بیت المقدس میں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری اس مسجد کی ایک نماز بیت المقدس کی چار نمازوں کے برابر ہے البتہ وہ نماز کی بہترین جگہ ہے وہ حشر نشر کی زمین ہے۔ لوگ ضرور ایسا زمانہ دیکھیں گے کہ ایک کمان کی وسعت وکشادگی جہاں سے بیت المقدس دکھائی دے وہ پوری دنیا سے افضل اور بہتر ہوگی۔ الرویانی، ابن عساکر

۳۸۱۹۸ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی باندی سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے بتایئے! آپ نے فرمایا: وہ حشر ونشر کی زمین ہے اس میں جاؤ نماز پڑھو، وہاں کی ایک نماز دوسری جگہ کی ہزار نمازوں کے برابر ہے، عرض کیا: اگر ہم وہاں نہ جاسکیں تو کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: وہ زیتون کا تیل منگوالے اور اسے چراغ میں ڈال لے تو جس کی طرف اس کا ہدیہ کیا گیا گویا اس نے اس میں نماز پڑھی ہے۔ مسند احمد ابن زنجویہ، ابوداؤد

۳۸۱۹۹ عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بیت المقدس میں ہدایت کی بیعت ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۰ (مسند عمر) ہیثم بن عمار سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے دادا کو فرماتے سنا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے شام والوں کی زیارت کی آپ نے جابیہ میں پڑاؤ کیا دمشق میں طاعون تیزی سے پھیل رہا تھا، آپ نے دمشق جانے کا ارادہ کیا تو آپ کے ساتھیوں نے آپ سے کہا: کیا آپ کو علم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں طاعون پھیل جائے تو اس سے مت بھاگو اور جہاں وہ ہو وہاں نہ جاؤ! اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ جو اصحاب النبی ﷺ آپ کے ساتھ تھے وہ خوش تھے جنہیں کبھی بھی طاعون کی بیماری نہیں ہوئی۔ اس وقت آپ نے ایک شخص جدیلہ سے روانہ فرمایا جو ابھی تک اس میں داخل نہیں ہوا تھا، اور آپ بیت المقدس کی طرف چل پڑے اور صلح سے اسے فتح کرلیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المقدس میں آئے آپ کے ساتھ کعب احبار تھے، آپ نے فرمایا: ابواسحاق! چٹان کی جگہ تمہیں معلوم ہے؟ وہ کہنے لگے: اس دیوار سے جو جہنم کی وادی کے اتنے اتنے قریب ہے ایک گز ناپ لیں، اور وہ ڈھیر ان سے پھر اسے کھودیں تو آپ کو وہ مل جائے گی، چنانچہ لوگوں نے کھودی تو وہ ظاہر ہوگئی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب سے فرمایا: تمہاری رائے کے مطابق ہم سجدہ گاہ کہاں بنائیں؟ انہوں نے کہا: چٹان کے پیچھے بنالیں یوں آپ موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کے قبلوں کو جمع کرلیں گے، آپ نے فرمایا: تم نے یہودیت کی مشابہت کی، ابواسحاق! اللہ کی قسم! سب سے بہتر سجدہ گاہ آگے والی ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ جگہ مسجد کے اگلے حصہ میں بنائی۔ اہل عراق کو پتہ چلا کہ آپ نے اہل شام کی زیارت وملاقات کی ہے انہوں نے آپ کو خط لکھا جس میں آپ سے ملاقات وزیارت کی ایسے درخواست کررہے تھے جیسی ملاقات آپ نے اہل شام سے کی۔ آپ نے جانے کا قصد کرلیا تو کعب نے آپ سے کہا: امیر المومنین! میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ اس میں داخل ہوں، آپ نے فرمایا: کیوں؟ وہ کہنے لگے، اس میں نافرمان جنات، ہاروت اور ماروت ہیں جو لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور اس میں شر کے دسویں حصہ کا نواں حصہ ہے اور ہر خطرناک بیماری ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ سب کچھ تو سمجھ آگیا جو تم نے ذکر کیا صرف خطرناک بیماری سمجھ نہیں آئی وہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے: مال کی کثرت جس کا کوئی علاج نہیں، چنانچہ آپ وہاں نہیں گئے۔

رواہ ابن عساکر

شام

۳۸۲۰۱۔۔۔ حارث بن حرمل سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے فرمایا: اے اہل عراق! اہل شام کو برا بھلا نہ کہو! کیونکہ ان میں ابدال ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۲۔۔۔ تمام رازی نے ''معارۃ الدم'' کتاب میں فرمایا: ہم سے ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم اذرعی نے بیان کیا فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس پر مجھے بھروسہ ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے ولید بن مسلم کے حوالہ سے وہ ابن جریج سے وہ عروہ بن رویم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ سے ایک شخص نے دمشق کے آثار وعلامات کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا: اس میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام قاسیون ہے وہاں حضرت آدم کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا تھا، اور اس کے نچلے حصہ میں ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی جگہ میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کو یہود (کے شر) سے پناہ دی۔

جو بندہ بھی روح اللہ کی جگہ پر آئے غسل کرے نماز پڑھے دعا کرے اللہ تعالیٰ اسے ناکام واپس نہیں کرے گا، ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمیں اس کی کیفیت بیان کر دیجئے۔ فرمایا: وہ دمشق نامی شہر کی پست زمین میں ہے، مزید میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ایسا پہاڑ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا ہے اور اسی میں میرے (جد امجد) ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے، تو جو کوئی اس جگہ آئے وہ دعا سے عاجز نہ ہو (ضرور دعا کرے) ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! کیا یحییٰ علیہ السلام کی بھی کوئی جائے پناہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، اس میں یحییٰ علیہ السلام اس سے محفوظ ہوئے تھے اور قوم عاد کا ایک شخص غار میں محفوظ ہوا تھا جو آدم علیہ السلام کے مقتول بیٹے کے خون کے پیچھے ہے اس میں الیاس علیہ السلام اپنی قوم کے بادشاہ سے محفوظ ہوئے تھے، اسی میں ابراہیم، لوط، موسیٰ، عیسیٰ اور ایوب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے نماز پڑھی تھی، سو وہاں دعا کرنے سے عاجز نہ ہونا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے ''مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا''

ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارا رب دعا سنتا ہے یا اس کی کیا کیفیت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''اور جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں پوچھیں تو میں قریب ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ (فی هذا الاسناد علتان: الرجل المبهم وتدلیس الولید بن مسلم وانا اخشی ان یکون هذا الحدیث موضوعا. قداخرجه ابن عساکر فادخل بین محمد بن احمد بن ابراهیم وبین الولید، ثنا هشام بن خالد رواه تمام. فلم یذکر هشاماوقال تمام: والا شهر عن معاویة، واخرجه ابو الحسن علی بن محمد بن شجاع الربعی فی فضائل الشام، انبأنا ابو القاسم عبدالرحمن بن عمر الامام ثنا یعقوب الاذرعی ثنا محمد بن احمد بن ابراهیم ثنا هشام بن خالد عن الولید بن مسلم عن ابن جریج عن عروة عن ابیه قال سمعت علی بن ابی طالب یقول: سمعت رسول الله وساله رجل عن الاثارات بدمشق فذکره)

۳۸۲۰۳۔۔۔ (مسند جابر بن عبداللہ) عن عبدالرحمن بن زیاد بن انعم عن عمرو بن جابر الحضرمی فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو دمشق میں رہا اس نے نجات پائی'' میں (عبدالرحمن) نے کہا: کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا میں اپنی رائے سے تمہیں حدیث بیان کر رہا ہوں؟ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۴۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر تھے آپ نے شام کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ کر، اے اللہ! ان کے دل متوجہ کر، اور عراق کی طرف دیکھ کر ایسا ہی فرمایا، اور ہر طرف رخ کر کے یہی فرمایا، نیز فرمایا: یا اللہ! ہمیں زمین کے پھل عطا فرما، ہمیں ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا کر، اور فرمایا: مومن کی مثال اس ڈنٹھل کی سی ہے جو کبھی گرتا ہے اور کبھی سیدھا ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال مضبوط درخت کی سی ہے جو برابر سیدھا رہتا اور پتہ بھی نہیں چلتا کہ گر جاتا ہے۔
رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۵...... سلیمان تیمی بہز بن حکیم سے وہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے کوئی بہتر فیصلہ فرمائیں! آپ نے فرمایا: شام میں رہو۔ دارقطنی فی الافراد، ابن عساکر، وقال دارقطنی، ھذا من روایة الا کابر عن الا صاغر سلیمان تیمی اکبر من بھز بن حکیم قدلقی انس بن مالک

۳۸۲۰۶...... حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے فتح کرنے والا ہے اور تمہیں قدرت دینے والا ہے تو ایک شخص نے عرض کیا: مجھے بہتر حکم دیجئے! فرمایا، شام کو نہ چھوڑنا، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا بہترین شہر ہے اس میں اس کے برگزیدہ بندے چنے جاتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۷...... واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ لشکر روانہ کریں گے، ایک لشکر یمن میں ایک شام میں ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں ہوگا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نوجوان آدمی ہوں اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے تو آپ مجھے کہاں کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: شام، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ زمین ہے اس میں اپنے برگزیدہ بندے لے جاتا ہے، اگر تم نہ چاہو تو یمن میں رہو، اس کے تالابوں سے سیراب ہونا، اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اس کے باسیوں کی طرف سے کافی ہے۔ طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

۳۸۲۰۸...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس ٹکڑوں سے قرآن مجید جمع کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: شام کے لئے خوشخبری ہو، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسے کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ رحمٰن تعالیٰ کے فرشتے اس پر اپنے پر کھولے ہوئے ہیں۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ترمذی، حسن غریب، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی، ضیاء فی المختارۃ

۳۸۲۰۹...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ شام اور اس میں رہنے والے رومیوں کا ذکر ہونے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عنقریب شام فتح کر کے اس پر غالب آ جاؤ گے، اور اس کے سمندر کے کنارے ایک قلعہ پاؤ گے جسے ''انفۃ'' کہا جاتا ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ وہاں سے بارہ ہزار شہید اٹھائے گا۔

ابن عساکر وقفل عن الاوزاعی انه قال. حدیث جدید

۳۸۲۱۰...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے، شام کے لئے خوشخبری ہو! ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اس پر ڈالی ہوئی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۱۱...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم لشکر تیار کرو گے، ایک لشکر شام میں، ایک یمن میں ایک عراق میں اور ایک مصر میں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ہمارے لئے بہتر (جگہ کا) فیصلہ فرمائیے! فرمایا: شام، عرض کیا ہم خیموں، مویشیوں والے لوگ ہیں شام نہیں جا سکتے، آپ نے فرمایا، جس کا دل نہ چاہے، اور ایک روایت میں ہے جو شام نہ جا سکتا ہو وہ اس کے یمن سے جا ملے اور اس کے حوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اس کے باسیوں کی طرف سے کافی ہو گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۱۲...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شام، دارالاسلام کا وسط ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۱۳...... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے شام کا ذکر کر کے فرمایا: حشر ونشر کی زمین ہے۔

ابویعلی، ابن عساکر

۳۸۲۱۴...... (مسند سہل بن سعد الساعدی) عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! کیونکہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے تو وہ تمہیں شام کی روٹی اور زیتون سے سیر کر دے گا۔

الرویانی، ابن عساکر

۳۸۲۱۵...... (مسند شداد بن اوس) محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرمایا میں نے اپنے والد کو اپنے دادا شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے سنا، پھر وہ بیٹھے، پھر اٹھے پھر بیٹھے پھر کہنے لگے: یارسول اللہ! مجھ پر زمین تنگ ہو رہی، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ شام اور بیت

المقدس فتح ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ، اور انشاء اللہ تم اور تمہاری اولاد تمہارے بعد وہاں کے امام ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۱۶..... محمد بن عبدالرحمن بن شداد بن محمد بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا شداد بن اوس کی روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جان کنی کے عالم میں تھے، آپ نے فرمایا: شداد تمہاری کیسی حالت ہے؟ عرض کیا: دنیا تنگ لگ رہی ہے، آپ نے فرمایا: تم پر تنگ نہیں ہوگی، شام اور بیت المقدس فتح ہوگا تم اور تمہاری اولاد انشاء اللہ ان لوگوں میں امام ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۱۷..... عبداللہ بن حوالہ الازدی سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے تحریر لکھ دیجئے اور ایک روایت میں ہے: میرے لئے پسند کر لیجئے، کوئی شہر جس میں میں رہوں اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ زندہ رہیں گے تو میں آپ کی قربت پر کسی چیز کو پسند نہ کرتا، آپ نے فرمایا: شام، اور تین بار فرمایا، آپ علیہ السلام کو جب میری شام کے بارے میں ناپسندیدگی نظر نہ آئی تو فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ شام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے شام! میرا (رحمت کا) ہاتھ تجھ پر ہے اے شام! تو میری پسندیدہ جگہ ہے میں تجھ میں اپنے بہترین بندے داخل کروں گا، تو میرے انتقام کی تلوار اور میرے عذاب کا کوڑا ہے تو زیادہ ڈرانے والی اور تیری طرف محشر ہوگا۔

اور میں نے معراج کی رات ایک سفید ستون دیکھا، گویا وہ موتی ہے جسے فرشتے اٹھائے ہوئے تھے، میں نے کہا: تم نے کیا اٹھا رکھا ہے؟ وہ کہنے لگے: اسلام کا ستون ہے، ہمیں اسے شام میں رکھنے کا حکم ہے، اور ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ میں نے ایک کتاب دیکھی ایک روایت میں ہے کتاب کا ستون دیکھا، جو میرے تکئے کے نیچے سے اچک لیا گیا، میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو چھوڑ دیا ہے میں نے اس کے پیچھے اپنی نظر دوڑائی تو وہ ایک نور تھا جو میرے سامنے چھایا ہوا تھا، یہاں تک کہ شام میں رکھ دیا گیا۔

حضرت ابن حوالہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے پسند فرمائیں، فرمایا: شام اور جو شام میں نہ جانا چاہے وہ اس کے یمن میں چلا جائے، اور اس کے حوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور شام کے باسیوں کی طرف سے کافی ہے۔

ابن عساکر وفیہ صالح بن رستم ابوعبدالسلام مجھول وقال فی المیزان، روی عنہ ثقتان فخفت الجھالۃ

۳۸۲۱۸..... حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے ہم نے آپ سے فقر وعریانی اور بے سروسامانی کی شکایت کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ! اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں بہتات سے زیادہ قلت کا زیادہ خوف ہے، اللہ کی قسم! تم میں یہ چیز برقرار رہے گی یہاں تک کہ تمہارے لئے فارس، روم اور حمیر کی زمین فتح ہوگی یہاں تک کہ تین لشکر ہوں گے، ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں، اور ایک یمن میں ہوگا، یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ انہیں کم سمجھے گا۔

حضرت ابن حوالہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! شام کون جا سکتا ہے وہاں مینڈھیوں والے رومی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ ضرور تمہیں فتح کرائے گا اور اس کا تمہیں خلیفہ بنائے گا۔ یہاں تک کہ ان کی ایک جماعت جن کی قمیصیں سفید اور ان کی گدیاں منڈی ہوئی ہوں گی کھڑے ہو کر تمہارے حبشی آدمی پر سایہ کریں گے۔ وہ (حبشی) انہیں جو حکم دے گا وہ کریں گے، اور اب وہاں ایسے مرد ہیں جن کی نظروں میں تم اونٹوں کی چونتڑوں میں پائے جانے والی چیچڑیوں سے زیادہ حقیر ہو۔

حضرت ابن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے پسند کریں اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے؟ آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام پسند کرتا ہوں، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ علاقہ ہے اور اسی کی طرف اس کے برگزیدہ بندے چنے جاتے ہیں۔ اے اہل یمن، شام کو نہ چھوڑنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ زمین شام ہے جو نہ چاہے وہ اس کے یمن میں چلا جائے اور اس کے حوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اس کے باسیوں کا ذمہ دار ہے۔ الحسن بن سفیان، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر

۳۸۲۱۹..... حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، آپ نے فرمایا: ابن حوالہ! اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اس فتنہ کو دیکھو گے جو زمین کے اطراف میں پھیل رہا ہوگا گویا وہ گائے کے سینگ ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: شام کو نہ چھوڑنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۰......ضمرہ، ثور کی سند سے حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اے اہل شام فخر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دائیں بائیں فتنے پھینک دیئے ہیں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں ایک فتنہ میں ڈالے گا جس سے تمہارے قدم اکھڑ جائیں گے، ضمرہ ابن شوذب سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ شام کا تذکرہ کررہے تھے، میں نے ابوسہل سے کہا: کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں کہ وہاں ایسے ایسے فتنے ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، لیکن وہاں جو فتنے ہوں گے وہ دوسری جگہوں کی بنسبت آسان ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۱......حضرت عبداللہ بن حوالہ ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا کہ ہم لوگ پیدل غنیمت حاصل کریں ہم واپس آگئے اور کچھ بھی حاصل نہ ہوا، آپ نے ہمارے چہروں سے عیاں مشقت کو بھانپ لیا ہمارے درمیان کھڑے ہوکر آپ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں میرے حوالے نہ کر کہ میں ان سے کمزور پڑ جاؤں اور نہ انہیں ان کے حوالے کر کہ یہ عاجز ہوجائیں اور نہ لوگوں کے حوالے کر کہ انہیں مخصوص کرلیں (کہ یہ فقیر لوگ ہیں)

پھر فرمایا: ضرور شام وروم اور فارس فتح ہوں گے، یا فرمایا: روم وفارس، یہاں تک کہ تم میں سے ایک شخص کے اتنے اتنے اونٹ ہوں گے اتنی بکریاں ہوں گی، یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ انہیں بھی کم سمجھے گا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر یا کھوپڑی پر رکھ کر فرمایا: ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت پاک زمین میں آگئی ہے تو اس وقت زلزلے، غم پریشانیاں اور دوسرے بڑے بڑے کام قریب ہوں گے، اور قیامت اس دن لوگوں کے اس سے زیادہ نزدیک ہوگی جیسے یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۲......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کی ہمیشہ مدد کی جاتی رہے گی ہر پھینکنے کی جگہ پھینکی جائے گی، جدھر کا رخ کریں گے ان کی مدد ہوگی، لوگوں میں سے جو ان کی مدد چھوڑ دے گا ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا وہ اہل شام ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۳......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام میں رہنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۴......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت جہاں کا بھی رخ کرے گی اس کی مدد کی جائے گی، لوگوں میں سے جو ان کی مدد ترک کرے گا ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (قیامت) آجائے ان میں اکثر شام والے ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۵......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ اچانک معاذ بن جبل یا سعد بن معاذ آئے، رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا: مجھے ان کے چہرہ میں اچھی خبر معلوم ہورہی ہے، وہ آئے آپ کو سلام کرکے کہنے لگے: یارسول اللہ! مژدہ لیجئے کسریٰ قتل ہوگیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: اللہ تعالیٰ کسریٰ پر لعنت کرے، پھر فرمایا: سب سے پہلے فارس والے ہلاک وفنا ہوں گے پھر عرب اور ان کے پیچھے والے پھر اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: صرف یہاں کے کچھ لوگ رہ جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۶......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ نیند سے گھبرا کر بیدار ہوئے آپ پر کپکپی طاری تھی، میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا: میرے تکیہ کے نیچے سے اسلام کا ستون کھینچ لیا گیا جس سے مجھے وحشت ہوئی، پھر میں نے اپنی نگاہ دوڑائی تو اسے شام کے وسط میں گاڑ دیا گیا، مجھ سے کہا گیا: اے محمد! (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اور اپنے بندوں کے لئے شام کو پسند کیا ہے اس نے اسے تمہارے لئے عزت، حشر، مضبوطی اور یاددھانی کا باعث بنایا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی چاہے گا اسے شام میں ٹھہرائے گا اور اسے اس میں سے حصہ دے گا اور جس سے برائی کو دوچار کرے گا وہ اپنے ترکش سے تیر نکال لے گا۔ اور وہ شام کے درمیان لٹکا ہوا ہے اسے تیر مارے تو وہ دنیا وآخرت میں سلامت نہیں رہے گا۔ ابن عساکر وفیه الحکم بن عبدالله متروک

۳۸۲۲۷......عبداللہ بن مساحق سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم لوگ لشکر تیار کروگے تو ایک شخص کہنے لگا: یارسول

اللہ! میرے لئے پسند فرمائیے! فرمایا: شام میں رہنا، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جگہ ہے اس میں اس کے بہترین بندے ہیں جس کا وہاں جی نہ لگے وہ اس کے یمن میں چلا جائے اور اس کے حوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام واہل شام کا والی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لشکر تیار کرو گے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! میرے لئے جگہ پسند کریں، آپ نے فرمایا: شام سے نہ نکلنا، اس واسطے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جگہ ہے۔ اور اس میں اس کے بہترین بندے ہیں، سو جس کا جی نہ چاہے وہ اس کے یمن میں چلا جائے اس کے حوضوں سے سیراب ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اہل شام کا کفیل ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۹..... ضحاک سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا میں نے ان سے پوچھا میں کہاں پڑاؤ ڈالوں، آپ نے فرمایا: اصحاب رسول اللہ ﷺ کی پہلی جماعت رسول اللہ ﷺ کے حکم سے شام میں اترے پھر خاص کر حمص میں، تم دیکھو جس جگہ وہ تھے وہاں چلے جاؤ۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر رخ موڑ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت نازل فرما، ہمارے مدوصاع میں برکت عطا کر، اے اللہ! ہمارے حرم میں ہمارے شام اور یمن میں برکت نازل فرما! ایک شخص کہنے لگا: عراق (میں بھی) یارسول اللہ! آپ کچھ نہ بولے، آپ نے پھر کہا، اے اللہ! ہمارے مدینہ میں ہمارے مدوصاع میں برکت نازل فرما، اے اللہ! ہمارے حرم، شام اور یمن میں برکت دے، ایک شخص کہنے لگا: عراق، یارسول اللہ! آپ کچھ نہ بولے. پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے مدینہ میں ہمارے مدوصاع میں برکت عطا کر، اے اللہ! ہمارے حرم، شام اور یمن میں برکت نازل فرما، وہ شخص کہنے لگا: یارسول اللہ! عراق، آپ نے فرمایا: وہاں سے شیطان کا لشکر ظاہر ہوگا اور فتنے پھوٹیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دومرتبہ فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام ویمن میں برکت نازل فرما! ایک شخص کہنے لگا: یارسول اللہ! ہمارے مشرق میں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہاں سے شیطان کا لشکر ظاہر ہوگا اور وہاں شر کے دسویں کا نواں حصہ ہے۔ مسند احمد، ابن عساکر

۳۸۲۳۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان کی ایک باندی آکر کہنے لگی: مجھ پر زمانہ کی سختیاں بڑھ گئی ہیں (آب وہوا ناموافق ہے) میں عراق جانا چاہتی ہوں، آپ نے فرمایا: تم شام جو محشر کی جگہ ہے وہاں کیونکر نہیں جاتی! پگلی! صبر کر، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جس نے مدینہ کی تکالیف اور مصائب پر صبر کیا میں اس کی شفاعت کروں گا یا قیامت کے روز اس کا گواہ ہوں گا، اور ایک روایت میں ہے جو بھی مدینہ کی تکالیف اور مصیبتوں پر صبر سے کام لے گا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا یا اس کی گواہی دوں گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل شام ہلاک ہوجائیں گے تو میری امت میں کوئی بھلائی نہ رہے گی۔ اور میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی وہ اپنے مخالف اور مدد ترک کرنے والے کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے اور وہ اسی حالت پر ہوں گے آپ شام کی طرف اشارہ کررہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۴..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ضرور لوگ ایک ایسا زمانہ پائیں گے کہ زمین پر جو مومن بھی ہوگا وہ شام میں چلا جائے گا۔ یعقوب بن سفیان، ابن عساکر، ثم رواہ ابن عساکر من وجہ آخر عن ابن عمر وقال: لیس بالمحفوظ والمحفوظ الموقوف

۳۸۲۳۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب قیامت سے پہلے حضرموت کے علاقے عدن کے سمندر سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: شام میں رہنا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۲۳۶..... حسن سے روایت ہے کہ شام حشر نشر کی زمین ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۷......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم لوگ ایسی جگہ ہو جہاں بابل وحیرہ کے درمیان زبانیں مخلوط کی چلی ہیں۔ بھلائی کے دسویں کا نواں حصہ شام میں اور دسواں حصہ اس کے علاوہ جگہ میں ہے اور شر کے دسویں کا نواں حصہ اس کے علاوہ میں اور دسواں حصہ اس میں ہے، تم ایسا زمانہ پاؤ گے کہ آدمی کا پسندیدہ مال اس کی سرخ اونٹنیاں ہوں گی جن پر وہ شام کی طرف نقل مکانی کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۸......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: خیر کو دسیوں حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے نو حصے شام میں اور دسواں اس کے علاوہ کی زمین میں ہے اور شر کے دسیوں حصے کئے گئے ہیں۔ نو حصے ان علاقوں میں اور دسواں حصہ شام میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۹......حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر شام میں ایک عراق مین اور ایک یمن میں ہوگا، ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا: یارسول اللہ! میرے لئے انتخاب فرمائیے! آپ نے فرمایا: شام میں رہنا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اہل شام کا ذمہ دار ہے۔ طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر، قال: ورواہ ابن ابی عاصم مختصراً: ان اللہ توکل لی بالشام واھلہ

۳۸۲۴۰......عطاء بن السائب سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن الحضرمی ایام ابن اشعث کو تقریر کرتے سنا فرمارہے تھے: اہل شام! خوشخبری ہو کیونکہ مجھے فلاں شخص نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخر میں ایک جماعت ہوگی جنہیں پہلے لوگوں کی طرح اجر وثواب ملے گا۔ وہ فتنہ پردازوں سے جنگ کریں گے اور خلاف شرع بات کی مخالفت کریں گے اور وہ لوگ تم ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۱......حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے: لوگو! عنقریب تمہارے کئی لشکر (پھیلے) (ہوں گے)، ایک لشکر شام میں ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا۔ تو ابن حوالہ کہنے لگے: یارسول اللہ! اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے تو میرے لئے (جگہ کا) انتخاب فرمائیے! آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام کا انتخاب کرتا ہوں، کیونکہ وہ مسلمانوں کے لئے بہتر اور اللہ تعالیٰ کی زمین کا پسندیدہ حصہ ہے وہاں اس کی مخلوق میں سے برگزیدہ بندے چنے جاتے ہیں، جس کا جی نہ چاہے وہ اس کے یمن میں چلا جائے اور اس کے حوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام واہل شام کی ذمہ داری لی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۲......حضرت عرباض بن ساریہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک دن لوگوں میں کھڑے ہو کر اور ایسی گہری نصیحت کی جس سے دل دہل گئے اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تمہارے اسلحہ سے لیس لشکر ہوں، ایک لشکر شام میں ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا، حضرت عبداللہ بن حوالہ اٹھ کر کہنے لگے: یارسول اللہ! اگر میں اس زمانہ کو پالوں تو میرے لئے انتخاب فرمائیے، آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام کا انتخاب کرتا ہوں، کیونکہ وہ دارالاسلام کا ستون اور اللہ تعالیٰ کی زمین کا پسندیدہ حصہ ہے، اس کی طرف اس کی مخلوق میں برگزیدہ بندے چن کر لائے جاتے ہیں، رہے تم! تو تمہارے لئے یمن بہتر ہے اس کے تالابوں سے سیراب ہو! اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام واہل شام کا ذمہ دار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۳......زھری سے روایت ہے فرمایا: جب جنگ ہوگی تو دمشق روم کے مسلمانوں کے لئے پناہ گاہ ہوگی۔ اور روم کی جنگوں کی علامت یہ ہے کہ جب دمشق میں مغرب کی جانب چار میل کے فاصلے پر ایک شہر بنایا جائے گا جو ایک بنیاد پر ہوگا، اور دمشق کی جانب جلد کوچ ہوگا وہی اس روز مسلمانوں کا شہر ہے جسے غسانی کے علاوہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، جو شطر جانہ سے نکلے گا اور پناہ گاہ اس روز مکہ ہوگی، اور اس کے لئے بنی عباس کے کچھ لوگ باقی ہوں گے، اور پناہ گاہ جبل خلیل اور لبنان ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۴......مکحول سے روایت ہے فرمایا: رومی ضرور شام میں چالیس روز بگاڑ پیدا کریں گے جس سے صرف دمشق اور عمان محفوظ ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۵......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور ہم نے اسے اور لوط کو اس زمین کی طرف نجات دی جس میں ہم نے برکتیں رکھی ہیں" فرمایا: یہ شام ہے اور ہر میٹھا پانی بیت المقدس کی چٹان سے نکلا کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۶......عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر کی اپنے والد سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! تمہارے لئے شام فتح ہوگا، سوتم

دمشق نامی شہر میں ٹھہرے رہنا، کیونکہ وہ شام کا بہترین شہر ہے اور غوطہ نامی زمین میں مسلمانوں کا شہر ہوگا وہی ان کی پناہ گاہ ہے۔
رواہ ابن النجار

''عسقلان''

۳۸۲۴۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: میں جہاد کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: شام اور اہل شام میں رہنا، پھر شام میں سے عسقلان کو نہ چھوڑنا، اس واسطے کہ جب میری امت میں (فتنے کی) چکی چلے گی تو وہاں کے لوگ راحت و عافیت میں ہوں گے۔ رواہ الدیلمی

۳۸۲۴۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں، آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: شام سے نہ نکلنا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ذمہ داری لی ہے، کیونکہ اور ایک روایت میں ہے۔ جب میری امت میں (جنگوں کی) چکی چلے گی، عسقلان والے راحت و عافیت میں ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۹..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عسقلان میں ٹھہرا رہے گا اس کا زمانہ (گردش کرنے سے) سویا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی محراب پر فرشتے مقرر کیے ہیں جو اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور نمازیوں کے ساتھ جنت کی طرف جمع کئے جائیں گے۔ رواہ ابن النجار

۳۸۲۵۰..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ایک دن قبرستان والوں کا ذکر کر رہے تھے آپ نے ان کے لئے استغفار کیا اور بہت زیادہ استغفار کیا، آپ علیہ السلام سے اس بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: مقبرے والے عسقلان کے شہداء ہیں۔ انہیں جنت کی طرف ایسے لے جایا رہا ہے جیسے دلہن کو اس کے خاوند کی طرف لے جایا جاتا ہے۔
ابو یعلی، خطیب فی المتفق والمفترق وقال: قال الخطیب: ھذ حدیث غریب، لا اعلم حدث به غیر بشیر ابن میمون الواسطی، یکنی ابا صیفی وقد اورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال: بشیر لیس بشیء

''جزیرۃ العرب''

عالم عربی دو براعظموں میں پھیلا ہوا ہے ایشیا اور افریقہ، اس کا ایشائی حصہ جزیرہ نمائے عرب اور بعض دوسرے شمالی ملکوں پر مشتمل ہے، جزیرہ نمائے عرب، عربوں کا اصل وطن اور عربی نسلوں کا اصل منبع ہے جزیرہ نمائے عرب کو مجازاً جزیرۃ العرب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کے شمال سے شمال مشرق تک دریائے فرات بہتا ہے اور اس کے شمال مغرب میں دریائے عاصی ہے۔ جزیرۃ العرب سید محمد رابع ندوی

۳۸۲۵۱..... حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ کو تین دن سے زیادہ مدینہ میں نہ چھوڑو، اس عرصہ میں وہ اپنا سامان بیچ لیں، اور فرمایا: جزیرہ عرب میں دو دین جمع نہیں ہوں گے۔ ابو عبید فی کتاب الاموال، ابن ابی شیبہ

۳۸۲۵۲..... ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت غور و خوض کیا یہاں تک کہ انہیں یقین و اطمینان ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہی) فرمایا ہے: جزیرۂ عرب میں دو دین جمع نہیں ہوں گے، پھر آپ نے یہود ان خیبر کو جلاوطن کیا۔
مالک فی المؤطا مرسلا، وھو موصول فی الصحیحین، بیھقی

۳۸۲۵۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے (کچھ ایام) پہلے فرمایا: جزیرۂ عرب میں دو دین باقی نہیں رہیں گے۔ رواہ ابن النجار

۳۸۲۵۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عرب کی سرزمین میں دو دین نہیں چھوڑے جائیں گے، دین

اسلام کے ساتھ ہے۔ابن جریر فی تھذیبہ

۳۸۲۵۵۔۔۔ (مسند ابی عبیدۃ) نبی ﷺ کا آخری کلام (جو میں نے سنا) یہ تھا: نجران اور حجاز کے یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو۔ اور جان لو! کہ وہ لوگ سب سے برے ہیں جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔مسند احمد، ابویعلی

۳۸۲۵۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میرے بعد اس کام کے نگران بنے تو نجران والوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا۔ابن ابی نعیم

یمن

یمن جزیرۂ عرب جنوب مغربی جانب سعودیہ، عمان خلیج عدن اور بحر احمر کے درمیان واقع ہے اس کا دارالحکومت ضعاء ہے، اس کے مشہور شہر، عدن، نغر، الحدیدۃ، صعدہ، المکلا، الشیخ عثمان، اب، زبید، مأرب ہیں اور اس کا جزیرہ سقطری ہے، شاہان سبا کے زمانہ میں ۷ قبل مسیح میں یہ ملک مشہور ہوا۔۵۸۔۶۳۰ھ میں اسلام یمن میں پہنچا۔المنجد فی الاعلام

۳۸۲۵۷۔۔۔ سعید بن عمر قرشی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ یمنی ساتھی دیکھے جن کے کجاوے چمڑے کے تھے، آپ نے فرمایا: جو اصحاب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ مشابہ جماعت دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے۔ھناد

۳۸۲۵۸۔۔۔ عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا ہے اور ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ یمن میں تشریف لائے تو ہم نے اسلام قبول کرلیا۔رواہ ابونعیم

۳۸۲۵۹۔۔۔ (مسند خزرج) رسول اللہ ﷺ نے یمن کی جانب دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ کر اور ہمارے مد وصاع میں برکت دے۔

ترمذی، حسن غریب، طبرانی فی الکبیر عن زید بن ثابت

۳۸۲۶۰۔۔۔ (نیز) رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ فرما! اور عراق کی جانب دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ فرما، اور شام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اللہ! ان کے دل متوجہ فرما، اور ہمارے صاع ومد میں برکت دے۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، عن زید بن ثابت

۳۸۲۶۱۔۔۔ ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا: ایمان (والے دل) وہاں ہیں، اور سختی سنگدلی چرواہوں میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا وہ ربیعہ ومضر ہیں۔ابویعلی، ابن عساکر

''مصر''

عربی حکومت جو افریقہ کے شمال مشرق میں، فلسطین، خلیج عقبہ اور بحر احمر کے درمیان مشرق میں، سوڈان کے جنوب میں اور لیبیا کے مغرب میں واقع ہے اس کا دارالحکومت ''قاہرہ'' ہے۔المنجد فی الاعلام

۳۸۲۶۲۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں مصر پر فتح عطا فرمائے گا۔تو اس میں زیادہ (تعداد والا) لشکر بنانا، وہ لشکر زمین کا بہترین لشکر ہوگا، حضرت ابوبکر آپ سے عرض کرنے لگے: ایسا کیوں یارسول اللہ!؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ وہ اور ان کی بیویاں قیامت تک فوج میں ہوں گی۔

ابن عبدالحکم فی فتوح مصر، ابن عساکر، وفیہ لھیعۃ عن الاسود بن مالک الحمیری عن بحر بن داخر المعافری ولم ار للاسود ترجمۃ الا ان ابن حبان ذکر فی الثقات الزیروی عن بحر بن داخر ووثق بحراً

”عمان“

جزیرہ عرب کے جنوب مشرق میں، خلیج عمان، بحرعربی پر متحدہ عرب امارات، سعودیہ اور ربع خالی اور یمن کے درمیان واقع ہے اس کا دارالحکومت مسقط ہے۔ایضا

۳۸۲۶۳.....(مسند الصدیق) زبیر بن خریت، ابولبید سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص طاحیہ سے ہجرت کر کے نکلا جس کا نام ”بیرح بن اسد“ تھا وہ نبی ﷺ کی وفات کے کچھ دن بعد مدینہ پہنچا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا تو اسے مسافر سمجھ کر اس سے فرمایا: تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگا: عمان سے، فرمایا: کیا تم عمانی ہو؟ وہ کہنے لگا: جی ہاں، آپ نے (جھٹ سے) اس کا ہاتھ پکڑا اور سیدھا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے آئے، فرمایا: (ابوبکر!) یہ شخص اس زمین سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے! آپ علیہ السلام فرمارہے تھے۔ میں ایک ایسی زمین جانتا ہوں جس کا نام عمان ہے اس کے کنارے سے سمندر (بحراحمر) بہتا ہے، وہاں ایک عربی قبیلہ ہے اگران کے پاس میرا قاصد آئے تو نہ اسے تیر ماریں گے اور نہ اس پر سنگ باری کریں گے۔

مسند احمد، ابو نعیم وقال، احمد: انما هو: سمعت. یعنی ابا بکر، وقال یزید بن هارون، سمعت بالرفع یعنی عمر، قال ابن کثیر: روایة النصب وجعله فی مسند الصدیق اولی، وقال الامام علی بن المدینی رواه فی مسند الصدیق ثم قال: هذا اسناد منقطع من ناحیة ابی لبید واسمه لمازه بن زیار الجهضی فانه لم یلق ابابکر ولا عمر وانما له رؤیة لعلی وانما یحدث عن کعب بن سور وضر به من الرجال، قال ابن کثیر: وهو من الثقات: ورواه ابویعلی ایضاً فی مسند الصدیق

الکوفہ

دریائے فرات کے ساتھ مغربی جانب عراق کا شہر، اس کی بنیاد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنگ قادسیہ کے بعد رکھی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنا پایہ تخت بنایا اور اسی میں آپ شہید ہوئے۔ عباسیوں نے بغداد کی تہذیب وتاسیس سے پہلے اسے دارالحکومت بنالیا، بصرہ کی ٹکر کا علمی مرکز رہا ہے۔ موجودہ دور میں امریکہ نے وہاں ستم وبربریت کا بازار گرم کررکھا ہے۔المنجد فی الاعلام

۳۸۲۶۴.....نافع بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کو خط لکھا: لوگوں کے سرداروں کی جانب (یہ خط ہے)۔ابن سعد، ابن ابی شیبه

۳۸۲۶۵.....شعبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کو خط لکھا (جس کا مضمون تھا) عرب کے سر کی جانب۔

ابن سعد، ابن ابی شیبه

۳۸۲۶۶.....عامر شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کی طرف خط لکھا: مسلمانوں کے سر کی طرف۔

ابن سعد، حاکم

۳۸۲۶۷.....شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ مسلمانوں کے لئے ایک دار ہجرت اور جہاد کی منزل فرودگاہ بناؤ چنانچہ حضرت سعد نے انصار کے ایک شخص جن کا نام حارث بن سلمہ تھا روانہ کیا انہوں نے ان لوگوں کے لئے اس دن کوفہ کی جگہ کا انتخاب کیا، حضرت سعد وہاں اترے، مسجد کا نقشہ کھینچا اور دیگر جگہوں کے نقشے کھینچے۔ شعبی فرماتے ہیں: کہ کوفہ کے درمیان خزامی، شیح، بابونہ اور گل لالہ اگتا تھا، اور عرب جاہلیت میں اسے ”خدالعذاری“۔دوشیزہ کے رخسار کہتے تھے، وہ لوگ چلے پھرے پھر انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، آپ نے انہیں جواباً لکھا: اسی جگہ پڑاؤ ڈالو! چنانچہ لوگ وہاں سے منتقل ہوگئے۔رواہ ابن ابی شیبه

۳۸۲۶۸ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کوفہ والے اللہ کا نیزہ، ایمان کا خزانہ، عرب کی کھوپڑی ہیں۔ وہ ان کی سرحدوں کو خراب کریں گے اور شہروں کو بڑھائیں گے۔ ابن شیبة، وابن سعد

۳۸۲۶۹ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے اہل کوفہ نے تھکا دیا، نہ کسی گورنر کو پسند کرتے ہیں اور نہ کوئی گورنر انہیں پسند کرتا ہے۔

ابو عبید فی الغریب وابرهیم بن سعد فی مشیخته والمحاملی فی امالیه

۳۸۲۷۰ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کوفہ والے مجھ پر غالب آگئے! میں مومن کو ان کا گورنر بناتا ہوں تو وہ کمزور پڑ جاتا ہے اور کسی شوخ چشم کو ان کا گورنر بناؤں تو وہ بھی مزید فاجر ہو جاتا ہے۔ ابو عبید

''قزوین''

قزوین، ایران، ترکمانستان کازاخستان، روس، جورجیا اور آذربائیجان کے درمیان ایک سمندر کا نام ہے، اس کا پرانا نام ''بحر الخزر'' تھا یہیں ایران کا مشہور شہر برز پہاڑ کے دامن میں بحر قزوین کے جنوب میں واقع ہے۔ المنجد فی الاعلام

۳۸۲۷۱ ... (مسند ابن عمر) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے روزانہ سو مرتبہ قزوین کے مردوں تاجروں اور ان کے شہداء کے لئے رحمت بھیجتے ہیں۔

الرافعی عن ابن مسعود

کلام: ...... التنزیہ ج ۲ ص ۶۱، ذیل اللآلی ۹۱۔

''جگہوں کا جامع بیان''

۳۸۲۷۲ ... (مسند عمر) محمد بن سیرین کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: (بڑے) شہر سات ہیں، مدینہ شہر، شام شہر، مصر، جزیرہ، بحرین، بصرہ اور کوفہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۷۳ ... (نیز) محمد بن سیرین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ شہر ہیں، مکہ، مدینہ، بصرہ، کوفہ، مصر، شام، جزیرہ اور بحرین۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۷۴ ... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جمیل الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کے علاوہ کسی کی طرف رخت سفر نہ باندھا جائے، مکہ کی مسجد (حرام) میری یہ مسجد (نبوی) اور بیت المقدس کی مسجد۔

رواہ ابو نعیم

۳۸۲۷۵ ... حسن سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت دے، اللہ! ہمارے شام میں برکت دے، ہمارے یمن میں برکت دے، آپ سے ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! عراق میں، اس واسطے کہ اس میں ہمارا غلہ اور ہماری ضرورت (کا سامان) ہے، آپ خاموش ہوگئے، پھر وہ شخص یہی بات کہنے لگا آپ خاموش رہے، پھر فرمایا: یہاں سے شیطان کے دو سینگ نمودار ہوں گے، وہیں سے زلزلے اور فتنے پھوٹیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۷۶ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کوفہ میں ہر شخص خوش عیش زندگی گزارتا ہے ان کا ادنیٰ آدمی بھی فرات کا پانی پیتا اور سائے تلے بیٹھتا ہے۔ هناد

۳۸۲۷۷ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زمین پانی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا بھیجی اس نے زمین کو پونچھ دیا، تو زمین پر جھاگ ظاہر ہوئی، اللہ تعالیٰ نے اسے چار حصوں میں بانٹ دیا، ایک ٹکڑے سے کعبہ پیدا کیا، دوسرے سے مدینہ، تیسرے سے بیت المقدس اور چوتھے سے کوفہ پیدا کیا۔ ابوبکر الواسطی فی فضائل بیت المقدس

”جگہوں کے ذیل میں“

۳۸۲۷۸..... معرور بن سوید سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ (زادھما اللہ شرفا) میں تھا آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، تھوڑی دیر کے بعد آپ نے کچھ لوگ دیکھے جو کسی مسجد میں نماز پڑھنے لگے آپ نے ان سے پوچھا: وہ کہنے لگے: یہ ایک مسجد ہے جس میں نبی ﷺ نے نماز پڑھی تھی، آپ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کے آثار کو عبادت گاہیں بنالیا، جو کوئی ان مساجد میں سے کسی مسجد کے قریب سے گزرے تو اگر نماز کا وقت ہوجائے تو نماز پڑھ لے ورنہ وہاں سے گزرجائے۔ رواہ عبدالرزاق

بری جگہیں......عراق

۳۸۲۷۹ (مسند عمر) ابومجلز سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر شہر جانے کا ارادہ کیا، تو کعب نے آپ سے کہا: ہم عراق نہیں جائیں گے کیونکہ وہاں فتنے کا دسواں کا نواں حصہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۲۸۰ (نیز) ابوادریس سے روایت ہے فرمایا: ہمارے پاس شام میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، فرمایا: میں عراق جانا چاہتا ہوں، تو کعب احبار نے آپ سے کہا: امیر المومنین! میں آپ کو اس سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، آپ نے فرمایا: تم اسے کس وجہ سے ناپسند کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: وہاں شر کا نودہائی حصہ ہے۔ (اور ہر عاجز کرنے والی بیماری، نافرمان جن اور ہاروت وماروت ہیں، وہ ہیں ابلیس نے انڈے دیئے اور بچے نکالے۔ رواہ ابن عساکر

”اصحاب الحجر“

صالح علیہ السلام کی قوم ”ثمود“ حجاز اور شام کے درمیان وادی قریٰ تک جو میدان نظر آتا ہے یہ سب اس قوم کا مسکن ہے اور آج کل ”فج الناقۃ“ کے نام سے مشہور ہے۔ قصص القرآن

۳۸۲۸۱ محمد بن ابی کبشہ انماری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب وہ غزوۃ تبوک میں تھے لوگوں نے اصحاب حجر کی طرف جلدی کی، ان کے گھروں میں داخل ہوئے، رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی آپ نے حکم دیا، اعلان کیا گیا: نماز باجماعت تیار ہے، میں آپ کے پاس آیا آپ نے اپنے اونٹ کو روکا ہوا تھا، آپ علیہ السلام فرمارہے تھے: تم لوگ کیسے لوگوں کے پاس جارہے ہو: وہ قوم جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوا؟ ایک شخص نے پکار کر کہا: یارسول اللہ! ان پر تعجب کرنے کے لئے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ تعجب انگیز بات نہ بتاؤں؟ تمہی کا ایک شخص تم سے پہلے اور بعد کے لوگوں کی باتیں بیان کرتا ہے، استقامت اختیار کرو، راہ راست پر رہو، اللہ کو تمہارے عذاب کی ذرا بھی پروانہیں، اور عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم لائے گا، جو اپنے سے کسی چیز کو نہ ہٹائیں گے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۲۸۲ (مسند عبداللہ بن عمر) جب رسول اللہ ﷺ حجر سے گزرے تو فرمایا: ان لوگوں کی بستیوں میں مت جاؤ جنہوں نے اپنے آپ پر (شرک کا) ظلم کیا ہے ہاں اگر گزرو تو روتے ہوئے (ایسا نہ ہو) کہ تمہیں بھی ان جیسا عذاب پہنچے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر ڈھانپا، اور جلدی سے گزرے یہاں تک کہ وادی سے پار ہوگئے۔ عبدالرزاق، مسلم کتاب الزھد

''بربر''

یونانی تصور ارسطا طالیس کے مطابق جزیرہ نمائے یونان میں بسنے والی ہم مذہب، ہم زبان اور ہم تمدن یونانی شہری مہذب وتہذیب یافتہ ہیں ان کے علاوہ باقی دنیا کے لئے ''بربر'' (یعنی) بربریت پسند ہیں۔ (نگارشات ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم ج ا ص ۴۴۸) عموماً اس کا اطلاق برقہ سے محیط تک کے شمالی افریقہ کے باشندوں پر ہوتا ہے یہ لوگ رومیوں کے دور سے اس نام سے مشہور ہوئے۔ المنجد فی الاعلام

۳۸۲۸۳..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شر کو ستر حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ان میں سے انہتر حصے بربر میں اور ایک حصہ باقی لوگوں میں ہے۔ نعیم بن حماد

۳۸۲۸۴..... (مسند انس) میں رسول اللہ ﷺ سے ملا میرے ساتھ ایک بربری غلام تھا آپ نے فرمایا: ان لوگوں کے پاس مجھ سے پہلے ایک نبی آیا تھا، انہوں نے اسے ذبح کر کے اسے پکایا اس کا گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پی گئے۔

نعیم ابن حماد فی الفتن. وفیه یحییٰ بن سعید العطار قال ابن حبان: یروی الموضوعات عن الاثبات

۳۸۲۸۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے صدقہ کرنے کا ایک شخص کو حکم دیا اور اس سے فرمایا: اس میں سے کسی بربری کو نہ دینا اگرچہ اس میں سے کتوں کو ڈال دینا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

''رستاق''

براعظم کی جانب، فارسی لفظ ہے۔ المصباح المنیر الفیومی ج ا ص ۲۴۲

۳۸۲۸۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رستاق جہنم کی باڑ ہے نہ اس کی کوئی حد (شرعی) ہے نہ جمعہ نہ جماعت، ان کے بچے بے غیرت اور ان کے جوان شیطان اور ان کے بوڑھے جاہل ہیں وہاں مومن مردار سے زیادہ بدبودار (برا سمجھا جاتا) ہے۔ رواہ الدیلمی

''زمانوں کی فضیلت''

سردی کا موسم

۳۸۲۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سرما عبادت گزاروں کے لئے غنیمت ہے۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد فی الزهد، حلیة الاولیاء

''رجب''

۳۸۲۸۸..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب رجب کا مہینہ آتا آپ فرماتے: اے اللہ! ہمیں رجب وشعبان میں برکت دے اور رمضان تک (امن وصحت سے) پہنچا دے۔ اور جب شب جمعہ ہوتی تو فرماتے: یہ روشن رات ہے اور جمعہ کا دن خوبصورت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۹..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی جب رجب کا مہینہ ہوتا فرماتے: اے اللہ! ہمیں رجب

وشعبان میں برکت دے اور رمضان تک پہنچادے۔ رواہ ابن النجار

''پندرہویں شعبان کی رات''

۳۸۲۹۰ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، آپ ﷺ پندرہویں شعبان کی رات سجدہ کی حالت میں دعا کرتے رہے تھے: میں تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ طلب کرتا ہوں، اور تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں، اور تجھ سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات عظیم ہے' اور فرمایا: مجھے جبرائیل نے کہا کہ میں ان کلمات کو اپنے سجدوں میں کہا کروں، میں نے انہیں سیکھ لیا اور سکھا دیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۹۱ عطاء بن یسار سے روایت ہے فرمایا: جب پندرھویں شعبان ہوتی ہے تو فرشتہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مرنے والوں کے نام لکھ لیتا ہے۔ آدمی ظلم کرتا ہے تجارت کرتا ہے عورتوں سے نکاح کرتا ہے جب کہ اس کا نام زندوں (کی فہرست) سے مٹا کر مردوں (کی فہرست) میں لکھ لیا جاتا ہے لیلۃ القدر کے بعد اس سے بڑھ کر کوئی رات افضل نہیں، اللہ تعالیٰ (کی رحمت کا) آسمانی دنیا کی طرف نزول ہوتا ہے، تو مشرک، کینہ وراور قطع رحمی کرنے والے کے علاوہ ہر (بخشش طلب کرنے والے) کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ ابن شاھین فی الترغیب

۳۸۲۹۲ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ جب شعبان کی پہلی رات ہوتی ہے تو ملک الموت کے لئے اس وقت سے لے کر اگلے سال کے اسی وقت تک کے ان لوگوں کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں (جنہوں نے مرنا ہے اور) اس نے ان کی روح قبض کرنی ہے، آدمی عورتوں سے نکاح کرتا ہے اس کے اولاد ہوتی ہے اس کی تعمیرات ہوتی ہیں، اور پودے اگاتا، کھلے بندھوں گناہ کرتا ہے جب کہ اس کا نام زندوں میں نہیں ہوتا۔

ابن زنجویہ

۳۸۲۹۳ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پندرھویں شعبان کی رات دیکھا آپ نے قیام کیا اور بارہ رکعتیں ادا فرمائیں، پھر نماز سے فراغت کے بعد بیٹھے اور چودہ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھی، چودہ بار قل ھواللہ احد پڑھا، چودہ مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھی، ایک مرتبہ آیت الکرسی اور لقد جاء کم رسول من انفسکم والی آیت پڑھی، آپ جب نماز و دعا سے فارغ ہوئے میں نے آپ سے اس کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: جو کچھ تم نے (مجھے کرتے دیکھا) جس نے اس طرح کیا اس کے لئے بیس مقبول حج اور بیس سال کے مقبول روزے رکھنے کا ثواب ہے اور اگر اس روز اس نے روزے کی حالت میں صبح کی تو اس کے لئے دو سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہے ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال کا۔ بیھقی وقال منکر وفی روایۃ مجھولون. قال ویشبہ ان یکون ھذاالحدیث موضوعا واخرجہ الجوزقانی فی الا باطیل وابن الجوزی فی الموضوعات وقال: موضوع واسنادہ مظلم

کلام:...... الترغیب ج ۲ ص ۹۳-۹۴ اللآلی ج ۲ ص ۶۰ الموضوعات ج ۲ ص ۱۳۰۔

''یوم جمعہ، شب جمعہ اور لیلۃ القدر''

۳۸۲۹۴ عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت ہے فرمایا: جس کی جمعہ کے روز یا لیلۃ القدر میں وفات ہوئی اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور عذاب قبر سے بچایا جائے گا۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۳۸۲۹۵ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کا ہر شب جمعہ، رات کے ابتدائی حصہ سے آخری حصہ تک اور باقی راتوں میں رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان دنیا کی طرف نزول ہوتا ہے پھر ایک فرشتہ کو حکم دیتے ہیں جو اعلان کرتا ہے: کوئی مانگنے والا ہے جسے میں عطا کروں؟ کوئی توبہ کرنے والا ہے جس کی توبہ قبول کروں؟ کوئی مغفرت کا طلب گار ہے جس کی میں مغفرت کروں؟ اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ اور اے شر کے جویاں باز آ۔ دارقطنی فی احادیث النزول

''محرم کا مہینہ''

۳۸۲۹۶.... (مسند عثمان) زھری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سال کا آغاز محرم ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۸۲۹۷.... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ دس محرم کا روزہ رکھتے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۹۸.... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں آپ کے پاس بیٹھا تھا وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! رمضان کے بعد آپ ﷺ مجھے کس مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے رمضان کے بعد کسی مہینہ کا روزہ رکھنا ہے تو محرم کا روزہ رکھو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسی میں دوسروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔الدارمی، ترمذی وقال: حسن غریب، عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد، ابویعلی، بیھقی

''یوم نیروز''

نیروز، نوروز ماہ فروردین کی پہلی تاریخ، جس روز سورج نقطۂ حمل پرآتا ہے اور بائیس مارچ کے مطابق ہوتی ہے یہ ایرانیوں کی عید کا دن ہے۔

حسن اللغات فارسی

۳۸۲۹۹.... (مسند علی) مسعر تیمی سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کسی نے نیروز کے دن ایک جام میں فالودہ ہدیہ میں بھیجا، آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ نیروز کا دن ہے، آپ نے فرمایا: ہمارا نیروز ہر روز پانی سے ہوتا ہے۔

ابن الانباری فی المصاحف ورواہ ابن سیرین

''دس ذی الحجہ..... عید قربان''

۳۸۳۰۰.... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی نیک عمل دس ذی الحجہ کے عمل سے عظیم اور پاکیزہ نہیں، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! نہ وہ بھی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال و جان لگا کر جہاد کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: نہ وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان مال سے جہاد کرے، ہاں وہ جو اپنی جان مال واپس نہ لے۔ابن زنجویہ

۳۸۳۰۱.... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اعمال کا ذکر چھڑ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس عشرہ سے بڑھ کر کسی دن کا عمل افضل نہیں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نہ جہاد اس سے بڑھ کر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ جہاد، البتہ آدمی اپنی جان مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگادے۔رواہ ابن النجار

''حیوانات، نباتات اور پہاڑوں کے فضائل''

''گھوڑے''

۳۸۳۰۲.... قادسیہ میں شریک ایک شخص سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ قادسیہ سے واپس ہوئے ہم میں سے کوئی شخص رات کے وقت اپنی گھوڑی جنوا رہا تھا صبح ہوئی اس کا بچھیرا اسے بہت اچھا لگا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا آپ نے لکھا: اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں عطا

کیا ہے اس میں بہتری پیدا کرو کیونکہ کام میں سستی ہو رہی ہے۔(ھناد) یعنی لوگوں میں مالی مشغولی بڑھ رہی ہے اور رغبت آخرت میں سستی ہو رہی ہے۔

۳۸۳۰۳ ..... (مسند عتبہ) رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی دموں (کے بال) ایال اور ماتھے کے (بال) کاٹنے سے منع فرمایا ہے رہے ان کے ایال تو اس میں ان کی گرمی کا باعث ہے اور رہیں ان کی دمیں تو وہاں کی جھاڑن ہے اور رہیں ان کی پیشانیاں تو کیونکہ خیر ان کی پیشانیوں میں باندھ دی گئی ہے۔ الرامھرمزی فی الامثال

''مرغ''

۳۸۳۰۴ ..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرغ چیخا، اور نبی ﷺ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے ایک شخص کہنے لگا: اللہ اس پر لعنت کرے! تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے گالی نہ دو کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔ بیھقی و ابن النجار

ٹڈی

۳۸۳۰۵ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ٹڈی کے پروں پر سریانی زبان میں لکھا ہے: میں اللہ ہوں ٹڈی کا رب اور اس کا خالق ہوں، جب میں چاہتا ہوں تو کسی قوم کو عذاب دینے کے لئے اسے بھیجتا ہوں۔ رواہ ابن النجار

۳۸۳۰۶ (نیز) محمد بن علی سے روایت ہے فرمایا: مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: یہ جو ٹڈی کے پروں پر سیاہ سیاہ نقطے ہیں یہ سریانی میں لکھا ہے میں اللہ ہی تمام جہانوں کا الٰہ و معبود ہوں، متکبروں کی گردنیں توڑنے والا میں نے ٹڈی کو پیدا کیا، اور میں نے اسے اپنا ایک لشکر بنایا ہے میں اس کے ذریعہ اپنے (نافرمانوں) بندوں میں سے جسے چاہتا ہوں ہلاک کر دیتا ہوں۔ الختلی فی الدیباج

۳۸۳۰۷ حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا: ٹڈی کے پر پر کیا لکھا ہے؟ فرمایا: میں نے اپنے والد سے پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے مجھ سے فرمایا: ٹڈی کے پر پر لکھا ہے: میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں، میں ٹڈی کا رب ہوں اس کا رازق ہوں، جب چاہتا ہوں اسے کسی قوم کا رزق بنا کے بھیج دیتا ہوں اور جب چاہتا ہوں کسی قوم پر عذاب بنا کے بھیج دیتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر و اسمعیل بن عبدالغفار الفارسی فی الاربعین، بیھقی فی شعب الایمان

''بکریاں''

۳۸۳۰۸ ام راشد حضرت ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنی بہن) ام ھانی کے ہاں تشریف لائے، آپ نے انہیں کھانا پیش کیا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے آپ کے ہاں برکت نظر نہیں آتی؟ حضرت ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا یہ برکت نہیں؟ آپ نے فرمایا: میری یہ مراد نہیں، آپ کی کوئی بکری نہیں۔ ابن ابی شیبہ، و مسدد

۳۸۳۰۹ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام ھانی سے فرمایا: کیا تمہاری بکریاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: بکریاں رکھ لو اس میں برکت ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۳۱۰ (مسند عبدالمطلب بن ربیعہ) ابو اسحاق، عبدۃ بن حزن نصری سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس اونٹوں اور بکریوں والے آپس میں فخر کرنے لگے: اونٹوں والوں نے کہا: اے بکریوں کے چرواہو! کیا تم لوگ کوئی چیز پسند کرتے ہو یا کسی چیز کا شکار کرتے ہو؟ یہ چند بکریاں ہیں انہیں تمہارا کوئی شخص چراتا ہے پھر انہیں ختم کر دیتا ہے یوں اونٹوں والوں نے انہیں خاموش کر دیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام مبعوث ہوئے انہوں نے بکریاں چرائیں، موسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی انہوں نے بکریاں چرائیں، میں مبعوث ہوا میں نے بھی اپنے گھر والوں کی مقام اجیاد پر بکریاں چرائیں، یوں بکریوں والے ان پر غالب رہے۔

ابن عساکر وقال رواه بندار عن ابی داؤد عن شعبه عن ابی اسحاق فقال: نصر بن حزن، قال شعبه قلت لابی اسحاق! أنصر ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم

۳۸۳۱۱..... (مسند علی) ابن جریر، مقدمی، اسحاق الفروی، عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ اپنے والد کے دادا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے گھر میں دودھ والی بکری ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اس (بکری) کا رزق دے گا، اس کے گھر میں برکت ہوگی اور روزانہ اس کی پاکیزگی ہوگی، ایک منزل فقر وفاقہ میں سے دور چلا جائے گا، اور جس کے گھر میں دودھ والی دو بکریاں ہوں گی اللہ اسے ان دونوں کا رزق دے گا اور فقر اس سے دو منزل دور چلا جائے گا، روزانہ اس کی دو دفعہ پاکیزگی ہوگی۔ اور جس کے گھر میں دودھ والی تین بکریاں ہوں گی، اللہ تعالیٰ اسے ان کا رزق دے گا اور اس کے گھر میں تین برکتیں ہوں گی، روزانہ اس کی تین مرتبہ پاکیزگی ہوگی، اور فقر اس سے تین منزلیں دور منتقل ہوگا۔

قال ابن جریر: هذا خبر عندنا صحیح سنده وتعقب بان اسحاق وعیسی ضعیفان

''کبوتر''

۳۸۳۱۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کو سرخ اور بھورے رنگ کے کبوتر دیکھنا اچھا لگتا تھا۔

ابن حبان فی الضعفاء وابن السنی وابو نعیم معاص فی الطب

مکڑی

۳۸۳۱۳ (مسند الصدیق) دیلمی مسند الفردوس میں فرماتے ہیں: میں اور جس نے یہ حدیث کہی: اور فرمایا: میں نے جب سے اپنے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن احمد مراغی، المطہر بن محمد بن جعفر اصبابن میں سنا میں اس (مکڑی) سے محبت کرتا ہوں، ان دونوں نے فرمایا: ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں جب سے ہم نے اپنے شیخ ابوسعید اسمٰعیل بن علی بن حسین سمان سے سنا فرماتے ہیں میں اسے پسند کرتا ہوں جب سے میں نے احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن حفص الصوفی سے سنا، وہ فرماتے ہیں، میں اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے ابوبکر محمد بن محمود فارسی بلخ کے زاہد وعابد سے سنا، فرماتے ہیں میں اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے ابوسہل میمون بن محمد بن یونس فقیہہ سے سنا، فرماتے ہیں: میں اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے ابراہیم بن محمد سے سنا، وہ فرماتے ہیں میں اس سے اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے احمد بن عباس حضرمی سے سنا وہ فرماتے ہیں یہ مجھے اس وقت سے محبوب ہے جب سے میں نے عبدالملک بن قریب اصمعی سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں اس وقت سے اسے پسند کرتا ہوں جب سے میں نے ابن عون سے سنا وہ فرماتے میں نے جب سے محمد بن سیرین سے اس وقت سے میں اس سے محبت کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں: میں اس وقت سے اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں اس وقت سے اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں اس وقت سے اس مکڑی سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے مکڑی کو اچھا بدلہ دے کیونکہ ابوبکر اس نے مجھ پر اور تم پر غار (کے دہانے) میں جالا تنا جس کی وجہ سے مشرکین نے نہ ہمیں دیکھا نہ ہم تک پہنچ سکے دیلمی فرماتے ہیں: میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے سنا اور وہ بھی جو اس حدیث کو بیان کرتا ہے۔

پسو

۳۸۳۱۴ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ہمیں پسوؤں سے تکلیف ہوئی، ہم نے انہیں برا بھلا کہا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں گالی نہ دو کیونکہ یہ کیا ہی اچھا کیڑا ہے جس نے تمہیں اللہ کے ذکر کے لئے بیدار کیا۔
طبرانی فی الاوسط

کلام: ...... التنزیہ ۱۹۰ الشذرہ ۱۱۱۳۔

۳۸۳۱۵ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں پسوؤں نے اذیت پہنچائی تو ہم انہیں گالی گلوچ کرنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پسوؤں کو گالی نہ دو، بہترین کیڑا وہ ہے جس نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیدار کیا ہے، تو ہم نے یہ رات تہجد پڑھنے میں گزاری۔ عقیلی فی الضعفاء وابن الجوزی فی الواھیات

۳۸۳۱۶ ... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے اس کیڑے یعنی پسو میں برکت دے جس نے ہمیں نماز کے لئے جگایا۔ رواہ الدیلمی

کیکڑا

۳۸۳۱۷ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہ کیکڑے جو ساحل سمندر پر ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں موج کے حوالے کیا ساحل (انہیں) نہیں ڈبوتا۔ رواہ ابن عساکر

لبان، صنوبر، کندر

۳۸۳۱۸ ... عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص (چچا) علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر نسیان (بھولنے کی بیماری) کی شکایت کرنے لگا، آپ نے فرمایا: لبان استعمال کیا کرو اس واسطے کہ اس سے دل مضبوط ہوتا اور نسیان ختم ہو جاتا ہے۔
ابن السنی وابو نعیم معاً فی الطب، خطیب فی الجامع

''انار کا رس''

۳۸۳۱۹ ... (مسند علی) اسد، جعفر بن محمد سے وہ اپنے آباؤ واجداد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انار کھایا کرو، کیونکہ اس کے ہر دانے میں جنت کا پانی ہے اس کا جو دانہ معدہ میں داخل ہوتا ہے وہ دل کو منور کرتا اور چالیس (دن) رات شیاطین سے محفوظ رکھتا ہے۔ ابو الحسن علی بن الفرج الصقلی فی فوائدہ وفی سندہ مجاھیل

۳۸۳۲۰ ... (نیز) مکحول، بشر بن عطیہ حضرت علی سے آپ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا: انار کھایا کرو، اسے اس کی چربی سمیت کھایا کرو، کیونکہ وہ معدہ کو رنگتا ہے اس کا جو دانہ جو آدمی کے پیٹ میں جاتا، اس کا دل منور کر دیتا ہے اور چالیس روز شیاطین کے وسوسہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ الصقلی المذکور وفیہ مجاھیل

کلام: ...... التنزیہ، ج ۲ ص ۲۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۴۱۔

۳۸۳۲۱ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میٹھا انار کھایا کرو کیونکہ یہ معدہ کی خوشبو ہے۔ خطیب فی الجامع

۳۸۳۲۲ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب انار کھاؤ تو اس کی چربی سمیت کھاؤ کیونکہ وہ معدہ کو رنگتا ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد، والدینوری وابن السنی وابو نعیم معاً فی الطب، بیھقی فی شعب الایمان

۳۸۳۲۳ مرجانہ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انار کھاتے دیکھا، آپ اس کے گرتے دانوں کو تلاش کر رہے تھے اور کھا رہے تھے۔ بیھقی فی شعب الایمان

''کھجور''

۳۸۳۲۴ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے، فرمایا: اے محمد (ﷺ) تمہاری بہترین کھجور برنی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۸۳۲۵ (مسند عمر) شعبی سے روایت ہے فرمایا: قیصر روم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا: کہ میرے قاصد آپ کے ہاں سے ہو کر آتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کی طرف ایک درخت ہے جس میں کوئی خیر نہیں، وہ درخت گدھے کے کانوں کی طرح ظاہر ہوتا ہے پھر وہ سفید موتی کی طرح ہو جاتا ہے پھر وہ سبز زمرد جیسا ہو جاتا ہے اس کے بعد یاقوت کی مانند ہو جاتا ہے، پھر اس پہ پھل لگتا ہے اور پک جاتا ہے تو اچھے فالودے کی طرح ہو جاتا ہے جسے کھایا جائے، اس کے بعد وہ خشک ہو کر مقیم کی حفاظت (جان) اور مسافر کا توشہ بن جاتا ہے، اگر میرے قاصدوں نے مجھے سچ نہیں کہا تو میرے خیال میں وہ جنت کا درخت ہے۔

آپ نے اسے جواب تحریر کیا: تمہارے قاصدوں نے تم سے سچ کہا ہے ہمارے یہ درخت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کے لئے اس وقت اگایا تھا جب انہیں عیسیٰ علیہ السلام کا حمل تھا۔ ابن عساکر والسلفی فی انتخاب حدیث القراء

۳۸۳۲۶ ..... (مسند جزء السدوسی) حفص بن المبارک، بنی سدوس کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جنہیں ''جزء'' کہا جاتا ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس یمامہ کی کھجوریں لائے، تو آپ نے فرمایا: یہ کون سی کھجوریں ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جذامی، فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے جذامی میں برکت دے۔ رواہ ابو نعیم

۳۸۳۲۷ ..... (مسند عبداللہ بن الاسود) محمد بن عمر اپنے والد سے دادا سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن الاسود سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بستی سے بنی سدوس کے وفد میں حاضر ہوئے، میرے پاس جذامی کھجوریں تھیں، میں نے وہ کھجوریں آپ کے سامنے ایک چمڑے کے دسترخوان پر بکھیر دیں آپ نے کھجوریں اپنی مٹھی میں لے کر فرمایا: یہ کون سی کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کیا: جذامی، آپ نے فرمایا: اے اللہ ہمارے لئے جذامی میں برکت دے، جس باغ سے یہ نکلیں اس میں اور اس باغیچہ میں جس سے یہ نکلیں۔

رواہ الدیلمی

۳۸۳۲۸ ... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: یہ دو پاکیزہ چیزیں ہیں: کھجور اور دودھ۔ الرمھرمزی

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۴۷۱۔

حرف قاف

اس میں چار کتابیں ہیں، قیامت، قصاص، قصص، ساجھے پر مال کی تجارت۔

کتاب القیامۃ ...... از قسم اقوال

اس کے دو باب ہیں۔

باب اول ...... قیامت سے پہلے پیش آنے والے امور

اس کی چار فصلیں ہیں۔

فصل اول ...... قیامت کے قریب قائم ہونے کے بارے میں

۳۸۳۲۹ ...... میں اور قیامت دونوں ایک سانس (کی طرح) مبعوث ہوئے البتہ میں اس سے آگے نکل گیا جیسے یہ انگلی اس سے آگے ہے آپ نے اپنی شہادت اور درمیان والی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ ترمذی، عن المستورد

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۳۳۹۔

۳۸۳۳۰ ...... میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے۔ مسند احمد، بیهقی، ترمذی، عن انس، مسند احمد بیهقی عن سهل بن سعد

۳۸۳۳۱ ...... میں قیامت کے بہاؤ میں بھیجا گیا۔ الحاکم فی الکنی عن ابی جبیرة

۳۸۳۳۲ ...... میری اور قیامت کی مثال میدان کے دو گھوڑوں کی طرح ہے، میری اور قیامت کی مثال اس شخص کی طرح جسے اس کی قوم نے لشکر سے پہلے (دشمن کی تفتیش کے لئے) بھیجا ہو، جب اس نے خوف محسوس کیا کہ (دشمن کا لشکر) اس سے پہلے نکل جائے گا، تو وہ اپنے کپڑے کو بلا کر پکارتا ہے، تم آگئے آگئے، میں وہی ہوں میں وہی ہوں۔ بیهقی فی شعب الایمان عن سهل بن سعد

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۲۵۲۔

۳۸۳۳۳ ...... دنیا (کی عمر) سات ہزار سال ہے اور میں اس کے آخری ہزار میں ہوں۔

طبرانی فی الکبیر والبیهقی فی الدلائل عن الضحاک بن زمل

۳۸۳۳۴ ...... قیامت قریب آگئی اور وہ ان کے قریب ہوتی جارہی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۸۳۳۵ ...... قیامت قریب آگئی اور لوگوں کی حرص دنیا بڑھ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور ہورہے ہیں۔ حاکم عن ابن مسعود

۳۸۳۳۶ ...... لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں جب کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اللہ کی قسم! (اس) زمین پر آج جو جاندار بھی ہے اس پر سو سال آئیں گے۔ مسند احمد، مسلم، عن جابر

۳۸۳۳۷ ...... مومنوں کے لئے قیامت کا وقت ظہر سے عصر تک (کی طرح) ہوگا۔ حاکم عن ابی هریرة

کلام: ...... کشف الخفاء ۳۲۰۰۱۔

۳۸۳۳۸ ...... اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو ابھی بوڑھا نہیں ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔ مسلم عن انس، ابوداؤد عن المغیرة وعن عائشه

۳۸۳۳۹ ...... معراج کی رات میری ابراہیم وموسیٰ علیهما السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے آپس میں قیامت کا ذکر کیا، سب نے اس کا حل

ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا، آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی علم نہیں، پھرانہوں نے اس کا حل موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی علم نہیں، پھراس کا حل عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا، آپ نے فرمایا: اس کے وقوع کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں، اور مجھے میرے رب (اللہ تعالیٰ) نے جو وصیت کی، کہ دجال نکلے گا، اور میرے پاس دو شاخیں ہوں گی، جب وہ مجھے دیکھے گا تو تانبے کی طرح پگھلے گا، جب وہ مجھے دیکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے گا، یہاں تک درخت اور پتھر پکار کر کہے گا:

اے مسلمان! میرے تلے کافر چھپا ہے آ ؤ اسے قتل کرو۔ یوں اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے گا، پھرلوگ اپنے شہروں اور وطنوں کا رخ کریں گے اس وقت یاجوج وماجوج نکلیں گے وہ ہر اونچی جگہ سے پھسل رہے ہوں گے، وہ ان کے شہروں میں پھیل جائیں گے، جس چیز کے پاس آئیں گے اسے ختم کردیں گے، جس پانی پران کا گزر ہوگا اسے پی ڈالیں گے اس کے بعد لوگ میرے پاس آئیں گے، ان کی شکایت کریں گے میں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بددعا کروں گا، پس اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کردے گا، اور مار دے گا یہاں تک کہ زمین ان کی بدبو سے بدبودار ہو جائے گی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ بارش نازل کرے گا، جو ان کے جسموں کو بہا کرلے جائے گی اور بالآخر انہیں سمندر میں پھینک دے گی، پھر پہاڑ اڑیں گے اور زمین چمڑے کی طرح پھیلادی جائے گی، تو مجھے میرے رب نے جن باتوں کی وصیت کی کہ جب ایسا ہو تو پھر قیامت ایسے واقع ہوگی جیسے کسی حاملہ عورت کا وقت ولادت پورا ہو جائے اس کے گھر والے نہ جانتے ہوں کہ کب رات یا دن میں اچانک انہیں اپنی ولادت کی خبر دے دے۔

مسند احمد، ابن ماجه، حاكم عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۴۷۰۹۔

۳۸۳۴۰......زمین پر جو جاندار بھی ہے اس پر سو سال گزریں گے۔ ترمذی عن جابر

۳۸۳۴۱......سو سال نہیں گزریں گے اور زمین پر کوئی جاندار جو آج ہے، باقی رہے۔ مسلم عن ابی سعید

۳۸۳۴۲......آج جو جاندار زمین پر ہے اس پر سو سال گزریں گے، اور وہ اس دن زندہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، عن جابر

۳۸۳۴۳......ہر امت کا ایک وقت مقرر ہے اور میری امت کا سو سال ہے، جب میرے امتیوں پر سو سال گزرجائیں گے تو جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے وہ آجائے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن المستورد ابن شداد

کلام:......ضعیف الجامع ۱۹۲۲۔

۳۸۳۴۴......بھلا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا! سو سال کی انتہا پر جو بھی زمین پر ہے ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔

مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمر

۳۸۳۴۵......اللہ تعالیٰ کی ایک (مخلوق) ہوا ہے جسے اللہ تعالیٰ سو سال پورا ہونے پر بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کرے گی۔

ابویعلی والرویانی وابن قانع، حاکم والضیاء عن بریدة

۳۸۳۴۶......جو کوئی قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے اسے چاہئے کہ وہ یہ آیت پڑھ لے" اور جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب آسمان پھٹ پڑے گا۔ اور جب آسمان میں شگاف ہو جائے گا" مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابن عمر

الاکمال

۳۸۳۴۷......تم لوگ اور قیامت یوں ہو (ان دو انگلیوں کی طرح) (مسند احمد، حاکم عن انس) میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے ہیں۔ جیسے یہ دو ہیں آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، بخاری مسلم، ترمذی، الدارمی، ابن حبان، عن انس، ابن بریده، مسند احمدوهناد طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن جابر بن سمرة، مسند احمد، بخاری، مسلم ابن حبان، عن سهل بن سعد، طبرانی فی الکبیر عن المستورد، بخاری، ابن ماجه وهناد عن ابی هریرة، ابن

ماجہ وابن سعد، عن جابر بن عبداللہ، البغوی عن ابی جبیرۃ الانصاری عن اشیاخ من الانصار

۳۸۳۴۹......میں اور قیامت ان دو کی طرح بھیجے گئے ہیں ہوسکتا ہے وہ مجھ سے سبقت لے جائے۔

مسند احمد، وسمویہ، سعید بن منصور عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ

۳۸۳۵۰......میں اور قیامت یوں بھیجے گئے ہیں جیسے یہ (انگلی) اس کے قریب ہے، ہوسکتا ہے وہ مجھ سے سبقت لے جائے۔

مسند احمد، سمویہ، سعید بن منصور عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ

۳۸۳۵۱......میں اور قیامت یوں بھیجے گئے ہیں جیسے یہ اس کے قریب ہے ہوسکتا ہے وہ مجھ سے سبقت لے جاتی۔

مسند احمد، ھناد عن ابی جحیفۃ

۳۸۳۵۲......میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں میں اس سے یوں سبقت لے گیا جیسے یہ (انگلی) اس (انگلی) سے سبقت لے گئی ہے۔

طبرانی فی الکنی عن ابی جبیرۃ بن الضحاک الانصاری

۳۸۳۵۳......لوگ مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، آج زمین پر جو جاندار بھی موجود ہے اس پر سو سال گزریں گے۔ابن حبان عن انس

۳۸۳۵۴......لوگوں پر سو سال نہیں گزریں گے کہ زمین میں کوئی آنکھ حرکت کرنے والی ہو۔عن ابن مسعود

۳۸۳۵۵......صدی نہیں گزرے گی اور زمین پر کوئی باقی رہے۔

الحسن بن سفیان وابن شاھین وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، حاکم وابن عساکر عن سفیان ابن وھب الخولانی

۳۸۳۵۶......سو سال نہیں ہوں گے کہ زمین پر کوئی آنکھ جھپکنے والی ہو۔حاکم عن ابن مسعود

۳۸۳۵۷......ہجرت کے سو سال نہیں گزریں گے کہ تم میں سے کوئی آنکھ جھپکنے والی ہو۔بیہقی فی البعث عن انس

۳۸۳۵۸......سو سال نہیں گزریں گے کہ کوئی آنکھ جھپکنے والی ہو۔نسائی عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ

۳۸۳۵۹......اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تمہاری باقی دنیا اتنی ہی رہ گئی ہے جتنا تمہارا یہ دن رہ گیا ہے اور مسلمان بہت تھوڑے دکھائی دیں گے۔سمویہ، ضیاء عن انس

فصل ثانی......''جھوٹوں اور فتنوں کا ظہور''

۳۸۳۶۰......میری امت (دعوت) میں کذاب ودجال (نما) انسان ہوں گے (جن کی تعداد) ستائیس ہوگی، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی (جو نبوت کا دعویٰ کریں گے) میں ہی خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔مسند احمد، طبرانی والضیاء عن حذیفۃ

۳۸۳۶۱......ایک دفعہ میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے، مجھے ان کی بڑی اہمیت معلوم ہوئی، خواب میں ہی مجھ پر وحی ہوئی کہ انہیں پھونک مارو، ان دونوں کو پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، تو میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ یہ میرے بعد دو جھوٹے ظاہر ہوں گے، سو ان میں سے ایک اسود العنسی ہے اور دوسرا مسلیمہ کذاب ہے۔بیہقی، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ، بخاری عن ابن عباس

۳۸۳۶۲......اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے ضرور توڑی جائیں گی، گمراہ کن بادشاہ ہوں گے اور اس کے بعد ضرور تین دجال ظاہر ہوں گے۔

حاکم عن حذیفۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۶۵۸۔

۳۸۳۶۳......جب تک ستر جھوٹے ظاہر نہیں ہوجاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۵۸۔

۳۸۳۶۴ ... قبل از قیامت بہت سے جھوٹے ہوں گے ان سے ہوشیار رہنا۔ مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرة

۳۸۳۶۵ ... میں دنیا کی مٹی کی تعداد کے برابر گواہی دیتا ہوں کہ مسلیمہ بڑا جھوٹا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن وبر الحنفی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۰۸۳۔

۳۸۳۶۶ ... ثقیف میں ایک جھوٹا اور خونی ہوگا۔ ترمذی، عن ابن عمر طبرانی فی الکبیر عن سلامة بنت الحر

۳۸۳۶۷ ... ثقیف میں ایک بے حد جھوٹا اور خونی ہوگا۔ مسلم عن اسماء بنت ابی بکر

۳۸۳۶۸ ... سب سے پہلا شخص جو میری سنت کو بدل دے گا وہ بنی امیہ کا ہوگا۔ وہ یزید ہے۔ (ابویعلیٰ عن ابی ذر) یہ کسی راوی کا ادراج ہے۔

۳۸۳۶۹ ... قیامت سے کچھ ایام پہلے جہالت چھا جائے گی، علم (علماء کے قتل وموت سے) اٹھ جائے گا، اور ان ایام میں خون خرابہ بکثرت ہوگا۔

مسلم، بخاری، عن ابن مسعود وابی موسی

۳۸۳۷۰ ... قیامت سے پہلے قتل کے ایام ہوں گے۔ مسند احمد، طبرانی عن خالد بن الولید

الاکمال

۳۸۳۷۱ ...... قیامت سے پہلے بے حد جھوٹے ہوں گے، ان میں یمامہ کا والی، صنعاء کا حاکم عنسی، ان میں سے حمیر کا بادشاہ اور ان میں سے دجال ہوگا جس کا فتنہ سب سے سخت ہوگا۔ مسند احمد، عن جابر

۳۸۳۷۲ ... تیس جھوٹوں کے ظاہر ہونے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی، ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا: کہ وہ نبی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن نعیم بن مسعود

۳۸۳۷۳ ... جب تک دو گروہ آپس میں نہیں لڑیں گے قیامت قائم نہیں ہوگی، ان کے درمیان سخت خون خرابہ ہوگا، ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ اور جب تک تیس کے قریب دجال کذاب ظاہر نہیں ہو لیتے قیامت قائم نہیں ہوگی، ان میں کا ہر ایک اپنے تئیں گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ مسند احمد، مسلم، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن ابی هریرة

۳۸۳۷۴ ... جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہیں ہو لیتے قیامت قائم نہیں ہوگی، ان میں مسلیمۃ کذاب، اسود عنسی اور مختار ہے عرب کے برے قبیلے، بنوامیہ، بنوحنیفہ، اور ثقیف ہیں۔ ابن ابی شیبه، ابن عدی فی الکامل، عن الزهری

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۳۵، المتناھیۃ ۲۷۴۔

۳۸۳۷۵ ... جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہیں ہو لیتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ ان میں سے آخری کانا بے حد جھوٹا ہے اس کی بائیں آنکھ بے نور ہوگی۔ گویا وہ ابویحییٰ کی آنکھ ہے۔ الحدیث طولہ۔ ابونعیم عن جابر بن سمرة

۳۸۳۷۶ ... جب تک تیس دجال کذاب ظاہر نہیں ہو لیتے قیامت قائم نہیں ہوگی، ان میں سے ہر ایک یہ سمجھے گا کہ وہ نبی ہے سو جو کوئی یہ بات کہے اسے قتل کردو، جس نے ان میں سے کسی ایک کو مار دیا اس کے لئے جنت ہے۔

ابن عساکر عن العلاء بن زیاد العدوی قال حدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم فذکره

۳۸۳۷۷ ... جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہیں ہو جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ وہ سب اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کے بارے میں جھوٹ بکیں گے۔

ابن ابی شیبه عن ابی هریرة

۳۸۳۷۸ ... جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہیں ہو جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی، ہر ایک کا وہم ہوگا کہ وہ قیامت سے پہلے نبی ہے۔

ابن ابی شیبه عن عبید بن عمرو اللیثی

۳۸۳۷۹ ... دجال سے پہلے ستر سے کچھ اوپر دجال نکلیں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن، ابویعلی عن انس

۳۸۳۸۰ ...... قیامت سے پہلے دجال ہے اور دجال سے پہلے تیس یا اس سے زیادہ جھوٹے دجال ہوں گے، ان کی نشانی کیا ہے؟ وہ تمہارے پاس ایسا طریقہ پیش کریں گے جس پر تم نہیں ہو گے، وہ اس طریقہ کے ذریعہ تمہارے طریقہ اور دین کو تبدیل کر دیں گے، جب تم انہیں دیکھو، تو ان سے اجتناب کرو، ان سے دشمنی کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۸۳۸۱ ...... قیامت سے تیس جھوٹے ہوں گے، ان میں سے اسود عنسی صنعاء کا والی اور یمامہ کا بادشاہ ہے۔ طبرانی ابن الزبیر

۳۸۳۸۲ قبل از قیامت بہت سے جھوٹے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبری عن النعمان بن بشیر

۳۸۳۸۳ ...... قیامت سے پہلے بہت سے جھوٹے ہوں گے، ان میں حمیر کا بادشاہ ہے۔ ابن حبان، سعید بن منصور عن جابر بن عبداللہ

۳۸۳۸۴ ...... قیامت سے پہلے بہت سے جھوٹے ہوں گے، ان میں سے یمامہ کا والی، اسود عنسی، اور حمیر کا بادشاہ اور ان میں دجال ہے اس کا فتنہ سب سے بڑا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۳۸۳۸۵ ...... امابعد! اس شخص۔ یعنی مسیلمہ۔ کا حال تو تم نے اس کے حال میں کثرت کی، وہ تو تیس جھوٹوں سے بڑھ کر جھوٹا ہے۔ جو دجال سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ ہر شہر میں مسیح دجال کا رعب پہنچ جائے گا، صرف مدینہ محفوظ رہے گا۔ اس کے ہر نقب پر دو فرشتے ہوں گے جو اس سے مسیح دجال کی پشت کو ہٹائیں گے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی بکرۃ

۳۸۳۸۶ محمد رسول اللہ کی طرف سے مسلیمۃ کذاب کی جانب: امابعد! زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے (اچھا) انجام متقین کا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن نعیم بن مسعود

۳۸۳۸۷ ...... آپ نے مسلیمہ کذاب سے فرمایا: اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا مانگو گے میں تمہیں یہ نہیں دوں گا، اپنے بارے میں تم ہرگز اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے نہیں بھاگ سکو گے، اور اگر پیٹھ پھیرو گے، اللہ تعالیٰ تجھے ضرور ہلاک کر دے گا۔ اور میں نے جو کچھ دیکھا وہ تمہارے بارے ہی دیکھا ہے (سونے کے دو کنگن والا خواب) اور یہ ثابت (میرا صحابی) تمہیں میری طرف سے جواب دے گا۔ بخاری عن ابن عباس

۳۸۳۸۸ ...... ثقیف سے دو جھوٹے نکلیں گے۔ ان میں کا دوسرا پہلے سے زیادہ شریر ہوگا وہ خونی ہے۔ ابن سعد عن اسماء بنت ابی بکر

۳۸۳۸۹ ...... ثقیف میں جھوٹا اور خونی ہوگا۔ نعیم بن حماد عن اسماء بنت ابی بکر

۳۸۳۹۰ ...... ثقیف سے تین نکلیں گے، کذاب، دجال اور خونی۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن اسماء بنت ابی بکر

۳۸۳۹۱ ...... ثقیف سے دو بڑے جھوٹے نکلیں گے ان میں کا دوسرا پہلے سے زیادہ برا ہوگا۔ اور وہ یہ خونی ہے۔

حاکم اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۳۸۳۹۲ ...... ثقیف سے خونی اور بے حد جھوٹا ظاہر ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

فصل ثالث ...... ''قیامت کی بڑی نشانیاں''

۳۸۳۹۳ ...... جس سے اس کے بارے میں یعنی قیامت۔ سوال کیا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمہیں اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں: جب باندی اپنی مالکن کو جنم دے گی تو یہ اس کی علامت ہے، اور جب ننگے بدن ننگے پاؤں لوگوں کے سردار بن جائیں تو یہ اس کی علامت ہے، اور جب لوگ اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں تو یہ بھی اس کی علامت ہے (اس کا علم) ان پانچ غیب کی باتوں میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، (جو اس آیت میں جمع ہیں) اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ آیت (پڑھ لو)۔

مسند احمد، بیہقی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ مسلم، ابو داؤد، نسائی عن عمر، نسائی، عن ابی ہریرۃ و ابی ذر معاً

۳۸۳۹۴ ...... جب باندی کو دیکھو کہ اس نے اپنی مالکن کو جنم دیا ہے اور عمارتوں کو لمبی لمبی عمارتیں بناتے دیکھو، اور ننگے پاؤں، بھوکے محتاج لوگوں کو عوام الناس کا سردار بنتے دیکھو تو یہ قیامت کی علامات اور اس کی نشانیاں ہیں۔ مسند احمد عن ابن عباس

۳۸۳۹۵...... جب تک وقت (زمانہ) گھٹنا شروع نہیں ہوجاتا قیامت قائم نہیں ہوگی، چنانچہ سال مہینہ جیسا، مہینہ، جمعہ جیسا اور جمعہ دن جیسا ہوجائے گا۔ اوردن ایک گھڑی (گھنٹے) جیسا اور گھڑی آگ کے انگارے جیسی ہوجائے گی۔ مسند احمد، ترمذی عن انس

۳۸۳۹۶...... جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہیں ہوجاتا جس پر لوگ باہم قتل وقتال کریں گے چنانچہ ان کے نو حصے قتل ہوں گے تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ ابن ماجه عن ابی هريرة، طبرانی فی الکبير عن ابی

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۷۷۱۔

۳۸۳۹۷...... جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہیں ہوجاتا جس پر لوگ قتل ہوں گے ہر سو میں سے ۹۹ قتل ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کہے گا: شاید میں ہی بچ جاؤں۔ تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مسلم عن ابی هريرة

۳۸۳۹۸...... عنقریب فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔ لوگ جب اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل نکلیں گے، تو جو لوگ اس کے پاس ہوں گے وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! اگر ہم نے انہیں چھوڑا تو اس سے لیتے لیتے سارا ہی لے آئیں گے پھر لوگ اس پر آپس میں کشت وخون کریں گے یہاں تک کہ ہر گروہ سے ننانوے فی صد لوگ قتل ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی

۳۸۳۹۹...... عنقریب فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا جو وہاں ہوگا وہ اس سے کچھ بھی نہیں لے سکے گا۔ بیهقی، ابو داؤد، عن ابی هريرة

۳۸۴۰۰...... جب تک علم قبض، زلزلے بکثرت، وقت میں گھٹاؤ، فتنوں کا ظہور اور قتل وخون زیادہ نہیں ہوگا قیامت قائم نہیں ہوگی۔

بخاری، ابن ماجه عن ابی هريرة

۳۸۴۰۱...... جب تک تم میں مال کی کثرت نہیں ہوجاتی قیامت قائم نہیں ہوگی وہ مال پانی کی طرح بہے گا۔ اور مال والے کو فکر ہوگی کہ اس کی زکوۃ خیرات کون قبول کرے گا، چنانچہ وہ پیش کش کرے گا تو جس پر پیش کرے گا وہ کہہ دے گا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ بیهقی عن ابی هريرة

۳۸۴۰۲...... جب تک دو بڑی جماعتیں جن کا دعویٰ ایک ہوگا آپس میں جنگ نہیں کریں گی قیامت قائم نہیں ہوگی، اور جب تک تیس کے قریب دجال بڑے جھوٹے ظاہر نہیں ہوں گے قیامت قائم نہیں ہوگی ان سب کا وہم ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن ابی هريرة

۳۸۴۰۳...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک یہودیوں سے تمہاری جنگ نہیں ہوجاتی یہاں تک کہ جس پتھر کے پیچھے کوئی یہودی چھپا ہوگا وہ (اللہ کی قدرت سے) بول کر کہے گا: اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی (چھپا ہے) اسے قتل کردو۔ بخاری مسلم عن ابی هريرة

۳۸۴۰۴...... جب تک ترکوں سے تمہاری لڑائی نہیں ہوتی قیامت قائم نہیں ہوگی، ان کی آنکھیں چھوٹی چہرے سرخ، ناکیں چپٹی ہوں گی، ایسے لگے گا کہ ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ اور جب تک تمہاری جنگ ایسی قوم سے نہیں ہولیتی جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی، اور تم میں سے کسی پہ وہ زمانہ ضرور آئے گا کہ اسے میرا دیکھنا (زیارت وملاقات) اس کے مال وعیال کی طرح محبوب ہوگا۔

بخاری مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة

۳۸۴۰۵...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں کی ترکوں سے جنگ نہیں ہوجاتی ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے وہ اونی لباس پہنتے اور بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی هريرة

۳۸۵۰۶...... جب تک تم عجم کے ان لوگوں سے نہیں لڑو گے جو خوز (اہواز وتستر کے علاقوں کے) اور کرمان (خراسان، بحر الہند عراق العجم اور سجستان کے درمیانی علاقوں کے رہنے) والے ہیں تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی، ان کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی، گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال ہے ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ مسند احمد، بخاری عن ابی هريرة

۳۸۵۰۷...... جب تک تمہاری چھوٹی آنکھوں والی، چوڑے چہرے والی، قوم سے جنگ نہیں ہوجاتی، ان کی آنکھیں گویا ٹڈی کی آنکھیں ہیں اور ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہیں وہ بالوں کے بنے جوتے پہنتے ہوں گے۔ وہ چمڑے کی ڈھالیں بناتے ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو کھجور کے درختوں سے باندھ دیں گے۔ مسند احمد، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی سعيد

۳۸۴۰۸..... قیامت کی یہ نشانی ہے کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے، اور یہ بھی قیامت کی نشانی ہے کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں۔

مسند احمد، بخاری، ابن ماجه عن عمرو بن تغلب

۳۸۴۰۹ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ (کافر ہونے کی وجہ سے) جہنمی ہوں گے۔

بخاری عن ابی هريرة

۳۸۴۱۰ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، اور تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال ہیں۔ بیهقی، بخاری عن عمرو بن تغلب

۳۸۴۱۱ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا قیامت قائم نہیں ہوگی، جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے، اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا کام نہ دے گا، جس نے پہلے سے ایمان قبول نہیں کیا۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، عن ابی هريرة

۳۸۴۱۲..... جب تک مال کی کثرت نہیں ہوگی اور بڑھتے بڑھتے بہے گا قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا تو اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں پائے گا، یہاں تک کہ عرب کی زمین شاداب اور نہروں سے بھر جائے گی۔ مسلم عن ابی هريرة

۳۸۴۱۳..... جب تک قبیلہ دوس کی عورتیں ذی الخلصہ کے اردگرد نہیں تھرکیں گے قیامت قائم نہیں ہوگی۔

ابن ماجه، مسند احمد، ۲۲ بیهقی عن ابی هريرة

۳۸۴۱۴..... جب تک قحطان سے ایک شخص نکل کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہیں ہانکے گا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ بیهقی عن ابی هريرة

۳۸۴۱۵..... جب تک میری امت سابقہ لوگوں کے کاموں پر عمل نہیں کرے گی قیامت قائم نہیں ہوگی۔ بالشت کے برابر بالشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جیسے فارس اور روم کے لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہی لوگ ہیں۔ بخاری عن ابی هريرة

۳۸۴۱۶..... جب تک رومی اعماق یا دابق پر نہیں اتریں گے قیامت قائم نہیں ہوگی، پھر ان کی طرف مدینہ سے ایک لشکر نکلے گا جو اس دن روئے زمین سے بہتر لوگوں پر مشتمل ہوگا۔ جب وہ لڑائی کے لئے صفیں باندھیں گے تو روم کہیں گے: ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے لوگ قیدی بنائے ہیں، ہم ان سے جنگ کریں، تو مسلمان کہیں گے: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ پھر وہ آپس میں جنگ کریں گے، ایک تہائی شکست کھائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کبھی توبہ قبول نہیں کرے گا، ایک تہائی قتل ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہید ہوں گے، اور ایک تہائی فتح پائیں گے، جو کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوں گے، پھر وہ قسطنطنیہ فتح کریں گے، زیتون کے درخت کے ساتھ اپنی تلواریں لٹکا کر وہ آپس میں غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے، کہ اچانک شیطان ان میں چیخ کر کہے گا، کہ مسیح دجال تمہارے گھروں میں آچکا ہے، چنانچہ وہ نکلیں گے، اور یہ جھوٹ ہوگا جب وہ شام آئیں گے (اس وقت) دجال نکلے گا۔ (انہی ایام) وہ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں درست کر رہے ہوں گے، جب نماز قائم ہوگی تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (آسمان سے) اتریں گے، ان کی امامت کروائیں گے، جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے، اگر وہ اسے چھوڑتے تو پگھل جاتا یہاں تک کہ ہلاک ہوجائے، لیکن اللہ تعالیٰ خود اسے قتل کرے گا اور انہیں اس کا خون اپنے نیزے پر لگا دکھائے گا۔

مسلم عن ابی هريرة)

تشریح:..... یعنی قتل تو عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہوگا نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف مجازی ہے جیسے ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمی، نبی علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے۔

۳۸۴۱۷..... جب تک مسلمانوں کی یہودیوں سے جنگ نہیں ہوجاتی قیامت قائم نہیں ہوگی۔ پھر مسلمان انہیں قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا، تو درخت اور پتھر پکار کر کہے گا: اے مسلم! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اسے قتل

کرو! صرف غرقد نہیں بولے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ مسلم عن ابی هريرة

۳۸۴۱۸ ... جب تک میری امت کے قبائل مشرکین سے نہیں مل جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ بتوں کی پوجا کی جائے گی، اور میری امت میں تیس بڑے جھوٹے ہوں گے ہر ایک وہم کرے گا کہ وہ نبی ہے، میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

بيهقي، حاكم عن ثوبان

۳۸۴۱۹ ... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں کا ادنیٰ مورچہ بولاء ہوگا، اے علی! تم زرد لوگوں سے لڑو گے اور جو تمہارے بعد ہوں گے وہ بھی ان سے لڑیں گے۔ یہاں تک کہ ان کی طرف اسلام کے افضل حجازی لوگ نکالے جائیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پروانہیں کریں گے وہ سبحان اللہ، اللہ اکبر کے ذریعہ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ انہیں ایسی غنیمتیں ملیں گی کہ ان جیسی غنیمتیں نہیں ملی ہوں گی، یہاں تک وہ اترسہ میں غنیمتیں تقسیم کریں گے، ایک آنے والا آئے گا وہ کہے گا: مسیح دجال تمہارے شہروں میں نکل آیا ہے، خبردار! وہ جھوٹی بات ہوگی۔ اس پر عمل کرنے والا اور چھوڑنے والا دونوں نادم ہوں گے۔ ابن ماجه عن عمرو بن عوف

۳۸۴۲۰ جب تم لوگ اپنی مسجدوں کو مزین کرنے لگو اور اپنے قرآن میں زیور لگانے لگو گے تو تمہارے لئے ہلاکت ہے۔

الحكيم عن ابي الدرداء

۳۸۴۲۱ جب تم کسی قوم کے بارے میں سنو کہ وہ قریب کے علاقہ میں زمین میں دھنسا دیئے گئے ہیں تو قیامت قریب ہے۔

مسند احمد والحاكم في الكنى، طبراني في الكبير عن بقيرة الهلالية

۳۸۴۲۲ ... جب حکومت نااہلوں کے سپرد ہوگی تو قیامت کا انتظار کرو۔ بخاري عن ابي هريرة

۳۸۴۲۳ اللہ تعالیٰ یمن سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی۔ جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض کرلے گی۔

حاكم عن ابي هريرة

۳۸۴۲۴ ... یہ قیامت کی علامت ہے کہ علم اٹھ جائے گا جہالت پھیل جائے گی، زنا عام ہو جائے گا، شراب پی جانے لگے گی، مرد ختم ہونا شروع ہو جائیں گے اور عورتیں باقی رہیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک نگران ہوگا۔ مسند احمد، بيهقي ترمذي، ابن ماجه عن انس

۳۸۴۲۵ یہ بھی قیامت کی علامت ہے کہ چھوٹوں سے علم تلاش کیا جائے۔ طبراني في الكبير عن ابي امية الجمحي

۳۸۴۲۶ یہ قیامت کی علامت ہے کہ مسجد والے امامت کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالیں گے، وہ نماز پڑھانے کے لئے کوئی نہ پائیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن سلامة بنت الحر

۳۸۴۲۷ ... یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ پچاس آدمی نماز پڑھیں گے ان میں سے کسی کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

ابو الشيخ في كتاب الفتن عن ابن مسعود

۳۸۴۲۸ ... سب سے پہلے دائیں طرف والی زمین خراب ہوگی پھر دائیں جانب والی۔ ابن عساكر عن جرير

۳۸۴۲۹ سب سے پہلے قریش ہلاک ہوں گے سب سے پہلے قریش میں میرے گھرانے کے لوگ ہلاک ہوں گے۔

طبراني في الكبير عن عمرو بن العاصي

۳۸۴۳۰ ... سب سے پہلے قریش فنا ہوں گے، اور قریش میں سے بنی ہاشم فنا ہوں گے۔ مسند احمد، بخاري عن ابن عمرو

۳۸۴۳۱ سب سے پہلے رکن اور قرآن اٹھالیا جائے گا، اور وہ خواب جو نیند میں دکھائی دے گی۔

الازرقي في تاريخ مكة عن عثمان بن ساج بلاغا

۳۸۴۳۲ ... دوسو سال کے بعد (قیامت کی) علامات ظاہر ہوں گی۔ ابن ماجه حاكم عن ابي قتادة

۳۸۴۳۳ ... (قیامت کی) علامات (ایسے ظاہر ہوں گی) جیسے دھاگے میں پروئے ہوئے موتی ہوتے ہیں جب دھاگہ ٹوٹتا ہے ایک کے پیچھے دوسرا موتی نکل جاتا ہے۔ مسند احمد، حاكم عن ابن عمر

۳۸۴۳۴......رات دن یوں ہی گزرتے رہیں گے یہاں تک کہ لات وعزی کی پرستش کی جانے لگے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک اچھی ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کی روح قبض کرلے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا۔ پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جن میں ذرا خیر و بھلائی نہیں ہوگی اور وہ اپنے اباء واجداد کا دین اختیار کرلیں گے۔ مسلم عن عائشة

۳۸۴۳۵......اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لوٹیں لگا کر کہے گا: اے کاش! میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اسے دین کی فکر نہیں ہوگی صرف فتنہ ہوگا۔ مسلم، ابن ماجه عن ابی هريرة

۳۸۴۳۶......اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے حکمران کو قتل اور اپنی تلواروں سے نہیں مارو گے اور تمہارے برے لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہوں گے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه عن حذيفة

کلام:......ضعیف الترمذی ۳۸۳، ضعیف الجامع ۶۱۱۱۔

۳۸۴۳۷......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے، اور آدمی سے اس کے کوڑے کی گرہ اور اس کے جوتے کا تسمہ گفتگو کرے گا۔ اور اس کی ران اسے بتادے گی کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا کیا۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم، ابن حبان عن ابی سعيد

۳۸۴۳۸......رات دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ایک ایسا شخص مالک بن جائے گا۔ جسے جہجاہ کہا جائے گا۔

ابن ماجه، مسلم عن ابی هريرة

۳۸۴۳۹......رات دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک شخص مالک بن جائے گا جس کا نام جہجاہ ہوگا۔

ترمذی، عن ابی هريرة

۳۸۴۴۰......ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں آگئی ہے تو اس وقت زلزلے، فتنے اور بڑے حادثات قریب ہوجائیں گے، اور اس دن قیامت لوگوں کے اتنے قریب ہوگی جتنا میرا یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن ابن حوالة

۳۸۴۴۱......عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزیں یاد رکھنا: ایک میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر تم لوگوں میں ایک بیماری ظاہر ہوگی، جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد اور تمہیں شہید کرے گا اس کے ذریعہ تمہارے مال پاک کرے گا۔ پھر تم میں اموال کی بہتات ہوگی یہاں تک کہ آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا۔ اور ایک ایسا فتنہ ظاہر ہوگا جو ہر مسلمان کے گھر میں پہنچ جائے گا۔ پھر تم میں اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی پھر وہ بدعہدی کریں گے اس کے بعد وہ اسی جھنڈے لے کر تمہاری طرف نکلیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ابن ماجه، حاکم عن عوف بن مالک الاشجعی

۳۸۴۴۲......لوگوں کو ایسا زمانہ دیکھنا پڑے گا کہ وہ گھڑی بھر کھڑے رہیں گے نماز پڑھانے کے لئے کوئی امام نہ پائیں گے۔

مسند احمد، ابن ماجه عن سلامة بنت الحر

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۲۰۸، ضعیف الجامع ۶۴۰۹۔

۳۸۴۴۳......آخری زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جو دین کے ذریعہ لوگوں کو دھوکا دیں گے۔ وہ لوگوں کے لئے بھیڑ کی کھال کا لباس نرمی کے لئے پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں جیسے ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میری وجہ سے فریب خوردہ ہیں یا میرے سامنے جرأت کرتے ہیں؟ مجھے اپنی قسم! میں ان پر ایسا فتنہ مسلط کروں گا جو ان میں سے بردبار شخص کو حیران کردے گا۔

ترمذی عن ابی هريرة

کلام:......القدسیۃ الضعیفۃ ۸۱۔

۳۸۴۴۴......اسلام ایسے مٹ جائے گا جیسے کپڑے کے نقش ونگار مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ روزے، نماز، قربانی اور صدقہ کیا ہیں۔ اور ایک رات میں اللہ کی کتاب کو اٹھا لیا جائے گا۔ کہ زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی۔ اور لوگوں کی جماعتیں باقی

رہیں گی جن میں سے بے حد بوڑھا اور انتہائی بڑھیا ہوگی وہ کہیں گے: ہم نے اپنے آباء واجداد کو اس کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو پڑھتے پایا تھا ہم بھی یہی پڑھتے ہیں۔ابن ماجه، حاکم، بیهقی والضیاء عن حذیفه

۳۸۴۴۵..... (عوف!) قیامت سے پہلے چھ باتیں شمار کرنا۔میری وفات، بیت المقدس کی فتح، جانوروں کی میری جو تم میں ایسے شروع ہوگی جیسے بکریوں کا قصاص ادا کیا جاتا ہے، پھر مال کی بہتات یہاں تک کہ آدمی کو سودینار دیئے جائیں گے پھر وہ وہ (لینے کے لئے) ناراض ہوگا۔ پھر ایسا فتنہ ظاہر ہوگا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہوگا۔ پھر تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی، اس کے بعد وہ بدعہدی کریں گے وہ تمہارے پاس اسی جھنڈوں تلے آئیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار ہوں گے۔بحاری فی الخمس عن عوف بن مالک

۳۸۴۴۶..... قیامت سے پہلے ایسے فتنے ہوں گے جیسے تاریک رات کے حصے ہوتے ہیں ان میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا کچھ لوگ دنیا کی خاطر اپنا دین بیچ دیں گے۔ترمذی عن انس

۳۸۴۴۸..... مکروفساد پر صلح ہوگی۔دل جیسے پہلے تھے ویسے نہ ہوں گے۔ پھر گمراہی کی دعوت دینے والے ہوں گے، اس دن اگر تمہیں زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفۃ (المسلمین) نظر آئے تو اس سے مل جانا، اگرچہ وہ تمہارا جسم سزا سے زخمی کردے اور تیرا مال لے لے، اور اگر وہ تجھے نظر نہ آئے تو زمین میں نکل جانا اگرچہ تمہاری موت اس حالت میں ہو کہ تم کسی درخت کا تنا چبا رہے ہو۔مسند احمد، ابو داؤد، عن حذیفة

۳۸۴۴۹..... قیامت سے پہلے کچھ ایام ہوں گے جن میں علم اٹھالیا جائے گا، جہالت اتر نا شروع ہو جائے گی قتل وخون بکثرت ہونے لگے گا۔

ابن ماجه عن ابن مسعود

۳۸۴۵۰..... قیامت سے پہلے تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی۔وہ تم سے بدعہدی کریں گے، تمہاری طرف اسی جھنڈوں تلے نکلیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔ابن ماجه عن عوف بن مالک

۳۸۴۵۱..... تم لوگ رومیوں سے امن کی صلح کرو گے پھر تم اور وہ دونوں ان کے دشمن کا مقابلہ کرو گے، تم سلامت رہو گے اور غنیمت حاصل کرو گے پھر تم ایسی شاداب جگہ میں آکر اترو گے جو ٹیلوں والی ہوگی۔ایک رومی اٹھے گا اور صلیب بلند کر کے کہے گا: صلیب غالب ایک مسلمان اٹھ کر اسے قتل کردے گا یوں وہ قوم بدعہدی کرے گی پھر لڑائیاں ہوں گی، اس کے بعد وہ جمع ہو کر اسی جھنڈوں تلے تمہارے مقابلہ میں آئیں گے ہر جھنڈے تلے دس ہزار ہوں گے۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه ابن حبان عن ذمخمر

۳۸۴۵۲..... لوگوں پر دھوکے کے کئی سال آئیں گے جن میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا خیانت کرنے والے کے پاس امانت رکھی جائے گی اور امانتدار کو خائن سمجھا جائے گا۔انہی سالوں میں رویبضہ بولے گا: لوگوں نے عرض کیا: رویبضۃ کون ہے؟ فرمایا: ایک گھٹیا شخص عوام کے معاملات میں گفتگو کرے گا۔مسند احمد، ابن ماجه، حاکم عن ابی هریرة

۳۸۴۵۳..... قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جو ہر ایماندار کی روح قبض کرلے گی۔حاکم عن عیاش بن ربیعة)

کلام:..... المعلة ۲۹۲۔

۳۸۴۵۴..... قیامت ہوگی اور رومی تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔مسند احمد، مسلم عن المستورد

۳۸۴۵۵..... چھ باتیں قیامت کی علامات ہیں: میری وفات، بیت المقدس کی فتح، آدمی کو ہزار دیئے جائیں گے پھر ان کے لینے سے ناراض ہوگا۔ایک فتنہ جس کی گرمی ہر مسلمان کے گھر داخل ہوگی۔ایسی موت لوگوں میں شروع ہوگی جیسے بکریوں کا قصاص دیا جاتا ہے اور رومی بدعہدی کریں گے اسی جھنڈوں تلے نکلیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار ہوں گے۔مسند احمد، طبرانی عن معاذ

۳۸۴۵۶..... قیامت سے پہلے حضر موت سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی۔مسند احمد، ترمذی عن ابن عمر

۳۸۴۵۷..... میری امت ایسا زمانہ دیکھے گی جس میں قاری بکثرت ہوں گے اور دین کی سمجھ رکھنے والے فقہاء کم ہوں گے علم اٹھالیا جائے گا، قتل وخون خرابہ بڑھ جائے گا، پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا میری امت کے لوگ قرآن پڑھیں گے جوان کی ہنسلی سے آگے نہیں بڑھے گا، پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا اللہ سے شرک کرنے والا اپنی باتوں سے مومن سے جھگڑے گا۔طبرانی، حاکم عن ابی هریرة

۳۸۴۵۸.....لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ آدمی کو عاجز رہنے اور گناہ میں اختیار دیا جائے گا۔تو جو یہ زمانہ پائے وہ عاجزی کو گناہ کے مقابلہ میں اختیار کرے۔حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۹۴۔

۳۸۴۵۹.....مکہ والے نکلیں گے پھر (وادی) مکہ کو بہت تھوڑے لوگ عبور کریں گے اس کے بعد وہ بھر جائے گی پھر وہ اس سے نکلیں گے پھر کبھی بھی اس میں واپس نہ آئیں گے۔مسند احمد عن عمر

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۹۸۔

۳۸۴۶۰.....قیامت کے روز کچھ لوگ مغرب سے نکلیں گے وہ آئیں گے تو ان کے چہرے سورج کی روشنی کی طرح ہوں گے۔

مسند احمد عن رجل

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۹۹۔

۳۸۴۶۱.....میری امت کے کچھ لوگ ایک پست زمین میں اتریں گے جسے وہ بصرہ کہتے ہیں ایک نہر کے پاس جس کا نام دجلہ ہے اس پر ایک پل ہوگا، وہاں کے لوگ بکثرت ہوں گے اور وہ مسلمانوں کا شہر ہوگا، جب آخری زمانہ ہوگا تو بنی قنطوراء آئیں گے وہ ایک قوم ہوگی جن کے چہرے چوڑے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی وہ نہر کے کنارے اتریں گے، تو وہاں کے لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایک گروہ گائیوں کی دمیں پکڑے گا اور جنگل کا رخ کرے گا وہ ہلاک ہوں گے۔ اور ایک گروہ، اپنے بچاؤ کا سامان کرے گا وہ کفر میں مبتلا ہوں گے اور ایک گروہ اپنے بچوں کو پیچھے چھوڑ کر جنگ کریں گے یہی شہداء ہوں گے۔مسند احمد، ابو داؤد عن ابی بکرۃ

۳۸۴۶۲.....قسطنطنیہ فتح ہو کر رہے گا اور اس کا امیر کیا ہی بہتر شخص ہوگا اور وہ لشکر کیا ہی بہتر ہوگا۔مسند احمد، حاکم عن بشر الغنوی

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۶۵۵ الضعیفۃ ۸۷۸۔

۳۸۴۶۳.....بڑی جنگ، قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا خروج سات مہینوں میں ہوگا۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن معاذ

کلام:.....ضعیف الترمذی ۳۹۰۔

۳۸۴۶۴.....تم ایسے چن لئے جاؤ گے جیسے ردی سے کھجوریں چن لی جاتی ہیں۔تمہارے نیک لوگ لازماً ختم ہو جائیں گے اور ضرور تمہارے برے لوگ باقی رہ جائیں گے سو اگر ہو سکے تو مر جاؤ۔ابن ماجہ، حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۸۷۴، ضعیف الجامع ۴۶۵۹۔

۳۸۴۶۵.....ہرگز قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہر قبیلہ اپنے منافقوں کو سردار بنا دے۔طبرانی عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۷۹۔

۳۸۴۶۶.....کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ میری بعد میری امت کیسے رہے گی! جب اس کے مرد متکبرانہ چال چلیں گے اور اسکی عورتیں فخر کریں گی، کاش مجھے پتہ لگ جائے، جب یہ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ اپنا سینہ اللہ کی راہ میں پیش کرے گا اور ایک گروہ غیر اللہ کے لئے کام کرنے والا ہوگا۔ابن عساکر عن رجل)

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۸۷۰۔

۳۸۴۶۷.....ایک قحطانی ضرور لوگوں کو اپنے عصا (لاٹھی) سے ہانکے گا۔طبرانی عن ابن عمر

۳۸۴۶۸.....فحاشی اور فحش گوئی، قطع رحمی، امانتدار کو خائن کہنا اور خائن کے پاس امانت رکھنا قیامت کی علامتیں ہیں۔

طبرانی فی الاوسط عن انس

۳۸۴۶۹.....چاند کا پھولنا قیامت کے قرب کی علامت ہے۔طبرانی عن ابن مسعود

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۱۸، المتناہیہ ۱۴۲۲۔

۳۸۴۷۰..... یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ چاند آمنے سامنے دکھائی دے، کوئی کہے گا: دو راتوں کے لئے ہے، مسجدوں کو راستہ بنالیا جائے، اور اچانک کی موت ظاہر ہونے لگے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:.......الشذرۃ ۱۰۳۲، کشف الخفائت ۱۵۴۵۔

۳۸۴۷۱..... عربوں کا ہلاک ہونا قرب قیامت کی علامت ہے۔ ترمذی عن طلحۃ ابن مالک

کلام:.......ضعیف الجامع ۵۲۸۵۔

۳۸۴۷۲..... بارش کی کثرت، نباتات کی کمی، قراء کی بہتات اور فقہاء کی قلت، امراء (گورنروں) کی کثرت اور امانتداروں کی کمی، قرب قیامت کی علامت ہے۔ طبرانی عن عبدالرحمن بن عمرو الانصاری

کلام:.......ضعیف الجامع ۵۲۸۴، النوافح ۱۹۲۵۔

۳۸۴۷۳..... وہ برے لوگ ہیں جن کی زندگی میں قیامت آئے۔ بخاری کتاب الفتن ج ۹ ص ۶۰ عن ابن مسعود

۳۸۴۷۴..... جب تک دنیا کمینے کے بیٹے کمینے کو حاصل نہیں ہوجاتی ختم نہیں ہوگی۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۳۸۴۷۵..... لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جس میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا امین کو خائن اور خیانت کرنے والے کو دیانت دار سمجھا جانے لگے آدمی سے گواہی طلب نہ کی جائے پھر بھی گواہی دے، قسم نہ لی جائے پھر بھی قسم کھائے اور لئیم بن لئیم جس کا اللہ و رسول پر ایمان نہ ہو وہ دنیا کا نیک بخت آدمی بن جائے۔ طبرانی عن ام سلمۃ

کلام:.......ضعیف الجامع ۴۸۶۵۔

۳۸۴۷۶..... جب تک لئیم بن لئیم دنیا کا نیک بخت آدمی نہیں بن جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مسند احمد، ترمذی والضیاء عن حذیفۃ

۳۸۴۷۷..... لوگ ایسا زمانہ پائیں گے کہ اس میں اپنے دین پر جمنے والا ہاتھ میں انگارے پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ ترمذی عن انس

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۶۷۔

۳۸۴۷۸..... قیامت سے چالیس سال پہلے مدینہ ویران ہوگا۔ فردوس عن عوف بن مالک

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۴۱۲۔

۳۸۴۷۹..... حبشہ کا باریک پنڈلیوں والا کعبہ کو خراب کرے گا۔ مسلم ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۸۴۸۰..... نیک لوگ ایک ایک کر کے ختم ہوجائیں گے، اور بے کار لوگ ایسے رہ جائیں گے جیسے جو اور کھجور کا بے کار حصہ رہ جاتا ہے جن کی اللہ کو ذرا پرواہ نہیں ہوگی۔ مسند احمد، بخاری عن مرداس الاسلمی

۳۸۴۸۱..... آخری زمانہ میں جاہل عبادت گزار اور فاسق (کھلے بندھوں گناہ کرنے والے) قاری ہوں گے۔ حلیۃ الاولیاء، حاکم عن انس

۳۸۴۸۲..... زمین کا بائیں طرف جلدی اور پھر بائیں جانب خراب ہوگی۔ طبرانی فی الاوسط حلیۃ الاولیاء عن جریر

کلام:.......اسنی المطالب ۱۸۴، ضعیف الجامع ۸۳۹۔

۳۸۴۸۳..... لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جس میں آدمی اپنی سونے کی زکوۃ لے کر پھرے گا پھر اسے وصول کرنے والا نہیں پائے گا۔ ایک آدمی نظر آئے گا جس کے پیچھے چالیس عورتیں لگی ہوں گی، مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے اس سے پناہ مانگ رہی ہوں گی۔

مسلم عن ابی موسیٰ

۳۸۴۸۴..... جب تک لوگ مسجدوں میں فخر نہیں کریں گے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد عن انس

۳۸۴۸۵..... جب زمین میں اللہ، اللہ نہیں کہا جائے گا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، عن انس

۳۸۴۸۶..... برے لوگوں پر قیامت برپا ہوگی۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

۳۸۴۸۷...... قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص کسی قبر کے قریب سے گزر کر کہے! اے کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔
مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة

۳۸۴۸۸...... قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج نہیں کیا جائے گا۔ابویعلی،حاکم عن ابی سعید

۳۸۴۸۹...... جب تک رکن اور قرآن نہیں اٹھالئے جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔السجزی عن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۵۹۔

۳۸۴۹۰ ...... جب تک زھد و پرہیزگاری رواج اور تقویٰ تصنع و تکلف نہیں بن جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔حلیة الاولیاء عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۶۱۔

۳۸۴۹۱...... اس امت کا پہلا گروہ بہترین ہے اور آخری حصہ برے لوگوں پر مشتمل ہے جن کا آپس میں اختلاف ہوگا اور وہ مختلف ٹولیوں میں بٹے ہوں گے، پس جس کا اللہ اور روز آخرت ہے اسے اس کی موت آجائے اور وہ لوگوں سے ایسا برتاؤ کرے جیسے برتاؤ کا وہ ان سے خواستگار ہے۔
ابن حبان عن ابی مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۱۸۲۶۔

۳۸۴۹۲...... تین چیزیں ایسی ہیں جب تم انہیں دیکھو گے اس وقت آباد ویران اور ویران آباد ہوجائے گا۔نیکی کو گناہ اور گناہ کو نیکی سمجھا جانے لگے،اور آدمی امانت کو یوں رگڑے جیسے اونٹ درخت کو رگڑتا ہے۔ابن عساکر عن محمد بن عطیة السعدی

۳۸۴۹۳...... اسلام میں سب سے آخری بستی مدینہ ویران ہوگا۔ترمذی عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الترمذی ۸۲۱،اسنی المطالب ۳۔

۳۸۴۹۴...... آخری شخص جو مزینہ کے چرواہوں کو جمع کرے گا وہ مدینہ کا رخ کرکے اپنی بکریوں کو ہنکا رہے ہوں گے۔تو اسے وحشی جانوروں سے بھرا پائیں گے جب ثنیة الوداع کے مقام پر پہنچے گے تو دونوں منہ کے بل گر پڑیں گے۔حاکم عن ابی هریرة

الاکمال

۳۸۴۹۵...... ابن مسعود! قیامت کی کچھ علامات اور شرطیں ہیں، آگاہ رہنا! یہ بھی قیامت کی علامات اور نشانیوں کا حصہ ہے کہ اولاد غیظ وغضب بن جائے،اور بارش گرم بن جائے،اور برے لوگ جلدی سے مرنے لگیں،ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا سمجھا جائے،ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت ونشانی ہے کہ بددیانت کو امانتدار اور امین کو خائن سمجھا جائے؟ ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ غیروں سے ناتا جوڑا جائے اور اپنوں سے ناتا توڑا جائے، یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ ہر قبیلہ اپنے منافق لوگوں کو سردار بنالے،اور ہر بازار اپنے برے لوگوں کو۔ابن مسعود! کہ مومن قبیلہ میں درہم سے زیادہ ذلیل ہوجائے،ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ محرابیں مزین کی جائیں اور دل خراب ہوں۔ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ مرد،مردوں سے اور عورتیں،عورتوں سے فائدہ اٹھائیں،ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ مسجدوں میں پائخانے کی جگہیں بنائی جائیں اور منبر اونچے بنائے جائیں۔ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت ونشانی ہے کہ دنیا کے ویران علاقے آباد اور آباد ویران کئے جائیں،ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ آلات موسیقی ظاہر ہوجائیں،شرابیں پی جانے لگیں،ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ شرابیں پی جائیں،ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ پولیس والے،پیٹھ پیچھے طعن زن، نکتہ چین،عیب گیری کرنے والے بکثرت ہوجائیں،ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ حرامزادوں کی تعداد بڑھ جائے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۸۴۹۶......(قیامت کی) نشانیاں لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں جب لڑی ٹوٹ جائے تو یکے بعد دیگرے گرنا شروع ہوجاتے ہیں۔

حاکم عن انس

۳۸۴۹۷......جب یہ امت نبیذ کے بدلے شراب، سوداگری کے بدلے سود، ہدیہ کے عوض رشوت کو حلال کرلے گی اور زکوٰۃ کو تجارت کا ذریعہ بنالے گی اس وقت ان کی ہلاکت شروع ہوجائے گی۔الدیلمی عن حذیفة

۳۸۴۹۸......جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھ لے گی تو ان کی تباہی ہے جب ان میں ایک دوسرے پر لعن (۱) طعن شروع ہوجائے، وہ (۲) ریشم پہننے لگیں (۳) گانے بجانے والی رکھنے لگیں، (۴) شرابیں پئیں، (۵) مرد، مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے فائدہ اٹھانے لگیں۔

بیهقی من طریقین عن انس وقال: کل من الاسنادین غیر قوی غیر انه اذآ ضم بعضه الی بعضه اخذ قوة

۳۸۴۹۹......جب عورتیں، عورتوں سے اور مرد، مردوں سے لذت اٹھانے لگیں تو اس وقت انہیں سرخ آندھی کی اطلاع دے دو جو مشرق کی جانب سے نکلے گی کچھ لوگوں کے چہرے بگاڑ دیئے جائیں گے کچھ کو زمین میں دھنسادیا جائے گا یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرنے لگے تھے۔الدیلمی عن انس

۳۸۵۰۰......اس وقت تک دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک عورتیں عورتوں سے اور مرد، مردوں سے لطف اندوز نہیں ہوں گے، عورتوں کا آپس میں شرمگاہیں رگڑنا ان کا زنا ہے۔الخطیب وابن عساکر عن ایوب بن مدرک بن العاء الحنفی عن مکحول عن واثله عن انس، وایوب متروک

کلام:......الضعیفہ ۱۶۰۲۔

۳۸۵۰۱......جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہوگا، تو عجمی لباس کی کثرت ہوجائے گی، مال وتجارت کی بہتات ہوگی، مالدار کی اس کے مال کی وجہ سے عزت کی جائے گی، فحاشی کھلے عام ہوگی، بچوں کی گورنری ہوگی، عورتیں تعداد میں بڑھ جائیں گی۔ بادشاہ ظالم ہوگا ناپ وتول میں کمی کی جائے گی اس وقت آدمی کے لئے اپنی اولاد کے مقابلہ میں کتے کا پلا پالنا بہتر ہوگا بڑے کی عزت ہوگی نہ چھوٹے پر شفقت، حرامزادے بکثرت ہوں گے۔

یہاں تک کہ ایک شخص راستہ کے درمیان میں عورت سے ہم آغوش ہوگا بھیڑیا دل لوگوں کو بھیڑ کی کھالیں پہنائیں گے، اور اس زمانہ میں اس کی واضح مثال مداہن (دوسروں سے متاثر ہوکر دین کی بات چھپانے والے) لوگ ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم وتعقب عن منتصر بن عماره بن ابی ذر عن ابیه عن جده

۳۸۵۰۲......جب تم لوگوں میں وہ چیزیں ظاہر ہوجائیں جو بنی اسرائیل میں ظاہر ہوئیں تمہارے بڑوں میں فحاشی پھیل جائے، اور حکومت تمہارے چھوٹوں کے ہتھے چڑھ جائے اور علم تمہارے کمینے لوگوں میں پہنچ جائے۔ (مسند احمد ابویعلی، ابن ماجہ عن انس فرماتے ہیں: کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم کب نیکی کا حکم دنیا اور برائی سے روکنا ترک کردیں؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا، اور ابویعلی کے الفاظ ہیں: جب تمہارے نیک لوگوں میں مداہنت عام ہوجائے، فحاشی تمہارے برے لوگوں میں پھیل جائے اور بادشاہت تمہارے کم سنوں میں اور فقہ تمہارے گھٹیا لوگوں میں منتقل ہوجائے اس وقت۔)

۳۸۵۰۳......جب قیامت قریب ہوگی وقت کم ہونا شروع ہوجائے گا، سال مہینہ کی طرح مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ آگ میں انگارے کے جلنے کی طرح گزرے گا۔ابویعلی عن ابی هریرة

۳۸۵۰۴......جب تک وقت نہیں گھٹے گا قیامت قائم نہیں ہوگی سال، مہینے کی طرح مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن گھڑی کی طرح اور گھڑی انگارے کے جلنے کی طرح گزرے گی۔مسند احمد، حلیة الاولیاء عن ابی هریرة

۳۸۵۰۵......جب وقت کم ہونا شروع ہوگا تو تمہیں پے در پے کالے اونٹوں (کی طرح فتنوں) نے آگھیرنا ہے ایسے فتنے ہوں گے جیسے تاریک رات کے حصے۔نعیم بن حماد فی الفتن، طبرانی فی الکبیر عن ابی هریرة وهو ضعیف

۳۸۵۰۶......جب زمانہ میں بے برکتی ہوگی تو موت میری امت کے نیک لوگوں کو ختم کردے گی، جیسے تم میں سے کوئی طشت سے اچھی کھجوریں

چن لیتا ہے۔ الرمهرمزی فی الامثال عن ابی هریرة وفیه یحیی بن عبدالله بن عبدالله عن ابیه، قال احمد: لیس بثقة

۳۸۵۰۷..... جب تم مشرق یا اس کے دیہاتیوں کی جانب سے لوگوں کی آمد کا سنو جن کی شکل وصورت لوگوں کو بھلی لگتی ہے تو بس قیامت قریب ہے۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن حفصة

۳۸۵۰۸..... جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو، کسی نے عرض کیا: امانت کیسے ضائع کی جاتی ہے؟ فرمایا: جب حکومت نا اہل کے سپرد کردی جائے تو پھر قیامت کے منتظر رہو۔ بخاری عن ابی هریرة

۳۸۵۰۹..... قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جو ہر مومن کی روح قبض کرلے گی۔ مسلم، حاکم، بخاری عن عیاش بن ابی ربیعة

۳۸۵۱۰..... دجال سے پہلے دھوکے کے سال ہوں گے اس میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا، امانتدار، کو بددیانت اور بددیانت کو امانت دار سمجھا جائے گا اور رویبضہ بھی انہی سالوں میں بولے گا، لوگوں نے عرض کیا رویبضہ کیا ہے؟ فرمایا: فاسق شخص جو لوگوں کے معاملات میں گفتگو کرے گا۔ مسند احمد عن انس

۳۸۵۱۱..... قیامت سے پہلے دھوکے کے سال ہوں گے، اس میں امین پر تہمت لگائی جائے گی اور بددیانت کو امین کا کہا جائے گا جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا، انہی سالوں میں رویبضہ بولے گا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! رویبضہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: بے وقوف جو عوام کے معاملات سلجھانے کے لئے گفتگو کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر والحاکم فی الکنی وابن عساکر عن عوف بن مالک الاشجعی

۳۸۵۱۲..... قیامت سے پہلے تاریک رات کے حصوں کی طرح فتنے ہوں گے، جن میں آدمی صبح مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا، شام کو مومن اور صبح کافر ہوگا۔ ایک قوم دنیا کے تھوڑے حصے کے لئے اپنے اخلاق بیچ ڈالے گی۔

مسند احمد ونعیم بن حماد فی الفتن، حلیة الاولیاء عن النعمان بن بشیر

۳۸۵۱۳..... قیامت سے پہلے تاریک رات کے پہروں کی طرح فتنے ہوں گے، جن میں آدمی صبح مومن، شام کو کافر، شام کو مومن اور صبح کافر ہوگا۔ ان میں کچھ لوگ دنیا کے مال کے بدلے اپنا دین بیچ دیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۸۵۱۴..... قیامت سے پہلے خاص لوگوں کی سرداری ہوگی، تجارت عام ہو جائے گی یہاں تک کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کی مدد کرے گی۔ رشتے ناتے توڑے جائیں گے، جھوٹی گواہیوں، کتمان شہادت حق، (حق کی گواہی چھپانے) کا رواج ہوگا اور ظلم ظاہر ہوگا۔

مسند احمد، حاکم عن ابن مسعود

۳۸۵۱۵..... قیامت سے قبل خاص لوگ اپنے آپ کو حوالے کردیں گے۔ تجارت عام ہو جائے۔ یہاں تک کہ عورت اپنے خاوند کا تجارت میں ہاتھ بٹائے گی۔ اور آدمی اطراف زمین میں اپنا مال لے کر نکلے گا واپس آئے گا تو کہے گا مجھے کچھ نفع نہیں ہوا۔ حاکم عن ابن مسعود

۳۸۵۱۶..... قیامت سے پیشتر تاریک رات کے حصوں جیسے فتنے ہوں گے۔ بعض فتنے دھوئیں کی بدلیوں جیسے ہوں گے۔ ان میں آدمی کا دل ایسے مردہ ہو جائے گا جیسے اس کا بدن مردہ ہوجاتا ہے، صبح مومن ہوگا شام کو کافر، شام کو مومن اور صبح کافر ہوگا۔ کچھ لوگ دنیا کے مال کے بدلے اپنے اخلاق ودین کو فروخت کردیں گے۔ ابن سعد، مسند احمد طبرانی فی الکبیر، حاکم عن الضحاک بن قیس

۳۸۵۱۷..... قیامت سے پہلے تین سال ہوں گے، پہلے سال میں آسمان اپنی تہائی بارش روک لے گا، اور زمین اپنی تہائی پیداوار کھینچ لے گی۔ اور دوسرے سال آسمان دو تہائی اپنی بارش سلب کرلے گا اور زمین دو تہائی نباتات روک لے گی۔ تیسرے سال آسمان سے بارش اور زمین کی نباتات رک جائے گی کوئی اونٹ اور گدھا باقی نہیں رہے گا، اگر وہ یعنی دجال نکل آیا اور میں تم میں زندہ رہا تو تم میں اس کا مقابلہ کروں گا ورنہ اللہ تعالیٰ ہر مومن کا میری طرف سے وارث ہے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مومن کو زندہ رہنے کے لئے کیا چیز فائدہ دے گی؟ آپ نے فرمایا: جو فرشتوں کو فائدہ دیتی ہے، سبحان الله، الحمد لله اور لا اله الا الله کہنا۔ طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید

۳۸۵۱۸..... مسیح دجال کے نکلنے سے پہلے قریب کے سال ہوں گے، ان میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا بددیانت کے پاس امانت رکھی جائے گی اور امین کو بددیانت سمجھا جائے گا۔ اور لوگوں کا گھٹیا آدمی ان کے فیصلوں میں بولے گا۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی هریرة

۳۸۵۱۹..... دجال سے پہلے دھوکے کے سال ہوں گے ان میں بارشیں بکثرت ہوں گی (مگر) پیداوار کم ہوگی سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا، بددیانت کو امانتدار اور امانتدار کو بددیانت سمجھا جائے گا، انہی سالوں میں رویبضہ بولے گا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ رویبضہ.....کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی کسی کو پروانہ ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۳۸۵۲۰..... یہ قیامت کی علامت ہے کہ مال پھیل جائے، قلم عام ہوجائے، تجارت کی ریل پیل ہو، جہالت ظاہر ہوجائے، آدمی سودا گری کرے گا تو کہے گا: یہاں تک کہ میں بنی فلاں کے تاجر سے نہ گزر جاؤں، بڑے قبیلے میں کاتب ڈھونڈا جائے گا تو نہیں ملے گا۔

مسند احمد، نسائی عن عمرو بن تغلب

۳۸۵۲۱..... علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا عام ہوجانا قیامت کی علامت ہے۔ ابن النجار عن ابن عمر

۳۸۵۲۲..... آزمائش کی علامت اور قیامت کی نشانی یہ ہے کہ عقلیں مخفی ہوجائیں سمجھیں گھٹ جائیں قتل عام ہوجائے، نیکی و بھلائی کی نشانیاں ختم کردی جائیں، اور فتنے ظاہر ہوجائیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۸۵۲۳..... آزمائش کی علامت اور قیامت کی نشانی عقلوں کا مخفی ہونا، سمجھوں کا کم ہونا، حق کی علامات ختم کردی جائیں، ظلم و بربریت نمایاں ہوجائے۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن کثیر بن مرة مرسلاً

۳۸۵۲۴..... آپ نے تین مرتبہ فرمایا: عنقریب علم اٹھالیا جائے گا، زید بن لبید نے عرض کیا: ہم سے علم کیسے اٹھایا جائے گا جب کہ یہ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان موجود ہے ہم نے اسے پڑھا اور اسے ہمارے بیٹے اپنی اولاد کو پڑھائیں گے؟ آپ نے فرمایا: زید بن لبید! تمہیں تمہاری ماں گم پائے، میں تو تمہیں مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سمجھتا تھا، کیا یہ یہود و نصاری جو ہیں ان کے پاس تورات وانجیل ہے پھر انہیں کیا فائدہ ہوا؟ اللہ تعالیٰ علم کو اٹھا کر ختم نہیں کرے گا بلکہ حاملین علم (علماء) کو ختم کردے گا اللہ تعالیٰ اس امت میں سے جس عالم کی روح قبض کرے گا تو اسلام میں ایک شگاف پڑ جائے گا جو اس جیسے شخص کی بندش سے قیامت تک نہیں بند ہوگا۔ (ابن عساکر عن ابی شجرة

۳۸۵۲۵..... اللہ تعالیٰ علماء کی ارواح قبض کرلے گا، اور ان سے علم قبض کرلے گا، پھر ایسی بدعات پیدا ہوں گی جو ایک دوسرے پر ایسے چڑھیں گی جیسے گدھی پر گدھا چڑھتا ہے ان میں بوڑھا شخص انتہائی کمزور ہوگا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۳۸۵۲۶..... رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب اٹھالی جائے گی پھر جس مسلمان کے سینے میں جو حرف و آیت ہوگی ختم کرلی جائے گی۔

الدیلمی عن حذیفة و ابی ہریرة معاً

۳۸۵۲۷..... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قرآن جہاں سے آیا وہاں نہ چلا جائے عرش کے اردگرد اس کی ایسی آواز ہوگی جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، تو رب تعالیٰ فرمائے گا: تجھے کیا ہوا؟ وہ عرض کرے گا: میں تیری ذات سے نکلا ہوں اور تیری طرف ہی لوٹتا ہوں، میری تلاوت تو کی جاتی تھی لیکن مجھ پر عمل نہیں ہوتا تھا، چنانچہ اس وقت قرآن اٹھالیا جائے گا۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۳۸۵۲۸..... فحاشی اور فحش گوئی، برا پڑوس، قطع رحمی، بددیانت کو امانت دار اور امین کو بددیانت سمجھنا قیامت کی علامت ہے۔ مومن کی مثال عمدہ سونے کے ٹکڑے کی طرح ہے جسے آگ میں جلایا جائے تو وہ اور خالص ہوجائے اور وزن میں بڑھ جائے اس میں کمی نہ ہو، اور مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے جس نے پاکیزہ چیز کھائی اور پاکیزہ چیز نکلی، خبردار! سب سے افضل شہید انصاف کرنے والے ہیں آگاہ رہو! سب سے افضل مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں چھوڑ دے، خبردار! سب سے افضل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ زبان سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔ خبردار! جتنا میرا حوض لمبا ہے اتنا ہی چوڑا ہے، (اس کا پانی) دودھ سے سفید، شہد سے میٹھا ہوگا۔ اس کے سونے چاندی کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا کبھی بھی پیاسا نہیں ہوگا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۳۸۵۲۹..... یہ قیامت کی علامت ہے کہ کمینہ ولد کمینہ دنیا کا مالک بن جائے، وہ مومن سب سے افضل ہے جو دو کریموں میں ہو۔

العسکری فی الامثال عن عمر درجالہ ثقات

۳۸۵۳۰..... جب تک دنیا کمینے بن کمینے کی نہیں ہو جاتی ختم نہیں ہوگی۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الکبیر عن ابی بردة بن نیار، نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی بکر بن حزم مرسلا

۳۸۵۳۱..... رات دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ کمینہ بن کمینہ دنیا کا نیک بخت ترین انسان بن جائے۔

طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن انس

۳۸۵۳۲..... جب تک کمینے ولد کمینے کے لئے دنیا نہیں ہو جاتی ختم نہیں ہوگی۔طبرانی فی الکبیر عن انس

۳۸۵۳۳..... عنقریب کمینہ بن کمینہ دنیا کا نیک بخت ترین انسان ہوگا، اور اس دن سب سے افضل مومن وہ ہوگا جو دو پسندیدہ چیزوں کے درمیان ہوگا۔العسکری فی الامثال والدیلمی عن ابی ذر وسندہ حسن

۳۸۵۳۴..... یہ قیامت کی علامت ہے کہ آباد جگہیں غیر آباد ہوں اور غیر آباد، آباد ہونے لگیں، اور لڑائی قربانی بن جائے، اور آدمی اپنی امانت سے ایسے رگڑ کھائے جیسے اونٹ درخت سے اپنا بدن رگڑتا ہے۔البغوی وابن عساکر عن عروة بن محمد بن عطیة عن ابیہ

۳۸۵۳۵..... یہ علامات قیامت کی ان علامتوں میں سے ہیں جو اس سے پہلے ہوں گی، آدمی گھر سے نکلے گا تو جونہی لوٹے گا تو اس کے جوتے اور اس کا کوڑا اسے بتادے گا کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا کیا۔مسند احمد عن ابی ہریرة

۳۸۵۳۶..... شام کی جانب زمین چالیس سالوں میں ویران ہوگی۔ابن عساکر عن عوف بن مالک

۳۸۵۳۷..... مدینہ تین بار بھونچال میں آئے گا پھر وہاں سے ہر منافق اور کافر نکل جائے گا۔طبرانی عن انس

۳۸۵۳۸..... قیامت کے قریب کثرت غشی طاری ہوگی، آدمی لوگوں کے پاس آکر پوچھے گا: آج صبح کیسے غشی طاری ہوئی؟ لوگ کہیں گے فلاں بے ہوش ہوا اور فلاں پر غشی طاری ہوئی۔مسند احمد، ابو الشیخ فی العظمة، حاکم عن ابی سعید

۳۸۵۳۹..... اے امت! تم میں چھ چیزیں پائی جائیں گی، تمہارے نبی (علیہ السلام) کی وفات، ان میں سے ایک ہے۔ مال کی بہتات ہوگی یہاں تک کہ آدمی کو دس ہزار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ انہیں لینے میں ناراض ہوگا۔ یہ دو ہوئیں۔ اور ایسا فتنہ جو ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ تین۔ اور موت جیسے بکریوں کا قصاص دیا جاتا ہے چار، اور تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی وہ تمہارے لئے نو ماہ عورت کے حمل کی مقدار تک جمع کریں گے پھر تم سے بدعہدی میں پہل کریں گے پانچ، اور شہر کی فتح، چھ، کسی نے عرض کیا کون سا شہر؟ فرمایا: قسطنطنیہ۔

مسند احمد، عن ابن عمرو

۳۸۵۴۰..... اے عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزیں یاد رکھنا، سب سے پہلے میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر تم لوگوں میں ایک بیماری ظاہر ہوگی، جس سے تمہارے بچے اور تم خود شہید ہوگے اور اس کے ذریعہ تمہارے مال پاک کئے جائیں گے، پھر تم میں مال اتنا ہوگا کہ آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا۔ اور ایسا فتنہ جو تم میں برپا ہوگا ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگا، پھر تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی اور وہی بدعہدی کریں گے اس کے بعد وہ اسی جھنڈے لے کر نکلیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار ہوں گے۔طبرانی نے یہ الفاظ مزید روایت کئے ہیں: اس دن مسلمانوں کا لشکر اس زمین میں ہوگا جسے غوطہ کہا جاتا ہے وہ دمشق نامی ملک میں ہوگی۔

ابن ماجہ، طبرانی، حاکم ونعیم بن حماد فی الفتن عن عوف ابن مالک الاشجعی، حاکم عن ابی ہریرة

۳۸۵۴۱..... مسلمان جابیہ نامی زمین میں سکونت کے لئے ٹھہریں گے جہاں ان کے مال ومویشی بکثرت ہوں گے، پھر ان پر ایک خارش پھوڑے کی مانند بھیجی جائے گی جس میں ان کے اعمال پاکیزہ اور ان کے بدن شہید ہوں گے۔

ابویعلی وابن عساکر عن ابی امامة عن معاذ

۳۸۵۴۲..... جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمہیں اس کی علامات بتادیتا ہوں، جب لونڈی اپنی مالکن کو جنم دے، تو یہ اس کی علامت ہے اور جب ننگے پیر بدن کے لوگ سردار بن جائیں تو یہ اس کی علامت ہے اور چرواہے جب اونچی عمارتیں بنانے لگیں تو یہ اس کی علامت ہے ان پانچ غیب کی چیزوں میں، جن کا علم صرف اللہ ہی کو ہے، بے شک اللہ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسلم، ابو داؤد نسائی عن عمر، نسائی عن ابی ہریرۃ و ابی ذر معا، حلیۃ الاولیاء عن انس

۳۸۵۴۳......اسے (قیامت) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور اس کے وقت کو صرف اللہ ہی ظاہر کرے، البتہ میں تمہیں اس کی شرطوں اور اس سے پہلے پیش آنے والی باتوں کے متعلق بتا دیتا ہوں: اس سے پہلے فتنے اور ھرج ہوگا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ھرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ حبشی زبان میں قتل ہے، اور لوگوں میں اجنبیت ڈال دی جائے گی کوئی (کسی کو) نہیں پہنچانے گا، لوگوں کے دل خشک ہو جائیں گے اور بے وقوف لوگ رہ جائیں گے جنہیں کسی نیکی کا پتہ ہوگا اور نہ کسی برائی کی پہچان۔ طبرانی فی الکبیر و ابن مردویہ عن ابی موسٰی

۳۸۵۴۴......اس کا علم میرے رب کے پاس ہے اس کے وقت کو صرف وہی ظاہر کرے گا البتہ میں تمہیں اس کی علامات بتا دیتا ہوں اور جو کچھ اس سے پہلے پیش آئے گا۔ اس سے پہلے فتنہ اور ھرج ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں فتنے کا پتہ تو چل گیا ھرج کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: حبشی زبان میں قتل کو کہتے ہیں، اور لوگوں میں اجنبیت ڈال دی جائے گی کوئی پہچانا نہ جائے گا۔ (مسند احمد، سعید بن منصور عن حذیفہ فرماتے ہیں: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا آپ نے یہ ارشاد فرمایا اور حدیث ذکر کی۔)

۳۸۵۴۵...... جب تک ھرج کی کثرت نہیں ہوتی قیامت قائم نہیں ہوگی، کسی نے عرض کیا: ھرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: قتل۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی موسٰی

۳۸۵۴۶......قیامت سے پہلے ھرج ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: ھرج کیا ہے آپ نے فرمایا: قتل وہ کفار کا قتل ہونا نہیں ہے بلکہ میری امت ایک دوسرے کو قتل کرے گی۔ یہاں تک کہ آدمی اپنے بھائی سے ملے گا تو اسے بھی مار ڈالے گا، اس زمانے کے لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی، اور بے کار لوگ رہ جائیں گے وہ سمجھیں گے کہ ہم کسی دین پر ہیں جب کہ وہ کسی دین پر نہیں ہوں گے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی ابن عساکر عن ابی موسٰی

۳۸۵۴۷...... جب تک آدمی اپنے کو قتل نہیں کر لیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ حاکم فی تاریخہ عن ابی موسٰی

۳۸۵۴۸...... جب تک عرب کی زمین نہری اور شاداب نہیں ہو جاتی قیامت قائم نہیں ہوگی، سوار مکہ اور عراق کے درمیان چلے گا اسے سوائے راستہ بھول جانے کے اور کسی چیز کا ڈر نہیں ہوگا، یہاں تک کہ ھرج بکثرت ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ھرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔

مسند احمد، عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۴۹...... جب تک عرب کی زمین نہری اور شاداب نہیں ہو جاتی قیامت قائم نہیں ہوگی۔ حاکم عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۵۰...... میری امت کی ایک جماعت بصرہ نامی زمین میں ضرور اترے گی وہاں ان کی تعداد اور کھجوروں کے درخت بکثرت ہوں گے، پھر بنی قنطورا چوڑے چہرے والے آئیں گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، یہاں تک کہ وہ ایک پل پر پڑاؤ کریں گے جسے دجلہ کہا جائے گا، اس کے بعد مسلمانوں کے تین گروہ بن جائیں گے ایک گروہ اونٹوں کو سنبھالے جنگلوں کا رخ کرلے گا اور وہیں ہلاک ہو جائے گا، ایک گروہ اپنی جان بچائے گا ان کا اور ان کا کفر برابر ہے، ایک گروہ اپنے اہل وعیال کو پیچھے چھوڑ کر جنگ کرے گا تو ان کے مقتولین شہداء ہوں گے اور باقیوں کو اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ مسند احمد فی البعث، عن ابی بکرۃ وسندہ لین

۳۸۵۵۱......عنقریب ترکوں کے گھوڑے جنہیں لگامیں پڑی ہیں نجد کی کھجور کے تنوں سے باندھے جائیں۔

ابن قانع، عن عامر بن واثلہ عن حذیفۃ بن اسید

۳۸۵۵۲......ایک قوم چھوٹی آنکھوں والی، چوڑے چہرے والی آئے گی گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں وہ مسلمانوں کا درختوں کی جگہوں پر گھیراؤ کرلیں گے میں گویا انہیں دیکھ رہا ہوں انہوں نے اپنے گھوڑے مسجد کے ستونوں سے باندھ رکھے ہیں، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ترک۔ حاکم عن بریدۃ

۳۸۵۵۳......سب سے پہلے ہرقل کا شہر فتح ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۳۸۵۵۴...... مسلمانوں کی جنگوں سے پناہ دمشق ہےاوران کا دجال سے بچاؤ کا سامان بیت المقدس ہےاوران کی یاجوج ماجوج سے پناہ گاہ کوہ طور ہے۔ابن ابی شیبہ عن ابن الزاھریۃ مرسلاً

۳۸۵۵۵...... فحاشی اورفحش گوئی قیامت کی علامت ہے۔طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن انس

۳۸۵۵۶...... یہ قیامت کی علامت ہے کہ تم چرواہوں کولوگوں کا سردار دیکھو گے،اورتم ننگے بدن ننگے پیر،بکریوں کے چرواہوں کوعمارتوں پرفخر کرتے پاؤگےاورلونڈی اپنی مالکن اور مالک کوجنم دے۔الحارث، حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۳۸۵۵۷...... یہ قیامت کی علامت ہے کہ بددیانت کوامانتداراورامانتدارکوبددیانت سمجھا جائے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمرو

۳۸۵۵۸...... برا پڑوس قیامت کی علامت ہے،قطع رحمی،تلواریں جہادکرنے سے بےکارہوجائیں،اوردنیادین کےساتھ مل جائے۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۳۸۵۵۹...... یہ قیامت کی علامت ہے کہ نااہل شخص حکومت حاصل کرلے،اورگھٹیاآدمی بلندرتبہ پائے،اوربلندرتبہ کوگھٹایاجائے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن کثیر بن مرۃ مرسلاً

۳۸۵۶۰...... یہ قیامت کی علامت ہے کہ اولادغصہ کاباعث ہواوربارش گرمی کاباعث بنےاوربرےلوگوں کےحوالےکام کردیئےجائیں، جھوٹےکوسچااورسچےکوجھوٹا،بددیانت کوامین اورامین کوخائن سمجھاجائے،ہرقبیلہ اپنےمنافق لوگوں کوسرداربنالے،اورہربازاروہاں کے فاجرلوگوں کوبڑابنالے۔محرابیں مزین کی جائیں گی اوردل ویران ہوں گے۔مرد،مردوں پراورعورتیں عورتوں پراکتفاکریں،دنیا کی آباد جگہیں ویران ہوں اورویران،آبادہوں،فریب اورسودخوری ظاہرہوجائے،آلات موسیقی،پازیب،شراب نوشی عام ہوجائے،پولیس والے نکتہ چین،اورعیب جوبکثرت ہوجائیں۔

بیھقی فی البعث وابن النجار عن ابن مسعود قال البیھقی: اسنادہ فیہ ضعف الاان اکثر الفاظہ قدروی باسانیہ متفرقۃ

۳۸۵۶۱...... قیامت جمعہ کےروزبرپاہوگی ہرجاندارجمعہ کےروزقیامت کےخوف سےسورج غروب ہونےتک اپناسراٹھاتاہے۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۳۸۵۶۲...... قیامت دن کےوقت قائم ہوگی۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۳۸۵۶۳...... یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ تمہارےمنبروں کےخطباءزیادہ ہوجائیں اورتمہارےعلماءتمہارےحکمرانوں کی طرف مائل ہونےلگیں،پھران کےلئےحرام کوحلال اورحلال کوحرام بتانےلگیں اوران کےسامنےان کامن پسنددین پیش کرنےلگیں،اورتمہارےعلماء تمہارےدرہم ودینارجمع کرنےکےلئےعلم حاصل کریں اورقرآن کوتم لوگ تجارت کاذریعہ بنالو۔الحدیث۔الدیلمی عن علی

۳۸۵۶۴...... یہ قرب قیامت کی نشانی ہے کہ برےلوگ بلندرتبہ پائیں اورنیک لوگوں کوکم مرتبہ دیاجائےگفتگو(کےدروازے)کھولےاور عمل(کے)بندکئےجائیں اورقوم میں مثناۃ پڑھےاوراسےکوئی روکنےوالانہ ہو،کسی نےعرض کیا:مثناۃ کیاہے؟آپ نےفرمایا:جوچیزاللہ تعالیٰ کی کتاب کےسوالکھی جائے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۳۸۵۶۵...... یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ چاندآمنےسامنےدکھائی دیں۔طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:......اسنی المطالب ۱۵۳۴۔

۳۸۵۶۶...... اس ذات کی قسم!جس کےقبضہ قدرت میں میری جان ہے!جب تک فحاشی اوربخل ظاہرنہیں ہوتے،جب تک امین کوخائن اور خائن کوامین،نہ کہاجائے،جب تک وعول ہلاک اورتحوت ظاہرنہیں ہوجاتےقیامت قائم نہیں ہوگی،کسی نےعرض کیا:وعول اورتحوت کیاہیں؟ آپ نےفرمایا:وعول سردار،اورتحوت ان کےدست نگر۔حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۵۶۷...... اس وقت تک دنیاختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قرآن اس امت کےسینوں میں ایسےپراناہوجائےجیسےکپڑےپرانےہوتے ہیں۔اورقرآن کےعلاوہ چیزیں لوگوں کوزیادہ اچھی لگیں گی۔ان کاساراکام صرف لالچ ہوگی جس کےساتھ کوئی خوف نہیں ہوگا۔اگراللہ کےحق

میں کوتاہی ہوئی تو اسے اس کا نفس امیدیں دلائے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف بڑھا تو کہے گا: امید ہے اللہ تعالیٰ مجھ سے درگذر کرے گا۔ لوگ بھیڑیا نما دلوں پر بھیڑ کی کھالیں پہنیں گے ان کے نزدیک وہ مداہن افضل ہوگا جو نہ نیکی کا حکم دے اور نہ برائی سے روکے۔

حلية الاولياء عن معقل بن يسار

۳۸۵۶۸۔۔۔ جب تک اس امت میں تین چیزیں ظاہر نہیں ہوجاتیں وہ اچھی شریعت پر قائم رہے گی، جب تک ان سے علم قبض نہیں کرلیا جاتا، اور ان میں حرام زادے بکثرت ہوجاتے اور ان میں سقاد ظاہر ہوجاتے، لوگوں نے عرض کیا: سقاد کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ انسان ہوں گے جن کا باہمی سلام ایک دوسرے پر لعن طعن ہوگا۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم وتعقب عن معاذ بن انس

کلام: ۔۔۔۔۔۔ الضعیف ۳۴۷، المتقر ۱۳۰۔

نوٹ: ۔۔۔۔۔۔ یہاں کتاب میں ۳۸۵۶۸ کے بعد ۳۸۵۷۰ لکھا ہے ہم نے اسی ترتیب کو برقرار رکھا تاکہ آگے سلسلہ احادیث میں نمبروں کی تبدیلی نہ کرنا پڑے۔ عامر سعی ندوی

۳۸۵۷۰۔۔۔ لوگوں کو ایک ایسا زمانہ بھی دیکھنا ہے جس میں آسمان سے بارش تو ہوگی لیکن زمین سے کوئی چیز نہیں اگے گی۔ حاکم عن انس

۳۸۵۷۱۔۔۔۔ جب تک پہاڑ اپنی جگہ سے نہیں ٹل جاتے اور تم لوگ ایسے بڑے بڑے کام نہیں دیکھ لیتے جو تم نے پہلے نہیں دیکھے قیامت قائم نہیں ہوگی۔

طبرانی عن سمرة

۳۸۵۷۲۔۔۔۔ جب تک زمین میں اللہ اللہ نہیں کہا جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ اور ایک عورت جوتے کے ٹکڑے پر سے گزر کر کہے گی: اس کے لئے کبھی ایک مرد تھا، اور ایک مرد پچاس عورتوں کا ذمہ دار ہوگا، آسمان سے بارش ہوگی مگر زمین سے کچھ نہ اگے۔ حاکم عن انس

۳۸۵۷۳۔۔۔۔ کسی لا الہ الا اللہ کہنے والے پر قیامت قائم نہیں ہوگی۔ عبد بن حميد، ابن حبان عنه

۳۸۵۷۴۔۔۔۔ یہ قیامت کی علامت ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی۔ ابن النجار عن ابی هريرة

۳۸۵۷۵۔۔۔۔ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے گا اس پر قیامت برپا نہیں ہوگی۔ اور جو نیکی کا حکم دے گا اور برائی سے منع کرے گا اس کے سامنے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ ابن جرير، حاکم والخطیب عن انس والديلمی والخطيب عن ابی هريرة

۳۸۵۷۶۔۔۔۔ ہزار سال پہلے جب زمین میں کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا نہیں ہوگا قیامت قائم ہوگی۔

ابن جرير، حاکم في تاريخه عن بريدة

۳۸۵۷۷۔۔۔۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی کتاب کو عار، اسلام کو مسافر نہیں سمجھا جاتا، جب تک لوگوں میں دشمنی ظاہر نہیں ہوجاتی، جب تک علم نہیں اٹھالیا جاتا، زمانہ پرانا نہیں ہوجاتا، انسان کی عمر کم نہیں ہوجاتی سال اور پھل کم نہیں ہوجاتے، جب تک بددیانت امانت دار اور امین خائن نہیں بن جاتے، جب تک جھوٹا سچا اور سچا جھوٹا نہیں سمجھا جاتا، جب تک قتل بکثرت نہیں ہوجاتے، جب تک اونچے اونچے کمرے نہیں بنائے جاتے، جب تک بچوں والیاں غمگین اور بانجھ خوش نہیں ہوجاتیں، جب تک زنا، حسد، بخل ظاہر نہیں ہوجاتا، لوگ ہلاک نہیں ہوجاتے، جب تک خواہش کی پیروی، اور گمان سے فیصلہ نہیں کیا جاتا، جب تک بارشیں بکثرت اور پھل کامیاب نہیں ہوجاتے۔

جب تک علم کھینچ لیا نہیں جاتا، اور جہل بہا دیا نہیں جاتا، اولاد ناراضگی اور سردی گرمی کا باعث ہوگی جب تک فحاشی کھلے بندوں نہیں کی جاتی۔ زمین جدا کی جائے گی، خطیب جھوٹ بیان کریں گے پس وہ میرا حق میری امت کے برے لوگوں کے لئے ثابت کریں گے پس جس نے ان کی تصدیق کی اور ان کی بات پر راضی ہوا وہ جنت کی مہک بھی نہیں پائے گا۔

ابن ابی الدنيا، طبرانی فی الکبير وابو نصر السجزی فی الا بانة وابن عساكر عن ابی موسیٰ ولا باس بسنده

۳۸۵۷۸۔۔۔۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پتھر چھپے ہوئے یہودی کی اطلاع دے، جس کے پیچھے کوئی مسلمان لگا ہوگا وہ اپنے سامنے پتھر کو دیکھے گا اور چھپ جائے گا، پتھر کہے گا: اللہ کے بندے! یہاں ہے جسے تو تلاش کررہا ہے۔ طبرانی عن سمرة

۳۸۵۷۹۔۔۔۔ جب تک تم کسان نہیں بن جاتے اور یہاں تک کہ آدمی نطلی عورت کا قصد کرے گا اور معیشت کی وجہ سے اس سے شادی کرلے گا

اور اپنی چچازاد کو چھوڑ دے گا اسے دیکھے گا بھی نہیں۔ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ طبرانی عن ابی امامة

۳۸۵۸۰ جب تک ایسی قوم ظاہر نہیں ہوجاتی جو اپنی زبانوں سے ایسے کھائے گی جیسے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔ قیامت قائم نہیں ہوگی۔

مسند احمد، والخرائطی فی مکارم الاخلاق، سعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

کلام:..... المعلة ۱۱۸۔

۳۸۵۸۱ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہیں لڑ لیتے جن کے چہرے کوٹی ہوئی تلواروں کی طرح ہوں گے۔

الخطیب عن عمرو بن تغلب

۳۸۵۸۲ جب تک سینگ والا جانور بے سینگ سے نہیں لڑے گا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ ابن النجار عن ابی ھریرة

۳۸۵۸۳ جب تک فحاشی، قطع رحمی، بدپڑوسی، ظاہر نہیں ہوجاتی، جب تک بددیانت کو امین اور امین کو بددیانت سمجھا جائے، قیامت قائم نہیں ہوگی۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس دن مومن کیسے ہوگا؟ فرمایا: جیسے شہد کی مکھی جو گرے لیکن ٹوٹے نہیں، کھائے خراب نہ کرے اور پاکیزہ چیز نکالے۔ یا جیسے سونے کا ٹکڑا جو آگ میں ڈالا جائے تو جل کر اور خالص ہوجائے۔ الحاکم فی الکنی۔ حاکم عن ابن عمرو

۳۸۵۸۴ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک سلام پہچان کی بناء پر ہو، مسجدوں کو راستہ بنالیا جائے، وہاں اللہ کے لئے سجدہ نہ کیا جائے، اور یہاں تک کہ لڑکا بوڑھے شخص کو دو چمڑوں کناروں میں ڈاک کے لئے بھیجے گا۔ اور یہاں تک کہ تاجر دونوں کناروں تک پہنچ جائے گا تو کوئی نفع حاصل نہیں کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

کلام:...... ذخیرة الحفاظ ۶۱۴۳۔

۳۸۵۸۵ جب تک لوگ حیوانات کی طرح راستوں میں جفتی نہیں کریں گے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۸۵۸۶ اے علی! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک نہ بولے میں مسلمانوں کا ایک گروہ نہ ہو، تم لوگ ترکوں سے لڑو گے اور تمہارے بعد کے اہل ایمان بھی ان سے جنگ کریں گے عمدہ مومنین اہل حجاز جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے ان کی طرف نکلیں گے انہیں اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی پروا نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے ذریعہ قسطنطنیہ اور رومیہ پر فتح دے دے گا، اس کا قلعہ گر جائے گا اور انہیں بہت سا مال ہاتھ لگے گا کہ اس جیسا مال انہیں کبھی نہیں ملا، یہاں تک کہ وہ لوگ اترے میں غنیمت تقسیم کررہے ہوں گے کہ کوئی پکار کر کہے گا: اہل شام! تمہارے شہروں اور بچوں میں مسیح دجال نکل آیا ہے، تو لوگ مال سے ہاتھ کھینچ لیں گے، تو ان میں سے کوئی تو لے گا اور کوئی چھوڑ دے گا، لینے والا بھی نادم ہوگا اور چھوڑنے والا بھی، پھر وہ کہیں گے:۔ یہ اعلان کرنے والا کون تھا؟ اور انہیں اس کا پتہ نہیں ہوگا۔ پھر کوئی کہے گا: ایک جماعت لد کی جانب بھیجو اگر مسیح دجال نکل چکا ہے تو تمہارے پاس اس کی خبر لے آئے گی۔ چنانچہ وہ لوگ آئیں گے اور وہاں کچھ نہیں دیکھیں گے اور لوگوں کو خاموش پائیں گے، پھر وہ کہیں گے: اس اعلان کرنے والے صرف ہمیں اطلاع دی، پس پختہ ارادہ کرو اور سیدھی راہ اختیار کرو پھر ہم سب اکٹھے لد کی طرف نکلیں اگر وہاں مسیح دجال ہوا تو ہم اس سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (فتح وشکست کا) فیصلہ فرمادے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے اور اگر دوسری بات ہوئی تو وہ تمہارے شہر اور تمہارے رشتہ دار ہیں تم ان کی جانب واپس آجانا۔

طبرانی، حاکم وتعقب عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیه عن جده

۳۸۵۸۷ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ زمین والوں سے اپنی شرط نہ لے لے، پھر غبار رہ جائے گا جو کسی نیکی کو جان سکیں گے اور نہ کسی برائی کو پہچان سکیں گے۔ مسند احمد، حاکم عن ابن عمر

۳۸۵۸۸ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین پر کوئی ایسا شخص باقی رہے گا جس کی اللہ کو ضرورت نہیں، یہاں تک کہ ایک عورت دن دہاڑے پائی جائے گی جس سے راستے کے درمیان میں جفتی کی جائے گی نہ کوئی اسے برا جانے گا اور نہ روک سکے گا، تو ان میں وہ شخص افضل ہوگا جو کہے گا: اگر میں اسے تھوڑا سا راستے سے ہٹا دیتا، تو یہ ان میں ایسا ہے جیسے تم میں ابوبکر وعمر ہیں۔ حاکم عن ابی ھریرہ

کلام:...... الضعیفۃ ۱۲۵۴۔

۳۸۵۸۹...... قیامت صرف ناکارہ لوگوں پر برپا ہوگی۔مسند احمد، طبرانی وابن جریر حاکم عن علباء السلمی

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۳۲۔

۳۸۵۹۰...... جب تک مسجدوں کو گزرگاہ نہیں بنالیا جاتا، اور آدمی صرف جان پہچان کی بنا پر سلام کرتا ہے، یہاں تک کہ عورت اپنے خاوند کو تجارت کی تیاری کراتی ہے اور گھوڑے اور عورتیں مہنگی ہوں گی پھر سستی ہوں گی پھر قیامت تک مہنگی نہیں ہوں گی قیامت قائم نہیں ہوگی۔

حاکم عن ابن مسعود، طبرانی عن العداء بن خالد

۳۸۵۹۱ جب تک غلاموں میں سے جہجاہ نامی شخص حاکم نہیں بنایا جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔طبرانی فی الکبیر عن علباء والسلمی

۳۸۵۹۲...... جب تک آدمی پچاس عورتوں کو مدبر مابعد الموت آزاد نہیں بنالیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عجرۃ

یعنی آقا پچاس باندیوں سے کہے گا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو۔

۳۸۵۹۳...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر بارش ہوگی جس سے ڈھیلے کا گھر نہیں چھپے گا جس سے صرف بالوں کا گھر چھپے گا۔مسند احمد عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۹۴...... جب تک میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی شخص ایسے تلاش نہ کیا گیا جیسے کوئی گمشدہ شے تلاش کی جائے اور وہ ملے نہیں، قیامت قائم نہیں ہوگی۔مسند احمد، عن علی

۳۸۴۹۵...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک اولاد ناراضگی کا سبب ہو، اور دن پانی کے بہاؤ کی طرح گزریں گے، اور شریف لوگ بے حد غضبناک ہوں گے، اور چھوٹا بڑے کے سامنے جرأت دکھائے گا، اور کمینہ شریف کو آنکھیں دکھائے گا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشۃ

۳۸۵۹۶...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مدینہ سے شام کی جانب درمیانی علاقہ میں صحت کی تلاش میں نہیں نکلیں گے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۹۷...... اس وقت قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دل (حق بات سے) ناواقف نہ ہوجائیں، باتیں مختلف نہ ہوجائیں، اور ایک ماں باپ کے بچے جو آپس میں بھائی بھائی دین میں اختلاف کرنے لگیں۔الدیلمی عن حذیفۃ

۳۸۵۹۸...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک لونڈے کے بارے میں ایسی غیرت کی جانے لگے جیسے عورت کے بارے میں کی جاتی ہے۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۹۹...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کچھ قوموں کے سر آسمانی ستاروں سے کچلے نہیں جاتے کیونکہ انہوں نے قوم لوط کا عمل حلال سمجھ لیا ہوگا۔الدیلمی عن ابن عباس

۳۸۶۰۰...... جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں تین چیزوں کو عزت نہیں دے دیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ (حلال کا درہم (پیسہ) حاصل کیا ہوا علم، اللہ کی خاطر بنا بھائی۔الدیلمی عن حذیفۃ

۳۸۶۰۱...... جب تک اللہ تعالیٰ مومنوں کو قسطنطنیہ اور رومیہ پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے ذریعہ فتح نہیں دیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔

الدیلمی عن عمرو بن عوف

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۴۱، المتناھیۃ ۱۴۳۰۔

۳۸۶۰۲...... جب تک مدینہ اپنے برے لوگ ختم نہیں کردیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۶۰۳...... جب تک تم اپنے خلیفہ کو قتل نہیں کرتے تمہاری تلواریں آپس میں نہیں ٹکراتیں اور تمہاری دنیا کے وارث تمہارے برے لوگ نہیں ہوجاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔نعیم بن حماد فی الفتن عن حذیفۃ

۳۸۶۰۴ ... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک بت نصب نہ کئے جائیں اور سب سے پہلے انہیں تہامہ کے قاعہ والے نصب کریں گے۔

نعیم عن ابن عمر

۳۸۶۰۵ ... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قفیز والے اپنے قفیز پر، مد والے اپنے مد پر، اردب والے اپنے اردب (چوبیس ۲۴ صاع کا بڑا پیمانہ) پر دینار والے اپنے دینار پر، درہم والے اپنے درہم پر غالب نہیں آجاتے اور لوگ اپنے شہروں کی طرف نہیں لوٹ جاتے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

یعنی ہر علاقہ میں وہیں کے مقامی لوگ راج کریں گے اجنبیوں کو نکال باہر کریں گے۔ اپنے ملک کی کرنسی خود ہی استعمال کریں گے۔ عامر تقی ندوی

۳۸۶۰۶ ... سو سال بعد دنیا میں کچھ بھلائی نہیں۔ الدیلمی عن انس

۳۸۶۰۷ چھ سو سال کے بعد اسلام میں کوئی ایسا بچہ پیدا نہیں ہوگا جس کی اللہ تعالیٰ کو ضرورت ہو۔ طبرانی والخلیلی فی مشیخته عن صخر بن قدامة واورده ابن الجوزی فی الموضوعات واخرجه ابن قانع بلفظ بعد المائتین وقال هذا مما ضعف به خالد بن خداش وانكر عليه

۳۸۶۰۸ ... ابوالولید! عبادۃ بن الصامت! جب تم دیکھو کہ زکوٰۃ چھپالی گئی اور گراں ہوگئی، جہاد پر اجرت لی جانے لگی، آبادی ویران اور ویران آباد ہونے لگی اور آدمی (اپنے پاس رکھی) امانت کو ایسے رگڑے جیسے اونٹ درخت سے اپنے آپ کو رگڑتا ہے تو اس وقت تم اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہو۔ عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن زینب الجندی

۳۸۶۰۹ ... لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے پھر انہیں بہت تھوڑا تعمیر کریں گے۔ ابن خزیمه عن انس

۳۸۶۱۰ ... کعبہ کو باریک پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا اس کا زیور چھین لے گا اور اسے غلافوں سے خالی کردے گا، میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی کدال اور اوزار اس پر مار رہا ہے اس کا سر آگے گنجا اور اس کے اعضاء ٹیڑھے ہیں۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۳۸۶۱۱ ... باریک پنڈلیوں والا اللہ تعالیٰ کے گھر (کعبہ) کو خراب کرے گا۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۶۱۲ ... بڑی چیخ سے پہلے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: تم پر قیامت آئی! جسے زندے اور مردے سنیں گے اللہ تعالیٰ (کا عرش) آسمانی دنیا پر نازل ہوگا، پھر پکارنے والا پکارے گا: آج کس کی بادشاہت ہے؟ اللہ اکیلے زبردست کے لئے ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید

۳۸۶۱۳ ... دریائے فرات سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا جس پر لوگوں کی جنگ ہوگی ہر (جانب سے) سو میں سے ننانوے فیصد قتل ہوں گے، اور قیامت دن کے وقت قائم ہوگی۔ حاکم عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۹۶۔

۳۸۶۱۴ ... دریائے فرات سے سونے چاندی کا پہاڑ نمودار ہوگا جس پر دونوں جانب سے ہر نو میں سے سات قتل ہوں گے، اگر تم اس زمانہ کو پالو تو اس کے قریب نہ جانا۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی ہریرۃ

۳۸۶۱۵ ... بیت المقدس میں ہدایت کی بیعت ہوگی۔ ابن سعد عن عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی

۳۸۶۱۶ گویا مجھے بنی فہر کی عورتیں خزرج کا طواف کرتی نظر آرہی ہیں ان کی سرینیں ڈھلک رہی ہیں وہ مشرک ہیں۔

مسند احمد عن ابن عباس

۳۸۶۱۷ ... اللہ تعالیٰ کسریٰ پر لعنت کرے، سب سے پہلے عرب اور پھر فارس والے ہلاک ہوں گے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ

۳۸۶۱۸ ... قرب قیامت کی علامت عربوں کا ہلاک ہونا ہے۔ ابن ابی شیبه، بیهقی فی البعث عن طلحة بن مالک

۳۸۶۱۹ ... سب سے پہلے فارس ہلاک ہوں گے پھر عرب کے نقش قدم پر۔ نعیم ابن حماد فی الفتن عن ابی ہریرۃ، وسنده ضعیف

۳۸۶۲۰ ... سب سے پہلے قریش ہلاک ہوں گے اور قریش میں سے میرے گھرانے کے لوگ۔ الحاکم فی الکنی عن عمرو بن العاصی

۳۸۶۲۱ ... اللہ تعالیٰ دنیا کو ختم نہیں کرے گا یہاں تک کہ ڈھیر ان میں ایک جوتا ملے گا پس کوئی کہے گا کہ یہ کسی قریشی کا جوتا ہے۔

ابن قانع، طبرانی عن عبدالرحمن بن شبل

حضور ﷺ سے دوری کی وجہ

زمانے کا تنزل وتغیر

۳۸۶۲۲۔۔۔ ہر سال (برا ہے) جو اس کے بعد آنے والا ہے وہ اس سے زیادہ برا ہے یہاں تک کہ تم اپنے رب سے مل لو۔ ترمذی عن انس

۳۸۶۲۳۔۔۔ ہر چیز کم ہو جاتی ہے سوائے برائی کے، اس میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ مسند احمد، طبرانی، ابو یعلی عن ابی الدرداء

کلام:۔۔۔ اسنی المطالب: ۱۰۹۱، ضعیف الجامع ۴۲۳۸۔

۳۸۶۲۴۔۔۔ ہر سال میں خیر کم ہو جاتی اور شر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ طبرانی عن ابی الدرداء

کلام:۔۔۔ الاسرار المرفوعۃ ۳۴۹۔

۳۸۶۲۵۔۔۔ جو سال اور دن تمہارے سامنے آئے گا اس کے بعد والا اس سے زیادہ برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے مل لو۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن انس

۳۸۶۲۶۔۔۔ تم ایسے زمانے میں ہو کہ اس میں اگر کسی نے حکم کی بجا آوری کو دسواں حصہ بھی چھوڑا تو ہلاک ہو جائے گا، پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس نے حکم کے دسویں حصہ پر عمل کیا تو نجات پا جائے گا۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔ ضعیف الترمذی ۳۹۴، ضعیف الجامع ۲۰۳۸۔

۳۸۶۲۷۔۔۔ ایک شخص کسی بنی اسرائیلی کے ہاں مہمان ہوا، اس کے گھر میں ایک حاملہ کتیا تھی وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم! میں اپنے مالکوں کے مہمان کو نہیں بھونکوں گی، تو اسکے پیٹ کا بچہ غرانے لگا، کسی نے کہا: یہ کیا: تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی شخص کی طرف وحی بھیجی: یہ اس امت کی مثال ہے جو تمہارے بعد ہوگی اس کے بے وقوف لوگ اپنے عقلمندوں کو ڈانٹیں گے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۳۵۸۴۔

''الاکمال''

۳۸۶۲۸ تم ایسے زمانے میں ہو جس کے فقہاء زیادہ اور خطباء تھوڑے ہیں، سوال کرنے والے تھوڑے اور دینے والے بکثرت ہیں۔ اس میں عمل علم سے بہتر ہے، تم پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جس کے فقہاء تھوڑے اور خطباء زیادہ ہوں گے، سوال کرنے والے زیادہ اور دینے والے کم ہوں گے اس دور میں علم عمل سے افضل ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن حزام بن حکیم بن حزام عن ابیہ، طبرانی وابن عساکر عن حزام بن حکیم عن عمہ عبداللہ بن سعد الانصاری

۳۸۶۲۹۔۔۔ تم ایسے زمانے میں ہو جس کے علماء کثیر اور خطباء قلیل ہیں جس نے اس میں علم کا دسواں حصہ بھی چھوڑا ہلاک ہوگا اور لوگوں نے ایسا زمانہ بھی دیکھنا ہے جس کے علماء تھوڑے، خطباء زیادہ ہوں گے جس نے اس دور میں علم کے دوسرے حصے کو بھی تھام لیا نجات پائے گا۔

مسند احمد عن ابی ذر

۳۸۶۳۰۔۔۔ آج تم ایسے زمانے میں ہو جس میں کسی نے حکم کے دسویں حصے کو چھوڑا تو ہلاک ہو جائے گا لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جس نے دسویں حصے کو بھی کر لیا نجات پالے گا۔ ابن عدی فی الکامل، ابن عساکر وابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔ الجامع المصنف ۱۹۳، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۰۷۔

۳۸۶۳۱۔۔۔ آخری زمانے میں قراء کا طریقہ ہوگا، جو کوئی اس زمانے کو پائے تو وہ شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، وہ بدبودار ہیں،

پھر سرد یوں کی ٹوپیاں ظاہر ہوں گی، اس دن سود کھانے سے حیا نہیں کیا جائے گا اس دن اپنے دین کو تھامنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہے اس دن دین پر عمل کرنے والے کے لئے پچاس آدمیوں کا ثواب ہے لوگوں نے عرض کیا ہمارے یا ان کے، فرمایا: تمہارے پچاس آدمیوں کا۔

الحکیم عن ابان عن انس

یعنی ایک خاص گروہ ٹوپیوں والا ظاہر ہوگا۔

۳۸۶۳۲ جو سال بھی تم پر آئے گا اگلا اس سے زیادہ برا ہوگا۔ نعیم فی الفتن عن ابن عمر

۳۸۶۳۳ زمانے میں سختی کا ہی اضافہ ہوگا اور لوگوں میں کنجوسی کا اضافہ ہوگا۔ اور قیامت برے لوگوں پر ہی قائم ہوگی۔

ابن النجار عن اسامة ابن زید

۳۸۶۳۴ ... حکومت میں سختی ہی ہوگی، اور مال میں اضافہ ہی ہوگا، اور لوگوں میں کنجوسی ہی بڑھے گی۔

طبرانی، حاکم، بیهقی فی کتبا بیان خطاء عن اخطاء علی الشافعی عن ابی امامة، طبرانی عن معاویة

۳۸۶۳۵ ... وہ شخص بدبخت ہے جو زندہ ہو اور اس کی موجودگی میں قیامت آئے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۳۸۶۳۶ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کسی قوم کا مہمان بننے کا خواہش مند ہوا تو انہوں نے اس کی مہمان نوازی کی ان کی بھونکنے والی کتیا تھی، وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم میں اپنے مالکوں کے مہمان کو آج کی رات نہیں بھونکوں گی تو اس کے پیٹ کا بچہ غرایا، یہ بات ان کے نبی یا فقیہ کو پتہ چلی، تو انہوں نے فرمایا: اس کی مثال اس امت کی سی ہے جو تمہارے بعد ہوگی جس کے بے وقوف اپنے عقلمندوں کو ڈانٹیں گے، اس کے بے وقوف اپنے علماء پہ غالب ہوں گے۔ الرامهرمزی فی الامثال عن عطاء بن السائب عن ابیه عن ابن عمرو

۳۸۶۳۷ بنی اسرائیل کی ایک کتیا حاملہ تھی اس کے مالکوں کے ہاں کوئی مہمان آیا وہ کہنے لگی: آج کی رات میں مہمان کو نہیں بھونکوں گی تو اس کے پیٹ کا بچہ غرایا، تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی شخص کی طرف وحی بھیجی کتیا کی مثال اس امت کی سی ہے جو تمہارے بعد آئے گی جس کے بے وقوف اپنے علماء پر سختی کریں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

۳۸۶۳۸ ایک مہمان بنی اسرائیل کی کسی قوم کے پاس ٹھہرا ان کی ایک حاملہ کتیا تھی وہ کہنے لگی: میں اپنے مالکوں کے مہمان کو نہیں بھونکوں گی تو اس کے پیٹ کا بچہ غرایا، صبح یہ لوگ اپنے نبی کے پاس گئے انہیں خبر دی، انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کس کی طرح ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا: اس امت کی طرح ہے جو تمہارے بعد ہوگی جس کے ناداں اپنے علماء پہ غالب ہوں گے۔ طبرانی عن ابن عمر

فصل رابع ...... قیامت کی بڑی نشانیوں کا ذکر

اجتماعی ذکر

۳۸۶۳۹ دس علامات کے بغیر قیامت قائم نہیں ہوگی، دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، تین خسف (زمین میں دھنسایا) ایک خسف مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں ہوگا، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، یاجوج ماجوج کا کھلنا، عدن کے نشیبی علاقہ سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف ہنکا لے جائے گی جہاں لوگ رات گزاریں گے رات گزارے گی اور جہاں قیلولہ (دوپہر کا آرام) کریں گے قیلولہ کرے گی۔ مسند احمد، مسلم، ابو یعلی عن حذیفة بن اسید

۳۸۶۴۰ (قیامت کی) سب سے پہلی نشانی جو ظاہر ہوگی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور صبح تڑکے دابۃ الارض کا لوگوں کے سامنے آنا، تو جو نشانی بھی اپنی سہیلی سے پہلے ہوگی دوسری قریب ہی اس کے نقش قدم پر ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، نسائی ابن ماجه عن ابن عمر

۳۸۶۴۱ چھ (علامات سے پہلے) اعمال میں جلدی کرو، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھویں، دابۃ الارض، دجال، تم میں کسی کے

مخصوص خدمت گار عوامی حکومت۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرة

۳۸۶۴۲ تین چیزیں جب ظاہر ہوں گی تو کسی مکلف جاندار کو جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ایمان لانا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہیں کی، نیکی کرنا کچھ فائدہ نہیں دے گا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض۔ مسلم، ترمذی عن ابی ھریرة

۳۸۶۴۳ علامات (قیامت) ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوں گی، ایسے یکے بعد دیگرے جیسے لڑی کے موتی۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرہ

کلام:...... المتناھیۃ ۱۴۲۸، الوقوف ۱۳۴۔

۳۸۶۴۴ ... وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سو سال میں ہے۔ البزار عن ثوبان

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۲۴۶۔

”الاکمال“

۳۸۶۴۵ (قیامت کی) سب سے پہلی علامت دجال ہے، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول عدن ابین کے نشیبی علاقے سے ایک آگ نکلے گی، جو لوگوں کو محشر کی طرف ہنکائے گی جہاں وہ لوگ قیلولہ کریں گے وہ بھی قیلولہ کرے گی، دھواں، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یاجوج ماجوج کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: یاجوج ماجوج بہت سی امتیں ہیں، ہر امت ایک لاکھ چار سو امتیں ہیں ان کا کوئی آدمی اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اپنی اولاد میں ہزار زندہ دیکھے، یہ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ وہ دنیا کی خرابی کے لئے چلیں گے ان کا اگلا آدمی شام میں اور پچھلا شخص عراق میں ہوگا، پس وہ چلیں گے کہ یہ دنیا ہے اس کے بعد وہ فرات، دجلہ بحیرہ طبریہ پی ڈالیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے پاس پہنچ کر کہیں گے: ہم نے دنیا والوں کو قتل کر دیا اب آسمان والوں کو مارو! پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے ان کے تیر خون سے آلود ہو کر لوٹیں گے تو وہ کہیں گے: ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا، جب کہ عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان طور سینا کے پہاڑ پر ہوں گے، اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجیں گے: کہ میرے بندوں کو اور ایلہ کے قریب والوں کو جمع کر لو، اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھائیں گے اور مسلمان آمین کہیں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی طرف ایک کیڑا بھیجے گا جسے نغف کہا جاتا ہے جو ان کے نتھنوں میں داخل ہوگا تو وہ شام کے کنارے سے لے کر عراق کے کنارے تک مردہ ہو جائیں گے ان کے مردار جسموں سے زمین بدبودار ہو جائے گی، (اللہ تعالیٰ) آسمان کو برسنے کا حکم دے گا جیسے مشکیزوں کا منہ کھلتا ہے یوں زمین ان کے مرداروں اور بدبو سے دھل جائے گی، اس وقت سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

ابن جریر عن حذیفه بن الیمان

۳۸۶۴۶ قیامت سے پہلے دس نشانیاں یوں پیش آئیں گی جیسے لڑی میں (سے) موتی (گرتے ہیں) ایک گر پڑے تو لگاتار گرنے لگتے ہیں، دجال کا نکلنا، عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا، یاجوج ماجوج (کی دیوار) کا کھلنا، دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے نکلنا جب کسی مکلف جاندار و ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔

ابن عساکر عن ابی شریحة

۳۸۶۴۷ قیامت سے پہلے دس علامات ہیں، مغرب میں دھنسنا، مشرق اور جزیرۂ عرب میں دھنسنا، دھواں، عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول، دجال، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج، اور ہوا جو انہیں اڑا کر سمندر میں پھینکے گی، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

البغوی، طبرانی عن الربیع بن عضلة عن ابی شریحة

۳۸۶۴۸ قیامت سے پہلے دس نشانیاں ہوں گی۔ ابن السکن عن ربیعة الجرشی

۳۸۶۴۹......لوگوں کی تین پناہ گاہیں ہوں گی، بڑی جنگ سے ان کی پناہ گاہ انطاکیہ کے نشیبی علاقہ دمشق میں ہوگی، اور جنگ سے ان کی پناہ گاہ بیت المقدس ہے اور یاجوج ماجوج سے ان کی پناہ گاہ طور سینا ہے۔

حلیة الاولیاء، ابن عساکر عن الحسین بن علی، ابن عساکر عن یحیی بن جابر الطائی مرسلا

۳۸۶۵۰......قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ظاہر ہوجائیں، مشرق میں دھنسنا، مغرب میں دھنسنا، اور جزیرہ العرب میں دھنسنا، دجال، دھواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یا جوج ماجوج کا نکلنا، دابۃ الارض کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور آگ جو عدن کے نشیبی علاقے سے نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کرلے جائے گی اور چھوٹی چیونٹی اور بڑی چیونٹی (سب) کو جمع کرے گی۔

طبرانی، حاکم وابن مردویہ عن واثلہ

”مہدی کا ظہور“

۳۸۶۵۱......جب تم خراسان سے سیاہ جھنڈے آتے دیکھو تو وہاں پہنچ جاؤ کیونکہ ان میں خلیفۃ اللہ مہدی ہوگا۔مسند احمد، حاکم عن ثوبان

۳۸۶۵۲......خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے انہیں کوئی روک نہ سکے گا یہاں تک کہ وہ ایلیاء میں نصب ہوجائیں گے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی ہریرة

۳۸۶۵۳......تمہیں مہدی کی خوشخبری ہو جو قریش میں میرے خاندان کا آدمی ہوگا وہ زلزلوں اور لوگوں کے اختلاف کے دور میں نکلے گا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا، جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی آسمان وزمین کے رہنے والے اس سے خوش ہوں گے، مال کو صحیح برابر حصوں میں تقسیم کرے گا، اور امت محمد علی صاحبہا الصلوٰة والسلام کے دلوں کو مسرت سے بھردے گا، اس کا انصاف انہیں کافی ہوگا، یہاں تک کہ ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جسے کوئی ضرورت ہو وہ میرے پاس آجائے؟ تو اس کے پاس صرف ایک آدمی آئے گا اس سے سوال کرے گا، پھر وہ کہے گا: دربان کے پاس جاؤ وہ تمہیں عطا کرے گا، چنانچہ وہ اس کے پاس آکر کہے گا: میں مہدی کا قاصد ہوں تاکہ تم مجھے مال دو، وہ کہے گا: دونوں ہاتھوں سے اٹھاؤ، وہ جھولی بھرے گا لیکن اٹھا نہیں سکے گا، پھر وہ مال نکال دے گا اور اتنا باقی رکھے گا جسے اٹھا سکے، مال لے کر نکلے گا تو اسے ندامت وپشیمانی ہوگی وہ (دل میں) کہے گا: امت محمد میں سے میں ہی (بڑا) بے باک ہوں، سب کو اس مال کی طرف بلایا گیا تو میرے علاوہ سب نے چھوڑ دیا، چنانچہ (اس خیال سے) وہ دربان کو مال واپس کرے گا، تو وہ کہے گا: ہم جو چیز دے دیتے ہیں واپس نہیں لیتے، پھر وہ (مہدی) اس حال میں چھ، سات، آٹھ یا نو سال رہے گا اس کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں۔مسند احمد، والباوردی عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸، الضعیفة ۱۵۸۸۔

۳۸۶۵۴......میری امت میں مہدی نکلے گا جو پانچ سات یا نو سال زندہ رہے گا اس کے پاس ایک شخص آکر کہے گا: اے مہدی! مجھے دو، مجھے دو، تو وہ جتنا اٹھا سکے گا اس کا کپڑا بھردے گا۔ترمذی عن ابی سعید

۳۸۶۵۵......دنیا کا اختتام وانتہا اس وقت تک نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے خاندان کا ایک شخص جس کا نام میرے ہم نام ہوگا اس کا مالک بن جائے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، عن ابن مسعود

۳۸۶۵۶......حکومت میں سختی ہی ہوگی، دنیا پیٹھ ہی پھیرے گی اور لوگ آئے دن بخیل ہی ہوں گے اور قیامت برے لوگوں پر ہی برپا ہوگی اور مہدی عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ابن ماجہ، حاکم عن انس

کلام:......الاباطیل ۲۹۹، ذخیرة الحفاظ ۶۳۳۷۔

۳۸۶۵۷......کچھ لوگ مشرق سے نکلیں گے اور مہدی کی حکومت کی اطاعت کریں گے۔ابن ماجہ عن عبداللہ بن الحارث بن جزء

کلام:......ضعیف الجامع ۶۴۲۱۔

۳۸۶۵۸ ...... تمہارے اس خزانے کے پاس تین آدمی آپس میں جنگ کریں گے تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے، وہ کسی کو نہیں ملے گا، اس کے بعد سیاہ جھنڈے مشرق کی جانب سے نمودار ہوں گے، وہ تمہیں ایسے قتل کریں گے کہ کسی کو قوم نے ایسا قتل نہیں کیا، پس تم اگر اسے دیکھ لو تو اس کے ہاتھ پر بیعت کر لینا اگر چہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے خلیفہ مہدی ہوگا۔ ابن ماجه، حاکم عن ثوبان

کلام: ...... ضعیف ابن ماجہ ۸۸۷، الضعیفة ۸۵۔

۳۸۶۵۹ میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا دامن بھر بھر کے مال دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔ مسند احمد، مسلم عن جابر

۳۸۶۶۰ آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا (لیکن) اسے شمار نہیں کرے گا۔ مسند احمد، مسلن عن ابی سعید و جابر

۳۸۶۶۱ ...... میرے خاندان کا ایک شخص خلیفہ بنے گا جس کا نام میرے ہم نام ہوگا، اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہا اللہ تعالیٰ اسے لمبا کر دے گا تا کہ وہ خلیفہ بن جائے۔ ترمذی، عن ابن مسعود

۳۸۶۶۲ ...... مہدی میرے خاندان فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ ابو داؤد، مسلم عن ام سلمه

کلام: ...... المنار المنیف ۳۳۴۔

۳۸۶۶۳ مہدی میرے، چچا عباس کی اولاد سے ہوگا۔ دار قطنی فی الافراد عن عثمان

۳۸۶۶۴ ...... مہدی اہل بیت سے ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک رات میں اس کی اصلاح کردے گا۔ مسند احمد، ابن ماجه عن علی

کلام: ...... المتناھیہ ۱۴۳۲۔

۳۸۶۶۵ ...... مہدی روشن پیشانی والا، تنگ نتھنوں اور درمیان سے اونچی ناک والا ہوگا، زمین کو عدل وانصاف سے بھر ڈالے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھری پڑی ہے وہ سات سال حکومت کرے گا۔ ابو داؤد، حاکم، عن ابی سعید

۳۸۶۶۶ ...... مہدی میری اولاد میں سے ہوگا، اس کا چہرہ چمکتے ستارے کی طرح ہوگا۔ الرویانی عن حذیفة

کلام: ...... تہذیر المسلمین ۱۶۰، ضعیف الجامع ۵۹۴۸۔

۳۸۶۶۷ ...... عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے اور خلفاء کے بعد امراء ہوں گے اور امراء کے بعد بادشاہ ہوں گے اور بادشاہوں کے بعد ظالم لوگ، پھر میرے گھرانے کا ایک شخص نکلے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر ڈالے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھری پڑی ہے پھر اس کے بعد قحطانی کو حکومت ملے گی اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا وہ اس سے کم نہیں۔ (طبرانی فی الکبیر عن حامل الصدفی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۳۰۵۔

۳۸۶۶۹ ...... خلیفہ کی موت کے وقت لوگوں میں اختلاف ہوگا، تو اہل مدینہ سے ایک شخص بھاگ کر مکہ جائے گا، مکہ والے اس کے پاس آئیں گے اسے باہر نکالیں گے وہ نہ چاہ رہا ہوگا پھر رکن ومقام ابراہیم کے پاس اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، شام کی ایک جماعت اس کی طرف بھیجی جائے گی تو انہیں مکہ ومدینہ کے درمیان کھلے میدان میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

لوگ جب یہ منظر دیکھیں گے تو اس کے پاس شام کے ابدال اور اہل عراق کے سردار آکر رکن ومقام کے درمیان اس کی بیعت کرلیں گے، پھر قریش کا ایک شخص اٹھے گا جس کے ماموں کلب ہوں گے وہ ان کی طرف ایک مہم روانہ کرے گا تو یہ لوگ ان پر غالب آجائیں گے یہ کلب کی مہم ہوگی اس شخص کے لئے خرابی ہے جو کلب کی غنیمت میں حاضر نہ ہوا، پھر مال (غنیمت) تقسیم ہوگا، اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کے مطابق عمل کرے گا، اور اسلام کو زمین عام کردے گا۔ وہ سات سال رہے گا پھر اس کی وفات ہوگی اور مسلمان اس کا جنازہ پڑھائیں گے۔

مسنداحمد، ابو داؤد، حاکم عن ام سلمة

کلام: ...... ضعیف ابی داؤد ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔

۳۸۶۶۹ ...... زمین ضرور ظلم وستم سے بھری جائے گی، جب وہ ظلم سے بھر جائے گی تو اللہ تعالیٰ میرا ایک شخص بھیجے گا جو میرا ہم نام اور اس کا والد میرے والد کے ہم نام ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر ڈالے گا۔ جیسے وہ ظلم وبربریت سے بھر گئی تھی پھر نہ آسمان اپنا قطرہ روکے گا اور نہ

زمین اپنی نباتات، وہ تم لوگوں میں سات یا آٹھ سال یہ زیادہ رہا تو نو سال۔ طبرانی فی الکبیر والبزار عن قرۃ المزنی

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۳۲۔

۳۸۶۷۰ زمین ضرور ظلم وبربریت سے بھری جائے گی پھر میرے گھرانے کا ایک شخص ضرور نکلے گا جو اسے انصاف سے بھردے گا۔ جیسے وہ ظلم سے بھرگئی تھی۔ الحارث عن ابی سعید

۳۸۶۷۱ میری امت (صالحہ پابند شریعت) ہرگز ہلاک نہیں ہوگی اس کے شروع میں میں (محمد ﷺ) ہوں اور اس کے آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں اور مہدی اس کے درمیان میں ہے۔ ابو نعیم فی اخبار المہدی عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۷۸۰، المنار المنیف ۳۲۵۔

۳۸۶۷۲ تمہارے خلفاء میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال بھر بھر کر دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔ مسلم عن ابی سعید

۳۸۶۷۳ وہ ہمارے خاندان کا شخص ہوگا جس کی اقتداء میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔

ابو نعیم فی کتاب المہدی عن ابی سعید

۳۸۶۷۴ اگر دنیا کا ایک دن بھی بچا تو اللہ تعالیٰ اسے لمبا کردے گا یہاں تک کہ میرے خاندان کا ایک شخص جبل دیلم اور قسطنطنیہ کا حاکم بن جائے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام: ضعیف ابن ماجہ ۶۱۲، ضعیف الجامع ۴۸۰۶۔

۳۸۶۷۵ اگر زمانے کا ایک دن بھی رہا تو اللہ تعالیٰ میرے گھرانے کا ایک فرد بھیجے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھرگئی۔ مسند احمد ابو داؤد عن علی

کلام: ...... المتناھیۃ ۱۴۴۳۔

۳۸۶۷۶ اگر دنیا کا ایک دن بھی رہا تو اللہ تعالیٰ اسے لمبا کردیں گے یہاں تک کہ میرے گھرانے کا ایک شخص بھیجا جائے گا جس کا نام اور اس کے والد کا نام میرے نام اور میرے والد کے نام جیسا ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھرگئی۔

ابو داؤد عن ابن مسعود

الاکمال

۳۸۶۷۷ ہم اہل بیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو پسند کیا ہے اور میرے بعد میرے اہل بیت کو آزمائش، دربدری اور جلاوطنی کا سامنا ہوگا یہاں تک مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی جن کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ حق کا مطالبہ کریں گے لیکن انہیں نہیں دیا جائے گا، اس لئے وہ جنگ کریں گے پھر ان کی مدد کی جائے گی جو مانگیں گے انہیں دیا جائے گا، تو جب تک میرے گھرانے کے ایک شخص کو نہیں دیا جائے گا وہ قبول نہیں کریں گے اس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے ہم نام ہوگا، وہ زمین کا حاکم ہوگا اور اسے عدل وانصاف سے بھردے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی، تو جو کوئی تم میں سے یا تمہاری اولاد میں سے یہ زمانہ پائے تو ان کے پاس آئے اگرچہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ کیونکہ وہ ہدایت کے جھنڈے ہیں۔ ابن ماجہ، حاکم وتعقب عن ابن مسعود

۳۸۶۷۸ مہدی میرا ہم نام اور اس کا والد میرے والد کا ہم نام ہوگا۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۳۸۶۷۹ تمہارے سامنے خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے تو ان کے پاس جانا اگرچہ برف پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہے۔ الدیلمی عن ثوبان

۳۸۶۸۰ تمہارے اور روم کے درمیان چار صلحیں ہوں گی، چوتھے دن آل ہارون کے ایک شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو سات سال [illegible]

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس وقت لوگوں کا خلیفہ کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: میری اولاد سے، جس کی عمر چالیس سال ہوگی، گویا اس کا چہرہ چمکتا تارا ہے اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا اس پر روئی کی دو عبائیں ہوں گی وہ بنی اسرائیل کا شخص معلوم ہوگا، بیس سال حکومت کرے گا خزانے نکالے گا اور شرک والے شہروں کو فتح کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۳۸۶۸۱..... (بدعہدی کے) دھوکے پر صلح ہوگی، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! دھوکے کی صلح کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: دل جیسے تھے ویسے نہیں ہوں گے، پھر گمراہی کے بلانے والے ہوں گے، اس وقت اگر تمہیں اللہ کا خلیفہ زمین میں نظر آئے تو اس کے پاس چلے جانا، اگرچہ وہ تمہارے جسم کو زخمی کردے اور تمہارا مال چھین لے، اور اگر وہ نظر نہ آئے تو زمین میں نکل جانا اگرچہ تمہاری موت کسی درخت کے تنے کو چبانے کی حالت میں آئے۔ ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ابوداؤد ابو یعلی، ضیاء عن حذیفة

۳۸۶۸۲..... وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور مہدی میرے گھرانے کا شخص اس کے درمیان میں ہے۔ حاکم فی تاریخه، ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:..... الضعیفة ۲۳۴۹۔

۳۸۶۸۳..... اگر دنیا کی ایک رات بھی باقی رہی تو اس میں میرے گھرانے کا ایک شخص حاکم بنے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۸۶۸۴ اگر دنیا کی ایک رات بھی باقی رہی تو اللہ تعالیٰ اسے لمبا کردے گا یہاں تک کہ میرے گھرانے کا ایک شخص خلیفہ بن جائے۔

الدیلمی عن ابی هریرة

۳۸۶۸۵..... میرے بعد بہت سے فتنے ہوں گے ان میں ایک فتنہ احلاس ہے جس میں جنگ و بھاگ ہوگا، پھر اس سے بڑا فتنہ ہوگا، پھر ایسا فتنہ ہوگا جب بھی کہا جائے گا: ختم ہوگیا بڑھ جائے گا، یہاں تک کہ کوئی گھر باقی نہیں رہے گا کہ وہ فتنہ اس میں داخل ہوگیا ہوگا اور ہر مسلمان کو وہ تکلیف دے گا یہاں تک کہ میرے خاندان کا ایک شخص ظاہر ہوگا۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی سعید

۳۸۶۸۶ ذیقعدہ میں قبیلے ایک دوسرے کو کھینچیں گے اور اسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا، پھر منیٰ میں لڑائی ہوگی بالآخر ان کا ایک آدمی بھاگ جائے گا، پھر بامر مجبور رکن و مقام کے درمیان اس کی بیعت ہوگی وہ بدریین کی تعداد کے برابر بیعت کرے گا۔ آسمان وزمین والے اس سے راضی ہوں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن، حاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کلام:..... الاسرار المرفوعة ۴۵۱۔

۳۸۶۸۷..... ہمیں سے سفاح، منصور اور مہدی ہوگا۔ البیهقی و ابونعیم کلاهما فی الدلائل، الخطیب عن ابن عباس

۳۸۶۸۸ ..... ہمیں سے قائم، ہمیں سے منصور اور ہمیں سے مہدی ہوگا، رہا قائم تو خلافت اسے ملے گی تو اس نے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا ہوگا، اور رہا منصور تو اسے جھنڈے نہیں پاسکیں گے، رہا سفاح تو وہ مال وخون بہائے گا اور مہدی تو وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جیسے وہ ظلم سے بھرگئی۔ الخطیب عن ابی سعید

۳۸۶۸۹..... جب تک میرے گھرانے کا ایک شخص اللہ تعالیٰ نہیں بھیج دیتا ہے جو میرا ہم نام اور اس کا والد میرے والد کے ہم نام ہوگا دنیا ختم نہیں ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھرگئی۔ طبرانی، دارقطنی فی الافراد، حاکم عن ابن مسعود

۳۸۶۹۰..... جب تک میرے گھرانے کا شخص روشن پیشانی والا، باریک نتھنوں اور درمیان سے اونچی ناک والا زمین کا مالک نہیں بن جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وناصاف سے بھردے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھرگئی وہ سات سال رہے گا۔

مسند احمد، ابو یعلی و سمویه، ضیاء عن ابی سعید

۳۸۶۹۱..... جب تک زمین ظلم وزیادتی سے نہیں بھرجاتی قیامت قائم نہیں ہوگی، پھر میرے خاندان کا ایک شخص نکلے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھرگئی۔ ابو یعلی و ابن خزیمه، ابن حبان، حاکم، عنه

۳۸۶۹۲..... جب تک میرے خاندان کا شخص جس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا (زمین کا) والی نہیں بن

جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔مسند احمد عن ابن مسعود

۳۸۶۹۳۔۔۔اے نبی کے چچا! اللہ تعالیٰ نے اسلام کا آغاز (بصورت شریعت محمدیٰ) مجھ سے کیا اور اس کا اختتام آپ کی اولاد کے ایک لڑکے پر کرے گا جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے پہلے ہوگا۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۳۸۶۹۴۔۔۔(چچا) عباس! اللہ تعالیٰ نے اس کام کا آغاز مجھ سے کیا، اور اس کا اختتام تمہاری اولاد کے ایک نوجوان سے کرے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھرگئی اور وہی عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھائے گا۔

دارقطنی فی الافراد والخطیب وابن عساکر عن عمار بن یاسر

۳۸۶۹۵۔۔۔اے چچا! آپ کی اولاد ایک جماعت ہوگی جو حج ادا کرے گی اور ان میں دور والے کے لئے بہتری ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن العباس وضعف

۳۸۶۹۶۔۔۔میری امت کے ایک شخص کے لئے رکن ومقام کے مابین بیعت لی جائے گی، (بیعت کرنے والوں کی) تعداد بدری صحابہ رضی اللہ عنہم جتنی ہوگی۔اس کے پاس ابدال شام اور عراق کے سردار آئیں گے، پھر ان کے پاس (مقابلہ کے لئے) شام کا لشکر آئے گا جب وہ کھلے میدان میں ہوں گے انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔پھر قریش کا ایک شخص اس پر چڑھائی کرے گا جس کے ماموں کلب ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں بھی شکست دے گا، تو کہا جانے لگے گا جس نے کلب کی غنیمت نہیں لوٹی وہ نقصان میں رہا۔

ابن ابی شیبہ، طبرانی، ابن عساکر عن ام سلمہ

کلام:۔۔۔۔۔۔الضعیفۃ ۱۹۶۵۔

۳۸۶۹۷۔۔۔ایک پناہ کا طلب گار بیت اللہ میں پناہ لے گا، پھر اسکی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ کھلے میدان میں ہوں گے انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا، صرف ایک آدمی بچے گا جو ان کی اطلاع دے گا۔الخطیب فی المتفق والمفترق عن ام سلمۃ

۳۸۶۹۸۔۔۔دمشق کی گہرائی والے حصہ سے ایک شخص نکلے گا جسے سفیانی کہا جاتا ہوگا اس کی اکثر پیروی کرنے والے قبیلہ کلب والے ہوں گے، پھر وہ لوگوں کو قتل کرے گا یہاں تک کہ وہ عورتوں کے پیٹ چاک کرکے بچے قتل کرڈالے گا پھر ان کے مقابلہ میں قیس جمع ہوں گے تو وہ انہیں بھی بکثرت قتل کرے گا، اس کے بعد میرے گھرانے کا ایک شخص حرہ میں نکلے گا سفیانی کو اس کی خبر پہنچے گی، تو وہ اس کے مقابلہ میں ایک لشکر بھیجے گا جنہیں یہ شکست دے دے گا، پھر سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر اس کے مقابلہ میں آئے گا جب وہ کھلے میدان میں پہنچے گے تو سوائے ایک شخص کے جس نے ان کی خبر دینی ہوگی، سب زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۶۹۹۔۔۔ایک شخص کے لئے رکن ومقام کے مابین بیعت لی جائے گی، اور اس گھر کو صرف وہاں کے لوگوں نے حلال سمجھا، پس جب وہ اسے حلال سمجھنے لگیں گے تو پھر عربوں کی ہلاکت نہ پوچھو، اس کے بعد حبشی آئیں گے وہ اسے ایسا بگاڑیں گے کہ پھر اس طرح تعمیر نہیں ہوسکے گا، وہی لوگ اس کا خزانہ نکالیں گے۔ابن ابی شیبہ، مسند احمد، حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۷۰۰۔۔۔میری امت کے آخر میں مہدی نکلے گا، جسے اللہ تعالیٰ بارش سے سیراب کرے گا، زمین اپنی نباتات نکالے گی، مال صحیح صحیح دے گا، مویشی بکثرت ہوں گے، امت بڑی ہوگی، وہ سات یا آٹھ سال رہے گا۔حاکم عن ابن مسعود

۳۸۷۰۱۔۔۔مہدی میری امت میں نکلے گا، پانچ، سات یا نو سال رہے گا پھر آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی نباتات نہیں روکے گی، مال ڈھیروں میں ہوگا اس کے پاس ایک شخص آکر کہے گا: مہدی! مجھے دو! مجھے دو! وہ اس کے کپڑے کو جتنا وہ اٹھا سکے بھر دے گا۔

مسند احمد عن ابی سعید

۳۸۷۰۲۔۔۔میرے گھرانے کا ایک شخص نکلے گا وہ میرا اور اس کا والد میرے والد کا ہم نام ہوگا اور اس کے اخلاق میرے اخلاق جیسے ہوں گے وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۸۷۰۳۔۔۔زمانے کے آخر میں جب فتنوں کا ظہور اور دنیا کا اختتام ہوگا ایک امیر ہوگا اس کی سب سے پہلی عطا جو لوگوں کو ہوگی کہ اس کے پاس

ایک شخص آئے گا تو وہ اس کا دامن بھر دے گا اسے یہ فکر ہوگا کہ آج اس کی زکوٰۃ کون لے گا کیونکہ لوگ خوش حالی میں ہوں گے۔

ابو یعلی و ابن عساکر عن ابی سعید

۳۸۷۰۴..... میرے بعد خلفاء ہوں گے، خلفاء کے بعد امراء، امراء کے بعد بادشاہ بادشاہوں کے بعد ظالم اور ظالموں کے بعد میرے گھرانے کا ایک شخص ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا اس کے بعد قحطانی ہوگا اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا۔ وہ اس سے کم نہیں۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن عبدالرحمن بن قیس بن جابر الصدغی

۳۸۷۰۵..... رمضان میں ایک آواز ہوگی شوال میں جلنے کی آواز ہوگی، ذیقعدہ میں قبائل کی باہمی جنگ ہوگی، ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا محرم میں آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا خبردار! فلاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے برگزیدہ شخص ہے اس کی بات سنو اور مانو۔

نعیم عن شهر بن حوشب مرسلاً

کلام:..... الاسرار المرفوعۃ ۴۵۰۔

۳۸۷۰۶..... میری امت میں مہدی ہوگا، اس کی عمر کم ہوئی تو سات، آٹھ یا نو سال ہوگی اس کے زمانے میں میری امت ایسی خوش حال ہوگی کہ اس طرح خوش عیش کبھی نہیں ہوئی ہوگی، نیک و بدسب یکساں فائدہ اٹھائیں گے۔ آسمان اس پہ موسلا دھار برسے گا اور اپنی کوئی پیداوار روک نہیں رکھے گی، مال ڈھیروں میں ہوگا، ایک شخص کھڑے ہوکر کہے گا: مہدی! مجھے دو! وہ کہے گا: لے لو۔

دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة، ابن ماجه عن ابی سعید

۳۸۷۰۷..... میرے گھرانے کا ایک شخص حاکم بنے گا اس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی۔ طبرانی والخطیب عن ابن مسعود

کلام:..... المتناهیۃ ۱۴۳۴۔

۳۸۷۰۸..... میری امت پر آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کے طرف سے سخت مصائب آئیں گے کہ ایسے سخت مصائب کا سنا بھی نہیں ہوگا یہاں تک کہ کشادہ زمین ان کے لئے تنگ ہوجائے گی، اور زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی، مومن کو ظلم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ دکھائی نہ دے گی تو اللہ تعالیٰ میری اولاد سے ایک شخص بھیجے گا وہ زمین کو عدل وانصاف سے معمور کردے گا جیسے وہ ظلم سے بھر گئی، اس سے زمین وآسمان کے باشندے خوش ہوں گے، زمین اپنی ہر نباتات باہر نکال دے گی اور آسمان اپنا ہر قطرہ بہادے گا، وہ ان میں سات، آٹھ، یا نو سال رہے گا۔

حاکم عن ابی سعید

۳۸۷۰۹..... جب تک تمہارے لئے بہتر ہو اس مال سے کھاؤ، جب کوئی چیز رہ جائے اسے چھوڑ دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل وکرم سے مالدار کرنے والا ہے اور تم اس وقت تک ہرگز فلاح نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس ایک عادل بادشاہ نہ بھیج دے اور وہ بنی امیہ سے نہیں ہوگا۔ عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا وابن عساکر عن ابی هریرة مرفوعاً وموقوفاً

''دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ''

۳۸۷۱۰..... میری امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، حاکم عن ابن عمرو

۳۸۷۱۱..... میری امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ طبرانی عن سعید بن ابی راشد

۳۸۷۱۲..... قیامت سے پہلے دھنساؤ بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ ابن ماجه عن ابن مسعود

۳۸۷۱۳..... میری امت کے کچھ لوگ کھاپی کر، عیش ومستی میں ضروررات گزاریں گے پھر صبح وہ بندر وخنزیر بنے ہوں گے۔

طبرانی عن ابی امامة

۳۸۷۱۴۔۔۔ جب مال غنیمت کو مال بنالیا جائے، امانت کوغنیمت، زکوۃ کو تاوان وجرمانہ، دنیا کے لئے علم حاصل کیا جائے، آدمی ماں کی نافرمانی کرے اور بیوی کی فرمانبرداری کرے، اپنے باپ کو دور کرے اور دوست کو نزدیک، مسجدوں میں (شوروغل سے) آوازیں بلند ہونے لگیں، اور قبیلہ کا فاسق آدمی سردار بن جائے، اور قوم کا کمینہ ترین آدمی بڑا بن جائے، آدمی کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے، ڈومنائیں اور آلات موسیقی عام ہوجائیں شرابیں پی جانے لگیں، اس امت کے پچھلے لوگ پہلوں پر لعنت کرنے لگیں، پس اس وقت سرخ ہوا، زلزلے، دھنساؤ، بگڑاؤ پتھراؤ اور پے درپے نشانیوں کا انتظار کریں جیسے موتیوں کی لڑی کاٹ دی جائے اور موتی لگا تار گرنے لگیں۔

ترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الترمذی ۳۸۷، ضعیف الجامع ۲۸۷۔

۳۸۷۱۵۔۔۔ میری امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابن عمر

۳۸۷۱۶۔۔۔ میری امت کے آخر میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ ابن ماجه عن سهل بن سعد

۳۸۷۱۷۔۔۔۔۔ اس امت کے آخر میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں صلحاء ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہوجائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب برائی عام ہوجائے گی۔ ترمذی عن عائشة

۳۸۷۱۸۔۔۔ اس امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا قدریوں میں (جو تقدیر کا انکار کریں گے)۔ ترمذی، ابن ماجه عن ابن عمر

۳۸۷۱۹۔۔۔ اس امت میں اس وقت دھنساؤ بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا جب ڈومنیاں اور آلات موسیقی عام ہوجائیں گے شرابیں پی جانے لگیں گی۔

ترمذی عن عمران حصین

۳۸۷۲۰۔۔۔ آخری زمانہ میں دھنساؤ بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا جب آلات موسیقی اور گانے والی عام ہوجائیں گی جب شراب کو حلال سمجھا جانے لگے گا۔

طبرانی عن سهل بن سعد

الاکمال

۳۸۷۲۱۔۔۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کچھ قبائل دھنسا دیئے نہیں جاتے یہاں تک کہ کہا جائے گا: فلاں کی اولاد سے کون بچا۔

مسند احمد، البغوی، ابن قانع، طبرانی، حاکم، ضیاء عن عبدالرحمن بن صحار بن صخر العبدی عن ابیه

۳۸۷۲۲۔۔۔۔ جب تک بہت زیادہ صاحب مال واولاد شخص دھنسایا نہیں جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ نعیم عن معاذ

۳۸۷۲۳۔۔۔۔ میری امت میں زلزلہ ہوگا، جس میں دس ہزار، بیس ہزار اور تیس ہزار لوگ ہلاک ہوں گے، جیسے اللہ تعالیٰ متقین کے لئے نصیحت، مومنین کے لئے رحمت اور کافروں پر عذاب بنا کر بھیجے گا۔ ابن عساکر عن عروة بن رويم الانصاری

۳۸۷۲۴۔۔۔ رمضان میں ایک آواز ہوگی جو سوتے کو جگادے گی اور جاگتے کو ڈرادے گی، پھر شوال میں ایک جماعت ظاہر ہوگی، اور ذیقعدہ میں لڑائی کا شور ہوگا پھر ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، محرم میں محرم عورتوں کی آبروریزی ہوگی پھر صفر میں موت ہوگی، ربیع میں قبائل کی کھینچ تان ہوگی، پھر جمادی اور رجب پر تعجب ہی تعجب ہے پھر پالان لدی اونٹنی بڑے گاؤں سے بہتر ہوگی جو ایک لاکھ اٹھائے ہوگی۔

نعیم بن حماد فی الفتن، حاکم عن ابی هریرة قال حاکم: غریب المتن وقال الذهبی: موضوع، واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۳۸۷۲۵۔۔۔ دجلہ، دجیل، قطربل اور صراۃ کے درمیان ایک شہر بسایا جائے گا جس کے پاس شہروں اور بادشاہوں کے خزانے لائے جائیں گے اسے اور اس میں بسنے والوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، وہ زمین میں، نرم زمین میں لوہے کی کیل سے زیادہ تیزی سے جائے گا۔

الخطیب ورواه عن جابر، الخطیب عن انس وقال لیس بمحفوظ والمحفوظ حدیث جابر

کلام:۔۔۔۔۔ الموضوعات ج ۲ص ۶۳۔

۳۸۷۲۶......زوراء کے درمیان جنگ ہوگی، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! زوراء کون سی جگہ ہے آپ نے فرمایا: وہ جوخا کی زمین میں نہروں کے درمیان ایک شہر ہے جسے میری امت کے ظالم آباد کریں گے، اس شہر کو چار طرح سے عذاب دیا جائے گا، دھنسانے، بگڑنے اور پتھراؤ کا۔

الخطيب عن حذيفة

کلام:......الموضوعات ج ۲ ص ۶۱ - ۶۲۔

۳۸۷۲۷......میری امت میں حرام زادے ہوں گے لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ خنزیر اور بندر بن چکے ہوں گے۔

الحكيم عن ابی امامة

۳۸۷۲۸......میرے بعد مشرق، مغرب اور جزیرۂ عرب میں دھنساؤ ہوگا، کسی نے عرض کیا: ان میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی وہ زمین میں دھنسادیئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: جب وہاں کے رہنے والے برائیاں بکثرت کرنے لگیں گے۔ طبرانی عن ام سلمة

۳۸۷۲۹......اس امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب ڈومنائیں اور آلات موسیقی عام ہو جائیں شرابیں پی جانے لگیں اس وقت۔ ترمذی، غریب عن عمران بن حصین، مر برقم ۳۸۷۱۹۔

۳۸۷۳۰......اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، اس وقت تک یہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ نہیں ہو جاتا، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب تم دیکھو کہ عورتیں (گھوڑوں کی) زینوں پر سوار ہیں، گانے والیاں عام ہیں، جھوٹی گواہیاں دی جارہی ہیں، شرابیں پی جارہی ہیں اور ان کی کوئی پروانہیں اور نماز پڑھنے والے (یعنی دیندار) مشرکین کے برتنوں یعنی سونے چاندی میں پینے لگے، مرد، مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے لطف اندوز ہونے لگیں تو اس وقت ڈرو، تیاری کرو اور آسمانی پتھراؤ سے بچو۔

حاكم وتعقب، ابن عدی بيهقی وضعفه عن ابی هريرة

۳۸۷۳۱......دھنساؤ، بگڑاؤ اور زلزلہ ضرور ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اس امت میں ہوگا؟ فرمایا: ہاں! جب گانے والیوں کو اپنایا جائے زنا کو جائز سمجھا جائے، لوگ سود کھائیں، حرم کے شکار کو حلال جانیں (مرد) ریشم پہنیں، مرد، مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جی بہلائیں۔

ابن النجار عن ابن عمر

۳۸۷۳۲......میری امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے گانے والی رکھی ہوں گی اور شرابیں پی ہوں گی۔

طبرانی وابن عساكر عن ابی مالك الاشعری، البغوی عن هشام بن الغاز عن ابيه عن جده ربيعه

۳۸۷۳۳......اس امت میں اس وقت دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا جب گانے والیاں اور آلات موسیقی عام ہو جائیں شراب کو حلال سمجھا جائے۔ عبدبن حميد وابن ابی الدنيا فی ذم الملاهی وابن النجار عن سهل بن سعد

۳۸۷۳۴......بکثرت میری امت میں جب گانے والیاں، آلات موسیقی ظاہر ہو جائیں گے اور شرابیں پی جانے لگیں گی تو اس وقت دھنسنا، صورتیں بگڑنا اور پتھراؤ ہوگا۔ ابن الدنيا فی ذم الملاهی عن عمران بن حصين

۳۸۷۳۵......میری امت کے آخر میں آخری زمانہ میں ایک قوم بندروں و خنزیروں کی صورت بگاڑ دی جائے گی، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ اللہ کے معبود اور آپ کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتے اور روزے رکھتے ہوں گے؟ فرمایا: ہاں، عرض کیا گیا: ان کا قصور کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ آلات موسیقی رکھیں گے اور گانے والیاں، اور دفیں رکھیں گے شرابیں پیں گے، شراب خوری اور مستی میں رات بسر کریں گے صبح ہوگی تو ان کے چہروں بندروں اور خنزیروں کی صورت میں تبدیل ہو چکے ہوں گے۔ حلية الاولياء عن ابی هريرة

۳۸۷۳۶......اس امت میں ضرور ایک قوم بندر و خنزیر ہوگی، وہ بہرصورت صبح کریں گے تو کہا جائے گا فلاں کے گھرانے والے اور فلاں کے گھرانے والے دھنسا دیئے گئے دو آدمی چل رہے ہوں گے، ایک کو شراب نوشی اور دوسرے کو ریشم پوشی کے سبب، بربط اور ستار بجانے کی وجہ سے زمین میں دھنسادیا جائے گا۔ نعيم بن حماد فی الفتن عن مالك الكندی

دجال کا ظہور

۳۸۷۳۷ ..... جہاں فتنہ دجال ہے تو ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے میں تمہیں اس سے! ایسے ڈراتا ہوں کہ اس طرح کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں ڈرایا، وہ کانا ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ کانے پن سے پاک ہے اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر ایماندار پڑھ لے گا، رہا قبر کا فتنہ تو تم لوگوں کو میری وجہ سے آزمایا جائے گا اور میرے بارے پوچھا جائے گا، جب اگر آدمی نیک ہوا تو اسے بے خوف وخطر قبر میں بٹھا کر کہا جائے گا: محمد اللہ کے رسول ہیں ﷺ آپ ہمارے پاس اللہ کی جانب سے دلائل لائے جن کی ہم نے تصدیق کی، تو جہنم کے جانب سے معمولی سا شگاف ہوگا، وہ اسے دیکھے گا کہ لپیٹ پر لپیٹ کھائے جاتی ہے اس سے کہا جائے گا: اسے دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچالیا پھر (اس کی قبر میں) جنت کی جانب کشادگی کی جائے گی وہ اس کی آب وتاب اور اس میں موجود نعمتیں دیکھے گا، اس سے کہا جائے گا یہ تیرا جنت میں ٹھکانا ہے، اس سے کہا جائے گا: تو (صحیح) یقین پر تھا، اسی پر مرا اور اسی پر انشاء اللہ تجھے اٹھایا جائے گا۔

اور جب بھی وہ شخص برا ہوا تو اسے خوف زدہ کر کے قبر میں بٹھا کر کہا جائے گا: تو کیا کہتا تھا: وہ کہے گا: مجھے کچھ پتہ نہیں، کہا جائے گا جو شخص تم میں (نبی) تھا اس کے بارے کیا کہتے ہو؟ وہ کہے گا میں نے جیسا لوگوں کو کہتے سنا ویسا کہتا رہا، پھر اس کی قبر میں جنت کی جانب شگاف ہوگا، وہ اس کی ریل پیل دیکھے گا، کہا جائے گا: دیکھ جس چیز کو اللہ نے تجھ سے دور کر دیا، پھر اس کی قبر میں جہنم کی طرف سے طاقچہ سا کیا جائے گا، وہ اس کی آگ کو پھنکارتے اور ایندھن کھاتے دیکھے گا کہا جائے گا: یہ تیرا جہنم میں ٹھکانا ہے تو شک پر تھا اسی پر مرا اور اسی پر تجھے انشاء اللہ اٹھایا جائے گا پھر اسے عذاب ہونا شروع ہو جائے گا۔ مسند احمد عن عائشۃ

۳۸۷۳۸ ..... اللہ کی قسم میں اپنی جگہ اس کسی ایسے کام سے کھڑا نہیں ہوا جس کا تمہیں رغبت یا خوف کی وجہ سے نفع ہو البتہ تمیم الداری نے آکر مجھے ایک بات بتائی جس کی وجہ سے مجھے دوپہر کی نیند نہیں آئی خوشی اور آنکھ ٹھنڈی ہونے کی وجہ، میں نے چاہا کہ تمہیں تمہارے نبی کی خوشی سے آگاہ کروں تو سنو! تمیم داری نے مجھے بتایا کہ (تیز تند) ہوا نے انہیں ایک ناواقف جزیرے کے پاس پہنچا دیا، تو وہ جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ تک چلے گئے کیا دیکھتے ہیں: ایک چیز ہے جس کے بال ہی بال ہیں انہوں نے اس سے پوچھا: تو کون ہے؟ وہ کہنے لگی: میں جساسہ ہوں انہوں نے کہا: ہمیں کچھ بتاؤ! وہ کہنے لگی: نہ میں تمہیں کچھ بتانے کی اور نہ تم سے پوچھنے کی، البتہ اس راہب گاہ (گرجے) میں جاؤ جو تمہیں نظر آرہا ہے تم وہاں چلے جاؤ، اس میں ایک آدمی رسیوں میں کسا بندھا ہے وہ تمہیں تمہاری خبر دے گا، چنانچہ وہ لوگ ادھر چل دیئے اندر گئے تو ایک بوڑھا شخص سختی سے کسا بندھا ہے جس پر غم عیاں، شکایت وتکلیف بے انتہا ہے، ان لوگوں سے کسی نے کہا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: شام سے، وہ کہنے لگا: عربوں کا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: ہم عرب کی قوم ہیں، تم کس کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ وہ کہنے لگا: اس شخص کا کیا ہوا جو تم میں (نبی بن کر) ظاہر ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: بہتر ہے اس نے ایک قوم سے دشمنی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان کے مقابلہ میں فتح دی اب ان میں اتفاق ہے (وہ اس طرح کہ) ان کا معبود ایک اور دین ایک ہے۔ وہ کہنے لگا: نہر زغر (نامی بستی) کا کیا بنا؟ وہ کہنے لگے: ٹھیک ہے، لوگ اس سے اپنی فصلوں کو سیراب کرتے اور اپنے پینے کو لے جاتے ہیں۔ وہ کہنے لگا: عمان اور بیسان کے بیچ جو نخلستان (کھجوروں کا باغ) ہے اس کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: وہ ہر سال پھل دیتا ہے، وہ کہنے لگا: بحیرہ طبریہ کا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: اس کا پانی بلیوں اچھلتا ہے تو اس نے تین چیخیں ماریں، پھر کہنے لگا: میں اگر اپنی ان رسیوں سے کھلا ہوتا تو سوائے مدینہ کے ہر بستی کو اپنے ان دونوں پاؤں سے روند دیتا، مجھے وہاں تک جانے کی جرأت نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں تک میری خوشی پوری ہوئی، یہ مدینہ ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مدینہ کا جو تنگ وکشادہ راستہ، نرم وسخت پہاڑ ومیدان ہے اس پر ایک فرشتہ تا قیامت تلوار سونتے کھڑا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ عن فاطمۃ بنت قیس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۰۹۷۔

۳۸۷۳۹..... یادرکھنا! خیر سے محروم دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ پچکا انگور کا دانہ ہے اور آج رات میں نے کعبہ کے پاس خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جس کا گندمی رنگ ہے جیسا گندم گوں اچھے قسم کے آدمی تم دیکھتے ہو، اس کی زلفیں کندھوں کے درمیان پڑتی ہیں، اس کے بالوں میں کنگھا ہوا ہے سر سے پانی ٹپک رہا ہے اس نے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ان کے درمیان بیت اللہ کا طوف کر رہا ہے، میں نے کہا یہ کون ہے؟ بتانے والوں نے کہا: مسیح بن مریم علیہما السلام ہیں۔

پھر اس کے پیچھے ایک اور شخص دیکھا جس کے بال گھنگھریالے چھوٹے ہیں اس کی داہنی آنکھ کانی ہے وہ (بھی) بیت (اللہ) کا طواف کر رہا ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ خیر سے محروم دجال ہے۔ بیھقی عن ابن عمر

۳۸۷۴۰..... میں دجال سے زیادہ تمہارے بارے خوفزدہ ہوں، اگر وہ نکل آیا اور میں تم میں ہوا، تو میں تمہاری طرف سے اس سے جھگڑوں گا، اور اگر وہ میری عدم موجودگی میں نکلا تو ہر آدمی اپنا آپ جھگڑا کرے گا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے۔ وہ جوان گھنگھریالے بالوں والا ہوگا اس کی ایک آنکھ گویا پکا انگور کا دانہ ہے یوں لگتا ہے کہ وہ عبدالعزیز بن قطن کی طرح ہے تم میں سے جس کسی کو وہ مل جائے وہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ شام وعراق کے درمیان خالی جگہ میں نکلے گا وہ دائیں بائیں پھرے گا، اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن، ایک دن سال بھر کا اور ایک دن مہینے کا، اور حصہ کی طرح کا، باقی دن تمہارے عام دنوں جیسے ہوں گے۔

ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس کا اندازہ لگالینا، لوگوں نے عرض کیا: زمین میں اس کی تیزی کیسے ہوگی؟ فرمایا: جیسے بارش کہ ہوا اسے دھکیلتی ہے وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انہیں بلائے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اس کی بات مانیں گے آسمان کو حکم دے گا وہ برسائے گا زمین کو کہے گا وہ اگائے گی تو ان کی مویشی بچوں سے جلدی بڑے ہو کر تھن دار اور شکم بار ہو جائیں گے۔

پھر وہ ایک قوم کے پاس آ کر انہیں بلائے گا وہ اس کی بات کی تردید کر دیں گے تو وہ لوٹ جائے گا صبح وہ تہی دست ہوں گے ان کے مال میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہیں ہوگا، ایک ویرانے پر سے اس کا گزر ہوگا اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال! تو ٹڈی طرح پے درپے اس کے خزانے نکلیں گے، اس کے بعد ایک نوجوان کو بلائے گا اسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا جیسے نشانے پر وار کیا جاتا ہے، پھر اسے بلائے گا تو وہ اٹھ کر اس کی طرف آ جائے گا اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ ہنس رہا ہوگا، وہ اسی حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہما السلام کو بھیج دے گا چنانچہ وہ دمشق کی مشرقی جانب سفید مینارے پر دوشقوں کے درمیان دو فرشتوں کے (کندھوں) پروں پر ہاتھ رکھ کر اتریں گے۔ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا جب وہ سر جھکائیں گے اور پانی موتیوں کی طرح ڈھلکے گا جب وہ سر اٹھائیں گے، کسی کافر کے لئے حلال نہیں جو آپ کی مہک پائے اور مرے نہیں، اور آپ کی مہک جہاں تک آپ کی نظر پہنچے گی وہاں تک ہوگی، آپ دجال کو تلاش کرنے لگیں گے اور باب لد کے دروازے پر ملکہ کر اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام ایسی قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے محفوظ رکھا ہوگا ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں اور انہیں ان کے جنتی درجات بتا دیں گے آپ اسی حالت میں ہوں گے اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا: میں نے اپنے بندے نکال لئے ہیں جن کے مقابلہ کا کسی کو یارا نہیں، تو میرے بندوں کو طور کی طرف محفوظ کرلو، اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا "وہ ہر اونچی جگہ سے پھسل رہے ہوں گے" ان کا اگلا ریلہ بحیرۂ طبریہ سے گزرے گا اس کا سب پانی ہڑپ کرلیں گے ان کا آخری گروہ گزرے گا تو کہیں گے: لگتا ہے یہاں کبھی پانی تھا، پھر وہ چلتے چلتے جبل الخمر تک پہنچ جائیں گے وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے کہیں گے: ہم نے زمین والے مار ڈالے چلو آسمان والوں کو ماریں، تو وہ آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود کر کے ان کی طرف لوٹائیں گے، اللہ کے (رسول) نبی علیہ السلام اور آپ کے ساتھ ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے لئے بیل کا سر تمہارے آج کے کسی شخص کے سو دینار سے بہتر ہوگا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کریں گے (یعنی دعا کریں گے) تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ایک کیڑا بھیجے گا جو ان کے گردنوں سے چمٹ جائے گا، صبح وہ سب ایک آدمی کی موت کی طرح مر پڑیں گے۔ اس کے بعد اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ

السلام اور آپ کے ساتھی (پہاڑ سے) زمین کی طرف اتریں گے، تو اس زمین کا ایک بالشت حصہ بھی ایسا نہ ہوگا جہاں ان کی نعشیں، بد بو اور خون نہ ہوگا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو اللہ کی طرف رغبت دلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ایسے پرندے بھیجے گا جیسے بختی اونٹوں کی گردنیں ہوتی ہیں تو وہ انہیں اٹھا کر ایسی جگہ پھینکیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی کچا پکا گھر نہیں بچے گا پس زمین کو دھو کر چمکدار چٹان کی طرح کر دے گا۔

پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اگا اپنی برکات لا، چنانچہ اس روز ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سایہ میں بیٹھے گی، اللہ تعالیٰ اونٹ بکری کے ریوڑ میں برکت دے گا، یہاں تک کہ ایک گابھن اونٹنی لوگوں کی بڑی تعداد کے لئے کافی ہوگی، اسی حالت میں وہ لوگ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو انہیں ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر ایماندار مسلمان کی روح قبض کر لے گی، اور برے لوگ رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح ایک دوسرے پر حملہ کریں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی عن النواس بن سمعان

۳۸۷۴۱......لوگو! جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا؟ میں نے اللہ کی قسم! تمہیں کسی رغبت یا ترھیب کے لئے جمع نہیں کیا، البتہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری عیسائی آدمی تھے وہ بیعت ہوئے اور اسلام قبول کر کے انہوں نے مجھے ایک قصہ سنایا، جو خیر سے محروم دجال کے اس بیان سے موافقت رکھتا۔ ہے جو میں تمہیں بتاتا تھا، انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بحری جہاز میں تیس آدمیوں کے ہمراہ سوار ہوئے، وہ آدمی قبیلہ لخم اور جذام سے تعلق رکھتے تھے، سمندر میں ایک ماہ تک ہوا نا موافق رہی پھر انہوں نے غروب آفتاب کی جانب کسی جزیرۂ سمندری کا رخ کیا چنانچہ وہ بحری جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہو گئے، وہاں انہیں ایک جانور ملا جس کے بال ہی بال ہیں بالوں کی کثرت سے اس کے سر پیر کا آگے پیچھے کا پتہ نہ چلتا تھا، انہوں نے کہا: ارے تو کیا چیز ہے؟ وہ بولا: میں جساسہ ہوں، انہوں نے کہا: جساسہ کیا بلا ہے؟ وہ بولا: لوگو! تم اس گرجے میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص تمہاری اطلاع کا بڑا شوقین ہے، تمیم داری کہتے ہیں: جب اس نے آدمی کا نام لیا تو ہم اس سے ڈر گئے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو، خیر ہم جلدی سے گئے اور گرجے میں داخل ہو گئے، کیا دیکھتے ہیں ایک بہت بڑا انسان جو ہم نے کبھی دیکھا نہ تھا اس کے دونوں ہاتھ گردن سے اور گھٹنے ٹخنے سے ملا کر لوہے سے بندھے ہیں ہم نے کہا: تیرا ناس ہو! تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا تمہیں میری اطلاع مل چکی تو مجھے بتاؤ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب ہیں بحری جہاز میں سوار تھے سمندر کی تیز موجوں نے ہمارا سامنا کیا اور مہینہ بھر موجیں اٹکھیلیاں کرتی رہیں یہاں تک کہ ہم نے تمہارے اس جزیرے کا رخ کیا، بحری جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر ہم جزیرۂ میں داخل ہو گئے، پھر ہمیں بے حد بالوں والا ایک جانور ملا بالوں کی کثرت سے اس کا آگا پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا، ہم نے اس سے پوچھا: تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں، ہم نے کہا: جساسہ کیا بلا ہے؟ تو وہ کہنے لگا: اس گرجے میں اس شخص کے پاس جاؤ، وہ تمہاری اطلاع کا بڑا مشتاق ہے تو ہم جلدی سے تمہارے پاس آ گئے۔ اور اس سے ڈرنے لگے کہ مبادا وہ شیطان ہو۔

وہ شخص کہنے لگا: بیسان کے نخلستان کا بتاؤ؟ ہم نے کہا: تم اس کی کس چیز کی اطلاع چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا: میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اس کی کھجوریں پھل دیتی ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں، وہ بولا: میرا خیال ہے اب وہ پھل نہ دیں گے۔ کہنے لگا: بحیرۂ طبریہ کا سناؤ؟ ہم نے اس سے کہا: اس کی کس کیفیت کا حال پوچھتے ہو؟ کہنے لگا: کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: بے حد پانی ہے بولا: اس کا پانی عنقریب خشک ہو جائے گا، کہنے لگا: زغر (شام کی بستی) کی نہر کا کیا ہوا؟ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے متعلق پوچھتے ہو؟ کہنے لگا: کیا نہر میں پانی ہے اور لوگ نہر کے پانی سے آب پاشی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں اس کا پانی بلیوں ہے اور لوگ اس کے پانی سے آب پاشی کرتے ہیں، کہنے لگا: (مکہ والوں) ان پڑھوں کے نبی کا بتاؤ کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا: وہ مکہ میں پیدا ہوئے اور یثرب میں بسیرا کیا ہے، کہنے لگا: کیا عربوں نے اس سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، کہنے لگا: اس نے ان سے کیا برتاؤ کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے قریب کے عربوں پر غالب رہے اور انہوں نے آپ کی فرمانبرداری قبول کر لی ہے، کہنے لگا: کیا یہ (سب) ہو چکا؟ ہم نے کہا: ہاں، کہنے لگا یہ ان کے لئے بہتر ہے کہ اس کی اطاعت کر لی ہے، میں تمہیں اپنے بارے میں بتاؤں میں خیر سے محروم دجال ہوں، عنقریب مجھے جانے کی اجازت مل جانے گی میں نکل کر زمین میں پھروں گا، ہر بستی میں

اتروں گا یہ چالیس راتوں کا عرصہ ہوگا صرف مکہ اور مدینہ میں نہ جاسکوں گا وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں جب میں ان میں سے کسی ایک میں جانے کا ارادہ کروں گا ایک فرشتہ ہاتھ میں تلوار سونتے میرے سامنے آجائے گا، جو مجھے اس سے روک دے گا اس کے ہر درے پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کریں گے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں یہ مدینہ ہے مدینہ، مدینہ خبردار! کیا میں یہ بات تم سے بیان کرچکا ہوں، البتہ مجھے تمیم کی بات بھلی لگی کیونکہ وہ اس کے موافق تھی جو میں اس (دجال) کے مکہ اور مدینہ کے بارے میں تم سے بیان کرتا تھا، صرف اتنی بات ہے کہ وہ بحر شام یا یمن میں نہیں بلکہ وہ (دجال) مشرق کی جانب ہوگا جب کہ یہ مشرق کی جانب نہیں، مشرق کی جانب نہیں آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا، (فاطمہ بنت قیس) فرماتی ہیں: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہے۔ (مسند احمد، مسلم عن فاطمة بنت قيس، میں کہتا ہوں: کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے قسم الافعال میں فرمایا: کہ طبرانی نے اس حدیث کے آخر میں اضافہ کیا ہے کہ بلکہ وہ بحر عراق میں ہے وہ اس کے کسی اصبہان نامی دہشر سے نکلے گا، اس کا کوئی گاؤں ہوگا جسے ''استقاباذ'' کہیں گے، جب وہ نکلے گا تو اس کے لشکر کے آگے ستر ہزار لوگ ہوں گے جن پر تاج ہوں گے اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی، پانی اور آگ کی نہر، جسے یہ زمانہ ملے اور اس سے کہا جائے پانی میں داخل ہو تو وہ اس میں داخل نہ ہو کیونکہ وہ آگ ہوگی اور اگر کہا جائے آگ میں داخل ہو تو ہو جائے کیونکہ وہ پانی ہوگا۔ الی آخر

۳۸۷۴۲......لوگو! اللہ تعالیٰ نے جب سے زمین پر نسل آدم کو پھیلایا اس وقت سے لے کر آج تک کوئی فتنہ، دجال کے فتنے سے بڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، میں اب آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو وہ ضرور تم میں ظاہر ہوگا اگر میرے ہوتے ہوئے وہ نکل آیا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس سے جھگڑوں گا، اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی طرح سے حجت پیش کرے گا، اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے وہ شام و عراق کے درمیانی علاقہ سے نکلے گا اور دائیں بائیں پھرے گا، اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا، میں تمہارے سامنے اس کا نقشہ بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اس کا نقشہ نہیں کھینچا، وہ کہنا شروع کرے گا: میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی (ظلی بروزی کسی قسم کا نیا) نبی نہیں دوسری بات یہ کہنا شروع کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں اور تم بن میرے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے، وہ کانا ہوگا جب کہ تمہارا رب کانا نہیں، اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ ایماندار پڑھ لے گا۔

اور اس کے فتنے کا یہ حصہ ہے کہ اس کے ساتھ جنت و دوزخ ہوگا، جب کہ اس کی جنت جہنم ہے اور اس کا جہنم جنت ہے، سو جو کوئی جہنم میں مبتلا کیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کہ مدد طلب کرے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے تو وہ اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی، جیسے آگ ابراہیم علیہ السلام کے لئے (گلزار) بن گئی۔ اور یہ بھی اس کا فتنہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ تیرے لئے اٹھاؤں جو میرے رب ہونے کی گواہی دیں (تو تو مان جائے گا) وہ کہے گا: ہاں، تو اس کے سامنے دو شیطان اس کی ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور کہیں گے بیٹا! اس کی فرمانبرداری کر یہی تیرا رب ہے۔

یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ ایک شخص پر مسلط ہوگا اسے قتل کرے گا آرے سے چیرے گا یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے کردے گا دیکھو میں ابھی اپنے بندے کو اٹھاؤں گا پھر بھی وہ میرے علاوہ کسی اور کے رب ہونے کا گمان کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ سے مبعوث کرے گا یہ خبیث اس سے کہے گا: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے، میں تیرے بارے میں اللہ کی قسم آج سے زیادہ بصیرت پر نہ تھا، یہ بھی دجال کا فتنہ ہے کہ وہ آسمان کو برسنے کا اور زمین کو اگانے کا حکم دے گا پھر آسمان سے مینہ برسے اور زمین نباتات اگائے گی، یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ ایک قبیلہ سے گزرے گا جو اس کی تکذیب کریں گے ان کا ایک جانور بھی نہ بچے گا، اور یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ قبیلہ سے گزرے گا جو اس کی تصدیق کریں گے تو وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ برسے اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اگائے گی تو اس دن سے ان کے مویشی پہلے سے زیادہ موٹے بڑے اور بھری کوکھوں اور تھنوں والے ہوں گے، اور وہ سوائے مکہ و مدینہ کے زمین کی ہر چیز پر پاؤں دھر کر غالب آجائے گا۔ وہ ان کے جس ذرے پر آئے گا فرشتے تلواریں سونتے اسے ملیں گے، بالآخر وہ تلبیہ کے اختتام کی جگہ سرخ چھوٹے پہاڑ کے پاس اترے گا تو مدینہ اپنے باسیوں سمیت تین دفعہ لرزے گا تو ہر منافق مرد اور عورت نکل کر اس کے پاس پہنچ جائے گی، تو مدینہ گندگی سے یوں پاک ہو جائے گا جیسے بھٹی خراب لوہے کو ختم کردیتی ہے اس دن کو ''یوم الخلاص'' کہا جائے گا۔

کسی نے عرض کیا: اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا: اس دن وہ تھوڑے ہوں گے ان کی زیادہ تعداد بیت المقدس میں ہوگی، ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا، اسی اثنا میں کہ ان کا امام انہیں صبح کی نماز پڑھانے آگے ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام صبح کے وقت آسمان سے ان کے پاس اتریں گے۔ تو یہ امام الٹے پاؤں پیچھے پلٹ آئے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو جائیں عیسیٰ علیہ السلام اس کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے، آگے بڑھو کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہارے لئے کی گئی، تو ان کا امام انہیں نماز پڑھائے گا جب نماز سے فارغ ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ کھولو! دروازہ کھولیں گے تو اس کے پیچھے دجال ہوگا اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے ہر ایک کے پاس آراستہ تیز تلوار ہوگی، جب دجال آپ کو دیکھے گا تو یوں پگھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور بھاگ پڑے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میری ایک وار ہے جس سے تو بچ نہ سکے گا، تو آپ اسے باب اللہ کی مشرقی جانب پالیں گے اور قتل کردیں گے، اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دیگا تو اللہ تعالیٰ کی کوئی مخلوق نہیں بچے گی جس کے پیچھے یہودی چھپیں درخت ہو یا پتھر، دیوار ہو یا چوپایہ اللہ تعالیٰ اسے گویائی بخش دے گا سوائے غرقد کے کیونکہ یہ ان کا درخت ہے وہ نہیں بولے گا باقی ہر چیز کہے گی: اللہ کے بندے مسلمان! یہ یہودی ہے آؤ اسے مار ڈالو! اس کے دن چالیس سال ہوں گے ہر سال، آدھے سال جیسا، اور سال مہینے جیسا، مہینہ جمعہ جیسے اور اس کے آخری دن انگارے کی طرح ہوں گے تم میں سے کوئی صبح مدینہ کے دروازے پر ہوگا ابھی دوسرے دروازے تک نہیں پہنچے گا تو شام ہو جائے گی۔

کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم ان چھوٹے دنوں میں نمازیں کیسے پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ان ایام میں نماز کا ایسے ہی اندازہ لگالینا جیسے آج کے لمبے دنوں میں لگاتے ہو پھر نماز پڑھنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام میری امت میں منصف حاکم، اور عادل خلیفہ ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے جزیہ ختم کردیں گے زکوٰۃ (لینا) چھوڑ دیں گے پھر بکری اور اونٹ کے پیچھے نہیں دوڑایا جائے گا بغض وعداوت ختم ہو جائے گی، ہر زہریلے جانور کا زہر کھینچ لیا جائے گا، یہاں تک کہ بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈالے گا تو اسے نقصان نہیں دے گا، اور بچی شیر کے منہ میں اپنا ہاتھ دے گی وہ اسے ضرر نہیں پہنچائیگا۔ اور بھیڑیا بکریوں میں یوں ہوگا جیسے ان کا (حفاظتی) کتا ہے اور زمین سلامتی سے یوں بھر جائے گی جیسے پانی سے برتن بھر جاتا ہے سب میں (عقائد کے لحاظ سے) اتفاق ہوگا صرف اللہ کی عبادت کی جائے گی، جنگ کا ساز وسامان ٹھہرا رہ جائے گا قریش سے ان کی حکومت چھن جائے گی زمین چاندی کی طشتری جیسی ہو جائے گی اس کی نباتات آدم علیہ السلام کے زمانہ کی طرح اگیں گی، یہاں تک کہ کچھ لوگ انگور کے گچھے پر جمع ہوں گے جو انہیں سیر کردے گا، اور چند اشخاص ایک انار پر اکٹھے ہوں گے تو وہ ان کا پیٹ بھردے گا بیل اتنا ہوگا اور مال اتنا ہوگا گھوڑا چند درھموں میں مل جائے گا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! گھوڑا کس وجہ سے سستا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: گھوڑے پر کبھی جنگ کے لئے سواری نہیں کی جائے گی، کسی نے عرض کیا: بیل کیوں گراں قیمت ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ساری زمین جوتی جائے گی اس لئے، اور دجال کے خروج سے پہلے تین سال بڑے سخت ہوں گے ان میں لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہوں گے، اللہ تعالیٰ آسمان کو پہلے سال حکم دے گا کہ وہ اپنی تہائی بارش روک لے اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ اپنی تہائی پیداوار کھینچ لے، پھر دوسرے سال آسمان کو حکم دے گا کہ وہ دو تہائی اپنا پانی روک لے اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ دو تہائی اپنی نباتات روک لے، پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دے گا کہ وہ اپنی ساری بارش روک لے تو ایک قطرہ بھی نہیں ٹپکے گا، اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ اپنی نباتات روک لے پس کوئی سبزہ نہ اگے گا، اس لئے کوئی کھر والا جانور زندہ نہیں رہے گا ہاں جو اللہ چاہے، کسی نے عرض کیا: اس زمانے میں لوگ کیسے زندہ رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ ان کے لئے کھانے کے طور پر ہوگا۔ ابن ماجه و ابن خزيمه، حاكم وايضاء عن ابی امامة

کلام: ..... ضعیف الجامع ۶۳۸۴۔

۳۸۷۴۳..... دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی جو اس کی نہر میں داخل ہوگا اس کا گناہ لازم ہو جائے گا اور اجر گھٹ جائے گا اور جو اس کی آگ میں داخل ہوگا اس کا اجر ثابت اور گناہ کم ہو جائے گا، اس کے بعد قیامت قائم ہوگی۔ مسند احمد، ابو داؤد، حاكم عن حذيفة

۳۸۷۴۴..... دجال نکلے گا تو ایک مومن شخص اس کا رخ کرے گا تو اسے دجال کے مسلح لوگ ملیں گے وہ اس سے کہیں گے: تیرا کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کا قصد کرتا ہوں جو نکلا ہے، وہ اس سے کہیں گے کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتا؟ وہ کہے گا: ہمارے رب میں

کچھ کمی نہیں، وہ کہیں گے اسے مارڈالو، ان میں کوئی دوسرے سے کہے گا: کیا تمہارے رب نے تمہیں اپنی غیر موجودگی میں کسی کو قتل کرنے سے منع نہیں کیا؟ چنانچہ وہ اسے دجال کے پاس لے چلیں گے، جب مومن اسے دیکھے گا تو کہے گا: لوگو! یہ وہی دجال ہے، جس کا رسول اللہ ﷺ نے تم سے ذکر کیا تھا، تو دجال حکم دے گا اسے چیرا جائے گا، کہے گا: اسے پکڑو اور اس کا سر زخمی کرو اس کی پیٹھ اور پیٹ بیحد پیٹے گا اور کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں رکھتا؟ وہ کہے گا: تو خیر سے محروم بڑا جھوٹا ہے، چنانچہ اس کے بارے حکم ہوگا اسے آروں کے ذریعہ سرتاقدم چیر دیا جائے گا پھر دجال اس کے دونوں دھڑوں کے درمیان چل کر کہے گا: اٹھ! تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ دجال اس سے کہے گا: کیا تیرا مجھ پر ایمان ہے؟ وہ کہے گا: تیرے بارے میں میری بصیرت بڑھ گئی ہے پھر وہ کہے گا: لوگو! میرے بعد وہ کسی سے ایسا نہیں کر سکے گا، دجال اسے ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا تو اس کی گردن سے ہنسلی تک کا حصہ تانبے کا بن جائے گا وہ کچھ نہ کر سکے گا اس کے ہاتھ پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ سمجھتے ہوں گے کہ اس نے اسے آگ میں پھینکا جبکہ اسے جنت میں ڈالا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی گواہی اللہ کے ہاں سب سے بڑی ہوگی۔

مسلم عن ابی سعید

۳۸۷۴۵ دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس (دن) رہے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ثقفی ہیں آپ اسے تلاش کر کے ہلاک کر دیں گے پھر لوگ سات سال تک ایسی حالت میں رہیں گے کہ دو آدمیوں میں عداوت نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو زمین پر جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض کر لے گی، یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کی کھوہ میں بھی داخل ہوا تو وہ ہوا وہاں بھی پہنچ جائے گی اور اس کی روح قبض کر لے گی، پھر برے لوگ رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح ہلکے اور درندوں جیسی عقل کے مالک ہوں گے، انہیں نہ کسی نیکی کا علم ہوگا نہ کسی برائی کی خبر، شیطان ان کے سامنے آکر کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے: تو ہمیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ تو وہ انہیں بتوں کی پوجا کا حکم دے گا چنانچہ وہ بت پوجنا شروع کر دیں گے اسی حال میں ہوں گے ان کا رزق وافر ہوگا اور ان کی زندگی پرمسرت، پھر صور میں پھونک ماری جائے گی، جو بھی اس کی آواز سنے گا گردن کے کنارے سے کان لگائے گا اور سر اٹھائے گا سب سے پہلے جو شخص اس کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا وہ اور لوگ بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی مانند ایک بارش بھیجے گا جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے، اس کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کے حضور چلو انہیں کھڑا رکھو ان سے سوال ہوگا، پھر کہا جائے گا: آگ میں بھیجے جانے والے نکالو! کہا جائے گا وہ کتنے ہیں؟ کہا جائے گا: ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے، فرمایا: یہ ایسا دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا اس دن پنڈلی کھولی جائے گی یعنی رب کا ظہور ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عمر

۳۸۷۴۶..... دجال کی آنکھ سبز ہوگی۔ بخاری فی التاریخ عن ابی

۳۸۷۴۷..... دجال کی آنکھ سپاٹ ہوگی اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھ لے گا۔ مسلم عن انس

۳۸۷۴۸..... دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی جس پر بہت بال ہوں گے اس کے ساتھ جنت و جہنم ہوگی، تو اس کی جنت جہنم ہے اور جہنم جنت ہوگی۔

مسند احمد مسلم عن حذیفة

۳۸۷۴۹..... دجال کی نہ اولاد ہوگی نہ وہ مکہ مدینہ میں داخل ہوگا۔ مسند احمد عن ابی سعید

۳۸۷۵۰..... دجال مشرق کی خراسان نامی زمین سے نکلے گا وہ قوم اس کی پیروی کرے گی جن کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

ترمذی، حاکم عن ابی بکر

۳۸۷۵۱..... دجال کی ماں اس وقت اسے جنم دے گی جب اس کو قبر میں ڈالا جائے گا جب اسے جن لے گی تو عورتیں دونوں قدموں سے اسے اٹھالیں گی۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرة

کلام:..... اسنی المطالب ۶۶۹ ضعیف الجامع ۲۹۹۹ حفصة

۳۸۷۵۲..... کیا میں تم سے دجال کی وہ بات بیان نہ کروں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کی، وہ کانا ہوگا وہ آئے گا تو اس کے ساتھ جنت

دوزخ کی صورت ہوگی جسے وہ جنت کہے گا وہ دوزخ ہے (اور جسے دوزخ کہے گا وہ جنت) میں تمہیں ایسے ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ بیھقی عن ابی ھریرۃ

۳۸۷۵۴ ... جنگ اور شہر کی فتح کے درمیان چھ سال ہیں اور خیر سے محروم دجال ساتویں سال نکلے گا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه عن عبدالله بن بسر

کلام: ...... ضعیف ابی داؤد ۹۲۶ ضعیف ابن ماجہ ۸۹۱۔

۳۸۷۵۵ ... دجال کے زمانہ میں ایمانداروں کا کھانا وہی ہوگا جو فرشتوں کا ہے سبحان اللہ، الحمد للہ، جس کی گفتگو اس وقت سبحان اللہ، الحمد للہ ہوئی اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بھوک دور کردے گا۔ حاکم عن ابی عمر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۶۱۵۔

۳۸۷۵۶ بیت المقدس کی آبادکاری یثرب کی ویرانی ہے اور یثرب کی ویرانی لڑائی کا ظہور ہے اور لڑائی کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کی علامت ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن معاذ

۳۸۷۵۷ ... لوگ دجال سے بھاگ کر ضرور پہاڑوں میں جائیں گے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ام شریک

۳۸۷۵۸ ... حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قیامت قائم ہونے تک دجال سے بڑھ کر کوئی حادثہ نہیں۔

مسند احمد، مسلم عن هشام بن عامر

۳۸۷۵۹ ... دجال کھانا کھا چکا اور بازاروں میں پھر چکا۔ مسند احمد، عن عمران بن حصین

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۶۹۹۔

۳۸۷۶۰ ... دجال کی بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اس پر ناخنہ (آنکھ کی بیماری) کی علامت ہوگی اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوگا۔

مسند احمد عن انس

۳۸۷۶۱ ... دجال خراسان نامی بستی سے، مشرق کی جانب نکلے گا اس کی پیروی ایسی قوم کرے گی جن کے چہرے گویا منڈھی ہوڈھالیں ہیں۔

مسند احمد، مسلم عن ابی بکر

۳۸۷۶۲ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے دجال ہوں گے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۳۸۷۶۳ ... دجال جب نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ و پانی ہوگا۔ جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ جس نے یہ زمانہ پالیا تو وہ اس میں گرے جس کو وہ آگ سمجھ رہا ہو، کیونکہ وہ ٹھنڈا میٹھا (پانی) ہوگا۔ بخاری عن حذیفة

۳۸۷۶۴ نوح علیہ السلام کے بعد جو نبی بھی ہوا اس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، شاید جنہوں نے مجھے دیکھا اور میری بات سنی ہے اس کا زمانہ پالیں، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ فرمایا: جیسے آج ہیں یا اس سے بہتر۔ مسند احمد، ابو داؤد ترمذی، ابن حبان، حاکم عن ابی عبیدة بن الجراح

۳۸۷۶۵ میں نے تم سے دجال کا حال بیان کردیا، یہاں تک کہ مجھے خدشہ ہونے لگا کہ خیر سے محروم دجال کو نہ سمجھ سکو گے، وہ ٹھگنا آدمی ہوگا جس کے پنجے قریب اور ایڑیاں دور ہوں گی؟ بال گھنگھریالے، کانا، آنکھ سپاٹ، نہ ابھری ہوئی اور نہ پتھر جیسی، پھر بھی اگر تمہیں سمجھ نہ آئے تو جان لینا تمہارا رب کانا نہیں اور تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبادة ابن الصامت

۳۸۷۶۶ ... میں تمہیں اس دجال سے ڈراتا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا، لیکن میں تم سے ایسی بات کہوں گا جو کسی نبی نے مجھ سے پہلے اپنی قوم سے نہیں کہی: وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمر

۳۸۷۶۷ ... ہم ضرور مشرکین سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ تمہارے باقی لوگ ہزاروں پر دجال سے لڑیں گے تم اس کی مشرقی جانب اور وہ

اس کی مغربی طرف ہوں گے۔طبرانی فی الکبیر عن نھیک بن صریم

۳۸۷۶۸..... اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو کانے کذاب دجال سے ڈرایا ہے خبردار! وہ کانا ہے جب کہ تمہارا رب اس عیب سے مبری ہے اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ''کافر'' جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن انس

۳۸۷۶۹..... اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے نوح علیہ السلام اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے ڈرایا، وہ تم میں نکلے گا۔اس کی حالت تم سے مخفی نہیں اور نہ مخفی رہے گی، تمہارا رب کانے پن سے پاک ہے جب کہ اس کی داہنی آنکھ کانی ہوگی گویا پھولا ہوا انگور کا دانہ ہے خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون واموال اسی طرح حرام قرار دیئے ہیں جیسے یہ شہر اور مہینہ محرم ہے خبردار! کیا میں نے پہنچادیا؟ اے اللہ گواہ رہنا! (تین بار فرمایا) ارے دیکھنا میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹنا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

بخاری عن ابن عمر

۳۸۷۷۰..... ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا، خبردار! وہ کانا ہے اور تمہارا رب اس عیب سے منزہ ہے اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: ک ف ر۔

ترمذی عن انس

۳۸۷۷۱..... جو دجال (کی آمد) کا سن لے وہ اس سے دور ہو جائے، اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس یہ سمجھ کر آئے گا کہ وہ مومن ہے لیکن جو شبہات وہ پیدا کرے گا اس کی وجہ سے اس کی پیروی کرنے لگ جائے گا۔مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن عمران بن حصین

۳۸۷۷۲..... دجال کی پیروی اصبہان کے یہودی کریں گے ان پر چادریں ہوں گی۔مسند احمد، مسلم عن انس

۳۸۷۷۳..... دجال کے ماں باپ تیس سال تک بے اولاد رہیں گے، پھر ان کے بیٹا ہوگا جو کانا ہے حد نقصاندہ اور بہت کم فائدے والا ہوگا، اس کی آنکھیں تو بند ہوں گی لیکن اس کا دل غافل ہو کر نہیں سوئے گا۔اس کا باپ لمبا، پر گوشت ہوگا اس کی ناک ایسے ہوگی جیسے چونچ اور اس کی ماں بڑے ڈیل ڈول اور لمبے پستانوں والی ہوگی۔مسند احمد، ترمذی عن ابی بکرۃ

۳۸۷۷۴..... کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن تو پڑھیں گے لیکن قرآن ان کی ہنسلی سے آگے نہیں بڑھے گا۔جب بھی ایک زمانہ گزرے گا تو ختم کردیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے اطراف سے دجال نکلے گا۔ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:..... المعلۃ ۲۱۱۔

۳۸۷۷۵..... تم ایک شہر کے بارے میں سنو گے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری جانب سمندر میں ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اولاد اسحاق علیہ السلام کے ستر ہزار افراد وہاں جنگ نہ کرلیں، جب وہ اس کے پاس آئیں گے تو ہتھیار سے جنگ نہیں کریں گے اور نہ تیر اندازی کریں گے وہ لوگ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی سمندر جانب گر پڑے گی پھر دوسری مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہیں گے تو دوسری جانب بھی گر پڑے گی، اس کے بعد تیسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو وہ شہر کھل جائے گا چنانچہ وہ اس میں داخل ہو کر مال غنیمت پائیں گے اسی دوران کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے ایک چیخ بلند ہوگی وہ کہے گا: دجال نکل آیا ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر واپس چلیں گے۔مسلم عن ابی ھریرۃ

۳۸۷۷۶..... مجھے خوب معلوم ہے کہ دجال کے ساتھ کیا کیا دھوکے ہیں اس کے ساتھ دو نہریں چل رہی ہوں گی جو نظر آئیں گی ایک سفید پانی اور دوسری چلتی آگ، اگر تم میں سے کوئی یہ زمانہ پالے تو اس نہر میں آئے جو سے آگ نظر آرہی ہے پھر اس میں کود پڑے پھر اپنا سر اٹھائے اور پانی پیئے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اس پر گہرا ناخنہ ہوگا، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا مسلمان پڑھے گا۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن حذیفۃ وابی مسعود معاً

۳۸۷۷۷..... دجال اس حال میں نکلے گا کہ اس کے لئے مدینہ کے دروں سے داخل ہونا حرام ہوگا، تو وہ مدینہ کے کسی ویران کھیت میں پڑاؤ کرے گا تو اس دن کوئی بہترین شخص اس کی طرف جا کر کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی بات ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے۔تو دجال کہے گا: بتاؤ! میں اگر اسے مار کر پھر زندہ کروں تو تمہیں پھر بھی میرے بارے میں شک ہوگا؟ وہ کہیں گے: نہیں، چنانچہ وہ اسے قتل کر

کے زندہ کرے گا تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں آج سے زیادہ بصیرت حاصل نہیں ہوئی پھر دجال اسے قتل کرنا چاہے گا تو اس کا بس نہیں چلے گا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

''الاکمال''

۳۸۷۷۸.....دجال کا سر پیچھے سے خالی خالی ہوگا وہ کہنے لگے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، تو جو کوئی یہ کہہ دے گا: تو میرا رب ہے تو وہ فتنہ میں پڑ گیا اور جو کوئی کہے گا: تو نے جھوٹ کہا: میرا رب اللہ ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں تو وہ اسے نقصان نہ دے گا۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم عن هشام بن عامر

کلام:......المعلہ ۳۱۸۔

۳۸۷۷۹ ..... میں تمہیں خیر سے محروم سے آگاہ کرتا اور ڈراتا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا، تو اے امت وہ تم میں ہوگا، میں تمہیں اس کا حلیہ بتاتا ہوں جو کسی نبی نے مجھ سے پہلے اپنی امت سے بیان نہیں کیا، اس کے خروج سے پہلے پانچ سال قحط سالی کے ہوں گے یہاں تک کہ ہر کھر والا جانور مر جائے گا، کسی نے عرض کیا: ایمان والے کیسے جئیں گے؟ فرمایا: جیسے فرشتے زندہ ہیں۔

پھر وہ نکلے گا وہ کانا ہے جب کہ اللہ اس عیب سے بالاتر ہے اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ ایماندار پڑھ لے گا اس کے اکثر پیروکار یہودی، عورتیں اور دیہاتی ہوں گے، وہ آسمان کو برستا دیکھیں گے جب کہ وہ برستا نہ ہوگا اور زمین کو اگاتا دیکھیں گے جب کہ وہ اگاتی نہ ہوگی وہ دیہاتیوں سے کہے گا: تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ کیا میں نے تم پر آسمان موسلا دھار نہیں بہایا اور تمہارے چوپائے تھن جھکے اور پیٹ نکلے ہوئے زیادہ مقدار میں دودھ والی زندہ نہیں کئے؟ اس کے ساتھ شیاطین ان کے مردہ ماں باپ، بہن بھائی اور عزیز رشتہ داروں کی صورت میں اٹھیں گے تو ان میں سے کوئی اپنے باپ یا بھائی کے پاس آکر کہے گا: کیا تو فلاں نہیں ہے، کیا مجھے نہیں پہچانتا؟ یہ تیرا رب ہے اس کی پیروی کر، وہ چالیس عمر پائے گا، ایک سال مہینے کی طرح، مہینہ جمعہ کی طرح جمعہ دن کی طرح اور دن گھنٹے کی طرح اور گھنٹہ آگ میں چنگاری کی گزرے گا وہ ہر جگہ اترے گا سوائے دو مسجدوں کے، تمہیں بشارت ہو اگر وہ میری موجودگی میں نکلا تو اللہ اور اس کا رسول تمہیں اس کے شر سے کافی ہے اور اگر میرے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے۔ طبرانی عن اسماء بنت یزید

۳۸۷۸۰.....تم نے ایک شہر کے بارے میں سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری جانب سمندر میں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: جب تک اولاد اسحاق کے ستر ہزار افراد وہاں جنگ نہ کرلیں جب وہاں پہنچیں گے تو پڑاؤ کریں ہتھیار اور تیراندازی سے جنگ نہیں کریں گے، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی ایک جانب گر جائے گی پھر دوسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو دوسری جانب گر جائے گی پھر تیسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو وہ شہر ان کے لئے کشادہ ہو جائے گا تو اس میں داخل ہو کر غنیمت حاصل کریں گے اسی اثناء میں کہ وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے تو ایک اعلان کرنے والا کہے گا: دجال نکل چکا ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر لوٹ آئیں گے۔

مسلم عن ابی هریرة، مر ۳۸۷۷۵

۳۸۷۸۱.....میں تمہیں تین دجالوں سے ڈراتا ہوں، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے ہمیں کانے اور جھوٹے دجال کا حال تو بتا دیا یہ تیسرا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص کسی قوم میں نکلے گا جس کے پہلے اور پچھلے لوگ ہلاک ہوں گے ان پر لعنت فتنہ میں قائم رہے گی جسے خارقہ کہا جائے گا وہ چوتے والا دجال ہے اللہ کے بندوں کو کھائے گا مجمہ نے فرمایا: وہ سفیدی میں سب لوگوں سے جدا ہوگا۔

ابن خزیمه، حاکم وتعقب، طبرانی عن العداء بن خالد

۳۸۷۸۲.....دجال کی ایک آنکھ انگور کی طرح ہوگی گویا وہ سبز شیشہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگو۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، ابن منیع والرویانی، ابن حبان، ابن ابی شیبه عن ابی بن کعب

۳۸۷۸۳ تمہارے بعد بے حد جھوٹا گمراہ کن ہوگا جس کا سر پیچھے سے لٹوں میں ہوگا تین مرتبہ فرمایا، اور وہ کہے گا: میں تمہارا رب ہوں جو کہے گا کہ تو جھوٹا ہے ہمارا رب نہیں البتہ اللہ ہمارا رب ہے ہمارا اسی پر بھروسا ہے اور اسی کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، تو وہ اس تک نہیں پہنچ سکے گا۔ مسند احمد، والخطیب عن رجل من الصحابہ

۳۸۷۸۴ خبردار! ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور اس نے آج کھانا کھالیا، میں تم سے ایک اہم بات کررہا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کی۔ وہ یہ کہ اس کی دائیں آنکھ سپاٹ ہوگی آنکھ ابھرے ہوئے ڈھیلے والی ہوگی مخفی نہیں ہوگی، گویا دیوار پر رینٹ ہے اور بائیں جیسے چمکتا ستارہ، اس کے ساتھ جنت وجہنم جیسی چیز ہوگی آگ سبز باغ اور جنت گرتا لو دھوئیں والی ہوگی۔

خبردار! اس کے آگے دو شخص ہوں گے جو دیہات والوں کو ڈرائیں گے جیسے ہی کسی بستی میں پہنچیں گے لوگوں کو ڈرائیں گے جب وہ نکل جائیں گے تو دجال کے (لشکر کے) پہلے لوگ داخل ہوجائیں گے وہ مکہ ومدینہ کے سوا ہر بستی میں داخل ہوگا وہ دونوں اس پر حرام ہیں۔ ایماندار زمین پر پھیلے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کے لئے یکجا کردے گا۔ ان ایمانداروں میں سے ایک شخص اپنے ساتھیوں سے کہے گا: میں ضرور اس شخص کے پاس جاؤں گا اسے جانچوں گا کہ کیا یہ وہی ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ڈرایا، یا وہ نہیں، تو وہ رخ پھیر کر چلنے لگے گا، اس کے ساتھی اسے کہیں گے اللہ کی قسم ہم تمہیں اس کے پاس نہیں لے جائیں گے اگر ہم جان لیں کہ وہ تجھے قتل کردے گا تو ہم تمہاری راہ سے ہٹ جاتے ہیں لیکن ہمیں یہ خوف ہے کہ وہ تمہیں فتنہ میں ڈال دے گا، تو مومن آدمی ان کی بات نہیں مانے گا اور اس کے پاس ہی جائے گا، چلتے چلتے اس کے مسلح افراد کے پاس پہنچے گا وہ اسے گرفتار کرلیں گے اس سے پوچھیں گے، تجھے کیا ہوا ہے اور تو کیا چاہتا ہے؟ وہ ان سے کہے گا: میرا دجال کذاب (کے پاس جانے) کا ارادہ ہے، وہ کہیں گے: کیا تو ایسی بات کرتا ہے؟ کہے گا: ہاں، تو وہ دجال کے پاس پیام روانہ کردیں گے: ہم نے ایسی ایسی بات کرنے والے کو پکڑ رکھا ہے اسے مار ڈالیں یا چھوڑ دیں؟ دجال کہے گا: اسے میرے پاس بھیج دو، چنانچہ اسے لے جایا جائے گا یہاں تک کہ دجال کے پاس پہنچ جائیگا جب اسے دیکھے گا تو رسول اللہ ﷺ کی بتائی صورت کے مطابق اسے پہچان لے گا، دجال اس سے کہے گا: تجھے کیا ہے؟ مومن بندہ کہے گا: تو وہی دجال کذاب ہے تیرے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ڈرایا ہے، دجال اس سے کہے گا: (اچھا) تو یوں کہتا ہے! وہ کہے گا: ہاں۔ دجال اسے کہے گا: میری بات مان لے ورنہ میں تیرے دو ٹکڑے کردوں گا۔

(یہ سن کر وہ) مومن بندہ با واز بلند کہے گا: لوگو! یہ خیر سے محروم کذاب ہے جس نے اس کی نافرمانی کی اس کے لئے جنت ہے اور جس نے اس کی بات مانی وہ جہنمی ہے دجال اسے کہے گا: میں تجھے پھر کہتا ہوں: میری بات مان لے ورنہ تیرے دو ٹکڑے کردوں گا: پھر دجال اپنا پاؤں بڑھائے گا اور تلوار اس کی کمر پر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کردے گا، دجال جب یوں کرلے گا تو اپنے ماننے والوں سے کہے گا: بتاؤ! میں اگر اسے زندہ کرلوں تو تمہیں یقین نہیں ہوجائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، چنانچہ وہ اس کے ایک ٹکڑے کو مارے گا یا اپنے پاس والی مٹی مارے گا تو وہ سیدھا کھڑا ہوجائیگا۔ جب اس کے ماننے والے اسے دیکھیں گے تو اس کی تصدیق کریں گے اور انہیں یقین ہوجائے گا کہ یہی ان کا رب ہے تو اس کی بات مانیں گے اور اس کی پیروی کرلیں گے۔

پھر وہ مومن سے کہے گا: کیا تیرا مجھ پر (اب بھی) ایمان نہیں؟ مومن اس سے کہے گا: اب تو مجھے تیرے بارے میں پہلے سے زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی، پھر لوگوں میں اعلان کرے گا: خبردار! یہی خیر سے محروم دجال ہے۔ جس نے اس کا کہا مانا وہ جہنم میں جائے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ جنت میں جائے گا دجال کہے گا: اس کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے! تم میری بات مان لو ورنہ میں تمہیں ذبح کردوں گا یا جہنم میں ڈال دوں گا، مومن کہے گا: اللہ کی قسم! میں کبھی تیری بات نہیں مانوں گا، تو اسے لٹانے کا حکم دیا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسلی تک تانبے کے دو پتر بنادے گا (دجال) اسے ذبح کرنے لگے گا لیکن نہ کرسکے گا اور نہ قتل کے بعد اب اس پر اس کا بس چل سکے گا، تو اسے ہاتھ پاؤں سے پکڑ کر جنت میں پھینک دے گا جو گرد وغبار اور دھواں ہوگا جسے وہ جہنم سمجھ رہا ہوگا۔ تو یہ شخص میری امت میں سے درجہ میں میرے سب سے زیادہ نزدیک ہوگا۔ حاکم عن ابی سعید

۳۸۷۸۵ ہر نبی نے اپنی امت سے دجال کا حال بیان کیا ہے اور (تم سے) ضرور اس کا ایسا حلیہ بیان کروں گا، جو مجھ سے پہلے کسی (نبی)

نے بیان نہیں کیا: وہ کانا ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

مسند احمد وابن منیع وابونعیم فی المعرفة، سعید بن منصور عن داؤد بن عامر بن سعد ابن مالک عن ابیه عن جده

۳۸۷۸۶..... مجھ سے پہلے ہر نبی نے دجال کا حال اپنی امت سے بیان کیا ہے اور میں اس کا ایسا نقشہ تمہارے سامنے پیش کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں کیا وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے مبرٰی ہے اس کی داہنی آنکھ (گویا) پھولا انگور ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۳۸۷۸۷..... مجھ سے پہلے ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور اس کی دائیں آنکھ میں ناخنہ ہوگا اس کی محراب سر کی جگہ ''کافر'' لکھا ہوگا۔ اس کے ساتھ دووادیاں ہوں گی، ایک جنت، دوسری جہنم، تو اس کی جنت جہنم ہے اور جہنم جنت، نیز اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو نبیوں کی طرح ہوں گے ایک اس کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف اور یہ لوگوں کے لئے فتنہ ہوگا۔

وہ کہتا پھرے گا: کیا میں تمہارا رب نہیں، کیا میں زندہ مردہ نہیں کرتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا تو نے جھوٹ کہا، لیکن اس کی یہ بات کوئی بھی نہ سن سکے گا لوگ سمجھیں گے اس نے دجال کی تصدیق کی ہے اور یہ فتنہ ہوگا، پھر وہ چلتے چلتے مدینہ کے پاس پہنچے گا لیکن اسے داخلے کی اجازت نہیں ملے گی تو وہ کہے گا: یہ اس شخص (محمد ﷺ) کی بستی ہے پھر وہ چلتے چلتے شام تک پہنچ جائے گا وہاں اللہ تعالیٰ اسے افیق کے آخر میں ہلاک کردیں گے۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمدوالبغوی، طبرانی، ابن عساکر، عن سفینة

۳۸۷۸۸..... ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، وہ کانا ہوگا اس کی آنکھ کا ڈھیلا ابھرا ہوگا مخفی نہیں ہوگا گویا کسی دیوار پر ریسنٹ ہے اور اسکی بائیں آنکھ گویا چمکتا ستارہ ہے اس کے ساتھ جہنم وجنت جیسی چیز ہوگی اس کی جنت گردآلود دھواں دار ہوگی اور اس کا جہنم سبز باغ ہوگا۔ اس سے پہلے دو شخص ہوں گے جو بستی کے لوگوں کو ڈرائیں گے جب وہ کسی بستی سے نکلیں گے کہ (دجالیوں کے) پہلے لوگ داخل ہوجائیں گے پھر دجال ایک شخص پر مسلط ہوگا اس کے علاوہ کسی پر اس کا بس نہیں چلے گا، وہ اسے ذبح کرکے لاٹھی مار کے کہے گا: اٹھ! وہ اٹھے گا، اپنے ساتھیوں سے (دجال) کہے گا: تمہاری کیا رائے ہے؟ تو وہ اس کے لئے شرک کی گواہی دیں گے تو جسے ذبح کیا تھا وہ کہے گا: لوگو! یہ خیر سے محروم دجال ہے، جس سے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ڈرایا تھا اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی ہے۔ تو دجال اسے دوبارہ ذبح کرکے اپنی لاٹھی سے مار کر کہے گا: اٹھ! وہ اٹھ کھڑا ہوگا، (دجال) اپنے ساتھیوں سے کہے گا: تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ اس کے لئے شرک کی گواہی دیں گے تو مذبوح شخص کہے گا: لوگو! یہ وہی خیر سے محروم دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ڈرایا تھا، مجھے تیرے بارے زیادہ بصیرت حاصل ہوچکی ہے، تو دجال اسے چوتھی مرتبہ ذبح کرنے آگے بڑھے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی گردن پر تانبے کا پتر الگادے گا دجال ذبح کرنا چاہے گا لیکن ذبح نہ کرسکے گا۔ عبد بن حمید، ابویعلی، ابن عساکر عن ابی سعد

۳۸۷۸۹..... اگر دجال نکلا اور میں زندہ رہا تو میں تمہارے لئے اس کا مقابلہ کرنے کو کافی ہوں، اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے وہ اصبہان کے یہودیوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ مدینہ کے پاس آئے گا اور اسکے اطراف میں پڑاؤ کرے گا اس وقت مدینہ کے سات (داخلی) دروازے ہوں گے ہر درے پر دو فرشتے ہوں گے، پھر مدینہ کے برے لوگ اس کی طرف چلے جائیں گے یہاں تک کہ شام فلسطین کے شہر لد کے دروازے پر پہنچ جائے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اسے قتل کردیں گے عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہیں گے آپ کی حیثیت عادل بادشاہ اور منصف حاکم کی ہوگی۔ مسند احمد عن عائشة

۳۸۷۹۰..... میرے ہوتے اگر وہ (دجال) نکل آیا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری عدم موجودگی میں نکلا تو ہر آدمی خود مقابلہ کرے گا اور میری طرف سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر خلیفہ ہے، سن رکھو! اس کی آنکھ سپاٹ ہوگی جیسے وہ عبدالعزیٰ بن قطن خزاعی کی آنکھ ہے، آگاہ رہنا! اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھ لے گا، جو کوئی تم میں سے اس سے ملے تو وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات اس کے سامنے پڑھ دے۔ خبردار! میں نے اس دیکھ لیا وہ شام وعراق کے درمیانی علاقہ میں نکلا، دائیں بائیں پھرا، اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا (تین بار فرمایا) کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنا رہے گا: آپ نے فرمایا: چالیس روز، ایک دن سال جیسا اور ایک دن جمعہ جیسا اور اس کے باقی دن تمہارے ان دنوں کی طرح ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس وقت ہم لوگ نمازیں کیسے پڑھیں گے، کیا ایک دن کی نماز ہوگی یا

اندازہ لگائیں گے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ اندازہ لگاؤ گے۔

طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن عبدالرحمن بن ج بیر ابن نفیر عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ ﷺ ذکر الدجال فقال. فذکرہ

۳۸۷۹۱...... میں دجال کو اس کے حال سے زیادہ جانتا ہوں، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی ایک دیکھنے والے کو سلگتی آگ نظر آئے گی اور دوسری صاف پانی، اگر تم میں سے کوئی اس کا زمانہ پالے تو وہ اس میں غوطہ لگائے اور اس میں سے پیئے جسے وہ آگ سمجھ رہا ہے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا، خبردار دوسری سے بچ کر رہنا کیونکہ وہ فتنہ ہے اور یہ جان لو کہ اس کی پیشانی پر ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر ان پڑھ اور پڑھا لکھا پڑھ لے گا۔ اس کی ایک آنکھ سپاٹ ہوگی اس پر ناخنہ ہوگا۔ اس کا آخری ظہور اردن کے میدان میں افیق کے کنارے سے ہوگا اور ہر وہ شخص جس کا اللہ اور آخرت پر ایمان ہوگا وہ اردن کے میدان میں ہوگا، وہ تین تہائی مسلمان قتل کردے گا تین تہائی چھوڑ دے گا رات ہوگی تو مسلمان ایک دوسرے سے کہیں گے تمہیں کس بات کا انتظار ہے اپنے بھائیوں پر اپنے رب کی رضامندی کے اصرار کا؟ جس کے پاس فالتو کھانا ہو وہ اپنے بھائی کو پہنچادے اور صبح ہونے تک نماز پڑھتے رہو نماز میں جلدی کرو اور دشمن کا سامنا کرو۔

جب وہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں گے تو عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، جوان کے امام ہوں گے اور انہیں نماز پڑھائیں گے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمائیں گے میرے اور اللہ کے دشمن (دجال) کے درمیان والا دروازہ کھول دو، تو وہ ایسے پگھلے گا جیسے دھوپ میں کھال پگھلتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان پر مسلط کردے گا جو انہیں قتل کریں گے یہاں تک کہ حجر و شجر پکاریں گے، اللہ کے بندے رحمٰن کے بندے، اے مسلمان! یہ یہودی ہے اسے قتل کرو، اللہ تعالیٰ انہیں فنا کردے گا اور مسلمانوں کو غلبہ دے گا پھر وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں اور جزیہ ختم کردیں گے وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو کھول دے گا ان کا پہلا گروہ بحیرہ سے پئے گا آخری ریلہ آئے گا تو وہ خشک کر چکے ہوں گے اس میں ایک قطرہ بھی نہیں چھوڑیں گے وہ کہیں گے ہم اپنے دشمنوں پر چھا گئے، یہاں کبھی پانی کا نام ونشان تھا۔ پھر اللہ کے نبی آئیں گے آپ کے ساتھی آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ یہ لوگ فلسطین کے کسی شہر میں داخل ہوجائیں گے جسے لد کہا جائے گا۔ (یاجوج ماجوج) کہیں گے: ہم زمین والوں پر غلبہ پاچکے چلو اب آسمان والوں سے نمٹیں! اس وقت اللہ کا نبی اللہ سے دعا کرے گا تو ان کے گلوں میں ایک پھوڑا نکلے گا تو ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا ان کی بدبو سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے لئے بددعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا بھیجے گا جو ان سب کو سمندر میں پھینک دے گی۔ ابن عساکر عن حذیفة

۳۸۷۹۲...... میں تمہیں اس سے یعنی دجال سے ڈراتا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا، لیکن میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی۔ تم جان لوگے کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمر

۳۸۷۹۳...... میں اللہ کے دشمن خیر سے محروم (دجال) کی جگہیں دیکھ رہا ہوں، وہ ادھر رخ کررہا ہے یہاں تک کہ وہاں سے اترے گا، پھرنا کارہ لوگ اس کی طرف چل پڑیں گے مدینہ کے ہر درے پر ایک یا دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ دجال کے ساتھ جنت اور جہنم کی سی دو صورتیں ہوں گی اس کے ساتھ مردوں کے مشابہ شیاطین ہوں گے، جو زندہ آدمی سے کہیں گے: مجھے جانتا ہے میں تیرا بھائی ہوں تیرا باپ ہوں، تیرا رشتہ دار ہوں کیا میں مر نہیں گیا تھا؟ یہ ہمارا رب ہے اس کی بات مان لے، پھر اللہ جو چاہے گا فیصلہ فرمائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک مسلمان بھیجے گا جو اسے خاموش اور لاجواب کردے گا وہ کہے گا: یہ بے حد جھوٹا ہے لوگو! تمہیں دھوکہ نہ ہو یہ بڑا جھوٹا ہے غلط بات کہہ رہا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں، دجال اس سے کہے گا: کیا تو میری پیروی کرے گا؟ تو وہ انکار کردے گا، دجال اس کے دوٹکڑے کردے گا اسے یہ اختیار دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا کیا میں اسے تمہارے لئے لوٹادوں، تو اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا تو وہ پہلے سے زیادہ اس کی تکذیب وتردید کررہا ہوگا اور اسے برا بھلا کہہ رہا ہوگا، وہ کہے گا: لوگو! تم ایک مصیبت اور فتنہ میں پھنسائے گئے ہو اگر یہ سچا ہے تو مجھے دوبارہ مار کر لوٹائے، ورنہ یہ بڑا جھوٹا ہے، وہ اس کے بارے میں حکم دے گا کہ اس کو آگ میں ڈال دیا جائے وہ جنت کی صورت میں ہوگی۔ دجال شام کی جانب نکلے گا۔

طبرانی عن سلمه ابن الاکوع

۳۸۷۹۴ ... اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، میں آخری نبی اور تم آخری امت ہو، وہ یقیناً تم میں نکلے گا اگر وہ میری موجودگی میں نکلا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی خود مقابلہ کرے گا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میری طرف سے خلیفہ ونگہبان ہے۔

وہ شام وعراق کے درمیانی علاقے سے نکلے گا، دائیں بائیں پھرے گا، اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا، کیونکہ وہ کہے گا: میں نبی ہوں، تو میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں اور اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھ لے گا، جو کوئی تم میں سے اسے ملے تو وہ اس کے سامنے تھوک کر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ ایک انسان پر مسلط ہوگا اسے قتل کرنے کے بعد زندہ کرے گا، پھر وہ اس سے تجاوز کرے گا اور نہ کسی اور پر مسلط ہوگا۔

اس کا فتنہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی، تو اس کی جنت، جہنم ہے اور جہنم جنت ہے، تو جو جہنم میں مبتلا کیا جائے وہ اس میں اپنی آنکھیں ڈبوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے، تو وہ اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی۔ اور اس کے چالیس روز ہوں گے، ایک دن سال جیسا اور ایک دن مہینہ کی طرح، اور ایک دن جمعہ کی طرح اور ایک دن باقی دنوں کی طرح، اور اس کے آخری دن سراب (چمکتے ریت) کی طرح ہوں گے آدمی صبح کے وقت شہر کے دروازے پر ہوگا اور شام دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہو جائے گی۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم ان چھوٹے دنوں میں نماز کیسے پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ایسے انداز ولگا لینا جیسے لمبے دنوں میں لگاتے ہو۔ طبرانی عن ابی امامة

۳۸۷۹۵ دجال نکلنے والا ہے اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اس پر سخت ناخنہ ہوگا وہ کوڑھی اور برص والے کو ٹھیک کرے گا، مردوں کو زندہ کرے گا، اور لوگوں سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، جس نے کہہ دیا کہ تو میرا رب ہے وہ فتنہ میں پڑ گیا، اور جس نے کہا میرا رب اللہ ہے اور اسی پر اس کی موت ہوئی تو وہ بچا لیا گیا اب نہ اس کے لئے کوئی فتنہ ہے اور نہ عذاب، جتنا اللہ چاہے گا وہ زمین پر رہے گا، پھر مغرب کی جانب سے عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے محمد ﷺ کی تصدیق کرتے اور ان کی ملت پر قائم رہتے ہوئے دجال کو قتل کریں گے، پھر قیامت قائم ہو جائے گی۔

مسند احمد، طبرانی والرویانی۔ ضیاء عن سمرة

۳۸۷۹۶ ... دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا اور اس پر سخت ناخنہ ہوگا۔ نعیم عن حماد فی الفتن عن انس

۳۸۷۹۷ دجال ہر جگہ پہنچ جانے گا سوائے چار جگہوں کے، مسجد حرام، مسجد نبوی مسجد طور سینا، مسجد اقصیٰ۔ نعیم عن رجال

۳۸۷۹۸ تمہارا رب کانا نہیں جب کہ دجال کانا ہے اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھا لکھا اور ان پڑھ، پڑھ لے گا۔

طبرانی عن ابی بکرة

۳۸۷۹۹ دجال کے بال گھنگھریالے، رنگ انتہائی گورا چٹا ہوگا، اس کا سر درخت کی ٹہنی ہوگا۔ بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اور دوسری جیسا پھولا ہوا انگور کا دانہ، عبدالعزیٰ بن قطن اس کے زیادہ مشابہ ہے زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب اس عیب سے منزہ ہے۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۸۸۰۰ میں نے دجال کو (خواب میں) گورا چٹا، موٹا اور بڑے ڈیل ڈول والا دیکھا، اس کے سر کے بال گویا کسی درخت کی شاخیں ہیں، کانا گویا اس کی آنکھ صبح کا ستارہ ہے خزاعہ کے آدمی عبدالعزیٰ کے زیادہ مشابہ ہے۔ طبرانی عن ابن عباس

۳۸۸۰۱ دجال موٹا بھاری بھرکم جسم والا اور گورا چٹا ہے اس کی ایک آنکھ قائم ہوگی جیسے چمکتا ستارہ، اور اس کے سر کے بال جیسے درخت کی شاخیں ہیں۔ اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ سفید رنگ کے نوجوان ہیں ان کے سر کے بال گھنگریالے نظر تیز، ہلکا جسم اور موسیٰ علیہ السلام کو میں نے دیکھا گندمی رنگ، زیادہ بالوں والے اور بھاری جسم والے ہیں میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا میں نے آپ کے نمایا اعضاء میں سے جسے دیکھا اسے اپنے جسم پر پایا گویا وہ تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) ہیں، جبرائیل نے مجھے کہا: کہ مالک (داروغہ جہنم) کو سلام کریں تو میں نے انہیں سلام کیا۔ مسند احمد عن ابن عباس

۳۸۸۰۲ ...... دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر ان پڑھ اور پڑھا لکھا پڑھ لے گا۔ مسند احمد عن ابی بکرة

۳۸۸۰۳ ...... دجال کو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام لد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ ابن ابی شیبه عم مجمع بن حارث

۳۸۸۰۴ ...... جزیرہ عرب میں تمہاری لڑائی ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے دے گا پھر رومیوں سے تم لڑو گے تو اللہ تعالیٰ ان پر بھی فتح دے گا، پھر اہل فارس سے تمہاری جنگ ہوگی ان پر بھی اللہ فتح دے گا پھر دجال سے تم لڑو گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح دے گا۔

ابن ابی شیبه، حاکم عن نافع بن عتبه بن ابی وقاص

۳۸۸۰۵ ...... اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں ایک بندے کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا جائے گا جس کے لئے زمین کی نہریں اور پھل مسخر کردیئے گئے ہوں گے جو اس کی پیروی کرے گا وہ اسے کھلا کر کافر بنا دے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا اسے محروم رکھ کر عذاب دے گا اس وقت اللہ تعالیٰ مومنوں کی اس سے حفاظت کرے گا جس سے فرشتوں کی حفاظت کرتا ہے یعنی سبحان اللہ سے، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا اور ان پڑھ مسلمان پڑھ لے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت عمیس

۳۸۸۰۶ ...... جنہوں نے مجھے دیکھا وہ ضرور دجال کا زمانہ پالیں گے یا وہ میری موت کے قریب (ظاہر) ہوگا۔ طبرانی عن عبدالله بن بسر

۳۸۸۰۷ ...... بہت سے لوگ یہ کہہ کر دجال کا ضرور ساتھ دیں گے: کہ ہم اسے بتائیں گے کہ وہ کافر ہے اس لئے ساتھ رہیں گے۔ لیکن ساتھ رہتے ہوئے اس کا کھانا کھائیں گے اور اس کے درختوں کا پھل کھائیں گے، جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو سب پر نازل ہوگا۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن عبید ابن عمیر مرسلاً

۳۸۸۰۸ ...... جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اس سے قیامت کے قائم ہونے تک اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے بڑا فتنہ نہیں بھیجا، میں نے اس کے متعلق ایسی دوٹوک بات کی ہے کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہیں کی، اس کا گندمی رنگ ہوگا، اس کی بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اس کی آنکھ پر ناخنہ ہوگا وہ کوڑھی اور برص والے کو بھلا کریگا کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، جو کہہ دے گا: میرا رب اللہ ہے اس کے لئے کوئی فتنہ نہیں اور جو کہے گا: تو میرا رب ہے تو وہ فتنہ میں پڑ گیا جتنا اللہ نے چاہا وہ تم میں رہے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، محمد ﷺ کی تصدیق کریں گے انہی کی شریعت پر ہدایت یافتہ حاکم اور عادل قاضی ہوں گے وہی دجال کو قتل کریں گے۔ طبرانی عن عبدالله بن مغفل

۳۸۸۰۹ ...... تم اس کے بارے میں پوچھ رہے ہو! تمہیں اس کا زمانہ نہیں ملے گا جب تک میراث تقسیم نہیں ہوتی اور غنیمت پر خوش نہیں ہوا جاتا دجال نہیں نکلے گا۔ طبرانی عن المغیرة

۳۸۸۱۰ ...... دجال کے بارے میں تمہیں اشتباہ نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں وہ نکلے گا اور زمین میں چالیس دن رہے گا کعبہ، بیت المقدس اور مدینہ کے علاوہ ہر جگہ جائے گا۔ مہینہ جمعہ کی طرح، جمعہ دن جیسے ہوگا اور اس کے ساتھ جنت و دوزخ ہوگا اس کی جنت، دوزخ ہے اور دوزخ جنت ہے، اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ وہ ایک شخص کو بلائیگا جس پر اللہ تعالیٰ اسے مسلط نہیں کرے گا، کہے گا: تو میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہے گا: تو اللہ کا دشمن تو جھوٹا دجال ہے، وہ آرا منگوائے گا اور اسے اس کے سر کے برابر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، وہ زمین پر گر پڑے گا، پھر اسے زندہ کرے گا، کہے گا: تو میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں پہلے زیادہ بصیرت نہ تھی، تو اللہ کا دشمن دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی چنانچہ دجال اپنی تلوار لے کر اس کی طرف بڑھے گا لیکن کچھ کر نہ سکے گا تو کہے گا: اسے مجھ سے دور کردو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۸۸۱۱ ...... دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ قیام قیامت تک نہیں ہوگا ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے اور میں تمہیں اس کی ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بتائی وہ کانا ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔ حاکم عن جابر

۳۸۸۱۲ ...... مجھے تمہارے باہمی فتنے دجال کے فتنہ سے زیادہ خوفناک لگتے ہیں جب کہ ہر چھوٹا بڑا فتنہ دجال کے فتنے کے سامنے سرنگوں ہوگا جو اس سے پہلے فتنہ سے نجات پا گیا وہ اس سے بھی نجات پا جائے گا، وہ کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا۔

مسند احمد، ابو یعلی، رزین، ابن حبان والرویانی، ضیاء عن حذیفة

۳۸۸۱۳ ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، وہ کانا ہوگا اور میرا رب اس عیب سے منزہ ہے اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر ان پڑھ اور پڑھا لکھا پڑھ لے گا، اس کے ساتھ جنت وجہنم ہوگا، اس کی جنت، جہنم ہے اور اس کا جہنم جنت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۳۸۸۱۴ تم کافروں سے لڑتے رہوگے یہاں تک کہ تمہارے باقی لوگ دجال سے ہزاردن پر لڑیں گے تم لوگ غربی جانب اور وہ مشرقی جانب ہوں گے۔ طبرانی فی الاوسط، البغوی عن نهیک ابن ضریم ویقال صریم وماله غیره

۳۸۸۱۵ ...... ایسا نہ کرو، کیونکہ اگر میں تم لوگوں میں زندہ رہا اور وہ نکل آیا تو اللہ تعالیٰ میری وجہ سے تمہاری کفایت کے لئے بہت ہے اور اگر میری وفات کے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی وجہ سے تمہاری کفایت کرے گا، ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا، میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، وہ کانا ہوگا جب کہ اللہ اس عیب سے پاک ہے۔

خبردار! خیر سے محروم دجال کی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور کا دانہ ہے۔ طبرانی عن ام سلمة

۳۸۸۱۶ ...... جب تک مومن کی روح کا نکلنا کسی چیز سے زیادہ محبوب نہیں ہوجاتا، دجال نہیں نکلے گا۔ حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

۳۸۸۱۷ ...... جب تک لوگ دجال کے ذکر سے غافل نہیں ہوجاتے دجال نہیں نکلے گا یہاں تک کہ ائمہ منبروں پر اس کا ذکر چھوڑ دیں گے۔

نسائی وابن قانع عن المصعب ابن جثامة

۳۸۸۱۸ ...... لوگو! میں ایک انسانی رسول ہوں، میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اگر تمہیں پتہ چلا کہ میں نے اپنے رب کے پیغامات کی تبلیغ میں کوئی کوتاہی کی تو مجھے خبردار کردینا۔ تو میں اپنے رب کے پیغامات کو جیسا پہنچانے کا حق ہے پہنچاؤں، حمد وصلوۃ کے بعد! کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس سورج وچاند کا گرہن اور ستاروں کا اپنے مقامات سے ہٹ جانا زمین کے بڑے لوگوں کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے تو انہوں نے جھوٹ کہا، یہ اللہ کی نشانیاں ہیں اس سے اپنے بندوں کو آگاہ کرتا ہے تاکہ دیکھے کون توبہ کرتا ہے۔

میں نے اپنی اس جگہ نماز پڑھتے دیکھ لیا ہے کہ تم اپنی دنیا میں اپنی آخرت سے نہیں مل سکتے اور نہ قیامت قائم ہوگی جب تک تیس دجال ظاہر نہ ہوجائیں جن کا آخری کانا دجال ہوگا۔ اس کی بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی گویا وہ ابویحییٰ کی آنکھ ہے جب وہ نکلے گا تو یہ خیال کرتا ہوگا کہ وہ اللہ ہے جس نے اس کی تصدیق کی اور اس پر ایمان لے آیا تو اسے اس کا کوئی گزشتہ نیک عمل فائدہ نہیں دے گا، اور جس نے اس کا انکار کیا اور اس کی تکذیب کی تو اس کے گزشتہ کسی گناہ کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ وہ ساری زمین پر چھا جائے گا، حرم اور بیت المقدس میں نہیں آسکے گا۔ وہ لوگوں کو ہنکا کر بیت المقدس لائے گا ان کا سخت محاصرہ ہوگا۔ اور وہ بڑی پریشانی میں مبتلا ہوں گے صبح ہوگی تو عیسیٰ علیہ السلام ان میں ہوں گے اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکر کو شکست دے گا یہاں تک کہ دیوار کی بنیاد اور درخت کی شاخ پکار کر مسلمانوں سے کہے گی: یہ میرے پیچھے کافر چھپا ہے اسے قتل کرو! اور یہ ہرگز نہیں ہوگا یہاں تک کہ جب تمہاری یہ حالت ہو کہ تمہارے دلوں میں تمہاری عظمت ہو اور تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرو: کیا تمہارے نبی نے تم سے اس کا کوئی ذکر کیا ہے اور جب پہاڑ اپنی جگہیں چھوڑ دیں پھر اس کے بعد قبض (ارواح) یعنی موت ہوگی۔ مسند احمد،

ابویعلی وابن خزیمه ولطحاوی، ابن حبان وابن جریر، طبرانی، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان ج۳ ص ۳۳۸، سعید بن منصور عن سمرة

۳۸۸۱۹ ...... دجال اس وقت نکلے گا جب دین میں کمزوری اور علم میں زوال ہوگا، اس کی چالیس راتیں ہوں گی جن میں وہ زمین پر پھرے گا، اس زمانے کا ایک دن سال کی طرح کا اور ایک دن مہینے جیسا اور ایک جمعہ جیسا اور باقی دن تمہارے دنوں جیسے ہوں گے، اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر سوار ہوگا، اس کے کانوں کی چوڑائی چالیس گز ہوگی۔ وہ (دجال) لوگوں سے کہتا پھرے گا! میں تمہارا رب ہوں، وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب اس عیب سے پاک ہے اس کی پیشانی پہ ک، ف، ر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ ایماندار پڑھ لے گا وہ مکہ ومدینہ کے سوا ہر جگہ جائے گا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اس کے لئے حرام قرار دے دے گا، ان کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہوں گے، اس کے ساتھ روٹی کے پہاڑ ہوں گے، جب کہ لوگ فقر وفاقہ میں مبتلا ہوں گے صرف وہ لوگ خوش حال ہوں گے جو اس کی پیروی کریں گے۔

اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی مجھے ان دونوں کا اس (دجال) سے زیادہ علم ہے ایک نہر جسے وہ جنت کہے گا اور ایک نہر جسے وہ جہنم کہے گا،

جسے وہ اپنی جنت میں داخل کرے گا وہ جہنم ہوگی اور جسے اپنی جہنم میں داخل کرے گا وہ جنت ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شیاطین بھیجے گا جو لوگوں سے باتیں کریں گے اس کے ہمراہ بہت بڑا فتنہ ہوگا، اس کو حکم دے گا تو بارش ہو جائے گی جو لوگوں کو نظر آئے گی ایک شخص کو قتل کرکے زندہ کرے گا یہ بھی لوگوں کی نظر کا کھیل ہوگا، اس کے علاوہ کسی پر اس کا بس نہ چلے گا۔

لوگوں سے کہے گا: لوگو! ایسا رب ہی نہیں کرتا؟ مسلمان لوگ شام میں جبل دخان کی طرف بھاگ جائیں گے وہ آکر ان کا محاصرہ کرکے انہیں سخت محنت ومشقت میں ڈالے گا پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے وہ سحری کے قریب آواز دیں گے، لوگو! جھوٹے خبیث کی طرف کیوں نہیں نکلتے ہو، لوگ کہیں گے، یہ کسی جن کی آواز ہے، جب وہاں پہنچے تو کیا دیکھیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

پھر نماز قائم ہوگی ان سے کہا جائے گا: روح اللہ! آپ آگے ہوں، وہ فرمائیں گے: تمہارا امام آگے ہو اور وہ نماز پڑھائے، جب فجر کی نماز پڑھ چکے گے تو اس (دجال) کی طرف نکلیں گے اللہ کا دشمن جب انہیں دیکھے گا تو یوں پگھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے چلیں گے اور اسے قتل کردیں گے یہاں تک کہ شجر وحجر پکاریں گے: روح اللہ! یہ یہودی ہے آپ اس کے پیروکاروں میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گے سب کو قتل کردیں گے۔ مسند احمد، ابن خزیمه، ابو یعلی، حاکم، ضیاء عن جابر

۳۸۸۲۰..... دجال اصبہان کے یہودیوں سے نکلے گا یہاں تک کہ وہ کوفہ آئے گا اور اس کے ساتھ مدینہ، طور، یمن اور قزوین کی ایک ایک قوم مل جائے گی، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! قزوین کی کون سی قوم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے آخر میں ایک قوم ہوگی جو دنیا سے بے رغبت ہوکر دنیا سے نکلے گی، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ایک قوم کو کفر سے لوٹا کر ایمان کی طرف لائے گا۔

الخطیب فی فصائل قزوین والرافع عن ابن عباس

۳۸۸۲۱..... دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ ستر ہزار جولا ہے۔ (بے وقوف) ہوں گے ان کا سب سے عقلمند آگے آگے، دیہات دیہات کہتا ہوگا۔

الدیلمی عن علی

۳۸۸۲۲..... دجال خراسان نامی زمین سے نکلے گا جو قوم اس کی پیروی کرے گی ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

ابن جریر فی تهذیبه عن ابی بکر

۳۸۸۲۳..... دجال مشرق کی جانب اصبہان نامی زمین سے نکلے گا وہ ایسی قوم ہوگی جن کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۳۸۸۲۴..... دجال اصبہان کی جانب سے نکلے گا۔ طبرانی عن عمران ابن حصین

۳۸۸۲۵..... کانا دجال اصبہان کے یہودیوں سے نکلے گا، پیدائشی طور پر اس کی آنکھ نہ ہوگی اور دوسری چمکتے ستارے جیسی ہوگی، خون آلود ہوگی، وہ دھوپ میں کوئی چیز بھونے گا پرندے گردش سے تین چیخیں ماریں گے جنہیں مشرق ومغرب والے سنیں گے اس کا ایک گدھا ہوگا جس کے کانوں کے درمیان چوڑائی چالیس گز ہوگی، ہر ہفتہ وہ ہر جگہ پہنچ جائے گا اس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے ایک میں درخت، پھل اور پانی ہوگا، اور ایک میں دھواں اور آگ ہوگی، کہے گا: یہ جنت ہے یہ جہنم۔ حاکم ج ۴ ص ۵۲۸ وابن عساکر عن ابن عمرو

۳۸۸۲۶..... کانا دجال اصبہان کے یہودیوں سے ظاہر ہوگا، اس کی دائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اور دوسری جیسے ستارہ۔

سمویه، حاکم عن ابن عمر عن حذیفة

۳۸۸۲۷..... تمہارے باقی لوگ نہر اردن پر دجال سے جنگ کریں گے تم لوگ مشرقی جانب اور وہ مغربی جانب ہوں گے۔

ابن سعد عن نهیک بن صریم اسکونی

۳۸۸۲۸..... میری امت میں ایک گروہ ہوگا جو اللہ اور قرآن کا انکار کریں گے جب کہ انہیں اس کا علم وشعور نہیں ہوگا جیسے یہود ونصاریٰ نے کفر کیا کچھ تقدیر کا اقرار کریں اور کچھ انکار کریں گے وہ کہیں گے: بھلائی اللہ کی طرف سے اور شر ابلیس کی طرف سے ہے اسی عقیدہ پر قرآن پڑھیں گے ایمان ومعرفت کے بعد قرآن کا انکار کریں گے میری امت ان سے دشمنی، بغض اور جدال پائے گی۔ وہ لوگ اس امت کے بے

دین لوگ ہیں ان کے زمانے میں بادشاہ کاظلم ہوگا، ان پر ظلم، افسوس اور ان پر نشانات کا افسوس! پھر اللہ تعالیٰ طاعون بھیجے گا اور ان کی اکثریت فنا ہوجائے گی، پھر زمین میں دھنساؤ ہوگا جس میں ان کے بہت تھوڑے لوگ بچیں گے۔ اس زمانے میں مسلمان کی خوشی کم اور اس کا غم زیادہ ہوگا پھر صورتیں بگڑیں گی، اللہ تعالیٰ ان کے عام لوگوں کو بندر وخنازیر بنادے گا۔ ان لوگوں کے بعد جلد ہی دجال نکل آئے گا۔

طبرانی والبغوی عن رافع بن خدیج

۳۸۸۲۹۔۔۔۔مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے: ایک شہر دوسمندروں کے ملنے کی جگہ ہوگا ایک شہر حیرہ میں اور ایک شہر شام میں ہوگا، لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر دجال معمولی لوگوں میں سے نکلے گا اور مشرق کی جانب شکست کھائے گا سب سے پہلا شہر جو اسے ہٹائے گا وہ دوسمندروں کے ملنے کی جگہ والا ہوا وہاں کے باسی تین گروہ بن جائیں گے: ایک گروہ قیام کر کے کہے گا: ہم اس کے اندازہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں وہ کیا چیز ہے، ایک فرقہ دیہاتیوں سے جاملے گا اور ایک فرقہ اس شہر میں چلا جائے جو ان کے قریب ہوگا دجال کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہوں گے ان کے سروں پر تاج ہوں گے زیادہ تر اس کے ساتھ یہودی اور عورتیں ہوں گی۔

پھر ان کے قریبی شہر میں آئے گا تو وہاں کے لوگ تین فرقے بن جائیں گے ایک فرقہ کہے گا: ہم اس کا اندازہ کرتے ہیں دیکھتے ہیں یہ کیا چیز ہے، دوسرا فرقہ دیہاتیوں میں جاسکے گا اور تیسرا فرقہ ان کے قریبی شہر سے جاملے گا پھر وہ شام میں آئے گا تو مسلمان افیق کی گھاٹی میں جمع ہوجائیں گے وہ اپنی مہم بھیجیں گے جو درست رہے گی۔ مسند احمد، ابویعلی ابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص

۳۸۸۳۰۔۔۔۔دجال زمین میں چالیس سال رہے گا سال مہینے کی طرح، مہینہ جمعہ کی طرح اور جمعہ دن کی طرح اور دن آگ میں انگارے کی طرح ختم ہوگا۔ مسند احمد وابن عساکر عن اسماء بنت یزید

۳۸۸۳۱۔۔۔۔دجال مرقناۃ کی دلدلی زمین سے نکلے گا اس کی طرف زیادہ نکلنے والے لوگ عورتیں ہوں گی یہاں تک کہ آدمی لوٹے گا تو اپنے دوست، ماں، بیٹی، بہن اور پھوپھی کو مضبوطی سے باندھ دے گا کہ کہیں اس کی طرف نہ چل دے۔ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس پر مسلط کردے گا جو اسے اور اس کی جماعت کو قتل کرڈالیں گے اور یہ حال ہوگا کہ یہودی درخت یا پتھر تلے چھپے گا تو درخت یا پتھر کہے گا: اے مسلم! یہ میرے نیچے یہودی ہے اسے مارڈال۔ مسند احمد، طبرانی عن ابن عمر

۳۸۸۳۲۔۔۔۔دجال آئے گا اور مکہ ومدینہ کے علاوہ ساری زمین پر پھرے گا جب مدینہ کے قریب آئے گا تو مدینہ کے ہر درے پر فرشتوں کی جماعت پائے گا پھر وہ دلدلی کنارے کے پاس آئے گا اپنا خیمہ لگائے گا تو مدینہ تین بار کانپے گا تو ہر منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلے جائیں گے۔

بخاری، مسلم عن انس

۳۸۸۳۳۔۔۔۔چھٹکارے کا دن، کیا چھٹکارے کا دن! چھٹکارے کا دن، کیا چھٹکارے کا دن! چھٹکارے کا دن، کیا چھٹکارے کا دن (تین بار فرمایا) کسی نے عرض کیا: چھٹکارے کا دن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: دجال آئے گا اور احد پر چڑھے گا وہاں سے جھانک کر مدینہ کی طرف دیکھے گا اور اپنے ساتھیوں سے کہے گا: کیا تمہیں یہ سفید محل نظر آرہا ہے؟ یہ احمد (ﷺ) کی مسجد ہے پھر وہ مدینہ آئے گا تو اس کے درے پر تلوار سونتے ایک فرشتہ پائے گا، پھر وہ دلدلی زمین کے پاس آکر خیمہ زن ہوگا، تو مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو مدینہ میں کوئی منافق مرد وعورت اور کوئی فاسق مرد وعورت نہیں رہے گی سب اس کی طرف چلے جائیں گے تو چھٹکارا پالے گا یہ چھٹکارے کا دن ہے۔ مسند احمد، حاکم عن محجن ابن الادرع

۳۸۸۳۴۔۔۔۔دجال لد کے دروازے کے پاس سترہ گز پر قتل کیا جائے گا۔ ابن عساکر عن مجمع بن جاریۃ

ابن صیاد

مدینہ کا ایک مجذوب، یہودی جس کے متعلق لوگوں میں مشہور ہوگیا تھا کہ دجال یہی ہے کیونکہ وہ عجیب وغریب حرکات کرتا تھا، اکثر نخلستانوں میں چھپا رہتا، راستہ میں جسم پھولا کر راستہ بند کردیتا بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو تو اس کے دجال ہونے کا یقین ہوگیا تھا۔ مشکوۃ

۳۸۸۳۵.....اگر یہ وہی ہے تو تم ہرگز اس پر مسلط نہیں کیے جاؤ گے اور اگر وہ نہیں تو تمہیں اس کے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔
مسند احمد، مسلم عن ابن عمر

''الاکمال''

۳۸۸۳۶.....آپ علیہ السلام نے ابن صیاد سے فرمایا: اے تیرے کی! تجھے ہرگز عزت نصیب نہ ہو۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمر، بخاری عن ابن عباس، طبرانی عن السید الحصین، مسند احمد والرویانی، ضیاء عن ابی ذر، مسلم عن مسعود عن ابی سعید

۳۸۸۳۷.....ابن صیاد کا نکلنا ایک غصہ کی وجہ سے ہے جو وہ غصہ ہوگا۔طبرانی عن حفصة

۳۸۸۳۸.....اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس کے (دشمن و قاتل) نہیں، اس کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں اور اگر یہ وہ نہیں تو تمہیں کسی ذمی کو قتل کرنا جائز نہیں۔(مسند احمد ضیاء عن جابر کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں ابن صیاد کو قتل کردوں۔تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

۳۸۸۳۹.....اسے چھوڑو اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خوف ہے تو تم ہرگز اس کے قتل پر مسلط نہیں کئے جاؤ گے۔(مسلم عن ابن مسعود کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے ابن صیاد کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔)

''حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول''

۳۸۸۴۰.....اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تم میں اتریں گے اور تمہارے امام ہوں گے۔مسلم عن ابی هريرة

۳۸۸۴۱.....اللہ کی قسم! عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ضرور عادل بادشاہ بن کر اتریں گے۔پھر ضرور صلیب کو توڑیں گے اور ضرور خنزیر کو قتل کریں گے اور لازما جزیہ ختم کردیں گے، اونٹنیاں ایسے چھوڑ دی جائیں گی ان کے لئے (زکوٰۃ وصولی کی) کوشش نہیں جائے گی بغض و کینہ باہمی بغض وحسد ضرور ختم ہوگا، اور لوگ مال کی طرف بلائے جائیں گے لیکن اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔مسلم عن ابی هريرة

۳۸۸۴۲.....اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم منصف حاکم اور امام عادل بن کر اتریں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کردیں گے جزیہ ختم کردیں گے مال ان کے قبضہ میں ہوگا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة

۳۸۸۴۳.....میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ اترنے والے ہیں جب انہیں دیکھ لو تو پہچان لینا، ان کا قد درمیان، سرخ وسفید رنگ ہوگا کتے ہوئے دوسوتی گولوں کے درمیان اتریں گے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا اگرچہ انہوں نے کوئی پانی والی چیز استعمال نہیں کی ہوگی وہ اسلام کی بنا پر لوگوں سے جنگ کریں گے صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ ختم کردیں گے اور آپ کے زمانے میں اللہ تعالیٰ تمام شریعتیں اور ملتیں ختم کردے گا صرف اسلام کو باقی رکھے گا، مسیح علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اس کے بعد آپ چالیس سال زمین میں رہیں گے پھر آپ کی وفات ہوگی اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ابوداؤد عن ابی هريرة

۳۸۸۴۴.....مسیح علیہ السلام کے بعد والی زندگی کتنی اچھی ہوگی آسمان کو برسنے کی اور زمین کو پیداوار اگانے کی اجازت دی جائے گی یہاں تک کہ اگر تم نے اپنا بیج صفا پر بھی بکھیرا تو وہ اگ آئے گا، آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اسے نقصان نہیں دے گا، اور سانپ کو روندے گا تو وہ اسے نہیں ڈسے گا آپس میں بغض، کینہ اور حسد نہیں ہوگا۔ابوسعید النقاش فی فوائد العراقیین عن ابی هريرة

۳۸۸۴۵.....میری امت کی دو جماعتوں کی اللہ تعالیٰ جہنم سے حفاظت فرمائے گا ایک جماعت جو جہاد ہندوستان کرے گی، اور ایک جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگی۔مسند احمد، نسائی والضياء عن ثوبان

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۰۱۔

نوٹ:...... یہاں پھر نمبر شمار کی غلطی ہے ہم نے کتابی ترتیب کو نہیں بدلا تاکہ آئندہ کی نمبر شماری متاثر نہ ہو۔

۳۸۸۴۵...... اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہی سے ہوگا۔ بیہقی عن ابی ھریرۃ

۳۸۸۴۶...... قیامت تک میری امت کی ایک جماعت حق کی بنا پر لڑتی اور غالب رہے گی عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا: آیئے ہمیں نماز پڑھایئے! آپ علیہ السلام فرمائیں گے نہیں! اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یوں عزت بخشی ہے کہ تم ایک دوسرے کے امیر ہو۔

مسند احمد، مسلم عن جابر

۳۸۸۴۷...... عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی شخص کو دجال پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔ الطیالسی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۷۶۱۔

۳۸۸۴۸...... دجال ضرور تم جیسی یا تم سے بہتر ایک قوم پائے گا اور اللہ تعالیٰ ہرگز اس امت کو رسوا نہیں کرے گا جس کے شروع میں میں (محمد ﷺ) ہوں اور اس کے آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔ الحکیم، حاکم عن جبیر بن نفیر

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۸۷۵۔

۳۸۸۴۹...... ضرور ابن مریم علیہما السلام دجال کو لد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ مسند احمد، عن مجمع ابن حاریۃ

۳۸۸۵۰...... ابن مریم علیہما السلام دجال کو لد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ ترمذی عن مجمع بن جاریۃ

۳۸۸۵۱...... عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ضرور منصف حاکم اور امام عادل بن کر اتریں گے اور ضرور ایک راستہ میں حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کرکے چلیں گے اور ضرور میری قبر پر آکر مجھے سلام کریں گے اور میں ضرور ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:...... الضعیفۃ ۱۴۵۰۔

۳۸۸۵۲...... عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید منارے کے پاس اتریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن اوس بن اوس

۳۸۸۵۳...... اس امت کا بہترین گروہ پہلا اور آخری ہے پہلے میں اللہ کے رسول ﷺ اور آخری میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور اس کے درمیان ایک ٹیڑھا راستہ ہے جو نہ تیرے لائق اور نہ تو ان کے لائق ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن عروۃ بن رویم

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۹۳۰۔

۳۸۸۵۴...... میری امت کے دو شخص عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا زمانہ پائیں گے اور دجال کے زمانے میں شریک ہوں گے۔

ابن خزیمہ، حاکم عن انس

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۶۹۔

الاکمال

۳۸۸۵۵...... عیسیٰ بن مریم روح اللہ تم میں اترنے والے ہیں جب انہیں دیکھنا تو پہچان لینا، کیونکہ وہ درمیانے قد والے سرخ وسفید رنگ والے ہوں گے ان پر گیرو سے رنگے ہوئے دو کپڑے ہوں گے ان کے سر سے پانی ٹپکتا دکھائی دے گا۔ اگرچہ انہوں نے پانی استعمال نہیں کیا ہوگا۔ وہ صلیب توڑ، خنزیر قتل اور جزیہ (ٹیکس) ختم کردیں گے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، اللہ تعالیٰ انہی کے زمانہ میں خیر سے محروم دجال کو ہلاک کریں گے، زمین والوں میں امن وامان پھیل جائے گا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چراگاہوں میں پھریں گے بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور انہیں کوئی نقصان نہ دیں گے آپ علیہ السلام چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۸۵۶۔۔۔۔۔انبیاء ایک خاندان کے بھائی ہیں جن کا باپ ایک اور مائیں جدا جدا ہیں اوران کا دین (اصولی باتوں میں) ایک ہے میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ نزدیک ہوں کیونکہ میری اوران کے درمیان (والے زمانہ میں) کوئی نبی نہیں ہوا۔ وہ اترنے والے ہیں جب انہیں دیکھنا تو پہچان لینا، ان کا قد میانہ، رنگ سرخ وسفید ہوگا ان پر گستے ہوئے دو کپڑے ہوں گے۔ بن دھوئے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا، صلیب توڑ، خنزیر قتل اور جزیہ ختم کردیں گے اسلام کی دعوت دیں گے اسلام کے سوا تمام مذاہب ان کے زمانہ میں ختم ہوجائیں گے شیر اونٹوں کے ساتھ چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چل رہے ہوں گے، بچے سانپوں سے کھیلیں گے اورانہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے آپ چالیس سال رہیں گے پھر انتقال ہوگا اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ مسند احمد عن ابی هریرة

۳۸۸۵۷۔۔۔۔۔میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر لمبی ہوجائے تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے (دنیا میں) میری ملاقات ہوجائے پھر اگر میری وفات جلد ہوگئی تو جس کی ان سے ملاقات ہو وہ میرا اسلام ان تک پہنچادے۔ مسلم عن ابی هریرة

۳۸۸۵۸۔۔۔۔۔وہ (ساری) امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے آغاز میں میں (محمد ﷺ) ہوں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

حاکم عن ابن عمر

۳۸۸۵۹۔۔۔۔۔عیسیٰ علیہ السلام کے بعد والی زندگی بڑی اچھی ہوگی، آسمان کو برسنے کی زمین کو اگانے کی اجازت ہوگی اگر تم نے صفا پر بھی بیج بکھیر دیئے تو وہ اگ آئیں گے کوئی باہمی بغض وحسد نہیں ہوگا یہ حالت ہوگی کہ آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے گا سانپ پر پاؤں رکھے گا تو وہ اسے نہیں ڈسے گا۔ ابو نعیم عن ابی هریرة

۳۸۸۶۰۔۔۔۔۔جب تک عیسیٰ علیہ السلام تم میں منصف حاکم اور عادل بادشاہ بن کر نہیں اترتے قیامت قائم نہیں ہوگی وہ صلیب توڑ، خنزیر ماراور مال قبضہ کرلیں گے تو اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ابن ابی شیبه عن ابی هریرة

۳۸۸۶۱۔۔۔۔۔عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے دروازہ کے پاس سفید مینارے پر دن کی چھ گھڑیاں رہ جائیں گی تو رنگ دار کپڑوں میں اتریں گے ان کے سر سے گویا موتی جھڑ رہے ہیں۔ (تمام، ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ایوب بن نافع بن کیسان عن ابیہ عن جدہ)

۳۸۸۶۲۔۔۔۔۔عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے اتریں گے، صلیب توڑ اور خنزیر مار ڈالیں گے، لوگوں کو ایک دین (اسلام) پر جمع کردیں گے اور جزیہ ختم کردیں گے۔ الدیلمی عن ابی هریرة

۳۸۸۶۳۔۔۔۔۔عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو زمین پر آٹھ سو مرد اور چار سو عورتیں نیک لوگوں میں سے جو گزر چکے اور موجودہ میں سے ہوں گی۔

الدیلمی عن

یاجوج ماجوج کا خروج

۳۸۸۶۴۔۔۔۔۔مسلمان سات سال تک یاجوج ماجوج کے نیزوں اور کمان کی لکڑیاں اوران کی ڈھالیں ایندھن کے طور پر جلاتے رہیں گے۔

ابن ماجه عن النواس

۳۸۸۶۵۔۔۔۔۔آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف ہوگیا ہے اور وہیب نے اپنے ہاتھ سے (۹۰) نوے کا عدسہ بنایا۔

مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة

۳۸۸۶۶۔۔۔۔۔یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی ضرور اس گھر کا حج وعمرہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری عن ابی سعید

۳۸۸۶۷۔۔۔۔۔یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی لوگ بیت اللہ کا حج وعمرہ کریں گے اور کھجوروں کے درخت لگائیں گے۔

عبدبن حمید عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۷۹۸، الضعیفه ۲۳۷۰۔

۳۸۸۶۸ ...... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عربوں کے لئے قریب آچکے شر کی خرابی ہے! آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف ہو چکا ہے اور آپ نے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا، کسی نے عرض کیا: ہم میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہوں گے آپ نے فرمایا: ہاں جب برائی عام ہو جائے۔مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن زینب بنت جحش

۳۸۸۶۹ ...... یاجوج ماجوج روزانہ دیوار کو کھودتے ہیں، جب اس میں سے سورج کی شعاع دیکھتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے: چلو باقی کل کھودیں گے، تو (دوسرے دن) اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے مضبوط کر دیتے ہیں پھر جب سورج کی شعاع دیکھتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے: چلو انشاء اللہ کل کھودیں گے، تو جب لوٹیں گے تو اسے اسی حالت میں پائیں گے پھر اسے کھود کر لوگوں کی طرف آ جائیں گے، پانی (پیکر) خشک کر دیں گے لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے قلعہ بند ہو جائیں گے وہ آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے تو وہ خون آلود ہو کر ان کی طرف لوٹیں گے وہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں کو ہلاک کر دیا اور آسمان والوں پر غالب آ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر نغف کیڑا بھیجے گا جو ان کی گدی میں چپک جائے گا جس سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! زمین کے کیڑے مکوڑے ان کے خون سے موٹے ہوں گے اور ان کے گوشت سے پلیں بڑھیں گے۔مسند احمد، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۸۷۰ ...... یاجوج ماجوج کی عورتیں ہیں جتنا چاہیں ان سے جماع کریں اور درخت ہیں جن میں جتنی چاہیں پیوند کاری کریں، ان میں سے جو بھی مرتا ہے اپنی اولاد میں سے ہزار سے اوپر افراد چھوڑتا ہے۔نسائی عن اوس بن ابی اوس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۰۲۸۔

۳۸۸۷۱ ...... یاجوج ماجوج کو کھولا جائے گا۔ وہ لوگوں کی طرف آئیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ ہر اونچی جگہ سے پھسلتے ہوں گے'' پوری زمین پر (ٹڈی دل) کی طرح چھا جائیں گے، اور مسلمان ان سے بچنے کے لئے اپنے شہروں اور قلعوں میں محفوظ ہو کر اپنے مال مویشی اپنے پاس روک لیں گے، وہ زمین کے پانی پی لیں گے یہاں تک کہ ان کے کچھ لوگ نہر پر سے گزریں گے تو اس کا (سارا) پانی پی لیں گے اور اسے خشک کر کے چھوڑیں گے اور بعد والے جب وہاں سے گزریں گے تو کہیں گے: یہاں بھی کبھی پانی تھا۔

اور جب وہی لوگ رہ جائیں گے جو کسی قلعہ یا شہر میں ہوں گے تو ان میں سے کوئی کہے گا: ان زمین والوں سے تو ہم فارغ ہو گئے، اب آسمان والے رہ گئے ہیں، پھر ان میں سے ایک اپنے نیزے کو ہلائے گا اور آسمان کی طرف پھینک دے گا تو وہ خون آلود ہو کر نیچے آزمائش اور فتنہ کے لئے لوٹے گا، وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں پر ایک کیڑا بھیجے گا جیسے ٹڈی کا کیڑا ہوتا ہے وہ ان کی گردنوں میں نکلے گا تو وہ مردہ پڑے ہوں گے ان کی کوئی آہٹ سنائی نہیں دے گی، تو مسلمان کہیں گے: کیا کوئی شخص ہمارے لئے اپنی جان کی قربانی دے گا تاکہ دیکھے ایسے دشمن کا کیا ہوا؟ تو وہ شخص ان سے علیحدہ ہو کر اپنا محاسبہ کر کے کہ آج اس نے قتل ہو جانا ہے ان کی طرف اترے گا، تو انہیں ایک دوسرے پر پڑے مردہ پائے گا: وہ اعلان کرے گا: مسلمانو! خوشخبری ہو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری دشمن سے کفایت کر دی ہے چنانچہ وہ اپنے شہروں اور قلعوں سے اپنے مویشی ہنکاتے ہوئے نکلیں گے تو ان کی خوراک ان (یاجوج ماجوج) کے گوشت ہوں گے جس سے وہ ایسے تندرست و تناور ہوں گے جیسے انہیں کوئی خاص نبات مل گئی ہو۔مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

الاکمال

۳۸۸۷۲ ...... یاجوج ماجوج اولاد آدم ہے اگر انہیں چھوڑ دیا تو لوگوں کی گزران زندگی بگاڑ دیں گے اور ان میں سے جو بھی مرتا ہے تو ہزار سے اوپر اپنی اولاد چھوڑ کر مرتا ہے ان کے پیچھے تین امتیں ہیں۔

تاویل، تاریس ومنسک، عبد بن حمید فی التفسیر وابن المنذر، طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ، بیھقی فی البعث عن ابن عمرو

کلام:...... اللآلی ج اص ۵۸۔۵۹۔

۳۸۸۷۳ ... تم لوگ کہو گے: کوئی دشمن نہیں، جب کہ تم دشمن سے لڑتے رہو گے یہاں تک یاجوج آجائیں گے ان کے چہرے چوڑے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی بالوں کی سرخ نہیں ہوں گی، وہ ہر اونچی جگہ سے پھسل رہے ہوں گے، گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں۔

مسند احمد، طبرانی عن خالد بن عبدالله بن حرملة عن خالة

۳۸۸۷۴ ... معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھے یاجوج ماجوج کی طرف بھیجا، میں نے انہیں اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی عبادت کی دعوت دی، تو انہوں نے میری بات ماننے سے انکار کردیا، تو وہ جنات اور اولاد آدم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی جہنم میں ہوں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن ابن عباس

کلام:...... اللآلی ج اص ۵۸۔

۳۸۸۷۵ ... عربوں کے لئے قریب کے شر سے خرابی ہے یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے اور آپ نے دس کا عدد بنایا، کسی نے عرض کیا: ہم میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب برائی پھیل جائے۔ طبرانی عن ام سلمة عن عائشة

۳۸۸۷۶ ... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، قریبی شر سے عربوں کی خرابی ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف ہوگیا ہے اور آپ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے حلقہ (دائرہ) بنایا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب برائی زیادہ ہو جائے۔ ابن ابی شیبه، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن زینب بنت ام سلمه عن ام حبیبه بنت ام حبیبه عن ام حبیبه عن زینب بن جحش. مر برقم ۳۸۸۱۸۔

۳۸۸۷۷ ... سات سال تک مسلمان ان (یاجوج ماجوج) کے ترکش، ان کے نیزوں کے دستوں اور ان کی ڈھالوں کو بطور ایندھن جلائیں گے۔

طبرانی عن النواس

''دابۃ الارض کا نکلنا''

۳۸۸۷۸ ... دابۃ الارض نکلے گا اس کے پاس سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا وہ مومن کے چہرے پر لاٹھی سے اور کافر کی ناک پر انگوٹھی سے نشان لگائے گا، یہاں تک کہ لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے اور کہیں گے یہ مومن ہے، یہ کافر ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن ابی هریرة

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۸۸۱، ضعیف الترمذی ۶۲۲۔

۳۸۸۷۹ ... دابۃ الارض نکلے گا اور لوگوں کی تھوتھنیوں پر نشان لگائے گا پھر وہ تم میں گھل مل جائیں گے یہاں تک کہ آدمی جانور خریدے گا تو اس سے کہا جائے گا: تم نے یہ کس سے خریدا؟ وہ کہے گا: نشان زدہ شخص سے۔ مسند احمد عن ابی امامة

۳۸۸۸۰ ... عمدہ گھوڑوں کی گھاٹی کیا ہی بری ہے؟ دابۃ الارض نکلے گا اور چیخے گا تو مدینہ کے اطراف کے درمیان والے لوگ اس کی آواز سنیں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی هریره

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۱۸ ضعیف الجامع ۲۳۵۲۔

الاکمال

۳۸۸۸۱ ... دابۃ الارض جب نکلے گا تو اس کی اور میری امت کی مثال اس جگہ کی سی ہے جو تعمیر کی گئی اور اس کی دیواریں بلند کی گئیں، اور دروازے بند کردیئے گئے اور اس کے تمام وحشی جانور نکال دیئے گئے، پھر شیر لاکر اس کے درمیان میں چھوڑ دیا گیا، پھر وہ عمارت کانپنے لگی

اور پھٹنے کے قریب ہوگئی اور ہر طرف سے شیر پر گرنے لگی، یہی حال میری امت کا دابۃ الارض کے نکلنے کے وقت ہوگا ان میں سے کوئی بھی بھاگ نہ سکے گا سب اس کے سامنے لا کھڑے کئے جائیں گے۔ اور اسے ہمارے رب کی طرف سے بڑی دسترس حاصل ہوگی۔

ابو نعیم والدیلمی عن سلمان

''آگ کا نکلنا''

۳۸۸۸۲.....قیامت کی پہلی نشانیوں میں سے آگ ہے جو مشرق سے نکلے گی لوگوں کو مغرب کی طرف کرے گی، اور اہل جنت جو سب سے پہلی چیز کھائیں گے تو وہ مچھلی کے جگر کی زیادتی ہے، رہا بچہ کا ماں باپ کے مشابہ ہونا، تو جب مرد کا پانی (نطفہ) عورت کے پانی پر سبقت لے جائے تو وہ (مرد) بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر سبقت حاصل کرلے تو وہ بچہ کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن انس

۳۸۸۸۳.....جب تک حجاز کی زمین سے ایسی آگ نہیں نکل آتی جس سے بصری کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی، قیامت قائم نہیں ہوگی۔

بخاری عن ابی ھریرۃ

''الاکمال''

۳۸۸۸۴.....حضرموت یا بحر حضرموت سے ایک آگ قیامت سے پہلے نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: شام سے نہ نکلنا۔ مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح عن ابن عمر

۳۸۸۸۵.....تمہارے سامنے حضرت موت سے آخری زمانے میں ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی، کسی نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: شام سے نہ نکلنا۔ ابن حبان عن ابن عمر

۳۸۸۸۶.....وہ آگ تمہارا ضرور قصہ ختم کرے گی جو آج وادی برھوت میں بجھی ہوئی ہے لوگوں کو گھیرے گی اس میں دردناک عذاب ہوگا، جانداروں اور اموال کو کھا جائے گی پوری دنیا میں آٹھ دنوں میں پھرے گی، وہ پرندوں اور بادلوں کی طرح اڑے گی، اس کی گرمی دن کی گرمی سے سخت ہوگی آسمان وزمین میں اس کی آواز کوندنے والی بجلی کی طرح ہوگی وہ لوگوں کے سروں کی بنسبت عرش کے زیادہ نزدیک ہوگی، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ مسلمانوں کے لئے سلامتی والی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس وقت مسلمان مرد عورتیں ہوں گی کہاں؟ وہ تو گدھوں سے برے لوگ ہوں گے جانوروں کی طرح صحبت کریں گے ان میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جو ان سے کہے: نہ کرو نہ کرو۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن حذیفۃ بن الیمان

۳۸۸۸۷.....ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، یہاں تک کہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کی طرف ہجرت کریں گے یہاں تک کہ زمین پر صرف برے لوگ رہ جائیں گے ان سے اللہ کی روح (ذات) نفرت کرے گی اور انہیں ان کی زمین پھینک دے گی اور آگ انہیں عدن سے بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے آگ رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ (دوپہر کا آرام) کریں وہ قیلولہ کرے گی ان کے گرے پڑے اس کا حصہ خوراک ہوں گے۔ مسند احمد طبرانی، حاکم عن عمر

۳۸۸۸۸.....ہجرت کے بعد، ہجرت ہوگی ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو تھامنے والے بہترین لوگ ہوں گے۔ اور زمین میں برے لوگ رہ جائیں گے اللہ کی ذات انہیں پھینک دے گی اور ان سے نفرت کرے گی اور آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی۔

مسند احمد، عن ابن عمر، مسند احمد، ابو داؤد، حاکم، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف ابی داؤد ۵۳۴، ضعیف الجامع ۳۲۵۹۔

۳۸۸۸۹۔۔۔ عنقریب سیلاب کے بند سے ایک آگ نکلے گی وہ سست اونٹوں کی چال چلے گی صبح وشام دن کے وقت چلے گی اور رات کو قیام کرے گی، کہا جائے گا آگ چل پڑی لوگو! چلو، آگ کہے گی: لوگو! قیلولہ کرلو، شام کو آگ چلے گی: کہا جائے گا: لوگو! چلو وہ آگ جس تک پہنچ گئی اسے بھسم کردے گی۔

مسند احمد وابو نعیم وتعقب، بیهقی عن رافع بشر السلمی عن ابیه ویقال له: بشیر قال البغوی: ولااعلم له غیره

۳۸۸۹۰۔۔۔ اپنے گھر والوں کو نکال کرلے جاؤ عنقریب یہاں سے ایک آگ نکلے گی جو بصری یعنی سیلاب کے بند کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔حاکم وتعقب عن ابی البداح ابن عاصم عن ابیه

۳۸۸۹۱۔۔۔ بند سیلاب سے اپنے گھر والوں کو نکال لو کیونکہ یہاں سے عنقریب ایک آگ نکلے گی جو بصری کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔

طبرانی عن عاصم بن عدی الانصاری

۳۸۸۹۲۔۔۔ البتہ یہ اسے (مدینہ کو) اس سے اچھی حالت میں چھوڑ جائیں گے، کاش مجھے معلوم ہوجائے کہ یمن کی جانب جبل وراق سے وہ آگ کب نکلے گی جو بصری میں بیٹھے اونٹوں کی گردنیں دن کی روشنی کی طرح روشن کرے گی؟

مسند احمد، ابویعلی، ابن حبان والرویانی، حاکم، ضیاء عن ابی ذر

۳۸۸۹۳۔۔۔ اہل مشرق کی جانب ایک آگ بھیجی جائے گی جو انہیں مغرب کی طرف جمع کرے گی، جہاں وہ لوگ رات گزاریں، رات گزارے اور جہاں وہ قیلولہ کریں قیلولہ کرے گی۔ جو لوگ پیچھے گرے پڑے ہوں گی اس کی خوراک ہوں گے، وہ انہیں سست اونٹ کی رفتار ہانکے گی۔

دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابن عمرو

۳۸۸۹۴۔۔۔ جب تک رکوبہ سے ایک آگ نہیں نکلتی جس سے بصری کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی قیامت قائم نہیں ہوگی۔

ابوعوانه عن ابی الطفیل عن حذیفة ابن سید

۳۸۸۹۵۔۔۔ ہوسکتا ہے تم اسے، اس سے اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ، کاش مجھے پتہ چل جائے کہ جبل وراق سے وہ آگ کب نکلے گی جس سے بصری کے اونٹوں کی گردنیں اس طرح روشن ہوں گی جیسے لوگ دن کے وقت دیکھتے ہیں۔حاکم عن ابی ذر

''سورج کا مغرب سے طلوع ہونا''

۳۸۸۹۶۔۔۔ پہلی نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۴۳، المشتھر ۴۱۔

۳۸۸۹۷۔۔۔ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہولیتا قیامت قائم نہیں ہوگی، جب وہ طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھ کر سب کے سب ایمان لے آئیں گے یہی وقت ہوگا جس میں کسی ایمان لانے والے کو جب پہلے سے مسلمان نہیں ہوا اور نہ اپنے ایمان میں کوئی بھلائی کی، اسے کچھ فائدہ نہیں ہوگا، قیامت ضرور قائم ہوگی جب کہ دو آدمیوں نے (بھاؤ تاؤ کے لئے) کپڑا پھیلایا ہوگا تو نہ وہ اسے خرید بیچ سکیں گے اور نہ لپیٹ سکیں گے، قیامت قائم ہوکر رہے گی جب کہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دھو کر لوٹ رہا ہوگا پھر اسے پی نہیں سکے گا، اور قیامت برپا ہوکر رہے گی جب کہ ایک شخص اپنے حوض کی مرمت کررہا ہوگا تو اسے مزید (بھاگنے کا) موقع نہیں ملے گا، قیامت قائم ہوکر رہے گی جب کہ آدمی نے منہ کی طرف لقمہ اٹھایا ہوگا لیکن اسے کھا نہ سکے گا۔ (بخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)

۳۸۸۹۸۔۔۔ میری امت کے لئے طلوع فجر، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کی نسبت امان ہے۔فردوس عن ابن عباس

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۳۶۲۸، المغیر ۹۰

''الاکمال''

۳۸۸۹.... جب سورج مغرب سے نکلے گا تو ابلیس سجدہ میں گر جائے گا اور چیخ و پکار کر کہے گا: میرے معبود! مجھے حکم دے جسے تو چاہے گا میں سجدہ کروں گا، اس کا لشکر اس کے پاس جمع ہو کر عرض کرے گا: سردار! یہ کیسی آہ وزاری ہے؟ وہ کہے گا: میں نے اپنے رب سے ایک مقررہ مدت تک مہلت مانگی تھی اب یہی وہ وقت ہے، پھر کوہ صفا کی پھٹن سے ایک جانور نکلے گا وہ پہلا قدم انطاکیہ میں رکھے گا اور ابلیس کے پاس آ کر اسے طمانچہ مارے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۳۸۹۰۰.... وہ ہوا آئے گی جس سے اللہ تعالیٰ ہر مومن کی روح قبض کرے گا، پھر مغرب سے سورج طلوع ہوگا یہ وہی نشانی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی الطفیل عن حذیفۃ ابن اسید

۳۸۹۰۱.... وہ ہوا آئے گی جس سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی روح قبض کرے گا پھر مغرب سے سورج طلوع ہوگا یہ وہی نشانی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ حاکم عن ابی شریحۃ، حسن

۳۸۹۰۲.... جانتے ہو یہ (سورج) کہاں جاتا ہے؟ یہ جاتا ہے اور عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے پھر اجازت طلب کرتا ہے اور اسے اجازت مل جاتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ سجدہ کرے گا تو اس سے قبول نہیں کیا جائے گا پھر وہ اجازت طلب کرے گا تو اسے اجازت بھی نہیں ملے گی (بلکہ) اسے کہا جائیگا جہاں سے آیا ہے وہاں لوٹ جا، تو (یوں وہ) مغرب سے طلوع ہوگا۔ (یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے یہی غالب علم والے کا نظام ٹھہرایا ہوا ہے۔'' بخاری عن ابی ذر

۳۸۹۰۳.... سورج عرش کے نیچے چھپتا ہے پھر اسے اجازت ملتی ہے تو وہ لوٹ جاتا ہے تو جس رات اس نے وہ صبح مغرب سے طلوع ہونا ہوگا اسے اجازت نہیں ملے گی صبح کے وقت اسے کہا جائے گا: اپنی جگہ سے طلوع ہو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، کیا انہیں فرشتوں، تیرے رب کے حکم اور تیرے رب کی فضل نشانیوں کے آنے کا انتظار ہے۔'' مسند احمد عن ابی ذر

''صور میں پھونک''

۳۸۹۰۴ صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم عن ابن عمرو

۳۸۹۰۵ صور والے (فرشتے) کی دائیں جانب جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہے۔ حاکم عن ابی سعید

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۴۶۲۔

۳۸۹۰۶..... میں کیسے خوش عیش رہوں جب کہ صور والے (فرشتے) نے صور کو منہ میں رکھا ہے پیشانی جھکائی اور کان لگایا ہوا ہے حکم کا منتظر ہے کہ اسے پھونک مارنے کا کب حکم ملتا ہے؟ تاکہ اس میں پھونک مارے۔ لوگوں نے عرض کیا: ہم کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: کہنا اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اللہ پر ہی ہم بھروسا کیا۔ مسند احمد، ابن حبان، ترمذی، حاکم عن ابی سعید، مسند احمد، حاکم عن ابن عباس، مسند احمد، طبرانی عن زید بن ارقم و ابو الشیخ فی العظمۃ عن ابی ہریرۃ حلیۃ الاولیاء عن جابر و الضیاء عن انس

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۰۸۔

۳۸۹۰۷..... صور پھونکنے والے اپنے ہاتھوں میں دو نرسنگے تھامے انتظار کر رہے ہیں صور والا اسے اپنے منہ میں، جب سے پیدا ہوا، رکھے ہوئے ہے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہو تو پھونک مارے۔ خطیب عن البراء

۳۸۹۰۸ دونوں نفخوں کے درمیان چالیس (سال) کا فاصلہ ہے پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل کرے گا تو لوگ زمین سے ایسے نکلیں گے

جیسے پودے اگتے ہیں انسان کی ہر چیز گل سڑ جائے گی صرف دم کی ہڈی باقی رہے گی اسی سے قیامت کے روز مخلوق کی ترکیب ہوگی۔ بخاری عن ابی ھریرۃ

''الاکمال''

۳۸۹۰۹...... صور پھونکنے والے کی آنکھ مسلسل عرش کی طرف لگی ہے جب سے اسے یہ کام سونپا گیا، تیار کھڑا ہے کہ کہیں اسے پلک جھپکنے سے پہلے حکم دے دیا جائے، گویا اس کی دونوں آنکھیں چمکتے موتی ہیں۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۹۱۰...... میں کیسے خوش عیش رہوں جب کہ صور والے نے نرسنگھا منہ میں تھامے رکھا ہے پیشانی جھکائی، کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے پھونک کا حکم ملے اور وہ پھونک مار دے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: تم کہنا: ہمیں اللہ ہی کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے ہمارا اللہ پر ہی بھروسا ہے۔ سعید بن منصور، مسند احمد، وعبد بن حمید، ترمذی، حسن، ابویعلی، ابن حبان وابن خزیمہ وابو الشیخ فی العظمۃ، حاکم، بیھقی فی البعث، سعید بن منصور عن ابی سعید طبرانی عن زید بن ارقم، مسند احمد کذا، طبرانی فی الاوسط، حاکم، بیھقی فی البعث عن الارقم بن الارقم وقال: کذا فی کتابی ولا ادری منی او ممن حدثنی وقال ایوب بن زید ابن ارقم، سعید بن منصور عن انس. مرعزوہ برقم ۳۸۹۰۶

۳۸۹۱۱...... میں کیسے عیش کی زندگی گزاروں جب کہ صور والے نے نرسنگھا منہ میں رکھا ہے پیٹھ جھکائی اور نظر عرش پر لگائی ہے گویا اس کی دونوں آنکھیں چمکتے موتی ہیں اس نے کبھی نظر نہیں گھمائی اس خوف سے کہ اس سے پہلے اسے حکم ہو جائے۔ الخطیب عن انس

مردوں کا اٹھنا اور جمع ہونا

مردوں کا اٹھنا

۳۸۹۱۲...... اسی طرح تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔ ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن ابن عمرو

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۰۸۹

۳۸۹۱۳...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انسان نے میری تکذیب کی اور اسے اس کا حق نہ تھا، اس نے مجھے برا بھلا کہا جب کہ اسے اس کا حق نہ تھا، اس کی تکذیب کرنا یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں اسے دوبارہ لوٹانے پر جیسے وہ تھا قادر نہیں، اور اس کا مجھے برا بھلا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: میرا نائب (بیٹا) ہے، میں اس سے پاک ہوں کہ اپنے لئے بیوی یا بیٹا بناؤں۔ بخاری عن ابن عباس

۳۸۹۱۴...... کیا تم کسی قوم کی قحط زدہ وادی سے نہیں گزرے، پھر تم وہاں سے گزرو تو وہ سرسبز و شاداب ہو، پھر اس سے گزرو تو وہ خشک ہو پھر گزرا تو سبزہ زار بنی ہو؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی رزین

۳۸۹۱۵...... انسان کی ہر چیز گل سڑ جاتی ہے صرف دم کی ہڈی نہیں گلتی اس سے قیامت کے روز مخلوق بنے گی۔ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۳۸۹۱۶...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے انسان نے مجھے برا بھلا کہا، جب کہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا، اس نے میری تکذیب کی جب کہ اسے میرے جھٹلانے کا کوئی حق نہیں، اس کا میرے کو گالی دینا یہ ہے کہ میرا (بیٹا) نائب ہے جب کہ میں بے نیاز اللہ ہوں اکیلا ہوں، نہ میرا کوئی بیٹا ہے اور نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ کوئی ہم سر ہے اور اس کا میرے کو جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: جیسے اس نے مجھے پہلی مرتبہ بنایا، مجھے نہیں لوٹائے گا، پہلی مرتبہ میرے لئے پیدا کرنا اس کے دوبارہ لوٹانے سے مشکل نہیں۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی ھریرۃ

حشر

اس کی دو قسمیں ہیں۔

قبل از موت ...... دوم بعد الموت

یہ احادیث ان دونوں قسموں سے ملی جلی ہیں۔

۳۸۹۱۷ ...... قیامت کے روز لوگوں کی تین فوجیں ہوں گی، سواروں، کھانے والوں اور ننگھوں کی فوج، ایک فوج کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے اور آگ انہیں جمع کرے گی، ایک فوج چلتی اور بھاگتی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ پشت پر مصیبت ڈال دے گا تو پھر کوئی قتاری (پیٹھ والا) باقی نہیں رہے گا یہاں تک کہ آدمی کے پاس پسندیدہ باغ ہوگا جسے وہ کجاوے والے اونٹ کے بدلے دے دے گا اس پر اسے دسترس نہیں ہوگی۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن ابی ذر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۸۰۱ ضعیف النسائی ۱۱۹۔

۳۸۹۱۸ ...... تمہیں پیدل اور سوار جمع کیا جائے گا اور یہاں سے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور آپ نے شام کی طرف اشارہ کیا۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن معاویہ بن حیدة

۳۸۹۱۹ ...... قیامت کے روز سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو بلایا جائے گا، آپ کی اولاد آپ کو دیکھے گی کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم ہیں، وہ کہیں گے: میں حاضر ہوں اور میری سعادت ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم کی طرف بھیجے جانے والوں میں سے اپنی اولاد کے لوگ نکال لیں! عرض کریں گے میرے رب کتنے نکالوں؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہر سو میں سے ننانوے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب ہم میں سے ہر سو سے ننانوے نکالے جائیں گے تو ہمارا کیا باقی بچے گا؟

آپ نے فرمایا: میری امت (دوسری) امتوں میں کالے بیل پر سفید بال کی طرح ہے۔ بخاری عن ابی ھریرة

۳۸۹۲۰ ...... تمہیں ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا۔ بخاری عن عائشة ترمذی، حاکم عن ابن عباس

۳۸۹۲۱ ...... قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک میل کی مقدار تک پہنچ جائے گا۔ اور لوگ اپنے اعمال کے اعتبار سے پسینے میں (ڈوبے) ہوں گے، کوئی ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کوکھ تک، اور کسی کو (گویا) پسینے کی لگام پڑی ہوگی۔

مسلم عن المقدار بن الاسود

۳۸۹۲۲ ...... جب قیامت کا دن ہوگا تو سورج لوگوں کے اتنا نزدیک کر دیا جائے گا کہ وہ ایک یا دو میل کی مقدار میں ہوگا پھر سورج انہیں گرمائے گا تو ہر کوئی اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینے میں ڈوبا ہوگا، کسی کا پسینہ ٹخنوں تک، کسی کا گھٹنوں تک، کسی کا کوکھ تک اور کسی کو پسینے کی لگام پڑی ہوگی۔

مسند احمد، ترمذی عن المقداد

۳۸۹۲۳ ...... قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ بہے گا یہاں تک کہ زمین میں ان کا پسینہ ستر ہاتھ پھیل جائے گا اور انہیں کانوں تک ڈبو دے گا۔

بخاری عن ابی ھریرة

۳۸۹۲۴ ...... ان میں سے ایک شخص آدھے کانوں تک پسینہ میں شرابور ہوگا۔ بخاری، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر

۳۸۹۲۵ ...... قیامت کے دن کافر کو پسینے کی لگام پڑی ہوگی (تنگ آکر) وہ کہے گا: میرے رب! مجھے (اس مصیبت سے) نجات دے مجھے نجات دے چاہے جہنم میں ڈال کر۔ خطیب عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۹۵۔

۳۸۹۲۶ قیامت کے روز آدمی کو پسینے کی لگام پڑی ہوگی وہ (گھبرا کر) کہے گا: میرے رب! مجھے چاہے جہنم میں ڈال دے۔ (لیکن) اس سے نجات دے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۶۰۔

۳۸۹۲۷......قیامت کے دن پسینہ زمین پر ستر گز پھیل جائے گا، اور وہ لوگوں کے منہ اور کانوں تک پہنچ جائے گا۔ مسلم عن ابی هریرة

۳۸۹۲۸......اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے جمع کرے گا جیسے ترکش میں تیر جمع کئے جاتے ہیں پچاس ہزار سال تمہاری طرف نہیں دیکھے گا۔ طبرانی، حاکم عن ابن عمرو

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۹۲۔

۳۸۹۲۹......لوگو! تمہیں اللہ کے پاس ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع ہونا ہے ”جیسے ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا (اسی طرح) لوٹائیں گے“ یقیناً سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو پوشاک پہنائی جائے گی، سنو! میری امت کے بہت سے لوگ لائے جائیں گے، پھر انہیں بائیں جانب روک لیا جائے گا، میں کہوں گا: میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں، یہ تو میرے ساتھی ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کو علم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کیں تو میں ایسے ہی کہوں گا جیسے نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: ”جب تک میں ان میں رہا تو مجھے ان (کے افعال) کی خبر تھی پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگران تھا“ کہا جائے گا: جب سے آپ نے ان سے مفارقت وجدائی اختیار کی یہ لوگ مسلسل مرتد ہوتے رہے (اور اپنے آباءواجداد کے دین کی طرف لوٹتے رہے۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن ابن عباس

۳۸۹۳۰...... قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھ رہی ہوں گی، آپ نے فرمایا: عائشہ! وہ منظر اس سے سخت ہوگا کہ کوئی ایک دوسرے کو دیکھے۔

نسائی ابن ماجه عن عائشة

۳۸۹۳۱...... قیامت کے روز لوگوں کو سفید چٹیل زمین پر جمع کیا جائے گا جو میدے کی روٹی جیسی ہوگی، اس میں کسی کے لئے کوئی نشانی نہیں ہوگی۔

مسلم عن سهل ابن سعد

۳۸۹۳۲......قیامت کے روز لوگوں کی تین جماعتیں جمع ہوں گی، رغبت کرنے والے اور ڈرنے والے، دو ایک اونٹ پر، تین ایک اونٹ پر، چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر سوار ہوں گے، بقیہ کو آگ جمع کرے گی۔ جہاں وہ قیلولہ کریں قیلولہ کرے، جہاں وہ شب باشی کریں، شب باشی کرے، جہاں ان کی صبح وشام ہو، صبح وشام کرے گی۔ مسلم نسائی عن ابی هریرة

۳۸۹۳۳......قیامت کے روز آگ لوگوں کو تین حصوں میں جمع کرے گی، ایک گروہ پیادہ، ایک سوار اور ایک جماعت منہ کے بل۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ نے فرمایا: جس نے انہیں قدموں کے بل چلایا ہے وہ انہیں منہ کے بل چلانے پہ بھی قادر ہے، یاد رکھو! وہ ہر نا ہموار جگہ اور کانٹے سے اپنے چہرے بچاتے ہوں گے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الترمذی ۶۱۲۔

۳۸۹۳۴......زبردست غلبہ والا اپنے آسمانوں اور زمین کو اپنے دست قدرت میں تھام کر فرمائے گا: میں زبردست بادشاہ ہوں، زبردستوں پر سختی کرنے والے، تکبر کرنے والے کہاں ہیں۔ ابن ماجه عن ابن عمر

۳۸۹۳۵......اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زبردست کہاں ہیں؟ متکبر کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو لپیٹ کر بائیں ہاتھ میں پکڑ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں سختی کرنے والے، تکبر کرنے والے کہاں ہیں۔

مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر

۳۸۹۳۶۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ قیامت کے روز زمین کو پکڑے گا اور آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ مسلم، نسائی، ابن ماجه عن ابی هريرة، بخاری عن ابن عمر

۳۸۹۳۷۔۔۔۔۔لوگوں کی تین طرح کی پیشیاں ہوں گی دو پیشیاں تو جھگڑے اور معذرتوں کی ہوں گی، رہی تیسری تو اس میں اعمال نامے ہاتھوں میں اڑ رہے ہوں گے تو کچھ دائیں ہاتھ میں پکڑیں گے اور کچھ بائیں ہاتھ میں۔ نسائی عن ابی هريرة، مسند احمد، ابو داؤد عن ابی موسی

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ابن ماجہ ۹۳۲ ضعیف الجامع ۶۴۳۲۔

۳۸۹۳۸۔۔۔۔۔قیامت میں ہر آنے والا پیاسا ہوگا۔ حلية الاولياء بیهقی، عن انس

۳۸۹۳۹۔۔۔۔۔ساری دنیا آخرت کے دنوں کے مقابلہ میں سات دن ہے۔ فردوس عن انس

۳۸۹۴۰۔۔۔۔۔اگر کسی شخص کو پیدائش سے لے کر بڑھاپے تک اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں منہ کے بل گھسیٹا جائے تو قیامت کے روز وہ اسے حقیر سمجھے گا۔ مسند احمد، بخاری فی التاریخ، طبرانی فی الکبیر عن عتبه بن عبد

الاکمال

۳۸۹۴۱۔۔۔۔۔قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو اٹھائے گا اور آسمان ان پر برسے گا۔ مسند احمد، ابویعلی، سعید بن منصور عن انس

۳۸۹۴۲۔۔۔۔۔تمہیں قیامت کے روز ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا۔ طبرانی عن سهل بن سعد

۳۸۹۴۳۔۔۔۔۔تمہیں قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا، سب سے پہلے ابراہیم خلیل (اللہ) کو پوشاک پہنائی جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، ابراہیم خلیل کو پوشاک پہناؤ تاکہ لوگوں کو ان کی فضیلت کا پتہ چلے پھر باقی لوگوں کو ان کے اعمال کے مناسب کپڑے پہنائے جائیں گے۔

ابن السکن والاسماعیلی وابن منده وابو نعيم عن طلق بن جيب عن جيدة قال: ابن السکن: لعله والد معاوية بن حيدة

۳۸۹۴۴۔۔۔۔۔تمہیں ننگے پاؤں، ننگے بدن اور ختنہ کے بغیر جمع کیا جائے گا کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: منظر اس سے بھی خوفناک ہوگا کہ کسی کی پروا کی جائے۔ مسند احمد، بخاری عن عائشة

۳۸۹۴۵۔۔۔۔۔تمہیں ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے جمع کیا جائے گا، ایک عورت کہنے لگی: کیا ہم ایک دوسرے کی شرم گاہ (نہ) دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ارے فلانی! ''ہر آدمی کی ایک کیفیت ہوگی جو اسے دوسروں سے لاپروا کردے گی''۔

ترمذی: حسن صحیح، حاکم عن ابن عباس

۳۸۹۴۶۔۔۔۔۔تمہیں یہاں ننگے پاؤں، پیادہ، سوار اور چہروں کے بل جمع کیا جائے گا، تم اللہ کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہارے منہوں پر تو برا ہوگا سب سے پہلے ران آدمی کے اعمال بتائے گی۔ ابن ابی شیبه، طبرانی، حاکم عن معاوية بن حيدة

۳۸۹۴۷۔۔۔۔۔لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن، اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا پسینہ کا انہیں نقاب چڑھا ہوگا جو کانوں کی لوتک پہنچ جائے گا، حضرت سودۃ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: افسوس! شرم گاہ! ہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: لوگ اس سے غافل ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کی کیفیت ہوگی جو اسے (دوسروں سے) لاپروا کردے گی۔ طبرانی، حاکم وابن مردوية في البعث عن سودة بنت زمعة

۳۸۹۴۸۔۔۔۔۔قیامت کے روز لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھایا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: شرم گاہوں کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک کی ایک کیفیت ہوگی جو اسے غافل کردے گی''۔ حاکم وابن مردویه عن عائشة

۳۸۹۴۹۔۔۔۔۔قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے جمع کیا جائے گا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: عائشہ! منظر اس سے، ہیبت ناک ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف دیکھے۔

مسلم، نسائی، ابن ماجه عن عائشة

۳۸۹۵۰..... قیامت کے روز لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ کے جمع کیا جائے گا، ایک عورت کہنے لگی: یا رسول اللہ! ہم ایک دوسرے کو کیسے دیکھ لیں گے؟ آپ نے فرمایا: اس دن نظریں جھکی ہوں گی۔ طبرانی عن السید الحسن

۳۸۹۵۱..... قیامت کے روز لوگوں کو ایسا ہی جمع کیا جائے گا جیسا انہیں ان کی ماؤں نے جنا یعنی ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: اس دن لوگ دیکھنے سے غافل ہوں گے، نظریں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھیں گے بغیر کھائے پیئے چالیس سال گزار دیں گے۔ ابن مردویہ عن ابن عمر

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۹۸۔

۳۸۹۵۲ ان میں سے ہر ایک کی اس دن ایک کیفیت ہوگی جو اسے لا پروا کردے گی، مرد عورتوں کو اور نہ عورتیں مردوں کو دیکھیں گی وہ ایک دوسرے سے غافل ہوں گے۔ حاکم عن عائشۃ

۳۸۹۵۳..... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (لوگوں کو) ننگے بدن، بے ختنہ و بے عیب اٹھائے گا، لوگوں نے عرض کیا: بے عیب کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: یعنی ان کے ساتھ کوئی عیب نہیں ہوگا۔ پھر انہیں آواز دے گا تو دور والے ایسے سنیں گے جیسے قریب والے سنیں گے، میں بادشاہ ہوں، میں بدلہ دینے والا ہوں، کوئی جہنمی اس وقت تک جہنم میں نہیں جاسکتا یہاں تک کہ میں اسے جنتی سے اس کا حق نہ دلوادوں، اور نہ کوئی جنتی جنت میں جاسکتا ہے یہاں تک کہ اس سے کسی جہنمی کا حق نہ دلوادوں اگرچہ وہ ایک طمانچہ ہی کیوں نہ ہو، لوگوں نے عرض کیا: کیا ہم اللہ کے حضور ہوں گے بدن، بے ختنہ اور بے عیب حاضر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نیکیوں اور گناہوں کے اعتبار سے۔

مسند احمد، ابویعلی والخرائطی فی مساوی الاخلاق، طبرانی، ضیاء عن عبداللہ بن انیس انصاری

۳۸۹۵۴ ہر بندہ کو اسی کیفیت پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت ہوئی، ایمان والے کو ایمان پر اور منافق کو اپنے نفاق کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ ابن حبان عن جابر

۳۸۹۵۵ سب سے آخر میں اس امت کے دو قریشی شخص محشر میں جمع کئے جائیں گے۔

ابن ابی شیبہ، عن وکیع عن اسمعیل عن قیس، قال: اخرت ان رسول اللہ ﷺ قال. فذکرہ وعن وکیع عن المسعودی عن سعید بن خالد عن حذیفۃ بون اسید موقوفا والا دل صحیح لان قیس بن ابی حازم سمع من العشرۃ والثانی حسن ولہ حکم الرفع

۳۸۹۵۶..... مزینہ کے دو شخص جمع کئے جائیں گے ان کا حشر سب سے آخر میں ہوگا۔ وہ پہاڑ سے لوگوں کے گھروں کی جانب آئیں گے تو زمین کو وحشی جانوروں سے پر پائیں گے، پھر مدینہ آئیں گے وہاں پہنچ کر کہیں گے: لوگ کہاں ہیں؟ انہیں کوئی نظر نہیں آئے گا، ان میں سے ایک اپنے ساتھ والے سے کہے گا: لوگ گھروں میں ہوں گے گھروں میں داخل ہوں گے تو وہاں بھی کوئی نہیں ہوگا اور بچھونوں بستروں پر لومڑیاں اور بلیاں ہوں گی، کہیں گے: لوگ کہاں گئے؟ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا: لوگ مسجد میں ہوں گے؟ مسجد میں آئیں گے تو وہاں بھی کوئی نہیں ملے گا، ان میں سے ایک کہے گا: مجھے لگتا ہے لوگ بازاروں میں ہیں بازاروں کی مشغولی نے انہیں روک رکھا ہوگا، وہاں سے نکل کر بازار آئیں گے تو وہاں بھی کوئی نہیں ہوگا، پھر وہ چلتے چلتے مدینہ آئیں گے تو وہاں دو فرشتے ہوں گے جو انہیں ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے محشر کی زمین پر لے جائیں گے تو یہ سب سے آخر میں جمع ہوں گے۔ حاکم وھن مردویہ وابن عساکر عن ابی سریحۃ الغفاری

۳۸۹۶۰ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام امتوں کو جمع کرے گا، اور اپنی شان کے مطابق عرش سے کرسی پر نزول فرمائے گا "اس کی کرسی کی وسعت آسمانوں وزمین سے زیادہ ہے۔" طبرانی عن ابن مسعود

۳۸۹۶۱..... تمہیں بیت المقدس کی طرف جمع کیا جائے گا، پھر قیامت کی طرف اکٹھا کیا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۳۸۹۶۲..... قیامت کی تاریکی میں قیامت کے دن لوگوں کا مختصر سلام، "لاالہ الا اللہ" ہوگا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمرو

۳۸۹۶۳ ..... مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل اچھی صورت میں سامنے آئے گا، مومن اس سے کہے گا، تو کون ہے؟ اللہ کی قسم تو مجھے تو نیک شخص لگتا ہے وہ کہے گا: میں تیرا عمل ہوں، تو وہ اس کے لئے جنت تک جانے کے واسطے نور اور راہنما ہوگا۔ اور کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو

اس کا عمل بری صورت اور بری نوید میں ظاہر ہوگا وہ کہے گا: ارے تو کون ہے؟ اللہ کی قسم! تو مجھے برا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہے گا: میں تیرا عمل ہوں، پھر اسے لے چلے گا یہاں تک کہ جہنم میں داخل کر کے چھوڑے گا۔ ابن جریر عن قتادہ مرسلاً

۳۸۹۶۴۔۔۔۔منی انسان (کے جسم) کی ہر چیز کھا جائے گی صرف اس کی دمچی کی ہڈی جو رائی کے دانہ کی طرح ہے اسے نہیں کھائے گی اسی سے تم اگائے (زندہ کئے) جاؤ گے۔ مسند احمد، ابویعلی ابن حبان، حاکم، سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۸۹۶۵۔۔۔۔قیامت کے روز سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، اور اس کی حرارت وگرمی میں اتنی اتنی زیادتی کردی جائے گی، جس سے کھوپڑیاں ایسے کھولیں گی جیسے چولہے پر ہنڈیاں جوش مارتی ہیں، انہیں ان کے گناہوں کی مقدار سے پیچانا جائے گا، بعض کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا بعض کا پنڈلیوں تک بعض کا کمر تک اور بعض کو پسینہ کا نقاب بنا ہوگا۔ مسندا حمد، طبرانی عن ابی امامۃ

۳۸۹۶۶۔۔۔۔قیامت کے روز سورج زمین کے (اتنا) قریب ہوگا کہ لوگ پسینے سے شرابور ہوں گے، بعض کا پسینہ ٹخنوں تک، بعض کا آدھی پنڈلی تک، بعض کا گھٹنوں تک، بعض کا کمر تک، بعض کا کوکھ تک بعض کا کندھوں تک، بعض کا حلق تک بعض کو گویا پسینے کی لگام پڑی ہوگی اور بعض پسینے میں غرق ہوں گے۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن عقبۃ بن عامر

۳۸۹۶۷۔۔۔۔لوگوں کو کانوں کی لو تک پسینے کی لگام پڑی ہوگی۔ حاکم عن ابن عمر

۳۸۹۶۸۔۔۔۔قیامت کے روز سورج لوگوں کے اتنا قریب ہوگا یہاں تک دو میل کے فاصلے پر ہوگا اس کی حرارت میں اضافہ کردیا جائے گا، پھر وہ انہیں گرمائے گا، تو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینے میں ڈوبے ہوں گے، کسی کا پسینہ ٹخنوں تک، کسی کا گھٹنوں تک، کسی کا کمر تک اور کسی کو پسینے کی لگام پڑی ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن مقدام بن معدی کرب

۳۸۹۶۹۔۔۔۔قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا، پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: لوگو! کیا تم اپنے اس رب سے راضی نہیں جس نے تمہیں پیدا کیا، تمہیں صورتیں بخشیں تمہیں رزق دیا، کہ ہر انسان کو اس کے حوالے کردیا جائے جس کی وہ دنیا میں عبادت (تعظیم پکار نذرو نیاز دیا) کرتا تھا اور جس سے محبت کرتا تھا؟ کیا یہ تمہارے رب کی طرف سے انصاف نہیں؟ لوگ کہیں گے: کیوں نہیں! پھر تم میں سے ہر انسان (اپنے معبود کے پیچھے) چل پڑے گا۔

۳۸۹۷۰۔۔۔۔لوگوں کو جمع کیا جائے گا، پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: کیا یہ میری طرف سے انصاف نہیں کہ میں ہر قوم کو اس کے حوالے کردوں جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی! پھر ان کے معبود ان کے سامنے بلند کئے جائیں گے تو وہ ان کے پیچھے چل پڑیں گے اور اس امت کے سوا کوئی نہیں بچے گا، ان سے کہا جائے گا: تمہارا الٰہ ومعبود کوئی نہیں؟ یہ کہیں گے ہمارا (اللہ کے سوا) کوئی معبود نہیں جس کی ہم عبادت کرتے ہوں، پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی کا ظہور فرمائے گا۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

حساب

۳۸۹۷۱۔۔۔۔قیامت کے روز مومن کے اعمال نامے کا عنوان (ٹائٹل) ہوگا، لوگوں کی طرف سے اس کی اچھی تعریف۔ فردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۸۲۲۔

۳۸۹۷۲۔۔۔۔میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کا حساب میرے سپرد کردیں تا کہ وہ دوسری امتوں کے سامنے رسوا نہ ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی: اے محمد (ﷺ) میں خود ان کا حساب لوں گا اگر ان کی کوئی لغزش ہوئی تو میں اسے چھپالوں گا تا کہ آپ کے سامنے وہ رسوا نہ ہو۔ فردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔تذکرۃ الموضوعات ۲۲۷، ذیل اللآلی ۱۷۹۔

۳۸۹۷۳۔۔۔۔میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب وعذاب کے جنت میں ضرور داخل ہوں گے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔ مسند احمد عن ثوبان

۳۸۹۷۴ ..... جس کا حساب ہوا اسے عذاب ہوگا۔ ترمذی، الضیاء عن انس

۳۸۹۷۵ ..... حساب میں جس کی تفتیش ہوئی وہ ہلاکت میں پڑ گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن الزبیر

۳۸۹۷۶ ..... جس کی حساب میں تفتیش ہوئی اسے عذاب ہوگا۔ بیھقی عن عائشة

۳۸۹۷۷ ..... قیامت کے دن جس کا حساب ہوا اسے عذاب ہوگا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔'' آپ نے فرمایا: یہ تو حساب نہیں یہ پیشی ہے لیکن جس کی حساب میں تفتیش ہوئی وہ ہلاک ہوا۔

مسند احمد، بیھقی، ترمذی عن عائشة

۳۸۹۷۸ ..... ایمان والے جب جہنم سے چھٹکارا پالیں گے تو انہیں جنت و جہنم کے درمیان ایک پل پر روکا جائے گا پھر ان کے دنیا میں باہمی ظلموں کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ صاف اور شائستہ ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ہر جنتی اپنے مقام سے، دنیا کے گھر سے زیادہ واقف ہوگا۔

مسند احمد، بخاری عن ابی سعید

۳۸۹۷۹ ..... جب قیامت کا دن ہوگا کافر اپنے اعمال سے پہچان لیا جائے گا وہ انکار کرے گا اور جھگڑے گا (اللہ تعالیٰ) اس سے کہے گا: یہ تیرے پڑوسی تیرے خلاف گواہی دیتے ہیں وہ کہے گا: جھوٹ بولتے ہیں، اس سے کہا جائے: تیرے گھر کے لوگ اور تیرے رشتہ دار؟ وہ کہے گا: جھوٹ بولتے ہیں، (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: قسم کھاؤ! چنانچہ وہ قسم کھائیں گے پھر اللہ تعالیٰ انہیں خاموش کر دے گا اور ان کے خلاف ان کی زبانیں گواہی دیں گی اور اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں داخل کر دے گا۔ ابویعلی، حاکم عن ابی سعید

کلام: ..... ضعیف الجامع ۶۶۲۔

۳۸۹۸۰ ..... قیامت کے روز چار آدمی جھگڑیں گے۔ بہرا شخص جو کچھ نہیں سنتا؟ بے وقوف (جسے کچھ سجھائی نہ دیتا ہو) بوڑھا شخص اور وہ آدمی جو دو نبیوں کے درمیانی زمانہ میں مرا، رہا بہرا تو وہ کہے گا: میرے رب! اسلام آیا تھا لیکن میں کچھ نہیں سنتا تھا، بے وقوف کہے گا: میرے رب! اسلام آیا اور بچے مجھے مینگنیاں مارا کرتے تھے، بوڑھا کہے گا: میرے رب! اسلام آیا اور میری سمجھ جواب دے چکی تھی، درمیانی زمانے میں مرنے والا کہے گا: میرے رب! میرے پاس تیرا کوئی رسول نہیں آیا، اللہ تعالیٰ ان سے عہد لے گا کہ وہ ضرور اس کی بات مانیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف پیام بھیجے گا کہ جہنم میں داخل ہو جاؤ جو اس میں داخل ہوگا وہ اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی اور جو اس میں داخل نہیں ہوا اس کی طرف گھسیٹا جائے گا۔ مسند احمد، ترمذی عن الاسود بن سریع وابی ہریرة

۳۸۹۸۱ ..... اللہ تعالیٰ نے حفاظت کرنے والے دو فرشتوں کو لطیف بنایا ہے اور انہیں دونوں ڈاڑھوں پر بٹھایا ہے آدمی کی زبان ان کا قلم اور اس کا لعاب ان کی روشنائی بنادی۔ فردوس عن معاذ

۳۸۹۸۲ ..... جب تک بندے سے چار سوال نہیں ہو جاتے اس کے قدم اٹھ نہ سکیں گے۔ عمر کہاں گنوائی، علم کے بارے کیا کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور جسم کہاں صرف کیا؟ ترمذی عن ابی برزة

۳۸۹۸۳ ..... انسان کے پاؤں قیامت کے روز اپنے رب کے پاس نہیں ٹلیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ باتوں کا سوال ہو جائے، عمر کہاں گنوائی، جوانی کہاں صرف کی، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور علم پر کیا عمل کیا؟ ترمذی عن ابن مسعود

۳۸۹۸۴ ..... قیامت کے دن انسان کو لایا جائے گا جیسے وہ بھیڑ کا میمنہ ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے دیا، تجھ پر بخشش کی، تجھ پر انعام کیا، (لیکن) تم نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اسے جمع کیا منافع کمائے اور جتنا تھا اس سے زیادہ چھوڑ کر آ گیا، مجھے لوٹا تاکہ میں اس سارے کو تیرے پاس لے آؤں، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جو تم نے آگے بھیجا وہ مجھے دکھاؤ! وہ کہے گا: میرے رب! میں نے اسے جمع کیا، اس میں فائدہ اٹھایا، اور پہلے اسے زیادہ چھوڑ کر آیا، مجھے واپس بھیج تاکہ میں اس سارے کو تیرے پاس لے آؤں۔ پس جب بندے نے کوئی بھلائی نہ بھیجی ہوگی تو اسے جہنم کی طرف چلا دیا جائے گا۔ ترمذی عن انس

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۲۷۔

۳۸۹۸۵.....قیامت کے روز بندہ کہے گا: میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں! پھر وہ عرض کرے گا: میں اپنے بارے میں صرف اپنا گواہ مانوں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تیری جان تیرے خلاف گواہ کافی ہے نیز معزز لکھنے والے (کراماً کاتبین) کی گواہی کافی ہے پھر اس کے منہ پر مہر کردی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا: بولو! تو وہ اس کے اعمال بتائیں گے، پھر اس کے اور گفتگو میں رکاوٹ ڈال دی جائے گی، وہ کہے گا دور کرو بلکہ دفع ہو جاؤ، میں تو تمہاری وجہ سے ہی جھگڑتا تھا۔

مسند احمد مسلم، نسائی عن انس

۳۸۹۸۶.....قیامت کے روز بغیر سینگ کے بکری سینگ والی سے بدلہ لے گی۔ مسند احمد عن عثمان

۳۸۹۸۷.....قیامت کے روز بندے کو لا کر کہا جائے گا: کیا میں نے تمہیں، کان، آنکھ مال اور اولاد نہیں دی اور مویشی، کھیتی تمہارے کام میں نہیں لگائی، تمہیں سردار بننے دیا اور مال غنیمت کا چوتھائی حصہ وصول کرنے دیا، اور تمہارا گمان تھا کہ تم مجھ سے اس دن ملو گے؟ وہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہم نے تجھے ایسے چھوڑ دیا جیسے تو نے ہمیں بھلا دیا۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۸۹۸۸.....قیامت کے روز پرندے اپنی چونچیں اٹھائیں گے اور اپنی دمیں جھاڑیں گے اور اپنے پیٹ خالی کردیں گے انہیں کسی چیز کی طلب نہیں ہوگی۔ طبرانی، عدی عن ابن عمر

کلام:......ترتیب الموضوعات ۱۱۲۶، التنزیہ ج ۲ ص ۳۸۲۔

الاکمال

۳۸۹۸۹.....قیامت کے دن پرندے عرش کے سائے تلے آئیں گے اپنی چونچیں اپنی دموں پر ماریں گے اپنے پیٹ خالی کردیں گے ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا۔ عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

۳۸۹۹۰.....جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ اس امت پر سبز زمرد کا خیمہ لگائے گا پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک منادی ندا کرے گا: اے امت محمد! اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کردیا ہے تم بھی ایک دوسرے کو معاف کردو، اور پھر حساب کے لئے آؤ۔ الدیلمی عن ابی امامۃ

۳۸۹۹۱ .....قیامت کے روز جنتی، جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کے باہمی ظلم ہوں گے۔ پھر عرش تلے سے ایک شخص آواز دے گا، اے لوگو! باہمی ظلم معاف کردو تمہارا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ثواب میرے ذمہ ہے۔

ابن ابی الدنیا و ابن النجار عن انس

۳۸۹۹۲.....قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایسی بلند آواز دے گا جو شور سے پاک ہوگی، میرے بندے! میں اللہ ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا، سب سے بڑا حاکم، سب سے زیادہ حساب لینے والا ہوں آج نہ تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے، اپنی دلیل پیش کرو، آسان جواب دو کیونکہ تم سے سوال ہوگا اور تمہارا حساب ہوگا۔ اے میرے فرشتو! حساب کے لئے ان کے قدموں کے پاس صفیں بنا کر کھڑے کردو! الدیلمی عن معاذ

۳۸۹۹۳.....تم لوگ مجھ سے پوچھتے نہیں میں کس وجہ سے ہنس رہا ہوں؟ مجھے قیامت کے روز بندے کی اپنے رب سے جھگڑے کی وجہ سے ہنسی آ گئی۔ وہ کہے گا: میرے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ مجھ پر ظلم نہیں کرے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں، وہ کہے گا: میں اپنے بارے میں اپنے سوا کسی کی گواہی قبول نہیں کروں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں اور معزز لکھنے والے (کراماً کاتبین) کافی گواہ نہیں؟ چنانچہ وہ پھر اس بات کو کئی بار دہرائے گا پھر اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کے اعضاء بولیں گے، جو وہ عمل کرتا رہا، وہ کہے گا دوری ہو بلکہ دفع ہو جاؤ میں تو تمہارے بارے میں جھگڑتا تھا۔ حاکم عن انس

۳۸۹۹۴...... جب انسان کے منہ کو بند کر دیا جائے گا تو سب سے پہلے اس کی بائیں ران بولے گی۔ مسند احمد، طبرانی عن عقبة بن عامر

۳۸۹۹۶......تمہارے خلاف سب سے پہلے تمہاری ران گواہی دے گی۔ ابن عساکر عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده

۳۸۹۹۷......قیامت کے دن تم آؤ گے تو تمہارے منہوں پر چھکا پڑا ہوگا سب سے پہلے اس کی ران اور ہتھیلی بولے گی۔

طبرانی، حاکم عن حکیم بن معاویة عن ابیه

۳۸۹۹۸......قیامت کے روز سب سے پہلے مرد اور اس کی بیوی کا جھگڑا ہوگا، اللہ کی قسم! اس کی زبان نہیں بولے گی لیکن عورت کے ہاتھ پاؤں بول کر جو کچھ وہ خاوند کی عدم موجودگی میں کرتی تھی اس کی گواہی دیں گے اور مرد کے ہاتھ پاؤں اس بات کی گواہی دیں گے جن کاموں کے لئے وہ عورت کا ذمہ دار تھا، پھر آدمی اور اس کے خادموں کو بلایا جائے گا، اس کے بعد بازار والوں کو طلب کیا جائے گا، جب کہ وہاں سکے اور پیسے نہیں ہوں گے لیکن نیکیاں ہوں گی، ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی اور مظلوم کی برائیں ظالم پر ڈالی جائیں گی پھر ظالموں کو لوہے کے ہتھوڑوں میں لایا جائے گا اور کہا جائے گا: انہیں جہنم میں ڈال دو۔ طبرانی فی الکبیر وابن مردویه عن ابی ایوب وفیه عبداللہ بن عبدالعزیز اللیثی ضعفو

۳۸۹۹۹......سب سے پہلے انسان کے اعضاء کو اس کے عمل کے بارے میں بولنے کو کہا جائے گا، وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! میرے پاس بڑی چیزوں کو چھپانے والے اسباب ہیں! اللہ فرمائے گا: مجھے ان کے بارے میں تجھ سے زیادہ علم ہے جاؤ میں نے تمہاری بخشش کر دی۔

الخطابی فی الغریب عن ابی امامة

۳۹۰۰۰......سب سے پہلے ساٹھ یا ستر سال والوں کو حساب کے لئے بلایا جائے گا۔ الدیلمی عن الولید بن مسافع الدیلمی عن ابیه

۳۹۰۰۱...... میری امت کے ذمی لوگوں کا قصاص (بدلہ) قیامت کے روز ان کے عذاب میں کمی ہے۔

حاکم فی تاریخه عن ابی هریرة، وفیه محمد بن مخلد الحمصی یروی الاباطیل

۳۹۰۰۲......تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے گفتگو کرے گا اس کے اور رب کے درمیان کوئی دربان اور ترجمان نہیں ہوگا۔

رزین وابن خزیمه، ضیاء عن عبداللہ بن بریده عن ابیه

۳۹۰۰۳......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے روز مومن سے (حساب وکتاب میں) تخفیف کی جائے گی یہاں تک کہ وہ وقت مومن کے لئے دنیا میں وہ جو فرض نماز پڑھتا تھا اس سے بھی ہلکا ہوگا۔

مسند احمد ابویعلی وابن جریر، ابن حبان، بیهقی فی البعث، ضیاء عن ابی سعید

۳۹۰۰۴......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہاں جھگڑا کیا جائے گا یہاں تک جن دو بکریوں نے آپس میں سینگ لڑائے اس کے بارے میں بھی فیصلہ ہوگا۔ مسند احمد، ابویعلی عن ابی سعید

۳۹۰۰۵......اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! ہر چیز قیامت کے روز جھگڑا کرے گی یہاں تک دو بکریاں جو آپس میں ٹکرائیں۔

مسند احمد عن ابی هریرة

۳۹۰۰۶...... ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بکریوں کو سینگ لڑاتے دیکھا تو فرمایا: ابوذر جانتے ہو! یہ دونوں کس بارے میں جھگڑیں گی؟ عرض کیا: مجھے پتہ نہیں، آپ نے فرمایا: لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے قیامت کے روز ان میں فیصلہ فرمائے گا۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد عن ابی ذر

۳۹۰۰۷......قیامت کے روز جانوروں، نیکیوں اور برائیوں کو لایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ اپنے جانوروں میں سے کسی جانور سے فرمائے گا: میرے بندے کی نیکیوں میں سے اپنا حق وصول کر لے، وہ اس کے لئے کوئی نیکی نہیں چھوڑے گا سب لے جائے گا۔ ابو الشیخ وابن النجار عن انس

۳۹۰۰۸...... بے سینگ بکری، سینگ والی سے قیامت کے روز بدلہ لے گی۔ عن سلمان

۳۹۰۰۹...... ابن مردویہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی اور وہاں پانی کی موجودگی کے بارے میں پوچھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس (جگہ) میں

پانی (ضرور) ہوگا اللہ تعالیٰ کے دوست انبیاء کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جن کے ہاتھوں میں آگ کی لاٹھیاں ہوں گی وہ کفار کو انبیاء کے حوضوں سے ہٹا رہے ہوں گے۔

۳۹۰۱۰ ... قیامت کے روز آدمی کا اعمال نامہ بلند کیا جائے گا وہ دیکھ کر سمجھے گا کہ میں بچ نکلا، انسانوں پر کیئے گئے ظلم اس کا پیچھا کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اس کے پاس ایک نیکی بھی باقی نہیں رہے گی اور ان کے گناہوں کو اس پر بڑھایا جائے گا۔

حاکم عن ابی عثمان النهدی عن سلمان سعد وابن مسعود وغیرهم

۳۹۰۱۱ ... قیامت کے دن بندے سے جب تک چار سوال نہیں ہو جاتے اس کے قدم نہیں ہلیں گے: (۱) جوانی کہاں صرف کی، (۲) عمر کہاں گنوائی، (۳) مال کہاں سے کمایا اور (۴) کہاں خرچ کیا۔ طبرانی عن ابی الدرداء

۳۹۰۱۲ ... قیامت کے روز بندے کے پاؤں اس وقت تک نہیں ہلیں گے یہاں تک کہ اس سے چار باتوں کا سوال ہو جائے: جوانی کہاں صرف کی، عمر کہاں گنوائی، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے علم پر کیا عمل کیا۔ طبرانی بیهقی، الخطیب وابن عساکر عن معاذ

۳۹۰۱۳ ... قیامت کے دن بندے کے قدم اس وقت تک نہیں اٹھیں گے یہاں تک کہ اس سے چار چیزوں کا سوال ہو! عمر کہاں گنوائی، جسم کہاں کھپایا، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور ہمارے اہل بیت کی محبت کے بارے میں۔ طبرانی عن ابن عباس

۳۹۰۱۴ ... اے انسان! قیامت کے روز تیرے اللہ تعالیٰ کے سامنے سے اس وقت تک نہ اٹھ سکیں گے یہاں تک کہ تجھ سے چار سوال نہ ہو جائیں: اپنی عمر کہاں گنوائی، اپنا جسم کہاں کھپایا، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ حلیة الاولیاء وابن النجار عن انس

کلام: ... المتناهیة ۱۵۳۳۔

ترازو

۳۹۰۱۵ ... تم میں کسی کو بلا کر اسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دے کر اس کے جسم کو ساٹھ گز (لمبائی میں) بڑھا دیا جائے گا، اس کا چہرہ سفید ہوگا، اس کے سر پر چمکتے موتیوں کا تاج رکھا جائے گا، وہ اپنے ساتھیوں کے پاس جائے گا وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ! ہمیں اس کے ذریعہ عطا کر اور ہمارے لئے اس میں برکت دے یہاں تک وہ ان کے پاس پہنچ جائے گا اور کہے گا:

مبارک ہو تم میں سے ہر آدمی کے لئے ایسا ہی ہے، رہا کافر تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور ساٹھ گز حضرت آدم علیہ السلام جتنا اس کا جسم بڑھ جاتا ہے اور اسے آگ کا تاج پہنایا جاتا ہے اس کے ساتھی اسے دیکھ کر کہیں گے: ہم اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، اے اللہ! اسے ہمارے پاس مت لا، (لیکن) وہ ان کے پاس آئے گا تو یہ کہیں گے اللہ! اسے ذلیل کر! وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے، تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ ترمذی، حاکم عن ابی هریرة

کلام: ... ضعیف الجامع ۶۴۲۴۔

۳۹۰۱۶ ... قیامت کے دن کی طوالت اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے پر چاہے گا فرض نماز کے وقت کی طرح کم کر دے گا۔ بیهقی عن ابی هریرة

کلام: ... ضعیف الجامع ۴۱۷۳۔

۳۹۰۱۷ ... اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کر کے اس پر اپنا پردہ (رحمت) ڈالے گا اور لوگوں سے اسے چھپالے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا فلاں گناہ جانتے ہو؟! فلاں گناہ پہچانتے ہو؟!

کیا فلاں گناہ پہچانتے ہو؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے رب! یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے گناہوں کا اقرار لے گا اور وہ دل ہی دل میں سمجھے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تجھ پر پردہ ڈالے رکھا اور آج (آخرت میں) تیرے گناہ بخشتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

رہا کافر اور منافق تو گواہ کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھوٹ بولا، سنو! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

مسند احمد، بخاری نسائی، ابن ماجه عن ابن عمر

۳۹۰۱۸۔۔۔ترازو رحمٰن تعالیٰ کے دست (قدرت) میں ہے کچھ قوموں کو بلند کرے گا اور کچھ کو پست کرے۔البزار عن نعيم بن همار

۳۹۰۱۹۔۔۔تین جگہوں میں تو کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، ترازو کے پاس یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی ترازو بھاری ہوتی ہے یا کم، اور اعمال نامہ کے وقت یہاں تک کہا جائے گا: یہ میرا اعمال نامہ پڑھو، اور یہاں تک کہ اس بات کا علم ہو جائے کہ اسے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے، اور (پل) صراط کے وقت، جب اسے جہنم کے درمیان رکھا جائے گا اور اس کے دونوں کناروں پر بہت سے آنکڑے اور کانٹے دار بہت سے پودے ہوں گے، وہاں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے گا روک لے گا یہاں تک کہ اسے علم ہو جائے کہ اسے نجات ملتی ہے یا نہیں۔ابو داؤد، حاکم عن عائشة

''الاکمال''

۳۹۰۲۰۔۔۔تین مقامات پر تو کوئی کسی کو یاد نہیں آئے گا، ترازو کے وقت یہاں تک کہ اسے پتہ چل جائے اس کی ترازو ہلکی ہوتی ہے یا بھاری، اعمال نامہ کے وقت یہاں تک کہا جائے گا، ''لو پڑھو میرا اعمال نامہ'' پھر اسے اس کا پتہ چل جائے کہ اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں میں یا پیٹھ کے پیچھے سے، اور صراط کے وقت جب اسے جہنم کے درمیان رکھا جائے گا، اس کے کناروں پر بہت سے آنکڑے اور خاردار پودے ہوں گے وہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا روک لے گا، یہاں تک کہ اسے علم ہو جائے کہ وہ نجات پاتا ہے یا نہیں، (حاکم، ابوداؤد، عن عائشة، فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا قیامت کے روز آپ اپنے گھر والوں کو یاد کریں گے؟ آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۲۴۵۔

۳۹۰۲۱۔۔۔اللہ تعالیٰ نے ترازو ئے اعمال کے دونوں پلڑے آسمان وزمین کے خلا جتنے بنائے ہیں۔فرشتوں نے کہا: اے ہمارے رب! آپ اس سے کس چیز کو تولیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس چیز کا میں چاہوں گا وزن کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے پل (صراط) تلوار اور استرے کی دھار جیسا تیز بنایا، فرشتوں نے عرض کیا: ہمارے رب! اس سے کون گزرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جسے چاہوں گا گزاروں گا۔

الديلمي عن عائشة

۳۹۰۲۲۔۔۔قیامت کے دن ترازو کو رکھا جائے گا اگر اس میں آسمانوں وزمین کا وزن بھی کیا جائے تو سما جائیں، فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! اس میں آپ کس کا وزن کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا، فرشتے عرض کریں گے: تیری ذات پاک ہے! جیسا تیری عبادت کا حق ہے وہ ہم سے ادا نہیں ہوا، اور پل صراط استرے کی طرح تیز رکھا جائے گا فرشتے عرض کریں گے: اس پر سے آپ کسے گزاریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

اپنی مخلوق میں سے جسے چاہوں گا، فرشتے عرض کریں گے: تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

حاكم عن سلمان بن المبارک والا جری فی الشريعة عنه موقوفاً

۳۹۰۲۳۔۔۔جو شخص بھی مرتا ہے اس کا قول وعمل تولا جاتا ہے اگر اس کا قول اس کے عمل سے وزنی ہو تو اس کا عمل بلند نہیں ہوتا اور اگر اس کا عمل اس کے قول سے وزنی ہو تو اس کا عمل بلند ہوتا ہے۔الديلمي عن ابی هريرة

۳۹۰۲۴۔۔۔قیامت کے دن بندے کو لایا جائے گا اس کی نیکیاں ایک پلڑے میں اور برائیاں دوسرے پلڑے رکھی جائیں گی اور (اس کی) برائیاں وزنی ہو جائیں گی پھر ایک پرچی لا کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی جس سے وہ جھک جائے گا وہ کہے گا: میرے رب! یہ پرچی کیسی ہے؟ میں نے رات دن جو عمل کیا وہ تو دیکھ لیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ جو تیرے بارے میں کہا گیا اور تو اس سے بری تھا۔اس کے ذریعہ وہ نجات

پالے گا۔الحکیم عن ابن عمر

۳۹۰۲۵ ..... قیامت کے روز ترازو رکھی جائے گی، (جس میں) اچھائیاں اور برائیاں تولی جائیں گی جس کی نیکیاں اس کی برائیوں سے ذرہ بھر بھی وزنی ہوگئیں تو وہ جنت میں جائے گا، اور جس کی برائیاں اس کی نیکیوں سے ذرہ بھر بھی وزنی ہوئیں وہ جہنم میں جائے گا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر رہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ مقام اعراف والے ہوں گے جو جنت میں تو نہیں گئے لیکن اس کی خواہش رکھتے ہوں گے۔ابن عساکر، عن جابر وفیہ عباد بن کثیر ضعیف

۳۹۰۲۶ ..... قیامت کے دن انسان کو لاکر ترازو کے دونوں پلڑوں کے سامنے کھڑا کردیا جائے گا، اور ایک فرشتہ اس پر نگران مقرر کردیا جائے گا، پس اگر اس کی ترازو وزنی رہی تو وہ فرشتہ با آواز بلند کہے گا جسے تمام مخلوق سنے گی: فلاں شخص ایسا سعادت مند ہوا کہ اب کبھی بدبخت نہیں ہوگا، اور اگر اس کی ترازو ہلکی رہی تو فرشتہ بلند آواز سے پکارے گا جسے تمام مخلوق سنے گی: فلاں ایسا بدبخت ہوا کہ اب کبھی نیک بخت نہیں ہوسکے گا۔

حلیۃ الاولیاء عن انس

پل صراط

۳۹۰۲۷ ..... صراط کو جہنم کے درمیان رکھا جائے گا، اس پر سعدان بوٹی کی طرح کانٹے ہوں گے، پھر لوگوں کو وہاں سے گزارا جائے گا، کوئی سلامتی سے پار ہوجائے گا کوئی خراش کھا کر پار ہوگا، کوئی روکا جائے گا پھر پار ہوگا، اور کوئی اس میں گر جائے گا۔

مسند احمد، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

۳۹۰۲۸ ..... جہنم نے دنیا کو گھیرا ہوا ہے اور جنت نے اسے ڈھانپا ہوا ہے اسی بنا پر پل صراط جہنم پر رکھا ہوا ہے جو جنت میں جانے کا راستہ ہے۔

خطیب، فردوس، عن ابن عمر

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۶۴۲، الضعیفہ ۳۶۶۔

۳۹۰۲۹ ..... قیامت کے روز جہنم مومن سے کہے گی اے مومن (پل صراط سے) گزر کیونکہ تیرے نور (ایمان) نے میری بھڑک کو بجھادیا ہے۔

طبرانی، حلیۃ الاولیاء عن یعلی بن منبه

کلام: ..... الاتقان ۵۶۸، اسنی المطالب ۵۰۲۔

۳۹۰۳۰ ..... قیامت کے روز صراط پر مومنوں کا نشان، اے رب! سلامت رکھ سلامت رکھ، ہوگا۔ترمذی، حاکم عن المغیرة

کلام: ..... ضعیف الترمذی ۴۲۹، ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۱۶۔

۳۹۰۳۱ ..... میری امت کا نشان جب وہ صراط پر اٹھائی جائے گی ''اے لاالہ الا انت ہوگا''طبرانی عن ابن عمرو

۳۹۰۳۲ ..... مومنین جب قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو ان کا نشان ''لاالہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون'' ہوگا۔

ابن مردویه عن عائشة

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۴۰۰۔

۳۹۰۳۳ ..... قیامت کے روز، قیامت کی تاریکی میں ایمان والوں کا شعار ''لاالہ الاانت'' ہوگا۔الشیرازی عن ابن عمرو

الاکمال

۳۹۰۳۴ ..... صراط جہنم کے درمیان پر پھسلن کی جگہ ہے انبیاء اس پر پکار رہے ہوں گے: اے رب سلامتی دے، سلامتی دے، لوگ اس پر بجلی، آنکھ کی جھپک، عمدہ گھوڑوں سواریوں کی طرح اور پیدل گزرتے ہوں گے، کوئی سلامتی سے پار ہوگا کوئی خراش کھا کر لڑکھڑائے گا اور کوئی اس میں

گر جائے گا جہنم کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کی آگ کی کئی قسمیں ہیں۔ الرامھرمزی فیالا مثال عن ابی هريرة

۳۹۰۳۵..... جہنم کے پل کے سامنے ایک پھسلن ولغزش کا راستہ ہے اور ہم وہاں سے گزریں اور ہمارے سامان میں دوسرے پرانے کپڑے ہوں اور ہم نجات پا جائیں یہ اس سے بہتر ہے کہ ہم اس پر آئیں اور بوجھل ہوں۔ مسند احمد، حاکم عن ابی ذر

یعنی جیسے ہلکی سواری سبک رفتار اور تیز گام ہوتی ہے ایسے ہی ہم بھی وہاں سے گزر جائیں یہ بہتر ہے بجائے اس کے کہ گراں بار اور بوجھل ہوں۔

۳۹۰۳۶..... جہنم پر ایک پل ہے جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز، اس کا بالائی حصہ جنت کی طرف پھسلن والا ہے جس پر دونوں جانب آنکڑے اور آگ کے کانٹے ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا جمع کرے گا اس دن پھسلنے والے مرد اور عورتیں بے شمار ہوں گی اور اس کے دونوں جانب فرشتے کھڑے پکار رہے ہوں گے: اے اللہ سلامت رکھ! سلامت رکھ! جو حق (توحید) لایا وہ گزر جائے گا اس دن لوگوں کو ان کے ایمان واعمال کے بقدر نور دیا جائے گا ان میں سے کوئی تو بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا کوئی ہوا کے جھونکے کی طرح اور کسی کو پاؤں دھرنے کی جگہ نور دیا جائے گا، کوئی گھٹنے ٹیک کر چلے گا، لوگوں نے جو گناہ کئے ہوں گے ان کی وجہ سے آگ انہیں پکڑے گی، وہ لوگوں کو ان کے گناہوں کے بقدر جسے اللہ چاہے گا جلائے گی یہاں تک کہ وہ نجات پالیں گے، پہلی جماعت سے ستر ہزار بغیر حساب وعذاب کے بچ نکلیں گے ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور ان کے قریب والے لوگ ستاروں کی طرح یہاں تک کہ وہ جنت تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ذریعہ پہنچ جائیں گے۔ بیهقی و ضعف عن انس

۳۹۰۳۷..... قیامت کے روز لوگوں کو پل صراط پر اٹھایا جائے گا تو اس کے دونوں پہلوؤں سے لوگ ایسے جہنم میں گریں گے جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جسے چاہے گا نجات دے گا اس کے بعد فرشتوں، انبیاء صدیقین اور شہدا کو سفارش کی اجازت دی جائے گی چنانچہ وہ سفارش کریں گے اور لوگوں کو نکالیں گے اور سفارش کریں اور لوگوں کو نکالیں، یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی بکرة

۳۹۰۳۸..... جبار تعالیٰ متوجہ ہوگا، اور پل پر اپنا پاؤں دوہرا کرے گا اور کہے گا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! آج کوئی ظلم مجھ سے تجاوز نہیں کرے گا۔ پھر مخلوق ایک دوسرے سے انصاف لے گی یہاں تک کہ بے سینگ بکری سینگ والی سے اس چوٹ کا بدلہ لے گی جو اس نے ماری ہوگی۔

طبرانی عن توبان و ضعف

کلام:..... الضعیفہ ۱۳۰۱، القدسیۃ الضعیفۃ ۹۷۔

۳۹۰۳۹..... لوگ جہنم کے پل سے گزریں گے اور اس پر کانٹے، آنکڑے اور آچکے ہوں گے جو لوگوں کو دائیں بائیں سے اچک لیں گے، اور دونوں طرف فرشتے کہتے ہوں گے اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ تو کچھ بجلی کی طرح گزر جائیں گے، کچھ ہوا کی طرح، کچھ گھوڑے کی طرح کچھ دوڑ کر، کچھ چل کر، کچھ گھٹنوں کے بل اور کچھ گھسٹ کر گزریں گے۔

رہے وہ جہنمی جو جہنم کے رہنے والے ہیں سو وہ نہ تو مریں گے اور نہ جی سکیں گے اور وہ لوگ جن کی ان کے گناہوں اور خطاؤں کی وجہ سے پکڑ ہوگی تو وہ جلتے جلتے سیاہ کوئلہ ہو جائیں گے، پھر سفارش کی اجازت ہوگی چنانچہ انہیں جمع کر کے نکالا جائے گا اور جنت کی کسی نہر میں پھینکا جائے گا، اور وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے بناؤ کی مٹی پر کوئی بیج اگتا ہے کیا تم نے بڑے سیلاب میں کوڑے میں کسی درخت کو اگتے نہیں دیکھا؟ سب سے آخر میں ایک شخص کو نکالا جائے گا وہ اس کے کنارے پر ہوگا وہ کہے گا: اے میرے رب! میرا چہرہ اس سے ہٹا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تیرا وعدہ اور ذمہ ہے اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہ مانگ، پل صراط پر تین درخت ہیں، وہ کہے گا: میرے رب! مجھے اس درخت تک پہنچا دے تاکہ میں اس کا پھل کھاؤں، اور اس کے سائے تلے بسیرا کروں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تیرا وعدہ اور ذمہ ہے اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہ مانگ۔ پھر اسے اس سے اچھے درخت دکھائی دیں گے وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت پر پہنچا دے تاکہ اس کا پھل کھاؤں اور اس کے سائے تلے ٹھہروں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا عہد وذمہ ہے مجھ سے اس کے علاوہ کچھ نہ مانگ، پھر اسے دوسرا درخت دکھائی دے گا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت تک پہنچا دے اس کا پھل کھاؤں اور اس کی سائے تلے ٹھہروں، پھر اسے لوگوں کی بھیڑ نظر آئے گی ان کی

گفتگو سنے گا تو کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کردے تو اسے جنت میں داخل کردیا جائے گا اور دنیا اور اس جیسی جنت عطا کی جائے گی۔مسند احمد، ابویعلی ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

۳۹۰۴۰..... اے عائشہ! تین مقامات پر تو کوئی کسی کو یاد نہیں آئے گا، ترازو کے وقت یہاں تک کہ وہ بوجھل ہوتا ہے یا ہلکا، اعمال ناموں کے اڑنے کے وقت، دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں، اور جب گردن نکلے گی جوان پر چھا جائے گی ان سے غضب ناک ہو کر کہے گی: مجھے تین طرح کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے، جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود (کسی بھی صورت میں) بنایا، جس کا آخرت کے دن پر ایمان نہیں، اور مجھے ہر متکبر اور ضدی پر مسلط کیا گیا ہے پھر وہ ان پر غالب آجائے گی اور انہیں سختیوں میں پھینک دیا جائے گا۔

جہنم کا پل بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا اس پر آنکڑے اور کانٹے ہوں گے، جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے پکڑلیں گے، لوگ اس پر، آنکھ کی جھپک بجلی کی چمک، ہوا کے جھونکے، عمدہ گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گزریں گے فرشتے کہہ رہے ہوں گے: اے رب سلامت رکھ، سلامت رکھ، کوئی تو سالم پار ہوجائے گا کوئی خراش کھا کر پار ہوگا کوئی منہ کے بل جہنم میں جاگرے گا۔مسند احمد عن عائشة

۳۹۰۴۱..... پانچ سفارشی ہوں گے: قرآن، رشتہ داری، امانت، تمہارے نبی اور ان کے گھرانے والے۔فردوس عن ابی ہریرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۴۷۔

۳۹۰۴۲..... قیامت کے روز لوگ مختلف جماعتیں ہوں گے، ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی وہ کہیں گے: اے فلاں! سفارش کر، اے فلاں سفارش کر، یہاں تک کہ شفاعت محمد (ﷺ) تک پہنچ جائے گی، اس دن اللہ انہیں مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔بخاری عن ابن عمر

۳۹۰۴۳..... جس کے دل میں مچھر کے پر جتنا بھی ایمان ہوگا میں قیامت کے دن اس کی ضرور شفاعت کروں گا۔خطیب عن انس

۳۹۰۴۴..... ایک قوم شفاعت کے ذریعہ سے جہنم سے نکالی جائے گی وہ ایسے ہوں گے جیسے ککڑی۔بخاری عن جابر

۳۹۰۴۵..... میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

ترمذی حاکم عن عبداللہ بن ابی الجدعاء

۳۹۰۴۶..... ہر نبی کی اپنی امت کے بارے میں ایک دعا ہے جو وہ کرچکا اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے اپنی دعا چھپا رکھی ہے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

۳۹۰۴۷..... ہر نبی کی ایک دعا ہے جو وہ کرتا ہے میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے اپنی دعا چھپا رکھوں۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرة

۳۹۰۴۸..... ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہے جو وہ کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے اور اسے وہ عطا کی جاتی ہے۔اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے اپنی دعا پوشیدہ رکھی ہے۔مسلم عن ابی ہریرة

۳۹۰۴۹..... ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے جو اس نے اپنی امت کے بارے میں مانگی اور قبول کی گئی میں چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے ذخیرہ کرلوں۔بیهقی عن ابی ہریرة

۳۹۰۵۰..... قیامت کے روز لوگ صفوں میں کھڑے ہوں گے، ایک جہنمی ایک جنتی کے پاس سے گزرے گا: اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں کہ فلاں دن تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا، تو وہ اس کی شفاعت کرے گا (اسی طرح) ایک شخص، کسی شخص کے پاس سے گزرے گا تو اسے کہے گا: کیا تجھے یاد نہیں کہ میں نے تجھے وضو کے لئے پانی دیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کی شفاعت کرے گا، اور کہے گا: اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں کہ تو نے فلاں دن مجھے فلاں کام سے بھیجا تھا اور میں چلا گیا تھا؟ تو وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ابن ماجہ عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۴۳۰۔

۳۹۰۵۱..... قیامت کے دن میں انسانوں کا سردار ہوں گا، جانتے ہو ایسا کیوں ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اولین آخرین کو ایک کھلے میدان میں جمع کرے گا ایک بلانے والا انہیں اپنی آواز سنائے گا اور ایک آنکھ انہیں دیکھ سکے گی، سورج ان کے قریب ہوگا اور لوگ ناقابل برداشت غم و پریشانی میں مبتلا

ہوں گے، کچھ لوگ دوسروں سے کہیں گے: اپنی حالت دیکھتے نہیں؟ کیا تم اپنے بارے میں اپنے رب کے ہاں کسی کی شفاعت کے منتظر ہو؟ تو کچھ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے چلو آدم (علیہ السلام) کے پاس چلتے ہیں، وہ آدم علیہ السلام سے کہیں گے: آدم! آپ ہمارے باپ اور انسانیت کے والد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی (پیدا کردہ مخلوق) روح پھونکی، اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا! اپنے رب سے ہمارے بارے میں شفاعت کریں، آپ ہماری کیفیت نہیں دیکھ رہے؟ ہماری بے چینی آپ کے سامنے ہے؟ آدم علیہ السلام ان سے کہیں گے: میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے ایسا ناراض نہیں ہوا، اور نہ ہرگز کبھی ایسا ناراض ہوگا، اس نے مجھے درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے غلطی ہوگئی۔ مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ، نوح کے پاس جاؤ! وہ نوح علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے: اے نوح! آپ اہل زمین کی طرف اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے ہمارے لئے اپنے رب سے شفاعت کریں، آپ ہماری کیفیت نہیں دیکھ رہے، ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں؟ تو نوح علیہ السلام ان سے کہیں گے: میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا کہ اس سے پہلے ایسا ناراض نہیں ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے (بددعا کے طور) مانگ لی، مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم کے پاس جاؤ! چنانچہ وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے: اے ابراہیم! آپ اہل زمین میں سے اللہ کے نبی اور خلیل ہیں ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں، آپ کو ہماری کیفیت نظر نہیں آرہی اور ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں؟ تو ابراہیم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا کہ اس سے پہلے ایسا غصہ نہیں ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا میں نے تین جگہ توریہ (بظاہر جھوٹ) کہا ہے مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ، موسیٰ کے پاس جاؤ!

چنانچہ یہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ نے آپ کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ لوگوں پر فضیلت دی، ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں، آپ ہماری کیفیت نہیں دیکھ رہے اور ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں؟ تو موسیٰ علیہ السلام ان سے فرمائیں گے: میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا کہ اس سے پہلے ایسا غصہ نہیں ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ہوگا۔ مجھ سے ایک قتل ہوگیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں تھا مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے۔ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ! عیسیٰ کے پاس جاؤ! چنانچہ یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے: آپ اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ ہیں جسے اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی روح (مخلوق) ہیں آپ نے پنگھوڑے میں لوگوں سے کلام کیا، ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں، کیا آپ کو ہماری کیفیت نظر نہیں آرہی ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں؟ عیسیٰ علیہ السلام ان سے فرمائیں گے: میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا کہ ایسا پہلے نہیں ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ہوگا، مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ محمد (ﷺ) کے پاس آکر کہیں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں بخش دی ہیں۔ ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں، کیا آپ ہماری کیفیت اور ہم جس حالت میں ہیں نہیں دیکھ رہے؟

چنانچہ میں چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ میرا سینہ کھول دے گا اور مجھے ایسی محامد (اپنی تعریفیں) الہام کرے گا جو مجھ سے پہلے کسی کو الہام نہیں کی ہوں گی، پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ! مانگو تمہیں دیا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، اے رب! میری امت میری امت کو بخش دیجئے! کہا جائے گا: اے محمد! اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے داہنے دروازے سے داخل کردو جن پر کوئی حساب نہیں اور وہ دوسرے دروازوں میں لوگوں کے شریک ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت کے دو چوکھٹوں کے درمیانی فاصلہ ایسا ہے جیسے مکہ اور ہجر کے درمیان ہے یا جیسے مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی عن ابی ہریرۃ

۳۹۰۵۲ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ میرے ہاتھ حمد کا جھنڈا ہوگا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں، اس روز ہر نبی آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ (سب) میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ اور سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ لوگ تین

مرتبہ گھبرائیں گے پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: آپ ہمارے باپ آدم ہیں ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں، وہ فرمائیں گے: مجھ سے ایک خطا ہوئی جس کی وجہ سے مجھے زمین اتار دیا گیا البتہ تم نوح کے پاس جاؤ وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے: میں نے اہل زمین کے لئے بددعا کی تو وہ ہلاک کردیئے گئے البتہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا، وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ فرمائیں گے: میں نے تین بار توریہ کیا (جو بظاہر جھوٹ تھا) جو اللہ تعالیٰ کے دین میں حلال نہیں، البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے: وہ فرمائیں گے: میں نے ایک شخص قتل کردیا تھا البتہ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں، وہ فرمائیں گے: میری اللہ کے سوا عبادت کی گئی ہے البتہ تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے، میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور جنت کے دروازے کے حلقہ کو پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا، کہا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: محمد، تو وہ میرے لئے دروازہ کھول کر مجھے خوش آمدید کہیں گے، تو میں سجدے میں پڑ جاؤں گا اللہ تعالیٰ مجھے حمد وثناء کا الہام کرے گا پھر مجھے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ، مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی کہو تمہاری بات سنی جائے گی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "عنقریب تجھے تیرا رب مقام محمود پر مبعوث فرمائے گا" (ترمذی وابن خزیمہ عن ابی سعید الاقولہ فاخذ بحلقۃ باب الجنۃ فاقعقعھا فرانھا عن انس)

کلام: ......ضعیف الجامع ۱۳۱۶۔

۳۹۰۵۳...... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جمع فرمائے تو وہ اس کا اہتمام کریں گے اور کہیں گے: اگر ہم اپنے رب سے سفارش کریں تو ہمیں اس جگہ سے نجات دے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست (قدرت) سے بنایا اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں تاکہ ہمیں اس جگہ سے نجات دے، تو آدم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں اور آپ کو اپنی وہ لغزش یاد آ جائے گی جس کی وجہ سے وہ اپنے رب سے شرمائیں گے۔ اور وہ فرمائیں گے: البتہ تم نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ زمین والوں کی طرف بھیجے ہوئے پہلے رسول ہیں، پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، انہیں اپنی لغزش یاد آئے گی کہ انہوں نے ایسی چیز کا سوال اپنے رب سے کیا تھا جس کا انہیں علم نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے رب سے شرمائیں گے۔ البتہ تم لوگ رحمٰن کے خلیل ابراہیم کے پاس جاؤ وہ ان کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں البتہ تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ ایسا بندہ ہے جس سے اللہ نے کلام کیا اور اسے تورات دی، چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، انہیں اس شخص کا قتل یاد آ جائے گا جسے انہوں نے ناحق قتل کردیا تھا تو وہ اپنے رب سے شرمائیں گے، البتہ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کا بندہ، اس کا کلمہ اور اس کی روح (مخلوق) ہے چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، البتہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے ہیں چنانچہ میں اٹھوں گا اور مومنوں کی دو صفوں میں چل کر اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کی اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت مل جائے گی جب میں اپنے رب کا دیدار کروں گا تو اپنے رب کے لئے سجدہ میں پڑ جاؤں گا پھر وہ جتنا چاہے گا مجھے سجدہ میں رکھے گا، پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھاؤ! کہو تمہاری بات سنی جائے گی مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اس کے بعد میں شفاعت کروں گا، پھر میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی جنہیں میں جنت میں داخل کروں گا پھر میں دوسری مرتبہ آؤں گا، اپنے رب کو دیکھ کر اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور جتنی دیر اللہ چاہے گا مجھے سجدہ میں رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پھر میرے لئے حد بندی کی جائے گی اور میں ان لوگوں کو جنت میں داخل کردوں گا۔

پھر میں تیسری مرتبہ آؤں گا اپنے رب کو دیکھ کر اس کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا جتنا وہ چاہے گا میں سجدہ میں رہوں گا پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، چنانچہ میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا تو میری لئے حد بندی کی جائے گی اور انہیں جنت داخل کردوں گا۔

پھر میں چوتھی مرتبہ آؤں گا میں کہوں گا اے میرے رب! صرف وہ رہ گیا ہے (جسے جس کو) قرآن نے روک رکھا ہے پھر ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو برابر بھی خیر ہوئی، پھر ان لوگوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور ان کے دلوں میں گندم برابر بھی خیر ہوئی پھر ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہوئی۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، ابن ماجه عن انس

۳۹۰۵۴......قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا تو ایمان والے اس وقت کھڑے ہوجائیں گے جب جنت ان کے نزدیک کی جائے گی، اس کے بعد وہ آدم علیہ السلام سے آکر کہیں گے: اے ہمارے باپ ہمارے لئے جنت کھلوائیے، وہ فرمائیں گے، میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، میں اس کے علاوہ کا خلیل ہوں، موسیٰ کے پاس جاؤ جس سے اللہ نے کلام کیا، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، تم لوگ عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور اس کی (مخلوق) روح ہے عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں محمد کے پاس جاؤ چنانچہ وہ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے وہ اٹھیں گے اور انہیں اجازت مل جائے گی پھر امانت اور رشتہ داری کو چھوڑا جائے گا وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہوجائیں گی۔

اس کے بعد تمہارا پہلا گروہ بجلی کی طرح گزرے گا پھر ہوا کے جھونکے کی طرح پھر پرندے اور سواری کی طرح گزریں گے۔ لوگوں کو ان کے اعمال چلائیں گے تمہارے نبی پل صراط پر کھڑے کہہ رہے ہوں گے: اے رب سلامت رکھ، سلامت رکھو! یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال عاجز پڑ جائیں گے پھر ایک شخص کو لایا جائے گا تو وہ سوائے گھٹنے کے کسی طرح نہ چل سکے گا، اور پل صراط کے دونوں پہلوؤں پر حکم کے پابند آنکڑے ہوں گے جنہیں جس کے بارے پکڑنے کا حکم ہوگا اسے پکڑلیں گے کوئی خراش کھا کر نجات پائے گا اور کوئی آگ میں گر جائے گا۔

مسلم عن ابی هريرة وحذيفة

۳۹۰۵۵......میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم عن انس، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم عن جابر، طبرانی عن ابن عباس، خطیب عن ابن عمر عن کعب بن عجرة

کلام:......اسنی المطالب ۷۹۰، الجامع المصنف ۵۰۔

۳۹۰۵۶......میری شفاعت میری امت کے گنہگار لوگوں کے لئے ہوگی، حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: اگر چہ زنا وچوری کرے!؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ زنا وچوری اس سے ہوجائے، ابودرداء کی ناک خاک آلود ہونے کے ساتھ۔ خطیب عن ابی الدرداء

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۰۴۔

۳۹۰۵۷......میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہوگی جو میرے گھرانے سے محبت رکھتے ہوں گے۔ خطیب عن علی

۳۹۰۵۸......میری شفاعت (میری امت کے ہر فرد کے لئے) مباح ہے صرف اس کے لئے نہیں جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہا۔

حلية الاولياء عن عبدالرحمن بن عوف

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۰۵۔

۳۹۰۵۹......قیامت کے روز میری شفاعت برحق ہے، جس کا اس پر یقین نہیں وہ شفاعت والوں میں نہیں ہوگا۔

ابن منیع عن زید بن ارقم وبضعة عشر من الصحابه

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۰۶۔

۳۹۰۶۰......میری امت کے ساتھ جو کچھ پیش ہوگا وہ مجھے (اہم واقعات کی صورت میں) دکھایا گیا، آپس کی خونریزی، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہے جیسا پہلی امتوں کے لئے طے تھا تو میں نے سوال کیا کہ مجھے اپنی امت کی شفاعت سونپ دی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کرلی۔

مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، حاکم عن ام حبیبه

۳۹۰۶۱......ہر نبی کی ایک دعا ہے جو وہ اپنی امت کے بارے میں مانگتا ہے اور جو قبول کرلی گئی اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت

کے لئے اپنی دعا چھپالی۔ مسند احمد، بیھقی عن انس

۳۹۰۶۲ ... زمین پر جتنے درخت، پتھر اور ڈھیلے ہیں ان سے بڑھ کر میں قیامت کے روز (لوگوں کی) شفاعت کروں گا۔

مسند احمد عن بریدۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۰۹۵۔

۳۹۰۶۳ ... میں اپنی امت میں سے سب سے پہلے، مدینہ مکہ اور طائف والوں کے لئے شفاعت کروں گا۔ طبرانی عن عبداللہ بن جعفر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۱۳۲، الضعیفہ ۶۸۲۔

۳۹۰۶۴ ... مجھے اختیار دیا گیا کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں چلی جائے یا میں شفاعت کروں، میں نے شفاعت کو چن لیا، کیونکہ وہ عام اور کافی ہے کیا تم اسے مومنین متقین کے لئے سمجھتے ہو حالانکہ وہ ان گنہگاروں کے لئے ہے جو خطا کار اور گناہوں میں ملوث ہوں گے۔

مسند احمد عن ابن عمر ابن ماجہ عن ابی موسیٰ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۹۳۲ ضعیف ابن ماجہ ۹۳۸۔

۳۹۰۶۵ ... میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بیس سالہ لوگوں کے بارے میں سوال کیا تو انہیں مجھے دے دیا۔

ابن ابی الدنیا عن ابی ھریرۃ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۲۰، الضعیفہ ۱۴۷۳۔

۳۹۰۶۶ ... میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے چالیس سالہ لوگوں کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: اے محمد! میں نے ان کی بخشش کردی ہے، میں نے عرض کیا: پچاس سالہ فرمایا: میں نے ان کی مغفرت بھی کردی ہے میں نے عرض کیا: ساٹھ سالہ فرمایا میں نے انہیں بھی بخش دیا ہے میں نے عرض کیا: ستر سالہ فرمایا: اے محمد! اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ اسے ستر سال کی عمر دوں، جب کہ وہ میری عبادت کرتا ہو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، اور میں اسے جہنم کا عذاب دوں۔ رہے لمبے سالوں والے یعنی اسی اور نوے سال والے تو میں قیامت کے روز ان سے کہوں گا: جن لوگوں کو چاہو جنت میں داخل کرلو! ابوالشیخ عن عائشۃ

۳۸۰۶۷ ... میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا: فرمایا: تمہارے ستر ہزار ہیں جو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا: میرے رب! مجھے بڑھا کر دیں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اتنی مخلوق دی گویا اپنے دائیں بائیں سے دو مٹھیاں بھر کر دیں۔ ھناد عن ابی ھریرۃ

۳۹۰۶۸ ... میری امت کی ایک قوم میری شفاعت کی وجہ سے جہنم سے ضرور نکلے گی جن کا نام "جہنمی" پڑ چکا ہوگا۔

نسائی، ترمذی، ابن ماجہ عن عمران بن حصین

۳۹۰۶۹ ... میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں ضرور داخل ہوں گے جن کی تعداد بنی تمیم سے زیادہ ہوگی۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عبداللہ بن ابی الجدعاء

۳۹۰۷۰ ... ایک آدمی کی شفاعت سے جو نبی نہیں ہوگا دو قبیلوں، ربیعہ ومضر جتنے لوگ جنت میں ضرور جائیں گے (اور) میں جو کہتا ہوں وہی کہتا ہوں۔ مسند احمد طبرانی عن ابی امامۃ

۳۹۰۷۱ ... وسیلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا درجہ اور مقام ہے کہ اس سے اوپر (مخلوق کے لئے) کوئی درجہ نہیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے وسیلہ عطا کرے۔

مسند احمد عن ابی سعید

۳۹۰۷۲ ... قیامت کے روز تین طرح کے لوگ شفاعت کریں گے، انبیاء، علماء اور شہداء۔ ابن ماجہ عن عثمان

کلام: ...... ضعیف ابن ماجہ ۹۳۹ ضعیف الجامع ۶۴۲۸۔

۳۹۰۷۳ ... (ام سلمہ!) عمل کرتی رہو اور (شفاعت پر) بھروسا نہ کرو کیونکہ میری شفاعت میری امت کے ہلاک ہونے والوں کے لئے

ہے۔(یعنی گنہگاروں کے لئے)۔ابن عدی عن ام سلمه
کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۸، ضعیف الجامع ۱۷۹۔

الاکمال

۳۹۰۷۴......تم جانتے ہو آج کی رات مجھے میرے رب نے کس بات کو پسند کرنے کا کہا؟ مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں چلی جائے یا شفاعت کرلوں تو میں نے شفاعت اختیار کرلی اور وہ ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔ابن ماجه، حاکم عن عوف بن مالک الاشجعی
۳۹۰۷۵......کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ ابھی مجھے میرے رب نے کیا اختیار کرنے کو کہا؟ مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری امت کا دو تہائی بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل کردے یا میں شفاعت کروں تو میں نے شفاعت اختیار کی جو ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔

طبرانی عن عوف بن مالک

۳۹۰۷۶......مجھے اپنی امت کے (وہ اہم) اعمال دکھائے گئے جو وہ میرے بعد کرے گی تو میں نے قیامت کے روز ان کے لئے شفاعت کو اختیار کرلیا۔ابن النجار عن انس عن ام سلمة
۳۹۰۷۷......اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا میری آدھی امت کو بخش دے یا میں شفاعت کروں تو میں نے اپنی شفاعت پسند کرلی، مجھے امید ہے کہ وہ میری امت کے لئے عام ہوگی اگر مجھ سے پہلے نیک بندے نے پہل نہ کی ہوئی تو میں اپنی دعا جلد کرلیتا،اللہ تعالیٰ نے جب اسحاق علیہ السلام سے ذبح کی آزمائش دور کی،تو ان سے کہا گیا:اسحاق مانگو تمہیں دیا جائے گا تو انہوں نے عرض کیا:اللہ کی قسم!ہم شیطان کی جھپٹ سے پہلے جلدی مانگ لیں گے،اے اللہ!جو تیرے ساتھ کسی کو شریک کسے کئے نہیں کیا اور اس نے اچھے عمل کئے تو اس کی مغفرت کر اور اسے جنت میں داخل کر!

طبرانی،حاکم عن ابی هریرة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۹۵۰۔
اس حدیث میں اسحاق علیہ السلام کو ذبح کی ازمائش میں مبتلا بتایا گیا،اس روایت کو ضعیف کہا گیا کیونکہ یہ صحیح احادیث کے خلاف ہے۔
۳۹۰۷۸......مجھے میرے رب نے دو باتوں میں اختیار دیا،یا میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے یا شفاعت۔

طبرانی عن عوف بن مالک

۳۹۰۷۹......میرے پاس میرے رب کا قاصد آیا کہ مجھے اس کا اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے یا شفاعت،تو میں نے شفاعت اختیار کی، میں اپنی شفاعت میں ہر اس شخص کو شامل کروں گا جو میری امت میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔

طبرانی عن معاذ

۳۹۰۸۰......جانتے ہو میں کہاں تھا اور کس کام میں مصروف تھا؟ میرے پاس میرے رب کا قاصد آیا مجھے اس کا اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے، اور شفاعت کا، تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا تم لوگ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے میری شفاعت میں داخل ہے۔مسند احمد، طبرانی عن ابی موسیٰ
۳۹۰۸۱......ہر نبی کی ایک دعا ہے جو اس نے دنیا میں جلدی مانگ لی، میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کے گنہگاروں اور خطا کاروں کے لئے چھپا رکھی ہے۔الخطیب عن ابن مسعود
۳۹۰۸۲......میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخفی رکھی ہے۔حاکم عن ابی هریرة
۳۹۰۸۳......ہر نبی کو ایک دعا دی گئی جو اس نے جلد مانگ لی، میں نے اپنے عطیہ کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے مؤخر کردیا۔صرف امت کا ایک شخص شفاعت کرے۔اس کی شفاعت لوگوں کی بڑی تعداد کے بارے میں قبول ہوگی۔پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ایک شخص قبیلہ کے

لئے شفاعت کرے گا، ایک شخص ایک جماعت کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک شخص تین مرد اور ایک آدمی کی شفاعت کرے گا۔

ابن عدی فی الکامل عن ابی سعید

۳۹۰۸۴..... ہر نبی کو ایک عطیہ دیا گیا جو اس نے لے لیا اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کے لئے اپنا عطیہ چھپا کر رکھ لیا۔

عبد بن حمید، ابویعلی و ابن عساکر عن ابی سعید

۳۹۰۸۵..... خبردار! ہر نبی کی دعا قبول ہوگئی، صرف میری دعا رہتی ہے۔ میں نے اسے قیامت کے روز اپنے رب کے پاس ذخیرہ رکھ لیا ہے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد انبیاء اپنی امتوں پر فخر کریں گے کہ ان کی تعداد زیادہ ہے تو مجھے رسوا نہ کرنا، اس واسطے کہ میں تمہارے لئے حوض پر بیٹھا ہوں گا۔

ابن حبان عن انس

۳۹۰۸۶..... قیامت کے روز ہر نبی کے لئے ایک نور کا منبر ہوگا۔ مکمل حدیث شفاعت کے بارے میں۔ ابن حبان عن انس

۳۹۰۸۷..... شفاعت تو کبیرہ گناہوں والوں کے بارے میں ہوگی۔ ہناد عن انس

۳۹۰۸۸..... میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں شفاعت کا سوال کیا تو مجھے عطا کردی، یہ انشاء اللہ ہر اس شخص کے بارے میں ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ مسند احمد، ابن خزیمہ والطحاوی والرویانی، ھاکم، سعید بن منصور عن ابی ذر

۳۸۰۸۹..... قیامت کے روز سب سے پہلے میری قبر کھلے گی مجھے اس پر کوئی فخر نہیں اور مجھے حمد کا جھنڈا دیا جائے گا تو بھی مجھے فخر نہیں، اور قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا مجھے اس پھر بھی فخر نہیں، اور میں قیامت کے روز سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا اس پر بھی مجھے فخر نہیں، میں جنت کے دروازے پر آؤں گا تو جبار تعالیٰ میرے سامنے ہوگا میں اس کے حضور سجدہ ریز ہوں گا، وہ فرمائے گا، اپنا سر اٹھاؤ جب میری امت کے وہ لوگ جو جہنم میں رہ جائیں گے تو جہنمی (ان سے) کہیں گے تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے، تمہیں اس کا کیا فائدہ ہوا؟ تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! میں انہیں جہنم سے ضرور آزاد کروں گا۔ چنانچہ وہ جہنم سے نکلیں گے اور ان کی کھالیں اور ہڈیاں جھلس گئی ہوں گی، انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس میں ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے میں کوئی بیج اگتا ہے۔ ان کی پیشانیوں پر لکھا جائے گا اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں۔ پھر جنتی انہیں جہنمی کہیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلکہ یہ جبار کے آزاد کردہ ہیں۔

مسند احمد، نسائی، والدارمی و ابن خزیمہ سعید بن منصور عن انس

۳۹۰۹۰..... میں کھڑا اپنی امت کا انتظار کررہا ہوں گا کہ وہ پل صراط پار کرے، اتنے میں میرے پاس عیسیٰ علیہ السلام آکر کہیں گے: جناب محمد! یہ انبیاء آپ کے پاس شکایت کررہے ہیں۔ یا فرمائیں گے۔ یہ جمع ہورہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کررہے ہیں کہ وہ امتوں کے اجتماع کو جہاں چاہے منتشر کرے۔ اس غم کی وجہ سے جس میں وہ مبتلا ہیں اور مخلوق منہ تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ مومن تو وہ ان کے لئے زکام کی مانند ہوگا اور کافر تو اس پر موت (کی سی حالت) طاری ہوگی۔ وہ فرمائیں گے ٹھہرو میں ابھی آپ کے پاس آتا ہوں، اس کے بعد اللہ کے نبی جا کر عرش کے نیچے کھڑے ہوجائیں گے۔ اس وقت ان پر ایسا القاء ہوگا جو کسی برگزیدہ فرشتے اور نہ کسی بھیجے ہوئے رسول کی طرف ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا کہ محمد کے پاس جا کر ان سے کہو! اپنا سر اٹھائیے، مانگئے آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کریں، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنی امت کے بارے میں شفاعت کروں گا کہ ہر ننانوے میں سے ایک انسان نکال دیں۔ پھر میں اپنے رب سے اصرار کرتا رہوں گا۔ شفاعت کیے بغیر میں اس جگہ سے نہیں اٹھوں گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ عطا کرکے فرمائے گا۔ اے محمد، اپنی امت میں سے اس مخلوق خدا کو جنت میں داخل کردو جس نے لا الٰہ الا اللہ کی گواہی صرف اخلاص کے ساتھ ایک دن دی اور اسی پر فوت ہوا۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، سعید بن منصور عن انس

۳۹۰۹۱..... تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہو، اللہ تعالیٰ نے مجھے بیدار کیا اور فرمایا: اے محمد! میں نے جو نبی و رسول بھیجا اس نے مجھ سے ایک سوال کیا جو میں نے اسی عطا کیا، تو اے محمد! تم مانگو تمہیں بھی دیا جائے گا، میں نے عرض کیا: میرا سوال قیامت کے روز اپنی امت کے لئے شفاعت ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! شفاعت کیا ہے؟ فرمایا: میں عرض کروں گا، اے میرے رب! میں شفاعت

جسے میں نے آپ کے پاس چھپا رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں، پھر اللہ تعالیٰ میری بقیہ امت کو جہنم سے نکال دے گا اور انہیں جنت میں ڈال دے گا۔ مسند احمد، طبرانی والشیرازی فی الالقاب عن عبادة بن الصامت

۳۹۰۹۲..... لوگو! کیا بات ہے کہ مجھے گھر والوں کے بارے میں اذیت دی جاتی ہے۔ اللہ کی قسم! میری شفاعت ملے گی یہاں تک کہ وہ آ جائے بنی حکم اور صداء، سلھب قیامت کے دن آ جائیں۔ طبرانی و ابن منده عن ابی هريره وابن عمر و عمار معاً؟

۳۹۰۹۳..... مجھے یہی امید ہے کہ میری شفاعت پہنچے گی جاد اور حکم۔ ابن عساکر عن ابی بردو

۳۹۰۹۴..... جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ زمین کو چمڑے کی طرح پھیلا دے گا یہاں تک کہ لوگوں کے لئے صرف قدم رکھنے کی جگہ ہوگی پھر مجھے سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ جبرئیل رحمٰن (کے عرش) کے دائیں طرف ہوگا۔ اللہ کی قسم! اس نے اس سے پہلے اسے کبھی نہیں دیکھا، میں کہنے لگوں گا! اے میرے رب! اس نے مجھے بتایا کہ آپ نے اسے میری طرف بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے سچ کہا، پھر میں شفاعت کروں گا۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ تیرے بندے کہیں انہوں نے زمین کے اطراف میں تیری عبادت کی اور وہ مقام محمود ہے۔

عبدالرزاق وابن جرير عن علي بن الحسن مرسلاً

۳۹۰۹۵..... جب جنتی اور جہنمی جدا جدا ہو کر جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو رسول کھڑے ہو کر شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جاؤ جسے جانتے ہو اسے (جہنم سے) نکال لو، چنانچہ وہ انہیں نکالیں جبکہ ان کے داغ لگ چکے ہوں گے، پھر انہیں اسی نہر میں ڈالیں گے جس کا نام نہر حیات ہے جس سے ان کے داغ زدہ نشان نہر کے کنارے گر پڑیں گے اور وہ سفید ہو کر نکلیں گے جیسے ککڑی پھر وہ شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لو، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میں اپنے علم و رحمت سے نکالتا ہوں، تو جتنے انہوں نے نکالے اس سے دوگنے اور اس کے دوگنے نکالے جائیں گے۔ ان کی گردنوں میں لکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ، اس کے بعد انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا تو وہاں ان کی علامت جہنمی پڑ جائے گا۔

مسند احمد، ابن حبان و ابن منيع والبغوى فى الجعديات ضياء عن جابر

۳۹۰۹۶..... مجھے سب سے پہلے پل صراط پر تلاش کرنا، میں نے عرض کیا، اگر آپ سے وہاں ملاقات نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: میں ترازو کے پاس ہوں گا، میں نے عرض کیا: اگر ترازو کے پاس میری آپ سے ملاقات نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں حوض کے پاس ہوں گا۔ قیامت کے روز میں ان تین مقامات کے علاوہ کہیں نہیں ہوں گا۔ مسند احمد عن انس، ترمذی حسن غريب عن انس

۳۹۰۹۷..... ایک شخص دو، تین کی شفاعت کرے گا اور ایک شخص ایک کی شفاعت کرے گا۔ ابن خزيمه عن انس

۳۹۰۹۸..... ایک جنتی جھانک کر جہنمی لوگوں کی طرف دیکھے گا تو ایک جہنمی اسے آواز دے گا: ارے بھائی! کیا تو مجھے جانتا نہیں؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! میں تو تجھے نہیں جانتا، تیرا برا ہو تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کہ دنیا میں تو میرے پاس سے گزرا تھا تو نے مجھ سے پانی کا گھونٹ مانگا تھا میں نے تمہیں سیراب کیا تھا اپنے رب سے میرے لئے شفاعت کرو تو یہ شخص اپنے گشت میں اللہ کے حضور جا کر عرض کرے گا۔ اے میرے رب! میں نے جہنمی لوگوں کو جھانک کر دیکھا تو ان میں سے ایک شخص مجھے کہنے لگا: اے فلاں! کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، میں تجھے نہیں جانتا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا: میں وہی ہوں، دنیا میں تو میرے پاس سے گزرا اور مجھ سے پانی مانگا تھا میں نے تجھے پانی پلایا تھا، اپنے رب سے میری شفاعت کر، اے میرے رب! اس کے بارے میں میری شفاعت قبول کر، پس اللہ تعالیٰ اس کے متعلق اللہ کی شفاعت قبول کرلے گا اور اسے جہنم سے نکال لے گا۔ ابويعلى عن انس

۳۹۰۹۹..... سورج قریب ہوگا یہاں تک کہ پسینہ آدھے کانوں تک پہنچ جائے گا وہ لوگ اس حالت میں ہوں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں، پھر موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کریں گے وہ بھی یہی کہیں گے، پھر محمد ﷺ سے مخلوق میں سے فریاد کریں گے، وہ چلیں گے اور جنت کے حلقہ کو پکڑ لیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں مقام محمود پر مبعوث کرے گا۔ ابن جرير عن ابن عمر

۳۹۱۰۰..... مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بات میں اختیار دیا کہ ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں اور اپنی امت کے لئے اس کے پاس

پوشیدہ دعا رکھنے کے درمیان بے شک میرے رب نے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار کا اضافہ کیا اور پوشیدہ دعا اس کے پاس ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن ابی ایوب

۳۹۱۰۱ ..... مجھے میرے رب نے اس میں کہ ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں اور پوشیدہ دعا کا اختیار دیا اور مجھے میرے رب نے مزید عطا کیا، ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں اور پوشیدہ دعا اسی کے پاس ہو۔ حلیة الاولیاء عن ابی ایوب

۳۹۱۰۲ ..... ایک قوم شفاعت کے ذریعہ جہنم سے نکلے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن جابر

۳۹۱۰۳ ..... ابھی میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے یہ بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت عطا کی ہے۔ کسی نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا صرف بنی ہاشم کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کسی نے عرض کیا: قریش کے لئے عمومی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ کسی نے عرض کیا: کیا صرف آپ کی امت کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میری امت کے گناہوں سے لدے گنہگاروں کے لئے ہے۔

طبرانی و ابن عساکر عن عبداللہ ابن بشیر

۳۹۱۰۴ ..... قیامت کے دن زمین رحمٰن تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے پھیلا دی جائے گی پھر انسانوں کے لئے صرف قدم رکھنے کی جگہ ہوگی پھر سب سے پہلے مجھے بلایا جائے گا اس کے بعد میں سجدہ ریز ہوں گا پھر مجھے اجازت دی جائے گی میں کھڑے ہو کر کہوں گا: اے میرے رب! اس (جبرئیل) نے مجھے بتایا کہ آپ نے اسے میری طرف بھیجا ہے۔ وہ اس وقت رحمٰن تعالیٰ کی دائیں جانب ہوگا، اللہ کی قسم! اس سے پہلے جبرئیل نے کبھی (اللہ تعالیٰ) کو نہیں دیکھا ہوگا۔ جبرئیل خاموش کھڑے کچھ بول نہیں رہے ہوں گے۔ یہاں تک اللہ تعالیٰ (خود ہی) فرمائیں گے: اس نے (جو کچھ کہا) سچ کہا، اس کے بعد مجھے شفاعت کی اجازت ہوگی۔ پس میں کہوں گا: اے میرے رب! تیرے بندے ہیں جنہوں نے زمین کے گردونواح میں تیری عبادت کی ہے۔ یہی مقام محمود ہے۔ حاکم عن جابر

۳۹۱۰۵ ..... قیامت کے روز زمین رحمٰن تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے پھیلا دی جائے گی کسی کے لئے سوائے قدم رکھنے کی کوئی جگہ نہیں مجھے سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ مجھے رحمٰن تعالیٰ (کے عرش) کی دائیں جانب جبرئیل نظر آئیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، انہوں نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا، میں عرض کروں گا اے میرے رب! یہ میرے پاس آ کر کہنے لگے۔ آپ نے انہیں میری طرف بھیجا ہے؟ جبرئیل خاموش ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: انہوں نے سچ کہا: میں نے ہی اسے آپ کی طرف بھیجا تھا، آپ اپنی ضرورت بیان کریں۔ میں عرض کروں گا۔ اے میرے رب! میں تیرے بندے چھوڑ آیا تھا جو زمین کے اطراف میں تیری عبادت کیا کرتے تھے اور ٹیلوں کی گھاٹیوں میں تیرا ذکر کیا کرتے تھے اب وہ میرے یہاں جانے کے بعد کے جواب کے منتظر ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں آپ کو ان کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا، یہ مقام محمود جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب تیرا رب تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے گا۔

حلیة الاولیاء، بیهقی عن علی بن الحسن عن رجل من الصحابة

۳۹۱۰۶ ..... میری شفاعت میری امت کے گنہگاروں کے لئے ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بولے: اگر وہ زنا و چوری کا ارتکاب کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابودرداء کی ناک خاک آلود ہونے کے ساتھ بھی وہ اگرچہ زنا و چوری کرلے۔ الخطیب عن ابی الدرداء

۳۹۱۰۷ ..... مسلمانوں کی ایک قوم شفاعت کرنے والوں اور اللہ کی رحمت سے جہنم میں عذاب دیئے جانے کے بعد جنت میں ضرور داخل ہوں گی۔

طبرانی عن ابن مسعود

کلام: ..... ذخیرة الحفاظ ۴۶۵۲

۳۹۱۰۸ ..... اور لوگوں کو کیا ہوا، جو سمجھتے ہیں کہ میری شفاعت میرے گھرانے کے لوگوں کو حاصل نہیں ہوگی، جبکہ میری شفاعت حاء اور حکم (جو سب سے بڑے قبیلے ہیں) کو بھی شامل ہے۔ طبرانی عن ام هانی

۳۹۱۰۹ ..... میں نے اپنے رب سے ان دونوں کے بارے میں (یعنی والدین) کوئی سوال نہیں کیا کہ وہ مجھے ان دونوں کے بارے میں عطا کرے اور میں اس دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا جس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول (اپنی شان کے مطابق) فرمائے گا تو وہ ایسے چرچرائے گی

جیسے کسی شخص سے تنگ کرسی چرچراتی ہے باوجودیکہ وہ زمین وآسمان کی طرح کشادہ ہےاور (اس دن) تمہیں ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ کے لایا جائے گا سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو پوشاک پہنائی جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے خلیل کو پوشاک پہناؤ پھر جنت کی چادروں میں دوسفید چادریں لائی جائیں گی جنہیں وہ پہنیں گے پھر وہ عرش کی جانب رخ کرکے بیٹھ جائیں گے ان کے بعد مجھے پوشاک پہنائی جائے گی میں اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب کھڑا ہوجاؤں گا جہاں میرے علاوہ کوئی کھڑا نہیں ہوگا اس کی وجہ سے مجھ پر اولین وآخرین رشک کریں گے اور کوثر کی طرف سے میرے حوض کی جانب ایک نہر کھد جائے گی جو مشک اور کنکریوں سے بہے گی اس کی پیداوار سونے کی شاخیں ہوں گی اس کے پھل موتی اور جوہر ہوں گے اس کا پانی دوددھ سے زیادہ سفید اور شہید سے زیادہ میٹھا ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ اس کا ایک گھونٹ پلادے گا وہ اس کے بعد پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس سے محروم رہا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔ مسند احمد ابن جریر، حاکم عن ابن مسعود

۳۹۱۱۰.....میں اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے بہترین آدمی ہوں کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ان کے نیک لوگوں کے لئے کسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: رہے میری امت کے برے لوگ تو اللہ انہیں میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا اور رہے ان کی نیک لوگ تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کی بدولت جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی امامۃ

کلام: .....ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۵۳

۳۹۱۱۱.....میں اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے بہترین آدمی ہوں، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ان کے نیک لوگوں کے لیے کیسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے نیک لوگ اپنے اعمال کی بدولت جنت میں جائیں گے اور میری امت کے برے لوگ میری شفاعت کے منتظر ہوں گے آگاہ رہو! وہ قیامت کے روز میری پوری امت کے لئے جائز ہوگی صرف وہ شخص محروم رہے گا جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان گھٹاتا ہوگا۔ الشیرازی فی الالقاب وابن النجار عن ام سلمۃ

۳۹۱۱۲.....اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے؟ مجھے یقین ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری شفاعت کی خواہش رکھیں گے۔

حاکم فی تاریخہ عن ابی بن کعب

۳۹۱۱۳.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے شفاعت کے بارے میں آپ کو کیا جواب دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے خیال میں اس کے متعلق پوچھنے والے تم پہلے شخص ہو کیونکہ مجھے تمہاری علمی لگن معلوم ہے مجھے ان کے جنت کے دروازے پر کھڑے ہونے کی کوئی فکر نہیں مجھے اپنی پوری شفاعت کی فکر ہے میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی دی اس کی زبان اس کے دل کی اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو۔

طبرانی حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۹۱۱۴.....میں تمہارے لیے اپنی زندگی کی سچائی میں ایک جگہ ہوں اور جب میں فوت ہوجاؤں گا تو اپنی قبر میں پکارتا رہوں گا: اے میرے رب! میری امت میری امت یہاں تک کہ صور میں پہلی بار پھونکا جائے پھر میری دعا قبول ہوتی رہے گی یہاں تک کہ دوسری بار صور میں پھونکا جائے۔

الحکیم عن انس

۳۹۱۱۵.....اس قبلہ والے اتنی تعداد میں جس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہوں پر جرات مندی اور اس کی فرمانبرداری کی مخالفت کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی پھر مجھے شفاعت کی اجازت ملے گی میں سجدہ میں اللہ تعالیٰ کی ایسے ہی تعریف کروں گا جیسے کھڑے ہو کر کرتا ہوں، پھر کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ طبرانی عن ابن عمرو

۳۹۱۱۶.....جنتی جنت میں ان لوگوں کو گم پائیں گے جو دنیا میں ان کے ساتھ ہوتے تھے یہ لوگ انبیاء ہے جا کر عرض کریں گے: ہمارے لئے شفاعت کریں تو وہ ان کے حق شفاعت کریں گے انہیں جہنم سے نکال لیا جائے گا اور ان پر ماء حیات ڈالا جائے گا تو وہ کگڑی کی طرح ہوجائیں گے ان کا نام آزاد کھا جائے گا وہ سب سے (جہنم سے) آزاد ہوں گے۔ الشیرازی فی الالقاب عن جابر

۳۹۱۱۷.....انبیاء کے لیے سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر وہ بیٹھیں گے اور میرا منبر خالی رہے گا میں اس پر نہیں بیٹھوں گا میں اپنے رب

کے سامنے دست بستہ کھڑا رہوں گا کہ کہیں مجھے جنت میں پہنچا دیا جائے اور میری امت میرے بعد تنہارہ جائے میں عرض کروں گا: میرے رب! میری امت میری امت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں آپ کی امت سے کا برتاؤ کروں؟ میں عرض کروں گا: میرے رب! ان کا حساب جلد لیں چنانچہ انہیں بلا کر ان سے حساب لیا جائے گا ان میں سے کوئی تو اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائے گا اور کوئی میری شفاعت سے داخل ہوگا میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے ان آدمیوں کی ایک فہرست دی جائے گی جن کے بارے جہنم کا حکم ہو چکا ہوگا اور جہنم کا داروغہ کہے گا: اے محمد! تم نے اپنے رب کی ذرا ناراضگی اپنی امت میں نہیں چھوڑی۔

ابن ابي الدنيا في حسن الظن يا الله، طبراني، حاكم وتعقب بيهقي في البعث ابن عساكر وابن النجار عن ابن عباس

کلام:...... القدریۃ الضعیفہ ۳۹

الحوض

۳۹۱۱۸..... انبیاء آپس میں فخر کریں گے کہ کس کی امت کے لوگ زیادہ ہیں مجھے امید ہے کہ اس دن میرے امتی زیادہ ہوں گے سب کے سب حوض پر آئیں گے ان میں سے ہر ایک بھرے حوض پر کھڑا ہوگا اس کے ہاتھ میں لاٹھی ہوگی اپنی امت میں سے جسے پہچانتا ہوگا اسے بلائے گا ہر امت کی ایک نشانی ہوگی جس سے اسے اس کا نبی پہچان لے گا۔ طبراني في الكبير عن سمرة

۳۹۱۱۹..... تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا جس کی چوڑائی جرباء اور اذرح مقام جتنی ہوگی۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عمر

۳۹۱۲۰..... تمہارے سامنے ایک حوض ہے جس کی چوڑائی جرباء اور اذرح جتنی ہے اس میں ستاروں کی طرح آبخورے (گلاس) ہوں گے جو وہاں آیا اور اس کا پانی پیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ مسلم عن ابن عمر

۳۹۱۲۱..... میرے حوض میں جاموں کی تعداد آسمانی ستاروں جتنی ہے۔ ترمذي عن انس

۳۹۱۲۲..... میں حوض پر تمہارے نمائندہ ہوں گا اس کی چوڑائی ایلہ سے جحفہ تک ہے مجھے یہ خدشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے بارے دنیا کا ڈر ہے کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگو گے آپس میں لڑ کر ایسے ہی ہلاک ہو جاؤ گے جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔

مسلم عن عقبة بن عامر

۳۹۱۲۳..... قیامت کے روز میں اپنے حوض کے پینے کی جگہ سے یمن والوں کے لئے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاٹھی سے پیچھے کر رہا ہوں گا یہاں تک کہ وہ ان پر بہہ پڑے کسی نے اس کی چوڑائی پوچھی آپ نے فرمایا: میری اس جگہ سے عمان تک کسی نے اس کے پانی کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اس میں جنت کے دو پرنالے لگا تار بہتے رہیں گے ایک سونے کا دوسر چاندی کا۔ مسند احمد، مسلم عن ثوبان

۳۹۱۲۴..... قیامت کے روز میری امت کا ایک گروہ میرے پاس آئے گا وہ حوض پر آنا چاہیں گے میں کہوں گا: میرے رب! یہ میرے ساتھی کہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ کو پتہ نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات نکالیں یہ آپ کے بعد الٹے پاؤں مرتد ہوتے رہے۔

ابن ماجه عن ابي هريرة

۳۹۱۲۵..... میں حوض پر تمہارا نمائندہ ہوں گا تمہارا انتظار کروں گے تمہارے کچھ لوگ میرے سامنے ہوں گے یہاں تک کہ جب میں انہیں دیکھ لوں گا تو وہ میرے سامنے روک دیے جائیں گے میں عرض کروں گا: میرے رب! میرے ساتھی میرے ساتھی! کہا جائے گا: آپ کا معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات کیں۔ مسند احمد بخاري عن حذيفة

۳۹۱۲۶..... میں حوض پر تمہارا پیش رفتہ ہوں گا اور میں کچھ لوگوں سے جھگڑوں گا پھر ان غالب آ جاؤں گا میں کہوں گا: میرے رب! میرے ساتھی میرے ساتھی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔ مسند احمد مسلم عن ابن مسعود

۳۹۱۲۷.....ابھی مجھ پر یہ سورۃ نازل ہوئی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل ہے جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ وہ ایک نہر ہے، جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس پر بڑی خیر ہے وہ میرا حوض ہے قیامت کے روز اس پر میری امت آئے گی اس کے جام ستاروں کے بقدر ہیں ایک شخص کو میرے سامنے روک لیا جائے گا میں کہوں گا: میرے رب! یہ میرا امتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ کو معلوم نہیں اس نے آپ کے بعد کیا بدعات کیں۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس

۳۹۱۲۸.....میری امت میرے پاس حوض پر آئے گی اور میں لوگوں کو اس سے ایسے ہٹا رہا ہوں گا جیسے کوئی شخص کسی کے اونٹ اپنے اونٹوں سے دور ہٹاتا ہے لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ ہمیں (اتنی بھیڑ میں) پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں تمہاری ایک علامت ہوگی جو کسی اور کی نہیں ہوگی تم سامنے آؤ گے تو وضوء کے نشانات کی وجہ سے تمہاری پیشانیاں اور ایڑیاں چمک رہی ہوں گی البتہ تمہاری ایک جماعت مجھ سے روک دی جائے گی وہ مجھ تک نہیں پہنچ جائیں گے میں عرض کروں گا: میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں فرشتہ مجھے جواب دے گا آپ کو معلوم ہے انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں ایجاد کیں۔ مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۹۱۲۹.....میں حوض پر ہوں گا اور تم میں سے اپنے پاس آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا کچھ لوگوں کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے روک لیا جائے گا میں کہوں گا میرے رب! یہ میرے لوگ اور میرے امتی ہیں مجھے کہا جائے گا کیا آپ جانتے ہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ اللہ کی قسم! یہ آپ کے بعد الٹی ایڑیاں لوٹتے رہے۔ مسلم عن اسماء بنت ابی بکر سند احمد، مسلم عن عائشۃ

۳۹۱۳۰.....میں حوض پر تمہارا پیش رفتہ ہوں گا تو مجھے اس سے بچانا کہ تم میں سے ہرگز کوئی ایسی حالت میں نہ آئے اور اسے مجھ سے روک دیا جائے جیسے دبلے اونٹ ہٹا دیے جاتے ہیں میں کہوں گا: ایسا کیوں تو کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات دین میں ایجاد کیں تو میں کہوں گا: دور ہی رہیں۔ مسلم عن ام سلمۃ

۳۹۱۳۱.....میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس حوض پر آئیں گے اور میں جب انہیں دیکھ لوں گا اور پہچان لوں گا تو انہیں میرے سامنے روک دیا جائے گا میں کہوں گا: میرے رب! میرے ساتھی: میرے ساتھی ہیں مجھ سے کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔ حاکم، مسند احمد بخاری عن انس وحذیفۃ

۳۹۱۳۲.....میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں اس کے دونوں کناروں کے درمیان صنعاء وایلہ جتنا فاصلہ ہے اس میں ستاروں کے بقدر آبخورے ہیں۔
مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرۃ

۳۹۱۳۳.....میں جنت میں چل رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک نہر نظر آئی جس کے دونوں کناروں پر خولص دار موتی چمک رہے تھے میں نے کہا: جبرائیل! یہ کیا ہے؟ کہا: کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا پھر اس کی مٹی میں ہاتھ ڈالا تو مشک نکال ڈالی پھر سدرۃ المنتہیٰ میرے سامنے ہوئی وہاں میں نے بہت بڑا نور دیکھا۔ بخاری ترمذی عن انس

۳۹۱۳۴.....حوض پر آنے والوں کے مقابلہ میں تم ان کے لاکھویں جز کا ایک جزء بھی نہیں ہو۔ مسندا احمد، ا ابو داؤد حاکم عن زید بن ارقم

۳۹۱۳۵.....میں اپنے حوض سے بہت سے لوگوں کو ہٹاؤں گا جیسے اجنبی اونٹ ہٹائے جاتے ہیں۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

۳۹۱۳۶.....میرے حوض کی چوڑائی صنعاء اور مدینہ جتنی ہے یا جیسے مدینہ اور عمان کا درمیانی فاصلہ اس میں سونے چاندی کے جام نظر آئیں گے جن کی تعداد ستاروں جتنی ہوگی یا ان سے (بھی) زیادہ ہوگی۔

۳۹۱۳۷.....جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں مجھے عطا کی ہے اس پر بڑی خیر ہے قیامت کے روز اس پر میری امت آئے گی اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں ان میں سے ایک شخص روک دیا جائے گا میں کہوں گا: میرے رب! میرا امتی ہے کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں اس نے آپ کے بعد کیا بدعات نکالیں۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن زید بن خالد

۳۹۱۳۸.....اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حوض کے جام آسمانی ستاروں سے جو سخت تاریک رات میں چمکتے ہیں

تعداد میں زیادہ ہیں وہ جنت کے برتن ہیں جس نے اسے پی لیا وہ جب تک اس میں رہے گا پیاسا نہیں ہوگا اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے جو عمان سے ایلہ تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے میٹھا ہے۔مسند احمد، نسائی، مسلم عن ابی ذر

۳۹۱۳۹......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ضرور بہت سے لوگوں کو اپنے حوض سے ہٹاؤں گا جیسے کسی مخصوص حوض سے اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔بخاری عن ابی ھریرۃ

۳۹۱۴۰......میرا حوض کعبہ سے بیت المقدس (جتنا چوڑا) ہے اس کا پانی دودھ کی طرح سفید اور اس کے جام تعداد میں تاروں جتنے ہیں اور قیامت کے روز میرے متبعین سب سے زیادہ ہوں گے۔ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۱۸۵۔

۳۹۱۴۱......میرا حوض ایلہ سے عدن تک چوڑا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس کے جام تعداد میں ستاروں سے بڑھ کر ہیں وہ دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں بہت سے لوگوں کو وہاں سے ایسے ہٹاؤں گا جیسے کوئی اپنے حوض سے اجنبی اونٹ ہٹاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں تمہاری پیشانیاں اور ایڑیاں وضو کی وجہ سے چمک رہی ہوں گی جو کسی اور کی علامت نہیں ہوگی۔مسلم ابن ماجہ عن حذیفۃ

۳۹۱۴۲......میرا حوض ایلہ سے عدن تک چوڑا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور دودھ ملے شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کے جام میں ستاروں کی تعداد سے بڑھ کر ہیں میں وہاں سے لوگوں کو ضرور ہٹاؤں گا جیسے کوئی شخص لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور کرتا ہے لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے آپ نے فرمایا: ہاں تمہاری ایک علامت ہوگی جو کسی اور امت کی نہیں ہوگی تمہاری آمد اس طرح ہوگی کہ تمہاری پیشانیاں اور ایڑیاں وضو کی وجہ سے چمک رہی ہوں گی۔مسلم عن ابن ھریرۃ

۳۹۱۴۳......میرا حوض، صنعاء سے مدینہ جتنا ہے اس میں ستاروں کی طرح برتن ہوں گے۔بخاری عن حارثۃ بن وھب والمستورد

۳۹۱۴۴......میرے حوض کی (لمبائی) مسافت مہینہ بھر ہے اور اس کی اطراف برابر ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کا ذائقہ اور خوشبو مشک سے زیادہ ہے اس کے برتن آسمانی ستاروں کی طرح ہیں جس نے اسے پیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔بخاری عن ابن عمر

۳۹۱۴۵......میرا حوض عدن سے بلقاء تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے جام ستاروں کی تعداد میں ہیں جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا سب سے پہلے مہاجرین کے فقراء لوگ ہوں گے جن کے بال پراگندہ اور کپڑے میلے کچیلے جو مالدار عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور نہ ان کے لیے بند دروازے کھولے جاتے ہیں ترمذی، حاکم عن ثوبان

۳۹۱۴۶......کوثر جنت کی نہر ہے اس کے کنارے سونے کے اس میں موتی اور یاقوت پہلے کی اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی اس کا پانی شہد سے میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہوگا۔مسند احمد، ترمذی ابن ماجہ عن ابن عمر

۳۹۱۴۷......کوثر جنت کی ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے اس کی مٹی مشک ہے اس کا پانی دودھ سے سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس پر آنے والے پرندوں کی گردیں جانوروں کی طرح ہوں گی ان کا کھانا ان سے زیادہ لذیذ ہوگا۔حاکم عن انس

۳۹۱۴۸......تمہارے سامنے میرا حوض ہے جس کی چوڑائی جرباء اور اذرح جتنی ہے۔بخاری ابو داؤد عن ابن عمر

۳۹۱۴۹......میرا حوض عدن سے عمان بلقاء تک (چوڑا) ہے اس کا پانی دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا ہے اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا سب سے پہلے وہاں مہاجرین کے فقراء لوگ آئیں گے جن کے سر پراگندہ کپڑے میلے جو مالدار عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور نہ ان کے ہے بند دروازے کھلتے ہیں جن سے ان پر واجب حق تو وصول کیا جاتا ہے اور جو ان کا حق بنتا ہے وہ انہیں نہیں دیا جاتا۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ حاکم عن ثوبان

۳۹۱۵۰......میرے حوض کی مقدار ایلہ اور یمن کے صنعاء جتنی ہے اور اس میں ستاروں کی تعداد کے برابر برتن ہیں۔مسند احمد، بیھقی عن انس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۵۵

۳۹۱۵۱..... ہر قوم کا ایک پیشرو ہوگا میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں جو حوض پر آیا اور پانی پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور جو پیاسا نہیں ہوا وہ جنت میں جائے گا۔ طبرانی عن سھل بن سعد

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۹۳۸

۳۹۱۵۲..... ہر نبی کا حوض ہے اور اس پر فخر کریں گے کہ کسی کے آنے والے زیادہ ہیں اور مجھے یقین ہے کہ میں ان میں زیادہ تعداد والا ہوں گا۔

ترمذی عن سمرۃ

۳۹۱۵۳..... میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں میں نے اس کے بہتے پانی میں ہاتھ ڈالا تو وہ خوشبودار مشک تھا میں نے کہا: جبرائیل یہ کیا ہے انہوں نے کہا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا۔

مسند احمد، بخاری ترمذی نسائی عن انس

۳۹۱۵۴..... حوض کے برتنوں کی تعداد آسمانی ستاروں جتنی ہے۔ ابوبکر بن ابی داؤد فی البعث عن انس

۳۹۱۵۵..... یہ امت حوض پر ضرور ایسا اژدھام بنائے گی جیسے پانچ دن سے پیاسے اونٹ پانی کے گھاٹ پر بناتے ہیں۔ طبرانی عن العرباض

۳۹۱۵۶..... جب دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالو گے تو کوثر کے بہاؤ کی آواز سنو گے۔ دارقطنی عن عائشۃ

کلام:..... تکمیل النفع ضعیف الجامع ۴۵۴

الاکمال

۳۹۱۵۷..... مجھے اپنا حوض دکھایا گیا تو اس کے کناروں پر آسمانی ستاروں کی طرح جام پڑے تھے میں نے جب اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو خوشبودار تھا۔ ابن النجار عن انس

۳۹۱۵۸..... مجھے جنت کی ایک نہر دی گئی جس کا نام کوثر ہے اس کے درمیان میں یاقوت، مرجان، زبرجد اور موتی ہیں وہ اللہ کی قسم! صنعاء اور ایلہ جتنی (چوڑی) ہے اس میں رکھے جام آسمانی ستارون کی طرح ہیں اے فہد کی بیٹی مجھے وہاں آنے والوں میں تری قوم سب سے زیادہ محبوب ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن اسامۃ بن زید

۳۹۱۵۹..... مجھے جنت میں ایک نہر کوثر دی گئی جس کی لمبائی چوڑائی مشرق و مغرب جتنی ہے اس سے جو بھی پی لے گا پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس سے وضو کرے گا اس کے بال پراگندہ نہیں ہوں گے اس سے وہ شخص نہیں پی سکے گا جس نے میرا ذمہ کا انکار کیا میرے اہل بیت کو قتل کیا۔

ابن مردویہ عن انس

۳۹۱۶۰..... مجھے جنت کی ایک نہر عطا کی گئی جسے کوثر کہتے ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اس میں پرندے ہوں گے جس کی گردنیں جانور کی طرح ہوں گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو بڑے عمدہ ہوں گے آپ نے فرمایا: ان کا گوشت ان سے زیادہ نرم وملائم ہوگا۔ ابن مردویہ عن انس

۳۹۱۶۱..... مجھے کوثر عطا کی گئی میں نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو وہ خوشبودار مشک تھا اور اس کے کنکر موتی تھے اور اس کے کنارے پر چمکنے موتی ہوں گے۔ ابویعلی عن انس

۳۹۱۶۲..... میرا حوض ایلہ وصنعاء جتنا چوڑا ہے اور اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جیسی ہے اس میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں ایک چاندی کا اور دوسرا سونے کا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے میٹھا ہے برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مکھن سے زیادہ نرم وملائم ہوگا اس کے جام ستاروں کی تعداد میں ہیں جس نے اس سے پیا وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہیں ہوگا۔ مسند احمد، حاکم عن ابی برزۃ

۳۹۱۶۳..... میرا حوض اتنا اتنا ہے اس میں آسمانی ستاروں جتنے برتن ہوں گے اس کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ

ٹھنڈااوردودھ سے زیادہ سفید ہوگا جس نے اس کاایک گھونٹ پی لیاوہ کبھی پیاسا نہیں ہوگااور جس نے اس سے نہ پیاوہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔

طبرانی عن انس

۳۹۱۶۴......میراحوض (اتناچوڑا) ہے (جتنا) ایلہ وعمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ابن عساکر عن الفرزدق عن ابی ھریرۃ

۳۹۱۶۵......میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں گااس کی چوڑائی اتنی ہے جتنی صنعاء اورایلہ کے درمیان ہے گویااس کے جام (کثرت میں) ستارے ہیں۔

طبرانی عن جابر ابن سمرب

۳۹۱۶۶......میں تم سے پہلے تمہارا پیشرو ہوں تو جب مجھے نہ دیکھ پاؤ تو حوض پر ہوں گا جس کی چوڑائی ایلہ اور مکہ کے درمیان والے علاقہ جتنی ہے بہت سے مرد اور عورتیں مشکیزے اور برتن لائیں گے لیکن اس سے نہیں پی سکیں گے۔

مسند احمد و ابن ابی عاصم و ابو عوانہ ابن حبان، سعید بن منصور عن جابر

۳۹۱۶۷......قیامت کے دن مجھے سب سے پہلے بلایا جائے گا میں کھڑے ہو کر آؤں گا پھر مجھے سجدہ کی اجازت دی جائے گی میں ایسا سجدہ کروں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا پھر مجھے اجازت ہوگی میں سراٹھاؤں گا اور میں اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا مانگوں گا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا کل (بروز قیامت وضو کی علامات کی وجہ سے چہروں اور پاؤں سے چمکتے کھڑے ہوں گے پھر لوگوں کو حوض پر لایا جائے گا جو بصری سے ضعاء تک چوڑا ہوگا۔ (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید شہد سے میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا اس میں ستاروں کی تعداد میں جام ہوں گے جس نے وہاں جا کر پیاوہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا، پھر لوگوں کے سامنے پل صراط رکھا جائے گا تو پہلے لوگ بجلی کی طرح (گزرتے) دکھائی دیں گے پھر ہوا کی طرح پھر پلک جھپکنے کی طرح پھر عمدہ گھوڑوں اور سواریوں کی طرح ہر حال میں یہ اعمال کے لحاظ سے ہوگا فرشتے پل صراط کی دونوں جانب کہہ رہے ہوں گے: اے رب! سلامت رکھ سلامت رکھ! تو کوئی سلامتی سے نجات پاجائے گا کوئی خراش کھا کر پار ہوگا اور کوئی آگ میں گر پڑے گا جہنم اس دن کہے گی: کیا اور کچھ ہے یہاں تک کہ رب تعالیٰ اس میں رکھ دیں گے جو چاہیں گے اور وہ سکڑنا اور سمٹنا شروع ہو جائے گا اور اس سے ایسے آواز آئے گی جیسے نئے توشہ دانؓ سے آتی ہے (جب آدمی اسے بھردے) تو وہ کہے گا: بس بس بس! الحکیم عن ابی بن کعب

۳۹۱۶۸......آگاہ رہو! میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں اس کی چوڑائی صنعاء سے ایلہ تک ہے اس کے جام ستاروں کی مقدار ہیں۔

مسند احمد، مسلم و ابو عوانۃ عن جابر بن سمرۃ

۳۸۱۶۹......لوگو! میں تمہارا پیشرو ہوں اور تم میرے حوض پر آؤ گے جس کی چوڑائی بصری سے صنعاء تک ہے اس میں ستاروں کی تعداد (جام) ہیں

سمو یہ عن حذیفہ ابن امید

۳۹۱۷۰......حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے اس کا پانی چاندی سے بڑھ کر سفید اور شہد سے میٹھا ہے جس نے ایک گھونٹ پیاوہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

دارقطنی فی الافراد عن ابن عمرو

۳۹۱۷۱......کوثر صنعاء سے ایلہ تک کے شامی علاقہ جتنی نہر ہے اس کے برتن ستاروں کی تعداد کی اس پر ایسے پرندے آتے ہیں جن کی گردنیں بختی اونٹوں جیسی کی ان کا کھانا ان سے بھی لذیذ ہے۔ھناد عن انس

۳۹۱۷۲......کوثر وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس پر بڑی بھلائی ہے وہ میرا حوض ہے قیامت کے روز اس پر میری امت آئے گی اس کے برتن ستاروں کی تعداد ہیں ان میں سے ایک شخص روک دیا جائے امیں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرا امتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ کو معلوم نہیں اس نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔مصنف ابن ابی شیبۃ

۳۹۱۷۳......میرا حوض عدن سے عمان تک ہے اس میں ستاروں کی تعداد جام ہیں جس نے اس سے پیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا میرے پاس میری امت کے وہ لوگ آئیں گے جن کے سر پراگندہ کپڑے میلے مالدار عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے جن کے سامنے بند دروازے یعنی بادشاہوں کے نہیں کھولے جاتے ان سے حق وصول تو کیا جاتا ہے لیکن انہیں ان کا حق دیا نہیں جاتا۔طبرانی، سعید بن منصور عن ابی امامۃ

۳۹۱۷۴......میرا حوض عدن سے عمان کے درمیان علاقہ جتنا ہے اور اسے زیادہ کشادہ ہے اس میں سونے چاندی کے دو پرنالے ہیں اس کا پانی

دودھ سے بڑھ کر سفید شہد سے زیادہ لذیذ اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جس نے اس سے پیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور نہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔

مسند احمد، بن حبان، ابن ماجه وسمو یه عن ابی امامة

۳۹۱۷۵...... میرے حوض کی (چوڑائی) ایک ماہ کی مسافت ہے اس کے کنارے برابر ہیں اس کے جام ستاروں کی تعداد ہیں اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۹۱۷۶...... میرا حوض عدن وعمان کے درمیانی علاقہ جتنا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کے جام آسمانی ستاروں کی تعداد میں ہوں گے جس نے اس کا ایک گھونٹ بھی پی لیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا سب سے پہلے وہاں مہاجرین کے فقراء لوگ آئیں گے کسی نے کہا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جن کے سر پراگندہ چہرے پیلے پڑے ہوئے جن کے کپڑے میلے ان کے سامنے بند دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ وہ مالدار عورتوں سے شادی کر سکتے ہیں جو ان کے ذمہ ہے وہ تو وصول کرلیا جاتا ہے لیکن جو ان کا حق بنتا ہے وہ نہیں دیا جا۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمو

۳۹۱۷۷...... میرا حوض بیضاء سے بصری تک ہے مجھے اللہ تعالیٰ ایسے حصہ سے عطا کرے گا کہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی انسان کو اس کے کناروں کا پتہ نہیں۔ طبرانی عن عتبة بن عبد السلمی

۳۹۱۷۸...... میرا حوض عمان سے یمن تک ہے اس میں آسمانی ستاروں کی تعداد میں جام ہیں جس نے اس کا ایک گھونٹ ہی پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

ابو یعلی عبدالله بن بریدة عن ابیه

۳۹۱۷۹...... قیامت کے روز میں اپنے حوض پر ہوں گا اور وہ لوگ جنہوں نے میری پیروی کی اور جو انبیاء مجھ سے پانی طلب کریں گے اللہ تعالیٰ قوم ثمود کی اونٹنی صالح علیہ السلام کے لیے بھیج لائے گا چنانچہ وہ اس کا دودھ دوئیں گے خود بھی پئیں گے اور ان کے ساتھ والے ایماندار بھی پئیں گے پھر وہ اس پر اپنی قبر سے سوار ہوں گے یہاں تک کہ محشر تک پہنچ جائیں وہ اونٹنی چلا رہی ہوگی کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس دن اپنی اونٹنی عضباء پر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں عضباء پر میری بیٹی فاطمہ ہوگی میں براق پر بیٹھ کر میدان محشر کی طرف جاؤں گا یہ صرف انبیاء میں سے میرے ساتھ خاص ہے اور بلال جنتی اونٹنی پر آئے گا صرف اذان کی وجہ سے ہم سے آگے ہوگا جب وہ اشہدان لا الہ الا اللہ کہے گا تو انبیاء اور ان کی امتیں کہیں گی ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جب وہ اشہدان محمدا رسول اللہ کہے گا تو انبیاء اور ان کی امتیں کہیں گی ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں تو کسی کی گواہی قبول ہوگی اور کسی کی ناقابل قبول جب بلال وہاں پہنچ جائے گا تو اسے جنت کے جوڑے دیے جائیں گے جنہیں وہ پہن لے گا قیامت کے روز انبیاء کے بعد جسے پوشاک پہنائی جائے گی وہ بلال اور نیک ایماندار ہیں۔ حمید بن زنجویه وابن عساکر عن کثیر بن مرة الحضرمی، عقیلی فی الضعفاء، ابن عساکر عن عبد الکریم بن کیسان عن سوید بن عمیر قال: عقیلی: ابن کیسان مجهول وحدیثه غیر محفوظ واورد ابن الجوزی حدیث سوید فی الموضوعات وافقه الذهبی وقال غیره منکر

کلام:...... ترتیب الموضوعات ۱۱۱۸، التنزیہ ۲ص ۳۸۰۔

۳۹۱۸۰...... میرا حوض ایلہ ومصر (کے درمیانی علاقہ) جتنا ہے اس کے جام بہت زیادہ ہیں اور فرمایا: آسمانی ستاروں کی تعداد میں ہیں اس کا پانی شہد سے بڑھ کر میٹھا دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک کی خوشبو سے بڑھ خوشبودار ہے جس نے اسے پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

مسند احمد عن حذیفة

۳۹۱۸۱...... یہ نہر یعنی کوثر اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے جس کا پانی دودھ سے سفید شہد سے میٹھا ہے اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی طرح ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہ تو بڑے عمدہ ہوں گے آپ نے فرمایا: ان کا کھانا ان سے زیادہ لذیذ ہے۔

مسند احمد، ترمذی حسن، حاکم عن انس

۳۹۱۸۲...... مجھے کوثر عطا کی گئی جو جنت کی ایک نہر ہے اس کی چوڑائی لمبائی مشرق ومغرب جتنی ہے اس سے جو پئے گا پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس

سے وضو کرے گا پراگندہ نہیں ہوگا وہ انسان اس سے نہیں پی سکے گا جس نے میری ذمہ داری توڑی یا میرے گھرانے والوں کو قتل کیا۔

طبرانی فی الکبیر عن انس

۳۹۱۸۳..... گویا مجھے اپنی امت کی چھینا جھپٹی حوض اور مقام کے درمیان نظر آرہی ہے ایک دوسرے سے مل کر کہے گا: اے کیا تم نے پانی پیا؟ وہ کہے گا: ہاں اور دوسرا کہے گا کہ میں نے نہیں پیا میرا چہرہ پھیر دیا گیا سو مجھے دسترس نہ ہوئی۔ الحسن بن سفیان عن جابر

۳۹۱۸۴..... کچھ لوگوں کو میں (اپنے) حوض سے ہٹانے کی وجہ سے ان سے جھگڑوں گا وہ میرے سامنے روک دیے جائیں گے میں کہوں گا: یہ تیرے ساتھی ہیں! کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔ دار قطنی فی الافراد عن ابن مسعود

۳۹۱۸۵..... میرے پاس حوض پر ضرور بہت سی اقوام آئیں گی یہاں تک کہ جب میں انہیں اور وہ مجھے پہچان لیں گی میرے سامنے روک دی جائیں گی میں کہوں گا میرے رب! میرے ساتھی ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن حذیفة

۳۹۱۸۶..... کچھ لوگوں کو کیا ہوا وہ کہتے ہیں: میری رشتہ داری کا کچھ فائدہ نہیں کیوں نہیں اللہ کی قسم میری رشتہ داری جڑی رہے گی اور میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں وہاں کچھ لوگ آئیں گے اور آکر کہیں گے یا رسول اللہ! میں فلاں ہوں میں فلاں ہوں میں کہوں گا میں نے تمہیں پہچان لیا ہے لیکن تم نے میرے بعد بدعات ایجاد کیں اور تم الٹے پاؤں پلٹ گئے۔ حاکم عن ابی سعید

۳۹۱۸۷..... میری امت کے صرف اتنی دنیا باقی ہے جتنی سورج کی مقدار عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد رہتی ہے میرا حوض ایلہ سے مدینہ جتنا ہے اس میں ستاروں کی تعداد سونے چاندی کے جام ہیں۔ الخطیب عن ابن عمرو

۳۹۱۸۸..... میرے حوض کی چوڑائی مدینہ اور صنعاء کا درمیانی یا مدینہ اور عمان کا درمیانی علاقہ ہے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل عن علی

۳۸۱۸۹..... تمہارے وعدہ کی جگہ میرا حوض ہے اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے وہ ایلہ سے مکہ تک درمیانی علاقہ سے زیادہ وسیع ہے اور اس کی مسافت ایک مہینہ کی ہے اس میں ستاروں کی طرح جام ہیں اس کا پانی چاندی سے سفید ہے جو وہاں جا کر پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

حاکم عن ابن عمرو

۳۹۱۹۰..... ایسا نہ ہو کہ میں تمہاری وجہ سے حوض پر جھگڑا کروں میں کہا کروں کہ یہ میرے ساتھی ہیں پر کہا جائے: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات نکالیں۔ طبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء

۳۹۱۹۱..... انس! اللہ تعالیٰ نے مجھے آج کی رات کوثر عطا کی جس کی لمبائی چھ سو سال کی اور اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب کے درمیان علاقہ کی ہے اس سے کوئی مجھ سے پہلے نہیں پی سکے گا اور نہ وہ شخص پی سکے گا جس نے میرا عہد و ذمہ توڑا میری اولاد کو تنہا چھوڑا اور میرے گھوڑے کو قتل کیا۔

ابن عدی عن انس

۳۹۱۹۲..... لوگو! میں تمہارا پیشرو ہوں اور تم میرے پاس حوض پر آؤ گے اس کی چوڑائی صنعاء سے بصریٰ تک کا درمیانی علاقہ ہے اس میں ستاروں کی تعداد جام ہیں جو سونے چاندی کے ہوں گے اور جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا کہ میرے بعد تم ان میں کیسا برتاؤ کرتے ہو ایک کتاب اللہ جو ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں ہے سو اسے مضبوط تھامو اور گمراہ نہ ہو اور نہ اسے تبدیل کرو! اور میری اولاد میرے گھرانے کے لوگ کیونکہ مجھے لطیف خبیر ذات نے آگاہ کیا کہ میرے حوض پر آنے تک دونوں جدا نہیں ہوں گے۔ طبرانی حلیة الاولیاء والخطیب عن ابی لطفیل عن حذیفه بن اسید

۳۹۱۹۳..... لوگو! جب میں حوض پر ہوں گا تو تم لوگ جماعت در جماعت آؤ گے تمہاری ایک جماعت ادھر ادھر چلی جائے گی میں کہوں گا انہیں کیا ہوا؟ انہیں میرے پاس لاؤ تو ایک شخص چیخ کر کہے گا: انہوں نے آپ کے بعد دین بدل دیا تھا میں کہوں گا۔ دور ہوں دور ہوں۔

مسند احمد، طبرانی عن ام سلمة

۳۹۱۹۴..... لوگو! میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں اس کی کشادگی کوفہ سے حجر اسود تک ہے اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں اور میں نے اپنی

امت کے کچھ لوگ دیکھے جب وہ میرے قریب ہونے لگے تو ان کے سامنے ایک شخص آ کر انہیں مجھ سے دور کردے گا پھر دوسری جماعت آئے گی ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا تو ان میں سے کوئی بھی نہ چھوٹ سکے گا ہاں جانور کی مانند (ایک دور) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ شاید وہ میں ہوں گا آپ نے فرمایا: نہیں وہ ایک قوم ہوگی جو تمہارے بعد نکلے گی جو دین کو ضائع کرے گی اور الٹے پاؤں لوٹ جائے گی۔

حاكم عن ابن عمر

۳۹۱۹۵..... میرے ساتھ جو لوگ ہیں (وہ) ان میں سے ایک قوم میرے پاس آئے گی جب وہ میرے سامنے ہوں گے تو روک دیے جائیں گے میں کہوں گا میرے رب! میرے ساتھی ہیں میرے ساتھی ہیں! کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔

طبراني عن سمرة

۳۹۱۹۶..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے اپنی پہچان کرائے گا تو میں اللہ کے حضور ایسا سجدہ کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا پھر مجھے گفتگو کی اجازت دی جائے گی پھر امت پل صراط سے گزرے گی جو جہنم کے درمیان رکھا جائے گا تو وہ آنکھ جھپک اور تیر سے تیز گزریں گے اور عمدہ گھوڑوں سے تیز رفتار یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص گھٹنوں پر چلتا نکلے گا یہ (ان کے) اعمال ہیں اور جہنم مزید کا سوال کرے گی یہاں کہ حق تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا (یعنی حساب وکتاب شروع کردے گا) تو وہ سمٹنا اور سکڑنا شروع کردے گی اور کہے گی بس بس! اور میں حوض پر ہوں گا عرض کیا حوض کیا ہے؟ فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے بڑھ کر ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے اس سے جو انسان پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس سے ہٹایا گیا وہ کبھی میرا رب نہیں ہوگا۔ ابویعلی، دارقطني في الافراد عن ابی بن کعب

اللہ تعالیٰ کا دیدار

۳۹۱۹۷..... کیا تمہیں چودہویں کے چاند میں شک ہوسکتا ہے جب اس کے سامنے کوئی بادل نہ ہو؟ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے جب اس کے سامنے کوئی بادل نہ ہو تم اپنے رب کو بھی ایسے ہی دیکھوں گے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرکے فرمائے گا: جو جس کسی کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چل دے تو سورج کے پجاری سورج کے پیچھے ہو جائیں گے چاند کے چاند کے پیچھے اور جو طاغوتوں (ہر وہ چیز جس کی اللہ کی علاوہ عبادت کی جائے) کے پجاری ہوں گے وہ ان کے پیچھے چل دیں گے اور یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں اس کے منافقین بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی صورت میں ظاہر ہوگا کہ وہ اسے پہچان نہ سکیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یہ ہماری جگہ ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کے پاس پہنچ جائیں جب ہمارا رب آئے گا ہم اسے پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے جانی پہچانی صورت میں آئیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے: آپ ہی ہمارے رب ہیں پھر وہ رب کی پیروی کرنے لگیں گے۔

اس کے بعد پل صراط جہنم کے درمیان نصب کردیا جائے گا میں پہلا رسول ہوں گا جو اپنی امت کو لیکر گزرے گا اس دن انبیاء کے سوا کوئی نہیں بولے گا انبیاء کی گفتگو بھی اس دن یہ ہوگی: اے اللہ! سلامت رکھ سلامت رکھ! اور جہنم میں آنکڑے ہوں گے جیسے کانٹے کیا تم نے سعدان بوٹی کے کانٹے دیکھے ہیں؟ وہ سعدان کے کانٹوں جیسے ہوں گے البتہ ان کی موٹائی صرف اللہ ہی جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے اعمال کی وجہ سے اچکیں گے کوئی اپنے عمل سے ہلاک ہوگا کوئی خراش پا کر نجات حاصل کرے گا جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے کرچکے گا اور اپنی رحمت سے جہنمی لوگوں کو نکالنے کا ارادہ کرے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جہنم سے ہر موحد کو نکال لو جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو چنانچہ وہ اس کو نکال لیں گے اور سجدوں کے نشانات کی وجہ سے انہیں پہچانیں گے اور اللہ تعالیٰ نے آگ کے لئے سجدہ کے نشانوں کو جلانا حرام قرار دیا ہے چنانچہ جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو وہ جھلس چکے ہوں گے پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلابی مٹی میں کوئی پودا اگتا ہے اس کے

بعد اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے کر چکے گا اور ایک شخص جنت وجہنم کے درمیان رہ جائے گا وہ سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا وہ کہے گا میرے رب! مجھے جہنم سے بچا مجھے اس کے دھویں سے تکلیف ہو رہی ہے اس کی گرمی نے مجھے جلا دیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھ سے یہ امید ہے کہ اگر تیرے ساتھ ایسا کیا جائے تو کوئی سوال نہیں کرے گا وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم (میں) میں کروں گا اللہ تعالیٰ اس سے عہد و پیمان لے کر جہنم سے اس کا چہرہ پھیر دیں گے اور جب جنت اور اس کی تروتازگی دیکھے گا تو جتنا اللہ چاہے گا وہ خاموش ہی رہے گا پھر کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک آگے لے جا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تم نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا تم کوئی سوال نہیں کروں گے وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں تری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں ہونا چاہتا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تجھ سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ تم اس کے سوا کوئی چیز نہیں مانگو گے وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے عہد و پیمان لیکر اسے جنت کے دروازے کے آگے لے آئیں گے جب وہ اس کے دروازے تک پہنچے گا تو اس کی زیب و زینت اور اس میں تروتازگی دیکھ کر جتنا اللہ چاہے وہ خاموش رہے گا پھر وہ عرض کرے گا میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے! اللہ تعالیٰ فرمائیں: ارے انسان! تو کتنا بدعہد ہے کیا تو نے مجھ سے عہد و پیمان نہیں کیا کہ جو کچھ میں نے تجھے دے دیا اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا۔ وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سے بدبخت ترین نہ بنا تو اللہ تعالیٰ اس کی اس بات سے خوش ہوں گے پھر اسے جنت جانے کی اجازت دے دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کوئی تمنا کر وہ تمنا کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمنا ختم ہو جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اتنی اتنی اور تمنا کر اس کا رب اسے یاد دلاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تیرے لئے ہے یہ سب کچھ اور اس کے ساتھ اسی جیسا بہت کچھ ہے۔ مسند احمد بخاری عن ابی ہریرۃ ابو داؤد عن ابی سعید لکنہ قال: وعشرۃ امثالہ

۳۹۱۹۸...... کیا تم دوپہر کے وقت سورج کو صاف دیکھنے میں جب اس کے ساتھ کوئی بادل نہ ہو کوئی تکلیف ہوتی ہے اور کیا چودہویں رات کے چاند کو صاف دیکھنے میں جب اس کے ساتھ کوئی بادل نہ ہو دیکھنے میں کوئی مشقت ہوتی ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے دیدار میں اسی طرح کوئی مشقت نہیں ہوگی جیسے ان دونوں کے دیکھنے میں کوئی مشقت نہیں ہوتی قیامت کے روز ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا ہر امت اپنے معبود کے پیچھے چلے تو کوئی نہیں بچے گا اس کے علاوہ جو بتوں اور نصب کی چیزوں کی عبادت کریں گے آگ میں گرنا شروع ہو جائیں گے صرف وہ لوگ بچیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے چاہے نیک ہوں یا بد اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ ہوں گے پھر یہود کو بلایا جائے گا ان سے کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے کہا جائے گا جھوٹ بکتے ہو اللہ تعالیٰ نے کوئی بیوی بنائی اور نہ کوئی بیٹا سو تم کسے تلاش کرتے ہو وہ کہیں گے ہمارے رب! ہمیں پیاس لگی ہے پانی پلا! انہیں اشارہ کیا جائے گا۔ (جاؤ) گھاٹ کر کیوں نہیں اترتے! پھر انہیں ایسی آگ کی طرف جمع کیا جائے گا جو چمکتا سراب ہوگا پھر وہ اگ میں گرنے لگیں گے۔

اس کے بعد عیسائیوں کو بلایا جائے گا کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے کہا جائے گا: جھوٹ بکتے ہو اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ بیٹا پھر تم کس کی تلاش میں ہو وہ کہیں گے: ہمارے رب ہمیں پیاس لگی ہے ہمیں پانی پلا، انہیں اشارہ کیا جائے گا گھاٹ میں کیوں نہیں اترتے پر انہیں ایسی آگ کی طرف جمع کیا جائے گا جو چمکتا سراب ہوگا اور وہ آگ میں گرنا شروع ہو جائیں گے پھر جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نیک وبد رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ اس ہلکی سی جھلک میں ان کے سامنے ظاہر ہوگا جسے وہ دیکھ سکیں اللہ فرمائیں گے تمہیں کس کا انتظار ہے؟ ہر امت اپنے معبود کے پیچھے چل پڑی وہ کہیں گے اے ہمارے رب! لوگوں نے ہمیں دنیا میں جن چیزوں کی ہمیں زیادہ ضرورت تھی چھوڑ دیا اور ہم ان کے ساتھ نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتے دو یا تین بار (کہیں گے) اور حالت یہ ہوگی کہ کچھ دایں پلٹنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہیں اپنے رب کی کوئی نشانی معلوم ہے جس سے اسے پہچان سکو؟ وہ کہیں گے ہاں پنڈلی بس پنڈلی سے پردہ اٹھایا جائے گا تو جو کوئی اللہ کے لئے اپنی طرف سے یعنی دل سے سجدہ کرتا تھا اسے سجدہ کی اجازت دی جائے گی اور جو کوئی (عار سے) بچنے یا نمود و نمائش کے

لیے سجدہ کیا کرتا تھا اس کی پیٹ تختہ بن جائے گی جب وہ سجدہ کا ارادہ کرے گا گدی کے بل گر جائے گا جب وہ سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ کو پہلی صورت میں پائیں گے جو انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھی تھی۔

پھر وہ کہیں گے تو ہی ہمارا رب ہے اس کے بعد جہنم پر ایک پل بنایا جائے گا اور شفاعت کی اجازت ہوگی (انبیاء) کہیں گے اے رب! سلامت رکھ سلامت رکھ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ پل کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: انتہائی پھسلن والا اس میں حکلے اور آنکڑے ہوں گے اور ایسے خار دار آلات جیسے بخد میں کانٹے دار پودے ہوتے ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے ایماندار آنکھ کی جھپک بجلی کی چمک ہوا کے جھونکے پرندے کی پرواز اور عمدہ گھوڑوں اور سواریوں کی رفتار گزریں گے کوئی صحیح سالم نجات پائے گا کوئی خراش کھا کر لڑکھڑائے گا اور کوئی جہنم کی آگ میں گر پڑے گا۔

یہاں تک جب ایمان والے جہنم سے بچ جائیں گے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے روز ایمان والوں سے بڑھ کر کوئی بھی اللہ کی قسم کو اللہ کے لئے پورا کرنے والا نہیں ہوگا جو وہ اپنے ان بھائیوں کے لیے حق وصول کریں گے جو جہنم میں جا چکے ہوں گے وہ کہیں گے: ہمارے رب! وہ ہمارے بھائی تھے ہمارے ساتھ روزے رکھتے نمازیں پڑھتے حج ادا کرتے تھے کہا جائے گا جسے جانتے ہو اسے نکال لو ان کی چہرے آگ پر حرام ہوں گے چنانچہ بہت سے ایسے لوگ نکالے جائیں گے آگ جن کی آدھی پنڈلیوں اور گھٹنوں تک پہنچ چکی ہوگی وہ عرض کریں گے: ہمارے رب جن کا آپ نے ہمیں حکم دیا ان میں سے تو کوئی بھی (جہنم میں) باقی نہیں رہا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے واپس جاؤ جس کے دل میں آدھے دینار جتنا بھی ایمان معلوم ہو اسے نکال لاؤ تو وہ بہت سے لوگ نکالیں گے (آکر) کہیں گے ہمارے رب جس کا آپ نے ہمیں حکم دیا ان میں سے تو کوئی نہ رہا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی خیر وایمان معلوم ہو اسے نکال لاؤ تو وہ کچھ لوگوں کو نکالیں گے پھر کہیں گے: ہمارے رب ہم نے اس میں کوئی بھلا ایمان والا نہیں چھوڑی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فرشتوں انبیاء اور ایمان والوں نے شفاعت کردی اب صرف ارحم الرحمین رہ گیا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی جہنم سے بھرے گا اور وہ تمام لوگ نکال لے گا جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی وہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر انہیں جنت کے دہانوں سے نکلنے والی نہر میں ڈال دیں گے جسے آب حیات کہا جاتا ہے تو وہ ایسے ہو کر نکلیں گے جیسے سیلاب کی لائی مٹی پر پودا اگتا ہے کیا تم اسے دیکھتے ہیں کوئی پتھر کی طرف تو کوئی درخت کی طرف ہوتا ہے تو کوئی سورج کی طرف ہوتا ہے وہ ہلکا زرد اور سبز ہوتا ہے اور جو سائے کی جانب وہ وہ سفید ہوتا ہے پھر وہ چمکتے موتی کی طرح نکلیں گے ان کی گردنوں میں مہریں ہوں گی جنتی انہیں پہچان کر (کہیں گے) یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں انہیں کسی عمل اور بھلائی کرنے اور آگے بھیجنے کے بغیر ہی جنت میں داخل کر دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ اور جو چیز تمہیں نظر آئے وہ تمہاری ہے وہ عرض کریں گے: ہمارے رب تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو اہل عالم میں سے کسی کو عطا نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے پاس تمہارے لئے اس سے بھی افضل ہے وہ عرض کریں گے ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔ مسند احمد، بخاری عن ابی سعید

۳۹۱۹۹...... کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب کوئی بادل بھی نہ ہو سورج دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے کیا چودہویں رات کی چاند کو جب کوئی بادل بھی نہ ہو دیکھنے میں کوئی مشکل ہوتی ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تمہیں اپنے رب کے دیدار میں میں بھی کوئی مشقت نہیں ہوگی جیسے ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی مشکل تمہیں نہیں ہوتی بندہ اللہ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہیں بخشی تجھے سرداری گھر والی دی اور گھوڑے اونٹ تیرے لئے مسخر کر کام میں لگا دیے اور تجھے سرداری کرنے اور چار دیواری قائم کرنے کے لئے چھوڑ دیا وہ کہے گا کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے (بدلہ میں) ایسے ہی فراموش کر دیا جیسے تو نے مجھے فراش کر دیا تھا۔

پھر دوسرا شخص ملے گا: اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت سرداری گھر والی نہیں بخشی اور تیرے لئے گھوڑے اونٹ مسخر نہیں کیے اور تجھے سرداری کرنے اور چار دیواری بنانے کے لئے نہیں چھوڑا وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تیرا یقین تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ وہ کہے گا: نہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (بس سمجھ لے) جس طرح تو نے مجھے فراموش کیا میں نے بھی تجھے فراموش کر دیا پھر تیسرا شخص ملے گا اللہ تعالیٰ اس سے وہی بات کریں گے وہ کہے گا میرے رب میں تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لایا میں نے نمازیں پڑھیں روزے

رکھے صدقے کیے اور جتنی اس سے ہو سکے گی اپنی تعریف کرے گا کہا جائے گا ابھی پتہ چل جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا ہم تیرے خلاف اپنا گواہ لاتے ہیں وہ دل میں سوچے گا: خلاف کون گواہی دے گا تو اس کا منہ بند کر دیا جائے گا اس کی ران اس کے گوشت اور اس کی ہڈیوں کو بولنے کا حکم دیا جائے گا بولو وہ اس کے عمل کی قلعی کھولیں گی یہ اس لیے کہ وہ شرمندہ ہو اور یہ شخص منافق ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا۔

مسلم عن ابی ھریرۃ

۳۹۲۰۰..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا پھر رب العالمین ان کے سامنے ظہور فرمائے گا ارشاد فرمائے گا: خبردار! ہر انسان جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے چل دے صلیب والے کے سامنے اس کا صلیب تصاویر والے کے سامنے اس کی تصاویر اور آگ والے سامنے اس کی آگ آجائے گی تو جس کی وہ پرستش کیا کرتے تھے اس کے پیچھے چل پڑیں گے صرف مسلمان رہ جائیں گے رب العالمین ان کے سامنے ظہور فرما کر ارشاد فرمائے گا: کیا تم لوگوں کی پیروی نہیں کرتے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اللہ ہمارا رب ہے یہی ہماری جگہ ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کو دیکھ لیں وہ انہیں حکم دے گا اور ثابت قدم رکھے گا۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا: کیا تمہیں چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی مشقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ نہیں! آپ نے فرمایا: اس کے دیدار میں بھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں اٹھانا پڑے گی پھر وہ تجلی ہٹالے گا پھر تجلی فرمائے گا اور انہیں اپنا تعارف کروائے گا پھر فرمائے گا: میں ہی تمہارا رب ہوں تم میری پیروی کرو! چنانچہ مسلمان اٹھ کھڑے ہوں گے اس کے بعد پل صراط رکھا جائے گا تو لوگ اس پر عمدہ گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گزریں گے وہ کہہ رہے ہوں گے سلامت رکھ سلامت رکھ اب جہنمی رہ جائیں گے چنانچہ ان کی ایک فوج (جہنم میں) پھینکی جائے گی ارشاد ہوگا اے دوزخ تو بھر گئی ہے وہ کہے گی: کچھ اور ہے پھر ایک فوج پھینکی جائے گی ارشاد ہوگا: کیا تو بھر گئی ہے؟ وہ کہے گی: کچھ اور ہے یہاں تک کہ وہ سب اس میں پڑ جائیں گے رحمن تعالیٰ اس میں اپنے دونوں قدم رکھ دے گا تو وہ سکڑنا شروع ہو جائے گی تو کہے گی: بس! بس! بس!

جب اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل کر دے گا تو موت کو لایا جائے گا اور اسے اس دیوار پر لا کر کھڑا کر دیا جائے جو جنتوں اور دوزخیوں کے درمیان ہوگی پھر اعلان ہوگا: جہنمیوں تو وہ خوش ہو کر جھانکیں گے کہ شاید کوئی شفاعت کرے گا اور جنتیوں سے کہا جائے گا کیا اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں ہم نے اسے پہچان لیا یہ وہ موت ہے جسے ہم پر مسلط کیا گیا تھا پھر اسے لٹایا جائے گا اور دیوار پر ذبح کیا جائے گا پھر جنتیوں سے کہا جائے گا: ہمیشگی ہے موت نہیں اور کہا جائے گا: جہنمیو! ہمیشگی اور موت نہیں۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۹۲۰۱..... قیامت کے روز میں جنت کے دروازے پر آؤں گا تو وہ میرے لیے کھول دیا جائے گا میں اپنے رب کو اس کی کرسی پر بیٹھا دیکھوں گا وہ میرے سامنے ظہور فرمائے گا تو میں سجدہ میں گر پڑوں گا۔ ابن النجار عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۷۹۔

۳۹۲۰۲..... جان لو! تم میں سے کوئی بھی اپنے رب کو نہیں دیکھ سکے گا۔ مسلم ترمذی عن رجل

۳۹۲۰۳..... ابو رزین! کیا تم سب چودھویں کی رات چاند کو گزرتے نہیں دیکھتے؟ وہ تو اللہ کی ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ عظمت والا اور بڑا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم عن ابی رزین

۳۹۲۰۴..... جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: مزید کوئی چیز چاہتے ہو وہ عرض کریں گے: کیا آپ نے ہمارے چہرے سفید نہیں کیے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور جہنم سے نجات نہیں دی: تو اللہ تعالیٰ پردہ ہٹائے گا تو اپنے رب کے دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز انہیں محبوب نہیں ہوگی۔ مسلم ترمذی عن صھیب

۳۹۲۰۵..... جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں پہنچ جائیں گے تو ایک منادی اعلان کرے گا: اے جنتیو! تمہارا اللہ تعالیٰ سے ایک عہد ہے اللہ چاہتا ہے کہ اسے پورا کرے وہ کہیں گے: ایسا کون سا وعدہ ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے (اعمال کے) وزن کو نہیں بڑھایا ہمارے چہرے سفید نہیں کیے ہمیں جنت میں داخل کر کے جہنم سے نجات نہیں دی؟ پھر پردہ اٹھایا جائے گا تو وہ اللہ کی طرف دیکھیں گے تو اللہ کی قسم! انہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ

نے عطا کیا ان میں اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے اللہ کے دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔

مسند احمد، نسائی ابن ماجه وابن خزیمه ابن حبان عن صهیب

۳۹۲۰۶.....اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام سے نواز اور مجھے دیدار نصیب فرمایا اور مقام محمود کے اور پیاس بجھانے کے لئے حوض کے ذریعہ مجھے فضیلت بخشی۔

ابن عساکر عن جابر

کلام:.....ترتیب الموضوعات ۱۹۷ التنزیہ ۱/۳۲۵۔

۳۹۲۰۷.....تم اللہ تعالیٰ کو ایسے ہی دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیدار میں تمہیں کوئی مشقت اٹھانا نہیں پڑے گی سو اگر تم سے ہو سکے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز سے مغلوب نہ ہو تو ایسا ہی کرنا (یعنی نماز فجر وعصر کو نہ چھوڑنا)۔

مسند احمد، بخاری عن جریر

۳۹۲۰۸.....تم مرنے سے پہلے ہرگز اپنے رب کو نہیں دیکھ سکو گے۔ طبرانی فی السنة عن ابی امامة

۳۹۲۰۹.....میں نے اپنے رب کو دیکھا۔ مسند احمد عن ابن عباس

۳۹۲۱۰.....میں نے جبرائیل سے پوچھا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے انہوں نے کہا: میرے اور اللہ کے درمیان نوری ستر پردے ہیں اگر ان میں سے (ادنیٰ) قریبی پردے کو میں دیکھ لوں تو مجھے جلا کر بسم کردے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۱۹

۳۹۲۱۱.....قیامت کے روز ہمارا رب مسکرا کر ظہور فرمائے گا۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۳۹۲۱۲.....اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مومنین سے اور مومن اس سے کیا کہیں گے اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے کہے گا: کیا تمہیں میری ملاقات پسند ہے وہ کہیں گے ہمیں تیری معافی ومغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے اپنی معافی اور مغفرت تمہارے لیے لازم کردی۔ مسند احمد طبرانی عن معاذ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۲۹۴ القدسیۃ الضعیفۃ ۶۳۔

الاکمال

۳۹۲۱۳.....قیامت کے روز تم اپنے رب کو کھلی آنکھوں دیکھو گے۔

طبرانی عن جریر وقال فیه زیادة الفظ "عیانا" تفردبها ابو شهاب الحناط وهو حافظ مبین من ثقات المسلمین

۳۹۲۱۴.....اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ! تو ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتا مجھے کوئی زندہ ہرگز نہیں (دیکھ سکے گا) دیکھے گا تو مرجائے گا اور نہ کوئی خشک دیکھے گا اور نہ کوئی تر دیکھے گا مگر وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا مجھے تو وہ جنتی دیکھیں گے جن کی آنکھوں پر موت آئے گی نہ ان کے جسم گلیں گے۔ الحکیم عن ابن عباس

۳۹۲۱۵.....میں نے کہا: جبرائیل! کیا تو نے میرے رب کو دیکھا ہے؟ کہا: میرے اور اسکے درمیان ستر ہزار نور ونار کے پردے ہیں اگر میں ادنیٰ کو بھی دیکھوں تو مجھے جلا ڈالیں۔ سمویه عن انس

۳۹۲۱۶.....ابورزین! کیا تم میں سے ہر ایک چودہویں کی رات چاند کو صاف نہیں دیکھتا؟ جبکہ وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے اللہ تعالیٰ تو عظیم وجلال والے۔ (مسند احمد ابوداؤد وابن ماجہ حاکم طبرانی عن ابی رزین العقیلی فرماتے کہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے ہر ایک قیامت اپنے رب کو علیحدہ دیکھ لے گا اور اس کی مخلوق اس کی کیا کے روز نشانی ہے؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۳۷۴

۳۹۲۱۷......جس دن آسمان پر بادل نہ ہو تم سورج کو دیکھ سکتے ہو؟ اور جس رات آسمان پر بادل نہ ہو چاند کو دیکھ سکتے ہو؟ اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھو گے یہاں تک کہ تم میں سے ایک اپنے رب سے گفتگو کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے میرے بندے! کیا تجھے فلاں فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ عرض کرے گا: کیا آپ نے میری مغفرت میں فرمادی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری مغفرت ہی کی وجہ سے تم اس مقام تک پہنچے ہو۔

حلیة الاولیاء عن ابی هریرة

۳۹۲۱۸......قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام امتوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کرے گا اور جب اللہ اپنی مخلوق کی تفریق کرنا چاہے گا تو ہر قوم کے سامنے اس کا معبود لا پیش کرے گا جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے چنانچہ وہ ان کے پیچھے ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ انہیں جہنم میں پھینک دیں گے پھر ہمارا رب آئے گا اور ہم لوگ ایک بلند جگہ پر ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ کون ہو؟ ہم کہیں گے ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کس کا انتظار ہے؟ ہم کہیں گے: اپنے رب کا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم اسے دیکھ کر پہچان لو گے؟ لوگ کہیں گے جی ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے اسے دیکھا ہیں تو پہچانو گے کیسے؟ ہم کہیں گے یہی بات ہے اس کی ٹکر کا کوئی نہیں تو اللہ تعالیٰ مسکراتے ہوئے ظہور فرمائیں گے اور فرمائیں گے خوش ہو جاؤ مسلمانو! میں نے تمہاری جگہ میں سے ہر ایک کے مقام پر جہنم میں یہودی اور نصرانی کو ڈالا دیا ہے۔

مسند احمد عن ابی موسی

۳۹۲۱۹......قیامت کے پہلے کے روز ہر ایک آنکھ اللہ تعالیٰ کو دیکھے گی۔ الخطیب عن ابن عمر

کلام:......الجامع المصنف ۵۷

جنت اور اس کی خوبیوں کا ذکر

۳۹۲۲۰...... جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ابن سعد عن عوبة بن عمرو

۳۹۲۲۱......جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ میں زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے۔ ابن مردویه عن ابی هریرة

۳۹۲۲۲......جنت کے سو درجات ہیں اگر تمام عالم ایک میں جمع ہونا چاہیں تو اس میں سما جائیں۔ مسند احمد، ابویعلی عن ابی سعید

۳۹۲۲۳......جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

۳۹۲۲۴......جنت کے سو درجات ہیں ہر دو درجوں میں پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الجامع ۲۶۷۰

۳۹۲۲۵......جنت کی عمارت ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی سے بنی ہے اور اس کا گارا خوشبودار مشک کا ہے اور اس کے کنکر (بھرتی) موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو اس میں داخل ہوگا خوش عیش رہے گا کبھی بدحال نہیں ہوگا ہمیشہ رہے گا کبھی اسے موت نہیں آئے گی نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ اس کی جوانی فنا ہوگی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی هریرة

۳۹۲۲۶......جنت کی زمین (گویا) سفید روٹی ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن جابر

۳۹۲۲۷......کیا جنت کی تیاری کرنے والا کوئی ہے کیونکہ جنت کے لئے کوئی خطرہ ہیں رب کعبہ کی قسم! وہ ایک چمکتا نور ہے تر و تازہ پھول ہے مضبوط محل ہے بہتی نہر ہے۔ (اس میں) بہت کثرت سے پکے میوہ جات ہیں اور خوبصورت حسین بیوی ہے اور ایسی جگہ جو عیش و عشرت کا مقام ہے اس میں بہت سے کپڑے ہیں اور اونچے گھر ہیں جو شاندار اور محفوظ ہیں لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس کے لئے تیار ہیں آپ نے فرمایا: کہو انشاء اللہ۔ ابن ماجه ابن حبان عن اسامة

کلام:......ضعیف ابن ماجه ۹۴۶ ضعیف الجهام: ۲۱۸

۳۹۲۲۸......چاندی کی دو جنتیں جن کے برتن اور ساز و سامان سب چاندی ہے اور دو جنتیں جن کے برتن اور ان کی چیزیں سب سونے کی ہیں

لوگوں اوران کے رب کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر ہوگی۔ بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن ابی موسیٰ

۳۹۲۲۹...... جنت الفردوس جنت کی وہ اونچی جگہ ہے جو اس کا درمیان ہے اور سب سے اچھا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن سمرة

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۶۳۷

۳۹۲۳۰...... جنت کے سو درجات ہیں دو درجوں میں زمین وآسمان جتنا فاصلہ ہے فردوس جنت کا اعلیٰ اور درمیانی مقام ہے اس کے اوپر رحمٰن تعالیٰ کا عرش ہے اس سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں تو جب بھی اللہ تعالیٰ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔

ابن ماجه عن معاذ حاکم عن عبادة بن الصامت، ابو داؤد عن ابی هزیرة، ابن عساکر عن ابی عبیدة بن الجراح

۳۹۲۳۱...... اللہ تعالیٰ نے فردوس کو اپنے دست (قدرت) سے بنایا ہے اور اسے ہر مشرک اور شراب کے رسیا۔ (عادی) پر حرام کر دیا ہے۔

بیهقی فی شعب الأیمان عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجام: ۱۵۸۲ الضعیفہ ۱۷۱۹

۳۹۲۳۲...... جنت میں ایک نہر ہے جس میں جبرائیل جس وقت بھی داخل ہو کر اس سے نکلے اور اپنے پر جھاڑے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن ابی سعید

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۴۴ ضعیف الجامع ۱۹۰۰

۳۹۲۳۳...... جنت کی دونوں چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے۔ مسند احمد ابویعلی عن ابی سعید

۳۹۲۳۴...... فردوس کی چار جنتیں ہیں: دو جنتیں سونے کی جن کا زیور برتن اور دیگر ساز و سامان سونے کا ہے دو جنتیں جن کا زیور برتن اور وہاں کا سامان چاندی کا ہے لوگوں کے درمیان اور ان کے رب کو دیکھنے کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر اس کے چہرہ کے سامنے ہوگی یہ نہریں جنت عدن سے پھوٹتی اور اس کے بعد نہروں کی شکل میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ طبرانی فی الکبیر سند احمد عن ابی موسیٰ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۶۳۵

۳۹۲۳۵...... اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس کے درخت اپنے ہاتھ سے لگائے پھر اس سے فرمایا: بول، تو وہ کہنے لگی: ایمان والے کامیاب ہوئے۔ حاکم عن انس

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۸۶ ضعیف الجامع ۲۸۴۲

۳۹۲۳۶...... اللہ تعالیٰ نے جب جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں ایسی چیزیں بنائیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سنا اور کسی مخلوق کے دل میں ان کا خیال آیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: بول: تو وہ کہنے لگی: ایمان والے کامیاب رہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۷۴ الضعیفة ۱۲۸۴

۳۹۲۳۷...... دنیا میں جتنی چیزیں ہیں جنت میں صرف وہ نام ہوں گے۔ الضیاء عن ابن عباس

۳۹۲۳۸...... لوگوں کو عمل کرنے دو کیوں کہ جنت کے سو درجات ہیں دو دو درجوں میں زمین وآسمان جتنا فاصلہ ہے فردوس جنت کا اعلیٰ اور درمیان درجہ ہے اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں تو جب اللہ تعالیٰ سے۔ (جنت کا) سوال کرو تو جنت الفردوس مانگو۔

مسند احمد، ترمذی عن معاذ

۳۹۲۳۹...... جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کا ایک ایک سمندر ہے پھر اس کے بعد نہریں نہیں کھودی جائیں۔

مسند احمد، ترمذی عن معاویة ابن حیدة

۳۹۲۴۰...... جنت میں ایک مشک کی لوٹن کی جگہ ہے جیسے دنیا میں تمہارے جانوروں کی دنیا میں لوٹ لگانے کی جگہ ہوتی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد

۳۹۲۴۲.....فردوس جنت کا اعلیٰ درمیانہ اور اونچا مقام ہے وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن سمرة

۳۹۲۴۳.....جنت کی ایک بالشت جگہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ابن ماجه عن ابی سعید، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف الجامع:۴۶۷۸

۳۹۲۴۴.....تم میں سے کسی کے جنت کے کوڑے کی مقدار پورے خلاء سے بہتر ہے۔مسند احمد عن ابی هریرة

۳۹۲۴۵.....جنت کی کوڑے جتنی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔بخاری، ترمذی، ابن ماجه، عن سهل بن سعد، ترمذی عن ابی هریرة

۳۹۲۴۶.....جنت کی ایک چوکھٹ کا درمیانی فاصلہ چالیس سال کی مسافت جتنا ہے اور اس پر وہ دن بھی آئے گا کہ وہ بھر جائے گی۔

مسند احمد عن معاویه بن حیدة

۳۹۲۴۷.....جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔ترمذی عن ابی هریرة

۳۹۲۴۸.....جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے تلے سوار تیار کیا ہوا تیز رفتار گھوڑا سو سال دوڑاتا رہے گا پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔

مسند احمد، ترمذی، بخاری عن انس، مسلم عن سهل بن سعد، مسند احمد، بیهقی عن ابی سعید ترمذی عن ابی سعید، بیهقی، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریرة

۳۹۲۴۹.....طوبیٰ ایک جنتی درخت ہے جس کی مسافت سو سال کی ہے اس کے غلافوں سے جنتیوں کے کپڑے نکلیں گے۔

مسند احمد بن حبان عن ابی سعید

۳۹۲۵۰.....طوبیٰ ایک جنتی درخت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا اس میں حیات نو ڈالی اس پر زیورات اور کپڑے لگتے ہیں اس کی شاخیں جنتی دیواروں کے پیچھے سے نظر آئیں گی۔ابن جریر عن قرة بن ایاس

کلام:.....ضعیف الجامع:۳۶۳۰

۳۹۲۵۱.....طوبیٰ ایک جنتی درخت ہے جس کی لمبائی اللہ ہی جانتا ہے سوار اس کی ایک شاخ تلے ستر سال دوڑتا رہے گا اس کے پتے کپڑے ہیں اس پر بیٹھنے والے پرندے اونٹوں جتنے ہیں۔ابن مردویه عن ابن عمر

کلام:.....ضعیف الجامع:۳۶۳۲

۳۹۲۵۲.....طوبیٰ ایک جنتی درخت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس میں حیات کی روح پھونکی اس کی شاخیں جنت کی دیواروں سے باہر نظر آتی ہیں اس پر زیوارات اور لدے ہوئے میوے لگتے ہیں۔ابن مردویه عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع:۳۶۳۱

۳۹۲۵۳.....جنت کے سو درجات ہیں اگر تمام عالم جمع ہو کر ایک میں پہنچے تو سما جائے۔ترمذی عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۵۵ ضعیف الجامع:۱۹۰۱

۳۹۲۵۴.....جنت میں سو درجات ہیں دو درجوں میں سو سال کا فاصلہ ہے۔ترمذی عن ابی هریرة

۳۹۲۵۵.....جنت کے آٹھ دروازے ہیں ایک دروازے کا نام ریان ہے جس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔

بخاری عن سهل بن سعد

۳۹۲۵۶.....جنت کے ایک دروازے کو ریان کہتے ہیں جس سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا جو روزہ دار ہو گا وہ اس سے داخل ہو گا اور جو اس سے داخل ہوا وہ کبھی پیاسا نہیں ہو گا۔ترمذی ابن ماجه عن سهل بن سعد

۳۹۲۵۷.....جنت میں ایک خول دار موتیوں کا خیمہ ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ہر کونے والے دوسروں کو دیکھتے ہیں مومن وہاں سے گزرے گا۔مسند احمد، مسلم تر عن ابی موسیٰ

۳۹۲۵۸.....جنت کے سو درجات ہیں ہر دو درجوں میں زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جس سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی

ہیں اس کے اوپر عرش ہے تو جب بھی اللہ تعالیٰ سے (جنت) مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، مسند احمد، مسلم ترمذی، حاکم عن عبادة ابن الصامت

۳۹۲۵۹...... جنت وہ کچھ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی مخلوق کے دل میں اس کا خیال آیا۔

البزار، طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

الاکمال

۳۹۲۶۰...... جنت آسمان میں اور جہنم زمین میں ہے۔ الدیلمی عن عبداللہ بن سلام

۳۹۲۶۱...... سورج جنت میں اور جنت مشرق میں ہے۔ حاکم فی تاریخہ عن انس

۳۹۲۶۲...... فردوس جنت کی ناف ہے۔ عن الحارث الازدی

۳۹۲۶۳...... اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس میں ایسی نعمتیں پیدا کیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی دل میں ان کا خیال آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا بول: تو اس نے کہا: ایمان والے کامیاب ہو گئے اللہ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! کوئی بخیل میرے پاس سے گزر کر تجھ تک نہیں پہنچے گا۔ طبرانی فی التند وتمام وابن عساکر عن ابن عباس

۳۹۲۶۴...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: سفید میدہ اور خالص مشک۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

۳۹۲۶۵...... میرے سامنے جنت پیش کی گئی تو اس کا ایک خوشہ لینے لگا کہ تمہیں دکھاؤں تو میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انگور کا ایک دانہ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اتنی بڑی دیگ جو کبھی تمہاری والدہ نے ابالی ہو۔

ابویعلی سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۹۲۶۶...... میں نے جنت کی طرف دیکھا تو اس کے اناروں میں سے ایک انار اونٹ کی اتری ہوئی کھال کی طرح تھا اور اس کے پرندے جیسے بختی اونٹ ہوتے ہیں اس میں ایک لڑکی تھی میں نے کہا: اے لڑکی! تو کس کے لئے ہے وہ کہنے لگی: زید بن حارثہ کے لئے اور جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان سے سنا اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا۔ ابن عساکر عن ابی سعید

۳۹۲۶۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنت کے دانے کا ذکر کر کے فرمایا: اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں رب کعبہ کی قسم (وہاں) تازے پھول چمکتا نور بہتی نہریں نہ مرنے والی بیویاں ہمیشگی اور امن وامان کی جگہ نعمتیں ہیں۔

الخطیب عن ابن عباس وقال : غریب

۳۹۲۶۸...... سنو! جنت کی لئے کوئی تیاری کرنے والا ہے؟ کیونکہ جنت کے لیے کوئی خطرہ نہیں رب کعبہ قسم! وہ سارا چمکتا نور ہے تازے پھول ہیں مضبوط محل ہیں پھیلی ہوئی نہریں ہیں اور بہت زیادہ پکے پھل ہیں خوبصورت حسین بیویاں اور بہت زیادہ کپڑے محفوظ جگہ میں تروتازگی میں اور بلند شان محفوظ شاندار گھر میں لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تیار ہیں آپ نے فرمایا: کہو! انشاء اللہ۔ ابن ماجہ، ابو یعلی، نسائی، ابن حبان ابو بکر بن داؤد فی البغث والرویانی والرامهرمزی، طبرانی، بیهقی، فی البعث، سعید بن منصور عن اسامة بن زید

۳۹۲۶۹...... جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں ٹھہرائے گا وہ ایک کھلی جگہ میں باقی رہ جائیں گے جس میں اللہ تعالیٰ تین سو ساٹھ جہانوں کو ٹھہرائے گا ہر عالم دنیا سے بڑا ہے جب سے دنیا بنی اس دن سے لیکر اس کے ختم ہونے تک۔ الدیلمی عن ابی سعید

۳۹۲۷۰...... جنت میں ایک تنے پر قائم ایک درخت ہے اس کے تنے کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرة

۳۹۲۷۱...... (جنت کے درخت) کی ایک شاخ تلے سوار سو سال چلتا رہے اس میں سونے کا بستر ہے گویا اس کے پھل مٹکے ہیں یعنی (سدرة المنتہیٰ)

ترمذی حسن صحیح طبرانی فی الکبیر حاکم عن اسماء بنت ابی بکر

۳۹۲۷۲...... جنت کی کھجور کے تنے سرخ سونے کے ہیں اور اس کی شاخیں سبز زمرد کی ہیں اس کی شاخیں جوڑے ہیں اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح ہے جو مکھن سے زیادہ نرم اس میں گھٹلی نہیں ہوگی۔ الدیلمی عن ابن عباس

۳۹۲۷۳...... جنت میں ایک پرندہ ہے جس میں ستر ہزار پر ہیں وہ آکر ایک جنتی برتن پر بیٹھے گا پر جھاڑے گا تو ہر ایک سے برف سے زیادہ سفید رنگ اور مکھن سے نرم اور شہد سے میٹھا نکلے گا اس میں دوسرے رنگ سے ملتا جلتا رنگ نہیں ہوگا پھر وہ اڑ کر چلا جائے گا۔ هناد عن ابی سعید

۳۹۲۷۴...... جنت میں ایک پرندہ ہے جس کے ستر ہزار پر ہیں جب کسی ولی کے سامنے دسترخوان رکھا جائے وہ پرندہ آکر اس میں گر جائے گا پر جھاڑے گا ہر ریشے سے شہد سے زیادہ لذیذ مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے میٹھا رنگ نکلے گا پھر اڑ جائے گا۔ ابن مردویه عنا بن مسعود

۳۹۲۷۵...... جنت میں مومن کے لئے ایک خیمہ ہے جو خول دار موتی سے بنا ہے جس کی لمبائی ساٹھ میل ہے مومن کی اس میں اہل وعیال ہوں گے مومن ان کے پاس آئے گا پھر بھی وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔ مسند احمد عن ابن ابی موسیٰ

۳۹۲۷۶...... جنت کی ایک کوڑے کی جگہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔ حاکم عن ابی هریرة

۳۹۲۷۷...... شاید تمہارا گمان ہے کہ جنت کی نہریں زمین پر گڑھوں میں ہوں گی نہیں اللہ کی قسم وہ سطح زمین پر چلتی ہوں گی ان کے کناروں پر خول دار موتیوں کے خیمے ہوں گے ان کی مٹی خوشبودار مشک ہوگی۔ ابونعیم عن انس

۳۹۲۷۸...... جنت کی دونوں چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے اور اس پر یہ دن بھی آئے گا کہ وہاں ایسا اژدھام ہوگا جیسے پانچ دن کے پیاسے اونٹوں کا گھاٹ پر ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالله بن سلام

اہل جنت اور ان کے درجات کا ذکر نیز اس میں مشرکین کی اولاد کا تذکرہ بھی ہے

۳۹۲۷۹...... سب سے پہلی جماعت جو جنت میں جائے گی ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گی وہ اس میں نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے اور نہ انہیں پاخانہ کی حاجت ہوگی وہاں ان کے سونے کے برتن ہوں گے ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی ان کی انگھٹیوں میں عود بندی ہوں گی اور چھڑکاؤ کے لیے مشک ہوگی ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا حسن وخوبصورتی کی وجہ سے گوشت میں سے نظر آئے گا ان کا آپس میں کوئی اختلاف وبغض نہیں ہوگا۔ ان کے دل ایک ہوں گے صبح وشام اللہ کی تسبیح کریں گے۔

مسند احمد بخاری ترمذی عن ابن هریرة

۳۹۲۸۰...... جنت میں پہلی جماعت جو داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چناؤ کی طرح ہوں گے اور ان کے پیچھے جو لوگ ہوں گے ان کے چہرے آسمان پر تیز چمکنے والے ستارے کی طرح ہوں گے ان کے دل ایک ہوں گے ان کا آپس میں کوئی اختلاف بغض وحسد نہیں ہوگا ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی جن کی خوبصورت کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت سے نظر آئے گا صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے نہ بیمار پڑیں گے نہ پاخانے کی حاجت ہوگی نہ ناک سنکیں گے اور نہ تھوکیں گے ان کی برتن سونے چاندی کے اور ان کی کنگھیاں بھی انہی کی بنی ہوں گی ان کی انگھٹیوں میں عود بندی ہوگی۔ بخاری عن ابی هریرة

۳۹۲۸۱...... سب سے کم درجے والا جنتی وہ ہوگا جو اپنی سلطنت میں ہزار سال دیکھتا رہے گا اس کی آخری سرحد کو ایسے (قریب سے) دیکھے گا جیسے اپنی بیوی خادموں اور بیٹوں کو دیکھے گا اور سب سے بلند درجہ وہ ہوگا جو دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔ مسند احمد حاکم عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۳۸۱

۳۹۲۸۲...... جنتی جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اپنے اعمال کی فضیلت کی وجہ سے وہ اس میں اتریں گے پھر دنیا کے دنوں کے اعتبار سے یوم جمعہ کو اعلان کیا جائے گا تو وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے ان کے سامنے اس کا عرش نمودار ہوگا اور جنت کے ایک باغ سے ان کے لئے آغاز کیا جائے گا پھر ان کے لئے نور موتیوں یاقوت زبرجد سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے ان میں سے ادنیٰ شخص حالانکہ ان میں کوئی

کم درجہ نہیں ہوگا مشک وکافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا کرسیوں والے ان سے افضل نشست نہ رکھتے ہوں گے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں کیا تمہیں (دن میں) سورج اور رات جب چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی شک ہوتا ہے ہم نے عرض کیا: نہیں آپ نے فرمایا: اپنے رب کے دیکھنے میں بھی تمہیں کوئی شک نہیں ہونا چاہے۔

اس مجلس میں ہر شخص سے اللہ تعالیٰ گفتگو فرمائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن فلاں! فلاں دن یاد ہے تم نے یہ یہ کہا تھا؟ تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی دنیاوالی کچھ بے وفائیاں یاددلائے گا وہ عرض کرے گا میرے رب! کیا تو نے میری مغفرت نہیں فرمادی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں نہیں! میری مغفرت کی وسعت سے ہی تم یہاں تک پہنچے ہو وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ ایک بادل اس اوپر سے ڈھانپ لے گا اوران پر ایسی خوشبو برسے گی کہ انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی اللہ تعالیٰ کی فرمائیں گے جو میں نے عزت وتوقیر کا سامان تمہارے لے تیار کررکھا ہے اس کی طرف آؤ جو تمہیں پسند ہو لے لو! تو ہم ایسے بازار میں آئیں گے جسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا اس جیسا کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ نہ کانوں نے سنا اور نہ دلوں میں اس کا خیال آیا ہوگا تو جو چیز ہمیں پسند ہوگی اٹھوالی جائے گی اس بازار میں خرید وفروخت نہیں ہوگی۔

اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملیں گے اونچی منزل والا شخص اپنے سے کم درجہ سے ملے گا۔ اگرچہ ان میں کوئی کم درجہ نہیں ہوگا۔ تو اسے اس کا لباس اچھا لگے گا ابھی ان کی بات ختم نہیں ہونے پائے گی کہ اس پر اس سے اچھا لباس آجائے گا یہ اس لئے کہ جنت میں کوئی بھی غمگین نہیں ہوگا پھر ہم اپنے گھروں کا رخ کریں گے وہاں ہم سے ہماری بیویاں ملیں گی وہ کہیں گی: خوش آمدید! آپ میں تو پہلے سے زیادہ خوبصورتی آگئی ہم کہیں گے: آج ہم اپنے رب تعالیٰ سے مل بیٹھے تھے تو ہمارے لائق تھا کہ جیسے ہم وہاں تھے اسی طرح لوٹتے۔ ترمذی ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۹۴۷ ضعیف الجامع ۱۸۳۱

۳۹۲۸۳...... زیادہ تر جنتی وہ لوگ ہوں گے جو بھولے بھالے ہیں۔ ابزار عن انس

کلام:...... اسنی المطالب ۲۴۳ التذکرۃ ۱۷

۳۹۲۸۴...... جنتی لوگوں کے زیادہ تر موتی عقیق کے ہوں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن عائشہ

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۱۵۸ التزیہ ج ۲ ص ۲۷۶

۳۹۲۸۵...... جب جنتی جنت میں ٹھہر جائیں گے تو بھائی ایک دوسرے سے ملنے کی خواہش کریں گے تو اس کا تخت اس کی طرف چل پڑے گا اور اس کا تخت اس کی جانب رواں ہو جائے گا یہاں تک کہ دونوں کی ملاقات ہوگی تو یہ اور وہ دونوں ٹیک لگا کر باتیں کریں گے جو دنیا میں ان کے درمیان ہوتیں۔ (ان میں سے ایک) کہے گا: میرے بھائی! یاد ہے ہم نے دنیا کے گھر میں ایک مجلس میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی سو (آج) اس نے ہمیں بخش دیا۔ ابو الشیخ فی العظمۃ، حلیۃ الا ولیاء والبیھقی فی البعث عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۵۰۹: الضعیفۃ ۲۳۲۱

۳۹۲۸۶...... اللہ تعالیٰ ہر جمعہ کی مقدار جنتوں کے لئے کافر کے سفید ٹیلے پر تجلی فرمائے گا۔ خطیب عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۶۹۴ الکشف الالٰہی ۲۱۵

۳۹۲۸۷...... اللہ تعالیٰ جنتیوں سے کہے گا: اے جنت والو! وہ عرض کریں گے! ہمارے رب! ہم حاضر ہیں اور ہماری سعادت ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم راضی ہوگئے؟ وہ عرض کریں گے ہم کیسے راضی نہ ہوں جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا میں تمہیں اس سے افضل نعمت نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہارے لئے اپنی رضامندی جائز کردی اب اس کے بعد کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔ مسند احمد، بخاری ترمذی عن ابی سعید

۳۹۲۸۸...... آدمی جب جنت کا ایک پھل توڑے گا تو دوسرا اس کی جگہ لگ جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ثوبان

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۴۴۶

۳۹۲۸۹...... علیین کا ایک شخص جنتیوں کو جھانک کر دیکھے گا تو جنت ایسے روشن ہو جائے گی جیسے وہ چمکتا ستارا ہے۔ ابو داؤد عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف ابی داؤد ۸۵۷ ضعیف الجامع ۱۴۶۲

۳۹۲۹۰۔۔۔۔ایک جنتی آدمی کو کھانے پینے شہوت اور جماع کی طاقت (دنیا کے) سو آدمیوں کے برابر دی جائے گی ان میں سے کسی کی (قضائے) حاجت پسینہ ہوگا جو جلد سے نکلے گا پھر اس کا پیٹ پتلا ہو جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۳۹۲۹۱۔۔۔۔ایک جنتی کو سو کی طاقت عورتوں کے بارے میں دی جائے گی۔ ترمذی ابن حبان عن انس

۳۹۲۹۲۔۔۔۔کم سے کم درجہ والا جنتی اپنی جنتی بیویوں خدمت گاروں اور بیٹوں کو ہزار سال تک دیکھتا رہے گا ان میں اللہ کے نزدیک سب سے عزت مند وہ ہوگا جو صبح وشام اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا۔ ترمذی عن ابن عمر

۳۹۲۹۳۔۔۔۔ادنیٰ مقام والا جنتی بھی ایک ایسے گھر کا مالک ہوگا جو ایک موتی سے بنا ہوگا اسی سے اس کے کمرے اور دروازے ہوں گے۔

هناد فی الزهد عن عبد بن عمری مرسلا

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۳۸۰

۳۹۲۹۴۔۔۔۔اہل جنت جنت میں کھائیں پئیں گے نہ تھوکیں نہ پیشاب کریں نہ پاخانہ کریں اور نہ ناک سنکیں گے لیکن ان کا کھانا اس ڈکار سے ہضم ہو جائے گا اور مشک کے چھڑکاؤ جیسا چھڑکاؤ ہوگا انہیں تسبیح وتحمید کا ایسے ہی الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن جابر

۳۹۲۹۵۔۔۔۔جنت الفردوس والے عرش کے چرچرانے کی آوازیں سنیں گے۔ ابن مردویہ عن ابی امامة

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۸۲۷

۳۹۲۹۶۔۔۔۔جنتی جب اپنی بیویوں سے ہم بستر ہوں گے تو وہ پھر سے دوشیزہ ہو جائیں گی۔ طبرانی فی الصغیر عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع: ۱۸۳۰

۳۹۲۹۷۔۔۔۔جنت میں مومن کے لئے ایک خول دار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی جس میں مومن کے گھرانے کے لوگ ہوں گے مومن ان کے پاس آئے گا تو وہ لوگ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔ مسلم عن ابی موسیٰ

۳۹۲۹۸۔۔۔۔خیمہ خول دار موتی کا ہوگا جس کی لمبائی آسمان میں (بلندی کے لحاظ) ساٹھ میل ہوگی ہر گوشے میں مومن کے گھر والے ہوں گے جو ایک دوسرے کو نظر نہیں آئیں گے۔ مسلم عن ابی موسیٰ

۳۹۲۹۹۔۔۔۔اگر تم جنت میں داخل کیے گئے تو تمہارے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے اس پر تمہیں سوار کیا جائے گا وہ تمہیں لے کر جہاں تم چاہو گے اڑے گا۔ ترمذی عن ابی ایوب

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع: ۱۲۸۷

۳۹۳۰۰۔۔۔۔جنتیوں کی ایک ۱۲۰ سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی اس امت کی اور چالیس دیگر امتوں کی ہوں گی۔

مسند احمد ترمذی ابن ماجه ابن حبان عن بریدة طبرانی فی الکبر عن ابن عباس وابن مسعود وعن ابی موسیٰ

۳۹۳۰۱۔۔۔۔جنتی فالتو بالوں سے صاف نوعمر اور ان کی آنکھیں سرمگین ہوں گی جن کی نہ جوانی ختم ہوگی اور نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے۔

ترمذی عن ابی هريرة

۳۹۳۰۲۔۔۔۔جنت میں جو پہلا گروہ جائے گا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے اور دوسرے گروہ کا رنگ آسمانی چمکتے ستارے سے بڑھ کر اچھا ہوگا ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے اس کی پنڈلیوں کا گودا باہر سے نظر آئے گا۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی سعید

۳۹۳۰۳۔۔۔۔جنتی سب سے پہلے جو چیز کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا۔ ابوداؤد الطیالسی عن سمرة وعن انس

۳۹۳۰۴۔۔۔۔مشرکین کی (نابالغ) اولاد جنتیوں کے خادم ہوں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن سمرة وعن انس

کلام:......النوافح ۷۰۷

۳۹۳۰۵...... میں نے اللہ تعالیٰ سے مشرکین کی اولاد کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جنتیوں کی خدمت کے لیے عطا کر دیے کیونکہ جو شرک ان کے آباء (ماں باپ) نے کیا اسے انہوں نے نہیں پایا اور کیونکہ وہ پہلے عہد۔ (الست بربکم میں تھے)۔ الحکیم عن انس

کلام:......ضعیف الجامع: ۲۰۸۸

۳۹۳۰۶...... میں نے اپنے رب سے سوال کیا تو مجھے مشرکین کے بچے جنتیوں کی خدمت کے لیے عطا کر دیے اور یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے ماں باپ کا شرک نہیں پایا اور وہ پہلے وعدہ میں تھے۔ ابو الحسن بن ملہ فی امالیہ عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۲۵

۳۹۳۰۷...... مسلمانوں کے بچے قیامت کے روز عرش تلے ہوں گے جو بارہ سال سے کم ہوں گے وہ شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جو تیرہ سال کا ہو گیا تو وہ مکلف ہے (یعنی اس سے باز پرس ہوتی ہے)۔ ابوبکر فی الغلا نیات وابن عساکر عن ابی مامة

کلام:......الجامع المصنف ۱۱۳ ضعیف الجامع: ۳۰۴۱

۳۹۳۰۸...... مسلمانوں کے بچے جنت کے درختوں پر سبز چڑیوں کی صورت میں ہوں گے (ان کی تربیت ان کی والد ابراہیم علیہ السلام کریں گے۔

سعید بن منصور عن مکحول مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع: ۳۰۴۰

۳۹۳۰۹...... مسلمانوں کے (فوت شدہ) بچوں کی کفالت ابراہیم علیہ السلام کریں گے۔ ابوبکر بن داؤد فی البعث عن ابی ھریرة

۳۹۳۱۰...... مومنوں کی بچے جنت کی پہاڑ پر ہوں گے ابراہیم اور سارہ علیہا السلام ان کی کفالت کریں گے۔ سعید بن منصور عن سلیمان موقوفا

۳۹۳۱۱...... میری امت جنت کی جس دروازے سے داخل ہوگی اس کی چوڑائی عمدہ گھوڑے کے سوار کی تین روزہ مسافت ہے۔

۳۹۳۱۲...... ہر جنتی اپنا جہنم والا ٹھکانا دیکھ کر کہے گا: اگر اللہ نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو پس وہ اس کے شکر کا سبب ہے اور جہنمی اپنا جنت والا ٹھکانا دیکھ کر کہے گا: کاش اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا تو وہ اس کے لئے حسرت کا باعث ہے۔ مسند احمد حاکم عن ابی ھریرة

۳۹۳۱۳...... (معراج کی رات) میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اکثر جنتی بھولے بھالے نظر آئے۔

ابن شاھین فی الافراد وابن عساکر عن جابر

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۲۸۷۷ ضعیف الجامع ۲۹۵۹

۳۹۳۱۴...... ہر نعمت ختم ہوگی صرف جنتیوں کی نعمت باقی رہے گی ہر غم ختم ہو جائے گا صرف جہنمیوں کی مصیبت باقی رہے گی جو تجھ سے کوئی گناہ ہو جائے اس کے بعد نیکی کر لیا کر۔ ابن لال عن انس

۳۹۳۱۵...... اگر کوئی جنتی عورت زمین پر جھانک دے تو زمین مشک کی خوشبو سے بھر جائے اور سورج چاندی کی روشنی مانند پڑ جائے۔

طبرانی فی الکبیر والضیاء عن سعید بن عامر

کلام:......ضعیف الجامع، ۴۸۰۱

۳۹۳۱۶...... میری امت کے سات لاکھ ستر ہزار ایک دوسرے کو پکڑ کر جنت میں داخل ہوں گے جب تک پچھلے داخل نہیں ہو لیتے پہلے داخل نہیں ہوں گے ان کے چہرے چودہویں کے چاند جیسے ہوں گے۔ مسلم عن سھل بن سعد

۳۹۳۱۷...... جسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا تو اس کی بہتر عورتوں سے شادی کرے گا جن میں سے دو حور عین ہوں گی اور ستر (اس کے) جہنمی لوگوں سے اس کی میراث ہوں گی ان میں سے ہر ایک کی خواہش کرنے والی اندام نہانی اور اس مردکا نہ مڑنے والا عضو تناسل ہوگا۔

ابن ماجه عن ابی امامة

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۹۴۸، ذخیرة الحفاظ ۴۸۶۲

۳۹۳۱۸......جو جنت میں جائے گا خوش عیش ہوگا تنگ حال میں ہوگا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی۔
مسلم عن ابی ھریرة

۳۹۳۱۹......نبی، شہید، نوزائیدہ بچہ اور زندہ درگور کی گئی لڑکی جنت میں جائے گی۔ مسند احمد، ابو داؤد عن رجل

کلام:......ضعیف الجامع ۵۹۸۵

۳۹۳۲۰......انبیاء و رسل جنتیوں کے سردار ہوں گے اور شہداء جنتیوں کے قائدین ہوں گے اور قرآن کے حفاظ جنتیوں کے تعارف کے لئے ہوں گے۔
حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة

کلام:......ضعیف الجامع :۵۹۸۶، اللآلی ج ۱ص ۲۶۵

۳۹۳۲۱......نیند موت کی بہن (یعنی موت جیسی) ہے اور جنتی مریں گے نہیں۔ بیھقی عن جابر

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۲۵۱۹ المتناھیة ۱۵۵۳

۳۹۳۲۲......جنتی بالا خانوں والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے (مشرق یا مغرب میں) چمکنے والے ستارے نظر آتے ہیں۔ (آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت کی وجہ سے)۔ مسند احمد مسلم عن سھل بن سعد

۳۹۳۲۳......جنتی آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت کی وجہ سے بالا خانوں والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے مشرق یا مغرب میں آسمان پر چمکتے ستارے نظر آتے ہیں۔ مسند احمد مسلم عن ابی سعید ترمذی عن ابی ھریرة

۳۹۳۲۴......جنتی ایسی عمدہ سفید سواریوں پر سوار ہو کر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے جیسے وہ یاقوت ہیں اور جنت میں سوائے گھوڑے اور پرندے کے کوئی جانور نہیں ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

۳۹۳۲۵......جنتی روزانہ دو بار رب جبار کے دربار میں حاضری دیا کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں قرآن سنائیں گے ان میں سے ہر آدمی اعمال کے لحاظ سے اپنی اس مجلس نشست پر بیٹھے گا جو موتیوں یاقوت زمرسونے اور چاندی کے منبروں سے بنی ہوگی اس سے ان کی آنکھوں جنتی اس سے ٹھنڈی ہوں گی کسی چیز سے ٹھنڈی نہیں ہوئی ہوں گی اس سے عظیم اور اچھی چیز انہوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی اس کے بعد وہ اپنے اپنے مقامات پر اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی طرف لوٹ جائیں گے اور آئندہ کے لیے انھیں ایسی ہی تندآئے گی۔ الحکیم عن بریدة

کلام:......ضعیف الجامع ۱۸۳۴

۳۹۳۲۶......مومن جب جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل وضع حمل اور دانت وغیرہ سب ایک گھڑی میں ہو جائیں گے جیسا وہ چاہے گا۔ مسند احمد ترمذی ابن ماجہ ابن حبان عن ابی سعید

۳۹۳۲۷......کم سے کم درجہ جنتی کے اسی ہزار خدام اور بہتر بیویاں ہوں گی اور اس کے لئے موتی زبرجد اور یاقوت کا ایسا قبہ گنبد بنایا جائے گا جیسا جابیہ اور صنعاء کے درمیان ہے۔ مسند احمد ترمذی ابن حبان والضیاء عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۶۶ ضعیف الجامع ۲۶۶

۳۹۳۲۸......اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کرے تو جب تم چاہو گے کہ یاقوت کے سرخ گھوڑے پر سوار ہو اور وہ تمہیں جنت میں جہاں دل کرے اڑا کرے جائے تو تم سوار ہو جاؤ گے۔ مسند احمد ترمذی عن بریدة

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۹۲

۳۹۳۲۹......جنتی جنت میں صاف بدن نوعمر اور سرمگین آنکھوں والے تیس یا تینتیس سال کے ہو کر داخل ہوں گے۔
مسند احمد، ترمذی عن معاذ بن جبل

۳۹۳۳۰......جنتی عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر پردوں سے بھی نظر آئے گی بلکہ اس کی پنڈلی کا گودا بھی دکھائی دیگا یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ

گویا تو قوت اور مرجان کہیں سو یاقوت تو وہ پتھر ہے اگر تم اس میں (سوراخ کر کے) سفید دھاگہ ڈالو پھر سے صاف کر لو تو اس کے آر پار دیکھ سکو گے۔
ترمذی عن ابن مسعود

کلام:...... ضعیف الترمذی، ۴۵۱ ضعیف الجامع: ۱۷۷۶

۳۹۳۳۱..... پہلی جماعت جو جنت میں جائے گی ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے پھر ان کے بعد والے انتہائی چمکتے ستارے جیسے نہ انہیں پیشاب و پاخانہ آئے نہ تھوکیں سنکیں، ان کی کنگھیاں سونے کی چھڑکا و مشک کا اور دھونی عود بندی کی ان کی بیویاں حورعین ان کے اخلاق ایک طرح کے اپنے والد آدم کی شکل وصورت پر ساٹھ گز لمبے ہوں گے۔ مسند احمد مسلم ابن ماجه عن ابن هريرة

۳۹۳۳۲..... جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے جس کا میں اضافہ کر دوں؟ وہ عرض کریں گے: ہمارے رب جو کچھ آپ نے دیا اس سے بڑھ کر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضامندی اس سے بڑھ کر ہے۔
حاكم عن جابر

۳۹۳۳۳..... آدمی جب جنت میں پہنچ جائے گا تو اپنے والدین اور بیوی بچوں کے بارے میں پوچھے گا اس سے کہا جائے گا: وہ ترے درجہ اور عمل تک نہیں پہنچے وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اپنے لئے اور ان کے لیے عمل کیا تھا چنانچہ انہیں اس کے ساتھ مل جانے کا حکم دیا جائے گا۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۸۵

۳۹۳۳۴..... ایک جنتی اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت طلب کرے گا اس سے کہا جائے گا کیا تجھے پسندیدہ چیزیں نہیں ملیں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں لیکن میں کاشتکاری کرنا چاہتا ہوں پھر وہ بیج ڈالے گا تو پلک جھپکنے سے پہلے اس کی فصل تیار کھڑی ہوگی اور وہیں کٹ جائے گی اور پہاڑوں جتنی ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم لو! تمہیں کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ مسند احمد بخاری عن ابی هريرة

۳۹۳۳۵..... جنتیوں پر تاج ہوں گے اس کا چھوٹے سے چھوٹا موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے گا۔ ترمذ، حاکم عن ابی سعید

۳۹۳۳۶..... جنت میں ایک بازار لگے گا جہاں لوگ ہر جمعہ کو آئیں گے اس میں مشک کے ٹیلے ہوں گے باد شمالی چلے گی تو وہ اڑ کر ان کے منہوں اور کپڑوں میں پڑ جائے گی جس سے ان کا حسن و جمال دوبالا ہو جائے گا پھر دوہرے حسن و جمال کے ساتھ وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے ان کے گھر والے ان سے کہیں گے اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہاری خوبصورتی میں اضافہ ہو گیا وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے بعد تم بھی زیادہ حسین و جمیل ہو گئے ہو۔ مسند احمد، مسلم عن انس

۳۹۳۳۷..... جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں وہاں صرف مردوں عورتوں کی تصویریں ہوں گی آدمی جب کسی صورت کو پسند کرے گا اس میں داخل ہو جائے گا۔ ترمذی عن علی

۳۹۳۳۸..... کیا میں تمہیں جنتیوں کا نہ بتاؤں (کہ کون لوگ ہوں گے) کمزور اور مغلوب لوگ۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۳۹۳۳۹..... جنتی اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے کہ ایک نور بلند ہوگا وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اوپر سے رب انہیں دیکھ رہا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جنتیوں تم پر سلام ہو! یہ اللہ تعالیٰ کا وہی ارشاد ہے رب رحیم کی طرف سے سلام کی بات ہوگی چنانچہ وہ انہیں اور وہ اسے دیکھیں گے تو جب تک وہ اسے دیکھتے رہیں گے کسی نعمت کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ خود ان سے اوجھل ہو جائے اور اس کا نور و برکت ان پر ان کے گھروں میں باقی رہے گی۔ ابن ماجه عن جابر

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۳۳

۳۹۳۴۰..... قیامت کے روز زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جسے جبار تعالیٰ ایسے پلٹے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی پلٹتا ہے جنتیوں کی مہمان نوازی کے لئے۔ مسند احمد بیهقی عن ابی سعید

۳۹۳۴۱..... جب اللہ تعالیٰ جنت میں قرآن پڑھیں گے ایسے لگے گا کہ لوگوں نے قرآن سنا ہی نہیں۔ الجزی فی الابانة عن انس

۳۹۳۴۲......قیامت کے روز جب رحمن تعالیٰ لوگوں کے سامنے قرآن پڑھے گا یوں لگے گا کہ لوگوں نے قرآن سنا ہی نہیں۔

فردوس عن ابی ہریرۃ

۳۹۳۴۳......اگر جنت کا ناخن بھر کا حصہ ظاہر ہو جائے آسمان وزمین کے کنارے چمک اٹھیں گے اور اگر کوئی جنتی (دنیا کی طرف) جھانک دے اور اس کی کنگن سامنے ہو جائیں تو سورج کی روشنی ایسے ہی ماند پڑ جائے جیسے سورج سے ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔

مسند احمد ترمذی عن ابی سعید

۳۹۳۴۴......جو جنت کا اہل شخص چھوٹا یا بڑا امر اتو اسے تیس سال کا جنت میں کر دیا جاتا ہے جس سے زیادہ اس کی عمر نہیں ہوگی یہی حال جہنمیوں کا ہوگا۔ترمذی عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۶۷ ضعیف الجامع: ۵۸۵۲

۳۹۳۴۵......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان کی بلندی زمین وآسمان کے درمیانی فاصلہ جنتی ہے اور زمین وآسمان کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے آپ کی مراد اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہاں بلند بچھونے ہوں گے سے تھی۔

مسند احمد ترمذی نسائی ابن حبان عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع: ۶۱۰۹

۳۹۳۴۶......اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کرے تو تمہارے لیے یہ بھی ہوگا اور جو تمہارا دل چاہے اور آنکھوں کی لذت کا سامان ہوا۔مسند احمد ترمذی عن لبریدۃ

۳۹۳۴۸......اہل جنت جنت میں کھائیں گے نہ ناک سنکیں گے نہ بول وبراز کریں گے ان کا کھانا ڈکار (سے ہضم) ہوگا اور مشک کا چھڑکاؤ ہوگا انہیں تسبیح وتحمید کا ایسے الہام ہوگا جیسے سانس کا ہوتا ہے۔مسند احمد مسلم ابن ماجہ عن جابر

۳۹۳۴۹......اللہ تعالیٰ ایک قوم کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔مسند احمد مسلم عن جابر

۳۹۳۵۰......جہنم سے چار آدمی نکال کر اللہ کے حضور پیش کیے جائیں گے ان میں سے ایک متوجہ ہو کر عرض کرے گا: اے میرے رب! جب آپ نے مجھے وہاں سے نکال دیا تو دوبارہ نہ لوٹائیں تو اللہ تعالیٰ اس سے اسے نجات دیدے گا۔مسلم عن انس

۳۹۳۵۱......میری امت کی ایک جماعت جنت میں جائے گی اور وہ ستر ہزار ہوں گے ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔مسلم عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۳۹۳۵۲......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں کالے کی سفیدی ہزار سال کے فاصلے سے نظر آئے گی۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......الاسرار المرفوعۃ ۱۹۴

۳۹۳۵۳......ہر ایک بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فلاں بن فلاں کے لیے اللہ تعالیٰ کا خط ہے کہ جو اسے جنت میں جائے گا اسے بلند جنت میں داخل کرو جس کے خوشے جھکے ہوئے ہیں۔

عبدالرزاق وابن المنذر والشیرازی فی الالقاب طبرانی فی الکبیر وابن مردیہ والخطیب عن سلمان

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۱۹ ذیل اللآلی ۱۶۷

۳۹۳۵۴......سب سے کم درجہ جنتی وہ ہوگا جس کے سر پر دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں دو پلیٹیں ہوں گی ایک پلیٹ سونے

کی اور ایک چاندی کی ہر ایک کا رنگ دوسری سے مختلف ہوگا دوسری سے جو کھائے گا اسی طرح کی چیز پہلی سے کھائے گا جو لذت پہلی میں پائے گا وہ اسے دوسری سے محسوس ہوگی پھر مشک کا چھڑکاؤ مشک کی ڈکار ہوگی نہ بول و براز کریں گے اور نہ ناک سنکیں گے۔ حلیة الاولیاء عن انس

۳۹۳۵۵......اللہ تعالیٰ جمعہ کے روز جنتیوں کے لئے کافور کے ٹیلے پر نزول فرمائے گا۔ دارقطنی ابو نعیم فی الدلائل عن ابن عباس عن عمر عن ابی بکر قال ابو نعیم تفرد به الحسین بن المبارک ......قال ابن عدی وهو منکر الحدیث

۳۹۳۵۶......آدمی جنت میں پہلو بدلے بغیر ستر سال تک ٹیک لگائے بیٹھا رہے گا پھر ایک عورت آ کر اس کے کندھے پر تھپکی دے گی وہ اس کے چہرے پر نظر ڈالے گا جس کا رخسار آئینے سے زیادہ صاف ہوگا اور اس کا ادنی موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے چنانچہ وہ اسے سلام کرے گی وہ سلام کا جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گی: میں مزید نعمت ہوں اس کے بدن پر ستر ہزار کپڑے ہوں گے کم سے کم نعمان کی طرح اچھے ہوں گے اس کی نگاہ ان کپڑوں سے گزرتی ہوئی اس کی پنڈلی کا گودا دیکھ لے گی اس کے سر پر تاج ہوگا جس کا ادنی موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے۔ مسند احمد ابویعلی ابن حبان سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۹۳۵۷......ایک جنتی مرد صبح ستر دوشیزاؤں کو ثیبہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ پھر انہیں کنواریاں بنا دے گا۔ الدیلمی عن ابی سعید

۳۹۳۵۸......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کہ کیا جنتی صحبت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ جماع کریں گے جس میں نہ مرد کی منی ہوگی اور نہ عورت کی۔ ابو یعلی طبرانی فی الکبیر ابن عدی فی الکامل بیهقی فی البعث عن ابی امامة

۳۹۳۵۹......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کہ ایک جنتی کو سو آدمیوں کی کھانے پینے شہوت اور جماع کی طاقت دی جائے گی کسی نے عرض کیا: جو کھاتا پیتا ہے اسے (قضائے) حاجت کی ضرورت ہوتی ہے آپ نے فرمایا: ان کی قضائے حاجت یوں ہوگی کہ ان کے بدنوں سے ایک پسینہ مشک کی خوشبو کی طرح بہہ نکلے گا جس سے پیٹ ہلکا ہو جائے گا۔

مسند احمد وهنادبن حمید والدارمی ابو یعلی ابن حبان طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور عن زید بن ارقم

۳۹۳۶۰......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایک جنتی آدمی صبح کی پہلی گھڑی میں سو کنواریوں سے ہمبستر ہوگا۔

هناد عن ابن عباس

۳۹۳۶۱......جنت میں مؤمن کو اتنی جماع کی طاقت دی جائے گی کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ نے فرمایا: اسے سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔ ترمذی صحیح غریب عن ابن عباس

۳۹۳۶۲......ان میں سے ایک شخص کو تمہارے ستر سے زائد آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔ (ابن السکن وابن منده وابونعیم بیہقی فی شعب الایمان والخطیب فی المؤتلف عن خارجہ بن جزء العذری فرماتے ہیں ہم نے تبوک میں ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہے تھے یارسول اللہ! کیا جنتی صحبت کریں گے؟ اس پر آپ نے فرمایا:)

۳۹۳۶۳......اللہ تعالیٰ جب جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں پہنچا دے گا فرمائے گا: اے جنتیو! زمین میں تم کتنے سال رہے؟ وہ عرض کریں گے دن یا آدھا دن! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے ایک دن یا آدھے دن میں میری رضامندی اور جنت کی بہترین تجارت کی اب ہمیشہ کے لئے ٹھہرے رہو! پھر فرمائے گا: اے جہنمیو تم زمین پر کتنے سال رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے: دن یا آدھا دن فرمائے گا: ایک یا آدھے دن میں تم نے میری ناراضگی اور غضب کی میری تجارت کی اب ہمیشہ کے لئے ٹھہرے رہو! وہ عرض کریں گے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال دے پھر ہم نے ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں دفع ہو جاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو تو یہ ان کے رب سے ان کی آخری بات ہوگی۔

ابو بکر محمد بن ابراهیم الا سماعیلی عن ابع الکلاعی وله صحبة قال: ابن کثیر: غریب والظاهر انه منقطع

۳۹۳۶۴......جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک شخص گزر کر کہے گا: اے میرے رب! مجھے کاشتکاری کی اجازت دیجئے! اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے! یہ پوری جنت۔ (پڑی) ہے جہاں سے جی چاہے کھاؤ! وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے کاشتکاری کی اجازت دیجئے! چنانچہ اسے اجازت دی جائے گی پھر وہ بیج ڈالے گا تو تھوڑی دیر بعد ہر بالی جس کی لمبائی بارہ ہاتھ ہوگی کھڑی ہوگی اور وہ اپنی جگہ پر ہی ہوگا کہ اس

کے پہاڑوں جتنے ٹکڑے ہوں گے۔ابو لشیخ فی العظمة عن ابی هریرة

۳۹۳۶۵..... بندے کو جنت کے دروازے پر وہ کچھ دیا جائے گا کہ اس کا دل خوشی سے پھول جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا دل مضبوط کرنے کی لئے ایک فرشتہ بھیجے گا۔الدیلمی عن انس

۳۹۳۶۶..... جنتیوں کا ایک بازار لگے گا جس میں وہ ہر جمعہ آئیں گے اس میں مشک کے ٹیلے ہوں گے جب وہ ان کی طرف جائیں گے تو ہوا چلے گی تو ان کے چہرے کپڑے اور گھر خوشبو سے بھر جائیں گے جس سے ان کا حسن و جمال دوبالا ہو جائے اوہ اپنے اہل کے پاس آئیں گے وہ ان سے کہیں گے تم ہمارے بعد زیادہ خوبصورت جمیل ہو گئے ہو! وہ ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! تمہارا حسن و جمال بھی بڑھ گیا ہے۔

مسند احمد والدارمی وابو عوانه ابن حبان عن انس

۳۹۳۶۷......اہل جنت جنت میں کھائیں پئیں گے نہ ناک سنکیں گے نہ بول و براز کریں گے ان کا کھانا ڈکار (سے ہضم) ہوگا اور مشک کے چھڑ کاؤ جیسا چھڑکاؤ ہوگا انہیں تسبیح وحمد کا الہام ایسے ہی ہوگا جیسے سانس کا ہوتا ہے۔مسند احمد مسلم عن نجار

۳۹۳۶۸..... کیا تمہیں مشک درخت پر یقین ہے جس کا (ذکر) تم اپنی کتاب میں پاتے ہو؟ کیونکہ پیشاب اور جنابت ان کی زلفوں سے پسینہ بن کر پاؤں تک مشک کی صورت میں بہہ جائے گا یعنی جنتیوں کا۔طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۳۹۳۶۹.....جنتی سب سے پہلے مچھلی کا جگر گوشہ کھائیں گے۔طبرانی فی الکبیر ابن عساکر عن طارق بن شهاب

۳۹۳۷۰..... جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی جماعت کے چہرے چودہویں کے چاند جیسے ہوں گے پھر ان کے بعد والوں کے چمکتے ستارے کی طرح حضرت عکاشہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے ان میں شامل کر دے آپ نے فرمایا: اللہ! اسے ان میں شامل کر دے پھر دوسرا شخص اٹھا آپ نے فرمایا: عکاشہ تم سے پہل کر گیا۔حاکم عن ابی هریرة

۳۹۳۷۱..... جنت میں جانے والی پہلی جماعت کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح ہوں گے نہ وہ اس میں تھوکیں نہ ناک سنکیں اور نہ بول و براز کریں گے ان کے برتن اور کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیاں عود ہندی سے بھری ہوں گی مشک کا چھڑکاؤ ہوگا ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا حسن کی وجہ سے گوشت سے نظر آئے گا ان کا آپس میں کوئی اختلاف وبغض ہوگا ان کے دل ایک ہوں گے صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔مسند احمد بخاری مسلم ترمذی عن ابی هریرة

۳۹۳۷۲..... جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت کے چہرے چودہویں کے چاند کی چاندنی کی طرح ہوں گے اور دوسری جماعت کے چہرے آسمانی چمکتے ستارے کے رنگ کی طرح ہوں گے ان میں سے ہر آدمی کی دو بیویاں حورعین ہوں گی ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے ان کی پنڈلیوں کا گودا ان کے گوشت اور کپڑوں سے ایسے نظر آئے گا جیسے سفید جام میں کوئی مشروب نظر آتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۹۳۷۳..... جنت میں پہلی داخل ہونے والی جماعت کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح ہوں گے اور دوسری جماعت کے آسمانی چمکتے ستارے کے اچھے رنگ کی طرح ہوں گے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے جن سے اس کی پنڈلیوں کا گودا نظر آئے گا۔

مسند احمد ترمذی، صحیح وابو لشیخ فی العظمة عن ابی سعید

۳۹۳۷۴..... جو بندہ بھی جنت میں جائے گا اس کے سرہانے اور پائتی کی جانب دو حورعین بیٹھ کر گائیں گی جن کی آواز ایسی دلکش ہوگی جو کسی انسان یا جن نے سنی ہوگی وہ شیطان کے آلات موسیقی نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ حمد و تقدیس ہوگی۔

طبرانی فی الکبیر وابو نصر السجزی فی الابانة وابن عساکر عن ابی امامة

۳۹۳۷۵..... مومن کی جنت میں بہتر عورتوں سے شادی ہوگی ستر تو جنتی عورتیں اور دو دنیا کی ہوں گی۔

ابن الکسن ابن عساکر عن محمد بن عبد الرحمن بن حاطلب بن ابی بلتعة عن ابیه عن جده

۳۹۳۷۶..... جنتی شخص کی چار ہزار کنواریوں آٹھ ہزار ثیبہ اور سو حوروں سے شادی ہوگی وہ ہر ہفتہ جمع ہو کر ایسی غمگین آواز میں جو مخلوق میں سنی ہوگی کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والی کہیں بھی فنا نہیں ہوں گی ہم خوش عیش کبھی بدحال نہیں ہوں گی، ہم راضی رہنے والی کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گی ہم

ٹھہرنے والی ہیں کبھی سفر نہ کریں گی اس کی کیا کہنے جو ہمارا ہوا اور ہم اس کی ہیں۔ابو الشیخ فی العظمة عن ابی اوفی

۳۹۳۷۷ ...اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ جنت کے درخت کو پیام بھیجے گا: میرے ان بندوں کو سناؤ! جو میرے ذکر وعبادت میں بانسریاں، باجے اور ستار چھوڑ کر مشغول ہوئے چنانچہ وہ ایسی آواز بلند کرے گا کہ اس جیسی تسبیح وتقدیس انہوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی۔الحکیم عن ابی ہریرة

۳۹۳۷۸ ...اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ ایک جنتی درخت کو وحی بھیجے گا کہ میرے ان بندوں کو مشغول رکھو جنہوں نے گانے باجے کے آلات چھوڑ کر اپنے آپ کو میرے ذکر میں مشغول رکھا چنانچہ وہ انہیں تسبیحات وتقدیسات کی ایسی آوازیں سنائے گا کہ مخلوق نے ایسی آوازیں نہیں سنی ہوں گی۔الدیلمی عن ابی ہریرة

۳۹۳۷۹ ...جنتیوں کا زیور وضو کی جگہ تک پہنچے گا۔ابن حبان عن ابی ہریرة

۳۹۳۸۰ ...تم لوگ صاف بدن نوعمر سرگیں آنکھوں والے بن کر شاخوں والے یعنی زلفوں والے بن کر تینتیس سال کی عمر میں یوسف علیہ السلام کی صورت اور ایوب علیہ السلام کے دوالے بنا کر داخل ہوں گے۔ابن عساکر عن انس

۳۹۳۸۱ ...جنتی صاف بدن نوعمر، گھنگریالے بالو والے سرگین آنکھوں والے تینتیس سال کی عمر والے آدم علیہ السلام کے قد پر بنا کر جن کی لمبائی ساٹھ گز اور چوڑائی سات گز ہے جنت میں داخل ہوں گے۔

ابن سعد عن سعید بن المسیب مرسلا مسند احمد ابو الشیخ فی العظمة عنه عن ابی ہریرة

۳۹۳۸۲ ...جو نا تمام بچہ بن کر اور بوڑھا ہو کر مرا (باقی) لوگ ان کے درمیان والے حال میں ہوتے ہیں۔جب اسے تیس سال کا اٹھایا جائے گا تو جو جنتی ہوا وہ آدم علیہ السلام کے قد یوسف علیہ السلام کی صورت اور ایوب علیہ السلام کے دل کے ساتھ (متصف) ہوگا اور جو جہنمی ہوگا وہ اتنا بڑا اور موٹا ہوگا جیسے پہاڑ۔طبرانی فی الکبیر عن المقدام بن معد یکرب

۳۹۳۸۳ ...جنتیوں کو قیامت کے روز آدم علیہ السلام کی صورت تینتیس سال کی عمر نوعمر صاف بدن اور سرگین آنکھوں والا اٹھایا جائے گا پھر انہیں جنتی درخت کی طرف لیجایا جائے جس سے انہیں کپڑے پہنائے جائیں گے ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ان کی جوانیاں فنا ہوں گی۔

ابو الشیخ فی العظمة وتمام وابن عساکر وابن النجار عن انس

۳۹۳۸۴ ...لوگوں کو نا تمام بچے سے بوڑھے کھوسٹ تک تینتیس سال کی عمر میں آدم علیہ السلام کے قد یوسف علیہ السلام کے حسن ایوب علیہ السلام کے اخلاق صاف بدن نوعمر سرگین آنکھوں والا اور زلفوں والا اٹھایا جائے ا۔طبرانی فی الکبیر عن المقداد بن الاسود

۳۹۳۸۵ ...نا تمام بچے سے بوڑھے فرتوت تک ایمان والوں کو تینتیس سال کی عمر آدمی علیہ السلام کے قد یوسف علیہ السلام کے حسن ایوب علیہ السلام کے دل نوعمر سرگیں آنکھوں زلفوں والا بنا کر اٹھایا جائے گا کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کافر کے ساتھ کیا ہوگا آپ نے فرمایا: اسے جہنم کے لیے موٹا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی کھال کمان جتنی دبیز (موٹی) ہوجائے گی اور اس کی ڈاڑھ احد جتنی ہوجائے گی۔

طبرانی فی الکبیر وابن مردویه عن المقدام بن معد یکرب

۳۹۳۸۶ ...جنت میں رات نہیں ہوں گی وہاں تو نور اور ضیاء ہے صبح وشام کو لوٹایا جائے گا جن گھڑیوں میں وہ دنیا کے اندر نمازیں پڑھتے تھے ان میں نمازوں کے اوقات ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے ہدیے ان کی پاس آئیں گے اور فرشتے انہیں سلام کریں گے۔

الحکیم عن الحسن وابن قلابه معا وسلا

۳۹۳۸۷ ...جنت میں مومن کے لیے ایک خول دار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی اس خیمہ میں مومن کے اہل وعیال ہوں گے جو ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۳۹۳۸۸ ...ہر نعمت ختم ہوجائے گی سوائے جنتیوں کی نعمتوں کے اور ہر پریشانی ختم ہوجائے گی سوائے جہنمیوں کے غم کے جب تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو تو اس کے پیچھے کوئی نیکی کرلیا کر وہ اسے مٹا دے گی۔ابن لال عن انس

۳۹۳۸۹......جو جنت میں جائے گا زندہ رہے گا مرے گا نہیں اوراس میں خوش عیش رہے گا بدحال نہیں ہوگا نہ ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ جوانیاں فنا ہوں گی جنت کی عمارت ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی سے بنی ہوگی اس کا لیپ خوشبودار مشک ہوگا اور اسکا گارہ زعفران کا ہوگا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۹۳۹۰......تم کس پر بات ہنس رہے ہو؟ ناواقف آدمی جاننے والے سے پوچھتا ہے جنتیوں کے کپڑوں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ نہیں بلکہ جنت کے پھل نکالے جائیں گے۔مسند احمد طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۳۹۳۹۱......پل صراط سے گزرنے کے بعد جنتی ایک پل پر آپس میں جمع کیے جائیں گے ان ظلموں کا بدل دلوایا جائے گا جو دنیا میں انہوں نے کیے ہوں گے یہاں تک جب وہ بالکل صاف ستھرے ہو جائیں گے انہیں جنت میں جانے کی اجازت دی جائے گی ان میں سے ہر ایک اپنی منزل کو اپنے دنیوی گھر کی طرح پہچان لے گا۔حاکم عن ابی سعید

۳۹۳۹۲......ایمان والوں کے لیے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے اور وہ دن ان کے لیے ایک گھڑی کی طرح گزرے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۳۹۳۹۳......اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جنتیو! تمہارے لیے ایک چیز رہ گئی ہے وہ آج تمہیں نہیں ملی وہ عرض کریں گے: ہامیرے رب! وہ کیا چیز ہے؟ فرمائیں گے: میری رضا۔الحکیم عن جابر

۳۹۳۹۴......جنتیوں سے کہا جائے گا: تم صحت مند رہو کبھی بیمار نہیں پڑو گے زندہ رہو کبھی نہیں مرو گے خوش عیش رہو کبھی بدحال نہیں ہوں گے جوان رہو کبھی بوڑھے نہیں ہو گے۔الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی سعید وابی ہریرۃ معا ورجالہ ثقات

۳۹۳۹۵......ایک جنتی جنتیوں کو جھانک کر دیکھے گا تو ایسے لگے گا جیسے چمکتا تارا اور ابوبکر و عمر انہیں میں سے ہیں اور کیا ہی اچھے ہیں۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۳۹۳۹۶......جنت میں سب سے کم درجہ۔جب کہ ان میں کوئی کم درجہ نہیں ہوگا۔جنتی وہ ہوگا جو اس بات کی تمنا کرے گا چنانچہ وہ تیز زبان اور جامع عقل سے کہے گا: مجھے یہ دے یہ دے یہاں تک جب اس کی کوئی تمنا نہ رہے گی تو اسے کہا جائے یوں کہو یوں کہو پھر اس سے کہا جائے گا: تمہارے لیے یہ اور اس جیسا اس کے ساتھ ہے۔طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور عن سہل بن سعد

۳۹۳۹۷......سب سے ادنی جنت والا وہ ہوگا جو ہزار سال تک اپنی جنتی بیویوں نعمتوں خدمتگاروں اور بچوں کو دیکھتا ہے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے سعادت مند وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: بہت سے چہرے اس دن دیکھ رہے ہوں گے۔

ترمذی طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۹۳۹۸......جنتی بالا خانوں والوں کو اپنے اپنے اوپر ایسے دیکھیں گے جیسے مشرق یا مغرب میں آسمانی روشن ستارے کو دیکھتے ہیں آپس کے درجوں میں فضیلت کی وجہ سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے درجات ہوں گے جن تک غیر نہیں پہنچ سکیں گے آپ نے فرمایا: کیوں نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے؟ وہ مرد جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

مسند احمد والدارمی بخاری مسلم ابن حبان عن ابی سعید ابن حبان عن سہل بن سعد مسنداحمد ترمذی صحیح عن ابی ہریرۃ

۳۹۳۹۹......بلند درجات والوں کو کم درجات والے یوں دیکھیں گے جیسے تم میں سے کوئی آسمان کے کسی کنارے پر چمکتے تارے کو دیکھتا اور ابوبکر وعمران لوگوں میں سے ہیں اور کیا ہی اچھے ہیں۔ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۸۵۱

۳۹۴۰۰......جنت کے اعلیٰ اور ادنی درجہ لوگوں کے درمیان ایسا فرق ہوگا جیسے مشرق یا مغرب میں ستارہ دکھائی دیتا ہے۔

ابن جریر عن قتادۃ مرسلا

۳۹۴۰۱......جنات کے ایمانداروں کے لئے ثواب اور جنات پر عذاب بھی ہے کسی نے عرض کیا ان کا ثواب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اعراف پر

ہوں گے جنت میں نہیں ہوں گے کسی نے عرض کیا: اعراف کیا ہے؟ فرمایا: جنت کی دیوار جس میں نہریں رواں درخت اگتے اور پھل لگتے ہیں۔

بیهقی فی البعث عن انس

۳۹۴۰۲...... کیا میں تمہیں دنیا کے جنتی لوگ نہ بتاؤں؟ نبی صدیق شہید اسلام میں پیدا ہونے والا بچہ جنتی ہے جو شخص مصر کی جانب ہے اور اپنے بھائی کی صرف اللہ کی رضا کے لئے زیارت کرتا ہے وہ بھی جنتی ہے کیا میں تمہیں تمہاری جنتی عورتیں نہ بتاؤں؟ زیادہ بچے جننے اور زیادہ محبت کرنے والی جب غصہ ہو تو کہے میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں میری آنکھ نہیں لگے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۹۴۰۳...... ابھی میرے پاس سے میرا دوست جبرائیل جاتے ہوئے کہہ گیا: اے محمد! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا اللہ کا ایک بندہ ہے جس نے ایک پہاڑ کی چوٹی پر جو سمندر میں تھا پانچ سو سال عبادت کی اس پہاڑ کی لمبائی چوڑائی تیس در تیس گز ہے اور سمندر ہر طرف سے چار ہزار فرسخ تک اس پہاڑ کو محیط (گھیرے ہوئے) ہے اللہ تعالیٰ نے ایک نگلی کی موٹائی برابر اس کے لیے میٹھا چشمہ جاری کیا جس سے سفید میٹھا پانی بہتا ہے اور پہاڑ کے دامن میں اس کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے انار کے ایک درخت پر ہر رات ایک انار لگتا جس سے وہ دن میں گزارا کر لیتا۔ جب شام ہوتی تو وہ اتر کر وضو کرتا اور وہ انار لے کر کھا لیتا اور پھر اپنی نماز پڑھنے لگ جاتا اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ سجدہ کی حالت میں اس کی روح قبض کرے اور زمین اور دوسری کسی چیز کو اس کی اس سجدہ کی حالت کو خراب کرنے کی اجازت نہ دے اور اسی حالت میں اسے قیامت کے روز اٹھائے تو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا ہم (فرشتے) آسمان سے اترتے اور زمین سے اوپر چڑھتے وہاں سے گزرتے ہیں: ہمیں اس کے بارے جو علم ہے یہ ہے کہ جب اسے قیامت کے روز اٹھایا جائے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو وہ عرض کرے گا: میرے رب! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے پر جو میری نعمتیں تھیں ان کا اور اس کے عمل کا محاسبہ کرو تو آنکھ کی نعمت پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لے گی اور جسم کی نعمت اس سے زائد ہو گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو جہنم میں داخل کر دو! چنانچہ اسے جہنم کی طرف کھینچا جائے گا تو چیخ کر کہے گا: میرے رب! مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دے! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسے واپس لاؤ پھر اسے اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے! جب تو کچھ بھی نہ تھا تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ عرض کرے گا: آپ نے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: پانچ سو سال کی عبادت کی طاقت تمہیں کس نے دی؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب تو نے دی! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تجھے سمندر کے درمیان میں پہاڑ پر کس نے اتارا اور تمہارے لیے میٹھا پانی کھارے پانی سے کس نے نکالا اور تمہارے لیے شب انار کس نے اگایا جبکہ وہ سال بعد ایک مرتبہ پھل دیتا ہے؟ اور تم نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ میری روح بحالت سجدہ قبضہ کی جائے تو میں نے ایسا ہی کیا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! آپ نے یہ سب کچھ کیا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہی میری رحمت ہے اور میں اپنی رحمت سے ہی تجھے جنت میں داخل کر رہا ہوں جبرائیل نے کہا: اے محمد (ﷺ) چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہیں۔ الحکیم حاکم ومتعقب ابن حبان عن جابر

کلام:...... الضعیفة ۱۸۳

۳۹۴۰۴...... تم میں سے ہر ایک کے دو ٹھکانے ہیں: ایک جنت میں اور ایک جہنم میں۔

ابو اسحاق بن یوس فی تاریخ هراة عن حان بن قتیبه بن الحسحا س بن عیسی بن الحسحاس بن ففضیل عن ابیه عن جده عن ابیه عن جده الحسحاس بن فضیل الحظلی ورجال اسناده مجاهل وفیه خالد بن هیاج متروک

۳۹۴۰۵...... ہر بندے کے دو گھر ہیں ایک جنت میں اور ایک جہنم میں مومن کا جنت والا گھر بنایا جاتا اور دوزخ والا گھر گرا دیا جاتا ہے اور کافر کا جنتی گھر منہدم کر دیا جاتا اور دوزخ والا گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید

۳۹۴۰۶...... قیامت کے روز کچھ انسان لائے جائیں گے ان کے ساتھ پہاڑوں کی طرح نیکیاں ہوں گی پھر جب وہ جنت کے بالکل قریب پہنچ جائیں گے انہیں آواز دی جائے گی: تمہارا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ ابن نافع عن سالم مولی ابی حذیفة

۳۹۴۰۷...... جنت کا کچھ حصہ جتنا اللہ تعالیٰ چاہیں گے خالی رہ جائے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی مخلوق پیدا فرما دے گا۔

عبد بن حمید، مسلم، ابویعلی ابن حبان عن انس

ایمان والوں کے بچے

ان کا ذکر اہل جنت میں گزر چکا ہے۔

الاکمال

۳۹۴۰۸... ایمان والے کے بچے جنت میں ہوں گے ابراہیم علیہ السلام ان کی پرورش کریں گے۔ حاکم عن ابی هريرة

۳۹۴۰۹... ایمانداروں کے بچے جنت میں ہوں گے ابراہیم علیہ السلام ان کی پرورش کریں گے۔ حاکم عن ابی هريرة

۳۹۴۱۰... مومنین کے بچے ایک جنتی پہاڑ پر ہوں گے ابراہیم وسارہ علیہما السلام ان کی پرورش کریں گے یہاں تک کہ قیامت کے دن ان کے آباء کے حوالے کردیں گے۔ حاکم عن ابی هريرة

کلام:...... المقاصد الحسنة ۲۶۷

مشرکین کے بچے

ان کا ذکر بھی اہل جنت میں گزر چکا ہے۔

الاکمال

۳۹۴۱۱... میں نے اپنے رب سے مشرکین کی (نابالغ) اولاد کو معاف کرنے کا سوال کیا تو انہیں معاف فرما کر جنت میں داخل کر دیا۔

ابو نعيم عن انس

۳۹۴۱۲... ان کی کوئی غلطی تو نہیں جس کی سزا دی جائے جس کی وجہ سے وہ جہنمی بنیں اور نہ ان کی کوئی نیکیاں ہیں جن کا بدلہ دیا جائے کہ وہ جنت کے مالک بنیں مشرکین کے بچے جنتیوں کے خادم ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی

۳۹۴۱۳... اے عائشہ! اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان بچوں کی جہنم میں چیخ وپکار سناتا۔ یعنی مشرکین کے بچوں کی۔ الديلمي عن عائشة

۳۹۴۱۴... مؤمنین اور ان کے بچے جنت میں ہیں جبکہ مشرکین اور ان کی اولاد جہنم میں۔ عبدالله بن احمد بن حنبل عن علی

۳۹۴۱۵... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا: آپ نے فرمایا: جو وہ عمل کرتے تھے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی عن ابن عباس عن ابی بن کعب بخاری مسلم ابو داؤد نسائی عن ابی هريرة ابو داؤد والحکیم عن عائشة عبد بن حمید عن ابی سعید

۳۹۴۱۶... اللہ تعالیٰ نے جب انہیں پیدا کیا اس وقت سے خوب جانتا ہے انہوں نے کیا عمل کیے۔ مسند احمد عن ابی عباس

۳۹۴۱۷... اللہ تعالیٰ جب جنتیوں اور جہنمیوں میں فیصلہ کر دے اور انہیں ممتاز وجدا کر دے گا تو وہ چیخ کر کہیں گے: اے اللہ! ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہیں آیا نہیں کسی چیز کا علم نہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جب کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے عمل کا خوب علم ہوگا وہ کہے گا: میں تمہاری طرف تمہارے رب کا رسول ہوں چلو! چنانچہ وہ اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور آگ کے قریب پہنچ جائیں گے ان سے کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے اس میں کود پڑو! چنانچہ ان کی ایک جماعت اس میں کود پڑے گی پھر انہیں نکال لیا جائے گا اسی طرح کہ ان کے ساتھیوں کو پتہ بھی نہیں ہوگا اور سابقین مقربین میں شامل کر لیا جائے گا پھر ان کے پاس وہ رسول آکر کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں آگ میں کودنے کا حکم دیتا ہے تو

دوسری جماعت بھی کود پڑے گی انہیں بھی ایسے انداز سے نکال لیا جائے گا کہ ان کے ساتھیوں کو خبر نہیں ہوگی اور انہیں اصحاب الیمین میں شامل کر دیا جائے گا پھر ان کے باقی ماندہ کے پاس وہ رسول آکر کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں آگ میں کودنے کا حکم دیتا ہے وہ کہیں گے: ہمارے رب! تیرے عذاب کو برداشت کرنے کی ہم میں سکت نہیں چنانچہ ان کے بارے حکم ہوگا تو ان کی پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (الحکیم عن عبداللہ بن شداد کہ مشرکین کے چھوٹے بچوں کے بارے میں ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا جو بچپن میں مر گئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا)

سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا

۳۹۴۱۸..... سب سے اخیر میں جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ پل صراط پر چل رہا ہوگا کبھی چلے گا اور کبھی ٹھوکر کھا کر گر پڑے گا کبھی اسے آگ کی لپٹ چھوئے گی جب وہ اس سے گزر جائے گا تو مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا: وہ ذات بابرکت ہے جس نے مجھے اس سے نجات بخشی اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز دی ہے جو اولین آخرین کو نہیں عطا کی، پھر اس کے سامنے ایک درخت بلند ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم!، میں نے اگر تجھے یہ دیدیا تو مجھ سے اس کے علاوہ کا سوال کرے گا وہ عرض کرے گا نہیں میرے رب! اور عہد و پیمان کرلے گا کہ وہ سوال نہیں کرے گا اور اس کا رب اس کی بے صبری کی وجہ سے اسے معذور رکھے گا اسے اس درخت کے قریب کردے گا چنانچہ اس کے سائے تلے بیٹھ کر اس کا پانی پیئے گا۔

پھر اس کی سامنے پہلے سے زیادہ اچھا درخت بلند ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس کے نزدیک کردے تاکہ اس کے سائے میں بیٹھوں اور اس کا پانی پیوں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا ہے کہ مجھ سے مزید کچھ نہیں مانگے گا میں نے تمہیں اگر اس کے نزدیک کردیا تو مجھ سے اور سوال کرنا شروع کردوگے چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کو عہد و پیمان دے گا کہ وہ اس کے سوا کچھ نہیں مانگے گا اور اس کا رب اس کی بے صبری دیکھ کر اسے معذور رکھے گا اور اس کے قریب کردے گا، وہ اس کے سائے سے مستفید ہونے لگے اور اس کا پانی پینے لگے گا۔

پھر جنت کے دروازے کے پاس اس کے سامنے ایک اور درخت بلند ہوگا جو پہلے دونوں سے زیادہ اچھا ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس سے نزدیک کردے تاکہ اس کے سائے سے لطف اندوز ہوں اور اس کے (چشمہ سے) پانی پیوں میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! کیا تو نی مجھ سے عہد نہیں کیا کہ مجھ سے کچھ نہیں مانگے گا وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں میرے رب! مجھے بس اس کے نزدیک کردے اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اگر میں نے تجھے اس کے قریب دیا تو تو مجھ سے کچھ نہیں مانگے گا وہ عہد و پیمان کرے گا کہ اس کی علاوہ کچھ نہیں مانگے گا اور اس کا رب اس کی بے صبری کی وجہ سے اسے معذور رکھے گا اور اس کے قریب کردے گا جب اسے اس کے قریب کردے گا تو وہ جنتیوں کی آوازیں سنے گا (تو پھر کچھ کہنے کو جی للچائے گا) اللہ تعالیٰ فرمائیں: ابن آدم! تو کیسے میرا پیچھا چھوڑے گا؟ اگر میں تجھے پوری دنیا اور اس جیسی اس کے ساتھ عطا کردوں تو تو راضی ہو جائے گا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! آپ رب العالمین ہو کر مجھ سے مذاق کریں (مجھے نہیں لگتا) اللہ تعالیٰ فرمائیں: میں تجھ سے مذاق کیا کروں بلکہ میں تو ہر چیز پر قادر ہوں۔

مسند احمد مسلم کتاب الایمان دارقم ۳۱۰ عن ابن مسعود

۳۹۴۱۹..... سب سے ادنیٰ درجہ جنتی وہ شخص ہوگا جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ جہنم سے ہٹا کر جنت کی طرف کردے گا اس کے سامنے سایہ دار درخت نمودار ہوگا وہ عرض کریں گا: میرے رب! مجھے اس درخت تک پہنچادے تاکہ اس کے سائے میں بیٹھوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تجھ سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اگر میں ایسا کردوں تو تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہیں مانگو گے وہ عرض کرے گا: میں تیری عزت کی قسم! تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی نزدیک کردے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ایک سائے دار اور پھلدار درخت کریں گے وہ عرض کرے گا: میرے رب مجھے اس درخت کے

نزدیک کردے تا کہ اس کے سائے تلے بیٹھوں اور اس کا پھل کھاؤں اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تم سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اگر تجھے یہ عطا کردوں تو مجھ سے مزید کچھ نہیں مانگو گے وہ عرض کرے گا: نہیں تیری ذات کی قسم! چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے نزدیک کردے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ایک سائے دار پھلدار اور چشمہ والا درخت پیش کردے گا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کردے تا کہ اس کا سایہ حاصل کروں اس کا پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیوں اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا تجھ سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ مجھ سے اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگو گے وہ عرض کرے گا: میں تیری عزت کی قسم! میں تجھ سے کچھ نہ یں مانگو گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے نزدیک کردے گا اس کے سامنے جنت کا دروازہ ہوگا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے پاس کردے تا کہ جنت کی چوکھٹ کے نیچے ہوکر جنتی لوگوں کو دیکھوں اللہ تعالیٰ اسے جنت کے نزدیک کردے گا وہ جنت اور اس کی نعمتوں کو دیکھے گا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے جنت میں (ہی) داخل کردے چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردے گا جب جنت میں داخل ہوجائے گا عرض کرے گا: یہ میرے لئے ہے؟ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: اور مانگو وہ تمنا کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائیں گے یہ مانگو یہ مانگو! جب اس کی تمنائیں ختم ہوجائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ تیرے لیے اور ان جیسا دس گنا مزید تیرے لئے اور ہے پھر اسے جنت میں داخل کرے گا اس کے پاس اس کی دو بیویاں حور عین آئیں گی وہ دونوں کہیں گی: تمام تعریفیں اس کے اللہ لئے جس نے تجھے مرے لئے اور ہمیں تمہارے لے زندگی بخشی! وہ کہے گا: جو کچھ مجھے ملا کسی کو نہیں ملا اور سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولے گا۔ مسند احمد مسلم عن ابی سعید

۳۹۴۲۰ ..... ایک قوم جہنم سے نکالی جائے گی جو اس میں جل رہے ہوں گے صرف ان کے سجدوں کے نشان نہیں جلیں گے۔ یہاں تک کہ زمین جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ مسند احمد مسلم عن جابر

۳۹۴۲۱ ..... دو جہنمی جہنم میں بہت زیادہ چیخیں چلائیں گے رب تعالیٰ فرمائیں گے: طرف دونوں کو نکال لو! جب انہیں نکالا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم دونوں کیوں زور سے چلا رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے ہم نے ایسا اس لئے کیا تا کہ آپ ہم پر رحم کریں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارے لیے میری رحمت یہ ہے کہ تم دونوں واپس اپنی جگہ جہنم میں چلے جاؤ اور وہاں اپنے آپ کو گرادو! چنانچہ دونوں چل دیں گے ایک اپنے آپ کو گرادے گا تو وہ اس کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی کا سامان بن جائے گی اور دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو نہیں گرائے گا رب تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تمہیں کس نے روکا کہ اپنے اپ کو گراتے جیسا تمہارے ساتھی نے اپنے آپ کو آگ میں گرادیا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے یقین ہے کہ آپ نے جہاں سے مجھے نکالا وہاں دوبارہ نہیں بھیجیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیری امید تجھے کام دے گئی پھر دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل کردیئے جائیں گے۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام: ..... ضعیف الترمذی ۴۸۷ ضعیف الجامع ۱۸۵۹

۳۹۴۲۲ ..... مجھے سب سے آخری جہنمی اور سب سے آخری جنتی کا پتہ ہے ایک آدمی گھٹنوں کے بل چلتا ہوا جہنم سے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جاؤ جنت میں داخل ہوجاؤ تمہارے لئے دنیا جیسی وار اس کے ساتھ کی دس جنتیں ہیں وہ عرض کرے گا: کیا آپ بادشاہ ہوکر مجھ سے مذاق کرتے ہیں۔ مسند احمد مسلم ترمذی ابن ماجہ عن ابن مسعود

۳۹۴۲۳ ..... موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا عرض کیا: میرے رب! سب سے کم درجہ جنتی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص ہے جب جنتیوں کو جنت میں داخل کردیا جائے گا اسے لایا جائے گا اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہوجاؤ! وہ عرض کرے گا: میرے رب (میں) کیسے (جاؤں) جب کہ لوگ اپنی منزلوں اور نشستوں پر پہنچ چکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا تمہیں یہ بات منظور ہے کہ تمہیں دنیا کے کسی بادشاہ کی بادشاہت مل جائے وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے منظور ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تمہارے لئے یہ بھی ہے اور اس جیسی اس جیسی اور اس جیسی ہے وہ پانچویں بار عرض کرے گا: میرے رب میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ بھی تیرے لئے اور اس جیسی دس اور جو ترا دل چاہے اور تیری آنکھ کو بھائے وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں راضی ہوں۔

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: رب تعالیٰ! سب سے اعلیٰ درجہ جنتی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ لوگ جنہیں میں نے چاہا اور اپنے ہاتھ سے ان کی عزت کے پودے لگائے اور ان پر مہر لگادی (کوئی اسے کھول نہ سکے) نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ مسند احمد مسلم ترمذی عن المغیرة ابن شعبة

۳۹۴۲۴..... جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہوجائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اسے (جہنم سے) نکال لو چنانچہ انہیں نکالا جائے گا جبکہ وہ سیاہ ہو چکے ہوں گے پھر انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ ایسے اُگیں گے جیسے سیلاب کی جانب کوئی بیج اگتا ہے تم نے دیکھا نہیں وہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔ مسلم عن ابی سعید

۳۹۴۲۵..... اہل توحید کے کچھ لوگوں کو جہنم کا عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہوجائیں گے تو پھر انہیں رحمت آگھیرے گی چنانچہ انہیں نکالا جائے گا اور جنت کے دروازوں پر پھینک دیا جائے گا پھر جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے تو (ان کے گوشت) ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے بہاؤ (والی مٹی) پر رائی اگتی ہے اور انہیں جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ مسند احمد ترمذی عن جابر

۳۹۴۲۶..... کچھ لوگوں کو اپنے کیے گناہوں کی وجہ سے ضرور آگ چھوئے گی پھر اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے طفیل جنت میں داخل کردے گا انہیں جہنمی کہا جائے گا۔ (مسند احمد بخاری عن انس

۳۹۴۲۷..... ایک قوم جل چکنے کی بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کی جائے گی جنتی انہیں جہنمی کہیں گے۔ بخاری عن انس

۳۹۴۲۸..... ایک قوم محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کی جائے گی جن کا نام جہنمی ہوگا۔

مسند احمد بخاری ابوداؤد عن عمران بن حصین

۳۹۴۲۹..... اللہ تعالیٰ ایک قوم کو جہنم سے نکالے جب کہ صرف ان کی چہرے رہ گئے ہوں گے پھر انہیں جنت میں داخل کردے گا۔

عبد بن حمید عن ابی سعید

۳۹۴۳۰..... سب سے آخر میں جس شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا اس کا نام جہنمی ہوگا جنتی کہیں گے جہنمی کے پاس یقینی بات ہے۔

خطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر

۳۹۴۳۱..... سب سے آخر میں جو شخص جنت میں جائے گا وہ ہوگا جو پل صراط پر پیٹ سے پیٹھ کے بل گرے گا جیسے کسی بچہ کو اس کا باپ مارے پیٹے اور وہ اس سے (جان چھڑانے کے لیے) بھاگے اس کا عمل اسے چلانے سے عاجز ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے جنت میں پہنچا اور جہنم سے نجات دے اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا: میرے بندے میں تجھے جہنم سے نجات دیکر جنت میں داخل کردوں پر تو میرے لیے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کردے بندہ عرض کرے گا: ٹھیک ہے میرے رب! تیری عزت وجلال کی قسم! اگر آپ نے مجھے جہنم سے نجات دی تو میں آپ کے لئے ضرور اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کروں گا چنانچہ وہ پل پار کر جائے گا اور دل ہی دل میں کہے گا: اگر میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا: میرے بندے! اگر تو نے میرے لیے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلیا تو میں انہیں معاف کر کے تجھے جنت میں داخل کردوں گا بندہ عرض کرے گا: تری عزت وجلال کی قسم! میں نے کوئی گناہ نہیں اور نہ کبھی کوئی خطا کی اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا: اے میرے بندے! میرے پاس تیرے خلاف گواہ ہے بندہ دائیں بائیں دیکھے گا تو دینا میں موجود اسے کوئی نظر نہیں آئے گا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اپنا گواہ دکھا! اللہ تعالیٰ اس کی کھال کو چھوٹے گناہوں کے بارے میں بولنے کا حکم دے گا: بندہ جب یہ کیفیت دیکھے گا تو عرض کرے گا: میرے رب! میرے تو بڑے اور پوشیدہ گناہ ہیں اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا: میرے بندے! میں انہیں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں میرے لئے ان کا اعتراف کردے میں انہیں معاف کر کے تجھے جنت میں داخل کردوں گا چنانچہ بندہ ان کا اعتراف کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردے گا یہ کم سے کم درجہ جنتی کا حال ہے اس سے اوپر والے کا کیا حال ہوگا۔

طبرانی عن ابی امامة وحسن

الاکمال

۳۹۴۳۲.....سب سے آخر میں جہنم سے دو آدمی نکلیں گے اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک سے فرمائیں گے ابن آدم! تو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی کیا تجھے مجھ سے امید تھی؟ وہ عرض کرے گا: نہیں میرے رب اسے جہنم بھیجنے کا حکم ہوگا جہنمیوں میں اسے سب سے زیادہ حسرت ہوگی اور دوسرے سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! تو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی کیا تجھے مجھ سے ملنے کی امید تھی؟ وہ عرض کرے گا: میں میرے رب! البتہ مجھے تجھ سے ملنے کی امید تھی تو اس کے سامنے ایک درخت بلند ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت کے نیچے ٹھہرادے تاکہ اس کا سایہ حاصل کروں اس کا پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیوں اور یہ عہد کرے گا کہ اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے نیچے ٹھہرادے گا۔

پھر اس کے سامنے دوسرا درخت بلند ہوگا جو پہلے سے زیادہ اچھا اور زیادہ پانی والا ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت تلے ٹھہرادے اس کے سوا کوئی سوال نہیں کروں گا تاکہ اس کا سایہ حاصل کروں اس کا پھل کھاؤ اور اس کا پانی پیوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا کہ اس کے سوا کوئی سوال نہیں کرے گا: وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں میرے رب! بس یہ دیدے اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کروں گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے نیچے ٹھہرادے گا پھر اس کے سامنے جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت بلند ہوگا جو پہلے دونوں سے اچھا اور زیادہ پانی ولا ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس کے نیچے ٹھہرادے اللہ تعالیٰ اسے اس کے نیچے ٹھہرادے گا اور عہد کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا وہاں وہ جنتیوں کی آوازیں سنے گا اور اس سے صبر نہ ہوسکے گا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے جنت میں داخل کردے! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: مانگو اور تمنا کرو! چنانچہ وہ دنیا کے تین دن کے برابر مانگے گا اور تمنا کرنے گا اور اللہ تعالیٰ اسے ایسی باتوں کی تلقین کرے جن کا اسے علم نہیں ہوگا پھر وہ مانگے اور تمنا کرے گا جب فارغ ہوجائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے لئے یہ سب کچھ اور اس جیسا اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جیسا دس گنا اور۔مسند احمد عبد بن حمید عن ابی سعید و ابل هرمرة

۳۹۴۳۳.....سب سے آخر میں جنت جانے والا شخص جہنمی کا ہوگا جنتی کہیں گے: جہنمی کے پاس یقینی خبر ہے اس سے پوچھو! کیا کوئی مخلوق ایسی بچی ہے جسے عذاب ہورہا ہو وہ کہے گا: نہیں۔دار قطنی فی غرائب مالک خطیب فی اروا‌ة مالک عن ابن عمر وقال: دار قطنی باطل

۳۹۴۳۴.....جب قیام کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلہ کرچکے گا تو یہ شخص باقی رہ جائیں گے انہیں جہنم میں بھیجے جانے کا حکم دیا جائے گا ان میں سے ایک پیچھے مڑکر دیکھے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے واپس لاؤ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تم نے پیچھے مڑکر کیوں دیکھا وہ عرض کرے گا: مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل کریں گے: چنانچہ اسے جنت بھیجے جانے کا حکم ہوگا وہ کہے گا: مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ کچھ عطا کیا کہ اگر میں جنتوں کو کھلاتا رہوں تو کچھ میرے پاس ہے اس سے کچھ کم نہ ہو۔مسند احمد عن عبادة بن الصامت وفضالة بن عبید معاً

کلام:.......القدسیۃ الضعیفۃ ۰۷۔

۳۹۴۳۵.....سب سے آخر میں جنت جانے والا اور جہنم سے نکلنے والا وہ شخص ہوگا جو گھٹنوں کے بل چلے گا اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہوجاؤ! اسے خیال ہوگا کہ وہ بھرگئی ہے عرض کرے گا: میرے رب وہ تو بھرگئی ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے جاؤ! تمہارے لئے دنیا جیسی دس جنتیں کہیں وہ عرض کرے گا: آپ بادشاہ ہیں اور مجھ سے مزاح تو اس شخص کا جنتیوں میں سب سے کم حصہ ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۹۴۳۶.....کچھ جہنمی جہنم میں ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ وہ جل کر کوئلہ ہوجائیں گے (پھر) انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا تو جنتی کہیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا: یہ جہنمی ہیں۔سمویه حلیة الاولیاء عن انس

۳۹۴۳۷.....لا الہ الا اللہ والے کچھ لوگ اپنے گناہوں کی بدولت جہنم میں جائیں گے تو لات وعزیٰ (کے پوجنے) والے ان سے کہیں گے:

تمہیں لا الہ الا اللہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہوا تم ہمارے جہنم میں ہو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوکر انہیں ۔ (جہنم سے) نکال لے گا اور انہیں نہر حیات میں ڈال دے گا تو ان کے جلن کے نشان ختم ہو جائیں جیسے چاند کا گہن دور ہوتا ہے پھر وہ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے ان کا نام جہنمی پڑ جائے گا۔

حلیة الاولیاء عن انس

۳۹۴۳۸..... کچھ مردوں کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا آگ انہیں بھسم کر دے گی اور سیاہ کوئلے ہو جائیں گے وہ سب سے بڑے جہنمی ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کریں گے اسے پکار کر کہیں گے: ہمارے رب! ہمیں نکال کر دیوار کی بیناد میں ڈال دے اللہ تعالیٰ جب انہیں دیوار کی بیناد میں ڈال دے گا تو وہ دیکھیں کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہوا عرض کریں گے ہمارے رب! ہمیں دیوار کے پیچھے کر دے ہم اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگتے تو ان کے سامنے ایک درخت بلند ہوگا یہاں تک کہ جہنم کی گرماش ان سے ہٹ جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے اپنے بندوں سے عہد کیا ہے یا ایک شخص کو جنت میں داخل کروں گا اور اس کے لئے وہاں اس کی من چاہی نعمتیں رکھوں گا تمہارے لئے وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے اور اس کے ساتھ اسی جیسا اور ہے۔ ھناد عن ابی سعید و ابی ھریرۃ معاً

۳۹۴۳۹..... ایک بندہ جہنم میں ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کو پکارتا رہے گا: اے حنان اے منان (رحم واحسان کرنے والے) اللہ تعالیٰ جبرائیل سے کہیں گے جاؤ اور میرے اس بندے کو میرے پاس لے آؤ! جبرئیل جائیں گے اور جہنمیوں کو اوندھے منہ پڑا روتے دیکھ کر واپس آجائیں گے عرض کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ اسے لاؤ وہ فلاں مقام پر ہے چنانچہ وہ اسے لا کر رب تعالیٰ کے دربار میں کھڑا کر دیں گے فرمائیں گے: میرے بندے تم نے اپنی جگہ اور خواب گاہ کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! میرے جگہ اور بری خواب گاہ ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو واپس پہنچا دو عرض کرے گا: میرے رب! مجھے امید نہیں کہ جب آپ نے مجھے وہاں سے نکال دیا تو وہاں واپس نہیں لوٹائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو چھوڑ دو۔ مسند احمد و ابن خزیمه ابن حبان عن انس

کلام: ..... تذکرۃ الموضوعات ۲۲۵ التعقبات ۵۲۔

۳۹۴۴۰..... جہنم کے دو دروازے ہیں ایک کا نام جوانیہ اور دوسرے کا برانیہ" رہا جوانیہ" تو اس سے کوئی نہیں نکلے گا اور برانیہ جس میں اللہ تعالیٰ گنا ہگاروں اور ایمان والوں میں سے سزا واجب کرنے والے کاموں کی بدولت جتنا چاہے گا عذاب دے گا پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں انبیاء ورسل اور اپنے نیک بندوں میں سے جن کے لئے چاہے گا اجازت دے گا وہ شفاعت کریں گے تو وہ نکال لیے جائیں گے وہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر انہیں جنت کی ایک نہر کے کنارے ڈالا جائے گا جس کا نام نہر حیات ہے ان پر اس کا چھڑکاؤ ہوگا وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلابی مٹی پر دانہ اگتا ہے جب ان کے جسم ٹھیک ہو جائیں گے کہا جائے گا نہر میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ داخل ہوں گے اس کا پانی پئیں گے اور اس سے غسل کریں گے پھر باہر نکل آئیں گے اس کے بعد ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ھناد عن ابی سعید و ابن ھریرۃ

۳۹۴۴۱..... ایک قوم جل کر کوئلہ بننے کے بعد جہنم سے نکالی جائے گی جنتی ان پر پانی چھڑکتے رہیں گے تو وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے بہاؤ پر کوڑا کرکٹ میں دانہ بیج اگتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید

۳۹۴۴۲..... مجھے اس آخری جنتی کا علم دیا گیا ہے جو جنت میں داخل ہوگا وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا کہ مجھے جہنم سے بچا اور جنت کا سوال نہیں کرے گا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو یہ درمیان میں باقی رہ جائے گا عرض کرے گا: میرے رب! میرا یہاں کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم یہ وہی چیز ہے جس کا تو مجھ سے سوال کر رہا تھا وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں میرے رب! وہ اسی حالت میں ہوگا کہ اسے ایک درخت نظر آئے گا جو جنت کے دروازے پر اندرونی جانب ہوگا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس کے قریب کر دے تا کہ اس کا پھل کھاؤں اور اس کا سایہ حاصل کروں۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے سوال میں کیا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب تجھ جیسا کہاں؟ چنانچہ وہ برابر افضل سے افضل چیزیں دیکھتا اور مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اس سے کہا جائے گا: جو جہاں تک تمہارے قدم چل سکیں اور جو تمہاری آنکھیں دیکھیں وہ تمہارا ہے پھر چیزوں کے نام لے لے کر تھک جائے گا تو ہاتھ سے اشارہ کرے گا کہے گا یہ یہ! اس سے کہا جائے گا: تیرے لئے یہ بھی اور اس کے ساتھ

اس جیسا بھی تو وہ راضی ہو جائے گا اور کہے گا کہ جو کچھ اسے ملا کسی جنتی کو نہیں عرض میرے گا اگر مجھے اجازت مل جائے تو میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت سے جنتیوں کے لیے کھانا مشروب اور کپڑے پیش کروں اس سے تو کچھ بھی کم نہیں ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۳۹۴۴۳..... جہنم سے دو آدمی نکال اللہ کے حضور پیش کیے جائیں گے پھر انہیں جہنم جانے کا حکم ہے گا ان میں سے ایک مڑ کر دیکھے گا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جہنم سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں نہیں لوٹائیں گے چنانچہ اللہ اسے اس سے بچالے گا۔

مسند احمد ابو یعلی ابو عوانہ ابن حبان عن انس

۳۹۴۴۴..... ایک قوم جہنم سے نکلے گی جن کے جسم سے گوشت کے جلنے بھننے کی بو آ رہی ہوگی آگ نے انہیں بھسم کر دیا گیا ہوگا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے ان کا نام جہنمی پڑ جائے گا۔

ابو داؤد طیالسی مسند احمد و ابن خزیمہ عن حذیفہ

۳۹۴۴۵..... جہنم سے ایک قوم نکال کر جنت میں داخل کی جائیگی جنت میں ان کا نام جہنمی پڑ جائے اوہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ان سے یہ نام دور کردے تو جب وہ جہنم سے نکلے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ نام دور کر دیا۔ طبرانی الکبیر عن المغیرۃ

۳۹۴۴۶..... کچھ لوگ جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے جہنم سے نکالے جائیں گے پھر جنتی ان پر مسلسل پانی چھڑکتے رہیں گے تو ان کا گوشت ایسے ہی پھوٹے گا جیسے سیل آب کی مٹی پر رائی کا دانہ اگتا ہے۔ عبداللہ بن احمد الدیلمی و ابن خزیمہ عن ابی سعید

۳۹۴۴۷..... ایک قوم جو جہنم میں داخل ہوگی جب وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں تو انہیں نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا جنتی کہیں گے یہ کون لوگ ہیں کہا جائے گا: یہ جہنمی ہیں۔ الحکیم عن انس

۳۹۴۴۸..... ایک قوم جتنا اللہ چاہے گا جہنم میں رہے گی پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کریگے اور انہیں وہاں سے نکال لے گا اور وہ سب سے کم درجہ کی جنت میں ایک وادی میں ٹھہریں گے اور نہر حیوان میں غسل کریں گے جنتی انہیں جہنمی کہیں گے ان میں سے کوئی اگر دنیا والوں کی ضیافت ومہمان نوازی کرے تو انہیں کھلائے پلائے بستر لحاف دے اور شادیاں تک کرادے پھر اس کی چیزوں میں کمی واقع نہ ہو۔

مسند احمد ابن عساکر عن ابن مسعود

موت کا ذبح

۳۹۴۴۹..... جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل کر رہے جائیں گے تو موت کو ایک خوبصورت مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا پھر اسے جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا کہا جائے گا: اے جنتو! کیا اسے پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھا کر اسے دیکھ کر کہیں گے یہ موت ہے اسے ہر ایک نے دیکھا ہے پھر اسے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ (جنتیوں سے) کہا جائے گا: جنتیوں ہمیشہ رہو کبھی موت میں آئی گی اور جہنوں! ہمیشہ رہو کبھی موت نہیں آئے گی۔ مسند احمد مسلم ترمذی نسائی عن ابی سعید

۳۹۴۵۰..... جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں پہنچ جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت وجہنم کے درمیان لا کر ذبح کیا جائے گا پھر ایک منادی ندا کرے گا: اے جنتیو! ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں اے جہنمیو! ہمیشہ کی (عذاب والی) زندگی ہے موت نہیں تو جنتیوں کی خوشی میں اور جہنوں کی پریشانی میں اضافہ ہوگا۔ مسند احمد مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۹۴۵۱..... جب قیامت کا دن ہوگا تو موت کو خوبصورت مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اس کے بعد اسے جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کر کے ذبح کر دیا جائے گا لوگ دیکھ رہے ہوں گے سو اگر کوئی خوشی سے مر سکتا تو جنتی مر جائے اور اگر غم سے کوئی مر سکتا تو جہنمی مر جائے۔

ترمذی عن ابی سعید

۳۹۴۵۲..... موت کو خوبصورت مینڈھے کی طرح لایا جائے گا اور جنت وجہنم کی درمیانی دیوار پر کھڑا کر کے کہا جائے گا: جنتیوں!، وہ سر اٹھا کر

دیکھیں گے۔ کہا جائے گا جہنمیو! وہ بھی گردن بلند کر کے دیکھیں گے، کہا جائے گا: اسے جانتے ہو! وہ کہیں گے: جی ہاں یہ موت ہے پھر اسے الٹ کر ذبح کیا جائے گا پس اگر اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لئے زندگی اور بقا کا فیصلہ نہ کیا ہوتا وہ لوگ خوشی سے مرجائے۔ ترمذی عن ابی سعید

۳۹۴۵۳..... قیامت کے روز موت کو لا کر پل صراط پر کھڑا کیا جائے گا کہا جائے گا اے جنتیو! تو وہ ڈرتے ڈرتے دیکھیں گے کہ کہیں جس جگہ وہ ہیں وہاں سے نکال نہ دیے جائیں پھر کہا جائے گا: جہنمیو! تو وہ خوش ہو کر اس لالچ سے دیکھیں گے کہ شاید اس جگہ سے نکالا جا رہا ہے پھر کہا جائے گا: کیا اسے جانتے ہو؟ وہ عرض کردیں گے، جی ہاں یہ موت ہے پھر اسے پل صراط پر ذبح کرنے کا حکم دیا جائے! پھر دونوں فریق سے کہا جائے گا تمہیں جو جو مقام ملے ہیں ان میں ہمیشہ کی زندگی ہے کبھی موت نہیں آئے گی۔ مسند احمد ابن ماجه حاکم عن ابی هريرة

۳۹۴۵۴..... اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل کرے گا پھر ایک اعلان کرنے والا کھڑے ہو کر کہے گا جنتیو! موت نہیں (رہی) جہنیو موت نہیں ہے ہر ایک جس میں ہے اسی ہمیشہ رہے گا۔ بخاری عن ابن عمر

۳۹۴۵۵..... جہنمیوں سے کہا جائے گا: اے جہنمیو! ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں اور جنتیوں سے کہا جائے گا جنتیو! ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں۔

بخاری عن ابی هريرة

۳۹۴۵۶..... ایک اعلان کرنے والا پکار کر کہے گا۔ (جنتیو!) صحت مند رہو کبھی بیمار نہیں پڑو گے۔ زندہ رہو کبھی مرو گے نہیں تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے خوش عیش رہو کبھی بدحال نہیں ہو گے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی هريرة

الاکمال

۳۹۴۵۷..... قیامت کے روز موت کی خوبصورت مینڈھے کی صورت میں لا کر جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا: پھر کہا جائے گا: جنتیو! کیا اسے پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھا کر دیکھ کر کہیں گے جی ہاں اور جہنمی لوگوں سے کہا جائے گا: کیا اسے جانتے ہو؟ وہ سر اٹھائے دیکھتے ہوئے کہیں گے: جی ہاں یہ موت پھر اسے ذبح کیے جانے کا حکم دیا جائے گا اس کے بعد کہا جائے گا: جنتیو! ہمیشہ کی ہے کبھی موت ہیں اور جہنمیو! ہمیشگی ہے کبھی موت نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۹۴۵۸..... قیامت کے روز موت کو خوبصورت مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا۔ ابویعلی سعید بن منصور عن انس

۳۹۴۵۹..... جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے پھر ان میں ایک اعلان سنانے والا اعلان کرے گا: اے جہنمیو! موت نہیں رہی اے جنتیو! موت میں رہی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ (بخاری عن ابن عمر)

حور کا ذکر

۳۹۴۶۰..... حور عین جنت میں گا کر کہیں گی ہم اچھی حوریں ہیں جو اچھے خاوندوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ سمدیه عن انس

۳۹۴۶۱..... جنت میں حور عین کا اجتماع ہو گا وہ ایسی آواز بلند کریں گے جو مخلوق سے نہیں سنی ہو گی وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والیاں کبھی تباہ نہیں ہوں گی ہم خوش عیش کبھی بدحال نہیں ہوں گی ہم راضی رہتی ہیں کبھی ناراض نہیں ہوں گی اس کے لئے خوشخبری ہے جو ہمارا ہوا اور ہم اس کی ہو گئیں۔

ترمذی عن علي

کلام:..... ضعیف الترمذی ۴۶۹ ضعیف الجامع ۱۸۹۸

۳۹۴۶۲..... جنتیوں کی بیویاں اپنے خاوندوں کے لیے گائیں گی ایسی اچھی آواز ہو گی جو کسی نے سنی ہو گی۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۳۹۴۶۳..... حور عین زعفران سے پیدا کی گئیں۔ ابن مردویه خطیب عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع: ۲۸۸۰۳

۳۹۴۶۴.....حورعین ملائکہ کی تسبیح سے پیدا ہوئیں۔ابن مردویہ عن عائشہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۸۰۴

۳۹۴۶۵.....حورعین زعفران سے پیدا ہوئیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۳۹۴۶۶.....جنت میں ایک نور بلند ہوگا کوئی کہے گا: یہ کیا ہے تو وہ ایک حور کے دانتوں کی چمک ہوگی جو اپنے خاوند کے سامنے ہنس رہی ہوگی۔

الحاکم فی الکنی خطیب عن ابن مسعود

کلام:.....تحذیر المسلمین ۱۳۹ ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۲۸

۳۹۴۶۷.....مومن کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا ان کے کپڑوں سے دکھائی دے گا۔ابوالشیخ فی العظمۃ عن ابی ہریرۃ

۳۹۴۶۸.....حورعین فرشتوں کی تسبیح پیدا ہوئیں ان میں اذیت کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔الدیلمی عن ابی امامۃ عن عائشۃ

۳۹۴۶۹.....اگر حورعین اپنی ایک انگلی ظاہر کردے تو ہر جاندار اس کی خوشبو محسوس کرے۔

الحسن بن سفیان طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن سعید بن عامر بن حذیم

۳۹۴۷۰.....اگر حورعین میں سے ایک عورت اپنی انگلی ظاہر کردے تو ہر جاندار اس کی خوشبو محسوس کرے۔

ابن قانع حلیۃ الاولیاء عن سعید بن حذیم

جہنم اور اس کی خصوصیات

۳۹۴۷۱.....ایک بڑے چٹان جہنم کے کنارے سے (جہنم میں) پھینکی جائے تو گرتے گرتے اسے ستر سال لگ جائیں گے پھر بھی نیچے نہیں پہنچے گی۔نسائی ترمذی عن عتبۃ بن غزوان

۳۹۴۷۲.....جہنم کی قناتوں کی مقدار چار دیواروں کے برابر ہے ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔

مسند احمد ترمذی ابن حبان حاکم عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۷۹ ضعیف الجامع: ۴۶۷۵

۳۹۴۷۳.....اگر کوئی گولی اس کھوپڑے جیسی آسمان سے زمین کی طرف پھینک جائے جو پانچ سو سال کی مسافت ہے تو رات سے پہلے زمین پر پہنچ جائے لیکن اگر سے زنجیر کے سر سے چھوڑا جائے تو چالیس سال کی عرصہ میں اپنی حد اور مقام پر پہنچے۔

مسند احمد ترمذی حاکم عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۸۴ ضعیف الجامع: ۴۸۰۵

۳۹۴۸۴.....تمہاری یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ تو کافی ہوگی آپ نے فرمایا: وہ اس سے ستر درجے بڑھ کر (تیز) ہے سارے حصے اس کی گرمی کی طرح ہیں۔مسند احمد بخاری ترمذی عن ابی ہریرۃ

۳۹۴۷۵.....یہ آگ جہنم کی آگ کا ننانواں حصہ ہے۔مسند احمد عن ابی ہریرۃ

۳۹۴۷۶.....تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اگر اسے پانی سے دوبارہ بجھایا نہ گیا ہوتا تو تم لوگ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ اسے اس میں نہ لوٹایا جائے۔ابن ماجہ حاکم عن انس

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۹۴۰ ضعیف الجامع: ۲۰۱۸

۳۹۴۷۷.....تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے ہر حصہ کی گرمی ہے۔ترمذی عن ابی سعید

۳۹۴۷۸.....یہ پتھر (کی آواز) ہے جسے ستر سال ہوگئے پھینکا گیا وہ ابھی تک نہ تک پہنچنے کے لیے گر رہا ہے۔

مسند احمد مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۹۴۷۹۔۔۔ جہنم میں لگاتار (مجرمین کو) ڈالا جائے گا اور وہ کہے گا: کیا اور کچھ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم دکھ دیں گے تو وہ سکڑنا شروع ہو جائے گا اور کہے گا: بس بس تیری عزت وجلال کی قسم! اور جنت میں فالتو جگہ رہے گی بالآخر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا جنہیں جنت کے محلات میں ٹھہرائے گا۔ مسند احمد بیھقی ترمذی نسائی عن انس

۳۹۴۸۰ جہنم کو لایا جائے گا اس دن اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ ایک فرشتہ ہوگا جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

مسلم ترمذی عن ابن مسعود

۳۹۴۸۱ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ مرا اندرون ایک دوسرے کو کھا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس سردیوں میں اور ایک گرمیوں میں تو وہ اس گرمی سے سخت ہے جسے تم محسوس کرتے ہو اور اس سردی سے زیادہ سخت ہے جو تم محسوس کرتی ہو۔

مالک بیھقی ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۳۹۴۸۲ ۔۔۔ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرے رب! میرے اندرون نے ایک دوسرے کو کھا لیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے دو سانس مقرر کیے ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں اس کا وہ سانس جو سرما میں ہوتا ہے (چونکہ وہ اندر کی طرف ہوتا ہے) وہ سرد ہے اور گرما میں جو سانس ہوتا ہے (وہ باہر آتا ہے) گرم ہے۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۹۴۸۳ جہنم کو ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر دس سال مزید اسے جلایا گیا تو وہ سفید ہوگئی پھر مزید دس سال جلائی گئی یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی تو وہ تاریک رات کی طرح سیاہ کالی ہے۔ ترمذی ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۳۹۴۸۴ ۔۔۔ ہر اذیت وتکلیف پہنچانے والی چیز جہنم میں ہے۔

خطیب وابن عساکر عن علی وقال المناوی ج ۵ ص ۳۰ وقال: خبر غریب

۳۹۴۸۵ ۔۔۔ اگر کوئی پتھر سات اونٹنیوں جتنا جہنم کے کنارے سے گرایا جائے تو ستر سال گزرنے پر بھی اس کی تہہ میں نہیں پہنچے گا۔

ھناد عن انس

۳۹۴۸۶ ۔۔۔ اگر پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے بدبودار ہو جائیں۔ ترمذی ابن حبان حاکم عن ابی سعید

کلام: ۔۔۔۔۔۔ ضعیف الترمذی ۴۸۰ ضعیف الجامع ۴۸۰۳

۳۹۴۸۷ ۔۔۔ اگر جہنم کا ایک شرارہ شرق میں ہوتو اس کی گرمائش مغرب میں محسوس کی جائے گی۔ ابن مردویہ عن انس

کلام: ۔۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۴۸۰۶

۳۹۴۸۸ اگر جہنم کے جوہر کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی گذران خراب ہو جائے تو جس کا وہ کھانا ہوگا اس کا کیا حال ہوگا۔

مسند احمد ترمذی نسائی ابن ماجہ بن صبان حاکم عن ابن عباس

۳۹۴۹۰ اگر (جہنم کا) لوہے کا ایک ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے اور جن وانس جمع ہو کر اسے اٹھانے کی کوشش کریں تو زمین سے نہ اٹھا سکیں اور اگر لوہے کا ایک ہتھوڑا کسی پہاڑ پر ضرب لگائی جائے تو جیسے جہنمیوں کو مارا جائے گا تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر گرد وغبار بن جائے۔

مسند احمد ابویعلی حاکم عن ابی سعید

الاکمال

۳۹۴۹۱ اگر کسی (جہنمی) پتھر کو جس کا وزن سات اونٹوں کے برابر ہو جہنم میں پھینکا جائے تو وہ ستر سال گزرنے پر بھی اس کی تہہ میں نہیں پہنچے گا اور خیانت کرنے والے کو لایا جائے گا اس کے ساتھ ڈالا جائے گا اور اسے اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ اسے لاؤ۔

نسائی طبرانی ابن حبان عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ

۳۹۴۹۲......اگر ایک چٹان جس کا وزن دس اونٹوں کے برابر ہو جہنم کے کنارے سے گرایا جائے تو وہ ستر سالوں میں بھی اپنی تہہ تک نہیں پہنچے گی یہاں تک کہ وہ غی اور اثام تک پہنچ جائے کسی نے عرض کیا: غی اور اثام کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جہنم کے دو کنوئیں ہیں جن میں جہنموں کی پیپ بہہ کر جاتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۳۹۴۹۳......اگر کسی پتھر کو جہنم میں پھینکا جائے گا تو اس کے پہنچنے سے پہلے ستر سال گزر جائیں۔ هناد عن ابی موسیٰ

۳۹۴۹۴......اگر سات اونٹنیاں اپنی چربیوں کے ساتھ لی۔ائیں اور انہیں جہنم کے کنارے سے گرایا جائے تو ستر سالوں میں بھی انتہاء تک نہ پہنچ جائیں۔ حاکم عن ابی هريرة

۳۹۴۹۵......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے جہنم کے دونوں کناروں میں اور اس کی تہہ میں اتنا فاصلہ ہے جیسے کوئی چٹان ہو جس کا وزن سات اونٹنیوں کا ان (کے کوہانوں) کی چربی گوشت اور پیٹ کے بچوں سمیت ہو اور اسے کنارے سے تہہ کی طرف گرایا جائے تو ستر سالوں میں پہنچے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ حاکم عن ابی هريرة

۳۹۴۹۶......تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اگر اسے سمندر میں نہ بجھایا گیا ہوتا تو انسان اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے۔

ابن مردویه عن ابی هريرة

۳۹۴۹۷......تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اگر اسے پانی میں دو مرتبہ نہ بجھایا گیا ہوتا تو تم اس سے مستفید نہ ہو سکتے اللہ کی قسم! وہ کافی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ کبھی بھی جہنم کی طرف نہ لوٹائی جائے۔ حاکم وتعقب عن انس

۳۹۴۹۸......اسے ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار سال یہاں تک کہ سفید ہوگئی پھر ہزار سال یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی تو وہ سیاہ کالی ہے اس کی لپٹ بجھتی نہیں۔ بیهقی فی شعب الایمان عن انس

۳۹۴۹۹......جہنم کی ایک وادی کو "لملم" کہا جاتا ہے جہنم کی (باقی) وادیاں اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہیں۔ حلیة الاولیاء عن ابی هريرة

۳۹۵۰۰......تیل کی تلچھٹ کی طرح جب اس کے چہرے کے قریب کیا جائے گا تو س کی چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی۔

مسند احمد عبد بن حمید بیهقی ابویعلی ابن حبان حاکم بیهقی فی البعث عن ابی سعید فی قوله لمهل قال فذكره

۳۹۵۰۱......اگر جہنم کا ایک شرارہ زمین کے درمیان میں گر جائے تو اس کی بدبو اور حرارت مشرق و مغرب کے درمیان میں لینے والی ہر چیز فنا ہو جائے۔

ابن مردویه عن انس

۳۹۵۰۲......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تھوہر کا ایک قطرہ زمین کے سمندروں میں ڈال دیا جائے تو خراب ہو جائیں تو جس کا کھانا ہوگا اس کا کیا بنے گا۔ حاکم عن ابن عساکر

۳۹۵۰۳......جہنم میں حاملہ اونٹنیوں کی گردنوں کی طرح سانپ ہیں ان میں اسے جب ایک ڈنک مارے گا تو (مجرم) اس کی شدت چالیس سال تک محسوس کرے گا اور جہنم کے بچھو موٹے خچروں کی گردنوں جیسے ہوں گے ان میں ایک ڈنک مارے گا تو چالیس سال تک اس کا درد محسوس کرے گا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان، حاکم، سعید بن منصور عن عبدالله بن الحارث بن جزء الزبیدی

۳۹۵۰۴......جہنم کو ستر ہزار لگاموں سے پکڑ کر لایا جائے گا ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۹۵۰۵......جہنم پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا گویا وہ پکی ہوئی سرخ فصل ہے اس کے دروازے چر چرا رہے ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:......الضعیفة ۶۰۷

۳۹۵۰۶......جہنم پر ایسا دن آتا ہے جب کہ اس میں کوئی انسان نہیں ہوگا تو اس کے دروازے چرچرائیں گے۔ الخطیب عن ابی امامة

کلام:......ترتیب الموضوعات ۱۱۵۶

جہنمیوں کی خصوصیات کا ذکر

۳۹۵۰۷.....سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن کی گرمی سے اس کا دماغ کھولے گا۔

مسلم عن ابی سعید

۳۹۵۰۸.....قیامت کے روز سب سے کم درجہ عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے قدموں کے تلووں کے نیچے دو انگارے رکھے جائیں گے جس سے اس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے ہنڈیا یا شیشے کا برتن کھولتا ہے۔ مسند احمد بخاری ترمذی عن النعمان بن بشیر

۳۹۵۰۹.....سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جس کے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے ہوں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا اس سے زیادہ عذاب والا کوئی نہیں سمجھا جائے گا حالانکہ وہ سب سے کم درجہ عذاب والا ہوگا۔ مسلم عنہ

۳۹۵۱۰.....قیامت کے روز وہ شخص سب سے کم عذاب والا ہوگا جس کے آگ والے دو جوتے ہوں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھولے گا۔

حاکم عن ابی ہریرۃ

۳۹۵۱۱.....سب سے کم درجہ عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے قدموں تلے دو انگارے رکھے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا۔

مسلم عن النعمان بن بشیر

۳۹۵۱۲.....سب سے کم درجہ عذاب ابوطالب کو ہوگا، انہوں نے آگ کے جوتے پہن رکھے ہوں گے جن سے ان کا دماغ کھولے گا۔

مسلم عن النعمان بن بشیر

۳۹۵۱۳.....قیامت کے روز اس جہنمی کو لایا جائے گا جو دنیا کا سب سے خوش عیش شخص ہوگا پھر اسے جہنم میں غوطہ دیا جائے گا اس کے بعد اسے کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کوئی بھلائی کبھی پائی ہے تجھ پر کوئی نعمت کبھی ہوئی؟ وہ عرض کرے گا: نہیں میرے رب پھر اس جنتی کو لایا جائے گا جو دنیا کا سب سے بدحال شخص تھا اسے جنت میں غوطہ دیا جائے گا اس سے کہا جائے گا: ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی کیا تجھ پر کبھی کوئی تنگی آئی وہ عرض کرے گا: نہیں میرے رب! مجھ پر کوئی سختی نہیں آئی اور نہ میں نے کوئی مصیبت دیکھی۔

مسند احمد مسلم نسائی ابن ماجہ عن انس

۳۹۵۱۴.....کافر اپنے پیچھے ایک یا دو فرسخ اپنی زبان کھینچ رہا ہوگا اور لوگ اس پر پاؤں مار رہے ہوں گے۔ مسند احمد ترمذی عن ابن عمر

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۷۴ ضعیف الجامع: ۱۵۱۸

۳۹۵۱۵.....کھولتا پانی ان کے سروں پر بہایا جائے گا تو ان کے مساموں میں گھس کر پیٹ میں پہنچ جائے گا جو کچھ پیٹ میں ہے اسے قدموں کے راستوں سے نکال دے گا اور وہ صبر ہے پھر وہ ویسا ہی ہو جائے گا۔ مسند احمد ترمذی حاکم عن ابی ہریرۃ

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۷۶ ضعیف الجامع: ۱۴۳۳

۳۹۵۱۶.....جہنمی شخص کو جہنم کے لیے بڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی ایک داڑھ احد جتنی ہوگی۔ مسند احمد عن زید بن ارقم

۳۹۵۱۷.....کافر کو بڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی داڑھ احد سے بھی بڑی ہوگی اور اس کا باقی جسم اس کی ڈاڑھ سے ایسا ہی بڑھا ہوا ہوگا جیسے تمہارا جسم داڑھ سے بڑا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۹۴۲ ص ضعیف الجامع ۱۵۱۹

۳۹۵۱۸.....جہنمی جہنم کے لئے بڑے کیے جائیں گے یہاں تک کہ اس کے کان کو لو سے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کا ہوگا۔ (اور اس کی جلد کی موٹائی چالیس گز ہوگی اور اسکی ڈاڑھ احد پہاڑ سے بڑے ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:.....ضعیف الجامع: ۱۸۳۹

۳۹۵۱۹.....کافر کی جلد کی موٹائی بیالیس گز ہوگی اللہ تعالیٰ کے گز کی پیمائش کے مطابق اور اس کی داڑھ احد جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مدینہ کے درمیان والا فاصلہ۔ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ

۳۹۵۲۰.....کافر کی داڑھ احد جتنی ہوگی اور اس کی جلد کی موٹائی تین (دن) کی مسافت۔مسلم ترمذی عن ابی ہریرۃ

۳۹۵۲۱.....قیامت کے روز کافر کی ڈاڑھ احد جیسی ہوگی اور اسکی ران بیضاء کی طرح اور جہنم میں اس کی نشست تین (دن) کی مسافت جیسے ربذہ ہے۔

ترمذی عن ابی ہریرۃ

۳۹۵۲۲.....قیامت کے روز کافر کی داڑھ احد جیسی اور اس کی جلد کی موٹائی ستر گز اور اس کا بازو بیضاء جیسا اور اس کی ران ورقان (پہاڑ) کی طرح اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ میرے اور ربذہ (گاؤں) کے درمیانی علاقہ جتنی ہوگی۔مسند احمد حاکم عن ابی ہریرۃ

۳۹۵۲۳.....کافر کی داڑھ احد جتنی اور اس کی جلد کی موٹائی چالیس گز ہوگی اللہ تعالیٰ کے گز کی پیائش کے مطابق۔البزار عن ثوبان

۳۹۵۲۴.....جس ذات نے انہیں قدموں پر چلایا ہے وہ قیامت کے روز انہیں چہروں کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

مسند احمد، مسلم، نسائی عن انس

۳۹۵۲۵.....ان میں سے کسی کے ٹخنوں تک آگ پہنچی ہوگی تو کسی کے گھٹنوں تک کسی کی کمر تک اور کسی کی گردن تک پہنچی ہوگی۔

مسند احمد، مسلم، عن سمرۃ

۳۹۵۲۶.....جہنمیوں (کے لئے رونے کا ماحول بن جائے گا گویا ان) پر رونا بھیجا جائے گا وہ روئیں گے یہاں تک آنسو خشک ہو جائیں گے پھر خون کے آنسو بہائیں گے یہاں تک کہ چہروں پر گڑھے سے بن جائیں گے اگر ان (کے آنسو) میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو چل پڑیں۔

ابن ماجہ عن انس

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۹۴۳

۳۹۵۲۷.....جہنمیوں پر بھوک طاری کی جائے گی وہ اس عذاب کے برابر ہو جائے گی جس میں وہ مبتلا ہوں گے وہ فریاد کریں گے تو کانٹے دار اٹکنے والے کھانے سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی تو انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں اٹکنے والے کھانے کو پانی سے اتار لیتے تھے چنانچہ وہ پانی مانگیں گے تو لوہے کے آنکڑوں کے ساتھ انہیں کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جب وان کے مونہوں کے قریب ہوگا تو انہیں جلا دے گا جب ان کے پیٹوں میں پہنچے گا تو وہ کہیں گے: جہنم کے پہرے داروں کو بلاؤ! وہ کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں! وہ کہیں گے: پکارو! وہ پکاریں گے اور کافروں کی دعا و پکار بے کار ہوگی۔

پھر وہ کہیں گے: مالک کو بلاؤ! وہ کہیں گے: اے مالک تمہارا رب ہمیں موت دیدے وہ انہیں جواب دے گا: تم یہیں ٹھہرو گے پھر وہ کہیں گے: تم اپنے رب کو پکارو تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں چنانچہ وہ کہیں گے: ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی چھا گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال پھر اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں جواب دیں گے: اس میں دفع ہو جاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو اس وقت وہ ہر اچھی امید سے ناامید ہو جائیں گے اور اسی وقت چیخ و پکار حسرت و افسوس کرنا شروع کر دیں گے۔

ابن ابی شیبۃ ترمذی عن ابی الدرداء

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۸۲۔

۳۹۵۲۸.....جہنمی اتنا روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل پڑیں اور وہ خون کے آنسو روئیں گے۔

حاکم عن ابی موسیٰ

۳۹۵۲۹.....جہنمی وہی ہیں جو اس میں نہ مریں گے اور نہ (چین سے) جی سکیں گے لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالا جائے گا تو انہیں ایک موت سی دے گا یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ ہو جائیں گے تو اس وقت شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو انہیں گروہ در گروہ لایا جائے گا پھر انہیں جنت کی نہروں پر ڈالا جائے گا پھر کہا جائے گا اے جنتیوں ان پر پانی بہاؤ چنانچہ وہ ایسے پھوٹیں گے جیسے

سیلاب کے باؤ پروانہ اگتا ہے۔ مسند احمد مسلم ابن ماجه عن ابی سعید

۳۹۵۳۰...... اگر جہنمیوں سے کہا جائے کہ تمہیں دنیا کی کنکریوں کی بقدر جہنم میں بھرنا ہے تو وہ خوش ہو جائیں اور اگر جنتیوں سے کہا جائے کہ تمہیں جنت میں ہر کنکری کی بقدر ٹھرنا ہے تو وہ غمگین ہو جائیں گے لیکن ان کے لیے ابدی زندگی بنائی گئی ہے۔ طبرانی عن ابن مسعود

۳۹۵۳۱...... جہنم میں کافر کے کندھے کا فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین روزہ مسافت ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۹۵۳۲...... ایک گھرانے والے لگا تار جہنم میں جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی آزاد غلام اور لونڈی نہیں رہے گی اور ایک گھرانے کے لوگ پے در پے جنت میں جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی آزاد غلام لونڈی نہیں بچے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی حجیفة

کلام:...... ضعیف الجامع: ۱۸۲۹

۳۹۵۳۳...... سورج اور چاند (بوجہ لوگوں کی پرستش کے) جہنم میں زخمی بیل کی طرح ہوں گے۔ ابو داؤد طیالسی، ابو یعلی عن انس

کلام:...... التنزیہ ج ۱۱ص ۱۹۰ الفوائد المجموعہ ۱۳۰۵

الاکمال

۳۹۵۳۴...... کافر ایک یا دو فرسخ تک قیامت کے روز اپنی زبان گھسیٹے گا لوگ اسے روندیں گے۔ هناد الترمذی، ابیهقی عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الترمذی ۴۸۴ ضعیف الجامع ۱۵۱۸

۳۹۵۳۵...... قیامت کے روز کافر دو فرسخ اپنی زبان گھسیٹے گا لوگ اسے روندیں گے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۳۹۵۳۶...... جہنم میں کافر کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت ہوگی اس کی ہر داڑھ احد جیسی اور ان کی ران ورقان۔ (پہاڑ) جیسی اور گوشت ہڈی کے علاوہ اس کی کھال چالیس گز ہوگی۔ مسند احمد ابو یعلی حاکم عن عن ابی سعید

۳۹۵۳۷...... کافر کی نشست گاہ تین دن کی مسافت ہے اور اس کی داڑھ احد جتنی ہوگی۔ الخطیب عن ابی ہریرۃ

۳۹۵۳۸...... جہنمی جہنم میں بڑھ جائیں گے یہاں تک کہ ان کی کان کی لو سے کندھے تک سات سو سال کا فاصلہ ہوگا اور ان کی جلد ستر گز موٹی ہوگی اور ان کی داڑھ احد جیسی ہوگی۔ مسند احمد عن ابی عمر

کلام:...... الضعیفة ۱۳۲۳

۳۹۵۳۹...... اگر کسی (جہنمی) شخص کو نکال کر مشرق میں ٹھرایا جائے اور ایک شخص مغرب میں کھڑا کیا جائے تو یہ دنیا کا شخص اس کی بدبو سے مرجائے۔

الدیلمی عن ابی سعید

۳۹۵۴۰...... اگر اس مسجد میں (ایک طرف) لاکھ یا اس سے زیادہ لوگ ہوتے اور اس میں ایک جہنمی ہو اور وہ سانس لے اور اس کی سانس انہیں پہنچ جائے تو مسجد اور مسجد کے لوگ جل جائیں۔ ابویلعي بیهقي في البعث عن ابی هریرة

۳۹۵۴۱...... جہنمی لوگوں کو خارش ہو جائے گی تو وہ کھجائیں گے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی وہ کہیں گے: ہمیں یہ خارش کیوں ہوئی؟ کہا جائے گا: ایمان والوں کو تکلیف دینے کی وجہ سے۔ الدیلمی عن انس

۳۹۵۴۲...... جہنمیوں میں ماتم پھیل جائے گا تو وہ اتنا روئیں گے کہ آنسو ختم ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے یہاں تک کہ ان کے رخساروں پر گڑھے پڑ جائیں گے جن میں اگر کشتیاں چلائی جائیں تو چل پڑیں۔ هناد عن انس

۳۹۵۴۳...... اللہ کی قسم! جو جہنم میں جائیں گے وہ کئی سال گزرنے کے بعد نکلیں گے اور وہاں کا سال اسی سال سے زیادہ ہے اور سال تین سو ساٹھ یوم کا ہوتا ہے اور ہر دن تمہاری گنتی کے مطابق سال بھر کا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۳۹۵۴۴...... قیامت کے روز کافر کے لئے پچاس ہزار سال کی مقدار مقرر کی جائے گی جیسا کہ اس نے دنیا میں کوئی عمل نہیں کیا، اور کافر جہنم کو

دیکھے گا تو اسے یوں لگے گا کہ چالیس سال کی مسافت سے وہ اس میں گرنے والا ہے۔

مسند احمد، ابویعلی ابن حبان حاکم، سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۹۵۲۵ سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہے جس کے آگ کے دو جوتے ہوں گے جن سے اس کا دماغ یوں کھولے گا جیسے ہانڈی اس کے کان انگارے اس کی ڈاڑھیں انگارے اس کے آبرو آگ کی لپٹ دونوں طرف کی آنتیں قدموں کی راہ سے نکلیں گی اور باقی ان تھوڑے دانوں کی طرح ہوں گے جو زیادہ ابلتے پانی میں ہوں۔ هناد عن عبيد بن عمير مرسلا

۳۹۵۲۶ آگ کسی جہنمی کے ٹخنوں تک تو کسی کے گھٹنوں تک کسی کی کمر تک اور کسی کی پنڈلی تک ہوگی۔ طبراني في الكبير حاكم عن سمرة

۳۹۵۲۷ سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جس کے پاؤں میں آگ کے جوتے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا اور کوئی عذاب کے ساتھ ٹخنوں تک آگ میں ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی کانوں تک کوئی سینے تک اور کوئی آگ میں ڈوبا ہوگا۔

مسند احمد عبد بن حميد وابن فيع حاكم، سعيد بن منصور عن ابي سعيد

۳۹۵۲۸ سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جس کے دو جوتے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا۔ مسند احمد عن ابي هريرة

اہل جہنم کے ذیل میں......از الاکمال

۳۹۵۲۹ شفاعت تو میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہوگی جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے اور (بغیر توبہ) مر گئے ان میں سے کوئی تو جہنم کے پہلے دروازے میں ہوں گے نہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے نہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی نہ انہیں طوق پہنائے جائیں گے اور نہ شیاطین کے ساتھ جکڑے جائیں گے اور نہ انہیں گرزوں سے مارا جائے گا اور نہ وہ (جہنم کے) طبقات میں پھینکے جائیں گے ان میں سے کوئی تو گھڑی بھر رہ کر نکال دیا جائے گا اور کوئی مہینہ ٹھہر کر نکالا جائے گا اور کوئی سال کا عرصہ رہ کر نکالا جائے گا اور سب سے زیادہ عرصہ رہنے والا وہ ہوگا جو دنیا کی طرف رہا جب سے وہ پیدا کی گئی اور فنا ہونے تک تو یہ سات ہزار سال ہیں پھر اللہ تعالیٰ جب مومن (ذات وصفات میں اللہ تعالیٰ کو یکتا ماننے والوں) کو نکالنے کا ارادہ کرے گا تو دوسرے مذاہب والوں کے دلوں میں ڈالے گا وہ ان سے کہیں گے: ہم اور تم دونوں اکٹھے دنیا میں رہے تم ایمان لائے ہم نے کفر کیا تم نے تصدیق کی ہم نے تکذیب کی تم نے اقرار کیا ہم انکار کرتے رہے لیکن تمہیں اس کا کیا فائدہ ہوا؟ آج ہم اور تم سب اس میں برابر ہیں جیسا ہمیں عذاب ہوتا ہے تمہیں بھی ہو رہا ہے اور جیسے تم ہمیشہ رہو گے ہم بھی رہیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ایسے ناراض ہوں گے کہ ایسے کبھی ناراض نہیں ہوئے اور نہ کبھی پھر ناراض ہوں گے چنانچہ توحید والوں کو نکال کر ایک چشمہ پر لائے گے جو جنت و پل صراط کے درمیان ہوگا جس کا نام نہر حیات ہے (وہاں) ان پر پانی چھڑکا جائے گا جس سے وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے بہاؤ میں دانہ اگتا ہے جو سائے کے قریب ہوگا وہ سبز ہوگا اور جو دھوپ میں ہوگا وہ زرد ہوگا وہ جنت میں داخل ہوں گے ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا آگ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ صرف ایک آدمی رہ جائے گا جو ان کے بعد ہزار سال اس میں رہے گا پھر وہ پکارے گا: اے رحم کرنے والے اے احسان کرنے والے! اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے تاکہ اسے نکال لائے چنانچہ وہ اس کی تلاش میں ستر سال غوطہ لگائے گا لیکن اسے نہ لا سکا واپس آکر کہے گا: آپ نے مجھے اپنے بندہ کو جہنم سے نکالنے کا حکم دیا اور میں نے اسے ستر سال سے تلاش کیا لیکن میں اسے نہ پا سکا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ وہ فلاں وادی میں فلاں چٹان کے نیچے ہے اسے نکال لاؤ چنانچہ وہ اسے نکال کر لائے گا اور اسے جنت میں داخل کردے گا۔ الحكيم عن ابي هريرة

۳۹۵۵۰ میں نے ایک خواب دیکھا جو تم نے اسے سمجھو، میرے پاس ایک شخص آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے پیچھے چلا کر ایک بے خوف سے پہاڑ پر لے گیا اور مجھ سے کہا: اس پر چڑھو میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا اس نے کہا: میں آپ کی مدد کرتا ہوں تو جیسے ہی میں نے اپنا قدم چڑھنے کے لئے سیڑھی پر رکھا تو ہم پہاڑ کی درمیانی جگہ میں پہنچ گئے ہم چلتے گئے اچانک ہمیں ایسے مرد و عورتیں نظر آئے جن کی باچھیں چیری ہوئی ہیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ویسا کرتے نہ تھے پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہمیں ایسے مرد و خواتین نظر آئے جن کی

آنکھوں اور کانوں میں سلائیاں پھری گئی ہیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ لوگ ان دیکھی اور ان سنی باتوں کا دعویٰ کیا کرتے تھے پھر ہم چلے تو ہمیں ایسی عورتیں نظر آئیں جو اپنی ایڑیوں کے بل لٹکی ہوئی تھیں ان کے سر سیدھے تھے سانپ ان کے پستانوں پر ڈس رہے تھے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو اس نے کہا: یہ وہ ہیں جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر ہم چلے تو ایڑیوں کے بل لٹکے ہوئے ان کے سر سیدھے ہیں جو تھوڑا پانی اور کیچڑ چاٹ رہے ہیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو اس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے اور روزہ کے وقت سے پہلے افطار کر لیتے تھے، پھر ہم چلے تو ہمیں ایسے مرد وخواتین نظر آئیں جن کی صورت بے حد بری اور ان کا لباس بڑا برا ہے ان سے سخت بدبو آ رہی ہے جیسے بیت الخلا کی بدبو ہوتی ہے میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں پھر ہم چلے تو ہمیں مردے نظر آئے جو بہت زیادہ پھولے اور بدبودار ہیں، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ کافروں کے مردے ہیں پھر ہم چلے تو ہمیں ایک دھواں دکھائی دیا اور ایک ھونک کی سی آواز سنائی دی میں نے کہا: یہ کیا ہے، کہا: یہ جہنم ہے اسے چھوڑو پھر چلے تو ہمیں درختوں کے سائے تلے کچھ مرد سوئے نظر آئے میں نے کہا: یہ کون ہیں کہا: یہ مسلمانوں کے مردے ہیں۔

پھر ہم چلے تو ہمیں آٹھ نوجوان لڑکے اور حورین دو نہروں کے مابین کھیلتی نظر آئیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: مسلمانوں کے بچے ہیں پھر ہم چلے تو ہمیں بہت خوبصورت مرد اچھے لباس اور اچھی خوشبو والے نظر آئے جیسے ان کے چہرے ورق ہیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ صدیقین شہداء اور صالحین ہیں پھر ہم چلے تو ہمیں تین آدمی شراب پیتے اور گاتے نظر آئے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ زید بن حارثہ جعفر بن ابی طالب عبداللہ بن رواحہ ہیں تو میں ان کی جانب مڑا تو وہ کہنے لگے: ہم آپ پر فدا ہم آپ پر فدا پھر میں نے سر اٹھایا تو عرش کے نیچے تین آدمی تھے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے جد امجد ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کی وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

طبرانی فی الکبر حاکم بیہقی فی عذاب القبر سعید بن مھصور عن ابی امامة

۳۹۵۵۱......میری امت کے موحدین کو ان کے ایمان کے نقصان و کمی وجہ سے جہنم کا عذاب ہوگا۔ حاکم فی تاریخه عن انس

۳۹۵۵۲......گناہگاروں کو ان کے ایمان کی کمی وجہ سے جہنم کا عذاب ہوگا۔ حاکم فی تاریخه عن انس

۳۹۵۵۳......قیامت کے روز پاگل زمان فترت (دو نبیوں کا درمیانی زمانہ) فوت ہونے والے اور بچپن میں مرنے والے کو لایا جائے گا پاگل کہے گا: میرے رب! اگر آپ مجھے عقل عطا کرتے تو جسے آپ نے عقل دی وہ مجھ جیسا سعادت مند نہ ہوتا اور زمانہ فترت میں فوت ہونے والا کہے گا: میرے رب! اگر میرے پاس تیرا وعدہ (توحید و رسالت) آتا جو جس کے پاس آیا وہ مجھ سے زیادہ تیرے عہد میں نیک بخت نہ ہوتا اور بچپن میں ہلاک ہونے والا کہے گا: میرے رب! اگر تو مجھے وہ عمر دیتا جو آپ نے عمر والے کو دی تو وہ اپنی عمر میں مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہیں ایک کام کا حکم دینے لگا ہوں کیا تم میری بات مانو گے وہ عرض کریں گے: میری عزت کی قسم! جی ہاں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ! جہنم میں داخل ہو جاؤ! وہ اگر داخل ہو جائے تو انہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتی تو ان کی جانب آگ کے شعلے نکلیں گے وہ سمجھیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کو ختم کر دیں گے اللہ تعالیٰ انہیں حکم دے گا وہ جلدی سے واپس آ جائیں گے؟ کہیں گے: ہمارے رب! ہم داخل ہونا چاہتے تھے تو ہمارے اوپر شعلے نکلنا شروع ہو گئے اس لیے ہم نکل آئے ہم سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کو ہلاک کر دیں گے اللہ تعالیٰ دوسری مرتبہ انہیں حکم دے گا پھر وہ اسی طرح واپس آ جائیں گے اور اسی طرح کی بات کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تمہاری پیدائش سے پہلے مجھے علم تھا جو کچھ تم عمل کرو گے اپنے علم کے مطابق میں نے تمہیں پیدا کیا اور میرے علم کی طرف تم لوٹو گے اے جہنم! انہیں سمیٹ! چنانچہ جہنم انہیں پکڑ لے گی۔ الحکیم طبرانی حلیة الاولیاء عن معاذ بن جبل

کلام:......المتناھیة ۱۵۴۰

۳۹۵۵۴......جب قیامت کا دن ہوگا تو اہل جاہلیت اپنے بتوں کو اپنی پیٹھوں پر لادے آ رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا وہ عرض کریں گے: آپ نے ہماری طرف نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ کوئی دین آیا اگر اب آپ کوئی رسول بھیجتے تو ہم آپ کے سب سے زیادہ اطاعت گزار بندے ہوتے ان کا رب ان سے فرمائے گا: تمہارا کیا خیال ہے۔ (اب) اگر میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو میری مانو گے؟ وہ عرض کریں گے:

جی ہاں چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں حکم دے گا کہ جہنم سے گزرو! وہ اس میں داخل ہوں گے چلتے چلتے جب اس کے قریب ہوں گے تو اس کی چیخ دھاڑ اور غیظ وغضب سنیں گے تو اپنے رب کے پاس واپس آجائیں گے عرض کریں گے: ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال لے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارا خیال نہیں کہ میں نے تمہیں ایک کام کہا تھا جس کی تم نے فرمانبرداری کرنا تھی پھر ان سے عہد وپیمان لے گا اور کہے گا: اس کی طرف جاؤ چنانچہ وہ جائیں گے جب اسے دیکھیں گے تو ڈر کر واپس آکر کہیں گے: ہمارے رب! ہم تو اس سے ڈر گئے ہم اس میں داخل نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ذلیل ہو کر اس میں داخل ہو جاؤ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اگر اس میں پہلی مرتبہ ہی داخل ہو جاتے تو اسے سلامتی والی اور ٹھنڈی پاتے۔

نسائی، حاکم، ابن مردویہ عن ثوبان

۳۹۵۵۵ جب جہنمی جہنم میں جمع ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا قبلہ والے میں ہوں گے تو کفار مسلمانوں سے کہیں گے: کیا تم لوگ مسلمان نہ تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں تو کافر کہیں گے: پھر تمہیں تمہارے اسلام کا کیا فائدہ ہوا؟ تم ہمارے ساتھ جہنم میں ہو؟ وہ کہیں گے: ہمارے گناہ تھے جن کی وجہ سے ہماری پکڑ ہوئی اللہ تعالیٰ ان کی بات سن لے گا اور قبلہ والوں کو جہنم سے نکالنے کا حکم دے گا چنانچہ انہیں نکال لیا جائے گا جب باقی کفار یہ منظر دیکھیں گے تو کہیں گے! کاش ہم مسلمان ہوتے تو ہم بھی ایسے ہی نکال لیے جاتے جیسے یہ نکلے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بارہا کافر لوگ امید کریں گے کاش وہ مسلمان ہوتے۔

ابن ابی عاصم فی السنة وابن جریر وابن ابی حاتم طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ حکم بیہقی فی البعث عن ابی موسی

۳۹۵۵۶ جن جہنمیوں کو اللہ تعالیٰ نکالنا نہیں چاہے گا وہ اس میں نہ جئیں گے اور نہ مریں گے اور جن جہنمیوں کو اللہ تعالیٰ نکالنا چاہے گا انہیں اس میں ایک بار موت دے گا پھر گروہوں میں نکالے جائیں گے اس کے بعد انہیں جنت کی نہروں پر پھیلایا جائے گا تو ایسے ان کا گوشت چھوٹے گا جیسے سیلاب کے بہاؤ پر دانہ اگتا ہے جنتی انہیں جہنمی کہیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے کہ ان سے یہ نام ختم کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے مٹا دیں گے۔

عبد بن حمید عن ابی سعید

۳۹۵۵۷ ایک شخص جہنم سے نکالا جائے گا اس کا رب اس سے کہے گا: اگر میں تمہیں نکال دوں تو مجھے کیا عہد وپیمان دو گے وہ عرض کرے گا: میرے رب! جو آپ کہیں گے وہی دوں گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا میری عزت کی قسم تو نے جھوٹ بولا میں نے تجھ سے اس سے کم چیز مانگی تم نے وہ بھی نہ دی میں نے تجھ سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ تو مجھ سے سوال کرنا میں تجھے دوں گا مجھ سے دعا کرنا تو میں تیری دعا قبول کرتا مجھ سے مغفرت طلب کرتا میں تیری مغفرت کر دیتا۔ الدیلمی عن انس

۳۹۵۵۸ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے تین وجوہات بیان کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آدم! میں نے جھٹلانے والوں پر لعنت نہ کی ہوتی اور وعدہ خلافوں اور جھوٹوں سے بغض نہ رکھا ہوتا اور اس پر وعید یں نہ سنائی ہوتیں تو آج تمہاری ساری اولاد پر رحم کرتا باوجود یہ میں نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے لیکن میری طرف سے یہ حق بات ہو چکی کہ اگر میرے رسولوں کو جھٹلایا گیا اور میری نافرمانی کی گئی تو میں جنوں انسانوں سب سے جہنم کو بھر دوں گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آدم! مجھے علم ہے کہ میں تیری اولاد میں جسے بھی جہنم میں داخل کروں اور جہنم کا عذاب دوں گا اگر اسے دنیا کی طرف لوٹا دوں تو وہ اس سے زیادہ برے کام کرنے لگے جو وہ کرتا تھا تو وہ ان سے باز نہیں آئے گا اور توبہ نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آدم! میں نے تجھے اپنے اور (اپنی مخلوق) تیری اولاد کے درمیان فیصل بنایا ہے ترازو کے پاس کھڑے ہو کر دیکھو ان کے کتنے اعمال تم پر زیادہ ہوتے ہیں سو جس کی بھلائی اس کی برائی پر ذرہ بھر بھی بڑھ جائے اس کے لئے جنت ہے یہاں تک کہ تمہیں پتہ چل جائے کہ میں نے ان میں سے صرف ہر ظالم کو ہی جہنم میں داخل کرنا ہے۔

ابن عساکر عن الفضل بن عیسی الرقاشی عن الحسن عن ابی ہریرة والفضل ضعیف وعن سعید بن انس عن الحسن قولہ

۳۹۵۵۹ میں نے کچھ مرد دیکھے جن کی کھالیں جہنم کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی ہیں میں نے کہا: ان لوگوں کا کیا قصور ہے؟ کہا: یہ لوگ ایسی سج دھج وزینت اختیار کرتے تھے جو ناجائز تھی میں نے ایک بدبودار کنواں دیکھا جس میں شور ہو رہا تھا میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا: یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز طریقے سے سج دھج وزینت کرتی تھیں میں نے ایک قوم کو نہر حیات میں غسل کرتے دیکھا میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ وہ لوگ ہیں

جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ برے اعمال ملا لیے تھے۔ ابن عساکر من ابی بردۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہ

۳۹۵۶۰.... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! آخرت کی جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ میرے اس مقام پر پیش کی گئی میرے سامنے دوزخ پیش کیا گیا تو اس کا ایک شرارہ میری جانب بڑھا یہاں تک کہ میری اس چادر کے قریب ہو گیا مجھے خدشہ ہوا کہ وہ تمہیں گھیر لے گا تو میں نے کہا: میرے رب! میں ان میں ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اسے تم سے ہٹا لیا پھر میں نے فوراً پیٹھ پھیری گویا پھر میں نے ایک نظر ڈالی تو مجھے بنی غفار کا عمران بن حومان بن الحارث جہنم میں اپنی کمان پر ٹیک لگائے نظر آیا اور مجھے اس میں حمیر کی رہنے والی عورت بلی والی نظر آئی جس نے اسے باندھے رکھا اسے کھلایا اور نہ اسے چھوڑا۔ طبرانی فی الکبیر عن عقبۃ بن عامر

جنت دوزخ کی لڑائی

۳۹۵۶۱..... جنت دوزخ کی تکرار ہوئی جنت کہنے لگی: میں ضعفاء اور مساکین کا گھر ہوں اور جہنم نے کہا: میں ظالموں اور متکبروں کا ٹھکانا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے تیری وجہ سے میں جس سے چاہوں گا انتقام لوں گا اور جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے تیری وجہ سے میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا تم میں سے ہر ایک کے لئے اس بھراؤ ہے۔

مسلم، ترمذی، عن ابی ہریرۃ، مسلم عن ابی سعید، ابن خزیمہ عن انس

۳۹۵۶۲..... جنت وجہنم کی تکرار ہوئی جہنم نے کہا: مجھے ظالموں اور متکبروں کی وجہ سے ترجیح حاصل ہے اور جنت نے کہا: میں تو صرف ضعفاء اور درماندہ لوگوں کا ٹھکانا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے تیری وجہ سے میں اپنے جن بندوں پر چاہوں گا رحم کروں گا اور جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے تیری وجہ سے میں اپنے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب دوں گا تم میں سے ہر ایک کا بھراؤ ہے رہا جہنم تو وہ بھرے گا نہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھیں گے تو وہ کہے گا: بس! بس! بس! تو اس وقت بھر جائے گا اور سمٹنے لگے گا: اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا رہی جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مخلوق پیدا کردے گا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۹۵۶۳..... اللہ تعالیٰ نے جب جنت پیدا کی تو جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھو، وہ گئے اور اسے دیکھنے کے بعد آ کر کہنے لگے: میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں جو سنے گا وہ اس میں داخل ہوگا پھر اسے ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا پھر جبرائیل سے کہا: اب جا کر دیکھو وہ گئے اور دیکھنے کے بعد آ کر کہنے لگے: میرے رب! تیری عزت وجلال کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ اس میں کوئی نہیں جائے گا۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا: تو جبرائیل سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھو وہ گئے اور دیکھ کر کہنے لگے: اے رب! تری عزت کی قسم! جس نے اس کے بارے سنا پھر وہ اس میں داخل ہو (ایسا نہیں ہوسکتا) اللہ تعالیٰ نے اسے شہوات ولذات سے ڈھانپ دیا پھر جبرائیل سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھو وہ گئے دیکھنے کے بعد آ کر عرض کرنے لگے: میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس سے کوئی بھی نہیں بچے گا ہر ایک اس میں داخل ہوگا۔ مسند احمد ابن ابی شیبۃ حاکم عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۳۹۵۶۴..... جنت وجہنم کی رب تعالیٰ کے حضور چپقلش ہوئی جنت نے کہا: رب! کیا بات ہے کہ میرے پاس لوگوں میں سے کمزور اور پس ماندہ ہی آئیں گے اور جہنم نے کہا: کیا بات ہے کہ میں ظالموں اور متکبروں کا ٹھکانا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے تیری وجہ سے جسے چاہتا ہوں رحمت پہنچاتا ہوں اور جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے تیری وجہ سے میں جسے چاہتا ہوں عذاب دیتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک کے لیے بھراؤ ہے رہی جنت تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا فرمادے گا جیسے چاہے گا پیدا فرمادے گا اور رہا جہنم تو اللہ تعالیٰ اپنی

مخلوق میں سے کسی پر ظلم پیش کرتا پھر اس میں لوگوں کو ڈالا جائے تو وہ کہے گا: کیا کچھ اور ہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھیں گے تو سکڑ کر کہے گا: بس بس بس۔ بخاری دارقطنی فی الصفات عن ابی ہریرۃ

۳۹۵۶۵......میں نے جنت وجہنم کو دیکھا تو مجھے ان میں خیر وشر جیسا کہیں نظر نہیں آیا۔ بیھقی فی ابعث عن انس

از قسم الافعال......قرب قیامت

۳۹۵۶۷......(مسند علی) نعیم بن دجاجہ سے روایت ہے کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم ہی کہتے ہو کہ لوگوں پر سو سال نہیں گزریں گے کہ کوئی جھپکنے والی آنکھ باقی ہو تم سرین کے بل گرو! رسول اللہ ﷺ نے تو یوں فرمایا: سو سال میں آج جو لوگ ہیں ان میں کوئی زندہ ہیں بچے گا اس امت کی خوشحالی وکشادگی سو سال کے بعد ہے۔

مسند احمد، ابو یعلی حاکم، سعید بن منصور

۳۹۵۶۸......معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اپنے ہاتھ سے اپنی پیٹھ کی طرف اشارہ کیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اور قیامت کو (ایک ساتھ) بھیجا ہے اور (اس) حکومت میں سختی ہی ہوگی اور لوگ زیادہ بخیل ہو جائیں گے اور قیامت برے لوگوں پر برپا ہوگی۔ بیھقی فی کتاب بیان خطا من اخطا علی الشافعی

۳۹۵۶۹......حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس لوٹے تو میں نے آپ سے قیامت کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج جو لوگ زندہ ہیں سو سال کے بعد یہ زمین پر نہیں ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۷۰......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: دیہاتی جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو آپ سے پوچھتے: قیامت کہاں ہے؟ آپ ان میں سے سب سے نوجوان شخص کی طرف دیکھ کر فرماتے: اگر یہ اتنا زندہ رہا کہ بوڑھا نہ ہوا تو تم پہ قیامت برپا ہو جائے گی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۷۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ میں اور قیامت ان دو کی طرح بھیجے گئے ہیں آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا جیسے گھوڑ دوڑ کے گھوڑے دونوں بھاگیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے سبقت لے جائے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اللہ کا حکم فرشتے اور قیامت آ گئی لوگو! اپنے رب کو جواب دو اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرو۔

رواہ حاکم

کذاب لوگ

۳۹۵۷۲......(مسند عثمان) عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں کچھ لوگ گرفتار کیے جو مسیلمہ کذاب کی تشہیر کرتے اور ان کے بارے میں لوگوں کو دعوت دیتے تھے آپ نے حضرت عثمان بن عفان کو خط لکھا آپ نے جواب لکھا ان کے سامنے دین حق یعنی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی پیش کرو سو جو کوئی اسے قبول کر لے اور مسیلمہ کذاب سے برات وعلیحدگی اختیار کرتے اسے قتل نہ کرو اور جو مسیلمہ کے مذہب سے چمٹا رہے اسے قتل کر دو تو ان کے کئی لوگوں نے اسے قبول کر لیا تو انھیں چھوڑ دیا گیا اور کچھ لوگ مسیلمہ کے مذہب سے لگے رہے تو وہ قتل کر دیئے گئے۔ بیھقی فی شعب الایمان ابن ابی شیبۃ

۳۹۵۷۳......حضرت جابر سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے فرمایا: قیامت سے پہلے کئی جھوٹے ہوں گے ان میں یمامہ اور صنعاء کا بادشاہ عنسی اور حمیر کا حکمران اور دجال ہوگا اور دجال ان سب سے زیادہ فتنہ باز ہوگا۔ نعیم بن حماد

۳۹۵۷۴......ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سب سے پہلا ارتداد جو اسلام میں ظاہر ہوا

وہ یمن میں گدھے والے عیلہ بن کعب اور وہ اسود ہے کے ہاتھ پر ظاہر ہوا مذحج کے سال وہ حجۃ الوداع کے بعد نکلا تو ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے خطوط آئے جن میں ہمیں یہ حکم دے رہے تھے کہ ہم اس کے مقابلہ کے لئے لوگوں کو بھیجیں اور یہ کہ ہم ہر شخص کو جس کے بارے میں وہ امید رکھتا ہے رسول اللہ ﷺ کی بات پہنچائیں تو معاذ بن جبل اس کو لیکر اٹھے جس کا انھیں حکم دیا گیا ہیں ہم سمجھ گئے کہ قوت ہے اور ہمیں مدد کا یقین ہو گیا۔سیف بن عمرو حاکم

۳۹۵۷۵.....حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسود عنسی کا ذکر کرکے فرمایا: اسے نیک شخص فیروز بن دیلمی فارس والے نے قتل کر دیا ہے۔ابن منده ابن عساکر

۳۹۵۷۶.....عبداللہ بن دیلمی اپنے والد سے روایت ہے کرتے ہیں فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اسود عنسی کا سر لے کر آیا جسے میں نے یمن میں قتل کیا تھا۔الدیلمی وقال فیروز : هذا جدنا من نبی ضبة ابن عساکر

۳۹۵۷۷.....(مسند عائشہ) دیہات کے کچھ سخت (طبیعت) لوگ تھے وہ نبی ﷺ کے پاس آکر آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے آپ ان کے سب سے کم عمر شخص کو دیکھ کر فرماتے اگر اس نے (لمبی) عمر پائی اور بوڑھا نہ ہوا تو ایک دن تم پر قیامت برپا ہو جائے گی۔

بخاری بیهقی فی البعث

۳۹۵۷۸.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ فرمایا: کہ ہم لوگ اپنا جھونپڑہ ٹھیک کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے فرمایا: یہ کیا (ہو رہا) ہے؟ میں نے عرض کیا: خراب جھونپڑہ تھا ہم اس کی اصلاح کر رہے ہیں آپ نے فرمایا: میرے خیال میں قیامت کا معاملہ اس سے زیادہ جلدی ہونیوالا ہے۔هناد، ترمذی وقال حسن صحیح ابن ماجه

۳۹۵۷۹.....قیس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یہ ابن النواحہ نبی ﷺ کے پاس آیا جسے مسیلمہ کذاب نے بھیجا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر قاصد کا قتل کرنا (بین الممالک قانون میں) درست ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتا۔عبدالرزاق

مسیلمہ کے علاوہ

۳۹۵۸۰.....ابوالجلاس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عبداللہ شیبانی کو فرماتے سنا: اے سنو! کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جو بات بتائی میں نے اسے لوگوں سے نہیں چھپایا میں نے اپ کو فرماتے سنا: کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے ہوں گے ان میں سے ایک تو ہے۔

ابن ابی شیبه ابن ابی حاتم، ابویعلی

۳۹۵۸۱.....(مسند حصین بن یزید الکلبی) سیف بن عمرو سعید بن عبد بن یعقوب ابو ماجد الاسدی، حضرمی بن عامران سدی ان کے سلسلہ سند میں ہے فرمایا: میں نے طلیحہ بن خویلد کے متلو پوچھا تو فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی واپسی کی اطلاع ملی پھر یہ خبر ملی کہ مسیلمہ یمامہ پر غالب آگیا ہے اور یمن پر اسود عنسی کا گلہ ہو گیا ہے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تو طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور سمیرا میں لشکر تیار کر لیا لوگوں نے اس کی پیروی کی اور اسے مضبوطی مل گئی اس نے اپنے بھتیجے حبال کو نبی ﷺ کی طرف بھیجا جو آپ کو صلح کی دعوت اور اس کی اطلاع دینے آیا تھا حبال نے کہا: اس کی پاس ذوالنون (فرشتہ) آتا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے اس کا نام فرشتہ رکھ دیا تو حبال نے کہا: میں خویلد کا بیٹا ہوں تو نبی نے فرمایا: اللہ تجھے ہلاک کرے اور شہادت سے محروم کرے آپ نے اسے ایسے ہی لوٹا دیا جیسے وہ آیا تھا چنانچہ حبال ارتداد میں قتل ہوا سیف فرماتے ہیں: کلبی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو اس کی بعض باتیں پہنچیں کہ وہ کہتا ہے: میرے پاس ذوالنون آتا ہے جو نہ جھوٹ بولتا ہے نہ خیانت کرتا ہے اور ایسا نہیں ہوگا جیسا ہوتا رہا کہا اس نے عظیم الشان فرشتے کا ذکر کیا۔رواه ابن عساکر

۳۹۵۸۲.....(ایضاء) سیف، بدر بن الخلیل، عثمان بن قطعۃ ان کے سلسلہ سند میں نبی اسد کے لوگوں سے روایت ہے ان میں سے کسی کے پاس یہ خبر پہنچی کہ طلیحہ نبی ﷺ کے زمانہ میں نکلا اس نے (مقام) سمیراء پر پڑاؤ ڈالا لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلایا اور نبی ﷺ کی طرف صلح کا پیام

بھیجا تو نبی ﷺ نے ضرار بن ازور کو روانہ کیا وہ سنان بن ابی سنان اور قضاعہ پھر نبی ورقاء جو نبی صداء سے تھے ان میں صیداء کی بیٹی اور دوسرے لوگ تھے آپ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط اور عوف ابن فلاں کی طرف آپ کا حکم لائے اس نے آپ کا حکم مان لیا اور اسے قبول کر لیا، پھر ان لوگوں نے اسلام پر ثابت قدم مسلمانوں سے خط وکتابت کی اور مسلمانوں نے واردات میں مسلمان لشکر بنایا ور سنان وقضاعہ ضرار اور عوف کے پاس جمع ہوگئے اور کافروں نے مقام سمیراء میں لشکر سجایا اور طلیحہ کے پاس جمع ہوگئے عوف سنان اور قضاعہ اس پر اتفاق کیا کہ طلحہ کے لئے خنف بن انسلیل کو دھوکے سے بھجیں چنانچہ جب وہاں کے پاس پہنچا اسے پیام دیا تو اس نے اپنی تلوار اس دیدی انہوں نے اس کے لئے تلوار تیز کی اور پھر اس کی طرف اٹھ کر اس کی کھوپڑی کاٹ دی تو طلیحہ بے ہوش ہوکر گر پڑا لوگوں نے انہیں پکڑ کر قتل کر دیا جب طلیحہ کو ہوش آیا تو کہنے لگا یہ ضرار کی کارستانی ہے جب کہ سنان اور قضاعی اس کام میں اس کے پیروہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۵۸۳..... (اسی طرح) سیف، طلحہ، بن الاعلم، حبیب بن ربیعۃ الاسدی عمارۃ بن بلال اسدی فرماتے ہیں: طلیحہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں مرتد ہوا اور نبوت کا دعویٰ کیا تو نبی ﷺ نے ضرار بن ازور کو بنی اسد پر مقرر اپنے گورنروں کی طرف بھیجا اور انہیں وہاں قیام کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ اس سلسلہ میں اپنی مہم پر لگ گئے اور دیگر لوگ جو اسی کام کے لئے بھیجے گئے تھے انہوں نے طلیحہ کو زخمی کیا اور ڈرایا مسلمانوں نے واردات میں اور مشرکین نے سمیراء میں پڑاؤ کیا مسلمان روز بروز بڑھتے رہے اور مشرکین آئے دن گھٹتے رہے یہاں تک کہ ضرار رضی اللہ عنہ نے طلیحہ کی جانب جانے کا قصد کیا تو ہر ایک نے انہیں صلح کے لیے روکا صرف ایک وار جو انہوں نے جراز (نامی) تلوار سے کیا جس سے وہ زخمی ہوگیا ہوگیا یہ بات لوگوں میں پھیل گئی وہ اسی حال میں تھے کہ نبی ﷺ کی وفات کی خبر آ گئی تو کچھ لوگوں نے کہا: طلیحہ کے بارے میں ہتھیار تجھے زندگی میں کرسکیں گے تو ابھی شام بھی نہیں ہوئی کہ مسلمانوں کو نقصان کا پتہ چل گیا اور لوگ طلیحہ کی طرف ٹوٹ پڑے اور اس کی حکومت ٹوٹ گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۵۸۴..... (مسند علی) سیف بن عمر، بدر بن الخلیل علی بن ربیعۃ الوالبی فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے طلیحہ کا واقعہ بیان کیا اور انہیں بتایا کہ اس کی تلاور جو جراذ نامی تھی میں نے انہیں محف کا واقعہ بھی بتایا اور میں نے اسے اس تلوار ضرب لگائی جس سے وہ زخمی ہوا فرماتے ہیں: ہمیں طلیحہ کی ضرب کی یہ خبر اور جراز کے زخم والی بات پہنچی تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے اسی کا حکم تھا وہ زخمی ہوا اگر چہ جراز نامی تلوار اس سے اچٹ گئی۔

چھوٹی نشانیاں

۳۹۵۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: لوگو! حبشہ کی جانب ہجرت کرو بنی علی کی وادیوں سے ایک آگ نکلے گی جو یمن کی جانب سے آئے گی لوگوں کو جمع کرے گی جب لوگ چلیں گے تو ان کے ساتھ چلے گی اور جہاں وہ ٹھہریں ٹھہر جائے گی یہاں تک کہ وہ گبر یلے جمع کرے گی اور بصری تک پہنچادے گی اور یہ حالت ہوگی کہ آدمی گر گا تو وہ آگ ٹھہر کر اسے پکڑ لے گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ان چوڑے چہروں کو چھوڑو جب تک انہوں نے تمہیں چھوڑے رکھا ہے اللہ کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ کاش ہمارے اور ان کے درمیان ایسا سمندر ہوتا جسے پار نہ کیا جا سکے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۸۷..... (مسند عمر) سلیمان بن الربیع العدوی سے روایت ہے فرمایا: میں بصرہ سے کچھ عبادت گزار لوگوں کے ساتھ نکلا پھر ہم مکہ آئے تو ہماری ملاقات عبداللہ بن عمرو سے ہوئی انہوں نے فرمایا: عنقریب بنو قنطورا خراسانیوں اور کیسانیوں کو سختی سے ہنکائی گے پھر وہ اپنے گھوڑے دجلہ کے کنارے لگی کھجوروں سے باندھ دیں گے پھر فرمایا: بصرہ سے ابلہ تک کا فاصلہ کتنا ہے؟ ہم نے کہا: چار فرسخ، فرمایا: وہ آکر وہاں اتریں گے پھر اہل بصرہ کی طرف پیام بھیجیں گے: کہ یا ہمارے لئے اپنی زمین خالی کردو یا ہم تمہاری طرف چل کر آئیں تو اہل بصرہ کے تین گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ جنگل میں چلا جائے گا ایک کوفہ سے جا ملے گا اور ایک فرقہ ان (حملہ آوروں) سے جا ملے گا اس کے بعد وہ سال بھر ٹھہریں گے پھر کوفہ والوں کی طرف پیام بھیجیں گے: یا ہمارے لئے اپنی زمین خالی کردو یا ہم تمہاری طرف چل کر آئیں تو ان کی تین ٹولیاں ہو جائیں گی ایک ٹولی شام

سے جا ملے گی ایک جماعت جنگل میں چلی جائے گی ایک ٹولی ان (حملہ آوروں) سے جا ملی گی فرمایا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے وہ بات بیان کی جو عبداللہ بن عمرو سے سنی تھی اپ نے فرمایا: عبداللہ بن عمرو جو کہہ رہے تھے اسے زیادہ جانتے ہیں پھر لوگوں میں اعلان ہوا نماز با جماعت تیار ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میری امت کا ایک گروہ ضرور حق پر قائم رہے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آ جائے" ہم نے عرض کیا: یہ عبداللہ بن عمرو کی حدیث کے خلاف ہے چنانچہ ہم عبداللہ بن عمرو سے ملے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو فرمایا ان سے کہہ دیا تو انہوں نے فرمایا: ہاں جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا تو جو میں نے کہا وہ بھی ہو جائے گا، ہم نے کہا: ہم سمجھتے ہیں آپ نے سچ فرمایا ہے۔ابن جریر وصحیحه بیهقی فی البعث

۳۹۵۸۸......(مسند عمر) قتادة ابوالاسود سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں اور زرعة بن ضمرہ اشعری کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ (راستہ میں) ہماری ملاقات عبداللہ بن عمرو سے ہوگئی آپ نے فرمایا: عنقریب عجم کی زمین میں کوئی عربی باقی نہیں رہے گا کوئی مقتول یا قیدی جس کے خون کا فیصلہ کیا جانے لگے تو زرعة نے ان سے کہا: کیا مشرکین مسلمانوں پر غلبہ پالیں گے؟ آپ نے فرمایا: تم کس قبیلہ سے ہو کہا: بنی عامر بن صعصعہ سے فرمایا: جب تک نبی عامر بن صعصعہ کے کندھے ذی الخلصة پر ایک بت جو جاہلیت کا کوئی بت تھا۔ آپس ٹکرائیں تو ہم نے ملاقات کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عبداللہ بن عمرو کا قول ذکر کیا آپ نے تین بار فرمایا: عبداللہ جو کہتے ہیں اسے زیادہ جانتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کا خطبہ دیا فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت کا ایک ٹکڑا ہمیشہ حق پر کاربند رہے گا ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آ جائے پھر ہم نے عبداللہ بن عمرو سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات نقل کی تو عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا: اللہ کے نبی ﷺ نے سچ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے اور وہ بھی ہو جائے گا جو میں نے کہا ہے۔

ابن راهو يه قال الحافظ ابن حجر رجاله ثقات لكن فيه انقطاع ميں قتادة وابی الاسود

۳۹۵۸۹......(مسند علی) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت جب پندرہ کام کرلے گی تو ان پر مصیبت نازل ہو جائے گی کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت ومال بنالیں گے امانت کو غنیمت سمجھ لیں زکوۃ کو تاوان وٹیکس قرار دیں گے اور مرد اپنی بیوی کی مانے گا اور والدسے بے وفائی کرے گا ماں کی نافرمانی کرے گا اور دوست سے نیکی کرے گا شرابیں پی جانے لگیں گی باریک وموٹا ریشم بنا جانے لگے آلات موسیقی اور گانے بجانے والی رکھنے لگیں آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے قوم کا سردار (اخلاق کے لحاظ سے) گھٹیا شخص بن جائے اس امت کا آخری حصہ پہلے پر لعنت کرنے لگے مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں تو اس وقت لوگ تین چیزوں کا انتظار کریں سرخ آندھی زمین دھنساؤ اور چہروں کا مسخ وبگاڑ۔

ترمذی وقال ابن ابی الدنيا في ذم الملاهي بيهقى في البعث وقال هذا الاسناد فيه ضعف وابن الجوزی فی الواهيات

۳۹۵۹۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص نے آپ کو آواز دے کر کہا: قیامت کب ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ڈانٹا دھمکایا اور اس سے فرمایا: خاموش رہو! یہاں تک کہ جب پو پھوٹی تو آپ نے آسمان کی طرف نگاہ دوڑائی تو فرمایا: وہ ذات پاک ہے جس نے اسے بلند کیا اور اسے بنانے والا ہے پھر زمین کی طرف نگاہ لگائی تو فرمایا: وہ ذات پاک ہے جو اسے پھیلانے والا اور پیدا کرنے والا ہے اس کی بعد فرمایا: سائل کہاں جو قیامت کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو وہ شخص اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پوچھا تھا آپ نے فرمایا: (یہ حادثہ عظیمہ) اس وقت ہوگا جب حکمرانوں کا خوف ستاروں کی تصدیق اور تقدیر کی تکذیب ہونے لگے اور جب امانت کو غنیمت صدقہ کو ٹیکس اور آزاد عورت سے زنا کرنا کھلا گناہ ہے اس وقت تری قوم کی ہلاکت ہے۔البزار وسنده حسن

۳۹۵۹۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسلام گھٹتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ اللہ (بھی) نہ کہا جائے گا جب ایسا ہوگا تو شہد کی مکھی دین کو ڈسے گی اور جب ایسا ہوگا تو ایسی قوم کو بھیجے گا جو ایسے جمع ہوں گے جیسے خزاں کے پتے جمع ہوتے ہیں اللہ کی قسم،! مجھے ان کے امیر کے نام اور سواریوں کو ٹھہرانے کی جگہ کا پتہ ہے۔رواه ابن ابی شيبه

۳۹۵۹۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمائی: لوگ ختم ہو جائیں گے یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہنے والا کوئی نہ رہے گا جب لوگ ایسا کرلیں گے تو شہد کی مکھی دین کو ڈسے گی تو لوگ اس کے پاس ایسے جمع ہوں گے جیسے خزاں کے پتے جمع ہوتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے ان کے امیر کا نام اوران کی سواریوں کی ٹھہرنے کی جگہ کا علم ہے لوگ کہتے ہیں: قرآن مخلوق ہے نہ خالق ہے اور نہ مخلوق لیکن اللہ کا کلام ہے اسی سے اس کا آغاز ہوااوراسی کی طرف لوٹ کر جائے گا۔ اللالکائی والاصبھانی

۳۹۵۹۳..... (مسند جابر بن عبداللہ) جابر سے روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن تم میں سے کوئی جاندار زندہ میں ہوگا جس کی عمر ہزار سال ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۹۴..... جریر بجلی سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے زمین کا بایاں خراب ویران ہوگا پھر دایاں محشر رہاں ہوگا اور میں اس کا تابع ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۹۵..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں یہ پتھراؤ بگڑاؤ اور دھنساؤ ہوگا کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب آلات موسیقی عام ہوجائیں گانے والیاں بکثرت ہو جائیں اور شرابیں پی جانے لگیں۔

رواہ ابن النجار

۳۹۵۹۶..... عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزیں شمار کرلینا سب سے پہلے میری وفات تو میں رونے لگا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ مجھے چپ کرانے لگے۔ پھر فرمایا: کہو! ایک دوسری بیت المقدس کی فتح کہو دو اور بکثرت موتیں جو میری امت میں ایسے ہوں گی جیسے بکریوں میں گردن توڑ بیمار ہوتی ہے کہو! تین چوتھی چیز ایسا فتنہ جو میری امت میں سب سے بڑا ہوگا کہو! چار پانچویں مال تم لوگوں میں بکثرت ہوگا یہاں تک کہ آدمی کو سو دینار دے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا کہو پانچ چھٹی بدعہدی جو تم میں اور ترکوں میں ہوگی اس کے بعد وہ تمہاری طرف چل کر آئیں گے اور تم سے جنگ کریں گے اور مسلمان اس وقت غوطہ نامی زمین میں دمشق نامی شہر مین ہوں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۹۵۹۷..... عوف بن مالک سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے اجازت چاہی کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: آجاؤ میں نے عرض کیا: سارا اندر آجاؤں یا تھوڑا سا (یعنی صرف سر آگے کروں) آپ نے فرمایا: پورے آجاؤ چنانچہ جب میں اندر آیا تو آپ نے اچھے انداز سے وضو کیا پھر فرمایا: عوف بن مالک! قیامت سے پہلے چھ چیزیں ہیں: تمہارے نبی کی فوتگی کہو! ایک گویا میرا دل اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ بیت المقدس کی فتح ایسی موت جو تمہیں ایسے ختم کرے گی جیسے بکریوں میں گردن توڑ بیماری ہوتی ہے اور مال بکثرت ہوجائے اور ایک روایت ہے: پھر فتنے ظاہر ہوں گے مال کی اتنی کثرت و بہتات ہوگی کہ آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا کافروں کے شہر کی فتح بدعہدی جو تم میں اور بنی الاصفر (ترکوں) میں ہوگی وہ تمہارے مقابلہ میں اسی جھنڈوں تلے آئیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (جنگجو) ہوں گے وہ غداری کرنے میں تم سے بڑھ کر ہوں گے۔ (ابن ابی شیبۃ وابن النجار

۳۹۵۹۸..... سواد بن ابی عمار سے روایت ہے کہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طاعون! مجھے بھی ختم کردے! لوگوں نے آپ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا آپ نے فرمایا: جب بھی مسلمان کی عمر لمبی ہوتی ہے اس کے لئے بہتری ہوتی ہے آپ نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن مجھے ایک چیز کا ڈر ہے اور وہ بے وقوف لوگوں کی حکومت اور حکم کو بیچنا، خونوں کو بہانا، قطع رحمی کرنا، پولیس والوں کی کثرت اور ایسے نئے لوگوں کا ظہور جو قرآن کو ساز و بانسری بنالیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۹۹..... عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ کے پاس مال غنیمت آتا آپ اسے اسی دن تقسیم فرمادیتے تو شادی شدہ لوگوں کو دوہرا حصہ اور کنواروں کو ایک حصہ دیتے ہمیں بھی بلایا گیا مجھے عمار بن یاسر سے پہلے بلایا جاتا چنانچہ مجھے بلایا گیا اور آپ نے مجھے دوہرا حصہ دیا کیونکہ میں شادی شدہ تھا پھر میرے بعد عمار بن یاسر کو بلایا گیا اور انہیں آپ نے ایک حصہ دیا تو وہ ناراض ہوئے یہاں تک کہ خود رسول اللہ ﷺ اور آپ کے پاس بیٹھنے والوں نے اسے محسوس کیا۔ (ادھر سامان میں) سونے کی ایک زنجیر کا ٹکڑا رہ گیا تھا تو

نبی ﷺ نے اپنی لاٹھی کی نوک سے اسے اٹھانا چاہا تو وہ گر پڑتا اور آپ فرمانے لگے اس وقت تم لوگوں کی کیا حالت ہوگی جب اس (مال) کی تمہارے لئے بہتات وکثرت ہوگی؟ تو کسی نے اس بات کا (ڈر کی وجہ سے) کوئی جواب میں دیا عمار عرض کرنے لگے: ہم چاہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے لے بڑھا دیا تو جور کے سور کے اور جو فتنہ میں پڑ سو پرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تم اس میں بری طرح نہ پڑ جاؤ۔

ابو یعلی، ابن عساکر

۳۹۶۰۰......(ایضاً) اس وقت تک جنگ ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ چھ چیزیں پیش آ جائیں سب سے پہلے میری فوتگی کھو ایک دوم بیت المقدس کی فتح سوم لوگوں میں ایسی موت جیسے بکریوں کی گردن توڑ بیماری ہوتی ہے چہارم لوگوں میں عام فتنہ ہوگا ہر گھرانے پر اس کے حصہ کے مطابق اثر ہوگا پنجم ترکوں میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو شہزادہ ہوگا وہ دن میں ایسے جوان ہوگا جیسے بچہ جمعہ میں جوان ہوتا ہے اور وہ جمعہ میں ایسے جوان ہوگا جیسے بچہ مہینہ میں بڑھتا ہے اور وہ چیز میں ایسے پروان چڑھے گا جیسے بچہ سال میں جوان ہوتا ہے جب اس کی عمر بارہ سال ہوگی لوگ اسے اپنا بادشاہ بنا لیں گے وہ ان میں کھڑے ہوکر کہے گا کب تک یہ لوگ ہماری عمدہ زمینوں پر غالب رہیں گے میرے خیال میں مجھے ان کی طرف جانا چاہئے تا کہ انہیں وہاں سے نکالوں خطیب لوگ اٹھ کر اس کی رائے کی تحسین کریں گے پھر وہ جزیروں اور جنگلوں میں کشتی بنانے والوں کو بھیجے گا اس کی بعد جنگجوؤں کو ان میں سوار کرے گا بالآخر وہ لوگ انطاکیہ اور عریش۔(جھونپڑوں) کے درمیان اتریں گے۔

مسلمان اپنے حاکم کے پاس بیت المقدس میں جمع ہوں گے ان کا اس پر اتفاق ہوگا کہ مدینۃ الرسول جائیں یہاں تک کہ ان کی فصلیں چراگاہ اور خیبر سے متعلق ہوں گی وہ میری امت کو گھائیں اگنے کی جگہوں سے نکالا باہر کریں گے ان میں سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے ایک تہائی قتل ہو جائیں گے اور ثابت قدم تہائی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کو شکست دیں گے اس روز اللہ کی قسم (اللہ) اپنی تلوار چلائے گا اور اپنے نیزہ سے حملہ کرے گا اور مسلمان اس کی پیروی کریں گے یہاں تک کہ قسطنطنیہ کی تنگ جگہ کے پاس پہنچ جائیں گے جہاں کا پانی خشک ہو چکا ہوگا پھر وہ شہر کا رخ کریں گے وہاں پڑاؤ کریں اللہ تعالیٰ اس قلعہ کے کی دیواروں کو تکبیر کے ذریعہ گرا دے گا اس کے بعد وہ ان کے پاس پہنچ جائیں گے تو ڈھالوں سے ان کے اموال تقسیم کریں گے وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک ان کے پاس ایک گھڑ سوار آ کر کہے گا: تم یہاں مصروف ہو اور تمہارے گھروں میں دجال نمودار ہو چکا ہے۔ جو ایک جھوٹی خبر ہوگی تو جنہوں نے اس بارے میں علماء سے سن رکھا ہوگا وہ تو ایسا کام کریں گے اور جوان کے علاوہ ہوں گے وہ چل نکلیں گے مسلمان قسطنطنیہ میں مساجد تعمیر کریں گے اور اس کے پچھلے علاقوں میں جنگ کریں یہاں تک دجال نکل آئے گا۔ رواہ حاکم

۳۹۶۰۱......عوف بن مالک اشجعی سے وہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تک دو بستیاں فتح ہو جاتیں قسطنطنیہ فتح ہوگا، سعیہ اور عموریہ۔ رواہ حاکم

۳۹۶۰۲......(ایضاً) صلۃ بن زفر سے روایت ہے فرمایا: میں بلنجر کی فتح میں حاضر تھا ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چل رہے تھے آپ نے مجھ سے فرمایا: صلہ! میں نے عرض کیا: جی حضرت! فرمایا: اس وقت ہماری کیا حالت ہوئی جب مسلمان سفید کی طرف چلیں گے ان کے ساتھ فالنجارہ یہاں تک کہ وہ اس کا پتھر پتھر توڑ دیں گے میں نے کہا: کیا ایسا ہونے والا ہے؟ فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا میں نے کہا: کس کے ہاتھ پر ایسا ہوگا فرمایا: ایک ہاشمی نوجوان کے ہاتھ پر، پھر صلہ میں نے کہا: جی جناب! فرمایا: اس وقت تم کس حال میں ہوگے جب مسلمان طبرستان کا رخ کریں گے ان کے پاس فالنجار ہوگا وہ اس کے ذریعہ اس کا پتھر پتھر توڑ دیں گے میں نے کہا: ایسا ہوگا آپ نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے جس کی قبضہ قدرت میں میر جان ہے نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا میں نے کہا: کس کے ہاتھوں ایسا ہوگا فرمایا: ایک ہاشمی نوجوان کے ہاتھوں پھر فرمایا: صلہ! میں نے کہا: جی حضرت! فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مسلمان قسطنطنیہ کی طرف جائیں گے ان کے ساتھ فالنجار ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کا پتھر پتھر توڑ دیں گے میں نے کیا ایسا ہونے والا ہے؟ فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا میں نے کہا: کس کے ہاتھوں؟ فرمایا: ایک ہاشمی نوجوان کے ہاتھوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۰۳......معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: آخری زمانہ میں کھلے عام گناہ کرنے والے قاری ہوں گے اور فاجر وزراء خیانت کرنے والے امین ظالم عرفاء اور جھوٹے امراء ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۰۴......ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک شام کے میرے لوگ عراق اور عراق کے اچھے لوگ شام منتقل نہیں ہوجاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۰۵......ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک عراق کے اچھے لوگ شام کی طرف اور شام کے برے لوگ عراق کی طرف نقل مکانی نہیں کر لیتے قیامت قائم نہیں ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شام کو نہ چھوڑنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۰۶......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تک برے لوگ عراق اور عراق کے اچھے لوگ شام منتقل نہیں ہوجاتے قیامت قائم نہیں ہوگی اور حالت یہ ہوگی کہ شام شام اور عراق عراق ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۰۷......حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بصرہ یا بصیرہ نامی زمین کا ذکر جس کے ایک طرف دجلہ نامی نہر جہاں بہت سے کھجوروں کے درخت ہیں وہاں قنطورا اترے گا اور لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے ایک گروہ اپنی اصل سے جا ملے گا اور ہلاک ہوجائے گا ایک گروہ اپنا بچا کر کے کافر ہوجائے گا اور ایک اپنے بچوں کو پیچھے چھوڑ کر ان سے جنگ کریں گے اور ان کے مقتولین شہداء ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے بقیہ ماندوں کو فتح دے گا۔ ابن ابی شیبہ وسندہ حسن

۳۹۶۰۸......ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہ قیامت کی نشانیاں ہیں کہ عقلیں کم ہونے لگیں خوابوں کو قریب کیا جانے لگے اور پریشانی بڑھ جائے۔ نعیم حماد فی الفتن

۳۹۶۰۹......ابوالرباب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپس کی بغاوت اور لعن طعن کے زمانہ سے اللہ کی پناہ طلب کرو لوگوں نے کہا: وہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایسی قوم کی جنگ ہو جن کا دعوی جاہلیت والا ہوگا تو وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بازاروں میں ایک عربی عورت کو کھڑا کر کے سات باپوں کی طرف منسوب کیا جائے گا (یعنی زنا عام ہوجائے گا) آدمی کے لئے اس کی خریداری سے صرف باریک پنڈلی رکاوٹ بنے گی۔

اور کہا جاتا ہے: وہ شخص محروم ہے جو بنی کلب کی غنیمت سے محروم رہا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے قریش اور قریش میں سے میرے گھرانے کے لوگ ہلاک ہوں گے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ کی وبا کی شکایت کی گئی تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اس (مدینہ) کی وبا مہیعۃ کی طرف منتقل کردے اے اللہ جتنا آپ نے ہمارے لئے مکہ کو محبوب بنایا ہے اس سے دوہرا مدینہ کو محبوب بنا دے فرمایا: کہا جاتا ہے: آپ علیہ السلام نے شام کی طرف رخ کر کے فرمایا: وہاں فتح ہوگی تو لوگ اس کی طرف (ایسے جائیں گے) جیسے ہنکائے جاتے ہیں اور مشرق فتح ہوگا تو لوگ اس کی طرف لپکے جائیں گے جب کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر انہیں معلوم ہو ان کے مد وصاع میں برکت دی گئی اور فرمایا: جس نے مدینہ کی مشقت شدت پر صبر کیا تو میں قیامت کے روز اس کے لئے گواہ بنوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۱۰......عبداللہ بن بشر سے روایت ہے فرمایا: میں نے کافی زمانہ ہوگیا (رسول اللہ ﷺ کی) حدیث سنی ہے کہ جب تو بیس یا ان سے کم یا زیادہ لوگوں میں ہو اور تو نے ان کے چہرے جانچے تو تمہیں کوئی ایسا نظر نہ آیا جس سے اللہ تعالیٰ کے لئے خوف کیا جاتا تو جان لو قیامت قریب ہے۔

بیھقی فی شعب الایمان ابن عساکر

۳۹۶۱۱......عبداللہ بن بشر صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے فرمایا: ہم سنتے تھے کہا جاتا تھا جب بیس ان سے کم یا زیادہ آدمی جمع ہوں اور ان میں کوئی ایسا نہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے خوف ہو تو قیامت آئی کہ آئی۔ بیھقی فی شعب الایمان

۳۹۶۱۲......عبداللہ بن حوالہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیدل غنیمت کے لئے بھیجا تو ہم لوگ بغیر کچھ لائے واپس آ گئے آپ نے جب ہماری مشقت وتھکاوٹ دیکھی تو دعا کی اے اللہ! اس میرے حوالے نہ کر میں ان کی کفالت سے کمزور پڑ جاؤں اور نہ لوگوں کے سپرد کر کہ یہ ان کے سامنے بے وقت ہوجائیں اور انہیں ترجیح دینے لگیں اور نہ انھیں ان کے اپنے حوالے کر کہ عاجز پڑ جائیں بلکہ ان کے رزق اکیلے

ہی ذمہ دار بن جا پھر فرمایا: تمہارے لئے ضرور شام فتح ہوگا اور ضرور تمہارے لئے فارس روم کے خزانے تقسیم ہوں گے اور تم میں سے ایک آدمی کے پاس اتنا اتنا مال ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیئے جائیں گے پھر انہیں ناراضگی سے لے گا کہ تھوڑے ہیں۔
اس کے بعد میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ابن حوالہ: جب دیکھو کہ خلافت (شام) ارض مقدس میں اتر چکی تو اس وقت زلزلے وصعوبتیں فتنے اور بڑے بڑے امور پیش آئیں گے اور قیامت اس وقت لوگوں کے اتنے نزدیک ہوگی جتنا میرا یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔

یعقوب بن سفیان ابن عساکر

۳۹۶۱۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک قیصر یا ہرقل کا شہر فتح نہیں ہوجاتا قیامت قائم نہیں ہوگی ایمان والوں اس میں اجازت ہوگی ان دونوں شہروں میں ڈھالوں سے مال تقسیم کریں گے وہ زمین پر موجود مال سے زیادہ مال قبول کریں گے پھر ان میں یہ افواہ پھیل جائے گی کہ تمہارے گھرانوں میں دجال ظاہر ہوگیا چنانچہ جو کچھ ان کے پاس ہوگا اسے چھوڑ کر دجال سے جنگ کرنے آجائیں گے۔

رواہ ابونعیم

۳۹۶۱۴......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عنقریب ایک ظاہر ہونے والا ظاہر ہوگا لوگوں نے عرض کیا: ظاہر ہونے والا کون ہے؟ فرمایا: ایک منادی جو اعلان کرے گا قیامت تو ہر زندہ مردہ کو گویا کان کے پاس یہ اعلان پہنچا ہوگا۔ خطیب فی المتفق
۳۹۶۱۵......عبد بہ بن صالح عروہ بن رویم ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے انصاری سے نبی ﷺ سے نقل کرتے سنا: فرمایا: میری امت میں بھونچال ہوگی جس میں دس ہزار بیس ہزار اور تیس ہزار لوگ ہلاک ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ متقین کے لیے نصیحت ایمان والوں کے لیے رحمت اور کافروں کے لئے عذاب بنائے گا۔ رواہ ابن عساکر
۳۹۶۱۶......عبدربہ، عروہ بن رویم انصاری سے روایت کرتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندوں کو بہترین رات میں جھنجھوڑوں گا تو اس رات میں نے جس کی حالت کفر میں روح قبض کی تو وہ اس کی میری تقدیر میں لکھی موت ہوگی اور جس کی روح بحالت ایمان قبض کی تو وہ اس کے لئے شہادت ہوگی۔ ابن عساکر
۳۹۶۱۷......عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: یہ قیامت کی علامت ہے کہ نیک لوگوں کو پست کیا جائے اور برے لوگوں کو بلند کیا جائے اور ہر قوم اپنے منافق لوگوں کو سردار بنادے۔ رواہ ابونعیم
۳۹۶۱۸......عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: تم قسطنطینیہ میں تین جنگیں کروگے پہلی میں تمہیں کافی مشقت اٹھانا پڑے گی دوسری تمہارے اور ان میں صلح کی صورت میں ہوگی یہاں تک کہ تم ان کے شہر میں ایک مسجد بھی بناؤ گے پھر تم اور وہ قسطنطینیہ کے پیچھے دشمن سے جنگ کروگے تیسری میں اللہ تعالیٰ تمہیں تکبیر کے ذریعہ ان پر فتح دے گا چنانچہ اس کا ایک ثلث (تہائی) ویران ہوگا ایک تہائی کو اللہ تعالیٰ جلد دے گا اور باقی ایک تہائی کو تم ناپ کر تقسیم کرلوگے۔ رواہ ابونعیم
۳۹۶۱۹......(مسند عبداللہ بن عمرو) اللہ تعالیٰ بدخلق بدزبان کو ناپسند کرتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب تک بدخلقی اور بدکلامی پھیل نہیں جاتی برا پڑوس قطع رحمی عام نہیں ہوجاتی امین کو خائن اور خیانت کرنے والے کو امانت دار نہیں سمجھا جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے سب سے بہترین مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور سب سے افضل ہجرت اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑنا ہے۔
اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! مومن کی مثال سونے کے ٹکڑے کی سی ہے اس کا مالک اگر اسے آگ میں گرم کرے تو نہ وہ تبدیل ہوا اور نہ کم ہوا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مسلمان کی مثال شہد کی مکھی سی ہے، جس کی خوراک بھی پاکیزہ اور اس کا پاخانہ بھی پاکیزہ (اگر) گرے تو نہ ٹوٹے نہ خراب ہو خبردار! میرا اتنا بڑا حوض ہے جس کی چوڑائی ایلہ سے مکہ تک ہے اور اس کے جام ستاروں کی تعداد ہیں اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا دودھ سے زیادہ سفید ہے جس نے اسے پی لیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

مسند احمد طبرانی فی الکبر والخر ائطحی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمرو

۳۹۶۲۰.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: جب تک لوگ راستوں میں گدھوں کی طرح جفتی نہیں کریں گے تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۹۶۲۱.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: جب تک لوگ راستوں میں گدھوں کی طرح جفتی نہیں کریں گے قیامت قائم نہیں ہوگی پھر ابلیس ان کے پاس آ کرانہیں بتوں کی عبادت پہ لگادے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۲۲.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے شام کی زمین ویران ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۲۳.....عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے ایک ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کو اس چھوڑے گی جس کے دل میں (ایمان کی) بھلائی ہوتی اسے ماردے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۲۴.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ یہ قیامت کی علامت ہے کہ آدمی مسجد سے گزرے گا اور وہاں دو رکعت بھی نہیں پڑھے گا۔ عبدالرزاق

۳۹۶۲۵.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قرآن کو ایک رات میں ضرور اٹھالیا جائے گا پھر کسی کے نسخہ میں ایک آیت بھی نہیں رہے گی اٹھالی جائے گی۔ ابن ابی داؤد

۳۹۶۲۶.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگو! فرات کے پانی کے پھیلاؤ کو برانہ سمجھو عنقریب پانی کا ایک برتن گلاس تلاش کیا جائے تو بھی نہیں ملے گا یہ اس وقت ہوگا جب ہر پانی اپنے عنصر (مادہ) کی طرف لوٹ جائے گا۔ (اس وقت) پانی اور باقی ماندہ مومنین شام میں ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۲۷.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان میں ایک چیخ ہوگی تو شوال میں ایک ملی جلی آوازوں کا شور ہوگا ذیقعدہ میں قبیلوں میں غیز ہوگی ذوالحجہ میں خون بہائے جائیں گے اور محرم محرم کیا ہے تین بار فرمایا: افسوس صد افسوس! بہت زیادہ لوگ میں قتل ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! چیخ کیا ہے فرمایا: یہ پندرویں رمضان کی ہوگی ایسی آواز ہوگی جو سوئے لوگوں کو جگادے گی اور کھڑوں کو بٹھادے گی اور جس سال بہت سے زلزلے اور اولے ہوں گے اس جمعرات میں با پردہ عورتوں کو اپنے پردے سے نکال دیگی جب جمعرات اسی سال کا رمضان پڑے تو جب پندرویں رمضان جمعہ کے روز تم لوگ فجر کی نماز پڑھ لوتو ایسا کرنا کہ اپنے گھروں میں داخل ہوجانا دروازے بند کرلینا اپنے طاقچے بند کرلینا کمبل اوڑلینا اور اپنے کان بند کرلینا جب تمہیں چیخ کے آثار محسوس ہونے لگیں تو اللہ کے حضور سجدہ میں گر پڑنا اور کہنا: سبحان القدوس سبحان القدس ہمارا رب قدوس ہے اس واسطے جس نے ایسا کیا وہ نجات پا جائے گا اور جس نے ایسا نہ کیا وہ ہلاک ہوجائے گا۔ نعیم حاکم

۲۹۶۲۸.....(مسند ابن مسعود) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تمہارے دین میں سب سے پہلے امانت ختم ہوگی اور آخری چیز نماز رہے گی اور ایسی قوم نماز پڑھے گی جس کا کوئی دین نہیں ہوگا اور یہ قرآن عنقریب تم میں سے اٹھالیا جائے گا لوگوں نے عرض کیا: ایسا کیسے ہوگا جب کہ اسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں میں محفوظ کردیا ہے اور ہم نے اسے اپنے نسخوں میں محفوظ کررکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک رات میں اسے چلایا جائے تو جو تمہارے دلوں میں یا نسخوں میں ہے سب مٹ جائے گا پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: اور ہم چاہتے تو جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا اسے ختم کردیتے۔ ابن ابی شیبۃ نعیم

۳۹۶۲۹.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا: عنقریب تم کوفہ سے نقدی اور درہم میں لے سکو گے کسی نے کہا: وہ کیسے؟ فرمایا: ایک قوم آئے گی جن کے چہرے گویا منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے سواد پر باندھ لیں گے تمہیں چراگاہوں کی طرف ہٹادیں گے یہاں تک کہ اونٹ اور توشہ تمہیں تمہارے محلات سے زیادہ محبوب ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۳۰.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تمہارے پاس مشرق کی جانب سے چوڑے چہرے والی ایک قوم آئے گی ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی گویا ان کی آنکھیں کسی چٹان میں ظاہر ہوئی ہیں اور ان کے چہرے جیسے منڈھی ہوڈھالیں ہیں بالآخر وہ اپنے گھوڑے

فرات کے کنارے پر باندھ دیں گے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۳۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عنقریب تم اپنے کے لئے گھر میں پاؤ گے جنہیں زلزلوں نے تباہ کر دیا ہوگا اور نہ اپنے سفر میں ۔(ادھر اُدھر) پہنچنے کے لئے سواریاں پاؤ گے کیونکہ بجلیوں نے انہیں ہلاک کر دیا ہوگا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۳۲..... طاؤس سے روایت ہے فرمایا: جھٹکے ہوں گے ایک جھٹکا یمن میں سخت قسم کا ہوگا ایک شام اس سے زیادہ سخت ہوگا اور ایک مشرق میں ۔

رواہ ابو نعیم

۳۹۶۳۳..... ابن سابط سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں دھنساؤ بگڑ آؤ اور پتھراؤ ہوگا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی گواہی دیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب آلات موسیقی شرابیں عام ہو جائیں ریشم پہنا جانے لگے۔

۳۹۶۳۴..... عدی بن حاتم سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے لئے اپنے مال کی زکوٰۃ دینا بھی مشکل ہو جائے گا۔رواہ ابن عساکر

۳۹۶۳۵..... عدی بن حاتم سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک سفید محل جو مدائن میں ہے فتح نہیں ہو جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی اور جب تک ایک مسافر عورت حجاز سے عراق کی جانب امن کے ساتھ نہیں چلتی کہ اسے کسی قسم کا خوف نہ ہو۔ میں نے یہ دونوں علامتیں دیکھ لیں ۔قیامت قائم نہیں ہوگی اور جب تک لوگوں کا ایسا بادشاہ نہیں ہو جاتا جو دونوں ہاتھوں سے مال جمع کرتا ہو قیامت قائم نہیں ہوگی۔

رواہ ابن النجار

۳۹۶۳۶..... مکحول سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے ارمینا ویران ہوگا پھر مصر کی زمین۔ابن ابی شیبہ وفیہ برد

۳۹۶۳۷..... (مسند علی) وکیع سواریں بن میمون بشیر بن عوف شیخ من عبدالقیس ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب ایک سو پینتالیس سال ہوں گے تو سمندر اپنی جانب کو روک دے گا اور جب ایک سو پچاس سال ہوں گے تو خشکی روک دے گی اور جب ایک سو ساٹھ سال ہوں گے تو اس وقت دھنساؤ بگڑاؤ اور زلزلے شروع ہوں گے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: نہر کے پیچھے سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام حارث بن حراث ہوگا اس کے لشکر کے آگے ایک شخص منصور نامی ہوگا وہ آل محمد کی مدد وموافقت ایسے کرے گا جیسے قریش نے رسول اللہ..... کی مدد کی ہر مومن کے ذمہ ہے کہ اس کی مدد کرے یا فرمایا: اس کی دعوت قبول کرے۔ابو داؤد

۳۹۶۳۹..... (مسند علی) زید بن واقد مکحول سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ لوگ نماز اور امانت کو ضائع کر دیں کبیرہ گناہوں کو حلال کرلیں سود کھانے لگیں رشوت وصول کریں مضبوط عمارتیں بنائیں خواہشات کی پیروی کریں دین کو دنیا کے بدلہ بیچ ڈالیں قرآن کو راگ بنالیں، درندوں کی کھالیں بچھونے اور مسجدوں کو راستہ اور ریشم کو لباس بنالیں، ظلم زنا عام ہو جائے طلاق (دینے دلوانے اور واقع ہو جانے) کو معمولی سمجھیں خائن کو امانت دار اور امین کو خیانت کرنے والا سمجھ لیا جائے بارش تباہی مچائے، (اولاد) غصے کا سبب بن جائے فاجر امراء جھوٹے وزراء، خائن امانت دار اور ظالم خفیہ پولیس والے ہو جائیں علماء کم قراء بکثرت اور فقہاء کی کمی ہوگی قران مجید کو سونے سے اور مساجد کو زیور سے سجایا جائے گا منبر لمبے ہوں گے دل خراب ہوں گے گانے والیاں گی رکھی جائیں گی آلات موسیقی کو حلال سمجھا جائے گا شرابیں پی جائیں گی حدود (شرعیہ) کی پامالی کی جائے مہینوں کو کم شمار کیا جائے گا وعدے توڑے جائیں گے عورت تجارت میں اپنے خاوند کے شریک ہوگی عورتیں ٹٹوؤں پر سوار ہوں گی عورتیں مردوں کو اور مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں گے غیر اللہ کی قسم کھائی جائے گی آدمی بغیر مطالبہ کے گواہی دے گا زکوٰۃ کو جرمانہ اور امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا آدمی بیوی کی مانے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا باپ کو دور کرے گا عہدے میراث بن جائیں گے ادمی کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے گی حکومتی گماشتے۔(پولیس والے) بکثرت ہوں گے جاہل منبروں پر چڑھ جائیں گے مرد تاج پہنیں گے راستے تنگ ہوں گے عمارتیں مضبوط بنیں گی مرد، مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے لطف اندوز ہوں گی تمہارے منبروں کے خطباء بڑھ جائیں گے اور تمہارے علماء تمہارے حکمرانوں کی طرف جھک جائیں گے پھر حرام کو حلال اور حلال

کوحرام قرار دے کر من پسند فتوے دیں گے اور تمہارے علماء اس لئے علم سیکھیں گے تا کہ تمہارے درہم و دنانیز حاصل کر سکیں تم نے قرآن کو تجارت بنالیا اپنے مالوں میں اللہ تعالیٰ کا حق ضائع کردیا سو تمہارے مال تمہارے برے لوگوں کے پاس چلے گئے اور تم نے ناتے ختم کیے اپنی محفلوں میں شرابیں، پس جوئے سے تم کھیلے تم نے ڈھول باجے اور بانسریاں بجائیں اور تم نے اپنے ضرورتمندوں کو اپنی زکوۃ سے روکا اور تم نے اسے جرمانہ سمجھا اور بری (بے گناہ) کو قتل کیا گیا تا کہ عوام اس کے قتل کی وجہ سے غضبناک ہوں تمہاری خواہشات مختلف ہوئیں اور داد و عیش غلاموں اور پس ماندہ لوگوں میں رہ گئی پیمانوں اور وزنوں کو گھٹایا گیا اور بےوقوف تمہارے (حکومتی) کاموں کے ذمہ دار بن گئے۔

ابو الشیخ فی الفتن وعویں فی جزء والدیلمی

۳۹۶۴۰.....ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم سے کہا گیا جو اس امت کے آخر میں قریب قیامت کے وقت ہونا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی اور لونڈی کے پچھلے مقام کو استعمال کرے گا اور یہ ان میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ناراضگی لازم آتی ہے ان میں سے آدمی (مرد) کا مرد سے لطف اندوز ہونا ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے، ان میں سے عورت کا عورت سے لطف اندوز ہونا ہے اسے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ناراضگی لازم آتی ہے، ایسے لوگوں کی کوئی نماز نہیں، جب تک یہ اسی روش پر قائم رہیں ہاں جب اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرلیں کسی نے ابی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: سچی توبہ کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ نے فرمایا: گناہ پر ندامت جب تم سے زیادتی ہو جائے تو تم کسی گھڑے کے پاس بیٹھ کر اپنی ندامت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرو اور پھر کبھی وہ کام نہ کرو۔ دارقطنی فی الافراد، بیہقی ابن النجار

۳۹۶۴۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں نے ایسا دور بھی دیکھنا ہے جس میں فاجر حد سے گزرجانے فریبی قریب کیا جائے اور انصاف کرنے والا عاجز آجائے گا اسی دور میں امانت غنیمت زکوۃ جرمانہ، نماز مقابلہ بازی صدقہ احسان سمجھا جانے لگے گا اسی دور میں لونڈیوں اور ملکہ سے مشورہ لیا جائے گا اور بےوقوفوں کی حکومت ہوگی۔ ابن المنادی

۳۹۶۴۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب تک خراسان سے سیاہ جھنڈے نہیں آتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے بیان اور فرات کی کھجوروں کے ساتھ نہیں باندھ لیتے رات دن۔ (یعنی دنیا) فنا نہیں ہوں گے۔

ابن المنادی

۳۹۶۴۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! قیامت کب ہوگی ہے آپ نے اسے ڈانٹا پھر جب آپ نے نماز فجر پڑھ لی تو آسمان کی طرف چہرہ اٹھایا پھر فرمایا اس کا خالق اسے بلند کرنے والا اسے تبدیل کرنے والا اور اسے کتاب میں کاغذات سمیت کر رکھنے والا کتنا بابرکت ہے پھر زمین کی طرف دیکھ کر فرمایا: اس کا بنانے والا پھیلانے بدلنے اور کاغذات کو کتاب میں سمیٹنے کی طرح اسے لپٹنے والا کتنا بابرکت ہے اس کے بعد فرمایا: قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ تو وہ شخص لوگوں آخر میں کے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا وہ عمر بن الخطاب تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بادشاہوں کے ظلم، تقدیر کو جھٹلانے ستاروں پر ایمان ویقین رکھنے کے وقت ہوگی ایک گروہ آئے گا جو امانت کو غنیمت، زکوۃ کو جرمانہ، فاحشہ کو زیارت و دیدار کا ذریعہ بنالیں گے میں نے آپ سے فاحشہ کی زیارت کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: دو فاسق آدمی ہوں گے ان میں سے ایک کھانے پینے کا بندوبست کرے گا اور (دوسرا) عورت لائے گا پھر (اس سے) کہے گا جیسے تو نے کیا ایسا میرے لئے بھی بنا۔ اسی بنیاد پر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے اس وقت میری امت ہلاک ہوگی۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاہی

۳۹۶۴۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے ان سے پوچھا: قیامت کب ہے؟ فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی بات کا سوال کیا جس کا علم نہ جبرائیل کو ہے اور نہ میکائیل کو البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں کچھ چیزیں بتادوں جب زبانیں نرم اور دل دشمنی کرنے لگیں لوگ دنیا میں رغبت کرنے لگیں زمین پر عمارتیں ظاہر ہو جائیں بھائیوں میں اختلاف پھیل جائے اور ان کی خواہشات مختلف ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم بیچا جانے لگے۔ ابن ابی شیبۃ

۳۹۶۴۵.....(مسند انس) ایک شخص اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: قیامت کب ہے آپ ﷺ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ٹھہرے پھر اس شخص کو بلایا اور ازدشنوۃ کے ایک نوجوان کی طرف دیکھا جو میرا ہمعصر تھا فرمایا: اگر یہ زندہ رہا اور اسے موت نہ آئی تو قیامت قائم ہو جائے گی۔

عبد بن حميد، مسلم، بيهقي في البعث

۳۹۶۴۶.....(ایضا) رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے میں دیہاتی بڑے جرأتمند واقع ہوئے ایک اعرابی آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی تو آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ مسجد تشریف لائے مختصر نماز پڑھ کر اعرابی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اور اتنے میں سعد دوسی گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے (لمبی) عمر پائی یہاں تک کہ اپنی عمر ختم کر کی تم میں سے کوئی جھپکتی آنکھ باقی نہیں رہے گی۔ بيهقي في البعث

۳۹۶۴۷.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی آپ کے پاس انصار کا ایک نوجوان لڑکا تھا جس کا نام محمد تھا آپ نے فرمایا: اگر یہ لڑکا زندہ رہا اور بڑھاپے تک پہنچ گیا تو اس وقت قیامت قائم ہو جائے گی۔

ابو نعيم في المعرفة

زمانے کی رسول اللہ ﷺ سے دوری کی وجہ سے تنزل وتغیر پذیری

۳۹۶۴۸.....ابن جریر نے تہذیب الآثار میں فرمایا: ابوحمید الحمصی احمد بن المغیرۃ عثمان بن سعید محمد بن مناجر، زبیدی زھری ان کے سلسلہ سند میں عروۃ سے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں افسوس لبید نے کیا کہہ دیا: شعر:

''وہ لوگ چلے گئے جن کے سائے میں (پناہ میں) جی جاتا تھا اور میں پیچھے ایسے رہ گیا جیسے خارشی اونٹ کی جلد ہوتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش تو ہمارا یہ زمانہ پالیتا'' پھر زھری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عروہ پر رحم کرے پس کیا حال ہوتا اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے پھر زبیدی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زھری پر رحم کرے پس کیسا ہوتا ہے اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے محمد نے کہا: میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ زبیدی پر رحم فرمائے کیا ہوتا اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے ابوحمید فرماتے ہیں: عثمان نے کہا: ہم کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ محمد پر رحم کرے پس کیسا ہوتا اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے ابن جریر کہتے ہیں: ہم سے ابوحمید نے کہا: اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرنے کیسا ہوتا اگر وہ ہمارا یہ زمانہ پالیتے ابن جریر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ احمد بن المغیرۃ پر رحم کرے کیسا ہوتا اگر وہ ہمارا یہ زمانہ پالیتے۔ عبدالرزاق

بڑی نشانیوں کا احاطہ

۳۹۶۴۹.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: اگر کوئی شخص راستہ میں گھوڑا باندھے اور پہلی نشانی کے وقت عمدہ بچھڑا حاصل کرے تو آخری نشانی دیکھنے تک وہ بچھڑے پر سوار نہیں ہو سکے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۵۰.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تم پہلی نشانی دیکھ لوگے تو پھر لگاتار شروع ہو جائیں گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۵۱.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دھنسا ؤ بگڑا ؤ اور پتھراؤ ضرور ہوگا عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس امت میں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جب گانے والیاں رکھ لیں گے زنا کو حلال سمجھ لیں گے سود کھائیں گے حرم کا شکار جائز کر لیں گے ریشم پہنا جائے گا مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے فائدہ اٹھائیں گی۔ رواہ ابن النجار

۳۹۶۵۲.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: آپ کا گمان ہے کہ قیامت سو سال تک قائم ہو جائے گی انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! میں یہی کہتا ہوں قیامت قائم ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے میں نے تو یہ کہتا تھا: مخلوق کے ہر سو سال کے سر آغاز جب سے دنیا پیدا کی گئی ایک معاملہ ہوگا فرمایا: پھر عنقریب بھڑ کے حمل کا بچہ ظاہر ہوگا کسی نے کہا: بھڑ کے حمل کا بچہ کیا ہے؟ فرمایا: ایک رومی ہوگا

اس لشکر کے پہلے لوگوں کو جاملیں گے ادھر عیسیٰ علیہ السلام وفات پاجائیں گے مسلمان آپ کے پاس آ کر آپ کو غسل دیں گے خوشبو لگا کر کفنا ئیں گے اور نماز جنازہ پڑھ آپ کو دفن کریں گے تو اس لشکر کے پہلے لوگ اور دوسرے مسلمان واپس آ کر آپ کی قبر پر مٹی ڈال کر ہاتھ جھاڑ رہے ہوں گے اس کے بعد وہ لوگ کچھ ہی عرصہ رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ یمنی ہوا بھیجے گا کسی نے پوچھا: یمنی ہوا کون سی ہے؟ فرمایا: یمن سے ایک ہوا چلے گی جو مسلمان بھی اسے سونگھے گا اس کی روح قبض کرلے گی، فرمایا: ایک رات میں سارا قرآن اٹھالیا جائے گا انسانوں کے سینوں یا ان کے گھروں میں جو کچھ ہوگا سارے کا سارا اللہ تعالیٰ اٹھائیں گے لوگوں میں نہ کوئی نبی ہوگا نہ قران اور نہ کوئی ایماندار رہے گا۔

عبداللہ بن عمرو نے فرمایا: اس وقت قیامت کا قائم ہونا مخفی ہوجائے گا ہمیں پتہ نہیں کتنے لوگ چھوڑ جائیں گے اسی طرح ایک چیخ ہوگی، فرمایا: زمین پر جب کوئی چیخ ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ زمین والوں پر ناراضگی کی وجہ سے ہوئی فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا یہ لوگ ایک چیخ کے منتظر ہیں جس میں دودھ دہونے کا بھی وقفہ نہیں سورۃ آیت ۱۵ فرمایا: مجھے پتہ نہیں کہ کتنے چھوڑ جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

مہدی علیہ السلام

۳۹۶۵۳...... حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خوشخبری ہو مہدی تمہاری اولاد سے ہوگا۔ ابن عساکر وفیہ موسیٰ بن محمد البلقاوی عن الولید بن محمد المعرقری کذابان

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۱۔

۳۹۶۵۴...... (ابن ابی شیبہ) حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، ابومحمد، عاصم بن عمرو البجلی ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ آسمان سے ایک آدمی کا نام پکارا جائے گا ہدایت یافتہ نہ اس کا انکار کرے گا اور نہ اسے روکا جائے گا۔

۳۹۶۵۵...... عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: فتح مکہ کے روز میں رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر قریش کے پاس آیا اور انہیں رسول اللہ ﷺ سے لڑائی کرنے سے روکنے لگا ادھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہ پاکر تلاش کا حکم دیا لوگوں نے کہا: وہ قریش کے پاس گئے ہیں تاکہ انہیں آپ سے لڑائی کرنے سے روکیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے باپ کو واپس لاؤ میرے باپ کو واپس لاؤ کہیں قریش انہیں قتل نہ کردیں جیسا ثقیف نے عروہ بن مسعود کو قتل کردیا تو رسول اللہ ﷺ کے گھڑ سوار نکلے اور مجھ سے مل کر مجھے واپس لے آئے جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو آبدیدہ ہو کے میرے ساتھ لپٹ کر رونے لگے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو آپ کی مدد کے لئے گیا تھا آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے پھر آپ نے تین بار فرمایا: اللہ! عباس اور اس کی اولاد کی مدد فرما اس کے بعد ارشاد فرمایا: چچا جان! کیا آپ کو پتہ ہے کہ مہدی جسے توفیق دی گئی وہ راضی اور پسندیدہ آپ کی اولاد سے ہوگا۔ ابن عساکر وفیہ الکدیمی

۳۹۶۵۶...... ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رومیوں کو میری اولاد کے ایک حکمران کے مقابلہ میں روکا جائے گا اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا وہ عماق نامی جگہ سے متاجہ ہونگے باہمی جنگ ہوگی مسلمانوں کے تقریباً تین تہائی شہید ہوں گے پھر دوسرے دن کی جنگ میں بھی مسلمانوں کے آتنے ہی شہدی ہونگے پھر تیسرے دن جنگ میں رومیوں پر فتح پالیں گے، یہ لوگ بڑھتے بڑھتے قسطنطنیہ فتح کرلیں گے اسی اثناء کہ وہ آپس میں ڈھالوں سے غنیمت تقسیم کررہے ہونگے کہ ایک اعلان کرنے والا آئے گا: تمہارے بچوں میں دجال نکل آیا ہے۔

الخطیب فی المتفق والمفرق

۳۹۶۵۷...... سعید بن جبیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا جب ہم کہہ رہے تھے بارہ امیر ہوں گے پھر کوئی امیر نہیں ہوگا بارہ امیروں کے بعد قیامت ہے فرمایا: کیا بے وقوفی میں پڑے ہو ہم اہل بیت میں سے اس کے بعد منصور سفاح اور مہدی ہے عیسیٰ علیہ السلام تک آپ نے شمار کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۵۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رایت ہے فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ دنیا ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک نوجوان

پیدا فرمائے گا جو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے گا نہ فتنے اس کی لئے مشتبہ ہونگے اور نہ وہ فتنوں کو مشتبہ سمجھے گا اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس (حکومت) کا خاتمہ بھی ہم پر کرے گا جیسا کہ اس کا آغاز ہم سے فرمایا ہے تو ایک شخص نے اپ سے کہا: ابن عباس! اس سے آپ کے (خاندانی) بوڑھے عاجز ہیں اور تمہارے نوجوان اس کی امید رکھتے ہیں اپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۵۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی ہر گھر میں غم وخوف پہنچ جائے گا لوگ دو درھم دو جریب۔ (زمین کا ٹکڑا یا چار روٹیاں) مانگے گے لیکن کوئی نہیں نہیں دے گا پھر جنگ کے بدلے جنگ ہوگی اور آسانی کے بدلے آسانی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے شہر میں گھرلے گا اس کی بعد زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۹۶۶۰..... قتادہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے: مہدی چالیس سال رہے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایسا فتنہ ہوگا جو لوگوں کو ایسے گھیرے گا جیسے (معدن) کان میں سونا لہٰذا اہل شام کو برا بھلا نہ کہنا بلکہ ان کے برے لوگوں کو جو کچھ کہنا ہو کہو کیونکہ اہل شام میں ابدال میں عنقریب اللہ تعالیٰ اہل شام پر آسمان سے بارش بھیجے گا ان کی جماعت خوفزدہ ہو جائے گی یہاں تک کہ اگر ان سے لومڑیاں لڑیں تو وہ بھی ان پر غالب آجائیں اس وقت میرے گھرانے کا ایک شخص تین جھنڈوں میں نکلے گا زیادہ والا کہے گا: پندرہ ہزار اور کم والا کہے گا: بارہ ہزار ان کی نشانی امت امت، سات جھنڈے والوں سے ملیں گے ہر جھنڈے تلے ایک شخص ہوگا جو بادشاہت کا طالب ہوگا اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دے گا اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ان کی الفت عزت دور ونزدیک میں ڈال دے۔ طبرانی فی الاوسط

۳۹۶۶۲..... (اسی طرح) الغفاری فی کتاب الاداب والمواعظ قاضی ابوسعید خلیل بن احمد السجستانی، ابن خلف اسحاق بن زریق اسمٰعیل بن یحییٰ بن عبداللہ حسن بن عمارہ حکم بن عینیہ یحییٰ بن حراز ان کے سلسلہ سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اتنے میں تمیم داری آ گئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کر کے اپ کا سر چوما نبی ﷺ نے فرمایا: تمیم اتنے دن کہاں تھے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بحری سفر میں تھا ہمارا جہاز ٹوٹ گیا پھر جساسہ کا اول سے آخر تک قصہ بیان کیا۔

۳۹۶۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک ایک تہائی قتل ایک مرتے اور ایک تہائی باقی نہیں رہ جاتے مہدی نہیں نکلے گا۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۳۹۶۶۴..... حضرت علی ؓ سے روایت ہے فرمایا: جب تک لوگ ایک دوسرے پر تھوکتے ہیں مہدی نہیں نکلے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ حق ال محمد میں ہے اس وقت مہدی (کا نام) لوگون کی زبانوں پر ہوگا اور اس کی محبت سے ان کے دل لبریز ہونگے اس کے علاوہ کسی کا ذکر نہیں ہوگا۔

نعیم وابن المفادی فی الملاحم

۳۹۶۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سفیانی کے مقابلہ میں کالے جھنڈے نکلیں گے ان میں بنی ہاشم کا ایک جوان ہوگا اس کی بائیں ہتھیلی پر تل ہوگا اور اس کے لشکر کے آگے بنی ہاشم کا ایک شخص ہوگا جسے شعیب بن صالح کہا جائے گا تو وہ اس (سفیانی) کے ساتھیوں کو شکست دے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۶۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سفیانی کا گھڑ سواروں کا لشکر کوفہ کی طرف نکلے گا تو وہ خراسانیوں کی تلاش میں ایک مہم بھیجے گا اور خراسانی والے مہدی کی تلاش میں نکلیں گے چنانچہ وہ اور ہاشمی کالے جھنڈے لے کر ملیں گے اس کے لشکر کے مقدمہ پر شعیب بن صالح ہوگا اس کے بعد وہ سفیانی کے ساتھی باب اصطخر پر ملیں گے پھر ان کے درمیان سخت لڑائی ہوگی چنانچہ کالے جھنڈوں کو غلبہ ہوگا اور سفیان کا لشکر بھاگ جائے اس وقت لوگ مہدی کی تمنا اور تلاش کریں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مدینہ کی جانب ایک لشکر بھیجا جائے گا وہ آل محمد ﷺ میں سے جس پر دسترس رکھیں گے اسے پکڑ لیں گے اور بنی ہاشم کے بہت سے مرد وخواتین قتل کر دیئے جائیں گے اس وقت مہدی اور مبعض مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلے جائیں گے

ان کی تلاش میں لوگ بھیجیں گے وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے حرم وامن کی جگہ سے جاملیں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سفیانی مہدی کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ کھلے میں دھنسا دیئے جائیں گے یہ بات اہل شام تک پہنچے گی وہ اپنے خلیفہ سے کہیں گے مہدی نکل آیا ہے اس کی بیعت کرو اور اس کی فرمانبرداری میں داخل ہوجاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے وہ بیعت کا پیام بھیجے گا اور مہدی چل پڑے گا اور بالآخر بیت المقدس میں پڑاؤ کرے گا خزانے اس کی طرف منتقل ہوں گے عرب وعجم اور جنگ والے روم وغیرہ بغیر جنگ کے اس کی اطاعت میں داخل ہوجائیں گے یہاں تک کہ قسطنطینیہ میں اور اس کی آس پاس مسجدیں بن جائیں گی اور مشرق میں اس کے گھرانے کا ایک شخص اس سے پہلے نکلے گا اور اپنے کندھے پر آٹھ سال تلوار لٹکا کر لڑے گا اور قصاص لے گا بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اس کے پاس نہیں پہنچے گا کہ مرجائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمارے ایک آدمی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتنے کھول دے گا انہیں دھنسانے کا عذاب دے گا صرف تلوار ہی ان پر چلائے گا وہ آٹھ سال تک اپنے کندھے پر تلوار لٹکائے گا قتل کرتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ کہنا شروع ہوجائیں گے یہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے نہیں ہے اگر اولاد فاطمہ سے ہوتا تو ہم پر رحم کرتا اللہ تعالیٰ اسے بنی عباس اور بنی امیہ سے لڑائے گا۔

رواہ ابونعیم

۳۹۶۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مہدی کی پیدائش گاہ مدینہ ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے گھرانے سے ہوگا اس کا نام نبی کے نام جیسا ہوگا اور اس کی ہجرت کی جگہ بیت المقدس ہے (اس کا حلیہ یہ ہے) گھنی داڑھی سرمگیں آنکھیں چمکدار دانت چہرے پر تل ناک کا بانسہ اٹھا ہوا اس کے کندھے پر نبی ﷺ کی علامت ہوگی وہ نبی ﷺ کا جھنڈا لیکر نکلے گا جو چوکور کالی منقش چادر سے بنا ہوگا اس میں پتھر ہوگا جب سے رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تب سے وہ کھولی نہیں گئیں اور جب تک مہدی نہیں نکلے گا کھولی نہیں جائیں گی اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں سے اس کی مدد کرے گا جو اس کے مخالفین کی گردنوں اور پیٹھوں پر ماریں گے وہ تیس سے چالیس کے درمیانی زمانہ میں بھیجا جائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مہدی قریشی نوجوان ہوگا گندمی رنگ درمیانے قد والا ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سیاہ جھنڈے سفیانی کے لشکر کو شکست دیں گے ان میں شعبی بن صالح ہوگا تو لوگ مہدی کی تمنا اور تلاش کریں گے چنانچہ وہ مکہ سے نکلے گا اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا لوگوں کا اس کے نکلنے سے مایوس ہونے کے بعد وہ دو رکعتیں ادا کرے گا کیونکہ لوگوں پر زیادہ مصیبت رہی ہوگی جب وہ نماز سے فارغ ہوکر سلام پھیرے گا تو کہے گا لوگو! امت محمد ﷺ اور خصوصاً آپ کے گھرانے والوں پر مصیبت نے حد کردی ہمیں ڈانٹا گیا ہمارے خلاف بغاوت کی گئی۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۷۴..... عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت (المقدس) کو الوداع کہا تو فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں میں بیت (المقدس) کے خزانے اور اس میں رکھا اسلحہ اور مال اللہ کی تقسیم کروں گا یا چھوڑ جاؤں گا تو حضرت علی بن ابی طالب نے اپ سے کہا: امیرا المومنین چلئے آپ یہ کام کرنے والے نہیں یہ کام ہمارا قریشی نوجوان کرے گا جو آخری زمانہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کرے گا۔

رواہ ابونعیم

۳۹۶۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمای: مہدی ہمارا آدمی فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مہدی تیس یا چالیس سال تک لوگوں کا حاکم رہے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۷۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: طالقان کے لیے خرابی ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ایسے خزانے میں جو نہ سونے کے نہ چاندی کے لیکن وہاں ایسے مرد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے وہ آخری زمانہ میں مہدی کے مددگار ہوں گے۔

ابو غنم الکوفی فی کتاب الفتن

۳۹۶۷۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے قریب میری اولاد سے ضرور ایک شخص نکلے گا جب ایمان والوں کے دل ایسے مردہ ہوجائیں گے جیسے مشقت سختی بھوک قتل پے در پے فتنوں اور بڑے جنگوں کی وجہ سے بدن مرجائے ہیں سنتوں کو ختم کرنا بدعات کو فروغ

دینا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنا (جیسے امور پیش آئیں گے) پس اللہ تعالیٰ مہدی محمد بن عبداللہ کی وجہ سے مٹائی گئی سنتوں کو زندہ کرے گا اس کی عدالت و برکت سے مومنوں کے دل کھل اٹھیں گے اور عجم کی جماعتیں اور عرب کے قبائل اس کے پاس جمع ہو جائیں گی وہ اسی حال پر کئی سال رہے گا جو زیادہ نہیں دس سے کم ہے پھر وہ فوت ہو جائے گا۔ابن المنادی فی الملاحم

۳۹۶۷۹۔۔۔۔سعد الاسکاف، اصبغ بن نباتہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) خطاب کیا حمد وثناء کے بعد فرمایا: لوگو! قریش عرب کے امام ہیں نیکوں کے لیے اور برے بروں کے لئے ایک چکی کا ہونا ضروری نیک ہے جو گمراہی کو پیسے اور گھومے گی جونہی وہ درمیان میں رکے گی تو زور سے پیسے گی آگاہ رہنا اس کے پیسنے کی ایک علامت ہے اور وہ اس کی تیزی ہے اور اسے سست کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے خبردار! میں اور میری اولاد کے نیک لوگ اور میرے اہل بیت بچپن میں صاحب علم اور بڑھاپے میں عقلمند ہوتے ہیں ہمارے ساتھ حق کا جھنڈا ہے جو اس سے آگے بڑھا گمراہ ہوا جو اس سے پیچھے رہا ہلاک ہوا اور جس نے اسے تھامے رکھا مل گیا۔

ہم رحمت والے ہیں ہماری وجہ سے حکمت کے دروازے کھلے اللہ کے حکم سے ہم نے فیصلے کیے اللہ کے علم سے ہم نے جانا اور سچے سے ہم سنا، اگر تم ہماری پیروی کرو گے نجات پاؤ گے اور اگر منہ موڑو گے اللہ تعالیٰ تمہیں ہمارے ہاتھوں عذاب دے گا ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہاری گردنوں سے ذلت ورسوائی کے پھندے توڑ دیئے ہم پر اختتام ہوا نہ کہ تم پر دوسرے ہمارے ساتھ ملتے ہیں۔اور غلو و شدت کرنے والا ہماری طرف رجوع کرتا ہے آگ تمہاری جلد بازی اور ایسے کام کے اندازے سے تاخیر نہ کرتے جو انسان میں پہلے ہو چکا تو میں تمہارے سامنے غلام جوانوں عرب کے بیٹوں اور کچھ بوڑھوں کی بات کرتا جو توشہ میں نمک کی طرح ہیں اور کم از کم توشہ نمک ہے ہم میں معتبر اور ہماری جماعت (شیعہ) میں اس کا انتظار ہے ہم اور ہماری جماعت پیٹ چراگاہ اور تلوار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف چل رہے ہیں ہمارا دشمن بیماری اور ہلاکت سے مرے گا اور جو اللہ تعالیٰ بدلہ اور سزا چاہے گا اللہ غالب عزت والے کی قسم! جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم سے کہہ دوں تو ایک جماعت کہہ دے گی: کس قدر جھوٹا اور انکل پچو ہے اور اگر میں تم میں سے سو آدمی چن لوں جن کے دل سونے جیسے ہوں پھر ان میں سے اس کا انتخاب کروں اور ان سے بیان کروں ہمارے اہل بیت کے بارے میں نرم بات کروں جس میں صرف حق کہوں اور صرف سچائی کا سہارا لوں تو وہ لوگ باہر نکل کر کہنے لگیں علی سب سے جھوٹا ہے۔اور اگر تمہارے علاوہ دس آدمیوں کا انتخاب کروں اور ان سے اپنے دشمنوں اور ہمارے خلاف بغاوت کرنے والوں کی زیادہ باتیں کروں تو باہر نکل کر کہیں گے: علی سب سے سچا ہے، لکڑیاں چننے والا ہلاک ہوا اور نکل والے نے قلعہ بنایا اور دل پلٹنے لگے بعض سبز ہیں اور بعض خشک وار بعض پر بارش پڑتی ہے اے ساتھیو! تمہارے چھوٹے تمہارے بڑوں سے نیکی کریں اور تمہارے بڑے تمہارے چھوٹوں پر رحم کریں۔اور گمراہوں، سنگ دلوں کی طرح نہ ہونا جو نہ دین کی سمجھ رکھتے ہیں اور نہ انہیں اللہ تعالیٰ کا خالص یقین حاصل ہے جیسے شترمرغ کے سفید انڈوں کے رکھے کی جگہ آل محمد کے چوزوں کے لئے ظالم جابر حد سے تجاوز کرنے والے خلیفہ کی طرف سے خرابی ہے جو میری اور میری اولاد کی اولاد کی توہین کرے گا۔

اللہ کی قسم! مجھے رسالتوں کی تفسیر، شمار کا پورا ہونا اور کلمات کے مکمل ہونے کا علم ہے میری اہل میں ضرور ایک شخص مرا خلیفہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا حکم دے گا مضبوط ہوگا اور اللہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرے گا: یہ سخت اور رسوا کرنے والے زمانہ کے بعد ہوگا جس میں مصیبت بڑھ جانے کی امید ختم ہو جائے گی رشوت قبول کی جائے گی اس وقت اللہ تعالیٰ دجلہ کے کنارے سے ایک شخص کسیا ہم کام کے لیے بھیجے گا اسے کینہ وحسد خون بہانے پر مجبور کرے گا جبکہ وہ پردے میں اوجھل تھا ایک قوم سے ناراض ہو کر انھیں قتل کرے گا وہ بڑا کینہ ور اڑیل ہوگا جیسے بختنصر کا سال لوگوں کو دھنسا کر تکلیف دے گا اور انہیں (موت کا) جام پلائے گا اس کی گردش عذاب کا کوڑا اور بھیجہ نکالنے والی تلوار ہوگی۔

پھر اس کے بعد فساد اور مشتبہ امور ہوں گے وہاں جو خرات سے دور ہو کر اونچے سیلوں تک جا پہنچا جو قسطنطنیات کا دروازہ ہیں کئی نشانیوں اور پے درپے آفات ہیں جو یقین کے بعد شک پیدا کریں گی تھوڑی دیر بعد وہ اٹھے گا شہروں کو بنائے گا اور خزانوں کو کھولے گا لوگوں کو جمع کرے گا ایک نگاہ سے انھیں دیکھے گا اور نظر اٹھائے گا چہرے جھک جائیں گے اور حال ظاہر ہو جائے گا یہاں تک کہ انے جانے والے کو دیکھ لے گا افسوس جو کچھ معلوم ہے رجب ذکر کا مہینہ ہے رمضان سالوں کو پورا کرنے والا ہے شوال میں قوم کے کام اٹھائے جاتے ہیں ذوالقعدہ میں لوگ بیٹھتے

ہیں ذوالحجہ پہلے عشرے کا افتتاح ہے خبردار! جمادی اور رجب کے بعد تعجب ہی تعجب ہے کئی چیزوں کا جمع کرنا اور مردوں کو اٹھانا اور فتنہ وفساد کی باتوں کا پیش آنا ان کے درمیان کئی حس وتیں ہونگی جو اپنا دامن اٹانے والی اپنی زیادتی کو بلانے والی اپنی بات کا اعلان کرنے والی دجلہ اور اس کے آس پاس خبردار! ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوگا اس کا حسب پاک ہوگا اس کے ساتھ سردار ہوں گے اسے رمضان کے مہینہ میں بہت زیادہ قتل وقتال تنگی ونقصان کے بعد جب اللہ کے دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوگی اسے اس کے اور اس کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا پر گرچہ مجھے معلوم ہے کہ زمین اپنی امانتیں کس کے سامنے نکالے اور کس کے حوالے اپنے خزانے کرے گی، اگر میں چاہوں تو اپنا پاؤں مار کر کہوں یہاں سے چاندی اور زر ہیں نکال اس وقت مصیبت زدو با تمہاری کیا حالت ہوگی! جب تمہاری تلوار میں تمہاری ہاتھوں میں سفرتی ہوں گی پھر تم آرام کی رات کندھے پھیلاؤ۔ (پریڈ کرو) گے اللہ تعالیٰ ضرور ایسا خلیفہ مقرر کرے گا جو ثابت قدم رہے گا اپنے فیصلے پر اشوت نہیں لے گا اور لمبی لمبی دنگے گا جو منافقین کو ہلاک کردیں گی مومنین کے لئے کشادگی لائیں گی خبردار! ایسا ہونا ہے اگر چہ نہ چاہنے والے نہ چاہیں تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے درود وسلام ہو محمد (ﷺ) پر جو خاتم النبیین ہیں اپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ پر۔ (ابن المنقدی وسعد والصغ متروکان) اس پوری روایت میں ایسی باتیں ہیں جو فصیح کلام میں بدنما ہیں اس لحاظ سے بھی یہ سند اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں ہوسکتی۔ مترجم

۳۹۶۸۰..... محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے ایک دن اپنی مجلس میں فرمایا: اللہ کی قسم مجھے (اندازے سے) یہ معلوم ہے کہ تم لوگ ضرور مجھے قتل کر کے میرے خلیفہ بنوگے اور تم ضرور ایسے اور اندھے ہوگے جیسے تمہارا بدبخت میری داڑھی کو اس کھوڑی کے خون سے رنگین کرنے سے تیس کے گا اللہ کی قسم! یہ رسول اللہ ﷺ کی مجھے وصیت ہے یہ قوم اہل باطل سے ملکر اور اہل حق سے جدا ہو کر تم پر ٹوٹ پڑے گی یہاں تک کہ کافی عرصہ حکومت کریں گے اور حرام خون حرام شرمگاہ اور حرام شراب کو حلال کرلیں گے مسلمانوں کا کوئی گھر ان کے ظلم سے نہیں بچے گا نبی امیہ کے ئے ان کی لونڈی کے بیٹے کی وجہ سے افسوس ہے ان کے زندیقوں کو قتل کرے گا ان کا خلیفہ بازاروں میں چلے گا جب ایسی حالت ہوگی اللہ تعالیٰ انھیں آپس میں ٹکرائے گا اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور جان پیا کی نبی امیہ کی حکومت قائم رہے گی یہاں تک ایک زندیق ان کا حاکم بن جائے گا پھر جب اسے قتل کردیں گے تو اپنی لونڈے کے بیٹے کے محکوم بن جائیں اللہ تعالیٰ ان میں پھوٹ ڈال دے گا تو وہ اپنے ہاتھوں اور ایمان والوں کے ہاتھوں اپنے گھر ویران کریں گے سرحدیں بےکار ہوجائیں گی خون بہائے جائیں گے اور سات ماہ تک دنیا میں دشمنی اور قتل عام پھیل جائے گا جب ان کا زندیق قتل ہوجائے گا تو اس زمانہ میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی خرابی ہے نبی ہاشم ایک دوسرے پر مسلط ہوجائیں گے اور غیرت کا یہ عالم ہوگا کہ پانچ آدمی حکومت یہ ایسی غیرت کھائیں گے جیسے نوجوان خوبصورت عورت پر غیرت کھاتے ہیں تو ان میں سے کوئی بدبخت بھاگ جائے گا اور کوئی بے غیرت کوسج (جس کی داڑھی نہ اگتی ہو) سے لوگوں کی زیادہ تعداد بیعت کرلے گی پھر بتوں کے شہر جزیرہ سے ایک ظالم اس کی طرف جائے گا بے غیرت اس سے جنگ کرکے خزانوں پر قبضہ کرلے گا اور دمشق سے حران تک اس سے جنگ کرے گا اور سابقہ ظالموں کے سے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں پر آسمان سے ناراض ہوگا تو اس پر مشرق کی جانب سے ایک نوجوان بھیجے گا جو نبی ﷺ کے گھرانے والوں کی طرف بلائے گا وہ سیاہ جھنڈوں والے کمزور لوگ ہونگے اللہ تعالیٰ انھیں غلبہ دے گا ان پر اپنی مدد بھیجے گا پھر جوان سے جنگ کرے گا شکست کھائے گا قحطانی لشکر چلے گا یہاں تک کہ وہ خلیفہ کو نکال لیں گے وہ خوفزدہ اور ناپسند کررہا ہوگا اس کے ساتھ نو ہزار فرشتے چلیں گے اس کے ساتھ مدد ونصرت کا جھنڈا ہوگا اور یمن کا نوجوان نہر کے کنارے جزیدہ کے ظالم کے سینہ میں ہوگا پھر اس کی اور نبی ہاشم کے سفاح کی ملاقات (مڈبھیڑ) ہوگی وہ حماز (ظالم) کو اور اس کے لشکر کو شکست دیں گے اور انہیں نہر میں ڈبودیں گے۔

پھر حماز چلتے چلتے حران تک پہنچ جائے گا یہ لوگ اس کا پیچھا کرکے اسے شکست دیں گے پھر وہ شام میں سمندری کنارے پر واقع شہروں کو اپنے قبضہ میں کرے گا اور بحرین تک جاپہنچے گا سفاح اور یمن کا جوان چلتے چلتے دمشق تک پہنچ جائیں گے اور اسے کوندنے والی بجلی سے بدھی جلدی فتح کرکے اس کی فصیل گرادیں گے اسے بیاد سے پھر تعمیر کیا جائے گا جو شخص نبی ہاشم کا اس میں ان کی مدد کرے گا اس کا نام نبی کے نام پر ہوگا تو اسے مشرقی دروازے سے دوسرے دن کی چار گھڑیاں گزرنے سے پہے فتح کرلیں گے تو اس میں ستر ہزار سونتی ہوئی تلواریں داخل ہوں گی جو سیاہ جھنڈوں والوں کے ہاتھوں میں ہوں گی ان کا شعار (کوڈ ورڈ) امت امت ہوگا اس کے اکثر مقتول مشرقی علاقے والے ہونگے۔ (سفاح) اور

نوجوان حماز کی تلاش میں نکلیں گے اور اسے بحرین کے پیچھے نجر علاقہ اور یمن سے پکڑ کر قتل کر دیں گے اللہ تعالیٰ خلیفہ کے اس کی طاقت کو مکمل کر دے گا پھر دو ہمام جو شیخ ماریں گے ایک شام میں دوسرا مکہ میں مسجد حرام والا تو ہلاک ہوگا۔ (وہ اس طرح کہ) اس کا رخ ادھر ہوگا تو اس کا شکر شامی فوج سے ملے گا تو وہ اسے شکست دیں گے۔ابن المنادی

۳۹۶۸۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عنقریب ایسا فتنہ ہوگا جو لوگوں کو ایسے سمیٹے گا جسے معدن (کان) میں سونا سمٹتا ہے لہذا اہل شام کو برا بھلا نہ کہو بلکہ ان کے ظالم لوگوں جو کچھ کہا ہے کہو کیں کہ ان میں ابدال ہیں اللہ تعالیٰ عنقریب آسمان سے ایک بارش بھیجے گا جس سے وہ ڈر جائیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے لومڑیاں بھی لڑیں تو ان پر غالب آجائیں گی پھر اس وقت اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ایک شخص بھیجے گا جس کے ساتھ کم از کم بارہ ہزار یا زیادہ پندرہ ہزار ہوں گے۔ان کی علامت وشعار وامت امت ہوگا ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا ان سے سات جھنڈوں والے جنگ کریں گے ہر جھنڈے والا بادشاہت کی طمع کرے گا پھر انہیں قتل کیا جائے گا اور وہ لوگ شکست کھائیں گے پھر ہاشمی ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو طرف ان کی الفت وعظمت لوٹا دے گا پھر وہ دجال کے نکلنے تک رہے گا۔نعیم بن حماد حاکم

۳۹۶۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا مہدی ہم ال محمد سے ہوگا یا ہمارے علاوہ کسی سے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: بلکہ ہم میں سے ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اختتام فرمائے گا جیسا ہمارے ذریعہ آغاز فرمایا ہے لوگ فتنہ سے ایسے بچائے جائیں گے جیسے وہ شرک سے بچائے گئے۔ہمارے ذریعہ شرک کی عذرت کے بعد اللہ آپس میں ان کے دل جوڑے گا جیسے وہ شرک کی عداوت کے بعد اپنے دین میں بھائی بن گئے ایسے ہی ہماری وجہ سے فتنہ کی ہوں گے یا فرمایا: فتنہ میں مبتلا اور کافر۔

نعیم بن حماد طبرانی فی الاوسط وابونعیم فی کتاب المندی خطیب فی التلخیص

دجال

۳۹۶۸۳..... (مسند الصدیق) سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا عراق میں خراسان نامی کوئی زمین ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: دجال وہیں سے نکلے گا۔رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۸۴..... حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: دجال علاقہ مرو کے یہودیوں میں سے نکلے گا۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۳۹۶۸۵..... عکرمہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دجال مشرق کی جانب خراسان نامی زمین سے نکلے گا۔

رواہ ابونعیم

۳۹۶۸۶..... (از مسند حذیفہ بن الیمان) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دجال پہلے ہے یا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام؟ آپ نے فرمایا: پہلے دجال پھر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام پھر اگر کسی نے اپنی گھوڑی جنوائی تو وہ اس کے بچھڑے پر سوار نہیں ہو سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

رواہ ابونعیم

۳۹۶۸۷..... (ایضاً) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال اللہ کا دشمن نکلے گا اور اس کے ساتھ یہودیوں اور مختلف لوگوں پر مشتمل لشکر ہوگا اس کے ساتھ جنت و دوزخ بھی ہوگا کچھ لوگوں کو مارے گا اور زندہ کرے گا اس کے ساتھ ثرید کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی اور میں تم سے اس کی علامت بیان کر دیتا ہوں وہ نکلے تو اس کی آنکھ سپاٹ ہوگی اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا اور ان پڑھ پڑھ لے گا اس کی جنت جہنم ہے اور جہنم جنت ہے وہی رحمت سے دور (دجال ہے) کذاب ہے تیرہ ہزار یہودی عورتیں اس کی پیروی کریں گی اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو اس روز اپنے بے وقوف کو اس کی پیروی سے منع کرے گا اس پر غلبہ قرآن کی وجہ سے ہوگا کیونکہ اس کی حالت سخت آزمائش والی ہوگی اللہ تعالیٰ مشرق و مغرب سے شیاطین کو بھیجے گا جو اس سے کہیں گے: جو چاہو اس میں ہماری مدد حاصل کرو تو وہ ان سے کہے گا: جاؤ اور لوگوں کو بتاؤ کہ میں ان کا رب ہوں اور میں ان کے

پاس اپنی جنت اور جہنم لایا ہوں چنانچہ شیاطین چل پڑیں گے ایک آدمی کے پاس سو سے زائد شیاطین آئیں گے اور اس کے سامنے اس کے باپ بیٹے بھائیوں غلاموں اور دوست کی صورت میں آ کر کہیں گے: اے فلاں! کیا تو ہمیں جانتا ہے تو وہ شخص ان سے کہے گا: ہاں یہ میرا باپ ہے یہ میری ماں ہے یہ میری بہن اور یہ میرا بھائی ہے پھر وہ ان سے کہے گا تمہاری کیا خبر ہے؟ تو وہ کہیں گے: بلکہ تو ہی اپنی خبر بتا تو وہ کہے گا: ہمیں تو یہ اطلاع ملی ہے کہ اللہ کا دشمن دجال نکل آیا ہے تو شیاطین اس سے کہیں گے: ٹھہراؤ! ایسا نہ کہو کیونکہ وہ تمہارا رب ہے جو تم میں فیصلہ کرنا چاہتا ہے یہ اس کی جنت ہے جیسے وہ لے کر آیا ہے اور یہ اس کا جہنم ہے اور اس کے ساتھ نہریں اور کھانا ہے تو کھانا صرف وہی ہوگا جو پہلے سے ہوگا یا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

پھر وہ شخص کہے گا: تم جھوٹ کہتے ہو تم شیاطین ہی ہو اور وہ بڑا جھوٹا ہے جبکہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پہنچا دیا اور تمہاری بات بتا دی ہمیں ڈرایا اور آگاہ کیا تمہارا آنا نا مبارک ہو تم شیاطین ہو اور وہ اللہ کا دشمن ہے اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو ضرور لائیں گے جو اسے قتل کریں گے چنانچہ وہ ذلیل ورسوا ہو کر لوٹ جائیں گے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے سامنے یہ اس لیے بیان کیا ہے تا کہ تم اسے سمجھو اس کی سوجھ بوجھ رکھو اسے یاد کر کے اس پر عمل کرو اور پچھلے لوگوں کو بتاؤ تم میں سے ہر دوسرا دوسرے سے بیان کر دے کیونکہ اس کا فتنہ سب سے سخت ہے۔

نعیم وفیہ سوید بن عبدالعزیز متروک

۳۹۶۸۸...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ آپ سے بھلائی کے متعلق پوچھتے جبکہ میں برائی کا سوال کر کے اس سے بچنے کی کوشش کرتا ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بھلائی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے کیا اس کے بعد بھی کوئی برائی ہوگی جیسا اس سے پہلے ایک شر تھا؟ فرمایا: ہاں میں نے عرض کیا: اس سے بچنے کا طریقہ: فرمایا: تلوار میں نے عرض کیا: کیا تلوار کو باقی رکھنے کی کوئی چیز ہے؟ فرمایا: بدعہدی پر صلح نہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلح کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: گمراہی کی طرف بلانے والے اس دن اگر تمہیں اللہ والا زمین میں کوئی خلیفہ ملے تو اس کے ساتھ چمٹ جانا اگر چہ وہ تمہارا مال لے لے تمہیں کوڑے مارے ورنہ اور ایک روایت میں ہے اگر خلیفہ نہ ہو تو زمین پر پورے زور سے بھاگ جانا یہاں تک کہ تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم کسی درخت کی جڑ چبا رہے ہو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! گمراہی کی دعوت دینے والوں کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: دجال کا نکلنا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! دجال کیا لائے گا؟ فرمایا: جہنم اور نہر لائے گا جو اس کی آگ میں گرا اس کا اجر ثابت ہوگا اور گناہ جھڑ گیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دجال کے بعد کیا ہوگا؟ اپ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اگر کسی نے گھوڑی جنوائی تو اس کی پیٹھ پر سوار نہیں ہو سکے گا یہاں تک قیامت قائم ہو جائے گی۔ ابن ابی شیبۃ ابن عساکر

۳۹۶۸۹...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر دجال نکل آیا تو ایک قوم اپنی قبروں میں بھی اس پر ایمان لے آئے گی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

یعنی وہ لوگ ایسے بے ایمان تھے کہ اگر زندہ ہوتے تو فوراً اس پر ایمان لے آتے تو گویا وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

۳۹۶۹۰...... محجن سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور احد۔ (پہاڑ) پر چڑھ کر مدینہ کی طرف جھانکا پھر فرمایا: اس کی ماں کا ناس ہو مدینہ کو لوگ چھوڑ دیں گے جب کہ وہ ان کے لئے بہترین (جگہ) ہے دجال جب وہاں آئے گا تو اس کے ہر دروازے پر فرشتے کو اپنے پَر پھیلائے پائے گا اور اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۱...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دجال کے ساتھ ایک لئیبہ نامی عورت ہوگی جس بستی میں وہ جانا چاہے گا تو وہ اس سے پہلے پہنچ کر لوگوں سے کہے گی یہ شخص تمہارے پاس آنے والا ہے اس سے بچ کر رہنا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۹۶۹۲...... عبداللہ بن بسر مازنی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بھتیجے! شاید تو قسطنطنیہ کی فتح کا زمانہ پالے تو خبر دار! اگر تو اس کی فتح میں موجود ہوا تو اس کی غنیمت نہ چھوڑنا کیونکہ اس کی فتح اور دجال کے درمیان سات سالوں کا فاصلہ ہوگا۔ نعیم ابن حماد فی الفتن

۳۹۶۹۳...... عبداللہ بن بسر مازنی سے روایت ہے فرمایا: جب تمہارے پاس دجال کی اطلاع آئے اور تم لوگ اس (قسطنطنیہ) میں ہو تو اس کی

غنیمت نہ چھوڑنا کیونکہ دجال ابھی نہیں نکلا ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۹۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دجال ایک مسلمان پر مسلط ہوگا اسے قتل کر کے زندہ کرے اور کہے گا: کیا میں رب نہیں؟ کیا تو لوگ نہیں دیکھتے ہیں کہ میں مارتا اور زندہ کرتا ہوں اور وہ شخص پکار کر کہے گا: مسلمانو! نہیں بلکہ یہ اللہ کا دشمن کافر خبیث ہے اللہ کی قسم! میرے بعد اسے کسی پر دسترس حاصل نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک ہرقل قیصر کا شہر فتح نہیں ہوجاتا اور اس میں داخل ہونے کی عام اجازت نہیں ہوجاتی اور ڈھالوں سے مال تقسیم نہیں ہوجاتا قیامت قائم نہیں ہوگی جتنا مال لوگوں نے دیکھ رکھا ہوگا اس سے زیادہ قبول کریں گے پھر ایک افواہ پھیلے گی دجال تمہارے گھروں میں نکل آیا ہے وہ سب کچھ پھینک اس سے لڑنے چل پڑیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۶..... ابوالطفیل کسی صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: دجال گدھے پر (سوار) نکلے گا گندگی پر گندگی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۷..... ابوظبیان سے روایت ہے فرمایا: ہم نے دجال کا ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس کی آمد کب ہوگی؟ فرمایا: کسی مومن سے مخفی نہیں ہوگی اس کی داہنی آنکھ سپاٹ اس کی پیشانی پر کافر لکھا حضرت علی نے ہمارے سامنے اس کے ہجے کیے ہم نے عرض کیا: ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب پڑوسی پر فخر کرنے لگے سخت کمزور کو کھانے لگے: ناتے رشتے ختم کیے جانے لگیں اور لوگ آپس میں میری ان انگلیوں کی طرح اختلاف کرنے لگیں آپ اپنی انگلیاں کھولیں اور بند کیں۔ تو ایک شخص آپ سے عرض کرنے لگا امیرالمومنین! اس وقت کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا: تیرا باپ نہ رہے تو اس زمانہ کو ہرگز نہیں پائے گا تو ہمارے دل (اس بات سے) خوش ہوگئے۔ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۸..... ان حضرات صحابہ کی سند جن کا نام نہیں لیا گیا) میں نے تمہیں خیر سے محروم سے ڈرادیا اس کی بائیں آنکھ مسلی ہوئی ہوگی اس کے ساتھ روٹی کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلیں گی اس کی علامت یہ ہے کہ وہ زمین میں چالیس روز رہے گا اس کی دسترس سوائے چار مساجد کے ہر جگہ پہنچ جائے گی کعبہ مسجد نبوی بیت المقدس اور طور اور جب کبھی ایسا ہوا تو یاد رکھنا اللہ تعالیٰ اس عیب (کانے پن) سے پاک ہے وہ ایک شخص پر مسلط ہوگا اور اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا اور کسی پر مسلط نہیں ہوگا۔ مسند احمد

۳۹۶۹۹..... ایک انصاری سے روایت ہے: میں نے تمہیں خیر سے محروم دجال سے ڈرادیا ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا وہ تمہارے درمیان گھنگریالے بالوں والا گندمی رنگ بائیں آنکھ پر گویا ہاتھ پھیرا ہوا ہے اس حالت میں آئے گا اس کے ساتھ جنت وجہنم ہوگا اور روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی مینہ برسے گا لیکن اگے گا کچھ نہیں ایک مسلمان پر مسلط ہوگا اسے مار کر زندہ کرے گا زمین میں چالیس دن رہے گا چار مسجدوں میں داخل نہ ہوسکے گا باقی ہر گھاٹ پر اترے گا: مکہ مدینہ بیت المقدس اور طور اگر اس کی کوئی بات تمہیں گڑبڑ لگے تو یاد رکھنا تمہارا رب کانا نہیں۔

البغوی عن رجل بن الانصار

۳۹۷۰۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک یہودی عورت نے یہ کہہ کر کھانا مانگا: مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دجال اور عذاب قبر کے فتنہ سے بچائے اور رسول اللہ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دجال اور قبر کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۳۹۷۰۱..... لوگو! جانتے ہو میں نے تمہیں یہاں کیوں جمع کیا؟ میں نے تمہیں اللہ کی قسم! نہ کسی چیز کے خوف کے لیے جمع کیا اور نہ کسی چیز میں رغبت کے لئے بات یہ ہے کہ تمیم داری پہلے نصرانی تھے وہ آئے بیعت ہوکر مسلمان ہوئے انہوں نے مجھ سے ایسی بات بیان کی جو میں تم سے خیر سے محروم دجال کے بارے میں کرتا تھا انہوں نے بیان کیا: کہ وہ بحری جہاز میں سوار ہوئے جس میں قبیلہ لخم وجذام کے آدمی تھے تو ایک ماہ تک موجیں ان سے اٹکھیلیاں کھیلتی رہیں پھر وہ ایک سمندری جزیرہ کے پاس لنگر انداز ہوئے جو سورج غروب ہونے کی جانب ہے چنانچہ یہ لوگ جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہوگئے تو انہیں ایک جانور ملا جو سراتا پیر بالوں پر مشتمل ہے بالوں کی کثرت سے اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہ چلتا تھا لوگوں نے اس سے کہا: اے تو کیا چیز ہے؟ وہ بولا: میں جساسہ ہوں لوگوں نے کہا: جساسہ کیا ہوتا ہے اس نے کہا لوگو! اس شخص کے پاس جاؤ جو گرجا میں ہے کیونکہ اسے تمہاری خبر کی بڑی چاہت ہے کہتے ہیں: جب اس نے ہمارے سامنے آدمی کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہیں شیطان

نہ ہو بہر کیف ہم جلدی سے چل کر گرجے میں داخل ہو گئے کیا دیکھتے ہیں وہاں بہت بڑا انسان ہے اور اس کے ہاتھ موڑ کر گردن اور گھٹنے ٹخنوں سے جوڑ کر لوہے کی زنجیروں سے سے کسے ہوتے ہیں ہم نے اس سے کہا: تو کیا چیز ہے؟ وہ کہنے لگا: جب تمہیں میرا پتہ مل ہی گیا تو پہلے تم بتاؤ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں سمندری جہاز میں سوار ہوئے تو سمندری طوفان نے ایک مہینہ تک ہمیں موجوں کا کھلونا بنائے رکھا پھر ہم نے تمہارے جزیرہ کا رخ کیا اور اپنی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہو گئے تو وہاں ہماری ملاقات ایک سر تا پا بالوں والے جانور سے ہوئی بالوں کی کثرت سے اس کے منہ و شرمگاہ کا پتہ نہ چلتا تھا ہم نے اس سے کہا: ترا ناس ہوا تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں ہم نے کہا: جساسہ کیا بلا ہے اس نے کہا: اس شخص کے پس جاؤ جو اس گرجے میں ہے وہ تمہاری خبر کا بڑا شوقین ہے تو ہم نے جلدی سے تمہارا رخ کیا اور اس سے خوفزدہ ہو گئے کہیں کوئی جن نہ ہو۔

(تب) اس نے کہا: بیان کے نخلستان کا سار ہم نے کہا: تو اس کے متعلق کیا پوچھتا ہے وہ بولا: میں پوچھتا ہوں کیا اس کی کھجوریں پھلدار ہوئیں ہم نے کہا: ہاں تو وہ بولا: عنقریب اب وہ پھل نہیں دیں گی کہنے لگا بحرہ طبریہ کا بتاؤ؟ ہم نے کہا: اس کی کس حالت کا تم پوچھ رہے ہو؟ کہنے لگا: کیا اس میں پانی ہے ہم نے کہا اس میں بڑا پانی ہے کہنے لگا: عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا پھر اس نے کہا: زغر نامی نہر کا بتاؤ ہم نے کہا: اس کی کونسی بات پوچھتے ہو؟ کہنے لگا: کیا نہر میں پانی ہے اور لوگ نہر کے پانی سے آبپاشی کرتے ہیں ہم نے کہا: ہاں اس میں بلیوں پانی ہے لوگ اسی سے آبپاشی کرتے ہیں۔

کہنے لگا: مجھے ان پڑھوں کے نبیوں کا بتاؤ ان کا کیا ہوا کیا وہ نکل آئے؟ تو ہم نے اس سے کہا: ہاں وہ مکہ سے نکلے اور یثرب قیام کر لیا ہے کہنے لگا: کیا عربوں نے ان سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں کہنے لگا نبی نے ان سے کیا برتاؤ کیا؟ ہم نے کہا: کہ وہ اپنے قریبی عربوں پر غالب آ گئے اور انہوں نے اپ کی اطاعت قبول کر لی ہے اس نے کہا: کیا ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں کہنے لگا: ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ آپ کی اطاعت قبول کر لیں اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں میں خیر سے محروم دجال ہوں عنقریب مجھے باہر نکلنے کی اجازت ملے گی باہر نکال کر میں زمین پر چالیس دن چلتے ہر بستی میں داخل ہو جاؤں گا صرف مکہ اور مدینہ میں نہ جا سکوں گا وہ دونوں میرے پر حرام ہیں جب بھی میں ان میں سے کسی ایک میں جانے کا ارادہ کروں گا میرے سامنے ایک فرشتہ تلوار سونتے آ جائے گا اور مجھے اس سے روک دے گا اس کے ہر درے پر حفاظت کے لئے فرشتے ہوں گے۔

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں یہ طیبہ ہے طیبہ ہے طیبہ ہے کیا میں نے تم سے یہ بیان نہیں کیا مجھے تمیم کی بات اچھی لگی وہ میری اس بات کے موافق ہے جو میں نے تم سے مکہ اور مدینہ کی نسبت کی ہے خبردار! وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے نہیں بلکہ مشرق کی جانب جب کہ وہ (تمیم داری والا) وہاں نہیں (اصلی دجلہ) مشرق کی جانب ہے جب کہ وہ (جیس اسہ والا) مشرق میں نہیں (مسند احمد مسطبرانی فی الکبیر عن فاطمۃ بنت قیس زادا طبرانی فی آخرہ): بلکہ وہ عراقی سمندر میں ہے بلکہ وہ عراق سمندر میں ہے وہ اصبہان نامی شہر کی راستقاباد نامی بستی سے نکلے گا جب وہ نکلے تو اس کے لشکر کے پہلے حصہ میں ستر ہزار ہونگے جن کے سروں پر تاج ہوں گے اس کے ساتھ دو نہریں ہونگی پانی کی اور آگ کی جس نے ان میں سے اسے پایا تو اس س کہا جائے گا: پانی میں اترو وہ ہرگز اس میں نہ اترے کیونکہ وہ آگ ہوگی اور جب اس سے کہا جائے آگ میں داخل ہو جاؤ تو اس میں داخل ہو جائے کیونکہ وہ پانی ہوگا۔

۳۹۷۰۲......ابو اسامہ مجالد، عامر ان کی سلسلہ سند میں روایت ہے فرماتے مجھے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نے بتایا فرماتی ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت باہر نکلے آپ نے نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے لوگ کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا: لوگو! بیٹھ جاؤ! میں اپنی اس جگہ کسی ایسے کام کے لیے کھڑا نہیں ہوا جس نے تمہاری رغبت یا خوف کو کم کرنا ہے۔ کیونکہ آپ ایسے وقت منبر پر چڑھے جس میں کوئی بھی نہیں منبر پر بیٹھتا۔ لیکن تمیم داری میرے پاس آ کر مجھے بتانے لگے کہ ان کے چچیروں کا ایک گروہ بحری سفر پر روانہ ہوا دوران سفر طوفانی ہوا نے انہیں جزیرہ کی طرف جانے پر مجبور کر دیا جسے وہ جانتے نہ تھے پھر وہ جہاز کی ڈونگیوں پر بیٹھ کر جزیرہ کی طرف چل نکلے (وہاں پہنچے) تو انہیں ایک بہت زیادہ بالوں والی چیز ملی یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ مرد ہے یا عورت لوگوں نے اس سے کہا: تو کیا ہے وہ کہنے لگی: میں جساسہ ہوں انہوں نے کہا: ہمیں بتا تو کون ہے؟

وہ کہنے لگی نہ میں تمہیں کچھ بتانے کی اور نہ تم سے کچھ پوچھنے کی البتہ اس گرجے میں جاؤ جو تمہیں نظر آرہا ہے وہاں جاؤ اس میں ایک مرد ہے وہ تم سے پوچھنے اور تمہیں بتانے کا بڑا شوقین ہے چنانچہ یہ لوگ چل پڑے گرجے میں پہنچے اندر جانے کی جازت چاہی تو انہیں اجازت مل گئی اس کے پاس گئے کیا دیکھتے ہیں ایک بوڑھا جس پر غم کے آثار عیاں ہیں انتہائی تکلیف میں زنجیروں۔

میں مضبوطی سے کسا ہوا ہے انہوں نے اسے سلام کیا اس نے جواب دیا: وہ ان سے کہتا ہے تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: شامی کہتا ہے: کس قوم سے انہوں نے کہا: عرب کہنے لگا: عرب کا کیا بنا؟ کہاں ان کا نبی ابھی تک نہیں آیا؟ لوگوں نے کہا: آچکا ہے کہنے لگا: جو شخص ان میں ظاہر ہوا ہے کیسا ہے؟ کہنے لگے: اچھا ہے اس کی قوم نے اس کا دین قبول کرلیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے ان پر غلبہ دیدیا ہے اس نے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے کا ب ان کثرت میں بھی ان کا معبود ایک ہے کہنے لگا یہی ان کے لئے بہتر ہے۔

اس نے کہا: زغر کی نہر کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے لوگ اس سے سیراب ہوتے اور اپنی فصلوں کو سیراب کرتے ہیں کہنے لگا: عمان اور بیسان کے درمیان کھجوروں کے باغ کا کیا ہوا انہوں نے کہا: وہ ہر سال پھل دیتا ہے اس نے کہا: بحیرہ طبریہ کا کیا بنا لوگوں نے کہا: پانی سے پر ہے اور اس کی کنارے پانی سے چھلک رہے ہیں تو اس نے تین چیخیں ماریں اور کہنے لگا: اگر میں اپنی ان زنجیروں سے کھل جاتا تو زمین کے ہر ٹکڑے کو اپنے پاؤں سے روندڈالتا سوائے مدینہ کے میرا نہ اس پر کوئی بس ہے آور نہ زور۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس بات تک تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی یہ طیبہ ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ طیبہ ہے یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے حرم کو دجال کے لیے حرام قرار دیا ہے کہ وہ س میں داخل ہو سکے پھر آپ ﷺ نے قسم کھائی اس میں جو بھی تنگ یا کشادہ راستہ یا پہاڑ ہے اس پر ایک فرشتہ قیامت تک اپنی تلوار سونتے کھڑا ہے۔ مدینہ والوں کے پاس دجال نہیں آسکے گا: مجالد کہتے ہیں مجھے عامر نے بتایا: کہ میں نے اس حدیث کا ذکر قاسم بن محمد سے کیا تو قاسم کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ (میری پھوپھی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے البتہ انہوں نے یہ کہا ہے دجال کے لئے دوحرم حرام ہیں مکہ اور مدینہ عامر کہتے ہیں: میں محرز بن ابی ھریرۃ سے ملا اور ان کے سامنے فاطمہ کی حدیث بیان کی تو وہ کہنے لگے: میں اپنے والد کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے مجھ سے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا تم سے فاطمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے صرف ایک حرف کم ہے وہ یہ کہ میرے والد نے اس میں ایک باب کا اضافہ کیا ہے فرمایا: تو رسول اللہ ﷺ نے مشرق کی جانب ایک لیکر کھینچی جو بیس مرتبہ کے قریب ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰۳.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: تم رومیوں کے مقابلہ لشکر کشی کروگے اہل شام اپنے گھروں سے نکل کر تم سے مدد طلب کریں گے تم ان کی مدد کروگے کوئی مومن ان سے پیچھے نہیں رہے گا پھر وہ جنگ کریں گے تمہارے درمیان بہت سے لوگ قتل ہونگے پھر تم انہیں شکست دوگے تو وہ اسطوانہ تک پہنچ جائیں گے مجھے وہاں ان کی جگہ معلوم ہے اس کے پاس دنانیر ہوں گے لوگ ڈھالوں سے انہیں ناپیں گے پھر ایک افواہ پھیلے گی دجال تمہارے بچوں کو ڈرا رہا ہے تو وہ سب کچھ پھینک ادھر چل دیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۰۴.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: دجال عراق کی پست زمین سے نکلے گا پھر فرمایا: اخیار کے بعد اشرار کے لئے ایک سو بیس سال میں کوئی نہیں جانتا اس کا پہلا کب داخل ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰۵.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دجال کوثی سے نکلے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰۶.....ابوصادق سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ پہلے گھروں والے معلوم ہیں جنہیں دجال کھٹکھٹائے گا اہل کوفہ وہ تم ہی ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰۷.....مکحول سے روایت ہے فرمایا: جنگ قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے کے درمیان سات ماہ ہیں اس کی مثال ہار کی سی ہے ایک دانہ نکلا تو لگا تار نکلنے لگیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰۸.....(مسند ابن الجراح) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا حلیہ ہم سے بیان فرمایا جو مجھے یاد نہیں فرمایا: شاید اسے وہ شخص دیکھ لے جس نے مجھے دیکھایا

میری بات سنی ہے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ اس وقت ہمارے دل آج کی طرح ہونگے؟ فرمایا بلکہ بہتر۔ ترمذی، ابویعلی ابونعیم فی المعرفة

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۰۰ ضعیف ابی داؤد ۱۰۱۹

۳۹۷۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا حمد وثناء اور درود وسلام کے بعد فرمایا: لوگوں کی جماعتو! مجھے گم ہونے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو! تین بار ایسا فرمایا تو صعصعۃ بن صوحان العبدی نے کھڑے ہو کر کہا: امیر المؤمنین! دجال کب نکلے گا: فرمایا: صعصعۃ ٹھہر جاؤ! اللہ تعالیٰ کو تمہارے کھڑے ہونے کا علم ہے اور اس نے تمہاری بات سن لی ہے جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن اس کے نکلنے کی علامات، اسباب اور فتنے ہیں جو ایک سال میں قدم بقدم پے در پے ہونگے پھر اگر چاہو تو میں تمہیں اس کی علامات بتادوں تو وہ کہنے لگا امیر المؤمنین! میں نے اسی کے متعلق تو آپ سے پوچھا ہے آپ نے فرمایا: تو شمار کرو اور جو میں کہنے لگا اسے یاد رکھو! جب لوگ نمازیں چھوڑ نے لگیں امانتیں ضائع کرنے لگیں فیصلہ کمزور ہو ظلم کو فخر سمجھا جائے حکمران فاجر ہوں وزراء خائن ہوں اراکین حکومت ظالم ہوں۔ فاسق قراء ہوں ظلم عام ہو جائے زنا پھیل جائے سودی کاروبار ظاہر ہو جائے رشتے ناتے ختم کردیئے جائیں گانے والی رکھی جانے لگیں شرابیں پی جاتی ہوں وعدے توڑے جانے لگیں عشاء کی نماز ضائع ہونے لگے لوگ باجماعت نمازوں میں سستی کرنے لگیں مساجد منقش ہوں منبر لمبے ہوں قرآن پر زیور (سونا چاندی) لگایا جانے لگے لوگ رشوت لینے لگیں سود کھانے لگیں بے وقوفوں کو گورنر بنانے لگیں قتل وخون کو معمولی بات سمجھیں دین کو دنیا کے بدلے بیچنے لگیں اور دنیا کی لالچ میں عورت اپنے خاوند کے ساتھ تجارت کرنے لگے عورتیں۔ (سنیجوں) منبروں پر چڑھنے لگیں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرلیں اور مرد عورتوں کی صورت بنانے لگیں اور پہچان کی بناء پر سلام کریں گواہ بغیر مطالبہ گواہی دے اور قسم کھلوانے سے پہلے قسم کھائے اور بھیڑیوں جیسے دلوں پر بھیڑ کی کھالیں پہنیں ان کے دل ایلوے (اندرائن تمبے) سے زیادہ کڑوے ہوں اور زبانیں شہد سے شیریں ان کے باطن مردار سے زیادہ بدبودار ہوں بے دینوں سے دین حاصل کیا جائے بھلائی کو برائی اور برائی کو نیکی سمجھا جائے نجات نجات اور جلدی جلدی!

اس وقت عبادان کے لوگ بہترین رہنے والے ہونگے: ان میں سونے والا اللہ تعالیٰ کی راہ جہاد کرنے والے کی طرح ہے وہ پہلی جگہ ہے جہاں کے لوگ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر ایمان لائے لوگوں نے ایسا زمانہ بھی دیکھنا ہے کہ کوئی کہے گا: کاش میں عبادان کے کسی گھر کی اینٹ پر لگی گھاس ہوتا تو اصبغ بن نباتہ نے کھڑے ہو کر کہا: امیر المؤمنین! دجال کون ہے؟ فرمایا: صافی بن صائد جس نے اس کی تصدیق کی وہ بدبخت ہے اور جس نے اس کی تکذیب کی وہ نیک بخت ہے خبردار! دجال کھانا کھاتا ہے پانی پیتا ہے بازاروں میں چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ضروریات سے بلند شان ہے خبردار! پہلے گزرے ساتھ اس کی لمبائی چالیس گز ہوگی اس کے نیچے سفید گدھا ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا ہوگا اس کے کھر سے دوسرے کھر تک کا فاصلہ ایک دن رات۔ (۲۴ گھنٹوں) کی مسافت ہوگی کھینچ لی جائے گی زمین اس کے لئے لپیٹ دی جائے گی اپنے ہاتھ سے بادل پکڑے گا سورج کے غروب ہونے سے مغرب میں پہنچ جائے گا گھٹنوں تک سمندر میں گھس جائے گا اس کے سامنے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا اس کے پیچھے سبز پہاڑ ہوگا دونوں پہاڑوں کے درمیان ایسی آواز سے پکارے گا جو سنی جائے گی، میرے دوستو! میری طرف آؤ میرے دوستو! میرے پیارو! میری طرف آؤ! میں نے ہی برابر پیدا کیا میں نے اندازہ ٹھہرایا اور ہدایت دی میں ہی تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا تمہارا رب ایسا نہیں خبردار! دجال کے زیادہ تر پیروکار و مددگار یہودی اور حرامزادے ہوں گے اللہ تعالیٰ اسے عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں شام کی گھاٹی میں قتل کرے گا جسے عقبہ افیق کہتے ہیں اس وقت دن کی تین گھڑیاں گزر چکی ہوں گی۔

اس وقت صفا پہاڑ سے جانور کا ظہور وخروج ہوگا اس کے پاس سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا عصا ہوگا وہ انگوٹھی سے ہر مؤمن کی پیشانی پر نشان لگائے: یہ پکا مؤمن ہے پھر ہر کافر کی پیشانی پر داغ لگائے گا: یہ پکا کافر ہے آگاہ رہنا اس وقت مومن کافر سے کہے گا: کافر! تیرا ناس ہوا! تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے تجھ جیسا نہیں بنایا اور کافر مومن سے کہے گا: مومن تیری لئے بہتری ہو، کاش! میں تیرے ساتھ ہوتا تو میں بھی کامیاب ہوتا اس کے بعد کی باتیں مجھ سے نہ پوچھو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھپانے کی وصیت کی ہے۔

ابن المنادی وفیہ حماد بن عمرو متروک عن السری بن قال فی المیزان لایعرف وقال لازدی الایحتج به

ابن الصیاد

۳۹۷۱۰... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت سے پہلے چھہتر دجال ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۱... (از مسند جابر بن عبداللہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابن صیاد سے ملے آپ کے ساتھ ابوبکر تھے آپ نے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ وہ کہنے لگا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ (جب کہ تو ان میں سے نہیں ہے) بتا تجھے کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد کہنے لگا: مجھے پانی پر عرش نظر آرہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے ابلیس کا عرش پانی پر نظر آرہا ہی پھر آپ نے فرمایا: تجھے کیا نظر آتا ہے؟ کہنے لگا: مجھے کے ہے اور جھوٹے نظر آتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اشتباہ میں ہے اسے چھوڑ واس پر معاملہ گڑ بڑ ہے اسے چھوڑ دو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۲... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حرہ کے روز ہم نے ابن صیاد کو گم پایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۳... حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کے لئے لفظ دخان ذہن میں مخفی رکھ کر پوچھا تو وہ کہنے لگا: دخ آپ نے فرمایا: دفع ہو تیرا مرتبہ نہ بڑھے جب رسول اللہ ﷺ چلے گئے تو لوگوں نے کہا: اس نے کیا کہا: کسی نے کہا: دخ اور کسی نے ذخ تو (جب رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا) آپ نے فرمایا: یہ اور تم میرے ساتھ اختلاف کرتے ہو میرے بعد تم لوگ سخت اختلاف کرو گے۔

طبرانی فی الکبیر

۳۹۷۱۴... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں ابن صیاد کے بارے دس قسمیں کھاؤں کہ وہ دجال ہے اس کے مقابلہ میں میں ایک قسم کھاؤں کہ وہ دجال میں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے یہ اس بات کی وجہ سے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے مجھے رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کی ماں کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ اس سے پوچھنا کہ اس کا حمل کتنا رہا تو وہ بولی بارہ سال میں نے آکر آپ کو بتایا آپ نے فرمایا: اس کی آواز کے بارے میں پوچھنا کہاں آگی؟ وہ کہنے لگی: اس نے دو ماہ کے بچے جیسی چیخ ماری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری لئے ایک چیز چھپائی ہے وہ کہنے لگا: آپ نے میرے لئے خاکستری رنگ کی بکری کی ہڈی چھپائی ہے آپ ﷺ لفظ دخان کہنا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا: دفع ہو! تو تقدیر سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۵... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: تمہیں کیا نظر آتا ہے؟ کہنے لگا: مجھے پانی پر عرش نظر آتا ہے جس کے اردگرد سانپ میں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ابلیس کا عرش ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۶... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مدینہ کے کسی راستہ پر میری ابن صیاد سے ملاقات ہوگئی تو اس نے اپنے آپ کو پھولا کر راستہ بند کر لیا میں نے کہا: دفع ہو! تیرا مرتبہ ہرگز نہیں بڑھے گا تو وہ سکڑنا شروع ہوگیا اور میں چلا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۷... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابن صیاد کی والدہ نے اسے جنا تو اس کی سینے سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی اور ختنہ کیا ہوا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول

۳۹۷۱۸... نافع بن کیسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

بخاری فی تاریخہ ابن عساکر

۳۹۷۱۹... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور آپ نے ہندوستان کا ذکر کیا تمہارا ایک لشکر ہندوستان پر حملہ کرے گا اللہ انہیں فتح دے گا یہاں تک کہ ان کے بادشاہوں کو بیڑوں میں جکڑ کر لائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخشے جب وہ

واپس لوٹیں گے تو ابن مریم علیہما السلام کو شام میں پائیں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۷۲۰......ابوالاشعث الصغانی سے روایت فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں نماز پڑھیں گے لوگوں کو جمع کریں گے حلال میں اضافہ کریں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں ان کی سواریاں انہیں کھلے میدان میں حج یا عمرہ کرتے ہوئے لے جارہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۱......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام کے خروج کے لئے مسجدیں بھری ہونگی اور وہ نکلیں گے تو صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کردیں گے جو انہیں دیکھے گا ان پر ایمان لے آئے گا تم میں سے جو کوئی ان کا زمانہ پائے تو انہیں میرا اسلام کہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۲۲......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن مریم علیہما السلام منصف حاکم بن کر اتریں گے اور ایک روایت میں ہے عادل کے الفاظ میں وہ ضرور صلیب توڑ دیں گے اور یقیناً خنزیر کو قتل کردیں گے جزیہ ختم کردیں گے اونٹنیاں چھوڑ دیں گے ان پر پانی میں ڈھویا جائے گا بغض وعداوت حسد وکینہ ختم ہوجائے گا وہ مال (لینے کے لیے) کی دعوت دیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ابن عساکر

۳۹۷۲۳......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہ کر لوگوں پر غالب رہے گی اپنے مخالفین کی کوئی پروانہیں کریں گے یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوجائیں اوزاعی فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث قتادہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میرے علم میں وہ صرف شام والے ہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۴......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہتے ہوئے قتال کرتے غالب رہے گی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں اورزاعی فرماتے ہیں: میں یہ روایت قتادہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق وہ اہل شام ہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۵......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک عیسیٰ علیہ السلام کی چوٹی پر ہاتھ میں نیزہ لیے نازل ہوکر دجال قتل نہیں کرلیتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۶......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دجال پہلا شخص ہے جس کی پیروی کرنے والے ایسے ستر ہزار یہودی ہونگے جن پر سبحان۔ سبز اون کے بنے کپڑے۔ آپ کی مراد طیالسۃ (خال قسم کی ٹوپی سے) ہے نیز اس کے ساتھ یہودی جادوگر ہوں گے جو عجائب اور شعبدے دکھا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے اس کی داہنی آنکھ سپاٹ ہوگی اور وہ کانا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اس امت کے ایک شخص پر مسلط کرے تو یہ اسے قتل کرے گا پھر اسے کوڑے مارے گا پھر زندہ کرے گا اس کے بعد وہ اسے قتل نہیں کرسکے گا اور نہ کسی اور پر اس کا بس چلے گا اس کے نکلنے کی نشانی یہ ہے کہ لوگ نیکی کرنے کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ دیں گے خونوں کے بارے میں غفلت برتیں گے احکام کو ضائع کردیں گے سود کھائیں گے مضبوط عمارتیں بنائیں گے شرابیں پیں گے کمانے والیاں رکھیں گے ریشم پہنیں گے فرعونیوں کی شکل وصورت اختیار کریں گے بدعہدی کریں گے دنیا کے لیے دین حاصل کریں گے مساجد کو سجائیں گے اور دلوں کو ویران کریں گے رشتہ داریاں ختم کریں گے قراء کی بہتات ہوگی اور دین کی سمجھ رکھنے والے گنے چنے ہوں گے حدود بے کار ہونگی مرد عورتوں کے اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی مردوں سے مرد اور عورتوں سے عورتیں لطف اندروز ہوں گی اللہ تعالیٰ ان پر دجال کو عذاب بنا کر بھیجے گا وہ ان پر مسلط کردیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے انتقام لیا جائے گا اور ایمان والے بیت المقدس پہنچ جائیں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت میرے بھائی یعنی ابن مریم علیہما السلام آسمان سے جبل افیق پر رہنما امام اور منصف حاکم بن کر نازل ہونگے ان پر ان کی ٹوپی ہوگی ان کا قد درمیانہ ہوکشادہ پیشانی بال گھنگھریالے ان کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا دجال کو قتل کریں گے جب دجال قتل ہوجائے گا تو جنگ ختم ہوجائے گی ہر طرف صلح ہوگی آدمی شیر سے ملے تو وہ اسے نہیں غرائے گا سانپ کو پکڑے گا تو

وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا زمین اپنی پیداوار ایسے اگائے گی جیسے وہ آدم علیہ السلام کے زمانہ میں اگاتی تھی لوگ آپ پر ایمان لے آئیں گے اور سب لوگ ایک دین پر قائم رہیں گے۔اسحاق بن قس ابن عساکر

۳۹۷۲۷.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تیری اولاد اطراف میں رہنے لگے ان کا لباس سیاہی مائل ہو اور ان کے مددگار وہ مو اخراسان والے ہوں تو حکومت انہی کے ہاتھ میں رہے گی یہاں تک کہ وہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے حوالہ کردیں۔ابن البخاری

کلام:.......الآلی ج ا ص ۴۳۴ الموضات ج ۲ ص ۳۵

۳۹۷۲۸.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے قرائن سے محسوس ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی تو آپ مجھے اپنے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا: تمہارے لئے یہ جگہ کیسے ہوسکتی ہے اس میں تو یہ ابوبکر اور عمر اور عیسیٰ کی قبر کی جگہ ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۹.....یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے فرمایا: کہ فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام بنی اسرائیل میں چالیس سال رہے۔ابویعلی ابن عساکر

۳۹۷۳۰ .....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے جب دجال انہیں دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے (دھوپ میں) چربی پگھلتی ہے چنانچہ دجال قتل ہوگا اور یہودی منتشر ہوکر بکھر جائیں گے وہ بھی قتل کیے جائیں گے یہاں تک کہ پتھر پکار کر مسلمان سے کہے گا: اللہ کے بندے! یہودی ہے آ اسے قتل کرو۔رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۳۱.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام قیامت سے پہلے آنے والے ہیں لوگ ان کی وجہ سے دوسروں سے بے پرواہو جائیں گے۔رواہ ابن عساکر

یاجوج وماجوج

۳۹۷۳۲.....نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دکھایا گیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید مینارے کے نیچے سے دو بندھے کپڑوں میں ملبوس دو فرشتوں کے شانوں پر ہاتھ رکھے نکلیں گے جب وہ سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو قطرے ایسے ڈھلکیں گے جیسے موتی آپ وقار سے چلیں گے زمین آپ کے لئے سمیٹ دی جائے گی جس کافر تک آپ کی سانس پہنچے گی وہ مرجائے گا اور آپ کی سانس آپ کی نگاہ کی حد تک پہنچے گی اور آپ کی نگاہ کافروں کے قلعوں اور ان کی عبادت گاہوں تک پہنچے گی دجال کو آپ باب لد پہ جا کے پالیں گے۔(اسے قتل کریں گے تو) وہ مرجائے گا پھر آپ مسلمانوں کی طرف جائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وجہ سے بچالیا ہوگا اور کافر لوگ اپنے قلعوں سے اتریں ان کی داڑھیاں اور جلدیں جھڑ رہی ہوں گی پھر انصاری کہیں گے یہ وہ دجال ہے جس سے ہم نے ڈرایا اور یہی آخرت ہے جس نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو ہاتھ لگایا ہوگا وہ سب لوگوں میں بلند شان ہوگا (لیکن) انہیں ہاتھ لگانا بہت مشکل ہوگا عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں پر ہاتھ پھیر کر جنت میں انھیں ان کے درجات بتائیں گے وہ لوگ اسی خوش مشرت میں مصروف ہونگے کہ یاجوج وماجوج نکل پڑیں گے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئے گی میں نے اپنے ایسے بندے نکالیں جنہیں میرے سوا کوئی قتل نہیں کرسکتا لہٰذا میرے۔(دوسرے) بندوں کو طور پر محفوظ کرلو پھر یاجوج ماجوج کا پہلا حصہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا تو اسے پی ڈالے گا پھر دوسرے پہنچے گے وہ اپنے نیزے گاڑ کر کہیں گے یہاں کبھی پانی تھا پھر جب وہ بیت المقدس کے آمنے سامنے ہوں گے تو کہیں گے: ہم نے زمین والے تو مار ڈالے چلو آسمان والوں کو قتل کریں پھر وہ آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ خون آلود کر کے واپس کرے گا: وہ کہیں گے: ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی قلعہ بند ہوں گے یہاں تک

کہ (ذبح شدہ) بیل اوراونٹ کا سر آج کے سو دینار سے بہتر ہوگا۔ ابن عساکر وقال کذا قال المغارة وھو تصیحف وانما ھو المنارة

۳۹۷۳۳..... وھب بن جابر عن عبداللہ بن عمرو میرے خیال میں نے انہوں نے مرفوع روایت بیان کی فرمایا: یاجوج ماجوج آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں؟ فرمایا: ہاں ان کی تین امتیں ہیں تاویل اتاریں۔ ان میں ایک آدمی کی ہزار تک اولاد ہوتی ہے۔ بیھقی ابن عساکر

دھنساؤ و بگڑاؤ

۳۹۷۳۴..... عبدالرحمن بن صحار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبائل کو دھنسانے بغیر قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک آدمی سے کہا جائے گا: فلاں کی اولاد سے اتنے دھنس گئے فرماتے ہیں میں سمجھ گیا کہ عرب اپنے قبائل کی طرف منسوب کر کے اور عجم اپنے دیہاتوں شہروں کی طرف منسوب کر کے بلائے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۳۵..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (قیامت کے) قریب مختلف قسم کی معدنیات نکلیں گی انہیں سونے کا فرعون یا فرعون کا سونا کہا جائے گا لوگ اس کا رخ کریں گے وہ اس کان میں کام کر رہے ہوں گے اچانک انہیں سونا نظر آئے گا جو انہیں اچھا لگے گا پھر اس میں اور انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۷۳۶..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک گھر کو دوسرے گھر کے ساتھ اور گھر سمیت دوسرے گھر کو ضرور دھنسایا جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۳۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دھنساؤ بگڑاؤ اور زلزلہ ضرور آئے گا لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اس امت میں؟ فرمایا: ہاں! جب گانے والیاں رکھ لیں گے زنا کو حلال سمجھ لیں گے لوگ سود کھائیں اور حرم میں شکار کھیلنا حلال سمجھیں گے، مرد مردوں سے عورتیں عورتوں سے لطف اندوز ہونے لگیں۔ رواہ ابن النجار

۳۹۷۳۸..... ابن شوذب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب زمین میں کوئی ایماندار نہیں ہوگا اس وقت دابۃ الارض نکلے گا۔

نعیم بن حماد

۳۹۷۳۹..... (از مسند حذیفہ ابن الیس الغفاری) دابۃ کا زمانہ میں تین مرتبہ نکلنا ہوگا ایک مرتبہ یمن کے آخری حصے نکلے گا اس وقت اس کا ذکر دیہاتیوں میں عام ہو جائے گا شہروں یعنی مکہ میں نہیں پہنچے گا پھر کافی عرصہ گزرے گا تو دوسری مرتبہ مکہ کے قریب سے نکلے گا اس وقت اس کا ذکر دیہاتیوں میں اور مکہ میں پھیل جائے گا اس کے بعد پھر کافی عرصہ ایسے ہی گزرے گا ایک دفعہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم حرمت وعظمت والی مسجد میں یعنی مسجد حرام میں ہوں گے کہ وہ رکن ومقام ابراہیم کے درمیان باب یعنی مخزوم کی جانب مسجد سے باہر کی جانب چیخ کر اپنے سر سے مٹی جھاڑ رہا ہوگا تو لوگ اکٹھے اور تنہا اس سے بھاگیں گے ایمان والوں کی ایک جماعت اس کے لیے ٹھہر جائے گی اور وہ جان جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے وہ ان کے سامنے آ جائے گا ان کے چہرے روشن ہو جائیں گے یہاں تک کہ انہیں ستاروں کی طرح کر دے گا اس کے بعد وہ زمین میں نکل جائے گا نہ کوئی طلبگار اسے پا سکے گا اور نہ کوئی بھاگنے والا اسے قتل کر سکے گا یوں کہ ایک شخص نماز کے ذریعہ اس سے پناہ مانگ رہا ہوگا وہ اس کے پیچھے سے آ کر کہے گا ارے فلانے! ابھی تو نماز پڑھنے لگا ہے پھر اس کی طرف آ کر اسے نشان لگائے گا اور چلا جائے گا لوگ اپنے گھروں اور سفروں میں (معمول کے مطابق) شروع ہو جائیں گے مالی لین دین میں شریک ہونگے شہروں میں ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے یہاں تک کہ کافر مومن کی پہچان ہوگی مومن کافر سے کہے گا: کافر ہمارا حق ادا کر، اور کافر مومن سے کہا: مومن! میرا حق ادا کر۔

ابوداؤد طیالسی طبرانی فی الکبیر حاکم وتعقب بیھقی فی البعث وعبد بن حمدی فی تفیرہ عن ابی الطفیل عن حذیفۃ بن اسید الغفاری

۳۹۷۴۰..... عاصم بن حبیب بن صہبان سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا: کہ دابۃ الارض منہ سے کھائے گا اور دبر سے گوز مارے گا تو ایک شخص آپ سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں وہ دابہ آپ ہی ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے سخت سست کہا۔ عقیلی فی الضعفاء

زرد ہوا

۳۹۷۴۱ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے: قیامت کے سے پہلے غبار والی ہوا بھیجی جائے گی جو ہر مؤمن کی روح قبض کرلے گی۔ (لوگوں میں یہ عام ہوجائے گی) کہا جانے لگے گا فلاں کی روح مسجد سے قبض ہوئی فلاں بازار میں تھا اس کی روح قبض ہوئی۔ رواہ ابونعیم

بضمن علامات

۳۹۷۴۲ (از مسند بریدۃ بن الخصیب) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: سو سال کے آغاز ایک خوشبودار ٹھنڈا ہوا بھیجی جائے گی جس میں ہر مسلمان کی روح قبض کرلی جائے گی۔ رواہ ابونعیم

صور کی پھونک

۳۹۷۴۳ (از مسند ابن عباس) جب آیت ”پس جب صور میں پھونک ماری جائے نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں کیسے مزے سے رہوں جب کہ صور والے نے صور منہ کے ساتھ لگا کر اپنی پیشانی جھکائی حکم کا منتظر ہے کہ کب اسے حکم ملے اور وہ پھونک مارے تو نبی ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیسے کہا کریں؟ آپ نے فرمایا: کہا کرو اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اللہ پر ہی ہمارا بھروسا ہے۔

ابن ابی شیبۃ طبرانی فی الکبری ابن مردویہ وھو حسن

۳۹۷۴۴ ارقم بن ارقم سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے مزے کی زندگی گزاروں جب کہ صور والے نے صور منہ میں رکھ پیشانی جھکا کر کان لگا کر انتظار کر رہا ہے کہ کب حکم ہو اور وہ پھونک مارے جب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے سنا تو ان پر بڑا گراں گزرا عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: کہا کرو اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

الباوردی وقال کذافی کتابی فلان ادری منی او ممن حدثنی! وقال ابوب زید بن ارقم

بعث وحشر

۳۹۷۴۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کے روز لوگ کہا ہوں گے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ اور محبوب زمین شام میں اور وہ فلسطین اور سکندریہ کی بہترین زمین ہے وہاں قتل ہونے والوکو اللہ تعالیٰ دوسری زمین میں سے نہیں اٹھائے گا وہ اس میں قتل ہوئے اور اسی سے اٹھا کر جمع کیے جائیں گے اور وہیں سے جنت میں داخل ہوں گے۔

ابن عساکر وسندہ ضعیف

بعث کے بعد پیش آنے والے امور حساب

۳۹۷۴۶ (از مسند بریدۃ بن الخصیب الاسلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک سے رب العالمین پوچھے گا اس کے اور بندے کے درمیان نہ کوئی پردہ ہوگا اور نہ کوئی ترجمان۔ رواہ ابونعیم

۳۹۷۴۷ سلیمان بن عامر فرماتے ہیں: کہ ہم سے حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

قیامت کے روز سورج لوگوں کے اتنے نزدیک کردیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک سلائی کے برابر قریب پہنچ جائے گا: سلیمان بن عامر فرماتے ہیں اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں آپ نے میل سے مسافت والا میل مراد لیا یا سرمہ کی سلائی والا پھر لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینے میں مبتلا ہوں گے کوئی گھٹنوں تک کوئی کوکھ تک کسی کو پسینے کی مضبوط لگام پڑی ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

مسلم، ترمذی کتاب الجنة رقم ۲۸۶۴

۳۹۷۴۸..... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز بندے کو لایا جائے گا پھر رب تعالیٰ اس پر لوگوں کو درمیان پردہ ڈالا دے گا اس کی اچھائی دیکھ کر فرمائیں گے میں نے قبول کیا اور برائی دیکھ کر فرمائیں گے میں نے بخش دیا تو وہ شخص خیر وشر کے وقت سجدہ ریز ہوگا تو لوگ کہیں گے: اس بندے کے لئے بڑی خوشی ہے جس نے کبھی کوئی برائی نہیں کی۔

بیھقی فی البعث وقال: ھذا موقوف والا یقولہ الا توقیفا

۳۹۷۴۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا یارسول اللہ! قیامت کے روز مخلوق کا حساب کون لے گا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو وہ اعرابی کہنے لگا: رب کعبہ کی قسم (پھرتو) ہم کامیاب ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا: اعرابی وہ کیسے؟ تو اس نے کہا: بخشش کرنے والا جب قادر ہوتا ہے تو معاف کردیتا ہے۔ رواہ ابن النجار

شفاعت

۳۹۷۵۰..... (مسند الصدیق) ابوھنیدہ ابراء بن نوفل والان عدوی سے وہ حذیفہ سے آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک روز رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی تو بیٹھ گئے جب چاشت کا وقت ہوا آپ مسکرائے اور اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہے اور وہیں ظہر اور مغرب کی نمازیں پڑھیں ان میں کسی سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر چلے گئے لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ ان کی کیا حالت ہے کہ آج آپ نے ایسا کچھ کیا جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ چنانچہ انہوں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا: آج مجھے دنیا وآخرت کی ہونے والی ہر (اہم) چیز دکھادی گئی پہلے اور پچھلے ایک کھلی وادی میں جمع ہوں گے لوگ گھرائے ہونگے بالاخر آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے پسینہ انہیں لگام ڈالے ہوگا کہیں گے: اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو برگزیدہ کیا آپ ہمارے لئے اپنے رب سے شفاعت کریں وہ فرمائیں گے: جو حالت تمہاری ہے میرا بھی وہی حال ہے اپنے داد کے بعد اپنے باپ نوح کے پاس جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم نوح آل ابراہیم اور آل عمران کو جہاں والوں پر فضلیت بخشی۔ چنانچہ وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے: ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کریں اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا اور آپ کی دعا قبول کی اور زمین پر کوئی کافر بستا ہوا نہیں چھوڑا وہ فرمائیں گے: میں یہ کام نہیں کرسکتا ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خلیل بنایا ہے چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے حقیقت میں کلام کیا ہے موسیٰ علیہ السلام فرمائیں میں یہ کام نہیں کرسکتا تم لوگ عیسیٰ ابن مریم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ مادرزاد اندھے کو اور برص والے کو ٹھیک کر تے تھے اور مردوں کو زندہ کرتے تھے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں تم آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار کے پاس جاؤ کیونکہ قیامت کے روز سب سے پہلے ان کی قبر کھلے گی محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے رب سے تمہارے لیے سفارش کریں چنانچہ وہ جائیں گے پھر جبرائیل علیہ السلام اپنے رب کی پاس جا کر کہیں گے رب تعالیٰ فرمائیں گے: انہیں اجازت ہے اور جنت کی خوشخبری سناؤ پھر جبرائیل علیہ السلام انہیں لیکر جائیں گے تو پھر جمعہ کی مدت سجدہ ریزہ ہونگے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنا سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی چنانچہ آپ سر اٹھائیں گے جب اپنے رب کو دیکھیں گے تو پھر جمعہ کی مدت تک سجدہ ریز ہوجائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنا سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی تو آپ پھر سجدہ میں جانے لگیں گے تو

شامل کیا آپ نے فرمایا: تم میری شفاعت والوں سے ہو پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل پڑے اور لوگوں کے پاس پہنچ گئے تو وہ نبی علیہ السلام کی عدم موجودگی کی وجہ سے گھبرا گئے تو نبی ﷺ نے ان سے بھی یہی فرمایا کہ میرے پاس میرے رب کا فرشتہ آیا اور مجھے شفاعت اور میری امت کا نصف حصہ جنت میں جائے ان میں سے ایک کو اختیار کرنے کو کہا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا وہ عرض کرنے لگے: ہم آپ کو اللہ تعالیٰ اور صحبت ومصیبت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں اپنی شفاعت والوں میں سے کیوں نہیں بنایا جب وہ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تو میں گواہی دیتا ہوں کہ حاضرین میں سے میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کو شریک نہیں کرتے۔

البغوی ابن عساکر

۳۹۷۵۳......(مسند عبداللہ بن بسر النصری والد عبدالواحد) ابن عساکر فرماتے ہیں وہ صحابی ہیں اور انہیں روایت کی فضلیت بھی حاصل ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالواد اور عمرو بن روبہ روایت کرتے ہیں اوزاعی عبدالواحد بن عبداللہ بن بسر سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا: ایک دفعہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحن میں بیٹھے تھے کہ آپ اچانک کھلکھلاتے ہنس مکھ چہرے کے ساتھ باہر تشریف لائے ہم لوگ کھڑے ہو گئے ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ آپ کو خوش رکھے! آپ ہشاش بشاش طبیعت اور خندہ پیشانی سے کس قدر خوشی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرائیل آئے انہوں نے مجھے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت عطا کی ہے ہم نے عرض کیا: یا رسول! صرف بنی ہاشم کے لئے خاص طور پر؟ آپ نے فرمایا: نہیں ہم نے عرض کیا: قریش کے لئے عام طور پر؟ فرمایا: ہیں ہم نے عرض کیا: آپ کی امت کے لئے؟ فرمایا: میری امت میں سے گناہوں کی بوجھ سے لائے لوگوں کے لئے۔ طبرانی فی الکبیر ابن عساکر

۳۹۷۵۴......(از مسند ابن عباس) ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک نے اپنی دعا دنیا میں مانگ لی جبکہ میں نے اپنی شفاعت کے لیے ذخیرہ کر چھوڑی ہے تا کہ قیامت کے روز میری امت کے کام آئے، سنو! قیامت کے روز میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا یہ کوئی فخر نہیں قیامت کے روز پہلے پہل میری قبر کھلے گی یہ کوئی فخر نہیں دے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا جس تلے آدم سے لیکر دوسرے انبیاء ہوں گے یہ کوئی فخر نہیں اس دن لوگوں کی پریشانی بڑھ جائے گی وہ کہیں گے چلو آدم ابوالبشر کے پاس تا کہ وہ ہمارے لئے ہمارے رب سے سفارش کریں تا کہ ہمارے لئے فیصلہ کیا جائے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اپنی جنت میں ٹھہرایا فرشتوں کا سجدہ کروایا ہمارے رب سے سفارش کریں تا کہ فیصلہ فرمائے وہ فرمائیں گے: میں اسکا اہل نہیں مجھے اپنی لغزش کی وجہ سے جنت سے نکلنا پڑا آج مجھے اپنی ہی فکر ہے البتہ تم نوح کے پاس جاؤ جو سب سے پہلے نبی ہیں چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: ہمارے رب سے سفارش کریں کہ فیصلہ کر فرمائے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں میں نے بد دعا کر کے زمین والوں کو ڈبویا آج مجھے اپنی ہی فکر ہے البتہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل میں وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے ہمارے لئے سفارش کریں تا کہ فیصلہ کیا جائے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں میں نے اسلام میں تین توریے کیے (بظاہر جھوٹ بولے) ہیں آج مجھے اندیشہ ہے اللہ کی قسم انہوں نے صرف اللہ تعالیٰ کی دین کا ارادہ کیا ایک یہ کہ میں بیمار ہوں، دوم، بلکہ یہ بتوں کی توڑ پھوڑ کا کام ان کے بڑے نے کیا ہے اور تیرا ان کا سارہ کو یہ کہنا کہ نمرود سے کہا کہ وہ میرے بھائی ہیں البتہ تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ چن لیا ہے وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: ہمارے لیے ہمارے رب سے سفارش کریں کہ فیصلہ کیا جائے وہ کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں میں نے ایک شخص کو ناحق قتل کر دیا تھا آج مجھے اپنی پریشانی ہے البتہ تم عیسیٰ روح اللہ اور اس کے کلمہ کے پاس جاؤ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے ہمارے لیے ہمارے رب سے سفارش کریں کہ فیصلہ کیا جائے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے سوا معبود بنایا گیا دیکھو اگر کوئی سامان کسی تھیلے میں پڑا جس پر مہر لگی تو مہر توڑے بغیر تھیلے کی چیز حاصل کی جا سکتی ہے؟ وہ کہیں گے میں آپ فرمائیں گے: آج محمد ﷺ بھی حاضر ہیں ان کی اگلی پچھلی (اگر بالفرض میں بھی) سب خطائیں بخش دی گئی ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے کہیں گے ہمارے لیے ہمارے رب سے سفارش کریں تا کہ فیصلہ کیا جائے میں کہوں گا ہاں میں ہی اس کا اہل ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جس سے راضی ہو اور جس کے لیے اجازت دے پھر جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: احمد اور ان کی امت کہاں ہے؟ میں اٹھوں گا اور

میری امت میرے پیچھے ہوگی وضوو پاکیزگی سے ان کی پیشانیاں اور ایڑیاں چمک رہی ہونگی ہمیں پہلے اور پیچھے ہونگے سے پہلے ہمارا حساب ہوگا امتیں ہمارے لیے راستہ کشادہ کردیں گی امتیں کہیں گی لگتا ہے یہ سب امت انبیاء ہیں میں جنت کے دروازے پر جا کر دستک دوں گا کہا جائے گا کون؟ میں کہوں گا: احمد تو میرے لیے دروازہ کھل جائے گا میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا وہ کرسی پر ہوں گے (جیسا ان کی شان کے مناسب ہے) میں سجدہ ریز ہوکر اپنے رب کی ایسی ایسی تعریفیں کروں گا جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی ہونگی اور نہ کوئی میرے بعد کرے گا مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ کہو تمہاری سنی جائے گی مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پھر کہا جائے گا: جاؤ جس کی دل میں اتنی اتنی بھی خیر (ایمان) ہے اسے جہنم سے نکال کو میں جاؤں گا اور انہیں نکال لاؤں گا پھر اپنے رب کے پاس آ کر سجدہ ریزہ ہوں گا کہا جائے گا: سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے غی شفاعت کرو قبول کی جائے گی مانگو عطا کیا جائے غا پھر میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی تو میں انہیں جہنم سے نکال لوں گا۔ابو داؤد طیالسی مسند احمد

۳۹۷۵۵......ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے بارے لوگوں کے لیے بہترین آدمی ہوں تو مزینہ کے شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! جب آپ ان کے برے لوگوں کے لئے ہیں تو نیکوں کے لیے کیسے ہیں! فرمایا: میری امت کے نیک لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں چلے جائیں گے اور میری امت کے برے لوگ میری شفاعت کا انتظار کریں گے سنو! وہ قیامت کے روز میری تمام امت کے لئے جائز ہوگی صرف وہ شخص محروم ہوگا جو میرے صحابہ کی شان گھٹاتا ہوگا۔الشیرازی فی الالقاب وابن البخار

۳۹۷۵۶......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! مقام محمود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر نزول فرمائے گا تو ایسے چرچرائے گا جیسے کسی کرسی پر نیا شخص بیٹھے تو وہ تنگی کی وجہ سے چرچرائے۔

رواہ الدیلمی

۳۹۷۵۷......عبدالرحمٰن بن ابی عقیل سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ثقیف کے وفد میں گیا تو ہم نے دروازے پر سواریاں بٹھائیں تو داخل ہونے سے پہلے آپ ہمیں سب سے برے لگتے تھے جب آپ کے پاس آئے تو آپ ہمیں سب سے اچھے لگنے لگے ہم میں سے ایک شخص بولا: یارسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے سلیمان علیہ السلام جیسی بادشاہت کیوں نہیں مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: شاید (تمہیں پتہ نہیں) تمہارے رسول کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت سے افضل چیز ہے اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اسے ایک دعا عطا فرمائی کچھ نے وہ مانگ لی ایک روایت میں ہے کچھ نے اس سے دنیا حاصل کرلی تو وہ اسے مل گئی کسی نے اپنی قوم کے بارے میں بددعا کی طور مانگ لی کیونکہ انہوں نے نبی کی نافرمانی کی لہٰذا وہ اس کی وجہ سے ہلاک کردیئے گئے مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسی دعا عطا کی ہے جس کو میں نے للہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپا رکھا ہے۔

البغوی وقالع لا اعلم روی ابن ابی عقیل غیر هذا الحدیث وهو غریب لم یحدیث یه لا من معذاالوجه وابن منده، ابن عساکر

۳۹۷۵۸......(مسند علی) حرب بن شریح سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین سے کہا: میں آپ پر فدا ہوں یہ شفاعت جس کا عراق میں چرچا ہے یہ برحق ہے؟ فرمانے لگے: کونسی شفاعت؟ میں نے کہا: حضرت محمد ﷺ کی شفاعت، فرمایا: اللہ کی قسم، برحق ہے ہاں اللہ کی قسم مجھ سے میری چچا محمد بن علی ابن الحنفیۃ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھے پکار کر کہے گا: محمد! کیا راضی ہوگئے ہو میں عرض کروں گا: جی ہاں میں راضی ہوگیا ہوں پھر میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: عراق والو للہ تم کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا میری رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو مخشف دیتا ہے وہ بخشنے والا اور مہربان ہے؟ میں نے کہا: ہم ہی کہتے ہیں فرمایا: لیکن ہم اہل بیت کہتے ہیں سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے عنقریب تجھے تیرا رب وہ کچھ عطا کرے کہ تو راضی ہوجائے گا'' اور وہ شفاعت ہے۔ابن مردویہ

۳۹۷۵۹......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے!

قیامت دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا اس پر کوئی فخر نہیں، میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا جس تلے آدم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء ہوں گے اس پر کوئی فخر نہیں اس دن اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو پکار کر فرمائیں گے: آدم! وہ عرض کریں گے میرے رب میں حاضر ہوں اور میری سعادت ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی اولاد سے جہنم والے نکال لو! وہ عرض کریں گے: میرے رب! جہنم والے کتنے ہیں؟ اللہ فرمائے گا: ہر نو ہزار میں سے ننانوے تو وہ اتنی مقدار میں نکال لیں گے جن کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے وہ آدم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: آدم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عزت بخشی کہ اپنے ہاتھ سے پیدا کیا روح پھونکی اپنی جنت میں ٹھہرایا فرشتوں کا سجدہ کرایا سو اپنی اولاد کے لئے سفارش کریں کہ آج آگ میں نہ جلیں، آدم علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرا بس نہیں البتہ میں تمہاری رہنمائی کر دیتا ہوں نوح کے پاس جاؤ، وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے کہیں گے نوح! آدم کی اولاد کی لئے سفارش کرو! وہ فرمائیں گے آج میرا اختیار نہیں لیکن ایسے بندے کی پاس جاؤ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور رسالت کے لیے چن لیا جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں پروان چڑھا لوگوں کا محبوب بنایا گیا یعنی موسیٰ: میں تمہارے ساتھ ہوں وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: موسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے کلام اور رسالت کے لئے چنے ہوئے بندے ہیں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آپ نے پرورش پائی اس نے آپ کو لوگوں کا محبوب بنا دیا آدم کی اولاد کے شفاعت کریں کہ آج آگ میں نہ جلیں وہ فرمائیں گے: یہ میرے بس کا کام نہیں تم لوگ روح اللہ اور س کے کلمہ عیسیٰ کے پاس جاؤ! وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے کہیں گے: عیسیٰ! آپ اللہ کی۔ (پیدا کردہ) روح اور اس کا کلمہ رکن مظہر) ہیں آدم علیہ السلام کی اولاد کے سے سفارش کریں کہ آج وہ آگ میں نہ جلائے جائیں وہ فرمائیں گے یہ میرے بس کا کام نہیں البتہ میں تمہاری رہنمائی کر دیتا ہوں تم ایسے بندے کے پاس جاؤ جیسے اللہ تعالیٰ نے جہانوں کی لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے وہ احمد میں بھی میں تمہارے ساتھ ہوں چنانچہ وہ احمد ﷺ کے پاس آ کر کہیں گے: احمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہانوں کی لیے رحمت بنایا آدم کی اولاد کے لیے سفارش کریں کہ آج آگ میں نہ جلیں میں کہوں گا ٹھیک ہے میں ہی اس کا اہل ہوں۔

پھر میں آ کر جنتی دروازے کے حلقہ کو پکڑوں گا کہا جائے گا: یہ کون ہے؟ میں کہوں گا میں احمد ہوں پھر میرے لیے دروازہ کھل جائے گا جب جبار تعالیٰ جس کے سوا کوئی عبادت و پکار کے لائق نہیں کو دیکھوں گا تو میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء مجھے الہام ہوگی جو مخلوق میں سے کسی کو الہام نہیں ہوئی اس کی بعد کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا: میرے رب! اولاد آدم کو آج جہنم میں نہ جلا ہے! رب تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ! جس کے دل میں تمہیں قیراط بھر بھی ایمان معلوم ہو اسے نکال لو وہ پھر میرے پاس آ کر کہیں گے: اولاد آدم کو آج آگ میں نہ جلایا جائے میں آ کر جنتی دروازے کے حلقہ کو پکڑوں گا کہا جائے گا: کون؟ میں کہوں گا: احمد دروازہ میرے لئے کھل جائے گا جب میں جبار تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گروں گا جیسا میں نے پہلے سجدہ کیا ہوگا اسی طرح کا سجدہ کروں گا تو جیسے پہلی مرتبہ رب کی حمد و ثناء الہام ہوئی اب بھی ایسی ہی ہوگی پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ ! سوال کرو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا: میرے رب! اولاد آدم کو آج جہنم میں نہ جلایا جا ئے رب تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کی دل میں دینار بھر بھی ایمان معلوم ہوا سے نکال لاؤ اس کے بعد میں پھر آ کر ویسا ہی کروں گا جیسا پہلی مرتبہ کیا ہوگا جبار تعالیٰ کو دیکھ کر میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا جیسا میں نے پہلی مرتبہ سجدہ کیا ہوگا اس کے بعد اسی طرح کی حمد و ثناء کا الہام ہوگا پھر کہا جائے گا : اپنا سر اٹھاؤ مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا: میرے رب! الوداع آدم کو آج آگ میں نہ جلایا جائے رب تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان معلوم ہوا سے نکال لو تو وہ لوگ نکال لیں گے جن کی تعداد صرف اللہ ہی جانتا ہے اکثر باقی رہ جائیں گے۔

پھر آدم علیہ السلام کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو وہ دس کروڑ کی شفاعت کریں گے پھر فرشتوں اور نبیوں کو اجازت ہوگی وہ شفاعت کریں گے پھر مومنوں کو اجازت ملے گی وہ شفاعت کریں گے اس روز ایک مومن ابیعہ ومضر سے زیادہ لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

حوض

۳۹۷۶۰.....عمرو بن مرہ سے وہ مرہ سے وہ کسی صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ایک دفعہ ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر فرمانے لگے: میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں تمہیں دیکھوں گا اور تمہاری وجہ سے امتوں پر کثرت سے خوش ہوں گا دیکھنا میرا بھرم رکھنا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۶۱.....ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے۔ (اپنے حجرہ میں بیٹھے) سنا: میں کوثر پر تمہارا پیشرو ہوں وہاں تمہارا جم غفیر جارہا ہوگا کہ اچانک انہیں روک دیا جائے میں پکار کر کہوں گا: آنے دو! ایک اعلان کرنے والا کہے گا: انہوں نے آپ کے بعد۔ (دین) تبدیل کردیا تھا میں کہوں گا دور ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۶۲.....(مسند اسامہ) رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس ایک دن آئے تو انہیں گھر میں پایا ان کی بیوی سے پوچھا وہ بنی نجار کی تھیں کہنے لگیں میرا باپ آپ پر قربان ہو وہ ابھی آپ کی جانب اور فاطمہ کی جانب نکلے ہیں بنی نجار کی کسی گلی میں آپ کو نظر نہ آئے ہوں گے یارسول اللہ! آپ اندر نہیں آئیں گے؟ آپ ﷺ اندر داخل ہوئے انہوں آنے کا حلوہ پیش کیا اپ نے کچھ تناول فرمایا، وہ کہنے لگیں: یارسول! بہت اچھا ہوا اپ تشریف لائے میں خود آکر آپ کو مبارک باد پیش کرنے آنے والی تھی مجھے ابو عمارہ۔ (حمزہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) نے بتایا کہ آپ کو جنت کی کوثر نامی نہر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس کا صحن یاقوت مرجان زبرجد اور موتیوں کا ہے وہ کہنے لگیں: میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھ سے اس کی کیفیت بیان کریں جو میں آپ سے سنوں آپ نے فرمایا: اس کی کشادگی ایلہ سے صنعاء تک ہے اس پر رکھے گئے برتن تعداد میں ستاروں جتنے میں وہاں آنے والے سب سے زیادہ مجھے بنت فہد تیری قوم عزیز ہے یعنی انصار۔

طبرانی فی الکبیر حاکم قال الحافظ ابن حجر فی الا طرفاف فیہ حرام بن عثمان ضعیف جدا

۳۹۷۶۳.....(مسند انس) ابن شہاب سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حوض کوثر کے بارے فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسی نہر ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں رہنے والے پرندوں کی گردنیں اونٹوں کی طرح ہیں تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ تو بڑے لذیذ ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا کھانا ان سے بڑھ کر لذیذ ہے۔ بیہقی فی البعث

۳۹۷۶۴.....ابان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اجب مجھے آسمان کی معراج ہوئی تو ساتویں آسمان پر میں نے ایک نہر دیکھی جو بڑے موجدار تھی لوگوں کو اس سے ہٹایا جارہا تھا اس کی کناروں پر خول دار موتیوں کے خیمے ہیں میں نے کہا: جبرائیل یہ کیا ہے انہوں نے کہا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے میں نے اس کا پانی چکھا تو وہ شہد سے بڑھ کر شیریں اور دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر میں نے اس کی مٹی میں ہاتھ میں مارا تو وہ خوشبودار مشک تھی اس کی کنکریوں کو ہاتھ لگایا تو وہ موتی تھے۔ رواہ ابن النجار

۳۹۷۶۵.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ نے فرمایا مجھے کوثر عطا کیا گیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوثر کیا ہے؟ فرمایا: جنت کی ایک نہر ہے جس کی چوڑائی لمبائی مشرق ومغرب کا درمیانی فاصلہ ہے اس سے جو سیراب ہوگیا وہ پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس سے وضو کرے گا اس پر کبھی میل کچیل نہیں چڑھے گا اور جس نے میرے ذمہ کو توڑا یا میرے اہل بیت کو قتل کیا وہ اس سے نہیں پیئے گا۔ رواہ ابو نعیم

صراط

۳۹۷۶۶.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر پردہ ڈالنے کے

لئے انہیں اُن کی ماؤں کی طرف منسوب کر کے بلائے گا صراط کے پاس اللہ تعالیٰ ہر مومن مرد اور عورت اور ہر منافق کو ایک نور عطا کرے گا جب پل صراط پر سب درمیان میں پہنچ جائے گے اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور عورتوں کا نور چھین لے گا منافق کہیں گے: ٹھہرو ہم تمہارے نور سے کچھ حاصل کرلیں مومن کہیں گے: ہمارے رب ہمارا نور پورا کردے اس وقت کوئی کسی کو یاد نہیں آئے گا۔ طبرانی فی الکبیر

۳۹۷۶۷..... کندہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا درمیان میں پردہ تھا میں نے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہوں کہ ایک گھڑی ایسی آئے گی جس میں وہ کسی کے لیے بھی شفاعت نہیں کرسکیں گے؟ فرمایا: میں نے آپ سے پوچھا اس وقت ہم ایک سفر میں تھے آپ نے فرمایا: ہاں جس وقت صراط رکھا جائے گا جب کچھ چہرے سفید اور کچھ چہرے کالے ہونگے اور پل کے وقت جب اسے گرم کر کے تیز کیا جائے گا تلوار کی دھار کی طرح تیز اور انگارے کی طرح گرم کیا جائے گا مومن تو گزر جائے گا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا رہا منافق تو جونہی چل کر وہ درمیان میں پہنچے گا اس کی قدم جلادے گا تو وہ اپنے ہاتھوں سے قدموں کو پکڑ لے گا تم نے دیکھا ہوگا جب کوئی شخص پیدل ننگے پاؤں چل رہا اور اسے کوئی کانٹا چبھ جائے تو وہ کانٹا نکالنے کی کوشش کرتا ہے ایسے ہی تو زبانیہ فرشتے اس کی پیشانی پر گرز ماریں گے جس سے وہ جہنم میں گر پڑے گا اور پچاس سال تک نیچے جاتا رہے گا میں نے عرض کیا: کیا وہ بوجھل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ پانچ حاملہ اونٹنیوں جتنا بھاری ہوگا پس اس دن مجرم اپنی پیشانیوں سے پہچان لیے جائیں گے اور پیشانیوں اور قدموں سے پکڑے جائیں گے۔

رواہ عبدالرزاق

ترازو

۳۹۷۶۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کے سامنے تین عذر پیش کرے گا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آدم اگر میں جھٹلانے والوں پر لعنت نہ کی ہوتی اور جھوٹ وعدہ خلافی سے بغض نہ رکھا ہوتا اور اس پر وعید نہ سنائی ہوتی تو آج میں تیری ساری اولاد پر رحم کرتا باوجود میں نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ لیکن میری طرف سے حق بات ثابت ہوچکی کہ جس نے میرے رسولوں کو جھٹلایا میری نافرمانی کی تو میں ان سب سے جہنم بھردوں گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آدم! میں تیری اولاد میں سے جسے جہنم میں داخل کروں اور جسے جہنم کا عذاب دوں گا تو اپنے سابقہ علم کی وجہ سے اگر میں نے اسے دنیا میں لوٹایا تو پہلے سے زیادہ برے کام کرے گا نہ باز آئے گا اور نہ توبہ کرے گا۔

اور فرمائے گا: اے آدم! آج میں نے تمہیں اپنے اور تیری اولاد کے درمیان فیصل بنادیا ہے ترازو کے پاس کھڑے رہو دیکھو ان کے کون سے اعمال تمہارے سامنے آتے ہیں تو جس کی بھلائی برائی سے ذرہ برابر بھی بڑھ جائے اس کے لئے جنت ہے تمہیں خود ہی معلوم ہوجائے گا کہ میں نے جہنم میں صرف مشرک ہی کو داخل کیا ہے۔ الحکیم

جنت

۳۹۷۶۹..... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: ایک دن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا: جنت عدن میں ایک محل ہے جس کے پانچسو دروازے ہیں ہر دروازے پر پانچ ہزار حورعین ہیں اس میں صرف نبی ہی داخل ہوگا پھر نبی ﷺ کی قبر کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا: اے قبر والے آپ کے لئے خوشخبری ہو۔ یا صدیق پھر حضرت ابوبکر کی قبر کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ابوبکر تمہیں مبارک ہو۔ یا شہید پھر دیتے بارے فرمانے لگے: عمر تجھے شہادت کہاں نصیب ہوتی ہے اس کی بعد فرمایا: جس ذات نے مجھے مکہ سے مدینہ کی ہجرت کے لئے نکالا وہ اس پر قادر ہے کہ شہادت کو میری طرف کھینچ لائے۔ طبرانی فی الاوسط ابن عساکر

۳۹۷۷۰..... مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر نے منبر پر جنات عدن والی آیت پڑھی پھر فرمایا: لوگو! جانتے ہو جنات عدن کیا ہیں؟ جنت کا

ایک محل جس کے دس ہزار دروازے ہیں ہر دروازے پر پچیس ہزار حورعین ہیں جس میں صرف نبی صدیق اور شہید داخل ہوگا۔

ابن ابی شیبہ و ابن منذر و ابن ابی حاتم

۳۹۷۷۱ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب جنت عدن پیدا فرمائی تو اس میں ایسی نعمتیں پیدا کیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان سنا اور نہ کسی کے دل میں ان کا خیال آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: بولو! تو اس نے کہا: ایمان والے کامیاب ہو چکے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۷۲ ...ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس کی نہریں مشک کے پہاڑ سے پھوٹتی ہیں۔ بیہقی فی البعث وصححہ

۳۹۷۷۳ ...(مسند علی) اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت عدن ایک ٹہنی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے پھر فرمایا: ہو جا سو وہ ہوگئی۔ ابن مردویہ

۳۹۷۷۴ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بارے روایت ہے اور ان لوگوں کو جنت کی طرف ٹولیوں کی شکل میں لے جایا جائے گا جو اپنے رب سے ڈرے'' جب وہ اس کے پاس آئیں گے تو جنت کے دروازے پر ایک درخت دیکھیں گے جس کی جڑ سے دو چشمے بہہ رہے ہوں گے وہ ایک طرف ایسے بڑھیں گے گویا انہیں اس کا حکم ہوگا جہاں وہ غسل کریں گے اور ایک روایت میں ہے اس سے وضو کریں گے پھر کبھی ان کے سر پراگندہ نہیں ہونگے نہ ان کی جلدیں خراب ہونگی گویا انہیں تیل مل گیا ہے اور ان پر نعمتوں کی تروتازگی جاری ہوگی۔

پھر وہ دوسرے چشمہ کا رخ کریں گے جس سے پئیں گے تو ان کے پیٹ پاک ہو جائیں گے ان کے پیٹ صحیح کوئی گندگی فضول چیز اور برائی ہوئی نکل جائے گی جنتی دروازوں پر فرشتے ان سے مل کر کہیں گے تم پر سلام ہو تم اچھے ہوئے اب ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ'' اور ان سے لڑکے ملیں گے جو چھپائے موتیوں اور بکھرے مونگوں کی طرح ہونگے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی لئے تیار کردہ نعمتوں کے بارے میں بتائیں گے وہ ان کے اردگرد ایسے پھریں گے جیسے دنیا والے بچے دوست کے اردگرد پھرتے ہیں کہتے ہونگے خوشخبری ہو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ تیار کر رکھا ہے تیری لیے یہ کچھ تیار کر رکھا ہے پھر ان میں سے ایک لڑکا اس کی کسی بیوی کے پاس جا کر کہے گا: فلاں آ چکا ہے دنیا میں جس نام سے اسے پکارا جاتا ہوگا وہی نام لے گا وہ اتنی خوش ہوگی یہاں تک کہ چوکھٹ پر کھڑے ہو کر اس سے کہے گی تو نے اسے دیکھا ہے چنانچہ وہ آئے گا اور اس عمارت کی بنیاد موتیوں کی چٹان پر جو سبز زرد اور سرخ غرض ہر رنگ پر مشتمل ہوگی دیکھے گا پھر وہ بیٹھ جائے گا کیا دیکھتا ہے نفیس مسندیں بچھی ہوئی اور گاؤ تکیے قطار میں لگے ہوئے اور جام ترتیب سے رکھے ہوئے پھر عمارت کی چھت کی طرف سر اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے لیے مسخر نہ کیا ہوتا تو اس کی نظر چلی جاتی کیونکہ وہ بجلی کی طرح ہوگی پھر وہ اپنے صوفیوں میں سے ایک صوفہ پر ٹیک لگا کر کہے گا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے اس کے لئے ہماری رہنمائی کی۔ الآیۃ۔ ابن المبارک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ عبد بن حمید وابن راھو یہ وابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ وابن ابی حاتم وابن جریر ابو یعلی والبغوی فی الجعدیات وابو نعیم فی صفۃ النۃ وابن مردویہ بیہقی فی البعث ضیاء قال الحافظ ابن حجر فی المطالب العالیہ: ھذا حدیث صحیح وحکمہ حکم المرفوع اذالا مجال للرائی فی مثل ھذہ الامور

اہل جنت

۳۹۷۷۵ ...حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے: اے محمد! کیا جنت میں میوے ہونگے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس میں میوے کھجور اور انار ہونگے وہ کہنے لگے: انہیں تم لوگ ایسے کھاؤ گے جیسے دنیا میں کھاتے ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں بلکہ اس سے بڑھ کر کہنے لگے: پھر قضائے حاجت کرو گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ لوگوں کو پسینہ آکر خشک ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ پیٹ کی گندگی کو ختم کر دے گا۔ الحارث وعبد بن حمید وابن مردویہ ومسندہ ضعیف

۳۹۷۷۶ ... بریدۃ بن الخصیب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہونگے؟ آپ نے

فرمایا: اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کیا تو سرخ یاقوت کے گھوڑے جہاں چاہو گے اور جب چاہو گے وہ لیکر تمہیں اڑ جائے گا اتنے میں دوسرا شخص آ کر کہنے لگا: یارسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ تو آپ نے اس سے ایسا نہیں فرمایا: جیسا اس سے پہلے شخص سے فرمایا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تمہارے لئے من کی چاہت اور آنکھوں کی لذت کا سامان ہوگا۔ابو نعیم، ابن عساکر

۳۹۷۷۷..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا جنتی صحبت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: کثرت سے لیکن نہ مرد کی منی ہوگی اور نہ عورت کی۔ابویعلی، ابن عساکر

۳۹۷۷۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی اپنی مجلس میں ہوں گے کہ ان کے سامنے جنتی نور سے بڑھ کر ایک نور نمودار ہوگا وہ اپنے سر اٹھائیں تو رب تعالیٰ انہیں دیکھ رہا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مجھ سے مانگو! وہ عرض کریں گے: ہم آپ کی ہم سے رضامندی کا سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضا یہ ہے کہ میں نے تمہیں اپنے گھر اتارا اور تمہیں عزت بخشی اور یہ اس کے اوقات ہیں سو مانگو وہ عرض کریں گے: ہم آپ کی زیارت کا سوال کرتے ہیں تو انہیں نور کی سواریاں دی جائیں گی جو تا حدنگاہ اپنا قدم رکھتی ہوں گی فرشتے ان کی لگاموں سے انہیں چلا رہے ہونگے تو وہ انہیں دارالسرور تک پہنچادیں گے وہاں وہ رحمن کے نور سے رنگیں گے اور اس کی بات سنیں گے میرے محبوبوں اور میری فرمانبرداری کرنے والوں کو خوش آمدید تحفے لیکر اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''غفور رحیم کی طرف سے مہمانی''۔ابن النجار وفیه سلیمان بن ابی کریمه قال ابن عدی: عامة احادیثه مناکر

۳۹۷۷۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے کسی نے پوچھا: کیا جنتی اپنی بیویوں کو ہاتھ لگائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں ایسے آلہ کے ساتھ جو نہ تھکے گا اور ایسی شہوت کے ساتھ جو ختم نہیں ہوگی۔رواہ ابن عساکر

۳۹۷۸۰..... حسناء بنت معاویہ سے روایت ہے فرمایا: مجھ سے حضرت عمر نے فرمایا: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جنت میں کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: نبی جنت میں شہد جنت میں بچہ جنت میں اور زندہ درگور لڑکی جنت میں جائے گی۔رواہ ابونعیم

۳۹۷۸۱..... (مسند علی) ابوفروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان الرھاوی، ابواسمٰعیل بن زیاد، جریر بن سعدی، ضحاک بن مزاحم نزال بن سبرۃ ان کے سلسلہ سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس دن ہمیں متقین کو رحمن کی طرف وفد کی صورت میں جمع کریں گے کیا سب سوار ہونگے آپ نے فرمایا: علی! اس ذات کی قسم! جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب وہ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے سامنے ایسی اونٹنیاں ہونگی جن پر سونے کے کجاوے ہوں گے ان کی جوتوں کا تسمہ چمکتا نور ہوگا پھر وہ ان پر بیٹھ کر چلتے چلتے جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے وہاں یاقوت کا حلقہ سونے کے تختے پر ہوگا اور جنتی دروازے کے پاس ایک درخت ہوگا جس کی جڑ سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے ایک چشمہ سے لوگ پئیں گے جب اس کا پانی سینے تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ ان کے سینوں سے خیانت حسد اور سرکشی کو نکال دے گا یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے''ہم ان کے سینوں سے کدورت دور کردیں گے آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تخت نشیں ہوں گے'' جب وہ پانی پیٹ تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی گندگی اور میل کچیل سے پاک صاف کردے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور انہیں ان کا رب پاکیزہ مشروب پلائے گا پھر دوسرے چشمہ سے غسل کریں تو ان پر جنت کی تازگی رواں ہوجائے گی پھر کبھی ان کے بدن میل کچیلے نہیں ہونگے اور نہ کبھی ان کے رنگ تبدیل ہونگے پھر وہ حلقہ (زنجیر) کو تختے پر ماریں گے تو اس کی ایک آواز سنائی دے گی اور ہر حور کو پتہ چل جائے گا کہ اس کا خاوند آ چکا ہے تو اہ پنے نگران کو بھیجے گی پس اگر وہ اپنی پہنچان نہ کرواتا تو نور، چمک اور حسن کی وجہ سے اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجاتا وہ کہے گا: اللہ کے ولی! میں تو تمہارا وہ نگران ہوں جسے تمہارے گھر پر مقرر کیا گیا ہے وہ چلے گا اور یہ اس کے پیچھے ہوگا یہاں تک کہ اسے چاندی کے محل تک پہنچادے گا جس کی چھت سونے کی ہوگی جس کا اندرون بیرون سے اور بیرون اندرون سے نظر آئے گا وہ کہے گا: یہ کس کا محل ہے؟ فرشتہ کہے گا: یہ تیرے لئے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر خوشی سے کوئی مرتا تو یہ شخص مرجاتا پھر وہ اس میں داخل ہونا چاہے گا تو وہ فرشتہ اسے کہے گا آگے چلو پھر وہ اس کے ساتھ چلتا رہے گا درمیان میں اس کے محلات خیمے نہریں آئیں گی بالآخر یاقوت کا بنا ایک کمرہ آئے گا جس کی بنیاد سے لیکر بلندی تک ایک لاکھ گز ہوگی جو موتیوں اور یاقوت کے پہاڑ پر بنا ہوگا انہیں سے سفید سرخ سبز اور زرد ہوگا ان میں سے کوئی بھی دوسرے سے ملتا جلتا

نہیں ہوگا کمرے میں ایک تخت ہوگا جس کی چوڑائی ایک فرسخ (تین میل) ایک میل کی لمبائی میں ہوگی اس پر پڑے بچھونے بستر ستر کمروں کی مقدار اوپر نیچے دھرے ہوں گے بستر اور قسم کا اور تخت اور قسم کا ہوگا ولی اللہ کے سر پر تاج ہوگا اس تاج کے ستر رکن ہوں گے ہر رکن میں ایک چمکتا موتی ہوگا جو تھکن کے لئے تین دن کی مسافت سے چمکے گا اس کا چہرہ چودہویں کے چاند کی طرح ہوگا اس کے گلے میں طوف (ہار، لاکٹ) اور دو حمیل ہوں گے جس کا چمکتا نور ہوگا اور اس کے ہاتھ میں تین کنگن ہونگے ایک سونے کا ایک چاندی کا اور ایک موتیوں کا اور یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے انہیں سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے' اور اس کے بدن پر ریشم کے ستر مختلف رنگوں کے جوڑے ہوں گے جو گل لالہ کی باریکی پر بنے ہونگے یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اس میں ان کا لباس ریشمی ہوگا'' تخت اللہ تعالیٰ کے ولی کے شوق اور فرحت میں ہلے گا پھر وہ اس کے لئے ٹھہر جائے گا یہاں تک کہ وہ اس پر بیٹھ جائے گا وہ اس کی بنیاد کو کنکھیوں سے دیکھا کرے گا کہ مبادا یہ نور اس کی آنکھوں کو چندھیا دے وہ اسی کیفیت میں ہوگا کہ اچانک حورعین اس کے سامنے ستر لونڈیوں اور ستر لڑکوں کے ساتھ آ کھڑی ہوگی اس پر ستر جوڑے ہونگے جن سے جلد اور ہڈی کے درمیان سے اس کی پنڈلی کا گودا دکھائی دے گا جیسے سفید (گلاس) جام میں سرخ مشروب نظر آتا ہے یا جیسے صاف شفاعت موتیوں میں لڑی دکھائی دیتی ہے وہ جب اسے دیکھے گا تو اس سے پہلے ہر دیکھی ہوئی چیز بھول جائے گا۔

جب وہ اس کے سینے کی طرف ہاتھ بڑائے گا تو اس کے جگر میں لکھی بات پڑھ لے گا لکھا ہوگا: میں تیری محبوبہ ہوں اور تو میرا محبوب ہے میرا تو ہی ہے یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے گویا وہ حوریں یاقوت اور مرجان ہیں موتی کی سفیدی کے مشابہ ہوگی، وہ ستر سال تک اس سے لطف اندوز ہوگا نہ اس کی شہوت ختم ہوگی اور نہ اس کی وہ (جنتی) اسی حال میں ہوں گے کہ فرشتے آجائیں گے اور دونوں کمروں کے ستر یا ستر ہزار دروازے ہونگے ہر دروازے پر ایک دربان ہوگا فرشتے کہیں گے ولی اللہ کے پاس جانے کی جازت دو وہ کہیں گے: ہمارے لئے یہ مشکل ہی کہ ہم تمہارے لیئے اجازت طلب کریں وہ اپنی بیویوں کے ساتھ ہے فرشتے کہیں گے: دروازے پر فرشتے تم سے اجازت مانگتے ہیں وہ کہے گا: انہیں اندر آنے کی اجازت دو! پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اور فرشتے ہر دروازے سے داخل ہوکر انہیں سلام کریں گے کہ یہ بدلہ تمہارے صبر کرنے کا ہے پس کیا ہی اچھا انجام کا گھر ہے فرماتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: جب تو دیکھے گا تو وہاں نعمتیں اور بڑی بادشاہت دیکھے گا'' فرشتے بے اجازت ان کے پاس نہیں آئیں گے نہریں ان کے گھروں کے نیچے بہتی ہونگی اور پھل جھکے ہونگے چاہے گا تو منہ سے توڑے گا اور چاہے گا تو ٹیک لگائے توڑ لے گا چاہے گا تو بیٹھ کر اور چاہے گا تو کھڑے ہوکر توڑے گا' اور نہ خراب ہونے والے پانی نہریں ہونگی (یعنی) اس میں کدورت نہیں ہوگی۔ آسن وہ پانی ہے جو خراب ہوجاتا ہو جیسے دنیا کا پانی خراب ہوجاتا ہے اور دودھ کی نہریں ہوں گی جو گوبر خون اور جانوروں کے تھنوں سے نہیں نکلا ہوگا اور شراب کی نہریں جنہیں لوگ پاؤں سے نہیں روندیں گے پینے والوں کے لذیذ ان کے سر دکھنے پائیں اور نہ عقلوں میں فتور آئے اور صاف شہد کی نہریں شہد کے موم سے جو مکھیوں کی پیٹ سے نہیں نکلا ہوگا وہ اسی حال میں ہوگا کہ کبھی اپنی بیویوں سے عیس و مسرت حاصل کرے گا کبھی اسے اس کی غزا دی جائے گی کبھی اسے مشروب پیش کیا جائے گا کبھی فرشتے اس سے اندر آنے کی اجازت طلب کریں گے کبھی وہ اپنے رب کا دیدار کرے گا اور رب تعالیٰ اس سے گفتگو کرے گا اور کبھی اللہ کی خاطر بھائیوں کی زیارت کرے گا اسی اثناء میں اسے ایک نور ڈھانپ لے گا تو کوئی کہے گا: یہ کس نور نے جنتیوں کو ڈھانپ لیا؟ فرشتے کہیں گے: یہ حور نے تمہارے اشتیاق و خوشی میں اپنے خیمہ سے دیکھا ہے جس نور نے تمہیں ڈھانپ لیا ہے یہ اس کے دانتوں کا نور ہے۔ ابن مردویہ ویزید بن سنان والثلاثه فوقه ضعفاء

۳۹۷۸۲.... عبداللہ بن عبدالرحمٰن الزہری سے روایت ہے فرمایا: شام بن عبدالمطلب مسجد حرام میں داخل ہوئے تو وہاں محمد بن علی بن الحسین کو دیکھا لوگوں نے ان کے پاس جمگھٹا بنا رکھا ہے اپ نے ان کی طرف پیام بھیجا کہ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں کہ وہاں لوگ کیا کھائیں گے اور کیا پئیں گے؟ تو محمد بن علی نے قاصد سے کہا: انہیں اس طرح جمع کیا جائے گا جیسے صاف ستھری اون ہوتی ہے اس میں نہریں پھوٹ رہی ہوں گی۔

رواه ابن عساكر

۳۹۷۸۳.. (مسند علی) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ایک جنتی اپنے اللہ والے بھائی سے ملنے کا مشتاق ہوگا تو اس کی پاس جنتی سواری لائی جائے گی وہ اس پر سوار ہوکر اپنے بھائی کی طرف جائے گا ابھی اس کے اور اس کے درمیان ہزار ہزار

سالوں کا فاصلہ ہوگا جیسے تمہارے مابین ایک دوفرسخ کا ہوتا ہے تو اس سے ملاقات اور معانقہ کرے گا۔

ابن فيل في جزئه وفيه خالد بن يزيد القسيري قال ابن عدي احاديث لا يتابع عليها

جہنم

۳۹۷۸۴۔۔۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس جبرائیل امین اپنے معمول سے ہٹ کر کسی وقت آئے رسول اللہ ﷺ نے ان کا ارادہ کیا ان سے نے کہا: جبرائیل! کیا بات ہے تمہارا رنگ بدلا بدلا لگ رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جب تک اللہ تعالیٰ نے (مجھے) جہنم کی چابیوں کا حکم نہیں دیا میں آپ کے پاس نہیں آیا آپ نے فرمایا: جبرائیل مجھے جہنم کے بارے میں بتاؤ اور اس کا حال بیان کرو تو جبرائیل نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کے بارے حکم دیا تو اسے ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر حکم دیا تو اسے ہزار سال جلایا گیا تو سرخ ہوگئی پھر حکم دیا تو اسے ہزار سال جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی تو وہ سیاہ وتاریک ہے نہ اس کے انگارے روشن ہیں اور نہ اس کی لپٹ بھی ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا اگر جہنم کو سوئی کے ناکے جتنا بھی کھول دیا جائے تو دنیا کے تمام لوگ اس کی گرمی سے مرجائیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے اگر ایک جہنمی کپڑا زمین وآسمان کے درمیان لٹکایا جائے تو تمام لوگ اس کی گرمی سے مرجائیں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے! اگر کوئی جہنمی پرے دار دنیا میں ظاہر ہوجائے اور لوگ اسے دیکھیں تو اس کی بدصورتی اور نتھنوں کی بدبو کی وجہ سے سارے لوگ مرجائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا! اگر جہنمی زنجیر کا ایک کڑا (حلقہ) جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حال بیان کیا ہے دنیا کے کسی پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہوجائے برقرار نہ رہ سکے یہاں تک کہ وہ زمین کی سب سے نچلی تہہ تک پہنچ جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے لئے کافی ہے میرا دل برداشت نہیں کرتا ایسا نہ ہو میں جان کھو بیٹھوں رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل کو دیکھا تو وہ رو رہے تھے آپ نے فرمایا: جبرائیل تم رو رہے جب کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنا مقام پتہ ہے تو انہوں نے کہا: میں کیسے نہ روؤں میں نے تو رونے کا زیادہ حقدار ہوں شاید میں اللہ کے علم میں اس حالت کے برعکس ہوں جس پر ہوں مجھے کیا معلوم کہ میں بھی ہاروت ماروت کی طرح آزمائش میں ڈالا جاؤں تو رسول اللہ ﷺ بھی رو پڑے اور جبرائیل روتے رہے دونوں رو رہے تھے یہاں تک کہ آواز آئی جبرائیل محمد! اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ رکھا ہے تو جبرائیل پرواز کر گئے۔

آپ ﷺ باہر آئے تو انصار کی ایک جماعت انجی کھیل میں مشغول تھی وہاں سے گزرے تو فرمایا: تم لوگ ہنستے ہو جبکہ تمہارے پیچھے جہنم ہے اگر تم وہ معلوم ہوجائے جو مجھے معلوم ہے تو تم کم ہنسو اور زیادہ روئے ملو اور تمہیں کھانا پینا نہ لگے اور تم جنگلوں کی طرف اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے نکل جاؤ آواز آئی محمد ﷺ میرے بندوں کو مایوس نہ کرو میں نے آپ کو آسانی والا بنا کر بھیجا تنگ کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درست رہو اور قریب قریب رہو۔ طبراني في الاوسط وقال مصر دبه سلام الطويل قال في المغني تركوه

کلام:۔۔۔۔۔ الضعیفۃ ۹۱۰۔ ۱۳۰۶

۳۹۷۸۵۔۔۔۔ طارق بن شہاب سے روایت ہے فرمایا: ایک یہودی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کے ارشاد اس جنت کی چوڑائی زمین وآسمان جتنی ہے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو جہنم کہاں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب محمد ﷺ سے فرمایا: اسے جواب دو! تو انہیں اس کی بارے کچھ علم نہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھا ہوگا کہ جب دن چڑھتا ہے پھر رات آکر زمین کو (تاریکی سے) بھردیتی ہے تو دن کہاں ہوا ہے؟ وہ کہنے لگا چاہے اس پر اس یہودی نے کہا: امیرالمؤمنین! اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں ایسا ہی ہے جیسا آپ نے فرمایا: ہے۔ عبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن خرو هو لفظه

۳۹۷۸۶۔۔۔۔ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر کھڑے ہوکر رونے لگے کسی نے پوچھا آپ کیوں روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ آپ نے یہاں سے جہنم کو دیکھا ہے۔ رواه ابن عساكر

۳۹۷۸۷.....ابوامامہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس کی دیوار پر روتے دیکھا فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ کیوں روتے ہیں فرمایا: یہیں سے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا تھا کہ آپ نے مالک (داروغہ جہنم) کو انگارے پلٹتے دیکھا ہے جیسے چھوردار چادریں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۸۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہنم کے اوپر نیچے سات دروازے ہیں پہلا بھرنے کے بعد دوسرا تیسرا چوتھا بھرا جائے گا یہاں تک کہ سب بھر جائیں گے۔ ابن المبارک ابن ابی شیبة، سند اهمد فی الز هد وهناد وعبد بن حمدی وابن ابی الد نیا فی صفة النار وابن جریر وابن ابی حاتم بیهقی فی البعث

۳۹۷۸۹.....حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو جہنم کے دروازے کیسے نہیں؟ ہم نے عرض کیا: جیسے یہ دروازے ہیں؟ فرمایا: نہیں البتہ وہ اس طرح ہیں آپ نے اپنے ہاتھ پر اپنا ہاتھ کھول کر رکھا۔ مسند احمد فی الزهدو عبد ابن حمید

۳۹۷۹۰.....جہنم کی آگ اسے بھون ڈالے گی تو اس کا اوپر والا ہونٹ پھولتے پھولتے سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کرنا ف تک پہنچ جائے گا۔ مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح غریب، وابن ابی الد نیا فی صفه النار اب وهھلی ابن عساکر سعید بن منصور عن ابی سعید فی قو له وهم فیها کلحون قال: فذ کره

۳۹۷۹۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسراء کی رات رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل سے فرمایا: مجھے جہنم کے نگران مالک سے ملاؤ تو وہ آپ کو ان کے پاس لے گئے آپ نے فرمایا: مالک! یہ محمد رسول اللہ ہیں انہوں نے کہا: انہیں بھیجا گیا ہے؟ فرمایا: ہاں وہ یہ اوپر کھڑے ہیں آپ نے اسے دیکھا تو وہ ایک تندخو غضبناک شخص ہے جس کے چہرے سے غصہ معلوم ہوتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: مالک! جہنم کا حال بتاؤ! وہ کہنے لگے: محمد! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا گا اس زنجیر کا ایک حلقہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے دنیا کے کسی پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ پگھل جائے یہاں تک کہ نچلی زمین کی سرحد تک پہنچ جائے۔

جہنم میں ایک وادی ہے جو اللہ کی جہنم سے دن میں ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے اور اس وادی میں ایک کنواں ہے جو اس وادی اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ ستر مرتبہ مانگتا ہے اور کنویں میں ایک گڑھا ہے جو اس کنوئیں اس وادی اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی ستر مرتبہ مانگی ہے اور اس گڑھے ایک سانپ ہے جو ایک مرتبہ پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کی امت کے فاسق حفاظ قرآن کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

ابن مر دویه وفیه عمر بن راش داکلد ینی وقال ابو حاتم وجدت حدیثه کذبا

اہل جہنم

۳۹۷۹۲.....(مسند الصدیق) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کافر کی داڑھ احد جتنی اور اس کی کھال پچاس گز اموٹی تہہ والی) ہوگی۔ هناد

۳۹۷۹۳.....(از مسند سمرۃ بن جندب) رات میں نے دو شخص دیکھے جو میرے پاس آئے وہ دونوں میرا ہاتھ پکڑ کر ارض مقدس لے گئے وہاں میں نے ایک شخص بیٹھے اور ایک کو کھڑے دیکھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے جسے وہ اس کی باچھوں میں داخ کر کے اس کو چرتا گدی تک لے جائے گا پھر نکال کر دوسرے جبڑے میں داخل کرے گا اور یہ جبڑا (جو پھٹ گیا) ٹھیک ہو جائے گا وہ یوں ہی کرتا رہے گا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلو! پھر میں ان کے ساتھ چل پڑا کیا دیکھتے ہیں ایک شخص گدی کے بل لیٹا ہے (دوسرا اس کے پاس کھڑا ہے اس کے ہاں میں پتھر یا چٹان ہے جس سے وہ اس کا سر کچل رہا ہے پتھر لڑھک جاتا ہے جب اسے لینے جاتا ہے تو سر پہلے کی طرح جڑ جاتا ہے تو وہ پھر ایسے کرنے لگتا ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلو! تو میں ان کی ساتھ چل پڑا ایک گھر تنور کی طرح بنا ہوا نظر آیا اوپر سے تنگ نیچے سے کشادہ جس میں آگ بھڑکائی جارہی ہے اس میں ننگے مرد اور عورتیں ہیں جب آگ جلتی ہے تو وہ اوپر اٹھ جاتے ہیں جیسے نکلنے لگے ہیں اور جب آگ

بجھتی ہے تو نیچے چلے جاتے ہیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلو! میں ان کے ساتھ چل پڑا ایک خون کی نہر ہے اس میں ایک آدمی ہے اور اس کے کنارے پر بھی ایک آدمی ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہیں نہر والا ادھر کا رخ کرتا ہے جب نہر کے کنارے نکلنے کے لئے پہنچتا ہے تو یہ باہر والا اس کے منہ میں پتھر پھینکتا ہے تو وہ واپس اپنی جگہ چلا جاتا ہے وہ ایسا ہی کرتا رہتا ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلو تو میں ان کے ساتھ چل پڑا کیا دیکھتے ہیں ایک سبز باغ ہے جس میں بہت بڑا درخت ہے اس کی جڑ کے پاس ایک بوڑھا شخص ہے اس کے اردگرد بہت سے بچے ہیں اسی کے قریب ایک شخص ہے جس کے سامنے آگ ہے جو سلگا کر رہے جلدرہا ہے وہ دونوں مجھے درخت پر لے گئے وہاں مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ اچھا گھر میں نے کبھی میں دیکھا اس میں بوڑھے مرد اور نوجوان لوگ ہیں اس میں بچے اور عورتیں بھی ہیں انہوں نے مجھے وہاں سے نکالا اور اسی درخت پر لے گئے اور ایک ایسے گھر میں لے گئے جو اس سے زیادہ اچھا اور افضل تھا اس میں بھی بوڑھے اور نوجوان لوگ ہیں میں نے ان سے کہا: تم دونوں نے مجھے بہت گھمایا پھرایا جو کچھ میں نے دیکھا ہے مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔

تو انہوں نے کہا: پہلا شخص جو آپ نے دیکھا وہ جھوٹا شخص تھا وہ ایسا جھوٹ بولتا تھا جس سے (زمین وآسمان کے) کنارے بھر جاتے جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ ہوتے دیکھا وہ قیامت تک ہوتا رہے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کرے گا اور جس شخص کو آپ نے گدی کے بل لیٹے دیکھا وہ ایسا شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا تو وہ رات کو سو گیا اور دن کے وقت اس پر عمل نہیں کیا جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ ہوتے دیکھا ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا اور جسے آپ نے تنور میں دیکھا وہ زانی لوگ تھے اور جسے آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا اور درخت کی جڑ میں جو بوڑھے شخص آپ نے دیکھے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جسے آگ جلاتے دیکھا جہنم کے داروغہ مالک تھے اور وہ آگ جہنم تھا اور جس گھر میں آپ پہلے داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور دوسرا گھر شہداء کا تھا میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ پھر ان دونوں نے مجھ سے کہا: اپنا سر اٹھائیے میں نے سر اٹھایا تو بادل کی طرح مجھے کوئی چیز نظر آئیں انہوں نے مجھ سے کہا: یہ آپ کا گھر ہے میں نے ان سے کہا: مجھے اس میں جانے دو! وہ کہنے لگے: اپ کی ابھی کچھ عمر رہتی ہے جسے آپ نے پورا نہیں کیا۔ اگر آپ اسے مکمل کر چکے ہوتے تو آج اس میں داخل ہو جاتے۔ مسند احمد بخاری، مسلم وابن خزیمه. ابن صبان طبرانی فی البکری عن سمرة

۳۹۷۹۴..... ابورجاء العطاردی حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا: جس نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بتائے! تو کسی نے کچھ بیان نہیں کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک خواب دیکھا اسے مجھ سے سنو! میں سویا تھا تو میرے پاس ایک شخص آیا کہنے لگا: اٹھو! میں اٹھا اس نے کہا: چلو! میں کچھ دیر چلا تو دو شخص ملے ایک سویا ہے دوسرا کھڑا ہے کھڑا شخص پتھر جمع کر رہا ہے جس سے سوئے ہوئے کا سر کچل رہا ہے جس سے وہ زخمی ہو جاتا ہے جب وہ دوسرا پتھر لینے جاتا ہے تو سر درست ہو جاتا ہے میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہے اس نے مجھے کہا: آگے چلیے! میں کچھ دیر چلا تو دو شخص ملے ایک بیٹھا ہے دوسرا کھڑا ہے اس کھڑے کے ہاتھ میں ایک لوہا ہے جسے اس کے منہ میں رکھ پورا زور لگاتا ہوا کھینچتا ہے اسے نکال کر دوسری طرف کھینچنے لگتا ہے جب یہ کھینچتا ہے تو وہ جانب ٹھیک ہو جاتی ہے میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہے؟ اس نے کہا: آگے چلیے! میں کچھ دیر چلا تو خون کی ایک نہر نظر آئی جس میں ایک شخص تیر رہا ہے کنارے ایک شخص اپنے پاس پتھر لئے بیٹھا ہے جنہیں اس نے گرم کر کے انگارے بنا رکھا ہے جب وہ اس کے قریب آتا ہے تو خون والے کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے یوں وہ واپس چلا جاتا ہے میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کون ہے؟ اس نے کہا: آگے چلیے! کچھ دیر چلا تو میں نے ایک باغ دیکھا جو بچوں سے بھرا پڑا ہے ان کے درمیان میں ایک شخص ہے لمبائی کی وجہ سے اس کا سر آسمان سے لگتا دکھائی دیتا تھا میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہے؟ اس نے کہا: آگے چلیے! میں کچھ دیر چلا تو ایک درخت دیکھا اگر مخلوق اس کے نیچے جمع کر دی جائے تو اس کا سایہ ختم نہ ہو اس کے نیچے دو شخص ہیں ایک ایندھن جمع کرتا ہے دوسرا جلاتا ہے میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ اسنے کہا: اوپر چڑھو! تھوڑی دیر میں اوپر چڑھا تو مجھے سونے چاندی کا بنا ایک شہر نظر آیا اس کے دینے والے کچھ سفید وار و کچھ کالے ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: آگے چلئے آپ کو پتہ ہے اپ کی منزل کہاں ہے؟ میں نے کہا: میری منزل اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس نے کہا: آپ نے صحیح کہا: آسمان کی طرف دیکھے میں نے دیکھا تو جھاگ کی طرح ایک بادل ہے اس نے کہا: یہ آپ کی منزل ہے میں نے کہا جو کچھ میں نے دیکھا اس کے متعلق مجھے بتاتے ہیں؟ اس نے کہا:

آپ مجھ سے جدا نہیں ہونگے جو نظر آئے اس کی متعلق مجھ سے پوچھیں پھر مجھے اس سے زیادہ کشادہ شہر نظر آیا اس کے درمیان ایک نہر ہے جس کا پانی دودھ سے بڑھ کر سفید ہے اس میں مرد میں جو آستین چڑھائے دوسرے شہر کی طرف بھاگ رہے ہیں انہیں اس نہر میں جمع کررہے ہیں پھر وہ صاف ستھرے ہوکر نکلتے ہیں میں نے کہا: مجھے اسے دوسرے شہر کے متعلق بتاؤ! اس نے کاہ: یہ دنیا ہے اس میں ایسے لوگ ہیں جنہوں اچھے بڑے عمل ملا کر کیے ہیں انہوں نے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی میں نے کہا: وہ دو شخص جو درخت تلے آگ جلا رہے تھے کون تھے؟ اس نے کہا: وہ دونوں جہنم کے فرشتے تھے جو جہنم وک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لیے بھڑکاتے گے میں نے کہا: وہ باغ؟ اس نے کہا: وہ بچے تھے ابراہیم علیہ السلام ان کے ذمہ دار ہیں قیامت تک ان کی پرورش کریں گے میں نے کہا: جو خون میں تیر رہا تھا؟ کہا وہ سود خور تھا قیامت تک قبر میں اس کی یہی خوراک ہوگی میں نے کہا: جس کا سر پھاڑا جاتا تھا؟ اس نے کہا: یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن سیکھا اور سوگیا اور اسے بھول بیٹھا اس میں سے کچھ بھی نہیں پڑھتا جب بھی وہ سوئے گا قیامت تک اس کا سر قبر میں چرتے رہیں گے اسے سونے نہیں دیں گے میں نے اس کے متعلق پوچھا جس کے جبڑے چیرے جاتے تھے اس نے کہا: وہ جھوٹا شخص تھا۔ دارقطنی فی الافراد ابن عساکر

۳۹۷۹۵..... اسی طرح ابورجاء العطاردی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں للہ میرے پاس رات دو شخص آئے مجھے اٹھا کر کہنے لگے: چلو میں چل پڑا ہمارا ایک لیٹے شخص پر گزر رہوا جس کے پاس ایک شخص چٹان لیے کھڑا ہے وہ اس کے سر کے لیے پتھر کو اٹھا کر گراتا ہے جس سے اس کا سر کچلے تو وہ پتھر۔ (اسے لگ کر) لڑھک جاتا ہے وہ پتھر لینے جاتا ہے اتنے میں اس کا سر درست ہوجاتا ہے آکر پھر اسے کچلنا شروع کردیتا ہے جیسے پہلے کررہا تھا میں نے ان دونوں سے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہے انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو تو ہم چل پڑے ہمیں ایک شخص گدی کے بل لیٹا نظر آیا دوسرا شخص لوہے کا آنکڑا لے کر اس کے پاس کھڑا ہے وہ آکر اس کا ایک جبڑا چرتا ہے اور گدی تک پہنچا دیتا ہے پھر دوسرا جبڑا چرتا ہے دوسرے سے ابھی فارغ نہیں ہوتا کہ پہلا درست ہوجاتا ہے پھر وہ آکر پہلے کی طرح کرتا ہے میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھے کہا: چلو چلو! ہم چل پڑے تو ایک تنور کی طرح بنی عمارت دکھائی دی ہم نے س میں شور شرابا اور آواز میں سنیں ہم نے جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد عورتیں کی ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی ہے جونہی لپٹ ان تک آتی وہ اوپر اٹھ جاتے میں نے ان دونوں سے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہیں انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو! چلتے چلتے ہم ایک سرخ نہر پر آئے جو خون کی طرح تھی نہر میں ایک شخص تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے ایک آدمی پتھر جمع کیے بیٹھا ہے جب یہ تیرنے والا اس کے پاس آتا ہے تو یہ اس کے منہ کو پتھروں سے بھر دیتا ہے تو وہ پھر سے تیرنے لگتا ہے واپس آتا ہے تو وہ پھر اسی طرح کرتا ہے میں نے ان دونوں سے کہا: یہ کون ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا: چلو چلو! چلتے چلتے ہم نے ایک بدصورت شخص دیکھا جیسا تمہیں کوئی بھدی صورت والا نظر آئے اس کے پس آگ ہے وہ اسے جلا رہا اور اس کے اردگرد بھاگ رہا ہے میں نے ان دونوں سے کہا یہ کون ہے انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو! چلتے چلتے ہم ایک سبز زار باغ میں جہاں ہر اک بنار کی کلی ہے باغ کے درمیان میں ایک لمبا شخص کھڑا ایسا لگ رہا تھا کہ اس کا سر آسمان کو چھو رہا ہے اس کے آس پاس بچے ہیں جیسے تم نے کہیں بہت زیادہ بچے دیکھے ہوں میں نے ان دونوں سے کہا: سبحان اللہ! میں کون ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا چلو چلو!

چلتے چلتے ہم ایک تنے کے پاس پہنچے میں نے اس سے بڑا اور پیارا تنا کہیں نہیں دیکھا انہوں نے مجھ سے کہا اس پر چڑھو، ہم اس پر چڑھے تو ہمیں ایک شہر نظر آیا جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے ہم شہر کے دروازے پر آئے دستک دی دروازہ کھل گیا ہم اندر داخل ہوئے تو ہمیں تم سے آدھے لوگ ملے جیسے کوئی خوبصورت لوگ تمہیں نظر آئیں اور آدھے ایسے بدصورت جو تم نے کبھی دیکھے ہوں ان دونوں نے ان سے کہا: چلو اس نہر میں کود پڑو! ایک بڑے نزاروں ہے گویا اس کا پانی سفید ہی سفید ہے وہ گئے اور اس میں کود پڑے پھر وہ ہمارے پاس واپس آئے تو ان کی بڑی شکلیں بدل کر زیادہ خوبصورت ہوچکی تھیں ان دونوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے اور وہ تمہارا مقام ہے میں نے ان دونوں سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے! مجھے اس میں جانے دو! وہ کہنے لگے: ابھی نہیں میں نے ان دونوں سے کہا: میں نے اس رات بڑی عجیب چیزیں دیکھیں یہ جو کچھ میں نے دیکھا کیا تھا؟ وہ دونوں مجھ سے کہنے لگے: ہم آپ کو بتاتے ہیں پہلا شخص جو آپ نے دیکھا جس کا سر پتھر سے کچلا جاتا تھا وہ شخص تھا جس نے قرآن مجید یاد کیا پھر اسے چھوڑ کر فرض نماز سے سویا رہتا اور جس شخص کے جبڑے چیرے جاتے تھے اور اس کی

آنکھیں اور نتھنے گدی تک چیرے جاتے تھے وہ ایسا شخص تھا جو گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ بولتا جو آفاق و اطراف میں پہنچ جاتا۔
اور جو ننگے مرد اور عورتیں آپ نے تنور نامی عمارت میں دیکھیں وہ زانی مرد اور تیں تھیں اور جو شخص نہر میں تیر رہا تھا اور پتھر اس کی منہ میں ڈالے جاتے تھے وہ سود خور تھا اور وہ بدصورت شخص جس کے پاس آگ تھی وہ جہنم کا داروغہ مالک تھا اور جو شخص باغ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے ان کے ارد گرد تھے تو وہ ہر ایسا بچہ تھا جس کی فطرت پر ولادت ہوئی لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مشرکین کی اولاد؟ آپ نے فرمایا: مشرکین کی اولاد بھی اور وہ لوگ جن کے آدھے خوبصورت اور آدھے بدصورت تھے تو وہ ایسی قوم تھی جنہوں نے نیک و بداعمال کیے اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کردیا۔مسند احمد طبرانی فی الکبیر

۳۹۷۹۶......حضرت سمرۃ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوجہنموں کی چیخ و پکار بڑھ جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان دونوں کو نکال لو جب انھیں نکال لیا ان سے فرمایا: اتنا شور شرابا کس وجہ سے برپا کر رکھا تھا؟ وہ عرض کریں گے: ہم نے ایسا اس لیے کیا تاکہ آپ ہم پر رحم کریں اللہ تعالیٰ فرمائیں میرا تم پر رحم یہی ہے کہ جہاں جہنم میں تم دونوں تھے وہیں اپنے آپ کو ڈال دو، ان میں سے ایک تو اپنے آپ کو ڈال دے گا وہ اس کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی کا ذریعہ بن جائے گی اور دوسرا کھڑا ہوجائے گا اپنے آپ کو نہیں ڈالے گا رب تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تم نے اپنے اپ کو وہاں کیوں نہیں ڈالا جہاں تمہارے ساتھی نے اپنے آپ کو ڈال دیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے امید ہے کہ جہاں سے تو نے مجھے نکال دیا اس میں واپس نہیں لوٹائیں گے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تیرے لیے تیری امید پھر وہ دونوں اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوجائیں گے۔بیھقی وضعفہ

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۸۷، ضعیف الترمذی ۱۵۵۹

۳۹۷۹۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کافر پر اس کی قبر میں گنجا سانپ مسلط کیا جائے گا جو اس کے سر سے پاؤں تک کا گوشت کھا جائے گا پھر اس پر گوشت چڑھا دیا جائے گا تو وہ پاؤں سے سر تک اسی طرح کھائے گا۔بیھقی فی عذاب القبر

۳۹۷۹۸......(مسند انس) ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! قیامت کے روز کافروں کو کیسے منہ کے بل اٹھایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: جس ذات نے انہیں پاؤں پر چلایا ہے وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

مسندا حمد، بخاری، مسلم، نسائی ابن جریر، ابن بی حاتم، حاکم، ابن مردویہ، ابو نعیم بیھقی مر بقم. ۳۹۵۲۴

جنتی اور جہنمی

۳۹۷۹۹......سلیم بن عام ابو یحییٰ الکلاعی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے انہوں نے مجھے کندھوں سے پکڑا اور ایک چسلتے پہاڑ کے پاس لا کر کہنے لگے: اس پر چڑھو میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا انہوں نے کہا: ہم اپ کی امداد کرتے ہیں تو چڑھتے چڑھتے جب میں پہاڑ کے درمیان میں پہنچا تو میں نے زوردار آوازیں سنیں میں نے کہا: یہ آوازیں کسی ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے پھر مجھے لیکر چلے میں نے ایک قوم دیکھی جو ایڑیوں کے بل لٹکی ہے ان کی باچھیں کھلی ہیں جن سے خون ٹپک رہا ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے روزہ افطار کرلیتے ہیں۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ تباہ ہوں سلیم فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں اپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی یا اپنی رائے سے کہی پھر مجھے آگے لے گئے ایک قوم انتہائی بدبودار اور بہت زیادہ پھولی ہوئی جن کا ظاہری حال برا ہے میں نے کہا: یہ کون ہیں انہوں نے کہا: یہ کافروں کے مقتولین میں پھر مجھے لے گئے یہاں تک کہ ایک ایسی قوم ملی جن کی بدبو بہت زیادہ بہت پھولے ہوئے ان کی حالت بری بری ان سے بیت الخلاؤں جیسی بدبو آرہی ہی میں نے کہا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں پھر مجھے لے گئے عورتیں ہیں جن کی چھاتیوں کو سانپ ڈس رہے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: جو اپنے بچوں کو دودھ سے روکتی تھیں۔ پھر مجھے لے

جایا گیا تو بہت سے بچے نظر آئے جو دو نہروں کے درمیان کھیل رہے تھے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: مومنوں کے بچے پھر میں بلند ہوا تو تین آدمی نظر آئے جو اپنی شراب پی رہے تھے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ جعفر زید اور ابن رواحہ ہیں پھر میں تھوڑا بلند ہوا تو مجھے تین آدمی نظر آئے میں نے کہا: یہ کون ہیں انہوں نے کہا: ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام آپ کا انتظار کررہے ہیں۔

بيهقي في كتاب عذاب القبر ضياء

۳۹۸۰۰..... عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آواز کردہ غلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے کم عذاب اس جہنمی کو ہوگا جو انگاروں پر چلے گا جن سے اس کا دماغ کھولے گا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! اس کا کیا جرم ہوگا؟ اس کے مویشی ہونگے جنہیں وہ فصل پر ڈال دیتا اور اسے نقصان پہنچاتا اور اللہ تعالیٰ نے تیر کی مقدار کھیتی اور اس کے اردگرد کو حرام کیا ہے لہٰذا تم اس سے بچو کہ آدمی دنیا میں حرام مال کمائے اور آخرت میں ہلاک ہو لہٰذا تم دنیا میں اپنے مالوں کو حرام نہ بناؤ کہ آخرت میں اپنے آپ کو ہلاک میں ڈالو۔

رواه عبدالرزاق

۳۹۸۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ہمیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھائی جب کہ کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھاتے تھے اور فرماتے ان دونوں کے درمیان (نماز کا) وقت ہے تا کہ ایمان والوں میں اختلاف نہ ہو چنانچہ اندھیرے میں ہمیں نماز پڑھی نماز پڑھا کر ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ کا چہرہ بس قرآن کا ورق تھا فرمایا: کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کیا: نہیں یارسول اللہ! فرمایا: لیکن میں نے تو دیکھا ہے میں نے دیکھا کہ میرے پاس دوفرشتے آئے مجھے کندھوں سے پکڑ کر آسمانی دنیا جالے گئے میں ایک فرشتے کے پاس سے گزرا جس کے سامنے ایک آدمی ہے فرشتے کے ہاتھ میں چٹان ہے وہ آدمی کے سر پر مارتا ہے تو اس کا دماغ ایک طرف اور چٹان ایک طرف جا گرتی ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلو چلو! چلتے چلتے مجھے ایک فرشتہ ملا جس کے سامنے ایک آدمی ہیں فرشتے کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے وہ اس کے دائیں جبڑے میں رکھ کر اسے کان تک چیرتا ہے پھر بائیں میں اتنے میں دائیں جانب جڑ جاتی ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو چلتے چلتے خون کی ایک نہر ملی جو ہانڈی کی طرح ابل رہی تھی اس کے دہانے ننگے لوگ ہیں نہر کے کنارے فرشتے ہیں جن کے ہاتھوں میں ڈھیلے ہیں جب بھی کوئی سر اٹھاتا اسے مارتے جو اس کے منہ میں لگتا تو وہ نہر کی تہ تک پہنچ جاتا میں نے کہا: یہ کون ہیں انہوں نے کہا: چلو چلو! چلتے چلتے ایک گھر نظر آیا جس کا پیندا دہانے سے تنگ اس میں ننگی قوم تھی جن کے نیچے آگ بھڑکائی گئی میں نے ان کی بدبو کی وجہ سے اپنی ناک بند کرلی میں نے کہا: یہ کون ہیں انہوں نے کہا: چلو چلو! ایک سیاہ ٹیلہ نظر آیا جن پر ایک مجنون قوم ہے آگ ان کی سرینوں سے داخل ہوتی اور ان کے منہوں نتھنوں اور کان آنکھوں سے نکلتی ہے میں نے کہا: یہ کون نہیں انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو! بلند آگ نظر آئی جس پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو چیز اس سے نکلتی ہے سے واپس اسی میں لے آتا ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلو چلو! پھر مجھے ایک باغ نظر آیا جس میں خوبصورت بزرگ بیٹھا ہے اس سے بڑھ کر خوبصورت میں ہوگا اس کے اردگرد بچے ہیں اور ایک درخت ہے جس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں تو جتنا اللہ نے چاہا میں اس درخت پر چڑھا تو وہاں میں نے خوارا دزمرد سبز زبرجد اور سرخ یاقوت کی منازل دیکھیں ان سے بڑھ اچھی نہیں ہونگی اس میں کئی جام اور آبخورے تھے میں نے کہا: یہ کیا ہے انہوں نے کہا: اترو میں اترا اور اس کا ایک برتن اٹھایا اسے بھرا اور پی لیا تو وہ شہد سے شیریں دودھ سے زیادہ سفید اور مکھن سے بڑھ نرم تھا۔

انہوں نے مجھ سے کہا: چٹان والا جو آپ نے دیکھا جو آدمی کی کھوپڑی پر مار رہا تھا جس سے اس کا دماغ ایک جانب اور چٹان ایک جانب گر جاتی تھی وہ ایسے لوگ ہونگے جو عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جاتے اور نمازوں کو ان کے اوقات میں نہیں پڑھتے تھے جہنم تک انہیں ایسے ہی مارا جائے گا اور آنکڑے والا جس پر آپ نے ایک فرشتہ مقرر دیکھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا تھا جس سے وہ اس کا دایاں جبڑا کان تک چیر رہا تھا پھر بایاں چیرتا اور اتنے میں دایاں جڑ جاتا تھا یہ وہ لوگ تھے جو مسلمان کی چغلی کھایا کرتے تھے اور ان میں فساد ڈالتے تھے وہ لوگ جہنم جانے تک اسی طرح عذاب میں مبتلا رہیں گے اور وہ فرشتے جن کے ہاتھوں میں آپ نے آگ کے دو ڈھیلے دیکھے جب بھی کوئی سر اٹھاتا وہ اسے مارتے ایک ڈھیلے سے وہ نہر کی تہہ میں اتر جاتے یہ سود خور لوگ تھے انہیں جہنم تک یہ عذاب دیا جائے گا۔ اور جو گھر آپ نے نیچے سے

زیادہ تنگ دیکھا اس میں ننگی قوم تھی جس کے نیچے آگ بھڑکائی جاتی تھی آپ نے ان کی بدبو کی وجہ سے اپنی ناک بند کرلی تھی وہ زانی لوگ تھے اور وہ بدبو ان کی شرمگاہوں کی تھی جہنم جانے تک انہیں عذاب ہوتا رہئے گا: رہا وہ سیاہ ٹیلہ جس پر آپ نے مجنون قوم دیکھی جن کی سرینوں میں آگ داخل ہوکر ان کی مہینوں نتھنوں اور ان کے کان آنکھوں سے نکل رہی تھی وہ لوگ قوم لوط کا عمل کرتے تھے فاعل ومفعول وہ جہنم جانے تک اس عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

اور جو بند آگ آپ نے دیکھا جس پر ایک فرشتہ مقرر تھا جب بھی کوئی نکلتا وہ اسے اس میں واپس لے آتا وہ جہنم تھا جنتی اور جہنمی لوگوں میں فرق کرتا ہے اور جو باغ آپ نے دیکھا وہ جنت الماوی تھی اور وہ بزرگ جو آپ نے دیکھے جن کے اردگرد بچے تھے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور وہ ان کے بیٹے تھے اور جو درخت آپ نے دیکھا اور وہاں آپ نے اچھی منازل دیکھیں جو خولدار زمرد سبز زبرجد اور سرخ یاقوت کی تھیں وہ عیسین والوں میں سے انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی منازل تھیں ان کا ساتھ اچھا ہے اور جو نہر آپ نے دیکھی وہ آپ کی نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کوثر عطا کی ہے اور یہ آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی منازل ہیں فرماتے ہیں: مجھے اوپر سے آواز دی گئی: محمد! محمد! مانگو دیا جائے گا تو میرا جسم کانپنے لگا اور دل دھڑکنے لگا اور میرا ہر عضو لرزہ براندام تھا میں کچھ جواب نہ دے سکا تو ان دو فرشتوں میں سے ایک نے اپنے دائیں میں ہاتھ تھام لیا اور دوسرے اپنے دائیں ہاتھ کو میرے سینے کی درمیان رکھ دیا تو مجھے سکون ہوا۔

پھر مجھے بلایا گیا: محمد! مانگو تمہیں دیا جائے گا میں نے عرض کیا: میرے اللہ! میرا سوال یہ ہے کہ میری شفاعت کو برقرار رکھیں اور میرے اہل بیت مجھ سے مل جائیں اور میری جب تجھ سے ملاقات ہو تو میری کوئی لغزش نہ رہے پھر مجھے قریب کیا گیا اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی ''ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جیسے مجھے یہ دی گئی ایسے اللہ تعالیٰ مجھے وہ بھی ان شاء اللہ عطا کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

ضمن قیامت

۳۹۸۰۲......مسند محجن بن الادرع) لوگو! میں چار دن سیت مہارے لیے اپنی آواز چھپائے رکھی تاکہ تمہیں سناؤ خبردار! کوئی شخص ایسا ہے جیسے اس کی قوم نے بھیجا ہو انہوں نے کہا ہو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں ہمیں بتاؤ سنو! ہوسکتا ہے اسے دل کی بات غافل کردے یا دوست کی بات لاپرواہ کردے یا گمراہی اسے غافل بنادے خبردار! مجھ سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے پہنچادیا: خبردار سنو خوش عیش رہو بیٹھو! تو لوگ بیٹھ گئے تمہارے رب نے پانچ چیزوں کو غیب میں دیکھا ہے جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا موت کو جانتا ہے اسی علم ہے کہ تم میں کس کی موت کب ہوتی ہے تم نہیں جانتے منی کا علم جب وہ رحم میں ہو وہ جانتا ہے تم نہیں جانتے کل کی بات جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ کل تو سفر میں کرے گا لیکن تو میں جانتا بارش کا علم رکھتا ہے انہیں جھانکتا ہے وہ تنگی میں پڑے ڈررہے ہوتے ہیں اور تیرا رب مسکراتا ہے اور جانتا ہے کہ ان کی مدد قریب ہے قیامت کا علم رکھتا ہے جتنا تم ٹھروگے ٹھہرے پھر چیخ بھیجی جائے گی تیرے پروردگار بقا کی قسم زمین پر ہر زندہ چیز کو مارڈالے گی فرشتے ترے رب کے ساتھ ہونگے اور ترا رب زمین پر پھرے گا وہ شہروں سے خالی ہوگی ترا رب بارش کو بھیجے گا وہ عرش کے پاس سے برسے گی ترے پروردگار بقا کی قسم! وہ اس پر کوئی بچھڑا ہوا مقتول اور دفن کیا ہوا میت نہیں چھوڑے گی کہ زمین پھٹ کر اسے باہر نکال دے گی وہ اسے سر سے بنائے گا تو وہ سیدھا ہوکر بیٹھ جائے گا پھر تمہارا رب کہے گا: وہ اس میں کتنا رہا؟ وہ کہے گا: میرے رب! گزشتہ شام زندگی کے قریبی زمانہ کا حساب لگا کر کہے گا: کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں اللہ تعالیٰ کیسے جمع کرے گا جب کہ ہوائیں ھائب اور ہلاکتیں ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کرچکی ہوں گی، فرمایا: میں تمہیں اسی طرح بتاؤں گا وہ اللہ کے عہل میں زمین پر سورج کی روشنی پڑی اور وہ بوسیدہ ڈھیلا تھی تم نے کہا: وہ کبھی آباد میں ہوگی پھر تیرے رب نے س پر مہینہ برسایا کچھ دن ہی گزرے پھر اس پر سورج کی روشنی پڑی حالانکہ وہ ایک بوندھی تیرے رب کی بقا کی قسم، وہ اس سے زیادہ قادر ہے کہ تمہیں پانی سے جمع کرے بنسبت زمین کی نبات جمع کرنے سے پھر تم قبروں سے اپنی چوکھٹوں سے نکلو گے گھڑی بھری اسے دیکھو گے وہ تمہیں دیکھے گا کسی نے

عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیسے دیکھے گا ہم زمین بھر ہوں گے وہ اکیلی ذات ہوگی اور ہم اسے دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: میں اللہ کے عہد میں تمہیں اس طرح خبر دوں گا سورج و چاند اس کی چھوٹی نشانی ہے جنہیں تم ایک گھڑی میں دیکھتے ہو وہ تمہیں نظر آتے ہیں ان کے دیکھنے میں تمہیں کوئی مشقت اٹھانا نہیں پڑتی تیرے پروردگار کی بقا کی قسم! وہ اس سے زیادہ قادر ہے کہ تمہیں دیکھے اور تم اسے دیکھو نسبت اس کی کہ چاند سورج تمہیں نظر آئیں۔

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم اپنے رب سے ملیں گے تو وہ کیا سلوک کرے گا آپ نے فرمایا تم اس کے سامنے اس طرح پیش کئے جاؤ گے تمہارے چہرے اس کے سامنے ہوں گے تم میں سے کوئی بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہوگا تمہارا رب پانی کا چلو لیکر تمہارے چہرے پر چھڑکے گا تیرے پروردگار کی بقا کی قسم! کوئی چہرہ تم میں سے اس قطرے سے نہیں بچ سکے گا رہا مسلمان تو وہ اس کے چہرے کو سفید چادر کی طرح کردے گا اور رہا کافر تو اسے سیاہ کوئلے کی طرح عاجز کردے گا۔ خبردار! پھر وہ تم سے ہٹ جائے گا اور اس کے پیچھے صالحین پھیل جائیں گے اس کے بعد تم آگ کے پل پر چلو گے تم میں سے کوئی انگارے پر چلے گا تو کہے گا: اف تمہارا اور اس کے فرشتے کہیں گے دیکھو! تو تم رسول کا حوض دیکھو گے اللہ تعالیٰ کی قسم اس پر آنے والا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

تیرے رب کی بقا کی قسم! تم میں سے جو کوئی ہاتھ پھیلائے گا اس پر ایک جام آجائے گا جو گندگی نجاست اور پیشاب سے پاک ہوگا اللہ تعالیٰ چاند سورج کو روک لے گا ان میں سے تم کسی کو نہیں دیکھ سکو گے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو ہم کیسے دیکھیں گے آپ نے فرمایا: جیسا تم ابھی دیکھ رہے ہو اور یہ سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی ہے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ہماری برائیوں اور اچھائیوں کا کیسے بدلہ دیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: نیکی کے بدلے اس نیکیاں اور برائی کا بدلہ اتنا ہی یا وہ معاف کردی جائے گی کسی نے عرض کیا (یا رسول اللہ) جنت اور جہنم کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: تیرے رب کی بقا کی قسم! جہنم کے سات دروازے ہیں ہر دروازے اتنا ہے کہ دو کے درمیان آدمی سوار ہو کر ستر سال چلتا رہے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر دو دروازوں میں سوار ستر سال چلتا رہے کسی نے عرض کیا (یا رسول اللہ) کس چیز کو جنت میں دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: صاف شہد کی نہریں، شراب کی نہریں جن کی وجہ سے نہ سر درد اور نہ ندامت ہوگی۔ اور بے بدبو دودھ کی نہریں اور بغیر بدبو والے پانی کی نہریں، اور میوے، تیرے پروردگار کی بقا کی قسم! تمہیں کیا معلوم اس کے ساتھ ایسی جیسی بھلائی ہو پاک بیویاں نیک عورتیں نیک مردوں کے لئے تم ان سے اور وہ تم سے ایسے لطف اندوز ہوں گی جیسے تم دنیا میں ان سے لذت اٹھاتے ہو البتہ توالد و تناسل نہیں ہوگا کسی نے عرض کیا: ہم کس بنا آپ سے بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: نماز قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے اور شرک سے بچنا اللہ کے ساتھ کسی کو اللہ و معبود نہ بنانا کسی نے عرض کیا: مشرق و مغرب کے درمیان جہاں ہم چاہیں اتر سکتے ہیں ہر آدمی اپنا خود ذمہ دار ہے آپ نے فرمایا تیرے یہی ہے جہاں تو چاہے تو خود اپنا ذمہ دار ہے کسی نے عرض کیا: ہم میں سے جو گزر گئے جاہلیت میں کی نیکی کا بدلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: تو جس عامری یا قریشی مشرک کی قبر پر آؤ تو کہو: مجھے محمد نے تمہاری طرف بھیجا ہے میں تجھے اس بات کی خوشخبری دیتا ہوں جو تجھے بری لگے گی تجھے منہ اور پیٹ کے بل جہنم میں گھسیٹا جائے گا یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر سات امتوں کے آخر میں ایک نبی بھیجا ہے جس نے اس کے نبی کی اطاعت کی وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جس نے اس کی نافرمانی کی گمراہ ہوگا۔

عبداللہ بن احمد طبرانی فی الکبیر حاکم عن لقیط بن عامر

مؤمنین کے بچے

۳۹۱۰۳ (مسند انس) ابن حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی روز نہ چلنے والوں (اڑیل) اور جان جوکھوں والوں کو لایا جائے گا کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: مشقت کرنے والے تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا خالص خون خرچ کیا اسے بہایا گیا اس حال میں کہ انہوں نے تلواریں سونتی ہوئی ہوں گی انہیں اللہ سے امید ہوگی کہ ان کی کوئی ضرورت رد نہیں کی

جانے کی رہے نہ چلنے والے تو وہ مومنین کے بچے ہوں گے جن کے لئے میدان محشر میں ٹھہرنا مشکل ہوجائے گا وہ چیخیں چلائیں گے اللہ تعالیٰ جبرائیل سے فرمائیں گے باوجود یکہ اللہ کو علم ہوگا۔ یہ کیسی آواز ہے وہ عرض کریں گے: مومنین کے بچوں کے لیے میدان محشر میں ٹھہرنا دشوار ہے (اس لیے چیخ رہے ہیں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے انہیں میرے سامنے عرش کے تلے لے آؤ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جبرائیل انہیں جنت میں لے جاں وہ اس میں عیش وآرام سے رہیں گے پھر جبرائیل انہیں۔(ادھر اُدھر) لے جائیں گے تو وہ ایسے چیخیں گے جیسے بچے اپنی ماؤں سے جدائی کے وقت چیختے ہیں اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے فرمائیں گے: جبرائیل (یہ کیسی آواز ہے) اب ان کا کیا حال ہے جبرائیل عرض کریں گے: میرے رب! وہ اپنے ماں باپ سے ملنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ماں باپ کو بچوں کے ساتھ داخل کردو۔ الدیلمی

مشرکین کے بچے

۳۹۸۰۴ ... (مسندابی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھ پر ایک زمانہ گزرا ہے کہ میں کہا کرتا تھا: کہ مسلمانوں کے بچوں مسلمانوں کے ساتھ اور مشرکین کے مشرکین کے ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ ابی نے مجھ سے بیان کی انبیا سے اس کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے رہے۔ ابو داؤد طیالسی

اگلا حصہ کتاب القصاص کا شروع ہوگا الحمد للہ آج منگل کی رات ۲۵ نومبر ۲۰۰۸، ۱۵:۷ کنز العمال عربی ج ۱۴ کا ترجمہ پایہ تکمیل تک پہنچا اللہ تعالیٰ سے گزارش ہے کہ مترجم کی سابقہ ترجمہ شدہ کتابوں کی طرح اسے بھی نافع اور مفید بنائے۔ جہاں کسی جگہ کوئی لفظی غلطی دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں۔

فقط ... عامر شہزاد علوی

دارالاشاعت کی مطبوعہ فقہی کتب ایک نظر میں

خواتین کے مسائل اور انکا حل ۲ جلد ——— جمع وترتیب مفتی ثناء اللہ محمود فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
فتاویٰ رشیدیہ مبوّب ——— حضرت مفتی رشید احمد گنگوہیؒ
کتاب الکفالۃ والنفقات ——— مولانا عمران الحق کلیانوی
تسہیل الضروری لمسائل القدوری ——— مولانا محمد عاشق الٰہی البرنیؒ
بہشتی زیور مُدلل مکمل ——— حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
فتاویٰ رحیمیہ اردو ۱۰ حصے ——— مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری
فتاویٰ رحیمیہ انگریزی ۳ حصے ——— 〃 〃 〃
فتاویٰ عالمگیری اردو ۱۰ جلد مع پیش لفظ مولانا محمد تقی عثمانی ——— اورنگ زیب عالمگیر
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۱۲ حصے ۱۰ جلد ——— مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۲ جلد کامل ——— مولانا مفتی محمد شفیع رح
اسلام کا نظام اراضی ——— 〃 〃 〃
مسائل معارف القرآن (تفسیر معارف القرآن میں مذکور قرآنی احکام) 〃 〃 〃
انسانی اعضاء کی پیوندکاری ——— 〃 〃 〃
پراویڈنٹ فنڈ ——— 〃 〃 〃
خواتین کے لئے شرعی احکام ——— اہلیہ ظریف احمد تھانوی رح
بیمہ زندگی ——— مولانا مفتی محمد شفیع رح
رفیق سفر سفر کے آداب واحکام 〃 〃 〃
اسلامی قانون نکاح، طلاق، وراثت ——— فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی
علم الفقہ ——— مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رح
نماز کے آداب واحکام ——— انشاء اللہ خان مرحوم
قانون وراثت ——— مولانا مفتی رشید احمد صاحب
داڑھی کی شرعی حیثیت ——— حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
الصبح النوری شرح قدوری اعلیٰ ——— مولانا محمد حنیف گنگوہی
دین کی باتیں یعنی مسائل بہشتی زیور ——— مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
ہمارے عائلی مسائل ——— مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
تاریخ فقہ اسلامی ——— شیخ محمد خضری
معدن الحقائق شرح کنز الدقائق ——— مولانا محمد حنیف گنگوہی
احکام اسلام عقل کی نظر میں ——— مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
حیلہ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح 〃 〃 〃

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سٹر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرِ ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العمال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۸

حصہ پانزدہم، شانزدہم

تالیف

علامہ علاؤ الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری

متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 730 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿......ملنے کے پتے......﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات......حصہ پانزدہم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوانات......حصہ شانزدھم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف قاف کی دوسری کتاب......کتاب القصاص ازقسم اقوال

اس میں دو باب ہیں۔

باب اول......قصاص

اس کی چار فصلیں ہیں۔

فصل اول......جان کے قصاص کے بارے میں اور متفرق احکام کے متعلق

۳۹۸۰۵..... جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا (قاتل کو) قتل کرنا ہے اور غلطی سے قتل کرنے سے دیت واجب ہوتی ہے۔ طبرانی عن ابن حزم

۳۹۸۰۶..... جس شخص نے کسی کو جان بوجھ کر قتل کیا تو قاتل کو مقتول کے ورثاء کے حوالہ کیا جائے گا، چاہیں تو بدلہ میں اسے قتل کریں اور اگر چاہیں تو دیت وصول کرلیں، جس کی مقدار تیس چار سالے اونٹ اور تیس پانچ سالے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں اور جس مال پر وہ صلح کرلیں تو وہ ان کے لئے ہے۔ مسند احمد، ترمذی ابن ماجة عن ابن عمرو

۳۹۸۰۷..... صرف تلوار کی وجہ سے بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔ ابن ماجة عن ابی بکرة وعن النعمان بن بشیر

۳۹۸۰۸..... جسے خون یا کوئی نقصان پہنچا ہو تو اسے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو بدلہ لے، یا دیت وصول کرے یا معاف کردے، سو اگر وہ چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ روک لو، اگر اس نے ان میں سے کوئی کام کیا اور حد سے تجاوز کیا اور بدلہ میں اسے قتل کردیا گیا تو اس کے لئے جہنم ہے اس میں ہمیشہ کے لئے رہے گا۔ مسند احمد، ابن ماجة عن ابی شریح

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۴۳۳

۳۹۸۰۹..... جو کوئی اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم بدلہ میں اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کی ناک کاٹی ہم اس کی ناک کاٹیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، نسائی عن سمرة

حضور علیہ السلام اپنے دور حیات میں حاکم تھے لہٰذا بعد میں یہ کام حکام ہی کریں گے کسی علاقہ کی پنچائت اور جرگہ نہیں کرسکتا۔ ع ت

۳۹۸۱۰..... جس نے اپنے غلام کو آختہ بنایا ہم اسے آختہ بنائیں گے۔ ابو داؤد حاکم، عن سمرة

کلام:..... ضعیف ابوداؤد ۹۷۵، ضعیف الجامع ۵۵۷۲

۳۹۸۱۱..... حاملہ عورت جب کسی کو قتل کردے تو وضع حمل اور اپنے بچہ کو کسی کے حوالہ کرنے سے پہلے اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

ابن ماجة عن معاذ بن جبل وابی عبیدة بن الجراح وعبادة بن الصامت وشداد بن اوس

کلام:..... ضعیف ابن ماجه ۵۸۷، ضعیف الجامع ۵۹۲۴۔

۳۹۸۱۲..... بیٹے کے بدلہ میں باپ قتل نہیں کیا جائے گا۔ مسند احمد، ترمذی عن عمر

کلام:......اسنی المطالب ۱۷۵۲، التمیز ۱۹۷

یعنی باپ جب بیٹے کو پیٹے اور بیٹا مر جائے، کیونکہ کوئی والد اتنا بے رحم نہیں ہوتا کہ جان بوجھ کر اپنی اولاد کو مار ڈالے، دوسری بات یہ ہے کہ باپ بیٹے کی حیات کا سبب تھا۔ ھدایہ ع ش

۳۹۸۱۳...... والد کو بیٹے کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ ابن ماجة عن ابی عمرو عن ابن عباس

۳۹۸۱۴...... جہاں تک تمہارے اس بیٹے کا تعلق ہے تو تم پر اس کے جرم کی سزا نہیں اور نہ تمہارے جرم کی سزا اس پر ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، حاکم عن ابی رمثة

یعنی ہر شخص اپنے جرم کی سزا خود بھگتے گا۔

۳۹۸۱۵...... کوئی ماں (اپنے) بیٹے پر گناہ نہ ڈالے۔ نسائی، ابن ماجة عن طارق المحاربی

۳۹۸۱۶...... کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔ ترمذی، ابن ماجة عن اسامة بن شریک

۳۹۸۱۷...... کسی مؤمن کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے، اور نہ کسی معاہدہ والے کو اس کے عہد کی میعاد میں قتل کیا جائے۔ ابن ماجة عن ابن عباس

۳۹۸۱۸...... کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه عن ابن عمرو

۳۹۸۱۹ کسی آزاد کو غلام کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ بیھقی عن ابن عباس، اسنی المطالب ۱۷۵۳، حسن الاثر ۳۲۲

۳۹۸۲۰...... اگر قصاص نہ ہوتا تو میں تمہیں اس مسواک سے مارتا۔ ابن سعد عن ام سلمة

کلام:......ضعیف الجامع ۴۸۴۸

۳۹۸۲۱ اگر قیامت کے روز بدلہ لینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں اس مسواک سے اذیت دیتا۔ طبرانی، حلیة الاولیاء عن ام سلمة

کلام:......ضعیف الجامع ۴۸۵۸

۳۹۸۲۲...... تم مجھے کیا کہنا چاہتے ہو؟ تم مجھے یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اسے حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ڈال دے اور پھر تم اسے ایسے چبا ڈالو جیسے اونٹ چباتا ہے، اپنے ہاتھ کو ادھر کرو تا کہ وہ اسے کاٹ لے پھر ہٹالو۔ مسلم عن عمران بن حصین

آپ کے زمانہ میں ایک شخص کا ہاتھ دوسرے نے چبالیا تھا تو وہ آپ کی خدمت میں فیصلہ کرانے حاضر ہوا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۳۹۸۲۳ قصاص اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اور فرض ہے۔ مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن انس

۳۹۸۲۴...... برتن جیسا برتن اور کھانے جیسا کھانا۔ نسائی عن عائشة

حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے کسی دوسری بیوی (غالباً حضرت صفیہ) نے پیالہ میں کھانا بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھانا پکا رہی تھیں آپ کو یہ دیکھ کر بے حد غصہ آیا اور فرط غیرت سے پیالہ زمین پر پٹخ دیا اس پر آپ نے فرمایا۔

۳۹۸۲۵...... کھانے کے بدلہ کھانا، اور برتن کے بدلہ برتن۔ ترمذی عن عائشه

۳۹۸۲۶ اس کے کھانے جیسا کھانا اور اس کے برتن جیسا برتن بھیجو۔ مسند احمد عن عائشه

۳۹۸۲۷ تم بدلہ لے لو۔ ابن ماجه عن عائشه

''الاکمال''

۳۹۸۲۸...... انس! اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قصاص ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن انس

یہ حضرت انس کے چچا ہیں ان کا نام بھی انس ہے ان کی بہن سے کسی عورت کا دانت ٹوٹ گیا تھا تو ان لوگوں نے مطالبہ کیا کہ بدلہ میں ہم بھی دانت توڑیں گے، اس پر حضرت انس کے چچا نے قسم کھالی، تو بعد میں ان لوگوں نے معاف کر دیا۔

۳۹۸۲۹..... اگر قصاص نہ ہوتا تو میں تمہیں اس مسواک سے تکلیف دیتا۔ ابن سعد عن ام سلمة
کہ نبی ﷺ نے ایک کنیز بھیجی جو دیر سے واپس آئی تو اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۹۸۳۰..... آؤ اور دیت وصول کرو۔ مسند احمد عن ابی سعید

۳۹۸۳۱..... لوگو! میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں، ہوسکتا ہے تم سے میرے جدا ہوجانے کا وقت نزدیک ہوجائے (یعنی مری وفات قریب ہو) اور میں نے تم میں سے کسی کی ہتک کی، یا اس کی کھال بال کو کوئی اذیت پہنچائی ہو یا اس کا مال لیا ہو۔ تو اب یہ محمد کی عزت کھال بال اور اس کا مال ہے تو جس کا کوئی حق ہو تو وہ اٹھے اور آکر اپنا بدلہ لے لے۔ اور تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے! میں محمد سے دشمنی اور سختی کی وجہ سے ڈرتا ہوں، سن رکھو! یہ دونوں چیزیں نہ مری طبیعت ہیں اور نہ میرے اخلاق ہیں۔ ابویعلی، ابن عساکر عن الفضل ابن عباس

۳۹۸۳۲..... تم میں سے مرا سفر (آخرت) قریب آگیا ہے اور میں تم جیسا ایک انسان ہوں، سو میں نے جس کی بے عزتی کی ہو تو یہ مری عزت ہے وہ اپنا بدلہ لے لے، اور جس کی کھال کو میں نے کوئی تکلیف دی ہو تو یہ مری کھال ہے وہ اپنا بدلہ لے لے، اور میں نے جس کا مال لیا ہو تو یہ مرا مال ہے وہ اپنا مال وصول کرے۔ آگاہ رہو تم میں سے میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جس کا کوئی حق ہو اور وہ وصول کرلے یا مجھے وہ حق بخش دے۔ اور میں اپنے رب سے ایسی حالت میں ملاقات کروں کہ (وہ حق) اپنے لئے جائز کراچکا ہوں، ہرگز کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی دشمنی اور سختی سے ڈرتا ہوں یہ دونوں نہ مری طبیعت ہیں اور نہ میرے اخلاق، جس کا نفس کسی چیز کے بارے میں اس پر غالب آجائے تو وہ مجھ سے مدد چاہے تاکہ میں اس کے لئے دعا کردوں۔ ابن سعد. طبرانی عن الفضل بن عباس

۳۹۸۳۳..... جس نے کسی مسلمان کو دھوکے سے قتل کیا تو اس کا بدلہ لیا جائے گا الا یہ کہ مقتول کے رشتہ دار (قصاص پر) راضی ہوجائیں۔
عبدالرزاق عن الزهری

قتل صرف تین وجوہات سے جائز ہے

۳۹۸۳۴..... قتل صرف تین صورتوں میں ہوسکتا ہے۔ وہ شخص جس نے کسی کو قتل کیا ہو تو بدلہ میں اسے قتل کیا جائے گا، دوسرا وہ شخص جو اسلام لانے کے بعد کافر ہوجائے، تیسرا وہ شخص جو محصن ہونے کے بعد کسی حد میں مبتلا ہوجائے اور پھر اسے سنگسار کیا جائے۔ (یعنی شادی شدہ زنا کا ارتکاب کرے)۔
ابن عساکر عن عائشة

۳۹۸۳۵..... جس نے کسی مسلمان کو دھوکے سے قتل کیا تو اس کا بدلہ لیا جائے گا، ہاں اگر مقتول کے رشتہ دار اور سارے مسلمان (قصاص پر) راضی ہوجائیں، جو مؤمن اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے روز پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اسے ٹھکانہ دے یا اس کی مدد کرے۔ سو جس نے اسے ٹھکانہ دیا اور اس کی مدد کی، تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا اور جس چیز میں تمہیں اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔
عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن ابی لیلی مرسلاً

۳۹۸۳۶..... جو شخص خون یا کسی زخم کا مطالبہ کرے تو اسے تین باتوں کا اختیار ہے اگر وہ چوتھی کا ارادہ کرے تو اسکا ہاتھ روک لیا جائے، یا تو بدلہ یا معاف کرے اور یا وہ چیز لے لے، اگر اس نے ان میں سے کوئی ایک کام کرلیا اور پھر اس کے بعد حد سے تجاوز کیا تو اس کے لئے جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا۔ عبدالرزاق عن ابی شریح الخزاعی

۳۹۸۳۷..... جو شخص خفیہ طور پر پتھر سے یا کوڑوں کی مار سے یا لاٹھی سے قتل کردیا گیا ہو (اور قاتل کا اتا پتا نہیں) تو اس کا قتل قتل خطا ہے (اس میں دیت واجب ہوگی) اور جسے دھوکے سے قتل کیا گیا تو اس کا بدلہ ہوگا اس کے اور اس کے قاتل کے درمیان کوئی حائل نہ ہو جو اس کے اور اس کے قاتل کے درمیان حائل ہوا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کریں گے اور نہ نفل۔

عبدالرزاق عن ابن عباس

۳۹۸۳۸..... جب کوئی شخص (کسی کو) پکڑے اور دوسرا اسے قتل کرے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔

ابن عدی، بیهقی، عن ابن عمر

۳۹۸۳۹..... قاتل کو قتل کرو اور باندھنے والے کو باندھو۔ ابو عبید فی الغریب بیهقی عن اسمعیل بن امیة مرسلاً

۳۹۸۴۰..... اگر منی والے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے پر اتفاق کرلیں تو میں انہیں اس کے بدلہ میں قتل کروں گا۔

الدیلمی عن ابی هریرة و ابن عباس معاً

۳۹۸۴۱..... قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔ دارقطنی، بیهقی عن اسمعیل بن امیة مرسلاً

۳۹۸۴۲..... تلوار کے ذریعہ ہی (قتل) عمد ہوتا ہے۔ مسند احمد عن النعمان

۳۹۸۴۳..... ہر چیز (قتل) خطاء میں شامل ہے صرف (دھاری دار) لوہا اور تلوار (وہ قتل عمد میں شمار ہوں گی)۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن النعمان بن بشیر

۳۹۸۴۴..... لوہے کے سوا ہر چیز خطا ہے اور خطا کا ایک جرمانہ ہے۔

عبدالرزاق وابن جریر، طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن النعمان بن بشیر

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۲۳۴، الکشف الالٰہی ۶۶۱۔

۳۹۸۴۵..... ہر چیز کی سزا خطا ہے صرف تلوار، اور ہر خطا کا ہرجانہ ہے۔ مسند احمد عن النعمان بن بشیر

۳۹۸۴۶..... صرف (دھاری دھار) لوہے کی وجہ سے قصاص لیا جائے گا۔ عبدالرزاق عن الحسن، مرسلاً

۳۹۸۴۷..... زخم کے ٹھیک ہونے تک قصاص نہیں لیا جائے گا۔ الطحاوی عن جابر

فصل ثانی..... قتل میں نرمی اور قصاص سے معاف کرنا

احسان

۳۹۸۴۸..... قتل کے بارے میں سب سے زیادہ معاف کرنے والے، ایمان والے ہیں۔ ابو داؤد، ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام:..... ضعیف، ابوداؤد ۵۰۷، ضعیف الجامع ۹۶۳۔

۳۹۸۴۹..... اہل ایمان قتل کو سب سے زیادہ معاف کرنے والے ہیں۔ مسند احمد عن ابن مسعود

کلام:..... ضعیف، ابن ماجہ ۱۵۸۴، ضعیف الجامع ۱۳۹۴۔

"قصاص کی معافی"

۳۹۸۵۰..... جس مسلمان شخص کو اس کے بدن میں (کسی سے) کوئی تکلیف پہنچی ہو اور وہ اس کا صدقہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور ایک برائی کم کریں گے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن ابی الدرداء

کلام:..... ضعیف، الجامع ۵۱۷۵۔

۳۹۸۵۱..... جس مسلمان شخص کو اس کے بدن میں زخم لگا اور وہ اس کے صدقہ میں کوئی چیز دے تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ جتنے گناہ کم کردے گا۔

مسند احمد، والضیاء عن عبادة

۳۹۸۵۲......جس نے اپنے بدن کی کسی چیز کا صدقہ دیا اس کو اس کے صدقہ کے بقدر دیا جائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن عبادة

۳۹۸۵۳......جسے، اس کے بدن میں کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اسے چھوڑ دیا تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے۔
مسند احمد، عن رجل

کلام:......ضعیف، دیکھیں، الجامع ۵۴۳۶۔

۳۹۸۵۴......جس نے کوئی خون معاف کر دیا تو اس کا بدلہ جنت ہی ہے۔خطیب عن ابن عباس

کلام:......ضعیف، دیکھیں الجامع ۵۷۰۰۔

۳۹۸۵۵......جس (کے رشتہ داروں) نے اپنے قاتل کو معاف کر دیا تو وہ جنت میں جائے گا۔ابن مندة عن جابر الراسبی

کلام:......ضعیف، دیکھیں الجامع ۵۷۰۱۔

۳۹۸۵۶......ہم صبر کریں گے بدلہ نہیں لیں گے۔مسند احمد عن ابی

۳۹۸۵۷......دو جھگڑا کرنے والوں کے بارے میں یہ ہے کہ پہلے ایک کو اور پھر دوسرے کو روکا جائے چاہے عورت ہو۔
ابو داؤد، ابن ماجة عن عائشة

کلام:......ضعیف، ابوداؤد ۹۸۱۔

یعنی قاتل ومقتول کے ورثاء جب آپس میں لڑ پڑیں، اگر ایک عورت بھی رک گئی تو قصاص دیت میں بدل جائے گا۔

۳۹۸۵۸......میں اسے معاف نہیں کرتا جو دیت لینے کے بعد قتل کر دے۔مسند احمد، ابوداؤد عن جابر

کلام:......ضعیف، دیکھیں ابوداؤد ۹۷۱ ضعیف، الجامع ۶۱۷۶۔

۳۹۸۵۹......میں اس شخص کو معاف کرنے کا نہیں جو دیت لینے کے بعد قتل کرے۔الطیالسی عن جابر)

کلام:......الحفاظ ۶۷۷۔

کلام:......ضعیف، دیکھیں الجامع ۶۱۷۳۔

”الاکمال“

۳۹۸۶۰...... جس کے جسم پر کوئی زخم لگایا گیا پھر اس نے اسے معاف کر دیا تو اس کے اتنے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا جتنا اس نے معاف کیا۔
ابن جریر عن عبادة بن الصامت

۳۹۸۶۱......جس کے جسم کو نصف دیت کے بقدر کوئی تکلیف پہنچائی گی اور اس نے معاف کر دی، تو اللہ تعالیٰ اس کے آدھے گناہ معاف کر دے گا، اگر تہائی ہو تو تہائی یا چوتھائی تو اسی کے بقدر (معافی ہوگی)۔طبرانی عن عبادة بن الصامت

۳۹۸۶۲...... جس مسلمان کو اس کے جسم پر کوئی تکلیف پہنچائی گئی پھر اس نے اسے معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ معاف کرے گا۔ابن جریر عن ابی الدرداء

فصل سوم......جن سے دیتیں اور خون رائیگاں ہو جاتے ہیں

۳۹۸۶۳......گھر محفوظ جگہ ہے جو تمہارے حرم میں داخل ہو اسے مار ڈالو۔مسند احمد، طبرانی عن عبادة بن الصامت

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۲۸۹۷۔

کلام:......ضعیف، دیکھیں الجامع ۲۹۹۵۔

۳۹۸۶۴ ... جس نے تلوار سونتی پھر چلادی تو اس کا خون معاف ہے۔ نسائی حاکم عن ابن الزبیر

یعنی پھر قتل کردیا۔

کلام: ...... ضعیف، دیکھیں نسائی ۲۷۷، المعلۃ ۱۵۲۔

۳۹۸۶۵ ... مویشیوں کا لگایا ہوا زخم بے کار ہے (اسی طرح) کنویں اور کان (سے ہونے والی ہلاکت) معاف ہے، دفن شدہ خزانے (کسی کو ملیں تو اس) میں خمس واجب ہے۔ مالک، مسند احمد، بخاری، عن ابی ھریرۃ، طبرانی عن عمرو بن عوف

۳۹۸۶۶ آگ (سے ہونے والی ہلاکت) رائیگاں ہے۔

ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ) ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۰۱، الوضع فی الحدیث ج ۳ ص ۲۰۹

۳۹۸۶۷ پاؤں (سے لگنے والی ٹھوکر کی پاداش میں ہونے والی ہلاکت) رائیگاں ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

کلام: ... ضعیف ابوداؤد ۹۹۷ ضعیف، دیکھیں الجامع ۳۱۵۳۔

''الاکمال''

۳۹۸۶۸ جس نے شگاف سے کسی قوم کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی گئی تو وہ بے کار ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۳۹۸۶۹ جانور کے لگائے ہوئے زخم بے کار ہیں پاؤں، کنوئیں اور کان سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہے دفینوں میں خمس واجب ہے۔

بخاری عن ابی ھریرۃ

۳۹۸۷۰ ... چرنے والے ہر جانوروں کا کیا نقصان معاف ہے کان سے ہونے والی ہلاکت رائیگاں اور دفینوں میں خمس ہے۔

مسند احمد، ابو عوانۃ و الطحاوی عن جابر

۳۹۸۷۱ جانوروں کا لگایا زخم اور آگ سے ہونے والا نقصان معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔ بخاری عن ابی ھریرۃ

۳۹۸۷۲ ... چوپاؤں، کنوئیں اور کان (سے ہونے والا نقصان) معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔ (ابو عوانۃ عن ابن عباس)

۳۹۸۷۳ چوپاؤں کا لگایا زخم، کنوئیں اور کان سے ہونے والا زخم معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔

مالک، مسند احمد، عبدالرزاق، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ، طبرانی فی الکبیر عن کثیر بن عبداللہ عن جدہ، طبرانی وابو عوانہ عن عامر بن ربیعہ، وقال حسن غریب عجیب، طبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کلام: ...... مر عزوہ رقم ۳۹۸۱۵

۳۹۸۷۴ ... چوپاؤں (کا نقصان) معاف، کان (کا نقصان) معاف اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۹۸۷۵ چوپاؤں اور کان کا نقصان معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔ دارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود وضعف

۳۹۸۷۶ کان، کنوئیں، چرنے والے جانوروں اور پاؤں سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔

عبدالرزاق، بخاری عن ھزیل بن شرحبیل

۳۹۸۷۷ ... تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا قصد کرتا اور پھر اسے ایسے کاٹتا ہے جیسے کوئی جانور کاٹتا ہے پھر اس کے بعد بدلہ طلب کرنے کے لئے آتا ہے، جاؤ تمہارے لئے کوئی بدلہ نہیں۔ ابن ماجۃ، حاکم، طبرانی عن یعلی وسلمۃ ابنی امیہ

فصل چہارم ...... انسان، حیوانات اور پرندوں کو قتل کرنے والے کے لئے وعید

اس میں تین فروعات ہیں:

فرع اول......انسان کے قاتل کے بیان میں

۳۹۸۷۸.....مسلمان کا اپنے بھائی کو قتل کرنا کفر (کے برابر) ہے اور اسے گالی دینا کھلا گناہ ہے۔

ترمذی، حسن صحیح عن ابن مسعود، نسائی عن سعد

۳۹۸۷۹.....مسلمان کو قتل کرنا کفر اور اسے گالی دینا فسق ہے کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔مسند احمد ابویعلی، طبرانی والضیاء عن سعد

۳۹۸۸۰..... مؤمن کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کے ٹل جانے سے زیادہ بڑا ہے۔نسائی والضیاء عن بریدة

کلام:......الاتقان ۱۲۳۱۔

۳۹۸۸۱.....دنیا کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مسلمان کے قتل کرنے سے زیادہ کم حیثیت بات ہے۔ترمذی، نسائی عن ابن عمر

۳۹۸۸۲.....اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے قاتل کے لئے کسی قسم کی توبہ (کا ذریعہ) بنانے کا انکار کیا ہے۔طبرانی والضیاء فی المختارہ عن انس

۳۹۸۸۳.....آدمی جب اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں پس جب وہ (اگلا) اسے قتل کر دے تو دونوں جہنم میں چلے گئے۔الطیالسی، نسائی عن ابی بکرة

۳۹۸۸۴.....جو اپنے بھائی کی طرف (دھاری دھار) لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اگرچہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

مسلم، نسائی عن ابی ھریرة

ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت

۳۹۸۸۵ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اسے علم نہیں کہ ہوسکتا ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے اچک لے یوں وہ جہنم کے گڑھے میں جا پڑے۔مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرة

۳۹۸۸۶.....جب مسلمان اپنے بھائی پر کوئی ہتھیار اٹھاتا ہے تو جب تک وہ نہ ہٹائے فرشتے برابر اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

البزار عن ابی بکرة

۳۹۸۸۷.....قیامت کے روز لوگوں کے درمیان سب سے پہلے (ذمہ میں واجب) خونوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

۳۹۸۸۸.....جہنم کو ستر حصوں میں بانٹا گیا ہے ان میں ننانوے حصے (قتل کا) حکم دینے والے کے لئے اور ایک حصہ قتل کرنے والے کیلئے ہے۔

مسند احمد عن رجل

۳۹۸۸۹.....امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کر دے، ہاں جو شرک کرتے مرا یا جس نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا۔

ابوداؤد عن ابی الدرداء، مسند احمد، نسائی، حاکم عن معاویة

۳۹۸۹۰.....جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لئے ہے جو میری امت پر تلوار سونتے۔

(مسند احمد، ترمذی عن ابن عمر

کلام:......ضعیف، دیکھیں ترمذی ۶۰۶، دیکھیں الجامع ۲۶۶۱۔

۳۹۸۹۱.....جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔مالک، مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمر

۳۹۸۹۲.....جس نے ہم پر تلوار سونتی وہ ہم میں سے نہیں۔مسند احمد، مسلم عن سلمة بن الاکوع

۳۹۸۹۳..... اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان کے خون کے لئے اکٹھے ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔

ترمذی، عن ابی سعید، وابی هریرة معاً

۳۹۸۹۴..... جو قتل کے ارادے سے کسی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے تو اس کا خون بہانا واجب ہے۔ حاکم عن عائشة

کلام:..... ضعیف، دیکھیں الجامع ۵۴۱۸۔

۳۹۸۹۵..... جس نے ایک بات کے ٹکڑے کے ذریعہ بھی کسی مسلمان کے قتل کرنے میں مدد کی تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔

"آیس من رحمة اللّٰه" اللہ کی رحمت سے مایوس۔ ابن ماجه، عن ابی هریرة

کلام:..... دیکھیں، الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۴۱۵۔

۳۹۸۹۶..... جس نے کسی مؤمن کو قتل کیا اور اس کے قتل پر خوش ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول کریں گے نہ نفل۔ ابو داؤد والضیاء عن عبادة

۳۹۸۹۷..... اللہ تعالیٰ نے تین بار مرے سامنے ان لوگوں کو بخشنے سے انکار کیا جنہوں نے کسی مؤمن کو قتل کیا ہو۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن عقبة بن مالک

۳۹۸۹۸..... اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو مقتول ہو اور کسی نمازی (یعنی مسلمان) کو قتل نہ کرے تو ایسا ہی کرنا۔ ابن عساکر، عن سعد

کلام:..... ضعیف، دیکھیں الجامع ۱۲۸۶۔

۳۹۸۹۹..... جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں۔ تو جب ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہوجاتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجة عن ابی بکرة

۳۹۹۰۰..... جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے خلاف تلوار سونتتا ہے تو اس کے نیام تک رکھنے میں فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

کلام:..... ضعیف ہے، دیکھیں الجامع ص ۵۴۷۔

۳۹۹۰۱ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو پہلے سے حرام کر رکھا ہے فتنہ میں ان میں سے کسی کو حلال قرار نہیں دیتا تم میں سے کسی کی کیا حالت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس آتا ہے اسے سلام کرتا ہے اور پھر آکر اسے قتل کر دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۳۹۹۰۲ ..... سب سے پہلے بندوں میں خونوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ترمذی عن ابن مسعود

۳۹۹۰۳..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا ختم ہوجانا کسی مسلمان کے ناحق قتل کرنے سے زیادہ کم درجہ ہے۔ ابن ماجة عن البراء

کلام:..... اسنی المطالب ۱۱۶۴، التمیز ۱۳۲۔

قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہیں

۳۹۹۰۴..... جو دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو قاتل مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔ ابن ماجة عن انس

۳۹۹۰۵..... جو شخص مری امت میں سے کسی شخص کے پاس چل کر اسے قتل کرنے جائے تو وہ کہے، کیا اسی طرح! (یعنی ایک مسلمان کے ساتھ یہ سلوک کرے) تو اس صورت میں قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں جائے گا۔ ابو داؤد عن ابن عمر

کلام:..... ضعیف، دیکھیں الجامع ص ۵۸۵۷۔

۳۹۹۰۶..... جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر اس کے خون کی وجہ سے بوجھ ہوگا کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ نکالا۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

۳۹۹۰۷..... آدمی جب تک حرام خون میں مبتلا نہ ہوا پنے دین کی وسعت میں رہتا ہے۔مسند احمد، بخاری عن ابن عمر

۳۹۹۰۸..... مؤمن اس وقت تک بلند گردن اور نیک رہتا ہے جب تک حرام خون میں مبتلا نہ ہواور جب حرام خون میں مبتلا ہو جاتا ہے تو بے حس وحرکت ہو جاتا ہے۔ابو داؤد عن ابی الدرداء عبادة بن الصامت

۳۹۹۰۹..... ایک مرد دوسرے مرد کا ہاتھ تھامے آئے گا۔ وہ کہے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تونے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: کہ میں نے اس لئے اسے قتل کیا کہ آپ (کے دین) کا غلبہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرمائیں عزت وغلبہ تو مرے لئے ہے، (اسی طرح) ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ تھامے آئے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے قتل کیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تونے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: تا کہ فلاں کے لئے غلبہ ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو وہ فلاں کے لئے نہیں، یوں وہ اپنے گناہ کی وجہ سے (سزا کا) مستحق ہوگا۔نسائی عن ابن مسعود

۳۹۹۱۰..... قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کے ساتھ چمٹ کر آئے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے مرے رب! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تونے اسے کس لئے قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: فلاں کی بادشاہت میں۔نسائی عن جندب

۳۹۹۱۱..... قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کو لے کر آئے گا۔ اس کی پیشانی اور سر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا اے مرے رب! اس سے پوچھیے کہ اس نے مجھے کس لئے قتل کیا؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے عرش کے قریب کرے گا۔

ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

۳۹۹۱۲..... زندہ درگور کرنے والا اور زندہ درگور ہونے والی دونوں جہنم میں ہوں گے۔ابو داؤد عن ابی سعید

ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۷۸ کیونکہ دونوں شرک پر تھے۔

۳۹۹۱۳..... زندہ درگور کرنے والا اور زندہ درگور ہونے والی جہنمی ہیں الا یہ کہ زندہ درگور کرنے والا اسلام کا زمانہ پا کر اسلام قبول کرلے۔

مسند احمد، نسائی، البغوی طبرانی فی الکبیر عن سلمة بن یزید الجعفی

''الاکمال''

۳۹۹۱۴..... جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں پس اگر وہ اسے قتل کردے تو دونوں جہنم میں جا پڑیں گے۔(ابو داؤد طیالسی، نسائی، طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل عن ابی بکرة

۳۹۹۱۵..... جو مسلمان اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پہنچ جاتے ہیں پھر اگر وہ دونوں اپنے ہتھیار نیام میں ڈال لیں تو وہ اسی حالت (اسلام) پر واپس لوٹ آتے ہیں جس پر وہ تھے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل کردے تو دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

ابن عساکر عن انس

۳۹۹۱۶..... جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایکدوسرے کا رخ کرتے ہیں اور پھر ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو قاتل ومقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ کسی نے کہا: یہ تو قاتل ہے مقتول کی کیا غلطی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے اپنے قاتل کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔

ابن شیبة، مسند احمد، نسائی، طبرانی فی الا وسط، عن ابی موسیٰ نسائی، عبدالرزاق عن ابی بکرة

۳۹۹۱۷..... جہاں تک زمین کا تعلق ہے تو وہ اس سے زیادہ برے شخص کو قبول کرلیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تمہیں اپنے ہاں خون کی بڑائی دکھائے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمران بن الحصین، طبرانی فی الکبیر عن ابی الزناد بلاغا

یعنی مسلمان کا خون کتنا قیمتی ہے۔

۳۹۹۱۸..... حمد وثناء کے بعد: مسلمان کو کیا ہے کہ وہ مسلمان کو قتل کرے جب کہ وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں، اللہ تعالیٰ نے مرے سامنے مسلمان کو

قتل کرنے والے (کی سفارش کرنے) کا انکار کیا ہے۔ابن ماجة عن عتبة بن مالک

۳۹۹۱۹.....میں نے اپنے رب سے مؤمن کے قاتل کے بارے بحث کی کہ اس کی توبہ کی کوئی سبیل بنائے تو اللہ تعالیٰ نے انکار کردیا۔

الدیلمی عن انس

۳۹۹۲۰.....میں نے اپنے رب عزوجل سے پوچھا کیا، مؤمن کے قاتل کے لئے کوئی توبہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے مرے سامنے انکار کیا۔

الدیلمی عن انس

۳۹۹۲۱.....آدمی خون کے اس پچھنے (سینگی لگانے) کی وجہ سے جو وہ کسی مسلمان کا ناحق بہاتا ہے جنت کو دیکھنے سے اس کے دروازے سے ہٹادیا جاتا ہے۔ابن مندہ، طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن بریدة

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۴۔

۳۹۹۲۲.....ہرگزتم میں سے کسی ایک کے اور جنت کے درمیان ہتھیلی بھر خون حائل نہ ہو جسے وہ بہاتا ہے۔طبرانی عن ابن عمر

۳۹۹۲۳.....ہرگزتم میں سے کسی ایک کے اور جنت کے درمیان، جب کہ وہ جنت کے دروازوں کی طرف دیکھ رہا ہو ہتھیلی بھر کسی مسلمان کا خون حائل نہ ہو جسے وہ ظلماً بہاتا ہے۔سمویہ عن جندب

۳۹۹۲۴.....ابلیس ہر صبح وشام اپنے لشکر بھیجتا ہے اور کہتا ہے: جو کسی شخص کو گمراہ کرے گا میں اس کی عزت کروں گا، اور جس نے فلاں فلاں کام کیا، تو ان میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ میں ایک شخص کے ساتھ چمٹا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، تو ابلیس کہتا ہے: وہ (دوسری) شادی کرلے گا۔تو وہ کہتا ہے: میں اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کیا، تو شیطان اسے انعام دیتا اور اس کا مرتبہ بڑھاتا ہے اور کہتا ہے: کہ اس جیسے کام کیا کرو۔ پھر دوسرا آکر کہتا ہے: میں فلاں کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کردیا تو شیطان زور سے چیختا ہے، جن اس کے پاس جمع ہو کر کہتے ہیں ہمارے آقا! آپ کس وجہ سے اتنے خوش ہوئے؟ وہ کہتا ہے: کہ مجھے فلاں نے بتایا کہ وہ ایک انسان کے ساتھ رہا اسے فتنہ میں مبتلا رکھا اور راستہ سے روکتا رہا یہاں تک کہ اس نے ایک شخص کو قتل کردیا، جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جائے گا۔پھر شیطان اسے ایسے انعام واکرام سے نوازتا ہے کہ پورے لشکر میں سے کسی کو اس جیسا انعام نہیں دیتا، پھر تاج منگواتا ہے اور اسے اس کے سر پر رکھتا ہے اور اسے ان کا نگران بنا دیتا ہے۔حلیة الاولیاء عن ابی موسیٰ

۳۹۹۲۵.....اللہ تعالیٰ کے سامنے سب سے زیادہ جرأت کرنے والا وہ ہے جو حرم میں قتل کرے یا اپنے (مقتول کے) قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرے، یا جاہلیت کے بدلہ میں کسی کو قتل کرے۔مسند احمد عن ابن عمرو

۳۹۹۲۶.....جو جاہلیت کے بدلہ میں کسی کو قتل کرے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ابن جریر عن مجاهد مرسلاً

۳۹۹۲۷.....اللہ تعالیٰ کے سامنے سب سے زیادہ سرکش تین شخص ہیں۔جو اپنے (رشتہ دار کے) قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرے، یا جاہلیت کا بدلہ لینے کے لئے قتل کرے یا اللہ تعالیٰ کے حرم میں قتل کرے۔ابن جریر عن قتادة مرسلاً

۳۹۹۲۸.....قیامت کے روز رحمٰن تعالیٰ کے عرش کے نزدیک تر وہ مومن ہوگا جسے ظلماً قتل کیا گیا، اس کا سر دائنی جانب ہوگا اس کا قاتل بائیں طرف اور اس کی رگوں سے خون پھوٹ رہا ہوگا۔وہ کہے گا: مرے رب! اس سے پوچھیے! کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا، یہ مرے اور نماز کے درمیان کیوں حائل ہوا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

قیامت کے روز سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا

۳۹۹۲۹.....قیامت کے روز لوگوں میں سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلہ ہوگا، ایک شخص ایک آدمی کا ہاتھ تھامے آئے گا۔وہ کہے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے قتل کیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا تاکہ آپ کے لئے عزت ہو، تو اللہ تعالیٰ

فرمائیں گے وہ تو میرے لئے ہے ہی۔ اور ایک آدمی ایک شخص کا ہاتھ تھامے آئے گا، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تونے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اسے اس لئے قتل کیا تا کہ فلاں کے لئے عزت ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہاں اس کے لئے آج وہ عزت نہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۳۹۹۳۰ اس شخص کو اس کی ماں روئے جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا، قیامت کے روز وہ اپنے قاتل کا ہاتھ اپنے دائیں یا بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے آئے گا اور اپنے سر کو اپنے دائیں یا بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوگا، اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور وہ عرش کی جانب ہوگا، وہ کہے گا: اے میرے رب! اپنے بندے سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ مسند احمد عن ابن عباس

۳۹۹۳۱.... مقتول ایک ہاتھ میں اپنا سر اٹھائے اور دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑے آئے گا اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے عرش کے نیچے لے آئے گا۔ پھر مقتول اللہ تعالیٰ سے کہے گا: اے میرے رب اس نے مجھے قتل کیا، اللہ تعالیٰ قاتل سے فرمائیں گے: تو ہلاک ہو۔ پھر اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۹۹۳۲..... مقتول اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے رب العزت کے پاس آئے گا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کس لئے قتل کیا، (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: تونے فلاں کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے اس لئے قتل کیا تا کہ فلاں کی عزت ہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۹۹۳۳..... قیامت کے روز قاتل اور مقتول کو لایا جائے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! اس سے پوچھیے کہ اس نے مجھے کس لئے قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس نے مجھے حکم دیا تھا، تو ان دونوں کے ہاتھوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۳۹۹۳۴..... مقتول راستہ میں بیٹھا ہوگا جب وہاں سے قاتل گزرے گا تو وہ کہے گا اے میرے رب! اس نے میرے روزے اور میری نماز روک دی تھیں۔ تو اس وقت قاتل اور اسے قتل کا حکم دینے والے کو عذاب ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر، عن ابی الدرداء

۳۹۹۳۵..... جو ایک بات کی وجہ سے بھی کسی حرام خون میں شریک ہوا، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس''۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۹۹۳۶ جس نے ایک بات کے ذریعہ مسلمان کے قتل میں کسی کی مدد کی وہ قیامت کے روز، اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس''۔ ابن ابی عاصم فی الدیات عن ابی هریرة، وقال فیه یزید بن ابی زیاد الشامی منکر الحدیث

ترتیب الموضوعات ۹۰۳، ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۳۶۔

۳۹۹۳۷..... جس نے ایک بات کے ذریعہ بھی کسی مومن کے قتل میں (کسی کی) مدد کی تو وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید۔

ابن ماجه، بیهقی عن ابی هریرة، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، ابن عساکر عن ابن عمر، بیهقی عن الزهری مرسلاً

کلام:..... لآ لی ج ۲ ص ۱۸۷، الموضوعات ج ۲ ص ۱۰۳، ۱۰۴

قاتل کی مدد کرنے پر وعید

۳۹۹۳۸..... جس نے ایک آدھی بات کے ذریعہ کسی مسلمان آدمی کے قتل میں (کسی کی) مدد کی تو قیامت کے روز اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید۔ بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:..... الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۴۱۶۔

۳۹۹۳۹.....قیامت کے روز قاتل آئے گا اور اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید۔ الخطیب عن ابی سعید

کلام:.....التنزیہ ج ۲ ص ۲۲۵، الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۲۱۶۔

۳۹۹۴۰.....خبردار! تین آدمیوں کے قاتل سے بچو! وہ شخص جس نے اپنے بھائی کو بادشاہ کے حوالہ کیا، تو اس نے اپنے آپ کو، اپنے بھائی کو اور اپنے بادشاہ کو قتل کیا۔ الدیلمی عن انس

۳۹۹۴۱.....جس مومن نے کسی مؤمن کو پناہ دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو میں قاتل سے بری ہوں۔ ابو داؤد عن عمرو بن الحمق

۳۹۹۴۲.....جس نے ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں کا نہیں اور نہ وہ کسی راستہ کا انتظار کرنے والا ہے۔

ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۳۹۹۴۳.....جس نے ہم پر ہتھیار بلند کیا وہ ہم میں کا نہیں۔ ابن النجار عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۷۹

۳۹۹۴۴.....اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! کسی مؤمن کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کے ٹل جانے سے زیادہ بڑا ہے۔ بیھقی عن ابن عمر

۳۹۹۴۵.....اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! کسی مؤمن کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز دنیا کے ٹل جانے سے زیادہ بھاری ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن عمر

۳۹۹۴۶.....دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناحق کسی مؤمن کو قتل کرنے سے زیادہ ہلکا ہے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۳۹۹۴۷.....پوری دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کا ناحق خون بہانے سے زیادہ ہلکا ہے۔

ابن ابی عاصم فی الدیات، بیھقی فی شعب الایمان عن البراء

۳۹۹۴۸.....جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (قابیل) کے لئے گناہ کے دو بوجھ ہوتے ہیں کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ نکالا تھا۔ حاکم عن البراء

اپنے قتل کا گناہ اور اس کے طریقہ پر عمل کرنے والے کا گناہ۔

۳۹۹۴۹.....جو جان ظلماً قتل کی جاتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے اور شیطان پر اس کے دو بوجھ ہوتے ہیں۔

ابن ابی عاصم، عن ابن مسعود

۳۹۹۵۰.....سوائے مسلمان کے کسی کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔ (الدیلمی عن ابی ھریرۃ) ذمی اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۳۹۹۵۱.....بندہ کا دل رغبت وخوف کو قبول کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی حرام خون بہائے، پس جب وہ اسے بہا دیتا ہے تو اس کا دل الٹا ہو جاتا ہے گویا وہ کوئلے کی بھٹی ہے گناہ کی وجہ سے سیاہ ہوتا ہے نہ کسی نیکی کو پہچانتا ہے اور نہ کسی برائی سے متغیر ہوتا ہے۔ الدیلمی عن معاذ

۳۹۹۵۲.....لوگو! کیا تمہارے بیچ میں مرے ہوتے ہوئے کوئی شخص قتل ہو جاتا ہے اور قاتل کا پتہ نہیں چلتا، اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان شخص کو قتل کرنے پر جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بلا حساب وکتاب عذاب دے گا۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل، بیھقی عن ابن عباس

۳۹۹۵۳.....اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان کو قتل کرنے پر اتفاق کرلیں تو اللہ تعالیٰ سب کو جہنم میں اوندھے منہ گرائے گا۔

طبرانی فی الکبیر والخطیب عن ابی بکرۃ

۳۹۹۵۴.....اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان شخص کو قتل کرنے کے لئے یکجا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں گرائے گا۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۳۹۹۵۵۔۔۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان کو قتل کرنے کے لئے اکٹھے اور رضامند ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ سب کے سب کو جہنم میں داخل کرے گا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے، ہم اہل بیت سے جو بھی بغض رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔ ابن حبان، حاکم وتعقب سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۹۹۵۶۔۔۔ جو اپنے غلام کو قتل کرے گا تو (قصاصاً) ہم اسے قتل کریں گے اور جو اپنے غلام کی ناک کاٹے گا ہم اس کی ناک کاٹیں گے اور جو اپنے غلام کو آختہ کرے گا ہم اسے خصی کریں گے۔ ابو داؤد طیالسی ابن ابی شیب، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حسن غریب، نسائی، ابویعلی، ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی، ضیاء عن سمرہ، حاکم عن بی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف النسائی ۳۷۱۔

۳۹۹۵۷۔۔۔ کسی مسلمان شخص کے لئے یہ روانہیں کہ وہ اپنے غلام کی ناک کاٹے یا اسے خصی کرے، جس نے اپنے غلام سے ان میں سے کوئی بھی برتاؤ کیا تو ہم بھی اس کے ساتھ وہی سلوک کریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۳۹۹۵۸۔۔۔ جو بندہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ کسی حرام خون سے (اس کا دامن) تر نہ ہو تو وہ جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہوگا۔

بیھقی عن عقبۃ بن عامر

۳۹۹۵۹۔۔۔ جس نے کسی چھوٹے یا بڑے کو قتل کیا یا کھجور کا درخت جلایا یا کوئی پھلدار درخت کاٹا یا کسی بکری کو اس کی کھال کی خاطر ذبح کیا تو وہ بدلہ نہ دے سکے گا۔ مسند احمد عن ثوبان

''خودکشی کرنے والا''

۳۹۹۶۰۔۔۔ تم سے پہلے (زمانہ کا) کوئی شخص تھا اسے ایک پھوڑا نکلا، جب اس کی اسے زیادہ تکلیف ہوئی تو اس نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور پھوڑا چھیل ڈالا جس سے خون بہتا رہا اور وہ مرگیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مرے بندہ نے اپنی جان کے بارے میں مجھ سے جلدی کی، میں نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔ (مسند احمد، بیھقی عن جندب البجلی

تقدیر کی دو قسمیں ہوتی ہیں تقدیر مبرم، اس کا نام اٹل تقدیر بھی ہے اور تقدیر معلق، جو انسان کے اختیار پر ہوتی ہے۔ مثلاً تقدیر مبرم یہ ہے کہ فلاں شخص نے مرنا ہے لیکن وہ آگ میں جھلس کر مرتا ہے تو یہ تقدیر معلق ہوئی۔

۳۹۹۶۱۔۔۔ جو شخص پھانسی لیتا ہے تو وہ اپنے آپ کو جہنم میں پھانسی دے گا اور جو اپنے آپ کو نیزہ مارتا ہے ''جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارے گا۔''

بخاری عن ابی ھریرۃ

۳۹۹۶۲۔۔۔ جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں کھونپے گا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہے گا اور جس نے زہر پیا اور خودکشی کرلی تو وہ جہنم میں اسے پیئے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس میں رہے گا۔ اور جس نے اپنے آپ کو کسی پہاڑ سے گرایا اور خودکشی کرلی تو وہ جہنم کی آگ میں گرے گا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس میں رہے گا۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

''الاکمال''

۳۹۹۶۳۔۔۔ جاؤ اپنی ماں کا جنازہ پڑھو کیوں کہ اس نے خودکشی کی ہے۔ تمام، ابن عساکر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! مری ماں بے حد مشقت میں تھی پھر انہوں نے روزہ افطار نہیں کیا، یہاں تک کہ فوت ہوگئیں تو آپ نے فرمایا: جاؤ! اور یہ حدیث ذکر کی۔

آپ نے بطور وعید ایسا کہا کہ کوئی آئندہ ایسی حرکت نہ کرے۔

۳۹۹۶۴ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کر لی تو نبی ﷺ نے فرمایا: جہاں تک مرا معاملہ ہے تو میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا۔ترمذی عن جابر بن سمرۃ

۳۹۹۶۵..... جس نے دنیا میں اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو قیامت کے روز اسے اسی سے عذاب دیا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ثابت بن الضحاک

خودکشی کرنے والا جہنمی ہے

۳۹۹۶۶..... جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو اسے قیامت کے روز اسی سے جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائے گا۔اور جس نے اسلام کے علاوہ کسی ملت کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا،اور جس نے کسی مؤمن کو کہا: ارے کافر! تو یہ کہنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔طبرانی عن ثابت ابن الضحاک

۳۹۹۶۷..... جو اپنا گلا گھونٹتا ہے وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹے گا اور جو پانی میں ڈوبتا ہے وہ جہنم میں ڈوبے گا،اور جو اپنے آپ کو نیزہ مارتا ہے وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارے گا۔بیھقی فی شعب الایمان

قسم ثانی.....حیوانات اور پرندوں کے ناحق قتل کرنے کے بارے میں

۳۹۹۶۸..... جو رینگنے والا جانور اور پرندہ یا کوئی اور ناحق کسی (جاندار) کو قتل کرے گا، قیامت کے دن (مقتول) اس سے جھگڑے گا۔

طبرانی، عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۱۶۸۔

۳۹۹۶۹..... جس نے کسی چڑیا کو ناحق "قتل" کیا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے اس کے بارے میں پوچھیں گے۔مسند احمد، عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف النسائی ۵۷۵۰۔

۳۹۹۷۰..... جو انسان کسی چڑیا یا اس سے چھوٹے پرندے کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے بارے میں اس سے پوچھے گا، کسی نے عرض کیا: ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا: تم انہیں ذبح کرو پھر کھالو اور ان کا سر کاٹ کر نہ پھینکو۔دارقطنی عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۵۵۷، ضعیف ۱۲۹۱ النسائی

۳۹۹۷۱..... جس نے فضول کسی چڑیا کو قتل کیا، وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے چیخ کر کہے گی: اے میرے رب! فلاں نے مجھے بے فائدہ قتل کیا اور کسی فائدے کے لئے قتل نہیں کیا۔مسند احمد، نسائی، ابن حبان عن الرشید ابن سوید

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۷۵۱

۳۹۹۷۲..... چوپائیوں کو نشانہ نہ بناؤ۔نسائی، عن عبداللہ بن جعفر

۳۹۹۷۳..... ٹڈیوں کو نہ مارو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا لشکر ہے۔طبرانی، بیھقی، عن ابی زھیر

کلام:.....الواضح ۲۶۰۳۔

۳۹۹۷۴..... مینڈکوں کو مت مارو اس واسطے کہ ان کا ٹرانا تسبیح ہے۔نسائی، عن ابن عمر

کلام:.....تبییض الصحیفہ ۴۷، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۲۴۔

۳۹۹۷۵۔۔۔۔جس نے کسی حیوان کونشانہ بنایا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔طبرانی. عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۸۵۵

۳۹۹۷۶۔۔۔۔ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی اس نے اسے باندھے رکھا نہ اسے کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے حشرات کھالیتی یہاں تک کہ وہ مرگئی۔مسند احمد، بیہقی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ، بخاری عن ابن عمر

۳۹۹۷۷۔۔۔۔چار جانداروں کو قتل کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ھدھد اور لٹورا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجۃ، عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔المعلۃ ۱۹۵۔

۳۹۹۷۸۔۔۔۔دوا کے لئے مینڈک کو مارنے سے منع کیا ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، حاکم عن عبدالرحمن بن عثمان التیمی

۳۹۹۷۹۔۔۔۔آپ ﷺ نے لٹورے، مینڈک، چیونٹی اور ھدھد کو مارنے سے منع کیا ہے۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۳۹۹۸۰۔۔۔۔چمگادڑوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔بیھقی عن عبدالرحمن معاویۃ المدادی مرسلاً

کلام:۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۷۴۔

۳۹۹۸۱۔۔۔۔آپ ﷺ نے ہر ذی روح کو قتل کرنے سے منع کیا ہے الا یہ کہ وہ موذی ہو۔طبرانی عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۷۵۔

۳۹۹۸۲۔۔۔۔آپ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر قتل کرنے سے منع کیا ہے۔بیھقی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن انس

۳۹۹۸۳۔۔۔۔آپ ﷺ نے کسی بھی جانور کو باندھ کر قتل کرنے سے منع کیا ہے۔مسند احمد، مسلم، ابن ماجۃ عن جابر

۳۹۹۸۴۔۔۔۔اللہ تعالیٰ مکڑی کو ہماری طرف سے اچھا بدلہ دے اس لئے کہ اس نے مجھ پر غار میں جالا تنا تھا۔

ابوسعید السمان فی مسلسلاتہ، فردوس. عن ابی بکر

کلام:۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۶۲۹، المنیر ۵۲.

”الاکمال“

۳۹۹۸۵۔۔۔۔جو شخص کسی چڑیا کو (ناحق) قتل کرے گا وہ چڑیا قیامت کے روز چیخ کر کہے گی: اے میرے رب! اس نے مجھے فضول میں قتل کیا، نہ تو میرے مارنے سے فائدہ اٹھایا اور نہ مجھے چھوڑا کہ میں آپ کی زمین میں رہتی۔طبرانی. عن عمرو بن زید عن ابیہ

۳۹۹۸۶۔۔۔۔جس نے کسی چڑیا کو ناحق قتل کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے بارے میں پوچھیں گے، لوگوں نے عرض کیا: اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اچھی طرح ذبح کرے اور اس کی گردن سے پکڑ کر نہ کاٹے۔

مسند احمد، طبرانی والشیرازی فی الالقاب، طبرانی، بیھقی عن ابن عمرو

۳۹۹۸۷۔۔۔۔بہر کیف وہ ایک بھلائی ہے جو وہ تجھ سے قیامت کے روز کرے گا وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس سے پوچھئے، اس نے مجھے کیوں قتل کیا۔نسائی، عن بریدہ

۳۹۹۸۸۔۔۔۔اللہ تعالیٰ مکڑی کو ہماری طرف سے اچھا بدلہ دے، اس لئے کہ اس نے مجھ پر اور ابوبکر تم پر غار میں جالا تنا تھا، جس کی وجہ سے مشرکین نے نہ ہمیں دیکھا اور نہ ہم تک پہنچ سکے۔الدیلمی، عن ابی بکر

کلام:۔۔۔۔الضعیف ۱۸۹۔

”تیسری قسم.....موذی جانوروں کو مارنے کے بارے میں“

۳۹۹۸۹..... جب گھر میں سانپ نکل آئے تو اس سے کہو: ہم تجھ سے نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے ساتھ عہد کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہ تو ہمیں اذیت نہیں دے گا، پس اگر وہ پھر لوٹ آئے تو اسے مارڈالو۔ترمذی. عن ابن ابی لیلی

کلام:.....ضعیف الترمذی ۲۵۲ ضعیف الجامع ۵۹۰۔

۳۹۹۹۰.....سانپ جنوں میں سے ہیں، جو اپنے گھر میں سے کچھ دیکھے، تو وہ اسے تین مرتبہ بل کی طرف مجبور کرے پس اگر وہ لوٹ آئے تو اسے مارڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ابوداؤد. عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۸۱۱۔

۳۹۹۹۱.....جنوں کا ایک گروہ مدینے میں مسلمان ہوا ہے پس جب ان میں سے تمہیں کوئی نظر آئے تو اسے تین مرتبہ ڈراؤ پھر اگر وہ ظاہر ہو تو اسے مارڈالو۔مسند احمد، ابوداؤد عن ابی سعید

۳۹۹۹۲.....سانپ، بچھو، چوہا اور کوا کھلے عام اذیت پہنچانے والے ہیں۔ابن ماجة، بیهقی عن عائشة رضی الله تعالی عنها

۳۹۹۹۳..... سانپ جنات کی مسخ شدہ صورت ہیں، جیسے بنی اسرائیل میں سے خنزیر اور بندر کی صورت مسخ کئے گئے۔

طبرانی وابوالشیخ فی العظمة. عن ابن عباس

۳۹۹۹۴..... جس نے کسی سانپ کو مارا اس نے گویا ایک مشرک مرد کو مارا جس کا خون حلال تھا۔خطیب. عن ابن مسعود

۳۹۹۹۵.....جس نے کسی سانپ اور بچھو کو مارا گویا اس نے کافر کو مارا۔(خطیب. عن ابن مسعود)

۳۹۹۹۶.....جس نے کسی سانپ کو مارا اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جس نے کسی چھپکلی کو مارا اس کے لئے ایک نیکی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن مسعود

۳۹۹۹۷.....انسان اور سانپ برابر پیدا کیے گئے ہیں، اگر اسے دیکھتا ہے تو ڈر جاتا ہے، اگر اسے ڈسے تو اسے تکلیف پہنچاتا ہے لہٰذا جہاں بھی اسے پاؤ مارڈالو۔الطیالسی، عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۸۳۷۔

۳۹۹۹۸.....چار جانداروں کو نہیں مارا جاتا، چیونٹی، شہد کی مکھی، ھدھد اور لٹورا۔بیهقی عن ابن عباس

۳۹۹۹۹.....مکڑی شیطان ہے لہٰذا اسے مارڈالو۔ابوداؤد فی مراسیله عن یزید بن مرشد مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۸۹۷ المتلآ لی اص ۱۶۱۔

۴۰۰۰۰.....مکڑی شیطان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسخ کیا لہٰذا اسے مارڈالو۔ابن عدی. عن ابن عمر

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۸۹۸۔

۴۰۰۰۱.....تمہارے لئے سانپ کو کوڑے کی ایک ضرب کافی ہے نشانہ پر مارو یا خطا کرو۔دارقطنی فی الافراد عن ابی هريرة

۴۰۰۰۲.....جس نے سانپ کو دیکھ کر اس ڈر سے قتل نہیں کیا کہ وہ اس کے پیچھے پڑ جائے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی لیلی

۴۰۰۰۳.....اگرچہ تم نماز میں ہو پھر بھی سانپ اور بچھو کو مارڈالو۔طبرانی عن ابن عباس

۴۰۰۰۴.....تمام قسم کے سانپوں کو مار دیا کرو۔جو ان کے بدلے سے ڈرے وہ میرا نہیں۔

ابوداؤد، نسائی عن ابن مسعود، طبرانی وابن جریر عن عثمان بن ابی العاص

۴۰۰۰۵ سانپ کو قتل کیا کرو اور دو نقطوں والے اور دم کٹے سانپ کو مارا کرو کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی تلاش میں رہتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔

مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمر

۴۰۰۰۶ وہ تمہارے شر سے بچایا گیا اور تم اس کے شر سے بچائے گئے۔بیھقی، نسائی عن ابن مسعود

۴۰۰۰۷ دو نقطوں والے سانپ کو مارا کرو کیونکہ وہ آنکھ کی تلاش میں رہتا ہے اور حمل گراتا ہے۔بخاری، عن عائشۃ

۴۰۰۰۸ کتوں اور سانپوں کو مارا کرو دو نقطوں والے اور دم کٹے سانپ کو مارا کرو کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی تلاش میں رہتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔

مسلم عن ابن عمر

سانپ کو مارنے کی تاکید

۴۰۰۰۹ سانپوں کو مارا کرو کیونکہ جب سے انہوں نے ہم سے جنگ کی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی۔طبرانی عن ابن عمر

۴۰۰۱۰ چھوٹے بڑے سانپ مار دیا کرو چاہے وہ سیاہ ہوں یا سفید، اس لئے کہ مری امت میں سے جس نے انہیں مارا تو یہ اس کے لئے آگ سے چھٹکارا ہوں گے اور جسے یہ مار ڈالیں وہ شہید ہوگا۔طبرانی عن سراء بنت نبھان

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۶۱۔

۴۰۰۱۱ سیاہ کالا کتا شیطان ہے۔مسند احمد عن عائشۃ

۴۰۰۱۲ اگر کتے ایک (مستقل) گروہ نہ ہوتے (بلکہ صرف جنوں سے کتوں کی شکل میں متشکل ہوتے) تو میں ان سب کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا (البتہ) ان میں سے کالے سیاہ کتے کو مار ڈالو۔ابو داؤد، ترمذی عن عبداللہ بن مغفل

کلام:..... الالحاظ ۶۱۱۔

۴۰۰۱۳ اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں ان سب کو قتل کرنے کا حکم دے دیتا البتہ ان میں کالے سیاہ کو مار ڈالو، شکار، کھیتی اور بکریوں کے کتے کے علاوہ جو گھر والے بھی کسی کتے کو باندھ کر رکھیں گے ان کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جائے گا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن عبداللہ بن مغفل

۴۰۰۱۴ اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے وہ نمازی، غیر نمازی کو نہیں چھوڑتا اسے حل وحرم میں مار دیا کرو۔ابن ماجۃ عن عائشۃ

۴۰۰۱۵ اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے وہ نبی اور غیر نبی کو نہیں چھوڑتا ہر ایک کو ڈس لیتا ہے۔بیھقی عن علی

۴۰۰۱۶ جس نے چھپکلی کو قتل کیا اللہ تعالیٰ اس کی سات خطائیں دور کردے گا۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۷۵۳۔

۴۰۰۱۷ چھپکلی برا جانور ہے۔نسائی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۰۰۱۸ چھپکلی کو مار ڈالو اگرچہ وہ کعبہ میں ہو۔طبرانی عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۶۲۔

۴۰۰۱۹ جس نے پہلی بار میں چھپکلی کو مار ڈالا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے دوسری ضرب میں مار ڈالا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے تیسری ضرب میں اسے مار ڈالا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔ابو داود، نسائی، ابن ماجۃ، مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۰۰۲۰ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو ہر جاندار نے جو زمین پر تھا آگ بجھانے کی کوشش کی سوائے چھپکلی کے، کہ اس نے آگ کو مزید پھونکا۔مسند احمد، ابن ماجۃ، ابن حبان عن عائشۃ

۴۰۰۲۱ بلی گھریلو جانور ہے اور وہ تمہارے پاس آنے والے اور آنے والیوں (جیسی) ہے۔مسند احمد عن قتادۃ

۴۰۰۲۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے کسی مسخ شدہ قوم کی نسل اور اولاد نہیں چھوڑی خنزیر اور بندر پہلے سے تھے۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

۴۰۰۲۳۔۔۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہوگیا اس کے بارے میں علم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ مجھے لگتا ہے وہ چوہے ہی ہیں۔ کیا تم انہیں دیکھتے نہیں کہ جب ان کے سامنے اونٹوں کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے، اور جب بکریوں کا دودھ رکھا جائے تو پی لیتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۰۰۲۴۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی مسخ کی تو اس کی نسل اور اولاد نہیں ہوئی۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمۃ

''الاکمال''

۴۰۰۲۵۔۔۔ تمام قسم کے سانپوں کو قتل کیا کرو، جس نے ان کے انتقام کے ڈر سے انہیں چھوڑ دیا وہ ہم میں کا نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابراھیم بن جریر عن ابیہ، طبرانی عن عثمان بن ابی العاصی

۴۰۰۲۶۔۔۔ سانپوں کو مارا کرو جس نے دو نقطوں والا اور دم کٹا سانپ دیکھا اور پھر انہیں مارا نہیں تو وہ ہم میں کا نہیں کیونکہ یہ دونوں آنکھ پر حملہ کرتے اور عورتوں کے پیٹ میں جو حمل ہوتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۰۰۲۷۔۔۔ تم اس کے شر سے اور وہ تمہارے شر سے بچا لیا گیا۔ بخاری، مسلم، نسائی عن ابن مسعود

فرماتے ہیں ہم نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ایک سانپ ہم پر گرا آپ نے فرمایا، سانپ کو مارو! ہم لوگ اس کی طرف بڑھے مگر وہ بل میں چلا گیا تو اس پر نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۰۰۲۸۔۔۔ ہر حال میں سانپ اور بچھو کو مار ڈالو۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

سانپ کو مارنے سے پہلے وارننگ

۴۰۰۲۹۔۔۔ تمہارے گھروں میں کچھ رہنے والے ہوتے ہیں۔ انہیں تین بار تنگی میں مبتلا کرو اگر اس کے بعد بھی وہ تمہارے سامنے آجائیں تو انہیں مار ڈالو۔ ترمذی عن ابی سعید

۴۰۰۳۰۔۔۔ جس نے سانپ کو دیکھ کر، اس سے ڈرتے ہوئے نہیں مارا وہ مرا متی نہیں۔ طبرانی عن ابراھیم بن جریر عن ابیہ

۴۰۰۳۱۔۔۔ جس نے ایک سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جس نے ایک چھپکلی ماری اس کے لئے ایک نیکی ہے اور جس نے سانپ کو اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ اس کے پیچھے لگ جائے گا وہ ہمارا نہیں۔

مسند احمد، طبرانی، ابن حبان عن ابن مسعود. حاکم، بخاری مسلم ابن عمرو

۴۰۰۳۲۔۔۔ جس نے کسی سانپ کو مارا تو گویا اس نے کسی حربی کافر کو مارا اور جس نے کسی بھڑ کو مارا تو اس کے لئے تین نیکیاں لکھی جائیں گی اتنی ہی خطائیں معاف کی جائیں گی، اور جس نے کسی بچھو کو مارا تو اس کے لئے سات نیکیاں لکھی جائیں گی اور اتنی ہی خطائیں معاف کی جائیں گی۔

الدیلمی عن ابن مسعود

۴۰۰۳۳۔۔۔ سانپوں سے جب سے ہم نے جنگ چھیڑ رکھی ہے صلح نہیں کی، تو جس نے ان میں کسی کو ان کے خوف کی وجہ سے چھوڑا وہ ہم میں کا نہیں۔ مسند احمد، عن ابی ھریرۃ

۴۰۰۳۴۔۔۔ ابورافع! مدینہ میں جتنے کتے ہیں ان سب کو مار ڈالو۔ مسند احمد، عن الفضل بن عبداللہ بن ابی رافع عن ابی رافع

۴۰۰۳۵۔۔۔ اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں ان کو قتل کرنے کا حکم دے دیتا۔ ابن حبان، عن جابر

۴۰۰۳۶۔۔۔ اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے مجھے ناپسند ہے کہ میں انہیں قتل کے ذریعے فنا کردیتا تو میں حکم دے دیتا لہٰذا ان میں سے ہر سیاہ کالے

کتے کو مارڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے اور اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنوں سے پیدا کئے گئے ہیں کیا تم ان کی ہیئت اور آنکھوں کو نہیں دیکھتے جب یہ دیکھتے ہیں۔ اور بکری کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ رحمت کے زیادہ قریب ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل المزنی

۴۰۰۳۷..... اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیتا، لہٰذا ان میں سے سیاہ کالے کتے کو مارڈالو، جو گھر والے کوئی کتا باندھ کر رکھتے ہیں تو ان کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے ہاں جو کتا شکار، کھیتی اور بکریوں والا ہو۔

مسند احمد، ترمذی حسن، نسائی، ابن ماجہ عن عبداللہ بن مغفل

۴۰۰۳۸..... اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں انہیں مارڈالنے کا حکم دے دیتا، البتہ ان میں سے سیاہ کالے کتے کو مارڈالا کرو، جس نے شکار، کھیتی اور بکری کے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو روزانہ اس سے ایک قیراط احد کی مقدار نکل جائے گا۔ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولیا کرو ایک مرتبہ مٹی سے۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

۴۰۰۳۹..... سیاہ کالے دو نقطوں والے کتے کو نہ چھوڑو (مارڈالو) کیونکہ وہ شیطان ہے۔ مسلم، ابن حبان عن جابر

فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے سے روکا اور ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۴۰۰۴۰..... اگر کتے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ہر کالے کتے کو مارڈالنے کا حکم دے دیتا لہٰذا ان میں خاص کتوں کو مارڈالو کیونکہ وہ ملعون، جنوں میں سے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۰۰۴۱..... رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا، فرمایا: یہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ میں پھونکیں مارتی تھی۔ بخاری عن ام شریک

۴۰۰۴۲..... جس نے پہلی بار میں چھپکلی کو مارڈالا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے دوسری بار میں مارا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں پہلے کے علاوہ، اور جس نے تیسری ضرب میں اسے مارڈالا اس کے لئے دوسرے کے علاوہ اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۰۰۴۳..... ان درندوں میں سب سے برا جانور لومڑی ہے۔ ابو داؤد وابن سعد عن سالم بن وابصۃ

۴۰۰۴۴..... سنو! ان درندوں میں سب سے برا جانور لومڑی ہے۔ ابن راھویہ والحسن بن سفیان وابن مندہ والبغوی عن سالم بن وابصہ وضعفہ بغوی وقال مالہ غیرہ: ابن مندہ وابن عساکر عن سالم بن وابصہ، ابن معبد عن ابیہ، قالوا ھو الصواب

۴۰۰۴۵..... مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک قوم گم ہوگئی میں تو انہیں چوہے ہی سمجھتا ہوں، جب تم یہ جاننا چاہو تو ان کے لئے بکریوں کا دودھ رکھو اور ساتھ اونٹنیوں کا دودھ بھی رکھو چنانچہ وہ بکریوں کا دودھ پی لیں گے اور اونٹنیوں کا دودھ چھوڑ دیں گے۔ الدیلمی عن ابی سعید

باب دوم ..... در بیان دیات

اس کی دو فصلیں ہیں۔

فصل اول ..... جان کی دیت اور بعض احکام کا بیان

۴۰۰۴۶..... لوہے کے سوا ہر چیز (سے قتل قتل) خطا ہے اور ہر خطا کا ہرجانہ ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۲۳۴، الکشف الالہی ۶۶۱۔

۴۰۰۴۷..... آگاہ رہو! غلطی سے مقتول شخص (کا قتل) کوڑے اور لاٹھی کے ذریعہ قصداً قتل کے مشابہ ہے۔ جس میں سو اونٹ ہیں جن کی تاکید کی جاتی ہے۔ ان میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں۔ نسائی، بیہقی، عن ابن عمر

۴۰۰۴۸ ... جو اندھی لڑائی میں مارا گیا جوان کے درمیان پتھراؤ، کوڑے مارنے یا لاٹھی چلنے سے ہو تو یہ (قتل) خطاء ہے۔ جس کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی اور جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا تو اس میں قصاص ہے، جو قصاص دلوائی میں رکاوٹ بنا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کریں گے اور نہ اس کا فدیہ۔ ابوداؤد، نسائی، عن ابن عباس

۴۰۰۴۹ ... جو شخص اندھا دھند لڑائی میں مارا گیا جوان کے درمیان تیراندازی پتھراؤ یا کوڑوں کے ذریعہ ہوئی ہو، تو اسکی دیت (قتل) خطا کی دیت ہے اور جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کر دیا تو (اس کی سزا) قصاص ہے جو اس کی ادائیگی میں حائل ہوا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

مقتول کے ورثاء کو دو باتوں کا اختیار

۴۰۰۵۰ ... جس کا کوئی (رشتہ دار) شخص مارا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے یا تو قصاص لے یا فدیہ۔ نسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۰۰۵۱ ... جو شخص غلطی سے قتل کیا گیا اس کی دیت سو اونٹ ہیں تیس یکسالے، تیس تین سالے اور دس دوسالے۔ مسند احمد، نسائی عن ابن عمر

کلام: ... ضعاف الدارقطنی ۶۸۷۔

۴۰۰۵۲ ... قتل خطا کی دیت (۱) بیس تین سالے، (۲) بیس چار سالے، (۳) بیس یکسالے، (۴) بیس دوسالے اور (۵) بیس نر یکسالے۔

ابوداؤد عن ابن مسعود

۴۰۰۵۳ ... جان بوجھ کر (قتل کرنے) کے مشابہ قتل کی دیت جان بوجھ کر قتل کرنے کی طرح سخت ہے اور اس دیت والا شخص قتل نہیں کیا جائے گا۔

ابوداؤد عن ابن عمرو

۴۰۰۵۴ ... ہر بطن پر دیت ہے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر

انساب عرب کے چھ مراتب ہیں۔ شعب، قبیلہ، عمارہ، بطن، فخذ، فصیلہ شعب پہلا نسب جیسے عدنان، قبیلہ جس میں شعب کے انساب منقسم ہوں عمارہ، جس میں قبیلہ کے انساب منقسم ہوں بطن جس میں عمارہ کے انساب منقسم ہوں، فخذ جس میں بطن کے انساب منقسم ہوں، فصیلہ جس میں فخذ کے انساب سما جائیں اس لحاظ سے خزیمہ شعب، کنانہ قبیلہ قریش عمارہ، قصی بطن اور ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ ہیں۔

القانون فی اللغه مطبوعه نور محمد کتب خانه آرام کراچی

۴۰۰۵۵ ... عورت کی دیت مرد کی دیت جیسی ہے یہاں تک کہ اس کی ثلث دیت کے برابر ہو جائے۔ نسائی عن ابن عمرو

کلام: ... ضعیف النسائی ۳۳۵ ضعیف الجامع ۳۷۱۹۔

۴۰۰۵۶ ... ذمیوں کی دیت مسلمانوں کی دیت کا نصف حصہ ہے۔ نسائی عن ابن عمرو

۴۰۰۵۷ ... دیت عصبہ پر ہے اور ناتمام بچہ کی وجہ سے ایک غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن حمل بن النابغة

۴۰۰۵۸ ... دیت ادا کرنے والوں پر کسی اعتراف کردہ بات کا الزام نہ لگاؤ۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

کلام: ... ضعیف الجامع ۶۱۹۶، الکشف الالٰہی ۱۱۳۵۔

۴۰۰۵۹ ... معاہد کی دیت آزاد کی دیت کا نصف حصہ ہے۔ ابوداؤد عن ابن عمرو

۴۰۰۶۰ ... کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔ ترمذی عن ابن عمرو

۴۰۰۶۱ ... مکاتب غلام کی دیت آزاد کی دیت کا اتنی مقدار ہے جس سے وہ آزاد ہو جائے اور غلام کی دیت کا اتنا حصہ ہے جس سے وہ غلام بن جائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

یعنی جتنی سے آزاد اور غلام جتنی سے خرید ا جا سکتا ہو۔

۴۰۰۶۲۔۔۔۔۔ذمی کی دیت مسلمان کی دیت (کی طرح) ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۰۰۶۳۔۔۔۔۔وہ ایک درہم جو میں کسی دیت میں ادا کروں یہ مجھے دیت کے علاوہ میں سو درہم دینے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۹۶۷۔

''الاکمال''

۴۰۰۶۴۔۔۔۔۔جو جان بوجھ کر (کسی کو) قتل کرے تو اسے مقتول کے رشتہ داروں کے حوالہ کیا جائے گا۔چاہیں تو اسے قتل کریں، چاہیں تو مسلمان کی دیت اس سے وصول کریں۔جو سو اونٹ بنتی ہے۔تیس ۳۰ تین سالے، تیس ۳۰ چار سالے اور چالیس گابھن اونٹنیاں، یہ اس صورت میں ہے قتل (قتل) عمد ہو اور قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔عبدالرزاق عن ابن عمرو بن شیبہ عن ابیہ عن جدہ مرسلاً۔ عبدالرزاق، عن الشعبی عن ابی موسی الاشعری و المغیرۃ ابن شعبۃ

۴۰۰۶۵۔۔۔۔۔آگاہ رہو! غلطی سے قتل (کئے جانے والے کی دیت) قصداً کوڑے اور لاٹھی سے (قتل کرنے کے) مشابہ ہے، جس میں صرف سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے ایسی گابھن اونٹنیاں ہیں جن کے بچے ان کے پیٹوں میں ہوں۔رواہ الشافعی

۴۰۰۶۶۔۔۔۔۔خبردار! (قتل) خطا کی دیت، اس (قتل) عمد کی طرح ہے جو کوڑوں اور لاٹھیوں کے ذریعہ ہو، جس میں سو اونٹ (واجب الاداء) ہیں ان میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں، آگاہ رہو ہر وہ خون، مال اور نقل جو جاہلیت میں تھی، وہ مرے قدموں تلے ہے۔اور یہ بھی سن رکھو! کہ حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی جو خدمت تھی میں نے اسے انہی لوگوں کے لئے باقی رکھا ہے۔مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن عمر

۴۰۰۶۷۔۔۔۔۔شبہ العمد (قتل کی دیت) یکی ہے، جس کی وجہ سے قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ہوتا یوں ہے کہ دو قبیلوں کے درمیان شیطان کود پڑتا ہے اور پھر ان کے مابین اندھادھند پتھراؤ بغیر کینہ اور بغیر ہتھیار اٹھائے ہوتا ہے۔

بخاری مسلم عن ابن عباس، بخاری مسلم عن ابن عمرو، عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب مرسلاً

قتل خطاء کی دیت۔۔۔۔۔الاکمال

۴۰۰۶۸۔۔۔۔۔آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص غلطی سے قتل کیا گیا تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں۔تیس یکسالے، تیس دوسالے، تیس چار سالے اور دس مذکر دوسالے ہوں۔ابوداؤد، ابن ماجۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۰۰۶۹۔۔۔۔۔آپ علیہ السلام نے قتل خطاء کی دیت کا فیصلہ بیس یکسالے مونث بیس یکسالے مذکر اور بیس دوسالے بیس چار سالے اور بیس تین سالے کے ذریعہ کیا۔مسند احمد، ترمذی نسائی، ابن ماجۃ عن ابن مسعود

۴۰۰۷۰۔۔۔۔۔مسلمان کی دیت سو اونٹ ہیں ۲۵ تین سالوں کے چوتھائی ۲۵ چار سالے، ۲۵ دوسالے، پس اگر یکسالہ نہ پایا جائے تو اس کی جگہ دوسالے مذکر کر دیئے جائیں۔عبدالرزاق عن عمر بن عبدالعزیز مرسلاً

عورت کی دیت۔۔۔۔۔الاکمال

۴۰۰۷۱۔۔۔۔۔عورت کی دیت مرد کی دیت کا آدھا ہے۔بخاری و مسلم عن معاذ

کلام:۔۔۔۔۔حسن الاثر ۴۳۲۔

ذمیوں کی دیت......الاکمال

۴۰۰۷۲ کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔نسائی. بخاری و مسلم عن عکرمة مرسلا

۴۰۰۷۳ حضور علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ کتابی کافروں کی دیت مسلمانوں کی دیت کا نصف حصہ ہے۔

مسند احمد. ابن ماجة عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۰۰۷۴ ... ذمی کی دیت مسلمان کی دیت (جیسی) ہے۔بخاری و مسلم وضعفه عن ابن عمر

کلام:......تحذیر المسلمین ۱۳۶، ترتیب الموضوعات ۹۳۸۔

۴۰۰۷۵ ... مجوسی کی دیت آٹھ سودرہم ہے۔ابن عدی. بخاری مسلم. عن عقبة بن عامر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۶۔

پیٹ کے بچہ کی دیت......الاکمال

۴۰۰۷۶...... آپ علیہ السلام نے فرمایا پیٹ کے بچہ کی دیت ایک غلام یا لونڈی کی ہے۔

بخاری مسلم، ترمذی، نسائی. ابن ماجة عن ابی هریرة، طبرانی فی الکبیر عن المغیرة بن شعبه و محمد بن مسلمه معا

۴۰۰۷۷... آپ علیہ السلام نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں ایک غلام لونڈی، گھوڑا یا خچر کا فیصلہ کیا۔ابو داؤد عن ابی هریرة

۴۰۰۷۸... آپ نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں ایک غلام کا فیصلہ کیا۔ابن ماجه عن حمل بن مالک ابن النابغة

۴۰۰۷۹......دیت عصبہ پر ہے اور پیٹ کے بچہ میں ایک غلام یا لونڈی ہے۔بخاری مسلم عن والدابی الملیح

۴۰۰۸۰......چھوڑو! مجھے عرب دیہاتیوں کے اشعار نہ سناؤ، پیٹ کے بچہ میں ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو درہم یا گھوڑا یا ایک سو بیس بکریاں ہیں۔

ترمذی وحسنه، طبرانی فی الکبیر عن ابی الملیح عن ابیه

فصل ثانی......اعضاء وجوارح اور زخموں کی دیت

۴۰۰۸۱......ناک میں دیت ہے جب پوری طرح ناک کاٹ دی جائے تو اس میں سو اونٹ ہیں۔اور ہاتھ میں پچاس، پاؤں میں پچاس، آنکھ میں پچاس اور وہ زخم جو دماغ تک پہنچ جائے اس میں جان کا تہائی اور وہ زخم جو پیٹ تک پہنچ جائے اس میں جان کا تہائی اور وہ زخم جس سے چھوٹی ہڈیاں ظاہر ہو کر اپنی جگہ سے ہٹ جائیں اس میں پندرہ اونٹ اور وہ زخم جو ہڈی کی سفیدی ظاہر کردے اس میں پانچ اونٹ، دانت میں پانچ اور ہر انگلی میں دس دس اونٹ ہیں۔بیهقی عن عمر

۴۰۰۸۲... کان میں سو اونٹ اور دیت میں (بھی) سو اونٹ ہیں۔بیهقی عن معاذ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۰۱۔

۴۰۰۸۳......زبان کو جب (کاٹ کر) گفتگو سے روک دیا جائے تو اس میں دیت ہے اور آلہ تناسل کی جب ساری کاٹ دی جائے تو اس میں دیت ہے اور دونوں ہونٹوں میں دیت ہے۔ابن عدی، بیهقی عن ابن عمرو

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۸۶۔ضعیف الجامع ۴۰۰۵۔

اطراف (جسم)

۴۰۰۸۴.....دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر

۴۰۰۸۵.....(سارے) دانت برابر ہیں پانچ پانچ (اونٹ واجب) ہیں۔نسائی عن ابن عمر

۴۰۰۸۶.....دانت برابر ہیں۔سامنے والے دو دانت، اور داڑھ برابر ہیں۔ابن ماجۃ عن ابن عباس

۴۰۰۸۷.....انگلیوں میں دس دس (اونٹ) ہیں۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر

۴۰۰۸۸.....ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت ایک جیسی ہے۔ ہر انگلی کے بدلہ دس اونٹ ہیں۔ترمذی عن ابن عباس

۴۰۰۸۹.....انگلیاں ساری برابر ہیں۔دس دس اونٹ ہیں۔ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابی موسیٰ

۴۰۰۹۰.....انگلیاں ساری برابر ہیں۔ ہر ایک کے بدلہ دس دس اونٹ ہیں۔نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عمر

۴۰۰۹۱.....انگلیاں ساری برابر ہیں، سامنے کے دانت، اور داڑھ برابر ہیں۔ یہ اور یہ برابر ہیں۔یعنی انگوٹھا اور چھنگلی۔

ابو داؤد، بیھقی عن ابن عباس

۴۰۰۹۲.....یہ یعنی انگوٹھا اور یہ یعنی چھنگلی برابر ہیں۔مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس

زخم

۴۰۰۹۳.....جن زخموں سے ہڈی نظر آنے لگے ان میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔مسند احمد، عن ابن عمرو

۴۰۰۹۴.....دماغ کے زخم میں قصاص نہیں۔بیھقی عن طلحۃ

۴۰۰۹۵.....دماغ کے، پیٹ کے اور اس زخم میں قصاص نہیں جو ہڈی کا جوڑ منتقل کردے۔ابن ماجۃ عن ابن عباس

الاکمال

۴۰۰۹۶.....آپ علیہ السلام نے ناک کے بارے میں پوری دیت کا فیصلہ کیا جب وہ کاٹ دی جائے۔اور اگر اس کی ایک جانب کاٹ دی جائے تو آدھی دیت ہے۔ پچاس اونٹ یا ان (کی قیمت کے) برابر سونا، یا چاندی یا سو گائے یا ہزار بکریاں، اور ہاتھ میں، جب کاٹ دیا جائے تو آدھی دیت ہے۔اور پاؤں میں آدھی دیت، اور دماغ کے زخم میں تہائی دیت ۳۳ تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کا سونا، چاندی یا بکریاں اور پیٹ کے زخم میں اسی طرح، اور انگلیوں میں ہر انگلی کے بدلہ دس اونٹ اور دانتوں میں ہر دانت کے بدلہ پانچ اونٹ ہیں اور عورت کی دیت کا یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے ان عصبہ کے درمیان ہوگی جو اس کی کسی چیز کے وارث نہیں بنتے ہاں جو اس کے وارثوں سے بچ جائے۔پس اگر وہ عورت قتل کردی جائے تو اس کی دیت اس کے ورثاء کے درمیان ہوگی اور ان کے قاتل کو قتل کریں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۰۰۹۷.....آپ علیہ السلام نے اس آنکھ کے بارے میں جو اپنی جگہ ہو اور اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

ابو داؤد، نسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۰۰۹۸.....آپ علیہ السلام نے دانت کے بارے میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ابن ماجۃ عن ابن عباس

۴۰۰۹۹.....آپ علیہ السلام نے انگلیوں میں دس دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔مسند احمد عن ابی موسیٰ

کلام:......ضعاف الدارقطنی ۶۹۱۔

۴۰۱۰۰...پیٹھ کی دیت سواونٹ ہیں۔بخاری مسلم عن الزهری بلاغاً

متفرق احکام......ازالاکمال

۴۰۱۰۱...آپ علیہ السلام نے اونٹ والے کے بارے میں سواونٹوں کا فیصلہ کیا۔اور گائیوں والے کے بارے میں دوسو گائیوں کا اور بکری والوں کے بارے میں دوہزار بکریوں کا اور کپڑے کے تاجروں کے بارے میں سو جوڑوں کا فیصلہ فرمایا۔

ابو داؤد عن عطاء بن ابی رباح مرسلاً عن عطاء عن جابر

۴۰۱۰۲...آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ جس کی دیت گائیوں میں ہو تو گائیوں والوں پر دوسو گائیں،اور جس کی دیت بکریوں میں ہو تو بکریوں والوں پر دوہزار بکریاں ہیں۔مسند احمد عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۱۰۳...آپ علیہ السلام نے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ فرمایا۔ابن ماجة عن المغيرة بن شعبة

۴۰۱۰۴...آپ نے اس بات کا فیصلہ فرمایا کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان ان کے قرابت کے درجات کے لحاظ سے میراث ہے پس جو بچ جائے وہ عصبہ کے لئے ہے۔ابو داؤد، نسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۱۰۵...دیت عصبہ پر اور دیت میراث پر ہے۔عبدالرزاق عن ابراهیم مرسلاً

۴۰۱۰۶...جنایت کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے والد کی غلطی کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور نہ والد بیٹے کی غلطی کا ذمہ دار ہے۔

مسند احمد عن عمرو بن الاحوص

۴۰۱۰۷...سنو! تم اپنے بیٹے کی غلطی کے اور وہ تمہاری غلطی کا ذمہ دار نہیں۔اور یہ آیت پڑھی،کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، والبغوی والباوردی وابن القانع، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی عن ابی رمثه، ابن ماجه، ابو یعلی والبغوی وابن نافع وابن مندة، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن الخشخاش العنبری

۴۰۱۰۸...مکاتب اتنی مقدار ادا کرے جتنی ادا کی جاتی ہے۔(مسند احمد، بخاری مسلم عن علی)

۴۰۱۰۹...زخموں کا اندازہ لگایا جائے پھر ایک سال تک انتظار کیا جائے پھر وہ جس مقدار کو پہنچیں اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔

ابن عدی، بیهقی عن جابر

۴۰۱۱۰...زخموں کا ایک سال تک انتظار کیا جائے۔دارقطنی وضعفه والخطیب عن جابر

کلام:......ضعاف الدارقطنی ۶۷۴۔

نقصان کا سبب بننے والا ضامن ہے

۴۰۱۱۱...جس نے مسلمانوں کے کسی راستہ میں (اپنی) سواری کھڑی کی اور اس نے اپنے ہاتھ یا پاؤں سے کسی کو روندا یا تو وہ (سواری والا) ضامن ہے۔بیهقی وضعفه عن النعمان بن بشیر

۴۰۱۱۲...جس نے مسلمانوں کے راستہ پر کوئی جانور باندھا اور اس سے کسی کو تکلیف پہنچی تو وہ (مالک) ضامن ہے۔

بیهقی عن النعمان بن بشیر

۴۰۱۱۳.... سواری پر آگے بیٹھا شخص دو تہائی نقصان کا اور پیچھا بیٹھا شخص تہائی کا ضامن ہوگا۔ ابن عساکر عن واثلة

ذمی کا قتل ہونا.....ازکمال

۴۰۱۱۴.... جس نے کسی ذمی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو سو سال کے فاصلے سے سونگھ لی جاتی ہے۔

طبرانی فی الکبیر حاکم، بیهقی عن ابن عمر

۴۰۱۱۵.... جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلے سے آجاتی ہے۔

طبرانی، حاکم عن ابی بکرة

۴۰۱۱۶.... جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا کہ وہ جنت کی خوشبو سونگھے، اگرچہ اس کی خوشبو ایک سال کے فاصلے سے آجاتی ہے۔ ابویعلی، مسند احمد، نسائی، بیهقی عن ابی بکرة

قتل کرنے کے قریبی کام

۴۰۱۱۷.... جب تم میں سے کوئی اپنی تلوار کو دیکھ کر سونتے اور اپنے بھائی کو دینا چاہے تو اسے نیام میں ڈال کر اس کے حوالہ کردے۔

مسند احمد طبرانی، حاکم عن ابی بکرة

۴۰۱۱۸.... آپ علیہ السلام نے سونتی تلوار دینے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد ابوداؤد، ترمذی عن جابر

۴۰۱۱۹ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اگرچہ وہ ماں، باپ شریک بھائی ہو۔

حلیة الاولیاء عن ابی هریرة

۴۰۱۲۰.... جس نے ہمیں نیزہ مارا وہ ہمارا نہیں۔ مسند احمد عن ابی هریرة

الاکمال

۴۰۱۲۱.... جس نے ہمیں نیزہ مارا وہ ہمارا نہیں۔ اور جو بغیر منڈیر کے چھت پر سویا اور گر کر مر گیا تو اس کا خون رائیگاں ہے۔

طبرانی عن عبدالله بن جعفر

۴۰۱۲۲.... جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہمارا نہیں اور جس نے ہمیں نیزہ مارا وہ ہم میں کا نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۰۱۲۳.... جب تم میں سے کوئی نیزہ لے کر مسجد سے گزرے تو اس کے پھل پر ہاتھ رکھ لے۔ ابوعوانة عن جابر

۴۰۱۲۴.... اس کے پھل پر ہاتھ دھرلو۔ مسند احمد، الدارمی، بخاری ومسلم نسائی، ابن ماجة وابن خزیمة، ابن حبان عن جابر

فرماتے ہیں ایک شخص مسجد سے گزرا اس کے پاس تیر تھے تو نبی علیہ السلام نے اس سے یہ فرمایا۔

۴۰۱۲۵.... جو ہمارے بازاروں اور مسجدوں سے نیزہ لے کر گزرے تو وہ اس کے پھل پر ہاتھ دھر لیا کرے تاکہ اس کے ہاتھ سے کوئی مسلمان زخمی نہ ہو۔ بخاری عن ابی بردة بن ابی موسی عن ابیه

۴۰۱۲۶.... جب تم نیزے لے کر مسلمانوں کے بازاروں یا ان کی مساجد سے گزرا کرو تو ان کے پھلوں پر کوئی چیز باندھ لیا کرو تاکہ کسی کو زخمی نہ کرو۔

عبدالرزاق عن ابی موسی

۴۰۱۲۷.... فرشتے تم میں سے اس شخص پر لعنت کرتے ہیں جو کسی لوہے سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو۔

ابن ابی شیبة خطیب فی المتفق والمفترق، عن ابی هریرة

۴۰۱۲۸..... تم میں سے ہرگز کوئی اپنے بھائی کی طرف کسی ہتھیار کا اشارہ نہ کرے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں ہوسکتا ہے شیطان اس کے ہاتھ سے اچک لے اور وہ اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں پہنچادے۔ عبدالرزاق عن ابی ھریرة

۴۰۱۲۹..... تم میں سے ہرگز کوئی اپنے بھائی پر تلوار نہ سونتے۔ حاکم عن سھل بن سعد

۴۰۱۳۰..... بے نیام تلوار نہ دی جائے۔ ابن سعد عن جابر بن عبداللہ عن ابنة الجھنی

۴۰۱۳۱..... ابنہ الجہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مسجد میں کچھ لوگوں پر گزر ہوا جنہوں نے اپنی تلواریں سونت رکھی تھیں اور ایک دوسرے کو دے رہے تھے اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں پر لعنت کرے، کیا میں نے ایسے کرنے سے منع نہیں کیا، جب تم میں سے کسی نے تلوار سونتی ہو اور اپنے دوست کو دینا چاہئے تو اسے چاہئے کہ تلوار نیام میں ڈال کر اسے دے۔

البغوی والباوردی وابن اسکن وابن قانع طبرانی وابو نعیم عن ابنة الجھنی. قال البغوی لااعلم له غیرہ

۴۰۱۳۲..... اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں پر لعنت کرے کیا میں نے اس سے منع نہیں کیا تھا! جب تم میں سے کوئی تلوار دینا چاہے جسے کوئی دیکھ رہا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے بھائی کو دیتے وقت نیام میں ڈالے پھر اسے دے۔ حاکم، طبرانی عن ابی بکرة

۴۰۱۳۳..... لوگ میری امت کے جس شخص کو قتل کرنا چاہیں گے تو وہ اس بات سے عاجز نہ ہو وہ کہے: ہاں ٹھیک ہے! تو میرا اور اپنا گناہ اپنے سر لے تو وہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی طرح ہوں گے، قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں۔ حلیة الاولیاء عن ابن عمر

۴۰۱۳۴..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف خوفناک نظر سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے خوفزدہ کریں گے۔

الخطیب عن ابی ھریرة

کلام:..... المتناھیة ۱۲۷۹۔

قصاص، قتل، دیت اور قسامہ..... از قسم قصاص افعال

غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا

۴۰۱۳۵..... (الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) غلام کے بدلہ آزاد کو قتل نہ کرتے تھے۔ ابن ابی شیبة، دارقطنی، بیھقی

۴۰۱۳۶..... طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن کسی شخص کو زوردار طمانچہ مارا، پھر اس سے کہا بدلہ لے لو تو اس شخص نے معاف کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۱۳۷..... حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور پہلی جماعت قسامت میں قتل نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

قسامت کا مطلب یہ ہے کہ کسی محلہ یا گاؤں یا آبادی کے قریب کوئی لاش ملے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اس صورت میں وہاں کے لوگوں سے قسم لی جائے گی۔

۴۰۱۳۸..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جسے حد میں قتل کیا گیا تو اس کی دیت نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۱۳۹..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے: آقا کو اپنے غلام کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے البتہ اسے مارا جائے اور اسے لمبی سزا دی جاوے اور (بیت المال یا مال غنیمت سے) اسے محروم رکھا جائے۔ ابن ابی شیبہ، بیھقی

۴۰۱۴۰..... علی بن ماجدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مری ایک غلام سے لڑائی ہوگئی دوران لڑائی میں نے اس کی ناک کاٹ دی، پولیس نے مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے مرے بارے غور وخوض سے کام لیا تو قصاص مری سزا نہ ملی تو مرے عاقلہ پر دیت لازم کی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۱۴۱..... عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورت کے پستان کی چوٹی کا بدلہ سو دینار مقرر کئے اور مرد کی چوٹی میں پچاس دینار۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبۃ

کیونکہ عورت کی چھاتی قابل منفعت ہے اور مرد کی چھاتی محض زینت ہے۔

۴۰۱۴۲..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جو فیصلہ کیا وہ یہ ہے کہ پاؤں والا اگر اپنے پاؤں کو پھیلائے تو اسے سمیٹ نہ سکے یا سمیٹ تو سکے لیکن پھیلا نہ سکے یا زمین سے اٹھ جائے اس تک پہنچ نہ پائے تو اس کی دیت پوری ہے پس جتنی کم ہو اس کا حساب ہوگا۔ اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہاتھ کے زخم کے بارے جو فیصلہ فرمایا یہ ہے کہ جب آدمی اس سے کھانہ سکے، ازار نہ پہن سکے، استنجانہ کر سکے تو اس کی دیت پوری ہوگی جو کم ہو اس کا حساب لگایا جائے۔ ابن ابی شیبۃ، عبدالرزاق

کیونکہ ہاتھ پاؤں بنیاد منافع اور فوائد ہی ہیں جب یہ مفقود تو سمجھو ہاتھ پاؤں ہے ہی نہیں اس سے پوری دیت لازم ٹھہری۔

۴۰۱۴۳..... عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس زخم سے ہڈی صاف نظر آنے لگے وہ چاہے سر میں ہو یا چہرے میں برابر ہے۔ ابن ابی شیبۃ، بیہقی

۴۰۱۴۴..... ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی طرف سے دیت ادا کی اگرچہ ان سے مطالبہ بھی نہیں تھا حالانکہ وہ بادشاہ تھے۔ رواہ البیہقی

عوام پر شفقت ومہربانی کرتے ہوئے ایسا کیا۔

۴۰۱۴۵..... علی بن ماجدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مکہ میں مری ایک غلام سے مڈبھیڑ ہوگئی اس نے مرا کان کاٹ ڈالا میں نے اس کا کان کاٹ لیا تھا۔ جب حضرت ابوبکر ہمارے ہاں حج کے لئے تشریف لائے تو ہمارا مقدمہ ان کے سامنے پیش ہوا، آپ نے فرمایا: انہیں عمر کے پاس لے جاؤ۔ اگر زخمی کرنے والا اس حد کو پہنچا ہے کہ اس سے بدلہ لیا جائے تو وہ بدلہ لے لے، جب ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچایا گیا آپ نے ہمیں دیکھا اور فرمایا: ہاں! یہ قصاص کی حد تک پہنچ گیا ہے مرے پاس حجام کو بلاؤ۔ مسند احمد

۴۰۱۴۶..... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: میں اپنے والد کے ساتھ حضرت صدیق اکبر کے پاس گیا آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ مرے والد نے کہا: مرا بیٹا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تمہیں اس کے بدلہ اور اسے تمہارے بدلہ سزا نہیں مل سکتی۔ رواہ ابن عساکر

یہ بطور عام حکم کے آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔

۴۰۱۴۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے آپ سے بدلہ لینے دیتے۔

عبدالرزاق، طبرانی، ابوداؤد طیالسی ومسدد وابن سعد، مسنداحمد، ابن ابی شیبۃ، ابن راھویہ، ابوداؤد ابن خزیمۃ وابن الجارود، دارقطنی فی الافراد وعبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال وابوذر الھروی حاکم، بیہقی، ضیاء

کلام:..... ضعیف النسائی ۳۳۰۔

کسی مسلمان کے قتل میں جتنے لوگ شریک ہوں گے سب سے قصاص لیا جائے گا

۴۰۱۴۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ: ایک لڑکا دھوکے سے قتل کر دیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے قتل میں صنعاء والے بھی شریک ہوتے تو میں ان سب کو اس کے بدلہ میں قتل کرتا۔ بخاری، ابن ابی شیبۃ بیہقی

۴۰۱۴۹......سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے جس سے بدلہ لیا جاتا اور اس دوران مرجاتا: اس کا قتل ہونا برحق تھا اس کی دیت نہیں۔ مسدد، حاکم

۴۰۱۵۰......ابو قلابہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی باندی کو (گرم) کڑاہی پر بٹھایا جس سے اس کا سرین جل گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس باندی کو آزاد کردیا اور اس شخص کو دردناک ماردی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۱......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غلام کا بدلہ آزاد سے نہ لیا جائے، البتہ عورت مرد سے ہر اس قصد کا بدلہ لے سکتی ہے جو جان کے ضیاع یا زخم تک پہنچ جائے، پھر اگر وہ لوگ قتل پر صلح کرلیں تو عورت کی دیت میں، دیت ادا کی جائے جو بچ جائے تو عاقلہ پر کچھ واجب نہیں ہاں جو وہ چاہیں۔ اور غلام کی دیت غلام سے ہر اس قصد میں لی جائے گی جو نفس انسانی کے ضیاع یا اس سے کم تک پہنچ جائے، پھر اگر وہ قتل پر صلح کرلیں تو مقتول کی قیمت قاتل یا زخمی کرنے والے کے مالکوں پر لازم ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۲......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص قصاص میں مرجائے تو اس کی دیت نہیں ہے۔
بیھقی عبدالرزاق، ومسدد

۴۰۱۵۳......ابوالملیح بن اسامہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو ضامن قرار دیا جو بچوں کے ختنے کرتا تھا کہ اگر اس نے کسی بچہ کا ذکر کاٹ دیا تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۴......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو بچہ بالغ نہیں ہوا اور اسے اسلام میں اپنے نفع ونقصان کا علم نہیں، تو اس پر دیت ہے نہ قصاص نہ تو کسی زخم میں اور نہ کسی قتل میں حد اور سزا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۵......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غلام کی دیت اس کی قیمت میں ہے جیسے آزاد کی دیت اس کے خون بہا میں ہے۔
رواہ عبدالرزاق

ایک وارث کا قصاص معاف کرنا

۴۰۱۵۶......ابن وھب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک ایسے شخص کا مقدمہ پیش ہوا جس نے کسی شخص کو قتل کیا تھا تو مقتول کے وارثوں نے قاتل کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا، مقتول کی بہن کہنے لگی جو قاتل کی بیوی تھی میں نے اپنا حصہ اپنے خاوند کو معاف کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ شخص قتل سے چھوٹ گیا اور سب کے لئے دیت (لینے) کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۷......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بادشاہ مقتول کے ذمہ دار کو معاف کرنے سے اگر وہ چاہے یا دیت لینے سے جب وہ صلح کرلیں، نہ روکے اور قتل کرنے سے روکے اگر وہ انکار کرے اور تحقیق سے قتل عمد کا ثبوت مل جانے کے بعد ہو تب۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۸......شعبی سے روایت ہے کہ وادعۃ اور شاکر کے درمیان ایک مقتول پایا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ دونوں جگہوں کو ناپیں، تو اسے وادعۃ کے زیادہ قریب پایا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر آدمی سے پچاس قسمیں لیں، نہ میں نے قتل کیا اور نہ مجھے قاتل کا علم ہے، پھر ان پر دیت کا تاوان مقرر کیا، انہوں نے کہا: امیر المومنین! نہ تو ہماری قسموں نے ہمارے مال کا دفاع کیا اور نہ ہمارے مال نے ہماری قسموں کا دفاع کیا آپ نے فرمایا: حق اسی طرح ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۱۵۹......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قسامۃ سے صرف دیت واجب ہوتی ہے اور خون رائیگاں نہیں کرتا۔
عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۱۶۰......سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے اس کے آقا کے بارے میں پچاس قسمیں لیں جسے تکلیف پہنچی، پھر اس کے لئے دیت مقرر کی۔

۴۰۱۶۱......حسن سے روایت ہے کہ ایک عورت کسی بستی سے گزری ان سے پانی مانگا لیکن انہوں نے پانی نہ دیا وہ پیاسی مرگئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر اس کی دیت واجب قرار دی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۶۲......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: چوپائے کی آنکھ (ضائع کرنے) میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ (واجب) ہے۔ عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۱۶۳......سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ کسی غلام کو کسی حاجی نے بے لگام چھوڑ دیا، تو بنی عائذ کا ایک شخص اور وہ کھیلتے تھے تو اس غلام نے اس عائذی کو مار ڈالا، بعد میں اس (مقتول) کا باپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے بیٹے کے خون کا مطالبہ کرنے آیا، حضرت عمر نے اس کی دیت دینے سے انکار کر دیا، اور فرمایا: اس کا مال نہیں، تو عائذی بولا: آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اسے مار دیتا؟ آپ نے فرمایا: تب تم اس کی دیت ادا کرتے، وہ کہنے لگا: پھر تو وہ چتکبرا سانپ ہوا اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو کاٹتا پھرے اور اگر اسے قتل کیا جائے تو اس کا انتقام لیا جائے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بس وہ سانپ ہی ہے۔ مالک، عبدالرزاق

سائبہ وہ آزاد کردہ غلام ہوتا ہے جس کا نہ کوئی وارث ہو اور نہ آزاد کنندہ کا ولاء تو وہ جہاں چاہے اپنا مال صرف کرے، اس طرح غلام آزاد کرنے سے حدیث میں ممانعت آئی ہے۔

۴۰۱۶۴......حبیب بن صہبان سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ مسلمانوں کی پیٹھیں اللہ تعالیٰ کی رکھ ہیں (محفوظ جگہ) کسی کے لئے انہیں بغیر حد کے زخمی کرنا حلال نہیں، میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی کہ آپ کھڑے ہو کر اپنا بدلہ دلوا رہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۶۵......زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مشرک کی دیت مسلمان سے نہ لیتے تھے۔ دار قطنی، بیھقی

۴۰۱۶۶......ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے قصداً قتل کیا تھا تو مقتول کے بعض ورثاء نے معاف کر دیا آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا، اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ جان ان سب کے لئے تھی پس جب انہوں نے معاف کر دیا تو جان زندہ کر دی گئی لہذا آپ اس کا حق نہیں لے سکتے یہاں تک کہ کوئی دوسرا اسے لے، تو حضرت عمر نے فرمایا: آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: مری رائے یہ ہے کہ آپ اس کے مال میں دیت مقرر کریں اور معاف کرنے والوں کا حصہ ختم کر دیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مری بھی یہی رائے ہے۔ الشافعی، بیھقی

۴۰۱۶۷......حکم بن عیینہ، عرفجہ سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: والد پر بیٹے کی دیت نہیں۔ بیھقی، ابن ابی شیبۃ

۴۰۱۶۸......یزید بن ابی منصور سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کی اطلاع پہنچی کہ بحرین پر ان کے گورنر ابن الجارود یا ابن ابی الجارود کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے اور پاس کہا جاتا تھا اس کے خلاف گواہی تھی کہ وہ مسلمانوں کے دشمن سے خط و کتابت کرتا اور ان سے مل جانے کا عزم رکھتا ہے تو مذکورہ گورنر نے اسے قتل کر دیا جب کہ وہ کہہ رہا تھا۔ ہائے عمر! ہائے عمر! مری مدد کرو، تو حضرت عمر نے اپنے گورنر کو لکھا کہ وہ ان کے پاس آئے جب وہ آیا تو حضرت عمر علیحدہ اس کے لئے بیٹھے آپ کے ہاتھ میں ایک بھالہ تھا، جب وہ آپ کے پاس کمرہ میں آیا تو آپ نے بھالہ سے اس کی داڑھی اوپر چڑھائی اور فرمانے لگے: اور پاس! میں حاضر ہوں اور پاس! میں حاضر ہوں اور جارود کہنے لگے: امیر المومنین اس نے ان سے مسلمانوں کی پوشیدہ باتیں کی ہیں اور ان سے الحاق کا عزم کیا تھا، حضرت عمر نے فرمایا تم نے صرف اس کے ارادہ پر اسے مار ڈالا، ہم میں سے کس نے اس کا ارادہ نہ کیا، اگر یہ طریقہ نہ پڑ جاتا تو میں تمہیں اس کے بدلہ قتل کر دیتا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۱۶۹......نزال بن سبرۃ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجناد کے گورنروں کو لکھا کہ مری وجہ سے کوئی جان قتل نہ کی جائے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، بیھقی

حمل ساقط کرنے کا تاوان

۴۰۱۷۰..... مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ ایک عورت نے کسی عورت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا جس کی وجہ سے اس کا حمل ساقط ہو گیا، یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش ہوا، تو آپ نے ہاتھ پھیرنے والی کو حکم دیا کہ وہ کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۱..... اسود بن قیس اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں: کہ ایک لڑکا زید بن مرجان کے گھر میں داخل ہوا جسے زید کی کسی اونٹنی نے مار کر ہلاک کر دیا ادھر لڑکے کے ورثاء نے اونٹنی کی کونچیں (ٹانگیں) کاٹ دیں پھر یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس فیصلہ کرانے آئے، آپ نے لڑکے کا خون رائیگاں قرار دیا اور باپ پر اونٹنی کی قیمت (بطور ضمان) واجب کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۲..... قتادہ سے روایت ہے: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص کا مقدمہ لایا گیا جس نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا، مقتول کے ورثاء آئے ان میں سے ایک نے معاف کر دیا تو حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا جو آپ کے پاس بیٹھتے تھے: آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ وہ قتل سے بچ گیا، تو آپ نے ان کے کندھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: علم سے بھرا برتن ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۳..... قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کے بدلہ میں ایک مرد کو قتل کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۴..... قاسم بن ابی برہ سے روایت ہے کہ شام میں ایک مسلمان نے کسی ذمی کو مار ڈالا، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے فیصلہ پیش ہوا، آپ نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً لکھا: کہ اگر یہ اس شخص کی عادت ہے تو اسے بھیج دو میں اسے قتل کروں اور اگر یہ اس کی غضبناکی تھی جو اس نے کی تو اس پر چار ہزار کی دیت واجب کرو۔ عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۱۷۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ایک لونڈی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: کہ میرے آقا نے مجھ پر تہمت لگائی اور مجھے آگ پر بٹھایا جس کی وجہ سے میری شرمگاہ جھلس گئی تو حضرت عمر نے اس سے فرمایا: اس نے کوئی چیز دیکھی؟ وہ بولی: نہیں، آپ نے فرمایا: تم نے اس کے سامنے کوئی اعتراف کیا؟ اس نے کہا: نہیں حضرت عمر نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ، حضرت عمر نے جب اس شخص کو دیکھا تو فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کا عذاب دینا چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا، امیرالمؤمنین! میں نے اس پر تہمت رکھی ہے، آپ نے فرمایا: تم نے کوئی چیز دیکھی؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اس نے تمہارے سامنے کوئی اعتراف کیا؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ غلام کا بدلہ آقا سے اور بیٹے کا بدلہ باپ سے نہ لیا جائے تو میں تم سے اس کا بدلہ لیتا، اور اسے سو کوڑے مارے اور لونڈی سے فرمایا: تم جاؤ تم اللہ تعالیٰ کی خاطر آزاد ہو (آج سے) تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باندی ہو، میں گواہ ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو آگ سے جلایا گیا یا اس کا مثلہ کیا گیا تو وہ آزاد ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا غلام ہے۔

طبرانی فی الاوسط، حاکم، بیہقی

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۱۴۔

۴۰۱۷۶..... احنف بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت علی وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آزاد کے بارے میں پوچھا گیا جو غلام کو قتل کر دے آپ دونوں حضرات نے فرمایا: اس میں جتنی اس کی قیمت بنتی ہے وہ واجب الاداء ہے۔ مسند احمد، فی العلل، دارقطنی، بیہقی وصححہ

۴۰۱۷۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھا آپ بیٹے سے باپ کا بدلہ لے رہے تھے اور باپ سے بیٹے کا بدلہ نہیں لے رہے تھے۔ عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۱۷۸..... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے بدلہ پانچ یا سات آدمی قتل کئے

جنہوں نے اسے دھوکے سے قتل کیا تھا اور فرمایا: اگر اس کے قتل میں صنعاء والے شامل ہوتے تو میں ان سب کو اس کے بدلے میں قتل کرتا۔
مالک والشافعی، عبدالرزاق، بیہقی

ہر قاتل سے بدلہ لیا جائے گا

۴۰۱۷۹..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو گوشت کے لقمہ کی طرح مارتا ہے پھر وہ سمجھتا ہے کہ میں اس سے بدلہ نہیں لوں گا، اللہ کی قسم! جو بھی ایسا کرے گا میں اس سے بدلہ لوں گا۔ ابن سعد وابو عبیدۃ فی الغریب بیہقی

۴۰۱۸۰..... جریر سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص تھا پھر ان لوگوں نے مال غنیمت حاصل کیا حضرت ابوموسیٰ نے اسے اس کا حصہ دیا مگر پورا نہیں دیا تو اس نے پورے حصہ سے کم لینے سے انکار کردیا، تو ابوموسیٰ نے اسے بیس کوڑے مارے اور اس کا سر منڈوا دیا، اس نے اپنے بال جمع کئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلا گیا، جیب سے بال نکال کر حضرت عمر کے سینے کی طرف پھینک دیئے آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ اس نے اپنا قصہ بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوموسیٰ کو لکھا: (السلام علیکم) امابعد، فلاں بن فلاں نے مجھے اس طرح کے واقعہ کی خبر دی ہے میں تمہیں قسم دیتا ہوں تم نے جو کچھ کیا اگر بھری مجلس میں کیا تو اس کے لئے بھری مجلس میں بیٹھو اور وہ تم سے بدلہ لے گا اور اگر تم نے جو کچھ کیا وہ تنہائی میں کیا تو اس کے لئے تنہائی میں بیٹھو تاکہ وہ تم سے بدلہ لے، جب مذکورہ خط ان تک پہنچا اور آپ بدلہ دینے کے لئے بیٹھے تو وہ شخص کہنے لگا: میں نے اللہ کے لئے معاف کردیا ہے۔ رواہ البیہقی

۴۰۱۸۱..... زید بن وھب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کو قتل کردیا اس کے تین بھائیوں نے اس (قاتل) کے خلاف حضرت عمر سے مدد طلب کی پھر ان میں سے ایک نے معاف کردیا تو حضرت عمر نے باقیوں سے کہا: تم دونوں دوتہائی دیت لے لو کیونکہ اس کے قتل کی کوئی راہ نہیں رہی۔
رواہ البیہقی

۴۰۱۸۲..... حکم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: کوئی شخص نبی ﷺ کے بعد ہرگز بیٹھ کر امامت نہ کرے، اور بچہ کا جان بوجھ کریا غلطی سے قتل کرنا برابر ہے اور جو عورت اپنے غلام سے شادی کرے تو بطور حد اسے کوڑے مارو۔
سعد بن نصر فی الاول من حدیثہ، بیہقی وقال ھذا منقطع وفیہ جابر الجعفی ضعیف

۴۰۱۸۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں ہڈی کا بدلہ نہیں لیتا۔ سعید بن منصور، بیہقی

۴۰۱۸۴ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی شخص کی ران توڑ دی وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں فیصلہ کے لئے حاضر ہوا، اور کہنے لگا: امیر المؤمنین! مجھے بدلہ دلوایئے! آپ نے فرمایا: تیرے لئے بدلہ نہیں، تیرے لئے دیت ہے تو وہ شخص بولا: تو مجھے چتکبرے سانپ کی طرح سمجھیں! اسے قتل کیا جائے تو انتقام لیا جائے اور اسے چھوڑا جائے تو کاٹے، آپ نے فرمایا: تو چتکبرے سانپ جیسا ہی ہے۔ سعید بن منصور، بیہقی

۴۰۱۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: کہ دیت ثابتہ تیس تین سالے اور تیس چار سالے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں اور یہ عمداً قتل کے مشابہ ہے۔ سعید بن منصور، بیہقی

۴۰۱۸۶..... ابوقلابہ کے چچا سے روایت ہے کہ ایک شخص کو پتھر مارا گیا جس کی وجہ سے اس کی سماعت، گویائی، عقل اور مردانہ قوت جاتی رہی وہ عورتوں کے نزدیک جانے کا نہ رہا تو حضرت عمر نے اس کے بارے میں چار دیتوں کا فیصلہ کیا جب کہ وہ زندہ تھا۔ عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۱۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بازو کے توڑنے میں دوسو درہم ہیں۔ رواہ البیہقی

۴۰۱۸۸ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ انہوں نے ایک آدمی کی پنڈلی جو توڑی گئی اس کے بارے آٹھ اونٹ دینے کا فیصلہ کیا۔
بخاری فی تاریخہ، بیہقی

دیت لینے کا ایک عجیب واقعہ

۴۰۱۸۹..... زید بن وھب سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے اور ان کے دونوں ہاتھ ان کے کانوں میں تھے اور وہ یہ کہتے جارہے تھے: میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! لوگوں نے کہا: انہیں کیا ہوگیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ان کے پاس ان کے کسی امیر کی طرف سے خبر آئی کہ ان کے سامنے ایک نہر آگئی اور ان کے پاس کشتیاں نہ تھیں تو ان کا امیر کہنے لگا: ہمارے لئے کوئی شخص تلاش کرو جو نہر کی گہرائی جان سکے، اتنے میں ایک بوڑھا شخص لایا گیا، وہ کہنے لگا: مجھے ٹھنڈک کا خدشہ ہے اور وہ سردیوں کا موسم تھا، چنانچہ امیر نے اسے مجبور کیا اور نہر میں اتار دیا، ٹھنڈک نے اسے زیادہ دیر نہیں رکھا کہ وہ پکار کر کہنے لگا: ہائے عمر! پھر وہ ڈوب گیا، آپ نے اس امیر کی طرف خط لکھا، وہ آپ کے پاس آیا، آپ کچھ دن اس سے اعراض کرتے رہے، آپ کو جب بھی کسی پہ غصہ آتا تو اسے اس کی سزا دیتے، پھر آپ نے فرمایا: اس شخص کا کیا ہوا جسے تم نے قتل کردیا تھا؟ وہ کہنے لگا: امیر المومنین! میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ تو نہ کیا تھا، ہمارے پاس نہر عبور کرنے کی کوئی چیز نہ تھی ہم نے چاہا کہ پانی کی گہرائی کا پتہ لگاسکیں، پھر ہم نے اس طرح کیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: ایک مسلمان شخص مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ عزیز ہے جو تم لے کر آئے ہو، اگر طریقہ پڑ جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا جاؤ! اس کے گھر والوں کو دیت دو اور یہاں سے چلے جاؤ، پھر مجھے نظر نہ آنا۔ رواہ البیھقی

۴۰۱۹۰..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو قصداً قتل کرے پھر اس پر قصاص واجب نہ ہو سکے، اسے سو کوڑے مارے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۱..... قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ کوفہ کے دو شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، ان دونوں نے کہا: امیر المومنین! ہمارا چچازاد بھائی قتل ہوگیا ہے، ہم اس کے خون میں برابر سرابر ہیں۔ آپ برابر خاموش رہے اور ان کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہے تھے یہاں تک کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی قسم لی، اور ان پر حملہ کرنے لگے تو انہوں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیا تو آپ رک گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمارے لئے ہلاکت ہو اگر ہم اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کریں، ہمارے لئے ہلاکت ہو اگر ہم اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کریں، تم میں دو انصاف والے گواہ ہوں انہیں مرے پاس لاؤ وہ مجھے بتائیں کہ اسے کس نے قتل کیا پھر میں تمہیں اس کا بدلہ دلواؤں گا، ورنہ تمہارے گاؤں کے لوگ قسمیں کھائیں اللہ کی قسم نہ ہم نے اسے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے، پھر اگر وہ قسم کھانے سے رک جائیں، تو تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں پھر تمہارے لئے دیت ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۰۱۹۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے ایک آدمی کو پکڑا اور دوسرے نے اسے قتل کیا، قاتل کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے۔ رواہ دارقطنی

۴۰۱۹۳..... اسی طرح عاصم بن ضمرۃ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی نے فرمایا: قتل خطا کی دیت چار چوتھائی ہے، پچیس تین سالے، پچیس چار سالے، پچیس دو سالے پچیس یکسالے۔ ابو داؤد، دارقطنی، ابن ماجۃ، عبدالرزاق

۴۰۱۹۴..... ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عطا سے کہا: ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑ کر رکھا اور دوسرے نے اسے قتل کردیا، انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو تا موت جیل میں رکھا جائے۔ ابن حبان

قتل میں مدد کرنے والے کو عمر قید کی سزا

۴۰۱۹۵..... قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا: کہ قاتل کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو موت تک قید

کیا جائے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۶۔۔۔۔ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: کسی نے دیوار پر بچہ کو آواز دی: پیچھے ہٹ، تو وہ گر کر مر گیا؟ انہوں نے فرمایا: لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ اسے تاوان دینا پڑے گا، فرماتے ہیں: اس نے اسے ڈرادیا اس لئے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۷۔۔۔۔حیی بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص یعلیٰ کے پاس آیا اور کہا: یہ مرے بھائی کا قاتل ہے! انہوں نے اسے اس کے حوالہ کر دیا، اس نے تلوار سے اس کی ناک کاٹ دی اور وہ یہ سمجھا کہ اس نے اسے قتل کر دیا ہے جب کہ اس کی کچھ سانس باقی تھی، اس کے گھر والے اسے لے گئے اور اس کا علاج معالجہ کیا اور وہ تندرست ہو گیا، پھر وہ یعلیٰ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مرے بھائی کا قاتل! تو انہوں نے کہا: کیا میں نے اسے تمہارے حوالہ نہ کر دیا تھا؟ تو اس نے اس کا قصہ سنایا، یعلیٰ نے اسے بلا بھیجا، اس کے اعضاء شل ہو چکے تھے آپ نے اس کے زخموں کا اندازہ لگایا تو اس میں دیت پائی، پھر یعلیٰ نے اس سے کہا: چاہو تو اسے دیت دے دو اور اسے قتل کر دو ورنہ اسے چھوڑ دو، وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلا گیا اور یعلیٰ کے خلاف مدد طلب کرنے لگا، حضرت عمر نے یعلیٰ کو لکھا: کہ مرے پاس آ جاؤ! وہ آپ کے پاس آئے اور سارا واقعہ بتایا، حضرت عمر نے حضرت علی سے مشورہ کیا، تو انہوں نے یعلیٰ کے فیصلہ کے مطابق مشورہ دیا، پھر دونوں حضرات یعلیٰ کے فیصلہ پر متفق ہو گئے کہ وہ اسے دیت دے کر اسے قتل کر دے یا اسے چھوڑ دے قتل نہ کرے، حضرت عمر نے یعلیٰ سے کہا: تم قاضی ہو اور انہیں ان کے عہدہ پر واپس بھیج دیا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۸۔۔۔۔ابن المسیب سے روایت ہے کہ شام کا ایک شخص تھا جسے جبیر کہا جاتا تھا، اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھا اور اسے قتل کر دیا، اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بارے میں فیصلہ کرنے میں مشکل میں پڑ گئے، انہوں نے ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ وہ اس بارے میں حضرت علی سے پوچھیں، انہوں نے حضرت علی سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: جس کی تم نے اطلاع دی ہمارے شہروں میں ایسا نہیں ہوتا، تو انہوں نے کہا: مجھے حضرت معاویہ نے کہا کہ میں آپ سے اس بارے میں پوچھوں، تو حضرت علی نے فرمایا: میں ابوالحسن عظیم سردار ہوں، وہ اپنا سب کچھ دے دے البتہ اگر وہ چار گواہ پیش کرے تو دوسری بات ہے۔الشافعی، عبدالرزاق، سعید بن منصور، بیھقی

۴۰۱۹۹۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مرد عورت کے درمیان، زخموں، خون کرنے یا اس کے علاوہ کوئی قصداً معاملہ ہو تو اس میں قصاص ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۰۔۔۔۔ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے محمد نے بتایا جس کے بارے مرا گمان ہے کہ وہ عبیداللہ العرزمی کے بیٹے ہیں کہ حضرت عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص قصاص میں مر جائے تو اس کے لئے کوئی حد نہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے فیصلہ) نے اسے قتل کیا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۱۔۔۔۔حسن بصری سے روایت ہے: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کی طرف پیغام بھیجا جس کا خاوند گھر پر نہیں تھا کہ اس کے گھر کوئی آتا ہے، اس نے اس کا انکار کیا آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا، لوگوں نے اس سے کہا: کہ امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہو! وہ کہنے لگی: ہائے افسوس! مرا اور عمر کا کیا واسطہ! اچانک جب وہ راستہ میں تھی گھبرا گئی اسے دردزہ شروع ہوا پھر وہ کسی گھر میں داخل ہوئی جہاں اس نے اپنا بچہ جنا، بچہ نے دو چیخیں ماریں اور مر گیا، بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رسول اللہ ﷺ سے مشورہ طلب کیا، تو کچھ نے یہ مشورہ دیا کہ آپ پہ کوئی چیز واجب نہیں کیونکہ آپ تو صرف والی اور ادب سکھانے والے ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش بیٹھے تھے، آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر انہوں نے اپنی طرف سے یہ بات کہی ہے تو ان کی رائے غلط ہے اور اگر انہوں نے آپ کی خواہش میں یہ بات کہی ہے تو انہوں نے آپ سے خیر خواہی نہیں کی، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی دیت آپ کے ذمہ ہے، کیونکہ آپ ہی نے اسے خوفزدہ کیا اور آپ کی خاطر اس نے اپنے بچہ کو جنم دیا، چنانچہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اس بچہ کی دیت قریش پر تقسیم کریں، یعنی قریش سے اس کی دیت

وصول کریں کیونکہ ان سے غلطی ہوئی۔ عبدالرزاق، بیہقی

معالج سے تاوان وصول کرنا

۴۰۲۰۲..... مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طبیب کے بارے میں فرمایا: اگر وہ علاج پر کسی کو گواہ نہ بنائے تو اپنے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے، یعنی وہ ضامن ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۳..... ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا اے طبیبو، جانوروں کا علاج کرنے والو اور حکیمو! تم میں سے جو کوئی کسی انسان یا کسی جانور کا علاج کرے، تو وہ اپنے لئے برأت حاصل کرلیا کرے، اس لئے کہ جس نے کسی بیماری کا علاج کیا اور اپنے لئے برأت حاصل نہ کی اور بعد وہ انسان یا جانور ہلاک ہوگیا تو وہ طبیب ضامن ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۴..... حضرت علی و ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا: غلام کی دیت اس کی قیمت ہے اگرچہ وہ آزاد کی دیت کی قسم کھائے۔ رواہ عبدالرزاق،

۴۰۲۰۵..... (مسند جابر رضی اللہ عنہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ میں ایک شخص کا مقدمہ پیش ہوا، جس نے دوسرے شخص کی ران پر سینگ مارا تھا، تو جس کی ران میں سینگ مارا گیا تو وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے بدلہ دلوایئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا علاج کراؤ اور کچھ عرصہ دیکھو کیا بنتا ہے، وہ شخص کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے بدلہ دلوایئے تو آپ نے پھر یہی فرمایا، پھر وہ کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے بدلہ دلوایئے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بدلہ دلوایا، تو جس نے بدلہ طلب کیا اس کی ٹانگ خشک ہوگئی اور جس سے بدلہ لیا گیا وہ تندرست ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون بے کار قرار دیا۔ رواہ ابن عساکر

اگر یہ شخص خاموش رہتا اور معاملہ نبی ﷺ کی مرضی پر چھوڑ دیتا تو اسے بدلہ مل جاتا لیکن اس نے بے صبری کی جس کا نتیجہ ظاہر ہوگیا۔

۴۰۲۰۶..... سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ بیٹے سے باپ کا بدلہ دلوار ہے تھے اور باپ سے بیٹے کا بدلہ نہیں دلوار ہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... ضعیف الترمذی ۲۳۴۔ مسند ابی لیلی۔

۴۰۲۰۷..... اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنس مکھ اور خوش طبع آدمی تھے، ایک دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگوں سے گفتگو کرکے انہیں ہنسا رہے تھے، نبی ﷺ ان کی کوکھ میں اپنی انگلی سے کچوکا لگایا تو وہ کہنے لگے، آپ نے مجھے تکلیف دی آپ علیہ السلام نے فرمایا: بدلہ لے لو، وہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! آپ کے جسم پر قمیض ہے اور میرے قمیض نہ تھی، تو نبی علیہ السلام نے اپنی قمیض اٹھائی تو وہ آپ سے چمٹ گئے اور آپ کے پہلو کو بوسہ دے کر کہنے لگے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ! میرا صرف یہ ارادہ تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۲۰۸..... ابن زبیر سے روایت ہے، جس نے ہتھیار سے اشارہ کیا پھر اس سے مارا تو اس کا خون رائیگاں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۹..... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر سو آدمی ایک شخص کو قتل کردیں تو سو اس کے بدلہ میں قتل کئے جائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۱۰..... عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے ایک شخص سینگ سے زخمی کیا، تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے بدلہ دلوایئے آپ نے فرمایا: رہنے دو یہاں تک کہ تم تندرست ہو جاؤ (لیکن) اس نے دو یا تین مرتبہ یہی تکرار کی اور نبی علیہ السلام فرمارہے تھے تندرست ہونے تک رہنے دو، پھر آپ نے اسے بدلہ دلوایا، بعد میں بدلہ لینے والا لنگڑا ہوگیا، دوبارہ وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میرا شریک ٹھیک ہوگیا اور میں لنگڑا ہوگیا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ ٹھیک ہونے تک بدلہ نہ طلب کرو (لیکن) تم نے میری نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دور کیا اور تمہاری لنگڑاہٹ برباد کردی، پھر نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ جس کے زخم ہوں وہ اپنے زخم

ٹھیک ہونے تک بدلہ طلب نہ کرے۔ زخم جس مقدار کو پہنچے اس کے مطابق معاملہ ہوگا، اور عضو کی بے کارگی یا لنگڑاہٹ تو اس میں بدلہ نہیں بلکہ اس میں تاوان ہے، اور جس نے کسی زخم کا بدلہ طلب کیا پھر جس سے بدلہ طلب کیا گیا اسے نقصان پہنچا تو اس کے شریک کے زخم سے جتنا نقصان ہوا اس کا تاوان دینا پڑے گا اور آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۱۱ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے غلام سے کسی آدمی کو قتل کرنے کا حکم دے تو یہ اس کی تلوار یا کوڑے کی طرح ہے، آقا کو قتل کیا جائے اور غلام کو جیل میں بند کیا جائے گا۔ الشافعی، بیھقی

۴۰۲۱۲ اسی طرح میسرہ سے روایت ہے فرمایا ایک شخص اور اس کی ماں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، وہ کہنے لگی، میرے اس بیٹے نے میرے خاوند کو قتل کر دیا ہے تو بیٹا بولا: میرے غلام نے میری ماں سے صحبت کی ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم دونوں بڑے نقصان اور خسارہ میں پڑ گئے ہو، اگر تم سچی ہو تو تمہارا بیٹا قتل کیا جائے گا اور اگر تمہارا بیٹا سچا ہے تو ہم تمہیں سنگسار کریں گے، پھر حضرت علی نماز کے لئے چلے گئے، تو لڑکا ماں سے کہنے لگا: کیا سوچتی ہو؟ وہ مجھے قتل کریں اور تمہیں سنگسار کریں، پھر وہ دونوں چلے گئے، جب آپ نماز پڑھ چکے تو ان دونوں کے بارے میں پوچھا، تو لوگوں نے بتایا وہ چلے گئے ہیں۔ بیھقی، دارقطنی

۴۰۲۱۳ اسی طرح حکم سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے ایک دوسرے کو مارا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے کا ضامن قرار دیا۔

۴۰۲۱۴ شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ایسی قوم کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو آپس میں لڑے ان میں سے بعض نے بعض کو قتل کر دیا، تو آپ نے ان لوگوں کے لئے جو قتل کئے گئے ان پر جنہوں نے قتل کیا دیت کا فیصلہ کیا اور جتنے ان کے زخم تھے ان کے بقدر ان کی دیت معاف کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۱۵ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بچہ اور مجنون کا قصد (قتل کرنا) (قتل) خطا ہے۔ عبدالرزاق۔ بیھقی

۴۰۲۱۶ ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک انصاری لڑکی کو قتل کر دیا، اور قتل بھی زیور کی وجہ سے کیا پھر اس کا سر پتھر سے کچل کر اسے انصار کے کنویں میں ڈال دیا، تو اسے نبی علیہ السلام کے پاس لایا گیا آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا کہ اسی حالت میں مر جائے، چنانچہ اسے رجم کیا گیا اور وہ مر گیا۔ رواہ عبدالرزاق

قصاص سے منسلک

۴۰۲۱۷ ... حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بدلہ لینے کے لئے ایک اعرابی کو بلایا جسے ان جانے میں آپ کے ہاتھ سے خراش لگ گئی تھی۔ تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے، اور کہنے لگے اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ آپ کو زبردست اور متکبر بنا کر نہیں بھیجا تو آپ نے اعرابی کو بلایا اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لو، تو اعرابی نے کہا: مرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے آپ کے لئے جائز کر دیا، اگر آپ مجھے مار بھی دیتے تب بھی میں آپ سے کبھی بدلہ نہ لیتا، چنانچہ آپ نے اس کے لئے دعائے خیر کی۔ (ز)

۴۰۲۱۸ ہم سے ابوخالد الاحمر نے ابن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا وہ یزید بن عبداللہ بن ابی قسیط سے وہ قعقاع بن عبداللہ ابی حدرد اسلمی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اضم کی طرف ایک سریہ میں بھیجا راستہ میں ہم لوگ عامر بن اضبط سے ملے اس نے اسلام، والا سلام کیا، تو ہم اس کے قتل سے رک گئے (لیکن) محلم بن جثامہ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، اور جب اسے قتل کر دیا تو اس کا اونٹ، اس کے چمڑے اور جو اس کا سامان تھا لے لیا، پھر جب ہم لوگ واپس آئے تو ہم نے اس کی چیزیں ساتھ لائیں اور آپ کو اس کے واقعہ کی اطلاع دی، اتنے میں آیت نازل ہوئی:

اے ایمان والو! "جب تم زمین میں سفر کرنے لگو تو خوب تحقیق کر لیا کرو"۔ آیت سورہ نساء

ابن اسحاق کہتے ہیں: مجھے محمد بن جعفر نے زید بن ضمرہ کے حوالے سے بتایا فرماتے ہیں، مجھے مرے والد اور چچا نے بتایا وہ دونوں حنین میں

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر درخت کے نیچے بیٹھ گئے، تو اقرع بن حابس جو خندف کے سردار تھے محلم کا دفاع کرنے کھڑے ہوئے۔ اور عیینہ بن حصن عامر بن اضبط قیسی جو اشجعی تھے کے خون کا مطالبہ کرنے نبی علیہ السلام کے پاس کھڑے ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں نے عیینہ بن حصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میں اس کی عورتوں کو ایسا ہی غم چکھاؤں گا جیسا اس نے مری عورتوں کو چکھایا، نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ دیت قبول کرو گے، تو انہوں نے انکار کر دیا، تو بنی لیث کا ایک شخص کھڑا ہوا جسے مکیتل کہا جاتا تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں اس مقتول کو اسلام کی ابتداء میں صرف ان بکریوں سے تشبیہ دے سکتا ہوں جو آئی ہوں اور ان پہ پتھراؤ کیا جائے اور آخری کو بدکا دیا جائے، آج کوئی قانون بنایا جائے اور کل تبدیل کر دیا جائے، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: ہم تمہیں اپنے اس سفر میں پچاس اونٹ دیت دیتے ہیں اور پچاس جب ہم واپس ہوں گے، تو انہوں نے دیت قبول کر لی، اور کہنے لگے: اپنے آدمی کو بلاؤ رسول اللہ اس کے لئے استغفار کریں، اسے لایا گیا اور اس کا حلیہ بیان کیا گیا، اس کے اوپر ایک لباس تھا جس میں وہ قتل ہونے کے لئے تیار تھا، یہاں تک کہ اسے نبی علیہ السلام کے سامنے بٹھایا گیا، تو آپ نے فرمایا: تمہارا نام؟ اس نے کہا: محلم بن جثامہ، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! محلم بن جثامہ کی بخشش نہ فرمانا، فرماتے ہیں: ہم لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آپ نے ظاہری طور پر ایسا کیا ہوگا پوشیدہ طور پر اس کے لئے استغفار کیا ہوگا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: مجھے عمرو بن عبید نے حسن کے واسطہ سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: تو نے اللہ کے لئے اسے امان دی اور پھر قتل کر دیا، اللہ کی قسم! وہ شخص یعنی محلم ایک ہفتہ میں مر گیا، فرماتے ہیں میں نے حسن سے سنا: اللہ کی قسم وہ تین بار دفن کیا گیا اور ہر بار زمین اسے باہر پھینک دیتی، تو انہوں نے اسے پہاڑ کے شگاف میں ڈال دیا اور اس پر پتھر پھینک دیئے، پھر اسے درندے کھا گئے، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا واقعہ ذکر کیا تو اس پر فرمایا: اللہ کی قسم! زمین اس سے زیادہ برے کو پھینک دیتی، لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تمہیں تمہاری عزت و حرمت سے آگاہ کریں۔ مصنف ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۱۹.... ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنے غلام کو کسی کے قتل کرنے کا حکم دیتا ہے تو (اس کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: حکم دینے والے پر، میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے ہیں: حکم دینے والا آزاد شخص قتل کیا جائے اور غلام قتل نہ کیا جائے۔ عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ

۴۰۲۲۰.... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نشائی نشہ کی حالت میں جو چھ کرے اس پر حد قائم کی جائے گی۔

رواہ عبدالرزاق

بدلہ چکانے کا انوکھا طریقہ

۴۰۲۲۱ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: مرے پاس رسول اللہ ﷺ اور سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں میں نے مالیدہ بنایا اور لے کر آئی میں نے سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: کھاؤ! وہ کہنے لگیں: مجھے پسند نہیں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں کھانا پڑے گا ورنہ میں اس سے تمہارا چہرہ تھوپ دوں گی، تو وہ کہنے لگیں: میں تو نہیں چکھوں گی، میں نے پیالہ سے تھوڑا سا مالیدہ لیا اور ان کے چہرہ پر مل دیا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، آپ نے ان کے لئے اپنا گھٹنہ جھکایا تاکہ وہ مجھ سے بدلہ لیں، انہوں نے پیالہ سے تھوڑا سا مالیدہ لیا اور مرے چہرہ پر مل دیا، رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ رواہ ابن النجار

۴۰۲۲۲ حسن بصری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص سے ملے جس پر زرد رنگ لگا ہوا تھا اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی (جو کھجور کی شاخ کی تھی) نبی ﷺ نے فرمایا: رنگدار بوٹی کا نشان لگا لیتے، پھر آپ نے شاخ سے اس شخص کے پیٹ میں کچوکا لگایا اور فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا! اس شخص کے پیٹ پر بغیر خون نکلے اس کا نشان پڑ گیا تو وہ شخص کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے بدلہ چاہئے! لوگوں نے کہا: کیا تم

رسول اللہ ﷺ سے بدلہ لوگے، وہ صاحب کہنے لگے: کسی کی جلد کو میری جلد پر کوئی فضیلت نہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا: بدلہ لے لو! تو اس شخص نے نبی علیہ السلام کے پیٹ کو بوسہ دیا اور کہا: میں اس لئے آپ سے بدلہ نہیں لیتا کہ آپ قیامت کے روز مرے لئے شفاعت فرمائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۳ ...... حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی تھے جنہیں سوادۃ بن عمرو کہا جاتا تھا وہ ایسے خوشبو لگاتے تھے گویا کہ وہ شاخ ہیں نبی علیہ السلام جب بھی ان کو دیکھتے تو جھومنے لگتے، ایک دن وہ آئے اور اسی طرح خوشبو میں بسے تھے تو نبی علیہ السلام نے جھک کر ایک لکڑی جو آپ کے ہاتھ میں تھی سے انہیں کچوکا لگایا جس سے وہ زخمی ہوگئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے بدلہ چاہئے، تو نبی علیہ السلام نے انہیں وہ لکڑی دی، آپ دو قمیصیں پہنے ہوئے تھے آپ انہیں اٹھانے لگے تو لوگوں نے انہیں ڈانٹا تو وہ رک گئے پھر جب اس جگہ پہنچے جہاں انہیں خراش لگی تھی تو چھڑی پھینک کر آپ سے چمٹ گئے اور آپ کو چومنے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! میں اس لئے اپنا بدلہ چھوڑتا ہوں کہ آپ اس کی وجہ سے قیامت کے روز مرے لئے شفاعت کریں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۴ ...... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سے ایک شخص کو بدلہ لینے دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سے بدلہ لینے دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۵ ...... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ضرار بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا کہ ایک لڑکا آیا اور اس نے مجھے طمانچہ مارا تو میں نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور لڑکے کے منہ پر طمانچہ مارنے لگا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: بدلہ لو۔ خطیب

اسلام سے پہلے کا خون بہا معاف ہے

۴۰۲۲۶ ...... (مسند ابان بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول اللہ ﷺ نے جاہلیت کے ہر خون کو ختم کردیا۔ بخاری فی تاریخه والبزار وابن ابی داؤد، عبدالرزاق والبغوی وابن قانع والباوردی وابو نعیم والخطیب فی المتفق والمفترق، قال البغوی: لا نعلم لا بان بن سعید مسندًا غیره

۴۰۲۲۷ ...... حضرت عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہم کو حنین کی غنیمتوں کا نگراں بنا کر بھیجا، ادھر ابوجہم کو یہ اطلاع ملی کہ مالک بن برصاء یا حارث بن برصاء نے غنیمت میں خیانت کی ہے، تو ابوجہم نے انہیں مار کر زخمی کردیا جس سے ان کی ہڈی ٹل گئی وہ شخص نبی علیہ السلام کے پاس آئے، اور آپ سے بدلہ کا سوال کرنے لگے، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس نے تمہیں کسی گناہ پر مارا ہے جو تم نے کیا ہے تمہارے لئے کوئی بدلہ نہیں، البتہ تمہارے لئے سو بکریاں ہیں، لیکن وہ راضی نہ ہوئے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے لئے دو سو بکریاں ہیں، پھر بھی وہ راضی نہیں ہوئے، تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے تین سو بکریاں ہیں لیکن میں اس میں اضافہ نہیں کروں گا چنانچہ وہ شخص راضی ہوگیا۔ رواہ عبدالرزاق

غلام کا قصاص

۴۰۲۲۸ ...... عمرو بن شعیب اپنے والد سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں: کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آدمی کو اپنے غلام کی وجہ سے قتل نہیں کرتے تھے، البتہ اسے سو کوڑے مارتے تھے، اور ایک سال قید خانہ میں رکھتے اور سال بھر مسلمانوں کے ساتھ جو حصہ اس کا بنتا تھا اس سے محروم رکھتے تھے۔ یہ تب ہے جب آقا اسے جان بوجھ کر قتل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۹ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی علیہ السلام کے پاس لایا گیا جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے سو کوڑے لگوائے، اور سال کے لئے اسے جلاوطن کیا اور مسلمانوں میں سے اس کا حصہ ختم کیا اور اس سے بدلہ نہیں لیا۔

مصنف بن ابی شیبه، ابن ماجه، ابویعلی، والحارث، حاکم، بیهقی

۴۰۲۳۰..... (مسند سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عبداللہ بن سندر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ زنباع بن سلامہ جذامی کا ایک غلام تھا تو انہوں نے اس پر مشقت ڈالی اور اسے کنکری ماری جس سے اس کی ناک کٹ گئی، تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور سارا واقعہ کہہ سنایا، تو آپ نے زنباع کو سخت ڈانٹا اور اس غلام کو ان سے آزاد کرالیا، تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں ہر مسلمان کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۲۳۱..... (مسند عبداللہ بن عمرو، زنباع) ابوروح بن زنباع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو اپنی لونڈی کے ساتھ مشغول پایا تو اس کا ذکر اور ناک کاٹ دی، وہ غلام نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کیا، تو نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ایسا کرنے پر تمہیں کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا: بس ایسے ویسے، تو نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: جاؤ تم آزاد ہو۔ رواہ عبدالرزاق

ذمی کا قصاص

۴۰۲۳۲..... مکحول سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نبطی کو بلایا کہ وہ بیت المقدس کے پاس ان کی سواری پکڑے اس نے انکار کردیا، حضرت عبادہ نے اسے مار کر زخمی کردیا، اس نے ان کے خلاف حضرت عمر بن خطاب سے مدد طلب کی، حضرت عمر نے ان سے فرمایا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ انہوں نے کہا: امیر المومنین! میں نے اسے کہا: کہ مری سواری پکڑ، اس نے انکار کیا، اور میں ایسا شخص ہوں جس میں تیزی ہے اس لئے میں نے اسے ماردیا، حضرت عمر نے فرمایا قصاص کے لئے بیٹھو، تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ اپنے غلام کے لئے اپنے بھائی سے بدلہ لیں گے تو حضرت عمر نے قصاص چھوڑ دیا اور دیت کا فیصلہ کیا۔ رواہ البیہقی

۴۰۲۳۳..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے ساتھیوں میں ایک شخص لایا گیا جس نے کسی ذمی کو زخمی کیا تھا آپ نے اس سے بدلہ لینا چاہا تو لوگوں نے کہا: آپ کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تب ہم اس پر دیت دوگنی کریں گے چنانچہ آپ نے اس پر دیت دوگنی کی۔ رواہ البیہقی

۴۰۲۳۴..... عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ شام میں ایک ذمی شخص عمداً قتل کردیا گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت شام میں تھے، آپ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے ذمیوں میں دخل اندازی شروع کردی ہے میں اس کے بدلہ اسے (قاتل کو) قتل کردوں گا، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپ کے لئے ایسا کرنا صحیح نہیں ہے، آپ نے نماز پڑھی اور ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا، آپ نے فرمایا: تم نے کیسے گمان کیا کہ میں اسے اس کے بدلہ قتل نہیں کروں گا؟ تو ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دیکھیں اگر وہ اپنے غلام کو قتل کردیتا تو بھی آپ اسے قتل کرتے؟ تو آپ خاموش ہوگئے، پھر اس شخص پر سختی کے لئے ایک ہزار دینار دیت دینے کا فیصلہ کیا۔ رواہ البیہقی

۴۰۲۳۵..... ابراہیم سے روایت ہے کہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے اہل حیرہ کے ایک شخص کو مار ڈالا، تو اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب نے لکھا کہ اسے مقتول کے وارثوں کے حوالہ کردیا جائے، چاہیں اسے قتل کریں اور چاہیں تو معاف کریں، تو اس شخص کو ان کے حوالہ کردیا گیا اور انہوں نے اسے قتل کردیا، اس کے بعد حضرت عمر نے لکھا: اگر اس شخص کو قتل نہیں کیا گیا تو اسے قتل نہ کرنا۔ (الشافعی، بیہقی، امام شافعی فرماتے ہیں جس بات کی طرف انہوں نے رجوع کیا وہ زیادہ بہتر ہے، ہوسکتا ہے کہ قتل کے ذریعہ اسے ڈرانا مقصود ہو نہ کہ اسے قتل کرنا بہرکیف اس بارے حضرت عمر سے جو کچھ مروی ہے وہ منقطع ضعیف، یا انقطاع وضعف دونوں کو شامل ہے۔)

۴۰۲۳۶..... قاسم بن ابی بزہ سے روایت ہے کہ شام میں ایک مسلمان نے کسی ذمی کو قتل کردیا، تو یہ مقدمہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش ہوا، انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: اگر ایسا کرنا اس کی عادت ہے تو اسے سامنے لاکر اس کی گردن اڑادو اور اگر اس نے غصہ کی وجہ سے ایسا کیا تو اس پر اس کی دیت کا تاوان چار ہزار دینار مقرر کردو۔

عبدالرزاق، بیہقی

کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا

۴۰۲۳۷... نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے اہل حیرہ کے کسی نصرانی کو عمداً قتل کردیا، تو اس کے متعلق حضرت عمر کو لکھا گیا، آپ نے جواباً لکھا: کہ اسے قصاص میں دے دو، تو وہ شخص ان کے حوالہ کردیا گیا، تو وارث سے کہا گیا: اسے قتل کرو، تو کہنے لگا: جب غصہ آئے، یہاں تک کہ جب غضب بھڑکے گا، وہ لوگ اسی شش وپنج میں تھے کہ حضرت عمر کا خط آیا کہ اسے قتل نہ کرنا کیونکہ کافر کے بدلہ میں کسی ایماندار کو قتل نہیں کیا جائے گا البتہ دیت ادا کی جائے۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۳۸... یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المقدس فتح کیا اور لشکر میں ایک شخص نے اہل خراج کے ایک شخص کو مار دیا، حضرت نے قصاص لینا چاہا، تو لوگوں نے کہا: آپ کو کیا ہوا؟ آپ مسلمان سے کافر کا قصاص لیں گے، تو آپ نے فرمایا، پھر میں اس کی دیت دوگنی کردوں گا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۳۹... عمرو بن دینار ایک شخص سے نقل کرتے ہیں: کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ایسے شخص کے بارے میں لکھا جس نے کسی کتابی کو قتل کردیا، تو حضرت عمر نے جواباً لکھا اگر وہ چور یا فتنہ پرور ہے تو اس کی گردن اڑا دو، اور اگر ایسا اس سے غصہ کی وجہ سے ہوا تو اس پر چار ہزار درہم بطور تاوان مقرر کرو۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۲۴۰... عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ مسلمان (ذمیوں) سے لڑتے اور انہیں قتل کردیتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمر نے لکھا: یہ غلام ہیں پس غلام کی قیمت لگالو، تو ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا چھ سو درہم، تو حضرت عمر نے اسے مجوسی کے لئے مقرر کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۴۱... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی دھوکے سے قتل کردیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں بارہ ہزار درہم کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۴۲ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے، آپ نے دیکھا کہ ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کردیا، تو آپ نے اس سے قصاص لینے کا ارادہ کرلیا، تو زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا: کیا آپ اپنے غلام کا بدلہ اپنے بھائی سے لیں گے؟ تو حضرت عمر نے اسے دیت میں تبدیل کردیا۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۴۰۲۴۳... ابن ابی حسین سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کسی ذمی کو زخمی کردیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے بدلہ لینا چاہا، تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپ کو علم ہے کہ آپ کو ایسا کرنے کا اختیار نہیں، اور نبی علیہ السلام کا قول نقل کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے زخم پر ایک دینار دیا تو وہ شخص راضی ہوگیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۴۴ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے کسی کتابی کو قتل کردیا، جو حیرہ والوں میں سے تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اس کا قصاص دلوایا۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۴۰۲۴۵... شعبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نصرانی شخص کے بارے میں لکھا جو اہل حیرہ سے تھا جسے کسی مسلمان نے قتل کردیا تھا کہ اس کے قاتل سے قصاص لیا جائے، تو لوگ نصرانی سے کہنے لگے، اسے قتل کرو، تو اس نے کہا ابھی نہیں جب مجھے غصہ آئے گا، چنانچہ وہ اسی حالت میں تھے کہ حضرت عمر کا خط آگیا، کہ اس سے اس کا قصاص نہ لینا۔

۴۰۲۴۶ شعبی سے روایت ہے: کہ یہ سنت عمل ہے کہ مسلمان سے کافر کا قصاص نہ لیا جائے۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۴۷... مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حکم سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی اور عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے: کہ جس نے غلام، یہودی، نصرانی یا کسی عورت کو قصداً قتل کیا اسے اس کے بدلہ میں قتل کیا جائے۔ رواہ ابن جریر

ہدر ورائیگاں کی صورتیں

۴۰۲۴۸ مسند الصدیق، ابن ابی ملیکۃ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کا ہاتھ کاٹا جس سے اس کے سامنے کے دانت گر گئے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے رائیگاں قرار دیا۔ عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، ابوداؤد، بیہقی

۴۰۲۴۹ ...ابن جریر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے باطل قرار دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۵۰ سلیمان بن یسار سے وہ جندب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنے گھر میں ایک شخص کو پکڑا اور اس کے دانت توڑ دیئے، تو حضرت عمر نے اسے ہدر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۵۱ ...قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے گھر کسی آدمی کو دیکھا تو اس کی کمر کے تمام مہرے توڑ ڈالے تو حضرت عمر نے اسے ہدر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۵۲ ابوجعفر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا: کہ جو شخص بھی اندھے کے پاس بیٹھا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ ہدر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۵۳ شعبی سے روایت ہے فرمایا: ایک نابینا مسلمان تھا، تو وہ ایک یہودی عورت کے پاس آیا کرتا تھا، وہ اسے کھانا کھلاتی اور پانی پلاتی اور اس کے قریب بیٹھتی اور اسے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اذیت پہنچاتی، ایک رات جب اس نے اس سے یہ بات کی تو اٹھ کر اس کا گلا گھونٹ دیا اور اسے قتل کر ڈالا۔ تو نبی علیہ السلام کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے اس بارے میں لوگوں کو جمع کیا۔ تو ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا وہ نبی علیہ السلام کے بارے میں اسے اذیت پہنچاتی تھی اور آپ کو گالیاں دیتی اور آپ کی عیب جوئی کرتی تھی اس لئے اس نے اسے قتل کر دیا تو آپ علیہ السلام نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

معلوم ہوا نبی کی توہین کرنے والے کا خون ہدر و معاف ہے۔

۴۰۲۵۴ مسند علی، خلاس بن عمرو سے روایت ہے کہ گھوڑے کے سوار سر دار بنا کھیل رہے تھے ان میں سے ایک لڑکا کہنے لگا ہٹیئے! تو اس نے اسے مارا اور لڑکے کے دانت پر لگی جس سے وہ ٹوٹ گیا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ضامن قرار دیا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۵۵ ...مجاہد سے روایت ہے کہ یعلی بن امیہ کا ایک مزدور تھا اس نے کسی آدمی کا ہاتھ کاٹا، تو اس دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا، جس سے اس کے دانت اکھڑ گئے۔ وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ایسے کاٹتا ہے جیسے نر جانور کاٹتا ہے پھر بدلہ کا مطالبہ کرتا ہے، پھر آپ نے اسے ناکارہ قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

نقصان دہ جانوروں کو مارنا

۴۰۲۵۶ مسند خباب بن الارت، مجھے رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کے لئے بھیجا تو عصبہ تک جو کتا مجھے نظر آیا میں نے اسے مار ڈالا، پھر وہاں مجھے ایک کتا دکھائی دیا، میں نے اسے قتل کرنے کے لئے ڈرایا تو گھر سے مجھے ایک عورت نے آواز دی: کہ کیا کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کے لئے بھیجا ہے، تو وہ کہنے لگی: رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ میں ایک نابینا عورت ہوں اور مجھے آنے والوں سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ درندوں کو ہٹاتا ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور اسے مار ڈالو، چنانچہ میں واپس لوٹا اور اسے قتل کر دیا۔ رواہ الطبرانی

۴۰۲۵۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے حرم میں چھ جانوروں کو مارنے کا حکم دیا: چیل، چوہا، سانپ، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔ ابن عدی، ابن عساکر

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۱۔

کالے کتے کو قتل کرنے کا حکم

۴۰۲۵۸.....عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور سے خطاب کے وقت درخت کی شاخیں ہٹاتے تھے، آپ نے فرمایا: اگر کتے ایک مستقل مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیتا، البتہ ان میں سے ہر سیاہ کالے کتے کو مار ڈالو، جو گھر والے بھی (تین کتوں کے علاوہ) کوئی کتا باندھ کر رکھتے ہیں تو ان کے اجر وثواب سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے ہاں، شکار، کھیت اور بکریوں کا کتا مستثنیٰ ہے۔مسند احمد، ترمذی، وقال حسن، نسائی، وابن النجار

۴۰۲۵۹.....مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبیث اور دم کٹے سانپوں اور سیاہ کالے کتوں جن کی آنکھوں کے اوپر دو نشان سفید رنگ کے ہوتے ہیں، کے قتل کرنے کا حکم دیا۔عقیلی فی الضعفاء

۴۰۲۶۰.....جعفر بن محمد سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا اور عبداللہ بن جعفر کا کتا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چارپائی کے نیچے تھا تو جھٹ سے بولے، ابا جان! مرا کتا! تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: مرے بیٹے کے کتے کو قتل نہ کرنا، پھر حکم دیا اور اسے پکڑ لیا گیا، حضرت ابوبکر نے ان کی والدہ اسماء بنت عمیس سے حضرت جعفر کے بعد شادی کر لی تھی۔ابن سعد، ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۶۱.....ابن شہاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت عمر حرم میں سانپوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے تھے۔رواہ مالک

۴۰۲۶۲.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: فرمایا: ہر حالت میں تمام سانپوں کو مار ڈالو۔بیہقی، ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۶۳.....حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت عثمان کے پاس موجود تھا آپ اپنے خطبہ میں کتوں کے مارنے اور کبوتروں کے ذبح کرنے کا حکم دے رہے تھے۔ابن احمد، ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی، بیھقی، ابن عساکر

۴۰۲۶۴.....اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر کہا کرتے تھے: لوگو! اپنے گھروں میں رہا کرو اور سانپوں کو ڈراؤ اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں، ان کے مسلمان ہر گز تمہارے سامنے ظاہر نہیں ہوں گے، اللہ کی قسم! جب سے ہم نے ان سے دشمنی کی اس وقت سے ان سے صلح نہیں کی۔نسائی، بخاری فی الادب

۴۰۲۶۵.....مسند ابی رافع، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھتے ایک بچھو کو مارا۔طبرانی فی الکبیر

۴۰۲۶۶.....انہی سے روایت ہے کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ اس وقت سو رہے تھے یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی، کہ گھر کے کونے میں ایک سانپ نظر پڑا مجھے اچھا نہ لگا کہ اسے ماروں اور آپ کو بیدار کروں، چنانچہ میں آپ کے اور سانپ کے درمیان سو گیا، پس ایک چیز تھی جو مرے ساتھ تھی اور آپ سے ورے تھی، پھر آپ بیدار ہو گئے اور آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے "تمہارا دوست تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں" آیت، پھر آپ نے فرمایا: الحمدللہ، مجھے اپنے پاس دیکھ کر فرمایا: یہاں کس وجہ سے لیٹے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس سانپ کی وجہ سے، آپ نے فرمایا: اٹھو اور اسے مار ڈالو، چنانچہ میں فوراً اٹھا اور اسے مار ڈالا، پھر آپ نے مرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ابو رافع! مرے بعد ایک قوم ہوگی جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے جنگ کرے گی، اللہ تعالیٰ پر ان کا جہاد ضروری ہے، (یعنی اللہ تعالیٰ کی خاطر ان سے لڑنا ضروری ہے) پس جو کوئی اپنے ہاتھ سے ان کے ساتھ جہاد نہ کر سکے وہ اپنی زبان سے کرے اور جو اپنی زبان سے نہ کر سکے وہ اپنے دل سے برا جانے، اس کے بعد کوئی درجہ نہیں۔طبرانی وابن مردویہ، ابونعیم

اس روایت میں علی بن ہاشم بن ابرید ایک شخص ہے جس کی روایتیں منقول تو ہیں لیکن وہ غالی شیعہ تھا اور اس کی منکر روایات ہیں۔

۴۰۲۶۷.....حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ ان کے مارنے یعنی گھر میں رہنے والے سانپوں سے روکا گیا ہے۔

بخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

۴۰۲۶۸..... ابن عمر، ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے مارنے سے روکا ہے۔ رواہ ابونعیم

دیتیں

۴۰۲۶۹..... مسند الصدیق، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس کی دیت گائیوں میں ہو تو ہر اونٹ دو گائیوں کے بدلہ اور جس کی دیت بکریوں میں ہو تو ہر اونٹ بیس بکریوں کے عوض شمار ہوگا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۷۰..... عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر اونٹ کے بدلہ دو گائیوں کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۷۱..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر نے ابرو کے بارے میں جب اذیت پہنچا کر اس کے بال ختم کردیئے جائیں دو زخموں کا ہرجانہ دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیہقی

۴۰۲۷۲..... عکرمہ اور طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کان کے بارے میں پندرہ اونٹ کا فیصلہ کیا اور فرمایا: یہ تو ایک عیب ہے جو نہ سماعت کو نقصان دیتا ہے اور نہ قوت کو کم کرتا ہے بال اور عمامہ اسے (کان کو) چھپا لیتے ہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیہقی

۴۰۲۷۳..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں ہونٹوں کی دیت میں سو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، اور زبان کی دیت، جب وہ کاٹ دی جائے اور جڑ سے کھینچ لی جائے، کامل دیت کا فیصلہ فرمایا، اور زبان کی نوک کٹی اور زبان والا بات کرسکے، تو نصف دیت کا فیصلہ فرمایا، اور مرد کے پستانوں کی چوسنی کاٹ دی جائے تو پانچ اونٹوں کا اور عورت کے پستان کی چوسنی کاٹ دی جائے تو دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، یہ تب ہے جب صرف چوسنی کو نقصان پہنچا ہو، اور وہ جڑ سے ختم کردیا جائے تو پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، اور مرد کی پیٹھ کے بارے میں جب وہ توڑ دی جائے اور پھر جوڑ دی جائے، کامل دیت کا فیصلہ فرمایا، یہ تب ہے جب وہ کوئی چیز اٹھا نہ سکے اور جب کوئی چیز اٹھا سکے تو نصف دیت کا فیصلہ کیا، اور مرد کے ذکر میں سو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیہقی

۴۰۲۷۴..... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب پیٹ کا زخم آر پار ہو جائے تو وہ دو زخموں کے برابر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۷۵..... ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیٹ کے اس زخم کے بارے میں دو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا جب دونوں کناروں کے آر پار ہو جائے اور زخم والا ٹھیک ہو جائے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، ضیاء بن بیطار، بیہقی

۴۰۲۷۶..... ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: مجھے اسمٰعیل بن مسلم نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیانت کے بارے میں فرمایا: کہ اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۷۷..... زہری حضرت ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: یہودی اور عیسائی کی دیت آزاد مسلمان کی طرح ہے۔ ابن خسرو فی مسند ابی حنیفۃ

۴۰۲۷۸..... علی بن ماجد سے روایت ہے کہ مری ایک لڑکے سے لڑائی ہوئی اور میں نے اس کی ناک کاٹ دی، حضرت ابوبکر کے ہاں فیصلہ پیش ہوا، آپ نے دیکھا تو میں قصاص کی مقدار تک نہیں پہنچا تھا تو میرے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ کیا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۷۹..... اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈاڑھ کے بارے میں ایک اونٹ کا اور ہنسلی کے بارے میں ایک اونٹ کا اور پسلی کے بارے میں ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔ مالک، عبدالرزاق، والشافعی وابن راھویہ، ابن ابی شیبۃ، بیہقی

۴۰۲۸۰..... شعبی سے روایت ہے فرمایا، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عمد، غلام، صلح اور اعتراف کی دیت عاقلہ نہیں دے سکتی۔ عبدالرزاق، دارقطنی، بیہقی، وقال منقطع

۴۰۲۸۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پیٹ کے بچہ کے فیصلہ میں حاضر تھا۔ مسند احمد

۴۰۲۸۲..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اہل کتاب یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں۔ الشافعی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، وابن جریر، بیہقی

۴۰۲۸۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شبہ عمد میں تیس تین سالے، تیس چار سالے اور چالیس ایسی اونٹنیاں جو دو سال اور نو کی عمر میں ہوں اور حاملہ ہوں۔ کی روایت ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بیہقی

۴۰۲۸۴ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گائیوں والوں پر دو سو گائیں، سو چار سالے اور سو یکسالے ہیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں ہیں۔ عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۲۸۵..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سونے سے دیت کا فرض ایک ہزار دینار اور چاندی سے بارہ ہزار درہم ہیں۔ مالکؒ والشافعی، عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۲۸۶..... مجاہد سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جو حرمت کے مہینوں میں، یا حرم یا حالت احرام میں قتل کیا گیا دیت کامل اور تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۲۸۷..... سلیمان بن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکروں کی طرف لکھا، اور ہمیں معلوم نہیں کہ نبی علیہ السلام نے گہرے زخم سے کم میں کسی چیز کا فیصلہ فرمایا ہو، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گہرے زخم میں پانچ اونٹوں یا ان (کی قیمت) کے برابر سونا یا چاندی ہو اس کا فیصلہ فرمایا، اور عورت کے گہرے زخم میں پانچ اونٹوں یا ان (کی قیمت) کے برابر سونے یا چاندی کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

زخموں کی دیت کے بارے میں فیصلے

۴۰۲۸۸..... عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: جن زخموں کے بارے میں نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا، ان کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا ہے۔ چنانچہ جسم انسانی میں وہ زخم جس سے ہڈی ظاہر ہو جائے اور وہ زخم سر میں نہ لگا ہو، ہر ہڈی کے زخم کا علیحدہ تاوان مقرر ہو تو اس کے زخم میں، اس کے تاوان کا بیسواں حصہ ہے۔ جب ایسا زخم جس سے ہڈی ظاہر ہو جاتی ہو ہاتھ میں ہو، تو اگر وہ زخم انگلیوں تک نہیں پہنچا تو اس کے تاوان کا بیسواں حصہ ہوگا، اور اگر وہ زخم انگلی میں ہو تو انگلی کے زخم کے تاوان کا بیسواں حصہ ہے۔

اور جو زخم انگلیوں سے اوپر ہتھیلی میں ہو تو اس کا تاوان بازو اور کندھے کے گہرے زخم کی طرح ہے اور پاؤں میں ہاتھ کی طرح ہے اور جس زخم سے ہڈی ٹل جائے، بازو کی، کندھے، پنڈلی یا ران کی تو سر کی ہڈی ٹل جانے کے تاوان کا نصف ہے اور انگلی کے پوروں کا فیصلہ بھی فرمایا، ہر پورے میں تین اونٹنیاں اور ایک اونٹنی کی قیمت کا تہائی حصہ، اور ناخن کے بارے میں جب وہ سراخدار اور خراب ہو جائے ایک اونٹنی کا فیصلہ فرمایا، اور گاؤں والوں پر بارہ ہزار درہم دیت کا فیصلہ فرمایا، اور فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ زمانہ بدل رہا ہے اور مجھے اپنے بعد تمہارے حکمرانوں کا ڈر ہے کہ مسلمان آدمی کو تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی دیت فضول میں چلی جائے یا ناحق اس کی دیت ختم کر دی جائے اور ایسے مسلمان اقوام پر واجب کی جائے جو انہیں ہلاکت میں مبتلا کر دے، لہٰذا سونے چاندی والوں پر حرمت کے اور بغیر حرمت کے مہینوں میں دیت کی شدت میں کوئی زیادتی نہیں، اور گاؤں والوں کی دیت جتنی بھی سخت ہو بارہ ہزار درہم سے بڑھ کر نہیں، اور عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جب وہ اپنے آپ پر غالب آجائے اور وہ اپنا پردہ بکارت پھاڑ کر کنوار پن کھودے، اس کی دیت کا تہائی حصہ ہے اور اس پر حد نہیں، اور مجوسی کے بارے میں آٹھ سو درہم کا فیصلہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: وہ تو اہل کتاب میں کا غلام ہے تو اس کی دیت ان کی دیت جیسی ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۸۹..... ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سر کی ہڈی پر باریک جھلی کے بارے میں گہرے زخم کی

دیت کے نصف کا فیصلہ فرمایا۔الشافعی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیهقی

۴۰۲۹۰......عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دماغ کے پردہ تک کے زخم میں دیت کا تہائی حصہ تینتیس اونٹ یاان کی قیمت کے برابر چاندی یا بکریوں کے دینے کا فیصلہ فرمایا، اور جسم میں اگر پنڈلی، ران، کندھے یا بازو کو نقصان پہنچا یہاں تک کہ اس (کی ہڈی) کا گودا نکل آیا اور ہڈی ظاہر ہوگئی اور جڑ بھی نہیں سکتی تو (اس کا تاوان) سر کے زخم کا نصف، ساڑھے سولہ اونٹنیاں ہیں۔اور حضرت عمر نے اس زخم یا چوٹ کے بارے میں جس سے ہڈی ٹل جائے پندرہ اونٹ یاان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا بکریاں دینے کا فیصلہ فرمایا، اگر ایسی چوٹ ہو جس سے کندھے، بازو، پنڈلی یا ران کی ہڈی ٹل جائے تو سر کی ہڈی ٹل جانے کا تاوان یعنی ساڑھے سات اونٹنیاں دینے کا فیصلہ فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۱......عکرمہ اور طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کان کے بارے میں جب وہ جڑ سے کاٹ دیا جائے نصف دیت کا فیصلہ فرمایا۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیهقی

۴۰۲۹۲......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آنکھ میں نصف دیت یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے اور عورت کی آنکھ میں نصف دیت یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۳......ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہمانے، بھینگے کی صحیح آنکھ جب پھوڑ دی جائے تو پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۴......ابن عباس اور ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناکارہ ہاتھ اور پاؤں، موجود بھینگی آنکھ اور سیاہ دانت میں سے ہر ایک کے بارے میں تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔عبدالرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبة، بیهقی

۴۰۲۹۵......شریح سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی طرف لکھا: کہ انگلیاں اور دانت برابر ہیں۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیهقی

یعنی پانچوں انگلیاں اور بتیس دانت برابر ہیں۔

۴۰۲۹۶......ابن شبرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر داڑھ میں پانچ اونٹ مقرر کئے ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۷......حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دانت میں پانچ اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی ہے پس اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت کامل ہے اور اگر دانت سیاہ کئے بغیر کسی دانت کو توڑا تو اس کے حساب سے، اور عورت کے دانت میں اس کی طرح ہے۔رواہ عبدالرزاق

دودھ پینے والے بچہ کے دانت کی دیت

۴۰۲۹۸......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس بچہ کے دانتوں میں جس کے دودھ کے دانت ابھی نہیں گرے ایک ایک اونٹ مقرر کیا۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبة

۴۰۲۹۹......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ناک جب مکمل کاٹ دی جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور جو اس سے کم ناک کو نقصان پہنچے تو وہ اس کے حساب سے یا اس کے برابر (قیمت) سونا یا چاندی ہے۔عبدالرزاق، بیهقی

۴۰۳۰۰......مکحول سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناکارہ ہاتھ، اور گونگے کی زبان جو جڑ سے کاٹ لی جائے، یا آختہ کا ذکر جو جڑ سے کاٹ دیا جائے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۱......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زخم جب پیٹ میں ہو تو دیت کا تہائی واجب ہوتا ہے یعنی تینتیس اونٹ، یا ان کی

قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا بکریاں اور عورت کے پیٹ کے زخم میں دیت کا تہائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۲..... ابن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوطہ کے بارے میں جب اس کے اوپر والی جلد کو نقصان پہنچے دیت کے چھٹے حصہ کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۳..... عکرمہ سے روایت ہے کہ عورت جب شہوت سے مغلوب ہو کر پردہ بکارت پھاڑ دے یا اس کا کنوار پن جاتا رہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہاتھ اور پاؤں میں نصف دیت یا اس (کی قیمت) کے برابر سونا یا چاندی ہے اور عورت کے ہاتھ اور پاؤں میں سے ہر ایک میں نصف دیت یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے اور (ہاتھ پاؤں کی) ہر انگلی کے عوض دس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی ہے اور انگلیوں کے ہر جوڑ میں جب وہ کاٹ دیا جائے یا بے کار کر دیا جائے انگلی کی دیت کا تہائی ہے اور عورت کے ہاتھ یا پاؤں کی جو انگلی کاٹی جائے اس میں پانچ اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی ہے اور عورت کی انگلی کے ہر جوڑ میں جو کاٹا جائے انگلی کی دیت کا تہائی یا اس کی قیمت کا سونا یا چاندی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر پورے میں انگلی کی دیت کا تہائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۶..... عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناخن کے بارے میں جب وہ سر اخدار اور خراب کر دیا جائے ایک اونٹنی کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۴۰۳۰۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ پنڈلی، بازو، کندھا یا ران کو توڑ کر دوبارہ بغیر کجی (ٹیڑھے پن کے بغیر) کے جوڑ دیا جائے تو بیس دینار یا دو تین سالے ہیں۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۰۸..... سلیمان بن یسار سے روایت ہے بنی مدلج کے ایک شخص نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اس کا قصاص نہیں لیا، البتہ اس کی دیت کا تاوان اس پر عائد کیا اور اسے اس کا وارث نہیں بنایا اور اس کی ماں اور باپ شریک بھائی کو اس کا وارث قرار دیا۔

الشافعی، عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۰۹..... عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کامل دیت تین سالوں میں اور نصف دیت اور دو تہائی دو سال میں اور جو نصف سے کم ہو یا تہائی سے تھوڑی ہو اسے اسی سال ادا کرنا مقرر کیا ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ بیھقی

۴۰۳۱۰..... ابو عیاض حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سخت دیت میں چالیس چار سال والی حاملہ اونٹنیاں اور تیس تین سالے اور تیس دو سالے ہیں اور قتل خطا میں تیس تین سالے اور تیس دو سالے اور بیس دو سالے مذکر اور بیس ایک سال والے مونث۔ رواہ ابو داؤد

انگلیوں کی دیت

۴۰۳۱۱..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی میں ہتھیلی کی نصف دیت مقرر کرتے اور صرف انگوٹھے میں پندرہ اونٹ اور اس کے ساتھ والی انگلی میں (علیحدہ) نو اونٹ مقرر کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو آپ کو نبی کریم ﷺ کا وہ خط ملا جو آپ علیہ السلام نے حضرت عمرو بن حزم کو لکھوایا تھا جس میں تھا، انگلیوں میں دس دس اونٹ تو حضرت عثمان نے اسے دس دس بنا دیا۔ ابن راھویہ

۴۰۳۱۲..... ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: شبہ عمد میں چالیس چار سالہ سے نو سال کی حاملہ اونٹنیاں اور تیس تین سالے اور تیس دو سالہ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۳ عمر بن عبدالعزیز اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیت کی زیادتی میں چار ہزار دراہم کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۴ ابو نجیح سے روایت ہے فرمایا: کہ حج کے زمانہ میں ایک شخص نے ایک عورت کی گھوڑے سے پسلی توڑ دی اور وہ مرگئی تو حضرت عثمان نے اس کے بارے میں آٹھ ہزار دراہم اور تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا کیونکہ وہ حرم میں تھی اس لئے اس کی کامل اور تہائی دیت مقرر کی۔

الشافعی، عبدالرزاق، سعید بن منصور، بیهقی

۴۰۳۱۵ حضرت ابن المسیب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ جس شخص کو اتنا مارا جائے کہ اس کی ہوا نکل جائے تو آپ نے اس کے بارے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۶ ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے اس شخص کے بارے میں جس نے دوسرے شخص کو مارا اور اسے روندا یہاں تک کہ اس کے جسم پر نشان پڑ گئے چالیس اونٹنیوں کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

۴۰۳۱۷ ابن المسیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب دو شخص آپس میں لڑیں تو انہیں لگنے والے زخم آپس میں بدلہ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۸ ابو عیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کے سامنے ایسے بھینگے کا مقدمہ پیش ہوا جس نے صحیح شخص کی آنکھ پھوڑ دی تو آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا بلکہ اس کے بارے میں پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ البیهقی

۴۰۳۱۹ ابو عیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان وزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سخت دیت میں چالیس چار سالہ حاملہ اونٹنیوں، تیس تین سالوں، تیس دو سالوں کو ادا کیا جائے اور فرمایا (قتل) خطا کی دیت تیس تین سالے، تیس دو سالے اور بیس یکسالے اور بیس دو سالے مذکر ہیں۔ دارقطنی، بیهقی، مالک

۴۰۳۲۰ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: جس کے پاس دیت کا علم ہے وہ مجھے بتائے، تو ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور کہا: مری طرف رسول اللہ ﷺ نے لکھا: کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کی دیت کا وارث بناؤں، تو حضرت عمر نے فرمایا: آپ خیمہ میں جائیں میں آپ کے پاس آتا ہوں، جب حضرت عمرؓ آئے تو حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا، ابن شہاب فرماتے ہیں، کہ اشیم غلطی سے قتل کئے گئے تھے۔

ابو داؤد، ترمذی، وقال حسن صحیح، نسائی، ابن ماجة

۴۰۳۲۱ یحییٰ بن عبداللہ بن سالم سے روایت ہے فرمایا: کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کے ساتھ ایک خط تھا جس میں دیتوں کی تفصیل تھی، دانت جب سیاہ ہو جائیں تو اس کی دیت کامل ہے اور اگر اس کے بعد گرا دیئے جائیں تو دوسری مرتبہ اس کی دیت باقی رہے گی۔ بیهقی وقال منقطع

۴۰۳۲۲ ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا: دیت چوپائے ہیں یا سونا، تو انہوں نے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو اونٹوں میں، اونٹوں کی فی اونٹ ایک سو بیس دینار قیمت لگائی جاتی، پھر دیہاتی اگر چاہتا تو سو اونٹنیاں دیتا اور سونا نہ دیتا، اسی طرح پہلا معاملہ تھا۔

الشافعی، ابن عساکر

دیت کا قانون

۴۰۳۲۳ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے بعد ایسے حکمران کا خوف ہے جو مسلمان آدمی کی دیت ختم کر دے، تو اس بارے میں ایک قانون بناتا ہوں، اونٹ والوں پر سو اونٹ اور سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی

والوں پر بارہ ہزار دراہم ہیں۔ رواہ البیھقی

۴۰۳۲۴.....ابن شہاب مکحول اور عطاء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ ہم لوگوں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں آزاد مسلمان کی دیت سو اونٹ تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گاؤں والوں کے لئے اس دیت کی قیمت ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درھم لگائی، اور آزاد مسلمان عورت کی دیت جب وہ دیہاتی ہو پانچ سو دینار یا چھ ہزار دراہم ہیں۔ اگر کسی بدوی نے اسے قتل کیا تو اس کی دیت، پچاس اونٹ ہیں۔ اور بدوی عورت کی دیت، جب کسی بدوی نے اسے نقصان پہنچایا ہو پچاس اونٹ ہیں، اعرابی کو سونے چاندی کا مکلف نہ بنایا جائے۔

الشافعی، بیھقی

۴۰۳۲۵..... موسیٰ بن علی بن رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں: میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ ایک نابینا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں حج کے زمانہ میں یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔ لوگو! میں نے ایک عجیب معاملہ دیکھا، کیا اندھا صحیح بینا شخص کی دیت بن سکتا ہے۔ دونوں اکٹھے گرے اور ٹوٹ گئے۔

اور اس کا قصہ یہ ہوا کہ ایک اندھا شخص جس کا ایک بینا آدمی ہاتھ پکڑ کر لے جا رہا تھا اچانک دونوں کنوئیں میں جا گرے، اندھا، بینا پر جا گرا جس سے وہ بینا مر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نابینے سے بینا کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ البیھقی

۴۰۳۲۶..... حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص پانی والوں کے پاس آیا، ان سے پانی مانگا تو انہوں نے اسے پانی نہ دیا اور وہ پیاسا مر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر اس کی دیت کا تاوان مقرر کیا۔ رواہ البیھقی

۴۰۳۲۷.....عروہ بارقی سے روایت ہے کہ انہوں نے جانور کی آنکھ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، تو حضرت عمر نے جواباً انہیں لکھا: ہم اس کے بارے میں ایسے فیصلہ کیا کرتے تھے جیسے انسان کی آنکھ کا کرتے تھے پھر ہمارا اتفاق چوتھائی دیت پر ہوا۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۳۲۸.....عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا کہ ایک عورت نے مرد کے فوطوں کو پکڑا اور جلد پھاڑ دی لیکن باریک پردہ نہیں پھاڑا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کہ اس بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: اسے پیٹ کے زخم کے مقام سمجھ لیں، آپ نے فرمایا: لیکن میری رائے اس کے علاوہ ہے، کہ اس میں پیٹ کے زخم کی دیت کا نصف ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۳۲۹.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو ہڈی میں توڑی گئی اور اسی طرح جوڑ دی گئی پھر بھی اس میں دو تین سال والے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۳۳۰.....ابراہیم، عمرو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: قتل خطا کی دیت پانچواں پانچواں حصہ ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۳۳۱.....حضرت عمر سے روایت ہے فرمایا: ذکر میں پوری دیت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۳۳۲.....حضرت عمر سے روایت ہے فرمایا: جو وار ایسا ہو کہ عضو سے پار ہو جائے تو اس میں اس عضو کی دیت کا تہائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۳۳۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: پیٹ کے زخم میں تہائی دیت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۳۳۴.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے غلام کی قیمت پچاس دینار لگائی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۳۳۵.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہڈی ٹل جانے سے جو نقصان پہنچے تو اس شخص پر کوئی ضمان نہیں، اور جو ہڈی ٹل جانے کے نقصان کو پہنچے وہ ضامن ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

یعنی ایسی تکلیف پہنچائے جس سے ہڈی اپنی جگہ سے ہل، اتر جائے۔

۴۰۳۳۶.....نافع بن عبدالحارث سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر کو لکھا اور ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس کے ہاتھ کا ایک گٹا (پونچھا) کاٹ دیا گیا تو آپ نے جواباً لکھا: اس میں دو تین سالے ہیں جو جوان ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۳۳۷ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو ورغلانا چاہا اس نے پتھر اٹھایا اور اسے مار کر ہلاک کردیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا آپ نے فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے قتل کیا گیا جس کی دیت کبھی ادا نہیں کی جائے گی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، الخرائطی فی اعتلال القلوب. بیهقی

۴۰۳۳۸ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص گدھا ہنکائے جارہا تھا (راستہ میں) اس نے اس لاٹھی سے جو اس کے پاس تھی گدھے کو مارا، جس کا ایک ٹکڑا اڑا اور اس کی آنکھ پر لگا اور آنکھ پھوٹ گئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا آپ نے فرمایا، یہ مسلمانوں کے ہاتھ کی مصیبت ہے کسی نے کسی پر کوئی ظلم زیادتی نہیں کی، اور اس کی آنکھ کی دیت اس کے عاقلہ پر مقرر کی۔

رواه ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۹ عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو شخص قصاص میں مارا جائے اس کی دیت نہیں۔

ابن ابی شیبة، بیهقی

ختنہ کرنے والی سے تاوان

۴۰۳۴۰ ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بچیوں کا ختنہ کرتی تھی اس نے غلط ختنہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ضامن قرار دیا اور فرمایا: کیا تو اس طرح باقی نہیں رکھ سکتی۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبة

۴۰۳۴۱ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس بھینگے کے بارے میں جس کی صحیح آنکھ پھوڑی جائے کامل دیت کا فیصلہ فرمایا۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، ومسدد، بیهقی

۴۰۳۴۲ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زبان جب جڑ سے کاٹ دی جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور اگر زبان کو اتنا نقصان پہنچا کہ جس سے صرف بولا نہ جاسکتا ہو تو اس میں بھی پوری دیت ہے اور عورت کی زبان میں پوری دیت ہے اور اگر اس کی زبان کو اتنا نقصان پہنچایا گیا جس سے بولا نہ جاسکتا ہو تو اس میں کامل دیت ہے اور جو اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیهقی

۴۰۳۴۳ سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انگوٹھے اور اس کی ساتھ والی انگلی کا ہتھیلی کی دیت کے نصف کا فیصلہ کیا اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: انگوٹھے میں پندرہ، شہادت کی انگلی میں دس، درمیانی میں دس، درمیانی انگلی کی ساتھ والی میں نو اور چھنگلی میں چھ (اونٹوں کا) فیصلہ کیا یہاں تک کہ آپ کو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس ایک خط ملا جس کے بارے میں ان لوگوں کا گمان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا ہے جس میں ہے: ہر انگلی میں دس اونٹ، تو اسی پر عمل کیا یوں دس دس اونٹ ہر انگلی میں مقرر ہوگئے۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابن راهویه، بیهقی وقال الحافظ بن حجر: اسناده صحیح متصل ابی ابن المسیب کان سمعه من عمر فذاک

۴۰۳۴۴ ثقیف کے ایک شخص سے روایت ہے کہتے ہیں: ایک دفعہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا، کہ ایک دیہاتی آیا جو سر کے زخم کا بدلہ طلب کر رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم دیہاتی لوگ آپس میں چبانے کا بدلہ نہیں لیتے۔

مسدد وابو عبید فی الغریب

۴۰۳۴۵ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹ کے بارے میں، جس کی آنکھ کو نقصان پہنچا اسکی قیمت کے نصف کا فیصلہ فرمایا، پھر کچھ عرصہ بعد اس میں غور کیا تو فرمایا: میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کی طاقت اور رہنمائی کم ہوئی ہو، چنانچہ آپ نے اس میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ کا فیصلہ فرمایا۔ رواه عبدالرزاق

۴۰۳۴۶ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ بادشاہ، دین سے لڑنے والے کا نگران ہے اگرچہ اس کے باپ اور بھائی کو قتل

کرے، دین سے لڑنے والے اور زمین میں فساد پیدا کرنے والے کے معاملہ کا، خون کا مطالبہ کرنے والے کو کچھ اختیار نہیں۔ رواہ عبدالرزاق
یعنی ملحد کے خون کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔

۴۰۳۴۷..... حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو آگ سے داغا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے آزاد کردیا۔
رواہ عبدالرزاق

غلام کو قتل کرنے والے کی سزا

۴۰۳۴۸..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آزاد کو سو کوڑے مارنے اور سال کے لئے جلا وطن کیا جس نے غلام کو قتل کیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۴۹..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا: جو جرم بھی (غلام) کرے اس کی دیت اس کے وارثوں پر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۰..... زھری اور قتادہ سے اس شخص کے بارے میں روایت ہے جو اپنے آپ کو قتل کردے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسلمانوں کا ہاتھ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مرد اور عورتوں کے زخم، مردوں کی دیت کے تہائی تک برابر ہیں۔
عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۵۲..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس طرح صدقہ میں وہ جانور جس کے سامنے کے (دودھ کے) دانت گر گئے ہوں اور چار سالہ لیا جاتا ہے اسی طرح قتل خطا میں یہ دونوں جانور لئے جائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گاؤں والوں کو کوئی زیادتی نہیں، نہ حرمت کے مہینوں میں اور نہ حرم میں کیونکہ ان کے ذمہ سونا ہے اور سونا زیادتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس زخم سے ہڈی ظاہر ہوجائے اس کا اندازہ انگوٹھے سے لگایا جائے گا، جو اس سے بڑھ جائے وہ اس کے حساب سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۵..... حضرت ابن زبیر اور دوسرے شخص سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گہرے زخم کے بارے میں فرماتے تھے شہر والے اس کی دیت نہ دیں، دیہات والے اس کی دیت دیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۶..... قتادہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی آنکھ پھوڑ لی تو حضرت عمر نے اس کی دیت اس کی عاقلہ (باپ کی طرف سے رشتہ داروں) پر عائد کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۷..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منہ کے اوپر اور نیچے والے حصہ کا پانچ اونٹنیوں کا فیصلہ کیا اور داڑھوں میں اونٹ، اونٹ کا، یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور ان کی داڑھیں حادثہ میں گریں تو آپ نے فرمایا مجھے داڑھوں کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ معلوم ہے (کیونکہ مجھے خود واسطہ پڑا) اور آپ نے پانچ پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا۔
عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر عورت کی دو انگلیوں کو نقصان پہنچے تو اس میں دس اونٹ ہیں اور اگر تین کو نقصان پہنچے تو اس میں ۱۵ پندرہ اونٹ ہیں اور اگر چار کو اکٹھے نقصان پہنچے تو اس میں بیس بیس اونٹ ہیں۔ اور اگر اس کی تمام انگلیوں کو نقصان پہنچے تو آدھی دیت ہے، اور مرد و عورت کی دیت ثلث (تہائی) تک برابر ہے پھر مرد کی دیت کا عورت کی دیت سے فرق ہوجاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۹..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس مسلمان کے ذمہ کوئی دیت

کسی چیز کے بارے میں ہوتو وہ دیت اس کے عاقلہ پر ہے اگر وہ چاہیں، اور اگر وہ انکار کریں تو ان کے لئے اس کا جواز نہیں کہ وہ اسے اس چیز میں چھوڑ دیں۔ رواہ عبدالرزاق
یعنی اس کی مدد نہ کریں۔

بیوی کو قتل کرنے کی سزا

۴۰۳۶۰..... ہانی بن حزام سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا تو اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا (طیش میں آکر) اس نے دونوں کو قتل کر دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کے سامنے ایک خط اپنے گورنر کو بھیجا کہ اس سے قصاص لو، اور گورنر نے پوشیدہ طور پر لکھا کہ وہ دیت لیں گے۔ عبدالرزاق، وابن سعد

۴۰۳۶۱..... شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کو آواز دی تو اس کا حمل ساقط ہو گیا، جس کے عوض میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا۔ بیھقی وقال منقطع

۴۰۳۶۲..... شریح سے روایت ہے فرمایا: میرے پاس عروہ البارقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے آئے کہ مردوں عورتوں کے زخم دانتوں اور گہرے زخم میں برابر ہیں۔ اور جو اس سے اوپر ہوں اس میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۶۳..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس نے کنواں یا کوئی لکڑی گاڑھی جس سے کسی انسان کا نقصان ہوا تو وہ ضامن ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۶۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتی اور آپ کی عیب جوئی کرتی تھی ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا جس سے وہ مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت باطل قرار دی۔ ابوداؤد، بیھقی، سعید بن منصور

۴۰۳۶۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس سے قصاص لیا گیا اور مر گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ اس پر دیت نہیں۔ مسدد

۴۰۳۶۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ماں شریک بھائی اپنے ماں شریک مقتول بھائی کی دیت کے وارث نہیں ہوں گے۔
سعید بن منصور، ابویعلی

۴۰۳۶۷..... یزید بن مذکور ہمدانی سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے روز ہجوم کی وجہ سے مسجد میں مر گیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال سے اس کی دیت دی۔ عبدالرزاق، مسدد

۴۰۳۶۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شبہ عمد میں لاٹھی کے ساتھ لڑائی اور بھاری پتھر سے تین بار (قتل کیا جاتا ہے) جس کی سزا، تین چار سالے اور تین ایسی اونٹنیاں جن کے (دودھ کے) دانت گر گئے ہوں اس عمر سے نو سال کی عمر تک کی۔ یزید فرماتے ہیں: مجھے یہ پتہ نہیں لیکن انہوں نے فرمایا تھا، حاملہ اونٹنیاں۔ الحارثہ وصحیح

۴۰۳۶۹..... ابن جریج سے روایت ہے کہ ہم سے عبدالکریم نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالہ سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: ہتھیار سے قتل، عمداً قتل کرنا ہے اور پتھر اور لاٹھی سے شبہ عمد ہے شبہ عمد میں دیت زیادہ ہوگی اس کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۰..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، موٹی لکڑی اور بڑے پتھر سے مارنا شبہ عمد ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۱..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شبہ عمد میں تینتیس تین سالے، تینتیس چار سالے، چونتیس جن کے دودھ کے دانت گر گئے نو سال کی عمر تک کے، سب کے سب حاملہ جانور ہوں اور قتل خطا میں پچیس تین سالے، پچیس چار سالے، پچیس یکسالے، اور پچیس دوسالے۔ عبدالرزاق، ابوداؤد، بیھقی

۴۰۳۷۲ ... ثوری اور معمر ابواسحاق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: گہرے زخم میں پانچ اونٹ، پیٹ کے زخم میں دیت کا تہائی، اور دماغ کے زخم میں تہائی دیت اور کان میں آدھی دیت اور آنکھ میں آدھی پچاس اونٹ اور ناک میں پوری دیت جب اسے جڑ سے کاٹ دیا جائے، ہونٹوں میں پوری دیت، دانت میں پانچ اونٹ، زبان میں پوری دیت، آلہ تناسل میں پوری دیت، حشفہ (سپاری، سیون، ٹوپی) میں پوری دیت، اور فوطہ میں آدھی دیت، ہاتھ میں آدھی دیت، اور پاؤں میں آدھی دیت اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔ سعید بن منصور، بیھقی

۴۰۳۷۳ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فوطوں کی کھال کے باریک پردے کی دیت کا چار اونٹوں سے فیصلہ کیا۔

رواہ عبدالرزاق

دونوں آنکھوں پر پوری دیت ہے

۴۰۳۷۴ معمر زہری اور قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: دونوں آنکھوں میں پوری دیت اور ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور جتنی نظر آئے تو اس کے حساب سے، کسی نے معمر سے کہا: اس کا پتہ کیسے چلے گا، فرمایا: مجھے حضرت علی کا ارشاد پہنچا ہے انہوں نے فرمایا: اس کی وہ آنکھ بند کی جائے جس کا نقصان ہوا پھر دوسری سے دیکھا جائے تو جہاں تک دیکھ سکتا ہے دیکھے پھر اس سے دیکھے جسے چوٹ لگی ہے تو جتنی نظر کم ہو اس کا حساب کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۵ حکم بن عیینہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے دوسرے آدمی کو طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ تو سلامت رہی لیکن اس کی نظر چلی گئی، تو لوگوں نے اس سے بدلہ لینا چاہا، مگر انہیں یہ سوجھی کہ کیسے بدلہ لیں، اتنے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے پاس آئے تو آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے چہرہ پر روئی رکھی جائے پھر وہ سورج کی طرف اپنا رخ کرے اور اس کی آنکھ کے قریب آئینہ کیا گیا تو اس کی آنکھ برقرار رہی اور اس کی نظر جاتی رہی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۶ ... حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ایک بھینگے شخص کی صحیح آنکھ قصداً پھوڑ دی گئی تو آپ نے فرمایا: چاہے تو پوری دیت لے اور چاہے تو اس کی آنکھ پھوڑے اور آدھی دیت لے۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور بیھقی

۴۰۳۷۷ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس دانت کو چوٹ لگی اور لوگوں کو اس کے سیاہ ہونے کا ڈر ہو تو ایک سال تک انتظار کریں، اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی چوٹ کا تاوان پورا ہے اور اگر سیاہ نہ ہو تو کوئی چیز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۸ ... قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جس نے دوسرے آدمی کا ہاتھ چبایا تو اس کے دانت گر گئے فرمایا اگر چاہو تو اسے اپنا ہاتھ دو اور وہ چبائے پھر تم اسے کھینچ لینا اور اس کی دیت باطل قرار دی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۹ ابراہیم سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت کے زخم مرد کے زخموں سے نصف ہیں اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دانتوں اور گہرے زخم میں دونوں برابر ہیں اور اس کے علاوہ میں نصف ہے اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: تہائی تک (برابر ہیں)۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ان ماں شریک بھائیوں نے ظلم کیا جنہوں نے ان کے لئے دیت میراث نہیں بنائی۔

عبدالرزاق، سعید بن منصور

۴۰۳۸۱ حسن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی ماں کو پتھر مار کر ہلاک کر دیا تو حضرت علی ابن ابی طالب کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا، آپ نے اس کے بارے میں دیت کا فیصلہ فرمایا اور اسے اس کی کسی چیز کا وارث نہیں بنایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۲ ... نمر سے وہ ابن جاریہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور ایک قوم کے درمیان لڑائی ہوئی، اور لڑائی کی وجہ بکریوں کا باڑہ

تھا، تو انہوں نے ان کا ہاتھ کاٹ دیا، حضرت نبی ﷺ کے پاس فیصلہ کرانے آئے، نبی علیہ السلام نے اس شخص سے کہا جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ اسے دے دے، تو جس کا ہاتھ کٹا تھا کہنے لگا: یارسول اللہ! وہ میرا داہنا ہاتھ تھا، آپ نے فرمایا اس کی دیت لے لو اس میں تم برکت پاؤ گے وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! نبی عنبر کے اس غلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے جس کی پانچ یا چھ سال عمر ہے جسے میں نے بکریاں چرانے کو رکھا اس کی وجہ سے قوم کو نہ بڑھاؤں کیا میں اسے ملا نا لوں؟ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: میری رائے ہے کہ تم اسے آزاد کر دو اور اس پر مہربانی کرو اور اچھا سلوک کرو اگر وہ مر گیا تو تم اس کے وارث ہو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارا وارث نہیں ہوگا۔ ابو نعیم

۴۰۳۸۳ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے دوسرے آدمی کو کاٹا جس سے اس کے سامنے والے دانت گر گئے، تو نبی علیہ السلام نے اسے باطل قرار دیا اور فرمایا: کیا تم اپنے بھائی کا ہاتھ ایسے چبانا چاہتے تھے جیسے مرچبا تا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۴ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک سوکن نے اپنی سوکن کو خیمہ کا کھونٹا مار کر ہلاک کر دیا، تو نبی علیہ السلام نے اس کی دیت کا فیصلہ قتل کرنے والی کے عصبہ (رشتہ داروں) کے ذمہ کیا، اور جو اس کے پیٹ میں بچہ تھا، اس کے بارے میں ایک غلام کا فیصلہ کیا، تو اعرابی نے کہا: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے کے تاوان کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں، جس نے نہ کھایا نہ پیا، نہ چیخا، صرف آواز نکالی (کہ وہ زندہ ہے) تو اس جیسا بے کار چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم دیہاتیوں کی طرح اشعار کہتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۵ ...حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عورت کے بچہ گرانے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں ایک غلام کا فیصلہ فرمایا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: اگر آپ کی یہ بات سچی ہے تو اس بات کو جاننے والا کوئی شخص لائیں، تو محمد بن مسلمہ نے گواہی دی کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو اس کے بارے میں غلام کا فیصلہ فرماتے سنا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں کی گواہی کو نافذ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۶ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شبہ عمد میں تیس تین سال والے اور تیس چار سالے اور چالیس ایسے جن کے (دودھ کے) دانت گر گئے اس عمر سے نو سال کی عمر تک کے حاملہ جانور ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۷ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس زخم سے خون بہہ پڑے اس میں ایک اونٹ اور جس زخم سے کھال چر جائے اس میں دو اونٹ اور جس سے گوشت کٹ جائے اور باریک کھال بچ جائے اس میں تین اونٹ اور جس سے باریک کھال زخمی ہو اس میں چار اونٹ اور گہرے زخم میں پانچ اونٹ سر کا وہ زخم جس سے ہڈی ٹوٹ جائے اس میں دس اونٹ اور جس سے ہڈی ہل جائے اس میں پندرہ اونٹ، اور دماغ کے زخم میں تہائی دیت ہے۔

اور جس شخص کو اتنا مارا گیا کہ اس کی عقل ختم ہوگئی تو کامل دیت ہے یا اتنا مارا گیا کہ وہ فنا ہو گیا اور کھڑا نہیں ہوسکتا تو کامل دیت ہے یا اس کی آواز بیٹھ گئی کہ اس کی بات سمجھ نہیں آتی تو کامل دیت ہے، اور آنکھوں پپوٹوں میں چوتھائی دیت ہے اور پستان کی چوٹی میں چوتھائی دیت ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۸ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گہرا زخم سر میں، ابرو اور ناک میں برابر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۹ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: وہ زخم جو سر میں گوشت اور کھال کو ظاہر کردے (اس کی دیت) پچاس درہم ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۰ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کان کی لو میں تہائی دیت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۱ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دانت کی چوٹ میں سال بھر انتظار کیا جائے، پس اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس میں پوری دیت ہے ورنہ جتنا سیاہ ہو اس کے حساب سے، اور زائد دانت میں دانت کی تہائی دیت ہے اور زائد انگلی میں انگلی کی دیت کی تہائی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۲ حضرت ابو حنیفہ سے روایت ہے فرمایا: جس بچہ کے دودھ کے دانت نہیں گرے اس کے دانت میں فیصلہ کیا جائے حضرت زید بن

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس میں دس دینار ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۳ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: چھوٹا بچہ جب کھڑا نہ ہوسکتا ہوتو کامل دیت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۴......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کمر کے مہروں میں کامل دیت کا فیصلہ کیا، جو ایک ہزار دینار ہیں اور کمر کی ہڈی کے بتیس مہرے ہیں۔ ہر مہرہ میں اکتیس ۳۱ دینار اور دینار کا چوتھائی حصہ ہے جب اسے توڑا جائے اور پھر سیدھا جوڑ دیا جائے، پھر اگر اسے ٹیڑھا جوڑا گیا تو اس کے توڑنے میں اکتیس ۳۱ دینار اور دینار کا چوتھائی حصہ ہے اور ٹیڑھے پن میں اس کے علاوہ مستقل حکم ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۵......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا: جب اس کا خاوند مباشرت کرے اور آگے پیچھے کے دونوں مقاموں کو ایک بنالے، اگر وہ پیشاب پاخانہ کی ضرورت اور بچہ کو روک لے تو اس میں تہائی دیت ہے اور اگر دونوں کو نہ روکے تو اس میں کامل دیت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۶......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ناخن جب اکھیڑا جائے، اگر وہ سیاہ نکلے یا نہ نکلے (دونوں صورتوں میں) دس دینار ہیں اور اگر سفید نکلے تو اس میں پانچ دینار ہیں۔

۴۰۳۹۷......ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دیت (حقیقت میں) دس اونٹ تھے، عبدالمطلب پہلے شخص ہیں جنہوں نے انسانی جان کی دیت سو اونٹ رائج کی ہے یوں قریش اور عرب میں سو اونٹوں کا رواج پڑ گیا، اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی کو برقرار رکھا۔

ابن سعد و الکلبی عن ابی صالح

ہڈی توڑنے کی دیت

۴۰۳۹۸ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ شفاء ام سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے روز ابوجہم بن حذیفہ بن غانم کو غنیمتوں کا نگران بنایا تو انہوں نے ایک شخص کو اپنی کمان ماری جس سے اس کے سر کی ہڈی ٹل گئی تو نبی علیہ السلام نے اس کے بارے میں پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۳۹۹......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہم بن حذیفہ کو زکوٰۃ وصول کرنے بھیجا تو ایک شخص اپنی زکوٰۃ پر ان سے جھگڑ پڑا، تو ابوجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مارا جس سے اس کا سر زخمی ہوگیا، وہ لوگ نبی علیہ السلام کے پاس بدلہ طلب کرنے آپہنچے، نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے سے اتنا اتنا مال (بصورت بکریاں) ہوگا وہ راضی نہ ہوئے پھر آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا اتنا مال ہوگا، وہ راضی نہ ہوئے، آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا اتنا مال ہوگا تو وہ راضی ہوگئے، پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا: میں لوگوں سے خطاب کر کے تمہاری رضامندی بتانے والا ہوں، وہ کہنے لگے: ٹھیک ہے، تو نبی علیہ السلام نے خطاب میں فرمایا: یہ بنی لیث کے لوگ میرے پاس بدلہ طلب کرنے آئے، تو میں نے ان کے سامنے اتنا اتنا مال رکھا، اور یہ لوگ راضی ہوگئے، (اے بنی لیث) کیا تم لوگ راضی ہو؟ لوگوں نے کہا: نہیں، تو مہاجرین نے (حملہ کرنے کا) ارادہ کیا تو نبی علیہ السلام نے انہیں رکنے کا حکم دیا، تو وہ باز آگئے، پھر آپ نے انہیں بلایا اور مال میں اضافہ کر کے فرمایا: کیا اب تم راضی ہو؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: میں لوگوں سے خطاب کر کے انہیں تمہاری رضامندی بتانا چاہتا ہوں، انہوں کہا: ٹھیک ہے، پھر آپ نے خطاب میں فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ رواہ عبدالرزاق

یعنی نبی علیہ السلام ان کی رضامندی کو ان کے اپنے الفاظ میں لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا چاہتے تھے۔

۴۰۴۰۰......مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں اور دانتوں میں برابری کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۱ ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیت (بصورت مال) میراث پر اور دیت (بصورت جانور) عصبہ پر ہے۔

رواہ سعید بن منصور

۴۰۴۰۲..... حسن سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے گہرے زخم کے علاوہ میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا؟ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۳..... ربیعۃ سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابن المسیب سے پوچھا عورت کی ایک انگلی میں کیا دیت ہے؟ فرمایا: دس اونٹ، میں نے کہا: دو انگلیوں کی؟ فرمایا: بیس اونٹ، میں نے کہا: تین کی؟ فرمایا: تیس اونٹ، میں نے کہا: چار کی؟ فرمایا: بیس، میں نے کہا: جب اس کا زخم بڑھا اور مصیبت زیادہ ہوئی تو اس کی دیت کم ہوگئی کیوں؟ فرمایا: کیا تم دیہاتی ہو؟ میں نے کہا: نہیں: میں وضاحت طلب کرنے والا عالم یا سیکھنے والا ناواقف ہوں، فرمایا: سنت کی وجہ سے۔ (پس میں خاموش ہوگیا کہ رسول اکرم کے فرمان کے سامنے عقل نارسا ہے)۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۴..... ابن جریج سے وہ ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ ہمارے پاس ایک خط تھا جس میں ان دیتوں کی تفصیل تھی جن کی وحی نبی علیہ السلام کی طرف ہوئی تھی، کیونکہ نبی علیہ السلام نے دیت یا زکوۃ کا جو فیصلہ بھی فرمایا وہ وحی سے فرمایا، فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام کے اس خط میں تھا۔

جب قتل عمد میں صلح کرلیں تو جتنے پر صلح کرلیں (وہی ادا کیا جائے) اور نبی علیہ السلام کے اس خط میں تھا: (قتل) خطا کی دیت (اونٹوں کی صورت میں) تیس تین سالے، تیس دوسالے، بیس یکسالے، بیس دوسالے مذکر، نبی علیہ السلام سے منقول ہے پڑوسی اور اشہر حرم میں (دیت میں) زیادتی ہے، اور گہرے زخم کے بارے میں نبی علیہ السلام سے پانچ اونٹ اور ہڈی ٹکڑے ٹکڑے اور گل جانے والے زخم میں پندرہ اونٹ اور دماغ کے زخم میں تینتیس اونٹ، اور پیٹ کے زخم میں تینتیس اونٹ، آنکھ میں پچاس اور ناک جب اس کا بانسہ کاٹ دیا جائے سو اونٹ اور دانت میں پانچ اونٹ اور اگر ذکر (آلہ تناسل) کاٹ دیا تو اس میں سو اونٹنیاں اور اگر اس کی شہوت ختم ہوگئی اور اس کا سلسلہ نسل ختم ہوگیا۔ اور ہاتھ میں پچاس اونٹ اور پاؤں میں پچاس اونٹ اور انگلیوں میں دس اونٹ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۵..... عکرمہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے، ناک جب پوری کاٹ دی جائے تو پوری دیت کا اور اگر اس کا کنارہ کاٹا گیا تو آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

قاتل مقتول کے ورثاء کے حوالہ ہوگا

۴۰۴۰۶..... ابن جریج سے روایت ہے فرمایا، عمرو بن شعیب نے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو جان بوجھ کر قتل کرے، اسے مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے چاہے اسے قتل کریں چاہے پوری دیت جو سو اونٹ ہیں لے لیں۔ جن میں تیس ۳۰ تین سالے، تیس ۳۰ چار سالے، چالیس ۴۰ حاملہ اونٹنیاں ہیں یہ تو قتل عمد کے لئے ہیں جب قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔ اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت سخت ہے وہ یوں کہ لوگوں میں شیطان اتر آئے اور ان کے درمیان اندھا دھند تیر اندازی ہو جس کا سبب نہ کینہ وحسد اور نہ (ایک دوسرے پر) ہتھیار اٹھانا، سو جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہمارا نہیں، اور نہ راستہ میں تیر اندازی کرتے ہوئے، سو جو شخص اس کے علاوہ کسی صورت میں مرجائے تو وہ شبہ عمد ہے اس کی دیت سخت ہے اور قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا، قتل خطاء کی دیت تیس ۳۰ تین سالے، تیس ۳۰ دوسالے، بیس ۲۰ یکسالہ اور بیس ۲۰ دوسالے مذکر، اور جس کی دیت گائیوں میں ہو تو دوسو گائیں اور قتل خطا میں چار سالہ اور جس کے سامنے کے (دودھ والے) دانت گر گئے ہوں دیا جائے اور دیت مغلظہ میں بہترین مال دیا جائے۔

اور جس کی دیت بکریوں میں ہو تو دو ہزار بکریاں ہیں، اور رسول اللہ ﷺ گاؤں والوں پر اونٹوں کی قیمت چار سو دینار یا ان کے برابر چاندی، جس کی قیمت اونٹوں کی قیمت کے برابر ہو، جب چاندی مہنگی ہوتی تو اس کی قیمت پر لگائی جاتی اور جب اس کی قیمت کم ہوتی تو جتنی بھی اونٹوں کی قیمت ہوتی اس پر، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت جیسی ہے یہاں تک کہ اس کی دیت کا تہائی ہوجائے، جو اس زخم میں ہے جس سے ہڈی ٹوٹ کر نکل جائے، تو جو اس سے زیادہ ہو تو وہ مرد کی دیت کا آدھا ہے۔ اگر عورت قتل کردی جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں میں (میراث) ہے وہ اس کا بدلہ لیں اور اس کے قاتل کو قتل کریں، اور عورت اپنے خاوند کے مال اور اس کی دیت کی وارث ہوگی اور مرد

اپنی بیوی کے مال اور دیت کا وارث ہوگا، جب ایک دوسرے کو انہوں نے قتل نہ کیا ہو۔

اور دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان ان کے حصوں کے بقدر میراث ہے جو بچ جائے وہ عصبہ کے لئے اور عورت کے جو بھی عصبہ ہیں وہ اس کی دیت ادا کریں، اور اس کے وارث نہیں ہوں گے ہاں جو وارثوں سے بچ جائے۔ اس کے وہ وارث ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۷ ..... عبداللہ بن بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے گہرے زخم میں پانچ اونٹوں اور پیٹ کے زخم میں تہائی دیت اور آنکھ میں پچاس اونٹوں اور ناک ساری کاٹ دی جائے پوری دیت کا جو سو اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹوں کا اور دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں ہر انگلی میں (ایک کے حساب سے) بیس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۸ ..... زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناک میں پوری دیت کا ذکر میں پوری دیت کا اور دونوں ہاتھوں میں پوری دیت کا اور دونوں پاؤں میں مکمل دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

دیت اور غرّہ

۴۰۴۰۹ ..... زہری سے روایت ہے فرمایا: یہ سنت جاری ہے کہ بچہ اور مجنون کا قصد (قتل) خطا ہے اور جس نے نابالغ بچہ کو قتل کیا ہم اس سے اس کا بدلہ لیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۱۰ ..... ابن شہاب سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے بارے میں جس نے اپنی سوکن کو مار کر ہلاک کر دیا اور جو اس کے پیٹ میں تھا اسے بھی تو اس کی دیت کا (قاتلہ اور اس) کے خاندان والوں کے ذمہ اور بچہ کے عوض غلام آزاد کرانے کا فیصلہ فرمایا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۱۱ ..... ابو قلابہ اور یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے انصار سے قسم لینے کا آغاز کیا اور فرمایا قسم کھاؤ تو انہوں نے قسم کھانے سے انکار کیا، تو آپ نے انصار سے فرمایا: تب یہود تمہارے لئے قسم کھائیں گے تو انصار بولے: یہود کو قسم کھانے کی کیا پروا، تو رسول اللہ ﷺ نے (انصار کے) مقتول شخص کی اپنی طرف سے سو اونٹ دیت ادا کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۱۲ ..... مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ ہزار درہم دیت کا فیصلہ فرمایا۔

الشافعی، بیہقی

۴۰۴۱۳ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس زخم سے ہڈی ٹوٹ کر ٹل جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

سعید بن منصور، بیہقی

۴۰۴۱۴ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دانت کے بارے میں روایت ہے فرمایا: جب کچھ دانت ٹوٹے تو جس کا دانت ٹوٹا اسے جتنا اس کا نقصان ہوا اس کے حساب سے دیا جائے اور سال بھر انتظار کیا جائے، پس اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت ہے ورنہ اس سے زیادہ نہ دیا جائے۔

رواہ البیہقی

۴۰۴۱۵ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے چٹکی لگانے والی، اچھلنے والی اور گردن توڑنے والی عورتوں میں تین تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ ابو عبیدہ فی الغریب، بیہقی

یہ تین لڑکیاں تھیں جو ایک کھیل میں ایک دوسری پر سوار ہوئیں، تو سب سے نچلی نے درمیان والی کو چٹکی لگائی اور وہ اچھلی تو سب سے اوپر والی گری تو اس کی گردن ٹوٹ گئی تو آپ نے دو تہائی دیت دونوں عورتوں پر عائد کی اور سب سے اوپر والی کی دیت ساقط کر دی کیونکہ اس نے اپنے خلاف مدد دی تھی۔

۴۰۴۱۶ ..... مسند اسامہ بن عمیر، ہم میں ایک شخص تھا جس کا نام حمل بن مالک تھا جس کی دو بیویاں تھیں، ایک کا تعلق قبیلہ ھذیل سے تھا اور دوسری

قبیلہ عامری سے تھی، تو ہذیلیہ نے عامریہ کے پیٹ پر خیمہ یا کیمپ کا کھونٹا مارا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ مردہ حالت میں گر پڑا، تو مارنے والی کے ساتھ اس کا بھائی اسے لے کر جس کا نام عمران بن عویمر تھا نبی علیہ السلام کے پاس آیا، جب نبی علیہ السلام کے سامنے سارا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا: اس بچہ کی دیت دو، تو عمران نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا پیدا ہوا اس جیسا رائیگاں جاتا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: رہنے دو مجھے دیہاتیوں کے اشعار والی گفتگو نہ سناؤ، اس میں ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو یا ایک گھوڑا یا ایک سو بیس بکریاں (قابل ادا) ہیں۔

تو وہ کہنے لگا: یا نبی اللہ! اس کے دو بیٹے ہیں جو قبیلہ کے سردار ہیں وہ اپنی ماں کی دیت دینے کے زیادہ حق دار ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنی بہن کی دیت دینے کے اس کے دونوں بیٹوں سے زیادہ حقدار ہو، تو وہ بولا: مجھے اس میں دیت دینے کی کوئی چیز نہیں ملتی، تو آپ نے فرمایا: حمل بن مالک! وہ اس وقت حذیل کی زکوۃ لینے پر مامور تھے وہی دونوں عورتوں کے خاوند اور مقتول بچے کے باپ تھے، حذیل کی زکوۃ سے اپنے ہاتھ میں ایک سو بیس ۱۲۰ بکریاں کر لینا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ رواہ الطبرانی

۴۰۴۱۷ ... اسی طرح اسامہ بن عمیر سے روایت ہے کہ ہمارے ہاں دو عورتیں رہتی تھیں، ایک نے دوسری کو کھونٹا مار کر ہلاک کر دیا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا، تو نبی علیہ السلام نے عورت کے بارے میں دیت کا اور بچہ کے بارے میں غلام، لونڈی گھوڑے یا دو اونٹوں یا اتنی (ایک سو بیس) بکریوں کا فیصلہ کیا۔ تو ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! ہم اس کی دیت کیسے دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا نہ چلایا، اور اس جیسے کا خون رائیگاں ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم موزون گفتگو کرتے ہو؟ اور عورت کی میراث کا اس کے خاوند اور اس کے بیٹے کے لئے اور دیت قتل کرنے والی کے عصبہ پر عائد کرنے کا فیصلہ کیا۔ رواہ الطبرانی

۴۰۴۱۸ ... اسامہ بن عمیر سے یہ بھی روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت تھی اور پھر ایک اور عورت سے شادی کر لی، وہ آپس میں لڑ پڑیں تو ہذلیہ نے عامریہ کو میرے خیمہ کا کھونٹا مارا جس سے مردہ بچہ گر پڑا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی دیت دو، تو اس کا وارث آ کر کہنے لگا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا، اس جیسا رائیگاں ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا: دیہاتیوں کے اشعار سناتے ہو، ہاں اس کی دیت دو، اس میں غلام یا لونڈی آزاد کرو۔ طبرانی عن الھذلی

پیٹ کے بچہ کی دیت

۴۰۴۱۹ مسند حسین بن عوف الخثعمی، کہ حمل بن مالک بن نابغہ کے زیر نکاح دو سوکنیں ملیکہ اور ام عفیف تھیں تو ان میں سے ایک نے اپنی سوکن کو پتھر مارا جو اس کی شرم گاہ پر لگا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ مردہ ہو کر گر پڑا اور وہ خود بھی مر گئی، نبی علیہ السلام کے سامنے مقدمہ پیش کیا گیا، تو نبی علیہ السلام نے اس عورت کی دیت، قتل کرنے والی عورت کی قوم پر عائد کی اور اس کے پیٹ کے بچہ میں غلام یا لونڈی یا بیس اونٹ یا سو بکریاں مقرر کیں، تو اس کا ولی کہنے لگا: یا نبی اللہ! جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا اس جیسے کا خون رائیگاں ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: ہمیں جاہلیت کے اشعار کی کوئی ضرورت نہیں۔ طبرانی عن ابی المليح بن اسامة

۴۰۴۲۰ مسند حمل بن مالک بن نابغہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے، اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ پیٹ کے بچے کے بارے میں سنا تھا، تو حمل بن مالک بن نابغہ الھذلی اٹھے اور کہا: امیر المؤمنین! میری دو بیویاں آپس میں سوکنیں تھیں، تو ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری جس کے نتیجہ میں وہ اور اس کے پیٹ کا بچہ دونوں مر گئے، تو نبی علیہ السلام نے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی (کی قیمت) کا فیصلہ فرمایا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! اگر میں یہ بات نہ سنتا تو اس کے خلاف فیصلہ کر دیتا۔ عبدالرزاق، طبرانی، وابونعیم

۴۰۴۲۱ ... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر

لگا جس سے وہ قتل ہوگئی اوراس کے پیٹ کا بچہ گر گیا، تو نبی علیہ السلام نے اس (مقتول عورت) کی دیت قتل کرنے والی کی عاقلہ (باپ کے رشتہ داروں) پر عائد کی اوراس کے بچے کے بارے میں ایک غلام یا لونڈی (کی قیمت) کا فیصلہ فرمایا، تو ایک شخص بولا: ہم اس کے دیت کیسے دیں، جس نے کھایا نہ پیانہ چیخانہ چلایا اس جیسا تو رائیگاں ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۲..... ابن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا، تو وہ ھذلی جس کے خلاف فیصلہ ہوا کہنے لگا: یارسول اللہ میں اس کا تاوان کیسے دوں جس نے کھایا نہ پیانہ چیخا چلایا اوراس جیسا بے کار رہوتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کاہنوں کا بھائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۳..... عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ وہ ھذلی جس کی دو بیویوں میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے بچہ کے بارے میں غلام کا اور عورت کے بارے میں دیت کا فیصلہ فرمایا تھا اس کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا جو بنی کثیر بن حباشہ سے تعلق رکھتا تھا، قاتل عورت کا نام ام عفیف بنت مسروح تھا جس کا تعلق بنی سعد بن ھذیل سے تھا اوراس کا بھائی علاء بن مسروح تھا، اور مقتول عورت کا نام ملیکہ بنت عویمر تھا جس کا تعلق بنی لحیان بن ھذیل سے تھا اوراس کا بھائی عمرو بن عویمر تھا۔

علاء بن مسروح کہنے لگا: جس نے کھایا نہ پیانہ چیخانہ چلایا اس جیسا رائیگاں ہوتا ہے تو عمرو بن عویمر نے کہا: ہمارا بیٹا تھا، تو نبی علیہ السلام نے پیٹ کے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی یا گھوڑے یا سو بکریوں یا دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۴..... ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے عمرو بن شعیب نے بتایا کہ ھذیل کی دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں تھیں ان میں سے ایک کے پاؤں بھاری تھے تو اس کی سوکن نے اسے خیمہ کی لکڑی سے مارا جس سے اس کا بچہ گر گیا، اس کا خاوند نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کو سارے واقعہ سے خبردار کیا تو نبی علیہ السلام نے اس کے گرے ہوئے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا، تو مارنے والی کا چچازاد کہنے لگا: جسے حمل بن مالک کہا جاتا تھا، اس نے نہ کھایا نہ پیانہ چیخا چلایا اس جیسا تو رائیگاں جاتا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم شعر کہتے ہو یا باقی دن شعر کہتے رہوگے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۵..... معمر زہری اور قتادہ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا۔
طبرانی عن الھذلی

ذمی کی دیت

۴۰۴۲۶..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے ایک شخص کو قصداً قتل کر دیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا آپ نے اسے قتل نہیں کیا اس پر مسلمان کی دیت کی طرح دیت میں سختی کی۔ عبدالرزاق، دار قطنی، بیھقی

۴۰۴۲۷..... عبدالرزاق: ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے وہ حکم بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ یہودی، عیسائی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت جیسی ہے ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی میرا قول ہے۔

۴۰۴۲۸..... ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے عمرو بن شعیب نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس مسلمان پر جس نے کسی کتابی کو قتل کیا، چار ہزار درہم عائد کئے اور یہ کہ اسے اس کی زمین سے دوسری زمین کی طرف جلاوطن کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۹..... معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ یہودی، عیسائی، مجوسی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت جیسی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور تک یہی رہی، پھر جب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے آدھی دیت بیت المال میں اور آدھی مقتول کے وارثوں کو دی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۳۰..... مسند اسامہ، رسول اللہ ﷺ نے معاہد (جس سے عہد وپیمان ہو) کی دیت مسلمان کی دیت جیسی مقرر کی۔ دار قطنی، وضعفہ

مجوسی کی دیت

۴۰۴۳۱..... مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجوسی کی دیت میں آٹھ سودرہم کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۳۲..... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت علی وابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما مجوسی کی دیت کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: آٹھ سودرہم۔ رواہ البیھقی

قسامہ

قسامہ قسم ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ مقتول کے ورثاء جب اسے کسی قوم میں مردہ پائیں اور قاتل کا بھی پتہ نہ ہو، تو پچاس ورثاء اپنے آدمی کے خون کے مطالبہ کی قسم کھائیں اور اگر وہ پچاس آدمی نہ ہوں تو موجودہ افراد پچاس قسمیں کھائیں جن میں بچہ، عورت، پاگل، غلام نہ ہو یا جن پر قتل کی تہمت لگی وہ قتل کی نفی کی قسم کھائیں، جب دعویدار قسم کھالیں تو دیت کے مستحق ہوجائیں گے اور اگر وہ لوگ قسم کھائیں جن پر قتل کی تہمت تھی تو ورثاء دیت کے حق دار نہیں ہوسکتے۔ النایہ فی غریب الحدیث

۴۰۴۳۳..... مسند الصدیق، مہاجر بن ابی امیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف لکھا: قیس بن مکشوح کو بیڑیاں پہنا کر میرے پاس بھیج دو میں اس سے منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس پچاس قسمیں لوں گا کہ اس نے ان دونوں کو قتل نہیں کیا۔

الشافعی، بیھقی

۴۰۴۳۴..... شعبی سے روایت ہے کہ وادعۃ ھمدان کے کسی ویرانہ میں ایک مقتول پایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا، آپ نے ان سے پچاس قسمیں لیں: کہ نہ ہم نے اسے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ ہے، پھر آپ نے ان پر دیت مقرر کی، پھر فرمایا اے ہمدان کے لوگو! تم نے اپنی قسموں کے ذریعہ اپنے خون بچالئے تو اس مسلمان آدمی کا خون رائیگاں کیوں جائے۔ سعید بن منصور، بیھقی

۴۰۴۳۵..... شعبی سے روایت ہے کہ ایک شخص قتل کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حطیم میں پچاس آدمی داخل کئے جن پر دعوی تھا تو انہوں نے قسم کھائی۔ ہم نے نہ اسے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے۔ رواہ البیھقی

۴۰۴۳۶..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا آخری حج کیا تو وادعہ کے اطراف میں ایک مسلمان شخص کو مردہ پایا تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے کہ تم میں سے اس کا قاتل کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پچاس بوڑھے آدمی نکالے اور انہیں حطیم میں داخل کیا اور ان سے اللہ کی قسم لی جو بیت الحرام کا، حرمت والے شہر کا اور حرمت والے مہینہ کا رب ہے کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ تمہیں قاتل کا پتہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کی قسم کھائی، جب انہوں نے قسمیں کھالیں تو آپ نے فرمایا: اس کی زیادہ دیت ادا کرو۔ تو ایک شخص بولا: امیر المومنین؟! کیا میری قسم میرے مال کی جگہ نہیں لے سکتی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے تمہارے سامنے تمہارے نبی علیہ السلام کا فیصلہ کیا۔ (دارقطنی بیہقی وقال: نبی علیہ السلام تک اس روایت کی نسبت کچھ زیادتی کے ساتھ ہے، اس سند میں عمر ابن صبح ہے جس کی روایت ترک کرنے پر اجماع ہے)۔

کلام:..... ضعاف الدارقطنی ۱۸۴۔

۴۰۴۳۷..... سلیمان بن یسار اور عراک بن مالک سے روایت ہے کہ بنی سعد بن لیث کے ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا اور جہینہ کے شخص کی انگلی روندی جس سے اس کا سارا خون بہہ گیا اور اس کی ہلاکت ہوگئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدعا علیہم سے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ وہ اس سے نہیں مرا؟ تو انہوں نے انکار کیا اور قسمیں کھانے سے ہچکچائے، تو آپ نے دوسروں سے فرمایا: تم قسمیں کھاؤ! تو انہوں نے انکار کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی سعد والوں پر آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ مالک والشافعی، عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۴۳۸..... مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعید بن وھب سے روایت ہے کہ کچھ لوگ (سفر پر) نکلے تو ایک شخص ان کے ساتھ ہولیا، جب واپس آئے تو وہ ان میں نہیں تھا، تو اس کے رشتہ داروں نے ان پر (قتل کا) الزام لگایا، تو قاضی شریح نے فرمایا: تمہارے گواہوں کا بیان ہے تمہارے آدمی نے اسے قتل کیا ہے، ورنہ اللہ کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا، تو وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، سعید فرماتے ہیں! میں ان کے پاس تھا تو آپ نے ان سے جدا جدا پوچھا تو انہوں نے اعتراف کیا، میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میں ابوالحسن سردار ہوں، پھر آپ نے انہیں قتل کئے جانے کا حکم کیا تو وہ قتل کر دیئے گئے۔ دارقطنی

۴۰۴۳۹..... ابن سیرین سے روایت ہے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ ایک شخص نے اپنے دوستوں کے ساتھ سفر کیا، لیکن جب وہ لوٹے تو وہ واپس نہیں آیا، تو اس کے رشتہ داروں نے اس کے دوستوں پر الزام قتل لگایا، انہوں نے قاضی شریح کے مقدمہ دائر کروایا تو آپ نے اس قتل کے گواہوں کا پوچھا، تو وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے اور قاضی شریح کی بات انہیں بتائی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''ان اونٹوں کو سعد پانی پر لایا اور سعد چادر اوڑھے تھا، اے سعد! اس طرح اونٹوں کو پانی پر نہیں لایا جاتا'' پھر فرمایا: سب سے گھٹیا پلانا پتلا پلانا ہے۔ فرماتے ہیں: پھر انہیں جدا جدا کیا اور ان سے پوچھا، تو پہلے ان کا آپس میں اختلاف ہو گیا پھر اس کے قتل کا اقرار کیا، تو آپ نے اس کی وجہ سے انہیں قتل کیا۔ ابو عبید فی الغریب، بیھقی

جس مقتول کا قاتل معلوم نہ ہو

۴۰۴۴۰..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی جنگل میں کوئی مقتول پایا گیا، تو اس کی دیت، بیت المال سے ہوگی، تاکہ اسلام میں اس کا خون باطل نہ ہو، اور جو مقتول دو بستیوں میں پایا گیا تو وہ اس کے ذمہ ہے جس کے زیادہ قریب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۱..... اسود سے روایت ہے کہ ایک شخص کعبہ میں قتل کیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بیت المال سے (اس کی دیت ادا کی جائے)۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۲..... سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے وہاں جا کر منتشر ہوئے تو انہیں ایک مقتول پڑا ملا، تو انہوں نے ان لوگوں سے کہا جن کے پاس تھا تم نے ہمارا آدمی قتل کیا ہے! تو انہوں نے کہا نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ ہے تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ! ہم خیبر گئے اور وہاں ہمارے کسی آدمی نے ایک مقتول دیکھا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: بڑا معاملہ ہے، بڑا معاملہ ہے، پھر ان سے فرمایا: کیا تم قاتل کے گواہ لا سکتے ہو؟ تو وہ کہنے لگے: ہمارا کوئی گواہ نہیں ہے آپ نے فرمایا: پھر وہ تمہارے لئے قسمیں کھائیں؟ انہوں نے کہا: یہودیوں کی قسموں پر ہم راضی نہیں، تو آپ نے یہ ناپسند سمجھا کہ اس کا خون رائیگاں جائے، تو آپ نے اپنی طرف سے صدقہ کے سو اونٹوں سے اس کی دیت دی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۴۴۳..... مسند (عبداللہ بن عمرو بن العاص) حویصہ اور محیصہ مسعود کے بیٹے اور عبداللہ، عبدالرحمٰن فلاں کے بیٹے، خیبر سے غلہ لینے گئے، تو عبداللہ پر کسی نے حملہ کر کے قتل کر دیا، انہوں نے اس کا نبی علیہ السلام سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاؤ یوں تم دیت کے مستحق ہو جاؤ گے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے جب دیکھا ہی نہیں تو ہم کیسے قسمیں کھائیں؟ آپ نے فرمایا: پھر یہود تم سے بری ہیں۔ انہوں نے عرض کی پھر تو یہودی ہمیں (ایک ایک کر کے) قتل کر دیں گے تو آپ علیہ السلام نے اپنی طرف سے اس کی دیت دی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۴۴۴..... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ قسامت جاہلیت میں تھی تو نبی علیہ السلام نے اسے برقرار رکھا، (جس کی صورت یہ ہوئی کہ) انصار کا ایک شخص یہود کے کنوئیں میں مقتول پایا گیا، فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام نے یہود سے ابتدا کی اور ان سے قسم کھانے کو کہا: تو یہود نے کہا: ہم تو ہرگز قسمیں نہیں کھائیں گے، تو نبی علیہ السلام نے انصار سے فرمایا: کیا تم قسمیں کھاؤ گے؟ انصار نے کہا: ہم تو قسمیں نہیں کھائیں گے، تو نبی

علیہ السلام نے یہود پر دیت کا تاوان مقرر کیا کیونکہ وہ ان کے درمیان قتل کیا گیا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ ابن حبان

۴۰۴۴۵ ... ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: مجھے یونس بن یوسف نے بتایا، فرماتے ہیں! میں نے ابن المسیب سے کہا: قسامہ پر تعجب ہوتا ہے! ایک شخص جو قاتل کو اور مقتول کو نہیں جانتا اور آکر قسمیں کھاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے مقتول کے بارے میں قسامت کا فیصلہ فرمایا، اگر آپ کو یہ علم ہوتا کہ لوگ اتنی جرأت کریں گے تو اسکا فیصلہ نہ فرماتے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۶ ... حسن بصری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود سے (قسامت) کا آغاز کیا تو انہوں نے انکار کیا تو آپ انصار قسمیں لیں، تو انصار نے بھی انکار کر دیا تو نبی علیہ السلام نے یہود پر دیت عائد کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۷ ... زہری سے روایت ہے فرماتے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے قسامت کے بارے میں پوچھا، تو میں نے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے بعد خلفاء نے اس سے فیصلہ کیا ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

جانور کی زیادتی اور جانور پر زیادتی

۴۰۴۴۸ ... عبدالعزیز بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغ کو قلعہ بندی اور سدھائے ہوئے درندوں (کے شر سے) باڑ کو مضبوط کرنے کا حکم دیتے پھر تین مرتبہ ان جانوروں کو ان کے مالکوں کے پاس واپس کرتے اس کے بعد ان کے پاؤں کاٹ دیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۹ ... عبدالکریم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: اونٹ گائے، گدھا یا سدھائے ہوئے درندوں کو تین بار ان کے مالکوں کے پاس بھیجا جائے جب وہ باغ میں آئیں پھر ان کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۵۰ ... شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے گھوڑے کے بارے میں جس کی آنکھوں کو نقصان پہنچایا گیا، اس کی قیمت کے نصف (تاوان ادا کرنے) کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل ...... قتل کرنے سے ڈراوا

۴۰۴۵۱ ... (مسند بکر بن حارثۃ الجہنی) بکر بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس لشکر میں تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا تھا ہماری اور مشرکین کی مڈبھیڑ ہوئی، (دوران جنگ) میں نے ایک مشرک شخص پر حملہ کر دیا تو اسلام (لانے) کے ذریعہ مجھ سے بچنے لگا پھر بھی میں نے اسے قتل کر دیا، نبی علیہ السلام تک یہ بات پہنچی، تو آپ مجھ پر ناراض ہوئے اور مجھے اپنے سے دور کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی بھیجی ''کہ کسی ایماندار کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مؤمن کو قتل کرے، البتہ اگر غلطی سے قتل کرے'' الآیۃ تو آپ مجھ سے راضی ہو گئے اور مجھے اپنے قریب کر لیا۔

الدولابی وابن مندہ وابونعیم

۴۰۴۵۲ جندب بن عبداللہ سے روایت ہے تم میں سے ہرگز کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر نہ ہو کہ اس کے ہاتھ پر کسی ایسے شخص کا خون لگا ہو جو لا الہ الا اللہ کہتا تھا، کیونکہ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے تو تم میں ہرگز کوئی اللہ تعالیٰ سے اپنا عہد نہ توڑے ورنہ اللہ تعالیٰ جب اولین آخرین کو جمع کرے گا تو اسے جہنم میں اوندھے منہ گرا دے گا۔ ابونعیم بن حماد فی الفتن

۴۰۴۵۳ ... جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہ کچھ لوگ ان کے خون میں پڑ گئے دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے کا گلا گھونٹنے لگے اور لمبی لمبی اونچی عمارتیں بنانے لگے: اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم پر تھوڑا ہی عرصہ گزرے گا کہ بندھا اونٹ دو رسیاں اور پالان ایک بڑے گاؤں سے زیادہ پسندیدہ ہوں گے، جانتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہرگز تم میں سے کسی کے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ اس کے دروازہ کو دیکھ رہا ہو کسی مسلمان آدمی کے خون سے رنگا ہاتھ حائل نہ ہو جس کو اس نے ناجائز بنایا ہو، خبردار! جس نے نماز فجر پڑھ لی

وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے لہٰذا ایسا ہرگز نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ کی کسی چیز کا مطالبہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۵۴..... قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے شکست خوردہ جماعت پر حملہ کیا اور ایک مشرک شخص کو گھیر لیا، وہ شکست کھا چکا تھا جب اس مسلمان نے تلوار کے ذریعہ اس پر چڑھنا چاہا، تو وہ شخص (فوراً) کہنے لگا: لا الٰہ الا اللہ، تو یہ شخص اس سے نہ رکا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا، پھر اس مسلمان کو اس کے قتل کرنے سے دل میں کھٹک ہوئی اور نبی علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کیا اور آپ سے کہا: کہ اس نے یہ کلمہ بچنے کے لئے کہا تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم نے اس کا سینہ پھاڑ کر کیوں نہ دیکھا! زبان ہی دل کی ترجمان ہے، کچھ ہی عرصہ بعد اس قاتل شخص کا انتقال ہو گیا، کفن دفن کیا گیا تو وہ (قبر سے اچھال کر) زمین پر پڑا ہوا تھا اس کے رشتہ داروں نے آ کر نبی علیہ السلام سے اس کا حال بیان کیا، آپ نے فرمایا: اسے (دوبارہ) دفن کر دو، چنانچہ اسی طرح دفن کر دیا گیا، تو پھر زمین پر پڑا پایا، اس کے رشتہ داروں نے پھر نبی علیہ السلام کو بتایا: تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کہ زمین نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے اسے کسی غار میں پھینک دو۔ عبدالرزاق، ابن عساکر

۴۰۴۵۵..... (مسند ابی رفاعہ) مسلمان کا اپنے (مسلمان) بھائی کو قتل کرنا کفر اور اسے گالی دینا کھلی برائی ہے اور اس کے مال کی عزت اس کے خون کی طرح ہے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق، ابن عساکر

۴۰۴۵۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس قتل کی وجہ سے جو اس نے (ناحق) کیا ہوگا قیامت کے روز ہزار بار قتل کیا جائے گا۔ ابن ابی شیبة، سندہ صحیح

۴۰۴۵۷..... (مسند ابی ہریرۃ) ابوہریرہ اگر تم چاہتے ہو کہ پلک جھپکنے کی مقدار بھی پل صراط پر نہ ٹھہرو اور جنت میں داخل ہو جاؤ تو مسلمانوں کے خون، ان کی عزتوں اور ان کے اموال سے اپنی پیٹھ ہلکی کرلو۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۰۴۵۸..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہم میں ایسے کھڑے ہوئے جیسے تمہارے درمیان میں کھڑا ہوں، اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، جو شخص لا الٰہ الا اللہ کی اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دے، اس کا خون تین وجوہات میں سے کسی ایک وجہ کے بغیر جائز نہیں، جان کے بدلہ جان، شادی شدہ زناکار، اور اسلام کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۵۹..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ آدمی اپنے دین کی (طرف سے) اس وقت تک وسعت و کشادگی میں رہتا ہے جب تک حرمت والے خون کو نہ بہائے جونہی وہ حرمت والے خون کو بہا دے گا، تو اس سے حیا کھینچ لی جائے گی۔ ابونعیم، عبدالرزاق

ذیل قتل

۴۰۴۶۰..... (مسند جابر بن عبداللہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بغیر نیام کے تلوار لینے دینے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

کتاب القصص......از قسم اقوال

گنجے، سفید کوڑھ والے اور اندھے کا قصہ

۴۰۴۶۱..... بنی اسرائیل میں تین آدمی، سفید کوڑھ والا، گنجا اور اندھا تھے، جن کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لینا چاہا، تو ان کی طرف ایک فرشتہ (بصورت انسان) بھیجا، وہ فرشتہ (سب سے پہلے) کوڑھی کے پاس آ کر کہنے لگا: تمہیں سب سے زیادہ کیا اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ اور اچھی

جلد، کیونکہ لوگ مجھے گھٹیا سمجھتے ہیں تو فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسے اچھا رنگ اور اچھی جلد عطا کردی، پھر اس سے کہا تمہیں کون سا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، تو اسے حاملہ اونٹنی دے دی گئی، پھر فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں (تمہارے مال میں) برکت دے۔ اس کے بعد وہ گنجے کے پاس آیا، اس سے کہا: تمہیں سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ اس نے کہا، اچھے بال تا کہ یہ گنجا پن مجھ سے دور ہو جائے۔ کیونکہ لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں۔ فرشتہ نے اس (کے سر) پر ہاتھ پھیرا اور (اس کا گنجا پن) چلا گیا اور اسے اچھے بال عطا ہو گئے۔ کہا: تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: گائے، تو اسے ایک حاملہ گائے دی اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت عطا کرے۔

اس کے بعد وہ اندھے کے پاس آیا اور کہا: تمہیں کیا چیز سب سے بھلی لگتی ہے؟ اس نے کہا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری نظر عطا کردے تا کہ میں لوگوں کو اس سے دیکھ سکوں فرشتہ نے (اس کی آنکھوں پر) ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نظر واپس کردی، کہا: کون سا مال زیادہ اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا: بکریاں تو اسے ایک ماں بننے والی بکری دے دی، پھر کچھ عرصہ بعد ان دونوں (کوڑھی اور گنجے) کے جانوروں نے بچوں کو جنم دیا، اور اس کی بکری بھی بچہ والی ہوگئی۔ کوڑھی کی اونٹوں سے بھری وادی ہوگئی، اور گنجے کی گائیوں سے اور نابینے کی بکریوں کی وادی ہوگئی۔ پھر وہ فرشتہ اسی شکل وصورت میں کوڑھی کے پاس آیا، اور کہا: میں غریب مسکین آدمی ہوں سفر میں میرے اسباب (سفر) ختم ہوگئے آج میں اللہ تعالیٰ اور تمہارے سہارے پر ہوں، میں اس ذات کے واسطہ سے تم سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھا رنگ، اچھی جلد اور (اونٹوں کی صورت میں) مال عطا کیا، مجھے ایک اونٹ اپنے سفر میں کام میں لانے کے لئے دے دو! اس نے کہا: مجھ پر کئی حقوق ہیں، فرشتہ نے اس سے کہا: لگتا ہے میں تمہیں جانتا ہوں، کیا تم وہ کوڑھی نہ تھے جسے لوگ فقیر سمجھ کر نفرت کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا؟ اس نے کہا: (نہیں) مجھے بڑے کے بعد بڑے سے یہ مال وراثت میں ملا ہے، تو اس نے کہا: اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر ویسا ہی کردے جیسا تم تھے!

پھر وہ اسی شکل وصورت میں گنجے کے پاس آیا اور اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا، کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر ویسا کردے جیسا تم تھے، اس کے بعد وہ اندھے کے پاس اسی صورت میں آیا اور اس سے کہا: مسکین آدمی ہوں، مسافر ہوں، سفر میں میرے اسباب سفر ختم ہوگئے آج میرا اللہ تعالیٰ کے سوا اور تمہارے علاوہ کوئی آسرا نہیں، میں تم سے اس ذات کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں بصارت عطا کی مجھے ایک بکری دو جس کے ذریعہ میں اپنے سفر کا خرچ چلا سکوں۔

اس نے کہا! میں نابینا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے نظر دی، اور میں فقیر تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار کیا جتنی بکریاں چاہو لے لو، اللہ کی قسم! میں کسی چیز میں تم پر مشقت نہیں ڈالوں گا جو تم اللہ تعالیٰ کے لئے لوگے، فرشتہ نے کہا: اپنے مال کو محفوظ رکھو، تمہارا تو صرف امتحان مقصود تھا اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہوا اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔ بیھقی عن ابی ھریرة

ہزار روپے قرض لینے والے کا قصہ

۴۰۴۶۴ ... بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے کسی اسرائیلی سے ہزار دینار قرض مانگا، تو اس نے کہا: میرے پاس گواہ لاؤ تا کہ میں انہیں گواہ کرلوں، تو اس نے کہا: اللہ گواہ کافی ہے، تو اس نے کہا: میرے پاس کوئی ضامن لاؤ، اس نے کہا: اللہ ضامن کافی ہے، اس نے کہا: تم نے سچ کہا، پھر اسے ایک مقررہ مدت تک کے لئے وہ پیسے دے دیئے، چنانچہ وہ سمندر کے سفر پر نکل گیا اور اپنی ضرورت پوری کرلی، پھر وہ سوار ہونے کے لئے کوئی کشتی تلاش کرنے لگا تا کہ جو مدت اس سے طے کی تھی اس پر اس کے پاس جا سکے لیکن اسے کشتی نہ ملی تو اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں کھدائی کرکے ہزار دینار اور اپنی طرف سے ایک خط اپنے دوست کی طرف ڈالا، پھر اس کی جگہ کو ہموار کردیا، اس کے بعد سمندر کے پاس آکر کہنے لگا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار قرض لیا تھا اس نے مجھ سے ضامن کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ ضامن کافی ہے تو وہ آپ پر راضی ہوگیا تھا پھر وہ مجھ سے کہنے لگا گواہ لاؤ تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے تو وہ آپ پر راضی ہوگیا، اور میں نے بھرپور کوشش کی کہ مجھے کوئی کشتی مل جائے تو جس کے پاس اس کی طرف بھیجوں لیکن مجھے کشتی نہ ملی۔

میں اس رقم کو آپ کے سپرد کرتا ہوں، پھر اسے سمندر میں پھینک دیا، یہاں تک کہ وہ لکڑی سمندر میں داخل ہوگئی اس کے بعد وہ شخص واپس لوٹ گیا اور اسی حال میں کشتی تلاش کرنے لگا تا کہ اپنے شہر جائے، (ادھر) وہ شخص جس نے اسے قرض دیا تھا دیکھ رہا تھا کہ شاید کوئی کشتی اس کا مال لے کر آ جائے اچانک وہ لکڑی نظر پڑی جس میں مال تھا، اسے پکڑا اور اپنے گھر والوں کے لئے بطور ایندھن لے آیا، جب اسے چیرا تو اس میں مال اور خط پایا، بعد میں وہ شخص بھی ہزار دینا لے کر آ گیا جسے اس نے قرض دیا تھا، کہا: میں بخدا کشتی کی تلاش میں رہا تا کہ تمہارے پاس تمہارا مال لاؤں لیکن مجھے اس طرف سے کوئی کشتی نہ ملی، جس سمت سے میں آیا، اس نے کہا: کیا تو نے کوئی چیز میری طرف بھیجی ہے؟ کہا: میں نے تمہیں بتایا نا کہ مجھے اس طرف سے کوئی کشتی نہیں ملی جس طرف سے میں آیا ہوں تو وہ شخص کہنے لگا: تو اللہ تعالیٰ نے وہ تمہاری طرف سے ادا کر دیئے ہیں جو تم نے لکڑی میں بھیجے تھے، چنانچہ وہ شخص خوشی خوشی واپس لوٹ گیا۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ

غار والوں کا قصہ

۴۰۴۶۳..... تم سے پہلے لوگوں میں سے تین شخص سفر پر نکلے اور رات انہیں ایک غار میں آ گئی وہ غار میں داخل ہوئے، تو پہاڑ سے چٹان ڈھلکی اور غار کا دروازہ بند کر دیا، تو وہ (آپس میں) کہنے لگے: تم اس غار سے اسی صورت میں نجات پا سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے اچھے اعمال کے ذریعہ دعا کرو، تو ان میں کا ایک کہنے لگا: اے اللہ! میرے انتہائی بوڑھے والدین تھے اور میں ان سے پہلے نہ اہل وعیال کو دودھ پلاتا نہ مال کو، ایک دن مجھے کسی چیز کی تلاش میں دیر ہوگئی تو میں اس وقت ان کے پاس آیا جب وہ سو گئے، تو میں ان کے دودھ کا حصہ لے کر آیا اور انہیں سویا ہوا پایا، مجھے اچھا نہ لگا کہ میں ان کے حصہ سے پہلے اہل وعیال اور مال کو پلاؤں، میں اسی انتظار میں تھا کہ وہ بیدار ہوں اور دودھ کا برتن میرے ہاتھ میں تھا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ وہ بیدار ہوئے اور انہوں نے اپنا حصہ پیا، اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس چٹان کی مصیبت کو دور کر دے، تو اتنی چٹان ہٹی جس سے وہ نکل نہیں سکتے تھے۔

دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، تو ایک دن میں نے اس سے مباشرت کرنا چاہی لیکن وہ رک گئی، پھر اس پر (تنگدستی کا) سال آیا تو وہ میرے پاس آ کر سوال کرنے لگی تو میں نے اسے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ مجھے صحبت کرنے سے نہیں روکے گی۔ تو اس نے ایسے ہی کیا، میں نے جب اس پر قابو پالیا تو وہ بولی: تمہارے لئے ناحق مہر توڑنا جائز نہیں تو میں نے اس سے صحبت کرنے سے احتراز کیا، اور اس سے اعراض کیا جب کہ وہ میری سب سے زیادہ محبوب تھی، اور جو سونا میں نے اسے دیا وہ (واپس لینا) چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو ہم سے یہ مصیبت دور کر دے، تو چٹان اتنی سرکی جس سے وہ باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! میں نے اجرت پر کچھ مزدور لئے اور انہیں ان کی مزدوری دے دی، صرف ایک آدمی نے اپنی اجرت جو اس کی بنتی تھی چھوڑ دی اور چلا گیا، اس کی مزدوری (سے میں نے مویشی خرید لئے جس سے اس کی) بار آور ہوئی اور اس کی وجہ سے (اس کا) مال بڑھ گیا، پھر وہ کچھ مدت بعد میرے پاس آ کر کہنے لگا: اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دو! میں نے اس سے کہا: جو اونٹ، گائے بکریاں اور غلام تمہیں نظر آ رہے ہیں سب تمہاری مزدوری ہیں، تو وہ کہنے لگا: اللہ کے بندے! مجھ سے مزاح مت کرو! میں نے کہا: میں تم سے مزاح نہیں کر رہا، چنانچہ اس نے سارا مال لیا اور آگے لگا لیا اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

اے اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو ہم سے یہ مصیبت دور فرما، تو چٹان ہٹ گئی وہ چلتے ہوئے باہر نکل آئے۔

بیہقی عن ابن عمرو

۴۰۴۶۴..... ایک دفعہ تین آدمی جا رہے تھے کہ بارش نے انہیں آ گھیرا، تو وہ پہاڑ کی ایک کھوہ میں پناہ گزیں ہوئے، ادھر غار کے دہانے پر پہاڑ کی ایک چٹان گر پڑی جس سے غار کا دہانہ بند ہوگیا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: اپنے ان نیک اعمال کو یاد کرو جو تم نے اللہ تعالیٰ کے لئے

کئے ہیں اوران کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو یقینی بات ہے اللہ تعالیٰ تمہاری مصیبت دور فرمادے گا۔ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے میری بیوی اور چھوٹے بچے تھے، میں ان کی خاطر بکریاں چرایا کرتا تھا جب شام کے وقت آتا دودھ دوہتا تو اپنے والدین سے شروع کرتا انہیں اپنے بچوں سے پہلے دودھ پلاتا، ایک درخت (سے شاخیں اتارنے) کی مشغولی نے مجھے دیر کرادی تو میں شام ڈھلے آسکا میں نے دیکھا کہ وہ دونوں سوچکے ہیں، (حسب عادت) میں نے دودھ دوہا، پھر میں دودھ کا برتن لے کرآیا اوران کے سرہانے کھڑا رہا، میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اوران سے پہلے اپنے بچوں کو پلانا اچھا نہ لگا جب کہ وہ میرے پاؤں (بھوک پیاس کی وجہ سے) میں بلک رہے تھے میری اوران کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ صبح ہوگئی، اگر آپ کی خاطر میں نے یہ کام کیا ہے تو اتنا شگاف کردیں کہ ہم آسمان دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا شگاف کردیا جس سے انہوں نے آسمان دیکھا۔

دوسرے نے کہا، اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جس سے مجھے اسی طرح شدید محبت تھی جیسی مرد، عورتوں سے کرتے ہیں میں نے اس سے قربت کرنا چاہی تو اس نے انکار کردیا کہ پہلے سودینار لاؤ، تو میں نے محنت کوشش کر کے سودینار اکھٹے کئے اوراس کے پاس لے آیا، جب میں صحبت کے لئے اس کے پاؤں میں آیا تو وہ کہنے لگی: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈراور ناحق مہر کو نہ توڑ، تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا، آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رضاجوئی کے لئے کیا ہے ہم سے یہ تنگی دور فرمادیں، توان کے لئے کچھ اور گنجائش ہوگئی۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! میں نے چاول کے پیمانہ کے عوض ایک مزدور رکھا جب اس نے اپنا کام پورا کرلیا تو مجھے کہنے لگا: مجھے میرا حق دو تو میں نے اسے اس کا پیمانہ دینا چاہا مگر اس نے اعراض کیا، تو میں اس کو برابر کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ اس سے گائیں اور چرواہے جمع کرلئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس آکر کہنے لگا: اللہ سے ڈراور میرا حق دبا کر مجھ پر ظلم نہ کر، میں نے کہا: ان گائیوں اوران کے چرواہوں کی طرف جاؤ اورانہیں لےلو وہ کہنے لگا: اللہ سے ڈر مجھ سے مزاح نہ کر، میں نے کہا: میں تجھ سے مزاح نہیں کررہا ان گائیوں اوران کے چرواہوں کو لےلو، چنانچہ اس نے انہیں لیا اور روانہ ہوگیا، آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ کام آپ کی خوشنودی کے لئے کیا اس لئے اس مصیبت کو ہم سے دور فرما! تو اللہ تعالیٰ نے باقی ماندہ چٹان کو ہٹادیا۔ بیهقی عن ابن عمرو

حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ

۴۰۴۶۵..... حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دینے (تقریر کرنے) کھڑے ہوئے، تو کسی نے آپ سے پوچھا: (روئے زمین میں) کون سا آدمی سب سے زیادہ عالم ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: (چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی شریعت کا علم دیا اس لئے) میں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب کیا، کیونکہ آپ نے علم کا معاملہ باری تعالیٰ کی طرف نہیں لوٹایا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ دو دریاؤں (یا سمندروں) کے ملنے کی جگہ میں ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میرے رب! میں اس تک کیسے پہنچ سکتا ہوں؟ تو ان سے کہا گیا: زنبیل میں ایک مچھلی اٹھالے جاؤ جہاں مچھلی گم پاؤ گے وہیں وہ ہوگا۔

چنانچہ آپ اور آپ کے ساتھ آپ کا خدمت گار یوشع بن نون اپنے ساتھ زنبیل میں مچھلی لئے چل نکلے پھر جب وہ چٹان کے پاس پہنچے اور (ستانے کے لئے) لیٹے اور دونوں سوگئے، مچھلی زنبیل سے کھسک گئی اور سمندروں میں اپنا خشک راستہ بنالیا، تو موسیٰ علیہ السلام اوران کے خدمت گار کے لئے یہ تعجب کی بات تھی۔ پھر اپنا (سفر کا) باقی حصہ رات دن چل کر پورا کیا صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خدمت گار سے کہا: دوپہر کا کھانا لاؤ، ہم اپنے اس سفر سے تھک گئے ہیں اور موسیٰ علیہ اسلام کو تھکاوٹ اسی وقت محسوس ہوئی جب انہوں نے اس مقررہ جگہ سے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا آگے نکل گئے تھے۔ توان کے خدمت گار نے کہا: آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا تھا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی ہمارا مطلوبہ مقام ہے چنانچہ وہ اپنے نشان قدم دیکھتے دیکھتے واپس پلٹے، جب وہ چٹان کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے لیٹا ہے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا، تو خضر بولے: تمہاری زمین میں سلام کہاں ہے؟ تو موسیٰ

علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ، انہوں نے کہا: بنی اسرائیل والا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں، پھر کہا: کیا میں علم کی ان باتوں میں جن کا آپ کو علم ہے۔ پیروی کرسکتا ہوں، انہوں نے فرمایا: آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکیں گے، اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے جو علم عطا کیا ہے اسے آپ نہیں جانتے، اور جو علم آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اسے میں نہیں جانتا، تو موسیٰ علیہ السلام بولے: انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی کام میں، میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

(اس عہد و پیمان کے بعد) وہ ساحل کے کنارے چلتے چلتے جارہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک کشتی گزری، ان سے گفتگو ہوئی کہ انہیں سوار کرلیں، تو وہ خضر علیہ السلام کو پہچان گئے اور بغیر کرایہ کے سوار کرلیا، اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ کر سمندر میں ایک یا دو ٹھونگیں ماریں، تو خضر علیہ السلام نے فرمایا: میرے اور آپ کے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنا ہی کم کیا ہے جتنا اس چڑیا نے اس سمندر سے پانی کم کیا ہے، اس کے بعد خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختے اکھیڑ لئے، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی توڑ دی، تاکہ اس کے سوار ڈوب جائیں، تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے آپ سے نہ کہا تھا: کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکتے، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میری بھول پر مواخذہ نہ فرمائیں، تو یہ پہلی بات موسیٰ علیہ السلام سے بھولے سے ہوگئی تھی۔

پھر وہ چلتے چلتے ایک لڑکے کے پاس پہنچے جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام نے اوپر سے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اس کا سرتن سے جدا کردیا، تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے ایک معصوم جان کا ناحق خون کردیا؟ خضر علیہ السلام نے کہا: میں نے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکتے، پھر چل پڑے اور ایک بستی میں پہنچے بستی والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے انہیں کھانا دینے سے انکار کردیا، (چلتے چلتے) انہیں دیوار نظر آئی جو گرنے والی تھی تو خضر علیہ السلام نے اسے (تعمیر کرکے) سیدھا کردیا، فرماتے ہیں: کہ خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کردیا، تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے لیتے، انہوں نے کہا: پس اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ہماری چاہت تھی کہ اگر وہ صبر کرتے تو ہمیں ان کے قصہ کا پتہ چلتا۔

بیهقی، ترمذی، نسائی

کھائی والوں کا قصہ اور اس میں بچہ کی گفتگو بھی ہے

۴۰۴۴۶... تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جس کا ایک جادوگر تھا جب وہ بوڑھا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: میں بوڑھا ہوچکا ہوں میرے پاس ایک لڑکا بھیجیں جسے میں جادو سکھاؤں، تو بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا، جسے وہ جادو سکھاتا تھا، جس راستہ سے وہ چل کر آتا تھا اس میں ایک راہب تھا وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اس کی گفتگو سنی جو اسے بھلی لگی، پھر وہ جب بھی ساحر کے پاس آتا راہب کے پاس سے گزرتے ہوئے ضرور بیٹھتا، جب وہ جادوگر کے پاس آیا تو اس نے اسے مارا، جس کی شکایت اس نے راہب سے کی، تو اس نے کہا: جب تمہیں جادوگر کا ڈر ہو تو کہنا، مجھے گھر سے دیر ہوگئی تھی اور جب گھر والوں کا خوف ہو تو کہنا: مجھے جادوگر کے ہاں دیر ہوگئی تھی۔

اسی طرح سلسلہ چلتا رہا کہ اس نے ایک بہت بڑا جانور دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا، تو وہ (دل میں) کہنے لگا آج مجھے پتہ چل جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے، تو اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر آپ کو راہب کا کام جادوگر کے کام سے زیادہ پسند ہے تو اس جانور کو ہلاک کردیں تاکہ لوگ گزر جائیں، اور پتھر دے مارا جس سے وہ جانور مرگیا، اور لوگ گزر گئے۔ راہب کے پاس آکر اسے بتادیا، تو راہب نے اسے کہا: بیٹا! آج تو مجھ سے افضل ہے، میں نے تیرا مرتبہ دیکھ لیا ہے عنقریب تمہارا امتحان ہوگا، اور جب تمہارا امتحان ہو تو میرے بارے میں نہ بتانا، تو وہ لڑکا مادر زاد اندھوں اور کوڑھی کو چنگا کرتا اور باقی بیماریوں کا علاج کرتا، ادھر بادشاہ کے ہمنشین نے سنا جو اندھا ہوچکا تھا، تو وہ اس کے پاس بہت سے ہدیئے تحفے لے کر آیا، اور کہا: اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو میں یہاں جو کچھ تمہارے لئے جمع کردوں گا، تو لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا وہ تمہیں شفا دے گا

چنانچہ وہ ایمان لے آیا، اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی، پھر وہ بادشاہ کے پاس آیا اور جس طرح پہلے بیٹھتا تھا بیٹھ گیا، بادشاہ نے کہا: تمہاری نظر کس نے لوٹائی؟ اس نے کہا: میرے رب نے بادشاہ بولا: میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: میرا اور تمہارا رب اللہ ہے تو بادشاہ اسے سزا دینے لگا تو اس نے لڑکے کا بتادیا، لڑکے کو لایا گیا تو بادشاہ نے اسے کہا: بیٹا! تمہارا جادو اس حد تک پہنچ گیا کہ تم مادرزاد اندھوں اور کوڑھوں کو درست کرنے لگے ہو، اور یہ یہ کام کرنے لگے ہو۔ تو اس نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے بھی سزا دینا شروع کردی تو اس نے راہب کا پتہ بتادیا، راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جا تو اس نے انکار کردیا، تو آرے سے جو اس کے سر کے درمیان رکھا گیا، اس کے دو ٹکڑے کردیئے گئے اور وہ دونوں ٹکڑے زمین پر آگرے، پھر بادشاہ کے ہمنشین کو لایا گیا، کہا گیا: دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کردیا، تو اس کی مانگ میں آرہ رکھا گیا اور اس کے ٹکڑے کردیئے گئے اور اس کے دونوں ٹکڑے زمین پر آرہے۔ پھر لڑکے کو لایا گیا: کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کیا تو اسے اپنے سپاہیوں کے حوالہ کردیا اور کہا: اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو تو اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو بہتر ورنہ اسے نیچے گرا دینا، چنانچہ وہ اسے لے کر چل دیئے اور پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! ان کے مقابلے میں میری کفایت فرما، جیسی تو چاہے! تو پہاڑ میں جنبش ہوئی اور وہ گر گئے اور وہ لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے سامنے آ گیا، بادشاہ نے اس سے کہا: تمہارے ساتھ والے لوگوں کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: (میرا) اللہ ان کے مقابلہ میں مجھے کافی ہوگیا، تو اس نے اسے اپنے آدمیوں کے حوالہ کیا اور کہا: اسے لے جا کر لمبی کشتی میں سوار کرنا اور جب درمیان میں پہنچ جاؤ تو اسے اگر یہ اپنے دین سے نہ پھرے پانی میں پھینک دینا، چنانچہ وہ اسے لے گئے، تو اس نے کہا: (اے اللہ!) ان کے مقابلہ میں میری جیسی تو چاہے کفایت کر، تو کشتی انہیں لے کر الٹ گئی اور وہ ڈوب گئے، اور وہ بادشاہ کے پاس چلتا ہوا آیا بادشاہ نے پوچھا تمہارے ساتھ والے لوگ کہاں گئے؟ اس نے کہا ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے میری کفایت کی۔

پھر اس نے بادشاہ سے کہا: آپ مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک وہ نہ کرو جو میں آپ سے کہوں، بادشاہ نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کرو اور مجھے تنے پر سولی دو، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے کر اس کو کمان کی درمیان میں رکھنا پھر کہنا: (اس) لڑکے کے رب اللہ کے نام سے پھر میری طرف تیر چلا دینا، پس جب تم یہ کرو گے تو مجھے قتل کر سکو گے۔ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا، اور اسے تنے پر سولی دی، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور کمان کی درمیان میں رکھا پھر کہا: اس لڑکے کے رب، اللہ کے نام سے، پھر اسے تیر مارا تیر اس کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنی کنپٹی پر تیر کی جگہ ہاتھ رکھا اور مر گیا، لوگوں نے کہا: آمنا برب الغلام، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں، تین مرتبہ کہا: بادشاہ کے پاس کوئی آ کر کہنے لگا: جس سے آپ ڈر رہے تھے، اللہ کی قسم! آپ کو خوف زدہ کرنے والی چیز پیش آ چکی، لوگ ایمان لے آئے، تو بادشاہ نے گلیوں کے دہانوں جیسی کھائیاں کھودنے کا حکم دیا، کھائیاں کھودی گئیں اور ان میں آگ بھڑکائی گئی، اور کہا: جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے ان میں ڈال دینا، چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا، آخر میں ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا (دودھ پیتا) بچہ بھی تھا، عورت (آگ کو دیکھ کر) پیچھے ہٹی کہ مبادا اس میں گر جائے تو اس کے بچہ نے کہا: اے ماں! صبر کر بے شک تو حق پر ہے۔

مسند احمد، مسلم عن صهيب

پنگوڑے میں بات کرنے والے بچے

۴۴۰۶۷ ... پنگوڑے میں صرف تین بچے بولے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام، بنی اسرائیل میں ایک جریج نامی تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا تو اس کی ماں نے اسے بلایا، تو اس نے (دل میں) کہا: میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں! تو اس کی ماں نے کہا: اے اللہ! رنڈیوں کا منہ دکھانے بغیر اسے موت نہ دینا، ایک دفعہ جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آ کر خواہش کرنے لگی تو اس نے انکار کردیا، پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اسے اپنے آپ پر قدرت دی (جس کے نتیجہ میں) اس نے ایک لڑکا جنا تو کہنے لگی: یہ جریج سے ہے، تو لوگوں نے

آ کر اس کا عبادت خانہ توڑ دیا اور اسے نیچے اتار کر گالیاں دینے لگے، اس نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر بچہ کے پاس آیا اور کہا: لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: چرواہا، لوگوں نے کہا: ہم تمہارا عبادت خانہ سونے سے بنائیں گے، اس نے کہا: نہیں صرف مٹی سے بنادو، (تیسرا بچہ) ایک دفعہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلارہی تھی تو اس کے پاس ایک عمدہ سواری والا گزرا، تو وہ عورت کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنادے، تو اس نے پستان ترک کر کے سوار کو دیکھ کر کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنا، پھر پستان چوسنے لگا، پھر اس کی ماں کے پاس ایک باندی گذری تو وہ کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنا تو اس نے پستان ترک کر کے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا، تو وہ کہنے لگی: ایسا کیوں؟ تو وہ بولا: سوار ایک ظالم تھا اور یہ باندی ایسی ہے جس کے بارے میں لوگ کہتے ہیں: کہ اس نے چوری کی زنا کیا جب کہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔

مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة

فرعون کی بیٹی کی ماما کا قصہ

٤٠٤٦٨...... جس رات مجھے معراج کرائی گئی اس رات میں نے ایک سوندھی خوشبو محسوس کی، میں نے کہا: جبرائیل یہ اتنی اچھی خوشبو کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ فرعون کی بیٹی کی ماما اور اس کے بچوں کی خوشبو ہے، میں نے کہا: ان کا کیا قصہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: ایک دفعہ وہ (عورت) فرعون کی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی نیچے گر گئی تو اس عورت نے کہا: بسم اللہ، تو فرعون کی بیٹی نے کہا: میرا باپ (مراد ہے)؟ وہ عورت بولی: نہیں بلکہ میرا، تمہارا اور باپ کا رب اللہ (مراد ہے) وہ کہنے لگی: کیا میرے باپ کے علاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں، وہ بولی: تب میں اسے اس کے بارے میں بتادوں؟ اس عورت نے کہا: ہاں (بتادو) اس نے فرعون کو بتادیا، فرعون نے کہا: اری فلانی! کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں، میرا اور تمہارا رب وہ ہے جو آسمان میں ہے، تو فرعون نے تانبے کی ایک گائے کا حکم دیا جسے تپایا گیا پھر اس کے بچوں کو پکڑا اور ایک ایک کر کے اس میں ڈالنے لگے، تو وہ عورت بولی: مجھے تم سے ایک کام ہے فرعون نے کہا: کیا ہے، اس نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ آپ میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں یکجا کریں اور پھر انہیں ایک کپڑے میں ڈال کر دفن کردیں، فرعون نے کہا: ہم تمہاری یہ بات مان لیتے ہیں کیونکہ تمہارا ہم پر حق ہے تو اس کے بیٹے گائے میں ڈالتے رہے آخر اس کا وہ بچہ رہ گیا جو دودھ پیتا تھا تو عورت اس کی وجہ سے پیچھے ہٹی، تو اس بچے نے کہا: اے ماں! کود پڑو کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے پھر وہ اپنے بچہ سمیت ڈال دی گئی۔ (یوں) چار چھوٹے بچوں نے گفتگو کی، (ایک) یہ بچہ، یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والا، جریج والا اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام۔

مسند احمد، نسائی، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان، عن ابن عباس

٤٠٤٦٩　　ایک آدمی نے دوسرے سے اس کی زمین خریدی، تو خریدنے والے نے اس میں ایک گھڑا دیکھا جس میں سونا تھا، جس نے زمین خریدی وہ کہنے لگا مجھ سے اپنا سونا لے لے، میں نے زمین خریدی تھی سونا نہیں، تو جس کی زمین تھی اس نے کہا: میں نے تمہارے ہاتھ زمین اور جو کچھ اس میں تھا (سب کچھ) بیچ دیا تھا تو وہ دونوں ایک شخص کے پاس فیصلہ کرانے گئے، تو حکم نے ان سے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ تو ایک نے کہا: میرا بیٹا ہے اور دوسرے نے کہا: میری بیٹی ہے تو حکم نے کہا: لڑکے کا لڑکی سے نکاح کردو اور اس سونے کو ان پر خرچ کرو اور صدقہ کردو۔

مسند احمد، بیهقی، ابن ماجه عن ابی هریرة

الاکمال

٤٠٤٧٠　　بنی اسرائیل نے اپنا ایک خلیفہ بنایا، وہ بیت المقدس کی چھت پر چاندنی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اسے اپنے وہ کام یاد آگئے جو اس نے کئے تھے تو وہ ایک رسی سے لٹک کر نیچے اتر آیا، صبح کے وقت وہ رسی مسجد کے ساتھ لٹک رہی تھی، اور وہ جا چکا تھا۔ چلتے چلتے وہ نہر کے کنارے ایک قوم کے پاس پہنچا جنہیں دیکھا کہ وہ کچی اینٹیں بنارہے ہیں، اس نے ان سے پوچھا: کہ تم ان اینٹوں کی کتنی اجرت لیتے ہو، تو انہوں نے اسے

بتایا، تو یہ ان کے پاس ٹھہر گیا، وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے لگا، جب نماز کا وقت ہوا وضو کیا اور نماز پڑھی، اس مزدور کی خبر ان کے سردار تک پہنچی، تو اس نے کہا: ہم میں ایک شخص ہے جو اس طرح کام کرتا ہے، سردار نے اس کی طرف (آنے کا) پیام بھیجا اس نے انکار کر دیا، پھر وہ سردار سواری پر چلتے ہوئے اس کے پاس آیا، یہ اسے دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا، اس نے اس کا پیچھا کیا اور اس تک پہنچ گیا، اور کہا: ٹھہرو میں نے تم سے ایک بات کرنی ہے تو وہ ٹھہر گیا تو اسے بتایا کہ وہ بادشاہ تھا اپنے دین کے خوف کی وجہ سے وہ بھاگا ہے تو اس شخص نے کہا: میں اسی وجہ سے تمہارا ساتھ اختیار کرنا چاہتا ہوں، تو دونوں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان دونوں کو اکٹھے موت دے چنانچہ وہ اکٹھے فوت ہوئے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۸۳۔

۴۰۴۷۱...... ایک نبی اپنی امت کی کثرت دیکھ کر خوش ہوا، اور کہا: ان کے سامنے کون ٹھہرے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی امت کے لئے تین باتوں میں سے ایک پسند کریں، یا میں ان پر موت مسلط کروں یا دشمن یا بھوک تو نبی نے انہیں بات بتائی، انہوں نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں ہم آپ کے سپرد کرتے ہیں آپ خود ہمارے لئے منتخب کرلیں، وہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وہ جب بھی کسی مشکل میں پڑتے تو نماز کا سہارا لیتے تو نبی نے نماز پڑھی، اور (دل میں) کہا، جہاں تک بھوک کا تعلق ہے تو ہمیں اس کی طاقت نہیں، نہ ہمیں دشمن سے مقابلہ کی قوت ہے، لیکن موت تو ان پر موت مسلط کی گئی، چنانچہ تین دن میں ان کے ستر ہزار آدمی مر گئے، اس لئے میں آج کہتا ہوں: اے اللہ! تیرے ذریعہ میں قصد کرتا، تیرے بھروسے پر حملہ کرتا اور تیرے سہارے میں جنگ کرتا ہوں، برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ مسند احمد، ابویعلی طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء، بیهقی، سعید بن منصور عن صهیب

کتاب القصص......از قسم افعال

فرعون کی بیٹی کی ماما کا قصہ

۴۰۴۷۲...... (مسند ابی) معراج کی رات میں نے ایک اچھی خوشبو محسوس کی، میں نے جبرائیل سے کہا: یہ اچھی خوشبو کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: کنگھی کرانے والی، اس کے دونوں بیٹوں اور اس کے خاوند کی خوشبو ہے، جس کا آغاز اس طرح ہوا کہ خضر بنی اسرائیل کے مالدار لوگوں سے تعلق رکھتے تھے ان کا گزر ایک راہب پر اس کے عبادت خانہ کے پاس سے ہوتا تھا راہب انہیں دیکھتا اور اسلام کی تعلیم دیتا، جب خضر بالغ ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کرادی، خضر نے اسے اسلام کی تعلیم دی اور اس سے یہ عہد لیا کہ وہ کسی کو اس کی اطلاع نہ دے، وہ عورتوں کے قریب زیادہ نہ ہوتے تھے اس لئے اسے طلاق دے دی۔

پھر ان کے والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کرادی، اسے بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ وہ کسی کو اس کی اطلاع نہ دے پھر اسے بھی طلاق دے دی، تو ان میں سے ایک نے (ان کا اسلام) چھپایا اور دوسری نے ظاہر کر دیا، تو وہ بھاگ نکلے اور سمندر کے ایک جزیرہ میں پہنچ گئے، وہاں دو آدمی لڑنے لگے، ان دونوں نے خضر کو دیکھا، تو ایک نے چھپایا اور دوسرے نے ظاہر کر دیا، کہنے لگا: میں نے خضر کو دیکھا ہے کسی نے کہا: تمہارے ساتھ کسی اور نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: فلاں نے، اس سے پوچھا گیا تو اس نے چھپایا، اور ان کے دین میں تھا کہ جو جھوٹ بولے اسے قتل کر دیا جائے، پھر (ان کا اسلام) چھپانے والی عورت کی شادی ہوگئی، ایک دفعہ وہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی، تو اس نے کہا: فرعون کا ناس ہو، تو بیٹی نے اپنے باپ کو بتادیا، اس عورت کے دو بیٹے اور خاوند تھا، فرعون نے انہیں بلا بھیجا۔ عورت اور اس کے خاوند کو ورغلایا کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں مگر انہوں نے انکار کیا، (فرعون نے) کہا میں تمہیں قتل کرنے والا ہوں انہوں نے کہا: تمہاری طرف سے ہم پر احسان ہوگا کہ ہمیں قتل کرنے کے بعد ایک کمرہ میں ڈال دینا، اس نے ایسا ہی کیا۔

ابن مردویه عن ابی ذر وسنده حسن

۳۲۷۳ ۴۰..... اسی طرح قتادہ سے وہ مجاہد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ جس رات مجھے معراج ہوا، میں نے ایک اچھی خوشبو محسوس کی میں نے کہا: جبرائیل! یہ کیسی خوشبو ہے؟ تو انہوں نے کہا: کنگھی کرانے والی عورت، اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کی قبر کی خوشبو ہے، جس کا آغاز اس طرح ہوا کہ خضر بنی اسرائیل کے شرفاء سے تعلق رکھتے تھے ان کا گزر ایک راہب پر اس کے عبادت خانہ سے ہوتا تھا وہ باہر جھانکتا اور انہیں اسلام کی تعلیم دیتا، اس نے ان سے یہ عہد لیا کہ وہ اس کا کسی کو نہ بتائیں، پھر ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی، انہوں نے اس وعدہ پر اسے اسلام کی تعلیم دی کہ کسی کو ان کا نہیں بتائے گی، وہ عورتوں کے زیادہ قریب نہ ہوتے تھے (اس لئے اسے طلاق دے دی) پھر ان کے والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کر دی، اسے بھی اس شرط پر کہ وہ ان کا کسی کو نہیں بتائے گی اسلام کی تعلیم دی بعد میں اسے بھی طلاق دے دی، تو ایک نے ان کا راز فاش کیا اور دوسری نے پوشیدہ رکھا، (راز فاش ہونے کے بعد) وہ (گھبرا کر) بھاگ نکلے اور ایک جزیرہ جو سمندر میں تھا اس میں فروکش ہوئے، وہاں انہیں دو آدمیوں نے دیکھا تو ان میں سے ایک نے ان کا بھید چھپایا اور دوسرے نے ظاہر کر دیا، دیکھنے والے سے کہا گیا: تمہارے ساتھ اور کس نے دیکھا ہے؟ اور ان کے دین میں یہ قانون تھا کہ جو جھوٹ بولتا اسے قتل کر دیا جاتا، تو جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے پوشیدہ رکھا (یوں بتانے والا جھوٹا پڑ گیا جس کی پاداش میں) بتانے والے کو قتل کر دیا گیا۔

بعد میں راز چھپانے والے کی راز چھپانے والی سے شادی ہوگئی، ایک دفعہ وہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گری تو اس نے کہا: فرعون مرا، تو بچی نے اپنے والد کو بتا دیا، تو فرعون نے اسے، اس کے دونوں بیٹوں اور اس کے خاوند کو بلا بھیجا، اور انہیں ان کے دین سے ہٹانے کا ارادہ کیا، انہوں نے انکار کیا، فرعون نے کہا: میں تمہیں قتل کرنے والا ہوں، انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں قتل کرنے کے بعد ایک قبر میں دفن کر دیں تو انہیں قتل کرنے کے بعد ایک قبر میں دفن کر دیا، نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگرچہ میں جنت میں داخل ہو چکا تھا مگر میں نے اس سے اچھی خوشبو نہیں سونگھی۔ ابن ماجة، ابن عساکر

غار والے

۳۲۷۴ ۴۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی ﷺ سے روایت ہے، فرمایا: تین شخص (سفر پر) نکلے، ان پر (سخت) بارش ہوئی تو وہ ایک غار میں داخل ہوگئے، تو ان پر چٹان نے دروازہ بند کر دیا، تو وہاں ایک دوسرے سے کہنے لگے: یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے ہر شخص صرف اپنے اچھے عمل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، تو ان میں سے ایک شخص اٹھا اور کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے، میں انہیں دودھ کا حصہ دینے سے پہلے دودھ نہ پیتا ایک رات میں ان کا حصہ لے کر ان کے سرہانے آیا تو وہ سو گئے تھے میں نے نہ چاہا کہ انہیں ان کی نیند سے بیدار کروں، اور یہ بھی نہ چاہا کہ انہیں دودھ پلائے بغیر واپس پلٹ جاؤں، میں ان کے سرہانے کھڑا ہی رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، اے اللہ! آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کے لئے کیا تو یہ چٹان ہٹا دیں، تو چٹان تھوڑی سی سرکی کہ انہیں روشنی نظر آنے لگی، پھر دوسرا اٹھا اور کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میری ایک چچازاد تھی جس سے میں بے حد محبت کرتا تھا، میں نے اس کی خواہش کی تو اس نے کہا: سو دینار دو تب، تو میں نے اس کے لئے سو دینار جمع کئے، جب اس نے مجھے اپنے آپ پر قدرت دے دی، تو کہنے لگی: تمہارے لئے ناحق مہر توڑنا جائز نہیں، تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور اسے چھوڑ دیا، اے اللہ! آپ کو علم ہے اگر میں نے یہ کام آپ کے لئے کیا ہے تو ہم سے یہ مصیبت دور کر دیں، تو چٹان تھوڑی سی ہٹی جس سے لگتا تھا وہ نکل جائیں۔

پھر تیسرا کھڑا ہوا، اور کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میرے کئی مزدور تھے جن میں کسی کی مزدوری میرے پاس ایک رات بھی نہ رہتی تھی، اور ایک مزدور اپنی مزدوری میرے پاس چھوڑ گیا، میں نے اس سے کاشت کی، جس سے پیداوار ہوئی، میں نے اس کے ذریعہ غلام اور بہت سا مال خریدا، پھر کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس آ کر کہنے لگا: اللہ کے بندے! مجھے میرے مزدوری دو، میں نے کہا: یہ ساری تمہاری مزدوری ہے وہ کہنے لگا: اللہ کے بندہ! مجھ سے مزاح نہ کر، میں نے کہا: میں تم سے مزاح نہیں کر رہا، تو اس نے سب کچھ لیا اور میرے لئے تھوڑا یا زیادہ کچھ بھی نہیں

چھوڑا، اے اللہ! آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کے لئے کیا تو ہم سے یہ مصیبت دور کردیں، تو چٹان ہٹ گئی اور وہ باہر نکل آئے۔
الحسن بن سفیان

۴۰۴۷۵..... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین شخص اپنے گھر والوں کے لئے کھانے کی تلاش میں نکلے، تو بارش نے انہیں آلیا، تو وہ ایک پہاڑ کی (کھوہ میں) پناہ میں ہوگئے، اوپر سے ایک چٹان آئی (غار کا منہ بند ہوگیا) اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: (بارش سے ہمارے) قدموں کے نشان مٹ گئے اور (غار کے دہانے پر) پتھر آگیا، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو تمہاری جگہ کا علم نہیں، اپنے ان اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو جن پر تمہیں بھروسہ ہو، تو ان میں سے ایک کہنے لگا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ایک عورت مجھے اچھی لگتی تھی میں نے اس سے خواہش ظاہر کی تو اس نے اجرت کے بغیر انکار کیا، (اجرت کا بندوبست کرنے کے بعد) جب میں اس کے قریب ہوا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ جانتے ہیں، اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے کیا ہے تو ہمیں باہر نکالیں، تو چٹان کا تہائی حصہ ہٹ گیا۔

بوڑھے والدین کی خدمت کا صلہ

دوسرے نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں میرے بوڑھے والدین تھے میں ان کے برتن میں ان کے لئے دودھ دوہتا، ایک دفعہ (حسب عادت) جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سوئے ہوئے تھے، تو میں ان کے بیدار ہونے تک کھڑا رہا، پھر جب بیدار ہوئے تو دودھ پیا، آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں یہاں سے نکال دیں، تو تہائی پتھر ہٹ گیا۔

تیسرے نے کہا اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں نے ایک دن مزدور کو کام پر لگایا تو اس نے آدھا دن کام کیا میں نے اسے مزدوری دی تو وہ ناراض ہو کر چھوڑ گیا، تو میں نے اسے بڑھایا تو وہ کل مال کے برابر ہوگئی، پھر وہ اپنی مزدوری طلب کرنے آیا، میں نے کہا: یہ سب کچھ تمہارا ہے اگر میں چاہتا تو اسے صرف اس کی مزدوری دیتا، آپ جانتے ہیں: اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں یہاں سے نکال دیں، تو پتھر ہٹ گیا اور وہ چلتے ہوئے باہر آگئے۔ ابن حبان، طبرانی فی الاوسط

۴۰۴۷۶..... حنش بن الحارث سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: تین آدمی چل رہے تھے انہیں بارش نے آلیا انہوں نے پہاڑ کی ایک کھوہ میں پناہ لی، ان کی کھوہ پر پہاڑ سے ایک چٹان گری جس نے کھوہ کا راستہ بند کردیا، تو ان میں سے کسی نے کہا: اپنے ان اعمال صالحہ کو یاد کرو جو تم نے اللہ تعالیٰ کے لئے کئے ہیں ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ، ایک بیوی اور بچے تھے۔ میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا، جب میں شام کو واپس آتا تو ان کے لئے دودھ دوہتا تو میں اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلاتا، ایک دن کسی درخت کی وجہ سے مجھے دیر ہوگئی تو میں شام کے وقت ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے حسب عادت جیسے میں دودھ دوہتا تھا دودھ دوہا، اور آکر ان کے سرہانے کھڑا ہوگیا مجھے اچھا نہ لگا کہ میں انہیں ان کی نیند سے بیدار کروں اور نہ یہ اچھا لگا کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں وہ میرے پاؤں پر بلک رہے تھے میری اور ان کی طلوع فجر تک یہی حالت رہی، آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا کے لئے کیا ہے ہمارے لئے اتنی گنجائش کردیں کہ ہم آسمان کو دیکھیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تھوڑی سی گنجائش پیدا فرمادی۔

دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جس سے میں ایسی ہی محبت کرتا تھا جیسے مرد عورتوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں میں نے اس سے خواہش کا اظہار کیا تو اس نے انکار کیا یہاں تک کہ میں سو دینار لاؤں، تو میں کوشش محنت کرکے اس کے پاس سو دینار جمع کرکے آیا، جب میں صحبت کے لئے اس کے پاؤں میں آیا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور ناحق مہر نہ توڑ تو میں اسے چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا، آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کی رضاجوئی کے لئے کیا ہے تو ہمارے لئے اتنی وسعت پیدا کردیں کہ ہم آسمان دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے

ان کے لئے اتنی وسعت پیدا فرمادی۔

تیسرے نے کہا: میں نے اجرت پر ایک مزدور رکھا، جب اس نے اپنا کام ختم کیا، تو میں نے اسے اس کا حق دیا، تو اس نے اعراض کیا اور چھوڑ کر بے رغبت ہو گیا، تو میں نے ان سے ایک گائے خریدی جسے میں اس کے لئے چرانے لگا، پھر وہ کچھ عرصہ بعد آیا اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ سے ڈر، مجھ پر ظلم نہ کر سے مجھے میرا حق دے، میں نے کہا: اس گائے اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ اور اسے پکڑ لو وہ تمہاری ہے تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ سے ڈر مجھ سے مزاح نہ کر، میں نے کہا: میں تجھ سے مزاح نہیں کر رہا، اس گائے اور اس کے چرواہے کو لے لے، آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا ہے تو باقی چٹان ہٹادیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کا راستہ کھول دیا۔

الخرائطی فی اعتدال القلوب

۴۰۴۷۷ ...... (مسند انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سابقہ لوگوں میں سے تین آدمی اپنے گھر والوں کے لئے معاش کی طلب میں نکلے تو بارش نے انہیں گھیر لیا وہ ایک غار میں داخل ہو گئے ایک ترچھا پتھر ان (کے غار) پر گرا جس سے انہیں صرف تھوڑا سا نظر آتا تھا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: پتھر آ پڑا، نشان قدم مٹ گئے، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی تمہاری جگہ کو نہیں جانتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے اپنے ان اعمال کے ذریعہ دعا مانگو! جن (کی قبولیت) پر بھروسا ہے۔

تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں میرے بوڑھے والدین تھے میں ان کے برتن میں دودھ دوہ کر ان کے پاس لاتا، اور جب وہ سوئے ہوتے تو میں ان کی نیند میں خلل ڈالے بغیر ان کے سرہانے کھڑا رہتا پر جب وہ جاگتے سو جاگتے، اے اللہ! اگر آپ کو میرا یہ عمل پسند ہے کہ میں نے آپ کی رضا جوئی اور آپ کے عذاب سے ڈرنے کے لئے ایسا کیا تو ہمیں باہر نکالیں، تو تہائی پتھر ہٹ گیا۔

دوسرے نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں نے ایک کام کے لئے مزدور اجرت پر لیا جب وہ میرے پاس مزدوری مانگنے آیا تو میں غصہ میں تھا میں نے اسے ڈانٹا تو وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا، میں نے اسے جمع رکھا اور وہ بار آور ہوئی یہاں تک کہ اس سے سارا مال بن گیا، پھر وہ میرے پاس اپنی مزدوری مانگنے آیا تو میں نے سب کچھ اسے دے دیا اگر میں چاہتا تو اسے اس کی پہلی مزدوری دیتا اے اللہ! آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا جوئی اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں باہر نکال دیں تو تہائی پتھر پھر ہٹ گیا۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ایک عورت اچھی لگی پھر اس کے لئے اجرت مقرر کی جب وہ اس پر قادر ہوا اور پوری طرح قابو پالیا اور اس کی اجرت اسے دے دی، اے اللہ! آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں باہر نکال دیں تو (سارا) پتھر ہٹ گیا تو وہ دوڑتے ہوئے باہر نکل آئے۔ طبرانی مسند احمد، وابو عوانہ عن انس

قرض ومضاربت......از قسم افعال

۴۰۴۷۸ علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال میں اس شرط پر کام کیا کہ نفع ان کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔ مالک، بیہقی

۴۰۴۷۹ علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: کچھ سامان آیا ہے کیا آپ کو کوئی رغبت ہے کہ مجھے کچھ مال دیں اور میں اس سے (سامان) خریدوں، انہوں نے فرمایا: کیا تم ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: ہاں، لیکن چونکہ میں ایسا شخص ہوں جو غلام ہے اور عہد و پیمان کئے ہوئے ہے میں (وہ سامان) اس شرط پر خریدوں گا کہ نفع ہمارے درمیان نصف اور نصف ہوگا، تو انہوں نے فرمایا ٹھیک ہے پھر انہوں نے مجھے اس شرط پر مال دیا۔ رواہ البیہقی

۴۰۴۸۰ عبداللہ بن حمید اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یتیم کا مال بطور مضاربت دیا گیا، تو آپ نے اس میں طلب کی تو فائدہ ہوا اور نفع کو مال آپس میں تقسیم کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۴۸۱۔۔۔ اسلم سے روایت ہے کہ عبداللہ اور عبیداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک لشکر میں عراق گئے واپسی پر وہ موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے انہیں خوش آمدید کہا، اس وقت وہ بصرہ کے گورنر تھے، انہوں نے فرمایا: میں اگر کسی ایسے کام کی قدرت رکھتا جس سے آپ دونوں کو فائدہ ہوتا تو میں ایسا کر لیتا، پھر فرمایا: ہاں یاد آیا، یہاں اللہ تعالیٰ کا کچھ مال ہے میں اسے امیرالمؤمنین کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں میں وہ تمہیں قرض دے دیتا ہوں آپ اس سے عراق کا کوئی سامان خرید لیں پھر مدینہ منورہ میں اسے بیچ ڈالیں اصل مال امیرالمؤمنین کو دے دیں اور نفع آپ دونوں کے لئے ہو جائے گا، انہوں نے کہا: ہمیں پسند ہے، انہوں نے ایسا ہی کیا، ادھر انہوں نے (ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ ان دونوں سے مال لے لیں۔

جب وہ دونوں آئے تو سامان بیچا اور نفع کمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انہوں نے مال دیا تو آپ نے فرمایا: کیا انہوں نے پورے لشکر کو ایسے قرض دیا جیسے تمہیں دیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم امیرالمؤمنین کے بیٹے ہو اس لئے دیا ہے! مال اور نفع مجھے دے دو، تو عبداللہ بن عمر نے تو حوالہ کر دیا، رہے عبیداللہ تو انہوں نے کہا: امیرالمؤمنین! آپ کے لئے ایسا کرنا مناسب نہیں، اگر مال ہلاک ہو جاتا یا کم ہوتا تو ہم ضامن ہوتے، حضرت عمر نے فرمایا: دونوں ادا کر دو۔ تو عبداللہ چپ رہے اور عبیداللہ یہی کہتے رہے تو آپ کے ہمنشینوں میں سے ایک آدمی نے کہا: امیرالمؤمنین!؟ اگر آپ اسے مضاربت کر دیں، تو آپ نے فرمایا: میں نے اسے مضاربت کر دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مال اور آدھا نفع وصول کر لیا، اور عبداللہ اور عبیداللہ نے مال کا آدھا نفع لے لیا۔

مالک والشافعی

۴۰۴۸۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مضاربت اور شریکوں کے بارے میں فرماتے ہیں نقصان مال پر اور نفع جو وہ طے کر لیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۸۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس نے نفع آپس میں تقسیم کیا اس پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

حرف الکاف...... کتاب الکفالۃ (نان ونفقہ کی ذمہ داری)

از قسم الاقوال

یتیم کے نان ونفقہ کی ذمہ داری

۴۰۴۸۴۔۔۔ یتیموں کے مال میں تجارت کیا کرو (پڑے رہنے سے) زکوٰۃ انہیں کھا نہ جائے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:...... اسنی المطالب ۳۵ ضعیف الجامع ۸۷۔

۴۰۴۸۵۔۔۔ یتیموں کے مال میں (نفع) تلاش کرو، زکوٰۃ نہ انہیں کھا جائے۔ الشافعی عن یوسف بن ماھک مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۳۔

۴۰۴۸۶۔۔۔ جو کسی ایسے یتیم کا والی وارث ہو، جس کا مال ہو تو وہ اس میں تجارت کرے اسے (ایسے ہی) نہ چھوڑے کہ زکوٰۃ اسے کھا جائے۔

ترمذی عن ابن عمرو

کلام:...... ضعیف الترمذی ۹۶ ضعیف الجامع ۵۷۹۲۔

۴۰۴۸۷۔۔۔ اپنے یتیم کے مال سے (تجارت کر کے نفع) کھا، نہ اس میں زیادتی کر نہ فضول خرچی اور نہ مال کی زکوٰۃ دیتے ہوئے، اور اس کے

مال کے ذریعہ اپنا مال مت بچا۔ابو داؤد نسائی، ابن ماجة عن ابن عمرو

۴۰۴۸۸.....جس نے تین یتیموں کی نگہداشت کی تو وہ رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے اور اس جیسا ہے، جس نے صبح وشام اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی تلوار اٹھائی، تو وہ اور میں دونوں جنت میں ایسے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔ابن ماجة عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۶۹۳۔

۴۰۴۸۹.....جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کا ہاتھ اپنے کھانے اور پینے کی طرف پکڑا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، البتہ اس نے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو۔ترمذی عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الترمذی ۳۲۵ ضعیف الجامع ۵۷۴۵۔

الکمال

۴۰۴۹۰.....ذمہ دار تاوان بھرتا ہے۔عن ابی اسامة

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۱۴، کشف الخفاء ۱۶۳۹۔

۴۰۴۹۱.....یتیموں کے مال کی حفاظت کرو تا کہ اسے زکوۃ نہ کھائے۔الشافعی، طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کتاب الکفالة.....از قسم الافعال

۴۰۴۹۲.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے ایک بار یتیم کے مال میں تجارت کی۔

رواه البیهقی

۴۰۴۹۳.....یتیموں کے مال میں تجارت کرو اور ان کی زکوۃ دو۔رواه عبدالرزاق

۴۰۴۹۴.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرے لئے یتیموں کا مال تلاش کرو اس سے پہلے کہ زکوۃ انہیں ختم کردے۔

عبدالرزاق وابو عبید فی الاموال، بیهقی وصححه

۴۰۴۹۵.....شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یتیم کے مال کے ذمہ دار ہوئے تو فرمایا: اسے ہم نے چھوڑے رکھا تو اس پر زکوۃ آپڑے گی، یعنی اگر اسے تجارت میں نہ لگایا۔ابو عبید

۴۰۴۹۶.....مجن یا ابن مجن یا ابو مجن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان بن ابی الصاحی سے فرمایا: تمہاری زمین کی منڈی کیسی ہے ہمارے پاس ایک یتیم کا مال ہے جسے زکوۃ ہلاک کرنے والی ہے؟ پھر آپ نے انہیں وہ مال دیا اور وہ نفع کے ساتھ واپس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم نے ہمارے کام میں تجارت کی، اصل مال ہمیں واپس کردو، چنانچہ آپ نے اصل مال لے لیا اور نفع انہیں واپس کردیا۔ابو عبید

۴۰۴۹۷.....حکم بن ابی العاص سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا تمہاری طرف کوئی منڈی ہے کیونکہ میرے پاس ایک یتیم کا مال ہے جسے زکوۃ ہلاک کرنے والی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے مجھے دس ہزار دیئے، پھر جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا میں ان سے غائب رہا پھر ان کے پاس واپس آیا، تو انہوں نے فرمایا: مال کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: مال یہ ہے اور وہ ایک لاکھ تک پہنچ گیا ہے آپ نے فرمایا: ہمیں (صرف) ہمارا مال (دس ہزار) واپس کردو، ہمیں اس (نفع) کی ضرورت نہیں۔

ابن ابی شیبة، بیهقی، ورواه الشافعی، بیهقی من طرق عن عمر

یتیم کے مال سے مضاربت

۴۰۴۹۸..... (از مسند جابر بن عبداللہ) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے یتیم سے کیسے مضاربت کروں؟ آپ نے فرمایا، جیسے تم اپنے بیٹے (کے مال) سے مضاربت کرتے ہو نہ اس کے مال کے ذریعہ اپنے مال کو بچاؤ اور نہ اس کے مال سے مال (بطور زکوۃ) ادا کرو۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۴۹۹..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات یاد کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں، اور نہ دن میں رات تک خاموش رہنا (کوئی عبادت) ہے۔

۴۰۵۰۰..... قتادہ سے روایت ہے کہ ثابت بن رفاعہ کے چچا ایک انصاری تھے اور ثابت اس وقت یتیم تھے اور ان کی کفالت میں تھے انہوں نے نبی علیہ السلام سے آکر پوچھا: یارسول اللہ! ثابت یتیم ہے جس کی کفالت وذمہ داری مجھ پر ہے تو اس کے مال میں سے کتنا میرے لئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا! دستور کے مطابق کھاؤ اور اسکے مال کے ذریعہ اپنا مال نہ بچاؤ۔ رواہ ابونعیم

۴۰۵۰۱..... مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسن سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: امیر المؤمنین میرا اور میری یتیم کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی کس حالت کے بارے میں تم پوچھتے ہو؟ پھر اس سے فرمایا: کیا تو اس سے اس حالت میں شادی کرنا چاہتا جب وہ مالدار اور خوبصورت ہو؟ اس نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! آپ نے فرمایا: تو پھر اس سے اس حال میں شادی کر کہ وہ بدصورت اور بے مال ہو، اس سے اختیار کر لے اور اگر تمہارے علاوہ کوئی ہے تو اسے اختیار کے ساتھ ملادے۔ ضیاء

حرف لام

اس میں تین کتابیں ہیں۔

لقطہ، لعان، لہو، گانے کے ساتھ کھیل تماشا

کتاب اللقطہ ......از قسم اقوال

۴۰۵۰۲..... (جو چیز تجھے ملے) اس کی تعداد، اس کا تھیلا اور اس کا تسمہ (اچھی طرح) پہچان پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ وہ تمہارے مال کی طرح ہے۔ مسند احمد، بیہقی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی بن کعب

۴۰۵۰۳..... مسلمانوں کے گمشدہ (اونٹ اور گائیں جیسا) مال، آگ کی جلن ہے۔ ابن سعد عن الشیخین

۴۰۵۰۴..... وہ گم شدہ اونٹ جو چھپائے گئے ہیں (جب مل جائیں) تو ان کا تاوان اور اس جیسے اونٹ ان کے ساتھ ہیں۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۰۱۳۔

تاوان کی زیادتی اوائل اسلام میں تھی یا بطور زجر تھی پھر منسوخ ہوگئی۔ حاشیہ مشکوۃ کتاب اللقطہ

۴۰۵۰۵..... ان میں سے جو چلتے راستہ اور بڑے گاؤں میں ہو تو اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو اور اگر نہ آئے تو وہ تمہاری ہے اور جو ویرانہ میں ہو تو اس میں اور زمین کی گاڑی ہوئی چیزوں میں پانچواں حصہ (بیت المال کا) ہے۔

ابوداؤد، نسائی عن ابن عمرو

۴۰۵۰۶ جسے کوئی چیز ملے تو وہ دو عادل گواہ کر لے نہ اسے چھپائے نہ غیب کرے، پھر اگر اسے اس کا مالک مل جائے تو وہ اسے واپس کر دے، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن عیاض بن حمار

۴۰۵۰۷ جسے کوئی ایسا جانور ملا جس سے اس کے مالک چارا دینے سے عاجز آ گئے ہوں، اور اسے ایسے ہی چھوڑ دیا ہو پھر اس نے اسے پکڑ لیا اور (چارا دے کر) اسے زندہ رکھا تو اسی کا ہے۔ابو داؤد عن رجال من الصحابۃ

۴۰۵۰۸ گمشدہ اونٹ اور گائے کو کوئی گمراہ ہی پناہ دیتا ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن جریر

یعنی آگر وہ اس کا اعلان نہ کرے۔

۴۰۵۰۹ گمشدہ اونٹ یا کسی چیز کو (جب) تو پائے تو اس کا اعلان کر نہ اسے چھپا نہ غیب کر پھر اگر تجھے اس کا مالک ملے تو اسے دے دے، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔طبرانی عن الجارود

۴۰۵۱۰ جس نے کسی گمشدہ اونٹ کو پناہ دی تو وہ خود گمراہ ہے جب تک اس کا اعلان نہ کرے۔مسند احمد، مسلم عن زید بن خالد

۴۰۵۱۱ بدلے کے اونٹ واپس کئے جائیں۔ابن عدی، ابن ماجۃ، بیھقی عن ابی ھریرۃ

کلام: ضعیف الجامع ۳۴۴۴۔

۴۰۵۱۲ مسلمان کا گمشدہ مال (جو اونٹ اور گائیوں کی صورت میں ہو) آگ کی جلن ہے۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن الجارود بن المصلی، مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان عن عبداللہ بن الشخیر، طبرانی فی الکبیر عن عصمۃ من مالک

۴۰۵۱۳ حاجیوں کی گری پڑی چیز سے روکا گیا ہے۔مسند احمد، مسلم ابو داؤد عن عبدالرحمن بن عثمان التیمی

اکمال

۴۰۵۱۴ اس کا تھیلا، اس کا بند اور اس کی تعداد یاد رکھ، پھر اگر کوئی تمہیں اس کی اطلاع دے تو اسے دے دے، ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

ابن حبان عن ابی

۴۰۵۱۵ اس کا تھیلا اور اس کی ڈوری اچھی طرح پہچان لے پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ، کسی نے کہا: گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے یا تمہارے بھائی یا پھر بھیڑیے کے لئے ہے کسی نے کہا: گمشدہ اونٹ؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اور اس کا کیا واسطہ! اس کے ساتھ اس کے پینے کا سامان اس کے چلنے (کا پاؤں جو گویا) جوتا ہے۔ پانی پر آ کر پانی پی لیتا اور درخت چر لیتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے مل جائے۔

(مالک، مسنداحمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن زید بن خالد)

کلام: مر ۴۰۵۰۲۔

۴۰۵۱۶ اس کی تعداد، اس کا تھیلا اور اس کا تسمہ پہچان لے پھر جب کوئی تمہیں اس کا پتہ بتا دے کہ اس کی تعداد، اس کا تھیلا، اور تسمہ یہ ہے تو وہ اسے دے دے ورنہ اس سے فائدہ اٹھا۔ابن حبان عن ابی

کلام: راجع ۴۰۵۱۴۔

لقطہ کا اعلان

۴۰۵۱۷ اگر تجھے وہ چیز کسی آباد بستی میں یا چلتے راستہ میں ملے تو اس کا اعلان کر، اور اگر کسی پرانے ویرانہ میں یا غیر آباد بستی میں یا راستہ میں نہ ملے تو اس میں اور زمین کی دفن شدہ چیزوں میں پانچواں حصہ ہے۔الشافعی حاکم، بیھقی عن ابن عمرو

۴۰۵۱۸..... جو چیز تجھے چلتی راہ یا آبادی میں ملے تو ایک سال تک اس کا اعلان کر، پھر اگر تجھے اس کا مالک نہ ملے تو وہ تیری ہے۔ اور جو چیز غیر آبادستی میں یا کم چلتی راہ میں ملے تو اس میں پانچواں حصہ ہے۔ طبرانی عن ابی ثعلبة

۴۰۵۱۹..... جسے کوئی چیز ملے تو وہ دو گواہ کرلے، پھر نہ چھپائے، نہ غائب کرے، (بلکہ) سال بھر اس کا اعلان کرے، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عیاض بن حمار

۴۰۵۲۰..... جو کوئی گمشدہ چیز اٹھائے تو وہ دو گواہ کرلے، پھر نہ اسے چھپائے اور نہ غائب کرے، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو وہ زیادہ حق دار ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ ابن حبان عن عیاض بن حمار

۴۰۵۲۱..... جس نے کوئی معمولی چیز اٹھائی جیسے کپڑا یا اس جیسی کوئی چیز تو وہ تین دن تک اس کا اعلان کرے، اور جس نے اس سے زیادہ قیمت کی چیز اٹھائی تو وہ سات دن اعلان کرے پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ اسے صدقہ کردے، (بعد میں) اگر اس کا مالک آئے تو اسے بتادے۔

مسند احمد، طبرانی، بیهقی عن یعلی بن مرة

۴۰۵۲۲..... جو کوئی چیز اٹھائے تو وہ ایک سال اس کا اعلان کرے، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ اس کی تعداد اور اس کا تھیلا مشہور کرے پھر اسے کھالے، بعد میں اگر اس کا مالک آجائے تو اس کی قیمت اسے دے دے۔ بیهقی عن زید بن خالد

۴۰۵۲۳..... تم اس کا اعلان کرو، نہ اسے غائب کرو، نہ چھپاؤ، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے (حاکم عن ابی ہریرۃ) کہ رسول اللہ ﷺ سے جب گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

۴۰۵۲۴..... گمشدہ اونٹ جو چھپائے گئے تو ان کا تاوان اور ان جیسے اونٹوں کا تاوان ہے۔ عبدالرزاق عن ابی هریرة

۴۰۵۲۵..... مسلمان کا گمشدہ جانور آگ کی جلن ہے اس کی قریب بھی نہ جا۔

ابو داؤد، طیالسی، عبدالرزاق، مسند احمد، ترمذی، نسائی، الدارمی، الطحاوی، ابویعلی والحسن بن سفیان، ابن حبان، البغوی، الباوردی، ابن قانع، طبرانی، ابو نعیم بیهقی، ضیاء عن الجارود بن المعلی

کتاب اللقطہ ...... از قسم افعال

۴۰۵۲۶..... ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں نے ایک دینار پایا تو میں نے اسے اٹھالیا یہاں تک کہ وہ سو دینار ہوگئے انہوں نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، چنانچہ سال تک انہوں نے اعلان کیا پھر وہ چوتھی بار آئے تو آپ نے فرمایا: اعلان کرو پھر تم جانو اور دینار (یعنی استعمال کرلو)۔ مسدد

۴۰۵۲۷..... عمرو بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ اور عاصم بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی سے روایت ہے کہ سفیان بن عبداللہ کو چمڑے کی ایک زنبیل ملی تو وہ اسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے کر آئے، آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، اگر تم نے اس کا اعلان کیا تو بہتر ورنہ وہ تمہاری ہے تو اس کا مالک نہیں پایا گیا تو وہ آئندہ سال زمانہ حج میں ان کے پاس لے کر آئے اور اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: ایک سال اور اس کا اعلان کرو، پھر اس کا مالک نہ ملے تو وہ تمہاری ہے تو انہوں نے ایسا ہی کیا تو اس کا پتہ نہ چلا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم دیا ہے انہوں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے لے کر بیت المال میں جمع کرلیا۔ المحاملی، ورواہ عبدالرزاق عن مجاهد نحوه، بدون ذکر المرفوع

۴۰۵۲۸..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گمشدہ اونٹوں کو کوئی گمراہ ہی سنبھالتا ہے۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبة

۴۰۵۲۹..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس نے گمشدہ اونٹ لیا تو وہ گمراہ ہے۔ مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، بیهقی

۴۰۵۳۰..... عبداللہ بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا جسے ایک تھیلی ملی جس میں ستو تھے تو آپ نے اسے تین دن اعلان کرنے کا حکم دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۵۳۱...... طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راستہ میں ایک کھجور ملی تو آپ نے اسے کھالیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۳۲...... شعبی سے روایت ہے کہ ایک عربی لڑکے کو تھیلی ملی جس میں دس ہزار درہم تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے پاس لایا آپ نے دو لے لئے اور ان میں سے ان کا پانچواں حصہ دو ہزار لے لئے اور اسے آٹھ ہزار واپس کردیئے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۳۳...... ابوعقرب سے روایت ہے کہ مجھے دس ہزار درہم ملے تو میں انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا: زمانہ حج میں لانا، پھر زمانہ حج میں، میں انہیں لایا اور اس کا اعلان کیا تو مجھے کوئی بھی اس کا پہچاننے والا نہیں ملا، تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کا بہترین راستہ نہ بتادوں؟ اسے صدقہ کردو، بعد میں اگر اس کا مالک آجائے اور مال لینا چاہے تو تم تاوان ادا کردو تمہیں اجر ملے گا اور اگر وہ اجر کو پسند کرے تو اس کے لئے اور جو تم نے نیت کی اس کا ثواب ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۵۳۴...... اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو انہیں ایک گری ہوئی کھجور نظر آئی، آپ نے فرمایا: اسے اٹھالو، میں نے کہا: کھجور کا میں کیا کروں گا؟ فرمایا: ایک ایک کھجور سے کئی کھجوریں بن جائیں گی، پھر ایک کھجوروں کے کھیلان سے گزرے تو فرمایا اسے یہاں ڈال دو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۵۳۵...... سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ثابت بن الضحاک انصاری نے انہیں بتایا کہ انہیں مقام حرہ پر ایک اونٹ ملا جس کا انہوں نے اعلان کیا، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے انہیں اس کے اعلان کا حکم دیا، انہوں نے کہا: میں نے اعلان کردیا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: پھر بھی اعلان کردو، تو حضرت ثابت نے ان سے کہا: کہ اس کی مشغولی مجھے اپنی زمین سے غافل کردے گی آپ نے فرمایا: جہاں سے یہ تمہیں ملا ہے وہیں چھوڑ دو۔ مالک، بیهقی

۴۰۵۳۶...... ابن شہاب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گمشدہ اونٹ، آزاد اونٹ تھے جو بچے جنتے رہتے کوئی انہیں ہاتھ نہ لگاتا، یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور ہوا تو آپ نے ان کے اعلان کا حکم دیا پھر انہیں بیچا جاتا، بعد میں اس کے مالک کو ان کی قیمت دی جاتی۔ مالک، عبدالرزاق

۴۰۵۳۷...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تجھے کوئی چیز ملے تو اسے مسجد کے دروازہ پر مشہور کر پھر اگر اس کا پہچاننے والا آجائے تو بہتر ورنہ وہ چیز تیری ہے۔ رواہ البیهقی

۴۰۵۳۸...... عبداللہ بن بدر سے روایت ہے کہ وہ شام کے راستہ میں کسی منزل پر اترے تو انہیں ایک تھیلی ملی جس میں اسی دینار تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا، حضرت عمر نے ان سے فرمایا: مساجد کے دروازوں پر اس کا اعلان کرو اور شام سے آنے والوں سے اس کا تذکرہ کرو، جب ایک سال گزر جائے تو وہ تمہاری ہے۔ مالک، الشافعی، عبدالرزاق

۴۰۵۳۹...... زہری ابن المسیب سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا: گمشدہ اونٹوں کو نہ سنبھالو، یوں اونٹ آزادانہ بچے جننے لگے اور پانی پر آنے لگے کوئی ان سے چھیڑ چھاڑ نہ کرتا، پھر ان کا پہچاننے والا کوئی آتا تو انہیں پکڑ لیتا، پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ ہوا، تو آپ نے لکھا: انہیں سنبھالو اور ان کا اعلان کرو، پھر اگر ان کا جاننے والا آجائے تو بہتر ورنہ انہیں بیچ کر ان کی قیمت بیت المال میں شامل کردو۔ (بیچنے کے بعد) اگر ان کا جاننے والا آجائے تو اسے ان کی قیمت دے دو۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۰...... عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص کو گمشدہ اونٹ ملا تو وہ حضرت عمر کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا: مہینہ بھر اس کا اعلان کرو، اس نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ کے پاس آ گیا، آپ نے فرمایا: ایک مہینہ اور کرو (تیسری بار) پھر وہ آیا تو آپ نے فرمایا: ایک مہینہ اور کرو، وہ اعلان کرکے آ گیا، پھر جب وہ آیا تو اس نے کہا: ہم نے اسے موٹا کردیا اور وہ ہمارے پانی لانے والے اونٹ کا چارا کھا گیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: تو تمہارا اور اس کا کیا واسطہ! یہ تمہیں کہاں سے ملا ہے؟ اس نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: جاؤ اسے وہاں چھوڑ دو جہاں سے تمہیں یہ ملا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لقطہ کا اعلان سال بھر

۴۰۵۴۱..... سوید بن غفلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: لقطہ کا ایک سال تک اعلان کیا جائے، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ اسے صدقہ کر دیا جائے اور اگر صدقہ کرنے کے بعد اس کا مالک آیا، اسے اختیار دیا جائے اگر وہ اجر وثواب کو پسند کرے تو اسے ثواب ملے گا اور اگر وہ اپنے مال کو پسند کرے تو اسے اس کا مال دیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۲..... ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے اس شخص پر تاوان مقرر کیا جس نے ایک محرم کی اونٹنی گم کر دی تھی جس کا تاوان تہائی مقرر کیا جو اس کی قیمت سے زیادہ تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۳..... ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اشہر حرم میں کسی کی گمشدہ اونٹنی سنبھال لی تھی اور اس کے پاس اس کی آنکھ کو نقصان پہنچا، تو آپ نے اس کی قیمت اور قیمت کے تہائی جیسا تاوان اس پر مقرر کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ صغیر بن شعبہ کا ایک برچھا تھا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں جاتے تو وہ اسے ساتھ لے کر جاتے تو وہ اسے گاڑ دیتے اور لوگ اس پر سے گزرتے تو اسے اٹھا لیتے، میں نے کہا: اگر تم نبی علیہ السلام کے پاس آئے تو میں انہیں بتا دوں گا انہوں نے کہا: ایسا نہ کرنا، اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری گمشدہ چیز کبھی نہ اٹھائی جائے گی۔ تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔

مسند احمد، ابن ماجه، ابو يعلى وابن جرير وصححه والدورقي. ضياء

۴۰۵۴۵..... اسی طرح بلال بن یحییٰ العبسی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ انہیں ایک دینار ملا جس سے آٹا خرید لیا، تو آٹے والے نے آپ کو پہچان لیا انہیں دینار واپس کر دیا، آپ نے وہ دینار لیا اور اس سے دو قیراط بنا لئے اور اس سے گوشت خرید لیا۔

ابو داؤد، بيهقي وضعفه، زاد ابن ابي شيبة

پھر وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لائے اور فرمایا: ہمارے لئے کھانا پکاؤ اس کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں بلایا، تو آپ اور جو لوگ آپ کے ساتھ آ گئے حضرت علی ان کے پاس ایک بڑا پیالہ لائے نبی علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو آپ ہچکچائے، پھر فرمایا: یہ کیا ہے، تو انہوں نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: کیا ایک ایک لقطہ دو قیراط بن گیا، اپنے ہاتھ رکھو بسم اللہ۔ (یعنی کھاؤ)۔

۴۰۵۴۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: انہیں ایک دینار ملا جس سے انہوں نے دو قیراط بنا لئے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہا: ہمارے لئے کھانا پکاؤ اس کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں دعوت دی آپ کے اور اصحاب آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس ایک بڑا پیالہ لائے، نبی علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو اسے انوکھا جانا اور فرمایا: یہ کیا ہے: دو قیراط کا کھانا، بسم اللہ کھانا شروع کرو۔ ابن ابی شيبة، حسن

۴۰۵۴۷..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گمشدہ چیز کو گمراہ ہی کھاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لقطہ کے مالک نہ ملنے کی صورت میں؟

۴۰۵۴۸..... مالک بن مغول سے روایت ہے فرمایا: میں نے ایک عورت کو کہتے سنا: میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انار کا ایک یا کئی دانے اٹھا کر کھائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۹..... بنی رواس کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ مجھے تین سو دراھم ملے تو میں نے ان کا اعلان کیا تو مجھے ان کے جاننے والا کوئی نہ ملا، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور ان سے پوچھا: تو آپ نے فرمایا: انہیں صدقہ کر دو، پھر اگر ان کا مالک آ گیا تو اسے اختیار دینا اگر وہ

ثواب اختیار کرے تو اسے ثواب ملے گا ورنہ تم تاوان اٹھاؤ گے اور تمہیں ثواب ملے گا۔عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۵۵۰.....(مسند الجارود بن المعلی) جارود بن معلی سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! لقطہ جو ہمیں ملتا (ہے اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: اس کا اعلان کرو، نہ اسے چھپاؤ اور نہ غائب کرو پھر اگر تمہیں اس کا مالک مل جائے تو وہ اسے دے دو، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ رواہ ابو نعیم

۴۰۵۵۱.....زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا کسی اور آدمی نے چرواہے کی گمشدہ بکری کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: وہ یا تو تمہارے لئے یا تمہارے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے اس نے کہا: یارسول اللہ! گمشدہ اونٹوں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان سے تمہیں کیا، ان کے ساتھ ان کے پینے کا سامان اور چلنے کے جوتے (یعنی پاؤں) ہیں، درختوں کی شاخیں کھالیں گے، اس نے کہا: یارسول اللہ! چاندی کے بارے کیا ارشاد ہے اگر وہ مجھے ملے؟ آپ نے فرمایا: اس کی تھیلی، تسمہ اور تعداد اچھی طرح پہچان لو پھر ایک سال تک اعلان کرو پس اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو ورنہ وہ تمہاری ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۲..... زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی علیہ السلام کے پاس آکر لقطہ کے بارے میں پوچھنے لگا: آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، پھر اس کا تھیلا اور ڈوری پہچانو پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ یا اسے خرچ میں لاؤ، اس نے کہا: یارسول اللہ! گمشدہ بکری؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے لئے یا تمہارے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے پھر اس نے گمشدہ اونٹوں کے متعلق پوچھا: آپ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا اور فرمایا: تمہیں ان سے کیا واسطہ! ان کے ساتھ چلنے اور پینے کا سامان ہے پانی گھاٹ سے پی لیں گے اور درختوں کے پتے چرلیں گے، انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ ان کا مالک آجائے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۳.....ہمیں ابوبکر ازھری نے بتایا کہ ہمیں ایوب بن خالد خزاعی نے انہیں اوزاعی نے انہیں ثابت بن عمیر نے وہ فرماتے ہیں: کہ مجھ سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے جو ایک انصاری صاحب ہیں فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، (جب) آپ سے کسی نے لقطہ کے بارے میں پوچھا: آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو پھر اس کے تھیلے اور تسمہ کی حفاظت کرو، پھر اسے خرچ کرلو، فرمایا، اپنی ضرورت میں لگالو۔

ابن عدی، ابن عساکر وقال ابن عساکر ابن الشرفی فی ھذا الاسناد عندی خطاء وّوھم، انما ھور بیعه بن ابی عبدالرحمن عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجھنی عن رسول اللہ ﷺ کما رواہ مالک وابن عینیة وسلیمان ابن بلال واسماعیل بن جعفر وحماد بن سلمة وعمرو بن الحارث وغیرھم عن ربیعة وقال: ابن عدی، کذا وقع وانما ھو باب بن عمیر

۴۰۵۵۵.....حسن سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ نبی علیہ السلام کے پاس سواری کے اونٹ طلب کرنے آئے جو نہ ملے تو وہ کہنے لگے: کیا آپ ہمیں گمشدہ اونٹوں کے بارے میں اجازت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ تو آگ کی جلن ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۶.....ابن جریج سے روایت ہے کہ ہمیں عمرو بن شعیب نے ایک حدیث سنائی جس کی سند عبداللہ بن عمرو تک ہے رہے مثنیٰ تو انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے سعید بن المسیب کے حوالہ سے ہمیں بتایا کہ مزنی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: اسے پکڑلو کیونکہ وہ تمہارے لئے، تمہارے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے اسے پکڑ کر اپنے پاس رکھو یہاں تک کہ اس کا طلب گار آجائے۔

اس نے کہا: یارسول اللہ! گمشدہ اونٹ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ ان کے پینے اور چلنے کا سامان ہے زمین پر چلیں گے نہ انہیں بھیڑیئے کا خطرہ ہے انہیں رہنے دو یہاں تک کہ انہیں تلاش کرنے والا آجائے، اس نے کہا: یارسول اللہ! جو مال ملے؟ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو چلتی راہ میں یا آباد بستی میں ملے تو اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اگر اس کا طلب گار آجائے تو اسے دے دو، پھر اگر تمہیں اس کا تلاش کرنے والا نہ ملے تو وہ چیز تمہاری ہے بعد میں کسی دن اگر اس کا مالک آجائے تو اسے واپس کردو، اس نے کہا: یارسول اللہ! جو غیر آباد گاؤں

میں ملے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں اور زمین میں دفن شدہ چیزوں میں پانچواں حصہ ہے، اس نے کہا: یا رسول اللہ! پہاڑ پر چرنے والی بکری؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں اس کا اور اس جیسا تاوان اور سزا کے کچھ کوڑے ہیں، اس نے کہا: یا رسول اللہ! درخت سے لگا ہوا پھل؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا اور اس جیسے کا تاوان اور سزا کے کچھ کوڑے ہیں، اس نے کہا: یا رسول اللہ! جو کھلیان اور باڑے میں ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی قیمت ڈھال تک پہنچ جائے اس میں اٹھانے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور ڈھال کی قیمت دس درہم ہے جو اس سے کم ہو تو اس کا تاوان اور اس جیسا اس کے ساتھ اور چند کوڑے سزا کے ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں حدود ایک دوسرے کو میرے پاس آنے سے پہلے معاف کر دیا کرو، مجھ تک جو حد پہنچے گی وہ واجب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لقطہ صدقہ کرنے کے بعد مالک مل جائے تو؟

۴۰۵۵۷..... ابن جریج، عمرو بن مسلم سے وہ طاؤس اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان دونوں کو فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے گمشدہ چھپائے ہوئے اونٹوں کے بارے میں فرمایا: اگر اس نے چھپانے کے بعد ادا کیا تو اس جیسا، جب اس کے پاس پایا گیا تو اس پر اس جیسا ادا کرنا ضروری ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں نبی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دینار ملا، جس کا ذکر آپ نے نبی علیہ السلام سے کیا، تو آپ نے انہیں اس کے اعلان کا حکم دیا تو اس کا کوئی مالک نہ ملا، آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا بعد میں اس کا مالک آ گیا تو آپ نے انہیں تاوان ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ الشافعی، بیھقی

۴۰۵۵۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مغیرہ بن شعبہ جب کوچ کرتے تو اپنا نیزہ چھوڑ جاتے مسلمان گزرتے تو اٹھا کر انہیں دے دیتے، تو وہ آگے کہتا: کوئی نیزہ کو پہچانتا ہے تو وہ اسے لیتے، میں نے کہا تم مسلمانوں پر اپنا بوجھ ڈالتے ہو میں رسول اللہ ﷺ کو تمہاری اس حرکت کی اطلاع ضرور کروں گا، انہوں نے کہا: ابوطالب کے بیٹے! ایسا نہ کرنا، اس لئے کہ مجھے ڈر ہے اگر تم نے ان سے کہہ دیا تو ہو سکتا ہے وہ لقطہ کے بارے کوئی حکم فرما دیں جو قیامت کے روز تک جاری ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھ گیا کہ ایسا ہی ہونا ہے جیسا انہوں نے کہا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۵۶۰..... اسی طرح عطاء سے روایت ہے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کئی دنوں سے ہمارے اور نبی علیہ السلام کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز نہ تھی، میں باہر نکلا تو مجھے راستہ میں پڑا ہوا ایک دینار ملا تھوڑی دیر میں اپنے دل میں اسے اٹھانے یا چھوڑنے کی کشمکش میں رہا، پھر اپنی مشقت کی وجہ سے میں نے اسے اٹھالیا، اس کے بعد میں بنجارے کے پاس آیا اور اس سے آٹا خریدا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لا کر کہا: یہ آٹا گوندھ کر اس کی روٹی بنا دو تو وہ آٹا گوندھنے لگیں اور فاقہ کی وجہ سے ان کی پیشانی کے بال صحنک کے ساتھ لگ رہے تھے۔ پھر انہوں نے روٹیاں پکائیں میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں بتایا، آپ نے فرمایا: کھالو وہ اللہ کا رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔ ھناد

۴۰۵۶۱..... مسند علی رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا تو آپ کو ایک چمڑے کا تھیلا ملا جس میں دو کھجوریں تھیں، تو آپ نے ایک کھجور لی اور ایک مجھے دی۔ بقی بن مخلد

۴۰۵۶۲..... (مسند ابی) مجھے نبی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے پس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے ان سے تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، تو میں نے سال بھر اعلان کیا تو مجھے کوئی اس کا پہچاننے والا نہ ملا، میں پھر ان کے پاس آیا اور عرض کیا: میں نے اس کا اعلان کیا، آپ نے فرمایا: تو تین سال اس کا اعلان کرو، پھر میں تین سال کے بعد آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: اس کی تعداد اس کا تھیلا اور اس کی ڈوری یاد رکھو پھر اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جو تمہیں اس کی تعداد، اس کے تھیلے اور ڈوری کی اطلاع دے تو وہ اسے دے دو ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ ابو داؤد طیالسی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ مسند احمد بخاری، دارقطنی فی الافراد

۴۰۵۶۳ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک کھجور ملی آپ نے فرمایا: اگر تو صدقہ کی کھجور نہ ہوتی تو میں تجھے کھالیتا۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

معمولی درجہ کی چیز مل جائے

۴۰۵۶۴ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ راستہ میں پڑی ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی کھجور ہے تو میں اسے کھالیتا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۶۵ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کھجور کے پاس سے گزرتے تو سوائے اس ڈر سے کہ وہ صدقہ کی ہوگی اس کے اٹھانے سے کوئی اور چیز مانع نہ ہوتی۔ رواہ ابن النجار

۴۰۵۶۶ مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ اہل عراق قحط سالی میں مبتلا ہوئے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگو! خوش ہو جاؤ اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرے گا کہ تم شادابی اور آسانی دیکھ کر خوش ہوگے مجھ پر تین دن ایسے گزرے کہ مجھے یہ خوف ہونے لگا کہ بھوک سے میں مرجاؤں گا۔ میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ وہ میرے لئے ان سے کھانا طلب کریں، تو آپ نے فرمایا: بیٹی! اللہ کی قسم! گھر میں اتنی چیز نہیں جسے کوئی جاندار کھائے یہی ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ تھوڑی سی چیز جو آپ کے سامنے تھی۔ البتہ ابھی واپس چلی جاؤ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دے گا جب وہ آئیں تو مجھے بتایا میں وہاں سے باہر چلا گیا بنی قریظہ کے پاس آیا وہاں کنوئیں کے کنارے ایک یہودی ملا، وہ کہنے لگا: اے عربی! کیا تم میرے نخلستان کو سیراب کروگے میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا میں نے کہا: ہاں، میں نے اس سے یہ طے کیا کہ میں ہر کھجور کے بدلہ ایک ڈول کھینچوں گا، میں ڈول کھینچنے لگا۔ جب میں ایک ڈول کھینچتا وہ مجھے ایک کھجور دیتا، جب میرے ہاتھ کھجوروں سے بھر گئے تو میں بیٹھ گیا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پی کر کہا: ارے پیٹ! آج تو نے بڑی مشقت اٹھائی، پھر اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے لئے ڈول نکالے، پھر ڈول رکھا اور وہاں سے واپس پلٹا، چلتے چلتے میں کسی راستہ پر تھا کہ مجھے ایک پڑا ہوا دینار ملا، جب میں نے اسے دیکھا تو ٹھہر گیا اور دل سے یہ کشمکش ہونے لگی کہ اسے اٹھاؤں یا چھوڑ دوں تو میرے دل نے انکار کیا کہ میں اسے چھوڑ کر نہ جاؤں بلکہ اٹھاؤں، میں نے دل میں کہا: میں رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کروں گا، چنانچہ وہ اٹھایا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آکر انہیں سارا واقعہ بتایا، انہوں نے کہا: یہ اللہ کا رزق ہے اس سے ہمارے لئے آٹا خرید لائیں۔

میں وہاں سے سیدھا بازار گیا وہاں فدک کے ایک یہودی نے جو کا آٹا جمع کر رکھا تھا میں نے اس سے آٹا خریدا، جب اس سے آٹا تلوایا تو وہ کہنے لگا: تم ابوالقاسم (محمد ﷺ) کے کیا ہوتے ہو؟ وہ میرے چچازاد ہیں اور ان کی بیٹی سے میں منسوب ہوں۔ تو اس نے مجھے دینار واپس کردیا، میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور انہیں سارا ماجرا سنایا، تو انہوں نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے جائیں اسے آٹھ قیراط سونے کے عوض میں گوشت کے لئے رہن رکھ آئیں چنانچہ (میں گیا) اور ایسا ہی کیا پھر ان کے پاس گوشت لے آیا اور انہیں کاٹ کر دیا انہوں نے ہنڈیا چڑھائی پھر آٹا گوندھا اور روٹیاں پکا میں پھر ہم نے کھانا تیار کیا، میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ کیا، اتنے میں آپ ہمارے پاس آگئے، آپ نے جب کھانا دیکھا تو فرمایا: یہ کیا؟ ابھی تم میرے پاس نہیں آئیں مجھ سے پوچھ رہی تھیں؟ ہم نے کہا: جی ہاں، یارسول اللہ! تشریف رکھیں ہم آپ کو ساری بات بتاتے ہیں، اگر آپ نے اسے بہتر جانا اور کھایا تو ہم بھی کھالیں گے، پھر ہم نے انہیں بتایا، آپ نے فرمایا: پاک ہے کھاؤ بسم اللہ، پھر رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چل دیئے، انہیں ایک دیہاتی عورت ملی جو بڑی بے چین گویا اس کا دل نکلا جا رہا ہو کہنے لگی: یارسول اللہ! میری کل پونجی جو ایک دینار میرے پاس تھا گر گیا۔ اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں کہ وہ کہاں گرا؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ دیکھیں کوئی آپ سے اس کا ذکر کرے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس علی بن ابی طالب کو بلاؤ، میں آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: قصاب کے پاس جاؤ اور اس سے کہو رسول اللہ ﷺ کہہ رہے ہیں تمہارے قیراط میرے ذمہ تم وہ دینار بھیج

دو چنانچہ اس نے وہ دینار بھیج دیا تو آپ نے وہ اس دیہاتی عورت کو دے دیا اور وہ لے کر چلی گئی۔ العدنی

اللقیط (لاوارث پڑا بچہ)

از قسم الافعال

۴۰۵۶۷ ... ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک بچہ ملا وہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور انہوں نے اس پر (والد الزنا ہونے کی) تہمت لگائی آپ نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آزاد ہے اور اس کی رشتہ داری تم سے ہے اور اسکا خرچ بیت المال سے ہوگا۔ مالک والشافعی، عبدالرزاق وابن سعد، بیھقی

۴۰۵۶۸ شعبی سے روایت ہے فرمایا: ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور کہا: امیر المؤمنین مجھے ایک بچہ اور ایک کتان کا کپڑا ملا ہے جس میں سو دینار ہیں۔ میں نے وہ بچہ اٹھالیا اور اس کے لئے ایک دائی اجرت پر لے لی ہے، جب کہ چار عورتیں آ کر اس بچہ کو چومتی ہیں مجھے معلوم نہیں ان میں سے اس کی ماں کون ہے؟ تو آپ نے اس سے فرمایا: جب وہ اس کے پاس آئیں تو مجھے بتانا اس نے ایسا ہی کیا، آپ نے ان میں سے ایک عورت سے فرمایا: تم میں سے اس بچہ کی ماں کون ہے؟ تو اس عورت نے کہا: عمر! تم نے اچھا اور بہتر کام نہیں کیا، ایک عورت جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال رکھا ہے آپ اسے رسوا کرنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم سچ کہتی ہو پھر اس عورت سے کہا: اب جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے کچھ نہ پوچھنا اور ان کے بچہ سے اچھا سلوک کرتی رہنا پھر آپ واپس چلے گئے۔

بیھقی فی شعب الایمان

۴۰۵۶۹ معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے بیان کیا کہ وہ اپنے گھر آئے تو گھر والوں نے ایک پڑا بچہ اٹھالیا تھا وہ اسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا:
گویا آپ نے اس پر تہمت لگائی وہ شخص بولا جب انہوں نے یہ بچہ اٹھایا تو میں گھر سے باہر تھا تو حضرت عمر نے اس بچے کے بارے میں پوچھا اس نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کی رشتہ داری تمہارے ساتھ اور اس کا خرچ ہمارے ذمہ بیت المال سے۔

عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۵۷۰ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ناجائز بچہ اٹھایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اسے دودھ پلواؤ اس کی رشتہ داری تمہارے ساتھ اور رضاعت (دودھ پلوائی) کا خرچ بیت المال سے ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۷۱ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسلام میں ناجائز بچہ کا دعویٰ جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۷۲ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لاوارث بچے کے بارے میں آزاد ہونے کا فیصلہ فرمایا، اور انہوں نے (یوسف علیہ السلام) کو کم قیمت پر بیچ دیا۔ ابو الشیخ، بیھقی

کتاب اللعان (خاوند بیوی کا آپس میں لعن طعن کرنا)

از قسم اقوال

۴۰۵۷۳ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو میرا اور اس (عورت) کا حال دیکھنے والا ہوتا۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس، نسائی عن انس

۴۰۵۷۴ ...... گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد (قذف، تہمت کے) کوڑے لگیں گے۔ ابو داؤد، ترمذی، حاکم، ابن ماجة عن ابن عباس

اکمال

۴۰۵۷۵ ...... چار عورتیں ایسی ہیں کہ ان کے (اور ان کے خاوندوں کے) درمیان لعان نہیں نصرانی (عیسائی) عورت جو کسی مسلمان کے نکاح میں ہو، یہودی عورت جو کسی مسلمان کی بیوی ہو، آزاد عورت جو کسی غلام کی بیوی ہو، باندی جو کسی آزاد کے نکاح میں ہو۔

ابن ماجه بیهقی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۵۷۶ ...... چار عورتوں کے درمیان لعان نہیں، آزاد مرد اور باندی کے درمیان لعان نہیں، نہ آزاد عورت اور غلام کے درمیان لعان ہے اور نہ مسلمان مرد اور یہودی عورت کے درمیان لعان ہے اور نہ مسلمان مرد اور نصرانی عورت کے مابین لعان ہے۔ دار قطنی، بیهقی وضعفاه عن ابن عمرو

۴۰۵۷۷ ...... چار اشخاص کے درمیان لعان نہیں، یہودی عورت جو مسلمان کے ماتحت ہو، نصرانی عورت جو مسلمان کی بیوہ ہو، غلام جو آزاد عورت کے پاس ہو، آزاد مرد جو کسی لونڈی کے پاس ہو۔ ابن عدی، بیهقی عن ابن عباس

۴۰۵۷۸ ...... اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے کیا تم میں سے کوئی رجوع کرنے والا ہے آپ نے آپس میں لعان کرنے والے (خاوند بیوی) سے فرمایا۔ بخاری مُسلم عن ابن عمر، بخاری عن ابن عباس

۴۰۵۷۹ ...... تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے تجھے اس پر کوئی اختیار نہیں، اس نے کہا: یا رسول اللہ! (مہر میں دیا گیا) میرا مال! آپ نے فرمایا: تمہیں مال بھی نہیں ملے گا اگر تم نے اس کے بارے میں سچ کہا تو وہ اس کا عوض ہو گیا جو تم نے اس کی شرم گاہ کو حلال جانا اور اگر تم نے اس کے بارے میں جھوٹ بولا تو وہ تمہیں اس سے دور کرنے والا ہے، آپ نے دو لعان کرنے والوں سے فرمایا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمر

۴۰۵۸۰ ...... یہ تم دونوں لعان کرنے والوں میں جدائی ہے۔ مسلم عن سهل ابن سعد

۴۰۵۸۱ ...... اگر ایمان نہ ہوتا تو میرا اور اس (عورت کا) حال دیدنی تھا۔ ابو داؤد طیالسی، عن ابن عباس

کتاب اللعان......از قسم افعال

۴۰۵۸۲ ...... لعان کرنے والوں میں جدائی ہوگی کبھی جمع نہیں ہو سکیں گے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیهقی

۴۰۵۸۳ ...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر وہ ایک گھڑی بھی اپنے بیٹے کا اعتراف کرے اور بعد میں انکار کرے تو وہ اس کے ساتھ ملایا جائے گا۔ رواه عبدالرزاق

۴۰۵۸۴ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام کے پاس جو لعان کرنے والوں کا حال تھا میں پسند نہیں کرتا کہ ان چاروں میں پہلا میں ہوں۔ عبدالرزاق، وابن راهویه

۴۰۵۸۵ ...... ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر اس (خاوند) نے اس عورت پر تہمت لگائی اور اسے طلاق دے چکا اور وہ اس سے رجوع کر سکتا ہو تو وہ اس سے لعان کرے گا۔ اور اگر اس پر تہمت لگائی اور طلاق بھی طلاق بائن دے چکا تو وہ اس سے لعان نہیں کر سکتا۔ رواه عبدالرزاق

۴۰۵۸۶ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والے جمع نہیں ہو سکتے۔ رواه عبدالرزاق

۴۰۵۸۷ ...... حضرت علی و ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والی عورت کے بچہ کا عصبہ (باپ کی جانب سے رشتہ دار) اس (بچہ) کی ماں کا عصبہ ہے۔ رواه عبدالرزاق

۴۰۵۸۸۔۔۔ حذیفہ سے روایت ہے کہ جس قوم نے بھی لعان کیا توان پر دیت ثابت ہوگئی۔ابن ابی شیبۃ، عبدالرزاق

۴۰۵۸۹۔۔۔ ہمیں ابن جریج فرماتے ہیں مجھے ابن شہاب سے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے خبر دی کہ انصار کے ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھتا ہے کیا اسے قتل کردے پھر وہ اسے قتل کریں، یا کیا کرے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں لعان کرنے والوں کا حکم نازل کیا جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے تو آپ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے درمیان فیصلہ فرمادیا ہے تم دونوں مسجد میں لعان کرو میں گواہ ہوں جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اگر اسے رکھوں تو میں اس کے خلاف جھوٹ بولوں، تو نبی علیہ السلام کے حکم دینے سے پہلے انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، جب وہ لعان سے فارغ ہوئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اورانہوں نے نبی علیہ السلام کی موجودگی میں اس سے جدائی اختیار کی۔ ہر دو لعان کرنے والوں کے درمیان یہ جدائی ہے، وہ عورت حاملہ تھی، اوران صاحب نے انکار کیا، بعد میں ان کا بیٹا ماں کے نام سے پکارا جاتا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے سرخ رنگ کا کمزور بچہ جنا جیسا سانڈا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس عورت نے سچ کہا اور اس نے جھوٹا دعوی کیا، اور اگر اس نے کالا، بڑے سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس نے اس عورت کے بارے میں سچ کہا، تو وہ اس بیان کردہ کیفیت سے بھی برا بچہ پیدا ہوا۔

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر کو فرماتے سنا: کہ کسی نے نبی علیہ السلام سے کہا: اس عورت کے بچہ کے بارے میں وہ یہ ہے یا رسول اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا (کہ ادھر بلاؤ) آپ اسے دیکھتے رہے ہم سمجھے کہ آپ اسے کچھ کہہ رہے ہیں، (مگر) آپ نے اسے کچھ نہیں کہا، ابن جریج کہتے ہیں: کہ میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو فرماتے سنا: کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ دونوں لعان کرچکے۔ جہاں تک تمہارا معاملہ ہے تو تم دونوں جانتے ہو کہ میں غیب نہیں جانتا، اور ابن جریج نے جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا لعان کرنے والوں کی جو حالت میں نے نبی علیہ السلام کے پاس دیکھی، مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ میں ان میں سے چوتھا شخص بنوں۔ رواہ عبدالرزاق

یہ شخص عویمر عجلانی تھے، مشکوٰۃ، کتاب اللعان ۲۸۵، رجال نزل فیھم القرآن۔

لعان کے بعد تفریق

۴۰۵۹۰۔۔۔ سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لعان کرنے والوں کے پاس تھا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی جب انہوں نے لعان کرلیا تو نبی علیہ السلام نے ان میں تفریق کردی۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۵۹۱۔۔۔ (مسند ابن عباس) نبی ﷺ نے حمل میں لعان کا حکم دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۵۹۲۔۔۔ اسی طرح، نبی علیہ السلام نے لعان کرنے والوں میں جدائی کرائی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۵۹۳۔۔۔ قاسم بن محمد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگا: تابیر نخل کے زمانہ سے میری نئی نئی شادی ہوئی تو میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص پایا اور اس عورت کا خاوند پیلے رنگ پتلی پنڈلیوں اور سیدھے بالوں والا تھا۔ اور جس کے ساتھ اس کی تہمت لگی تھی وہ موٹی پنڈلیوں والا سیاہ فام، گھنگریالے بالوں والا اور بڑے سرین والا تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! (معاملہ) واضح فرما، پھر ان کے درمیان لعان ہوا، اور اس عورت نے ایسا بچہ جنم دیا جیسی اس پر تہمت لگی تھی، ابن شداد بن الھادی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔ تو حضرت ابن عباس نے فرمایا: نہیں وہ عورت اسلام میں مشہور تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۴۔۔۔ عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے مدینہ کے رہنے والے بنی زریق کے ایک شخص کو لکھا کہ وہ میرے لئے

لعان کرنے والی عورت کے بچہ کے بارے میں پوچھے کہ وہ کس کا وارث ہوگا تو اس نے مجھے لکھا کہ ان (اہل علم) کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس کے بارے میں ماں کے حق میں فیصلہ فرمایا اور اسے ماں باپ دونوں کی جگہ قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۵۔۔۔ معمر سے روایت ہے فرمایا: کہ ابراہیم نخعی اور عامر شعبی رحمہما اللہ کا لعان کرنے والی عورت کے بچہ کی میراث میں اختلاف ہو گیا، تو انہوں نے مدینہ ایک قاصد روانہ کیا جو اس کے بارے میں پوچھے تو کہ واپس آکر ان سے مدینہ والوں کی بات کرنے لگا کہ جس عورت نے نبی علیہ السلام کے زمانہ میں اپنے خاوند سے لعان کیا تھا، آپ نے ان میں تفریق کردی، پھر اس عورت نے شادی کرلی اور کئی بچے جنے، پر جس بچہ کی بنا پر اس نے لعان کیا تھا فوت ہو گیا تو اس کی ماں اس کے چھٹے حصہ کی وارث ہوئی، اور اس کے بھائی اس کی تہائی میراث کے وارث ہوئے اور جو باقی بچا وہ ان کی میراث کے بقدر اس کی ماں اور اس کے بھائیوں کے درمیان میں تقسیم ہوا، یوں اس کی ماں کے لئے ایک تہائی اور اس کے بھائیوں کے لئے دو تہائی حصہ قرار پایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۶۔۔۔ (مسند زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) معمر، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لعان کرنے والی کا بچہ، اس کی ماں اس کے تہائی کی وارث ہوگی جو بچے گا وہ بیت المال میں جمع ہوگا، حضرت ابن عباس نے بھی یہی فرمایا۔ عبدالرزاق

۴۰۵۹۷۔۔۔ جابر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خاوند جب بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے پھر اس پر تہمت لگائے تو اسے کوڑے لگائے جائیں۔ ان کے درمیان لعان نہیں، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب خاوند رجوع کرسکتا ہو تو ان میں لعان ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۸۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عجلان کے دو افراد (یعنی خاوند بیوی) کے درمیان تفریق کی اور فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی رجوع کرنے والا ہے؟ تو ان میں سے کسی نے کوئی اعتراف نہیں کیا، پھر انہوں نے آپس میں لعان کیا۔

اس نے کہا یا رسول اللہ! میرا (ادا کردہ) مہر، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو اس سے فائدہ اٹھانے کے عوض اور اگر جھوٹے ہو تو وہ اس کی زیادہ حق دار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لعان کرنے والوں میں سے ایک جھوٹا ہے

۴۰۵۹۹۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ، تم میں سے ایک جھوٹا ہے تجھے اس عورت پر کوئی اختیار نہیں، اس نے کہا: یا رسول اللہ! میرا مال، آپ نے فرمایا: تیرا کوئی مال نہیں، اگر تم سچے ہو تو اس کی شرم گاہ کے حلال سمجھنے کے عوض اور اگر جھوٹے ہو تو وہ اس عورت سے بھی زیادہ تم سے دور ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۰۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور ان میں تفریق کی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۶۰۱۔۔۔ (مسند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچہ کی نفی کی تو نبی علیہ السلام نے ان میں تفریق کیا اور بچہ ماں کو دے دیا۔ خطیب فی المتفق

۴۰۶۰۲۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ملاعنہ کے بیٹے کو ماں کی طرف منسوب کرکے پکارا جائے گا اور جس نے اس کی ماں پر یہ تہمت لگائی کہ اسے زانیہ کے بیٹے! تہمت لگائی تو اسے حد میں کوڑے مارے جائیں اس کی ماں اس کی عصبہ ہے وہ اس کا اور وہ اس کی وارث ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۳۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا مندرجہ ذیل عورتوں میں اور ان کے خاوندوں کے درمیان لعان نہیں ہے۔ یہودی یا نصرانی عورت جو کسی مسلمان کے نکاح میں ہو، آزاد عورت جو کسی غلام سے منسوب ہو یا لونڈی جو کسی آزاد کی بیوی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۴.....(مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور فرمایا: ہوسکتا ہے یہ سیاہ فام گھنگریالے بالوں والا بچہ جنے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۶۰۵.....ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والے کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۶.....ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ملاعنہ کے بیٹے کی ساری میراث اس کی ماں کے لئے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۷.....ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: میں نے عطاء سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے کہ خاوند اگر بچہ کی پیدائش کے بعد اس کا انکار کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ عورت سے لعان کرے اور بچہ عورت کا ہوگا، میں نے کہا: کیا نبی علیہ السلام نے نہیں فرمایا: بچہ بستر (والے خاوند) کا اور زانی کے لئے پتھر ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، یہ اس لئے کہ (ابتداء) اسلام میں لوگ ان بچوں کا دعویٰ کرتے تھے جو لوگوں کے بستروں پر پیدا ہوتے کہتے یہ بچے ہمارے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: بچہ بستر کا اور زانی کے لئے پتھر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

جو بچے آقا کی لونڈیاں جنم دیتیں انہیں اولاد الامہ اور لونڈی کو ام الولد کہا جاتا۔

۴۰۶۰۸.....ابن جریج سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا: ملاعنہ میں یہ سنت جاری ہے کہ بچہ اس کا اور وہ بچہ کی وارث ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۹.....کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے حضرت عتاب بن اسید کو جو وصیت فرمائی یہ ہے کہ چار مردوں اور ان کی بیویوں کے درمیان میں لعان نہیں، یہودی یا نصرانی جو کسی مسلمان کی بیوی ہو لونڈی آزاد کے پاس یا غلام کے نکاح میں آزاد۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۱۰.....حضرت علی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والوں کے بارے میں یہ سنت جاری ہے کہ وہ کبھی جمع نہیں ہوں گے۔ دارقطنی، بیہقی

کتاب اللہو واللعب والتغنی (کھیل کود اور گانا گانا)

از قسم اقوال مباح کھیل وکود

۴۰۶۱۱.....مؤمن کا بہترین مشغلہ تیراکی اور عورت کا بہترین مشغلہ چرخہ کاتنا ہے۔ ابن عدی عن ابن عباس

کلام:.....تحذیر المسلمین ۱۳۴، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۷۔

۴۰۶۱۲.....ہر وہ چیز جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ کھیل تماشا ہے ہاں یہ کہ چار کام ہوں تو جدا بات ہے مرد کا اپنی بیوی سے بوس و کنار، مرد کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا، اور مرد کا دو نشانوں کے درمیان دوڑنا، اور مرد کا پیراکی سکھانا۔ نسائی عن جابر بن عبداللہ وجابر بن عمیر

۴۰۶۱۳.....تین چیزوں میں مشغلہ ہے تمہارا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا تمہارا اپنی کمان سے تیر پھینکنا، اور تمہارا اپنی بیوی سے بوس وکنار کرنا۔ القراب فی فضل الرمی عن ابی الدرداء

۴۰۶۱۴.....یہ (میری جیت) اس دوڑ کے بدلہ ہوگئی (جو تم جیتی تھی)۔ مسند احمد، ابوداؤد عن عائشۃ

۴۰۶۱۵.....فرشتے تمہارے کھیل کود میں صرف گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی کے وقت حاضر ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۴۴، النواخ ۱۷۱۵۔

۴۰۶۱۶.....کھیلو کودو کیونکہ مجھے یہ ناپسند ہے کہ تمہارے دین میں سختی دیکھی جائے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن المطلب بن عبداللہ

۴۰۶۱۷.....اے بنی ارفدہ! (تیر) لو! یہاں تک کہ یہود و نصاریٰ کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے (تنگ نظری نہیں)۔ ابوعبید فی الغریب، والخرائطی فی اعتلال القلوب عن الشعبی مرسلا

۴۰۶۱۸.....انصار ایسے لوگ ہیں جن میں غزل کہی جاتی ہے اگر تم اس عورت کے ساتھ کوئی ایسی بچیاں بھیج دیتے جو کہتی جائیں ہم تمہارے پاس

آئے، ہم تمہارے ہاں آئے تمہیں اور ہمیں سلامتی ہو۔ابن ماجۃ عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۲۰۔

۴۰۶۱۹......اے عائشہ! کیا تمہارے ہاں کوئی مشغلہ نہیں ہوتا، انصار کو تو مشغلہ پسند ہے۔بخاری عن عائشۃ

۴۰۶۲۰......ابو بکر! ہر قوم کی خوشی کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید ہے۔بیھقی نسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ

۴۰۶۲۱......اے انجشۃ ٹھہر کر، تم شیشوں کو لے جارہے ہو۔مسند احمد، بیھقی، حاکم نسائی عن انس

الاکمال

۴۰۶۲۲......اے عامر! اترو اور ہمیں اپنی گنگناہٹ سناؤ۔طبرانی فی الکبیر عن سلمۃ ابن الاکوع

۴۰۶۲۳......انصار میں غزل کا رواج ہے اگر تم کوئی ایسی بچیاں بھیج دیتے جو کہتیں، ہم تمہارے ہاں آئے ہم تمہارے ہاں آئے تمہیں اور ہمیں سلامتی ہو۔بیھقی عن عائشۃ

۴۰۶۲۴......تم لوگوں نے لڑکی (دلہن بنا کر) روانہ کردی اس کے ساتھ ایسی بچیاں کیوں نہیں بھیجیں جو کہتیں: ہم تمہارے ہاں آئے، ہم تمہارے ہاں آئے، تم ہمارے لئے سلامتی مانگو ہم تمہارے لئے مانگیں! کیونکہ انصار ایسے لوگ ہیں کہ ان میں غزل کا رواج ہے۔

مسند احمد، ابن منیع سعید بن منصور عن جابر

۴۰۶۲۵......کیا تمہارے ہاں کوئی مشغلہ نہیں! انصار تو کھیل تماشا پسند کرتے ہیں۔حاکم عن عائشۃ

۴۰۶۲۶......کیا کوئی مشغلہ ہے (مسند احمد عن زوج بنت ابی لھب) فرماتے ہیں جب میں نے ابولہب کی بیٹی سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو فرمایا۔

۴۰۶۲۷......(تیراندازی) کرتے رہو تاکہ یہود یہ جان لیں کہ ہمارے دین میں کشادگی ہے اور مجھے واضح دین فطرت دے کر بھیجا گیا ہے۔

الدیلمی عن وجہ آخر عن عائشۃ

۴۰۶۲۸......ابو بکر بچیوں کو کھیلنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں تاکہ یہودیوں کو پتہ چلے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے اور مجھے آسان دین فطرت دے کر بھیجا گیا۔مسند احمد عن عائشۃ

۴۰۶۲۹......ام سلمہ! اس بچی کو کھیلنے دو اس واسطے کہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔طبرانی عن ام سلمۃ

۴۰۶۳۰......سبحان اللہ! کل کی خبر تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اسی طرح کہا کرو (کہ ہمارے درمیان ایسے نبی ہیں جنہیں کل کی باتوں کا علم ہے) اور یوں کہو: ہم کو تمہارے ہاں آئے ہم تمہارے ہاں، تمہیں اور ہمیں سلامتی ہو۔بیھقی عن عمرۃ بنت عبدالرحمن

۴۰۶۳۱......اے عائشہ! اس لڑکی کو جانتی ہو؟ یہ بنی فلاں کی باندی ہے کیا تم اس کا گانا سنوگی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، پھر اس نے آپ کو گانا سنایا، آپ نے فرمایا: شیطان نے اس کے نتھوں میں پھونک ماری ہے۔مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

۴۰۶۳۲......فرشتے صرف تین قسم کے مشغلوں میں حاضر ہوتے ہیں: جب مرد اپنی عورت کے ساتھ کھیل کود کرے، گھوڑوں کو دوڑانا، نیزہ بازی کرنا۔

الحاکم فی السکنی عن ابی ایوب

۴۰۶۳۳......شیشوں (جیسی نرم ونازک عورتوں) کو بچاؤ شیشوں کو بچاؤ۔حلیۃ الاولیاء عبدالرزاق عن انس

۴۰۶۳۴......اے عائشہ! کیا تمہارے ہاں کوئی مشغلہ نہیں ہوتا؟ انصار تو کھیل تماشا پسند کرتے ہیں۔بخاری عن عائشۃ

انہوں نے انصار کے ایک شخص کی دلہن تیار کرکے روانہ کی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

کلام:......مر برقم ۴۰۶۱۹

۴۰۶۳۵..... اے براتیشوں کو بچاؤ وہ تمہاری آواز نہ سنیں۔ ابونعیم عن انس

ممنوع مشغلہ

۴۰۶۳۶..... شطرنج کھیلنے والا ملعون اور اس کی طرف دیکھنے والا سؤر کا گوشت کھانے والے کی طرح ہے۔

عبدان وابوموسی وابن حزم عن حبة بن مسلم

کلام:..... الاسرار المرفوعة ۵۲۴۔ التنکیت والافادہ ۱۶۴۔

شطرنج، اصل میں شش رنگ کا معرب ہے یہ وہ مشہور کھیل ہے جو حکیم نے نوشیرواں کے لئے ایجاد کیا تھا شش رنگ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے مہرے چھ قسم کے ہیں۔ شاہ، وزیر، فیل، اسپ، رخ، پیادہ۔

۴۰۶۳۷..... جو نردشیر کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ سؤر کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجة عن بریدة

نردشیر اس کھیل کا موجد بزرجمہر ہے یا اردشیر، بہرکیف یہ کھیل شطرنج کے مقابلہ میں ایجاد ہوا۔

۴۰۶۳۸..... جو چوسر کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ مسند احمد، مسلم ابوداؤد، ابن ماجة عن ابی موسی

۴۰۶۳۹..... تین چیزیں جوا ہیں۔ تیروں سے جوا کھیلنا، نرد کے مہروں سے کھیلنا اور حمام میں سیٹی بجانا۔

ابو داؤد فی مراسیله عن یزیدشریح التیمی مرسلاً

۴۰۶۴۰..... مجھے ڈھول اور بانسری کے توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بیهقی عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۱۲۔

۴۰۶۴۱..... شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے جا رہا ہے۔ یہ آپ نے تب فرمایا جب ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے جاتے دیکھا۔

ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی هریرة. ابن ماجة عن انس ابو داؤد عن عثمان

۴۰۶۴۲..... انگلی سے کنکری پھینکنے سے منع کیا گیا ہے۔ مسند احمد، مسلم، بیهقی، ابو داؤد، ابن ماجة عن عبدالله بن مغفل

اکمال

۴۰۶۴۳..... ان دو مہروں سے بچو جنہیں کہا جاتا ہے کہ وہ ڈانٹتے ہیں، کیونکہ یہ عجم کا جوا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی. بیهقی عن ابن مسعود

۴۰۶۴۴..... جب ان لوگوں کے پاس سے گزرو جو تیروں، شطرنج اور نرد سے کھیل رہے ہوں یا ان جیسے کھیلوں میں مصروف ہوں تو انہیں سلام نہ کرو اور اگر سلام کریں تو ان کے سلام کا جواب نہ دو۔ الدیلمی عن ابی هریرة

۴۰۶۴۵..... ان گوٹیوں سے بچو جن کا نام ہے کہ جو ڈانٹتی ہیں اس واسطے کہ وہ جوا ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۴۰۶۴۶..... جو نرد سے کھیلتا ہے پھر اٹھ کر نماز پڑھتا ہے ایسا ہے جیسا کوئی پیپ اور سؤر کے خون سے وضو کرے پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

مسند احمد عن ابی عبدالرحمن الخطمی ابویعلی. بیهقی. سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۰۶۴۷..... ان دو گوٹیوں سے بچو جن کا نام ہے کہ وہ ڈانٹتی ہیں کیونکہ وہ جوا ہے عجم کا۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۴۰۶۴۸..... جو مہروں سے کھیلا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ مسند احمد عن ابی موسی

۴۰۶۴۹..... جس نے جوا کھیلا پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو ایسا ہے جیسے کوئی پیپ اور سؤر کے خون سے وضو کرے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی عبدالرحمن الخطمی

۴۰۶۵۰۔۔۔۔۔۔جونردشیر کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے خون اور گوشت میں ڈبو یا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة وابو عوانة عن سلیمان بن بریدة

۴۰۶۵۱۔۔۔۔۔۔غافل دل، کام کرنے والے ہاتھ اور بے ہودہ بکنے والی زبانیں۔ (ابن ابی الدنیا فی ذم الملاہی، بیہقی عن یحییٰ بن ابی کثیر قال: فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو نرد کھیل رہے تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۰۶۵۲۔۔۔۔۔۔لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ شطرنج سے کھیلیں گے اور اس سے ہر متکبر ہی کھیلتا ہے متکبر جہنم میں ہوگا اس میں نہ کسی بڑے کی عزت ہوتی ہے نہ کسی چھوٹے پر شفقت دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہیں۔ ان کے دل عجمیوں جیسے اور ان کی زبانیں عربوں کی ہیں راستہ میں کسی نیکی کو نہیں دیکھتے اور نہ کسی غلط چیز پر فکر کرتے ہیں۔ نیک شخص ان میں حقیر سمجھا جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بنظر رحمت انہیں نہیں دیکھے گا۔ الدیلمی عن انس

۴۰۶۵۳۔۔۔۔۔۔جو شطرنج سے کھیلے وہ ملعون ہے۔ الدیلمی عن انس

۴۰۶۵۴۔۔۔۔۔۔شطرنج والے جہنمی ہیں جو کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے تیرا بادشاہ (گوٹی) ماردیا۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۰۶۵۵۔۔۔۔۔۔شیطان ہے جو شیطان کا پیچھا کر رہا ہے، جب ایک شخص کبوتر کے پیچھے جارہا تھا تب آپ نے فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة، بیهقی عن ابی هریرة

۴۰۶۵۶۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ روزانہ تین سو ساٹھ بار (نظر رحمت سے) دیکھتا ہے جس میں شطرنج والے کو نہیں دیکھتا۔ الدیلمی عن واثلة

۴۰۶۵۷۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کی ایک تختی ہے جس میں روزانہ تین سو ساٹھ بار دیکھتا ہے، ان کی وجہ سے اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اس میں شطرنج والوں کا کوئی حصہ نہیں۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن واثلة

ممنوع گانا

۴۰۶۵۸۔۔۔۔۔۔گانے سے دل میں نفاق ایسے پیدا ہوتا ہے جیسے پانی سے سبزا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی عن ابن مسعود

۴۰۶۵۹۔۔۔۔۔۔گانا دل میں منافقت ایسی جنم دیتا ہے جیسے پانی سے کھیتی اگتی ہے۔ بیهقی فی شعب الایمان عن جابر

۴۰۶۶۰۔۔۔۔۔۔جس نے گانے کی آواز پر کان لگایا وہ روحانیوں کی آواز نہ سن سکے گا، ضعیف الجامع ۵۴۰۹۔ کسی نے کہا: روحانیین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جنت کے قاری۔ الحکیم عن ابی موسیٰ

۴۰۶۶۱۔۔۔۔۔۔دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں کسی نعمت کے وقت بانسری بجانا اور کسی مصیبت پر بلند آواز سے رونا۔

البزار والضیاء عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۱۶۔

۴۰۶۶۲۔۔۔۔۔۔گانے سے اور گانے پر کان لگانے سے منع کیا گیا ہے غیبت کرنے اور غیبت پر کان لگانے سے روکا گیا ہے چغلی کھانے سے اور چغلی پر کان لگانے سے روکا گیا ہے۔ طبرانی فی الکبیر خطیب عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۵۲۔

۴۰۶۶۳۔۔۔۔۔۔ڈفلی، جھانجھ اور بانسری بجانے سے روکا گیا ہے نہ میرا کھیل تماشے سے کوئی تعلق ہے اور نہ وہ کھیل کود میرا مشغلہ ہے۔

بخاری فی الادب، بیهقی فی السنن عن انس طبرانی فی الکبیر عن معاویة

۴۰۶۶۴۔۔۔۔۔۔نہ کھیل تماشے سے مجھے کچھ لگاؤ ہے نہ کھیل کود میرا مشغلہ ہے، نہ باطل کو میں پسند کرتا ہوں اور نہ باطل میرا طریقہ ہے۔

ابن عساکر عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۶۷۴۔ النافلہ ۱۱۱۔

اکمال

۴۰۶۶۵..... جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو شیطانی بانسریوں سے بچاتے تھے؟ انہیں علیحدہ کرو چنانچہ انہیں جدا کیا جائے گا اور مشک وعنبر کے ٹیلوں پر ٹھہرایا جائے گا پھر فرشتوں سے ارشاد فرمائیں گے۔ انہیں میری تسبیح اور تمجید سناؤ، تو وہ ایسی آوازوں سے سنائیں گے کہ سننے والوں نے ان جیسی آوازیں کبھی نہ سنی ہوں گی۔ الدیلمی عن جابر

۴۰۶۶۶..... جس نے کان کسی گانے کی آواز پر لگایا تو اسے جنت میں روحانیین کی آواز سننے کی اجازت نہیں ہوگی، ضعیف الجامع ۵۴۰۹۔ کسی نے کہا: روحانیین کون ہیں؟ فرمایا: جنت کے قاری۔ الحکیم عن ابی موسیٰ

۴۰۶۶۷..... خبردار! تم لوگ گانے بجانے کے آلات اور گانے (کی آواز) پر کان لگانے سے بچنا کیونکہ یہ دونوں چیزیں دل میں منافقت کو ایسے پیدا کرتی ہیں جیسے پانی سے سبزا پروان چڑھتا ہے۔ ابن مصری فی امالیہ عن ابن مسعود

کلام:..... الضعیفہ ۲۴۷۴۔

۴۰۶۶۸..... گانے کی چاہت دل میں منافقت کو ایسے جنم دیتی ہے جیسے پانی سے گھاس اگتی ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

کلام:..... تمیض الصحیفہ ۳۱۔

۴۰۶۶۹..... جس نے کسی باندی کے پاس (گانا سنا یا اس کی آواز پر) کان لگانے بیٹھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ ڈالیں گے۔ ابن مصری فی امالیہ، ابن عساکر عن انس

۴۰۶۷۰..... کھیل اور گانے سے دل میں منافقت یوں پیدا ہوتی ہے جیسے پانی سے گھاس، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قرآن اور ذکر سے دل میں ایمان ایسے پیدا ہوتا ہے جیسے پانی سے سبزا۔ الدیلمی عن انس

کلام:..... الاتقان ۱۱۲۸، الاسرار المرفوعۃ ۳۱۱۔

۴۰۶۷۱..... عمرو بن قرۃ ایک شخص تھا جو گانے بجانے کا کام کرتا تھا وہ آکر نبی علیہ السلام سے کہنے لگا: یارسول اللہ آپ نے میرے متعلق بڑا سخت حکم نامہ جاری کیا ہے میں تو اپنے ہاتھ سے اپنی ڈفلی بجا کر رزق کماتا ہوں تو کیا آپ مجھے، بے حیائی کے بغیر گانے کی اجازت دے دیں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں تجھے اجازت نہیں دیتا۔ (اس کام میں) نہ کوئی عزت ہے اور نہ آنکھ کی کوئی نعمت ہے، اللہ کے دشمن! تم نے جھوٹ بولا! اللہ تعالیٰ نے تمہیں حلال پاکیزہ رزق عطاء کیا (جس کے مقابلہ میں) تم نے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ رزق سے پسند کیا، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ اپنے حلال رزق کو لکھا ہے اگر میں تمہارے پاس پہلے آجاتا تو میں تمہاری وہ حالت کرتا کہ تم یاد رکھتے میرے پاس سے اٹھ جاؤ اللہ کے حضور توبہ کرو، (یہ دیلمی کی روایت ہے، جس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے، اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے حلال سے وسعت پیدا کر، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد (کی طرح) ہے اور یہ جان رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے) اب جب کہ تم آچکے تو آنے کے بعد تم نے پھر کوئی ایسا کام کیا تو میں تمہاری دردناک پٹائی کروں گا، بطور مثلہ تمہارا سر منڈواؤں گا، اور تمہیں تمہارے گھر والوں سے جدا کردوں گا اور تمہارا سامان مدینہ کے نوجوانوں کے لئے حلال کردوں گا۔

یہ (گویئے) نافرمان لوگ ہیں ان میں سے جو بھی بغیر توبہ کے مرا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اسی طرح اٹھائے گا جیسا وہ دنیا میں ننگا ہیجڑا تھا کپڑے کے پلو کے ذریعہ بھی اپنے آپ کو نہیں چھپاتا تھا، وہ جب بھی اٹھے گا اسے مرگی پڑ جائے گی۔

۴۰۶۷۲..... دو آوازیں دنیا وآخرت میں ملعون ہیں نعمت کے وقت بانسری اور مصیبت کے وقت بلند آواز سے رونے کی آواز۔

ابن مردویہ والبزار، سعید بن منصور عن انس، نعیم ابن ماجۃ عن عائشۃ

کلام :....... ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۱۶۔

۴۰۶۷۳..... جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی لونڈی گلو کار تھی تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔

حکم فی تاریخه و الدیلمی عن علی وفیه داؤد بن سلیمان الخواص عن حازم وابن حله، قال الازدی: ضعیف جدا

کتاب اللہو واللعب از قسم افعال

۴۰۶۷۴..... سعید بن المسیب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ایک شخص کو دوسرے سے کہتے سنا: آ ؤ جوا کھیلیں، تو آپ نے اسے کچھ صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ ابو یعلی

کلام :....... ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۴۶۔

۴۰۶۷۵..... حکیم بن عباد بن حنیف سے روایت ہے فرمایا: مدینہ میں سب سے پہلا فتنہ جو دنیا کی مسلسل آمد اور لوگوں کے موٹاپے کی انتہا کے وقت ظاہر ہوا، وہ کبوتروں کا اڑانا، اور غلیل چلانا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں ایک شخص کو گورنر بنایا جو بنی لیث سے تعلق رکھتا تھا وہ اسے کاٹ دیتا اور غلیل توڑ دیتا۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۶۷۶..... عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا مدینہ میں ان لوگوں پر گزر ہوا جو مشق کر رہے تھے آپ ان کے پاس ٹھہر گئے میں آپ کے کندھے پر سے دیکھنے لگی، آپ فرما رہے تھے اے بنی ارفدہ! لو! (پھینکو) تاکہ یہود و نصاریٰ کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے تو وہ کہنے لگے: ابو القاسم اچھے ہیں، ابو القاسم اچھے ہیں اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے تو وہ گھبرا گئے۔

رواہ الدیلمی

۴۰۶۷۷..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میری امت کی ایک جماعت بندر اور ایک جماعت خنزیر بنا دی جائے گی اور ایک گروہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور ایک جتھہ پر خطرناک ہوا چلے گی، اس واسطے کہ انہوں نے شرابیں پیں، ریشم پہنا، لونڈیاں (جو ناچتی گاتی تھیں) رکھیں اور ڈفلیاں بجاتی ہوں گی۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی وابو الشیخ فی الفتن

نرد (چوسر)

۴۰۶۷۸..... زید بن صلت سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو منبر پر فرماتے سنا: لوگو جوئے سے بچو۔ ان کی مراد چوسر سے تھی۔ مجھے اس کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ تم میں سے کچھ گھروں میں ہے سو جس کے گھر میں ہو تو وہ اسے جلا دے یا توڑ دے، اسی طرح ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر فرمایا: لوگو! میں نے تم سے اس چوسر کے بارے میں گفتگو کی تھی لیکن میں نے نہیں دیکھا کہ تم نے اسے باہر نکالا ہو سو میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں ایندھن کے گٹھوں کا حکم دوں پھر وہ ان گھروں میں بھیجوں جن میں وہ ہے پھر میں اس آگ کو ان پر لگا دوں۔ رواہ البیھقی

۴۰۶۷۹..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: چوسر اور شطرنج جوا ہیں۔ ابن ابی شیبة وابن المنذر وابن ابی حاتم، بیهقی

مباح کھیل کود

۴۰۶۸۰..... عبد اللہ بن قیس یا ابن ابی قیس سے روایت ہے فرمایا: میں ان لوگوں میں تھا جو ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کی شام سے واپسی پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے، اسی اثنا میں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل رہے تھے کہ انہیں آذرعات کے کچھ لوگ تلواریں

اور نیزوں کے ساتھ گاتے بجاتے ملے آپ نے فرمایا: ارے! انہیں واپس کرو اور منع کرو، تو ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین! یہ عجم کا طریقہ ہے آپ اگر انہیں منع کریں گے تو وہ سمجھیں گے کہ آپ کے دل میں ان کے لئے بدعہدی ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: انہیں ابوعبیدہ کی فرمانبرداری میں بلاؤ! ابو عبیدة، ابن عساکر

۴۰۶۸۱..... حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو زبیر آپ سے آگے نکل گئے تو انہوں نے کہا: رب کعبہ کی قسم میں تم سے جیت گیا، پھر ایک بار ان دونوں کا مقابلہ ہوا تو حضرت عمر آگے نکل گئے، حضرت عمر نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم میں تم سے آگے نکل گیا ہوں۔ المحاملی

۴۰۶۸۲..... (مسند ثابت بن یزید الانصاری) عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میں قرظہ بن کعب، ثابت بن یزید اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے پاس کچھ لونڈیاں اور دوسری اشیاء ہیں میں نے (تعجب سے) کہا: آپ لوگ اصحاب محمد ﷺ ہو کر یہ کام کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: سننا چاہتے ہو تو سنو ورنہ چلے جاؤ اس واسطے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شادی کے موقعہ پر کھیل کود اور موت کے وقت رونے کی اجازت دی ہے۔ ابو نعیم

۴۰۶۸۳..... قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ام قثم سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت علی بن ابی طالب تشریف لائے اور ہم لوگ چودہ گولیوں سے کھیل رہی تھیں، تو انہوں نے کہا: یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم لوگ روزے سے تھیں تو ہم نے چاہا کہ اس سے دل بہلالیں انہوں نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اخروٹ نہ خرید لاؤں جس سے کھیل لیں اور اسے چھوڑ دیں ہم نے کہا: ٹھیک ہے، چنانچہ وہ اخروٹ خرید لائے اور ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

شطرنج

۴۰۶۸۴..... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ لوگوں پر گزر ہوا جو شطرنج کھیل رہے تھے تو ان پر لپک پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم کیا اس کے علاوہ کسی کام کے لئے تم پیدا نہیں ہوئے، اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ ایک طریقہ بن جائے گا تو میں اسے تمہارے چہروں پر مارتا۔ بیھقی، ابن عساکر

۴۰۶۸۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ شطرنج کھیلتے لوگوں پر آپ کا گزر ہوا تو فرمایا: ”یہ کیا مورتیاں ہیں جن کے سامنے تم ادب سے بیٹھے ہو“ کوئی تم میں سے انگارے کو چھوئے یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ اسے چھوئے۔

ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، وابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی وابن المنذر وابن ابی حاتم، بیھقی

۴۰۶۸۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم چوسر اور شطرنج کھیلنے والوں کو سلام نہیں کرتے۔ رواہ ابن عساکر

کبوتر سے کھیل

۴۰۶۸۷..... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبوتر کے پیچھے جا رہا ہے آپ نے فرمایا شیطان کے پیچھے شیطان لگا ہوا ہے۔ ابن ماجہ ورجالہ ثقات

گانا

۴۰۶۸۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے گانے والیوں اور نوحہ کرنے والیوں (کو لانے) اور ان کی خرید و فروخت اور ان پر تجارت کرنے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ان کی کمائی حرام ہے۔ ابو یعلی

۴۰۶۸۹ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بانسریوں کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے مجھے اپنے رب تعالیٰ کی قسم! جو بندہ اس دنیا میں شراب پیئے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز کھولتا ہوا پانی پلائے گا یا اسے عذاب دے گا یا بخش دے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گلوکار اور گلوکارہ کی کمائی حرام ہے، زانی عورت کی کمائی باطل ہے اللہ تعالیٰ کو حق حاصل ہے کہ وہ ایسے بدن کو جنت میں داخل نہ کرے جو حرام (چیز) سے پلا بڑھا۔ ابوبکر الشافعي في الغلانیات، نسائی وسنده ضعیف

۴۰۶۹۰ ...... (مسند رافع بن خدیج) ہشام بن العاص اپنے والد سے وہ اپنے دادا ربیعہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میری امت کے آخری لوگوں میں زمین دھنسنے، چہرے بگڑنے اور پتھر برسنے (کا عذاب) ہوگا لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: ان کے لونڈیاں (جو گاتی ناچتی ہوں گی) رکھنے اور شرابیں پینے کی وجہ سے۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۶۹۱ ...... زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دفعہ مدینہ منورہ کی کسی گلی میں جا رہے تھے کہ آپ کے پاس سے ایک نوجوان گاتے ہوئے گزرا، آپ اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا: ارے نوجوان تمہارا بھلا، کیا تم قرآن پڑھ کر نہیں گنگنا سکتے، آپ نے یہ بات کئی بار فرمائی۔

الحسن بن سفیان والدیلمی

۴۰۶۹۲ ...... نافع سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا میں نے بانسری بجانے والے چرواہوں کی آواز سنی، تو آپ راستے سے ہٹ گئے پھر فرمایا: تم نے کوئی آواز سنی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، پھر واپس راستہ پر آ گئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۶۹۳ ...... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مطر بن سالم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈفلی بجانے، جھانجھ سے کھیلنے اور بانسری کی آواز (سننے) سے منع فرمایا ہے۔ دارقطنی، قال في المغني، مطر بن سالم عن مجهول

مباح گانا

۴۰۶۹۴ ...... مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حدی خواں کی آواز سنتے تو فرماتے: عورتوں کا ذکر نہ چھیڑنا۔

رواہ البیہقی

۴۰۶۹۵ ...... اسلم سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین کے کسی جنگل میں ایک شخص کے گنگنانے کی آواز سنی تو فرمایا: گانا سوار (مسافر) کا توشہ ہے۔ رواہ البیہقی

۴۰۶۹۶ ...... علاء بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سفر پر تھے تو گنگنانے لگے پھر فرمایا: تم لوگ مجھے کیوں نہیں ڈانٹتے جب میں بیہودہ کام کروں۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

مراد بغیر آلات لہو لعب کے اشعار پڑھنا جو موسیقی سے خارج ہے۔

۴۰۶۹۷ ...... خوات بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کے لئے نکلے، ہم جس قافلہ میں چل رہے تھے ان میں ابوعبیدہ بن الجراح اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے لوگوں نے کہا: خوات ہمیں گانا سناؤ، تو ہم نے انہیں گانا سنایا پھر کہا: ہم نے ضرار کے اشعار گائے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابوعبداللہ کو بلاؤ وہ اپنے دل کی گنگناہٹ گائے یعنی اپنے شعر، تو میں انہیں گا کر سناتا رہا یہاں تک کہ سحر ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خوات! اپنی زبان روکو ہمیں سحر ہو گئی ہے۔

بیہقی، ابن عساکر

۴۰۶۹۸ ...... حارث بن عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مکہ کی راہ میں ان کے زمانہ خلافت میں چل رہے تھے آپ کے ہمراہ مہاجرین وانصار تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شعر ترنم کے ساتھ پڑھا، تو ان سے ایک عراقی شخص

کہنے لگا۔اس کے علاوہ کوئی اور عراقی نہ تھا۔امیر المومنین! پھر کہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرما گئے اور اپنی سواری کو ایڑ لگائی تو وہ قافلہ سے علیحدہ ہوگئی۔بیھقی، والشافعی

۴۰۶۹۹ ہمیں عبدالرحمن بن الحسن بن القاسم الازرقی نے اپنے والد کے حوالہ سے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے آپ نے احرام باندھا ہوا تھا تو وہ سست رفتار ہوکر کبھی ایک پاؤں آگے بڑھاتی اور کبھی پیچھے کرتی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گویا اس کا سوار ٹہنی کا پنکھا ہے جب وہ اسے لے کر ٹھہر جاتی ہے یا پرانی شراب سے مست ہے، پھر فرمایا: اللہ اکبر، اللہ اکبر۔

رواہ البیھقی

۴۰۷۰۰..... محمد بن عباد بن جعفر اوران کے ساتھ کسی اور سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ کے لئے نکلے تو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خوات سے کہا: کہ ہمیں شعر گا کر سنائیں تو انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجازت دیں تب، آپ نے ان سے اجازت مانگی انہوں نے اجازت دے دی، تو حضرت خوات نے اشعار گائے، حضرت عمر نے فرمایا: خوات! بہت اچھے! بہت اچھے! پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعار پڑھنے لگے: گویا اس کا سوار ٹہنی کا پنکھا ہے جب وہ اسے لے کر ٹھہر جاتی ہے یا پرانی شراب سے مست ہے۔

وکیع الصغیر فی الغرر

حدی خوانی کی تاریخ

۴۰۷۰۱..... مجاہد سے روایت ہے نبی علیہ السلام کچھ لوگوں سے ملے جن میں ایک حدی خواں تھا جب انہوں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا تو ان کا حدی خواں چپ ہوگیا، وہ کہنے لگے: یارسول اللہ: ہم عربوں میں سب سے پہلے حدی خواں ہیں آپ نے فرمایا: یہ کیسے؟ (ان میں سے ایک شخص نے) کہا: ہمارا ایک شخص تھا۔انہوں نے اس کا نام بھی لیا۔وہ بہار کے موسم میں اپنے اونٹ کی تلاش میں تنہا ہوگیا، پھر اس نے ایک لڑکا اونٹ کے ساتھ بھیجا، غلام دیر سے آیا تو وہ اسے لاٹھی سے مارنے لگا، غلام راستے پر جاتے ہوئے کہنے لگا: ہائے میرا ہاتھ، جس سے اونٹ متحرک اور چست ہوگیا، یوں لوگوں میں حدی کی بنیاد پڑ گئی۔ابن ابی شیبۃ

۴۰۷۰۲..... (مسند التیھان والد ابی الہیثم الانصاری) محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی ابوالہیثم بن التیھان سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو سنا آپ خیبر کی طرف اپنے ایک سفر میں عامر بن اکوع سے کہہ رہے تھے۔اکوع کا نام سنان تھا۔اپنے گنگنانے کے ذریعہ ہمیں حدی سناؤ تو وہ اونٹ سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے لئے اشعار پڑھنے لگے۔(مطین، ابن مندہ، ابونعیم ان دونوں کا کہنا ہے کہ یہ غلط ہے صحیح ابن ابی الہیثم عن ابیہ ہے ابن مندہ کا کہنا ہے کہ اس میں مطین نے غلطی کی ہے اور اصابہ میں (ابن حجر نے) فرمایا بلکہ اس میں یونس بن بکیر کو وہم ہوا، ان کی مغازی میں بھی ایسا ہی ہے اور فرمایا: حق بات یہ ہے کہ تیھان نے زمانہ اسلام نہیں پایا۔)

۴۰۷۰۳..... شعبی، عیاض اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ وہ انبار کی عید میں موجود تھے تو کہا: کیا بات ہے لوگ اس طرح کھیلتے کودتے نظر نہیں آتے جس طرح نبی علیہ السلام کے دور میں کرتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۴۰۷۰۴..... شعبی سے روایت ہے کہ عیاض اشعری انبار میں عید کے دن گزرے تو فرمایا: کیا بات ہے لوگ کھیل کود کر خوشی مناتے نظر نہیں آتے، حالانکہ (عید کے روز کھیل کود کرنا) یہ سنت ہے (ابن عساکر فرماتے ہیں تقلیس یہ ہے کہ راستوں کے کنارے لڑکیاں اور بچے بیٹھ کر طبلوں وغیرہ سے کھیلیں۔)

نابالغ بچے بچیاں غیر مکلف ہیں ان کا اس طرح کھیل وکود ممنوع نہیں۔

۴۰۷۰۵..... انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلکش آواز کے مالک تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے بعض اسفار میں اشعار پڑھا کرتے تھے۔ابو نعیم

۴۰۷۰۶..... انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ براء دلچسپ آواز والے تھے مردوں میں وہی حدی خواں تھے۔ابو نعیم

حرف میم۔۔۔۔۔کتاب معیشت وآداب۔۔۔۔۔ازقسم اقوال

اس کے چارابواب ہیں:

باب اول۔۔۔۔۔کھانے کے بیان میں

اس کی چارفصلیں ہیں:

پہلی فصل۔۔۔۔۔کھانے کے آداب

۴۰۷۰۷۔۔۔۔۔میں ایسے کھاتا اور بیٹھتا ہوں جیسے غلام۔ابن سعد، ابویعلی عن عائشة

۴۰۷۰۸۔۔۔۔۔میں تو بندہ ہوں ایسے کھاتا اور پیتا ہوں جیسے غلام۔ابن عدی عن انس

کلام: ۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۰۵۳۔

۴۰۷۰۹۔۔۔۔۔میں غلام کی طرح کھاتا اور بیٹھتا ہوں میں تو بندہ ہوں۔ابن سعد بیھقی عن یحیٰی بن ابی کثیر مرسلاً

۴۰۷۱۰۔۔۔۔۔میں ایسے کھاتا ہوں جیسے غلام، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر دنیا کی قدروقیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گلاس پانی نہ پلاتے۔ھناد فی الزھدعن عمرو بن مرة

۴۰۷۱۱۔۔۔۔۔میں تو ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ترمذی عن ابی جحیفة

کلام: ۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۶۷۶۔

۴۰۷۱۲۔۔۔۔۔کھانا ٹھنڈا ہونے دو، گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

فردوس عن ابن عمر، حاکم عن جابر وعن اسماء مسدد عن ابی یحیٰی، طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرة، حلیة الاولیاء عن انس

کلام: ۔۔۔۔۔اسنی المطالب ۲۰، التمیز ۷۔

۴۰۷۱۳۔۔۔۔۔گرم کھانے سے بچو! اس سے برکت ختم ہوجاتی ہے، ٹھنڈا کھانا کھاؤ کیونکہ وہ زیادہ لذیذ اور زیادہ برکت والا ہوتا ہے۔عبدان عن بولاء

کلام: ۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۴۲۰۱۔

۴۰۷۱۴۔۔۔۔۔اپنے کھانے کو ٹھنڈا ہونے دو اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔ابن عدی عن عائشة

۴۰۷۱۵۔۔۔۔۔اپنے کھانے پر جمع ہوجاؤ اس پر اللہ تعالیٰ کے نام ذکر کرو اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، حاکم عن وحشی بن حرب

۴۰۷۱۶۔۔۔۔۔وہ کھانا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے جس پر ہاتھ بکثرت ہوں۔ابو یعلی، بیھقی فی شعب الایمان، ابن حبان والضیاء عن جابر

کلام: ۔۔۔۔۔اسنی المطالب ۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۹۔

۴۰۷۱۷۔۔۔۔۔ایک شخص کا کھانا دو کے لئے اور دو کا تین، چار کے لئے اور چار کا پانچ اور چھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ابن ماجة عن عمر

کلام: ۔۔۔۔۔ضعیف ابن ماجہ ۷۰۱۔

۴۰۷۱۸۔۔۔۔۔تین چیزوں میں برکت ہے، جماعت، ثرید (گوشت میں روٹی ڈال کر پکانا یا کھانا) اور سحری کھانے میں۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن سلمان

۴۰۷۱۹۔۔۔۔۔جماعت، سحری اور ثرید برکت کا باعث ہیں۔ابن شاذان فی مشیخة عن انس، ضعیف الجامع ۲۶۵۴

۴۰۷۲۰......دو کا کھانا تین کے لئے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔مالک، بیھقی ترمذی عن ابی ھریرة

۴۰۷۲۱......ایک کا کھانا دو کے لئے اور دو کا کھانا چار کے لئے اور چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن جابر

۴۰۷۲۲......دو کا کھانا چار کے لئے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہے کھانے پر مل کر بیٹھو متفرق ہوکر (ادھر ادھر) نہ بیٹھو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۰۷۲۳......مل کر کھاؤ، جدا جدا نہ ہو، کیونکہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور دو کا کھانا تین اور چار کے لئے کافی ہے مل کر کھاؤ متفرق نہ ہو کیونکہ برکت جماعت میں ہے۔العسکری فی المواعظ عن عمر

۴۰۷۲۴......مل کر کھاؤ منتشر نہ ہو اس واسطے کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ابن ماجه عن عمر

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۷۱۰۔

۴۰۷۲۵......کھانے کے وقت جوتے اتار لیا کرو کیونکہ یہ اچھا طریقہ ہے۔حاکم عن ابی عبس بن جبر

کلام:......اسنی المطالب ۸۴، ضعیف الجامع ۲۴۳۔

۴۰۷۲۶......جب کھانا کھانے لگو تو جوتے اتار لیا کرو یہ تمہارے پاؤں کے لئے زیادہ راحت کا سبب ہے۔

طبرانی فی الاوسط، ابویعلی، حاکم عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۳۹۶، النواخ ۸۹۔

جوتے پہن کر کھانے کی ممانعت

۴۰۷۲۷......جب تم میں سے کسی کے قریب اس کا کھانا کیا جائے اور اس کے جوتے پاؤں میں ہوں تو وہ اپنے جوتے اتار دے کیونکہ اس سے پاؤں کو راحت ملتی ہے اور یہ سنت ہے۔ابویعلی عن انس

کلام:......الضعیف ۹۸۰۔

۴۰۷۲۸......جب کھانا رکھا جائے تو جوتے اتار دیا کرو اس سے تمہارے پاؤں کو راحت ملے گی۔الدارمی حاکم عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۷۱۹۔

۴۰۷۲۹......دو سالن برتن میں نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔طبرانی فی الاوسط حاکم عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۶۴، کشف الخفاء ۱۷۲۔

حکماء نے لکھا ہے کہ دو سالن اکٹھے کھانے سے پیٹ خراب ہو جاتا ہے۔(مترجم)

۴۰۷۳۰......ہڈی اپنے منہ کے قریب کرلو وہ زیادہ لذت و آسانی کا باعث ہے۔ابو داؤد عن صفوان بن امیہؓ

کلام:......اسنی المطالب ۹۱، ضعیف الجامع ۲۶۵۔

۴۰۷۳۱......(پکا ہوا) گوشت چھری سے نہ کاٹو، کیونکہ یہ (غیر مسلم) عجمیوں کا طریقہ ہے البتہ اسے دانتوں سے نوچو یہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔ابو داؤد، بیھقی فی السنن عن عائشة

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۱۶۲۸، الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۱۸۵۔

۴۰۷۳۲......گوشت کو دانتوں سے نوچو وہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔مسند احمد، ترمذی حاکم عن صفوان بن امیة

کلام:......التنکیت والافادہ ۱۳۶، ذخیرۃ الحفاظ ۷۸۲۔

۴۰۷۳۳... جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے (تو پکاتے وقت) اس کا شوربا زیادہ کردے کیونکہ جسے گوشت نہیں ملے گا شوربا مل جائے گا، تو وہ ایک گوشت ہے۔ ترمذی بیھقی فی شعب الایمان، حاکم عن عبداللہ المزنی

۴۰۷۳۴... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام یاد کرلیا کرے پھر اگر شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو کہہ لیا کرے، کھانے کے شروع اور آخر میں اللہ کے نام سے۔ ابو داؤد، ترمذی حاکم عن عائشة

۴۰۷۳۴... بیٹا! قریب ہو جاؤ اور اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

ابو داؤد حاکم عن ابی ھریرة، ابن ماجة عن عمر بن ابی سلمة

۴۰۷۳۵... اگر وہ بسم اللہ کہہ لیتا تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوجاتا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ کہہ لیا کرے، اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو بسم اللہ فی اولہ وآخرہ کہہ لیا کرے۔ مسند احمد، ابن ماجة، ابن حبان بیھقی فی السنن عن عائشة

۴۰۷۳۷... جب تک اس نے بسم اللہ نہ کہی تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا (جونہی بسم اللہ پڑھی) تو جو کچھ شیطان کے پیٹ میں تھا سب قے کردی۔

مسند احمد، نسائی. حاکم عن امیةؓ بن مخشی

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۱۱۳۔

سیدھے ہاتھ سے کھانا کھائے

۴۰۷۳۸... اے لڑکے! اللہ کا نام لے، اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھا۔ بیھقی، ابن ماجة عن عمر ابن ابی سلمة

۴۰۷۳۹... جس کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا تو شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھ لیتا ہے وہ اسے حلال سمجھنے کے لئے اس دیہاتی کے ساتھ آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے حلال سمجھنے کے لئے اس باندی کے ساتھ آیا تو میں نے اس کا ہاتھ بھی روک لیا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! شیطان کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن حذیفة

۴۰۷۴۰... آدمی کے سامنے جب کھانا رکھا جائے تو بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جائے تو الحمد للہ کہے تو کھانا رکھنے اور اٹھانے سے پہلے اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔ الضیاء عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۴۶۱۔

۴۰۷۴۱... جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ بیماری اور بے برکت ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر دسترخوان رکھا ہوا ہو تم بسم اللہ کہہ کر کچھ شروع کردو اور اگر اٹھالیا گیا تو بسم اللہ کہہ کر اپنی انگلیاں چاٹ لو۔ ابن عساکر عن عقبة بن عامر

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۲۳۹۔

۴۰۷۴۲... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہا کرے اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر عطا کر، اور جب دودھ پیئے تو کہے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اسے بڑھا، اس لئے کہ دودھ کے سوا کوئی چیز کھانے اور پینے کے برابر نہیں۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۴۰۷۴۳... اللہ تعالیٰ جسے کھانا کھلائے وہ کہا کرے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر کھلا، اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ کہا کرے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا کر اور اسے بڑھا، کیونکہ سوائے دودھ کے کوئی چیز کھانے اور پینے کے برابر نہیں۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن ابن عباس

۴۰۷۴۴... جس نے کھانا کھا کر کہا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری طاقت وقوت کے بغیر عطا کیا تو اس

کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے کپڑا پہن کر کہا: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے میری طاقت وقوت کے بغیر عطا کیا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حاکم عن معاذ ابن انس

کلام:...... ضعیف ابی داؤد ۸۶۹۔

۴۰۷۴۵...... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چٹانے یا چاٹنے سے پہلے ہاتھ کپڑے (تولیئے) سے نہ پونچھے۔

مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن ابن عباس

مسند احمد، مسلم، نسائی عن جابر بزیادۃ، کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔

۴۰۷۴۶...... جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا کرے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے، اور تم میں سے کوئی برتن کو انگلی سے چاٹ لیا کرے اس واسطے کہ تمہیں علم نہیں کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی نسائی عن انس

۴۰۷۴۷...... جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا کرے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

ترمذی عن جابر

۴۰۷۴۸...... جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا کرے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور انگلیاں چاٹنے اور چٹانے سے پہلے ہاتھ تولئے سے صاف نہ کرے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی۔

مسند احمد، نسائی، مسلم ابن ماجۃ عن جابر

۴۰۷۴۹...... شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے کھانے کے وقت بھی پھر جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے، جب (کھانے سے) فارغ ہو جائے تو انگلیاں چاٹ لے اس واسطے کہ اسے علم نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی۔ مسلم عن جابر

۴۰۷۵۰...... جو دستر خوان پر کے ریزوں کو تلاش کرے گا اس کی بخشش کر دی جائے گی۔ الحاکم فی الکنی عن عبداللہ بن ام حرام

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۵۱۴۔

۴۰۷۵۱...... جب دستر خوان رکھا جائے تو آدمی اپنے سامنے سے کھائے اپنے ساتھ بیٹھنے والے کے سامنے سے نہ کھائے اور نہ برتن کے درمیان سے کھائے کیونکہ برکت درمیان میں اترتی ہے اور آدمی دستر خوان اٹھانے سے پہلے نہ اٹھے، اور نہ اپنا ہاتھ کھینچے اور اگر سیر ہو جائے اور لوگ ابھی فارغ نہیں ہوئے تو عذر کر دے ورنہ اس سے اس کے ساتھ بیٹھنے والا شرمندہ ہوگا اور اپنا ہاتھ کھینچ لے گا ہو سکتا ہے اسے کچھ بھوک ہو۔

ابن ماجۃ، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر وقال البیھقی! انا براء عن عھدتہ

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۷۰۵۔ ۷۱۳، ضعیف الجامع ۷۲۱۔

۴۰۷۵۲...... جب کھانا رکھا جائے تو قوم کا گورنر یا میزبان یا قوم کا بہترین شخص شروع کرے۔ ابن عساکر عن ابی ادریس الخولانی مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۲۰۔

برتن کے درمیان سے کھانے کی ممانعت

۴۰۷۵۳...... جب کھانا رکھا جائے تو اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے چھوڑ دو، کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عباس

۴۰۷۵۴...... کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔

ترمذی، حاکم عن ابن عباس

۴۰۷۵۵ ... برتن میں اس کے کناروں سے کھاؤ، درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت اس کے درمیان میں نازل ہوتی ہے۔
مسند احمد، بیهقی فی السنن عن ابن عباس

۴۰۷۵۶ ...... اس کے اطراف سے کھاؤ درمیان کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں برکت ہوگی۔ ابو داؤد ابن ماجة عن عبدالله بن بسر

۴۰۷۵۷ ...... اللہ کا نام لے کر اس کے کناروں سے کھاؤ اس کا درمیان چھوڑ دو کیونکہ اس کے اوپر سے برکت آتی ہے۔ ابن ماجة عن واثلة

۴۰۷۵۸ ...... دودھ کی چکناہٹ ہوتی ہے۔ بیهقی عن ابن عباس، ابن ماجة عن انس

۴۰۷۵۹ وہ شخص (اگر اسے کوئی کیڑا کاٹ لے) اپنے آپ کو ملامت کرے جس کے ہاتھ میں کسی کھانے کی چیز کا اثر (خوشبو یا ذائقہ) ہو اور پھر سو جائے
ابن ماجة عن فاطمة الزهراء

۴۰۷۶۰ کھانے سے پہلے ہاتھ دھولینا ایک نیکی اور کھانے کے بعد دو نیکیاں ہیں۔ حاکم فی تاریخه عن عائشة
کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۱۵۹، النواسخ ۲۴۹۷۔

۴۰۷۶۱ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھو لینے سے فقر ختم ہوتا ہے اور یہ انبیاء کا طریقہ ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۱۶۰، النواسخ ۲۴۹۸۔

۴۰۷۶۲ رزق کی کشادگی اور شیطان کے طریقہ کو روکنے کا ذریعہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا ہے۔ حاکم فی تاریخه عن انس
کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۲۶۷۔

۴۰۷۶۳ کھانے کی برکت، کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا ہے۔ مسند احمد، ترمذی حاکم عن سلمان

۴۰۷۶۴ کھانے کے لئے ہاتھ دھونا، کھانے، دین اور رزق میں برکت کا باعث ہے۔ ابو الشیخ عن عبدالله بن جراد
کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۶۴۸۔

کھانے سے پہلے ہاتھ دھولے

۴۰۷۶۵ جو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر کی خیر و برکت میں اضافہ کرے تو وہ کھانا رکھنے اور اٹھائے جانے کے وقت ہاتھ دھولیا کرے۔
ابن ماجة عن انس

کلام: ...... ضعیف ابن ماجہ ۷۰۲، ضعیف الجامع ۵۳۳۹۔

۴۰۷۶۶ جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، دائیں ہاتھ سے دے اور دائیں سے لے، اس واسطے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا، پیتا، دیتا اور لیتا ہے۔ الحسن بن سفیان فی مسنده عن ابی هريرة

۴۰۷۶۷ بائیں سے کھائے نہ پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔
مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر نسائی عن ابی هريرة

۴۰۷۶۸ جس شخص کے ہاتھ پر کھانے کی چیز کا اثر ہو اور پھر وہ ہاتھ دھوئے بغیر سو گیا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔
ابن ماجه عن ابی هريرة

۴۰۷۶۹ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی هريرة، طبرانی فی الکبیر عن زید بن ثابت، طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۰۷۷۰ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ گوشت کی علامت کو دھو دے۔ ابن عدی عن ابن عمر
کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۹۵۔

۴۰۷۷۱... جب تم میں سے کوئی کھانے پر بسم اللہ بھول جائے تو وہ جب اسے یاد آئے کہہ لے بسم اللہ اولہ واخرہ۔ابو یعلی عن امرأة

۴۰۷۷۲... جب آدمی کھانا کم کرے تو اس کا پیٹ نور سے بھر جائے گا۔فردوس عن ابی ھریرة

۴۰۷۷۳... اپنے (کھائے ہوئے) کھانے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے ذریعہ (پگھلاؤ) ہضم کرو اور کھانا کھا کر مت سوو رنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔طبرانی فی الاوسط ابن عدی وابن السنی وابو نعیم فی الطب، بیھقی عن عائشة

کلام:...... تذکرة الموضوعات ۱۴۱، ۸۴۳، التعقبات ۳۲۔

۴۰۷۷۴... روٹی کی عزت کرو۔حاکم عن عائشة

کلام:...... الاسرار المرفوعة ۵۶، المطالب ۲۵۲۔

۴۰۷۷۵... روٹی کی عزت کرو، جو روٹی کی قدر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قدردانی فرماتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی سکینه

کلام:...... التنزیہ ۲/۲۴۴، ضعیف الجامع ۱۱۲۵۔

۴۰۷۷۶... روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان کی برکتوں سے اتارا اور زمین کی برکتوں سے نکالا ہے۔

الحکیم، الحجاج بن علاط السلمی ابن مندہ عن عبداللہ بن زید عن ابیه

کلام:...... التذکرة ۱۵۶، تذکرة الموضوعات ۱۴۴۔

۴۰۷۷۷... روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان کی برکتوں سے اتارا اور زمین کی برکتوں سے نکالا ہے جو دستر خوان کے ریزے کھائے گا اس کے گناہ معاف ہوں گے۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن ام حرام

۴۰۷۷۸... اللہ تعالیٰ اس بات پر بندہ سے راضی ہوتے ہیں کہ وہ لقمہ کھا کر اور پانی کا گھونٹ پی کر الحمدللہ کہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی نسائی عن انس

۴۰۷۷۹... برکت (چھوٹی ٹکیہ) چھوٹے پیڑے، لمبی رسی اور چھوٹی نالی میں ہے۔ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

کلام:...... الاتقان ۹۸۴، الاسرار المرفوعة ۱۷۱۔

۴۰۷۸۰... اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو نماز قائم کرنے کے لئے ملکا رکھو۔حلیة الاولیاء عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۳۶۔

۴۰۷۸۱... اپنے دستر خوانوں کو سلاد سے سجایا کرو کیونکہ وہ بسم اللہ کے ساتھ شیطان کو ہٹانے کا ذریعہ ہے۔

حلیة الاولیاء فی الضعفاء، فردوس عن ابی امامة

کلام:...... التمییز ۸۸۰ ضعیف الجامع ۳۱۸۵۔

۴۰۷۸۲... روٹی چھوٹی اور اس کی تعداد زیادہ کرو تمہیں اس میں برکت دی جائے گی۔الازدی فی الضعفاء والاسماعیلی فی معجمه عن عائشة

کلام:...... الاتقان ۹۸۴، الاسرار المرفوعة ۲۶۱۔

۴۰۷۸۳... گوشت کو اپنے منہ کے قریب کر کیونکہ وہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔

مسند احمد حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن صفوان بن امیة

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۰۸۴۔

کھانے پینے میں اسراف سے بچنا

۴۰۷۸۴... کھاؤ پیو اور بغیر اسراف (فضول خرچی) اور تکبر کے پہنو۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجة حاکم عن ابن عمرو

۴۰۷۸۵.....تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، پہنے، دے لے تو دائیں سے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا دیتا اور لیتا ہے۔

ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۰۷۸۶.....جو کھا کر سیر اور پی کر سیراب ہوا اور پھر کہا: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے کھلایا، سیر کیا، پلایا اور سیراب کیا تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔ابویعلی وابن السنی عن ابی موسی

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۴۷۷ الضعیفہ ۱۱۴۱۔

۴۰۷۸۷..... جس نے کسی برتن میں کھایا اور پھر اسے چاٹ لیا تو وہ برتن اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن نبیشة

کلام:.....ضعیف الترمذی ۳۰۴ ضعیف ابن ماجہ ۷۰۳۔۷۰۴۔

۴۰۷۸۸.....جو کسی قوم کے ساتھ بیٹھ کر کھجوریں کھائے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر اکھٹی دو دو کھجوریں نہ کھائے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۰۷۸۹.....جو ان گوشتوں میں سے کچھ کھائے تو وہ ان کی مہک کو ہاتھ سے دھو ڈالے تاکہ اس کے قریب والے کو تکلیف نہ ہو۔عن ابن عمر

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۴۸۰۔

۴۰۷۹۰.....جس نے برتن اور اپنی انگلیاں چاٹیں اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں سیر فرمائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن العرباض

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۸۳۰۔

اکمال

۴۰۷۹۱ .....میں بندہ کا بیٹا، بندہ ہوں، غلام کی طرح بیٹھتا اور غلام کی طرح کھاتا ہوں۔الدیلمی عن البراء بن عازب

۴۰۷۹۲.....میں غلام کی طرح کھاتا ہوں اور میں (اسی کی طرح) بیٹھتا ہوں۔ابن عساکر عن عائشة

۴۰۷۹۳.....میں تو ایک بندہ ہوں، غلام کی طرح کھاتا ہوں۔دارقطنی فی الافراد وابن عساکر عن ابراء، هناد عن الحسن مرسلاً

۴۰۷۹۴.....میرے پاس جبرائیل آئے تو میں ٹیک لگائے کھا رہا تھا تو انہوں نے کہا: کیا آپ کو اس سے خوشی ہوگی کہ آپ بادشاہ ہوں، تو مجھے ان کی بات نے گھبراہٹ میں ڈال دیا۔الحکیم عن عائشة

۴۰۷۹۵.....جو چاہے کہ اس کے گھر کی خیر وبرکت بڑھے تو وہ کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرلیا کرے۔ابن النجار عن انس

یعنی ہاتھ منہ دھولیا کرے۔

۴۰۷۹۶.....جب تک اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا اور جونہی اس نے بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے سب کھایا پیا قے کردیا۔(مسند احمد، ابوداؤد، نسائی وابن قانع والبطوی، دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الکبیر، وابن السنی فی عمل یوم ولیلة، حاکم، ضیاء عن المثنی بن عبدالرحمٰن الخزاعی عن جدہ امیة بن مخشی، کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام کے سامنے کھانا شروع کیا تو بسم اللہ نہیں پڑھی، جب وہ آخری لقمہ پر پہنچا تو اس نے کہا بسم اللہ اولہ واخرہ، تو اس پر نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا:

قال البغوی ولا اعلم روی الا هذا. الحدیث، وکذاقال البخاری وابن السکن

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۱۱۳۔

۴۰۷۹۷.....جو کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو جب اسے یاد آئے تو کہہ لیا کرے، بسم الله فی اوله وآخره، تو وہ نئے کھانے سے آغاز کرے گا اور خبیث کو اس تک پہنچنے سے روکے گا۔

ابن حبان، طبرانی وابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن القاسم بن عبدالرحمن بن عبدالله بن مسعود عن ابیه عن جده

۴۰۷۹۸ ... جو کھانے پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو وہ قل ھو اللہ احد کھانے سے فراغت کے بعد پڑھ لیا کرے۔

ابن السنی، ابن عدی، حلیۃ الاولیاء عن جابر، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام: ... تذکرۃ الموضوعات ۱۴۱، ترتیب الموضوعات ۷۸۲۔

تکلیف سے بچنے کی دعا

۴۰۷۹۹ ... جب تو کوئی چیز کھائے یا پئے تو بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء یاحی یاقیوم کہہ لیا کرو تو تمہیں اس سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اگرچہ اس میں زہر ہو۔ الدیلمی عن انس

کلام: ... تذکرۃ الموضوعات ۱۴۲، الفوائد المجموعۃ ۴۶۱۔

۴۰۸۰۰ ... کھانا ٹھنڈا ہونے دو اس سے برکت زیادہ ہوتی ہے۔ مسند احمد، طبرانی ابن حبان، حاکم، بیھقی عن اسماء بنت ابی بکر

۴۰۸۰۱ ... کھانے کو ٹھنڈا ہونے دو کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ مسدد فی مسندہ، الدیلمی عن ابن عمر

کلام: ... اسنی المطالب ۲۰، التمیز ۷۔

۴۰۸۰۲ ... کھانے کو ٹھنڈا ہونے دو اس واسطے کہ گرم کھانا بے برکت ہوتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ، حاکم عن جابر

۴۰۸۰۳ ... کھاؤ، پر نیچے سے کھاؤ اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔ مسند احمد عن واثلۃ

۴۰۸۰۴ ... برتن کے کناروں سے کھاؤ اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔ عقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس

۴۰۸۰۵ ... برتن کے کناروں سے کھاؤ۔ عقیلی فی الضعفاء عن جابر

۴۰۸۰۶ ... کھانے کے اطراف سے کھاؤ اور درمیان کی اونچی ڈھیری چھوڑ دو اس میں برکت ہوتی ہے۔ ابوداؤد، ابن ماجۃ عن عبداللہ بن بسر

۴۰۸۰۷ ... بیٹھو، اللہ کا نام لو، اس کے کناروں سے، اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔ حاکم عن واثلۃ

۴۰۸۰۸ ... بیٹھو، بسم اللہ پڑھو، نیچے سے کھاؤ اور اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔ عقیلی فی الضعفاء عن واثلۃ

۴۰۸۰۹ ... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو برتن کے اوپر سے نہ کھائے، لیکن نیچے سے کھائے اس واسطے کہ برکت اس کے اوپر سے اترتی ہے۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس

برکت کھانے کے درمیان نازل ہوتی ہے

۴۰۸۱۰ ... مجھے اللہ تعالیٰ نے شریف بندہ بنایا، نافرمان اور متکبر نہیں بنایا، برتن کے کناروں سے کھاؤ اور اس کی اونچی جگہ چھوڑ دو اس میں برکت ہوتی ہے، لو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہارے لئے فارس وروم کی زمین ضرور مفتوح ہوگی پھر کھانا بھی بڑھ جائے گا (مگر) اللہ کا نام نہ لیا جائے گا۔ بیھقی عن عبداللہ بن بسر

۴۰۸۱۱ ... برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے لہٰذا اس کے کناروں سے کھاؤ، درمیان سے نہ کھاؤ۔

ترمذی، حسن صحیح، ابن حبان عن ابن عباس

۴۰۸۱۲ ... جو کسی قسم کے ساتھ کھجوریں کھائے اور وہ دو کھجوریں اکٹھی کھانا چاہے تو ان سے اجازت لے لے۔

طبرانی فی الکبیر والخطیب عن ابن عمر

۴۰۸۱۴ ... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت ابوبکر کے آزاد کردہ غلام ہیں کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھجوریں پیش کیں آپ نے فرمایا: دو دو کھجوریں اکٹھی نہ کھاؤ۔ مسند احمد، ابن سعد، البغوی، حاکم عن سعد مولی ابی بکر

۴۰۸۱۵ ... صفوان! گوشت اپنے منہ کے قریب کر دو وہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔

مسند احمد طبرانی فی الکبیر، حاکم، حاکم عن صفوان بن امیة

۴۰۸۱۶.....تم میں سے ہرگز کوئی اپنے بھائی کے لقمہ کی طرف نہ دیکھے۔الحسن بن سفیان عن ابی عمر مولی عمر

۴۰۸۱۷.....جب تم میں سے کوئی (پکانے کے لئے) گوشت خریدے تو اس کا شوربا زیادہ کردے اگر کسی کو گوشت نہ ملے تو اسے شوربا مل جائے گا جو ایک گوشت (کا حصہ) ہے اپنے پڑوسی کو ڈولی بھر کردے دے۔بیہقی فی الشعب عن علقمة بن عبداللہ المزنی عن ابیہ

۴۰۸۱۸.....جب تو ہنڈیا پکائے تو اس کا شوربا بڑھادے، کیونکہ وہ گھر والوں اور پڑوسی کے لئے کافی ہے۔بیہقی فی الشعب عن ابی ذر

۴۰۸۱۹.....جب تم ہنڈیا پکاؤ تو پانی بڑھادو اور پڑوسیوں کو ڈال دو۔ابو الشیخ فی الثواب عن عائشة

۴۰۸۲۰.....خبردار، پیٹ سے زیادہ کوئی بھرا ہوا برتن برا نہیں، اگر تم نے اسے بھرنا ہی ہے تو ایک تہائی کھانے کے لئے ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی ہوا اور سانس کے لئے بنادو۔طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن مرقع

۴۰۸۲۱.....جس نے دسترخوان کے نیچے (گرے ریزے) کھائے وہ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا۔

الخطیب فی المؤتلف عن ھدبة بن خالد عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس، قال ابن حجر فی اطراف المختارة، سندہ عن ھدبة علی شرط مسلم والمتن منکر فلینظر فیمن دون ھدبة

۴۰۸۲۲.....جس نے کھانے کے ریزے دسترخوان پر سے اٹھا کر کھائے تو وہ رزق کی کشادگی میں رہے گا اور اپنے بیٹوں پوتوں میں حماقت سے محفوظ رہے گا۔الباوردی عن الحجاج بن علاط السلمی

۴۰۸۲۳.....جس نے دسترخوان کے ریزے کھائے اس سے فقر اور اس کی اولاد سے حماقت دور کردی جائے گی۔

الحسن بن معروف فی فضائل بنی ھاشم، الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

کلام:.......المتناھیة ۱۱۔۱۱

۴۰۸۲۴.....جس نے دسترخوان کے ریزے کھائے وہ وسعت کی زندگی گزارے گا اور اپنے بیٹے اور پوتے میں حماقت سے محفوظ رہے گا۔

ابن عساکر عن ابی ھریرة، وفیہ اسحاق بن نجیح کذاب

۴۰۸۲۵.....جس نے گرا ہوا کھانا کھایا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ابو الشیخ عن نیشہ الخیر

۴۰۸۲۶.....تم میں سے جس کا لقمہ گر جائے وہ اس سے مٹی صاف کرکے بسم اللہ پڑھ کر کھائے۔الدارمی وابو عوانة ابن حبان عن انس

۴۰۸۲۷ جس نے کسی برتن میں کھایا اور اسے چاٹ لیا تو وہ برتن اس کے لئے دعائے مغفرت اور رفع درجات کی دعا کرتا ہے۔الحکم عن انس

۴۰۸۲۸ میں برتن کو چاٹ لوں یہ مجھے اس جیسا کھانا صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔الحسن بن سفیان عن رابطة عن ابیھا

۴۰۸۲۹.....جب آدمی برتن چاٹ لیتا ہے تو وہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے کہتا ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے آزاد کردے جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔الدیلمی عن سمان عن انس

کلام:.......تذکرة الموضوعات ۱۴۲، التنزیہ ۲/۲۶۷۔

۴۰۸۳۰.....تم میں سے ہرگز کوئی اپنی انگلیاں چاٹنے سے پہلے کپڑے سے ہاتھ صاف نہ کرے اس واسطے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے اور شیطان انسان کے ہر کام میں (شریک ہونے کے) انتظار میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے کھانے کے وقت میں بھی، برتن کو چاٹنے یا چٹانے سے پہلے نہ اٹھایا جائے کیونکہ کھانے کے آخری حصہ میں برکت ہوتی ہے۔حاکم، بیھقی فی الشعب عن جابر

۴۰۸۳۱ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور اس کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اسے صاف کرکے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور انگلیاں چاٹنے سے پہلے اپنا ہاتھ تولئے سے صاف نہ کرے، کیونکہ آدمی کو پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی کیونکہ شیطان انسان کی ہر حالت کا منتظر رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کا بھی، اور انگلیاں چاٹنے اور چٹائے بغیر برتن نہ اٹھایا جائے کیونکہ کھانے کے آخری حصہ میں

برکت ہوتی ہے۔ابن حبان، بیهقی عن جابر

۴۰۸۳۲..... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو انگلیاں چاٹے بغیر ہاتھ نہ پونچھے، اس واسطے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا

۴۰۸۳۳..... جب تم میں کا کوئی کھانا کھائے تو تین انگلیاں چاٹے بغیر اپنا ہاتھ نہ پونچھے۔مسند احمد، الدارمی وابوعوانه، ابن حبان عن انس

۴۰۸۳۴..... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔

بیهقی فی الشعب عن جابر

۴۰۸۳۵..... جو کھانا کھا چکا پھر اس کے منہ میں جو ریزہ آئے تو اسے پھینک دے اور جو اس کی زبان پر لگے تو اسے نگل لے، جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے نہیں کیا تو کوئی حرج نہیں۔بیهقی فی الشعب عن ابی هريرة

۴۰۸۳۶..... کھانے کے بعد خلال (باریک تنکے سے دانتوں کی صفائی) اور کلی کرلیا کرو اس واسطے کہ یہ کچلیوں اور داڑھوں کی صحت کا باعث ہے۔

الدیلمی عن عمران بن حصين الخزاعی

۴۰۸۳۷..... اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے جو کھانے اور وضو کے بعد خلال کرتے ہیں۔الدیلمی عن ابی ایوب

۴۰۸۳۸..... ریحان اور انار کی شاخ سے خلال نہ کیا کرو کیونکہ اس سے جذام کی رگ کو حرکت ہوتی ہے۔ابن عساکر عن قبیصة بن ذؤیب

۴۰۸۳۹..... اپنے مونہوں کو خلال کے ذریعہ پاک صاف رکھا کرو کیونکہ یہ ان دو فرشتوں کا ٹھکانہ ہے جو لکھتے ہیں، ان کی روشنائی لعاب اور ان کا قلم زبان ہے منہ میں فالتو خوراک کے سوا ان کے لئے کوئی چیز دشوار نہیں ہوتی۔

الدیلمی عن ابراهيم بن حسان بن حكيم من ولد سعد بن معاذ عن ابيه عن جده سعد بن معاذ

۴۰۸۴۰..... دودھ سے کلی نہ کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔سعيد بن منصور، عقیلی فی الضعفاء وابن جرير وصححه عن ابن عباس

۴۰۸۴۱..... اس (دودھ) کی چکناہٹ ہوتی ہے۔بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس

کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور کلی کی تو فرمایا۔ابن ماجة عن انس راجع ۴۰۷۵۸

۴۰۸۴۲..... جس نے کھانے سے فراغت کے بعد:

الحمدلله اطعمنی واشبعنی واوانی بلاحول منی ولا قوة

''تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے میری محنت کوشش کے بغیر، کھلایا، سیراب کیا اور مجھے ٹھکانا دیا''

کہا تو اس نے اس کھانے کا شکر ادا کیا۔ابن السنی عن سعيد بن هلال عمن حدثه

۴۰۸۴۳..... روٹی، گوشت، آدھ پکی کھجور، چھوہارا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہ ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں (قیامت کے روز) تم سے پوچھا جائے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، تو ان نعمتوں کے بارے میں بروز قیامت تم سے پوچھا جائے گا۔تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بات بڑی گراں گزری، آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ جب تمہیں اس جیسا ملے گا تو تم اپنے ہاتھوں کو مارو گے، لہٰذا تم بسم اللہ کہہ لیا کرو اور جب سیر ہو جاؤ تو کہا کرو:

الحمدلله الذی هو اشبعنا وانعم علينا وافضل

''تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے ہمیں سیر کیا اور ہم پر انعام اور فضل کیا''۔

تو یہ ان نعمتوں کے لئے کافی ہے۔ابن حبان، طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۴۰۸۴۴......روٹی، گوشت گدر کھجور، پکی اور کچی کھجور جب تمہیں اس جیسی نعمتیں ملیں اور تم اپنے ہاتھوں میں لو تو بسم اللہ و بر کۃ اللہ کہہ لیا کرو۔
حاکم عن ابن عباس

بسم اللہ پڑھ کر کھانا

۴۰۸۴۵......جب تمہیں اس جیسی نعمت ملے اور تم اپنے ہاتھ ہلاؤ تو کہہ لیا کرو بسم اللہ وبرکۃ اللہ اور جب سیر ہو جاؤ تو کہا کرو الحمد للہ الذی اشبعنا وارواناوانعم علینا وافضل، تو یہ ان نعمتوں کا بدلہ ہو جائے گا۔ بیھقی فی الشعب عن ابن عباس
ہاتھ ہلاؤ یعنی کھانا شروع کرو۔

۴۰۸۴۶......آدمی کھانا رکھتا اور ابھی اٹھا تا نہیں کہ اس کی بخشش کر دی جاتی ہے، (جب) رکھتے وقت کہتا ہے: بسم اللہ اور جب اٹھایا جائے تو، الحمد للہ کثیراً کہے۔ ابن السنی عن انس

۴۰۸۴۷......آدمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے ابھی اٹھایا نہیں جاتا کہ اس کی بخشش کر دی جاتی ہے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: جب کھانا رکھا جائے تو بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جائے تو الحمد للہ کہے۔ الضیاء عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۶۱۔

۴۰۸۴۸......جس دستر خوان پر چار باتیں ہوں گی تو وہ کامل ہے جب کھائے تو بسم اللہ کہے، جب فارغ ہو جائے تو الحمد للہ کہے، (وہاں کھانے والوں کے) ہاتھ زیادہ ہوں اور بنیادی طور پر حلال ہو۔

ابو عبدالرحمن السلمی والدیلمی عن ابن عباس وفیہ عمرو بن جمیع متھم بالوضع) تذکرۃ الموضوعات ۸۹ ذیل اللآلی ۱۴۴

۴۰۸۴۹......اے اللہ! آپ نے ہمیں کھلایا پلایا اور سیراب کیا تیرے لئے ہی ایسی تعریف ہے جو نا کافی اور نہ الوداع کہنے والی اور نہ تجھ سے مستغنی کرنے والی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۴۰۸۵۰......تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو کھلاتا ہے اور اسے کھلایا نہیں جاتا، جس نے ہم پر احسان کیا ہمیں ہدایت دی اور ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں اچھی آزمائش میں مبتلا کیا تمام تعریفیں اللہ کے لئے نہ میرے رب کو الوداع کہتے ہوئے اور نہ بدلہ دیتے ہوئے اور نہ ناشکری اور اس سے بے احتیاجی کرتے ہوئے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھانے سے کھلایا اور پانی سے سیراب کیا، اور ننگے پن سے کپڑا پہنایا، گمراہی سے ہدایت دی، اندھے پن کے بدلہ بصارت بخشی اور اپنی بہت سی مخلوق پر ہمیں بڑی فضیلت عطا کی تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔

نسائی وابن السنی، حاکم وابن مردویہ، بیھقی فی الشعب، عن ابی ھریرۃ

فصل دوم......کھانے کی ممنوع چیزیں

۴۰۸۵۱......آپ نے دو کھجوریں اکٹھے کھانے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ اسے اس کا بھائی اجازت دے۔ مسند احمد بیھقی، ابوداؤد، عن ابن عمر

۴۰۸۵۲......رات کا کھانا امانت ہے۔ ابوبکر بن ابی داؤد فی جزء من حدیثہ، فردوس عن ابی الدرداء

کلام:......اسنی المطالب ۲۶۳، ضعیف الجامع ۱۱۴۳۔

۴۰۸۵۳......آپ نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔ نسائی عن انس

۴۰۸۵۴......جو سونے چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ گویا اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔

مسلم، ابن ماجۃ عن ام سلمۃ، زاد طبرانی فی الکبیر الا ان یتوب

۴۰۸۵۵......آپ نے گرم کھانے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔

بیهقی فی الشعب عن عبدالواحد بن معاویة بن خدیج مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۴۹

۴۰۸۵۶......آپ نے گرم کھانے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سرد ہو جائے۔بیهقی فی الشعب عن صهیب

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۳۲۔

۴۰۸۵۷......آپ نے پکی کھجور کے کھولنے اور نیم پختہ کے چھلکے سے منع فرمایا ہے۔عبدان وابوموسی عن اسحاق

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۷۳۔

۴۰۸۵۸......آپ نے صرف گٹھلیوں کو پکانے سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد عن ام سلمة

۴۰۸۵۹......آپ نے منع فرمایا کہ آدمی اس شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھے جسے اس نے نہیں پہنایا۔مسند احمد ابوداؤد عن ابی بکرة

۴۰۸۶۰......اس کے کپڑے سے ہاتھ نہ پونچھ جس کو تو نے نہیں پہنایا۔طبرانی، مسند احمد عن ابی بکرة

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۷۵۔المتناهیة ۱۲۴۴۔

۴۰۸۶۱......دسترخوان اٹھانے سے پہلے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے۔ابن ماجة عن عائشة ضعیف ابن ماجة ۷۱۲

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۲۱۔

۴۰۸۶۲......آپ نے اس طشتری پر گٹھلیاں ڈالنے سے منع فرمایا ہے جس سے خشک یا تازہ کھجور کھائی جائے۔الشیرازی عن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۰۲۔

۴۰۸۶۳......آپ نے کھانے، پانی اور کھجور میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۲۸۔

۴۰۸۶۴......آپ نے ملی جلی کھجوروں میں سے تازہ کھجوریں تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۱۹۔

۴۰۸۶۵......بازار میں کھانا بے مروت اور نامردی ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة، خطیب عن ابی هریرة

کلام:......اسنی المطالب ۴۳۷، الاتقان ۲۶۲۔

۴۰۸۶۶......ایک انگلی سے کھانا شیطان کے کھانے کا طریقہ ہے اور دو سے کھانا متکبروں کا طرز ہے اور تین سے کھانا انبیاء کی سنت ہے۔

ابومحمد الغطریف فی جزئه وابن النجار عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الجامع ۲۲۸۹، الضعیفه ۲۳۶۰۔

۴۰۸۶۷......ہم سے اپنی ڈکار دور کرو، دنیا کے زیادہ سیر قیامت میں زیادہ بھوکے ہوں گے۔ترمذی، ابن ماجه عن ابن عمر

۴۰۸۶۹......تم میں سے کم کھانے والے اور کم بدن اللہ کو زیادہ محبوب ہیں۔فردوس عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۷۲، الضعیفه ۱۹۹۸۔

۴۰۸۷۰......آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا، انسان کے لئے اتنے لقمے کافی ہیں جس سے وہ اپنی پیٹھ کو سیدھا کر سکے، اگر زیادہ ضرورت ہو تو (اس کے کھانے کے تین حصے ہونے چاہیں) ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی اس کی سانس کے لئے ہو۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن المقدام بن معدیکرب

۴۰۸۷۱......میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ابن ماجة عن ابی جحیفة

۴۰۸۷۲......بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اس واسطے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ابن ماجة عن جابر

۴۰۸۷۳...... کھانے کو ایسے نہ سونگھا کرو جیسے درندے سونگھتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر بیھقی فی الشعب، عن ام سلمة

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۲۳۶، الکشف الالٰہی ۱۱۳۱۔

الاکمال

۴۰۸۷۴...... اپنے بائیں ہاتھوں سے نہ کھایا کرو نہ پیا کرو کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ الخلیل فی مشیخة عن ابن عمر

۴۰۸۷۵...... (اے مسلمان عورت!) بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کر جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا دایاں ہاتھ بنایا ہے۔ مسند احمد عن امراة

۴۰۸۷۶...... جو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا ہے اور جس نے بائیں ہاتھ سے پیا تو شیطان اس کے ساتھ پیتا ہے۔ مسند احمد عن عائشة

۴۰۸۷۷...... جو کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے۔ الشاشي، ابو یعلی، سعید بن منصور عن ابن عمر

۴۰۸۷۸...... جب تم میں سے کوئی کھائے تو بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور جب تم میں سے کوئی پئے بائیں ہاتھ سے نہ پئے اور جب کوئی لے تو بائیں ہاتھ سے نہ لے اور جب کوئی چیز دے تو بائیں ہاتھ سے نہ دے۔ ابن حبان عن ابی قتادة

۴۰۸۷۹...... ان دو انگلیوں اور آپ نے انگوٹھے اور (شہادت کی انگلی) جس سے اشارہ کر رہے تھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا نہ کھاؤ، تین انگلیوں سے کھایا کرو یہی طریقہ ہے اور پانچ انگلیوں سے نہ کھایا کرو کیونکہ یہ دیہاتیوں کا انداز ہے۔ الحکیم عن ابن عباس

۴۰۸۸۰...... ابن عباس! دو انگلیوں سے نہ کھانا کیونکہ یہ شیطان کے کھانے کا طریقہ ہے اور تین انگلیوں سے کھایا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۰۸۸۱...... ٹیک لگا کر اور چھلنی پر رکھ کر نہ کھا، اور نہ مسجد کے کسی مخصوص مقام کو اپنے لئے خاص کرتا کہ اس کے علاوہ کہیں نماز نہ پڑھے، اور نہ جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا ورنہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے ان کا پل بنادے گا۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۴۰۸۸۲...... نہ ٹیک لگا کر کھانا اور نہ جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی الدرداء

۴۰۸۸۳...... درندوں کی طرح روٹی کو سونگھا نہ کرو۔ الدیلمی عن ابی هریرة

۴۰۸۸۴...... عجمیوں کی طرح روٹی کو چھری سے نہ کاٹو، اور جب تم میں سے کوئی گوشت کھانا چاہے تو اسے چھری سے نہ کاٹے البتہ اسے منہ میں پکڑ کر دانتوں سے نوچے جو زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔ طبرانی فی الکبیر بیھقی عن ام سلمة

۴۰۸۸۵...... اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تم نے دنیا کو اپنا پیٹ بنالیا، روزانہ ایک لقمہ سے زیادہ اسراف ہے اور اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ بیھقی، وضعفه عن عائشة

۴۰۵۸۶...... تیرا ہر من پسند چیز کو کھانا بھی اسراف ہے۔ بیھقی عن انس

کلام:...... الضعیفہ ۲۵۷۔

۴۰۸۸۷...... تم نے اپنے ہاتھ سے گوشت کی خوشبو کیوں نہیں دھوئی۔ بیھقی عن ابن عباس

کہ ایک روز نبی علیہ السلام نے نماز پڑھی تو ایک شخص کے ہاتھ سے آپ کو گوشت کی مہک آئی پھر جب واپس جانے لگے تو فرمایا۔

۴۰۸۸۸...... تم میں سے ہرگز کوئی اس حالت میں رات نہ گزارے کہ اس کے ہاتھوں سے کھانے کی مہک آرہی ہو، اگر اسے کسی چیز نے نقصان پہنچایا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ الخطیب عن عائشة

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۷۷۔

۴۰۸۸۹...... پرندہ کی طرح ہڈی کو منہ لگا کر گودا نہ نکالو اس سے سل (وہ بیماری جس سے پھیپھڑوں میں سے زخم کی وجہ سے خون رستا رہتا ہے اور انسان سوکھ سوکھ کر مرجاتا ہے) کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ ابن النجار عن ابی الخیر مرثد بن عبداللہ البرنی مرسلاً

کھانے کی حرام کردہ چیزیں......گوشت

۴۰۸۹۰...... ہر کچلی والی درندے کا (گوشت) کھانا حرام ہے۔مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ

۴۰۸۹۱...... ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے۔مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ

۴۰۸۹۲...... لوٹ کا مال اور ہر کچلی والے درندے کا کھانا اور نشانہ بنا کر مارا ہوا باندھا جانور حرام ہے۔مسند احمد، نسائی عن ابی ثعلبۃ

۴۰۸۹۳...... آپ نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ترمذی، حاکم عن جابر

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۰۳۳، الکشف الالٰہی ۱۰۸۱۔

۴۰۸۹۴...... آپ نے گوہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ابن عساکر عن عائشۃ وعن عبدالرحمن بن شبل

کلام:...... الاباطیل ۶۰۸، ذخیرہ الحفاظ ۱۸۱۴۔

۴۰۸۹۵...... بنی اسرائیل کے کچھ لوگ زمین کے جانور بنا دیئے گئے اور مجھے معلوم نہیں وہ کون سے جانور ہیں۔
مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ثابت بن ودیعۃ عن ابی سعید

۴۰۸۹۶...... آپ نے کچلی والی درندے اور پنجہ والے ہر پرندہ سے منع فرمایا ہے کہ ان کا گوشت کھایا جائے۔
مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عباس

۴۰۸۹۷...... آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔بیھقی عن البراء وعن جابر وعن علی وعن ابن عمر وعن ابی ثعلبۃ

۴۰۸۹۸...... آپ نے گھوڑوں، خچروں اور ہر کچلی والے درندے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔
ابوداؤد، ابن ماجۃ عن خالد بن الولید

کلام:...... ضعیف ابی داؤد ۸۱۰۔

۴۰۸۹۹...... گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے۔نسائی عن خالد بن الولید

کلام:...... ضعیف النسائی ۲۸۹ ضعیف الجامع ۶۳۴۳۔

۴۰۹۰۰...... بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہیں اور وہ شیطان کا کام ہے۔
مسند احمد، بیھقی، نسائی ابن ماجۃ عن انس

۴۰۹۰۱...... گندگی خور جانور کے کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد ترمذی، ابن ماجۃ، حاکم عن ابن عمر

کلام:...... حسن الاثر ۵۲۵۔

۴۰۹۰۲...... گندگی خور جانور کے دودھ سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد، حاکم عن ابن عباس

۴۰۹۰۳...... باندھ کر تیر مارے گئے جانور کے کھانے سے منع فرمایا جو باندھا جائے اور اس پر تیر چلایا جائے۔ترمذی عن ابی الدرداء

۴۰۹۰۴...... آخری دور میں کچھ لوگ ہوں گے جنہیں اونٹ کے کوہان مرغوب ہوں گے اسی طرح وہ بکریوں کی دمیں کاٹ لیں گے خبردار زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ابن ماجۃ عن تمیم الداری

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۶۸۹۔ضعیف الجامع ۶۴۴۱۔

جن سبزیوں اور ترکاریوں کا کھانا ممنوع ہے

۴۰۹۰۵...... آپ نے (کچا) لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے۔بخاری عن ابن عمر

۴۰۹۰۶..... آپ نے پیاز، گندنا (لہسن کے مشابہ ایک سبزی) اور لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے۔ الطیالسی عن ابی سعید

۴۰۹۰۷..... ان دو بدبودار سبزیوں کے کھانے سے اور (انہیں کھا کر) ہماری مساجد کے قریب آنے سے بچو اور اگر تم نے لازمی ہی کھانا ہے تو انہیں آگ میں اچھی طرح پکالو۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۰۹۰۸..... موٹی پیاز نہ کھایا کرو۔ ابن ماجة عن عقبة بن عامر

۴۰۹۰۹..... لہسن، پیاز اور گندنا شیطان کی خوشبوئیں ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:..... التعقبات ۵۶ ضعیف الجامع ۲۶۲۱۔

۴۰۹۱۰..... جس نے لہسن یا پیاز کھائی وہ ہم سے اور ہماری مساجد سے دور رہے وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔ بیھقی عن جابر

۴۰۹۱۱..... اسے کھالیا کرو البتہ تم میں سے جو اسے کھائے تو اس وقت تک مسجد کے پاس نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے یعنی لہسن۔

ابو داؤد، بیھقی عن ابی سعید

۴۰۹۱۲..... تم اسے کھالیا کرو، لیکن میرا معاملہ تم جیسا نہیں مجھے ڈر ہے کہ میرے ساتھی (یعنی جبرائیل) کو تکلیف ہوگی۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن ام ایوب

۴۰۹۱۳..... جس نے یہ خبیث پودے کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ ہو کیوں کہ جن چیزوں سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ بیھقی عن جابر

۴۰۹۱۴..... جس نے اس سبزی لہسن، پیاز اور گندنا کو کھایا تو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ مسلم، ترمذی، نسائی عن جابر

۴۰۹۱۵..... جس نے اس خبیث پودے سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ ہو، لوگو! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہیں ان میں سے مجھ پر کوئی حرام نہیں لیکن یہ ایک ایسا پودا ہے جس کی بو مجھے ناپسند ہے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

۴۰۹۱۶..... جس نے اس پودے سے کھایا ہو تو وہ ہرگز ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔ بیھقی عن انس

۴۰۹۱۷..... جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ ہو۔ بیھقی عن ابن عمرو

۴۰۹۱۸..... جس نے اس پودے سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ ہو اور نہ ہمیں لہسن کی بو سے تکلیف پہنچائے۔

مسلم، ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۰۹۱۹..... جس نے اس پودے سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہرگز مساجد کے قریب نہ آئے۔ ابو داؤد، ابن ماجه، ابن حبان عن ابن عمر

۴۰۹۲۰..... جس نے اس خبیث پودے سے کھایا وہ ہرگز ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے یہاں تک اس کی بو زائل ہو جائے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن المغیرة

اکمال

۴۰۹۲۱..... جس نے اس خبیث پودے سے کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے یعنی لہسن۔

عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر عن العلاء بن جناب

۴۰۹۲۲..... جس نے ان دو خبیث پودوں سے کھایا وہ ہماری مساجد میں ہمارے قریب نہ ہو اگر تم نے لازمی اسے کھانا ہے تو ان کی بو پکا کر ختم کردو۔

مسند احمد طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن معاویة بن قرة عن ابیه

کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۵۱۶۵۔

۴۰۹۲۳......جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا ہو تو وہ ہرگز ہماری عیدگاہ کے پاس نہ آئے۔ مسند احمد، طبرانی عن معقل بن یسار

۴۰۹۲۴......جس نے اس پودے سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے ہاں کسی عذر کی وجہ سے آئے تو جدا بات ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن المغیرۃ

۴۰۹۲۵......جس نے یہ خبیث ترکاری یعنی لہسن کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی بکر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۶۶۔

۴۰۹۲۶......جس نے اس پودے سے کچھ کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۴۰۹۲۷......جس نے اس پودے کو کھایا وہ ہرگز ہماری مساجد کے قریب نہ آئے یعنی لہسن۔ طبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن زید

۴۰۹۲۸......جس نے ان ترکاریوں یعنی پیاز، لہسن، گندنا اور مولی کو کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۰۹۲۹......جس نے اس خبیث پودے یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہرگز مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ البغوی وابن قانع عن شریک بن شرحبیل وقیل ابن حنبل

۴۰۹۳۰......جس نے تمہاری ان سبزیوں سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے انسان تکلیف اٹھاتے ہیں ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۴۰۹۳۱......جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے پاس آئے کہ اس کی پیشانی چومی جائے۔

عبدالرزاق عن ابی سعید

۴۰۹۳۲......جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بو زائل ہو جائے۔

بخاری عن ابن عمر، مسلم، مسند احمد

۴۰۹۳۳......جس نے اس پودے کو کھایا وہ ہمیں اس کی وجہ سے تکلیف نہ دے۔

ابو احمد الحاکم وابن عساکر عن خزیمۃ بن ثابت قال ابو احمد، غریب من حدیثہ

۴۰۹۳۴......جس نے ان دونوں پودوں سے کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

ابوخزیمۃ والطحاوی، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبداللہ بن زید بن عاصم

۴۰۹۳۵......جس نے اس خبیث پودے کو کھایا وہ ہمارے قریب نہ آئے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی ثعلبۃ

۴۰۹۳۶......جس نے اس ترکاری یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ الطحاوی والبغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن بشر بن معبد الا ساسی عن ابیہ وابن قانع وابن السکن عن محمد بن بشر عن ابیہ عن جدہ بشیر بن معبد، قال البغوی: لا اعلم لہ غیرہ وغیر حدیث بیر رومۃ طبرانی فی الکبیر عن خزیمۃ ابن ثابت

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۶۶۔

۴۰۹۳۷......جس نے یہ ناپسندیدہ ترکاری یعنی لہسن کھایا وہ اپنے گھر بیٹھے۔ نسائی عن ثوبان

۴۰۹۳۸......جس نے یہ خبیث پودا کھایا ہو وہ ہم سے سرگوشی نہ کرے۔ ابن سعد عن بشر بن بشیر الاسمی عن ابیہ

۴۰۹۳۹......لہسن کھالیا کرو اور اس سے علاج معالجہ کرلیا کرو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں کا علاج ہے اگر میرے پاس وہ فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔ الدیلمی عن علی

۴۰۹۴۰......اگر میرے پاس وہ فرشتہ نازل نہ ہوا کرتا تو میں اسے یعنی لہسن کھالیتا۔ الخطیب عن علی

۴۰۹۴۱......اسے کھالیا کرو، میرا معاملہ تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں مجھے ڈر رہتا ہے کہ میرے ساتھی کو تکلیف ہوگی۔ (مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح غریب، ابن حبان من ام ایوب کہ آپ ﷺ ان کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کے لئے پرتکلف کھانا پکایا جس میں بعض ایسی ترکاریاں

تھیں جنہیں کھانا آپ ناپسند کرتے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کا ذکر کیا)

۴۰۹۴۲..... مجھے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے شرم آتی ہے یہ (لہسن و پیاز) حرام نہیں۔ حاکم حلیة الاولیاء عن ابی ایوب فی اکل البصل

۴۰۹۴۳..... وہ فرشتہ جتنا میرا رفیق ہے اتنا وہ تم میں سے کسی اور کے قریب نہیں اور مجھے اچھا نہیں لگتا کہ اسے مجھ سے کوئی بو محسوس ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

گوہ کا حکم

۴۰۹۴۴..... اے اعرابی! اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک خاندان پر ناراضگی کا اظہار کیا اور زمین پر چلنے والے چوپائے بنا دیا مجھے معلوم نہیں وہ کون سے جانور (کے مشابہ) ہیں شاید یہ ان میں سے ہے یعنی گوہ، نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ مسلم عن ابی سعید

۴۰۹۴۵..... گوہ کو نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں۔ مسند احمد، بیھقی، ترمذی نسائی ابن ماجة عن ابن عمر

اکمال

۴۰۹۴۶..... ایک امت کے چہرے بگاڑ دیئے گئے مجھے معلوم نہیں وہ کہاں گئی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ شاید یہ ان میں سے ہے یعنی گوہ۔

مسند احمد عن حذیفة، مسند احمد، مسلم عن جابر

۴۰۹۴۷..... بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوگئی اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کس جانور کی صورت میں مسخ ہوگئی۔

طبرانی فی الکبیر عن سمرة بن جندب

۴۰۹۴۸..... بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوئی مجھے معلوم نہیں کون سے جانوروں کی صورت مسخ ہوئی۔ طبرانی فی الکبیر عن جابر بن سمرة

۴۰۹۴۹..... مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوگئی مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کون سے جانور ہیں۔ الخطیب عن ابی سعید

۴۰۹۵۰..... بنی اسرائیل کا ایک خاندان ہلاک ہوا جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا، پس اگر وہ یہی ہوا تو، وہ یہی ہوا تو یعنی گوہ۔

ابن سعد عن ابی سعید

۴۰۹۵۱..... اللہ تعالیٰ نے جس قوم پر بھی لعنت کی اور انہیں مسخ کیا اور ان کی نسل ہوا اور انہیں ہلاک نہ کیا ہو (ایسی بات نہیں) لیکن وہ اللہ کی مخلوق ہے پس جب اللہ تعالیٰ یہودیوں پر غضب ناک ہوا تو ان کی صورتیں بگاڑ کر ان جیسا بنا دیا۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۰۹۵۲..... ہم قریشی لوگ اسے (گوہ کو) ناپسند کرتے ہیں (ابن سعد عن محمد ابن سیرین، فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے فرمایا)

۴۰۹۵۳..... تم دونوں ایسا نہ کرو، تم نجدی لوگ اسے کھاتے ہو اور ہم تہامہ والے اسے ناپسند کرتے ہیں۔ یعنی گوہ۔ طبرانی فی الکبیر عن میمونة

۴۰۹۵۴..... اسے کھاؤ، اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میری قوم کا کھانا نہیں یعنی گوہ۔

طبرانی فی الکبیر عن امراة من ازواج النبی صلی اللہ علیه وسلم

۴۰۹۵۵..... اسے کھالیا کرو یہ حلال ہے یعنی گوہ۔ ابو داؤد طیالسی عن ابن عمر

مٹی کا کھانا

۴۰۹۵۶..... جس نے مٹی کھائی تو گویا اس نے اپنی خودکشی پر اپنی اعانت و مدد کی۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمان

کلام:......مختصر المقاصد ۹۸۴، التحبہ ۳۴۴۔

۴۰۹۵۷......مٹی کھانا ہر مسلمان (مرد وعورت) کے لئے حرام ہے۔ فردوس عن انس

کلام:......الاسرار المرفوعہ ۵۸۔ اسنی المطالب ۲۶۰۔

۴۰۹۵۸......جس نے مٹی کھائی تو جتنا اس کا رنگ اور جسم کمزور ہوا ہوگا اس سے حساب لیا جائے گا۔ ابن عساکر عن ابی امامة

۴۰۹۵۹......جو مٹی کھانے لگا تو اس نے اپنی ہلاکت کا سامان بہم پہنچا دیا۔ بیھقی وضعفه، ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......اللآلی ۲/۲۵۰۔

خون......از اکمال

۴۰۹۶۰......کیا تجھے پتہ نہیں کہ ہر قسم کا خون حرام ہے۔ ابن منده عن سالم الحجام

۴۰۹۶۱......سالم! تمہارا ناس ہو! کیا تمہیں پتہ نہیں ہر قسم کا خون حرام ہے پھر ایسا نہ کرنا۔ ابونعیم عن ابی هند الحجام

۴۰۹۶۲......اے عبداللہ! یہ خون کسی ایسی جگہ گرادو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھے، (جب وہ واپس آئے) آپ نے فرمایا: شاید تم نے وہ خون پی لیا ہے! خون پینے کا تمہیں کس نے کہا تھا؟ لوگوں کی تم سے اور تم سے لوگوں کی خرابی۔ الحکیم، حاکم عن ابن الزبیر

گدھے اور درندے......از اکمال

۴۰۹۶۳......جو اس بات کی گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو گدھوں کا گوشت اس کے لئے حلال نہیں۔ مسند احمد عن ابی ثعلبة

۴۰۹۶۴......پالتو گدھوں اور کچلی والے درندوں کا گوشت نہ کھاؤ۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ثعلبه

۴۰۹۶۵......پالتو گدھوں کا گوشت نہ کھاؤ اور نہ کچلی والے درندوں کا کھانا حلال ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ثعلبة

۴۰۹۶۶......تمہارے لئے ہر کچلی والا درندہ اور پالتو گدھا حلال نہیں، اور ان غلاموں کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو جن سے تم نے عقد کتابت کیا ہے اور نہ ان کی دلی خوشی کے بغیر ان کا مال کھاؤ اور تجارت پر لگاؤ، مجھے گمان ہے کہ تم میں سے ایک شخص جب سیر ہو چکا ہوگا اور اس کا پیٹ بڑھ جائے گا اور وہ اپنے صوفہ پر ٹیک لگائے کہے گا: اللہ تعالیٰ نے صرف وہی چیزیں حرام کی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے آگاہ رہنا! اللہ کی قسم! میں نے بیان کر دیا، حکم دیا اور نصیحت کر دی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن العرباض

فصل سوم......کھانے کی مباح چیزیں

۴۰۹۶۷......بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندر کا شکار حلال کیا ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی السنن عن عصمة بن مالک

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۹۵۲، ضعیف الجامع ۱۶۰۹۔

۴۰۹۶۸......اللہ تعالیٰ نے سمندر کی ہر مچھلی انسان کے لئے ذبح کر دی ہے۔ دارقطنی عن عبدالله بن سرجس

۴۰۹۶۹......جو (مچھلیاں) سمندر باہر پھینک دے یا اس سے علیحدہ ہو جائیں انہیں کھالو اور جو اس میں مر جائیں تیر کر اوپر آجائیں انہیں نہ کھاؤ۔ ابوداؤد، ابن ماجة، جابر

۴۰۹۷۰......سمندر میں جو بڑا جانور ہے اسے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے حلال کر دیا ہے۔ دارقطنی عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۶۹۔

۴۰۹۷۱..... زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ لشکر ٹڈیاں ہیں نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

ابو داؤد ابن ماجه، بيهقي في السنن عن سلمان

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۹۷۔

۴۰۹۷۲..... ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کردیئے گئے رہے دو مردار تو وہ مچھلی اور ٹڈی ہے اور دو خون تو وہ جگر اور تلی ہے۔

ابن ماجة، حاكم، بيهقي في السنن عن ابن عمر

کلام:..... اسنی المطالب ۶۹، حسن الاثر ۴۔

۴۰۹۷۳..... ٹڈی، سمندر کی مچھلی کی چھینک ہے۔ ابن ماجه عن انس و جابر معاً

یعنی حلال ہونے میں اس کی طرح ہے۔

۴۰۹۷۴..... ٹڈی سمندر کا شکار ہے۔ ابو داؤد عن ابی هريرة

۴۰۹۷۵..... مریم (علیہا السلام) نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ انہیں بغیر خون کے گوشت کھلائے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ٹڈی کھلائی۔

عقيلي في الضعفاء عن ابي هريرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۹۷۷۔

۴۰۹۷۶..... اسے کھالیا کرو یہ سمندر کا جاندار ہے یعنی ٹڈی۔ نسائي، ابن ماجة عن ابي هريرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۲۰۷۔

۴۰۹۷۷..... سمندر کا مردار حلال اور اس کا پانی پاک ہے۔ دار قطني، حاكم عن ابن عمر

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۶۶۔

۴۰۹۷۸..... جو (مچھلی) سمندر کے اوپر تیرنے لگے اسے کھالو۔ ابن مردويه عن انس

اکمال

۴۰۹۷۹..... مچھلی جب (مرکر) پانی پر تیرنے لگے اسے مت کھاؤ اور جسے سمندر کنارے پر چھوڑ جائے تو اسے کھالو اسی طرح جو اس کے کناروں پر ہو وہ بھی کھالو۔ ابن مردويه، بيهقي عن جابر

۴۰۹۸۰..... اللہ تعالیٰ نے سمندر کی چیزیں بنی آدم کے لئے ذبح کردی ہیں۔

دارقطني و ابونعيم في المعرفة عن شريح الحجازي وضعيف

۴۰۹۸۱..... اللہ تعالیٰ نے سمندر کی ہر مچھلی انسانوں کے لئے ذبح کردی ہے۔ دار قطني في الافراد عن عبدالله بن سرجس

۴۰۹۸۲..... ہر وہ مچھلی کھالیا کرو جس سے پانی ہٹ جائے اور جسے کنارے پر ڈال دے اور جسے مردار یا پانی پر مردہ تیرتی ہوئی پاؤ اسے مت کھاؤ۔

دارقطني وضعفه عن جابر

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۳۶، ضعاف الدارقطنی ۲۴۵۔

۴۰۹۸۳..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک سریہ میں بھیجا تو ان لوگوں نے کافی مشقت اٹھائی سمندر کے کنارے چلتے چلتے انہیں ایک بہت بڑی مچھلی ملی جس سے یہ لوگ تین دن تک کھاتے رہے جب نبی علیہ السلام کے پاس آئے تو اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: اگر ہمیں پتہ چل جاتا کہ اس کے ختم ہونے سے پہلے ہم اسے حاصل کرلیتے تو ہم اسے پسند کرتے کہ ہمارے پاس اس کا کچھ حصہ ہوتا۔ رواه ابن عساكر

فصل چہارم......کھانے کی قسمیں

۴۰۹۸۴......زیتون کا سالن پکایا کرو اور اسے لگایا کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔ حاکم، بیهقی فی الشعب عن ابن عمر

کلام:......کشف الخفاء ۹، المعلۃ ۲۷۵۔

۴۰۹۸۵......اس درخت (کے تیل) کا سالن پکایا کرو یعنی زیتون کا جسے اس پر خوشبو رکھ کر پیش کی جائے وہ لگالیا کرے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۴۰۹۸۶......اس کدو سے ہم اپنا کھانا بڑھاتے ہیں۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجة عن جابر ابن طارق

۴۰۹۸۷......سالن سے روٹی لگا کر کھایا کرو اگر چہ پانی ہی ہو۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

کلام:......اسنی المطالب ۱۴، ضعیف الجامع ۲۴۔

۴۰۹۸۸......ثرید بنالیا کرو اگر چہ پانی ہو۔ بیهقی فی الشعب عن انس

کلام:......اسنی المطالب ۵۱، ضعیف الجامع ۱۳۵۔

۴۰۹۸۹......اسے کھایا کرو جسے فارس والے کھجور گھی کا حلوا کہتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم بیهقی فی الشعب عن عبدالله بن سلام

۴۰۹۹۰......کدو کھایا کرو اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں اس سے نازک کوئی پودا ہوتا تو اسے یونس علیہ السلام کے لئے اگاتے، جب تم میں سے کوئی شوربا بنائے تو اس میں کدو زیادہ ڈالے کیونکہ اس سے دماغ وعقل کو تقویت ملتی ہے۔ الدیلمی عن الحسن بن علی

۴۰۹۹۱......چھری سے کاٹو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔ حلیة الاولیاء، بیهقی فی الشعب عن میمونة

ام المومنین، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پنیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۰۹۹۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس غزوہ طائف میں پنیر کا ٹکڑا لایا گیا تو آپ نے فرمایا، اس میں چھری رکھو (اور پھر کاٹو) بسم اللہ پڑھو اور کھالو۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۰۹۹۳......میرے علم کوئی مشروب دودھ سے بڑھ کر ایسا نہیں جو کھانے کے برابر ہو، جب تم میں سے کوئی اسے پئے تو کہے!'' اللهم بارک لنا فیه وزد ن امنه'' اور جو تم میں سے کھانا یعنی اس گوہ سے کھائے تو کہے: اللهم! بارک لنا فیه واطعمنا خیرًا منه. ابوداؤد طیالسی عن ابن عباس

گوشت

۴۰۹۹۴......جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو اس کا شوربا زیادہ بنائے اگر تم میں سے کسی کو گوشت نہ ملا تو اسے شوربا مل جائے گا جو ایک گوشت ہے۔ ترمذی، حاکم، بیهقی فی الشعب عن عبدالله المزنی

۴۰۹۹۵ جب تم گوشت پکاؤ تو اس کا شوربا بڑھاؤ جو زیادہ وسعت اور پڑوسیوں کے لئے کافی ہے۔ ابن ابی شیبة عن جابر

۴۰۹۹۶......گندم کے ساتھ گوشت انبیاء کا شوربا ہے۔ ابن النجار عن الحسین

کلام:......ضعیف الجامع ۲۹۶، الضعیفہ ۲۱۸۔

۴۰۹۹۷......سب سے اچھا گوشت پشت کا ہے۔

(مسند احمد، ابن ماجة، حاکم، بیهقی فی الشعب عن عبدالله بن جعفر) ضعیف ابن ماجه ۷۱۲، ضعیف الجامع ۱۱۸

۴۰۹۹۸......تمہارا بہترین کھانا وہ ہے جو آگ پر پکے۔ ابویعلی، طبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۹۱۔

۴۰۹۹۹..... سب سے بہتر سالن گوشت ہے اور وہ سالنوں کا سردار ہے۔ بیھقی فی الشعب عن انس

۴۱۰۰۰..... دنیا و آخرت میں سالنوں کا سردار گوشت ہے اور دنیا و آخرت میں مشروبوں کا سردار پانی ہے اور دنیا و آخرت میں نیازبوں کا سردار مہندی کا پھول ہے۔ طبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الطب، بیھقی فی الشعب عن بریدة

کلام: ..... التنزیہ ۲/۲۴۸، الشاذاہ ۵۰۳۔

۴۱۰۰۱..... دنیا و آخرت میں سالنوں کا سردار گوشت ہے۔ ابو نعیم فی الطب عن علی

کلام: ..... اسنی المطالب ۱۲۶۷، ضعیف الجامع ۳۳۴۷۔

۴۱۰۰۲..... پیٹھ کا گوشت کھایا کرو کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے۔ ابو نعیم عن عبداللہ بن جعفر

۴۱۰۰۳..... ثرید کی فضیلت کھانوں پر ایسی ہے جیسے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی فضیلت عورتوں پر ہے۔ عن انس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۹۶۱، المشتھر ۱۵۔

۴۱۰۰۴..... دنیا و آخرت کا بہترین کھانا گوشت ہے۔ عقیلی فی الضعفاء، حلیة الاولیاء عن ربیعة بن کعب

کلام: ..... الاسرار المرفوعة ۳۶۳، تذکرۃ الموضوعات ۱۴۵۔

۴۱۰۰۵..... گوشت خوری سے رنگ اور اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ ابن عساکر بن ابن عباس

کلام: ..... اسنی المطالب ۲۶۱، ضعیف الجامع ۱۱۴۲۔

اکمال

۴۱۰۰۶ گوشت کھانے سے دل کو فرحت ہوتی ہے۔ بیھقی فی الشعب عن سلمان

۴۱۰۰۷..... دنیا و آخرت میں سالنوں کا سردار گوشت اور دنیا و آخرت کے مشروبوں کا سردار پانی اور دنیا و آخرت کی خوشبوؤں کا سردار مہندی کا پھول ہے ایک روایت میں ہے جنت والوں کی خوشبوؤں کا سردار مہندی کا پھول ہے۔ بیھقی فی الشعب عن بریدة

کلام: ..... الحسنہ ۷۷۵، النواخ ۸۶۸۔

۴۱۰۰۸ گوشت کھاتے وقت دل کو فرحت ہوتی ہے اور آدمی جب تک فرحت میں رہے تو متکبر و جبار ہو جاتا ہے اس لئے کبھی کبھی کھایا کرو۔ بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرة

۴۱۰۰۹..... اسے ایک جگہ رکھو کیونکہ وہ بکری کی رہنما اور بکری کی اچھی چیز کے قریب اور گندگی سے دور ہے یعنی گردن۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ضباعة بنت الزبیر

سرکہ

۴۱۰۱۰..... جس گھر میں سرکہ ہو وہ گھر سالن سے خالی نہیں۔ طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ام ھانی، الحکیم عن عائشة

کلام: ..... الاتقان ۱۵۸۴۔

۴۱۰۱۱..... سرکہ بہترین سالن ہے۔ مسند احمد، مسلم، عن جابر، مسلم، ترمذی عن عائشة

۴۱۰۱۲..... اسے قریب کرو اس لئے کہ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ ترمذی عن ام ھانی

۴۱۰۱۳..... جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں، اور تمہارا بہترین سرکہ وہ ہے جو شراب سے بنایا جائے۔ بیھقی فی السنن عن جابر

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۰۰۸۔

۴۱۰۱۴..... بہترین سالن سرکہ ہے اے اللہ! سرکہ میں برکت دے کیونکہ یہ اس سے پہلے انبیاء کا سالن رہا، اور جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ابن ماجه عن ام سعد

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۹۶۱۔

۴۱۰۱۵..... یہ اس کا سالن ہے۔ابو داؤد عن یوسف بن عبداللہ بن سلام مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۰۸۴۔

۴۱۰۱۶.....کاش میرے پاس گندم کی سفید روٹی ہوتی جس پر گھی اور دودھ لگا ہوتا اسے میں کھاتا۔ابو داؤد، ابن ماجة، بیهقی فی السنن عن ابن عمر

۴۱۰۱۷.....آٹے کو اچھی طرح گوندھا کرو اس سے برکت بڑھتی ہے۔ابن عدی عن انس

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۰۷، ضعیف الجامع ۱۲۷۳۔

۴۱۰۱۸.....روٹی تو سفید آٹے کی ہوتی ہے۔ترمذی عن جابر

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۹۳۷۔

۴۱۰۱۹.....تمہارا بہترین کھانا روٹی ہے اور تمہارا بہترین میوہ انگور ہے۔فردوس عن عائشة

کلام:.....الاتقان ۴۰۷، ضعیف الجامع ۲۹۱۲۔

الاکمال

۴۱۰۲۱.....سرکہ بہترین سالن ہے جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔مسند احمد عن جابر

۴۱۰۲۲.....سرکہ بہترین سالن ہے اور آدمی کے لئے اتنا شر کافی ہے کہ جو اس کے پاس ہے اس پر ناراض ہو۔

ابو عوانه، بیهقی فی الشعب عن جابر

کلام:.....الوضع فی الحدیث ۲/۸۲۔

۴۱۰۲۳..... بہترین سالن سرکہ ہے ام ھانی! وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔بیهقی فی الشعب عن ابن عباس

۴۱۰۲۴.....جو شخص سرکہ کھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو فراغت تک اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

ابن عساکر عن جابر

لاچار و مجبور کا کھانا

۴۱۰۲۵.....جب تم اپنے گھر والوں کو ان کے دودھ کا حصہ پلا کر سیراب کر دو تو ان چیزوں سے بچو جنہیں اللہ ممنوع قرار دیا ہے یعنی مردار۔

حاکم بیهقی فی السنن عن سمرة

الاکمال

۴۱۰۲۶..... ابو واقد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آکر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ ہم ایسی زمین میں ہوتے ہیں جہاں بھوک کی کثرت ہے تو ہمارے لئے مردار کس حد تک جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تم صبح و شام کا کھانا نہ کھاؤ اور تمہیں کوئی سبزی بھی نہ ملے تو اسے کھا سکتے ہو۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی فی الشعب عن ابی واقد

۴۱۰۲۷.....صبح یا شام کا کھانا ضرورت کے لئے کافی ہے۔حاکم عن سمرة

باب دوم

اس کی دو فصلیں ہیں۔

فصل اول..... پینے کے آداب

۴۱۰۲۸..... جب تم میں سے کوئی پیئے تو ایک سانس میں نہ پئے۔حاکم عن ابی قتادہ

۴۱۰۲۹..... ایک سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیو، لیکن دو یا تین سانسوں میں پیو، اور جب پی چکو تو اللہ کا نام لینا، اور جب برتن ہٹاؤ تو الحمد للہ کہا کرو۔
ترمذی عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الترمذی ۳۱۹ ضعیف الجامع ۶۲۳۳۔

۴۱۰۳۰..... جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔بیھقی عن ام سلمۃ

۴۱۰۳۱..... جس نے سونے چاندی کے برتن میں پیا وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ ڈال رہا ہے۔مسلم عن ام سلمۃ

۴۱۰۳۲..... جس نے چاندی کے برتن میں پیا وہ گویا اپنے پیٹ میں دھڑ ادھڑ جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔ابن ماجۃ عن عائشۃ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۷۱۔

۴۱۰۳۳..... ہاتھ کے چلو میں پانی پیا نہ کرو، لیکن اپنے ہاتھوں کو دھو کر ان میں پانی پی لیا کرو کیونکہ یہ برتن سے زیادہ صاف اور اچھا ہے۔
ابن ماجۃ عن ابن عمر

۴۱۰۳۴..... تم میں سے کوئی (بلاعذر) کھڑے ہو کر پانی نہ پئے، سو جو بھول جائے وہ قے کر دے۔مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۳۵..... تم میں سے کوئی کتے کی طرح برتن میں منہ نہ ڈالے، اور نہ ایک ہاتھ سے پئے جیسے وہ قوم پیتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوا، اور نہ کوئی رات کیوقت کسی برتن کو حرکت دیئے بغیر پئے، البتہ اگر برتن ڈھکا ہوا ہو، اور جس برتن پر قدرت کے باوجود تواضع کے لئے اپنے ہاتھ سے پیا تو اللہ تعالیٰ اس کی انگلیوں کے برابر نیکیاں لکھے گا اور یہ عیسیٰ بن مریم (علیھما السلام) کا برتن ہے جب انہوں نے یہ کہہ کر پیالہ پھینک دیا: افسوس یہ دنیا کی چیز ہے۔ابن ماجۃ عن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۳۷۰، الضعیفہ ۲۱۶۸۔

۴۱۰۳۶..... دائیں طرف والے، دائیں طرف والے، دائیں طرف والے (زیادہ حق دار ہیں)۔بیھقی عن انس

۴۱۰۳۷..... پہلا دایاں پھر بایاں۔مالک، مسند احمد، بیھقی عن جابر بن سمرۃ

۴۱۰۳۸..... بہترین مشروب ٹھنڈا اور میٹھا ہے۔ترمذی عن الزھری مرسلاً، مسند احمد عن ابن عباس

کلام:..... اسنی المطالب ۲۱۱ ضعیف الجامع ۹۱۶۔

۴۱۰۳۹..... اپنے ہاتھ دھو کر پھر ان میں پیا کرو ہاتھ سے بہتر کوئی برتن نہیں۔ابن ماجۃ، بیھقی عن ابن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۹۸۶۔

۴۱۰۴۰..... قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔ترمذی، مسند احمد، مسلم عن ابی قتادۃ

۴۱۰۴۱..... قوم کو پلانے والا آخر میں ہوتا ہے۔بخاری فی التاریخ مسند احمد، ابوداؤد، عن عبداللہ ابن ابی اوفی

کلام:..... الوضع فی الحدیث ۱/۱۵۰۔

۴۱۰۴۲..... قوم کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ترمذی، ابن ماجۃ عن ابی قتادۃ، طبرانی فی الاوسط والقضاعی عن المغیرۃ

۴۱۰۴۳..... ان برتنوں میں پیا کرو جن کے منہ ڈھیلے ہو جاتے ہوں۔ابو داؤد عن ابن عباس

۴۱۰۴۴..... میں نے تمہیں بعض مشروبوں سے منع کیا تھا البتہ چمڑے کے برتنوں میں سو ہر برتن میں پی لیا کرو ہاں کونشہ آور چیز نہ پینا۔ مسلم عن بریدة

۴۱۰۴۵..... جب پیو تو چوس کر اور جب مسواک کرو تو چوڑائی میں کرو۔ابو داؤد فی مراسیله عن عطاء بن ابی رباح

کلام:.......الاتقان ۱۷۶۰،الدرالمنتثرہ ۱۶۔

۴۱۰۴۶..... دودھ پی کر کلی کرلیا کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ابن ماجه عن ام سلمة

۴۱۰۴۷..... دودھ کے بعد کلی کرلیا کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہے۔ابن ماجه عن ابن عباس وعن سهل بن سعد

اکمال

۴۱۰۴۸..... جب پیو تو تین سانسوں میں، پہلا سانس پینے کا شکر، دوسرا پیٹ کے لئے شفا اور تیسرا شیطان کو دور کرنے کے لئے، سو جب پیو تو چوس کر پیو، کیونکہ وہ پانی کی نالی میں اچھی طرح روانی کا باعث اور زیادہ لذت و آسانی کی ذریعہ ہے۔الحکیم عن عائشة

۴۱۰۴۹..... پیو (لیکن) منہ لگا کر نہ پیو، تم میں سے (جب) کوئی (پینے لگے) اپنا ہاتھ دھولے پھر پی لے ہاتھ جب دھولیا تو اس سے صاف کون سا برتن ہوگا؟ بیهقی فی الشعب عن عمر

۴۱۰۵۰..... پانی اچھی طرح چوس کر پیو کیونکہ وہ زیادہ لذت، آسانی اور (مشقت سے) برأت کا باعث ہے۔الدیلمی عن انس

۴۱۰۵۱..... اپنے ہاتھ دھولیا کرو اور پھر ان میں پیا کرو کیونکہ یہ تمہارے صاف برتن ہیں۔بیهقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۱۰۵۲..... جس نے پانی کا گھونٹ تین سانس میں پیا شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ پڑھی تو جب تک پانی اس کے پیٹ میں رہے گا خارج ہونے تک تسبیح کرتا رہے گا۔

الحافظ ابو زکریا یحیی بن عبدالوهاب ابن منده فی الطبقات والرافعی فی تاریخه عن الحسن مرسلاً

۴۱۰۵۳..... سنو! دنیا و آخرت میں مشروبوں کا سردار پانی ہے۔حاکم عن عبدالحمید بن صیفی بن صهیب عن ابیه عن جده

۴۱۰۵۴..... دنیا و آخرت میں مشروبوں کا سردار پانی ہے اور دنیا و آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت پھر چاول ہیں۔

حاکم فی تاریخه عن صهیب

۴۱۰۵۵..... تم نے اسے کیوں نہیں ڈھکا ایک تنکا ہی رکھ دیتے۔(مسند احمد، وعبد بن حمید، بخاری، مسلم ابوداؤد عن جابر فرماتے ہیں حمید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی علیہ السلام کے پاس دودھ کا پیالہ لائے جس کا سر کھلا تھا تو اس پر آپ نے فرمایا، مسلم، ابن حبان عن ابی حمید الساعدی، ابو یعلی عن ابی ہریرۃ)

۴۱۰۵۶..... اے محارب کے گروہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباد رکھے! مجھے کسی عورت کا دوبارہ دودھ نہ پلانا۔ابن سعد والبغوی عن ابن ابی شیخ

پینے کی ممنوع چیزیں

۴۱۰۵۷..... آپ نے کھڑے ہو کر پینے اور کھانے سے منع فرمایا ہے۔الضیاء عن انس

کلام:.......ضعیف الجامع ۴۱۰۴۳۔

۴۱۰۵۸..... آپ نے ایک سانس میں پینے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا: یہ شیطان کا پینا ہے۔بیهقی فی الشعب عن ابن شهاب مرسلاً

کلام:.......ضعیف الجامع ۶۰۵۰۔

۴۱۰۵۹..... آپ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑی ہو کر پانی پیے۔ مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن انس

۴۱۰۶۰..... اگر اسے پتہ چل جائے جو کھڑے ہو کر پی رہا ہے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے تو وہ قے کر دے۔ بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام :..... النواسخ ۱۵۷۵۔

۴۱۰۶۱..... آپ نے مشکیزہ (کو منہ لگا کر) پینے سے منع فرمایا ہے۔ بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس

۴۱۰۶۲..... آپ نے مشکیزہ سے منہ لگا کر پینے سے اور گندگی خور جانور اور جسے باندھ کر نشانے کا ہدف بنایا گیا اس پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی عنہ

۴۱۰۶۳..... آپ نے مشکیزوں کو کھڑے ہو کر منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعید

کلام :..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۱۲۔

۴۱۰۶۴..... آپ نے برتن کے سوراخ سے پینے اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن ابی سعید

۴۱۰۶۵..... سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ، نہ موٹا اور باریک ریشم پہنو اس واسطے کہ وہ دنیا میں ان (کفار) کے لئے اور تمہارے لئے آخرت میں ہے۔ مسند احمد، بیھقی عن حذیفۃ

۴۱۰۶۶..... آپ نے سونے چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور زربافت اور ریشم پہننے سے اور چیتے کی کھالوں پر (سواری بیٹھنے) سے متعہ کرنے اور مضبوط گھر بنانے سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویہ

۴۱۰۶۷..... آپ نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ ترمذی عن ابی سعید

۴۱۰۶۸..... آپ نے مشروب میں پھونک مارنے اور اس کی ٹونٹی سے اور اس کی پھٹن سے پینے سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی عن سھل بن سعد

۴۱۰۶۹..... آپ نے کھانے پینے میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس

کلام :..... التنزیہ ۲/۲۵۸۔

پانی کے برتن میں سانس لینے کی ممانعت

۴۱۰۷۰..... آپ نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد ابو داؤد ترمذی عن ابن عباس

۴۱۰۷۱..... اپنے منہ سے برتن ہٹا کر سانس لو۔ سمویہ فی فوائدہ عن ابی سعید

۴۱۰۷۲..... جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو اس میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی (قضائے حاجت کے لئے) بیت الخلاء جائے تو نہ دایں ہاتھ سے اپنے عضو کو پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے پونچھے۔ بخاری، ترمذی عن ابی قتادۃ

۴۱۰۷۳..... جب تم میں کا کوئی پئے تو برتن میں سانس نہ لے جب دوبارہ پینا چاہے تو برتن ہٹا لے پھر اسے پئے اگر اس کی چاہت ہو۔

ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۷۴..... جب پانی پیا کرو تو چوس کر پیو غٹ غٹ نہ پیو کیونکہ منہ لگا کر مسلسل پینے سے درد جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ فردوس عن علی

کلام :..... الاتقان ۱۷۶۰ ضعیف الجامع ۵۶۲۔

۴۱۰۷۵..... جب تم میں سے کوئی پئے تو چوس کر پئے غٹا غٹ نہ پئے کیونکہ مسلسل پینے سے درد جگر کی بیماری لگتی ہے۔

سعید بن منصور و ابن السنی و ابو نعیم فی الطب، بیھقی فی الشعب عن ابی حسین مرسلا

۴۱۰۷۶..... پانی اچھی طرح چوس کر پیو ڈگڈگا کر نہ پیو۔ ابن ماجۃ عن انس

کلام :..... الالحاظ ۶۳۸ ضعیف الجامع ۵۲۶۱۔

اکمال

۴۱۰۷۷..... کیا تمہیں بلی کے ساتھ پینا اچھا لگتا ہے؟ انہوں نے عرض کی، نہیں، آپ نے فرمایا: تمہارے ساتھ شیطان نے پیا۔ (بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے پانی پیتے دیکھا تو فرمایا۔)

۴۱۰۷۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے ہوکر پانی پیتے دیکھا آپ نے فرمایا: ارے! کیا تمہیں اچھا لگتا ہے کہ بلی تمہارے ساتھ پئے؟ جب کہ بلی سے برے شیطان نے تمہارے ساتھ پیا۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۷۹..... برتن میں نہ سانس لو اور نہ اس میں پھونک مارو۔ بیھقی عن ابن عباس

۴۱۰۸۰..... جب تم میں سے کوئی جس برتن سے پئے اس میں سانس نہ لے لیکن اسے پیچھے ہٹا کر سانس لے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۸۱..... تم میں سے کوئی مشکیزہ کے منہ سے ہرگز نہ پئے۔ بیھقی عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۸۲..... مشکیزہ کے منہ سے نہ پیو اس سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔ الدیلمی عن عائشۃ

۴۱۰۸۳..... صرف بندھن والے (برتنوں مشکیزوں) سے پیو۔ مسند احمد عن ابن عباس

۴۱۰۸۴..... اس پھٹن سے نہ پیو جو پیالہ میں ہو کیونکہ شیطان اس سے پیتا ہے۔ ابونعیم عن عمرو بن ابی سفیان

۴۱۰۸۵..... جو سونے چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ جمع کررہا ہے ہاں اگر توبہ کرلے۔

مسند احمد مسلم، ابن ماجۃ عن ام سلمۃ

۴۱۰۸۶..... جو سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ تو اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈال رہا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجۃ عن ام سلمۃ، ابویعلی عن ابن عباس

۴۱۰۸۷..... جس نے سونے چاندی کے برتن میں کوئی چیز پی یا جس میں سونے چاندی کی کوئی چیز لگی ہو تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔

بیھقی فی المعرفۃ والخطیب وابن عساکر عن ابن عمر

باب سوم.....لباس، اس کی دو فصلیں

فصل اول.....لباس کے آداب

۴۱۰۸۸..... جب تم میں سے کوئی نیا لباس پہنے تو وہ کہے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔ ابن سعد عن عبدالرحمن بن ابی لیلی مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۶۔

۴۱۰۸۹..... جس نے نیا کپڑا پہنا وہ کہے: "الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر اس کپڑے کو اٹھا کر صدقہ کردے جسے اس نے بوسیدہ کردیا، تو وہ اللہ کی امان، حفاظت اور جب تک زندہ اور مردہ رہے گا اللہ تعالیٰ کے پردہ میں رہے گا۔

ترمذی ابن ماجۃ عن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۲۷۔

۴۱۰۹۰..... جس نے نئی قمیض لی اور اسے پہنا پھر جب وہ اس کی ہنسلی کی ہڈی تک پہنچی تو اس نے کہا: "الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر اس کپڑے کو صدقہ کردیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے قرب میں زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں

رہے گا۔مسند احمد عن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۳۹۵، الکشف الالٰہی ۸۴۳۔

۴۱۰۹۱...میری امت کے کچھ لوگ بازار آ کر نصف یا تہائی دینار سے قمیض خریدیں گے اور جب اسے پہنیں گے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں ابھی وہ قمیض اس کے گھٹنوں تک بھی نہیں پہنچے گی کہ اس کی بخشش کردی جائے گی۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۰۱۔

۴۱۰۹۲...ایک شخص ایک دینار درہم یا آدھے دینار سے کپڑا خریدتا ہے پھر اسے پہنتا ہے ابھی وہ کپڑا اس کے ٹخنوں تک نہیں پہنچتا کہ اس کی بخشش کردی جاتی ہے یعنی الحمدللہ کی وجہ سے۔ابن السنی عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۵۰، النافلة ۱۸۔

۴۱۰۹۳...لباس سے مالداری کا ظہور ہوتا ہے اور تیل لگانے سے تنگی دور ہوتی ہے اور بادشاہوں سے خیر خواہی اللہ تعالیٰ دشمن کو تباہ کرتا ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشة

کلام:......ضعیف الجامع ۴۹۶۳۔

۴۱۰۹۴...ازار باندھا کرو جیسے میں نے فرشتوں کو (اللہ تعالیٰ) ان کے رب کے حضور انہیں نصف پنڈلیوں تک ازار باندھے دیکھا ہے۔

فردوس عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کلام:......اسنی المطالب ۱۵، التنزیہ ۲/۲۷۴۔

۴۱۰۹۵...شلواریں پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا سب سے زیادہ پردے والا لباس ہے اور اپنی عورتوں کو اس سے خوبصورت کرو جب وہ باہر نکلیں۔

ابن عدی، عقیلی فی الضعفاء البیهقی فی الادب عن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۹۲، اسنی المطالب ۴۰۔

۴۱۰۹۶...جب وضو کرو یا کپڑا پہنو تو دائیں جانب سے شروع کرو۔ابو داؤد، ابن حبان عن ابی هریرہ

۴۱۰۹۷...اپنا ازار (شلوار کا کپڑا) اٹھاؤ یہ تمہارے کپڑے کی صفائی اور تمہارے رب سے ڈرنے کا زیادہ ذریعہ ہے۔

ابن سعد، مسند احمد، بیهقی فی الشعب عن الاشعث بن سلیم عن عمة عن عمها

کلام:......ضعیف الجامع ۸۷۷۔

۴۱۰۹۸...مؤمن کا ازار اس کی نصف پنڈلیوں تک ہوتا ہے۔نسائی عن ابی هریرة وابی سعید وابن عمر

۴۱۰۹۹...اپنے کپڑوں کو لپیٹ کر رکھا کرو کہ ان کی ہوا اپنی طرف لوٹ کر آئے کیونکہ شیطان جب لپیٹا ہوا کپڑا دیکھتا ہے تو اسے نہیں پہنتا اور جب پھیلا ہوا دیکھتا ہے تو پہن لیتا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:......اسنی المطالب ۲۱۰، تذکرۃ الموضوعات ۱۵۶۔

۴۱۱۰۰...شیاطین تمہارے کپڑے استعمال کرتے ہیں، اس لئے جب تم میں سے کوئی کپڑا اتارے تو اسے لپیٹ دے کہ ان کپڑوں کی ہوا اپنی طرف لوٹ کر آئے کیونکہ شیطان لپیٹا ہوا کپڑا نہیں پہنتا ہے۔ابن عساکر عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۵۰۔

۴۱۱۰۱...سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن عساکر عن سمرة

۴۱۱۰۲...اپنے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے

وہ نظر تیز کرتا اور بال اگاتا ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان عن ابن عباس

۴۱۱۰۳۔۔۔۔۔آپ علیہ السلام نے حضرت عمر سے فرمایا: نیا کپڑا پہنو، قابل تعریف زندگی بسر کرو، شہادت کی موت پاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرے۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۱۱۰۴۔۔۔۔۔بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت سفید بنائی ہے اور سفید رنگ اللہ تعالیٰ کو سب (رنگوں) سے زیادہ پیارا ہے۔البزار عن ابن عباس

۴۱۱۰۵۔۔۔۔۔چادر اوڑھنا عربوں کا لباس اور کپڑے میں ڈھک جانا ایمان کا لباس ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۲۷۴۔

۴۱۱۰۶۔۔۔۔۔اپنے کپڑے پہن ننگے نہ چلا کرو۔ابوداؤد عن المسور بن مخرمة

سفید کپڑا پسندیدہ لباس ہے

۴۱۱۰۷۔۔۔۔۔تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں سو یہ اپنے زندوں کو پہناؤ اور اپنے مردوں کو ان میں کفن دیا کرو۔دارقطنی فی الافراد عن انس

۴۱۱۰۸۔۔۔۔۔اسے اپنے اوپر جوڑلو (بٹن لگالو) اگرچہ کانٹے سے جوڑلو۔مسند احمد، نسائی، ابن حبان حاکم عن سلمة بن الاکوع

۴۱۱۰۹۔۔۔۔۔کپڑے کی لپیٹ اس کی راحت ہے۔فردوس عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔تذکرۃ الموضوعات ۱۵۶ التمیز ۱۰۴۔

۴۱۱۱۰۔۔۔۔۔سفید کپڑوں کا اہتمام کیا کرو یہ اپنے زندوں کو پہناؤ اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن سمرة

۴۱۱۱۱۔۔۔۔۔سفید کپڑے پہنا کرو انہیں پہنا کرو اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۱۱۲۔۔۔۔۔سفید کپڑے پہنا کرو انہیں تمہارے زندہ پہنیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔البزار عن انس

۴۱۱۱۳۔۔۔۔۔اون کا لباس (سردیوں میں) پہنا کرو اپنے دلوں میں ایمان کی مٹھاس محسوس کرو گے۔حاکم، بیھقی فی الشعب عن ابی امامة

اکمال

۴۱۱۱۴۔۔۔۔۔چاہئے کہ تمہارے زندے سفید رنگ پہنیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

ابن عساکر عن عمران بن حصین وسمرة بن جندب معا

۴۱۱۱۵۔۔۔۔۔جسے تم اپنی مساجد میں اور اپنی قبروں میں دیکھ کر خوش ہو وہ سفید رنگ ہے۔حاکم عن عمران بن حصین وسمرة بن جندب

۴۱۱۱۶۔۔۔۔۔وہ سب سے بہترین رنگ جس میں تم اللہ تعالیٰ کی زیارت اپنی عیدگاہ اور اپنی قبروں میں (مردوں کو دفن کرتے وقت) کرو وہ سفید رنگ ہے۔

نسائی عن ابی الدرداء

۴۱۱۱۷ تمہارے سب سے پسندیدہ کپڑے اللہ تعالیٰ کے ہاں سفید رنگ کے ہیں۔سو انہی میں نماز پڑھا کرو اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

ابن سعد عن ابی قلابة مرسلا

۴۱۱۱۸۔۔۔۔۔سفید رنگ پہنا کرو اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۴۱۱۱۹۔۔۔۔۔جو ایمان کی حلاوت محسوس کرنا چاہے تو وہ اللہ کے سامنے عاجزی کے لئے اون کا لباس پہنے۔الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۱۱۲۰۔۔۔۔۔اون پہنا کرو اور کپڑا چڑھا کر رکھا کرو آدھے پیٹ کھایا کرو تو آسمانوں کی بادشاہت میں داخل ہو جاؤ گے۔الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۱۱۲۱۔۔۔ابن عباس! باقی بدن چہرے سے زیادہ لباس کے لئے خوبصورت ہے۔الخطیب عن ابن عباس

۴۱۱۲۲۔۔۔مکمل بدن ڈھانکنا ایمان والوں کا لباس اور چادر اوڑھنا عربوں کا لباس ہے۔الحکیم طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۱۲۳۔۔۔اپنا ازار اگرچہ باندھنے کی ڈوری سے باندھنا پڑے تو بھی باندھ لینا۔الدیلمی عن ابی مریم مالک بن ربیعۃ السکونی

یعنی معمولی ازاربند بھی استعمال کر لینا۔

۴۱۱۲۴۔۔۔مومن کا ازار نصف پنڈلی تک ہوتا ہے اور ٹخنے اور اس کے درمیان رکھنے میں اس پر کوئی حرج نہیں، اور اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں جلے گا۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل

کلام:۔۔۔۔راجع ۴۱۰۹۸۔

۴۱۱۲۵۔۔۔نصف پنڈلی یا ٹخنوں تک ازار لٹکانے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص نکلا جس نے دو چادریں اوڑھی ہوئی تھیں اور وہ ان میں اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے عرش بریں سے اس کی طرف دیکھا اس پر غضبناک ہوا اور زمین کو اسے پکڑنے کا حکم دیا تو وہ دوزخیوں کے درمیان حرکت کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کے (پیش کردہ) واقعات سے نصیحت حاصل کرو۔

ابن لال عن جابر بن سلیمان بن جزء التمیمی

۴۱۱۲۶۔۔۔اپنے کپڑوں کو لپیٹ کر رکھا کرو ان کی راحت انہی کی طرف لوٹ کر آئے گی۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:۔۔۔۔راجع ۱۲۹۵۔

۴۱۱۲۷۔۔۔جاؤ اپنا کپڑا پہنو، ننگے نہ پھرا کرو۔مسلم عن المسور بن مخرمۃ

۴۱۱۲۸۔۔۔جس نے کپڑا پہن کر "الحمدللہ الذی کسانی ھذا ورزقنیہ عن غیر حول منی ولا قوۃ" کہا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ابن السنی عن معاذ بن انس

۴۱۱۲۹۔۔۔تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ لباس دیا جس سے میں لوگوں میں مزین ہوتا اور اپنی شرم گاہ چھپاتا ہوں۔ھناد عن علی

۴۱۱۳۰۔۔۔تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا اور اپنی زندگی میں مزین ہوتا ہوں، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ نئے کپڑے پہنائے تو اس نے اپنے پرانے کپڑے لئے اور صرف اللہ کے لئے کسی مسکین مسلمان غلام کو پہنا دیئے تو وہ زندہ ومردہ دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی پناہ، قرب اور ضمانت میں اس وقت تک رہے گا جب تک اس کا ایک دھاگہ بھی باقی رہے گا۔ھناد عن عمر

۴۱۱۳۱۔۔۔اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو مسلمان بندہ نیا کپڑا پہنتا ہے اور کہتا ہے جو میں نے کہا: "الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر اپنے پرانے کپڑے اٹھائے جو اس نے اتارے اور پھر کسی ایسے انسان کو پہنا دیئے جو مسکین فقیر اور مسلمان ہو اور پہنائے بھی صرف اللہ کی رضا کے لئے تو جب تک اس کے بدن پر اس کا ایک تاگا بھی رہے گا تو وہ زندہ ومردہ دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی ضمانت اور پڑوس میں رہے گا۔حاکم عن عمر

پگڑیوں کا بیان

۴۱۱۳۲۔۔۔عمامے عربوں کے تاج ہیں اور (پٹکا باندھ کر بیٹھنا) احتباء ان کی دیواریں اور مسجد میں مومن کا بیٹھنا سرحد کی حفاظت کے لئے اس کا مورچہ ہے۔القضاعی، فردوس عن علی

کلام:۔۔۔۔تذکرۃ الموضوعات ۱۵۵، التمیز ۱۱۰۔

۴۱۱۳۳۔۔۔پگڑیاں عربوں کے تاج ہیں جب وہ انہیں اتار دیں گے اپنی عزت گھٹا دیں گے۔فردوس عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۸۹۱، الضعیفہ ۱۵۹۳۔

۴۱۱۴۴ ...... ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق کی علامت ہے آدمی جو بل اپنے سر پر پھیرتا ہے اس کے عوض قیامت کے روز اسے ایک نور دیا جائے گا۔ الباوردی عن رکانہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۸۹۰ الضعیفہ ۱۲۱۷۔

۴۱۱۴۵ ...... پگڑی باندھا کرو اس سے تمہاری بردباری اور برداشت میں اضافہ ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن اسامۃ بن عمیر، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن بن عباس

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۱۵۵، ترتیب الموضوعات ۸۰۲۔

۴۱۱۳۶ ...... پگڑیاں باندھا کرو تمہارے حلم میں اضافہ ہوگا اور پگڑیاں عربوں کے تاج ہیں۔ ابن عباس بیھقی فی الشعب عن اسامۃ

کلام: ...... الالحاظ ۴۹۔

۴۱۱۳۷ ...... عمامہ باندھا کرو پہلی امتوں (کی تہذیب وثقافت) کی مخالفت کرو۔ بیھقی فی الشعب عن خالد بن معدان مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۹۳۳، الفوائد المجموعہ ۵۴۰۔

۴۱۱۳۸ ...... عمامے کے ساتھ کی دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے بہتر ہیں۔ فردوس عن جابر

کلام: ...... الشذرہ ۶۱۶، ضعیف الجامع ۳۱۲۹۔

۴۱۱۳۹ ...... وہ نفل یا فرض نماز جو عمامہ کے ساتھ ہو وہ بغیر عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے عمامہ کے ساتھ کا ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر جمعوں کے مساوی ہے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۴۱۱۴۰ ...... عمامے باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور اس کا شملہ پیٹھ پیچھے ڈال دیا کرو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، بیھقی فی الشعب عن عبادۃ

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۱۵۵، التنزیہ ۲/۲۷۷۔

۴۱۱۴۱ ...... بدر وحنین کے دن اللہ تعالیٰ نے جن فرشتوں کے ذریعہ میری مدد کی وہ اس طرح کا عمامہ باندھے ہوئے تھے، عمامہ ایمان وکفر کے درمیان رکاوٹ ہے۔ ابو داؤد طیالسی، بیھقی فی السنن عن علی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۵۶۳۔

۴۱۱۴۲ ...... ہمارے اور مشرکین کے درمیان جو فرق ہے وہ ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا ہے۔ ترمذی، ابو داؤد، عن رکانۃ

۴۱۱۴۳ ...... ننگے سر اور پگڑیاں باندھے مسجدوں میں آجایا کرو، کیونکہ پگڑیاں (عربوں مسلمانوں) کا تاج ہیں۔ ابن عدی فی الکامل عن علی

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۱، ضعیف الجامع ۲۶۔

۴۱۱۴۴ ...... دن کے وقت سر ڈھانپنا سمجھداری اور رات کے وقت بے قراری ہے۔

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۶۷، ضعیف الجامع ۲۴۶۳۔

اکمال

۴۱۱۴۵ ...... اللہ تعالیٰ نے اس امت کو پگڑیوں اور جھنڈوں کے ذریعہ عزت بخشی ہے سفید رنگ سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں جس سے تم اپنی مساجد اور قبروں کی زیارت کرو۔ ابو عبیداللہ بن وضاح فی فضل لباس العمائم عن خالد بن معدان مرسلاً

۴۱۱۴۶ ...... (پٹکا کمر کے ساتھ باندھ کر بیٹھنا) احتباء عربوں کی دیواریں ہیں اور ٹیک لگا کر بیٹھنا عربوں کی درویشی و رہبانیت ہے اور

پگڑیاں عربوں کے تاج ہیں، پگڑیاں باندھا کرو تمہارے علم میں اضافہ ہوگا جس نے پگڑی باندھی اسے ہر پیچ کے عوض ایک نیکی ملے گی، اور جب کھولے گا تو ہر کشاد کے بدلہ ایک گناہ کم ہوگا۔

الرامهري في الامثال عن معاذ، وفيه عمرو بن الحصين عن ابي علاثة عن ثوير والثلاثة متركون متهمون بالكذب

۴۱۱۴۷..... عمامے مومن کا وقار اور عربوں کی عزت ہے عرب جب عمامے اتار دیں گے اپنی عزت گھٹا دیں گے۔ الديلمي عن عمران بن حصين

۴۱۱۴۸..... یہ امت اس وقت تک فطرت پر قائم رہے گی جب تک ٹوپیوں پر عمامے باندھتی رہے گی۔ الديلمي عن ركانة

۴۱۱۴۹..... حضرت لقمان رحمہ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! (عورتوں کی طرح) دوپٹہ اوڑھنے سے بچنا کیونکہ وہ رات میں خوف اور دن کے وقت ذلت کا باعث ہے۔ حاكم عن ابي موسى

فصل دوم..... لباس کی ممنوع چیزیں

یہاں پھر کتابی ترتیب غلط ہے پہلی حدیث کا نمبر ۴۱۱۴۹ اور اگلی حدیث کا نمبر بھی یہی ہے ہم نے ترتیب بدلی نہیں اسی کو برقرار رکھا ہے۔

۴۱۱۴۹..... مومن کا ازار نصف پنڈلی تک ہوتا ہے دونوں ٹخنوں اور اس کے درمیان رکھنے میں اس پر کوئی گناہ نہیں، جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا جس نے اپنا ازار تکبر سے کھینچا اللہ تعالیٰ (بنظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

مالك، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجة، ابن حبان، بيهقي في السنن عن ابي سعيد

۴۱۱۵۰..... مومن کا ازار اس کی دونوں پنڈلیوں کی موٹائی یا ٹخنوں تک ہوتا ہے سو جو اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔ مسند احمد عن ابي هريرة

۴۱۱۵۱..... ٹخنوں کا جو حصہ ازار کے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔

نسائي عن ابي هريرة، مسند احمد، طبراني في الكبير عن سمرة، مسند احمد عن عائشة، طبراني في الكبير عن ابن عباس

۴۱۱۵۲..... اے سفیان بن سہل! اپنا ازار نیچے نہ لٹکاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مسند احمد، ابن ماجة عن المغيرة بن شعبه

۴۱۱۵۳..... ازار (لٹکانے کی جگہ) نصف پنڈلیوں اور موٹی پنڈلی تک ہے اگر اس کا دل نہ چاہے تو ذرا نیچے، یہ بھی نہ چاہے تو پنڈلی کے پیچھے، البتہ دونوں ٹخنوں کا ازار میں کوئی حصہ نہیں۔ نسائي عن حذيفه

۴۱۱۵۴..... جو ٹخنوں کے علاوہ (ازار کا حصہ ہے) وہ جہنم میں ہے۔ طبراني في الكبير عن ابن عمر

۴۱۱۵۵..... جو اس لئے ازار کھینچے کہ متکبرانہ چال چلے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ مسند احمد، عن ابن عمر

۴۱۱۵۶..... (نصف پنڈلی) یہ ازار کی جگہ ہے اگر دل نہ چاہے تو ذرا نیچے، پھر بھی دل نہ چاہے تو ٹخنوں سے نیچے ازار کا کوئی حق نہیں۔

مسند احمد، ترمذي، نسائي ابن ماجة، ابن حبان عن حذيفة

۴۱۱۵۷..... اللہ تعالیٰ ازار کھینچنے والے کی طرف نہیں دیکھتا۔ مسند احمد، نسائي عن ابن عباس

۴۱۱۵۸..... ٹخنوں کا جو حصہ ازار میں ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔ بخاري، نسائي عن ابي هريرة

۴۱۱۵۹..... اپنا ازار اوپر اٹھا اور اللہ سے ڈر۔ طبراني في الكبير عن الشريك ابن سويد

۴۱۱۶۰..... ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے گزر جائے وہ جہنم میں جائے گا۔ طبراني في الكبير عن ابن عباس

۴۱۱۶۱..... شیطان سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے لہٰذا سرخ رنگ اور ہر شہرت والے کپڑے سے بچو۔

الحاكم في الكنى وابن قانع، ابن عدي، بيهقي في الشعب عن رافع ابن يزيد

کلام:..... ذخيرة الحفاظ ۸۹۶، ضعيف الجامع ۱۴۸۱۔

۴۱۱۶۲......سرخ رنگ شیطان کی زینت ہے۔عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۴۱۱۶۳......یہ کفار کے کپڑے ہیں انہیں مت پہن یعنی رنگے ہوئے۔مسند احمد، مسلم نسائی عن ابن عمرو

۴۱۱۶۴......سرخ رنگ سے بچنا، کیونکہ یہ شیطان کی سب سے پسندیدہ زینت ہے۔طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

کلام:......الاباطیل ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، احادیث مختارۃ ۹۴۔

۴۱۱۶۵......اگر تو اللہ کا بندہ ہے تو اپنا ازار اٹھا۔طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۱۱۶۶......ازار نصف پنڈلی یا ٹخنوں تک ہوتا ہے جو اس سے نیچے ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔مسند احمد عن انس

۴۱۱۶۷......اسبال (لٹکاؤ) ازار، قمیص اور عمامہ میں ہوتا ہے (لیکن) جس نے ان میں سے کوئی چیز بطور تکبر کھینچی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (بنظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر

۴۱۱۶۸......جو کوئی ایسا کپڑا پہنے جس کے ذریعہ تکبر کرے پھر جسے لوگ دیکھیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا ہاں یہ کہ جب وہ اسے اتارے۔طبرانی فی الکبیر، والضیاء عن ام سلمه

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۴۵، الضعیفہ ۱۷۰۴۔

۴۱۱۶۹......جس نے شہرت کا کپڑا پہنا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسی طرح کا کپڑا پہنا کر آگ کو اس پر بھڑکائے گا۔

ابوداؤد، ابن ماجة عن ابن عمر

شہرت کے لئے لباس پہننے کی ممانعت

۴۱۱۷۰......جس نے شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے اتار دے جب بھی اتارے۔

ابن ماجة، الضیاء عن ابی ذر

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۷۹۱، ضعیف الجامع ۵۸۲۸۔

۴۱۱۷۱......آپ نے دو کپڑوں سے روکا ہے جو اپنے حسن میں مشہور ہو اور جو اپنی برائی میں مشہور ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۷۸۔

۴۱۱۷۲......آپ نے دو شہرتوں سے منع فرمایا، کپڑے کی باریکی اور اس کی موٹائی سے اور اس کی نرمی اور کھردرے پن سے، اس کی لمبائی اور چوڑائی سے لیکن ان کے درمیان درمیان ہو۔بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرة وزید بن ثابت

۴۱۱۷۳......آپ نے بالکل (ہاتھوں سمیت) کپڑے میں لپٹنے اور ایک کپڑے میں (پٹکا باندھ کر بیٹھنے) احتبا، سے منع فرمایا۔ابوداؤد عن جابر

۴۱۱۷۴......آپ نے انتہائی سرخ رنگ کے کپڑے سے منع فرمایا ہے۔ابن ماجه عن ابن عمر

۴۱۱۷۵......آپ نے سرخ رنگ کی اور ریشمی گدیوں سے منع فرمایا ہے۔بخاری، ترمذی عن البراء

۴۱۱۷۶......آپ نے گدیوں اور ارغوانی رنگ سے منع فرمایا ہے۔ترمذی عن عمران

اکمال

۴۱۱۷۷......اپنی چادر مجھے دے دو اور میری چادر تم لے لو، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی چادر، میری چادر سے زیادہ اچھی ہے آپ نے فرمایا: ہاں لیکن اس میں سرخ دھاگے کی دھاریاں ہیں، مجھے ڈر ہے کہ میں نماز میں اسے دیکھوں تو مجھے نماز سے غافل کردے۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن سرجس

۴۱۱۷۸ سرخ رنگ سے بچو! کیونکہ یہ شیطان کی پسندیدہ زینت ہے۔ابن جریر عن قتادة مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۹۸،الضعیفہ ۱۷۱۷۔

۴۱۱۷۹......قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کو نہیں دیکھے گا۔مسند احمد عن ابی ہریرة

۴۱۱۸۰......تم کون ہو،کاش!تم میں دو عادتیں نہ ہوتیں،اپنا ازار لٹکاتے ہو اور اپنے بال لٹکاتے ہوئے۔طبرانی فی الکبیر عن حریم

۴۱۱۸۱ ......ازار یہاں تک ہوتا ہے ورنہ اس سے نیچے ورنہ اس سے آگے ٹخنوں میں ازار کا کوئی حق نہیں۔

بیھقی فی الشعب والشیرازی فی الالقاب عن حذیفة

یعنی نصف پنڈلی یا اس سے نیچے۔

۴۱۱۸۲ ......خریم!تم اچھے آدمی ہو اگر تم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تم اپنا ازار اور اپنے بال چھوڑ رکھتے ہو۔

مسند احمد، ابن مندة، ضیاء عن خریم بن فاتک

کلام:......المعلة ۱۰۰۔

۴۱۱۸۳ ......خریم بہترین جوان ہے اگر وہ اپنے بال کم کردے اور اپنا ازار چھوٹا کرے۔ابن قانع، طبرانی فی الکبیر عن خریم بن فاتک

۴۱۱۸۴ ......سمرۃ بہترین نوجوان ہے اگر وہ کانوں تک بڑھے بال کم کردے اور اپنا ازار اٹھالے۔مسند احمد بخاری فی تاریخه والحسن بن سفیان وابن قانع وابن منده وابن عساکر، سعید بن منصور عن سمرة بن فاتک اخی خریم بن فاتک

۴۱۱۸۵ ......اگر دو خصلتیں تم میں نہ ہوتیں تو تم (کام کے) آدمی تھے!ازار لٹکاتے ہو اور بال ایسے چھوڑے رکھتے ہو۔

طبرانی عن خریم بن فاتک

۴۱۱۸۶ ......اے خریم بن فاتک!اگر تم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تو تم (کام کے) آدمی تھے اپنے (سر کے) بال لمبے رکھتے ہو اور ازار لٹکاتے ہو۔

مسند احمد وابن سعد طبرانی فی الکبیر حاکم، وتعقب. حلیة الاولیاء عن خریم بن فاتک

۴۱۱۸۷ ......عمرو بن زرارۃ!اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا کی اسے بہت اچھا بنایا،عمرو بن زرارۃ!اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا،عمرو بن زرارۃ!ازار رکھنے کی جگہ یہ ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة، مسند احمد عن عمرو ابن فلان الانصاری

۴۱۱۸۸ ......سفیان بن سہل!ازار نہ لٹکاؤ،اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ابن ماجة، مسند احمد، البغوی، طبرانی فی الکبیر عن المغیرة بن شعبة

۴۱۱۸۹ ......عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے جسم پر رنگا ہوا کپڑا دیکھا تو فرمایا:کیا کوئی آدمی اس آگ اور میرے درمیان پردہ نہیں بن سکتا۔طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

۴۱۱۹۰ ......ابن عمر!کپڑے کا جو حصہ (تکبر کی وجہ سے) زمین پر لگے گا وہ جہنم (میں جانے کا باعث) ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۱۹۱ ......اپنا ازار اٹھاؤ،یہ تمہارے کپڑوں کی زیادہ صفائی اور تمہارے رب کی پرہیزگاری کا زیادہ ذریعہ ہے کیا تمہارے لئے میری ذات نمونہ نہیں۔

مسند احمد، ابن سعد، بیھقی فی الشعب عن الاشعث بن سلیم عن عمة عن عمها

۴۱۱۹۲ ......اپنا کپڑا اٹھاؤ کیونکہ یہ زیادہ صفائی اور پرہیزگاری کا سبب ہے۔مسند احمد عن الحارث، طبرانی فی الکبیر عن عبیدة بن خالد

۴۱۱۹۳ ......اپنا ازار اٹھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔بیھقی فی الشعب عن رجل

۴۱۱۹۴ ......جس قمیض پر ریشم کی ہلکی سلائی ہو اسے نہ پہنو۔(طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۴۱۱۹۵ ......عورت کا دامن ایک بالشت نیچے لٹکے کسی نے کہا اگر اس کے پاؤں سامنے ہوجائیں تو فرمایا:ایک ہاتھ اور اس سے زیادہ نہ کریں۔

بیھقی عن ام سلمة وابن عمر

ٹخنے سے نیچے لباس پہننے کی ممانعت

۴۱۱۹۶..... ازار لٹکانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ (بنظر رحمت) نہیں دیکھے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ھریرة

۴۱۱۹۷..... اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔ بیھقی فی الشعب عن رجل عن الصحابه

۴۱۱۹۸..... منافق کی علامت شلوار کو لمبا کرنا ہے جس نے اپنی شلوار لمبی کی یہاں تک کہ اس کے دونوں قدموں کے نیچے تک پہنچ گئی تو اس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اس کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ الدیلمی عن علی

۴۱۱۹۹..... یہاں ازار باندھا کرو، یہاں نہیں تو یہاں، ورنہ ٹخنوں کے اوپر پھر بھی تمہیں ناپسند ہو تو اللہ تعالیٰ ہر اتراتے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

مسند احمد، حاکم عن جابر بن سلیم الجھیمی

۴۱۲۰۰..... جو ایسا لباس پہننے لگا جس سے لوگوں سے مقابلہ کرے تاکہ لوگ اسے دیکھیں تو جب تک وہ اسے اتار نہ دے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھتے۔ ابن عساکر عن ام سلمه

۴۱۲۰۱..... جس نے دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۲۰۲..... جس نے مشہور لباس پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اعراض کرے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید التیمی عن الحسن والحسین معاً

۴۱۲۰۳..... جس نے مقابلہ کا لباس پہنا تاکہ لوگ اسے دیکھیں تو جب تک اسے اتار نہ دے اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ طبرانی فی الکبیر وتمام ابن عساکر عن ام سلمه وضعف

ریشم اور سونے کا پہننا

۴۱۲۰۴..... میں گہرے سرخ رنگ پر نہیں بیٹھتا نہ رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ وہ قمیص پہنتا ہوں جس کی ہلکی سلائی ریشم کی ہو، آگاہ رہو! مردوں کی خوشبو، خوشبودار ہوتی ہے رنگ دار نہیں ہوتی اور عورتوں کی خوشبو پھیکی اور رنگ دار ہوتی ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن عمران ابن حصین

۴۱۲۰۵..... ریشم نہ پہنو اس لئے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔ مسلم عن ابن الزبیر

۴۱۲۰۶..... متقیوں کے لئے یہ مناسب نہیں یعنی ریشم۔ مسند احمد، بیھقی، نسائی عن عقبة بن عامر

۴۱۲۰۷..... یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں یعنی سونا اور ریشم۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة، عن علی، ابن ماجة عن ابن عمرو

۴۱۲۰۸..... دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة، عن عمر

۴۱۲۰۹..... اگر تمہیں جنت کا زیور اور اس کا ریشم پسند ہے تو انہیں دنیا میں نہ پہنو۔ مسند احمد، نسائی، حاکم عن عقبة بن عامر

۴۱۲۱۰..... ریشم اور سونا پہننا میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔ ترمذی عن ابی موسیٰ

کلام:..... المعلة ۲۲۹۔

۴۱۲۱۱..... ریشم اس کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

اکمال

۴۱۲۱۲.....ریشم وسونا میری امت کے مردوں پر حرام اوران کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔بیھقی عن عقبة بن عامر وعن ابی موسی
۴۱۲۱۳.....جواللہ تعالیٰ اورآخرت پرایمان رکھتا ہے وہ ریشم اورسونا نہ پہنے۔مسند احمد طبرانی، حاکم، ضیاء عن ابی امامة
۴۱۲۱۴.....اللہ تعالیٰ نے میری امت کی عورتوں کے لئے ریشم اور سونا حلال قرار دیا ہے اوراسے ان کے مردوں پر حرام کیا ہے۔

نسائی عن ابی موسی

۴۱۲۱۵.....عنقریب تمہارے لئے دنیا فتح ہوگی کاش!(اس وقت) میری امت ریشم نہ پہنے۔دارقطنی فی الافراد عن حذیفة
۴۱۲۱۶.....حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا جس نے سبز رنگ کی گول چادراوڑھ رکھی تھی جس پر ریشم کے بٹن لگے تھےتو آپ نے فرمایا:تم پر بے عقلوں کا لباس ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
۴۱۲۱۷.....یہ دونوں(یعنی ریشم وسونا) میری امت کے مردوں پر حرام اوران کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
۴۱۲۱۸.....اسے(ریشم کو) وہ خریدتا ہے جس کا(آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنھا

۴۱۲۱۹.....جس نے دنیا میں موٹا اور باریک ریشم پہنا تو وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا،اورجس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت میں ان میں نہیں پئے گا۔الشافعی، سعید بن منصور عن عمر
۴۱۲۲۰.....جس نے ریشم پہنا اللہ تعالیٰ اسے آگ کا لباس پہنائے گا اوروہ دن تمہارے دنوں کی طرح نہیں ہوں گے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دن ہیں۔رزین عن حذیفة
۴۱۲۲۱.....جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا اگر وہ جنت میں داخل ہوگیا تو اہل جنت پہنیں گے لیکن وہ نہیں پہنے گا۔

ابوداؤد طیالسی والطحاوی ابن حبان، حاکم، سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۱۲۲۲.....جس نے ریشم پہنا اور چاندی کے برتن میں پیا وہ ہمارا نہیں اورجس نے عورت کواس کے خاوند کے برخلاف اورغلام کواس کے آقا کے برخلاف ورغلایا وہ ہم میں سے نہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
۴۱۲۲۳.....جس نے دنیا میں ریشم پہنا تو وہ آخرت میں اس کے پہننے سے محروم ہوگا۔مسند احمد عن عقبة بن عامر
۴۱۲۲۴.....جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا،اورجس نے دنیا میں شراب پی وہ اسے آخرت میں نہیں پئے گا اورجس نے سونے چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت میں ان میں نہیں پئے گا،یہ جنتیوں کا لباس،ان کا مشروب اوران کے برتن ہیں۔

حاکم ابن عساکر عن ابی ھریرة

۴۱۲۲۵.....حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے لئے کسی نے ریشم کی قبا ہدیہ میں بھیجی آپ نے اسے پہن کراتاردیا اورفرمایا:متقین کے لئے یہ مناسب نہیں۔مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عقبة بن عامر
۴۱۲۲۶.....میں جواپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ تمہارے لئے بھی پسند نہیں کرتا میں نے یہ(چادر) تمہیں نہیں پہنائی کہ تم اسے پہنو میں نے تواس لئے تمہیں پہنائی کہ تم فاطمات کے درمیان دوپٹے بنا کر تقسیم کردیتے۔طبرانی فی الکبیر عن ام ھانی
۴۱۲۲۷.....جواللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی امید رکھتا ہے وہ ریشم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، سمویہ حلیة الاولیاء عن ابی امامة

۴۱۲۲۸.....دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔الطحاوی طبرانی، ابن عساکر ضیاء عن امامة

۴۱۲۲۹ میری امت میں سے جس نے سونا پہنا اور پہنے ہی مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا سونا حرام کر دے گا، اور جس نے میری امت میں سے ریشم پہنا اور پہنے ہی مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا ریشم حرام کر دے گا۔ مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۲۳۰ میری امت میں سے جس نے سونے کا زیور پہنا اور مر گیا تو اللہ تعالیٰ آخرت سے اس کا زیور حرام کر دے گا، اور جس نے میری امت میں سے شراب پی تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا پینا اس پر حرام کر دے گا اور میری امت میں سے کوئی ریشم پہنے مر گیا تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا پہننا اس پر حرام کر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۴۱۲۳۱ ایک دفعہ (دوپٹہ) پیٹو دو دفعہ نہیں۔ (ابوداؤد طیالسی مسند احمد، ابوداؤد، حاکم طبرانی فی الکبیر بیہقی فی الشعب عن ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ وہ نبی علیہ السلام کے پاس آئیں انہوں نے دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔)

۴۱۲۳۲ ...جس نے سونے کا زیور خود پہنا یا اپنی اولاد میں سے کسی کو پہنایا چاہے وہ ریت کے چمکتے ذرہ یا ٹڈی کی آنکھ برابر ہو تو اسے قیامت کے روز اس سے داغا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید

۴۱۲۳۳ ...جس نے ریت کے چمکتے ذرہ کے برابر بھی سونے کا زیور خود پہنا یا کسی (نرینہ) بچہ کو پہنایا تو اسے قیامت کے روز اسے داغا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن غنم

۴۱۲۳۴ جس نے اپنے آپ کو یا اپنے کسی ہتھیار کو سونے کی ریت کے چمکتے ذرہ کی مقدار سجایا تو اسے قیامت کے روز اس سے داغا جائے گا۔

الدیلمی عن قیس بن عبادة

مردوں کا عورتوں کی شکل وصورت اور عورتوں کا مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے کی ممانعت

۴۱۲۳۵ ...اس مرد پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو عورت کا سا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا سا لباس پہنے۔ ابوداؤد، حاکم عن ابی ہریرة

۴۱۲۳۶ ...اس مرد پر اللہ کی لعنت ہو جو عورت کی صورت اختیار کرے اور اس عورت پر جو مرد کی وضع بنائے۔

بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس

۴۱۲۳۷ ... وہ ہم میں سے نہیں جو عورت مردوں کی مشابہت اختیار کرے اور جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔

مسند احمد عن ابن عمرو

عورت کے لباس کی لمبائی

۴۱۲۳۸ عورت کے لباس کی (ٹخنوں سے نیچے) لمبائی ایک بالشت ہے۔ بیہقی فی السنن عن ام سلمة وعن ابن عمر

۴۱۲۳۹ تمہارے دامن کی لمبائی ایک ہاتھ ہے۔ ابن ماجة عن ابی ہریرة

۴۱۲۴۰ (دوپٹہ کو) ایک دفعہ پیٹو، دو دفعہ نہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد، حاکم عن ام سلمة، راجع

اکمال

۴۱۲۴۱۔۔۔ اس کے دوٹکڑے کرلوایک کی قمیض بنالواور ایک اپنی بیوی کودے دواور اسے کہو کہ وہ اس کی قمیض بنالے تاکہ جسم نمایاں نہ ہو۔

حاکم عن دحیه

۴۱۲۴۲۔۔۔ اس کے دوٹکڑے کاٹ لوایک کی قمیض پیوندلواور ایک حصہ اپنی بیوی کودے دووہ اس کی اوڑھنی بنالے، اوراپنی بیوی سے کہنا کہ وہ اس کی قمیض بنالے تاکہ اس کاجسم نمایاں نہ ہو۔ابو داؤد، بیهقی فی الشعب، حاکم، بیهقی عن دحیة بن خلیفه

۴۱۲۴۳۔۔۔ عورتوں کے دامن کی لمبائی ایک بالشت ہو،کسی نے کہا: اگران کے پاؤں ظاہر ہوجائیں آپ نے فرمایا: تو ایک ہاتھ کرلیں اس سے زیادہ نہ بڑھائیں۔مسند احمد عن ام سلمة

۴۱۲۴۴۔۔۔ اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم کرے جوشلواریں پہنتی ہیں۔(عقیلی فی الضعفاء عن مجاہد قال کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ ایک عورت سواری سے گرگئی تو اس کے کپڑے کھل گئے آپ ﷺ قریب میں تھے کسی نے آپ سے کہا کہ اس نے شلوار پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا۔

کلام:۔۔۔۔۔۔المشتھر ۱۳۷۔

۴۱۲۴۵۔۔۔ اللہ تعالیٰ میری امت کی شلوار پہننے والی عورتوں پر رحم کرے، اللہ تعالیٰ میری امت کی شلوار پہننے والی عورتوں پر رحم کرے، اللہ تعالیٰ میری امت کی ان عورتوں پر رحم کرے جوشلوار پہنتی ہیں۔لوگو! شلواریں بنایا کرو کیونکہ یہ تمہارا سب سے باپردہ لباس ہے اور اسے اپنی عورتوں کو پہنایا کرو، جب وہ باہر نکلیں۔

ابن عدی، عقیلی فی الضعفاء والخلیلی فی مشیخته ومحمد بن الحسین بن عبدالملک البزار فی فوائده، وقال ابو حاتم، هذا حدیث منکر واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۱۲۴۶۔۔۔ آسانی میں شلوار پہننے والی عورتوں پر اللہ رحم کرے۔دارقطنی فی الافراد عن ابی هریرة

۴۱۲۴۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ میری امت کی ان عورتوں پر رحم کرے جوشلوار پہنتی ہیں۔حاکم فی تاریخه، بیهقی عن ابی هریرة

۴۱۲۴۸۔۔۔ تم نے اپنے کسی گھر والے کو یہ کپڑا کیوں نہ پہنادیا، کیونکہ عورتوں کو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔یعنی رنگدار کپڑا۔

ابن ماجة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۱۲۴۹۔۔۔ ام خالد بنت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نبی علیہ السلام کے پاس آئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیض پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا: اسے پہن کر بوسیدہ اور پرانا کرو، اسے بوسیدہ اور پرانا کرو، اسے بوسیدہ اور پرانا کرو۔

بخاری، ابو داؤد عن ام خالد بنت سعید طبرانی فی الکبیر والبغوی والباوردی، حاکم عن خالد بن سعید بن العاص

۴۱۲۵۰۔۔۔ پرانا کرواور تم باقی رہو۔ابن قانع عنه

باب چہارم۔۔۔۔۔۔گزران زندگی کی مختلف چیزیں

فصل اول۔۔۔۔۔۔نیند، اس کے آداب واذکار

۴۱۲۵۱۔۔۔ رات میں اپنے دروازے بند کرلو، برتنوں کوڈھک دو، مشکیزوں پر بندھن لگادو، چراغ بجھادو، اس لئے کہ انہیں (جنات وشیطان کو) دیوار پھلانگ کر تمہارے پاس آنے کی اجازت نہیں۔مسند احمد، ابن عدی عن ابی امامة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۵ ضعیف الجامع ۱۵۵۔

۴۱۲۵۲......رات کے وقت جب تم کتے کی بھوں بھوں اور گدھے کی رینگ سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ جانور وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے، اور جب قدموں کی چاپ رک جائے تو باہر نکلنا کم کردو، کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جو چاہتا ہے پھیلاتا ہے، بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کرلو کیونکہ شیطان وہ دروازہ کھول نہیں سکتا جسے بسم اللہ کہہ کر بند کیا گیا ہو، گھڑوں کو ڈھانپ دو اور مشکیزوں پر بندھن لگادو اور برتن اوندھے کردو۔مسند احمد، بخاري في الادب، ابوداؤد، ابن حبان، حاكم عن جابر

۴۱۲۵۳......رات جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو ”قل یاایھا الکافرون“ اور اسے مکمل پڑھ کر سوجایا کرو اس واسطے کہ یہ شرک سے برأت ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذي، حاكم، بيهقي في الشعب عن نوفل بن معاويه. نسائي والبغوي وابن قانع والضياء عن جبلة بن حارثة

۴۱۲۵۴......میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا ایک دیو آپ کے خلاف تدبیر کررہا ہے سوجب آپ اپنے بستر پر آئیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

ابن ابي الدنيا في مكايد الشيطان عن الحسن مرسلا

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۔

۴۱۲۵۵...... جب تم اپنے بستر پر آتے ہو تو وضو اس طرح کرلیا کرو جیسے نماز کے لئے ہوتا ہے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے سامنے جھکا دیا آپ کے علاوہ نہ کوئی پناہ نہ نجات کی جگہ ہے، بے تو بس آپ کے پاس، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل فرمائی اور آپ کے اس نبی پر جسے آپ نے بھیجا، پس اگر تم اس رات مرگئے تو فطرت پر تمہاری موت ہوگی اور یہ دعا تمہارا آخری کلام ہو۔مسند احمد، بيهقي، ابوداؤد، ترمذي، نسائي عن البراء

۴۱۲۵۶...... جب تم میں سے کوئی سونے کے لئے بستر پر آئے تو سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ پڑھ لیا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے جو اس کے ساتھ حرکت کرتا ہے جب وہ حرکت کرتا ہے۔ابن عساكر عن شداد بن اوس

کلام:......ضعیف الجامع ۳۰۵، الضعیفہ ۱۵۳۷۔

۴۱۲۵۷...... جب تم اپنے بستر پر آؤ تو سورہ حشر پڑھ لیا کرو اگر تم مرگئے تو شہادت کی موت مروگے۔ابن السني في عمل يوم وليلة عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۳۰۷۔

۴۱۲۵۸...... جب تم میں سے کوئی اپنے دائیں پہلو پر لیٹے پھر کہے: اے اللہ میں نے اپنے آپ کو آپ کے سامنے فرمانبرداری کے لئے جھکا دیا اور اپنے چہرہ کو آپ کی طرف متوجہ کردیا، اور اپنی پیٹھ کو آپ کی پناہ میں کردیا اور اپنا کام آپ کے سپرد کردیا، پناہ گاہ صرف آپ کے پاس ہے میں آپ کی کتاب اور آپ کے نبی پر ایمان لاتا ہوں، پس اگر وہ اسی رات مرگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

ترمذي، نسائي، والضياء عن رافع بن خديج

کلام:......ضعیف الترمذی ۶۷۳ ضعیف الجامع ۳۸۱۔

۴۱۲۵۹...... جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو: اے سات آسمانوں اور جو کچھ ان کے سائے تلے ہے ان کے رب اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے ان کے رب، اے شیطانوں اور جنہیں یہ گمراہ کریں ان کے رب، اپنی تمام مخلوق کے شر سے میرا پڑوس بن جائیں اور یہ کہ ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم یا زیادتی کرے آپ کا پڑوس بڑا غالب ہے اور آپ کی تعریف بڑی عالی شان ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں معبود صرف آپ ہی ہیں۔

ترمذي عن زيده

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۰۸۔

۴۱۲۶۰...... جب اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھ پر اپنا بڑا فضل وکرم کیا اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں اور ہر چیز کا رب اور ہر چیز کا معبود ہے میں آگ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔البزار عن بريدة

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۷۔

۴۱۲۶۱..... جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو: اے اللہ! میں نے آپ کے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا میرا دل پاک کر دے، میری کمائی پاک بنا دے اور میرے گناہ بخش دے۔ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۰۹، الضعیفۃ ۲۳۹۸۔

۴۱۲۶۲..... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر سے اٹھے اور پھر واپس آئے تو (اپنے) بستر کو اپنے ازار کے پلو سے تین بار جھاڑ لے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں بستر پر کیا آیا اور جب لیٹے تو کہے: میرے رب تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری مدد سے ہی اسے اٹھاؤں گا اگر تو میری روح کو روک لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے واپس چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جیسے اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے، اور جب بیدار ہو تو یوں کہے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میرے جسم کو عافیت میں رکھا اور میری روح واپس لوٹا دی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔ترمذی عن ابی ھریرۃ

۴۱۲۶۳..... جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان اس (چوہے) جیسے کو اس (چراغ) کی راہ بتا دیتا ہے یوں وہ تمہیں آگ لگا دے گا۔ابو داؤد، ابن حبان، حاکم، بیھقی عن ابن عباس

۴۱۲۶۴..... اپنے دروازے بند کرلیا کرو، برتن ڈھک دیا کرو، اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو اپنے مشکیزوں پر بندھن لگا دیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھول سکتا اور نہ کسی ڈھکن کو ہٹا سکتا ہے اور نہ کوئی بندھن کھول سکتا ہے اور چوہا گھر کو گھر والوں پر بھسم کر دیتا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن جابر

سورۃ الکافرون کی ترغیب

۴۱۲۶۴..... اپنے سونے کے وقت سورہ الکافرون پڑھا کرو کیونکہ وہ شرک سے برأت ہے۔بیھقی فی الشعب عن انس

۴۱۲۶۶..... جو کوئی رات کے وقت اپنے بستر پر سونا چاہے وہ دائیں کروٹ سوئے پھر سو مرتبہ سورۃ اخلاص ''قل ھو اللہ احد'' پڑھے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میرے بندے! اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔ترمذی عن انس

کلام:..... ضعیف الترمذی ۵۵۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۰۔

۴۱۲۶۷..... مجھے جبرائیل علیہ السلام نے حکم دیا کہ میں حم سجدہ اور تبارک الذی پڑھے بغیر نہ سوؤں۔فردوس عن علی وانس

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۲۶۸، الضعیفۃ ۲۳۱۲۔

۴۱۲۶۸..... اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو، اپنے رب کا (عائد کردہ) فریضہ ادا کرتی اور اپنے گھر والوں کا کام کرتی رہو، جب سونے لگو تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر جو کل شمار سو ہو گیا کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ابو داؤد عن علی

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۲۹۔

۴۱۲۶۹..... (پیٹ کے بل) یہ ایسا سونا ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا۔مسند احمد، ترمذی حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۱۲۷۰..... پیٹ کے بل سونا ایسا لیٹنا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن قیس الغفاری

۴۱۲۷۱..... کیا میں تمہیں خادم سے بہترین چیز نہ بتاؤں! سونے کے وقت تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۱۲۷۲..... کیا جو چیز تم دونوں نے مانگی ہے میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں، جب تم سونے لگو تو چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، ترمذی عن علی

۴۱۲۷۳ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم کہا کرو جب اپنے بستر پر آؤ اگر تم اس رات مر گئے تو فطرت (اسلام) پر مرو گے اور اگر (زندہ حالت میں) تم نے صبح کی تو بھلائی کی حالت میں صبح ہوگی کہا کرو: اللھم اسلمت نفسي الیک ووجھت وجھي الیک وفوضت امري الیک رھبة الیک (آپ کی رغبت اور آپ سے خوف کرتے ہو) والجات ظھري الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک، اٰمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت. ترمذی، نسائی عن البراء

۴۱۲۷۴ جو وضو کر کے اپنے بستر پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا آئے یہاں تک اسے نیند آنا شروع ہو جائے رات کی جس گھڑی میں بھی وہ کروٹ بدلتے اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جس بھلائی کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔ ترمذی عن ابی امامة

کلام:...... ضعیف الترمذی ۶۰۷، ضعیف الجامع ۵۴۹۶۔

۴۱۲۷۵ جو اپنے بستر پر آتے وقت کہے: میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زندہ اور سب کو تھامنے والا ہے میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں، تین مرتبہ کہہ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں درختوں کے پتوں اور ریت کے ٹیلوں کے ذرات کے برابر ہوں، اگرچہ دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الترمذی ۶۷۴ ضعیف الجامع ۵۷۲۸۔

۴۱۲۷۶ جب تو لیٹنے لگے تو کہا کر: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے غضب اس کے عذاب، اس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے گروہ سے اور ان کے حاضر ہونے سے اللہ تعالیٰ کے کلمات کی پناہ چاہتا ہوں۔ ابونصر السجزی فی الابانة عن ابن عمر

کلام:... ضعیف الجامع ۳۸۲۔

سونے سے پہلے بستر جھاڑ لے

۴۱۲۷۷ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے اپنے ازار کے اندرونی حصہ سے جھاڑ لے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا، پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جائے پھر کہے: میرے رب! میں نے تیرے نام کے ذریعہ اپنا پہلو رکھا اور اسی کے ذریعہ اسے اٹھاؤں گا، سو اگر آپ نے میری روح کو روک لیا تو اس پر رحم فرمائیے، اور اگر اسے واپس بھیج دیا تو اس کی ایسے حفاظت فرمائیے گا جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیھقی ابوداؤد عن ابی ھریرة

۴۱۲۷۸ جب تم سونے لگو تو چراغ بجھادو۔ کیونکہ چوہا فتیلہ نکال کر گھر والوں کو جلا دیتا ہے اور دروازے بند کر لو، اور مشکیزوں پر بندھن لگادو، اور پینے کی چیزیں ڈھک دو۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عبداللہ بن سرجس

۴۱۲۷۹ جب بستر پر تم اپنا پہلو رکھو اور سورۃ فاتحہ اور ''قل ھو اللہ احد'' پڑھ لیا تو سوائے موت کے تم ہر نقصان سے محفوظ رہو گے۔

البزار عن انس

کلام:...... الاتقان ۱۱۷۳، ضعیف الجامع ۷۲۲۔

۴۱۲۸۰ جب سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو، مشکیزوں پر بندھن لگا لیا کرو، کھانے پینے کی چیزیں ڈھک لیا کرو اگرچہ ایک لکڑی اس کے اوپر دھر دو۔ بخاری عن جابر

۴۱۲۸۱ یہ آگ تمہاری دشمن ہے لہٰذا جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔ ابن ماجة بیھقی فی الشعب عن ابی موسی

۴۱۲۸۲ آگ دشمن ہے اس سے بچ کر رہو۔ مسند احمد، عن ابن عمر

۴۱۲۸۳ برتن ڈھانپ دو، مشکیزوں پر بندھن لگادو، دروازے بند کر لو اور شام (مغرب) کے وقت اپنے بچوں کو اپنے ساتھ لگالو، کیونکہ اس وقت) جن اور اچک لے جانے والے پھیل جاتے ہیں۔ سوتے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ چوہا بسا اوقات فتیلہ کھینچ لیتا ہے اور گھر والوں کو جلا

دیتا ہے۔بخاری عن جابر

۴۱۲۸۴ باوضوسونے والا رات کو قیام کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔عن عمرو بن حریث

۴۱۲۸۵۔۔۔ برتن ڈھانپ دو مشکیزوں کے بندھن لگادو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں بیماری نازل ہوتی ہے تو جو برتن ڈھکا ہوا نہ ہو اس میں اور جو مشکیزہ بندھن بندھا نہ ہو اس میں وہ وبا گرجاتی ہے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

۴۱۲۸۶۔۔۔ برتن ڈھانک دو، مشکیزوں پر بندھن لگادو، دروازے بند کردو، چراغ بجھادو، کیونکہ شیطان مشکیزہ، دروازے اور کسی (بند) برتن کو نہیں کھول سکتا، اگر تم میں سے کسی کو ڈھکنے کی کوئی چیز نہ ملے تو وہ بسم اللہ پڑھ کر ایک چھڑی اس پر رکھ دے، کیونکہ چوہا گھر والوں پر آگ لگادیتا ہے۔

مسلم، ابن ماجة عن جابر

۴۱۲۸۷۔۔۔ جب تم میں کا کوئی سونے لگے تو کہا کرے: میں اللہ پر ایمان لایا اور ہر معبود باطل کا انکار کیا، اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا اور انبیاء نے سچ کہا: اے اللہ! میں اس رات آنے والوں کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں ہاں کوئی بھلائی لانے والا ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۴۹۵۲۔

۴۱۲۸۸۔۔۔ جو مسلمان سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی سورہ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے نہ تو اس کے قریب کوئی چیز آتی ہے اور نہ کوئی چیز نقصان دیتی ہے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جب بھی بیدار ہو۔

مسند احمد، ترمذی عن شداد بن اوس

کلام:۔۔۔ ضعیف الترمذی ۶۷۶ ضعیف الجامع ۵۲۱۸۔

باوضو سونے کی فضیلت

۴۱۲۸۹ جو مسلمان باوضو اللہ تعالیٰ کے ذکر پر رات بسر کرتا ہے اور رات میں بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جو بھلائی طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کردیتا ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة عن معاذ

۴۱۲۹۰ جو باوضو رات گزارے پھر اگر اس رات مرگیا تو اس کی شہادت کی موت ہوگی۔ابن السنی عن انس

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۵۴۹۷، الضعیفہ ۶۲۹۔

۴۱۲۹۱ باوضو سونے والا قیام کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔الحکیم عن عمرو ابن حریث

کلام:۔۔۔ اسنی المطالب ۱۶۲۲، ضعیف الجامع ۵۹۷۸۔

۴۱۲۹۲۔۔۔ یااللہ! تو نے ہی میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسے مکمل لے لے گا، تیرے لئے ہی اس کا جینا مرنا ہے اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرمانا، اور اگر اسے موت دے دے تو اس کی بخشش فرمانا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔مسلم عن ابن عمر

الاکمال

۴۱۲۹۳۔۔۔ جو مسلمان سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے تو جب تک وہ اپنی نیند سے بیدار نہیں ہوتا اس کے قریب کوئی (موذی) چیز نہیں آتی۔طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

۴۱۲۹۴ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی سورۃ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے تو بیدار ہونے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔بیھقی فی الشعب عن شداد بن اوس

۴۱۲۹۵..... جو مسلمان بندہ اپنے بستر پر آتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کے قریب کسی موذی چیز کو نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے جب بھی بیدار ہو۔ ابن السنی عن شداد بن اوس

۴۱۲۹۶..... جب تم اپنے بستر پر آنے لگو تو پڑھ لیا کرو: "قل یاایھا الکافرون"۔ نسائی عن خباب

۴۱۲۹۷..... قل یاایھا الکافرون مکمل سورت پڑھ کر سو جایا کرو کیونکہ یہ شرک سے برأت ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حاکم، بیھقی فی الشعب عن فروۃ بن نوفل عن ابیہ

۴۱۲۹۸..... جب تو اپنے بستر پر آئے تو پڑھ لیا کر "قل یاایھا الکافرون" اور مکمل سورت پڑھ کر سو جایا کرو کیونکہ یہ شرک سے برأت ہے۔

ترمذی، ابن حبان، حاکم، بیھقی فی الشعب عن فروۃ بن نوفل عن ابیہ، طبرانی فی الکبیر عن جبلۃ بن حارثۃ الکلبی وھو اخو زید بن حارثۃ

۴۱۲۹۹..... جب تو بستر پر اپنا پہلو رکھے اور تم نے بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور "قل ھو اللہ احد" پڑھ لیا تو سوائے موت کے تم جن وانس اور ہر چیز کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ الدیلمی عن انس

دائیں کروٹ پر لیٹنا

۴۱۳۰۰..... جب تم اپنے بستر پر آئے اور تم نے اس طرح وضو کیا جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر کہو: اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا اپنی پیٹھ آپ کی پناہ میں کر دی، آپ کی طرف رغبت اور آپ سے ڈرتے ہوئے۔ آپ کے سوا نہ کوئی پناہ گاہ ہے نہ جائے نجات، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل کی اور آپ کے اس نبی پر ایمان لایا جسے آپ نے بھیجا، اور یہ دعا سب سے آخر میں کرنا اس کے بعد کوئی کام اور بات نہ ہو، اس رات اگر تم مر گئے تو فطرت پر تمہاری موت ہوگی۔

ترمذی، حسن صحیح وابن جریر ابن حبان عن البراء، قال ترمذی: ولا نعلم فی شئی من الروایات ذکر الوضوء الا فی ھذا الحدیث، ورواہ ابو داؤد، ابن ماجۃ وابن جریر بدون ذکر الوضوء وزاد فی آخرہ وان اصبحت اصبحت وقد اصبت خیرا

۴۱۳۰۱..... رات کے وقت جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو:

اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک، آمنت بکتابک المنزل ونبیک المرسل. اللھم! اسلمت نفسی الیک انت خلقتھا لک محیاھا ومماتھا وان قبضتھا فارحمھا واخرتھا فاحفظھا بحفظ الایمان

ابن ابی شیبہ، ابن جریر، طبرانی فی الکبیر وابن السنی عن عمار

۴۱۳۰۲..... جو اس فطرت پر سونا چاہے جس پر اللہ تعالیٰ نے (بندوں) لوگوں کو پیدا کیا ہے تو وہ اپنے بستر پر آتے وقت یہ کہے: اے اللہ! تو ہی میرا رب میرا مالک و بادشاہ اور میرا معبود (دعا و عبادت کے لائق) ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ! میں نے اپنی جان کو آپ کے تابع کر دیا اور اپنے چہرہ کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا، اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا آپ کی (رحمت کی) رغبت کرتے ہوئے (اور آپ کے عذاب سے)

ڈرتے ہوئے تیرے سوا نہ کوئی پناہ گاہ نہ جائے نجات، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل کی اور آپ کے اس نبی پر جو آپ نے بھیجا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن البراء

۴۱۳۰۳..... جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کے لئے آیا کرو تو پڑھا کرو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو کافی ہے، اللہ پاک ہے جو سب سے بلند ہے مجھے اللہ تعالیٰ کا سہارا کافی ہے اللہ جو چاہے فیصلہ فرمائے، جس نے اللہ تعالیٰ کو (دل یا زبان سے) پکارا اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا سن لی اللہ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ اللہ کے ورے کوئی جائے پناہ ہے میں نے اللہ پر بھروسا کیا جو میرا اور تمہارا رب ہے زمین پر رینگنے والے ہر جاندار کی پیشانی اس کے دست قدرت میں ہے میرے رب تک پہنچنے کا راستہ بالکل سیدھا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس کا نہ کوئی بیٹا اور نہ بادشاہت میں کوئی شریک ہے نہ فرمانبرداری میں اور اس کی بڑائی بیان کر جو مسلمان ان کلمات کو سونے کے وقت پڑھ کر شیطانوں اور پھرنے والے جانوروں کے درمیان سو جائے اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ ابن السنی عن فاطمۃ الزھراء

۴۱۳۰۴..... جب تم میں سے کوئی لیٹنا چاہے تو ازار کا اندرونی حصہ اتار کر اس سے اپنا بستر جھاڑ لے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ، اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے پھر کہے: میرے رب! میں نے تیری مدد سے اپنا پہلو رکھا اور تیری مدد سے ہی اٹھاؤں گا پس اگر آپ نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم فرمائیے گا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی اس طرح حفاظت فرمانا جیسے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۰۵..... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اپنے ازار کے اندرونی حصہ سے اسے جھاڑ لے اور بسم اللہ پڑھے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا، اور جب لیٹنا چاہے تو دائیں پہلو پر لیٹ کر کہے:

سبحانک ربی بک وضعت جنبی وبک ارفعہ، ان امسکت نفسی فاغفر لھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین. ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۰۶..... جب آدمی اپنے بستر پر آئے تو اس کے پاس ایک فرشتہ اور ایک شیطان آتا ہے، فرشتہ کہتا ہے بھلائی پر ختم کر اور شیطان کہتا ہے برائی پر اختتام کر، پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سو جائے تو شیطان چلا جاتا ہے اور فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے پھر جونہی وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اور شیطان ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس کا رخ کرتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے: بھلائی سے آغاز کر اور شیطان کہتا ہے: برائی سے آغاز کر، تو اگر وہ اٹھتے کہہ لے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میری روح واپس کی اور اسے اس کی نیند میں موت نہیں دی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے ہاں اس کی اجازت سے اللہ تعالیٰ پر بڑا مہربان ہے لوگوں تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ گریں، اگر وہ گر پڑیں تو اس کے علاوہ کوئی انہیں تھامنے والا نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، پھر اگر وہ اپنے بستر سے گر کر مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا، اور اگر اٹھ کر نماز پڑھی تو فضائل میں نماز ہوگی۔ ابن نصر، ابویعلی، ابن حبان، حاکم ضیاء عن جابر

۴۱۳۰۷..... جب انسان سو جاتا ہے تو فرشتہ شیطان سے کہتا ہے اپنا اعمالنامہ دکھاؤ تو وہ اسے دے دیتا ہے تو وہ اپنے اعمال نامہ میں جو نیکی پاتا ہے اس کے عوض شیطان کے اعمال نامہ سے دس برائیاں مٹا دیتا ہے اور انہیں نیکیاں لکھ دیتا ہے، جب تم میں سے کوئی سونا چاہے تو وہ تینتیس بار اللہ اکبر چونتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرے یوں یہ شمار سو ہوگیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری

یعنی فرشتہ شیطانی اعمال نامہ میں سے برائی کے بدلہ نیکی لکھ دیتا۔

سوتے وقت تسبیحات فاطمہ پڑھے

۴۱۳۰۸..... اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی چیز دے گا تو وہ تمہارے پاس آجائے گی، میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں گا (وہ یہ کہ) جب اپنے بستر پر آؤ

تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ شمار سو ہو گیا یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور جب تم نماز فجر پڑھ چکو تو کہا کرو: اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، دس بار صبح کے بعد اور دس بار نماز مغرب کے بعد کہا کرو کیونکہ ان میں ہر نیکی دس نیکیوں میں لکھی جائے گی اور دس برائیاں دور کی جائیں گی، اور ہر نیکی اسمٰعیل کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے تو اس دن جو گناہ اس نے کئے ہوں گے وہ اس تک نہ پہنچ سکیں گے سوائے شرک کے، "لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" صبح سے شام تک تمہاری ہر شیطان اور ہر برائی سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۱۳۰۸..... کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم نے مجھ سے مانگی ہے وہ کلمات جو جبرائیل نے مجھے سکھائے ہیں ہر نماز کے بعد تم دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہا کرو اور جب اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ مسلم عن علی

۴۱۳۱۰..... کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو جب تم اپنے بستر پر آؤ تو سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر، تینتیس تینتیس اور چونتیس بار کہا کرو۔ ابن حبان عن علی

۴۱۳۱۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک عورت اپنی کسی ضرورت کی شکایت کرنے آئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جب تم اپنے بستر پر آؤ تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو یہ شمار سو ہے یہ تمہارے لئے دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ ابن عساکر عن انس

۴۱۳۱۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی علیہ السلام کے پاس ایک خادم مانگنے گئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں، جب تم اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان عن علی

۴۱۳۱۳..... کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو غلام سے بہتر ہو، تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر سونے کے وقت پڑھ لیا کرو۔ مسلم عن ابی ہریرة

۴۱۳۱۴..... کیا تمہیں اس سے کوئی چیز منع کرتی ہے کہ ہر نماز کے بعد دس بار اللہ اکبر، دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ کہا کرو تو یہ پانچوں نمازوں میں زبانی شمار ڈیڑھ سو ہوا اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہے اور جب اپنے بستر پر کوئی آئے تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرے تو یہ زبانی شمار ایک سو ہوا اور میزان میں ایک ہزار ہے اور تم میں سے کون دن رات میں دو ہزار پانچ سو (۲۵۰۰) برائیاں کرتا ہے۔

ابن عساکر عن مصعب بن سعد عن ابیه

رات کو بیدار ہو کر کلمہ توحید پڑھنا

۴۱۳۱۵..... بندہ جب اپنے بستر یا زمین پر لگے بستر پر سوتا ہے اور رات میں اپنے دائیں بائیں پہلو کروٹ لیتے ہوئے کہتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعا و عبادت کے لائق) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت اور تعریف ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ (خود) زندہ اور موت سے پاک ہے اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے عبد و بندہ کو دیکھو اس وقت بھی مجھے نہیں بھولا، میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس پر رحم کر دیا اور اسے بخش دیا ہے۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلة وابن النجار عن انس

۴۱۳۱۶..... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو کہا کرے: اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے رب ہمارے اور ہر چیز کے رب! ہر چیز

کی پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو باطن ہے تیرے سامنے کوئی چیز نہیں ہمیں فقروفاقہ سے غنی کردے اور ہمارا قرض ادا (کرنے کا سامان پیدا) کردے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۱۷..... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے اپنے ازار کے اندرونی پلو سے جھاڑ لے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے پھر کہے:

باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ فان امسکت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما حفظت بہ عبادک الصالحین۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۱۸..... میری طرف یہ وحی کی گئی کہ جس نے رات میں یہ آیت پڑھی "فمن کان یرجو لقاء ربہ" تو اس کے لئے عدن سے مکہ تک ایک واضح نور ہوگا جسے فرشتے بھر رہیں گے۔ ابن راھویہ والبزار، حاکم والشیرازی فی الالقاب وابن مردویہ عن عمر

۴۱۳۱۹..... کیا میں تمہیں ان تین سورتوں سے بہتر چیز نہ سکھاؤں جو تورات، انجیل، زبور اور فرقان میں نازل ہوئیں، "قل ھو اللہ احد" "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" اگر تم سے ہو سکے کہ کوئی رات اور کوئی دن انہیں پڑھے بغیر بسر نہ ہو۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عقبۃ بن عامر

۴۱۳۲۰..... جو اپنے بستر پر آکر "تبارک الذی بیدہ الملک" پڑھے پھر کہے اے اللہ! حل وحرم اور عزت والے شہر کے رب، رکن ومقام اور عزت والی جگہوں کے رب روح محمد (ﷺ) کو سلام پہنچا دے" چار مرتبہ تو اللہ اس پر دو فرشتے مقرر کردیتا ہے جو حضرت محمد ﷺ کے پاس جاکر کہتے ہیں: کہ فلاں کا بیٹا فلاں آپ کو سلام اور دعا کہہ رہا تھا تو میں کہوں گا فلاں کے بیٹے فلاں کو میری طرف سے سلام، اللہ کی رحمت وبرکت ہو۔ ابوالشیخ فی الثواب، سعید بن منصور، وقال غریب جدا. عن ابی قرصافہ

کلام: ..... التنزیہ ۲/۳۲۹، ذیل اللآلی ۱۵۱۔

۴۱۳۲۱..... جو اپنے بستر آئے اور اس نے کہا: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے کفایت دی اور مجھے جگہ دی، تمام تعریف اللہ کے لئے جس مجھے کھلایا، پلایا، تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے پر فضل وکرم کیا میں تیری عزت کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے نجات دے "تو اس نے تمام مخلوق کی تعریفوں سے اللہ کی حمد کی۔ ابن جریر عن انس

۴۱۳۲۲..... جس نے اپنے بستر پر آکر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میری کفایت کی مجھے جگہ دی تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے کھلایا پلایا، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھ پر اپنا فضل وکرم کیا، اے اللہ! میں آپ کی عزت وغلبہ کے ذریعہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے نجات دیں، تو اس نے تمام مخلوق کی تمام تعریفوں سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، حاکم، بیھقی فی الشعب ضیاء عن انس

۴۱۳۲۳..... جو اپنے بستر پر آتے وقت کہے: "لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت، بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ" تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ابن السنی وابو نعیم، ابن حبان وابن جریر وابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۲۴..... جس نے وضو میں اپنے بستر پر آکے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو عالی شان اور زبردست قدرت والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو باطن ہو کر خبر رکھنے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو مالک ہو کر قدرت رکھنے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو وہ گناہوں سے ایسے (پاک صاف) نکلے گا جیسا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔

بیھقی فی الشعب عن ابی امامۃ

بستر پر پڑھنے کی مخصوص دعا

۴۱۳۲۵.....جس نے رات میں اپنے بستر کے پاس کہا: " **الحمد لله الذی علا فقهر والذی بطن فنجر والحمد لله الذی ملک فقدر والحمد لله الذی یحیی (ویمیت) الموتی وهو علی کل شیء قدیر** " (ترجمہ حدیث ۴۱۳۲۴ میں دیکھیں) تو وہ اس حال میں مرے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ ابن عساکر عن ابن عباس

۴۱۳۲۶.....جس نے اپنے بستر کے پاس کہا: اے اللہ! ہمیں اپنی تدبیر سے مطمئن نہ کر اور ہمیں اپنی یاد نہ بھلا، اور ہم سے اپنا پردہ (جس سے تو ہمارے گناہوں کو پوشیدہ رکھتا ہے) نہ ہٹا اور ہمیں غافلین میں سے نہ کر، اے اللہ! "ہمیں اپنے پسندیدہ وقت میں اٹھا تا کہ ہم تیرا ذکر کریں اور تو ہمیں یاد رکھے اور ہم تجھ سے مانگیں اور تو ہمیں عطا کرے اور ہم تجھ سے دعا کریں اور تو ہماری دعائیں قبول کرے اور ہم تجھ سے مغفرت طلب کریں اور تو ہمیں بخش دے" تو اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ وقت میں اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے بیدار کرے گا اگر وہ اٹھا تو بہتر ورنہ وہ فرشتہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے اور آسمان پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے پھر اس کی طرف دوسرا فرشتہ آتا ہے جو اسے بیدار کرتا ہے پس اگر وہ اٹھ جائے تو بہتر ورنہ وہ فرشتہ بھی آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے اور اپنے ساتھ والے فرشتہ کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد اگر وہ انسان اٹھ جائے (اللہ تعالیٰ سے) دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر نہ اٹھے تو اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کا ثواب اس کے لئے لکھ دیتا ہے۔ ابن النجار والدیلمی عن ابن عباس

۴۱۳۲۷.....جب تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں (بامر مجبوری) سونا چاہے تو اس طرح وضو کرلے جیسے نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔

ابن خزیمة عن ابی سعید

اس وضو سے طہارت تو نہیں ہوگی البتہ طبیعت میں جو کبیدگی ہوگی کم ہو جائے گی۔

۴۱۳۲۸.....حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی علیہ السلام سے عرض کی کہ انہیں رات میں جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو آپ نے فرمایا: وضو کرلو اپنا عضو دھو کر سو جایا کرو۔ مالک، بخاری، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمر

۴۱۳۲۹.....ہاں جب تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں ہو تو وہ وضو کر کے سو جائے۔ بخاری، مسلم عن ابن عمر

۴۱۳۳۰.....ہاں وضو کرلے پھر سو جائے یہاں تک کہ جب چاہے (نماز فجر سے پہلے) غسل کرلے۔ مسلم عن ابن عمر

۴۱۳۳۱.....نماز کے وضو کی طرح وضو کرلیا کرے۔ (طبرانی فی الکبیر عن عدی بن حاتم) فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس جنبی کے بارے میں پوچھا جو سونا چاہے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

۴۱۳۳۲.....وضو کر کے سو جاؤ۔ الطحاوی، مسند احمد عن ابی سعید

فرماتے ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنے گھر والوں کے قریب جاتا ہوں اور پھر سونا چاہتا ہوں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۱۳۳۳.....مجھے یہ پسند نہیں کہ تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں بغیر وضو کے سوئے وہ اچھی طرح وضو کرے، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس کی وفات ہو اور جبرائیل اس کے پاس نہ آئیں۔ طبرانی فی الکبیر عن میمونة بنت سعد

۴۱۳۳۴.....ہاں اس طرح وضو کرے جیسا نماز کے لئے ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمر

۴۱۳۳۵.....سونے کا وضو یہ ہے کہ تم پانی کو چھو کر اس سے اپنے چہرے دونوں ہاتھوں اور پاؤں پر اس طرح مسح کرلو جیسے تیمم کرنے والا کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

باوضورات گذارنے والے کے حق میں فرشتہ کی گواہی

۴۱۳۳۶.....جو باوضورات گزارے تو اس کی بنیان میں ایک فرشتہ ہوگا رات کی جس گھڑی میں وہ بیدار ہوگا تو فرشتہ کہے گا اے اللہ! اپنے فلاں بندہ کی مغفرت فرمادے، کیونکہ اس نے وضو کی حالت میں رات گزاری ہے۔

دارقطنی فی الافراد عن ابی هریرة، حاکم فی تاریخه البزار، ابن حبان، دارقطنی عن ابی هریرة، حاکم فی تاریخه عن ابن عمر

کلام:.......الجامع المصنف ۲۹۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۸۶۔

۴۱۳۳۷.....جس نے باوضو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں رات گزاری تو رات کی جس گھڑی میں بیدار ہو کر وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جس بات کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی امامة، الخطیب فی المتفق والمفترق عن عمرو بن عبسه وسنده حسن

۴۱۳۳۷.....جس نے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں باوضورات گزاری تو وہ رات کی جس گھڑی میں بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جس بات کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔

ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر، خطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن عمرو بن عبسة

۴۱۳۳۹.....جب تو سونے لگے تو اپنا دروازہ بند کرلے، اپنے مشکیزہ پر بندھن لگالے، اپنا برتن ڈھک دے، اپنا چراغ بجھادے کیونکہ شیطان بند دروازہ، بندھن اور ڈھکن نہیں کھول سکتا ہے اور چوہا گھر والوں پر آگ لگا دیتا ہے، اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھانا اور نہ پینا اور نہ ایک جوتا پہن کر چلنا، اور نہ ہاتھوں سمیت پورے بدن پر کوئی کپڑا لپیٹنا (کہ حرکت نہ کرسکے) اور نہ گھر میں غصہ کی حالت میں پٹکا باندھ کر (احتباء میں) بیٹھنا۔

ابن حبان عن جابر

۴۱۳۴۰.....جب تم سونے لگو تو چراغ گل کرلو اور مشکیزوں پر بندھن لگالو۔ابو عوانة عن جابر

۴۱۳۴۱.....اپنا دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرلے کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا چراغ بجھادے اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا مشکیزہ کس دے اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا برتن ڈھک دے چاہے تو اس پر کوئی چھڑی رکھ دے۔ابن حبان عن جابر

۴۱۳۴۲.....دروازے بند کرلو، مشکیزوں پر بندھن لگالو، (خالی) برتن اوندھے کردو اور (جن) برتنوں میں کوئی چیز ہو ان پر ڈھکن رکھ دو، چراغ بجھادو! کیونکہ شیطان بند دروازہ اور بندھن لگا مشکیزہ نہیں کھولتا اور نہ کسی برتن کا ڈھکن اٹھاتا ہے البتہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے۔

بخاری فی الادب، بیهقی فی الشعب عن جابر

۴۱۳۴۳.....اللہ کی کچھ مخلوق ایسی ہے جسے جیسا چاہتا ہے رات میں پھیلا دیتا ہے لہٰذا مشکیزوں پر بندھن لگادو، برتن ڈھک دو، دروازے بند کردو کیونکہ بند دروازہ برتن اور مشکیزہ کو نہیں کھولا جاتا۔ابن النجار عن ابی هریرة

۴۱۳۴۴.....مشکیزوں پر بندھن لگالو اور دروازے بند کرلو جب رات سونے کا ارادہ ہو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دو، کیونکہ شیطان آتا ہے اگر دروازہ کھلا پائے تو داخل ہوجاتا ہے اور اگر مشکیزہ پر بندھن لگا نہ دیکھے تو پی لیتا ہے اور اگر مشکیزہ پر بندھن ہو اور دروازہ بند ہو تو نہ دروازہ کھولتا ہے اور نہ مشکیزہ، پھر اگر تم میں سے کسی کو اس برتن کو جس میں پینے کی کوئی چیز ہو ڈھکنے کی کوئی چیز نہ ملے تو اس پر کوئی چھڑی رکھ دے۔

ابن حبان حاکم عن جابر

بیداری

۴۱۳۴۵.....آدمی جب نیند سے بیدار ہو کر کہے: اللہ پاک ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدر ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے

بندہ نے سچ کہا اور شکرادا کیا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۵۔

۴۱۳۴۶ تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو کہے: تمام تعریفیں اللہ کیلئے جس نے ہماری روحیں واپس کیں اس کے بعد کہ ہم مردے تھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی جحیفة

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۰۔

الاکمال

۴۱۳۴۷......انسان جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اور شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے بھلائی سے آغاز کر، اور شیطان کہتا ہے، برائی سے آغاز کر، پس اگر وہ کہے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میری جان کی موت کے بعد اسے زندہ کیا، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو ان روحوں کو روک لیتا ہے جن کے بارے موت کا فیصلہ کر چکا اور دوسروں کو ایک مقرر وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے، تو فرشتہ شیطان کو دھتکار کر اس شخص کی حفاظت کرنے لگتا ہے۔

ابوالشیخ فی الثواب عن جابر

۴۱۳۴۸......انسان جب اپنے گھر میں داخل ہو کر بستر کے پاس آتا ہے تو اس کا فرشتہ اور اس کا شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں، اس کا شیطان کہتا ہے: برائی پر (رات کا) اختتام کر، اور فرشتہ کہتا ہے: بھلائی پر اختتام کر، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اکیلے کرتا ہے تو فرشتہ شیطان کو ہٹا دیتا اور اس شخص کی حفاظت کرنے لگتا ہے، پھر جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو پھر اس کا فرشتہ اور شیطان جلدی سے اس کی طرف آتے ہیں شیطان اس سے کہتا ہے: برائی سے آغاز کر اور فرشتہ کہتا ہے بھلائی سے آغاز کر، پس اگر وہ کہہ لے: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے میری جان کی موت کے بعد اسے زندگی بخشی اور اسے اس کی نیند میں موت نہیں دی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے تھامے رکھا ہے ہاں اس کی اجازت سے، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، پھر اگر وہ اپنے بستر سے گر کر مر گیا تو شہید ہوگا اور اگر اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو فضائل (کی گھڑیوں) میں نماز پڑھی۔ بیھقی، ابن ماجة، ابویعلی و ابن السنی عن جابر

رات کے آخری اعمال اور صبح کے پہلے اعمال مراد ہیں۔

۴۱۳۴۹......جو مسلمان بھی رات میں بیدار ہو کر کہتا ہے: "اللہ اکبر وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، استغفر اللہ الغفور الرحیم" تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس طرح کھینچ نکالتے ہیں جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبادة ابن الصامت

۴۱۳۵۰......جو بیداری کے وقت کہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی روح اس کی طرف لوٹا دی ہو "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر" تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

الخطیب عن عائشة

۴۱۳۵۱......جو نیند سے بیدار ہو کر کہے: (اللہ) پاک ہے وہ ذات جو مردوں کو زندہ کرتی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جس دن مجھے میری قبر سے اٹھانا تو میرے سارے گناہ بخش دینا، اے اللہ جس دن مجھے میری قبر سے اٹھانا مجھے اپنے عذاب سے بچانا، اے اللہ! جس دن بندوں کو اٹھائیں گے مجھے عذاب سے بچانا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا اور شکر ادا کیا۔ ابن السنی عن ابی سعید

۴۱۳۵۲......جو شخص اپنی نیند سے بیدار ہو کر کہے: "تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے نیند و بیداری پیدا کی تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے صحیح سالم اٹھایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ مردوں کو زندہ کرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا۔

ابن السنی والدیلمی عن ابی ھریرة

۴۱۳۵۳......جس بندہ کی اللہ تعالیٰ روح واپس کردے اور وہ کہے: لاالہ الااللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔ ابن السنی عن عائشۃ
کلام:......النافلۃ ۱۷۔

قسم......نیند و بے خوابی......از اکمال

۴۱۳۵۴......حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے رات میں گھبراہٹ کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سکھائے اور ان کا کہنا ہے کہ ایک دیو میرے بارے میں مکر کر رہا تھا، میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک تجاوز کرسکتا ہے نہ کوئی فاجر، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترے یا آسمان کی طرف چڑھے اور زمین میں پھیلی چیزوں اور جو چیزیں اس سے نکلتی ہیں اور رات دن کے فتنوں سے، اور رات دن میں آنے والوں کے شر سے، ہاں کوئی بھلائی لانے والا ہو اے رحمٰن! ابن سعد، طبرانی فی الکبیر، عبدالرزاق، بیھقی فی الشعب عن ابی رافع

۴۱۳۵۵......کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم سوتے وقت کہا کرو، کہو: "اللھم رب السماوات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارا من شر جمیع الانس والجن وان یفرط علی احد منھم وان لایؤذینی عز جارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک" (ابن سعد، طبرانی فی الکبیر عن خالد بن الولید، فرماتے ہیں میں رات بے خوابی کا شکار تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا)۔

۴۱۳۵۶......جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو: میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں اس کے غضب وعذاب، اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے گروہ سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں، تو تجھے کوئی نقصان نہیں دے گا بلکہ اس قابل ہے کہ تمہارے قریب نہیں آئے گا۔

مسند احمد ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن الولید بن الولید

۴۱۳۵۷......ولید بن ولید بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی علیہ السلام سے رات میں بے خوابی اور پریشان کن خوابوں کی شکایت کی، یہ محمد بن حبان کی مرسل روایت ہے اور محمد بن المنکدر کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نیند میں ڈراؤنی چیزوں کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کے لئے آؤ تو کہو:

"اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ ومن شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین واعوذبک رب ان یحضرون"

تو وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا بلکہ اس قابل ہے کہ وہ تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔

ابن السنی وابو نصر السجزی فی الابانۃ عن محمد بن حبان مرسلاً، ابن السنی عن محمد بن المنکدر، ابن السنی عن ابن عمرو

۴۱۳۵۸......جب کوئی نیند میں ڈر جائے تو وہ کہہ لے:

بسم اللہ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وشر عقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون
تو وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ ابن ابی شیبۃ، ترمذی حسن غریب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

نیند کی ممنوع چیزیں

۴۱۳۵۹......جو کسی ایسی چھت پر سویا جس کی فصیل نہیں تو (اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا) ذمہ اس سے بری ہے۔

بخاری فی الادب عن علی بن شیبان

کلام:۔۔۔۔۔اسنی المطالب ۱۳۵۹۔

۴۱۳۶۰۔۔۔۔۔جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کے ہاتھ پر کھانے کی چیز کا اثر تھا پھر اسے کسی چیز نے کوئی نقصان پہنچایا تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔بخاری فی الادب ترمذی، حاکم من ابی ھریرۃ

۴۱۳۶۱۔۔۔۔۔جس نے اس طرح رات گزاری کہ اس کے ہاتھ میں کھانے کی چیز کی بوتھی اور اسے کسی چیز نے نقصان پہنچایا تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید

۴۱۳۶۲۔۔۔۔۔جو عصر کے بعد سویا اور اس کی عقل سلب ہوگئی تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ابویعلی عن عائشۃ

کلام:۔۔۔۔۔المشتھر ۱۶۵۔

۴۱۳۶۳۔۔۔۔۔جو اپنے بستر پر اللہ کا نام لئے بغیر سو گیا تو وہ قیامت کے روز اس کے نقصان کا باعث ہوگا، اور جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو وہ قیامت کے روز اس کے نقصان کا سبب ہوگی۔ابوداؤد، حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۶۴۔۔۔۔۔سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) نہ چھوڑو۔مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عمر

۴۱۳۶۵۔۔۔۔۔آپ نے تنہائی سے اور یہ کہ آدمی اکیلے رات گزارے، منع فرمایا ہے۔مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۳۶۶۔۔۔۔۔آپ نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی چت لیٹ کر ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھے۔مسند احمد عن ابی سعید

۴۱۳۶۷۔۔۔۔۔آدمی چت لیٹ کر ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر نہ رکھے۔مسلم عن جابر

۴۱۳۶۸۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی چت لیٹے تو ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں نہ رکھے۔ترمذی عن البراء، مسند احمد عن جابر، البزار عن ابن عباس
اس سے مراد پاؤں اٹھا کر رکھنا ہے جیسے متکبر لوگ بیٹھتے ہیں باقی ٹانگیں لمبی کر کے پاؤں پر پاؤں رکھنا ممنوع نہیں۔(۱۲)

الاکمال

۴۱۳۶۹۔۔۔۔۔جو بغیر فصیل والے مکان کی چھت پر سویا اور (گر کر) مر گیا تو اس پر کوئی ذمہ نہیں اور جو سمندر کے سفر میں طغیانی کے وقت نکلا تو اس پر بھی کوئی ذمہ نہیں۔ابونعیم فی المعرفۃ عن محمد بن زھیر ابن ابی جبل، وقال: ذکرہ الحسن ابن سفیان فی الصحابۃ ولا اری لہ صحبۃ

۴۱۳۷۰۔۔۔۔۔جو بغیر فصیل کی چھت پر سویا اور (گر کر) مر گیا تو اس سے ذمہ بری ہے اور جس نے سمندر میں طغیانی کے وقت سفر کیا تو اس سے (اللہ کی) پناہ بری ہے۔مسند احمد عن زھیر بن عبداللہ عن بعض الصحابۃ

۴۱۳۷۱۔۔۔۔۔جس نے سمندر میں طغیانی کے وقت سفر کیا تو وہ اللہ کی پناہ سے خارج ہے اور جس نے گھر کی ایسی چھت پر رات بسر کی جس کی فصیل نہ تھی اور (گر کر) مر گیا تو وہ اللہ کی پناہ سے خارج ہے۔الباوردی عن زھیر بن ابی جبل

۴۱۳۷۲۔۔۔۔۔جو ایسی چھت پر سویا جس کی کوئی رکاوٹ نہیں اور وہ گر کر مر گیا تو وہ اللہ کی حفاظت سے خارج ہے، اور جس نے سمندر میں طغیانی کے دوران سفر کیا اور وہ ہلاک ہوا تو ذمہ داری حفاظت اس سے بری ہے۔
البغوی والباوردی، بیھقی فی الشعب، عن زھیر بن عبداللہ السفری وما لہ غیرہ

۴۱۳۷۳۔۔۔۔۔تمہارے گھروں میں ہرگز رات میں آگ جلتی ہوئی نہ رہے۔حاکم عن ابن عمر

۴۱۳۷۴۔۔۔۔۔چار کاموں میں شیطان انسان کا قصد کرتا ہے۔جب اکیلے سوئے، جب چت لیٹے اور جب زرد رنگ دار کپڑے میں سوئے اور زمین کی کھلی جگہ میں غسل کرے سو جس سے ہو سکے کہ وہ کھلی فضا میں نہ نہائے تو ایسا ہی کرے اور اگر نہانا ہی ہو تو (اپنے اردگرد) لکیر کھینچ لے۔
طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۷۵۔۔۔۔۔تم میں سے ہرگز کوئی زرد رنگ کے کپڑے میں نہ سوئے کیونکہ وہ جنات کے حاضر ہونے کی جگہ ہے۔ابونعیم عن عصمۃ بن مالک

۴۱۳۷۶..... تم میں سے ہرگز کوئی چت لیٹ کرایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ نہ رکھے۔الشیرازی فی الالقاب عن عائشة

کلام:..... راجع ۴۱۳۶۷۔

۴۱۳۷۷..... خبیب!(الٹالیٹنا) جہنمیوں کا لیٹنا ہے۔ابن ماجة عن ابی ذر

۴۱۳۷۸..... خبیب! یہ کیسا لیٹنا ہے! یہ تو شیطان کی کروٹ ہے۔ابن ماجه عن ابی ذر

۴۱۳۷۹..... اٹھو! یہ جہنمی لوگوں کا سونا ہے یعنی منہ کے بل سونا۔ابن ماجة، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی امامة

۴۱۳۸۰..... تم یہ کیسے لیٹے ہو! اس سونے کی حالت کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔حاکم عن قیس الغفاری عن ابیه

۴۱۳۸۱..... اس طرح نہ لیٹو! یہ جہنمیوں کا لیٹنا ہے یعنی پیٹ کے بل۔البغوی، طبرانی فی الکبیر عن ابن طخفة الغفاری

۴۱۳۸۲..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا وہ رات سے صبح ہونے تک سویا رہا آپ نے فرمایا: شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کیا ہے۔مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

قسم در بیان..... خواب

۴۱۳۸۳..... (سچا اچھا) خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور خیال پراگندہ شیطان کی جانب سے ہے سو جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ بیداری کے وقت تین بار اپنے دائیں طرف تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ کی اس خواب کے شر سے پناہ طلب کرو اسے نقصان نہیں دے گی۔

بیهقی، ابو داؤد ترمذی عن ابی قتادة

۴۱۳۸۴..... اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے سو جو کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے تو وہ اسے کچھ نقصان نہیں دے گی اور نہ کسی کو اس کی اطلاع کرے، اور جب اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور اپنے کسی محبوب شخص کو اس کی اطلاع کرے۔مسلم عن ابی قتادة

۴۱۳۸۵..... خواب تین طرح کے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت، دل کی بات، اور شیطان کی طرف سے ڈراؤ، سو جو کوئی اچھا خواب دیکھے تو جس سے چاہے بیان کردے اور اگر کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے اور اٹھ کر نماز پڑھے، مجھے طوق سے نفرت ہے اور بیڑی مجھے پسند ہے بیڑی دز نجیر دین میں ثابت قدمی ہے۔ترمذی، ابن ماجة عن ابی هریره

۴۱۳۸۶..... جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، اور جس پہلو پر لیٹا تھا اسے بدل لے۔مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة عن جابر

۴۱۳۸۷..... جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو پہلو بدل کر اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ طلب کرے۔ابن ماجه عن ابی هریرة

۴۱۳۸۸..... جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے دائیں طرف تین بار تھتکار دے پھر کہے:

اللهم انی اعوذ بک من الشیطان وسیئٰت الاحلام

اے اللہ میں شیطان اور برے خوابوں سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں)، اسے کچھ نقصان نہیں دے گا۔ابن السنی عن ابی هریرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۸۔

اچھے اور برے خواب

۴۱۳۸۹..... خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پراگندہ خیال شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، سو جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اپنے بائیں طرف

تھتکارے اور شیطان مردود سے تین بار اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور جس کروٹ پر تھا اسے بدل لے۔ ابن ماجة عن ابی قتادة

۴۱۳۹۰..... خواب کی جب تک تعبیر نہ دی جائے تو وہ پرندہ کے پاؤں میں (کسی چیز کی مانند) ہے جب اس کی تعبیر دے دی جاتی ہے تو واقع ہوجاتی ہے لہٰذا کسی محبت کرنے والے اور سمجھدار سے بیان کر۔ ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی رزین

۴۱۳۹۱..... جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو شیطان کا کھیلنا کسی سے بیان نہ کرے۔ مسلم، ابن ماجة عن جابر

۴۱۳۹۲..... تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اسے بیان کردے اور اس کی اطلاع دے دے، اور جب کوئی برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان کرے اور نہ کسی کو اطلاع دے۔ نسائی عن ابی هریرة

۴۱۳۹۳..... جب تم میں سے کسی کے ساتھ اس کے خواب میں شیطان کھیلے تو لوگوں سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ مسلم، ابن ماجة عن جابر

۴۱۳۹۴..... خواب تعبیر کے مطابق واقع ہوجاتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنا ایک پاؤں اٹھائے اور اس انتظار میں ہو کہ اسے کب رکھے سو جب کوئی خواب دیکھے تو صرف خیرخواہ یا عالم سے بیان کرے۔ حاکم عن انس

۴۱۳۹۵..... خواب صرف عالم اور خیرخواہ سے بیان کرنا۔ ترمذی عن ابی هریرة

۴۱۳۹۶..... جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اس پر الحمدللہ کہے اور اسے بیان کردے اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے تھی تو اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو یہ اسے نقصان نہیں دے گا۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن ابی سعید

۴۱۳۹۷..... جب کوئی خواب میں ڈر جائے تو وہ کہے: ''اعوذ بكلمات الله التامات من غضبه و عقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون'' تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ترمذی عن ابن عمرو

۴۱۳۹۸..... تم میں سے کسی کا شیطان قصد کرتا ہے پس وہ ڈر جاتا ہے اور صبح اٹھ کر لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے۔ ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۱۳۹۹..... خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ شیطان کی طرف سے ڈراوے ہوتے ہیں تاکہ انسان کو غمزدہ کرے، ان میں بعض خواب وہ ہوتے ہیں کہ جن کاموں کا انسان بیداری میں قصد کرتا ہے انہیں خواب میں دیکھ لیتا ہے ان میں سے بعض خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ ابن ماجة عن عوف بن مالک

۴۱۴۰۰..... سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔

بخاری عن ابی سعید، مسلم عن ابن عمرو ابی هریرة، ابن ماجة عن ابی رزین، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۱۴۰۱..... اچھے خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ ابن النجار عن ابن عمر

۴۱۴۰۲..... مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔

مسند احمد، بیهقی عن انس، مسند احمد بیهقی، ابو داؤد، ترمذی عن عبادة بن الصامت، مسند احمد، بیهقی، ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۱۴۰۳..... نیک مسلمان کا خواب نبوت کا ستروان حصہ ہوتا ہے۔ ابن ماجة عن ابی سعید

۴۱۴۰۴..... اچھا خواب نبوت کا ستروان حصہ ہوتا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجة عن ابن عمر، مسند احمد عن ابن عباس

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۸٦۔

۴۱۴۰۵..... نیک مومن کا خواب اللہ تعالیٰ کی خوشخبری ہے اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے۔

الحکیم، طبرانی فی الکبیر عن العباس بن عبدالمطلب

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۰۷۹

۴۱۴۰٦..... مؤمن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے اور وہ پرندہ کے پاؤں پر اٹکا ہوتا ہے جب تک اسے بیان نہ کیا جائے، جب بیان کردیا جائے تو گر جاتا ہے لہٰذا کسی عقلمند سے یا دوست سے بیان کر۔ ترمذی، عن ابی رزین

۴۱۴۰۷...... نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے سو میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی لیکن مبشرات مسلمان آدمی کا خواب ہے اور وہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی حاکم عن انس

۴۱۴۰۸...... نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ مسند احمد، بخاری نسائی، ابن ماجة عن انس

یعنی جیسے انبیاء کے خواب سچے ہوتے ہیں اسی طرح نیک لوگوں کے خواب ہوتے ہیں۔

۴۱۴۰۹...... لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے صرف اچھے خواب رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں خبردار! میں نے قرآن مجید کو رکوع اور سجدہ میں پڑھنے سے منع کیا ہے، رکوع میں تو رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں دعا کی کوشش کرو وہ اس لائق ہے کہ اسے تمہارے لئے قبول کیا جائے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عباس

۴۱۴۱۰...... دنیا کی بشری وخوشخبری اچھا خواب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۴۱۴۱۱...... مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور اسے جب تک بیان نہ کیا جائے وہ پرندہ کے پاؤں پر اٹکا ہے اور جب بیان کیا جائے تو پیش آجاتا ہے۔ ترمذی، حاکم عن ابی رزین

الاکمال

۴۱۴۱۲...... نیک مسلمان کا خواب نبوت کا ستر واں حصہ ہے۔ ابن ماجة، ابویعلی، ابن ابی شیبة عن ابی سعید

۴۱۴۱۳...... نیک خواب جس سے کسی بندہ کو بشارت دی جائے وہ نبوت کا انچاسواں حصہ ہے۔ ابن جریر عن ابن عمرو

۴۱۴۱۴...... سچا اچھا خواب نبوت کا پچھترواں حصہ ہے۔ ابن ابی شیبة، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۱۴۱۵...... جس خواب سے مؤمن کو بشارت دی جاتی ہے وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے سو جس نے کوئی ایسی چیز دیکھی تو وہ کسی محبت کرنے والے سے بیان کر دے، اور جس نے اس کے علاوہ کوئی چیز دیکھی تو وہ شیطان کی طرف سے تھی تاکہ وہ اسے غمگین کرے پس وہ اپنے دائیں طرف تین بار تھوک ساد ے اور خاموش رہے، کسی سے بیان نہ کرے۔ بیہقی فی الشعب عن ابن عمرو

۴۱۴۱۶...... خواب پرندہ کے پاس سے اٹکا ہوا ہوتا ہے جب تک اسے بیان نہ کیا جائیے پس جب اسے بیان کر دیا جاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے لہٰذا صرف عالم، خیر خواہ یا عقلمند سے بیان کیا جائے اور اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔ مسند احمد، عن ابی رزین

۴۱۴۱۷...... خواب کی تین قسمیں ہیں بعض خواب وہ ہوتے ہیں جو آدمی کی اپنے دل کی باتیں ہوتی ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں، اور ان میں سے کچھ شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں سو اگر کوئی بری چیز دیکھے تو وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، تو اس کے بعد وہ اسے کچھ نقصان نہیں دے گا۔

اور ان میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں، نیک آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے سو تم میں سے جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کسی سمجھدار یا خیر خواہ سے بیان کر دے اور وہ بھلائی کی بات کہے۔ الحکیم، بیہقی عن ابی قتادة

۴۱۴۱۸...... نبوت میں سے سوائے خوشخبریوں کے کچھ نہیں بچا، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! خوشخبریوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اچھا خواب۔ بخاری عن ابی ھریرة

مبشرات منامیہ

۴۱۴۱۹...... میرے بعد مبشرات میں سے صرف سچا خواب بچا ہے جسے کوئی شخص دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔ بیہقی فی الشعب عن عائشة

۴۱۴۲۰...... نبوت ختم ہوگئی میرے بعد سوائے مبشرات کے کوئی نبوت نہیں کسی نے کہا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اچھا خواب جسے کوئی

شخص دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔طبرانی فی الکبیر، ضیاء عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید

۴۱۴۲۱۔۔۔۔۔خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے جو نبوت کا سترواں حصہ ہے اور تمہاری یہ آگ جہنم کی لپٹ کا سترواں حصہ ہے اور جو کوئی نماز کے انتظار میں مسجد آیا تو وہ نماز میں شامل ہے جب تک بے وضوء ہو اور جو نماز کے بعد پیچھے ہٹ کر (دعا واستغفار کے لئے) بیٹھا تو وہ بھی نماز (کے حکم) میں ہے جب تک بے وضوء نہ ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۱۴۲۲۔۔۔۔۔میرے بعد نبوت نہیں صرف مبشرات ہیں (اور وہ) اچھے خواب ہیں۔سعید بن منصور مسند احمد وابن مردویه عن ابی الطفیل

۴۱۴۲۳۔۔۔۔۔میرے بعد نبوت میں سے مبشرات رہ گئی ہیں (اور وہ) اچھے خواب ہیں جنہیں کوئی شخص دیکھے یا اسے دکھائے جائیں۔

مسند احمد والخطیب عن عائشة

۴۱۴۲۴۔۔۔۔۔نبوت کی مبشرات میں سے صرف اچھا خواب رہ گیا ہے جسے کوئی مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔

نسائی عن ابی الطفیل عن حذیفة

۴۱۴۲۵۔۔۔۔۔اچھا خواب خوشخبری ہے جسے مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے اور آخرت میں جنت ہے۔بیهقی فی الشعب عن ابی الدرداء

۴۱۴۲۶۔۔۔۔۔جو اچھے خوابوں پر ایمان نہیں رکھتا وہ (گویا) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا۔الدیلمی عن عبدالرحمن بن عائذ

۴۱۴۲۷۔۔۔۔۔جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا تم میں سے سب سے سچا خواب اس کا ہوگا جو بات کا سب سے سچا ہوگا اور مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے اور خواب کی تین قسمیں ہیں سو اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی بشارت ہے اور ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جس سے غم ہوتا ہے اور ایک خواب دل کی باتیں ہوتا ہے۔

سو جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اٹھ کر تھتکارے اور لوگوں سے بیان نہ کرے، اور مجھے بیڑی پسند ہے اور طوق سے نفرت ہے بیڑی دین میں ثابت قدمی ہے۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، عن ابی هریرة

۴۱۴۲۸۔۔۔۔۔خواب کی تین قسمیں ہیں، سچے، دل کی باتیں اور شیطان کی طرف غمگین کرنے والا خواب، سو جو کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھے مجھے (خواب میں) بیڑی پسند اور طوق سے نفرت ہے، بیڑی دین میں ثابت قدمی (کی علامت) ہے۔

ترمذی حسن صحیح عن ابی هریرة

۴۱۴۲۹۔۔۔۔۔روحوں پر جو شیطان مقرر کیا گیا ہے اس کا نام "لهو" ہے اسے خیال ہوتا ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ اسے اوپر لے جایا جارہا ہے پس اگر سیڑھی آسمان تک پہنچ جائے اور جو کچھ دیکھا تو وہ سچا خواب ہے۔الحکیم عن ابی سلمة بن عبدالرحمن مرسلاً

۴۱۴۳۰۔۔۔۔۔جو بندہ اور بندی سوتی ہے جب اچھی طرح سو جاتی ہے تو دیکھتی ہے کہ اس کی روح کو عرش پر لے جایا گیا، جو عرش سے پہلے نہ جاگ جائے تو یہ سچا خواب ہے اور جو عرش سے پہلے جاگ جائے تو وہ جھوٹا خواب ہے۔طبرانی فی الاوسط، حاکم وتعقب عن علی

۴۱۴۳۱۔۔۔۔۔اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو کسی محبت کرنے والے سے بیان کرے، اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اپنے دائیں طرف تین بار تھتکارے اور شیطان مردود اور اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔کسی سے خواب بیان نہ کرے اس کا اسے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ابوداؤد طیالسی، مسند احمد مسلم، بن احبان عن ابی قتادة

۴۱۴۳۲۔۔۔۔۔یہ (برا خواب) شیطان کی طرف سے تھا سو جو کوئی برا خواب دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس کا سر کاٹ دیا گیا اور اسے لڑھکایا گیا اور میں اس کے پیچھے آرہا ہوں آپ نے اس سے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۱۴۳۳۔۔۔۔۔نیند میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیل کود کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔حاکم والخطیب عن جابر

۴۱۴۳۴۔۔۔۔۔جو کوئی برا خواب دیکھے وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھتکار دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، اور اپنی اس کروٹ کو بدل لے جس پر وہ تھا۔ابن ابی شیبة وعبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة ابن حبان عن جابر

۴۱۴۳۵..... جوکوئی برا خواب دیکھے وہ اپنے دائیں طرف تین بار تھتکار دے اور جو دیکھا اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۱۴۳۶..... جب کوئی خواب میں بری چیز دیکھے تو وہ کہے: میں اس کی پناہ چاہتا ہوں جس کی پناہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اور اس کے رسولوں نے طلب کی اس چیز کے شر سے جو میں نے اپنے اس خواب میں دیکھی یہ کہ مجھے دنیا و آخرت میں کوئی مصیبت پہنچے، اور اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے وہ اسے انشاء اللہ کچھ نقصان نہیں دے گا۔ الدیلمی عن ابی هريرة

۴۱۴۳۷..... جس نے خواب میں کوئی بھلائی دیکھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کا شکر کرے اور جس نے کوئی بری چیز دیکھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے اسے کوئی نقصان نہیں دے گی۔ دارقطني في الافراد عن ابی هريرة

۴۱۴۳۸..... سب سے سچے خواب دن کے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دن میں وحی کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

حاكم في تاريخه والديلمي عن جابر

خواب کی تعبیر دیندار شخص سے پوچھی جائے

۴۱۴۳۹ خواب کی جیسی تعبیر کی جائے ویسے واقع ہو جاتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنا ایک پاؤں اٹھائے اور اس انتظار میں ہو کہ اسے کب رکھے سو جب کوئی خواب دیکھے تو اسے کسی خیر خواہ یا عالم سے بیان کرے۔ حاكم عن انس

۴۱۴۴۰..... جس نے اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائی جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔ دارقطني الافراد عن انس

یعنی جھوٹے خواب بنا بنا کر لوگوں سے بیان کیے تاکہ لوگ بڑا بزرگ کہیں۔

۴۱۴۴۱..... جس نے اپنی آنکھوں وہ چیز دکھائی جو انہوں نے نہیں دیکھی تو اسے مکلف کیا جائے گا کہ وہ قیامت کے روز دو جووں کے درمیان گرہ لگائے۔

ابن جرير عن ابن عباس

۴۱۴۴۲..... جس نے جان بوجھ کر کوئی خواب گھڑا اسے اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ جو کو گرہ دے اور عذاب دیا جائے وہ گرہ نہیں لگا سکے گا۔

ابن جرير عن ابن عباس

۴۱۴۴۳..... جس نے اپنے خواب (کے بارے) میں جھوٹ بولا، اسے دو جووں کے درمیان گرہ لگانے کا کہا جائے گا۔

ابن جرير، عن ابی هريرة

۴۱۴۴۴..... جس نے اپنے خواب کے متعلق جھوٹا قصہ کہا اسے ایک جو دے کر کہا جائے کہ وہ اس کے کناروں میں گرہ لگائے تو اسے عذاب دیا جائے گا کہ وہ ان کے کناروں میں گرہ لگائے لیکن وہ کبھی بھی گرہ نہ لگا سکے گا۔ ابن جرير عن ابی هريرة

۴۱۴۴۵..... سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کے متعلق (افتراء باندھے) جھوٹ گھڑے کہے: میں نے (یہ) دیکھا اور اس نے (کچھ) نہیں دیکھا، اور والدین پر جھوٹ گھڑے یا کہے کہ اس نے میری بات سنی حالانکہ اس نے میری بات نہیں سنی۔

مسند احمد، حاكم عن واثلة

یعنی رسول اللہ ﷺ کی نسبت جھوٹ بول کہے کہ آپ نے یوں فرمایا تھا۔

خواب کی تعبیر اور مطلب

۴۱۴۴۶..... اچھے بال، اچھا چہرہ، اچھی زبان (خواب میں دیکھنا) مال (کی علامت) ہے اور مال (دیکھا تو) مال ہی ہے۔

ابن عساكر عن انس

کلام: ......ضعیف الجامع ۲۷۱۸، المغیر ۵۶۔

۴۱۴۴۷ ......خواب چھ طرح (کی تعبیر رکھتے) ہیں، عورت، بھلائی، اونٹ جنگ، دودھ فطرت سبزہ جنت، کشتی نجات اور کھجور (کا دیکھنا) رزق (کی علامت) ہے۔ ابویعلی فی معجمہ عن رجل من الصحابۃ

کلام: ......ضعیف الجامع ۳۱۴۷۔

۴۱۴۴۸ ......(خواب میں) دودھ پینا صرف ایمان ہے جس نے خواب میں دودھ پیا تو وہ اسلام اور فطرت پر ہے اور جس نے اپنے ہاتھ میں دودھ لیا تو وہ اسلامی احکام پر عمل پیرا ہے۔ فردوس عن ابی ھریرۃ

کلام: ......تذکرۃ الموضوعات ۱۳۶، التنزیہ ۲/۳۰۸۔

۴۱۴۴۹ ......خواب میں دودھ (دیکھنا) فطرت ہے۔ البزار عن ابی ھریرۃ

۴۱۴۵۰ ......جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہوگا تو مسلمان آدمی کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا، تم میں سب سے سچے شخص کے خواب سچے ہوں گے۔ بیھقی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۱۴۵۱ ......مومن کا خواب، نیند میں اس کے رب کا اس سے کلام ہے۔ طبرانی فی الکبیر وایضاً عن عبادۃ بن الصامت

کلام: ......ضعیف الجامع ۳۰۷۸۔

۴۱۴۵۲ ......دنیا کی بشارت اچھا خواب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۴۱۴۵۳ ......نبوت ختم ہوگئی اور سچے خواب رہ گئے ہیں۔ ابن ماجۃ عن امن کرز

۴۱۴۵۴ ......نبوت ختم ہوگئی میرے بعد مبشرات کے سوا کوئی نبوت (جیسی) چیز نہیں۔ (مبشرات وہ) سچا خواب جسے کوئی شخص دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن حذیفۃ بن اسید

۴۱۴۵۵ ......نبوت میں سے صرف مبشرات رہ گئی ہیں (یعنی) سچا خواب۔ بخاری عن ابی ھریرۃ

۴۱۴۵۶ ......سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھی۔ مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۴۵۷ ......جس نے جھوٹا خواب بنایا قیامت کے روز اسے اس کا مکلف بنایا جائے گا کہ وہ دو جووں کے درمیان گرہ لگائے وہ ہرگز نہیں لگا سکے گا۔

۴۱۴۵۸ ......جس نے اپنے خواب کے بارے میں جھوٹ بولا اسے قیامت کے روز اس بات کا مکلف بنایا جائے گا کہ وہ جو میں گرہ لگائے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن علی

۴۱۴۵۹ ......جس نے اپنے خواب کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔ مسند احمد عن علی

کلام: ......ضعیف الجامع ۵۸۱۹۔

۴۱۴۶۰ ......لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں، خبردار! مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے سو رکوع میں (اپنے) رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں دعا کی کوشش کرو وہ تمہارے حق میں قبول ہونے کے لائق ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس

۴۱۴۶۱ ......اچھا خواب بشارت ہے جسے مسلمان دیکھتا یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ

الاکمال

۴۱۴۶۲ ...... تم نے جو نرم، وسیع، نہ ختم ہونے والا راستہ دیکھا تو یہ وہ چیز یعنی ہدایت ہے جس نے تمہیں اس پر ابھارا اور تم اس پر قائم ہو، اور چراگاہ

جوتم نے دیکھی تو وہ دنیا اور اس کی خوش عیشی ہے میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم گزر گئے نہ ہم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور نہ وہ ہمارے ساتھ چمٹی ہو نہ ہم نے اس کا ارادہ کیا اور نہ اس نے ہمارا قصد کیا، پھر ہمارے بعد دوسرا گھڑ سواروں کا گلہ آیا جو تعداد میں ہم سے کئی زیادہ تھے، تو وہ چراگاہ میں سے کھانے لگے اور کچھ نے مٹھی بھر گھاس لی، اور اس طرح نجات پا گئے۔

پھر لوگوں کا بڑا ریلا آیا تو چراگاہ میں دائیں بائیں پھیل گئے، اور تم صحیح راستہ پر چل نکلے اور اسی پر چلتے رہو گے یہاں تک مجھ سے آملو گے، اور جو منبر تم نے دیکھا کہ جس میں سات سیڑھیاں ہیں، اور میں سب سے اوپر والی نشست پر ہوں، سو دنیا کے سات ہزار سال ہیں اور میں ان میں سے آخری ہزار وے سال میں ہوں۔ اور جو شخص تم نے میری دائیں جانب دیکھا جس کا رنگ گندم گوں لمبی مونچھوں والا تو وہ موسیٰ (علیہ السلام) تھے جب بات کرتے تو لوگوں پر چھا جاتے یہ اللہ تعالیٰ کے ان سے کلام کرنے کی فضیلت کی وجہ سے اور میری بائیں جانب جو تم نے بے حد میانے قد والا تو جوان دیکھا جس کے چہرہ پر زیادہ تل تھے گویا اس نے اپنے بالوں کو پانی سے سیاہ کر رکھا ہے تو وہ عیسیٰ بن مریم تھے ہم ان کی عزت اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت بخشی ہے۔

وہ بوڑھا شخص جو تم نے شکل وصورت میں زیادہ میرے مشابہ دیکھا تو وہ ہمارے باپ ابراہیم تھے ہم سب ان کی پیروی اور ان کے پیچھے چلتے ہیں، اور وہ اونٹنی جو تم نے دیکھی میں اس کا پیچھا کر رہا ہوں تو وہ قیامت ہے ہم پر قائم ہوگی، میرے بعد نہ کوئی نبی، نہ کوئی امت اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن الضحاک بن نوفل

۴۱۴۶۳ ..... جو دیکھے وہ دودھ پیتا ہے تو وہ فطرت پر ہے اور جو دیکھے کہ اس پر لوہے کی زرہ ہے تو وہ لوہے کہ قلعہ میں ہے اور جو کوئی عمارت بنانا چاہے تو وہ بھلائی کا کام ہے جو وہ کرتا ہے اور جو دیکھے کہ وہ ڈوب رہا ہے تو وہ آگ میں ہے اور جس نے مجھے دیکھا سو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔

ابوالحسن بن سفیان والرویانی، طبرانی فی الکبیر عن ثابت بن عبداللہ بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن جدہ

۴۱۴۶۴ ..... خواب میں سبزہ، جنت، کھجور رزق، دودھ فطرت، کشتی نجات اونٹ لڑائی، عورت بھلائی اور زنجیر دین میں ثابت قدمی اور طوق (کا دیکھنا) مجھے اچھا نہیں لگتا۔ الحسن بن سفیان عن رجل من الصحابة

۴۱۴۶۵ ..... تم نے اچھی چیز دیکھی! فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک لڑکا ہوگا جسے وہ دودھ پلائے گی۔ (ابن ماجۃ عن ام الفضل، فرماتی ہیں: کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے دیکھا کہ میرے گھر میں آپ کے اعضاء کا ایک ٹکڑا ہے تو اس پر آپ نے یہ فرمایا)۔

۴۱۴۶۶ ..... میں نے دیکھا کہ میرے پاس کھجوروں کا پیمانہ لایا گیا تو میں نے ان کی گٹھلیاں نکال کر اپنے منہ میں رکھ لیں تو میں نے ان میں ایک گٹھلی پائی تو اسے پھینک دیا، حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا: وہ آپ کا لشکر ہے جسے آپ نے روانہ فرمایا، وہ سلامتی سے مال غنیمت حاصل کریں گے پھر ایک شخص سے ملیں گے جو انہیں آپ کے ذمہ کا حوالہ دے گا تو وہ اسے چھوڑ دیں گے پھر وہ ایک اور آدمی سے ملیں گے تو وہ بھی انہیں آپ کے ذمہ کا حوالہ دے گا تو وہ اسے بھی چھوڑ دیں گے، آپ نے فرمایا فرشتہ نے ایسا ہی کہا۔

مسند احمد والدارمی عن جابر

۴۱۴۶۷ ..... میں نے دیکھا کہ میں ایک دنبے کے پیچھے ہوں اور میری تلوار کی نوک ٹوٹ گئی جس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ میں قوم کا سردار قتل کروں گا اور اپنی تلوار کی نوک کی تعبیر یہ کی میرے خاندان کا ایک شخص قتل کیا جائے گا۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن انس

۴۱۴۶۸ ..... میں نے دیکھا کہ میری تلوار ٹوٹ گئی، یہ مصیبت ہے اور میں نے ایک گائے ذبح ہوتے دیکھی، اور اپنے اوپر زرہ دیکھی اور وہ تمہارا شہر ہے، جس تک وہ انشاء اللہ نہیں پہنچیں گے، آپ نے یہ احد کے دن ارشاد فرمایا۔ حاکم عن ابن عباس

۴۱۴۶۹ ..... میں نے دیکھا کہ میں مضبوط زرہ میں ہوں، جس کی تعبیر میں نے مدینہ کی، اور میں نے دیکھا کہ ایک دنبے کے پیچھے ہوں، جس کی تعبیر یہ کی کہ یہ لشکر کا سردار ہے اور میں نے دیکھا کہ میری تلوار ذوالفقار میں دندانہ پڑ گیا، جس کی تعبیر میں نے تم میں نقصان سے کی، اور میں نے ایک گائے ذبح ہوتی دیکھی، جو لشکر ہے، اللہ کی قسم بھلائی ہے۔ حاکم، بیهقی عن ابن عباس

تعبیر بتانے والے کے لئے ادب

۴۱۴۷۰.....تمہیں بھلائی حاصل ہوگی اور برائی سے بچائے جاؤ گے بھلائی ہمارے لئے اور برائی ہمارے دشمنوں کے لئے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے اپنا خواب بیان کرو۔ طبراني في الكبير عن الضحاک

۴۱۴۷۱.....عائشہ! جب تم لوگ خواب کی تعبیر کرنے لگو تو اچھی تعبیر کرو کیونکہ جیسی خواب کی تعبیر کی جاتی ہے خواب والے کے ساتھ پیش آجاتی ہے۔

ابونعیم عن عائشة

خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

۴۱۴۷۲.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجة عن جابر

۴۱۴۷۳.....جس نے مجھے دیکھا تو وہ میں ہی ہوں کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا۔ ترمذی عن ابی هريرة

۴۱۴۷۴.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن انس

۴۱۴۷۵.....جس نے مجھے دیکھا تو اس نے سچ دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں دکھائی نہیں دیتا۔ مسند احمد، بيهقي عن ابي قتادة

۴۱۴۷۶.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو وہ بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

بیهقی، ابوداؤد عن ابی هريرة

یہ حدیث نبی علیہ السلام کی حیات تک محدود تھی اب ایسا نہیں ہوسکتا۔ یا قیامت کے دن دیکھے گا۔

الاکمال

۴۱۴۷۷.....جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا۔

مسند احمد والسراج والبغوی، دارقطني في الافراد، ابن ابي شيبة، طبراني في الكبير، سعيد بن منصور عن ابي مالک اشجعي عن ابيه

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰۸۔

۴۱۴۷۸.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہوسکتا۔

ابن ابي شيبة عن ابن مسعود وابي هريرة وجابر

۴۱۴۷۹.....جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بناسکتا۔ ابن النجار عن البراء

۴۱۴۸۰.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ سعيد بن منصور عن البراء

۴۱۴۸۱.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو ایسا ہے جیسا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا اور جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ میں مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

طبراني في الكبير عن ابن عمرو وابن عساكر عن ابن عمر، ابن ماجة، ابو يعلى، طبراني في الكبير عن ابي جحيفة

۴۱۴۸۲.....جس نے مجھے خواب دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا۔

الدارمي عن ابي قتادة، طبراني في الكبير عن ابي بكرة

۴۱۴۸۳.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے (گویا) مجھے بیداری میں دیکھا۔ الدارمی عن ابی قتادة، طبرانی فی الکبیر عن ابی قتادة

۴۱۴۸۴ جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہوسکتا، اور جس نے ابوبکر الصدیق کو خواب میں دیکھا تو اس نے انہی کو دیکھا کیونکہ شیطان ان کی صورت میں بھی نہیں آسکتا۔ الخطیب و الدیلمی عن حذیفة

۴۱۴۸۵ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے سچ دیکھا کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا۔ مسند احمد عن ابی هریرة

۴۱۴۸۶.....جس (موحد مسلمان) نے مجھے خواب دیکھا وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور جس نے میری وفات کے بعد میری (قبر کی) زیارت کی تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے اور جس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا، نیک مومن کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے اور جب زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا سب سے سچے خواب اس شخص کے ہوں گے جو سب سے زیادہ سچا ہوگا۔ الدیلمی عن یحییٰ بن سعید العطار عن سعید بن میسرة وهما واهیان. عن انس

۴۱۴۸۷.....جس (موحد و مسلمان) نے مجھے خواب میں دیکھا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

ابن عساکر من طریق یحییٰ بن سعید العطار عن سعید بن میسرة وهما واهیان عن انس

کلام:.......ذخیرة الحفاظ ۵۳۰۹۔

۴۱۴۸۸.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ میں ہرصورت میں دکھائی دیتا ہوں۔ ابونعیم عن ابی هریرة

۴۱۴۸۹.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے سچ دیکھا، شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

الخطیب فی المتفق و المفترق عن ثابت بن عبیدة بن ابی بکرة عن ابیه عن جده

۴۱۴۹۰.....شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا سو جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا۔ ابن ابی شیبة عن ابن عباس

وہ خواب جو نبی ﷺ نے دیکھے

۴۱۴۹۱..... میں نے دیکھا کہ رات گویا میں عقبة بن نافع کے گھر ہوں اور میرے پاس ابن طاب والی کھجور لائی گئی تو میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ ہمارے لئے دنیا میں کامیابی اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین بہت اچھا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس

۴۱۴۹۲.....میں نے رات دو شخص دیکھے جو میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے پاک زمین کی طرف نکال کر لے گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور ایک اس کے سر کے پاس کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک آنکس (لوہے کی چھوٹی سلاخ جو سرے سے مڑی ہوئی ہو جس سے آگ نکالی جاتی ہے) وہ اسے اس شخص کی باچھ میں داخل کر کے اس کی گدی تک چیرتا چلا جاتا ہے پھر اسے نکال کر دوسری باچھ میں داخل کرتا ہے یہ باچھ (اتنے میں) جڑ جاتی ہے، اس کے ساتھ بھی وہی کرتا ہے۔

میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: چلیں، میں ان کے ساتھ چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص چت لیٹا ہے اور (اس کے پاس) ایک شخص کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں سیب جتنا پتھر یا چٹان ہے وہ اس کے ذریعہ اس کا سر کچلتا ہے تو پتھر لڑھک کر چلا جاتا ہے اتنے میں کہ وہ شخص پتھر اٹھا کر (واپس) لائے اس کا سر پہلے جیسا ہو جاتا ہے تو وہ پھر اس کے ساتھ اسی طرح کرتا ہے، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: چلیں، تو میں ان کے ساتھ چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گھر تنور کی مانند بنا ہے اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ ہے اس کے نیچے والے حصہ میں آگ جل رہی ہے اس میں ننگے مرد عورتیں ہیں جب اس میں آگ بھڑکتی ہے تو وہ اتنے اوپر آ جاتے ہیں جیسا نکلنے والے ہیں جب آگ بجھ جاتی ہے تو وہ واپس لوٹ جاتے ہیں، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: چلیں تو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔

کیا دیکھتا ہوں کہ خون کی ایک نہر ہے اس میں ایک شخص ہے اور اس کے کنارے پر ایک آدمی ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہیں، پھر وہ شخص جو نہر میں ہے وہ (کنارے کا) رخ کرتا ہوا نکلنے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے منہ میں پتھر پھینکے جاتے ہیں تو واپس لوٹ جاتا ہے وہ شخص

اس کے ساتھ یہی سلوک کرتا ہے میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھے کہا: چلیں، چنانچہ میں چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سرسبز باغ ہے اس میں ایک بہت بڑا درخت ہے اس کی جڑ کے پاس ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہے اور اس کے پاس بہت سے بچے ہیں اور قریب ہی میں ایک شخص ہے جس کے سامنے آگ ہے وہ آگ کرید اور سلگا رہا ہے پھر وہ مجھے اس درخت پر لے گئے وہاں مجھے ایک ایسے گھر میں لے گئے کہ میں نے اس سے خوبصورت گھر نہیں دیکھا، جس میں مرد، بوڑھے نوجوان، بچے اور عورتیں ہیں، پھر مجھے وہاں سے نکال لائے، پھر مجھے درخت پر لے گئے اور ایک اور گھر میں لے گئے جو زیادہ بہتر اور افضل تھا اس میں بوڑھے اور جوان ہیں میں نے ان سے کہا: تم دونوں نے مجھے رات بھر اپنے ساتھ رکھا، جو چیزیں میں نے دیکھیں جو مجھے ان کے بارے میں بتاؤ! انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔

پہلا شخص جسے آپ نے دیکھا وہ بڑا جھوٹا تھا وہ جھوٹ بولتا اور آس پاس علاقوں میں اس کا جھوٹ نقل کیا جاتا، جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ ہوتے دیکھا وہ قیامت تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جو معاملہ فرمائیں، اور وہ شخص جو چت لیٹا ہوا تھا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ قرآن دیا تو وہ رات میں اس سے (غافل ہوکر) سو گیا اور دن میں اس پر عمل نہیں کیا، جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ ہوتے دیکھا وہ قیامت تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا۔

اور جو لوگ آپ نے تنور (نما گھر) میں دیکھے وہ زنا کار تھے اور جو شخص نہر میں آپ نے دیکھا تو وہ سود خور تھا اور جو بزرگ آپ نے درخت کی جڑ کے پاس بیٹھے دیکھے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے آپ نے دیکھے وہ لوگوں کی اولاد تھی اور جو شخص آپ نے آگ سلگاتا دیکھا تو وہ جہنم کا داروغہ (مالک) فرشتہ ہے اور جس گھر میں آپ پہلے داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور دوسرا گھر وہ شہداء کا مقام تھا، اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ پھر انہوں نے کہا: اپنا سر اٹھایئے، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کی سی صورت نظر آئی، تو انہوں نے کہا: یہ آپ کا گھر ہے میں نے کہا: مجھے اس میں جانے دو! انہوں نے کہا: ابھی آپ کی کچھ عمر باقی ہے جسے آپ نے مکمل نہیں کیا اگر آپ اسے مکمل کر چکے ہوتے تو اس میں داخل ہو جاتے۔ مسند احمد بخاری عن سمرة

کلام: ...... راجع ۳۹۷۹۴۔

۴۱۴۹۳..... میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے اسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجوریں ہیں تو مجھے فوراً خیال ہوا کہ یہ یمامہ یا ہجر ہے تو وہ مدینہ یثرب تھا، میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار لہرائی جس کا کنارہ ٹوٹ گیا تو اس کی تعبیر وہ نکلی جو مسلمانوں کو احد میں مصیبت پہنچی، پھر میں نے دوسری مرتبہ تلوار لہرائی تو وہ پہلے سے اچھی ہوگئی تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح اور مسلمانوں کا اجتماع ہے اور میں نے اس میں ایک گائے دیکھی اللہ کی قسم! خیر ہو! تو وہ احد کے روز مسلمانوں کا نکلنا ہے اور خیر وہ جو اللہ تعالیٰ نے عطاء کرنا ہے اور سچائی کا ثواب، اور جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کے روز عطا کیا۔ بخاری، ابن ماجة عن ابي موسیٰ

۴۱۴۹۴..... میں نے دیکھا کہ گویا میں مضبوط زرہ میں ہوں اور ایک گائے ذبح ہوتے دیکھی، جس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ مضبوط زرہ مدینہ ہے اور گائے نکلنا ہے اللہ تعالیٰ خیر کرے۔ مسند احمد، نسائی والضیاء عن جابر

فصل دوم ...... عمارت اور گھر کے آداب

۴۱۴۹۵..... گھر سے پہلے پڑوسی اور راستہ سے پہلے ہم سفر تلاش کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج

۴۱۴۹۶..... اپنے گھروں میں زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کیا کرو کیونکہ جس گھر تلاوت قرآن نہیں ہوتی اس کی خیر کم اور اس کا شر بڑھ جاتا ہے اور وہ گھر والوں پر تنگ پڑ جاتا ہے۔ دارقطنی فی الافراد عن انس وجابر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۱۱۹۔

۴۱۴۹۷..... کھانے کی مہک والا کپڑا (صافی) اپنے گھروں سے نکال دو کیوں کہ وہ خبیث کی شب گزاری اور نشست گاہ ہے۔ فردوس عن جابر

کلام:......اسنی المطالب ۹۷ ،ضعیف الجامع ۲۳۳۶)

۴۱۴۹۸......اپنے صحنوں کو پاک رکھو کیونکہ یہودی اپنے (گھروں کے) صحنوں کو پاک نہیں رکھتے۔طبرانی فی الاوسط عن سعد

۴۱۴۹۹......اپنے صحنوں کو پاک رکھو کیونکہ بدبودار صحن یہودیوں کے ہوتے ہیں۔طبرانی فی الاوسط عن سعد

۴۱۵۰۰......اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں، صاف ہیں اور صفائی کو پسند فرماتے ہیں کرم نواز ہیں اور کرم نوازی کو پسند کرتے ہیں سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں اپنے صحنوں کو صاف رکھو یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ترمذی عن سعد

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۱۶۔

۴۱۵۰۱......نیچائی زیادہ آرام دہ ہے۔مسند احمد، مسلم عن ابی ایوب

۴۱۵۰۲......چبوترہ موسیٰ علیہ السلام کے چبوترہ کی طرح۔بیهقی فی السنن عن سالم بن عطیة مرسلاً

۴۱۵۰۳......موسیٰ علیہ السلام کے چبوترہ کی طرح چبوترہ بناؤ، نرسل اور چھوٹی چھوٹی لکڑیاں (کافی ہیں) (قیامت کا) معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی میں ہے۔المخلص فی فوائده وتمام وابن النجار عن ابی الدرداء

۴۱۵۰۴......ہر چیز کی زکوۃ ہوتی ہے اور حویلی کی زکوۃ مہمان نوازی کا کمرہ ہے۔الرافعی عن ثابت

کلام:......الاباطیل ۴۵۲، تذکرۃ الموضوعات ۶۰۔

گھر میں نماز

۴۱۵۰۵......اپنے گھروں میں (سنن ونوافل) نمازیں پڑھا کرو انہیں قبریں نہ بناؤ۔ترمذی عن ابن عمر

۴۱۵۰۶......اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو انہیں قبریں نہ بناؤ اور نہ میرے گھر کو عیدگاہ بنانا اور مجھ پر درود وسلام پڑھا کرو تم جہاں بھی ہوئے مجھ تک تمہارا درود پہنچ جائے گا۔ابویعلی والضیاء عن الحسن بن علی

۴۱۵۰۷......اپنے گھروں میں کچھ نمازیں پڑھ لیا کرو انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر، ابو یعلی والرویانی والضیاء عن زید بن خالد بن نصر فی الصلاۃ عن عائشة

۴۱۵۰۸......اپنے گھر میں زیادہ نماز پڑھا کر تمہارے گھر میں زیادہ خیر وبرکت ہوگی اور میری امت میں سے جس سے ملو اسے سلام کرو تمہاری نیکیاں بڑھیں گی۔بیهقی فی الشعب عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۹۳، الکشف الالٰہی ۶۲۔

۴۱۵۰۹......اپنے گھروں کو کچھ نمازوں کے ذریعہ عزت دو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔عبدالرزاق وابن خزیمة حاکم عن انس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۶، ضعیف الجامع ۱۱۳۴۔

۴۱۵۱۰......اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ابن ماجه عن ابن عمر

۴۱۵۱۱......اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی هریرة

۴۱۵۱۲......اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عیدگاہ (اور تماشا گاہ) بناؤ (ہاں) مجھ پر درود بھیجو تم جہاں بھی ہوگے مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

ابو داؤد عن ابی هریرة

۴۱۵۱۳......جب تم میں سے کوئی مسجد میں (فرض) نماز پڑھ لے تو کچھ (سنت ونفل) نمازوں کا حصہ گھر کے لئے مقرر کردے، اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں اس کی نماز کو خیر وبرکت کا ذریعہ بنادے گا۔مسند احمد، مسلم ابن ماجة عن جابر، دارقطنی فی الافراد عن انس

۴۱۵۱۴..... جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتو اپنے گھر کے لئے اپنی نماز کا کچھ حصہ مقرر کرلے کیونکہ اللہ اس کے گھر میں اس کی نماز سے خیر و برکت پیدا کردے گا۔مسند احمد، مسلم عن جابر

۴۱۵۱۵..... گھر میں آدمی کی نفل نماز نور ہے تو جتنا ہوسکے اپنے گھر کو منور کر، اور حائضہ عورت سے ازار کے اوپر سے بوس و کنار کرسکتے ہو ازار سے نیچے حصہ کو نہ دیکھو، جہاں تک غسل جنابت کا طریقہ ہے وہ یہ کہ اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالو پھر برتن میں اپنا ہاتھ داخل کروا پنی شرم گاہ کو دھو اور جو چیز (منی وغیرہ) لگی ہے اسے دھو پھر اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہو پھر تین بار اپنے سر پانی بہاؤ ہر بار اپنے سر کو ملو پھر اپنے بدن پر پانی بہاؤ پھر غسل کی جگہ سے ذرا ہٹ کر اپنے پاؤں دھولو۔عبدالرزاق، طبرانی فی الاوسط عن عمر

۴۱۵۱۶..... گھر میں آدمی کی (نفل) نماز نور ہے سو اپنے گھروں کو منور کرو۔مسند احمد، ابن ماجة عن عمر

۴۱۵۱۷..... جب تم گھر میں داخل ہوتو اس وقت دو رکعتیں اور جب نکلنے لگو تو اس وقت دو رکعتیں پڑھنا، نیک لوگوں کی نماز ہے۔

ابن المبارک عن عثمان بن ابی سودة مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۵۰۸)

۴۱۵۱۸..... اپنے گھروں کو نماز اور قرآن کی تلاوت سے منور کرو۔بیھقی فی الشعب عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۹۷۵۔

۴۱۵۱۹..... اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ ان میں نماز پڑھا کرو۔مسند احمد عن زید بن خالد

الاکمال

۴۱۵۲۰..... اللہ کی کچھ جگہیں ایسی ہیں جن کا نام انتقام لینے والیاں ہے آدمی جب حرام مال کماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر پانی اور مٹی کو مسلط کردیتا ہے پھر وہ اسے روک نہیں سکتا۔الدیلمی عن علی

کلام:..... المتناھیة ۱۳۵۴۔

۴۱۵۲۱..... ام سلمہ! دنیا کی سب سے بری چیز جس میں مسلمان کا مال ختم ہوجائے عمارتیں ہیں۔ابن سعد عن ام سلمة

۴۱۵۲۲..... مومن جو خرچ بھی کرتا ہے اسے اجر ملتا ہے سوائے اس مٹی (میں لگانے) کے۔طبرانی، ابونعیم عن خباب

۴۱۵۲۳..... اپنے گھروں میں کچھ نمازیں پڑھ لیا کرو انہیں اپنے لئے قبریں نہ بناؤ۔وابن نصر فی کتاب الصلوة عن عائشة

۴۱۵۲۴..... اپنے گھروں کے لئے قرآن کا کچھ ذخیرہ کرو کیونکہ جس گھر میں قران پڑھا جائے تو گھر والوں کو اس سے انس ہوجاتا ہے اور اس کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے اور اس میں رہنے والے مومن جن ہوتے ہیں۔اور جب اس میں قران نہ پڑھا جائے تو گھر والوں کو اس سے وحشت ہوجاتی ہے اور اس کی خیر و برکت کم ہوجاتی ہے اور اس میں رہنے والے کافر جن ہوتے ہیں۔ابن النجار عن علی

۴۱۵۲۶..... جہاں تک ہوسکے اپنے گھروں کو منور کرو، کیونکہ جس گھر میں قرآن پڑھا جائے وہ گھر والوں کے لئے کشادہ ہوجاتا ہے اس کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے وہاں فرشتے حاضر ہوتے ہیں شیاطین اسے چھوڑ جاتے ہیں۔اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا وہ گھر والوں پر تنگ پڑ جاتا ہے اس کی خیر و برکت گھٹ جاتی ہے فرشتے اسے چھوڑ جاتے ہیں اور شیاطین اسے اپنا بسیرا بنالیتے ہیں۔ابونعیم عن انس وابی ھریرة معاً

۴۱۵۲۷..... اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ ان میں نماز پڑھا کرو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورة بقرة سنے یا جس گھر میں پڑھی جائے۔ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۱۵۲۸..... چار چیزوں کا گھر میں ہونا برکت کا باعث ہے، گھر میں بکری کا ہونا برکت کا سبب ہے گھر میں کنواں برکت کا ذریعہ ہے ہتھ چکی کا گھر میں ہونا برکت ہے پیالہ گھر میں برکت کا باعث ہے اپنے اناج کو ماپا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے گا۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن انس وفیه عنبسة ابو سلیمان الکوفی متروک

۴۱۵۲۹.....انگھیٹی برکت،تنور برکت، کنواں برکت اور بکری برکت ہے سوان چیزوں کو اپنے گھروں میں تیار رکھو۔الدیلمی عن انس

۴۱۵۳۰.....مجھے تمہارے ہاں برکت کی چیزیں نظر نہیں آتیں،اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں پر برکت اتاری ہے بکری، کھجور کے درخت اور آگ۔

طبرانی فی الکبیر عن ام ھانی

۴۱۵۳۱.....اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کسی بت کا مجسمہ ہوصورتیں بنانے والوں کو جہنم کا عذاب دیا جائے گا۔رحمٰن تعالیٰ ان سے کہے گا:جوصورتیں تم نے بنائیں ان کی طرف آؤ اور انہیں اس وقت تک عذاب دیا جائے گا کہ جب وہ مجسمے بولنا شروع کریں اور وہ بولیں گے نہیں۔

عن ابن عباس

۴۱۵۳۲.....جس گھر میں (بلاضرورت) کتا یا کسی مجسمہ کی صورت ہو وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ

۴۱۵۳۳.....تم نے اپنا گھر بلند اور پردوں سے ڈھانپ لیا اور یہ بیت اللہ سے مشابہت کی وجہ سے جائز نہیں اگر تم چاہو تو اس میں بچھونے ڈال دو اور تکیے رکھ دو۔الحکیم عن ابن عمرو

گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کے آداب

۴۱۵۳۴.....گھر میں داخل ہوتے وقت جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلیتا اور اس وقت جب کھانا کھانے لگتا ہے تو شیطان (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے:تمہارے لئے نہ بسیرا ہے اور نہ رات کا کھانا،اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے رات بسر کرنے کی جگہ تو مل گئی اور اگر کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو کہتا ہے بسیرا اور رات کا کھانا دونوں مل گئے۔مسلم، مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن جابر

۴۱۵۳۵.....جو اپنے گھر سے نماز کی طرف نکلا اور اس نے کہا:اے اللہ میں تجھ سے سوال کرنے والوں کے حق سے سوال کرتا ہوں اور اپنے اس چلنے کے حق سے سوال کرتا ہوں، کہ میں شرارت،تکبر ریا کاری اور دکھلاوے کے لئے نہیں نکلا، میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلا ہوں۔میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے آگ سے پناہ میں رکھیو اور میرے گناہ بخش دیجیو کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا،تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنا رخ کرتے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کی نماز پوری ہوجاتی ہے۔ابن ماجۃ وسمویہ وابن السنی عن ابی سعید

۴۱۵۳۶.....جس نے اپنے گھر سے نکلتے وقت کہا: "بسم اللہ توکلت علی اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ" تو اسے کہا جاتا ہے،تیری کفایت کی گئی، تجھے محفوظ رکھا گیا اور شیطان تجھ سے دور ہوا۔ترمذی عن انس

۴۱۵۳۷.....آدمی جب اپنے گھر سے نکلتے ہوئے کہے:"بسم اللہ توکلت علی اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ" تو اسے کہا جاتا ہے:اللہ تعالیٰ تجھے کافی ہے تجھے ہدایت دی گئی تیری کفایت کی گئی تیری حفاظت کی گئی اور شیطان اس سے دور ہوگا تو اسے دوسرا شیطان کہتا ہے اس شخص کا کیا کروگے جس کی کفایت کی گئی اسے ہدایت دی گئی اور اس کی حفاظت کی گئی۔ابو داؤد، نسائی، ابن حبان عن انس

۴۱۵۳۸.....آدمی جب اپنے گھر یا اپنی حویلی کے دروازے سے نکلتا ہے تو اس پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جب وہ کہتا ہے:بسم اللہ،تو وہ کہتے ہیں:تجھے ہدایت دی گئی،اور جب کہتا ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ، تو وہ کہتے ہیں تیری حفاظت کی گئی اور جب کہتا ہے "توکلت علی اللّٰہ" تو وہ کہتے ہیں:تیری کفایت کی گئی۔پھر اس کے دو شیطان اسے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں اس شخص کا کیا کروگے،جس کی کفایت،حفاظت کی گئی اور اسے ہدایت دی گئی۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۴۱۵۳۹.....جب تم میں سے کوئی اپنے گھر سے نکلے تو وہ کہے:

بسم اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ماشاء اللہ توکلت علی اللہ حسبی اللہ ونعم الوکیل. طبرانی فی الکبیر عن ابی حفصۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۷۲ ۔

۴۱۵۴۰......جب تو اپنے گھر سے نکلنے لگے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کر تجھے بری جگہ سے بچالیں گی اور جب گھر میں داخل ہوا کر تو دو رکعتیں پڑھ لیا کر تجھے بری جگہ میں جانے سے روکیں گی۔ البزار، بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرۃ

۴۱۵۴۱......رات کے وقت جب اپنے گھروں سے نکلو تو گھروں کے دروازے بند کرلو۔ طبرانی فی الکبیر عن وحشی

کلام:......ضعیف الجامع ۴۷۵، المغیر ۲۱۔

۴۱۵۴۲......قدموں کی حرکت (رک جانے) کے بعد باہر نکلنا کم کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس وقت زمین پر رینگنے والے جانور کو پھیلاتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن جابر

۴۱۵۴۳......قدموں کی چاپ (ختم ہوجانے) کے بعد قصہ گوئی (اور کہانیاں سنانے) سے بچنا کیونکہ تمہیں پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق میں کیا کرتا ہے۔ حاکم عن جابر

الاکمال

۴۱۵۴۴......جب تو اپنے گھر میں داخل ہوا کرے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کر تجھے بری جگہ میں جانے سے روک دیں گی اور جب اپنے گھر سے نکلے تو دو رکعتیں پڑھ لینا تجھے بری جگہ سے نکلنے سے روکے گا۔ نسائی عن ابی ھریرۃ وحسن

۴۱۵۴۵......جب اپنے گھروں میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب کھانا کھانے لگو تو اللہ کا نام یاد کرو جب تم میں سے کوئی کسی کو گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرتا اور اپنے کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تمہارے لئے یہ بسیرا ہے اور نہ رات کا کھانا، اور جب تم میں سے کوئی نہ سلام کرتا ہے اور نہ اپنے کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تمہیں بسیرا اور رات کھانا مل گیا۔ حاکم وتعقب عن جابر

۴۱۵۴۶......جو چاہے کہ شیطان اس کے پاس کھانا نہ (حائے) پائے اور نہ رات گزارنے کی جگہ اور نہ دوپہر کے آرام کی جگہ تو وہ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور کھانے پر بسم اللہ پڑھے۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمان

۴۱۵۴۷......رجوع کرنے والوں اور نیک لوگوں کی نماز یہ ہے کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو اور جب تو اپنے گھر سے نکلے دو رکعتیں پڑھے۔

سعید بن منصور عن عثمان بن ابی سودۃ مرسلاً

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۴۸، التنزیہ ۲/۱۱۰۔

۴۱۵۴۸......جب قدموں کی چاپ رک جائے تو باہر کم نکلا کر کیونکہ اللہ تعالیٰ رات میں اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے پھیلاتا ہے۔ حاکم عن جابر

۴۱۵۴۹......لوگو! قدموں کی آہٹ ختم ہونے کے بعد باہر نکلنا کم کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ رینگنے والے جانور ہوتے ہیں جنہیں وہ زمین میں پھیلا دیتا ہے، وہ کام کرتے ہیں جن کا انہیں حکم ہے سو جب تم گدھے کا رینکنا سنو یا کتے کی بھونک سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت

۴۱۵۵۰......ہر شخص جو گھر سے نکلتا ہے اس کے دروازے پر دو جھنڈے ہوتے ہیں ایک جھنڈا فرشتہ کے ہاتھ میں اور ایک جھنڈا شیطان کے ہاتھ میں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں کی غرض سے نکلے تو فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر اسے پیچھے ہولیتا ہے اور وہ شخص اپنے گھر واپس آنے تک اس کے جھنڈے تلے رہتا ہے۔

اور اگر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والی باتوں کی غرض سے نکلے تو شیطان اس کا پیچھا کرتا ہے اور وہ واپس اپنے گھر آنے تک شیطان کے پرچم تلے رہتا ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی المعرفۃ عن ابی ھریرۃ

۴۱۵۵۱.....گھر سے نکلنے والا جب نکلے تو کہے: "بسم اللہ آمنت باللہ واعتصمت باللہ توکلت علی اللہ" تو اللہ تعالیٰ اسے گھر کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ابن جریر عن عثمان

۴۱۵۵۲.....جونماز کے لئے نکلتے وقت کہے:

اللھم انی اسألک بحق السائلین علیک وبحق ممشای فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعة، خرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک اسألک ان تنقذنی من النار وان تغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب الا انت

تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کردیئے جاتے ہیں جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے نماز سے فارغ ہونے تک اللہ تعالیٰ پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں۔مسند احمد وابن السنی عن ابی سعید

قسم....."گھر اور عمارت کی ممنوع چیزیں"

۴۱۵۵۳.....آدمی جب سات یا نو ہاتھ کی (اونچی) عمارت بناتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے: اے سب سے بڑے فاسق! اسے کہاں لے کر جائے گا؟حلیۃ الاولیاء عن انس

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۹، الضعیف ۱۷۴۔

۴۱۵۵۴.....جو دس ہاتھ سے اونچی عمارت بناتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا اسے کہتا ہے: اے دشمن خدا! کہاں تک کا ارادہ ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۵۰۷، الضعیفہ ۱۷۴۔

۴۱۵۵۵.....مسلمان کو ہر چیز میں خرچ کرنے سے ثواب ملتا ہے صرف اس میں نہیں جو وہ اس مٹی میں لگاتا ہے۔بخاری عن خباب

۴۱۵۵۶.....جس نے ناحق مال جمع کیا اللہ تعالیٰ اس پر پانی اور مٹی (گارے) کو مسلط کردے گا۔بیہقی عن انس

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۴۳، ضعیف الجامع ۵۵۴۵۔

۴۱۵۵۷.....سارے کا سارا خرچ اللہ کے راستہ میں شمار ہوتا ہے سوائے عمارت وتعمیر کے، سو اس میں کوئی خیر نہیں۔ترمذی عن انس

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۴۱، ضعیف الجامع ۵۹۹۴۔

۴۱۵۵۸.....آدمی کو خرچ پر ثواب ملتا ہے صرف مٹی پر نہیں۔ترمذی عن خباب

۴۱۵۵۹.....کسی نبی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ نقش ونگار والے گھر میں داخل ہو۔

بیہقی عن علی، مسند احمد ابن ماجۃ، ابن حبان، حاکم عن سفینۃ

۴۱۵۶۰.....جس گھر میں کوڑا کرکٹ ہو اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔فردوس عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۴۲۳۔

۴۱۵۶۱.....جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا مجسمے ہوں۔

بخاری عن ابن عمر، مسلم عن عائشۃ، ابو داؤد عن میمونۃ، مسند احمد عن اسامۃ بن زید وبریدۃ

۴۱۵۶۲.....جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور نہ اس قافلہ کے ساتھ ہوتے ہیں جس میں گھنٹی ہو۔نسائی عن ام سلمۃ

۴۱۵۶۳.....اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں مجسمے یا صورتیں ہوں۔مسلم عن ابی ہریرۃ

۴۱۵۶۴.....جس گھر میں کتا، صورت اور ناپاک شخص ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ابو داؤد، نسائی، حاکم عن علی

کلام :.......الجامع المصنف ۳۴۰ وضعیف ابی داؤد ۳۸۔

۴۱۵۶۵.....اس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس میں کوئی صورت ہو، ہاں کپڑے پر منقوش ہو تو جدا بات ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی طلحة

تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۴۱۵۶۶.....اس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس میں مجسمے یا کوئی صورت ہو۔مسند احمد، ترمذی ابن حبان عن ابی سعید

۴۱۵۶۷.....جس گھر میں کتا یا صورت ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ابن ماجة عن علی

۴۱۵۶۸.....اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔طبرانی فی الکبیر والضیاء عن ابی امامة

۴۱۵۶۹.....جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ابوداؤد عن ابی ھریرة

۴۱۵۷۰.....جس گھر میں کتا یا کوئی صورت ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔مسند احمد، مسلم ابن ماجة، ترمذی، نسائی عن ابی طلحة

۴۱۵۷۱.....مجھ سے اپنا (یہ منقش) پردہ دور کرو اس کی صورتیں نماز میں برابر مجھے بے چین کرتی رہیں۔مسند احمد، بخاری عن انس

۴۱۵۷۲.....کیا تم جانتے نہیں کہ جس گھر میں کوئی مجسمہ ہو اس میں فرشتے نہیں آتے اور جس نے (کسی جاندار کی) صورت بنائی قیامت کے روز اسے عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے (صورتیں) بنائیں انہیں زندہ کرو۔بخاری عن عائشة

۴۱۵۷۳.....میرے پاس جبرائیل نے آکر کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تو میں آپ کے گھر میں صرف اس لئے نہیں آیا کہ آپ کے دروازے پر جسموں والا پردہ تھا اور گھر میں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں تھیں، اور گھر میں کتا تھا سو آپ حکم دیجئے گھر میں مجسمہ کی تصویر کا سر ختم کر دیا جائے اور درخت کی طرح کر دیا جائے اور پردہ کے بارے میں حکم دیجئے کہ اسے کاٹ کر دو رکھنے کے لئے تکیے بنا لئے جائیں اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔

۴۱۵۷۴.....صورت سر (والی) ہے جب اس کا سر کاٹ دیا جائے تو وہ صورت نہیں۔الاسماعیلی فی معجمه عن ابن عباس

۴۱۵۷۵.....حرم کے پتھر کو (اپنے گھروں کی) تعمیر میں لگانے سے بچو کیونکہ یہ (حرم سے باہر) ویرانی کا باعث ہے۔

بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

کلام :.......ضعیف الجامع ۱۱۳، الضعیفہ ۱۶۹۹۔

۴۱۵۷۶.....آگاہ رہو، ہر تعمیر بنانے والے انسان کے لئے وبال ہے ہاں مال (مویشی) ہاں مال (مویشی)۔ابو داؤد عن انس

کلام :.......ضعیف الجامع ۱۲۳۰۔

۴۱۵۷۷.....خبردار، ہر تعمیر قیامت کے روز انسان کے لئے وبال ہوگی ہاں جو صرف مسجد یا دھوپ سے بچاؤ کے لئے ہو۔مسند احمد، ابن ماجة عن انس

کلام :.......ضعیف الجامع ۱۲۲۹۔

۴۱۵۷۸.....جب آدمی کے مال میں برکت ہوتی ہے تو وہ اسے پانی، مٹی میں صرف کرتا ہے۔بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرة

کلام :.......ضعیف الجامع ۶۹۱، الضعیفہ ۱۹۱۹۔

۴۱۵۷۹.....آسمان تک تعمیر کو لے جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے وسعت مانگو۔طبرانی فی الکبیر عن خالد بن الولید

کلام :.......ضعیف الجامع ۹۷۷، الضعیفہ ۱۱۸۵۔

۴۱۵۸۰.....اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رزق دیا اس کے بارے یہ حکم نہیں دیا کہ ہم اس سے پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنائیں۔

مسلم، ابو داؤد عن عائشة

۴۱۵۸۱..... بندہ کو اپنے سارے خرچ پر ثواب ملتا ہے سوائے تعمیر کے۔ ابن ماجة عن خباب

۴۱۵۸۲..... ہر تعمیر انسان کے لئے وبال ہے صرف وہ جو اس طرح ہو اور آپ نے اپنی ہتھیلی سے اشارہ کیا، اور ہر علم قیامت کے روز صاحب علم پر وبال ہوگا ہاں جس نے اس پر عمل کیا۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلة

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۲۲۱۔

۴۱۵۸۳ مسلمان جو خرچ کرتا ہے اسے اجر ملتا ہے چاہے وہ خرچ اپنی ذات، اپنے اہل وعیال اپنے دوست اور اپنے چوپائے پر کرے۔ ہاں جو تعمیر پر صرف کرے، (اس میں اجر نہیں) اور مسجد کی تعمیر میں (اجر ہے) جسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بنایا جائے۔

بیھقی فی الشعب عن ابراھیم مرسلا

کلام:...... الاتقان ۱۸۴۸، ضعیف الجامع ۴۲۵۹۔

۴۱۵۸۴..... مجھے نہیں جچتا کہ نقش ونگار والے گھر میں داخل ہوں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن سفینة

۴۱۵۸۵ جس نے اپنی ضرورت سے زیادہ کوئی عمارت بنائی تو قیامت کے روز اس کے لئے وبال ہوگی۔ بیھقی عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۵۰۵۔

۴۱۵۸۶ جس نے اپنی ضرورت سے زیادہ تعمیر کی تو قیامت کے روز اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اسے اپنی گردن پر لادے۔

طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

۴۱۵۸۷ آپ نے منع فرمایا کہ دیواروں پر پردے ڈالے جائیں۔ بیھقی فی السنن عن علی بن حسین مرسلاً

رہائش وسکونت

۴۱۵۸۸..... جو دیہات میں رہا وہ سخت طبیعت ہوا، جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غفلت میں پڑ گیا، اور جو بادشاہ کے پاس آیا وہ فتنہ میں پڑا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابن عباس

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۲۵ مختصر المقاصد ۱۰۲۷۔

۴۱۵۸۹..... دیہات میں نہ رہنا، دیہات میں رہنے والے قبرستان والوں کی طرح ہیں۔ بخاری فی الادب بیھقی فی الشعب عن ثوبان

۴۱۵۹۰..... شہر اللہ تعالیٰ کے شہر ہیں اور بندے سارے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں سو جہاں کہیں تجھے بھلائی حاصل ہو وہاں ٹھہر جاؤ۔

مسند احمد عن الزبیر

کلام:..... ۵۱۰، ضعیف الجامع ۲۳۸۱۔

۴۱۵۹۱..... جو دیہات میں رہا سخت طبیعت ہوا۔ مسند احمد عن البراء

۴۱۵۹۲ جو دیہات میں رہا سخت مزاج ہوا، جس نے شکار کا تعاقب کیا وہ غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازوں پر آیا وہ فتنہ میں پڑ گیا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

الاکمال

۴۱۵۹۳..... دیہات میں نہ رہو، دیہات سخت مزاجی کا باعث ہے، جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے جو علیحدہ ہوا اس کی علیحدگی کا خیال نہ کیا جائے۔

ابن النجار عن ابی سعید

۴۱۵۹۴ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کی، اللہ تعالیٰ ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کرنے

والے پر لعنت کرے ہاں جو (اپنے بارے میں یا دوسروں کے لئے) فتنہ میں ہو، کیونکہ فتنہ میں دیہاتی زندگی شہر میں رہنے سے بہتر ہے۔
الباوردی طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی محمد السوانی من ولد جابر بن سمرة عن عمه حرب بن خالد عن میسرة مولی جابر بن سمرة عن جابر بن سمرة

۴۱۵۹۵۔۔۔ زمین، اللہ کی زمین ہے اور بندے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں سو تم میں سے جہاں کہیں کسی کو کوئی بھلائی ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے وہاں اقامت کرلے۔ طبرانی فی الکبیر عن الزبیر

۴۱۵۹۶۔۔۔ دیہات جہنم کی باڑ ہے جس میں نہ حد (مقرر کی جاتی ہے) نہ (نماز) جمعہ اور نہ جماعت ہے ان کے بچے بداخلاق اور ان کے نوجوان شیاطین اور ان کے بوڑھے جاہل ہیں اور مومن ان میں مردار سے زیادہ بدبودار (سمجھا جاتا) ہے۔ الدیلمی عن علی

۴۱۵۹۷ جو دیہات میں رہا بدمزاج ہوا اور جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل۔ وا۔ بویعلی والرویانی، ضیاء عن البراء

۴۱۵۹۸ جس نے دیہاتی زندگی اختیار کی وہ سخت مزاج ہوا، جس نے شکار کا پیچھا کیا، غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازوں پر آیا وہ فتنہ میں پڑا، جو شخص جتنا بادشاہ کے قریب ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے دور ہوگا۔ مسند احمد، ابن عدی، بیہقی عن ابی هريرة

کلام:۔۔۔ ذخیرة الحفاظ ۵۱۹۵، المعلة ۳۵۲۔

۴۱۵۹۹۔۔۔ جس نے عجمیوں کی زمین (گھر) بنایا اور ان کے نیروز اور مہرجان میں شریک ہوا تو وہ ان میں سے ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

فصل سوم۔۔۔۔۔۔ جوتا پہننے اور چلنے کے آداب

۴۱۶۰۰۔۔۔ اس سارے کو کاٹ لو یا اسے جوتا بنالو اور جب تو (جوتا) پہنے تو دائیں طرف سے شروع کر اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتار۔
ابن حبان عن ابی هريرة

۴۱۶۰۱ جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اپنا تسمہ جوڑے بغیر ایک جوتا پہن کر نہ چلے، نہ ایک موزے میں چلے، نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ایک کپڑے سے (پٹکا بنا کر کمر اور گھٹنوں کو باندھ کر) احتباء کرے، اور نہ بالکل ایک کپڑے میں لپٹے۔
مسلم، ابو داؤد عن جابر

۴۱۶۰۲۔۔۔ تم میں سے کوئی ایک جوتے، ایک موزے میں نہ چلے یا دونوں پاؤں میں جوتے پہن لے یا دونوں پاؤں سے اتار دے۔
مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۱۶۰۳۔۔۔ یہ جوتے زیادہ پہنا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے سوار رہتا ہے۔ ابو داؤد عن جابر

۴۱۶۰۴ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتارے تاکہ دایاں پہننے میں پہلے اور اتارنے میں آخر میں ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۱۶۰۵۔۔۔ جب میری امت کے مرد وعورتیں شاندار موزے پہننے لگیں گے اور اپنے جوتوں پر پیوند لگانے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں چھوڑ دے گا۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۱۶۰۶ جب تو جوتا یا کپڑا خریدے تو اسے نیا کرلے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

۴۱۶۰۷ زیادہ جوتے پہنے رہا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتوں میں رہتا ہے سوار رہتا ہے۔
مسند احمد، بخاری فی التاریخ، مسلم، نسائی عن جابر، طبرانی الکبیر عن عمران ابن حصین، طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

۴۱۶۰۸ اپنے جوتے اپنے پاؤں میں پہنے رکھو اور جب اتارو تو انہیں اپنے پاؤں کے درمیان رکھو، اپنے دائیں طرف یا اپنے ساتھ والے شخص کے دائیں طرف نہ رکھو اور نہ اپنے پیچھے رکھو ورنہ اپنے سے پیچھے والے شخص کو تکلیف پہنچاؤ گے۔ ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۱۶۰۹..... مجھے جوتے اور انگوٹھی (استعمال کرنے) کا حکم دیا گیا ہے۔الشیرازی فی الالقاب، ابن عدی خطیب والضیاء عن انس

۴۱۶۱۰..... جوتے اور موزے پہنا کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔بیھقی فی الشعب عن ابی امامة

۴۱۶۱۱..... جوتوں کا سامنے والا حصہ بناؤ۔ابن سعد والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن ابراھیم الطائفی ومالہ غیرہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۰۳۵۔

۴۱۶۱۲..... جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بغیر جھاڑے موزے نہ پہنے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۰۵۔

۴۱۶۱۳..... جوتا پہنے ہوا سوار ہے۔ابن عساکر عن انس

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۱۵۔

۴۱۶۱۴..... جوتا پہنے ہوا سوار کی طرح ہے۔سمویہ عن جابر

۴۱۶۱۵..... آپ نے فرمایا: کہ آدمی کھڑے ہو کر جوتا پہنے۔ترمذی والضیاء عن انس

چلنے کے آداب

۴۱۶۱۶..... بندہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس سے پوچھا گیا کہ اس کا کیا ارادہ تھا۔حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۲۰۳، الضعیفہ ۲۱۲۲۔

۴۱۶۱۷..... جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسے ٹھیک کئے بغیر دوسرے میں نہ چلے۔

بخاری فی الادب، مسلم، نسائی عن ابی ھریرۃ، طبرانی فی الکبیر عن شداد ابن اوس

۴۱۶۱۸..... میرے آگے چلا کرو، میری پیٹھ کو فرشتوں کے لئے خالی کردو۔ابن سعد عن جابر

۴۱۶۱۹..... ننگے پیر جوتے پہنے ہوئے سے راستہ کے درمیان کا زیادہ حق دار ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۷۵۲۔

۴۱۶۲۰..... تیزی سے چلنا مومن کی رونق ختم کرتا ہے۔

حلیة الاولیاء عن ابی ھریرۃ، خطیب فی الجامع، فردوس عن ابن عمر، ابن النجار عن ابن عباس

۴۱۶۲۱..... تیز رفتاری چہرہ کی رونق ختم کر دیتی ہے۔ابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۶۴۔

۴۱۶۲۲..... چلنے میں تیزی چہرہ کی رونق ختم کر دیتی ہے۔حلیة الاولیاء عن ابی ھریرۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۴۳، المتناھیة ۱۱۷۸۔

۴۱۶۲۳..... آپ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی ان دو اونٹوں کے درمیان چلے جنہیں وہ مہار سے پکڑے لے جا رہا ہو۔حاکم عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۲۶، الضعیفة ۳۷۴۔

۴۱۶۲۴..... آپ نے دو عورتوں کے درمیان مرد کو چلنے سے منع فرمایا ہے۔ابو داؤد، حاکم عن ابن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۲۷ ضعیف ابی داؤد ۱۱۲۷۔

۴۱۶۲۵..... جب تمہارے سامنے سے دو عورتیں آرہی ہوں تو ان کے درمیان نہ چلو، دائیں ہو جاؤ یا بائیں۔بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۵۸، الضعیفہ ۲۳۲۸۔

۴۱۶۲۶..... آپ نے ایک جوتے یا ایک موزے میں چلنے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید

الاکمال

۴۱۶۲۷..... جوتوں کو نیا کرلیا کرو کیونکہ یہ مردوں کے پازیب، پائل ہیں۔ الدیلمی عن انس وعن ابن عمر

۴۱۶۲۸..... لاٹھی کے ساتھ چلنا تواضع ہے اور اس کے لئے ہر قدم کے ساتھ ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے ہزار درجات بلند ہوتے ہیں۔
جعفر بن محمد فی کتاب العروس والدیلمی عن ام سلمۃ

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۱۹۱۔

۴۱۶۲۹..... تمام انبیاء کی لاٹھی تھی جیسے اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کے لئے وہ اپنے پہلو کے ساتھ رکھتے تھے۔ ابونعیم عن ابن عباس

کلام:..... الضعیفۃ ۵۳۶۔

۴۱۶۳۰..... کیا تم میں سے کوئی اتنا بھی نہیں کرسکتا کہ ایک لاٹھی لے جس کے نیچے نوک ہو، جس پر تھکاوٹ کے وقت سہارا لیا کرے، اس سے پانی روکے، تکلیف دہ چیز کو راستہ سے دور کرے، کیڑے مکوڑوں کو مارے، درندوں کو بھگائے اور جنگل کی زمین میں اسے سامنے رکھ کر نماز پڑھے۔
ابن لال والدیلمی عن انس

۴۱۶۳۱..... مجھے تمہارے قدموں کی چاپ سنائی دی تو مجھے ڈر محسوس ہوا کہ مجھ میں کہیں تکبر پیدا نہ ہو جائے۔ الدیلمی عن ابی امامۃ

ذمیوں کے ساتھ معاملہ..... از اکمال

۴۱۶۳۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے نبی علیہ السلام کو سلام کیا، اس پر آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو اس نے کیا کہا؟ لوگوں نے کہا: ہمیں سلام کیا ہے، آپ نے فرمایا: نہیں، اس نے السام علیکم کہا، (تم پر پھٹکار ہو) یعنی اپنے دین کو ذلیل کرو، سو جب کبھی اہل کتاب کا کوئی شخص تمہیں سلام کرے تو کہا کرو علیک (یعنی تجھ پر)۔ ابن حبان عن انس

۴۱۶۳۳..... جس نے یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، اور ستارہ پرستوں کے مجمع کے پاس کہا: میں گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعا و عبادت کے لائق) نہیں اور جو اللہ کے علاوہ اس کی تربیت کی جاتی ہے اور اس پر قدرت ہوتی ہے'' تو اللہ تعالیٰ اسے ان کی تعداد کے برابر (نیکیاں) عطا کرے گا۔'' ابن شاھین عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس

۴۱۶۳۴..... جس کے پاس صدقہ کرنے کی کوئی چیز نہ ہو تو وہ یہود پر لعنت کردیا کرے یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔
الخطیب والدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۱۶۳۵..... ذمیوں کے گھر ان کی اجازت سے جایا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن سھل بن سعد

۴۱۶۳۶..... نہ ان (یہودیوں) سے مصافحہ کرو نہ سلام میں پہل کرو نہ ان کے بیماروں کی بیمار پرسی کرو، نہ ان کے لئے دعا کرو اور راستے کی تنگی پر انہیں مجبور کرو (یعنی خود درمیان میں چلو) اور انہیں ایسے ذلیل کرو جیسے اللہ نے انہیں ذلیل کیا۔ مسلم عن علی

کتاب معیشت کی متفرق احادیث

۴۱۶۳۷..... جب کوئی اپنے حجرہ کے دروازہ پر آئے تو سلام کرے جو اس کے ساتھی شیطان کو واپس کردے گا، اور جب اپنے حجروں میں آجاؤ تو سلام کرو وہاں رہنے والے شیاطین نکل جائیں گے اور جب سفر کے لئے کوچ کرنے لگو تو پہلا ٹاٹ جو تم اپنی سواری کے جانوروں پر رکھو تو بسم اللہ

پڑھوتو وہ سواری میں تمہارے شریک نہ ہوں گے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو وہ تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں گے۔

اور جب کھاؤ تو بسم اللہ پڑھ لوتا کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوں کیونکہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو وہ تمہارے کھانے میں شریک ہو جائیں گے، رات اپنے حجروں میں کوڑا کرکٹ نہ رکھو کیونکہ وہ ان کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور نہ رات اپنے گھروں میں صافی رکھو اس واسطے کہ وہ ان کا بسیرا ہے اور نہ وہ عرق گیر بچھایا کرو جو تمہاری سواریوں کی پیٹھوں پر ہوتے ہیں (ان سے بدبو آتی ہے) اور کھلے گھر میں (جن کے دروازے نہ ہوں) مت رہو اور فصیل کے بغیر چھتوں پر رات نہ گزارو، اور جب کتے کی بھونک سنو یا گدھے کا رینکنا تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ کتا اس وقت بھونکتا اور گدھا اس وقت رینکتا ہے جب اسے (شیطان کو) دیکھتا ہے۔ عبدبن حمید عن جابر

۴۱۶۳۸..... مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں ان باتوں کی تعلیم اور ادب سکھاؤں جو مجھے سکھایا گیا، جب تم اپنے حجروں کے دروازوں پر کھڑے ہوتو اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرلیا کرو خبیث تمہارے گھروں سے واپس چلا جائے گا۔ جب کسی کے سامنے کھانا رکھا جائے تو وہ بسم اللہ پڑھ لیا کرے تا کہ وہ خبیث تمہارے رزق میں شریک نہ ہو اور جو کوئی رات کے وقت غسل کرے تو وہ اپنی شرم گاہ کو بچائے کیونکہ اگر اس نے ایسا نہ کیا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے، اور جب دسترخوان اٹھاؤ تو اس کے ذرات وغیرہ نیچے سے صاف کر دیا کرو کیونکہ شیاطین گرے ہوئے ریزوں کو چن لیتے ہیں لہٰذا اپنے کھانے میں ان کا حصہ نہ بناؤ۔ الحکیم عن ابی ھریرہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۶۵۔

ازل کی خوشبو ہے جس میں پنہاں کوئی بتائے تو نام ایسا

۴۱۶۳۹..... جب تو میرے وکیل کے پاس آئے تو اس سے پندرہ وسق (ایک وسق ساٹھ صاع، ٹوپا) وصول کر لینا اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی طلب کرے تو اس کی ہنسلی پر اپنا ہاتھ رکھ دینا۔ ابوداؤد عن جابر

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۸۔

۴۱۶۴۰..... گدھا اسی وقت رینکتا ہے جب شیطان کو دیکھتا ہے جب ایسا ہوتو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور مجھ پر درود بھیجو۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی رافع

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۷۸۶۔

۴۱۶۴۱..... جو سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے، جس نے ایسا کیا اچھا کیا جس نے نہیں کیا اس پر کوئی حرج نہیں، جس نے استنجا کیا وہ تین پتھر استعمال کرے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا تو اس پر کوئی حرج نہیں، اور جس نے کھانا کھایا پھر جو اس کے منہ میں (دانتوں سے نکل) آئے وہ پھینک دے اور جو اس کی زبان کے ساتھ لگا ہوا ہے نگل لے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔

اور جو کوئی بیت الخلا جائے تو وہ (دوسروں سے) اوٹ اور پردہ کرے اگر کچھ بھی نہ ملے تو ریت کا ایک ڈھیر لگالے اور اس کی طرف اپنی پیٹھ کرلے، کیونکہ شیطان انسانوں کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔

ابوداؤد، ابن ماجۃ، ابن حبان، حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۹ ضعیف الجامع ۵۴۶۸۔

۴۱۶۴۲..... جب تم میں سے کوئی کھنکارے تو نہ سامنے تھوکے نہ دائیں طرف بلکہ بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

بخاری عن ابی ھریرۃ و ابی سعید

۴۱۶۴۳..... جب تو تھوکنا چاہے تو اپنے دائیں طرف نہ تھوک لیکن اپنے بائیں طرف تھوک اگر وہ خالی ہو اگر خالی نہ ہو تو اپنے پاؤں کے نیچے۔

البزار عن طارق بن عبداللہ

۴۱۶۴۴..... جب تم میں سے کسی کا کان بجے تو وہ (دعا میں) مجھے یاد کرلیا کرے مجھ پر درود بھیجا کرے اور کہے: اللہ اسے یاد رکھے جس نے

بھلائی سے مجھے یاد کیا۔الحکیم وابن السنی، طبرانی فی الکبیر، عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی عن ابی رافع

کلام:.......الاسرارالمرفوعۃ ۴۲۰،اسنی المطالب ۱۳۰۔

۴۱۶۴۵......جب گدھا رینکے تو شیطان مردود (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔طبرانی فی الکبیر عن صهیب

۴۱۶۴۶......جس نے کھیتی اور بکریوں کے کتے کے علاوہ کتا پالا تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط (ثواب) کم ہو جائے گا۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن ابن عمر

۴۱۶۴۷......آپ نے بارش کی طرف اشارہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔بیھقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:.......ضعیف الجامع ۶۰۱۵۔

۴۱۶۴۸......آپ نے مسلمانوں کی اس گلی کو توڑنے سے منع فرمایا جو ان کے درمیان گزرگاہ ہو، کہا کسی حرج سے ہو تو جدا بات ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجۃ، حاکم عن عبداللہ المزنی

کلام:.......ضعیف الجامع ۶۰۰۱۔

شادی کی پہلی رات کی دعا

۴۱۶۴۹......جب تم میں سے کوئی عورت (بیاہ کر) یا غلام یا جانور لائے تو اس کی پیشانی پکڑ کر برکت کی دعا کرتے ہوئے کہے: اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر اور جس خیر کے لئے یہ پیدا ہوا اس کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس شر پر اس کی پیدائش ہوئی اس سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور اگر اونٹ ہو تو اسکے کوہان کی بلندی پکڑ کر کہے۔ابن ماجہ، حاکم، بیھقی فی السنن عن ابن عمر

۴۱۶۵۰......اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں میں برکت نازل کی ہے، بکری، کھجور کے درخت اور آگ پر۔طبرانی فی الکبیر عن ام ہانی

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۵۷۰

۴۱۶۵۱......اللہ تعالیٰ نے آسمان سے زمین پر چار برکتیں نازل کی ہیں۔پھر لوہا، پانی آگ اور نمک نازل فرمایا۔فردوس عن ابن عمر

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۵۶۸۔

۴۱۶۵۲......ایک جوتے میں نہ چل، اور نہ ایک کپڑے میں (کمر اور گھٹنے باندھ کر) احتباء کر نہ بائیں ہاتھ سے کھا، اور نہ کسی کپڑے میں بالکل لپٹ، اور جب چت لیٹے تو ایک پاؤں (اٹھا کر) اس پر دوسرا پاؤں نہ رکھ۔مسلم عن جابر

۴۱۶۵۳......آگاہ رہو! بہترین پانی ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں اور بہترین چراگاہ درخت پیلو اور کانٹے دار درخت (کی) ہے جس کی شاخ ایسی نکلتی ہے (جیسے) چاندی اور جب گرا دیا جائے (جیسے) پرانی گھاس اور جب کھایا جائے دودھ کا ذریعہ ہے۔

ابن عساکر عن ابن مسعود وابن عباس

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۲۲۷۔

۴۱۶۵۴......آپ نے دو انگلیوں سے دھاگے کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد، حاکم عن سمرۃ

کلام:.......ضعیف الجامع ۶۰۲۲ ضعیف ابی داؤد ۵۵۶۔

۴۱۶۵۵......دودھ کا کچھ حصہ تھن میں رہنے دو۔مسند احمد، بخاری فی التاریخ، حاکم عن ضرار بن الازور

الاکمال

۴۱۶۵۶......جب تم میں سے کوئی کسی چیز کو پکڑے تو اسے دائیں ہاتھ سے پکڑے اور جب کوئی چیز دے تو دائیں ہاتھ سے دے اور جب

کھائے تو دائیں ہاتھ سے اور جب پئے تو دائیں ہاتھ سے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا۔ بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرة

۴۱۶۵۷..... جب تو جوتا خریدے تو اسے نیا کرے اور جب کپڑا خریدے تو اسے نیا لے اور جب کوئی جانور خریدے تو اسے چھانٹ کرلے اور جب تمہارے پاس کسی قوم کی شریف عورت ہو تو اس کی عزت کر۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۷۲، الضعیفة ۲۳۴۷۔

۴۱۶۵۸..... جب تم میں سے کوئی شادی کرے یا لونڈی خریدے یا گھوڑا یا خادم خریدے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھ کر برکت کی دعا کرے۔

ابن عدی عن عمر

کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۲۳۹۔

۴۱۶۵۹..... جو کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے تو کہے: "اللھم انی اسالک خیرھا وخیرما جبلتھا علیه، واعوذبک من شرھا وشرما جبلتھا علیه" اور جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کی اونچائی ہاتھ میں پکڑ کر اسی طرح کہے۔

ابوداؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۱۶۶۰..... جب آگ لگی دیکھو تو اللہ اکبر کہو کیونکہ تکبیر آگ کو بجھا دیتی ہے۔ ابن عدی عن ابن عباس

کلام:..... اسنی المطالب ۱۱۸، ضعیف الجامع ۵۰۴۔

گدھے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

۴۱۶۶۱..... جب تم گدھے کی رینک اور کتے کی بھونک یا رات کے وقت مرغ کی بانگ سنو تو شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی ھریرة

۴۱۶۶۲..... جب تم مرغوں کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اس کی طرف رغبت کرو کیونکہ وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور جب گدھے کا رینکنا سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو اس چیز کے شر سے جو اس نے دیکھی کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔ ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۱۶۶۳..... اپنے کام میں لگی رہو۔ کیونکہ تم اپنی آنکھ کے ذریعہ اس سے بات نہیں کرسکتی ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۱۶۶۴..... جو کوئی بات کرنا چاہے اور بھول جائے تو وہ مجھ پر درود پڑھ لے، مجھ پر اس کا درود بھیجنا اس کی بات کا بدل ہو جائے گا عنقریب اسے یاد آجائے گی۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن عثمان بن ابی حرب الباھلی

۴۱۶۶۵..... جس انسان اور جانور کی عادتیں بگڑ جائیں تو اس کے کان میں اذان دو۔ الدیلمی عن الحسین بن علی

کلام:..... الضعیفه ۵۲۔

۴۱۶۶۶..... جس غلام، چوپائے اور بچے کے اخلاق بگڑ جائیں تو ان کے کانوں میں پڑھو "افغیر دین اللہ یبغون" کیا اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا چاہتے ہیں۔ ابن عساکر عن انس

کلام:..... الضعیفہ ۶۷۶۔

۴۱۶۶۷..... حضرت دحیة کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لئے گھوڑی سے گدھے کا بچہ نہ جنواؤں تاکہ وہ آپ کے لئے خچر جنے، اس پر آپ نے فرمایا: ایسا کام وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں (شریعت کا) علم نہیں۔

مسندا حمد والبغوی وابن قانع سعید بن منصور عن دحیة الکلبی ابوداؤد، نسائی عن علی

۴۱۶۶۸..... جس نے شکار اور بکریوں کے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو اس کے اجر وثواب سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۶۶۹......جس نے کھیتی اور بکریوں (کی حفاظت) کے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو روزانہ اس کے عمل سے ایک قیراط کم ہو جائے گا۔

ابن ماجة عن ابی هریرة

کلام:......راجع ۴۱۴۴۶۔۴۱۶۷۰

۴۱۶۷۱...... تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دو اسے مشقت میں نہ ڈالو۔ مسند احمد وهناد والدارمی والبغوی، بخاری فی تاریخه، بیهقی فی الشعب، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی، سعید بن منصور عن ضرار بن الازور وابونعیم عن سنان بن ظهیر الاسدی

۴۱۶۷۲......دودھ پلاتی بکری کو حمل نہ ٹھہراؤ، کیونکہ وہ تمہارے بچہ کو دودھ پلانے کا ذریعہ ہے اور جب اسے دوہو زیادہ مشقت میں نہ ڈالو تھن میں کچھ دودھ باقی رہنے دو۔ الدیلمی وابن عساکر عن عبدالله بن بشر

۴۱۶۷۳ اے نقادہ! دودھ اور سواری والی اونٹنی مالداری ہے البتہ اسے ایک بچے کے ہوتے ہوئے حاملہ نہ کرانا۔

طبرانی فی الکبیر عن نقادة الاسدی

۴۱۶۷۴ نقادہ! تھن میں کچھ دودھ رہنے دو۔ طبرانی فی الکبیر عن نقادة

۴۱۶۷۰...... اسے دوہ لو اور تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دو۔ حاکم عن ضرار بن الازور

۴۱۶۷۵...... جب اپنے گھر جانا تو ان کو حکم دینا کہ وہ اپنی اونٹنیوں کے بچوں کی غذا کا خاص خیال رکھیں اور اپنے ناخن تراش لیں دودھ دوہتے وقت اپنے مویشیوں کے تھن زخمی نہ کریں۔

مسند احمد وابن سعد والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی، سعید بن منصور عن سوادة بن الربیع الجرمی

۴۱۶۷۶ اونٹنیوں کے تھنوں میں گرہ لگائے بغیر انہیں چراگاہ کی طرف نہ بھیجو، کیونکہ شیاطین ان کا دودھ پی لیتے ہیں۔

ابویعلی، طبرانی فی الکبیر، ضیاء عن سلمة بن الاکوع

۴۱۶۷۷......عشاء کا پہلا پہر گزرنے تک اپنے جانور روک کر رکھو کیونکہ اس وقت شیاطین چلتے ہیں۔ ابن حبان عن جابر

کتاب معیشت......از قسم افعال

کھانے کا ادب

۴۱۶۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حلال (چیز) ہر برتن میں حلال ہے اور ہر حرام ہر برتن میں حرام ہے۔

رواہ ابن جریر

۴۱۶۷۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم نبی علیہ السلام کے پاس تھے تو آپ بیت الخلاء سے تشریف لائے تو آپ کے پاس کھانا لایا گیا، لوگوں نے آپ سے کہا کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیوں کیا میں نے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں۔ ضیاء

۴۱۶۸۰ ......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا رکھا گیا، لوگ آپ سے وضو کا کہنے لگے، آپ نے فرمایا: جب نماز قائم کی جائے اس وقت وضو کا حکم دیا گیا ہے۔ ضیاء

۴۱۶۸۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نبی علیہ السلام کے پاس تھے تو آپ بیت الخلاء گئے اور پھر واپس تشریف لائے، اتنے میں آپ کے لئے کھانا لایا گیا، کسی نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں، میں نے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں۔ رواہ النسائی

۴۱۶۸۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر خوراک کے باریک ریزے نہ ہوتے تو مجھے کلی نہ کرنے کی کوئی پرواہ تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۶۸۳... مطرف بن عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دودھ پی کر نماز پڑھنے کے لئے اٹھے تو میں نے کہا: حضرت! کلی نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس کی پروانہیں، درگذر کرو تم سے چشم پوشی کی جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۶۸۴..... ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور وضو کے لئے فارغ رکھتے تھے اور بایاں ہاتھ استنجاء ناک سنکنے وغیرہ کے لئے فارغ رکھتے تھے۔

کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے

۴۱۶۸۵..... حضرت علی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تو روٹی کھانا چاہے تو دسترخوان بچھا اور اللہ کا نام لے اور کھانا شروع کر۔ رواہ البیھقی

۴۱۶۸۶..... (مسند امیۃ بن مخشی) نبی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو کھانا کھار ہا تھا اور اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی پھر جب کھانے کا ایک لقمہ رہ گیا تو اس کو اٹھاتے وقت اس نے کہا: بسم اللہ اولہ و آخرہ، تو نبی علیہ السلام ہنس پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم شیطان مسلسل تمہارے ساتھ کھانے میں مشغول تھا جونہی تم نے بسم اللہ پڑھی تو اسنے قے کر دی، اور ایک روایت میں ہے، جب تم نے بسم اللہ پڑھی تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس نے قے کر دیا۔ مسند احمد، ابوداؤد نسائی والحسن بن سفیان والبغوی وابن السکن وقال لایعلم له غیرہ، دارقطنی فی الافراد وقال تفردبه جابربن صبح وابن السنی فی عمل ویوم وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، حاکم وابو نعیم، ضیاء

۴۱۶۸۷..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی علیہ السلام کے پاس آیا وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! میں بڑا بیمار شخص ہوں، میرے بدن میں پانی ٹھہرتا ہے نہ کھانا، میرے لئے صحت کی دعا فرمایئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھانا کھاؤ یا کوئی چیز پیو تو کہا کرو:

"بسم اللہ الذی لا یضرمع اسمه داء فی الارض ولا فی السماء یا حی یا قیوم". رواہ الدیلمی

۴۱۶۸۸..... حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر والوں کو لکھا: نرکل سے خلال نہ کرو اور اگر کرنا ہی ہے تو اس کا چھلکا اتار لو۔ ابن السنی وابونعیم معاً فی المطب

۴۱۶۸۹..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام کے پاس جب بھی دو سالن جمع ہوئے تو آپ نے ایک کھایا اور دوسرے کو صدقہ کر دیا۔ العسکری

۴۱۶۹۰..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مسلمان کے لئے یہ مناسب ہے کہ جب کھانا کھالے تو انگلیوں کو چاٹنے اور چٹوانے کے بعد پونچھے۔ ابن ابی شیبة

۴۱۶۹۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے لکھا: نرکل سے خلال نہ کرو۔ ابن ابی شیبه

۴۱۶۹۲..... عبداللہ بن مغفل المزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نرکل سے خلال کیا تو اس کا منہ زخمی ہو گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نرکل سے خلال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابو عبید فی الغریب، بیھقی فی الشعب

۴۱۶۹۳..... عیسیٰ بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اطراف میں اپنے گورنروں کو لکھا اپنے ہاں نرکل اور ریحان سے خلال کرنے سے منع کرو۔ ابن السنی فی المطب

۴۱۶۹۴..... عروۃ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت الخلاء سے باہر نکلے، آپ کے پاس کھانا لایا گیا، لوگوں نے کہا: ہم وضو کرنے کا پانی منگواتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا اور بائیں ہاتھ سے استنجا کرتا ہوں اور کھانا کھانے لگے، پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة ومسدد

۴۱۶۹۵...(از مسند جابر بن عبداللہ) سفیان ثوری، ابن المنکدر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے دودھ نوش فرمایا اور کلی کی اور فرمایا اس کی چکناہٹ ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۶۹۶...(از مسند جعفر بن ابی الحکم) عبدالحکم بن صہیب سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی الحکم نے مجھے دیکھا اور میں ادھر ادھر سے کھا رہا تھا تو فرمایا: ارے! بھتیجے اس طرح شیطان کھاتا ہے نبی علیہ السلام جب کھانا کھاتے تھے تو اپنے ہاتھ کو اپنے سامنے پھیرتے نہ تھے۔ ابو نعیم

۴۱۶۹۷...(مسند علی) ابن اعبد سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابن اعبد! پتہ ہے کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی، کیا حق ہے؟ فرمایا: تم بسم اللہ کہو اور کہو اے اللہ! جو کچھ نے تو نے ہمیں دیا اس میں برکت دے، پھر فرمایا: جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اس کا شکر کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: تم کہو: ''الحمدللہ الذی اطعمنا وسقانا''

ابن ابی شیبة، ابن ابی الدنیا فی الدعاء حلیة الاولیاء ابن حبان

کھانا اپنے سامنے سے کھائے

۴۱۶۹۸...عمرو بن ابی سلمۃ سے روایت ہے فرمایا: ایک دن میں نے نبی علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا تو میں برتن کے کناروں سے گوشت اٹھانے لگا آپ نے فرمایا: اپنے سامنے سے کھاؤ۔ رواہ ابن النجار

۴۱۶۹۹...(مسند عمرو بن مرہ الجہنی) نبی علیہ السلام جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہم پر احسان کر کے ہمیں ہدایت دی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں سیر اور سیراب کیا اور ہمیں ہر اچھی آزمائش میں آزمایا۔ رواہ ابن شیبة

۴۱۷۰۰...حضرت حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اچانک ایک برتن لایا گیا اور رکھ دیا گیا تو نبی علیہ السلام نے اس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو ہم نے بھی اپنے ہاتھ پیچھے کر لئے، اور (ہماری عادت تھی) جب تک نبی علیہ السلام کھانا شروع نہ کرتے ہم شروع نہ کرتے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے اسے اشارہ کیا گیا کہ وہ اس سے کھائے، تو نبی علیہ السلام نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا: اتنے میں ایک بچی آئی گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے وہ گئی تاکہ کھانا شروع کرے، تو آپ نے اس کا ہاتھ بھی روک لیا، پھر فرمایا: شیطان ان لوگوں کا کھانا حلال سمجھ لیتا ہے جو کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیتے، جب اس نے دیکھا کہ ہم کھانے سے ہاتھ روکے ہوئے ہیں تو وہ ہمارے پاس اس کھانے کو اس طرح حلال کر لے، اس ذات کی قسم جس کے سوا (دعا وعبادت کے لائق کوئی) معبود نہیں، اس کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ بزار

۴۱۷۰۱...(مسند الحکم بن رافع بن سنان) جعفر بن عبداللہ بن الحکم بن رافع سے روایت ہے فرمایا: مجھے حکم نے دیکھا میں اس وقت لڑکا تھا (برتن میں سے) ادھر ادھر سے کھانے لگا: تو انہوں نے مجھے کہا: لڑکے! اس طرح نہ کھا اس طریقہ سے شیطان کھاتا ہے، نبی علیہ السلام جب کھانا تناول فرماتے تو آپ کی انگلیاں آپ کے سامنے گردش نہیں کرتی تھیں۔ ابو نعیم

۴۱۷۰۲...(از مسند حمزہ بن عمرو الاسلمی) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا، آپ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ طبرانی فی الکبیر وابونعیم من طریق منجاب بن الحارث بن شریک بن ہشام بن عروة عن ابیه عن حمزة بن عمرو الاسلمی قال: منجاب: هذا خطاء اخطاء فیه شریک بن هشام، انا به علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن عمرو بن ابی سلمة

۴۱۷۰۳...واثلۃ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے فرمایا، جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو میں نے ان کے لئے کھانا تیار کیا تو آپ نے ٹیک لگا کر گردن جھکا کر کھانا کھایا اور آپ کو دھوپ لگی تو آپ نے اپنے اوپر سائبان کر لیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۰۴...عبداللہ بن بسر سے روایت ہے نبی علیہ السلام حضرت ابی کے پاس آئے اور ان کے پاس ٹھہرے وہ آپ کے پاس ستو کا کھانا اور حلوہ لائے آپ نے کھایا، پھر وہ آپ کے پاس پانی لائے تو آپ نے پانی پیا، پھر باقی ماندہ اس شخص نے لے لیا جو آپ کی دائیں جانب تھا اور

آپ جب کھجوریں کھاتے تو گٹھلیاں اس طرح رکھتے۔ حضرت عبداللہ نے اپنی انگلی سے اس کی پشت کی طرف اشارہ کیا۔ جب آپ علیہ السلام سواری پر سوار ہوئے تو حضرت ابی نے آپ کے خچر کی لگام پکڑ کر عرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے لئے دعا فرمائیے! آپ نے فرمایا: اے اللہ جو کچھ تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں برکت دے ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔ ابن ابی شیبة و ابو نعیم

۴۱۷۰۵...... عبداللہ بن بسر سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابی نے میری والدہ سے کہا: اگر آپ رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا بنا دیتیں تو انہوں نے ثرید بنائی ابی رسول اللہ ﷺ کو بلانے گئے (جب نبی علیہ السلام تشریف لے آئے تو) آپ نے اس کے بلند حصہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: بسم اللہ شروع کرو تو وہ لوگ اس کے کناروں سے کھانے لگے جب کھا چکے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ ان کی بخشش فرما ان پر رحم فرما ان کے رزق میں برکت دے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۰۶...... عبداللہ بن بسر سے روایت ہے فرمایا: میں نبی علیہ السلام اور دیگر لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانے لگا نبی علیہ السلام نے فرمایا: بچے! اللہ کا نام لے، دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۰۷...... عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے لئے کسی نے بکری (کا گوشت) ہدیہ کیا اس وقت کھانا کم ہوتا تھا آپ نے اپنے گھر والوں سے فرمایا: اس بکری کو پکاؤ اور اس آٹے کو دیکھو روٹیاں اس سے پکانا اور اس گوشت کی ثرید بنالینا۔ فرماتے ہیں نبی علیہ السلام کا ایک بڑا پیالہ تھا جسے "غراء" کہا جاتا تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے جب صبح ہوئی اور آپ نے چاشت کی نماز پڑھ لی تو اس برتن کو لایا گیا لوگ اس کے آس پاس جمع ہو گئے جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی رسول اللہ ﷺ گھٹنے بچھا کر بیٹھ گئے تو ایک دیہاتی شخص بولا: یہ کیسی نشست ہے! تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف انسان بنایا ہے متکبر اور دشمنی کرنے والا نہیں بنایا، پھر فرمایا: اس کے کناروں سے کھاؤ اس کی اونچائی چھوڑ دو اس میں اللہ تعالیٰ برکت دے گا، اس کے بعد فرمایا: کھاؤ شروع کرو (اللہ) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تمہارے لئے روم وفارس کی زمین ضرور فتح ہوگی اور کھانا بکثرت ہو جائے گا (لیکن افسوس) اس پر اللہ تعالیٰ کا نام (غفلت سے) نہ لیا جائے گا۔

ابوبکر فی الغیلانیات ابن عساکر

۴۱۷۰۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام چھ آدمیوں کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور اس نے ان کے سامنے سے دو لقمے کھائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ شخص اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا تو یہ کافی ہو جاتا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے، اگر بھول جائے جب یاد آئے تو کہے بسم اللہ اولہ واخرہ۔ رواہ ابن النجار

کھانے کی مباح کیفیتیں

۴۱۷۰۹...... مسند ابی السائب خباب، عبداللہ بن السائب بن خباب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو چارپائی پر ٹیک لگا کر ثرید کھاتے دیکھا پھر مٹی کے برتن سے پانی پیتے تھے۔

ابونعیم وقال وھو وھم و الصواب ابن عبداللہ بن السائب عن ابیہ عن جدہ

۴۱۷۱۰...... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ہم نبی علیہ السلام کے زمانہ میں (کبھی کبھار) چلتے کھا لیتے اور کھڑے ہو کر پی لیتے تھے۔

رواہ ابن جریر

کھانے کے بعد کیا کہا جائے

۴۱۷۱۱...... حارث بن حارث غامدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ کو کھانے سے فراغت کے بعد فرماتے سنا: اے اللہ! تیرے لئے سب تعریفیں ہیں تو نے ہمیں کھلایا پلایا، سیر اور سیراب کیا، تیرے لئے ہی تعریف ہے جس میں نہ ناشکری ہے نہ رخصت اور نہ

ہمارے رب تجھ سے بے احتیاطی ہے۔طبرانی فی الکبیر و ابو نعیم

کھانے کی ممنوع چیزیں

۴۱۷۱۲......حمید بن ہلال سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گوشت اور گھی کو اکٹھے کھانے سے منع فرمایا ہے۔
ابن السنی فی کتاب الاخوۃ

۴۱۷۱۳......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: پیٹ بھر کر کھانے پینے سے پرہیز کرنا کیونکہ اس سے جسم خراب ہو جاتا ہے، بیماریاں جنم لیتی ہیں نماز میں سستی پیدا ہوتی ہے ان دونوں میں میانہ روی اختیار کرو کیونکہ اس سے جسم درست رہتا، فضول خرچی سے دور رکھتی ہے اللہ تعالیٰ کو جسیم آدمی سے نفرت ہے آدمی اسی وقت ہلاکت میں پڑتا ہے جب اپنی خواہش کو اپنے دین پر غالب کر دیتا ہے۔ابو نعیم

۴۱۷۱۴......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور میں نے ایک دن میں دومرتبہ کھانا کھایا آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہارا مشغلہ صرف تمہارا پیٹ ہو، دن میں دومرتبہ کھانا اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔رواہ الدیلمی

۴۱۷۱۵......اسلم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں چھنے آٹے سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے: ہم نے قریب کے زمانہ میں جو کھائے کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہوتے کہ شام کی گندم چھانے بغیر کھاؤ۔العسکری

۴۱۷۱۶......ابو مریم سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تو آپ نے فرمایا: نہیں، اگر تمہارا ہاتھ زخمی ہوتا یا اس میں کوئی بیماری ہوئی (تو اس بائیں ہاتھ سے کھاتے)۔ابن ابی شیبۃ، ابن جریر والمھاملی فی امالیہ

۴۱۷۱۷......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس بات سے منع فرمایا کہ جس برتن سے تازہ اور آدھ پکی کھجوریں کھائی جائیں اس میں گٹھلیاں ڈالی جائیں۔الشیرازی

کھانے کی ممنوع چیزیں

۴۱۷۱۸......جارود سے روایت ہے فرمایا: بنی رباح کا ایک شخص تھا جس کا نام ''ابن اثال'' تھا وہ شاعر تھا وہ فرزدق کے پاس کوفہ کے بالائی حصہ میں پانی پر آیا اور یہ شرط لگائی کہ وہ سو اونٹ اور یہ سو اونٹ ذبح کرے گا جب اونٹ پانی پینے آئیں گے، جب اونٹ آئے تو دونوں اپنی تلواریں لے کر ان کی ایڑیوں کے اوپر کے حصہ کاٹنے لگے، لوگوں (کو پتہ چلا تو) وہ گوشت کی طلب میں نکل کھڑے ہوئے حضرت علی کوفہ میں تھے، آپ رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر نکلے اور بلند آواز سے پکار کر کہنے لگے: لوگو! ان کا گوشت نہ کھانا۔یہ غیر اللہ کے نام ذبح کیے گئے اونٹوں کا گوشت ہے۔مسدد

۴۱۷۱۹......از مسند تمیم الداری، تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کچھ لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ بکریوں کی دمیں پسند کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زندہ جانوروں کا جو گوشت کاٹا جائے وہ مردار ہے۔رواہ ابن النجار

۴۱۷۲۰......از مسند جابر بن عبداللہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب خیبر کا واقعہ پیش آیا تو لوگوں میں فاقہ ہو گیا تو انہوں نے پالتو گدھے پکڑ کر ذبح کرنے شروع کر دیئے اور ان سے ہنڈیاں بھر لیں نبی علیہ السلام کو پتہ چلا تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہنڈیوں کو الٹ دو اور فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں ایسا رزق دے گا جو زیادہ پاک اور حلال ہوگا، ہم نے اس دن کھولتی ہنڈیاں الٹ دیں تو اس دن نبی علیہ السلام نے پالتو گدھے، خچر اور کچلیوں والا ہر درندہ حرام قرار دیا، اسی طرح ہر پنجہ (سے شکار کرنے) والا پرندہ، اچک لینے اور لوٹنے کو حرام قرار دیا۔
ابن عساکر

۴۱۷۲۱......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں (کا) گوشت کھانے سے منع فرمایا اور حاملہ باندیوں سے صحبت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ابو داؤد طیالسی وابو نعیم

۴۱۷۲۲......عیاض بن غنم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پالتو گدھوں کا گوشت نہ کھاؤ۔رواہ ابن عساکر

۴۱۷۲۳......(ازمسند خالد بن الولید) رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن عساکر

۴۱۷۲۴......خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ فرمارہے تھے پالتو گدھوں، گھوڑوں، خچروں، ہر کچلی والے درندے اور پنجہ والے پرندہ کا کھانا حرام ہے۔الواقدی وابو نعیم، ابن عساکر

۴۱۷۲۵......ابوثعلبہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے بتائیں کون سی چیزیں میرے لئے حلال ہیں اور کون سی حرام ہیں؟ آپ نے مجھے گھور کر دیکھا پھر اپنی نگاہ سیدھی کر لی فرمایا: وعدہ پر، میں نے عرض کی یارسول اللہ! اچھا عہد یا برا؟ آپ نے فرمایا: اچھا وعدہ، پالتو گدھے اور ہر کچلی والا درندہ نہ کھانا۔رواہ ابن عساکر

گدھے کا گوشت کھانا ممنوع ہے

۴۱۷۲۶......ابوسلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بدری ہیں روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور ہم خیبر میں تھے اور ہنڈیاں ابل رہی تھیں تو ہم نے انہیں اوندھے منہ گرادیا۔مسند احمد، ابن ابی شیبة ابو نعیم

۴۱۷۲۷......(ازمسند ابن عباس) نبی ﷺ سے روایت ہے آپ نے ہر پنجہ (سے شکار کرنے) والے پرندہ اور ہر کچلی والے درندہ سے منع فرمایا۔

رواہ ابن عساکر

۴۱۷۲۸......ابوہند حجام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی، جب میں سینگی لگا کر ہٹا تو میں نے اسے (خون کو) پی لیا، میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے تو اسے پی لیا ہے آپ نے فرمایا: سالم تمہارا ناس ہو! ہر قسم کا خون حرام ہے، ہر طرح کا خون حرام ہے آئندہ ایسا نہ کرنا آپ نے یہ بات دومرتبہ فرمائی۔رواہ الدیلمی

۴۱۷۲۹......(مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص) خیبر کے روز رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں، گندگی خور جانوروں کا گوشت کھانے اور ان پر سواری کرنے سے اور عورت کی موجودگی میں اس کی پھوپھی اور خالہ سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ النسائی

۴۱۷۳۰......زبیر بن شعشاع ابوخثرم الشنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پالتو گدھوں کے گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: اس طرح (کی صورت میں) کھالینا (عقیلی فی الضعفاء وقال البخاری: یہ روایت صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی خود رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔)

۴۱۷۳۱......اسحاق صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے چھوہارے کو کھولنے اور تازہ پکی کھجور کا چھلکا اتارنے سے منع فرمایا ہے۔

عبدان وابو موسیٰ، قال فی الاصابة: فی اسناده ضعف وانقطاع

۴۱۷۳۲......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب خیبر کا واقعہ پیش آیا تو لوگوں نے (بھوک سے لاچار ہوکر) گدھوں کو ذبح کر کے ان سے ہنڈیاں بھر لیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا (کہ کہو) بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتا ہے کیونکہ وہ ناپاک ہے چنانچہ ساری ہنڈیاں الٹ دی گئیں۔رواہ ابن ابی شیبة

کھانے کی مباح چیزیں

۴۱۷۳۳......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ اللہ تعالیٰ نے

سمندر کی چیزیں تمہارے لئے ذبح کردی ہیں سوانہیں کھاؤ کیونکہ وہ ساری کی ساری حلال ہیں۔ دار قطنی، بیهقی
یعنی مچھلیاں۔

۴۱۷۳۴..... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا آپ نے فرمایا: پانی پر آنے والی (مردہ) مچھلی جو اسے کھانا چاہے اس کے لئے حلال ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، دار قطنی، بیهقی قال ابن کثیر: اسناده جید

۴۱۷۳۵..... ابن الحنفیة (محمد بن علی) سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا: آپ مار ماہی بام مچھلی کھانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: فرمایا: میرے بیٹے، اسے کھاؤ وہ حلال ہے پھر یہ آیت پڑھی، کہہ دو! جو وحی میری طرف کی جاتی ہے اس میں مجھے کوئی حرام چیز نہیں ملتی، (بجز چار اشیاء کے، سؤر کا گوشت، بہتا خون، مردار اور غیر اللہ کی نذر و نیاز) پوری آیت پڑھی۔

سورة انعام ۱۴۵ ابن شاهین

۴۱۷۳۶..... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سمندر کی ہر بڑی مچھلی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ذبح کردی ہے سو اسے کھاؤ۔ مسدد والحاکم فی الکنی

۴۱۷۳۷..... جابر بن زید ابوالشعثاء سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر قسم کی مچھلی حلال ہے اور ہر قسم کی ٹڈی حلال ہے۔

دار قطنی، حاکم، بیهقی

ٹڈی کھانا حلال ہے

۴۱۷۳۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ ہمارے پاس اگر اس کی ایک ٹڈی ہوتی تو ہم اسے کھاتے۔ مالک وابو عبید فی الغریب، عبدالرزاق، بیهقی

۴۱۷۳۹..... ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں بحرین آیا تو بحرین والوں نے مجھ سے پوچھا: جو مچھلیاں سمندر پھینک دیتا ہے ان کا کیا حکم ہے، تو میں نے انہیں ان کے کھانے کا حکم دیا، جب میں واپس آیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا: فرمایا: اپنا درہ لے کر تمہیں مارتا، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا" سمندر کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے فائدہ کے لئے حلال ہے" فرمایا: شکار سے مراد جو (عموماً) شکار کیا جائے اور کھانا جسے سمندر پھینک دے۔

ضیاء وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابو الشیخ، بیهقی

۴۱۷۴۰..... (از مسند جابر بن عبداللہ) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۱۷۴۱..... (اسی طرح روایت ہے) ہم نے خیبر کے روز گھوڑوں کا گوشت کھایا۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۱۷۴۲..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک گائے شراب پر چڑھی اور اسے پی گئے لوگوں کو اس کے بارے میں خدشہ ہوا انہوں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا، آپ نے فرمایا: اسے کھالو، یا فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ **رواه الحاکم**

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۸۰۔

۴۱۷۴۳..... مسند اسماء، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور ہم نے اس کا گوشت کھایا۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۱۷۴۴..... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں: ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا ہم نے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے اس کا گوشت کھایا۔ طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

۴۱۷۴۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر قسم کی مچھلیاں اور ٹڈیاں حلال ہیں۔ رواه البیهقی

۴۱۷۴۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کے کھانے کی اجازت دی ہے سفید پرندے،

نذی اورتلی۔ابونعیم وسندہ لاباس بہ

لہسن، تھوم

۴۱۷۴۷..... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو لوگ لہسن (کے کھیتوں) میں گھس کر اسے کھانے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس خبیث پودے کو کھایا ہے وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

علی ابن المدینی فی مسند ابی بکر، دارقطنی فی العلل، طبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات

۴۱۷۴۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے لہسن کھانے کا حکم دیا (اور فرمایا) اگر میرے پاس وہ فرشتہ نہ آتا ہوتا تو اسے کھالیتا۔

ابن منیع والطحاوی طبرانی فی الاوسط، حلیة الاولیاء وعبد الغنی بن سعید فی ایضاح الا شکال وابن الجوزی فی الوصیات

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۱۷۔

۴۱۷۴۹..... شریک بن حنبل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا لہسن کو بغیر پکائے کھانے سے منع کیا گیا۔ابو داؤد، ترمذی.

وقال: هذا حدیث لیس اسناده بذلک القوی، وروی عن شریک بن حنبل عن النبی صلی الله تعالی عنه مرسلاً وقدروی عن علی قوله

۴۱۷۵۰..... قیس بن ربیع بشر بن بشر الاسلمی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہیں شرف صحابیت حاصل ہے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اس سبزی یعنی لہسن کو کھایا وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔الطحاوی والبغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع طبرانی فی الکبیر وابو نعیم ورواه ابن السکن عن محمد ابن بشر بن بشر بن معبد عن ابیه عن جده)

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۶۶۔

۴۱۷۵۱..... خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں تھے اور آپ اپنی بیبیوں میں کسی کے حجرہ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے اتنے میں عوالی مدینہ سے ایک شخص آیا وہ بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے لگا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے بو محسوس کی جس سے آپ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اذیت محسوس کی، پھر فرمایا: جس نے اس (لہسن) سے کچھ کھالیا تو وہ ہمیں اذیت نہ دے۔

ابن عساکر، وقال: غریب من حدیث خزیمة لا اعلم، انا کتبناه الا من هذا الطریق

۴۱۷۵۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ بغیر پکائے لہسن کو ناپسند کرتے تھے۔ترمذی

پیاز

۴۱۷۵۳..... حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے نچلے مکان میں فروکش ہوئے اور میں کمرہ میں تھا (گھڑا ٹوٹنے سے) گھر میں پانی بہہ پڑا، تو میں اور ام ایوب اپنی چادر لے کر پانی کا پیچھا کرنے لگے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ تک نہ پہنچ جائے، میں اتر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں خوفزدہ تھا میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ مناسب نہیں کہ میں آپ سے اوپر والی منزل میں رہوں، آپ بالا خانہ میں منتقل ہو جائیں، آپ نے اپنے سامان کو (اٹھوانے کا) حکم دیا چنانچہ وہ منتقل کر دیا گیا، آپ کا سامان تھوڑا ہی تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ (کھانا تناول فرما کر) میری طرف کھانا بھیجتے ہیں میں جب اسے دیکھتا ہوں تو جہاں آپ کی انگلیوں کے نشان نظر آتے ہیں میں ان پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوں بالآخر یہ کھانا جو آپ نے (واپس) میری طرف بھیجا، میں نے تلاش کیا تو اس میں مجھے آپ کی انگلیوں کے آثار نظر نہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس میں پیاز تھی اور مجھے اچھا نہ لگا کہ میں اس فرشتہ کی وجہ سے جو میرے پاس آتا ہے اسے کھاؤں باقی تم لوگ اسے کھالو۔ابونعیم، ابن عساکر

۴۱۷۵۴..... حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس فروکش ہوئے تو میں نے عرض کی: میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ سے اوپر (والے مکان میں) رہوں اور مجھ سے نچلے والے مکان میں رہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نچلا حصہ ہمارے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ ہمارے پاس لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔

(میں نے عرض کی) میں نے دیکھا کہ ہمارا ایک گھڑا ٹوٹ گیا جس کا پانی بہہ پڑا تو میں اور ام ایوب اپنی چادر لے کر اٹھے اور ہمارا اس کے علاوہ کوئی لحاف بھی نہ تھا ہم اس سے پانی خشک کرنے لگے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کو ہماری طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے، ہم کھانا بناتے تھے جب اس کھانے سے بچ جاتا (جو آپ تناول فرماتے تھے) ہم اس میں آپ کی انگلیوں کی جگہ تلاش کرتے ہم اس سے برکت کے حصول کے لئے کھاتے تھے۔ ایک رات کا کھانا آپ نے واپس کیا جس میں ہم نے لہسن اور پیاز ڈالی تھی، ہم اس میں نبی علیہ السلام کی انگلیوں کے نشان تلاش کرنے لگے۔ پھر میں نے آپ کو اپنے اس فعل کی اطلاع دی اور جو کچھ آپ نے ہمیں واپس کیا اور اسے کھایا نہیں اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: مجھے اس سے اس پودے کی بو آئی اور میں ایسا شخص ہوں کہ مناجات کرتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ مجھ سے اس کی بو آئے سو تم لوگ کھالیا کرو۔ رواہ الطبرانی

مردار کے احکام

۴۱۷۵۵..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص کا خچر مرگیا وہ نبی علیہ السلام سے پوچھنے آیا، آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس سے لاپروا کرنے والی کوئی چیز نہیں؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا: جاؤ اسے کھالو۔ طبرانی فی الکبیر

۴۱۷۵۶..... انہیں سے روایت ہے کہ حرہ میں ایک اونٹ مرگیا اور اس کے پاس ایک لاچار قوم رہتی تھی آپ نے انہیں اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔ طبرانی فی الکبیر

۴۱۷۵۷..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کی خدمت میں کچھ لوگ آ کر کہنے لگے: یارسول اللہ! (ہم مسافر لوگ تھے) ہماری کشتی ٹوٹ گئی ہمیں ایک موٹی تازی مردار اونٹنی ملی ہم نے چاہا کہ اس کی چربی سے کشتی لیپیں، کشتی تو پانی پر (تیرنے کی) ایک لکڑی ہے آپ نے فرمایا: مردار کی کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ ابن جریر وسندہ حسن

۴۱۷۵۸..... عبداللہ بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جہینہ کی زمین میں ہمارے پاس نبی علیہ السلام کا خط آیا میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا، کہ مردار کی کھال پٹھے کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۷۵۹..... مسند حیان بن ابجر الکنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن جبلۃ بن حیان بن ابجر اپنے والد سے وہ اپنے دادا حیان سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے اور میں اس ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا جس میں مردار کا گوشت تھا (اتنے میں) مردار کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو ہنڈیاں الٹ دی گئیں۔ ابونعیم

۴۱۷۶۰..... (از مسند سمرۃ بن جندب) تم پر ناپاک چیزیں حرام ہوئیں اور پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہوئیں الا یہ تمہیں کسی کھانے کی (سخت) ضرورت ہو اور تم اس سے کھا کر اس ضرورت سے لاپروا ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا: میری وہ محتاجی کیا جس تک میں پہنچ جاؤں تو اسے کھاؤں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہیں جانوروں کے جنم دینے کی امید ہو اور تم اپنے جانوروں کے گوشت کے ذریعہ اس تک پہنچ جاؤ یا تمہیں رات کے کھانے کی امید ہو جسے حاصل کرنے کے اپنے جانوروں کے گوشت کے ذریعہ پہنچو، یا تمہیں کسی فائدہ کے حصول کی امید ہو جس تک تم اپنے جانوروں کے گوشت کے ذریعہ پہنچ جاؤ اور اگر تمہیں ان میں سے کسی چیز کی امید نہ ہو تو جو تمہیں ملے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ یہاں تک کہ تمہاری ضرورت ختم ہو جائے۔ انہوں نے عرض کی: میری بے احتیاجی کیا کہ جب میں اسے حاصل کرلوں تو اس کو چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: جب تم اپنے گھر والوں کو دودھ والا ان کا رات والا حصہ پلا کر سیراب کردو تو جو چیزیں تمہارے لئے حرام ہیں ان سے اجتناب کرو اور جو کچھ تمہارا ہے تو وہ

سارے کا سارا آسانی کا ذریعہ ہے اس میں کچھ حرام نہیں الا یہ کہ تمہارے اونٹوں میں یا تمہاری بکریوں میں کوئی ایسا نوزائیدہ بچہ ہو جسے تم اپنے مویشیوں کا دودھ پلاتے ہو یہاں تک کہ تمہیں ضرورت نہ رہے پھر اگر تم چاہو تو اپنے گھر والوں کو اس میں سے کھلاؤ اور اگر چاہو تو اس کا گوشت صدقہ کردو۔ طبرانی فی الکبیر عن حبیب بن سلیمان بن سمرۃ عن ابیہ عن جدہ

خرگوش

۴۱۷۶۱..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس بھنا ہوا خرگوش لایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اسے کھاؤ! تو دیہاتی نے کہا: میں نے اس کا (حیض کی طرح بہتا) خون دیکھا ہے آپ نے فرمایا: کھاؤ۔ ابن وھب و ابن جریر

۴۱۷۶۲..... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خرگوش کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں حدیث میں کمی یا زیادتی کردوں گا تو میں تمہارے واسطے عمار کی طرف کسی کو بھیجتا تو وہ آکر کہنے لگے: ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے ہم نے فلانی جگہ پر پڑاؤ کیا تو ایک دیہاتی شخص نے آپ کی خدمت میں ایک خرگوش ہدیہ میں بھیجا تو ہم نے اسے کھایا، وہ اعرابی کہنے لگا: یارسول اللہ! میں نے اسے خون والا دیکھا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں۔

ابن ابی شیبۃ و ابن جریر

۴۱۷۶۳..... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوذر، عمار اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہا: کیا تمہیں یاد ہے کہ ہم لوگ فلانی جگہ میں نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی خرگوش لے کر آیا، وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! میں اس میں خون دیکھتا ہوں، تو آپ نے ہمیں اس کے کھانے کا حکم دیا، اور آپ نے نہیں کھایا، انہوں نے کہا: ہاں، پھر کہا قریب ہو جاؤ، کھاؤ انہوں نے کہا: میں روزہ سے ہوں۔ رواہ البیھقی

۴۱۷۶۴..... (از مسند جابر بن عبداللہ) کہ ایک لڑکے نے خرگوش کا شکار کیا تو عروہ نے اسے ذبح کیا، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۶۵..... ابن عمرو سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خرگوش لایا گیا میں آپ کے قریب بیٹھا تھا آپ نے نہ اس کے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس کے کھانے سے منع فرمایا، اور خیال کیا جاتا ہے کہ اسے حیض کا خون آتا ہے۔ رواہ ابن جریر

پنیر

۴۱۷۶۶..... کثیر بن شہاب سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پنیر کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: پنیر دودھ، پانی اور کھیس سے تیار کی جاتی ہے سو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسے کھالو اور اللہ تعالیٰ کے دشمن تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالیں۔

رواہ ابن عساکر

۴۱۷۶۷..... حمزہ زیات سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کثیر بن شہاب کو لکھا، کہ جو لوگ تمہارے پاس ہیں انہیں پنیر روٹی پنیر کے ساتھ کھانے کا حکم دو کیونکہ وہ زیادہ دیر پیٹ میں رہتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۶۸..... ثور بن قدامہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا کہ صرف وہ پنیر کھاؤ جسے مسلمان اور اہل کتاب بنائیں۔ رواہ البیھقی

۴۱۷۶۹..... زید بن وھب سے روایت ہے فرمایا: کہ ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا اور وہ کسی جنگی مہم میں تھے: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ایسی زمین میں ہو جہاں ایک چیز تم لوگ کھاتے ہو جسے پنیر کہا جاتا ہے تو اس کے حلال کو حرام سے ممتاز کر لینا اور تم چمڑے کا ایک لباس

پہنتے ہوتو اسے مردار سے پاک کر کے پہننا۔رواہ البیھقی

۴۱۷۷۰..... شقیق سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کچھ لوگ پنیر بناتے ہیں اور اس میں بکری کے دودھ پیتے بچے کی اوجھڑا لتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور کھالو۔عبدالرزاق ابن ابی شیبة

۴۱۷۷۱..... کثیر بن شہاب سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پنیر کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور کھالو کیونکہ یہ تو دودھ ہے یا پیوسی۔عبدالرزاق، بیھقی

۴۱۷۷۲..... حارث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ان کے پاس ایک عورت بکری کا بچہ لے کر گزری، آپ نے فرمایا اہل وعیال کے لئے بہتر سالن ہے اور ایک شخص پنیر کا ٹکڑا لے کر گزرا تو آپ نے فرمایا: جانتے ہو اسے کیسے کھاتا ہے؟ بسم اللہ پڑھو چھری سے کاٹو اور کھالو۔ھناد بن السری فی حدیثه

گوہ

۴۱۷۷۳..... (مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے گوہ کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ اس سے گھن محسوس کی۔

مسند احمد، مسلم، نسائی وابن جریر وابوعوانة، بیھقی

۴۱۷۷۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لئے گوہوں کے بدلے سرخ اونٹنیاں ہوں۔

رواہ ابن جریر

۴۱۷۷۵ ..... سعید بن المسیب حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام کے پاس اسے لایا گیا تو آپ نے نہ اسے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے منع فرمایا، البتہ خود کھانے سے انکار کیا، نبی علیہ السلام نے صرف اسے ناپسند کیا اگر ہمارے پاس ہوتی تو ہم اسے کھالیتے وہ ہماری حفاظت اور سفر کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔رواہ ابن جریر

۴۱۷۷۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کاش ہر بل میں ایک گوہ پھنسی ہوتی۔عبدالرزاق ابن ابی شیبة، ابن جریر

۴۱۷۷۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گوہ مجھے مرغی سے زیادہ پسند ہے۔ابن ابی شیبه وابن جریر

۴۱۷۷۸ ..... ثابت بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم نے بہت سی گوہیں شکار کیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے ایک چھڑی سے اس کی انگلیاں شمار کیں پھر فرمایا: بنی اسرائیل ہیں۔میں نے عرض کی: لوگوں نے تو اسے بھون لیا ہے تو آپ نے اس (کے کھانے) سے منع نہیں فرمایا اور خود نہیں کھایا۔رواہ ابن جریر

۴۱۷۷۹..... ثابت بن ودیعة انصاری سے روایت ہے کہ فزارہ کے ایک شخص نے نبی علیہ السلام کے پاس بہت سی گوہیں بھون کر لائیں تو آپ نے فرمایا: ایک امت کی شکلیں مسخ ہوئیں تھیں مجھے علم نہیں کہ کیا یہ ان (کی طرح) ہیں۔ابن جریر وابونعیم

۴۱۷۸۰..... از مسند جابر بن سمرة، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آکر کہنے لگا: یارسول اللہ! گوہ کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک جماعت مسخ ہوگئی تھی مجھے پتہ نہیں کن جانوروں کی شکل میں مسخ ہوئی تھی نہ میں اس کے بارے میں حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن جابر بن سمرة

۴۱۷۸۱..... (از مسند جابر بن عبداللہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے اسے نہیں کھایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اس میں چرواہوں کے لئے منفعت ہے، آپ نے فرمایا: ایک امت مسخ کردی گئی، مجھے پتہ نہیں شاید یہ ان جیسی ہو۔پھر آپ نے نہ اس کے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے منع کیا اور خود نہیں کھایا۔رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۲......حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام کے سامنے ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے فرمایا: کہ ایک امت زمین کے چوپاؤں کی صورت مسخ ہوگئی تھی۔ پھر آپ نے نہ اس کے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے منع کیا۔ ابن جریر و ابونعیم

۴۱۷۸۳......از مسند خزیمۃ بن جزء السلمی، حبان بن جزء اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: میں نے عرض کی یارسول اللہ! گوہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں، میں نے کہا: میں وہ چیز کھاتا ہوں جو آپ حرام قرار نہ دیں، آپ نے فرمایا: ایک امت گم ہوگئی اور میں نے ایک مخلوق دیکھی تو اس نے مجھے شک میں ڈال دیا۔

الحسن ابن سفیان و ابن جریر و ابونعیم

۴۱۷۸۴......خزیمہ بن جزء سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زمین (پر بسنے والے جانور) کی اجناس کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: جو چاہو پوچھو، میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے گوہ کے بارے میں بتائیں، آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں، مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کردیا گیا اور اسے زمین کے چوپائے بنادیا گیا۔ میں نے عرض کی: خرگوش؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں (کیونکہ اس وقت آپ کا روزہ تھا) اور نہ اس سے منع کرتا ہوں مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ اسے خون (حیض) آتا ہے۔

میں نے عرض کی لومڑی؟ آپ نے فرمایا: بھلا لومڑی بھی کوئی کھاتا ہے؟ میں نے عرض کی بجو؟ آپ نے فرمایا: بجو بھی کوئی کھاتا ہے؟ میں نے عرض کی: بھیڑیا؟ آپ نے فرمایا: بھلا بھیڑیا بھی کوئی کھایا کرتا ہے جس میں کوئی خیر ہو؟ الحسن بن سفیان و ابونعیم

۴۱۷۸۵......زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غزوہ خیبر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو ہم نے بہت سی گوہوں کا شکار کیا، میں نے اور لوگوں نے انہیں بھونا، پھر میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور اسے لے کر آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے ایک چھڑی لے کر اس کی انگلیاں گننا شروع کردیا، پھر فرمایا: ایک امت زمین کے جانوروں کی صورت مسخ ہوگئی مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سی امت ہے چنانچہ آپ نے تو نہیں کھائی، میں نے عرض کی لوگوں نے اس میں سے کچھ کھایا، مگر آپ نے نہ انہیں حکم دیا اور نہ روکا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۶......سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے خطبہ کے دوران گوہ کے بارے میں پوچھا، تو اس نے آپ کا خطبہ روک کر کہا: یارسول اللہ! گوہوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوئی اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس جانور کی صورت میں انہیں مسخ کیا گیا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۷......حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ ہدیہ میں بھیجی گئی تو آپ نے گھی اور پنیر تو کھالی اور گوہ کے بارے میں فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جو میں نے نہیں کھائی۔ رواہ ابن جریر

گوہ کا گوشت حلال ہے

۴۱۷۸۸......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لئے کسی ہدیہ میں پنیر، گھی اور گوہ بھیجی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک یہ (گوہ) ہے تو ہماری زمین میں نہیں پائی جاتی، جو اسے کھانا چاہے کھالے تو وہ آپ کے دسترخوان پر کھائی گئی لیکن آپ نے اس میں سے نہیں کھایا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۹......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جن میں حضرت سعد بھی تھے تو یہ لوگ گوشت کھانے گئے تو انہیں ایک عورت نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو ان لوگوں نے ہاتھ کھینچ لئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کھاؤ، کیونکہ یہ حلال ہے یا فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن میرا کھانا نہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۰......ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک گوہ لائی گئی آپ نے فرمایا: میں نہ اس (کے کھانے) کا حکم

دیتاہوں اور نہ اس سے منع کرتاہوں یا فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۱۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس گوہ کھارہے تھے ان میں سعد بن مالک بھی تھے تو انہیں ازواج نبی ﷺ میں سے ایک خاتون نے کہا: یہ گوہ ہے تو ان لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: کھاؤ یہ حلال ہے اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میری قوم کی غذا نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۹۲۔۔۔ یزید بن الاصم حضرت میمونہ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں جو ان کی خالہ ہوتی ہیں کہ ان کے پاس کسی نے گوہ ہدیہ میں بھیجی، تو انہوں نے اسے پکا کر کھانا بنانے کا حکم دیا، اتنے میں ان کی قوم کے دو مرد ان کے ہاں (مہمان) آئے تو انہوں نے خصوصاً انہی دونوں کو وہ پیش کی، پھر نبی علیہ السلام تشریف لائے آپ نے انہیں مرحبا کہا، پھر کھانا کھانے لگے، آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: گوہ ہے جو ہماری لئے ہدیہ میں آئی ہے، تو آپ نے اسے پھینک دیا پھر اپنا ہاتھ روک لیا تو ان دونوں صاحبوں نے بھی اپنے ہاتھ کھینچ لئے آپ نے فرمایا: تم کھاؤ کیونکہ تم نجد والے اسے کھاتے ہو اور ہم تہامہ (حجاز) والے (نہیں کھاتے) اس سے گھن کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۳۔۔۔ عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں تھے تو ہمیں سخت بھوک لگی، پھر ہم نے ایسی زمین میں پڑاؤ کیا جہاں بہت سی گوہیں تھیں، تو ہم نے انہیں پکڑ کر پکایا پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک امت گم ہوگئی۔ اور ایک روایت میں ہے مسخ کردی گئی، مجھے ڈر ہے کہ یہ نہ ہو اس کی ہنڈیاں الٹ دو، اور ہم اگرچہ بھوکے تھے پھر بھی ہم نے ہنڈیاں الٹ دیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے گوہ کو ناپسند کیا اور اس کے کھانے سے منع فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۵۔۔۔ (مسند علی) رسول اللہ ﷺ نے گوہ، بجو، کتے، حجامت (سینگی لگا کر خون چوسنے) کی کمائی اور زنا کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔ الدورقی

بڑی مچھلی

۴۱۷۹۶۔۔۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں روانہ فرمایا، ہمارے پاس سوائے کھجور کے ایک تھیلہ کے کوئی سفر کا توشہ نہ تھا آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا امیر مقرر فرمایا وہ ہمیں ایک ایک مٹھی کھجور دیتے یہاں تک وہ ختم ہونے کے قریب ہوگئیں تو وہ ہمیں ایک ایک کھجور دینے لگے، اتنے میں سمندر نے ایک جانور باہر پھینکا تو ہم نے اس میں سے کھایا پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی پسلی کو لانے کا حکم دیا تو اسے جھکا دیا گیا پھر ایک اونٹ سوار کو حکم دیا کہ وہ اس کے نیچے سے گزرے چنانچہ وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ رواہ الطبرانی

سرکہ

۴۱۷۹۷۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام کے سامنے کچھ لوگ آئے آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: کیا بات ہے تمہارے جسم بڑے نحیف وکمزور ہیں کیا تمہارے شہروں میں سالن نہیں ہوتا؟ انہوں نے عرض کی ہمارے ہاں صرف سرکہ ہوتا ہے، آپ نے فرمایا: سرکہ سالن ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۱۷۹۸۔۔۔ ام خداش سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ شراب کا سرکہ پکار ہے تھے۔ رواہ البیھقی

۴۱۷۹۹۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: خراب کی گئی شراب کا سرکہ حلال نہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود اسے خراب کردے اس وقت سرکہ پاک ہوگا آدمی کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس سرکہ کو خریدے جو اہل کتاب کے پاس پائے جب تک اسے یہ علم نہ ہو جائے کہ انہوں نے شراب کو خراب کرکے اسے بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ عبدالرزاق، وابوعبید فی الاموال، بیھقی

۴۱۸۰۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اس سرکہ میں کوئی حرج نہیں جو تمہیں اہل کتاب سے ملا ہو جب تک تمہیں اس کا

علم نہ ہو کہ انہوں نے شراب بننے کے بعد اسے خراب کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ابن ابی شیبة، بیھقی

ثرید......گوشت میں پکائی گئی روٹی

۴۱۸۰۱.....حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ثرید، سحری اور اس اناج کے لئے برکت کی دعا ہے جسے ماپا نہ جاتا ہو۔ابن عساکر وفیہ الضحاک بن حمزہ قال نسائی، لیس بثقة

گوشت

۴۱۸۰۲.....سلیمان بن عطاء خدری سے روایت ہے وہ مسلمة بن عبداللہ الجہنی سے وہ اپنے چچا ابو شجعة سے وہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: نبی علیہ السلام کو جب بھی گوشت کی دعوت دی گئی آپ نے اسے قبول فرمایا اور جب بھی آپ کو گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا آپ نے اسے قبول کیا۔ابن عساکر قال ابن حبان: سلیمان بن عطاء عن مسلمة عن عمه ابی شجعگ یروی اشیاء موضوعة فالتخلیط منه اومن مسلمة وقال فی المغنی: سلیمان متهم بالوضع واه

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ:۷۱۵۔

۴۱۸۰۳.....(مسند علی) شام بن سالم سے روایت ہے فرمایا: حضرت جعفر بن محمد الصادق نے فرمایا: گندم کے ساتھ گوشت انبیاء کا شوربا ہے، اسی طرح مجھ سے ابوعبداللہ نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپ اس بات کو ذکر کر رہے تھے۔رواہ ابن النجار

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۹۶، الضعیفہ ۴۱۸۔

۴۱۸۰۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گوشت سے گوشت (بنتا) ہے جو چالیس روز تک گوشت نہ کھائے اس کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ابو نعیم فی الطب، بیھقی

۴۱۸۰۵.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس گوشت کو پابندی سے کھایا کرو کیونکہ اس سے اخلاق بہتر اور رنگ صاف ہوتا ہے اور وہ پیٹ کو دبلا کرتا ہے۔ابو نعیم

۴۱۸۰۶.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گوشت کھایا کرو کیونکہ اس سے گوشت بنتا ہے اسے کھایا کرو کیونکہ یہ نظر کے لئے روشنی ہے۔ابو نعیم

دودھ

۴۱۸۰۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ جب دودھ آتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے گھر میں ایک برکت یا دو برکتیں ہیں۔رواہ ابن جریر

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۷۲۲۔

کدو

۴۱۸۰۸.....حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت کدو کھایا کرتے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کدو پسند ہے، آپ نے فرمایا: کدو سے دماغ بڑھتا اور عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔رواہ الدیلمی

گھی میں ملے ہوئے دانے

۴۱۸۰۹..... (مسند اسامۃ بن عمیر) انصار کہتے تھے جو گھی میں ملے ہوئے دانے کھائے اس کی قوم رسوا ہوتی ہے۔ (ایک دفعہ) آپ ﷺ کے پاس گھی والے دانے لائے گئے تو آپ نے انہیں ملا اور ان میں اپنا لعاب ڈالا پھر ایک انصاری لڑکے کو دیا تو وہ انہیں کھا گیا۔
بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرۃ

پینے کے آداب

۴۱۸۱۰..... عمرو بن دینار سے روایت ہے فرمایا: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ایک دفعہ) کھڑے ہو کر پانی پیا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین سانسوں میں پیتے تھے جب برتن اپنے منہ کے قریب لاتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب پیچھے ہٹاتے تو الحمدللہ کہتے۔ رواہ ابن النجار

پینے کی ممنوع حالتیں

۴۱۸۱۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے لکیر دار کپڑے زین کے گدیلے سے ریشمی کپڑوں اور سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔ دار قطنی

۴۱۸۱۳ میسرہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا تو میں نے کہا کیا آپ کھڑے ہو کر پیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں کھڑے ہو کر پی رہا ہوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔ ابن ابی شیبۃ، والعدنی والحسن بن سفیان وابن جریر والطحاوی، حلیۃ الاولیاء، بیھقی فی الشعب

۴۱۸۱۴..... (از مسند الجارود بن المعلی) جارود بن معلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ نے آدمی کو کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ الحسن بن سفیان وابن جریر وابو نعیم

۴۱۸۱۵..... ابوسعید سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۶..... زھری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کھڑے ہو کر پینے والے کو پتہ چل جائے تو جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے اسے قے کر دے۔ رواہ ابن جریر
کلام: ..... الفوائح ۱۵۷۵۔

۴۱۸۱۷..... ابوصالح حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا کہ یہ بات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلی آپ نے پانی منگوایا اور (رخصت کی حدیث بتانے کے لئے) پانی کو کھڑے ہو کر پیا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۸ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر پانی نہ پئے جو بھول جائے تو وہ قے کر دے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۹ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۰..... (مسند علی) مجھے رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی فی الاوسط

پینے کی مباح صورتیں

۴۱۸۲۱......از مسند حسین بن علی، بشر بن غالب، حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوکر پانی پیتے دیکھا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۲۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوکر پانی پیتے دیکھا۔ ابن جریر

۴۱۸۲۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے پانی طلب کیا اور پھر کھڑے ہوکر نوش فرمایا۔

رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۴......ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا ایک ڈول بھر کر دیا تو آپ نے کھڑے ہوکر پیا۔

رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۵......ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زمزم کے پاس سے گزرے تو پانی طلب کیا تو میں ایک ڈول بھر کر آپ کے پاس لایا اور آپ نے کھڑے ہوکر پیا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۶......زہری سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام (کبھی کبھار) کھڑے ہوکر پیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۷......(مسند علی) عائشہ بنت سعد حضرت سعد سے روایت کرتی ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ (کسی وقت) کھڑے ہوکر پیتے تھے۔

رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۸......(مسند انس) قتادۃ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا، کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کھڑے ہوکر) کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت (ممنوع) ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۹......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے کھڑے ہوکر پیا ہے۔ رواہ ابن جریر

لباس کے آداب

۴۱۸۳۰......(مسند الصدیق) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ازار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے پنڈلی کی موٹی ہڈی پکڑی، میں نے عرض کی: میرے لئے اضافہ فرمائیں تو آپ نے اس کا پہلا حصہ پکڑا، میں نے عرض کی: میرے لئے اضافہ فرمائیں آپ نے فرمایا: اس سے نیچے میں کوئی خیر نہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ ہلاک ہوگئے آپ نے فرمایا: درست رہو قریب رہو نجات پاجاؤ گے۔ دارقطنی فی العلل، حلیۃ الاولیاء وابو بکر الشافعی فی الغیلانیات

۴۱۸۳۱......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے کپڑے پہنے تو میں نے گھر میں چلتے ہوئے اپنے دامن کو دیکھنا شروع کر دیا۔ یوں میں اپنے کپڑوں اور دامن میں مشغول ہوگئی اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے آپ نے فرمایا: عائشہ! کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اب اللہ تعالیٰ تمہاری طرف نہیں دیکھ رہا۔ ابن المبارک، حلیۃ الاولیاء وھو فی حکم المرفوع

۴۱۸۳۲......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ میں نے اپنی نئی قمیض پہنی تو میں اسے دیکھنے لگی اور خوش ہونے لگی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا دیکھ رہی ہو! اللہ تعالیٰ تو تمہیں نہیں دیکھ رہا، میں نے کہا: کس لئے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ نہیں بندہ (کے دل) میں جب دنیا کی زینت کی وجہ سے عجب (خود پسندی) داخل ہوجاتا ہے تو جب تک وہ زینت کو جدا نہ کرے اس کا رب اس سے ناراض رہتا ہے، فرماتی ہیں! تو میں نے اسے اتار کر صدقہ کر دیا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

امید ہے یہ تمہارا کفارہ بن جائے۔ حیلة الاولیاء وله ایضا حکم المرفوع

۴۱۸۳۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ نے نئے کپڑے منگوائے اور پہن لئے جب وہ آپ کی ہنسلی تک پہنچے تو فرمایا: الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی، پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو بندہ نیا کپڑا پہنتا ہے اور پھر وہی الفاظ کہتا ہے جو میں نے کہے، اس کے بعد اپنے ان پرانے کپڑوں کی طرف متوجہ ہو جو اس نے اتارے اور وہ کسی فقیر مسلمان کو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے پہناتا ہے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حفاظ وامان اور قرب میں رہے گا جب تک اس کے جسم پر ایک دھاگہ بھی باقی رہے گا۔ زندہ مردہ، زندہ مردہ، زندہ مردہ دونوں حالتوں میں۔ ابن المبارک، وھناد وابن ابی الدنیا فی الشکر، طبرانی فی الدعاء، حاکم، بیہقی وقال: اسنادہ غیر قوی وابن الجوزی فی الواھیات وحسنہ ابن فی امالیہ

۴۱۸۳۴..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر کہنے لگی: امیر المؤمنین! میری قمیض پھٹ جاتی ہے آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں کپڑے نہ پہنائے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، لیکن وہ پھٹ گئی، چنانچہ آپ نے اس کے لئے قمیض منگائی جو پیوند اور سی گئی، اور فرمایا: یہ پرانی قمیض اس وقت پہنا کرو جب روٹی اور ہانڈی پکاتی ہو اور جب فارغ ہوا کرو تو اسے پہن لیا کرو اس لئے کہ جو پرانا نہ پہنے اس کے لئے کوئی نیا کپڑا نہیں۔ رواہ البیھقی

۴۱۸۳۵..... سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف پنڈلی تک ازار باندھتے اور فرماتے کہ (رسول اللہ ﷺ) میرے محبوب کا ازار اس طرح تھا۔ ابن ابی شیبة، ترمذی فی الشمائل

۴۱۸۳۶..... ابوامامہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں میں تھے اتنے میں کھردرے کپڑے کی ایک قمیض لائی گئی تو آپ نے اسے پہنا ابھی وہ آپ کی ہنسلی تک نہیں پہنچی تو آپ نے فرمایا: "الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے یہ الفاظ کیوں کہے ہیں؟ لوگوں نے کہا: نہیں، آپ خود ہی بتا دیں، فرمایا: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ کے پاس آپ کے نئے کپڑے لائے گئے تو آپ نے انہیں زیب تن فرمایا اور فرمایا "الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا! جو مسلمان بندہ ایسا ہو کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نئے کپڑے عطا کئے، پھر وہ اپنے پرانے کپڑوں کا قصد کرے اور وہ کسی مسکین مسلمان کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پہنائے تو زندہ مردہ دونوں حالتوں میں جب تک اس پر ایک دھاگہ بھی رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان اور قرب میں رہے گا، فرماتے ہیں: پھر آپ نے اپنی قمیض پھیلائی اور اس میں اپنی انگلیوں سے زائد کپڑا پایا، حضرت عبداللہ سے فرمایا: بیٹا! چھری لاؤ وہ گئے اور چھری لے آئے، پھر اپنی آستین پھیلائی جو فالتو کپڑا نظر آیا اسے کاٹ دیا، ہم نے کہا: امیر المؤمنین! کیا ہم درزی کو نہ بلا لائیں جو اسے ٹانکے لگا دے؟ فرمایا نہیں ابوامامہ فرماتے ہیں! اس کے بعد میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اس قمیض کا کپڑا آپ کی انگلیوں پر لٹک رہا تھا آپ اسے روکتے نہ تھے۔ ھناد

۴۱۸۳۷..... ابومطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نوجوان لڑکے کے پاس آئے اور اس سے ایک قمیض خریدی، اور اسے ہاتھوں کے گٹوں سے ٹخنوں تک پہن لیا اور پہنتے وقت فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ لباس عطا فرمایا جس کے ذریعہ میں لوگوں میں زینت اختیار کرتا ہوں، اور اپنا ستر چھپاتا ہوں، کسی نے کہا: یہ الفاظ آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔ یا نبی ﷺ سے؟ آپ نے فرمایا: میں نے یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں آپ کپڑا پہنتے وقت فرماتے تھے "الحمدللہ الذی رزقنی من الریاش ما اتجمل بہ فی الناس واواری بہ عورتی"۔ مسند احمد، وھناد، ابویعلی، قال ابوحاتم: ابومطر مجھول

۴۱۸۳۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں بقیع میں بارش والے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک عورت گدھے پر سوار ہو کر گزری اس کے ساتھ گدھے کو کرائے پر دینے والا تھا تو وہ ایک گڑھے پر سے گزری تو گر گئی، تو نبی علیہ السلام نے اس عورت کی طرف سے چہرہ پھیر لیا (کہیں وہ بے پردہ نہ ہوگئی ہو) لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اس نے شلوار پہن رکھی ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ

میری امت کی شلوار پہننے والی عورتوں کی مغفرت فرمائے، لوگو! شلواریں پہنا کرو، کیونکہ یہ تمہارا باپردہ لباس ہے اور جب تمہاری عورتیں باہر نکلیں تو انہیں اس کے ذریعہ محفوظ رکھنا۔

البزار، عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی، بخاری فی الادب والدیلمی واورده ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب والحدیث له عدة طرق

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۵۔

حدیث میں شلوار کا تذکرہ

۴۱۸۳۹......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں اور نبی ﷺ کھڑے تھے تو ایک عورت (سواری سے) گر گئی تو ہم نے اپنے چہرے پھیر لئے، کسی شخص نے آپ سے کہا: اس نے شلوار پہن رکھی تھی تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! شلوار پہننے والیوں پر رحم فرما۔

المحاملی فی امالیة من طریق علیه الاول

۴۱۸۴۰......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تمہارا ازار کشادہ ہو اسے کندھے پر ڈال لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اسے صرف تہبند کے طور پر استعمال کرو۔ ابوالحسن ابن ثرثال فی جزئه والدیلمی وابن النجار وسنده ضعیف

۴۱۸۴۱......ابو عباس سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ تھے تو آپ نے تین دراہم سے ایک قمیض خریدی اور ہاتھوں کے گٹوں سے اس کی آستین کاٹ دی اور فرمایا: الحمدلله الذي هذا من رياشه. الدینوری ابن عساکر

۴۱۸۴۲......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قمیض پہن کر آپ آستین کو لمبا کرتے تو جب وہ انگلیوں تک پہنچتی تو جو فالتو ہوتی اسے کاٹ دیتے اور فرماتے، آستینوں کو ہاتھوں پر کوئی فضیلت نہیں۔

ابن عیینة فی جامعه والعسکری فی المواعظ، سعید بن منصور، بیهقی، ابن عساکر

۴۱۸۴۳......بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے تہبند باندھا کرو جیسے میں نے فرشتوں کو رب العالمین کے پاس ازار باندھے دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا: رب العالمین کے پاس فرشتے کیسے ازار باندھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنی آدھی پنڈلیوں تک۔

رواہ ابن النجار

۴۱۸۴۴......ابوثور فہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اتنے میں معافر کے کپڑے لائے گئے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کپڑوں پر اور ان کے بھیجنے والے پر لعنت کرے۔

۴۱۸۴۵......(مسند سلمہ بن اکوع) ایاس بن سلمہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل مکہ کی طرف روانہ فرمایا: تو راستہ میں انہیں ابان بن سعید بن العاص مل گئے انہوں نے انہیں اپنی زین پر سوار کر کے اپنے پیچھے بٹھا لیا یہاں تک کہ انہیں مکہ لے آئے پھر ان سے کہا: چچازاد مجھے تم خوفزدہ لگتے ہو اس طرح تہبند لٹکا لو جیسے تمہاری قوم لٹکاتی ہے، (حضرت عثمان نے) فرمایا ہمارے صاحب اس طرح آدھی پنڈی تک ازار باندھتے ہیں، انہوں نے کہا: چچازاد! بیت (اللہ) کا طواف کر لو، فرمایا: ہم کوئی (شرعی) کام نہیں کرتے یہاں تک کہ ہمارے صاحب نہ کرلیں ہم ان کی پیروی کرتے ہیں۔ ابویعلی والرویانی، ابن عساکر

۴۱۸۴۶......ابومطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دراہم سے قمیض خریدی اور پہن لی اور فرمایا: "الحمدلله الذی کسانی من الریاش ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی" پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس طرح فرماتے۔ ابویعلی

ممنوع لباس "ریشم"

۴۱۸۴۷......(از مسند ابن عباس) نبی ﷺ نے صرف خالص ریشمی کپڑا ناپسند کیا رہے ریشم کے بیل بوٹے جو کپڑے پر ہوتے ہیں اور تانا اس میں

کوئی حرج نہیں۔ابن جریر، بیھقی فی الشعب

۴۱۸۴۸ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف خالص ریشمی کپڑا حرام فرمایا، البتہ جس کا بانا روئی کا اور تانا ریشم کا ہو یا بانا ریشم کا اور تانا روئی کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔بیھقی فی الشعب

۴۱۸۴۹ ... اس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے۔

ابن عساکر، بیھقی فی الشعب

۴۱۸۵۰ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے لکیر دار لباس سے، سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور سرخ گدیلے سے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! تھوڑی چیز جس سے مشک کو محفوظ رکھا جائے آپ نے فرمایا: نہیں، اسے چاندی کا بنالو اور کچھ زعفران سے زرد کرلو۔

رواہ ابن عساکر

۴۱۸۵۱ ... عتبہ بن ریاح سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سونے اور ریشم کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: یہ دونوں مردوں کے لئے مکروہ ہیں اور عورتوں کے لئے مکروہ نہیں۔ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۵۲ ... خالد بن دریک سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک بیٹی ریشمی قمیض پہن کر باہر نکلی، تو لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: آپ لوگ ریشم سے منع کرتے ہو اور خود پہنتے ہو! آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اس سے بڑی چیز بھی ہم سے درگزر فرمائے گا۔ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۵۳ ... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اکیدر دومۃ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک لکیر دار جوڑا بھیجا آپ نے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیج دیا۔ابو نعیم

۴۱۸۵۴ ... عمرو الشیبانی سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص پر سبز رنگ کا جوڑا دیکھا اس نے اپنے سینہ پر ریشم کی کڑاہی کر رکھی تھی، آپ نے فرمایا: تمہاری داڑھی کے نیچے یہ کیا بد بو ہے؟ اس نے کہا: اس کے بعد آپ کبھی مجھ پر اسے نہیں دیکھیں گے۔

ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۵۵ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے، لکیر دار مصری کپڑا اور زرد رنگ کا کپڑا پہننے سے، اور رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور مجھے ایک منقش کپڑا پہنایا میں اسی میں باہر نکل گیا، تو آپ نے مجھے آواز دی علی! میں نے یہ جوڑا تمہیں پہننے کے لئے نہیں پہنایا تھا میں واپس فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا تو میں نے اس کا ایک کنارہ انہیں دے دیا گویا وہ میرے ساتھ لپٹتی جاتی تھیں تو میں نے اس کپڑے کو کاٹ دیا۔

انہوں نے کہا (ابوتراب) ابن ابی طالب! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم کیا لائے؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسے پہننے سے منع کیا ہے اسے پہن لو اور اپنی عورتوں کو پہنا دو۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۵۶ ... (مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں) اتنے ریشم کے سوا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی اٹھائی۔ ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی وابو عوانۃ والطحاوی، ابو یعلی، ابن حبان حلیۃ الاولیاء، بیھقی

۴۱۸۵۷ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سوائے دو یا تین یا چار انگلی کی مقدار کے، ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی وابو عوانہ والطحاوی، ابن حبان حلیۃ الاولیاء، بیھقی

۴۱۸۵۸ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں دو تھیلیاں تھیں ایک سونے کی اور ایک ریشم کی پھر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔طبرانی فی الاوسط

۴۱۸۵۹۔۔۔۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین انگلیوں کے سوا ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

ابن ابی شیبۃ والبزار، دارقطنی وحسن

۴۱۸۶۰۔۔۔۔سعید بن سفیان قاری سے روایت ہے فرمایا: کہ میرے بھائی کا انتقال ہوا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو دینار دینے کی وصیت کی تھی، میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا آپ کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اور مجھ پر ایسی قبا تھی جس کی جیب اور پیچھے کے دامن کی پھٹن میں ریشم کی سلائی تھی اس شخص نے جب مجھے دیکھا تو وہ میری طرف لپکا اور مجھ سے میری قبا چھیننے لگا تا کہ اسے پھاڑ دے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو فرمایا: اس شخص کو چھوڑ دو، تو اس نے مجھے چھوڑ دیا، پھر فرمایا: تم لوگوں نے بڑی جلدی کی، پھر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: میں نے کہا: امیر المؤمنین! میرا بھائی فوت ہو گیا ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو دینار (صدقہ کرنے) کی وصیت کی ہے آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ سے پہلے کسی سے پوچھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: اگر تم نے مجھ سے پہلے کسی سے پوچھا اور میں نے اس کے برخلاف فتویٰ دیا تو میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیا ہے سو ہم سب مان گئے اور ہم مسلمان ہیں۔ اور ہمیں ہجرت کا حکم دیا سو ہم نے ہجرت کی تو ہم مہاجرین مدینہ والے ہیں۔ پھر ہمیں جہاد کا حکم دیا اور تم لوگوں نے جہاد کیا اور تم شام والے مجاہد ہو۔

ان پیسوں کو اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے قریب کسی حاجت مند کی ضرورت میں صرف کر دو کیونکہ اگر تم ایک درہم لے کر گوشت خرید کر لاؤ اسے تم اور تمہارے گھر والے کھائیں تو تمہارے لئے سات سو دراہم کا ثواب لکھا جائے گا چنانچہ میں ان کے پاس سے باہر نکل گیا اور میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مجھ سے چھین وجھپٹ کر رہا تھا (کہ کون ہے؟) تو کسی نے کہا: یہ علی بن ابی طالب ہیں۔ میں ان کے گھر آیا اور ان سے پوچھا، آپ نے میری کیا غلطی دیکھی؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: عنقریب میری امت عورتوں کی شرم گاہوں اور ریشم کو حلال سمجھنے لگے گی، تو یہ پہلی بات جو میں نے ایک مسلمان پر دیکھی، تو میں ان کے پاس چلا گیا اور اس قبا کو بیچ ڈالا۔

رواہ ابن عساکر

ریشم کی قمیض پھاڑ دی

۴۱۸۶۱۔۔۔۔ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید حضرت عمر کے پاس آئے اور حضرت خالد نے ریشمی قمیض پہن رکھی تھی، حضرت عمر نے ان سے کہا: خالد! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس سے کیا ہوتا ہے امیر المؤمنین! کیا ابن عوف نے نہیں پہن رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم ابن عوف جیسے ہو اور تمہارے لئے بھی وہ ہے جو ابن عوف کے لئے ہے! گھر میں جتنے لوگ ہیں میں سب سے کہتا ہوں کہ اس کا ایک ایک ٹکڑا پکڑے یہاں تک کہ اس میں سے کچھ بھی نہ بچا سارا (کپڑا) انہوں نے پھاڑ دیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۶۲۔۔۔۔سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جابیہ میں ٹھہرے ہم سے شام کے کچھ لوگ ملے جنہوں نے ریشم پہن رکھا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس لباس کی وجہ سے ایک قوم کو ہلاک کر دیا، پھر انہیں کنکریاں ماریں تو وہ منتشر ہو گئے، اس کے بعد وہ قبائیں پہن کر آئے تو آپ نے فرمایا: یہ تمہارا مشہور لباس ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۶۳۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا بکتے دیکھا تو میں اسے (خرید کر) نبی ﷺ کے پاس لے آیا، میں نے عرض کی: میں اسے زیب وزینت کے لئے خرید لوں؟ آپ نے فرمایا: یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۶۴۔۔۔۔عبیدہ بن ابی لبابۃ سے روایت ہے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد سے گزرے تو ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اس کا سبز لباس تھا جس پر ریشم کے بٹن لگے تھے آپ اس کے ساتھ کھڑے ہو کر کہنے لگے: جتنی چاہے لمبی نماز کر لو تمہارے

نماز سے فارغ ہونے تک میں نہیں جانے کا، اس شخص نے جب یہ صورت حال دیکھی تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوا، آپ نے فرمایا: اپنا لباس مجھے دکھانا، پھر اسے پکڑ کر کاٹ دیا اور جو ریشم کے بٹن لگے تھے انہیں پھاڑ دیا اور فرمایا: آئندہ یہ کپڑا استعمال نہ کرنا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۶۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: صرف اتنا ریشم جائز ہے جس سے سلائی یا بٹن کا کام لیا جاسکے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۸۶۶..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جوؤں کی شکایت کی اور کہا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ تو آپ نے انہیں اجازت دے دی، جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوچکی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے، تو وہ اپنے بیٹے ابوسلمہ کو لائے جس نے ریشمی قمیص پہن رکھی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قمیص میں ہاتھ ڈالا اور اسے نیچے تک پھاڑ دیا، تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا آپ کو پتہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے میرے لئے حلال قرار دیا ہے آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اس وجہ سے حلال کیا تھا کہ تم نے جوؤں کی شکایت کی تھی لہذا تمہارے علاوہ کسی کو اجازت نہیں۔ ابن سعد وابن منیع

۴۱۸۶۷..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے راویت ہے فرمایا: کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنے بیٹے محمد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے ان کے بیٹے نے ریشمی قمیض پہن رکھی تھی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور اس قمیض کو گریبان سے پکڑ کر پھاڑ دیا، آپ نے فرمایا: تم لوگ انہیں ریشم پہناتے ہو، آپ نے کہا: میں ریشم پہنتا ہوں، آپ نے فرمایا: کیا یہ تمہارے جیسے ہیں؟

ابن عیینہ فی جامعہ ومسدد وابن جریر

دنیا میں ریشم پہننے والا آخرت میں ریشم سے محروم ہوگا

۴۱۸۶۸..... عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ریشمی قمیض پہن کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھ سے اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جو دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا، تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: کہ مجھے امید ہے کہ میں اسے دنیا اور آخرت میں پہنوں۔ مسدد وابن جریر وسندہ صحیح

۴۱۸۶۹..... سوید بن غفلۃ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ شام سے واپس آئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی فتوحات سے نوازا، اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ کے بلند مقام پر بیٹھے ہم سے ملاقات کررہے تھے اور ہم لوگوں نے دیباج اور باریک ریشم اور عجم کا لباس پہن رکھا تھا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا تو ہمیں کنکریاں مارنے لگے، تو ہم لوگوں نے یمنی قبائیں پہن لیں۔

جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا: مہاجرین کی اولاد کو خوش آمدید! ریشم کو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کے لئے پسند نہیں کیا تو تمہارے لئے پسند کرلے گا۔ اتنے اتنے یعنی ایک دو، تین یا چار انگشت کے سوا ریشم کا استعمال (مردوں کے لئے) جائز نہیں۔

سفیان بن عیینۃ فی جامعہ، بیہقی فی الشعب، ابن عساکر

۴۱۸۷۰..... ابوعثمان نہدی سے روایت ہے فرمایا: ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا اس وقت ہم آزربیجان میں عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے، حمد وصلوٰۃ کے بعد! ازار باندھا کرو، جوتے پہنا کرو اور موزے اتار پھینکو، شلواروں سے گریز کرو اپنے باپ اسمٰعیل کا لباس پہنا کرو، خبردار خوش عیشی اور عجم کی وضع قطع سے بچنا، دھوپ میں بیٹھا کرو کیونکہ یہ عربوں کا بھاپ والا غسلخانہ ہے۔ معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو کھردار لباس پہنو، جان کھپاؤ، سواری پر اچھل کر چڑھو، نشانہ بازی کرو ورزش کیا کرو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سوائے اتنے ریشم کے اور آپ نے اپنی درمیانی انگلی سے اشارہ کیا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابو ذر الھروی فی الجامع، بیہقی

۴۱۸۷۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کے لئے ریشم ناپسند کیا تو تمہارے لئے پسند کرے گا۔

ابن ابی شیبہ، بیہقی، ابن عساکر

۴۱۸۷۲ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ریشم کی دھاریوں والا ایک جوڑا ہدیہ کیا گیا جس کا تانا اور بانا ریشم کا تھا تو وہ آپ نے میری طرف بھیج دیا، میں نے آپ کے پاس آ کر کہا: میں اسے کیا کروں گا؟ کیا اسے پہنوں گا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں جو اپنے لئے ناپسند سمجھتا ہوں اسے تمہارے لئے پسند نہیں کرتا، بلکہ اسے پھاڑ کر دوپٹے اور بناؤ فلاں فلاں عورت کو دے دو۔ اور ان میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر بھی کیا تو میں نے اس کے چار دوپٹے بنا دیئے۔ ابن ابی شیبة والدورقی، بیھقی

۴۱۸۷۳ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک لکیر دار جوڑے کا ہدیہ آیا، تو آپ نے میری طرف بھیجا جس سے میں بے حد مسرور ہوا، (لیکن) میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ پر غصہ کے آثار محسوس کئے، اور فرمایا: میں نے اس لئے نہیں بھیجا کہ تم پہن لو، تو میں نے اسے اپنی خواتین میں تقسیم کر دیا۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی وابو عوانة والطحاوی، بیھقی

۴۱۸۷۴ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اکیدر دومۃ نے نبی ﷺ کے لئے ایک جوڑا یا ریشم کا کپڑا ہدیہ میں بھیجا، تو آپ نے وہ مجھے عطا کر دیا، اور فرمایا: اسے اپنی خواتین میں دوپٹے بنا کر بانٹ دینا۔ عبداللہ بن احمد فی زوائدہ، ابویعلی، حلیة الاولیاء

۴۱۸۷۵ ..... (مسند علی) فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑا پھر دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة والطحاوی والشاسی، ابن حبان، بیھقی، ضیاء

۴۱۸۷۶ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منقش جوڑا پہنایا جس سے میں بہت خوش ہوا، آپ نے جب اسے میرے بدن پر دیکھا تو فرمایا: میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہ دیا تھا تو میں (گھر) واپس آیا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کا ایک گوشہ دے دیا گویا وہ میرے ساتھ ساتھ لپٹ رہی تھیں، تو میں نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، انہوں نے کہا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں یہ تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے پہننے سے منع کیا ہے تم پہن لو اور اپنی (رشتہ دار) خواتین کو پہنا دو۔

ابویعلی والطحاوی

۴۱۸۷۷ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: علی! میں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں وہی تمہارے لئے ناپسند کرتا ہوں، زرد رنگ کا کپڑا نہ پہننا نہ سونے کی انگوٹھی اور نہ منقش کپڑا پہننا اور نہ سرخ گدیلے پر سوار ہونا، کیونکہ یہ (شیطان) ابلیس کے گدیلے ہیں۔ ابو اسحاق ابراھیم بن عبدالصمد الھاشمی فی امالیة

۴۱۸۷۸ ..... ابن عامر سے روایت ہے کہ میرے پاس آنے کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت طلب کی اور میرے نیچے ریشم کے گدیلے تھے آپ نے فرمایا: ابن عامر! تم اچھے آدمی ہوا گر تم ان لوگوں میں سے نہ ہوتے جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے اپنی پاک چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں ختم کر دیں، اللہ کی قسم! اگر میں جھاؤ کے انگاروں پر لیٹوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں ان پر لیٹوں۔

سعید بن منصور، بیھقی

منقش لباس کی ممانعت

۴۱۸۷۹ ..... ابو بردہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے منقش لباس اور ریشمی گدیلے سے منع فرمایا ہے ابو بردہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: منقش کپڑا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مصر یا شام کے وہ لکیر دار کپڑے، جن میں لیموں کی صورتیں ریشم سے بنائی جاتی ہیں۔ گدیلا وہ چیز ہے جنہیں عورتیں اپنے خاوندوں کے لئے جھور دار چادر کی بناتی ہیں جنہیں وہ سواریوں پر رکھتے ہیں۔

مسلم، بخاری

۴۱۸۸۰ ..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ان

کے جسموں پر خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۸۱..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے زرد رنگ کپڑے، ریشمی منقش کپڑے، سونے کی انگوٹھی اور ریشم سے سلے کپڑے سے منع فرمایا پھر فرمایا: تمہیں پتہ ہونا چاہئے کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ بیھقی فی الشعب و ابن النجار

۴۱۸۸۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کی کسی چیز سے فائدہ اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ ابن عساکر

۴۱۸۸۳..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے دو ریشمی چادریں اوڑھائیں تو میں انہی میں باہر نکلا تا کہ لوگ مجھے دیکھیں، کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ لباس پہنایا ہے۔ آپ نے جب اسے میرے بدن پر دیکھا تو فرمایا انہیں اتار دو، پھر انہوں نے ایک حصہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا اور آدھا حصہ دوسری خواتین کو دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۸۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک ٹٹو لایا گیا جس پر ریشم کی گدی تھی جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا اور زین کو پکڑا تو آپ کا ہاتھ پھسل گیا، پھر فرمایا: یہ کیا ہے لوگوں نے کہا: ریشم ہے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم میں اس پر سوار نہیں ہوں گا۔
بیھقی فی الشعب

ریشم کی فاطمات میں تقسیم

۴۱۸۸۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو کسی نے ایک جوڑا بھیجا، جس میں ریشم کی سلائی تھی اس کا تانا ریشم کا تھا یا بانا، تو آپ نے وہ میری طرف بھیج دیا، میں آپ کے پاس آیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اسے کیا کروں کیا اسے پہن لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن اسے فاطمات کے درمیان دوپٹے بنا کر تقسیم کر دو۔ ابن ماجة

وہ تین فاطمۃ ہیں، فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاطمۃ بنت حمزۃ بن عبدالمطلب۔

۴۱۸۸۶..... (از مسند حذیفہ بن یمان) عمرو بن مرۃ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص پر سبز لباس دیکھا جسے دبیز ریشم کے بٹن لگے تھے تو آپ نے فرمایا: تم نے اپنی گردن میں شیطان کے ہار ڈال رکھے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۸۷..... اسی طرح سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ریشمی قمیض دیکھی تو حکم دیا تو اسے اتار دیا گیا اور لڑکیوں پر رہنے دی۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۸۸..... قیس بن النعمان السکونی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک لشکر نکلا جس کے متعلق اکیدر دومۃ الجندل نے سنا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ کا لشکر روانہ ہو چکا ہے مجھے اپنی زمین اور مال کا ڈر ہے تو آپ میرے لئے ایک خط لکھ دیں تا کہ وہ میری کسی چیز سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں کیونکہ میں اپنے اوپر واجب حق کا اقرار کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے ایک خط لکھ دیا پھر اکیدر نے ایک ریشمی قبا نکالی جو سلی ہوئی تھی جو اسے کسریٰ نے پہنائی تھی وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ میری طرف سے قبول فرمائیے میں نے اسے آپ کے لئے ہدیہ کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنی قبا واپس لے جاؤ، کیونکہ جو دنیا میں اسے پہنے گا وہ اس سے (آخرت میں) محروم ہوگا، چنانچہ وہ اسے واپس لے گیا پھر وہ اپنے گھر میں آیا اور اس کے دل میں یہ بات تھی کہ اس کا ہدیہ واپس کر دیا گیا، تو اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ایسے گھر والے ہیں جن پر ان کا ہدیہ واپس کرنا گراں گزرتا ہے لہٰذا مجھ سے میرا ہدیہ قبول فرمائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ یہ عمر بن الخطاب کو دے دو، وہ بولا، انہوں نے جو کچھ آپ نے کہا سن لیا ہے، تو آپ رو پڑے اور انہیں گمان ہوا کہ شاید انہیں کوئی چیز محسوس ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم ہوا ہے، آپ نے اس کے بارے ارشاد فرمایا اور پھر اسے میری طرف بھیج دیا، تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک یا کپڑا اپنے دہن پر رکھ لیا پھر فرمایا: میں نے پہننے کے لئے تمہارے

پاس نہیں بھیجا، بلکہ اسے بیچ کر اس کی قیمت سے امداد حاصل کرو۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۸۹..... جبیر بن صخر حارس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ حضرت خالد بن سعید بن العاص نبی علیہ السلام کے زمانہ میں یمن میں تھے، اور جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو وہ یمن میں تھے اور آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد آئے، ان پر ایک ریشم کی اچکن تھی وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھ والے لوگوں کو آواز بلند کہا: اس کی اچکن پھاڑ دو وہ ریشم پہن کر ہمارے قافلہ میں سلامت رہے؟ چنانچہ لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کی اچکن پھاڑ دی۔ سیف، ابن عساکر

۴۱۸۹۰..... عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرا اور اس کی قمیض پر ریشم کی کلی تھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر (اس کی جگہ) برص ہوتی تو بہتر ہوتی۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۹۱..... سہل بن الحنظلیۃ جشمی سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ خریم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے سر کے بال زیادہ نہ ہوتے اور اس کے تہبند گھسیٹ نہ ہوتی، حضرت خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو چھری لے کر آدھے کان تک بال کاٹ دیئے اور نصف پنڈلی تک تہبند بلند کرلیا۔ مسند احمد، بخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

۴۱۸۹۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئی قمیض پہنی پھر مجھے آواز دی کہ چھری لاؤ، کہنے لگے: بیٹا! میری قمیض کی آستین کھینچو اور اپنا ہاتھ میری انگلیوں کے کنارے پر رکھو جو فالتو ہو اسے کاٹ دو تو میں نے اس (قمیض) سے دونوں آستینوں سے کنارے کاٹ دیئے (لیکن اس طرح) آستین کا خلا آگے پیچھے ہوگیا میں نے کہا: ابا جان! اگر آپ انہیں قمیض کے ساتھ برابر کر لیتے تو بہتر تھا، آپ نے فرمایا: بیٹا اسے رہنے دو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ حلیۃ الاولیاء

۴۱۸۹۳..... ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ حج کرنے گئے، تو محمد بن جعفر بن ابی طالب کی بیوی ان کے پاس گئی تو انہوں نے اس کے ساتھ شب باشی کی اور صبح کے وقت چل پڑے ان پر خوشبو کی مہک تھی اور ایک زرد رنگ کا لحاف تھا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب انہیں دیکھا تو انہیں ڈانٹا اور اف اف کرنے لگے اور فرمایا: کیا تم زرد رنگ کا کپڑا پہنتے ہو جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور تمہیں منع کیا ہے اسے منع نہیں کیا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، وابن منیع، ابویعلی بیھقی وحسن وقال البیھقی اسنادہ غیر قوی

۴۱۸۹۴..... خرشہ بن الحر سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس سے ایک نوجوان گزرا جس کا تہبند گھسٹ رہا تھا اور وہ اسے گھسیٹے جا رہا تھا تو آپ نے اسے بلا کر کہا: کیا (عورتوں کی مخصوص بیماری) حیض سے ہو؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین! کیا مرد کو بھی حیض آتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو کیا وجہ ہے کہ تم نے اپنا ازار اپنے پیروں پر ڈال رکھا ہے پھر چھری منگوائی اور اس کا ازار منھی میں پکڑ کر ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دیا، خرشہ فرماتے ہیں: گویا میں دھاگوں کو اس کی ایڑیوں پر دیکھ رہا ہوں۔ سفیان بن عیینۃ فی جامعہ

۴۱۸۹۵..... حارث بن میناء سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر مجھے بلاتے، میں آپ کے پاس مشرکین کی ایک قباء لایا آپ نے فرمایا: اس سونے کو یہاں سے اتار دو۔ رواہ البیھقی

۴۱۸۹۶..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک نوجوان آیا، آپ نے دیکھا کہ وہ اپنا تہبند گھسیٹ رہا ہے فرمایا: بھتیجے! اپنا تہبند اوپر کرو کیونکہ تمہارے رب کی زیادہ پرہیزگاری اور تمہارے کپڑے کی زیادہ حفاظت کا ذریعہ ہے۔

ابن ابی شیبہ، بیھقی

۴۱۸۹۷..... خرشہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھری منگوائی اور ایک شخص کا تہبند ٹخنوں سے اوپر اٹھایا پھر جو ٹخنوں سے نیچے تھا اسے کاٹ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۸۹۸..... ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عتبہ بن فرقد کو لمبی آستینوں والی قمیض پہنے دیکھا تو چھری منگوائی تاکہ ان کی انگلیوں سے فالتو کپڑا کاٹ دیں تو وہ کہنے لگے: امیر المؤمنین! میں خود کرلوں گا، میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کے سامنے اسے

کاٹیں تو آپ نے چھوڑ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۸۹۹......ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا: شلواریں پہننا چھوڑ دو اور تہبند باندھا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۹۰۰......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے درندوں کی کھالیں بچھانے اور پہننے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۱......ابن سیرین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو لومڑی کی کھال کی ٹوپی پہنے دیکھا حکم دیا تو اسے پھاڑ دیا گیا۔
رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۲......ابن سیرین سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص (کے سر) پر بلیوں کی کھال سے بنی ٹوپی دیکھی تو اس کو پکڑ کر پھاڑ دیا اور فرمایا: میرے گمان میں یہ مردار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۳......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو جب کسی کو ایک ہی کپڑا ملے تو اسے تہبند بنالے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۴۱۹۰۴......ابوامامہ سے روایت ہے فرمایا: ابن العاص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اپنا تہبند گھسیٹتے اور بال بڑھاتے گزرے تو آپ نے فرمایا: ابن العاص بہترین آدمی ہے اگر وہ اپنا ازار اوپر اٹھالے اور اپنے بال کم کردے، فرماتے ہیں انہوں نے اپنا سر منڈا کر بال کم کردیئے اور گھٹنوں تک تہبند اوپر کرلیا۔

۴۱۹۰۵......ابوالشیخ ھنائی سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت سے کہا: جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کی زینوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۶......(مسند عبداللہ بن عمر) میں ایک رات باہر نکلا تو رسول اللہ ﷺ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صحن میں تھے میں آپ کے پیچھے سے آرہا تھا آپ نے تہبند کی گھسیٹن سنی تو فرمایا: تہبند اوپر کرلو! میں نے عرض کی یا نبی اللہ! وہ تو بلند ہے فرمایا: اپنا ازار اٹھالو! تین بار فرمایا: کیونکہ جو تکبر سے اپنا تہبند گھسیٹتا ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

۴۱۹۰۷......(مسند ابی عمیر) کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

ابن ابی شیبۃ، مسند احمد، والدارمی، ابو داؤد، ترمذی، نسائی وابن الجارود، ابن عساکر، طبرانی فی الکبیر ورواہ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ عن ابی الملیح مرسلاً، قال ترمذی: وھو اصح

عمامہ وپگڑی کے آداب

۴۱۹۰۸......سائب بن یزید سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے عمامہ (کے شملہ) کو پیچھے لٹکایا تھا۔ رواہ البیھقی

۴۱۹۰۹......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غدیرخم کے روز مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک عمامہ باندھا اور اسے میرے پیچھے لٹکایا اور ایک روایت میں ہے اور اس کے شملے میرے کندھوں پر لٹکادیئے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بدروحنین کے دن جن فرشتوں کے ذریعہ میری مدد فرمائی انہوں نے اس طرح عمامہ باندھ رکھے تھے، اور فرمایا: عمامہ کفر وایمان کے درمیان رکاوٹ ہے اور ایک روایت ہے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان۔

اور ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فارسی کمان سے تیر پھینک رہا تھا، فرمایا اس سے پھینکتے رہو پھر ایک عربی کمان دیکھی تو فرمایا: انہیں اختیار کرو اور نیزے والے تیر استعمال کرو کیونکہ اس کی ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے شہروں میں قوت دے گا اور تمہاری مدد کرے گا۔

ابن ابی شیبۃ ابو داؤد طیالسی وابن منیع، بیھقی فی السنن

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۵۸۔

۴۱۹۱۰......واثلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ (کے سر) پر سیاہ عمامہ دیکھا۔ ابن عساکر وقال منکر، حاکم

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۳۱۔

۴۱۹۱۱......(از مسند عبداللہ بن الشخیر) عبدالرحمن ابن عدی البحرانی اپنے بھائی عبدالاعلی بن عدی سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا پھر انہیں عمامہ باندھا اور اس کا شملہ (ان کے کندھے) کے پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا: اس طرح عمامہ باندھا کرو کیونکہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان رکاوٹ ہے۔ رواہ الدیلمی

۴۱۹۱۲...... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سحاب عمامہ باندھا اور فرمایا: علی عمامے عربوں کے تاج ہیں اور (پٹکے سے کمر و گھٹنوں کو باندھ کر) احتباء کرنا ان کی دیواریں ہیں مسجد میں مؤمن کا بیٹھنا سرحد کی حفاظت ہے۔ رواہ الدیلمی

۴۱۹۱۳...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ انہیں اپنے ہاتھ سے آگے عمامہ باندھا اور اس کا شملہ ان کے کندھوں پیچھے سے آگے لٹکا دیا پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے پیچھے کرلو تو انہوں نے پیچھے کرلیا پھر فرمایا: آگے کرلو تو انہوں نے آگے کرلیا، پھر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: فرشتوں کے تاج اس طرح ہوتے ہیں۔ ابن شاذان فی مشیخته

۴۱۹۱۴...... ابن ابی زرین سے روایت ہے فرمایا: میں عید کے روز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ انہوں نے عمامہ باندھ رکھا تھا اور اپنے عمامہ کو پیچھے سے لٹکایا ہوا تھا لوگوں نے ابھی ایسا کر رکھا تھا۔ بیهقی فی الشعب

جوتا پہننا

۴۱۹۱۵...... احنف بن قیس سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جوتوں کو نیا کرلیا کرو کیونکہ یہ مردوں کی پازیبیں ہیں۔ وکیع فی الغرر

۴۱۹۱۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کھڑے ہوکر جوتا پہننے سے، ہڈی سے استنجاء کرنے سے یا اس چیز سے جو (جانوروں کے) پیٹ سے نکلتی ہے یعنی گوبر سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۱۹۱۷...... یزید بن ابی زیاد مزینہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک جوتے میں چلتے اور کھڑے ہوکر پیتے دیکھا۔ رواہ ابن جریر

یعنی کبھی کبھار مستقل عادت نہ تھی کہ حدیث کی مخالفت لازم آئے۔

۴۱۹۱۸...... (مسند علی) نبی ﷺ کے جوتے کا تسمہ جب ٹوٹ جاتا تو اسے ہاتھ میں اٹھا کر ایک میں چل لیتے تھے اور جب اس کا تسمہ مل جاتا تو اسے پہن لیتے۔ طبرانی فی الاوسط

چال چلن

۴۱۹۱۹...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک نوجوان کو مٹکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: مٹک مٹک کر چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ (جہاد) کے علاوہ مکروہ ہے اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی تعریف کی ہے فرمایا: رحمن کے بندے جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں، اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔ الآمدی فی شرح دیوان الاعشی

۴۱۹۲۰ ... سلیم بن حنظلہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہمارے پاس ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تاکہ ہم ان سے باتیں کریں جب وہ کھڑے ہوئے تو ہم اٹھ کر ان کے پیچھے چلنے لگے، اتنے میں حضرت عمر بھی ان سے آملے اور فرمایا: کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ متبوع (جس کی پیروی کی جائے) کا فتنہ تابع (پیروی کرنے والے) کے لئے ذلت کا باعث ہے۔ ابن ابی شیبة، خطیب فی الجامع

۴۱۹۲۱ ... ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف نکلے تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے پیچھے ہو لئے، آپ (چلتے چلتے) ٹھہر گئے اور انہیں حکم دیا کہ وہ آپ سے آگے چلیں پھر آپ ان کے پیچھے چلے، آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: میں نے تمہارے جوتوں کی آواز سنی تو مجھے خوف محسوس ہوا کہ میرے دل میں کہیں تکبر پیدا نہ ہو جائے۔

الدیلمی وسندہ ضعیف

عورتوں کا لباس

۴۱۹۲۲ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ازواج نبی ﷺ نے کپڑوں کی لمبائی کا ذکر کیا، فرمایا: ایک بالشت لمبا کریں، انہوں نے کہا، بالشت کم ہے اس سے بے پردگی ہوتی ہے آپ نے فرمایا: ایک ہاتھ، وہ کہنے لگیں، ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا: ایک ہاتھ کافی ہے اس سے زیادہ نہ کریں۔ نسائی والبزار وفیہ زید العمی ضعیف

۴۱۹۲۳ ... ابوقلابہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت میں کسی لونڈی کو دوپٹہ اوڑھنے نہیں دیتے تھے اور فرماتے: دوپٹے تو آزاد عورتوں کے لئے ہیں تاکہ انہیں تکلیف نہ دی جائے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۲۴ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بڑی چادریں آزاد مسلمان عورتوں کے لئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۲۵ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہماری ایک باندی کو دیکھا جس نے دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا آپ نے اسے درہ مارا اور فرمایا: آزاد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو دوپٹہ اتار دو۔ ابن ابی شیبة وعبد بن حمید

۴۱۹۲۶ ... صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے فرمایا: ایک عورت دوپٹہ اوڑھے چادر لپیٹے باہر نکلی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ عورت کون ہے؟ کسی نے کہا: یہ فلاں کی لونڈی ہے جوان کے گھر کا آدمی تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ کس وجہ سے تم نے اس باندی کو دوپٹہ اوڑھایا اور آزاد عورتوں کی طرح چادر پہنائی یہاں تک کہ میں اس کے بارے میں شک میں پڑ گیا میں تو اسے آزاد عورت سمجھ رہا تھا لونڈیوں کو آزاد عورتوں کے مشابہ نہ بناؤ۔ رواہ البیھقی

۴۱۹۲۷ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لونڈیاں ہماری خدمت سر کے بال کھولے کرتیں اور ان کی چھاتیاں حرکت کرتیں۔ رواہ البیھقی

۴۱۹۲۸ ... مسیب بن دارم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں درہ تھا آپ نے ایک لونڈی کے سر پر مارا جس سے اس کا دوپٹہ گر گیا اور فرمایا: کس وجہ سے لونڈی آزاد عورت کی مشابہت اختیار کرتی ہے۔ رواہ ابن سعد

۴۱۹۲۹ ... امام مالک سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک باندی تھی جسے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ اس نے آزاد عورتوں کی وضع قطع بنا رکھی ہے آپ اپنی بیٹی کے گھر گئے اور فرمایا: میں تمہارے بھائی کی باندی کو کیوں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آزاد عورتوں کی شکل وشباہت اختیار کئے ہوئے ہے؟ آپ کو یہ بات انوکھی لگی۔ مالک

۴۱۹۳۰ (از مسند خلاد انصاری) حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہرقل کی طرف بھیجا جب وہ واپس آئے تو انہیں ایک قبطی چادر دی، اور فرمایا: اس کے ایک ٹکڑے کی قمیص بنا لو اور ایک ٹکڑا اپنی بیوی کو دے دینا وہ اس سے دوپٹہ بنا لے گی، جب آپ وہاں سے واپس چلے تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو آواز دی اور فرمایا: اپنی بیوی کو حکم دینا کہ وہ اس کے نیچے قمیص بنائے تاکہ اس کا

جسم نمایاں نہ ہو۔ابن مندۃ، ابن عساکر

۴۱۹۳۱..... (ایضاً) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قبطی چادریں آئیں تو مجھے ان میں سے ایک کپڑا اعنایت فرمایا، اور (مجھ سے) کہا: کہ اس کے دوٹکڑے کر لینا، ایک ٹکڑے کی تم قمیض بنا لینا اور ایک ٹکڑے کی تمہاری بیوی اوڑھنی بنا لے گی، جب میں واپس پلٹا تو آپ نے فرمایا: (ارے ہاں) اس سے کہنا اس کے نیچے کوئی کپڑا لگا لے تا کہ اس کا جسم نمایاں نہ ہو۔رواہ ابن عساکر

۴۱۹۳۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی بیٹیوں کو ریشم وابریشم کے دوپٹے اوڑھاتے تھے۔رواہ ابن النجار

۴۱۹۳۳..... اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک موٹی قبطی چادر پہنائی جو دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدیہ میں ملی تھی میں نے وہ اپنی بیوی کو پہنا دی، بعد میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ وہ چادر نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو پہنا دی، فرمایا: اس سے کہنا کہ اس کے نیچے قمیض بنا لے کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس کا جسم نمایاں ہو۔

ابن ابی شیبة وابن سعد، مسند احمد والرویانی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، بیھقی، سعید بن منصور

لباس کی مباح صورتیں

۴۱۹۳۴..... قتادۃ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا کہ ان چادروں سے روکیں جو پیشاب سے رنگی جاتی ہیں تو ایک آدمی کہنے لگا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ اسے پہنتے تھے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، تو وہ شخص بولا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں اچھا نمونہ ہے، تو آپ نے اس بات کو ترک کر دیا۔رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۳۵..... قیس بن سعد سے روایت ہے فرمایا: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لئے پانی رکھا تو آپ نے غسل کیا پھر ہم آپ کے پاس ایک چادر لائے جس پر ورش کا رنگ لگا ہوا تھا گویا میں اس کی سلوٹ میں ورش کا نشان دیکھ رہا ہوں۔ابویعلی، ابن عساکر

۴۱۹۳۶..... (مسند احمر بن جزء السدوسی) میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف ایک کپڑے میں (کمر اور گھٹنوں کو باندھ کر) احتباء کرتے دیکھا اس پر اور کپڑا نہ تھا۔الباوردی، دارقطنی فی الافراد وھو ضعیف

۴۱۹۳۷..... حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہبند کے نیچے جانگھیا (Under wear) پہنتے تھے

سفیان بن عیینہ فی حامعه ومسدد

معلوم ہوا یہ کوئی تکبر اور غیر مسلمانہ طریقہ نہیں بلکہ ہمارے بڑوں کا عمل ہے عورت کے اعضاء تو ظاہر ہونے ہی نہیں چاہئے، مرد کا باقی جسم تو پردہ نہیں لیکن شرمگاہ کی ہیت نمایاں نہ ہو جو لوگ باریک لباس پہنتے یا ہلکا پھلکا لباس پہننے کے عادی ہیں اگر وہ مسلمان ہیں تو انہیں اس مذکورہ طریقہ پر عمل کرنا چاہئے۔

رہائش کے آداب ...... گھر کی تعمیر

۴۱۹۳۸..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے گھر میں زکوۃ یہ ہے کہ وہ اس میں ایک مہمان خانہ بنائے۔

بیھقی فی الشعب

گھر کے حقوق

۴۱۹۳۹..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے کہا: تمہیں کیا ہوا کہ تم لوگ اپنے صحنوں کو صاف نہیں کرتے۔

ابوعبید فی الغریب وقال: ھذا الحدیث قدیروی مرفوعاً ولیس بذلک المثبت من حدیث ابرھیم بن زید المکی

گھر کے حقوق کے ذیل میں

۴۱۹۴۰...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سرما آتا تو رسول اللہ ﷺ جمعرات کی رات گھر میں داخل ہوتے اور جب گرما آتا تو جمعرات کی رات نکلتے، اور جب نیا کپڑا پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے اور دوگانہ ادا کرتے اور پرانا کپڑا کسی کو پہنا دیتے۔
رواہ ابن عساکر

۴۱۹۴۱ ..... جب آپ گرما میں داخل ہوتے تو جمعہ کی شب داخل ہونا پسند کرتے اور سرما میں جمعہ کی رات (گھر میں) داخل ہونا پسند کرتے۔
بیھقی فی الشعب

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۴۳۰۔

گھر کے حقوق کا ادب

۴۱۹۴۲...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو:
بسم اللہ التکلان علی اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ پڑھتے۔ ابن السنی والدیلمی

۴۱۹۴۳..... (مسند ابن عوف) عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو اس کے کونوں میں آیت الکرسی پڑھتے۔ رواہ ابن عساکر

گھر کی ممنوع چیزیں

۴۱۹۴۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ ان کے کسی بیٹے نے اپنی دیواروں پر پردے لٹکا رکھے ہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر یہی بات رہی تو میں اس کے گھر سے جدا ہو جاؤں گا۔ ابن ابی شیبۃ وھناد

۴۱۹۴۵...... سلمہ بن کلثوم سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق میں ایک بلند عمارت بنائی، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہوا تو آپ اس وقت مدینہ میں تھے آپ نے انہیں لکھا: ام عویمر کے بیٹے عویمر، کیا تمہارے لئے فارس وروم کی عمارتیں کافی نہ تھیں کہ تم نے تعمیریں شروع کردی ہیں اے اصحاب محمد (ﷺ) تم لوگ تو صرف رہنما ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۹۴۶ ..... راشد بن سعد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمص میں ایک کمرہ تعمیر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھا امابعد! عویمر! دنیا کی زیب وزینت کے لئے جو کچھ روم نے بنایا ہے کیا کم ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ویرانی کا حکم دیا ہے۔ ھناد، بیھقی فی الزھد، بن عساکر

۴۱۹۴۷ ...... عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کہتے تھے ہر خیانت کرنے والے پر دو امانت دار ہیں پانی اور مٹی۔
الدینوری

۴۱۹۴۸...... یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے فرمایا: مصر میں سب سے پہلے جس نے کمرہ بنایا وہ خارجہ بن حذافہ ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا تو آپ نے حضرت عمرو بن العاص کو لکھا: السلام علیکم امابعد! مجھے علم ہوا ہے کہ خارجہ بن حذافہ نے ایک کمرہ بنایا ہے خارجہ نے اس کا ارادہ کیا ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی پوشیدہ چیزوں کو دیکھے، جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو اسے انشاء اللہ گرا دینا والسلام۔ ابن عبدالحکم

۴۱۹۴۹...... عبداللہ رومی سے روایت ہے فرمایا: میں ام طلق کے گھر میں گیا تو ان کے گھر کی چھت بہت چھوٹی تھی میں نے کہا: ام طلق آپ کے گھر

کی چھت کس قدر چھوٹی ہے تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا: اپنے گھروں کو زیادہ اونچا نہ کرو کیونکہ تمہارے برے دن وہ ہوں گے جن میں تم اپنے گھروں کو اونچا کرو گے۔ابن سعد، بخاری فی الادب

۴۱۹۵۰..... سالم بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے والد کے زمانہ میں شادی کی دعوت کی تو میرے والد نے لوگوں کو بلایا جن میں حضرت ابوایوب بھی تھے میرے کمرہ کو سبز چادروں سے سجا رکھا تھا حضرت ابوایوب آئے تو انہوں نے اپنا سر جھکا لیا پھر دیکھا تو کمرہ پر چادریں تھیں فرمایا: عبداللہ! کیا تم لوگ دیواروں پر پردے ڈالتے ہو۔میرے والد نے کہا۔آپ حیا کر رہے تھے۔ابوایوب ہم پر عورتیں غالب آ گئیں، آپ نے فرمایا: اوروں پر تو عورتوں کے غالب ہونے کا خدشہ تھا لیکن تمہارے بارے میں مجھے یہ خوف نہ تھا کہ تم پر عورتیں غالب آ جائیں گی نہ میں تمہارے گھر داخل ہوں گا اور نہ تمہارا کھانا کھاؤں گا۔رواہ ابن عساکر

نیند کے آداب واذکار

۴۱۹۵۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی جنابت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جب وضو کر لے اور ایک روایت میں ہے اپنا عضو دھولے اور نماز کی طرح وضو کر لے۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی ابن حبان

۴۱۹۵۲..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی جنابت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: سوسکتا ہے اگر چاہے تو وضو کر لے۔ابن خزیمة

۴۱۹۵۳..... اسلم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: کہ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے نہ سویا جائے جو سوگیا اس کی آنکھ نہ لگے۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۵۴..... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس طرح کیا کرتے تھے: یعنی چت لیٹنا اور ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا۔مالک، بیهقی فی الشعب

۴۱۹۵۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: جب ہم میں سے کوئی جنبی ہو تو کیا کرے اور غسل سے پہلے سونے کا ارادہ رکھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: جس طرح نماز کے لئے وضو ہوتا ہے اس طرح وضو کر کے سو جائے۔مسند احمد

۴۱۹۵۶..... جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ سے جنبی کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ سو اور کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے اس وقت۔ابونعیم

۴۱۹۵۷..... جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو کر بستر کے پاس آتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف بڑھتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے، بھلائی پر اختتام کر، اور شیطان کہتا ہے برائی پر اختتام کر، پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر وحمد کر لے تو فرشتہ شیطان کو بھگا دیتا ہے اور اس کی حفاظت کرنے لگتا ہے، پھر جب بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے بھلائی سے آغاز کر اور شیطان کہتا ہے برائی سے آغاز کر، پس اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لے اور کہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روک رکھا ہے پس اگر وہ گر بھی جائیں تو اس کے علاوہ کون انہیں تھامے گا بے شک وہ حلم والا بخشش کرنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے زمین کو گرنے سے روک رکھا ہے ہاں اس کی اجازت سے بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے پھر اگر وہ اپنے بستر سے گر کر مر گیا تو شہادت کی موت مرے گا اور اگر اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو فضائل (کی گھڑیوں) میں نماز پڑھی۔رواہ ابن جریر

۴۱۹۵۸..... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جنبی جب سونا یا کھانا چاہے تو وضو کر لیا کرے۔سعید بن منصور

۴۱۹۵۹..... ابوسلمہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی، اماں جی! کیا رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں سوتے تھے؟ فرمایا: ہاں، آپ اپنی شرم گاہ دھوئے اور نماز جیسا وضو کئے بغیر نہ سوتے تھے۔ضیاء

۴۱۹۶۰..... جبارۃ بن المغلس سے روایت ہے کہ ہم سے عبید بن الوسیم الجمال نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حسن بن حسین نے وہ اپنی والدہ فاطمۃ بنت حسین سے وہ اپنے والد حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنی والدہ فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسی حالت میں سو گیا جس کے ہاتھ پر کھانے کی کسی چیز کا اثر یا خوشبو لگی تھی (پھر اسے کوئی چیز نقصان پہنچائے) تو وہ اپنے سوا کسی پر ملامت نہ کرے۔ رواہ ابن النجار

۴۱۹۶۱..... عبداللہ بن حارث سے روایت ہے جو آل سیرین سے تعلق رکھتے ہیں، وہ ابو عمر سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو کہے: اے اللہ! تو نے میری جان پیدا کی تو ہی اسے موت دے گا، تیرے لئے ہی اس کا جینا اور مرنا ہے اے اللہ! اگر تو اسے مار دے تو اس کی بخشش کرنا، اور اگر اسے زندہ رکھا تو اس کی حفاظت کرنا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، کسی نے ان سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں کہا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: بلکہ اس نے کہا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں، یعنی رسول اللہ ﷺ۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۶۲..... (مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص) نبی ﷺ نے ایک انصاری صحابی سے فرمایا: سوتے وقت تم کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: میں کہتا ہوں: اے میرے رب! میں تیرے نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں میری بخشش فرما دے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری بخشش ہوگئی۔

ابن ابی شیبة، وفیه الافریقی ضعیف

۴۱۹۶۳..... (مسند ابن مسعود) نبی ﷺ جب سوتے تو فرماتے: اے اللہ! جب آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا، اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۶۴..... ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کو اچھا سمجھتے تھے کہ جنبی جب کھانا یا سونا چاہے تو وضو کر لے۔ ضیاء

۴۱۹۶۵..... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عاصم بن ضمرۃ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوتے وقت کہا کرتے تھے: بسم اللہ وفی سبیل اللہ۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۶۶ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار تلے رکھتے پھر فرماتے: ای رب! قنی عذابک یوم تبعث عبادک۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۹۶۷..... ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس کام کی شکایت کرنے آئیں اور کہنے لگیں یا رسول! چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ایک دفعہ پیستی ہوں پھر اسے گوندھتی ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز عنایت کی تو تمہارے پاس بھی پہنچ جائے گی عنقریب میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں گا جب تم سونے لگو تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر اور چونتیس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، یہ مقدار میں سو بن گئے یہ تمہارے لئے خادم سے زیادہ بہتر ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۶۸..... عبداللہ بن عمرو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: دو خصلتیں یا عادتیں ایسی ہیں جن کی جو مسلمان حفاظت (کے ساتھ مداومت) کرے گا وہ جنت میں جائے گا وہ دونوں (ہیں تو) آسان (لیکن) انہیں کرنے والے بہت تھوڑے ہیں، دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر ہر نماز کے بعد کہا کرے جو شمار میں ڈیڑھ سو اور میزان (عمل) میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ اور جب بستر پر آئے تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرتے تو زبانی شمار میں یہ سو ہے (لیکن عملی) میزان میں ہزار ہے اور ایک روایت میں ہے یہ ڈھائی سو نیکیاں ہیں اور جب دہری ہو گئیں تو ڈھائی ہزار ہو گئیں، اور تم میں سے کون اپنے شب و روز میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیسے یہ آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پس وہ ان کلمات کو کہے بغیر اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب کوئی سونے لگتا ہے شیطان آکر اسے ان کلمات کو کہنے سے پہلے سلا دیتا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ پر انہیں شمار کرتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی وقال: حسن صحیح، ابن ماجة وابن جریر، ابن حبان وابن السنی فی

عمل یوم ولیلة وابن شاهین فی الترغیب، بیهقی فی الشعب

۴۱۹۶۹...... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: جو شخص سونے لگے اور کہے: "لاالٰه الاالله وحده لاشریک له' له الملک وله الحمد وهو علی کل شیءٍ قدیر، سبحان الله وبحمده، الله اکبر لاحول ولا قوة الا بالله" پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگر چہ وہ سمندر جھاگ برابر ہوں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۷۰...... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کے لئے لیٹتے تو فرماتے: "اللهم! باسمک ربی وضعت جنبی فاغفرلی ذنبی". ابن جریر وصححه

۴۱۹۷۱...... (مسند علی) ابومریم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دو پتھروں میں میدہ کوٹ رہی تھیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں آبلے پڑ گئے: جاؤ رسول اللہ ﷺ سے خادم مانگو، چنانچہ ایک یا دو رات ایسا کیا، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کو بتایا گیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی کام سے آئیں مگر آپ کے تاخیر سے آنے کی وجہ سے اپنے گھر واپس چلی گئیں، تو ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم لوگ (سونے کے لئے) اپنے بستروں میں داخل ہو چکے تھے جب آپ ﷺ نے اجازت طلب کی تو ہم لوگوں نے اپنے کپڑے اوڑھنے کے لئے حرکت کی آپ کو جب یہ آواز آئی تو فرمایا: اپنے لحاف میں ہی رہو! پھر ہمارے پاس آکر ہمارے سروں کے پاس بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں میرے اور ان کے درمیان بستر میں داخل کر لئے پھر فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ میری بیٹی کسی کام سے آئی تھی بیٹی! کیا کام تھا یا فرمایا۔ بیٹی تمہاری کیا ضرورت ہے؟ تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس حالت میں آپ سے گفتگو کرنے سے شرم محسوس کی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے دو یا تین بار پوچھنے کے بعد، ان کی طرف سے جواب دیا، عرض کی یارسول اللہ! وہ آپ کے پاس آئی تھیں کہ میدہ کوٹ کوٹ کر ان کے ہاتھ آبلہ زدہ ہو گئے ہیں وہ خادم طلب کرنے آئی تھیں، آپ نے فرمایا: تمہیں وہ چیز زیادہ پسند ہے جو تمہارے لئے ہمیشہ رہے یا جو تم نے مانگا ہے، ان دونوں نے عرض کی: جو ہمارے لئے ہمیشہ رہے، آپ نے فرمایا: جب تم اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر اور چونتیس ۳۴ بار الحمد للہ کہا کرو یہ شمار سو ہے یہ تمہارے لئے اس سے بہتر جو تم نے مانگی ہے۔ رواہ ابن جریر

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خاص تحفہ

۴۱۹۷۲...... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عبیدة، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چکی پیسنے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں پر چھالے پڑنے کی شکایت کی، میں نے کہا: اگر اپنے والد محترم کے پاس جا کر خادم مانگ لیتیں (تو یہ مشقت نہ رہتی) فرماتے ہیں وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں لیکن انہیں نہ پایا تو واپس لوٹ آئیں، جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ کو اطلاع دی گئیں پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے، ہم پر ایک بڑی چادر تھی جب ہم اسے لمبائی میں اوڑھتے تو اس سے ہمارے پہلو باہر نکل آتے اور جب چوڑائی میں اوپر لیتے تو ہمارے سر اور پاؤں کھلے رہ جاتے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: فاطمہ! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم آئیں (لیکن میں گھر پر نہ تھا) کیا ضرورت تھی؟ انہوں نے عرض کی: کچھ بھی نہیں، میں نے کہا: انہوں نے مجھ سے چکی پیسنے سے ہاتھوں میں چھالوں کی شکایت کی تھی میں نے کہا: اگر ابا حضور کے پاس جائیں اور ان سے خادم مانگ لیتیں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو؟ جب اپنے بستروں پر آؤ تو تم دونوں تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

ابن جریر وصححه

۴۱۹۷۳...... (مسند علی) ہبیرة حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: میں نے فاطمہ سے کہا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جاتیں تو ان سے ایک خادم مانگ لاتیں، کیونکہ چکی اور کام سے تمہیں کافی مشقت ہوتی ہے انہوں نے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو، تو میں بھی ان کے

کے ساتھ چل دیا۔ پھر ہم نے آپ سے خادم مانگا، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس بار ۳۳ بار اللہ اکبر اور چونتیس بار لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا کرو، یہ (میزان) زبان میں سو ہوا، اور (عملی) میزان ہزار ہوا۔

رواہ ابن جریر

۴۱۹۷۴۔۔۔(مسند علی) قاسم مولی معاویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے علی بن ابی طالب سے سنا: انہوں نے ذکر کیا کہ انہوں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے خادم طلب کریں، وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ! چکی پیسنا میرے لئے گراں ہے اور انہیں اپنے ہاتھ میں چکی سے پڑے نشانات دکھانے لگیں پھر انہوں نے آپ سے ایک خادم مانگا، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ سکھاؤں؟ یا فرمایا: دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر؟ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ، اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۷۵۔۔۔طاب بن حوشب جو عوام بن حوشب کے بھائی ہیں جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد علی بن الحسین وہ حضرت حسین بن علی سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اپنے والد محترم کے پاس جاؤ اور ان سے غلام مانگو جو تمہیں چکی اور تنور کی گرمی سے بچائے، چنانچہ وہ آپ کے پاس آئیں اور غلام مانگا، تو آپ نے فرمایا: جب قیدی آئیں تو میرے پاس آنا، پھر بحرین کی جانب سے قیدی آئے تو لوگ آپ سے غلام مانگتے رہے اور رسول اللہ ﷺ بہت عطا کرنے والے تھے جو چیز بھی مانگی جاتی آپ دے دیتے، اور جب کچھ بھی نہ بچا تو وہ آپ کے پاس غلام مانگنے آئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ہمارے پاس قیدی آئے اور وہ لوگوں نے مانگ لئے لیکن میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہیں۔

جب اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو، اللہ! اے سات آسمانوں اور عرش عظیم کے رب! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے، دانہ اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو ہی سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی سب سے آخر میں ہے تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، ہمارا قرض ادا کر دے اور ہمیں فقر و فاقہ سے بے نیاز کر دے، چنانچہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لونڈی کے بدلہ ان کلمات پر خوش ہو کر واپس ہو گئیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کلمات کو جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے انہیں نہیں چھوڑا کسی نے کہا صفین کی رات بھی؟ آپ نے فرمایا: صفین کی رات بھی نہیں۔ ابو نعیم فی انتفاء الوحشة

۴۱۹۷۶۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: چچازاد! میرے لئے (گھر کا) کام اور چکی (پیسنا) مشکل ہے تو تم رسول اللہ ﷺ سے بات کرو! میں نے ان سے کہا: ٹھیک ہے، اگلے دن رسول اللہ ﷺ (بذات خود) ان کے پاس تشریف لے آئے، اور وہ دونوں ایک لحاف میں سو رہے تھے، (دروازہ پر دستک دینے اور اجازت لے کر اندر آنے کے بعد آپ نے ان سے فرمایا اٹھو نہیں) آپ نے (سردی کی وجہ سے) اپنے پاؤں ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر بستر میں داخل کر لئے، تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں۔ اللہ کے نبی! مجھے (گھر کے) کام سے مشقت ہوتی ہے، مال غنیمت جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرتا ہے اس میں سے کسی خادمہ کو حکم دیتے تو (میری کافی امداد ہو جاتی)۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ سکھاؤں؟ تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ زبانی حساب میں سو ہے اور (عملی) میزان میں ایک ہزار ہے اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جو ایک نیکی لے کر آیا تو اس کے لئے اس جیسی دس نیکیاں ہیں" ایک لاکھ تک۔ طبرانی فی الاوسط

۴۱۹۷۷۔۔۔(اسی طرح) شیث بن ربعی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اپنے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر خادم مانگو تا کہ تم اس کے ذریعہ سے کام (کی مشقت) سے بچ سکو، تو وہ شام کے وقت آئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: بیٹی کیا ضرورت ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں آپ کو سلام

کرنے آئی تھی۔اور شرم وحیا کی وجہ سے سوال نہیں کیا، جب وہ واپس آئیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں نے حیا کی وجہ سے ان سے سوال نہیں کیا، جب دوسرا دن ہوا تو پھر ان سے کہا: والد صاحب کے پاس جاؤ! اور ان سے خادم مانگو تا کہ کام سے بچ سکو چنانچہ وہ پھر آپ کے پاس گئیں، جب ان کے پاس پہنچیں تو آپ نے فرمایا: بیٹی! کیا ضرورت ہے؟ تو انہوں نے کہا: کوئی بات نہیں ابا جان! میں نے کہا دیکھوں آپ کیسے ہیں۔ اور حیا کی وجہ سے کچھ نہیں مانگا، اور جب تیسرا دن ہوا، تو انہوں نے ان سے کہا: چلو! تو دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہم پر کام کی مشقت ہے ہم نے چاہا کہ آپ ہمیں کوئی خدمت گار عطا کریں، جس کی وجہ سے ہم کام سے بچ سکیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں سرخ اونٹنیوں سے بہتر چیز بتاؤں؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جی ہاں رسول اللہ!

آپ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اللہ اکبر، سبحان اللہ، اور الحمد للہ سو بار کہہ لیا کرو یوں تم ایک ہزار نیکیوں میں رات گزارو گے، اسی طرح صبح کے وقت جب اٹھو گے تو ایک ہزار نیکیوں میں بیدار ہوگے، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ سنے مجھ سے نہیں رہے صرف صفین کی رات کہ میں انہیں بھول گیا پھر رات کے آخری حصہ میں مجھے یاد آئے۔

العدنی وابن جریر، حلیۃ الاولیاء

۴۱۹۷۸... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیٹ سے تھیں، جب وہ روٹی پکاتیں تو تنور کی حرارت ان کے پیٹ پر لگتی، تو وہ نبی ﷺ کے پاس خادم مانگنے آئیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں خادم نہیں دے سکتا اور صفہ والوں کو چھوڑ دوں جن کے پیٹ بھوک سے دہرے ہو رہے ہیں کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔ حلیۃ الاولیاء

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں

۴۱۹۷۹..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ہاتھوں پر آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے سے، آبلوں کی شکایت کی، ادھر رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آگئے تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس خادم مانگنے آئیں، تو آپ کو گھر پر نہ پایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گھر پر پا کر انہیں بتایا، پھر بعد میں جب ہم لوگ سو چکے تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کا استقبال کرنے اٹھے تو آپ نے فرمایا: وہیں ٹھہرو پھر آکر میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی، فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو یہ عمل رات سوتے وقت بھی کرنا ہے یوں یہ شمار سو بن جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۹۸۰ ...ابو یعلی سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چکی سے ہاتھوں پر آبلے پڑنے کی شکایت کی، نبی ﷺ کے پاس قیدی آئے تو وہ ان کے ہاں گئیں لیکن انہیں نہ پایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا، جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں، پھر نبی ﷺ ہمارے پاس آئے اس وقت ہم سو چکے تھے ہم اٹھنے کے لیے بڑھے تو آپ نے فرمایا: اپنی جگہ رہو میں تمہیں سوال سے بہتر چیز بتاؤں؟ جب سونے لگو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم وابن جریر، بیھقی وابو عوانۃ والطحاوی، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء

۴۱۹۸۱..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پھر آپ نے اپنے پاؤں میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بستر میں رکھ کر ہمیں وہ دعا سکھائی جو ہم سونے کے وقت پڑھا کریں۔

فرمایا: فاطمہ اور علی! جب تم اپنے اس گھر میں ہو تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے ابھی تک انہیں نہیں چھوڑا، ایک شخص جو آپ سے بدگمان تھا کہنے لگا: صفین کی رات بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں صفین کی رات بھی نہیں۔ ابن منیع وعبد بن حمید، نسائی، ابو یعلی، حاکم، حلیة الاولیاء

۴۱۹۸۲ ... عطاء بن سائب اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ان سے کی تو ایک چادر، چمڑے کا ایک تکیہ جس کا بھراؤ کھجور کی چھال تھا، دو چکیاں ایک مشکیزہ اور دو گھڑے ان کے ساتھ بھیجے، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اللہ کی قسم! پانی لاتے لاتے میں پریشان دل ہو گیا ہوں اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے پاس قیدی بھیجے ہیں جاؤ ان سے ایک خادم مانگو، تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! چکی پیستے پیستے میرے ہاتھ بھی آبلہ زدہ ہوگئے ہیں۔

چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا: بنی کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں آپ کو سلام کرنے آئی تھیں، اور شرم کی وجہ سے غلام نہ مانگا اور واپس آگئیں، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں نے شرم کی وجہ سے سوال نہیں کیا، پھر وہ دونوں آئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! پانی ڈھوتے ڈھوتے، میں دل برداشتہ ہو گیا ہوں، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں: چکی پیستے پیستے میرے ہاتھ آبلہ زدہ ہوگئے ہیں، آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے قیدی اور کشادگی پیدا فرمادی ہے ہمیں کوئی خادم دے دیں۔

آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دے سکتا جن کے پیٹ بھوک سے دہرے ہو رہے ہیں میرے پاس ان پر خرچ کے لئے کچھ نہیں، لیکن میں انہیں بیچ کر ان پر ان کی قیمت خرچ کروں گا، تو یہ دونوں واپس آگئے، بعد میں نبی ﷺ ان کے پاس آئے اس وقت یہ لوگ اپنی چادر میں لیٹ چکے تھے، سر پر کرتے تو پاؤں کھلے رہ جاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا رہ جاتا، تو وہ اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا: وہیں رہو، پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے سوال سے بہتر ہے؟ ان دونوں نے عرض کی: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کچھ کلمات سکھائے ہیں، ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمدللہ اور دس بار اللہ اکبر کہا کرو اور جب (رات سونے کے لئے) اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ جب سے مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے ہیں میں نے انہیں نہیں چھوڑا، تو ابن الکوا نے ان سے کہا: نہ صفین کی رات! آپ نے فرمایا: عراق والو! اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے، ہاں، نہ صفین کی رات۔ الحمیدی، ابن ابی شیبة، مسند احمد عبدالرزاق، والعدنی والشاشی والعسکری فی المواعظ وابن جریر، حاکم، ضیاء وروی النسائی وابن ماجة بعضه

۴۱۹۸۳ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک غلام ہدیہ میں آیا جو کسی عجمی بادشاہ نے آپ کو ہدیہ دیا تھا، میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: ابا حضور کے پاس جاؤ اور ان سے خادم طلب کرو، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں مگر آپ کو (گھر پر) نہ پایا وہ دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا، پھر دوسری مرتبہ بھی جب آپ کو نہ پایا تو واپس آگئیں، پے در پے چار مرتبہ گئیں لیکن آپ اس دن نہ آئے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ہوگئی، جب آپ واپس آئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو بتایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چار بار آئی تھیں، آپ کو تلاش کر رہی تھیں، آپ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: کس وجہ سے تم اپنے گھر سے نکلیں، فرماتے ہیں! میں نے انہیں اشارہ کیا کہ ابا حضور سے خادم مانگو، انہوں نے اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے سامنے کیا عرض کی: چکی کی وجہ سے میرے ہاتھ آبلہ زدہ ہوگئے ہیں پوری رات میں چکی پیستی رہی، اور ابوالحسن، حسن وحسین کو اٹھاتے ہیں آپ نے فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد صبر سے کام لو، کیونکہ بہترین عورت وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے فائدہ مند ہو، کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم چاہتے ہو؟ جب اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو اور لا الہ الا اللہ کے ساتھ اسے ختم کر لیا کرو، یہ تمہارے لئے تمہاری چاہت اور دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ ابن جریر وسمویه

۴۱۹۸۴... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر ایک خادم مانگ لاتیں، کیونکہ کام نے تمہیں تھکا دیا ہے چنانچہ وہ گئیں لیکن آپ علیہ السلام کو نہ پایا، (بعد میں جب آئے تو) فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم نے مانگی ہے؟ جب اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو یہ تمہارے لئے زبان پر سو اور میزان میں ہزار شمار ہوگا۔ ابویعلی و ابن جریر

۴۱۹۸۵... (مسند علی) علی بن اعبد سے روایت ہے فرمایا: مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں اپنا اور فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ کا واقعہ نہ سناؤں وہ گھر والوں میں سے سب سے زیادہ محبوب تھیں، میں نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: چکی چلاتے ان کے ہاتھ آبلہ زدہ ہو گئے اور مشکیزہ اٹھاتے اٹھاتے ان کے جسم پر نشان پڑ گئے ہانڈی تلے آگ سلگاتے ان کے کپڑے سیاہ ہو گئے اور انہیں نقصان بھی پہنچا، ادھر نبی ﷺ کے پاس خادم آئے، میں نے کہا: اگر آبا حضور کے پاس جائیں تو ایک خادم مانگ لائیں، چنانچہ وہ گئیں تو آپ کے پاس کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے تو وہ واپس آ گئیں۔

پھر اگلے دن ان کے پاس گئیں، تو آپ نے فرمایا: کیا ضرورت ہے، تو وہ خاموش ہو گئیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کو بتاتا ہوں، چکی چلاتے اور مشکیزہ اٹھاتے ان کے ہاتھوں میں چھالے اور جسم پر نشان پڑ گئے ہیں جب آپ کے پاس خادم آئے تو میں ان سے آپ کے پاس چلنے کو کہا، کہ آپ سے خادم مانگ لیں جو انہیں اس مشقت سے بچائے جس میں وہ مبتلا ہیں، آپ نے فرمایا: فاطمہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اپنے رب کا فرض ادا کرو، اور اپنے گھر والوں کا کام کرو، جب تم اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ، اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ سو کلمات کی مقدار تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے تو انہوں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے راضی ہوں اور آپ نے انہیں خادم نہیں دیا۔ ابوداؤد، عبداللہ بن امام احمد فی زوائدہ، والعسکری فی المواعظ، حلیۃ الاولیاء، قال ابن المدینی، علی بن اعبد لیس بمعروف ولا اعرف لہ غیر ھذا، وقال فی المغنی: علی بن اعبد عن لا یعرف

کلام:...... ضعیف ابی داؤد ۶۴۱، ۶۴۲۔

۴۱۹۸۶... ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کے پاس خادم مانگنے آئیں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں، تینتیس بار سبحان اللہ چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ کہا کرو، اور کہا کرو اے اللہ! سات آسمانوں اور عرش عظیم کے رب، ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، توراۃ، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے میں ہر شر سے تیری پناہ چاہتی ہوں جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو پوشیدہ ہے تیرے سامنے کوئی چیز نہیں، میرا قرض ادا کرا اور مجھے محتاجی سے پناہ دے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۸۷...... (مسند علی) ابو اسحاق ہمدانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لئے ایک تحریر لکھی فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو: میں تیری کریم ذات کے ذریعہ اور تیرے کامل کلمات کی وجہ سے ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اے اللہ! تو ہی تاوان اور گناہ کو ختم کرتا ہے اے اللہ! تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا اور نہ تیرے وعدہ میں عہد شکنی ہے اور نہ کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے سامنے کچھ کام آتی ہے تو پاک ہے تیری حمد ہے۔
ابن ابی الدنیا فی الدعاء

بستر پر پڑھنے کے خاص الفاظ

۴۱۹۸۸...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ اپنے بستر کے پاس کہا کرتے تھے، اے اللہ! آپ کی کریم ذات اور آپ کے کلمات کے ذریعہ پر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے اے اللہ! تو ہی تاوان اور گناہ کو دور کرتا ہے اے اللہ! تیر

لشکر شکست نہیں کھاتا، نہ تیرے وعدہ کے خلاف ہوتا ہے نہ کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے سامنے چلتی ہے تو پاک ہے تیری حمد کے ساتھ۔

ابو داؤد، نسائی و ابن جریر

۴۱۹۸۹..... (مسند البراء بن عازب) براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو فرماتے:

اللھم الیک اسلمت نفسی ووجھت وجھی والیک فوضت امری والیک الجأت ظھری رغبة ورھبة الیک لا ملجاء ولا منجا الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت

ابن ابی شیبة وابن جریر وصححه

۴۱۹۹۰..... براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ جب سونے لگتے تو دائیں ہاتھ کا تکیہ بنا کر اپنے رخسار رکھتے اور فرماتے: ”**اللھم! قنی عذابک یوم تبعث وفی لفظ یوم تجمع عبادک**“۔ ابن ابی شیبه وابن جریر وصححه

۴۱۹۹۱..... ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رات جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر آتے تو فرماتے: ”**اللھم باسمک نموت ونحییٰ**“ اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: **الحمدللہ الذی احیانا بعد موتنا وفی لفظ ”بعد ما اماتنا والیه النشور“**. ابن جریر وصححه

۴۱۹۹۲..... ابوعبیداللہ جدلی سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے بستر پر آتے تو فرماتے: میں اس ذات کی پناہ چاہتا ہوں جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے تھام رکھا ہے مگر اس کی اجازت سے، شیطان مردود کے شر سے سات مرتبہ فرماتے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۴۱۹۹۳..... ابوہمام عبداللہ بن یسار سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رات کے وقت اٹھتے تو فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے وہ اس کا اہل ہے کہ اس کی بڑائی اس کا ذکر اور اس کا شکر ادا کیا جائے، جس کا نفع ہی نفع اور جس کا نقصان ہی نقصان دہ ہے۔ الخرائطی

۴۱۹۹۴..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر کے پاس آتے تو فرماتے: **الحمدللہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وأوانا فکم من لا کافی له ولا مؤوی.**

تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور کافی دیا اور ہمیں جگہ دی کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کفایت ہے اور نہ جگہ۔

ابن جریر وصححه وبیھقی

سونے والے کے کان میں گرہیں لگنا

۴۱۹۹۵..... عطیہ، ابوسعید یا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب بھی کوئی سوتا ہے تو اس کے کان پر ریشم کے ذریعہ گرہیں لگادی جاتی ہیں، پس اگر وہ جاگ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرلے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وضو کرلے تو دوسری کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور اگر نہ وہ جاگا، نہ وضو کیا اور نہ نماز پڑھی تو تمام گرہیں بدستور رہتی ہیں اور شیطان اس کے کان میں پیشاب کرتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۹۶..... (مسند علی) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مضبوطی سے دروازہ بند کرنے، برتن ڈھانپنے، مشکیزہ پر بند لگانے اور چراغ گل کرنے کا حکم دیا۔

(طبرانی فی الاوسط)

۴۱۹۹۷..... (مسند حفصہ) رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو فرماتے: **(اللھم) رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک.**

رواه ابن ابی شیبة

۴۱۹۹۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو دونوں مٹھیاں بند کرکے ان میں پھونکتے اور ان میں پڑھا کرتے ”قل ھو اللہ احد“ اور ”قل اعوذ برب الفلق“ پھر جہاں تک ہاتھ پہنچتا اپنے جسم پر پھیر لیتے اپنے سر اور چہرہ سے شروع

کرتے اور سامنے جسم پر اس طرح تین بار کرتے۔ رواہ النسائی

۴۱۹۹۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو قل ھو اللہ احد اور معوذتین سب پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پھونک مارتے پھر انہیں اپنے چہرہ، کندھوں سینہ اور جہاں تک ان کے ہاتھ پہنچتے پھیر لیتے، فرماتی ہیں جب آپ کی بیماری بڑھ گئی تو مجھے حکم دیتے تو میں ایسا کرتی۔ رواہ ابن النجار

۴۲۰۰۰..... فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو کافی ہے اللہ بلند شان پاک ہے میرے لئے اللہ ہی کافی ہے جو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے جس نے اللہ کو پکارا اللہ نے اس کی سن لی، اللہ سے کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ اللہ کے علاوہ کو بچنے کی جگہ ہے میں نے اللہ اپنے رب اور تمہارے پر توکل کی، ہر رینگنے والے جانور کی پیشانی اس کے ہاتھ میں ہے نہ اس کا کوئی شریک بادشاہت میں ہے اور نہ فرمانبرداری میں سے اس کا نگہبان ہے اور اس کی بڑائی بیان کر، حضرت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: پھر نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی ان کلمات کو پڑھ کر شیاطین اور پھرنے والے جانوروں میں سو جائے تو اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ رواہ الدیلمی

کلام:..... التنزیہ ۳۲۶/۲۔

نیند وقیلولہ کے ذیل میں

۴۲۰۰۱..... سائب بن یزید سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب دوپہر اور اس سے تھوڑی دیر پہلے ہمارے سے گزرتے تو فرماتے اٹھو قیلولہ کرلو جو رہ جائے گا وہ شیطان کے لئے ہوگا۔ بیھقی فی الشعب

۴۲۰۰۲..... سوید العدوی سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھتے پھر اپنے گھروں میں لوٹ کر قیلولہ کرتے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۰۰۳..... مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ ان کا ایک گورنر قیلولہ نہیں کرتا تو آپ نے اس کی طرف لکھا: قیلولہ کیا کرو اس لئے کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

خواب

۴۲۰۰۴..... (مسند الصدیق) حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو افضل چیز مجھے دکھائی جائے: ایک شخص پورا وضو کرتا ہے، اچھا خواب مجھے فلاں فلاں چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ الحکیم

۴۲۰۰۵..... ابوقتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں ناپسندیدہ خواب دیکھ غمزدہ ہوجاتا یہاں تک کہ مجھے صاحب فراش بننا پڑتا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو اور اپنے دائیں طرف تین بار تھوک دو، ان شاء اللہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ رواہ النسائی

۴۲۰۰۶..... (مسند ابی ہریرۃ) ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس آکر کہا: میں نے دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا اور میں نے اسے ہاتھ میں پکڑ رکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کا قصد کرتا اور اسے ڈراتا ہے تو وہ لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۰۷..... (مسند انس) رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے اپنی سواری پر ایک دنبہ اپنے پیچھے سوار کر رکھا ہے اور میری تلوار کی نوک ٹوٹ گئی تو میں نے یہ تعبیر کی کہ میں قوم کے سردار کو قتل کروں گا اور اپنی تلوار کی نوک کی یہ تاویل کی کہ میرے خاندان کا ایک شخص قتل کیا جائے گا، تو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کئے گئے اور نبی ﷺ نے طلحہ کو قتل کیا جس کے ہاتھ میں جھنڈا تھا۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

تعبیر

۴۲۰۰۸۔۔۔(مسند الصدیق) ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خون کا پیشاب کررہا ہوں، آپ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم اپنی بیوی کے پاس حیض کی حالت میں آتے ہو اس نے کہا: ہاں جی، فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرپھر ایسا نہ کرنا۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبة والدارمی

۴۲۰۰۹۔۔۔شعبی سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں لومڑی دوڑا رہا ہوں، فرمایا: تو نے وہ چیز دوڑائی جو نہیں دوڑائی جاتی، تو جھوٹا شخص ہے اللہ تعالیٰ سے ڈر ایسا نہ کرنا

ابن ابی شیبة وابوبکر فی الغیلانیات

۴۲۰۱۰۔۔۔سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ گویا میرے گھر میں تین چاند گرے ہیں، میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ خواب بیان کیا اور وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ تعبیر کرنے والے تھے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہارے گھر میں زمین کی بہترین شخصیت دفن ہوگی، پھر جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا: عائشہ! یہ تمہارا بہترین چاند ہے۔ الحمیدی، ضیاء حاکم

۴۲۰۱۱۔۔۔محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اس امت کے سب سے زیادہ تعبیر کرنے والے اس کے نبی کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ابن سعد و مسدد

۴۲۰۱۲۔۔۔صالح بن کیسان سے روایت ہے فرمایا: کہ محرز بن نضلة نے کہا: میں نے دیکھا کہ آسمان دنیا میرے لئے کھل گیا اور میں اس میں داخل ہوگیا اور ساتویں آسمان تک پہنچ گیا پھر سدرۃ المنتہیٰ تک رسائی ہوگئی، مجھے کسی نے کہا: یہ تمہارا مقام ہے میں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا خواب بیان کیا اور وہ تمام لوگوں میں زیادہ درست تعبیر دینے والے تھے انہوں نے فرمایا: شہادت کی خوشخبری ہو چنانچہ وہ ایک دن کے بعد جب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۃ الغابہ کی طرف سرح کے روز نکلے اور یہ غزوہ ذی قرد ہے جو چھٹے ہجری کو پیش آیا تو انہیں سعدۃ بن حلمة نے شہید کیا۔ رواہ ابن سعد

۴۲۰۱۳۔۔۔حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کھجور کی چھال کی رسی بٹ کر اپنے ساتھ رکھ رہا ہوں اور کچھ لوگ جو میرے پیچھے ہیں اسے کھا رہے ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تم ایسی عورت سے شادی کرو گے جو بچوں والی ہوگی وہ تمہاری کمائی کھائیں گے۔

انہوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ ایک سوراخ سے ایک بیل نکلتا اور پھر واپس چلا جاتا ہے پھر وہ اس سے نہ نکل سکا، آپ نے فرمایا: یہ ایک عظیم بات ہے جو ایک شخص (کے منہ) سے نکلے گی پھر واپس نہیں ہوگی، پھر انہوں نے کہا: میں نے دیکھا: کہ کوئی کہتا ہے کہ دجال نکل آیا، تو میں دیوار (کھود کر) کھولنے لگا پھر پیچھے دیکھا تو وہ میرے قریب ہی تھا تو میرے لئے زمین کھل گئی اور میں اس میں داخل ہوگیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہیں اپنے دین میں مشقت پہنچے گی۔ ابوبکر فی الغیلانیات، سعید بن منصور

۴۲۰۱۴۔۔۔عبیداللہ بن عبداللہ کلاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے قرآن کو عربی (انداز) میں پڑھا کرو کیونکہ وہ عربی ہے اور سنت کی سمجھ حاصل کرو اور اچھی تعبیر کیا کرو، جب کوئی اپنے بھائی کے سامنے خواب بیان کرے تو وہ کہے: اگر بھلائی ہو تو ہمارے لئے اور اگر برائی ہو تو ہمارے دشمن پر پڑے۔ ضیاء بیھقی فی الشعب

۴۲۰۱۵۔۔۔(مسند جابر بن عبداللہ) فرمایا: ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی: میں نے دیکھا کہ میری گردن کٹ گئی آپ نے فرمایا: اپنے ساتھ شیطان کے کھیل کو کوئی کیوں بیان کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

ہر خواب لوگوں سے بیان نہ کیا جائے

۴۲۰۱۶...... (اسی طرح) ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، عرض کی یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا تو نبی ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: جب خواب میں کسی کے ساتھ شیطان کھیلے تو وہ لوگوں سے بیان نہ کرے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۱۷...... خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کی پیشانی کے کنارہ پر سجدہ کررہے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک روح، روح سے مل جاتی ہے نبی ﷺ نے اپنا سر جھکایا اور انہوں نے پیچھے سے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

ابن ابی شیبۃ، وابونعیم

۴۲۰۱۸...... بیہقی نے کہا ہمیں ابونصر بن قتادۃ نے ان سے ابوعمرو بن مطر نے ان سے جعفر بن محمد المستفاض فریابی نے، کہا مجھ سے ابووھب الولید بن عبدالملک بن عبداللہ الجہنی نے وہ اپنے چچا ابومشجعۃ سے وہ ربلع سے وہ ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو پاؤں موڑے ہوئے ہی فرماتے: "سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابا" ستر بار فرماتے، پھر فرماتے ستر سات سو کے بدلہ اس شخص میں کوئی خیر نہیں جس کے ایک دن کے گناہ سات سو سے زیادہ ہوں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے، آپ کو خواب پسند تھے، کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو ابن زمل نے کہا: اللہ کے نبی! میں نے آپ نے فرمایا: بھلائی تمہیں ملے اور برائی سے تم محفوظ رہو، بھلائی ہمارے لئے اور برائی ہمارے دشمنوں پر، اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بتاؤ، تو میں نے کہا: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک لمبے کشادہ راستہ پر ہیں۔ لوگ شاہراہ پر جارہے ہیں۔ چلتے چلتے یہ راستہ ایک چراگاہ تک پہنچ گیا میری آنکھوں نے اس جیسی سرسبز وشاداب چراگاہ نہیں دیکھی، اس کا پانی گررہا ہے اس میں ہر قسم کی گھاس، گویا میں پہلے ٹولہ میں تھا جو چراگاہ کی طرف لپکے، انہوں نے اللہ اکبر کہا اور اپنے گھوڑے راستہ میں ڈال دیئے اور اس چراگاہ کے دائیں بائیں میں سے کچھ نقصان نہیں کیا گویا میں (اب بھی) انہیں چلتا دیکھ رہا ہوں۔

پھر دوسرا گروہ آیا جوان سے زیادہ تھے جب وہ چراگاہ کے کنارے پہنچے تو اللہ اکبر کہا اور اپنی سواریاں راستہ میں ڈال دیں تو کچھ کھانے لگے اور کچھ نے مٹھی بھر گھاس لے لی اور اسی رخ چلتے بنے، پھر سب سے زیادہ لوگ آئے جب چراگاہ تک پہنچے تو نعرہ تکبیر بلند کرکے کہنے لگے: یہ پڑاؤ کی بہترین جگہ ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ دائیں بائیں پھیل گئے میں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو میں راہ پر چل پڑا یہاں تک کہ چراگاہ کی انتہا تک پہنچ گیا وہاں میں نے یارسول اللہ! آپ کو پایا، آپ ایک منبر پر ہیں جس کی سات سیڑھیاں ہیں آپ سب سے اونچی سیڑھی پر تھے اور آپ کے دائیں جانب مونچھوں والا ایک شخص ہے جس کے نتھنے تنگ اور ناک اٹھی ہوئی ہے وہ جب بات کرتا ہے تو چھا جاتا ہے لمبائی میں مردوں سے بلند ہے اور آپ کے بائیں جانب میانہ قد بھرے بدن والا، سرخ رنگ اور زیادہ تلوں والا ایک شخص ہے گویا اس نے گرم پانی سے اپنے بال دھوئے ہیں جب وہ بولتا ہے تو آپ سب لوگ اس کی عزت واکرام کی خاطر اس پر کان لگاتے ہو، اور آپ کے سامنے ایک بوڑھا شخص ہے جو شکل وشباہت میں آپ کے مشابہ تھا آپ سب لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے سامنے ایک عمر رسیدہ کمزور اونٹنی ہے آپ گویا اس کی پیروی کررہے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم نے کشادہ وسیع اور نہ ختم ہونے والا راستہ دیکھا ہے تو یہ وہ ہدایت ہے جس پر میں نے تمہیں برانگیختہ کیا اور تم اس پر ہو اور جو چراگاہ تم نے دیکھی تو وہ دنیا اور اس کی خوش عیشی ہے میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے پاس سے گزرے اور وہ ہمارے ساتھ نہ چمٹی، نہ ہم نے اس کا ارادہ کیا اور نہ اس نے ہمارا قصد کیا، پھر دوسرا گروہ آیا جو ہمارے بعد تھا وہ مقدار میں ہم سے کئی گنا زیادہ تھا ان میں سے کچھ اس چراگاہ سے کھانے لگے کچھ نے مٹھی بھر گھاس لے لی، اور اس طرح اس سے گزر گئے پھر لوگوں کا بڑا ٹولہ آیا اور وہ چراگاہ کے دائیں بائیں پھیل گئے۔

"فانا للہ وانا الیہ راجعون" تم تو صحیح راستہ پر چلتے رہو گے اور آخر کار مجھ سے آملو گے اور وہ جو سات سیڑھیوں والا تم نے دیکھا میں سب سے اوپر والے درجہ میں ہوں، تو دنیا کے سات ہزار سال ہیں اور میں سب سے آخری ہزارویں سال میں ہوں، اور جو شخص تم گندمی رنگ مونچھوں والا دیکھا وہ موسیٰ علیہ السلام تھے وہ اللہ تعالیٰ سے کلام کی وجہ سے جب لوگوں سے گفتگو کرتے تو ان پر غالب آجاتے، اور جو میانہ قد بھرے بدن چہرے پر زیادہ تلوں والا شخص تم نے میرے بائیں جانب دیکھا وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا اکرام کیا اس لئے ہم ان کی عزت واکرام کررہے تھے۔ اور جو بوڑھے شخص تم نے شکل وشباہت میرے مشابہ دیکھے وہ ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام تھے ہم سب ان کی پیروی اور اقتداء کرتے ہیں۔ اور جو اونٹنی تم نے دیکھی کہ میں اس کا پیچھا کررہا ہوں تو وہ قیامت ہے جو ہم پر قائم ہوگی، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہے۔

۴۲۰۱۹..... عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ (خواب میں) ایک شخص میرے پاس آکر کہنے لگا: اٹھو، اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں اس کے ساتھ چل دیا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بائیں طرف گھاٹی ہے تو اس شخص نے کہا: اس میں نہ چلنا یہ بائیں طرف والوں کے راستے ہیں، پھر میں نے اپنے دائیں ایک گھاٹی دیکھی تو اس نے مجھے کہا: اس میں چلو پھر وہ مجھے ایک پہاڑ پر لے آیا، مجھے کہنے لگا: اس پر چڑھو تو میں جب بھی چڑھنے کا ارادہ کرتا تو پیچھے گر پڑتا، میں نے ایسا کئی بار کیا۔

پھر مجھے ایک ستون کے پاس لے گیا جس کا سرا آسمان پر اور اس کی بنیاد زمین میں ہے اس کی چوٹی پر ایک حلقہ ہے، مجھے کہا کہ: اس پر چڑھو، میں نے کہا: میں اس پر کیسے چڑھ سکتا ہوں اس کا سرا آسمان پر ہے تو اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر پھینک دیا اور میں حلقہ کے ساتھ لٹک گیا پھر اس نے ستون کو مارا تو وہ گر گیا اور حلقہ کے ساتھ لٹکتا رہ گیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور ان سے سارا قصہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: تم نے اپنے دائیں طرف جو راستے دیکھے تو وہ دائیں طرف والے لوگوں کے راستے ہیں، اور وہ پہاڑ، شہداء کی منزلیں ہیں جس تک تم ہرگز نہیں پہنچو گے، اور رہا وہ ستون تو وہ اسلام کا ستون ہے۔ اور وہ حلقہ اسلام کا حلقہ ہے جسے تم مرتے دم تک تھامے رکھو گے۔

پھر فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور فرمایا: تم سے فلاں فلاں پیدا ہوں گے اور فلاں سے فلاں اور فلاں سے فلاں پیدا ہوگا، اس کی اتنی اتنی عمر، ایسا ایسا عمل اور اتنا اتنا اس کا رزق ہوگا، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۰۲۰..... عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں ایک شخص دیکھا وہ میرے پاس آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر چل دیا یہاں تک کہ ہم دو راستوں تک پہنچ گئے ایک میری دائیں جانب دوسرا میری بائیں طرف، میں نے بائیں طرف چلنا چاہا تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے دائیں طرف سے آملا، پھر مجھے لے کر چل دیا کہ ہم ایک پہاڑ تک پہنچے میں نے اس پر چڑھنے کی کوشش تو جب بھی چڑھتا سرین کے بل گر پڑتا، میں رو پڑا پھر وہ مجھے لے کر ایک ستون کے پاس پہنچا جس (کی چوٹی آسمان) میں ایک حلقہ ہے تو اس نے مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگائی تو میں حلقہ تک پہنچ گیا اور میں نے اسے تھام لیا۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: تیری آنکھ سو جائے، وہ دائیں بائیں طرف والا راستہ جس میں تمہیں چلے، تو وہاں راستہ دوزخیوں کا اور دایاں جنتیوں کا، اور وہ حلقہ مضبوط کڑا ہے اور ٹھوکر مارنے والا ملک الموت ہے اس کڑے کو تھامے ہی تمہاری موت واقع ہوگی۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ارشاد فرمایا: یہ آدم ہے اس کی فلاں اولاد ہوگی اور فلاں کی اولاد ہوگی اور فلاں کی بھی اولاد ہوگی، فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے چاہا پھر انہیں ان کے اعمال اور عمریں دکھائیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۰۲۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: مدینہ میں ایک عورت تھی جس کا خاوند تاجر تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگی: یا رسول اللہ! میرا خاوند تجارت کے لئے نکل گیا اور مجھے حمل میں چھوڑ گیا، میں نے خواب میں دیکھا: کہ میرے گھر کا ستون گر گیا اور میں نے ایسا بچہ جنا جس کی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی بہت نمایاں ہے آپ نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ، تیرا خاوند صحیح سالم واپس آئے گا، اور تو لڑکا جنے گی۔

رواہ الدیلمی

۴۲۰۲۲۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گندگی میں چل رہا ہوں اور میرے سینے میں دوتل یا نشان ہیں اور مجھ پر ایک منقش چادر ہے، آپ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو مسلمانوں کے معاملہ کے ذمہ دار ہوگے اور دو سال ان کے حاکم رہوگے۔ رواہ الدیلمی

۴۲۰۲۳۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! میں نے دیکھا کہ میں کھجور کا حلوہ کھا رہا ہوں اور میرے گلے میں ایک گٹھلی آ گئی، پھر رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے: تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! اس کی تعبیر آپ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم تعبیر کرو۔ آپ نے کہا: آپ کے مال غنیمت میں خیانت ہوگی۔ رواہ الدیلمی

نیند کی مباح صورتیں

۴۲۰۲۴۔۔۔ زھری سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آلتی پالتی مار کر بیٹھتے تھے اور پیٹھ کے بل سوتے تھے اور ایک پاؤں اٹھا کر دوسرا اس پر رکھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۰۲۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں زیادہ سونے والا آدمی تھا اور میں مغرب کی نماز پڑھ کر وہیں سو جاتا مجھ پر وہی کپڑے ہوتے، یوں میں عشاء سے پہلے سو جایا کرتا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مجھے اس بارے میں رخصت دی۔ مسند احمد

۴۲۰۲۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باندی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کا کھانا کھا کر پھر وہیں سو جاتے اور آپ پر عشاء سے پہلے والے کپڑے ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

سونے کی ممنوع صورتیں

۴۲۰۲۷۔۔۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو منہ کے بل سوتے دیکھ کر فرمایا: یہ ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۰۲۸۔۔۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں صبح کے وقت سوئی ہوئی تھی آپ نے اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دے کر فرمایا: بیٹی! اٹھو (اللہ تعالیٰ) اپنے رب کے رزق کو دیکھو، غافلوں میں شامل نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فجر کے طلوع ہونے سے طلوع شمس تک لوگوں کا رزق تقسیم کرتا ہے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ۔۔۔۔۔ الماآلی ۲/ ۱۵۷۔

متفرق گزران زندگی

۴۲۰۲۹۔۔۔ (مسند الصدیق) عبادۃ بن نسی سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب سواری تھک گئی ہو تو اس کے پاؤں (اس ڈر سے) نہ کاٹو (کہ دشمن اسے پکڑ لے گا)۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۳۰۔۔۔ حمید بن ہلال سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیماری میں دائیں طرف تھوکا، پھر فرمایا: میں نے صرف اسی بار تھوکا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۳۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے جب کوئی اونٹ خریدے تو بڑا اور موٹا اونٹ خریدے، اگر وہ اس کی خیر سے محروم رہا تو اس کے ہانکنے سے محروم نہیں رہے گا۔ اور اپنی عورتوں کو کتان کا کپڑا نہ پہناؤ کیونکہ موٹا نہیں ہوتا اس سے جسم نمایاں ہوتا ہے۔

اپنے گھروں کو درست کرواور سانپوں کو ڈراؤ اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں، ان کے مسلمان تمہارے سامنے نہیں آئیں گے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبة

۴۲۰۳۲..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سورج کی طرف اپنی پیشانیاں کیا کرو کیونکہ یہ عرب کا حمام ہے۔

ابن ابی شیبة وابوذر الهروی فی الجامع

۴۲۰۳۳..... محمد بن یحییٰ بن جنادہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کا کوئی مال ہو تو وہ اسے درست کرے، جس کی کوئی زمین ہو وہ اسے آباد کرے، کیونکہ عنقریب ایسا دور آئے گا کہ تم ایسے شخص کے پاس آؤ جو صرف اپنے دوست کو دے گا۔ ابن ابی الدنیا

۴۲۰۳۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سانپوں کو اس سے پہلے کہ تمہیں ڈرائیں، انہیں ڈراؤ، نیزے پھینکا کرو، معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو، کھردرا لباس پہنو، سر کو دو حصوں میں (کنگھی کرکے مانگ نکال کر) تقسیم کرو اور آرزو سے دور رہو اور عاجزی کے گھر میں نہ رہو اور سانپو کو ڈراؤ اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں، اپنے گھروں کو ٹھیک رکھو۔ ابو عبید فی الغریب، ابن ابی شیبة

۴۲۰۳۵..... ابومجلز سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ کی ایک دیوار سے ٹیک لگائی اور وہ ایسے لوگ تھے کہ ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیا۔ ابن راهویه وصحح

۴۲۰۳۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آٹے کو اچھی طرح گوندھا کرو وہ دہرا پسا ہوا ہے۔

ابن ابی شیبة وابوعبید فی الغریب بلفظ احد الریعین

۴۲۰۳۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو دائیں طرف سے پسند فرماتے اور جب جوتا پہنتے تو اور جب کنگھی کرتے تب۔ ضیاء

۴۲۰۳۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ کھانے اور وضو کے لئے اور بایاں ہاتھ استنجاء اور دوسری ضرورت کے لئے فارغ رکھتے۔ ضیاء

۴۲۰۳۹..... عبدالرحمن یزید سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے آپ نے تھوکنا چاہا (لیکن) آپ کی دائیں جانب فارغ تھی آپ نے دائیں جانب تھوکنا ناپسند کیا اور آپ نماز میں بھی نہ تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۴۰..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کفار کی مجلسوں میں برابری سے نہ بیٹھو اور نہ ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور نہ ان کے جنازوں میں حاضر ہو۔ ابن جریر وضعفه

۴۲۰۴۱..... (اسی طرح) محمد بن الحنفیۃ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی! اپنی خواتین کو حکم دو کہ زیور کے بغیر نماز نہ پڑھیں اگرچہ ایک دھاگہ ہی گلے میں ڈال لیں۔ طبرانی فی الاوسط

۴۲۰۴۲..... حزام بن ہشام بن حبیش خزاعی سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے والد کو ام معبد سے روایت کرتے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک دودھ والی بکری بھیجی، تو وہ ان کی طرف واپس کردی، میں نے آواز دے کر کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ بکری واپس بھیج دی ہے تو آپ نے فرمایا: لیکن انہیں بغیر دودھ کے بکری چاہئے، چنانچہ انہوں نے بکری کا بچہ آپ علیہ السلام کی طرف بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۰۴۳..... (مسند علقمۃ بن علاثۃ العامری) ابن مندہ، سہل بن السبری، احمد بن محمد بن عمر القرشی، سعید بن عثمان، موسیٰ ابن داؤد، لیس بن ربیع، اعمش، ان کی روایت میں صالح سے روایت ہے کہ مجھ سے علقمہ بن علاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سر کھائے۔

ابن عساکر وقال هذاحدیث غریب جدا

۴۲۰۴۴..... (مسند سمرۃ بن جندب) اسے دوہو، مشقت میں نہ ڈالو اور کچھ دودھ تھن میں رہنے دو۔

طبرانی فی الکبیر، عن ضرار بن الازور الاسدی

۴۲۰۴۵..... (مسند ضرار بن الازور) میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے اور میں دودھ دوہ رہا تھا آپ نے فرمایا: تھن میں کچھ دودھ

رہنے دینا۔ ابویعلی

۴۲۰۴۶ ...(اس طرح) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک تازا جنائی اونٹنی ہدیہ میں آئی آپ نے مجھے اس کا دودھ دوہنے کا حکم دیا تو میں نے اس کا دودھ دوہا، میں نے جب اسے پکڑا کہ اچھی طرح دوہ لوں آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو تھنوں میں کچھ دودھ رہنے دوا سے مشقت میں نہ ڈالو۔

بخاری فی تاریخه، مسند احمد وابن منده، ابن عساکر

۴۲۰۴۷ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: کبوتروں کا ایک جوڑا رکھ لو تمہارے انس کے لئے کافی ہے ان کے انڈے کھاؤ گے، اور ایک مرغ رکھ لو، مونس بھی ہوگا اور تمہیں نماز کے لئے بھی جگائے گا۔

وکیع فی العزلة، عقیلی فی الضعفاء وقال فیه میمون بن عطاء بن یزید منکر الحدیث، ابن عدی وقال فیه یحییٰ بن میمون ومیمون بن عطاء وحارث الثلاثة ضعفاء ولعل البلاء فیه من یحییٰ بن میمون التمار وقال فی المیزان: میمون بن عطاء لایدری من ذا وقدضعفه الازدی، روی عنه یحییٰ بن میمون البصری التمار احد الهلکی حدیثاً فی اتخاذ الهمام

کتاب المزارعة ......از قسم اقوال

۴۲۰۴۸ ......تین آدمی کھیتی کاشت کرتے ہیں ایک وہ جس کی (اپنی) زمین ہے وہ اسے کاشت کرتا ہے ایک وہ جسے کسی نے زمین دی تو وہ اس حصہ پر کھیتی کرتا ہے ایک وہ شخص جو کرایہ پر زمین لیتا ہے سونے کے بدلہ یا چاندی کے بدلہ۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة، عن رافع بن خدیج

۴۲۰۴۹ ...جس نے کوئی زمین اس کے مالک کے بغیر کاشت کی تو اس کے لئے اس کا خرچ ہے پیداوار میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة، عن رافع بن خدیج

۴۲۰۵۰ ...جس نے بٹائی پر کاشتکاری نہیں چھوڑی تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ ابوداؤد، حاکم عن جابر

۴۲۰۵۱ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کوئی چیز برتنے کو دے دے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس چیز پر مقرر اجرت وصول کرے۔

بخاری عن ابن عباس

۴۲۰۵۲ ...آدمی اپنے بھائی کو اپنی زمین بخش دے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس زمین پر مقرر اجرت وصول کرے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

۴۲۰۵۳ ... جس کی زمین ہو وہ اسے کاشت کرے، اگر وہ کھیتی نہ کر سکے، عاجز ہو تو وہ اپنے مسلمان بھائی کو برتنے کے لئے دے دے اس کی اجرت نہ لے، پس اگر اس نے بھی زراعت نہیں کی تو وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجة عن جابر، بیهقی. نسائی عن ابی هریرة، مسند احمد، ترمذی، نسائی عن رافع بن خدیج، مسند احمد، ابوداؤد، عن رافع بن راجع

۴۲۰۵۴ ......جس کی زمین ہو وہ خود اسے جوتے یا اپنے بھائی کو جوتنے کے لئے دے دے، تہائی چوتھائی اور مقرر اناج کے عوض کرایہ پر نہ دے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجة عن رافع بن خدیج

۴۲۰۵۵ ...کسی چیز کے بدلہ زمین کو کرایہ پر نہ دو۔ نسائی عن رافع بن خدیج

کلام: ......ضعیف النسائی ۲۵۴، ضعیف الجامع ۶۲۶۷۔

۴۲۰۵۶ ...آپ نے باہمی زراعت سے منع فرمایا۔ مسند احمد، مسلم، عن ثابت بن الضحاک

۴۲۰۵۷ ...اللہ تعالیٰ نے ایک تیر کی مسافت کھیتی کی حرمت بنائی ہے۔ بیهقی فی السنن عن عکرمة مرسلا

۴۲۰۵۸ جس نے کوئی کنواں کھودا تو اس کے لئے چالیس ہاتھ اس کے مویشیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ ابن ماجة عن عبدالله بن معفل

الاکمال

۴۲۰۵۹..... جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین دینا چاہئے تو اسے ایسے ہی دے دے تہائی یا چوتھائی پر نہ دے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۰۶۰..... جب تم میں سے کسی کو اپنی زمین کو ضرورت نہ ہو تو وہ اپنے بھائی کو دے دے یا چھوڑ دے۔ طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج

۴۲۰۶۱..... اگر یہی تمہارا حال ہے تو کھیتوں کو کرائے پر نہ دیا کرو۔
عبدالرزاق، مسند احمد نسائی، ابن ماجة، ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن زید بن ثابت

مزارعت کے ذیل میں......از اکمال

۴۲۰۶۲..... جس نے اپنی گردن میں جزیہ باندھا تو وہ ان تعلیمات سے بری ہے جو محمد ﷺ لے کر آئے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۴۲۰۶۳..... جس قوم کے پاس کھیتی کا ہل داخل ہوگا اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے گا۔ طبرانی عن ابی امامة

۴۲۰۶۴..... یہ (سامان زراعت) جس گھر میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے گا۔ (بخاری عن ابی امامۃ کہ رسول اللہ ﷺ نے کھیتی باڑی کی کوئی چیز دیکھی تو یہ ارشاد فرمایا)۔

ذیل مزارعت......از قسم افعال

۴۲۰۶۵..... (مسند الصدیق) ابو جعفر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حصہ پر زمین دیتے تھے۔ الطحاوی

۴۲۰۶۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے ان اموال اور ان کے مقررہ حصوں پر سیرابی کا باہمی معاملہ کیا اور ان کے لئے یہ شرط رکھی کہ جب ہم چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے۔ دار قطنی، بیھقی

۴۲۰۶۷..... عمرو بن صلیع محاربی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص کی چغلی کھائی اور کہنے لگا، اس نے زمین لے کر یوں یوں کیا ہے تو (بعد میں) اس شخص نے کہا: میں نے آدھے پر زمین لی تھی اور اس کی نہروں کا کرایہ دیتا تھا، میں نے اسے درست کیا اور آباد کیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۰۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، فرمایا: بٹوارے پر زراعت اور کھیتی باڑی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابن ابی شیبة

۴۲۰۶۹..... (از مسند رافع بن خدیج) سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ان سے مزارعت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ اس کے متعلق ایک حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ ابن حارثہ کے ہاں آئے تو ظہیر کی زمین میں کھیتی دیکھ کر فرمایا: ظہیر کی کھیتی کتنی عمدہ ہے تو انہوں نے کہا: یہ ظہیر کی نہیں، آپ نے فرمایا: کیا یہ زمین ظہیر کی نہ تھی؟ لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں، انہی کی تھی لیکن انہوں نے بٹوارے پہ دی ہے آپ نے فرمایا: اس شخص کا خرچ اسے واپس کرو اور اپنی زمین لے لو، رافع فرماتے ہیں: ہم نے اپنی کھیتی لے لی اور اس شخص کو اس کا خرچ واپس کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۰۷۰..... (اسی طرح) حنظلة بن قیس سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفید زمین کو کرایہ پر دینے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: حلال ہے اس میں کوئی حرج نہیں، آپ ﷺ نے صرف (کچھ حصہ) ممتاز و مستثنیٰ کرنے سے روکا ہے کہ آدمی جوتنے کے لئے زمین دے اور کچھ جدا کرلے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۱..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسی طرح اکثر انصار زمینوں والے تھے تو ہم لوگ کرایہ پر زمین دیتے تھے بعض دفعہ وہ پیداوار دیتی اور بعض دفعہ نہ دیتی تو ہمیں اس سے روکا گیا رہا چاندی کے عوض تو اس سے ہمیں نہیں روکا گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۲..... اسی طرح سالم بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رافع بن خدیج نے کئی بار یہ بات کی کہ اللہ کی قسم! کہ ہم زمین کو اونٹوں کی طرح کرایہ پر دیں گے، یعنی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ ”رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرماتے“ (لیکن) ان کی بات قبول نہ کی جاتی۔

رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۳..... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میرے والد صاحب نے وفات کے وقت ایک لونڈی، ایک پانی لانے والا اونٹ، ایک سینگی لگانے والا غلام اور زمین چھوڑی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی کی کمائی سے روکا گیا ہے اور سینگی لگانے والے کے بارے میں فرمایا: جو اجرت وہ لے اس سے اونٹ کا چارا لے آؤ، اور زمین کے بارے فرمایا: اسے کاشت کرو یا چھوڑ دو۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۰۷۴..... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دن میرے ماموں میرے پاس آکر کہنے لگے: آج رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کام سے روک دیا ہے جو تمہارے لئے فائدہ مند تھا۔ (البتہ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے اور تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہے، آپ ایک کھیتی کے پاس گزرے، فرمایا: یہ فصل کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا: زمین کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: اسے اتنے اتنے پر دی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین بخشے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر مقرر اجرت لے۔ اور تہائی، چوتھائی اور زمین کے کرایہ سے منع فرمایا: ایوب نے فرمایا: کسی نے طاؤس سے کہا: یہاں حضرت رافع بن خدیج کا ایک بیٹا ہے جو یہ حدیث بیان کرتا ہے، تو وہ اس کے پاس گئے پھر واپس آئے اور فرمایا: کہ مجھے یہ حدیث اس شخص نے سنائی جو تم سے زیادہ علم والا ہے، رسول اللہ ﷺ ایک کھیتی پر سے گزرے تو وہ آپ کو اچھی لگی، فرمایا: یہ کس کی فصل ہے لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا زمین کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا: کیسے؟ لوگوں نے کہا: اتنے اتنے پر اسے دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین بخشے یہ اس کے لئے بہتر ہے، فرماتے ہاں وہ اس کے لئے بہتر ہے اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۵..... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! انصار میں سے میری زمین سب سے زیادہ ہے، آپ نے فرمایا: کاشتکاری کرو، میں نے عرض کی یہ اس سے بھی زیادہ ہے آپ نے فرمایا: تو بیٹ چھوڑ دو۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

۴۲۰۷۶..... نافع سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کرایہ پر دیتے تھے تو انہیں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی خبر ہوئی، آپ ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا، تو انہوں نے بتایا، آپ نے فرمایا: تمہیں پتہ ہے کہ زمین والے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے اپنی زمین دیتے تھے، اور زمیندار یہ شرط لگاتا تھا کہ میرے لئے بڑی نہریں اور وہ حصہ ہے جسے نالی سیراب کرے، اور کھیتی کی مقرر چیز کی بھی شرط لگاتا تھا، فرمایا: کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتے تھے نبی ان کے شرط لگانے کی وجہ سے تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۷..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ ایک باغ کے پاس سے گزرے آپ کو وہ اچھا لگا فرمایا: یہ کس کا ہے؟ میں نے عرض کی: میرا ہے فرمایا: کہاں سے لیا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اجرت پر لیا ہے فرمایا: کسی چیز کے عوض اجرت پر نہ لینا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۸..... (اسی طرح) مجاہد اسید بن ظہیر جو رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچازاد بھائی ہی سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم میں سے جس کو اپنی زمین کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ اسے تہائی چوتھائی اور آدھے پر دے دیتا، تین نالیاں زمین کا زرخیز حصہ اور جنہیں بڑی نالی سیراب کرتی ان کی شرط لگالیتا، اور زندگی بھی اس وقت تنگ تھی، اور ان میں لوہے کے آلات اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ چاہتا ان سے کام ہوتا، اور ان سے نفع حاصل ہوتا، تو رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: کہ نبی ﷺ نے تمہیں اس کام سے منع فرمایا: جو تمہارے لئے نفع بخش تھا جب کہ

رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند ہے اور رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کھیت سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: جسے اپنی زمین کی ضرورت نہ ہو وہ اپنے بھائی کو دے دے یا چھوڑ دے، اور تمہیں مزابنہ سے بھی روکتے تھے اور مزابنہ یہ ہے کہ ایک شخص کی کھجوروں کا بہت زیادہ مال ہو پھر اس کے پاس کوئی شخص آتا ہے اور کہتا ہے: میں انہیں اتنے اتنے پیسوں اور کچھ کھجوروں کے عوض لے لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۹..... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت رفاعہ کی نبی ﷺ کے زمانہ میں وفات ہوئی تو انہوں نے وراثت میں ایک سینگی لگانے والا غلام، ایک پانی لانے والا اونٹ اور زمین چھوڑی، آپ نے فرمایا: سینگی لگانے والے کی کمائی نہ کھاؤ (بلکہ) اونٹ کو کھلاؤ، ان لوگوں نے کہا: کہ لونڈی جو کمائی کرتی ہے؟ اس نے فرمایا: لونڈی کی کمائی بھی نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اپنی شرم گاہ سے (کمائی) تلاش کرنے لگے، اور ایک روایت میں ہے "شاید اسے کچھ نہ ملے اور وہ اپنی جان کے بدلہ کمائی تلاش کرنے لگے"۔ رواہ الطبرانی

۴۲۰۸۰ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرے والد فوت ہوئے تو زمین، لونڈی سینگی لگانے والا غلام اور پانی لانے والا ایک اونٹ چھوڑا، تو یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا: ان کے لئے زمین ہے اسے جوتو یا کسی (کو کاشتکاری کے لئے) بخش دو، اور انہیں لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا اور فرمایا: سینگی لگانے والے کی کمائی سے اونٹ کو چارا کھلاؤ۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۰۸۱..... (اسی طرح) عروۃ سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے، یہ حدیث اس طرح نہیں، ہوا یوں تھا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو کرائے پر زمین دی پھر ان کی لڑائی ہوگئی ایک معاملہ جس سے وہ دونوں بچ رہے تھے اس کی وجہ سے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں کا یہی حال رہے تو کرایہ پر زمین نہ دیا کرو، تو رافع نے آخری حصہ سنا اور ابتدائی حصہ نہیں سنا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۸۲..... (اسی طرح) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی حارثہ کے پاس آئے تو ظہیر کی زمین میں آپ نے ایک فصل دیکھی تو فرمایا: ظہیر کی کتنی اچھی فصل ہے تو لوگوں نے کہا: ظہیر کی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: کیا یہ ظہیر کی زمین نہیں، انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں، لیکن یہ فلاں کی فصل ہے آپ نے فرمایا: اس شخص کو اس کا خرچ واپس کرو اور اپنی فصل لے لو۔ تو ہم نے اسے اس کا خرچ واپس کیا اور اپنی فصل لے لی۔

طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج

۴۲۰۸۳..... (مسند ظہیر بن رافع) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے کھیت کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ الباوردی وابن مندۃ وقال غریب وابو نعیم

۴۲۰۸۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: تم اپنی سفید زمین جو اچھائی کر دیہ ہے کہ سونے اور چاندی کے بدلہ زمین کرایہ پر دو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۸۵..... ابن المسیب سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہود کو خیبر دیا وہ اس میں کام کرتے تھے اور ان کے اس کی کھجوروں کا حصہ ہوتا تھا، اس پر رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی خلافت پر برقرار رہے یہاں تک کہ انہیں وہاں سے جلاوطن کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۸۶..... شعبی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حصہ پر خیبر کرایہ پر دیتے پھر ابن رواحہ کو تقسیم کے وقت بھیجتے تو وہ انہیں اندازے سے دیتے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۸۷..... عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف ایک سال خیبر والوں کو (ان کا) حصہ تقسیم کیا پھر وہ غزوۂ موتہ میں شہید ہو گئے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ جبار بن صخر بن خنساء کو بھیجتے وہ انہیں تقسیم کر کے دیتے۔ رواہ الطبرانی

۴۲۰۸۸..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے زمین کے کرایہ کے بارے میں پوچھا: آپ نے فرمایا: میری زمین اور میرا مال برابر ہے۔ رواہ ابن عساکر

مزارعت کے بارے میں ذیلی روایات

۴۲۰۸۹ ... جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت پھل توڑنے اور کھیتی کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

الدورقي وابوبكر الشافعي في الغيلانيات وابن مندة في غرائب شعبة

۴۲۰۹۰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فصل میں کھوپڑیاں نصب کرنے کا حکم دیا، کسی نے کہا: کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: (آنکھ) نظر لگنے کی وجہ سے۔ البزار وضعف دارقطني، بيهقي

مساقاۃ (کچھ غلہ کی وصولیابی پر زمین اجرت پر دینا)

۴۲۰۹۱ ... جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس کا اندازہ رکھا، یعنی چالیس ہزار وسق اور ان کا گمان ہے کہ یہود کو جب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختیار دیا تو انہوں نے کھجوریں لے لیں اور ان کے ذمہ بیس ہزار وسق باقی تھے۔

رواه ابن أبي شيبة

وسق ساٹھ صاع اور بقول بعض ایک اونٹ کا بوجھ ہے۔ مترجم

کتاب المضاربت ...... از قسم الافعال

۴۲۰۹۲ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مضاربت اور اس کے شریک کاروں کے بارے میں روایت ہے، وصیت مال پر اور نفع جو مضاربت کرنے والوں میں طے ہے اس پر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۹۳ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس نے نفع تقسیم کیا تو اس پر کوئی ضمان وذمہ داری نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

حرف میم ...... از قسم الاقوال کی چوتھی کتاب

کتاب الموت اور اس کے بعد پیش آنے والے واقعات

اس کے پانچ ابواب ہیں:

باب اول ...... موت کا ذکر اور اس کے فضائل

۴۲۰۹۴ ... موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو اس کے علاوہ ساری چیزوں کا راستہ بند ہو جائے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن سفیان عن شیخ مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع: ۱۰۹۹۔

۴۲۰۹۵ لذتوں کو توڑنے والی (چیز) موت کا ذکر بکثرت کرو۔ ترمذی، نسائي، ابن ماجة، ابن حبان، حاكم، بيهقي، عن ابی هريرة،

طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی الشعب، حلیة الاولیاء، عن انس، حلیة الاولیاء عن عمر

۴۲۰۹۶..... لذتوں کوختم کرنے والی کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ وہ جس کثرت میں ہوگا اسے کم کردے گا اور جس تھوڑی چیز میں ہوگا اس کے لئے کافی ہوگا۔ بیھقی فی الشعب عن عمرو

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۱۱۲۔

۴۲۰۹۷..... لذت شکن کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ جس نے بھی اسے زندگی کی تنگی میں یاد کیا تو وہ اس کے لئے وسیع ہوگئی اور جس نے وسعت میں یاد کیا تو اس پر تنگی کردے گی۔ بیھقی فی الشعب، ابن حبان، عن ابی هریرة، البزار عن انس

۴۲۰۹۸..... موت کا ذکر زیادہ کیا کرو اس لئے کہ یہ گناہ گھٹاتی ہے دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اگر تم نے اسے مالداری کے وقت یاد کیا اسے گرادے گی اور فقر کی گھڑی میں یاد کیا تو تمہیں تمہاری زندگی سے خوش کردے گی۔ ابن ابی الدنیا عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع: ۱۱۱۰، الکشف الالٰہی ۷۳۔

۴۲۰۹۹..... موت تمہارے پاس لازمی طور پر سختی سے آئی یا سعادت کی یا بدبختی کی۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت، بیھقی فی الشعب عن زید المسلمی مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۵۔

۴۲۱۰۰..... موت تمہارے پاس لازمی اور سختی سے آگئی موت آئی سو جیسی آئے، فرحت وراحت اور رحمٰن کے دوستوں کے لئے مبارک حرکت ہے جو دارالخلو دوالے ہیں جس کے لئے ان کی رغبت وکوشش تھی، آگاہ رہو ہر کوشش کرنے والے کی ایک غرض ہوتی ہے اور ہر کوشش کرنے والے کی حد موت ہے آگے نکلنے والا، یا اس سے آگے نکل جائے۔ بیھقی فی الشعب عن الوضین ابن عطاء مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع: ۸۶۔

۴۲۱۰۱..... میرے بھائیو! اس جیسے دن کی تیاری کرو۔ خطیب عن البراء

۴۲۱۰۲..... اے میرے بھائیو! اس جیسے دن کی تیاری کرو۔ ابن ماجه، بیھقی فی السنن عن البراء

۴۲۱۰۳..... اے میرے بھائیو! اس جیسے دن کی تیاری کرو۔ مسند احمد، ابن ماجة عن البراء

۴۲۱۰۴..... دنیا سے بہترین بے رغبتی موت کی یاد ہے اور افضل عبادت غور وفکر ہے جسے موت کی یاد نے بوجھل کردیا تو وہ اپنی قبر کو جنت کا ایک باغ پائے گا۔ فردوس عن انس

کلام:...... ذیل اللآلی ۱۹۵، ضعیف الجامع ۱۰۱۱۔

۴۲۱۰۵..... موت کی یاد بہت زیادہ کرو، جس بندہ نے بھی موت کو زیادہ یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کا دل زندہ فرمادے گا اور موت (کی سختی) اس کے لئے آسان کردے گا۔ فردوس عن ابی هریرة

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۱۱۱، کشف الخفا ۵۰۰۔

۴۲۱۰۶..... موت کے آنے سے پہلے موت کی تیار کرو۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی الشعب عن طارق المحاربی

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۱۲۔

۴۲۱۰۷..... زمین روزانہ ستر بار پکار کر کہتی ہے: بنی آدم! جو چاہے کھالو اللہ کی قسم میں تمہارے گوشت اور چمڑے کھاؤں گی۔ الحکیم عن ثوبان

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۴۱۰۔

اللہ تعالیٰ سے ملنے کو پسند کر

۴۲۱۰۸..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بندہ جب مجھ سے ملنا (یعنی مرنا) پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کے ملنے کو چاہتا ہوں، اور جب وہ میری ملاقات

کو ناپسند کرے تو میں بھی اس کی ملاقات کو نہیں چاہتا۔بخاری، نسائی، عن ابی ھریرۃ

۴۲۱۰۹...... اگر تم لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو تو تمہیں ان چیزوں سے جو میں دیکھ رہا ہوں غافل کر دے، موت؟ لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر زیادہ کرو، موت! قبر روز پکار کر کہتی ہے: میں بے وطنی کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی، کیڑوں کا گھر ہوں، جب مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے گویا ہو کر کہتی ہے: خوش آمدید! میری پشت پر جتنے لوگ چلتے تھے تو مجھے ان میں سب سے اچھا لگتا ہے آج جب میں تیرے پاس ہوں اور تو یہاں آ گیا تو عنقریب اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھ لے گا۔تو حد نظر قبر وسیع ہو جاتی ہے اور جنت کی طرف یک دروازہ کھل پاتا ہے۔

اور جب کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تیرا آنا نامبارک ہو! میری پشت پر چلنے والوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا، آج جب تو میرے قریب ہو گیا اور میرے پاس آ گیا تو اپنے ساتھ میرا سلوک بھی دیکھ لے گا۔تو قبر اس پر تنگ ہونا شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ آپس میں مل جاتی ہے اور اس کی پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں پھر اس پر ستر سانپ مقرر کئے جاتے ہیں اگر ان میں سے ایک دنیا میں پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک کوئی چیز نہ اُگے، وہ اسے ڈستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ حساب کا وقت قریب آ جائے گا، سو قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گھڑوں میں سے ایک گھڑا ہے۔ترمذی عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۲۳۱۔

۴۲۱۱۰...... مؤمن کا تحفہ موت ہے۔طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، حاکم، بیھقی عن ابن عمرو

۴۲۱۱...... دنیا کو درست کرو اپنی آخرت کے لئے عمل کرو، گویا تمہیں کل مرنا ہے۔فردوس عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۹۲، الضعیفہ ۷۸۴۔

۴۲۱۱۱...... اپنی مجلس کو لذتوں کو برباد کرنے والی چیز کے ذریعہ خلط ملط کرو، یعنی موت کے ذریعہ۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن عطاء الخراسانی مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۴۰۹۔

۴۲۱۱۲...... وہ شخص سراسر بد بخت ہے جس کی زندگی میں قیامت آئی اور وہ مرا نہیں۔القضاعی عن عبداللہ بن جراد

۴۲۱۱...... مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد (ﷺ) جتنا چاہو جی لو، پھر بھی آپ نے موت کا جام پینا ہے اور جس سے چاہیں محبت کر لیں پھر بھی اس سے جدا ہونا ہے اور جو چاہے عمل کر لیں، آخر کار آپ نے اس سے ملنا ہے۔ابو داؤد طیالسی، بیھقی عن جابر

کلام:...... الکشف الالٰہی ۶۴۳۔

۴۲۱۱...... زمانہ نصیحت کن اور موت ڈرانے والی کافی ہے۔ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن انس

کلام:...... تحذیر المسلمین ۱۰۷، التمیز ۱۲۱۔

۴۲۱۱...... دنیا سے بے رغبتی کے لئے اور آخرت میں رغبت دلانے کے لئے موت کافی ہے۔

ابن ابی شیبۃ، مسند احمد فی الزھد، عن الربیع بن انس مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع: ۴۱۸۵، الکشف الالٰہی ۶۵۸۔

۴۲۱۱...... اگر تم میں سے ایک، کسی کے لئے چھوڑا جاتا تو۔

کلام:...... اسنی المطالب ۱۱۷۲، ضعیف الجامع ۴۷۱۲

۴۲۱۱...... جہاں تک میں سمجھتا ہوں معاملہ (قیامت) اس سے زیادہ جلد (آنے والا) ہے۔ابو داؤد حلیۃ الاولیاء، ابن ماجۃ عن ابن عمر

۴۲۱۱۲...... معاملہ اس سے زیادہ جلدی میں ہے۔ابو داؤد، عن ابن عمر

۴۲۱۱...... جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کریں اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس

سے ملنا ناپسند کریں گے۔مسند احمد، بخاری ومسلم، ترمذی، نسائی، عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنهما وعن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنه

۴۲۱۲۲......موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے۔حلیة الاولیاء، بیهقی فی الشعب عن انس

کلام:......الاتقان ۹۰۱۲۱۰۹، الاسرار المرفوعة ۵۴۰۔

الاکمال

۴۲۱۲۳......موت کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ تم اگر اس سے مالداری میں یاد کرو گے تو اسے پراگندہ کردے گی اور اگر تنگی میں یاد کرو گے تو اسے تمہارے لئے وسیع کردے گی، موت، قیامت ہے جو تم میں سے مرگیا تو اس کی قیامت برپا ہوگئی، جو اس کی اچھائی اور برائی ہوگی اسے دیکھ لے گا۔ العسکری فی الامثال، عن انس وفیه داود بن المحبر کذاب عن غبسة ابن عبدالرحمن متروک متهم عن محمد بن زاذان قال البخاری لایکتب حدیثه

کلام:......تلبیض الصحیفہ:۴۳۔

۴۲۱۲۴......موت کو بکثرت یاد کرو، کیونکہ یہ گناہوں کو گھٹاتی اور دنیا سے بے رغبتی دلاتی ہے، موت قیامت ہے، موت قیامت ہے۔

ابن لال فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۲۱۲۵......لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ اگر تم نے اسے بہتات میں یاد کرو گے تو اسے کم کردے گی اور کمی میں یاد کرو گے تو اسے زیادہ کردے گی۔نسائی عن ابی هریرة

۴۲۱۲۶......لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو جس نے اسے زندگی کی تنگی میں یاد کیا تو وہ اس کے لئے وسعت پیدا کردے گی، اور جس نے اسے وسعت میں یاد کیا اسے تنگی میں مبتلا کردے گی۔البزار عن انس

۴۲۱۲۷......لوگو! تم سکون کے گھر میں ہو، سفر کی پیٹھ پر ہو تمہاری رفتاری بڑی تیز ہے بیابان کی دوری کے لئے کوشش کرو۔الدیلمی عن علی

۴۲۱۲۸......لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو جس بندہ نے بھی زندگی کی تنگی میں اس کا ذکر کیا اس کی تنگی کو وسعت میں بدل دے گی اور جس نے وسعت میں اس کا ذکر کیا اسے تنگی میں مبتلا کردے گی۔ابن حبان، بیهقی عن ابی هریرة

۴۲۱۲۹......موت کو زیادہ یاد کرنے والے اور اس کے آنے سے پہلے اس کی اچھی تیاری کرنے والے یہی لوگ زیادہ عقلمند ہیں جو دنیا وآخرت کی شرافت لے گئے۔(طبرانی فی الکبیر، حاکم، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا مؤمن زیادہ عقلمند ہے؟ آپ نے یہ ارشاد فرمایا پھر یہ حدیث ذکر کی)۔ ابن المبارک وابوبکر فی الغیلانیات عن سعد بن مسعود الکندی وقیل انه تابعی

۴۲۱۳۰......یہ دل ایسے ہی زنگ آلود ہوجاتے ہیں جیسے لوہے کو پانی سے زنگ لگ جاتا ہے کسی نے کہا: ان کی صفائی کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: کثرت سے موت کی یاد اور قرآن مجید کی تلاوت۔بیهقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۲۱۳۱ ہر کوشش کرنے کرنے والے کی کوئی نہ کوئی حد ہوتی ہے اور انسان کی (آخری) حد موت ہے تو اللہ کا ذکر کرو کیونکہ اس سے تمہارے لئے آخرت کی رغبت اور آسانی پیدا ہوگی۔البغوی عن جلاس ابن عمرو الکندی وضعف

کلام:......ضعیف الجامع ۱۹۲۶۔

موت کو کثرت سے یاد کرو

۴۲۱۳۲......اگر تم لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر کثرت سے کرو تو جو چیز میں دیکھ رہا ہوں اس سے تمہیں غافل کردے، لذت شکن کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ قبر روزانہ کہتی ہے، میں تنہائی اور بے وطنی کا گھر ہوں میں مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں۔بیهقی فی الشعب عن ابی سعید

۴۲۱۳۳..... اگر تم موت اور اس کی رفتار دیکھ لو تو تم آرزو اور اس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگو، ہر گھر والوں کو ملک الموت روزانہ دو مرتبہ یاد دلاتا ہے جسے پاتا ہے کہ اس کی مدت پوری ہوگئی اس کی روح قبض کر لیتا ہے اور جب اس کے گھر والے روتے اور واویلا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے: تم کیوں روتے اور واویلا کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! نہ میں نے تمہاری عمر کم کی اور نہ تمہارا رزق بند کیا میرا کیا گناہ ہے میں نے تو پھر تمہارے پاس لوٹ کر پھر لوٹ کر، پھر لوٹ کر آنا ہے یہاں تک کہ میں تم میں سے کوئی باقی نہ چھوڑوں۔ الدیلمی عن زید بن ثابت

۴۲۱۳۴..... میرے خیال میں معاملہ میں اس سے زیادہ جلدی ہے۔ ھناد، ترمذی: حسن صحیح، ابن ماجہ عن ابن عمرو قال: کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم لوگ اپنی جھونپڑی ٹھیک کر رہے تھے تو فرمایا، اور یہ حدیث ذکر کی۔

۴۲۱۳۵..... اگر تم نے میری وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ کوئی چیز تمہیں محبوب نہیں ہوگی۔ الاصبهانی فی الترغیب عن انس

۴۲۱۳۶..... موت مؤمن کا پھول ہے۔ الدیلمی عن السید الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلام:..... الکشف الالٰہی ۹۴۸۔

۴۲۱۳۷..... مؤمن کے لئے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے سوا کوئی راحت نہیں، جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند ہوتو۔ خطیب فی المتفق والمفترق

کلام:..... الاتقان ۱۵۵۴۔

۴۲۱۳۸..... موت مؤمن کا تحفہ ہے اور درہم و دینار منافق کی بہار ہے اور وہ جہنم کے لئے اس کا توشہ ہے۔ دارقطنی عن جابر

کلام:..... المتناہیۃ ۱۴۸۰۔

۴۲۱۳۹..... کیا تمہارے پاس مال ہے؟ تو اسے اپنے آگے بھیج، کیونکہ آدمی اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے اگر اسے پہلے بھیج چکا تو چاہے گا کہ اسے مل جائے اور اگر پیچھے چھوڑ آیا تو چاہے گا اس کے ساتھ رہ جائے۔ (ابن المبارک عن عبداللہ بن عبیداللہ، قال: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے مجھے موت پسند نہیں؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۲۱۴۰..... طارق! موت آنے سے پہلے موت کی تیاری کرو۔

عقیلی فی الضعفاء، طبرانی فی الکبیر، حاکم بیهقی فی الشعب عن طارق بن عبداللہ المحاربی

۴۲۱۴۱..... انسان زندگی کو پسند کرتا ہے جب کہ موت اس کے لئے بہتر ہے اور انسان کو مال کی کثرت پسند ہے جب کہ تھوڑا مال اس کے حساب کو کم کرنے کا ذریعہ ہے۔ ابن السکن وابوموسیٰ فی المعرفة، بیهقی فی الشعب، عن زرعة بن عبداللہ الانصاری مرسلاً، بزای ثم راء، وقیل براء اوله ثم بزای ساکنة وقیل هو صحابی

۴۲۱۴۲..... اگر جانوروں موت کا اتنا پتہ چل جائے جتنا انسان کو پتہ ہے تو یہ ان کا موٹا گوشت نہ کھا سکیں۔ الدیلمی عن ابی سعید

کلام:..... کشف الخفاء ۲۰۹۷۔۲۱۰۲۔

یعنی جانور غم کی وجہ سے پگھلنا اور کمزور ہونا شروع ہو جائیں۔

۴۲۱۴۳..... اے اہل اسلام! موت تمہارے پاس ایک دھماکہ لے کر آئی جسے لوٹنا نہیں، نیک بختی یا بدبختی، ضروری اور چمٹنے والی، اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لئے بلند جنت میں، موت راحت وقرار لائی جو ہمیشگی کے گھر میں رہیں گے، جن کی کوشش ورغبت اس کے بارے میں تھی۔ اور شیطان کے ان دوستوں کے لئے جو دھوکے کے گھر میں رہنے والے تھے اسی میں رہنے کی ان کی رغبت وکوشش تھی ان کے لئے موت رسوائی ندامت اور خسارہ کا لوٹنا گرم آگ میں لائی، خبردار! ہر کوشش کرنے والے کی ایک حد ہے اور ہر کوشش کرنے والے (انسان) کی حد موت ہے، یا تو وہ آگے بڑھنے والا ہے یا اس سے آگے نکل جایا کرتا ہے (ابوالشیخ فی امالیہ وابن عساکر۔ عن الوضین بن عطاء عن تمیم عن یزید بن عطیة، کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو غفلت میں دیکھتے تو باہر نکل کر مسجد میں آتے تو ان کے سامنے کھڑے ہو کر آواز بلند پکارتے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۲۱۴۴..... اپنی قبروں کے لئے تیاری کرو، کیونکہ قبر روزانہ سات مرتبہ کہتی ہے: اے کمزور انسان! اپنی زندگی میں اپنے آپ پر رحم کر اس سے پہلے کہ تو میرے پاس آئے اور میں تجھ پر شفقت کروں اور تجھے میری طرف سے مسرت ملے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۲۱۴۵..... جو شخص موت سے بھاگتا ہے اس کی مثال اس لومڑی کی سی ہے جو اس لئے بھاگتی ہے کہ زمین قرض کے بدلہ اس سے مطالبہ کرتی ہے تو وہ بھاگتی رہتی ہے اور جب تھک ہار بیٹھتی ہے تو اپنی بل میں داخل ہو جاتی ہے پھر زمین اس کی لاچاری کے وقت کہے گی، لومڑی! میرا قرض میرا قرض دو، تو اس وقت اس کا گوز نکلے گا، اور یہی سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کی گردن جدا ہو جائے گی اور وہ مر جائے گی۔

الرامهرمزی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی الشعب عن سمرة بن جندب وقال البیهقی، المحفوظ وقفه

کلام:.......النافلة ۵۰، الوقوف ۱۴۴۔

موت کی تمنا سے ممانعت

۴۲۱۴۶.....تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، خواہ وہ نیک ہو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ بڑھ جائے خواہ برائی کرنے والا ہو کیونکہ ہوسکتا ہے اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی هریرہ

الاکمال

۴۲۱۴۷.....موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ اس سے عمل ختم ہو جاتا ہے اور آدمی کو واپس نہیں کرتی کہ وہ توبہ کرے۔

محمد بن نصر فی کتاب الصلاة، طبرانی فی الکبیر عن العباس الغفاری

۴۲۱۴۸.....موت کی تمنا ہرگز نہ کرنا، کیونکہ اگر تو جنتی ہے تو تمہارے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور اگر تو جہنمی ہے تو تمہیں اس کی کیا جلدی ہے۔

المروزی فی الجنائز عن القاسم مولی معاویة مرسلا

۴۲۱۴۹.....موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ حشر کا ڈر بڑا سخت ہے یہ سعادت کی بات ہے کہ بندہ کی عمر لمبی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اسے انابت و رجوع کی توفیق دے۔مسند احمد وابن منیع وعبد بن حمید، بزار، ابو یعلی، حاکم، بیهقی فی الشعب، ضیاء عن جابر

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۶۱۔الضعیفة ۸۸۵۔

۴۲۱۵۰.....تم میں سے کوئی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے، خواہ وہ نیک ہو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ نیکی میں بڑھ جائے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے، خواہ برا ہو کیونکہ ہوسکتا ہے وہ توبہ کرلے۔نسائی عن ابی هریرة

۴۲۱۵۱.....دنیا میں کسی مصیبت کی وجہ سے کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے، لیکن کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھیو جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب میرے لئے مرنا بہتر اور افضل ہو۔ابن ابی شیبه، ابن حبان عن انس

۴۲۱۵۲ .....تم میں سے کوئی موت کی تمنا کرے۔الباوردی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن الحکیم بن عمرو الغفاری، مسندا حمد، عن عبس الغفاری، مسنداحمد، عبدالرزاق، حلیة الاولیاء عن جناب

۴۲۱۵۳.....تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے ہاں جب اسے اپنے عمل پر بھروسا ہو، جب تم اسلام میں چھ چیزیں دیکھ لو تو موت کی تمنا کرنا، پھر اگر تمہاری جان تمہارے ہاتھ میں بھی ہوئی تو اسے چھوڑ دینا، خون کا ضیاع (نقصان) بچوں کی حکومت، شرطوں کی کثرت، بے وقوفوں کی گورنری، فیصلہ کی فروخت، اور ایسے لوگوں کا ہونا جنہوں نے قرآن مجید کو بانسری بنالیا۔طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن عبسة

۴۲۱۵۴.....تم میں سے ہرگز کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس نے اپنے لئے کیا بھیجا۔الخطیب عن ابن عباس

۴۲۱۵۵.....اے سعد! کیا میرے سامنے موت کی تمنا، اگر تم جہنم کے لئے اور جہنم تمہارے لئے پیدا کی گئی تو اس کی طرف جلدی کرنے کی کیا وجہ؟ اور اگر تم جنت کے لئے اور جنت تمہارے لئے پیدا کی گئی تو تمہاری عمر طویل اور عمل اچھا ہو جائے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابی امامة

۴۲۱۵۶...... اے رسول اللہ کے چچا! ہرگز موت کی تمنانہ کریں، اگر آپ نیکی کرنے والے ہیں تو آپ کا احسان مزید بڑھ جائے یہ آپ کے لئے بہتر ہے اور (خدانخواستہ) اگر آپ برائی کرنے والے ہیں تو آپ کو تاخیر کے ذریعہ توبہ کی توفیق دی جائے کہ اپنی برائی سے باز رہیں تو یہ آپ کے لئے زیادہ بہتر ہے لہذا ہرگز موت کی تمنانہ کریں۔ (مسند احمد وابن سعد، طبرانی فی الکبیر حاکم عن ھند بنت الحارث عن ام الفضل کہ رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کے پاس آئے ادھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکلیف سے کراہ رہے تھے انہوں نے موت کی تمنا کی، تو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا اور یہ حدیث ذکر فرمائی۔)

۴۲۱۵۷...... کسی نیک وبد کے لئے موت کی تمنا کرنے کی گنجائش نہیں، نیک تو نیکی بڑھ جائے گی اور فاجر وگنہگار کو توبہ کی توفیق مل جائے گی۔

ابن سعد عن ابی ھریرۃ

باب دوم...... دفن سے پہلے کے امور

اس کی سات فصلیں ہیں۔

فصل اول، قریب الموت اور اس کے متعلق

قریب الموت کو تلقین

۴۲۱۵۸...... اپنے مرنے والوں کے پاس رہا کرو اور انہیں "لاالٰہ الااللّٰہ" کی تلقین کیا کرو اور جنت کی بشارت دیا کرو کیونکہ جان کنی کے وقت برداشت کرنے والے مرد وعورتیں حیران ہو جاتی ہیں اور شیطان اس جان کنی کی گھڑی میں انسان سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ملک الموت کو دیکھنا تلوار کی سو ضربوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بندہ کی جان اس وقت تک دنیا سے نہیں نکلتی یہاں تک کہ ہر رگ علیحدہ علیحدہ تکلیف اٹھالے۔ حلیۃ الاولیاء عن واثلۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۰۸، الضعیفہ ۱۴۴۸، ۲۰۸۳۔

۴۲۱۵۹...... جب تمہارے (مرض الوفات والے) مریض گھبرا جائیں تو انہیں "لاالٰہ الااللّٰہ" کہنے سے اکتاہٹ میں مبتلا نہ کرو، لیکن انہیں تلقین کرتے رہو اگرچہ منافق کے لئے اس پر خاتمہ نہیں ہوتا۔ دارقطنی وابو القاسم القشیری فی امالیۃ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۸۹۔

۴۲۱۶۰...... اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال ہوگا۔ حاکم عن عثمان

۴۲۱۶۱...... تمہارے والد پر اب وہ کیفیت ہوگی جو اللہ تعالیٰ کسی سے چھوڑنے والا نہیں، یعنی قیامت کے روز (نیکی بدی) کا بدلہ۔

مسند احمد، بخاری عن انس

۴۲۱۶۲...... لاالٰہ الااللہ بے شک موت کی سختیاں ہیں۔ مسند احمد، بخاری عن عائشۃ

۴۲۱۶۳...... اپنے مرنے والوں کو "لاالٰہ الااللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین" کی تلقین کیا کرو، لوگوں نے کہا: کیسے یہ تو زندہ رہنے والوں کے لئے ہے، آپ نے فرمایا: زیادہ اچھا ہے زیادہ بہتر ہے۔

ابن ماجۃ والحکیم، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن جعفر

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۳۰۷، ضعیف الجامع ۴۷۰۷۔

۴۲۱۶۴.....اپنے مردوں کو''لا الٰہ الا اللہ'' کی تلقین کیا کرو کیونکہ موت کے وقت جس کا آخری کلمہ''لا الٰہ الا اللہ'' ہوگا تو کسی نہ کسی دن جنت میں جائے گا چاہے اس سے پہلے جو کچھ بھی اس نے کیا ہو۔ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۲۱۶۵.....اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو اس واسطے کہ مومن کی روح نرمی سے نکلتی ہے اور کافر کی روح اس کے جبڑوں سے نکلتی ہے جیسے گدھے کی جان نکلتی ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۲۱۶۶.....اپنے مردوں کو''لا الٰہ الا اللہ'' کی تلقین کیا کرو اور کہتے رہو، اللہ ثابت قدم رکھے، ثابت قدم رکھے، ولا قوۃ الا باللہ۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

کلمۂ شہادت کی تلقین

۴۲۱۶۷.....اپنے مردوں کو''لا الٰہ الا اللہ'' کی تلقین کیا کرو۔مسند احمد، مسلم عن ابی سعید مسلم، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ، نسائی عن عائشۃ

۴۲۱۶۸.....بندہ جب لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے! میرے بندہ نے سچ کہا، میرے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں میں ہی سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ کہتا ہے''لا الٰہ الا اللہ وحدہ'' تو فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اکیلا ہوں، اور جب بندہ کہتا ہے:''لا الٰہ الا اللہ وحدہ لہ شریک لہ'' تو فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی عبادت و دعا کے لائق نہیں میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں، اور جب بندہ کہتا ہے:''لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد'' تو فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے ہی بادشاہت اور تعریف ہے۔

اور جب بندہ کہتا ہے:''لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ'' تو فرماتا ہے''میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی معبود نہیں، نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف میری طرف سے ہے'' جسے ان کلمات کی توفیق مرتے دم دی گئی تو آگ اسے نہیں چھوئے گی۔

ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، بیھقی عن ابی ھریرۃ و ابی سعید

۴۲۱۶۹.....مومن پر جان کنی کی کیفیت ہوتی ہے تو رحمت کے فرشتے اس کے سفید ریشم لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: (اے روح) خوش ہو کر اور تجھ سے رضامندی ہے راحت، ریحان اور اس رب کی طرف نکل جو ناراض نہیں، پھر وہ یوں نکلتی ہے جیسے عمدہ خوشبو اور وہ فرشتے ایک دوسرے کو دیتے دیتے آسمان کے دروازہ تک پہنچ جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: یہ زمین سے آنے والی روح کتنی اچھی ہے پھر وہ اسے مومنوں کی ارواح کے پاس لے آتے ہیں تو انہیں ایسی ہی خوشی ہوتی ہے جیسے تم کسی غائب آدمی کی موجودگی سے محسوس کرتے ہو، اس کے بعد وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں نے کیا کیا اور فلانی نے کیا کیا؟ تو فرشتے ان سے کہتے ہیں: اسے رہنے دو کیونکہ یہ دنیا کے غم میں تھا پھر جب وہ کہتا ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ کہتے ہیں اسے جہنم کی طرف لے گئے۔

اور کافر کی جب جان کنی کی گھڑی ہوتی ہے تو عذاب کے فرشتے ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں: نکل اس حال میں کہ تو ناراض اور تجھ پر ناراضگی ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف، چنانچہ وہ مردار کی بدبو کی طرح نکلتی ہے یہاں تک کہ اسے زمین کے دروازے تک لاتے ہیں تو وہ فرشتے کہتے ہیں: کتنی بدبودار ہے یہاں تک کہ اسے کفار کی ارواح تک لے آتے ہیں۔نسائی، حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۲۱۷۰.....جب مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس سے ملتے اور اسے اوپر لے جاتے ہیں، پھر اس کی عمدہ خوشبو کا ذکر ہوتا ہے تو آسمان والے کہتے ہیں: پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی، اللہ تعالیٰ کا تجھ پر اور اس جسم پر سلام ہو جسے تو نے آباد رکھا، پھر اسے اس کے رب کے حضور لے جاتے ہیں، پھر اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: کہ اسے آخری مدت تک کے لئے لے جاؤ، اور جب کافر کی روح نکلتی ہے تو اس کی بدبو کا ذکر ہوتا ہے تو آسمان والے کہتے ہیں: خبیث روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی، پھر کہا جاتا ہے: اسے آخری وقت کے لئے جاؤ۔

مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۲۱۷۱...... کیا تم انسان کو اس وقت نہیں دیکھتے جب اس کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں یہ اس وقت ہوتا ہے جب نظر اپنی روح کے پیچھے جاتی ہے۔
مسلم عن ابی هريرة

۴۲۱۷۲...... جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔ مسلم، ابن ماجه عن ام سلمة

۴۲۱۷۳...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے مومن بندہ کا میرے پاس اچھا مرتبہ ہے وہ میری تعریف کرتا ہے اور میں اس کے پہلو سے اس کی روح قبض کرتا ہوں۔ مسند احمد، بیهقی فی شعب عن ابی هريرة

۴۲۱۷۴...... سب سے ہلکی موت ایسی ہے جیسے اون میں کانٹے دار پودا ہو، تو کیا جب کانٹے دار پودے کو اون سے کھینچا جاتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ اون نہیں آتی۔ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن شهر بن حوشب مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۸۴۲۔

الاکمال

۴۲۱۷۵...... جب مرنے والے کے پاس آؤ تو کہو "سبحان ربک رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين". سعید بن منصور، ابن ابی شیبه والمروزی عن ام سلمة

۴۲۱۷۶...... انسان کی جب موت آتی ہے تو حق سے روکنے کے لئے ہر (باطل) چیز اس کے پاس جمع ہو جاتی ہے اور اس کے سامنے کر دی جاتی ہے اس وقت وہ شخص کہے گا "رب ارجعون لعلي اعمل صالحا فيما تركت" اے میرے رب مجھے واپس لوٹا تاکہ میں اپنی باقی ماندہ زندگی میں نیک عمل کروں۔ الدیلمی عن جابر

۴۲۱۷۷...... جب تم میں سے کوئی قریب الموت شخص کے پاس بیٹھا ہو تو اسے کلمۂ شہادت پر مجبور نہ کرے بلکہ وہ اپنی زبان سے کہتا یا ہاتھ سے اشارہ کرتا یا اپنی آنکھ یا دل سے اشارہ کرتا ہے۔ الدیلمی عن انس، وفیه ابوبکر النقاش

۴۲۱۷۸...... مرنے والے کی وفات کے وقت اس کا انتظار کرو جب اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں اور ماتھے پر پسینہ آ جائے اور اس کے نتھنے پھول جائیں تو یہ اللہ کی رحمت ہے جو اس پر نازل ہوئی اور جب وہ گلا گھونٹے اونٹ کی طرح خرخرائے اور اس کا رنگ پھیکا پڑ جائے اور اس کی باچھیں خشک ہو جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے جو اس پر نازل ہوا۔ الحکیم والخلیلی فی مشیخته عن سلمان

۴۲۱۷۹...... جب روح نکلتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے کیا تمہیں مرنے والے کی آنکھیں کھلی نظر نہیں آتیں؟
ابن سعد والحکیم عن ابی قلابة مرسلاً

۴۲۱۸۰...... جب روح پرواز کرتی ہے تو نظر اس کو دیکھتی ہے۔ الحکیم عن قبیعة بن ذوئیب

۴۲۱۸۱...... میت پر جان کنی کا وقت ہوتا ہے اور اس کے گھر والے جو کہتے ہیں وہ اس پر ایمان کہتا ہے اور جب روح پرواز کرتی ہے تو نظر اسے دیکھتی ہے۔ ابن سعد عن قبیصة بن ذوئیب

۴۲۱۸۲...... اگر اس کی آنکھ کو پتہ چل گیا تو وہ روح کا پیچھا کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۴۲۱۸۳...... بندہ موت کی سختیاں اور موت کی مصیبتیں برداشت کرتا ہے اور اس کے جوڑ ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں: تجھ پر سلام ہو! تو مجھ سے اور میں تجھ سے قیامت کے دن تک کے لئے جدا ہو رہا ہوں۔ القشیری فی الرسالة عن ابرهیم بن هدبة عن انس

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۲۱۴، التنزیہ ۲/۳۷۵۔

۴۲۱۸۴...... مسلمان کی جب موت آتی ہے تو اعضاء ایک دوسرے سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں تجھ پر سلام ہو میں تجھے اور تو مجھے قیامت تک کے لئے خیر باد کہہ رہا ہے۔ الدیلمی عن ابی هدبة عن انس

۴۲۱۸۵..... ملک الموت روزانہ بندوں کے چہروں کو ستر بار دیکھتا ہے تو جس بندہ کی طرف وہ بھیجا گیا ہوا گر ہنسے تو وہ کہتا ہے: تعجب ہے! مجھے اس کی روح قبض کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور وہ ہنس رہا ہے۔ابن النجار عن ابی هدبة عن انس

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۲۱۴، التنزیہ ۳۷۵/۲۔

موت کے وقت سورہ یٰس پڑھی جائے

۴۲۱۸۶..... جس مرنے والے کے پاس سورہ یٰس پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی فرماتا ہے۔ابونعیم عن ابی الدرداء وابی درمعاً

۴۲۱۸۷..... مؤمن کی روح نرمی سے نکلتی ہے اور کافر کی روح کھینچی جاتی ہے جیسے گدھے کی جان نکلتی ہے مؤمن سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ اس کے لئے کفارہ ہوجائے۔اور کافر کوئی نیکی کا کام کرتا ہے تو موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ اسے (دنیا میں ہی) بدلہ دے دیا جائے۔عن ابن مسعود

۴۲۱۸۸..... اللہ تعالیٰ روح سے فرماتا ہے نکل! وہ کہتی ہے: چاہے مجھے ناپسند ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نکل اگرچہ تجھے ناپسند ہو۔

البزار والدیلمی عن ابی هریرة

۴۲۱۸۹..... مؤمن کی روح نرمی سے نکلتی ہے مجھے گدھے کی طرح کی موت پسند نہیں، کسی نے کہا، گدھے کی موت کیسے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اچانک کی موت، اور فرمایا: کافر کی روح اس کی باچھوں سے نکلتی ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۲۱۹۰..... ملک الموت سے واسطہ ہزار تلواروں کی ضربوں سے زیادہ سخت ہے جس مؤمن کی موت آتی ہے تو اس کی ہر رگ علیحدہ علیحدہ تکلیف اٹھاتی ہے۔اور اس وقت اللہ کا دشمن (یعنی شیطان) اس (مرنے والے) کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

الحارث، حلیة الاولیاء عن عطاء ابن یسار مرسلاً

کلام:...... اللآلی ۴۲۹/۱۔

۴۲۱۹۱..... مجھے معلوم ہے اسے جو تکلیف ہورہی ہے اس کی ہر رگ کو علیحدہ طور پر موت کا پتہ چل رہا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن سلمان

۴۲۱۹۲..... میں ایسے کلمات جانتا ہوں جنہیں موت کے وقت کوئی مؤمن بھی کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور فرماتے ہیں اس کا رنگ کھل آتا ہے اور اسے خوشی کی چیزیں نظر آتی ہیں۔مسند احمد، ابویعلی عن یحیی بن ابی طلحة عن ابیه ورجاله ثقات

۴۲۱۹۳..... اے زمعہ کی بیٹی! اگر تمہیں موت کا پتہ چل جائے تو تم جان لیتی کہ وہ تمہاری قدرت سے زیادہ سخت ہے۔

ابن المبارک عن محمد بن عبدالرحمن بن نوفل مرسلاً، طبرانی فی الکبیر عنه عن سودة بنت زمعة موصولاً

۴۲۱۹۴...... مجھے ایک انصاری شخص کے سرہانے ملک الموت نظر آیا میں نے کہا: ملک الموت! میرے صحابی کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کر کیونکہ وہ مؤمن ہے تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) آپ اطمینان رکھئے اور آپ کی آنکھ ٹھنڈی ہو! میں ہر مؤمن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہوں۔

البزار عن الحزارج

۴۲۱۹۵..... اے فرشتے! میرے صحابی کے ساتھ نرمی والا معاملہ کر، کیونکہ وہ مؤمن ہے۔ابن قانع عن الحارث بن خزارج الانصاری

۴۲۱۹۶..... جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات پسند کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ملنا چاہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نہیں ملنا چاہتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: مجھے موت سے نفرت ہے آپ نے فرمایا: یہ اس (میں شامل) نہیں لیکن مومن کی جب موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کی کرامت وعزت کی بشارت دی جاتی ہے تو اس سامنے کی چیز سے بڑھ کر اسے کوئی چیز اچھی نہیں لگتی، (پھر بھی) وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں۔

رہا کافر تو جب اسے موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا کی نوید ملتی ہے تو اس سے زیادہ کوئی چیز بری نہیں لگتی یوں وہ اللہ تعالیٰ

کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتے۔ عبد بن حمید عن انس عن عبادة بن الصامت ابن ماجة عن عائشة

۴۲۱۹۷...... جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات نہ چاہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات نہیں چاہتے، لوگوں نے کہا: ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: یہ بات نہیں، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جب کسی کو موت آتی ہے تو وہ یا تو مقربین میں سے ہوتا ہے تو راحت وریحان اور نعمتوں کی جنت ہے پھر جب کسی کو اس کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ رہا وہ جو جھٹلانے والوں اور گمراہوں سے ہو تو اس کی خاطر مدارات کھولتے پانی سے کی جاتی ہے تو جب اسے اس کا مژدہ ملتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات زیادہ ناپسند کرتے ہیں۔

مسند احمد عن رجل من الصحابة

۴۲۱۹۸...... جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات نہ چاہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات نہیں چاہتا، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب بھی تو موت کو نہیں چاہتے، آپ نے فرمایا: یہ موت سے نفرت (کا مطلب) نہیں، بلکہ بات یہ ہے کہ جب مؤمن کی موت آتی ہے تو جو نعمتیں اسے ملنے والی ہوتی ہیں ان کی بشارت دینے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی چیز اسے محبوب نہیں ہوتی، اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے۔ اور فاجر و گنہگار کی، جب موت آتی ہے تو جو مصائب اس پر آنے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات ناپسند کرتا ہے۔ مسند احمد، نسائی عن انس

۴۲۱۹۹...... جس نے اپنی وفات کے وقت تین مرتبہ کہا: لاالہ الااللہ الکریم اور تین مرتبہ والحمدللہ رب العالمین "تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر" تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ الخرائطی عن علی

۴۲۲۰۰...... جس بندہ کے دل میں اس جیسی بیماری میں یہ دو چیزیں (رحمت کی امید اور گناہوں کا خوف) جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید عطا کرتا اور جس سے ڈرتا ہے اس سے امن عطا کرتا ہے۔ (عبد بن حمید، ترمذی غریب، نسائی، مسلم ابویعلی وابن السنی، بیہقی فی الشعب، سعید بن منصور عن انس، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس اس کی موت کے وقت تشریف لائے اور فرمایا: کیا کیفیت ہے؟ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی امید اور گناہوں کا خوف ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا، اور یہ حدیث ذکر کی، بیہقی فی الشعب عن عبید بن عمیر مرسلاً مثلہ)

۴۲۲۰۱...... اپنے مرنے والوں کو "لاالہ الااللہ" کی تلقین کیا کرو کیونکہ یہ زبان پر ہلکا اور میزان میں وزنی (کلمہ) ہے۔ اگر لا الہ الااللہ ایک پلڑے میں اور دوسرے پلڑے میں آسمانوں اور زمین کو رکھ دیا جائے تو لاالہ الااللہ وزن میں بڑھ جائے۔ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۲۲۰۲...... اپنے مردوں کو لاالــہ الااللہ کی تلقین کیا کرو کیونکہ یہ گناہوں کو یوں گرادیتا ہے جیسے سیلاب عمارتوں کو، لوگوں نے عرض کی کیسے یہ تو زندوں کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا: بس گرادیتا ہے گرادیتا ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۲۲۰۳...... اپنے مرنے والوں کو "لاالہ الااللہ" کی تلقین کیا کرو اور انہیں اکتاہٹ میں مبتلا نہ کرو، اس واسطے کہ وہ موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں۔

الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۲۲۰۴...... اپنے مردوں کو "لاالــہ الااللہ" کی تلقین کیا کرو اس لئے کہ جس کی آخری گفتگو 'لا الٰہ الا اللہ' موت کے وقت ہوئی تو وہ کسی نہ کسی دن جنت میں جائے گا، اگرچہ اس سے پہلے اس نے جو کچھ کیا۔ ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۲۲۰۵...... اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔

مسند احمد، وعبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان، عن ابی سعید، نسائی، مسلم، ابن ماجة عن ابی ھریرة نسائی عن عائشة، عقیلی فی الضعفاء عن حذیفة بن یمان، نسائی، ابن ماجة عن عروة بن مسعود

۴۲۲۰۶...... اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کی تلقین کیا کرو کیونکہ جس نے اپنی موت کے وقت اسے کہا تو جنت اس کے لئے واجب ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جس نے اپنی صحت میں اسے کہا؟ آپ نے فرمایا: یہ واجب کردیتا ہے واجب کردیتا ہے اگر آسمانوں اور زمینوں

اوران کے درمیان کی چیزوں اور جو کچھ ان (زمینوں) کے نیچے ہے سب کو لاکر ترازو کے ایک پلڑے میں اور لا الہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ وزن میں ان سب سے بڑھ جائے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

موت کی سختیاں

۴۲۲۰۷.....مومن کی جان اس کے پہلوؤں سے نکلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ابن حبان عن ابن عباس

۴۲۲۰۸.....موت کا سب سے کم جھٹکا تلوار کی سو ضربوں کی طرح ہوتا ہے۔ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن الضحاک بن حمزة مرسلاً

۴۲۲۰۹.....اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کو پیدا کیا، انسان موت سے زیادہ سخت چیز سے نہیں ملا پھر موت بعد کے حالات سے زیادہ آسان ہے۔
مسند احمد عن انس

۴۲۲۱۰.....ملک الموت کا واسطہ (جو کسی انسان سے پڑتا ہے) تلوار کی ہزار ضربوں سے زیادہ سخت ہے۔خطیب عن انس

کلام:.....التعقبات ۱۹۱، الوقوف ۱۴۲۔

۴۲۲۱۱.....اگر بہائم کو موت کا اتنا علم ہو جائے جتنا انسانوں کو ہے تو انہیں موٹا نہ کھایا جائے۔بیہقی فی الشعب عن ام صبیة

۴۲۲۱۲.....میں نے مؤمن کے دنیا سے نکلنے کی تشبیہ صرف اس بچہ سے دی جو اپنی ماں کے پیٹ سے اس غم اور ظلمت سے نکل کر دنیا کی روح کی طرف نکلتا ہے۔الحکیم عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۰۸۱ الکشف الالٰہی ۸۸۶۔

۴۲۲۱۳.....آج کے بعد تیرے والد پر کوئی مصیبت نہیں ہوگی۔بخاری عن انس

۴۲۲۱۴.....بعد کی گھڑیوں میں موت اس طرح ہوگی جیسے دنبے کا ٹکر مارنا۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۰۱۸۔

۴۲۲۱۵.....اپنی سہیلی پر افسوس نہ کر کیونکہ یہ اس کی نیکی ہے۔ابن ماجة عن عائشة

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۱۸۶۔

الاکمال

۴۲۲۱۶.....بے شک موت کا ڈر ہوتا ہے جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی موت کا پتہ چلے تو وہ کہے: انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم الحقہ بالصالحین واخلف علی ذریتہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یوم الدین اللھم! لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ اسے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے اور اس کی پیچھے رہ جانے والی اولاد کے والی بن جائیے، اے اللہ! ہماری اور اس کی قیامت کے روز بخشش فرما، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

طبرانی فی الکبیر فی معجمه وابن النجار عن ابی ھند الدارمی

۴۲۲۱۷.....بے شک موت کا خوف ہوتا ہے جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی فوتگی کی خبر ہو تو وہ کہے: بے شک ہم اللہ کے لئے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ اسے اپنے پاس نیکوکاروں میں لکھ لیجئے! اور اس کا نامہ اعمال علیین میں رکھئے پیچھے رہ جانے والوں کے وارث رہئے، اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

طبرانی فی الکبیر وابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابن عباس

فصل ثانی......در بیان غسل

۴۲۲۱۸...... تمہارے مردوں کو امانت دار لوگ غسل دیا کریں۔ ابن ماجۃ عن ابن عمر
تاکہ مردہ کی کسی بری چیز کا ذکر لوگوں سے نہ کریں۔ مترجم
کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۱۴، ضعیف الجامع ۴۱۵۱۔
۴۲۲۱۹...... جو میت کو غسل دے وہ غسل کرلے اور جو اسے اٹھائے وضو کرلے۔ ابو داؤد، ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی ھریرۃ
۴۲۲۲۰...... جو میت کو غسل دے وہ غسل کرلے۔ مسند احمد عن المغیرۃ
کلام:......جنۃ المرتاب ۲۳۸، ۲۳۹، حسن الاثر ۳۱۔
۴۲۲۲۱...... جس نے میت کو غسل دیتے اس پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔ اور جس نے اسے کفن دیا اللہ تعالیٰ اسے ریشم پہنائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ
کلام:......الکشف الالٰہی ۹۴۵۔
۴۲۲۲۲...... جو میت کو غسل دے وہ اسے جھنجھوڑ کر شروع کرے۔ بیھقی فی السنن عن ابن سیرین مرسلاً
کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۱۳۔
۴۲۲۲۳...... غسل (دینے) سے غسل (کرنا) اور اٹھانے (کی وجہ) سے وضو ہے۔ الضیاء عن ابی سعید
۴۲۲۲۴...... میت کے غسل کی وجہ سے تم پر غسل (کرنا) واجب نہیں۔ حاکم عن ابن عباس
۴۲۲۲۵...... جب آدم علیہ السلام فوت ہوئے تو فرشتوں نے انہیں پانی سے طاق مرتبہ غسل دیا اور ان کے لئے لحد بنائی اور کہا: آدم کا یہ طریقہ ان کی اولاد میں جاری ہوگا۔ حاکم عن ابی
۴۲۲۲۶...... اس کے غسل سے غسل اور اس کے اٹھانے سے وضو (کرنا مستحب) ہے یعنی میت کی وجہ سے۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ
کلام:......المتناھیۃ ۶۲۵۔ ۶۲۶ المعلۃ ۳۴۱۔
۴۲۲۲۷...... جس نے میت کو غسل دے کر کفن پہنایا اسے خوشبو لگائی اس کا جنازہ اٹھایا اس کی نماز (جنازہ) پڑھی اور اس (میت) کی جو کوئی چیز دیکھی اسے فاش نہیں کیا، تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکلے گا گویا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ نسائی عن علی
کلام:......ضعیف الجامع ۵۸۱۴، المتناھیۃ ۱۴۹۶۔
۴۲۲۲۸...... حضرت آدم علیہ السلام کا جب انتقال ہوا تو فرشتوں نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا کفنایا اور لحد تیار کرکے اس میں آپ کو دفن کیا، اور کہنے لگے: اے آدم کی اولاد تمہارے مردوں کا یہی طریقہ ہونا چاہئے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی
کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۵۰۔
۴۲۲۲۹...... جب میں مرجاؤں تو مجھے میرے کنوئیں یعنی چاہ غرس کی سات مشکوں سے غسل دینا۔ کلام ابن ماجۃ عن علی
کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۱۸، ضعیف الجامع ۳۹۹۔
۴۲۲۳۰...... اس کے دائیں پہلوؤں اور وضو والی جگہوں سے (غسل دینا) شروع کرو (مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ام عطیۃ کہ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے بارے میں فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔)
۴۲۲۳۱...... اسے طاق مرتبہ غسل دینا تین پانچ سات یا اس سے زیادہ، اگر تم بہتر سمجھو، پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ، آخر میں کافور یا تھوڑا سا کافور لگا دینا۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی عن ام عطیۃ

۴۲۲۳۲۔۔۔ جب عورت قوم کے ساتھ مرجائے تو اسے مٹی سے نماز کے لئے تیمم کرنے والے کی طرح تیمم کرایا جائے۔
ابن عساکر عن بشر بن عون الدمشقي عن بکار بن تميم عن مکحول عن واثلة، وقال: ذكر ابن حبان ان بشر ١١ احاديثه موضوعة لايجوز الاحتجاج به بحال، وقال الذهبي في الميزان: له نسخة نحو مائة حديث كلها موضوعة
کلام:۔۔۔۔۔۔ ذیل اللآلی ۱۵۰۔

۴۲۲۳۳۔۔۔ مردوں کے ساتھ جب عورت مرجائے اور ان کے ساتھ کوئی (دوسری) عورت بھی نہ ہو یا کوئی مرد عورتوں کے ساتھ (دوران سفر) مرجائے اس کے علاوہ کوئی مرد نہ ہو تو ان دونوں کو تیمم کرا کر دفنا دیا جائے ان کی حیثیت ایسے جیسے کوئی پانی نہ پائے۔
ابو داؤد في مراسيله. بيهقي عن وجه آخر عن مکحول مرسلا

۴۲۲۳۴۔۔۔ جس کسی نے بھی اپنے (مسلمان) بھائی کو غسل دیا، نہ اس سے گھن کھائی اور نہ اس کی شرم گاہ کی طرف دیکھا اور نہ اس کی کسی برائی کا ذکر کیا، پھر اس کے جنازہ کے ساتھ چلا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی یہاں تک کہ اسے اس کی قبر میں اتار دیا گیا تو وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو کر نکلے گا۔ابن شاهين والديلمي عن علي

۴۲۲۳۵۔۔۔ جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کا راز چھپایا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کے گناہوں سے پاک کردے گا اور اگر اسے کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ریشم پہنائے گا۔طبراني في الكبير عن ابي امامة

۴۲۲۳۶ جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت کو ادا کیا اور اس وقت کی کیفیت کو کسی سے بیان نہیں کیا، تو وہ شخص اپنے گناہوں سے ایسے نکلے گا جیسا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے مردے کے قریب وہ ہو جو اس کا زیادہ قریبی ہو اگر اس کا علم ہو اور اگر اس کا پتہ نہ ہو تو جسے تم پرہیزگار اور امانت دار سمجھتے ہو۔ابويعلى، بيهقي، مسند احمد عن عائشة
کلام:۔۔۔۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ۔

۴۲۲۳۷۔۔۔ جس نے کسی مسلمان کو غسل دیا اور اس کا راز (جسمانی) چھپایا تو اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس کی مغفرت فرمائے گا، اور جس نے اس کے لئے قبر کھودی اور اسے دفن کیا، تو اسے قیامت کے روز تک ایسے گھر کا اجر دیا جائے گا جس میں اس نے اسے ٹھہرایا ہوگا، اور جس نے اسے کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائے گا۔بيهقي عن ابي رافع

۴۲۲۳۸۔۔۔ جس نے میت کو غسل دیا اور اس کا راز چھپایا، تو اس کے چالیس بڑے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اور جس نے اسے کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا موٹا اور باریک ریشم پہنائے گا، اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی اور اسے دفن کیا تو اسے ایسے گھر کا اجر دیا جائے گا جس میں اس نے قیامت تک اسے ٹھہرایا ہو۔طبراني في الكبير، حاكم عن ابي رافع

۴۲۲۳۹۔۔۔ اپنے مردوں کو نجس مت کہو کیونکہ مسلمان مردہ اور زندہ حالت میں نجس و ناپاک نہیں ہوتا۔حاكم، دارقطني، بيهقي عن ابن عباس

فصل سوم۔۔۔۔۔۔ کفنانے کے بیان میں

۴۲۲۴۰۔۔۔ جب تم میں سے کوئی فوت ہوجائے پھر اسے (وارث کو) کوئی چیز ملے تو وہ اسے یمنی چادر میں کفن دے۔ابو داؤد عن جابر

۴۲۲۴۱ جب میت کو دھونی دو تین مرتبہ دو۔مسند احمد، بيهقي في السنن

۴۲۲۴۲ جب دھونی دو تو (طاق تین) مرتبہ دیا کرو۔ابن حبان، حاكم عن جابر

۴۲۲۴۳ جب تم میں سے کوئی اپنے (مردہ) بھائی کا والی و وارث ہو تو اسے اچھی طرح کفن دے کیونکہ انہیں انہی کے کفنوں میں اٹھایا جائے گا اور اپنے کفنوں میں ہی ایک دوسرے کی زیارت کریں گے۔سمويه، عقيلي في الضعفاء، خطيب عن انس، الحارث عن جابر
کلام:۔۔۔۔۔۔ اسنی المطالب ۱۶۰، تذکرۃ الموضوعات ۲۱۹۔

۴۲۲۴۴۔۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا وارث بنے تو اسے اچھے طریقہ سے کفن دے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن جابر، ترمذی، ابن ماجه عن ابی قتادة

۴۲۲۴۵۔۔۔۔۔۔مری لحد میں میری چادر بچھا دینا کیونکہ زمین کو انبیاء کے اجسام پر مسلط نہیں کیا گیا۔ابن سعد عن الحسن مرسلاً

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۹۹۲، الضعیفۃ ۱۶۴۷۔

۴۲۲۴۶۔۔۔۔۔۔سب سے اچھا رنگ جس میں تم اللہ تعالیٰ کی زیارت قبروں اور اپنی مساجد میں کرو سفید ہے۔ابن ماجة عن ابی الدرداء

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۳۷۶، ضعیف ابن ماجہ ۳۸۶۔

۴۲۲۴۷۔۔۔۔۔۔تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور اپنے زندوں کو پہنایا کرو اور تم لوگوں کا بہترین سرمہ اثمد ہے جو بال اگاتا اور نظر تیز کرتا ہے۔ابن ماجة طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابن عباس

۴۲۲۴۸۔۔۔۔۔۔کفن میں اسراف نہ کرو کیونکہ یہ بہت جلد چھین لیا جائے گا۔ابو داؤد عن علی

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف ابی داؤد ۶۸۹، حسن الاثر ۱۶۶۔

۴۲۲۴۹۔۔۔۔۔۔جسے وسعت ہو تو وہ یمنی چادر میں کفن دے۔مسند احمد عن جابر

۴۲۲۵۰۔۔۔۔۔۔میت کو اس کے انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جس میں اسے موت آتی ہے۔ابو داؤد ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔اسنی المطالب ۱۵۹۹، حسن الاثر ۱۶۹۔

۴۲۲۵۱۔۔۔۔۔۔میت کو اس کے انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں اسے موت آئی۔حاکم، بیهقی فی السنن عن ابی سعید

۴۲۲۵۲۔۔۔۔۔۔جس نے میت کو کفن پہنایا تو اس کے ہر بال کے بدلہ اس کے لئے نیکی ہے۔خطیب عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔تحذیر المسلمین ۱۶۰، ضعیف الجامع ۵۸۲۵۔

۵۲۲۵۳۔۔۔۔۔۔اپنے مردوں کو اچھا کفن پہنایا کرو کیونکہ وہ ایک دوسرے پر فخر کرتے اور اپنی قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

الدیلمی عن جابر

۵۲۲۵۴۔۔۔۔۔۔اچھا کفن پہناؤ اور اپنے مردوں کو چیخ و پکار، ان کی برأت بیان کرنے، وصیت میں تاخیر اور قطع رحمی کے ذریعہ اذیت نہ پہنچاؤ اور ان کی ادائیگی قرض میں جلدی کرو اور برے پڑوسیوں سے ہٹ جاؤ اور جب تم قبر کھودو تو گہری اور کشادہ قبر کھودو۔الدیلمی عن ام سلمة

۴۲۲۵۵۔۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفنائے تو اچھا کفن پہنائے۔ابو داؤد عن جابر

۴۲۲۵۶۔۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا ذمہ دار ہو تو اگر اسے وسعت ہو تو اسے اچھا کفن پہنائے۔سمویه عن جابر

۴۲۲۵۷۔۔۔۔۔۔جب آدمی اپنے بھائی کے کفن کا ذمہ دار ہو تو اچھے کفن کا انتخاب کرے، کیونکہ وہ اسی میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

محمد بن المسیب الا رغیانی فی کتاب الا قران عن ابی قتادة عن انس

۴۲۲۵۸۔۔۔۔۔۔میت کو دھونی دو۔الدیلمی عن جابر

۴۲۲۵۹۔۔۔۔۔۔اپنے باپ کو کھجور کے کانٹوں سے اذیت نہ دو۔(مسند احمد، قیس کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ جب میرے والد فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے ان کے کفن میں کھجور کے کانٹے مضبوطی سے لگا رکھے تھے، تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۲۲۶۰۔۔۔۔۔۔ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر تھا تو لوگ آپ کے چہرہ پر چادر ڈالتے آپ کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں پر ڈالتے تو چہرہ کھلا رہ جاتا، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ چادر ان کے چہرہ پر ڈال دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔طبرانی فی الکبیر

۴۲۲۶۱۔۔۔۔۔۔اس چادر سے ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن خباب

فصل چہارم...... میت کے لئے دعا ونماز جنازہ

۴۲۲۶۲...... مؤمن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ جو اس کے لئے دعا کرے اس کی مغفرت کردی جائے۔ الحکیم عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۳۳، الکشف الالٰہی ۲۴۱۔

۴۲۲۶۳...... ہر (مسلمان) میت کے لئے دعا کرو اور ہر امیر کے ساتھ مل کر جہاد کرو۔ ابن ماجة وعن واثلة

۴۲۲۶۴...... جس نے "لا الٰہ الا اللہ" کہا اس کے لئے دعا کرو اور جس نے "لاالٰہ الااللّٰہ" کہا اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

حلیة الاولیاء، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۲۶۵...... جس کی نماز جنازہ تین صفوں نے پڑھی تو اس کے لئے (جنت) اس کے لئے واجب کردی۔ نسائی عن مالک بن هبیرة

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۶۶۸۔

۴۲۲۶۶...... جو مسلمان مرتا ہے اور تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھتی ہیں تو اس کے لئے واجب کردی۔

مسند احمد، ابوداؤد عن مالک بن هبیرة

۴۲۲۶۷...... جو مسلمان اس حال میں مرتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ میں چالیس ایسے مرد کھڑے ہوتے ہیں جو شرک نہیں کرتے تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابن عباس

۴۲۲۶۸...... جس مسلمان کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھتی ہے تو ان کی اس کے متعلق سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن میمونة

۴۲۲۶۹...... جس مسلمان کی نماز جنازہ اتنے مسلمانوں کی جماعت پڑھتی ہے جن کی تعداد سو تک پہنچ جاتی ہے پھر وہ اس کے لئے سفارش کرتے ہیں تو ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔ مسند احمد، مسلم، نسائی عن انس وعائشة

۴۲۲۷۰...... جو مسلمان اس حال میں مرتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ سو یا اس سے زیادہ مسلمان پڑھتے ہیں پھر اس کے لئے سفارش کرتے ہیں تو ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی عن عائشة

۴۲۲۷۱...... جس مسلمان کی نماز جنازہ میں تین صفیں مسلمانوں کی ہوئیں تو اس کے لئے واجب کردی۔ ابن ماجة، حاکم عن مالک بن هبیرة

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۰۸۷، ضعیف ابن ماجہ ۳۲۷۔

۴۲۲۷۲...... جو مسلمان مرتا ہے اور اس کی نماز جنازہ میں چالیس ایسے مرد ہوں جو شرک نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش قبول کرلیتا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابن عباس

نماز جنازہ میں شرکاء کی کثرت کی فضیلت

۴۲۲۷۳...... جس شخص کی نماز جنازہ سو آدمی پڑھیں تو اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر حلیة الاولیاء عن ابن عمر

۴۲۲۷۴...... جس میت کی نماز جنازہ میں لوگوں کی ایک جماعت ہو تو ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔ نسائی عن میمونة

۴۲۲۷۵...... جس کی نماز جنازہ سو مسلمانوں نے پڑھی تو اس کی بخشش کردی گئی۔ ابن ماجه عن ابی هریرة

۴۲۲۷۶...... دن رات اپنے مردوں کی نماز جنازہ پڑھ لیا کرو۔ ابن ماجه عن جابر

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۳۳۵ ضعیف الجامع ۳۴۸۴۔

۴۲۲۷۷.....اپنے چھوٹے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کرو کیونکہ وہ تمہارے پیش فرستادہ (آگے بھیجے) ہوتے ہیں۔ابن ماجة عن ابی هریرة

کلام:.......حسن الاثر ۱۷۰، ضعیف ابن ماجہ ۳۳۱۔

۴۲۲۷۸ تمہاری نمازوں کے تمہارے بچے زیادہ حق دار ہیں۔الطحاوی، بیهقی فی السنن عن البراء

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۱۸، الضعیف ۲۱۰۵۔

۴۲۲۷۹ جب میت کی نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے اخلاص سے دعا کرو۔ابو داؤد، ابن ماجة ابن حبان عن ابی هریرة

۴۲۲۸۰ چھینک بھی نومولود بچہ کی آواز ہے۔البزار عن ابن عمر

کلام:.......ضعیف الجامع ۸۳۷۔

۴۲۲۸۱ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں اور کہنے لگے: اے اولاد آدم! یہی تمہارا (جنازہ کا) طریقہ ہے۔

بیهقی فی السنن ابی

کلام:.......ضعیف الجامع ۳۳۷۷۔

۴۲۲۸۲.....فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ پڑھا جس میں چار تکبیریں کہیں۔الشیرازی عن ابن عباس

حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا

کلام:.......اسنی المطالب ۳۳۱، ضعیف الجامع ۱۷۸۷۔

۴۲۲۸۳.....لوگ جب کسی کا جنازہ پڑھیں اور میت کی تعریف کریں رب تعالیٰ فرماتا ہے: جو وہ جانتے تھے اس کے متعلق میں نے ان کی گواہی مان لی اور جو باتیں اس میت کی انہیں معلوم نہیں تھیں میں نے معاف کردیں۔بخاری فی التاریخ عن الربیع بنت معوذ

۴۲۲۸۴ جس نے مسجد میں کسی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ابو داؤد عن ابی هریرة

کلام:.......ضعیف ابی داؤد، ضعیف الجامع ۵۶۶۷۔

۴۲۲۸۵ جس نے مسجد میں کسی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس کے لئے کوئی چیز نہیں۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۲۲۸۶ قبروں کے درمیان جنازہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۲۲۸۷ میں ضرور پہچان لوں گا، تم میں سے جو شخص بھی فوت ہوا کرے تو جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں مجھے اطلاع کردیا کرو کیونکہ میرا اس کی نماز جنازہ ادا کرنا اس کے لئے رحمت ہے۔ابن ماجة عن یزید بن ثابت

الاکمال

۴۲۲۸۸ جب جنازہ آجائے تو امام اس کی نماز جنازہ کا دوسرے سے زیادہ حق دار ہے۔ابن منیع عن الحسین بن علی

۴۲۲۸۹ جب تو اپنے بھائی کو سولی پر یا مقتول پائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھ لے۔الدیلمی عن ابن عمر

۴۲۲۹۰ رات دن میں میت کی نماز جنازہ برابر ہے۔(جنازہ پڑھانے والا) چار تکبیریں اور دو سلام پھیرے۔

خطیب، ابن عساکر عن عثمان، وفیه رکن بن عبدالله الدمشقی متروک

کلام:.......اللآلی ج ۲/۳۳۱، ضعیف الجامع ۴۱۶۰۔

۴۲۲۹۱ دن رات اپنے مردوں کی چار تکبیروں سے نماز جنازہ پڑھا کرو۔بیهقی عن جابر

۴۲۲۹۲..... فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ حاکم عن انس ابو نعیم عن ابن عباس

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۰۹۔

۴۲۲۹۳..... فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے جنازہ میں چار تکبیریں اور دو سلام پھیرے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۲۲۹۴..... جب تم میں سے کوئی نماز جنازہ پڑھ لے اور اس کے ساتھ (کسی مجبوری سے) نہ چلے تو وہ اس کے لئے تھوڑی دیر ٹھہر جائے کہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو جائے اور اگر ساتھ چلے تو جنازہ رکھنے سے پہلے (بلا عذر) نہ بیٹھے۔ حاکم، الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۲۲۹۵..... جب انسان جنازہ پڑھ لیتا ہے تو اس (جنازہ) کی ڈور کٹ گئی البتہ یہ کہ اس کا ولی اس کے پیچھے چلنا چاہے۔ الدیلمی عن عائشۃ

۴۲۲۹۶..... جو نماز جنازہ پڑھ کر جنازہ کی فراغت سے پہلے پلٹ گیا اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر اس نے انتظار کیا یہاں تک کہ اس سے فراغت ہوگئی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں اور وہ قیراط وزن میں قیامت کے روز احد پہاڑ جتنا ہوگا۔ حاکم، عن ابن عباس

۴۲۲۹۷..... جس نے نماز جنازہ پڑھی اور اس کے پیچھے نہیں چلا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے پس اگر اس نے اس کی پیروی کی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، کسی نے کہا: قیراط کیسے؟ آپ نے فرمایا چھوٹے سے چھوٹا قیراط احد جیسا ہوگا۔

مسلم، ترمذی عن ابی ھریرۃ مسند احمد عن ابی سعید

جنازہ پڑھنے کی فضیلت

۴۲۲۹۸..... جس نے جنازہ پڑھا اس کے لئے ایک قیراط اور اس کی فراغت تک انتظار کیا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں۔

مسند احمد، عن عبداللہ بن مغفل

۴۲۲۹۹..... اللہ! ہمارے پہلے اور پچھلوں کی، زندوں اور مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی چھوٹے اور بڑوں کی موجود اور غائبین کی بخشش فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں مبتلا نہ کر۔

البغوی عن ابراھیم الاشھل عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال فذکرہ

۴۲۳۰۰..... اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں موجودوں غائبوں، چھوٹے بڑوں مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما! اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے موت دے تو اسے ایمان پر موت دینا! اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور نہ اس کے بعد گمراہ کرنا۔

مسند احمد، ابو یعلی، بیھقی، سعید بن منصور عن عبداللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ انہ شھدالنبی صلی اللہ صلی علی میت قال، فذکرہ

۴۲۳۰۱..... اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم کر اسے عافیت دے، اسے معاف فرما، عزت والی روزی اسے عطا کر، اس کی قبر کو کشادہ فرما، اسے پانی، برف اور اولوں سے صاف کر دے اور گناہوں سے یوں پاک کر دے جیسے آپ سفید کپڑے کو (اپنی قدرت اور ظاہری وسائل سے) میل سے صاف کر دیتے ہیں اور اسے اس کے گھر کے بدلہ بہتر گھر عنایت فرما، اور اس کی اہل وعیال کے عوض بہتر گھر والے اور بیوی کے بدلہ بہترین بیوی دے دے، اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

اور ایک روایت میں ہے، قبر کے فتنہ سے بچا، اور جہنم کے عذاب سے پناہ دے۔ (ابن ابی شیبہ، مسلم، نسائی عن عوف بن مالک الاشجعی، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھی تو میں نے آپ کی یہ دعا یاد کرلی۔)

۴۲۳۰۲..... اے اللہ! تو اس کا رب ہے تو نے ہی اسے پیدا کیا اور تو نے ہی اسے مال کی ہدایت دی، تو نے ہی اس کی روح قبض کی تو اس کی پوشیدہ اور ظاہر باتوں کو جاننے والا ہے ہم سفارشی بن کر آئے ہیں اس کی مغفرت فرما دے۔ ابو داؤد، بخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۰۳..... جب بھی تمہارا کوئی شخص فوت ہو اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو مجھے اس کی اطلاع کیا کرو کیونکہ میری اس کی نماز جنازہ

پڑھنا اس کے حق میں رحمت ہے۔مسند احمد عن یزید بن ثابت

۴۲۳۰۴......تمہاری زمین کے علاوہ تمہارا ایک بھائی فوت ہوگیا ہے سو اس کی نماز جنازہ پڑھو، لوگوں نے عرض کیا: یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: نجاشی۔

ابو داؤد طیالسی مسند احمد، ابن ماجة، ابن قانع، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید الغفاری

۴۲۳۰۵......تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے جو اس کی نماز جنازہ پڑھنا چاہے پڑھ لے۔طبرانی فی الکبیر عنه

۴۲۳۰۶......جس کی چند لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی تو اس کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہوئی۔بیھقی عن میمونة

۴۲۳۰۷......جس میت کی تین مسلمان صفوں نے نماز جنازہ پڑھی تو اس کے لئے واجب ہوگئی۔

ابن ماجة، ابن سعد، حاکم عن مالک بن ھبیرة السلمی

۴۲۳۰۸......جس مسلمان کی تین مسلمان صفوں نے نماز جنازہ پڑھی جو اس کے دعائے مغفرت کرتے رہے تو اس کی مغفرت کردی گئی۔

بیھقی عن مالک بن ھبیرة

۴۲۳۰۹......اے اللہ! اسے شیطان اور عذاب قبر سے پناہ دے، اے اللہ! اس کے اطراف سے زمین ہٹادے اس کی روح کو بلند کرلے اور اسے اپنی رضامندی عطا کر۔ابن ماجه عن ابن عمر

فصل خامس......جنازہ کے ساتھ چلنا

۴۲۳۱۰......مومن کو سب سے پہلے اس کے مرنے کے بعد جس چیز کا بدلہ دیا جاتا ہے یہ ہے کہ اس کے جنازہ کے ساتھ چلنے والے سب لوگوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔عبد بن حمید والبزار، بیھقی عن ابن عباس

۴۲۳۱۱......جو جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے اٹھائے جانے کے وقت نکلا پھر اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر اس کے پیچھے چلا یہاں تک کہ اسے دفن کردیا گیا تو اس کے لئے اجر کے دو قیراط ہیں ہر قیراط احد جیسا، جو نماز جنازہ پڑھ کر واپس ہوگیا اس کے لئے اجر کا ایک قیراط ہے احد جیسا۔

مسلم، ابو داؤد عن ابی ھریرة

۴۲۳۱۲......جس نے نماز جنازہ پڑھی مگر اس کے ساتھ نہیں چلا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے پس اگر اس نے اس کی پیروی کی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں ان میں سے چھوٹا قیراط احد جیسا ہے۔ترمذی عنه

جو نماز جنازہ کی ادائیگی تک جنازہ کے ساتھ رہا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں دو بڑے پہاڑوں کی طرح۔مسلم، نسائی، عن ابی ھریرة

۴۲۳۱۴......جس نے جنازہ پڑھا اور اس کے ساتھ نہ چلا تو اس کے لئے ایک قیراط اور جس نے لحد تک رکھے جانے کا انتظار کیا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں اور دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کی طرح ہیں۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجة عن ابی ھریرة

۴۲۳۱۵ جس نے جنازہ پڑھا اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر اس کی تدفین میں حاضر رہا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں قیراط احد پہاڑ جیسا۔

مسلم، ابن ماجة عن ثوبان

۴۲۳۱۶ جس نے نماز جنازہ پڑھے جانے اور اس سے فراغت تک جنازہ کی پیروی کی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں اور جس نے نماز جنازہ پڑھے جانے تک پیروی کی اس کے ایک قیراط ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہ قیراط وزن میں احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابی

۴۲۳۱۷......جس نے نماز جنازہ کی ادائیگی تک جنازہ کی پیروی کی تو اس کے لئے اجر کا ایک قیراط ہے اور جو دفن تک جنازہ کے ساتھ چلا تو اس کے لئے اجر کے دو قیراط ہیں اور ایک قیراط احد پہاڑ جیسا۔مسند احمد، نسائی عن البراء مسند احمد، مسلم، نسائی عن ثوبان

۴۲۳۱۸.....جس نے کسی مسلمان کے جنازہ کی پیروی ایمان اور ثواب کی امید سے کی اور اس کی نماز جنازہ تک بلکہ اس کی تدفین کی فراغت تک اس کے ساتھ رہا تو اسے اجر کے دو قیراط کا ثواب ہے ہر قیراط احد جیسا، اور جس نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور دفن سے پہلے واپس لوٹ آیا تو ایک قیراط اجر لے کر لوٹا۔ بخاری، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۱۹.....جس نے جنازہ کی فراغت تک پیروی کی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں پس اگر وہ اس کی فراغت سے پہلے لوٹ آیا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے۔ نسائی عن عبداللہ بن مغفل

۴۲۳۲۰.....جس نے جنازہ کی پیروی اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر واپس پلٹ گیا تو اس کے لئے اجر کا ایک قیراط ہے اور جس نے اس کی پیروی کی اس کی نماز جنازہ پڑھی یہاں تک کہ اس کی تدفین سے فراغت تک بیٹھا رہا تو اس کے لئے دو قیراط اجر ہے ہر ایک احد سے بڑا ہے۔ نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۲۱.....جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے پس اگر وہ اس کے ساتھ چل نہ سکے تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اس کے پیچھے ہو جائے یا وہ (جنازہ) اسے پیچھے کردے یا اسے پیچھے کرنے سے پہلے رکھ دیا جائے۔ نسائی عن عامر ابن ربیعۃ

۴۲۳۲۲.....جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو سو جو کوئی اس کی پیروی کرے تو جنازہ رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ابن ابی شیبۃ عن ابی سعید، بخاری عن جابر

۴۲۳۲۳.....بے شک موت کا ڈر ہوتا ہے سو جب بھی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ نسائی ابن حبان عن جابر

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۹۲۔

۴۲۳۲۴.....کھڑے ہو جایا کرو، کیونکہ موت کی دہشت ہے۔ مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۲۵.....جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ تمہیں پیچھے چھوڑ دے یا رکھ دیا جائے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عامر بن ربیعۃ

۴۲۳۲۶.....بے شک موت کا خوف ہے جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ مسند احمد، مسلم ابو داؤد عن جابر

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۹۲۔

جنازہ کے ساتھ چلنے کا طریقہ

۴۲۳۲۷.....کیا تم حیا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے قدموں کے ساتھ چل رہے ہیں اور تم سواریوں پر سوار ہو۔

ترمذی، ابن ماجۃ، حاکم عن ثوبان

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۱۷۷۔

۴۲۳۲۸.....سوار جنازہ کے پیچھے رہے اور پیدل اس کے قریب جہاں چاہے اور بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ

کلام:.....المعلۃ ۳۰۸۔

۴۲۳۲۹.....تم پر سکون کی کیفیت ہو۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۶۵۷۔

۴۲۳۳۰.....تیز چال سے کم، اگر بہتر ہوا تو اس کی طرف جلدی کی جائے گی اور اس کے علاوہ ہوا تو ایک جہنمی بندہ ہے جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے نہ کہ اسے اپنے پیچھے رکھا جائے جنازہ کے ساتھ وہ شخص نہ ہو جو اس سے آگے چلے۔ مسلم، نسائی عن ابن مسعود

۴۲۳۳۱...... جنازہ کی پیروی کی جاتی ہے اسے پیچھے نہیں کیا جاتا جنازہ سے آگے چلنے والا نہ ہو۔ ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام :...... ضعیف الجامع ۲۶۶۳۔ الکشف الالٰہی ۳۰۹۔

۴۲۳۳۲...... جنازہ کو چلائے جاؤ اگر نیک ہوا تو تم ایک بھلائی کو پیش کر رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک برائی ہے جسے تم اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو۔ مسند احمد، بیھقی عن ابی ھریرة

۴۲۳۳۳...... جب جنازہ تیار ہو جائے تو اس میں تاخیر نہ کرو۔ ابن ماجة عن علی

کلام :...... ضعیف الجامع ۶۱۸۱ ضعیف ابن ماجۃ ۳۲۶۔

۴۲۳۳۴...... میت (کی روح) اسے اٹھانے، غسل دینے اور قبر میں اتارنے والے کو پہچانتی ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید

کلام :...... ضعیف الجامع ۱۷۹۴۔

۴۲۳۳۵...... سوار شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل اس کے پیچھے آگے دائیں بائیں اس کے قریب چلے، ناتمام بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کے والدین کے لئے مغفرت ورحمت کی دعا کی جائے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن المغیرة

۴۲۳۳۶...... جو جنازہ کے ساتھ چلے تو وہ چارپائی کے تمام اطراف سے اٹھائے۔ ابن ماجة عن ابن مسعود

۴۲۳۳۷...... جس نے جنازہ کی پیروی کی، اور تین بار اسے اٹھایا تو اس نے اپنا حق ادا کر دیا۔ ترمذی عن ابی ھریرة

کلام :...... ضعیف الترمذی ۱۷۵ ضعیف الجامع ۵۵۱۳۔

۴۲۳۳۸...... جس نے چارپائی کے چاروں پائیوں سے اٹھایا تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابن عساکر عن واثلة

کلام :...... ضعیف الجامع ۵۵۶۶، النواسخ ۲۱۴۱۔

۴۲۳۳۹...... (بلند) آواز اور آگ کے ساتھ جنازہ کی پیروی نہ کی جائے اور نہ اس کے آگے چلا جائے۔ ابو داؤد عن ابی ھریرة

کلام :...... ضعیف ابی داؤد ۶۸۶ ضعیف الجامع ۶۱۹۰۔

۴۲۳۴۰...... جنازہ کے ساتھ آواز کی پیروی سے منع کیا گیا ہے۔ ابن ماجة عن ابن عمر

۴۲۳۴۱...... جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو اسے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھو۔ مسلم عن ابی سعید

۴۲۳۴۲...... سکون اختیار کرو اور اپنے جنازوں کو لے جانے میں میانہ روی اختیار کرو۔ طبرانی فی الکبیر بیھقی فی السنن عن ابی موسٰی

کلام :...... ضعیف الجامع ۳۷۶۳۔

الاکمال

۴۲۳۴۳...... جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو تاکہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا رکھ دیا جائے۔

الشافعی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان عن عامر بن ربیعة، دارقطنی فی الافراد عن عمر

۴۲۳۴۴...... جب تمہارے پاس سے جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو کیونکہ تم اس کے لئے کھڑے ہو رہے ہو جس کے ساتھ فرشتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسٰی

۴۲۳۴۵...... جب تم میں سے کسی کے پاس سے جنازہ گزرے تو وہ کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے۔ ابو داؤد طیالسی عن ابن عمر

۴۲۳۴۶...... جب تمہارے پاس کسی مسلمان یہودی یا عیسائی کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو کیونکہ ہم اس جنازہ کے لئے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہیں ان کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی موسٰی

۴۲۳۴۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے، کسی نے کہا:

یہ تو یہودی کا جنازہ تھا آپ نے فرمایا: میں تو فرشتوں کے لئے کھڑا ہوا۔ نسائی، حاکم عن انس

۴۲۳۴۸ جب کوئی جنتی شخص مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اٹھانے والوں، اس کے ساتھ چلنے والوں اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کو عذاب دینے سے حیا کرتے ہیں۔ الدیلمی عن جابر

۴۲۳۴۹..... سب سے افضل جنازہ والے وہ ہیں جن میں ذکر بکثرت کرنے والے ہوں، اور جنازہ کے رکھنے سے پہلے کوئی نہ بیٹھے، اور سب سے زیادہ اس کے میزان کا وزن ہوگا جو اس پر تین بار مٹی ڈالے۔ ابن النجار عن جابر

۴۲۳۵۰..... کیا تمہیں حیا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے قدموں سے چل رہے ہیں اور تم لوگ سواریوں پر ہو، آپ نے جنازہ کے بارے میں فرمایا۔

ترمذی، ابن ماجة، حاکم، حلیة الاولیاء بیهقی عن ثوبان

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۱۷۷۔

۴۲۳۵۱..... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ کے ہمراہ تھے آپ کے پاس ایک سواری لائی گئی تو آپ نے سوار ہونے سے انکار کر دیا پھر جب واپس پلٹے تو سواری پیش کی گئی تو آپ سوار ہو گئے کسی نے کہا تو آپ نے فرمایا: اس لئے کہ فرشتے چل رہے تھے تو ان کے چلتے ہوئے میں سوار ہوں، جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔ ابو داؤد حاکم، بیهقی عن ثوبان

۴۲۳۵۲..... مؤمن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ میں نکلنے والوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت والخطیب عن جابر

۴۲۳۵۳..... مؤمن کو سب سے پہلے جو تحفہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ دارقطنی فی الافراد وعن ابن عباس

۴۲۳۵۴..... مؤمن کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلی عزت افزائی یہ ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ چلنے والوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

ابن عدی والخطیب عن ابی هریرة

کلام: ..... اللآلی ج ۲ ص ۴۳۰۔

۴۲۳۵۵..... مؤمن کو سب سے پہلے راحت وریحان اور جنت نعیم کی خوشخبری دی جاتی ہے اور مؤمن کو پہلی بشارت اس طرح دے کر کہا جاتا ہے: اے اللہ کے دوست تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور جنت کی بشارت ہو، خوش آمدید، اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ چلنے والوں کی مغفرت کر دی اور جنہوں نے تیرے لئے دعائے مغفرت کی ان کی دعا قبول کر لی اور جنہوں نے تیری گواہی دی ان کی گواہی قبول کر لی۔

ابن ابی شیبة وابو الشیخ فی الثواب عن سلمان

۴۲۳۵۶..... اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے کہتے ہیں: پاک ہے وہ ذات جو قدرت سے غالب ہوئی اور بندوں پر موت کے ذریعہ چھا گئی۔ الرافعی عن ابی هریرة

میت کی آوازیں

۴۲۳۵۷..... جس میت کو اس کی چارپائی پر رکھ کر تین قدم چلایا جاتا ہے تو وہ ایسی آواز سے بولتی ہے جسے ہر وہ چیز سنتی ہے جسے اللہ تعالیٰ (سنانا) چاہتا ہے: اے بھائیو! اے اس کی نعش کو اٹھانے والو! دنیا تمہیں ایسا دھوکا نہ دے جیسا اس نے مجھے دھوکہ دیا، اور نہ زمانہ تم سے کھیلے جیسے مجھ سے کھیلا، میں اپنا سب کچھ اپنی اولاد کے لئے چھوڑے جا رہا ہوں (لیکن) وہ میرے گناہ نہیں اٹھائیں گے، تم لوگ میرے ساتھ چل رہے ہو اور عنقریب مجھے چھوڑ دو گے اور طاقتور ذات میرا حساب لے گی۔ ابن ابی الدنیا والدیلمی عن عمر

۴۲۳۵۸..... میری امت اس وقت تک اپنے دین کی مضبوطی پر قائم رہے گی جب تک جنازوں کو ان کے وارثوں کے حوالہ نہیں کرے گی۔

طبرانی، حاکم، بیهقی، سعید بن منصور عن الحارث بن وهب عن الصنابحی

۴۲۳۵۹...... جو نماز جنازہ تک جنازہ کے ساتھ رہا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں کسی نے عرض کیا: کہ قیراط کیا ہیں؟ فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی طرح۔ بخاری، مسلم، نسائی، بیھقی عن ابی ھریرة

۴۲۳۶۰...... جو نماز جنازہ تک جنازہ کے پیچھے رہا پھر لوٹا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو جنازہ پڑھ کر دفن تک اس کے ساتھ چلا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں ایک قیراط احد جتنا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۳۶۱...... جو دفن تک جنازہ کے ساتھ چلا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں اور جو دفن سے پہلے لوٹ آیا تو اس کے لئے ایک قیراط احد جتنا ہے۔

الحکیم عن عبداللہ بن مغفل

۴۲۳۶۲...... جو جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے نکالے جانے کے وقت نکلا، اور جنازہ پڑھا پھر دفن تک اس کے پیچھے چلا تو اس کے لئے اجر کے دو قیراط ہیں۔ عن ابی ھریرة

۴۲۳۶۳...... جو جنازہ کے ساتھ رہا اور اس کے آگے (اس لئے) چلا (تاکہ) چارپائی کے چاروں کونوں سے اٹھایا (جائے) اور دفن تک بیٹھا رہا تو اس کے لئے اجر کے دو قیراط ہیں ان میں سے ہلکے سے ہلکا قیامت کے روز میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

ابن عدی وابن عساکر عن معروف الخیاط عن واثلة ومعروف لیس بالقوی

کلام:...... ذخیرة الحفاظ ۵۲۷۷۔

۴۲۳۶۴...... جو بھی جنازہ ایسا ہو کہ اس کے ساتھ سرخ رنگ کی خوشبو اور آگ نہ ہو تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے چلیں گے۔

ابو الشیخ والدیلمی عن عثیر البدری

۴۲۳۶۵...... جس نے جنازہ کے چاروں کونوں سے اٹھایا اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کر دے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:...... تذکرة الموضوعات ۲۱۷، الضعیفة ۱۸۹۱۔

۴۲۳۶۶...... جس نے (جنازہ کی) چارپائی کے چاروں پائے اٹھائے اور ساتھ ایمان اور ثواب کی امید رکھی تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کر دے گا۔ ابن النجار عن انس

کلام:...... ذخیرة الحفاظ ۵۲۷۱، المتناہیہ ۱۴۹۹۔

۴۲۳۶۷...... تیز رفتاری کے بغیر چلو، اگر اچھا ہے تو اس کی طرف جلدی کی جائے گی اور اگر اس کے علاوہ ہے تو جہنمی لوگوں کے لئے دوری ہو۔ جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے، اسے پیچھے نہیں چلایا جاتا اور نہ کوئی اس سے آگے بڑھے۔ مسند احمد، بیھقی وضعفه عن ابن مسعود

۴۲۳۶۸...... جنازہ کو چستی سے لے جاؤ یہودیوں کی طرف گھسٹ کر مت چلو جیسا وہ اپنے جنازوں کو سستی سے لے جاتے ہیں۔

سعید بن منصور، مسند احمد عن ابی ھریرة

۴۲۳۶۹...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جلدی میں جنازہ لے کر گزرے تو آپ نے فرمایا: تم پر سکون کی کیفیت ہونی چاہئے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

۴۲۳۷۰...... پیدل شخص (جنازے اٹھانے کے لئے) جنازہ سے آگے اور سوار پیچھے رہے اور بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

حاکم عن المغیرة بن شعبة

فصل ششم...... دفن

۴۲۳۷۱...... اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو، کیونکہ میت کو برے پڑوس سے اذیت پہنچتی ہے جیسے زندہ شخص کو برے پڑوسی سے اذیت ہوتی ہے۔ حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة

۴۲۳۷۲...... گہری، وسیع اور اچھے انداز میں (قبر) کھودو اور (ان شہداء کو) دو دو تین تین کو ایک قبر میں دفن کرو اور جو زیادہ قرآن پڑھنے والا ہے اسے پہلے دفن کرو۔مسند احمد بیھقی فی السنن عن ھشام بن عامر

۴۲۳۷۳...... مجھے طلحہ کے متعلق موت کا گمان ہے سو مجھے اس کی اطلاع دے دینا، تا کہ میں اس کے پاس آجاؤں اور اس کی نماز جنازہ پڑھوں اور جلدی کرنا، کیونکہ مسلمان نعش کو اس کے اہل وعیال میں روکے رکھنا مناسب نہیں۔ابو داؤد عن حصین بن وحوح

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۰۹۹۔

۴۲۳۷۴...... جنازہ جب (تیار کر کے) رکھ دیا جاتا ہے اور مرد اسے اپنے کندھوں پر اٹھالیتے ہیں پس اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے: مجھے آگے لے جاؤ اور اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے: خرابی! اسے کہاں لے جا رہے ہو، انسان کے علاوہ ہر چیز (جو سن سکتی ہے) اس کی آواز سنتی ہے اور اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی سعید

۴۲۳۷۵...... مؤمن جب مرتا ہے تو قبرستان اس کی موت کی وجہ سے مزین ہو جاتا ہے اس کا ہر گوشہ یہ تمنا کرتا ہے کہ اسے اس میں دفن کیا جائے۔ اور کافر جب مرتا ہے تو قبرستان اس کی موت کی وجہ سے تاریک ہو جاتا ہے اور اس کی ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتی ہے کہ اس میں دفن ہو۔

الحکیم وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۶۹۔

۴۲۳۷۶...... جب تم اپنے مردوں کو ان کی قبروں میں رکھو تو کہا کرو بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ۔

مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی السنن عن ابن عمر

۴۲۳۷۷...... بغلی قبر بناؤ شق نہ بناؤ اس لئے کہ بغلی قبر ہمارے لئے اور شق ہمارے غیروں کے لئے ہے۔مسند احمد عن جریر

۴۲۳۷۸...... حضرت آدم علیہ السلام کے لئے لحد بنائی گئی اور انہیں پانی سے طاق مرتبہ غسل دیا گیا پھر فرشتوں نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد کے لئے یہی طریقہ ہے۔ابن عساکر عن ابی

۴۲۳۷۹...... میت کو جب دفن کر دیا جاتا ہے اور لوگ اس سے واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے قدموں کی چاپ سنتا ہے۔طبرانی عن ابن عباس

۴۲۳۸۰...... ہر گھر کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور قبر کا دروازہ میت کے پاؤں کی طرف سے ہے۔طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۹۲۵۔

۴۲۳۸۱...... اپنے مردوں کے چہرے ڈھانپا کرو یہود کی مشابہت نہ کرو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۶۲۔

اہل مدینہ کی قبر لحد ہے

۴۲۳۸۲...... لحد ہمارے لئے اور شق ہمارے غیروں کے لئے ہے۔ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

کلام:...... حسن الاثر ۱۷۵، ذخیرة الحفاظ ۴۷۱۵۔

۴۲۳۸۳...... لحد ہمارے لئے اور شق ہمارے علاوہ اہل کتاب کے لئے ہے۔مسند احمد عن جریر

۴۲۳۸۴...... جب صبح کے وقت فوت ہو تو اسے دوپہر اپنی قبر میں ہونی چاہئے اور جو شام کے وقت فوت ہو تو اسے رات قبر میں آنی چاہئے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۸۴۷۔

۴۲۳۸۵...... رات کے وقت اپنے مردوں کو دفن نہ کرو البتہ اگر تمہیں مجبوری ہو۔ابن ماجة

۴۲۳۸۶ ..... جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زیادہ مہربان ہوتا ہے۔ فردوس عن انس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۳۸۳، الضعیفۃ ۲۱۵۲۔

۴۲۳۸۷ ..... جب مردوں کو دفن کرو تو قبریں زمین کے ساتھ برابر کردو۔ طبرانی فی الکبیر عن فضالۃ بن عبید

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۲۹۳۔

۴۲۳۸۸ ..... اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال ہوگا۔ حاکم عن عثمان

الاکمال

۴۲۳۸۹ ..... جب میت کی صبح کے وقت موت ہو تو دو پہر اسے اپنی قبر میں ہونی چاہئے، اور جب شام کو مرے تو رات اپنی قبر میں ہونی چاہئے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۳۹۰ ..... جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے روک کر مت رکھو جلد اسے اس کی قبر تک لے جاؤ اور اس کے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات اور اس کے پاؤں کی طرف سورۂ بقرہ کا آخری حصہ پڑھا جائے۔ طبرانی فی الکبیر بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۲۳۹۱ ..... میت کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو سورج کو غروب کی حالت میں اس کے سامنے لایا جاتا ہے تو وہ بیٹھ کر آنکھیں ملتے ہوئے کہتا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ ابن ماجۃ، ابن حبان سعید بن منصور عن جابر

۴۲۳۹۲ ..... لوگوں میں مرد کا سب سے نزدیکی شخص قبر کے پہلے حصہ کے پاس ہو اور عورت کا سب سے نزدیکی شخص قبر کے آخری حصہ کے پاس ہو۔ الدیلمی عن علی

۴۲۳۹۳ ..... ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے جہاں سے اندر آیا جاتا ہے اور قبر میں داخل ہونے کی جگہ پاؤں کی جانب ہے۔

ابن عساکر عن خالد بن یزید

۴۲۳۹۴ ..... سر اور پاؤں کی جانب سے (قبر) کشادہ رکھو اس کے لئے جنت میں کئی شاخیں ہوں گی۔ مسند احمد عن رجل من الانصار

۴۲۳۹۵ ..... اے اللہ! فلاں کا بیٹا فلاں آپ کی ذمہ داری اور آپ کے پڑوس کے عہد میں ہے اسے قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچانا، آپ ہی وفا اور تعریف کے اہل ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن واثلۃ

۴۲۳۹۶ ..... اسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے "بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ." (حاکم عن ابی امامۃ) فرماتے ہیں کہ جب ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ قبر میں رکھی گئیں تو آپ نے یوں فرمایا۔

۴۲۳۹۷ ..... قبر جہنم کا ایک گڑھا ہے یا جنت کا ایک باغ ہے۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر عن ابن عمر

۴۲۳۹۸ ..... انتہائی مجبوری کے علاوہ اپنے مردوں کو رات میں دفن نہ کرو اور جب تک میں تمہارے درمیان (موجود) ہوں تم میں سے کوئی کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھے اور جب کسی کا بھائی فوت ہو جائے تو اس کے لئے اچھے کفن کا بندوبست کرے۔ حاکم فی تاریخہ عن جابر

۴۲۳۹۹ ..... وہ شخص قبر میں داخل نہ ہو جو آج کی رات اپنی اہلیہ سے ہمبستر ہوا ہو۔ مسند احمد، والطحاوی، حاکم عن انس

۴۲۴۰۰ ..... قبروں میں نہ جھانکو کیونکہ وہ امانت ہیں اور قبر میں حوصلے والا شخص ہی داخل ہو سکتا ہے کہ گرہ کھل جائے اور اسے سیاہ چہرہ نظر آجائے، اور گرہ کھل جائے اور اسے میت کی گردن کے ساتھ لپٹا ہوا سیاہ سانپ دکھائی دے ہو سکتا ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھ دیا جائے اور وہ شخص زنجیروں کی آواز سنے، ہو سکتا ہے کہ وہ اسے پہلو پر کروٹ دے اور نیچے سے دھواں اٹھتا معلوم ہو، تو یہ قبریں امانت ہیں۔

الدیلمی عن ابن ابرھیم بن ھدبۃ عن انس

۴۲۴۰۱..... عبدالرحمن بن حسان اپنی والدہ سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابراہیم قبر میں دفن کئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اینٹوں میں کشادگی دیکھی تو اسے بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: آگاہ رہو! اس سے نقصان ہوتا ہے نہ فائدہ البتہ اس سے زندہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے کیونکہ بندہ جب کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اسے مضبوط کرتا ہے۔

ابن سعد وزبیر بن بکار، طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن عبدالرحمن بن حسان عن امه سیرین

۴۲۴۰۲..... ام سیرین خبردار! اس سے میت کو فائدہ ہے نہ نقصان لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بندہ جب کوئی کام کرے تو اسے اچھے طریقہ سے کرے۔

بیهقی عن کلیب الجری

۴۲۴۰۳..... مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے فرزند کی قبر کے کنارے تھے آپ کو ایک سوراخ نظر آیا تو گورکن کو ایک ڈھیلہ دیا کہ اسے بند کردے اور فرمایا: اس سے نفع ہوتا ہے نہ نقصان البتہ زندہ کو اطمینان ہوتا ہے۔ ابن سعد عن مکحول

۴۲۴۰۴..... کچی اینٹوں کے روزن بند کردیا کرو، خبردار، اس کا (میت کو) کچھ فائدہ نہیں البتہ زندہ کو اطمینان ہوتا ہے۔

الحسن بن سفیان، حاکم، ابن عساکر عن ابی امامة

کہ جب ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ قبر میں رکھی گئیں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

تلقین......از اکمال

۴۲۴۰۵..... جب آدمی مرجائے اور تم لوگ اسے دفن کردو تو اس کے سرہانے کھڑے ہوکر ایک شخص کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! کیونکہ وہ سن رہا ہوتا ہے پس وہ کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں، کیونکہ وہ تھوڑی دیر میں اٹھ بیٹھے گا، پھر وہ کہے اے فلانی کے بیٹے فلاں! کیونکہ عنقریب وہ اسے کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے میری رہنمائی کر! پس وہ کہے: یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا، اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی قابل (دعا و) عبادت نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ مردوں کو اٹھائے گا، منکر نکیر اس کے پاس ہر ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں اٹھو! اس شخص کے پاس کیا کرتے ہو جسے اس کی حجت کی تلقین کردی گئی ہے، تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اس کے سامنے حجت پیش کرتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابی امامة

دفن کے بعد تلقین

۴۲۴۰۶..... جب تمہارا کوئی بھائی مرجائے اور تم اس پر مٹی ڈال چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کے سرہانے کھڑے ہوکر کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! کیونکہ وہ سن رہا ہوتا ہے لیکن جواب نہیں دے سکتا، پھر کہے اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو وہ سیدھا ہوکر بیٹھ جائے گا پھر کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے ہماری رہنمائی کر، لیکن تمہیں اس کا شعور وعلم نہیں، پھر کہے: اس بات کو یاد کر جس پر تو دنیا سے رخصت ہوا، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، اور تو اللہ تعالیٰ کو رب ماننے محمد (ﷺ) کو نبی ماننے اسلام کو دین اور قرآن کو امام ماننے پر راضی ہے۔

کیونکہ جب وہ ایسا کرے گا کہ تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، ہمیں اس کے پاس سے لے چلو ہم اس کے پاس کیا کریں گے اسے اس کی دلیل سمجھادی گئی، لیکن اللہ تعالیٰ ان دونوں کے سامنے اسے دلیل کی تلقین کرے گا۔ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اگر مجھے اس کی ماں کا پتہ نہ ہو، آپ نے فرمایا: اسے (حضرت) حوا (علیہا السلام) کی طرف منسوب کردو۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر، الدیلمی عن ابی امامة

کلام:......الاتقان ۵۷۳۔

۴۲۴۰۷... اے ابوامامۃ! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو میت کے لئے دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہوں جب تمہارا مؤمن بھائی فوت ہو جائے، اور تم اس کے دفن سے فارغ ہو جاؤ تو تمہارا ایک اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر ضرور کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے جو باتیں تیرے پاس ہیں مجھے ان کی رہنمائی کر پس وہ کہے: اس بات کو یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی اور تو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہے۔

پھر منکر اٹھ کر نکیر کا ہاتھ پکڑ کر کہے گا: ہمیں لے چلو اس کے پاس بیٹھنے سے ہمیں کیا مطلب جب کہ اسے اس کی دلیل کی تلقین کر دی گئی اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کا اس کے سامنے حجت سمجھانے والا ہوگا، کسی نے کہا: اگر مجھے اس کی ماں کا نام یاد نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: اسے حوا (علیہا السلام) کی طرف منسوب کردو۔ ابن النجار عن ابی امامۃ

ذیل دفن......از اکمال

۴۲۴۰۸... تمہارے والد (حضرت) آدم (علیہ السلام) طبی کھجور کی طرح ساٹھ گز لمبے تھے زیادہ بالوں والے اور شرم گاہ کو چھپاتے تھے، جب ان سے بھول ہوئی تو جنت سے بھاگ کر نکلے تو انہیں ایک درخت ملا جس نے ان کی پیشانی پکڑ کر انہیں روک لیا، پھر ان کے رب نے انہیں آواز دی، اے آدم مجھ سے بھاگتے ہو؟ آپ نے عرض کیا: نہیں، بلکہ آپ سے شرم کی وجہ سے اے میرے رب! جو خطا مجھ سے سرزد ہوگئی، اس کے بعد انہیں زمین پر اتار دیا گیا، جب ان کی وفات کا وقت آیا تو جنت سے ان کے لئے ان کا کفن اور خوشبو فرشتوں کے ساتھ بھیجی، جب (حضرت) حوا (علیہا السلام) نے انہیں دیکھا تو وہ ان کے درمیان حائل ہوگئیں، آپ نے فرمایا: میرے اور میرے رب کے فرشتوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ، کیونکہ مجھ سے جو کچھ سرزد ہوا اور اس کا جو نتیجہ مجھے بھگتنا پڑا صرف تمہاری وجہ سے ہوا۔

پھر جب ان کی وفات ہوگئی تو فرشتوں نے پانی اور بیری کے پتوں سے انہیں طاق بار غسل دیا اور طاق کپڑوں میں کفن دیا ان کے لئے لحد کھودی اور اس میں دفن کر دیا، اور کہا: ان کے بعد ان کی اولاد میں یہی طریقہ (تدفین) رہے گا۔

عبد بن حمید فی تفسیر وابو الشیخ فی العظمة والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی بن کعب

۴۲۴۰۹... اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کی بخشش فرما، اور ہمارے باہمی تعلقات درست فرما، ہمارے دلوں میں آپس کی محبت پیدا فرما، اے اللہ! یہ آپ کا فلاں بندہ ہے جس کے بارے میں ہمیں اچھائی ہی کا علم ہے اور آپ اس سے بخوبی واقف ہیں سو ہماری اور اس کی بخشش فرما دیجئے، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے کسی بھلائی کا علم نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: تو اتنا ہو جتنا تمہیں علم ہے۔

ابن سعد والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب عن ابیہ

۴۲۴۱۰... جو کسی میت (کی قبر) پر ایک مٹھی مٹی ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مٹی کے بدلہ ایک نیکی لکھے گا۔

زکریا الساجی فی اخبار الاصمعی عن ابی ہریرۃ

۴۲۴۱۱... جس نے کسی مسلمان مرد یا عورت (کی قبر) پر ثواب کی نیت سے مٹھی بھر مٹی ڈالی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مٹی کے بدلہ ایک نیکی لکھے گا۔

ابو الشیخ عن ابی ہریرہ

۴۲۴۱۲... جس نے ثواب کی نیت سے کوئی قبر کھودی تو اس کے لئے اتنا اجر ہے جیسے کوئی قیامت تک کسی مسکین کو گھر میں جگہ دے۔

الدیلمی عن عائشة

فصل ہفتم ...... میت پر نوحہ کی مذمت

۴۲۴۱۳...... جو بھی نوحہ کرنے والی عورت بغیر توبہ مرگئی تو اللہ تعالیٰ اسے آگ کی شلوار پہنائیں گے اور قیامت کے روز لوگوں کے سامنے کھڑا کریں گے۔ابویعلی، ابن عدی عن ابی هريرة

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۷۰، ضعیف الجامع ۲۲۵۱۔

۴۲۴۱۴...... خبردار! شیطان کے شور سے بچو! کیونکہ وہ کبھی کبھار آنکھ اور دل سے ہوتا ہے اور جو زبان اور ہاتھ سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ الطيالسي عن ابن عباس

۴۲۴۱۵...... رونا رحمت کی علامت ہے اور چیخ و پکار شیطان کی طرف سے ہے۔ابن سعد عن بكير بن عبدالله بن الاشج مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۳۷۶۔

۴۲۴۱۶...... نوحہ کرنے والوں کی قیامت کے روز دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک دائیں اور دوسری بائیں، تو وہ جہنمی پر ایسے واویلا کریں گے جیسے کتے بھونکتے ہیں۔ابن عساکر عن ابی هريرة

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۳۹۶، المغیر ۴۶۔

۴۲۴۱۷...... دو کام میری امت نہیں چھوڑے گی: نوحہ کرنا اور نسب پر نکتہ چینی اور طعنہ زنی۔حلية الاولياء عن ابی هريرة

۴۲۴۱۸...... قصہ گو ناراضگی کا، سننے والا رحمت کا، تاجر رزق اور ذخیرہ اندوز لعنت کا منتظر ہوتا ہے نوحہ کرنے والی اور اس کے آس پاس سننے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔طبرانی فی الكبير عن ابن عمرو وابن عباس وابن الزبير

کلام:...... اسنی المطالب ۱۰۱ تحذیر الخواص ۱۷۶۔

۴۲۴۱۹...... میں اس گھر میں داخل ہونے کا نہیں جس میں نوحہ کرنے والی اور کالا کتا ہو۔طبرانی فی الكبير عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۶۷۲۔

۴۲۴۲۰...... میں بھی انسان ہوں، آنکھ اشکبار ہوتی اور دل رنجیدہ ہوتا ہے ہم زبان سے وہ بات نہیں کریں گے جس سے رب تعالیٰ ناراض ہو اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔ابن سعد عن محمد بن لبيد

۴۲۴۲۱...... جو سر مونڈھے، مصیبت کے وقت بہ چیخے اور گریبان پھاڑے میں اس سے بری ہوں (میرا اس کا کوئی واسطہ نہیں)۔ مسلم، نسائي، ابن ماجة عن ابی موسی

۴۲۴۲۲...... جو مصیبت میں چلائے سر منڈوائے اور گریبان چاک کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ابو داؤد، نسائي عن ابی موسی

۴۲۴۲۳...... اپنا چہرہ نوچنے والی، اپنا گریبان چاک کرنے والی اور واویلا اور موت مانگنے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ابن ماجة، ابن حبان عن ابی امامة

۴۲۴۲۴...... اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیتے ہیں۔بخاري، نسائي، عن عائشة

۴۲۴۲۵...... اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیتے ہیں۔نسائي عن عائشة

۴۲۴۲۶...... میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔مسند احمد بخاري، مسلم، ترمذي، ابو داؤد، نسائي عن ابن عمر

۴۲۴۲۷ میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔بخاري مسلم عن عمر

۴۲۴۲۸...... میت کو زندہ کے (بآواز بلند) رونے سے عذاب ہوتا ہے جب نوحہ کرنے والی کہتی ہے ہائے بازو! ہائے روکنے والے! ہائے مددگار ہائے پہنانے والے! میت کو کھینچ کر کہا جاتا ہے: کیا تو اس کا مددگار تو اسے کپڑا پہنانے والا ہے کیا تو اس کا بازو ہے؟ مسند احمد، حاکم عن ابی موسی

کلام:......ضعیف الجامع ۱۷۹۳۔

میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب

۴۲۴۲۹...... کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا، لیکن اس (زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے یا رحم کیا جاتا ہے اور میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اسے عذاب ہوتا ہے۔
بخاری مسلم عن ابی عمر

۴۲۴۳۰...... میں نے رونے سے منع نہیں کیا، میں نے تو ایسی دو آوازوں سے روکا ہے جو احمقانہ اور فاجر ہیں شیطان کی بانسری کی نغمہ سرائی اور کھیل کی آواز اور وہ آواز جو مصیبت کے وقت ہو جس میں چہرے نوچے جائیں، گریباں چاک کئے جائیں اور شیطان کی آواز ہو، یہ (آنسو) تو رحمت ہیں۔ ترمذی عن جابر

۴۲۴۳۱...... جو میت بھی مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑے ہو کر کہتا ہے: ہائے سردار! ہائے پہاڑ جیسے! تو اس میت پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اسے حرکت دے کر کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ ترمذی عن ابی موسیٰ

۴۲۴۳۲...... زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے، لوگ جب یہ کہتے ہیں: ہائے بازو، ہائے پہنانے والے، ہائے مددگار ہائے پہاڑ جیسے مضبوط اور اس طرح کے الفاظ، تو اسے حرکت دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے: کیا تو ایسا ہی تھا، کیا تو اسی طرح ہے۔
مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابی موسی

۴۲۴۳۳...... زندوں کے رونے کی وجہ سے میت پر گرم پانی ٹپکایا جاتا ہے۔ البزار عن ابی بکر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۹۵۱۔

۴۲۴۳۴...... میت پر نوحہ کرنا جاہلیت کا طریقہ ہے نوحہ کرنے والی اگر بغیر توبہ کے مرجائے تو قیامت کے روز اسے اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس پر گندھک کی شلوار ہوگی پھر جہنم کی لپٹ سے کھولتی قمیض اس پر رکھ دی جائے گی۔ ابن ماجۃ عن ابن عباس

۴۲۴۳۵...... اللہ تعالیٰ نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت کرے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

۴۲۴۳۶...... لوگوں میں دو عادتیں کفر کا درجہ رکھتی ہیں، نسب پر طعنہ زنی اور میت پر نوحہ کرنا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۲۴۳۷ جس نے رخسار پیٹے، سینہ چاک کیا اور جاہلیت کی آواز بلند کی اس کا ہم سے کوئی متعلق نہیں ہے۔
مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن مسعود

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۰۲۔

۴۲۴۳۸...... جس پر نوحہ کیا گیا تو اس نوحہ کی وجہ سے اسے عذاب ہوگا۔ مسند احمد بخاری مسلم، نسائی، ابن ماجۃ عن المغیرۃ

۴۲۴۳۹...... میت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن عمر

۴۲۴۴۰...... نوحہ کرنے والی عورت جب بغیر توبہ مرجائے تو قیامت کے روز اسے کھڑا کیا جائے گا اس پر گندھک کی شلوار اور لوہے کی قمیض ہوگی۔
مسند احمد مسلم، عن ابی مالک الاشعری

۴۲۴۴۱...... اسلام میں نوحہ پر مدد کرنے کا کوئی ثبوت نہیں، نہ عورت کے بدلہ عورت سے نکاح (شغار) کی اجازت ہے نہ کسی کی قبر پر جانور ذبح کرنے کا حکم ہے نہ اس کا حکم ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کے لئے جانور کسی جگہ جمع کئے جائیں، اور نہ اس کی کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کے پاس جانور لائے جائیں اور جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔ مسند احمد، نسائی، ابن حبان عن انس

۴۲۴۴۲...... نوحہ کرنے، شعر گوئی، تصویریں بنانے، (حرام) جانوروں کی کھالوں کو استعمال کرنے، بن سنور کر نکلنے، گانے، سونے، ریشم ملے اون کے کپڑے اور ریشمی کپڑے سے منع کیا گیا ہے۔ مسند احمد عن معاویۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۵۸۔

۴۲۴۴۳......(نوحہ کرکے) موت کی اطلاع دینے سے منع کیا گیا ہے۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن حذیفة

۴۲۴۴۴......نوحہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ابو داؤد عن ام عطیة

۴۲۴۴۵......(نوحہ کرکے) موت کی اطلاع دینے سے بچنا کیونکہ یہ جاہلیت کا طریقہ ہے۔ترمذی عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الترمذی ۱۶۵۔۱۶۶، ضعیف الجامع ۲۲۱۱۔

۴۲۴۴۶......مرثیہ گوئی سے منع کیا گیا ہے۔ابن ماجة، حاکم عن ابن ابی اوفی

الاکمال

۴۲۴۴۷......ان کے پاس واپس جاؤ اور اگر وہ نوحہ کرنے سے باز نہ آئیں تو ان کے موہوں میں مٹی ڈال دینا۔حاکم عن عائشة

۴۲۴۴۸......ان نوحہ کرنے والیوں کی قیامت کے روز جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک دائیں طرف دوسری بائیں طرف پھر یہ جہنمیوں پر ایسے بھونکیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرة

۴۲۴۴۹......میں رونے سے نہیں روکتا، البتہ میں نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے ایسی دو آوازوں سے جو احمقانہ اور فاجرانہ ہے ایک وہ آواز جو کسی لہو ولعب کے وقت نغمہ سرائی سے ہو اور شیطان کی بانسری کی آواز، اور وہ آواز جو کسی مصیبت کے وقت، چہرے نوچنے، گریبان پھاڑنے اور شیطانی آواز بلند کرنے کے وقت ہو۔یہ (آنسو) تو رحمت ہیں جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اے ابراہیم! اگر یہ معاملہ برحق اور وعدہ سچا نہ ہوتا اور یہ راستہ جاری نہ ہوتا، اور ہمارے پچھلے لوگ اگلوں کے ساتھ نہ ملتے تو ہمیں تم پر اس سے زیادہ غم ہوتا، اور ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں آنکھ اشکبار اور دل غمزدہ ہے لیکن ہم رب کو ناراض کرنے والی کوئی بات زبان پر نہ لائیں گے۔

ابن سعد، بخاری، مسلم، عن جابر، وروی الترمذی عنه بعضه وحسنه عن عبدالرحمن بن عوف

۴۲۴۵۰......میں نے رونے سے نہیں روکا، میں نے تو نوحہ کرنے اور دو احمقانہ فاجرانہ آوازوں سے منع کیا ہے وہ آواز جو شیطان کی بانسری کے نغمہ اور کھیل کود کے وقت ہو اور وہ آواز جو مصیبت کے وقت چہرے نوچنے گریبان پھاڑنے اور شیطانی چیخ کے وقت ہو یہ تو رحمت ہیں اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اے ابراہیم! اگر یہ حق معاملہ سچا وعدہ اور چلتا راستہ نہ ہوتا اور ہمارے پچھلے اگلوں کے ساتھ نہ ملتے تو ہم تمہارے لئے اس سے زیادہ غمگین ہوتے، بے شک ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں، آنکھ روتی، دل غمزدہ ہے اور ہم وہ بات نہیں کہتے جس سے رب تعالیٰ ناراض ہو۔عبد ابن حمید، عن جابر، و روی صدره طبرانی، ترمذی وقال حسن

کلام:......مر غزوہ برقم ۴۲۴۳۰۔

۴۲۴۵۱......جو غم دل یا آنکھ میں ہو تو وہ رحمت کی وجہ سے ہے اور جو ہاتھ یا زبان میں ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ابو نعیم عن جابر

۴۲۴۵۲......نوحہ کرنے والی جب بغیر توبہ کے مرجائے تو قیامت کے روز اسے جہنم و جنت کی راہ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، اس کی شلوار گندھک کی ہوگی اور آگ اس کے چہرہ پر لپٹ رہی ہوگی۔ابن ابی حاتم، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۲۴۵۳......نوحہ کرنے والیوں پر گندھک کی شلواریں ہوں گی۔ابو الحسن السقلی فی امالیة طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۲۴۵۴......قیامت کے روز نوحہ کرنے والی کو اس کی قبر سے غبار آلود اور پراگندہ حالت میں نکالا جائے گا اس کی قمیض لوہے کی ہوگی اور اس پر لعنت کی چادر ہوگی اس نے اپنے سر پر اپنے ہاتھ رکھے ہوں گے، اور وہ کہہ رہی ہوگی: ہائے افسوس! اور مالک (جہنم کا فرشتہ) آمین کہہ رہا ہوگا، پھر انجام کار اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

ابن النجار عن مسلمة بن جعفر عن حسان بن حمید عن انس، قال فی المیزان: مسلمة یجھل ھو وشیخه وقال الازدی ضعیف

۴۲۴۵۵..... اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تو ایک مسکین ولاچار عورت نہ ہوتی تو ہم تمہیں چہرہ کے بل گھسیٹتے، کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ دنیا میں اپنی کسی سہیلی کے ساتھ نیکی میں شریک ہو، سو جب اس کے اور اس کے قریبی رشتہ دار کے درمیان (موت) حائل ہو جائے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ لیا کرے، پھر کہے اے میرے رب میرے گزشتہ گناہوں پر مغفرت فرما اور باقی زندگی میری مدد فرما، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تم میں کا کوئی روتا ہے تو اس کا دوست اشکبار ہو جاتا ہے اے اللہ کے بندو! اپنے مردوں کے لئے عذاب کا سبب نہ بنو۔ طبرانی فی الکبیر عن قیلة بنت مخرمة

۴۲۴۵۶ کیا تم اس گھر میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے اسے نکال دیا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۲۴۵۷ اس نے شیطان کا کام کیا جب اسے زمین پر اتارا گیا تو اس نے اپنا ہاتھ چہرہ پر رکھا اور چیخنے لگا، وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے (مصیبت کے وقت) سر منڈوایا، گریباں چاک کیا اور چیخا۔ ابن سعد عن محارب بن دثار مرسلاً

۴۲۴۵۸ اے اسماء نہ بدزبانی کرنا اور نہ سینہ پیٹنا۔ ابن عساکر عن اسماء بنت عمیس

۴۲۴۵۹ ان کا ناس ہو کیا یہ رات سے رو رہی ہیں ان سے کہو وہ واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مردہ پر نہ روئیں۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابن عمر

میت پر نوحہ کرنے کی ممانعت

۴۲۴۶۰..... نبی ﷺ احد کے دن واپس تشریف لائے تو بنی عبدالاشہل کی عورتوں کو اپنے ہلاک شدہ گان پر روتے سنا، آپ نے فرمایا: لیکن (میرے چچا) حمزہ پر رونے والیاں نہیں، تو انصار کی عورتیں آئیں اور ان کے پاس حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رونے لگیں جب آپ بیدار ہوئے تب بھی وہ رو رہی تھیں، تو آپ نے فرمایا: ان کا ناس ہو! یہ ابھی تک یہیں ہیں ان سے کہو واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مردہ پر نہ روئیں۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابن عمر، بیهقی، ابن عساکر عن انس

۴۲۴۶۱ ایسا نہ کرو، کیونکہ کسی گھر والے کی میت کی موت کے وقت کچھ الفاظ ہوتے ہیں جس سے وہ اسے یاد کرتے ہیں۔

طبرانی عن ام سلمة

۴۲۴۶۲ بے شک اللہ تعالیٰ میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۴۲۴۶۳..... میت کو اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی عن عمر

۴۲۴۶۴ میت پر زندہ کے رونے کی وجہ سے گرم پانی چھڑکا جاتا ہے۔ ابو یعلی عن ابی بکرة

۴۲۴۶۵ میت کو اس پر نوحہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن عمر

۴۲۴۶۶ اپنے مردوں پر نوحہ کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ جب تک میت پر نوحہ ہوتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابی الدرداء

۴۲۴۶۷ نوحہ کئے جانے والے کو عذاب دیا جاتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسلم عن عمرو حفصة معاً

۴۲۴۶۸ میت کو اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد عن عمر

۴۲۴۶۹ میت کو اس کی قبر میں زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی عن عمرو صهیب

۴۲۴۷۰ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ترمذی حسن صحیح، نسائی عن ابن عمر

۴۲۴۷۱ جس پر نوحہ کیا گیا تو قیامت کے روز نوحہ کرنے کی وجہ سے اسے عذاب ہوگا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن المغیرة

۴۲۴۷۲ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۴۲۴۷۳ کیا تم جاہلیت کا کام کرتے ہو یا جاہلیت کے طریقہ کی مشابہت کرتے ہو میں نے تمہیں ایسی بددعا دینے کا ارادہ کر لیا تھا جس سے

تمہاری صورتیں بگڑ جاتیں، (ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر عمران بن حصین اور ابوبرزہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں نکلے، آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جنھوں نے اپنی چادریں اتار پھینکی تھیں اور وہ قمیضوں میں چل رہے تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

جس رونے کی اجازت ہے

۴۲۲۷۴..... انہیں چھوڑ دو، جب تک وہ ان کے پاس رہے گا روتی رہیں گی جب اٹھالیا جائے گا تو کوئی رونے والی نہیں روئے گی۔

مالک. نسائی. حاکم عن جابر بن عتیک

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۸۸۔

۴۲۲۷۵..... عمر انہیں چھوڑ دو! کیونکہ آنکھ اشکبار ہوتی، اور دل غمزدہ ہوتا ہے اور زمانہ (قیامت) قریب ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجة، حاکم عن ابی هريرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۸۷۔

۴۲۲۷۶..... چھوڑ دو انہیں روتی رہیں، (عورتو!) شیطان کی آواز سے بچنا، اگر وہ (غم) آنکھ اور دل سے ہو تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور رحمت کی علامت ہے اور جب ہاتھ اور زبان سے ہو تو شیطان کی طرف سے ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۸۹۔

۴۲۲۷۷..... میں تو ایک انسان ہوں، آنکھ آنسو بہاتی اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم رب کو ناراض کرنے والی بات نہیں کرتے، اللہ کی قسم! ابراہیم ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔ ابن سعد عن محمود بن لبید

۴۲۲۷۸..... آنکھ روتی، دل غمزدہ ہوتا ہے، ہم رب کو ناراض کرنے والی بات نہیں کریں گے اگر وعدہ سچا اور جس کا وعدہ ہوا اور جامع نہ ہوتا اور ہمارے پچھلے پہلوں کی پیروی نہ کرتے تو ابراہیم ہم تمہارے بارے میں اس سے زیادہ غمگین ہوتے، ابراہیم ہم تمہاری وجہ سے اندوہناک ہیں۔

ابن ماجة عن اسماء بنت یزید

۴۲۲۷۹..... آنکھ اشکبار ہوتی، دل غمگین ہوتا ہے اور ہم صرف وہی بات کریں گے جس سے رب راضی ہو، اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی کی وجہ سے غمناک ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن انس

۴۲۲۸۰..... رو (لیکن) شیطان کی آواز سے بچنا، کیونکہ غم جب دل اور آنکھ سے (ظاہر) ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور رحمت ہے اور جب ہاتھ اور زبان سے ہو تو شیطان کی طرف سے ہے۔ ابن سعد عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۷۔

۴۲۲۸۱..... یہ (آنسو) ایک رحمت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہربان بندوں پر ہی مہربانی فرماتا ہے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن اسامة بن زید

اکمال

۴۲۲۸۲..... آنکھ بہتی ہے آنسو غالب آجاتا ہے اور دل غمگین ہو جاتا ہے (لیکن) ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

۴۲۲۸۳..... آنکھ روتی اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم انشاء اللہ وہی بات کریں گے جس سے ہمارا رب راضی ہوگا، ابراہیم ہم تمہارے فراق میں غمگین ہیں۔ ابن عساکر عن عمران بن حصین

۴۲۴۸۴۔۔۔آنکھ روتی اور دل غمزدہ ہوتا ہے (لیکن) اس کی وجہ سے مؤمن پر کوئی گناہ نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۴۲۴۸۵۔۔۔یہ میرے اختیار میں نہیں اور نہ یہ (چیخ وپکار) بہتر ہے (موت) برحق ہے دل غمزدہ ہوتا ہے اور آنکھ اشکبار ہوتی ہے اور ہم رب کو ناراض نہیں کرتے۔ (حاکم عن ابی ہریرۃ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم فرزند رسول اکرم ﷺ کا انتقال ہوا تو حضرت اسامہ کی مارے غم کے چیخ نکل گئی تو اس پر نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۲۴۸۶۔۔۔میں رو نہیں رہا، یہ تو رحمت ہیں مؤمن سراپا رحمت ہے جس حالت میں بھی ہو، جب اس کی روح اس کے پہلو سے نکل رہی ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کررہا ہوتا ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس

۴۲۴۸۷۔۔۔اگر میں روتا ہوں تو یہ رحمت ہے مؤمن سراپا رحمت ہے مؤمن کی روح اس کے پہلو سے نکلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کررہا ہوتا ہے۔

ابن حبان عن ابن عباس

میت پر غمگین ہونا شفقت ہے

۴۲۴۸۸۔۔۔تم لوگ کیا دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم نے دیکھا کہ آپ دل گرفتہ ہیں آپ نے فرمایا: یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کل اپنے انہی بندوں پر رحم کرے گا جو رحم کرتے ہیں۔ (مسند احمد عن الولید بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف عن ابیہ عن جدہ فرماتے ہیں: حضرت امامۃ بنت ابی العاص جان کنی کے عالم میں تھیں تو حضرت زینب نے نبی علیہ السلام کی طرف قاصد بھیجا آپ اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے ہاں تشریف لائے، بچی آپ کے سامنے لائی گئی تو اس کی جان اٹک رہی تھی آپ علیہ السلام کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں، آپ نے لوگوں کو بھانپ لیا، کہ وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۲۴۸۹۔۔۔اسے چھوڑو! کیونکہ اس کے علاوہ شعراء زیادہ جھوٹے ہیں۔ (ابن سعد ایک انصاری صحابی سے روایت ہے فرمایا: کہ جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی تو ان کی والدہ نے کہا: ام سعد، سعد پر افسوس کرتے ہلاک ہو، جو ہوشیار اور عزت والا تھا۔ تو کسی نے ان سے کہا: کیا آپ سعد کے متعلق شعر کہتی ہیں؟ تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۴۹۰۔۔۔عمر رہنے دو! ہر رونے والی زیادتی کرتی ہے سوائے ام سعد کے، اس نے جو بات بھی کی اس میں جھوٹ نہیں بولا۔

ابن سعد عن عامر بن سعد عن ابیہ

۴۲۴۹۱۔۔۔انہیں رہنے دو، جب تک وہ زندہ ہے یہ روتی رہیں گی جب موت واقع ہوجائے گی تو چپ ہوجائیں گی۔

ابن ابی عاصم والباوردی والبغوی، طبرانی فی الکبیر، ضیاء عن ربیع الانصاری

۴۲۴۹۲۔۔۔یہ تو رحمت ہیں، اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، ہم تو لوگوں کو صرف نوحہ کرنے سے روکتے ہیں اور آدمی کی ایسی تعریف کی جائے جو اس میں نہیں اگر یہ جمع کرنے والا وعدہ، چلتا راستہ نہ ہوتا اور ہمارے پچھلے اگلوں کے ساتھ نہ ملتے تو ہم اس پر اس سے زیادہ افسوس کرتے، ہم اس کے بارے میں غمگین ہیں آنکھ روتی ہے دل غمگین ہوتا ہے اور ہم رب کو ناراض کرنے والی بات نہیں کرتے، اور اس کے دودھ کا باقی حصہ جنت میں ہوگا۔ (ابن سعد عن مکحول فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جان کنی کی حالت میں تھے آپ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں تو عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: کیا آپ اس سے منع کرتے ہیں! تو فرمایا)

۴۲۴۹۳۔۔۔صرف دو آدمیوں پر رویا جاتا ہے۔ ایسا فاجر و گنہگار جس کا فجور مکمل ہو یا ایسا نیک شخص جس کی نیکی کامل ہو۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

تیسرا باب......دفن کے بعد والے امور

اس کی چار فصلیں ہیں:

فصل اول......قبر کا سوال

۴۲۴۹۴...... مؤمن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آکر کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی کرتا ہے وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، پھر اس سے کہا جائے گا: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہے گا: وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کے علاوہ اس سے کسی چیز کا سوال نہیں ہوگا، پھر اسے جہنم میں اس کے لئے بنے گھر کی طرف لے جایا جائے گا، اور اس سے کہا جائے گا: یہ جہنم میں تمہارا گھر تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچالیا تم پر رحم کیا، اور اس کے بدلے جنت میں گھر دیا ہے، تو وہ کہے گا: مجھے جانے دو، تاکہ میں اپنے گھر والوں کو خوشخبری دوں، اس سے کہا جائے گا: (اس میں) رہو، اور کافر کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اسے ڈانٹ کر کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا مجھے علم نہیں، تو اس سے کہا جائے گا: نہ تو نے (خود) جانا اور نہ تو نے کسی کی پیروی کی، پھر اسے کہا جائے گا: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہے گا: میں وہی کہتا ہوں جو اور لوگ کہتے ہیں، تو لوہے کے ایک گرز سے اس کے سر پر مارا جائے گا تو وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے۔

ابوداؤد عن انس

۴۲۴۹۵...... مؤمن بندہ جب دنیا سے ناتا توڑنے اور آخرت کا رخ کرنے لگتا ہے تو آسمان سے سفید رو فرشتے اس کے پاس اترتے ہیں گویا ان کے چہرے آفتاب ہیں، ان کے پاس جنت کے کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے پھر تاحد نظر اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد ملک الموت آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے پاک روح! اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف نکل! تو وہ روح ایسے بہتے ہوئے نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے قطرہ بہتا ہے تو وہ فرشتہ اسے قبض کر لیتا ہے۔ پھر اسے اس (جنتی) کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں، اور اس سے ایسی مہک آتی ہے جیسے کسی زمین پر مشک مہک رہی ہو، پھر وہ اسے لے کر پرواز کرتے ہیں تو فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں: یہ پاک روح کون ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: فلاں کا بیٹا فلاں ہے۔ اور دنیا کے جس نام سے اسے یاد کیا جاتا تھا اس سے اس کا نام لیتے ہیں یہاں تک کہ آسمان دنیا تک جا پہنچتے ہیں، اس کے لئے دروازے کھلواتے ہیں تو وہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان تک اسے الوداع اور رخصت کرتے ہیں اور ساتویں آسمان تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کا نامہ اعمال علیین میں لکھ دو، اور میرے بندے (کی روح) کو زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے اسی سے انہیں پیدا کیا اور اسی میں انہیں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ انہیں نکالوں گا، چنانچہ اس کی روح لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے ہوتے ہیں اسے بٹھاتے اور اسے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، پھر وہ اسے کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، وہ کہتے ہیں: جو شخص تمہاری طرف مبعوث کیا گیا وہ کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، پھر وہ اس سے کہتے ہیں! تجھے کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب میں کہتا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، تو آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ اس نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو، اور جنت کی طرف اس کے لئے ایک دروازہ کھول دو، جہاں سے اس کی طرف جنت کی تازہ ہوا اور خوشبو آنا شروع ہو جاتی ہے اور اس کی قبر تاحد نگاہ کشادہ ہو جاتی ہے۔

پھر اس کے پاس ایک خوش شکل، خوش لباس اور پاکیزہ خوشبو والا ایک شخص آتا ہے وہ اس سے کہتا ہے: تجھے اس چیز سے خوشی ہو اس کی خوشخبری ہو، یہ تیرا وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ تجھ جیسی صورت بھلائی ہی لے کر آتی ہے، وہ

جواب میں کہے گا: میں تیرا نیک عمل ہوں، تو وہ شخص کہے گا، اے میرے رب! قیامت برپا فرما، اے میرے رب! قیامت قائم فرما، تا کہ اپنے اہل ومال کی طرف لوٹ جاؤں۔

اور کافر بندہ جب دنیا سے جانے اور آخرت کا رخ کرنے لگتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے کالے چہروں والے فرشتے آتے ہیں ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں پھر وہ اس کے پاس تاحد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت آتا ہے اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا اور اسے کہتا ہے: اے خبیث روح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کی طرف نکل! اور اس کے جسم کے دو ٹکڑے کردیئے جاتے ہیں، پھر وہ اسے ایسے کھینچ لیتا ہے جیسے گیلی روئی سے سیخ کو کھینچ لیا جاتا ہے، چنانچہ وہ اسے قبض کرلیتا ہے اور جب اسے قبض کرلیتا ہے تو پلک جھپکنے کی مقدار بھی اسے نہیں چھوڑتا، یہاں تک کہ اسے ان ٹاٹوں میں ڈال لیتے ہیں، اور اسے لے کر پرواز کرتے ہیں، اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں: یہ کیا خبیث روح ہے؟ تو وہ کہتے ہیں! یہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے اور دنیا میں جس نام سے اسے پکارا جاتا تھا سب سے برے نام سے پکارتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے ساتویں آسمان پر لے جاتے ہیں اس کے لئے دروازہ کھلواتے ہیں (لیکن) کھولا نہیں جاتا، پھر یہ آیت پڑھی "ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولتے جاتے" پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کا اعمال نامہ سجین میں لکھ دو، جو نچلی زمین میں ہے، پھر اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے، چنانچہ اس کی روح اس کے بدن کی طرف آجاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھا کر کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! مجھے علم نہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! مجھے کچھ پتہ نہیں، وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: وہ شخص جو تم میں بھیجا گیا کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے پتہ نہیں، اتنے میں آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ میرے بندہ نے جھوٹ بولا، اس کے لئے جہنم کا بچھونا بچھادو، اور جہنم کی طرف دروازہ کھول دو، جہاں سے اس کی طرف جہنم کی گرم ہوا آتی ہے اور اس کی قبر اتنی تنگ کردی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپس گھس جاتی ہیں۔

پھر اس کے پاس بری شکل، خراب کپڑوں اور بدبو والا ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے: جس سے تجھے ناگواری ہو اس کی بشارت لے، یہ تیرا وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ شخص کہے گا: تو کون ہے؟ اور تیرا چہرہ تو ایسا ہے کہ جس سے خیر کی توقع نہیں، وہ کہے گا: میں تیرا برا عمل ہوں، تو وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! قیامت قائم نہ فرمانا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن خزیمۃ، حاکم، بیھقی فی الشعب والضیاء عن البراء

۴۲۴۹۶..... مرنے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں پس اگر وہ نیک شخص ہو تو وہ کہتے ہیں اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی، نکل! تجھے راحت وخوشبو اور ایسے پروردگار کی خوشخبری ہو جو ناراض ہونے والا نہیں، پھر اسے یوں ہی کہا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ نکل جاتی ہے پھر اسے آسمان کی طرف بلند کیا جاتا ہے تو اس کے لئے آسمانی دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہاں کے فرشتے کہتے ہیں: یہ کون ہے؟ تو وہ (فرشتے جو روح کو لاتے ہیں) کہتے ہیں: یہ فلاں شخص ہے، تو کہا جاتا ہے: پاک روح کو خوش آمدید جو پاک بدن میں تھی، قابل تعریف ہو کر نکل! تجھے راحت وخوشبو اور ایسے رب کی خوشخبری ہو جو ناراض ہونے والا نہیں، اسے یوں ہی کہا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اس آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ (کا عرش) ہوتا ہے۔

اور اگر وہ شخص برا ہو تو وہ کہتے ہیں: اے خبیث روح جو خبیث بدن میں تھی قابل مذمت ہو کر نکل تجھے کھولتے پانی پیپ اور ان جیسے دوسرے عذابوں کی خوشخبری ہو، اسے یوں ہی کہا جاتا رہتا ہے کہ وہ نکل جاتی ہے پھر آسمان کی طرف چڑھایا جاتا ہے اس کے لئے دروازے کھلوانے کی درخواست کی جاتی ہے، کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ کہا جاتا ہے فلاں ہے، تو کہا جاتا ہے، نامبارک ہو خبیث روح کو جو خبیث بدن میں تھی، قابل مذمت ہو کر لوٹ جا، کیونکہ تیرے لئے آسمانی دروازے نہیں کھولے جائیں گے پھر اسے آسمان سے چھوڑ دیا جاتا ہے تو وہ قبر تک پہنچ جاتی ہے۔

نیک بندہ تو اپنی قبر میں بےخوف وخطر بیٹھ جاتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے تو کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے: میں دین اسلام پر تھا، اس سے کہا جاتا ہے: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ تو وہ کہے گا کسی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا دیکھنا مناسب نہیں پھر جہنم کی طرف سے تھوڑی کشادگی کی جاتی ہے تو وہ دیکھے گا کہ وہ ایک دوسرے کو جلا رہی ہے، اسے کہا جائے گا: دیکھ جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بچالیا، پھر اس کے لئے جنت کی جانب سے

تھوڑی کشادگی کی جاتی ہے تو وہ اس کی رونق اور اس کی چیزوں کو دیکھے گا، اس سے کہا جائے گا: یہ تیرا ٹھکانہ ہے، اس سے کہا جائے گا: تو یقین پر تھا اسی پر تیری موت ہوئی اور اسی پر انشاء اللہ تجھے اٹھایا جائے گا۔

اور برا شخص اپنی قبر میں خوفزدہ اور دل برداشتہ ہو کر بیٹھتا ہے اس سے کہا جائے گا: تو کس دین پر تھا؟ وہ کہے گا: مجھے پتہ نہیں، اس سے کہا جائے گا: یہ شخص (محمد ﷺ) کون تھے؟ وہ کہے گا۔ جو بات لوگ کہتے تھے میں نے بھی وہی کہہ دی، تو اس کے لئے جنت کی طرف سے تھوڑی کشادگی کی جاتی ہے تو وہ اس کی بہار اور اس کی چیزیں دیکھے گا، اس سے کہا جائے گا: دیکھ جسے اللہ تعالیٰ نے تجھ سے ہٹالیا، پھر اس کے لئے جہنم کی طرف سے کشادگی کی جائے گی، وہ اسے جلتی اور ٹھنچتی دکھائی دے گی، اسے کہا جائے گا: یہ تیری جگہ ہے تو شک پر تھا اسی پر تو مرا اور انشاء اللہ اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔ ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۲۴۹۷..... میری طرف یہ وحی کی گئی کہ تمہیں قبروں میں آزمایا جائے گا۔ نسائی عن عائشة

۴۲۴۹۸..... مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جائے گا تو وہ گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا و آخرت کی زندگی میں سچی بات پر ثابت قدم رکھے گا۔

مسندا حمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة، نسائی

قبر میں سوال و جواب کے وقت مؤمن کی مدد

۴۲۴۹۹..... مؤمن کو جب اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا اس کے پاس فرشتے آئیں گے پھر وہ گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات پر ثابت قدم رکھے گا۔" بخاری عن البراء

۴۲۵۰۰..... میت کو جب قبر میں اتارا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ نیلے رنگ کے فرشتے آتے ہیں، ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے، وہ دونوں کہتے ہیں: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو وہ وہی کہے گا جو کہتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، وہ دونوں کہیں گے: ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہے گا، پھر ایک سو چالیس گز کی کشادگی اس کی قبر میں کر دی جاتی ہے اور اس کے لئے روشنی کر دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے سو جا، وہ کہے گا: میں اپنے گھر والوں کو بتانے واپس جاتا ہوں، وہ کہیں گے: اس نئی نویلی دلہن کی طرح سو جا جسے صرف اس کا محبوب ہی بیدار کرے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی قبر سے اٹھائے گا۔

اور اگر وہ منافق ہوا تو کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی اسی جیسی بات کہہ دی، مجھے پتہ نہیں، وہ دونوں کہیں گے: ہمیں پتہ تھا تو یہی کہے گا، زمین سے کہا جائے گا اس پر تنگ ہو جا، چنانچہ وہ اس پر تنگ ہوگی تو اس کی پسلیاں آپس میں گھس جائیں گی، اسے یونہی عذاب ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی اس قبر سے اٹھائے گا۔ ترمذی عن ابی هريرة

۴۲۵۰۱..... جو چیز میں نے نہیں دیکھی تھی وہ مجھے اس جگہ دکھائی گئی ہے یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی، میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہیں تمہاری قبروں میں خیر سے محروم دجال کے فتنہ یا اس کے قریب آزمائش میں ڈالا جائے گا تمہارے پاس فرشتوں کو بھیجا جائے گا پھر کہا جائے گا: اس شخص (محمد ﷺ) کے متعلق تمہارا کیا علم ہے؟ تو مؤمن اور یقین رکھنے والا شخص کہے گا: وہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس واضح نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے پس ہم نے ان کو قبول کیا ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی، وہ محمد (ﷺ) ہیں۔ تین بار کہے گا۔

پھر اس سے کہا جائے گا: آرام سے سو جا، ہم جانتے تھے کہ تجھے اس بات کا یقین ہے جب کہ منافق اور شک کرنے والا شخص کہے گا: مجھے پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی وہ کہہ دی۔ مسند احمد، بخاری عن اسماء بنت ابی بکر

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی علیہ السلام کے بارے میں قطعی اور یقینی علم ہونا چاہئے کہ آپ انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی اور آخری

رسول ہیں، جولوگ اس بات کا یقین رکھتے ہیں انہیں مؤمن اور یقین والا کہا گیا ہے، جب کہ جنہیں یہ پتہ نہیں کہ ہمارے نبی بشر تھے یا نہیں، یہ شک والی بات ہوئی ایسے لوگوں کو منافق اور شک کنندہ کہا گیا ہے۔ مترجم

۴۲۵۰۲...... جب مؤمن اپنی قبر میں کشادگی دیکھتا ہے تو کہتا ہے: مجھے اپنے گھر والوں کو خوشخبری سنانے کے لئے جانے دو! اسے کہا جائے گا: تو یہیں ٹھہر۔ مسند احمد، وایضاء عن جابر

۴۲۵۰۳...... بندہ کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے اوراس کے دوست احباب پلٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ (وہ اتنی دور ہوتے ہیں) ان کے جوتوں کی چاپ سنائی دیتی ہے اس کے پاس دوفرشتے آتے ہیں اوراسے بٹھا کر کہتے ہیں: اس شخص محمد (ﷺ) کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ تو مؤمن شخص کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اوراس کے رسول ہیں، پھراس سے کہا جائے گا: جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ! جس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت کا ٹھکانا عطا کردیا ہے۔ تو وہ ان دونوں کو دیکھے گا۔ اس کی قبر میں ستر ہاتھ کشادہ کردی جاتی ہے اور قیامت کے دن تک اس پر تروتازگی ڈال دی جاتی ہے۔

رہا کافراور منافق تو اس سے کہا جاتا ہے: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: مجھے پتہ نہیں، میں وہی بات کہتا ہوں جو لوگ کہتے تھے، اس سے کہا جائے گا: نہ تجھے پتہ ہے اور نہ تونے کسی کی پیروی کی، پھراس کے ماتھے پرلوہے کا ہتھوڑا مارا جاتا ہے پھروہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے اس کے آس پاس والے جنوں انسانوں کے علاوہ سب سنتے ہیں، پھراس کی قبر تنگ کردی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں۔ مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، نسائی عن انس

۴۲۵۰۴...... قبرآخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، پس اگراس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد والے حالات آسان ہیں، اوراگراس سے جاں بر نہ ہوسکا تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں۔ ترمذی، ابن ماجة، حاکم، عن عثمان بن عفان

۴۲۵۰۵...... میرے بارے میں قبر کی آزمائش یاد رکھنا! جب تم سے میرے بارے پوچھا جائے تو شک نہ کرنا۔ حاکم عن عائشة

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۹۵۶۔

الاکمال

۴۲۵۰۶...... جب انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اسے اس کا نیک عمل گھیر لیتا ہے، یعنی نماز، روزہ، نماز کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو وہ اسے دھکیل دیتی ہے، اورروزہ کی طرف سے آتا ہے تو وہ اسے ہٹادیتا ہے، پھروہ ایسے آواز دیتا ہے کہ اٹھ بیٹھ! تو وہ بیٹھ جاتا ہے، وہ فرشتہ اس سے کہتا ہے: اس شخص (حضرت محمد ﷺ) کے بارے تو کیا کہتا ہے؟ وہ پوچھے گا: کون؟ فرشتہ کہے گا: محمد (ﷺ) تو وہ شخص کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، فرشتہ اس سے کہے گا: تجھے کیا پتہ؟ کیا تونے انہیں دیکھا ہے، وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، فرشتہ اس سے کہے گا: تو اسی پر جیا، اسی پر تیری موت ہوئی اوراسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔

اوراگر وہ شخص فاجر یا کافر ہو تو فرشتہ اس کے پاس آکر کہتا ہے: اس کے اور فرشتہ کے درمیان کوئی چیز آڑے نہیں آتی وہ اسے بٹھاتا ہے: اس شخص کے بارے تو کیا کہتا ہے: وہ پوچھے گا کون شخص؟ فرشتہ کہے گا: محمد (ﷺ) وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی کہہ دی، فرشتہ اس سے کہے گا: تو اسی پر زندہ رہا، اسی پر مرا اوراسی پر تو اٹھایا جائے گا: اوراس کی قبر میں اس پر ایک کالا جانور مسلط کردیا جائے گا اس کے پاس ایک کوڑا ہوگا جس کی گرہ میں ایک چنگاری ہوتی ہے جیسے اونٹ کی گردن کے بال، پھروہ اسے اتنا مارے گا جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا، وہ جانور بہرا ہوگا اس کی آواز نہیں سنے گا کہ اس پر رحم کرے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت ابی بکر

۴۲۵۰۷...... جولوگ مؤمن کے جنازے میں آتے ہیں جب وہ چلے جاتے ہیں تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے، پھراس سے کہا جاتا ہے: وہ شخص جسے محمد (ﷺ) کہا جاتا ہے پس اگر وہ مومن ہوا تو کہے گا: وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اوراس کے رسول ہیں پھراس سے کہا جائے گا: سو جا،

سوجا، تیری آنکھ لگ جائے۔ اور اگر مؤمن نہ ہوا تو کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی وہ کہہ دی، وہ کسی بات میں بحث کرتے تو میں بھی ان کے ساتھ بحث میں شریک ہو گیا، اس سے کہا جائے گا، سو (مگر) تیری آنکھ نہ لگے۔

طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت ابی بکر

قبر میں مؤمن کی حالت

۴۲۵۰۸..... اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا۔ مؤمن کو جب اس کے دوست دفنا کر واپس ہوتے ہیں تو ایک ہیبت ناک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے، پس اس سے کہا جاتا ہے: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ تو مؤمن کہے گا: میں کہتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تو وہ فرشتہ اس سے کہے گا، جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھو، جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں نجات دے دی ہے اور اس کے بدلہ تمہیں جنت میں وہ جگہ دے دی ہے، جو تمہیں دکھائی دے رہی ہے، تو مؤمن کہے گا: مجھے اپنے گھر والوں کو خوشخبری دینے کے لئے جانے دو، اس سے کہا جائے گا، تو یہیں ٹھہر!

رہا منافق تو جب اس کے رشتہ دار واپس ہوتے ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے: وہ کہے گا: مجھے کچھ پتہ نہیں، جو بات لوگ کہتے تھے میں بھی وہ ہی کہتا ہوں، تو اس سے کہا جائے گا: تجھے کچھ پتہ نہیں، یہ تیرا وہ ٹھکانہ تھا جو جنت میں تھا جس کے بدلہ میں تجھے جہنم میں جگہ ملی ہے۔ پھر ہر بندہ کو جس پر اس کی موت ہوئی اسی پر اٹھایا جائے گا، مؤمن کو اپنے ایمان پر اور منافق کو نفاق پر۔ مسند احمد عن جابر

۴۲۵۰۹..... لوگو! یہ امت اپنی قبروں میں آزمائش میں ڈالی جائے گی، انسان کو جب دفن کیا جاتا ہے اور اس کے رشتہ دار (دفنانے کے بعد) پلٹ آتے ہیں تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتا ہے، وہ اسے بٹھاتا ہے اور کہتا ہے: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ پس اگر وہ مؤمن ہوا تو کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پکار وعبادت کے لائق نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، فرشتہ اس سے کہتا ہے: تو نے سچ کہا، پھر جہنم کی طرف سے اس کی جانب ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، پھر فرشتہ کہتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا اگر تو نے اپنے رب کا انکار کیا ہوتا، مگر تم (اپنے رب پر) ایمان لے آئے اس لئے تمہارا ٹھکانہ یہ ہے پھر جنت کی جانب سے اس کے لئے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو وہ اس کی طرف اٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: تو یہیں ٹھہر! پھر اس کی قبر میں وسعت کر دی جاتی ہے۔

پس اگر وہ کافر ہوا یا منافق تو فرشتہ اس سے کہے گا تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہے گا: مجھے کچھ پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا، فرشتہ اس سے کہے گا: نہ تو نے خود جانا، نہ کسی کی پیروی کی اور نہ تو نے ہدایت پائی، پھر اس کے لئے جنت کی جانب ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا: یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا اگر تو اپنے رب پر ایمان لایا ہوتا، مگر جب تم نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہیں یہ جگہ دی اور جہنم کی طرف سے اس کے لئے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے پھر اسے گرز سے مارتا ہے جس کی آواز جن وانس کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے، تو کچھ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس کے پاس بھی فرشتہ گرز لے کر کھڑا ہوگا تو وہ اس وقت خوفزدہ ہو جائے گا، تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات کی وجہ سے ثابت قدم رکھے گا۔

مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت وابن ابی عاصم فی السنة وابن جریر، مسلم فی عذاب القبر عن ابی سعید وصحح

فصل ثانی..... عذاب قبر

۴۲۵۱۰..... عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ عذاب قبر برحق ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص

علماء اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ عذاب قبر برحق ہے، جس کی کیفیت عقل سے بالاتر ہے۔

۴۲۵۱۱......عذاب قبر سے، جہنم سے مسیح دجال کے فتنہ سے زندگی موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔

بخاری فی الادب المفرد، ترمذی، نسائی عن ابی هریرة

۴۲۵۱۲......عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ ان (مردوں) کو ان کی قبروں میں جو عذاب دیا جاتا ہے اسے چوپائے سنتے ہیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام مبشر

۴۲۵۱۳......اس امت کو ان کی قبروں میں آزمایا جائے گا، اگر تم مردوں کو دفن نہ کرتے ہوتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سناتا جو میں سن رہا ہوں، جہنم کے عذاب سے، عذاب قبر سے، ظاہر و باطن فتنوں سے اور دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔

مسند احمد، مسلم عن زید بن ثابت

۴۲۵۱۴......سعد کو قبر میں بھینچا گیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کی یہ تکلیف دور کر دے۔ حاکم عن ابن عمر

۴۲۵۱۵......اگر قبر کے بھینچنے سے کوئی بچ سکتا تو یہ بچہ بچ جاتا۔ ابویعلی والضیاء عن انس

۴۲۵۱۶......عذاب قبر برحق ہے۔ خطیب عن عائشة

۴۲۵۱۷......مردوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جانور ان کی آوازیں سنتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۲۵۱۸......بے شک سعد کو اس کی قبر میں بھینچا گیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی دعا کی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع :۱۸۶۲۔

۴۲۵۱۹......یقیناً قبر کا بھینچنا ہوتا ہے اگر اس سے کوئی نجات پاسکتا تو سعد بن معاذ نجات پاجاتے۔ مسند احمد عن عائشة

۴۲۵۲۰......قبر میں بھینچنا ہر مؤمن کے ہر گناہ کا کفارہ ہے جو اس کے ذمہ باقی ہو اور اس کی بخشش نہ ہوئی ہو۔ الرافعی فی تاریخه عن معاذ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۰۰۔

قبر میں رہنا گناہوں سے کفارہ ہے

۴۲۵۲۱......میری امت کا زیادہ عرصہ قبروں میں رہنا ان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ عن ابن عمر

کلام:......تحذیر المسلمین ۱۴۲ ضعیف الجامع ۳۶۴۷۔

۴۲۵۲۲......عذاب قبر برحق ہے جو اس پر ایمان نہیں لایا اسے عذاب دیا جائے گا۔ ابن منیع عن زید بن ارقم

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۹۴۔

۴۲۵۲۳......اگر کوئی قبر کے دباؤ سے بچ سکتا تو یہ بچہ بچ جاتا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

۴۲۵۲۴......اگر قبر کے بھینچنے سے کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے، انہیں بھینچا گیا پھر تخفیف کر دی گئی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۵۲۵......اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ موت کے بعد تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو تم کبھی بھی لذیذ کھانا نہ کھاؤ اور نہ کبھی مزیدار مشروب پیو، اور نہ کبھی سایہ دار گھر میں داخل ہو، اور تم اونچی جگہوں پر چلتے ہوئے اپنے سینے پیٹنے لگو اور اپنے آپ پر روؤ۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۴۲۵۲۶......اگر آدمی کو موت کی بعد والی حالت کا پتہ چل جائے تو کھانے کا لقمہ کھاتے اور پانی کا گھونٹ پیتے روئے اور اپنا سینہ پیٹنے لگے۔

ابوداؤد، طیالسی، سعید بن منصور، عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الجامع ۴۸۶۱۔

۴۲۵۲۷......اگر تم (مردوں کو) دفن نہ کرتے ہوتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سناتے۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، عن انس

۴۲۵۲۸..... میں نے جو بھی بھیانک منظر دیکھا قبر کو اس سے ہیبت ناک پایا۔ترمذی، ابن ماجة، حاکم عن عثمان

۴۲۵۲۹ جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح وشام اسے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہوا تو جنتیوں والا اور جہنمی ہوا تو جہنمیوں والا ، اس سے کہا جائے گا: یہ تیرا ٹھکانہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تجھے اٹھائے گا۔بخاری، مسلم ترمذی، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۲۵۳۰..... کافر کو اس کی قبر میں آگ کی دو چادریں پہنائی جائیں گی۔ابن مردویه عن البراء

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۴۳۸۔

الاکمال

۴۲۵۳۱..... قبروں میں تمہاری آزمائش ایسی ہوگی جیسے دجال کے فتنہ میں۔مسند احمد عن عائشة

۴۲۵۳۲ ..... اس قبر والے پر افسوس ہے کہ اس سے میرے بارے پوچھا گیا تو وہ میرے متعلق شک میں پڑ گیا۔

طبرانی فی الکبیر عن رباح بن صالح بن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیه عن جده

۴۲۵۳۳..... میں ایک قبر (والے) کے پاس سے گزرا تو اس سے میرے متعلق پوچھا جارہا تھا، تو وہ کہنے لگا: میں نہیں جانتا، میں نے کہا تو نہ جانے۔

البغوی وابن سکن وابن قانع، طبرانی فی البیر عن ایوب بن بشیر المعاوی عن ابیه، قال البغوی: و لا اعلم له غیره وفی الاصابه اسم بیه اکمال

۴۲۵۳۴..... ایک بیمار عورت تھی وہ موت کی شدت اور قبر کے بھینچنے کا ذکر کرنے لگی تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کے لئے تخفیف کا معاملہ کریں۔یعنی آپ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔حاکم عن انس

۴۲۵۳۵..... قبر میں بھینچنا ہر مؤمن کے لئے ہر اس گناہ کا کفارہ ہے جو اس کے ذمہ تھا جس کی بخشش نہیں ہوئی۔اور یہ اس لئے کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو قبر نے ایک جو کی وجہ سے بھینچا۔الرافعی عن معاذ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۰۰۔

۴۲۵۳۶..... مجھے قبر کی تنگی اور اس کی پریشانی یاد آتی اور ساتھ ہی زینب کی تنگی کا خیال آتا تو مجھے بڑا قلق ہوتا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کے لئے تخفیف فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، جب کہ قبر نے اسے بھینچا جس کی آواز دو پہاڑوں کے درمیان جنوں انسانوں کے علاوہ سب نے سنی۔طبرانی فی الکبیر، دارقطنی فی العلل وقال مضطرب. عن انس واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۵۳۷..... تمہارے ساتھی پر قبر تنگ ہوئی اور اسے ایک دفعہ بھینچا اگر اس سے کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تخفیف کی۔ابن سعد عن جابر

۴۲۵۳۸..... لا الہ الا اللہ! سبحان اللہ! اس نیک بندہ پر قبر تنگ ہوئی یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ اس کیلئے کشادہ نہیں ہوگی یعنی سعد بن معاذ۔

الحکیم عن جابر

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کی حالت

۴۲۵۳۹..... اگر قبر کے دباؤ سے کوئی بچ سکتا تو سعد بچ جاتے تو پیشاب کی وجہ سے وہ ایک دفعہ دبائے گئے کہ ان کی پسلیاں آپس میں گھس گئیں۔

ابن سعد عن سعید المقبری مرسلا

۴۲۵۴۰ ..... اگر قبر کے دباؤ سے کوئی بچ سکتا تو یہ بچہ چھوٹ جاتا۔براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک بچہ دفن ہوا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۲۵۴۱.....مؤمن کو قبر میں بھینچا جاتا ہے کہ اس کا کفن اتر جاتا ہے اور کافر کی قبر آگ سے بھر دی جاتی ہے۔

مسند احمد والحکیم عن حذیفة واورده ابن الجوزی فی الموضوعات ورد علیه ابن حجر فی القبول المسدد

۴۲۵۴۲.....غیب جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اگر تمہارے دل پھٹ نہ جاتے اور تمہیں گفتگو میں بڑھانہ دیتا تو جو میں سن رہا ہوں تم بھی سنتے۔ (مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة کہ نبی علیہ السلام دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: کہ ان دونوں کو ابھی عذاب ہو رہا ہے اور وہ اپنی قبروں میں آزمائے جارہے ہیں، لوگوں نے عرض کیا: انہیں کب سے عذاب ہو رہا ہے اس پر آپ نے فرمایا۔)

۴۲۵۴۳.....ابو ایوب کیا تم وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ میں ان یہودیوں کی آوازیں سن رہا ہوں جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا ہے۔ طبرانی فی الکبیر وهو لفظه مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن البراء عن ابی ایوب

۴۲۵۴۴.....اے بلال! کیا تم وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ کیا تم قبرستان والوں کی آواز نہیں سن رہے جنہیں عذاب دیا جارہا ہے۔ حاکم عن انس

۴۲۵۴۵.....اگر تم مردوں کو دفن نہ کرتے ہوتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تمہیں وہ عذاب قبر سناتے جیسے میں سن رہا ہوں، اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا، عذاب قبر، جہنم کے عذاب سے، کھلے اور پوشیدہ فتنوں سے اور دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔

ابن حبان عن ابی سعید

۴۲۵۴۶.....میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے: ابن آدم! تیرا ناس ہو میرے متعلق تجھے کس نے دھوکے میں رکھا؟ کیا تجھے پتہ نہیں کہ میں تاریکی آزمائش تنہائی اور کیڑوں کا گھر ہوں؟ تجھے کس نے دھوکے میں رکھا جب تو کئی امیدیں لے کر چلا کرتا تھا، پس اگر وہ نیک ہوا تو قبر کا جواب دینے والا اس کی جانب سے جواب دے گا۔ تیرا کیا خیال ہے اگر وہ نیکی کا حکم دیتا رہا اور برائی سے منع کرتا رہا ہو! تو قبر کہتی ہے: تب تو میں اس کے لئے تروتازگی میں بدل جاؤں گی اور اس کا جسم منور ہو جائے گا۔ اور اس کی روح رب العالمین کی طرف پرواز کر جائے گی۔

الحکیم، ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابی الحجاج الثمالی

۴۲۵۴۷.....ہر دن قبروں والوں پر جنت وجہنم کے ٹھکانے پیش کئے جاتے ہیں۔ ابو نعیم عن ابن عمر

۴۲۵۴۸.....جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح وشام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جنتی ہوا تو جنت کا اور جہنمی ہوا تو جہنم کا، اس سے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے روز بھیجے گا۔

مالک، ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۲۵۴۹.....کافر پر دو سانپ چھوڑے جاتے ہیں ایک اس کے سر کی جانب سے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب سے، جو اسے ڈستے رہتے ہیں جب ڈس چکتے ہیں تو پھر لوٹ آتے ہیں۔ اور قیامت میں یہی ہوتا رہے گا۔ مسند احمد والخطیب عن عائشة

۴۲۵۵۰.....پھر کافر کی قبر میں اس پر ننانوے سانپ مسلط کئے جاتے ہیں۔ جو اسے قیامت قائم ہونے تک نوچتے اور ڈستے رہیں گے ان میں سے اگر ایک سانپ زمین پر (کسی جگہ) پھونک مار دے تو وہاں سبزہ نہ اُگے۔

مسند احمد، وعبد بن حمید والدارمی، ابو یعلی ابن حبان، ضیاء عن ابی سعید

فصل ثانی.....زیارت قبور

۴۲۵۵۱.....قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے آخرت یاد آتی ہے۔ ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۲۵۵۲.....قبروں کی زیارت کیا کرو اور بیہودہ باتیں مت کیا کرو۔ ابو داؤد، طیالسی، سعید بن منصور عن زید بن ثابت

۴۲۵۵۳.....قبروں میں جھانکو اور دوبارہ اٹھنے کا اندازہ لگاؤ۔ بیهقی عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۹۱۲، الکشف الالٰہی ۱۳۰۔

۴۲۵۵۴......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا سو قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ دنیا سے بے رغبت کرتی اور آخرت یاد دلاتی ہیں۔ ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۴۳، ضعیف الجامع ۴۲۷۹۔

۴۲۵۵۵......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا سو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے دل نرم ہوتا، آنسو بہتے آخرت یاد آتی ہے اور نامناسب بات نہ کہا کرو۔ حاکم عن انس

۴۲۵۵۶......جو شخص کسی ایسے شخص کی قبر کے قریب سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا اسے سلام کرے تو وہ (مردہ) اسے پہچان لے گا اور اسے سلام کا جواب دے گا۔ خطیب وابن عساکر عن ابی ھریرة

یعنی مردے کی روح کو من جانب اللہ اطلاع دی جاتی ہے تو وہ بھی آگے سلام بھیجتا ہے جیسے عموماً دور بیٹھے لوگوں کے ساتھ ایسا کیا جاتا ہے۔

۴۲۵۵۷......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا سو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلائیں گی۔ حاکم عن انس

۴۲۵۵۸......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا سو اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان میں تمہارے لئے عبرت ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۲۵۵۹......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا، تو محمد (ﷺ) کو قبروں کی زیارت کی اجازت مل گئی ہے لہٰذا قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے تمہیں آخرت یاد آئے گی۔ ترمذی عن بریدة

۴۲۵۶۰......اے مؤمنوں کی قوم کے گھر تم پر سلام ہو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھ لیں، لوگوں نے کہا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہو، ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، لوگوں نے عرض کیا: آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کسی کے سفید پاؤں والے گھوڑے سیاہ گھوڑوں میں ہوں کیا وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان لے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

آپ نے فرمایا: تو وہ بھی قیامت کے روز اس حالت میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کے اعضاء چمک رہے ہوں گے اور میں ان کے لئے حوض پر پہلے سے موجود ہوں گا، خبردار کچھ لوگ میرے حوض سے اس طرح ہٹا دیئے جائیں گے جیسے بھٹکے ہوئے اونٹ ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ میں انہیں پکار پکار کر کہوں گا ادھر آؤ ادھر آؤ! کہا جائے گا! کہ انہوں نے تمہارے بعد (دین کو بدعات کی وجہ سے) بدل دیا تھا، تو میں کہوں گا: انہیں دور کرو، انہیں دور ہی رہنے دو، یہ دور رہیں! مالک والشافعی، مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی ھریرة

تشریح:۔اس حدیث میں جہاں آخری امت کے لئے فضیلت ہے وہاں یہ تنبیہ بھی ہے جو لوگ دین نبوی میں اپنے ایجاد کردہ اعمال شامل کرتے رہے وہ نبی کی شفاعت اور حوض سے محروم ہوں گے۔

۴۲۵۶۱......مؤمنوں مسلمانوں کی قبروں والو! تم پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری بخشش فرمائے، تم ہم سے آگے اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔ ترمذی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۳۳۷۲۔

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

۴۲۵۶۲......اے مسلمانوں کے گھر والوں تم پر سلام ہو ہم اور تم ایسے ہیں کہ ہمارے ساتھ کل کا وعدہ کیا گیا اور ہم ایک دوسرے پر بھروسا کرنے

والے ہیں۔اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی بخشش فرما۔نسائی عن عائشة

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۳۷۱۔

۴۲۵۶۳...... اے مؤمنوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو! تم پہلے سے موجود ہمارے ساتھی ہو اور ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ فرما اور ان کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔ابن ماجة عن عائشة

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۳۳۸، ضعیف الجامع ۴۳۷۰۔

۴۲۵۶۴...... تم کہا کرو: مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھر والوں پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے پیش رفتہ اور پسماندہ پر رحم کرے، ہم انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔مسلم، نسائی عن عائشة

۴۲۵۶۵...... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو تا کہ تمہیں ان کی زیارت بھلائی کی یاد دلائے، اور میں نے تمہیں تین دن کے بعد تک قربانی کے گوشت سے روک دیا تھا تو اب کھالیا کرو اور جہاں تک چاہو روک رکھو، اور میں نے تمہیں خاص برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا سو اب جس برتن میں چاہو پیو، البتہ کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن بریدة

۴۲۵۶۶...... میں نے تمہیں تین چیزوں سے روک دیا تھا اور اب تمہیں ان کا حکم دیتا ہوں، میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان کی زیارت میں (آخرت کی) یاد دہانی ہے، اور میں نے تمہیں مشروبات سے منع کیا تھا کہ صرف چمڑے کے برتن میں پیا کرو، سو جس برتن میں چاہو پیو البتہ کوئی نشہ آور چیز نہ پیو، اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا کہ تین دن کے بعد نہ کھایا کرو سو اب کھاؤ اور اپنے سفر میں اسے استعمال میں لاؤ۔ابو داؤد عن بریدة

۴۲۵۶۷...... قبروں کی زیارت کیا کر اور اس سے آخرت کو یاد رکھ، اور مردوں کو غسل دیا کر کیونکہ گرے جسم کو سہارا دینے میں بڑی نصیحت ہے۔اور جنازے پڑھا کر شاید تجھے غم پیدا ہو کیونکہ غمگین شخص قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سایہ تلے ہوگا اور ہر بھلائی کی طرف لپکے گا۔

حاکم عن ابی ذر

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۱۷۰۔

قبر کو روندنا گناہ ہے

۴۲۵۶۹ میں کسی انگارے پر چلوں یہ مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے کہ میں کسی قبر کو روندوں۔خطیب عن ابی هریرة

۴۲۵۷۰...... میں کسی انگارے یا تلوار پر چلوں یا اپنے جوتے کو اپنے پاؤں سے پیوند لگاؤں یہ مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں، اور میں قبروں کے درمیان قضائے حاجت کروں یا بازار کے درمیان مجھے کوئی پروانہ ہو۔ابن ماجة عن عقبة بن عامر
یعنی جیسے بازار کے درمیان قضائے حاجت کرنا شریف لوگوں کا کام نہیں اسی طرح قبروں کے درمیان یہ فعل سرانجام دینا مناسب نہیں۔

۴۲۵۷۱ قبروں پر نہ بیٹھا کرو۔مسند احمد، نسائی عن عمرو بن حزم

۴۲۵۷۲...... تم میں سے کوئی انگارے پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جل جائیں اور آگ اس کی جلد تک پہنچ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة، عن ابی هریرة

۴۲۵۷۳...... آدمی کسی انگارے کو روندے یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر پاؤں دھرے۔حلیة الاولیاء عن ابی هریرة

۴۲۵۷۴...... قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔مسند احمد، مسلم عن ابی مرثد

۴۲۵۷۵.....قبر پر بیٹھنے، اسے چونا لگانے اور اس پر عمارت (گنبد، روضہ) بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن جابر

۴۲۵۷۶ قبروں پر کچھ لکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ ابن ماجة، حاکم عن جابر

۴۲۵۷۷..... اپنے مردوں پر یٰس پڑھا کرو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة، ابن حبان حاکم عن معقل بن یسار

کلام:.....ضعیف ابی داؤد ۶۸۳، ضعیف الجامع ۱۰۷۲۔

۴۲۵۷۸..... جنازہ میں لا الٰہ الا اللہ کی کثرت کیا کرو۔ فردوس عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۱۱۳، کشف الخفاء ۴۹۹۔

۴۲۵۷۹.....اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کا توشہ دیا کرو۔ تاریخہ عن ابی هریرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۷۹۔

۴۲۵۸۰.....اگر وہ (میت) مسلمان ہے تو تم نے اس کی طرف سے غلام آزاد کیا ہوتا یا حج کیا ہوتا اس کا ثواب اسے پہنچے گا۔

ابو داؤد عن ابن عمرو

عورتوں کو قبروں کی زیارت سے ممانعت

۴۲۵۸۱.....(اے عورتو!) واپس لوٹ جاؤ گناہ کے ساتھ بغیر ثواب کے زیارت کرنے والیو! ابن ماجة عن علی، ابن عدی عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۰۷۷۔

نبی ﷺ کی قبر کی زیارت

۴۲۵۸۲..... جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:.....اسنی المطالب ۱۳۸۷، ضعیف الجامع ۵۵۵۳۔

۴۲۵۸۳ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ابن عدی بیهقی فی الشعب عن ابن عمر

کلام:.....الاتقان ۱۹۱۴، اسنی المطالب ۱۴۰۳۔

۴۲۵۸۴ جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ میں میری زیارت کی تو میں قیامت کے روز اس کا گواہ یا شفاعت کرنے والا ہوں گا۔

بیهقی فی الشعب عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۶۰۸۔

الاکمال

۴۲۵۸۵ جب میت کے پاس آؤ تو کہا کرو، پاک ہے تیرا رب جو مالک ہے عزت کا، ان باتوں سے جو یہ لوگ کہتے ہیں، اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جانوں کے پالنے والا ہے۔ سعید بن منصور، ابن ابی شیبة، المروزی عن ام سلمة

۴۲۵۸۶ ..... میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہیں دی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت چاہی تو اجازت مل گئی، تو قبروں کی زیارت کیا کرو یہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گی۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان عن ابی هریرة

۴۲۵۸۷ ..... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کردیا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی، اور تمہیں خاص برتنوں سے منع کیا تھا تو ان میں پی لیا کرو البتہ ہر نشہ آور چیز سے بچنا، اور تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کردیا تھا سو اسے جہاں تک رکھ سکتے ہو رکھ لیا کرو۔ مسند احمد عن علی

۴۲۵۸۸ ..... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کردیا تھا سو ان کی زیارت کیا کرو اور اپنی زیارت کو ان کے لئے دعا و استغفار کا ذریعہ بنالو، اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت سے منع کردیا تھا تو اب اس سے کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور تمہیں کدو، مٹکے اور تارکول لگے گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع کردیا تھا، سو ان میں نبیذ بنالیا کرو اور انہیں اپنے کام میں لاؤ۔ طبرانی فی الکبیر عن ثوبان

۴۲۵۸۹ ..... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا، اور تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کھانے سے منع کردیا تھا، اور برتنوں میں نبیذ سے منع کیا تھا آگاہ رہو قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس سے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور قربانی کا گوشت کھایا کرو اور اسے روک کر رکھا کرو، میں نے تو اس لئے منع کیا تھا جب (لوگوں کے پاس) مال کم تھا تا کہ لوگوں کے لئے کشادگی ہو، اور خبردار کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتا البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ حاکم، بیهقی عن ابن مسعود

۴۲۵۹۰ ..... سنو! میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبروں کی زیارت سے پھر یہ بات سامنے آئی کہ ان سے دل نرم ہوتا اور آنکھ نمناک ہوتی ہے تو ان کی زیارت کیا کرو اور نامناسب بات نہ کہا کرو، اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت (کھانے سے) منع کردیا تھا پھر پتہ چلا کہ اپنے چمڑوں کو تلاش کرتے ہیں اپنے مہمانوں کو تحفہ دیتے ہیں اور اپنے غائب کے لئے بلند کرتے ہیں، سو کھاؤ اور جہاں تک چاہو رکھ لو، اور میں نے تمہیں (خاص) برتنوں سے روک دیا تھا سو (اس برتن میں) پیو جو تمہیں پسند ہو جو چاہے اپنے مشکیزے پر بند لگالے۔ مسند احمد عن انس

۴۲۵۹۱ ..... جو قبرستان کے پاس سے گزرے اور کہے اے لا الہ الا اللہ والوں پر سلام ہو تم نے لا الہ الا اللہ کہنا کیسا پایا، اے لا الہ الا اللہ والے، لا الہ الا اللہ کے حق کی وجہ سے، (اے اللہ!) جس نے لا الہ الا اللہ کہا: اس کی بخشش فرمادے، اور جو لا الہ الا اللہ کہنے والے ہیں ہمیں ان کی جماعت میں اٹھا، تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخشش دے گا، کسی نے کہا: یارسول اللہ! جس کے پچاس سال کے گناہ نہ ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: اس کے والدین، رشتہ داروں اور عام مسلمانوں کے۔ الدیلمی فی تاریخ همدان والرافعی وابن النجار عن علی

۴۲۵۹۲ ..... اے مؤمنوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو! اور ہم ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، کاش ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتے، لوگوں نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم میرے صحابہ ہو، ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، لوگوں نے عرض کیا: آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر ایک شخص کے سفید کھروں والے گھوڑے سیاہ گھوڑوں کے درمیان میں ہوں تو کیا وہ انہیں نہیں پہچانے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: تو وہ بھی قیامت کے روز اعضاء وضو سے چمک رہے ہوں گے اور میں نے ان کے لئے حوض پر پہلے سے موجود ہوں گا، آگاہ رہو! کچھ لوگ میرے حوض سے ایسے ہٹا دیئے جائیں گے جیسے بدراہ اونٹ (کسی جگہ سے) ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ میں انہیں پکار کر کہوں گا، میری طرف آؤ! میری طرف آؤ! کہا جائے گا انہوں نے آپ کے بعد (دین) بدل دیا تھا تو میں کہوں گا، دوری ہو! دوری ہو! دوری ہو! (مالک والشافعی، مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبرستان میں آئے تو یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۵۹۳ ..... اے قبروں والو! تم پر تین بار سلام ہو، جو تم میں سے ایمان دار اور مسلمان ہے تم ہمارے پہلے سے موجود لوگ ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن مجمع بن حارثة

۴۲۵۹۴...... اے مؤمنین کے گھر والو! تم پر سلام ہو! اور ہم تم سے ملنے والے ہیں ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں تم نے بہت زیادہ بھلائی حاصل کر لی اور لمبے شر کی طرف پہل کر گئے۔ (ابونعیم وابن عساکر عن الجہد مہ امراۃ بشیر الخصاصیۃ عن بشیر کے رسول اللہ ﷺ ایک رات باہر نکلے اور میں آپ کے پیچھے ہولیا آپ بقیع میں آئے اور یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۵۹۵...... اے مؤمنوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو! ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ فرما اور ان کے بعد فتنہ میں مبتلا نہ کر۔ مسند احمد عن عائشة

قبرستان سے گذرتے ہوئے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص

۴۲۵۹۶...... جو قبرستان سے گزرا اور اس نے گیارہ مرتبہ "قل ھو اللہ احد" پڑھا پھر اس کا ثواب مردوں کو بخش دیا، اسے مردوں کے برابر اجر ملے گا۔ الرافعی عن علی

کلام:...... الضعیفہ ۱۲۹۰، کشف الخفاء ۲۶۳۰۔

۴۲۵۹۷...... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا سو ان کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گی اور میں نے تمہیں کدو اور مٹکے میں پینے سے منع کیا تھا سو جس برتن میں چاہو پی لو، اور ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کرنا، اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ کھانا تو جتنا چاہو جتنے دن چاہو کھاؤ۔ حاکم فی معجم شیوخہ وابن السنی عن عائشة

۴۲۵۹۸...... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو ان کی زیارت کرو اور فضول بات نہ کرو اور تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا سو کھاؤ اور روک کر رکھو، اور تمہیں نبیذ سے روکا تھا سو پیو اور نشہ آور چیز نہ پیو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۵۹۹...... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں عبرت ہے اور تمہیں نبیذ سے منع کیا تھا تو نبیذ بنا لیا کرو البتہ میں کسی نشہ آور چیز کو حلال نہیں کر رہا اور تمہیں قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا سو کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔ حاکم عن واسع بن حبان

۴۲۶۰۰...... قبروں والوں سے نیکی سے بڑھ کر کوئی نیکی افضل نہیں، اہل قبور سے صلہ رحمی صرف مومن ہی کرتا ہے۔ الدیلمی عن جابر

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۲۶۔

۴۲۶۰۱...... جو شخص بھی اپنے کسی (مردہ) دوست کی زیارت کرتا ہے اور اسے سلام کر کے اس (کی قبر) کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ (روح والا) اس کے سلام کا جواب دیتا اور اس سے مانوس ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس سے اٹھ جائے۔ ابوالشیخ والدیلمی عن ابی ھریرة

۴۲۶۰۲...... جو شخص کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس میں دنیا کا اس کے پہچاننے والا کوئی (مردہ) ہو اور وہ اسے سلام کرے تو وہ اسے پہچان کر اس کے سلام کا جواب دے گا۔ تمام الخطیب وابن عساکر وابن النجار عن ابی ھریرة وسندہ جید

کلام:...... النواسخ ۱۸۰۱۔

۴۲۶۰۳...... جب تم ہماری یا اپنی قبروں کے پاس سے گزرو جو جاہلیت کے لوگ تھے تو انہیں بتا دو کہ وہ جہنمی ہیں۔

ابن حبان، حاکم عن ابی ھریرة

۴۲۶۰۴...... اس قبر والا کون ہے اسے دو رکعتیں تمہاری بقیہ دنیا سے زیادہ عزیز تھیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرة

۴۲۶۰۵...... قبر سے اترو قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ اور نہ تجھے اذیت پہنچائے۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عمارة بن حزم

۴۲۶۰۶...... قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ مسند احمد عن عمرو بن حزم

۴۲۶۰۷...... گناہ کے ساتھ بغیر ثواب کے واپس لوٹ جاؤ زندوں کو فتنہ میں ڈالنے والیو اور مردوں کو اذیت پہنچانے والیو!

الخطیب عن ابی ھدبة عن انس

فصل چہارم ..... تعزیت

۴۲۶۰۸ ..... جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کے لئے اس (مصیبت زدہ) جیسا اجر ہے۔ ترمذی، ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام : ..... الاتقان ۱۹۶۷، اسنی المطالب ۱۴۳۷۔

۴۲۶۰۹ ..... جس نے مصیبت زدہ کو دلاسا دیا تو اسے جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔ ترمذی عن ابی بردة

کلام : ..... ضعیف الترمذی ۱۸۳، ضعیف الجامع ۵۶۹۵۔

۴۲۶۱۰ ..... میرے بعد لوگ میرے بارے میں ایک دوسرے کی تعزیت کریں۔ ابو یعلیٰ، بیهقی فی شعب الایمان عن سهل بن سعد

۴۲۶۱۱ ..... چاہئے کہ مسلمان اپنے مصائب میں میری (وفات کی) مصیبت کی تعزیت کریں۔ ابن المبارک عن القاسم مرسلاً

۴۲۶۱۲ ..... لوگو! جس مومن کو کوئی مصیبت پہنچے اسے چاہئے کہ وہ اپنی مصیبت دور کرنے کے لئے میری (وفات کی) مصیبت جو اسے پہنچے گی اس کی تعزیت کرے، اس لئے کہ میری امت میں سے کسی کو میرے بعد میری (وفات کی) مصیبت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

ابن ماجة عن عائشة

۴۲۶۱۳ ..... موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے عرض کیا: جو مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: میں اسے اپنے (عرش کے) سایہ تلے جگہ دوں گا جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی بکرو عمران بن حصین

کلام : ..... ضعیف الجامع ۴۰۶۷۔

۴۲۶۱۴ ..... جو اللہ تعالیٰ کا تھا وہ اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے اور ہر چیز اس کے ہاں ایک مقرر وقت تک ہے۔

مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن اسامة بن زید

۴۲۶۱۵ ..... جو مسلمان بھی اپنے کسی بھائی کی تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز شرافت کے کپڑے پہنائے گا۔

ابن ماجة عن عمرو بن حزم

کلام : ..... تذکرۃ الموضوعات ۲۱۷، الضعیفہ ۶۱۰۔

میت والوں کے لئے کھانا تیار کرنا

۴۲۶۱۶ ..... جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ انہیں ایسی مصیبت پہنچی جس نے انہیں کھانے سے غافل کر دیا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة، حاکم عن عبداللہ بن جعفر

کلام : ..... اسنی المطالب ۲۰۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۲۔

۴۲۶۱۷ ..... جعفر کے گھر والے اپنی میت کے کام میں مشغول ہیں تو ان کے لئے کھانا تیار کرو۔ ابن ماجة عن اسماء بنت عمیس

۴۲۶۱۸ ..... (ام سلمہ!) کہو! اے اللہ! میری اور اس کی بخشش فرما اور مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔

مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة، نسائی عن ام سلمة

تشریح : ..... یہ شرعی طریقہ ہے کہ اڑوس پڑوس یا رشتہ داروں کو چاہئے کہ وہ ماتمی گھر والوں کے لئے کھانے کا بندوبست کر دیں، اسی لئے میت کے گھر سے کھانا کھانا جائز نہیں کہ اس میں یہی کراہت ہے کہ میت والوں کو اپنی مصیبت پڑی ہوتی ہے اوپر سے آنے والوں کے لئے کھانے کا بندوبست کرنا "یک نہ شد دو شد" کا مصداق ہے دور سے آنے والے مہمانوں کو چاہئے کہ وہ قریبی ہوٹل سے کھالیں، یا اگر میت کے کسی اور عزیز نے کھانے کا انتظام کیا ہے تو بہتر ورنہ بچنا افضل ہے۔

الاکمال

۴۲۶۱۹..... کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تیرا بہت اچھا بچہ ہوتا جو سب سے زیادہ عقلمند ہوتا؟ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تیرا بیٹا سب سے زیادہ جرأت مند ہوتا؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا بیٹا سب بوڑھوں سے افضل اور سب کا سردار ہوتا؟ یا یہ کہ تجھے کہا جائے اس چیز کے ثواب بدلہ جنت میں چلے جاؤ جو ہم نے تجھ سے لی۔ (مسند احمد، البغوی وابن قانع وابن مندہ وابن عساکر عن حوشب کہ ایک شخص کا بیٹا فوت ہو گیا تو اس کے والد نے اس پر غم کا اظہار کیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا، قال ابن مندہ ھذا حدیث غریب وقال ابن السکن تفرد بہ ابن لھیعۃ وھو ضعیف وقال البغوی لم یرو حوشب غیر ھذا الحدیث)

۴۲۶۲۰..... اے اللہ! اس کے غم کو دلاسا دے اس کی مصیبت سے جو کمی ہوئی اسے پورا کر، اور اسے اس کے بدلہ بھلائی عطا کر۔

ابن سعد عن ضمرۃ بن حبیب مرسلا

۴۲۶۲۱..... محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف، تم پر سلام ہو، میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں دعا وسلام کے بعد عرض احوال یہ ہے کہ تمہارا فلاں بیٹا، فلاں دن فوت ہو گیا اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو بڑھائے، اور تجھے صبر کا سامان کرے اور مصیبت پر صبر کی توفیق دے اور آسائش پر شکر کرنا عطا کرے، ہماری جانیں ہمارے مال اور ہمارے اہل وعیال اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہیں۔ اور اس کی وہ مانگی ہوئی وہ چیزیں ہیں جو (ہمارے پاس) امانت ہیں۔ اور اس وقت ہم پر اس کا حق یہ ہے کہ جب ہمیں آزمانے تو صبر سے کام لیا جائے تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھی تعزیت لازم ہے کیونکہ غم کسی میت واپس نہیں کر سکتا اور نہ کسی وقت کو ٹال سکتا ہے اور افسوس بندوں پر آنے والے مصائب کو روک سکتا ہے۔ الخطیب عن ابن عباس، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۶۲۲..... جو کچھ اللہ نے لیا وہ اسی کا تھا اور جو باقی رکھا وہ بھی اسی کا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن الولید بن ابرھیم بن عبدالرحمن بن عوف عن ابیہ عن جدہ

۴۲۶۲۳..... جس نے کسی مسلمان کی فوتگی کا سنا اور اس کے لئے دعائے خیر کی تو اللہ تعالیٰ اس کی جتنے لوگوں نے عیادت اور جتنے اس کے جنازہ کے ساتھ چلے ہوں گے ان کے برابر اسے ثواب ملے گا۔ دار قطنی فی الافراد وابن النجار عن ابن عمر

۴۲۶۲۴..... جس نے اپنے کسی مومن بھائی کی اس کی مصیبت میں تعزیت کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایسا سبز جوڑا پہنائے گا جس سے وہ زیبائش کرے گا، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ اس سے کیا زیبائش کرے گا؟ آپ نے فرمایا: لوگ اس پر رشک کریں۔

حاکم فی تاریخہ والخطیب ابن عساکر عن انس

کلام:..... الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۴۹۱، ۵۰۰۔

۴۲۶۲۵..... جس نے کسی غمزدہ کو تسلی دی، تو اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا، اور دوسری ارواح کے ساتھ اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا اور جس نے کسی میت کو کفن (خرید کر) پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے ریشمی لباس پہنائے گا۔ ابو الشیخ عن جابر، وفیہ الخلیل بن مرۃ

۴۲۶۲۶..... جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی اسے جنت کی چادر اوڑھائی جائے گی۔ بیھقی فی الشعب عن ابی برزۃ

۴۲۶۲۷..... جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اسے جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔ ترمذی وضعفہ ابو یعلی عن ابی ھریرۃ

کلام:..... ضعیف الترمذی ۱۸۳، ضعیف الجامع ۵۶۹۵۔

۴۲۶۲۸..... تعزیت ایک مرتبہ ہے۔ (یعنی کم از کم)۔ الدیلمی عن عثمان

۴۲۶۲۹..... جعفر کے گھرانے کے لئے کھانا بنانے سے غافل نہ ہونا کیونکہ وہ اپنی میت کی وجہ سے مشغول ہیں۔

مسند احمد، عن اسماء بنت عمیس

۴۲۶۳۰..... جعفر کے گھرانے کے لئے کھانا بناؤ کیونکہ ان پر ایسی مصیبت ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے (ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، طبرانی فی الکبیر، بیہقی، ضیاء عن عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو آپ نے فرمایا۔) (۴۲۶۱۶)

کلام:.......اسنی المطالب ۲۰۲ ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۲۔

باب چہارم......لمبی عمر کی فضیلت

کتاب کے لاحقے، اس کی دو فصلیں ہیں۔

فصل اول......لمبی عمر کی فضیلت

۴۲۶۳۱..... میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے چالیس سالہ لوگوں کے بارے میں (بخشش کا) سوال کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! (ﷺ) میں نے ان کی مغفرت کردی، میں نے عرض کیا، پچاس سالہ کی؟ فرمایا: میں نے ان کی بخشش بھی کردی، میں نے عرض کیا، ساٹھ سالہ؟ فرمایا: میں نے انہیں بھی بخش دیا، میں نے عرض کیا: اور ستر سالہ؟ فرمایا: اے محمد! مجھے اپنے بندہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسے ستر سال کی عمر دوں اور وہ میری عبادت کرتا ہو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور پھر میں اسے جہنم کا عذاب دوں، رہے کئی سالوں والے (جیسے) اسی سالہ اور نوے سالہ لوگ تو میں قیامت کے روز ان سے کہوں گا: جن لوگوں کو تم چاہتے ہو انہیں جنت میں ساتھ لے جاؤ۔

ابو الشیخ عن عائشة

کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۱۷۔

۴۲۶۳۲..... بوڑھا شخص (اطاعت وتعظیم میں) اپنے گھر والوں میں ایسے ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔

الخلیلی فی مشیخته وابن النجار عن ابی رافع۔

کلام:......الکشف الالٰہی ۴۸۴۔

۴۲۶۳۳.....بوڑھا شخص اپنے گھر میں ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔ابن حبان فی الضعفاء والشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

کلام:......الاسرار المرفوعۃ ۲۵۳، ترتیب الموضوعات ۸۳۔

۴۲۶۳۴..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جب چالیس سال کی عمر تک پہنچ جاتا ہے تو میں اسے تین طرح کے مصائب سے عافیت دے دیتا ہوں، جنون برص اور کوڑھ سے، اور پچاس ۵۰ سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے آسان حساب لیتا ہوں، اور جب ساٹھ ۶۰ سال کی عمر کا ہو جاتا ہے تو انابت ورجوع کو اس کا محبوب (عمل) بنا دیتا ہوں، اور جب ستر ۷۰ سال کی عمر میں داخل ہوتا ہے تو فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اسی ۸۰ سال کا ہوتا ہے تو میں اس کی نیکیاں لکھ لیتا اور اس کی برائیاں ختم کر دیتا ہوں، اور جب نوے ۹۰ سال کا ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں (یہ) اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کا قیدی ہے، پس اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس شفاعت قبول کی جاتی ہے۔الحکیم عن عثمان

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۴۳، المغیر ۱۰۴۔

۴۲۶۳۵..... جب بھی مسلمان کی عمر بڑھتی ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔طبرانی فی الکبیر عن عوف ابن مالک

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۶۲۔

۴۲۶۳۶..... کیا یہ شخص اس (فوت ہونے والے) کے بعد ایک سال تک (زندہ) نہیں رہا یوں اس نے رمضان (کا مہینہ) پایا اور اس کے روزے

رکھے،اور سال میں اتنی نمازیں اور اتنے سجدے کئے،تو ان دونوں کے درمیان (اجر کا) اتنا ہی فرق ہے جتنا مشرق ومغرب کے مابین ہے۔

ابن ماجة، ابن حبان، بیهقی فی السنن عن طلحة

۴۲۶۳۷۔۔۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی کسی عمر رسیدہ مؤمن سے افضل نہیں،اس کی تکبیر،تحمید اور تہلیل کی وجہ سے۔مسند احمد عن طلحة

۴۲۶۳۸۔۔۔اللہ تعالیٰ اسّی سالہ (لوگوں) کو پسند کرتا ہے۔ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۶۹۵۔

۴۲۶۳۹۔۔۔اللہ تعالیٰ ستر سالہ (لوگوں) کو پسند کرتا اور اسّی سالہ (لوگوں) سے حیا کرتا ہے۔حلیة الاولیاء عن علی

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۶۹۶۔

۴۲۶۴۰۔۔۔جس مسلمان کا اسلام (کی حالت) میں ایک بال سفید ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ ایک نیکی لکھتا اور اس کی ایک برائی دور کرتا ہے۔

ابو داؤد عن ابن عمرو

مؤمن کے بال سفید ہونا نور ہے

۴۲۶۴۱۔۔۔جس کا اسلام ایک بال سفید ہوا تو قیامت کے روز اس کے لئے نور ہوگا۔ترمذی، نسائی عن کعب مرة

کلام:۔۔۔۔۔ذخیرة الحفاظ ۵۳۷۰۔

۴۲۶۴۲۔۔۔جس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک بال سفید ہوا تو قیامت کے روز اس کے لئے نور ہوگا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن عمرو بن عنبسة

۴۲۶۴۳۔۔۔قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں عمر رسیدہ مؤمن سب سے افضل ہوگا۔فردوس عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۰۴۱۔

۴۲۶۴۴۔۔۔اللہ تعالیٰ سفید بال والے (بوڑھے) سے حیا کرتا ہے جب وہ درست روش سنت کو تھامنے والا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ اسے نہ دے۔ابن النجار عن انس

۴۲۶۴۵۔۔۔تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے،اگر چہ وہ نیکوکار ہو کیونکہ ہوسکتا ہے اس کی عمر بڑھ جائے اور اگر چہ گنہگار ہو اس واسطے کہ ہوسکتا ہے اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی هریرة

۴۲۶۴۶۔۔۔اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لمبی عمر (پانا) سعادت کی سعادت ہے۔القضاعی فردوس، عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۳۴۴،الضعیفة ۲۰۷۔

۴۲۶۴۷۔۔۔جن لوگوں کی عمریں دراز اور اعمال اچھے ہوں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔حاکم عن جابر

۴۲۶۴۸۔۔۔لوگوں میں کا بہترین شخص ہے وہ جس کی عمر دراز اور عمل اچھا ہو۔مسند احمد، ترمذی عن عبدالله بن بسر

۴۲۶۴۹۔۔۔لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو اور جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو وہ بدترین شخص ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی بکرة

۴۲۶۵۰۔۔۔اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کی عمر طویل اور اس کا عمل اچھا ہو۔طبرانی فی الکبیر حلیة الاولیاء عن عبدالله بن بسر

کلام:۔۔۔۔۔تذکرة الموضوعات ۲۰۰۔

۴۲۶۵۱۔۔۔اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لمبی عمر سعادت مندی ہے۔خطیب عن المطلب عن ابیه

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۰۰،الشذرة ۵۷۳۔

الاکمال

۴۲۶۵۲...... کیا میں تمہیں تمہارے اچھے لوگ نہ بتاؤں! تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں دراز اور اعمال اچھے ہوں۔

عبد بن حميد وابن زنجويه، حاكم عن جابر، ابن زنجويه بيهقي عن ابي هريرة

۴۲۶۵۳...... کیا میں تمہیں تمہارے برے لوگوں میں سے اچھے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی اور اعمال سب سے اچھے ہوں۔ حاكم، بيهقي عن جابر

۴۲۶۵۴...... کیا میں تمہیں تمہارے اچھے لوگ نہ بتاؤں؟ تمہارے اچھے لوگ وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہوں اور اعمال سب سے اچھے ہوں۔

ابن حبان عن ابي هريرة

۴۲۶۵۵...... اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مؤمن شخص سے افضل کوئی نہیں جسے اسلام میں زیادہ عمر دی گئی، اس کی تکبیر تسبیح اور لا الہ الا اللہ کی وجہ سے۔

مسند احمد وعبد بن حميد عن طلحة

۴۲۶۵۶...... جس شخص کو اسلام میں لمبی عمر دی گئی اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بڑے اجر والا نہیں۔ نسائي، ضياء عن شداد بن الهادي

۴۲۶۵۷...... یہ آدمی کی سعادت ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اسے انابت کی توفیق دی جائے۔ ابو الشيخ عن جابر

۴۲۶۵۸...... جب بھی انسان کی عمر دراز ہوئی تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ طبراني في الكبير عن عوف بن مالك

۴۲۶۵۹...... بندہ جب چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین مصیبتوں سے محفوظ کر دیتا ہے پاگل پنی، کوڑھ اور برص سے، پس جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب کم کر دیتا ہے۔ اور جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پسندیدہ اعمال میں اپنی طرف انابت کی توفیق دیتا ہے اور ستر سال کا ہو جائے تو آسمان والے (فرشتے) اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور جب اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں برقرار رکھتا اور اس کی برائیاں مٹا دیتا ہے اور جب نوے سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرماتا ہے اور آسمان سے ایک آواز دینے والا اسے آواز دیتا ہے: یہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے۔ ابويعلى، خطيب عن انس

اللہ کی قیدی کی سفارش

۴۲۶۶۰...... بندہ جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کی بلائیں دور کر دیتا ہے، جنون، کوڑھ اور برص۔ اور جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اسے انابت ورجوع کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جب ستر برس کا ہو جاتا ہے تو اس کی برائیاں مٹا دی جاتی اور نیکیاں لکھ لی جاتی ہیں اور جب نوے برس کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہوتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔ طبراني في الكبير عن عبدالله بن ابي بكر الصديق

۴۲۶۶۱...... بندہ جب چالیس کی عمر کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں سے محفوظ کر لیتا ہے جنون، کوڑھ، اور برص سے، پھر جب پچاس سال کا ہوتا ہے، اور وہ زمانہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب ہلکا کر دیتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے۔ جو قوت کا خاتمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک اعمال میں اسے انابت کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جب ستر سال کا ہوتا ہے۔ جو کئی سال ہیں۔ آسمان والے اسے پسند کرنے لگتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے جو بڑھاپے کی عمر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں لکھ لیتا اور اس کی برائیوں سے درگزر فرماتا ہے اور جب نوے برس کا ہوتا ہے، جو فنا ہے اور عقل زائل ہو چکی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور آسمان والے اسے اللہ تعالیٰ کا قیدی کہتے ہیں۔ پھر جب سو سال کا ہو جاتا ہے تو اس کا نام "زمین میں اللہ تعالیٰ کا روکا ہے" رکھ دیا جاتا ہے

اور اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ زمین میں اپنے جلیس (قیدی) کو عذاب نہ دے۔ الحکیم عن ابی ھریرۃ
کلام: ..... اللآلی ۱/۱۴۲، ۱۴۳۔

چالیس سال سے زائد عمر والے مسلمان

۴۲۶۶۲..... چالیس سال والے سے کئی قسم کی بیماریاں اور مصیبتیں کوڑھ، برص اور ان جیسی دوسری چیزیں دور کردی جاتی ہیں۔ اور پچاس سال والے شخص کو اللہ تعالیٰ انابت ورجوع کی توفیق دیتا ہے اور ساٹھ سال والے سے عذاب ہلکا کر دیتا ہے اور ستر سال والے کو اللہ تعالیٰ اور آسمانی فرشتے پسند کرتے ہیں۔ اور اسی سال والے کی نیکیاں لکھی جاتی اور برائیاں نہیں لکھی جاتیں، اور نوے سال والے کو زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی کہا جاتا ہے اور اپنے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ الدیلمی عن انس

۴۲۶۶۳..... جس مسلمان کی بھی اسلام میں چالیس سال عمر ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کی مصیبتیں دور کردیتا ہے جذام، جنون اور کوڑھ، پس جب وہ پچاس برس کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان کردیتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں انابت عطا کردیتا ہے اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور آسمانی فرشتے اسے پسند کرتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں قبول فرماتا اور اس کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیتا ہے اور ”زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی“ اس کا نام رکھا جاتا ہے اور اس کی ذات اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔
الحکیم، ابویعلی عن انس

۴۲۶۶۴..... جب مسلمان شخص چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کے مصائب دور کردیتا ہے، جنون، جذام اور کوڑھ۔
الحکیم عن ابی بکر

۴۲۶۶۵..... جس شخص کی عمر (حالت) اسلام میں چالیس سال ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کے مصائب دور کردیتا ہے جنون، جذام اور کوڑھ۔ ابن النجار عن انس

۴۲۶۶۶..... جب بندہ ساٹھ سال کا ہوجاتا ہے تو اس نے عمر میں اللہ تعالیٰ کے ہاں معذرت کردی۔
عبد بن حمید فی تفسیرہ والروٗیانی وابن مردویہ، ضیاء عن سھل بن سعد

۴۲۶۶۷..... بے شک اللہ تعالیٰ نے ساٹھ اور ستر سال والے کو معذور قرار دیا۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ

۴۲۶۶۸..... جسے اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال کی عمر دی تو اسے زندگی میں معذور قرار دیا۔ الرامھرمزی فی الامثال عن ابی ھریرۃ

۴۲۶۶۹..... اللہ تعالیٰ اسی سال والوں کو پسند کرتا ہے۔ حاکم عن ابن عمر
کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۶۹۵۔

۴۲۶۷۰..... بندہ جب اسی سال کا ہوتا ہے تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے اس کی نیکیاں لکھی جاتی اور برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔
ابویعلی عن انس

کلام: ..... اللآلی ج ا ص ۱۴۵۔

۴۲۶۷۱..... اس امت کا جو شخص اسی سال کا ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کا بدن جہنم کے لئے حرام کردے گا۔ ابن النجار عن انس
کلام: ..... اللآلی ج ا ص ۱۴۷۔

۴۲۶۷۲..... اس امت کا جو شخص اسی سال کا ہوا تو نہ اسے پیش کیا جائے گا اور نہ اس سے حساب لیا جائے گا (بلکہ) اسے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہوجا۔ حلیۃ الاولیاء عن عائشۃ

کلام:...... ترتیب الموضوعات ۷۹، ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۸۔

۴۲۶۷۳..... یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے حیا کا درجہ رکھتی ہے کہ وہ اپنے کسی بندے یا بندی کو جس نے بحالت اسلام لمبی عمر پائی، عذاب دے۔

الخطیب عن جریر

۴۲۶۷۴..... یہ بات اللہ تعالیٰ کے ہاں حیا والی ہے کہ وہ اپنے کسی بندے یا بندی کو عذاب دے جنہوں نے اسلام میں لمبی عمر پائی۔

ابن النجار عن انس

۴۲۶۷۵..... جس کا بحالت اسلام ایک بال سفید ہوا تو ہر بال کے بدلے اس کی نیکی لکھی جائے گی اور اس کی ایک برائی مٹائی جائے گی۔

مقاتل بن سلیمان فی کتاب العجائب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۲۶۷۶..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا تو اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کیا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۴۲۶۷۷..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو وہ قیامت کے روز اس کے لئے نور کا سبب ہوگا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی تیر پھینکا تو گویا اس نے غلام آزاد کیا۔ بیہقی عن کعب بن عجرۃ

۴۲۶۷۸..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو اس کے لئے ایسا نور ہوگا جس کی روشنی آسمان وزمین کے خلا کو روشن کردے گی اور تب تک نہیں بجھے گی یہاں تک کہ وہ اسے اکھیڑ دے اور اسے ایسے کھینچ کر جنت میں داخل کردے گا جیسے اونٹنی کو مہار سے کھینچ کرلے جایا جاتا ہے۔

ابو الشیخ عن ابی الدرداء

۴۲۶۷۹..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو اس کے لئے ایک نیکی ہے اور جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو اس کے لئے قیامت کے روز نور ہوگا۔ ابن عساکر عن جابر

اللہ تعالیٰ بوڑھے مسلمان سے شرماتا ہے

۴۲۶۸۰..... مجھے جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال، اپنی وحدانیت اور اپنی بلند شان، اپنی مخلوق پر اپنی فوقیت اور اپنے عرش پر اپنے اقتدار کی قسم! میں اپنے بندے اور اپنی بندی کو اسلام میں لمبی عمر دوں اور پھر انہیں عذاب دوں، ؟ اس کے بعد آپ ﷺ رونے لگے، کسی نے کہا: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اس شخص پر رو رہا جس سے اللہ تعالیٰ حیا کریں اور وہ اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے حیا نہیں کرتا۔ الخلیلی والرافعی عن انس

کلام:...... ج اص ۱۳۳۔

۴۲۶۸۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان! سفید بال میرے (پیدا کردہ) نور کا حصہ ہے اور مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں اپنے (پیدا کردہ) نور اپنی آگ کے ذریعہ عذاب دوں، سو (اے انسان!) مجھ سے حیا کر! ابو الشیخ عن انس

۴۲۶۸۲..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے اس بندے اور بندی سے حیا کرتا ہوں جو حالت اسلام میں (اس طرح) بوڑھے ہوں کہ بندہ کی داڑھی اور بندی کے سر کے بال سفید ہوجائیں پھر میں انہیں جہنم کا عذاب دوں۔ ابو یعلی عن انس

۴۲۶۸۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! مجھے اپنی سخاوت اور اپنی مخلوق کی مجھ تک محتاجی کی قسم! مجھے اپنی بلند شان کی قسم! مجھے اپنے بندے اور بندی سے حیا آتی ہے جو اسلام کی حالت میں بوڑھے ہوگئے ہوں اور میں انہیں عذاب دوں۔

پھر آپ علیہ السلام رونے لگے: کسی نے کہا: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اس شخص کی وجہ سے رو رہا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ حیا کریں اور وہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہ کرے۔

ابن حبان فی الضعفاء بیہقی فی الزھد والرافعی عن انس، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۶۸۴..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میرا بندہ اور بندی حالت اسلام میں بوڑھے ہوجائیں اور میں پھر انہیں عذاب دوں میں معاف کرنے میں بہت عظیم ہوں اس سے کہ اپنے بندہ پر پردہ ڈال کر پھر اسے رسوا کروں اور بندہ جب تک مجھ سے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے میں اسے معاف کرتا رہتا ہوں۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب العمر والحکیم، ابن حبان فی الضعفاء وابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابن عساکر، عن انس واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۶۸۵..... تو اس کی نماز کے بعد اس کی نمازیں اور اس کے روزوں کے بعد اس کے روزے اور اس کے اعمال بعد اس کے اعمال، ان دونوں کے درمیان اتنا ہی فرق ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے۔ (ابوداؤد طیالسی، مسند احمد ابوداؤد، نسائی، بیہقی عن عبید بن خالد السلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان رشتہ مواخات قائم کیا ان میں سے ایک شہید ہوگیا اور دوسرا اس کے بعد کسی جمعہ فوت ہوا، تو ہم لوگ کہنے لگے: اے اللہ! اسے اپنے ساتھی کے ساتھ ملادے تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

فصل ثانی...... کتاب الموت سے ملحقہ امور اور متفرقات

۴۲۶۸۶..... یا تو راحت پانے والا ہے یا اس سے (لوگوں کو) راحت ملے گی مؤمن بندہ دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں جاکر آرام وراحت پاتا ہے اور فاجر شخص سے لوگ، شہر درخت او جانور راحت پاتے ہیں۔ مسند احمد، بیھقی، نسائی عن ابی قتادۃ

۴۲۶۸۷..... میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں، اس کے اہل وعیال، اس کا مال اور اسکا عمل، تو ان میں سے دو تو واپس آجاتے ہیں جب کہ ایک باقی رہ جاتا ہے، اس کے اہل وعیال اور مال تو واپس آجاتے ہیں اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن انس

۴۲۶۸۸..... مؤمنین کی ارواح جنت کے سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتی ہیں جو جنتی درختوں پر ہوتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ان کے جسموں کی طرف واپس کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک وام مبشر

۴۲۶۸۹..... مؤمنوں کی روحیں ساتویں آسمان پر ہوتی ہیں وہ جنت میں اپنے ٹھکانوں کو دیکھتی ہیں۔ فردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۳۸۴، الضعیفۃ ۲۱۵۱۔

۴۲۶۹۰..... مؤمنوں کی روحیں (گویا) سبز پرندے ہیں جو جنتی درختوں سے منسلک ہوتے ہیں۔

ابن ماجۃ عن ام مبشر بنت البراء بن معرور و کب بن مالک

۴۲۶۹۱..... مؤمن کی روح تو جنت کے درخت کا پرندہ ہے (وہ اسی طرح رہے گی) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اٹھائے۔

مالک، مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن کعب بن مالک

۴۲۶۹۲..... روحیں ایسے پرندے ہوجاتی ہیں جو درختوں پر بیٹھتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا، تو ہر روح اپنے بدن میں چلی جائے گی۔

طبرانی فی الکبیر عن ام ھانی

۴۲۶۹۳..... جتنا گناہ زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کا ہے اتنا ہی مردہ کی ہڈی توڑنے کا ہے۔ ابن ماجۃ عن ام سلمۃ

کلام:...... الاتقان ۱۳۰۴، حسن الاثر ۳۰۳، ضعیف الجامع ۳۵۶۔

اسی حدیث کے پیش نظر وہ لوگ آگاہ رہیں جو ڈاکٹری کا کورس کرنے کے دوران بعض لاوارث لاشوں کے ڈھانچوں کو استعمال کرتے ہیں۔

۴۲۶۹۴..... مردہ کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسا اس کی زندگی میں اس کی ہڈی توڑنا۔ مسند احمد ابوداؤد، ابن ماجۃ عن عائشۃ

۴۲۶۹۵..... ہر چیز کی کٹائی کا ایک وقت ہے اور میری امت کی کٹائی ساٹھ سے ستر کے درمیان (والی عمر) ہے۔ ابن عساکر عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۲۱۷۔

۴۲۶۹۶..... آرزوؤں کے مڈبھیڑ ساٹھ اور ستر کے درمیان (والی عمر) ہے۔ الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:.......اسنی المطالب ۱۳۱۱، کشف الخفاء ۴۲۳۔

۴۲۶۹۷.....میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر کے درمیان ہوں گی اوران سے زیادہ کم عمر والا وہ ہوگا جسے اس سے مختصر عمر دی جائے۔ترمذی

کلام:.......اسنی المطالب ۲۲۴۰، الاتقان ۲۱۷۔

۴۲۶۹۸.....جولوگ ستر (سال) تک پہنچ جائیں میری امت کے ایسے لوگ بہت کم ہوں گے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۶۹۹.....ستر سال والے میری امت کے بہت کم لوگ ہوں گے۔الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۳، الشذرۃ ۱۱۶۔

۴۲۷۰۰.....میری امت کی عمریں (اوسطاً) ساٹھ سے ستر تک ہوں گی۔ترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام:.......الشذرۃ ۱۱۶، المقاصد الحسنۃ ۱۳۰۔

۴۲۷۰۱.....جس کی موت رمضان کے آخر میں ہوئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس کی موت عرفہ کے آخر میں ہوئی وہ جنت میں جائے گا، اور جس کی موت صدقہ کرتے ہوئی وہ جنت میں جائے گا۔حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

کلام:.......ضعیف الجامع ۵۸۷۹۔

۴۲۷۰۲.....ناگہانی موت اللہ تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، عن عبید ابن خالد

غیر مسلم کے لئے کہ اسے توبہ و ایمان کی توفیق نہ ملی۔

کلام:.......التنکیت والافادۃ ۱۸۰، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۹۔

۴۲۷۰۳.....ناگہانی موت مؤمن کے لئے راحت اور فاجر کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی نشانی ہے۔مسند احمد، بیھقی فی السنن عن عائشۃ

کلام:.......اسنی المطالب ۱۵۴۱۔

۴۲۷۰۴.....جب تم مردوں کے پاس آیا کرو تو ان کی آنکھیں بند کردیا کرو، کیونکہ آنکھ روح کا پیچھا کرتی ہے اور اچھی بات کہا کرو، اس واسطے کہ فرشتے اس بات پر آمین کہتے ہیں جو میت کے گھر والے کہتے ہیں۔مسند احمد، حاکم عن شداد بن اوس

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۲، المشرعۃ ۴۸۔

زبان حق نقارۂ خداوندی ہے

۴۲۷۰۵.....جس کی تم لوگ اچھائی بیان کروگے اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔اور جسے تم برا کہوگے اس کے لئے جہنم واجب ہوجائے گی تم لوگ (صحابہ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔مسند احمد، مسلم، نسائی عن انس

۴۲۷۰۶.....واجب ہوگئی، تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ترمذی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۰۷.....آسمان میں فرشتے اور زمین میں تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔مسند احمد، بیھقی نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۰۸.....زمین میں تم اور آسمان میں فرشتے اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن سلمۃ بن الاکوع

۴۲۷۰۹.....جب کسی امت کے چالیس یا ان سے زیادہ افراد کسی بات کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی گواہی قبول کرلے گا۔

طبرانی فی الکبیر والضیاء عن والد ابی الملیح

کلام:.......ضعیف الجامع ۵۶۳۔

۴۲۷۱۰.....جس مسلمان کی نماز جنازہ میں تین مسلمان ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔کسی نے کہا: اگرچہ دو ہوں، آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ترمذی عن عمر

۴۲۷۱۱ جب تمہارا کوئی دوست فوت ہوجائے تو اس (کی برائیاں) کو چھوڑ دو اس کی عیب جوئی نہ کرو۔ ابو داؤد عن عائشة

کلام:......اتنی لااصل لھانی الاحیاء ۳۸۴، ذخیرۃ الحفاظ ۴۱۷۔

۴۲۷۱۲......اپنے مردوں کو صرف بھلائی سے یاد کرو۔ نسائی عن عائشة

۴۲۷۱۳......مردوں کو برا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ حاکم عن زید بن ارقم

۴۲۷۱۴......مردوں کو گالیاں نہ دیا کرو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا اس تک وہ پہنچ چکے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن عائشة

۴۲۷۱۵......مردوں کو گالیاں نہ دو ورنہ زندوں کو تکلیف دو گے۔ مسند احمد، ترمذی عن المغیرة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۹۲۔

۴۲۷۱۶......ہر مرنے والا افسوس کرتا ہے اگر نیک ہو تو اسے افسوس ہوتا ہے کہ نہ ہوتا تو اس کی عمر بڑھ جاتی، اور اگر برا ہو تو اسے افسوس ہوتا کہ نہ ہوتا تو وہ برائی سے (ہاتھ) کھینچ لیتا۔ ترمذی عن ابی ھریرة

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۲۰، ضعیف الجامع ۵۱۴۶۔

۴۲۷۱۷......ہر مسلمان بندہ کے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک دروازہ سے اس کا رزق آتا ہے اور ایک دروازے سے اس کا عمل اور کلام داخل ہوتا ہے پس جب وہ اسے گم پاتے ہیں (یعنی اس کی وفات ہوجاتی ہے) تو وہ اس پر روتے ہیں۔ ابویعلی، حلیة الاولیاء عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۹۷۔

۴۲۷۱۸......ہر مؤمن کے لئے دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک دروازہ سے اس کا عمل چڑھتا ہے اور ایک دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے پس جب وہ فوت ہوجاتا ہے تو وہ دونوں اس پر روتے ہیں۔ ترمذی عن انس

۴۲۷۱۹......موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ ابن ماجه عن خباب

۴۲۷۲۰......کسی عمل کرنے والے کے عمل پر خوش نہ ہو اس کے خاتمہ کا انتظار کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۲۷۲۱......جس کی جس حالت پر موت ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اسی پر اٹھائے گا۔ مسند احمد، حاکم عن جابر

۴۲۷۲۲......ہر بندے کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہوگی۔ مسلم ابن ماجه عن جابر

۴۲۷۲۳......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی کسی زمین میں روح قبض کرنا چاہتے ہیں تو وہاں اس کا کوئی کام بنادیتے ہیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة

جہاں اللہ تعالیٰ مقدر فرمائے وہیں موت آئے گی

۴۲۷۲۴......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی موت کا کسی زمین میں فیصلہ فرماتے ہیں تو اس کی وہاں کوئی ضرورت بنادیتے ہیں۔

ترمذی، حاکم عن مطر بن عکامس. ترمذی عن ابی عزة

کلام:......الاتقان ۱۱۹، الفوائد المجموعة ۸۳۳۔

۴۲۷۲۵......جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں (لکھی) ہوتی ہے تو وہ کسی کام سے وہاں آجاتا ہے پس جب آخری قدم پر پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کرلیتے ہیں، قیامت کے دن وہ زمین کہے گی: اے میرے رب! یہ وہ امانت ہے جو آپ نے میرے سپرد کی تھی۔

ابن ماجه و الحکیم، حاکم عن ابن مسعود

۴۲۷۲۶......اللہ تعالیٰ جس بندے کی موت کسی زمین میں مقرر فرماتا ہے تو اس کی وہاں کوئی ضرورت پیدا فرمادیتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر و الضیاء عن اسامة بن زید

کلام :...... کشف الخفاء ۲۲۰۳۔

۴۲۷۲۷..... اللہ تعالیٰ روح سے فرماتا ہے: نکل! روح کہتی ہے میں ناخوشی سے نکل رہی ہوں۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۲۸..... جس مٹی سے اسے پیدا کیا گیا اسی مٹی میں اسے دفن کیا گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

الاکمال

۴۲۷۲۹..... جب اللہ تعالیٰ کسی زمین میں کسی بندے کی روح قبض کرنا چاہتے ہیں تو اس کا اس زمین میں کوئی کام بنا دیتے ہیں جہاں بالآخر وہ پہنچ جاتا ہے۔ حاکم عن مطر بن عکامس

۴۲۷۳۰..... جس زمین میں اللہ تعالیٰ کسی بندے کی موت مقرر کرتا ہے تو اس کی وہاں کوئی ضرورت پیدا فرما دیتا ہے۔ حاکم عن مطر بن عکامس

۴۲۷۳۱..... میری امت کے ستر سال والے بہت کم ہیں۔ الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام :...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۶۳، الشذرۃ ۱۱۶۔

۴۲۷۳۲..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی روح کسی زمین میں قبض کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی اس زمین کی جانب کوئی ضرورت پیدا فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، حاکم، حلیۃ الاولیاء، طبرانی فی الکبیر عن ابی عزۃ الھذلی، حاکم، بیھقی عن عروۃ بن مضرمس، حاکم عن جندب بن سفیان البجلی

۴۲۷۳۳..... جب تم میں سے کسی کی موت کسی (مخصوص) زمین میں ہوتی ہے تو وہ وہاں کسی کام سے جا پہنچتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۲۷۳۴..... جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں ہونا ہوتی ہے تو اس کی وہاں کوئی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ وہاں کا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنے آخری قدم پر پہنچتا ہے تو اس کی روح قبض کرلی جاتی ہے قیامت کے روز زمین کہے گی: یہ وہ امانت ہے جو آپ نے میرے حوالہ کی تھی۔ حاکم عن ابن مسعود

فرشتے اعمال پوچھتے ہیں، لوگ ترکہ

۴۲۷۳۵..... مردہ مرجاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔ اس نے کیا بھیجا؟ اور لوگ کہتے ہیں اس نے کیا چھوڑا؟ بیھقی والدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۳۶..... جب بندہ کی روح قبض کرلی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے رحمت والے بندے اس سے یوں ملتے ہیں جیسے لوگ دنیا میں کسی خوشخبری دینے والے سے ملتے ہیں، پھر وہ اس کی طرف سوال کرنے کے لئے متوجہ ہوتے ہیں، فلاں کا کیا ہوا؟ تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں اپنے بھائی کو آرام کرلینے دو کیونکہ وہ دنیا میں مشقت میں تھا چنانچہ وہ پھر اس سے پوچھنے کے لئے متوجہ ہوتے ہیں کہ فلاں کا کیا ہوا؟ اور فلانی کا کیا بنا؟ کیا اس کی شادی ہوگئی؟

یہیں اگر وہ اس سے اس شخص کے متعلق پوچھتے جس کا اس سے پہلے انتقال ہو چکا تھا تو وہ کہتا ہے: کہ وہ فوت ہو گیا، تو وہ کہتے انا للہ وانا الیہ راجعون، اسے اس کے ٹھکانے بھڑکتی آگ میں پہنچا دیا گیا، تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے اور کیا ہی بری تربیت کرنے والی ہے، پھر ان کے سامنے ان کے اعمال پیش کئے جائیں گے جب وہ کوئی نیکی دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! یہ تیری نعمت تیرے بندے پر ہے اسے پورا کر اور جب کوئی برائی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں اے اللہ! اپنے بندہ کی لغزش معاف فرما۔

ابن المبارک فی الزھد عن ابی ایوب الانصاری

۴۲۷۳۷..... جب کوئی بندہ مر جاتا ہے تو اس کی روح مومنوں کی ارواح سے ملتی ہے۔ تو وہ اس سے کہتی ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ وہ مر گیا، تو وہ لوگ کہتے ہیں اسے اس کے ٹھکانے جہنم میں پہنچا دیا گیا، وہ برا ہی ٹھکانا ہے اور بری جگہ ہے تربیت کی۔

حاکم عن الحسن مرسلا

۴۲۷۳۸..... مومن کی روح جب قبض ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے رحمت والے بندوں سے ایسی ملتی ہے جیسے دنیا والے کسی خوشخبری دینے والے سے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں: اپنے ساتھی کو کچھ دیر ستا لینے دو کیونکہ وہ سخت مشقت میں تھا، پھر اس سے پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ فلانی نے کیا کیا؟ کیا اس نے شادی کر لی؟ پھر جب وہ اس شخص کے متعلق پوچھتے ہیں جس کا اس سے پہلے انتقال ہو چکا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: کہ یہ تو بڑے عرصہ کی بات ہے اس کا مجھ سے پہلے انتقال ہو گیا تھا، تو وہ کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون، اسے اس کے ٹھکانے جہنم میں پہنچا دیا گیا، تو وہ کیا ہی برا ٹھکانا اور کیا ہی بری تربیت گاہ ہے۔ اور تمہارے اعمال تمہارے رشتہ داروں اور عزیز کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جو آخرت میں ہوتے ہیں اگر کوئی اچھا عمل ہو تو وہ خوش ہوتے اور خوشی مناتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! یہ تیرا فضل وانعام ہے جسے اس پر پورا فرما اور اسے اسی پر موت دے۔

اور جب برے شخص کا عمل ان کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں: اے اللہ! اسے نیک عمل کی سوجھا، جس کے ذریعہ تو راضی ہو اور تیری قربت کا ذریعہ ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

کلام:..... الضعیفۃ ۸۶۴۔

۴۲۷۳۹..... اپنے برے اعمال کے ذریعہ اپنے مردوں کو رسوا نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے قبروں والے رشتہ داروں کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:..... الاتقان ۲۳۰۴، اسنی المطالب ۱۶۹۰۔

۴۲۷۴۰..... آگاہ رہو دنیا صرف مکھی کے برابر رہ گئی جو اس کی فضا میں گھوم رہی ہے، اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جو قبروں میں ہیں اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! کیونکہ تمہارے اعمال ان کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ حاکم عن النعمان بن بشیر

کلام:..... الضعیفۃ ۴۴۳۔

۴۲۷۴۱..... دنیا کا صرف مکھی جتنا حصہ رہ گیا ہے جو اس کی فضا میں گھوم رہی ہے اور اپنے قبروں والے بھائیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کیونکہ تمہارے اعمال ان کی سامنے پیش ہوتے ہیں۔ الحکیم وابن لال عن النعمان بن بشیر

۴۲۷۴۲..... جب مومن مرجاتا ہے تو اس کے پڑوسیوں میں سے دو شخص یہ کہہ دیں کہ ہمیں تو اس کی بھلائی کا ہی علم ہے اور جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں اس کے برخلاف ہو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کی گواہی میرے بندے کے بارے میں قبول کرلو اور میرے علم کے بارے میں درگزر سے کام لو۔ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

یعنی اگرچہ میں نے تمہیں اس کے برعکس حکم دیا تھا لیکن اب اس طرح کرو۔

۴۲۷۴۳..... جو مسلمان اس حال میں مرے کہ اس کی (نماز جنازہ میں) گواہی چار ایسے شخص دیں جو اس کے زیادہ قریبی گھروں والے ہوں: کہ ہمیں تو صرف اس کی بھلائی کا علم ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تمہارے علم کو قبول کر لیا اور جن باتوں کا تمہیں علم نہیں وہ اس کے لئے بخش دیں۔

مسند احمد، ابو یعلی ابن حبان، حاکم، حلیۃ الاولیاء، بیھقی، ضیاء عن انس

۴۲۷۴۴..... جو مسلمان اس حال میں مرے کہ اس کے پڑوس کے انتہائی قریبی شخص گواہی دیں کہ ہمیں اس کے بارے صرف بھلائی کا علم ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: گواہ رہنا کہ میں نے ان دونوں کی گواہی قبول کر لی اور جس چیز کا انہیں علم نہیں (یعنی مردہ کی خطائیں) میں نے ان کی بخشش کر دی۔ الخطیب عن انس

کلام:..... المتناھیۃ ۱۴۹۴۔

جس میت کی تین آدمی اچھی گواہی دیں

۴۲۷۴۵.... جس مسلمان کی فوتگی پر اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے تین آدمی اس کے بارے میں بھلائی کی گواہی دیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندوں کی گواہی ان کے علم کے مطابق قبول کرلی، اور اس میت کے بارے مجھے علم ہے میں نے اسے بخش دیا۔

مسند احمد عن ابی هریرة

۴۲۷۴۶.... جس مسلمان کے بارے چار مسلمان بھلائی کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، کسی نے کہا: اگرچہ تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ تین ہوں، کسی نے عرض کیا: اگرچہ دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان عن عمر

۴۲۷۴۷.... جب کسی مؤمن کی وفات ہوتی ہے تو زمین کے حصے خوش ہوتے ہیں ہر ٹکڑا یہ تمنا کرتا ہے کہ اسے اس میں دفن کیا جائے، اور جب کافر مرتا ہے تو زمین تاریک ہوجاتی ہے اور زمین کا ہر ٹکڑا اس شخص کو اپنے ہاں دفن کئے جانے سے اللہ تعالیٰ کا پناہ طلب کرتا ہے۔

الدیلمی عن ابن عمر

۴۲۷۴۸.... جب تم میں سے کسی کا انتقال ہوجاتا ہے تو اس کی قیامت قائم ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اسے دیکھ رہو، اور ہر گھڑی اس سے مغفرت طلب کرو۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۲۷۴۹.... جب نیک شخص کو اس کی (جنازہ کی) چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے لے چلو! اور جب برے شخص کو اس کی چارپائی رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: افسوس! مجھے کہاں لے جارہو۔ مسند احمد، نسائی عن ابی هریرة

۴۲۷۵۰.... جب مؤمن کو اس کی چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جاؤگے؟ بیهقی عن ابی هریرة

۴۲۷۵۱.... میت (کی روح) اسے غسل دینے والے، کفنانے والے اور قبر میں اتارنے والے کو پہچان رہی ہوتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۴۲۷۵۲.... مؤمنوں کی روحیں سبز پرندوں (کی شکل) میں ہوتی ہیں جیسے زرازی۔ ابن النجار عن ابن عمر

۴۲۷۵۳.... روحیں پرندے ہیں جو درختوں پہ رہتے ہیں جب قیامت کا روز ہوگا تو ہر روح اپنے بدن میں داخل ہوجائے گی۔

ابن سعد عن ام هانی الانصاریة

۴۲۷۵۴.... روحیں پرندوں (جیسی) ہوں گی جو درختوں پر رہتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر روح اپنے جسم میں داخل ہوجائے گی۔

ابن عساکر عن ام مبشر امراة ابی معروف

نفس مطمئنہ

۴۲۷۵۵.... تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! نفس مطمئنہ جنت کا سبز رنگ کا پرندہ ہے جیسے پرندے درختوں کی چوٹی پر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اسی طرح وہ بھی ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ (ابن سعد عن ام بشر بن البراء ان سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۷۵۶.... پہلے لوگوں کی باتوں میں بڑی عجیب بات ہے مجھے گود لینے والے ابوکبشہ خزاعہ کے بزرگوں سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سلول بن حبشیہ جوان کے قابل اتباع سردار تھے کو دفن کرنے کا ارادہ کیا، فرمایا: انہوں نے گہرائی میں ایک گڑھا کھودا جس کا ایک دروازہ تھا، تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ تخت پہ گہرے گندمی رنگ کا گھنی داڑھی والا ایک شخص بیٹھا ہے جس پر آوازوالی حال کے کپڑے تھے اور اس کے سرہانے حمیری زبان میں بھی ایک تحریر تھی ”میں شمر ذوانون ہوں مساکین کا ٹھکانا، عارفین کی مددگاہ، عاجزوں کی پہنچ کی بنیاد، مجھے موت نے آدبوچا، اور اپنی طاقت

سے زمین میں پہنچا دیا، اوراس نے ظالم متکبر اور بہادر بادشاہوں کو عاجز کر دیا''۔

الدیلمی عن العباس بن ھشام بن محمد بن السائب عن ابیہ عن جدہ عن ابی صالح عن ابن عباس

۴۲۷۵۷..... بنی اسرائیل سے (وہ) واقعات (جو قرآن کے موافق ہیں انہیں) بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ان لوگوں میں بڑے عجیب واقعات ہوئے ہیں، ان کا ایک گروہ باہر نکل کر کسی قبرستان آیا، تو وہ کہنے لگے: اگر ہم نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے کوئی مردہ زندہ کر کے نکالے جو ہمیں موت کے بارے میں بتائے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، وہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اچانک ایک شخص نے قبر سے سر اٹھایا جس کی پیشانی پر سجدوں کا نشان تھا، وہ کہنے لگا: اے لوگو! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم! مجھے مرے ہوئے سو ۱۰۰ سال ہو چکے ہیں پھر بھی ابھی تک مجھ سے موت کی حرارت سرد نہیں پڑی گویا وہ ابھی تک ہے سو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے واپس اسی حالت میں پہنچا دے۔

عبدبن حمید، ابویعلی، وابن منیع، سعید بن منصور عن جابر

۴۲۷۵۸..... بنی اسرائیل کی ایک جماعت باہر نکلی وہ ایک قبرستان میں آئے، وہ کہنے لگے اگر ہم دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے سامنے ایک مردہ شخص نکالے، جس سے ہم موت کے متعلق پوچھیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، تو ایک شخص نے قبر سے سر اٹھایا، اس کی پیشانی پر سجدے کا نسان تھا، وہ کہنے لگا: لوگو! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ مجھے مرے ایک سو سال ہو چکے ہیں لیکن موت کی حرارت ابھی تک سرد نہیں پڑی، سو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے مری حالت میں واپس پہنچا دے۔ الدیلمی عن جابر

۴۲۷۵۹..... تم میں سے ہر ایک کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک اسے ہر طرح کا فائدہ پہنچاتا ہے جس کا وہ اس سے سوال کرتا ہے تو یہ اس کا مال ہے اور ایک اس کا وہ دوست ہے جو اس کے قبر میں داخل ہونے تک اس کے ساتھ چلتا ہے، اسے کوئی چیز نہیں دیتا اور نہ اس کے بعد وہ اس کے ساتھ رہتا ہے تو یہ اس کے قریبی رشتہ دار ہیں، اور ایک دوست وہ ہے جو کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں تیرے ساتھ وہاں جاؤں گا جہاں تو جائے گا، اور میں تجھ سے جدا ہونے والا نہیں، تو یہ اس کا عمل ہے اگر اچھا ہو تو اچھا، برا ہوا تو برا۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۴۲۷۶۰..... دوست تین طرح کے ہیں، ایک دوست کہتا ہے میں اس وقت تک تیرے ساتھ ہوں یہاں تک کہ تو فرشتے کے دروازے تک آئے پھر میں واپس لوٹ جاؤں گا، اور تجھے چھوڑ جاؤں گا، تو یہ تیرے گھر والے اور رشتہ دار ہیں، جو تجھے قبر تک جانے کے لئے تجھے الوداع کہیں گے۔ اور ایک دوست کہتا ہے: جب تک تو نے مجھے دیا تو میں تیرا ہوں اور جب تو نے (مجھ سے) ہاتھ کھینچا تو وہ تیرا نہیں، اور ایک دوست کہتا ہے: کہ تو جہاں جائے گا اور جہاں سے نکلے گا میں تیرے ساتھ رہوں گا، تو یہ تیرا عمل ہے، وہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں تیرے لئے تینوں سے ہلکا ہوں۔

حاکم عن انس

۴۲۷۶۱..... میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں اس کے اہل وعیال اس کا مال اور اس کا عمل، تو دو چیزیں واپس ہو جاتی ہیں اور ایک ٹھہر جاتی ہے، اس کے اہل اور اس کا مال واپس آ جاتا ہے اور اس کا عمل رہ جاتا ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد بخاری، مسلم، ترمذی، حسن صحیح، نسائی عن انس

کلام:..... مر برقم الحدیث برقم ۴۲۶۸۷۔

ہر مؤمن کے تین دوست ہوتے ہیں

۴۲۷۶۲..... ہر بندے اور بندی کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں جتنا مجھ سے چاہے لے لے، یہ تو اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں اس وقت تک تیرے ساتھ ہوں یہاں تک کہ تو فرشتے کے دروازے تک آ جائے اس وقت میں تجھے چھوڑ دوں گا، تو یہ اس کے اہل وعیال اور اس کے خادم ہیں اور ایک دوست کہتا ہے: کہ میں جہاں تو داخل ہوگا اور جہاں سے نکلے گا تیرے ساتھ رہوں گا، تو یہ اس کا عمل ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

۴۲۷۶۳۔۔۔ ہر بندے کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک دوست کہتا ہے: جو تو نے خرچ کرلیا وہ تیرا اور جو تو نے روکے رکھا وہ تیرا نہیں، تو یہ اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں یہاں تک کہ تو بادشاہ کے دروازے تک آجائے اس وقت میں تجھے چھوڑ دوں گا تو یہ اس کے رشتہ دار ہوئے، اور ایک دوست کہتا ہے: جہاں تو جائے گا اور جہاں سے نکلے گا میں تیرے ساتھ ہوں، اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ میں تینوں کی نسبت تمہارے لئے ہلکا ہوں۔ طبرانی فی الاوسط، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن انس

۴۲۷۶۴۔۔۔ ہر انسان کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک دوست کہتا ہے: جو تو نے خرچ کرلیا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روک رکھا وہ تیرا نہیں، یہ تو اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں، یہاں تک کہ تو بادشاہ کے دروازے تک پہنچ جائے پھر میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ تو یہ اس کے اہل وعیال اور خادم ہیں۔ اور ایک دوست کہتا ہے: جہاں تو داخل ہوگا اور جہاں سے نکلے گا میں تیرے ساتھ ہوں گا، تو یہ اس کا عمل ہے وہ یہ بھی کہتا ہے: میں تمہارے لئے ان تینوں کی نسبت زیادہ ہلکا ہوں۔ ابو داؤد طیالسی، ابن حبان حاکم عن انس

۴۲۷۶۵ مؤمن اور موت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تین دوست ہوں ان میں سے ایک کہے: یہ میرا مال ہے اس میں سے جتنا تو چاہے لے لے، اور جتنا چاہے چھوڑ دے، یہ تو اس کا مال ہوا، اور دوسرا دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں، تجھے سنواروں گا، اور تجھے رکھوں گا۔ (تجھے اٹھاؤں بٹھاؤں گا) اور جب تو مر جائے گا تجھے چھوڑ دوں گا، تو یہ اس کے رشتہ دار ہوئے، اور تیسرا کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں تیرے ساتھ داخل ہوں گا اور تیرے ساتھ نکلوں گا، یہ اس کا عمل ہوا۔ حاکم عن النعمان بن بشیر

۴۲۷۶۶ جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے اس کی ناف میں جس مٹی سے وہ پیدا ہوا ہوتی ہے جب وہ اپنی آخری عمر میں پہنچتا ہے تو اسے اس مٹی کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا تاکہ اس میں دفن کیا جائے، میں، ابوبکر اور عمر تینوں ایک مٹی سے پیدا کئے گئے اور اسی میں دفن کئے جائیں گے۔

الخطیب عن ابن مسعود وقال غریب

کلام:۔۔۔۔۔۔ اللآلی ج ۱ ص ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۲، المتناھیہ ۳۱۰۔

۴۲۷۶۷۔۔۔ ہر بچے پر اس کی قبر کی مٹی چھڑکی جاتی ہے۔ ابونصر بن حاجی بن الحسین فی جزئه والرافعی عن ابی هریرة

۴۲۷۶۸۔۔۔ لا الٰہ الا اللہ! اسے اس کی زمین و آسمان سے چلایا گیا یہاں تک کہ جس مٹی سے وہ پیدا ہوا اسی میں دفن کیا گیا۔

الحکیم عن ابی هریرة، زرین، حاکم عن ابی سعید

۴۲۷۶۹ راحت پانے والا ہے یا اس سے راحت حاصل کی جائے گی، مؤمن بندہ دنیا کی مشقت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف (جاکر) راحت حاصل کرتا ہے اور نافرمان بندہ سے بندے، شہر، درخت اور جانور راحت حاصل کرتے ہیں (مالک، مسند احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی قتادہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)۔

کلام:۔۔۔۔۔۔ مرعزوه برقم ۴۲۶۸۶۔

۴۲۷۷۰۔ راحت حاصل کرنے والا ہے یا اس (کے شر سے) راحت حاصل کی جائے گی، مؤمن بندہ مرکر دنیا کی مشقتوں، مصیبتوں اور اذیتوں سے راحت حاصل کرتا ہے۔ اور نافرمان بندہ جب مرتا ہے تو اس (کے شر) سے بندے، درخت اور جانور راحت حاصل کرتے ہیں۔

ابن حبان عن ابی قتادة

۴۲۷۷۱ راحت تو اس نے حاصل کی جس کی مغفرت کردی گئی۔ (ابن عساکر عن بلال فرماتے ہیں: حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں شخص نے مرکر راحت حاصل کرلی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ طبرانی فی الاوسط، حلیة الاولیاء عن عائشة

۴۲۷۷۲ جس کی مغفرت ہوگئی راحت تو اس نے حاصل کی۔

ابن المبارک عن طریق الزهری عن محمد بن عروة، مسند احمد عن عائشة

۴۲۷۷۳ راحت تو اس نے حاصل کی جو جنت میں داخل ہوگیا۔ مسند احمد عن عائشة

۴۲۷۷۴ حضرت ابوہریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی ... والی دیوار کے پاس سے گزرے تو آپ

جلدی چلنے لگے، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! شاید آپ اسی دیوار سے ڈر گئے؟ آپ نے فرمایا: میں نقصان کی موت کو پسند نہیں کرتا۔

مسند احمد، عقیلی فی الضعفاء ابن عدی، بیهقی فی شعب الایمان، قال الذهبی: منکر. بیهقی ضعفه عن ابن عمرو مثله

۴۲۷۷۵..... ناگہانی موت مسلمانوں کے لئے تخفیف اور کافروں کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی (کا سبب) ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشة

کلام:.....المتناهیة ۱۴۹۳۔

۴۲۷۷۶..... اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب سفید موت تم پر سایہ فگن ہوگی ناگہانی موت۔ الدیلمی عن جابر

۴۲۷۷۷..... عمل کی مضبوطی اس کا (اچھا یا برا) خاتمہ ہوتا ہے۔ ابوالشیخ عن ابن عباس

۴۲۷۷۸..... لوگو! اپنے مردوں کے بارے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو اور لوگوں سے ان کا ذکر نہ کیا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۷۷۹..... جو اپنے نیک عمل پر مرا اس کے لئے بھلائی کی امید رکھو اور جو اپنے برے عمل پر مرا تو اس کے متعلق اندیشہ تو رکھو (مگر) ناامید مت ہو۔

الدیلمی عن ابن عمرو

مردوں کی فہرست میں نام

۴۲۷۸۰..... ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک اموات جدا کردی جاتی ہیں یہاں تک کہ ایک شخص شادی کرتا ہے اس کے ہاں بچہ کی ولادت ہوتی ہے جب کہ اس کا نام مردوں (کی فہرست) میں نکل چکا ہوتا ہے۔ ابن زنجویه عن عثمان ابن محمد الاخنس الدیلمی عن عثمان بن محمد

۴۲۷۸۱..... مردوں کو اس حالت پر چھوڑ دو جس میں وہ تھے۔ الدیلمی عن ابن مسعود

کلام:..... کشف الخفاء ۳۰۱۴۔

۴۲۷۸۲..... کچھ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ مردوں کو برا بھلا کہہ کر زندوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

ابن سعد عن هشام بن یحییٰ المخزومی عن شیخ له

۴۲۷۸۳..... مردہ اپنی قبر میں پانی میں ڈوبنے والے شخص کی طرح ہے جو کسی سے مدد مانگ رہا ہو، وہ (مردہ) باپ، ماں، بیٹے یا کسی معتبر دوست کی دعا کا منتظر ہوتا ہے جب وہ دعا اس تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ قبرستان والوں کے پاس دنیا والوں کی دعائیں پہاڑوں کی مانند بھیجتے ہیں زندوں کا مردوں کے لئے ہدیہ ان کے لئے استغفار اور ان کی طرف سے صدقہ کرنا ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۲۷۸۴..... اس شخص کے متعلق تم کیا کہتے ہو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کردیا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ جنت (میں جانا) ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں فوت ہوگیا اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، اور اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو جو (ویسے گھر پر) فوت ہوا، تو انصاف والے دو شخص اٹھے اور کہنے لگے: ہمیں تو صرف بھلائی کا علم ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، اور اس شخص کے بارے کیا کہتے ہو جس کی فوتگی پر دو انصاف والے شخص اٹھے اور انہوں نے کہا: ہمیں کسی خیر کا علم نہیں (جو اس نے کی ہو)؟ لوگوں نے عرض کیا: جہنم، آپ نے فرمایا: وہ گنہگار ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسند احمد. طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عجرة

۴۲۷۸۵..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو موت سے پہلے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں تو وہ اسے تیار کرتا، اس کی رہنمائی کرتا اسے نیکی پر لگاتا ہے یہاں تک کہ اس کی اچھی حالت پر فوتگی ہوتی ہے، پس لوگ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلانے پر رحم کرے اس کی اچھی

حالت پر موت ہوئی۔

اور جب کسی بندہ کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کی طرف شیطان بھیجتے ہیں جو اسے ورغلاتا اور غافل رکھتا ہے یہاں تک کہ اس کی بری حالت پر موت ہوتی ہے۔الدیلمی عن عائشة

۴۲۷۸۶.....اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو جنت کے نگرانوں سے ایک فرشتہ اس کی طرف بھیجتے ہیں جو اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتا ہے تو پاکیزگی سے اس کا دل سخی ہو جاتا ہے۔الدیلمی عن علی

۴۲۷۸۷.....اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو موت سے ایک سال پہلے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اس کی رہنمائی کرتا اور اسے (نیکی کی طرف) متوجہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی اچھی حالت پر موت ہو جاتی ہے، تو ہم لوگ کہتے ہیں: فلاں اپنی اچھی حالت پر فوت ہوا، جب اس پر جان کنی کا وقت ہوتا ہے تو جو کچھ اس کے لئے تیار ہوتا ہے اسے دیکھ کر اس کی روح حرص کی وجہ سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہتا ہے، تو موت سے پہلے ایک سال اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اسے گمراہ کرتا اور ورغلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ کسی بری حالت پر اس کی موت ہو جاتی ہے، تو لوگ کہتے ہیں فلاں بری حالت پر مرا، جب اس پر جان کنی کا عالم ہوتا ہے اور اسے اپنے لئے تیار (عذاب) دکھائی دیتا ہے تو اس کی روح ناپسندیدگی کی وجہ سے ہچکچاتی ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات ناپسند کرتے ہیں۔ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن عائشة

کتاب الموت......ازقسم الافعال

موت کا ذکر

۴۲۷۸۸..... مسند الصدیق، ثابت سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر یہ اشعار پڑھتے تھے۔

تجھے ہمیشہ دوست کی وفات کی خبر ملتی رہے گی یہاں تک کہ تو بھی اس کی جگہ ہو جائے گا، نوجوان کو کسی چیز کی تمنا ہوتی ہے جس کے سامنے دم توڑ دیتا ہے۔ابن سعد، ابن ابی شیبة، مسند احمد فی الزهد وابن الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۷۸۹.....(مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لذتیں ختم کرنے والی چیز کا بکثرت ذکر کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! لذتیں ختم کرنے والی چیز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: موت۔ابو الحسن بن صخر فی موالی مالک، حلیة الاولیاء

۴۲۷۹۰..... مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا تو آپ نے اپنے خطبہ میں کہا: اے انسان! تجھے اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ وہ موت کا فرشتہ جو تجھ پر مقرر ہے تیری حفاظت کر رہا ہے (اگرچہ) وہ دوسروں کی طرف قدم اٹھا کر جاتا ہے جب سے تو دنیا میں ہے گویا اس نے دوسروں سے تیری طرف رخ کیا اور تیرا ارادہ کیا ہے، سو اپنے بچاؤ کا سامان سنبھال اور اس کی تیاری کر اور اس سے غافل نہ ہو کیوں کہ وہ تجھ سے غافل نہیں۔

اے انسان! تجھے پتہ ہونا چاہئے، اگر تو اپنے آپ سے غافل ہو گیا اور اسے (نفس کو) تیار نہیں کیا تو وہ تیار نہیں ہوگا (کیونکہ اسے) تیرے سوا کوئی تیار نہیں کرے گا، اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات تو ضروری ہے سو اپنے نفس کے لئے کچھ تیار کر اور اپنے علاوہ کسی کے سپرد نہ کر والسلام۔

الدینوری فی المجالسة، عساکر

۴۲۷۹۱..... قتیبہ بن مسلم سے روایت ہے کہ ہمیں حجاج بن یوسف رحمہ اللہ نے خطبہ دیا جس میں قبر کا ذکر کیا چنانچہ وہ مسلسل کہتے رہے: وہ تنہائی اور اجنبی پن کا گھر ہے'' یہاں تک کہ وہ خود بھی رو پڑے اور آس پاس والے لوگوں کو بھی رلایا، پھر فرمایا: میں نے امیر المومنین عبدالملک بن

مروان کو فرماتے سنا وہ اپنے خطبہ میں کہہ رہے تھے کہ ہمیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی کسی قبر کی طرف دیکھا یا اس کا ذکر کیا تو آپ رو پڑے۔ابن عساکر الحجاج

۴۲۷۹۲... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں زیادہ عقلمند کون ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ زیادہ عقلمند ہے جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کی اچھے طریقہ سے تیاری کرتا ہو۔

۴۲۷۹۳... حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ جب وہ دیکھتے کہ کسی میت کی اچھی حالت پر موت ہوتی ہے فرماتے: اسے مبارک ہو کاش میں تیری طرح ہوتا، تو حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے کہا: آپ ایسا کیوں کہتے ہیں: انہوں نے فرمایا: کیا جانتی ہو کہ آدمی صبح مؤمن ہوگا اور شام کو منافق؟ انہوں نے کہا: کیسے؟ تو آپ نے فرمایا: اسے پتہ بھی نہیں ہوگا اور اس کا ایمان سلب کرلیا جائے گا، اس لئے میں اس موت پر رشک کررہا ہوں بنسبت نماز روزے میں باقی رہنے سے۔
رواہ ابن عساکر

موت نصیحت کے لئے کافی ہے

۴۲۷۹۴... حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: موت نصیحت کرنے کے لئے کافی ہے اور زمانہ (ڈرانے) جدا کرنے کے لئے کافی ہے آج گھروں میں تو کل قبروں میں ہوں گے۔رواہ ابن عساکر

۴۲۷۹۵... حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ قبروں کے درمیان سے گزرے تو فرمایا: یہ ایسے گھر ہیں جنہوں نے تیرے ظاہر کو ٹھکانا دیا اور تیرے اندر مصائب ہیں۔رواہ ابن عساکر

۴۲۷۹۶... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام عیدگاہ میں داخل ہوئے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بکثرت ہیں۔(جس طرح تم زیادہ ہو اسی طرح) اگر تم لذتوں کو توڑنے والی چیز کا کثرت سے ذکر کرو! (تو کیا ہی بہتر ہے) چنانچہ انہوں نے لذتوں کو توڑنے والی چیز (یعنی موت) کا کثرت سے ذکر کیا۔العسکری فی الامثال

۴۲۷۹۷... (مسند ابی سعید) اگر تم اس چیز کا کثرت سے ذکر کرو جو لذتیں ختم کرنے والی ہے تو (مجھے تمہاری یہ حالت نظر نہ آئے وہ تمہیں اس سے غافل کردے جو میں دیکھ رہا ہوں، سو لذتیں ختم کرنے والی چیز کا کثرت سے ذکر کرو، کیونکہ قبر ہر روز پکار کہتی ہے: ''میں بے کائی اور تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں'' جب مؤمن بندہ اس میں دفن کیا جاتا ہے تو وہ اس سے کہتی ہے: خوش آمدید! میری پشت پر چلنے والوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا، آج جب کہ تو میرے پاس آگیا تو اپنے ساتھ میرے سلوک کو دیکھ لے گا، چنانچہ تاحد نگاہ اس کے لئے قبر کشادہ ہوجاتی ہے اور جنت (کی طرف) اس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

اور جب فاجر و کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے! ''تیرا آنا نامبارک ہو!'' میری پشت پر چلنے والوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ ناپسند تھا آج جب کہ تو میرے پاس آیا ہے تو اپنے ساتھ میرے سلوک کو بھی دیکھ لے گا'' چنانچہ قبر اس پر تنگ ہونا شروع ہوجاتی ہے اور آپس میں اتنا ملتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں، اور اس پر ستر سانپ مقرر کردیئے جاتے ہیں کہ ان میں سے اگر ایک زمین پر پھونک ماردے تو جب تک دنیا ہے اس پر گھاس نہ آگے اور وہ حساب کتاب قائم ہونے تک اسے ڈستے رہیں گے، اس واسطے، قبر یا تو جنت کا ایک باغیچہ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا۔غریب ابن عدی

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۲۳۱۔

۴۲۷۹۸... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے جو آپس میں مزاح کررہے اور ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا: لذتیں توڑنے والی کا ذکر کثرت سے کیا کرو کیونکہ یہ جس زیادہ چیز میں ہوئی اسے کم کردے گی

اور جس تھوڑی چیز میں ہوئی اسے زیادہ کردے گی، اور جس تنگ چیز میں ہوئی اسے وسیع کردے گی، اور جس وسیع چیز میں ہوئی اسے تنگ کردے گی۔

العسکری فی الامثال

۴۲۷۹۹..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں اور جوشخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند نہیں کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۲۸۰۰..... عباس بن ہشام بن محمد سائب کلبی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے میرے دادا ابوصالح کے حوالہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے لوگوں کے قصوں میں بڑے تعجب کی باتیں ہیں، مجھے گود لینے والے ابوکبشہ (اپنے خاندان) خزاعہ کے بوڑھوں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سلول بن حبشیہ کو دفن کرنا چاہا، اور وہ ان کے قابل اتباع سردار تھے، فرماتے ہیں قبر کا گڑھا گولائی میں ایک دروازے تک جا پہنچا، تو ایک شخص تخت پر بیٹھا ہے، جس کا سخت گندمی رنگ ہے اس کی داڑھی گھنی ہے اس کے کپڑے کھال کی طرح کھردرے ہیں اور اس کے ساتھ حمیری زبان میں ایک (کتاب) تحریر پڑی ہے (جس پر لکھا تھا) میں سیف ذوالنون ہوں، مساکین کا ملجا اور قرض خواہوں کی مددگاہ، بے سہاروں کے رجوع کی بنیاد ہوں، مجھے موت نے جوانی میں آ پکڑا، اور اپنی طاقت سے قبر میں پہنچا دیا، اس نے سخت، متکبر اور بہادر بادشاہوں کو تھکا دیا۔

کلام:..... مر برقم ۴۲۷۵۶۔

۴۲۸۰۱..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے بنا راحت نہیں مل سکتی، اور جس کی راحت اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں ہو تو گویا وہ قریب ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... الاتقان ۱۵۵۴۔

قبر جہنم کا گڑھا ہے یا جنت کا باغیچہ

۴۲۸۰۲ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے خطبہ، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور موت کا ذکر فرمانے کے بعد فرمایا: اللہ کے بندو! موت سے چھٹکارا نہیں، اگر تم اس کے لئے ٹھہرو گے تو وہ تمہیں پکڑ لے گی اور اگر اس سے بھاگو گے تو وہ تمہیں آ ملے گی، پس نجات حاصل کرو نجات حاصل کرو اور سبقت کرو سبقت کرو! تمہارے پیچھے ایک جلد باز طلبگار قبر ہے، سو اس کی ظلمت وحشت اور اس کے دبانے سے ڈرو!

آگاہ رہو! قبر یا تو جہنم کا گڑھا ہے یا جنت کا باغیچہ، خبردار! قبر روزانہ تین بار بولتی ہے: ''میں تاریکی، وحشت اور کیڑوں کا گھر ہوں'' سنو! اس کے بعد اس سے بھی سخت چیز ہے ایسی آگ جس کی لپیٹ تیز ہے اس کی گہرائی بہت (دور تک) ہے اس کا زیور لوہا (بیڑیوں کی مشکل میں) ہے اور اس کا داروغہ نگراں مالک (فرشتہ) ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں (اس فرشتہ میں یا اس آگ میں)

متوجہ رہو! اس کے بعد جنت ہے جس کی چوڑائی زمین وآسمان جتنی ہے جو متقین کے لئے تیار کی گئی، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں متقی و پرہیزگار بنائے اور ہمیں اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے۔ الصابونی فی المائتین، عساکر

موت سے دوچار ہونے والا

۴۲۸۰۳ (مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس حاضر رہا کرو اور انہیں یاد دہانی کراؤ کیونکہ

انہیں وہ (کچھ) نظر آتا ہے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتا ہے۔(ابن ابی الدنیا فی کتاب المختصر

۴۲۸۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس حاضر رہا کرو اور انہیں لاالہ الااللہ کی تلقین کیا کرو کیونکہ وہ دیکھتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے۔سعید بن منصور ابن ابی شیبۃ والمروزی فی الجنائز

۴۲۸۰۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کو لاالہ الااللہ کی تلقین کیا کرو اور جو کچھ ان سے سنو اسے سمجھو کیونکہ ان کے سامنے سچی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔سعید بن منصور والمروزی فی الجنائز

۴۲۸۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس رہا کرو اور انہیں لاالہ الااللہ کی تلقین کیا کرو اور جب وہ مر چکیں تو ان کی آنکھیں بند کر دیا کرو اور ان کے پاس قرآن پڑھا کرو۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۰۷..... (مسند ابی ہریرۃ) اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں برحق بات نہ بتاؤں، جو ان کلمات کو موت کے وقت کہہ لے گا وہ جہنم سے نجات حاصل کرے گا، جب تم اپنی بیماری میں پہلی مرتبہ بستر پر جاؤ تو تمہیں پتہ ہونا چاہئے کہ جب تم نے صبح کا وقت پالیا تو تم ہرگز شام نہیں پاسکو گے، اور جب تم نے شام کا وقت پالیا تو تمہیں علم ہونا چاہئے کہ تم ہرگز صبح نہیں پاسکو گے۔اور یہ بھی جان لو کہ جب تم نے اپنی بیماری میں اپنے بستر پر پہلی مرتبہ کہہ لیا، تو اللہ تعالیٰ تمہیں ان کلمات کے ذریعہ جہنم سے محفوظ کرے گا اور جنت میں داخل کرے گا تم کہا کرو: لاالہ الااللہ، اللہ کے سوا کوئی دعا وعبادت کے لائق نہیں۔وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی اللہ کی پاکی ہے جو بندوں اور شہروں کا رب ہے اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزہ بابرکت اور بہت زیادہ تعریف ہر حال میں ہو اللہ تعالیٰ سب سے بڑا، بڑی شان والا ہے ہمارے رب کی بڑائی، جلال اور قدرت ہر جگہ ہے۔

اے اللہ! اگر آپ نے مجھے اس لئے بیمار کیا ہے کہ میری اس بیماری میں میری روح قبض کریں، تو میری روح ان لوگوں کی ارواح میں شامل کر دیں، جن کے لئے آپ کی طرف سے اچھائی پہلے سے ثابت ہو چکی ہے، اور مجھے جہنم سے ایسے ہی بچائیے جیسا کہ آپ نے ان لوگوں کو بچایا جن کے لئے آپ کی طرف سے اچھائی پہلے سے ثابت ہو چکی ہے۔پس اگر تم اپنی اس بیماری میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت ہے اگر تم سے کوئی گناہ بھی سرزد ہو گئے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے گا۔

ابن منیع وابن ابی الدنیا فی کتاب المرض والکفارات وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ والرافعی عن ابی ہریرۃ

۴۲۸۰۸..... ابراہیم میں سے روایت ہے فرمایا: لوگ موت کے بعد بندے کو اس کے نیک اعمال یاد دلانا پسند کرتے تھے تاکہ اس کا اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان ہو۔ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللّٰہ، سعید بن منصور

۴۲۸۰۹..... عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں تمہیں چند وہ کلمات سکھانے والا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھے ہیں۔جس نے اپنی وفات کے وقت ان کلمات کو کہہ لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تین مرتبہ "لاالہ الااللہ الحلیم الکریم، تین مرتبہ الحمد للہ رب العالمین، تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر"۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق وسندہ حسن

روح کا کھینچاؤ

۴۲۸۱۰..... حارث بن خزرج انصاری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ملک الموت کو ایک انصاری شخص کے سرہانے دیکھا، آپ نے فرمایا: اے ملک الموت! میرے صحابی کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو، کیونکہ وہ مومن ہے، ملک الموت نے کہا: آپ مطمئن رہیں اور آنکھ ٹھنڈی رکھیں! آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہوں، اے محمد (ﷺ) آپ جان لیں! میں انسان کی روح قبض کرتا ہوں، پس جب اس کے گھر والوں میں سے کوئی چیخنے والا چیختا ہے تو میں دروازے پر کھڑا ہوتا ہوں اور میرے ساتھ اس کی روح ہوتی ہے

میں کہتا ہوں: یہ چیخنے والا کون ہے؟ اللہ کی قسم! نہ تو ہم نے اس پر ظلم کیا اور نہ اس کی موت کی مقررہ مدت سے پہل کی اور نہ اس کی تقدیر سے جلدی کی اور نہ ہمارے ذمہ اس کی روح قبض کرنے میں کوئی گناہ ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ کے کام پر راضی رہو تو اجر پاؤ گے اگر غمگین اور ناراض ہوئے تو گنہگار اور وبال والے بنو گے۔

لیکن ہمارا تو پھر بھی تمہارے پاس بار بار لوٹ کر آنا ہے سو احتیاط کرو، احتیاط! اے محمد! (ﷺ) میں ہر بالوں سے اور ڈھیلے سے بنے گھر، خشکی اور تری، میدانی اور پہاڑی گھر میں ہر رات دن (آتا جاتا ہوں) کہ ان کے چھوٹے بڑے کو ان سے بھی زیادہ جانتا ہوں اے محمد! (ﷺ) اللہ کی قسم! میں اگر ایک مچھر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں تو جب تک اللہ تعالیٰ مجھے اس کی اجازت نہ دے اس کی روح قبض نہیں کر سکتا۔

جعفر فرماتے ہیں: ملک الموت نماز کے اوقات میں انہیں بغور دیکھتا ہے پھر جب موت کے وقت اس شخص کو دیکھتا ہے جو نمازوں کی پابندی کرتا تھا تو اس کے قریب ہو جاتا ہے اور شیطان کو اس سے ہٹاتا ہے اور فرشتے اسے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اس عظیم گھڑی میں تلقین کرتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الحذر، طبرانی فی الکبیر

موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

۴۲۸۱۱..... حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کرنے اس کے پاس گئے جو انتہائی تکلیف میں تھا اس نے موت کی تمنا کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ اگر تم نیک ہو تو تمہیں نیکی پر نیکی کرنے کی مزید مہلت مل جائے گی اور اگر برے ہو تو تمہیں موقع مل جائے گا کہ توبہ کر لو سو تم لوگ موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ ابن النجار، مر باحادیث الاقوال رقم

باب...... دفن سے پہلے کی چیزیں

غسل

۴۲۸۱۲..... (مسند ام سلیم) فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت کی وفات ہو جائے اور لوگ اسے غسل دینا چاہیں تو سب سے پہلے اس کے پیٹ کو آہستہ سے ملیں، اگر وہ حاملہ نہ ہو اور اگر وہ حاملہ ہو تو اسے حرکت نہ دیں، اور جب تو اسے غسل دینے لگے تو اس کے نچلے حصہ سے آغاز کر، اس کی شرم گاہ پر موٹا کپڑا ڈال دے، پھر روئی کا ٹکڑا لے اور اس سے اسے اچھی طرح دھو، پھر اپنا ہاتھ داخل کر کے اس کپڑے کے نیچے سے تین بار غسل دو اور اسے وضو دینے سے پہلے اچھی طرح پونچھ لو، پھر اسے ایسے پانی سے وضو دو جس میں بیری (کے پتے) ملے ہوں، ایک عورت کھڑے ہو کر پانی ڈالے وہ بالکل قریب نہ ہو یہاں تک کہ تم بیری ملے پانی سے اسے صاف کر دو اور تم غسل دے رہی ہو۔

عورت کو وہ عورتیں غسل دیں جو اس کی زیادہ قریبی ہیں ورنہ کوئی پرہیز گار عورت ہو اور اگر وہ مردہ عورت کم عمر یا بوڑھی ہو تو (غسل دینے میں) اس کے ساتھ ایک دوسری پرہیز گار عورت شامل ہو جائے، جب وہ اسے نچلے حصہ کو پانی اور بیری سے اچھی طرح غسل دے کر فارغ ہو جائے، تو اسے نماز کے وضو کی طرح وضو دے، یہ تو اس کے وضو کی تفصیل تھی پھر اس کے بعد تین مرتبہ اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور سب سے پہلے سر سے آغاز کرو، اسے (سر کو) بیری ملے پانی سے دھوؤ، اور اس کے سر پر کنگھی نہ کرو، اگر اسے تین بار غسل دینے کے بعد اگر کوئی چیز ظاہر ہو تو اسے پانچ مرتبہ کر دو اور پانچویں مرتبہ کے بعد اگر کوئی چیز پیدا ہو تو اس کی تعداد سات کر دو اور ہر بار بیری ملے پانی سے طاق تعداد ہو، پس اگر پانچویں یا تیسری مرتبہ کچھ ہو تو اس میں کچھ کافور اور تھوڑی بیری ملا لو پھر اس پانی کو کسی نئے مٹکے میں دو اور اسے بٹھا دو اور پانی اس پر بہاؤ، سر سے شروع کرو اور اس کے پاؤں تک (دھوتے دھوتے) پہنچ جاؤ۔

پھر جب اس سے فارغ ہو جاؤ تو اس پر صاف کپڑا ڈال دو، اور کپڑے تلے سے اپنا ہاتھ داخل کرو اور اس کپڑے کو اتار دو اس کے بعد جتنی روئی اس کے نچلے مقام میں بھر سکتی ہو بھر دو اور اس کے کرسف (روئی) کو خوشبو لگا لو، پھر ایک لمبی ڈھلی ہوئی چادر لو اور اس سے اس کی سرین باندھ دو جیسے ازار بند باندھا جاتا ہے، پھر اس کی دونوں رانیں آپس میں ملا کر باندھ دو، پھر اس چادر کا ایک کنارہ اس کے گھٹنوں پر ڈال دو یہ تو اس کے نچلے حصہ کی تفصیل تھی۔

اس کے بعد اسے خوشبو لگا کر کفن دو، اور اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں کر دو، ایک جوڑا اور دو لٹیں، (یاد رکھنا) اسے مردوں کے مشابہ نہ بنانا، اور اس کا کفن پانچ کپڑوں میں ہونا چاہئے، ایک ازار ہو جس میں اس کی رانیں لپیٹی جائیں چونے وغیرہ سے اس کے بال نہ اڑانا، اور اس کے جو بال از خود گر جائیں انہیں دھو کر اس کے سر کے بالوں میں لگا دینا، اور اس کے سر کے بالوں کو اچھی طرح خوشبو لگانا، گرم پانی سے نہ دھونا، اور اگر چاہو تو اسے اور جس میں اسے کفنانے لگی ہو سات دفعہ دھونی دے دو ہر چیز کو طاق مرتبہ، اور اگر مناسب معلوم ہو کہ اس کی نعش کو دھونی دو تو وہ بھی طاق مرتبہ، یہ اس کے کفن اور سر کی تفصیل تھی۔

اور اگر وہ عورت پھوڑوں پھنسیوں جیسی کسی بیماری میں مبتلا ہو تو ایک کپڑا لے کر پانی میں بھگوؤ اور ہر زخم کو پونچھتی جاؤ، اور اسے حرکت نہ دینا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے کوئی ایسی چیز نکل پڑے جسے روکا نہ جا سکے۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی

۴۲۸۱۳...... ام سلیم، سلیم سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو کسی میت کو غسل دے تو وہ اسے پانی سے ایسے صاف کرے جیسے وہ خود غسل جنابت کرتا ہے۔ المروزی

۴۲۸۱۴...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص میت کو غسل دے اسے چاہئے کہ وہ (خود بھی) غسل کرلے۔ المروزی

کلام: ...... جنۃ المرتاب ۲۳۸، ۲۳۹، حسن الاثر ۳۱۔

کفن

۴۲۸۱۵...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے اس سے تجاوز نہ کر اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۱۶...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۱۷...... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشک کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اسے میت کی خوشبو میں شامل کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: کیا وہ تم لوگوں کی خوشبو نہیں ہے۔ ابن حسن

۴۲۸۱۸...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کفن اصل سرمایہ سے بنایا جائے۔ رواہ البیھقی

۴۲۸۱۹...... ابو اسید سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کی قبر پر تھا تو لوگ چادر (کھینچ کر) ان کے چہرہ پر ڈال رہے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں پر ڈالتے تو سر ننگا ہو جاتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چہرہ پر چادر اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۸۲۰...... حضرت ابو اسید کے غلام بریدۃ، ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدری سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر تھا، میں نے ان کے چہرہ پر چادر ڈالی تو ان کے پاؤں کھل گئے، پھر کھینچ کر ان کے پاؤں پر ڈالی تو ان کا سر ننگا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاؤں پر حرمل کا پودا ڈال دو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

نماز جنازہ

۴۲۸۲۱ (مسند الصدیق) سعید بن المسیب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہماری نمازوں کے سب سے زیادہ مستحق ہمارے بچے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۲۲ ... صالح جوتوأمہ کے غلام ہیں ان لوگوں سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا، کہ جب وہ دیکھتے کہ عیدگاہ میں جگہ تنگ پڑ گئی تو واپس پلٹ جاتے اور مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۲۳ ... ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن سعد

۴۲۸۲۴ سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کوئی جنازہ پڑھاتے فرماتے: تیرا یہ بندہ دنیا سے فارغ ہوگیا اور اسے دنیاداروں کے لئے چھوڑ آیا، (اب) وہ تیرا محتاج ہے (جب کہ) تو اس سے بے پرواہ ہے وہ اس بات کی (بھی) گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں، اور (حضرت) محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! اس کی مغفرت فرمادے اور اس سے درگزر فرما اور اسے اپنے نبی کے ساتھ ملادے۔ ابویعلی وسندہ صحیح

۴۲۸۲۵ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں۔ دارقطنی فی الافراد، والمحاملی فی امالیہ

۴۲۸۲۶ ... سلیمان بن یسار سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو جنازہ کی چار تکبیروں پر جمع کردیا، صرف اہل بدر کی نماز جنازہ میں لوگ پانچ سات اور نو تکبیریں کہتے تھے۔ الطحاوی

۴۲۸۲۷ ... ابووائل سے روایت ہے کہ لوگ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں، سات، پانچ اور چار کہتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا، آپ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا تو ہر شخص نے اپنا مشاہدہ بیان کیا، تو آپ نے انہیں لمبی نماز کی طرح چار تکبیروں پر متفق کردیا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بیہقی

۴۲۸۲۸ ... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان ابن مظعون کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ ابن ماجہ والبغوی فی مسند عثمان، ابن عدی فی الکامل

۴۲۸۲۹ ... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مردوں عورتوں کا جنازہ پڑھا، تو آپ نے مردوں کو اپنے قریب رکھا اور عورتوں کی قبلہ کی جانب اور چار تکبیریں کہیں۔ مسدد والطحاوی

۴۲۸۳۰ ... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مردوں عورتوں کے جنازے پڑھے آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ ابن شاھین فی السنۃ

۴۲۸۳۱ ... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو نماز جنازہ پڑھائے وہ وضو کرلے۔ المروزی فی الجنائز

۴۲۸۳۲ ... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنازہ اور عیدین کی ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ رواہ البیھقی

۴۲۸۳۳ ... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ ساری چار اور پانچ تکبیریں تھیں ہم نے جنازہ کی چار تکبیروں پر اتفاق کرلیا۔ رواہ البیھقی

۴۲۸۳۴ ... عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زوجہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی، آپ نے چار تکبیریں کہیں، اس کے بعد ازواج النبی ﷺ کی طرف قاصد بھیجا کہ انہیں قبر میں کون اتارے؟ اور آپ چاہتے تھے کہ وہ خود انہیں ان کی قبر میں اتاریں، تو انہوں نے جواب بھیجا کہ جس نے زندگی میں انہیں دیکھا ہے وہی انہیں ان کی قبر میں اتارے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔ ابن سعد و الطحاوی، بیهقی

۴۲۸۳۵...... میمون بن مہران سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں۔

ابو نعیم فی المعرفة

۴۲۸۳۶...... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر کا جنازہ قبر شریف اور منبر کے درمیان پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن سعد

نماز جنازہ کی تکبیروں کی تعداد

۴۲۸۳۷...... (مسند عمر) ابراہیم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز جنازہ کی چار، پانچ اور اس سے زیادہ تکبیریں کہا کرتے تھے، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں لوگوں کا یہی معمول رہا، جب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے اور آپ نے لوگوں کا اختلاف دیکھا تو آپ نے اصحاب محمد ﷺ کو جمع کیا اور فرمایا: اے اصحاب محمد! آپ لوگ اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے بعد لوگ اختلاف میں پڑ جائیں گے، کسی ایسی بات پر اتفاق کرو جسے تمہارے بعد کے لوگ اختیار کرلیں، تو اصحاب محمد ﷺ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ آخری جنازہ جو آپ نے پڑھایا جس کے بعد آپ کی وفات ہوگئی یہ لوگ اسے اختیار کریں گے اور اس کے علاوہ کو ترک کردیں گے، چنانچہ انہوں نے غور و خوض کیا اور جس جنازہ پر آپ نے اپنی وفات کے وقت چار تکبیریں کہیں تھیں اسے اختیار کرلیا، اور چار تکبیروں پر عمل کیا اور اس کے علاوہ کو ترک کردیا۔ ابن خسرو

۴۲۸۳۸...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنازہ کا ایک سلام پھیرا کرتے تھے۔ نعیم بن حماد فی مشیخة

۴۲۸۳۹...... شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر اور ہاشم بن عتبہ کا جنازہ پڑھایا، تو عمار کو اپنے قریب اور ہاشم کو اپنے سامنے رکھا، اور انہیں قبر میں اتارا تو عمار کو اپنے سامنے اور ہاشم کو اپنے قریب رکھا۔ رواہ البیهقی

۴۲۸۴۰...... علقمہ بن مرشد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن المکفف کا جنازہ پڑھایا بعد میں جب قرظۃ بن کعب اور ان کے ساتھی دفن کے بعد آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ ان کی قبر پر جنازہ پڑھیں۔ یعقوب بن سفیان، بیهقی

۴۲۸۴۱...... مستظل بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھ چکنے کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔

سمویه، بیهقی

۴۲۸۴۲...... (مسند جابر بن عبداللہ) نبی ﷺ نے اصحمہ کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۸۴۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کسی ایسے شخص (کا جنازہ) لایا جاتا جو بدر و درخت کی بیعت میں شریک ہوا ہوتا تو آپ اس کے جنازہ میں نو تکبیریں کہتے، اور اگر کوئی ایسا شخص لایا جاتا جو بدر میں شریک ہوا ہو لیکن درخت کی بیعت میں شامل نہ ہوا ہو یا درخت کی بیعت میں شریک ہو لیکن بدر میں شرکت نہ کی ہو تو اس کی نماز جنازہ میں سات تکبیریں کہتے، اور اگر ایسا شخص لایا جاتا جو نہ بدر میں شریک ہوا اور نہ درخت کی بیعت میں تو اس کے جنازہ پر چار تکبیریں کہتے۔

ابن عساکر، وفیه اسحاق بن ثعلبة منکر الحدیث مجهول

۴۲۸۴۴...... عبداللہ بن حارث بن نوفل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں نبی علیہ السلام نے انہیں میت کی نماز جنازہ سکھائی "اللھم اغفر لاخواننا واخواتنا واصلح ذات بیننا والف بین قلوبنا، اللھم ھذا عبدک فلان بن فلان ولا نعلم الا خیرا وانت اعلم به منا فاغفرلنا وله" فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ کیونکہ میں سب سے چھوٹا تھا۔ اگر مجھے کسی بھلائی کا علم نہ ہو، آپ نے فرمایا: جس کا تمہیں

علم ہو صرف وہی کہو۔ ابو نعیم

۴۲۸۴۵..... حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو میت کے لئے دعا کرتے سنا: " اللھم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ واکرم نزلہ واوسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج وبردو نقہ من الخطایا کما یقی الثوب الابیض من الدنس، اللھم ابدلہ دارا خیرا من دارہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ ونجہ من النار یافرمایا، قہ فتنۃ القبر وعذاب النار" یہ اتنی جامع دعا تھی کہ میں نے تمنا کی کاش میں یہ میت ہوتی رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے۔ ابن ماجۃ کتاب الجنائز

۴۲۸۴۶..... (از مسند حسین بن علی) ابو حازم اشجعی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے (جنازہ میں) سعید بن العاص کو حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مقدم رکھا پھر ان کی نماز جنازہ پڑھی پھر فرمایا: اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں تمہیں مقدم نہ کرتا، سعید اس وقت مدینہ کے گورنر تھے۔ طبرانی فی الکبیر وابو نعیم وابن عساکر

۴۲۸۴۷..... حمید بن مسلم سے روایت ہے فرمایا: میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے طاعون سے شام میں ہلاک ہونے والے مردوں عورتوں کی نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے مردوں کو امام کے قریب رکھا اور عورتوں کو قبلہ کی جانب۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۴۸..... (از مسند زید بن ارقم) ابو سلیمان مؤذن سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابو شریحہ الغفاری کی وفات ہوئی تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز (جنازہ) پڑھتے دیکھا ہے۔ ابو نعیم

۴۲۸۴۹..... ابو حاضر سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازہ پڑھایا، اور فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے جنازہ پڑھایا کرتے تھے؟ آپ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! آپ نے ہمیں پیدا کیا، ہم آپ کے بندے ہیں آپ ہمارے رب ہیں، اور آپ کی طرف ہمارا لوٹنا ہے۔

رواہ الدیلمی

فقراء مدینہ کی عیادت

۴۲۸۵۰..... (از مسند سہل بن حنیف) نبی ﷺ مدینہ کے فقراء کی عیادت فرماتے ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے جب وہ فوت ہو جاتے۔ تو اہل مدینہ کی ایک عورت فوت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ اس کی قبر پر چل کر گئے اور چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۵۱..... ابراہیم الہجری سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن ابی اوفی کو دیکھا وہ درخت والے لوگوں میں سے تھے، ان کی ایک بیٹی فوت ہوگئی تو آپ اس کے جنازہ کے پیچھے ایک خچر پر جارہے تھے، عورتیں مرثیہ کہنے لگیں، آپ نے فرمایا: مرثیہ نہ ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مرثیہ گوئی سے منع فرمایا ہے (ہاں) کوئی عورت جتنے چاہے آنسو بہا سکتی ہے پھر آپ نے چار تکبیریں کہیں، پھر دو تکبیروں کے درمیانی مقدار وقفہ کر کے دعا کی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ جنازوں میں اسی طرح کیا کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۸۵۲..... عثمان بن شماس سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ مروان وہاں سے گزرے تو کہنے لگے: تم لوگوں نے کیسے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ پڑھاتے تھے؟ تو (حضرت ابوہریرہ نے) فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: آپ نے اسے اسلام کی ہدایت دی آپ نے اس کی روح قبض کی، آپ کی پوشیدہ اور ظاہری باتوں کو جانتے ہیں ہم سفارشی بن کر آئے اس کی بخشش فرمادیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۵۳..... (از مسند ابی ہریرۃ) نبی ﷺ نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۵۴..... (از مسند ابن عباس) نبی ﷺ نے دفن کے بعد قبر پر جنازہ پڑھایا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۵۵..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نو پید بچہ کا جنازہ پڑھا، پھر فرمایا: اے اللہ! اسے عذاب قبر

سے پناہ میں رکھو۔بیھقی فی عذاب القبر وقال: المعروف عن ابی ھریرۃ موقوفا، اخرجہ مالک، بیھقی فیہ

۴۲۸۵۶..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ کی (پہلی) تکبیر کہی، پھر اپنے بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ (باندھ کر) رکھ دیا۔رواہ ابن النجار

۴۲۸۵۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ ام کلثوم اور ان کے بیٹے زید (دونوں) کا جنازہ رکھا گیا، لوگوں نے ان کی دو صفیں بنا دیں، لوگوں میں ابن عباس، ابوہریرۃ، ابوسعید الخدری، ابوقتادہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) بھی تھے بچہ کو امام کے قریب رکھ دیا گیا، مجھے یہ بات بڑی انوکھی معلوم ہوئی، میں ابن عباس اور ان لوگوں کی طرف دیکھ کر کہا: یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے: یہ سنت ہے۔یعقوب، ابن عساکر

۴۲۸۵۸..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نو پید بچہ کا جنازہ پڑھا پھر فرمایا: اے اللہ! اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھنا۔رواہ ابن النجار

۴۲۸۵۹..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔رزین

۴۲۸۶۰..... عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ وہ ایک جنازہ میں نکلے جس میں حضرت ابن عباس بھی تھے، انہوں نے جنازہ پڑھا، ایک کسی ضرورت کے لئے واپس چلا گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے کندھوں پر ہاتھ مار کر فرمایا: جانتے ہو یہ شخص کتنا (ثواب) لے کر لوٹا، میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں، فرمایا: ایک قیراط، میں نے کہا: قیراط کتنا ہوتا ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرما رہے تھے: جو شخص جنازہ پڑھ کر اس کی فراغت سے پہلے واپس لوٹ آیا اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر فراغت تک اس نے انتظار کیا، تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، اور قیراط اس دن اپنے وزن میں احد پہاڑ جتنا ہوگا، پھر فرمایا: کیا تمہیں میری بات سے تعجب ہو رہا ہے، کہ ”احد جیسا“؟ ہمارے رب کی عظمت کا یہ حق ہے کہ وہ احد جتنا ہو، اور اس کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہے۔بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۸۶۱..... ابوامامۃ سھل بن حنیف سے روایت ہے کہ انہیں نبی ﷺ کے کسی صحابی نے بتایا ہے کہ جنازہ میں یہ سنت ہے کہ امام تکبیر کہہ کر سورۃ فاتحہ کی تلاوت پہلی تکبیر کے بعد آہستہ کرے، نبی ﷺ پر درود بھیجے، اور میت کے لئے خصوصاً دعا کرے تینوں تکبیروں میں، ان میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ قرأت نہ کرے، اور پوشیدہ طریقہ سے آہستہ سے سلام پھیرے، یہاں تک کہ فارغ ہو جائے، بس سنت یہی ہے کہ وہ (امام) اسی طرح کرے اور لوگ اپنے امام کی طرح کریں۔رواہ ابن عساکر

۴۲۸۶۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔رواہ ابن النجار

۴۲۸۶۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے ابراہیم کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں، حضرت سودا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں، نجاشی کا (غائبانہ) جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں۔ابن عساکر، وفیہ فرات بن السائب قال البخاری: منکر الحدیث ترکوہ

۴۲۸۶۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا، فرمایا: علی! جب تم کسی شخص کا جنازہ پڑھو تو کہا کرو: یا اللہ! یہ تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہے جس کے بارے میں تیرا حکم چلتا ہے تو نے ہی اسے پیدا کیا جب کہ وہ قابل ذکر چیز بھی تھا، وہ اور اسے اس کے (اپنے) نبی سے ملا دینا اور سچی بات پر ثابت قدم رکھنا کیونکہ اسے تیری ضرورت ہے اور تو اس سے لاپرواہ بے نیاز ہے یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دعا وعبادت کے لائق نہیں، سو اس کی بخشش فرما دیجئے، اس پر رحم کریں اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمائیو اور نہ اس کے بعد کسی فتنہ میں ڈالیو! اے اللہ! اگر یہ پاکباز تھا تو اسے (مزید) پاک کر اور اگر گنہگار تھا تو اس کی مغفرت فرما دے۔

وفیہ حماد بن عمرو الضبی عن السری بن خالد واھیان

۴۲۸۶۵..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ جب جنازہ پڑھاتے تو چار تکبیریں کہتے۔رواہ ابن النجار

میت کی نماز جنازہ کے ذیل

۴۲۸۶۶..... (از مسند حذیفہ بن اسید الغفاری) نبی ﷺ کو نجاشی کی موت کی اطلاع ملی تو آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تمہارا (اسلامی) بھائی نجاشی وفات پاچکا ہے، سو جو اس کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھنا چاہے پڑھ لے، پھر آپ ﷺ حبشہ رخ (کھڑے) ہوئے اور چار تکبیریں کہیں۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۸۶۷..... حضرت حذیفہ بن اسید عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان تین آدمیوں کی وفات کی خبر دی جو موتہ میں شہید کئے گئے پھر آپ نے ان کا جنازہ پڑھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۶۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک جنازہ پڑھانے کے لئے لایا گیا، جب جنازہ رکھ دیا گیا تو آپ نے فرمایا: ہم تو کھڑے ہیں، (حقیقت میں) آدمی کا عمل ہی اس کا جنازہ پڑھتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت والدینوری، بیہقی فی شعب الایمان

۴۲۸۶۹..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک نادار عورت بیمار ہوگئی، نبی ﷺ کو اس کی بیماری کی اطلاع دی گئی، فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ غریب ومساکین لوگوں کی عیادت کیا کرتے تھے اور ان کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یہ فوت ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا، (اتفاق سے) اس کا جنازہ رات کو نکالا گیا لوگوں نے نبی علیہ السلام کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا، صبح ہوئی تو آپ کو اس کے متعلق بتایا گیا، آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ مجھے اس کے بارے میں بتانا؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے رات کے وقت آپ کا باہر نکلنا مناسب نہیں سمجھا، تو رسول اللہ ﷺ (اسی وقت) باہر نکلے یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی قبر پر صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۷۰..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے فرمایا: جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلے تکبیر میں آہستہ آواز سے سورۃ فاتحہ پڑھے پھر (باقی) تین تکبیریں کہے اور آخری تکبیر پر سلام پھیرے۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۷۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دفن کے بعد ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۴۴۵۔

۴۲۸۷۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے قبروں میں جنازہ پڑھنا مکروہ جانا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۷۳..... قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر ام عبد کا انتظار کر رہے تھے جب کہ وہ نکل چکی تھیں اور ان سے پہلے جنازہ پر پہنچ چکی تھیں۔ رواہ ابن سعد

جنازہ کے ساتھ روانگی

۴۲۸۷۴..... (مسند الصدیق) عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت ہے کہ حضرات شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازہ کے آگے آگے جب کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، کسی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا: وہ دونوں تو جنازہ کے آگے آگے چل رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان حضرات کو معلوم ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے جیسے آدمی کی باجماعت نماز اس کے تنہا نماز پڑھنے سے افضل ہے لیکن وہ دونوں لوگوں کے لئے سہولت پیدا کر رہے ہیں۔ بیہقی فی السنن

۴۲۸۷۵..... ابوراشد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جنازہ کے آگے چلتے دیکھا۔

رواہ الطحاوی

۴۲۸۷۶ عثمان بن یسار سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زینب بنت جحش کی تدفین میں مصروف تھے کہ اچانک ایک قریشی شخص بالوں کو کنگھی کیے ہوئے کپڑوں پر ہلکا زرد رنگ لگائے ظاہر ہوا، تو آپ اس کی طرف کوڑا لے کر مارتے ہوئے متوجہ ہوئے یہاں تک وہ آپ سے آگے بھاگنے لگا آپ نے اسے پتھر مارنا شروع کر دیئے اور فرمایا: تو ہمارے پاس کس حالت میں آیا؟ ہم بوڑھوں کے تماشے تھے جو اپنی والدہ کو دفن کر رہے ہیں! ابن ابی الدنیا

۴۲۸۷۷ (مسند عمر) ربیعہ بن عبداللہ بن ھدیر سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازہ میں لوگوں سے آگے دیکھا۔ رواہ ابن سعد

۴۲۸۷۸ (مسند علی) ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے علی بن ابی طالب سے پوچھا: ابوالحسن! کون سی چیز افضل ہے؟ جنازہ سے آگے چلنا یا اس کے پیچھے؟ فرمایا: ابوسعید! تم جیسا آدمی یہ بات پوچھتا ہے؟ میں نے کہا: اس جیسی مجھ جیسا آدمی ہی پوچھے گا، میں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا: وہ دونوں جنازہ کے آگے چلتے تھے، فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم کرے اور ان کی بخشش فرمائے، اللہ کی قسم! ہم نے سنا جیسا سنا، لیکن وہ دونوں آسانی والے تھے اور سہولت پسند کرتے تھے ابوسعید! جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پیچھے چل رہے ہو تو انصاف سے کام لو اور اپنے بارے میں غور و فکر کرو گویا تم بھی اس کی طرح ہونے والے ہو تمہارا وہ بھائی جو تم سے جھگڑتا تھا دنیا سے غمگین اور خالی ہاتھ چلا گیا، اس کے لئے صرف اس نے نیک عمل کا توشہ ہے، اور جب تم قبر پر پہنچو، لوگ بیٹھ جائیں تو تم نہ بیٹھنا بلکہ قبر کے کنارے کھڑے رہنا، جب اسے قبر میں رکھ جائے تو کہو: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ کی سنت پر، اے اللہ! تیرا بندہ تیرا مہمان ہوا اور تو بہترین مہمان نواز ہے اس نے دنیا اپنے پیچھے چھوڑ دی، تو اس کے آگے کی منزل کو اس کے پیچھے کی منزل سے بہتر بنا، کیونکہ تو نے کہا ہے اور تیری بات برحق ہے! اللہ تعالیٰ کے ہاں نیک کاروں کے لئے بہت اچھا ہے، پھر اس پر تین مٹھیاں مٹی پھر ڈال۔ رواہ البزار و ضعف

جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے

۴۲۸۷۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا جنازے سے آگے چلنا افضل ہے؟ تو وہ کہنے لگے: جنازہ کے پیچھے چلنا اس سے آگے چلنے سے ایسے ہی افضل ہے جیسے فرض نماز نفل نماز سے افضل ہے میں نے کہا: کیا آپ اپنی رائے سے یہ بات کہہ رہے ہیں؟ فرمایا: بلکہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ایک دو بار نہیں کئی بار سنی ہے یہاں تک کہ انہوں نے سات بار شمار کی۔ ابن الجوزی فی الواھیات

۴۲۸۸۰ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو اپنی سواریوں پر سوار ایک جنازہ میں دیکھا فرمایا: کیا تم لوگ حیا نہیں کرتے؟ فرشتے پیدل چل رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۸۱ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ابن الدحداح کے جنازہ میں نکلے، جب واپس ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک گھوڑا زین کے بغیر پیش کیا گیا آپ اس پر سوار ہو گئے اور ہم آپ کے پیچھے پیدل چل پڑے۔ ابو نعیم

۴۲۸۸۲ (از مسند ابی المعتمر حنش) جابر ابوطفیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حنش ابوالمعتمر کو فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا، آپ نے ایک عورت کو دیکھا جس کے پاس ایک انگیٹھی تھی آپ مسلسل اسے آواز دیتے رہے یہاں تک کہ وہ مدینہ کے محلوں میں غائب ہوگئی۔ ابو نعیم

یعنی آپ کے ناراض ہونے کے سبب وہ چھپ گئی کہ کہیں مزید غیظ و غضب نہ بھڑک اٹھے۔

۴۲۸۸۳ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی جنازہ کے پیچھے جاتے تو جب تک میت بغلی قبر

ں نہ رکھ دی جاتی آپ نہ بیٹھتے، ایک دفعہ کوئی یہودی عالم آپ سے بات چیت کرنے لگا: کہ ہم یوں کرتے ہیں تو آپ بیٹھ گئے، فرمایا: ان کی مخالفت کرو۔ رواہ ابن جریر

۴۲۸۸۴۔۔۔۔ابوالزناد سے روایت ہے فرمایا: میں عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے پاس (قبرستان) بقیع میں بیٹھا ہوا تھا، کہ اچانک ایک جنازہ ظاہر ہوتو ابن جعفر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ان لوگوں کا سستی سے جنازہ لے جانے پر تعجب کرنے لگے، پھر فرمایا: لوگوں کی بدلتی حالت پر تعجب ہے اللہ کی قسم (جنازہ لے جانے میں) جلدی ہوتی تھی، اور ایک شخص دوسرے سے لڑتا اور کہتا تھا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر گویا تیرے ساتھ جلدی کی جارہی ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۸۸۵۔۔۔۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگ ایک جنازہ لے جارہے تھے جو ایسے ہل رہا تھا جیسے مشکیزے میں دودھ، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: سکون سے چلو اپنے جنازوں کو لے جانے میں میانہ روی اختیار کرو۔ زرین

۴۲۸۸ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو جگہوں میں ہنسنا ناپسند کرتے تھے، بندروں کے ہاں اور جنازہ کے وقت۔

بیھقی فی شعب الایمان وقال اسنادہ غیر قوی

۴۲۸۸۷ یزید بن عبید اللہ اپنے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص کو جنازہ میں ہنستے دیکھ کر فرمایا: کیا جنازہ کے ساتھ ہوتے ہوئے تم ہنستے ہو؟ اللہ کی قسم (تادیبا) میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔ بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۸۸۸۔۔۔۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز زجاجہ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے ان یتیم بچوں کو دیکھا جو نبی ﷺ کی گود میں تھے، ان میں سے ایک کو ہم "کریمہ" کے نام سے پکارتے تھے، فرماتی ہیں ایک دن میں ان لڑکیوں کے ساتھ کسی فوت شدہ شخص کے گھر تعزیت کرنے گئی، جب جنازہ نکالا گیا تو میں نے دروازے کی چوکھٹ سے نکلنے کے لئے پاؤں باہر رکھا، تو اس لڑکی نے مجھے پکڑا اور گھر کے اندر لے گئی، (مجھ سے) کہنے لگی: کوئی عورت کسی جنازہ کے ساتھ نہیں نکلتی، ہاں اگر وہ عورت نفاس والی یا پیٹ سے ہوتو اس کے ساتھ ایک عورت جائے جو اس کی حفاظت کرے، یہاں تک کہ جب اسے جنازہ گاہ میں رکھ دیں وہ اپنا ہاتھ داخل کرکے دیکھے کیا اس کے پیٹ سے کوئی چیز نکلی، پھر لوگ بیٹھے رہیں یا کھڑے رہیں جب وہ عورت آنکھوں سے اوجھل ہو جائے (یعنی گھر چلی جائے) تو لوگ امام سے کہیں تکبیر کہیے۔

ابن عساکر وقال: ھذا حدیث غریب لم اکتبہ الامن ھذا الوجہ

جنازہ کے لئے کھڑے ہونا

۴۲۸۸۹۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازہ دیکھا تو اس کے لئے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوئے تھے۔ مسند احمد، ابو یعلی و الطحاوی، سعید بن منصور

۴۲۸۹۰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو جنازہ میں کھڑے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہوگئے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ بیٹھ گئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

بو داؤد طیالسی مسند احمد، العدنی، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابو یعلی وابن الجارود والطحاوی ابن حبان، ابن جریر

۴۲۸۹۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صرف ایک مرتبہ جنازہ میں کھڑے ہوئے تھے پھر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ الحمیدی والعدنی

۴۲۸۹۲ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم دیا کرتے تھے، پھر اس کے بعد بیٹھ گئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ ابن وھب مسند احمد و العدنی، ابو یعلی ابن حبان، بیھقی

۴۲۸۹۳ عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ان جنازوں کے لئے کھڑے ہوئے ابتداً ایک یہودی

عورت کا جنازہ تھا تو اس کی دھونی کی بو سے آپ کو تکلیف ہوئی تو آپ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ جنازہ گزر گیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۹۴......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جنازہ کے رکھے جانے تک کھڑے رہتے اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ کھڑے ہو گئے، پھر آپ بیٹھے اور انہیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ رواہ البیھقی

۴۲۸۹۵......(اسی طرح) عبداللہ بن سخبرۃ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کے ساتھی کھڑے ہونے لگے، آپ نے ان سے فرمایا: اس بات پر تمہیں کس نے مجبور کیا؟ وہ کہنے لگے: کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بتایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جب بھی کوئی جنازہ گزرتا تو آپ اس جنازہ کے گزر جانے تک کھڑے رہتے، آپ نے فرمایا: ابوموسیٰ ایسے ہی کچھ نہیں کہتے، شاید رسول اللہ ﷺ نے ایسے ایک مرتبہ کیا ہو، رسول اللہ ﷺ جو احکام آپ پر نازل نہیں ہوئے ان میں اہل کتاب کی مشابہت پسند کرتے تھے، اور جب اس کے متعلق کوئی حکم نازل ہو جاتا تو ان کی مشابہت چھوڑ دیتے۔ (نسائی، ابن ماجۃ ورواہ، ابوداؤد طیالسی کہ ابوموسیٰ اشعری ﷺ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس سے مسلمان، یہودی یا عیسائی کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو! کیونکہ ہم ان کے لئے نہیں بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایسا صرف ایک مرتبہ کیا، اور اہل کتاب تھے آپ اس چیز میں ان کی مشابہت اختیار کرتے اور جب آپ کو روک دیا جاتا تو آپ رک جاتے، اور مسدد نے ان الفاظ سے روایت کیا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا صرف ایک یہودی کے لئے کیا پھر دوبارہ ایسا نہیں کیا، اور جب آپ کو (ان کی مشابہت سے) روک دیا جاتا تو آپ رک جاتے۔

فی الا سناد لیث بن ابی سلیم

رونا

۴۲۸۹۶......(مسند عمر) ابوعثمان سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب ان کے پاس نعمان کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے۔ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۸۹۷......جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عتیک سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی میت کے گھر گئے تو عورتیں رونے لگیں، حضرت جبیر نے کہا: جب تک رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں تم خاموش رہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں رونے دو، جب جنازہ تیار ہو جائے پھر کوئی رونے والی ہرگز نہ روئے۔ ابونعیم

۴۲۸۹۸......عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا فرزند فوت ہوا تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ بھی روتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھ روتی ہے، دل غمگین ہوتا ہے (لیکن) ہم صرف اپنے رب کو راضی کرنے والی بات کریں گے، ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۹۹......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی عورت کو قبر پر روتے دیکھا تو اسے ڈانٹا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوحفص! اسے چھوڑ دو، اس واسطے کہ آنکھ اشکبار ہوتی ہے جب کہ واقعہ اور حادثہ نیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۰۰......یوسف بن ماھک سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازہ میں تھے، فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب نہیں ہوتا۔

ابن جریر فی تھذیبہ

۴۲۹۰۱......حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ذوالحلیفہ آتے تو انصار کے بچے آپ سے ملتے اور اپنے گھر والوں کی خیر وخبر بتاتے، (ایک دفعہ) ہم حج یا عمرہ سے واپس آئے، تو ہم ذوالحلیفہ میں (ان سے) ملے، کسی نے اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے کہہ دیا، تمہاری بیوی فوت ہوگئی ہے تو وہ رونے لگے، میں ان کے اور نبی ﷺ کے درمیان تھی میں نے ان سے کہا: کیا آپ صحابی رسول اللہ ﷺ ہوکر روتے ہیں جب کہ آپ کی اتنی سبقتیں اور بھلائیاں ہیں! وہ کہنے لگے: کیا میرے لئے یہ حق ہے کہ میں نہ روؤں! جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: سعد بن معاذ کی فوتگی کی وجہ سے عرش کی لکڑیاں ہل گئیں۔ابونعیم

۴۲۹۰۲..... (مسند اسامہ بن زید) ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اتنے میں آپ کی کسی صاحبزادی نے آپ کی طرف پیام بھیجا کہ ان کا بچہ موت کی کشمکش میں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو جو اللہ تعالیٰ کا تھا وہ لے لیا اور جو وہ دے وہ بھی اسی کا ہے، اور ہر چیز کی اس کے ہاں ایک مدت ہے، اور ان سے کہنا کہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔ (چنانچہ قاصد واپس گیا) پھر واپس آیا اور کہنے لگا: کہ انہوں نے قسم کھائی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں، تو نبی ﷺ برخاست ہوئے اور آپ کے ہمراہ سعد بن عبادۃ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور کئی مرد اٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ چل دیا، (جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو) بچہ نبی ﷺ کو تھمایا گیا اور اس کی روح نکل رہی تھی گویا وہ کسی مشکیزے میں ہے تو آپ ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑیں، تو سعد آپ سے کہنے لگے: یارسول اللہ! یہ کیا کیفیت ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ (خصوصاً) اپنے مہربان بندوں پر (ہی) مہربانی فرماتا ہے۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجۃ و ابو عوانۃ، ابن حبان

نوحہ بین

۴۲۹۰۳..... (مسند الصدیق) حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہوا تو ان پر رویا گیا، حضرت ابوبکر مردوں کی طرف نکلے اور فرمایا: میں ان عورتوں کی طرف سے آپ لوگوں سے معذرت کرتا ہوں، کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت کے قریب والی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میت پر کھولتا پانی، زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے ڈالا جاتا ہے۔ابویعلی وسندہ ضعیف

۴۲۹۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس میت کے وہ محاسن جو اس میں نہیں بیان کئے جائیں تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ابن منیع والحارث

۴۲۹۰۵..... عمرو بن دینار سے روایت ہے فرمایا: جب خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر عورتیں جمع ہوکر رونے لگیں، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے ان کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، ان کے پاس کوڑا تھا، فرمایا: عبداللہ! جاؤ! ام المؤمنین سے کہو کہ پردہ کرلیں، اور ان عورتوں کو میرے پاس لے آؤ، چنانچہ وہ باہر نکلنے لگیں اور آپ انہیں کوڑے سے مارنے لگے، ان میں سے ایک عورت کی اوڑھنی گرگئی لوگوں نے کہا: امیرالمؤمنین! اس کی اوڑھنی، فرمایا: رہنے دو اس کی کوئی عزت نہیں، آپ کی یہ بات پسند کی جاتی تھی: کہ اس کی حرمت نہیں۔رواہ عبدالرزاق

یہ وہ عورتیں تھیں جو اجرت پر نوحہ کرتی اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں کھڑے ہوکر بین کیا کرتی تھیں، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں کافی روکا لیکن وہ باز نہ آئیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے تو توجہ نہ دی کہ ماتم ہے لیکن جب ان کا شور بڑھا اور خواتین اطلاع بھی کردی تو آپ نے سزا کے طور ایسا کیا کہ پھر کوئی نوحہ کرنے والی ایسی حرکت نہ کرے، اس کے علاوہ امیرالمؤمنین اور حاکم وقت کی حیثیت سے کسی جرم پر سزا کے طور کوئی سی سزا تجویز کرنا جائز ہے۔

۴۲۹۰۶..... نصر بن ابی عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رات کے وقت مدینہ میں نوحہ کی آواز سنی تو آپ وہاں تشریف لے آئے، عورتوں کو منتشر کردیا، اور نوحہ کرنے والی عورت کو درے سے مارنے لگے، تو اس کا دوپٹہ زمین پر گرگیا، لوگوں نے عرض کیا: امیرالمؤمنین! اس کے بال نظر آنے لگے، فرمایا: ہاں (مجھے بھی نظر آرہا ہے) (جو شریعت کی خلاف ورزی کرے) اس کی عزت وحرمت نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۲۹۰۷..... سفیان بن سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، تو بنی مغیرہ کی عورتیں حضرت خالد کے گھر اکٹھی ہوگئیں، اوران پر رونے لگیں، کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ دیا کہ عورتیں حضرت خالد کے گھر جمع ہوگئیں اور وہ آپ کو وہ چیز سنانا چاہتی ہیں جو آپ ناپسند کرتے ہیں، ان کی طرف جانے والی قاصد نے کہا: انہیں روکیں! تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے آنسوؤں سے دل برداشتہ ہوتی ہیں تو ان پر کوئی حرج نہیں، جب تک (سر پر) گرد وغبار اور اونچی آواز نہ ہو۔

ابن سعد، ابو عبید فی الغریب والحاکم فی المکنی ویعقوب بن سفیان بیهقی، ابو نعیم، ابن عساکر

۴۲۹۰۸..... عبداللہ بن عکرمۃ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں کی بات پر تعجب ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا، جب کہ خالد بن ولید پر مکہ اور مدینہ میں بنی مغیرہ کی عورتیں سات دن روتی رہیں، انہوں نے گریبان چاق کیے، چہروں پر مارا اور لوگوں کو ان ایام میں کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ دن گزر گئے حضرت عمر انہیں منع نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

حضرت خالد بن ولید کی وفات پر عورتوں کے رونے کے دو واقعے ہیں، ایک مرتبہ آپ نے درگزر فرمایا جیسا کہ سابقہ روایت میں ہے لیکن جب عورتوں کا معاملہ طول پکڑ گیا تو آپ نے سختی فرمائی، تو لوگوں نے دونوں کو یکجا کر دیا۔

۴۲۹۰۹..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان پر رونے والی عورتیں کھڑی کر دیں، حضرت عمر کو پتہ چلا آپ نے انہیں حضرت ابوبکر پر رونے سے منع فرمایا: لیکن وہ باز نہ آئیں، آپ نے ہشام بن ولید سے کہا: ابوقحافہ کی بیٹی (یعنی پوتی مراد حضرت عائشہ) سے جا کر کہو اور درے ان عورتوں کو مارنا، نوحہ کرنے والیاں اس سے ڈر گئیں، آپ نے فرمایا: کیا تم ابوبکر پر رو کر انہیں عذاب میں مبتلا کرنا چاہتی ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۹۱۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال مغرب وعشاء کے درمیان ہوا ہم لوگوں نے (اسی حالت میں) صبح کر دی تو انصار و مہاجرین کی عورتیں جمع ہوگئیں اور رونے والیاں کھڑی کر دیں، (اس وقت) حضرت ابوبکر کو غسل وکفن دیا جار ہا تھا، حضرت عمر نے نوحہ کا کہا تو وہ عورتیں ڈر گئیں، اللہ کی قسم! تم عورتیں اسی (بات کے) لئے متفرق ہوتی اور جمع ہوتی ہو۔

رواہ ابن سعد

۴۲۹۱۱..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب صدیق اکبر کا انتقال ہوا، تو آپ پر رویا گیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میت کو زندہ شخص کے (اس پر) رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے لیکن وہ رونے سے باز نہ آئیں، تو حضرت عمر نے ہشام بن ولید سے فرمایا: جاؤ اور عورتوں کو باہر نکالو، حضرت عائشہ نے فرمایا: میں تمہیں باہر نکال دوں گی، حضرت عمر نے فرمایا: (ہشام!) اندر جاؤ میں نے تمہیں اجازت دی ہے وہ اندر گئے، تو حضرت عائشہ نے فرمایا (ہشام!) بیٹا کیا تم مجھے باہر نکالو گے! انہوں نے عرض کیا، جہاں تک آپ کا معاملہ ہے تو میں نے آپ کو اجازت دی ہے، پھر وہ ایک ایک عورت کو باہر نکالنے لگے اور درے سے مارنے لگے، یہاں تک کہ ام فروہ باہر نکلیں، اور (ہشام نے) عورتوں کو منتشر کر دیا۔ ابن راھویہ وھو صحیح

۴۲۹۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جب جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ (خاموشی سے) بیٹھ گئے آپ کے چہرے پر غم کے آثار نظر آرہے تھے، میں دروازے کی پھٹن سے (آپ کو) دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک شخص آکر آپ سے کہنے لگا: یارسول اللہ! جعفر (کے گھرانے) کی خواتین، پھر اس نے ان کے رونے کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: جاؤ انہیں خاموش کراؤ اگر وہ خاموش نہ ہوں تو ان کے چہروں میں مٹی ڈال دینا۔ رواہ ابن ابی شیبة

بخاری کی روایت میں ہے کہ وہ شخص بار بار آکر آپ سے یہی بات کہتا تو مجبوراً آپ نے کہا: اگر وہ خاموش نہیں ہو رہی ہیں ان کے مونہوں میں مٹی ڈال دو تاکہ وہ چپ ہو جائیں، آپ کا منشا تھا کہ غم کی وجہ سے عورتیں رو رہی ہیں تو ایک دفعہ منع کر دینے سے اگر ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تو تمہارا حق پورا ہو گیا کہ تم نے روک دیا، بار بار اس بات کو دہرانا مناسب نہیں۔

باب......دفن اور اس کے بعد کے امور

۴۲۹۱۳... اسمٰعیل بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب میت کو بغلی قبر میں رکھا جانے لگے تو کہا جائے، بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ وبالیقین بالبعث بعد الموت۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۹۱۴... عمر بن سعید بن یحییٰ نخعی سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے ابن المکنف کا جنازہ پڑھا، آپ نے چار تکبیریں کہیں، پھر ایک طرف سلام پھیرا، اس کے بعد انہیں قبر میں اتارا، اور فرمایا: اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے (آج) تیرا مہمان بنا، اور تو بہترین مہمان نواز ہے، اے اللہ اس کی قبر کشادہ کردے اس کے گناہ کی مغفرت فرما، ہمیں تو صرف خیر کا علم ہے جب تجھے اس کا زیادہ علم ہے اور یہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۱۵... علی بن الحکم اہل کوفہ کی جماعت سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے اور وہ لوگ ایک میت دفن کررہے تھے، اس کی قبر پر کپڑا پھیلایا گیا، آپ نے قبر سے کپڑا کھینچ لیا اور فرمایا: اس طرح عورتوں (کو دفن کرتے) کیا جاتا ہے۔

رواہ البیھقی

۴۲۹۱۶... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ مردے برے پڑوس سے ایسے ہی اذیت وتکلیف محسوس کرتے ہیں جیسے زندے محسوس کرتے ہیں۔

المالینی فی المؤتلف والمختلف

کلام:......کشف الخفاء ۱۶۹۔

۴۲۹۱۷... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے روز فرمایا: گہری کشادہ اور اچھی قبر کھودو اور دو اور تین افراد ایک قبر میں دفن کرو اور زیادہ قرآن پڑھنے والے کو پہلے اتارو۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۱۸ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (رات کے وقت) کچھ لوگوں نے قبرستان میں آگ جلتی دیکھی تو وہ اس کے پاس آگئے تو وہاں رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے اپنے ساتھی کو مجھے (بھی) پکڑاؤ (تاکہ اسے قبر میں اتاروں) تو وہ شخص بلند آواز سے ذکر کرنے والا تھا۔

طبرانی فی الکبیر

۴۲۹۱۹ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر چونا لگانے اور اس پر قبر کی نکالی ہوئی مٹی کے علاوہ فالتو مٹی ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۹۲۰ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قبروں پر چونا کرنے اور ان پر عمارت (گنبد روضۃ، چاردیواری) بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۹۲۱ علاء بن اللجلاج سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب مجھے قبر میں اتارنے لگو اور لحد میں رکھنے لگو تو کہنا: بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اور مجھ پر نرمی سے مٹی ڈالنا، اور میرے سر کے پاس سورۂ بقرہ کا ابتدائی اور آخری حصہ پڑھنا کیونکہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا آپ اس عمل کو پسند کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۲۲ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ، حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے لحد (بغلی قبر) کھودی گئی۔

رواہ ابن النجار

۴۲۹۲۳... ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: کہ لوگ (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) لحد پسند کرتے اور شق کو ناپسند کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۲۴... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ نبی ﷺ کی قبر ایک بالشت اونچی کی گئی۔ رواہ ابن جریر

ذیل دفن

۴۲۹۲۵... عمر بن سعید سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن المکفف کا جنازہ پڑھایا، چار تکبیریں کہیں اور (دفن کے وقت) ان کی قبر پر دو یا تین مٹھی مٹی ڈالی۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۲۶... زہری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تدفین کی۔ ابن سعد وابونعیم

۴۲۹۲۷... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۲۸... کثیر بن مدرک سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب میت پر مٹی ڈال رہے ہوتے تو فرماتے: اے اللہ! میں اس شخص کے اہل وعیال ومال کو آپ کے سپرد کرتا ہوں، اس کا گناہ بڑا ہے اس کی بخشش فرمادیں۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۲۹... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوجاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوکر فرماتے: اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ ابھی اس سے پوچھا جائے گا۔

ابوداؤد، ابویعلی دارقطنی فی الافراد، ابن شاھین فی السنة، بیھقی، سعید بن منصور

۴۲۹۳۰... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: لوگوں نے حج سے واپسی پر کھلے میدان میں ایک مردہ کو پایا، لوگ اس پر سے گزر رہے تھے لیکن اس کا سر اٹھا کر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قبیلہ لیث کا ایک شخص گزرا جسے کلیب کہا جاتا تھا اس نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور اس کی تدفین کے لئے مدد طلب کی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا: کیا تم اس مردہ عورت کے پاس سے گزرے تھے تو اس نے کہا: نہیں، حضرت عمر نے فرمایا: اگر تم مجھ سے یوں کہتے کہ تم اس کے پاس سے گزرے تھے تو میں تمہیں سزا دیتا، پھر حضرت عمر لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اس عورت کے بارے میں ان پر غصہ ہوئے اور فرمایا: شاید اللہ تعالیٰ کلیب کو اس عورت کو کفنانے کی وجہ سے جنت میں داخل کردے، ایک دفعہ کلیب مسجد کے پاس وضو کررہے تھے: ابولولو حضرت عمر کا قاتل آیا اور اس نے کلیب کا پیٹ پھاڑ دیا۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۳۱... (مسند جابر بن عبداللہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کو قبر میں رکھ چکنے کے بعد اس کی قبر پر آئے اور اسے باہر نکالنے کا حکم دیا آپ نے اس کے گھٹنوں اور رانوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیض پہنائی۔ رزین

۴۲۹۳۲... شعبی سے روایت ہے کہ شہداء کی تمام قبریں کوہان نما تھیں۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۳۳... (مسند علی) محمد بن حبیب سے روایت ہے فرمایا: پہلے شخص جنہیں ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کیا گیا امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے انہیں ان کے بیٹے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منتقل کیا۔ دارقطنی

تلقین

۴۲۹۳۴... سعید اموی سے روایت ہے فرمایا: میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھا جب وہ نزع کی حالت میں تھے مجھ سے فرمایا: سعید جب میں فوت ہوجاؤں تو میرے ساتھ وہی معاملات کرنا جیسا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا کوئی بھائی فوت ہوجائے اور تم اس پر مٹی ڈال چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کے سرہانے کھڑے ہوکر کہے: اے فلاں! فلانی کے بیٹے کیونکہ وہ سن رہا ہوتا ہے لیکن جواب نہیں دے سکتا، پھر وہ کہے اے فلاں! فلانی کے بیٹے! تو وہ سیدھا بیٹھ جائے گا، پھر کہے: اے فلاں! فلانی کے بیٹے! تو وہ کہے گا: اللہ تجھ پر رحم کرے ہماری رہنمائی کر! پھر وہ کہے: تو اس چیز یعنی لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کی گواہی دینے

جس پر تو دنیا سے نکلا، اور یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد ﷺ کے نبی ہونے، اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے رہنما ہونے پر راضی تھا، جب وہ ایسا کرلے گا، تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، ہمیں یہاں سے لے چلو، اس کے پاس ہمارا کیا کام، اسے تو اس کی حجت بتا دی گئی، پس اللہ تعالیٰ ان دونوں کے سامنے اسے حجت تلقین کرنے والا ہوگا۔ کسی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں اس کی ماں کو نہیں جانتا؟ آپ نے فرمایا: اسے حضرت حوا علیہا السلام کی طرف منسوب کردو۔ رواہ ابن عساکر

قبر کا سوال اور عذاب

۴۲۹۳۵..... حضرت میمونہ نبی ﷺ کی کنیز سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے میمونہ! قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو! انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قبر کا عذاب برحق ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، غیبت اور پیشاب کی چھینٹوں کی لاپرواہی سخت عذاب قبر کا باعث ہے۔ بیھقی فی عذاب القبر

۴۲۹۳۶..... ام خالد بنت خالد بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی کہ آپ وضو کرتے وقت قبر کے عذاب سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ابن ابی شیبہ وابن النجار

۴۲۹۳۷..... (مسند ام مبشر) جابر، ام مبشر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ بنی نجار کے کسی باغ میں جس میں ان لوگوں کی قبریں تھیں جو زمانہ جاہلیت میں مرچکے تھے، آپ میرے پاس وہاں تشریف لائے، آپ وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے! عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قبر کا عذاب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: انہیں قبروں میں ایسا عذاب ہورہا ہے جس کو جانور سن رہے ہیں۔ ابن ابی شیبۃ، بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۳۸..... ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ دو شخصوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہورہا تھا، ان کے پڑوسیوں نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، آپ نے فرمایا: کھجور کی دو تر شاخوں کو ان کی قبروں پر لگادو جب تک خشک نہیں ہوں گی ان سے عذاب کم کردیا جائے گا، کسی نے پوچھا: انہیں کس وجہ سے عذاب ہورہا ہے؟ آپ نے فرمایا: چغلخوری اور پیشاب کی وجہ سے۔ بیھقی فی عذاب القبر

۴۲۹۳۹..... حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک چتکبرے خچر پر سوار تھے جو بدک گیا، آپ نے فرمایا: یہ بدکا تو ہے لیکن کسی بڑے حادثہ کی وجہ سے نہیں بدکا اس کے بدکنے کا سبب یہ ہے کہ ایک شخص کو قبر میں چغلخوری کی وجہ سے مارا جارہا ہے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے عذاب ہورہا ہے۔ بیھقی فی عذاب القبر

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حق میں دعا

۴۲۹۴۰..... (مسند انس) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا، (جب آپ ﷺ گھر نکلے) ہم بھی آپ کے ساتھ ہولئے۔ (اور ہماری عادت تھی) ہم لوگ جب بھی آپ کو زیادہ غمگین دیکھتے ہم کوئی بات نہ کرتے، چلتے چلتے ہم لوگ قبر پر پہنچ گئے ابھی تک لحد تیار نہیں ہوئی تھی، آپ بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، آپ نرم نرم سانس لینے لگے، پھر آسمان کی طرف نظر دوڑائی، اس کے بعد قبر کی کھدائی مکمل ہوگئی، آپ قبر میں اترے، میں نے دیکھا کہ آپ کا غم بڑھ گیا، دفنانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ باہر تشریف لائے، میں نے دیکھا کہ آپ کی وہ کیفیت نہ رہی، بلکہ آپ مسکرا رہے تھے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم جب بھی آپ کو غمگین دیکھتے آپ سے بات نہیں کرسکتے، پھر ہم نے آپ کی یہ کیفیت نہیں دیکھی ایسا کیوں ہوا؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس جگہ قبر کی تنگی وتاریکی اور زینب کی ضعف حالی یاد آ گئی تو مجھ پر گراں گزرا، میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے تخفیف کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرلی، اور قبر نے اسے ایک دفعہ بھینچا جس کی آواز دونوں جانبوں کے تمام جانوروں نے انسانوں وجنوں کے علاوہ سنی۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۹۴۱.....(اسی طرح) قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر (یہ خدشہ نہ ہوتا کہ) تم لوگ مردوں کو دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا وہ تمہیں عذاب قبر سناتے۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۴۲..... (اسی طرح) حمید طویل حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر سے آواز سنی تو فرمایا: یہ شخص کب فوت ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا، جاہلیت میں، تو گویا آپ اس بات سے خوش ہوئے پھر فرمایا: اگر تم مردوں کو دفن کرنا نہ چھوڑ دیتے۔ یا جیسا فرمایا۔ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا وہ تمہیں عذاب قبر سناتے۔ بیھقی فیہ

۴۲۹۴۳ (اسی طرح) قاسم رحال سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ بنی نجار کے ایک ویرانے میں داخل ہوئے شاید آپ قضائے حاجت کے لئے گئے تھے، جب باہر آئے تو آپ خوفزدہ تھے پھر فرمایا: (اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ) تم مردوں کو دفن نہیں کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ جو عذاب قبر وہ مجھے سنوار ہے کہیں تمہیں بھی سناتے۔ بیھقی فیہ وقال: اسنادہ صحیح وھو شاھد لما قبلہ

۴۲۹۴۴..... (اسی طرح) عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے (خاندان) بنی طلحہ کے کسی نخلستان میں قضائے حاجت کے لئے گئے، اور بلال آپ کے پیچھے، اللہ کے نبی کا اکرام کرتے ہوئے ایک جانب چل رہے تھے، پھر آپ ایک قبر سے گزرے آپ وہاں کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ بلال بھی آپ تک پہنچ گئے، آپ نے فرمایا: بلال! تمہارا بھلا ہو! کیا تم وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! انہیں سن رہا، فرمایا: قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے، پھر اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا تو پتہ چلا وہ یہودی تھا۔ بیھقی فی عذاب القبر

۴۲۹۴۵ (اسی طرح) بلال بن علی بن ابی میمونہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع میں چل رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال کیا جو میں سن رہا ہوں تمہیں سنائی دے رہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم نہیں! آپ نے فرمایا: کیا تمہیں سنائی نہیں دیتا کہ قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ بیھقی فیہ، واسنادہ صحیح ایضا شاھد لما تقدم

۴۲۹۴۶ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم چار ہاتھ زمین کے دو ہاتھ حصے میں ہوگے اور منکر ونکیر (فرشتوں) کو دیکھو گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! منکر نکیر کون ہیں؟ فرمایا: قبر کے دو فتنے، جو قبر کو اپنی کچلیوں سے کھود ڈالیں گے، اور اپنی آواز میں دہرا رہے ہوں گے، ان کی آوازیں گرج دار بادل کی طرح ہوں گی اور ان کی آنکھیں اچک لے جانے والی بجلی کی طرح ہوں گی، ان کے ساتھ اگر منیٰ کے لوگ جمع ہو کر اسے اٹھانا چاہیں پھر بھی نہ اٹھا سکیں، جب کہ وہ ان کے سامنے میری اس لاٹھی سے بھی زیادہ ہلکی ہوگی، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی جسے آپ حرکت دے رہے تھے۔ وہ دونوں تم سے باز پرس کریں گے اگر تم نے لاعلمی اور سستی کا مظاہرہ کیا تو وہ تمہیں ایک ضرب لگائیں گے جس سے تم راکھ (جیسے) ہو جاؤ گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اسی حال میں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں عرض کیا: پھر ان دونوں کے لئے کافی ہوں۔ ابن ابی داؤد فی البعث ورستہ فی الایمان وابو الشیخ فی السنة والحاکم فی الکنی، وابن فنجویہ فی کتاب الوجل، حاکم فی تاریخہ، بیھقی فی کتاب عذاب القبر، والاصبھانی فی الحجة

۴۲۹۴۷.....حذیفہ بن یمان سے فرمایا: روح فرشتہ کے پاس ہوتی ہے اور جسم الٹا پلٹا جاتا ہے جب لوگ جسم کو اٹھا لیتے ہیں تو وہ فرشتہ ان کے پیچھے ہو لیتا ہے اور جب اسے قبر میں رکھ دیتے ہیں روح کو اس میں بکھیر دیتا ہے۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۴۸ .....ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد نکلے آپ نے ایک آواز سنی، فرمایا: یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ ابو داؤد طیالسی ابو نعیم

۴۲۹۴۹ .....ابو رافع سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ نبی ﷺ بقیع غرقد میں چل رہے تھے میں آپ کے پیچھے چل رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ تو نے ہدایت پائی اور نہ تیری رہنمائی کی گئی، تین بار فرمایا: میں نے عرض کیا: مجھے؟ فرمایا: تمہیں نہیں کہہ رہا، میری مراد قبر والے سے ہے، اس سے میرے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے گمان کیا کہ وہ مجھے نہیں جانتا، تو وہ ایسی قبر تھی جس میں میت دفن کرنے کے بعد اس پر پانی چھڑکا گیا تھا۔

طبرانی فی الکبیر ابو نعیم، بیھقی فی کتاب عذاب القبر

قبر پر ہر شاخ گاڑنا

۴۲۹۵۰ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے قریب سے گزرے تو ٹھہر گئے، فرمایا: میرے پاس تو (ہری) شاخیں لاؤ، چنانچہ لوگ لے آئے، تو ایک آپ نے اس کی پائنتی کی جانب اور ایک اس کے سرہانے لگادی پھر فرمایا: اس شخص کو عذاب قبر ہو رہا تھا، کسی نے عرض کیا: ان کا اللہ کے نبی اسے کیا فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب تک ان میں نمی باقی رہے گی اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۵۱۔۔ ابوالحسنا حضرت ابو ہریرۃ سے آپ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ایک شاخ یا ٹہنی لی اور اسے درمیان سے توڑ کر ایک قبر پر ایک اور دوسری قبر پر دوسری لگادی، کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک شخص تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور (دوسری قبر والی) عورت تھی جو لوگوں کے درمیان چغلخوری کیا کرتی تھی، تو ان دونوں (شاخوں) کی وجہ سے قیامت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۵۲۔۔۔۔ ابو حازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر پر سے گزرے، پھر فرمایا: میرے پاس دو شاخیں لاؤ، تو ان میں سے ایک اس کے سرہانے اور دوسری اس کے پاؤں کی جانب لگادی، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اسے ان کا فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب تک ان میں تازگی رہے گی تو اس کے عذاب قبر میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ آپ بذریعہ وحی جان گئے تھے کہ اسے عذاب ہو رہا، اس لیے آپ نے ایسا کیا، بعد کا کوئی شخص اس طرح نہیں کر سکتا۔

۴۲۹۵۳۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرمایا: ایک یہودی عورت (میرے) پاس آئی تو وہ مجھ سے بیان کرنے لگی: پھر راوی نے اس حدیث کا ذکر کیا جس میں یہودی عورت کا قصہ اور حضرت عائشہ کا رسول اللہ ﷺ کو اس کی بات بتانے کا واقعہ ہے۔ فرماتی ہیں: آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، کچھ روز بعد آپ نے فرمایا: عائشہ! عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو، کیونکہ اس سے اگر کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے لیکن ان پر بھی ایک دباؤ سے زیادہ عذاب نہیں ہوا۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۵۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ اس کے یا اس دن کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز کے بعد یہ کہتے سنا: اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب مجھے جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے محفوظ فرما۔ بیھقی کتاب مذکور

۴۲۹۵۵۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! میں جہنم اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۵۶۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عذاب قبر سے کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے، پھر اپنی تین انگلیوں کی طرف اشارہ کر کے انہیں آپس میں جوڑا پھر کھول دیا، اس کے بعد فرمایا: کہ قبر ان پر تنگ ہوئی پھر کشادہ ہوگئی۔

بیھقی فی کتاب عذاب القبر

تعزیت

۴۲۹۵۷۔۔۔۔۔ (مسند الصدیق) حضرت ابوبکر الصدیق سے روایت ہے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: بارالہا! جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اس کے لئے کیا (اجر) ہے؟ فرمایا: میں اسے اپنے (عرش) کے سایہ میں جگہ دوں گا جس دن میرے (پیدا کردہ) سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ابن شاھین فی الترغیب

۴۲۹۵۸.....ابوعیینہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی کی تعزیت کرتے تو فرماتے: تعزیت کے ساتھ مصیبت (باقی) نہیں رہتی، اور واویلے کا کوئی فائدہ نہیں، موت سے پہلے کا مرحلہ آسان ہے اور اس کے بعد والا مشکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی کمی (غیر موجودگی) کو یاد کرو تمہاری مصیبت کم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اجر میں اضافہ کرے۔

ابن ابی خیثمۃ والدینوری فی المجالسۃ، ابن عساکر

۴۲۹۵۹.....سفیان سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشعث بن قیس سے ان کے بیٹے کی تعزیت کی تو فرمایا: اگر تم غم کرو تو تمہاری رشتہ داری اس کی مستحق ہے اور اگر صبر کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے بیٹے کا بدل عطا کر دے گا (دیکھو!) اگر صبر کرو تو جو تمہاری تقدیر میں ہے اس نے ہو کر رہنا ہے لہٰذا تمہیں اجر ملے گا اور اگر واویلا اور بے صبری کرو گے تو تقدیر پر بھی آئے گی اور تمہیں گناہ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۶۰.....حوشب سے روایت ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کا ایک بیٹا تھا جو بالغ ہو گیا، وہ اپنے والد کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آتا۔ پھر اس لڑکے کا انتقال ہو گیا تو اس کے والد چھ دن اس پر غم کرتے رہے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے فلاں شخص دکھائی نہیں دے رہا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا بیٹا فوت ہو گیا، جس کا انہیں بے حد صدمہ ہوا، آپ نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا بیٹا سب بچوں سے خوبصورت، سب سے عقلمند ہوتا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا بیٹا سب سے زیادہ جرأت مند ہوتا، کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارا بیٹا تمہارے بوڑھا ہوتا اور سب سے زیادہ افضل اور مالدار ہوتا یا (اس سب کے بدلہ) تمہیں کہا جاتا: جو ہم نے تم سے لیا اس کے بدلہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابن مندہ، وقال: غریب، ابونعیم، ابن عساکر

ذیل تعزیت

۴۲۹۶۱.....حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سے آپ کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعزیت کی گئی آپ نے فرمایا: الحمد للہ، بیٹیوں کو (موت کے بعد) دفن کرنا عزت کی بات ہے۔ العسکری فی الامثال

۴۲۹۶۲.....حضرت عائشہ عمرو بن شرحبیل سے روایت کرتی ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ کو جنگ خندق میں تیر لگا تو ان کا خون پھوٹ کر نبی ﷺ پر بہنے لگا، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے اور کہنے لگے: ہائے! اس کی ہلاکت! آپ نے فرمایا: ابوبکر! ایسا نہ کہو، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے، آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۹۶۳.....معاذ سے روایت ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے معاذ بن جبل کی جانب، تم پر سلامتی ہو! میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی ذعا و عبادت کے لائق نہیں، صورت احوال یہ ہے: اللہ تعالیٰ تمہارا اجر بڑھائے، اور تمہیں صبر کی توفیق بخشے ہمیں اور تمہیں شکر کرنے کی توفیق عطا کرے، کیونکہ ہمارے جان و مال، اہل و اولاد اللہ تعالیٰ کا بہترین ہدیہ اور امانت کے طور پر مانگی ہوئی چیزیں ہیں، انسان ایک مقرر وقت تک ان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور معلوم مدت تک انہیں استعمال کرتا ہے، تو ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی عطا کردہ چیزوں پر شکر گزاری کا سوال کرتے ہیں اور آزمائش میں صبر مانگتے ہیں۔

تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کے بہترین ہدیوں اور امانت میں رکھی ہوئی مانگی چیزوں میں سے تھا، اللہ تعالیٰ نے رشک و خوشی میں تمہیں اس سے فائدہ پہنچایا اور اجر کثیر سے تم سے لے لیا، اگر تم ثواب کی امید رکھو تو مغفرت، رحمت اور ہدایت ہے سو صبر سے کام لو، (اور ایسا نہ ہو) تمہارا واویلا تمہارے اجر و ثواب کو ضائع کر دے اور تم پشیمان ہو، اور یہ بھی یاد رکھو! کہ بے صبری نہ تو کسی میت کو واپس لا سکتی ہے اور نہ کسی غم کو ختم کر سکتی ہے اور جس مصیبت نے آنا تھا وہ آ چکی، والسلام۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، حاکم وقال: حسن غریب، وتعقب عن محمود بن لبید عن معاذ واورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال الذہبی وابن مجاشع وابن عمر، حلیۃ الاولیاء عن عبدالرحمن بن غنم وقال: کل ہذہ الروایات ضعیفۃ لا تثبت

فان وفاة ابن معاذ بعد وفاة رسول اللہ ﷺ بسنتين وانما كتب اليه بعض الصحابة فتوهم الراوی فنسبها الی النبی ﷺ)

۴۲۹۶۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اور لوگوں کے درمیان ایک دروازہ کھولا یا پردہ اٹھایا، آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے ان کی اچھی حالت دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کیا، اور یہ امید رکھی کہ آپ کے پیچھے بھی ان کی یہی حالت ہوگی، پھر فرمایا: لوگو! میری امت میں سے میرے بعد جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے، تو جو اسے مصیبت پہنچے اس میں میری (وفات کی) مصیبت کو یاد کرے، کیونکہ میری (وفات کی) مصیبت جیسی مصیبت میرے کسی امتی کو نہیں پہنچی۔
ابن يعلى، ابن عساكر

ذیل موت

۴۲۹۶۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر روح کے لئے اس وقت تک دنیا سے نکلنا حرام ہے یہاں تک کہ اسے اپنا ٹھکانہ (جنت یا جہنم) معلوم نہ ہوجائے۔ابن ابی شيبة ابن ابی الدنيا فی ذكر الموت

۴۲۹۶۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب نیک بندہ مرجاتا ہے تو زمین کا وہ حصہ جس پر وہ نماز پڑھتا اور آسمان میں اس کے عمل کے داخل ہونے کا دروازہ روتا ہے پھر آپ نے آیت پڑھی: پس نہ روئے ان کے لئے زمین اور نہ آسمان۔
ابن المبارک فی الزهد وعبد بن حميد وابن ابی الدنيا فی ذكر الموت وابن المنذر

۴۲۹۶۷..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کے اعمال لکھنے کے لئے دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ جب وہ فوت ہوجاتا ہے تو یہ مقرر کردہ فرشتے عرض کرتے ہیں: (رب العزت!) وہ تو فوت ہوگیا ہمیں اجازت دیں کہ ہم آسمان پر چلے جائیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا آسمان میری تسبیح کرنے والے فرشتوں سے بھرا پڑا ہے، وہ عرض کرتے ہیں: کیا ہم زمین میں ٹھہرے رہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری زمین میری تسبیح کرنے والی مخلوق سے پر ہے وہ دونوں عرض کرتے ہیں: تو پھر ہم کہاں جائیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہوکر میری تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل بیان کرتے رہو اور قیامت تک اس کا ثواب میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔المروزی فی الجنائز وابوبكر الشافعی فی الغيلانيات وابو الشيخ فی العظمة، بيهقی فی شعب الايمان والديلمی واورده ابن الجوزی فی الموضوعات فلم يصب

کلام:..... التذکرۃ ۲۲۲، ذخیرۃ الحفاظ ۹۸۰

۴۲۹۶۸..... حضرت بلال سے روایت ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں نے مرکر چین پالیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چین تو اسنے پایا جس کی مغفرت کردی گئی۔رواه ابن عساكر

۴۲۹۶۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہی الفاظ کی روایت ہے۔رواه ابن عساكر

۴۲۹۷۰..... ابوالہیثم بن مالک سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ اتبع بن عبد کے پاس بیٹھے باتیں کررہے تھے ان کے پاس ابوعطیہ مذبوح تھے نعمتوں کا ذکر چھڑ گیا تو وہ لوگ کہنے لگے، سب سے زیادہ نعمت والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں، ابوعطیہ بولے: میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے زیادہ نعمت والا کون ہے؟ قبر میں رکھا جسم جو عذاب سے محفوظ ہوگیا۔رواه ابن عساكر

۴۲۹۷۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر میں مردہ ڈوبنے والے مدد طلب کرنے والے کی طرح ہے وہ اس دعا کا منتظر ہوتا ہے جو اسے باپ، ماں، بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے جب وہ دعا اس تک پہنچتی ہے تو وہ اسے دنیا اور اس کی چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور پر زمین والوں کی دعائیں پہاڑوں کی طرح داخل کرتے ہیں۔ اور زندوں کا مردوں کے لئے ہدیہ تو ان کے لئے استغفار ہے۔ابو الشيخ فی فوائده، بيهقی فی شعب الايمان، قال: غريب تفرد به وفيه محمد بن جابر ابی عياش المصيصی وقال فی الميزان: لا اعرفه قال: هذاالخبر منكر جدا

۴۲۹۷۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: فلانی نے مر کر راحت حاصل کرلی، تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو کر فرمانے لگے: راحت تو اسے ملتی ہے جس کی مغفرت کردی گئی ہو۔

طبرانی فی الاوسط. حلیة الاولیاء و ابن النجار

مردوں کو نئی میت سے حالات دریافت کرنا

۴۲۹۷۳..... عبید بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: اہل قبور حالات کی پوچھ گچھ کرتے رہتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت پہنچتی ہے تو اس سے پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ تو وہ کہتے ہیں: نیک تھا، پھر وہ کہتے؟ ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے: کیا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ وہ کہتے ہیں: نہیں، پھر کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسے ہمارے راستے سے بھٹکا دیا گیا۔ بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۹۷۴..... (مسند الصدیق) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو چوما۔ ابن ابی شیبہ، بخاری، ترمذی فی الشمائل ابن ماجه والمروزی فی الجنائز

۴۲۹۷۵..... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو ابتداء اسلام میں فوت ہوا۔

ابن المبارک و ابو عبید فی الغریب. حلیة الاولیاء

۴۲۹۷۶..... (مسند عمر) ابوالاسود سے روایت ہے فرمایا: میں مدینہ منورہ آیا، میں نے اس کی (آب وہوا) کو پایا کہ اس میں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی جس میں لوگ بہت جلدی مر رہے تھے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا، وہاں سے ایک جنازہ گزرا، اس جنازہ والے کے بارے میں لوگوں میں سے کسی نے تعریفانہ الفاظ کہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا تو اس کے متعلق کسی نے مذمت والے الفاظ کہے تو حضرت عمر نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کیا: امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا: میں نے ویسا ہی کہا جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے بارے میں چار شخص خیر کی گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، ہم نے عرض کیا: اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ تین ہوں، ہم نے عرض کیا: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، پھر ہم نے ایک کے متعلق آپ سے نہیں پوچھا۔

ابو داؤد طیالسی، ابن ابی شیبة مسند احمد، بخاری، کتاب الجنائز ج۲ ص ۱۲۲، ترمذی، نسائی، ابویعلی، ابن حبان، بیهقی

۴۲۹۷۷..... محمد بن حمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع غرقد کے (قبرستان کے) پاس سے گزرے پھر فرمایا: اے اہل قبور تم پر سلام ہو، ہمارے حالات تو یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں کی شادیاں ہوگئیں اور تمہارے گھر آباد ہوگئے اور تمہارے مال تقسیم ہوگئے، تو کسی غیبی آواز نے انہیں جواب دیا، ہمارے حالات تو یہ ہیں، ہم نے جو آگے بھیجا وہ پالیا، اور جو خرچ کیا تھا اس کا نفع حاصل کرلیا، اور جو پیچھے چھوڑ آئے اس کا نقصان اٹھایا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور و ابن السمعانی

مختلف اموات کے بارے میں بشارت

۴۲۹۷۸..... اسحاق بن ابراہیم بن بسطاس، سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ ان کے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود تھے، آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کردیا گیا ہو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: انشاء اللہ جنت ہے، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں فوت ہوگیا ہو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، پھر فرمایا: اچھا اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کے متعلق دو عادل آدمی گواہی کے لئے کھڑے ہوجائیں کہ ہمیں صرف اس کی بھلائی کا علم ہے؟ لوگوں

نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے پھر فرمایا: اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کے متعلق دو عادل شخص کھڑے ہو کر گواہی دیں، اے اللہ! ہمیں کسی بھلائی کا علم نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: وہ گنہگار ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان و اسحاق بن ابراھیم ضعیف

۴۲۹۷۹ ... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تمہارے اعمال تمہارے قریبی مردہ رشتہ داروں کے سامنے پیش ہوتے ہیں، اگر وہ کوئی نیکی دیکھیں تو خوش ہوتے ہیں اور کوئی برائی دیکھتے ہیں تو اسے ناپسند کرتے ہیں اور جب ان کے پاس کوئی میت آتی ہے جو ان کے بعد مرا ہو تو اس سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ مرد اپنی بیوی کے متعلق پوچھتا ہے کیا اس کی شادی ہو گئی یا نہیں؟ اور کوئی شخص کسی شخص کے متعلق دریافت کرتا ہے اگر کوئی اس سے کہہ دے کہ وہ مر چکا ہے وہ کہتا ہے، افسوس! اسے وہاں لے جایا گیا، پھر اگر وہ اسے اپنے پاس نہ محسوس کریں تو کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون، اس کے ٹھکانے جہنم جو تر بیت کرنے والی ہے اس میں لے جایا گیا۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۸۰ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی اچھے انداز میں تعریف کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا، تو لوگوں نے اس کی برے انداز میں مذمت کی، تو آپ نے فرمایا: واجب ہو گئی، پھر فرمایا: تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو! رزین

۴۲۹۸۱ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم میں سے کسی کی اور اس کے مال، اہل وعیال اور عمل کی کیا مثال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تم میں سے کسی کی اور اس کے مال، اہل وعیال اور عمل کی مثال ایسے ہے جیسے کسی کے تین بھائی ہوں، وفات کے وقت وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے، اور کہے کہ میرے ساتھ جو کچھ پیش ہونے والا ہے تو دیکھ رہا ہے تیرے پاس میرے لئے اور تجھ سے میرے لئے کیا ہو سکتا ہے؟ تو وہ کہہ دے تیرے لئے میرے پاس یہ ہے کہ میں تیری تیمارداری کروں، تجھ سے دور نہ ہوں تیرا کام کروں، جب تو مر جائے تجھے غسل وکفن دے کر اٹھانے والوں کے ساتھ تجھے اٹھالوں، تجھے آرام سے اٹھاؤں گا اور تجھ سے تکلیف کو دور کروں گا، جب (دفنا کر) واپس آؤں گا تو تیرے متعلق پوچھنے والوں کے سامنے تیری خوبیاں بیان کروں گا، تو یہ اس کا بھائی، اہل وعیال ہوئے تو تمہارا کیا خیال ہے؟ تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کوئی نفع نہیں سن رہے۔

پھر (آپ نے فرمایا) دوسرے بھائی سے کہتا ہے: کیا تجھے میری مصیبت نظر آ رہی ہے تو تیرے پاس میرے لئے اور تجھ سے میرے لئے کیا ہو سکتا ہے؟ تو وہ کہے گا: مجھ سے فائدہ تجھے صرف اس وقت تک ہے جب تک تو زندوں میں رہے، جب تو مر جائے گا تو تجھے ایک طرف اور مجھے دوسری طرف لے جایا جائے گا، تو یہ اس کا بھائی مال ہوا، تو تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں کوئی فائدہ سنائی نہیں دیتا۔ پھر دوسرے (یعنی تیرے) بھائی سے کہے گا: تو دیکھ رہا ہے کہ مجھ پر کیا بن رہی ہے اور مجھے میرے اہل وعیال اور مال نے جو جواب دیا وہ بھی تم دیکھ رہے ہو تو میرے لئے تمہارے پاس اور میرے لئے کیا کچھ ہو سکتا ہے؟ وہ کہے گا: میں قبر میں تیرا ساتھی ہوں گا اور وحشت میں تیرا دل بہلاؤں گا، اور وزن کے روز تیری (اعمال کی) ترازو میں بیٹھوں گا، تو یہ اس کا بھائی اس کا عمل ہوا تو تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہترین بھائی اور بہترین دوست ہے، آپ نے فرمایا: حقیقت بھی یہی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: عبداللہ بن کرز آپ کی طرف اٹھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کے متعلق اشعار کہوں، آپ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ وہ ایک رات گزار کر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر کہنا شروع ہوئے اور لوگ جمع تھے۔

میں، میرے گھر والے اور میرے اعمال، اس شخص کی طرح ہیں جو اپنے دوستوں کو اپنی طرف بلا کر کہہ رہا ہو: اپنے بھائیوں سے جو تین ہوں، آج جو مصیبت مجھ پر آئی اس میں میری مدد کرو، لمبا فراق جس کا بھروسا نہیں تو میری اس پریشانی میں تمہارے پاس کیا ہے؟ ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں تیرا وہ دوست ہوں کہ (زندگی کے) زوال سے پہلے پہلے میں تمہاری فرمانبرداری کر سکتا ہوں، جب (روح کی بدن سے)

جدائی ثابت ہوجائے گی، تو میں اس دوستی کو نہیں نبھا سکتا جو ہمارے درمیان تھی، سو اب جتنا چاہو مجھ سے لے لو، کیونکہ مجھے کسی اور راستے چلا دیا جائے گا۔ اگر تو مجھے باقی رکھنا چاہے گا، تو تو باقی نہیں رہے گا۔ سو مجھ سے چھٹکارا پالے، اور جلدی آنے والی موت سے پہلے نیکی کی تیزی کر۔

اور ایک شخص نے کہا: میں اسے بہت چاہتا تھا اور لوگوں میں فضیلت میں اسے دوسروں پر ترجیح دیتا تھا، میرا فائدہ یہ ہے کہ میں کوشش کرنے والا اور تمہارا خیرخواہ ہوں، جب موت کی مصیبت واقع ہوجائے گی تو میں لڑنے والا نہیں، لیکن تجھ پر روؤں گا اور افسوس کروں گا، اور جب (تیرے متعلق) کوئی پوچھے گا تو میں تعریف کروں گا۔ پیدل چلنے والوں کے ساتھ الوداع کرتے ہوئے میں بھی چلوں گا۔ اور ہر اٹھانے والے کے ساتھ نرمی سے مدد کروں گا، تیرے اس گھر کی طرف جس میں تجھے داخل کیا جائے گا، اور جو میری مشغولی ہوگی میں اس پر اناللہ وانا الیہ راجعون کہوں گا۔ گویا ہمارے درمیان دوستی تھی ہی نہیں، اور نہ باہمی داد و دہش کی اچھی محبت تھی۔ تو یہ آدمی کے رشتہ دار اور ان کے فائدے ہیں اگرچہ وہ کتنے ہی حریص ہوں ان کا کوئی فائدہ نہیں۔

اور ان میں کا ایک شخص کہے گا: میں تیرا وہ بھائی ہوں جس جیسا تو سخت مصیبت کے وقت بھی نہیں دیکھے گا، تو مجھے قبر کے پاس ملے گا کہ میں بیٹھا ہوں گا اور تیرے بارے میں جھگڑوں گا، اور وزن کے روز میں اس پلڑے میں بیٹھوں گا جس میں میرا بیٹھنا (تیرے اعمال کے لئے) بوجھ کا باعث ہوگا، لہٰذا مجھے نہ بھولنا اور میری جگہ تجھے معلوم ہونی چاہئے، کیونکہ میں تجھ پر مہربان، تیرا خواہ ہوں اور تجھے بے یار و مددگار چھوڑنے والا نہیں، یہ ہر وہ نیکی ہے جسے تو نے آگے بھیجا، اگر تو نیکی کرتا رہا تو باہمی ملاقات (یعنی قیامت کے روز) اس سے ملے گا۔

تو رسول اللہ ﷺ اور مسلمان ان کی اس بات سے رو پڑے، عبداللہ بن کرز جب بھی مسلمانوں کی کسی جماعت پر گزرتے تو وہ آپ کو بلاتے اور انہیں شعر سنانے کو کہتے جب آپ انہیں اشعار سناتے وہ رو پڑتے۔

الرامهرمزی فی الامثال وفیه عبدالله بن عبدالعزیز اللیثی عن محمد بن عبدالعزیز الزهری ضعیفان

۴۲۹۸۲ ..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: راحت پانے والا ہے یا اس سے راحت حاصل کی جائے گی، راحت پانے والا تو مؤمن ہے جو دنیا کے غموں سے راحت پا گیا اور جس سے راحت پائی گئی وہ فاجر ہے۔ الرؤیانی، ابن عساکر

۴۲۹۸۳ ..... حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جبان میں داخل ہوا میں نے آپ کو فرماتے سنا: السلام علیکم اے ندامت والو! گھر آباد کر لئے گئے، مال تقسیم ہو گئے عورتوں کی شادیاں ہو گئیں، یہ تو ہمارے پاس کی خبر ہے، جو تمہارے حالات ہیں وہ بیان کرو، پھر (میری طرف) متوجہ ہو کر فرمایا: اگر انہیں بولنے کی اجازت ہوتی تو کہتے: ''توشہ لایا کرو اور بہترین توشہ تقویٰ ہے''۔ ابومحمد الحسن بن محمد الخلال فی کتاب النادمین

۴۲۹۸۴ ..... ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: میں نے دنیا کی ایک مثال بیان کی ہے اور انسان کی موت کے وقت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تین دوست ہوں، جس وقت اس کی موت قریب آ گئی، تو اس نے ان میں سے ایک سے کہا: تو میرا دوست تھا میری عزت کرتا اور مجھے ترجیح دیتا تھا اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کا جو حکم نازل ہو چکا تو دیکھ رہا ہے تو تیرے پاس کیا ہے؟ تو اس کا وہ دوست کہے گا: میرے پاس کیا ہے اور اللہ کا یہ حکم مجھ پر غالب ہے میں تمہاری مصیبت دور نہیں کر سکتا اور نہ تمہارا غم گھٹا سکتا ہوں اور نہ تمہاری محنت کا بدلہ دے سکتا ہوں، لیکن مجھ سے یہ توشہ لے جاؤ تمہیں فائدہ دے گا۔

پھر دوسرے کو بلا کر کہے گا: تو میرا دوست تھا اور میرے تینوں دوستوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وقعت والا تھا مجھ پر اللہ تعالیٰ کا جو حکم نازل ہوا تو دیکھ رہا ہے تو تیرے پاس کیا ہے؟ وہ کہے گا: میرے پاس کیا ہے! اللہ کا یہ حکم مجھ پر غالب ہے میں نہ تمہاری مصیبت دور کر سکتا ہوں نہ غم گھٹا سکتا ہوں اور نہ تمہیں تمہاری محنت کا بدلہ دے سکتا ہوں لیکن میں تمہاری بیماری میں تمہاری تیمارداری کروں گا جب تم فوت ہو جاؤ گے میں تمہیں غسل دوں گا نئے کپڑے کا کفن پہناؤں گا تمہارا بدن ڈھانپوں گا، اور تمہاری شرم گاہ چھپاؤں گا۔

پھر وہ تیسرے کو بلا کر کہے گا: مجھ پر اللہ تعالیٰ کا جو حکم نازل ہوا وہ تم دیکھ رہے ہو اور تو تینوں میں سے میرے نزدیک سب سے کم درجہ تھا اور میں تمہیں ضائع کرتا رہا اور تجھ سے بے رغبت رہا تو تمہارے پاس کیا ہے وہ کہے گا میرے پاس یہ ہے کہ میں تمہارا دوست ہوں اور دنیا و آخرت

میں تمہارا خلیفہ ہوں، میں تمہارے ساتھ تمہاری قبر میں داخل ہوں گا جب تو اس میں داخل ہوگا اور اس سے اس وقت نکلوں گا جب تو نکلے گا، اور تجھ سے کبھی جدا نہیں ہوں گا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تو یہ اس کا مال اہل وعیال اور عمل ہے، رہا اول تو اس نے کہا: مجھ سے توشہ لے لے، تو وہ اس کا مال ہوا، اور دوسرا اس کے اہل وعیال ہے اور تیسرا اس کا عمل ہے۔ الرامھر مزی فی الامثال، وفیہ ابوبکر الھذلی واہ

۴۲۹۸۵ ..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا ایک جنازہ گزرا، آپ نے فرمایا: یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا فلانے کا فلاں جنازہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کام کرتا اور انہی کی کوشش کرتا، آپ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا، آپ نے فرمایا: یہ کیسا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا فلانے کا فلاں جنازہ ہے جو اللہ ورسول سے بغض رکھتا اور اللہ کی نافرمانی کے اعمال کرتا اور انہی کی کوشش میں لگا رہتا آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔

لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ کا جنازے کے بارے میں تعریف اور ارشاد، پہلے کی تعریف کی گئی اور دوسرے کی مذمت بیان کی گئی اور آپ کا واجب ہوگئی فرمانا؟ آپ نے فرمایا: ہاں ابوبکر! یقیناً اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو انسانی زبانوں پر آدمی کے بارے میں بھلائی یا برائی بلوادیتے ہیں۔ حاکم، بیھقی فی شعب الایمان

زیارت اور اس کے آداب

۴۲۹۸۶ ..... حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت کی۔ ابونعیم

۴۲۹۸۷ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا: (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، تو عورتیں بیٹھی تھیں، آپ نے فرمایا: تم یہاں کیسے بیٹھی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم ایک جنازے کا انتظار کررہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم غسل دینے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: تو کیا تم (میت کی چارپائی) اٹھانے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم قبر میں رکھنے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے، کیا تم قبر پر مٹی ڈالنے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا واپس چلی جاؤ گناہ لے کر بغیر ثواب کے۔ ابن ماجۃ، ابن الجوزی فی الواھیات وفیہ دینار ابوعمرو وقال الازدی: متروک

کلام: ..... ضعیف ابن ماجہ ۳۴۴، المتناھیۃ ۱۵۰۷۔

۴۲۹۸۸ ..... زیاد بن نعیم سے روایت ہے کہ ابن حزم، ابوعمارہ یا ابوعمرو نے کہا: کہ ایک قبر سے مجھے نبی ﷺ نے دیکھا میں نے ٹیک لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: اٹھو قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ یا وہ تمہیں اذیت پہنچائے گا۔ البغوی

۴۲۹۸۹ ..... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے کہا: آپ کو کیا ہوا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی قبر کا پڑوس چھوڑ کر قبرستان کا پڑوس یعنی جنت البقیع اختیار کرلیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے انہیں سچ کا پڑوسی پایا جو برائی سے رکے رہتے ہیں اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۰ ..... حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر سے ٹیک لگائے دیکھ کر فرمایا: قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۹۱ ..... فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبروں کو برابر کرنے کا حکم دے دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۹۲ ..... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب طاعون ہوتا تو وہ جنازے پڑھاتے اور جب قبرستان آتے تو فرماتے: اے مومن قوم کے گھر والو! السلام علیکم تم ہمارے سابقہ لوگ تھے اور ہم تمہارے پیرو ہیں اور انشاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

اہل قبور سلام کا جواب دیتے ہیں

۴۲۹۹۳..... زید بن اسلم حضرت ابوہریرۃ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آدمی جب کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرے جسے وہ جانتا نہ ہو اور اسے سلام کرے تو وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا، بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۴..... ابان المکتب (کتابیں نقل کرانے والے) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے گھر والوں کو ایک جگہ میں دفن کرتے تھے پھر جب کسی جنازہ میں آتے تو اپنے گھر والے کے پاس سے گزرتے اور ان کے لئے دعا و استغفار کرتے۔

ابن ابی الدنیا، بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۵..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب جبانہ قبرستان میں آتے تو فرماتے: السلام علیکم اے فنا ہونے والی روحو! اور گلنے والے جسمو! اور بوسیدہ ہونے والی ہڈیو، جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئیں، اے اللہ! ان پر اپنی رحمت اور میری طرف سے سلام داخل فرما۔ رواہ الدیلمی

۴۲۹۹۶..... (مسند علی) امام مالک سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (قبرستان میں زیادہ دیر بیٹھے بیٹھے) قبروں پر سر رکھ لیٹ جاتے تھے۔

۴۲۹۹۷..... حارث سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قبرستان آتے تو فرماتے، اے مسلمانوں اور مؤمنین کے گھر والو! السلام علیکم۔ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۹۹۸..... (مسند انس) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا پھر میرے لئے (بذریعہ وحی) ظاہر ہوا، تو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے دل نرم ہوتے، آنکھیں اشکبار ہوتیں اور وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔ سو ان کی زیارت کیا کرو اور فضول بات مت کرو۔ بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۹..... (اسی طرح) کدیمی سے بواسطہ ابن قمیر عجلی وہ جعفر بن سلیمان سے، وہ ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس اپنی سنگدلی کی شکایت کرنے لگا، آپ نے فرمایا: قبروں کو دیکھا کر اور حشر کا خیال کیا کر۔

بیھقی فی شعب الایمان وقال متن منکر ومکی بن قمر مجھول

۴۳۰۰۰..... (اسی طرح) ابان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص قبرستان سے گزرا تو اس نے کہا: اے فنا ہونے والی روحوں اور بوسیدہ ہونے والی ہڈیوں کے رب! جو دنیا سے تجھ پر ایمان کی حالت میں رخصت ہوئیں ان پر اپنی رحمت اور ہماری طرف سے سلام بھیج! تو اس کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جتنے لوگ فوت ہوئے تھے انہوں نے استغفار کیا۔ رواہ ابن النجار

فصل ..... لمبی عمر

۴۳۰۰۱..... (مسند علی) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ میں بچپن میں مر کر جنت میں چلا جاؤں اور بڑا نہ ہوں کہ اپنے رب کو پہچان سکوں۔ حلیۃ الاولیاء

۴۳۰۰۲..... (مسند انس) ابن النجار! ابواحمد عبدالوہاب بن علی الامین، فاطمۃ بنت عبداللہ بن ابراہیم، ابومنصور علی بن الحسین بن الفضل بن الکاتب، ابوعبداللہ احمد ابن محمد بن عبداللہ بن خالد الکاتب، ابومحمد علی بن عبداللہ بن العباس الجوہری، ابوالحسن احمد بن سعید الدمشقی، زبیر بکار، ابوضمرۃ، یوسف بن ابی ذرہ الاسلمی، جعفر ابن عمرو بن امیہ الضمری کے سلسلۂ سند میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اسلام میں چالیس سال کا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کے مصائب دور کر دیتا ہے:

جنون (پاگل پن) کوڑھ اور برص، اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں آسانی پیدا فرما دیتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی کے کاموں میں انابت و رجوع کی توفیق دیتا ہے اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اور آسمان والے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں پھر جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں قبول کرتا اور اس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے۔ اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کا نام ''اللہ کی زمین میں اللہ کا قیدی'' رکھا جاتا ہے اور اس کے گھرانے کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

۴۳۰۰۳ ... عبدالاعلیٰ بن عبداللہ القرشی، عبداللہ بن الحارث بن نوفل، ان کے سلسلہ سند میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب چالیس کی عمر پوری کر کے پچاسویں سال میں داخل ہوتا ہے تو تین بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ پاگل پن، کوڑھ اور برص سے، اور (پورا) پچاس کا ہو چکتا ہے تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا، اور ساٹھ سال والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی توفیق دی جاتی ہے اور ستر سال والے سے آسمانی فرشتے محبت کرتے ہیں، اور اسی سال والے کی نیکیاں لکھی جاتی اور برائیاں نہیں لکھی جاتیں ہیں، اور نوے سال والے کے پچھلے (صغیرہ) گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کے گھرانے کے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے، اور آسمانِ دنیا کے فرشتے اسے زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی لکھتے ہیں۔ ابن مردویه

۴۳۰۰۴ ... عبداللہ بن واقد، عبدالکریم بن جذام، عبداللہ بن عمرو بن عثمان، ان کے والد سے وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین بلاؤں سے محفوظ فرما دیتا ہے۔ برص، کوڑھ اور جنون سے، اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں تخفیف فرماتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کے کاموں میں اسے انابت و رجوع عطا فرماتے ہیں، اور ستر سال کا ہوتا ہے تو آسمانی فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے (صغیرہ) گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کی نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور فرشتے ''زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی'' اس کا نام رکھ دیتے ہیں۔ ابن مردویه

۴۳۰۰۵ ... عمرو بن اوس، محمد بن عمرو بن عفان، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بندہ جب چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں تخفیف فرماتے ہیں اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس پر اس کے حساب کو آسان فرما دیتے ہیں۔ اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اسے انابت کی توفیق دیتے ہیں اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو آسمان والے اسے پسند کرتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اس کی نیکیاں برقرار رکھی جاتی اور اس کی برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور آسمان میں اسے ''زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی'' لکھا جاتا ہے۔ ابویعلی والبغوی

کلام: ...... ترتیب الموضوعات ۸۷ ج ۳، اللآلی ج ۱ص ۱۳۹۔

۴۳۰۰۶ ... یسار بن خاتم العنبری، سلام ابوسلمہ مولی ام ہانی، فرماتے ہیں میں نے ایک بوڑھے شخص کو کہتے سنا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میرا بندہ چالیس سال کا ہوتا ہے تو میں اسے تین مصیبتوں سے عافیت کر دیتا ہوں: جنون، کوڑھ اور برص سے، جب وہ پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس کا آسان حساب لیتا ہوں، اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو رجوع و انابت کو اس کا محبوب بنا دیتا ہوں، اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں، اور جب اسی ۸۰ سال کا ہوتا ہے تو اسکی نیکیاں لکھی جاتی اور اس کی برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے اور اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

رواہ الحکیم

۴۳۰۰۷..... مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کا کوئی بال اسلام میں سفید ہوا، قیامت کے روز اس کے لئے نور کا باعث ہوگا۔ ابن راھویہ

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۷۰۔

سفید بال قیامت میں نور ہوگا

۴۳۰۰۸..... مجاہد سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سفید بالوں کو نہیں رنگتے تھے کسی نے ان سے کہا: آپ بال کیوں نہیں رنگتے؟ جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا کیا کرتے تھے! آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوگیا تو وہ قیامت کے روز اس کے لئے نور ہوگا اس لئے میں اپنے سفید بال رنگتا نہیں ہوں۔ ابن راھویہ، ابن حبان

۴۳۰۰۹..... عبیداللہ بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں دو آدمیوں کے درمیان (رشتہ) مواخات (بھائی چارہ) قائم کیا، تو ان میں ایک شخص قتل کردیا گیا اور دوسرا اس کے بعد (طبعی موت سے) فوت ہوا، تو ہم لوگوں نے اس کا جنازہ پڑھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کے لئے کیا کہا؟ ہم نے عرض کیا: ہم نے اس کے لئے دعا کی، ہم نے (یوں) کہا: اے اللہ! اسے اپنے ساتھی سے ملادے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نماز، روزے اور عمل میں، اور اس کی نماز، روزے اور عمل میں ایسا ہی فرق ہے جیسا زمین آسمان کے مابین ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۳۰۱۰..... (مسند طلحہ) عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عذرہ کے تین شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوگئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ان تینوں کے بارے میں میری کون مدد کرے گا؟ تو حضرت طلحہ نے عرض کیا: میں، فرماتے ہیں: وہ تین آدمی میرے پاس تھے تو آپ نے ایک مہم بھیجی جس میں ان میں کا ایک بھی گیا اور شہید ہوگیا، پھر جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا (مسلمان) رکے رہے، پھر آپ نے ایک سریہ روانہ فرمایا، تو اس میں ان کا دوسرا شخص نکلا تو وہ بھی شہید ہوگیا، ان میں تیسرا شخص باقی رہ گیا جو بستر پر طبعی موت سے دوچار ہوا۔

حضرت طلحہ فرماتے ہیں: میں نے (خواب میں) دیکھا گویا میں جنت میں داخل کیا جارہا ہوں تو میں ان لوگوں کو ان کے ناموں اور حلیوں سے پہچان رہا تھا تو ان میں سے جو شخص بستر علالت پر فوت ہوا، وہ دونوں سے پہلے جنت میں داخل ہوا، اور دو شہید ہونے والوں میں سے دوسرا شخص اس کے پیچھے ہے اور جس کی شہادت سب سے پہلے ہوئی وہ سب سے آخر میں ہے، فرماتے ہیں مجھے بڑی حیرانگی ہوئی میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر اس کا ذکر کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس مؤمن سے افضل نہیں جسے اسلام میں لمبی عمر ملی، اس کے اللہ اکبر الحمدللہ، سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنے کی وجہ سے۔ ابن زنجویہ

۴۳۰۱۱..... بچہ جب تک بالغ نہ ہوجائے تو دیکھا جاتا ہے کہ وہ جو نیکی بھی کرتا ہے اس کا ثواب اس کے والد یا اس والدین کے لکھا جاتا ہے اور اگر کوئی گناہ کا کام کرلے تو اس کا وبال نہ اس پر ہوتا ہے نہ اس کے والدین پر، لیکن جب بالغ ہوچکتا ہے اور اس پر احکام جاری ہوجاتے ہیں تو دوان فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں کہ دونوں اس کی حفاظت کریں اور اس کی رہنمائی کریں، پھر جب اسلام میں چالیس برس کا ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین مصائب سے محفوظ فرماتا ہے۔ کوڑھ، برص اور پاگل پن سے، اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس کا حساب ہلکا کردیتے ہیں اور جب ساٹھ برس کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں رجوع وانابت کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو آسمان والے اسے پسند کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں لکھتے اور اس کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں، اور جب نوے ۹۰ سال کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیتا اور اس کے گھرانے کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آسمان میں اس کا نام "اللہ کی زمین میں اللہ کا قیدی" ہوتا ہے اور جب انتہائی ضعیف العمر ہوجاتا ہے تاکہ علم کے بعد کسی چیز کو نہ جان سکے، تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ نیکی لکھتے ہیں جو وہ اپنی صحت میں کیا کرتا تھا، اور اگر وہ کوئی برائی کربیٹھے تو وہ اس سے ذمہ نہیں لکھی جاتی۔ رواہ الحکیم

کتاب پنجم......ازحرف میم ازقسم اول

نصیحتیں اور حکمتیں

اس کے تین ابواب ہیں۔

باب اول......مواعظ اور ترغیبات

اس کی کئی فصلیں ہیں۔

فصل اول......مفردات

۴۳۰۱۲.....مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادیا کر۔مسلم، ابن ماجة عن ابی برزة

۴۳۰۱۳.....اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وفاداری کے زیادہ لائق ہے۔بخاری عن ابن عباس

۴۳۰۱۴.....اللہ تعالیٰ (سے کردہ) کا عہد ادائیگی کے زیادہ لائق ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۸۳۱۔

۴۳۰۱۵.....یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں نے خیر وشر کو پیدا فرمایا، اور وہ شخص خوش ہو جس کے ہاتھ کو میں نے بھلائی کی قدرت دی، اور اس کے لئے خرابی ہے جس کے ہاتھ کو میں نے برائی پر قدرت دی۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۶۱۹۔

۴۳۰۱۶.....بے شک کچھ لوگ خیر کے لئے چابیوں اور شر کے لئے تالوں کی حیثیت رکھتے ہیں جب کہ کچھ لوگ خیر کے لئے بندش اور شر کے لئے کشادگی کا باعث ہوتے ہیں۔تو اس کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کی کنجیاں اس کے ہاتھوں میں عطا کردیں اور خرابی ہے جس کے ہاتھوں میں شر کی کنجیاں ہیں۔ابن ماجة عن انس

کلام:.....اسنی المطالب ۳۶۴، التمیز ۴۸۔

۴۳۰۱۷.....اللہ کے پاس خیر وشر کے خزانے ہیں جن کی کنجیاں مرد ہیں، تو اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو خیر کی کنجی اور شر کے لئے تالا ہے اور خرابی ہے اس کے لئے جو شر کی چابی بنا اور خیر کی بندش کا ذریعہ بنا۔طبرانی فی الکبیر والضیاء عن سهل بن سعد

۴۳۰۱۸.....یہ خیر خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں سو ان کی چابیاں مرد ہیں۔سو اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابی اور شر کا تالا بنایا اور اس شخص کے لئے خرابی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شر کے لئے چابی اور خیر کا تالا بنایا۔

ابن ماجة، حلية الاولياء عن سهل بن سعد

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۰۲۱، ضعیف ابن ماجہ ۴۶۔

۴۳۰۱۹.....اللہ تعالیٰ احسان کرنے والا ہے سو تم بھی احسان کیا کرو۔ابن عدی عن سمرة

۴۳۰۲۰.....اللہ تعالیٰ اپنی فرض شدہ چیزوں پر عمل کو پسند کرتے ہیں۔ابن عدی عن عائشة

۴۳۰۲۱.....اللہ تعالیٰ اونچے اور بلند کام پسند کرتا ہے اور گھٹیا کو ناپسند کرتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن الحسین بن علی

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۱۹۔

عبادت میں مشغول ہونا

۴۳۰۲۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان! میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرے سینہ کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرا فقر مٹا دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دونوں ہاتھ کاموں سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی بھی ختم نہیں کروں گا۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۳۰۲۳۔۔۔ سب سے افضل عمل مؤمن کو خوشی پہنچانا ہے تم اس کا قرض ادا کردو، اس کی ضرورت پوری کردو، اس کی پریشانی دور کردو۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابن المنکدر مرسلاً

۴۳۰۲۴۔۔۔ یہ بات مغفرت کو لازم کردینے والی ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن الحسین بن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۱۲۔

۴۳۰۲۵۔۔۔ کیا میں تمہیں تمہارے بروں میں سے تمہارا اچھا شخص نہ بتاؤں! تم میں بہترین شخص وہ ہے جس سے خیر کی توقع کی جائے اور اس کے شر سے مطمئن رہا جائے اور تمہارا برا شخص وہ ہے جس سے خیر کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے اطمینان بھی نہ ہو۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۳۰۲۶۔۔۔ کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے لوگوں کا نہ بتاؤں! لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر یا اپنے اونٹ کی پیٹھ یا اپنے قدموں پر کام کرے یہاں تک کہ اسے موت آجائے، اور وہ لوگوں میں سے نہ ڈرے۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن ابی سعید)

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۵۹۔

۴۳۰۲۷۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کی اس امت کے لئے مثال بیان کی گئی ہے۔ تو ان دونوں سے بھلائی حاصل کرو۔

ابن جریر، عن الحسن مرسلاً

کلام:......الاتقان ۱۳۷۰، ضعیف الجامع ۱۳۶۱۔

۴۳۰۲۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کی مثال بیان کی ہے تو ان دونوں کی بھلائی اختیار کرو اور ان کا شر چھوڑ دو۔ ابن جریر عن الحسن مرسلاً و عن بکر بن عبداللہ مرسلاً

۴۳۰۲۹۔۔۔ تمہارے اعمال تمہارے قریبی مردہ رشتہ داروں اور عزیزوں کے سامنے لائے جاتے ہیں اگر کوئی نیکی ہو تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہو تو کہتے ہیں: اے اللہ! انہیں موت نہ دینا یہاں تک کہ انہیں ایسے ہی ہدایت دے دے جیسے ہمیں ہدایت دی۔

مسند احمد و الحکیم عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۹۶۰، الضعیفۃ ۸۶۳_۱۴۸۰)

۴۳۰۳۰۔۔۔ اگر تم نیکی کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ ابو داؤد عن والدۃ بھیسۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۹۱

۴۳۰۳۱۔۔۔ انجیل میں لکھا ہے جیسے کرو گے ویسا تمہارے ساتھ کیا جائے گا، اور جس ناپ سے ناپو گے اسی سے تمہیں ناپ کر دیا جائے گا۔

فردوس عن فضالۃ بن عبید

کلام:......ضعیف الجامع ۵۲۷۱۔

۴۳۰۳۲۔۔۔ جیسے کرو گے ویسے بھرو گے۔ ابن عدی عن ابن عمر

۴۳۰۳۳...... جس بندے کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے تو وہ جہنم کے لئے حرام ہے۔

ابو یعلی عن مالک بن عبداللہ الخثعمی الشیرازی فی الا لقاب عن عثمان

۴۳۰۳۴...... جو لوگوں کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرے اللہ تعالیٰ لوگوں کی مشقت سے اس کی کفایت کردیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضامندی تلاش کرے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالہ کردیتے ہیں۔ ترمذی عن عائشة

۴۳۰۳۵...... یوں نہ کہا کرو: کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم لوگ کہتے ہو: کہ اگر لوگوں نے بھلا کیا تو ہم (بھی ان کے ساتھ) بھلا کریں گے اور اگر انہوں نے برا سلوک کیا تو ہم بھی برا کریں گے، لیکن اپنے آپ کو اس کا عادی بناؤ کہ اگر لوگ احسان کریں تو تم بھی اچھا برتاؤ کروگے اور اگر وہ برا سلوک کریں تو تم ظلم نہیں کروگے۔ ترمذی عن حذیفه

۴۳۰۳۶...... تمہارا بہترین شخص وہ ہے جس کی خیر کی امید ہو اور اس کے شر سے اطمینان ہو اور تمہارا برا شخص وہ ہے جس کی بھلائی سے ناامیدی ہو اور اس کے شر سے اطمینان نہ ہو۔ ابویعلی عن انس

۴۳۰۳۷...... ہر بندے کی شہرت ہوتی ہے پس اگر وہ نیک ہوا تو زمین میں رہ جائے گی اور اگر برا ہو تو زمین میں رہ جائے گی۔

الحکیم عن ابی بردة

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۷۳۴۔

۴۳۰۳۸...... ہر بندے کی آسمان میں شہرت ہوتی ہے اگر آسمان میں اس کی شہرت اچھی ہو تو زمین میں اچھی شہرت اتاری جاتی ہے اور اگر آسمان میں اس کی شہرت بری ہو تو زمین میں بری شہرت اتاری جاتی ہے۔ البزار عن ابی هريرة

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۹۳۔

خوف وامید والا سونہیں سکتا

۴۳۰۳۹...... میں نے آگ کی طرح کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بھاگنے والا سو گیا ہو اور نہ جنت جیسی کہ اس کا طلبگار سو گیا ہو۔

ترمذی عن ابی هريرة

۴۳۰۴۰...... ہر صبح جب بندے صبح اٹھتے ہیں تو ایک پکار کر پکارنے والا کہتا ہے: اے لوگو! مٹی کے لئے جنو! فنا ہونے کے لئے جمع کرو! اور ویران ہونے کے لئے تعمیر کرو۔ بیہقی فی شعب الایمان عن الزبیر

کلام:...... الشذرہ ۳۰۷، کشف الخفاء ۲۰۴۱۔

۴۳۰۴۱...... جس نے کسی کی نیکی کی رہنمائی کی تو اس کے لئے اس پر عمل کرنے والی کی طرح ثواب ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن ابی مسعود

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۹۵۔

۴۳۰۴۲...... جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کے لئے گیا اور اس کی ضرورت پوری ہوگئی تو اس کے لئے ایک حج اور عمرہ لکھا جائے گا۔ اور اگر اس کی حاجت پوری نہ ہوئی تو ایک عمرہ لکھا جائے گا۔ بیہقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۵۸۷، الضعیفة ۷۶۹۔

۴۳۰۴۳...... جس نے کوئی عیب دیکھ کر پردہ پوشی کی تو گویا اس نے ایک زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ بچالیا۔

بخاری فی الادب المفرد، ابوداؤد، حاکم عن عقبة بن عامر

۴۳۰۴۴...... جس نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ مسند احمد عن رجل

۴۳۰۴۵ ... جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنایا تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں رہے گا جب تک اس پر اس کا ایک چیتھڑا بھی رہا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۲۵۰۔

۴۳۰۴۶ ...... جو تم میں سے اپنے بھائی کی اپنے کپڑے سے پردہ پوشی کرنا چاہے تو کرلے۔ فردوس عن جابر

۴۳۰۴۷ ...... جس نے کسی مسلمان گھرانے کی رات دن کفالت کی تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردے گا۔ ابن عساکر عن علی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۶۹۱، الضعیفۃ ۱۸۵۲۔

نابینا شخص کی مدد کرنا

۴۳۰۴۸ ...... جس نے کسی اندھے کی چالیس قدم تک رہنمائی کی تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، ابن عدی، حلیۃ الاولیاء، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر، ابن عدی عن ابن عباس وعن جابر، بیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: ...... احادیث المختارہ ۱۹، التعقبات ۳۹۔

۴۳۰۴۹ ...... جس نے کسی اندھے کا چالیس قدم تک ہاتھ تھاما تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خطیب عن ابن عمر

کلام: ...... احادیث مختارہ ۱۹، الاتقان ۴۳۔

۴۳۰۵۰ ...... جس نے کسی مسلمان کی کوئی ضرورت پوری کی تو اس کے لئے اتنا اجر ہے گویا اس نے تمام عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ حلیۃ الاولیاء عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۹۲، الضعیفۃ ۷۵۳۔

۴۳۰۵۱ ...... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کی تو اس کے لئے اتنا اجر ہے گویا اس نے حج یا عمرہ کیا۔ خطیب عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۹۱، المتناھیۃ ۷۴۵۔

۴۳۰۵۲ ...... جو دنیا سے توشہ لے گا اسے آخرت میں نفع ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان والضیاء عن جریر

کلام: ...... التی لا اصل لھا فی الاحیاء ۳۵۶۔ ضعیف الجامع ۵۸۸۷۔

۴۳۰۵۳ ...... جو اپنے بھائی کی ضرورت میں ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت (برآری) میں ہوگا۔ ابن الدنیا فی قضاء الحوائج عن جابر

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۲۔

۴۳۰۵۴ ...... دنیا میں اللہ تعالیٰ کی (عبادت میں) مشغولی والے آخرت میں اللہ تعالیٰ کی مشغولی والے ہوں گے۔ اور دنیا میں اپنے آپ میں مشغول آخرت میں اپنے آپ میں مشغولی والے ہوں گے۔ خطیب فی الافراد، فردوس عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۱۰۸، ۲۱۵۱، الضعیفۃ ۲۵۸۳۔

۴۳۰۵۵ ...... جنت تمہارے تسمہ سے زیادہ قریب ہے اور یہی حال جہنم کا ہے۔ مسند احمد بخاری عن ابن مسعود

۴۳۰۵۶ ...... میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۸۷۰۔

۴۳۰۵۷ ...... اللہ تعالیٰ نوجوان عبادت گزار پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں فرماتے ہیں: دیکھو میرے بندے کو اس نے میری خاطر اپنی خواہش چھوڑ دی۔ ابن السنی، فردوس، عن طلحۃ

کلام :......ضعیف الجامع ۱۶۸۲۔

۴۳۰۵۸......تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جوتمہارے بوڑھوں سے مشابہت رکھتے ہوں، اورتمہارے برے بوڑھے وہ ہیں جوتمہارے جوانوں کے مشابہ ہوں۔

ابویعلٰی طبرانی فی الکبیر عن واثلہ، بیھقی فی شعب الایمان عن انس وعن ابن عباس ابن عدی، عن ابن عباس

کلام :......ضعیف الجامع ۲۹۱۱، الکشف الالٰہی ۳۵۹۔

۴۳۰۵۹......اس عبادت گزار نوجوان کی فضیلت جواپنے بچپن میں عابد بن گیا، اس بوڑھے پر جو بڑھاپے کے بعد عبادت گزار ہو یہ ہے جیسے انبیاء کی فضیلت تمام لوگوں پر ہوتی ہے۔ابو محمد التکریتی فی معرفة النفس، فردوس، عن انس

کلام :......ضعیف الجامع ۳۹۶۴، المتغیر ۱۰۰۔

۴۳۰۶۰......اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو پسند کرتا ہے جواپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کھپائے۔حلیة الاولیاء عن ابن عمر

کلام :......ضعیف الجامع ۱۷۰۲۔

۴۳۰۶۱......تمہارے رب نے فرمایا: اگر میرے بندے (صحیح معنوں میں) میری اطاعت وفرمانبرداری کرنے لگ جائیں تو میں انہیں رات کے وقت بارش سے سیراب کروں، اوردن کے وقت ان پر سورج طلوع کروں، اورانہیں بجلی کی کڑک کی آواز نہ سناؤں۔

مسند احمد حاکم عن ابی ھریرة

کلام :......ضعیف الجامع ۴۰۶۲، الضعیفة ۸۸۳۔

۴۳۰۶۲......واللہ، اللہ اپنے محبوب بندے کوآگ میں نہیں ڈالے گا۔حاکم عن انس

۴۳۰۶۳......اللہ تعالیٰ کے کام کوغالب رکھواللہ تعالیٰ تجھے غالب رکھے گا۔فردوس عن ابی امامة

کلام :......ضعیف الجامع ۹۴۰۔

۴۳۰۶۴......اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے بندوں میں پیدا کرواللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔طبرانی فی الکبیر والضیاء عن ابی امامة

کلام :......ضعیف الجامع ۲۶۸۵، الکشف الالٰہی ۳۲۰۔

۴۳۰۶۵......لوگوں کوزیادہ نفع پہنچانے والا سب سے بہترین شخص ہے۔القضاعی عن جابر

کلام :......الکشف الالٰہی ۶۶۴۔

۴۳۰۶۶......بھلائی بہت زیادہ ہے(لیکن) اس پرعمل کرنے والے بہت کم ہیں۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۳۰۶۷......جس بندے میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہواللہ تعالیٰ اس کا پردہ فاش نہیں کرتا۔ابن عدی عن انس

کلام :......ضعیف الجامع ۱۶۸۱۔

۴۳۰۶۸......ایک مؤمن عورت کی اس وجہ سے بخشش کردی گئی کہ وہ ایک کتے پر سے گزری جوکسی کنویں کی منڈیر پر (پیاس سے ہانپ رہا تھا) پیاس کی شدت سے مرنے لگا تھا تواس نے اپنا موزہ اتارا اسے اپنے دوپٹے سے باندھا اور کتے کے لئے پانی بھر کرنکالا (کتے نے پانی پیا) اس وجہ سے اس کی مغفرت کردی گئی۔بخاری عن ابی ھریرة

جنت کی نعمتوں کی کیفیت

۴۳۰۶۹......اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کررکھا ہے جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے (ان کی آواز) سنی اورنہ کسی انسان کے دل میں ان (کی حقیقت) کا خیال آیا۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجة عن ابی ھریرة

۴۳۰۷۰...... آدمی کی سعادت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ اس کے دینی اور دنیاوی کام میں اس پر بھروسا کیا جائے۔ابن النجار عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۱۷۶۔

۴۳۰۷۱...... ایک دفعہ ایک شخص راستہ پر جارہا تھا اسے سخت پیاس لگی، اسے کنواں نظر آیا اس میں اتر کر پانی پیا، باہر نکلا تو ایک کتا پیاس کی شدت سے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا، تو وہ کہنے لگا: جتنی پیاس مجھے لگی تھی اسی شدت سے اس کتے کو بھی لگی ہے چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اپنا موزہ بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا کر کتے کو سیراب کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اسے بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے لئے جانوروں کے بارے میں (بھی) اجروثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ہرتر جگروالی چیز کے (بارے) میں اجر ہے۔

مالک، مسند احمد، بخاری عن ابی هريرة

۴۳۰۷۲...... تمہارے لئے ہر حق دار جگر میں ثواب ہے۔طبرانی فی الکبیر عن فحول السلمی

۴۳۰۷۳...... ایک دفعہ ایک کتا کسی کنویں کے اردگرد چکر لگا رہا تھا پیاس سے وہ مرنے لگا تھا اچانک اسے بنی اسرائیل کی کسی عورت نے دیکھ لیا، اس نے اپنا موزہ اتارا (کنویں سے بذریعہ دوپٹہ) کتے کو پانی پلایا تو اس کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوگئی۔بیہقی عن ابی هريرة، ابن ماجة

۴۳۰۷۴...... جس شخص کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے امن عطا کرے گا اور قیامت کے روز اسے جہنم سے محفوظ رکھے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۳۰۷۵...... جس نے کسی نیکی کا طریقہ نکالا اور اس پر عمل کیا گیا تو اسے کامل اجر ملے گا اور جنہوں نے اس پر عمل کیا ان کی اجروں میں سے بھی اسے حصہ ملے گا، اور ان کے اجروں میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس نے کسی برائی کی بنیاد رکھی اور اس پر عمل کیا جانے لگا تو اس پر اس کا مل گناہ ہے اور جن لوگوں نے اس پر عمل کیا ان کا بھی گناہ اس پر ہے اور (اس سے) ان کی گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔ابن ماجه عن ابی هريرة

۴۳۰۷۶...... جس نے کسی گمراہی کی دعوت دی اور اس کی اتباع کی گئی تو اس پر پیروی کرنے والوں کی طرح گناہ ہے اور ان کے گناہوں سے کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ابن ماجة عن انس

نیکی کی طرف بلانے والے کا اجر

۴۳۰۷۷...... جس نے کسی ہدایت کی طرف بلایا تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والوں کے اجر کی طرح اجر ہے ان کے اجروں سے کمی نہیں ہوگی، اور جس نے کسی گمراہی کی طرف بلایا تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کی طرح گناہ ہے اور اس سے ان کے گناہوں میں کمی نہیں ہوگی۔مسند احمد، مسلم عن ابی هريرة

۴۳۰۷۸...... جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالا تو اس کے لئے اس کا اجر اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا اجر ہے ان کے اجروں سے کمی کئے بغیر، اور جس نے اسلام میں کوئی غلط طریقہ نکالا تو اس پر اس کا گناہ اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہے ان کے گناہوں سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن جرير

۴۳۰۷۹...... جس نے کوئی اچھا طریقہ نکالا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا تو اس کے لئے اس کا اور ان لوگوں کے اجروں جیسا اجر ہے ان کے اجروں میں کمی کئے بغیر اور جس نے کوئی برا طریقہ نکالا اور اس کے بعد اس پر عمل ہونے لگا تو اس پر اس کا اور ان لوگوں کے بوجھ جیسا بوجھ ہے ان کے بوجھوں سے کمی نہیں ہوگی۔ابن ماجة عن ابی جحيفة

۴۳۰۸۰...... دو (اعمال کی) حفاظت کرنے والے فرشتے جب بھی اللہ تعالیٰ کے حضور محفوظ (اعمال) پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ یومیہ اعمال نامہ میں شروع اور آخر میں نیکی دیکھ کر فرشتوں سے فرماتے ہیں گواہ رہو کہ میں نے اپنے بندے کے وہ اعمال جو اس اعمال نامہ کے درمیان ہیں بخش دیئے۔

ابو یعلی عن انس

۴۳۰۸۱...... جس نے بھلائی سے اپنے دن کا آغاز کیا اور بھلائی سے اختتام کیا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اس کے ذمہ درمیانی اوقات کے گناہ نہ لکھو۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بسر

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۴۰۶، الضعیفۃ ۲۲۳۸۔

۴۳۰۸۲...... بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا رحمت واجب کرنے کا سبب ہے۔حاکم عن جابر

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۳۱۲۔

۴۳۰۸۳...... جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کی کشادگی جاری کردی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی پریشانیاں اس سے دور کرے گا۔

خطیب عن الحسین بن علی

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۳۳۷، الضعیفۃ ۱۸۱۵۔

۴۳۰۸۴ جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنے آپ کو ذلیل کیا وہ اس شخص سے زیادہ عزت مند ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں عزت مند بنا۔حلیۃ الاولیاء عن عائشۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۳۸۱۔

مسلمان کی عزت کا دفاع

۴۳۰۸۵...... جس نے مسلمان سے کوئی برائی دور کی تو وہ اس شخص سے بہتر ہے جس نے کسی زندہ درگور ہونے والی لڑکی کی زندگی بچائی۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۴۴۳۔

۴۳۰۸۶...... جس کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کردے گا۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن ابی عبس

۴۳۰۸۷...... جس نے کسی مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی کی (یعنی اسے راحت پہنچائی) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی آنکھ ٹھنڈی کرے گا۔

ابن المبارک عن رجل مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۴۶۶۔

۴۳۰۸۸...... جو کسی مسلمان کی عزت کرتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کی تعظیم بجالاتا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۴۷۳، المغیر ۱۲۴۔

۴۳۰۸۹...... ایک شخص راستہ میں پڑی شاخ پر سے گزرا، وہ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اسے ضرور مسلمانوں کی راہ سے ہٹاؤں گا تاکہ وہ انہیں اذیت نہ پہنچائے، تو اسے جنت میں داخل کردیا گیا۔مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۳۰۹۰...... مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹادو۔ابن حبان، ابویعلی عن ابی ھریرۃ

۴۳۰۹۱...... جس نے مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کی، اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کی نیکی لکھی گئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ضیاء عن معقل بن یسار

۴۳۰۹۲...... جس نے راستے سے پتھر اٹھایا، اس کے لئے نیکی لکھی جائے گی اور جس کی نیکی لکھی گئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۴۳۰۹۳.....اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت کردی جس نے راستے سے کانٹے دار شاخ ہٹادی، اللہ تعالیٰ نے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے۔

ابن زنجویه عن ابی سعید و ابی هریرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۹۱۷۔

۴۳۰۹۴.....ایک دفعہ ایک شخص راستہ پر جارہا تھا اسے راستہ پر خاردار شاخ ملی، اس نے اسے راستہ سے پیچھے کردیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اوراس کی مغفرت کردی۔ مالک، حاکم، ترمذی عن ابی هریرة

۴۳۰۹۵.....جس نے مسلمانوں کی راہ سے کوئی تکلیف دہ چیز نکال دی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی وجہ سے ایک نیکی لکھے گا اور جس کی عنداللہ نیکی لکھی گئی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی الدرداء

۴۳۰۹۶.....جس نے اپنے بھائی کو ایک تسمہ دیا گویا اس نے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری پر بٹھایا۔ خطیب عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۵۶۵ الکشف الالٰہی ۸۱۳۔

اکیلی اکیلی ترغیب.....از اکمال

۴۳۰۹۷.....اللہ سے ڈرو، رحم کرو، تم پر رحم کیا جائے گا اور آپس میں بغض نہ رکھو! ابن عدی عن انس

۴۳۰۹۸.....اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات درست رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اصلاح کرتا ہے۔ حاکم عن انس

۴۳۰۹۹.....جب تم سے کوئی برائی سرزد ہوجائے تو اس کے ساتھ ہی کوئی نیکی کرلیا کرو، پوشیدہ کے بدلہ پوشیدہ اوراعلانیہ کے بدلہ اعلانیہ۔

ابن النجار عن معاذ

۴۳۱۰۰.....اپنے جسموں کو بھوک پیاس کے ذریعہ تر رکھو۔ (یعنی عادی بناؤ) اور گوشت کو کم کرو اور چربی پگھلاؤ، تمہارا گوشت اچھے گوشت میں تبدیل ہوجائے جو جنت میں مشک و کافور سے بھرا ہوگا۔ الدیلمی عن انس وفیه اسمعیل بن ابی زیاد الشاشی متروک یضع الحدیث

۴۳۱۰۱.....اللہ تعالیٰ روزانہ ارشاد فرماتے ہیں: میں تمہارا غالب رب ہوں! جو دونوں جہانوں کی عزت چاہے وہ غالب کی اطاعت کرے۔

الدیلمی، خطیب والرافعی عن انس واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۳۱۰۲.....اے ابوامامۃ! اللہ تعالیٰ کے معاملہ کو عزت دو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت وغلبہ دے گا۔ الدیلمی عن ابی امامة

۴۳۱۰۳.....وہ نوخیز نوجوان اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے جو خوبصورت ہو اور اپنی جوانی اور خوبصورتی کو اللہ تعالیٰ اور اس کی اطاعت میں لگادے، اس کی وجہ سے رحمت تعالیٰ اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوتے فرماتے ہیں: یہ یقیناً میرا بندہ ہے۔

ابن عساکر عن ابن مسعود وفیه ابرهیم العجری ضعیف

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۸۰۸۔

۴۳۱۰۴.....جو نوجوان بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑھتے مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ننانوے صدیقوں کا اجر عطا کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۳۱۰۵.....جو نوجوان دنیا کی لذت وخواہش چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنی جوانی لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ننانوے صدیقوں کا اجر عطا کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۳۱۰۶.....جو نوجوان دنیا کی لذت وخواہش چھوڑ کر اپنی جوانی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بانوے صدیقوں کا اجر عطا کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے وہ نوجوان جو میری خاطر اپنی شہوت کو ترک کررہا اور اپنی جوانی کو خرچ کررہا ہے میرے نزدیک تیری حیثیت میرے بعض فرشتوں کی سی ہے۔ (الحسن بن سفیان، حلیۃ الاولیاء عن شریح فرماتے ہیں، مجھ سے یہ روایت بدری صحابی نے کی ان میں

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں۔)

۴۳۱۰۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مؤمن نوجوان جو میری تقدیر پر ایمان رکھتا اور میری قضا پر یقین رکھتا، میرے (عطا کردہ) رزق پر صبر وقناعت سے کام لیتا، میری وجہ سے اپنی شہوت کو چھوڑ دیتا ہے وہ میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔ الدیلمی عن عمر

۴۳۱۰۸..... اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں۔ الدیلمی عن انس

۴۳۱۰۹..... تمہارے بہترین نوجوان وہ ہیں جو بوڑھوں کے مشابہ ہیں اور تمہارے بڑے بوڑھے وہ ہیں جو نوجوانوں کی طرح ہوں، اگر ان دو نمازوں (عشاء وفجر) سے پیچھے رہ جانے والوں کو (ان کی فضیلت کا) علم ہو جائے تو وہ گھٹنوں کے بل آئیں، اور خیانت کا صدقہ قبول نہیں اور نہ بغیر وضو کے نماز ہوتی ہے۔ ابن النجار عن انس

۴۳۱۱۰..... جب تم کوئی ایسا نوجوان دیکھو جس کا بڑھاپا سچائی اور پاکدامنی سے شروع ہوا۔ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۱۱..... موسیٰ بن عمران علیہ السلام ایک پریشان آدمی کے پاس سے گزرے، آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس کی عافیت کی دعا کی، آپ سے کہا گیا: موسیٰ! اسے شیطانی وسوسہ ہوا تھا اس نے میری خاطر اپنے آپ کو بھوکا رکھا ہے جو حالت تمہیں نظر آرہی ہے تاکہ میں اسے روزانہ (نظر رحمت سے) کئی بار دیکھوں، میں اس کی اپنی فرمانبرداری سے خوش ہوں، اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ میرے پاس روزانہ اس کی دعا ہوتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۳۴۵ عن ابن عباس وفیہ مقال

کلام:..... الضعیفۃ ۳۱۷۔

۴۳۱۱۲..... جس شخص پر شہوت کا غلبہ ہوا اور اسے روکا اور اسے اپنے آپ پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دے گا۔

دار قطنی فی الافراد وابو الشیخ فی الثواب عن ابن عمر

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۱۵۱، التنزیہ ج ۲ ص ۲۸۷۔

۴۳۱۱۳..... جو شخص حرام پر قدرت کے باوجود صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے دنیا کی زندگی میں اس سے بہتر سے بدل دے گا۔ ابن جریر عن قتادۃ مرسلاً

۴۳۱۱۴..... جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقہ سے عبادت کرو اور جنت کی خوشخبری پاؤ۔ بیہقی عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۱۵..... عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا، آپ اپنے صحابہ (کے سامنے آنے) سے (تھوڑی دیر) رکے رہے کسی نے عرض کیا: آپ کو کس نے روک رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک جانور (مراد بلی) پانی پی رہا تھا۔ عبدالرزاق عن عطاء بن یسار

۴۳۱۱۶..... ایک عورت کی اس طرح مغفرت ہوگئی کہ وہ ایک کتے پر سے گزری جو کسی کنویں کے کنارے ہانپ رہا تھا پیاس کی شدت سے جاں بلب تھا اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اسے اپنے دوپٹے سے باندھا اور اس کے لئے پانی کھینچا، اس وجہ سے اس کی مغفرت کر دی گئی۔

بخاری عن ابی ھریرۃ

کلام:..... مر برقم ۶۸۰۷۰ ۴۔

۴۳۱۱۷..... ہر لائق جگر میں اجر ہے۔ ابن سعد عن حبیب ابن عمر السلامانی

۴۳۱۱۸..... اللہ تعالیٰ کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے جب انہیں حق عطا کیا جائے تو اسے قبول کر لیتے ہیں، اور اگر اس کا ان سے سوال کیا جائے تو اسے خرچ کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو اپنے لئے فیصلہ کرتے ہیں۔ الحکیم عن عائشۃ

۴۳۱۱۹..... تمہارے رب نے فرمایا: میں نے اپنے ایماندار بندوں کے لئے جنہوں نے نیک اعمال کئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے ان کی آواز سنی اور نہ کسی دل میں ان (کی حقیقت) کا خیال آیا۔ ابن جریر عن الحسن بلاغا

۴۳۱۲۰..... اگر کسی مرد کے چہرے پر جس دن وہ پیدا ہوا اس سے لے کر مرنے کے دن تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑھاپا کھینچا جائے تو وہ

قیامت کے روز اسے حقیر جانے گا، اوراس کی خواہش ہوگی کہ اسے دنیا کی طرف لوٹایا جاتا تاکہ اس کا اجر وثواب بڑھ جائے۔

ابن المبارک، مسند احمد، بخاری فی التاریخ، ابو نعیم، طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن محمد بن ابی عمرة المزنی وصحح

۴۳۱۲۱...... جو خیر کی طرف بلائے گا اس کے لئے اس کا اجر اوراس کی پیروی کرنے والے کا اجر ہوگا اس سے ان کے اجروں میں ذرہ برابر کمی نہیں ہوگی۔

حلیة الاولیاء عن ابی ہریرة

بھلائی اور برائی پھیلانے والا

۴۳۱۲۲...... جس نے بھلائی کی بات سنی اوراسے پھیلا دیا تو گویا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے اور جس نے کوئی برائی سنی اوراسے پھیلا دیا تو وہ اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔ الرافعی عن ابی ہریرة وابن عباس

۴۳۱۲۳...... جس نے نیکی کا کام نکالا اوراس پر عمل کیا گیا تو اس کے لئے کامل اجر ہے اوراس کی پیروی کرنے والوں کا اجر ہے جس سے ان کے اجروں میں کمی نہیں ہوگی، اور جس نے برا طریقہ نکالا اوراس کی پیروی کی جانے لگی، تو اس کے لئے اس کا کامل گناہ اوراس کی پیروی کرنے والوں کا گناہ ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔ مسند احمد عن ابی ہریرة

۴۳۱۲۴...... جس نے اسلام میں بھلائی کی بنیاد رکھی اوراس کی پیروی کی گئی تو اس کے لئے اس کا اوراس پر عمل کرنے والوں کے اجر کی طرح اجر ہے ان کے اجروں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا اور جس نے کسی برے طریقہ کی بنیاد ڈالی تو اس پر اس کا گناہ ہے اوراس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کی طرح گناہ ہے ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔ مسند احمد، بزار، طبرانی فی الاوسط، حاکم، سعید بن منصور عن عبیدة بن حذیفة عن ابیه

۴۳۱۲۵...... جس نے صحیح راستہ کی بنیاد رکھی اوراس کی پیروی کی جانے لگی تو اس کے لئے اس کا اوراس پر عمل کرنے والوں کے اجر کا ثواب ہے ان کے اجروں سے کوئی کمی نہیں ہوگی، جس نے گمراہی کا طریقہ نکالا اوراس کا اتباع کیا گیا تو اس کے لئے اس کا گناہ اوران لوگوں کا گناہ ہے اوران کے گناہوں سے کمی نہیں ہوگی۔ السجزی فی الابانة عن ابی ہریرة

۴۳۱۲۶...... جس نے بھلائی کا طریقہ نکالا تو اس کے لئے اس کا اوراس پر عمل کرنے والوں کا اجر ہے زندگی میں اوراس کی موت کے بعد جب تک اس پر عمل کیا جاتا رہا یہاں تک کہ عمل ترک کر دیا گیا، اور جس نے برا طریقہ نکالا تو اس پر اس کا گناہ ہے یہاں تک کہ اسے ترک کر دیا جائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرکی حفاظت میں گھوڑا باندھے مرا تو اس کے لئے حفاظت کرنے والے کا اجر جاری کیا جائے گا یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے اٹھایا جائے۔ طبرانی فی الکبیر والسجزی فی الابانة عن واثلة

مذکورہ بالا احادیث جن میں اسلام میں اچھا یا برا طریقہ نکالنے پر بشارت وعذاب کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد بدعت حسنہ ہرگز نہیں، حدیث کا مطلب ہے کہ جو کام نیکی کا سبب بنے مثلاً کوئی شخص اچھی کتاب لکھ جاتا ہے، کوئی عبادت گاہ مسجد وغیرہ بنا جاتا ہے تو اسے ثواب ملتا رہے گا اور کوئی شخص سینما گھر بنا گیا، یا جوئے کا اڈا قائم کر گیا تو جتنے لوگ اس میں مبتلا ہوں گے ان کا گناہ بھی اس کے سر ہوگا کیونکہ یہ گناہ کا سبب بنا، بہر کیف نیکی اور بدی کی دعوت وترغیب کا جدا جدا اجر وعذاب ہے۔

۴۳۱۲۷...... جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی ذات کی محبت پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی پریشانی سے اس کی کفایت کرے گا۔

ابو عبدالرحمن السلمی عن عائشة

اللہ تعالیٰ کی محبت کی ترغیب

۴۳۱۲۸...... جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو لوگوں کی محبت پر فوقیت دی تو اللہ تعالیٰ اس کے لوگوں کی مشقت سے کفایت کرے گا۔

الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۴۳۱۲۹ ... تم میں سے جس کا بس چلے کہ وہ چاول کے پیمانے والے شخص کی طرح ہو سکے تو ہو جائے، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! چاول کے پیمانے والا کون ہے؟ تو آپ نے حدیث غار کا ذکر کیا۔

ابو داؤد عن ابن عمر، قلت حدیث الغار ذکرت فی کتاب القصص رقم ۴۴۰۶۳

کلام: ...... ضعیف ابی داؤد ۸۳۴۔

۴۳۱۳۰ ...... جس نے کسی مسلمان کو گھوڑا دیا اور اس سے ایک گھوڑا پیدا ہوا تو اس کے لئے ستر گھوڑوں کا ثواب ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لادا جائے، اور اگر اس سے گھوڑا پیدا نہ ہو تو اس کے لئے اس ایک گھوڑے کا اجر ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لادا جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر ابن حبان عن ابی کبشة

۴۳۱۳۱ ...... جس نے کسی مریض کو اس کا من پسند کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا، جس نے کسی مؤمن کو پیاس پر پانی پلایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے مہر زدہ شراب پلائے گا۔ ابو الشیخ، حلیة الاولیاء عن ابی سعید

۴۳۱۳۲ ...... جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی چیز پہنچی جس میں فضیلت تھی اور اس نے ایمان اور اس کے ثواب کی امید سے اس پر عمل کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے وہ (ثواب) عطا کر دے گا اگرچہ وہ ایسی نہ تھی۔ ابو الشیخ والخطیب وابن النجار والدیلمی عن جابر

کلام: ...... التمییز ۱۳۳، الشذرہ ۷۵۴۔

۴۳۱۳۳ ...... جسے اللہ تعالیٰ کی طرف فضیلت والی کوئی چیز ملی تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا کر دے گا اگرچہ وہ ایسی نہ ہو۔ الدیلمی وابن النجار عن انس

کلام: ...... اللآ لی ج ۱ ص ۲۱۵۔

۴۳۱۳۴ ...... جس کے لئے خیر کا دروازہ کھل جائے وہ اس کے لئے اٹھ کھڑا ہو کیونکہ اسے علم نہیں کہ وہ کب بند ہو جائے۔

ابن المبارک عن حکیم بن عمیر مرسلاً، ابن شاهین عن عبدالله بن ابان بن عثمان بن خلیفة بن اوس عن ابیه عن جده عن حذیفة

۴۳۱۳۵ ...... جس نے چالیس قدم کسی اندھے کی رہنمائی کی اس کے چہرہ کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ابن النجار عن نعیم بن سالم عن انس

کلام: ...... احادیث المختارۃ ۱۹۱، اللآ لی ج ۲ ص ۸۹۔

۴۳۱۳۶ ...... جس نے چالیس گز کسی اندھے کی رہنمائی کی تو اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے جیسا ثواب ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۳۱۳۷ ...... جس نے چالیس یا پچاس گز کسی اندھے کی رہنمائی تو اس کے لئے گردن آزاد کرنے جیسا ثواب لکھا جائے گا۔ ابن منیع عن انس

۴۳۱۳۸ ...... جس نے کسی اندھے کی رہنمائی کی یہاں تک کہ اسے اس کی منزل تک پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دے گا اور چار ایسے کبیرہ گناہ جن کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکی تھی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام: ...... اللآ لی ج ۲ ص ۹۰۔

۴۳۱۳۹ ...... جس نے اللہ کے کسی ولی کو کوئی کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا، اور جس نے اسے بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا، اور جس نے اسے پیاس کی حالت میں پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز مہر زدہ شراب پلائے گا۔ ابن عساکر عن ابن عباس

ننگے کو کپڑے پہنانے کی فضیلت

۴۳۱۴۰ ...... جس نے کسی مسلمان کو عریانی میں کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا ریشم پہنائے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی سعید

۴۳۱۴۱ ...... جس نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا تو جب تک اس پر اس کا ایک دھاگہ یا تانا بھی رہا وہ اللہ تعالیٰ کے پردے میں ہے۔

حاکم وتعقب، ابو الشیخ عن عباس

۴۳۱۴۲۔۔۔۔جس نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنایا تو جب تک اس پر ایک چیتھڑا بھی رہا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۳۱۴۳۔۔۔۔جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ننگے پاؤں چلا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنے فرائض کے بارے میں نہیں پوچھے گا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی بکر اللآلی ج ا ص ۱۹۵

۴۳۱۴۴۔۔۔۔اے حذیفہ! جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ یہ کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، حذیفہ! جانتے ہو کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ جب یوں کریں تو وہ ان کی بخشش کردے۔نسائی عن حذیفة

۴۳۱۴۵۔۔۔۔اسید! کیا تم جنت پسند کرتے ہو؟ عرض کیا: جی، تو جو اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔

عبداللہ بن احمد و ابن قانع عن خالد بن عبداللہ القسری عن ابیہ عن جدہ یزید بن اسید

۴۳۱۴۶۔۔۔۔اے یزید بن اسید جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو۔ابن سعد، ابن جریر، مسند احمد، ابو یعلی، بخاری فی التاریخ، طبرانی فی الکبیر عن خالد بن عبداللہ القسری عن ابیہ عن جدہ یزید بن اسید

۴۳۱۴۷۔۔۔۔اے یزید بن اسید! کیا تمہیں جنت پسند ہے، تو جو اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔

حاکم عن خالد بن یزید القسری عن ابیہ عن جدہ

۴۳۱۴۸۔۔۔۔حمزہ! کیا زندہ نفس آپ کو زیادہ محبوب ہے یا مردہ؟ عرض کیا زندہ، فرمایا: اپنی ذات کا خیال رکھو۔مسند احمد، عن ابن عمر

۴۳۱۴۹۔۔۔۔جب تم کسی کام کی تدبیر کرو تو اس کے انجام میں غور کرو اگر بہتر ہو تو کرگزرو اور اگر گمراہی ہو تو اس سے رک جاؤ۔

ھناد عن عبداللہ بن مسعود

۴۳۱۵۰۔۔۔۔کیا تم کوئی وصیت کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم کوئی وصیت کرنا چاہتے ہو؟ جب کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام میں غور کرلیا کرو، اگر ہدایت ہو تو کرگزرو اور اگر اس کے علاوہ کوئی چیز ہو تو اس سے باز رہو۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، عن وھیب بن ورد المکی

۴۳۱۵۱۔۔۔۔دیکھو اگر تمہارے دو غلام ہوتے ان میں سے ایک تم سے خیانت کرتا اور جھوٹ بولتا اور دوسرا نہ خیانت کرتا اور نہ جھوٹ بولتا، تم کون سا زیادہ اچھا لگتا؟ یہی حالت تمہاری رب تعالیٰ کے ہاں ہے۔

مسند احمد، والحکیم، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن والدابی الاحوص

۴۳۱۵۲۔۔۔۔حق کی طرف توجہ دو چاہے وہ حق تمہارے پاس چھوٹا شخص لایا ہو یا بڑا، اگرچہ وہ تمہارا دشمن ہی ہو، اور باطل اس شخص پر لوٹا دو جو تمہارے پاس لایا ہو چھوٹا ہو یا بڑا اگرچہ تمہارا دوست ہو۔الدیلمی عن ابن عباس

۴۳۱۵۳۔۔۔۔آج تم میدان میں ہو اور کل سبقت میں ہوگے، سبقت تو جنت ہے اور انتہاء جہنم ہے معاف کرنے سے نجات پاؤ گے اور رحمت سے داخل ہوگے اور اپنے اعمال کے ذریعہ تم تقسیم ہوگے۔ابن لال فی مکارم الاخلاق عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۰۷۔

۴۳۱۵۴۔۔۔۔آج گھڑ دوڑ ہے اور کل جیت ہوگی انتہاء جنت ہے جو جہنم میں داخل ہوا وہ ہلاک ہونے والا ہے میں سب سے پہلے، ابوبکر دوسرے نمبر پر اور عمر تیسرے نمبر پر جنت میں داخل ہوں گے پھر دوسرے لوگ پہلے رفتار کے مطابق ایک ایک کرکے داخل ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عدی، والخطیب عن ابن عباس وفیہ اخرم بن حوشب متروک

۴۳۱۵۵۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دنوں سے نصیحت کرو اور اس کے ایام اس کی نعمتیں ہیں۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی

۴۳۱۵۶۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرف وحی بھیجی کہ میری حکمت کے ذریعہ اپنے آپ کو نصیحت کرو، اگر تمہیں فائدہ ہو تو لوگوں کو بھی نصیحت کرتے رہو ورنہ مجھ سے حیا کرو۔الدیلمی عن ابی موسی

۴۳۱۵۷......اس جیسی (نعمتوں) کے لئے اے میرے بھائیو! تیاری کرو۔مسند احمد، ابن ماجۃ، ابو یعلی، سعید بن منصور عن البراء

۴۳۱۵۸......تمہارے آنسوؤں سے، جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے اسے جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (الخطیب عن زین ارقم، کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں کس ذریعہ سے جہنم سے بچ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اور یہ الفاظ ذکر کئے۔)

۴۳۱۵۹......ہر دن پکار کر کہتا ہے: اے ابن آدم! میں ایک نئی چیز ہوں، جو کچھ مجھ میں کرے گا میں اس پر گواہ ہوں، سو مجھ میں بھلائی کر میں تمہارے لئے اس کی گواہی دوں گا۔ کیونکہ اگر میں گزر گیا اور تو نے مجھے نہیں دیکھا، یہی بات رات بھی کہتی ہے۔ابو نعیم عن معقل بن یسار

کلام:...... تلبیض الصحیفة ۳۵۔

خیر کا نداء دینے والا فرشتہ

۴۳۱۶۰......ہر روز جب سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ منادی کرتا ہے خبردار! مجھ سے کوئی بھلائی کا توشہ حاصل کرنے والا ہے کیونکہ میں قیامت تک ہرگز اس کی طرف لوٹ کر آنے والا نہیں، یوں ہر روز بندے کے اعمال کا گواہ ہوتا ہے۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۳۱۶۱......انسان پر جو دن بھی آتا ہے وہ ندا کرتا ہے اے ابن آدم! میں نئی مخلوق ہوں، اور کل میں تیرے خلاف گواہ ہوں گا، سو مجھ میں بھلائی کا کام کر کل میں تیرے حق میں گواہی دوں گا، اور میں اگر گزر گیا تو تو مجھے ہرگز کبھی بھی نہیں دیکھ سکے گا، اور رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔

ابو القاسم حمزة بن یوسف السهمی فی کتاب آداب الدین والرافعی عن معقل بن یسار

۴۳۱۶۲......جس دن کا سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: جس سے ہو سکے وہ مجھ میں نیکی کر لے کیونکہ میں پھر کبھی بھی تمہارے پاس لوٹ کر آنے والا نہیں، اور ہر دن آسمان سے دو منادی کرنے والے ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے: اے خیر کے طلب گار خوش ہو! اور اے شر کے طلب گار رک جا، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ میں مال عطا فرما، اور ایک کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کو ضائع ہونے والا مال عطا کر۔ (بیہقی فی شعب الایمان عن عثمان بن محمد بن المغیرة بن الاخنس مرسلاً الدیلمی عنہ عن سعید عن ابن عباس وزاد قولہ ''ابدا'' اسی طرح رات کہتی ہے۔)

۴۳۱۶۳......اے امت تمہاری مثال اس لشکر کی سی ہے کہ کوچ کا نقارہ بج گیا اور اس کا پہلا حصہ چل پڑا ہو، کتنی جلدی پچھلا گروہ پہلے سے ملے گا، اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلہ میں خرگوش کی چھلانگ کی طرح ہے اللہ کے بندو! حدود کا خیال رکھو حدود کا خیال رکھو اور اللہ تعالیٰ اپنے رب سے مدد طلب کرو۔ابن السنی والدیلمی عن عمر

۴۳۱۶۴......جو اپنے آپ کو (اللہ تعالیٰ کی خاطر) ذلیل کرتا ہے اپنے دین کو غالب کرتا ہے اور جس نے اپنے آپ کو غالب رکھا اپنے دین کو ذلیل کرے گا، جب کہ دین ضروری ہے، اور جس نے اپنے آپ کو موٹا کیا اس کا دین کمزور ہوگا، اور جس نے اپنے دین کو مضبوط کیا تو اس کا دین اور نفس موٹا ہوگا۔حلیة الاولیاء عن ابی ہریرة

اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنے پر وعید

۴۳۱۶۵......جس نے لوگوں کو راضی کرنے میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا، تو اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوگا اور جنہیں اس نے راضی کیا انہیں بھی ناراض کر دے گا، اور جس نے لوگوں کی ناراضگی میں اللہ کو راضی کیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہوگا اور انہیں بھی راضی کر دے گا جو اس کی رضامندی میں اس سے ناراض ہوئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے قول و عمل کو اس کی آنکھوں میں چمکائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۳۱۶۶......جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے معاملات درست رکھے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ اس کے معاملات درست کر دے گا، اور جس نے

اپنے پوشیدہ اعمال درست کر لئے اللہ تعالیٰ اس کے ظاہری اعمال درست کر دے گا اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا جویاں ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اپنی اور لوگوں کی رضامندی عطا کر دے گا، اور جو لوگوں کی رضامندی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی اور لوگوں کی رضامندی روک دے گا۔

الدیلمی عن قدامة بن عبدالله بن عمار عن رجل له صحبة

۴۳۱۶۷...... جس نے وہ چیز مانگی جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو آسمان اس کا سائبان ہے زمین اس کا بچھونا، اسے دنیا کی کسی چیز کی فکر نہیں ہوگی، وہ فصل نہیں بوئے گا (لیکن) روٹی کھائے گا، درخت نہیں لگائے (لیکن) پھل کھائے گا اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے، اور اس کی مرضی تلاش کرتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کو اس کے رزق کا ضامن بنادے گا، (باقی لوگ) رزق کے بارے میں تھکیں گے اور اسے حلال کرلائیں گے، جب کہ اسے پورا رزق ملے گا وہ بھی بغیر حساب یہاں تک کہ اسے موت آجائے۔

حاکم وتعقب عن ابن عمر، قال الذهبی: منکر او موضوع

کلام:...... الضعیفة ۴۴۵۔

۴۳۱۶۸...... اللہ کی قسم! کسی سرخ کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں، صرف دینی فضیلت ہے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۱۶۹...... اس شخص کی کوئی عزت نہیں جسے اس کی عزت نے جہنم میں داخل کر دیا، اور اس شخص کی کوئی ذلت نہیں جسے اس کی ذلت نے جنت میں داخل کر دیا، عزت کے بعد ضرورت سرخ موت ہے۔ الخلیل فی مشیخة عن ابی هریرة

۴۳۱۷۰...... اے علی! جو گھر والے بھی نعمت والے تھے عبرت انہیں اپنے پیچھے چلائے گی، اے علی! ہر نعمت ختم ہوجائے گی صرف جنت کی نعمت ختم نہیں ہوگی، اور ہر غم ختم ہوجائے گا صرف جہنمیوں کا غم ختم نہیں ہوگا، اے علی! سچ کی پابندی کرو اگرچہ دنیا میں تمہیں نقصان ہو تمہارے لئے آخرت میں خلاصی کا باعث ہوگا۔ ابن ابی الدنیا وابن عساکر عن انس

۴۳۱۷۱...... اے عائشہ! گناہوں (کے اسباب سے) دوری اختیار کرو یہ بہترین ہجرت ہے اور نمازوں (کے اوقات) کی حفاظت کرو یہ سب سے افضل نیکی ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

۴۳۱۷۲...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اس وقت تک بندے کے حق کو نہیں دیکھتا یہاں تک کہ وہ میرے حق کو دیکھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس وضعف

کلام:...... القدسیة الضعیفة ۸۵۔

۴۳۱۷۳...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! جہنم کے مقابلہ میں جنت کو اختیار کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو ورنہ اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیئے جاؤ گے اور اس میں ہمیشہ رہو گے۔ الرافعی عن علی

۴۳۱۷۴...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو مجھ سے انصاف نہیں کرتا، میں نعمتوں کے ذریعہ تجھے محبوب بناتا ہوں جب کہ تو گناہوں کے ذریعہ مجھے ناراض کرتا ہے میری بھلائی تیری طرف اترتی ہے اور تیرا شر میری جانب بلند ہوتا ہے ہر رات دن ایک معزز فرشتہ میرے پاس تیری طرف سے برا عمل لے کر آتا ہے اے ابن آدم! اگر تو اپنے علاوہ کسی سے اپنی تعریف سنے اور تجھے موصوف کا علم نہ ہو تو اس سے جلد ناراض ہوجائے گا۔ الدیلمی الرافعی عن علی کرم الله وجهه

۴۳۱۷۵...... تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو گمراہی سے (بچا کر) ہدایت دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے گمراہی واجب کر دیتا ہے۔

الدیلمی عن زید بن ابی اوفیٰ

فصل ثانی...... دوہری نصیحتیں

۴۳۱۷۶...... بروقت نماز (ادا کرنا) اور والدین سے حسن سلوک (کرنا) سب سے افضل عمل ہے۔ مسلم عن ابن مسعود

۴۳۱۷۷..... بروقت نماز اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سب سے افضل عمل ہے۔بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۴۳۱۷۸..... دو شخص جنت میں جائیں گے، جو زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرے وہ جنت میں جائے گا۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشة

۴۳۱۷۹..... جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی (گناہوں سے حفاظت کی) ضمانت دے دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان حاکم عن سهل بن سعد

۴۳۱۸۰..... صاف دل اور سچی زبان والا سب سے بہترین شخص ہے کسی نے عرض کیا: صاف دل کیا ہے؟ فرمایا: وہ پرہیزگار صاف دل جس میں نہ گناہ نہ ہو سرکشی اور نہ حسد، کسی نے عرض کیا: اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا: جو دنیا سے بغض رکھے اور آخرت سے محبت کرے، کسی نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ فرمایا: اچھے اخلاق والا مؤمن۔ابن ماجة عن ابن عمرو

۴۳۱۸۱..... جس نے کسی مؤمن سے نرمی کا برتاؤ کیا یا اس کی کسی ضرورت میں کمی کردی چاہے وہ ضرورت چھوٹی ہو یا بڑی اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت کا خادم عطا کرے۔البزار عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۸۱۔

ثنائی.....از اکمال

۴۳۱۸۲..... جانتے ہو کون سی چیز جنت میں زیادہ داخل کرنے والی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق، جانتے کون سی چیز زیادہ جہنم میں داخل کرنے والی ہے؟ دو خالی اعضاء منہ اور شرم گاہ۔ابو الشیخ فی الثواب والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة

۴۳۱۸۳..... اپنے آپ کو دنیا کو مشکلوں میں داخل کرو اور صبر کے ذریعہ ان سے نکال لو، اور جو برائی تمہیں اپنے متعلق معلوم ہے وہ تمہیں لوگوں (کی عیب جوئی) سے روک دے۔ابن ابی الدنیا، بیهقی فی شعب الا یمان عن الحسن مرسلاً

۴۳۱۸۴ مقدام بن شریح بن ھانی اپنے والد سے اپنے دادا کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم دیں (جسے میں پابندی سے کیا کروں) فرمایا: کھانا کھلایا کرو اور سلام پھیلایا کرو۔طبرانی فی الکبیر حاکم

۴۳۱۸۵ کھلایا کرو اور میٹھی بات کیا کرو۔خطیب عن ابی مسلم رجل من الصحابه

۴۳۱۸۶..... کھانا کھلایا کرو اور سلام پھیلایا کرو جنتوں کے وارث بن جاؤ گے۔طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور عن عبدالله بن الحارث

۴۳۱۸۷..... جو کھانا کھلاتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔ابن سعد عن حمزة بن صهیب عن ابیه

۴۳۱۸۸..... سلام پھیلانا اور اچھے اخلاق کو اپنی اوپر لازم کرلو۔

بخاری فی الادب المفرد، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن هانی بن یزید

۴۳۱۸۹..... جس نے پانی (کا کنواں) کھودا اور اس سے کسی پیاسے جگر، انسان، جن درندے یا پرندے نے پانی پی لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اجر دے گا۔ جس نے کبوتر کے گھونسلے یا اس سے بھی چھوٹی سجدہ گاہ بنادی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔

ابن خزیمة والشاشی وسمویه، سعید بن منصور عن جابر

۴۳۱۹۰..... جس شخص نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا کھانا کھلائے گا اور جس نے کسی خوفزدہ کو امن دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بڑی گھبراہٹ سے اسے امن دے گا۔الرافعی عن انس

۴۳۱۹۱ حسد دو آدمیوں کے بارے میں ہوسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دولت سے نوازا اس نے اس پر عمل کیا اس کے حلال کردہ کو حلال اور اس کے حرام کردہ کو حرام جانا، اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اس نے اس کے ذریعہ اپنے اعزہ وا قارب سے صلہ رحمی اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے کام کئے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۴۳۱۹۲......جس سے حسد کیا جاسکتا ہے تو اس سے دو خصلتوں کی بنا پر حسد کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا وہ رات دن کی گھڑیوں میں اسے پڑھتا ہے دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ اسے خرچ کرتا ہے۔ بیھقی عن ابن عمرو

۴۳۱۹۳......دنیا میں حسد صرف دو آدمیوں سے کیا جاسکتا ہے، ایک آدمی دوسرے سے حسد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بہت سا مال عطا کرے جس سے وہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرتا ہے، دوسرا کہتا ہے: کاش میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا تو اچھا ہوتا، تو وہ اس سے حسد کرتا ہے اور ایک شخص قرآن پڑھتا اور رات قیام میں اسے پڑھتا ہے اور اس کے پاس ایک شخص ہے جسے قرآن کا علم نہیں، تو وہ اس کے قیام اور جو اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن کا علم عطا فرمایا اس پر حسد کرتا ہے وہ کہتا ہے: اگر مجھے بھی اللہ تعالیٰ اس کی طرح ہم (قرآن) عطا کرتا تو میں بھی قیام کرتا۔

طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

قابل رشک شخصیت

۴۳۱۹۴......تم میں صرف دو چیزوں کی وجہ سے مقابلہ ہوسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا اور وہ رات دن کی گھڑیوں میں اسے پڑھتا اور اس کے احکام کی پیروی کرتا ہے تو کوئی شخص کہتا ہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس کی طرح (علم قرآن) عطا کرتا تو میں بھی اس کی طرح قیام کرتا، اور ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا وہ اسے خرچ کرتا اور اس کا صدقہ کرتا ہے تو کوئی شخص کہتا ہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسا مال عطا کرتا جیسا اسے عطا کیا ہے تو میں بھی صدقہ کرتا۔

مسند احمد و محمد بن نصر فی الصلاۃ، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن یزید بن الاخنس السلمی

۴۳۱۹۵......(معاذ!) میں تمہیں بات کی سچائی اور پڑوسی کی (اذیت سے) حفاظت کی نصیحت کرتا ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

۴۳۱۹۶......کیا میں تمہیں بہترین شخص نہ بتاؤں؟ وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے اس بات کا منتظر ہے کہ (اللہ کی راہ میں) کسی دشمن پر حملہ کرے یا کوئی اس پر حملہ کرے کیا میں تمہیں اس کے بعد کا بہترین آدمی بتاؤں؟ وہ شخص ہے جو اپنی بکریوں میں ہے (وہاں) نماز قائم کرتا، زکوۃ دیتا اور جانتا ہے کہ اس کے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ لوگوں کے شر و فتنے سے دور ہو چکا ہے۔

ابن سعد عن ام مبشر بن البراء بن معرور

۴۳۱۹۷......ہمارا رب دو آدمیوں سے خوش ہوتا ہے: ایک وہ شخص جو اپنے گھر والوں میں سے اپنے محبوب کے پہلو سے اپنے بستر اور لحاف کو چھوڑ کر نماز کی طرف کود پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو اپنے گھر کے محبوب کے پہلو سے نرم بستر اور لحاف چھوڑ کر نماز کی طرف کود پڑا محض میرے انعامات میں رغبت اور میرے عذاب سے ڈرنے کی بنا پر، (اس نے ایسا کیا ہے)

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور اسے شکست ہوئی اور اسے شکست اور واپس (دشمن کی طرف بھاگنے کا) پتہ ہے لیکن پھر وہ لوٹ آتا ہے اس کا خون بہا دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو: میرے انعامات میں رغبت اور میرے عذاب سے خوف کی وجہ سے لوٹ آیا، یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

مسند احمد وابن نصر، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی السنن عن ابن مسعود

۴۳۱۹۸......تم میں سے جس سے ہوسکے کہ اس کے اور جنت کے درمیان کسی مسلمان کا مٹھی بھر خون حائل نہ ہو جسے وہ یوں بہا دیتا ہے جیسے کوئی مرغی ذبح کی جاتی ہے وہ جنت کے جس دروازے کا قصد کرے گا وہ خون اس کے درمیان حائل ہو جائے گا، اور جس سے ہوسکے کہ وہ اپنے پیٹ میں پاک (حلال) چیز ہی داخل کرے تو وہ ایسا ہی کرے، کیونکہ سب سے پہلے انسان کا پیٹ بدبودار ہوگا۔

ابن ابی عاصم فی الدیات طبرانی فی الکبیر والبغوی عن جندب البجلی

۴۳۱۹۸......جس نے لوگوں کو اپنے مقابلہ میں انصاف دلایا وہ بلند جنت (کے حصول میں) کامیاب ہوگیا، اور جسے مالداری سے

زیادہ فقر پسند ہو تو حرمین کے عبادت گزار اگر کوشش بھی کریں کہ جو (اجر وثواب) اسے ملا اسے حاصل کرلیں تو حاصل نہ کرسکیں گے۔

الدیلمی عن ابن عباس

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۲۰۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۱۳۔۳۱۴۔

۴۳۲۰۰......کیا تمہیں گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ نہ بتاؤں؟ مشقت میں مکمل وضو کرنا، نماز کے بعد نماز کا انتظار، پس یہی بندھن ہے۔

یعقوب بن شیبہ فی مسند علی وابن جریر عن علی

۴۳۰۲۱......جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دے دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

العسکری فی الامثال عن سھل بن سعد

۴۳۲۰۲......جو میرے لئے اپنی زبان اور شرم گاہ کا ضامن بنتا ہے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ حاکم عن سھل بن سعد

کلام:......مر برقم ۴۳۱۷۹۔

۴۳۲۰۳......جس نے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں جائے گا۔ حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۶۳۔

جنت کی ضمانت

۴۳۲۰۴...... جس نے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی جنت میں داخل ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی رافع، طبرانی فی الکبیر عن سھل بن سعد

۴۳۲۰۵......جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کے داخلے کا ضامن ہوں۔

الحاکم فی الکنی والعسکری فی الا مثال، بیھقی فی شعب الایمان عن جابر

۴۳۲۰۶......جو یہ پسند کرے کہ وہ جہنم سے دور کیا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے، اور اسے یوں موت آئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے رہا ہوں، تو وہ لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۴۳۲۰۷......جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوں اور میرے بارے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہو تو اس کے لئے اس کا گھر کافی ہے اور اپنے گناہ پر روئے، اور جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے روز پر ایمان رکھتا ہو، میرے بارے میں رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہو، تو وہ بھلائی کی بات کرے تاکہ فائدہ اٹھائے یا خاموش رہے اگر پھسلے تو سلامت رہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن امامۃ

۴۳۲۰۸......میں چاہتا ہوں کہ تو اس وقت تک دنیا سے نہ نکلے یہاں تک کہ کسی یتیم کی کفالت کرے یا کسی مجاہد کو سامان جہاد مہیا کرے۔

عقیلی فی الضعفاء، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۳۲۰۹......اے حرملہ، برائی سے بچو اور نیکی کا کام کرو، جو بات تجھے کسی قوم سے سننے میں اچھی لگی جب تو ان کے پاس سے اٹھے تو وہ تجھے کہیں، تو اس بات پر عمل کر، اور جو بات تجھے کسی قوم سے بری لگے جب تو ان کے پاس سے اٹھنے لگے تو اس سے پرہیز کر۔

حلیۃ الاولیاء عن حرملۃ بن ایاس

۴۳۲۱۰......ایک دن میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اپنے حواریوں سے کہا: اے حواریوں کی جماعت! برائی سے کمزوری میں کبوتر کی طرح ہو جاؤ اور کوشش و بچاؤ میں وحشی جانور کی طرح جب اسے شکاری تلاش کرنے لگیں۔ ابن عدی عن ابی امامۃ

کلام:......الالحاظ ۹۸۔

فصل سوم......تین نصیحتیں

۴۳۲۱۱.... تین چیزوں سے بندہ دنیا وآخرت کی مرغوب چیزیں حاصل کرلیتا ہے، مصائب پر صبر کرنا، تقدیر پر راضی رہنا، اور خوش حالی میں دعا کرنا۔

ابو الشیخ عن عمران بن حصین

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۷۰۔

۴۳۲۱۲.... تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے ذریعہ ایمان کی مٹھاس پالے گا، کہ اللہ ورسول سے بڑھ کر اسے کوئی محبوب نہ ہو، اور کسی کو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے پسند کرے، اور ایمان کے بعد کفر میں لوٹنے کو ایسے ہی ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن انس

۴۳۲۱۳.... جس میں تین باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈالے گا، اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا، کمزور کے ساتھ نرمی، والدین پر شفقت اور غلام کے ساتھ اچھا برتاؤ۔ ترمذی، عن جابر

۴۳۲۱۴.... جس میں تین خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنی پناہ دے گا اور اس پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا وہ جسے دیا جائے تو شکر کرے اور جب اسے قدرت ہو تو معاف کردے اور جب غصہ آئے تو کمزور پڑ جائے۔

حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۲۱ ضعیف الجامع ۲۵۴۶)

۴۳۲۱۵.... تین باتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا، اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا، جو تمہیں محروم رکھے اسے تم دیا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو، اور جو تجھ سے ناتا توڑے اس سے جوڑے رکھو۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، طبرانی فی الاوسط، حاکم عن ابی هریرة

۴۳۲۱۶.... جس میں تین خصلتیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ اس کی بخشش کردے گا، جس کی موت اس حالت میں ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا، اور نہ وہ جادوگر تھا کہ جادوگروں کے پیچھے چلتا، اور نہ اپنے بھائی سے حسد کرتا ہو۔

بخاری فی الادب المفرد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۱۔

۴۳۲۱۷.... جس میں تین باتیں ہوئیں اس نے اپنے اوپر ثواب واجب کرلیا اور ایمان کامل کرلیا، اخلاق جس کے ذریعہ وہ لوگوں میں زندگی بسر کرے اور تقویٰ جو اسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روک دے اور بردباری جو اسے جاہل کی جہالت سے ہٹادے۔ البزار عن انس

کلام:......الاتقان ۱۶۱۶۔ ۲۰۴۷ ضعیف الجامع ۲۵۴۷۔

۴۳۲۱۸.... جس میں تین یا تین میں سے ایک خصلت ہوئی وہ جہاں چاہے حور عین سے شادی کرلے، جو شخص کسی امانت کا امین بنایا گیا وہ صرف اللہ کے خوف سے ادا کردیتا ہے، وہ شخص جس نے اپنے قاتل کے لئے راستہ صاف کردیا اور وہ شخص جو ہر نماز کے بعد دس بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔

ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۴۹۔

۴۳۲۱۹.... جس میں تین باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے تلے سایہ دے گا جس دن صرف اسی کا سایہ ہوگا، سختیوں پر وضو کرنا، اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا، بھوکے کو کھانا کھلانا۔ ابو الشیخ فی الثواب، والاصبهانی فی الترغیب عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۴۸، الضعیفة ۵۷۲۔

۴۳۲۲۰..... جو تین خصلتیں ایمان کے ساتھ لے کر آیا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے اور جہاں چاہے حورعین سے شادی کرلے: جس نے اپنے قاتل کو معاف کردے اور خفیہ قرض ادا کردے اور ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے۔

ابو یعلی عن جابر

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۵۴۱، الضعیفۃ ۶۵۴۔

۴۳۲۲۱..... تین چیزیں ایسی ہیں جس نے ان کی حفاظت کی وہ یقیناً ولی ہے اور جس نے انہیں ضائع کیا، وہ یقیناً میرا دشمن ہے، نماز، روزہ اور جنابت۔

طبرانی فی الاوسط عن انس، سعید بن منصور عن الحسن مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۵۴۲، المغیر ۵۱۔

۴۳۲۲۲..... تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، وہ مکاتب جو (مال کتابت) ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، اور وہ نکاح کرنے والا جو پاک دامنی کا ارادہ رکھتا ہو۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۲۳..... جس نے تین کام اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اور ثواب کی امید کرتے ہوئے کیے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مدد کریں اور اسے برکت عطا کریں، جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے، اور اسے برکت دے، جس نے بنجر زمین اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے آباد کی اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مدد کرے اور اسے برکت دے۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۳۲۲۴..... جسے تین چیزیں عطا ہوئیں تو گویا اسے آل داؤد جیسی چیزیں عطا کی گئیں، غصہ میں انصاف کرنا، فقر میں رضا و میانہ روی، اور ظاہر و پوشیدگی میں مالداری اور اللہ تعالیٰ کا ڈر۔ الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:...... التی لا اصل لھا فی الاحیاء ۳/۷۷، ضعیف الجامع ۲۵۳۹۔

۴۳۲۲۵..... تین باتیں ایمان کے اخلاق کا حصہ ہیں: وہ جسے غصہ آئے تو اسے باطل میں داخل نہ کرے، اور جب اسے راضی کیا جائے تو اس کی رضا اسے حق سے نہ نکالے، اور جسے جب قدرت ہو تو کسی کی چیز نہ لے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۴۳۱، الضعیفۃ ۵۴۱۔

۴۳۲۲۶..... تین باتیں ایمان کی اصل و بنیاد ہیں: اس سے (ہاتھ کے استعمال سے) رکنا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا، نہ ہم گناہ کی وجہ سے اس کی تکفیر کرتے ہیں اور نہ اسے کسی عمل کی وجہ سے اسلام سے نکالتے ہیں، اور جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اس وقت سے اس دور تک کہ جہاد جاری رہے گا کہ میرا آخری امتی دجال کو قتل کرے، اسے (جہاد کو) کسی ظالم کا ظلم روک سکتا ہے نہ کسی عادل کا عدل باطل کرسکتا ہے اور تقدیر پر ایمان لانا۔ ابو داؤد عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۵۳۲۔

نیکی کا خزانہ

۴۳۲۲۷..... تین چیزیں نیکی کا خزانہ ہیں۔ خفیہ صدقہ کرنا، مصیبت کو چھپانا اور شکایت کو پوشیدہ رکھنا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر سے کام لے اور اپنے عیادت کرنے والوں سے میرا شکوہ نہ کرے، تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت میں اور اس کے خون کو بہترین خون میں تبدیل کردیتا ہوں اور اگر اسے شفایاب کروں تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور اگر اسے موت دے دوں تو میری رحمت (جنت) کی طرف (جائے گا)۔ طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن انس

کلام:...... التعقبات ۱۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۵۴۔

۴۳۲۲۸.... تین چیزیں نیکی کا خزینہ ہیں۔ فاقوں، آزمائشوں اور مصیبتوں کو چھپانا اور جس نے انہیں (ہرایک کو بتا کر) پھیلایا تو اس نے بے صبری کی۔تمام عن ابن مسعود

کلام:.... ضعیف الجامع ۲۵۵۹، الضعیفۃ ۶۸۲۔

۴۳۲۲۹.... تین چیزیں ایمان کا حصہ ہیں۔ تنگدستی میں خرچ کرنا اور دنیا میں اسلام پھیلانا اور اپنے نفس سے انصاف دلانا۔

البزار، طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر

کلام:.... ضعیف الجامع ۲۵۳۳۔

۴۳۲۳۰.... تین چیزیں نماز کو مکمل کرنے والی ہیں۔ مکمل وضو کرنا، صف سیدھی رکھنا اور امام کی اقتدار کرنا۔ عبدالرزاق عن زید بن اسلم مرسلاً

کلام:.... ضعیف الجامع ۲۵۴۔

۴۳۲۳۱.... تین چیزیں نبوت کے اخلاق سے تعلق رکھتی ہیں۔ جلدی روزہ کھولنا، دیر سے سحری کرنا اور نماز میں بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھنا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۴۳۲۳۲.... تین باتوں کی میں قسم کھا سکتا ہوں (کہ برحق ہیں)۔ صدقہ سے کبھی کوئی مال کم نہیں ہوتا سو صدقہ کیا کرو اور جس شخص نے اپنے پر کئے ظلم کو معاف کردیا اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرے گا سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری عزت میں اضافہ کرے گا، اور جس نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولا اللہ تعالیٰ اس کے لیے محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عبدالرحمن بن عوف

کلام:.... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۱۱۔

۴۳۲۳۳.... تین کی تین باتیں ہر مسلمان پر حق ہیں۔ مریض کی بیمار پرسی، جنازہ میں حاضر ہونا، چھینکنے والے کو جواب دینا جب وہ الحمدللہ کہے۔

بخاری فی الادب المفرد عن ابی ہریرۃ

کلام:.... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۱۵۔

دنیا میں سعادت کی باتیں

۴۳۲۳۴ تین باتیں مسلمان آدمی کے لئے دنیا میں اس کی سعادت ہیں۔ نیک پڑوسی، کشادہ گھر اور پسندیدہ سواری۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن نافع بن الحارث

۴۳۲۳۵.... تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو ان کا پتہ چل جائے تو ان میں خیر و برکت کی وجہ سے ان کی حرص میں قرعہ اندازی کی جانے لگے۔ نماز کی اذان کہنا، جماعتوں کی طرف جلدی جانا اور پہلی صف میں نماز پڑھنا۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام:.... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۱۶، ضعیف الجامع ۲۵۲۸۔

۴۳۲۳۶.... تین چیزیں ایمان کا حصہ ہیں۔ شرم وحیا، پاکدامنی، زبان کی جہالت (خاموشی) فقہ اور علم کی جہالت نہیں۔ یہ چیزیں دنیا میں کم ہوں تو آخرت میں بڑھ جاتی ہیں، اور آخرت میں دنیا کی نسبت زیادہ بڑھتی ہیں۔ اور تین چیزیں نفاق کا حصہ ہیں: بیہودہ بکواس فحش گوئی اور بخل و کنجوسی، یہ چیزیں جتنی دنیا میں بڑھیں اتنی آخرت میں کم ہوتی ہیں دنیا میں بڑھوتری سے زیادہ آخرت میں کم ہوتی ہیں۔

رستہ عن عون بن عبداللہ بن عتبہ بلاغاً

کلام:.... الجامع ۲۵۳۴۔

۴۳۲۳۷.... تین آوازوں پر اللہ تعالیٰ (اپنے) فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے، اذان، اللہ کی راہ میں تکبیر، تلبیہ میں آواز بلند کرنا۔

ابن النجار، فردوس عن جابر

۴۳۲۳۸...... تین آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑی گئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتی رہی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۷۵۔

۴۳۲۳۹...... قیامت کے روز تین چیزیں عرش کے نیچے ہوں گی:

۱...... قرآن جس کا ظاہر و باطن ہے بندوں سے جھگڑے گا۔

۲...... رشتہ داری پکارے گی: جس نے مجھے جوڑا اسے جوڑ اور جس نے مجھے توڑا اسے توڑ اور

۳...... امانت۔ الحکیم و محمد بن نصر عن عبدالرحمن بن عوف

۴۳۲۴۰...... تین شخص قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے ان پر اولین و آخرین رشک کریں گے، وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کیا، اور وہ جس نے ایسی قوم کی امامت کی کہ وہ اس سے راضی ہیں اور وہ شخص جو رات دن میں پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابن عمر

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۳۳۹ ضعیف الجامع ۲۵۷۹۔

۴۳۲۴۱...... تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے بڑی گھبراہٹ نہ انہیں ڈرائے گی اور نہ وہ گھبرائیں گے جب لوگ گھبرا رہے ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے قرآن پاک سیکھا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور جو اللہ کے پاس نعمتیں ہیں ان کے لئے قیام کرتا ہے وہ شخص جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کے لئے دن رات میں پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے اور وہ غلام جسے دنیا کی غلامی (اللہ تعالیٰ) اپنے رب کی عبادت سے نہ روکے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۷۸۔

تین آدمیوں کے لئے عرش کا سایہ

۴۳۲۴۲...... تین آدمی اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ایک وہ شخص جو جہاں کا بھی ارادہ رکھے اسے یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے اور ایک وہ شخص جسے کوئی عورت اپنی طرف (برائی کے لئے) بلاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اسے چھوڑ دیتا ہے اور ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے جلال کے لئے (کسی سے) محبت کرتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۸۱ الضعیفۃ ۲۴۴۳۔

۴۳۲۴۳...... تین آدمی عرش کے زیر سایہ ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ صلہ رحمی کرنے (رشتہ داری جوڑنے) والا، اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں اضافہ اور اس کی عمر کو لمبا فرمائیں گے وہ عورت جس کا خاوند کچھ یتیم چھوڑ مرا، تو وہ دل میں کہنے لگی۔ میں شادی نہیں کروں گی (بلکہ) ان یتیموں کی دیکھ بھال کروں گی، یا تو یہ مر جائیں یا اللہ تعالیٰ انہیں (میری پرورش سے) مستغنی بے ضرورت کر دے، اور وہ بندہ جس نے کھانا بنایا، جس میں مہمان کی مہمان نوازی اور اس پر بہتر خرچ کیا، یتیم اور مسکین کو اس کھانے میں بلایا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے انہیں کھلایا۔

ابو الشیخ فی الثواب، الاصبھانی، فردوس عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۸۰۔

۴۳۲۴۴...... تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہیں۔ وہ شخص جو کسی مسجد کی طرف نکلا، وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے نکلا، اور وہ شخص جو حج کرنے نکلا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۴۵...... تین آدمی ایسے ہیں کہ ان سب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے نکلا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت

میں ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے موت دیدے اور پھر اسے جنت میں داخل کردے یا اسے اجر وغنیمت دے کر واپس کردے اور وہ شخص جو مسجد کی طرف گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ اسے موت دے اور پھر جنت میں داخل کرے یا اجر وثواب دے کر واپس کرے، اور وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرکے داخل ہوا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ابوداؤد. ابن حبان، حاکم عن ابی امامة

۴۳۲۴۶..... تین شخص ایسے ہیں کہ انہوں نے جو کھایا جب حلال ہو تو ان سے حساب نہیں لیا جائے گا، روزہ دار، سحری کھانے والا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۵۸۲، الضعیفہ ۶۳۱۔

۴۳۲۴۷..... تین خصلتیں جس میں ہوئیں اس کا ایمان مکمل ہو جائے گا۔ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا، اور نہ اپنے کسی عمل میں ریاکرتا ہے اور جب اس کے سامنے دوکام آتے ہیں ایک دنیا کا اور ایک آخرت کا تو وہ دنیا کے مقابلہ میں آخرت کے کام کو فوقیت دیتا ہے۔ابن عساکر عن ابی ھریرة

۴۳۲۴۸..... تین چیزیں سعادت اور تین چیز شقاوت وبدبختی (کی علامات) ہیں۔ سعادت تو وہ نیک بیوی جسے دیکھ کر تمہیں خوشی ہو اور تمہاری عدم موجودگی میں اپنی اور تمہارے مال کی حفاظت کرے، اور سواری جو سدھائی ہوئی ہو اور تمہیں تمہارے ساتھیوں تک پہنچادے، اور کشادہ گھر جس میں ضروریات کی بہت سی چیزیں ہوں۔ اور بدبختی کی چیزیں سوایسی عورت جسے دیکھو تو تمہیں بری لگی، اور تجھ پر زبان درازی کرے، اور تمہاری عدم موجودگی میں نہ اپنی (عصمت کی) حفاظت کرے اور نہ تمہارے مال کی۔ اور سواری اڑیل ہو اگر تم اسے مارو تو تمہیں (مار کھا کھا کر) تھکادے، اور اگر چھوڑے رکھو تو تمہیں تمہارے ساتھیوں سے نہ ملائے، اور گھر تنگ ہو اور اس میں ضرورت کی چیزیں تھوڑی ہوں۔

حاکم عن سعد

کلام:...... کشف الخفاء ۱۰۴۷۔

تین باتیں اچھے اخلاق میں ہیں

۴۳۲۴۹..... تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھے اخلاق ہیں۔ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو، اور جو رشتہ توڑے تم اس سے ناتا جوڑو۔خطیب عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۸۶۔

۴۳۲۵۰..... تین آدمی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نوجوان ہوں گے، وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا پیدا نہ کرے، وہ شخص جس کے دل میں زنا کا خیال نہ آیا، وہ شخص جس کی کمائی کے ساتھ سود نہ ملے۔

کلام:...... ضعیف الجامع حلیۃ عن انس، ۲۵۸۹۔

۴۳۲۵۱..... تین آدمیوں کی آنکھیں قیامت کے روز (جہنم کی) آگ نہیں دیکھیں گی وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیا، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں (کے دیکھنے) سے جھک گئی۔طبرانی فی الکبیر عن معاویة بن حیدة

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۵۹۱۔

۴۳۲۵۲..... تین آدمیوں کو دوہرا اجر دیا جائے گا۔ وہ (بنی اسرائیلی) کتابی جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی ﷺ کا زمانہ پایا تو ان پر ایمان لے لایا ان کی پیروی اور تصدیق کی تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے وہ شخص جس کے پاس کوئی باندی ہو وہ اسے اچھی غذا دے پھر اس کی اچھی تربیت کرے، اچھی تعلیم دے کر اسے آزاد کردے اور پھر اس سے شادی کرلے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجة عن ابی موسی

۴۴۲۵۳ ... تین آدمی عرش کے سائے تلے باتیں کررہے ہوں گے جب کہ لوگ حساب (دینے) میں (مشغول) ہوں گے۔ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت نے نہ روکا ہو، وہ شخص جس نے حرام مال کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا ہو، وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا ہو۔ الاصبهانی فی ترغیبه عن ابن عمر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۶۰۷۔

۴۴۲۵۴ ... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین سے نفرت کرتا ہے وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے تو وہ شخص ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے محض اللہ تعالیٰ کی ذات کے ذریعہ سوال کیا باہمی رشتہ داری کی وجہ سے سوال نہیں کیا، انہوں نے اسے کوئی چیز نہیں دی، ان لوگوں کے آخر میں ایک شخص پیچھے پلٹا اور اس مانگنے والے کو ایسے خفیہ طریقہ سے دیا کہ صرف اللہ تعالیٰ اور دینے والے کو علم ہے، وہ قوم جو رات میں چلتے رہے اور پھر نیند کے مقابلہ میں انہیں کوئی چیز بھلی نہ لگی یوں وہ اپنے سر رکھ کر سو گئے ان میں سے ایک شخص اٹھا اور میری آیات پڑھ کر میرے سامنے عاجزی کرنے لگا، اور وہ شخص جو کسی جنگی مہم میں تھا اس کا دشمن سے مقابلہ ہوا انہوں نے شکست دی یہ سینہ تان کر آگے بڑھتا گیا کہ فتح ہوتی ہے یا اسے قتل کردیا جاتا ہے، اور تین جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم مالدار۔

ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی ذر

کلام: ...... ضعیف النسائی ۱۶۰۔

۴۴۲۵۵ ... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا اور تین سے نفرت کرتا ہے وہ شخص جس کا دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے اور وہ سینہ سپر ہوجاتا ہے بالآخر اسے قتل کیا جائے یا اس کے ساتھیوں کو فتح ہو اور کچھ لوگ سفر کررہے ہوں اور ان کا سفر لمبا ہوجائے پھر ان کا سونے کا ارادہ ہوتا ہے وہ کسی جگہ پڑاؤ کرتے ہیں ان میں سے ایک شخص ان سے علیحدہ ہوتا ہے اور نماز پڑھنے لگ جاتا ہے، پھر ان لوگوں کو کوچ کے لئے جگاتا ہے، اور وہ شخص جس کا پڑوسی پڑوس کی وجہ سے اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی تکلیف پر صبر کرتا ہے بالآخر موت یا سفر کی وجہ سے ان دونوں میں جدائی ہوجاتی ہے۔
اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ مبغوض و ناپسند کرتا ہے (جھوٹی) قسمیں کھانے والا تاجر، متکبر فقیر اور احسان جتلانے والا بخیل۔

مسند احمد عن ابی ذر

۴۴۲۵۶ ... تین شخص اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ وہ شخص جو رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھے وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے اور اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے، اور وہ شخص جو کسی معرکہ میں تھا اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی اور وہ دشمن کے سامنے ڈٹ گیا۔

ترمذی عن ابن مسعود

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۴۷۱، ضعیف الجامع ۲۶۰۹۔

۴۴۲۵۷ ... تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ جلدی افطار کرنا، تاخیر سے سحری کرنا، اور نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر (مارنا) باندھنا۔

طبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۶۰۸۔

تین آدمی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا

۴۴۲۵۸ ... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز خوش ہوگا، وہ شخص جو رات کو نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور وہ قوم جو نماز کے لئے صف بستہ ہو اور وہ قوم جو جنگ کے لئے صف بنائے کھڑی ہو۔ مسند احمد، ابویعلی عن ابی سعید

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۶۱۱۔

۴۴۲۵۹ ... تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، امانت دار تاجر، منصف امام اور

دن کے وقت سورج کی نگہبانی کرنے والا (نمازوں کے اوقات کا خیال رکھا جاسکے)۔حاکم فی تاریخه، فردوس عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الجامع ۲۶۱۲۔

۴۳۲۶۰ ...... سب سے پہلے جنت میں جانے والے تین آدمی سے مجھے دکھائے گئے: پاک دامن شہید، وہ غلام جس نے اچھے طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اپنے مالکوں سے خیر خواہی کی۔ترمذی عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الترمذی ۲۷۸، ضعیف الجامع ۳۷۰۲۔

۴۳۲۶۱ جس آدمی کے بدن سے روح اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین باتوں سے بری ہو وہ جنت میں جائے گا، تکبر، قرض اور خیانت۔(جو مال غنیمت میں تقسیم سے پہلے ہو)۔مسند احمد ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن ثوبان

کلام:......ضعیف الترمذی ۲۷۰۔

۴۳۲۶۲ جنت اور جہنم میں تین جانے والوں میں سے پہلے شخص کو میرے سامنے پیش کیا گیا، سو جنت میں داخل ہونے والے تین تو شہید ہے اور وہ غلام جس نے اپنے رب کی اچھے طریقہ سے عبادت کی اور اپنے مالک سے خیر خواہی کی، اور انتہائی پاک دامن، اور جہنم میں تین داخل ہونے والوں میں سے پہلا شخص، زبردستی قبضہ کرنے والا حاکم (گورنر) اور وہ مال دار جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا اور فخر و تکبر کرنے والا فقیر۔مسند احمد، حاکم بیهقی فی السنن عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۰۳۔

۴۳۲۶۳......تین چیزیں نجات کا باعث ہیں: مجلس و تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا خوف، غصہ و رضامندی میں انصاف سے کام لینا، اور ناداری و مالداری میں میانہ روی۔ اور تین چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں۔ وہ خواہش جس کی پیروی کی جائے، ایسا بخل جس کی فرمانبرداری کی جائے، خود پسندی۔(اپنے آپ کو اچھا اور دوسروں کو برا سمجھنا) عجب۔ابو الشیخ فی التوبیخ، طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۳۲۶۴ ......تین چیزیں، تین چیزیں، تین چیزیں، سو تین چیزوں میں قسم نہیں، تین میں لعنت ہے اور تین چیزوں کے بارے میں مجھے شک ہے، وہ تین چیزیں جن میں قسم نہیں، تو بیٹے کی اپنے باپ کے ساتھ، عورت کی اپنے خاوند کے ساتھ، غلام کی اپنے آقا کے ساتھ قسم نہیں۔(یعنی قسم کھا کر گواہی دینا) رہے وہ جن پر لعنت کی گئی ہے تو وہ شخص ہے جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ (اللہ کے علاوہ کسی نبی ولی بزرگ، جن، فرشتہ، آگ) کے لئے ذبح کرے اور وہ شخص ملعون ہے جو زمین کے نشانات مٹائے۔(جن سے زمین کی حدود دوسروں سے ممتاز ہوتی ہیں) اور وہ چیزیں جن میں مجھے شک ہے تو عزیر کے بارے میں مجھے علم نہیں کہ وہ نبی تھے یا نہیں، اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ تبع نے لعنت کی یا نہیں، اور نہ مجھے یہ علم ہے کہ حدود جن پر لگائی جاتی ہیں ان کے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہیں یا نہیں۔

الاسماعیلی فی معجمه وابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۶۲۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اعمال

۴۳۲۶۵ ......اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ (یہ) اعمال پسند ہیں۔اللہ پر ایمان لانا، صلہ رحمی، نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، اور یہ اعمال اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، قطع رحمی کرنا۔ابو یعلی عن رجل عن خثعم

۴۳۲۶۶ ......جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تم پر واجب کی ہیں انہیں ادا کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ان سے بچو سب سے زیادہ پرہیزگار بن جاؤ گے اور جو اللہ نے تمہارے لئے تقسیم کر دیا اس پر راضی رہو سب سے زیادہ مالدار (بے نیاز) بن جاؤ گے۔ابن عدی عن ابن مسعود

۴۳۲۶۷.....تین عمل سب سے درست ہیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نفس سے انصاف کرنا، مال سے بھائی کی مدد کرنا۔

ابن المبارک وهناد والحکیم عن ابی جعفر، حلیة الا ولیاء عن علی موقوفا

کلام:.....ضعیف الجامع ۸۳۸، الضعیفة ۱۶۶۵۔

۴۳۲۶۸..... تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون ہیں؟ وہ لوگ ہیں جب انہیں حق پیش کیا جائے تو اسے قبول کرلیتے ہیں اور جب ان سے حق کا سوال کیا جاتا ہے اسے خرچ کرتے ہیں، اور لوگوں کے لئے ایسے ہی فیصلہ کرتے ہیں جیسے اپنے لئے۔

مسند احمد، حلیة الاولیاء عن عائشة

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۱۔

۴۳۲۶۹.....سب سے افضل یہ عمل ہے کہ تم اپنے بھائی کو خوش کرو، یا اس کا قرض ادا کردیا اسے روٹی کھلاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة، ابن عدی فی الکامل عن ا بن عمر

کلام:.....کشف الخفاء ۴۵۱۔

۴۳۲۷۰.....یہ سب سے فضیلت کی بات ہے کہ وہ جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے اسے (دل سے) معاف کردو۔مسند احمد، طبرانی عن معاذ بن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۳۳۔

۴۳۲۷۱.....وقت پر نماز پڑھنا سب سے افضل عمل ہے پھر والدین سے اچھا سلوک کرنا، پھر یہ کہ لوگ تمہاری زبان (کے شر) سے محفوظ رہیں۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۲۹۔

۴۳۲۷۲.....وقت پر نماز پڑھنا، والدین سے نیکی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا سب سے افضل عمل ہے۔خطیب عن انس

۴۳۲۷۳.....اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے خوش ہوتا ہے۔نماز کی صف، وہ شخص جو رات کی گھڑی میں نماز پڑھے اور وہ شخص جو لشکر کے پیچھے (ان کے دفاع میں) جنگ کرے۔ابن ماجة عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۳۵، ضعیف الجامع ۱۶۵۶۔

۴۳۲۷۴.....بوڑھے مسلمان کا ادب کرنا اللہ تعالیٰ کی بزرگی کا تقاضا ہے اور وہ صاحب قرآن جو نہ اس میں غلو وزیادتی کرے اور نہ اس سے دور ہو اور عادل بادشاہ کا ادب واحترام۔ابو داؤد عن ابی موسیٰ

کلام:.....التعقبات ۴۵، التنزیہ ج ۱ص ۲۰۷۔

۴۳۲۷۵.....اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو پسند کرتا اور تین چیز کو ناپسند کرتا ہے تمہاری یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تم اللہ تعالیٰ کی رسی مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں (دینی) پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو تمہارا حاکم بنایا ہے ان سے خیرخواہی کرو اور تمہاری فضول گفتگو کو ناپسند کرتا ہے، بکثرت سوال کرنا، اور مال کو ضائع کرنا۔

مسند احمد، مسلم عن ابی هریرة

۴۳۲۷۶.....اللہ تعالیٰ اس مانگنے والے سے خوش ہوتے ہیں جو جنت کے علاوہ کوئی چیز مانگے، اور اس دینے والے سے جو اللہ کے علاوہ کے لئے دے اور اس پناہ مانگنے والے سے جو جہنم کے سوا کسی چیز سے پناہ مانگے۔خطیب عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۷۴۲۔

محتاج ومساکین کی مدد

۴۳۲۷۷......اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا: اے انسان! میں بیمار ہوا (لیکن) تو نے میری عیادت نہیں کی، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کیا تمہیں پتہ نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تم نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تمہیں پتہ نہیں کہ جب تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے (یعنی میری رحمت کو) اس کے پاس پاتے، اے انسان! میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تجھے پتہ نہیں تجھ سے میرے بندے نے کھانا مانگا (لیکن) تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا، کیا تمہیں پتہ نہیں، کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو مجھے اس کے پاس پاتے، اے انسان! میں نے تم سے پانی مانگا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پلاتا جب کہ آپ تو رب العالمین ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا، (لیکن) تم نے اسے پانی نہیں پلایا، اگر تم اسے پانی پلادیتے تو میرے پاس اس کا ثواب پاتے۔ مسلم عن ابی هريرة

۴۳۲۷۸......اگر تم یہ چاہو کہ تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول محبوب رکھیں، تو جب تمہیں امین بنایا جائے تو (امانت) ادا کرو اور جب بولو تو سچی بات کرو اور جو تمہارے پڑوس میں رہے اس سے اچھا سلوک کرو۔ طبرانی فی الکبير، عن عبدالرحمن بن ابی قراد

۴۳۲۷۹......اللہ تعالیٰ سے جیسا حیا کرنے کا حق ہے ویسے حیا کرو، سر اور اس کے عضاء کی، پیٹ اور اس کے مشتملات کی حفاظت کرو، موت اور گلنے کو یاد کرو، جس نے ایسا کیا تو اس کا ثواب جنت الماویٰ ہے۔ طبرانی فی الکبير عن الحکيم بن عمير

کلام:......ضعیف الجامع ۸۰۵۔

۴۳۲۸۰......وہ شخص کامیاب ہے جس کی خاموشی فکر والی ہو، اور اس کی نظر عبرت والی ہو، وہ شخص کامیاب ہے جس کے اعمال نامہ میں بکثرت استغفار ہو۔ فردوس عن ابی الدرداء

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۵۷۔

۴۳۲۸۱......میٹھی بات، سلام کرنے اور کھانا کھلانے کی پابندی کرو۔ بیهقی فی شعب الايمان من هانی بن يزيد

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۵۱۔

۴۳۲۸۲...... تقدیر پر راضی ہونے والے اور قدردانی کے لئے کوشش کرنے والے کہاں ہیں! مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو ہمیشگی کے گھر پر یقین رکھتا ہے پھر بھی دھوکے کے گھر کے لئے کوشش کرتا ہے۔ هناد عن عمرو بن مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۸۷۔

۴۳۲۸۳...... جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کا اہتمام کر، ہر درخت و پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور جب کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے نزدیک ہی توبہ کر لیا کرو، خفیہ کے بدلہ خفیہ اور علانیہ کے بدلہ اعلانیہ۔ مسند احمد فی الزهد، طبرانی فی الاوسط عن معاذ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۴۷۔

۴۳۲۸۴......میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ ہر چیز کی جڑ ہے اور جہاد کو اختیار کرو کیونکہ وہ اسلام کی رہبانیت ہے اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر پابندی سے کرو، کیونکہ وہ آسمان میں تمہاری راحت اور زمین میں تمہارے ذکر کا باعث ہے۔

مسند احمد، عن ابی سعيد

۴۳۲۸۵......رحمٰن تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، کھانا کھلاتے رہو، سلام پھیلاتے رہو اور سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ترمذی عن ابی هريرة

۴۳۲۸۶ جس نے کسی مسلمان کو ننگے پن میں کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا، اور جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے جنت کے پھل کھلائے گا، اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو پیاس میں سیراب کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز مہر زدہ شراب پلائے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف ابی داؤد ۳۷۱ ضعیف الجامع ۲۲۴۹۔

۴۳۲۸۷..... اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سائے کی طرف بڑھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے جب ان کے سامنے حق آئے تو اسے قبول کر لیتے ہیں، اور جب حق کا سوال کیا جائے تو اسے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو جیسا اپنے لئے فیصلہ کرتے ہیں ویسا ہی لوگوں کے لئے کرتے ہیں۔

الحکیم عن عائشۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۶۳۳۔

۴۳۲۸۸..... اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو جہالت چھوڑ دے، فالتو مال دے دے اور انصاف پر عمل کرے۔

حلیۃ الاولیاء عن زید بن اسلم مرسلا

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۶۴۱۔

۴۳۲۸۹ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو اپنی زبان پر قابو رکھے، اس کا گھر اس کے لئے کفایت کرے اور اپنی خطا پر آنسو بہائے۔

طبرانی فی الاوسط، حلیۃ الاولیاء عن ثوبان

۴۳۲۹۰ جب تم نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی چھپے اور ظاہر برے کام چھوڑ دیئے تو تم (حقیقت میں) مہاجر ہو اگرچہ تم خضرمہ میں فوت ہو جاؤ۔

مسند احمد عن ابن عمرو

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۹۳۔

۴۳۲۹۱ رحمٰن کی عبادت کرو سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ۔ ابن جریر، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن العرباض

۴۳۲۹۲ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا اور نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے، مشقت میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ ابن ماجۃ عن ابی سعید

۴۳۲۹۳..... جس نے رمضان کے روزے رکھے، نمازیں پڑھیں، بیت اللہ کا حج کیا، تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے اگرچہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا اپنی مرزبومی زمین میں ٹھہرا رہا۔ ترمذی عن معاذ

۴۳۲۹۴..... انسان کا کوئی عمل، نماز، آپس کی صلح اور حسن اخلاق سے بڑھ کر افضل نہیں۔

بخاری فی التاریخ، بیھقی فی شعب الا یمان عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۹۵..... جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی، یا تنگدست قرض خواہ کی یا اپنی آزادی میں کوشش کرنے والے مکاتب کی مدد کی، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔

مسند احمد، حاکم عن سھل بن حنیف

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۴۴۷۔

۴۳۲۹۶..... جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور گناہ ہو جانے کے بعد نیکی کرلیا کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

مسند احمد، ترمذی حسن والدارمی، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان، ضیاء، عن ابی ذر؟ نسائی، طبرانی فی الکبیر، معاذ بن جبل، وقال ترمذی! الصحیح حدیث ابی ذر، ابن عساکر عن انس

ثلاثیات ..... از اکمال

۴۳۲۹۷..... سنو اور اطاعت کرو اگر چہ کوئی نکٹا غلام ہی کیوں نہ ہو، اور جب تم شوربہ بناؤ تو اس کا پانی بڑھا دو پھر اپنے پڑوسیوں کے گھر والوں کو دیکھو اور دستور کے مطابق انہیں پہنچاؤ، اور وقت پر نماز پڑھا کرو اور جب دیکھو کہ (مسجد میں) امام نماز پڑھ چکا ہے تو تم نے اپنی نماز کو جمع کر لیا ورنہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔ بخاری فی الادب المفرد عن ابی ذر

۴۳۲۹۸..... میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں، تین چیزوں کے بارے میں میں قسم کھاتا ہوں، کسی بندے کا مال صدقہ کی وجہ سے کم نہیں ہوا، جس بندے پر ظلم ہوا اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ کر دے گا۔ اور جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سامنے فقر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی کبشۃ الانماری

کلام: ..... مر برقم ۴۳۲۴۳۔

۴۳۲۹۹..... تین آدمیوں پر رحم کرو۔ کسی قوم کا عزت مند شخص جو ذلیل ہو گیا ہو، وہ مالدار جو فقیر ہو گیا ہو اور عالم جو جاہلوں کے درمیان ہو۔

ابن حبان فی الضعفاء، عن انس

۴۳۳۰۰..... تین اعمال سب سے زیادہ درست ہیں۔ تمہارے اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا، اپنے مال سے بھائی کی مدد کرنا، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ الرافعی بسند جلیل، عن المزنی عن الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر

۴۳۳۰۱..... تین اعمال سب سے زیادہ سیدھے ہیں۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر لوگوں کا ایک دوسرے سے انصاف کرنا، اور بھائیوں کی مدد۔

الدیلمی عن علی

۴۳۳۰۲..... جب مومن مرجاتا ہے تو نماز اس کے سرہانے، صدقہ اس کی دائیں طرف، اور اس کے سینہ کے پاس ہوتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ثوبان

۴۳۳۰۳..... تین عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہیں۔ مال سے بھائی کو تسلی دینا، اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ ابن النجار عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین معضلاً

۴۳۳۰۴..... حج کیا کرو مالدار ہو جاؤ گے، سفر کیا کرو صحت مند رہو گے اور نکاح کیا کرو تا کہ تمہاری کثرت ہو اور میں تمہاری وجہ سے (دوسری) امتوں پر فخر کر سکوں۔ الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۳۰۵..... اپنے مالوں کو زکوۃ سے محفوظ کرو، اور اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو اور دعا کے ذریعہ مصیبت کا سامنا کرو۔

العکسری عن الحسن مرسلاً

۴۳۳۰۶..... آدمی جب اپنی لونڈی کو اچھا ادب سکھائے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے، اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنی کتاب پر اور ہماری کتاب پر ایمان لائے، تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالک کا حق ادا کرے اس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے۔ عبدالرزاق عن موسیٰ

۴۳۳۰۷..... تین شخصوں میں سے پہلا شخص جو جنت میں جائے گا۔ شہید اور وہ فقیر جو صاحب عیال پاک دامن و پاکباز ہو اور وہ بندہ جو اپنے رب کی اچھے طریقہ سے عبادت کرے اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے، اور جہنم میں پہلے تین داخل ہونے والے، زبردستی قبضہ کرنے والا حاکم اور وہ مالدار جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کرے، اور فخر و تکبر کرنے والا فقیر۔ ابن حبان، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۴۳۳۰۸..... تین شخص ایسے ہیں جو حساب کی پروا نہیں کریں گے اور نہ انہیں چیخ سے گھبراہٹ ہوگی، اور نہ انہیں بڑی گھبراہٹ کا خوف ہوگا۔ صاحب قرآن جو کچھ اس میں ہے اپنے رب کے سامنے پیش کرتا ہے اور اپنے رب کے سامنے سردار و عزت مند پیش ہوگا، یہاں تک کہ

مسلمانوں کے ساتھ مل جائے گا۔ جس نے ساٹھ سال بلا اجرت اذان دی، اور وہ غلام جو (اپنے) اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالک کا حق اپنے نفس سے ادا کرے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:......الضعیفہ ۲۴۱۷۔

تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر

۴۳۳۰۹......تین آدمی قیامت کے روز سیاہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، انہیں بڑی گھبراہٹ کا خوف ہوگا اور نہ حساب کی نوبت آئے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے۔ وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے قرآن پڑھا اور اسکے ذریعہ لوگوں کی امامت کرائی اور وہ اس سے راضی تھے، وہ شخص جس نے کسی مسجد میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اذان دی، اور وہ غلام جس کی غلامی اسے آخرت کی طلب سے غافل نہ کرے۔ بیھقی فی شعب الایمان وابونصر السجزی فی الابانة والخطیب عن ابی ھریرة وابی سعید معا

۴۳۳۱۰......تین آدمیوں کو بڑی گھبراہٹ کا خوف ہوگا اور نہ حساب کی نوبت آئے گی اور وہ لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے تک مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔

وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے قرآن پڑھا، پھر اس کے ذریعہ لوگوں کی امامت کرائی اور وہ اس سے خوش تھے اور وہ داعی جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نمازوں کی دعوت (بذریعہ اذان) دیتا ہو اور وہ غلام جو اپنے اور اپنے رب کے درمیان اچھا تعلق رکھے اور اپنے اور اپنے مالکوں کے درمیان بہتر معاملہ کرے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۳۳۱۱......تین آدمی قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ٹہل رہے ہوں گے۔ وہ شخص جو دن رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا طلبی کے لئے نماز کی طرف بلاتا ہو اور وہ شخص جس نے کتاب اللہ سیکھی اور اس کے ذریعہ ایسی قوم کی امامت کی کہ وہ اس سے راضی تھے، اور وہ غلام جسے دنیا کی غلامی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہ کر سکی۔ عبدالرزاق عن اسمٰعیل بن خالد مرسلاً

۴۳۳۱۲......تین آدمیوں کے لئے دوہرا اجر ہے۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کرے، وہ شخص جو کسی باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرلے، اور اہل کتاب کی مسلمان عورت۔ عبدالرزاق عن عمرو بن دینار بلاغاً

۴۳۳۱۳......بندے کی روح اس کی نیند میں قبض کرلی جاتی ہے اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی طرف واپس آئے گی یا نہیں، جب کہ اس نے اپنے وتر ادا کرلئے یہ اس کے لئے بہتر ہے اور جس نے مہینہ کے تین روزے رکھے گویا اس نے پورا زمانہ روزوں میں گزارا، کیونکہ ایک نیکی کے بدلہ دس نیکیاں ہیں، اور بندے کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جوڑ (سے) کیا (مراد) ہے؟ فرمایا: انسان کے جسم کی ہر ہڈی کا سرا، جب وہ دو رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ پڑھتا ہے تو جو صدقہ جسم پر واجب تھا وہ اس نے ادا کر دیا۔ (ابن عساکر عن ابی الدرداء فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں وتر ادا کئے بغیر نہ سویا کروں اور مجھے ہر ماہ کے تین دن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور چاشت کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد چار سجدوں کا حکم دیا، پھر ان کی تفسیر میرے سامنے بیان کی تو فرمایا۔)

۴۳۳۱۴......جنت کا ایک درجہ ہے جسے صرف تین آدمی حاصل کر سکیں گے۔ عادل بادشاہ، یا صلہ رحمی کرنے والا رشتہ دار یا صبر کرنے والا عیالدار جو کچھ وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے ان پر احسان نہیں رکھتا۔ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۳۳۱۵......اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر تین باتیں واجب ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی حق دیکھے تو اسے ایسے دنوں کی طرف موخر نہ کرے کہ پھر اسے نہ پا سکے، اور اعلانیہ بھی وہ ایسا عمل کرے جیسا وہ تنہائی میں کرتا ہے اور جس کی وہ امید رکھتا ہے اس کی بہتری کو جمع کرے، اس طرح اللہ تعالیٰ کا ولی ہوتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن جابر

۴۳۳۱۶......جنت میں ایک محل ہے جس کے اردگرد اونچے قبے ہیں جس کے پانچ ہزار دروازے ہیں جس میں صرف نبی یا صدیق یا شہید یا

عادل بادشاہ ہی داخل ہوگا اور اس میں رہے گا۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۴۳۳۱۷۔۔۔۔ہم انبیاء کی جماعت کو یہ حکم ہے کہ ہم سحری تاخیر سے اور افطار جلدی کیا کریں، اور ہم لوگ اپنی نمازوں میں اپنے داہنے ہاتھوں سے اپنے بائیں ہاتھوں کو پکڑیں۔ ابن سعد عن عطا مرسلاً، طبرانی فی الکبیر عن عطاء وطاؤس عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الدار قطنی ۲۱۸۔

۴۳۳۱۸۔۔۔۔ہم انبیاء کی جماعت کو تین باتوں کا حکم ہے۔ جلد افطار، تاخیر سے سحری کرنا اور نماز میں بائیں ہاتھ پر داہنا ہاتھ رکھنا۔

ابن عدی، بیہقی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۵۷۔

بھلائی کے دروازے

۴۳۳۱۹۔۔۔۔اگر تمہاری خواہش ہو تو میں تمہیں بھلائی کے دروازے بتاؤں: روزہ ڈھال ہے اور اس سے زیادہ لوگوں کے مناسب وہ صدقہ ہے جو برائی کو ختم کر دیتا ہے اور لوگوں کے اس سے زیادہ مناسب وہ رات کی شب بیداری ہے جس سے تم اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان لوگوں کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں جو اپنے رب کو خوف وامید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ محمد بن نصر فی الصلاۃ عن معاذ بن جبل

۴۳۳۲۰۔۔۔۔کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں! جس کا کندھا نرم ہو، اس کے اخلاق اچھے ہوں، اور جب اسے قدرت ہو تو اپنی بیوی کی عزت کرے۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق من طریق بشر بن الحسین الا صبهانی عن الزبیر بن عدی عن انس

۴۳۳۲۱۔۔۔۔کیا میں تمہیں دنیا وآخرت کا سب سے اچھا اخلاق نہ بتاؤں! جو اپنے سے ناتا توڑنے والے سے جوڑے اور اس پر ظلم کرنے والے کو معاف کرے اور اپنے محروم رکھنے والے کو عطا کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عجرۃ

۴۳۳۲۲۔۔۔۔کیا میں تمہیں دنیا وآخرت کے اچھے اخلاق نہ بتاؤں! جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو اور جو تم سے ناتا توڑے اس سے جوڑو۔ بیہقی عن علی

۴۳۳۲۳۔۔۔۔کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا اور گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے، مشقتوں پر مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے، یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے۔ ابن حبان و ابن جریر عن جابر

۴۳۳۲۴۔۔۔۔کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جسے اللہ تعالیٰ گناہوں کا جاذب اور رفع درجات کا سبب بناتا ہے؟ مشقتوں میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت قدم اٹھانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے، یہی تمہاری (ایمانی) سرحدوں کی حفاظت ہے، یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے۔

مالک والشافعی، ابو یعلی، عبدالرزاق، مسند احمد، مسلم و ابن زنجویہ، ابن حبان ترمذی، نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۳۳۵۲۔۔۔۔کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جسے اللہ تعالیٰ نے گناہوں کا کفارہ اور نیکیوں میں اضافے کا سبب بنایا ہے۔ مشقتوں میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت جانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، تم میں سے جو بھی اپنے گھر سے باوضو نکلتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتا اور پھر دوسری نماز کا انتظار کرنے لگ جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس کی بخشش فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما، اس لئے جب تم لوگ نماز کا ارادہ کرو تو اپنی صفوں کو برابر رکھو، انہیں سیدھا رکھو خالی جگہوں کو بھر دو، کیونکہ میں تمہیں (بعض دفعہ) اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں، اور جب تمہارا امام "اللہ اکبر" کہے، تو تم کہا کرو: اللہ اکبر، اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کیا کرو، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا لک

الحمد، اور مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے اوران کی بری صف آخری ہے اورعورتوں کی بہترین آخری ہے اوران کی بری صف پہلی ہے، اے عورتو! جب مرد سجدہ کیا کریں توان کی شرم گاہوں کوتہبند کی تنگی کی وجہ سے نہ دیکھا کرو۔

مسند احمد وعبدبن حمید، والدارمی، ابو یعلی وابن جریر وابن خزیمة، ابن حبان، حاکم، سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۳۳۲۶..... گناہوں کا کفارہ تمہیں نہ بتاؤں! مشقتوں سے وضوکرنا، مساجد کی طرف بکثرت جانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، یہی تمہارا جہاد ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت، طبرانی فی الکبیر. مسند احمد. عن خولة بنت قیس

۴۳۳۲۷..... کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا اور گناہوں کومٹاتا ہے، مشقتوں میں مکمل وضوکرنا، مساجد کی طرف بکثرت جانا، اورنماز کا انتظار کرنا۔ رزین عن ابی هریرة

۴۳۳۲۸..... جمعوں کی طرف پیدل جانا گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور سخت سردی میں مکمل وضوکرنا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔

طبرانی فی الکبیر عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیه

۴۳۳۲۹..... کیا میں تمہیں اس کام کی جڑ نہ بتادوں جس کے ذریعہ تم دنیاوآخرت کی بھلائی حاصل کرسکو، ذکر کرنے والوں کی مجلس کا اہتمام کرو، اورتنہائی میں جتنا ہوسکے اپنی زبان کواللہ تعالیٰ کے ذکر میں حرکت دو، اللہ تعالیٰ کے لئے محبت وبغض رکھو، ابورزین! کیا تمہیں پتہ ہے کہ جب بندہ اپنے گھر سے اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت وملاقات کے لئے نکلتا ہے تو اسے ستر ہزار فرشتے چھوڑنے آتے ہیں، سب اس کے لئے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے اللہ اس نے آپ کی خاطر ناتا جوڑا آپ اسے جوڑ کررکھیں تو جہاں تک ہوسکے کہ تم اس میں اپنے جسم کوکام میں لاؤ تو ایسا ہی کرو۔

حلیة الاولیاء وابن عساکر عن ابی رزین وفیه عثمان بن عطاء الخراسانی ضعیف وقال ابونعیم لاباس به وقال ابوحاتم یکتب حدیثه

۴۳۳۳۰..... تین خصلتیں جس میں نہ ہوئیں اس کا مجھ سے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ایسی بردباری جس سے جاہل کی جاہلیت کو ہٹایا جاسکے، ایسا اچھا اخلاق جس کی وجہ سے لوگوں میں رہ سکے، اور ایسا تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روک سکے۔ الرافعی عن علی

کلام:..... کشف الخفاء ۲۶۰۹۔

ایسا شخص جس پرجہنم حرام ہے

۴۳۳۳۱..... جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ جہنم پراور جہنم اس پر حرام ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت، اور کفر میں لوٹنا اسے ایسے ہی ناپسند ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا۔ مسند احمد، ابویعلی، حلیة الاولیاء عن انس

۴۳۳۳۲..... جس میں تین یاان میں سے ایک بات ہوگی اس کی شادی حورعین سے ہوگی جہاں وہ چاہے گا، وہ شخص جس کے پاس (اس کی من پسند امانت رکھی گئی اوراس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے ادا کردی، وہ شخص جس نے قاتل کو معاف کردیا، اور وہ شخص جس نے ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ "قل ھو اللہ احد" پڑھا۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة وابوالشیخ فی الثواب. ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۴۹۔

۴۳۳۳۳..... جس میں تین سے ایک خصلت ہوگی اللہ تعالیٰ حورعین سے اس کی شادی کرائے گا۔ جس کے پاس خفیہ پسندیدہ امانت ہواوروہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اسے ادا کردے یا وہ شخص جو اپنے (رشتہ دار کے) قاتل کو معاف کردے یا وہ شخص جو ہر نماز کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۳۳۳۴..... جو قیامت کے روز تین چیزیں لے کرنہ آیا تو اس کے لئے کچھ بھی نہیں۔ ایسا تقویٰ جو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روک دے، اخلاق جس سے لوگوں کے ساتھ مدارات کرے، اور بردباری وبرداشت جس سے بے وقوف کی جہالت دورکرسکے۔ الحکیم عن بریدة

۴۳۳۳۵ ... جس شخص میں تین میں سے ایک بھی نہ ہوگی اسکے کسی عمل کو شمار میں نہیں لایا جائے گا، جس میں اتنی ہدایت نہ ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روک دے، یا اخلاق جس کے ذریعہ لوگوں میں گزر بسر کر سکے یا بردباری جس سے بے وقوف سے چھٹکارا پا سکے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق و ابن النجار عن ابن عباس

۴۳۳۳۶ ... جس نے تین چیزوں کی حفاظت (پابندی) کی تو وہ یقیناً میرا والی ہے اور جس نے انہیں ضائع کر دیا وہ یقیناً میرا دشمن ہے۔ نماز، روزہ اور جنابت (سے فوری بلا عذر غسل کرنا)۔ سعید بن منصور عن الحسن مرسلاً

۴۳۳۳۷ ... تین میں جس میں ایک چیز بھی نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کی اس کے علاوہ گناہوں کی مغفرت فرما دے، جس کی موت اس حالت میں ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ (نہ ذات میں نہ صفات میں) اور جو نہ ساحر و جادوگر ہو کہ جادوگروں کے پیچھے پھرتا رہے اور جو اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ نہیں رکھتا۔ طبرانی فی الاوسط وابن النجار عن ابن عباس

۴۳۳۳۸ ... جس نے تین چیزوں کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کی حفاظت کرے گا اور جس نے انہیں ضائع کر دیا اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں کرے گا۔ اسلام کی عزت، میری عزت اور میری رشتہ داری کی عزت۔ حاکم فی تاریخه عن ابی سعید

۴۳۳۳۹ ... تین خصلتوں سے صرف جنتی ہی غافل رہتے ہیں۔ علم کی طلب، مردوں کو رحمۃ اللہ علیہم کہنا، اور فقراء سے محبت کرنا۔

الدیلمی عن انس

کلام: ... التنزیہ ج ۲ ص ۳۹۶، ذیل اللآلی ۱۹۱۔

۴۳۳۴۰ ... تین خصلتیں جس میں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات تک وہ اس میں رہیں تو وہ جہنم پر اور جہنم اس پر حرام ہے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، دوم اللہ تعالیٰ سے محبت، سوم، اور اسے آگ میں ڈالا جانا کفر میں لوٹ جانے سے زیادہ پسند ہو۔ رواہ ابن النجار

۴۳۳۴۱ ... تین باتیں نیکیوں کے خزانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ خفیہ صدقہ کرنا، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا اور (مصیبت سے ہونے والی) شکایت کو چھپا کر رکھنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرے اور اپنے عبادت کرنے والوں میں سے کسی سے میری شکایت نہ کرے، پھر میں اسے صحت یاب کر دوں تو اس کے گوشت سے بہترین گوشت، اور اس کے خون سے بہترین خون میں تبدیل کر دیتا ہوں اور اگر میں اسے (دنیا میں) بھیج دوں تو اس حال میں بھیجتا ہوں کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور اگر اسے موت دے دی تو میری رحمت کی طرف۔ طبرانی فی الکبیر حاکم، عن انس

کلام: ... التعقبات ۱۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۵۴۔

۴۳۳۴۲ ... تین چیزیں نیکیوں کا خزانہ ہیں۔ خفیہ صدقہ، شکایت پوشیدہ رکھنا مصیبت کو چھپانا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے کو مصیبت میں مبتلا کیا اور اس نے بیمار پرسی کرنے والوں سے میری شکایت نہیں کی تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت اور اس کے خون کو بہترین خون میں بدل دیتا ہوں، اگر اسے (دنیا میں) بھیج دوں تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اگر اسے موت دے دی تو میری رحمت کی طرف۔

ابن عساکر عن انس

کلام: ... التعقبات ۱۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۵۴۔

۴۳۳۴۳ ... تین طرح کے لوگ ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔ رات دن اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے، سحری کے وقت استغفار کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۴۳۳۴۴ ... تین آدمی بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، وہ شخص جس نے اپنا کپڑا دھویا اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی کپڑا نہیں، وہ شخص جس کے چولہے پر دو ہانڈیاں نہ چڑھیں، اور وہ شخص جس نے پانی مانگا اور اسے یوں نہیں کہا گیا کہ وہ کون سا (پانی) چاہتا ہے۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابی سعید

۴۳۳۴۵ ... تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے ادائیگی کر دے، وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اپنی

مکاتبت (آزادی کا عدد قیمت کی صورت میں ادا کرنے کی بات) کی، تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اس کی طرف سے ادا کرے، اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے پاک دامن رہنے کے لئے شادی کی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مدد کریں اور اسے رزق دیں، اور وہ شخص جس نے کوئی ویران زمین خریدی اور اسے آباد کیا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے اس میں برکت دے اور اسے اجر دے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۳۴۶..... تین آدمیوں کے لئے زمین وآسمان لیل ونہار اور فرشتے استغفار کرتے ہیں: (العلماء، طالب علم اور سخی لوگ)۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۴۳۳۴۷..... تین آدمیوں کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ اپنے خاوند کی فرمانبردار عورت، والدین کی فرمانبردار اولاد، اپنے خاوند کی غیرت کو رونے والی عورت۔ ابو الشیخ عن ابن عباس

۴۳۳۴۸..... تین آدمیوں کو دنیا وآخرت کا فتنہ نہیں پہنچے گا۔ تقدیر کا اقرار کرنے والا، وہ شخص جو ستاروں میں (اعتقاد کے ساتھ) غور وفکر نہیں کرتا، اور میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرنے والا۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۳۳۴۹..... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز خوش ہوگا۔ وہ شخص جو رات کھڑے ہو کر (تہجد کی) نماز پڑھتا ہے اور وہ قوم جو نماز کے لئے صف باندھتی ہے اور وہ قوم جو دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہوتی ہے۔

مسند احمد وعبد بن حمید ابویعلی، ابن جریر، وابن نصر عن ابی سعید

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۶۱۱۔

تین آدمی اللہ کے محبوب ہیں

۴۳۳۵۰..... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان سے خوش ہوتا اور ان کی وجہ سے خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ وہ شخص جب لشکر منتشر ہو جائے تو وہ اکیلا اللہ تعالیٰ کے لئے لڑتا رہے پھر یا تو وہ قتل کر دیا جائے یا اللہ تعالیٰ (ساتھیوں کے ذریعہ) اس کی مدد کرے اور اسے کافی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کو دیکھو! اس نے کیسے میرے لئے صبر کیا، اور وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی اور نرم بستر ہو تو وہ رات کے وقت اٹھے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ شخص اپنی خواہش (نفس) چھوڑ کر مجھے یاد کرتا ہے اگر یہ چاہتا تو سویا رہتا، اور وہ شخص جو کسی سفر میں تھا اور اس کے ساتھ قافلہ تھا وہ لوگ رات بھر جاگتے (سفر کرتے) رہتے پھر (ستانے کو) سو گئے چنانچہ وہ شخص سحری کے وقت خوشحالی اور تنگدستی میں اٹھا (اور نماز پڑھنے لگا)۔ طبرانی فی الکبیر حاکم، عن ابی الدرداء

۴۳۳۵۱..... تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اگر وہ زندہ رہے تو انہیں رزق دیا جائے گا اور ان کی کفایت کی جائے گی اور اگر مر گئے تو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے نکلا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسے موت دے اور اسے اجر وغنیمت جو اسے حاصل ہوئی دے کر جنت میں داخل کرے۔ اور وہ شخص جو مسجد گیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسے موت دے اور جو اجر وفائدہ اسے ملتا ہے دے کر اسے جنت میں داخل کرے، اور وہ شخص جو اپنے گھر سلام کر کے داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

ابو داؤد، ابن حبان وابن السنی فی عمل یوم ولیلة، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی، سعید بن منصور عن ابی امامة

۴۳۳۵۲..... جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اللہ تعالیٰ اسے آگ کے لئے حرام کر دیتا ہے۔ اور اس آنکھ کو جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں بیدار رہی، اور اس آنکھ کو جو (جنت) فردوس کے لئے روئی، اس شخص کے لئے خرابی ہے جس نے کسی مسلمان پر زیادتی اور اس کا حق گھٹایا، اس کے لئے خرابی پھر اس کے لئے خرابی ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

۴۳۳۵۳..... اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو اور دعا کے ذریعہ مصیبتوں کی امواج کا مقابلہ وسامنا کرو۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

کلام:...... الشذرہ ۳۶۳، کشف الخفاء ۱۴۸۔

۴۳۳۵۴...... اپنے اموال کو زکوۃ کے ذریعہ محفوظ کرو، اور اپنے بیماروں کا صدقہ کے ذریعہ علاج کرو اور آزمائش کی مصیبت کو دعا سے ہٹاؤ۔
بیھقی فی شعب الایمان عن سمرۃ

۴۳۳۵۵...... صلہ رحمی، حسن اخلاق اور اچھا پڑوس، گھروں کو آباد رکھتے اور عمر میں اضافہ کا باعث ہیں۔
مسند احمد وابو الشیخ، بیھقی فی شعب الایمان عن عائشة

۴۳۳۵۶...... (امامت کے لئے) اپنے نیک لوگوں کو آگے کیا کرو تا کہ تمہاری نماز اچھی ہو، اور (سحری میں) حلال کھایا کرو تا کہ تمہارا روزہ پورا ہو۔ اور لا الہ الا اللہ کے ساتھ پاکیزہ اعمال کا اضافہ کر دیا کرو تا کہ قیامت کے روز تمہارے (اعمال کا) وزن بڑھ جائے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۳۵۷...... تین آنکھوں کے سوا قیامت کے روز ہر آنکھ اشکبار ہوگی۔ وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی، اور وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں (کے دیکھنے) سے جھک گئی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی۔ ابن النجار عن ابن عمر

۴۳۳۵۸ نماز کی طرف چلنے سے زیادہ کوئی عمل افضل نہیں، اور نہ آپس کی صلح صفائی سے بڑھ کر اور نہ بلند اخلاق سے بڑھ کر کوئی عمل ہے جو مسلمانوں کے درمیان ہو۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۴۳۳۵۹ جو اللہ تعالیٰ کے پاس تین چیز لے کر حاضر ہوا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کیا، اور جس نے اپنے مال کو زکوۃ خوش دلی اور ثواب کی امید سے ادا کی۔ اور (امیر کی بات) سنی اور فرمانبرداری کی۔
ابن جریر عن ابی ھریرۃ

اللہ تعالیٰ کی محبت والی باتیں

۴۳۳۶۰...... جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے تو وہ سچی بات کیا کرے، امانت ادا کیا کرے، اور اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچایا کرے۔ عبدالرزاق فی المصنف، بیھقی فی شعب الایمان عن رجل من الانصار

۴۳۳۶۱...... جس نے اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ درست رکھا اللہ تعالیٰ لوگوں اور اس کے درمیانی تعلقات کے لئے کافی ہوگا، اور جس نے اپنی تنہائی کو درست رکھا اللہ تعالیٰ اس کی ظاہری حالت کو درست کردے گا، اور جس نے آخرت کے لئے عمل کیا اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے لئے کفایت کردے گا۔ حاکم فی التاریخ عن ابن عمرو

۴۳۳۶۲ جس نے روزہ رکھا، مریض کی عیادت کی، جنازے کے ساتھ چلا جس نے یہ سارے کام (ایک) دن میں کئے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر، ابویعلی عن ابن عباس

۴۳۳۶۳ جس نے نماز قائم کی زکوۃ ادا کی اور اس حالت میں اس کی موت ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اس نے ہجرت کی یا اپنی جائے پیدائش میں بیٹھا رہا۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری

۴۳۳۶۴...... جو نماز قائم کرتا رہا، زکوۃ دیتا رہا اور ایسی حالت میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اس نے ہجرت کی یا اپنی جائے پیدائش میں مر گیا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ بات کیوں نہیں پھیلا دیتے؟ فرمایا: لوگوں کو چھوڑ دو وہ عمل میں لگے رہیں، کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں اور ہر درجہ میں زمین آسمان جتنا فاصلہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے اگر مجھے اپنے بعد کے لوگوں کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ایک جہادی مہم سے بھی پیچھے نہ رہتا، جسے میں روانہ کرتا ہوں، لیکن کچھ لوگوں میں میرے ساتھ جانے کی وسعت نہیں ہوگی اور مجھ سے پیچھے رہ جانے کو

پسند نہیں کریں گے، میرے پاس انہیں دینے کی کوئی چیز نہیں، اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں جہاد کروں پھر مجھے شہید کیا جائے پھر زندہ کیا جائے، پھر میں جہاد کروں پھر مجھے شہید کیا جائے، پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر شہید کیا جائے۔

الرویانی وابن عساکر، سعید بن منصور عن ابی ذر، نسائی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی الدرداء

۴۳۳۶۵......جس نے حلال کھایا، سنت پر عمل کیا، اور لوگ اس کی اذیتوں سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں جائے گا، لوگوں نے عرض کیا: یہ تو آج کل آپ کی امت میں بہت ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے بعد کچھ زمانے ہوں گے۔

ترمذی، غریب، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان ضیاء عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۵۳۔

۴۳۳۶۶......بہترین پانی، ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں، اور بہترین چراگاہ پیلو اور کانٹے دار درخت ہے جب اس کے پھول لگتے تو چاندی سے چمکتے نظر آتے اور جب گرتے ہیں تو پرانی خشک گھاس ہوتے ہیں اور جب (یہ پتے) کھائے جاتے ہیں تو دودھ لانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۳۳۶۷......جسے تین چیزیں مل گئیں گویا اسے خاندان داؤد علیہ السلام کی چیزیں مل گئیں ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کا خوف، رضامندی، و ناراضگی میں انصاف، مالداری و ناداری میں میانہ روی۔ ابن النجار عن ابی ذر

۴۳۳۶۸......جس کی نعمتیں بکثرت ہوں وہ الحمدللہ پڑھا کرے اور جس کی پریشانیاں بڑھ جائیں وہ استغفار کیا کرے، اور جس پر محتاجی ٹوٹ پڑے وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت کرے۔ الخطیب عن انس

۴۳۳۶۹......جو شخص قیامت کے روز تین چیزوں سے بری ہو کر آیا جنت میں جائے گا۔ تکبر، خیانت اور قرض۔ ابن حبان عن ثوبان

۴۳۳۷۰......جسے اللہ تعالیٰ نے حسن اخلاق اور نعمت اسلام سے نوازا اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ابن النجار عن انس

۴۳۳۷۱......جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا، اور جس نے اپنا غصہ روکا اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب روک دے گا، اور جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر پیش کیا اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا۔ الحکیم عن انس

۴۳۳۷۲......جو (اپنے پاس) کوئی نعمت دیکھے الحمدللہ کہے، اور جو رزق میں تنگی محسوس کرے استغفار کرے، اور جسے کوئی کام درپیش ہو وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔ حاکم فی تاریخه والدیلمی عن علی

۴۳۳۷۳......جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرنا چاہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے اسے چاہئے کہ وہ گفتگو میں سچائی پیدا کرے، اور جس چیز کا اسے امین بنایا جائے اسے ادا کرے، اور جس کے پڑوس میں رہے اچھے انداز سے رہے۔

بیھقی فی شعب الایمان عن عبدالرحمن بن ابی قراد

۴۳۳۷۴......جو چاہے کہ اس کی عمارت بلند ہو اور اس کے درجات عالی ہوں اسے چاہئے کہ ظلم کرنے والے کو معاف کردے، اور محروم کرنے والے کو عطا کرے، اور قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرے۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم وتعقب عن عبادة بن الصامت عن ابی بن کعب قال ابن حجر فی اطرافه: فیه ضعف وانقطاع

۴۳۳۷۵......جس نے اپنے مسلمان بھائی سے دنیا کی کوئی پریشانی دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے روز کی ستر پریشانیاں دور کردے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ تو ایک شخص عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! جنتی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر نرم مزاج، کم مرتبہ، سہولت والا قریب رہنے والا شخص۔ الخطیب عن انس

جس کا خاتمہ لا الٰہ الا اللہ پر ہو

۴۳۳۷۶.....جس نے لا الٰہ الا اللہ، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کہا: اس کا اسی پر خاتمہ ہوگا وہ جنت میں جائے گا اور جس نے کسی دن رضائے الٰہی کے لئے روزہ رکھا تو اس کا اچھا انجام ہوگا۔ وہ جنت میں جائے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے صدقہ کیا اس کا انجام بہتر ہوگا اور وہ جنت میں جائے گا۔ مسند احمد عن حذیفہ

۴۳۳۷۷.....جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کیا کرے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ حق سچ بات کیا کرے یا خاموش رہا کرے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان ہو وہ اپنے مہمان کی عزت وتکریم کیا کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی ھریرۃ

۴۳۳۷۸.....جس کا اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور آخرت پر ایمان ہو پس وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اپنے مہمان کا اکرام واحترام کرے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور آخرت پر ایمان ہو اسے چاہئے کہ وہ سچی بات کہے یا خاموش رہے۔ مسند احمد عن رجال من الصحابہ

۴۳۳۷۹.....جس میں تین خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اور اسے اپنی محبت نصیب کرے گا اور وہ اس کی حفاظت میں ہوگا۔ جسے کوئی چیز دی جائے تو شکریہ ادا کرے، اور جب اس کا بس چلے تو معاف کردے اور جب اسے غصہ آئے تو نرم پڑ جائے۔

بیھقی فی شعب الایمان، وضعفہ عن ابی ھریرۃ

۴۳۳۸۰.....جس نے غصہ کو باوجودیکہ وہ اسے نکال سکتا تھا، پی لیا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے حورعین کا اختیار دے گا۔ اور جس نے باوجود قدرت زیبائش کا کپڑا نہیں پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایمان کی چادر پہنائے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی بندے کا نکاح کرادیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھے گا۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء ابن عساکر عن سھل بن معاذ بن انس عن ابیہ

۴۳۳۸۱.....جس میں تین میں سے ایک چیز بھی نہیں وہ اپنے عمل کو کسی شمار میں نہ لائے۔ ایسا تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روکے، بردباری جو بے وقوف سے باز رکھے یا اخلاق جس کی وجہ سے لوگوں میں رہ سکے۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمۃ

۴۳۳۸۲.....رحمٰن کی عبادت کرو، سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور میں جب کسی بات کا حکم دیا کروں اسے مانا کرو۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن العرباض

۴۳۳۸۳.....جب تک یہ امت گفتگو میں سچائی، فیصلہ میں انصاف اور رحم کی اپیل پر رحم کرتی رہے گی بھلائی میں رہے گی۔

ابویعلی والخطیب فی المتفق والمفترق عن انس

۴۳۳۸۴.....لوگوں سے کچھ نہ مانگ تو تیرے لئے جنت ہے غصہ نہ ہوا کر تو تیرے لئے جنت ہے۔ دن میں سورج غروب ہونے سے پہلے ستر مرتبہ استغفار کرلیا کر تیرے ستر سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے انہوں نے عرض کیا: میرے ستر سال کے گناہ تو نہیں (یعنی میری عمر ہی اتنی نہیں) فرمایا: تمہارے والد کے، عرض کیا میرے والد کے بھی ستر سال کے گناہ نہیں؟ فرمایا: تمہارے گھر والوں میں سے کسی کے، عرض کیا میرے گھر والوں میں سے کسی کے نہیں، فرمایا: تمہارے پڑوسیوں کے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن دلھم

۴۳۳۸۵.....ابوبکر! جب تم لوگوں کو دنیا کی طرف جلدی کرتا دیکھو تو تم آخرت کے لئے کوشش کرو، ہر پتھر اور ڈھیلے کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کر، وہ تمہیں یاد کرے گا جب تم اس کا ذکر کروگے۔ اور کسی مسلمان کو ہرگز حقیر نہ سمجھنا، کیونکہ چھوٹا مسلمان اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا ہے۔

السلمی والدیلمی عن علی

لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند ہو

۴۳۳۸۶...... ابوالدرداء، جس کے پڑوس میں رہو تو اچھا برتاؤ کرو تو تم مؤمن ہو، جو اپنے لئے پسند کرو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو مسلمان کہلاؤ گے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو تقسیم کردیا اس پر راضی رہو سب سے مالدار ہو جاؤ گے۔ الخطرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی الدرداء

۴۳۳۸۷...... لوگو! اپنے رب کی طرف رجوع کرو، جو (مال واسباب) تھوڑا اور کافی ہو وہ اس زیادہ سے اچھا ہے جو غافل کردے، لوگو! وہ تو دو مقام ہیں نیکی اور برائی کا، برائی کا مقام تمہارے لئے نیکی کے مقام سے زیادہ پسندیدہ نہیں بنایا گیا، لوگو! اگر کھجور کے ٹکڑے سے بھی (جہنم کی) آگ سے بچ سکو تو بچو! طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۳۳۸۸...... بسرہ! غلطی کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کر، اللہ تعالیٰ اس غلطی کے وقت تجھے مغفرت سے یاد کرے گا، اپنے خاوند کی بات مانا کر تجھے دنیا وآخرت کے لئے کافی ہے اپنے والدین سے نیکی کیا کر تیرے گھر کی خیر وبرکت میں اضافہ ہوگا۔ ابونعیم عن بسرة

۴۳۳۸۹...... حذیفہ! جس نے روزے سے دن گزارا اور اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود تھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی ننگے کو کپڑا پہنایا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ابویعلی، ابن عساکر عن حذیفه

۴۳۳۹۰...... اللہ تعالیٰ تین سے خوش ہوتا ہے۔ نماز سے صف بستہ قوم سے، وہ شخص جو اپنے (جہاد میں شریک) ساتھیوں کے دفاع میں لڑتا ہے اور وہ شخص جو رات کی تاریکی میں (نماز کا) قیام کرتا ہے۔ ابن ابی شیبة وابن جریر عن ابن سعید

۴۳۳۹۱...... (سب) لوگ کھلے میدان میں جمع ہوں گے آنکھ انہیں دیکھے گی اور ایک بلانے والا انہیں سنائے گا، پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: مجمع والے جان لیں کہ کرم نوازی آج کس کے لئے ہے، تین بار کہے گا: پھر کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے تھے؟ پھر کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں کرتی تھی؟ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: مجمع والے جان لیں آج کس کے لئے کرم نوازی ہے! پھر وہ کہے گا: زیادہ تعریف کرنے والے کہاں ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جو (اللہ تعالیٰ) اپنے رب کی تعریف کیا کرتے تھے۔ حاکم وابن مردویه بیهقی فی شعب الایمان، حلیة الاولیاء، عن عقبة بن عامر

۴۳۳۹۲...... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ (تمام) لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا، انہیں ایک بلانے والا سنائے گا اور آنکھ دیکھے گی ایک پکارنے والا اٹھ کر پکارے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو سختی وخوشحالی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کیا کرتے تھے؟ تو تھوڑے سے لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ لوٹ کر اعلان کرے گا: وہ لوگ کہاں ہیں "جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے اور اپنے رب کو خوف وامید سے پکارتے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا تھا اس میں سے خرچ کرتے تھے" تو تھوڑے سے لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، پھر وہ لوٹ کر اعلان کرے گا: وہ لوگ اٹھیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی" تو تھوڑے سے لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر سب لوگ اٹھیں گے اور ان سے حساب لیا جائے گا۔

هناد ومحمد بن نصر فی الصلاة، وابن ابی خاتم وابن مردویه عن اسماء بنت یزید

۴۳۳۹۳...... مخنف! صلہ رحمی کرو تمہاری عمر لمبی ہوگی، نیکی کا کام کرو تمہارے گھر کی خیر وبرکت بڑھے گی، ہر پتھر اور ڈھیلے کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کر قیامت کے روز تمہاری شہادت وگواہی دے گا۔ ابونعیم عن مخنف بن یزید

۴۳۳۹۴...... عویمر! اس بات کی پابندی کیا کرو کہ وتر پڑھے بغیر رات نہ گزرے، اور چاشت کی (نماز کی) دو رکعتیں سفر وحضر میں، ہر مہینے کے تین دن کے روزے تم نے پورا زمانہ مکمل کرلیا۔ الحکیم عن ابی الدرداء

۴۳۳۹۵...... علی! تین چیزوں میں دیر (تاخیر) نہ کرو، نماز کا جب وقت ہو جائے، جنازہ حاضر ہو تب، اور بے نکاح (عورت ہو یا مرد) کا جب

جوڑ (کا رشتہ) مل جائے۔حاکم، بیھقی، غریب منقطع، والعسکری فی الامثال عن علی

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۵-۱۸۲۔

۴۳۳۹۶.....سائب! اپنے وہ اخلاق دیکھو جو تم جاہلیت میں رکھتے تھے انہیں اسلام میں استعمال کرو، مہمان کی ضیافت، یتیم پر کرم نوازی اور اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کیا کرو۔مسند احمد و البغوی، عن السائب بن ابی السائب عبدالله المخزومی

۴۳۳۹۷.....جس نے یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا یہاں تک کہ وہ مستغنی ہوگیا تو یقیناً اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا پھر جہنم میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ اسے دور کرے اور جس کسی مسلمان (غلام لونڈی) کو آزاد کیا تو وہ اس کے لئے جہنم سے چھٹکارے کا باعث ہے آزاد کرنے والے کی ہر ہڈی، آزاد ہونے والے کی ہر ہڈی کی عوض۔

الباوردی عن ابی بن مالک العامری، مسند احمد عن مالک بن عمر و القیصری

۴۳۳۹۸ عقبہ بن عامر! اپنی زبان قابو میں رکھو تمہارے لئے تمہارا گھر ہی کافی ہونا چاہئے اور اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر و الخطیب عن عقبة بن عامر

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۴۳۔

راحت وسکون کے اسباب

۴۳۳۹۹.....معاذ! شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، اور وہ نیک بیوی جو تمہارے دنیاوی اور دینی کاموں میں مددگار ہو اس سے بہتر ہے جو لوگ حاصل کریں۔طبرانی فی الکبیر، ابن حبان عن ابی امامة

۴۳۴۰۰.....قرض کم کرو آزاد رہو گے، کم گناہ کرو موت آسانی سے ہوگی، اور دیکھ کسی نظام میں اپنے بیٹے کو لگا رہے کیونکہ رگ اثر کھینچ لیتی ہے۔

الدیلمی عن ابن عمر

کلام:.....الضعیفۃ ۲۰۲۳۔

۴۳۴۰۱..... نماز قائم کیا کرو زکوۃ دیا کرو برائی چھوڑ دو اور اپنی قوم کی زمین میں جہاں دل چاہے رہو۔طبرانی فی الکبیر عن فدیک

۴۳۴۰۲.....اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے لوح محفوظ میں لکھا: بسم الله الرحمٰن الرحیم، میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں، میرا (ذات وصفات میں) کوئی شریک نہیں، جس نے اپنے آپ کو میری تقدیر کے سامنے جھکا دیا اور میری آزمائش پر صبر کیا، میرے فیصلے پر راضی رہا میں اسے صدیق لکھ دیتا ہوں اور اسے قیامت کے روز صدیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا۔ابن النجار عن علی

کلام:.....ذیل اللآلی ۱۱۴، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۹، ۱۹۰۔

۴۳۴۰۳.....عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! کام تین ہیں۔ایک وہ جس کی ہدایت تمہارے لئے واضح ہے سو اس کی اتباع کرو، اور ایک وہ جس کی گمراہی واضح ہے سو اس سے پرہیز کرو، اور ایک وہ ہے جس میں اختلاف ہے سو اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو، اور ایک روایت میں ہے اسے اس سے باخبر شخص کے سامنے پیش کرو۔طبرانی فی الکبیر و ابونصر السجزی فی الا بانة عن ابن عباس

۴۳۴۰۴.....ایک غافل پر تعجب ہے کہ وہ اس سے غافل نہیں، اور دنیا کے طلب گار پر تعجب ہے جب کہ موت اس کی تلاش میں ہے اور منہ بھر کر ہنسنے والے پر تعجب ہے جب کہ اسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض۔ابو الشیخ و ابونعیم عن ابن مسعود

۴۳۴۰۵.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! تین چیزیں ہیں ایک میرے لئے، ایک تیرے لئے اور ایک ہم دونوں کے درمیان (مشترک) ہے میرے لئے یہ ہے کہ تم میری عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور تیرے لئے یہ ہے کہ میں تمہیں تمہارے ہر عمل کا بدلہ دوں اور اگر میں بخش دوں تو میں بخشنے والا مہربان ہوں اور جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تمہارے ذمہ دعا اور سوال کرنا ہے قبول کرنا اور عطا کرنا

میرا کام ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمان

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۰۵۸۔

۴۴۴۰۶ ... آدمی کے لئے وہ جس کی اس نے (ثواب کی) امید رکھی اور اس کے ذمہ وہ چیز ہے جو اس نے کمائی، اور آدمی جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا، اور جو کسی ارادے سے مرا تو وہ انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابی امامة وفیه عمر بن بکر السکسکی له عن الثقات احادیث مناکیر

۴۴۴۰۷ ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! اگر تیری آنکھ میری حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں سے تیری اعانت و مدد کی ہے تو ان دونوں پردوں (پپوٹوں) میں اسے بند کرلے، اور اگر تیری زبان میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں (ہونٹوں) سے تیری مدد کی ہے تو ان دونوں میں اسے بند کرلے، اور اگر تیری شرم گاہ میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں کے ذریعہ تمہاری مدد کی ہے تو ان دونوں (رانوں) میں اسے بند کرلے۔

الدیلمی عن ابی هریرة

۴۴۴۰۸ ... عقلمند کو چاہئے کہ وہ صرف تین باتوں میں مصروف ہو، معیشت گزر اوقات کی روزی کی تلاش میں، آخرت کے لئے قدم اٹھانے میں یا حلال چیز کی لذت میں۔ الخطیب والدیلمی عن علی

کلام:...... المتناهیة ۱۱۸۰۔

۴۴۴۰۹ ... لوگو! تمہیں شرم نہیں آتی! تم وہ جمع کرتے ہو جسے کھاؤ گے نہیں، اور وہ بناتے ہو جسے آباد نہیں کرو گے اور اس چیز کی تمنا رکھتے ہو جسے پا نہیں سکو گے کیا تمہیں اس سے شرم نہیں آتی۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الولیه بنت عمر بن الخطاب

۴۴۴۱۰ ... نصیحت و یاددہانی سے لوگوں کی حفاظت کرو، نصیحت کے بعد نصیحت سے کام لینا اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں کے ذریعہ لوگوں کو مضبوط کرنے کا اچھا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں جمع ہونا ہے۔

ابونعیم والدیلمی عن عبید بن سخر ابن لوذان

فصل رابع ...... چار گوشی احادیث

۴۴۴۱۱ ... آگاہ رہو! وہ چار چیزیں ہیں (جن کی تم نے پاسداری کرنا ہے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اور جس نفس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا اسے ناحق قتل نہ کرنا، اور زنا نہ کرنا، اور چوری نہ کرنا۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن سلمة بن قیس

۴۴۴۱۲ ...... ابوہریرہ! میں تمہیں چار چیزوں کی وصیت کرتا ہوں جب تک تم زندہ رہے انہیں کبھی بھی نہ چھوڑنا، جمعہ کے روز غسل کرنا اور اس کی طرف جلدی جانا، (اور دوران جمعہ) فضول اور بے ہودہ کام کرنا، اور ہر مہینہ تمہیں دن کے روزوں کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ زمانہ کے روزے ہیں اور تمہیں سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور تمہیں فجر کی دو رکعتوں کی وصیت کرتا ہوں انہیں ترک نہ کرنا، اگرچہ تم رات بھر (نفل) نماز پڑھتے رہو کیونکہ ان دونوں میں رغبت کی نعمتیں ہیں۔ ابویعلی عن ابی هریرة

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۲۳۔

۴۴۴۱۳ ...... چار باتیں اگر تم میں ہوئیں تو دنیا کی کوئی چیز نہ بھی ہوتی تو تم پر کوئی ملامت نہیں، بات کی سچائی، امانت کی حفاظت، اچھے اخلاق، کھانے کی پاکیزگی۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر حاکم بیهقی عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو، ابو عدی وابن عساکر عن ابن عباس

کلام:...... الحفاظ ۴۰۱۔

۴۴۴۱۴..... چار آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ جہاد کرنے والا، شادی کرنے والا (شادی شدہ) مکاتب، اور حاجی (جو حج کرنے جارہا ہو)۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۷۴۹۔

چار خصلتوں کی وجہ سے جہنم کا حرام ہونا

۴۴۴۱۵..... چار باتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے لئے حرام کردے گا اور شیطان سے اسے محفوظ فرمائے گا، جس نے رغبت خوف شہوت اور غضب کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھا، اور چار چیزیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ جس نے مسکین کو ٹھکانہ دیا، کمزور پر رحم کھایا، غلام سے نرمی کی، اور والدین پر خرچ کیا۔ الحکیم عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۱۶..... جسے چار چیزیں عطا ہوگئیں (گویا) اسے دنیا وآخرت کی بھلائی مل گئی۔ ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، مصیبت جھیلنے والا بدن، اور ایسی بیوی جو اس کے مال اور اپنے بارے میں خاوند کو خوفزدہ نہیں کرتی۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:..... تلبیض الصحیفۃ ۳ ضعیف الجامع ۷۵۶۔

۴۴۴۱۷..... چار چیزیں آدمی کی سعادت مندی ہیں۔ نیک بیوی، فرمانبردار اولاد، نیک ساتھی، شریک اور اس کی روزی (کا بندوبست) اس کے شہر میں ہو۔ ابن عساکر، فردوس عن علی، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن عبداللہ بن الحکم عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۷۵۹ الضعیفۃ ۷۵۹، ۱۱۴۸۔

۴۴۴۱۸..... چار چیزیں تعجب سے حاصل ہوتی ہیں۔ خاموشی اور وہ اولین عبادت ہے تواضع، اللہ تعالیٰ کا ذکر، اور کسی چیز کی کمی۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:..... تلبیض الصحیفۃ ۴، ترتیب الموضوعات ۹۵۰۔

۴۴۴۱۹..... چار آدمیوں کو دہرا اجر دیا جائے گا۔ نبی ﷺ کی گھر والیاں، اہل کتاب کے مسلمان ہونے والے لوگ، کسی کے پاس کوئی باندی تھی جو اسے بھلی لگی اسے اس نے آزاد کرکے اس سے شادی کرلی، اور وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۷۶۹۔

۴۴۴۲۰..... چار چیزیں جنت کا خزانہ ہیں۔ خفیہ صدقہ، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا، صلہ رحمی اور "لاحول و لاقوۃ الاباللہ" کہنا۔ خطیب عن علی

کلام:..... ضعیف الجامع ۷۶۶۔

۴۴۴۲۱..... جس میں چار خصلتیں ہوئیں وہ مسلمان ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے وسیع گھر بنائے گا۔ جس کے کام کی حفاظت لا الہ الا اللہ ہو اور جب کوئی گناہ سرزد ہوجائے استغفر اللہ کہے، اور جب کوئی نعمت ملے الحمد للہ کہے اور جب کوئی مصیبت پہنچے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے۔ ابو اسحاق المراغی فی ثواب الاعمال عن ابی ھریرۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۷۶۲۔

۴۴۴۲۲..... تین چیزوں کے بارے میں قسم کھا سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نہ بنائے۔ جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں تو گویا اس کا حصہ ہی نہیں، اور اسلام کے تین حصے ہیں۔ نماز روزہ اور زکوۃ، جس بندہ کو اللہ تعالیٰ دنیا میں دوست بنائے قیامت میں اس کے علاوہ کو دوست نہیں بناتا، اور جو شخص جس جماعت کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ان میں شامل کردیتا ہے اور چوتھی چیز ایسی ہے کہ میں اگر اس کے بارے قسم کھاؤں تو مجھے امید ہے کہ میں گنہگار نہیں ہوں گا: جس بندہ کی اللہ تعالیٰ دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

مسند احمد، حاکم، نسائی، بیھقی فی شعب الایمان عن عائشۃ، ابو یعلیٰ عن ابن مسعود، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۴۳۴۲۳۔۔۔۔۔تین باتیں جس نے کہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہوا اور اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر اور چوتھی بات کے لئے ایسے ہی فضیلت ہے جیسے زمین وآسمان کے درمیان اور وہ فی سبیل اللہ جہاد ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۵۸۴۔

۴۳۴۲۴۔۔۔۔۔جو چار چیزوں سے بچا وہ جنت میں جائے گا۔ خونوں، مالوں، شرم گاہوں اور (حرام) مشروبات سے۔ البزار عن انس

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۳۳۶، الکشف الالٰہی ۷۹۳۔

۴۳۴۲۵۔۔۔۔۔جس نے جمعہ کے روز روزہ رکھا، کسی بیمار کی بیمار پرسی کی، کسی مسکین کو کھانا کھلایا اور کسی جنازے کے پیچھے چلا تو چالیس سال کوئی گناہ اس کا پیچھا نہیں کرے گا۔ ابن عدی، بیھقی فی شعب الایمان، بخاری فی التاریخ عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔تذکرۃ الموضوعات ۱۱۴ التنزیہ ۲ص ۱۰۴۔

۴۳۴۲۶۔۔۔۔۔جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا، کسی بیمار کی بیمار پرسی کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا یا کوئی صدقہ کیا تو اس نے اپنے لئے (رحمت خداوندی) واجب کرلی۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۴۳۷، التنزیہ ج ۲ص ۱۰۴۔

افضل اسلام والا

۴۳۴۲۷۔۔۔۔۔اس مؤمن کا اسلام سب سے افضل ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں اور اس مؤمن کا ایمان سب سے افضل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، اور وہ مہاجر سب سے افضل ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزیں چھوڑ دے، اور اس کا جہاد افضل ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۴۳۴۲۸۔۔۔۔۔نماز قائم کرو زکوۃ دیا کرو حج وعمرہ کیا کرو اور تم لوگ سیدھے رہو تمہاری وجہ سے لوگ سیدھے رہیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۴۳۴۲۹۔۔۔۔۔اگر لوگوں کو اذان اور صف اول (کی فضیلت) کا پتہ چل جائے پھر اس تک پہنچنے کے لئے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑتی تو یہ لوگ کر لیتے۔ اور اگر انہیں دوپہر کی نماز کا (فضل ومرتبہ) معلوم ہوجائے تو ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے، اور اگر انہیں عشاء اور فجر کے بارے میں علم ہوجائے تو اگر ان نمازوں میں گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑتا تو آجاتے۔ مالک، مسند احمد، بیھقی، نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۳۴۳۰۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود (رکاوٹیں) مقرر کر رکھی ہیں انہیں عبور (کراس) نہ کرو اور کچھ فرائض مقرر کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو اور کچھ چیزیں حرام قرار دی ہیں ان کا ارتکاب نہ کرو، اور کچھ چیزیں بن بھولے چھوڑ دی ہیں (وہ) تمہارے رب کی طرف سے تم پر رحمت ہے تو انہیں قبول کرلو ان کے بارے بحث ومباحثہ نہ کرو۔ حاکم عن ابی ثعلبۃ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۵۹۷۔

منجملہ وہ امور ہیں جن کا تعلق عالم اخروی یا عالم برزخ سے جن کا ادراک وعقل انسانی نہیں کرسکتی، جیسے، شہداء کی حیات، مردوں کا عذاب قبر کس کیفیت سے ہوتا ہے وغیرہ۔

۴۳۴۳۱۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق تمہارے درمیان ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے مابین تمہارا رزق تقسیم کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا چاہنے والے اور نہ چاہنے والے کو (بھی) عطا کرتا ہے اور دین صرف چاہنے والے کو عطا کرتا ہے سو جسے اس نے دین عطا کیا ہے تو اسے پسند کیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب تک بندے کا دل اور زبان مسلمان نہیں ہوجاتی بندہ مسلمان نہیں ہوتا اور جب تک اس کا پڑوسی اس کی زیادتیوں اور اذیتوں سے محفوظ نہیں ہوجاتا وہ ایمان دار نہیں ہوتا، یہ نہیں ہوسکتا کہ بندہ کوئی حرام مال کمائے اور پھر اس میں

برکت ہواوراس میں سے صدقہ کرے اوروہ قبول ہو،اوراگر چھوڑ مرے گا تو اس کے لئے توشہ جہنم ہوگا۔اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو نیکی سے ختم کرتا ہے جبکہ خبیث کو نہیں مٹاتا۔مسند احمد، حاکم، بیهقی عن ابن مسعود

عرق گلاب میں مزید عرق گلاب ملانے سے اس کی خوشبو رنگت اور نکھار میں اضافہ ہوگا جب کہ پیشاب پر پیشاب بہانے سے گندگی بڑھے گی۔

۴۴۴۳۲..... اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو بندہ بھی پانچ نمازیں پڑھتا رمضان کے روزے رکھتا زکوۃ ادا کرتا اور سات کبیرہ گناہوں سے بچتا رہتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس سے کہا جائے گا: جنت میں امن وسلامتی سے داخل ہوجا۔نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی هریرة وابی سعید

۴۴۴۳۳..... میرے پاس جبرائیل آکر کہنے لگے،اے محمد!(ﷺ) آپ کا رب آپ کو سلام کہہ کر فرمارہا ہے: میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان صرف مالداری سے درست رہتا ہے میں اگر انہیں نادار وفقیر کردوں تو کافر ہوجائیں۔اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان فقر وفاقہ سے درست رہتا ہے میں اگر انہیں مالدار کردوں تو وہ کافر ہوجائیں،اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان بیماری سے درست رہتا ہے میں اگر انہیں صحت یاب کردوں تو کافر ہوجائیں،اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان صحت سے قائم رہتا ہے میں اگر انہیں بیمار کردوں تو کافر ہوجائیں۔خطیب عن عمر

اللہ کی راہ میں تیر چلانے کی فضیلت

۴۴۴۳۴..... جس بندے نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا پھر وہ نشانے پر لگا یا خطا ہوگیا تو بھی اس کے لئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کو آزاد کرانے کا ثواب ہے جس مسلمان کا بال سفید ہوا تو وہ اس کے لئے نور ہے اور جس نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو آزاد ہونے والے کا ہرعضو آزاد کرنے والے کے ہرعضو کے بدلے جہنم سے چھٹکارے کا باعث ہے۔اور جو شخص نماز کے ارادے سے اٹھا اور وضو کے ہرعضو کو صحیح طریقے سے دھویا تو اپنے ہر گناہ اور غلطی سے محفوظ ہوجائے گا۔پھر اگر وہ نماز پڑھنے کے لئے اٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا اور اگر وہ سو گیا تو سلامتی سے سوئے گا۔طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن عبسه

۴۴۴۳۵..... اے لڑکے! میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں،اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کراسے (مدد میں) اپنے سامنے پائے گا،جب تو کوئی سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کر اور جب مدد طلب کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیا کر اور یہ جان لو کہ اگر لوگ تمہیں نفع پہنچانے میں اکٹھا ہوجائیں تو وہ تمہیں اتنا ہی فائدہ پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں کوئی نقصان دینے پر اتفاق کرلیں تو اتنا نقصان دے سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ رکھا ہے قلم خشک ہوگئے اور رجسٹر اٹھالئے گئے۔مسند احمد ترمذی، حاکم عن ابن عباس

بعض بزرگوں سے جو غیر اللہ کو پکارنے کی باتیں ملتی ہیں اس میں زیادہ دخل باطل پرست لوگوں کا ہے۔کبھی کوئی خدارسیدہ بزرگ ہرگز ہرگز شرک کی تعلیم نہیں دے سکتا۔

۴۴۴۳۶..... روک دینے والے بڑھاپے،جھپٹا مار لینے والی موت،بے کار کردینے والی بیماری اور ناامید کردینے والی آس سے پہلے اعمال میں جلدی کرو۔بیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

۴۴۴۳۷..... اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ وہ ہر بھلائی کا جامع ہے اور جہاد کو نہ چھوڑنا کیونکہ وہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور کتاب اللہ کی تلاوت ضرور کیا کرنا کیونکہ وہ تیرے لئے زمین میں نور اور آسمان میں تیرے ذکر کا باعث ہے اپنی زبان سے صرف نیکی کی بات کرنا،اس سے تم شیطان پر غالب رہو گے۔ابن الضریس، ابو یعلی عن ابی سعید

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۷۴۶۔

۴۴۴۳۸ انبیاء کا ذکر عبادت ہے اور صالحین کا ذکر کفارہ ہے اور موت کا ذکر صدقہ اور قبر کو یاد کرنا تمہیں جنت کے قریب کر دے گا۔
فردوس عن معاذ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۰۴۸، الکشف الالٰہی ۴۰۱۔

۴۴۴۳۹...... تنگدست کو نجات دلاؤ، بلانے والے کو جواب دو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو۔ مسند احمد، بخاری عن ابی موسی

۴۴۴۴۰ جسے جنت کا شوق ہوگا وہ نیکی کے کاموں میں جلدی کرے گا اور جہنم سے ڈرا وہ خواہشات کو چھوڑ دے گا۔ اور جس نے موت کا دھیان کیا لذتیں اسے بے کار لگیں گی۔ اور جس نے دنیا سے بے رغبتی کی مصیبتیں جھیلنا اس کے لئے آسان ہوگا۔

بیھقی فی شعب الایمان عن علی

کلام:...... التنزیہ ج ۲ص ۳۴۱۔

۴۴۴۴۱...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور کسی کو اس کا شریک نہ بنانا، اور جیسا قرآن چلے ویسا چلنا، اور حق چاہے چھوٹے سے یا بڑے سے پہنچے چاہے وہ تمہارا پرانا دشمن ہی کیوں نہ ہو اسے قبول کرو اور باطل کو دھتکار دو چاہے چھوٹے سے آئے یا بڑے سے چاہے وہ تمہارا قریبی دوست ہی کیوں نہ ہو۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

کلام:...... ضعیف الجامع ۹۲۳۔

۴۴۴۴۲ میں تمہیں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اور پھر ان کے بعد کے لوگوں اور پھر ان کے بعد کے لوگوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور پھر جھوٹ کا رواج پڑ جائے گا آدمی سے قسم لی نہیں جائے گی لیکن پھر بھی وہ قسم کھائے گا، اور گواہ بغیر مطالبہ گواہی شہادت دے گا۔ خبردار! ہرگز کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے (ورنہ) ان کا تیسرا شیطان ہوگا۔ (مسلمانوں کی) جماعت کی پابندی کرنا اور فرقہ بندی میں نہ بٹ جانا، کیونکہ شیطان تنہا آدمی کے ساتھ ہوتا ہے جب کہ وہ دو سے بہت دور (بھاگتا) ہے جو جنت کا درمیان چاہے وہ جماعت کا ساتھ نہ چھوڑے اور جسے اس کی نیکی سے خوشی اور برائی سے ناخوشی ہو تو وہی مؤمن ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن عمر

عصر حاضر میں حق پرست اور سلف صالحین کے نقش قدم پر گامزن صرف اہل السنۃ والجماعۃ کے پیروکار ہیں پھر ہر ملک وعلاقہ کے اہل توحید اور بدعت کے مخالف اہل ایمان ہیں چاہے ان کا انداز جیسا کیسا ہی کیوں نہ ہو۔

۴۴۴۴۳ گفتگو نرمی سے کیا کر، سلام پھیلایا کر، صلہ رحمی کیا کر، جب لوگ سو رہے ہوں اس وقت نماز پڑھا کر، پھر سلامتی سے جنت میں داخل ہو جا۔

حلیۃ الاولیاء، عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۴۴...... اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اس کے (اپنے) عیوب لوگوں کے عیوب سے غافل کر دیں، اور اپنے مال سے فالتو خرچ کرے، اور اپنی فضول بات کو قابو میں رکھے، اور سنت اس کے لئے کافی ہو بدعت میں مبتلا نہ ہو۔ فردوس عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۶۴۴، المشتھر ۳۰۔

۴۴۴۴۵ بندہ سوال کرنے کے لئے جب دروازے پر کھڑا ہوتا ہے تو رحمت بھی اس کے ساتھ کھڑی رہتی ہے، جو اسے قبول کرے سو کرے اور جو اسے ہٹائے سو ہٹادے، جس نے مسکین کی طرف رحمت سے دیکھا، اللہ تعالیٰ رحمت سے اسے دیکھے گا، اور جس نے لمبی نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس پر نرمی کرے گا جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، جو زیادہ دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: جانی پہچانی آواز ہے، قبول کی جانے والی دعا اور پوری کی جانے والی حاجت ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ثور بن یزید مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۳۱۷۔

۴۴۴۴۶...... ہجرت ضرور کرنا کیونکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں اور جہاد نہ چھوڑنا کیونکہ جہاد جیسا کوئی عمل نہیں اور روزہ پابندی سے رکھنا کیونکہ اس جیسا کوئی اور عمل نہیں اور سجدے کی پابندی کرنا، کیونکہ تم جو سجدہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تمہارا درجہ بلند کرے گا اور تمہارا ایک گناہ کم کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی فاطمۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۴۴۔

۴۳۴۴۷......سلام پھیلاؤ، کھانا کھاؤ، صلہ رحمی کرو، جب لوگ سورہے ہوں تو نماز پڑھا کرو، جنت میں سلامتی سے داخل ہوجاؤ۔

مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرۃ

۴۳۴۴۸......اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان بہت پسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہنے والے آنسوؤں کے قطرے، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خون کا قطرہ جو بہایا جائے، اور دو نشان، ایک تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگنے والا نشان اور دوسرا جو کسی فرض کی وجہ سے پڑ گیا ہو۔ ترمذی عن ابی امامۃ

۴۳۴۴۹...... جنت میں کچھ ایسے کمرے ہیں جن کا بیرون ان کے اندر سے نظر آتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے والے، نرمی سے بات کرنے والے، پے درپے روزے رکھنے والے اور رات جب لوگ سورہے ہوں نماز پڑھنے والے کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی مالک الاشعری ترمذی عن علی

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۴۰۔

۴۳۴۵۰......نیکی کے کام میں آؤ، ناشائستہ حرکت سے بچواور دیکھو جب کسی قوم کے پاس سے اٹھنے لگو اور وہ تمہیں کوئی بات کہیں اور تمہیں بھلی لگے تو وہی کرو اور جب ان کے پاس سے اٹھنے لگو اور وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں بری لگے تو اس سے بچنا۔ بخاری فی الادب وابن سعد والبغوی فی معجمه والباوردی فی المعرفة بیهقی فی شعب الایمان عن حرملة بن عبدالله بن اوس وماله غیره

چارگوشی ترغیب......از اکمال

۴۳۴۵۱......بلانے والے کو جواب دو، مریض کی عبادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، اور (تنگدستی میں مبتلا) قیدی کو چھڑاؤ۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۴۳۴۵۲......اگر چار چیزیں تجھ میں ہوئیں پھر دنیا کی کوئی چیز تجھے نہ ملی تو تجھ پر کوئی الزام نہیں، امانت کی حفاظت، بات کی سچائی، خوش اخلاقی اور حلال لقمہ۔ مسند احمد، طبرانی، بیهقی عن ابن عمر، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عدی، حاکم عن ابن عباس

کلام:......الاتحاف ۴۰۔

۴۳۴۵۳......چار آدمیوں کا عمل از سرنو شروع ہوتا ہے۔ بیمار جب شفایاب ہوجائے، مشرک جب مسلمان ہوجائے، اور جمعہ سے ایمان اور ثواب کی امید سے لوٹنے والا، اور حاجی۔ الدیلمی عن علی

کلام:......اسنی المطالب ۱۳۸، تذکرۃ الموضوعات ۱۱۵۔

۴۳۴۵۴......چار چیزیں بڑھانے والی ہیں اور چار مٹانے والی ہیں رہی بڑھانے والی تو تمہارا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا سات سوگنا ہے اور تمہارا اپنے والدین پر خرچ کرنا سات سوگنا ہے اور عیدالفطر کے روز تمہارا اپنے گھر والوں کے لئے بکری ذبح کرنا سات سوگنا ثواب رکھتا ہے اور مٹانے والی چیزیں رمضان کے روزے، بیت اللہ کا حج کرنا، رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اور بیت المقدس کی مسجد میں آنا۔

ابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ

۴۳۴۵۵......چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی عادات ہیں۔ حیا، بردباری، مسواک اور عطر لگانا۔

البغوی عن ملیح بن عبدالله الحطمی عن ابیه عن جده

۴۳۴۵۶......چار آدمیوں کی میں قیامت کے روز شفاعت کروں گا۔ میری اولاد کی عزت کرنے والا، اور ان کی حاجات پوری کرنے والا، اور ان کے معاملات میں کوشش کرنے والا جب انہیں اس کی سخت ضرورت پڑے، اور اپنی زبان ودل سے ان سے محبت رکھنے والا۔

الدیلمی عن طریق عبدالله بن احمد بن عامر عن ابیه عن بن موسی الرضا عن آبائه عن علی رضی الله تعالی عنه

۴۴۴۵۷.... جس میں چار باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے نور میں ہوگا۔ جس کی حفاظت لا الہ الا اللہ ہو اور جب اسے کوئی بھلائی پہنچے تو الحمد للہ کہے اور جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو استغفر اللہ کہے اور جب کوئی مصیبت پہنچے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۴۴۴۵۸.... ثابت قدم رہو اور یہ بہت ہی بہتر ہے کہ تم ثابت قدم رہو! وضو کی پابندی کیا کرو (کیونکہ) نماز تمہارا سب سے بہترین عمل ہے زمین سے بچو کیونکہ وہ تمہاری (ماں) اصل ہے جو کوئی بھلائی یا برائی زمین پر کرتا ہے وہ اسے بتا دے گی۔ طبرانی والبغوی عن ربیعة الجرشی

۴۴۴۵۹.... جس دن تمہارا روزہ ہو (اچھی طرح) تیل لگا کر کنگھا کیا کر، روزے والے دن ترش رونہ ہوا کر، مسلمانوں میں سے جو شخص بھی تجھے بلائے اس کی دعوت قبول کیا کر جب تک وہ موسیقی کا اظہار نہ کریں ورنہ ان کی دعوت قبول نہ کرنا اور ہمارے قبلہ والا کوئی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا اگر چہ اسے سولی دی گئی یا سنگسار کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے حضور تو گناہوں سے منڈھی زمین لے کر جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ تو کسی قبلہ والے مسلمان کے بارے میں گواہی دے۔ طبرانی عن ابن مسعود

۴۴۴۶۰.... کھانا کھلایا کر، سلام پھیلایا کر، صلہ رحمی کیا کر اور جب دوسرے لوگ سورہے ہوں تو رات کو اٹھا کر، سلامتی سے جنت میں چلا جائے گا۔

ابن حبان عن ابی هريرة

۴۴۴۶۱.... جنت میں ایک درخت ہے جس کی چوٹی سے جوڑے نکلتے ہیں اور اس کی جڑ سے سفید سیاہ ملے رنگ کے سونے کے گھوڑے نکلتے ہیں جن پر زینیں کسی ہوئی اور انہیں موتیوں اور یاقوت کی لگا میں ڈالی ہوئی ہوں گی، وہ گھوڑے نہ لید کریں گے اور نہ پیشاب، ان کے پر ہوں گے، ان پر اللہ کے دوست بیٹھیں گے، وہ ان کی خواہش کے مطابق لے کر اڑیں گے، ان کے نچلے طبقے والے لوگ کہیں گے: اے جنتیو! ہم سے انصاف کرو، اے میرے رب! یہ لوگ اس عزت ومقام تک کیسے پہنچے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ لوگ روزے رکھتے تھے اور تم روزے نہیں رکھتے تھے، وہ رات کو قیام کرتے اور تم سوتے تھے وہ خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے۔ وہ دشمن سے جہاد کرتے جب کہ تم بزدلی کرتے تھے۔

ابو الشيخ في العظمة والخطيب عن علی

عمدہ اخلاق کی مثالیں

۴۴۴۶۲.... کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عالیشان گھر بناتا اور درجات بلند کرتا ہے جو تیرے ساتھ جہالت کرے تو اس کے ساتھ بردباری سے پیش آئے، اور جو تجھ سے ناتا توڑے تو اس سے ناتا جوڑے، اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کرے، اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کرے۔ طبرانی فی الكبير عن عبادة بن الصامت

۴۴۴۶۳.... ہجرت کی پابندی کرنا کیونکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں، اور جہاد ضرور کرنا اس کا مثل کوئی نہیں، اور روزہ نہ چھوڑنا کیونکہ اس جیسی کوئی عبادت نہیں، اور سجدوں کی مداومت کرنا کیونکہ تم جو سجدہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے تمہارا درجہ بلند کرے گا اور تمہارا گناہ کم کرے گا۔ طبرانی عن ابی فاطمة

کلام:.... ضعیف الجامع ۳۷۴۴۔

۴۴۴۶۴.... حق کو چھوڑے بغیر نرمی ومعافی سے کام لینا، جاہل کہے گا: اس نے اللہ کا حق چھوڑ دیا، اور تم نے جاہلیت کا کام مٹایا، ہاں جسے اسلام نے اچھا قرار دیا تمہاری سب سے زیادہ فکر مندی نماز (کے لئے) ہونی چاہئے، کیونکہ یہ اسلام (کے خیمہ) کی چوٹی ہے جب اللہ تعالیٰ کا اقرار کرلے۔

ابن لال عن معاذ

۴۴۴۶۵.... قرآن کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی پابندی کرنا، کیونکہ وہ تمہارے لئے آسمانوں میں ذکر اور زمین نور کا باعث ہے، اکثر خاموش رہا کر کیونکہ اس سے شیطان بھاگتا اور یہ بات تیرے دین کے کام میں تیری مددگار ثابت ہوگی۔ اور حق بات کہتے رہنا اگرچہ تلخ ہی

کیوں نہ ہو۔ابن لال عن ابی ذر، ابو الشیخ عن ابی سعید

۴۳۴۶۶ ۔۔۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: الٰہی! جو شخص تیری رضا جوئی کے لئے کسی میت کے پیچھے اس کی قبر تک جائے اس کا کیا بدلہ ہے؟ فرمایا: اس کا بدلہ یہ ہے کہ میں اس کی میت میں اپنے فرشتے بھیجتا ہوں جو اس کی روح کے لئے دوسری ارواح کے درمیان دعا کرتے ہیں۔عرض کیا: اے اللہ! اور جو تیری رضا کی خاطر کسی غمگین کو تسلی دے اس کا کیا بدلہ ہے؟۔۔۔ عرض کیا: اے اللہ! اس کا کیا بدلہ ہے جو کسی یتیم یا بیوی کی کفالت تیری خوشنودی کے لئے کرے؟ فرمایا: اس کا بدلہ یہ ہے کہ جس دن میرے (عرش کے) سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا میں اسے اپنے سائے میں جگہ دوں گا۔عرض کیا: بار الہا! اس کا کیا بدلہ ہے جس کے رخساروں پر تیرے خوف سے آنسو بہہ رہے ہوں؟ فرمایا: میں اس کے چہرے کو جہنم کی لپیٹ سے بچاؤں گا اور بڑی گھبراہٹ کے روز اسے امن دوں گا۔ابن عساکر والدیلمی عن ابن مسعود وفیہ حسن بن فرقد ضعیف

۴۳۴۶۷ ۔۔۔ داؤد علیہ السلام نے اپنی مناجات میں عرض کیا: اے میرے رب! آپ کا کون سا بندہ آپ کو سب سے محبوب ہے تاکہ میں آپ کی محبت کی وجہ سے اس سے محبت کروں؟ فرمایا: داؤد! میرا وہ بندہ مجھے سب سے محبوب ہے جس کا دل اور ہتھیلیاں صاف ہوں، جو کسی سے برائی نہ کرے، چغلخوری نہ کرے، پہاڑ تو ٹل جائیں لیکن وہ نہ ٹلے اس نے مجھ سے اور میرے چاہنے والوں سے محبت کی اور بندوں کے دل میں میری محبت پیدا کی، عرض کیا: میرے رب! آپ جانتے ہیں: کہ میں آپ سے اور آپ کے چاہنے والوں سے محبت کرتا ہوں، تو آپ کی محبت آپ کے بندوں میں کیسے پیدا کروں؟ فرمایا: انہیں میرے انعام واکرام اور میری آزمائش یاد دلاؤ، داؤد! جو بندہ کسی مظلوم کی مدد کرتا یا اس کی دادرسی کے لئے اس کے ساتھ چلتا ہے تو جس دن قدم لڑکھڑائیں گے میں اسے ثابت قدم رکھوں گا۔

بیھقی فی شعب الایمان، ابن عساکر عن ابن عباس

۴۳۴۶۸ ۔۔۔ قیامت کے روز ماسوائے چار آنکھوں کے ہر آنکھ رو رہی ہوگی: وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑی گئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے جھک گئی، اور وہ آنکھ جو جاگتی رہی۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ فرشتوں پر فخر کرے گا اور فرمائے گا: میرے بندے کو دیکھو! اس کی روح میرے پاس اور اس کا بدن میری فرمانبرداری میں لگا ہے جب کہ اس کا جسم بستروں سے دور ہے مجھے خوف اور میری رحمت کی امید سے پکارتا ہے، گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔الرافعی عن اسامۃ بن زید

۴۳۴۶۹ ۔۔۔ غصہ کا گھونٹ جسے کوئی آدمی پی لے یا مصیبت پر صبر کا گھونٹ جسے کوئی پئے اس سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نہیں، اور جو قطرہ آنسو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہے یا جو خون کا قطرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہے اس سے زیادہ پسندیدہ قطرہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں ہے۔

ابن المبارک عن الحسن مرسلاً

دو پسندیدہ گھونٹ

۴۳۴۷۰ ۔۔۔ دو گھونٹوں سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ نہیں، غصہ کا گھونٹ جسے کوئی بندہ برداشت اور معافی سے پی لے اور انتہائی غمناک مصیبت کا گھونٹ جسے بندہ صبر اور بہتر تسلی سے پی لے۔اور دو قدموں سے زیادہ کوئی قدم اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب نہیں وہ قدم جو صلہ رحمی کے لئے اٹھایا جائے، یا کسی فرض کی ادائیگی کے لئے اٹھایا جائے۔ابن لال عن علی

۴۳۴۷۱ ۔۔۔ جسے چار چیزیں دی گئیں اسے چار چیزوں سے نہیں روکا گیا۔جسے شکر کی توفیق ملی ہو پھر اسے اضافہ سے روکا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم شکر کرو گے میں تمہیں مزید نعمتیں عطا کروں گا، اور جسے دعا کی توفیق دی گئی اور پھر اسے قبولیت سے روکا جائے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔اور جسے استغفار کی توفیق دی گئی پھر اسے مغفرت سے باز رکھا جائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے رب سے مغفرت مانگو بے شک وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے'' اور جسے توبہ کی توفیق دی گئی پھر اسے قبولیت سے روکا جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے''۔بیھقی فی شعب الایمان عن عطارد بن مصعب

۴۴۴۷۲.....جسے چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں ہوگا۔ جسے دعا کی توفیق ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، اور جسے شکر کی توفیق ملی وہ مزید انعام سے محروم نہیں ہوگا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر تم نے شکر کیا میں تمہیں مزید نوازوں گا، اور جسے استغفار کی توفیق ملی وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اپنے رب سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے اور جسے توبہ کی توفیق ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۴۴۴۷۳.....جسے چار چیزیں عطا ہوئیں اسے چار چیزیں ملیں گی۔ اور اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے جسے ذکر کی توفیق ملی اسے اللہ تعالیٰ یاد کرے گا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم مجھے یاد کرو میں (اپنی رحمت سے) تمہیں یاد کروں گا، اور جسے دعا کی توفیق ملی اسے قبولیت بھی عطا ہوگی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور جسے شکر کی توفیق ملی اسے مزید انعام عطا ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر تم شکر گزاری کروگے تو میں مزید نوازوں گا۔ اور جسے استغفار کی توفیق ملی اسے مغفرت عطا ہوگی اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اپنے رب سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۴۴۴۷۴.....جسے اللہ تعالیٰ نے کسی جسمانی مصیبت میں مبتلا کیا تو وہ اس کے لئے حصہ ہے جس نے کوئی نیکی کی تو وہ اس کے بدلے دس نیکیاں پائے گا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نفلی خرچ کیا تو اس کا ثواب سات سوگنا ہے اور جس نے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادی تو وہ اس کے لئے نیکی ہے۔ ابن عساکر عن ابی عبیدة بن الجراح

۴۴۴۷۵.....جس نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی رمضان کے روزے رکھے اور وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا تو اس کے لئے جنت ہے کسی نے عرض کیا: کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ (ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنے کو) شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جنگ سے (بزدل ہوکر) بھاگنا۔ ابن جریر عن ابی ایوب

۴۴۴۷۶.....جس نے اپنی قسم پوری کی، زبان سے سچ بولا، اور اس کا دل درست رہا، اس کا پیٹ (حرام کھانے سے) اور اس کی شرم گاہ پاک دامن رہی تو یہی شخص (اپنے) علم میں مضبوط ہے۔ ابن جریر وابن ابی حاتم، طبرانی عن ابی الدرداء وانس وابی امامة وواثلہ معا

۴۴۴۷۷.....جس میں اللہ تعالیٰ نے چار خصلتیں جمع کردیں (گویا) اس میں دنیا وآخرت کی تمام بھلائیاں یکجا کردیں۔ شکرگزار دل، ذکر کرنے والی زبان، درمیانے درجے کا گھر اور نیک بیوی۔ ابن النجار عن انس

۴۴۴۷۸.....جس کی نماز (رکوع وسجود کے لحاظ سے) اچھی ہوئی، اس کا مال کم ہوا، اس کے کھانے پینے والے زیادہ ہوئے اور اس نے لوگوں کی غیبت نہیں کی، تو وہ جنت میرے ساتھ ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوگا۔ سمویہ عن ابی سعید

۴۴۴۷۹.....حکمت کا نور بھوک ہے اور دین کی جڑ دنیا (کی محبت) ترک کرنا اللہ تعالیٰ کی نزدیکی (اعمال صالحہ کے ذریعہ) تلاش کرنا، مسکینوں کی محبت (پر موقوف) اور ان کے قریب رہنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور وہ ہے جو طاقتور گناہوں پر قدرت رکھے پیٹ بھرا ہو، لہٰذا اپنے پیٹوں کو نہ بھرو ورنہ (تمہارا) نور حکمت تمہارے سینوں میں بجھ جائے گا کیونکہ حکمت دل میں چراغ کی طرح چمکتی ہے۔ ابن عساکر عن ابی هریرة

۴۴۴۸۰.....اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر، نماز قائم کیا کر، زکوٰۃ ادا کیا کر اور جو تو لوگوں سے برتاؤ کو پسند کرے وہی ان کے لئے پسند کر!

ابن قانع عن خالد بن عبداللہ القشیری عن ابیه عن جده

۴۴۴۸۱.....اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور جس طرف قرآن چلے اس طرف چل، اور حق چاہے چھوٹے سے آئے یا بڑے سے اگرچہ تمہارا پرانا دشمن ہی کیوں نہ ہو، قبول کر، اور باطل چاہے چھوٹے سے آئے یا بڑے سے اگرچہ تمہارا قریبی دوست ہی کیوں نہ ہو، قبول نہ کر رد کردے۔ ابن عساکر والدیلمی عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف الجامع ۹۲۳۔

چار باتیں جنت کو واجب کرتی ہیں

۴۴۴۸۲... مؤمن میں جب چار چیزیں جمع ہوجاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اس کے لئے جنت واجب کردیتا ہے، زبان میں صداقت، مال میں سخاوت، دل میں محبت، کسی کی موجودگی وغیر موجودگی میں خیر خواہی۔ حاکم فی تاریخہ عن ابن عمر. وفیہ عمرو بن ھارون اللخمی متروک

۴۴۴۸۳... عقبہ! کیوں نہ تمہیں دنیا وآخرت والوں کے سب سے اچھے اخلاق بتاؤں! جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کرو، خبردار! جو یہ چاہے کہ اس کے رزق میں وسعت اور اس کی عمر میں اضافہ ہوا سے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور صلہ رحمی کیا کرے۔ مسند احمد وابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، طبرانی، حاکم عن عقبۃ بن عامر

۴۴۴۸۴... اے علی! سخاوت کیا کرو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سخاوت کرنے والے کو پسند کرتا ہے اور بہادر بنو کیونکہ اللہ تعالیٰ دلیر کو پسند کرتا ہے اور غیرت والے بنو کیونکہ اللہ تعالیٰ غیرت مند شخص کو پسند کرتا ہے اگر کوئی شخص تم سے اپنی ضرورت کا سوال کرے تو اس کی ضرورت پوری کردو اگر وہ اس کا اہل نہ ہو تو تم اس کے اہل ہو۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن علی

۴۴۴۸۵... وہ شخص ایماندار نہیں جس کا پڑوسی اس کی (ذہنی جسمانی) اذیتوں سے محفوظ نہ ہو، جس کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان ہوا سے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہئے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے، جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہو وہ بھلی بات کرے یا خاموش رہے، اللہ تعالیٰ حیا والے پاک دامن و پاکباز کو پسند کرتا ہے اور بیہودہ گو، بکواسی، لپٹ کر سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے کا سبب) ہے اور فحش گوئی بیہودہ گوئی کا حصہ ہے اور بیہودہ گوئی جہنم میں (لے جانے کا باعث)۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود عن فاطمۃ الزھراء

۴۴۴۸۶... ابوہریرہ! میں تمہیں چار باتوں کی وصیت کرتا ہوں مرتے دم تک انہیں کبھی نہ چھوڑنا، جمعہ کے روز غسل کرنا اور اس کی طرف جلدی نکلنا، لغویات اور بے کار حرکت نہ کرنا، اور ہر مہینہ کے تین روزوں کی تمہیں وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ زمانے کے روزے ہیں، اور سونے سے پہلے تمہیں وتر ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں، اور ہرگز فجر کی دو سنتیں نہ چھوڑنا چاہے تم رات بھر نفلیں پڑھتے رہے کیونکہ ان دونوں میں بڑی رغبت کی چیزیں ہیں آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔ ابویعلی والشیرازی فی الالقاب عن ابی ھریرۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۲۳۔

۴۴۴۸۷... اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جو پہلی تختیوں میں احکام عطا کئے، (وہ یہ تھے) اپنے والدین کا اور میرا شکر گزار رہنا میں تجھے مصائب سے بچاؤں گا، اور تمہاری عمر میں اضافہ کروں گا اور تجھے پاکیزہ زندگی دوں گا اور اسے بہترین زندگی کی طرف پلٹ دوں گا، اور جس جان کو میں نے حرام قرار دیا اسے ناحق قتل نہ کرنا، ورنہ زمین باوجود اپنی کشادگی اور آسمان اپنی وسعت کے تم پر تنگ ہوجائیں گے اور تو میری ناراضگی کا مستحق ہو کر جہنم میں چلا جائے گا، اور میرے نام کی جھوٹی قسم نہ کھانا، کیونکہ میں نہ اسے پاک کرتا ہوں اور نہ صاف کرتا ہوں جو میری اور میرے نام کی پاکیزگی اور عظمت کا خیال نہ کرے۔ الدیلمی عن جابر

۴۴۴۸۸... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چار خصلتیں ہیں ایک میرے لئے ایک تیرے لئے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے اور ایک تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ رہی میرے لئے تو وہ یہ ہے تم میری عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو تمہارا مجھ پر حق ہے وہ یہ کہ تم جو عمل کرو میں تمہیں اس کا بدلہ دوں اور جو تیرے اور میرے درمیان ہے وہ یہ کہ تم دعا کرو اور میں قبول کروں اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ کہ تم ان کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ ابویعلی، حلیۃ الاولیاء عن انس وضعف

۴۴۴۸۹... اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سب سے بہترین عمل ہے اور لوگوں سے بھلائی اس سے بھی زیادہ بہتر ہے روزہ اور صدقہ بہترین عمل ہیں اور لوگوں سے بھلائی اس سے بھی زیادہ بہتر ہے، خاموشی میں امن وسلامتی ہے اے معاذ بن جبل! تمہاری ماں تمہیں روئے! لوگوں کو جہنم میں

اوندھے منہ صرف ان کی باتوں نے گرایا ہے، اس لئے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کرے یا خاموش رہے بری بات نہ کرے، اچھی بات کہو گے فائدہ اٹھاؤ گے اور شر (کو زبان پر لانے) سے خاموش رہو سلامتی میں رہو گے۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت

فصل پنجم ...... پنج گوشہ ترغیب

۴۳۴۹۰ ... پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو! اپنی زندگی کو موت سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی فراغت کو مشغولی سے پہلے، اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور اپنی بے احتیاجی کو محتاجی سے پہلے۔

حاکم، بیہقی عن ابن عباس، مسند احمد فی الزھد حلیۃ الاولیاء، بیہقی عن عمرو بن میمون

کلام: ...... کشف الخفاء ۴۳۶۔

۴۳۴۹۱ ... پانچ کام ایسے ہیں ان میں سے ایک بھی کسی نے کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ جس نے کسی بیمار کی عیادت کی، یا جنازہ کے ساتھ نکلا، یا جہاد کے لئے نکلا، یا اپنے امام کے پاس اس کی مدد اور عزت بچانے کے لئے آیا، یا اپنے گھر بیٹھا رہا کہ لوگ اس کے شر سے اور وہ لوگوں کے شر سے محفوظ رہا۔ مسند احمد، طبرانی عن معاذ

۴۳۴۹۲ ... پانچ کام جس نے ایک دن میں کئے اللہ تعالیٰ اسے جنتی لکھے گا۔ جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا، جمعہ کے لئے گیا، مریض کی عیادت کی، جنازہ میں حاضر ہوا، کسی غلام لونڈی کو آزاد کرایا۔ ابو یعلی، بیہقی عن ابی سعید

۴۳۴۹۳ ... پانچ چیزیں عبادت ہیں۔ کم کھانا، مسجدوں میں بیٹھنا، کعبہ کو دیکھنا، قرآن مجید کو دیکھنا، اور عالم کے چہرے کو دیکھنا۔

فردوس عن ابی ھریرۃ

پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے

۴۳۴۹۴ پانچ چیزیں عبادت ہیں۔ قرآن مجید کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، والدین کو دیکھنا، زمزم کو دیکھنا وہ گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے اور عالم کے چہرے کو دیکھنا۔ دارقطنی فی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۸۵۴۔

۴۳۴۹۵ ... اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کسی نیکی کو ہرگز حقیر نہ سمجھنا، اگرچہ تم اپنے ڈول کا پانی، پانی طلب کرنے والے کے برتن میں انڈیل دو اور اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو، اور شلوار لٹکانے سے بچنا کیونکہ شلوار و تہبند لٹکا کر چلنا تکبر میں شامل ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا، جب کوئی شخص تمہیں کسی ایسی بات کی عار دلائے اور برا بھلا کہے جو تجھ میں ہو، تو اسے کسی ایسے کام کی عار نہ دلانا جو اس میں موجود ہو، اسے چھوڑ اس کا وبال اسی پر ہوگا اور اس کا اجر تمہیں ملے گا اور کسی کو ہرگز گالی نہ دینا۔

الطیالسی، ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان عن جابر بن سلیم الھجیمی

۴۳۴۹۶ ... ہرگز کسی کو گالی نہ دینا، اور ہرگز کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا، اگرچہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے، کیونکہ یہ بھی نیکی ہے اور آدھی پنڈلی تک اپنا تہبند اٹھا کر رکھنا اگر یہ نہ چاہو تو ٹخنوں تک اور ازار کو گھسیٹنے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر ہے اور تکبر اللہ تعالیٰ کو نہیں بھاتا، اگر کسی آدمی کو تمہارے بارے میں کوئی بات معلوم ہے جو تجھ میں ہو اور وہ تمہیں برا بھلا کہے اور عار دلائے تو تم اسے عار نہ دلانا اگرچہ تمہیں اس کی بات معلوم ہو کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ ابوداؤد عن جابر بن سلیم

۴۳۴۹۷ ... ابوہریرہ پرہیزگار بنو سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تقسیم کردیا ہے اس پر راضی رہنا

سب سے زیادہ بے احتیاج ہو جاؤ گے اور مسلمانوں کے لئے وہی پسند کرنا جو تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے وہی ناپسند کرنا جو تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہو تو تم (حقیقت میں) مؤمن بن جاؤ گے، اور جس کسی کا پڑوس اختیار کرو تو اچھا برتاؤ کرو تم مسلمان کہلاؤ گے، زیادہ ہنسنے سے بچنا، کیونکہ زیادہ ہنسی دل کی خرابی ہے۔ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۳۴۹۸..... پرہیزگار بنو سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے، تھوڑے پر صبر کرو لوگوں میں سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے، جو اپنے لئے پسند کرو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو مؤمن بن جاؤ گے، جس کا پڑوس اختیار کرو احسان کرو مسلمان بن جاؤ گے، کم ہنسا کرو کیونکہ کثرت سے ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔الخرائطي في مكارم الاخلاق، بيهقي عن واثلة وابی هريرة

۴۳۴۹۹..... ہر چیز کی ایک جڑ ہوتی ہے اور ایمان کی جڑ تقویٰ ہے اور ہر چیز کی شاخ ہوتی ہے اور ایمان کی شاخ صبر ہے اور ہر چیز کا ایک اونچا حصہ ہوتا ہے اور اس امت کا بلند حصہ میرا چچا عباس ہے اور ہر چیز کا ایک فرزند ہوتا ہے اور اس امت کا فرزند حسن اور حسین ہیں ہر چیز کا بازو ہوتا ہے اور اس امت کا بازو علی بن ابی طالب ہے۔ابن عساكر

۴۳۵۰۰..... حرام چیزوں سے بچو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تقسیم کر دیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ تو سب سے زیادہ مال دار ہو جاؤ گے، اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو مؤمن ہو جاؤ گے، اور جو اپنے لئے پسند کرو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو مسلمان کہلاؤ گے، زیادہ نہ ہنسنا کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔مسند احمد، ترمذی، بيهقي عن ابی هريرة

۴۳۵۰۱..... سلام پھیلایا کر، کھانا کھلایا کر اور اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کیا کر جیسے قوم کے کسی باوقار شخص سے حیا کرتے ہو۔ تمہارے اخلاق اچھے ہوں، جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو نیکی کر لیا کرو کیونکہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔طبرانی فی الكبير عن ابی امامة

۴۳۵۰۲..... آگاہ رہو! دنیا میں بہت سے کھانے والے ناز ونعمت میں رہنے والے قیامت کے روز بھوکے اور ننگے ہوں گے، آگاہ رہو! دنیا میں بہت سے بھوکے ننگے قیامت کے روز کھانے والے اور نرم لباس پہننے والے ہوں گے، خبردار! بہت سے اپنی عزت کرنے والے اس کی توہین کرنے والے ہوں گے، خبردار! بہت سے اپنے نفس کی توہین کرنے والے اس کی عزت کرنے والے ہوں گے، آگاہ رہو! بہت سے لوگ ان چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دی ہیں ان میں گھسے رہتے اور عیش عشرت کرتے رہتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کچھ بھی نہیں، خبردار! جنت کا عمل سخت اونچی جگہ ہے اور جہنم کا (عمل) نرم اور پسندیدہ ہے، خبردار! ایک گھڑی کی خواہش لمبے عرصے کا غم دے دیتی ہے۔

ابن سعد، بيهقي عن ابی البجير

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۸۱۔

۴۳۵۰۳..... میں تمہیں ظاہر و پوشیدگی میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو نیکی کر لیا کرو، کسی سے ہرگز کوئی چیز نہ مانگنا، اور نہ کبھی کسی کی امانت رکھنا، اور نہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنا۔مسند احمد عن ابی ذر

۴۳۵۰۴..... کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں جنت میں داخل کرے! تلوار چلانا، مہمان کو کھانا کھلانا، نماز کے اوقات کا اہتمام کرنا، اور سرد رات میں مکمل وضو کرنا، اور باوجود کھانے کی خواہش کے اسے کھلا دینا۔ابن عساكر عن ابی هريرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۵۳۔

۴۳۵۰۵..... کیا تمہیں تمہارے جنتی مرد نہ بتاؤں؟ نبی، شہید، صدیق، بچہ جنت میں ہے وہ شخص جو اپنے بھائی کی شہر کے کونے میں ملاقات کرتا ہے جنت میں ہے کیا تمہیں تمہاری جنتی عورتیں نہ بتاؤں؟ زیادہ محبت کرنے اور زیادہ بچے جننے والی جب تو اس پر ظلم کرے تو وہ کہے: میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے جب تک تو راضی نہیں ہو جاتا میں ایک لقمہ نہیں چکھوں گی۔

دارقطني فی الافراد، طبرانی فی الكبير عن كعب بن عجرة معا

پنج گوشی ترغیب.....از اکمال

۴۳۵۰۶..... اللہ کے لئے ایسے عمل کر گویا اسے دیکھ رہے ہو، اگر دیکھ نہیں رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اپنے اعضاء وضو مکمل دھونا، جب مسجد میں آؤ تو موت کو یاد کرو، کیونکہ آدمی جب موت کو یاد کرتا ہے تو اس کی نماز اچھی ہوتی ہے اور اس شخص کی طرح نماز پڑھنا جسے گمان ہے کہ یہ اس کی آخری نماز ہے اور ہر ایسے کام سے بچنا جس سے معذرت کرنا پڑے۔ الدیلمی عن انس

۴۳۵۰۷..... اللہ تعالیٰ فیاض ہے اور فیاضی کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق پسند کرتا ہے جب کہ برے اخلاق سے نفرت کرتا ہے تین آدمیوں کی عزت کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی عزت ہے۔ بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا، ایسے صاحب قرآن کی عزت جو قرآن سے غفلت کرتا ہے اور نہ اس میں غلو سے کام لیتا ہے اور عادل بادشاہ۔ هناد والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن طلحة بن عبيد الله بن كريز مرسلاً

کلام:..... اللآلی ج۱ص۱۵۲۔۱۵۳۔

۴۳۵۰۸..... جنت میں کچھ کمرے ایسے ہیں کہ جب ان کے مکین ان میں ہوں گے تو انہیں باہر کی چیزیں دکھائی دیں گی اور جب باہر نکلیں گے تو اندر کی چیزیں نظر آئیں گی، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کمرے کس کے لئے ہوں گے؟ فرمایا: جس نے شیریں گفتگو کی، مسلسل روزے رکھے اور کھانا کھلایا، سلام پھیلایا، اور رات کے وقت جب لوگ سور ہے تھے نماز پڑھی۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! شیریں کلام کیا ہے؟ فرمایا: "سبحان الله والحمدلله ولااله الاالله والله اكبر ولله الحمد" یہ کلمات قیامت کے روز اس حال میں آئیں گے کہ ان کے آگے پیچھے دائیں فرشتے ہوں گے، عرض کیا گیا: لگاتار روزوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: رمضان پائے تو اس کے روزے رکھے پھر رمضان پائے تو اس کے روزے رکھے۔ کسی نے عرض کیا: کھانا کھلانا کیا ہے؟ فرمایا: جو چیز اہل وعیال کی ضرورت ہو انہیں کھلاؤ، کسی نے عرض کیا: سلام پھیلانا کیا ہے؟ فرمایا: تمہارا اپنے بھائی سے مصافحہ کرنا اور سلام کہنا۔ کسی نے عرض کیا: رات کے وقت نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوئے ہوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: عشاء کی نماز پڑھنا اور یہود ونصاریٰ سور ہے ہوں۔ الخطيب عن ابن عباس

۴۳۵۰۹..... جنت میں کچھ کمرے ایسے ہیں جس سے باہر کے لوگ اندر کے لوگوں کو دیکھیں گے، اور اندر کے لوگ باہر کے لوگوں کو دیکھیں گے وہ ان لوگوں کے لئے ہیں جنہوں نے شیریں کلام کیا، سلام پھیلایا اور جب لوگ سور ہے تھے نماز پڑھی۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۴۳۵۱۰..... واہ واہ، پانچ چیزیں جس نے ان کا یقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی جنت میں جائے گا۔ اللہ وآخرت پر ایمان، جنت ودوزخ پر ایمان مرنے کے بعد جی اٹھنے اور حساب پر ایمان رکھنا۔ مسند احمد عن مولى رسول الله ﷺ ورجاله ثقات

۴۳۵۱۱..... واہ واہ، پانچ چیزیں! میزان کو کس قدر وزنی کرنے والی ہیں۔ سبحان الله والحمدلله ولااله الا الله والله اكبر، نیک لڑکا جو مرجائے اور اس کا والد ثواب کی امید کرے، اور پانچ چیزوں پر جس نے یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس کے لئے جنت واجب ہے۔ جس نے لااله الاالله اور محمد عبده ورسوله کی گواہی دی موت وحساب کا یقین رکھا اور جنت وجہنم کا یقین کیا۔

ابن ابی شیبة مسند احمد عن ابی سلام عن رجل من الصحابة

۴۳۵۱۲..... واہ واہ پانچ چیزیں کیا ہی شاندار ہیں! اور کس قدر میزان کو وزنی کرنے والی ہیں۔ سبحان الله والحمدلله ولااله الاالله والله اكبر، نیک بچہ جو مسلمان آدمی کا ہو فوت ہو تو اس کا والد صبر سے کام لے۔

رزین، طبرانی فی الاوسط وتمام، ابن عساکر سعید بن منصور عن ثوبان، ابن سعد، نسائی، ابو یعلی، ابن حبان والبغوی والباوردی، حاکم طبرانی، ابونعیم، بیهقی عن ابی سلمی راعی رسول الله ﷺ واسمه حریث مسند احمد، عن مولی رسول الله ﷺ، ابو داؤد طیالسی، مسنداحمد والرویانی، سعید بن منصور عن ابی امامة، ابن ابی شیبه، عن ابی الدرداء، مرفوعاً

۴۳۵۱۳..... پانچ چیزیں ایمان کے ساتھ جو شخص قیامت کے روز لائے گا جنت میں جائے گا۔ جس نے پانچ نمازوں کی، وضو، رکوع و سجود اور ان کے اوقات کی حفاظت کی، رمضان کے روزے رکھے، اگر قدرت ہوئی تو حج بیت اللہ کیا، اپنے مال سے، بخوشی زکوۃ ادا کی، امانت کی ادائیگی کی۔ کسی نے عرض کیا: اللہ کے نبی! امانت کی ادائیگی کیا ہے؟ فرمایا: غسل جنابت اگر چہ انسان اس کے علاوہ اپنے دین کی کسی چیز کی حفاظت نہ کر سکے۔

محمد بن نصر، ابن جرير، طبراني في الكبير، نسائي عن ابي الدرداء وحسن

۴۳۵۱۴..... جس نے دن میں پانچ کام کر لئے اللہ تعالیٰ اسے جنتی لکھے گا۔ جمعہ کا روزہ، جمعہ کے لئے جانا، مریض کی عیادت، جنازہ میں حاضری اور گردن (جو غلامی میں جکڑی ہوا ہے) آزاد کرنا۔ ابويعلى، ابن حبان، سعيد بن منصور عن ابي سعيد

۴۳۵۱۵ ... جس نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج کیا، رمضان کے روزے رکھے مہمان کی ضیافت کی وہ جنت میں جائے گا۔

طبراني، بيهقي عن ابن عباس وضعف

اللہ کے لئے سوال کرنے کی رعایت

۴۳۵۱۶..... جو تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کا سوال کرے اسے پناہ دو، اور جو تم سے اللہ کے نام مانگے اسے دو، اور جو تم سے اللہ کے نام پناہ مانگے اسے پناہ دو، اور جو تمہیں بلائے اسے جواب دو (اس کی دعوت قبول کرو) جو تمہارے ساتھ نیکی کرے اسے اس کا بدلہ دو، اگر بدلہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے لئے (جزاک اللہ کہہ کر)، دعا کردیا کرو یہاں تک کہ تمہیں اندازہ ہو جائے کہ تم نے بدلہ دے دیا۔ ابو داود طيالسي، مسند احمد ابو داؤد سجستاني، نسائي والحكيم، طبراني في الكبير، بيهقي، حلية الاولياء، حاكم، بيهقي وابن جرير في تهذيبه عن ابن عمر

۴۳۵۱۷..... جس نے اپنی رضامندی عام کی اپنے غصہ کو روکا، اپنی نیکی پھیلائی، اپنی امانت ادا کی اور صلہ رحمی کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے نور میں ہوگا۔

ابن ابي الدنيا في ذم الغضب عن الحسن، الديلمي عن عبدالله بن الحسن بن الحسن عن ابيه عن جده علي

۴۳۵۱۸..... جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے، اور جس نے بیمار کی عیادت کی وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے جو صبح یا شام مسجد گیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے جو اپنے گھر بیٹھا رہا اور کسی کی برائی نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے اور جو امیر کی امداد کے لئے اس کے پاس گیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ الروياني، طبراني، ابن حبان، حاكم، بيهقي عن معاذ

۴۳۵۱۹..... جو کسی مسلمان کے نکاح میں حاضر ہوا گویا اس نے ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھا، اور ایک دن سات سو گنا کا ہے۔ اور کسی مسلمان کے رشتہ میں حاضر ہوا گویا اس نے اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اور ایک دن سات سو گنا کا ہے، اور جس نے کسی بیمار کی عیادت کی گویا اس نے اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اور دن سات سو گنا کا ہے، اور جس نے جمعہ کے روز غسل کیا تو گویا اس نے اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اور ایک دن سات سو گنا کا ہے۔

الازدي في الضعفاء، ابو البركات ابن السقطي في معجمه وابو الشيخ، ابن النجار عن ابن عمر

۴۳۵۲۰..... جس نے نماز جمعہ پڑھی اور جمعہ کا روزہ رکھا، کسی بیمار کی عیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نکاح میں شرکت کی تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ طبراني في الكبير، ابو سعيد السمان في مشيخته عن ابي امامة

۴۳۵۲۱ جسے جمعہ کے روزے کی توفیق ملی، اس نے کسی بیمار کی عیادت کی، کسی جنازے میں حاضر ہوا اور صدقہ کیا اور کوئی آزاد کرایا تو اس کے لئے اس دن انشاء اللہ تعالیٰ جنت واجب ہے۔ ابويعلى، بيهقي عن سعيد

۴۳۵۲۲..... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرتے رہنا، زکوۃ دیتے رہنا مسلمان کی خیر خواہی کرنا اور مشرک سے دور رہنا۔

ابن سعد عن جرير

۴۳۵۲۳ بندہ اس وقت تک ایمان کی واضح حقیقت کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی، ظلم کرنے والے کو معاف، برا بھلا کہنے والے کو درگزر اور برائی سے پیش آنے والے سے نیکی کا برتاؤ نہ کرے۔ ابو الشيخ عن ابي هريرة

۴۳۵۲۴...... اے انسان! تیرے لئے وہ ہے جس کی تو نیت کرے، اور تیرے لئے وبال وہ ہے جو تو نے کمایا، اور تیرے لئے وہ (اجر) ہے جس کی تو نے امید رکھی اور صبر کیا، اور جس سے تجھے محبت ہے اس کے لئے ساتھ ہے اور جو جس انداز عمل پر مرا وہ انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا۔

ابن عساکر عن ابی امامة

اللہ کے لئے محبت اللہ کے لئے بغض

۴۳۵۲۵...... ابن مسعود! تمہیں پتہ ہے کہ ایمان کی کون سی کڑی سب سے مضبوط ہے؟ ایمان کی سب سے وہ کڑی مضبوط ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی خاطر دوستی ہو، اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور بغض ہو۔ ابن مسعود! کیا تمہیں علم ہے کہ کون سا مؤمن افضل ترین ہے؟ وہ شخص سب سے افضل ہے جس کا عمل سب سے اچھا ہو جب دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

ابن مسعود! جانتے ہو کہ کون سا مؤمن تمام لوگوں میں سے زیادہ علم والا ہے، وہ جب لوگ اختلاف کریں تو اسے حق سب سے زیادہ بھائی دے اگر چہ اس کے عمل میں کوتاہی ہو، اگر چہ وہ اپنی سرین کے بل گھسٹتا ہو، ابن مسعود! جانتے ہو کہ بنی اسرائیل میں (۷۲) بہتر فرقے بنے صرف تین فرقوں نے نجات پائی باقی ہلاک ہوگئے۔ ایک فرقہ بادشاہوں اور طاقت وروں میں ٹھہرا جس نے انہیں دین عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت دی، انہیں پکڑ کر قتل کیا گیا، آروں سے چیرا گیا، آگ میں جلایا گیا انہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے، پھر دوسرا گروہ اٹھا ان میں قوت وطاقت نہ تھی اور نہ وہ عدل وانصاف قائم رکھ سکتے تھے وہ پہاڑوں میں جا بسے وہاں عبادت ورہبانیت میں مشغول ہوگئے انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا: اور وہ رہبانیت جسے انہوں نے ایجاد کر لیا ہم نے ان پر فرض نہیں کی، رہبانیت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ایجاد کی، پھر انہوں نے اس کی حفاظت نہ کی تو ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اجر دیا، یہ وہی لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی'' اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں'' جو مجھ پر ایمان لائے اور نہ میری تصدیق کی، تو انہوں نے جیسا رہبانیت کا حق تھا اس کی رعایت نہیں کی، انہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے فاسق قرار دیا۔

عبد بن حمید والحکیم ابویعلی، طبرانی، حاکم، بیهقی عن ابن مسعود

۴۳۵۲۶...... خباب! اگر تم نے پانچ کام کر لئے تو مجھے دیکھو گے: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اگر چہ تمہارے ٹکڑے کر دیئے جائیں، تمہیں آگ میں جلا دیا جائے، اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھنا اور اس کا علم رکھنا کہ جو تمہیں مصیبت پہنچی وہ تم سے ٹلنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ تم سے مل گئی، اور شراب نہ پینا کیونکہ اس کا گناہ دوسرے گناہوں کو پیدا کرتا ہے جیسے درخت اپنی شاخوں کی بدولت درختوں سے اونچا ہو جاتا ہے اور اپنے والدین سے اچھا سلوک کرتے رہنا اگر چہ وہ تمہیں دنیا کی ہر چیز خرچ کرنے کا حکم دیں اور جماعت کی رسی کو مضبوط تھامنا، کیونکہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست (رحمت) ہوتا ہے، خباب! اگر تم نے مجھے قیامت کے روز دیکھا تو مجھ سے جدا نہیں ہوگے۔ طبرانی فی الکبیر عن خباب

۴۳۵۲۷...... عمران! اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کو پسند کرتے اور روک رکھنے کو ناپسند کرتے ہیں، لہٰذا خرچ کرو اور کھلاؤ، تھیلی کو مضبوطی سے باندھ کر نہ رکھو ورنہ تمہیں تلاش کرنے میں دشواری ہوگی، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ شبہات کے وقت تلاش کی نظر کو پسند کرتا ہے، اور شہوات کے پیش آنے کے وقت پوری عقل کو پسند کرتے ہیں، اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں چاہے وہ کچھ کھجوروں کی ہو اور بہادری کو چاہتے ہیں چاہے سانپ بچھو کو مارنے کی صورت میں ہو۔ ابن عساکر عن عمران بن حصین

۴۳۵۲۸...... ایمان بغیر تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے، اور جب تک آپس میں محبت نہیں رکھو گے ایمان والے نہیں بنو گے، کیا تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جسے کرنے سے آپس میں تم محبت کرنے لگو، آپس میں سلام پھیلایا کرو، عشاء اور فجر کی نماز منافقین کے لئے بڑی بوجھل ہیں، اگر انہیں ان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو گھٹنوں کے بل بھی ان میں شامل ہو جائیں، بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری میں دیا جائے، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، جن کی ذمہ داری تم پر ہے ان سے (خرچ) شروع کرو تمہاری والدہ، تمہارے والد، تمہاری بہن، بھائی اور قریبی قریبی

رشتہ دار۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

۴۳۵۲۹..... جسے پانچ چیزوں کا الہام ہوا..... جسے دعا کا الہام ہوا۔ ضیاء عن انس

چھٹی فصل..... شش گوشی ترغیب

۴۳۵۳۰..... مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ نماز، زکوۃ، امانت، شرم گاہ، پیٹ اور زبان۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۱۳۸۔

۴۳۵۳۱..... مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو وفا کرو، امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نگاہیں نیچی رکھو، اپنے ہاتھوں کو (دوسروں کو تکلیف دینے سے) روک کر رکھو۔

مسند احمد، حاکم بن حبان، بیہقی عن عبادۃ بن الصامت

۴۳۵۳۲..... میری طرف سے چھ چیزیں قبول کرلو میں تمہاری طرف سے جنت قبول کرلوں گا۔ جب تم میں کا، کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ نہ توڑے، جب امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے، اپنی نگاہیں نیچی رکھو، اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ حاکم، بیہقی عن انس

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۷۳۔

۴۳۵۳۳..... مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ اپنی میراث کے وقت ظلم نہ کرو، لوگوں کو اپنے آپ سے انصاف دلاؤ، دشمن سے جنگ کے وقت بزدل نہ بنو، غنیمتوں میں خیانت نہ کرو، اپنے ظالم کو اپنے مظلوم سے روکو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۸۹۶۔

۴۳۵۳۴..... مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، جب امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے، جب وعدہ کرے تو وعدہ نہ توڑے، اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو، اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔

البغوی، طبرانی، عن ابی امامۃ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳۳۔

۴۳۵۳۵..... چھ خصلتیں بھلائی کا حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے تلوار (ہتھیار) سے جہاد کرنا، گرمی میں روزہ رکھنا، مصیبت کے وقت اچھے طریقے سے صبر کرنا حق پر ثابت کے سامنے جھگڑا چھوڑ دینا، ابر آلودگی کے روز جلدی نماز پڑھنا، اور سردی کے ایام میں اچھے انداز سے وضو کرنا۔

بیہقی عن ابی مالک الاشعری

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۴۳، الکشف الالٰہی ۴۳۹۔

۴۳۵۳۶..... چھ خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان میں سے کسی ایک میں فوت ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ وہ شخص جو جہاد کے لئے نکلا اگر فوت ہو گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے وہ شخص جو کسی جنازے کے پیچھے چلا، اگر فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے وہ شخص جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر نماز کے لئے مسجد کا رخ کیا، راستہ میں فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے وہ شخص جو اپنے گھر میں ہے کسی مسلمان کی غیبت نہیں کرتا، نہ کسی سے ناراض ہوتا نہ ضرر پہنچاتا ہے پھر وہ فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۸۲۹۔

چھ مخصوص عبادات

۴۳۵۳۷.....جو شخص چھ چیزوں میں سے ایک بھی لے کر آیا اس کے لئے قیامت کے روز وعدہ ہوگا ہر ایک ان میں سے کہے گی: کہ اس کا مجھ پر عمل تھا۔ نماز زکوۃ، حج، روزہ، امانت کی ادائیگی اور صلہ رحمی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۴۵، الضعیفہ ۲۴۴۶۔

۴۳۵۳۸.....جس میں چھ چیزیں ہوئیں وہ برحق مؤمن ہے۔ مکمل وضو کرنا، اور سخت بارش کے روز مسجد کی طرف جلدی جانا، سخت گرمی میں بکثرت روزے رکھنا، اور دشمنوں کو تلوار سے مارنا، مصیبت پر صبر کرنا، اور اگرچہ تو حق پر ہو جھگڑا نہ کرنا۔ فردوس عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۴۶۔

۴۳۵۳۹.....چھ جگہوں میں مؤمن اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہو، جامع مسجد میں، بیمار کے پاس، جنازے میں اپنے گھر میں یا عادل بادشاہ کے پاس جس کی مدد وعزت کے لئے جائے۔ البزار، طبرانی عن ابن عمرو

۴۳۵۴۰.....اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، واجب کو روکنا اور ناحق کو لینا حرام کیا ہے اور فضول بات کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنا ناپسند کیا ہے۔ بیھقی عن المغیرہ بن شعبة

۴۳۵۴۱.....سب سے بڑا چور وہ ہے جو حاکم کی زبانی چوری کرے، (یعنی اس کی چغلی کھائے) اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ جس نے کسی کا مال ناحق ہتھیالیا، اور بیمار کی عیادت کرنا نیکی ہے اور مکمل عیادت یہ ہے کہ تم بیمار پر ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھو تمہارا کیا حال ہے؟ سب سے افضل سفارش یہ ہے تم دو آدمیوں کے درمیان نکاح کے لئے سفارش کرو اور دو شخص آپس میں اکٹھے ہو جائیں، اور شلوار سے پہلے قمیص پہننا انبیاء کا لباس ہے، چھینک کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ طبرانی عن ابی رھم السمعی

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۹۸۶۔

۴۳۵۴۲.....انصاف بہتر ہے لیکن امراء میں بہت ہی بہتر ہے، سخاوت بہتر ہے لیکن مالداروں میں بہت ہی بہتر ہے، تقویٰ بہتر ہے لیکن علما میں بہترین ہے، صبر بہتر ہے لیکن فقراء میں بہترین ہے توبہ اچھی ہے لیکن نوجوانوں میں بہت اچھی ہے حیا بہتر ہے لیکن عورتوں میں بہترین ہے۔

فردوس عن علی

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۸۵۶، کشف الخفاء ۱۷۱۶۔

۴۳۵۴۳.....اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کرو، فرض زکوۃ ادا کرو، حج وعمرہ کرو، رمضان کے روزے رکھو، اور دیکھو تم لوگوں کے برتاؤ کو پسند کرو کہ تمہارے ساتھ کریں تو وہی کرو اور جوان کا برتاؤ تمہیں برا لگے تو اسے چھوڑ دو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی هریرة

۴۳۵۴۴.....آج کی رات میں نے اپنے رب کو انتہائی حسین صورت میں دیکھا فرمایا: اے محمد (ﷺ) جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے تھے؟ میں نے عرض کیا نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ دیا جس کی ٹھنڈک میں نے محسوس کی، تو مجھے زمین وآسمان کی چیزیں نظر آنے لگیں، فرمایا: محمد! (ﷺ) جانتے ہو ملأ اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، کفارات اور درجات کے بارے میں، کفارات: نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، اور جماعتوں کی طرف پیدل جانا، سختیوں (سردی) میں پورا وضو کرنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد تم نے سچ کہا؟ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کی زندگی جیے گا، بھلائی پر مرے گا اور اپنے گناہوں سے یوں نکلے گا جیسا آج ہی اس کی والدہ نے اسے جنا ہے۔

فرمایا: محمد! جب تم نماز پڑھ لوتو کہا کرو: اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کے کاموں ناشائستہ باتوں کو چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں، اور آپ میری مغفرت فرمائیں مجھ پر رحم کریں، اور میری توبہ قبول کریں، اور جب اپنے بندوں کو آزمانا چاہیں تو مجھے بغیر آزمائے اپنے پاس اٹھالینا، اور درجات، سلام پھیلانا، کھانا کھلانا، جب لوگ سورہے ہوں نماز پڑھنا۔ عبدالرزاق. مسند احمد، عبد بن حمید، ترمذی عن ابن عباس

۴۳۵۴۵ میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ مجھے آج صبح تمہارے پاس آنے میں کیوں تاخیر ہوگئی، میں نے وضو کیا اور جتنا میرے مقدر میں نماز پڑھنا تھا میں نے پڑھی، نماز کے دوران مجھے اونگھ آگئی یہاں تک کہ میری طبیعت بوجھل ہونا شروع ہوگئی، اچانک میں نے اپنے رب کو انتہائی اچھی صورت میں دیکھا، فرمایا: محمد! میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں میرے رب! فرمایا: ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: مجھے علم نہیں، آپ نے یہ بات تین بار دہرائی، میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ دیا جس کی ٹھنڈک میں نے محسوس کی، میرے سامنے ہر چیز واضح ہوگئی اور میں نے پہچان لیا، فرمایا: محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں، فرمایا: ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کفاروں میں، فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: نیکی کے کاموں کے لئے پیدل چلنا، اور نمازوں کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا، کھانا کھلانا، نرمی سے بات کرنا اور لوگ سورہے ہوں تو نماز پڑھنا، فرمایا: سوال کرو، میں نے عرض کیا: اے اللہ میں تجھ سے نیکی کے کاموں، ناشائستہ کاموں کو چھوڑنے مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں، آپ میری مغفرت فرمائیں، مجھ پر رحم کریں، اور جب کسی قوم کو آزمانا چاہیں تو مجھے بغیر آزمائے اٹھالینا، میں آپ کی، آپ سے محبت کرنے والے کی اور ہر ایسے عمل کی محبت سوال کرتا ہوں جو مجھے آپ کی محبت کے قریب کردے، یہ برحق ہے اسے پڑھ لو اور پھر سیکھ لو۔ ترمذی، حاکم عن معاذ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۶۳۳۔

شش گوشی ترغیب......از اکمال

۴۳۵۴۶ جو مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب بات کرے سچ بولے، وعدہ کرے تو پورا کرے، امانت رکھی جائے تو ادا کرے، اپنی نظر کی حفاظت کرے، شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے ہاتھ کو روک کر رکھے۔

عبدالرزاق بیھقی عن الزبیر مرسلا

۴۳۵۴۷ ...جو مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں، دشمن سے بزدلی نہ کرنا، اپنے لشکر سے بغاوت نہ کرنا، لوگوں کو انصاف دلانا، اور اپنے ظالم و اپنے مظلوم سے روکنا، اور اپنی میراث کی تقسیم میں ظلم نہ کرنا، اور اپنے رب کی رحمت کے دھوکہ میں گناہ نہ کرنا، جب تم نے ایسا کرلیا تو جنت میں جاؤگے۔ الدیلمی عن ابی امامة

۴۳۵۴۸ ...جس نے اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی کہ اس نے چھ باتوں پر عمل نہیں کیا وہ جنت میں جائے گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا، نہ چوری کی، نہ زنا کیا، نہ کسی پاک دامن عورت پر تہمت (زنا) لگائی اور نہ حکمران کی نافرمانی کی، خاموش رہا یا گفتگو کی تو حق کہا۔ بیھقی والخرائطی فی مساوی الاخلاق، ابن عساکر عن ابی ھریرة

۴۳۵۴۹... موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے چھ باتوں کے بارے میں پوچھا جن کے متعلق ان کا گمان تھا کہ وہ ان کے ساتھ خاص ہیں اور ساتویں چیز موسیٰ علیہ السلام کو پسند نہ تھی، عرض کیا: اے میرے رب! آپ کا کون سا بندہ زیادہ پرہیزگار ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور بھولتے نہیں، عرض کیا۔ آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟ فرمایا: جو ہدایت کی پیروی کرے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والا ہے؟ فرمایا: جو بندوں کے لئے وہی فیصلہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے، عرض کیا آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ علم والا ہے؟ فرمایا: وہ عالم جو علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا، وہ لوگوں کے لئے کو اپنے علم کے ساتھ جمع کرتا رہتا ہے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ عزت مند ہے؟ فرمایا: وہ جسے جب قدرت ہو تو معاف کردے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ سب سے زیدہ مالدار

ہے؟ فرمایا: جسے جو ملے اس پر راضی رہے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ زیادہ محتاج ہے؟ فرمایا: مسافر، پھر رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں فرمایا مال کی وجہ سے مال داری نہیں، مالداری تو دل کی مالداری ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اس کے دل میں مالداری پیدا فرمادیتے ہیں اس کے دل کو متقی بنادیتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو محتاجی اس کا مقصد بنادیتے ہیں۔

الرویانی وابوبکر بن المقری فی فوائدہ وابن لال وابن عساکر عن ابی ھریرۃ وروی البیھقی بعضہ

۴۳۵۵۰ جس میں چھ باتیں ہوں وہ یقیناً مؤمن ہے: مکمل وضو کرنا، سخت بارش کے روز نماز کے لئے جلدی جانا، سخت گرمی میں زیادہ روزے رکھنا، اور دشمنوں سے تلوار کے ذریعہ جہاد کرنا، اور مصیبت پر صبر کرنا، اور باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کرنا۔ الدیلمی عن ابی سعید

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۴۶۔

لوگوں کے مراتب سے عبادات کے مراتب

۴۳۵۵۱ ..... چھ چیزیں اچھی ہیں لیکن چھ قسم کے لوگوں میں بہت ہی اچھی ہیں: انصاف اچھا ہے لیکن امراء میں بہت ہی اچھا ہے سخاوت بہتر ہے لیکن اغنیاء میں بہترین ہے تقویٰ اچھا ہے لیکن علماء میں بہت ہی اچھا ہے، صبر بہتر ہے لیکن فقراء میں بہترین ہے توبہ اچھی ہے لیکن نوجوانوں میں بے حد اچھی ہے، حیاء بہتر ہے لیکن عورتوں میں بہترین ہے۔ الدیلمی عن علی

۴۳۵۵۲ ..... جو مسلمان ان خصلتوں میں کوئی ایک اللہ تعالیٰ کے ہاں کی نعمتیں حاصل کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے تو قیامت کے روز وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر کے چھوڑے گی۔ (ابن حبان والرویانی، طبرانی، بیہقی، سعید بن منصور عن ابی ذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بندے کو جہنم سے کیا چیز نجات دلائے گی؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، میں نے عرض کیا: ایمان کے ساتھ عمل بھی ہونا چاہئے؟ فرمایا: تھوڑا بہت خرچ کرے جو اسے اللہ تعالیٰ دے، میں نے عرض کیا: اگر وہ فقیر ہو اور اس کے پاس تھوڑا بہت دینے کے لئے نہ ہو تو؟ فرمایا: نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے، میں نے عرض کیا: اگر وہ اچھے طریقہ سے نہ بول سکتا ہو کہ نیکی کا حکم دے یا برائی سے روکے؟ فرمایا: کسی جاہل کے ساتھ نیکی کردے، میں نے عرض کیا: اگر وہ خود جاہل ہو کسی کے ساتھ احسان نہیں کرسکتا؟ فرمایا: کسی مغلوب کی مدد کردے، میں نے عرض کیا: اگر وہ کمزور ہو کسی مغلوب کی مدد نہ کرسکتا ہو؟ فرمایا: کیا تم اپنے ساتھی میں کوئی نیکی نہیں چھوڑنا چاہتے، لوگوں سے اذیت و تکلیف کو دور کردے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب وہ یہ کام کرلے گا تو جنت میں جائے گا؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۳۵۵۳ ..... جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں فالتو خرچ کیا تو سات سو گنا دوگنا ہے اور جس نے اپنے آپ پر یا اہل وعیال پر خرچ کیا یا بیمار کی عیادت کی، یا راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادی یا صدقہ کیا تو وہ ایک نیکی دس کے بدلہ ہے اور روزہ ڈھال ہے جب تک اسے پھاڑ نہ دیا جائے، جسے اللہ تعالیٰ نے کسی بدنی تکلیف میں مبتلا کیا تو وہ اس کے گناہوں کی جھاڑن ہے۔ ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ابن منیع والدارمی،

ابویعلی والشاشی وابن خزیمہ، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان، بیھقی، سعید بن منصور عن ابی عبیدۃ بن الجراح

۴۳۵۵۴ ..... تم اس وقت مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک لوگ تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ نہیں ہوجاتے، اور اس وقت تک عالم نہیں ہو جب تک علم پر عمل نہ کرو، اور جب تک پرہیزگار نہیں بن جاتے تب تک عبادت گزار نہیں ہو، اور اس وقت تک دنیا سے بے رغبت نہیں ہو (جب تک) زیادہ خاموش رہو، اکثر غور وفکر کرو اور کم ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسی سے دل (مردہ) خراب ہوجاتا ہے۔

العسکری فی الامثال عن ابن مسعود وسندہ ضعیف

۴۳۵۵۵ ..... معاذ! میں تمہیں مہربان بھائی کی طرح نصیحت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، بیمار کی عیادت کیا کرو، بیواؤں اور کمزوروں کی ضروریات پوری کرنے میں لگے رہا کرو، فقراء اور مساکین کے ساتھ بیٹھا کرو، لوگوں کو اپنے آپ سے انصاف دلایا کرو، حق بات

کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے بارے کسی کی پرواہ نہ کرنا۔حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

۴۳۵۵۶.....میرے رب نے مجھ سے فرمایا: محمد! جانتے ہو ملاء اعلیٰ والے کس بارے میں جھگڑ رہے تھے۔

ابن خزیمۃ عن ثوبان، قلت الحدیث بطولہ مذکور فی منہج العال فی الترغیب السداسی

ساتویں فصل......سات پہلو احادیث

۴۳۵۵۷.....علم مؤمن کا دوست ہے عقل اس کی رہبر ہے عمل اس کا سہارا ہے، بردباری اس کا وزیر ہے صبر اس کے لشکر کا گورنر ہے نرمی اس کا والد ہے اور مہربانی اس کا بھائی ہے۔بیھقی عن الحسن مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۸۸۱۴، الضعیفۃ ۲۳۷۹۔

۴۳۵۵۸.....کیا تجھے ایسی باتیں نہ سکھاؤں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے، علم حاصل کرو کیونکہ علم مؤمن کا دوست ہے بردباری اس کا وزیر عقل اس کی رہنما، عمل اس کا آسرا نرمی اس کا والد مہربانی اس کا بھائی اور صبر اس کے لشکر کا گورنر ہے۔الحکیم عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۱۶۸۔

۴۳۵۵۹.....علم حاصل کرو کیونکہ علم مؤمن کا دوست ہے بردباری اس کا وزیر، عقل اس کی رہبر، عمل اس کا سہارا ہے نرمی اس کا باپ مہربانی اس کا بھائی صبر اس کے لشکر کا گورنر ہے۔الحکیم عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۷۴۳۔

کسی پریشان حال کی پریشانی دور کرنا

۴۳۵۶۰.....جس نے دنیا کی کوئی پریشانی کسی مؤمن سے دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانی دور کرے گا، جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں اس کی سہولت پیدا کرے گا، جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا بندہ جب تک اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ رہتی ہے اور جس نے علم کے حصول کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کرے گا، اللہ تعالیٰ کے جس کے گھر میں کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت اور آپس میں اس کی دہرائی کریں تو ان پر سکینہ نازل ہوتی اور انہیں رحمت گھیر لیتی اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے پاس والے فرشتوں کے ہاں ان کا ذکر کرتا ہے جسے اس کا عمل پیچھے چھوڑ دے اسے اس کا نسب جلدی نہیں پہنچائے گا۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۳۵۶۱.....سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، عادل بادشاہ، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان، وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے یہاں تک کہ مسجد میں واپس لوٹ آئے، اور وہ دو شخص جن کی محبت وجدائی محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو اور وہ شخص جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو (خوف ومحبت سے) یاد کیا تو اس کے آنسو بہہ پڑے، اور وہ شخص جسے کسی باوقار و باجمال عورت نے (گناہ کی) دعوت دی ہو اور وہ کہہ دے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور وہ شخص جس نے ایسا خفیہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں کہ اس کے دائیں نے کیا خرچ کیا۔

مالک، ترمذی عن ابی ھریرۃ و ابی سعید، مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی ھریرۃ مسلم عن ابی ھریرۃ و ابی سعید معاً

۴۳۵۶۲.....سات شخص عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اس کے

آنسو بہہ پڑے، وہ شخص جو کسی بندے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے کیونکہ وہ مسجدوں سے بے حد محبت کرتا ہے وہ شخص جو اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور اسے خفیہ دے گویا وہ اپنے بائیں ہاتھ سے چھپا رہا ہو، عادل بادشاہ جو رعیت میں انصاف کرے اور وہ شخص جسے کوئی باوقار و باجمال عورت اپنی پیش کش کرے اور اللہ تعالیٰ کے جلال وہیبت کی وجہ سے اسے چھوڑ (بھاگے) اور وہ شخص جو کسی غزوے میں لوگوں کے ساتھ تھا دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی، انہیں شکست ہوئی تو وہ ان کے نشانات قدم (جن پر وہ بھاگ کر چھپ گئے تھے) مٹاتا رہا یہاں تک کہ وہ خود اور وہ سارے نجات پا گئے یا وہ شہید ہو گیا۔ ابن زنجویه عن الحسن مرسلاً، ابن عساکر عن ابی هريرة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۲۳۶، الکشف الالٰہی ۱۳۶۰۔

۴۳۵۶۳ ...... سات شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہے، جسے مالدار عورت بلائے، اور وہ کہے مجھے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، اور دو شخص اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، اور وہ شخص جو حرام کردہ چیزوں سے نظر بچاتا ہے اور وہ آنکھ (والا) جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیا وہ آنکھ (والا) جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اشکبار رہا۔

البیهقی فی الاسماء عن ابی هريرة

کلام: ...... الالحاظ ۳۳۶، ضعیف الجامع ۳۲۳۸۔

۴۳۵۶۴ ...... سات چیزوں سے پہلے اعمال (صالحہ) میں جلدی کرو۔ کیا تمہیں بھلا دینے والے فقر فاقہ کا انتظار ہے یا سرکش بنا دینے والی مالداری کے منتظر ہو، یا خراب کرنے والی بیماری کی راہ دیکھ رہے ہو، یا ہلاک کرنے والی کا انتظار ہے یا دجال تو وہ تو برا ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا قیامت کا تو قیامت دہشت ناک اور سخت ہے۔ ترمذی، حاکم عن ابی هريرة

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۴۰۰، ضعیف الجامع ۲۳۱۵۔

آٹھویں فصل ...... آٹھ پہلوی احادیث

۴۳۵۶۵ ...... اے بھائی! میں تمہیں ایک وصیت کرنے والا ہوں اس کی حفاظت کرنا شاید اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے ذریعہ نفع دے، قبروں کی زیارت دن کے وقت کبھی کبھی کر لیا کرو زیادہ نہیں اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی، مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ ہلاک ہونے والے جسم کو ہاتھ لگانے میں بڑی نصیحت ہے اور جنازے پڑھا کرو شاید اس سے تمہارا دل غمزدہ ہو کیونکہ غمگین دل اللہ کے سائے میں اور ہر بھلائی کا ہدف ہے اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اور جب ان سے ملو تو انہیں سلام کرو، اور مصیبت زدہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اور اس پر ایمان رکھتے ہوئے کھایا کرو، تنگ اور کھردرے کپڑے پہنا کرو شاید تکبر و بڑائی کی تم میں گنجائش نہ ہونے پائے، اور کبھی کبھار اپنے رب کی عبادت کے لئے مزین و آراستہ ہوا کرو، کیونکہ مؤمن ایسا پاکبازی، شرافت اور خوبصورتی کے لئے کرتا ہے اور کسی مخلوق خدا کو آگ میں نہ جلانا۔

ابن عساکر عن ابی ذر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۱۸۲۔

ہفت گوشی ترغیب ...... از اکمال

۴۳۵۶۶ ...... احسان دیندار سے ہوتا ہے یا خاندانی آدمی سے، کمزوروں کا جہاد حج ہے، عورت کا جہاد اپنے خاوند سے اچھا برتاؤ ہے محبت سے پیش آنا آدھا دین ہے وہ شخص کبھی ضرورت مند نہیں ہوا جس نے میانہ روی اختیار کی، صدقہ کے ذریعہ رزق کو اتارو، اللہ تعالیٰ نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ وہ بندوں کا رزق وہاں پیدا کریں جہاں ان کا گمان ہو۔ بیهقی وضعفه عن علی

کلام: ...... کشف الخفاء ۵۸، المقاصد الحسنہ ۱۴۔

۴۳۵۶۷۔۔۔۔۔سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، عادل بادشاہ، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان، وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہے اور وہ دو شخص جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھیں اسی پر اکٹھے ہوں اور اسی پر ان کی جدائی ہو، اور وہ شخص جسے باوقار و باجمال عورت بلائے اور وہ کہے کہ مجھے اللہ رب العالمین کا ڈر ہے اور وہ شخص جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو اس کے دائیں ہاتھ کے خرچ کی خبر نہ ہو اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور آنسو بہہ پڑیں۔مسند احمد، بخاری مر برقم ۴۳۵۶۱، مسلم، نسائی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ، ترمذی، حسن صحیح عن ابی ھریرۃ اور عن ابی سعید و ابی ھریرۃ معاً

۴۳۵۶۸۔۔۔۔۔سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔عادل بادشاہ، وہ شخص جسے باوقار و باجمال عورت اپنی پیش کش کرے اور وہ کہے: مجھے اللہ رب العالمین کا خوف ہے اور وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہے اور وہ شخص جس نے بچپن میں قرآن سیکھا اور بڑھاپے میں اس کی تلاوت کی، اور وہ شخص جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کیا اور اپنے بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھا، اور وہ شخص جس نے جنگل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اللہ کے خوف سے اس کے آنسو بہہ پڑیں۔اور وہ شخص جو کسی سے ملا اور کہا میں اللہ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں تو وہ شخص بھی اسے کہتا ہے میں اس کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں۔بیھقی عن ابی ھریرۃ

۴۳۵۶۹۔۔۔۔۔سات خصلتیں بھلائی کی جامع ہیں۔اسلام اور مسلمانوں کی محبت، فقراء سے محبت اور ان کے ساتھ بیٹھنا، اور اس شخص سے اطمینان میں نہ رہو جو برائی پر ہے وہ بھلائی کی طرف لوٹ آئے گا اور اسی پر مرے گا، اور وہ شخص جو بھلائی پر ہے اس کے بارے میں اطمینان میں نہ رہو کہ ہو سکتا ہے کہ وہ برائی کی طرف پلٹ آئے اور اس پر اس کی موت واقع ہو اور وہ اپنے نفس کے بارے میں جو بات تمہیں معلوم ہے وہ لوگوں سے غافل کردے۔
ابن السنی والدیلمی عن ابی ذر

قبر کھودنے کی فضیلت

۴۳۵۷۰۔۔۔۔۔جس نے (میت کے لئے) قبر کھودی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اور جس نے میت کو غسل دیا وہ اپنے گناہوں سے (پاک ہوکر) یوں نکلے گا جیسے آج اس کی ماں نے اسے جنا ہے جس نے میت کو کفن دیا اسے اللہ تعالیٰ جنت کے جوڑے عطا کرے گا، جس نے غمگین کو تسلی دی اسے اللہ تعالیٰ تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں میں اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا، جس نے مصیبت زدہ کو دلا سا دیا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ایسے دو جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا نہیں ہو سکتی، جو جنازے کے پیچھے گیا اور دفن تک رہا تو اس کے لئے تین قیراط ثواب لکھا جائے گا ایک قیراط احد سے بڑا ہے جس نے یتیم یا بیوہ کی کفالت کی اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۳۵۷۱۔۔۔۔۔انس! مکمل وضو کیا کرو تمہاری عمر میں اضافہ ہوگا، اپنے گھر والوں کو سلام کیا کرو تمہارے گھر کی خیرو برکت بڑھے گی، انس! میری امت کے جس آدمی سے ملو اسے سلام کرو تمہاری نیکیاں بڑھیں گی، انس! ضرور باوضو رات گزارنا کیونکہ اگر تم (اس رات) فوت ہوگئے تو شہید فوت ہوگے، اور چاشت کی نماز پڑھا کرو کیونکہ وہ تم سے پہلے رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور رات دن (نفل) نماز پڑھا کرو حفاظت کے فرشتے تم سے محبت کریں گے، بڑے کی عزت کرو چھوٹے پر رحم کرو کل مجھ سے ملو گے۔ابن عدی فی الکامل عقیلی فی الضعفاء عن انس
کلام:۔۔۔۔۔اللآلی ج ۲ص ۳۸۳۔

۴۳۵۷۲۔۔۔۔۔میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے پورے دین کے لئے زینت ہے قرآن کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو کیونکہ وہ آسمان میں تمہارے ذکر کا اور زمین میں تمہارے نور کا سبب ہے سوائے بھلائی کے اکثر خاموش رہا کرو، کیونکہ اس سے شیطان تم سے دور رہے گا، اور تمہاری دین کے معاملہ میں مدد ہوگی، زیادہ ہنسنے سے بچنا، کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور چہرے کی

رونق ختم ہو جاتی ہے جہاد کرتے رہنا کیونکہ وہ میری امت کی رہبانیت ہے مسکینوں سے محبت کرنا، اوران کے ساتھ بیٹھنا، اپنے سے کم درجہ کو دیکھنا اپنے سے اونچے کو نہ دیکھنا کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری نہیں ہوگی۔ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا اگر چہ وہ قطع رحمی کریں، حق بات کہنا اگر چہ کڑوی ہو، اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی کی پروانہ کرنا، جو تجھے اپنا عیب معلوم ہے وہ تمہیں لوگوں سے روک دے، اور جو کام تم کرتے ہو اس میں انہیں نہ ڈانٹنا، آدمی کے بزدل ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس میں تین خصلتیں ہوں اسے لوگوں کے عیب معلوم ہوں اور اپنے آپ سے غافل ہو، اور جس بات میں خود مبتلا ہے ان سے اس میں حیا کرے، اور انہیں اذیت پہنچائے۔ ابوذر! تدبیر جیسی عقل نہیں اور باز رہنے جیسا تقویٰ نہیں، حسن اخلاق جیسی کوئی اچھائی نہیں۔

عبد بن حميد في تفسيره. عبدالله بن احمد في زوائده، ابويعلى طبراني. بيهقي وابن عساكر عن ابي ذر

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۲۲۔

۴۳۵۷۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اس کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے سامنے تواضع کرے، اور میری مخلوق کے سامنے تکبر نہ کرے، میری یاد میں اس کا دن کٹے اور اپنے گناہ پر اصرار میں اس کی رات نہ گزرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، مسافر کو ٹھکانا دے، چھوٹے پر رحم کرے، بڑے کی عزت کرے، تو یہ ہے وہ شخص کہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں، مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں، میرے سامنے تضرع وزاری کرے میں اس پر رحم کروں، میرے ہاں اس کا مرتبہ وہی ہے جیسا جنتوں میں فردوس کا، جس کے نہ پھل خراب ہوں نہ حالت تبدیل ہو۔ دارقطني في الافراد عن علي

آٹھ پہلوی ترغیب ...... از اکمال

۴۳۵۷۴..... نماز میں قرآن پڑھنا نماز کے بغیر قرآن پڑھنے سے افضل ہے، اور نماز کے بغیر قرآن پڑھنا ذکر سے افضل ہے اور ذکر صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ روزے سے افضل ہے اور روزہ آگ سے (بچاؤ کے لئے) ڈھال ہے، روزہ دار کی نیند عبادت اس کا سانس تسبیح ہے جو روزہ رکھتا ہے تو اس کے اعضاء تسبیح بیان کرتے ہیں اور آسمان اس کے لئے منور ہوتے ہیں اور آسمان کا ہر فرشتہ اس کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے اگر وہ سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہے تو ستر ہزار فرشتے، اسے ملتے ہیں جو سورج غروب ہونے تک اس کا ثواب لکھتے ہیں، عمل کے بغیر قول کا اعتبار نہیں، اور نیت کے بغیر قول وعمل بے کار ہیں اور جب تک سنت کا صحیح طریقہ نہ ہو تو قول وعمل اور نیت بے فائدہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کے تھوڑے رزق پر راضی رہا اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہو جائے گا۔

ابونصر عن وهب بن وهب ابي البختري عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده وقال وهب ليس بالقوى وفي الا سناد ارسال

۴۳۵۷۵..... اے بیٹے! میرا راز چھپانا مؤمن کہلاؤ گے، وضو مکمل کرنا، حفاظت کے فرشتے تم سے محبت کریں گے اور تمہاری عمر میں اضافہ ہوگا، انس! جنابت کے غسل میں زیادتی کرنا کیونکہ جب تم اپنے غسل خانے سے باہر نکلے اور تمہارے بالوں کی جڑیں گیلی ہوئیں تو تم پر کوئی گناہ اور معصیت نہیں ہوگی، جلد اچھی طرح صاف کرنا۔

اے بیٹے! اگر تم ہمیشہ باوضو رہ سکو تو ایسا ہی کرنا، کیونکہ جسے وضو کی حالت میں موت آئی تو اسے (درجہ میں) شہادت ملے گی، اے بیٹے! ہمیشہ نماز پڑھتے رہنا کیونکہ جب تک تم نماز پڑھتے رہو گے فرشتے تم پر رحمت بھیجتے رہیں گے۔ انس! جب نماز پڑھو تو مضبوطی سے اپنے گھٹنے پکڑو، اپنی انگلیاں کشادہ رکھو اور (رکوع میں) اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے دور رکھنا، اے بیٹے! جب تو رکوع سے سر اٹھائے تو ہر عضو کو اپنی جگہ ٹھہرانا، کیونکہ جو رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں رکھتا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ اے بیٹے! جب سجدہ کرو تو اپنی پیشانی اور دونوں ہتھیلیاں زمین سے ملا دو اور مرغ کی طرح ٹھونگ نہ مارنا، اور نہ کتے کی طرح بیٹھنا، اور نہ درندے کی طرح اپنے بازو پھیلانا، اپنے قدموں کے اوپر والا حصہ زمین پر بچھا کر اپنی ایڑیوں پر بیٹھ جانا کیونکہ یہ تمہارے لئے قیامت کے روز حساب

میں زیادہ آسانی کا باعث ہے۔

اور نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچنا، کیونکہ نماز میں ادھر ادھر کی توجہ ہلاکت ہے اگر ضرورت پڑے تو نفل میں نہ کہ فرض میں، اے بیٹے! اگر اپنے گھر کچھ نماز پڑھ سکو تو پڑھ لیا کرو اس سے تمہارے گھر کی خیر و برکت میں اضافہ ہوگا۔ اے بیٹے! جب تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان پر تمہاری نگاہ پڑے تو اسے سلام کرنا ایسا کرنے سے تم بخشے ہوئے لوٹو گے، اے بیٹے! جب گھر (واپس) آؤ تو سلام کرو تو تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت ہوگی، اے بیٹے! اگر ایسا ہو سکے کہ صبح و شام تمہارے دل میں کسی کے لئے کھوٹ نہ ہو تو ایسا کرنا اس سے تمہارے حساب میں آسانی ہوگی، اے بیٹے! اگر تم نے میری وصیت پر عمل کیا تو موت سے زیادہ محبوب تمہیں کوئی چیز نہیں لگے گی، اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت زندہ کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ درجہ میں ہوگا۔

ابویعلي، ابوالحسن القصان في المطولات، ابو داؤد طيالسي، سعيد بن منصور عن سعيد بن المسيب عن انس

۴۳۵۷۶ جس نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی نجات پائی، اور جس نے اسے پہچان لیا پرہیزگار رہا، اور جسے اس سے محبت ہوئی وہ حیا کرتا ہے اور جو اس کی تقسیم پر راضی رہا بے پرواہ ہوا، اور جو اس سے ڈرا امن میں رہا اور جس نے اس کی اطاعت کی کامیاب ہوا، اور جس نے اس پر توکل کیا اس کے لئے وہ کافی ہے اور جس کا سوتے جاگتے لا الہ الا اللہ کا قصد ہو تو دنیا اس کے نیچے کا تحت ہے جو آخرت تک پہنچائے اور کمر توڑنے والی اسے ڈرائے گی۔ ابو عبدالرحمن اسلمی عن الحکم بن عمیر

نویں فصل......دس پہلوی احادیث

۴۳۵۷۷...... اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیا، تو انہوں نے اس میں تھوڑی تاخیر کردی تو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ یا تو وہ یہ باتیں پہنچادیں یا تم پہنچادو تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور فرمایا: آپ کو پانچ باتوں کا حکم دیا گیا تھا کہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، تو وہ باتیں ان تک آپ پہنچائیں یا میں پہنچادوں، تو انہوں نے ان سے کہا: اے روح اللہ! مجھے ڈر ہے کہ اگر آپ نے مجھ سے پہل کردی تو ہوسکتا ہے مجھے کوئی عذاب ہوجائے یا مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے، چنانچہ یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ مسجد بھر گئی، آپ اونچی جگہ چڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ میں ان پر عمل کروں اور تمہیں ان کا حکم دوں اور تم بھی ان پر عمل کرو پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو کیونکہ جو شرک کرتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے کوئی غلام خریدا، پھر اسے رہنے کو گھر دیا، اور کہا: کام کرو اور پیسے مجھے دیا کرو چنانچہ وہ غلام کام تو کرنے لگا لیکن پیسے مالک کے علاوہ کسی کو دینے لگا، تو تم میں سے کون چاہے گا کہ اس کا غلام اس جیسا ہو۔ (لہذا دیکھو) اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا تمہیں رزق دیا سو اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور اس نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے لہذا جب نماز کا ارادہ کرو تو ادھر ادھر متوجہ نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف توجہ کرتا ہے جب تک وہ کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔ اور تمہیں روزے کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اور وہ کسی جماعت میں بیٹھا ہو وہ سب اس کی خوشبو محسوس کررہے ہوں، اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے، اور اس نے تمہیں صدقہ کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے دشمن نے قید کرکے اس کے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھ دیا ہو اور اس کی گردن اڑانے کے لئے پیش کررہے ہوں، وہ ان سے کہہ دے: کیا تم فدیہ کے بدلہ میری جان بخشی کرسکتے ہو؟ تو وہ اپنی جان کے بدلہ میں تھوڑا بہت مال دے کر جان چھڑا لیتا ہے۔

اور اس نے تمہیں کثرت سے ذکر کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کا پیچھا دشمن بھاگ کررہے ہوں، وہ کسی مضبوط قلعہ میں آکر اپنی جان محفوظ کرلیتا ہے اور بندہ جب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔ اور میں تمہیں پانچ

باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جماعت، بات سننا اور ماننا، ہجرت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد، کیونکہ جس نے بالشت بھر بھی جماعت کو چھوڑا تو اس نے اپنے گلے سے اسلام کا بندھن اتار پھینکا البتہ یہ کہ واپس آجائے۔ اور جس نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا تو وہ جہنم کا ڈھیر ہے اگرچہ وہ روزہ رکھے نماز پڑھے اور اپنے تئیں گمان رکھے میں مسلمان ہوں، سو اللہ تعالیٰ کے نعرہ کو بلند کرو جس نے اللہ کے بندو! تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا ہے۔ مسند احمد، بخاری فی التاریخ، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن الحارث بن الحارث الاشعری

۴۳۵۷۸ نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، بیت اللہ کا حج وعمرہ کر، اپنے والدین سے اچھا سلوک کر، صلہ رحمی کر، مہمان کی ضیافت کر، نیکی کا حکم دے، برائی سے منع کر، اور جس طرف حق ہو اس طرف جا۔ بخاری فی التاریخ، حاکم عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۸۲۔

۴۳۵۷۹ (معاذ!) تم نے مجھ سے بڑی بات پوچھی ہے اور وہ اس شخص کے لئے معمولی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کر دے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز قائم کرو، زکوۃ مفروضہ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو، کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ برائی کو یوں مٹاتا ہے جیسے آگ کو پانی بجھاتا ہے، رات میں آدمی کا نماز پڑھنا، کیا میں تمہیں دین کی جڑ، اس کا ستون اور اس کی اونچی چوٹی نہ بتاؤں دین کی جڑ اسلام ہے اور جو مسلمان ہو گیا اس کو سلامتی مل گئی، اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلندی کی چوٹی جہاد ہے کیا میں تمہیں اس سب کی مضبوطی سے آگاہ نہ کروں، اسے (آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا) قابو میں رکھو معاذ! تمہیں تمہاری والدہ گم کرے! لوگوں کو جہنم میں اوندھے منہ صرف ان کی زبانوں کی کٹائی نے گرایا ہے۔ (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی عن معاذ! زاد طبرانی، بیہقی: کہ جب تک خاموش رہو گے تو سلامت رہو گے اور جب بولو گے تو تمہارے لئے یا تمہارے خلاف لکھا جائے گا۔)

۴۳۵۸۰ اللہ تعالیٰ سے ڈر، نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر، بیت اللہ کا حج وعمرہ کر، اپنے والدین سے اچھا برتاؤ کر، صلہ رحمی کر، مہمان نوازی کر، نیکی کا حکم دے برائی سے منع اور جس طرف حق ہو اس طرف جا۔ طبرانی فی الکبیر عن مخول السلمی

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۹۔

خرچ میں میانہ روی آدھی کمائی ہے

۴۳۵۸۱ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی جڑ، لوگوں سے محبت کرنا ہے، دنیا میں محبت والوں کا جنت میں درجہ ہے اور جس کا جنت میں درجہ ہوا وہ جنت میں ہوگا، اچھے انداز سے سوال کرنا آدھا علم ہے اور خرچ میں میانہ روی، آدھی گزران ہے آدھے خرچ کو باقی رکھتا ہے پرہیزگار کی دو رکعتیں ملے جلے کی ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔ انسان کا دین اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب اس کی عقل پوری ہو جائے۔ اور دعا فیصلہ بھی ٹال دیتی ہے اور خفیہ صدقہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ختم کر دیتا ہے اور ظاہری صدقہ بری موت سے بچاتا ہے اور لوگوں سے احسان کرنے والا آفات وبلاکتوں کی برائی سے بچ جاتا ہے، دنیا میں نیکی والے آخرت میں بھی نیکی والے ہوں گے، اور عرف لوگوں میں تو ختم ہو جاتا ہے لیکن جس نے اسے بنایا اس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ختم نہیں ہوتا۔ الشیرازی فی الالقاب بیہقی عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۰۷۲۔

۴۳۵۸۲ اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے بغیر کمی کے تواضع کی، بغیر مسکینی کے اپنے آپ کو ذلیل کیا، اور اپنے جمع کردہ مال سے معصیت کے علاوہ میں خرچ کیا، اور اہل حکمت اور فقہ سے میل جول رکھا، اور ذلت ومسکینی والوں پر رحم کیا، اس کے لئے خوشخبری جس نے اپنے آپ کو ذلیل کیا، اور اس کی کمائی اچھی ہے اس کی سیرت اچھی ہے اور ظاہری حالت شریفانہ ہے اور لوگوں سے اپنی برائی دور کی، اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور فالتو مال خرچ کیا، اور فضول بات روک رکھی۔

بخاری فی التاریخ والبغوی والباوردی وابن قانع، طبرانی، بیہقی فی السنن عن رکب المصری

کلام:.......الاتقان ۱۰۴۸ اسنی المطالب ۸۶۰۔

۴۳۵۵۳.....جولوگوں کوزیادہ نفع پہنچائے وہ اللہ تعالیٰ کوزیادہ محبوب ہےاورسب سے پسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی مسلمان کوخوش کرنا ہے یا تم اس کی کوئی پریشانی دور کردو، یااس کا قرض ادا کردو، یااس کی بھوک ختم کردو۔ میں اپنے کسی مسلمان کی ضرورت کے لئے جاؤں یہ مجھے اس مسجد میں مہینہ بھراعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے جس نے اپنا غصہ روکا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا، جس نے غصہ پی لیا باوجودیکہ وہ غصہ نکال سکتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روزاس کا دل خوشی ورضامندی سے بھردے گا، جواپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کسی ضرورت کے لئے چلا یہاں تک اس کی ضرورت پوری کردی اللہ تعالیٰ اس دن اس کے قدم جمائے گا جس دن قدم ڈگمگائیں گے۔اور برے اخلاق عمل کوایسے خراب کرتے ہیں، جیسے سرکہ شہد کوخراب کردیتا ہے۔ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، طبرانی عن ابن عمر

دہ پہلوہی......ازاکمال

۴۳۵۸۴.....انبیاء کا تذکرہ عبادت ہے اور صالحین کا تذکرہ گناہوں کا کفارہ ہے اور موت کا ذکر صدقہ ہے، جہنم کا ذکر جہاد ہے اور قبر کی یاد تمہیں جنت کے قریب کردے گی، اور قیامت کی یاد تمہیں جہنم سے دور کردے گی، سب سے افضل عبادت، جہالت ترک کرنا ہے اور عالم کا سرمایہ تواضع ہے اور جنت کی قیمت حسد نہ کرنا ہے اور گناہوں پر ندامت سچی توبہ ہے۔الدیلمی عن معاذ

کلام:.......تذکرۃ الموضوعات ۱۹۳، التنزیہ ج ۲ ص ۲۰۶ ف ۳۹۔

۴۳۵۸۵.....سبحان اللہ ترازو کا آدھا (وزن) ہے اور الحمد للہ میزان کو بھردیتی ہے اور لا الہ الا اللہ فضا کو بھردیتے ہے، اللہ اکبرآدھا ایمان ہے، نماز نور ہے، زکوٰۃ دلیل ہے، صبر روشنی ہے قرآن تیرے لئے یا تیرے خلاف حجت ہے ہرانسان صبح کے وقت اپنے آپ کو بیچتا ہے کوئی اسے آزاد کرتا ہے تو کوئی بیچتا ہے اور کوئی ہلاک کرتا ہے۔عبدالرزاق عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن مرسلاً، مسلم کتاب الطھارۃ

۴۳۵۸۶ تم نے بڑی بات پوچھی یہ اس آدمی کے لئے معمولی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کردے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، فرض نماز قائم کرنا، فرض زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا، کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ دکھاؤں؟ روزہ ڈھال ہے صدقہ برائی کوایسے مٹادیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھادیتا ہے، رات کے حصہ میں آدمی کا نماز پڑھنا، کیا میں تمہیں دین کی جڑاس کا ستون اوراس کی بلندی کی چوٹی نہ بتاؤں؟ اس کی جڑ اسلام ہے جو مسلمان ہوجاتا ہے وہ محفوظ ہوجاتا ہے، اس کا ستون نماز، اس کی بلندی کی چوٹی جہاد ہے کیا میں تمہیں اس کی مضبوطی نہ بتاؤں، اپنی زبان قابو میں رکھنا۔ زبان کی طرف اشارہ کیا۔عرض کیا: اللہ کے نبی! ہماری گفتگو سے ہماری گرفت ہوگی؟ فرمایا: معاذ! تمہیں تمہاری ماں روئے! لوگوں کو جہنم میں صرف ان کی زبانوں کی کٹائی نے اوندھے منہ گرایا ہے (ابوداؤدطیالسی، مسنداحمد، ترمذی، حسن صحیح مر برقم ۴۳۵۷۹ ابن ماجہ، حاکم، بیہقی عن معاذ، زادطبرانی، بیہقی، جب تک خاموش رہوگے سلامت رہوگے اور جب بولوگے تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف لکھا جائے گا۔)

دسویں فصل......جامع نصیحتیں اور تقریریں

۴۳۵۸۷.....امابعد! سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے مضبوط کڑی تقوے کا کلمہ ہے سب سے بہتر ملت، ملت ابراہیمی ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور سب سے اونچی بات اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور سب سے اچھے قصے قرآن ہے سب سے بہترین کام مضبوط ارادے ہیں، اور سب سے برے کام (دین میں) نئے نئے ہیں اور سب سے اچھا طریقہ انبیاء کا ہے سب سے اونچی موت شہداء کی ہے سب سے زیادہ اندھاپن ہدایت کے بعد گمراہی ہے بہترین علم وہ ہے جو نفع دے، بہترین ہدایت وہ ہے جس کی پیروی کی جائے اور سب سے زیادہ اندھاپن دل کا ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے، جو تھوڑا اور کافی ہو وہ زیادہ اس سے بہتر ہے جو غافل کردے، اور بری معذرت

موت کے وقت کی ہے۔اور بری ندامت قیامت کے روز کی ہے بہت سے لوگ نماز کے آخر میں آتے ہیں۔اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کو بے توجہی سے یاد کرتے ہیں،اور جھوٹی زبان سب سے بڑی غلطی ہے اور بہترین مالداری دل کی ہے،تقویٰ بہترین توشہ ہے،اور اللہ تعالیٰ کا خوف حکمت کی جڑ ہے اور دلوں میں جو بہترین چیز بیٹھ جائے وہ یقین ہے اور شک کفر ہے نوحہ جاہلیت کا عمل ہے اور خیانت جہنم کا ڈھیر ہے اور خزانہ جہنم کا داغ ہے اور شعر گوئی ابلیس شیطان کی بانسری ہے،شراب گناہوں کی جامع ہے،عورتیں شیطان کا جال ہیں اور جوانی جنوں کا حصہ ہے اور سود سب سے بری کمائی ہے اور بدترین کھانا یتیم کا مال ہے نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے،بد بخت وہی ہے جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو،تم میں سے کوئی (جنت یا جہنم) چار گز جگہ کے قریب ہو جاتا ہے،(لیکن) اعتبار انجام کا ہوتا ہے اور عمل کی مضبوطی اس کا خاتمہ ہے سب سے برے ناقلین جھوٹ کے ناقلین ہیں،جو آرہا ہے وہ قریب ہے مسلمان کو گالی دینا کھلا گناہ اور مؤمن کا قتل کفر ہے اور اس کا گوشت کھانا (اس کی غیبت) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور اس کا مال ایسے ہی حرام ہے جیسے اس کا خون،اور جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے قسم کھائی (جن کاموں کا بندے کو اختیار نہیں جیسے فلاں کو اللہ ضرور جہنم میں داخل کرے گا) اللہ اسے جھوٹا کردے گا اور جو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف کردے گا،اور جس نے درگزر کیا اللہ تعالیٰ بھی اسے بخش دے گا اور جس نے غصہ پی لیا اللہ تعالیٰ اسے اجر دے گا جو کسی مصیبت پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا عوض دے دے گا،جو تعریف سننے کے پیچھے لگے گا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دے گا اور جو صبر کرے گا اللہ اسے دہرا اجر دے گا،جس نے اللہ کی نافرمانی کی اللہ اسے عذاب دے گا۔

اے اللہ! میری اور میری امت کی مغفرت فرما،میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

البیهقی فی الدلائل وابن عساکر عن عقبة بن عامر الجهنی ابو نصر السجزی فی الا بانة عن ابی الدرداء، ابن ابی شیبة عن ابن مسعود موقوفاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۲۳۹،الضعیفۃ ۲۰۵۹۔

سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی صورت میں

۴۳۵۸۷..... امابعد! دنیا میٹھی شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا خلیفہ بنانے والا ہے اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو،سو دنیا سے بچو اور عورتوں سے ہوشیار رہو،کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں کی صورت میں ظاہر ہوا،خبردار انسان مختلف طبقات پر پیدا ہوئے ہیں،بعض مؤمن پیدا ہوتے ہیں مؤمن زندہ رہتے ہیں اور ایمان پر مرتے ہیں۔اور بعض پیدا ہی کافر ہوتے ہیں کفر پر زندہ رہتے ہیں اور کفر میں ہی ان کی موت ہوتی ہے اور کچھ پیدائش کے وقت مؤمن ہوتے ہیں زندہ بھی مؤمن ہی رہتے ہیں (لیکن) کافر مرتے ہیں،اور بعض کافر پیدا ہوتے ہیں کفر میں زندہ رہتے ہیں (لیکن) ایمان کی حالت میں مرتے ہیں،خبردار،غصہ ایک چنگاری ہے جو انسانوں میں بھڑکائی جاتی ہے کیا تم اس (غضبناک شخص) کی آنکھوں کی سرخی اس کی رگوں کا پھیلاؤ نہیں دیکھتے (یہ اسی کی علامت ہے) جب تم میں سے کوئی یہ کیفیت محسوس کرے،تو زمین پر بیٹھ جائے،زمین سے لگ جائے،آگاہ رہو،بہترین مرد وہ ہے جسے دیر سے غصہ آئے،جلد راضی ہوجائے،اور بدترین شخص وہ ہے جسے فوراً غصہ آئے اور تاخیر سے راضی ہو،جب کوئی شخص دیر سے غصہ ہوتا ہے تو دیر سے راضی ہوتا ہے اور جو فوراً غصہ ہوتا ہے فوراً راضی ہوجاتا ہے یہ خصلت اس خصلت کے ساتھ ہے۔

خبردار! بہترین تاجر وہ ہے جو اچھے طریقے سے ادا کرے اور بہتر انداز سے مطالبہ کرے،اور بدترین تاجر وہ ہے جو ادائیگی اور مطالبہ میں برا ہو،اگر کوئی شخص ادائیگی میں اچھا اور مطالبہ میں برا ہو یا ادائیگی میں برا اور مطالبہ میں اچھا ہو تو یہ خصلت اس کے ساتھ ہے،خبردار! قیامت کے روز ہر غدار کے لئے اس کی بغاوت کے لحاظ سے ایک جھنڈا ہوگا خبردار سب سے بڑی غداری،عوامی امیر کی ہے،خبردار! انسان کو لوگوں کی دہشت حق گوئی سے باز نہ رکھے جب اسے علم ہو،آگاہ ہو! سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا ہے،خبردار! جتنی دنیا گزر چکی اور جتنی رہ گئی وہ تمہارے اس دن کی طرح ہے جس میں جتنا گزر چکا اور جتنا باقی ہے۔مسند احمد، ترمذی، حاکم، بیهقی عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۲۴۰۔

۴۳۵۸۹۔۔۔۔۔۔وہ تو دو چیزیں ہیں، گفتگو اور ہدایت، سب سے بہتر کلام، اللہ کا ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد کا ہے، خبردار بدعات سے بچنا کیونکہ بدعات سب سے برے کام ہیں ہر وہ نیا کام (جو قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں نہ ہو اور اسے ایجاد کرلیا ہو اور دین سمجھا جانے لگا ہو وہ) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، خبردار! ایسا نہ ہو کہ تمہیں لمبے عرصہ کا موقع ملا اور تمہارے دل سخت ہوجائیں خبردار آنے والی چیز نزدیک ہے اور دور وہ ہے جو آنے والی نہیں، آگاہ رہو بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے، خبردار مسلمان سے جنگ کفر اور اسے گالی گلوچ کرنا کھلا گناہ ہے، کسی مسلمان کے لئے روا نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین ایام سے زیادہ ناراض رہے خبردار، جھوٹ سے بچنا، کیونکہ سنجیدگی اور مذاق میں جھوٹ اچھا نہیں، (اس جھوٹ کی وجہ سے) آدمی نہ اپنے بیٹے کو شمار کرتا ہے اور نہ اس کے ساتھ وفا کرتا ہے، اور جھوٹ تو گناہ کی راہ بتاتا ہے اور گناہ جہنم کی رہنمائی کرتا ہے اور سچ نیکی پر لگاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ بتاتی ہے اور سچے شخص کو سچا اور نیک کہا جاتا ہے اور جھوٹے کو جھوٹا اور فاجر کہا جاتا ہے، خبردار! بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ابن ماجۃ عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف ابن ماجہ ۳ ضعیف الجامع ۲۰۶۳۔

ظلم کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا

۴۳۵۹۰۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے ظلم حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے سو آپس میں ظلم نہ کرو! اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو ہاں جسے میں ہدایت دوں سو مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت بخشوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو ہاں جسے میں کھانا کھلاؤں سو مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا دوں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو ہاں جسے میں کپڑا پہناؤں سو مجھ سے کپڑا مانگو میں تمہیں کپڑا پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں سارے گناہوں کو بخشتا ہوں اس لئے مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کردوں گا، اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان تک نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ اور نہ میرے نفع تک پہنچ سکتے ہو کہ مجھے نفع پہنچاؤ!

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انس و جن تمہارے ایک پرہیزگار آدمی کے دل کی طرح ہوجائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے جن وانس تمہارے ایک گمراہ آدمی کے دل کی طرح ہوجائیں تو میری بادشاہت میں کمی نہیں کرسکتے، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن وانس ایک کھلے میدان میں (جمع ہوکر) مجھ سے سوال کریں پھر میں ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی نہیں ہوگی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے ہوتی ہے اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لئے شمار کرتا ہوں پھر تمہیں انہی کا بدلہ دوں گا، سو جو کوئی بھلائی پائے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو اس کے علاوہ کچھ پائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔مسلم عن ابی ذر

۴۳۵۹۱۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم سارے کے سارے گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت دوں سو مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت سے نوازوں گا اور تم سب کے سب فقیر ہو مگر جسے میں مالدار کروں تو مجھ سے مانگو میں تمہیں رزق دوں گا، اور تم سب کے سب گنہگار مگر جسے میں محفوظ رکھوں، سو جسے یہ علم ہو کہ مجھے گناہ بخشنے کی قدرت ہے وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کردوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اگر تمہارے پہلے اور پچھلے زندے اور مردے، خشک وتر میرے کسی بندے کے پرہیزگار دل کی طرح ہوجائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندے مردے خشک اور تر میرے کسی بندے کے بدبخت دل کی طرح جمع ہوجائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی کمی نہیں ہوگی، اگر تمہارے پہلے اور پچھلے زندے اور

مردے خشک اور تر ایک میدان میں جمع ہو کر ہر انسان اپنی تمنا کے مطابق تم میں سے سوال کرے تو اس سے میری بادشاہت میں اتنی کمی بھی نہیں ہوئی جتنی تم میں سے کوئی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لے، یہ اس وجہ سے کہ میں سخی، پانے والا اور بزرگی والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میری عطا کلام ہے اور میرا عذاب کلام ہے، میرا تو کسی چیز کو حکم ہوتا ہے جب میں اس کا ارادہ کرتا ہوں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

نسائی، ترمذی، ابن ماجة عن ابی ذر

کلام :...... ضعیف الجامع ۶۴۳۷۔

۴۳۵۹۲..... گزشتہ رات میں نے عجیب (خواب) دیکھا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جسے عذاب کے فرشتوں نے گھیر رکھا ہے تو اس کا وضو آیا اور اسے ان سے چھڑا لیا، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس پر عذاب قبر وسیع کیا گیا تو اس کی نماز آئی اور اس سے چھڑا لیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جسے شیاطین نے گھیر رکھا ہے تو ذکر اللہ نے آکر اسے ان سے چھڑا لیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو پیاس کی شدت سے زبان نکال رہا تھا تو اس کے پاس روزہ آیا جس نے اسے سیراب کیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کے آگے پیچھے دائیں بائیں، اوپر نیچے تاریکی ہی تاریکی ہے تو اس کے حج وعمرہ آئے جنہوں نے اسے نکال لیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کے پاس موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا، تو والدین کے ساتھ اس کی، کی ہوئی نیکی آئی فرشتہ کو اس سے ہٹا دیا (یعنی یہی وجہ ہے کہ والدین سے اچھا برتاؤ کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے) میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو مومنین سے گفتگو تو کرتا ہے لیکن وہ اس سے بات چیت نہیں کر رہے تو اس کی صلہ رحمی آئی اور کہنے لگی: یہ اپنے رشتہ داروں سے ناتا جوڑنے والا ہے چنانچہ جب اس۔ نے (پھر) ان سے بات کی تو وہ بھی اس سے بولنے لگے اور وہ ان میں شامل ہو گیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ انبیاء کے پاس آیا اور ٹولیوں میں بیٹھے ہیں، وہ جب بھی کسی ٹولی کے پاس جاتا (کہ ان میں بیٹھے) ہٹا دیا جاتا، تو اس کا غسل جنابت آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس بیٹھا دیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو اپنے چہرے سے آگ کی لپیٹ و تپش ہٹا رہا ہے تو اس کا (دیا ہوا) صدقہ آیا جو اس پر سایہ اور چہرے (کے لئے آگ) سے (بچاؤ کا) پردہ بن گیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کے پاس عذاب کے فرشتے (پکڑنے کے لئے) آئے تو اس کے پاس اس کا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا آ گیا جس نے اسے چھڑا لیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص جہنم میں گرتے دیکھا تو اس کے وہ آنسو آ گئے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہے تھے انہوں نے اسے آگ سے نکال لیا۔

اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا اس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں گر گیا ہے تو اس کا اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا، آ گیا تو اس نے اس کا نامہ اعمال لے کر دائیں ہاتھ میں دے دیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کی ترازو ہلکی ہے تو اس کے آگے بھیجے ہوئے بچے آ گئے اور انہوں نے ترازو کو وزنی کر دیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو جہنم کے کنارے ہے تو اس کے پاس 'اللہ تعالیٰ کا ڈر' آیا جس نے اسے بچا لیا، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو ایسے کانپ رہا ہے جیسے کھجور کی شاخیں کانپتی ہیں تو اس کے پاس اس کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا یقین آیا جس نے اس کی کپکپی روک دی، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ (پل) صراط پر کبھی گھسٹتا ہے اور کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے تو اس کے پاس اس کا مجھ پر پڑھا ہوا درود وسلام ہے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ صراط سے گزر جاتا ہے میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو جنت کے دروازوں کی طرف منسوب تھا پھر دروازے اس کے سامنے بند کر دیئے گئے تو اس کے پاس لا الٰہ الا اللہ کی گواہی آتی ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیتی ہے۔

الحکیم. نیھقی عن عبدالرحمن بن سمرة

کلام :...... ضعیف الجامع ۲۰۸۶۔

تمام عبادات کی جڑ تقویٰ ہے

۴۳۵۹۳..... میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقوے کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ سارے معاملہ کی جڑ ہے قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر اللہ کا التزام کر کیونکہ یہ تیرے لئے آسمان میں ذکر اور زمین میں نور کا باعث ہے سوائے بھلی بات کے اکثر خاموش رہا کر، یہ عمل شیطان کو ہٹاتا اور دین کے معاملہ میں تیرا مددگار ثابت ہوگا، زیادہ ہنسنے سے بچا کر کیونکہ بکثرت ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا اور چہرے کی رونق کی ختم کر دیتا ہے جہاد کی پابندی کرنا کیونکہ یہ میری امت کی رہبانیت (ترک دنیا) ہے مسکینوں سے محبت کرنا ان کے ساتھ بیٹھنا، اپنے سے کم درجہ کو دیکھ اپنے سے بالا مرتبہ کو نہ دیکھ اس سے تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری نہیں ہوگی، اپنے رشتہ داروں سے تعلق برقرار رکھنا اگرچہ وہ ناطہ توڑیں، حق بات کہو چاہے کڑوی ہو اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی پرواہ نہ کرنا، جو تجھے اپنے عیوب معلوم ہیں وہ تجھے لوگوں سے غافل کر دے، اور جو کام تو خود کرتا ہے ان پر غصہ نہ کر، آدمی میں تین خصلتیں عیب کے کافی ہیں۔ لوگوں کی باتیں اسے معلوم ہوں اور اپنی ذات سے ناواقف ہو اور جن کاموں میں خود مبتلا ہو وہ ان کے لئے برے سمجھے اپنے ساتھی کو تکلیف پہنچائے۔ ابوذر! تدبیر جیسی عقل نہیں، بچنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں، حسن اخلاق جیسا کوئی حسب (خاندانی شرافت) نہیں۔ عبد بن حمید فی تفسیرہ طبرانی عن ابی ذر

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۲۲۔

۴۳۵۹۴..... تین چیزیں ہلاک کرنے والی اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں، تین چیزیں کفارات ہیں اور تین چیزیں (رفع) درجات (کا سبب) ہیں، رہی ہلاک کرنے والی تو ایسا بخل جس کی پیروی کی جائے، ایسی خواہش جس کے پیچھے چلا جائے اور خود پسندی ہے اور نجات دینے والی تو غصہ میں انصاف کرنا، فقر و مالداری میں میانہ روی، اور تنہائی و مجلس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، رہی کفارات تو نماز کے بعد نماز کا انتظار، سخت سردی میں مکمل وضو کرنا، اور باجماعت نمازوں کے لئے پیدل جانا رہی (رفع) درجات کا سبب تو کھانا کھلانا سلام پھیلانا، جب لوگوں محو خواب ہوں نماز پڑھنا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

جامع مواعظ..... از اکمال

۴۳۵۹۵..... لوگو! امابعد! سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے مضبوط کڑی تقویٰ کی بات ہے اور سب سے بہتر ملت، ملت ابراہیمی ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد (ﷺ) کا ہے اور سب سے اونچی بات اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور سب سے اچھے قصے یہ قرآن ہے اور بہترین کام مضبوط ہیں (جن کی صداقت پر یقین ہو) اور برے کام نئے نئے ہیں، اور بہترین طریقہ انبیاء کا ہے اور سب سے اونچی موت شہداء کی ہے اور سب سے زیادہ اندھا پن ہدایت کے بعد گمراہی ہے اور بہترین ممدوح ہے جو نفع بخش ہے اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی پیروی کی جائے، اور بدترین اندھا پن، دل کا اندھا پن ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے جو تھوڑا اور کافی ہو وہ اس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کر دے، اور بہترین معذرت موت کے وقت کی ہے اور بدترین ندامت قیامت کے روز کی ہے اور بہت سے لوگ جمعہ کی نماز میں تاخیر سے آتے ہیں، اور ان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کو بے توجہی سے یاد کرتے ہیں سب سے زیادہ خطا کار جھوٹی زبان ہے، سب سے بہتر مالداری دل کی بے نیازی ہے، تقویٰ بہترین توشہ ہے، حکمت و دانش کی جڑ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور دل میں قرار پکڑنے والی بہترین چیز یقین ہے اور (خدا رسول اور ان کی ذات و صفات میں) شک کرنا کفر ہے نوحہ کرنا جاہلیت کا عمل ہے اور (مال غنیمت میں) خیانت جہنم کا ڈھیر ہے اور (سونے چاندی اور پیسوں کے) خزانے جہنم کا داغ ہیں، شعر شیطانی بانسری ہے، سب سے بری کمائی سود کی کمائی ہے اور سب سے برا کھانا یتیم کا مال ہے، نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے، بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو تم میں سے کوئی چار گز کی جگہ کے قریب ہو چکا ہوتا ہے لیکن انجام کا اعتبار ہے، اور کام کی مضبوطی اس کا خاتمہ ہے، سب سے برے ناقلین، جھوٹ کے ہیں، جو آنے والا ہے وہ قریب ہے، مسلمان کو

گالی دینا کھلا گناہ اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا اللہ کی نافرمانی ہے اور اس کا مال ایسا ہی حرام ہے جیسا اس کا خون حرام ہے اور جس نے اللہ پر کوئی قسم ڈالی اللہ اسے جھوٹا کر دے گا، جو بخشے گا اللہ اسے بخشے گا، جو معاف کرے اللہ اسے معاف کرے گا جو غصہ پی لیتا ہے اللہ اسے اجر دے گا جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے اس کا عوض عطا کر دے گا، اور جو شہرت کے پیچھے لگے گا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دے گا، اور جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دہرا اجر دے گا، جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا، آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما، میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ بیھقی فی الدلائل، الدیلمی وابن عساکر عن عقبة بن عامر الجھنی، ابو نصر السجزی فی الا بانة، عن ابی الدرداء ابن ابی شیبة، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود موقوفاً

۴۳۵۹۶..... لوگو! گویا اس (دنیا) میں موت ہمارے علاوہ کے لوگوں کے لئے فرض کی گئی، گویا حق ہمارے علاوہ کس پر واجب ہے گویا ہم جن مردوں کو چھوڑنے جارہے ہیں وہ تھوڑی دیر بعد لوٹ آئیں گے، ان کے گھر قبریں ہیں، اور ہم ان کی میراث کھا رہے ہیں گویا ہم ان کے بعد ہمیشہ رہیں گے، اس کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے عیب کی وجہ سے دوسروں کے عیوب سے غافل ہو جائے، اس کے لئے خوشخبری ہے، جو بغیر کمی کے اپنے آپ کو (اللہ کے ہاں) ذلیل کرے اور ذلت و مسکینی والوں پر رحم کرے، فقہ وحکمت والوں سے میل جول رکھے، اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنی ذات کو ذلیل کیا، اس کی کمائی پاک ہو اور اس کی سیرت درست ہو اس کا اخلاق اچھا ہو، اس کی ظاہری حالت اچھی ہو، لوگوں سے اپنی برائی روک کر رکھے اس کے لئے خوشخبری ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہوا پنا زائد مال خرچ کرے اور اپنی فضول بات کو قابو میں رکھے۔

الحکیم عن انس

۴۳۵۹۷..... اپنے زمانے سے بھلائی طلب کرو، اپنی طاقت کے مطابق جہنم سے بھاگو، کیونکہ جنت ایسی چیز ہے جس کا طلب گار سوتا نہیں اور جہنم ایسی چیز ہے جس سے بھاگنے والا چین کی نیند نہیں سوتا، آخرت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانک دیا گیا ہے اور دنیا پسندیدہ چیزوں اور شہوات سے ڈھکی ہوئی ہے تو تمہیں دنیا کی خواہشات اور لذتیں آخرت سے ہرگز غافل نہ کریں، کیونکہ جس کی آخرت نہیں اس کا کوئی دین نہیں، اور جس کا دین نہیں اس کی آخرت نہیں، اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزیں ایسی حلال کر رکھی ہیں جن میں کشادگی ہے اور ناپاک چیزیں حرام کر دی ہیں تو جو چیزیں اس نے تم پر حرام کی ہیں ان سے بچو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو کیونکہ اللہ ہرگز کسی حرام کردہ چیز کو حلال اور نہ کسی حلال کردہ چیز کو تمہارے لئے حرام کر دے گا، جس نے حرام چھوڑ دیا اور حلال کو حلال سمجھا تو اس نے رحمٰن تعالیٰ کی فرمانبرداری کی، اور ایسی مضبوط کڑی کو تھاما جو ٹوٹنے والی نہیں، اور دنیا و آخرت دونوں ہی اس کے لئے یکجا ہو گئیں، یہ (انعام) اس کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔

ابن صصری فی امالیه عن یعلی بن الا شدق عن عبدالله بن جراد

۴۳۵۹۸..... جہنم سے بھاگو اور پوری کوشش سے جنت کا مطالبہ کرو! کیونکہ جنت کا طلبگار اور جہنم سے بھاگنے والا سوتا نہیں، اور آخرت ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھکی ہے دنیا شہوتوں اور لذتوں سے ڈھکی ہے تو تمہیں اس کی لذتیں اور شہوتیں آخرت سے ہرگز غافل نہ کریں۔

ابن مندة عن یعلی بن الا شدق عن کلیب بن جری عن معاویة بن خفا جه وقال: غریب

اللہ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پا سکتا ہے

۴۳۵۹۹..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم سارے گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت دوں اور سب کمزور ہو ہاں جسے میں طاقتور کروں، اور فقیر ہو ہاں جسے میں مالدار کروں، سو مجھ سے مانگا کرو میں تمہیں دیا کروں گا، اگر تمہارے پہلے پچھلے، جن وانس، زندے مردے، خشک وتر میرے کسی پرہیزگار بندے کے دل جیسے ہو جائیں تو میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔

اگر تمہارے پہلے پچھلے، جن وانس، زندے مردے، خشک وتر میرے کسی نافرمان بندے کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی کمی نہ ہو، یہ اس وجہ سے کہ میں ایک ہوں، میرا عذاب کلام کرنا اور میری رحمت کلام کرنا ہے تو جسے میری اس قدرت کا

یقین ہے کہ میں مغفرت پر قادر ہوں اپنے دل میں تکبر نہ کرے تو میں اس کے سارے گناہ بخش دوں گا اگر چہ وہ بڑے گناہ ہوں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۴۳۶۰۰..... اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی: اے انبیاء کے بھائی! اے ڈرانے والوں کے برادر! اپنی قوم کو ڈراؤ کہ میرے کسی گھر میں بھی داخل ہوں تو (شرک سے) سلامت دل، سچی زبانیں، پاک ہاتھ، پاکیزہ شرم گاہیں لے کر داخل ہوں، اور میرے کسی گھر میں اس حال میں داخل نہ ہوں کہ کسی کا کسی پر ظلم ہو کیونکہ جب تک وہ میرے سامنے نماز کے لئے کھڑا رہے گا میں اس پر لعنت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ وہ مظلوم سے اپنا ظلم ہٹالے، جب وہ ایسا کرلے گا تو میں اس کا کان بن جاؤں گا جس سے وہ سنے، میں اس کی آنکھ بن جاؤں گا جس سے دیکھے، وہ میرے دوستوں اور برگزیدہ لوگوں میں شامل ہو جائے گا، اور انبیاء صدیقین اور شہداء کے جنت میں میرا پڑوسی ہوگا۔ حلیۃ الاولیاء۔ حاکم فی تاریخہ۔

بیھقی۔ ابن عساکر الدیلمی عن حذیفہ، وفیہ اسحاق بن ابی یحیی الکعبی ھالک یاتی بالمناکیر عن الاثبات

۴۳۶۰۱..... میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور قرآن کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ ظلمت میں نور دن میں ہدایت ہے اسے اپنی پوری طاقت سے پڑھتے رہنا، پھر اگر تجھ پر کوئی مصیبت آجائے تو اپنا دے کر اپنی جان بچا، پھر بھی مصیبت بڑھتی رہے تو اپنی جان و مال سے اپنے دین کی حفاظت کر، کیونکہ خالی ہاتھ وہ ہے جس کا دین چھین لیا جائے، اور ویران وہ کیا گیا جس کا دین اس سے نکل جائے، جنت کے بعد کوئی فاقہ نہیں، اور جہنم کے بعد کوئی مالداری نہیں، جہنم کا محتاج مستغنی نہیں ہوگا اور نہ اس کا قیدی چھوٹے گا۔

حاکم فی تاریخہ بیھقی وضعفہ والدیلمی وابن عساکر عن سمرۃ

۴۳۶۰۲..... خبردار دنیا حاضر سودا ہے جس سے نیک و بدکھاتا ہے اور آخرت سچا وقت ہے جس میں قادر مالک فیصلہ کرے گا اور ساری کی ساری بھلائی جنت میں ہے، آگاہ رہو سارے کا سارا شر جہنم میں ہے، جان لو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور یہ بھی جان لو تمہارے سامنے تمہارے اعمال پیش کئے جائیں گے، جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوئی وہ اسے دیکھ لے گا۔

الشافعی۔ بیھقی فی المعرفۃ عن عمرو مرسلاً

۴۳۶۰۳..... انبیاء رہنما ہیں، فقہاء سردار ہیں، ان کی مجلسوں میں بیٹھنا اضافہ ہے اور تم لوگ رات دن کی رفتار میں ہو، (جس میں) تمہارے اعمال محفوظ ہو رہے ہیں اور موت تمہارے پاس اچانک آئے گی، جس نے نیکی بوئی وہ اسے رغبت سے کاٹے گا، اور جس نے برائی کاشت کی وہ ندامت سے کاٹے گا۔ الدیلمی عن علی

کلام:...... الاسرار المرفوعۃ ۳ تحذیر المسلمین ۱۲۶۔

۴۳۶۰۴..... خبردار! دنیا نے اختتام کا اعلان کر دیا، اور جلدی سے پلٹ رہی ہے اس میں اتنی دنیا ہی رہ گئی جتنا پانی کا گھونٹ جو کسی برتن میں ہو، اور تم ایسے گھر میں ہو جس سے تمہیں منتقل ہونا ہے تو جو کچھ تمہارے پاس ہے بھلائی لے کر منتقل ہو، اللہ کی قسم نبوت (ما بعد انبیاء کی قوموں میں) منتقل ہوتی آئی یہاں تک وہ بادشاہت اور غلبہ میں تبدیل ہوئی (یعنی لوگوں نے انبیاء کی تعلیم نبوت کو چھوڑ دیا اور حکومت میں لگ گئے) جہنم میں ایک چٹان پھینکی جاتی ہے اور وہ ستر سالوں میں تہہ تک پہنچے گی، وہ ضرور بھر جائے گی، جنت کے دروازوں کی چوکھٹ کا فاصلہ چالیس دن کا ہے۔ جنت کا ہر دروازہ روزانہ ہجوم سے بھرے ہوتے ہیں۔ طبرانی فی عتبۃ ابن عزوان مرفوعاً وموقوفاً

۴۳۶۰۵..... خبردار! بہت سے لوگ قیامت کے روز کھانے والے اور عیش و عشرت میں ہوں گے، خبردار! بہت سے لوگ دنیا میں بھوکے ننگے ہیں، (لیکن) قیامت کے روز کھانے اور نرم لباس میں مشغول ہوں گے، خبردار! بہت سے اپنے نفس کی عزت کرنے والے اسے ذلیل کریں گے اور بہت سے اپنے آپ کو ذلیل کرنے والے اپنی عزت کریں گے، خبردار! بہت سے ایسے لوگ ہیں جو ان چیزوں میں جو اللہ نے اپنے رسول کو دی ہیں ان میں انہماک و رغبت رکھنے والے ہیں جب کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ بھی نہیں۔ خبردار! جنت کا عمل ایک بلند سخت جگہ ہے اور جہنم کا عمل لذت کے ساتھ نرم جگہ ہے خبردار! ایک گھڑی کی لذت لمبا غم دے دیتی ہے۔

بیھقی فی الزھد۔ ابن عساکر عن جبیر ابن نفیر عن ابی بحیر و کان من الصحابۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۸۱۔

۴۳۶۰۶...... آگاہ رہو بہت سے لوگ دنیا میں کھاتے پیتے نرم لباس ہوں گے (لیکن) قیامت کے روز بھوکے اور ننگے ہوں گے، بہت سے لوگ اپنی عزت کرنے والے اپنی رسوائی کرر ہے ہوں گے، اور بہت سے اپنے آپ کو رسوا کرنے والے اپنی عزت کرنے والے ہوں گے۔

الرافعی عن ابن عباس

۴۳۶۰۷......ندامت کرنے والا رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور خود پسند ناراضگی کا منتظر ہوتا ہے، ہر عمل کرنے والا اپنی موت کے وقت اپنے بھیجے ہوئے اعمال کے پاس پہنچ جائے گا، اعمال کی مضبوطی دن کا خاتمہ ہے رات دن دو سواریاں ہیں آخرت تک پہنچنے کے لئے ان پر سوار ہو جاؤ، پھر تو بہ کرلیں گے اور اللہ تعالیٰ کے معافی کے دھوکے سے بچنا، اور جان رکھو کہ جنت وجہنم تمہارے جوتے کے تسمہ سے زیادہ تمہارے نزدیک ہے، جس نے ذرہ برابر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔

الثقفی فی الاربعین وابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن ابن عباس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۰۰۔

ہلاکت اور نجات کی باتیں

۴۳۶۰۸......تین چیزیں ہلاک کرنے والی تین نجات دینے والی تین درجات اور تین کفارات ہیں۔ کسی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہلاک کرنے والی کیا ہیں؟ فرمایا: ایسا بخل جس کی بات مانی جائے ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے، آدمی کی خود پسندی، کسی نے عرض کیا: نجات دینے کا سبب کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا: ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ، فقر و مالداری میں میانہ روی، رضا مندی و ناراضگی میں انصاف کرنا، کسی نے عرض کیا: (گناہوں کا) کفارہ کیا یا چیزیں ہیں؟ فرمایا: مسجد کی طرف چل کر جانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، اور سخت سردی میں ٹھنڈک کے روز مکمل وضو کرنا۔ العسکری فی الامثال، ابو اسحاق ابراهیم بن احمد المراعی فی کتاب ثواب الا عمال والخطیب عن ابن عباس

۴۳۶۱۰...... اس (صحیفہ) میں تھا: اس شخص پر تعجب ہے جسے موت کا یقین ہے پھر بھی دنیا سے خوش ہوتا ہے اس پر تعجب ہے جسے جہنم کا یقین ہے کیسے ہنستا ہے اس شخص پر تعجب ہے جسے حساب کا یقین ہے کیسے برے کام کرتا ہے اور اس شخص پر تعجب ہے جسے تقدیر پر یقین ہے کیسے تھکتا ہے، اس پر تعجب ہے جسے دنیا کا دنیا داروں کو لے کر پلٹنا نظر آ رہا ہے دنیا پر کیسے مطمئن ہوتا ہے اس پر تعجب ہے جسے جنت کا یقین ہے اور وہ نیکی کے کام نہیں کرتا، لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (ابن عساکر عن ابی ذر، قال: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! موسیٰ علیہ السلام کے صحیفہ میں کیا تھا؟ آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔☆

۴۳۶۱۱......کیا تم میں سے ہر شخص جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! فرمایا: امیدیں کم کرو......اور اپنی موتوں کو اپنے پیش نظر رکھے رہو، اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیا کرو، لوگوں نے عرض کیا: ہم سبھی اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں، اللہ تعالیٰ سے حیا (کا مطلب) یہ ہے کہ قبروں اور گل سڑ جانے کو نہ بھولو، اور پیٹ اور اس کے متعلقات کو نہ بھولو، اور سر اور اس کے اعضا کو نہ بھولو، جو آخرت کی عزت چاہتا ہے دنیا کی زینت چھوڑ دیتا ہے اس وقت بندہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے، اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل کر لیتا ہے۔ ابن المبارک، حلیۃ الاولیاء عن الحسن مرسلاً

۴۳۶۱۲......جسے اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے وہ زیادہ سے زیادہ الحمد للہ کہا کرے، اور جس کی پریشانی بڑھ جائے وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، اور جس کا رزق تنگ ہو جائے وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی کثرت کرے، جو جماعت کے ساتھ کسی جگہ پڑاؤ کرے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے، اور جو کسی قوم کے پاس آئے تو جہاں وہ کہیں وہیں بیٹھے کیونکہ لوگوں کو اپنے گھر کے پردہ کی خبر ہوتی ہے، اور وہ گناہ جس کی وجہ سے گناہ والے پر ناراضگی ہوتی ہے وہ کینہ، حسد، عبادت میں سستی اور گزران زندگی میں تنگی ہے۔ طبرانی، ابن عساکر، عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۱۳۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! اگر تو میری طرف متوجہ ہوگا تو میں تیرے دل کو بے نیاز کردوں گا، اور تیری آنکھوں سے محتاجی کو ختم کردوں گا، اور تیرے ہاتھ تیری جائیداد روکے رکھوں گا، تو صبح وشام مالدار و بے نیاز ہوگا، اور اگر تو نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا، تو میں تیرے دل سے بے نیازی ختم کردوں گا، اور فقر ومحتاجی کو تیرا نصب العین بنادوں گا اور تیری جائیداد مجھ سے چھڑالوں گا، تو صبح وشام فقیر ہی ہوگا۔

ابو الشیخ فی الثواب عن انس

۴۳۶۱۴۔۔۔۔۔ تمہارا رب فرماتا ہے: انسان! میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا، میں تیرے دل کو مالداری سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھردوں گا، اے انسان! مجھ سے دور نہ ہونا ورنہ میں تیرے دل کو فقر وفاقہ سے اور تیرے ہاتھوں کو کاموں کی مشغولی سے بھردوں گا۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن معقل بن یسار

سب کچھ دست قدرت میں ہے

۴۳۶۱۵۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! تو میرے ارادے اور مشیت سے جو کچھ اپنے لئے چاہے چاہ سکتا ہے، اور میرے ارادے سے تو جو کچھ ارادہ اپنے لئے کرنا چاہے کرسکتا ہے اور میری نعمت کی زیادتی کی وجہ سے جو تجھ پر میری نافرمانی پر قدرت پاسکتا ہے اور میری حفاظت، توفیق مدد وعافیت کے ذریعہ میرے فرائض انجام دے سکتا ہے، میں تیرے احسان کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں، اور تو میری نافرمانی میں مجھ سے زیادہ لائق ہے بھلائی کا آغاز میری طرف سے ہوا، اور برائی میرے پاس جو تو نے کمائی جاری ہوگئی، میں تیری وہ بات پسند کروں گا جو تو میری بات پسند کرے گا۔ ابونعیم عن ابن عمر

۴۳۶۱۶۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان! میں نے تجھے حکم دیا تو تو نے سستی سے کام لیا، میں نے تجھے روکا تو تو آگے بڑھنے لگا، میں نے تجھ پر پردہ ڈالا (لیکن) تو نے پھاڑ دیا، میں نے تجھ سے اعراض کیا تو تو نے کوئی پرواہ نہیں کی، کاش کوئی ایسا ہوتا کہ جب بیمار ہوتا تو شکایت کرتا اور روتا، اور جب عافیت ملتی ہے تو سرکشی ونافرمانی کرتا ہے کوئی ایسا ہوتا کہ بندہ جب اسے پکارتا تو وہ دوڑتا اور لبیک کہتا ہے اور جب کوئی عزت مند بلاتا ہے تو اعراض کرتا اور دور ہوجاتا ہے۔

اگر تو مجھ سے مانگے گا میں تجھے عطا کروں گا، اور مجھ سے دعا کرے گا تو قبول کروں گا، اور اگر بیمار پڑے گا تو شفا دوں گا، اگر سلامتی مانگے گا تو دوں گا، اگر تو میری طرف متوجہ ہوگا تو میں تجھے قبول کروں گا اور اگر تو مغفرت طلب کرے گا تو میں تیری مغفرت کردوں گا، اور میں بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۳۶۱۷۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دیا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں۔ اور کچھ طریقے مقرر کئے ہیں کچھ حدود وقیود رکھی ہیں، بعض چیزیں حلال اور بعض حرام قرار دی ہیں۔ اور دین کو شریعت بنایا اور اسے آسان، سہل اور واضح بنایا ہے اور اسے تنگ نہیں بنایا، خبردار! جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، اور جس میں عہد نہیں اس کا دین نہیں، جس نے اس کا ذمہ توڑا میں اس سے مطالبہ کروں گا، اور جس نے میرا ذمہ توڑا میں اس سے جھگڑوں گا، اور جس سے میں جھگڑا میں اس پر غالب آؤں گا، جس نے میرا عہد توڑا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی نہ وہ حوض (کوثر) پر آئے گا، خبردار! اللہ تعالیٰ نے صرف تین آدمیوں کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے، ایمان لانے کے بعد (نعوذ باللہ) مرتد ہونے والا، پاک دامنی (کے سبب شادی) کے بعد زنا کرنے والا، کسی انسان کو قتل کرنے والا جس کے بدلہ میں اسے قتل کیا جائے۔ آگاہ رہو! کیا میں نے (اللہ کا پیام) پہنچا دیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

خطبے۔۔۔۔۔ از اکمال

۴۳۶۱۸۔۔۔۔۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے، ہم اس سے مدد ومغفرت مانگتے ہیں، اپنے دلوں کی برائی سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ

ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرنے والا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعاؤعبادت) کے لائق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے بندے ہیں، اے ایمان دارو! ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ داری کے بارے میں بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا محافظ ہے'' ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے کما حقہ ڈرو اور تم مسلمان ہی مرنا'' ''اے ایمان والو، اللہ سے ڈرتے رہو اور سیدھی بات کہا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی تو وہ بڑی کامیابی سے ہم کنار ہوا'' (مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی حسن، نسائی ابن ماجہ وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، حاکم، بیہقی عن ابن مسعود قال، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حاجت کی دعا سکھائی تو یہ حدیث ذکر فرمائی)۔

۴۳۶۱۹..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے اور اس سے مدد مانگتے ہیں ہم اپنے دلوں کی برائی اور اپنے برے اعمال کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعاؤعبادت کے لائق) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجة، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۳۶۲۰..... تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے مدد و مغفرت طلب کرتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (پکار و عبادت) لائق نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کونسا دن زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ، فرمایا: کون سا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ مہینہ، فرمایا: کون سا شہر زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ شہر، فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال، تمہارے اس شہر، اس مہینہ اور اس دن کی حرمت کی طرح (آپس میں) حرام ہیں، تو کیا میں نے پہنچادیا؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔ (ابن سعد، طبرانی، بیہقی عن بنیط بن شریط، فرماتے ہیں: کہ میں اپنے والد کے پیچھے سواری پر سوار تھا آپ ﷺ جمرہ کے پاس خطبہ دے رہے تھے پھر یہ حدیث ذکر کی)۔

اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور ہدایت کا سوال

۴۳۶۲۱..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہم اس سے مدد و مغفرت ہدایت و نصرت کا سوال کرتے ہیں، اپنی جانوں اور اپنے برے اعمال کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعاو پکار عبادت و تعظیم کے لائق) نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ بہک گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ الشافعی، بیهقی فی المعرفة عن ابن عباس

۴۳۶۲۲..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے مدد مانگتے ہیں، اپنے دلوں کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، جسے اللہ نے ہدایت دی اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں، اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعاؤعبادت کے لائق) نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت نے خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اس کی نافرمانی تو وہ اللہ تعالیٰ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا البتہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

مواعظ ارکان ایمان کے متعلق..... از اکمال

۴۳۶۲۳..... اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا، فرض نماز قائم کرنا اور فرض زکوٰۃ ادا کرنا، حج و عمرہ کرنا، رمضان کے روزے

رکھنا، دیکھو جو تم لوگوں کے برتاؤ کو اپنے ساتھ پسند کرتے ہو ان کے ساتھ بھی وہی کرنا، اور جو تم ان کے برتاؤ ناپسند کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں تو اسے چھوڑ دو۔ البغوی، طبرانی عن ابی المنتفق

۴۳۶۲۴..... اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنجگانہ پڑھو، اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھو اپنے گھر (بیت اللہ) کا حج کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ سعید بن منصور عن انس

۴۳۶۲۵..... اپنے رب کی بندگی کرو، پانچ نماز پڑھو، رمضان کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو، اپنے امیر کی بات مانو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حاکم عن ابی امامۃ

۴۳۶۲۶..... لوگو! کیا تم سنتے نہیں، اپنے رب کی اطاعت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امیر و حاکم کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ابن حبان عن ابی امامۃ

۴۳۶۲۷..... نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، عمرہ کرو اور سیدھے (دین پر قائم) رہو تمہیں دیکھ کر لوگ سیدھے ہو جائیں گے۔

طبرانی عن سمرۃ و حسن

۴۳۶۲۸..... واہ واہ، تم نے بڑی بات پوچھی ہے وہ اس شخص کے لئے معمولی ہے جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی دینا چاہے، اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنا، فرض نماز قائم کرنا، فرض زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت (اللہ) کا حج کرنا، مرتے دم تک اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، اور اسی پر تم قائم رہنا، معاذ بن جبل! اگر تم چاہو تو میں اس کی جڑ تمہیں نہ بتاؤں؟ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی مضبوطی نماز کا قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہے اور اس کی اونچی چوٹی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے، مجھے اس بات کا حکم ہے کہ جب تک لوگ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کی گواہی نہیں دیتے ان سے جنگ کروں، اور یہ گواہی نہیں دے دیتے کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں، جب انہوں نے یہ کام کر لئے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال بچالئے ہاں جو ان کا حق ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! فرض نماز کے بعد جہاد فی سبیل اللہ جیسا کوئی عمل ایسا نہیں جس کے ذریعہ جنت کے درجات حاصل کئے جائیں، چہرے کا زخمی ہونا اور پاؤں کا غبار آلود ہونا۔ طبرانی عن معاذ

۴۳۶۲۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آکر کہنے لگا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، فرض زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھتے رہنا۔

مسند احمد، ابن ماجه، بخاری عن ابی هریرة مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن حبان عن ابی ایوب وزاد وتصل الرحم

۴۳۶۳۰..... اللہ تعالیٰ اکیلے کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، فرض زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے ہیں، بیت اللہ کا حج کرنا، اور ان سب کو مکمل کرنے والی چیز یہ ہے کہ لوگوں کے جس برتاؤ کو تم اپنے لئے ناپسند سمجھو وہ برتاؤ ان سے بھی نہ کرو۔ ابن ابی عمر عن ابن عمر، ورجاله ثقات

۴۳۶۳۱..... مغیرہ بن عبداللہ یشکری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے، اور جہنم سے دور کرے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرنا جس کے تم ان سے خواہاں ہو، اور ان کے ساتھ وہ برتاؤ نہ کرنا جو تمہیں ان کی جانب سے ناپسند ہو۔

ابن ابی شیبة، والعدنی، عبدالله بن احمد، والبغوی، ابن قانع، طبرانی عن المغيرة بن سعد الاخرم عن ابيه

۴۳۶۳۲..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی وصیت کریں! فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عبادت کرتے رہنا، اوراس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، حج وعمرہ کرنا، بات سننا اور ماننا۔

حاکم عن ابن عمر

۴۳۶۳۳ ..... ابن المنتفق سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آکر عرض کرنے لگا: میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے بچ سکتا ہوں؟ اور کون سی چیز مجھے جنت میں لے جائے گی، فرمایا: اگر تم سوال میں اختصار سے کام لیتے تو اچھا تھا، (مگر) تم نے بڑا اور لمبا سوال کردیا تو پھر مجھ سے سمجھ لو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، فرض نماز قائم کرنا، فرض زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنا اور جس برتاؤ کو تم لوگوں سے ناگوار سمجھو اس سے بچو اور جسے پسند کرو تو وہی کرو۔

مسند احمد، طبرانی والبغوی، ابن جریر، ابو نعیم عن رجل من قیس یقال له: ابن المنتفق ویکنی ابا المنتفق، فذکرہ، طبرانی عن معن بن یزید، طبرانی عن صخر بن القعقاع الباهلی

۴۳۶۳۴ ..... اگر تم گفتگو مختصر کرتے تو (بہتر تھا) (لیکن) بہت عظیم اور لمبا سوال کیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، فرض نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا، جو لوگوں کا برتاؤ تمہیں پسند ہو ان سے وہی کرنا، اور جو ناپسند ہو اسے چھوڑ دینا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن مغیرۃ بن سعد بن الاخرم الطائی عن عمر

۴۳۶۳۵ ..... تم نے سوال میں بہت اختصار کیا اور تم نے پیش کردیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، پانچ نمازیں پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا اور لوگوں کا جو برتاؤ تمہیں ناپسند ہو، ان سے نہ کرنا۔ طبرانی عن معن بن یزید

۴۳۶۳۶ ..... تحقیق اسے توفیق ملی یا ہدایت دی گئی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، صلہ رحمی کرنا، (میری) اونٹنی کو چھوڑ دے۔ (ابن حبان عن ابی ایوب فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے لپک کر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑلی اور کہنے لگا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے، آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا، پھر ارشاد فرمایا، اور یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۳۶۳۷ ..... اے لوگو! بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے، خبردار! اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے رشتہ داروں سے ناتا جوڑو، اور خوش دلی سے اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرنا، اپنے حکمرانوں کی بات ماننا، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔ طبرانی فی الکبیر ابن عساکر، ضیاء عن ابی امامة

۴۳۶۳۸ ..... میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے، سو اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنجگانہ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے حکمرانوں کی بات مانو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔ طبرانی، البغوی عن ابی قتیلة

سب سے افضل اعمال کی ترغیب ..... از اکمال

۴۳۶۳۹ ..... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اوراس کی تصدیق کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، حج مقبول، اوراس سے آسان کام کھانا کھلانا، نرمی سے کلام کرنا، چشم پوشی، اوراچھے اخلاق، اوراس سے زیادہ آسان بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جس چیز کا فیصلہ کردیا اس میں اللہ تعالیٰ پر تہمت نہ لگاؤ یہ سب سے افضل اعمال ہیں۔

مسند احمد، ابن ابی شیبة، الحکیم ابو یعلی، طبرانی عن عبادة بن الصامت، وحسن، مسند احمد عن عمرو بن العاص

۴۳۶۴۰ ..... سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول پر ایمان لانا، پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، پھر حج مقبول کرنا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ابی هریرة، مسند احمد، طبرانی، ابن حبان، ضیاء عن عبداللہ بن سلام

مسند احمد، ضیاء، عبد بن حمدی و الحارث، ابویعلی، طبرانی عن الشفاء بنت عبداللّٰه

۴۳۶۴۱..... یہ سب سے افضل اعمال ہیں۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، دین کا ستون ہے پھر حج مقبول ہے۔

ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۴۲.....اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، مقبول حج، لوگوں نے عرض کیا: حج کی مقبولیت کیا ہے؟ فرمایا: کھانا کھلانا، کلام کی پاکیزگی۔

ابو داؤد طیالسی، ابن حمید، ابن خزیمہ ابن عساکر، حلیۃ الاولیاء عن جابر

۴۳۶۴۳.....سب سے افضل اعمال، بروقت نماز پڑھنا، لوگوں کو جو سب سے بہتر چیز ملی ہے وہ اخلاق کی اچھائی ہے۔خبردار! اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے اخلاق کی اچھائی ہے۔خطیب ابن النجار عن انس

۴۳۶۴۴.....سب سے افضل عمل اچھے اخلاق ہیں۔طبرانی عن اسامۃ ابن شریک

۴۳۶۴۵..... یہ سب سے افضل اعمال ہیں۔ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو، مقبول حج، سب سے افضل نماز لمبے قیام والی ہے، سب سے افضل صدقہ تنگدست کی کوشش ہے، اور افضل ہجرت یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں چھوڑ دے، افضل جہاد مشرکین سے اپنے مال اور اپنی جان کے ذریعہ جہاد کرنا، سب سے افضل قتل (شہادت) یہ ہے کہ آدمی کا خون بہایا جائے اور اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں۔مسند احمد، الدارمی، ابو داؤد، نسائی، طبرانی، بیھقی، ضیاء عن عبداللّٰه بن حبشی الخثعمی

۴۳۶۴۶.....اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اول وقت میں نماز پڑھنا سب سے افضل اعمال ہیں۔طبرانی عن امرأۃ من المبائعات

۴۳۶۴۷.....سب سے افضل اعمال میں نماز ہے، پھر نماز، پھر نماز، پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمرو

۴۳۶۴۸.....سب سے افضل عمل اللہ کے ہاں، ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو، مقبول حج۔

مسند احمد، بیھقی عن ابی ھریرۃ

سب سے افضل اعمال

۴۳۶۴۹.....اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔پڑاؤ کر کے سفر کرنے والا صاحب قرآن (قرآن منزل ہے اور پڑھنے والا مسافر ہے ایک دفعہ ختم کر کے پھر از سر نو شروع کر دے) ہے شروع سے آخر تک چلتا ہے اور آخر سے شروع کرتا ہے یہاں تک کہ شروع میں پہنچ جاتا ہے، جب بھی پڑاؤ کرتا ہے پھر چل پڑتا ہے۔حاکم عن ابن عباس و تعقب، حاکم عن ابی ھریرۃ و تعقب

۴۳۶۵۰.....سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔نماز، پھر نماز کے علاوہ قرآن کی ''تلاوت'' پھر سبحان اللّٰه، الحمدللّٰه، لااله الااللّٰه، اور اللہ اکبر کہنا، پھر صدقہ پھر روزے رکھنا۔الدیلمی عن عائشۃ

۴۳۶۵۱.....سب سے افضل عمل۔اللہ پر ایمان لانا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کسی نے عرض کیا: کون سا غلام سب سے افضل ہے؟ فرمایا: جو اپنے مالکوں کو بہت اچھا لگے اور اس کی قیمت زیادہ ہو، کسی نے عرض کیا: اگر میں غلام نہ خرید سکوں؟ فرمایا: تم کسی تنگ دست کی مدد کر دو، یا کسی کمزور کی اعانت کر دو، وہ شخص کہنے لگا: اگر مجھ میں اس کی طاقت بھی نہ ہو؟ فرمایا: لوگوں سے اپنی اذیت دور رکھو، یہ بھی صدقہ ہے جس کا تم اپنے آپ پر صدقہ کرتے ہو۔مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان عن ابی ذر

۴۳۶۵۲.....سب سے افضل وہ شخص ہے جو اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے، پھر وہ مؤمن جو کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور لوگوں سے اپنی برائی دور رکھتا ہو۔مسند احمد، عبدبن حمید، بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی سعید

۴۳۶۵۳.....سب سے افضل عمل بروقت نماز پڑھنا، پھر والدین سے نیکی کرنا، پھر لوگ تمہاری زبان سے محفوظ رہیں۔بیھقی عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۲۹۔

فصل......باقی رہنے والی نیکیاں

۴۳۶۵۴......باقی رہنے والی نیکیوں کی کثرت کرو سبحان اللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، الحمدللّٰہ اللّٰہ اکبر اور لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔
مسند احمد عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۸۲۸۔

۴۳۶۵۵......جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل رک جاتا ہے صرف تین اعمال کا ثواب نہیں رکتا۔ صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے، یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔بخاری فی الادب المفرد، مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۵۶......چار آدمیوں کا اجر موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہتھیار باندھے فوت ہوا، جس نے کوئی علم سکھا دیا جب تک اس پر عمل ہوتا رہا تو اس کا اجر اس کے لئے جاری رہے گا اور جس نے کوئی صدقہ کیا تو جب تک وہ صدقہ باقی رہا اس کا اجر اس کے لئے جاری رہے گا، اور کسی نے نیک اولاد چھوڑی جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔طبرانی عن ابی امامۃ

۴۳۶۵۷......مؤمن کو اس کی موت کے بعد اس کا جو عمل اور نیکیاں پہنچتی ہیں وہ علم جسے اس نے پھیلایا، نیک اولاد جو پیچھے چھوڑی، یا قرآن کسی کو دیا، یا کوئی مسجد بنادی، یا مسافروں کے لئے کوئی گھر بنادیا، یا کوئی نہر کھدوادی، یا اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں اپنے مال سے کوئی صدقہ کیا تو وہ اسے اس کی موت کے بعد مل جائے گا۔ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۵۸......اپنی جنت کو اپنی دوزخ سے حاصل کرو، لوگو! کہا کرو! سبحان اللّٰہ، لاالٰہ الا اللّٰہ، اللّٰہ اکبر۔ کیونکہ یہ کلمات قیامت کے روز (پڑھنے والے کے) آگے، پیچھے، دائیں بائیں سے آئیں گے اور یہ باقی رہنے والے نیک کلمات ہیں۔نسائی حاکم، عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۵۹......انسان کے بعد اس کے تین اعمال نائب ہوتے ہیں۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا گو ہو، صدقہ جاریہ جس کا اسے اجر پہنچتا رہے اور علم جس کا اس کے بعد نفع ملتا رہے۔ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی قتادۃ

۴۳۶۶۰......چار کام زندوں کے اعمال ہیں (لیکن) ان کا اجر و ثواب مردوں کے لئے جاری رہتا ہے کسی نے نیک اولاد چھوڑی، جو اس کے لئے دعا کرتی ہے، ان کی دعا اسے فائدہ پہنچائے گی، کسی نے کوئی صدقہ جاریہ کیا تو اسے اس پر عمل کرنے والے کے ثواب جیسا ثواب ملے گا اس عامل کے ثواب میں سے کم نہیں کیا جائے گا۔طبرانی عن سلمان

۴۳۶۶۱......جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدت مقررسے تاخیر نہیں کرتا، البتہ عمر کی زیادتی۔ نیک اولاد جو بندے کو ملے اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعا کرتے ہوں تو اسے اپنی قبر میں ان کی دعا پہنچتی ہے تو یہ عمر کی زیادتی ہے۔طبرانی عن ابی الدرداء

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۷۱، الضعیفۃ ۱۵۴۳۔

۴۳۶۶۲......سات چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا ثواب بندے کے لئے اس کی موت کے بعد جاری رہتا ہے۔ جس نے کوئی علم سکھایا، یا کوئی نہر جاری کی، یا کوئی کنواں کھودیا، یا کوئی کھجور کا درخت (مراد پھلدار) لگادیا، یا کوئی مسجد بنادی یا کسی کو قرآن مجید (یا کوئی کتاب یا رسالہ) دیا، نیک اولاد چھوڑی جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہوں۔

باقی رہنے والی نیکیاں......از اکمال

۴۳۶۶۳ جانتے ہو باقی رہنے والی نیکیاں کیا ہیں؟ سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، اللّٰہ اکبر اور لاحول ولا قوۃ پڑھنا۔
ابو الشیخ فی الثواب عن ابی سعید

۴۳۶۶۴... ان کلمات کو اختیار کرو اس سے پہلے کہ ان کے اور تمہارے درمیان (موت) حائل ہو جائے، یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور جنت کے خزانے ہیں، سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالہ الااللہ اور اللہ اکبر۔ طبرانی عن ابی الدرداء

۴۳۶۶۵... کہو! سبحان اللہ والحمدللہ، ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ، یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں، یہ گناہوں کے بوجھ کو ایسے گرا دیتی ہیں جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے اور یہ جنت کے خزانے ہیں۔ طبرانی وابن مردویہ عن ابی الدرداء

۴۳۶۶۶... زمین جو (مسلمان) شخص بھی یہ کلمات کہے گا: لا الہ الااللہ، اللہ اکبر سبحان اللہ الحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم، تو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد طبرانی، ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر، حاکم عن ابن عمر

۴۳۶۶۷... جو پانچ چیزوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور آیا اسے جہنم سے عافیت دی جائے گی اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ الحمدللہ، سبحان اللہ لاالہ الااللہ، اللہ اکبر، اور صبر کرنے والا بچہ۔ الباوردی، عن الحسحاس

۴۳۶۶۸... ابوبکر! جب تم لوگ مسجدوں میں جاؤ تو خوب سیر ہوا کرو کیونکہ جنت کے باغات مساجد ہیں، اور ان میں بکثرت خوردونوش کرو سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالہ الااللہ، اللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۳۶۶۹... ابودرداء! سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالہ الااللہ، اللہ اکبر اور لاحول ولاقوۃ الاباللہ کہا کرو! کیونکہ یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور گناہوں کو یوں گراتی ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں اور یہ جنت کا خزانہ ہیں۔

ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابی الدرداء

۴۳۶۷۰... تین عمل بندے کے لئے اس کی موت کے بعد باقی رہتے ہیں۔ صدقہ جو اس نے جاری کیا ہو، یا کسی علم کو زندہ کیا ہو، یا اولاد جو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہو۔ ابوالشیخ فی الثوب عن انس

۴۳۶۷۱... سات اعمال ایسے ہیں کہ بندہ قبر میں پڑا ہوتا ہے (لیکن) ان کا اجر بندے کے لئے موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ جس نے کوئی علم سکھادیا، نہر کھدوادی، کنواں کھود دیا، کوئی کھجور کا درخت لگا دیا، مسجد بنادی، قرآن مجید دے دیا، یا نیک اولاد چھوڑی جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی ہے۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف، سمویہ بیہقی عن انس، مر برقم ۴۳۶۶۲

الحمدللہ آج بروز سوموار دن ایک بجے بتاریخ ۱۳/۹/۲۰۰۸ کنز العمال جلد ۱۵ کا ترجمہ مکمل ہوا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس دوران قصداً سہواً کسی قسم کی کوئی غلطی باوجود انتہائی احتیاط کے بھی واقع ہوگئی ہو، معاف فرمائے اور اس ترجمہ کو عوام الناس کے لئے نافع وفائدہ مند بنائے۔ اس کے دوران جن حضرات نے علمی دسترس فرمائی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے حسن عمل میں برکت فرمائے۔ علماء کرام سے گزارش ہے معنوی اصلاح فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ فقط عامر شہزاد علوی۔ ۱۳/۹/۲۰۰۸۔

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ شانزدہم

مترجم

ابو عبد محمد یوسف تنولی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب دوم...... ترھیبات کے بیان میں

اس باب میں ۹ فصلیں ہیں۔

فصل اول...... مفردات کے بیان میں

۴۳۶۷۲ ...نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی، گناہ بھلایا نہیں جاتا، بدلہ دینے والا (خدا تعالیٰ) نہیں مرتا، جیسے چاہو عمل کرو، (چونکہ) جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی قلابة مرسلاً

کلام:... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے الشذرة ۱۳۷، والضعیف الجامع ۲۳۲۹۔

۴۳۶۷۳... زمین کی حفاظت کرو چونکہ یہ تمہاری ماں ہے، چنانچہ جو بھی عمل کرنے والا ہو، وہ زمین پر خواہ اچھا عمل کرے یا برا عمل کرے، زمین اس کے متعلق خبر دے دیتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ربیعة الجرشی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۲۴۰۷۔

۴۳۶۷۴ ...اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری اور جن وانس کی عجیب خبر ہے، جبکہ میں خالق ہوں اور میرے غیر کی عبادت کی جاتی ہے۔ میں رزق عطا کرتا ہوں جبکہ میرے غیر کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ رواہ الحکیم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۴۰۴۸۔

۴۳۶۷۵ حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے: اے برائیوں کے کاشتکار! انجام کار تجھے ان کے کانٹے ہی کاٹنے پڑیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۴۰۶۔

۴۳۶۷۶... جیسا کہ کانٹوں سے انگور نہیں چنے جاتے اسی طرح نیکوکاروں کی جگہوں پر گناہ گاروں کو نہیں اتارا جائے گا، یہ دونوں جدا جدا راستے ہیں، تم جس کو بھی اختیار کرو گے اس کے انجام کو پہنچ جاؤ گے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۶۹۱۔

۴۳۶۷۷ جیسا کہ کانٹوں سے انگور نہیں چنے جاتے اسی طرح نیکوکار گناہ گاروں کی جگہ پر نہیں اتارے جاتے۔ لہٰذا تم جس راستے کو چاہو اختیار کرو۔ تم جس راستے پر بھی چلو گے اس راستے والوں تک پہنچ جاؤ گے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن یزید بن مرثد مرسلاً

۴۳۶۷۸ جس شخص نے اپنے بادشاہ کو اللہ تعالیٰ کی معصیت سے ڈرایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے معاملہ کو آسان فرمائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل عن قیس بن سعد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۵۶۴۱۔

۴۳۶۷۹ ... بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر بد خلق، اجڈ اور بازاروں میں شور مچانے والے کو ناپسند کرتے ہیں، جو کہ رات کو گوشت کا ایک لوتھڑا (بنا سوتا رہتا) ہے اور دن کو نرا گدھا ہوتا ہے، جو دنیا کی بھرپور معلومات رکھتا ہے اور آخرت سے سراسر جاہل ہوتا ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۲۳۰۴ والمعلۃ ۳۴۰۔

۴۳۶۸۰... بلاشبہ جنت گناہ گار کے لیے حلال نہیں ہے۔ رواہ احمد والحاکم عن ثوبان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۱۴۲۹۔

۴۳۶۸۱ جو شخص مرجاتا ہے اس کا ٹھکانا یا جنت ہوتی ہے یا جہنم، ہمیشہ ہمیشہ داخل رہے گا اسے موت نہیں آئے گی اور نہ ہی کہیں کوچ کر سکے گا۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۴۳۶۸۲... ہر رات سمندر تین مرتبہ نکتۂ مجہول سے مائل بہ عروج ہوتا ہے اور حق تعالیٰ سبحانہ سے اجازت طلب کرتا ہے کہ لوگوں پر چڑھائی کردے لیکن اللہ عزوجل اسے منع کر دیتے ہیں۔ رواہ احمد عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۳۷۔

۴۳۶۸۳... ہر چیز ابن آدم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار ہے۔ رواہ البزار عن بریدۃ

۴۳۶۸۴... قیامت کے دن ایک بہت بڑا اور موٹا آدمی آئے گا، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مرتبہ مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔

البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۶۸۵... میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے جو بظاہر بارونق لگ رہی ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ ان تمام نیکیوں کو اڑتے ہوئے ذرات کی طرح منتشر کر دیں گے، وہ لوگ نسل کے اعتبار سے تمہارے بھائی ہوں گے۔ راتوں کو اسی طرح بیدار رہیں گے جس طرح تم رہتے ہو، لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ خلوت میں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو توڑ دیتے ہیں۔

رواہ ابن ماجہ عن ثوبان

حرام کھانے والے جنت سے محروم ہوں گے

۴۳۶۸۶... میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو قیامت کے دن پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے، بظاہر ان کی نیکیاں چمکدار ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اڑتے ہوئے ذرات کی طرح منتشر کر دیں گے، وہ لوگ نسل کے اعتبار سے تمہارے بھائی ہوں گے، راتوں کو اسی طرح بیدار رہیں گے جس طرح تم رہتے ہوں لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ خلوت میں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو توڑ دیتے ہیں۔

رواہ ابن ماجہ عن ثوبان

۴۳۶۸۷ تم ضرور جنت میں داخل ہو جاؤ گے مگر وہ آدمی (جنت میں داخل نہیں ہوگا) جو مکر گیا اور اونٹ کی طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل گیا۔

رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۸۸... یقیناً تمہارے آگے تنگ، دشوار گذار ایک گھاٹی ہے اسے وہی عبور کر پائے گا جو دبلا اور لاغر ہو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۴۵۔

فائدہ:...... گو کہ فنی اعتبار سے حدیث ضعیف ہے لیکن باب ترھیب میں حد عروج کو پہنچی ہوئی ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد حشر، پل صراط وغیرہ کو گھاٹی سے تشبیہ دی گئی ہے، اس گھاٹی کو وہی شخص عبور کر پائے گا جس نے دنیا میں محنت کی ہو، مجاہدہ وریاضت کی ہو، خوف خدا اور خوف آخرت سے اپنے جسم وجان کو لاغر کر رہا ہو۔

۴۳۶۸۹... جس شخص نے کھیت اور شکار کی ضرورت کے علاوہ کتا پالا ہر دن اس کے نامۂ اعمال سے ایک قیراط کم کر دیا جائے گا۔

رواہ احمد ومسلم وابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۹۰..... جس شخص نے کتا پالا جو اسے کھیتی اور شکار کا فائدہ نہیں پہنچا رہا ہر روز اس کے اعمال سے ایک قیراط کم کیا جائے گا۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن سفیان بن ابی زھیر

۴۳۶۹۱..... جو شخص مویشیوں کی حفاظت کرنے والے کتے اور شکاری کرتے کے علاوہ کوئی کتا پالتا ہے اس کے اعمال (کے ثواب) میں سے روزانہ دو قیراط کے برابر کمی کردی جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن ابن عمر

۴۳۶۹۲..... جس شخص نے شکار کرنے والے، مویشیوں کی حفاظت کرنے والے اور زمین کی حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا ہر دن اس کے ثواب میں سے دو قیراط کے برابر کمی کردی جاتی ہے۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۶۹۳..... جس شخص نے کتا پالا جو کھیتی اور مویشیوں کی حفاظت کا کام نہیں دیتا روزانہ اس کے عمل سے ایک قیراط کے برابر کمی کردی جاتی ہے۔

رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۶۹۴..... جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر بد بخت آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل نہ کیا ہو اور کوئی نافرمانی چھوڑی نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۴۲ وضعیف ابن ماجہ ۹۳۵۔

۴۳۶۹۵..... ایک عورت کو بلی باندھ دینے پر عذاب دیا گیا، یہاں تک کہ وہ مرگئی عورت نے اسے کھولا نہیں تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر زندہ رہتی، اس وجہ سے اس کے لیے آتش جہنم واجب ہوگئی۔ رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۴۳۶۹۶..... ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس نے بلی باندھ دی تھی حتیٰ کہ بھوکی مرگئی اور وہ عورت اس کی پاداش میں جہنم میں داخل ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے بلی کو کھانا دیا اور نہ ہی پانی پلایا جبکہ تو نے اسے باندھ رکھا تھا اور نہ ہی تو نے اسے کھولا تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم عن ابن عمر والدارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۶۹۷..... ایک عورت کو بلی نوچ رہی تھی میں نے پوچھا اسے یہ سزا کیوں دی جارہی ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: اس عورت نے بلی باندھ دی تھی حتیٰ کہ بھوکی مرگئی اور نہ ہی اسے کھولا تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ رواہ البخاری عن اسماء بنت ابی بکر

۴۳۶۹۸..... دوزخ میرے قریب تر کی گئی حتیٰ کہ میں اس کی تپش کو اپنے چہرے سے جھاڑنے لگا۔ دوزخ میں میں نے ایک چھری والا بھی دیکھا جو بحیرہ (اونٹوں) کے کان کاٹتا تھا اور حمیر کی عورت جو بلی والی تھی اسے بھی دیکھا۔ رواہ مسلم عن المغیرۃ

۴۳۶۹۹..... جنت میرے قریب کی گئی حتیٰ کہ اگر میں جرأت کرتا تمہارے پاس جنتی پھلوں کے خوشے لے آتا۔ دوزخ بھی میرے قریب کی گئی حتیٰ کہ میں نے کہا: اے میرے رب! میں تو ان کے درمیان ہوں، میں نے (دوزخ میں) ایک عورت بھی دیکھی جسے بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے پوچھا: اسے یہ سزا کیوں دی جارہی ہے؟ فرشتوں نے کہا: اس عورت نے بلی باندھ دی تھی حتیٰ کہ بھوکوں مرگئی، نہ اسے کھانا دیا اور نہ ہی کھلی چھوڑی تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ رواہ احمد وابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر

۴۳۷۰۰..... اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد! اے بنی عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو۔ رواہ الترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۷۰۱..... اے جماعت قریش! اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو خرید لو، میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔

رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ ومسلم ایضاً عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۴۳۷۰۲..... اے جماعت قریش! اپنے آپ کو دوزخ سے باہر نکال پھینکو، بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے نقصان کا مالک ہوں اور نہ ہی نفع کا۔ اے بنی عبد مناف! اپنے آپ کو دوزخ سے باہر نکال پھینکو، بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے کسی نفع نقصان کا مالک

نہیں ہوں، اے جماعت بنی قصی! اپنی جانوں کو دوزخ سے باہر نکال پھینکو، چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میں تمہارے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں، اے جماعت بنی عبدالمطلب اپنی جانوں کو دوزخ سے باہر نکال پھینکو چونکہ میں تمہارے لیے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے فاطمہ بنت محمد! اپنی جان کو دوزخ سے باہر نکال دے، چونکہ میں تیرے لیے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں، بلاشبہ تیرے لیے صلہ رحمی ہے جسے میں اس کی تری کے ساتھ تر کرتا رہوں گا۔ رواہ احمد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۴۷۰۳ ... جس شخص نے کسی مسلمان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی، جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی۔

رواہ الطبرانی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۱۶۔

۴۴۷۰۴ ... جو شخص مؤمن سے ڈرتا رہا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ قیامت کے دن کی ہولناکی سے اسے بے خوف رکھے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۶۲۔

اللہ کو ناراض کرکے کسی بندے کی اطاعت جائز نہیں

۴۴۷۰۵ ... جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کو راضی رکھا، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کردیتے ہیں اور جس شخص نے لوگوں کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کو راضی رکھا اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف سے اس کی کفایت کریں گے۔ رواہ الترمذی وابونعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

۴۴۷۰۶ ... جو شخص صبح کو اٹھا درآنحالیکہ اس کی تمام تر سوچ وفکر غیر اللہ میں بٹی ہوئی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی درجہ میں نہیں ہے اور جس شخص نے صبح کی اور وہ مسلمانوں کے متعلق فکرمند نہیں ہوا وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۲۷ وضعیف الجامع ۵۴۲۹۔

۴۴۷۰۷ ... جس شخص نے کسی دوسرے کو نقصان پہنچایا اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچائے گا جس نے دوسرے کو مشقت میں ڈالا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔ رواہ احمد وابویعلی عن ابی صرمۃ

۴۴۷۰۸ ... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ہرگز کسی مسلمان کو نہ ڈرائے۔ رواہ الطبرانی عن سلیمان بن صرد

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۰۴۔

۴۴۷۰۹ ... مسلمان کو مت ڈراؤ چونکہ مسلمان کو ڈرانا ظلم عظیم ہے۔ رواہ الطبرانی عن عامر بن ربیعہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۱ والنوافح ۲۵۵۶۔

۴۴۷۱۰ ... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔ رواہ ابوداؤد عن رجال

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۰۸۔

۴۴۷۱۱ ... جس شخص نے کسی مسلمان کی طرف ایسی نظر سے دیکھا جس سے اسے اللہ تعالیٰ کے حق کے علاوہ کسی اور معاملہ میں ڈرایا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ڈرائیں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۶۷۔

۴۴۷۱۲ ... بہت بری ہے وہ قوم جس کے بیچ مؤمن تقیہ اور کتمان کرکے چلتا ہو۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن مسعود

۴۴۷۱۳ ... جو شخص برا عمل کرتا ہے اس کا بدلہ اسے دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی بکرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۳ ضعیف الجامع ۵۸۹۱۔

ترھیب احادی.....حصہ اکمال

۴۳۷۱۴ ... اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ گندگیوں سے بچتے رہو، سو جس شخص نے کسی گندگی کا ارتکاب کیا اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پردے سے اپنا ستر کرے اور دوبارہ اس کی طرف نہ لوٹے۔رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۳۷۱۵ ... میں تمہیں دوزخ کی آگ کا ڈر سناتا ہوں۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن النعمان بن بشیر

۴۳۷۱۶ ... ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوئی۔رواہ ابن عدی وابن عساکر عن عقبة بن عامر

۴۳۷۱۷ ... اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا ہے مگر اس شخص کی بخشش نہیں کرتا جو اس کی اطاعت سے اونٹ کی طرح نکل جاتا ہو۔

رواہ احمد والحاکم والضیاء المقدسی عن ابی امامة

۴۳۷۱۸ ... دوزخ میں صرف بدبخت ہی داخل ہوسکتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ! بدبخت کون ہے؟ فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طاعت میں عمل نہ کرتا ہو اور کوئی معصیت نہ چھوڑتا ہو۔رواہ احمد والبیھقی عن ابی ھریرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۴۲۔

گناہگار بندوں کو شرمندہ نہ کیا جائے

۴۳۷۱۹ ... بلاشبہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے کو عار دلاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے پڑوسی قریبی اور دنیا میں اسے جاننے والے اس سے کہتے ہیں اے آدمی! تجھے کیا ہوا، تجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔کیا یہی ہے وہ جو تو دنیا میں علانیہ نیکی کرتا تھا۔رواہ ابن النجار عن جابر

۴۳۷۲۰ ... بلاشبہ اللہ تعالیٰ خلق کثیر کو مسخ کردیتے ہیں۔انسان تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی معصیت کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے حکم کو کمتر سمجھ کر معصیت کا ارتکاب کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو مسخ کردیتے ہیں، پھر قیامت کے دن اسے انسان بنا کر اٹھاتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں: جیسے تم پہلے تھے اسی طرح ہوجاؤ، پھر اسے آگ میں داخل کردیتے ہیں۔

رواہ البخاری فی الضعفاء عن عبدالغفور بن عبدالعزیز بن سعید الأنصاری عن ابیه عن جدہ

۴۳۷۲۱ ... لوگوں میں بدترین انسان وہ ہے جس کے شر سے بچا جائے۔رواہ ابن عساکر عن عائشة

۴۳۷۲۲ ... یقیناً تم میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جن کی کثرت شر سے بچا جائے۔رواہ ابن النجار عن عائشة

۴۳۷۲۳ ... موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ تمہاری قوم نے مسجدیں تو بناڈالی ہیں لیکن اپنے دلوں کو اجاڑ دیا ہے، وہ فربہ کیے جارہے ہیں جیسے کہ خنزیر ذبح کے دن فربہ کیا جاتا ہے، میں ان کی طرف نظر کرتا ہوں تو ان پر لعنت برساتا ہوں، میں ان کی دعا قبول نہیں کرتا اور نہ ہی ان کی مانگی ہوئی کوئی چیز انہیں دیتا ہوں۔رواہ ابن مندہ والدیلمی عن ابن عم حنظلة الکاتب

۴۳۷۲۴ ... نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی، گناہ بھلایا نہیں جاتا، بدلہ دینے والا نہیں مرتا جیسے چاہو ہوجاؤ، جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۶۹ والشذرة ۱۳۷۔

۴۳۷۲۵ ... مکروفریب، خیانت اور دھوکہ بازی کا انجام دوزخ ہے یہ بھی خیانت ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے ایسی بات پوشیدہ رکھے جس کا اگر اسے علم ہوتا تو وہ بھلائی تک پہنچ جاتا یا اسے پریشانی سے نجات مل جاتی، پوچھا گیا: یارسول اللہ! ہم اپنے دل کی بات اپنے بھائی کے سامنے ظاہر کردیا کریں؟ فرمایا: اس بات کو پوشیدہ رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جس کا دوسرے کو کوئی نفع یا نقصان نہ ہو۔رواہ البغوی عن عبادة الانصاری

۴۳۷۲۶ ... آدمی کے شر میں سے اتنا بھی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔رواہ ابن ماجه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۴۴۷۲۷۔۔۔ ہارون علیہ السلام کے دو بیٹے تھے جو مسجد کی خدمت سرانجام دیتے تھے، آگ سے مسجد کے چراغ روشن کرتے، وہ آگ آسمان سے نازل ہوتی تھی۔ چنانچہ ایک رات وقت مقررہ پر آگ کو نازل ہونے میں تاخیر ہوگئی، لڑکوں نے چراغ دنیا کی آگ سے روشن کردیئے، اتنے میں آسمانی آگ آئی اور ان دونوں پر آن پڑی ہارون علیہ السلام اٹھے تاکہ اپنے بیٹوں سے اس آگ کو بجھائیں، موسیٰ علیہ السلام فوراً پکار اٹھے کہ رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا ہونے دو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ میرے اولیاء میں سے جو میرے حکم کی مخالفت کرتا ہے اس کا انجام یہ ہے اور میرے دشمنوں میں سے جو میرے حکم کی مخالفت کرے گا اس کا کیا حال ہوگا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۴۷۲۸۔۔۔ مؤمن کو ڈرانے کا انجام کیسا ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن یحییٰ بن ابی حسن عن ابیہ عن جدہ

۴۴۷۲۹۔۔۔ جس شخص نے کسی مؤمن کو دنیا میں ڈرایا اللہ تعالیٰ اس کے ڈر کو اس دن طویل تر کردیں گے جس کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہے، پھر یا تو اس کی بخشش کردی جائے گی یا مبتلائے عذاب ہوگا۔ رواہ الدیلمی عن انس

۴۴۷۳۰۔۔۔ جس شخص نے کسی مؤمن کو ڈرایا فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۴۴۷۳۱۔۔۔ جس شخص نے کسی مؤمن کو ڈرایا قیامت کے دن اس کا ڈر ختم نہیں ہونے پائے گا۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۲۱۶۳۔

۴۴۷۳۲۔۔۔ ہر دن ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اے لوگوں رک جاؤ، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو زبردست غلبہ حاصل ہے، تمہارے زخم خون رستے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے نہ ہوتے، دودھ پیتے بچے نہ ہوتے، چرنے والے چوپائے نہ ہوتے تمہارے اوپر کب کی بلاء نازل ہو چکی ہوتی اور کب کے تم اللہ تعالیٰ کے غصہ میں کوٹے جا چکے ہوتے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیہ عن ابی الزاھریہ عن ابی الدرداء وحذیفۃ

۴۴۷۳۳۔۔۔ کوئی قوم اس وقت تک ہلاک نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اپنی جانوں سے دھوکا نہ کرلیں۔ رواہ ابن جریر عن ابن مسعود

۴۴۷۳۴۔۔۔ جس شخص نے لوگوں کے لیے وہ چیز پسند کی جسے وہ پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز کا اظہار کیا جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا درآنحالیکہ اللہ تعالیٰ کو اس پر سخت غصہ ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن عصمۃ بن مالک

۴۴۷۳۵۔۔۔ جو شخص گھوڑے پر سوار ہوا پھر میری امت کو قتل کرنے کے درپے ہوا وہ اسلام سے نکل گیا۔ رواہ ابن عساکر عن انس

۴۴۷۳۶۔۔۔ کس شخص نے اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچوں کو واپس لوٹا دو۔

رواہ ابوداؤد عن عبدالرحمن بن عبداللہ عن ابیہ

۴۴۷۳۷۔۔۔ جس شخص نے اپنے باطل کے ذریعے حق کو رد کیا اللہ اور اس کا رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الأخلاق عن ابن عباس

۴۴۷۳۸۔۔۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو اپنی زبان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتا ہے لیکن عملاً اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۴۴۷۳۹۔۔۔ بھلائی کے کام میں ایک دوسرے کو تکلیف مت پہنچاؤ۔ رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن ابی قلابۃ مرسلاً

۴۴۷۴۰۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اذیت مت پہنچاؤ، انہیں عار مت دلاؤ اور ان کی پوشیدہ باتوں کے درپے مت ہو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پوشیدہ بات کی طلب میں رہا، اللہ تعالیٰ اس کی پوشیدہ بات کی طلب میں رہتے ہیں حتیٰ کہ اسے گھر میں بیٹھے بیٹھے رسوا کردیتے ہیں۔

رواہ احمد وسعید بن المنصور عن ثوبان

مسلمانوں کو حقیر سمجھنے کی ممانعت

۴۴۷۴۱۔۔۔ اپنے مسلمان بھائی کو ہرگز حقیر مت سمجھو چونکہ وہ مسلمانوں میں چھوٹا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑا ہے۔

رواہ ابو عبدالرحمن السلمی عن ابی بکر

۴۳۷۴۲۔۔۔ ان لوگوں کے ٹھکانوں میں داخل مت ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے الا یہ کہ تم روتے ہوئے جاؤ اس خوف سے کہ ان پر پڑی ہوئی مصیبت میں کہیں تم بھی نہ گرفتار ہو جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق واحمد والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۳۷۴۳۔۔۔ پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے مت اڑاؤ چونکہ رات کے وقت گھونسلے ان کے لیے امان گاہ ہیں۔

رواہ الطبرانی عن فاطمۃ بنت حسین عن ابیھا

۴۳۷۴۴۔۔۔ بدخلق، تند خو، اجڈ اور کمینہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، یہ سخت اخلاق کا مالک ہے، صحتمند ہے، کھانے پینے کا شوقین ہے، کھانا اور پانی وافر مقدار میں پالیتا ہے، لوگوں پر ظلم ڈھاتا ہے اور اپنے پیٹ کا پجاری ہے۔ رواہ احمد عن عبدالرحمن بن غنم

۴۳۷۴۵۔۔۔ تمہیں فاجر آدمی نعمتوں میں پڑے ہوئے ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا ایک قاتل ہے جو مرتا نہیں جب بھی وہ سرکشی کرتا ہے ہم آگ کو بڑھا دیتے ہیں۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۴۳۷۴۶۔۔۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے متعلق دھوکے میں مت رہو چونکہ اللہ تعالیٰ اگر کسی چیز کو نظر انداز کرتا تو چیونٹی، کیڑا اور مچھر اس کا زیادہ حقدار ہوتا۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۲۱۴۔

۴۳۷۴۷۔۔۔ اے عائشہ! اپنے عذر کم کرو۔ رواہ الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۴۳۷۴۸۔۔۔ اے بنی عبد مناف! اے بنی عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ بنت عبدالمطلب رسول اللہ کی پھوپھی! اپنی جانوں کا سودا کرلو۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتا۔ میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو۔ جان لو! قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب پرہیزگار لوگ ہوں گے۔ تم اپنے رشتہ داروں کے قریب رہو یہ بات تمہارے زیادہ لائق ہے۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ میرے پاس اعمال لے کر حاضر ہوں اور تم اپنے کاندھوں پر دنیا کا بوجھ اٹھائے ہوئے حاضر ہو۔ تم اس وقت کہو: اے محمد! میں تمہیں آگے سے یہی جواب دوں۔ تم پھر کہو اے محمد! میں پھر یہی جواب دوں، میں تم سے منہ موڑ لوں اور تم کہو میں فلاں بن فلاں ہوں، میں جواب دوں، میں تمہارے نسب کو جانتا ہوں اور تمہارے عمل کو نہیں جانتا۔ تم اپنی کتاب (نامۂ اعمال) کو پھینک دو۔ واپس لوٹ جاؤ میرے اور تمہارے درمیان کوئی قرابت نہیں۔

۴۳۷۴۹۔۔۔ دیوث (جسے اپنے اہل خانہ پر غیرت نہ آئے) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن عمار

۴۳۷۵۰۔۔۔ اے بنی ھاشم! اے بنی قصی! اے بنی عبد مناف، میں تمہیں ڈرسنانے والا ہوں، موت غارت گری ڈال دیتی ہے اور قیامت کا وقت مقرر ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

۴۳۷۵۱۔۔۔ اے بنی ہاشم! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا ہوں اے بنی ھاشم! میرے دوست تم سے ڈرتے ہیں، اے بنی ھاشم دوزخ سے ڈرو گو کہ اس کے متعلق کھجور کی ایک گٹھلی کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو۔ اے بنی ھاشم! میں تمہیں ہرگز اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم اپنی پیٹھوں پر دنیا کو لادے ہوئے ہو اور تم آخرت میں ہو دنیا کو اٹھائے ہوئے۔ رواہ الطبرانی عن عمران بن حصین

قیامت میں ہر شخص اپنے اعمال کا جوابدہ ہوگا

۴۳۷۵۲۔۔۔ اے فاطمہ بنت محمد! اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرلو، چونکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرلو گو کہ کھجور کی ایک گٹھلی کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہ! تمہارے پاس سے کوئی آدمی خالی ہاتھ نہ لوٹنے پائے گو کہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ دے دو۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۳۷۵۳۔۔۔ اے فاطمہ بنت رسول اللہ! اللہ کے لیے بھلائی کے اعمال کرتی رہو چونکہ قیامت کے دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا ہوں۔ اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ کے لیے بھلائی کے اعمال کرتے رہو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے

کچھ کام نہیں آ سکتا۔اے حذیفہ! جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور میری لائی ہوئی ضروریات دین پر ایمان لایا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردیں گے اور جنت اس کے لیے واجب ہوجائے گی جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی اور آخرت کے لیے رمضان شریف کے روزے رکھے پھر اللہ تعالیٰ نے اسی پر اس کا خاتمہ کردیا، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردیتے ہیں۔جس شخص نے خدائے تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے صدقہ کیا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور دار آخرت کے لیے بیت اللہ کا حج کیا پھر اسی حالت پر اس کا خاتمہ ہوا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کردیتے ہیں اور جنت اس کے لیے واجب ہوجاتی ہے۔

رواہ البزار عن سماک بن حذیفہ، عن ابیہ وقال البزار لانعلم لحذیفۃ ابنا یقال لہ سماک الا فی ھذا الاسناد

۴۳۷۵۴.....اے جماعت قریش! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا ہوں، اے بنی عبدمناف! اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو خریدلو، میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا ہوں۔اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا ہوں۔اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو لیکن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا ہوں۔رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ھریرہ ومسلم ایضاً عن عائشۃ

۴۳۷۵۵ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: جو شخص بھی میرے علاوہ کوئی اور امید رکھے گا میں اس کی امید کو کاٹ دوں گا اور میں ضرور اسے ذلت آمیز لباس پہناؤں گا اور میں اسے اپنے سے دور کردوں گا، میں اسے اپنی ملاقات سے دور رکھوں گا۔کیا میرا بندہ سختیوں میں میرے غیر سے امیدیں باندھ لیتا ہے حالانکہ سختیاں میری قبضہ قدرت میں ہیں میں ہر وقت زندہ رہنے والا ہوں اور کریم ہوں، وہ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھتا ہے حالانکہ دروازوں کی تمام ترکنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔جو شخص مجھے پکارتا ہے اس کے لیے میرا دروازہ کھلا رہتا ہے کون ہے جو مجھ سے امید وابستہ رکھے اپنی مشکلات میں اور میں اس کی امید کو کاٹ دوں۔یا کون ہے جو اپنے جرم کی پاداش میں مجھ سے بھلائی کی امید رکھتا ہو اور میں اس کی امید پر پانی پھیردوں۔میں اپنے بندوں کی امیدوں کو اپنے سے وابستہ رکھتا ہوں۔جو شخص میری تسبیح سے اکتاتا نہیں میں اس کے لیے رحمت سے آسمانوں کو بھردیتا ہوں۔میری رحمت سے مایوس ہونے والوں کے لیے افسوس ہے اور میری نافرمانی کرنے والے کے لیے بدبختی ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ذر

فصل دوم......ترھیبات ثنائیہ کے بیان میں

۴۳۷۵۶.....گناہوں کو کم کرو موت تمہارے اوپر آسان تر ہوجائے گی۔قرضہ کم کرو آزادی سے زندگی بسر کرو گے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۷۹۔

۴۳۷۵۷..... جس شخص نے کسی مؤمن کو ڈرایا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ڈر سے بے خوف نہیں رہ سکتا۔جس شخص نے کسی مؤمن کی چغلی کھائی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ذلت کے مقام پر کھڑا کریں گے اور اسے (سرعام) رسوا کریں گے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۰۴۔

۴۳۷۵۸.....ایک آدمی کو اس کی قبر میں داخل کیا گیا اس کے پاس دو فرشتے آئے اور اس سے کہنے لگے: ایک ضرب لگانا چاہتے ہیں۔چنانچہ فرشتوں نے اسے ایک ضرب لگائی جس سے قبر آگ سے بھرگئی۔فرشتوں نے پھر اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ اسے افاقہ ہوا اور اس کا رعب جاتا رہا، پھر فرشتوں سے کہنے لگا: تم نے مجھے کیوں مارا ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: بلاشبہ تو نماز پڑھتا تھا لیکن بغیر طہارت کے اور تو ایک مظلوم آدمی کے پاس سے گزرا لیکن تو نے اس کی مدد نہیں کی۔

کلام :...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۵۷ والضعیفۃ ۲۱۸۸۔

۴۳۷۵۹...... مشرکین کی آگ سے اپنی آگ روشن مت کرواور اپنے انگوٹھیوں میں عربی نقش کندہ نہ کرو۔ رواہ احمد والنسائی عن انس

کلام :...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۲۷ وضعیف النسائی ۳۹۹۔

ثنائیات...... حصہ اکمال

۴۳۷۶۰...... بلاشبہ وہ شخص سلامتی میں رہتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ سلامت ومحفوظ رہیں۔

رواہ احمد والطبرانی عن سھل بن معاذ عن ابیہ

۴۳۷۶۱...... مخلوق میں سے دو آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہتے ہیں: ایک وہ آدمی جو امراء (گورنروں) کے ساتھ مل بیٹھتا ہے وہ جو بھی ظلم پر مبنی فیصلے کرتے ہیں وہ بھرپور ان کی تصدیق کرتا رہتا ہے۔ دوسرا بچوں کا معلم جو بچوں کے ساتھ غمخواری سے پیش نہیں آتا اور یتیم کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ رواہ ابن عساکر عن ابی امامۃ

۴۳۷۶۲...... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ستاروں کی تصدیق اور تقدیر کی تکذیب کا ہے۔ کوئی آدمی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اچھی اور بری میٹھی اور کڑوی تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

۴۳۷۶۳...... اپنی ڈاڑھی مبارک کو پکڑ کر فرمایا: میں اچھی اور بری میٹھی اور کڑوی (ہر طرح کی) تقدیر پر ایمان لایا۔ رواہ ابن النجار عن انس

۴۳۷۶۴...... مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ خوف لمبی لمبی امیدیں رکھنے اور اتباع بدعت کا ہے، رہی بدعت کی اتباع سو وہ راہ حق سے گمراہ کردیتی ہے اور لمبی لمبی امیدیں آخرت کو بھلادیتی ہیں۔ خبردار! دنیا پیٹھ پھیر کر کوچ کر چکی ہے جبکہ آخرت سامنے سے متوجہ ہوکر آرہی ہے۔ دنیا وآخرت (دونوں میں سے ہر ایک) کے کچھ بیٹے ہیں تم آخرت کے بیٹے (بندے) بنو، دنیا کے بیٹے (بندے) مت بنو، بلاشبہ آج ہر طرح کا عمل کیا جاسکتا ہے اور آج کوئی حساب نہیں۔ جبکہ آئندہ کل حساب ہوگا اور عمل نہیں کیا جاسکتا۔ رواہ ابن النجار عن جابر وابن عساکر عن علی موقوفاً

کلام :...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن مسلمہ بن قعنب راوی ہے بیہقی کہتے ہیں کہ یہ راوی منکر حدیثیں بیان کرتا تھا۔ نیز دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۰ وضعیف الجامع ۲۴۶۔

۴۳۷۶۵...... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف خواہشات نفس اور لمبی لمبی امیدیں رکھنے کا ہے، سو رہی بات خواہشات نفس کی سو وہ حق سے روک دیتی ہیں اور لمبی لمبی امیدیں آخرت کو بھلادیتی ہیں۔ یہ دنیا چلی جانے والی ہے جبکہ آخرت سچائی کے ساتھ آنے والی ہے، دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ بندے ہیں۔ اگر تم سے ہوسکے تو آخرت کے بندے بنو اور دنیا کے بندے مت بنو۔ ایسا ضرور کرو۔ بلاشبہ آج تم ایسی جگہ میں ہو جس میں بھرپور عمل کیا جاسکتا ہے اور حساب کتاب کوئی نہیں۔ اور آئندہ کل تم ایسی جگہ پہنچ جاؤ گے جس میں حساب لیا جائے گا اور عمل نہیں کیا جاسکے گا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن جابر

کلام :...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۱۷۷ والمتناھیۃ ۱۳۶۱۔

لمبی امیدیں باندھنا اور خواہشات کی پیروی کرنا ہلاکت ہے

۴۳۷۶۶...... مجھے تمہارے اوپر دو چیزوں کا سب سے زیادہ خوف ہے اتباع ھوا سو وہ حق سے پھیر دیتی ہے اور طول امل تو نری دنیا کی محبت ہے۔

رواہ ابن النجار عن علی

۴۳۷۶۷...... خبردار! ان دونوں (شخصوں) کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جارہا، ان میں سے ایک تو لوگوں کی

غیبت کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ حالانکہ یہ دونوں چیزیں ان پر معمولی تھیں۔

رواہ البخاری فی الأدب وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن جابر

۴۳۷۶۸...... چغلی اور کینہ کا انجام دوزخ ہے یہ دونوں چیزیں مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ رواہ الطبرانی فی الأوسط عن ابن عمر

۴۳۷۶۹...... اے لوگو! دو چیزوں کے شر سے اللہ تعالیٰ نے جس کو محفوظ رکھا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ایک زبان اور دوسری شرم گاہ۔

رواہ احمد عن رجل

۴۳۷۷۰...... تم ان گناہوں سے بچو جو بخشے نہیں جاتے۔ خیانت: جس شخص نے خیانت کی وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا۔ سودخوری: چنانچہ قیامت کے دن سودخور اس طرح اٹھے گا جیسا کہ شیطان نے چمٹ کر اسے حواس باختہ کر دیا ہو۔

رواہ الدیلمی عن عوف ابن مالک

۴۳۷۷۱...... اس گناہ سے بچو جو بخشا نہیں جاتا۔ یہ کہ آدمی خیانت سے بچے، جس شخص نے کسی چیز میں خیانت کی وہ اسے لے کر حاضر ہوگا، جس شخص نے سود کھایا وہ قیامت کے دن مجنون اور حواس باختہ ہو کر اٹھے گا۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن عوف بن مالک

۴۳۷۷۲...... کوئی شخص بھی اپنے غلاموں کے علاوہ کسی کا مالک نہ بنے اور اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرے، سو جس شخص نے ایسا کیا اس پر لگاتار قیامت کے دن تک اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ ابن جریر عن انس

۴۳۷۷۳...... جس شخص نے کسی عورت کا مہر مقرر کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس آدمی کا ارادہ عورت کو مہر ادا کرنے کا نہیں ہے، اس نے عورت کو دھوکا دینا چاہا ہے اور باطل طریقہ سے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال سمجھا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا درآنحالیکہ وہ زنا کرنے والا ہوگا۔ جس شخص نے کسی آدمی سے قرض لیا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے چور کی حالت میں ملاقات کرے گا۔

رواہ احمد والبیهقی وابونعیم فی الحلیة وسعید بن المنصور عن صهیب

۴۳۷۷۴...... آدمی کی برائی کے لیے اتنا بھی کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا میں فسق وفجور کی وجہ سے اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے، وہ مال نہیں دیتا صلہ رحمی نہیں کرتا اور اسے اس کا حق بھی نہیں دیا جاتا۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر والحاکم فی تاریخه عن انس

۴۳۷۷۵...... جس شخص نے کسی خیانت کرنے والے کو چھپایا وہ بھی خیانت میں اسی جیسا ہے اور جو شخص مشرکین کے ساتھ مل جل گیا اور انہیں کے ساتھ سکونت اختیار کر لی بلاشبہ وہ انہی جیسا ہے۔ رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن سمرة

۴۳۷۷۶...... والدین کا نافرمان آدمی اور دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان والخطیب عن علی

۴۳۷۷۷...... دھوکا باز اور خائن جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکر

۴۳۷۷۸...... تم میں سے کوئی شخص بھی گمشدہ چیز کا ضامن نہ بنے اور سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹائے اگر تم فائدہ اور سلامتی چاہتے ہو۔

رواہ ابن صصری فی أمالیه عن ابی ریطة بن کرامة المذحجی

۴۳۷۷۹...... قیامت کے دن آگ سے ایک گردن نمودار ہوگی اور وہ کہے گی آج مجھے ہر ظالم وسرکش اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود ٹھہرایا ہوا س کا معاملہ سپرد کیا گیا ہے۔ پھر وہ گردن انہیں جہنم کی تہہ میں پٹخ دے گی۔ رواہ احمد وعبد بن حمید وابویعلی عن ابی سعید

فصل سوم...... ترھیب ثلاثی کے بیان میں

۴۳۷۸۰...... جس میں تین خصلتیں ہوں گی ان کا وبال اسی پر پڑے گا (۱) سرکشی (۲) مکروفریب (۳) اور وعدہ خلافی۔

رواہ ابوالشیخ وابن مردویه معاً فی التفسیر والخطیب عن انس

۴۳۷۸۱ ... تین کام جس نے کیے اس نے جرم کیا۔ جس نے غیر حق کے لیے جھنڈا بلند کیا یا والدین کی نافرمانی کی یا کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لیے چلا۔ رواہ ابن منیع والطبرانی عن معاذ

۴۳۷۸۲ ... تین چیزیں جفا (اجڈپن) میں سے ہیں، یہ کہ آدمی کھڑا ہو کر پیشاب کرے یا نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پیشانی پونچھے یا سجدہ کی جگہ پھونک مارے۔ رواہ البزار عن بریدۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۳۵۔

۴۳۷۸۳ ... تین چیزیں اہل جاہلیت کے فعل میں سے ہیں انہیں اہل اسلام بھی نہیں چھوڑتے (۱) ستاروں سے بارش کی طلب، (۲) نسب میں طعنہ زنی، (۳) اور میت پر نوحہ زنی۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والطبرانی عن جنادۃ بن مالک

۴۳۷۸۴ ... تین چیزوں کا تعلق کفر باللہ سے ہے۔ گریبان پھاڑنا، نوحہ زنی اور نسب میں طعنہ زنی۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۳۷۔

۴۳۷۸۵ ... تین چیزیں کمر توڑ دینے والی مصیبت میں سے ہیں، اگر تم اچھائی کرو اس کا شکر نہ ادا ہو اگر تم برائی کرو وہ بخشی نہ جائے اور وہ پڑوسی کہ اگر بھلائی دیکھے تو اسے دفن کر دے اور اگر شر و برائی دیکھے اسے خوب پھیلائے۔ اور وہ عورت کہ اگر تم اس کے پاس حاضر ہو تو تمہیں اذیت پہنچائے اور اگر تم اس سے کہیں غائب ہو جاؤ تو وہ تم سے خیانت کرے۔ رواہ الطبرانی عن فضالۃ بن عبید

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۳۶۔

۴۳۷۸۶ ... تین خصلتوں میں سے ایک بھی اگر کسی میں نہ ہو تو پھر اس سے کتا ہی بہتر ہے (۱) تقویٰ جو اسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود سے روکتا ہو، (۲) یا بردباری جو جاہل کی جہالت کو رد کر سکتی ہو، (۳) یا اچھے اخلاق جس کے ذریعے وہ لوگوں میں زندگی بسر کر سکے۔

رواہ البیہقی عن الحسن مرسلاً

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۲۳۔

۴۳۷۸۸ ... تین چیزیں میری امت کو لازم ہیں: بدظنی، حسد اور بدفالی، لہٰذا جب تم کسی کے متعلق کوئی گمان کرو تو اسے حقیقت مت سمجھو، جب تمہیں کسی سے حسد ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور جب تمہیں بدفالی کا گمان ہو تو اسے نظر انداز کردو۔

رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ والطبرانی عن حارثۃ بن النعمان

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۲۶۔

۴۳۷۸۹ ... تین چیزوں سے یہ امت نہیں بچ سکتی، حسد، بدظنی اور بدفالی، کیا میں تمہیں اس سے نکلنے کا راستہ نہ بتادوں، جب تمہیں یہ بدگمانی ہونے لگے تو اسے حقیقت نہ سمجھو، جب تمہیں حسد آنے لگے تو اس کی پیروی مت کرو اور جب تم کسی چیز سے بدفالی لو تو اسے نظر انداز کردو۔

رواہ رستہ فی الایمان عن الحسن مرسلاً

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۲۷۔

۴۳۷۹۰ ... تین چیزیں مسلسل میری امت میں رہیں گی، نسب پر فخر کرنا، نوحہ زنی، اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔ رواہ ابویعلیٰ عن انس

۴۳۷۹۱ ... تین چیزیں ایسی ہیں جن میں لوگوں کے لیے رخصت نہیں ہے، والدین کے ساتھ حسن سلوک والدین خواہ مسلمان ہوں یا کافر، وعدہ وفائی خواہ مسلمان سے ہو یا کافر سے۔ رواہ البیہقی عن علی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۲۹۔

تین چیزوں کا عرش سے معلق ہونا

۴۳۷۹۲..... تین چیزیں عرش کے ساتھ معلق رہتی ہیں، صلہ رحمی: اور وہ کہتی ہے: یا اللہ! میرا تعلق تجھ سے ہے مجھے قطع نہ کیا جائے، امانت: اور وہ کہتی ہے: یا اللہ میرا تعلق تجھ سے ہے مجھ سے خیانت نہ کی جائے نعمت: اور وہ کہتی ہے: یا اللہ میں تجھ سے ہوں میری ناشکری نہ کی جائے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ثوبان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۳۰۔

۴۳۷۹۳..... قیامت کے دن میں تین آدمیوں کے ساتھ جھگڑا کروں گا اور جس کے ساتھ میں جھگڑا کروں گا اس پر ضرور غالب رہوں گا۔ ایک وہ آدمی جس نے معاہدہ کرکے پھر دھوکا کیا۔ ایک وہ آدمی جس نے آزاد شخص کو (غلام بنا کر) بیچ ڈالا اور پھر اس کی رقم ہڑپ کر گیا، اور ایک وہ آدمی جس نے کسی مزدور سے بھرپور کام لیا لیکن اس کی مزدوری پوری ادا نہ کی۔ رواہ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۳۲ وضعیف الجامع ۲۵۷۶۔

۴۳۷۹۴ تین اشخاص پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے، ایک وہ شخص جو دائمی شرابی ہو دوسرا والدین کا نافرمان اور تیسرا دیوث یعنی وہ شخص جس کے گھر والے زنا کاری میں مبتلا ہوں اُسے ذرہ برابر بھی غیرت نہ آئے۔ رواہ احمد عن ابن عمر

۴۳۷۹۵..... تین چیزوں کا تعلق جاہلیت سے ہے، حسب ونسب پر فخر کرنا، نسب پر طعنہ زنی اور نوحہ زنی۔ رواہ الطبرانی عن سلیمان

۴۳۷۹۶..... تین چیزوں کا تعلق جاہلیت سے ہے لوگ انہیں نہیں چھوڑیں گے۔ نسب میں طعنہ زنی، نوحہ زنی اور لوگوں کا یہ گمان کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش برسائی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن عوف

۴۳۷۹۷..... تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں کو نہیں تجاوز کرپاتی، بھاگ جانے والا غلام، وہ عورت جو رات گزارے حالانکہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو اور کسی قوم کا امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ الترمذی عن ابی امامة

۴۳۷۹۸..... تین آدمیوں کی نماز ان کے سروں سے اوپر ایک بالشت بھی نہیں جانے پاتی، وہ آدمی جو کسی قوم کا امام ہو حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، وہ عورت جو رات گزارے حالانکہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ دو بھائی جو آپس میں تعلق قطع کرچکے ہوں۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۰۶۔

۴۳۷۹۹..... تین آدمیوں سے سوال نہیں کیا جائے گا وہ آدمی جو جماعت سے الگ ہوجائے اور اپنے امام (عادل بادشاہ) کی نافرمانی کرے اور نافرمانی کی حالت میں اسے موت آجائے، وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے اور اسے موت آجائے اور وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو جو دنیا میں اس کی ضروریات کو پورا کرتا رہا ہو اس کے بعد اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہوکر نکلنے لگی، ان آدمیوں سے سوال نہیں کیا جائے گا۔

رواہ ابویعلیٰ والطبرانی والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن فضالة بن عبید

۴۳۸۰۰..... تین آدمیوں سے سوال نہیں کیا جائے گا وہ آدمی جس کی تہبند اللہ تعالیٰ سے منازعت کررہی ہو، وہ آدمی جس کی چادر اللہ تعالیٰ سے منازعت کررہی ہو، بلاشبہ اس کی چادر بڑائی ہے اور اس کی تہبند غرور ہے اور تیسرا وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں شک کررہا ہو اور اس کی رحمت سے ناامید ہو۔ رواہ ابویعلیٰ والطبرانی عن فضالة بن عبید

۴۳۸۰۱..... فرشتے تین آدمیوں کے قریب نہیں جاتے (۱) کافر کی لاش کے پاس، (۲) خلوق سے جو شخص اپنے آپ کو رنگے، (۳) اور جنبی کے پاس مگر یہ کہ وہ وضو کرلے۔ رواہ ابوداؤد عن عمار بن یاسر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۲۶۹۔

۴۳۸۰۲۔۔۔۔۔تین آدمیوں کے پاس فرشتے بھلائی لے کر حاضر نہیں ہوتے۔کافر کی لاش کے پاس، خلوق (خوشبو) میں لت پت ہونے والے کے پاس اور جنبی کے پاس ہاں البتہ جنبی اگر کھانا کھانا چاہے یا سونا چاہے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے۔

رواہ الطبرانی عن عمار بن یاسر

۴۳۸۰۳۔۔۔۔۔تین آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں جاتے، نشے میں دھت بنے ہوئے آدمی کے پاس، زعفران سے اپنے آپ کو رنگنے والے کے پاس، حائضہ اور جنبی کے پاس۔رواہ البزار عن بریدۃ

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۹۴۔

۴۳۸۰۴۔۔۔۔۔تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا۔وہ آدمی جو کھنڈر (ویراں) گھر میں پڑاؤ ڈالے، وہ آدمی جو سیلاب کی راہ میں پڑاؤ ڈالے وہ آدمی جو اپنے چوپائے کو کھلا چھوڑ دے اور پھر اسے روکنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا پھرے۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن عائذ الثمالی

۴۳۸۰۵۔۔۔۔۔تین آدمی دوزخ کی آگ سے نہیں بچ سکتے، احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور دائمی شرابی۔

رواہ رستہ فی الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تین قسم کے لوگ جہنمی ہیں

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۹۷۔

۴۳۸۰۶۔۔۔۔۔تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے دائمی شرابی، قطع تعلقی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا، جو شخص ہمیشہ شراب پیتے ہوئے مر گیا اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ سے پلائیں گے، یہ ایک نہر ہے جو بدکار عورتوں کی شرمگاہوں سے رسنے والے مواد سے بہہ رہی ہوگی، اہل جہنم کو بدکار عورتوں کی شرمگاہوں کی بدبو سخت اذیت پہنچائے گی۔رواہ الطبرانی والحاکم واحمد بن حنبل عن ابی موسی

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۲۵۹۸ والضعیفہ ۱۴۶۳۔

۴۳۸۰۷۔۔۔۔۔تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہونگے والدین کا نافرمان، دیوث اور عورتوں کے ساتھ چلنے والا۔

رواہ الحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۴۳۸۰۸۔۔۔۔۔تین آدمی جنت میں کبھی بھی داخل نہیں ہوں گے، دیوث، مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت اور دائمی شرابی۔

رواہ الطبرانی عن عمار

۴۳۸۰۹۔۔۔۔۔تین آدمی جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھنے پائیں گے وہ آدمی جس نے اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا، وہ آدمی جس نے مجھ پر جھوٹ بولا۔اور وہ آدمی جس نے اپنی آنکھوں پر جھوٹ بولا۔رواہ الخطیب عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۳۳ وضعیف الجامع ۲۵۹۹۔

۴۳۸۱۰۔۔۔۔۔تین آدمیوں کے حقوق کو صرف منافق ہی کمتر سمجھتا ہے، اسلام میں جس کی ڈاڑھی سفید ہو جائے، صاحب علم اور عادل حکمران۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۳۸۱۱۔۔۔۔۔تین آدمیوں کے حقوق کو وہی منافق کمتر سمجھتا ہے جس کا نفاق بالکل واضح ہو، اسلام میں جس کے بال سفید ہو جائیں، عادل حکمران اور خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والا۔رواہ ابوالشیخ فی التوبیخ عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲/۲۰۷ وضعیف الجامع ۲۶۰۰، ۲۶۰۱۔

احسان جتلانے کی مذمت

۴۳۸۱۲ تین آدمیوں سے قیامت کے دن نہ کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی سفارش قبول کی جائے گی، والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۴۳۸۱۳ ...... تین آدمیوں کی نماز نہیں قبول کی جاتی، ایک وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، وہ آدمی جو وقت گزرنے کے بعد نماز پڑھے اور وہ آدمی جو کسی آزاد کو غلام بنالے۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجه عن ابن عمرو

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۳۔

۴۳۸۱۴ تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور نہ ہی آسمان پر ان کی کوئی نیکی چڑھنے پاتی ہے: بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ اپنے مالک کے پاس واپس لوٹ آئے، وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہو اور نشے میں مست انسان حتیٰ کہ ہوش میں آجائے۔

رواہ ابن خزیمه وابن حبان والبیهقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۳۲ وضعیف الجامع ۲۶۰۲۔

۴۳۸۱۵ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا، نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا، بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اپنی تہبند (یا شلوار) کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر رکھنے والا، احسان جتلانے والا جو جو کچھ بھی دیتا ہے اسے جتلا دیتا ہے اور جھوٹی قسمیں اٹھا کر اپنے سامان کو فروخت کرنے والا۔ رواہ احمد ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی ذر

۴۳۸۱۶ ...... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا۔ وہ آدمی جو جھوٹی قسمیں اٹھا کر زیادہ نفع کمانے کے لیے اپنے سامان کو فروخت کرے، وہ آدمی جو عصر کے بعد جھوٹی قسمیں کھائے تاکہ قسموں کے ذریعے کسی مسلمان کے مال کو لوٹ لے اور وہ آدمی جو اپنے بچے ہوئے پانی سے دوسرے کو منع کردے، جبکہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج میں تجھے اپنے بچے ہوئے پانی سے روکتا ہوں جس طرح کہ تو نے اس چیز سے روکا تھا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں کمایا تھا۔ رواہ مسلم والبخاری عن ابی هریرة

۴۳۸۱۷ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا نہ ان کی طرف رحمت کی نظر کریگا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ آدمی جو جنگل میں بچے ہوئے پانی سے مسافر کو روک دے، وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنے سامان کو فروخت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی قسمیں اٹھائے تاکہ زیادہ سے زیادہ نفع کما سکے، وہ اس کی تصدیق کرتا ہو حالانکہ حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو، وہ آدمی جو کسی حکمران کے ہاتھ پر صرف حصول دنیا کے لیے بیعت کرے اگر حکمران اسے کچھ دے دے تو وہ اس سے وفادار ہے اگر کچھ نہ دے تو بے وفائی کر جائے۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی هریرة

۴۳۸۱۸ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا، نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف رحمت کی نظر کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔ رواہ ابو داؤد والنسائی والترمذی عن ابی هریرة

۴۳۸۱۹ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا، والدین کا نافرمان، وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے اور دیوث، جبکہ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے والدین کا نافرمان، دائمی شرابی اور احسان جتلانے والا۔ رواہ احمد والنسائی والحاکم عن ابن عمر

۴۳۸۲۰ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحمت کی نظر نہیں کرے گا اپنے دیئے ہوئے پر احسان جتلانے والا فخر سے اپنی تہبند نیچے لٹکانے والا اور دائمی شرابی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۴۔

۴۳۸۲۱ تین آدمیوں کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک

عذاب ہوگا، بوڑھازانی، متکبر فقیر اور وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے کچھ سامان دیا ہو، وہ اسے خریدتا ہے تو قسمیں اٹھا کر اور بیچتا ہے تو بھی قسمیں اٹھا کر۔

رواہ الطبراني والبيهقي في شعب الايمان عن سلمان

۴۳۸۲۲۔۔۔ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ آئندہ کل رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ بوڑھازانی، وہ شخص جو اپنا سامان فروخت کرنے کے لیے قسمیں اٹھائے اور ہر حق و باطل کے لیے قسمیں اٹھاتا ہو اور دھوکا باز فقیر جو متکبر بھی ہو۔ رواہ الطبراني عن عصمة بن مالك

۴۳۸۲۳۔۔۔ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا، وہ آزاد آدمی جو کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالے اور وہ آزاد آدمی جو خود اپنے آپ کو غلام ظاہر کر کے بیچ ڈالے اور وہ شخص جو کسی مزدور کی مزدوری کو ٹالتا رہے حتیٰ کہ اس کا پسینہ خشک ہو جائے۔

رواہ الاسماعيلي في معجمه عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۵۔

والدین کی نافرمانی کرنے والے کا انجام

۴۳۸۲۴۔۔۔ تین شخصوں کو ان کا عمل کوئی نفع نہیں پہنچاتا، اللہ کا شریک ٹھہرانے والا، والدین کا نافرمان اور جنگ سے بھاگنے والا۔

رواہ الطبراني عن ثوبان

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۶ والضعیفۃ ۱۳۸۴۔

۴۳۸۲۵۔۔۔ تین اشخاص اللہ تعالیٰ سے دعائیں تو مانگتے رہتے ہیں لیکن ان کی دعائیں قبول نہیں کی جاتی، وہ شخص جس کے نکاح میں بری عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دیتا ہو، وہ شخص جس کا کسی دوسرے آدمی پر مال ہو لیکن وہ اس پر گواہ نہ بنائے اور وہ آدمی جو کسی ناسمجھ کو اس کا مال دیدے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "ولا تؤتوا السفهاء اموالكم" یعنی ناسمجھوں کو اپنا مال مت دو۔ رواہ الحاكم عن ابي موسى

۴۳۸۲۶۔۔۔ قیامت کے دن میں تین آدمیوں کے ساتھ جھگڑا کروں گا۔ وہ آدمی جس نے میرے ساتھ معاہدہ کیا اور پھر اس کی خلاف ورزی کی۔ وہ شخص جس نے کسی آزاد آدمی کو (غلام بنا کر) بیچ ڈالا اور پھر اس سے حاصل ہونے والی رقم کو ہڑپ کر جائے اور وہ شخص جو کسی آدمی سے بھرپور کام لے لیکن اسے پوری پوری اجرت نہ دے۔ رواہ احمد والبخاري عن ابي هريرة

۴۳۸۲۷۔۔۔ جب ذمی لوگ ظلم شروع کر دیں اس وقت یہ مملکت دشمن کی مملکت تصور کی جائے گی، جب سود کی کثرت ہو جاتی ہے تو ظلم بڑھ جاتا ہے اور جب بدفعلی کا دور دورہ ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ مخلوق سے اپنا ہاتھ اٹھا لیتے ہیں اور کوئی پرواہ نہیں کرتے جس وادی میں چاہیں ہلاک ہو جائیں۔

رواہ الطبراني عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۵۸ والضعیفۃ ۱۲۷۲۔

۴۳۸۲۸۔۔۔ جب فحاشی کا غلبہ ہونے لگتا ہے تو اللہ کی طرف سے عذاب نازل ہوتا ہے اور جب حکمران ظلم شروع کر دیں بارش بند ہو جاتی ہے اور جب ذمیوں کے ساتھ دھوکا کیا جائے تو دشمن کو غلبہ مل جاتا ہے۔ رواہ الديلمي في الفردوس عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۸ وضعیف الجامع ۵۹۱۔

۴۳۸۲۹۔۔۔ قوم لوط کی سب عادات ختم ہو جائیں گی بجز تین کے۔ تلواروں کا سونتے رکھنا، ناخنوں کو مہندی سے رنگنا اور ستر کو کھولے رکھنا۔

رواہ الشاشي وابن عساكر عن الزبير بن العوام

۴۳۸۳۰۔۔۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان کا مہینہ آیا اور پھر اس کی مغفرت سے پہلے یہ مہینہ بیت گیا، اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس اس کے والدین موجود تھے مگر ان کی خدمت کر کے وہ جنت میں داخل نہ ہوسکا۔ رواہ الترمذي والحاكم عن ابي هريرة

۴۳۸۳۱ میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جس شخص نے اپنے والدین کو پایا پھر وہ مرنے کے بعد دوزخ میں داخل ہوگیا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے محروم رکھے، کہو آمین! میں نے کہا آمین، پھر فرمایا: اے محمد! جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا، پھر مر گیا اور اس نے اپنی مغفرت نہ کرائی، اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے محروم رکھے، کہو آمین، میں نے کہا آمین، فرمایا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر خیر کیا جائے مگر وہ آپ پر درود نہ بھیجے، مر گیا اور پھر دوزخ میں داخل ہوگیا اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور رکھے کہو آمین! میں نے کہا آمین۔

رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرۃ

قیامت کے روز تین آنکھوں کو ندامت نہ ہوگی

۴۳۸۳۲ قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی مگر وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود سے چوک گئی اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہتی اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر کے برابر خوف خدا کے مارے آنسو نکل آیا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۴۳ والضعیفۃ ۱۵۶۲۔

۴۳۸۳۳ تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ بغض ہے۔(۱) حرم پاک میں الحاد کرنے والے سے، اسلام میں کسی جاہلی طریقے کو رواج بخشنے والے سے اور ناحق کسی آدمی کے قتل کے درپے ہونے والے سے۔ رواہ البخاری عن ابن عباس

۴۳۸۳۴ ... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین باتوں کو مکروہ قرار دیا ہے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت لغو کا ارتکاب، دعا میں آواز بلند کرنا اور نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔ رواہ عبدالرزاق عن یحیی بن ابی کثیر مرسلاً

۴۳۸۳۵... بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم مالدار، جاہل بوڑھے اور متکبر فقیر سے بغض رکھتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۴۳۸۳۶ سب سے بڑی تعجب انگیز بات یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے یا کوئی آنکھ وہ کچھ دکھائے جو اس نے دیکھا نہیں یا رسول اللہ ﷺ پر وہ جھوٹ بولے جو آپ نے کہا نہیں۔ رواہ البخاری عن واثلۃ

۴۳۸۳۷ جس شخص کی بھی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے آڑے آ گئی وہ برابر اللہ تعالیٰ کے غصہ کا مورد بنا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے دست کش ہو جائے جس شخص نے بھی کسی مسلمان پر کسی بھی معاملہ میں زیادتی کی جس کا اسے علم نہیں تھا وہ اللہ تعالیٰ کے حق کو دبانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غصہ پر بڑھ جانا چاہتا ہے۔ اس شخص پر تا قیامت اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی رہے گی اور جس شخص نے بھی کسی آدمی پر ایسی بات کسی حالانکہ وہ اس سے بری الذمہ تھا وہ اس کو عار دلانا چاہتا تھا، اللہ تعالیٰ پر اس کا حق ہے کہ اس کو دوزخ کے قریب کرے یہاں تک کہ اس نے جو کچھ کہا ہے وہ اسے نافذ کردے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۶۔

۴۳۸۳۸ ... مجھے دنیا کے طلبگار پر تعجب ہے حالانکہ موت اس کی طلب میں رہتی ہے، مجھے تعجب ہے غافل پر حالانکہ اس سے غفلت نہیں برتی جاتی، مجھے کھلکھلا کر ہنسنے والے پر تعجب ہے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۸۵ وضعیف الجامع ۳۶۸۰۔

۴۳۸۳۹ آدمی کے لیے بطور فتنہ کے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی خطائیں کثیر ہوں اور عمل کمتر ہو اور اس کی حقیقت قلیل تر ہو، رات کو لاش اور دن کو پہلوان، سست، تھکا ہوا اور سہیایا ہوا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن الحکم بن عمیر

۴۳۸۴۰ ... کسی ایک کو کسی دوسرے پر برتری حاصل نہیں مگر دینداری یا عمل صالح کی وجہ سے، آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بیہودہ گو، بخیل اور سست ہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر

۴۳۸۴۱..... جب لوگ اپنے علماء سے بغض کرنے لگیں، اپنے بازاروں کی اٹھان ظاہر کرنے لگیں اور دراہم جمع کرنے پر تل جائیں اللہ تعالیٰ انہیں چار باتوں میں گرفتار کرلیتے ہیں، قحط سالی، ظالم بادشاہ، حکام کے والیوں کی طرف سے خیانت اور دشمن کے چڑھ دوڑنے میں۔

رواہ الحاکم عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے احیاء میں ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں دیکھئے الاحیاء ۳۶۷ اور ضعیف الجامع ۲۷۵۔

۴۳۸۴۲..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ان چیزوں کا ہے ستاروں کی تصدیق کا، تقدیر کی تکذیب کا اور سلطان کے ظلم کا۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۳۸۴۳..... جس شخص نے کوئی تصویر بنائی، قیامت کے دن اس کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا حتیٰ کہ وہ اس میں روح پھونک دے جبکہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا، جس شخص نے جھوٹا خواب بیان کیا اسے جو کے دو دانوں کے بیچ گرہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا جبکہ وہ گرہ نہیں دے سکے گا اور جس شخص نے چپکے سے کسی قوم کی گفتگو سنی حالانکہ وہ قوم اس سے دور رہنا چاہتی تھی، قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی عن ابن عباس

۴۳۸۴۴..... دیواروں پر پردے نہ لٹکاؤ، جس شخص نے اپنے بھائی کے نوشتہ میں اس کی اجازت کے بغیر دیکھا گویا اس نے دوزخ کی آگ میں دیکھا، اللہ تعالیٰ سے سیدھی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہتھیلیوں کی پشت سے نہ مانگو اور جب مانگنے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو چہروں پر پھیرو۔

رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۳۱۸ وذخیرۃ الحفاظ ۶۰۹۷۔

۴۳۸۴۵..... احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے موضوعات الاحیاء ۱۶۸۔

۴۳۸۴۶..... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گو کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے اور جان بوجھ کر فرض نماز مت چھوڑو سو جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے بری ہے اور شراب مت پیو چونکہ شراب ہر برائی کی کنجی ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی الدرداء

۴۳۸۴۷..... اے رویفع! شاید میرے بعد تمہیں لمبی زندگی ملے تو لوگوں کو خبر دے دینا کہ جس شخص نے اپنی داڑھی کو گرہ دی یا تانت لٹکائی یا جانور کے گوبر یا ہڈی سے استنجاء کیا بلاشبہ محمد ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی عن رویفع بن ثابت

ترھیب ثلاثی ..... حصہ اکمال

۴۳۸۴۸..... میرے پاس جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے ماہ رمضان پایا لیکن اس نے اپنی مغفرت نہ کرائی، کہو آمین! میں نے کہا آمین! اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا تذکرہ کیا جائے لیکن وہ آپ پر درود نہ بھیجے، کہو آمین، میں نے کہا آمین! اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا لیکن وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکے کہو آمین، میں نے کہا آمین! رواہ البزار عن ثوبان

۴۳۸۴۹..... میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا وہ دوزخ میں جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے اور رسوا کرے، کہو: آمین، میں نے کہا: آمین! پھر فرمایا: جس شخص نے اپنے والدین کو پایا یا ان میں سے ایک کو پایا پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ بھی دوزخ میں داخل ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے اور رسوا کرے، کہو، آمین، میں نے کہا: آمین! جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس نے اپنی مغفرت نہ کرائی وہ بھی دوزخ میں جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی

رحمت سے دور رکھے اور رسوا کرے، کہو: آمین، میں نے کہا آمین! رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۳۸۵۰ ـ جبرئیل امین مجھ سے قبل زینے پر چڑھے اور فرمایا: اے محمد! میں نے جواب دیا: جی ہاں! فرمایا: جس شخص نے اپنے والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے، کہو آمین، میں نے کہا: آمین۔ جب میں دوسرے زینے پر چڑھے تو فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اس نے دن کا روزہ رکھا اور رات کا قیام کیا لیکن اس کی بخشش نہ ہوسکی اور وہ دوزخ میں داخل ہوگیا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو آمین، میں نے کہا: آمین! پھر جب تیسرے زینے پر چڑھے اور فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے پھر وہ مرجائے اور اس کی مغفرت نہ ہوسکے اور وہ دوزخ میں چلا جائے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو آمین، میں نے کہا: آمین!

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر

رمضان میں جس کی مغفرت نہ ہوسکے وہ بدبخت ہے

۴۳۸۵۱ ـ ایک مرتبہ جبرئیل امین میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: جس شخص نے ماہ رمضان پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی وہ دوزخ میں داخل ہوگیا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو آمین! میں نے کہا: آمین! جس شخص نے اپنے والدین کو پایا ان دونوں میں سے ایک کو پایا اور پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا اور مرگیا پھر دوزخ میں داخل ہوگیا اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو: آمین، میں نے کہا آمین! رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۳۸۵۲ ـ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے اور وہ شخص جو کسی دوسرے کو سلطان کے پاس بلاوجہ لے جاتا ہے اور سلطان اسے قتل کردیتا ہے اور جو شخص اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے اس پر سے دوزخ کی آگ بجھنے نہیں پاتی اور وہ بھی مرتا بھی نہیں اور نہ ہی اس سے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۴۳۸۵۳ ـ جب میں منبر کے پہلے زینے پر چڑھا مجھے جبریل امین پیش آئے اور فرمایا: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی مغفرت نہ ہوسکی میں نے کہا آمین، جب میں دوسرے زینے پر چڑھا فرمایا: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہے جس کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے لیکن آپ پر درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے زینے پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہے جس نے اپنے والدین کو یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کراسکے، میں نے کہا آمین! رواہ الطبرانی والحاکم عن کعب بن عجرۃ

۴۳۸۵۴ ـ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ آیا لیکن اس کی بخشش نہ ہوسکی! میں نے کہا: آمین، پھر فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے لیکن وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا: آمین! پھر فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو پایا یا دونوں میں سے ایک کو پایا اور وہ جنت میں داخل نہ ہوسکا میں نے کہا: آمین۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۳۸۵۵ ـ جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے، سب کہو آمین۔ جس شخص نے اپنے والدین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی، اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو آمین، اور جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو: آمین

رواہ الطبرانی عن عمار بن یاسر

۴۳۸۵۶ ـ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: آپ کی امت میں تین ایسے اعمال ہیں جنہیں پہلی امتوں نے نہیں کیا: کفن

چور، موٹے اور عورتیں عورتوں سے اپنی خواہشات پوری کریں گی۔ رواہ الدیلمی عن عبد الجھنی

۴۳۸۵۷ جب زبانی کلامی باتیں ہونے لگیں، عمل نہ رہے، زبانیں آپس میں ملی ہوئی ہوں اور دلوں میں بغض ہو اور ہر شخص رشتہ داری توڑ ڈالے اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر لعنت برساتا ہے انہیں بہرہ اور اندھا کر دیتا ہے۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الأخلاق عن سلمان

۴۳۸۵۸ مجھے اپنی امت پر ستاروں سے بارش طلب کرنے، سلطان کے ظلم اور تقدیر کے جھٹلانے کا سب سے زیادہ خوف ہے۔

رواہ ابن جریر عن جابر

۴۳۸۵۹ اللہ تعالیٰ پر لوگوں میں سب سے زیادہ سرکشی کرنے والا وہ شخص ہے جو غیر قاتل کو قتل کرے، جو جاہلیت کے خون کا مطالبہ کرے اور جس کی آنکھیں وہ کچھ بیان کریں جو کچھ انہوں نے دیکھا نہیں۔ رواہ الباوردی والحاکم عن ابی شریح

۴۳۸۶۰ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا سب سے زیادہ خوف ہے ستاروں سے بارش طلب کرنے کا، بادشاہ کے ظلم کا اور تقدیر کے جھٹلانے کا۔

رواہ ابن ابی عاصم فی السنة عن جابر بن سمرة

تین چیزیں خوفناک ہیں

۴۳۸۶۱ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا سب سے زیادہ خوف ہے بدعات کی گمراہی کا، پیٹ اور شرمگاہ کی اتباع خواہشات کا اور تکبر کا۔

رواہ الحکیم عن افلح، مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۳۸۶۲ مجھے تمہارے اوپر پیٹ اور شرمگاہ کی خواہشات اور بدعات کی گمراہیوں کا خوف ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ھریرة الأسلمی

۴۳۸۶۳ مجھے اپنی امت پر گلے بندھے بخل، اتباع ھویٰ اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر اترانے کا سب سے زیادہ خوف ہے۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانة عن أنس

۴۳۸۶۴ مجھے اپنے بعد امت پر تین چیزوں کا خوف ہے۔ معرفت کے بعد گمراہی کا، گمراہ کن فتنوں کا اور پیٹ اور شرمگاہ کی خواہشات کا۔

رواہ الدیلمی عن أنس

۴۳۸۶۵ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے، بخل وحرص کا، اتباع ھواء کا اور گمراہ حکمران کا۔

رواہ الطبرانی وابوالنصر السجزی فی الابانة وقال غریب عن ابی الاعور السلمی

۴۳۸۶۶ تین چیزیں ہلاک کردینے والی ہیں آدمی کا اپنے اوپر اترانا، بے جا حرص اور اتباع ھواء۔ رواہ البزار عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۱۵۹۲ والتمییز ۱۷۹۔

۴۳۸۶۷ تین چیزیں ہلاک کنندہ ہیں، بے جا حرص وبخل، اتباع خواہشات اور آدمی کا اپنے اوپر اترانا۔ تین چیزیں نجات دہندہ ہیں، رضامندی اور غصہ کی حالت میں عدل وانصاف سے کام لینا، مالداری اور فقر کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا، ظاہراً اور باطناً اللہ تعالیٰ کا خوف۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابوالشیخ فی التوبیخ والبیھقی فی شعب الایمان والخطیب فی المتفق والمفترق عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۳۱۔

۴۳۸۶۸ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا زیادہ خوف ہے، حرص وبخل۔ اتباع ھواء اور گمراہ حکمران کا۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر عن ابی الاعور السلمی

۴۳۸۶۹ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراؤ حالانکہ وہ تمہارا خالق ہے، پھر تم اپنی اولاد کو کھانا کھلانے کے ڈر سے قتل کرو۔ پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابن مسعود

۴۳۸۷۰ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو مکروہ قرار دیا ہے قراءت قرآن کے وقت لغو حرکت کو، نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کو اور دعا میں آواز بلند کرنے کو۔ رواہ الدیلمی عن جابر

۴۳۸۷۱ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو مکروہ قرار دیا ہے! فضول گوئی کو، کثرت سوال کو اور مال کے ضائع کرنے کو۔

رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

۴۳۸۷۲ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو مکروہ قرار دیا ہے والدین کی نافرمانی کو، بچیوں کو زندہ درگور کرنے کو، منع کرنے کو اور مانگنے کو۔

رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن معقل والطبرانی عن معقل بن یسار

۴۳۸۷۳ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا ہے، کثرت سوال سے، مال کے ضائع کرنے سے اور فضول گوئی کا پیچھا کرنے سے۔

رواہ ابن سعد والطبرانی عن مسلم بن عبداللہ بن سبرۃ عن ابیہ

۴۳۸۷۴ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا ہے قیل وقال سے، مال ضائع کرنے سے اور کثرت سوال سے۔

رواہ الخطیب عن المغیرۃ بن شعبۃ

۴۳۸۷۵ فقر میں مبتلا کرنے والی چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو (جو کہ یہ ہیں) ظالم بادشاہ سے جس کے ساتھ تم اچھائی کرو مگر وہ اسے قبول نہ کرے اور جب تم برائی کرو وہ اسے درگزر نہ کرے۔ برے پڑوسی سے جس کی آنکھیں تمہیں دیکھتی رہیں اور اس کا دل تمہاری نگرانی کرتا رہے اگر وہ تم سے خیر و بھلائی دیکھے اس کی بھرپور مذمت کرے اگر شر و برائی دیکھے تو اسے خوب پھیلائے اور بڑھاپے میں بری بیوی سے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۳۸۷۶ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم میں نے تجھ پر بڑی بڑی نعمتوں کا انعام کیا جنہیں تو شمار بھی نہیں کرسکتا اور نہ ہی ان کا شکر ادا کرنے کی تجھ میں طاقت ہے من جملہ ان نعمتوں میں سے جو میں نے تجھ پر کی ہیں یہ کہ میں نے تجھے دو آنکھیں عطا کیں جن سے تو دیکھتا ہے اور ان کا پردہ بھی میں نے بنایا۔ اب تو اپنی آنکھ سے حلال چیزوں کو دیکھ، اگر میری حرام کردہ چیزوں پر تیری نظر پڑ جائے تو فوراً ان پر پردہ ڈال دے، یہ کہ میں نے تجھے زبان عطا کی اور اس کو غلاف میں رکھا لہٰذا جن چیزوں کا میں تجھے حکم دوں انہی کو زبان سے بول اگر تجھے میری حرام کردہ باتوں سے پالا پڑے تو فوراً اپنی زبان کو بند رکھ، میں نے تجھے شرمگاہ عطا کی اور پھر میں نے (اس پر) تیرے لیے ستر بنایا، اپنی شرمگاہ کو حلال مقام تک پہنچاؤ، اگر تجھے میری حرام کردہ حدود سے واسطہ پڑے تو اپنی شرمگاہ پر پردہ ڈال دے۔ اے ابن آدم! تو میرے غصے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور نہ ہی میرے انتقام کو برداشت کرنے کی تجھ میں سکت ہے۔ رواہ ابن عساکر عن مکحول مرسلا

۴۳۸۷۷ ابلیس ملعون اپنے شیطانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے: تم اپنے اوپر شراب، ہر نشہ آور چیز اور عورتوں کو لازم کرلو چونکہ تمام تر برائیوں کی جڑ یہی چیزیں ہیں۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی الدرداء

۴۳۸۷۸ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ تین چیزوں کا خوف ہے، عالم کے پھسل جانے کا، قرآن مجید کے ساتھ منافق کے جھگڑے کا اور دنیا کا جو تمہاری گردنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گی پھر بھی تم اسے اپنے اوپر تھوپ لوگے۔ رواہ ابونصر سجزی فی الابانۃ عن ابن عمر

۴۳۸۷۹ مجھے تمہارے اوپر تین چیزوں کا خوف ہے اور وہ ہو کر رہیں گی، عالم کے پھسل جانے کا، قرآن کے ساتھ منافق کے جدال کا اور دنیا کا جس کے خزانے تمہارے اوپر کھول دیئے جائیں گے۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۴۳۸۸۰ میرے بعد مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے، عالم کے پھسل جانے کا، ظالم حکمران کا اور اتباع خواہشات کا۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۴۳۸۸۱ جہاں تک ہوسکے تم تین چیزوں سے بچتے رہو، عالم کے پھسلنے سے، قرآن کے ساتھ منافق کے جھگڑے سے اور دنیا سے جس پر تم باہم جھگڑنے لگو، رہی بات عالم کے پھسلنے کی تم اپنے دین کے معاملہ میں اس کی تقلید مت کرو بشرطیکہ وہ ہدایت پر آجائے اور اگر پھسل جائے تو اس سے اپنی امیدوں کو قطع مت کرو۔ رہی بات قرآن کے ساتھ منافق کے جدال کی لہٰذا جس چیز کو تم پہچانتے ہو اسے قبول کرلو اور جو تمہیں غیر معروف لگے اسے رد کردو، رہی بات دنیا کی جو تمہاری گردنیں اڑانے لگے سو اللہ تعالیٰ جس کے دل میں غنیٰ ڈال دے وہی حقیقت میں غنی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن معاذ

نبی کے قاتل کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا

۴۳۸۸۲ ۔۔۔ قیامت کے دن دوزخیوں میں سب سے زیادہ عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا کسی نبی نے جس کو قتل کیا ہو، ظالم حکمران اور یہ مصورین۔ رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۱۵۹۔

۴۳۸۸۳ ۔۔۔۔ لوگوں میں سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے، جس نے ایسے آدمی کو مارا جو اسے مارنے والا نہیں ہے، اور وہ شخص جس نے غیر قاتل کو قتل کیا اور وہ شخص جو غیر غلام کو غلام بنالے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کا کفر کیا۔ اس سے نہ سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا۔ رواہ الحاکم والبیہقی عن عائشة

۴۳۸۸۴ ۔۔۔۔ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے خلاف سب سے زیادہ سرکشی کرنے والا وہ شخص ہے جو غیر قاتل کو قتل کردے یا اہل اسلام سے جاہلیت کے خون کا مطالبہ کرے اور وہ شخص جس کی آنکھوں نے جو کچھ دیکھا نہیں وہ اسے بیان کرے۔ رواہ ابن جریر والطبرانی والبیہقی عن ابی شریح

۴۳۸۸۵ ۔۔۔۔ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے، جس نے غیر قاتل کو قتل کیا اور جس نے ایسے شخص کو مارا جو حقیقت میں اسے مارنے والا نہیں ہے اور جس نے کسی آزاد کو غلام بنالیا، گویا اس نے محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تعلیمات کا کفر کیا۔

رواہ البیہقی عن علی بن حسین مرسلاً

۴۳۸۸۶ ۔۔۔ سب سے بڑا جھوٹا وہ شخص ہے جو میری طرف ایسی بات کو منسوب کرے جو میں نے کہی نہیں ہے اور جو اپنی آنکھوں کو نیند میں وہ کچھ دکھائے جو اس نے دیکھا نہیں (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) اور جو اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے۔

رواہ الشافعی والبیہقی فی المعرفة عن واثلة

جھوٹا خواب بیان کرنا بڑا گناہ ہے

۴۳۸۸۷ ۔۔۔ سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو اپنے آپ کو غیر والد کی طرف منسوب کرے اور سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو جھوٹا خواب بیان کرے اور سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو میری طرف ایسی بات کو منسوب کرے جسے میں نے کہا نہیں۔

رواہ البزار عن ابن عمرو والبیہقی فی شعب الایمان عن واثلة

۴۳۸۸۸ ۔۔۔۔ جس شخص نے کسی آزاد کو غلام بنالیا قیامت کے دن اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کا غضب ہو، اس سے نہ سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا۔ جس شخص نے غیر قاتل کو قتل کیا اس پر تا قیامت اللہ تعالیٰ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس کی نہ سفارش قبول کریں گے اور نہ ہی کوئی بدلہ اور جس شخص نے کوئی بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو پناہ دی اس پر بھی تا قیامت اللہ تعالیٰ کی لعنت اور غضب ہو، اللہ تعالیٰ اس سے نہ سفارش قبول کریں گے اور نہ ہی کوئی بدلہ۔ رواہ الطبرانی عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۴۳۸۸۹ ۔۔۔ جس شخص نے کسی مسلمان کے غلام کو مالک کی اجازت کے بغیر غلام بنالیا یا اسلام میں کسی بدعتی کو پناہ دی یا کسی قابل احترام چیز کو لوٹ لیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس کی نہ سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی بدلہ لیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب

۴۳۸۹۰ ۔۔۔ جس شخص نے کسی قابل احترام چیز کو لوٹا یا اسلام میں کسی نئی بات کے جاری کرنے والے کو جگہ دی یا کسی قوم کے غلام کو ان کی اجازت کے بغیر اپنا غلام بنالیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور اس کی نہ سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی اس سے بدلہ قبول کیا جائے گا۔

رواہ عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب معضلاً

۴۳۸۹۱ ...لوگوں میں سے کچھ بندے ایسے ہوں گے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کریں گے، نہ ان کا تزکیہ کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے بلکہ ان کے لیے عذاب عظیم ہوگا۔ (وہ یہ ہیں) والدین سے بیزاری کرنے والا، اپنی اولاد سے بیزاری کرنے والا اور وہ آدمی جس پر کسی قوم نے انعام کیا اور اس نے ان کی نعمت کا کفران کیا اور ان سے بیزاری کی۔

رواہ الطبرانی والخرائطی فی مساوی الأخلاق عن معاذ بن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۹۴۱۔

۴۳۸۹۲ بلاشبہ میرے رب نے مجھ پر شراب طبلے اور ناچنے والی لونڈیوں کو حرام کردیا ہے، تم غبیر اء شراب سے بچو چونکہ وہ ایک تہائی شراب ہے۔

رواہ احمد والطبرانی عن قیس بن سعد

۴۳۸۹۳ بلاشبہ جفا میں سے ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے سے قبل اپنی پیشانی کو صاف کرڈالے اور یہ کہ آدمی نماز تو پڑھ لے لیکن اسے مطلق پرواہ نہ ہو کہ اس کا امام کون ہے اور یہ کہ ایسے شخص کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھالے جو کہ نہ تو اس کے اہل دین میں سے ہے اور نہ ہی اہل کتاب میں سے ہے۔ رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۰۰ اور ضعیف الجامع ۱۹۹۳۔

۴۳۸۹۴ بلاشبہ علم تعلم (حاصل کرنے) سے ہے، بردباری برداشت کرنے سے ہے، جو شخص خیر وبھلائی کی تلاش میں رہا اسے بھلائی عطا کردی جاتی ہے اور جو برائی سے بچتا رہا وہ بچالیا جاتا ہے۔ جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ اعلیٰ مراتب نہیں پا سکتا، میں نہیں کہتا کہ تمہارے لیے جنت ہوگی۔ جس نے کہانت (غیب کی باتیں سنانا) کی، یا تیروں سے اپنی قسمت آزمائی یا جس کو بدفالی نے سفر پر جانے سے روک دیا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب وابن عساکر عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۸۱ وتبییض الصحیفہ۔

۴۳۸۹۵ آدمی کو اس کے دین میں بطور فتنہ کے اتنی ہی بات کافی ہے کہ اس کی خطائیں کثیر ہوں اس کی بردباری ناقص ہو، اس کی حقیقت قلیل ہو، رات کو ایک لاش بن کر پڑا رہے اور دن کو پہلوان ہو سست، اجڈ، خیر کی باتوں سے روکنے والا اور برائی کی باتوں میں مزے اڑانے والا ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان، وابو نعیم فی الحلیۃ عن الحکم بن عمیر

۴۳۸۹۶ تین چیزیں (کبیرہ) گناہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، سودا طے کرکے پھر اسے توڑ دینا اور جماعت سے خروج کرنے سنت وترک کرنا۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۳۸۹۷ کیا میں تمہیں برے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں، جو تنہا کھائے، جو اپنے عطیہ سے منع کرے اور جو اپنے غلام کو کوڑے مارے۔

رواہ الحکیم عن ابن عباس

۴۳۸۹۸ تم میں سے برا آدمی وہ ہے جو تنہا کسی جگہ اترے، جو اپنے غلام کو مارے، جو اپنے عطیہ سے روکے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۳۸۹۹ تم ظلم سے بچو چونکہ ظلم قیامت کی تاریکیوں میں سے ہے اور تم فحش گوئی سے بھی بچو چونکہ اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بتکلف فحش گوئی کو پسند نہیں فرماتے، تم بخل سے بچو، چونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کردیا چنانچہ وہ دوسروں کو بخل کا حکم دیتے لوگ بھی بخل کرنے لگتے، انہیں فسق وفجور کا حکم دیتے وہ بھی فسق وفجور میں مبتلا ہوجاتے وہ دوسروں کو قطع رحمی کا حکم دیتے چنانچہ وہ بھی قطع رحمی میں مبتلا ہوجاتے۔

رواہ الطبرانی واحمد وابن حبان والحاکم والبیھقی فی السنن عن ابن عمر

۴۳۹۰۰ تم خیانت سے بچو چونکہ یہ برا ہمراز ہے، تم ظلم سے بچو چونکہ ظلم قیامت کی تاریکیوں میں سے ہے اور تم بخل سے بچو تم سے پہلے لوگوں کو بخل نے ہلاک کردیا، انہوں نے اپنوں کا خون بہایا اور قطع رحمی کی۔ رواہ الطبرانی عن الھرماس بن زیاد الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۹۰۱ تم فحش گوئی اور بتکلف فحش گوئی سے بچو، چونکہ اللہ تعالیٰ فاحش کو پسند نہیں فرماتا، تم ظلم سے بچو چونکہ ظلم قیامت کی تاریکیوں میں سے

سے اورتم بخل سے بچو، چنانچہ پہلے لوگوں نے دوسروں کو بخل کی دعوت دی انہوں نے لوگوں کے خون بہائے اور دوسروں کی حرمات کو اپنے لیے حلال سمجھا۔ رواہ احمد والحاکم عن ابی ہریرۃ

چغلخور برا آدمی ہے

۴۳۹۰۲... کیا میں تمہیں برے لوگوں کے متعلق خبر نہ دوں، وہ جو چغلخور ہوں، وہ جو دوستوں کے درمیان فساد پھیلانے والے ہوں اور وہ جو ہلاکت کے درپے رہتے ہوں۔ رواہ احمد والحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۹۰۳ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے تاہم احسان جتلانے والا، نافرمان اور دائمی شرابی جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والخرائطی فی مساوی الأخلاق عن ابی ہریرۃ

۴۳۹۰۴... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نہیں دیکھیں گے، احسان جتانے والا، تکبر کے مارے اپنی تہبند نیچے لٹکانے والا اور دائمی شرابی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۴۔

۴۳۹۰۵... تین آدمی جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاسکتی ہے۔ (وہ یہ ہیں) والدین کا نافرمان، دائمی شرابی اور بخیل جو احسان جتلانے والا ہو۔ رواہ ابن جریر عن مجاھد مرسلاً

۴۳۹۰۶...... بوڑھا زانی جنت میں داخل نہیں ہوگا، مسکین زانی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ پر اپنے عمل کا احسان جتلانے والا بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابن مندہ وابن عساکر عن نافع مولی رسول اللہ ﷺ

۴۳۹۰۷...... ولد زنا جنت میں داخل نہیں ہوگا، دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا، والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا اور احسان جتلانے والا بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر وابویعلی عن ابی سعید

۴۳۹۰۸...... دائمی شرابی، والدین کا نافرمان اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

رواہ الطبرانی والخرائطی فی مساوی الأخلاق عن ابن عباس

۴۳۹۰۹... والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابی أمامۃ

۴۳۹۱۰ والدین کا نافرمان، ولد زنا اور دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر عن ابی قتادۃ

۴۳۹۱۱ دائمی شرابی، جادو کی تصدیق کرنے والا اور قطع تعلقی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الأخلاق عن ابی موسی

۴۳۹۱۲...... دائمی شرابی، والدین کا نافرمان اور اپنے عطا کیے ہوئے پر احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

رواہ البزار واحمد والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن أنس

۴۳۹۱۳...... تین چیزیں میری امت میں ہمیشہ رہیں گی نسب پر فخر، نوحہ زنی اور ستاروں سے بارش کو طلب کرنا۔

رواہ ابویعلی وسعید بن المنصور والبزار عن انس

بغیر اجازت کسی کے گھر جھانکنا ممنوع ہے

۴۳۹۱۴... کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی گھر میں دیکھے یہاں تک کہ اجازت لے لے۔ اگر اس نے گھر کے اندر دیکھ لیا گویا وہ داخل ہوگیا اور یہ کہ وہ کسی قوم کی امامت کرائے اور پھر دعا کے ساتھ اپنے آپ کو خاص کرلے اور دعا میں انہیں شریک نہ کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو

گویا اس نے خیانت کی اور یہ کہ پیشاب کی حاجت ہوتے ہوئے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو۔ رواہ الترمذی وقال حسن وابن عساکر عن ثوبان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۵ وضعیف الجامع ۶۳۳۴۔

۴۳۹۱۵...... تین چیزوں کو عرب ہرگز نہیں چھوڑیں گے اور یہ چیزیں ان میں کفر کی طرح ہوں گی، ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا، نسب میں طعنہ زنی اور نوحہ زنی۔ رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابی الدرداء

۴۳۹۱۶...... تین چیزوں کا تعلق جاہلیت سے ہے لوگ انہیں نہیں چھوڑیں گے۔ نسب میں طعنہ زنی، مردے پر طعنہ زنی اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔ رواہ البزار عن عمرو بن عوف

۴۳۹۱۷...... تین چیزیں عمل جاہلیت میں سے ہیں لوگ انہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے نسب میں طعنہ زنی، مردے پر نوحہ زنی اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔

رواہ ابن جریر عن ابی ھریرۃ

۴۳۹۱۸...... اے عباس! تین چیزوں کو آپ کی قوم نہیں چھوڑے گی، نسب میں طعنہ زنی، نوحہ زنی اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔

رواہ الطبرانی عن عباس بن عبدالمطلب

۴۳۹۱۹...... تین چیزیں میری امت کو لازم ہیں بدفالی، حسد اور بدظنی، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! ان رذائل کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: جب تمہیں حسد آئے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، جب بدظنی ہونے لگے اسے حقیقت مت سمجھو اور جب بدفالی کا گمان گزرے تو اپنا کام کر گزرو اور اس کی طرف مطلق توجہ نہ دو۔ رواہ الطبرانی عن حارثۃ بن نعمان

۴۳۹۲۰...... تین چیزوں کو ابن آدم نہیں چھوڑے گا بدفالی، بدظنی اور حسد۔ تمہیں بدفالی سے نجات مل سکتی ہے کہ اس پر عمل نہ کرو، بدظنی سے تمہیں یوں نجات مل سکتی ہے کہ اس کا کلام نہ کرو، تمہیں حسد سے نجات مل سکتی ہے کہ تم اپنے بھائی کے لیے برائی نہ چاہو۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن اسماعیل بن امیۃ مرسلاً

۴۳۹۲۱...... تین چیزوں یعنی بدفالی، بدظنی اور حسد سے نکلنے کا ڈھنگ یہ ہے کہ بدفالی کی صورت میں واپس نہ لوٹو، بدظنی کو حقیقت نہ سمجھا جائے حسد کی صورت میں اسے چاہا نہ جائے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۴۳۹۲۲...... تین چیزوں کے فیصلے سے اللہ تعالیٰ فارغ ہو چکا ہے۔ تم میں سے کوئی شخص ہرگز سرکشی نہ کرے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے: یاایھا الناس انما بغیکم علی انفسکم...... یعنی اے لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہارے ہی اوپر پڑے گا۔ تم میں سے کوئی شخص بھی مکر وفریب سے کام نہ لے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے "ولا یحیق المکر السیء الا باھلہ" یعنی مکر وفریب کا وبال مکر کرنے والوں پر ہی پڑتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص عہد ہرگز نہ توڑے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ" یعنی جس نے عہد توڑا بلاشبہ اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ رواہ الدیلمی عن انس

۴۳۹۲۳...... تین چیزیں کمر کو توڑ دینے والی ہیں۔ داخلی فقر وفاقہ جو اپنے صاحب کو کبھی لذت نہ دے سکے، وہ عورت جس کا خاوند اس سے بے خوف ہو حالانکہ وہ اس سے خیانت کر رہی ہو اور وہ بادشاہ جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی رکھ رہا ہو۔ مؤمن عورت کی نیکوکاری ستر صدیقین کے عمل کی طرح ہے اور فاجرہ عورت کی برائی ایک ہزار فاجروں کی برائی جیسی ہے۔ رواہ ابن زنجویہ عن ابن عمر وھو ضعیف

۴۳۹۲۴...... تین آدمیوں کی نمازان کے کانوں سے اوپر نہیں جانے پاتی، اپنے آقا سے بھاگ جانے والا غلام، وہ عورت جو رات بسر کرے لیکن اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ امام جو کسی قوم کی امامت کرتا ہے لیکن وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ البیھقی عن قتادۃ مرسلاً

۴۳۹۲۵...... تین آدمیوں کی نماز نہیں قبول کی جاتی، وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کراتا ہو حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، غلام جب بھاگ جائے حتیٰ کہ اپنے آقا کے پاس واپس لوٹ آئے اور وہ عورت جو اپنے شوہر کو چھوڑ کر رات گزارے اور اس کی نافرمان ہو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن الحسن مرسلاً

۴۳۹۲۶...... تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا، وہ عورت جو اپنے گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر نکل جائے، بھاگ جانے والا غلام اور

وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة عن سلمان

۴۳۹۲۷..... تین آدمیوں کی نماز کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھنے پاتی ہے، بھاگ جانے والا غلام حتیٰ کہ واپس لوٹ کر اپنا ہاتھ مالکوں کے ہاتھ میں دے دے، وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہے تاوقتیکہ وہ راضی نہ ہو جائے اور نشے والا آدمی حتیٰ کہ صحیح ہو جائے۔

رواہ ابن خزیمه وابن حبان والطبرانی فی الاوسط والبیهقی فی شعب الایمان والضیاء المقدسی عن جابر

۴۳۹۲۸..... تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی آسمان کی طرف اوپر چڑھنے پاتی ہے حتیٰ کہ ان کے سروں کو بھی تجاوز نہیں کرتی۔ وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ ابن خزیمة عن انس

۴۳۹۲۹..... تین آدمیوں پر میں لعنت کرتا ہوں، ظالم امیر، اعلانیہ فسق کرنے والا اور وہ بدعتی جو سنت کو منہدم کرتا ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۹۳۰..... تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے وہ شخص جو اپنے والدین سے منہ پھیرے، وہ شخص جو میاں بیوی کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہو پھر بعد میں قسمیں بھی اٹھاتا پھرے اور وہ شخص جو مؤمنین کے درمیان باتیں پھیلاتا ہو تاکہ مؤمنین ایک دوسرے سے بغض اور حسد کرنے لگیں۔

رواہ الدیلمی عن عمر

ریاکاروں کی سزا

۴۳۹۳۱..... تین آدمی دوزخ کی آگ میں جائیں گے۔ وہ آدمی جس نے دنیا کی خاطر قتال کیا وہ آدمی جو چاہے کہ نصیحت کرے لیکن اپنے علم کا احتساب نہ کرتا ہو اور وہ آدمی جسے وسعت دی گئی اور وہ دنیا اور ناموری کی خاطر سخاوت کرتا ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۹۳۲..... تین آدمی اللہ تعالیٰ کے سزا کے مستحق ہیں، بھوک کے بغیر کھانا کھانے والا، بیداری کے بغیر نیند اور تعجب خیز بات کے بغیر ہنسی۔

رواہ الدیلمی عن انس

۴۳۹۳۳..... تین آدمیوں کی کوئی ضرورت نہیں، اعلانیہ فسق کرنے والا، صاحب بدعت اور ظالم بادشاہ۔ رواہ الدیلمی عن الحسن عن أنس

۴۳۹۳۴..... تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ آدمی جس کے پاس راستے میں بچا ہوا پانی ہو اور مسافر کو لینے سے روک دے۔ وہ آدمی جو دنیا کی خاطر بادشاہ کے ہاتھ پر بیعت کرے پھر اگر بادشاہ اسے دنیا میں سے کچھ دے دے وہ اس سے راضی رہے اور اگر کچھ نہ دے تو ناراض ہو جائے اور وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنا سامان لے کر کھڑا ہو جائے اور کہے: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس کے بدلہ میں اتنے اور اتنے درہم دیئے ہیں، کوئی آدمی اس کی تصدیق کر کے سامان اس سے لے لیتا ہے اور وہ اس کے بدلہ میں نہیں دیتا۔

رواہ عبدالرزاق واحمد والبخاری وابوداؤد والترمذی وابن ماجه وابن جریر عن ابی هریرة

۴۳۹۳۵..... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کریں گے، نہ ان کا تزکیہ کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف نظر کریں گے بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔ رواہ احمد ومسلم والنسائی عن ابی هریرة

۴۳۹۳۶..... اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی کی طرف نہیں دیکھے گا، متکبر فقیر کی طرف بھی نہیں دیکھے گا اور اس شخص کی طرف بھی نہیں دیکھے گا جو تکبر سے اپنا تہبند گھسیٹتا چلا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۳۹۳۷..... تین چیزوں کے ہوتے ہوئے عمل کوئی نفع نہیں دیتا، شرک باللہ، والدین کی نافرمانی اور جنگ سے بھاگنا۔ رواہ الطبرانی عن ثوبان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۶ والضعیفة ۱۳۸۴۔

۴۳۹۳۸..... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، کتاب کا معلم جو کسی یتیم کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف بنائے، وہ سائل جو مانگتا ہو حالانکہ وہ مانگنے سے بے نیاز ہو اور وہ شخص جو

بادشاہ کے پاس بیٹھ کر اس کی چاہت کے مطابق باتیں کرے۔رواہ الرافعی عن ابن عباس وسندہ واہ

۴۳۹۳۹..... تین آدمی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں جبکہ ان کی دعا نہیں قبول کی جاتی، وہ آدمی جو اپنا مال کسی بے وقوف کو دے دے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ولا تؤتوا السفھآء اموالکم" یعنی بے وقوفوں کو اپنا مال مت دو۔ وہ آدمی جس کے نکاح میں بدخلق بیوی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دیتا ہو اور وہ آدمی جو خرید وفروخت تو کرے لیکن اس پر گواہ نہ بنائے۔رواہ ابن عساکر عن ابی موسیٰ

۴۳۹۴۰..... لوگوں میں تین آدمی شریر ترین ہیں، والدین پر اپنی برتری ظاہر کرنے والا اور انہیں حقیر سمجھنے والا، وہ آدمی جو لوگوں کے درمیان جھوٹ بول کر فساد پھیلائے تاکہ لوگ ایک دوسرے سے بغض کرنے لگیں اور ایک دوسرے سے دور ہوجائیں اور وہ آدمی جو میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ڈالنے کے لیے جھوٹ بولے حتیٰ کہ شوہر کو بیوی پر ناحق غیرت آنے لگے حتیٰ کہ ان دونوں کے درمیان تفریق ڈال دے۔

رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۴۳۹۴۱..... اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ اہل آسمان واہل زمین کی طرح مختلف انواع کے اعمال نیکیاں اور تقویٰ لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہو تو تین خصلتوں کے ہوتے ہوئے اس کے یہ سارے اعمال ذرہ کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں حیثیت نہیں رکھتے، عجب کے ہوتے ہوئے، مؤمن کو اذیت پہنچاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کے ہوتے ہوئے۔رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء وفیہ عمرو بن بکر السکسکی

۴۳۹۴۲..... ہر وہ عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے بدکاری سے بھی جلدی اس پر پکڑ کی جاتی ہے اور ہر وہ عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو رہی ہو حیلہ سے بھی زیادہ جلدی اس عمل پر ثواب مرتب ہوتا ہے اور جھوٹی قسم تو گھروں کو اجاڑ دیتی ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

عہد توڑنے والی قوم میں قتل عام ہوجاتا ہے

۴۳۹۴۳..... جو قوم بھی عہد توڑتی ہے ان میں قتل عام ہوجاتا ہے، جب قوم سے فاحش امور صادر ہوں اس قوم پر اللہ تعالیٰ موت کو مسلط کردیتے ہیں، اور جو قوم زکوٰۃ دینے سے انکار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس قوم سے بارش کو روک دیتے ہیں۔

رواہ ابویعلی والرویانی والحاکم والنسائی وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

۴۳۹۴۴..... جو شخص بستر پر سویا اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا تو قیامت کے دن اس کے لیے یہ بڑی نقصان دہ بات ہوگی، جو آدمی کسی مجلس میں شریک ہوا اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا قیامت کے دن یہ مجلس اس پر وبال بنے گی اور جو شخص کسی راستے پر چلا اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا تو قیامت کے دن اس کا چلنا اس پر وبال ہوگا۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۴۳۹۴۵..... جس شخص نے گمراہی کا جھنڈا بلند کیا یا علم کو چھپایا یا کسی ظالم کی مدد کی حالانکہ اسے علم تھا کہ وہ ظالم ہے وہ اسلام سے بری الذمہ ہے۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمرو بن عنبسۃ

۴۳۹۴۶..... جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود میں سے کسی حد کے آڑے آئی گویا وہ شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرنے والا ہے۔ جس شخص نے کسی ناحق جھگڑے میں مدد کی گویا وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کے سائے تلے جگہ لے رہا ہے حتیٰ کہ وہ مدد چھوڑ دے۔ جس شخص نے کسی مؤمن مرد یا مؤمن عورت پر تہمت لگائی اللہ تعالیٰ اسے گناہگار جہنمیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں ٹھہرائے گا۔ جو شخص مقروض ہو کر مرا اس کا حساب اس کی نیکیوں سے چکایا جائے گا حتیٰ کہ نہ کوئی دینار چھوڑا جائے گا اور نہ ہی کوئی درہم۔ فجر کی دو رکعتوں پر پابندی کرو چونکہ یہ رکعتیں فضائل والی ہیں۔رواہ احمد عن ابن عمر

۴۳۹۴۷..... جو شخص شکار کے پیچھے لگا وہ غفلت میں پڑا، جس نے دیہات کو اختیار کیا اس میں جفا آئی جو بادشاہ کے پاس آیا فتنہ میں مبتلا ہوا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۴۳۹۴۸..... جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی جورو کو حمام میں داخل نہ کرے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی عورت کے پاس خلوت میں نہ بیٹھے درآنحالیکہ اس عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو چونکہ اس حالت میں تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوگا۔ رواہ احمد عن جابر

۴۳۹۴۹..... جو شخص گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں وہ پیشاب کی حاجت پیش آنے کی حالت میں نماز میں حاضر نہ ہوحتیٰ کہ وہ پیشاب سے فارغ نہ ہو جائے۔ جو شخص گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور پھر وہ کسی قوم کی امامت کرائے وہ مقتدیوں کے علاوہ صرف اپنے ہی لیے دعا نہ مانگے۔ جو شخص گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ بغیر اجازت کے کسی گھر میں داخل نہ ہو چنانچہ جب بلا اجازت گھر کے اندر دیکھ لیا گویا وہ گھر میں داخل ہو چکا۔

رواہ الطبرانی والخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی امامة وفیه السفر بن نسیر قال الذهبی فیه .هو مجهول

۴۳۹۵۰..... تم میں سے کوئی شخص بھی پیشاب کی حاجت محسوس کرتے ہوئے نماز میں حاضر نہ ہوحتیٰ کہ پیشاب سے فارغ ہولے (پھر نماز کے لیے آئے) جس شخص نے بغیر اجازت کے گھر میں نظر ڈال دی گویا وہ گھر میں داخل ہو چکا، جس شخص نے کسی قوم کو امامت کرائی پھر انہیں چھوڑ کر دعا کے ساتھ صرف اپنے آپ کو مخصوص کیا گویا اس نے ان کے ساتھ خیانت کی۔

رواہ احمد والبخاری فی التاریخ والطبرانی وابن عساکر عن ابی امامة

۴۳۹۵۱..... جو شخص مر چکا اور وہ تین چیزوں سے بری الذمہ تھا تکبر سے، دھوکا دہی سے اور قرض سے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ثوبان

قومی عصبیت ہلاکت کا سبب ہے

۴۳۹۵۲..... میری امت کی ہلاکت تین چیزوں میں ہے عصبیت میں، قدریہ (وہ فرقہ جو تقدیر کا منکر ہے) میں اور غیر ثقہ راوی سے روایت کرنے میں۔

رواہ البزار وابن ابی حاتم فی السنة والعقیلی والطبرانی وابن عساکر عن ابن عباس وضعف. والطبرانی فی الاوسط عن ابی قتادة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التعقبات ۴ واللآلی ۲۶۳/۱۔

۴۳۹۵۳..... مالک کے لیے مملوک کی طرف سے ہلاکت ہے، مملوک کے لیے مالک کی طرف سے ہلاکت ہے، مالدار کے لیے فقیر کی طرف سے ہلاکت ہے، فقیر کے لیے غنی (مالدار) کی طرف سے ہلاکت ہے ضعیف کے لیے تندخو کی طرف سے ہلاکت ہے اور تندخو کے لیے ضعیف کی طرف سے ہلاکت ہے۔ رواہ سمویه عن انس

۴۳۹۵۴..... تم ہرگز کسی چیز کو گالی مت دو، بھلائی کے کام سے چوکومت گوکہ اپنا چہرہ اپنے بھائی کے لیے پھیلائے اور تم اس سے بات کررہے ہو، اپنا ڈول پانی طلب کرنے والے کے برتن میں انڈیل دو، تہبند کو نصف پنڈلی تک رکھو اگر ایسا نہ کرسکو تو ٹخنوں تک رکھو، نیز شلوار (یا تہبند) کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو، چونکہ ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانا تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتے۔ رواہ احمد عن رجل

۴۳۹۵۵..... بخیل جنت میں داخل نہیں ہوگا، دھوکا باز جنت میں داخل نہیں ہوگا، خائن اور بداخلاق بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا، جنت کا دروازہ سب سے پہلے مملوکین کھٹکھٹائیں گے جبکہ وہ آپس میں اللہ تعالیٰ کے ہاں نیکوکار رہوں۔ رواہ احمد وابویعلی عن ابی بکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۱۲۵۴۔

۴۳۹۵۶..... اے لوگو اس آدمی کا کوئی دین نہیں جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا بھی انکار کیا، اے لوگو! اس شخص کا کوئی دین نہیں جس نے اللہ تعالیٰ پر باطل کا دعویٰ کیا، اے لوگو! اس شخص کا کوئی دین نہیں جس نے اللہ تعالیٰ کے نافرمان کی اطاعت کی۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی سعید

۴۳۹۵۷ ...اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عزت والوں یعنی فرشتوں سے حیاء کرو چونکہ فرشتے تم سے بجز تین مواقع کے الگ نہیں ہونے پاتے، جبکہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کررہا ہو، جبکہ بیت الخلاء میں ہو، تم میں سے جب کوئی غسل کرنا چاہے تو وہ کسی دیوار کے پیچھے چھپ کر غسل کرے یا کسی اونٹ کے پیچھے بیٹھ کر غسل کرے یا اس کا کوئی بھائی اس پر پردہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن مجاهد مرسلاً

۴۳۹۵۸ ...شرابی اپنی قبر سے نکلے گا اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس' سودخور اپنی قبر سے اٹھے گا اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا' اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے لیے کوئی حجت نہیں ہے' ذخیرہ اندوز اٹھے گا اور اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا ''اے کافر تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے''۔رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۴۳۹۵۹ ...قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن برآمد ہوگی جو تارکول سے بھی زیادہ سیاہ ہوگی اور نرم زبان سے کلام کرے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی اس کی ایک زبان ہوگی جس سے وہ باتیں کرے گی، چنانچہ وہ کہے گی: مجھے ہر ظالم وجابر کے بارے میں حکم دیا گیا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے اور جو بلاوجہ کسی کو قتل کرے، چنانچہ وہ گردن ان پر ٹوٹ پڑے گی اور انہیں دیگر لوگوں سے پانچ سال قبل دوزخ میں دھکیل دے گی۔

رواہ ابن ابی شیبة والبزاز وابویعلی والطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی الافراد والخرائطی فی مساوی الأخلاق عن ابی سعید

۴۳۹۶۰ ...قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نمودار کی جائے گی وہ کہے گی میرے لیے تین آدمی ہیں ہر ظالم وجابر اور وہ جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اور جس نے بغیر نفس کے کسی کو قتل کیا۔رواہ ابویعلی عن ابی سعید

۴۳۹۶۱ ...تعجب ہے غافل آدمی پر حالانکہ اس کے متعلق غفلت نہیں برتی جاتی، تعجب ہے دنیا کے طالب پر حالانکہ موت اس کی طلب میں لگی رہتی ہے اور تعجب ہے منہ بھر کر ہنسنے والے پر کہ وہ نہیں جانتا آیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض۔رواہ ابوالشیخ وابونعیم عن ابن مسعود

۴۳۹۶۲ ...اے لوگو! تمہیں حیاء نہیں آتی، تم وہ کچھ جمع کرنے میں لگے ہو جسے تم کھا نہیں سکو گے، تم ایسی عمارتیں بنانے میں مصروف ہو جنہیں آباد نہیں کرسکو گے، تم وہ لمبی چوڑی امیدیں رکھتے ہو جنہیں تم پا نہیں سکو گے، کیا تمہیں اس سے حیا نہیں آتی۔

رواہ الطبرانی عن ام الولید بنت عمر بن الخطاب

الفصل الرابع......ترھیب رباعی کے بیان میں

۴۳۹۶۳ ...چار چیزیں میری امت میں جاہلیت میں سے ہوں گی وہ انہیں نہیں چھوڑیں گے نسب پر فخر، نسب پر طعنہ زنی، ستاروں سے بارش طلب کرنا اور نوحہ زنی۔رواہ مسلم عن ابی مالک الاشعری

۴۳۹۶۴ ...چار چیزیں بدبختی میں سے ہیں، آنکھوں کا جمود، سنگدلی، حرص اور لمبی لمبی امیدیں۔

رواہ ابن عدی فی الکامل وابونعیم فی الحلیة عن أنس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۷۶ اور ترتیب الموضوعات ۹۳۴۔

۴۳۹۶۵ ...چار چیزیں چار چیزوں میں قبول نہیں کی جاتیں خیانت، یا چوری یا دھوکا دہی سے حاصل کیا جانے والا نفقہ (خرچہ) یا یتیم کا مال، حج میں یا عمرہ میں یا جہاد میں یا صدقہ میں (قبول نہیں کیا جاتا)۔

رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلا وابن عدی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۶۵۔

۴۳۹۶۶ ...اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ چار آدمیوں کو جنت میں داخل نہ کرے اور نہ ہی انہیں جنت کی نعمتیں چکھائے (وہ یہ ہیں) دائمی شرابی، سودخور، ناحق یتیم کا مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔رواہ الحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۰۷۔

دائمی شرابی نظر رحمت سے محروم ہوگا

۴۳۹۶۷...... چار آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (نظر رحمت سے) نہیں دیکھیں گے، والدین کے نافرمان کی طرف، احسان جتلانے والے کی طرف، دائمی شرابی کی طرف اور تقدیر کے جھٹلانے والے کی طرف۔ رواہ الطبرانی و ابن عدی فی الکامل عن ابی امامة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۶ وضعیف الجامع ۷۶۸۔

۴۳۹۶۸...... چار آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو بغض ہے، قسمیں اٹھا اٹھا کر اپنے سامان کو فروخت کرنے والے سے، متکبر فقیر سے، بوڑھے زانی سے اور ظالم حکمران سے۔ رواہ النسائی و البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة

۴۳۹۶۹...... امر جاہلیت میں سے چار چیزیں میری امت میں باقی رہیں گی میری امت ان کو نہیں چھوڑے گی، نسبی شرافت پر فخر، نسب پر طعنہ زنی، ستاروں سے بارش کا طلب کرنا اور میت پر نوحہ زنی، نوحہ کرنے والی عورت نے اگر توبہ نہ کی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ اس پر تارکول کی شلوار اور دوزخ کی شعلہ زن آگ کی چادر ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی عن ابی مالک الأشعری

۴۳۹۷۰...... چار چیزیں میری امت میں امر جاہلیت میں سے ہوں گی میری امت ان کو نہیں چھوڑے گی، نسب میں طعنہ زنی، میت پر نوحہ زنی، ستاروں سے بارش طلبی کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے سے بارش ملی، اور چھوت کا عقیدہ۔ کہ ایک اونٹ کو خارش ہوئی اس نے سو اونٹوں کو خارشی بنا دیا، بتایئے پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔ رواہ احمد و الترمذی عن ابی ھریرة

۴۳۹۷۱...... چار چیزوں کا تعلق جفا سے ہے۔ آدمی کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا یا نماز سے فارغ ہونے سے قبل پیشانی صاف کرنا یا کوئی شخص اذان سنے لیکن کلمات اذان جواب میں نہ دہرائے یا اس آدمی کی راہ میں نماز پڑھے جو اس کی نماز کو قطع کردے۔

رواہ ابن عدی و البیھقی فی السنن عن ابی ھریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۷ وضعیف الجامع ۷۵۷۔

۴۳۹۷۲...... چار خصلتیں آل قارون کی خصلتوں میں سے ہیں، باریک لباس، سرخ لباس، تلواریں نیام سے باہر رکھنا چنانچہ قارون تکبر کے مارے اپنے غلام کے چہرہ کی طرف بھی نہیں دیکھتا تھا۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ھریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۵۰۔

۴۳۹۷۳...... میرے متعلق جس کی سفارش اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں حائل ہوئی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی، جو شخص مر گیا اور اس کے ذمہ قرض تھا وہ قرض دینار و درہم کی شکل میں نہیں بلکہ نیکیوں اور بدیوں کی شکل میں تھا اور جس شخص نے جان بوجھ کر باطل میں جھگڑا کیا وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کا مستحق بن جاتا ہے اور جس شخص نے کسی مؤمن کے متعلق ناشائستہ بات کہی اللہ تعالیٰ اسے جہنمیوں کے خون اور پیپ کی کیچڑ میں ٹھہرائے گا تاوقتیکہ اسے اپنی کہی ہوئی بات سے چھٹکارا مل جائے جبکہ اسے چھٹکارا نہیں مل سکتا۔

رواہ ابوداؤد و الطبرانی و الحاکم و البیھقی عن ابن عمر

۴۳۹۷۴...... بے ہودہ کلام مت کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ مت پھیرو (قطع تعلقی مت کرو)، ایک دوسرے کی جاسوسی مت کرو اور کسی دوسرے کے طے کیے ہوئے سودے پر بھاؤ تاؤ مت لگاؤ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرة

ترھیب رباعی ...... حصہ اکمال

۴۳۹۷۵...... قیامت کے دن مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین لوگ جھوٹے اور متکبرین ہوں گے اور اپنے سینوں میں اپنے بھائیوں

کے خلاف بہت سخت بغض رکھتے ہیں، جب وہ اپنے بھائیوں سے ملتے ہیں تو ہنس مکھ ہے اور جنہیں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جنہیں جب شیطان اور اس کے کام کی طرف بلایا جاتا ہے تو بہت جلدی کرتے ہیں۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الأخلاق عن الوضین بن عطاء

کلام:...... احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھئے الاحیاء ۳۴۱ والضعیفة ۲۳۹۶۔

۴۳۹۷۶...... اسلام میں چار چیزوں کا وجود جاہلیت کی باقیات میں سے ہے، نوحہ زنی، حسب ونسب پر فخر، اچھوت کا عقیدہ اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔ رواہ ابن جریر عن ابن عباس

جاہلیت کی چار خصلتیں

۴۳۹۷۷ میری امت میں جاہلیت کی چار چیزیں رہیں گی اور وہ انہیں نہیں چھوڑیں گے، خاندانی شرافت پر فخر، نسب پر طعنہ زنی، ستاروں سے بارش طلب کرنا اور میت پر نوحہ زنی۔ رواہ ابن جریر عن انس بن مالک وقال ہو وہم والصحیح عن ابی مالک الاشعری

۴۳۹۷۸ چار آدمیوں پر اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر سے لعنت بھیجتا ہے اور فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں:

۱ مسکینوں کو بہکانے والا۔ خالد کہتے ہیں یعنی وہ آدمی جو اپنے ہاتھ سے مسکین کی طرف اشارہ کرکے کہے کہ میرے پاس آمیں تجھے کچھ دیتا ہوں، چنانچہ مسکین جب اس کے پاس آجائے اور وہ آگے سے کہے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

۲ اور وہ آدمی جو نابینا سے کہے کہ کنوئیں سے بچو، چوپائے سے بچو حالانکہ اس کے سامنے کوئی چیز نہ ہو۔

۳ اور وہ آدمی جو کسی قوم کا ٹھکانا دریافت کرتا ہو اور لوگ آگے سے اسے کسی اور کا ٹھکانا بتادیں۔

۴...... اور وہ آدمی جو اپنے والدین کو مارتا ہو حتیٰ کہ والدین فریاد کرنے لگیں۔

رواہ الحاکم عن ابی امامة وفیہ خالد بن الزبرقان وہو منکر الحدیث

۴۳۹۷۹...... چار آدمی جہنمیوں کی اذیت میں مزید اضافہ کریں گے اور وہ حمیم وجحیم کے درمیان منڈلاتے رہیں گے، انہیں ہلاکت کی طرف بلایا جائے گا، جہنمی ایک دوسرے سے کہیں گے ان لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے ہمیں اذیت میں مبتلا کردیا ہے حالانکہ ہم پہلے سے اذیت میں پڑے ہوئے تھے، چنانچہ ایک آدمی ہوگا اس پر انگاروں کا تابوت لٹک رہا ہوگا، ایک آدمی ہوگا وہ اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا، ایک آدمی کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہی ہوگی ایک آدمی خود اپنا گوشت کھا رہا ہوگا، چنانچہ تابوت والے سے کہا جائے گا تیری اس حالت کی کیا وجہ ہے تو نے تو ہماری اذیت میں مزید اضافہ کردیا ہے؟ وہ کہے گا میں مرگیا اور مجھ پر لوگوں کا قرض تھا اور اس کی قضاء کی کوئی صورت نہیں بن پڑی تھی، پھر انتڑیاں گھسیٹنے والے سے پوچھا جائے گا: اس منحوس کی کیا حالت ہے جس نے ہماری اذیت میں اضافہ کردیا ہے؟ وہ جواب دے گا: اس منحوس کو پیشاب کرنے میں کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ اس کے جسم کے کسی حصہ پر پیشاب لگ رہا ہے پھر بعد میں غسل بھی نہیں کرتا تھا۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا جس کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہی ہوگی، اس منحوس کی کیا حالت ہے اس نے ہماری اذیت میں اضافہ کردیا ہے؟ وہ کہے گا: یہ منحوس بے ہودہ گوئی اور غلط کلامی میں مصروف رہتا تھا اور اس سے لذت بھی محسوس کرتا تھا، پھر اپنا گوشت کھانے والے سے پوچھا جائے گا: اس منحوس کی یہ حالت کیوں ہے اس نے جو ہماری اذیت میں دوچند اضافہ کردیا ہے؟ وہ جواب دے گا: یہ منحوس غیبت کرکے لوگوں کا گوشت کھاتا تھا اور چغلی کھاتا تھا۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة وابن المبارک وابو نعیم فی الحلیة والطبرانی عن شفی بن مانع الأصبحی وقال الطبرانی :قد اختلف فی صحبتہ

۴۳۹۸۰...... اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر سے چار آدمیوں پر لعنت کرتا ہے اور فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ وہ شخص جو عورتوں سے اپنے آپ کو دور رکھے اور شادی نہ کرے اور رات کو عورتوں کے پاس بھی نہ جائے کہ اس کے ہاں کہیں کوئی بچہ نہ پیدا ہوجائے، اور وہ شخص جو عورتوں کی

مشابہت اختیار کرتا ہو حالانکہ اسے مرد پیدا کیا گیا ہو۔ وہ عورت جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت پیدا کیا ہے، اور وہ شخص جو مسکینوں کو بہکاتا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة وفیه خالد بن الزبرقان

۴۳۹۸۱　چار آدمیوں پر دنیا و آخرت میں لعنت کی جاتی ہے اور فرشتے اس پر آمین بھی کہتے ہیں، وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا ہے لیکن وہ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہو اور اپنے آپ کو عورت بنادے۔ اور وہ عورت جسے اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا ہے لیکن وہ مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہو اور اپنے آپ کو مرد بنا ڈالے۔ اور وہ شخص جو نابینا کو دھوکا دے اور وہ آدمی جو عورتوں سے دور رہتا ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو ایسا نہیں بنایا سوائے یحییٰ بن زکریا کے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۴۳۹۸۲.....　چار آدمی صبح بھی اللہ کے غصہ میں کرتے ہیں اور شام بھی اللہ کے غصہ میں کرتے ہیں وہ مرد جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہوں اور وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہوں، اور وہ شخص جو چوپایہ کے ساتھ بدکاری کرے اور وہ شخص جو کسی مرد کے ساتھ بدفعلی کرے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والا معلون ہے

۴۳۹۸۳　اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے اور اس عورت پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے، اس آدمی پر بھی لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بعد اپنے آپ کو پاکدامن (عورتوں سے بالکل الگ) سمجھے اور اس شخص پر بھی لعنت بھیجتے ہیں جو کسی نابینا کے ساتھ مذاق کرنے کے لیے راستے میں بیٹھ جائے اور اس شخص پر بھی لعنت بھیجتے ہیں جو تنگی والے دن پیٹ بھر کر کھانا کھائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن صالح عن بعضهم رفع الحدیث

۴۳۹۸۴　بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن سے وہ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) سے دیکھے گا۔ ایک وہ شخص جو اپنے والدین سے بری الذمہ ہو جائے دوسرا وہ شخص جو والدین سے منہ موڑے، تیسرا وہ شخص جو اپنی اولاد سے بیزاری ظاہر کردے اور چوتھا وہ شخص کہ جس پر کسی قوم نے انعام کیا اور وہ ان سے بیزاری کا اعلان کردے۔

رواہ احمد بن حنبل عن معاذ بن انس

۴۳۹۸۵　بلاشبہ میرے رب نے مجھ پر شراب، جوا　اور عجیرا کو حرام کر دیا ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن قیس بن سعد بن عبادة

۴۳۹۸۶..　میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ والدین کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا گو کہ تمہیں اپنی دنیا سے نکال دینا چاہیں تو تم (ان کی رضا کے لیے) نکل جاؤ، جب تم اپنے بھائی سے ملو تو ہنس مکھ سے ملو اور اس کے برتن میں اپنے ڈول کا بچا ہوا پانی بھی ڈال دو۔ رواہ الدیلمی عن علی

۴۳۹۸۷　لوگوں کے پاس موجود مال و اسباب سے متعلق اپنے اوپر مایوسی لازم کرلو طمع سے بچتے رہو چونکہ یہ پیش آجانے والی محتاجی ہے، ایسی نماز پڑھو گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے (اور تمہیں الوداع کیا جاچکا ہے) اور ایسے کلام سے بچو جس سے تمہیں بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

رواہ الحاکم والبیهقی فی الزهد، عن اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه عن جده والبغوی من طریق محمد بن المنکدر عن رجل من الأنصار عن ابیه عن جده

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۳۹۔

۴۳۹۸۸　اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے لیے (کوئی جانور) ذبح کرے، اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو دوسروں کے غلام کو اپنا غلام بنالے۔ اللہ تعالیٰ والدین کے نافرمان پر لعنت کرے، اللہ تعالیٰ زمین کی حدود میں تبدیلی کرنے والے پر لعنت کرے۔

رواہ الحاکم عن علی

۴۳۹۸۹ جس شخص نے کسی چوپائے کی کونچیں کاٹیں اس کا ایک چوتھائی اجر جاتا رہا جس شخص نے کھجور کا درخت کاٹا اس کا بھی ایک چوتھائی اجر جاتا رہا۔ جس نے شریک کے ساتھ دھوکا کیا اس کا بھی ایک چوتھائی ثواب جاتا رہا۔ اور جس نے اپنے (شرعی) حکمران کی نافرمانی کی اس کا سارے کا سارا اجر جاتا رہا۔ رواہ البیھقی والدیلمی وابن النجار عن ابی رھم السعدی

۴۳۹۹۰ ... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں ہرگز داخل نہ ہو، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پیئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تنہائی میں کسی عورت کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھے بایں طور کہ ان کے درمیان کوئی محرم نہ ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۳۹۹۱ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسے دسترخوان پر بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ جمعہ (کی نماز) سے پیچھے رہ جائے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن محمد مولیٰ اسلم مرسلاً

۴۳۹۹۲ ... کسی ایک کپڑے کو اپنے اوپر اوڑھ کر اس میں اپنے اعضاء کو بالکلیہ بند نہ کرلو تم میں سے کوئی بھی بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا نہ کھائے، کوئی آدمی بھی ایک کپڑے میں احتباء نہ کرے اور نہ ہی (صرف) ایک جوتے میں چلے۔ رواہ ابوعوانۃ عن جابر

۴۳۹۹۳ ... ستاروں سے (اپنی امیدیں) مت مانگو، تقدیر میں شک وشبہ مت رکھو، اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر مت کرو، میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو گالی مت دو چونکہ یہ چیزیں نرا ایمان ہیں۔ رواہ الدیلمی وابن صصری فی امالیہ عن عمر

۴۳۹۹۴ عیب جو مت بنو، (فضول) کسی کی مدح کرنے والے مت بنو، طعنہ زن مت بنو اور اپنے آپ کو عبادت گزار مت ظاہر کرو۔

رواہ ابن المبارک وابن عساکر عن مکحول مرسلا

بداخلاق انسان جنت میں نہیں جائے گا

۴۳۹۹۵ بخیل، دھوکا باز، احسان جتلانے والا اور بدخلق انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ سب سے پہلے جنت میں وہ غلام داخل ہوگا جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا فرمانبردار ہو۔ رواہ احمد عن ابی بکر وابویعلی والخرائطی فی مساوی الأخلاق عن انس

۴۳۹۹۶ والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا، تقدیر کا جھٹلانے والا اور دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

رواہ احمد والطبرانی وابن بشران فی امالیہ عن ابی الدرداء

۴۳۹۹۷ ولدزنا، دائمی شرابی، والدین کا نافرمان اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر وابویعلی عن ابی سعید

۴۳۹۹۸ چار آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، دائمی شرابی، والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور ولدزنا۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی والخرائطی فی مساوی الأخلاق والخطیب عن ابن عمرو

کلام: ...... حدیث موضوع ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۹۱۰، والموضوعات ۱۰۹/۳۔

۴۳۹۹۹ کاہن، دائمی شرابی، تقدیر کا جھٹلانے والا اور والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۴۴۰۰۰ والدین کی نافرمانی سے بچو، بلاشبہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے جبکہ والدین کا نافرمان، قطع تعلقی کرنے والا، بوڑھا زانی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اور اسی طرح تکبر سے اپنی تہبند (شلوار) کو گھسیٹنے والا بھی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا چونکہ بڑائی تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۴۴۰۰۱ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زکوٰۃ نہ دینے والے، یتیم کا مال کھانے والے، جادوگر اور دھوکا باز کی طرف نہیں دیکھیں گے۔

رواہ الدیلمی عن شریح

۴۴۰۰۲ اے علی! یقیناً جو چیز میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور جو چیز اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں وہ تمہارے لیے بھی ناپسند کرتا ہوں لہٰذا عصفر بوٹی میں رنگے ہوئے کپڑے مت پہنو، سونے کی انگوٹھی مت پہنو، قسی کپڑے (ریشم کے مخلوط کپڑے) مت پہنو اور سرخ رنگ کی زین پر مت سوار ہو چونکہ یہ شیطان کی زینوں میں سے ہے۔ رواہ القاضی عبدالجبار فی أمالیه عن علی

۴۴۰۰۳ اے علی! وضو پورا کرنا گو کہ تمہیں سخت مشقت کا سامنا کرنا پڑے، صدقہ مت کھاؤ، گھوڑوں کو گدھوں پر مت کدواؤ اور نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ والخطیب عن علی

۴۴۰۰۴ ...... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو دن رات اعلان کرتا ہے کہ: اے چالیس سال کی عمر والو! اپنے اعمال کی کھیتی تیار کرلو چونکہ اس کے کاٹنے کا وقت قریب آچکا ہے۔ اے پچاس اور ساٹھ سال کی عمر والو! حساب کے لیے آجاؤ، کاش مخلوقات پیدا نہ کی گئی ہوتی، کاش جب وہ پیدا کیے گئے تو جس مقصد کے لیے پیدا کیے گئے تھے اس کے لیے اعمال کرتے، بس ان کے ساتھ مل بیٹھو اور مذاکرہ کرو، خبردار! قیامت آچکی لہٰذا اپنے بچاؤ کا سامان کرلو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۴۴۰۰۵ انجیل میں لکھا ہے۔ اے ابن آدم! میں تیرا خالق ہوں، میں تیرا رازق ہوں اور تو میرے غیر کی پوجا کرتا ہے، اے ابن آدم! تو مجھے بلاتا ہے اور مجھ سے بھاگتا ہے۔ اے ابن آدم! تو مجھے یاد کرتا ہے اور پھر مجھے بھول بھی جاتا ہے۔ اے ابن آدم! اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ اور پھر جہاں جی چاہے سوجا۔ رواہ ابونعیم وابن لال عن ابن عمر

فصل خامس...... ترھیب خماسی کے بیان میں

۴۴۰۰۶ ... پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلے میں ہیں، جو قوم عہد شکنی کی مرتکب ہوتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ دشمن کو مسلط کردیتے ہیں، جو قوم اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام سے ہٹ کر فیصلے کرتی ہے اس قوم میں فقر و فاقہ جنم لے لیتا ہے۔ جس قوم میں فحاشی عام ہوجائے اس میں مرگ پھیل جاتی ہے جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس قوم کو زمینی نباتات سے محروم کردیا جاتا ہے اور اس میں قحط پڑ جاتا ہے اور جو قوم زکوٰۃ دینے سے انکار کرتی ہے اس سے بارش روک لی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۴۰۰۷ پانچ چیزوں کا کوئی کفارہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے کا، کسی کو ناحق قتل کرنے کا، مؤمن کو رسوا کرنے کا، جنگ سے بھاگنے کا اور جھوٹی قسم جس کے ذریعے کسی کا مال ہتھیالیا جانے کا۔ رواہ احمد وابوالشیخ فی التوبیخ عن ابی ھریرۃ

۴۴۰۰۸ ... پانچ چیزیں کمر توڑ دینے والی ہیں، والدین کی نافرمانی، وہ عورت جس کا شوہر اس پر اعتماد رکھتا ہو حالانکہ وہ اس سے خیانت کرتی ہو، وہ امام کہ لوگ جس کے فرمانبردار ہوں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو، وہ شخص جو خود وعدہ کرے اور پھر اسے توڑ بھی دے اور آدمی کا نسب میں اعتراض کرنا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۵۹، والضعیفۃ ۳۴۳۵

۴۴۰۰۹ ... پانچ چیزوں پر اللہ تعالیٰ بہت جلدی پکڑتے ہیں، بغاوت پر، دھوکے پر، والدین کی نافرمانی پر، قطع تعلقی پر اور اس اچھائی پر جس کا شکر نہ ادا کیا جائے۔ رواہ ابن لال عن زید بن ثابت

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۶۰۔

۴۴۰۱۰ ... اے مہاجرین کی جماعت! جب تمہیں پانچ چیزوں میں مبتلا کردیا جائے گا، اور ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، جس بھی کسی قوم میں فحاشی کا دور دورہ ہوا ہے حتیٰ کہ ان پر لعنت برسنے لگی تو ان میں طاعون اور مصیبتیں ایسی عام ہوجاتی ہیں کہ ان کی مثال گذشتہ لوگوں میں نہیں ملتی، جب کوئی

قوم ناپ تول اور ترازو میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط سالی تنگی اور بادشاہ کے ظلم میں جکڑ دی جاتی ہے، جو قوم زکوۃ سے انکار کرتی ہے اس سے بارش روک لی جاتی ہے اگر بے زبان چوپایوں کی بات نہ ہوتی ان پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برسایا جاتا اور جو قوم اللہ اور اللہ کے رسول کا عہد توڑتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر دشمن کو مسلط کردیتے ہیں جو ان کا سب مال واسباب لوٹ لیتے ہیں اور جس قوم کے حکام اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے درمیان ان کی آپس کی جنگ مسلط کردیتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر

۴۴۰۱۱ ... اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی گراں بات ہے کہ بغیر بھوک کے کھانا کھایا جائے، بغیر ضرورت کے سویا جائے، بغیر تعجب کے پیش آنے کے ہنسا اور کسی نعمت کے وقت چیخ و پکار۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۶۳۔

ترھیب خماسی ... حصہ اکمال

۴۴۰۱۲ جب میری امت میں پانچ چیزیں عام ہو جائیں گی اس وقت ان پر ہلاکت کا آنا برحق حلال ہو جائے گا۔ ایک دوسرے پر لعنت بھیجنا، شراب نوشی، ریشم کا استعمال، باجے گاجے کا رواج اور مردوں کا مردوں پر اکتفا کرلینا اور عورتوں کا عورتوں پر اکتفا کرلینا۔

رواہ الحاکم فی التاریخ والدیلمی عن انس

۴۴۰۱۳ جب میری امت پانچ کام کرنے لگے گی ان پر ہلاکت مسلط کردی جائے گی، جب ان میں لعن طعن ہونے لگے گا، شراب نوشی کرنے لگ جائیں گے، ریشم پہننا شروع کردیں گے، لونڈیاں نچوانے لگیں گے، مرد مردوں پر اکتفا کرنے لگیں گے اور عورتیں عورتوں پر۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس

۴۴۰۱۴ ... اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میں پانچ چیزیں پڑ جائیں گی اور ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ چنانچہ جب بھی کسی قوم میں فحاشی کا ظہور ہوا ہے اور وہ اعلانیہ طور پر فحاشی کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں ان میں طاعون اور ایسی مصیبتیں آن پڑتی ہیں جس کی مثال گذشتہ زمانہ میں نہیں ملتی۔ جو قوم زکوۃ دینے سے انکار کردے وہ بارش سے محروم کردی جاتی ہے اگر بے زبان جانوروں کا لحاظ نہ ہوتا ان پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برسایا جاتا، جو قوم ناپ تول اور ترازو میں کمی کرتی ہے وہ تنگی، شدت اور بادشاہ کے ظلم میں گرفتار کرلی جاتی ہے جس قوم کے امراء اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام سے ہٹ کر فیصلے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دشمن کو مسلط کردیتے ہیں جو ان کا سب مال واسباب لوٹ لیتے ہیں اور جو قوم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو ترک کردیتی ہے اللہ تعالیٰ اس میں باہمی جنگ چھیڑ دیتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۴۴۰۱۵ مثال اس شخص کی جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہو اور خود اپنے آپ کو بھلا دیتا ہو چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی تو فراہم کرتا ہے لیکن خود جلتا رہتا ہے، جس نے اپنے علم کے ذریعے لوگوں کے سامنے دکھلاوا کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رسوا کریں گے اور جس نے لوگوں کے سامنے اپنے علم کی شہرت بیان کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلیل کریں گے۔ یاد رکھو مرنے کے بعد سب سے پہلے بدبودار ہو جانے والی چیز پیٹ ہے لہٰذا پیٹ میں پاک وطیب چیز ہی داخل کی جائے۔ جہاں تک ہو سکے کوشش کیجئے کہ آپ کے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون حائل نہ ہو اور اسے ضرور کیا جائے۔ رواہ الطبرانی عن جندب

۴۴۰۱۶ جو شخص کثرت سے ہنستا ہو وہ اپنے حق کو کم سمجھتا ہے۔ جس شخص کی شوخیاں کثرت سے ہونے لگیں اس کا جلال ختم ہو جاتا ہے، جو شخص کثرت سے مزاح کرتا ہو اس کا وقار جاتا رہتا ہے، جو نہار منہ پانی پیتا ہے اس کی نصف قوت جاتی رہتی ہے، جس کا کلام کثیر ہوگا اس کی لاپرواہیاں بھی زیادہ ہوں گی جس کی لاپرواہیاں زیادہ ہوں گی اس کی خطائیں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی خطائیں زیادہ ہوں گی وہ جہنم کا زیادہ حقدار ہوگا۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ وقال غریب الاسناد والمتن

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۹۲۔

بندر اور خنزیر کی شکل میں چہرہ مسخ ہونا

۴۴۰۱۷ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میری امت کے کچھ لوگ برائی، مستی، کھیل کود اور لہو ولعب میں مشغول رات گزاریں گے جبکہ صبح کو وہ بندر اور خنزیر بن جائیں گے چونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو حلال سمجھ لیا، کنجریاں نچوائی شروع کر لیں، شراب نوشی شروع کر لی، سود خوری شروع کر لی اور ریشم پہننے لگے۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی زوائد الزھد عن عبادۃ بن الصامت وعن عبدالرحمن بن غنم وعن ابی أمامۃ وعن ابن عباس

۴۴۰۱۸ اس امت کے کچھ لوگ کھانے پینے، لہو ولعب اور دھوکا ہی میں مشغول رہیں گے وہ صبح کو اٹھیں گے اور ان کی شکلیں مسخ ہو کر بندر اور خنزیر بن جائیں گے یہ لوگ زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور پتھر برسنے کا ضرور شکار ہوں گے، لوگ کہیں گے، آج رات فلاں آدمی کے بیٹے زمین میں دھنس گئے، فلاں گھر والے آج رات زمین میں دھنس گئے، اور ان پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے جیسا کہ قوم لوط، ان کے قبائل اور ان کے گھروں پر برسائے گئے، ان پر ضرور تند و تیز آندھی بھیجی جائے گی جس نے قوم عاد اور ان کے قبائل اور گھروں کو تباہ و برباد کر دیا تھا چونکہ وہ شراب پیتے ہوں گے، ریشم پہنتے ہوں گے، لونڈیاں (کنجریاں) نچواتے ہوں گے، سود کھاتے ہوں گے، اور قطع تعلقی کے مرتکب ہوں گے۔

رواہ للطبرانی وعبداللہ وسمویہ والخرائطی فی مساوی الاخلاق والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ والطبرانی عن سعید بن المسیب مرسلاً وعبداللہ بن احمد عن عبادۃ بن الصامت

۴۴۰۱۹ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے، اپنے والدین کی فرمانبرداری کرتے رہو گو کہ وہ تمہیں اپنے اہل وعیال اور دنیا سے الگ ہو جانے کا حکم کیوں نہ دیں، جان بوجھ کر کوئی نماز مت چھوڑو جس نے نماز چھوڑی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بری ہے۔ ہرگز شراب مت پیو چونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے، زمینی حدود میں ذرہ برابر بھی تجاوز نہ کرنے پاؤ چونکہ قیامت کے دن سات زمینوں کے بقدر لادنی ہوگی۔ رواہ ابن النجار عن ابی ریحانۃ

۴۴۰۲۰ احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا، والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا، دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا، جادو کی وجہ سے مؤمن جنت میں داخل نہیں ہوگا اور بے ہودہ گو بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ القاضی عبدالجبار بن احمد فی امالیہ عن ابی سعید

۴۴۰۲۱ جس آدمی میں پانچ چیزیں ہوں گی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، دائمی شرابی، جادوگر مؤمن، قطع تعلقی کرنے والا، کاہن اور احسان جتلانے والا۔ رواہ احمد عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۴۲۴۔

۴۴۰۲۲ گندگی کھانے والا جانور ہرگز تمہارے ساتھ نہ رہے، تم میں سے کوئی شخص بھی گمشدہ چیز کی ضمانت نہ دے، اگر تم نفع اور سلامتی چاہتے ہو تو کسی سائل کو بھی خالی ہاتھ واپس مت لوٹاؤ، اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہاری صحبت میں یہ لوگ ہرگز نہ رہیں جادوگر مرد ہو یا عورت، کاہن مرد ہو یا عورت، نجومی خواہ مرد ہو یا عورت شاعر خواہ مرد ہو یا عورت، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندہ کو عذاب دینا چاہتے ہیں تو عذاب کو آسمان دنیا پر بھیج دیتے ہیں پس میں تمہیں روکتا ہوں اللہ کی نافرمانی سے رات کے وقت۔

رواہ ابو بشر الدولابی فی الکنی وابن مندہ والطبرانی وابن عساکر عن ابی ریطۃ بن کرامۃ المذحجی

فصل السادس ...... ترھیب سداسی کے بیان میں

۴۴۰۲۳ چھ چیزیں اعمال کا احاطہ کرتی ہیں مخلوق کی عیب جوئی، سنگدلی، حب دنیا، قلت حیاء، لمبی چوڑی امیدیں اور غیر منتہی ظلم۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عدی بن حاتم

۴۴۰۲۴ چھ آدمیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول کی جاتی ہے، کتاب اللہ میں اضافہ کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، ظلم وستم برپا کرنے والا بایں طور کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل بنایا ہے اسے عزت دے اور جسے عزت دی ہے اسے ذلیل کرے، اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو حلال سمجھنے والا، میری حرام کردہ اولاد (عترت) کو حلال سمجھنے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا۔

رواہ الحاکم عن عائشۃ

۴۴۰۲۵ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے چھ چیزوں کو مکروہ قرار دیا ہے، نماز میں کھیلنے کو صدقہ کرکے پھر جتلانے کو، روزہ کی حالت میں بے ہودہ گوئی کو قبروں کے پاس ہنسنے کو، جنابت کی حالت میں مساجد میں داخل ہونے کو اور بغیر اجازت کے گھروں میں دیکھنے کو۔

رواہ سعید بن المنصور عن یحیی بن ابی کثیر مرسلا

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۳۱۔

۴۴۰۲۶ ...... بدظنی سے بچو، چونکہ بدظنی بہت جھوٹی بات ہے، جاسوسی میں مت پڑو، دوسرے کی حقیقت حال معلوم کرنے میں مت لگو۔ ایک دوسرے پر فخر مت کرو، ایک دوسرے سے حسد مت کرو، ایک دوسرے سے بغض مت رکھو، ایک دوسرے سے پیٹھ مت پھیرو، اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اور کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے حتی کہ وہ نکاح کرلے یا چھوڑ دے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۴۰۲۷ ملعون ہے وہ شخص جس نے اپنے باپ کو گالی دی، ملعون ہے وہ آدمی جس نے غیر اللہ کے لیے (جانور) ذبح کیا، ملعون ہے وہ شخص جس نے زمین کی حدود کو تبدیل کیا، ملعون ہے وہ آدمی جس نے نابینا کو راستے سے دھوکا دیا، ملعون ہے وہ آدمی جو کسی چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرے، ملعون ہے وہ آدمی جس نے قوم لوط جیسا فعل کیا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

ترھیب سداسی ...... حصہ اکمال

۴۴۰۲۸ ...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قیل وقال، کثرت سوال، مال کے ضائع کرنے، کسی چیز کو دینے سے منع کرنے، مانگنے، بچیوں کے زندہ درگور کرنے اور ماؤں کی نافرمانی کو مکروہ قرار دیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن عمار بن یاسر والمغیرۃ بن شعبۃ والطبرانی عن معقل بن یسار

۴۴۰۲۹ بلاشبہ اللہ عزوجل بتوں سے زیادہ کھانے والے، اپنے رب کی طاعت سے غافل رہنے والے، اپنے نبی کی سنت کو ترک کرنے والے، اپنے ذمہ کو باطل کرنے والے، نبی کی عترت سے بغض رکھنے والے اور اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچانے والے سے بغض رکھتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۴۰۳۰ چھ آدمی بغیر حساب کے دوزخ میں داخل ہوجائیں گے، امراء ظلم کی وجہ سے، عرب عصبیت کی وجہ سے، سوداگر کبر کی وجہ سے، تجار جھوٹ کی وجہ سے، علماء حسد کی وجہ سے اور دولتمند بخل کی وجہ سے۔ رواہ ابونعیم عن ابن عمر

۴۴۰۳۱ چھ آدمیوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دیں گے۔ امراء کو ظلم کی وجہ سے، علماء کو حسد کی وجہ سے، عرب کو عصبیت کی وجہ سے، اہل بازار کو خیانت کی وجہ سے، سوداگروں کو کبر کی وجہ سے اور اہل دیہات کو جہالت کی وجہ سے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۴۴۰۳۲ چھ آدمیوں پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے اور میں بھی لعنت بھیجتا ہوں اور ہر نبی کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (وہ چھ آدمی یہ ہیں) کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، میری سنت سے منہ موڑ کر بدعت کی طرف رغبت کرنے والا، میری عترت جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کررکھا ہے اسے حلال سمجھنے والا، میری امت پر ظلم وستم مسلط کرنے والا تاکہ جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے

اسے عزت دے اور جسے اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے وہ اسے ذلیل کرے اور کسی اعرابی کو ہجرت کرنے کے بعد لوٹا دینے والا۔

رواہ الدارقطنی فی الأفراد، والخطیب فی المتفق والمفترق عن علی وقال الدار قطنی هذاحدیث غریب من حدیث الثوری عن زید بن علی بن الحسین تفردبه ابو قتادة الخزاعی عن علی

۴۴۰۳۳......ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے اپنے والد کو گالی دی، ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے اپنی ماں کو گالی دی، ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط جیسا فعل کیا، ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے دو چوپایوں کو آپس میں جھگڑایا ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے زمین کی حدود کو تبدیل کیا، ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے کسی نابینا کو راستہ کے متعلق دھوکا دیا۔

رواہ الخطیب وضعفه عن ابی هریرة

۴۴۰۳۴......ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط جیسا فعل کیا، وہ شخص ملعون ہے جس نے اپنے والدین کو گالی دی، ملعون ہے وہ شخص جس نے زمین کی حدود کو تبدیل کیا، وہ شخص ملعون ہے جس نے نکاح میں ماں بیٹی کو جمع کیا، ملعون ہے وہ شخص جو مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی کو اپنا غلام بنالے اور وہ شخص بھی ملعون ہے جس نے غیر اللہ کے لیے (جانور) ذبح کیا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عباس

۴۴۰۳۵......جس شخص نے باطل کے ذریعے کسی ظالم کی اعانت کی تاکہ باطل کے ذریعے حق کو مٹاڈالے وہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کے ذمہ سے بری ہے، جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حجت کو ناکام کرنے کے لیے کوشش کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رسوا کریں گے نیز اس کے لیے مزید رسوائی بھی ذخیرہ رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی حجت، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے۔ جس شخص نے کسی کو مسلمانوں کے امور سپرد کیے (یعنی اسے کوئی سرکاری عہدہ دیا) حالانکہ وہ جانتا تھا کہ مسلمانوں میں اس سے بہتر آدمی موجود ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا اس سے بڑا عالم ہے اس نے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ اور جماعت مسلمین کے ساتھ خیانت کی، جس شخص کو مسلمانوں کے امور سپرد کیے گئے اور پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف نظر نہ کی حتیٰ کہ مسلمانوں کے امور اور حوائج پورے کرنے لگا۔ جس شخص نے سود کا ایک درہم بھی کھایا وہ اس گناہگار کی طرح ہے جس نے چھتیس (۳۶) مرتبہ زنا کیا ہو، جس شخص کا گوشت حرام سے پل رہا ہو وہ دوزخ کی آگ کا زیادہ حقدار ہے۔

رواہ الطبرانی والبیهقی والخطیب والحاکم عن ابن عباس وضعف

۴۴۰۳۶......والدین کی نافرمانی کرنے والا، احسان جتلانے والا، دائمی شرابی، ہجرت کے بعد کسی اعرابی کو واپس کرنے والا، ولدزنا اور ذی محرم کے ساتھ زنا کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر والخطیب عن ابن عمرو

۴۴۰۳۷......دھوکا باز، بخیل، لئیم (کمینہ) احسان جتلانے والا، خائن اور بدخلق جنت میں داخل نہیں ہوگا، سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا مملوک اور مملوکہ ہوگی، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ اچھا رکھو اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی اچھا معاملہ رکھو۔

رواہ الخطیب فی کتاب البخلاء وابن عساکر عن ابی بکر

فصل سابع......ترھیب سباعی کے بیان میں

۴۴۰۳۸......سات آدمیوں پر میں لعنت بھیجتا ہوں اور ہر نبی کی دعا قبول کی جاتی ہے (وہ سات آدمی یہ ہیں) کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال سمجھنے والا، میری عترت جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے حلال سمجھنے والا، میری سنت کا تارک، مال غنیمت کو ترجیح دینے والا، اپنا زور مسلط کرنے والا تاکہ اللہ تعالیٰ کے ذلیل کیے ہوئے کو عزت دے اور اللہ تعالیٰ کے عزتمند کو ذلیل کرے۔

رواہ الطبرانی عن عمرو بن شعیب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۴۷۔

۴۴۰۳۹......سات مہلکات سے بچو، شرک باللہ سے، جادو سے، اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی جان کے قتل سے، سود کھانے سے، یتیم کا مال کھانے، جنگ سے بھاگنا، بھولی بھالی پاکدامن مؤمن عورتوں پر تہمت لگانا۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی هریرة

ترھیب سباعی ..... حصہ اکمال

۴۴۰۴۰ سات آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھیں گے، نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے اور نہ ہی انہیں جہانوں کے ساتھ جمع کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں سب سے پہلے دوزخ میں داخل کریں گے ہاں یہ کہ وہ توبہ کرلیں سو جس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں (وہ آدمی یہ ہیں) مشت زنی کرنے والا، فاعل اور مفعول، دائمی شرابی، والدین کو مارنے والا حتی کہ وہ فریاد کرنے لگیں، پڑوسیوں کو اذیت پہنچانے والا حتی کہ وہ اس پر لعنت کرنے لگیں اور پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والا۔

رواہ الحسن بن عرفۃ فی جزئہ والبیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۴۶۔

۴۴۰۴۱ سات چیزوں کی مجھ سے حفاظت کرو۔ ذخیرہ اندوزی مت کرو، نجش (بھاؤ پر بھاؤ) مت کرو، تجارتی قافلوں سے آگے مت جا کر ملو، شہری دیہاتی کے لیے خرید وفروخت نہ کرے، کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے یہاں تک کہ وہ سامان کو چھوڑ نہ دے، کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح مت بھیجو، کوئی عورت اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ (اسے طلاق دلوا کر) اپنے برتن پر ہی اکتفاء کرائے بلاشبہ اس کے حصہ میں وہی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۴۴۰۴۲ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو دوسروں کے غلاموں کو اپنا غلام بنائے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کی حدود کو تبدیل کرے، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو نابینا کو راستے کے متعلق دھوکا دے، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرتا ہو، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے لیے (جانور) ذبح کرتا ہو، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو چوپائے کے ساتھ بدکاری کرے اور اس شخص پر بھی اللہ کی لعنت ہو جو قوم لوط جیسا فعل کرے۔

رواہ احمد والطبرانی والحاکم والبیھقی عن ابن عباس

۴۴۰۴۳ سات آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ سات آدمیوں پر لعنت کرتے ہیں اور ہر ایک پر تین تین بار لعنت کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں لعنت ہے لعنت ہے لعنت ہے اس شخص پر جو قوم لوط کا فعل کرے، ملعون ہے ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو بیوی اور اس کی بیٹی کو نکاح میں جمع کرے، وہ شخص ملعون ہے جو اپنے والدین کو گالی دے، وہ شخص ملعون ہے جو چوپایوں کے ساتھ بدکاری کرے، ملعون ہے وہ شخص جو زمین کی حدود تبدیل کرے، ملعون ہے وہ شخص جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے، ملعون ہے وہ شخص جو دوسرے غلاموں کو اپنا غلام بنائے۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الأخلاق والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۴۴۰۴۴ مخلوق میں سے آٹھ (۸) آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض ہوں گے، جھوٹے کذاب، متکبرین، وہ لوگ جو اپنے بھائیوں کے متعلق بغض دلوں میں چھپائے رکھتے ہیں۔ چنانچہ جب ان سے ملتے ہیں تو ہنس مکھ سے ملتے ہیں اور جنہیں جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جب انہیں شیطان یا شیطانی کام کی طرف بلایا جاتا ہے تو بہت جلدی کرتے ہیں جنہیں جب کوئی دنیاوی لالچ سامنے آتی ہے تو قسموں کے ذریعے اسے اپنے لیے حلال کرلیتے ہیں اگرچہ وہ حق پر نہیں ہوتے، چغلخور، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے، باغی سرکش، یہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کو سخت بغض ہے۔

رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ وابن عساکر عن الوضین بن عطاء مرسلا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۱۵۔

۴۴۰۴۵ کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بدترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں، جو اکیلا کھانا کھائے، اپنے عطیہ سے منع کرے، اکیلا سفر کرے اور

اپنے غلام کو مارے، اس سے بھی زیادہ برے شخص کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں! وہ آدمی جو لوگوں سے بغض رکھتا ہو اور لوگ اس سے بغض رکھتے ہوں، کیا اس سے بھی زیادہ برے شخص کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں۔ وہ شخص جس کے شر سے ڈرا جائے اور اس سے خیر و بھلائی کی کوئی امید نہ کی جاتی ہو۔ کیا اس سے بھی زیادہ برے شخص کے متعلق میں تمہیں نہ آگاہ کروں جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلہ میں بیچ ڈالے، کیا تمہیں اس سے زیادہ برے شخص کے متعلق آگاہ نہ کروں، جس نے دین کے بدلہ میں دنیا کھائی۔ رواہ ابن عساکر عن معاذ

ترھیب ثمانی......حصہ اکمال

۴۴۰۴۶ ...... کیا میں تمہیں تمہارے برے لوگوں کے متعلق آگاہ نہ کروں۔ تم میں برا آدمی وہ ہے جو تنہا ٹھکانا کرے، اپنے غلام کو مارتا ہو اور اپنے عطیہ سے منع کرتا ہو۔ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ برے کے متعلق آگاہ نہ کروں جس سے خطائیں سرزد ہوتی ہوں، اس کی معذرت قبول نہ کی جاتی ہو اور لوگ اس کی غلطی کو معاف نہ کرتے ہوں۔ اس سے بھی زیادہ برے کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں۔ وہ شخص جو لوگوں سے بغض رکھتا ہو اور لوگ اس سے بغض رکھتے ہوں۔ اس سے بھی زیادہ برے کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں۔ وہ شخص جس سے خیر و بھلائی کی امید نہ ہو اور جس کے شر سے محفوظ نہ رہا جا سکتا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۴۰۴۷ ...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے، والدین کی نافرمانی مت کرو گو کہ وہ تمہیں اپنے اہل و عیال اور دنیا سے الگ ہو جانے کا حکم کیوں نہ دیں۔ ہرگز شراب مت پیو چونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے، جان بوجھ کر نماز مت چھوڑو چونکہ جس نے ایسا کیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ سے بری ہے۔ جنت سے ہرگز مت بھاگو جس نے ایسا کیا وہ اللہ کے غصہ کا مستحق بن گیا! اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے، اپنی زمین کی حدود میں ہرگز اضافہ مت کرو، جس نے ایسا کیا وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر زمین اٹھا کر لائے گا جس کی مقدار سات زمینوں تک ہوگی۔ اپنی طاقت کے مطابق اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے رہو اور اپنے اہل و عیال سے عصا اٹھا کر نہ رکھ ہاں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ان سے نرمی برتو۔ رواہ الطبرانی عن امیمة مولاة رسول اللہ ﷺ

۴۴۰۴۸ ...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے اپنے والدین کی ہرگز نافرمانی مت کرنا گو کہ وہ تمہیں اپنے اہل و عیال اور مال سے نکل جانے کا حکم دے دیں۔ ہرگز فرض نماز مت چھوڑنا چونکہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے بری ہو جاتا ہے۔ شراب ہرگز مت پینا چونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے۔ معصیت سے بچتے رہو چونکہ معصیت اللہ تعالیٰ کے غصہ کو حلال کر دیتی ہے، جنگ میں بھاگنے سے بچتے رہو گو کہ سب لوگ مر جائیں جب لوگوں میں مرگ پھیل جائے تم ثابت قدم رہو، اپنی طاقت کے بقدر اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے رہو اور اہل و عیال کو ادب سکھانے کے لیے عصاء ہاتھ سے مت چھوڑو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ان سے نرمی سے پیش آؤ۔ رواہ احمد والطبرانی وابونعیم فی الحلیة عن معاذ

۴۴۰۴۹ ...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں عذاب دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو گو کہ وہ تمہیں ہر چیز سے نکل جانے کا حکم دیں۔ جان بوجھ کر فرض نماز مت چھوڑو چونکہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے بری ہو جاتا ہے، شراب نوشی سے بچتے رہو چونکہ شراب ہر برائی کی کنجی ہے۔ معصیت سے بچتے رہو چونکہ معصیت اللہ تعالیٰ کے غصہ کی موجب بنتی ہے۔ دھوکا دہی سے دور رہو۔ جنگ سے مت بھاگو اگرچہ تم ہلاک ہی کیوں نہ ہو جاؤ اور تمہارے ساتھی بھاگ ہی کیوں نہ جائیں، اگر لوگ مرگ عام کا شکار ہونے لگیں اور تم لوگوں میں موجود ہو تو ثابت قدم رہو اور معاملہ حکمرانی میں حکمرانوں کے ساتھ جھگڑا مت کرو جب تم دیکھو کہ وہ تمہارے لیے ہے۔ اپنے گھر والوں پر اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرتے رہو اور انہیں ادب سکھانے کے لیے ہاتھ سے عصا مت چھوڑو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ان پر نرمی کرو۔ رواہ احمد والطبرانی عن ابی الدرداء والبیھقی وابن عساکر عن ام ایمن

۴۴۰۵۰ ...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے یا سولی پہ چڑھا دیا جائے۔ نماز جان

بوجھ کر مت چھوڑو چونکہ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی وہ ملت (اسلام) سے نکل گیا معصیت کا ارتکاب مت کرو چونکہ معصیت اللہ تعالیٰ کے غصہ کی موجب ہے۔ شراب مت پیو چونکہ شراب خطاؤں کی جڑ ہے۔ موت سے مت بھاگو اگرچہ تم موت میں کیوں نہ پڑ جاؤ۔ والدین کی نافرمانی مت کرو گو کہ والدین تمہیں ساری دنیا سے نکل جانے کا حکم دیں پھر بھی نکل جاؤ، اپنے ہاتھ سے عصا اہل وعیال کے ادب کے لیے مت چھوڑو اور اپنی طرف سے اہل وعیال کو انصاف مہیا کرو۔ رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

ترھیب تساعی......حصہ اکمال

۴۴۰۵۱..... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، چوری مت کرو، زنا مت کرو، کسی نفس کو قتل مت کرو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا مگر کسی حق وجہ سے۔ کسی بے گناہ آدمی کو لے کر کسی زور آور کے پاس مت جاؤ تا کہ وہ اسے قتل کر دے۔ جادو مت کرو، سود مت کھاؤ، کسی پاکدامن عورت پر تہمت مت لگاؤ، جنت سے مت بھاگو، اور تم پر لازم ہے خاص طور پر یہود کے ہفتہ کے دن سرکشی مت کرو۔

رواه الترمذی وقال حسن صحیح والنسائی عن صفوان بن عسال

۴۴۰۵۲.....اے جماعت مسلمین! زنا سے ڈرتے رہو چونکہ زنا پر مرتب ہونے والی سزا بہت کڑی ہے۔ رشتہ داری کو جوڑتے رہو چونکہ اس کا ثواب بہت جلدی ملتا ہے۔ جھوٹی قسم سے بچتے رہو چونکہ جھوٹی قسم گھروں کو اجاڑ دیتی ہے، والدین کی نافرمانی سے بچتے رہو۔ چنانچہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے جبکہ والدین کا نافرمان جنت کی خوشبو نہیں پاتا۔ اسی طرح قطع تعلق کرنے والا بوڑھا زانی اور تکبر سے اپنی تہبند کھینچنے والا بھی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا چونکہ بڑائی کا سزاوار صرف اللہ رب العالمین ہے۔ جھوٹ نرا گناہ ہے، مگر یہ کہ جھوٹ سے کسی مسلمان کو نفع ہو یا اللہ کے دین کا دفاع کیا جائے، جنت میں ایک بازار ہے جس میں صرف مردوں اور عورتوں کی صورتوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے، اہل جنت دنیاوی دن کے بقدر اس بازار میں جائیں گے، جو جنتی بھی ان صورتوں کے پاس سے گزرے گا اور وہ جس صورت (تصویر) کو پسند کرے گا اس کی شکل اسی صورت جیسی ہو جائے گی۔

رواه ابن عساکر عن محمد بن ابی الفرات الجرمی عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی ومحمد کذبه احمد وغیره وقال ابوداؤد روی احادیث موضوعة

فصل تاسع (نویں) ترھیب عشاری کے بیان میں

۴۴۰۵۳.....اس امت کے دس آدمی اللہ رب العزت کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔ دھوکا باز، جادوگر، دیوث، عورت کے پچھلے حصہ سے جماع کرنے والا، شراب پینے والا، زکوۃ سے انکار کرنے والا، جس نے وسعت کے باوجود حج نہ کیا اور مر گیا، فتنے برپا کرنے والا، اہل حرب (جنگ) کو اسلحہ فروخت کرنے والا اور محرم کے ساتھ نکاح کرنے والا۔ رواه ابن عساکر عن البراء

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۸۸ والضعیفة ۲۰۰۵۔

۴۴۰۵۴..... بہت برا بندہ ہے متکبر اور اکڑ کر چلنے والا جو رب تعالیٰ جس کے لیے بڑائی اور بلندی ثابت ہے کو بھول جاتا ہے، بہت برا بندہ ہے زبردستی اور سرکشی کرنے والا جو جبار بلند شان والے کو بھول جاتا ہے بہت برا بندہ ہے لہو ولعب میں مبتلا ہونے والا جو قبروں کو اور بوسیدگی کو بھول جاتا ہے۔ بہت برا بندہ ہے سرکشی کرنے والا جو ابتداء وانتہاء کو بھول جاتا ہے۔ بہت برا بندہ ہے دین کے بدلہ میں دنیا کو ہتھیا لینے والا، بہت برا بندہ ہے جو شبہات میں پڑ کر دین کے معاملہ میں دھوکا کھا جائے، بہت برا بندہ ہے جسے لمبی چوڑی امیدیں جکڑ لیں، بہت برا بندہ ہے جسے خواہش نفس گمراہ کر دے، بہت برا بندہ ہے جسے (فضول) رغبتیں ذلیل کر دیں۔

رواه ابوداؤد والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن اسماء بنت عمیس والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن اسماء بنت

عميس و الطبرانی و البيهقی فی شعب الايمان ايضاً عن نعيم بن حمار
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۳۳ وضعیف الجامع ۲۳۵۰۔

ترھیب عشاری بمعہ مزید...... حصہ اکمال

۴۴۰۵۵...... جب ابلیس کو زمین پر اتارا گیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے زمین پر اتار دیا ہے اور مجھے مردود ٹھہرایا ہے، میرے لیے کوئی گھر مقرر کر دے، حکم ہوا، حمام تیرا گھر ہے، کہا: میرے لیے کوئی بیٹھک بھی ہونی چاہیے، حکم ہوا بازار اور چوراہے تیری بیٹھکیں ہیں، کہا: میرا کوئی کھانا بھی ہو، حکم ہوا ہر وہ شے تیرا کھانا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، کہا: میرے لیے کوئی پینے کی چیز بھی ہونی چاہیے، حکم ہوا ہر نشہ آور شئے تیرے لیے پینے کی چیز ہے۔ کہا: میرا اعلان کرنے والا کون ہوگا؟ حکم ہوا بین باجے تیرا اعلان کریں گے۔ کہا: میرا کوئی قرآن بھی بنا دے، حکم ہوا شعر گوئی تیرا قرآن ہے۔ کہا: میرے لیے کوئی کتاب بھی ہونی چاہیے حکم ہوا تل بنائی تیری کتاب ہے، کہا: میرا کوئی قاصد بنا دے، حکم ہوا کہانت تیرا قاصد ہے، کہا: میرے لیے پھندے بنا دے حکم ہوا عورتیں تیرے پھندے ہیں۔

واہ ابن ابی الدنيا فی مكايد الشيطان و ابن جرير و الطبرانی و ابن مردويه عن ابی امامة

۴۴۰۵۶...... ابلیس نے رب تعالیٰ سے عرض کیا: اے میرے رب! آدم زمین پر اتار دیئے گئے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ عنقریب کتابوں اور پیغمبروں کا سلسلہ شروع ہونا چاہتا ہے، انسانوں کی کتابیں اور پیغمبر کیا ہوں گے؟ حکم ہوا ان کے پیغمبر فرشتے اور انبیاء ہوں گے اور ان کی کتابیں تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید ہوں گی، فرمایا: گودائی تیری کتاب ہوگی، شعر گوئی تیرا قرآن ہوگا، کاہن تیرے پیغمبر ہوں گے، تیرا کھانا وہ شئے ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا گیا ہو، ہر نشہ آور شئے تیرے لیے پینے کی چیز ہے، جھوٹ تیری سچائی ہوگی، حمام تیرا گھر ہوگا، عورتیں تیرے پھندے ہوں گے، بین باجے تیرے مؤذن ہوں گے اور بازار تیری مسجد ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۵۶۴۔

۴۴۰۵۷...... خبردار! اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی اس شخص پر لعنت ہو جو میرے حق میں کمی کرتا ہو اور اس پر لعنت ہو جو میری اولاد پر زیادتی کرتا ہو، اس پر لعنت ہو جو میری ولایت کو کمتر سمجھتا ہو، اس پر لعنت ہو جو غیر قبلہ کے لیے ذبح کرتا ہو، اس پر لعنت ہو جو اپنی اولاد کی نفی کرتا ہو، جو اپنے موالی سے بیزاری ظاہر کرتا ہو، اس پر لعنت ہو جو زمین کی حدود و نشانات کو چوری کرتا ہو، اس پر لعنت ہو جو اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کر دے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا مہیا کرے، چوپائے کے ساتھ بدکاری کرنے والے پر لعنت ہو، مشت زنی کرنے والے پر لعنت ہو، مردوں کے ساتھ بدفعلی کرنے والے پر لعنت ہو، بتکلف پاکدامن بننے والے پر لعنت ہو حالانکہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بعد کوئی پاکدامن نہیں ہوا، اس شخص پر لعنت ہو جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے، اس عورت پر لعنت ہو جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے، اس شخص پر لعنت ہو جو نکاح میں عورت اور اس کی بیٹی کو جمع رکھے، اس شخص پر لعنت ہو جو دو بہنوں کو ایک ہی نکاح میں جمع رکھے ہاں البتہ جو قبل ازیں ہو چکا سو ہو چکا، باریاں مقرر کیے ہوئے پانی کو پستی کی طرف لے جانے والے پر لعنت ہو، اس شخص پر لعنت ہو جو لوگوں کے بیٹھنے کی سایہ دار جگہ میں پیشاب یا پاخانہ کرے، اس شخص پر لعنت ہو جو ہماری راہوں میں ہمیں اذیت پہنچائے، اس شخص پر لعنت ہو جو تہبند گھسیٹتا ہو، اس شخص پر لعنت ہو جو متکبرانہ چال سے چلتا ہو اس شخص پر لعنت ہو جو اپنے ہونٹوں کو ٹیڑھا کر کے باتیں کرتا ہو، تکبر کرنے والے نوجوانوں پر لعنت ہو اور معقوس لغلین والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ الباوردی عن بشر بن عطية وضعف

۴۴۰۵۸...... دس چیزیں قوم لوط کی عادات میں سے ہیں: مجلس میں کنکریاں مارنا، علک چبانا، سر راہ مسواک کرنا، سیٹیاں بجانا، حمام، غلیل سے کنکریاں مارنا، اس طرح عمامہ باندھنا جو ٹھوڑی کے نیچے نہ باندھا گیا ہو، سبتی جوتے، مہندی سے ہاتھوں کو رنگنا، قباؤں کے بٹن کھلے رکھنا، بازاروں میں چلنا اور رانوں کا کھلا رکھنا۔ رواہ الديلمی من طريق ابراهيم الطيان عن الحسين بن القاسم الزاهد عن اسماعيل بن ابی زياد

الشاشی عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس والطیان والثلاثة فوقه کذابون

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۲۳۳۔

۴۴۰۵۹...... اے علی! جو چیز میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی میں تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور جو چیز اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے بھی ناپسند کرتا ہوں، رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت مت کرو، بالوں کا جوڑا بنا کر نماز مت پڑھو، نماز میں کنکریوں کے ساتھ مت کھیلو، نماز میں اپنے بازوؤں کو مت پھیلاؤ، امام کو لقمہ مت دو، سونے کی انگوٹھی مت پہنو، ریشم سے مخلوط بنے ہوئے کپڑے اور عصفر بوٹی میں رنگے ہوئے کپڑے مت پہنو اور سرخ رنگ کی زینوں پر مت سوار ہو چونکہ یہ شیطان کی سواریاں ہیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیهقی فی السنن عن علی وضعفه

ترغیب وترھیب...... حصہ اکمال

۴۴۰۶۰...... اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل ''سبحة الحدیث'' ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض عمل ''تحذیف'' ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! ''سبحة الحدیث'' کیا چیز ہے، ارشاد فرمایا: لوگ بیٹھے باتوں میں مشغول ہوں جبکہ ایک آدمی تسبیح میں مشغول ہو، عرض کیا گیا: تحذیف کیا ہے؟ فرمایا: لوگ تو بخیریت ہوں چنانچہ ان کے حال کے متعلق ان کا پڑوسی یا کوئی اور سوال کرے وہ جواب دیں ہمیں بڑے کڑے حالات کا سامنا ہے گویا وہ شکایت کنندہ ہوں۔ رواہ الطبرانی عن عصمة بن مالک

۴۴۰۶۱...... اصحاب جنت تین لوگ ہیں: صاحب سلطنت جسے اللہ تعالیٰ انصاف کی توفیق عطا فرمادے، وہ شخص جو ہر قریبی اور ہر مسلمان کے لیے رحم دل ہو اور وہ شخص جو پاکدامن فقیر اور صدقہ کرنے والا ہو، جبکہ دوزخ والے بھی پانچ قسم کے لوگ ہیں: وہ شخص جس کی طمع مخفی نہ ہو اگر اسے پرکھا جائے تو وہ خیانت کا نرا مثکا معلوم ہو، وہ شخص جو صبح شام تمہیں تمہارے اہل ومال کے متعلق دھوکا دیتا رہے، وہ ضعیف جس میں عقل نام کی کوئی چیز نہ ہو، وہ لوگ جو تمہارے درمیان موجود ہوں لیکن انہیں نہ اہل کی ضرورت ہو نہ مال کی، بدخلق فاحش آدمی (حدیث میں) بخیل اور جھوٹے کا بھی ذکر ہوا ہے۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن عیاض بن حمار

۴۴۰۶۲...... اہل جنت میں ایسے لوگ بھی ہیں جو مرتے نہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے کانوں کو اپنی معیوب باتوں سے بھر نہ دے اور اہل دوزخ اس وقت تک مرتے نہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے کانوں کو اپنی ناپسندیدہ باتوں سے بھر نہ دے۔

رواہ سمویه والحاکم والضیاء عن ابن انس، قال ابو زرعة: وھم ابو المظفر فی رفعه

۴۴۰۶۳...... دوزخ والوں میں ہر شخص سخت قبعثری ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ قبعثری کون شخص ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے اہل وعیال پر سختی کرتا ہو، جو اپنے ساتھی پر سختی کرتا ہو اور جو اپنے خاندان پر سختی کرتا ہو۔ جبکہ اہل جنت میں ہر شخص کمزور اور پرہیزگار ہوتا ہے۔

رواہ الشیرازی فی الألقاب والدیلمی عن ابی عامر الاشعری

۴۴۰۶۴...... ہر تندخو، بدخلق، متکبر، ہر قسم کے گناہوں کا جامع اور خیر وبھلائی سے منع کرنے والا جہنمی ہے، جبکہ اہل جنت ضعفاء اور مغلوب لوگ ہیں۔

رواہ احمد والحاکم عن ابن عمرو

جہنمی لوگوں کی فہرست

۴۴۰۶۵...... اے ابودرداء میں تمہیں دوزخیوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہر وہ جو تندخو ہو، سخت مزاج ہو، متکبر ہو، برائیوں کا جامع ہو، بھلائی کے کاموں سے منع کرنے والا ہو، میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر مسکین شخص اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھائے تو اسے پوری کردے۔

رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۴۴۰۶۶...... میں تمہیں اہل جنت کے متعلق آگاہ نہ کروں؟ وہ جو ضعفاء اور مظلوم ہوں، میں تمہیں اہل دوزخ کے متعلق آگاہ نہ کروں؟ ہر وہ شخص

جوسخت اور تندمزاج ہو۔رواہ احمد عن رجل

۴۴۰۶۷..... اے سراقہ بن مالک! میں تمہیں اہل جنت اور اہل نار کے متعلق خبر نہ دوں؟ اہل جنت وہ لوگ ہیں جن کے کان اچھی تعریفوں سے بھر جائیں اور وہ سنتا بھی ہو، اہل نار وہ ہیں جن کے کان بری تعریفوں سے بھرے ہوئے ہوں اور وہ سنتا بھی ہو۔

رواہ ابن المبارک عن ابی الجوزاء مرسلاً

۴۴۰۶۹..... میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں سے محبت بھی کرتے ہوں، میری امت کے برے لوگ تجار ہیں جو کثرت سے قسمیں کھاتے ہوں گو کہ وہ سچے ہی کیوں نہ ہوں۔رواہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ مرسلاً

۴۴۰۷۰..... میں تمہیں اہل نار اور اہل جنت کے متعلق آگاہ نہ کروں۔الخ۔رواہ احمد بن حنبل عن أنس

۴۴۰۷۱..... تقویٰ اور حسن اخلاق کثرت سے لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا جبکہ منہ اور شرمگاہ کثرت سے لوگوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

رواہ احمد بن حنبل فی الأدب والترمذی وقال :صحیح غریب وابن ماجہ والحاکم وابن حبان والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۴۴۰۷۲..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو محبوب رکھتا ہے اور تین آدمیوں کو مبغوض رکھتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کو بوڑھے زانی، متکبر فقیر اور دولت کی کثرت کے خواہشمند بخیل سے بغض ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کو ان تین آدمیوں سے محبت ہے، ایک وہ آدمی جو کسی لشکر میں ہو اور بار بار پلٹ کر (دشمن پر) حملہ آور ہوتا ہو اور مسلمانوں کی حفاظت کرتا ہو یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے یا اللہ تعالیٰ اسے فتح سے کامران کر دے، ایک وہ شخص جو کسی قوم میں ہو اور سفر سے رات کے آخری حصہ میں واپس ہو انہیں نیند ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو وہ نیند کو چھوڑ کر میری آیات کی تلاوت اور میری عبادت میں مشغول ہو جائے اور ایک وہ شخص جو کسی قوم میں ہو اور ان کے پاس ایک آدمی آئے جو انہیں قرابت داری کا واسطہ دے کر سوال کرے وہ لوگ اس کو کچھ دینے میں بخل کر جائیں اور وہ ان کے پیچھے ایسا رہے گویا اللہ تعالیٰ کے سوا اسے کسی نے دیکھا تک نہیں۔

رواہ احمد وابن حبان وسعید بن المنصور عن ابی ذر

۴۴۰۷۳..... بے شک اللہ تعالیٰ کو تین آدمیوں سے محبت ہے اور تین آدمیوں سے بغض ہے۔ چنانچہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہو وہ لڑتے لڑتے قتل کر دیا جائے ایک وہ شخص جس کا کوئی پڑوسی ہو جو اسے اذیت پہنچاتا ہو لیکن وہ اس کی اذیت پر صبر کرتا ہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حیات وموت سے اس کی کفایت کر دے، ایک وہ شخص جو کسی قوم کے ساتھ محو سفر ہو حتیٰ کہ آخر رات میں ان پر نیند کا غلبہ ہو جائے چنانچہ وہ لوگ سو جائیں لیکن یہ شخص کھڑا ہو جائے اور وضو کر کے نماز میں مصروف ہو جائے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور اس کے پاس موجود انعامات میں رغبت کرتے ہوئے۔جن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو بغض ہے وہ یہ ہیں، بخیل جو احسان جتلاتا ہو، متکبر فخر کرنے والا اور قسمیں اٹھانے والا تاجر۔

رواہ الطبرانی والحاکم والبیھقی وسعید بن المنصور عن ابی ذر

۴۴۰۷۴..... اچھائی اور برائی دونوں ایسی عادات ہیں جو قیامت کے دن لوگوں کے لیے کھڑی کی جائیں گی بھلائی بھلے لوگوں کو بشارت دے گی اور ان سے اچھائی کا وعدہ کرے گی جبکہ برائی، برے لوگوں سے کہے گی: تم اپنی خیر مناؤ، چنانچہ جہاں تک ہو سکے گا انہیں برائی ہی لازم رہے گی۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابی موسی

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔

قیامت کے روز بھلائی اور برائی والے ممتاز ہوں گے

۴۴۰۷۵..... قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اچھائی اور برائی دونوں چیزیں قیامت کے دن لوگوں کے لیے کھڑی کی جائیں گی، اچھائی تو اچھے لوگوں کو خوشخبری سنائے گی اور ان سے بھلائی کا وعدہ کرے گی، جبکہ برائی کہے گی: میں تمہاری ہی طرف ہوں چنانچہ برائی انہیں لازم ہو جائے گی۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی موسیٰ

۴۴۰۷۶ کیا میں تمہیں برائی سے بہتر بھلائی کی خبر نہ دوں۔ چنانچہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید کی جاتی ہو اور اس کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہو، جبکہ تم میں سے برا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ کی جاتی ہو اور اس کے شر سے کوئی بے خوف نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح وابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۴۰۷۷ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کے متعلق خبر نہ دوں جس کا حکم نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو دیا تھا، چنانچہ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے روکتا ہوں، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم کہو: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اگر آسمانوں اور زمین کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں اس کلمہ کو رکھ دیا جائے تو کلمے والا پلڑا جھک جائے گا، اے بیٹے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم کہو: سبحان اللہ وبحمدہ چونکہ یہ کلمات مخلوق کی نماز ہے، مخلوق کی تسبیح ہے اور انہی کے ذریعے مخلوق کو رزق عطا کیا جاتا ہے، اے بیٹے میں تمہیں شرک سے منع کرتا ہوں چونکہ جو شخص شرک کا مرتکب ہوتا ہے یا اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو اس پر جنت حرام کردی جاتی ہے۔ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ چیز بھی تکبر میں سے ہے کہ ہم میں سے کسی شخص کے پاس سواری ہو وہ اس پر سوار ہوتا ہے وہ جوتے اور کپڑے پہنے ہوئے ہو اور اس کے ساتھی اس کے پاس کھانا لاتے ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تکبر نہیں ہے، لیکن تکبر یہ ہے کہ تم حق کو چھوڑ دو اور مؤمن کو حقیر سمجھو، میں تمہیں چند ایسی عادات بتاؤں گا جس میں یہ ہوں گی وہ متکبر نہیں ہوسکتا۔ (وہ یہ ہیں) بکریاں پالنا، گدھے پر سواری کرنا، اون کے کپڑے پہننا، فقراء مؤمنین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ مل کر کھانا کھانا۔

رواہ عبد بن حمید وابن عساکر عن جابر وابو یعلیٰ والبیھقی وابن عساکر عن ابن عمرو

۴۴۰۷۸ ..... حضرت نوح علیہ السلام نے بوقت وفات اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اور میری وصیت پر ڈٹ جاؤ، میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے منع کرتا ہوں، میں تمہیں لا الہ الا اللہ کا حکم دیتا ہوں اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین (ترازو کے) ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں اور دوسرے پلڑے میں یہ کلمہ رکھ دیا جائے تو کلمے والا پلڑا جھک جائے گا۔ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک حلقے کی مانند ہوجائیں یہ کلمہ انہیں اپنے گھیرے میں لے سکتا ہے میں تمہیں سبحان اللہ وبحمدہ کی وصیت کرتا ہوں چونکہ یہ کلمات مخلوق کی نماز ہے اور انہی کے ذریعے مخلوق کو رزق عطا کیا جاتا ہے میں تمہیں کفر اور تکبر سے منع کرتا ہوں، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! تکبر کیا ہے چنانچہ کسی آدمی کے پاس جوڑا ہو جسے وہ پہنتا ہو اور خوبصورت گھوڑا ہو جس پر وہ سواری کرتا ہو کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے؟ فرمایا نہیں، بلکہ تکبر یہ ہے کہ تم حق سے روگردانی کرجاؤ اور لوگوں کو کمتر سمجھنے لگو۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم عن ابن عمر

۴۴۰۷۹ ..... (ہمیشہ) بھلی بات کہو اور سبحان اللہ وبحمدہ کہو چنانچہ ایک بار کہنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، دس بار کہنے سے سو نیکیاں ملتی ہیں، سو بار کہنے سے ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور جو اس سے زیادہ مرتبہ کہے گا اللہ تعالیٰ اسے زیادہ نیکیاں عطا فرمائے گا۔ جو شخص استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ جس کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے آڑے آگئی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں مخالفت کی، جس نے بغیر علم کے کسی جھگڑے میں مدد کی وہ اللہ تعالیٰ کے غصے کا مستحق ہوگیا حتیٰ کہ وہ اس سے الگ ہوجائے۔ جس نے کسی مؤمن مرد یا مؤمن عورت پر بہتان باندھا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی کیچڑ میں قید کریں گے یہاں تک کہ وہ کہی ہوئی بات سے نکل نہ جائے۔ جو شخص مقروض حالت میں مرا اس سے اس کی نیکیاں چھین لی جائیں گی وہاں دینار و درہم نہیں ہوں گے، (صبح کی) دو رکعتوں کی پابندی کرو چونکہ ان میں عمر بھر کی رغبتیں موجود ہیں۔

رواہ الخطیب عن ابن عمر

سبحان اللہ وبحمدہ پر دس نیکیاں

۴۴۰۸۰ تمہیں کیا ہوا تم بات نہیں کرتے؟ جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں، جس نے

دس بار کہا اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دیتے ہیں، جس نے سو بار کہا اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ جس نے اس سے زیادہ بار کہا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس سے زیادہ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ جس نے استغفار کیا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتے ہیں۔ جس کی سفارش اللہ تعالیٰ کی کسی حد کے آڑے گئی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی، جس نے کسی بے گناہ پر تہمت لگائی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کے کیچڑ میں کھڑا کریں گے حتی کہ وہ کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔ جس نے کسی کو دنیا میں رسوا کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سر عام مخلوق کے سامنے رسوا کریں گے۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابن عمر

۴۴۰۸۱...... جس شخص نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں، جس نے دس بار کہا اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دیتے ہیں، جس نے سو بار کہا اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں جس نے زیادہ بار کہا اس کے لیے اس سے زیادہ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ جس نے استغفار کیا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتے ہیں۔ جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے آڑے آگئی اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی، جس نے کسی بے گناہ شخص پر تہمت لگائی اللہ تعالیٰ اسے طینۃ خبال (دوزخ کی کیچڑ) میں کھڑا کریں گے۔ جس نے اپنی اولاد میں سے کسی کی نفی کر کے اسے دنیا میں رسوا کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن مخلوق کے سامنے رسوا کریں گے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۴۰۸۲...... جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر ازار کے حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کی عورتیں حمام میں داخل نہ ہوں۔

رواہ ابویعلی وابن حبان والطبرانی والحاکم والبیھقی وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن زید الحطمی عن ابی ایوب

۴۴۰۸۳...... میری امت کے سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، یہ لوگ جب نیکیاں کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب ان سے برائی سرزد ہوتی ہے تو استغفار کرتے ہیں، جب سفر کرتے ہیں قصر نماز پڑھتے ہیں اور روزہ افطار کرتے ہیں۔ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو ناز و نعم میں پیدا ہوئے اور اسی میں پلے ان کا مقصد نرم نرم لباس، عمدہ کھانے اور منہ پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عروۃ بن رویم

۴۴۰۸۴...... میں نے نیکی کو دل میں نور پایا ہے، چہرے کی زینت پایا ہے، عمل میں قوت پایا ہے، جبکہ برائی کو دل میں کالا داغ پایا ہے، عمل کی کمزوری پایا ہے اور چہرے کی رسوائی پایا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفۃ ۴۶۔

۴۴۰۸۵...... مقام حجر میں لکھا ہوا پایا گیا ہے: میں اللہ ہوں جو بکہ (مکہ) کا مالک ہوں، خیر وشر کا مالک میں ہی ہوں۔ چنانچہ جس کے ہاتھوں پر میں نے خیر وبھلائی پیدا کی ہے اس کے لیے خوشخبری ہے اور جس کے ہاتھوں پر میں نے برائی پیدا کی ہے اس کے لیے ہلاکت ہے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۴۴۰۸۶...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں ہی رب ہوں، خیر وشر کا میں نے ہی فیصلہ کیا ہے، جس کے لیے میں نے برائی کا فیصلہ کر دیا اس کے لیے ہلاکت ہے اور جس کے لیے بھلائی کا فیصلہ کر دوں اس کے لیے بشارت ہے۔ رواہ ابن النجار عن علی

باب الثالث...... حکم اور جوامع الکلم کے بیان میں

۴۴۰۸۷...... مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں اور میرے لیے کلام بہت مختصر کیا گیا ہے۔ رواہ ابویعلی عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۴۹ والمقاصد الحسنۃ ۲۶۶۔

۴۴۰۸۸..... حکمت شریف آدمی کی شرافت کو بڑھاتی ہے اور غلام کو اتنا بلند کرتی ہے کہ اسے بادشاہوں کی مجالس میں جا بٹھاتی ہے۔

رواہ ابن عدی وابونعیم فی الحلیة عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۸۶ والکشف الالٰہی ۳۳۳۔

۴۴۰۸۹..... کلمہ حکمت مؤمن کی گمشدہ چیز ہے وہ اسے جہاں بھی ملے وہی اسکا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجه عن ابی هريرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۲ وضعیف الترمذی ۵۰۶۔

۴۴۰۹۰..... کلمہ حکمت مؤمن کی گمشدہ چیز ہے وہ اسے جہاں بھی ملتا ہے لے لیتا ہے۔ رواہ ابن حبان فی الضعفاء عن ابی هريرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۰۱۔

۴۴۰۹۱..... ظرافت کی آفت غلو ہے، شجاعت کی آفت بغاوت ہے، سخاوت کی آفت احسان جتلانا ہے، خوبصورتی کی آفت تکبر ہے، عبادت کی آفت عبادت میں توقف کرنا ہے، بات کی آفت جھوٹ ہے، علم کی آفت نسیان ہے، بردباری کی آفت بے وقوفی ہے، حسب ونسب کی آفت فخر ہے اور جود وسخا کی آفت اسراف ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان وضعفهٔ عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۴۴۰ وضعیف الجامع ۹۔

۴۴۰۹۲..... چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں، آنکھ دیکھنے سے، زمین بارش سے، مؤنث آلۂ تناسل سے اور عالم علم سے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابی هريرة والخطيب وابن عدی عن عائشة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۱۴۴۱ واسنی المطالب ۱۶۳۔

۴۴۰۹۳..... آدمی پر سب سے زیادہ تنگ خواس کے اہل وعیال اور پڑوسی ہوتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی الدرداء وابن عدی عن جابر

کلام: ...... حدیث موضوع ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۳۹ والتنزیہ ۲۶۴/۱۔

۴۴۰۹۴..... لوگوں میں انبیاء پر سب سے زیادہ تنگ خواور ان پر سختی کرنے والے ان کے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۹۵ والکشف الالٰہی ۱۴۱۔

۴۴۰۹۵..... بلاشبہ ابن آدم ممنوعات کا زیادہ حریص ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۹۲ والاتقان ۳۹۱۔

۴۴۰۹۶..... بلاشبہ ابن آدم کو جب گرمی لگتی ہے تو اس پر ناراض ہو جاتا ہے اور جب اسے سردی لگتی ہے تو اس پر ناراض ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن خولة

۴۴۰۹۷..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ دنیاوی معاملات میں سے اگر کسی چیز کو اوپر اٹھایا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے کمتر کر دیتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابن ماجه وابوداؤد والنسائی عن انس

۴۴۰۹۸..... لوگوں کی مثال ایسے سو اونٹوں کی طرح ہے جن میں تم سواری کے قابل کسی کو نہیں پا سکتے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجه عن ابن عمر

محبت وعداوت میں اعتدال

۴۴۰۹۹..... ایک اندازے کے مطابق اپنے دوست سے محبت کرو کیا بعید کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے، اپنے دشمن سے دشمنی بھی اندازے کی رکھو کیا بعید کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

رواہ الترمذی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هريرة والطبرانی عن ابن عمر وابوداؤد عن ابن عمرو والدار قطنی وابن عدی

والبیھقی فی شعب الایمان عن علی والبخاری فی الافراد والبیھقی فی شعب الایمان عن علی موقوفاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۰ والاتقان ۶۲۔

۴۴۱۰۰..... حسن تدبیر نصف زندگی ہے، محبت نصف عقل ہے، غم نصف بڑھاپا ہے اور قلت عیال ایک طرح کی تونگری ہے۔

رواہ القضاعی عن علی والدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۶ والضعیفۃ ۱۵۶۰۔

۴۴۱۰۱..... حق کی خاطر رسوائی اٹھانا عزت کے زیادہ قریب ہے بنسبت اس کے کہ باطل کے لیے عزتمند بن بیٹھے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ھریرۃ والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمر موقوفاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۷ والمعتبر ۴۹۔

۴۴۱۰۲..... دلوں کو اس انداز پر بنادیا گیا ہے کہ جو ان کے ساتھ اچھائی کرتا ہے دل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جو ان سے برائی کرتا ہے اس سے بغض کرنے لگتے ہیں۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود وصحح والبیھقی فی شعب الایمان وقفہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۰۶ والنخبہ ۹۵۰۔

۴۴۱۰۳..... پڑوسی کو گھر بنانے سے پہلے دیکھا جاتا ہے، دوست کو سفر سے پہلے دیکھا جاتا ہے اور توشہ کوچ کرنے سے پہلے تیار کیا جاتا ہے۔

رواہ الخطیب فی الجامع عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۵۹۶ والتذکرۃ ۱۲۰۔

۴۴۱۰۴..... کسی چیز سے تیری محبت اندھا اور بہرہ کردیتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی التاریخ وابوداؤد عن ابی الدرداء والخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابی برزۃ وابن عساکر عن عبداللہ بن انیس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۲۳ وضعیف ابی داؤد ۱۰۹۷۔

۴۴۱۰۵..... بلاشبہ لابدی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۴۱۰۶..... حق کی اصل جنت میں اور باطل کی اصل دوزخ میں ہے۔ رواہ البخاری فی التاریخ وابوداؤد عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۸۴۔

۴۴۱۰۷..... اچھی خبر نیکو کار شخص لاتا ہے جبکہ بری خبر برا شخص لاتا ہے۔ رواہ ابن منیع عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۶۔

۴۴۱۰۸..... نیک آدمی اچھی خبر لاتا ہے اور برا آدمی بری خبر لاتا ہے۔ رواہ ابن منیع عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۹۲ وضعیف الجامع ۳۱۵۲۔

۴۴۱۰۹..... بجز شر کے ہر چیز میں کمی ہوتی ہے جبکہ شر میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ رواہ احمد والطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۰۹۱ وضعیف الجامع ۴۲۳۸۔

۴۴۱۱۰..... سنائی ہوئی خبر دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس والخطیب عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۴ والجامع المصنف ۲۲۱۔

۴۴۱۱۱..... سنی ہوئی خبر دیکھنے کی طرح نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بچھڑے کے متعلق ان کی قوم کی خبر دی لیکن موسیٰ علیہ السلام نے الواح (تختیاں) ہاتھ سے نیچے نہیں چھوڑیں لیکن جب قوم کی حالت آنکھوں سے دیکھ لیا تو الواح ہاتھوں سے نیچے رکھ دیں اور ٹوٹ گئیں۔

رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابن عباس

۴۴۱۱۲ ہر خوشی کے ساتھ غمی بھی ہوتی ہے۔رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۸۵۶۔

۴۴۱۱۳ ...دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے طالب علم اور طالب دنیا۔رواہ ابن عدی عن انس والبزار عن ابن عباس

۴۴۱۱۴ ...لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں، سالم، غانم اور ہالک۔رواہ الطبرانی عن عقبۃ بن عامر وابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۸۱ والضعیفۃ ۲۱۲۸۔

۴۴۱۱۵ غم صرف دین کا ہو اور درد صرف آنکھ کا ہو۔رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۳۴۲ والاسرار المرفوعۃ ۵۹۷۔

۴۴۱۱۶ بلاشبہ محبت اور عداوت وراثت میں ملتی ہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن غفیر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۰۷۔

۴۴۱۱۷ بلاشبہ محبت اور عداوت وراثت میں ایک دوسرے تک منتقل ہوتی رہتی ہیں۔رواہ الطبرانی والحاکم عن غفیر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۵۴ والمتناقلۃ ۱۰۱۔

۴۴۱۱۸ محبت اور عداوت وراثت میں ملتی ہیں۔رواہ ابوبکر فی الغیلانیات عن ابی بکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۵۷ وضعیف الجامع ۶۱۵۳۔

۴۴۱۱۹ محبت ایسی چیز ہے جو اہل اسلام کو وراثت میں ملتی ہے۔رواہ الطبرانی عن رافع بن خدیج

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۵۲۔

۴۴۱۲۰ تم اپنے بھائی کی آنکھ میں پڑے ہوئے تنکے کو دیکھ لیتے ہو اور اپنی آنکھوں میں پڑے ہوئے شہتیر کو بھول جاتے ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ

حکم، جوامع الکلم اور امثال......حصہ اکمال

۴۴۱۲۱ ظرافت طبعی کی آفت ڈینگیں مارنا ہے، شجاعت کی آفت سرکشی ہے احسان مندی کی آفت احسان جتلانا ہے۔حسن و جمال کی آفت تکبر ہے، عبادت کی آفت توقف کر دینا ہے، بات کی آفت جھوٹ ہے، علم کی آفت نسیان ہے، بردباری کی آفت بے وقوفی ہے، خاندانی شرافت کی آفت فخر ہے، جود و سخا کی آفت اسراف ہے اور دین کی آفت بدعت ہے۔

رواہ ابن لال فی مکارم الأخلاق والقضاعی فی مسند الشھاب. رواہ البیھقی فی شعب الایمان وضعفہ والدیلمی عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۴۳۰ وضعیف الجامع ۹۔

۴۴۱۲۲ حق کے لیے رسوائی اٹھانا عزت کے زیادہ قریب ہے بنسبت باطل کے لیے عزت داری سے اور جس نے باطل سے عزت حاصل کی اللہ تعالیٰ اسے بغیر ظلم کے ذلت و رسوائی کا بدلہ دیں گے۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۴۱۲۳ قریب ہے کہ حکیم (دانا آدمی) نبی ہو جائے۔رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۴۷ والکشف الالٰہی ۶۸۳۔

۴۴۱۲۴ ...جو شخص کسی چیز کا خوف رکھتا ہے وہ اس سے بچتا رہتا ہے اور جو شخص کسی چیز کی امید رکھتا ہے اس کی کوشش جاری رکھتا ہے اور جسے اپنے بعد اچھائی کا یقین ہوتا ہے وہ عطیہ کرتا ہے۔رواہ الدیلمی عن انس

تین سخت حسرتیں

۴۴۱۲۵ ... ابن آدم کی تین حسرتیں بہت سخت ہیں۔ایک وہ آدمی کہ جس کے پاس حسین وجمیل عورت ہو جو اسے بہت محبوب ہو وہ بچہ جنم دے اور مرجائے اب اسے کوئی ایسی عورت دستیاب نہیں جو بچے کو دودھ پلاتی، ایک وہ آدمی جو جہاد میں گھوڑے پر سوار ہو اس نے مال غنیمت دیکھا جس کی طرف اس کے ساتھی لپک پڑے حتیٰ کہ جب مال غنیمت کے قریب ہوا اس کا گھوڑا گر پڑا اور وہ شخص مرگیا،اس کے ساتھی مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور آپس میں تقسیم کرلیا اور ایک وہ آدمی جس کی کھیتی ہو اور اس کے پاس پانی کھینچنے کے لیے ایک اونٹ بھی ہو، جب اس کی کھیتی پروان چڑھ جائے اور کاٹنے کے قریب ہو اسی دوران اس کا اونٹ مرجائے اب اس کے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ او راونٹ خرید سکے حتیٰ کہ اس کی کھیتی بھی تباہ ہوجائے۔

رواہ الطبرانی والحاکم عن سمرۃ

۴۴۱۲۶ ... سنی ہوئی بات (خبر) دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی۔

رواہ العسکری فی الامثال، والخطیب عن ابن عباس، الخطیب عن ابی ھریرۃ والطبرانی فی الاوسط والخطیب والدیلمی عن أنس

دیلمی نے اضافہ کیا ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ اس کا کیا معنی ہے؟ فرمایا: کہ دنیا آخرت کی طرح نہیں ہے۔

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۴ والجامع المصنف ۲۲۱۔

۴۴۱۲۷ ... دنیا میں تین (۳) آدمیوں کو حسرت رہتی ہے،ایک وہ آدمی جس کی کھیتی ہو اور اس کے پاس پانی لانے کے لیے ایک اونٹنی ہو جس پر وہ پانی لاکر اپنی زمین کو سیراب کرتا ہو، چنانچہ جب زمین کی پیاس بڑھ جائے اور کھیتی نے پھل لایا ہو اسی اثنا میں اس کی اونٹنی مرجائے پس وہ اس پر حسرت ہی کرتا رہ جائے اور اسے یقین بھی ہو کہ اس جیسی اونٹنی نہیں پاسکتا۔اسے کھیتی کے پھل پر بھی افسوس ہو کہ وہ اس کے متعلق کچھ نہیں کرپائے گا۔ایک وہ آدمی کہ جس کے پاس عمدہ قسم کا گھوڑا ہو، کفار کی ایک جماعت کے ساتھ اس کی ملاقات ہو جب وہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں تو دشمن کو شکست ہو اور وہ آدمی اپنے گھوڑے پر آگے بڑھے، جب وہ لاحق ہونے کے قریب ہو تو اس کا گھوڑا گر پڑے اور وہ کھڑا اس کے پاس حسرت ہی کرتا رہ جائے کہ وہ اس جیسا گھوڑا نہیں پاسکتا، یوں اس طرح وہ مال غنیمت کے فوت ہو جانے پر بھی حسرت کرتا رہ جائے اور ایک وہ آدمی جس کے پاس ایک عورت ہو وہ اس کی شکل وصورت اور دینداری سے راضی ہو اس سے ایک لڑکا پیدا ہو اور وہ عورت زچگی کے دوران مرجائے چنانچہ وہ شخص اپنی بیوی پر حسرت ہی کرتا رہ جائے کہ وہ اس جیسی بیوی پھر نہیں پاسکتا۔وہ بیٹے پر بھی حسرت کرتا رہ جائے اور بچے کے ہلاک ہوجانے کا اسے خوف ہو، یہ بہت بڑی حسرتیں ہیں۔رواہ الطبرانی عن سمرۃ

۴۴۱۲۸ ... بھلائی ایک عادت ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود موقوفاً

۴۴۱۲۹ ... تین چیزیں فتنہ میں مبتلا کرنے والی ہیں۔عمدہ شعر، خوبصورت چہرہ اور خوبصورت آواز۔رواہ الدیلمی عن أبان عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفا ۱۰۳۲۔

۴۴۱۳۰ ... دیکھنے والا خبر سننے والے کی طرح نہیں ہوتا۔رواہ ابن خزیمۃ والحسن بن سفیان والخطیب عن أنس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المقاصد الحسنۃ ۹۱۵۔

۴۴۱۳۱ ... کسی معاملہ میں دو بکریاں نہیں جھگڑتیں۔

رواہ ابن سعد عن عبداللہ بن حارث بن الفضیل الخطمی عن ابیہ مرسلاً وابن عدی عن ابن عباس وابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفا ۳۱۳۷۔

۴۴۱۳۲ ... غم نہیں ہوتا مگر قرض کا اور درد نہیں ہوتا مگر آنکھ کا۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال منکر عن جابر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۴۹ وکشف الخفا ۳۰۹۴۔

۴۴۱۳۳ ... قرض کے غم کی طرح کوئی غم نہیں ہے اور آنکھ کے درد کی طرح کوئی درد نہیں ہے۔ رواه الشیرازی فی الألقاب عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲/۱۴۹۔

۴۴۱۳۴ غم نصف بڑھاپا ہے۔ رواه الدیلمی عن ابن عمرو

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۸۸۶ ومختصر المقاصد ۱۱۵۹۔

۴۴۱۳۵ ... جہالت سے بڑا فقر کوئی نہیں، عقلمندی سے بڑی مالداری کوئی نہیں فکرمندی کی طرح کوئی عبادت نہیں۔

رواه ابوبکر بن کامل فی معجمه وابن النجار عن الحارث عن علی

عقلمندی اور جہالت

۴۴۱۳۶ عقلمندی سے بڑھ کر کوئی مالداری نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی محتاجی نہیں، تکبر سے بڑھ کر کوئی تنہائی نہیں، مشاورت سے بڑھ کر کوئی مظاہرہ نہیں، حسن تدبیر کی طرح کوئی عقلمندی نہیں، حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی خاندانی شرافت نہیں، گناہوں سے بچنے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں، فکرمندی کی طرح کوئی عبادت نہیں، خوبصورتی کی آفت زنا کاری ہے اور بہادری کی آفت فخر ہے۔

رواه البیهقی فی شعب الایمان وضعفه عن علی

۴۴۱۳۷ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حسن تدبیر کی طرح کوئی عقلمندی نہیں، گناہوں سے بچنے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں، عمدہ اخلاق کی طرح کوئی خاندانی شرافت نہیں ہے۔ رواه ابوالحسن القدوری فی جزئه وابن عساکر وابن النجار عن انس وفیه صخر الحاجبی

۴۴۱۳۸ ... اے ابوسفیان تم ایسے ہی ہو جیسا کہ کسی کہنے والے نے کہا ہے کہ نیل گائے کے پیٹ میں ہر طرح کا شکار موجود ہوتا ہے۔

رواه الدیلمی عن بصیر بن عاصم اللیثی عن أبیه

۴۴۱۳۹ ... اے خولہ! گرمی پر صبر مت کرو اور صرف سردی ہی پر صبر مت کرو۔ (رواه البیهقی فی شعب الایمان عن خولة بنت قیس)

۴۴۱۴۰ ... اے خولہ صرف گرمی اور سردی پر صبر مت کرو، اے خولہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے کوثر عطا فرمائی ہے وہ جنت میں ایک نہر ہے اور تیری قوم میں سے جو لوگ اس نہر پر وارد ہوں گے مخلوق میں ان سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ اے خولہ! اللہ اور اللہ کے رسول کے مال میں بہت سے لوگ گھسنے والے ہیں قیامت کے دن آگ ان کی سب سے زیادہ خواہشمند ہوگی۔ رواه الطبرانی عن خولة بنت قیس

۴۴۱۴۱ ... تم اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتے ہو اور اپنی آنکھ کا شہتیر بھول جاتے ہو۔ رواه ابن المبارک عن ابی هریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفه ۵۰۔

۴۴۱۴۲ جس کا غم بڑھ جاتا ہے اس کا بدن بیمار پڑ جاتا ہے، جس کے اخلاق برے ہو جائیں اس کے نفس کو عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ جو مردوں سے جھگڑتا ہے اس کی مروت ساقط ہو جاتی ہے اور اس کی کرامت جاتی رہتی ہے۔ رواه ابوالحسن ابن معروف فی فضائل بنی هاشم وابن عملیق فی جزئه والخطیب فی المتفق والمفترق عن علی وفیه بشر بن عاصم عن حفص بن عمر قال الخطیب کلاهما مجهولان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۹۱۸، ۲۰۱۰ وکشف الخفاء ۲۵۸۹۔

۴۴۱۴۳ قرابتدار وہ ہے جسے محبت قریب کر دے گو کہ اس کا نسب بعید ہو۔ دوری والا وہ ہے جسے بغض وعداوت دور کر دے گو کہ اس کا نسب قریب کا کیوں نہ ہو، ہاتھ جہنم کے زیادہ قریب ہے، بلاشبہ ہاتھ جب دھوکا کرتا ہے کاٹ دیا جاتا ہے اور جب کاٹ دیا جاتا ہے تو پھر داغا جاتا ہے۔

رواه ابو نعیم والدیلمی عن جعفر بن محمد عن ابیه معضلا وابن النجار عنه عن علی بن الحسین عن الحسین عن علی بن ابی طالب موصولا

۴۴۱۴۴ ... موت غنیمت ہے، معصیت مصیبت ہے، محتاجی راحت ہے، مالداری عقوبت ہے، عقلمندی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدیہ ہے، جہالت گمراہی ہے، ظلم ندامت ہے، طاعت آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اللہ کے خوف سے رونا دوزخ سے نجات ہے ہنسی بدن کی ہلاکت ہے، گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان وضعفه والدیلمی عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفہ ۱۹۔

۴۴۱۴۵......اگر میں ان لوگوں کے پاس کہلا بھیجوں کہ وہ جمعہ کو نہ آئیں ان میں سے بعض ضرور اس پر آ جائیں گے گو کہ انہیں کوئی حاجت نہ ہو۔

رواہ الطبرانی عن عبدۃ السوانی

۴۴۱۴۶......اگر میں لوگوں کو منع کروں کہ وہ جمعہ کو نہ آئیں وہ ضرور اس پر آئیں گے گو کہ انہیں کوئی کام نہ ہو۔

رواہ ابونعیم عن عبدۃ بن حزن

کتاب المواعظ والرقائق والخطبات والحکم......از قسم افعال

فصل......مواعظ اور خطبات کے بیان میں

نبی کریم ﷺ کے خطبات اور مواعظ

۴۴۱۴۷......بے شک تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، میں اسی کی حمد کرتا ہوں اور اسی سے مدد طلب کرتا ہوں، ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں اور برے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے بہتر بات ہے، وہ آدمی کامیاب ہوا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کو مزین کردے اور اسے کفر کے بعد اسلام میں داخل کرے اور اس کی بات کو لوگوں کی بات پر ترجیح دے، بلاشبہ کتاب اللہ سب سے بہترین اور بلیغ بات ہے، جسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہو اسے تم بھی محبوب رکھو، اپنے پورے دلوں سے اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھو، اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے ذکر سے اکتاؤ نہیں، اپنے دلوں کو پتھر مت بناؤ، سو اللہ تعالیٰ نے اسے بہترین عمل اور بہترین بات قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے لوگوں کو حرام وحلال سے آگاہ کیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور اس سے اس طرح ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم جو کچھ اپنے مونہوں سے بات کہتے ہو اس کی بھلی بات کو اللہ کے ہاں سچ سمجھو، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آپس میں محبت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو اس پر غصہ آتا ہے کہ اس کا وعدہ توڑا جائے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

رواہ هناد عن ابی سلمة بن عبدالرحمن ابن عوف مرسلاً

۴۴۱۴۸......تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اس نے جو چاہا کردیا اور جو چاہے گا کرے گا اور بے شک بیان میں جادو ہوتا ہے۔

رواہ احمد والطبرانی عن معن بن یزید

۴۴۱۴۹......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے خطاب کیا حتیٰ کہ پردہ نشین عورتوں نے بھی اس کی سماعت کی چنانچہ آپ ﷺ نے باآواز بلند فرمایا: اے زبان سے ایمان لانے والوں کی جماعت! جن کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا، مسلمانوں کی غیبت مت کرو، ان کی پوشیدہ باتوں کے درپے مت ہو، بلاشبہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پوشیدہ بات کی کھوج میں لگے گا اللہ تعالیٰ اس کی پوشیدہ بات کی کھوج کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی پوشیدہ بات کے درپے ہوجاتا ہے اللہ اسے گھر کے بیچ میں رسوا کردیتا ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۴۴۱۵۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ موت ہمارے غیر پر لکھی گئی ہے، گویا کہ حق ہمارے غیر پر واجب ہوا ہے، گویا کہ اموات سے باخبر نے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں لوٹنا تم انہیں قبروں میں چھوڑ چکے ہو، ان کی میراث کھائے جارہے ہو، گویا کہ ہم نے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے، ہم ہر طرح کے وعظ کو بھلا چکے ہیں، ہر قسم کے حادثہ سے بے خوف ہیں، خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اس کا عیب لوگوں کے عیوب سے مشغول کردے،

بشارت ہے اس کے لیے جس کا کسب پاکیزہ ہو، اور اس کا اندرونی حال اچھا، اس کا ظاہر عمدہ ہو، اس کی چال چلن سیدھی ہو اللہ تعالیٰ سے لیے تواضع کرنے والے کے لیے بشارت ہے اور اس میں کمی نہیں ہوگی اور وہ اپنا مال بہت خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں خرچ نہیں کرتا، اور وہ اہل فقہ اور اہل حکمت کے ساتھ مل بیٹھتا ہے، اللہ تعالیٰ متواضعین اور مسکینوں پر رحم فرمائے، بشارت ہے اس شخص کے لیے جو اپنا فالتو مال خرچ کردے اور فضول بات کرنے سے رک جائے، سنت پر عمل کرے اور بدعت کی طرف مائل نہ ہو، اس کے بعد آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة

اچھا عمل کرو بری بات سے بچو

۴۴۱۵۱ ۔ مسند حرملہ بن عبداللہ عنبری ''حیان بن عاصم کے دادا حرملہ ابو امامہ تھے انہیں ان کی دو دادیوں صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ نے حدیث سنائی کہ حرملہ بن عبداللہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حرملہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اپنے علم میں کچھ اضافہ کرلوں، چنانچہ میں آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوگیا پھر میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپ مجھے کس چیز کا حکم دیتے ہیں جو میں بجا لاؤں؟ ارشاد فرمایا: اے حرملہ! اچھا عمل کرو اور بری بات سے بچو، پھر میں چل پڑا اور اپنی اونٹنی کے پاس آگیا، پھر میں آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹا لگ بھگ پہلی جگہ یا اس کے قریب کھڑا ہوگیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے حرملہ! اچھا عمل کرو اور برائی سے بچتے رہو، میں چل پڑا حتیٰ کہ اپنی اونٹنی کے پاس آگیا، میں پھر آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹا اور لگ بھگ پہلی جگہ یا اس کے قریب قریب کھڑا ہوگیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اے حرملہ! اچھا عمل کرو اور برائی سے بچتے رہو اور دیکھو کہ جب تمہارے کان ایسی بات سنیں جسے لوگ بھلائی کہتے ہیں جب تم ان کے پاس سے اٹھو تو اس بات کو بجا لاؤ اور دیکھو جس بات کو لوگ تمہارے لیے بری کہتے ہوں اور جب تم ان کے پاس سے اٹھو تو اس سے بچ جاؤ۔ حرملہ کہتے ہیں جب میں ان کے پاس سے اٹھا میں نے دیکھا کہ یہ دو حکم ہیں جنہیں ترک نہیں کیا جارہا یعنی بھلائی کا بجالانا اور برائی سے اجتناب کرنا۔ رواہ ابن النجار

۴۴۱۵۲ ۔ ایضاً ''ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں قبیلے کے چند لوگوں کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد میں اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی کی طرف دیکھنے لگا میں اسے تاریکی کی وجہ سے پہچان نہیں سکتا تھا، جب میں نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جب کسی مجلس میں ہو اور لوگوں کو کسی پسندیدہ بات کے متعلق کہتے ہوئے سنو تو اسے بجالاؤ اور اگر انہیں کسی بات کے متعلق ناپسند کہتے ہوئے سنو تو اس سے گریز کرو۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم

۴۴۱۵۳ ۔ ''مسند ابی رویحہ خالد بن رباح'' رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی خالد بن رباح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) سالم، (۲) غانم، (۳) اور شاجب، چنانچہ سالم وہ ہے جو خاموش رہتا ہو، غانم وہ ہے جو نیکی کا حکم دیتا ہو اور برائی سے روکتا ہو اور شاجب وہ ہے جو بیہودہ گو ہو اور ظلم کی مدد کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۱۵۴ ۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ شمس الدین بن قماح کے مجموعہ میں انہی کا لکھا ہوا پایا ہے کہ ابوالعباس مستغفری کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے طلب علم کے ارادہ سے مصر کا قصد کیا تاکہ وہاں امام ابو حامد مصری سے علمی استفادہ کروں اور ان سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیث سنوں، چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک سال روزے رکھنے کا حکم دیا، پھر اس کے بعد میں ان کے پاس واپس لوٹا چنانچہ آپ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تک اپنے مختلف مشائخ کی سند سے حدیث سنائی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں آپ سے دنیا اور آخرت کے متعلق سوال کرتا ہوں۔ فرمایا: جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھو، وہ آدمی بولا: میں لوگوں سے سب سے زیادہ صاحب علم بننا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم ہو جاؤ گے، اس نے عرض کیا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار بننا چاہتا ہوں، فرمایا: قناعت اختیار کرو لوگوں سے

سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ گے۔عرض کیا، میں لوگوں میں سب سے بہتر بننا چاہتا ہوں، حکم ہوا، لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہو لہٰذا تم لوگوں کو نفع پہنچانے والے بن جاؤ، عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عدل کرنے والا بن جاؤں، حکم ہوا کہ لوگوں کے لیے بھی وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، عرض کیا میں اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص بندہ بننا چاہتا ہوں، فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بن جاؤ گے۔عرض کیا میں محسنین میں سے ہونا چاہتا ہوں، حکم ہوا: اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو گو کہ تم اسے نہیں دیکھ سکتے لیکن وہ تو تمہیں دیکھتا ہے۔عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے، حکم ہوا: اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرو ایمان مکمل ہو جائے گا۔عرض کیا، میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں میں سے ہونا چاہتا ہوں، حکم ہوا اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرو اس کے فرمانبردار بن جاؤ گے، عرض کیا: میں گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہوں۔حکم ہوا پاک ہونے کے لیے جنابت سے غسل کیا کرو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو گے کہ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہوگا، عرض کیا، میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن نور میں میرا حشر کیا جائے، حکم ہوا، ظلم مت کرو قیامت کے دن نور میں جمع کیے جاؤ گے، عرض کیا، میں چاہتا ہوں کہ میرا رب مجھ پر رحم کرے، حکم ہوا، تم اپنے اوپر رحم کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم کرے گا۔عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ لوگوں میں زیادہ عزت واکرام والا ہوں، حکم ہوا، مخلوق سے اللہ تعالیٰ کی شکایت مت کرو لوگوں میں عزت والے ہو جاؤ گے۔عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرے رزق میں وسعت پیدا ہو، فرمایا کہ طہارت پر ہمیشگی کرو تمہارے رزق میں وسعت کردی جائے گی۔عرض کیا، میں اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بننا چاہتا ہوں، حکم ہوا جس چیز کو اللہ اور اللہ کا رسول محبوب رکھتا ہو اسے تم بھی محبوب رکھو اور جسے اللہ اور اللہ کا رسول مبغوض سمجھتے ہوں اسے تم بھی مبغوض سمجھو۔عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے غصہ سے محفوظ ہو جاؤں، فرمایا: کسی پر غصہ مت کرو اللہ تعالیٰ کے غصہ سے محفوظ ہو جاؤ گے۔عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میری دعا قبول کی جائے، فرمایا: حرام سے بچو تمہاری دعا قبول کی جائے گی، عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سر عام رسوا نہ کرے، فرمایا: اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہیں سر عام رسوا نہیں کرے گا عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے عیوب پر پردہ کرے، حکم ہوا: تم اپنے بھائیوں کے عیوب پر پردہ کرو اللہ تعالیٰ تمہارے عیوب پر پردہ کرے گا۔عرض کیا کونسی چیز خطاؤں کو مٹا دیتی ہے، حکم ہوا آنسو، خضوع اور امراض، عرض کیا: کونسی نیکی اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ہے فرمایا: حسن اخلاق، تواضع، آزمائش کے وقت صبر اور رضا بالقضاء، عرض کیا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی برائی کونسی ہے۔حکم ہوا بد خلقی اور بخل، عرض کیا: کونسی چیز اللہ تعالیٰ کے غصہ کو مٹاتی ہے فرمایا: صدقہ پوشیدہ کرو اور صلہ رحمی کرو، عرض کیا، کونسی چیز دوزخ کی آگ کو بجھاتی ہے۔حکم ہوا روزہ دوزخ کی آگ کو بجھاتا ہے۔

ایسی بات سننے سے بچو جس سے معذرت کرنی پڑے

۴۴۱۵۵.....حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے نصیحت کریں اور مختصر کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو رخصت کیے ہوئے شخص کی سی نماز پڑھو (جو کہ اس کی آخری نماز ہوتی ہے) ایسی بات سے بچو جس سے تمہیں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس موجود اشیاء سے مایوس ہو جاؤ۔رواہ الحاکم

۴۴۱۵۶..... سعد انصاری، اسماعیل بن محمد انصاری کے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مختصر نصیحت کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے پاس موجود اشیاء سے مایوسی اپنے اوپر لازم کرلو، طمع سے بچتے رہو، چونکہ طمع ہر وقت موجود رہنے والا فقر وفاقہ ہے۔رخصت کیے ہوئے آدمی کی سی نماز پڑھو، ایسی بات مت کرو جس سے تمہیں معذرت کرنی پڑے۔رواہ الدیلمی

۴۴۱۵۷.....''مسند ابی ذر'' اے ابو ذر! کیا میں تمہیں وصیتیں نہ کروں، اگر تم ان کی حفاظت کرو گے اللہ تمہیں نفع پہنچائے گا۔قبروں کی زیارت کرو چونکہ وہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گی۔قبروں کی دن کو زیارت کرو رات کو نہیں۔مردوں کو غسل دو چونکہ بدن کے معالجہ کے لیے اس میں ایک نصیحت ہے، جنازے کے ساتھ چلا کرو چونکہ یہ دلوں میں حرکت پیدا کرتا ہے اور انہیں غمزدہ بھی کرتا ہے اور جان لو کہ اہل حزن اللہ تعالیٰ کے امن میں

ہوتے ہیں۔ مبتلائے آزمائش، مساکین اور اپنے خادم کے پاس بیٹھا کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن بلندی عطا فرمائے، کھردرے اور موٹے کپڑے پہنا کرو اللہ کے حضور تواضع کے لیے تاکہ تم میں فخر و تکبر جنم نہ لے سکے، یا کدامنی اور تکرم کی خاطر کبھی کبھار اللہ تعالیٰ کے غنا میں مزین بھی ہو، ان شاء اللہ یہ تمہارے لیے باعث ضرر نہیں ہوگا کیا بعید اس سے تم اللہ کا شکر ادا کرو۔ اے ابوذر! شرم گاہ حلال نہیں ہوتی مگر دو صورتوں میں، نکاح جو ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں کیا جائے یا آدمی کسی لونڈی کا مالک ہو جائے، اس کے علاوہ ہر صورت زنا ہوگا، اے ابوذر! تین صورتوں کے علاوہ قتل کرنا جائز نہیں ہے، جان کے بدلہ میں جان، شادی شدہ زانی، اسلام سے برگشتہ ہو جانے والا اگر توبہ کر کے اسلام پر آ جائے تو صحیح ورنہ قتل کیا جائے۔ ہر وہ مال جو تمہیں چار ذرائع سے ہٹ کر کسی اور طرح سے حاصل ہو وہ حرام ہے۔ وہ مال جو تمہیں بزور تلوار ملا یا باہمی رضا مندی کی تجارت سے حاصل ہو یا تمہیں کوئی مسلمان بھائی دلی رضامندی سے تمہیں دے دے یا کتاب تمہیں وراثت میں دے دے۔

رواہ ابن عساکر

طویل قیام والی نماز سب سے افضل ہے

۴۴۱۵۸ ... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے ہیں میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر بلاشبہ مسجد کے آداب میں ایک ادب دو رکعتیں پڑھنا بھی ہے لہٰذا کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔ میں کھڑا ہوا اور دو رکعتیں پڑھیں پھر عرض کیا، یا رسول اللہ آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا ہے نماز کیا ہے۔ ارشاد فرمایا: نماز بہترین موضوع ہے جو چاہے کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا، کامل مؤمن کون ہے؟ فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ میں نے عرض کیا کون مسلمان سب سے زیادہ محفوظ ہے؟ فرمایا: جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہوں، عرض کیا: کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: جو گناہوں سے ہجرت کرے، عرض کیا: کونسی رات افضل ہے؟ فرمایا: نصف رات کا بقیہ حصہ عرض کیا: کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں قیام طویل ہو میں نے عرض کیا: روزہ کیا ہے؟ فرمایا: فرض جس کا اللہ کے ہاں کئی گنا ثواب ہے۔ میں نے عرض کیا: کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: جس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور اس کے (مالک کا) خون بہا دیا جائے، عرض کیا: کونسی گردن افضل ہے؟ فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور مالکوں کے نزدیک عمدہ ہو، عرض کیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: بھوکے کی بھوک کو دور کرنا، میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر افضل ترین آیت کونسی نازل کی ہے؟ فرمایا: آیت الکرسی پھر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! سات آسمانوں کی مثال کرسی کے ساتھ ایسی ہے جیسے کہ ایک حلقہ ہو کھلے میدان میں پڑا ہو، عرش کو کرسی پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی کھلے میدان کو حلقے پر، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کتنے انبیاء ہوئے ہیں؟ فرمایا: ایک لاکھ بیس ہزار، میں نے عرض کیا: ان میں رسول کتنے ہوئے ہیں؟ فرمایا: تین سو تیر ایک بڑی جماعت۔ میں نے عرض کیا: ان میں سے پہلا کون ہے؟ فرمایا: آدم علیہ السلام۔ میں نے عرض کیا، کیا یہ بھی نبی مرسل تھے؟ فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاتھ سے بنایا پھر ان میں اپنی روح پھونکی اور پھر ان سے کلام کیا۔ پھر فرمایا: اے ابوذر! چار انبیاء سریانی ہیں۔ آدم، شیث، خنوخ (وہ ادریس علیہ السلام ہیں جنہوں نے سب سے پہلے قلم سے لکھا) اور نوح علیہ السلام۔ چار انبیاء عرب میں سے ہوئے ہیں ھود، صالح، شعیب اور تمہارے نبی ﷺ۔ اے ابوذر! پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور آخری نبی محمد ہیں۔ بنی اسرائیل کے پہلے نبی موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کے آخری نبی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جبکہ ان کے درمیان ایک ہزار انبیاء ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل کی ہیں؟ فرمایا: ایک سو چار کتابیں۔ شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل کیے، خنوخ علیہ السلام پر تین صحیفے نازل کیے، ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل کیے، موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس صحیفے نازل کیے، اور اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، زبور اور فرقان نازل کیں، میں نے عرض کیا: ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ فرمایا: وہ سب کی سب امثال تھیں (مثلاً) اے بادشاہ مسلط کیا ہوا، مغرور اور آزمائشوں میں مبتلا! میں نے تجھے دنیا جمع

کرنے کے لیے نہیں بھیجا، میں نے تجھے تواس لیے بھیجا تھا تا کہ تو مجھ پر مظلوم کی دعا کو رد کرے بلا شبہ میں اس کی دعا کو رد نہیں کروں گا، گو کہ کافر کی کیوں نہ ہو۔ ان صحیفوں میں اُمثال تھیں۔ عقلمند پر واجب ہے کہ اس کی تین گھڑیاں ہوں، پہلی گھڑی میں وہ اپنے رب سے مناجات میں مشغول ہوتا ہو، دوسری گھڑی میں وہ اپنے کھانے پینے کی حاجت پوری کرتا ہو۔ ایک گھڑی میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو، ایک ساعت میں وہ اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے متعلق سوچتا ہو، عقلمند کو چاہیے کہ وہ تین چیزوں کے لیے سفر کرے توشۂ آخرت کے لیے، تلاش معاش کے لیے یا حلال چیز کی لذت کے لیے۔ عقلمند پر واجب ہے کہ وہ اپنے زمانے کی بصیرت رکھتا ہو، اپنی شان پر توجہ دیتا ہو، اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہو، جو شخص اپنے عمل سے کلام کا حساب کرتا ہے اس کا کلام قلیل ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ ارشاد فرمایا: ان میں عبرت کی باتیں تھیں۔ (مثلاً) مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو موت کا یقین رکھتا ہے پھر وہ خوش بھی رہتا ہے۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو دوزخ کی آگ کا یقین رکھتا ہے اور پھر ہنستا بھی ہے، مجھے اس پر تعجب ہے جو تقدیر کا یقین رکھتا ہے اور پھر ناصبی بن جاتا ہے، مجھے اس پر تعجب ہے جو دنیا کو دیکھ لیتا ہے اور اسے اپنے اہل خانہ کی طرف پھیر دیتا ہے اور پھر مطمئن بھی ہو جاتا ہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جو کل حساب کا یقین رکھتا ہے اور پھر عمل نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں سے کچھ آپ پر بھی نازل ہوا ہے؟ ارشاد فرمایا: اے ابو ذر پڑھو "قد أفلح من تزكى ...... صحف ابراهيم و موسى" میں نے عرض کیا: مجھے اور زیادہ وصیت کریں۔ فرمایا: تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ چونکہ یہ تمہارے لیے زمین پر خور ہوں گے اور آسمانوں میں تمہارا تذکرہ۔ میں نے عرض کیا مجھے اور زیادہ وصیت کریں۔ ارشاد فرمایا: کثرت ہنسی سے بچتے رہو چونکہ ہنسی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اور زیادہ وصیت کریں۔ ارشاد فرمایا: خاموشی کو اپنے اوپر لازم کر لو ہاں البتہ بھلائی کی بات کرنی ہو، چونکہ خاموشی شیطان کو تم سے دور بھگائے گی اور دین کے معاملہ میں تمہاری مدد کرے گی۔ میں نے عرض کیا اور زیادہ کیجئے: فرمایا: جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لو چونکہ جہاد میری امت کی رہبانیت ہے۔ میں نے اور اضافہ کی درخواست کی، ارشاد فرمایا: مسکینوں سے محبت کرو اور ان کے ساتھ بیٹھا کرو۔ میں نے اور زیادتی چاہی۔ فرمایا: اپنے ماتحت کو دیکھو اپنے سے اوپر والے کو مت دیکھو۔ یوں اس طرح تم نعمت خدائے تعالیٰ کی ناشکری کے مرتکب نہیں ہو گے۔ میں نے اور زیادتی چاہی، فرمایا: اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے مت ڈرو، میں نے مزید اضافہ چاہا: فرمایا: حق بات کہو اگر چہ وہ کڑوی کیوں نہ ہو۔ اے ابوذر حسن تدبیر کی طرح کوئی عقلمندی نہیں، گناہوں سے رک جانے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں ہے، حسن اخلاق کی طرح کوئی خاندانی شرافت نہیں۔

رواه الحسن بن سفيان وابن حبان وابونعيم في الحلية وابن عساكر

۴۴۱۵۹ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سہارا لیے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے اور فرما رہے تھے، تم میں سے کس کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی تپش سے بچالے۔ پھر فرمایا: خبردار دوزخ کا عمل ...... یا فرمایا ...... دنیا کا عمل سہل ہے لیکن بے فائدہ زمین میں (تین بار فرمایا) خوش بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا جائے، جو شخص فتنوں میں مبتلا ہوا پھر اس نے صبر کیا اس کے لیے بھلائی ہے۔ **رواه البيهقي في شعب الايمان**

مسجد خیف منیٰ میں خطاب

۴۴۱۶۰ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف میں ہمیں خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پراگندہ امور کو مجتمع فرمائے گا، اس کی مالداری اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دے گا، دنیا بھرپور رغبت کے ساتھ اس کی طرف آئے گی۔ جو شخص دنیا کو اپنا مقصد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے شیرازے کو منتشر کر دیتا ہے، اس کی آنکھوں کے سامنے محتاجی رکھ دیتا ہے جبکہ اسے دنیا سے وہی مل پاتا ہے جو اس کے لیے لکھ دیا گیا ہو۔

رواه الطبراني وابوبكر الخفاف في معجمه وابن النجار

۴۴۱۶۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے وصیت کریں۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، نماز پڑھتے رہو، زکوٰۃ دیتے رہو، روزے رکھتے رہو، حج کرتے رہو، عمرہ کرتے رہو، سماعت واطاعت کرتے رہو، ظاہر کا اعتبار کرو اور مخفی باتوں سے بچتے رہو۔ رواہ ابن جریر والحاکم

۴۴۱۶۲..... ام ولید بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں حیا نہیں آتی، تم مال جمع کرتے ہو جسے کھاؤ گے نہیں، عمارتیں بناتے ہو جن میں رہو گے نہیں، لمبی چوڑی امیدیں رکھتے ہو جنہیں تم پوری نہیں کرسکتے، کیا تمہیں اس سے حیا نہیں آتی۔ رواہ الدیلمی

۴۴۱۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے درمیان خطاب ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم عارضی گھر میں ہو اور محو سفر ہو، تمہیں چال میں جلد بازی کا سامنا ہے لہٰذا بعد مسافت کے پیش نظر سامان سفر تیار کرنا ہوگا۔
رواہ الدیلمی

آخرت کا سامان سفر تیار رکھو

۴۴۱۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے مختصر وصیت کیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخرت کا سامان سفر تیار رکھو، اپنا توشہ درست کرلو، اپنی ذات کے خیر خواہ بن جاؤ، چونکہ اللہ کا کوئی بدل نہیں اور اس کے قول کا الٹ نہیں۔ رواہ الدیلمی وفیہ محمد بن الأشعث

۴۴۱۶۵..... عنبسہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن حسن، فاطمہ بنت حسین، حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کرو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، وسعت وکشائش میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو وہ تمہیں سختی اور تنگی میں یاد رکھے گا۔ جب مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، قلم خشک ہو چکا ہے، یعنی قیامت تک ہونے والے معاملات کو قلم لکھ چکا ہے، اگر مخلوقات تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہیں جو تیرے مقدر میں نہیں لکھا گیا وہ ایسا نہیں کر پائے گی، اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے یقیناً عمل کرسکتے ہو تو ضرور کرو۔ اگر تم اس کی طاقت نہ رکھتے ہو تو ناگوار امور پر صبر کرو چونکہ اس میں خیر کثیر ہے، جان لو نصرت صبر کے ساتھ ہے، کشادگی تنگی کے ساتھ ہے اور بلاشبہ تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

رواہ ابن بشران واخرجہ الترمذی ماعدا مابین القوسین وقال حسن صحیح رقم ۲۶۳۸

۴۴۱۶۶..... عمیر بن عبدالملک کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی مسجد کے منبر پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اگرچہ میں نے شروع شروع میں نبی کریم ﷺ سے سوال نہیں کیا تھا اور اگر میں آپ ﷺ سے بھلائی کے متعلق سوال کرتا تو آپ ﷺ مجھے بتا ہی دیتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اپنے رب تعالیٰ سے حدیث سنائی کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: عرش پر میرے بلند ہونے کی قسم! جو بھی کسی بستی والے ہوتے ہیں، کوئی اہل خانہ ہوتے ہیں، یا کوئی بھی آدمی کسی جنگل میں ہوتا ہے یہ لوگ میری نافرمانی سے میری فرمانبرداری کی طرف مائل ہوتے ہیں میں ان کی ناپسندیدہ چیز یعنی اپنے عذاب کو ان کی محبوب شے یعنی اپنی رحمت سے بدل دیتا ہوں، اور جو بھی بستی والے، کوئی اہل خانہ یا کوئی آدمی بھی میری محبوب شے یعنی میری فرمانبرداری کو میری ناپسندیدہ چیز یعنی نافرمانی سے بدلتے ہیں تو میں بھی ان کی پسندیدہ چیز یعنی اپنی رحمت کو ان کی ناپسندیدہ چیز یعنی اپنے غضب سے بدل دیتا ہوں۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۱۶۷..... یمان بن حذیفہ، علی بن ابی حنظلہ مولیٰ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ابو حنظلہ کے سلسلۂ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر سب سے زیادہ دو چیزوں کا خوف ہے خواہشات نفس کی اتباع اور لمبی امیدیں، خواہشات نفس

حق سے پھیر دیتی ہیں اور لمبی لمبی امیدیں حب دنیا ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ دنیا اپنے محبوب بندے کو بھی دیتے ہیں اور مبغوض کو بھی، اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو اسے دولت ایمان سے مالا مال کرتے ہیں۔ خبردار! دین کے بھی کچھ بیٹے ہیں اور دنیا کے بھی کچھ بیٹے ہیں تم دین کے بیٹے بنو دنیا کے بیٹے مت بنو خبردار! دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جاتی ہے جبکہ آخرت ٹھاٹھ کے ساتھ آتی ہے، خبردار! تم عمل کے ایسے دن میں ہو جس کا حساب نہیں۔ خبردار! تم عنقریب ایک ایسے دن میں ہوگے جس میں حساب ہوگا عمل نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قصر الامل ونصر المقدسی فی امالیہ والبیہقی فی شعب الایمان ضعیف

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۱۳۶۲۔

۴۴۱۶۸..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا میں نے پوچھا مؤمن کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: مؤمن کی کیا علامت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چھ چیزیں اچھی ہیں اور یہی چھ چیزیں اگر چھ آدمیوں میں پائی جائیں تو بہت ہی اچھی ہیں۔ عدل اچھا ہے لیکن امراء میں عدل کا پایا جانا بہت ہی اچھا ہے، سخاوت اچھی خصلت ہے لیکن مالداروں میں سخاوت کا ہونا بہت ہی اچھا ہے، تقویٰ اچھی چیز ہے لیکن علماء میں تقویٰ کا ہونا بہت ہی اچھا ہے، صبر اچھی عادت ہے لیکن فقراء میں بہت ہی اچھا ہے، توبہ اچھی چیز ہے لیکن نوجوانوں میں کیا ہی اچھی ہے، حیاء اچھی خصلت ہے لیکن عورتوں میں بہت ہی اچھی ہے۔ رواہ الدیلمی

حلال کو حلال، حرام کو حرام سمجھنا

۴۴۱۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں حلال وحرام کو بیان فرمایا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام۔ کتاب اللہ کے متشابہات پر ایمان رکھو اس کے محکمات پر عمل کرو اور اس میں بیان کردہ واقعات سے عبرت حاصل کرو۔ رواہ ابن النجار وسندہ واہ

۴۴۱۷۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ وادی عتیق کی طرف نکلے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! یہ پانی کی چیز لو اور اس وادی سے اسے بھرلو، بلاشبہ یہ وادی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے لی اور بھرلی اور جلدی بھی کی، میں نے رسول اللہ ﷺ کا حق ادا کیا۔ آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ چنانچہ جب آپ ﷺ نے میری چاپ سنی تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے انس! میں نے تمہیں جو حکم دیا تھا وہ بجالایا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! پھر آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے علی! ہر زندگی کے پیچھے ایک غیبت ہوتی ہے۔ اے علی! ہر غم اور دکھ ختم ہونے والا ہے سوائے دوزخ کے غم ودکھ کے۔ اے علی! ہر نعمت زائل ہونے والی ہے سوائے جنت کی نعمتوں کے۔

رواہ النجار وفیہ الحسن بن یحیی الخشنی متروک

۴۴۱۷۱..... حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رب تعالیٰ کا فرمان ارشاد فرمایا کہ! اے ابن آدم! چار خصلتیں ہیں ان میں سے ایک میرے لئے خاص ہے، ایک تیرے لئے، ایک میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے اور ایک میرے اور میرے بندوں کے درمیان مشترک ہے۔ بہرحال جو تیرے اوپر ہے وہ یہ کہ تو میری عبادت کرے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، جو تیرے نفع میں ہے وہ یہ کہ تو نے جو بھی بھلائی کا عمل کیا اس کا تجھے بدلہ ضرور دیا جائے گا۔ وہ خصلت جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ کہ تمہاری دعا ہوتی ہے اور میں اسے قبول کرتا ہوں۔ وہ خصلت جو میرے اور میرے بندوں کے درمیان مشترک ہے وہ یہ کہ تم ان کے لئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ رواہ ابن جریر

۴۴۱۷۲..... ہارون بن یحیی حاطبی عثمان بن عمرو بن خالد زبیری عمرو بن خالد علی بن حسین، حسین کے سلسلہ سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی

اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ کارکردگی یا تو دیندار کی ہوتی ہے یا کسی حسب والے کی، ضعیفوں (کمزوروں) کا جہاد حج ہے عورت کا جہاد شوہر کے ساتھ حسن سلوک ہے محبت داری نصف ایمان ہے میانہ روی سے اور پر کوئی نہ جائے صدقہ کے ذریعے رزق کو طلب کرو، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا رزق وہاں رکھ دیا ہے جہاں ان کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

رواہ العسکری فی الأمثال وقال: ضعیف بمرۃ ورواہ ابن حبان فی الضعفاء

۴۴۱۷۳...... ابوطیب احمد عبداللہ دارمی، احمد بن داؤد بن عبدالغفار ابومصعب، مالک، جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب، ابوبکر، عمر اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم جمع ہوئے کسی چیز کے متعلق آپس میں بحث ومباحثہ کرنے لگے ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارے ساتھ چلو ہم رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہیں چنانچہ جب یہ حضرات آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہنے لگے: یارسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں ایک شے کے متعلق پوچھنے حاضر ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا! اگر تم چاہو تو مجھ سے پوچھو اگر میں چاہوں تو تمہیں خبر دوں کہ تم کیوں آئے ہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ہمیں احسان مندی کے متعلق بتائیں آپ ﷺ نے فرمایا: احسان مندی صرف نسب والے اور دیندار کے لیے ہے تم میرے پاس نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو سو بندوں کو چاہئے کہ صدقے کے ذریعے نیکی کو حاصل کرنے کی کوشش کریں تم میرے پاس عورت کے جہاد کرنے کے متعلق پوچھنے آئے ہو چنانچہ عورت کا جہاد خاوند کے ساتھ حسن سلوک ہے تم مجھ سے پوچھنے آئے ہو کہ رزق کہاں سے آتا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مؤمن کو رزق نہیں دیتا مگر ایسی جگہ سے جہاں کا اسے علم بھی نہیں ہوتا (رواہ حبان کہتے ہیں یہ حدیث موضوع ہے اور اس کی آفت احمد بن داؤد پر گری ہے ابن جوزی نے بھی اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے دارقطنی نے یہ حدیث افراد میں ذکر کی ہے اور حدیث مالک سے اسے غریب گردانا ہے احمد بن داؤد جرجانی متفرد ہے اور وہ ضعیف راوی ہے ابن عبدالبر نے بھی یہ حدیث تمھید میں ذکر کی ہے، اور مالک کی حدیث سے اسے غریب نقل کیا ہے یہ حدیث حسن ہے لیکن محدثین کے نزدیک البر مالک منکر ہے مالک سے اس کی روایت صحیح نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے اور کہا ہے یہ حدیث ہارون بن یحییٰ خاطبی عثمان بن خالد زبیری خالد، علی بن ابی طالب کے طریق سے بھی آئی ہے لیکن ضعیف ہے نیز عثمان اور ان سے راوی کو میں نہیں جانتا ہوں لسان میں ہے کہ عثمان کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے جبکہ عقیلی نے ہارون کو ضعفاء میں ذکر کیا ہے۔

۴۴۱۷۴...... عاصم بن ضمرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو بنی اسرائیل کی طرف پانچ کلمات دے کر بھیجا چنانچہ مخلوق کو یحییٰ علیہ السلام کا ساتھ رہنا بہت پسند تھا۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا تو فرمایا: اے عیسیٰ یحییٰ سے کہو یا تو میرے پیغام کو بنی اسرائیل تک پہنچائے یا تم خود اس کی تبلیغ کرو۔ چنانچہ یحییٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے کسی آدمی کو آزاد کیا ہوا اور اس کے رزق کا اچھی طرح سے بندوبست کیا ہو اور خوب عطا بھی کیا ہو پھر چلا جائے اور اس کی ولائے نعمت کا کفران کرے اور اس کے غیر کو اپنا متولی بنادے یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نماز قائم کرنے کا حکم دیتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی بادشاہ کے پاس جائے اور اس سے مانگے بادشاہ اگر چاہے تو اسے دے چاہے تو منع کر دے اللہ تعالیٰ تمہیں زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جیسے دشمن قید کریں اور اس کے قتل کے درپے ہوں وہ کہے جارہا ہو کہ میرے پاس خزانہ ہے مجھے قتل نہ کرو میں اپنی جان کے بدلے میں وہ تمہیں دوں گا چنانچہ وہ اپنا خزانہ دے کر نجات پا جائے اللہ تعالیٰ تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے خود دشمن کے پاس چل کر آئے اور دشمن لڑائی کے لیے بھرپور تیار ہو اسے پرواہ نہ ہو کہ وہ کہاں سے آئے گا اللہ تعالیٰ تمہیں تلاوت کتاب کا حکم دیتا ہے اس کی مثال اس قوم جیسی ہے جو قلعہ بند ہو اور دشمن اس کی طرف چل پڑے یہ قرآن پڑھنے والے کی مثال ہے یہ لوگ مسلسل محفوظ قلعہ میں بند رہتے ہیں۔ رواہ العسکری فی المواعظ وابونعیم

باطن اچھا ظاہر پاکیزہ

۴۴۱۷۵ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں اونٹنی پر بیٹھ کر خطاب ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! گویا کہ موت ہمارے غیر پر لکھی جاچکی ہے گویا کہ حق ہمارے غیر پر واجب ہے گویا کہ موت سے سیر ہونے والے تھوڑے ہیں جو ہماری طرف لوٹیں گے ان کے گھر قبریں بن چکے ہیں ان کی میراث کھائی جارہی ہے گویا کہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے ہم ہر طرح کے حادثہ سے بے خوف ہیں ہر وعظ کو ہم نے بھلا دیا ہے خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اس کے عیوب لوگوں کے عیوب سے غافل رکھیں اور وہ بغیر معصیت کے اپنے کمائے ہوئے حلال مال سے خرچ کرتا ہو اور مسکینوں فقیروں سے محبت کرتا ہو۔ اہل فقہ اور اہل حکمت سے مل بیٹھتا ہو سنت پر عمل کرتا ہو اور بدعت کے قریب تک نہ جاتا ہو اپنا بچا ہوا مال خرچ کرتا ہو فضول بات نہ کرتا ہو خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کا باطن اچھا اور ظاہر پاکیزہ ہو۔

۴۴۱۷۶ ... ذکریا بن یحیٰی وراق، عبداللہ بن وھب ثوری مجالد، ابو وداک ابوسعید کے سلسلہ سند سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار مجھے وہ کچھ دکھا جو کچھ تو نے مجھے کشتی میں دکھایا تھا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ علیہ السلام عنقریب تو اسے دیکھ لے گا چنانچہ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ان کے پاس خضر تشریف لائے وہ نوجوان تھے ان سے خوشبو مہک رہی تھی اور عمدہ کپڑے پہن کر آئے کہنے لگے: السلام علیک ورحمۃ اللہ اے موسیٰ بن عمران! تیرے رب نے تمہیں سلام اور رحمت بھیجی ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اور سلامتی اسی کی طرف لوٹتی ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے جس کی نعمتیں بے شمار ہیں میں اس کا شکر ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں مگر اس کی معاونت سے پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کچھ وصیت کریں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے علم کے طلبگار! کہنے والا سننے والے سے کم رسوا ہوتا ہے جب تم بات کرو اپنے ہم نشینوں کو اکتاہٹ میں مبتلا مت کرو جان لو! تمہارا دل ایک برتن کی مانند ہے لہٰذا دیکھو کہ اس میں کیا چیز ڈالتے ہو دنیا سے کنارہ کش رہو اور اسے اپنے پیچھے پھینک دو چونکہ دنیا تمہارا ٹھکانا نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی سکون ہے یہ تو بندوں کے لیے بطور گزارہ کے بنائی گئی ہے تاکہ آخرت کے لیے اس دنیا سے کچھ تو شہ لے لو اے موسیٰ علیہ السلام! اپنے نفس کو صبر کا عادی بناؤ بردباری پاؤ گے اپنے دل کو تقویٰ کا عادی بنادو علم پاؤ گے نفس کو صبر کا عادی بنادو گناہوں سے خلاصی پاؤ گے اے موسیٰ علیہ السلام! علم کے اگر خواہشمند ہو تو اس کے لیے فارغ ہو جاؤ، فارغ ہونے والے کے لیے علم ہے زیادہ باتیں کرنے سے پرہیز کرو، چونکہ کثرت سے باتیں کرنا علماء کو عیب دار بنادیتا ہے یوں اس طرح تم سے بڑی بڑی حرکتیں سرزد ہوں گی لیکن میانہ روی کو اختیار کرو یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے جاہلوں اور ان کے باطل سے روگردانی کرو بے وقوفوں کے ساتھ بردباری سے پیش آؤ چونکہ یہ حکماء کا فعل ہے اور علماء کی زینت ہے جب کوئی جاہل تمہیں گالی دے تو بردباری اور نرمی کرتے ہوئے اس سے خاموش ہو جاؤ چونکہ اس کی بقیہ جہالت تم پر آن پڑے گی اور تمہیں اس کی گالی بہت بری ہے اے ابن عمران! تمہیں بہت قلیل علم عطا ہوا ہے چونکہ بہت ہٹ دھرمی اور بے راہ روی نرا تکلف ہے۔ اے ابن عمران! وہ دروازہ ہرگز مت کھولو جس کا تالہ تمہیں معلوم نہ ہو اور اس دروازے کو ہرگز بند مت کرو جس کے کھلنے سے تم ناواقف ہو، اے ابن عمران! دنیا سے جس کی ہمت منتہی نہیں ہوتی اور دنیا سے اس کی رغبت ختم نہیں ہوتی وہ عبادت گزار کیسے بن سکتا ہے، جو شخص اپنی حالت کو کمتر سمجھتا ہو اور اپنے کیے کے متعلق غمزدہ نہ ہو وہ زاہد کیسے ہو سکتا ہے۔ جس شخص پر اس کی خواہشات نفس کا غلبہ ہو وہ خواہشات سے کیسے رک سکتا ہے یا پھر اسے علم کیسے نفع پہنچا سکتا ہے جبکہ جاہلیت نے اس کا احاطہ کر رکھا ہے۔ چونکہ اس کا سفر آخرت کی طرف ہے حالانکہ وہ دنیا پر مرمٹ رہا ہے اے موسیٰ! تمہارا علم وہی ہے جسے تم نے عمل کے لیے حاصل کیا ہو محض بیان گوئی کے لیے نہ حاصل کیا ہو۔ ورنہ تمہارے اوپر اس کا وبال پڑے گا اور تمہارے غیر کو اس کا نور حاصل ہوگا۔ اے ابن عمران! زہد و تقویٰ کو اپنا

لباس بنالو علم وذکر تمہارا کلام ہو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرو چونکہ تم سے برائیاں بھی سرزد ہو سکتی ہیں۔ اپنے دل کو خوف خدا سے بھرا کرو چونکہ اس سے تمہارا رب تم سے راضی رہے گا۔ بھلائی کا عمل کرتے رہو چونکہ برائی کے عامل کو اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں میں نے تمہیں وعظ کر دیا ہے اسے یاد رکھو اس کے بعد خضر واپس چل پڑے اور موسیٰ غمزدہ ہو کر روتے رہے۔ رواه ابن عدی والطبرانی فی الا وسط والموهبی فی العلم والخطيب فی الجامع وابن لال فی مكارم الاخلاق والديلمی وابن عساكر، وزكريا متكلم فيه ولكن ابن حبان ذكره فی الثقات وقال: يخطی ويخالف اخطا فی حديث موسیٰ حيث قال عن مجالد عن ابی الوداک عن ابی سعيد وهو الثوری ان النبی ﷺ قال قال موسیٰ الحديث وقال العقيلی فی اصل ابن وهب قال سفيان الثوری، بلغنی ان رسول الله قال فذكره

مواعظ وخطبات ابوبکر رضی اللہ عنہ

۴۴۱۷۷ ... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے واسطے وصیت کرتا ہوں تمہارے فقر وفاقہ کے پیش نظر کہ اللہ سے ڈرو اور جس کا وہ اہل ہے اسی طرح اس کی حمد وثناء کرو کہ اس سے تم مغفرت طلب کرو بلاشبہ وہ معاف کرنے والا ہے، جان لو تم اللہ تعالیٰ کے لیے جتنا خلوص کرو گے وہ تمہارا رب ہے اس کی تم اطاعت کروا سے اور اپنے حق کی حفاظت کرو گزرے دنوں کا جزیہ دیتے ہو اور اسے آنے والے دنوں کے لیے ایک نفل سمجھو حتیٰ کہ تم گزرے جزیئے کو پورا کر لو پھر اللہ کے بندو! فکرمندی کرو کہ تم پہلے لوگ کل کہاں تھے اور آج کہاں ہیں وہ بادشاہ کہاں گئے جنھوں نے زمین کو اجاڑا اور آباد کیا وہ بھلا دیئے گئے اور ان کا ذکر ہی ختم ہو گیا وہ آج لاشے کی طرح ہیں ان کے گھر خالی رہ گئے اور وہ قبروں کی تاریکیوں میں جاپڑے فرمان باری تعالیٰ ہے۔

هل تحس منهم من احد او تسمع لهم ذكرا.

کیا ان میں سے کسی ایک (کی حرکت) کو محسوس کرتے ہو یا ان کی کوئی آہٹ سن پاتے ہو۔

تمہارے دوست اور بھائی جنھیں تم جانتے تھے وہ کہاں چلے گئے وہ اپنے اعمال کا حشر بھگتنے چلے گئے ہیں یا تو بدبختی ان کے حصہ میں آچکی ہے یا خوش بختی اللہ اور اللہ کی مخلوق کے درمیان کوئی تعلق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی طرف سے بھلائی دے دے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے برائی ہے وہ بھلائی کیا بھلائی جس کے بعد دوزخ ہی دوزخ ہو جبکہ جنت کے بعد کوئی شر نہیں **اقول قولی هذا استغفر الله لی ولكم.** رواه ابونعيم فی الحلية

۴۴۱۷۸ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم سے خطاب فرمایا کرتے تھے انسان کی پیدائش کا ذکر فرماتے اور کہتے: انسان کو پیشاب کی نالی سے پیدا کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ دو مرتبہ یہ بات فرماتے حتیٰ کہ ہمیں اپنے آپ سے نفرت ہونے لگتی۔

۴۴۱۷۹ ... نعیم بن قحمہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطبہ ہوتا تھا کیا تم جانتے ہو کہ تم صبح وشام ایک مدت کے لیے کرتے ہو لہٰذا جو شخص مدت پوری کر سکتا ہو دراں حالیکہ اللہ کے عمل میں تو وہ ایسا کرے ایسا تم اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے کر سکتے ہو چنانچہ قوموں نے اپنی اجلیں غیروں کے لیے مقرر کر لی ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں ان جیسا ہونے سے منع فرماتا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"ولا تكونوا كالذين نسوا الله فانسهم انفسهم"

ان لوگوں جیسے مت ہو جاؤ جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انھیں بھی بھلا دیا۔

جنھیں تم اپنے بھائی سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں وہ نذرانے ایام میں اپنے کیے تک جا پہنچے ہیں اور شقاوت وسعادت میں جا اترے ہیں وہ پہلے جابرین کہاں گئے جنھوں نے شہر بنائے اور ان کے گرد چار دیواریاں اٹھائیں وہ چٹانوں اور آثار کے نیچے جا پہنچے یہ کتاب اللہ ہے اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے تاریک دن کے لیے اس سے روشنی اس کی شفا اور بیان سے نصیحت حاصل کرو اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام اور ان کے اہل بیت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورھبا وکانوا لنا خاشعین"
بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے اور ہم سے رغبت وڈر سے ہماری عبادت کرتے تھے اور وہ ہم سے ڈرتے تھے۔
اس بات میں کوئی بھلائی نہیں جو خالص اللہ کی رضا کے لیے نہ کہی گئی ہو۔ اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جسے اللہ کی راہ میں نہ خرچ کیا جائے، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کی جہالت اس کی بردباری پر غالب آجاتی ہو اور اس شخص میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ملامت گر کی ملامت سے ڈرتا ہو۔ رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیة وقال ابن کثیر اسنادہ جید

۴۴۱۸۰۔۔۔ عبداللہ بن عکیم کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے امابعد! میں تمہیں اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ جس کا وہ اہل ہو اس کی تعریف کرو اور تم رغبت وخوف کو یکجا رکھو اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر مانگو اللہ تعالیٰ زکریا علیہ السلام اور ان کے اہل خانہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے اللہ کے بندو! جان لو! بلاشبہ اللہ عزوجل نے اپنے حق کے بدلہ میں تمہاری جانوں کو رہن کرلیا ہے اور اس پر تم سے پختہ عہد لے لیے ہیں تم سے تھوڑے فانی کو کثیر باقی کے بدلہ میں خرید لیا ہے۔ تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اس کے عجائب ختم نہیں ہوں گے اور اس کا نور بجھے گا نہیں اس کے قول کی تصدیق کرو اور اس کی کتاب سے نصیحت حاصل کرو، یوم ظلمت کے لیے روشنی حاصل کرو بلاشبہ اللہ نے تمہیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور تمہیں کرام کاتبین کے سپرد کیا ہے جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتا ہے جان لو کہ تم صبح وشام ایک مدت میں ہو جس کا علم تم سے غائب ہو چکا ہے اگر تم اجلوں کو پورا کرسکو اللہ کے عمل میں تو ایسا کرلو اور یہ تم اللہ کی مدد سے کرسکتے ہو اپنی موت کی مہلت میں سبقت کرلو مدت ختم ہونے سے قبل ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں سوء اعمال کی طرف دھکیل دے ایک قوم نے اپنی اجلیں غیروں کے لیے مقرر کردیں اور اپنے آپ کو بھول گئے اللہ تعالیٰ تمہیں ان جیسا ہونے سے منع کرتا ہے نجات کی طرف جلدی کرو چونکہ تمہارا طلبگار تمہارے پیچھے ہے اور اس کا معاملہ بڑا جلدی ہو جاتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وھناد وابو نعیم فی الحلیة والحاکم و البیھقی وروی بعضہ ابن ابی الدنیا فی قصر الامل

۴۴۱۸۱۔۔۔ ابن زبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں جب قضائے حاجت کے لیے جاتا ہوں تو رب تعالیٰ سے حیاء کرتے ہوئے اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔ رواہ ابن المبارک وابن ابی شیبة ورستہ والخرائطی فی مکارم الأخلاق

۴۴۱۸۲۔۔۔ عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو بخدا! میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں اور دیوار کے ساتھ سہارا لے کر سر ڈھانپ لیتا ہوں چونکہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آجاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق وھناد والخرائطی

۴۴۱۸۳۔۔۔ محمد بن ابراہیم بن حارث کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور پاکدامنی اختیار کرو تمہیں بہت معمولی حالات کا سامنا کرنا پڑے حتیٰ کہ تم روٹی اور مکھن سے سیر ہو۔ رواہ ابن ابی الدنیا والدینوری

۴۴۱۸۴۔۔۔ موسیٰ بن عقبہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطاب کرتے اور فرمایا کرتے تھے: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے میں اسی کی حمد کرتا ہوں اور اسی سے مدد طلب کرتا ہوں ہم مرنے کے بعد اس سے عزت کا سوال کرتے ہیں بلاشبہ میری اور آپ کی موت قریب ہو چکی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں حق کے ساتھ بشارت سنانے والے اور ڈر سنانے والے اور چمکتا ہوا چراغ بنا کر بھیجا ہے تاکہ زندہ انسان کو ڈر سنائے جبکہ کافروں پر بات ثابت ہو چکی ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوا جس نے ان کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے امر کو مضبوطی سے تھام رکھو جو تمہارے لیے مشروع کیا بلاشبہ کلمہ اخلاص کے بعد یہی ھدایت اسلام کے جامع کلمات ہیں اللہ تعالیٰ نے جسے حکومت (شرعی) سونپی ہو اس کی اطاعت بجالاؤ چونکہ جو شخص امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے حکمران کی اطاعت کرتا ہے وہ کامیاب ہوا اور اس نے اپنا حق ادا کردیا۔ اتباع خواہشات سے بچو چنانچہ جو شخص اتباع خواہشات طمع اور غصہ پ

گیا وہ کامیاب ہوا فخر سے بچو بھلا اسکا کیا فخر جو مٹی سے پیدا ہوا اور پھر مٹی میں جائے گا اور اسے کیڑے چٹ کر جائیں گے پھر وہ آج زندہ ہے اور کل مردہ ہوگا لہٰذا دن بدن اور ساعت بساعت عمل کرتے رہو مظلوم کی دعا سے بچو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو صبر کرو چونکہ سارا عمل صبر ہے ڈرتے رہو چونکہ ڈر نفع بخش ہے عمل کرتے رہو چونکہ عمل مقبول ہوتا ہے اللہ سے ڈرتے رہو وہ تمہیں عذاب سے نجات دے گا اللہ تعالیٰ کی موعود رحمت کی طرف بڑھتے رہو سمجھ پیدا کرو اور تقویٰ اختیار کرو بچ جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ہلاک شدگان کو بیان کیا ہے اور نجات پانے والوں کے متعلق بھی خبر دی ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال وحرام کو بیان کر دیا ہے اور اپنے محبوب ومکروہ اعمال کو بھی بیان کر دیا ہے چونکہ مجھے نہ تمہاری پرواہ ہے نہ ہی اپنی اللہ ہی مددگار ہے نیکی کی قوت اور معصیت سے بچنے کی طاقت صرف اللہ کے پاس ہے۔ جان لو تم اللہ تعالیٰ کے لیے جو اعمال بھی تم خلوص کے ساتھ کرو گے سو اللہ تعالیٰ کی تم نے اطاعت کر دی اپنے حصہ کی تم نے حفاظت کر دی اور اس طرح تم قابل رشک ہو۔ تم نفلی عبادت جس قدر بھی کرو گے اس کی جزا آنے والی زندگی میں پاؤ گے جبکہ اسوقت نفلی عبادت کی حاجت اور ضرورت بے مثال ہوگی پھر اللہ کے بندو اپنے ساتھیوں اور بھائیوں کے متعلق فکر کرو جو دنیا سے جا چکے ہیں۔ اپنے کیے ہوئے اعمال کے پاس جا پہنچے ہیں۔ موت کے بعد شقاوت یا سعادت کے پاس جا اترے ہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور کسی کے ساتھ اس کا کوئی رشتہ نہیں، اللہ تعالیٰ بندے سے برائی کو صرف طاعت کے ذریعے دور کرتا ہے چونکہ دوزخ کے بعد پھر کسی بھلائی کی توقع نہیں کی جاسکتی اور جنت کے بعد کسی قسم کے شر کا سامنا نہیں ہوگا۔ **اقول قولی هذا واستغفر الله لی ولکم وصلوا علی نبیکم ﷺ والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته.** رواه ابن ابی الدنیا فی کتاب الحذر، وابن عساکر

۴۴۱۸۵۔۔۔ قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمر اور ولید بن عقبہ کی طرف خط لکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا دونوں میں سے ہر ایک کو ایک ہی طرح کی وصیت کی چنانچہ فرمایا: ظاہر اور پوشیدہ میں اللہ سے ڈرتے رہو چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سختی وتنگی سے نکلنے کا راستہ دیتے ہیں اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتے ہیں جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اسکو اجر عظیم دیتے ہیں، اللہ کے ڈر سے جب تک خیر خواہی کی جائے تو بہتر رہتا ہے، تم اللہ کی راہ میں ہو تمہیں مداہنت تفریط اور غفلت ناروا ہیں چونکہ جس سے تم غفلت برتو گے اس میں تمہارے دین کی کامیابی ہے اور تمہارے امر کی عصمت ہے لہٰذا بھول چوک سے دور رہو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا پھر فرمایا: خبردار! ہر امر کے جوامع ہوتے ہیں جو ان تک پہنچ گیا وہ اسے کافی ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کیا اللہ تعالیٰ اسے کافی ہوگا تم اپنے اوپر کوشش اور میانہ روی کو لازم کر لو چونکہ میانہ روی مقصد تک پہنچا دیتی ہے خبردار جس کا ایمان نہیں اس کا دین نہیں جس میں خلوص نہیں اس کا اجر وثواب نہیں جس کی نیت نہیں اس کا عمل نہیں خبردار میرے پاس اللہ کی کتاب ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے ثواب پر واضح دلیل ہے اللہ تعالیٰ نے اسی نجات پر دلیل بھی دی ہے اسی کے ذریعے رسوائی سے نجات ملتی ہے دنیا وآخرت میں حق اسی پر دائر ہے۔ رواه ابن عساکر

مواعظ وخطبات عمر رضی اللہ عنہ

بے رحم پر رحم نہیں کیا جاتا

۴۴۱۸۶۔۔۔ قبیلہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر کھڑے فرماتے سنا ہے: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو بخشتا نہیں اس کی بخشش بھی نہیں کی جاتی جو توبہ نہیں کرتا اس کی توبہ بھی قبول نہیں کیا جاتا اور جو تقویٰ نہیں اختیار کرتا اسے بچایا بھی نہیں جاتا۔

رواه البخاری فی الادب المفرد وابن خزیمة وجعفر الفاریابی فی الزهد

۴۴۱۸۷..... باھلی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام میں جابیہ کے مقام پر لوگوں کے درمیان خطاب فرمانے کھڑے ہوئے: قرآن مجید سیکھواور اس میں تعرف پیدا کرو، قرآن میں سمجھ بوجھ پیدا کرو و اہل قرآن میں سے ہوجاؤ گے چونکہ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں رہتے ہوئے صاحب حق کے مقام تک نہیں پہنچا جاسکتا، جان لو قول حق اور تذکیر عظیم اجل کے قریب نہیں کرتی اور نہ ہی اللہ کے رزق سے دور کرتی ہے، جان لو بندے اور اس کے رزق کے درمیان حجاب ہے، اگر بندہ صبر کرتا ہے اس کا رزق اسے مل جاتا ہے اگر بے خبری کرتا ہے حجاب کو توڑ ڈالتا ہے اور اپنے مقررہ رزق سے زیادہ نہیں حاصل کرپاتا، گھوڑوں کو پالو نیزہ بازی سیکھو بغل استعمال کرو، مسواک کرو اور اپنے دادا معد کی عادت اپناؤ (یعنی صحیح عرب کے اخلاق جو اسلامی ہیں اپناؤ) عجم کے اخلاق وعادات سے پرہیز کرو ظاہر و جابر حکمرانوں کی مجاورت سے بچو جو اپنے سینوں پر صلیب اٹھالیتے ہیں ایسے دسترخوان پر مت بیٹھو جس پر شراب پی گئی ہو بغیر تہبند کے حمام میں داخل مت ہو اپنی عورتوں کو حماموں میں مت جانے دو چونکہ یہ حلال نہیں عجمیوں کے شہروں میں ایسا کسب اختیار نہ کرو جو تمہیں وہیں کا کردے چونکہ عنقریب تمہیں اپنے شہروں میں لوٹنا ہوگا تم عرب کے چلتے پھرتے اموال کو پالو جنھیں تم جہاں جی چاہے لے جاتے ہو جان لو شرابیں تین چیزوں سے بنائی جاتی ہیں: کشمش سے شہد سے اور کھجوروں سے ان سے جو مواد حاصل کیا جاتا ہے وہ شراب ہے سرکہ نہیں ہوتا، جان لو اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کا تزکیہ نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی قیامت کے دن انھیں اپنے قریب کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ شخص جو اپنے امام سے محض دنیا کے لیے سودہ کرے اگر اسے دنیا مل گئی تو اس کے بچاؤ کا سامان کرتا رہتا ہے اور اگر چہ کچھ نہ ملے تو اس کا وعدہ وفا نہیں رہتا، ایک وہ شخص جو عصر کے بعد نکلے اللہ کی قسمیں اٹھائے کہ ہر چیز اتنے کی خریدی ہے پھر وہ چیز اسی کے قول پر خرید لی جائے مومن کو گالی دینا فسق ہے مومن کو قتل کرنا کفر ہے تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑو۔ جو شخص جادوگر کاہن یا نجومی کے پاس آیا اور اس کی تصدیق کی اس نے محمد ﷺ پر نازل کی گئی تعلیمات کا انکار کیا۔ رواہ العدانی

۴۴۱۸۸..... سائب بن مہجان شامی (انھوں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا ہے) کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، وعظ ونصیحت کی، اچھی باتوں کا حکم کیا اور بری باتوں سے روکا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ میری طرح خطاب کرنے کھڑے ہوئے تھے اور آپ نے تقویٰ صلہ رحمی اور آپس کے تعلقات کی بہتری کا حکم دیا اور فرمایا: کہ جماعت کو اپنے اوپر لازم کرلو ایک روایت میں ہے کہ سمع وطاعت کو لازم کرلو، چونکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے جبکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے دو آدمیوں سے دور رہتا ہے ہرگز کوئی آدمی عورت کے ساتھ خلوت نہ اختیار کرے چونکہ تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوگا جس شخص کو اس کی برائی پریشان کرے اور نیکی خوش کرے تو یہ اس کے مؤمن ومسلمان ہونے کی نشانی ہے، جبکہ منافق کی نشانی یہ ہے کہ برائی اسے پریشان نہیں کرتی نیکی اسے خوش نہیں کرتی اگر بھلائی کا عمل کرے بھی تو اسے ثواب کی کوئی امید نہیں ہوتی اگر برا عمل اس سے سرزد ہو تو اس شر پر مرتب ہونے والی عقوبت سے نہیں ڈرتا، طلب دنیا میں اچھائی پیدا کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق دینے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے اپنے اعمال پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو چونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے ام کتاب اسی کے پاس ہے۔ صلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

رواہ ابن مردویہ و البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر وقال ھذ خطبۃ عمر بن الخطاب علی اھل الشام ار ھا عن رسول اللہ ﷺ

۴۴۱۸۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا امابعد! میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں چونکہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچالیتا ہے۔ جو اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کافی ہوتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کو قرض دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ دیتا ہے جو شکر ادا کرتا ہے اللہ اسے مزید عطا کرتا ہے تقویٰ تمہارا اصل مقصد ہونا چاہئے تمہارے عمل کا ستون ہونا چاہیے، تمہارے دل کا نور ہونا چاہیے چونکہ جس کی نیت نہیں ہوتا اس کا عمل نہیں ہوتا جو خالص اللہ کے لیے عمل نہیں کرتا اس کا اجر نہیں ہوتا جس میں نرمی نہیں اس امال نہیں جس شخص میں عمدہ اخلاق نہیں اس کی کوئی بزرگی نہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی التقوی وابوبکر الصولی فی جزنہ وابن عساکر

۴۴۱۹۰..... جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی گورنر کو خط لکھا، اس کے آخر میں تھا: کشادگی اور نرمی میں اپنے

نفس کا محاسبہ کرو شدت اور سختی کے حساب سے پہلے پہلے چونکہ جو شخص آسودگی میں اپنا محاسبہ کرتا ہے شدت کے حساب سے پہلے اس کا مرجع رضاء ورشک ہوتا ہے جس شخص کو اس کی زندگی غافل کر دے اور برائیاں اسے مشغول کر دیں اس کا مرجع ندامت وحسرت ہوتا ہے جو تمہیں وعظ کیا جائے اس سے نصیحت حاصل کرو تا تم امور منہی عنہ سے رک سکو۔ رواہ البیهقی فی الزهد وابن عساکر

۴۴۱۹۱..... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! میں اہل دیہات میں سے ہوں اور میری بہت ساری مشغولیات ہیں مجھے وصیت کیجئے جو میرے لیے قابل اعتماد ہو فرمایا! بات سمجھو! مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ تو انہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تھمادیا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز پڑھو فرض زکواۃ دو حج وعمرہ کرتے رہو امیر کی اطاعت بجالاؤ اور اپنی ظاہری حالت کو درست کرو باطنی امور کے تو ہمت لگاؤ ایسی چیز کو اپنے اوپر لازم کرلو جس کے ذکر ونشر سے تمہیں حیا نہ آئے اور تمہیں رسوا نہ کرے ایسی چیز سے گریز کرو جس کے ذکر ونشر سے تمہیں حیاء آئے اور تمہیں رسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔ دیہاتی بولا! اے امیر المومنین میں ان امور پر عمل کرتا رہوں گا اور جب رب تعالیٰ سے میری ملاقات ہوئی میں کہوں گا کہ ان امور کے متعلق مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ان کو اختیار کرو جب اپنے رب سے ملاقات کرو جو تمہارے دل میں آئے کہہ دو۔

رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام خط

۴۴۱۹۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ! امابعد! حق کے ساتھ لازم رہو، حق تمہارے لیے اہل حق کی منازل واضح کرے گا، فیصلہ حق کے ساتھ کرو۔ والسلام۔ رواہ ابو الحسن بن رزقویة فی جزء

۴۴۱۹۴..... ابو خالد غسانی کی روایت ہے کہ اہل شام کے چند مشائخ جنھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا ہے ان کا کہنا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے جب لوگوں کو اپنے سے نیچے دیکھا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اس کے بعد آپ کا پہلا کلام یہ تھا۔

هـــــون عـــــليک فــــــــان الامــــور
يــــکف الالـــــــه مـــقـــــــاديـــــرهـــــا
فـــلــــيـــس بـــــــا آتیک مـــــنـهيـــــا
ولا قــــاصـــر عـــنک مـــــا مـــورهـــا

ترجمہ..... اپنے اوپر آسانی کرو چونکہ امور کی مقادیر الہ کو روک دیتی ہیں ان امور میں سے منہی عنہ کو بجالانے والا بہت برا ہے اور مامور سے کوتاہی کرنے والا بھی برا آدمی ہے۔ رواہ العسکری

۴۴۱۹۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ اگر تم اللہ کے ساتھ خلوت کرو۔

العسکری فی السرائر

۴۴۱۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو چیز تمہیں اذیت پہنچائے اس سے دور رہو نیک دوست کو اپنائے رکھو جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوں ان سے مشاورت کرو۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۴۴۱۹۷..... سماک بن حرب کی روایت ہے کہ معرور اور ابن معرور تمیمی کہتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا اور آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ سے دو سیڑھی نیچے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جسے تمہارا حکمران بنایا ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ رواہ ابن جریر

۴۴۱۹۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرمایا: کرتے تھے: تم میں سے اس شخص نے فلاح پائی جو خواہشات نفس، طمع اور غصہ سے محفوظ رہا اور اسے بات میں سچ بولنے کی توفیق دی گئی، چونکہ سچ بھلائی کی طرف لے جاتا ہے، جو جھوٹ بولتا ہے فجور کرتا ہے جو فجور کرتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے فجور (گناہ) سے بچو! جو مٹی سے پیدا ہوا اس نے کیا فجور کرنا جس نے پھر مٹی میں واپس جانا ہے، آج زندہ ہے اور کل مردہ ہوگا، دن بدن عمل کرتے رہو، مظلوم کی بددعا سے بچو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔

۴۴۱۹۹..... یحیی بن جعدہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یسار کے پاس سے گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں سلام کیا اور فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہیں تمہیں تقوی اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

۴۴۲۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جماعت قراء! اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ اور دیکھو رستہ کس قدر واضح ہے، بھلائی کی کاموں میں آگے بڑھو اور مسلمانوں پر بوجھ مت بنو۔ رواہ العسکری فی المواعظ والبیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۰۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فکرمندی کے آنسو بہاؤ۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی والدینوری

۴۴۲۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا: تم لوگوں کو اپنے نفس سے غافل مت سمجھو بلاشبہ معاملہ ان کی بجائے تیری طرف لوٹ آئے گا صرف چلتے چلتے دن کو مت ختم کردو، چونکہ دن میں تم جو عمل بھی کروگے وہ تمہارے اوپر محفوظ رہے گا جب تم سے برائی سرزد ہوجائے تو اس کے بعد اچھائی بھی کرو اس لئے میں نے طلب جلدی حق ہونے کے اعتبار سے کوئی نیک نہیں دیکھی سوائے اس کے جو پرانے گناہ کو مٹانے کے لیے نیکی کی گئی ہو۔ رواہ الدنیوری

اپنے نفسوں کا محاسبہ

۴۴۲۰۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس سے کہ تمہارا حساب لیا جائے چونکہ یہ تمہارے حساب سے آسان تر ہے، اپنے نفسوں کا وزن کرلو قبل اس سے کہ تمہارا وزن کیا جائے، بڑے دن کی پیشی کے لیے تیاری کرو چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے: "یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیة" "تمہیں پیش کیا جائے گا اور تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہیں رہے گے۔ رواہ ابن المبارک وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل فی الزھد، وابن عساکر، وابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس وابونعیم فی الحلیة وابن عساکر

۴۴۲۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص حق کا ارادہ رکھتا ہو وہ اپنا معاملہ ظاہر رکھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۴۲۰۵..... جویبر ضحاک سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا: امابعد! عمل میں قوت ہے اس لیے آج کے عمل کو کل پر مت ٹالو چونکہ جب تم ایسا کروگے تمہارے اعمال کا تدارک ہوتا رہے گا اور تمہیں کسی عمل کو اختیار کرنے کی تمیز نہیں رہے گی اگر تمہیں دو کاموں میں اختیار دیا جائے ان میں سے ایک دنیاوی ہو اور دوسرا اخروی ہو تم اخروی کو دنیاوی پر ترجیح دو۔ چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور کتاب اللہ کو سیکھتے سکھاتے رہو چونکہ کتاب اللہ علم کا سرچشمہ اور دلوں کی بہار ہے۔ روہ ابن ابی شیبة

۴۴۲۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب کے برتن اور علم کی چشمے بن جاؤ اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور اللہ تعالیٰ سے دن بدن کا رزق طلب کرو اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں زیادہ رزق دے دیا تو تمہارے لیے باعث ضرر نہیں ہوگا۔

رواہ سفیان بن عینیة فی جامعه واحمد بن حنبل فی الزھد وابو نعیم فی الحلیة

۴۴۲۰۷..... سعید بن ابی بردہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: امابعد! چرواہوں میں سب سے زیادہ خوش بخت وہ ہے جس کی بکریاں اچھی ہوں، اور سب سے زیادہ بدبخت وہ ہے جس کی بکریاں بری ہوں تم غلط چراگاہ سے بچو چونکہ تمہاری رعیت بھی غلط چرنے لگے گی اس کی مثال اس چوپائے کی سی ہے جو زمین پر سبزہ دیکھے اور وہ موٹا ہونے کے لئے اس میں

جا کر چرنے لگے، حالانکہ اس کی موت موٹا ہونے میں ہے۔ والسلام علیکم۔ رواہ ابن ابی شیبة وابو نعیم فی الحلیة

ہر ایک کو عدل وانصاف ملنا

۴۴۲۰۸..... محمد بن سوقہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نعیم بن ابی ھند کے پاس آیا انھوں نے مجھے ایک کتابچہ نکال کر دکھایا کیا دیکھتا ہوں اس میں ایک خط ہے (جسکا مضمون یہ ہے) ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ومعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی جانب سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملے۔ السلام علیکم! امابعد جب ہم آپ کے ساتھ رہے اس وقت آپ کے نفس کا معاملہ آپ کے ہی سپرد تھا جبکہ صبح کو اس امت کے سرخ وسیاہ کے امور کے آپ والی تھے، اب آپ کے سامنے شریف بھی بیٹھے گا کمتر وحقیر بھی دشمن بھی بیٹھے گا اور دوست بھی، ہر ایک کو عدل وانصارف کا حصہ ملنا چاہیے، اے عمر اس وقت آپ کی حالت کیسی ہوگی، ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن چہرے تھکے ہوئے ہوں گے، دل خشک ہو چکے ہوں گے، جس دن تمام تر حجتیں ایک ہی بادشاہ کے جبر وقہر سے قطع ہو جائیں گی مخلوق اس کے آگے جھکی ہوئی ہوگی، لوگ اسکی رحمت کے امیدوار ہوں گے اور اس کے عذاب سے خوفزدہ ہوں گے، ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس امت کا معاملہ یوں لوٹے گا کہ لوگ ظاہراً بھائی بھائی ہوں گے جبکہ باطنا ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہماری کتاب کو اس کے مرتبہ سے الگ اتارا جائے جو مرتبہ اس کا ہمارے دلوں میں ہے، بلاشبہ ہم نے آپ کی طرف نصیحت لکھی ہے۔ والسلام علیک۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: عمر بن خطاب کی جانب سے ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل کو۔ السلام علیکم! امابعد! تم نے مجھے خط لکھا اور یاد کرایا کہ تم میرے پاس تھے اور میرا معاملہ انہی کی طرح ہے، بلاشبہ میں نے صبح کی تو مجھے اس امت کے سرخ وسیاہ کے امر کا والی بنا دیا گیا تھا میرے سامنے شریف کمتر دشمن اور دوست سب بیٹھیں گے ہر ایک کو اس کا حصہ ملنا ہے، تم نے لکھا کہ اے عمر! دیکھو اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، حال یہ ہے کہ اسوقت معصیت سے بچانے والا اور طاعت کی قوت دینے والا عمر کو کوئی نہیں ہوگا بجز اللہ تعالیٰ کے تم نے مجھے اس چیز سے ڈرایا ہے جس سے سابقہ امتوں کو ڈرایا جاتا تھا چنانچہ قدیم زمانے سے لوگوں کی اجل کو لیے دن رات کا اختلاف چلا آرہا ہے۔ ہر بعید کو قریب کررہے ہیں اور ہر جدید کو بوسیدہ کرتے چلے آرہے ہیں، دن رات ہر موعود کو ساتھ لاتے ہیں حتیٰ کہ لوگوں کو ان کے ٹھکانوں تک پہنچادیتے ہیں، یعنی جنت میں یا دوزخ میں، تم نے لکھا کہ اس امت کا معاملہ آخری زمانے میں یوں ہوگا کہ ظاہر میں آپس میں بھائی بھائی اور باطن میں آپس میں دشمن ہوں گے، لیکن تم وہ نہیں ہوا بھی وہ زمانہ نہیں آیا اس زمانہ میں رغبت ورھبت ظاہر ہے چنانچہ بعض لوگوں کی رغبت بعض دوسرے لوگوں کی طرف ان کی دنیا کی اصلاح کیلئے ہوگی اور بعض کا بعض دوسروں سے خوف بھی ہوگا تم نے مجھے نصیحت کے طور یہ خط لکھا کہ ہمارے خط کو اس مرتبہ پر اتارنا جو تمہارے دلوں میں ہے بلاشبہ تم نے ٹھیک لکھا اور مجھے خط لکھنا مت چھوڑ دو میں تم سے بے نیاز نہیں ہوں والسلام علیکم۔

رواہ ابن ابی شیبة وھناد

۴۴۲۰۹..... ابن زبیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو باطل کو مٹادیتے ہیں اور حق کو زندہ رکھتے ہیں، بھلائی کے کاموں میں رغبت رکھتے ہیں اور انھیں رغبت دی بھی جاتی ہے وہ ڈرتے بھی ہیں اور انھیں ڈرعطا بھی ہوا ہے وہ خوف خدا سے خالی نہیں رہتے جو انھوں نے دیکھا نہیں۔ (آخرت) اس کا وہ یقین رکھتے ہیں، نہ ختم ہونے والی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں، انھیں خوف ہی کے لیے پیدا کیا گیا ہے، انھوں نے آخرت کے لیے دنیا کو چھوڑ دیا ہے حیات ان کے لیے نعمت اور موت ان کے لیے کرامت ہے حور عین سے ان کی شادی کرائی جائے گی اور جنتی لڑکوں سے ان کی خدمت کروائی جائے گی۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة

۴۴۲۱۰..... زید بن حدیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زید بن حدیر! کیا تم جانتے ہو کہ کونسی چیز اسلام کو منہدم کردیتی ہے گمراہ امام، منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑا، وہ قرض جو تمہاری گردنوں کو توڑ ڈالے مجھے تمہارے اوپر عالم کے پھسل جانے کا خدشہ ہے گمراہ عالم اگر ہدایت پا جائے تو اس کے دین کی تقلید مت کرو، اگر عالم گمراہ رہے تو اس سے مایوس مت ہو جاؤ چونکہ عالم توبہ بھی کرسکتا ہے جس

کے دل میں اللہ تعالیٰ غناڈال دے گویا اس نے فلاح پائی۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۴۴۲۱۱ حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: لوگو! جو شخص شر سے بچتا رہا، اسے بچالیا جاتا ہے، اور جو شخص خیر و بھلائی کی اتباع کرتا ہے اسے بھلائی عطا کردی جاتی ہے۔ رواہ العسکری فی المواعظ

خیر و شر کی پہچان عمل ہے

۴۴۲۱۲ ...ابوفراس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! خبردار ہم تمہیں اسوقت جانتے تھے جب نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے جب وحی کا نزول ہوتا تھا جب ہمیں اللہ تعالیٰ تمہاری خبریں دے دیتا تھا خبردار نبی کریم ﷺ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اب ہم تمہیں اپنے قول سے پہچانیں گے جس نے بھلائی کی ہم اس کی بھلائی کا خیال رکھیں گے اور اسے اپنا دوست سمجھیں گے جس نے ہمارے ساتھ برائی کی ہم بھی اس کے بارے میں برا اخیال رکھیں گے اور اس سے بغض رکھیں گے تمہارے پوشیدہ حالات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں خبردار! مجھے ایک زمانہ گزر چکا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جس نے اللہ کی رضا کے لیے قرآن مجید پڑھا اس نے مجھے یہ خیال دیا کہ کچھ لوگ دنیا کے لیے قرآن خوانی کرتے ہیں، خبردار میں اپنے عمال کو تمہارے پاس تمہیں بشارتیں سنانے کے لیے نہیں بھیجتا ہوں اور نہ ہی تمہارے اموال لینے کے لیے بھیجتا ہوں لیکن میں اس لیے بھیجتا ہوں کہ وہ تمہیں دین سکھائیں جو بھی اس کے علاوہ کوئی اور کام کرے اسے میرے پاس لاؤ بخدا! میں اس سے ضرور بدلہ لوں گا، خبردار! مسلمانوں کو مت مارو، یوں اس طرح تم انھیں رسوا کردو گے تم انھیں نشانہ مت بناؤ انھیں فتنہ میں ڈال دو گے تم انھیں حقوق سے محروم مت کرو ورنہ تم انھیں کفر تک پہنچا دو گے انھیں پس پردہ مت ڈالو ورنہ انھیں ضائع کردو گے۔

رواہ احمد وابن سعد، وابن عبد الحکم فی فتوح مصر وابن راھو یہ فی حلق افعال العباد وھناد ومسدد وابن خزیمۃ والعسکری فی المواعظ وابو ذر الھروی فی الجامع والحاکم و البیھقی وابن عساکر وسعید بن المنصور

۴۴۲۱۳ ...یعقوب عبدالرحمن زہری موسیٰ بن عقبہ کی روایت ہے کہ جابیہ کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطاب یہ تھا:

امابعد! میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، اس کے سوا جو کچھ ہے وہ فنا ہے۔ تقویٰ ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو عزت عطا فرماتا ہے اور معصیت کی وجہ سے اپنے دشمنوں کو گمراہ کردیتا ہے، جو شخص ضلالت کو ہدایت سمجھ کر کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہتا اور جس حق کو اس نے ضلالت سمجھ کر چھوڑ دیا اس کے لیے بھی کوئی عذر نہیں جو نگہبان (حکمران) اپنی رعیت سے معاہدہ کرتا ہے اس کا معاہدہ اللہ کا مقرر کردہ ہونا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ رعیت کو حق کی ہدایت دے، ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم تمہیں وہی حکم کریں جس کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، یعنی اس کی اطاعت کا حکم دیں اور اس کی نافرمانی سے تمہیں روکیں یہ کہ ہم قریب و بعید کو اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانے کا کہتے ہیں، ہمیں مالی حق کی کوئی پرواہ نہیں ہے، حالانکہ مجھے علم ہے کہ بہت سے اپنے دین کے متعلق تمنار کھتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ مجاہدین کے ساتھ جہاد کرتے ہیں، ہم ہجرت بھی کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ کرتے ہیں لیکن اس کا حق نہیں بجالاتے۔ ظاہری بناؤ سنگھار سے ایمان نہیں ہوتا، نماز کا مقررہ وقت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نماز کے لیے بطور شرط مقرر کیا ہے اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی تا، ہم فجر کا وقت تب ہوتا ہے جب رات بیت جائے اور روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جائے، ظہر کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج آسمان سے ڈھلنا شروع ہو جائے اور تمہارا سایہ تمہارے مثل ہو جائے۔ جاڑے میں تب ہوتا ہے جب فلک سے سورج ڈھل جائے۔ حتیٰ کہ تمہاری دائیں جانب ہو۔ وضو، رکوع اور سجود میں اللہ تعالیٰ کی شرطوں کی رعایت کے ساتھ۔ یہ اس لئے تا کہ نمازی سونہ جائے۔ عصر کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج سفید ٹکیا کی مانند ہو اور ابھی زردی مائل نہ ہو۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہونے سے قبل مسافر بھاری بھر کم اونٹ پر دو فرسخ سفر کرلے۔ مغرب کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج غروب ہو جائے اور روزہ دار روزہ افطار کرے۔ عشاء کا وقت تب ہوتا ہے جب رات چھا جائے اور افق کی سرخی غائب ہو جائے۔ حتیٰ کہ ایک تہائی رات تک، اس سے قبل جو شخص سو جائے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کو نہ سلائے یہ نمازوں کے اوقات ہیں بلاشبہ نماز مومنین پر

وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔ کوئی گناہگار شخص یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ میں نے ہجرت کی، حالانکہ اس نے ہجرت نہیں کی۔ چونکہ ہجرت تو گناہوں کو چھوڑ کر ہوتی ہے۔ بہت ساری قومیں کہتی ہیں کہ ہم نے جہاد کیا، جہاد تو وہ ہے جو فی سبیل اللہ کیا جائے اور دشمن سے لڑا جائے اور حرام سے اجتناب کیا جائے۔ بہت ساری قوموں نے اچھا قتال کیا ہے، حالانکہ اس سے ان کا ارادہ اجر وثواب کا نہیں ہوتا۔ بلاشبہ قتل تو ایک طرح کی موت ہے ہر آدمی پر وجہ قتل برقرار رہتی ہے۔ بلاشبہ آدمی اپنی طبعی شجاعت کے بل بوتے پر لڑتا ہے۔ پس معروف وغیر معروف نجات پا جاتا ہے۔ ایک آدمی اپنی طبعی سستی کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہے اور اپنے ماں باپ کو محفوظ رکھ لیتا ہے بلاشبہ کتا اس کے گھر پر بھونک رہا ہوتا ہے، جان لو کہ وہ روزہ حرام ہے جس میں مسلمانوں کو اذیت پہنچائی جائے۔ مسلمان کو اذیت پہنچانا اسی طرح ممنوع ہے جس طرح (بحالت روزہ) کھانا پینا اور بیوی سے ہمبستری کرنا حرام ہے۔ یہی کامل روزہ سمجھا جاتا ہے۔ ادائے زکوۃ بھی اللہ تعالیٰ کا فریضہ ہے جو تمہیں وعظ کیا گیا ہے اسے خوب سمجھو۔ خوش بخت وہ ہے جسے اس کے غیر کی وصیت کی جائے۔ بدبخت تو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں بدبخت ہوتا ہے۔ بدعتیں بدترین امور ہیں، سنت کے معاملہ میں میانہ روی بہترین ہے بنسبت بدعت میں کوشش کرنے سے۔ بلاشبہ لوگوں میں ان کے حکمرانوں کے متعلق نفرت پائی جاتی ہے۔ میں نفرت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، تم کینہ، بدعات اور دنیاداری سے بچتے رہو۔ میں ظالموں کی طرف میلان کرنے سے ڈرتا ہوں۔ مالدار سے مطمئن مت رہو، اس قرآن کو مضبوطی سے پکڑے رکھو، چونکہ قرآن میں نور اور شفاء ہے اور قرآن کے علاوہ میں شقاوت ہے۔ میں نے رب تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ولایت کے متعلق امور کو پورا کیا ہے، تمہاری خیر خواہی کے لیے میں نے تمہیں وعظ کیا ہے، ہمیں تمہیں عطا کرنے کا حکم ہوا ہے، ہم نے تمہارے لیے بہت سارے لشکر تیار کیے ہیں اور تمہارے لیے غزوات کا سامان مہیا کیا ہے، تمہاری منازل کو ہم نے ثابت رکھا ہے اور تمہاری سج میں ہم نے وسعت پیدا کی ہے۔ تم اپنی تلواروں سے لڑتے رہو تمہارے لیے اللہ پر کوئی حجت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے تمہارے اوپر حجت ہے۔ اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولکم

۴۴۲۱۴.......شعبی سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے، آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے ہمت نہ دے کہ میں اپنے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جگہ بیٹھا دیکھوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ایک درجہ نیچے اتر آئے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: قرآن پڑھتے رہو اور اس سے معرفت پیدا کرو۔ قرآن پر عمل کرو، اہل قرآن بن جاؤ گے۔ اپنے نفسوں کا وزن کرو قبل اس سے کہ تمہارے اعمال کا وزن کیا جائے۔ قیامت کے لئے تیار رہو، اس دن اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوگی جو شخص معصیت کا مرتکب ہو وہ حق تک رسائی نہیں حاصل کرسکتا، میں اپنے آپ کو یتیم کے ذمہ دار کی جگہ اتار رہا ہوں اگر میں مالدار رہا تو عفت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑوں گا، اگر محتاج ہوا تو بھلائی کے طریقے سے کھاؤں گا۔ رواہ الدینوری

خطبات ومواعظ حضرت علی کرام اللہ وجہہ

۴۴۲۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: ایسے باپ کی طرف سے جو فانی ہے، زمانے کا مستقر ہے، عمر کی سوجھ بوجھ رکھنے والا ہے، زمانے کو اس میں استسلام کرتا ہے، دنیا کی مذمت کرنے والا ہے، مردوں کے ٹھکانوں پر رہنے والا ہے جو کل ہی ان کی طرف کوچ کر جائے گا، ایسے بیٹے کی طرف جو نہ پانے والی امیدیں رکھے ہوئے ہے، ہلاک ہونے والوں کی راہ پر چلتا ہے، جو بیماریوں کا معرض ہے، حادثات کا مقبوض ہے، مصیبتوں کا نشانہ ہے۔ دنیا کا بندہ اور دھوکے کا سوداگر ہے، طرح طرح کی موتوں کا مقروض اور حقیقی موت کا قیدی، غموں کا معاہد، حزنوں کا دوست، آفات وبلیات کا نشانہ، خواہشات کا پچھاڑا ہوا، موتوں کا خلیفہ۔ امابعد! تمہارے اوپر ظاہر ہو چکا ہے کہ دنیا مجھ سے منہ موڑ چکی ہے اور زمانہ مجھ پر اُمڈ آیا ہے آخرت کا اقبال اس پر کہ جو مجھے غیر کے ذکر سے روکنے والی ہے جو کچھ میرے پیچھے ہے اس کا اہتمام لوگوں کے غم کے علاوہ مجھے اپنی جان کا بھی غم ہے چنانچہ میری رائے درست ثابت ہوا اور مجھ پر جو خواہش نفس کا تصرف ہے میری کوشش اس کو لے رہی ہے جس میں غیر سنجیدگی نہیں ہے سچائی ہے جس میں جھوٹ کا شائبہ تک نہیں اے میرے بیٹے! میں نے تمہیں اپنا جز پایا ہے بلکہ

میں تو تمہیں اپنا کل سمجھتا ہوں تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے گویا وہ مجھے پہنچتی ہے۔تمہارے معاملہ کی مراد میں ہوں جس طرح مجھے اپنی فکر ہے اسی طرح مجھے تیری فکر ہے۔میں نے تمہاری طرف یہ خط لکھا ہے اگر میں باقی رہا یا فنا ہو گیا۔اے بیٹے! میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے امر کے لزوم کی وصیت کرتا ہوں اللہ کے ذکر سے دل کی عمارت اس کی محبت کے سہارے کی وصیت کرتا ہوں یہ تمہارے اور اللہ کے درمیان مضبوط قسم کا سبب ہے اے بیٹے وعظ سے اپنے دل کو زندہ رکھو زہد سے اسے مارتے رہو یقین کی قوت سے اسے تروتازہ رکھو موت کی یاد سے اسے رسوا کرو نفس کو دنیا کی مصیبتیں دکھاؤ زمانے کے حملے سے اسے ڈراؤ ایام کے تقلب سے اسے دھمکاؤ گزرے لوگوں کے حالات اس پر پیش کرواپنے سے پہلے لوگوں کے مصائب کا اس سے تذکرہ کرو ان کے ٹھکانوں کی سیر کروان کے آثار سے عبرت حاصل کرو دیکھو انھوں نے کیا کیا،کہاں سے چلے ہیں اور کہاں جا اترے ہیں۔بلاشبہ تم دیکھوگے کہ وہ اپنے دوست واحباب کے پاس سے رخصت ہوئے ہیں اور جنت کے ٹھکانا میں جا اترے ہیں۔گویا کہ تم دنیا سے کوچ کرتے وقت انہی کی طرح ہوگے اپنا ٹھکانا درست بناؤ اور اپنی آخرت کو محفوظ کرو غیر معروف بات چھوڑ دو جس چیز کا آپ کو ذمہ دار نہیں بنایا گیا اسے چھوڑ دو جب تمہیں گمراہی کا خوف ہو تو اسوقت سفر سے رک جاؤ چونکہ گمراہی سے رک جانا گمراہی کے سفر سے بہتر ہے۔امر بالمعروف کرو اور اپنی زبان وہاتھ سے نہی عن المنکر کرتے رہو۔باطل کو چھوڑ کر حق کی طرف مائل رہو دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو اپنے نفس کو ناگوار امور پر صبر کرنے کا عادی بناؤ نفس کو ان امور کی طرف متوجہ رکھو جن کا مرجع آخرت ہے۔اس طرح تم نفس کو محفوظ ٹھکانا مہیا کردوگے اپنے رب سے اخلاص کے ساتھ مانگو چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں عطاء وحرمان ہے استخارہ کثرت سے کیا کرو،میری وصیت کو سمجھو اس سے فروتنی نہیں برتنا۔

اے بیٹے! جب میں نے اپنے آپ کو بڑھاپے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ مجھ میں کمزوری کا اضافہ ہو رہا ہے،میں نے تمہیں وصیت کرنے میں جلدی کی تاکہ میں اپنے دل کی بات تم تک پہنچادوں اور جسم کی طرح رائے میں نقصان نہ کروں یا کہیں ایسا ہو جائے کہ تمہاری طرف غلبہ خواہشات یا دنیا کے فتنے سبقت نہ کر جائیں پھر آسان کام مشکل تر ہو جائے بلاشبہ بدعتی دل بنجر زمین کی طرح ہوتا ہے میں تمہیں ادب کی نصیحت کرتا ہوں اس سے قبل کہ تم سنگدل ہو جاؤ اور تمہاری عقل مشغول ہو جائے تمہاری رائے کی کوشش تمہارے تجربہ کو کافی ہو اس طرح تمہاری طلب کی کفایت ہوگی اور تم تجربہ کی مشقت سے بچ جاؤ گے جس چیز کے پاس ہم چل کر جاتے ہیں وہ خود تمہارے پاس آ چکی ہے تمہارے اوپر معاملہ واضح ہو چکا ہے جو بسا اوقات ہمارے اوپر مخفی رہ جاتا تھا میں پہلوں کی عمر تک نہیں پہنچا ہوں میں نے ان کی عمروں اور واقعات میں غور وفکر کیا ہے میں ان کی آثار پہ چلا ہوں حتیٰ کہ مجھے ان میں سے ایک شمار کیا جانے لگا گویا کہ جب ان کے امور مجھ تک پہنچے تو میں نے ان کا اول تا آخر کا احاطہ کیا ہے،میں نے صاف ستھرے اور گدلے میں فرق کیا ہے۔اس کے نفع کو ضرر سے جدا کیا ہے،میں نے ہر چیز کے مغز کو خالص کیا ہے ہر چیز کی عمدگی کو تمہارے سامنے رکھا ہے معاملات کی جہالت کو تم سے دور رکھا ہے میں نے دیکھا کہ تم پر شفقت کرنا مجھ پر واجب ہے لہٰذا تمہیں ادب کی بات بتانا میں نے بہتر سمجھا میری وصیت کو غنیمت سمجھو اور اسے اخلاص نیت اور یقین سے قبول کرو کتاب اللہ کی تعلیم وتاویل تمہارے اوپر واجب ہے شرائع اسلام احکام اسلام اور حلال وحرام کا جاننا تمہارے لیے ضروری ہے اگر تم شبہ سے ڈرو کہ لوگوں کی اھواء وآراء کا اس میں اختلاف رہا ہے جیسا کہ لوگ التباس میں پڑ جاتے ہیں ایسی صورت میں اس کی تعلیم پر کمربستہ ہو جاؤ اے بیٹے! کسی بھی معاملہ میں اپنی عنایت کو مقدم رکھو تاکہ یہ تمہارے لیے ایک نظر ہو جھگڑے اور فخر سے بچتے رہو۔دنیا کی طلب نہ ہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں رشد وہدایت کی توفیق عطا فرمائے گا اور سیدھی راہ کی ہدایت دے گا میرا عہد اور میری وصیت قبول کرو جان لو اے بیٹے! میری وصیت میں سب سے زیادہ محبوب چیز جسے تم اپناؤ گے وہ تقویٰ ہے اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر فرض کیے ہوئے احکام پر اکتفا کرنا ہے اپنے آباؤ اجداد اور نیکوکاروں کے طریقہ کو اپنانا ہے انھوں نے اپنے نفسوں کی کوئی رورعایت نہیں کی وہ اپنے معاملہ کے مفکر تھے جس طرح کہ تم ہو پھر انھیں معروف عمل کے اختیار کرنے کی طرف فکرمندی پھیر دیتی تھی جس چیز کا انھیں مکلف نہیں بنایا گیا اس سے رک جاتے تھے اگر تمہارا نفس انکار کرے کہ تم اسے قبول کرو بدون اس کے کہ تم جانو جسے وہ جانتے تھے یوں تمہاری طلب تعلیم وتقسیم اور تدبیر سے ہوگی نہ کہ شبہات کے درپے ہونے سے اور خصومات کے علم میں اس معاملہ میں نظر کرنے سے قبل اپنے رب تعالیٰ سے مدد مانگ لو اس کی طرف رغبت کرو اور ہر قسم کے شائبہ جو تمہیں کسی قسم کے شبہ کی طرف لے جائے اس سے

بچتے رہو جو تمہیں گمراہی کی طرف لے جائے جب تمہیں یقین ہو جائے کہ تمہارا دل صاف ہو چکا ہے تو اس میں خشوع پیدا کرو جب رائے تمام ہو جائے اسے مجتمع کر دیوں تمہارا غم ایک ہی غم ہوگا جو تفسیر میں نے تمہارے لیے کی ہے اس پر غور کرو اگر تمہارا محبوب امر تمہاری فراغت نظر کی وجہ سے مجتمع نہیں ہوا تو جان لو کہ تمہیں تاریکی کا خبط ہو گیا ہے جبکہ طالب دین کو خبط وخلط کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، اسوقت امساک افضل ہوتا ہے، میں تم سے پہلی اور آخری بات جو کروں وہ یہ کہ میں اللہ تعالیٰ جو میرا اور تمہارا معبود ہے اولین وآخرین کا معبود ہے اس کی حمد وثنا کرتا ہوں جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے میں اس کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کا وہ اہل ہے جیسا کہ وہ اس کا اہل بھی ہے، جیسا کہ وہ پسند کرتا ہے اور اس کے لیے مناسب بھی ہے میں رب تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمارے نبی محمد ﷺ پر درود بھیجے یہ کہ ہمارے اوپر اپنی نعمتوں کا اتمام کرے اور ہمارے مانگنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے، چونکہ اسی کے فضل وکرم سے نیک اعمال تمام ہوتے ہیں جان لو اے بیٹے محمد ﷺ سے بڑھ کر کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں آگاہ نہیں کیا گیا ان سے خوشخبری سنانے والے کی طرح راضی رہو، میں تمہارے حق میں نصیحت کرنے سے کوتاہی نہیں کرتا میں اس نصیحت کے پہنچانے میں بھرپور کوشش کرتا ہوں اپنی عنایت اور طویل تجربہ کی بناء پر تمہارے لیے میری نظر ایسی ہی ہے جیسی میرے اپنے لیے جان لو! اللہ تعالیٰ واحد وبے نیاز ہے، اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں اسے زوال نہیں ہر چیز سے پہلے وہ موجود ہے اور اس کی کوئی اولیت نہیں اور آخر بھی وہی ہے اس کی کوئی انتہا نہیں حکیم ہے، علیم ہے قدیم ہے اور لم یزل ہے جب تمہیں اس کی پہنچان ہو چکی تو پھر تمہارے لیے جیسے مناسب ہو کرو تمہاری قدرت کم عاجزی زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف محتاجی، زیادہ طلب حاجت میں اپنے رب سے مدد مانگو طاعت سے رب تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو اس کی طرف رغبت رکھو اور ڈرتے بھی رہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے وہ جو حکم دیتا ہے اچھا دیتا ہے اور تمہیں صرف قبیح فعل سے روکے گا اپنے نفس کو اپنے اور غیر کے درمیان میزان مقرر کرلو دوسروں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو دوسروں کے لیے بھی وہ چیز ناپسند کرو جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو جس بات کا تمہیں علم نہیں وہ مت کہو بلکہ جو باتیں تمہارے علم میں ہیں انھیں بھی کم سے کم کہو جس بات کو اپنے حق میں ناپسند سمجھو اسے دوسروں کے حق میں کہنا بھی ناپسند سمجھو اے بیٹے! سمجھ لو! اعجاب صواب کی سند ہے اور عقلمندی کی آفت ہے لہٰذا عقلمندی میں پیش رفت رکھو۔ دوسروں کے خزانچی مت بنو، جب تمہیں میانہ روی کی راہنمائی مل جائے تو اپنے رب کے حضور عاجزی کرو جان لو تمہارے سامنے دور کی مشقت والا ایک راستہ ہے جو شدید ہولنا کیوں سے بھرپور ہے تمہیں اچھی تیاری کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے اپنے پاس اس راستے کے لئے اتنا توشہ رکھنا ہے جو تمہیں کافی وافی ہو اور تمہاری کمر کو بھی نہ جھکائے اپنی سکت سے زیادہ بوجھ مت اٹھاؤ ورنہ تمہارے لیے وبال جان بن جائے گا جب کسی ضرورت مند کو پاؤ جو تمہارا توشہ اٹھا سکتا ہے اسے غنیمت سمجھو جو شخص تم سے قرض مانگے اسے قرض دینا غنیمت سمجھو جان لو تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس کا انجام یا تو جنت ہے یا جہنم، اپنے آپ کو اس ٹھکانے کے نزول سے پہلے پہلے تیار کرلو موت کے بعد طلب رضامندی کا کوئی راستہ نہیں پھر دنیا کی طرف واپس نہیں لوٹنا ہوگا جان لو! جس ذات کے قبضہ قدرت میں آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں اس نے تمہیں دعا کا حکم دیا ہے اور قبولیت کی ضمانت دی ہے تمہیں مانگنے کا حکم دیا ہے وہ تمہیں عطا کرے گا اس سے تم اپنی حاجت طلب کرو وہ تم سے راضی رہے گا وہ رحیم ذات ہے اس نے تمہارے اور اپنے درمیان حجاب نہیں رکھا وہ تمہیں کسی قسم کی پریشانی کی طرف مجبور نہیں کرتا تمہیں توبہ سے روکتا بھی نہیں اس نے توبہ کو گناہوں سے پاکی کا ذریعہ بنایا ہے تمہاری برائی کو تنہا رکھا ہے اور تمہاری نیکی کو دس گنا رکھا ہے جب تم اسے پکارو گے وہ تمہارا جواب دے گا جب تم اس سے سرگوشی کرو گے وہ تمہاری سرگوشی کو سنے گا اس کے حضور اپنی حاجت بیان کرو اپنے نفس کا حال اس سے بیان کرو اپنے دکھوں کو اس سے بیان کرو اپنے کاموں میں اس سے مدد مانگو، تم اس کی رحمتوں کے خزانوں سے مانگو جن کی عطا پر اسکا غیر قادر نہیں چونکہ وسعت وکشادگی اور تمام نعمت اسی کے پاس ہے لہٰذا لپٹ لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے مانگو، دعا سے رحمت کے دروازے کھلتے ہیں قبولیت دعا میں تاخیر تمہیں مایوس نہ کرے بلاشبہ عطیہ بقدر نیت ہوتا ہے بسا اوقات قبول دعا سائل کے مسئلہ کے طول کی خاطر دعا میں تاخیر ہوتی ہے یوں اس کا اجر وثواب بڑھ جاتا ہے بسا اوقات دعا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ کرلی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اجر عطا فرماتا ہے، اور اپنے بندوں سے وہی معاملہ کرتا ہے جو دنیا وآخرت میں ان کے لیے بہتر ہوتا ہے، لیکن حق تعالیٰ کا لطف وکرم ہر ایک نہیں پا سکتا اور اس کی تدبیر باریکیاں اس کے چنیدہ بندے ہی سمجھ سکتے ہیں تمہارا سوال آخرت کے لیے ہونا چاہئے جو دائمی وباقی ہے تمہاری دنیاوی اصلاح کے لیے

ہو تمہارے کام میں آسانی کا ہے جو تمہاری عافیت کو بھی شامل ہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ قریب ہے اور جواب دیتا ہے جان لو، اے بیٹے تمہیں آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے نہ کہ دنیا کے لیے، تمہیں مرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے باقی رہنے کے لیے نہیں اب تم عارضی دار الاقامہ میں ہو اور آخرت کے راستے پر گامزن ہو تم موت کی راہ پر ہو جس سے کسی کو مفر نہیں، اس کا طالب اسے فوت نہیں کرسکتا اس کے آن لینے سے ڈرتے رہو کہ تم برائی کی حالت میں ہو یا برے اعمال میں مبتلا ہو یوں ہمیشہ ہمیشہ کی ندامت اور حسرت میں پڑ جاؤ گے اے بیٹے! موت کو زیادہ سے زیادہ یاد رکھو، موت کو اپنا نصب العین بناؤ حتیٰ کہ اس تک پہنچ جاؤ موت اچانک تمہیں نہ آن دبوچے کہ تمہیں مبہوت کر دے آخرت کو زیادہ سے زیادہ یاد کرو اس کی کثیر نعمتوں عیش و عشرت دائمی زندگی طرح طرح کی لذات اور قلب آفات کو یاد رکھو دوزخ کے مختلف عذابوں شدت غم اور دکھ درد کی فکر کرو اگر تمہیں یقین حاصل ہے تو یہ تمہیں دنیا میں زہد کی نعمت سے نوازے گا اور آخرت کی طرف راغب کرے گا دنیا کی زینت کو کمتر کرے گا دنیا کے دھوکے اور رونق سے دور رکھے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخوبی آگاہ کر دیا ہے اور دنیا کی برائیاں کھول کر واضح کر دی ہیں دھوکا مت کھاؤ دنیا کے طلب گار بھونکنے والے کتوں کی طرح ہیں ضرر رساں درندے ہیں جو ایک دوسرے پر بھونکے جا رہے ہیں دنیا کا غالب کمزور کو دبا لیتا ہے دنیا کا کثیر قلیل ہے یوں تم سیدھی راہ سے پھر جاؤ گے تم اندھے راستے پر چلے جاؤ گے درست وصواب سے نکل جاؤ گے چنانچہ دنیا کے طلبگار دنیا کے فتنوں میں غرق ہو چکے ہیں انھوں نے دنیا کو خوشی سے لیا ہے اور دنیا نے ان کے ساتھ اٹکھیلیاں کی ہیں، اپنے پیچھے آنے والی زندگی کو وہ بھول گئے اے بیٹے! تم عیب دار دنیا سے بچتے رہو اے بیٹے! تم دنیا سے کنارہ کش رہو چونکہ دنیا کنارہ کشی کی سزاوار ہے، اگر تم میری نصیحت کو سنجیدگی سے نہیں لو گے یقین کر لو تم اپنی امید سے دور رہے اور اپنی اجل کا پیچھا نہ کر سکے بلاشبہ تم اپنے پیشروں کے نقش قدم پر ہو گے طلب میں اچھائی پیدا کرو کمائی کا راستہ تلاش کرو چونکہ بعض طلب انسان کو ویرانی تک لے جاتی ہے، ہر طالب بھی مصیب نہیں ہوتا ہر غائب لوٹنے والا بھی نہیں ہوتا اپنے آپ کو گھٹیا امور سے دور رکھو اپنے نفس کو عوض بنانے سے بچتے رہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزاد پیدا کیا ہے اس بھلائی کا کوئی نفع نہیں جو آسانی سے نہ حاصل کی جائے اور آسانی مشکل سے حاصل کی جاتی ہے تم ایسی سواریوں سے بچتے رہو جو ہلاکتوں تک پہنچا دیتی ہیں، اگر تم میں طاقت ہو کہ تمہارے اور رب تعالیٰ کے درمیان کوئی صاحب نعمت نہ ہو تو ایسا ضرور کرو چونکہ تم اپنی قسمت پاؤ گے اور اپنا حصہ لو گے چونکہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا تھوڑا عظیم تر ہوتا ہے۔ گو کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان بہت اعلیٰ ہے بادشاہوں سے تم صرف فخر ہی حاصل کرو گے معاملات میں میانہ روی اختیار کرو تمہاری عقل کی تعریف کی جائے گی بلاشبہ تم اپنی عزت اور دین کو نہیں بیچو گے مگر ثمن کے بدلے میں؛ دھوکا دیا ہوا وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حصہ سے محروم رہے لہٰذا دنیا کا حصہ اتنا ہی لو جو تمہارے لیے مقدر ہے جو دنیا تم سے پیٹھ پھر جائے تم بھی اس سے پیٹھ پھیر دو طلب میں خوبصورتی پیدا کرو جو تمہاری ہستی کو عیدار کرے اس سے دور رہو اور سلطان سے بھی دور رہو شیطان کے قرب سے دھوکا مت کھاؤ جب بھی تم اپنے امور میں برائی دیکھو اسے حسن نظر سے درست کرو چونکہ ہر وصف کی صفت ہوتی ہے ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے ہر امر کی ایک وجہ ہوتی ہے عمل کرنے والا جس میں ہدایت پا جاتا ہے بے وقوف اپنے تعسف کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ہے اے بیٹے! میں نے کتنے ساروں کو دیکھا کہ جس سے کہا گیا ہو: کیا تم پسند کرتے ہو کہ سو سال تک بغیر آفت واذیت کے تمہیں دنیا بمعہ اس کی لذات کے دے دی جائے اس میں تمہارا کوئی شریک نہ ہو ہاں البتہ آخرت میں تمہیں عذاب دائمی ہو چنانچہ وہ اس اختیار کو اپنے لیے روا نہیں سمجھتا اور نہ ہی اسے پسند کرتا ہے، میں نے بعض کو دیکھا ہے جنھوں نے دنیا کی معمولی زینت کے لیے اپنے دین کو ہلاک کر دیا ہے، یہ شیطان کا دھوکا اور اس کے پھندے ہیں، شیطان کے دھوکے اور اس کی پھندوں سے بچتے رہو اے بیٹے! اپنی زبان قابو میں رکھو، وہ بات مت کرو جس کا تمہیں نقصان اٹھانا پڑے بے نفع بات سے خاموشی بہتر ہے تمہاری تلافی آسان ہے تمہارے بے سمجھے کلام سے برتن کے منہ کو باندھ کر اپنے برتن کی حفاظت کرو یاد رکھو اپنے ہاتھ میں موجود چیز کی حفاظت دوسرے کے ہاتھ میں موجود چیز سے بہتر ہے حسن تدبیر سے کفایت شعاری اسراف سے بدرجہا بہتر ہے اچھی امید لوگوں سے امید یں وابستہ کرنے سے بہتر ہے بغیر اعتماد کے بات مت کرو جھوٹے ہو جاؤ گے جھوٹ بیماری ہے اس سے الگ رہو اے بیٹے! رزق کی تنگی پاکدامنی کے ساتھ بہتر ہے اس مالداری سے جو گناہگاری کے ساتھ ہو جو فکرمند رہتا ہے وہ صاحب بصیرت ہوتا ہے جس کی خطا میں زیادہ ہو جاتی ہیں وہ یاوا گوئی کرنے لگتا ہے بہت سارے طبائع کند ہیں جو خوش نہیں ہوتے بہت سارے کوشش کرنے والے ہوتے ہیں جو نقصان اٹھا جاتے ہیں بھلائی

آدمی کا بہترین ساتھی ہے لہٰذا اہل خیر کو اپنا ساتھی بناؤ انہی میں سے ہو جاؤ گے، اہل شر سے دور رہو ان سے الگ ہو جاؤ گے اپنے اوپر بدگمانی کو غالب مت ہونے دو چونکہ بدگمانی تمہارے اور تمہارے دوست کے درمیان بہتری کا راستہ نہیں چھوڑتی۔ کبھی کبھی کہا جاتا ہے احتیاط میں سوءظن ہے حرام کھانا بہت بڑا ہے کمزور پر ظلم کرنا بدترین ظلم ہے فحش امر دل کو چیر دیتا ہے جب نرمی چھوڑ دی جائے اس کا انجام جاتا رہتا ہے بسا اوقات بیماری دوا بن جاتی ہے اور دوا بیماری بن جاتی ہے بسا اوقات غیر ناصح نصیحت حاصل کر لیتا ہے اور ناصح (جو نصیحت کرنے والا ہو) نصیحت کو بھول جاتا ہے تمناؤں پر بھروسہ مت کرو چونکہ تمنا حماقت کا سامان ہے حسد سے اپنے دل کو پاک کرو، جیسے آگ لکڑیوں کو جلا دیتی ہے، رات کو لکڑیاں چننے والے اور سیلاب کے خش و خاشاک کی طرح مت ہو جاؤ، کفران نعمت رسوائی ہے جاہل کی صحبت نحوست ہے، عقل تجربات کی محافظ ہے، بہترین تجربہ وہ ہے جو تمہارا رہبر ہو، فرصت کی طرف جلدی کرو کہیں تم مصروف و مشغول نہ ہو جاؤ۔ پختہ ارادہ اور عزم عقلمندی ہے حرمان کا سبب ٹالنا ہے توشے کا ضائع کرنا اور آخرت کو تباہ کرنا فساد ہے ہر کام کا ایک انجام ہوتا ہے بہت سارے مشیر دھوکا دے دیتے ہیں حقیر مددگار میں کوئی بھلائی نہیں بدگمان دوست میں بھی کوئی بھلائی نہیں حلال میں طلب کو مت چھوڑو چونکہ گزارہ وقت کے سوا چارہ کار نہیں جو تمہارے مقدر میں ہے وہ تمہیں مل جائے گا۔ تاجر خطرے میں رہتا ہے جس نے بردباری اپنائی اس نے سرداری کی جو معاملہ کو سمجھا اس نے اضافہ کیا اہل خیر سے ملاقات دیوں کی تعمیر ہے جو تمہیں رسوائی کی طرف لے جائے اس سے دور رہو اگر برائی سرزد ہو جائے تو اسے وہ تم سے خیانت کو نہ کر دے۔ اس کے راز کو مت افشا کرو گو کہ وہ تمہارا راز افشا کر دیتا ہو فضلیت کے کام کرو، اچھائی کے مقام پر خرچ کرو لوگوں کے لیے بھلائی کو محبوب رکھو، چونکہ یہ عالیشان کاموں میں سے ہے، اے بیٹے! یاد رکھو وفاداری بہترین شرافت ہے، حرام سے دور رہنا عزت ہے علاقوں کا کثیر ہونا بخل کی نشانی ہے جھگڑے کی صورت میں اپنے کسی بھائی سے رک جانا بایں حال کہ دل میں اس کی محبت ہو اس پر پل پڑنے سے بہتر ہے کہ اس میں ظلم ہے۔ صلہ رحمی مدہ شرافت ہے جان بوجھ کر غلطی کرنا قطع تعلقی کی وجہ ہوتی ہے جب اپنے کسی بھائی سے قطع تعلق کی نوبت آنے تو اس وقت بردباری سے کام لو، جب دوری ہو قریبی سے اور جب سختی پر اتر و تو نرمی سے جب غلطی کرو تو اسے معذرت سے مٹا ڈالو۔ گویا کہ تمہارا بھائی تمہارا آقا ہے تم اس کے غلام ہو اور اس کے تمہارے اوپر بڑے احسانات ہیں، یہ معاملہ نا اہل سے نہیں کر بیٹھنا خبردار دوست کے دشمن کو دوست مت بناؤ چونکہ وہ تمہارے دوست سے دشمنی کرے گا دھوکا دہی سے کام مت لو چونکہ یہ کمینوں کی عادت ہے اپنے بھائی سے ہمدردی سے اور خلوص سے پیش آؤ اس سے خیر خواہی کا معاملہ کرو اگرچہ اچھائی ہو یا برائی، ہر حال میں اس کے احسان مند رہو جہاں بھی وہ جائے تم اس کے ساتھ رہو، اس سے بدلہ کا مطالبہ مت کرو چونکہ یہ گھٹیا کام ہے اپنے دشمن کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ چونکہ یہ کامیابی کے زیادہ لائق ہے شک کی بنیاد پر اپنے بھائی سے تعلق ختم مت کرو جو تمہارے اوپر سختی کرے اس کے لیے تم نرمی کرو کیا بعید وہ تمہارے لیے بھی نرم ہو جائے، کتنی بری چیز ہے قطع تعلقی صلہ رحمی کے بعد جفا لطف وکرم کے بعد دشمنی دوستی کے بعد اس شخص سے خیانت جو تمہارے اوپر اعتماد کرتا ہو، اس شخص سے بدگمانی جو تم سے اچھا گمان رکھتا ہو جو تمہارے اوپر اعتماد کرتا ہو اس کے ساتھ دھوکا اگر قطع تعلقی کرنے کا تمہارا ارادہ ہو تو پھر بھی تم پہل مت کرو جو تمہارے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو اس کے گمان کی تصدیق کرو اپنے بھائی کی نیکی کو ضائع مت کرو چونکہ وہ بھائی نہیں رہتا جس کے حقوق کو تم ضائع کر دو گے تمہارے اہل خانہ بدبخت نہیں ہونا چاہئے جو شخص تم سے دوری کرے اس کو اپنے لیے راغب مت کرو جو تمہارے قریب ہو اسے دور مت کرو جب کوئی ایسا مقام آ جائے تو تم بھائی کی قطع تعلقی پر قوی مت ہو جاؤ تمہاری برائی تمہارے احسان سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے، تمہارا بخل تمہارے خرچ سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے کوتاہیاں تمہارے فضل سے زیادہ نہ ہو کہیں ہمارے اوپر ظلم کی کثرت نہ کر دے جس پر تم نے ظلم کیا ہے چونکہ وہ ضرر رسانی میں کوشاں ہے جو تمہیں خوش کرے اس کا بدلہ ناراض کرنا نہیں ہوتا جان لو اے بیٹے! رزق کی دو قسمیں ہیں ایک رزق وہ جسے تم تلاش کرتے ہو دوسرا رزق وہ جو تمہاری تلاش میں رہتا ہے اگر تم اس کے پاس نہ آئے وہی تمہارے پاس آ جائے گا جان لو زمانہ کے حوادث بے شمار ہیں خبردار جو تمہیں گالی دے وہ زمانے کے لیے لعنت کا باعث ہوتا ہے لوگوں کے ہاں وہ قابل معذرت ہوتا ہے۔ بہت بڑا ہے حاجت کے وقت جھک جانا، مالدار ہوتے ہوئے جفاکشی دنیا میں تمہارے لئے وہی ہے جو تم اپنا ٹھکانا درست کرو گے۔ اپنی آسانی کے مطابق خرچ کرو، تم دوسروں کے خازن مت ہو جو چیز تمہارے ہاتھوں سے نکل جائے اس پر جزع فزع مت کرو۔ ناممکن سے ممکنات پر استدلال کرو باشبہ امور میں اشتباہ ہوتا ہے وہ ایک دوسرے

کے مشابہ ہوتے ہیں نعمت والے کا کفران مت کرو بلاشبہ کفر نعمت قلت شکر اور مخلوق کی رسوائی سے ہے ان لوگوں میں سے مت ہو جاؤ جنھیں عظمت کوئی نفع نہیں پہنچاتی عقلمند قلیل سے بھی نصیحت حاصل کر لیتا ہے، چوپائے مارنے سے نفع پہنچاتے ہیں غیر سے نصیحت حاصل کرو تمہارا غیر تم سے نصیحت حاصل کرنے والا نہ ہو صالحین کی عادات کو اپناؤ ان کے آداب کو لو اور ان کے طریق کار پر چلو حق کو پہچانو برائی کو اپنے سے پہلے دور کرلو غموں کے سلسلے کو دور رکھو اور صبر کرو اور حسن یقین پیدا کرو جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ ظلم سے دور رہتا ہے قناعت آدمی کا بہترین حصہ ہے حسد آدمی کے دل کو برباد کر دیتا ہے ناامیدی میں تفریط ہے حسد نقصان کو نہیں لاتا۔ ہر حال وہ تمہارے دل کو کمزور کرتا ہے اور جسم کو مریض بناتا ہے۔ حسد کو اپنے سے دور رکھو اور اسے غنیمت سمجھو اپنے سینے کو دھوکا دہی سے پاک رکھو سلامت رہو گے اس رب سے مانگو جس کے قبضہ قدرت میں زمین و آسمان کے خزانے ہیں اس سے عمدہ کمائی طلب کرو اسے اپنے قریب تر پاؤ گے بخل ملامت کو لاتا ہے نیک دوست مناسب ہوتا ہے، دوست وہ ہے جس کا نہ ہونا بھی سچا ہو خواہش نفس اندھے پن کی شریک ہے وسعت رزق اللہ تعالیٰ کی توفیق میں سے ہوتی ہے یقین غموں کو دور کرتا ہے، صدق میں نجات ہے جھوٹ کا انجام بہت برا ہوتا ہے بہت سارے دور رہنے والے قریب ہوتے ہیں اور بہت سارے قریب ہونے والے بہت دور ہوتے ہیں غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو جو شخص حق سے تجاوز کر جائے اس کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے، جو شخص اپنے مقدر پر اکتفا کر لیتا ہے وہ اس کے لیے باقی رہتا ہے اخلاق بہت اچھا ہوتا ہے...... خالص تقویٰ پختہ چیز ہے کبھی کبھار ناامیدی کا ادراک ہوتا ہے جبکہ طمع ہلاکت ہوتی ہے، کتنے ہی شک خوردہ ایسے ہیں جو بدبختی کی راہ پر چل پڑے ہیں، وہ شخص تم پر ظلم کرتا ہے جو تمہارے اوپر زیادتی کا مرتکب ہو، ہر پوشیدہ بات ظاہر نہیں ہوتی، بسا اوقات صاحب بصیرت بھی اپنے راستے کو چھوڑ دیتا ہے، جبکہ اندھا اپنے راستے پر چل پڑتا ہے، ہر طالب اپنے مقصود کو پانے والا نہیں ہوتا ہر متوفی نجات پانے والا نہیں ہوتا شی کو موخر کرو چونکہ تم جب چاہو گے اسے جلدی کر سکتے ہو اچھائی کرو اگر تم چاہو کہ تمہارے ساتھ اچھائی کی جائے اپنے بھائی کی ہر بات کو برداشت کرو عتاب کی کثرت مت کرو چونکہ عتاب کینہ برپا کرتا ہے اور غضب کو لاتا ہے جبکہ اس کی کثرت سوء ادب ہے، ایسا ساتھی رکھو جس سے بھلائی کی امید ہو جاہل کی قطع رحمی عاقل کی صلہ رحمی کے برابر ہوتی ہے، جو آزادی کو کاٹے وہ ہلاک ہو جاتا ہے، جو شخص اپنے زمانے کو نہیں پہچانتا ہو جنگ کرتا ہے، نعمت اہل بغاوت کے قریب تر ہوتی ہے، نااہل کو دوست نہ بنایا جائے، عالم کا پھسل جانا بہت بڑا پھسلنا ہے جھوٹے کی علت بہت بری ہوتی ہے فساد کثیر کو برباد کر دیتا ہے میانہ روی قلیل کو بڑھاتی ہے قلت ذلت ہے والدین کے ساتھ احسان مندی اکرام طبائع ہے۔ جلدی بازی کر کے آدمی پھسل جاتا ہے اس لذت میں کوئی خیر نہیں جس کے بعد ندامت اٹھانی پڑے، عقلمند وہ ہے جو تجربہ سے نصیحت حاصل کرے، تمہارا قاصد تمہاری عقل کا ترجمان ہوتا ہے تمہارا خط تمہاری حالت کا اچھا گویا ہے لہٰذا اپنے معاملہ کو اچھی طرح جان لو اپنے شر میں کمی کرو ہدایت اندھے پن کو دور کر دیتی ہے اختلاف کے ہوتے ہوئے الفت ختم ہو جاتی ہے حسن عمل پڑوسی پر اچھے اثرات مرتب کرتا ہے جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ ہرگز ہلاک نہیں ہوتا اور محتاج نہیں ہوتا راز دار آدمی کے بھید کو افشا کر دیتا ہے، بہت سارے لوگ اپنی موت کا خود سامان پیدا کر لیتے ہیں، ہر دکھائی دینے والے بصیر نہیں ہوتا بہت سارے مذاق حقیقت بن جاتے ہیں جن پر زمانہ اعتماد کرتا ہو وہ خیانت کر جاتا ہے، بہت سارے تعظیم والے رسوا ہو جاتے ہیں، جو ٹھکانا پکڑ لیتا ہے وہ محفوظ ہو جاتا ہے، ہر ایک کا نشانہ درست نہیں ہوتا، جب سلطان بدل جاتا ہے زمانہ بھی بدل جاتا ہے، تمہارے اہل خانہ میں وہ بہتر ہے جو تمہاری کفایت کرتا ہو، مزاح عداوت اور کینہ لاتا ہے، صحت یقین دین داری کی جڑ ہے معاصی سے اجتناب تمام اخلاص ہے، سچ سب سے اچھا قول ہے سلامتی استقامت کے ساتھ ہے راستے میں پڑنے سے پہلے دوست کے متعلق سوال کرلو گھر خریدنے سے پہلے پڑوسی کے متعلق سوال کرلو دنیا اتنی ہی حاصل کرو جس سے تمہارا گزارا چل سکے جو تم سے معذرت کرے اس کا عذر قبول کرو، اپنے بھائی پر رحم کرو گو کہ وہ تم سے خیانت ہی کیوں نہ کرے، اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو گو کہ وہ تمہارے ساتھ جفاکشی کیوں نہ کرے اپنے نفس کو سخاوت کا عادی بناؤ نفس کے لیے ہر بھلائی اختیار کرو جو کام تمہیں ہلاکت میں ڈالے اس کو مت کرو نہ ایسا کلام کرو جو تمہیں رسوا کر دے اپنے نفس سے انصاف کرو۔ اے بیٹے! عورتوں کے مشورہ سے گریز کرو ہاں جس عورت میں تم کمال سمجھو اس سے مشورہ لے لو چونکہ عورتوں کی رائے کم عقلی کی طرف لے جاتی ہے، عوروں کو پردہ ہی میں رہنے دو، چونکہ عورتوں کے لیے کثرت حجاب بہت بہتر ہے عورتوں کو گھروں میں بیٹھے رہنا باہر نکلنے سے بہتر ہے اگر تم سے ہو سکے کہ انھیں تمہارے علاوہ کوئی نہ پہچانتا ہو تو ایسا لازمی کرو، غصہ کم کرو گناہ

کے علاوہ میں عتاب مت کرو چونکہ عورت پھول کی مانند ہے عورت سختی نہیں برداشت کر سکتی اپنے غلاموں سے اچھا برتاؤ کرو اگر ان میں سے کوئی غلطی کر بیٹھے تو اسے معاف کردو چونکہ معاف کرنا اسے مارنے سے اچھا ہے، ان کے ذمہ وہی کام سپرد کرو جو تم آسانی کے ساتھ ان سے لے سکو اپنی معاشرت اچھی رکھو چونکہ معاشرت تمہارا ایک پردہ ہے جس سے تم اڑتے ہو تمہاری اصل اسی کی طرف لوٹتی ہے وہ تنگی کے وقت تمہارا اعتماد ہیں۔ غلاموں میں جو کریم ہو اس کا اکرام کرو جو بیمار ہو اس کی عیادت کرو انھیں اپنے امور میں شریک کرو، تنگدست پر آسانی کرو اپنے امور پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو چونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اور بہترین مددگار ہے میں تمہارے دین اور دنیا کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ والسلام۔

رواہ وکیع والعسکری فی المواعظ

۴۴۲۱۶ یحیی بن عبداللہ بن حسن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے چنانچہ ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! مجھے بتلایئے اہل جماعت کون ہیں؟ اہل فرقہ کون ہیں؟ اہل سنت کون ہیں؟ اور اہل بدعت کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا ناس ہو جب تو نے سوال کر ہی دیا ہے تو اب سمجھو اور میں تمہیں استفسار کردوں گا کہ تم میرے بعد کسی سے سوال مت کرو رہی بات اہل جماعت کی سو میں اور میرے متبعین گو کہ تعداد میں کم ہیں اہل جماعت ہیں، یہ بات حق ہے اور یہ اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم سے ہے رہی بات اہل فرقہ کی یہ وہ لوگ ہیں جو میرے اور میرے متبعین کے مخالف ہیں گو کہ ان کی تعداد زیادہ ہے اہل سنت وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مقرر کردہ طریقے پر چلتے ہیں گو کہ وہ تعداد میں کم ہی کیوں نہ ہوں اہل بدعت وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اس کی کتاب اور اس کے رسول کے مخالف ہوں اپنی رائے اور اپنی خواہش پر عمل کرتے ہوں گو کہ ان کی تعداد کیوں نہ زیادہ ہو ان کی پہلی جماعت گزر چکی اور جماعتیں ابھی باقی ہیں ان کا استقبال اللہ ہی کے سپرد ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین! لوگ مال غنیمت کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ جو شخص ہمارے ساتھ قتال کرے گا وہ خود اس کا مال اس کی اولاد ہمارے لیے مال غنیمت ہیں۔ اتنے میں بکر بن وائل کا ایک آدمی کھڑا ہوا جسے عبادہ قیس کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ سخت زبان تھا کہنے لگا اے امیر المؤمنین بخدا آپ نے برابری کی تقسیم نہیں کی ہے رعیت میں عدل بھی نہیں کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تیری ہلاکت کیوں نہیں؟ کہنے لگا چونکہ آپ نے جو کچھ لشکر میں ہے وہ تقسیم کردیا اور آپ نے اموال عورتیں اور بچے چھوڑ دیئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے لوگو! جس پر کوئی زخم لگا ہو وہ موٹاپے سے اس کا علاج کرے۔ عبادہ بولا: ہم اپنا مال غنیمت طلب کرنے آئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اگر تم جھوٹے ہو تو اس وقت تک اللہ تعالیٰ تمہیں موت نہ دے جب تک کہ تم قبیلہ ثقیف کے لڑکے کو نہ پالو قوم سے ایک آدمی بولا: اے امیر المؤمنین! ثقیف کا لڑکا کون ہوگا؟ فرمایا: ثقیف کا ایک آدمی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو توڑے بغیر نہیں رہے گا عرض کیا: وہ اپنی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا؟ فرمایا کیوں نہیں جابروں کی ایک جماعت اس کا قلع قمع کرے گی بڑی گندی موت اسے قتل کیا جائے گا اس کے پیٹ کی کثرت تہ بیان کی وجہ سے اس کا دوپٹا پھٹے گا اے بکر کے بھائی! تیری رائے کمزور ہے کیا تمہیں علم نہیں کہ ہم بڑے کے گناہ کے بدلے میں چھوٹے کو نہیں پکڑتے اموال وقت سے قبل ان کے لیے تھے انھوں نے فطرت پر بچے جنم دیئے تمہارے لیے وہی کچھ ہے جو کچھ لشکر نے جمع کیا ہے اور جو کچھ گھر میں ہے وہ ان کی اولاد کے لیے میراث ہے ان میں سے جو بھی ہمارے اوپر حملہ آور ہوگا ہم اسے اس کے گناہ کے بدلہ میں پکڑیں گے اگر وہ ہٹ گیا تو اس کے گناہ میں دوسرے کو نہیں ڈالا جائے گا اے قبیلہ بکر کے آدمی! میں نے ان لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ میں دو جوتوں کے برابر برابر ہونے کی طرح آپ ﷺ کے نقش قدم پر چل رہا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ میدان جنگ سے وہاں موجود ہر چیز کو حلال کر دیا ہے جبکہ دار ہجرت نے سب کچھ حرام کردیا ہے ہاں البتہ جو کچھ حق سے لیا جائے پس رک جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے گو کہ تم میری تصدیق نہ کرو اور مجھ پر کثرت کرو (اس بات پر آپ نے اکثر مرتبہ کلام کیا) پس تم میں سے کون ہے جو اپنی ماں عائشہ کو اپنے حصہ میں لے گا۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین ہم میں سے کون ہو سکتا ہے۔ آپ نے درست فرمایا ہم نے خطا کی آپ کو علم ہے اور ہم جاہل ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ ہر طرف سے لوگوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں کہ اے امیر المؤمنین آپ نے بجا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذات اقدس سے رشد وہدایت پھیلائے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے لوگو! بخدا اگر ان کی اتباع واطاعت کروگے تو ہم

اپنے نبی کے راستے سے نہیں ہٹو گے یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ہر طرح کی مصیبتوں سے محفوظ قرار دیا ہے اور فضل خطاب عطا فرمایا ہے اور انھیں ہارون بن عمران کے طریق پر قرار دیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون تھے مگر اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ نے انھیں خصوصی فضل وکرم عطا فرمایا ہے اور اپنے نبی ﷺ کو وہ کچھ عطا کیا ہے جو کسی کو بھی نہیں دیا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے دیکھو تمہیں کیا حکم دیا گیا ہے اسے پورا کرو، بلاشبہ عالم جانتا ہے کہ جاہل کن گھٹیا امور کا ارتکاب کرتا ہے، میں تمہیں ابھارتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ اگر تم میری اطاعت کرتے رہے جنت کی راہ پر چلو گے گو کہ اس میں شدید مشقت ہے اور سخت کراہت ہے چلانکہ دنیا میٹھی اور حلاوت والی ہے اور حلاوت دھوکا کھانے والے کے لیے ہے بدبختی اور ندامت قلیل ہے پھر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بنی اسرائیل کے ایک نبی نے بنی اسرائیل کو پانی نہ پینے کا حکم دیا انھوں نے نبی کا حکم نہ مانا اور پانی پی لیا اور بہت تھوڑے لوگوں نے پانی نہ پیا اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے یہ ان لوگوں میں سے ہوئے جنھوں نے اپنے نبی کی اطاعت کی اور اپنے رب کی نافرمانی کے مرتکب نہیں ہوئے۔ رہی بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی انھیں عورتوں کی رائے نے آڑے لے لیا اور علی ان کے دل میں ہنڈیا کی طرح کھٹک رہے تھے اگر انھیں دعوت دی جاتی تو لامحالہ وہ اچھائی کا کام کرتیں ان کے لیے پہلی جیسی حرمت ہے حساب تو اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے جسے چاہے معاف فرمادے اور جسے چاہے عذاب دے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے اس فیصلہ سے راضی رہے، اس کے بعد لوگوں نے اعلان کیا: اے امیر المومنین! آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے گو کہ ہم جاہل رہے ہم آئندہ اس بات کا ارتکاب نہیں کریں گے جس کو امیر المومنین ناپسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ ابن لیاف انصاری اپنے درج ذیل اشعار میں کہتا ہے۔

ان رایا رایتموہ سفاھا　　لخطا الا یرادو الاصدار

تمہاری رائے بے وقوفی پر مبنی ہے اور اس رائے کا اظہار بھی سخت غلطی ہے

لیس زوج النبی تقسیم فینا　　ذلک زیغ القلوب والابصار

نبی کی بیویوں کو بطور غنیمت تقسیم نہیں کیا جائے گا، یہ خیال دلوں اور بصریت کی کجی ہے۔

فاقبلو الیوم مایقول علی　　لا تنا جوا بالا ثم فی الا سرار

علی جو بات تم سے کہتے ہیں اسے مان لو اور گناہ کی باتیں پوشیدگی میں مت کرو۔

لیس ما ضمت الیوت بفی　　انما الفی ما تضم الاوار

گھروں میں جو کچھ ہو وہ غنیمت نہیں ہوتا غنیمت وہ ہے جو آگ کی تپش سے حاصل ہو۔

من کراع فی عسکر وسلاح　　ومتاع یبیع ایدی التجار

لشکر میں حصہ لینے والے گھوڑے اسلحہ اور تاجروں کے ہاتھوں میں بکنے والا سامان مال غنیمت ہے۔

لیس فی الحق قسم ذات النطاق　　لاولا اخذکم لذات خمار

پٹکا باندھنے والی عورت حقیقت میں مال غنیمت ہیں اور نہ ہی پردہ نشین عورتیں۔

ذاک ھو فینکم خذوہ وقولوا　　قد رضینا لا خیر فی الا کثار

اوپر جو بیان ہوا ہے وہ ہی مال غنیمت ہے اسے حاصل کرو اور کہو کہ ہم راضی ہیں اور اس سے زیادہ میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔

انھا امکم وان عظم الخط　　وجاءت بز لۃ وعثار

عائشہ رضی اللہ عنہا تمہاری ماں ہیں گو کہ پریشانیاں اور مصیبتیں بڑھ جائیں وہ بھولے سے تمہارے پاس آئی ہیں۔

فلھا حرمۃ النبی وحقاق　　علینا من ستر ھا ووقار

ان کے لیے نبی کا احترام ثابت ہے اور ان کا پردہ اور وقار ہمارا حق ہے۔

عبادہ بن قیس کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! ہمیں ایمان کے متعلق خبر دی، جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ نے امور کی ابتدا کی اپنے لیے جس چیز کو چاہا پسند فرمالیا اور جس چیز کو محبوب سمجھا اپنے لیے اختیار کیا وہ اسلام ہے راضی ہوا ہے اور اسے اپنے نام سے مشتق کیا ہے اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوبین کو بطور تحفہ عطا کیا ہے۔ اسلام کے شرائع کو سہل بنایا ہے اسلام کے ارکان کو عزت بخشی ہے، افسوس ہے اس شخص پر جو ظلم کرے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو سیڑھی بنایا ہے اسلام میں داخل ہونے والے کے لیے اور نور بنایا ہے نور حاصل کرنے والے کے لیے اور اس پر چلنے والے کے لیے برھان بنایا ہے اور دین بنایا ہے تحفہ لینے والے کے لیے جو اسے پہچانے اس کے لیے عزت وشرف بنایا ہے مخاصمت کرنے والے کے لیے حجت بنایا ہے۔ اور روایت کرنے والے کے لیے علم بنایا اسکو بولنے والے کے لیے حکمت بنایا اس کے ساتھ تعلق بنانے والے کے لیے وثیقہ بنایا اس پر جس نے ایمان لایا وہ نجات پا گیا پس ایمان اصل حق ہے حق ھدایت کا راستہ ہے اس کی تلوار آراستہ زیور ہے اور غنیمت اس کا زیور ہے یہ واضح راستہ ہے چمکتا ہوا چراغ ہے اس کی غایت بلند وبالا ہے اس کی دعوت افضل ترین ہے صادقین کی راہ پر چلنے والے کے لیے بشارت ہے واضح البیان ہے عظیم الشان ہے امن اس کا راستہ ہے نیکیاں اس کا منارہ ہیں فقہ اس کے جلتے چراغ ہیں نیکوکار اس کے شہسوار ہیں پس نیک بخت ایمان کی بدولت محفوظ ہوں گے جبکہ بد بخت نافرمانی کر کے ناامید ہو چکے جس پر بیان کی ہیئت متوجہ ہوئی جب حق کا نور اور ہدایت کا راستہ واضح ہو چکا پس ایمان کے ذریعے نیکیوں پر استدلال مطلوب ہے۔ نیکیوں سے ہی فقہ کی تعمیر ممکن ہے فقہ سے ہی موت مرہوب رہی ہے جبکہ موت سے دنیا کا خاتمہ ہو جاتا ہے، دنیا ہی سے آخرت کا خروج ہے جبکہ قیامت کے دن دوزخیوں کے لیے موت حسرت ہی ہوگی جبکہ دوزخیوں کے تذکرہ میں جنتیوں کے لیے تقویٰ ہے جبکہ تقویٰ ایک غایت ہے اور اس کا متبع کبھی ہلاک نہیں ہوتا اس پر عمل کرنے والا نادم نہیں ہوتا، چونکہ تقویٰ ہی کی بدولت کامیاب ہونے والے کامیاب ہوتے ہیں اور معصیت سے خسارہ پانے والے خسارہ پاتے ہیں، چاہئے کہ اہل عقل نصیحت حاصل کریں اہل تقویٰ عبرت حاصل کریں، چونکہ مخلوق قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے قبل ختم نہیں ہوگی گویا وہ بلندی کی غایت کی طرف بڑھیں گے پکارنے والے کی طرف گردنیں جھکائے چلے جارہے ہوں گے قبروں سے وہ نکل پڑیں گے ہر گھر کے لیے اس کے رہنے والے ہوتے ہیں بدبختوں کی وجہ سے اسباب ختم ہو چکے ہوں گے اور زبردست ذات کی طرف سدھاریں گے پھر ان کے لیے دنیا کی طرف واپس لوٹنا نہیں ہوگا جبکہ ان کے سرداران کی اطاعت سے بیزاری ظاہر کر رہے ہوں گے جبکہ خوش بخت لوگ ایمان کی ولایت سے کامیاب ہو جائیں گے اے ابن قیس! ایمان کے چار ستون ہیں، صبر، یقین، عدل اور جہاد صبر کے بھی چار ستون ہیں شوق، خوف، زہد اور قرب جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے خواہشات سے یکسر علیحدگی اختیار کرتا ہے جسے دوزخ کی آگ کا ڈر ہو وہ محرمات سے پھر جاتا ہے، جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے، دنیا کی مصیبتیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں۔ جو موت کا منتظر ہوتا ہے وہ بھلائیوں کی طرف سبقت کرتا ہے جو حکمت ودانائی کا راستہ اختیار کرتا ہے وہ عبرت کا راستہ پہچان لیتا ہے جو عبرت پہچان لیتا ہے اسے سنت کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے، جسے سنت کی معرفت حاصل ہوگئی وہ گویا کہ اولین میں سے ہوگیا اور مستقل سیدھے راستے پر گامزن ہوگیا عدل کے بھی چار ستون ہیں عمدہ فہم، گہرا علم حکمت اور بردباری جسے فہم حاصل ہو وہ ان سب کی تفسیر علم سے کرتا ہے، جسے علم حاصل ہو وہ حکمت کے شرائع پہچان گیا جس نے حکمت کے شرائع پہچان لیے وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتا، جس میں بردباری آجائے وہ افراط کا شکار نہیں ہوتا اور لوگوں میں محمود ہو کر زندہ رہتا ہے جہاد کے بھی اسی طرح چار ستون ہیں امر بالمعروف ونہی عن المنکر، صدق اور فاسقین کی دھنائی، جو شخص امر بالمعروف کرتا ہے وہ مومن کی کمر کو مضبوط تر بنا دیتا ہے جو نہی عن المنکر کرتا ہے وہ منافق کی ناک کو خاک آلود کرتا ہے جو سچائی سے کام لیتا ہے اس کا وبال اتار دیا جاتا ہے، جو شخص منافقین کی دھنائی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ ہوتا ہے اللہ اس کے لیے غصہ میں آتا ہے۔

اتنے میں آپ رضی اللہ عنہ کی طرف عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: امیر المومنین جیسے آپ نے ہمیں ایمان کے متعلق خبر دی اسی طرح کفر کے متعلق بھی ہمیں خبر دیں فرمایا: اے ابو یقظان. جی ہاں! کفر کی چار چیزوں پر بنیاد ہے جفا، اندھاپن، غفلت اور شک، جس نے جفاکشی کی اس نے حق کو حقیر وکمتر سمجھا اور باطل کا بول بالا کیا، علماء کی مخالفت کی اور باطل پر اصرار کیا، جس نے اندھاپن اختیار کر لیا وہ نصیحت کو بھول گیا اور بدگمانی کی اس نے اتباع کی بغیر توبہ کے مغفرت کو طلب کیا، جس نے غفلت اختیار کی وہ رشد وہدایت سے دور رہا اور لمبی لمبی

آرزوؤں نے اسے دھوکے میں رکھا اس نے حسرت وندامت اپنے دامن میں سمیٹ لی اس کے لیے وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کا اللہ نے احتساب نہیں لیا جو اللہ کے معاملہ میں سرکشی کرتا ہے وہ شک میں پڑ جاتا ہے جس نے شک کیا ذلت اس کا مقدر بن گئی، اس نے اپنے معاملہ میں کوتاہی کردی اس نے اپنے رب تعالیٰ کے معاملہ میں دھوکا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی معافی اور آسانی وسیع تر ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طاعت میں عمل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ثواب کو حاصل کرتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت میں عمل کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کا مزہ چکھ لیا اے ابو یقظان! اچھا انجام تمہیں مبارک ہو اس انجام کے بعد اور کوئی انجام نہیں اور جنت کے بعد اور کسی جنت کی تلاش نہیں۔ اس کے بعد ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! ہمیں زندوں میں سے مردہ کے متعلق خبر دیجئے۔ فرمایا جی ہاں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مبشرین اور منذرین بنا کر مبعوث کیا ہے صدیقین نے ان کی تصدیق کی جبکہ مکذبین نے ان کی تکذیب کی انبیاء نے مصدقین کو ساتھ رکھ کر مکذبین کے ساتھ قتال کیا، اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو غلبہ عطا کیا پھر رسولوں کو موت آئی اور ان کے بعد بہت سارے لوگ آئے ان میں سے بعض منکرین ہوئے ان کی زبان اور دل دونوں منکر تھے اس کا دل تارک تھا جبکہ یہ دو بھلائی کی خصلتیں ہیں انھیں تامے رکھو ان میں سے بعض دل سے منکر ہوتے ہیں ہاتھ اور زبان سے تارک ہوتا ہے یہ عادت دو خصلتوں میں سے بڑھی ہوئی ہے ایک آدمی ان میں سے وہ ہے جو دل زبان اور ہاتھوں سے تارک ہوتا ہے یہ زندوں میں مردہ ہوتا ہے۔ اتنے میں ایک آدمی نے کھڑے ہو کر پوچھا اے امیر المومنین ہمیں بتایئے کہ آپ نے طلحہ اور زبیر کے ساتھ کیوں قتال کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ان کے ساتھ قتال کیا چونکہ انھوں نے میری بیعت توڑ دی تھی اور انھوں نے میرے مومن ساتھیوں کو قتل کیا تھا حالانکہ یہ ان کے لیے حلال نہیں تھا بالفرض اگر وہ ابوبکر وعمر کے ساتھ ایسا کرتے وہ بھی ان کے ساتھ قتال کرتے محمد ﷺ کے بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم جانتے ہیں کہ جس شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے انکار کیا وہ اس سے اس وقت تک راضی نہیں ہوئے جبتک کہ اس سے بیعت نہیں لے لی گو کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کو ناگوار ہی کیوں نہ سمجھتا ہو، تو مجھے کیا ہوا حالانکہ انھوں نے (طلحہ رضی اللہ عنہ وزبیر رضی اللہ عنہ) میرے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور رضامندی سے بیعت کی تھی نہ کہ ناگواری سے۔ لیکن انھوں نے مجھ سے بصرہ اور یمن کی ولایت (گورنری) کا مطالبہ کیا تھا میں نے انھیں ولایت نہ سونپی چونکہ ان پر دنیا کی محبت کا غلبہ ہوگیا تھا اور ان میں حرص پیدا ہوگئی تھی مجھے خوف محسوس ہوا کہ یہ کہیں اللہ کے بندوں کو غلام نہ بنالیں اور مسلمانوں کے اموال کو اپنا نہ تصور کرلیں میں نے ان کی آزمائش کرنے کے بعد جب ان سے منہ موڑا۔

ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق خبر دیجئے کیا یہ واجب ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تم سے پہلی امتیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے چھوڑنے پر ہلاک کردی گئیں چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

کانوا لایتناهون عن منکر فعلوه لبئس ما کانوا یفعلون.

وہ برائی سے نہیں باز آتے تھے چنانچہ وہ برائی کر بیٹھے تھے اور بہت برا کرتے تھے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں جو انھیں اپنائے گا اللہ اس کی مدد کرے گا اور جو ترک کرے گا اللہ اسے رسوا کرے گا نیکی کے اعمال اور جہاد فی سبیل اللہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہوتے ہوئے ایسے ہی ہیں جیسا کہ اوڑے ہوئے سمندر میں خشک جگہ پس تم بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو چونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اجل کو قریب نہیں کرتے اور رزق میں کمی نہیں کرتے جبکہ جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق افضل جہاد ہے۔ امر آسمان سے ایسے ہی نازل ہوتا ہے جیسے کہ بادلوں سے بارش کے قطرے جو تقدیر میں کم یا زیادہ آچکا ہے چنانچہ تم میں سے جب کوئی شخص اس میں کمی دیکھے اور دوسرے کو خوشحالی میں پائے تو یہ چیز اس کے لیے باعث فتنہ نہیں وہ مرد مسلمان جو

خیانت سے بری ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو اچھائیوں کا منتظر رہے یا تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیر میں واقع ہوگا یا جلد از جلد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے رزق ملے گا آناً فاناً میں وہ مال واولا دوالا ہو جاتا ہے جبکہ مال اور اولا د دنیوی زینت ہیں اور باقی اعمال دنیا کی کھیتی ہیں جبکہ عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں (دنیا و آخرت) کو بہت ساری اقوام کے لیے جمع بھی کیا ہے۔

ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! ہمیں نئی نئی باتیں ظاہر ہونے کے متعلق خبر دیں جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد نئی باتیں ظاہر ہوں گی حتیٰ کہ ایک کہنے والا کہے گا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، جبکہ یہ سب کچھ مجھ پر جھوٹ ہوگا، قسم اس ذات کی جس نے مجھے برحق مبعوث کیا ہے میری امت اصل دین پر متفرق ہو جائے گی اور اس کی جماعت بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ جائے گی ہر فرقہ ضال و مضل ہوگا اور دوزخ کی طرف دعوت دیتا ہوگا جب ایسی حالت پیش آ جائے تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو بلاشبہ قرآن حکیم میں گزرے ہوئے اور آنے والے لوگوں کی خبریں موجود ہیں۔ حکم اس میں واضح ہے اور لوگوں میں سے جس نے بھی اس کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے اسے چکنا چور کر دیا۔ قرآن کے علاوہ میں جس نے بھی طلب علم کیا اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اور اس کا واضح نور ہے اس کی شفاء نفع بخش ہے اس کا تمسک کرنے والے کے لیے باعث عصمت ہے اتباع کرنے والوں کے لیے باعث نجات ہے اس میں موج نہیں جو کھڑی ہو جائے اس میں کجی نہیں جو ٹیڑھے پن کو فروغ دے اس کے عجائب نہ ختم ہونے والے ہیں کثرت تردید اس میں فرق نہیں ڈالتی اسی قرآن کو جنات نے سنا اور اپنی قوم کو ڈر سناتے ہوئے واپس لوٹے اور کہنے لگے اے ہماری قوم چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد .

بلاشبہ ہم نے عجیب قران سنا ہے جو ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے۔

جس نے اس کا اقرار کیا اس نے سچ کہا جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر و ثواب ملا جس نے اس کا تمسک کیا اسے سیدھی راہ کی طرف راہنمائی مل گئی۔

ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ہمیں فتنہ کے متعلق خبر دیجئے کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں جب یہ آیت نازل ہوئی۔

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون.

آلم کیا لوگوں کا گمان ہے کہ صرف اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کی آزمائش نہیں کی گئی۔

میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ کے ہمارے درمیان ہوتے ہوئے ہمارے اوپر فتنہ کا نزول نہیں ہوگا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ جس فتنہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی ہے اس سے مراد کونسا فتنہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد میری امت فتنہ میں مبتلا ہوگی۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے مجھ سے غزوہ احد کے دن نہیں فرمایا تھا جس دن شہید ہونے والے شہید ہوئے آپ نے مجھے شہادت سے نہ ہمکنار ہونے کی خبر دی تھی یہ خبر مجھ پر کافی حد تک گراں گزری تھی آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: اے علی خوش ہو جاؤ تمہیں شہادت بعد میں ملے گی مجھے فرمایا: بلاشبہ یہ ایسا ہی ہے، اسوقت تمہارے صبر کی کیا حالت ہوگی جب تمہاری ڈاڑھی خون آلود ہوگی میں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں کیا یہ مقام صبر کے مواقع میں سے نہیں لیکن بشارت اور شکر کے مواقع میں سے ہے۔ فرمایا: جی ہاں۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے علی تم میرے بعد بھی زندہ رہو گے اور میری امت کے ساتھ آزمائش کا شکار ہو گے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جھگڑا کرو گے، لہٰذا جواب تیار رکھو میں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں مجھے بتائیں یہ کیسا فتنہ ہے جس میں لوگ مبتلا ہوں گے جس پر میں آپ کے بعد ان سے جہاد کروں گا ارشاد فرمایا: یقیناً تم میرے بعد فتنہ پردازوں بے انصافوں اور ظالموں سے جہاد کرو گے...... ایک ایک آدمی کا نام لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تم میری امت کے ہر اس فرد سے قتال کرو گے جو میری مخالفت کرے گا اور دین میں رائے پر عمل کرے گا، حالانکہ دین میں رائے کی گنجائش نہیں ہے۔ بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کا امر اور اس کی نہی ہے۔ میں نے عرض کیا! یا رسول

اللہ قیامت کے دن خصوصیت کے معاملہ میں رشد وہدایت کی طرف میری راہنمائی فرمانا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں جب ایسا موقع ہو ہدایت کو ترجیح دو جب تمہاری قوم ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دے رہی ہوگی اور قران کے مقابلہ میں رائے کو لائے گی اس وقت قرآن مجید میں سے متشابہات کے ذریعے حجتوں کا تتبع کیا جاتا ہوگا دنیا کے حصول اور کثرت مال کے واسطے تم اس وقت قرآن کو رائے پر ترجیح دینا جب تمہاری قوم کلام کو اس کے مواضع سے تحریف کرے گی اندھادھند بدعات کے وقت امر صالح فتنہ گناہ بے راہ قیادت ظالم فرقے اور نا انصاف فرقے کے وقت، اس وقت اچھی عاقبت کو بھول نہ جانا جبکہ عاقبت متقین کے لیے ہے اے علی! ایسا نہ ہو کہ تمہارا خصم عدل واحسان اور تواضع والا ہو میری سنت پر چلنے والا ہو اور قرآن پر عمل کرتا ہو جبکہ تم ایسے نہ ہو وہ آدمی راہ حق سے نکل جاتا ہے جو اللہ کے فریضے کی مخالفت کرتا ہو یا نبی کی سنت سے منہ موڑتا ہو یا حق سے عدول کرتا ہو اور باطل پر عمل کرتا ہو اس وقت لوگ ظلم میں بڑھ جاتے ہیں اور انھیں خدا کی طرف سے مہلت دی گئی ہوتی ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

انما نملی لهم لیز دادو اثما.

ہم نے انھیں اس لیے مہلت دی ہوئی ہے تاکہ وہ گناہ میں بڑھ جائیں۔ اس وقت حق کے گواہ نہیں ہوں گے اور انصاف قائم کرنے والے نہیں ہوں گے اے علی! قوم عنقریب فتنہ میں مبتلا ہوگی اور وہ حسب ونسب پر فخر کرتے ہوں گے خود اپنا تزکیہ کرتے ہوں گے اور اپنی دینداری کا رب تعالیٰ پر احسان جتلا رہے ہوں گے، اس کی رحمت کے متمنی ہوں گے اس کے عذاب سے بےخوف ہوں گے حرام کو حلال سمجھیں گے، شراب کو نبیذ سمجھ کر حلال کریں گے، حرام کو ھدیہ سمجھ کر حلال سمجھیں گے اور سود کو بیع کے ذریعے حلال سمجھیں گے زکوۃ نہیں ادا کریں گے اور یوں نیکی کے دعویدار ہوں گے فسق وفجور کا ان میں دور دورہ ہوگا ان پر سفہاء حکمرانی کررہے ہوں گے ان کا ظلم اور خطائیں دوگنا ہو جائیں گی۔ ان کے ہاں حق باطل بن جائے گا اور باطل حق ہوجائے گا باطل پر ایک دوسرے کا تعاون کریں گے اور حق پر طرح طرح کے طعنے کرنے لگیں گے۔ علماء پر عیب لگائیں گے اور ان کا مذاق اڑائیں گے، یارسول اللہ! جب وہ ایسا کریں گے تو وہ کس مقام پر ہوں گے فتنہ کے مقام پر یا اردت کے مقام پر؟ ارشاد فرمایا: وہ تمام فتنہ پر ہوں گے اللہ تعالیٰ ہم اہل بیت کی وجہ سے انھیں پناہ دے گا جب ہم میں سے خوش بخت لوگوں کا ظہور ہوگا جو عقلمند ہوں گے الا یہ کہ جو نماز چھوڑتا ہو اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں حرام کو حلال کرتا ہو جو بھی ایسا کریگا وہ کافر ہوگا۔ اے علی! اللہ تعالیٰ نے ہم سے اسلام کو فتح دی اور ہم ہی سے اس کا خاتمہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے بتوں کو ہلاک کیا اور ان کے پجاریوں کو بھی ہمارے ہی ذریعے ہر جابر ومنافق کو ختم کریگا۔ حتیٰ کہ ہم حق پر قتل کردیئے جائیں گے جیسا کہ باطل پر بہت سارے قتل کیے جائیں گے، علی اس امت کی مثال ایک باغیچے کی سی ہے، اس میں سے ایک جماعت عام کو کھلایا جاتا ہو پھر ایک عام جماعت کو شاید ان کے آخر میں ایک جماعت ہو جس کی اصل ثابت ہو اور ان کی فرع احسن ہے جن کا پھل میٹھا ہو جن کی اکثریت بھلائی پر ہو جس میں عدل وانصارف کی فراوانی ہو جن کی بادشاہت طویل تر ہو اے علی! اللہ تعالیٰ اس امت کو کیسے ہلاک کرے گا جس کا پہلا فرد میں ہوں درمیانی فرد مہدی ہوں گے اور آخری فرد مسیح ابن مریم ہوں گے اے علی اس امت کی مثال بارش جیسی ہے نہیں معلوم اس کا پہلا حصہ بھلائی والا ہوگا یا آخری اس کے درمیان میں کجی اور ٹیڑھا پن ہے تو اس میں سے نہیں۔ اے علی! اس امت میں دھوکا دہی تکبر خودنمائی اور طرح طرح کی برائیاں پیدا ہوں گی اس کے بعد یہ امت شروع کے اچھے افراد کی طرف لوٹے گی یہ اس وقت ہوگا جب مرد کی حاجت عورت کے عزل پر پوری ہوگی حتیٰ کہ اہل بیت بکری ذبح کریں گے اور اس کے سر پر قناعت کرلیں گے اور اس کے بقیہ حصہ کو آپس کی نرمی ومہربانی کی بنا پر آپس میں تقسیم کرلیں گے۔ رواہ وکیع

لمبی عمر والا آزمائش کا شکار ہوتا ہے

۴۴۲۱۷ .....ابو وائل کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں لوگوں سے خطاب کیا میں نے اسے سنا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے! اے لوگو! جو شخص بتکلف فقر اپنائے وہ فقیر بن ہی جاتا ہے، جسے لمبی عمر دی گئی وہ ابتلاء کا شکار ہوا جو شخص آزمائش کی لیے تیار نہ ہوا تو

وہ ابتلاء کے وقت صبر آزما نہیں ہوسکتا جو بادشاہ بنا وہ دولت جمع کرنے میں مشغول ہوا جو شخص مشورہ نہیں لیتا وہ نادم ہو جاتا ہے، اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، عنقریب اسلام کا صرف نام ہی باقی رہے گا اور قرآن کے صرف نقوش ہی باقی رہیں گے اس لیے فرمایا کرتے تھے: خبردار! کوئی شخص بھی علم حاصل کرنے میں حیاء محسوس نہ کرے، جس سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کا اسے علم نہیں وہ آگے سے "لا اعلم" میں نہیں جانتا ہوں کہہ دے گا اس وقت تمہاری مساجد کی عمارتیں عالی شان ہوں گی حالانکہ تمہارے دل اور تمہارے اجسام ہدایت سے ویران ہوں گے اس وقت تمہارے فقہاء آسمان تلے بدترین لوگ ہوں گے انہی سے فتنوں کا ظہور ہو گا اور انہی میں لوٹے گا اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے امیر المومنین! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: جب تمہارے رذیل لوگوں میں فقہ (علم) آجائے گا تمہارے خیار میں فحاشی پھیل جائے گی اور کم ذات لوگوں میں بادشاہت آجائے گی پس اسی وقت قیامت قائم ہو جائے گی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۱۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بات کرنے والے کی طرف مت دیکھو بلکہ دیکھو کہ وہ کیا بات کر رہا ہے۔

رواہ ابن السمعانی فی الدلائل

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۵۹۱ والدار المنتثر ۴۶۰

۴۴۲۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر بھائی چارہ منقطع ہونے والا ہے بجز اس بھائی چارے کے کہ جس کی بنیاد طمع پر نہ ہو۔

رواہ ابن السمعانی

۴۴۲۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا ذمہ امین ہے اور میں اس کا جوابدہ ہوں خصوصاً اس کے لیے کہ جس کے لیے میں نے عبرت کی وضاحت کری ہے۔ یہ کہ کسی قوم کی کھیتی کی برانگیختی تقویٰ پر نہ ہو ہدی پر اصل کی پیاس نہ ہو خبردار مخلوق میں بدترین آدمی وہ ہے جو فتنوں کی تاریکیوں میں علم کو چھپائے اور صلح کے موقع پر علم کا کتمان کرے حالانکہ اس کے امثال اسے عالم کا نام دیتے ہوں وہ اپنے سے سلامتی کا ایک دن بھی نہیں لاسکتا، صبح ہوتے ہی تکبر کرتا ہے، جو چیز اس سے کم سرزد ہو وہ اس کے لیے بہتر ہے اس کے زیادہ سے جب کثیر پانی کی فراوانی ہونے لگے گی، لوگوں کے لیے اس کا بیٹھنا عموماً فضول اور بے فائدہ ہوتا ہے، اگر اس پر کسی مبہم بات کا نزول ہوا پنی رائے سے ڈرتے ہوئے وہ مشتبہات میں قطع کے اعتبار سے تار عنکبوت کی مانند ہے، اس کی حالت یہ ہوگی کہ جب خطا کرے گا اسے اپنی خطا کا علم ہی نہیں ہوگا چونکہ وہ جہالت کی تاریکیوں میں گھرا ہوگا جس چیز کا اسے علم نہیں اس سے معذرت بھی نہیں کریگا کہ سلامت رہے اس میں علی گہرائی مقصود ہوگی تیز آندھی کی طرح اس کا علم غبار کی مانند ہوگا اس کی وجہ سے آنکھیں آنسو بہا رہی ہوں گی، مواریث کا اس کی وجہ سے خون ہوگا، اس کے فیصلہ سے حرام کو حلال سمجھا جائے گا اس کے پاس آنے والا مطمئن نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ کسی قسم کے اہلیت رکھتا ہوگا۔

رواہ المعافی بن زکریا و وکیع وابن عساکر

۴۴۲۲۱..... ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے ایک ساتھی کے مرجانے کی خبر آئی بعد میں پتہ چلا کہ وہ مرا نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ امابعد! ہمارے پاس ایک خبر آئی جس نے تمہارے ساتھیوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا پھر پہلی خبر کی تکذیب بھی آگئی اس کی خوشی ہمارے اوپر کسی انعام سے کم نہیں تھی، یہ الگ بات ہے کہ سرور منقطع ہو جاتا ہے چونکہ پہلی خبر کی تصدیق کے لیے کم وقت رہ گیا ہے کیا تم اس شخص جیسے ہو سکتے ہو جس نے موت دیکھ لی ہو اس نے مابعد کا معاینہ کرلیا ہو وہ رجعت کی طلب میں بے خود ہو جاتا ہے اسکو خوش کرنے والا مال دار قرار کی طرف نقل کر دیا جاتا ہے، وہ نہیں سمجھتا کہ اس کے لیے کوئی اور مال بھی ہے جان لو! رات اور دن پے در پے آتے رہیں گے عمریں ختم کرتے رہیں گے اموال لٹاتے رہیں گے اور اجلیں پوری کرتے رہیں گے افسوس! افسوس! عاد، ثمود اور بہت ساری امتیں گزر چکی ہیں وہ اپنے رب کے پاس جا پہنچے ہیں، وہ اپنے اعمال کی جزا بھگتے جا چکے ہیں جبکہ دن اور رات ویسے کے ویسے ہی ہیں حوادث دن رات کو بوسیدہ نہیں کرتے، بقیہ کام سرانجام دینے کے لیے پھر بھی تازہ دم ہیں، جان لو! بلاشبہ تم بھی اپنے بھائیوں کی مانند ہو۔ تمہاری مثال اس جسد جیسی ہے جس کی قوت ختم ہو چکی ہو صرف اس کا سانس لینا ہی باقی رہ گیا ہو وہ دائمی کا منتظر ہو وعظ و نصیحت کے قبول کرنے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ رواہ العسکری فی المواعظ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات

۴۴۲۲۲...... ابوالدرداؓکہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز فجر پڑھی جب آپ دائیں جانب مڑے تھوڑی دیر رک گئے گویا کہ آپ پر کچھ مشقت طلب بوجھ ہے پھر اپنے ہاتھ کو پلٹ کر فرمایا: بخدا! میں نے محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے میں آج کسی کو بھی ان کے مشابہ نہیں دیکھتا ہوں، وہ صبح غبار آلود حالت میں کرتے تھے انھوں نے رات گویا بھیڑ بکریوں کے ساتھ گزاری ہو چنانچہ وہ سجدہ اور قیام میں رات گزارتے تھے کتاب اللہ کی تلاوت میں مشغول رہتے جب صبح کرتے تو اللہ کا ذکر کرتے اور ایسے جھک جاتے تھے جیسا کہ تیز آندھی میں درخت جھک جاتے ہیں ان کی آنکھیں غمناک رہتی تھیں حتیٰ کہ ان کے کپڑے بھی بھیگ جاتے تھے جب وہ صبح کو اٹھتے بخدا لوگ غفلت میں رات گزار چکے ہوتے تھے اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ہنستے ہوئے نہیں دیکھے گئے حتیٰ کہ ابن ملجم نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا۔ رواہ الدینوری والعسکری فی المواعظ وابن عساکر وابونعیم فی الحلیۃ

۴۴۲۲۳...... یحییٰ بن عقیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر ﷺ سے فرمایا: اے امیر المومنین! اگر یہ بات آپ کو مسرور کرتی ہو کہ آپ اپنے دونوں ساتھیوں سے جاملیں تو آرزوؤں میں کمی کرو بھوک ابھی باقی ہو کھانا چھوڑیں ازار چھوٹا بنائیں قمیص میں پیوند لگالیں اور جوتے خود گانٹھ لیں۔ آپ ان دونوں کے ساتھ مل جائیں گے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۲۴...... عبداللہ بن صالح عجلی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تمہیں دیناوی زندگی دھوکا میں نہ ڈالے چونکہ دنیا آزمائشوں میں جکڑی ہوئی ہے فناء میں مشہور ہے تقدیر میں موصوف ہے دنیا کی ہر چیز میں زوال ہے، یہ اہل دنیا میں لٹکا ہوا ڈول ہے اس ڈول کا چھوڑ دینے والا دنیا کے شر سے محفوظ رہتا ہے، دنیا والوں میں نرمی اور سرور دائر رہتا ہے یکا یک وہ آزمائش اور دھوکے میں جا پہنچے ہیں۔ دنیا میں زندگی مذموم ہے آسائش دائمی نہیں دنیاوی اغراض ومقاصد نہ پائے جانے والے ہدف ہیں، انھیں کوئی تیر نشان زدہ نہیں کرتا، اس کا شکار انھیں ختم کردیتا ہے، اے اللہ کے بندو! تم اس دنیا میں زوال کے مقام پر ہو تم سے پہلے لمبی لمبی عمروں والے گزر چکے جن کی قوت اور طاقت بے تحاشا تھی ان کے گھر فن تعمیر میں بے مثال نمونہ رکھتے تھے ان کے آثار بہت دیر تک باقی رہنے والے ہیں بالاخران کی آوازیں دھیمی پڑگئیں ان کے اجساد بوسیدہ ہوگئے ان کے گھر ویران ہوگئے، ان کے نشانات مٹ گئے مضبوط محلات اور بچھی ہوئی قالینوں کی بجائے انھیں قبروں کی مٹی بھی نہ دستیاب ہوسکی وہ بدکار ملحد قومیں تھیں جو فنا ہو چکیں ان کا ٹھکانا مشقت طلب ہے اس کا ساکن ورہائشی اجنبیت کا شکار ہے وہ اب وحشت زدہ ہیں اب انھیں عمارتیں سکون نہیں دیتیں وہ اب آپس میں پڑوسیوں جیسا تعلق قائم نہیں رکھ سکتے۔ حالانکہ وہ آپس میں قریب قریب ہیں اور پڑوس میں ہیں، حالانکہ ان کا آپس میں تعلق کیوں کر ہوسکتا ہے چونکہ انھیں بوسیدگیوں نے پیس ڈالا ہے اور انھیں پتھروں اور غمناک مٹی نے کھالیا ہے وہ بھی زندگی کے بعد موت کا شکار بن گئے ان کی زندگی ختم ہو چکی دوستوں کو ان کا درد بے حال کیے ہوئے ہے حالانکہ وہ مٹی میں سکونت پذیر ہو چکے، وہ اس جہان کو خیر باد کہہ چکے اب ان کے لیے واپسی نہیں ہوگی، افسوس صد افسوس ”ہرگز نہیں! یہ ایک کلمہ ہے جس کا وہ قائل ہے حالانکہ ان کے پیچھے عالم برزخ ہے جو اٹھائے جانے والے دن تک برقرار رہے گا“ گویا جہاں تم نے جانا تھا وہاں جا چکے تنہائی اور بوسیدگی کی طرف تم کوچ کر چکے اس ٹھکانے کے تم رہن بن چکے ہو اس امانت کی جگہ نے تمہیں لے لیا ہے۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب امور کی انتہا ہوجائے گی قبریں اکھاڑ دی جائیں گی جو کچھ دلوں میں ہے وہ حاصل ہوجائے گا جلیل القدر بادشاہ کے سامنے تمہیں کھڑا کیا جائے گا گناہوں کی وجہ سے دلوں کی دھڑکن ختم ہو چکی ہوگی سارے پردے ختم ہو چکے ہوں گے تمہارے عیوب اور پوشیدہ باتیں ظاہر ہوجائیں گی، یہاں ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ مل جائے گا۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

لیجزی الذین اساء وا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ

تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ ملے اور اچھائی کرنے والوں کو اچھائی کا بدلہ ملے۔

ووضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین مما فیه ویقولون یاویلتنا مال هذاالکتاب لایغادر صغیرة ولا کبیرة الا احصاها ووجدوا ما عملوا حاضر اولا یظلم ربک احدا

(اعمال کا) دفتر سامنے رکھ دیا جائے گا تم (اسوقت) مجرمین کو دیکھو گے اس دفتر میں لکھے ہوئی کی وجہ سے لوگ کہیں گے ہائے افسوس کیا وجہ ہے اس دفتر نے نہ چھوٹا گناہ چھوڑا ہے نہ بڑا مگر اس نے سب کو شمار کر دیا ہے۔

اپنے کیے ہوئے اعمال کو اپنے سامنے حاضر پائیں گے، تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اپنے اولیاء کا متبع بنائے یہاں تک کہ اپنے دارالاقامہ میں ہمیں جاگزیں کردے بلاشبہ رب تعالیٰ حمد وستائش والا ہے۔

رواہ الدینوری وابن عساکر

آخرت ایک سچا وعدہ ہے

۴۴۲۲۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا حمد وثنا کے بعد فرمایا: امابعد! دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے اور الوداع کے قریب ہو چکی ہے آخرت آنا چاہتی ہے اور نمودار ہونا چاہتی ہے، آج گھوڑوں کے چاق وچوبند کرنے کا دن ہے اور کل دوڑ کا دن ہوگا خبردار تم آرزوؤں کے دنوں میں ہو اس کے پیچھے اجل ہے جس نے امید کے دنوں میں کوتاہی کی اجل کے حاضر ہونے سے قبل وہ عمل میں رسوا ہوا ایام رغبت میں بھی اللہ ہی کے لیے عمل کرو جیسا کہ خوف کے ایام میں اللہ کے لیے عمل کرتے ہو بلاشبہ میں نے کوئی نہیں دیکھا جو جنت کے طلبگار کی طرح سوتا ہو اور میں نے دوزخ سے بھاگنے والے کی طرح بھی کوئی نہیں سونے والا دیکھا۔ خبردار جسے حق نفع نہیں پہنچاتا اسے باطل ضرور نقصان پہنچاتا ہے۔ جسے ہدایت سیدھی راہ پر نہ لاسکی اسے گمراہی دبوچ لیتی ہے خبردار! تمہیں کوچ کرنے کا حکم مل چکا ہے زاد راہ پر تمہیں راہنمائی مل چکی ہے، خبردار! اے لوگو! دنیا حاضر ہے اس سے نیک وبد سب کھانے جارہے ہیں۔ جبکہ آخرت ایک سچا وعدہ ہے اس میں قادر بادشاہ کا فیصلہ ہوگا، خبردار! فرمان باری تعالیٰ ہے:

الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرة منه وفضلاً واللہ واسع علیم.

شیطان تمہیں فقر وفاقہ سے ڈراتا ہے تمہیں فحاشی سے ڈراتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے مغفرت کا وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ وسعت اور علم والا ہے۔

اے لوگو! اپنی عمر میں اچھائی کرو تمہاری عاقبت سنور جائے گی، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کا وعدہ اطاعت کرنے والوں سے کیا ہے جبکہ نافرمانی کرنے والوں سے دوزخ کا وعدہ کیا ہے، وہ ایسی آگ ہے جس کی بھڑک ماند نہیں پڑتی، اس کا قیدی آزاد نہیں ہوتا اس کی تپش شدید تر ہوگی اس کا پانی پیپ ہوگا، مجھے تمہارے اوپر اتباع ھویٰ کا سب سے زیادہ خوف ہے اور طول امل بھی خوفناک چیز ہے۔

رواہ الدینوری وابن عساکر

بہتر مال وہ ہے جو عزت کو بچاتا ہو

۴۴۲۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا پڑوس اذیت سے رک جانے کی دلیل نہیں لیکن اذیت پر صبر کرنا بڑی چیز ہے فرمایا کہ بہترین مال وہ ہے جو عزت کو بچاتا ہو ہر چیز کی آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت نسیان ہے، عبادت کی آفت ریاکاری ہے، عقلمندی کی آفت عجب ہے خاندانی شرافت کی آفت کبر ہے ظرافت کی آفت بیہودہ گوئی ہے سخاوت کی آفت فضول خرچی ہے حیاء کی آفت ضعف ہے بردباری کی آفت ذلت ہے اور جلدی کی آفت فحاشی ہے۔ رواہ وکیع فی الغرر

۴۴۲۲۷ یحییٰ بن جزار کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر آپ کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ آپ

اپنے دوساتھیوں کے ساتھ جاملیں تو آرزوؤں کو کم کردو کھانا کم کھاؤ، اپنا ازار چھوٹا بناؤ قمیص میں پیوند لگالو اور جوتے خود گانٹھ لیں ان دونوں کے ساتھ لاحق ہوجاؤ گے۔ رواہ ابن عساکر وقال محفوظ ان علیا قال لعمر یعنی بصا حبیه النبی ﷺ وابوبکر

۴۴۲۲۸ ابوبکر بن عیاش کی روایت ہے کہ جب حضرت علی بن ابی طالب سرزمین صفین کی طرف نکلے اور مدائن کے ویرانے کے پاس سے گزرے ایک آدمی نے مثال دیتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

جرت الریاح علی محل دیار ھم فکا نما کا نوا علی میعاد

ہوائیں ان کے ٹھکانوں پر چلیں گویا ان کی ہلاکت کا وقت مقرر تھا۔

واری النعیم وکل مایلھی به یوما یصیر الی بلی ونفاد.

میں ہر قسم کی عیش وعشرت کے سامان اور غافل کردینے والی چیزوں کو فناء اور برباد دیکھ رہا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح مت کہو بلکہ یوں کہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمة کانوا فیھا فاکھین کذالک واورثناھا قوما آخرین.

کتنے ہی باغات چشمے کھیتیاں اور عمدہ عمدہ جگہیں وہ چھوڑ گئے بہت ساری نعمتیں جن میں وہ عیش کررہے تھے اسی طرح ہم نے اس سامان عیش کا دوسروں کو وارث بنادیا۔

یہ لوگ وارث تھے جبکہ انھوں نے دوسروں کو وارث بنادیا ان لوگوں نے حرام کو حلال بنادیا تھا، ان پر بھی تباہی آن پڑی لہٰذا تم حرام کو حلال مت بناؤ ورنہ تمہارے اوپر بھی تباہی آن پڑے گی۔ رواہ ابن ابی الدنیا والخطیب

۴۴۲۲۹ "مسند علی" عبدالملک بن قریب، علاء بن زیاد اعرابی، اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فتنہ کے بعد کوفہ میں منبر پر تشریف لائے آپ نہروان کی جنگ سے فارغ ہوچکے تھے حمد وصلوٰۃ کرتے وقت آپ رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کردیا حتیٰ کہ آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی پھر آپ نے اپنی داڑھی جھاڑی آنسوؤں کے چھینٹے کچھ لوگوں پر پڑے ہم کہا کرتے جسے آپ کے آنسو پڑے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کردی ہے پھر فرماتے اے لوگو! ان لوگوں میں سے مت ہوجاؤ جو بغیر عمل کے آخرت کی امید لگائے بیٹھے ہیں اور طول امل کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کیے ہوئے ہیں۔ دنیا میں زاہدین جیسی باتیں کرتا ہے حالانکہ اس کا عمل دنیا کی رغبت کرنے والوں جیسا ہے اگر اسے دنیا مل بھی جائے رجتا نہیں، اگر روک دیا جائے قناعت نہیں کرتا، جو کچھ ملا ہے اس کے شکر سے عاجز ہے ماقی میں زیادتی اور اضافے کا متمنی ہے دوسروں کو حکم کرتا ہے لیکن خود عمل نہیں کرتا دوسروں کو برائی سے روکتا ہے اور خود نہیں رکتا صالحین سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے اعمال نہیں کرتا ظالموں سے بغض رکھتا ہے حالانکہ وہ خود ان میں سے ہے، اس کا نفس ظن پر غالب اور یقین سے دور رہتا ہے اگر کسی چیز سے بے نیاز کردیا جائے تو فتنہ میں پڑ جاتا ہے اگر مریض ہوجائے تو غمزدہ ہوجاتا ہے، اگر محتاج ہوجائے تو مایوس ہوجاتا ہے وہ گناہگاری اور نعمت کے درمیان رہنا چاہتا ہے۔ اسے معاف کردیا جاتا ہے لیکن اس پر شکر نہیں کرتا۔ اسے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن صبر نہیں کرتا گویا کہ موت کا ذر اس کے لیے برابر ہے، گویا کہ وعظ و وعید اور زجر اوروں کے لیے ہے۔ اے موت کی اغراض! اے موت کے مقبوض! اے بیماریوں کے برتن! اے ایام کے تحفے! اے زمانے کے بوجھ! اے زمانے کے پھل! اے حادثات کے نور! اے حجتوں کے وقت کے اندھے پن! اے وہ آدمی جسے فتنوں نے گھیر لیا ہو! میں کہتا ہوں کہ نجات معرفت نفس سے ملتی ہے۔ جو بھی ہلاک ہوا وہ اپنے ہاتھوں ہلاک ہوا چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا.

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وعظ ونصیحت قبول کرنے والوں میں سے بنائے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: علم کے سرچشمے ہنوارت کے چراغ بنو، پرانے کپڑوں والے اور جدید وتازہ دلوں والے اس طرح آسمانوں میں تمہاری پہچان ہوگی اور زمین پر تمہارے تذکرے ہوں گے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة وابن النجار

۴۴۲۳۱۔۔۔۔۔یحییٰ بن عمر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلی امتیں ارتکاب معاصی کی وجہ سے ہلاک ہوئیں ان کے علماء اور مشائخ نے انھیں معاصی سے نہیں روکا اللہ تعالیٰ نے ان پر طرح طرح کے عذاب نازل کیے، خبردار! تم لوگ عذاب کے نازل ہونے سے قبل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، جان لو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے رزق میں کمی واقع نہیں ہوتی، امرآسمان سے بارش کے قطروں کی طرح ہر نفس کی طرف نازل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے کمی زیادتی، اہل ومال یا نفس میں جس قدر بھی مقدر کر رکھا ہو جب تم میں سے کسی کو نقصان پہنچے اہل میں یا مال میں یا نفس میں اور وہ غیر کے لیے اس کے علاوہ کی رائے رکھتا ہو تو یہ اس کے لیے باعث فتنہ نہیں ہوتا، بلاشبہ مرد مسلمان جب تک ڈھٹائی کا مظاہرہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا رہتا ہے، حتیٰ کہ کمینے لوگوں کو اس پر حسد آنے لگتا ہے۔ جیسا کہ جوا کھیلنے والا اور اس پر غالب آنے والا جو کہ اول میں اپنی کامیابی کا منتظر ہوتا ہے جو اسے اپنے تیر سے میسر ہوتی ہے جو اس کے لیے نفع لاتی ہے اور تاوان کو دور رکھتی ہے اسی طرح مرد مسلمان جو خیانت سے بری الذمہ ہو وہ دو اچھائیوں کا منتظر رہتا ہے جب وہ اللہ کو پکار بھی رہا ہو، جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس کے لیے بہتر ہے یا تو اللہ تعالیٰ اسے رزق عطا فرماتا ہے وہ مال اھل والا ہو جاتا ہے کھیتی کی دو قسمیں ہیں مال اور اولا د دنیا کی کھیتی ہے جبکہ عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کھیتوں کو کئی ساری اقوام کے لیے جمع بھی کیا ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: اتنا عمدہ کلام صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی صادر ہو سکتا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۴۴۲۳۲۔۔۔۔۔"مسند علی" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! مجھے نصیحت کرو فرمایا اپنے یقین کو شک میں مت بدلو اپنے علم کو جہالت مت بناؤ اپنے گمان کو حق مت سمجھو جان لو دنیا میں سے تمہارا حصہ اتنا ہی جو تمہیں مل گیا یا تم نے پہن کر بوسیدہ کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! تم نے سچ کہا۔ رواہ ابن العساکر

۴۴۲۳۳۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کوئی بھلائی نہیں کہ تمہارا مال یا تمہاری اولاد کثیر ہو جائے۔ لیکن بھلائی یہ ہے کہ تمہارے علم میں اضافہ ہو اگر تم نے اچھائی کی تم نے اللہ کی حمد کی اور اگر برائی کرو تو اس پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو دنیا میں بھلائی صرف دو آدمیوں کے لیے ہے ایک وہ آدمی جس سے کوئی گناہ سرزد ہو اور وہ اسے توبہ سے مٹالے ایک وہ آدمی جو آخرت کی طرف دوڑ لگا رہا ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر فی امالیہ

۴۴۲۳۴۔۔۔۔۔ابوالفتوح یوسف بن مبارک بن کامل خفاف، شیخ ابوالفتح عبدالوھاب بن محمد بن حسین صابونی (تاریخ سماعت جمادی الاخرہ ۵۳۵ھ) ابوالمعالی ثابت بن بندار بن ابراہیم بقال ابومحمد حسن بن محمد خلال ابوالحسن احمد بن محمد بن عمران بن موسیٰ بن عروہ بن جراح (۲۲ ذی الحجہ ۳۸۸ھ) ابوعوسجہ سجلہ بن عرفجہ (یمن میں) ابوھبراش جری بن کلیب ھشام بن محمد محمد بن سائب کلبی، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کی صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بیٹھی آپس میں مذاکرہ کر رہی تھی اور زیر بحث یہ مسئلہ تھا کہ کونسا حرف کلام میں زیادہ استعمال ہوتا ہے سب نے اتفاق کیا کہ "الف" زیادہ استعمال ہوتا ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فی البدیہ لوگوں کے سامنے تقریر کی جس میں الف کو بالکلیہ ساقط کر دیا (تقریر طویل ہے اس کا عربی متن صرف نظر کر کے ترجمہ قارئین کے استفادہ کے لیے پیش خدمت ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

میں اس ذات کی حمد وتعظیم بیان کرتا ہوں جس کے احسانات عظیم تر ہیں، جس کی نعمتیں بھرپور ہیں، جس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے جاتی ہے، جس کا کلمہ تمام ہو چکا، جس کی مشیت نافذ ہوتی ہے، جس کا فیصلہ چلتا ہے میں نے اس کی حمد کی اس بندہ کے حمد کرنے کی طرح جو اس کی ربوبیت کا اقرار کرتا ہو، اس کی بندگی کے لیے اپنے آپ کو جھکائے ہوئے ہو اپنی خطاؤں کی معافی مانگنے والا ہے اس کی توحید کا

معترف ہے اپنے رب سے ایسی مغفرت کا آرزومند ہے جو قیامت کے دن نجات بخش ثابت ہو جس دن بندہ اپنے بیٹوں اور بیوی سے دور ہوجائے گا، اسی سے مدد طلب کرتا ہے اور اسی سے ہدایت طلب کرتا ہے، اسی پر ایمان رکھتا ہے، اسی پر توکل کرتا ہے، میں اس کے لیے سچی گواہی دیتا ہوں، اس کی عزت کا یقین رکھتا ہے میں اسے بندہ مؤمن کی حیثیت سے تنہا مانتا ہوں، میں نے اس کی توحید کا یقین بندہ مومن کی طرح کیا اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی کاریگری میں اس کا کوئی مددگار نہیں وہ مشیر و وزیر سے بالاتر ہے وہ مدد، تعاون، مددگار اور نظیر ومثال سے بالاتر ہے۔ جو علم والا ہے خبر و آگہی والا ہے، جو بادشاہ ہے زبردست ہے بندہ نافرمانی کرتا ہے وہ بخش دیتا ہے جو عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ کرتا ہے، جو لم یزل اور لن یزول ہے اس کا کوئی مثل نہیں، وہ ہر چیز سے پہلے ہے اور ہر چیز کے بعد رہے گا وہ رب ہے جو منفرد ہے اپنی قوت پر متمکن ہے اپنی علوشان میں بزرگ و برتر ہے، اپنی عالیشان کے اعتبار سے بڑھائی والا ہے کوئی آنکھ اسے پا نہیں سکتی کوئی نظر اس کا احاطہ نہیں کر سکتا جو قوی ہے مددگار ہے اور دفاع والا ہے علیم ہے سمیع ہے بصیر ہے روف ورحیم ہے مہربان ہے اس کا وصف کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا۔ اس کی معرفت رکھنے والا اس کی نعمت سے بچل جاتا ہے وہ قریب بھی ہے اور بعید بھی ہے اور قریب بھی ہے جو اسے پکارتا ہے اس کی پکار سنتا ہے وہی رزاق ہے لطف وکرم کا مالک ہے قوی پکڑ والا ہے، وسیع رحمت والا ہے دردناک عقوبت والا ہے، اس کی رحمت وسیع تر جنت ہے، اس کا عذاب پھیلے ہوئے دوزخ کی شکل میں ہے میں محمد ﷺ کی بعثت کی گواہی دیتا ہوں جو اللہ کا بندہ اس کا رسول، اس کا صفی اس کا نبی اس کا حبیب اور اس کا خیل ہے ان پر عالیشان قریب کرنے والا درود ہو اللہ نے اسے بہترین زمانے میں مبعوث کیا ہے فترت اور کفر کے زمانے میں مبعوث کیا، اللہ کی رحمت اور احسان مزید ہو ان پر۔ انہی پر نبوت کا خاتمہ ہوا اپنی محبت کو تمام کیا وعظ ونصیحت کی، تبلیغ کی اور برے کاموں سے دوسروں کو روکا ہر مؤمن کے لیے روؤف ورحیم ہے، سخی ہے رضا والا ہے، ولی ہے زکی ہے اس پر رحمت وسلام وبرکات نازل ہوں، رب غفور ورحیم کی طرف سے جو رب قریب ہے اور دعاؤں کا سننے والا ہے، میں نے تمہیں رب تعالیٰ کی فرمودہ وصیت کی ہے، تمہیں تمہارے نبی کی سنت یاد کرائی ہے، تمہارے اوپر ایسا خوف لازم ہے جو دلوں کو تسکین پہنچائے اور تمہارے آنسو بہائے، تمہیں ایسا تقویٰ لازم ہے قیامت کے دن جو تمہیں غافل و ناسمجھ بنادے کا سے قبل جو تقویٰ تمہیں نجات بخشے گا جس دن بھاری اوزان والے اعمال حسنہ کا مالک کامیاب ہو جائے گا جس کی برائیوں کا وزن ہلکا ہو گا تمہارا سوال خشوع وخضوع ہونا چاہئے۔ شکر وتوبہ ہونی چاہئے، برائی سے ندامت اور رجوع ہونا چاہئے تم میں سے ہر ایک کو بیماری سے پہلے صحت غنیمت سمجھنی چاہئے، جوانی بڑھاپے سے قبل غنیمت سمجھنی چاہئے، کشائش فقر سے پہلے فراغت مشغولیت سے پہلے حضر سفر سے پہلے ایسے بڑھاپے سے پہلے جو سٹھیا دینے والا ہے، کمزور کرنے والا ہے بیمار کرنے والا ہے جس میں طبیب بھی اکتا جاتا ہے، دوست منہ پھیر دیتے ہیں عمر منقطع ہو جاتی ہے بڑھاپے میں بوڑھے کی عقل متغیر ہو جاتی ہے اس کا بدن بخار زدہ ہوتا ہے اس کا جسم لاغر ہو چکا ہوتا ہے پھر اس پر شدید نزع کا عالم طاری ہو جاتا ہے، اچانک اس کے پاس دور وقریب کے دوست اور احباب حاضر ہو جاتے ہیں اسکی نظر بچلنے لگتی ہے وہ اپنی نظر سو پیوست کرنا چاہتا ہے، اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرتا ہے اس کا آہ وبکا کرنا رک جاتا ہے، اسی عالم میں اس کا سانس کھینچ لیا جاتا ہے اس کی جورو رونے لگتی ہے اس کی قبر کھودی جاتی ہے اس کی اولاد تمام ہو چکی ہوتی ہے اس کے دوست اور دشمن بکھر جاتے ہیں اس کا جمع کیا ہوا مال تقسیم کر دیا جاتا ہے اس کی بصارت اور قوت سماعت ختم ہو جاتی ہے اسے کفن میں لپیٹ دیا جاتا ہے، پھر سیدھے پاؤں لپٹا دیا جاتا ہے اس کے تن کے کپڑے الگ کر دیئے جاتے ہیں اس کی ٹھوڑی باندھ دی جاتی ہے اس کی قمیص اور عمامہ اتار لیا جاتا ہے پھر اسے الوداع کر دیا جاتا ہے، چارپائی کے اوپر اٹھا لیا جاتا ہے، پھر تکبیر کہہ کر اس پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے، آراستہ وپیراستہ گھر سے اسے منتقل کر دیا جاتا ہے مضبوط محلوں سے نکال دیا جاتا ہے، اعلیٰ قسم کے بالا خانوں سے دور کر دیا جاتا ہے، گہری کھودی ہوئی قبر میں ڈال دیا جاتا ہے، تنگ وتاریک کال کوٹھری میں بند کر دیا جاتا ہے، ڈھلی ہوئی اینٹوں کے ساتھ ڈھانپ دیا جاتا ہے، پتھروں کی اس پر چھت بنادی جاتی ہے۔ قبر پر مٹی ڈال دی جاتی ہے ڈھیلے رکھ دی جاتے ہیں اس کا انجام اب پوری طرح محقق ہو جاتا ہے اس کی خبر ہی بھلا دی جاتی ہے، اس کا ولی واپس لوٹ جاتا ہے اس کا ہمنشین اور ہم نسب جدا ہو جاتا ہے، اس کا ہمراز اور دوست تبدیل ہو جاتا ہے وہ اب قبر کا کیڑا ہوتا ہے بیابان کا قیدی ہوتا ہے اس کی قبر کے کیڑے اس کے بدن پر اوڑ آتے ہیں اس کے سینے پر اس کا گوشت پوست پیپ بن کر بہنے لگتا ہے، اس کا گوشت جھڑنے لگتا ہے اس کا خون خشک ہو جاتا ہے تا قیامت اس کی ہڈیاں بوسیدہ ہو جاتی ہیں، پھر وہ (قیامت کے

دن) قبر سے اٹھایا جاتا ہے صور میں پھونکا جاتا ہے حشر نشر کے لیے بلایا جاتا ہے، اس وقت قبریں اکھاڑ دی جاتی ہیں، دلوں کے پوشیدہ راز حاصل کر دیئے جاتے ہیں ہر نبی ہر صدیق اور ہر شہید کو لایا جاتا ہے اسوقت خبیر وبصیر ذات اپنے بندے کے فیصلے کے لیے متوجہ ہوتی ہے اسوقت مٹی بے سود چیخیں بلند ہوتی ہیں چونکہ وہ بڑا خوفناک منظر ہوگا، سامنے عزت وجلال والا بادشاہ ہوگا اس کے دربار میں ہر ایک کی پیشی ہو رہی ہوگی، ہر صغیرہ کبیرہ گناہ سے وہ بخوبی واقف ہے۔ اس وقت بندہ پسینے سے شرابور ہوگا اس کا قلق بڑھ جائے گا اس کے آنسو قابل رحم نہیں ہوں گے، اس کی آہ وبکا نہیں سنی جائے گی اس کی صحبت نامقبول ہوگی، اس کا صحیفہ (نامہ اعمال) سامنے کھلا ہوگا۔ اس کی جرات کا بھانڈا پھوٹ جائے گا جب وہ اپنے بداعمال کی طرف نظر کرے گا خود اس کی آنکھ دیکھنے کی شہادت دے گی، اس کا ہاتھ چھونے کی گواہی دے گا ٹانگ چلنے کی شرمگاہ چھونے کی، جلد مس کرنے کی منکر نکیر اسے دھمکیاں دے رہے ہوں گے جہاں بھی جائے گا سب کچھ واضح پائے گا، اس کی گردن زنجیروں میں جکڑ دی جائے گی اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگا دی جائے گی اسے کھینچ کھینچ کر لے جایا جائے گا، شدت کرب کے عالم میں جہنم میں وارد ہوگا اسے آتش دوزخ میں تحت عذاب دیا جائے گا کھولتے ہوئے پانی سے اسے پلایا جائے گا اس کا چہرہ بری طرح جھلس جائے گا اس کی کھال ادھیڑ دی جائے گی لوہے کے بنے ہوئے آنکڑوں سے فرشتہ اس کی پٹائی کرے گا اس پر کھال از سرنو لوٹ آئے گی، وہ فریاد کرے گا لیکن داروغہ جہنم اس سے منہ پھیرے گا وہ چیخ وپکار کرے گا لیکن اس کی ایک نہ سنی جائے گی، وہ سراپا ندامت ہوگا لیکن اس کی ندامت بے فائدہ ہوگی ایک حقب دوزخ میں ٹھہرے گا رب تعالیٰ کی پناہ ہر شر سے ہم اس سے معافی طلب کرتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں وہی میرے سوال کا حامی ہے میرا مطلوب عطا کرنے والا ہے سو جس شخص کو رب تعالیٰ کے عذاب سے دور رکھا گیا اسے جنت میں حق تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا اور مضبوط تر محلات میں دائمی رہے گا موٹی آنکھوں والی حوروں کا مالک بنے گا اس پر بھرے ہوئے جام گھمائے جائیں گے وہ جنت الفردوس میں سکونت پذیر ہوگا اس کی زندگی نعمتوں میں بدل جائے گی تسنیم سے اسے پلایا جائے گا سلسبیل چشمے سے پیے گا جس میں جنتی سونٹھ کی آمیزش ہوگی اس پر مسک کی مہر لگی ہوگی دائمی خوشبو عنبر کی بھی مہر ہوگی، اسے حق تعالیٰ کی نعمتوں کا بھرپور شعور ہوگا جنتی شراب نوش کرے گا، ایسے باغ میں جس میں لطف ومزے کی مثال نہیں ملتی۔ یہ مقام ہے اس شخص کا جو رب تعالیٰ سے ڈرتا ہو اوپر جو بیان ہوا ہے یہ نافرمان کی سزا ہے یہ اس کی نافرمانی کے عین مطابق ہوگی، چونکہ اس کے متعلق حق تعالیٰ کا فیصلہ ہو چکا ہے، وہ فیصلہ عدل پر مبنی ہوگا اس کا یہ فیصلہ قرآن میں آچکا ہے جو بہترین بیان ہے عمل پر مبنی وعظ ہے، جو کہ حکمت وحمد والے کی طرف سے نازل کردہ ہے رب کریم کی طرف سے روح القدس لے کر نازل ہوا ہے اور رشد وہدایت والے نبی کے قلب اطہر پر نازل کیا، جیسے شرب وکرم نکلتے والوں نے منہ میں رب کریم علیم حکیم قدیر ورحیم کی پناہ مانگتا ہوں ہر دشمن اور مردود کے شر سے تمہارے سامنے تضرع کرنے والے نے تضرع کر دیا، ہائے فریاد کرنے والے نے ہائے فریاد کر دی، ہم رب تعالیٰ کی بخشش کے طلب گار ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بعد یہ آیت تلاوت کی۔

تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین.

یہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لیے مقرر کر رکھا ہے جو زمین میں بڑھائی کے طلبگار نہیں ہوتے فساد کے درپے نہیں ہوتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اتر آئے۔

کلام: ..... اس حدیث کی سند واہی تباہی ہے۔

فصل ..... مختلف شخصیات کے متفرق مواعظ کے بیان میں

۴۴۲۳۵ حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو قرآن پڑھو، چونکہ قرآن تاریک رات کا نور ہے اور دن کی رونق ہے پڑھنے والا خواہ فقر وفاقہ کی حالت میں کیوں نہ ہو جب کوئی آزمائش نازل ہو تو اپنے اموال کے دروازوں کو اپنی جانوں کے لیے ڈھال

دو، جب کوئی بلا نازل ہو تو اپنی جانوں کو دین پر قربان کردو، جان لو رسوا وہ شخص ہے جس کا دین رسوا ہو ہلاکت والا وہ ہے جس کا دین بلاک ہوجائے۔خبردار! جنت کے بعد کوئی فقر نہیں، دوزخ کے بعد کوئی بے نیازی نہیں چونکہ دوزخ اپنے اسیر کو بھی نہیں چھوڑے گی، اس کی تحریک ان مٹ ہے اس کی آگ کبھی بجھنے نہیں پائے گی، وہ مسلمان اور جنت کے درمیان حائل ہے جس مسلمان کا ہاتھ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ہاتھ سے رنگ جائے جب بھی وہ جنت میں داخل ہونے کے لیے دروازہ پر پہنچے گا وہاں سے واپس لوٹا دیا جائے گا جان لو آدمی جب مر جاتا ہے اور دفن کردیا جاتا ہے سب سے پہلے اس کا پیٹ بدبودار ہوجاتا ہے، للہٰذا بدبو کے ساتھ ساتھ گندگی کو جمع کرنے کی کوشش مت کرو اپنے اموال اور اپنی جانوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۳۶......حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیا کا طلبگار دنیا ہی کو لے کر بیٹھ جاتا ہے، جو شخص دنیا سے منہ موڑ لیتا ہے اسے کھانے کی کچھ پرواہ نہیں رہتی دنیا میں رغبت رکھنے والا غلام ہے اسے جو چاہتا ہے اپنی ملک بنالیتا ہے، دنیا کی حقیر چیز کفایت کردیتی ہے جب کہ ساری دنیا بے نیاز نہیں کرتی، جس کا دن معتدل ہو وہ مغرور ہے جس کا دن قبیح کی بنسبت بہتر ہو وہ دھوکا کھاجاتا ہے، جو اپنے نقصان کو نقصان نہیں سمجھتا وہ حقیقت میں نقصان میں رہتا ہے جو شخص نقصان میں ہو اس کے لیے موت ہی بھلی ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۳۷......حارث اعور کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروت کی متعلق چند چیزوں کے بارے میں پوچھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے بیٹے: راست بازی کیا ہے حضرت حسن نے جواب دیا: اے ابا جان اچھائی سے برائی کو ختم کرنا راست بازی ہے فرمایا: شرف کیا ہے؟ معاشرے پر احسان کرنا اور گناہ سے رک جانا فرمایا: مروت کیا ہے؟ عرض کیا: آدمی اپنے معاملات کی اصلاح کرے اور پاکدامنی اختیار کرے۔ فرمایا: وقت کیا ہے: عرض کیا: تھوڑے پر نظر رکھنا اور حقیر سے رک جانا فرمایا: ملامت کیا ہے عرض کیا: آدمی کا اپنے آپ کو محفوظ رکھنا فرمایا: سخاوت کیا ہے؟ عرض کیا: تنگی اور کشائش میں خرچ کرنا فرمایا: بخل کیا ہے؟ عرض کیا: یہ کہ تمہارے ہاتھ میں جو چیز ہو اسے بشرف نگاہ دیکھو اور جسے خرچ کردو اسے ضائع سمجھو فرمایا: بھائی بندی کیا ہے؟ عرض کیا: تنگی اور کشادگی میں وفاداری فرمایا: جبن (سستی) کیا ہے عرض کیا: دوست پر جرات کرنا اور دشمن سے بھاگ جانا فرمایا غنیمت کیا ہے؟ عرض کیا: تقویٰ میں رغبت کرنا اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ٹھنڈی غنیمت ہے فرمایا: بردباری کیا ہے عرض کیا: غصہ کو پی جانا اور نفس پر قابو پانا۔ فرمایا: غنی کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا خواہ قسمت میں کم ہو یا زیادہ۔ اصل غنی تو غنائے نفس ہے فرمایا: فقر کیا ہے؟ عرض کیا! ہر چیز میں شدت کا حرص فرمایا: زور آوری کیا ہے؟ عرض کیا: شدت کی جنگ اور سخت لوگوں کا مقابلہ: فرمایا: ذلت کیا ہے؟ عرض کیا: صدمہ کے وقت آہ و بکا فرمایا: جرات کیا ہے؟ فرمایا: ہم عمروں پر برس جانا۔ فرمایا: کلفت کیا ہے؟ عرض یا: لایعنی کلام کرنا فرمایا بزرگی کیا ہے؟ عرض کیا یہ کہ زیادتی کے وقت تم عطا کرو اور جرم کو معاف کرو فرمایا! عقل کیا ہے عرض کیا: دل کا ہر چیز کو محفوظ رکھنا۔ فرمایا: خرق کیا ہے؟ عرض کیا: امام سے تمہاری دشمنی اور اس کے سامنے آواز بلند کرنا، فرمایا: سنار کیا ہے؟ عرض کیا: اچھے کام کرنا اور برے کام چھوڑ دینا۔ فرمایا: حزم کیا ہے؟ عرض کیا: طویل بردباری والیوں کے ساتھ نرمی اور لوگوں کو سوء ظن سے بچانا حزم ہے۔ فرمایا: شرف کیا ہے عرض کیا: بھائیوں کی موافقت اور پڑوسیوں کی حفاظت فرمایا: سفہ (بے وقوفی) کیا ہے عرض کیا: گھٹیا امور کی اتباع اور گمراہوں کی مصاحبت۔ فرمایا: غفلت کیا ہے؟ عرض کیا: مسجد کو چھوڑ دینا اور فسادی کی اطاعت کرنا فرمایا: فرمان کیا ہے؟ عرض کیا: تمہارا حصہ جو تمہیں پیش کردیا جائے اس سے تمہارا محروم ہوجانا۔ فرمایا: سید کیا ہے (سردار) عرض کیا: بے وقوف سردار وہ ہے جو اپنی عزت کے معاملہ میں لاپرواہ ہو جسے گالی دی جائے اور وہ جواب نہ دے امور معاشرت میں پریشان حال ہو وہ بے وقوف سردار ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جہالت سے بڑا فقر کوئی نہیں عقلمندی سے بڑا مال کوئی نہیں عجب نے زیادہ وحشت زدہ کوئی تنہائی نہیں مشاورت سے مضبوط کوئی پشت پناہی نہیں حسن تدبیر کی طرح کوئی عقلمندی نہیں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی خاندانی شرافت نہیں گناہوں سے بچے رہنے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں فکرمندی کی طرح کوئی عبادت نہیں صبر و حیاء کی طرح کوئی ایمان نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جھوٹ باتوں کی آفت ہے علم کی آفت نسیان ہے بے وقوفی حلم کی آفت ہے فترت عبادت کی آفت ہے بیہودہ گوئی طبع ظرفی کی آفت ہے سرکشی شجاعت کی آفت ہے احسان جتلانا سخاوت کی آفت ہے تکبر و غرور خوبصورتی کی آفت

بے فخر حسب ونسب کی آفت ہے۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ عقلمند کو چاہئے کہ وہ اپنے دن کے چار حصے کرلے ایک حصہ اپنے رب تعالیٰ سے مناجات کے لیے مقرر کر دے ایک حصہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے، ایک حصہ میں اہل علم کے پاس آئے جو اسے دینی بصیرت عطا کریں اور نصیحت کریں ایک حصہ دنیا کی حلال لذات سے لطف اندوز ہونے کے لئے مقرر کردے۔ عقلمند کو چاہے کہ وہ تین چیزوں کے لیے باہر نکلے تلاش معاش کے لیے خلوت معاد کے لیے ایسی لذت کے لیے جو حرام نہ ہو عقلمند کو چاہئے کہ وہ اپنی شان کو سمجھے اپنی شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کرے اہل زمانہ کو پہچانتا ہو علم آدمی کا خلیل ہے عقل آدمی کی دلیل ہے علم اس کا وزیر ہے عمل آدمی کا ہمنوا ہے صبر آدمی کے لشکر کا امیر ہے نرمی آدمی کا والد ہے آسانی آدمی کا بھائی ہے۔

باپ، بھائی، بیٹا

اے بیٹے: جس آدمی کو تم روز دیکھتے ہو اسے حقیر مت سمجھو اگر وہ تم سے بڑا ہو تو اسے اپنا باپ سمجھو اگر وہ تمہارا ہمعصر ہو اسے اپنا بھائی سمجھو اگر وہ عمر میں تم سے چھوٹا ہو اسے اپنا بیٹا سمجھو۔ رواہ الصابونی فی للنتین الطبرانی وابن عساکر

۴۴۲۳۸..... سلیمان بن حبیب کہتے ہیں ایک جماعت کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں کمر جھک چکی ہے۔ بایں ہمہ ان کی عقل ان کی بول چال ان کی جسمانی حالت سے کہیں افضل واعلیٰ پائی گئی انھوں نے پہلی بات جو ہم سے کی وہ یہ تھی کہ تمہاری یہ مجلس تم تک اللہ کے پیغام کو پہنچانے کی ہے بلاشبہ رسول کریم ﷺ نے دی ہوئی تعلیمات کی تبلیغ کردی ہے ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جو کچھ سنا ہے وہ پہنچا دیا ہے لہٰذا جو کچھ تم سنو اسے دوسروں تک پہنچاؤ تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت پر رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل کردیتا ہے یا اجروثواب اور غنیمت سے واپس لوٹاتا ہے ایک وہ شخص جو فی سبیل اللہ فیصلے کرتا ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت پر ہوتا ہے یا تو اللہ اسے جنت میں داخل کرلیتا ہے یا اجروثواب عطا کر کے اسے واپس کرلیتا ہے دوسرا وہ شخص جو وضو کرتا ہے اور مسجد کی طرف چل پڑتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت پر ہوتا ہے حتیٰ کہ اللہ اسے جنت میں داخل کردے یا اپنا اجروثواب لے کر واپس لوٹ آئے تیسرا وہ شخص جو سلام کر کے اپنے گھر میں داخل ہوتا ہو پھر حضرت امام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ جہنم میں ایک پل ہے پھر اس کے سات (۷) حصے ہیں۔ درمیانی حصہ پر قاضی ہوں گے ایک آدمی لایا جائے گا جب وہ درمیانی حصے پر پہنچے گا اس سے کہا جائے گا تمہارے اوپر کیا قرض ہے اس سے حساب لیاں جائے گا: پھر آپ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کی۔ ولا تکتمون اللہ حدیثاً۔

کوئی بات اللہ تعالیٰ سے مت چھپاؤ وہ بندہ کہے گا: اے میرے رب مجھ پر فلاں فلاں کا قرض ہے حکم ہوگا اپنا قرض ادا کرو بندہ کہے گا: میرے پاس کچھ نہیں اور نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ میں کیسے ادا کروں حکم ہوگا اس کی نیکیوں میں سے لے لو پھر مسلسل اس کی نیکیاں لی جائیں گی حتیٰ کہ اس کے پاس ایک نیکی بھی باقی نہیں بچے گی جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور پھر قرض کے مطالبہ کرنے والوں سے کہا جائے گا کہ تم اپنی برائیاں اس پر لاددو۔ چنانچہ قرض دہندگان کی برائیاں اس پر لادی جائیں گی۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگ پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے لیکن قرض خواہاں برابر مطالبہ کر کے ان کی نیکیاں لوٹ لیں گے ان کے پاس ایک بھی باقی نہیں رہنے گی پھر مقروضین پر قرض خواہوں کی برائیاں لادی جائیں گی حتیٰ کہ ان کے پاس پہاڑوں کے برابر برائیاں ہوں گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: جھوٹ سے بچو چونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور دوزخ کی طرف لے جاتا ہے سچ کو اپنے اوپر لازمی کرلو چونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم اہل جاہلیت سے زیادہ گمراہ ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ مقام دیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک دینار خرچ کرو گے وہ سات سو دیناروں کے برابر ہوگا۔ اور درہم سات سو درہموں کے برابر ہے پھر تم درہم دینار کو جمع کرتے ہو اور روکتے رہتے ہو۔ بخدا! تلواروں سے تمہیں فتوحات نصیب ہوئی ہیں ان تلواروں کا زیور سونا چاندی نہیں ہوتا تھا بلکہ لٹکانے والی لکڑی تانبا اور لوہا ہوتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۳۹...... ''مسند زید بن ثابت'' عبداللہ بن دینار بہرانی کی روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے۔ امابعد! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زبان کو دل کا ترجمان بنایا ہے جبکہ دل کو برتن اور نگہبان بنایا ہے، زبان دل کے تابع ہے زبان کو جو حکم دل دیتا ہے وہی کچھ بولتی ہے لیکن جب دل زبان کا طوق بن جاتا ہے اور کلام آتا ہے تو بات میں اتفاق اور اعتدال ہوتا ہے۔ اور زبان کے لیے غلطی اور پھسلن نہیں ہوتی، اس شخص میں بردباری نہیں رہتی جس کا دل اس کی زبان کے سامنے نہیں ہوتا۔ چنانچہ جب آدمی کلام اپنی زبان سے چھوڑ دیتا ہے اور اسکا دل اس کی مخالفت بھی کرتا ہے اس کی ناک کاٹ دی جاتی ہے۔ آدمی جب اپنے کلام کا وزن اپنے فعل سے کرتا ہے تو اس امر کی تصدیق بات کے مختلف مواقع کر دیتے ہیں۔ کیا تم نے کسی بخیل کو پایا ہے جو بات کا سخی ہو اور فعل کا احسان کرتا ہو؟ یہ اس لیے کہ اس کی زبان اس کے دل کے سامنے ہوتی ہے کیا تم کسی ایک آدمی کے پاس شرافت اور مروّت پاتے ہو جب وہ اپنے قول کو محفوظ نہ رکھتا ہو۔ پھر وہ اتباع کرتا ہے اور جو بات کہہ دی وہ کہتا رہتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ حق ہے اور اس پر واجب ہے جب اس نے اس کا کلام کیا حالانکہ وہ لوگوں کے عیوب سے واقف نہیں ہوتا بلاشبہ جو شخص لوگوں کے عیوب پر نظر رکھتا ہے اور اپنے عیب کی طرف مطلق توجہ نہیں دیتا وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی شخص ایسے کام میں مشغول ہو جس کا اسے حکم نہیں دیا گیا والسلام۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۲۴۰...... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جبتک تم اپنے بہترین لوگوں سے محبت کرتے رہو گے اس وقت تک تم بھلائی پر قائم رہو گے اور جو حق بات تم سے کہی جائے گی اسے پہچانتے رہو گے بلاشبہ حق کی معرفت رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ حق پر عمل کرنے والا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن العساکر

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۴۴۲۴۱...... محمد بن واسع کی روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے امابعد! اے میرے بھائی اپنی صحبت اور فراغت کو بلاء اور آزمائش کے نازل ہونے سے پہلے غنیمت سمجھو جسے دفع کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ اے میرے بھائی! مومن جو کسی آزمائش میں مبتلا ہو اس کی دعا کو غنیمت سمجھو اے بھائی! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہئے بلاشبہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ مسجد ہر پرہیز گار کا گھر ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو راحت و آرام اور پل صراط کو عبور کرنے کی ضمانت دی ہے جو لوگ مساجد کو اپنا گھر بنا لیتے ہیں، اے بھائی! یتیم کو اپنے قریب رکھو اس کے سر پر دست شفقت پھیرو اس پر مہربان رہو اور اسے اپنا کھانا کھلاؤ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا تھا اس نے سنگدلی کی شکایت کی تھی آپ نے فرمایا: یتیم کو اپنے قریب کرو اس سے مہربانی سے پیش آؤ اس کے سر پر دست شفقت پھیرو اسے اپنا کھانا کھلاؤ یہ چیز تمہارے دل کو نرم کردے گی اور تمہاری حاجت براری کرے گی اے بھائی ایسی دنیا کو جمع کرنے سے گریز کرو جس کا تم شکر نہ ادا کرسکو چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو مال دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے دراں حالیکہ اس کا مال اس کے سامنے ہو جب بھی وہ پل صراط کی طرف بڑھے گا اس سے کہا جاوے گا چلتے جاؤ تم نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا ہے ایک ایسا مالدار بھی لایا جائے گا جس نے مال اپنے کاندھوں پر اٹھا رکھا ہو گا جب بھی وہ پل صراط کی طرف بڑھے گا اس سے کہا جاوے گا تمہاری ہلاکت تم نے اللہ تعالیٰ کا حق کیوں نہیں ادا کیا۔ اس کے لیے مسلسل ہلاکت و بربادی کی صدا بلند ہوتی رہے گی۔ اے بھائی! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم خادم سے کام لیتے ہو اور میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غلام کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑا ہوتا ہے جب تک کہ اس سے خدمت نہ لی جائے جب وہ خدمت کرتا ہو اس پر حساب واقع ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۴۲...... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سب سے زیادہ یہ خوف دامن گیر ہے کہ جب میں حساب کے لیے کھڑا ہوں گا اور مجھ

سے کہا جائے گا: تمہارے پاس جتنا علم تھا اس پر کتنا عمل کیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۴۳ ... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص علم نہ رکھتا ہو اس کے لیے ایک مرتبہ ہلاکت اور جو شخص اپنے علم پر عمل نہ کرتا ہو اس کے لیے سات مرتبہ ہلاکت ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۴۴ ... حبان بن ابی جبلہ اپنے والد ابی جبلہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم موت کے لیے بچے جنم دیتے رہو ویرانی کے لیے عمارتیں بناتے رہو فنا ہو جانے والی چیز پر حرص کرتے رہو اور باقی رہنے والی چیز کو چھوڑتے رہو خبردار! تین ناگوار چیزیں بہت اچھی ہیں (۱) موت (۲) مرض (۳) اور فقر۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۴۵ ... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارا دل کسی بھی چیز کی محبت کے لیے جوان تر رہتا ہے گو کہ اس پر بڑھاپا ہی کیوں نہ طاری ہو جائے بجز ان لوگوں کے جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے مختص کر دیا ہو اور انھیں آخرت کے لیے مقرر کر لیا ہو لیکن یہ بہت تھوڑے لوگ ہیں۔

رواہ ابن عساکر

بھلائی دو آدمیوں میں ہے

۴۴۲۴۶ ... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بھلائی صرف دو آدمیوں کے حصے میں ہے ایک وہ جو خاموشی پسند ہو دوسرا وہ بات کرنے والا جو عالم ہو۔

۴۴۲۴۷ ... عبداللہ بن بسر فرماتے ہیں: متقین سردار ہیں اور علماء قائد ہیں ان کی مجلس عبادت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تم دن رات کے گزرنے پر اپنی عمریں کم کیے جا رہے ہو اپنے لیے توشہ تیار رکھو گویا کہ تم آخرت کا سفر باندھ چکے ہو۔ رواہ البیھقی وابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع ۱۱

۴۴۲۴۸ ... "مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ" ایک گھر والے ایک دوسرے کے پیچھے دوزخ میں جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کوئی آزاد، غلام اور لونڈی باقی نہیں رہیں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی جحفہ

۴۴۲۴۹ ... ایک آدمی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے ابومنذر مجھے وصیت کریں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لایعنی کاموں میں اپنے آپ کو مشغول مت کرو اپنے دشمن سے الگ رہو اپنے دوست سے احتراز کرو زندہ رہتے ہوئے صرف اسی چیز پر رشک کرو جس پر مرنے کے بعد کرو گے اس آدمی کی طلب مت کرو جسے تمہاری حاجت براری کی مطلق پرواہ نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۵۰ ... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص روز بروز بھلائی میں ترقی نہیں کرتا بلاشبہ وہ بصیرت کے ساتھ دوزخ کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

۴۴۲۵۱ ... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کرتے حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلاشبہ تقویٰ غنیمت ہے بلاشبہ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اور ایسا عمل کیا جو موت کے بعد کام آنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کے نور سے قبر کی تاریکی کے لیے نور حاصل کرے۔ بندے کو چاہیے کہ وہ ڈرے کہیں اللہ تعالیٰ اسے اندھا نہ اٹھائے حالانکہ وہ بصیر تھا۔ دانا آدمی کے لیے جوامع الکلم ہی کافی نہیں جبکہ بہرے کو دور سے پکارا جاتا ہے۔ جان لو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو وہ کسی چیز سے خوفزدہ نہیں ہوتا جس کا نگہبان اللہ ہو وہ اس کے بعد کس کی امید رکھے گا۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

فصل...... مخصوص مواعظ کے بیان میں جو ترغیبات اور احادی کی شکل میں ہیں

۴۴۲۵۲ ... "مسند صدیق" ابوفضل احمد بن ابی فرات، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابواسحاق ابراہیم بن فرات (مکہ میں) محمد بن صالح داری، سلمہ

بن شعیب، سہل بن عاصم، سعد بن یزید بناجی بکر بن خنیس عبدالرحمن بن عبدالسمیع کے سلسلہ سند سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طاعت میں لطف اندروز ہوتا ہو اللہ تعالیٰ اسے طلب رزق سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔

کلام: ...... مغنی میں ہے کہ بکر بن خنیس نے یہ حدیث تابعین سے روایت کی ہے کہ دار قطنی کہتے ہیں یہ حدیث متروک ہے۔

۴۴۲۵۳...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں سے محبت کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۲۱۸۔

۴۴۲۵۴...... ''مسند زید بن ابی اوفی'' ۔ رواہ ابن عساکر

ابوالحسن علی بن مسلم فقیہ، ابوالفتح نصر بن ابراہیم زاہد، ابوالحسن بن عوف ابوعلی بن منبر، ابوبکر بن خریم، ھشام بن عمار ھیثم بن عمران، اسماعیل بن عبیداللہ خولانی کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور امت سودا جو اللہ کی طاعت میں عمل کرتی ہو برابر ہیں۔ اسماعیل نے راوی سے کہا تم جھوٹ بولتے ہو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو امت کے برابر نہیں رکھا۔

۴۴۲۵۵...... ''مسند ابی امامہ'' تم وہی ہو جو بلال رضی اللہ عنہ کو ماں کا عیب دیتے ہو قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل کی ہے کسی ایک کو کسی دوسرے پر فضیلت نہیں مگر عمل کے اعتبار سے تم سب تو صاع کے کنارے کی مانند ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۵۶...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا: امابعد بندہ جب اللہ تعالیٰ کی طاعت میں عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، بندہ جب اللہ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کی نظر میں محبوب بنا دیتے ہیں۔ جب نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کی نظر میں مبغوض بنا دیتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۵۷...... ''مسند اسد بن کرز'' خالد بن عبداللہ قسری اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے اسد! کیا تم جنت کو پسند کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ھاں۔ فرمایا: مسلمانوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

یہ حدیث ابن اثیر نے اسد الغابہ میں ذکر کی ہے۔

مال واولاد دنیا کی کھیتی ہیں

۴۴۲۵۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہیں عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے یہ دونوں اللہ تعالیٰ نے بہت ساری اقوام کے لیے جمع کیے ہیں۔ رواہ ابن ابی حاتم

۴۴۲۵۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ مسلمان آدمی جب تک دھوکا نہیں کرتا اور گھٹیا پن کو ملاوٹ نہیں کرتا جس کے آگے جھکا رہے جب وہ دید کی جائے کمینے لوگ اس کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں جیسا کہ جوا کھیلنے والا جو اپنے ترکش سے تیر کا منتظر ہوتا ہے یا اللہ کی طرف بلانے والا لیکن جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیکوکاروں کے لیے بہت بہتر ہے۔ رواہ ابوعبید

۴۴۲۶۰...... ''مسند ابی ہریرۃ'' بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے ساٹھ سال تک نماز میں عبادت کی اللہ تعالیٰ اسے ہر روز افطار کے وقت ایک روٹی عطا کرتے جس میں ہر چیز کا ذائقہ ہوتا۔ رواہ الضیاء المقدس

۴۴۲۶۱...... رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا: اے میرے رب! تیرا کونسا بندہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے، حکم ہوا: جو لوگوں کے لیے ایسا ہی فیصلہ کرے جیسا کہ اپنے لیے کرتا ہو۔ رواہ ابن جریر

۴۴۲۶۲...... محمود بن لبید انصاری بنت فہد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے بنت فہد حضرت حمزہ کے نکاح میں تھیں میں نے آپ ﷺ کے لیے سخینہ (آٹے اور گھی سے تیار کیا ہوا کھانا) پکایا لوگوں نے کھانا کھایا، پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیزوں کے متعلق نہ بتاؤں جو خطاؤں کو مٹا دینے والی ہیں۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ضرور بتائیے

ارشاد فرمایا: ناگواریوں کے وقت پورا وضو کرنا نماز کے لیے چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۴۲۶۳..... طلحہ بن زیدہ، موسیٰ بن عبیدہ، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے طویل مدت تک اپنے سامنے کھڑا رکھیں گے جس کی وجہ سے بندے کو شدید مصیبت لاحق ہوگی، عرض کرے گا: اے میرے رب! آج کے دن مجھ پر رحم فرما حکم ہوگا: کیا تو نے بھی میرے مخلوق میں سے کسی پر رحم کیا ہے جو میں تجھ پر رحم کروں، لاؤ گو ایک چڑیا ہی کیوں نہ ہو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور اس امت کے اسلاف چڑیوں کی خرید وفروخت کر کے انھیں آزاد کر دیتے تھے۔ (رواہ ابن عساکر ابن حبان کہتے ہیں: طلحہ بن زید رقی وہی ہے جسے شامی نے منکر حدیث کہا ہے اس کی مرویات سے احتجاج حلال نہیں، یہ ابومسکین رقی ہے جس سے بقیہ روایت کرتا ہے امام احمد اور ابن المدینی کہتے ہیں کہ یہ راوی اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا)

۴۴۲۶۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نیکی آسان چیز ہے چہرے کی مسکان اور زبان کی نرمی۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۹۰ع والجد الحسث ۸۰

۴۴۲۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کاغذ پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا اور وہ کاغذ زمین پر کسی جگہ پڑا ہوا اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کاغذ کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اسے عزت واحترام کے ساتھ رکھتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی ولی کو ادھر بھیجتے ہیں جو اسے زمین سے اٹھالیتا ہے: جو شخص کسی کاغذ کو اٹھاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا اللہ تعالیٰ اسے علیین میں اٹھالیتے ہیں اور اس کے والدین سے عذاب کو ہلکا کر دیتے ہیں گو وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی وابن الجوزی فی الواھیات

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۰۲۱

ترغیبات ثنائی

۴۴۲۶۶..... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ مرض وفات میں تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا میں نے چاہا کے حضرت علی کو ہٹا کر ان کی جگہ میں بیٹھ جاؤں میں نے کہا اے ابوالحسن! میں آپ کو اس رات سے تھکا ہوا دیکھ رہا ہوں اگر آپ یہاں سے ہٹ جائیں اور میں آپ کی مدد کروں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو وہ تمہاری بنسبت اپنی جگہ کے زیادہ حقدار ہے اے حذیفہ میرے قریب ہو جاؤ! جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اے حذیفہ! جس شخص نے کسی مسکین کو اللہ کے لیے کھانا کھلایا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ! یہ بشارت میں چھپالوں یا اسے بیان کروں؟ ارشاد فرمایا: بلکہ اسے بیان کرو۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۶۷..... عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے آل محمد تم نے صبح کس حال میں کی ہے۔ ارشاد فرمایا: ہم نے خیریت کے ساتھ صبح کی ہے تم نے کسی مریض کی عیادت نہیں کی اور نہ ہی روزے کی حالت میں صبح کی ہے۔

رواہ الدیلمی

۴۴۲۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! موٹی آنکھوں والی حوروں کا مہر ادا کرو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا مہر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا اور مسجد سے کوڑے کو نکال دینا اے علی! حور عین کا یہی مہر ہے۔

رواہ ابن شاھین فی الترغیب وابن النجار والدیلمی

ترغیبات ثلاثی

۴۴۲۶۹...... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" اسماعیل بن یحییٰ فطر بن خلیفہ، ابوطفیل کے سلسلہ سند سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ استغفار کے وقت تمہیں تمہارے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں جس شخص نے سچی نیت کے ساتھ استغفار کیا اس کی مغفرت ہو جاتی ہے جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کا میزان بھاری ہو جاتا ہے جس نے مجھ پر درود بھیجا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔ رواہ ابوبکر محمد بن عبدالباقی الانصاری قاضیی المارستان فی مشیخته

۴۴۲۷۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہارے اوپر تین چیزیں سفر شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہیں حج عمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ اور یہ کہ آدمی کو چاہئے کہ اپنے فاضل مال سے دوسروں پر خرچ کرے اور صدقہ کرے۔ رواہ عبد الرزاق وابو عبید فی الغریب

۴۴۲۷۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں انبیاء کی سنت اور ان کا اخلاق ہیں افطار میں جلدی کرنا، تاخیر سے سحری کھانا اور نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ رکھنا۔ رواہ ابن شاهین وابو محمد ابراهیم فی کتاب الصلاة

۴۴۲۷۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کا دل تین چیزوں کے متعلق دھوکا نہیں کھاتا، اللہ کے لیے اخلاص عمل، والیوں اور امیروں کو وعظ ونصیحت اور جماعت مسلمین کے ساتھ چمٹے رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعوت انھیں ہر طرف سے گھیرے میں لیے رکھتی ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۷۳...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو لوگوں سے خطاب فرماتے سنا ہے آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت کی۔

اعملوا آل داود شکرا وقلیل من عبادی الشکور.

اے آل داؤد (اللہ کا) شکر ادا کرو اور میرے بندوں میں بہت تھوڑے شکر کرنے والے ہیں۔

اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جسے تین چیزیں مل جائیں اسے داؤد علیہ السلام کی طرح عطا مل گیا ظاہر و باطن میں خشیت خدائے تعالیٰ، غضب ورضا میں عدل اور فقر وغناء میں میانہ روی۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۷۴...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بھانجے اصبان رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کونسا غلام سب سے افضل ہے؟ کونسی رات سب سے افضل ہے؟ کون سا مہینہ سب سے افضل ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی رسول کریم ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے کیا ہے اور میں تمہیں بھی اسی طرح بتاؤں گا جس طرح نبی کریم ﷺ نے مجھے بتایا ہے فرمایا کہ سب سے افضل غلام وہ ہے جس کی قیمت سب سے زیادہ ہو نصف رات سب سے افضل ہے اور محرم کا مہینہ سب سے افضل ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۷۵...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کے متعلق مسلمان کا سینہ دھوکا نہیں کھاتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل، جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا اور حکمرانوں کو وعظ ونصیحت۔ رواہ ابن جریر

۴۴۲۷۶...... ابن ابی مریم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور فرمایا: اس امت کا مادۂ درستگی کیا ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ تین چیزیں ہیں:

(۱) اخلاص: یہ فطرۃ اللہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے (۲) نماز اور یہی ملت ہے (۳) اور طاعت اور یہی مخلوق سے بیزاری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب گزر گئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہم جلیسوں سے کہا: آپ کا (حضرت عمر کا) انداز لوگوں کے انداز سے بدرجہا بہتر ہے اور آپ کے بعد اختلاف ہوگا اور مادۂ درستگی کے حاملین بہت تھوڑے ہوں گے۔ رواہ ابن جریر

اولین آخرین کے عمدہ اخلاق

۴۴۲۷۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اولین اور آخرین کے عمدہ اخلاق کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد فرمایا: جو تمہیں محروم رکھے اسے تم عطا کرو، جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو شخص تم سے قطع تعلقی کرے اس سے صلہ رحمی کرو۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن النجار

۴۴۲۷۸...... ''مسند عمر بن بکالی'' ابن عساکر کہتے ہیں: راوی کا نسب نہیں بیان کیا گیا بعض کہتے ہیں: ابن سیف عن عمر بن بکالی، فرمایا: اے لوگو نیک اعمال کرو اور بشارت قبول کرو تین اعمال ایسے ہیں انھیں جو بھی کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کونسے اعمال ہیں فرمایا: ایک وہ آدمی جو فتنہ میں مبتلا ہوا اور پھر فتنے کے آگے سینہ سپر ہو گیا حتیٰ کہ اس کا خون بہہ گیا اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائے گا: ایسا کرنے پر میرے بندے کو کس چیز نے برانگیختہ کیا ہے؟ فرشتے جواب دیں گے: اے ہمارے رب! تو نے اسے ایک چیز کی امید دلائی تھی وہ اس امید پر قائم رہا اور تو نے اسے ایک چیز سے خوفزدہ کیا جس سے وہ خوفزدہ رہا۔ حکم ہوگا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی امید (جنت) کو واجب کر دیا اور جس چیز (دوزخ) سے ڈرتا تھا اس سے اسے بے خوف کر دیا۔ ایک وہ آدمی جو گرم گرم آگ اور بستر کو ٹھنڈی رات میں چھوڑ کر وضو کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں: اے میرے فرشتو! اس آدمی کو اس پر کس چیز نے اکسایا ہے؟ فرشتے جواب دیں گے اے ہمارے رب تو ہی بہتر جانتا ہے۔ حکم ہوگا: میں تو جانتا ہوں لیکن مجھے خبر دو کہ اس عمل پر اسے کس چیز نے برانگیختہ کیا ہے؟ فرشتے جواب دیں گے: اے ہمارے رب تو نے اسے ایک چیز (جنت) کی امید دلائی تھی وہ اس امید پر قائم رہا اور ایک چیز۔ (دوزخ) سے خوفزدہ کیا تھا وہ اس سے خوفزدہ رہا۔ حکم ہوگا: تم گواہ رہو میں نے اسے امید کی چیز (جنت) عطا کیا اور خوف کی چیز (دوزخ) سے اسے مامون کر دیا۔ تیسرے وہ لوگ جو ایک جگہ جمع ہوں اور انھیں کوئی آدمی قرآن پڑھ پڑھ کر سناتا ہو اور وہ سن کر روتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے ان لوگوں کو اس عمل پر کس چیز نے اکسایا ہے؟ فرشتے جواب دیں گے: اے ہمارے رب تو نے انھیں ایک چیز کی امید دلائی تھی وہ اس امید پر قائم رہے اور انھیں ایک چیز سے خوفزدہ کیا تھا وہ اس سے خوفزدہ رہے حکم ہوگا: تم گواہ رہنا میں نے ان کی امید (جنت) کو واجب کر دیا اور خوف دلانے والی چیز (دوزخ) سے مامون کر دیا۔ رواہ ابن مندہ والبغوی وابن عساکر

۴۴۲۷۹...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں رسول مقبول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ مرض وفات میں تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مناسب جواب دیا اور پھر فرمایا: اے حذیفہ! میرے قریب ہو جاؤ میں آپ کے روبرو قریب ہو کر بیٹھ گیا ارشاد فرمایا: جس شخص نے محض اللہ کے لیے روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتے ہیں جس نے کسی ننگے بدن انسان کو کپڑا پہنایا اللہ اسے بھی جنت میں داخل کر دیتے ہیں اور جس شخص نے کسی بھوکے کو خالص اللہ کی لیے کھانا کھلایا اللہ اسے بھی جنت میں داخل کر دیتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس حدیث کو میں لوگوں سے چھپائے رکھوں یا ظاہر کردوں؟ ارشاد فرمایا: بلکہ لوگوں سے ظاہر کر دو۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے یہ آخری حدیث سنی ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سنان بن ہارون برجمی ہے ابن معین اس کے متعلق فرماتے ہیں اس کی حدیثیں کسی درجے میں نہیں ہیں۔

۴۴۲۸۰...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ انھیں ہرگز نہ چھوڑوں۔ مجھے ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنے کی وصیت کی، یہ کہ میں وتر پڑھ کر سویا کروں یہ کہ سفر وحضر میں چاشت کی نماز پڑھو۔

رواہ ابن زنجویہ وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۳۱۳۔

جنتی لوگوں کی پہچان

۴۴۲۸۱..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! کل تیری جنت میں کون سکونت پذیر ہوگا اور تیرے عرش کے سائے تلے کسے سایہ میسر ہوگا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا حکم ہوا: اے موسیٰ، وہ لوگ جن کی نظریں زنا میں مشغول نہیں ہوتیں جو اپنے اموال میں سود کے درپے نہیں ہوتے جو اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے ان کے لیے بشارت ہے اور اچھا انجام ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۸۲..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طاعت کے بغیر اسلام کی کوئی حیثیت نہیں جماعت کی بدوں کوئی بھلائی نہیں اور خیر خواہی اللہ تعالیٰ خلیفہ اور عامۃ المومنین کے لیے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۸۳..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے خلوص دل سے اس طرح عمل کرو گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو، مظلوم کی بددعا آسمانوں کی طرف اس طرح چڑھتی ہے جیسے آگ کی چنگاریاں۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۲۸۴..... معمر، قتادہ، حسن کے سلسلہ سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی ہے میں انھیں سفر و حضر میں نہیں چھوڑتا یہ کہ میں وتر پڑھ کر سوؤں ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھوں اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھوں۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد حسن کو وھم ہو جاتا چنانچہ وہ چاشت کی دو رکعتوں کی جگہ جمعہ کے غسل کو روایت کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۴۲۸۵..... سلیمان بن ابی سلیمان کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی ہے یہ کہ میں وتر پڑھ کر سوؤں یہ کہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھوں یہ کہ چاشت کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑوں بلاشبہ یہ اوابین کی نماز ہے۔

رواہ ابن رنجویہ

۴۴۲۸۶..... محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے سونے سے پہلے وتر پڑھوں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھوں اور جمعہ کے دن غسل کروں۔ رواہ ابن جریر و ابن عساکر

۴۴۲۸۷..... محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بمثل بالا روایت نقل کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۴۲۸۸..... حسن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بمثلہ روایت نقل کرتے ہیں۔

جنت کے اعلیٰ درجات حاصل کرنے والے

۴۴۲۸۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے اس تک صرف تین قسم کے لوگ پہنچ پائیں گے (۱) امام عادل (۲) رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والا اور صابر عیالدار۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عیالدار کے صبر سے کیا مراد ہے؟ حکم ہوا: عیالدار اپنے گھر والوں پر جو کچھ خرچ کرے اس کا احسان نہ جتلائے۔ رواہ الدیلمی

۴۴۲۹۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا فضیلت ہے اور ان میں کتنی خیر و برکت ہے ان کے حصول کے لیے بھرپور حرص و لالچ کرنے لگ جائیں۔ پوچھا گیا یا نبی اللہ وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: نمازوں کے لیے اذان، جماعت کے لیے جلدی حاضر ہونا اور پہلی صفوں میں نماز ادا کرنا۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۹۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ ارشاد فرمایا: خیریت کے ساتھ ایک آدمی کی طرح جس نے کسی مریض کی عیادت نہ کی ہو جو کسی جنازے کے ساتھ نہ چلا ہو اور جس نے روزہ کی حالت میں صبح

نہ کی ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۹۲... ''مسند صحابہ'' حبیب بن ثابت، حضرت ابن عباس اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں اور یہ حضرات ابو اشعب سے قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر دھوئے ہوئے کپڑے دیکھے، ارشاد فرمایا: کیا تمہارا یہ کپڑا نیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یارسول اللہ دھویا ہوا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیا کپڑا پہنو، خوش وخرم رہو اور شہید کی موت وفات پاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۴۲۹۳ زہری کی روایت ہے کہ مجھے ایک انصاری نے حدیث سنائی ہے جس پر میں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا یہ کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے یا کھنکار تے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوراً آگے بڑھتے اور آپ رضی اللہ عنہ کی تھوک لے کر چہروں پر مل لیتے رسول کریم ﷺ نے پوچھا: تم ایسا کیوں کرتے ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جواب دیتے: اس سے ہم برکت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرے اسے چاہئے کہ وہ سچ بولے امانت ادا کرے اور اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

۴۴۲۹۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد خیف میں (جو کہ منیٰ میں ہے) ہم سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر وتازہ رکھے جس نے میری بات سنی پھر اپنے بھائی کو سنائی تین چیزیں ہیں جن پر مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کا اخلاص حکمرانوں کو وعظ ونصیحت اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا بلاشبہ ان کی دعا ماوراء سے بھی ان کا احاطہ کر لیتی ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۹۵ ابو عبیدہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا وقت پر نماز والدین کے ساتھ حسن سلوک اور جہاد فی سبیل اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں آپ رضی اللہ عنہ سے اور زیادہ سوال کرتا تو آپ مزید جواب بھی دیتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۴۲۹۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو لوگوں میں سب سے زیادہ بے نیاز ہو جاؤ گے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچو سب سے زیادہ پرہیز گار بن جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے فریضے کو ادا کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اگر تم لوگوں کو گالیاں دو گے وہ بھی تمہیں گالیاں دیں گے اگر ان پر تنقید کرو گے وہ بھی تم پر تنقید کریں گے اگر انھیں ویسے ہی چھوڑ دو گے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر ان سے دور بھاگو گے وہ تمہیں پکڑ لیں گے قیامت کے دن دوزخ ستر ہزار لگاموں کے ساتھ باندھی ہوئی لائی جائے گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نصیحت

۴۴۲۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! جب تم لوگوں کو دنیا کے لیے دوڑ لگاتے دیکھو تم آخرت میں متوجہ ہو جاؤ ہر پتھر اور ڈھیلے کے پاس اللہ کا ذکر کرو اللہ تعالیٰ تمہیں یاد کرے گا جب تم اسے یاد کرو گے، مسلمانوں میں کسی کو بھی حقیر نہ سمجھو چونکہ چھوٹے سے چھوٹا مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی

۴۴۲۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کا اسلحہ سنبھالا میں نے تلوار کے دستے میں تین حروف لکھے ہوئے پائے: (۱) جو قطع تعلقی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو (۲) جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اس سے اچھائی کرو (۳) حق بات کہو گو کہ تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۹۹ مکحول فرماتے ہیں: لوگوں سے اپنی حاجتیں پوری کرانے سے گریز کرو چونکہ یہ فقر ہے لوگوں سے ناامید رہو بلاشبہ یہی غنا ہے ایسا کلام چھوڑ دو جس پر تمہیں بعد میں معذرت کرنی پڑے، لہٰذا اس کے علاوہ کلام کرو اور جب نماز پڑھو تو الوداع کیے ہوئے آدمی جیسی نماز پڑھو۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۰۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین اعمال بہت سخت ہیں اپنی طرف سے عطائے حق، ہر حال میں ذکر اللہ اور مالی اعتبار سے بھائی کی غمخواری۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

۴۴۳۰۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت کے عمدہ اخلاق کے متعلق آگاہ نہ کروں؟ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو اور جو تم سے قطع تعلقی کرے اس سے صلہ رحمی کرو۔

رواہ البخاری ومسلم

۴۴۳۰۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جب وہ کسی معاملے کو دیکھے تو بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے، عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اس کا سرا ہوتا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اگر اسے اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو اس میں ٹیڑھا پن بدستور باقی رہے گا لہٰذا عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ رواہ البزار

ترغیبات رباعی

۴۴۳۰۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے ایک مختصر حدیث سنائیں تاکہ میں اسے یاد کرلوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا رخصت کیے ہوئے آدمی کی سی نماز پڑھو گویا تم نے اس کے بعد نماز نہیں پڑھنی اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر فی الواقع تم اسے نہیں دیکھ سکتے وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جاؤ غنا میں زندگی بسر کرو گے ایسی بات سے گریز کرو جس سے تمہیں بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

رواہ العسکری فی الامثال وابن النجار)

۴۴۳۰۴...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کسی انسان کو بھی صحت عفت امانت اور فقہ سے بہتر کوئی چیز نہیں عطا کی گئی۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۳۰۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو گھونٹوں کا پینا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے ایک غصے کا گھونٹ جسے بندہ بردباری اور درگزر کرتے ہوئے پی جاتا ہے دوسرا غم ومصیبت کا گھونٹ جسے بندہ صبر اور اچھے سلوک کے ساتھ پی جاتا ہے، کوئی بندہ بھی دو قدموں سے زیادہ محبوب قدموں میں نہیں چلتا سوائے اس قدم کے جو صلہ رحمی کے لیے اٹھیں اور دوسرے وہ قدم جو کسی فریضہ کی ادائیگی کے لیے اٹھیں۔ رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق

۴۴۳۰۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہیں جن کا ظاہر باطن سے دکھائی دیتا ہے، ایک اعرابی بولا: یا رسول اللہ ﷺ یہ بالا خانے کس کے لیے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو عمدہ اور پاکیزہ کلام کرے سلام پھیلائے کھانا کھلائے اور نماز پڑھے دراں حالیکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

رواہ البیھقی وقال غریب ابو یعلی والبزار وعبد اللہ بن احمد بن حنبل وابن خزیمۃ وقال ان صح کان فی القلب من عبد الرحمن بن اسحاق ولیس ھو بعباد الذی روی عن الزھری ذاک صالح الحدیث و البیھقی فی شعب الایمان والخطیب فی الجامع

۴۴۳۰۷...... اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پاکیزہ کلام کیا کرو کھانا کھلاؤ سلام پھیلاؤ رات کو تہجد پڑھو کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں، تم جنت میں سلامی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ رواہ بقی بن مخلد فی مسندہ وابونعیم عن مولی الانصاری

۴۴۳۰۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی مجلس میں تشریف فرما تھے اتنے میں حضرت علی بن ابی طالب ابوعبیدہ بن جراح عثمان بن عفان ابوبکر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نمودار ہوئے جب آپ ﷺ نے ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ

عنہم کو اپنے پاس کھڑے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا تم مجھ سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آئے ہو، اگر چاہو تو میں ہی تمہیں بتا دوں اگر چاہو تو مجھ سے سوال کرلو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: بلکہ آپ ہی بتا دیں۔ ارشاد فرمایا: تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو کہ حسن سلوک کا حقدار کون ہے، سو حسن سلوک کا حقدار شریف اور دیندار آدمی ہے تم مجھ سے ضعیفوں کے جہاد کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو ضعیفوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے تم مجھ سے عورت کے جہاد کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو عورت کا جہاد اپنے شوہر کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی خدمت ہے تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو کہ رزق کہاں سے آتا ہے سو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں کا اسے علم ہی نہیں ہوتا۔

رواه الحاكم في تاريخه وقال غريب المتن والاسناد ورواه ابن النجار

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الملآ لی ۲۲۷۔

ترغیبات خماسی

۴۴۳۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے اوپر پانچ چیزیں لازم ہیں تو ان کے حصول میں تم اپنی سواریوں کو لاغر ہی کیوں نہ کردو بندہ صرف اپنے رب تعالیٰ سے امید رکھے صرف اپنے گناہ سے خوفزدہ ہو جاہل کو حصول علم میں حیاء نہیں کرنی چاہئے عالم کو جو مسئلہ نہ آتا ہو اس کے جواب میں ''لا اعلم میں نہیں جانتا'' کہنے میں باق نہیں محسوس کرنی چاہئے جان لو صبر کا مقام ایمان ہے جیسے کہ جسد میں سر کا مقام ہے جب سر نہیں رہتا تو دھڑ کی کوئی وقعت نہیں رہتی اسی طرح جب صبر جاتا رہتا ہے ایمان بھی ختم ہو جاتا ہے۔

رواه وكيع في الغرر والدينوري وابونعيم في الحلية ونصر في الحجة وابن عبد البر في العلم والبيهقي في شعب الايمان وابن عساكر

۴۴۳۱۰ ''مسند خباب بن ارت رضی اللہ عنہ'' حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول کریم ﷺ نے ایک مہم پر بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اتنے دور بھیج رہے ہیں اور مجھے آپ کا خوف ہے (کہیں آپ ہم سے جدا نہ ہو جائیں) ارشاد فرمایا: تمہارا خوف کس حد تک پہنچا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں صبح کرتا ہوں اور مجھے گمان نہیں ہوتا کہ آپ شام کرسکیں گے۔ ارشاد فرمایا: اے خباب! پانچ کام کرلیا کرو تم مجھے دیکھ لو گے اگر نہ کئے تو مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ کیا ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے تقدیر پر ایمان رکھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تقدیر پر ایمان رکھنے کا کیا مطلب ہے ارشاد فرمایا: تمہیں علم ہو کہ جو مصیبت تمہیں پہنچی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی اور جو مصیبت ٹل گئی وہ تمہیں نہیں پہنچ سکتی تھی، شراب مت پیو چونکہ شراب کی خطا شاخدار ہوتی ہے درخت کی شاخوں کی طرح اس کی بھی شاخیں نکلتی ہیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو گو کہ وہ تمہیں دنیا کی ہر چیز سے نکل جانے کا حکم ہی کیوں نہ دیں جماعت کے ساتھ چمٹے رہو چونکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اے خباب! اگر تم نے مجھے قیامت کے دن دیکھ لیا گو یا تم مجھ سے جدا نہیں ہوئے۔

رواه الطبرانی

۴۴۳۱۱..... خباب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہیں جنت میں داخل کر دے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں ارشاد فرمایا تلوار کا وار مہمان کو کھانا کھلانا نمازوں کا وقت پر اہتمام ٹھنڈی رات میں پورا وضو کرنا اور اپنی ضرورت کے وقت دوسروں کو کھانا کھلانا۔ رواه ابن عساكر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۵۳

پانچ اعمال کا اہتمام

۴۴۳۱۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان کلمات کو کون حاصل کرے گا پس جوان پر عمل کرے یا کسی

عمل کرنے والے کو سکھادے؟ میں نے عرض کیا: اس کام کے لیے میں تیار ہوں آپ ﷺ نے پانچ کا ہندسہ بنا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے اپنے پڑوسیوں سے حسن سلوک کرو بے خوف ہو جاؤ گے لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو مسلمان ہو جاؤ گے کثرت سے مت ہنسو چونکہ کثرت ہنسی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۴۴۳۱۳ "مسند ابی ہریرہ" اے ابوہریرہ! فرائض ادا کرتے رہو تب تم عابد بن جاؤ گے، حرام کردہ اشیاء سے اجتناب کرو تب تم عالم ہو جاؤ گے، لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو سلامی میں ہو جاؤ گے جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے اس کے ساتھ حسن سلوک کرو مامون ہو جاؤ گے ہنسی کم کرو چونکہ کثرت سے ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔ رواہ الدار القطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ

۴۴۳۱۴ ... مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اے ابوہریرہ! اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو بے نیاز ہو جاؤ گے تقویٰ اختیار کرو لوگوں میں عبادت گزار بن جاؤ گے، لوگوں کے لیے بھی وہی کچھ پسند کرو جو کچھ اپنے لیے پسند کرتے ہو مومن ہو جاؤ گے، اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرو سلامتی میں رہو گے کثرت ہنسی سے گریز کرو چونکہ کثیر ہنسی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے قہقہہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور تبسم خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن صصری فی امالیہ عن ابی ہریرۃ

۴۴۳۱۵ ... "مسند ابی ہریرہ" اے ابوہریرہ! ورع اختیار کرو عبادت گزار بن جاؤ گے قناعت اختیار کرو شکر گزار بندے بن جاؤ گے لوگوں کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو کچھ اپنے لیے پسند کرتے ہو مومن ہو جاؤ گے اپنے پڑوسی میں اپنے دلوں سے حسن سلوک کرو سلامتی میں ہو جاؤ گے کم ہنسو چونکہ زیادہ ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۴۴۳۱۶ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ! اے ابوہریرہ! ورع اختیار کرو عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو بے نیاز ہو جاؤ گے مسلمانوں اور مومنوں کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اور ان کے لیے وہی کچھ ناپسند کرو جو کچھ اپنے لیے ناپسند کرتے ہو بے خوف ہو جاؤ گے، اپنے پڑوس والوں سے حسن سلوک کرو سلامتی میں ہو جاؤ گے زیادہ ہنسنے سے گریز کرو چونکہ زیادہ ہنسی دل کا فساد ہے۔ رواہ ابن ماجہ

۴۴۳۱۷ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے پانچ چیزیں الہام کی گئیں وہ پانچ چیزوں سے محروم نہیں ہوتا: جسے توبہ الہام کی جائے وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوتا چونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ. الآیۃ

اللہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا۔

جسے شکر کی توفیق مل جائے وہ عطائے فرید کے بغیر نہیں رہتا چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

لان شکرتم لازیدنکم

اگر تم شکر ادا کرو تو میں تمہیں زیادہ دوں گا جسے استغفار کی توفیق مل جائے وہ استغفار سے محروم نہیں ہوتا چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

استغفرو ربکم انہ کان غفارا. الآیۃ

اپنے رب سے بخشش مانگو وہ بخشنے والا ہے۔

جسے خرچ کرنے کی توفیق مل جائے وہ اپنے بعد ذکر خیر سے محروم نہیں رہتا چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وما انفقتم من شیء فھو یخلفہ.

تم جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ اپنا بدلہ ضرور دے گی۔ رواہ ابن النجار و الضیاء المقدسی

ترغیبات سداسی

۴۴۳۱۸ ... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے اوپر ایمان کی خصلتیں لازم ہیں (جو یہ ہیں) شدید گرمی میں روزہ دشمنوں کو تلوار سے مارنا بارش کے دن نماز میں جلدی کرنا دوسرے دن پورا وضو کرنا مصیبتوں پر صبر اور روغۃ الخبال کا ترک کرنا میں نے پوچھا: روغۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا: شراب۔ رواہ ابن سعد والبیھقی فی شعب الایمان

ترغیبات سباعی

۴۴۳۱۹ ... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں (دنیا کے معاملہ میں) اپنے نیچے والوں کو دیکھوں اور اپنے سے اوپر والوں کو نہ دیکھوں، یہ کہ مساکین سے محبت کروں اور انہیں اپنے قریب کروں یہ کہ صلہ رحمی کروں گو کہ رشتہ دار مجھ سے قطع تعلق کریں میں حق بات کہوں اگر چہ کڑوی ہو، یہ کہ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈروں کسی سے نہ مانگوں یہ کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد زیادہ سے زیادہ کروں چونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ رواہ الرویانی وابونعیم

۴۴۳۲۰ ... "ایضاً" میرے خلیل ﷺ نے مجھے سات چیزوں کی وصیت کی ہے مسکینوں سے محبت کرنے کی یہ کہ میں ان کے قریب رہوں یہ کہ میں اپنے سے نیچے والوں کو دیکھوں اور اپنے سے اوپر والوں کو نہ دیکھوں یہ کہ میں صلہ رحمی کروں گو کہ میرے رشتہ دار مجھ سے جفا ہی کیوں نہ کریں یہ کہ میں زیادہ سے زیادہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد کروں، میں حق بات کہوں اگر چہ کڑوا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی رورعایت نہ رکھوں اور یہ کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔ رواہ الطبرانی عن ابی ذر

۴۴۳۲۱ ... "مسند انس" قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم صبح صبح رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ گزشتہ رات میرے رب کا انتہائی اچھی صورت میں خواب میں دیدار ہوا رب تعالیٰ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ مبارک رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی پھر مجھے ہر چیز کا علم عطا کیا، حکم ہوا: اے محمد! میں نے عرض کیا: لبیک! حکم ہوا: کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کس معاملہ پر جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: اے میرے رب جی ہاں کفارات اور درجات پر جھگڑ رہے ہیں۔ حکم ہوا: کفارات کیا ہیں میں نے جواب دیا: سلام پھیلانا، کھانا کھلانا، صلہ رحمی کرنا، لوگوں کے سوتے ہوئے نماز پڑھنا حکم ہوا درجات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: ناگواریوں کے عالم میں پورا وضو کرنا جماعت میں حاضر ہونے کے لیے پیادہ پا چلنا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا حکم ہوا: تم نے سچ کہا۔ رواہ ابن عساکر واخرجہ الترمذی فی کتاب التفسیر رقم ۳۲۸۷

ترغیبات ثمانی

۴۴۳۲۲ ... عبدالرحمن بن عائش حضرمی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی کسی کہنے والے نے کہا: آج صبح میں آپ کا کتنا بارونق چہرہ دیکھ رہا ہوں فرمایا: مجھے کیا ہے میں نے تورات کو اپنے رب تعالیٰ کو زیادہ اچھی صورت میں دیکھا ہے۔ مجھ سے فرمایا اے محمد! ملاء اعلیٰ (آسمانوں کی مخلوق) کس معاملہ میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا ہوں رب تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے کاندھوں کے درمیان رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی مجھے زمین وآسمان کا علم مل گیا پھر یہ آیت تلاوت کی:

وکذالک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین.

اسی طرح تو ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دکھاتا ہے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوجائے۔ پھر حکم ہوا: اے محمد!

ملاءاعلی کس معاملہ میں جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: کفارات میں، حکم ہوا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: پیادہ پا جماعت کے لیے حاضر ہونا نمازوں کے بعد مساجد میں بیٹھے رہنا ناگواری کے وقت پوری طرح وضو کرنا جو شخص بھی ایسا کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور اپنی خطاؤں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا درجات یہ ہیں: کھانا کھلانا سلام پھیلانا رات کو لوگوں کو سوئے ہوئے چھوڑ کر نماز پڑھنا، اے محمد! سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا میں نے عرض کیا: میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور بری باتوں کو چھوڑنے کا سوال کرتا ہوں اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں یہ کہ تو میری مغفرت کرے اور میری توبہ قبول فرمائے اگر کسی قوم کو مبتلائے فتنہ کرنے کا تیرا ارادہ ہو تو مجھے وفات دے دینا دراں حالیکہ میں فتنہ میں نہ پڑوں، پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ چیزیں سیکھ لو قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ چیزیں حق ہیں۔

رواہ ابن مندہ والبغوی والبیھقی وابن عساکر

باقیات صالحات

۴۴۳۲۴۔۔۔۔۔ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے ایک خشک ٹہنی ہلائی اور اس سے ورق گرنے لگے: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، والحمد للہ سبحان اللہ گناہوں کو اس طرح ختم کرتے ہیں جس طرح اس ٹہنی سے ورق گرے ہیں اے ابودرداء ان کلمات کو مضبوطی سے پکڑ لو قبل اس کے کہ تمہارے اور ان کے درمیان رکاوٹ حائل ہو جائے۔ بلاشبہ یہ باقیات صالحات میں سے ہیں، اور یہ جنت کا خزانہ ہیں، ابوسلمہ کہتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب بھی حدیث بیان کرتے تو فرماتے بخدا! میں اللہ کی تہلیل کرتا رہوں گا اللہ کی تکبیر بیان کرتا رہوں گا اس کی تسبیح کرتا رہوں گا حتیٰ کہ جب کوئی جاہل مجھے دیکھے تو وہ سمجھے کہ میں کوئی مجنون ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۲۵۔۔۔۔۔"مسند ابی ہریرۃ" اے ابوہریرہ! کہو، سبحان اللہ والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ باقیات صالحات ہیں عرض کیا: یارسول اللہ، یہ سب اللہ کیلئے ہے اس میں سے میرے لیے کچھ بھی نہیں فرمایا کہو: اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وارشدنی وارزقنی (اے اللہ میری مغفرت کر، مجھ پر رحم فرما، مجھے رشد و ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا کر) پانچ چیزیں تمہارے لیے ہیں جبکہ چار چیزیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۳۲۶۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی جنت کو لے لو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! حاضر دشمن سے! فرمایا نہیں بلکہ اپنی جنت کو دوزخ سے جدا کر لو اور کہو۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بلاشبہ یہ کلمات قیامت کے دن مقدمات معقبات اور نجات دہندہ بن کر آئیں گے اور یہی باقیات صالحات ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان وابن النجار

۴۴۳۲۷۔۔۔۔۔"مسند علی رضی اللہ عنہ" ربیع بن انس ایک آدمی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ سب کا سب اجر و ثواب لوٹ لے گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا صدقہ نہ بتاؤں جو روئے زمین پر ہر صدقہ کرنے والے کے صدقہ سے افضل ہو، اس جیسا ثواب وہی پا سکتا ہے جو اس جیسا عمل کرے گا، وہ یہ کہ تم صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شیء قدیر، عصر کی نماز کے بعد بھی یہی کلمات کہو اور ہر نماز کے بعد پچیس (۲۵) مرتبہ یہ کلمات کہو سبحان اللہ ولحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ملء السموات والارض وما فیھن۔ یوں اس طرح یہ ہر روز پانچ سو تسبیحات ہو جائیں، میزان میں یہ پانچ ہزار کے برابر ہوں گی یہ باقیات صالحات ہیں اور یہ ایسے کلمات ہیں کہ ان کے برابر کوئی کلمہ نہیں ہے چنانچہ الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ نصف میزان بھر دیتا ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر آسمانوں اور ان

کے بیچ کے مقام کو بھر دیتا ہے۔رواہ ابن مردویہ

۴۴۳۲۸..... ''ایضاً'' بشیر بن نمیر، حسن بن ضمیرہ اپنے والد اور دادا کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات باقیات صالحات ہیں، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، جو شخص ان کلمات کو پانچ مرتبہ کہے گا اللہ تعالیٰ اسے پانچ مسلسلات عطا فرماتے ہیں جو یہ ہیں۔

اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارشدنی وارزقنی

اے اللہ میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم کر مجھے رشد وہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔

رواہ ابن مردویہ قال فی المغنی بشیر ابن نمیر متروک وحسین بن عبد اللہ بن ضمیرۃ واہ جدا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں بشیر بن نمیر متروک راوی ہے اور حسین بن عبداللہ بن ضمیری بہت ضعیف راوی ہے۔

۴۴۳۲۹..... ''مسند انس، کثیر بن سلیم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے ہم جلیسوں سے فرمایا: اپنی جنت کو لے لو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا دشمن حاضر ہو چکا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنی جنت کو دوزخ سے الگ کرلو اور کہو: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ کلمات مقدمات اور نجات دہندہ ہیں اور یہی باقیات صالحات ہیں۔رواہ ابن النجار

فائدہ:..... باقیات صالحات سے مراد ایسے اعمال جو آدمی کے مرجانے کے بعد پیچھے رہ جائیں اور اسے ثواب پہنچائیں۔

فصل..... ترھیبات کے بیان میں ترھیبات احادیث

۴۴۳۳۰..... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ذریح بن سنہ ابوقیس سے فرمایا کیا تمہارے لیے حلال ہے کہ تم قیس اور لبنی کے درمیان فرقت ڈالو؟ خبردار! میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں کسی مرد اور اس کی بیوی کے درمیان فرقت ڈالوں یا میں تلوار لے کر ان کی طرف چلوں۔رواہ ابو الفرج الاصبھانی ووکیع فی الغرر

۴۴۳۳۱..... نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ایک سفر میں تھے، اچانک ایک آدمی نے اپنے اونٹ پر بیٹھے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی ایک دوسرے آدمی نے اپنے ترکش سے تیر نکالا پہلا آدمی گھبرا کر متنبہ ہو گیا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔

۴۴۳۳۲..... مجاہد کی روایت ہے کہ میں نے مہینہ بھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کھڑا ہوا دیکھا جوان سے یہ مسئلہ پوچھتا: اس آدمی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو دن کو روزے رکھتا ہو اور رات کو قیام کرتا ہو لیکن جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو اس کا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے! وہ دوزخ میں ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۴۳۳۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چوپایوں کو ایک دوسرے پر برانگیختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن النجار

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد وضعیف الترمذی ۲۸۷۔

۴۴۳۳۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے شر سے دور بھاگو۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۳۳۵..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنی نگاہوں سے ایک آدمی کو فارغ دیکھ رہا ہوں نہ وہ دنیا کے امور میں حصہ لیتا ہے اور نہ ہی آخرت کے امور سے اسے کوئی دلچسپی ہے۔رواہ عبدالرزاق

ترھیبات ثنائی

۴۴۳۳۶..... معمر، قتادہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دیا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں کی طرف سے لعنت ہو۔ معمر کہتے ہیں: جعفر بن محمد نقل کرتے ہیں کہ کہا گیا: یا رسول اللہ! بدعت کیا ہے ارشاد فرمایا: جسے بغیر حد کے کوڑے لگائے جائیں یا بغیر حق کے قتل کر دیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

ترھیبات ثلاثی

۴۴۳۳۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے، ایک وہ شخص جو کسی قوم کو امامت کراتا ہے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، دوسری وہ عورت جو رات گزارے جبکہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور تیسرا وہ شخص جو حی علی الصلوٰۃ سنے اور اس کا جواب نہ دے۔ رواہ ابن النجار

کلام:..... حدیث موضوع ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۴۰ و ترتیب الموضوعات ۲۷۳۔

۴۴۳۳۸..... زیاد بن حدیر کہتے ہیں: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اسلام کو کیا چیز منہدم کر دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عالم کا پھسل جانا منافق کا کتاب کے ساتھ جھگڑا اور گمراہ حکمرانوں کا فیصلہ اسلام کو منہدم کر دیتا ہے۔ رواہ الدارمی

۴۴۳۳۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین اشخاص بدترین ہیں، ایک وہ شخص جو اپنے والدین پر تکبر کرتا ہو اور انھیں حقیر سمجھتا ہو، دوسرا وہ شخص جو میاں بیوی کے درمیان فساد پھیلائے بیوی کے خلاف شوہر کی ناحق مدد کرتا ہو حتیٰ کہ ان کے درمیان فرقت ڈال دے تیسرا وہ شخص جو لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے میں مصروف عمل ہو اور جھوٹ سے کام لیتا ہو حتیٰ کہ لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں اور ایک دوسرے سے بغض بھی کرنے لگیں۔ رواہ ابن راھویہ

۴۴۳۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کو گمراہی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے ہم جلیس کو لایعنی باتوں سے اذیت پہنچائے اور لوگوں کے سامنے ایسی بات کو ظاہر کرے جس کی حقیقت کو وہ اپنے دل میں چھپاتا ہو۔

رواہ الضیاء وحسنہ فی الایمان والعسکری فی المواعظ والبیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۴۴۳۴۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ان چیزوں کا خوف ہے: بخل، اتباع خواہشات اور آدمی کا اپنی رائے پر اترانا۔ یہ تیسری چیز سب سے زیادہ سخت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۴۳۴۲..... ابن جریر، عمرو بن محمد عثمانی، اسماعیل بن ابی اویس، ابوبکر بن ابی اویس سلیمان بن بلال، عبداللہ بن یسار اعرج، سالم بن عبداللہ عبداللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ والدین کا نافرمان دیوث اور عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والا۔

(قال اسماعیل: یعنی الفحلة ھکذا اورد من ھذا الطریق عن عمر وھو فی مسند احمد بن حنبل والترمذی وابن عساکر من مسند عمر یدون قولہ عن عمر وتقدم فی القسم الاول

۴۴۳۴۳..... سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور نہ ہی انھیں پاک کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف دیکھے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے والدین سے بیزاری کا اعلان کر دے ایک وہ

شخص جواپنی اولا سے بیزاری کا اعلان کرے اور ایک وہ شخص جس پر کسی قوم نے کوئی نعمت کی ہو اور وہ ان کی ناشکری کرتا ہو۔

رواہ ابن جریر والخرائطی فی مساوی الاخلاق

کلام:...... حدیث کے بعض صحیح طرق میں سوال جواب نہیں دیکھئے الضعیفۃ ۱۹۴۱

۴۴۳۴۴...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دین پر بہت بری مدد ہے کمزور دل کی رغبت رکھنے والے پیٹ کی اور زیادہ سخت نصیحت کی۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۳۴۵...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کا وجود تعلم سے ہے بردباری کا وجود برداشت کرنے سے ہے، جس شخص نے بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کی اسے بھلائی مل جاتی ہے جو شخص شر سے بچ گیا اسے بچالیا جاتا ہے۔ تین اشخاص بلند درجات نہیں پاسکتے۔ جس نے کہانت کا پیشہ اختیار کیا یا تیروں سے اپنی قسمت معلوم کی یا بدفالی لے کر سفر سے واپس ہوا۔

۴۴۳۴۶...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہیں ظالم ہونے میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ تم خصومت کو ترک نہ کرو، تمہیں گناہگار ہونے میں اتنا ہی کافی ہے کہ تم مخالفت پڑنے رہو تمہیں جھوٹا ہونے میں اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنی طرف سے کوئی بدعت ایجاد کردو۔

رواہ ابن عساکر

زیادہ بولنے والے کا جھوٹ زیادہ ہوتا ہے

۴۴۳۴۷...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! جس کا کلام زیادہ ہوگا اس کا جھوٹ بھی زیادہ ہوگا جو کثرت سے حلف اٹھاتا ہوگا اس کا گناہ بھی کثرت سے ہوگا جس کی خصومت کثیر ہوگی اس کا دین سلامتی میں نہیں رہ سکتا۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۴۸...... قتادہ سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عذاب قبر تین چیزوں سے ہوتا ہے غیبت چغلی اور پیشاب سے نہ بچنے سے تمہارے اوپر لازم ہے کہ ان چیزوں سے گریز کرو۔ رواہ البخاری ومسلم فی عذاب القبر

۴۴۳۴۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے مجھے سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لینے کی وصیت کی ہے، اور یہ کہ میں چاشت کی دورکعتیں پڑھوں اور ہر مہینے کے تین دن ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھوں اور یہی ایام بیض ہیں۔ رواہ ابن النجار

۴۴۳۵۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی تلوار کے دستے میں دو باتیں لکھی ہوئی پائیں یہ کہ سب سے زیادہ سرکش لوگ یہ ہیں۔ ایک وہ شخص جو ایسے آدمی کو مارے جس نے اسے نہیں مارا ایک وہ شخص جو ایسے آدمی کو قتل کرے جس نے اسے قتل نہیں کیا، ایک وہ آدمی جو نا اھل ہو اور اھل بن بیٹھے جس شخص نے بھی ایسا کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کا کفر کیا اس سے نہ سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا۔ رواہ ابن جریر

۴۴۳۵۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں جن چمٹ جائے اسے شفا نہیں ملتی، دراں حالیکہ وہ کھڑا ہو کر پانی پیتا ہو، یا ایک جوتے میں چل رہا ہو یا ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالے ہوئے ہو۔

رواہ ابن جریر وقال سند ضعیف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند واہی تباہی ہے اس جیسی حدیث پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے۔

۴۴۳۵۲...... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تین چیزیں بدعت کے طور پر گھڑلی گئی ہیں، سجدے کا اختصار ہاتھوں کا اٹھانا اور دعا کے وقت آواز کا بلند کرنا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۴۳۵۳...... ابو جعفر کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی تلوار کے تھیلے میں لکھا ہوا پایا گیا کہ اللہ تعالیٰ پر سب سے زیادہ سرکشی کرنے والے تین اشخاص ہیں ایک وہ جو غیر قاتل کو قتل کرے یا غیر ضارب کو مارے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دے اللہ تعالیٰ ان سے نہ سفارش قبول کرے گا اور نہ ہی کوئی

بدلہ جس شخص نے غیر غلام کو غلام بنالیا اس نے اللہ کی طرف سے رسول ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کا کفر کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۴۳۵۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین آدمیوں میں سے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا لعنت کرنے والا، احسان جتلانے والا اور دائمی شرابی، اور تین چیزیں کسی طرح بھی حلال نہیں ہیں، شراب کی قیمت سینگی لگانے کی کمائی اور زانیہ کی اجرت۔ رواہ الدورقی

۴۴۳۵۵.....ابوطفیل کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس کوئی خط لکھا ہوا چھوڑا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جسے ہم نے چھپا رکھا ہو بجز ایک چیز کے جو میرے تلوار کے غلاف میں ہے، ہم نے ایک چھوٹا سا صحیفہ پایا: اس میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر غلام کو غلام بنالے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کے مناروں کو آراستہ کرے۔ رواہ ابن بشران فی امالیہ

۴۴۳۵۶.....قتادہ کی روایت ہے کہ عذاب قبر کے تین حصے ہیں، ایک تہائی عذاب غیبت کی وجہ سے ہوتا ہے، ایک تہائی چغلی کی وجہ سے اور ایک تہائی پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے۔ رواہ البخاری ومسلم فی عذاب القبر

ترھیبات رباعی

۴۴۳۵۷.....''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے آپ وصیت کریں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سلمان! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جان لو! عنقریب فتوحات کا دروازہ کھلے گا میں نہیں جانتا کہ اس میں تمہارا کتنا حصہ ہوگا تم اپنے پیٹ میں کتنا ڈالو گے اور اپنے اوپر بوجھ کتنا بناؤ گے۔ جان لو! جس شخص نے پانچ نمازیں پڑھیں وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہو جاتا ہے۔ اللہ والوں میں سے تم ہرگز کسی کو قتل نہ کرنا، تم صبح کرو یا شام کرو اہل اللہ میں سے کسی کو قتل نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو توڑ ڈالو گے۔ پھر تمہیں اللہ تعالیٰ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دے گا۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزھد وابن سعد وحشیش ابن اصرم فی الاستقامة

۴۴۳۵۸.....''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوطفیل کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس ایک آدمی آیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے پوشیدہ رکھ کر مجھے الگ سے کوئی راز نہیں بتایا بجز چند کلمات کے جو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلائے تھے جو یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو اپنے والدین پر لعنت کرتا ہو، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہو، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی بدعتی کو ٹھکانا دے اور اس شخص پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو زمین کی حدود کو متغیر کرتا ہو۔

رواہ البخاری ومسلم وابوعوانة وابن حبان والبیھقی

۴۴۳۵۹.....سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چار چیزوں کا شمار جفا میں سے ہوتا ہے، یہ کہ کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو اور مسجد کے پچھلے حصہ میں نماز پڑھے اور مقدم حصہ کو چھوڑ دے کوئی آدمی کسی نمازی کے آگے سے گزرے نماز مکمل کرنے سے قبل پیشانی کو صاف کرلینا آدمی کا غیر دین رکھنے والے کے ساتھ کھانا کھانا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

ترھیبات خماسی

۴۴۳۶۰.....ابوریحانہ کہتے ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے یا آگ میں جلادیا جائے۔ اپنے والدین کی اطاعت کرو اگرچہ تمہیں اہل وعیال اور دنیا چھوڑ دینے کا حکم دیں جان بوجھ کر کوئی نماز نہ چھوڑو، چونکہ جو شخص نماز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے شراب مت پیو چونکہ شراب ہر قسم کی خطا کی جڑ ہے، اپنی زمین کی حدود میں اضافہ کے خواہاں مت رہو چونکہ قیامت کے دن اس زمین کے

برابر سات زمین ساتھ لاؤ گے۔رواہ ابن النجار

۴۴۳۶۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل یمن کے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے وصیت کریں۔ارشاد فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو تمہیں ٹکرے ٹکرے کردیا جائے یا آگ میں جلادیا جائے، اپنے والدین کی ہرگز نافرمانی مت کرو اگر وہ چاہیں کہ تم اپنی دنیا سے نکل جاؤ تو تم نکل جاؤ اور لوگوں کو گالی مت دو جب اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرو تو اچھے انداز سے ملو اور اس کے لیے اپنا فالتو پانی بہادو۔رواہ الدیلمی

ترھیبات سباعی

۴۴۳۶۲......عطاء خراسانی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سات اشخاص پر لعنت کی ہے انہیں سے ایک پر تین بار لعنت کی ہے، بقیہ سب پر ایک ایک بار لعنت بھیجی ہے۔چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ملعون ہے ملعون ہے، معلون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط والا فعل کیا، معلون ہے وہ شخص جس نے چوپائے کے ساتھ بدفعلی کی وہ شخص ملعون ہے جس نے اپنے والدین کو گالی دی ملعون ہے وہ شخص جس نے زمین کی سرحدوں کو تبدیل کیا، ملعون ہے وہ شخص جس نے اپنے نکاح میں عورت اور اس کی بیٹی کو جمع کیا ملعون ہے وہ شخص جس نے کسی قوم کو اس کی اجازت کے بغیر ولایت دی، اور ملعون ہے وہ شخص جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا۔رواہ عبدالرزاق

۴۴۳۶۳......"مسند علی رضی اللہ عنہ" حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کی طرف نہیں دیکھے گا اور نہ ہی ان سے کلام کرے گا۔ بلکہ ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہوجاؤ۔ ہاں یہ کہ وہ توبہ کرلیں وہ توبہ کرلیں، فاعل، مفعول۔(یعنی بدکاری کرنے والا اور کرانے والا) مشت زنی کرنے والا، پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا، جھوٹا کذاب، تنگی کے ایام میں مزید تنگی پیدا کرنے والا، والدین کو مارنے والا حتیٰ کہ وہ فریاد کرنے لگیں۔

رواہ ابن جریر

ابن جریر کہتے ہیں اس روایت کا مخرج حضرت علی سے صرف اسی طریقہ سے مروی ہے البتہ حدیث کے معانی مختلف احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔

۴۴۳۶۴......ابوجعفر محمد بن علی کہتے ہیں: پیٹ اور شرم گاہ کی پاکدامنی سے بڑھ کر کوئی عبادت افضل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے مانگنے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے تقدیر کو صرف دعا سے ٹالا جاسکتا ہے، ثواب میں جلدی کے اعتبار سے حسن سلوک سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے، سزا میں جلدی کے اعتبار سے بغاوت سے بڑھ کر کوئی برائی نہیں ہے، آدمی کو عیب دار ہونے میں اتنا ہی کافی ہے کہ اس کا عیب لوگوں کو نظر آئے لیکن خود اسے نہ نظر آئے۔اور یہ کہ لوگوں کو جس چیز کا حکم دے خود اس سے نکلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور یہ کہ اپنے ہم جلیس کو لایعنی باتوں سے اذیت پہنچائے۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۳۶۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں شدید غصہ، شدید جمائیاں، قے، نکسیر، کنگ گوشی ذکر کے وقت نیند۔رواہ عبد الرزاق و البیھقی فی شب الایمان

ترھیبات ثمانی

۴۴۳۶۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آٹھ آدمی ایسے ہیں اگر ان کی اہانت کی جائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کریں ایک وہ آدمی جو بن بلائے دسترخوان پر آن بیٹھے کمینوں سے تعرض کرنے والا۔رواہ الخطیب فی کتاب الطفیلین

۴۴۳۶۷......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں بدترین

انسان کے متعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جی ہاں۔ ارشادفرمایا: جوشخص تنہا کھانا کھائے اپنے عطیہ سے منع کرے تنہا سفر کرے اپنے غلام کو مارے پھر فرمایا: اے علی اس سے بھی زیادہ برے شخص سے میں تمہیں آگاہ نہ کروں عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! ارشادفرمایا: جوشخص لوگوں سے بغض رکھتا ہواور لوگ اس سے بغض رکھتے ہوں پھر فرمایا اے علی! کیا اس سے بھی زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! فرمایا وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے اور اس سے بھلائی کی کوئی امید نہ ہوفرمایا: اے علی اس سے بھی زیادہ برے شخص سے تمہیں آگاہ نہ کروں فرمایا: جوشخص اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے میں بیچ ڈالے پھر فرمایا: اے علی اس سے بھی زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں عرض کیا: یارسول اللہ! جی ھاں: فرمایا: جوشخص دین کے بدلہ میں دنیا کھائے۔

رواہ ابن عساکر وقال اسناد ھذا الحدیث منقطع مضطرب

۴۴۳۶۸ ...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جارہا تھا راستے میں قصابوں کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا: مردار کو مذبوح کے ساتھ مت ملاؤ چونکہ لوگ جاہلیت کے زمانہ کے بعد قریب ہیں۔ سات چیزوں کو مجھ سے یاد رکھو ذخیرہ اندوزی مت کرو بخش مت کرو، آگے بڑھ کر تجارتی قافلوں سے مت ملو شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے حتیٰ کہ وہ معاملہ چھوڑ دے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے کوئی عورت کسی دوسری عورت کی طلاق کا سوال نہ کرے تاکہ اس کی جگہ وہ لے لے اور خود نکاح کرے حالانکہ اس کے لیے وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے۔

رواہ ابن عساکر والراوی عن ابی الدرداء لم یسم وسائر رجالہ ثقات

ترغیب وترھیب

۴۴۳۶۹ ...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چھ چیزوں کے بدلہ میں چھ لوگوں کو عذاب دے گا حکمرانوں کو ظلم کے بدلہ میں علماء کو حسد کے بدلہ میں عربوں کو مصیبت کے بدلہ میں سوداگروں کو تکبر کے بدلہ میں اھل دیہات کو جہالت کے بدلہ میں تاجروں کو خیانت کے بدلہ میں جبکہ چھ آدمی چھ چیزوں کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے حکمران عدل کی وجہ سے علماء کو خیر خواہی کی وجہ سے عربوں کو تواضع کی وجہ سے سوداگروں کو الفت کی وجہ سے تاجروں کو صدق کی وجہ سے اہل دیہات کو سلامتی کی وجہ سے۔

رواہ ابن الجوزی فی الواھیات

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۵۶۵

۴۴۳۷۰ ...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم اٹھنے سے پہلے پہلے حاصل کرو چنانچہ علماء کا خاتمہ علم کا خاتمہ ہے اگر تین خصلتیں نہ ہوتیں تو لوگوں کا معاملہ درست ہوتا۔ پیچھا کیا ہوا بخل اتباع خواہش اور آدمی کا اپنے اوپر اترانا جس شخص کو شکر والا دل ذکر کرنے والی زبان مومن بیوی عطا ہوجائے تو اسے بہت اچھی بھلائی نصیب ہوئی جوشخص کشائش میں کثرت سے دعا کرتا ہے اس کی دعا آزمائش میں قبول کی جاتی ہے اور وہ شخص بھلائی سے محروم نہیں رہتا۔ جوشخص کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے بالآخر اس کے لیے دروازہ کھول ہی دیا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۷۱ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اھل جنت کون لوگ ہیں؟ ارشادفرمایا: جو اس وقت نہیں مرتا جب تک اس کے کان اس کے پسندیدہ چیزوں سے بر نہ جائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اہل نار کون لوگ ہیں یارسول اللہ! ارشادفرمایا: وہ لوگ ہیں جنھیں اس وقت تک موت نہیں آتی جبتک ان کے کان ناپسندیدہ چیزوں سے بھر نہ جائیں۔ رواہ البخاری ومسلم فی الزھد

فصل ...... حکمت کی باتیں

۴۴۳۷۲ ...... سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عوام الناس کے لیے اٹھارہ (۱۸)

حکمت کے کلمات ارشاد فرمائے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص تمہارے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہو وہ آپکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بشرطیکہ اس کے معاملہ میں تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ حتیٰ کہ وہ تمہارے ساتھ اتنے اچھے رویے سے پیش آئے کہ تم اس سے مغلوب ہو کر رہ جاؤ۔ جو بات کسی مسلمان کے منہ سے نکلے بظاہر وہ شر پر دلالت کرتی ہو جبکہ خیر وبھلائی میں اس کا محمل موجود ہو تو اسی پر اس بات کو محمول کرو۔ جس شخص نے اپنے آپ کو ہمت کے لیے تیار کرلیا ہو تو وہ اپنے بدخواہ کو ملامت نہ کرے۔ جس شخص نے اپنا راز مخفی رکھا بھلائی اس کے ہاتھوں پر ڈیرا بسا لیتی ہے۔ سچے لوگوں کے آشیانوں میں اپنا بسیرا رکھو چونکہ سچائی والے لوگ کشائش میں زینت اور آزمائش میں اچھا وعدہ ہیں۔ ہمیشہ سچ بولو گو سچ تمہیں قتل ہی کیوں نہ کردے۔ لایعنی امور میں مت پھنسو، جو چیز نہ ہوتی ہو اس کے متعلق سوال مت کرو جو شخص تمہاری کامیابی کا خواہاں نہ ہو اس سے اپنی حاجت مت طلب کرو۔ جھوٹی قسم کو حقیر مت سمجھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کردے گا۔ گناہ گار لوگوں کی مصاحبت مت اختیار کرو ورنہ تم بھی گناہ میں پڑ جاؤ گے۔ اپنے دشمن سے کنارہ کش رہو اپنے دوست سے بھی گریزاں رہو الا یہ کہ وہ امانتدار ہو، اور امانتدار وہی ہوسکتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔ قبروں کے پاس جا کر عاجزی کا مظاہرہ کرو، طاعت کے وقت ماننے کی جرات پیدا کرو، بیعت سے بچتے رہو، اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورے لو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوں چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اس کے بندے علماء ہی ہوسکتے ہیں۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق وابن عساکر وابن النجار

۴۴۳۷۳ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مردوں اور عورتوں کی تین تین قسمیں ہیں۔ رہی بات عورتوں کی سو ایک عورت وہ ہے جو مسلمان ہو پاکدامن ہو نرم مزاج ہو محبت کرنے والی ہو بچے جننے والی ہو حوادث کے موقع پر گھر والے کی مدد کرتی ہو شوہر کے خلاف حوادث کی مدد نہ کرتی ہو اور تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہو دوسری عورت وہ ہے جو زیادہ دعائیں کرتی ہو اور زیادہ بچے جننے کی اس میں ہمت نہ ہو اور تیسری عورت وہ ہے جو گلے کا طوق اور جوں ہو اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس کے گلے میں اسے ڈال دیتا ہے جب اس سے چھٹکارا دلوانا چاہے دلوا دیتا ہے مردوں کی تین قسمیں یہ ہیں ایک وہ مرد جو پاکدامن نرم مزاج ہو صاحب رائے اور صاحب مشورہ ہو جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے اپنی رائے سے کام لیتا ہو اور امور کو درست مقام پر طے کرتا ہوں دوسرا آدمی وہ ہے جو کسی طرح کی رائے نہ رکھتا ہو جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اہل رائے اور اہل مشورہ کے پاس آتا ہے تیسرا آدمی وہ ہے جو حیران وپریشان ہو دم کٹا ہو خود رشد وہدایت پر نہ ہو اور نہ ہی کسی مرشد کی پاس جاتا ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیھقی فی شعب ایمان وابن عساکر

۴۴۳۷۴ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کثرت سے ہنستا ہے اس کا رعب کم ہوجاتا ہے، جو شخص کثرت سے مزاح کرتا ہے اسے حقارت سے دیکھا جاتا ہے جس شخص سے جو کام کثرت سے سرزد ہو وہ اسی سے پہچانا جاتا ہے جو شخص کثرت سے بولتا ہے اس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اس کی حیاء کم ہوجاتی ہے جس میں حیاء کم ہوجائے اس کا تقویٰ کم ہوجاتا ہے جس کا تقویٰ کم ہوجائے اس کا دل مردہ ہوجاتا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت والعسکری فی الامثال وابو القاسم الخرقی فی امالیہ وابن حبان فی روضۃ العقلاء والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان والخطیب وابن عساکر فی الجامع

۴۴۳۷۵ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ سے دور رہتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اپنی من مانی نہیں کرتا اگر روز قیامت نہ ہوتا تم اس کے علاوہ کچھ اور ہی دیکھتے۔

رواہ ابن ابی الدنیا والدینوری فی المجالستہ والحاکم فی الکنی وابو عبداللہ بن مندہ فی مسندا براھیم بن ادھم وابن المقری فی فوائدہ

۴۴۳۷۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص لوگوں کو اپنے آپ سے انصاف دلاتا ہے اسے اپنے امور میں کامیابی ملتی ہے اپنے آپ کو

طاعت میں لگا دینا نیکی کے زیادہ قریب ہوتا ہے بنسبت اس کے کہ وہ معصیت اختیار کرے۔

رواہ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ والخرائطی فی مکارم الاخلاق

۴۴۳۷۷.....مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کی شرافت اس کے تقویٰ اور دینداری میں ہے اس کی مروت اس کے اخلاق میں ہے جبکہ جرأت اور سستی مردوں کی عادات میں داخل ہیں، مرد شجاع معروف وغیر معروف سے قتال کرتا ہے جبکہ سست آدمی اپنے باپ اور ماں سے بھاگتا ہے مال جاہ وحسب ہے اور شرافت تقویٰ میں ہے، میں فارسی، عجمی اور نبطی سے افضل نہیں ہوں مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والعسکری فی الامثال وابن جریر والدارقطنی وابن عساکر

۴۴۳۷۸.....خالد لجلاج کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آدمی کی شرافت اس کے تقویٰ میں ہے اس کی مروت اس کی دینداری میں ہے اس کا دین اس کے حسن اخلاق میں ہے سستی اور بہادری مردوں کی عادات میں سے ہیں، جرات مند قتال کرتا ہے جس کا انجام اس کے اہل خانہ پر نہیں پڑتا، سست آدمی اپنے ماں باپ سے بھی دور بھاگتا ہے قتل طبعی موتوں میں سے ایک موت ہے شہید وہ ہے جو خود اپنا احتساب کرتا ہو فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اس کی مرافعت رسول اللہ کی طرف ہوگی۔ رواہ ابن المرزبان فی المروۃ

۴۴۳۷۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کا مال اس کا جاہ وحسب ہے اس کا دین اس کی شرافت ہے اس کی اصل اس کی عقلمندی ہے اس کا اخلاق اس کی مروت ہے۔ (رواہ ابن المرزبان

۴۴۳۸۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آدمی کا مال اس کا جاہ وحسب ہے اس کی مروت اس کا اخلاق ہے اور اس کی اصل اس کا عقل ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن المرزبان فی المروۃ والبیہقی وصححہ

۴۴۳۸۱.....ابوعثمان، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: حکمت ودانائی کبرسنی کی وجہ سے نہیں ہوتی لیکن یہ اللہ کی عطا ہے جسے چاہے عطا فرمائے گھٹیا امور اور برے اخلاق سے بچتے رہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف والدینوری

لالچ وطمع فقر ہے

۴۴۳۸۲.....عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرماتے تھے تم جانتے ہو کہ طمع فقر ہے اور لوگوں سے ناامیدی مالداری ہے اور یہ کہ جو شخص لوگوں کے پاس موجود دنیا سے ناامید ہوتا ہے وہ لوگوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن المبارک

۴۴۳۸۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حق کے ساتھ لازم ہو جاؤ حق تمہارے ساتھ لازم ہو جائے گا۔ رواہ البیہقی

۴۴۳۸۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سب سے زیادہ جری انسان وہ ہے جو ایسے شخص پر احسان کرے جس سے بدلے کی کوئی امید نہ ہو۔ سب سے زیادہ بردبار وہ ہے جو قدرت کے باوجود معاف کردے سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل کرتا ہو سب سے زیادہ عاجز شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں بھی عاجز ہو۔ رواہ البیہقی

۴۴۳۸۵.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر شخص کی مثال ایسی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پلکوں تک اپنا سر ڈھانپ لیا خبردار نیکی کی مثال ایسی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے سر کھول دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۴۳۸۶.....حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحت جسم کی غنیمت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۸۷.....عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کی زبان اس کی عقل کی ترجمان ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۸۸....."مسند علی رضی اللہ عنہ" عقبہ بن ابی الصہباء کہتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابن ملجم نے زخمی کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے اور وہ رو رہے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے بیٹے تم کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا: میں کیوں نہ

روؤں جبکہ آپ آخرت کے پہلے دن کی طرف رواں دواں ہیں اور دنیا کے آخری دن کو چھوڑے جارہے ہیں فرمایا: اے بیٹے! چار اور چار چیزوں کی حفاظت کرو ان کے ہوتے ہوئے تمہیں عمل ضرر نہیں پہنچائے گا عرض کیا: اے ابا جان وہ کیا ہیں؟ فرمایا: سب سے بڑی مالداری عقلمندی ہے بے وقوفی سب سے بڑا فقر ہے عجب (خود سرائی) سب سے زیادہ وحشت زدہ چیز ہے۔ سب سے بڑی شرافت حسن اخلاق ہے۔ میں نے عرض کیا یہ چار چیزیں ہوگئیں دوسری چار کونسی ہیں؟ فرمایا: بے وقوف کی حاجت کرنے سے بچو چونکہ وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور تمہیں نقصان پہنچادے گا۔ کذاب کی تصدیق سے بچو چونکہ وہ بعید کو قریب کردیتا ہے اور قریب کو دور۔ بخیل کی دوستی سے بچو چونکہ وہ تمہارے محتاج کو تم سے دور کردے گا اور فاجر کی دوستی سے بھی بچو چونکہ وہ تمہیں فضول شے کے بدلے میں بیچ ڈالے گا۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۸۹...... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہالت سے بڑا فقر کوئی نہیں ہے، عقلمندی سے افضل کوئی مال نہیں ہے عجب اور خود نمائی سے بڑی وحشت کوئی نہیں مشاورت سے پختہ کوئی اظہار رائے نہیں حسن تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں حسن خلق جیسا کوئی جاہ حشمت نہیں گناہوں سے رک جانے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں تفکر سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں صبر وحیاء کی طرح کوئی ایمان نہیں جھوٹ باتوں کی آفت ہے نسیان علم کی آفت ہے بردباری کی آفت بے وقوفی ہے عبادت کی آفت وفترت ہے ظرافت طبعی کی آفت بیہودہ گوئی ہے شجاعت کی آفت بغاوت ہے سخاوت کی آفت احسان جتلانا ہے خوبصورتی کی آفت خود نمائی ہے اور محبت کی آفت فخر ہے۔

رواہ الطبرانی وقال لم یروہ عن شعبہ الا محمد بن عبداللہ الحبطی ابورجاء تفرد بہ عثمان بن سعید الزیات ولایروی عن علی الابھذاالا سناد

۴۴۳۹۰ ..... "مسند علی" کلبی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر آدمی کی قیمت اس کی خوبیوں میں ہوتی ہے۔

رواہ ابن النجار

سب سے بڑی خطا جھوٹی بات ہے

۴۴۳۹۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بات کی زینت سچائی ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی خطا جھوٹی بات ہے، سب سے بڑی ندامت قیامت کے دن کی ندامت ہوگی۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت وابوالشیخ فی التوبیخ

۴۴۳۹۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص قریب ہوتا ہے جس کی محبت اسے قریب کردے اگرچہ نسب کے اعتبار سے وہ بعید ہو بعید وہ شخص ہے جس کی عداوت بعید کردے اگرچہ اس کا نسب قریب کا ہو خبردار ہاتھ جسم کا قریب ترین کا حصہ ہے اور جب ہاتھ فاسد ہوجاتا ہے کاٹ دیا جاتا ہے اور جب کاٹ دیا جاتا ہے تو اسے آگ سے جھلسایا جاتا ہے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق ورواہ الدیلمی وابن النجار عنہ مرفوعاً

۴۴۳۹۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقلمندی دل میں ہوتی ہے رحمت جگر میں ہوتی ہے نرمی تلی میں ہوتی ہے اور نفس سیرابی میں ہوتا ہے۔

رواہ البخاری فی الادب ووکیع فی الغرر عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال والبیھقی فی شعب الایمان

۴۴۳۹۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شریف آدمی نرم خو ہوتا ہے جب وہ آزمایا جاتا ہے جبکہ کمینہ شخص سنگدل ہوتا ہے جب وہ ٹٹولا جاتا ہے۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

۴۴۳۹۵...... ریاشی کہتے ہیں: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی حدیث پہنچی ہے کہ انھوں نے فرمایا: جس چیز کے کان غائب ہوتے ہیں وہ انڈے دیتی ہے اور جس کے کان ظاہری ہوں وہ بچے دیتی ہے۔ رواہ الدینوری

۴۴۳۹۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں توفیق بہترین قائد ہے حسن اخلاق بہترین ہمنوا ہے عقل مند اچھا ساتھی ہے ادب بہترین میراث ہے عجب سے بڑھ کر کوئی وحشت نہیں ہے۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۴۴۳۹۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بات کرنے والے کی طرف مت دیکھو بلکہ دیکھو کہ وہ کیا بات کررہا ہے۔

رواہ ابن السمعانی فی الدلائل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۵۹۱ والدرالمنتثرۃ ۴۹۰

۴۴۳۹۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر بھائی چارہ ختم ہوجاتا ہے صرف وہ بھائی چارہ باقی رہتا ہے جس کی بنیاد طمع پر نہ ہو۔

رواہ ابن السمعانی

۴۴۳۹۹... سالم بن ابی سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بیٹے! متقین کی صحبت دینداری کی جڑ ہے پورا اخلاص تب ہوتا ہے جب محارم سے اجتناب کیا جائے بہترین قول وہ ہے جس کی تصدیق فعل کرتا ہو تم سے جو معذرت کرے اس کے عذر کو قبول کرو لوگوں کو درگزر کرو اپنے بھائی کی فرمانبرداری کرو گو وہ تمہاری نافرمانی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی رکھو اگرچہ وہ تم سے جفا کرے۔ رواہ قاضی المارستان فی مشخیتہ

۴۴۴۰۰... حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جان لو بردباری زینت ہے وفاداری مروت ہے جلد بازی بے وقوفی ہے گھٹیا لوگوں کے ساتھ مجلس عیب ہے اور اہل فسق کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا گناہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۴۰۱... "ایضاً" فرمایا: لوگوں کی چار قسمیں ہیں: کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا حصہ تو ہوتا ہے لیکن ان کے اخلاق نہیں ہوتے کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اخلاق ہوتے ہیں لیکن ان کا حصہ کچھ نہیں ہوتا کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ نہ ان کے اخلاق ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کا بھلائی میں کچھ حصہ ہوتا ہے۔ یہ سب سے بدترین لوگ ہیں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں اور بھلائی میں بھی اس کا حصہ ہوتا ہے۔ اور یہ افضل ترین لوگ ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۴۰۲... عروہ کہتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ اس جہاں میں سب سے زیادہ زاہد لوگ اس کے اہل ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

حرف نون...... از قسم افعال

کتاب النکاح

اس میں نو ابواب ہیں۔

باب اول...... ترغیب نکاح کے متعلق

۴۴۴۰۳... جب آدمی شادی کرلیتا ہے اس کا نصف دین مکمل ہوجاتا ہے اسے چاہئے کہ باقی نصف دین کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۹۳۸ وکشف الخفا ۱۴۳۲

۴۴۴۰۴... زوجین کی آپس میں خوش طبعی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ان کے لیے اجر وثواب لکھتا ہے اور انہیں رزق حلال نصیب فرماتا ہے۔ رواہ ابن عدی وابن لال عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۵۹

۴۴۴۰۵... دنیا عارضی سامان زندگی ہے اور نیک بیوی سے بڑھ کر اس سامان زندگی میں کوئی چیز افضل نہیں۔

رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۴۹

۴۴۴۰۶... تم میں سے جس شخص کو قدرت حاصل ہو وہ شادی کرے چونکہ یہ نظریں نیچی رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے اور پاکدامنی کا بہترین باعث

ہےاور جوشخص قدرت نہ رکھتا ہووہ روزے رکھے یہ اس کے لیے پرہیزگاری کا بہترین سامان ہے۔رواہ النسائی عن عثمان

۴۴۴۰۷..... نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ مجھ سے نہیں ہے شادیاں کروتا کہ قیامت کے دن میں کثیر امت ہونے پر دوسری امتوں پر فخر کرسکوں۔ جوشخص طاقت رکھتا ہووہ نکاح کرلے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہووہ روزے رکھے چونکہ روزے رکھنا اسے حرام کاری سے بچادے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشہ

۴۴۴۰۸..... اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جوشخص لوازمات مجامعت کی استطاعت رکھتا ہووہ شادی کرلے چونکہ نکاح کرنا نظریں نیچی رکھنے کا بڑا ذریعہ ہے اور شرمگاہ کو زیادہ محفوظ رکھتا ہے اور جوشخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہووہ روزے رکھے چونکہ روزے رکھنا حرام کاری سے بچنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبخاری عن ابن مسعود

۴۴۴۰۹..... تمہارے اوپر نکاح لازم ہے اور جوشخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہووہ روزے رکھے چونکہ روزے رکھنا حرام کاری سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن انس

۴۴۴۱۰..... تقویٰ کے بعد مؤمن کو کوئی چیز نفع نہیں پہنچاتی جتنا کہ نیک بیوی پہنچاتی ہے۔ اگر اسے حکم کرتا ہے وہ اس کا حکم بجالاتی ہے اگر اس کی طرف دیکھتا ہے وہ اسے خوش کردیتی ہے اگر اس پر قسم کھالے وہ اس کی قسم پوری کردیتی ہے اگر وہ اس سے غائب ہوجائے تو وہ اپنی جان اور اس کے مال میں خیرخواہ اور دیانتدار رہتی ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰۸ واسنی المطالب ۱۲۳۰

۴۴۴۱۱..... ہم نے تمہاری دنیا سے کچھ نہیں لیا سوائے تمہاری عورتوں کے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰۳

۴۴۴۱۲..... مسجد کی طرف تمہارا جانا اور گھر والوں کی طرف واپس لوٹنا دونوں (عمل) اجر وثواب میں برابر ہیں۔

رواہ سعید بن المنصور عن یحیی بن یحیی الغسانی مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللؤ الرضوع ۵۰۹۰ والمصنوع ۳۰۳۔

نکاح کرنا سنت ہے

۴۴۴۱۳..... جوشخص میری فطرت سے محبت کرتا ہووہ میری سنت کو اپنا نمونہ بنالے اور نکاح میری سنت میں سے ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۵۳ وضعیف الجامع ۵۳۴۲

۴۴۴۱۴..... جس شخص نے اپنے آپ کو خصی کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی قلابۃ مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۱۲۔

۴۴۴۱۵..... آپ ﷺ نے خصی ہونے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن سعد واحمد بن حنبل الترمذی والنسائی وابن ماجہ عن سمرۃ

۴۴۴۱۶..... وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جوخصی ہو لیکن روزے رکھو اور اپنے جسم کے بالوں کو لمبا کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۳۴ والضعیفہ ۲۲

۴۴۴۱۷..... اسلام میں خصی ہونا جائز نہیں اور کنیسے جیسی عمارتیں بھی جائز نہیں۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۷۱

۴۴۴۱۸..... خصی ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۱۸۷ وذخیرۃ الحفاظ ۱۸۱۷

۴۴۴۱۹۔۔۔اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ابن آدم میں سے کوئی خصی ہوجائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۶۵۶

۴۴۴۲۰۔۔۔جس شخص کو نیک بیوی عطا ہوجائے گویا اللہ تعالیٰ نے نصف دین پر اس کی مدد کی اور بقیہ نصف دین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ رواہ الحاکم عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۷۵ وضعیف الجامع ۵۵۹۹

۴۴۴۲۱۔۔۔خوبصورت عورت اور سبزہ زار کی طرف دیکھنا بصارت میں اضافہ کرتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۱۶ واسنی المطالب ۱۶۴۰

فائدہ:۔۔۔۔۔۔حدیث کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ جو بھی حسین عورت ہو اسے دیکھنا بصارت میں اضافہ کا باعث ہے بلکہ اپنی بیوی جو خاوند کو خوبصورت لگ رہی ہو اس کی طرف دیکھنا بصارت میں اضافے کا باعث ہے عام عورتوں کی طرف دیکھنا تو بدنظری ہے جو گناہ ہے۔

۴۴۴۲۲۔۔۔اولاد جنت کے پھولوں کی مانند ہوتی ہے۔ رواہ الحکیم عن خولۃ بنت حکیم

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۸۶ وضعیف الجامع ۶۱۶۲۔

۴۴۴۲۳۔۔۔آدمی کو جنت میں ایک درجہ بلند ملے گا وہ پوچھے گا: اے میرے رب یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ کہا جاوے گا: تیرے بعد تیری اولاد تیرے لیے استغفار کرتی رہی اس لئے تجھے یہ درجہ ملا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۸۷۔

۴۴۴۲۴۔۔۔ناتمام بچہ رب تعالیٰ سے اپنے والدین کے دوزخ میں جانے پر جھگڑے گا، کہا جائے گا اے ناتمام بچے اپنے رب سے جھگڑنے والے اپنے والدین کو جنت میں داخل کر۔ چنانچہ وہ اپنی ناف کے ذریعے انھیں گھسیٹ کر جنت میں داخل کرے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن علی

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۵۳ وضعیف الجامع ۱۴۶۷۔

۴۴۴۲۵۔۔۔جس گھر میں بچے نہ ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی۔ رواہ ابوالشیخ عن ابن عباس

۴۴۴۲۶۔۔۔اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۷۷۱ وتذکرۃ الموضوعات ۱۳۱۔

۴۴۴۲۷۔۔۔سیاہ فام عورت جو بچے جننے والی ہو خوبصورت بانجھ عورت سے بدرجہا افضل ہے چونکہ قیامت کے دن میں اپنی امت کے کثیر ہونے پر فخر کروں گا حتیٰ کہ ناتمام بچہ جو جنت کے دروازے کے ساتھ چمٹا ہوگا اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہوجا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب میرے ماں باپ کہا جاوے گا: جنت میں تو بھی داخل ہوجا اور تیرے ماں باپ بھی داخل ہوجائیں۔ رواہ الطبرانی عن معاویۃ بن حیدۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۳۲ وتحذیر المسلمین ۱۳۹

۴۴۴۲۸۔۔۔تمہارے چھوٹے جنت کے کیڑے ہیں ان میں سے کوئی اپنے والد سے ملاقات کرے گا اور اس کے کپڑے کے ساتھ چمٹ جائے گا۔ حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الافراد ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۲۹۔۔۔جولڑکا بھی کسی گھر میں پیدا ہوتا ہے اس گھر والے عزت مند ہوجاتے ہیں حالانکہ انھیں پہلے یہ عزت میسر نہیں ہوتی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۸ وضعیف الجامع ۵۲۳۰

۴۴۴۳۰۔۔۔اسلام میں رہبانیت کی گنجائش نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن عساکر عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۰۸ ضعیف ابی داؤد ۳۸۰

۴۴۴۳۱ عورتوں سے نکاح کرو وہ اپنے ساتھ مال لاتی ہیں۔ رواہ البزار والخطیب عن عائشة وابن ماجه عن عروة مرسلاً

۴۴۴۳۲ شادیاں کرو چونکہ قیامت کے دن میں کثیر امت ہونے پر فخر کروں گا اور نصاریٰ والی رہبانیت کو اختیار مت کرو۔ رواہ البیهقی فی السنن عن ابی امامة

نکاح کرنے والے کا آدھا ایمان محفوظ ہوگیا

۴۴۴۳۳ جس نے نکاح کرلیا گویا اس کا نصف ایمان مکمل ہو چکا وہ بقیہ نصف ایمان کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۵۴ والکشف الالٰہی ۸۰۹

۴۴۴۳۴ نکاح کرو تاکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کرسکوں۔ رواہ ابن ماجه عن ابی هریرة

۴۴۴۳۵ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے۔ رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی عن العرباض

۴۴۴۳۶ نکاح کے ذریعے رزق کو تلاش کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۴۴۴۳۷ جب کوئی مرد اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور بیوی اپنے شوہر کی طرف دیکھتی ہے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں خاوند جب بیوی کو ہتھیلی سے پکڑتا ہے ان دونوں کے گناہ انگلیوں کے درمیان سے نکلنے لگتے ہیں۔ رواہ میسرة بن علی فی مشیخته والرافعی فی تاریخه عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۴۷

۴۴۴۳۸ بلاشبہ بھائی اور چچازاد بھائی کے ذریعے آدمی کے وقعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد عن عبداللہ بن جعفر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۷۷

۴۴۴۳۹ ہر عمل میں تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لیے کٹاؤ ہوتا ہے جس کے عمل کا کٹاؤ میری سنت کے مطابق ہو وہ ہدایت پر رہے گا ورنہ وہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو

۴۴۴۴۰ میزان پر سب سے پہلے وہ خرچہ رکھا جائے گا جو کسی نے اپنے گھر والوں پہ کیا ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۴۱

شیطان کا واویلا

۴۴۴۴۱ جو نوجوان بھی اپنی کم عمری میں نکاح کرلیتا ہے شیطان واویلا کرنے لگتا ہے کہ ہائے افسوس اس نے اپنا دین مجھ سے بچالیا۔ رواہ ابو یعلی عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۲۶۳ وضعیف الجامع ۲۲۴۳

۴۴۴۴۲ نکاح کرتے رہو اور آبادی بڑھاتے رہو تاکہ قیامت کے دن تمہاری کثرت پر فخر کرسکوں۔ رواہ عبدالرزاق عن سعید بن ابی هلال مرسلا

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۴۶۰ واسنی المطالب ۵۱۲

۴۴۴۴۳ جو شخص پاکدامنی کے لیے نکاح کرتا ہے اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ رواہ ابن عدی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۴۴۴۴۴ ایک وہ دینار ہے جو تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جو تم کسی غلام کو آزاد کرنے پر خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ

ہے جوتم کسی مسکین پر صدقہ کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جوتم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو ان سب میں اجروثواب میں بڑھا ہوا وہ دینار ہے جوتم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو۔ رواہ ابو داؤد و مسلم فی کتاب الزکاۃ عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۴۵..... شادی شدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعات سے بھی افضل ہیں۔ رواہ العقیلی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۵ وضعیف الجامع ۳۱۳۴

۴۴۴۴۶..... شادی شدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی بیاسی (۸۲) رکعات سے بہتر ہیں۔ تمام فی فوائدہ والضیاء عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۳۷ وضعیف الجامع ۳۱۳۳

۴۴۴۴۷..... غیر شادی شدہ نوجوانوں کا شمار شریر لوگوں میں ہوتا ہے۔ رواہ ابویعلی والطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۴۸..... تم میں سے جولوگ غیر شادی شدہ ہیں وہ زیادہ شریر ہیں شادی شدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر (۷۰) رکعتوں سے بہتر ہیں۔

رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات رقم ۱۶۵ وذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۸

۴۴۴۴۹..... غیر شادی شدہ شریر ہوتے ہیں: تمہارے مردوں میں سب سے گھٹیاں لوگ غیر شادی شدہ ہوتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر وابویعلی عن عطیۃ بن بسر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۸۸ والکشف الالٰہی ۴۷۴

۴۴۴۵۰..... اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لیے فرض کی ہے تا کہ بقیہ مال پاک ہو جائے اور میراث کو اس لیے فرض کیا ہے تا کہ بعد میں آنے والوں کے لیے ہو جائے کیا میں تمہیں اس سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں چنانچہ نیک بیوی مرد کی وقعت میں اضافہ کرتی ہے جب خاوند نیک بیوی کی طرف دیکھتا ہے، وہ اسے مسرور کر دیتی ہے اور جب وہ اسے حکم دیتا ہے وہ اس کا حکم بجالاتی ہے اور جب وہ غائب ہو جاتا ہے وہ حفاظت کرتی ہے۔

رواہ ابو داؤد والحاکم و البیھقی فی السنن عن ابن عباس

۴۴۴۵۱..... دنیا ساری کی ساری عارضی سامان زندگی ہے اور اس عارضی سامان زندگی میں سب سے بہتر چیز نیک عورت ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۴۴۴۵۲..... آپس میں دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بڑھ کر کوئی اور چیز موثر نہیں دیکھی گئی۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلہ ۱۹۴

۴۴۴۵۳..... بلاشبہ خاوند کے لیے بیوی کا ایک حصہ ہے جو کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتا۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن محمد بن عبداللہ بن جحش

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۴۷ وضعیف الجامع ۱۹۶۱

حصہ اکمال

۴۴۴۵۴..... تم میں سے کوئی شخص جب شادی کرتا ہے تو اس کا شیطان واویلا مچا دیتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس! ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچالیا۔ رواہ ابویعلیٰ عن جابر

۴۴۴۵۵..... مسکین ہے مسکین ہے مسکین ہے وہ شخص جس کی بیوی نہ ہو گو کہ وہ کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو مسکین ہے مسکین ہے مسکین ہے وہ عورت جس کا خاوند نہ ہو گو کہ وہ کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی بخیح مرسلاً

۴۴۴۵۶..... جو شخص میری سنت سے محبت کرتا ہو وہ میری سنت کو نمونہ بنالے۔ رواہ ابویعلی عن ابن عباس)

۴۴۴۵۷..... بلاشبہ ہر عمل کے لیے ایک تیزی پیدا ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لیے فترت ہے جس کی فترت کا رخ میری سنت کی طرف ہو وہ کامیاب

ہوجاتا ہے اور جس کی تیزی کا رخ اس کے علاوہ کی طرف ہو وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۴۴۴۵۸ ... بلاشبہ ہر عمل کی ایک تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لیے فترت ہے اور جس شخص کی فترت کا رخ میری سنت ہو وہ ہدایت پاجاتا ہے اور جس کی فترت کا رخ اس کے علاوہ کی طرف ہو وہ گمراہ ہوجاتا ہے۔ رواہ البزار عن ابن عباس

۴۴۴۵۹ ... ہر عمل کرنے والے کے لیے کمزوری ہے اور ہر کمزوری کے لیے تیزی ہے سو جس کی کمزوری میری سنت کے مطابق ہو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۴۴۴۶۰ ... جس شخص نے عیال کے خوف سے نکاح ترک کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی سعید

کلام: ... احیاء میں اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے دیکھئے الاحیاء ۳۰۹ الفوائد المجموعۃ ۳۲۸

۴۴۴۶۱ ... جن کے پاس نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے ورنہ وہ روزے رکھے بلاشبہ روزے رکھنا اس کے لیے پاکدامنی کا سامان ہوں گے۔

رواہ ابن ابی عاصم وحمویہ وابن حبان وسعید بن المنصور عن انس

طاقت کے باوجود نکاح نہ کرنے والے پر وعید

۴۴۴۶۲ ... جو شخص اتنا مال رکھتا ہو کہ وہ نکاح کرسکتا ہو لیکن پھر بھی اس نے نکاح نہ کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی نجیح

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۹۳۴

۴۴۴۶۳ ... جو شخص اتنا مالدار ہو کہ وہ نکاح کرسکتا ہو لیکن اس نے نکاح نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (رواہ البیہقی عن میمون بن ابی المغلس مرسلا والبیہقی ایضا فی شعب الایمان عن ابی نجیح

۴۴۴۶۴ ... جو شخص مالدار ہو اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرلے جس نے نکاح نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

رواہ البغوی عن ابی معلس عن ابی بخیح وقال ولیس بالسلسی شک فی صحبۃ

۴۴۴۶۵ ... تم میں سے جو شخص طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے چونکہ نکاح نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی پاکدامنی کا بڑا ذریعہ ہے جو شخص طاقت نہ رکھتا ہو تو روزہ اس کے لیے جنسی ہیجان ختم کرنے کا باعث ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل عن عثمان

۴۴۴۶۶ ... جو شخص میرے دین داؤد وسلیمان علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہو اسے چاہئے کہ وہ شادی کرلے اگر وہ نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہو ورنہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اگر شہید ہوجائے تو اس کا نکاح حورعین سے ہوگا الا یہ کہ اس نے والدین پر کوئی جرأت کی ہو یا اس کے ذمہ لوگوں کی کوئی امانت ہو۔ رواہ ابن لال عن ام حبیبۃ

۴۴۴۶۷ ... عورتوں سے نکاح کرو وہ تمہارے پاس مال لائیں گی۔ رواہ البزار وابن عساکر

۴۴۴۶۸ ... نکاح کرو تاکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں۔ بلاشبہ ناتمام بچہ بھی جنت کے دروازے کے ساتھ چمٹا ہوگا اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجاؤ وہ کہے گا اسوقت تک میں داخل نہیں ہوں گا۔ جب تک میرے والدین جنت میں داخل نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سهل بن حنيف

۴۴۴۶۹ ... تم میں سے کوئی شخص بھی اولاد کی طلب کو نہ چھوڑے چونکہ آدمی جب مرجاتا ہے۔ اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اس کا نام ہی منقطع ہوجاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی حفصۃ

موت وقت مقررہ پر آتی ہے

۴۴۴۷۰ ... جب کسی ذی روح شے کی مدت پوری ہوجاتی ہے اس کی موت میں لمحہ بھر کی بھی تاخیر نہیں ہوتی لہٰذا اگر نیک اولاد ہو تو اس کا

شمار زیادہ عمر میں ہوتا ہے جو مرنے کے بعد اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں ان کی دعائیں برابر اسے پہنچتی رہتی ہیں۔

رواہ الحکیم عن ابی الدرداء

۴۴۴۷۱...... جس گھر میں بچے نہ ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی اور جس گھر میں سرکہ نہ ہو اس گھر والے فقر وفاقہ کا شکار رہتے ہیں۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۵۴ وضعیف الجامع ۴۳۴۰

۴۴۴۷۲...... اے ابن عباس! وہ گھر جس میں بچے نہ ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی اور جس گھر میں سرکہ نہ ہو اس گھر والے فقر وفاقہ کا شکار ہوتے ہیں جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر والے بھوکے رہتے ہیں۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس

۴۴۴۷۳...... اللہ تعالیٰ امت محمد ﷺ کے بچوں کو عرش کے تلے حوضوں پر جمع فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ان پر رونما ہوں گے اور فرمائیں گے: میں تمہیں سراوپر اٹھائے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے باپ اور ہماری مائیں پیاسے مر رہی ہیں اور ہم ان حوضوں پر سیرابی میں مستغرق ہیں اللہ تعالیٰ انھیں حکم دیں گے کہ ان برتنوں کو بھرو اور اپنے والدین کو پلاؤ۔ رواہ الدیلمی من الطریقین عن ابن عمر

۴۴۴۷۴...... اس شخص پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو جو با تکلف پاکدامن بن بیٹھے حالانکہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بعد پاکدامی نہیں رہی۔ رواہ الدیلمی عن عطیة ابن بشر

۴۴۴۷۵...... آپس میں دومحبت کرنے کی مثال نکاح کے علاوہ کہیں نہیں ملتی۔ رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابن عباس

۴۴۴۷۶...... آدمی کے اسلام لانے کے بعد اسے جو چیز سب سے بہتر فائدہ پہنچاتی ہے وہ اس کی خوبصورت بیوی ہے جب بھی وہ اس کی طرف نظر کرتا ہے وہ اسے خوش کرتی ہے جب وہ اسے حکم دیتا ہے وہ اس کی اطاعت کرتی ہے اور اس کے گھر پر نہ ہونے کی صورت میں اس کے مال اور اپنی جان کی حفاظت کرتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور عن یحیی بن جعدة مرسلاً

۴۴۴۷۷...... عورتوں میں سب سے بہتر عورت وہ ہے جس کی طرف تم جب دیکھو وہ تمہیں مسرور کردے جب تم اسے حکم دو وہ تمہاری اطاعت کرے جب تم اس سے غائب ہو جاؤ وہ اپنے مال اور اپنی جان کی حفاظت کرے۔ رواہ ابن جریر عن ابن ھریرة

۴۴۴۷۸...... آدمی جب اپنے گھر والوں کی حاجت پوری کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلہ میں اس کے لیے درجہ لکھتے ہیں جب وہ ان کی حاجت سے فارغ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن جابر

۴۴۴۷۹...... جو شخص کسی شہر میں ہو اور اپنے اہل وعیال کی ذمہ داری پوری کر رہا ہوں تنگدستی کے عالم میں ہو یا مالداری کے عالم میں وہ قیامت کے دن نبیین کے ساتھ ہوگا خبردار! میں یہ نہیں کہتا کہ وہ انبیاء کے ساتھ مل رہا ہوگا لیکن وہ ان کے مرتبہ میں ہوگا۔

رواہ ابن عساکر عن المقداد وقال منقطع

باب دوم...... ترغیب نکاح کے بیان میں

۴۴۴۸۰...... اہل وعیال کے فقر وفاقہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور اس سے بھی کہ تم ظلم کرو یا تمہارے اوپر ظلم کیا جائے۔

رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۴۴۴۸۱...... دنیا سے ڈرتے رہو اور عورتوں سے ڈرتے رہو چونکہ شیطان بڑا ہی چالاک اور گھاتی ہے چنانچہ پرہیزگار لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کا سب سے کارگر پھندا عورتیں ہیں۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۶ والضعیفة ۲۰۶۵

۴۴۴۸۲...... تمہیں ضرر رساں فتنہ پیش آسکتا ہے تم اس پر صبر کر سکتے ہو لیکن مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ خوف خوشی کے عالم میں عورتوں کی طرف سے پیش آنے والے فتنے کا ہے جب وہ سونے کے کنگن پہن لیں گی اور شام کے نرم وملائم کپڑے زیب تن کرلیں گی مالدار کو تھکا دیں گی،

فقیر کو کلفت میں ڈال دیں گی جو وہ کسی طرح نہیں پا سکتا۔ رواہ الخطیب عن معاذ بن جبل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۱

۴۴۴۸۳...... تیرا بڑا دشمن تیری وہ بیوی ہے جو تجھ سے مجامعت کر چکی ہے اور جو تیری لونڈیاں ہوں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی مالک الاشعری

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۰۸ وضعیف الجامع ۹۳۴

۴۴۴۸۴...... بلاشبہ اولاد بخل اور سستی کا باعث ہوتی ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن یعلی بن مرۃ

۴۴۴۸۵...... بلاشبہ اولاد بخل سستی جہالت اور غم وحزن کا باعث ہوتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن الاسود بن خلف والطبرانی عن خولۃ بنت حکیم

۴۴۴۸۶...... اولاد ثمرہ قلب ہے لیکن سستی بخل اور غم کا باعث ہوتی ہے۔ رواہ ابویعلی عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۲۶۱ وضعیف الجامع ۶۱۶۵

۴۴۴۸۷ بلاشبہ تم سستی بخل اور جہالت کا مظاہرہ کرو گے۔ رواہ الترمذی عن خولۃ بنت حکیم

۴۴۴۸۸ جنت کے رہائشیوں میں عورتوں کی تعداد قلیل ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن عمران بن حصین

۴۴۴۸۹...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی اخراجات برداشت کرنے والے کو ضائع کردے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۰۲

۴۴۴۹۰ بلاشبہ آدمی کے مال میں ایک فتنہ ہے بیوی اور اولاد میں بھی فتنہ ہے۔ رواہ الطبرانی عن حذیفۃ

۴۴۴۹۱ کثرت عیال گزران مشکل کا باعث ہے خصوصاً جبکہ اسباب قلیل ہوں۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع ۵ وضعیف الجامع ۲۶۴۱

۴۴۴۹۲ دوسو آدمیوں میں سے بہتر وہ ہے جس کا بوجھ ہلکا ہو جس کا اہل وعیال نہ ہو۔ رواہ ابویعلی عن حذیفۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۱۶۱ وضعیف الجامع ۲۹۱۹

۴۴۴۹۳ عورتوں کی طاعت باعث ندامت ہوتی ہے۔ رواہ العقیلی والقضاعی وابن عساکر عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۴۰ واسنی المطالب ۸۵۳

۴۴۴۹۴ عورت کی طاعت ندامت کا باعث ہوتی ہے۔ رواہ ابن عدی عن زید بن ثابت

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۱۰۲ وذخیرۃ الحفاظ ۳۳۵۵۔

۴۴۴۹۵ آدمی کو گناہ گاری میں اتنی ہی بات کافی ہے کہ وہ ایسے شخص کو ضائع کردے جو اس کے اخراجات کو برداشت کرتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والبیہقی فی السنن والحاکم عن ابن عمر

۴۴۴۹۶ تجھے گناہ میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ جو شخص تمہارا خرچہ برداشت کرتا ہو وہ خرچہ روک لے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۴۴۴۹۷ اگر عورت نہ ہوتی مرد جنت میں داخل ہو جاتا۔ رواہ الثقفی فی الثقفیات عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۵۰ وتذکرۃ الموضوعات ۱۲۹

۴۴۴۹۸...... اگر عورتیں نہ ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح سے عبادت ہوتی جس طرح اس کا حق ہے۔ رواہ ابن عدی عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۹ والتنزیہ ۲۰۴۲

۴۴۴۹۹ اگر عورتیں نہ ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح ہوتی جس طرح کہ اس کا حق ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۱ والضعیفۃ ۵۶۔

۴۴۵۰۰ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت نہ سڑتا اور اگر حواء نہ ہوتی کوئی عورت اپنے خاوند سے کبھی خیانت نہ کرتی۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۵۰۱ تیرا دشمن وہ نہیں ہے کہ جسے تو قتل کر دے تو وہ تیرے لیے نور ہو یا اگر وہ تجھے قتل کر دے تو جنت میں داخل ہو جائے۔ لیکن تیرا بڑا دشمن وہ ہے جو تیرے صلب سے نکلا ہو اور پھر تیرا دشمن تیرے غلام اور باندیاں ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی مالک الاشعری

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۱

۴۴۵۰۲ ...... مجھے اپنی امت پر کسی فتنے کا اتنا خوف نہیں جتنا کہ عورتوں اور شراب کے فتنے کا خوف ہے۔ رواہ یوسف الخفاف فی مشیختہ عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۳۹۳ واسنی المطالب ۱۲۲۷

۴۴۵۰۳ ...... میں اپنے بعد عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر جو کہ مردوں کے لیے زیادہ ضرر رساں ہو کوئی فتنہ چھوڑ کے نہیں جا رہا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی ومسلم فی کتاب الذکر عن اسامۃ

۴۴۵۰۴ مرد اسوقت ہلاک ہو جائیں گے جب عورتوں کی اطاعت کرنا شروع کر دیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم عن ابی بکرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۴۵ والشذرۃ ۵۱۱

۴۴۵۰۵ ہر صبح دو فرشتے آواز بلند اعلان کرتے ہیں ہلاکت ہے مردوں کے لیے عورتوں سے ہلاکت ہے عورتوں کی لیے مردوں سے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۸۵ وضعیف ابن ماجہ ۸۶۴

حصہ اکمال

۴۴۵۰۶ قلت عیال مالداری کا ایک حصہ ہے۔ رواہ الدیلمی عن بکر بن عبداللہ المزنی عن ابیہ

۴۴۵۰۷ ...... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں ہلکے بوجھ والا سب سے افضل سمجھا جائے گا پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہلکے بوجھ والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کا عیال قلیل ہو۔ رواہ ابن عساکر عن حذیفۃ

۴۴۵۰۸ ...... میرے بعد مردوں کے لیے زیادہ ضرر رساں فتنہ نہیں پیدا کیا گیا بجز عورتوں کے۔ رواہ النقاش فی معجمہ وابن النجار عن سلمان

۴۴۵۰۹ ...... میں تم عورتوں سے بڑھ کر کم عقل کم دین اور عقلمندوں کی عقلوں کو لوٹنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۴۴۵۱۰ ...... مرد اس وقت تک برابر بھلائی پر رہیں گے جب تک کہ عورتوں کی اطاعت نہیں کریں گے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن سھل بن سعد

۴۴۵۱۱ ...... لقمان علیہ السلام ایک لڑکی کے پاس سے گزرے فرمایا یہ تلوار کس کے لیے چمکائی جا رہی ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن مسعود

۴۴۵۱۲ ...... خبردار اولاد بخل سستی اور غم وحزن کا باعث ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن الاشعث بن قیس

۴۴۵۱۳ ...... اشعث بن قیس کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ میرے لیے شکم سیری کا سامان ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کہو چونکہ اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اس میں اجر وثواب ہے جب ان کی جان قبض کر لی جاتی ہے اگر تم ایسا کہتے بھی ہو تو اولاد سستی غم وحزن اور بخل کا باعث ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن الاشعث بن قیس

۴۴۵۱۴ ...... خبردار! اگر تم ایسا کہتے بھی ہو تو اولاد سستی اور حزن کا باعث ہے جبکہ اولاد دلوں کا ثمر اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

رواہ ھناد عن خیثمۃ مرسلاً

۴۴۵۱۵.....اگرتم ایسا کہتے ہی ہوتو اولا دستی اورغم کا باعث ہے جبکہ اولا د ثمرہ قلب اور آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہے۔

رواہ الحاکم عن الا شعث بن قیس

۴۴۵۱۶.....اولا دحزن سستی جہالت اور بخل کا باعث ہے مقام وجہ میں آخری مرتبہ اللہ نے لائے تھے۔رواہ الطبرانی عن خولة بنت حکیم

۴۴۵۱۷..... بلاشبہ اولا د بخل سستی اور حزن کا باعث ہوتی ہے۔رواہ ابن عساکر والبخاری ومسلم عن یعلیٰ بن امیة

۴۴۵۱۸.....بخدا! تم بخل سستی اور جہالت کروگے تم میں سے وہ جس کے لیے اللہ کا پھول ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والبیهقی فی السنن عن خولة بنت حکیم

۴۴۵۱۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو منبر پر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے دیکھا اتنے میں حسین گھر سے باہر نکلے اور ٹھوکر کھا کر چہرے کے بل گر پڑے آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے تا کہ حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھائیں اتنے میں حسین رضی اللہ عنہ کو لوگ اٹھا کر آپ کے پاس لے آئے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو قتل کرے بلاشبہ اولا د فتنہ ہے بخدا! میں نہیں جانتا کہ میں منبر سے نیچے اتروں حتیٰ کہ حسین کو میرے پاس لایا گیا۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

باب سوم......آداب نکاح کے بیان میں

۴۴۵۲۰.....جب کوئی مرد کسی عورت سے اس کی دینداری اور اس کے جمال کی وجہ سے نکاح کرتا ہے تو اس عورت میں درشتگی کا مواد زیادہ ہوتا ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس وعن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۸ والضعفیة ۲۴۰۱

۴۴۵۲۱.....تم میں سے جب کوئی شادی کرے تو اس سے کہا جائے۔

بارک اللہ لک وبارک اللہ علیک۔رواہ الحارث والطبرانی عن ابی حمید الساعدی

۴۴۵۲۲.....ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو اولا دجنم دینے والی ہوں تا کہ قیامت کے دن میں تمہارے اوپر فخر کرسکوں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۴۴۵۲۳.....اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادیاں کراؤ۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۷ والمغیر ۱۷

۴۴۵۲۴.....اللہ تعالیٰ جب کسی آدمی کے دل میں کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجنے کا خیال ڈال دیں اس مرد کے لیے اس عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔رواہ ابن ماجه واحمد بن حنبل وابن عساکر والبیهقی فی السنن عن محمد بن مسلمة

۴۴۵۲۵.....تم میں سے کوئی شخص جب کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے اس کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اس عورت کو پیغام نکاح کے لیے دیکھے اگر چہ اس عورت کو علم نہ ہو۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی حمید الساعدی

۴۴۵۲۶..... جاؤ اور اس عورت کی طرف ایک نظر دیکھ آؤ چونکہ اسے دیکھ لینا تمہارے درمیان زیادہ تسلی کے باعث ہوگا۔

رواہ ابن ماجه وابن حبان والدارقطنی والحاکم والبیهقی فی السنن عن انس واحمد بن حنبل وابن ماجه والدارقطنی والطبرانی والبیهقی فی السنن عن المغیرة بن شعبة

۴۴۵۲۷.....تم میں سے جب کوئی شخص کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے اگر اس سے ہوسکے تو اس عورت کو دیکھ لے تا کہ اس کا وہ تاثر جس سے متاثر ہوکر اس نے پیغام نکاح بھیجا ہے اس کا بخوبی معائنہ کرے۔رواہ ابوداؤد والحاکم والبیهقی فی السنن عن جابر

۴۴۵۲۸.....تم میں سے جب کوئی شخص کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے اسے چاہئے کہ وہ اس عورت کے بالوں کے متعلق بھی سوال کرے جیسے کہ اس

کے حسن و جمال کے متعلق سوال کرتا ہے چونکہ بال بھی خوبصورتی کا ایک حصہ ہیں۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۵ وضعیف الجامع ۴۷۷۔

۴۴۵۲۹... تم میں سے کوئی شخص اگر کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے دراں حالیکہ وہ سیاہ خضاب استعمال کرتا ہو اسے چاہئے کہ وہ عورت کو اس کے متعلق آگاہ کردے۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۸ والمغیر ۲۱

۴۴۵۳۰... نکاح کا اعلان کرو۔رواہ الطبرانی عن السائب بن یزید

۴۴۵۳۱... نکاح کا اعلان کرو۔رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی عن هبار بن الاسود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۴۷۔

۴۴۵۳۲... نکاح کو ظاہر کرو اور پیغام نکاح کو پوشیدہ رکھو۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ام سلمة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۲۲ والضعیفہ ۲۴۹۴

۴۴۵۳۳... برکت کے اعتبار سے سب سے بڑھیا عورت وہ ہے جس پر خرچ کم ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۶۲ والضعیفہ ۱۱۱۷

۴۴۵۳۴... نکاح کا اعلان کرو۔رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والطبرانی وابو نعیم فی الحلیة وابن عساکر عن ابن الزبیر

۴۴۵۳۵... نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مساجد میں کرو اور نکاح کے موقع پر دف بجاؤ۔رواہ الترمذی عن عائشة

۴۴۵۳۶... نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مساجد میں کرو اس پر دف بجاؤ تم میں سے ہر کوئی ولیمہ کرے گو ایک بکری کے ساتھ کیوں نہ ہو تم میں سے کوئی شخص جب کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے دراں حالیکہ وہ سیاہ خضاب استعمال کرتا ہو اسے چاہئے کہ اس کے متعلق عورت کو آگاہ کرے اور اسے دھوکا نہ دے۔رواہ البیهقی فی السنن عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۸۵ والضعیفہ ۹۷۸۔

دیندار عورت سے نکاح کرنا

۴۴۵۳۷... حسن کی وجہ سے عورتوں سے نکاح مت کرو کیا بعید کہ ان کا حسن انھیں ہلاک کردے مالداری کی وجہ سے بھی عورتوں سے نکاح مت کرو کیا بعید مال انھیں سرکش بنادے لیکن دین کو بنیاد بنا کر عورتوں سے نکاح کرو چپٹی ناک والی سیاہ رنگ والی باندی جو دیندار ہو بدرجہا افضل ہے۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰۹ وضعیف الجامع ۶۲۱۶

۴۴۵۳۸... تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے حتیٰ کہ وہ نکاح کردے یا ترک کردے۔

رواہ النسائی عن ابی هریرة

۴۴۵۳۹... کوئی شخص بھی اپنے بھائی کے بھیجے ہوئے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے اور نہ کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے کوئی عورت بھی اپنی پھوپھی یا خالہ پر اپنا نکاح نہ رچائے اور نہ ہی کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کا مطالبہ کرے کہ وہ اس کے برتن کی طرف سے اکیلی براجمان بن جائے چونکہ اس کے حصہ میں اتنا ہی ہے جتنا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے۔رواہ مسلم عن ابی هریرة

۴۴۵۴۰... بچے جنم دینے والی عورت اللہ تعالیٰ کو اس عورت سے زیادہ پسند ہے جو خوبصورت ہو اور بانجھ ہو چونکہ قیامت کے دن میں تمہاری

کثرت پر فخر کروں گا۔رواہ ابن قانع عن حرملة ابن نعمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۵۴

۴۴۵۴۱...... عورت سے نکاح اس کی دینداری مال و جمال کی بنا پر کیا جاتا ہے تم دیندار کو ترجیح دو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی والنسائی عن جابر

۴۴۵۴۲...... چار وجوہ کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے مال، جمال اور دین، دیندار عورت کو ترجیح دو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجه عن ابی هریرة

۴۴۵۴۳...... آزاد عورتیں گھر کی درستی کا سرمایہ ہوتی ہیں جبکہ باندیاں گھر کا فساد ہوتی ہیں۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۴۶ واسنی المطالب ۵۸۷۔

۴۴۵۴۴...... عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جس کا مہر کمتر ہو۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۱

کثرت اولاد مطلوب ہے

۴۴۵۴۵...... خوبصورت بانجھ عورت سے نکاح کا خیال ترک کرو اور سیاہ فام بچے جننے والی سے نکاح کرو چونکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔رواہ الترمذی عن ابن سیرین مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۷۹

۴۴۵۴۶...... خوبصورت بانجھ عورت کو چھوڑ دو اور سیاہ فام بچے جننے والی کو ترجیح دو۔رواہ ابن عدی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۴۲ والکشف الالٰہی ۳۹۹

۴۴۵۴۷...... تمہیں کنواری عورتوں سے نکاح کرنا چاہیے کیونکہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں (یعنی شیریں زبان اور خوش کلام ہوتی ہیں) اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں نیز وہ تھوڑے پر بھی راضی رہتی ہیں اور دھوکا کم دیتی ہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۴۵۴۸...... تمہیں کنواری عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا چاہیے چونکہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں نیز تھوڑے (مال) پر بھی راضی رہتی ہیں۔رواہ ابن ماجه والبیهقی فی السنن عن عویمر بن ساعدة

۴۴۵۴۹...... تمہیں کنواری عورتوں سے نکاح کرنا چاہئے چونکہ کنواری عورتیں شیریں دہن ہوتی ہیں اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں، گرم مزاج ہوتی ہیں نیز تھوڑے کام پر بھی راضی ہو جاتی ہیں۔رواہ ابن اسنی وابونعیم فی الطب عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۷۷۸

۴۴۵۵۰...... تمہیں گھریلو لونڈیوں سے نکاح کرنا چاہیے چونکہ ان کے ارحام برکت والے ہوتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابی الدرداء و ابوداؤد فی مراسیله والعدنی عن رجل من بنی هاشم مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۱۳ والتحدیث ۱۸۵

۴۴۵۵۱...... تمہیں نوجوان عورتوں (دوشیزاں) سے نکاح کرنا چاہئے چونکہ وہ پاکیزہ دہن ہوتی ہیں زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں اور گرم مزاج ہوتی ہیں۔رواہ الشیرازی فی الالقاب عن بشر بن عاصم عن ابیه عن جده

۴۴۵۵۲...... حلال و حرام میں فرق دف بجانے اور نکاح ظاہر کرنے میں ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجه والحاکم عن محمد بن حاطب

۴۴۵۵۳ ... تم نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہیں کیا تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی تم اسے ہنساتے وہ تمہیں ہنساتی۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن جابر

۴۴۵۵۴ ... تم نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہیں کیا تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی۔ رواہ الطبرانی عن کعب ابن عجرة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۹۰

۴۴۵۵۵ ... جس شخص کا ارادہ ہو کہ وہ پاکباز و مطہر ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے اسے چاہئے کہ وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۹۹ والموضوعات ۲۶۱۲۔

۴۴۵۵۶ ... اپنی اولاد کو اختیار دو اوران کا نکاح ہمسروں سے کرو۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم والبیہقی فی السنن عن عائشة

۴۴۵۵۷ ... اپنے نطفوں کے لیے انتخاب کرلو چونکہ عورتیں اپنے بہن بھائیوں کے مشابہ اولاد پیدا کرتی ہیں۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن عائشة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۵۳۴ وضعیف الجامع ۲۴۱۵

۴۴۵۵۸ ... اپنے نطفوں کے لیے انتخاب کرلو اوراس سیاہ رنگ سے بچتے رہو چونکہ یہ بدنما رنگ ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۵۳۴ وضعیف الجامع ۲۴۱۶۔

۴۴۵۵۹ ... نیک سیرت اور پاکدامن عورت سے نکاح کرو۔ چونکہ رگ مخفی جاسوس ہے۔ رواہ ابن عدی عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۵۳۴ وذخیرۃ الحفاظ ۲۴۲۳

۴۴۵۶۰ ... کنواری عورتوں سے نکاح کرو چونکہ کنواری عورتیں شیریں دہن ہوتی ہیں اور زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں نیز تھوڑے پر راضی ہوجاتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح

۴۴۵۶۱ ... محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے نکاح کرو چونکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

رواہ ابوداؤد والنسائی عن معقل بن یسار

۴۴۵۶۲ ... سب سے بہتر نکاح وہ ہے جس پر خرچہ کم سے کم ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن عقبة بن عامر

۴۴۵۶۳ ... اپنی قوم میں نکاح کرنے والے کی مثال اس جانور جیسی ہے جسے سبزہ زار اپنے گھر پر ہی مل جائے۔ رواہ الطبرانی عن طلحة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۸۴ والضعیفة ۱۵۳۹

۴۴۵۶۴ ... ہجرت کرو اس سے تمہارے بیٹوں میں بزرگی آئے گی۔ رواہ الخطیب عن عائشة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۷۹

۴۴۵۶۵ ... بوڑھی اور بانجھ عورت سے نکاح مت کرو چونکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن عیاض بن غنم

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۵۔

۴۴۵۶۶ ... نکاح شغار سے منع کیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والبیہقی فی السنن عن ابن عمر

۴۴۵۶۷ ... متعہ سے منع کیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن جابر والبخاری عن علی

۴۴۵۶۸ میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں جو خوبصورت ہوں اوران کے مہر قلیل ہوں۔رواہ ابن عدی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۱۷ وضعیف الجامع ۲۹۲۸

۴۴۵۶۹ ......تمہاری بہترین عورتیں وہ ہیں جو بچے پیدا کرنے والی ہوں محبت کرتی ہو اور غمخوار ہوں جب اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہوں، سب سے بری عورتیں وہ ہیں جو بے مہابا باہر نکلتی ہوں فخر کرتی ہوں اور وہ منافقات ہیں ان کی جنت میں داخل ہونے کی مقدار بس اتنی ہی ہوگی جتنی کہ سیاہ کوؤں میں سفید پروں والے کوے۔رواہ البیهقی فی السنن عن ابی اذینة الصدفی مرسلاً وسلیمان بن یسار مرسلاً

الاکمال

۴۴۵۷۰ ...تم فلاں شخص کے پاس جاؤ اوران کی عورتوں کو دیکھ آؤ چونکہ یہ چیز تمہارے درمیان باعث محبت ہوگی اگر تم راضی ہوگئے میں تمہارا نکاح کردوں گا۔رواہ الطبرانی عن المغیرة

۴۴۵۷۱ ......تم میں سے کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کسی عورت کے متعلق نکاح کا خیال ڈال دے اس عورت کو ایک نظر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

رواہ سعید بن المنصور واحمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم و الطبرانی و البیهقی وابو نعیم فی المعرفة عن محمد بن مسلمة الانصاری

۴۴۵۷۲ اس عورت کو ایک نظر دیکھ لو چونکہ اس کی طرف دیکھ لینا تم دونوں کے درمیان موافقت پیدا کرنے کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

رواہ الترمذی وقال حسن والنسائی عن المغیرة بن شعبة

۴۴۵۷۳ ...ان عورتوں کی طرف دیکھ لو چونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہے (یعنی انصاری عورتوں کی آنکھیں نیلگوں ہیں)۔

رواہ النسائی وابن حبان عن ابی هریرة

شادی سے پہلے دیکھنا

۴۴۵۷۴ جب اللہ تعالیٰ کسی مرد کے دل میں کسی عورت سے نکاح کرنے کے متعلق بات ڈال دیں تو اس عورت کی شکل وصورت کے متعلق غور وفکر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔رواہ ابونعیم فی المعرفة عن محمد بن مسلمة

۴۴۵۷۵ ......تم (عورت) اس کے رخساروں کو سونگھ لو اور اس کے پٹھوں کو بھی دیکھ لو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیهقی وسعید بن المنصور عن انس

۴۴۵۷۶ ...نکاح ایک آنکھ کی مانند ہے اسے کانی مت کرو۔رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۴۴۵۷۷ جس نکاح پر اخراجات کم ہوں وہ برکت میں عظیم تر ہوتا ہے۔رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشة

۴۴۵۷۸ ...نکاح ظاہر کرو اور نکاح کے موقع پر دف بجاؤ۔رواہ البیهقی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۱۰۳۳۔

۴۴۵۷۹ ......نکاح ظاہراً کرو اور اس کا اعلان کرو۔ چونکہ یہ نکاح ہے پانی کو صرف بہانا ہی نہیں ہے۔رواہ البغوی وابن عساکر عن عبدالله بن عبدالرحمان عن هبار عن ابیه عن جده هبار قال البغوی هذا الحدیث فی الغناء وفی سنده علی بن قرین وهو وضاع

۴۴۵۸۰ .....نکاح کا اعلان کرو، نکاح کا اعلان کرو، نکاح کا اعلان کرو چونکہ یہ نکاح ہے پانی ضائع کرنا نہیں ہے۔(رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابن عساکر عن عبد الله بن ابی عبد الله الهبار بن الاسود عن ابیه عن جده هبار انه زوج بیتاً له... یعنی انہوں نے اپنی ایک بیٹی کی شادی کرائی ان کے پاس آگ کی ایک بھٹی تھی اور دف تھا رسول کریم ﷺ نے آواز سنی فرمایا: یہ کیسی آواز ہے جواب دیا گیا کہ ھبار نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے)۔(راوی کہتا ہے یہ حدیث ذکر کی)۔

۴۴۵۸۱ ... نکاح کا اعلان کرو۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم وابونعیم فی الحلیة والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور عن ابن الزبیر

۴۴۵۸۲ ... اس نکاح کا اعلان کرواور اس پردف بجاؤ۔رواہ الترمذی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۶۴ وضعیف ابن ماجہ ۴۱۶

۴۴۵۸۳ ... نکاح کا اعلان کرواور مساجد میں نکاح کرواور اس پردف بجاؤ۔رواہ الترمذی وقال حسن غریب عن عائشة

کلام:...... حدیث کچھ زیادتی کے ساتھ بھی مروی ہے حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۸۵ والضعیفہ ۹۷۸۔

۴۴۵۸۴ ... حلال وحرام کے درمیان فرق کرنے والی چیز نکاح کے موقع پردف بجانا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجه والبغوی والطبرانی والحاکم والبیهقی وابو نعیم فی المعرفة عن محمد بن حاطب الجمحی

۴۴۵۸۵ ... نکاح دین کو مکمل کردیتا ہے نہ کہ پانی (مادہ منویہ) کو بہانا نہ ہی وہ نکاح جو پوشیدہ رچایا جائے یہاں تک کہ دف کی آواز سنی جائے یا دھواں دیکھا جائے۔رواہ البیهقی وضعفه عن علی

۴۴۵۸۶ ... جس شخص کو پسند ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ حالت میں ملاقات کرے اسے چاہئے کہ وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۴۶ والشذرة ۳۵۴

۴۴۵۸۷ ... سرسبز ویرانے سے بچتے رہو، چنانچہ خوبصورت عورت برائی کے منبع پر ہوتی ہے۔

رواہ الرامهرمزی فی الامثال والدارقطنی فی الافراد والدیلمی عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۱۳ والاتقان ۲۶۲۔

۴۴۵۸۸ ... جس شخص نے کسی عورت سے اس کے دین اور اس کی خوبصورت کی وجہ سے نکاح کیا تو یہ اس کے لیے تنگی اور ضرورت میں درستی کا سامان ہوگا۔رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۴۴۵۸۹ ... جس شخص نے کسی عورت سے اس کی عزت کو سامنے رکھ کر شادی کی اللہ تعالیٰ اس کی ذلت میں اضافہ کرے گا جس شخص نے مال کی وجہ سے شادی کی اللہ تعالیٰ اس کے فقر وفاقہ میں اضافہ کرے گا جس نے حسن وجمال کے پیش نظر شادی کی اللہ تعالیٰ اس کے گھٹیا پن میں اضافہ کرے گا جس شخص نے کسی عورت سے شادی کی تاکہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھ سکے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرسکے اور صلہ رحمی کرسکے اس کی یہ تمام حاجتیں پوری ہوں گی اس عورت میں اس کے لیے برکت ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس مرد میں بھی اس عورت کے لیے برکت عطا کرے گا۔

رواہ ابن النجار عن انس

کلام:...... حدیث موضوع ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۶۶۹ وتذکرة الموضوعات ۱۳۳۔

۴۴۵۹۰ ... عورت کے چہرے کے حسن وجمال کو اس کے دین کے حسن وجمال پر ترجیح نہیں دینی چاہیے۔

رواہ الدیلمی عن عبادة بن الصامت وفیه الوازع بن قانع

عورتوں کی تین قسمیں

۴۴۵۹۱ ... عورتوں کی تین قسمیں ہیں ایک عورت وہ جو برتن کی مانند ہو جسے اٹھایا جاتا ہے اور رکھ دیا جاتا ہے، دوسری عورت وہ جو کھجلی یعنی خارش ہی ہو تیسری عورت وہ جو محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو مسلمان ہو اور اپنے شوہر کی مدد کرتی ہو یہ عورت اپنے شوہر کے لیے پوشیدہ خزانے سے بھی بہتر ہے۔

رواہ ابوالشیخ عن ابن عمر والرامهرمزی فی الامثال عن جابر وفیه ارطاة بن المنذر عن عبد الله بن دینار البهرانی وهما ضعیفان

۴۴۵۹۲ عورتیں گڑیاؤں کی مانند ہوتی ہیں لہٰذا ان کا انتخاب کرو۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن عمرو بن العاص

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۶۱۔

۴۴۵۹۳ اپنے نطفوں کے لیے انتخاب کرو۔ رواہ تمام و الضیاء المقدسی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الغماز ۱۷۔

۴۴۵۹۴ اپنے نطفوں کے لیے اختیار کرو اور منکوحہ کا انتخاب کرو تمہیں سرینوں والی عورتوں سے نکاح کرنا چاہے چونکہ وہ زیادہ نجیب ہوتی ہیں۔

رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۵۳۴ والمتناھیۃ ۱۰۰۶

۴۴۵۹۵ ...... نکاح کرو تمہاری پاکدامنی میں اضافہ ہوگا اور پانچ قسم کی عورتوں سے نکاح مت کرو شھبرہ لھبرہ، نھبرہ، ھیدرۃ اور لفوتہ۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے جو کچھ فرمایا میں اسے نہیں سمجھتا ہوں ارشاد فرمایا: کیا تم عرب نہیں ہو؟ فرمایا: شھبرہ وہ عورت ہوتی ہے جو لاغر طویل القامت ہو لھبرہ وہ عورت ہے جو نیلگوں آنکھوں والی اور بد زبان ہو۔ نھبرہ وہ عورت ہے جو کوتاہ قد اور گھٹیا صفات کی مالک ہو ھیدرہ سوز دہ پشت بوڑھی عورت ہوتی ہے اور لفوتہ وہ عورت ہے جو غیر کے نطفے سے جنم لینے والے بچے کو تجھ سے منسوب کردے۔ رواہ الدیلمی عن زید بن حارثۃ

۴۴۵۹۶ نیلگوں آنکھوں والی عورتوں سے نکاح کرو چونکہ انمیں برکت ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے العضیفۃ ۳۸۷ و کشف الخفاء ۱۴۱۴۔

۴۴۵۹۷ ...... محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے نکاح کرو تاکہ قیامت کے دن میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کرسکوں۔

رواہ ابو داؤد والنسائی والطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم عن معقل بن یسار

۴۴۵۹۸ ...... محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے نکاح کرو تاکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کرسکوں۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن عمر

۴۴۵۹۹ زیادہ بچے پیدا کرنے والی اور محبت کرنے والی عورت سے نکاح کرو چونکہ قیامت کے دن تمہاری کثرت کی وجہ سے باقی انبیاء پر فخر کرسکوں گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن حبان وسمویہ والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور عن انس

۴۴۶۰۰ ...... تین وجوہ کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال جمال اور دین کی وجہ سے، تمہیں دیندار عورت سے نکاح کرنا چاہئے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشۃ

۴۴۶۰۱ تین خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کی بنا پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے، عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے دین اور اخلاق کی وجہ سے تم دیندار اور با اخلاق عورت کو ترجیح دو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

رواہ ابو یعلی وابن حبان وعبد بن حمید والدارقطنی والحاکم وسعید بن المنصور والرامھرمزی فی الامثال والعسکری عن ابی سعید

۴۴۶۰۲ ...... چار خصلتوں کی وجہ سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے مال دین جمال، حسب ونسب تمہیں دیندار عورت سے نکاح کرنا چاہیے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلاً

۴۴۶۰۳ ...... تمہیں کنواری عورتوں سے نکاح کرنا چاہئے چونکہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں اور گرم جسم کی مالک ہوتی ہیں۔

رواہ سعید بن المنصور عن عمرو بن عثمان مرسلاً

۴۴۶۰۴ تم نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہیں کیا تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ (رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی ابن ماجہ عن جابر کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے کنواری عورت سے نکاح کیا یا غیر کنواری سے؟ میں نے عرض کیا کنواری سے پھر یہ حدیث ذکر کی)۔

۴۴۶۰۵ تمہیں نوجوان دوشیزاؤں سے شادیاں کرنی چاہئیں انہی سے نکاح کرو چونکہ وہ زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں با اخلاق ہوتی ہیں اور شیریں

بن ہوتی ہیں، بلاشبہ مومنین کے بچوں کی روحیں جنت میں سبز رنگ کی چڑیوں میں ہوتی ہیں وہاں ان کے باپ اور ابراھیم علیہ السلام ان کی کفالت کرتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلاً

۴۴۶۰۶ ..... تمہیں نوجوان دوشیزاؤں سے نکاح کرنا چاہئے چونکہ وہ شیریں دہن اور با اخلاق ہوتی ہیں نیز زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں کیا تم نہیں جانتے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلاً

۴۴۶۰۷ ..... حسن وجمال کی وجہ سے عورتوں سے نکاح مت کرو پس دور نہیں کہ ان کا حسن انھیں ہلاک کردے مال کی بناء پر بھی عورتوں سے نکاح مت کرو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کا مال انھیں سرکش بنادے لہٰذا دینداری کی وجہ سے عورتوں سے نکاح کرو سیاہ فام چپٹی ناک والی دیندار لونڈی افضل ہے۔ رواہ الطبرانی والبخاری ومسلم عن ابن عمرو

۴۴۶۰ ..... حسن کی بناء پر عورت سے نکاح مت کرو ہوسکتا ہے، اس کا حسن اسے تباہ کردے مال کی وجہ سے بھی عورت سے نکاح مت کرو ہوسکتا ہے مال اسے سرکش بنادے دینداری کی بناء پر عورت سے نکاح کرو، سیاہ فام چپٹی ناک والی لونڈی جو دیندار ہو خوبصورت بے دین عورت سے افضل ہے۔ رواہ سعید بن المنصور عن ابن عمرو

۴۴۶۰ ..... عورت کے خوبصورت چہرے کو اس کی اچھی دینداری پر ترجیح نہ دی جائے۔

رواہ الدیلمی عن عبادۃ بن الصامت وفیہ الوازع بن نافع

۴۴۶۱ ..... اے عیاض! بوڑھی یا بانجھ عورت سے نکاح مت کرو چونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

رواہ الطبرانی والحاکم وتعقب عن عیاض بن غنم

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۵۰

۴۴۶ ..... تم اس عورت سے نکاح مت کرو جو تمہیں ناپسند کرتی ہو۔ رواہ الطبرانی عن خنساء بنت حذام

۴۴۶۱۱ ..... تمہیں کیا ہوا دوشیزہ لڑکیوں اور ان کے کھیل کے متعلق۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل عن جابر

۴۴۶۱۲ ..... دو تہائی خوشبو میں رکھو اور ایک تہائی کپڑوں میں رکھو۔ (رواہ ابن سعد عن علیاء بن احمد الیشکری کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ بیچا چوراسی (۸۴) درہموں کے بدلہ میں نبی نے فرمایا: یہ حدیث ذکر کی)۔

محظورات ..... از حصہ اکمال

۴۴۶۱ ..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے حتی کہ وہ (پہلا) نکاح کا ارادہ ترک کردے اور نہ ہی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع کرنا حلال ہے حتی کہ وہ بیع کا ارادہ ترک کردے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عقبۃ بن عامر

۴۴۶۱ ..... کوئی آدمی بھی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے حتی کہ وہ اسے اجازت نہ دے دے۔

رواہ الباوردی عن زامل بن عمرو السکسکی عن ابیہ عن جدہ

ولیمہ

۴۴۶۱ ..... دولہے کے لیے ولیمے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی واصحاب السنن الاربعۃ عن بریدۃ

۴۴۶۱ ..... جب تمہیں کسی دولہے کے ولیمہ کی دعوت دی جائے اسے قبول کرلینا چاہیے۔ رواہ مسلم وابن ماجہ عن ابن عمر

۴۴۶۱ ..... ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کے ساتھ کیوں نہ ہو۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابویعلی عن انس والبخاری عن عبدالرحمن بن عوف

۴۴۶۱۹ ... پہلے دن کا کھانا واجب ہے دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا نری شہرت ہے، جس شخص نے شہرت کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی تشہیر کرے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۸۶ وذخیرۃ الحفاظ ۳۴۵۹

۴۴۶۲۰ شادی کے موقع پر ایک دن کا کھانا سنت ہے، دو دن کا کھانا باعث فضیلت ہے جبکہ تین دن کا کھانا ریاکاری اور شہرت ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۷۔

۴۴۶۲۱ شادی کے موقع پر دیئے جانے والے کھانے میں جنت کی خوشبو سے ایک مثقال ڈال دی جاتی ہے۔ رواہ الحارث عن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۱۴۔

۴۴۶۲۲ جس شخص کو ولیمہ یا اسی جیسی کسی تقریب میں دعوت دی گئی ہو اسے چاہئے کہ دعوت قبول کرے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۴۴۶۲۳ پہلے دن کا ولیمہ حق (واجب) ہے دوسرے دن کا ولیمہ اچھی بات ہے جبکہ تیسرے دن کا ولیمہ نری شہرت اور ریاکاری ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن زھیر بن عثمان

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰھی ۱۱۱۱۔

۴۴۶۲۴ اس ولیمے کا کیا حال ہے جس میں شکم سیروں کو دعوت دی جائے جبکہ بھوکوں کو بھگا دیا جائے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ذر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۹۱۔

۴۴۶۲۵ اس ولیمے کا کھانا بہت برا ہے جسے مالدار تو کھائیں لیکن مسکینوں کو روک دیا جائے۔

رواہ الدارقطنی فی فوائد ابن مدرک عن ابی ھریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۵۳۔

۴۴۶۲۶ اس ولیمے کا کھانا بہت برا ہے جس سے حاجتمندوں کو روک دیا جائے اور غیر حاجتمندوں کو دعوت دی جائے۔

رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۶۲۷ اس ولیمے کا کھانا بہت برا ہے جس میں شکم سیروں کو دعوت دی جائے اور بھوکوں کو روک دیا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۱۔

حصہ اکمال

۴۴۶۲۸ پہلے دن کی دعوت حق ہے دوسرے دن کی دعوت اچھی بات ہے اور تیسرے دن کی دعوت ریاکاری اور شہرت کے واسطے ہے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۴۴۶۲۹ دعوت ولیمہ واجب ہے جس نے قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اور جو شخص بغیر دعوت کے ولیمہ میں داخل ہوا گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لوٹ مار مچا کر نکل گیا۔ رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۴۴۶۳۰ ولیمہ حق ہے، دوسرے دن ولیمہ اچھی بات ہے جبکہ تیسرے دن کا ولیمہ فخر اور حرج ہے۔ رواہ الطبرانی عن وحشی

۴۴۶۳۱ اس ولیمے کا کھانا بہت برا ہے جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور فقراء کو روک دیا جائے جس نے ولیمہ کی دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۱۹۔

۴۴۶۳۲ ... ولیمے کا وہ کھانا بہت برا کھانا ہے جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور مسکینوں کو روک دیا جائے۔ جس شخص نے ولیمہ کی دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۳۲

۴۴۶۳۳ ولیمہ کا وہ کھانا بہت برا کھانا ہے جس میں مالدار کو دعوت دی جائے اور مسکین کو چھوڑ دیا جائے دعوت ولیمہ حق ہے جس نے اسے ترک کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۶۳۴ شادی کے دن کا کھانا سنت ہے، دودنوں کا کھانا فضلیت ہے اور تین دن کا کھانا ریاکاری اور نری شہرت ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۶۔

۴۴۶۳۵ تمہارے اوپر کوئی وبال نہیں کہ اگر تم مجھے چھوڑ دو چونکہ تمہارے درمیان میری شادی کی گئی ہے، میں تمہارے لیے کھانا تیار کروں اور اس میں تم حاضر ہو جاؤ۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

باب چہارم ...... احکام نکاح اور اس کے متعلقات کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں۔

فصل اول ..... عورت کی ولایت اور اس کی اجازت کے بیان میں

۴۴۶۳۶ نکاح ولی اور دو گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۷۔

۴۴۶۳۷ نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عمران وعن عائشۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۲ واللطیفۃ ۴۱۔

۴۴۶۳۸ ... نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم عن ابن موسی وابن ماجۃ عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۱۔

۴۴۶۳۹ نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا جس کا کوئی ولی نہ ہو سلطان اس کا ولی ہوتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن عائشۃ

۴۴۶۴۰ عورتوں سے ان کی بیٹیوں کے متعلق مشورہ کرو۔ رواہ ابوداؤد والبیہقی فی السنن عن ابن عمر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۶۱ وضعیف الجامع ۱۴

۴۴۶۴۱ عورتوں سے ان کی ذات کے متعلق مشورہ کرو چونکہ جو عورت پہلے شادی کر چکی ہو وہ اپنا مدعا بیان کر سکتی ہے جبکہ کنواری کی اجازت خاموشی ہے۔ رواہ الطبرانی والبیہقی فی السنن عن العرس بن عمیر

۴۴۶۴۲ عورتوں کا معاملہ ان کے آباء کے سپرد ہے جبکہ ان کی خاموشی رضامندی ہے۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی موسی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۵۶

۴۴۶۴۳ جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہوگا اگر مرد نے اس میں دخول کر دیا تو اس عورت کا مہر ہوگا جس سے اس کی شرمگاہ کو حلال سمجھا ہے پھر دونوں میں جدائی کر دی جائے گی۔ اگر دخول نہیں کیا تب بھی جدائی کر دی جائے گی جس کا کوئی ولی

نہیں سلطان اس کا ولی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۲۸۔

۴۴۶۴۴ ... جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہوگا اس کا نکاح باطل ہوگا، اس کا نکاح باطل ہوگا، اگر مرد نے اس میں دخول کر دیا تو اس کی شرمگاہ کو حلال سمجھنے کے بدلہ میں اس کے ذمہ مہر ہوگا اور اگر نزاع کی حالت ہو اور عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو اس کا ولی سلطان ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجه و الحاکم عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۸۷۔

۴۴۶۴۵ ... جو غلام بھی اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گا وہ زانی ہے۔رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهية ۱۰۲۶

۴۴۶۴۶ ... جس عورت کی شادی یکے بعد دیگرے دو ولی کرا دیں تو اس کے متعلق پہلے ولی کا فیصلہ نافذ سمجھا جائے گا اگر کسی آدمی نے دو آدمیوں کے ہاتھ میں بیع کی تو بیع پہلے شخص کے لیے ہوگی۔رواہ احمد بن حنبل و ابن عدی و الحاکم و الطبرانی و الدارمی و ابو داؤد و الترمذی وقال حسن و النسائی ابن ماجه و ابو یعلی و الحاکم و سعید بن المنصور و البیهقی عن سمرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۴۹ و ضعیف الترمذی ۱۸۹

۴۴۶۴۷ ... جو عورت بھی ولی کے بغیر اپنے آپ کو کسی کے نکاح میں دے دے وہ زانیہ ہے۔رواہ الخطیب عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۳ و المتناهية ۱۰۲۴

۴۴۶۴۸ ... عورت عورت کی شادی نہ کرائے اور نہ ہی عورت خود اپنے تئیں شادی کرے چونکہ زانیہ وہ بھی ہوتی ہے جو خود اپنی شادی آپ کرلے۔

رواہ ابن ماجه عن ابی هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۱۲ و ضعیف الجامع ۶۲۱۴

۴۴۶۴۹ ... بیوہ عورت ولی کی نسبت خود اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے کنواری عورت سے اجازت لی جائے اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابن عباس

۴۴۶۵۰ ... ثیبہ عورت کے ہوتے ہوئے معاملہ ولی کے سپرد نہیں اور یتیم عورت سے اجازت حاصل کی جائے اس کا اقرار اس کی اجازت تصور ہوگی۔

رواہ ابو داؤد و النسائی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۲۴۔

۴۴۶۵۱ ... یتیم عورت کی ذات کے متعلق اس سے مشورہ کرو اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی موسی

۴۴۶۵۲ ... تم میں سے جس شخص کا ارادہ اپنی بیٹی کی شادی کرنے کا ہو اسے چاہئے کہ وہ اس سے اجازت لے لے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسی

۴۴۶۵۳ ... عورتوں کی ذات کے متعلق ان سے مشورہ کرو۔رواہ احمد بن حنبل و النسائی و ابن حبان عن عائشة

۴۴۶۵۴ ... یتیم لڑکی سے اس کے نفس کے متعلق مشورہ کرو اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہوگی اگر انکار کر دے تو اس پر زبردستی کرنے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔رواہ ابو داؤد و النسائی و الحاکم عن ابی هريرة

۴۴۶۵۵ ... کنواری عورت کی خاموشی رضامندی ہے۔رواہ البخاری و مسلم عن عائشة

۴۴۶۵۶ ... کنواری عورت کی خاموشی اقرار ہے۔رواہ ابو داؤد عن عائشة

بغیر اجازت نکاح نہ کرنا

۴۴۶۵۷......ایم (بیوہ، مطلقہ عورت) کا نکاح مت کرو یہاں تک کہ اس سے مشورہ نہ کرلو، کنواری عورت کا نکاح بھی مت کرو یہاں تک کہ اس سے اجازت نہ لے لو، کہا گیا: کنواری عورت کی اجازت کیسے ہوتی ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ کہ وہ خاموش رہے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی هریرة

۴۴۶۵۸ ثیب (بیوہ، مطلقہ) کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے مشورہ نہ کرلیا جائے کنواری عورت کا بھی نکاح نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے اجازت نہ لے لی جائے اس کی خاموشی اجازت ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجه عن ابی هريرة

۴۴۶۵۹......یتیم لڑکی سے اس کی ذات کے متعلق اس سے مشورہ کیا جائے اگر خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہوگی اگر انکار کردے تو اس پر زبردستی کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ (رواہ الترمذی عن ابی هريرة

۴۴۶۶۰......ثیب عورت اپنے نفس پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے، کنواری عورت کی ذات کے متعلق اس کے باپ سے اجازت لی جائے جبکہ اس (کنورای لڑکی) کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابن عباس

۴۴۶۶۱ ثیب عورت خود اپنی ذات کی ترجمانی کرسکتی ہے جبکہ کنواری عورت کی خاموشی اس کی رضامندی ہوتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن عميرة الكندی

حصہ اکمال

۴۴۶۶۲ یتیم لڑکی سے مشورہ کیا جائے اگر خاموش ہوجائے گویا اس نے اجازت دے دی اگر انکار کردے تو اس کی شادی نہ کی جائے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم عن ابی موسیٰ

۴۴۶۶۳ یتیم لڑکی سے اس کے نفس کے متعلق مشورہ کیا جائے اس کا خاموش ہوجانا اس کا اقرار ہے۔

رواہ سعید بن المنصور عن سعید بن المسیب مرسلاً، والحاکم عن ابی هريرة

۴۴۶۶۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! کنواری لڑکی تو شرماتی ہے ارشاد فرمایا: اس کا خوش ہوجانا اس کی رضاء ہے۔

رواہ البخاری ومسلم وابن حبان عن عائشة

۴۴۶۶۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کنواری لڑکی بات کرنے سے شرماتی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔ رواہ ابوداؤد عن عائشة

۴۴۶۶۶...... عورتوں سے ان کی ذات کے متعلق مشورہ کرو۔ ثیب خود اپنی ترجمان کرسکتی ہے کنواری لڑکی کا خاموش رہنا اس کی رضا ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن عدی الکندی

اولیاء نکاح......از حصہ اکمال

۴۴۶۶۷ نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وابن ماجه وابن حبان والطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم والبزار عن ابی موسیٰ عن ابن عیاش والطبرانی عن ابی امامة ابن عساکر عن ابی هريرة

کلام:......حدیث پر مختلف احوال کی رو سے بحث کی گئی ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۱

۴۴۶۶۸ ... نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسی

۴۴۶۶۹ ... نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ ابویعلی والخطیب وسعید بن المنصور عن جابر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۱

۴۴۶۷۰ ... نکاح ولی اور عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا جس شخص نے ولی کی اجازت کے بغیر اور عادل گواہوں کی عدم موجودگی میں نکاح کیا ہم اس کا نکاح باطل کردیں گے۔ رواہ ابوبکر الذهبی فی جزئه عن ابن عباس

۴۴۶۷۱ ... نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا اگر بہت سارے اولیاء جھگڑ پڑیں تو سلطان اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں۔

۴۴۶۷۲ ... نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا اسی طرح ایک پیغامبر اور دو عادل گواہوں کی عدم موجودگی میں بھی نکاح نہیں ہوتا۔

رواہ البیهقی والخطیب عن ابی هریرة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۲ والملطیفہ ۵

۴۴۶۷۳ ... نکاح والی کے بغیر نہیں ہوتا اگر ولی نہ ہو اور بقیہ لوگ جھگڑ پڑیں تو جس کا کوئی ولی نہ ہو سلطان اس کا ولی ہوتا ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن عائشة

۴۴۶۷۴ ... نکاح درست رائے رکھنے والے ولی یا سلطان کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس

۴۴۶۷۵ ... نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا اور جو نکاح ان کے علاوہ ہوگا وہ باطل ہوگا، اگر (ولی کے نہ ہوتے ہوئے (بقیہ لوگ آپس میں جھگڑ پڑیں تو جس کا ولی نہیں ہوگا سلطان اس کا ولی سمجھا جائے گا۔ رواہ ابن حبان عن عائشة

۴۴۶۷۶ ... نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا اور جب دو ولی کسی عورت کا الگ الگ نکاح کردیں تو پہلا ولی (جس نے پہلے نکاح کردیا ہو) نکاح کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ رواہ ابن عدی والحاکم عن سمرة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳۸۔

۴۴۶۷۷ ... نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا، اگر عورت کا نکاح ولی نے اس پر زبردستی کرتے ہوئے کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس

نکاح میں دو گواہ ہونا لازم ہے

۴۴۶۷۸ ... نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا اگر لوگ جھگڑ پڑیں (ولی کے متعلق) تو جس کا کوئی ولی نہیں سلطان اس کا ولی ہوگا۔

رواہ البخاری ومسلم عن عائشة

۴۴۶۷۹ ... نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا زانیہ تو وہ ہے جو ولی کے بغیر اپنا نکاح آپ کردے۔ رواہ الدیلمی عن ابی هریرة

۴۴۶۸۰ ... عورت عورت کی شادی نہ کرائے اور نہ ہی عورت ولی کے بغیر خود اپنا نکاح کرے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۴۴۶۸۱ ... نکاح مرد اور عورت کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ الحاکم فی تاریخه عن ابی هریرة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۵۰۔

۴۴۶۸۲ ... نکاح ولی، مہر اور دو عادل گواہوں کے بغیر حلال نہیں ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن الحسن مرسلاً

۴۴۶۸۳ ... جب دو ولی (کسی عورت کا) نکاح منعقد کریں تو ولی قریب کا نکاح معتبر ہوگا اور جب کوئی آدمی دو اشخاص کو کوئی چیز بیچے تو وہ چیز پہلے شخص کے لیے ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عقبة بن عامر والطبرانی والبخاری ومسلم عن سمرة

۴۴۶۸۴ جب دو ولی کسی عورت کا نکاح کردیں تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور اگر دو شخص کوئی چیز خریدیں تو وہ پہلے کے لیے ہوگی۔

رواہ سعید بن المنصور عن الحسن مرسلا

۴۴۶۸۵ جب دو ولی کسی عورت کا نکاح کردیں تو پہلے ولی کا نکاح انعقاد کا زیادہ حقدار ہے جب دو شخص کوئی چیز خریدیں تو پہلا شخص اس کا حقدار سمجھا جائے گا۔رواہ الشافعی عن رجل لہ صحبة والطبرانی والحاکم عن سمرة

۴۴۶۸۶ جب دو ولی کسی عورت کا نکاح کردیں تو پہلے ولی کا نکاح معتبر سمجھا جائے گا۔رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ

۴۴۶۸۷ عورتوں کا معاملہ انھی کے ہاتھوں میں ہے اوران کی خاموشی ان کی رضامندی سمجھی جائے گی۔رواہ الطبرانی عن ابی موسی

۴۴۶۸۸ ثیب عورت اپنی ذات پر ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے اس کی خاموشی اقرار ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی حنیفة عن مالک بن عبداللہ الفضل عن نافع بن جبیر عن ابن عباس

۴۴۶۸۹ ولی کی اجازت کے بغیر عورت کا نکاح نہ کیا جائے اگر وہ اپنے تئیں نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، اگر مرد اس میں دخول کردے تو اس کے لیے مہر ہوگا اگر جھگڑا کھڑا ہوجائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو سلطان اس کا ولی ہوگا۔

رواہ البخاری ومسلم عن عائشة

۴۴۶۹۰ عورتوں کا نکاح ان کے ہمسروں کے ساتھ کیا جائے اوران کا نکاح صرف اولیاء ہی کرائیں اوردس درہم سے کم مہر نہ مقرر کیا جائے۔

رواہ الدارقطنی والبیہقی وضعفاہ عن جابر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۳ وضعاف الدارقطنی ۶۰۷

۴۴۶۹۱ عورتوں کا نکاح مت کرو مگران کے اہل خانہ کی اجازت سے۔رواہ ابن حبان عن ابی سعید

۴۴۶۹۲ کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت نہ لے لی جائے ثیب عورت کا معاملہ اسی کے سپرد ہے جب تک وہ ناراضگی کو پیش نہ کرتی ہو اگر اس کی طرف سے ناراضگی ہو اوراس کے اولیاء رضامند ہو تو معاملہ سلطان کے پاس لے جایا جائے گا۔

رواہ الخطیب عن ابی ہریرة

کلام:.....حدیث غریب ہے دیکھئے المتناھیة ۱۰۲۲۔

فصل دوم.....ہمسری کے بیان میں

۴۴۶۹۳ جب لڑکیوں کے لیے برابر کے رشتے مل جائیں تو ان کا نکاح کردو انھیں روک کر حوادث زمانہ کا انتظار مت کرو۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۷ والمغیر ۲۰

۴۴۶۹۴ ہمسروں کے ساتھ عورتوں کا نکاح کرو اور برابری کے رشتے سے نکاح کرو اوراپنے نطفوں کے لیے انتخاب کرو حبشیوں سے بچو چونکہ ان کی شکل وصورت بدنما ہوتی ہے۔رواہ ابن حبان فی الضعفاء عن عائشة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۲۳ وضعیف الجامع ۳۱۷۸۔

۴۴۶۹۵ اگر تمہارے پاس (رشتہ کے لیے) ایسا آدمی آئے جس کے اخلاق اوردین سے تم خوش ہو اس کا نکاح کردو اگر تم ایسا نہیں کروگے تو تمہارا انکار فتنے اور فساد کا باعث بنے گا۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرة وابن عدی عن ابن عمر والنسائی والبیہقی فی السنن عن ابی رجاء المزنی ومالہ غیرہ

۴۴۶۹۶ ... اہل دنیا میں صاحب حسب لوگ وہ ہیں جن کے پاس یہ مال پہنچ جائے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان والحاکم عن بریرۃ

۴۴۶۹۷ ... وہ زانی جسے سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے ہوں اس کا نکاح اسی جیسی عورت سے کیا جائے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

۴۴۶۹۸ ... اے بنی بیاضہ ابوھند کا نکاح کرادو اور اس کے لیے نکاح کی ترغیبی مہم چلاؤ۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

۴۴۶۹۹ ... عرب ایک دوسرے کے ہمسر ہیں اور غیر عرب (عجم) ایک دوسرے کے ہمسر ہیں الا یہ کہ کوئی جولاہا یا حجام ہو۔

رواہ البیہقی فی السنن عن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۵۸ والکشف الالہی ۵۵۶۔

حصہ اکمال

۴۴۷۰۰ ... اپنے نسبوں کا دھیان رکھو اور نسب کے ذریعے ہمسروں کا نکاح کرو اس سے تم صلہ رحمی قائم رکھ سکو گے۔

رواہ البغوی عن ابی حسان عن ابیہ وقال لاادری لہ صحبۃ ام لا

۴۴۷۰۱ ... جب تمہارے پاس ایسا آدمی آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو اس کا نکاح کردو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہارا نکار زمین پر فتنے اور فساد کا باعث بنے گا۔ رواہ الترمذی وقال حسن غریب والبیہقی عن ابی حاتم المزنی وما لہ غیر

۴۴۷۰۲ ... جب تمہارے پاس ایسا شخص پیغام نکاح بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم رضامند ہو اس کا نکاح کرادو ورنہ زمین پر فتنے اور فساد کا باعث بنے گا۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۴۴۷۰۳ ... عرب ایک دوسرے کے ہمسر ہیں قبیلہ قبیلے کا ہمسر ہے، مرد مرد کا ہمسر ہے الا یہ کوئی جولاہا یا حجام ہو۔

رواہ البیہقی وصعفہ عن ابن عمر

۴۴۷۰۴ ... فلاں قبیلے سے نکاح مت کرو، فلاں اور فلاں قبیلے سے نکاح کرو چونکہ فلاں اور فلاں قبیلے پاکدامن ہیں ان کی عورتیں بھی پاکدامن ہیں جبکہ فلاں قبیلہ بےوقوف ہے اور ان کی عورتیں بھی بےوقوف ہیں اور یہ چیز ناپسندیدہ ہے پس پاکدامنی اختیار کرو۔

رواہ ابو البرکات ھبۃ اللہ بن المبارک السقطی فی معجمہ وابن النجار عن جبیر بن نفیر

۴۴۷۰۵ ... اے اہل عجم تم میں سے برے لوگ وہ ہیں جو عرب میں شادی کریں، اے اہل عرب تم میں سے برے لوگ وہ ہیں جو عجم میں شادی کریں۔

رواہ ابونعیم عن عتبۃ بن طویع المازنی

فصل سوم...... مہر کے بیان میں

۴۴۷۰۶ ... جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی اور پھر نیت کرلی کہ اس کا مہر اسے نہیں دے گا تو وہ جس دن مرے گا اس دن زانی ہوگا۔ جس شخص نے کسی سے کوئی چیز خریدی اور نیت کرلی کہ وہ چیز کی قیمت نہیں دے گا جس دن وہ مرے گا اس دن خائن ہوگا اور خائن دوزخ میں جاتا ہے۔

رواہ ابو یعلی والطبرانی عن صعیب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۵۔

۴۴۷۰۷ ...... سب سے بہترین مہر وہ ہے جو کم سے کم ہو۔ رواہ الحاکم والبیہقی فی السنن عن عقبۃ بن عامر

۴۴۷۰۸..... کھڑے ہو جاؤ اور اسے بیس آیتیں پڑھا دو وہ تمہاری بیوی ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۴۔

۴۴۷۰۹..... جاؤ میں نے تمہیں اس عورت کا مالک بنا دیا بسبب قرآن کے اس حصہ کے جو تمہیں یاد ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن سھل بن سعد

۴۴۷۱۰..... آدمی پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے مال میں سے تھوڑے پر نکاح کرے یا زیادہ پر جب وہ آپس میں راضی ہوں گے اور گواہ بھی موجود ہوں۔

رواہ البیھقی عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۲۔

۴۴۷۱۱..... عورتوں کو مہر دو اگر چہ ایک کوڑے کی صورت میں کیوں نہ ہو یعنی تزویج کے معاملہ میں۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن سھل بن سعد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲۹۔

۴۴۷۱۲..... عورتوں کی شرمگاہوں کو اپنے عمدہ مال کے ذریعے حلال کرو۔ رواہ ابو داؤد فی مر اسیله عن یحیی بن یعمر مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۳

۴۴۷۱۳..... مہر تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم ابو داؤد عن سھل بن سعد

۴۴۷۱۴..... شادی کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی مہر میں دے کر کیوں نہ کرو۔ (رواہ البخاری عن سھل بن سعد

۴۴۷۱۵..... شرط کا سب سے بڑا حق جسے تم پورا کرو وہ ہے جس کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عقبة بن عامر

۴۴۷۱۶..... جس عورت کے ساتھ مہر پر یا حباء پر یا چند چیزوں پر عصمت نکاح سے قبل وہ اس کی ملکیت ہوگی، اور جو کچھ نکاح منعقد ہونے کی بعد وہ دینے والے کی ملکیت ہوگی آدمی جس رشتے کے اکرام کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے وہ اس کی بیٹی ہے یا بہن ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد والنسائی وابن ماجه عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۶۴ وضعیف النسائی ۲۱۴

۴۴۷۱۷..... جس شخص نے اپنی بیوی کے مہر میں مٹھی بھر گندم دی یا ستو دیئے یا کھجوریں دیں یا آٹا دیا اس نے بیوی کو اپنے لیے حلال کر لیا۔

رواہ ابو داؤد والبیھقی فی السنن عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴،۵۳ وضعیف ابی داؤد ۴۵۶۔

۴۴۷۱۸..... جس شخص نے ایک درہم مہر دیا اس نے بیوی حلال کر لی۔ رواہ ابو داؤد والبیھقی فی السنن عن ابی لبیبة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۶

۴۴۷۱۹..... اگر تم بطحان وادی کو پہچانتے تو اتنا اضافہ نہ کرتے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی حدرد

۴۴۷۲۰..... تم میں سے جو غیر شادی شدہ ہو ان کا نکاح کرا دو اس طریقہ سے کرو جس سے وہ آپس میں راضی ہوں اگر چہ پیلو کے پھل کی مٹھی بھر پر ہی کیوں نہ کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۴۸

۴۴۷۲۱..... عورت کی برکت میں سے ہے کہ اسے آسانی سے پیغام نکاح دیا جائے اور اس کا مہر بھی کم ہو اور اس کا رحم بھی آسان تر ہو (یعنی عورت زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو)۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم و البیھقی عن عائشة

کلام:...... الشذرة ۱۰۳۴ والمقاصد الحسنة ۱۲۰۵

حصہ اکمال

۴۴۷۲۲۔۔۔بے نکاحوں کا نکاح کرادو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا علائق کیا ہیں؟ جس چیز سے شادی کرنے والے آپس میں راضی ہو جائیں۔

رواہ ابن عدی والبخاری ومسلم

۴۴۷۲۳۔۔۔جس شخص نے ایک درہم کے بدلہ میں عورت کو حلال کرلیا تو نکاح (یعنی ہمبستری) اس کے لیے حلال ہوگا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی لبیبۃ

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۶۔

۴۴۷۲۴۔۔۔جس شخص نے کسی عورت کا مہر مقرر کیا اور پھر اسے مہر سپرد نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے زانی کی حالت میں ملاقات کرے گا۔ جس شخص نے قرض لیا اور پھر پختہ ارادہ کرلیا کہ قرض نہیں ادا کرے گا وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے چور کی حالت میں ملاقات کرے گا۔ رواہ الطبرانی عن صھیب

۴۴۷۲۵۔۔۔جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس نے نیت کرلی کہ وہ اسے مہر نہیں دے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے زانی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے گا۔ رواہ ابن مندہ عن میمون بن جابان الصردی عن ابیہ

۴۴۷۲۶۔۔۔جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کا کچھ مہر بھی مقرر کیا، پھر یہ ارادہ رکھے کہ اس کا مہر اسے نہیں دے گا وہ اللہ تعالیٰ سے زانی ہو کر ملے گا اور جس شخص نے کچھ مال بطور قرض لیا پھر اس نے ارادہ کیا کہ وہ قرض واپس نہیں کرے گا تو وہ شخص قیامت کے دن چور کی شکل میں آئے گا۔ رواہ الرافعی وابن النجار عن صھیب

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۲۷

۴۴۷۲۷۔۔۔جس شخص نے کسی عورت سے شادی کی اور پھر اس نے نیت یہ کرلی کہ بیوی کا مہر لے اڑے گا (یعنی اسے نہیں دے گا) وہ اللہ تعالیٰ سے زانی ہو کر ملے گا۔ حتیٰ کہ توبہ نہ کرے، اور جس شخص نے قرض لیا پھر ارادہ رکھا کہ وہ واپس نہیں کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے چور ہو کر ملے گا۔ حتیٰ کہ توبہ نہ کرے۔

رواہ ابن عساکر عن صیفی بن صھیب عن ابیہ

۴۴۷۲۸۔۔۔جس شخص نے کسی عورت سے شادی کی پھر وہ (بغیر ادائے مہر کے) مر گیا اور اس نے عورت کو مہر دینے کی نیت بھی نہیں کی تھی وہ زانی ہو کر مرا، اور جس شخص نے کسی سے قرض لیا پھر وہ مر گیا اور اس نے قرض واپس کرنے کی نیت نہیں کی تھی وہ چور ہو کر مرا۔

رواہ البیھقی عن صھیب

۴۴۷۲۹۔۔۔جس شخص نے (نکاح کے بعد) عورت کا ستر کھولا اور اس کی شرمگاہ کی طرف دیکھا گویا اس پر مہر واجب ہوگیا۔

رواہ البیھقی عن محمد بن ثوبان مرسلاً

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۰۱۹

۴۴۷۳۰۔۔۔جس شخص نے (نکاح کے بعد) عورت کے اعضاء مستورہ سے پردہ ہٹایا گویا اس پر مہر واجب ہوگیا۔ (رواہ ابونعیم عن المعرفۃ عن محمد بن عبدالرحمن مولی رسول اللہ ﷺ ابونعیم کہتے ہیں محمد بن عبدالرحمن کو ابوجعفر حضرمی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے۔ جب کہ وہ میرے نزدیک غیر متصل ہے۔ یہی رائے ابن سلمانی کی ہے۔ میں کہتا ہوں: بیہقی کی روایت سے واضح ہو چکا ہے کہ وہ محمد بن عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن ثوبان ہیں۔)

۴۴۷۳۱۔۔۔مہر میں (کمی کر کے) آسانی پیدا کرو چونکہ کوئی شخص ایسا بھی ہوتا ہے کہ عورت کو مہر دے دیتا ہے لیکن اس کے دل میں عورت پر

عداوت اور کینہ باقی رہ جاتا ہے۔رواہ عبدالرزاق والخطابی فی الغرائب عن ابن ابی حسین مرسلاً

۴۴۷۳۲۔۔۔دس درہم سے کم مہر مقرر نہیں کیا جاسکتا۔رواہ الدارقطنی و البیھقی وضعفاہ عن جابر

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۵۳۳۰۔

۴۴۷۳۳۔۔۔تم میں سے جو شخص گواہوں کے ہوتے ہوئے نکاح کرلیتا ہے اسے پھر یہ چیز نقصان نہیں پہنچاتی کہ آیا اس نے کم مال پر نکاح کیا یا زیادہ پر۔رواہ الدارقطنی وابن عساکر عن ابی سعید

۴۴۷۳۴۔۔۔آدمی پر کوئی حرج نہیں کہ وہ قلیل مال پر شادی کرے یا کثیر مال پر جب وہ آپس میں راضی ہوں اور گواہوں کی موجوگی میں نکاح کریں۔

رواہ البخاری و مسلم عن ابی سعید

۴۴۷۳۵۔ نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا اسی طرح دو گواہوں اور مہر کے بغیر بھی نکاح نہیں ہوتا خواہ مہر کم ہو یا زیادہ۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۴۷۳۶۔ جس شخص نے اگر کسی عورت کو دونوں ہاتھ بھر کر غلہ بطور مہر دیا تو وہ عورت اس کے لیے حلال ہوگئی۔

رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور عن جابر

۴۴۷۳۷۔۔۔جتنا تمہیں قران مجید یاد ہے اس کی وجہ سے ہم نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح کردیا۔

رواہ مالک والبخاری، کتاب النکاح باب التزویج علی القرآن عن سھل بن سعد

۴۴۷۳۸۔۔۔جس شخص نے کسی عورت کو عطیہ دیا وہ اس عورت کے لیے صدقہ ہوگا۔رواہ ابونعیم عن امیة الغمری وعائشة

۴۴۷۳۹۔۔۔مہر یا صدقہ میں سے جس چیز کے ساتھ کسی عورت کی شرمگاہ کو حلال کرلیا جائے تو وہ چیز اس عورت کی ملکیت ہوگی اور عقد نکاح کے بعد جو چیز بطور اکرام عورت کے باپ یا بھائی یا ولی کو دی جائے وہ اس کی ملکیت ہوگی آدمی کا زیادہ حق ہے کہ وہ اپنی بیٹی یا اپنی بہن کا اکرام کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی عن عائشة

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۰۰۷۔

چوتھی فصل۔۔۔۔۔محرمات نکاح کے بیان میں

۴۴۷۴۰۔۔۔جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا اس عورت کے ساتھ ہمبستری کی تو اس عورت کی بیٹی نکاح کرنے والے کے لیے حلال نہیں ہوگی، اگر اس عورت کے ساتھ ہمبستری نہیں کی تو اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے اور جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا، اس عورت کے ساتھ خواہ ہمبستری کی یا نہ کی اس عورت کی ماں کے ساتھ نکاح حلال نہیں ہوگا۔رواہ الترمذی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۹۱ وضعیف الجامع ۲۲۴۷۔

۴۴۷۴۱۔۔۔جس شخص نے دو حرمتیں پھلانگ ڈالیں اسے تلوار کے ساتھ درمیان سے کاٹ ڈالو۔

رواہ الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن ابی مطرف

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۱۵۔

۴۴۷۴۲۔۔۔حرام فعل حلال کو حرام نہیں کردیتا۔رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر والبیھقی فی السنن عن عائشة

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۳۹ وضعیف الجامع ۶۲۳۱۔

فائدہ:۔۔۔حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حرام فعل کے ارتکاب سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی۔ جیسے کوئی شخص بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کر بیٹھے اس پر زنا کا گناہ ضرور ہوگا لیکن اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔از مترجم محمد یوسف

۴۴۷۴۳..... عورت کو اس کی پھوپھی کے ساتھ ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے، اور نہ ہی عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے۔

رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ

۴۴۷۴۴..... نکاح میں پھوپھی اور خالہ کے ہوتے ہوئے کسی عورت کو (جو پھوپھی کی بھتیجی یا خالہ کی بھانجی ہو) نکاح میں نہ لایا جائے۔

رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ والنسائی، عن جابر وابن ماجہ عن ابی موسی و عن ابی سعید و کذا اخرجہ مسلم

۴۴۷۴۵..... پھوپھی اور بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اسی طرح خالہ اور اس کی بھانجی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۷۴۶..... پھوپھی کے ہوتے ہوئے اس پر اس کی بھتیجی نکاح میں نہ لائی جائے اور نہ ہی پھوپھی پر اس کی بھتیجی نکاح میں لائی جائے بھانجی کو خالہ پر نکاح میں نہ لایا جائے خالہ کو بھانجی پر نکاح میں بھی نہ لایا جائے چھوٹی بہن پر بڑی بہن نکاح میں نہ لائی جائے اور نہ ہی بڑی بہن پر چھوٹی بہن لائی جائے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

حصہ اکمال

۴۴۷۴۷..... جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر ہمبستری سے قبل اسے طلاق دے دے، اس شخص کے لیے حلال ہے کہ وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کرے البتہ اس عورت کی ماں سے شادی نہیں کر سکتا۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمرو

۴۴۷۴۸..... جس شخص نے دو حرمتیں پھلانگ ڈالیں اسے تلوار سے دو حصوں میں کاٹ دو۔

رواہ العقیلی والخرائطی فی مساوی الاخلاق والطبرانی و البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن عبداللہ بن ابی مطرف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۰۷

۴۴۷۴۹..... رضاعی بھانجی اور رضاعی بھتیجی سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن کعب بن عجرۃ

۴۴۷۵۰..... حرام سے حلال میں فساد نہیں پڑتا جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ زانیہ عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کرے جبکہ نکاح کی صورت میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ رواہ ابن عدی و البیھقی عن عائشۃ

۴۴۷۵۱..... حرام فعل سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی، البتہ نکاح حلال سے (حلال چیز) حرام ہو جاتی ہے۔

رواہ العقیلی والبخاری ومسلم عن عائشۃ

۴۴۷۵۲..... اگر میری ربیبہ (پروردہ لڑکی جو بیوی کے پہلے خاوند سے ہو) میری پرورش میں نہ ہوتی میرے لیے حلال نہ ہوتی وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے چونکہ ثویبہ نے مجھے اور ابوسلمہ کو دودھ پلایا ہوا ہے مجھ پر تم عورتیں اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مت پیش کرو۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ام حبیبۃ بنت ابی سفیان

پانچویں فصل..... احکام متفرقہ کے بیان میں

نکاح متعہ

۴۴۷۵۳..... اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اور اب اللہ تعالیٰ نے نکاح متعہ تا قیامت حرام کر دیا

ہے، لہٰذا جس کے پاس نکاح متعہ کے تحت کوئی عورت ہو وہ اس کا راستہ آزاد کردے اور جو کچھ تم نے انھیں دیا ہے اس سے کچھ بھی نہ لو۔

رواہ مسلم وابن ماجہ عن سبرۃ

۴۴۷۵۴.....نکاح، طلاق، عدت اور میراث نے نکاح متعہ کو معدوم کردیا ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

حصہ اکمال

۴۴۷۵۵.....عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ کرنا حرام ہے میں اللہ تعالیٰ کے خلاف سب سے زیادہ سرکشی کرنے والا کسی کو نہیں جانتا بجز اس شخص کے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھے یا غیر قاتل کو قتل کرڈالے، اور مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت والی جگہ ہے۔ رواہ ابن قانع عن حارث بن غزیۃ

غلام کا نکاح

۴۴۷۵۶.....جو غلام بھی اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والحاکم عن جابر

۴۴۷۵۷.....جب کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۴۴۷۵۸.....غلام جب اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی دواؤد ۴۴۸۔

چار سے زیادہ شادیاں کرنے کا حکم اور نکاح مفقود کا حکم

۴۴۷۵۹.....اپنی بیویوں میں سے چار کو اختیار کرلو اور بقیہ کو اپنے سے الگ کردو۔ رواہ ابوداؤد عن الحارث بن قیس الاسدی

۴۴۷۶۰.....مفقود (لاپتہ شخص) کی بیوی بدستور اس کی بیوی ہی رہے گی یہاں تک کہ اس کا کوئی اتا پتہ آجائے۔

رواہ الدارقطنی والبیھقی عن المغیرۃ

۴۴۷۶۱ اسلام میں نکاح شغار کی گنجائش نہیں ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ وابن حبان عن انس واخرجہ مسلم عن ابن عمر

کلام:.......حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۰۳۔

حصہ اکمال

۴۴۷۶۲.....اپنی بیویوں میں سے چار کا انتخاب کرلو اور بقیہ کو اپنے سے جدا کردو۔ (رواہ ابو داؤد والطحاوی والباوردی والبغوی وابن قانع والدارقطنی عن الحارث بن قیس الاسدی: کہ وہ ایمان لائے اور ان کے پاس آٹھ بیویاں تھیں، نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی وقال البغوی ومالہ غیرہ ورواہ الطبرانی عن ابن عمر)

۴۴۷۶۳.....اپنی بیویوں میں سے چار کو اختیار کرلو اور بقیہ کو اپنے سے الگ کردو۔ (رواہ الشافعی والترمذی ابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن الزھری عن ابیہ وابو داؤد عن الزھری کہ غیلان جب اسلام لائے تو ان کے نکاح میں دس بیویاں تھیں اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔ وقال ابو حاتم زیادۃ وھی من الثقۃ مقبو لۃ وصححہ البیھقی وابن القطان ایضاً)

۴۴۷۶۴ ... ان دو میں سے جسے چاہو اختیار کرلو۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ من حدیث الضحاک بن فیروز عن ابیہ۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے فرمایا دراں حالیکہ فیروز اسلام لا سکے تھے اور ان کے نکاح میں دو سگی بہنیں تھیں۔ آپ نے فرمایا: ایک کو اختیار کرلو۔ وقال الترمذی حسن غریب وصححہ ابن حبان)

۴۴۷۶۵ ... چار کو روک لو اور بقیہ کو الگ کردو۔ (رواہ ابن حبان عن ابن عمر کہ غیلان جب اسلام لائے تو ان کے نکاح میں دس (۱۰) بیویاں تھیں، اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۴۷۶۶ ... بلاشبہ یہ شرط درست نہیں ہے۔ (رواہ الطبرانی عن جابر عن ام مبشر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے براء بن معرور کی بیوی کو پیغام نکاح بھیجا اس نے جواب دیا: میں نے اپنے شوہر سے شرط لگائی تھی کہ اس کے بعد شادی نہیں کروں گی۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۴۷۶۷ ... کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک عورت کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرے۔ (رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمرو)

۴۴۷۶۸ ... کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک عورت کو نکاح میں لائے دوسری کے طلاق سے کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے کی بیع پر سودے بازی کرے حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے تین اشخاص جہاں بھی بیاباں میں ہوں ان کے لیے سفر کرنا جائز نہیں الا یہ کہ وہ اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر مقرر کرلیں، تین آدمی اگر بیابان میں ہوں ان میں سے دو کے لیے حلال نہیں کہ وہ تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی کریں۔

رواہ احمد حنبل والطبرانی عن ابن عمرو

۴۴۷۶۹ ... ہر چیز کے متعلق کھیل کود جائز ہے سوائے تین چیزوں کے جو شخص کسی چیز کے ساتھ کھیل کود کرے جائز ہے گو کہ مکروہ ہے اگر کوئی شخص نکاح کرے اس کا نکاح جائز ہوگا اگر طلاق دے تو اس کی طلاق جائز ہوگی اور اگر کوئی شخص غلام آزاد کرے اس کا آزاد کرنا جائز ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

۴۴۷۷۰ ... نکاح جائز ہے اور مرض موت میں ثلث مال میں سے نہ کیا جائے۔ رواہ ابونعیم والخطیب عن عبداللہ بن مغفل

پانچواں باب...... حقوق زوجین کے متعلق

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول...... بیوی پر شوہر کے حقوق کے بیان میں

۴۴۷۷۱ ... لوگوں میں عورت پر اس کے شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے اور مرد پر اس کی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے۔ رواہ الحاکم عن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵۹

۴۴۷۷۲ ... کاش اگر عورت کو شوہر کا حق معلوم ہوتا وہ اپنے شوہر کے آگے صبح اور شام کا کھانا رکھ کر نہ بیٹھتی تاوقتیکہ وہ فارغ نہ ہوجائے۔

رواہ الطبرانی عن معاذ والحاکم عن بریدۃ

۴۴۷۷۳ ... اگر میں کسی کو مخلوق کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا لامحالہ میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کے آگے سجدہ کرے۔

رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل عن معاذ والحاکم عن بریدۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۹۳۔

۴۴۷۷۴ ... اگر میں کسی کو کسی کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں چونکہ عورتوں پر خاوندوں کے بہت حقوق ہیں۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن قیس بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۴۲۔

۴۴۷۷۵......اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو سرخ پہاڑ سیاہ پہاڑ میں تبدیل کرنے اور سیاہ پہاڑ سرخ پہاڑ میں تبدیل کرنے کا حکم دے عورت کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔ رواہ ابن ماجه عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰۶ وضعیف الجامع ۴۷۹۶۔

۴۴۷۷۶......اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق نہیں ادا کرتی جب تک کہ اپنے خاوند کا حق نہ ادا کردے۔ اگر خاوند عورت سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا مطالبہ کرے جبکہ عورت کجاوے پر بیٹھی ہو وہ خاوند کو ہرگز نہ روکے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه وابن حبان عن عبدالله بن ابی اوفی

۴۴۷۷۷......کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے، اگر انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ عورت پر خاوند کے بہت حقوق ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر خاوند کا پورا بدن پاؤں سے لے کر سر تک ایک پھوڑا بن جائے جو کچ لہو اور پیپ سے اٹا پڑا ہو اور عورت اس پیپ کو چاٹنے لگے وہ پھر بھی خاوند کا حق نہیں ادا کرسکتی۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن انس

۴۴۷۷۸......قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور بیوی آگے سے انکار کردے آسمانوں والا اس عورت پر سخت ناراض ہوجاتا ہے حتی کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہوجائے۔ رواہ مسلم عن ابی هريرة

۴۴۷۷۹......دنیا میں جو عورت بھی اپنے خاوند کو اذیت پہنچاتی ہے، حورعین میں سے جو حور اس شخص کی بیوی ہوتی ہے وہ کہتی ہے۔ اسے اذیت مت پہنچا۔ تجھے اللہ قتل کرے۔ وہ تیرے پاس رہ رہا ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه عن معاذ

۴۴۷۸۰......اگر کسی عورت کا شوہر گھر پر موجود ہو تو وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے البتہ رمضان کے روزے خاوند کی اجازت کے بغیر بھی رکھ سکتی ہے خاوند کے گھر میں اس کے ہوتے ہوئے کسی کو اجازت نہ دے البتہ اس کی اجازت سے کسی کو اجازت دے۔ عورت اپنے خاوند کے مال میں سے اس کے کہے بغیر کچھ خرچ کرے تو اس کے لیے نصف اجر ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن ابی هريرة

۴۴۷۸۱......بالفرض اگر ایک ہی سورت نازل ہوئی ہوتی وہی لوگوں کے لیے کافی ہوتی۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابی سعيد

۴۴۷۸۲......اگر کسی عورت کا خاوند گھر میں حاضر ہو اس عورت کے لیے حلال نہیں کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے یا خاوند کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اجازت دے اور وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر جو کچھ خرچ کرتی ہے گو اس کا خاوند اسے اپنا حصہ ادا کررہا ہے۔

رواہ البخاری عن ابی هريرة

۴۴۷۸۳......عورت کو اپنے ہی مال میں معاملہ کرنا جائز نہیں جب اس کا خاوند اس کی عصمت کا مالک ہو۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عمرو

۴۴۷۸۴......عورت کا اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو عطیہ دینا جائز نہیں۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

۴۴۷۸۵......عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر ہبہ کرنا جائز نہیں جبکہ خاوند اس کی عصمت کا مالک ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه عن ابن عمر وابن ماجه عن كعب بن مالك

۴۴۷۸۶......خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ اسے اپنی حاجت پوری کرنے سے منع نہ کرے اگرچہ وہ کجاوے پر ہی کیوں نہ بیٹھی ہو وہ اگر ایک دن بھی نفلی روزے رکھے تو خاوند سے اجازت لے کر رکھے البتہ فرضی روزہ خاوند کی اجازت کے بغیر بھی رکھ سکتی ہے اگر اس نے خاوند کی اجازت کے بغیر

نفلی روزہ رکھا تو گناہگار ہوگی، اور اس سے قبول بھی نہیں کیا جائے گا۔ یہ کہ عورت گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ دے اگر خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی چیز دی تو خاوند کے لیے اجروثواب ہوگا اور عورت کے لیے گناہ ہوگا۔ یہ کہ عورت خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے اگر بغیر اجازت نکلی تو اللہ تعالیٰ اور غضب کے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں حتیٰ کہ توبہ کرے یا واپس لوٹ آئے اگر چہ اس کا خاوند ظالم ہی کیوں نہ ہو۔

رواہ الطیالسی عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۰

خاوند کے حقوق

۴۴۷۸۷ ...... خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ بیوی اس کے بستر کو نہ چھوڑے اور یہ کہ خاوند کی قسم پوری کرے اس کا کہا مانے، اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے اور اس کے پاس ایسا آدمی نہ آئے جسے اس کا خاوند ناپسند کرتا ہو۔ رواہ الطبرانی عن تمیم الداری

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۲۹

۴۴۷۸۸ ...... خاوند کا بیوی پر حق ہے بالفرض اگر خاوند کو پھوڑا نکل آئے اور بیوی پھوڑے کی پیپ چاٹے تب بھی خاوند کا حق نہیں ادا کرسکتی۔

رواہ الحاکم عن ابی سعید

۴۴۷۸۹ ...... جب خاوند اپنی بیوی کو حاجت پوری کرنے کے لئے بلائے، بیوی کو ہر حال میں آنا چاہئے گو کہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔

رواہ الترمذی والنسائی عن طلق بن علی

۴۴۷۹۰ ...... جب تم میں سے کسی شخص کا اپنی بیوی کے ساتھ حاجت پوری کرنے کا ارادہ ہو اسے چاہئے کہ حاجت پوری کرنے کے لئے بیوی کے پاس آجائے اگر چہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن طلق بن علی

۴۴۷۹۱ ...... جب خاوند بیوی کو اپنے بستر پر بلائے بیوی کو ہر حال میں اس کے پاس آنا چاہئے اگر چہ وہ کجاوے پر ہی کیوں نہ بیٹھی ہو۔

رواہ البزار عن زید بن ارقم

۴۴۷۹۲ ...... جب خاوند بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے دریں حالیکہ خاوند نے ناراض ہو کر رات گزاردی فرشتے تا صبح اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۴۴۷۹۳ ...... عورتوں کو مارو اور نہیں مارتا مگر وہی جو تم میں سے برا ہو۔ رواہ ابن سعد عن القاسم بن محمد مرسلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۹۵ وکشف الخفاء ۳۸۹

حصہ اکمال

۴۴۷۹۴ ...... کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے، اگر کسی کے لیے جائز ہوتا کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر خاوند کے بہت حقوق رکھے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۴۴۷۹۵ ...... میں کسی کو حکم نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۴۷۹۶ ...... (اے عورت) تو دیکھ اپنے خاوند کے مقام کے سامنے کہاں کھڑی ہے، تیرا خاوند تیری جنت ہے یا تیری دوزخ ہے۔ (رواہ البغوی عن حصین بن محصن الانصاری سے مروی ہے کہ ان کی پھوپھی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی آپ نے پوچھا: کیا تیرا خاوند ہے؟ وہ بولی جی ہاں اس پر آپ نے حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ احمد بن حنبل وابن سعد والبغوی والطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم عن حصین بن محصن عن عمتہ

۴۴۷۹۷..... اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے خاوند کے بہت حقوق رکھے ہیں۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۷۹۸..... کسی چیز کو سجدہ کرنا جائز نہیں اگر یہ جائز ہوتا میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔رواہ عبد ابن حمید عن جابر

۴۴۷۹۹..... اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ عورت خاوند کا حق نہیں ادا کرسکتی، بالفرض عورت اگر کجاوے پر بیٹھی اور خاوند اپنی حاجت پوری کرنے کا مطالبہ کرے تو عورت پر اس کی اطاعت لازم ہے۔

رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن زید بن ارقم

خاوند کے حقوق ادا کرنے کی تاکید

۴۴۸۰۰..... اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ خاوند بیوی پر حقوق رکھتا ہے، عورت اس وقت تک ایمان کی حلاوت نہیں پاسکتی جب تک خاوند کے حقوق نہ ادا کرے، اگر چہ خاوند بیوی سے اپنی حاجت پوری کرنے کا مطالبہ کرے دراں حالیکہ وہ کجاوے پر بیٹھی ہو۔رواہ الطبرانی عن معاذ

۴۴۸۰۱..... خاوند کے بیوی پر حقوق ہیں، اگر خاوند کی ناک سے خون کچ لہو اور پیپ بہہ رہی ہو بیوی اس کی ناک اپنی زبان سے چاٹ لے تب بھی خاوند کا حق نہیں ادا کرسکتی، اگر کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے جب وہ اس کے پاس جائے چونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر خاوند کو فضیلت بخشی ہے۔رواہ الحاکم والبیھقی عن ابی ھریرۃ

۴۴۸۰۲..... شان یہ ہے کہ اگر عورت کا خاوند جذامی ہو اس کی ناک کے ایک سوراخ سے خون بہہ رہا ہو اور دوسرے سوراخ سے پیپ بہہ رہی ہو عورت خاوند کی ناک چوس لے تب بھی وہ اللہ تعالیٰ کے اس حق کو نہیں ادا کرسکتی جو اللہ تعالیٰ نے عورت پر مقرر رکھا ہے۔(رواہ ابن عساکر عن عامر اشعری: کہ نبی کریم ﷺ نے عورت سے فرمایا جس نے اپنے خاوند کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا۔اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۴۸۰۳..... اگر کوئی عورت اپنے گھر سے باہر جائے پھر واپس لوٹے اور خاوند کو جذامی پائے جس کی وجہ سے اس کی ناک سے خون بہہ رہا ہو اور بیوی زبان سے خون چاٹ لے وہ تب بھی خاوند کا حق نہیں ادا کرسکتی۔عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلے یا اس کی اجازت کے بغیر عطیہ کرے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۴۸۰۴..... جو عورت بھی اپنے خاوند کی فرمانبردار ہو، اس کا حق ادا کرتی ہو خاوند کے ساتھ بھلائی کرتی ہو، اپنی ذات کے معاملہ میں خاوند سے خیانت نہ کرتی ہو اور اس کے مال میں بھی خیانت نہ کرتی ہو چنانچہ اس عورت اور شھداء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا اور یہ عورت جنت میں اپنے ہی خاوند کی بیوی ہوگی ورنہ اللہ تعالیٰ کسی شھید کے ساتھ اس کی شادی کرادیں گے۔رواہ الطبرانی عن میمونۃ

۴۴۸۰۵..... کسی عورت کے لیے اس کے اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر معاملہ کرنا جائز نہیں ہے۔

رواہ الطبرانی عن خیرۃ امرأۃ کعب بن مالک

۴۴۸۰۶..... خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ اسے اپنے نفس سے ہرگز نہ روکے گو وہ پالان پر سوار ہی ہو۔اگر خاوند کی خواہش پوری کرنے سے انکار کردیا تو عورت پر گناہ ہوگا اور یہ کہ عورت خاوند کے گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی چیز کا عطیہ نہ کرے۔رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس

۴۴۸۰۷..... کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی خواہش پوری کرنے سے انکار کرے اگر چہ وہ پالان میں کیوں نہ بیٹھی ہے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی عن طلق بن علی

۴۴۸۰۸..... خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ اسے اپنے نفس سے ہرگز نہ روکے اگر چہ وہ پالان میں کیوں نہ بیٹھی ہو یہ کہ خاوند کی اجازت کے بغیر ایک دن بھی نفلی روزہ نہ رکھے البتہ فرض روزہ رکھ سکتی ہے اگر خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھا تو گناہگار ہوگی اور اس سے کوئی چیز قبول نہیں کی جاتی الا

یہ کہ خاوند کی اجازت اس میں شامل ہو۔اگر عورت نے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی چیز دی تو خاوند کے لیے اجر وثواب ہوگا اور عورت پر گناہ ہوگا۔
یہ کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے،اگر گھر سے نکل گئی تو اللہ تعالیٰ اور غضب کے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ توبہ کردے یا واپس لوٹ آئے، کسی نے کہا: اگر خاوند ظالم ہو؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ ظالم ہو۔(رواہ الطیالسی والبیھقی وابن عساکر عن ابن عمر
کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۰۔

۴۴۸۰۹.....عورت اپنے خاوند کو حاجت پوری کرنے سے نہ روکے اگر چہ پالان میں کیوں نہ بیٹھی ہو۔

رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل والطبرانی عن قیس بن طلق عن ابیہ عن جدہ

شوہر کی بدوں اجازت مال خرچ نہ کرے

۴۴۸۱۰..... عورت کو خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں سے خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

رواہ البغوی عن عبداللہ بن یحیی الانصاری عن ابیہ عن جدہ

۴۴۸۱۱.....تازہ چیزیں(جن کے جلدی خراب ہونے کا خدشہ ہو) تم کھا بھی سکتی ہو اور انھیں ہدیہ میں بھی دے سکتی ہو۔(رواہ عبد بن حمید والبز از ویحیٰی بن عبدالحمید الحمانی فی مسندہ عن سعد بن ابی وقاص البغوی وابن مندہ والحاکم والبیہقی عن سعد روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ میں اپنے خاوند اور اپنے بیٹوں پر بوجھ ہوں ہمارے لیے ان کے اموال میں سے کتنا حلال ہے؟ آپ نے جواب میں یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ وقال الدارقطنی وغیرہ: الصواب انہ رجل من الانصار غیر ابن ابی وقاص)

۴۴۸۱۲.....عورت کے لیے نفلی عبادت خاوند کی اجازت کے بغیر جائز نہیں،عورت گھر کے غلے میں سے جو صدقہ کرتی ہے اس میں خاوند کا ایک حصہ ہوتا ہے اور عورت کے لیے بھی ثواب کا حصہ ہے۔

۴۴۸۱۳..... عورت کا خاوند اگر گھر پر موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر ایک دن بھی نفلی روزہ نہ رکھے۔رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۴۴۸۱۴..... تم اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ مت رکھو، جو سورت تمہارا خاوند پڑھ رہا ہو(نماز میں) وہی سورت تم مت پڑھو اے صفوان رہی تمہاری بات سو جب تم بیدار ہو جاؤ نماز پڑھ لیا کرو۔رواہ ابویعلی وابن عساکر عن ابی سعید

۴۴۸۱۵.....تم عورتیں اپنے خاوندوں کے ساتھ دھوکا مت کرو پوچھا گیا: خاوندوں کو دھوکا دینے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم خاوند کے علاوہ کسی اور سے محبت کرنے لگو یا کسی کو تحفے دینے شروع کردو۔رواہ ابن سعد عن سلمی بنت قیس

۴۴۸۱۶.....اے عورتوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو اور اپنے خاوندوں کی رضامندی کی خواہاں رہو۔اگر عورت کو معلوم ہو جائے کہ اس کے خاوند کا کیا حق ہے تو وہ صبح تا شام اس کے پاس کھڑی رہے۔رواہ ابونعیم عن علی

۴۴۸۱۷..... آپ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گھر کے کام کاج کا فیصلہ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر گھر سے خارجی امور بجالانے کا فیصلہ کیا۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن حمزۃ بن حبیب مرسلاً

فصل دوم......خاوند پر بیوی کے حقوق

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول......باری کے بیان میں

۴۴۸۱۹..... جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف زیادہ رغبت کرنے لگے، قیامت کے دن آئے گا کہ اس کا ایک حصہ

فالج زدہ ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۳۲۔

۴۴۸۲۰ اگر کسی شخص کے نکاح میں دو عورتیں ہوں وہ ان دونوں کے درمیان عدل نہ کرتا ہو وہ قیامت کے دن آئے گا اس کا ایک حصہ فالج زدہ ہوگا۔

رواہ الترمذی والحاکم عن ابی ہریرۃ

۴۴۸۲۱..... جب ثیب عورت پر کنواری عورت کو نکاح میں لائے تو کنواری کے پاس سات راتیں بسر کرے اور اگر ثیب عورت کو کنواری پر نکاح میں لائے تو ثیب کے پاس تین راتیں گزارے۔رواہ البیھقی فی السنن عن انس

۴۴۸۲۲..... تمہارے خاندان والوں کے لیے تمہاری طرف سے اس میں کوئی ذلت نہیں کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات راتیں رہوں اور پھر بیویوں کے پاس بھی سات سات راتیں رہوں اگر تم چاہو تو تمہارے پاس تین رات تک رہوں اور پھر اس کے بعد دورہ کروں (یعنی تمام بیویوں کے پاس بھی تین تین رات تک رہوں)۔رواہ مسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ام سلمۃ

۴۴۸۲۳..... کنواری عورت کے لیے سات دن ہیں اور ثیبہ عورت کے لیے تین دن۔رواہ مسلم عن ام سلمۃ وابن ماجہ عن انس

۴۴۸۲۴..... آزاد عورت کے لیے دو دن ہوں گے جبکہ باندی کے لیے ایک دن ہوگا۔رواہ ابن مندہ عن الاسود ابن عویم

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۴۳۔

حصہ اکمال

۴۴۸۲۵..... جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور اگر وہ ایک کو دوسری پر ترجیح دیتا ہو وہ قیامت کے دن آئے گا اس کا ایک پہلو فالج زدہ ہوگا۔

رواہ ابن جریر عن ابی ہریرۃ

۴۴۸۲۶..... میں نے فلاں عورت کو جو کچھ دیا ہے اس کی نسبت تمہارے حق میں کچھ کمی نہیں کروں گا میں نے اسے دو چکیاں، دو مٹکے اور چھال سے بھرا ہوا ایک تکیہ دیا ہے، اگر تمہارے پاس سات رات تک رہوں گا تو بقیہ تمام بیویوں کے پاس بھی سات رات تک رہوں گا۔

رواہ الحاکم عن ام سلمۃ

۴۴۸۲۷..... اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات راتیں رہوں اور پھر دوسری بیویوں کے پاس بھی سات سات رات تک رہوں۔

رواہ الحاکم عن ام سلمۃ

۴۴۸۲۸..... اگر تم چاہو تو تمہاری باری میں اضافہ کر دیتا ہوں اور پھر میں اس کا حساب لگا لیتا ہوں، کنواری عورت کے لیے سات راتیں ہیں اور ثیبہ عورت کے لیے تین راتیں ہیں۔رواہ الحاکم عن ام سلمۃ

۴۴۸۲۹..... ثیبہ عورت کے لیے تین راتیں ہیں اور کنواری کے لیے سات راتیں ہیں۔

رواہ الدارمی وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والدارقطنی عن انس

۴۴۸۳۰..... تمہارے خاندان والوں کے لیے تمہاری طرف سے اس میں کوئی ذلت نہیں کہ اگر تم چاہو تو تمہارے پاس سات رات تک رہوں اور پھر اپنی دوسری بیویوں کے پاس بھی سات سات راتیں گزاروں اگر تم چاہو تو تمہارے پاس تین راتیں گزاروں اور پھر دوسری بیویوں کے پاس بھی چکر لگاؤں۔رواہ مسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ام سلمۃ

۴۴۸۳۱..... تمہاری ماں غیرت میں آ گئی ہے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابن ماجہ عن انس

دوسری فرع......آداب مباشرت اور ممنوعات مباشرت

آداب

۴۴۸۳۲ تم میں سے جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے اور اس کا پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو اسے چاہئے کہ وضو کرے۔ (رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی سعید ابن حبان حاکم اور بیہقی میں اضافہ ہے کہ یہ طریقہ باعث نشاط ہے)

۴۴۸۳۳ ... تم میں سے جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ مباشرت کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہئے وہ اپنی شرمگاہ دھولے۔

رواہ الترمذی و البیھقی فی السنن عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۰ والضعیفۃ ۲۱۹۹۔

۴۴۸۳۴ ... تم میں سے جو شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اسے چاہئے کہ اچھی طرح سے ستر کرے اور دوگدھوں کی طرف ننگے ہوکر مباشرت نہ کریں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی والبیھقی فی السنن عن ابن مسعود عن عتبۃ بن عبد والنسائی عن عبداللہ بن سرجس والطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۶ وضعیف ابن ماجہ ۴۲۱۔

۴۴۸۳۵ ... تم میں سے جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اسے چاہئے اچھی طرح ستر کرے چونکہ اگر ستر نہیں کرے گا فرشتوں کو حیاء آجاتی ہے اور وہ باہر نکل جاتے ہیں جبکہ ان کے پاس شیطان آجاتا ہے جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے اس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۸ والضعیفۃ ۱۸۴۔

۴۴۸۳۶ ... جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی بیوی سے خواہش پوری کرنے کی حاجت ہو وہ بیوی کے پاس آجائے اگرچہ بیوی تنور پر کیوں نہ ہو۔

رواہ الخطیب عن طلق بن علی

۴۴۸۳۷ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ بیوی کے پاس آجائے اور اگر بیوی سے قبل خاوند کی حاجت پوری ہوگئی تو اسے الگ ہونے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے تاوقتیکہ بیوی کی حاجت بھی پوری ہوجائے۔ رواہ عبد الرزاق وابویعلی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۰

۴۴۸۳۸ ... جب تم میں سے کسی شخص کا بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا ارادہ ہو اسے چاہئے کہ بیوی کے پاس آجائے، اگر خاوند بیوی سے پہلے فارغ ہوجائے تو اسے جلدی سے الگ نہیں ہونا چاہئے۔ رواہ ابویعلی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۱

۴۴۸۳۹ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی یا باندی سے جماع کرے تو اس کی شرمگاہ نہ دیکھے کیونکہ یہ اندھے پن کو پیدا کرتا ہے۔

رواہ بقی بن مخلد وابن عدی عن ابن عباس وقال ابن الصلاح: جید الاسناد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۶ والتعقبات ۲۸۔

۴۴۸۴۰ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے وہ اپنی خواہش پوری کرکے الگ نہ ہوجائے بلکہ انتظار کرے حتیٰ کہ عورت بھی اپنی خواہش پوری کرے جیسا کہ خاوند اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا ہے۔ رواہ ابن عدی وسعید بن المنصور عن طلق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۰ وضعیف الجامع ۴۴۹

۴۴۸۴۱ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے تو وہ شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے کیونکہ یہ اندھے پن کو پیدا کرتا

ہے۔ جماع کے وقت باتیں بھی نہ کرے کیونکہ یہ گونگے پن کو پیدا کرتا ہے۔

رواہ الازدی فی الضعفاء والخلیلی فی مشیختہ والدیلمی فی الفردوس عن ابی ہریرۃ

۴۴۸۴۲..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی خوبصورت عورت کو دیکھے جو اسے بھلی لگے اسے چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس آ جائے چونکہ شرمگاہ ایک ہی طرح کی ہوتی ہے اور اس عورت کے پاس بھی ایسی ہی شرمگاہ ہے جیسی کہ اس کے پاس ہے۔ رواہ الخطیب عن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۶۔

میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے لباس

۴۴۸۴۳..... اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کو تمہارا لباس بنایا ہے اور تمہیں بیوی کا لباس بنایا ہے، میری بیوی میری شرمگاہ دیکھ لیتی ہے اور میں اس کی شرمگاہ دیکھ لیتا ہوں۔ رواہ ابن سعد والطبرانی عن سعید بن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۹۳

۴۴۸۴۴..... عورت اور مرد کی لذت کے درمیان اتنا فرق ہے جیسا کہ دھاگے کا سرا مٹی میں ہو البتہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حیاء کا پردہ کروا دیا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الوسط عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۶ والکشف الالٰہی ۶۰۵

۴۴۸۴۵..... عورت کو مرد پر ننانوے حصے لذت کے اعتبار سے فضیلت دی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر حیاء کو ڈال دیا ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۹۶ وضعیف الجامع ۳۹۸۱

۴۴۸۴۶..... میں لوگوں میں سب سے کم جماع کرتا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ''کفیت'' اتاری اب میں جب چاہوں جماع پر قادر ہوتا ہوں، کفیت ایک ہنڈیا ہے جس میں گوشت تھا۔ رواہ ابن سعد عن محمد بن ابراھیم مرسلاً وعن صالح بن کیسان مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۷۸ والمغیر ۱۱۱

۴۴۸۴۷..... جب تم میں سے کوئی شخص ہمبستری کے لیے بیوی کے پاس جائے اسے یہ دعا پڑھنی چاہے بسم اللہ جنبنا الشیطان وجنب الشیطان مارزقتنا۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ یا اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو ہم سے دور رکھ۔ اگر اس دوران میاں بیوی کے لیے بچے کا فیصلہ ہو گیا تو شیطان اسے کبھی بھی ضرر نہیں پہنچائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عباس

۴۴۸۴۸..... غیلہ اگر باعث ضرر ہوتا لامحالہ اہل فارس اور اہل روم کو ضرور نقصان پہنچاتا۔ غیلہ یعنی دودھ پلاتی عورت سے جماع کر لینا یا حاملہ عورت کا بچے کو دودھ پلانا غیلہ کہلاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن اسامۃ بن زید

۴۴۸۴۹..... اپنی اولاد کو خفیہ طور پر مت قتل کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے غیلہ شہسوار کو گھوڑے کی پیٹھ سے بچھاڑ دیتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ عن اسماء بنت یزید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۳۷

۴۴۸۵۰..... میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کروں حتیٰ کہ مجھے یاد آ گیا کہ رومی اور فارسی بان وہ ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو غیلہ کچھ ضرر نہیں پہنچاتا۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن جدامۃ بنت وھب

۴۴۸۵۱..... جبریل امین میرے پاس ایک ہنڈیا لے کر آئے جسے ''کفیت'' کہا جاتا ہے میں نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا مجھے جماع میں چالیس مردوں کی طاقت مل گئی۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳، والضعیفۃ ۱۶۸۵
۴۴۸۵۲...... جب جماع کے لیے اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو کمال عقلمندی سے کام لو۔ رواہ الخطیب عن جابر
۴۴۸۵۳...... خاوند کے لیے بیوی سے ایک حصہ ہے جو چیز کے لیے نہیں ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن محمد بن عبد اللہ بن جحش
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۴۷ وضعیف الجامع ۱۹۶۰

حصہ اکمال

۴۴۸۵۴...... بیوی کے ساتھ جماع ہر حال میں کرو (خواہ کھڑے بیٹھے یا لیٹے یا پیچھے سے) بشرطیکہ جماع آگے والے حصہ سے ہو۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۴۴۸۵۵...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے اور پھر اس کا دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہو اسے چاہئے کہ وہ وضو کرے چونکہ یہ دوبارہ جماع کے لیے زیادہ باعث نشاط ہے۔ رواہ البزار وابن حبان والحاکم والبخاری ومسلم عن ابی سعید
۴۴۸۵۶...... جب تم ایک مرتبہ اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرلو اور تمہارا دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہو تو وضو کرلو جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہو۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۴
۴۴۸۵۷...... جب تمہارا دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہو تو وضو کرلو جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر
۴۴۸۵۸...... جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے اس کا پھر دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہو اسے چاہئے کہ وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی سعید
۴۴۸۵۹...... جب تم میں سے کوئی شخص ایک بار جماع کرے اور اس کا دوبارہ پھر جماع کرنے کا ارادہ ہو اسے چاہئے کہ وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبہ عن ابی سعید
۴۴۸۶۰...... جب کسی کا ارادہ ہو (یعنی جماع کرنے کا) اسے وضو کرلینا چاہئے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ ابن خزیمۃ عن ابی سعید

۴۴۸۶۱...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ اپنے اوپر اور اپنی بیوی کے اوپر اچھی طرح سے ستر کرے اور گدھوں کی طرح بالکل ننگے نہ ہو جائیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ
۴۴۸۶۲...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس (جماع کے لیے) آئے اسے چاہئے کہ اپنی سرینوں اور بیوی کی سرینوں پر کپڑا ڈال دے اور دو گدھوں کی طرح بالکل ننگے نہ ہو جائیں۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عبداللہ بن سرجس
۴۴۸۶۳...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے اسے چاہئے کہ ستر کرے اور دو گدھوں کی طرح ننگے نہ ہو جائیں۔

رواہ ابن سعد عن ابی قلابۃ مرسلاً

۴۴۸۶۴...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کررہا ہو اسے چاہئے کہ کثرت کلام سے گریز کرے چونکہ یہ گونگا پن پیدا کرتا ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کررہا ہو اسے چاہئے کہ بیوی کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے چونکہ یہ اندھے پن کو پیدا کرتا ہے۔ رواہ الازدی والدیلمی والخلیلی فی مشیختہ عن ابی ھریرۃ وقال الخلیلی تفردبہ محمد بن عبد الرحمن القشیری وھو شامی یاتی بمناکیر واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات
۴۴۸۶۵...... تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس آئے ہرگز یہ دعا نہ بھولے۔

بسم اللّٰہ! جنبنی و جنب مارز قتنی. من الشیطان الرجیم.

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں یا اللہ مجھے شیطان سے دور رکھ اور جو اولاد مجھے عطا فرمائے گا اسے بھی شیطان مردود سے دور رکھ۔

یوں اگر میاں بیوی کے درمیان بچے کا فیصلہ ہو گیا اسے شیطان کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۴۴۸۶۶......کیا تم میں سے کوئی شخص ہر جمعہ (کی رات یا نماز جمعہ سے قبل قبل) کو اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنے سے عاجز ہے؟ چونکہ اس کے لیے دو طرح کا اجر ہوگا، اپنے غسل کا اجر اور بیوی کے غسل کا اجر۔ رواہ عبدالرزاق وضعفه والدیلمی عن ابی ھریرة

۴۴۸۶۷......مومن کو مہینہ میں ایک بار جماع کر لینا کافی ہے۔

رواہ ابونعیم عن معاویة بن یحیٰی بن المغیرة بن الحارث بن ھشام عن ابیه عن جده

فائدہ:......ایک جماع سے لے کر دوسرے جماع کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہئے شریعت نے اس کی تحدید نہیں کی بلکہ اسے طبیعت کے نشاط اور صحت وتندرستی پر چھوڑا ہے، البتہ طبی اعتبار سے کثرت جماع بڑھاپے کا سبب ہے اور جب دل میں جماع کی خواہش پیدا ہوا سوقت جماع کر لینا بہتر ہے اور بدون خواہش کے پیدا ہونے کے جماع نہیں کرنا چاہئے، یوں بعض حضرات نے ہفتہ میں ایک بار جماع کرنا کافی سمجھا ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے ''اسلامی شادی'' از افادات مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ۔

ممنوعات مباشرت

۴۴۸۶۸......کثرت جماع پر فخر کرنا حرام ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و البیھقی فی السنن عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۲۸۵ وضعیف الجامع ۳۳۳۲

۴۴۸۶۹......پچھلے حصہ سے عورتوں سے جماع کرنا حرام ہے۔ رواہ النسائی عن حزیمة بن ثابت

۴۴۸۷۰......حیاء کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیاء نہیں کرتا پچھلے حصہ سے عورتوں سے جماع مت کرو۔

رواہ البیھقی فی السنن عن حزیمة بن ثابت

۴۴۸۷۱......حیاء کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیاء نہیں کرتا عورتوں سے بدفعلی کرنا حلال نہیں ہے۔ رواہ سمویه عن جابر

۴۴۸۷۲......جماع (بشرطیکہ شرم گاہ میں ہو) آگے سے بھی کر سکتے ہو اور پیچھے سے بھی لیکن بدفعلی اور حالت حیض میں جماع کرنے سے بچتے رہو۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۴۴۸۷۳......بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں عورتوں سے بدفعلی کرنے سے منع فرماتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن خزیمة بن ثابت

۴۴۸۷۴......بلاشبہ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کریں گے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة

۴۴۸۷۵......اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں کرتا جو اپنی بیوی کے ساتھ بدفعلی کرتا ہو۔ (رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)

۴۴۸۷۶......اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا، اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا عورتوں کے ساتھ بدفعلی مت کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه و البیھقی فی شعب الایمان عن حزیمة بن ثابت

۴۴۸۷۷......اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں فرماتے جو کسی مرد کے ساتھ بدفعلی کرے یا کسی عورت کے ساتھ بدفعلی کرے۔

رواہ الترمذی عن ابن عباس

۴۴۸۷۸......کیا بعید کوئی مرد اپنے اہل خانہ کے ساتھ بیٹھے مخفی حالات کو بیان کرنا شروع کرے یا کوئی عورت اپنے خاوند کے مخفی حالات کو بیان

کرنے لگ جائے، ایسا مت کرو۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے شیطان کے ساتھ کھلے راستے میں مباشرت کر گزرے اور لوگ اس کی طرف دیکھتے رہ جائیں۔ رواہ الطبرانی عن اسماء بنت یزید

مباشرت کے وقت حیا کا اہتمام

۴۴۸۷۹..... کیا تم میں سے کوئی ایسا مرد ہے کہ جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس آئے اس پر دروازہ بند کر دیا جائے اور اس پر پردہ ڈال دیا جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے پردہ میں پوشیدہ ہو جائے کیا تم اس کی مثال جانتے ہو؟ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شیطانہ کسی شیطان سے گلی میں مل جائے اور اس سے وہ اپنی حاجت پوری کرے جبکہ لوگ اس کی طرف دیکھتے رہ جائیں خبردار! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہو اور رنگ نہ نکھرتا ہو خبردار! عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ چڑھتا ہو اور اس کی خوشبو نہ پھیلی ہو خبردار! کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ بدفعلی نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ اپنی خواہش پوری کرے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ

۴۴۸۸۰ عورتوں کے ساتھ بدفعلی کرنے سے بچو۔ رواہ سمویہ وابن عدی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۹۱ وضعیف الجامع ۱۲۸

۴۴۸۸۱ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا عورتوں کے ساتھ بدفعلی مت کرو۔ رواہ النسائی وابن ماجہ عن خزیمۃ بن ثابت

۴۴۸۸۲..... عورتوں کے ساتھ بدفعلی سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۴۸۸۳...... جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ بدفعلی کرے وہ ملعون ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۳۳۰

۴۴۸۸۴..... جو شخص حالت حیض میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا اسے چاہئے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔ جس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کی دراں حالیکہ خون ختم ہو چکا تھا لیکن عورت نے غسل نہیں کیا تھا وہ نصف دینار صدقہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۲۰ وضعیف الجامع ۵۳۲۵

۴۴۸۸۵..... جس شخص نے اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہمبستری کی جس سے حمل ٹھہر گیا اگر بعد میں اس بچے کو جذام کا مرض لاحق ہو جائے وہ بس اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۷۵

۴۴۸۸۶..... بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے سے قبل ہمبستری کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الخطیب عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۴۳۲

حصہ اکمال

۴۴۸۸۷..... حیاء کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا عورتوں کے ساتھ بدفعلی مت کرو۔ رواہ ابو یعلی وسعید بن المنصور عن عمر

۴۴۸۸۸ ... بلا اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں حیاء نہیں محسوس کرتا عورتوں کے ساتھ بدفعلی مت کرو۔ رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

۴۴۸۸۹...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے حیا نہیں محسوس کرتا عورتوں کے ساتھ بدفعلی حلال نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر عن خزیمۃ بن ثابت

۴۴۸۹۰ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا تم میں سے کسی کے لیے حلال نہیں کہ وہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرے۔

رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

۴۴۸۹۱..... جو شخص عورت کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کرتا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۴۴۸۹۲..... عورتوں کے ساتھ بدفعلی مت کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابن ہریرۃ

۴۴۸۹۳..... تم میں سے کوئی شخص بیوی کے ساتھ حالت حیض میں ہمبستری کرے اسے چاہئے کہ ایک دینار صدقہ کرے یا نصف دینار صدقہ کرے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

۴۴۸۹۴..... حالت حیض میں (بیوی کے ساتھ) سب کچھ کر سکتے ہو بجز مقام خاص میں جماع کرنے کے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن انس

۴۴۸۹۵..... پہلے تم بیوی کا ازار مضبوطی سے باندھ دو پھر تم اوپر سے استمتاع کر سکتے ہو۔ رواہ مالک والبخاری ومسلم عن زید بن اسلم مرسلاً

۴۴۸۹۶..... مافوق الازار (ازار سے اوپر) استمتاع کر سکتے ہو اور اس سے بھی گریز کرنا افضل ہے۔ (رواہ ابوداؤد عن معاذ بن جبل کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ حالت حیض میں مرد کے لیے کیا حلال ہے یہ حدیث ذکر کی۔ قال ابوداؤد: لیس بالقوی)

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۵

۴۴۸۹۷..... جب کوئی شخص حالت حیض میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر بیٹھے اسے چاہیے کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۴۴۸۹۸..... ایک دینار صدقہ کرے اگر وہ نہیں پاتا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے یعنی جو شخص حالت حیض میں بیوی سے ہمبستری کرے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۴۴۸۹۹..... اگر خون کی رنگت سرخ ہو تو ایک دینار اور اگر رنگت زرد ہو تو نصف دینار۔ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی واحمد حنبل عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰

۴۴۹۰۰..... بلاشبہ تمہارے اندر مغربین بھی ہیں پوچھا گیا: یارسول اللہ! مغربین سے مراد کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کے نسب میں جنات کی شراکت ہو۔ رواہ الحکیم عن عائشۃ

۴۴۹۰۱..... عورتوں کے ساتھ مجامعت کے وقت باتیں مت کرو چونکہ ایسا کرنے سے اولاد گونگی اور تھتلی پیدا ہوتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن قبیصۃ بن ذؤیب

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۹۷

مباشرت کے وقت بات کرنے کی ممانعت

۴۴۹۰۲..... تم میں سے کسی کو پاخانے کی حاجت ہو تو اس حالت میں ہرگز مجامعت نہ کرے چونکہ اس سے بواسیر کا مرض لاحق ہوتا ہے۔ اور اگر کسی کو پیشاب کی حالت ہو تو اس حالت میں ہرگز مجامعت نہ کرے چونکہ اس سے ناسور ہو جانے کا خدشہ لاحق ہوتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن انس)

۴۴۹۰۳..... تم میں سے کوئی شخص بھی اپنی بیوی یا لونڈی سے جماع کرتے وقت اس کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے چونکہ ایسا کرنے سے اندھا پن پیدا ہوتا۔ رواہ ابن عدی والبیھقی وابن عساکر عن ابن عباس واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۴۹۰۴..... میرا گمان ہے کہ تم عورتوں کے ساتھ تمہارے شوہر جو کچھ کرتے ہیں وہ تم ظاہر کر دیتی ہو ایسا مت کرو جو شخص ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے میرا گمان ہے کہ تم عورتوں میں سے کسی کے پاس جب اس کا شوہر آتا ہے وہ اپنے اوپر سے لحاف اتار کر ننگے ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کی شرمگاہوں کی طرف دیکھتے رہتے ہیں گویا کہ وہ دونوں گدھے ہوں ایسا مت کرو ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا ہے۔

۴۴۹۰۵..... خبردار! کیا بعید ایسا کوئی آدمی ہو جو اپنا دروازہ بند کرتا ہو پردے لٹکا لیتا ہو اللہ تعالیٰ کے پردہ میں اپنے آپ کو چھپا لیتا ہو پھر باہر نکلتا ہو

اور کہتا ہو: میں نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ ایسا ایسا کیا، کیا میں تمہیں ایسے شخص کی مثال نہ بتاؤں اس کی مثال شیطان اور شیطانہ جیسی ہے جو کسی گلی میں ملیں اور وہیں (سرعام) اپنی خواہش پوری کرلیں اور لوگ ان کی طرف دیکھتے رہ جائیں۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة والدیلمی عن ابی هریرة

۴۴۹۰۶.....خبردار! کیا بعید کوئی عورت ایسی ہو جو لوگوں کو اپنے شوہر کے ساتھ تنہائی میں بیتے حالات بتادیتی ہو خبردار! کیا بعید کوئی ایسا ہو جو لوگوں کو اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی کی باتیں بتادیتا ہو ایسا مت کرو، کیا میں تمہیں اس کی مثال سے نہ آگاہ کروں! اس کی مثال شیطان اور شیطانہ جیسی ہے جو راستے میں آپس میں مل جائیں اور شیطان اس پر ٹوٹ پڑے، لوگ ان کی طرف دیکھتے ہی رہ جائیں۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی هریرة

۴۴۹۰۷.....اہل خانہ کے ساتھ ہونے والی خفیہ باتوں کو بتانے والا گدھوں کی مانند ہیں جو راستے میں جفتی کرلیتے ہیں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن سلمان

۴۴۹۰۸.....کیا تم میں سے کوئی مرد ایسا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس آتا ہو وہ دروازہ بند کردیتا ہو اور دروازے پر پردہ لٹکا دیتا ہو اور اللہ تعالیٰ کے پردے میں باپردہ ہو جائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: پھر اس کے بعد مجلس لگا کر بیٹھ جائے اور کہے: میں نے ایسا ایسا کیا: صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش ہوگئے پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: کیا تم میں کوئی عورت ہے جو ایسی باتیں کرتی ہو عورتیں خاموش ہوگئیں، اتنے میں ایک لڑکی لائی گئی اس کا ایک گھٹنا اوپر کی جانب ابھرا ہوا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئی تاکہ آپ ﷺ اسے دیکھ لیں اور اس کی بات سن لیں وہ بولی یارسول اللہ! بلاشبہ مرد حضرت بھی ایسی باتیں کرتے ہیں اور عورتیں بھی ایسی باتیں کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس کی مثال معلوم ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شیطانہ کسی شیطان سے گلی میں مل جائے شیطان اس سے اپنی حاجت پوری کرے لوگ اس کی طرف دیکھتے رہیں خبردار مردوں کی خوشبو ایسی ہو جس کی خوشبو ظاہر ہوتی ہو اور اس کا رنگ ظاہر نہ ہوتا ہو خبردار! عورتوں کی خوشبو ایسی ہو کہ اس کا رنگ ظاہر ہوتا ہو اور اس کی خوشبو نہ پھیلی ہو کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ بدفعلی نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ اپنی خواہش پوری کرے الا یہ کہ اولاد کا حصول مطلوب ہو۔

رواہ ابو داؤد کتاب النکاح عن ابی هریرة

۴۴۹۰۹.....شاید کوئی مرد ایسا ہو جو اپنی بیوی کے ساتھ ہونے والے خفیہ معاملات کو بیان کرتا ہو شاید کوئی عورت ایسی ہو جو اپنے خاوند کے ساتھ ہونے والے خفیہ معاملات بیان کرتی ہو۔ ایسا مت کرو اس کی مثال شیطان جیسی ہے جو کسی شیطانہ سے ملاقات کرے اور اس سے اپنی حاجت پوری کرلے اور لوگ انہیں دیکھ رہے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وعن اسماء بنت یزید

عزل کا بیان

فائدہ:......عزل کا معنی ہے "مادہ منویہ کو عورت کی شرمگاہ سے باہر گرادینا۔

۴۴۹۱۰.....جو چاہو کرو، جس چیز کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کردیا ہے وہ ہوکر رہے گی اور ہر پانی (قطرہ منی) سے اولاد نہیں پیدا ہوتی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۴۴۹۱۱.....اگر چاہو تو (اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت کے وقت) عزل کرسکتے ہو تقدیر میں اس عورت کے لیے جو کچھ لکھ دیا گیا ہو وہ ہوکر رہے گا۔

رواہ مسلم، کتاب النکاح باب العزل عن جابر

۴۴۹۱۲.....خواہ عزل کردیا نہ کرو، اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک جس ذی روح کا ہونا لکھ دیا ہے وہ ہوکر رہے گا۔

رواہ الطبرانی عن صرمة العدوی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۴۱

۴۴۹۱۳......رحم مادر میں جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ رواہ النسائی عن ابی سعید الزرقی

۴۴۹۱۴......اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا فیصلہ کر دیا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گی اگرچہ عزل ہی کیوں نہ کیا جائے۔ رواہ الطیالسی عن ابی سعید

۴۴۹۱۵......بلاشبہ جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ وجود میں آ کر رہے گی۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۴۴۹۱۶......کیا تم ایسا کرتے ہو؟ اگر تم عزل نہ کرو اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے اس لیے کہ جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی سعید

۴۴۹۱۷......ہر پانی سے بچہ نہیں بنتا، جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اسے کوئی چیز پیدا ہونے سے نہیں روک سکتی۔

رواہ مسلم، کتاب النکاح باب العزل عن ابی سعید

۴۴۹۱۸......تم ایسا (یعنی عزل) کیوں کرو گے؟ اس لیے کہ جس جان نے پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور پیدا کرے گا۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی سعید

۴۴۹۱۹......اگر تم عزل نہ کرو اس میں تمہارا کیا نقصان ہے اس لئے کہ قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ نے جیسے پیدا کرنا ہے اسے پیدا کرے گا۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی سعید

تقدیر میں لکھا ہوا بچہ ضرور پیدا ہوگا

۴۴۹۲۰......وہ پانی جس سے اللہ تعالیٰ نے بچہ پیدا کرنا ہے وہ پانی اور کسی چٹان پر گرا دیا جائے وہاں سے بھی اللہ تعالیٰ بچہ پیدا کر دیگا۔ اللہ تعالیٰ نے جس جان کو پیدا کرنا ہے اسے ضرور پیدا کرے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن انس

۴۴۹۲۱......تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں کہ تم عزل نہ کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک جسکو پیدا کرنا ہے اسے مقدر کر دیا ہے۔

رواہ النسائی عن ابی سعید وابی ھریرۃ

۴۴۹۲۲......رحم میں جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی سعید الزرقی

۴۴۹۲۳......اگر اللہ نے فیصلہ کر لیا ہوتا وہ ضرور ہو چکا ہوتا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی الحلیۃ عن انس

۴۴۹۲۴......اللہ تعالیٰ نے جس جان کو پیدا کرنا مقدر کر دیا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ وابن حبان عن جابر

حصہ اکمال

۴۴۹۲۵......رحم میں جس کا فیصلہ ہو چکا ہے وہ ہوگا۔ رواہ البغوی عن ابی سعید الزرقی

۴۴۹۲۶......آیا تم ایسا کرتے ہو؟ اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ تم عزل نہ کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے جس جان کا پیدا کرنا لکھ دیا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔ (رواہ البخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی سعید کہ رسول کریم ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا۔ یہ حدیث ذکر کی)

۴۴۹۲۷......بلاشبہ تم ایسا کرو گے یعنی عزل کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس جان کو پیدا کرنا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

رواہ الطبرانی عن حذیفہ

۴۴۹۲۸......کیا تم ایسا کرو گے، اللہ تعالیٰ نے جس جان کو پیدا کرنے کا اردہ کر لیا ہے کہ وہ مرد کی صلب سے نکلے وہ ضرور نکلے گا اگر چاہے، یا چاہے تو روک دے تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں کہ تم عزل نہ کرو۔ رواہ الطبرانی عن واثلۃ

۴۴۹۲۹......لونڈی کے مقدر میں جو لکھا جا چکا ہے وہ ہوگا۔ رواہ ابوداؤد والطحاوی والطبرانی عن جریر

۴۴۹۳۰..... اسے چھوڑ دو (یعنی عزل چھوڑ دو) چونکہ اور کسی شے کا فیصلہ کرلیا ہوتا وہ ہو چکی ہوتی۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۴۹۳۱..... اگر فیصلہ ہو چکا ہوتا تو وہ ہو جاتا یا ہو چکا ہوتا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد و ابونعیم فی الحلیة عن انس

۴۴۹۳۲..... یہ (عزل) تو بچوں کو زندہ درگور کرنا ہے۔ (رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن عائشة عن جذلمة بنت وھب کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا، یہ حدیث ذکر کی۔ کتاب النکاح باب جواز الغیلة)

۴۴۹۳۳..... اگر تم عزل نہ کرو اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں چونکہ قیامت تک اللہ تعالیٰ نے جسے پیدا کرنا ہے وہ پیدا ہوگا۔ (رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابی سعید کہ رسول کریم ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا یہ حدیث ذکر کی)

۴۴۹۳۴..... جو چاہو کرو اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کرلیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور ہر پانی سے بچہ نہیں بنتا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۴۴۹۳۵..... نبی کریم ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا: عزل مت کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے جس جان کو پیدا کرنا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا۔ اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ تم عزل نہ کرو۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن واثلة

۴۴۹۳۶..... تم میں سے کوئی شخص عزل کیوں کرے گا چونکہ جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔ رواہ مسلم و ابوداؤد عن ابی سعید

۴۴۹۳۷..... اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ تم عزل نہ کرو چونکہ تقدیر میں سب کچھ لکھا جا چکا ہے۔

رواہ الطبرانی و احمد بن حنبل و مسلم کتاب النکاح. باب حکم العزل عن ابی سعید

۴۴۹۳۸..... یہودی جھوٹ بولتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ نے کسی جان کو پیدا کرنے کا ارادہ کردیا ہے تم طاقت نہیں رکھتے ہو کہ اسے پھیر دو۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابوداؤد عن ابی سعید

فصل سوم..... حقوق متفرقہ کے بیان میں

حدیث ابوزرع

۴۴۹۳۹ ایک مرتبہ گیارہ عورتیں زمانہ جاہلیت میں مل بیٹھیں آپس میں معاہدہ کیا کہ اپنے اپنے خاوند کا پورا پورا حال سچا سچا بیان کردیں اور کچھ نہ چھپائیں۔

۱..... ان میں سے ایک عورت بولی! میرا خاوند ناکارہ اور لاغر اونٹ کے گوشت کی طرح ہے اور گوشت بھی سخت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو پہاڑ پر چڑھنے کا راستہ آسان ہے اور نہ ہی وہ گوشت ایسا ہے کہ اس کے حصول کے لیے جان کھپائی جائے۔

۲..... دوسری بولی: میں اپنے خاوند کے متعلق کیا کہوں مجھے خوف ہے کہ اس کے عیوب بیان کرنا شروع کروں تو ختم نہ ہونے پائیں گے اگر بیان کروں تو ظاہری اور باطنی عیوب سب ہی بیان کروں۔

۳..... تیسری بولی میرا خاوند عدھینگ ہے میں اگر بات کروں تو مجھے طلاق ہو جائے خاموش رہوں تو ادھر ہی لٹکی رہوں۔

۴..... چوتھی بولی: میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب نمٹا دیتا ہے جب پیتا ہے تو سب چڑھا دیتا ہے، لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لپٹ جاتا ہے میری طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا جس سے میری پراگندگی معلوم ہو سکے۔

۵..... پانچویں کہنے لگی: میرا خاوند صحبت سے عاجز نامرد اور اتنا بے وقوف کہ بات بھی نہیں کرسکتا دنیا کی ہر بیماری اس میں موجود ہے۔ اخلاقی حالت ایسی کہ میرا سر پھوڑ دے یا زخمی کردے یا پھر دونوں کام کر گزرے۔

۶..... چھٹی کہنے لگی: میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح معتدل مزاج ہے، نہ گرم ہے نہ ٹھنڈا ہے اس سے نہ کسی قسم کا خوف ہی نہ ملال ہے۔

۷.... ساتویں بولی: میرا خاوند عجیب ہے اگر گھر میں آتا ہے تو چیتا بن جاتا ہے اگر باہر جاتا ہے تو شیر بن جاتا ہے اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی تحقیقات نہیں کرتا۔

۸.... آٹھویں بولی: میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں زعفران کی طرح مہکتا ہے میں اس پر غالب رہتی ہوں اور وہ لوگوں پر غالب رہتا ہے۔

۹.... نویں کہنے لگی: میرا خاوند بلند شان والا ہے دراز قد ہے، مہمان نواز ہے اور زیادہ راکھ والا ہے اس کا مکان مجلس اور دارالمشورہ کے قریب ہے۔

۱۰.... دسویں بولی: میرا خاوند مالک ہے، مالک کا کیا حال بیان کروں؟ وہ ان تمام تعریفوں سے زیادہ قابل تعریف ہے اس کے اونٹ بکثرت ہیں جو گھر کے قریب بٹھائے جاتے ہیں اور چراگاہ میں چرنے کے لئے بہت ہی کم جاتے ہیں۔ وہ اونٹ جب باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہلاکت کا وقت آگیا۔

(۱۱) گیارھویں کہنے لگی: (یہی ام زرع ہے) میرا خاوند ابوزرع ہے اور ابوزرع کی کیا تعریف کروں، اس نے زیورات سے میرے کان جھکا دیئے چربی سے میرے بازو پر کر دیئے مجھے ایسا خوش وخرم رکھا کہ میں خود پسندی میں اپنے آپ کو بھی لگنے لگی اس نے مجھے ایسے غریب گھرانے میں پایا تھا جو محض چند بکریوں پر بری طرح گزر بسر کرتے تھے اور وہاں سے ایسے خوشحال گھرانہ میں لے آیا تھا جن کے ہاں گھوڑے اونٹ کھیتی کے بیل اور چھنا ہوا آٹا وافر تھا ان سب کے باوجود میں اس کے پاس بات کرتی وہ مجھے برا نہیں کہتا تھا، میں سوتی تو صبح دیر تک سوتی رہتی۔ کھانے پینے میں ایسی وسعت کہ میں سیر ہو کر چھوڑ دیتی تھی۔ ابوزرع کی ماں ابوزرع کی ماں کی کیا تعریف کروں؟ اس کے بڑے بڑے برتن ہمیشہ بھرپور رہتے تھے اس کا مکان نہایت وسیع تھا ابوزرع کا بیٹا بھلا اس کا کیا کہنا وہ ایسا دبلا پتلا پھر پرے بدن کا ہے کہ اس کے سونے کا حصہ (پسلی وغیرہ) تلوار کی طرح سے باریک ہے بکری کے بچے کا ایک دست اس کا پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہے، ابوزرع کی بیٹی بھلا اس کی کیا بات ماں کی تابعدار باپ کی فرماں بردار موٹی تازی سوکن کی جلن تھی۔ ابوزرع کی باندی کا کیا بتاؤں، ہمارے گھر کی بات کبھی بھی باہر جا کر نہ کہتی تھی کھانے تک کی چیز بھی بلا اجازت خرچ نہیں کرتی تھی گھر میں کوڑا کباڑ نہیں ہونے دیتی تھی، مکان کو صاف شفاف رکھتی تھی، ہماری یہ حالت تھی لطف سے دن گزر رہے تھے کہ ایک دن صبح کے وقت جبکہ دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے ابوزرع گھر سے نکلا راستے میں ایک عورت پڑی ہوئی ملی جس کی کمر کے نیچے چیتے جیسے دو بچے اناروں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ (چیتے سے تشبیہ کھیل کود کے اعتبار سے اور دو اناروں سے مراد یا تو حقیقۃً انار ہی مراد ہیں یا عورت کے دو پستان مراد ہیں) وہ اسے کچھ ایسی پسند آئی کہ مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا اس کے بعد میں نے ایک اور سردار شریف آدمی سے نکاح کر دیا جو شہسوار ہے اور سپہ گر ہے اس نے مجھے بڑی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے جانور اونٹ، گائے، بکری میں سے مجھے جوڑا جوڑا دیا اور یہ بھی کہا: ام زرع! خود بھی کھا اور اپنے میکے جو چاہے بھیج دے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی سب عطاؤں کو جمع کروں ابوزرع کی چھوٹی سے چھوٹی عطا کو بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میں تمہارے لیے ابوزرع کی طرح ہوں الایہ کہ ابوزرع نے طلاق دی ہے میں طلاق نہیں دوں گا۔

رواہ الطبرانی عن عائشة ورواہ البخاری والترمذی فی الشمائل موقوفاً الا قولہ: کنت لک کابی زرع لام زرع فرفعہ قالوا: وهو یوند رفع الحدیث کلہ

۴۴۹۴۰.... شوہر پر عورت کا حق ہے کہ جب وہ کھانا کھائے اپنی بیوی کو بھی کھلائے جب خود (نئے) کپڑے پہنے اسے بھی پہنائے اس کے چہرے پر نہ مارے اسے برا بھلا نہ کہے اور نہ ہی اسے جھڑکے الا یہ کہ گھر کی حد تک۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن معاویہ بن حیدة

۴۴۹۴۱.... تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کی لیے بہتر ہوں۔

رواہ الترمذی عن عائشة و ابن ماجه عن ابن عباس والطبرانی عن معاویہ

کلام:.......حدیث میں قدرے سلا کے اعتبار سے ضعف ہے دیکھو نسخہ غیط ۱۲

۴۴۹۵۲ تم میں سے بہتر وہ ہے جو عورتوں کے لیے بہتر ہو۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

۴۴۹۴۳ ... تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں عورتوں کا اکرام صرف شریف ہی کرتا ہے اور عورتوں کو ذلیل صرف کمینہ ہی کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۱۶

۴۴۹۴۴ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں اور بیٹیوں کے لیے بہتر ہو۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۰۰ ...وضعیف الجامع ۲۹۱۸

۴۴۹۴۵..... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو اپنے گھر والوں کو ادب دینے کے لئے اپنا کوڑا گھر میں لٹکائے رکھے۔ رواہ ابن عدی عن جابر

۴۴۹۴۶ گھر میں ڈنڈا ایسی جگہ لٹکا کر رکھو جہاں اسے دیکھتے رہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۴۴۹۴۷ عورتوں کو مارو، اور انھیں صرف شریر لوگ ہی مارتے ہیں۔ رواہ ابن سعد عن القاسم بن محمد مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۹۵ وکشف الخفاء ۳۸۹

۴۴۹۴۸ ڈنڈا گھر میں ایسی جگہ لٹکائے رکھوں جہاں گھر والے اسے دیکھتے رہیں چونکہ ڈنڈا گھر والوں کے لیے باعث ادب۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل الطبرانی عن ابن عباس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۸۸ والتمییز ۱۰۷

۴۴۹۴۹ تم اپنے مردوں کو سورت مائدہ کی تعلیم دو اور عورتوں کو سورت نور کی تعلیم دو۔

رواہ سعید بن المنصور والبیهقی فی شعب الایمان عن مجاهد مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۲۹ والضعیفة ۲۰۱۷

۴۴۹۵۰ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا کی ہو اور وہ پھر اپنے عیال کو تنگی میں رکھتا ہو۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن جبیر بن مطعم

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۲۹ والتواضع ۱۶۳۸

۴۴۹۵۱ ... اپنی کھیتی (بیوی) کے پاس جب جی چاہے (مجامعت کے لیے) آؤ جب خود کھانا کھاؤ اسے بھی کھلاؤ جب خود کپڑے پہنو اسے بھی پہناؤ چہرے کو برا بھلا مت کہو اور نہ ہی اسے مارو۔ رواہ ابوداؤد عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده

۴۴۹۵۲..... عورتوں کے خلاف کم مانگنے سے مدد مانگو چونکہ ان میں سے کسی کی پاس جب کپڑوں کی بہتات ہو جائے اور اچھی طرح سے آراستہ ہونے لگے تو اس کا گھر سے باہر نکلنا بھلا لگتا ہے۔ رواہ ابن عدی عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۸۹ والمغیر ۲۷

اللہ کے محبوب بندہ

۴۴۹۵۳ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب بندہ وہ ہے جو اپنے عیال کے لیے زیادہ نفع بخش ہو۔

رواہ عبداللہ فی زوائد الزهد عن الحسن مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۰ والتمییز ۱۰

۴۴۹۵۴..... عورتوں کو ان کی خواہشات پر رہنے دو۔ رواہ ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۴۴ وضعیف الجامع ۲۱۹

۴۴۹۵۵ ...... عورتوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو چونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں اوپر والی پسلی کجدار ہوتی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو گے توڑ ڈالو گے اگر اسے اپنے حال پر چھوڑ دو گے وہ برابر ٹیڑھی ہوتی جائے گی لہٰذا عورت کے ساتھ بھلائی کرو۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۴۹۵۶ ...... بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اسے سیدھی کرو گے وہ ایک طریقے سے سیدھی ہرگز نہیں ہوگی تم اس سے نفع اٹھاؤ گے تو ٹیڑھا پن ہوتے ہوئے نفع اٹھاؤ گے اگر تم اسے سیدھی کرنے لگو گے تو ٹوٹ جائے گی عورت کا توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔

رواہ الترمذی ومسلم عن ابی ہریرۃ)

۴۴۹۵۷ ...... بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم پسلی کو سیدھا کرنا چاہو گے اسے توڑ ڈالو گے لہٰذا اس کے ہوتے ہوئے زندگی بسر کرو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن سمرۃ

۴۴۹۵۸ ...... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جب اسے کوئی معاملہ پیش آجائے تو بھلائی سے بات کرے یا خاموش رہے اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو، چونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور اوپر والی پسلی میں کجی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو گے توڑ ڈالو گے اگر اسے اپنے حال پر چھوڑ و گے اس کی کجی برقرار رہے گی لہٰذا عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۴۴۹۵۹ ...... بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اسے سیدھی کرنے لگو گے توڑ ڈالو گے اگر اسے اپنی حالت پر چھوڑ دو گے اس میں نقص باقی رہے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ذر

۴۴۹۶۰ ...... تم عورتوں کا معاملہ مجھے برابر غمزدہ رکھے ہوئے ہے تمہارے اوپر ہرگز صبر نہیں کریں گے مگر صرف صبر کرنے والے ہی۔

رواہ الحاکم عن عائشۃ

۴۴۹۶۱ ...... تمہارا معاملہ میرے بعد جو مجھے غمزدہ کیے ہوئے ہے اور تمہارے اوپر میرے بعد ہرگز صبر نہیں کرے گا مگر صرف صبر کرنے والے ہی۔

رواہ الترمذی والبخاری والنسائی عن عائشۃ

۴۴۹۶۲ ...... عورتوں کو واجبی قسم کے کپڑے دو تاکہ اپنے گھروں تک ٹکی رہیں۔ رواہ الطبرانی عن مسلمۃ بن مخلد

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۱۶ تبیض الصحیفہ ۲

۴۴۹۶۳ ...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہے چونکہ عورتیں تمہاری مائیں ہیں تمہاری بیٹیاں ہیں تمہاری خالائیں ہیں اہل کتاب کا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا وہ اس کے ہاتھ پر دھاگے تک نہیں لٹکا تا تھا ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی طرف رغبت نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ بڑھاپے کے بے رحم ہاتھوں مر جائے۔ رواہ الطبرانی عن المقدام

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۶۳۔

۴۴۹۶۴ ...... آج رات آل محمد کے ارد گرد بہت سی عورتوں نے چکر لگائے ہیں وہ سب اپنے خاوندوں کے مارنے کی شکایت کر رہی تھیں اللہ کی قسم تم انھیں بہتر ہی پاؤ گے۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم وابن عساکر عن ایاس الدوسی

۴۴۹۶۵ ...... اسے حکم دو، اگر اس میں خیر وبھلائی ہوئی وہ عنقریب اس کا مظاہرہ کرے گی اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارو۔

رواہ ابن ماجہ وابن حبان عن لقیط بن صبرۃ

۴۴۹۶۶ ...... کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض نہیں رکھتا اگر اسے عورت کی کوئی عادت ناپسند ہوا سے کوئی دوسرا پسند کر رہا ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ہریرۃ

عورت کو مارنے کی ممانعت

۴۴۹۶۷..... تم میں سے کوئی ارادہ کرتا ہے اور اپنی بیوی کو کوڑے سے پیٹتا ہے کیا بعید پچھلے پہر وہ اس سے ہمبستری بھی کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ والعقیلی عن عبداللہ بن زمعہ

۴۴۹۶۸..... عورتوں میں جہالت بھی ہوتی ہے اور بے پردگی بھی عورتوں کی جہالت کو خاموشی سے برداشت کرو اور ان کی بے پردگیوں کو گھروں کے اندر چھپائے رکھو۔ رواہ العقیلی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۹۹ والضعیفہ ۲۳۸۹

۴۴۹۶۹..... بلاشبہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی امانت یہ ہوگی کہ خاوند بیوی کے پاس جاتا ہے اور بیوی اس کے پاس آتی ہے پھر خاوند بیوی کا راز افشا کردیتا ہے۔ رواہ مسلم کتاب النکاح رقم ۱۲۴ و احمد بن حنبل عن ابی سعید

۴۴۹۷۰..... تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی کبشہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۰۰

۴۴۹۷۱..... تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے مختصر المقاصد ۴۲۲

۴۴۹۷۲..... سب سے برا شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو تنگی میں رکھتا ہو۔ رواہ الطبرانی عن الاوسط عن ابی امامۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۴ والنواضح ۹۰۰

۴۴۹۷۳..... اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن مرتبہ ومقام کے اعتبار سے سب سے برا شخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہو اور وہ اس کے پاس آتی ہو پھر وہ اس کا راز افشاں کردیتا ہو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم کتاب النکاح رقم ۱۲۳ او ابو داؤد عن ابی سعید

حصہ اکمال

۴۴۹۷۴..... جو تم کھاتے ہو عورتوں کو بھی کھلاؤ، جو تم خود پہنتے ہو عورتوں کو بھی پہناؤ انھیں مارو نہیں اور نہ ہی انھیں برا بھلا کہو۔ (رواہ ابوداؤد عن حکیم عن ابیہ عن جدہ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہماری عورتوں کے بارے میں کیا فرمائیں گے؟ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۴۹۷۵..... جب تم کھانا کھاؤ بیوی کو بھی کھلاؤ، جب تم کپڑے پہنو تو بیوی کو بھی پہناؤ، چہرے پر اسے مت مارو، اسے بری بھلی مت کہو، اسے چھوڑو نہیں مگر گھر میں۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ عن حکیم بن معاویۃ القشیری عن ابیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے اوپر بیوی کی کیا حقوق ہیں۔ یہ حدیث پھر ذکر کی)

۴۴۹۷۶..... عورت کی مثال پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھی کرنے لگو گے توڑ ڈالو گے۔ رواہ العسکری فی الامثال عن عائشۃ

۴۴۹۷۷..... عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اسے سیدھی کرنا چاہو گے توڑ ڈالو گے۔ اگر اسے اپنی حالت پر چھوڑو گے وہ کجی کے ہوتے ہوئے زندگی بسر کرے گی۔ رواہ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ

۴۴۹۷۸..... عورت پسلی کی مانند ہے۔ اگر تم اسے سیدھی کرنا چاہو گے توڑ ڈالو گے اسے اپنی حالت پر چھوڑ دو تاکہ کجی کے ہوتے ہوئے زندہ رہے۔

رواہ الرویانی والطبرانی وسعید بن المنصور عن سمرۃ

۴۴۹۷۹..... عورت پسلی کی مانند ہے اسے اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی موسیٰ

۴۴۹۸۰......میں اس شخص کو ناپسند کرتا ہوں جو غصہ کی حالت میں اپنی گردن کی رگیں پھولائے ہوئے کھڑا ہو اور اپنی بیوی کو مار رہا ہو۔

رواہ عبدالرزاق عن اسماء بنت ابی بکر

۴۴۹۸۱......میں اس شخص کو ناپسند کرتا ہوں جو غصے میں گردن کی رگیں پھولائے ہوئے ہو اور اپنی بیوی کو مارے جارہا ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان والدیلمی عن ام کلثوم بنت ابی بکر

اہل خانہ کی تربیت کا بیان

۴۴۹۸۲ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کے پیٹنے کی طرح مارتا ہے پھر اس کے ساتھ معانقہ بھی کر لیتا ہے اور اسے حیاء تک نہیں آئی۔

رواہ ابن سعد عن ابی ایوب

۴۴۹۸۳ کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ تم اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتے ہو۔ دن کے شروع میں مارتے ہو اور آخر دن میں اس سے ہمبستری کر لیتے ہو کیا حیا نہیں آتی۔ رواہ عبدالرزاق عن عائشة صحیح

۴۴۹۸۴ ...... آج رات ستر (۷۰) عورتوں نے آل محمد کے آس پاس چکر لگایا ان میں سے ہر ایک کو مار پڑی ہوئی تھی مجھے پسند نہیں کہ میں کسی مرد کو گردن کی رگیں پھولائے ہوئے دیکھوں کہ وہ اپنی بیوی کو مار رہا ہو۔

رواہ ابن سعد والحاکم والبخاری ومسلم عن ام کلثوم بنت ابی بکر

۴۴۹۸۵......عورتوں کو اگر چھوڑنا ہی ہو تو بستر کی حد تک انہیں چھوڑ دو اور انہیں ہلکی ضرب سے مارو جس کا اثر بدن پر نہ پڑے۔

۴۴۹۸۶ اے لوگو! عورتیں تمہاری معاون ہیں، تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھ کر حاصل کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی بدولت ان کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے، تمہارا ان پر حق ہے اور ان کا تمہارے اوپر حق ہے بھلائی میں تمہاری نافرمانی نہیں کرتی ہیں جب وہ ایسا کرتی ہیں تو ان کے لیے رزق ہے اور کپڑے ہیں اچھی طرح سے۔ رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۴۴۹۸۷ عورتیں پسلی سے اور بے پردگی میں پیدا کی گئی ہیں، ان کی بے پردگیوں کو گھروں سے چھپائے رکھو اور ان کی کمزوری پر خاموشی سے غلبہ پاؤ۔ رواہ ابن لال عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۴۳

۴۴۹۸۸ تمہاری بیوی تمہاری کھیتی ہے، اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ، علاوہ اس کے کہ اس کے چہرے پر نہ مارو، اسے بری بھلی نہ کہو اگر اسے جھڑکنا بھی ہو تو صرف گھر کے اندر جب تم کھانا کھاؤ اسے بھی کھلاؤ جب کپڑے پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے خلاف تم کیسے کر سکتے ہو حالانکہ تم ایک دوسرے کے پاس خواہش پوری کرنے کے لئے جاتے ہو اور عورتوں نے تم سے سخت معاہدہ کیا ہوا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۴۴۹۸۹......تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے اہل خانہ کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔

رواہ الترمذی وقال حسن غریب، وابن حبان والبیھقی فی شعب الایمان وابن جریر عن عائشة

۴۴۹۹۰ تم میں سے بہتر وہ ہے جو عورتوں کے لیے بھلائی رکھتا ہو۔ (رواہ الحاکم عن ابن عباس

۴۴۹۹۱ ... عورتوں کو بالا خانوں میں نہ اتارو اور انہیں کتابت (لکھائی) نہ سکھاؤ بلکہ عورتوں کو سوت کاتنا سکھاؤ اور سورت نور کی انہیں تعلیم دو۔

رواہ الحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۴

۴۴۹۹۲ ۔۔۔ اے لوگو عورتوں اور غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سھل بن سعید

۴۴۹۹۳ ۔۔۔ قیامت کے دن میری امت سے ایک آدمی لایا جائے گا اور اس کے پاس ایک نیکی بھی نہیں ہوگی جس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کی امید کی جاسکے رب تعالیٰ کا حکم ہوگا: اسے جنت میں داخل کرو چونکہ یہ اپنے عیال پر رحمدل تھا۔

رواہ ابن لال وابن عساکر والخطیب عن ابن مسعود

۴۴۹۹۵ جس شخص نے اپنے گھر والوں میں خوشی داخل کی اس خوشی سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو قیامت کے دن تک اس کے لیے استغفار کرتی رہے گی۔ رواہ ابو الشیخ عن جابر

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۸۵۲

اہل خانہ کی تربیت ۔۔۔۔۔۔ از حصہ اکمال

۴۴۹۹۶ اپنے گھر والوں سے اپنا عصا نیچے نہ رکھو اللہ تعالیٰ کے حقوق کے واسطے انھیں ڈراتے رہو۔

رواہ العسکری فی الامثال عن ابن عمر

۴۴۹۹۷ اپنے کوڑے کو اس جگہ لٹکائے رکھو جہاں خادم اسے دیکھتا رہے۔ رواہ ابن جریر عن ابن عباس

۴۴۹۹۸ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے گھر میں کوڑا لٹکائے رکھے تاکہ اس سے گھر والوں کی تادیب کرتا رہے۔ رواہ الدیلمی

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۵۹

۴۴۹۹۹ عورتوں کو بالا خانوں میں سکونت مت دو اور انھیں کتابت مت سکھاؤ۔ رواہ الحکیم عن ابن مسعود

چھٹا باب ۔۔۔۔۔۔ عورتوں کے متعلق ترھیبات وترغیبات کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول ۔۔۔۔۔۔ ترھیبات کے بیان میں

۴۵۰۰۰ جب کوئی عورت اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑ کر رات بسر کرے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ واپس لوٹ آئے ایک روایت میں ہے کہ حتیٰ کہ صبح ہوجائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۵۰۰۱ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے خوشبو لگاتی ہے وہ اس کے لیے آگ ہے اور عار ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۳

۴۵۰۰۲ جب کوئی عورت خوشبو میں معطر ہو کر لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں بلاشبہ وہ زانیہ کے حکم میں ہے۔

رواہ اصحاب السنن الثلاثۃ عن ابی موسی

۴۵۰۰۳ میں اس عورت سے بغض رکھتا ہوں جو دامن گھسیٹتے ہوئے گھر سے باہر نکلتی ہے اور اپنے شوہر کی شکایت کررہی ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمہ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۲۰۹۴ والضعیفہ ۲۰۶۳

۴۵۰۰۴۔۔۔۔۔۔دیکھ لو کہ تم اپنے خاوند سے کس مقام پر ہو چونکہ تمہارا خاوند تمہاری جنت بھی ہے اور جہنم بھی۔

رواہ ابن سعد والطبرانی عن عمۃ حصین بن محصن

۴۵۰۰۵۔۔۔ جو عورت بھی اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی اور کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ پردے کو توڑتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم عن عائشۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵ والمتناھیۃ ۱۲۱۵

۴۵۰۰۶۔۔۔ جو عورت بھی اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر باہر نکلتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ میں رہتی ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے یا اس کا خاوند اس سے راضی ہو جائے۔رواہ الخطیب عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۹ والتنزیہ ۲۱۷:۲

۴۵۰۰۷۔۔۔ جو عورت بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داود والترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ثوبان

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۴۹

نفلی روزہ کے لئے خاوند سے اجازت

۴۵۰۰۸۔۔۔ جو عورت خاوند کی اجازت کے بغیر۔(نفلی) روزہ رکھے پھر خاوند نے اپنی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا بیوی نے انکار کر دیا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں تین کبیرہ گناہ لکھ دیتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

۴۵۰۰۹۔۔۔ جو عورت خوشبو میں معطر ہو کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ انھیں خوشبو آئے بلاشبہ وہ زانیہ ہے اور اس کی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ زانیہ ہے۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی والحاکم عن ابی موسی

۴۵۰۱۰۔۔۔ جو عورت بھی غیر کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پردہ کو توڑتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

۴۵۰۱۱۔۔۔ جو عورت بھی اپنے سر میں بالوں کا اضافہ کرتی ہے جو حقیقت میں اس کے سر کا حصہ نہیں ہوتے بلاشبہ وہ جھوٹ میں اضافہ کر رہی ہوتی ہے۔

رواہ النسائی عن معاویۃ

۴۵۰۱۲۔۔۔ اپنے خاوند کے مال سے قاعدہ معروف کی ساتھ لے سکتی ہو جو تمہیں اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

رواہ البیھقی وابو داود والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ

۴۵۰۱۳۔۔۔ لوگوں کی دو قسمیں اہل دوزخ میں سے ہیں میں نے انھیں بعد میں نہیں دیکھا۔(۱) وہ لوگ ہیں جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مار رہے ہیں (۲) اور وہ عورتیں ہیں جو کپڑے پہننے کے باوجود بھی ننگی ہیں دوسرے والی طرف مائل کرتی ہیں اور خود بھی مائل ہوتی ہیں ان کے سر ایسے ہیں جیسے بختی اونٹ کی کوہان وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی۔بلاشبہ جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے سے پائی جاتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۵۰۱۴۔۔۔ عام اہل نار عورتیں ہوں گی۔رواہ الطبرانی عن عمران بن حصین

۴۵۰۱۵۔۔۔ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں عام داخل ہونے والے مساکین ہیں کیا دیکھتا ہوں کہ اصحاب جد محبوس ہیں بجز اہل نار کے انھیں دوزخ میں ڈالے جانے کا حکم دیا جا رہا ہے۔میں دوزخ کی دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں عام داخل

ہونے والی عورتیں ہیں۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم کتاب الذکر رقم ۹۳ والنسائی عن اسامۃ بن زید

۴۵۰۱۶۔۔۔دوزخیوں میں عورتوں کی تعداد غالب ہے۔رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۰۰۔

۴۵۰۱۷۔۔۔ہرآنکھ(جوغیرمحرم کی طرف اٹھتی ہو)زانیہ ہے عورت جب خوشبو لگا کرمجلس کے پاس سے گزرتی ہے بلاشبہ وہ زانیہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی موسیٰ

۴۵۰۱۸۔۔۔عورتوں میں سے اس عورت پراللہ تعالیٰ لعنت کرے جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہو۔رواہ ابوداؤد عن عائشۃ

۴۵۰۱۹۔۔۔جوعورت چہرے کوصاف رنگ لانے کے لیے رگڑے یا رگڑوائے اس پراللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن عائشۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفہ ۳۲ وضعیف الجامع ۴۶۸۶

۴۵۰۲۰۔۔۔اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں پرلعنت کرے جو مردوں کی مشابہت کریں اوران مردوں پراللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جوعورتوں کی مشابہت کرتے ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۵۵

ملعون عورت کی پہچان

۴۵۰۲۱۔۔۔اللہ تعالیٰ اس عورت پرلعنت بھیجتا ہے جسے خاوند اپنے بستر پربلاتا ہو اور وہ سوف(عنقریب آتی ہوں)کہہ کرٹال دے حتی کہ اس پر نیند غالب آجائے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۸۸ والمغیر ۱۴

۴۵۰۲۲۔۔۔اس عورت پراللہ کی لعنت ہو جسے شوہر اپنے پاس بلائے اور وہ حیض کا عذر ظاہر کرکے ٹال دے۔رواہ البخاری فی التاریخ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۷۹۔

۴۵۰۲۳۔۔۔اللہ تعالیٰ ان عورتوں پرلعنت کرتا ہے جو گودنے والیاں ہوں یا تو گودوانے والیاں ہوں(یعنی چہرے پرخال بنانے اور بنوانے والیاں)خوبصورتی کے لیے چہرے(پیشانی وغیرہ)کے بال نوچنے والیاں ہوں۔اورخوبصورتی کے لیے دانتوں میں وقفہ ڈالتی ہوں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑتی ہو۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابن مسعود

۴۵۰۲۴۔۔۔اللہ تعالیٰ ایسی عورت پرلعنت کرتا ہے جو دوسروں کے بال لگاتی ہو یا لگواتی ہو یا گودتی ہو یا گودواتی ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابن عمر

۴۵۰۲۵۔۔۔بنی اسرائیل اسوقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے بالوں کے جوڑے بنانے شروع کردیئے۔

رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الثلاثۃ عن معاویۃ

۴۵۰۲۶۔۔۔وہ عورتیں جو دوسری عورتوں کے بالوں کو اپنے بالوں کے ساتھ جوڑ لیتی ہوں ان پرلعنت کی گئی ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن عائشۃ

۴۵۰۲۷۔۔۔بنی اسرائیل کی ایک عورت تھی جس کا قد کوتاہ تھا وہ دو لمبے قد والی عورتوں کے درمیان چلتی تھی اس نے لکڑی سے بنی ہوئی(مصنوعی) ٹانگیں لگوالیں اورسونے کی انگوٹھی پہنی اورمشک خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کیا جب وہ دوعورتوں کے درمیان سے گزرتی لوگ اسے نہ پہچان سکتے چنانچہ وہ اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کردیتی۔رواہ مسلم عن ام سعد

۴۵۰۲۸۔۔۔میں نے تم عورتوں سے زیادہ کم عقل کم دین اورمغلوب العقل کوئی نہیں دیکھا کم عقل ہونے کے باعث دوعورتوں کی گواہی ایک مرد کی گوا

ہی کے برابر قرار دی گئی ہے، عورتوں کے دین میں نقص ہونے کی وجہ سے رمضان کے روزے افطار کرتی ہیں اور کئی کئی دن تک نماز نہیں پڑھتی۔

رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

فائدہ:......عورت حائضہ ہونے کی حالت میں روزہ رکھ سکتی ہے اور نہ ہی نماز پڑھ سکتی ہے روزے کی قضا اس کے ذمہ واجب ہوتی ہے جبکہ نماز معاف ہے۔

۴۵۰۲۹ جو عورت کسی غیر کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ پردے کو چاک کرتی ہے۔رواہ ابو داؤد والترمذی عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۴۹۵

۴۵۰۳۰...... جو عورت خوشبو لگا کر اپنے گھر سے نکلتی ہے مرد اسے دیکھتے ہیں اس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے تاوقتیکہ گھر واپس لوٹ آئے۔

رواہ الطبرانی عن میمونة بنت سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۵۴۔

طلاق کا مطالبہ نہ کرے

۴۵۰۳۱ بلاوجہ کوئی عورت اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ نہ کرے تب وہ جنت کی خوشبو پائے گی۔ بلاشبہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت کے فاصلہ سے پائی جاتی ہے۔رواہ ابو داؤد عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۴۵ وضعیف الجامع ۶۲۱۹

۴۵۰۳۲......کوئی عورت بھی اپنی بہن کو طلاق دینے کا مطالبہ نہ کرے کہ وہ اس کے حصہ کو اپنے لیے فارغ کرلے اور پھر خود نکاح کرے، چونکہ اس کے حصہ میں وہی کچھ ہے جو اس کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔رواہ البخاری وابو داؤد عن ابی ھریرة

۴۵۰۳۳ اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب و زینت کرنے اور مساجد میں ناز سے چلنے سے منع کرو چونکہ بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب تک زینت نہیں کی اور مساجد میں ناز و نخرے سے نہیں چلیں ان پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی۔رواہ ابن ماجہ عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۸۵

۴۵۰۳۴...... مجھے جنت میں داخل کیا گیا وہاں میں نے مومنین کی اولاد اور فقراء کی اکثریت پائی جبکہ عورتوں اور مالداروں کو قلیل پایا۔

رواہ ھناد عن حبان بن ابی جبلہ مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۶

۴۵۰۳۵...... میں جنت میں رونما ہوا دیکھا کہ اہل جنت میں فقراء کی اکثریت ہے، میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا وہاں مالداروں اور عورتوں کی اکثریت تھی۔رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۱۱

۴۵۰۳۶ تم عورتیں پیچھے رہو لیکن تم راستے کے درمیان میں مت چلو تمہیں راستے کے اطراف میں چلنا چاہئے۔

رواہ ابو داؤد عن اسید الانصاری

۴۵۰۳۷......اے عورتوں کی جماعت، سونے کے زیور سے مزین مت ہو لیکن چاندی کے زیورات پہن سکتی ہو چونکہ جو عورت بھی سونے کا زیور پہن کر ظاہر ہوتی ہے اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی و البیھقی فی شعب الایمان عن خولة بنت الیمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۰۷

۴۵۰۳۸۔۔۔ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہو اور جو لوگ قبروں پر مسجدیں بنائیں اور قبروں پر چراغ جلائیں ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ رواہ اصحاب السنن الثلاثة والحاکم عن ابن عباس

۴۵۰۳۹۔۔۔ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه والحاکم عن حسان بن ثابت واحمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه عن ابی هریرة

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۵۴۔

۴۵۰۴۰۔۔۔ اگر تو عورت ہوتی اپنے ناخنوں کو مہندی سے متغیر کر دیتی۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن عائشة

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۴۸ والکشف الالٰہی ۷۴۱

۴۵۰۴۱۔۔۔ جو عورت اپنے گھر والوں کے علاوہ کے لیے زینت کرے اس کی مثال قیامت کے دن کی تاریکی جیسی ہے جس میں روشنی کا نام تک نہیں ہوگا۔ رواہ الترمذی عن میمونة بنت سعد

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۸۰

۴۵۰۴۲۔۔۔ خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافقات ہیں۔ رواہ الترمذی عن ثوبان

۴۵۰۴۳۔۔۔ خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں اور زیب و زینت کر کے گھر سے باہر نکلنے والی عورتیں منافقات ہیں۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۱۷

۴۵۰۴۴۔۔۔ خلع کا مطالبہ کرنے والی اور تنازع کرنے والی عورتیں منافقات ہیں۔ رواہ الطبرانی عن عقبة بن عامر

۴۵۰۴۵۔۔۔ عورت پردے کی چیز ہے جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے شیطان اسے جھانکنے لگتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود

۴۵۰۴۶۔۔۔ ہلاکت ہے ان عورتوں کے لیے جو سونا پہنیں اور معصفر کے رنگ سے اپنے بدن کو رنگدار کریں۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

بغیر اجازت شوہر کسی کو گھر میں داخل نہ کرے

۴۵۰۴۷۔۔۔ عورت اپنے شوہر کے حکم کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے اور خاوند کے بستر سے اٹھ کر خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی نماز نہ پڑھے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۸۳

۴۵۰۴۸۔۔۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے حالات اپنے خاوند سے بیان نہ کرے گویا کہ وہ اس عورت کی طرف دیکھ رہا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری والترمذی وابوداؤد عن ابن مسعود

۴۵۰۴۹۔۔۔ تم عورتیں نہ گودو اور نہ گودوانے کو کہو۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابی هریرة

۴۵۰۵۰۔۔۔ ہرگز کوئی عورت بھی (نفلی) روزہ نہ رکھے مگر خاوند کی اجازت سے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

۴۵۰۵۱۔۔۔ آزاد عورت کو جمہ (ایسے بال جو کاندھوں تک لٹکے ہوں) بالوں سے منع فرمایا ہے اور باندی کو جوڑا بنانے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۲۷

۴۵۰۵۲۔۔۔ عورت کو اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورت کے بال ملانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الترمذی عن معاویة

۴۵۰۵۳..... چہرے پر خال بنانے سے منع فرمایا ہے اور چہرے پر مارنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۴۵۰۵۴..... گودنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۴۵۰۵۵..... دانتوں کو نوکدار اور باریک کرنے سے منع فرمایا ہے، گودنے اور چہرے کے بال نوچنے سے بھی منع فرمایا ہے اور مرد کو مرد کے ساتھ سونے سے منع فرمایا دراں حالیکہ ان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو اسی طرح عورت کو عورت کے ساتھ بلا حائل کے سونے سے منع فرمایا اور مرد کو اپنے کپڑوں کے نیچے عجمیوں کی طرح ریشم پہننے سے منع فرمایا اور مرد کو عجمیوں کی طرح کاندھے پر ریشم ڈالنے سے منع فرمایا: اسی طرح اچک لینے اور چیتوں پر سواری کرنے سے منع فرمایا: انگوٹھی پہننے سے بھی منع فرمایا، الا یہ کہ کوئی حکمران ہو وہ انگوٹھی پہن سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن ابی ریحانۃ

۴۵۰۵۶..... عورت کو سر مونڈھنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الترمذی والنسائی عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۶۷۸ والمشتہر ۱۳۸

۴۵۰۵۷..... عورتوں کو خاوندوں کی اجازت کے بغیر (غیر محرم سے) کلام کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الطبرانی عن عمرو

۴۵۰۵۸..... جنازے کے ساتھ چلنے عورتوں کے لیے اجر و ثواب نہیں ہے۔رواہ البیھقی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۲۱

۴۵۰۵۹..... عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں خرد برد کرے۔رواہ الطبرانی عن واثلۃ

۴۵۰۶۰..... عورت کی لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر حج ادا کرنے کے لیے جائے عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن تک سفر کرے الا یہ کہ اس کے ہمراہ اس کا کوئی محرم ہونا چاہئے۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۱۹

۴۵۰۶۱..... جنازے میں عورتوں کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۲۲

۴۵۰۶۲..... اضطراری حالت کے علاوہ عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے البتہ عیدین یعنی عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے لیے باہر جاسکتی ہے۔اور راستے میں عورتوں کے لیے راستے کے کنارے ہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی عمر و ابن حماش وعن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۹۰ وضعیف الجامع ۴۹۲۳

۴۵۰۶۳..... راستے کا درمیان عورتوں کے لیے نہیں ہے۔(رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی عمرو ابن حماش وعن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۹۱ •

۴۵۰۶۴..... عورتیں، مردوں کو سلام نہ کریں اور نہ ہی انہیں سلام کیا جائے۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عطاء الخراسانی مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۲۰ والضعیفۃ ۱۴۳

۴۵۰۶۵..... جب تم ایسی عورتوں کو دیکھو جن کے سروں پر مثل اونٹ کی کوہان کے بال ہوں تو جان لو کہ ان کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

رواہ الطبرانی عن ابی شفرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۲۔

۴۵۰۶۶..... مخنثوں (جو مرد عورتوں کی مشابہت کرتے ہوں) کو اپنے گھروں سے نکال دو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عباس والبخاری وابوداؤد عن ام سلمۃ

حصہ اکمال

45067..... جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آتی ہے کیا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول کرے گا (نہیں) یہاں تک کہ وہ اس طرح غسل نہ کرے جس طرح کہ جنابت کے لیے کرتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

45068..... جو عورت گھر سے مسجد کی طرف جاتی ہے اور اس سے خوشبو پھوٹ رہی ہو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتے تاوقتیکہ وہ اپنے گھر واپس لوٹ کر نہ آجائے اور غسل نہ کرے۔ رواہ البیھقی وابن عساکر عن ابی ھریرۃ

45069..... جس عورت کا خاوند غائب ہو (یعنی سفر پر ہو یا گھر سے دور ہو) اس کے لیے خوشبو لگانا جائز نہیں۔

رواہ الطبرانی عن اسماء بنت ابی بکر

45070..... بنی اسرائیل کی ایک عورت نے انگوٹھی بنوائی اور اسے مشک میں معطر کیا۔ مشک سب سے اچھی خوشبو ہے۔

رواہ النسائی عن ابی سعید

45071..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو پازیب کی آواز سے بغض ہے جس طرح گانے سے بغض ہے۔ پازیب پہننے والی کو اس طرح عذاب دیا جائے گا جس طرح باجہ بجانے والے کو، بجنے والی پازیب صرف ملعون عورت ہی پہنتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی امامۃ

45072..... فساق ہی اہل نار ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ فساق کون لوگ ہیں فرمایا: عورتیں۔ عرض کیا کیا ہماری مائیں بہنیں، بیٹیاں نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں لیکن وہ اس وقت ہوں گی جب انھیں عطا کیا جائے گا وہ شکر نہیں کریں گی اور جب ان کی آزمائش کی جائے گی وہ صبر نہیں کر پائیں گی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم عن عبد الرحمن بن شبل

45073..... مجھے جنت دکھائی گئی بمعہ اس کی رونقوں اور شادابیوں کے میں نے جنت کے انگوروں کا ایک خوشہ توڑنا چاہا تاکہ وہ میں تمہارے پاس لے کر آؤں، اگر میں اسے لے آتا آسمان وزمین کے درمیان کی مخلوق اسے کھاتی وہ کم نہ ہونے پاتا لیکن میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی، مجھے دوزخ بھی دکھائی گئی جب میں نے دوزخ کے شعلوں کی تپش پائی میں پیچھے ہٹ گیا میں نے دوزخ میں عورتوں کو اکثریت میں دیکھا ہے کہ جن کے پاس راز بطور امانت رکھا جائے افشاں کردیتی ہیں اگر سوال کرتی ہیں تو لپٹ جاتی ہیں اگر انھیں عطا کیا جائے تو شکر نہیں کرتی ہیں میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی دیکھا چنانچہ اس کی انتڑیاں گھسیٹی جارہی تھیں معبد بن اکثم اس کے زیادہ مشابہ ہے معبد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اس کی مشابہت سے خوفزدہ ہوا جائے؟ فرمایا: نہیں: تو مومن ہے وہ کافر تھا، عمرو بن لحی وہی ہے جس نے عربوں کو سب سے پہلے بتوں کی پوجا پر لگایا۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم وسعید بن المنصور من طریق الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ

45074..... مجھے دوزخ دکھائی گئی اہل دوزخ میں اکثریت عورتوں کی تھی چونکہ عورتیں ناشکری کرتی ہیں پوچھا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا: خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان مندی کی ناشکری کرتی ہیں، اگر تم کسی عورت کے ساتھ عمر بھر اچھائی کرتے رہو پھر وہ تم سے کوئی ایک آدھ بری بات دیکھے کہے گی: میں نے تم سے کبھی بھی بھلائی نہیں دیکھی۔ رواہ مالک والبخاری کتاب الایمان عن ابن عباس

45075..... اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرتی رہو اہل دوزخ میں میں تمہاری اکثریت دیکھ رہا ہوں۔ تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو میں نے تم سے زیادہ ناقص العمل ناقص دین اور عقلمند آدمی کی عقل کو بہکانے والا کوئی نہیں دیکھا عورتوں نے عرض کیا ہماری عقل اور دین میں نقصان کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا عورت کی گواہی مرد کی نصف گواہی کے برابر نہیں۔ یہ عورت کی عقل ناقص ہونے کی وجہ سے ہے عورت جب حائضہ ہوتی ہے نماز بھی نہیں پڑھتی اور روزہ بھی نہیں رکھتی یہ اس کے دین کا نقصان ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی معبد وابن ماجہ عن ابن عمر وابن حبان والحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

45076..... اے عورتوں کی جماعت! تمہاری اکثریت دوزخ کا ایندھن ہے تمہیں جب عطا کردیا جاتا ہے اس پر شکر نہیں کرتی ہو، جب تمہیں

(کسی مصیبت میں) مبتلا کردیا جاتا ہے تم صبر نہیں کرتی ہو جب تمہیں عطا کرنا بند کردیا جاتا ہے شکایت کرنے لگتی ہو نعمتیں کرنے والوں کی ناشکری سے پرہیز کرو چنانچہ کوئی عورت اپنے شوہر کے پاس دو تین بچے جنم دے دیتی ہے لیکن پھر بھی کہتی ہے، میں نے تم سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

رواہ الطبرانی عن اسماء بنت یزید

عورت کو صدقہ کرنے کا حکم

۴۵۰۷۷ ..... اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرتی رہو اگرچہ زیورات ہی صدقہ کرو، چونکہ اہل دوزخ میں تمہاری اکثریت ہے چونکہ تم کثرت سے لعنت کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو کوئی شخص نہیں پایا گیا جو ناقص دین اور ناقص رائے والا ہو عورتوں سے بڑھ کر چنانچہ عورتیں اچھے خاصے عقلمندوں کو بہکا دیتی ہیں چنانچہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے یہ ان کے ناقص الرائے ہونے کی وجہ سے ہے اور ان کے دین میں نقصان یوں ہے کہ عورت کئی کئی دن تک یوں ہی بیٹھی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور (حائضہ ہونے کی وجہ سے) ایک سجدہ بھی نہیں کرپاتی۔

رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۴۵۰۷۸ ..... ننانوے (۹۹) عورتوں میں سے صرف ایک عورت جنت میں جائے گی مسلمان عورت جب حاملہ ہو جاتی ہے اس کے لیے ایسا ہی اجروثواب ہے جیسے کہ دن کو روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ حمل وضع کردے پھر جب دودھ کی پہلی چسکی بچے کو پلاتی ہے اس کے لیے زندہ انسان کے عمر بھر کے اجروثواب کی برابر اجر ہے۔

رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس وفیہ حسن بن قیس

۴۵۰۷۹ ..... تم صدقہ کرتی رہو چونکہ تمہاری اکثریت دوزخ کا ایندھن ہے چنانچہ تم کثرت سے شکوہ کرتی رہی ہو اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن جابر

۴۵۰۸۰ ..... تم عورتیں صدقہ کرتی رہو اے عورتوں کی جماعت گو کہ تمہیں اپنے زیورات ہی صدقہ کیوں نہ کرنے پڑیں چونکہ تمہاری اکثریت اہل دوزخ میں سے ہے چونکہ تم کثرت سے لعنت کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

۴۵۰۸۱ .....

۴۵۰۸۲ ..... اللہ تعالیٰ اس عورت پر نظر نہیں کرے گا جو اپنے خاوند کا شکر ادا نہ کرتی ہو حالانکہ وہ اپنے شوہر سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔

رواہ الطبرانی والبیھقی والحاکم والخطیب عن ابن عمرو

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۹۶۵

شوہر کی ناشکری کی ممانعت

۴۵۰۸۳ ..... احسان کرنے والوں کی ناشکری مت کرو کسی نے سوال کیا: احسان کرنے والوں کی ناشکری کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شاید تم میں سے کوئی عورت ایسی بھی ہوگی جو طویل مدت تک بغیر خاوند کے یا بن بیاہے والدین کے پاس بیٹھی رہتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر عطا فرماتا ہے اور اس سے اسے اولاد عطا کرتا ہے پھر وہ اپنے شوہر پر غصہ ہوتی ہے یوں اس کی ناشکری کر بیٹھتی ہے اور کہتی ہے بخدا! میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن عساکر عن اسماء بنت یزید

۴۵۰۸۴ ..... بلاشبہ تو ان عورتوں میں سے ہے جو کثیر کو بھی قلیل سمجھتی ہیں اور اس چیز سے روکتی ہیں جو انھیں بے نیاز نہیں کرتی اور فضول چیز کا سوال کرتی ہیں۔ رواہ البغوی وابن قانع عن شہاب بن مالک

۴۵۰۸۵... عورتوں میں مومنہ عورت کی مثال کوؤں میں سفید کوے کی سی ہے، دوزخ بے وقوفوں کے لیے پیدا کی گئی ہے اور عورتیں بے وقوفوں میں سے ہیں سوائے اس عورت کے جو اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہو اور خاوند کے لیے وضو کا پانی انڈیلے اور چراغ جلائے رکھے۔

رواه الحکیم عن کثیر بن مرة

۴۵۰۸۶... عورتوں میں مومنہ عورت کی مثال کوؤں میں سفید کوے کی سی ہے بلاشبہ آتش دوزخ بے وقوفوں کے لیے پیدا کی گئی ہے اور عورتیں بے وقوفوں کی بے وقوف ہیں مگر وہ عورت جو اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہو۔ رواه ابن عساکر عن ابی شجرة

۴۵۰۸۷... عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی مگر وہ عورت جو کوؤں میں اس کوے کی مانند ہوگی۔ رواه احمد بن حنبل عن عمارة بن حزیمة

۴۵۰۸۸... جنت میں عورتیں داخل نہیں ہوں گی مگر اتنی ہی مقدار میں جتنی کہ سفید کوے کی مقدار ہے عام کوؤں میں۔

رواه احمد بن حنبل والطبرانی عن عمرو

۴۵۰۸۹... فاجر عورت کا گناہ ایک ہزار گناہگاروں کے گناہ کے برابر ہوتا ہے اور نیک عورت کا عمل ستر صدیقین کے عمل کے برابر ہوتا ہے۔

رواه ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۴۵۰۹۰... مومنہ عورت کی نیکی ستر صدیقین کے عمل کے برابر ہوتی ہے اور مومنہ عورت کا گناہ ایک ہزار گناہگار کے گناہ کے برابر ہوتا ہے۔

رواه ابو الشیخ عن ابن عمرو

۴۵۰۹۱... بنی اسرائیل کی عورتیں یہ چیز اپنے سروں میں بنالیتی تھیں (یعنی جوڑا) ان پر لعنت کردی گئی اور مساجد میں آنا ان پر حرام کردیا گیا۔ (رواه الطبرانی عن ابن عباس کہ رسول کریم ﷺ کو ایک قصہ سنایا گیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۵۰۹۲... جو عورت بھی اپنے بالوں میں اضافہ کرتی ہے جو اس کا حصہ نہیں ہے وہ جھوٹ ہے جس میں وہ اضافہ کررہی ہے۔

رواه النسائی والطبرانی عن معاویة

۴۵۰۹۳... دوسرخ چیزوں نے عورتوں کو ہلاک کردیا یعنی سونے اور زعفران نے۔ رواه العسکری فی الامثال عن الحسن مرسلا وقال ابوبکر الانباری هکذا جاء هذا لحرف مفسرا فی الحدیث واحسب التفسیر من بعض نقلته

۴۵۰۹۴... قیامت کے دن عورت سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا پھر شوہر کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا۔ رواه ابو الشیخ فی الثواب عن انس

۴۵۰۹۵... خبردار! دوزخ سفہاء کے لیے پیدا کی گئی ہے اور وہ عورتیں ہیں البتہ وہ عورت جو اپنے خاوند کی فرمانبردار ہو۔ رواه الطبرانی عن ابی امامة

۴۵۰۹۶... جو عورت بھی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلتی ہے اس پر ہر وہ چیز لعنت کرتی ہے جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتے ہوں الا یہ کہ اس سے اس کا خاوند راضی ہو۔ رواه الدیلمی عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرة الموضوعات ۱۲۹ والتنزیہ ۲۱۷۲۲

۴۵۰۹۷... جو عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ پردے کا ہتک کرتی ہے۔

رواه الطبرانی عن ام الدرداء عن عائشة

بے پردگی کی ممانعت

۴۵۰۹۸... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو عورت بھی اپنی دوماؤں (ساس اور حقیقی ماں) کے گھر کے علاوہ کسی اور گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ پردے کا ہتک کرتی ہے۔

رواه احمد بن حنبل والطبرانی وابن عساکر عن سهل بن معاذ بن انس عن ابیه عن ام الدرداء

۴۵۰۹۹......قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جونسی عورت بھی اپنے شوہر یا اپنی ماؤں کے گھروں کے علاوہ کسی اور گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ پردے کا ہتک کرتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ام الدرداء

۴۵۱۰۰......جو عورت بھی سونے کا ہار پہنتی ہے قیامت کے دن اس کے گلے میں آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور جو عورت بھی اپنے کان میں سونے کی بالیاں ڈالتی ہے قیامت کے دن اسی جیسی آگ کی بنی ہوئی بالیاں اس کے کان میں ڈالی جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن اسماء بنت یزید

۴۵۱۰۱......اسے چھوڑ دو یہ عورت زبردستی کررہی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک راستے سے جارہے تھے اتنے میں ایک عورت گزری، اس عورت سے ایک آدمی نے کہا: راستے کا دھان رکھو۔ وہ عورت بولی: راستہ وہاں ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۵۱۰۲......اس عورت کو چھوڑ دو یہ زبردستی کرنے والی ہے۔ (رواہ ابویعلی عن انس) کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک راستے سے جارہے تھے اتنے میں ایک سیاہ فام عورت گزری، اس سے ایک آدمی نے کہا: نبی کریم ﷺ کے راستے سے ہٹ کر چلو۔ اس پر بولی: راستہ وسیع ہے۔ یہ حدیث ذکر کی۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابی ھریرۃ

۴۵۱۰۳......اس عورت سے بات نہ کرو یہ مجبور ہے یہ بات اگرچہ اس کی قدرت میں نہیں ہے اس کے دل میں ضرور ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

۴۵۱۰۴......تم بجز محرم کے کسی مرد سے ہرگز بات مت کرو۔ رواہ ابن سعد عن الحسن مرسلاً

۴۵۱۰۵......آخری زمانے میں ایسی عورتیں ہوں گی جو مردوں کی طرح (گھوڑوں کی) زمینوں پر سوار ہوں گی جو مسجدوں کے دروازے پر آکر اتریں گی۔ وہ عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی ان کے سر لاغر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ہوں گے، ان پر لعنت کرتے رہو چونکہ وہ ملعونہ ہیں اگر تمہارے بعد کوئی امت ہوتی وہ خدمت کرتی جس طرح کہ تم سے پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری خدمت کرتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۱۰۶......اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو ریشم اور دیباج کی بنی ہوئی زینوں پر سوار ہو کر مساجد کے دروازے تک آئیں گے، ان کی عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی ان کے سر لاغر بختی اونٹ کی کوہان کی مانند ہوں گے، ان پر لعنت کرتے رہو چونکہ وہ معلونہ ہیں، اگر تمہارے بعد کوئی امت ہوتی وہ ان کی خدمت کرتیں جیسا کہ تم سے پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری خدمت کرتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۴۵۱۰۷......عورت جب اللہ تعالیٰ کی نافرنی کرتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور خازنین رحمت وعذاب لعنت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ البزار عن معاذ وحسن

اجنبی مردوں کے ساتھ خلوت حرام ہے

۴۵۱۰۸......عورت تنہائی میں مردوں کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھے۔ رواہ ابن سعد بن عطاء الخراسانی مرسلاً

۴۵۱۰۹......نوحہ کرنے والی، کان لگا کر باتیں سننے والی سر مونڈھنے والی مصیبت کے وقت آواز بلند کرنے والی گودنے والی اور گودوانے والی پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۵۱۱۰......سر میں بال لگانے والی اور بال لگوانے والی پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ

۴۵۱۱۱......بال لگانے والی اور لگوانے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ رواہ الطبرانی عن معاویۃ

۴۵۱۱۲ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو مردوں اور عورتوں جو کہتے ہوں کہ ہم شادی نہیں کرتے پر اللہ کی لعنت ہو جنگل میں تنہا سفر کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو اور تنہارات بسر کرنی والی عورت پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وعبدالرزاق عن ابی ھریرۃ

۴۵۱۱۳ ...... چہرہ نوچنے والی پر اللہ کی لعنت ہو گریبان پھاڑنے والی پر اللہ کی لعنت ہو تباہی اور ہلاکت مانگنے والی پر اللہ کی لعنت ہو۔

رواہ ابن ماجہ وابن حبان والطبرانی عن ابی امامۃ

۴۵۱۱۴ ...... خاوند کی خواہش پوری کرنے والی عورت جو مطالبے پر خاوند کو ٹال دے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

رواہ البخاری فی التاریخ عن عکرمۃ مرسلاً والخطیب عن ابی ھریرۃ

۴۵۱۱۵ عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے الا یہ کہ کسی میت کے پاس جمع ہوں چونکہ عورتیں جب جمع ہوجاتی ہیں اول فول کہنے لگتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن خولۃ بنت النعمان والطبرانی عن ابن عمرو

۴۵۱۱۶ ...... عورتوں کے جمع ہونے میں کوئی بھلائی نہیں ہے الا یہ کہ وعظ ونصیحت یا جنازہ میں جمع ہوں عورتوں کے جمع ہونے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ جب لوہا آگ میں ڈالا جاتا ہے جب سرخ ہوجاتا ہے اس پر لوہار ضرب لگاتا ہے چنانچہ لوہے کی اٹھنے والی چنگاریاں جس چیز پر پڑتی ہیں اسے جلا دیتی ہیں۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۴۵۱۱۷ ...... جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی اجازت دے، خاوند جب عورت کے گھر سے باہر نکلنے کو ناپسند کرتا ہو وہ گھر سے باہر نہ نکلے خاوند کے علاوہ کسی اور کی فرمانبرداری نہ کرے خاوند کے متعلق اپنا سینہ مکدر نہ رکھے خاوند کے بستر سے الگ نہ ہو خاوند کو مارے بھی نہیں گو کہ خاوند کتنا ہی بڑا ظالم ہو عورت اسے راضی کرنے کی کوشش کرے اگر خاوند راضی ہوجائے بہت اچھا اور اللہ تعالیٰ بھی اس عورت کا عذر قبول کرلیتا ہے اور اس کی محبت کو تمام کردیتا ہے اور اس پر گناہ بھی نہیں ہوتا۔ خاوند اگر راضی نہ ہو گویا عورت نے اپنا عذر اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچادیا۔ رواہ الطبرانی والحاکم والبیھقی عن معاذ

۴۵۱۱۸ ...... کوئی عورت کسی دوسری عورت کے احوال اپنے خاوند سے بیان نہ کرے چونکہ وہ ایسا ہی ہوگا گویا کہ اس کی طرف دیکھ رہا ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۴۵۱۱۹ کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ وہ اس کے حصہ کو اپنے برتن میں ڈال لے چونکہ اسے بھی اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ

۴۵۱۲۰ خبردار! مہندی لگاؤ تم مہندی لگانا چھوڑ دیتی ہو حتیٰ کہ تمہارے ہاتھ مردوں کے ہاتھوں جیسے ہوجاتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل عن امرۃ

۴۵۱۲۱ ...... تمہارا اس میں کوئی نقصان نہیں کہ تم ناخنوں کو متغیر کردو اور ہاتھوں کو رنگدار کردو۔

رواہ ابن سعد عن بثینۃ بنت حنظلۃ عن امھا سنان الاسلمیۃ

فصل دوم ...... ترغیبات کے بیان میں جو عورتوں کے ساتھ مختص ہیں

۴۵۱۲۲ ...... کیا تم عورتیں اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میں سے جب کوئی اپنے خاوند سے حاملہ ہوجاتی ہے دراں حالیکہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو اس کے لیے روزہ دار کا اجر وثواب ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دے رہا ہو چنانچہ جب اسے خوشی نصیب ہوتی ہے زمین وآسمان کی مخلوق نہیں جانتی کہ اس کے لیے کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپائی گئی ہے جب اسے وضع حمل ہوجاتا ہے وہ اپنے دودھ سے جو گھونٹ پلاتی ہے یا اپنے پستان سے جو چسکی (بچے کو) لگواتی ہے اس کے لیے ہر گھونٹ اور ہر چسکی کے بدلے اجر وثواب ہے اگر وہ ایک رات بیدار رہے اس کے

لیے فی سبیل اللہ ستر غلام جو صحیح سلامت ہو آزاد کرنے کا اجر وثواب ہے۔ کیا تم جانتی ہو اس سے میری مراد کون ہے؟ خوش وخرم رہنے والی عورتیں جو صالحہ ہوں اپنے شوہروں کی فرمانبردار ہوں اور خاوندوں کی ناشکری نہ کرتی ہوں۔

رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر عن سلامۃ حاضنۃ السید ابراھیم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۴۳ والمغیر ۳۵

۴۵۱۲۳...... جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر (مال) میں سے خرچ کرتی ہے اور مال کو برباد نہ کرتی ہو اس کے لیے خرچ کرنے کے بدلہ میں اجر وثواب ہے خاوند کے لیے اس مال کے کمانے کے بدلے میں اجر وثواب ہے، خزانچی کے لیے بھی اجر وثواب ہے انہیں سے کسی کے اجر وثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔ رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن عائشۃ

۴۵۱۲۴...... جب کوئی عورت خاوند کے حکم کے بغیر اس کی مال میں سے خرچ کرتی ہے تو اس کے لیے نصف اجر وثواب ہے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن ابی ھریرۃ

جنتی عورت کے اوصاف

۴۵۱۲۵...... عورت جب نماز پنجگانہ ادا کرتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہو جنت میں داخل ہوگی۔ رواہ البزار عن انس عن عبدالرحمن بن عوف والطبرانی عن عبدالرحمن بن حسنۃ

۴۵۱۲۶...... جب عورت نماز پنجگانہ ادا کرتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہو، اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہو اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۵۱۲۷...... حج تم عورتوں کا جہاد ہے۔ رواہ البخاری عن عائشۃ

۴۵۱۲۸...... عورتوں پر جہاد، جمعہ اور جنازے کے ساتھ چلنا نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی قتادۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۷

۴۵۱۲۹...... یہ ہوگا پھر ظہور حصر ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل ۲۱۸/۵ عن ابی واقد

۴۵۱۳۰...... اللہ تعالیٰ اس عورت کو پسند کرتا ہے جو اپنے خاوند کا دل بہلاتی ہو۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۰۹

۴۵۱۳۱...... عورتیں مردوں کی مانند ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشۃ

۴۵۱۳۲...... عورتیں (طبائع اور خلقت میں) مردوں کی مانند ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی عن عائشۃ والبزار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۶۴۹۔

۴۵۱۳۳ حاملہ عورتیں، دودھ پلانے والی عورتیں، اپنی اولاد پر نرمی کرنے والی عورتیں اگر وہ اپنے خاوندوں کے پاس نہ جائیں ان میں سے نماز پڑھنے والیاں جنت میں داخل ہو جائیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والطبرانی والحاکم عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۷۸

۴۵۱۳۴...... اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر غیرت فرض کر دی ہے اور مردوں پر جہاد فرض کیا ہے سو جس عورت نے ایمان اور ثواب کی نیت سے صبر کیا اس کے لیے شہید کا اجر وثواب ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۱۱ والتمییز ۴۳

۴۵۱۳۵...... جو عورت مرگئی اور اس کا خاوند اس سے راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ام سلمۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰۷ وضعیف الجامع ۲۲۷

۴۵۱۳۶ ...... جس عورت کے تین بچے مرگئے وہ اس عورت کے لیے دوزخ کا حجاب بن جائیں گے۔ رواہ البخاری کتاب الجنائز عن ابی سعید

۴۵۱۳۷ ...... جو عورت اپنی اولاد کے گھر میں بیٹھ گئی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگی۔ رواہ ابن بشر عن انس

۴۵۱۳۸ ...... تم جو اپنی بیوی کی خدمت کرتے ہو وہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۱۲

۴۵۱۳۹ ...... بہترین عورت وہ ہے کہ اس کا خاوند جب اس کی طرف دیکھے اسے خوش کردے، جب وہ اسے حکم دے وہ بجالائے اپنے نفس میں اس کی مخالفت نہ کرتی ہو اور اس کے مال میں اس کی ناپسندیدہ امور میں اس کی مخالفت نہ کرتی ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والحاکم عن ابی ہریرۃ

شوہر کو خوش کرنے والی عورت

۴۵۱۴۰ ...... بہترین عورت وہ ہے جو تمہیں خوش کرے جب تم اس کی طرف دیکھو، جب تم اسے حکم دو تمہاری اطاعت کرے تمہاری عدم موجودگی میں اپنے نفس اور تمہارے مال کی حفاظت کرے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن سلام

۴۵۱۴۱ ...... جو عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہوں ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد والحاکم فی تاریخہ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ، والخطیب فی المتفق والمفترق عن سعد بن طریف والبیھقی فی السنن عن مجاھد بلاغا

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۲ والکشف الالٰہی ۴۲۱

۴۵۱۴۲ ...... گناہ گار عورت کا گناہ ایک ہزار گناہگاروں کے گناہ کے برابر ہوتا ہے اور نیک عورت کی نیکی ستر صدیقین کے عمل کے برابر ہوتی ہے۔

رواہ ابو الشیخ عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۵۷ والمغیر ۱۰۰۔

۴۵۱۴۳ ...... عورت کے لیے صرف دو ہی پردے ہیں! قبر اور خاوند۔ رواہ ابن عدی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۵ والفوائد المجموعۃ ۸۳۰

۴۵۱۴۴ ...... اس عورت پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور پھر اپنے خاوند کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ابی ہریرۃ

۴۵۱۴۵ ...... نیک عورت کی مثال اعصم کوے کی طرح ہے جس کی ایک ٹانگ سفید ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۴۶۔

۴۵۱۴۶ ...... عورت کا گھریلو کام کاج میں مصروف رہنا مجاہدین کے جہاد کے برابر ہے ان شاء اللہ۔ رواہ ابویعلی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۸

۴۵۱۴۷ ...... یا اللہ میری امت میں سے شلوار پہننے والی عورتوں کی مغفرت فرمادے۔ رواہ البیھقی فی الادب عن علی

۴۵۱۴۸ ...... بہترین عورت وہ ہے جو جوانی کے جوبن کو پہنچنے کے باوجود پاکدامن ہو اپنی شرمگاہ کے متعلق پاکدامن ہو اور صرف اپنے شوہر سے شہوت پوری کرتی ہو۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۲۹

۴۵۱۴۹ ...... اللہ تعالیٰ نے تم عورتوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ تم اپنے ضروری کاموں کی خاطر گھر سے باہر نکل سکتی ہو۔ رواہ النسائی عن عائشۃ

حصہ اکمال

۴۵۱۵۰......اسے خبر دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عاملین میں سے عمل کرنے والی ہے اور اس کے لیے مجاہد کا نصف اجر وثواب۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق من طریق زافر بن سلیمان عن عبداللہ الوصاحی

کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیوی ہے جب میں اس کے پاس آتا ہوں وہ کہتی ہے مرحبا خوش آمدید میرا اور میرے گھر کا سردار تشریف لایا جب وہ مجھے پریشان دیکھتی ہے تو کہتی ہے: تجھے دنیا غمزدہ نہیں کر سکتی تجھے آخرت کافی ہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۴۵۱۵۱......بلاشبہ وہ یہی ہے پھر تم عورتیں خصار کے ظہور کو لازم ہو جاؤ۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

کہ جب رسول کریم ﷺ نے اپنی ازواج کے ساتھ حج کیا یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۴۵۱۵۲......حج مبرور تم عورتوں کے لیے جہاد ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشۃ

۴۵۱۵۳......تم عورتوں کے لیے حج سب سے اچھا جہاد ہے۔ رواہ النسائی عن انس

۴۵۱۵۴......اے ام سلمہ! عورتوں پر جہاد فرض نہیں کیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن انس

۴۵۱۵۵......عورت جب اپنے خاوند کے مال سے خرچ کرتی ہے بشرطیکہ مال ضائع نہ کرتی ہو اس کے لیے اجر وثواب ہے اس کے شوہر کے لیے بھی مال کمانے کا اجر وثواب ہے اس عورت کے لیے اس کی نیت کا ثواب ہے اور خزانچی کے لیے بھی اسی کے بمثل اجر وثواب ہے۔

رواہ ابن حبان والحاکم عن عائشۃ

۴۵۱۵۶......جو عورت مرگئی دراں حالیکہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔

رواہ الترمذی وقال حسن غریب والطبرانی والحاکم عن ام سلمۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰۷ وضعیف الجامع ۲۲۲۷

۴۵۱۵۷......اے عورت! واپس لوٹ جا اور جان لے کہ تیرے پیچھے بہت ساری عورتیں ہیں اگر تم اپنے خاوند کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور اس کی رضامندی چاہو اس کی اتباع کرو اور اس کی موافقت کرو یہ ساری چیزیں ان امور کے برابر ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن اسماء بنت یزید الانصاریۃ

کہ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عورتوں کی وکیل بن کر آئی ہوں کہ مرد حضرات ہم عورتوں پر فضیلت لے گئے چونکہ وہ نماز جمعہ پڑھتے ہیں، جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں حج وعمرہ کرتے ہیں اور سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۴۵۱۵۸......عورت پردہ کی چیز ہے۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتی ہے شیطان اسے تاکنے لگتا ہے، عورت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب گھر کی چار دیواری میں رہ کر ہی ہو سکتی ہے۔ رواہ الطبرانی وابن حبان عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۹۶۔

۴۵۱۵۹......عورت حمل سے لے کر وضع تک اور وضع حمل سے بچے کو دودھ چھڑانے تک سرحدوں پر حفاظت کرنے والے سپاہی کی طرح ہے اگر اس عرصہ میں مرجائے اس کے لیے شہید کا اجر ثواب ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۱۶۰......عورت جب حاملہ ہو جاتی ہے اس کے لیے روزہ دار مجاہد فی سبیل اللہ جیسا اجر وثواب ہے جب اسے دردزہ ہوتا ہے مخلوق کو اس کا کچھ علم نہیں ہوتا کہ اس کے لیے کتنا اجر وثواب ہے، جب حمل وضع کر لیتی ہے اس کے لیے دودھ کے ہر گھونٹ اور ہر چسکاری کے بدلہ میں

اجر وثواب ہے۔ جب بچے کا دودھ چھڑا لیتی ہے اس کے کاندھے پر فرشتہ ہاتھ مار کر کہتا ہے از سرنو عمل جاری رکھو۔

رواہ ابو الشیخ عن عمر عبدالرحمن بن عوف

۴۵۱۶۱..... عورت اسوقت تک اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک خاوند کا حق ادا نہ کرے اگر عورت کجاوے میں بیٹھی ہو اور خاوند اپنے حق کا مطالبہ کرے وہاں بھی حق ادا کرنے سے انکار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن زید بن ارقم

۴۵۱۶۲..... تم ایک دوسری کے ساتھ بات چیت کر سکتی ہو، جب تم نیند کا ارادہ کرو تو اپنے شوہروں کے گھر میں آؤ۔

رواہ الشافعی والبیہقی عن مجاھد مرسلاً

۴۵۱۶۳..... اے عورتوں کی جماعت! تم میں سے بہترین عورتیں بہترین مردوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گی، غسل کریں گی اور خوشبو لگا کر برذون گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے خاوندوں کے پاس جائیں گی۔ ان کے ساتھ ان کے بچے ہوں گے جیسے کہ بکھرے ہوئے موتی۔

رواہ ابو الشیخ عن ابی امامة

۴۵۱۶۴..... چرغے سے عورتوں کی محبت بہت اچھی ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد المجموعة ۳۵۴

۴۵۱۶۵..... تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جو پاکدامن ہو اور صرف اپنے خاوند سے شہوت پوری کرتی ہو۔ رواہ ابن عدی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۱۸ والضعیفة ۱۴۹۸

۴۵۱۶۶..... عورت کے لیے دو ستر ہیں، قبر اور شوہر کسی نے پوچھا: ان میں سے افضل کونسا ہے؟ فرمایا: قبر افضل ہے۔

رواہ ابن عدی وقال منکر ورواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۵ وترتیب الموضوعات ۱۱۰۴

۴۵۱۶۷..... عورت کے لیے دو ستر ہیں قبر اور خاوند۔ رواہ ابن عدی عن ابن عباس

فرع...... نماز کے لیے عورتوں کے باہر جانے کے بیان میں

شرائط پائے جانے پر اذن

۴۵۱۶۸..... عورتوں کو اجازت دو رات کو مسجد میں جا کر نماز پڑھیں۔ رواہ الطیالسی عن ابن عمر

۴۵۱۶۹..... رات کے وقت عورتوں کو مسجدوں میں جانے کی اجازت دو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد والترمذی عن ابن عمر

۴۵۱۷۰..... جب تمہاری بیوی تم سے مسجد میں جانے کی اجازت طلب کرے اسے مت روکو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۴۵۱۷۱..... اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مسجدوں میں جا کر نماز پڑھنے سے مت روکو۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

۴۵۱۷۲..... مساجد میں عورتوں کے حصے سے انہیں مت روکو جب وہ تم سے اجازت طلب کریں۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۴۵۱۷۳..... اللہ کی بندیوں کو مسجدوں سے مت روکو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عمر

۴۵۱۷۴..... تم اپنی عورتوں کو مساجد سے مت روکو اور گھر ان کے لیے بہت بہتر ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والحاکم عن ابن عمر

۴۵۱۷۵..... اللہ کی بندیوں کو مساجد سے مت روکو لیکن جب وہ مساجد کی طرف آئیں خوشبو نہ لگائیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۴۵۱۷۶... اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیتے اچھا ہوتا۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

۴۵۱۷۷... جب تم میں سے کوئی عورت مسجد کی طرف جائے تو وہ خوشبو کے قریب بھی نہ جائے۔ رواہ احمد بن حنبل عن زینب الثقفیۃ

۴۵۱۷۸... تم عورتوں میں سے جو مسجد جانا چاہے وہ ہرگز خوشبو نہ لگائے۔ رواہ النسائی عن زینب الثقفیۃ

۴۵۱۷۹... جو عورت خوشبو لگا کر اس مسجد میں آئے اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی حتیٰ کہ واپس جائے اور جنابت کے غسل کی طرح غسل کرے۔

رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۴۵۱۸۰..... جب عورت مسجد میں جائے خوشبو (ختم کرنے کے لیے) غسل کرے جس طرح جنابت سے غسل کرتی ہے۔

رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۴۵۱۸۱... جس عورت نے خوشبو لگائی ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں حاضر نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۵۱۸۲..... تم میں سے جو عورت عشاء کی نماز کے لیے حاضر ہونا چاہے وہ خوشبو نہ لگائے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن زینب الثقفیۃ

۴۵۱۸۳..... جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آئے اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی حتیٰ کہ وہ غسل نہ کرے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

عورتوں کے لیے باہر نہ نکلنے کا حکم

۴۵۱۸۴... عورت کا کمرے میں نماز پڑھنا کھلے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ حجرے میں نماز پڑھنا کھلے گھر میں نماز سے بہتر ہے، گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشۃ

۴۵۱۸۵... عورتوں کی سب سے اچھی نماز وہ ہے جو گھر کے بیچوں بیچ پڑھی جائے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ

۴۵۱۸۶... عورتوں کی سب سے بہتر مسجد ان کے گھروں کا اندرونی حصہ ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی السنن عن ام سلمۃ

۴۵۱۸۷... تنہا عورت کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گئی نماز پر پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۱۴

۴۵۱۸۸... عورت کی نماز جو کمرے میں ہو حجرے میں پڑھی جانے والی نماز سے افضل ہے اور کوٹھڑی میں پڑھی ہوئی نماز گھر میں پڑھی ہوئی نماز سے افضل ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن مسعود

۴۵۱۸۹... تم عورتوں کے حجروں میں نماز پڑھنے سے کمروں میں نماز پڑھنا افضل ہے حجروں میں نماز گھروں میں نماز پڑھنے سے افضل ہے جبکہ کھلے گھر میں نماز مسجد کی نماز سے افضل ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیہقی عن ام حمید

۴۵۱۹۰... اللہ تعالیٰ کو عورت کی وہ نماز زیادہ پسند ہے جو گھر کے بیچوں بیچ تاریکی میں پڑھی جائے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ابن مسعود والطبرانی والخطیب عن ام سلمۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۸۸

ساتواں باب......اولاد کے ساتھ احسان اوران کے حقوق کے بیان میں

اس باب میں چار فصلیں ہیں:

فصل اول..... نام اور کنیت کے بیان میں

۴۵۱۹۱ والد کا اولاد پر حق ہے کہ ان کا اچھا نام رکھے جب بالغ ہو جائیں ان کی شادی کرائے اور کتاب کی تعلیم دے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۴۴

۴۵۱۹۲ ... بیٹے کا باپ پر حق ہے کہ باپ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھی طرح سے اس کی تربیت اور تادیب کرے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۱ والضعیفة ۱۹۹

۴۵۱۹۳ ... بیٹے کا باپ پر حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اس کی جگہ کو اچھا رکھے اور اچھی طرح سے اس کی تربیت کرے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۳

۴۵۱۹۴......اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے اور محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن ابن عمر

کلام:......اخراج مسلم کے باوجود ذخیرۃ الحفاظ میں اس حدیث پر کلام کیا ہے۔ دیکھئے ۱۰۷

۴۵۱۹۵ ... اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا اور محبوب نام وہ ہے جو اس کی عبدیت کو ظاہر کرتا ہو ھمام اور حارث سب سے سچے نام ہیں۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب والطبرانی عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۶ وکشف الخفاظ ۱۱۹

۴۵۱۹۶ ... جب تم نام رکھو تو ایسے نام رکھو جو عبدیت کو ظاہر کرتے ہوں۔ رواہ الحسن بن سفیان والحاکم فی الکنی والطبرانی ابی زهیر الثقفی

۴۵۱۹۷ ... جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اسے مت مارو اور نہ ہی اسے محروم کرو۔ رواہ البزار عن ابن رافع

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۰ واللآلی ۱۰۳۱

۴۵۱۹۸ ... جب تم اپنے بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کا اکرام کرو مجلس میں اس کے لئے وسعت پیدا کرو اور اس کے چہرے کو برا بھلا مت کہو۔

رواہ الخطیب عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷ واللآلی ۱۰۳۱

۴۵۱۹۹......اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۴۵۲۰۰ ... تم اپنی اولاد کا نام محمد رکھتے ہو پراس پر لعنت بھی بھیجتے ہو۔ رواہ البزار والحاکم عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنکیت والافادۃ ۲۳ وضعیف الجامع ۲۴۳۶

۴۵۲۰۱ ... قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا لہٰذا اچھے اچھے نام رکھو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داود ۱۰۵۳ وضعیف الجامع ۲۰۳۶

۴۵۲۰۲... اپنی اولاد کی کنیت میں جلدی کرو قبل اس سے کہ ان پر القاب کا غلبہ ہو جائے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد واصحاب السنن الاربعة عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۳۶۷ وترتیب الموضوعات ۵۷۔

۴۵۲۰۳ تمہارے بہترین نام عبداللہ عبدالرحمن اور حارث ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی سجرۃ

۴۵۲۰۴ جس کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوئے ان میں سے ایک کا نام بھی اس نے محمد نہ رکھا گویا وہ جہالت میں رہا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۵۱۲ وتذکرۃ الموضوعات ۸۹

۴۵۲۰۵ تمہارا اس میں کیا نقصان ہے کہ تمہارے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ رواہ ابن سعد عن عثمان العمری مرسلا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۲۳۶۷

۴۵۲۰۶ جس قوم میں کوئی نیک آدمی ہو اور وہ مرجائے پھر اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور باپ کے نام پر اس کا نام رکھیں اللہ تعالیٰ ان میں اچھائی لاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۱۲

ابوالقاسم کی کنیت رکھنے کی ممانعت

۴۵۲۰۷ میرے نام پر تم اپنے نام رکھو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت مت رکھو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن انس واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن انس عن جابر

۴۵۲۰۸ کس چیز نے میرے نام اور میری کنیت کو حرام کیا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۱۵۔

۴۵۲۰۹ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نام عبداللہ، عبدالرحمن اور حارث ہیں۔ رواہ ابویعلی عن انس

۴۵۲۱۰ انبیاء کے اسماء پر اپنے نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے سب سے سچا نام حارث اور ھمام ہے سب سے برا نام حرب اور مرہ ہے۔ رواہ البخاری فی الادب وابوداؤد والنسائی عن ابی وھب الجشمی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ابی داؤد ۱۰۵۴ ضعیف الادب ۱۳۰۔

۴۵۲۱۱ جس شخص نے کسی آدمی کو اس کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے پکارا فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ رواہ ابن السنی عن عمیر بن سعد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷ واللطیفہ ۵۰

۴۵۲۱۲ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھو۔ رواہ البخاری عن جابر

۴۵۲۱۳ اس کا نام رکھو میرا محبوب ترین نام حمزہ ہے۔ رواہ ابن عساکر عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۴

۴۵۲۱۴ وہ حمل جو ساقط ہو جائیں ان کے بھی نام رکھو چونکہ وہ جنت میں تمہارے لیے پیشگی خوشی ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۱ والضعیفہ ۲۰۰۶

۴۵۲۱۵ ساقط ہونے والے ناتمام بچے کا بھی نام رکھو وہ بھی تمہارے میزان کو بوجھل کرے گا بلاشبہ وہ قیامت کے دن کہے گا اے میرے رب انھوں نے مجھے ضائع کردیا اور میرا نام نہیں رکھا۔ رواہ المسرۃ فی مشیختہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۵۱۶ وضعیف الجامع ۳۲۸۲

۴۵۲۱۶ میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۲۱۷ ...میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو چونکہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

رواہ البخاری ومسلم عن جابر

۴۵۲۱۸ انبیاء کے ناموں پر نام رکھو لیکن فرشتوں کے ناموں پر نام نہ رکھو۔رواہ البخاری فی التاریخ عن عبداللہ بن جراد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۳۔

حصہ اکمال

۴۵۲۱۹ ......اپنے بھائیوں کو اچھے ناموں سے پکارو برے القاب سے انھیں نہ پکارو۔رواہ احباب السنن الاربعۃ عن عبداللہ بن جراد

۴۵۲۲۰... جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اسے پیشانی پر مت مارو اسے کسی چیز سے محروم بھی نہ کرو اور نہ ہی اسے برا بھلا کہو محمد نام میں برکت رکھ دی گئی ہے۔جس گھر میں محمد نام کا آدمی ہو اس میں بھی برکت رکھ دی گئی ہے اور جس مجلس میں محمد نام کا آدمی ہو اس میں بھی برکت رکھ دی گئی ہے۔

رواہ الدیلمی عن جابر

۴۵۲۲۱ ......میرے نام پر جس شخص کا نام رکھ دیا گیا اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے قیامت کے دن تک برکت رہتی ہے۔

رواہ ابن ابی عاصم وابو نعیم عن ابن جشیب عن ابیہ

۴۵۲۲۲ ...تم محمد نام رکھتے ہو اور پھر اسے گالی بھی دیتے ہو۔رواہ عبد بن حمید عن انس

۴۵۲۲۳... جس شخص کے ہاں بیٹا پیدا ہوا پھر مجھ سے محبت کی بنا پر اور تبرک کے طور پر میرے نام پر نام رکھا والد اور مولود دونوں جنت میں ہوں گے۔

رواہ الرافعی عن ابی امامہ

مشورہ میں بے برکتی کا واقعہ

۴۵۲۲۴ ......اگر کوئی قوم کسی مشورہ کے لیے جمع ہوئی، ان میں محمد، نام کا ایک آدمی بھی تھا جسے انھوں نے مشورے میں داخل نہیں کیا، ان کے مشورہ میں برکت نہیں ڈالی جائے گی۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن علی وقال ابن عدی: حدیث غیر محفوظ ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:......حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۵۱ والتنزیۃ ۱۷۳۱

۴۵۲۲۵... انبیاء کے ناموں پر نام رکھو، اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں، سب سے سچے نام ھمام اور حارث ہیں سب سے برے نام حرب اور مرہ ہیں۔رواہ ابو یعلی عن ابی وھب الجسمی

۴۵۲۲۶... انبیاء کے ناموں پر نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں سب سے سچے نام حارث اور ھمام ہیں، سب سے برے نام حرب اور مرہ ہیں سرحدوں کی حفاظت کے لئے گھوڑوں کو تیار رکھو، ان کی پیشانیوں اور دموں پر ہاتھ پھیرو ان میں مالا دو ڈالو، ان پر کمان کی تانتیں نہ ڈالو تمہیں کمیت (سرخ وسیاہ) گھوڑا پالنا چاہئے جس کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں یا تمہیں گہرے سرخ رنگ کا گھوڑا پالنا چاہئے جس کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں یا پھر گہرے سیاہ رنگ کا گھوڑا پالو جس کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب وابو داؤد والترمذی والبغوی وابن قانع والطبرانی والبخاری ومسلم عن ابی وھب الجسمی

۴۵۲۲۷... بہترین نام عبداللہ... ...حارث ہیں۔رواہ ابو احمد الحاکم عن سبرۃ بن ابی سبرۃ

۴۵۲۲۸ ... بیٹے کا باپ پر سب سے پہلا حق یہ ہے کہ باپ اس کا اچھا نام رکھے۔رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرۃ

۴۵۲۲۹ اچھے نام رکھو اور اچھے چہرے والوں سے اپنی حوائج پوری کرو۔رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۴۵۲۳۰......اپنی اولاد کا نام اور کنیت رکھنے میں جلدی کرو اور القاب کو لاحق نہ ہونے دو۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب عن انس

۴۵۲۳۱......اس کا نام حمزہ رکھو جو لوگوں میں میرا محبوب ترین ہے۔

رواہ محمد بن مخلد فی جزئہ والحاکم والخطیب عن عمر وابن دینار عن رجل من الانصار عن ابیہ کہا کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا، میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: میں اس کا کیا نام رکھوں؟ یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۴۵۲۳۲......اپنے ناتمام ساقط ہونے والے بچوں کی نام بھی رکھو چونکہ وہ تمہاری پیشگی خوشی ہیں۔ (رواہ ابن عساکر عن البختری بن عبید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ والبختری ضعیف ورواہ ابن عساکر، ابن عساکر نے ان الفاظ کے تغیر کے ساتھ روایت نقل کی ہی کہ وہ تمہاری اولاد اور تمہارے بچے ہیں۔ وقال المحفوظ الاول)

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۱ والضعیفہ ۲۰۰۶

۴۵۲۳۳......اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے نام سے اپنی کنیت رکھو۔ (رواہ ابن سعد والطبرانی عن عبادۃ بن حمزۃ بن عبد اللہ بن الزبیر عائشۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میری کنیت نہیں رکھتے؟ یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ الطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم عن عبادۃ عن عائشۃ واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عروۃ عن عائشۃ)

فرع ممنوع ناموں کا بیان

۴۵۲۳۴......کلب یا کلیب نام رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی عن بریدۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴

۴۵۲۳۵......چار نام رکھنے سے منع فرمایا ہے جو یہ ہیں افلح، یسار نافع، رباح۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ عن سمرۃ

۴۵۲۳۶......منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی نبی کریم...... کا نام اور کنیت جمع کرے۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۳۷......اجدع (ناک کٹا) شیطان کا نام ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۱۸ ضعیف الجامع ۲۲۷۱

۴۵۲۳۸......قطع تعلقی کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ رواہ البغوی والطبرانی عن سعد بن یربوع

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۵۱

۴۵۲۳۹......شہاب شیطان کا نام ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۲۶

۴۵۲۴۰......حباب شیطان کا نام ہے۔ رواہ ابن سعد عن عروۃ وعن الشعبی وعن ابی بکر بن محمد بن عمر وبن حزم مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۵۳۔

۴۵۲۴۱......ان ناموں کے رکھنے سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں: حرب ولید، مرہ حکم، ابوالحکیم، افلح، نجیح، یسار۔ (رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۱۳۔

۴۵۲۴۲......قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے گھٹیا نام ''ملک الاملاک'' (بادشاہوں کا بادشاہ) ہے جبکہ بادشاہ صرف اللہ ہے۔

رواہ ابوداؤد والبخاری ومسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۴۳......قیامت کے دن سب سے بڑا نام اس شخص کا ہوگا جس کا نام ''ملک الاملاک'' رکھا گیا ہو۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۴۴.....اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر شدید تر ہوتا ہے جس کا دعویٰ ہو کہ وہ ملک الاملاک (بادشاہوں کا بادشاہ) ہے جب کہ بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی هریرة والحارث عن ابن عباس

۴۵۲۴۵.....قیامت کے دن سب سے براگندا، پلید جس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ سب سے زیادہ ہوگا وہ ہے جس کا نام ملک الاملاک ہو جبکہ بادشاہ صرف اللہ ہی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی هریرة

۴۵۲۴۶.....ان شاء اللہ اگر میں زندہ رہا تو لوگوں کو رباح، نجیح، افلح اور یسار نام رکھنے سے سختی سے باز رکھوں گا۔ رواہ ابن ماجه والحاکم عن عمر

۴۵۲۴۷.....ان شاء اللہ اگر میں زندہ رہا تو لوگوں کو نافع، افلح اور برکت نام رکھنے سے سختی سے منع کروں گا۔

رواہ ابوداؤد وابن حبان والحاکم عن جابر

۴۵۲۴۸.....میں ضرور لوگوں کو نافع، برکت اور یسار نام رکھنے سے باز رکھوں گا۔ رواہ الترمذی عن عمر

۴۵۲۴۹.....میرا نام رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت مت رکھو بلاشبہ میں ابوالقاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ رواہ مسلم عن جابر

۴۵۲۵۰.....جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت پر کنیت نہ رکھے اور جو شخص اپنے لیے میری کنیت تجویز کرے وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن حبان عن جابر ورواہ مسلم کتاب الاداب رقم ۹

۴۵۲۵۱.....اپنے نفوس کا تزکیہ مت کرو تم میں سے نیکوکار کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس کا نام زینب رکھو۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن زینب بنت ابی سلمة

نام تجویز کرنے کا طریقہ

۴۵۲۵۲.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیاء اور گذشتہ صالحین کے نام اپنے لیے تجویز کرتے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن المغیرة

۴۵۲۵۳.....جب تم میرا نام رکھو تو میری کنیت کو اپنے لیے مت تجویز کرو۔ رواہ الترمذی عن جابر

۴۵۲۵۴.....میرا نام اور کنیت جمع مت کرو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبدالرحمن ابن ابی عمرة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۶۰۵۴

۴۵۲۵۵.....اپنے لڑکے کا نام، رباح، افلح، یسار یا نجیح مت رکھو چنانچہ پوچھا جاتا کیا وہ یہاں ہے؟ جواب دیا جاتا نہیں۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن سمرة

۴۵۲۵۶.....اپنے غلام کا نام رباح، یسار، افلح یا نافع مت رکھو۔ رواہ مسلم عن سمرة

۴۵۲۵۷.....عنب (انگور) کو ''کرم'' کا نام مت دو اور مت کہو ''زمانہ کی رسوائی'' چونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۴۵۲۵۸.....انگور کو ''کرم'' مت کہو البتہ انگور کو عنب اور حبلہ کہہ سکتے ہو۔ رواہ مسلم عن وائل

۴۵۲۵۹.....تم اپنی اولاد کا محمد نام رکھتے ہو اور پھر ان پر لعنت بھیجتے ہو۔ رواہ البزار وابویعلی والحاکم عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکنیت والافادة ۲۳ وضعیف الجامع ۲۴۳

حصہ اکمال

۴۵۲۶۰.....خود اپنا تزکیہ مت کرو تم میں سے نیکوکاروں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس لڑکی کا نام زینب رکھو۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن زینب بنت ابی سلمة

کہتی ہیں کہ میرا نام برہ تھا رسول کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۴۵۲۶۱......انصار نے بہت اچھا کیا: میرا نام رکھ سکتے ہو اور میری کنیت مت رکھو چونکہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

رواہ مسلم وابن سعد عن جابر

۴۵۲۶۲...... میرا نام اپنے لیے رکھو میری کنیت مت رکھو چنانچہ میں قاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

رواہ مسلم وابن سعد عن جابر

۴۵۲۶۳......میرا نام تم اپنے لیے رکھ سکتے ہو میری کنیت مت رکھو میں ہی ابوالقاسم ہوں۔رواہ ابن سعد والحاکم فی الکنی عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۶۴......میرا نام اور میری کنیت جمع مت کرو میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

رواہ ابن سعد وابویعلی والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۶۵......کس چیز نے میرا نام حلال کردیا اور میری کنیت حرام کردی، کس چیز نے میری کنیت حرام کردی اور نام حلال کردیا۔

رواہ احمد بن حنبل عن عائشۃ

۴۵۲۶۶......اس کا نام محمد ہے اور کنیت ابوسلیمان ہے میں اس میں اپنا نام اور اپنی کنیت جمع نہیں پاتا۔

رواہ ابن سعد عن ابراھیم بن محمد بن طلحۃ مرسلاً

۴۵۲۶۷......میرا نام اور میری کنیت مت رکھو۔یعنی کنیت اور نام دونوں جمع کرنے سے منع فرمایا۔رواہ ابن سعد عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۶۸......اگر میں زندہ رہا لوگوں کو ضرور باز رکھوں گا کہ رباح یسار، افلح اور نجیح نام نہ رکھیں۔رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۴۵۲۶۹......اپنے غلاموں کا نام رباح، یسار افلح اور نجیح مت رکھو ان شاءاللہ تعالیٰ۔رواہ ابن جریر عن سمرۃ بن جندب

۴۵۲۷۰......تم ہرگز اپنے غلام کا نام یسار، رباح، نجیح، افلح نہ رکھو چونکہ تم کہو گے کیا وہ یہاں موجود ہے؟ وہ کہے گا نہیں۔

رواہ ابوداؤد و ابن جریر وصححہ عن سمرۃ بن جندب

۴۵۲۷۱......قیامت کے دن جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ غصہ ہوگا اور سب سے زیادہ خبیث ہوگا وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہو جبکہ اللہ کے سوا کوئی ملک نہیں۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۷۲ اس کا نام عزیز مت رکھو، البتہ اس کا نام عبدالرحمٰن رکھو چونکہ اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نام عبداللہ، عبدالرحمٰن اور حارث ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن عبدالرحمن بن سمرۃ الجعفی

۴۵۲۷۳......اس کا نام حباب مت رکھو چونکہ حباب شیطان کا نام ہے لیکن اس کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن سمرۃ الجعفی

۴۵۲۷۴......عبدالعزی نام مت رکھو البتہ عبداللہ نام رکھو چونکہ سب سے بہترین نام عبداللہ عبیداللہ حارث اور ہمام ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابی سبرۃ

۴۵۲۷۵......حریق (آگ) نام مت رکھو۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۲۷۶......تم لوگ اپنے فرعونوں کے ناموں کو اپنے لیے تجویز کرتے ہو تاکہ اس امت کا ایک آدمی ایسا بھی ہو جسے ولید کہا جائے حالانکہ وہ فرعون سے بھی زیادہ برا ہوسکتا ہے اس امت کے لیے۔رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۷۷......عنقریب تم ولید کو مہربان پاؤ گے۔رواہ الطبرانی عن اسماعیل بن ایوب المخزومی

۴۵۲۷۸......ولید کو نہیں پائے گے مگر مہربان ہی۔رواہ ابن سعد بن ام سلمۃ

۴۵۲۷۹......انگور کو کرم مت کہو چونکہ کرم تو مؤمن کا وصف ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۸۰......کتابوں میں مومن مرد کا نام کرم ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر کرم واحسان کیا ہے جبکہ تم انگور کے باغ کو کرم کہتے ہو خبردار انگور کے باغ کا نام "جفن" ہے اور کرم تو آدمی کا وصف ہے۔رواہ الطبرانی عن سمرۃ

فصل دوم......عقیقہ کے بیان میں

۴۵۲۸۱..... ہر لڑکا عقیقے کا مرہون ہے ساتویں دن عقیقے کا جانور ذبح کیا جائے، بچے کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن سمرۃ

۴۵۲۸۲..... بچے کے ساتھ ساتھ عقیقہ ہونا ضروری لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت (یعنی بال وغیرہ) دور کرو۔

رواہ البخاری وابوداؤد وابن ماجہ عن سلمان بن عامر

۴۵۲۸۳..... اللہ تعالیٰ والدین کی نافرمانی پسند نہیں فرماتا، جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ اگر چاہے کہ جانور ذبح کرے تو اسے چاہئے کہ جانور ذبح کرے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ رواہ ابن ماجہ وابوداؤد عن ابن عمر

۴۵۲۸۴..... اے فاطمہ! اس بچے کا سر مونڈھو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن علی

۴۵۲۸۵..... لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اور اس کے سر کو خون سے نہ لتھیڑا جائے۔ رواہ مسلم عن یزید بن عبد المزنی

۴۵۲۸۶..... یہودی لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرتے تھے اور لڑکی کی طرف سے عقیقہ نہیں کرتے تھے، پس تم لڑکے کی جانب سے دو بکریاں عقیقہ کرو اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری عقیقہ کرو۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۴

۴۵۲۸۷..... لڑکے کی طرف سے دو عقیقے کیے جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک عقیقہ کیا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۲۸۸..... لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں عقیقہ میں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ام کرز واحمد بن حنبل عن عائشۃ والطبرانی عن اسماء بنت یزید

۴۵۲۸۹..... لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ بکریاں نر ہوں یا مادہ۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم عن ام کرز والترمذی عن سلمان بن عامر وعن عائشۃ

۴۵۲۹۰..... عقیقہ برحق ہے چنانچہ لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن اسماء بنت یزید

عقیقہ کے جانور کے حصے

۴۵۲۹۱..... عقیقے کا جانور سات یا چودہ یا اکیس حصوں کے لیے ذبح کیا جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والضیاء عن بریدۃ

۴۵۲۹۲..... لڑکا عقیقے کا مرہون ہوتا ہے ساتویں دن عقیقے کا جانور ذبح کیا جائے بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر بھی مونڈا جائے۔

رواہ الترمذی والحاکم عن سمرۃ

۴۵۲۹۳..... لڑکا عقیقے کا مرہون ہوتا ہے، اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو دور کرو۔ رواہ الطبرانی عن سلمان بن عامر

۴۵۲۹۴..... اونٹوں میں بھی فرع ہے بھیڑ بکریوں میں بھی فرع ہے لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اور اس کے سر کو خون سے لتھیڑا نہ جائے۔

رواہ الطبرانی عن یزید بن عبد المزنی عن ابیہ

۴۵۲۹۵..... لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے، اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت دور کرو۔

رواہ النسائی عن سلمان بن عامر

حصہ اکمال

۴۵۲۹۶ جب لڑکے کا ساتواں دن ہو تو اسکی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت (بال وغیرہ) کو دور کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۲۹۷ بچے کا نام لے کر جانور ذبح کرو اور یوں کہو:

بسم اللہ اللھم! لک والیک ھذہ عقیقۃ فلان

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ! یہ تیرے ہی لیے ہے اور تیری ہی طرف سے ہے اور فلاں بچے کا عقیقہ ہے۔ رواہ ابن المنذر عن عائشۃ

۴۵۲۹۸۔۔۔۔ میں نافرمانی کو پسند نہیں کرتا ہوں جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا اگر وہ بچے کی طرف سے جانور ذبح کرنا چاہے تو کرے، لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

رواہ الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ واحمد بن حنبل والبغوی والبخاری ومسلم عن رجل من بنی حمزۃ

۴۵۲۹۹۔۔۔ لڑکے کی طرف سے دو عقیقے کیے جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک عقیقہ کیا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۳۰۰۔۔۔ لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں عقیقہ کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری بچے کا نام لے کر ذبح کرو اور یہ دعا پڑھو۔

بسم اللہ واللہ اکبر اللھم! لک والیک ھذہ عقیقۃ فلان.

اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے یا اللہ یہ تیرے ہی لیے ہے اور تیری ہی طرف سے ہے اور یہ فلاں بچے کا عقیقہ ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن عائشۃ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ دعا میں فلاں کی جگہ بچے کا نام لے۔ جسے یہ دعا یاد نہ ہو وہ اردو میں یہ دعا پڑھے۔

۴۵۳۰۱۔۔۔۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کا مرھون ہوتا ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ اور بچے سے اذیت دور کرو۔

رواہ الطبرانی عن سلمان بن عامر الضبی

۴۵۳۰۲۔۔۔ خون کی جگہ خلوق (خوشبو) رکھو۔ (رواہ ابن حبان عن عائشۃ) کہتی ہیں کہ جاہلیت میں جب لوگ بچے کی طرف سے عقیقہ کرتے، روئی کو عقیقہ کے خون میں آلودہ کرتے اور جب بچے کا سر صاف کرتے خون آلودہ روئی بچے کے سر پر رکھ دیتے نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۴۵۳۰۳۔۔۔۔ بچے کی طرف سے کسی چیز کا عقیقہ نہ کرو لیکن اس کا سر مونڈھو پھر بالوں کے بقدر چاندی اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرو جو مختلف لوگوں غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کرو۔ (رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبخاری ومسلم عن ابی رافع

فصل سوم۔۔۔۔۔۔ ختنہ کے بیان میں

۴۵۳۰۴۔۔۔۔ ابراہیم علیہ السلام کی قدوم میں اسی (۸۰) سال کی عمر میں ختنہ ہوئیں۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ نقل فی ذکر ابراھیم

۴۵۳۰۵۔۔۔ مردوں کے لیے ختنہ سنت ہیں اور عورتوں کے لیے باعث عزت۔ رواہ احمد بن حنبل عن والد ابی الملیح

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۵۹ وحسن الاثر ۳۶۸

۴۵۳۰۶۔۔۔۔ ختنہ کرتی رہو اور زیادہ مبالغہ مت کرو چونکہ یہ چہرے کے لیے زیادہ باعث رونق ہے اور خاوند کے لیے زیادہ باعث لطف ہے۔

رواہ الطبرانی والحاکم عن الضحاک بن قیس الفھری

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۱۵۔

۴۵۳۰۷ جب تم ختنہ کرتی ہو تو مبالغہ سے کام مت لو چونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ باعث لطف اور شوہر کے لیے زیادہ محبت کا باعث ہے۔

رواہ البیھقی فی السنن عن ام عطیۃ

۴۵۳۰۸ ...جب تم (بچیوں کی ختنہ کرو) تو خوشبو سونگھا لیا کرو اور زیادہ مبالغہ نہ کرو چونکہ یہ چہرے کے لیے باعث حسن ہے اور خاوند کے لیے باعث رضا ہے۔ رواہ الخطیب عن علی

۴۵۳۰۹ ..... جب تم بچیوں کی ختنیں کرنے لگو تو خوشبو سونگھا دیا کرو اور ختنہ میں زیادہ مبالغہ مت کرو بلاشبہ یہ چہرے کے لیے خوبصورتی کا باعث ہے اور خاوند کے لیے زیادہ لطف کا باعث ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۴۸۸

۴۵۳۱۰ .....اسلام میں کسی کو بھی غیر مختون نہیں چھوڑا جائے گا حتی کہ اس کی ختنہ نہ کر لی جائیں گو وہ اسی (۸۰) سال کی عمر کو کیوں نہ پہنچ جائے۔

رواہ البیھقی فی السنن عن الحسن بن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۱۵

۴۵۳۱۱ ...... ختنہ کرنے میں زیادہ مبالغہ نہ کرو چونکہ یہ (عورت کی ختنہ) عورت کے لیے زیادہ لطف کا باعث ہے اور شوہر کے دل میں زیادہ محبت پیدا کرتی ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ام عطیۃ

حصہ اکمال

۴۵۳۱۲ ..... ساتویں دن اپنے بچوں کی ختنیں کرو چونکہ ایسا کرنا زیادہ پاکی کا باعث ہے بدن میں زیادہ گوشت پیدا کرتا ہے اور دل کو راحت پہنچاتا ہے۔

رواہ ابو حفص عمر بن عبداللہ بن زاذان فی فوائد والدیلمی عن علی

۴۵۳۱۳ ..... اے ام عطیہ! (بچیوں کی) ختنیں کرو مبالغہ سے کام نہ لو چونکہ یہ چہرے کے لیے زیادہ خوشگوار ہے اور شوہر کے لیے زیادہ لطف کا باعث ہے۔ رواہ البخاری ومسلم والخطیب فی المتفق والمفترق عن الضحاک بن قیس

۴۵۳۱۴ ..... اے ام عطیہ جب تم ختنہ کرو تو خوشبو سونگھا دو اور زیادہ مبالغہ نہ کرو چونکہ یہ چہرے کو زیادہ خوشنما بناتا ہے اور شوہر کے لیے زیادہ باعث لطف ہے۔ رواہ ثعلب فی امالیہ والطبرانی فی الاوسط وابن عدی والبخاری ومسلم والخطیب عن انس

۴۵۳۱۵ ..... اے ام عطیہ! ختنہ کرتی رہو اور زیادہ مبالغہ نہ کرو چونکہ یہ (ختنہ) چہرے کو زیادہ خوشنما بناتا ہے اور شوہر کے لیے زیادہ باعث لطف ہے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن الضحاک ابن قیس

چوتھی فصل ...... حقوق اور آداب متفرقہ کے بیان میں

اس میں پانچ فروع ہیں۔

۴۵۳۱۶ ..... اپنے بچوں کو عشاء کے وقت باہر نہ نکلنے دو چونکہ اسوقت جنات اور محافظ فرشتے آتے جاتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر

۴۵۳۱۷ ..... اپنے بچوں کو (باہر نکلنے سے) روکے رکھو حتی کہ عشاء کا اول حصہ ختم ہو جائے چونکہ یہ وقت شیاطین کے آنے جانے کا وقت ہے۔

رواہ الحاکم عن جابر

۴۵۳۱۸ ..... جب رات آ جائے اپنے بچوں کو روک لو چونکہ اس وقت شیاطین آتے جاتے ہیں جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تب بچوں کو

چھوڑ دو، رات کو دروازے بند رکھو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے لو چونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا، مشکیزوں کے منہ باندھ کر رکھو، اور اللہ تعالیٰ کا نام یاد رکھو، برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لو اور چراغ گل کر دو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر

۴۵۳۱۹ جب سورج غروب ہو جائے اپنے بچوں کو (باہر جانے سے) روکو چونکہ اس وقت شیاطین آتے جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

مغرب کے وقت بچوں کو گھر میں رکھنا

۴۵۳۲۰ عشاء کے اول حصہ میں اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو گھروں میں بند رکھو چونکہ اس وقت جنات آتے جاتے ہیں۔

رواہ عبد بن حمید عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۷۱

۴۵۳۲۱ جب سورج غروب ہو جائے اپنے مویشیوں اور بچوں کو باہر آزاد مت چھوڑے رکھو یہاں تک کہ عشاء کا اول حصہ ختم ہو جائے چونکہ جب سورج غروب ہوتا ہے شیاطین کا چلنا پھرنا شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ عشاء کا اول حصہ ختم ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن جابر

حصہ اکمال

۴۵۳۲۲...... جب رات چھا جائے یا شام ہو جائے بچوں کو باہر نکلنے سے روک لو چونکہ اس وقت شیاطین کا انتشار ہوتا ہے جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے بچوں کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کرو چونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا۔ مشکیزوں کے مونہوں باندھ دو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو اور اللہ کا نام یاد کرو اچھا ہے اگر تم برتنوں پر کوئی چیز (کپڑا) پھیلا دو اور چراغ گل کرو۔

رواہ البخاری واحمد بن حنبل ومسلم ابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان عن جابر

۴۵۳۲۳ عشاء کے ابتدائی حصہ سے ڈرتے رہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن جابر

دوسری فرع...... اولاد کے متعلق نماز کا حکم

سات سال کی عمر سے نماز کا حکم

۴۵۳۲۴...... تمہاری اولاد جب سات سال کی عمر تک پہنچ جائے انھیں نماز کا حکم دو، جب دس سال کے ہو جائیں نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔ تم میں سے کوئی اگر اپنے خادم یا غلام یا ملازم کی شادی کر دے تو اس کے جسم کی طرف ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر نظر نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۰۲ والتمییز ۱۵۳

۴۵۳۲۵...... جب لڑکا دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے ممتاز کرے اسے نماز کا حکم دو۔ رواہ ابوداؤد والبیھقی فی السنن عن رجل من الصحابة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۸۱۷ وضعیف الجامع ۵۹۴

۴۵۳۲۶...... لڑکے پر اس وقت نماز واجب ہو جاتی ہے جب وہ سمجھ بوجھ کے قابل ہو جائے اور روزہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب روزہ رکھنے کی طاقت اس میں آ جائے لڑکے پر حد اور گواہی اس وقت واجب ہو جاتی ہے جب بالغ ہو جائے۔ رواہ المرھبی فی العلم عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۹۳ والکشف الالٰہی ۲۶۷

۴۵۳۲۷۔۔۔بچہ جب سات سال کا ہوجائے اسے نماز سکھاؤ جب دس سال کا ہوجائے اور نماز نہ پڑھے اسے مارو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن سبرۃ

۴۵۳۲۸۔۔۔۔جب تمہاری اولاد میں سمجھ بوجھ پیدا ہوجائے انھیں لا الہ الا اللہ سکھاؤ پھر تم لاپرواہ ہوجاؤ گے کہ جب بھی وہ مرجائیں۔ جب تمہاری اولاد کے دانت گرنے لگیں انھیں نماز کا حکم دو۔رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عمرو

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸ والضعیفہ ۲۳۳۶

۴۵۳۲۹۔۔۔۔جب تمہاری اولاد سات سال کی ہوجائے ان کے بستروں کو الگ الگ کردو جب دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو۔

رواہ الدارقطنی والحاکم عن سبرۃ بن معبد

۴۵۳۳۰۔۔۔۔اپنی اولاد کو نماز سکھاؤ جب وہ سات سال کے ہوجائیں، جب دس سال کے ہوجائیں نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو اور ان کے بستر الگ الگ کردو۔رواہ البزار عن انس

۴۵۳۳۱۔۔۔۔۔بچہ جب سات سال کا ہوجائے اسے نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہوجائے نماز نہ پڑھنے پر اسے مارو۔رواہ ابوداؤد عن میسرۃ

حصہ اکمال

۴۵۳۳۲۔۔۔۔۔اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھاؤ اور مرتے وقت بھی انھیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو چونکہ جس کا پہلا کلام لا الہ الا اللہ ہوگا اس کا آخری کلام بھی لا الہ الا اللہ ہوگا۔ پھر وہ ایک ہزار سال بھی زندہ رہا اس سے کسی گناہ کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا۔

رواہ ابن عساکر وقال غریب فی تاریخہ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱۰ وترتیب الموضوعات ۱۰۷۰

۴۵۳۳۳۔۔۔۔۔جب لڑکا سات سال کا ہوجائے اسے نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہوجائے نماز نہ پڑھنے پر اسے مارو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن سبرۃ بن معبد

۴۵۳۳۴۔۔۔۔۔بچے جب سات سال کے ہوجائیں نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو، نو سال کے ہوجائیں ان کے بستر الگ الگ کردو ستر ہ سال کے جب ہوجائیں۔(اور بالغ بھی ہوجائیں) ان کی شادی کرادو، جب وہ ایسا کرے اسے اپنے سامنے بٹھائے اور کہے: اللہ تعالیٰ تجھے دنیا وآخرت میں میرے لیے فتنہ نہ بنائے۔رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن انس

۴۵۳۳۵۔۔۔۔۔۔بچے جب سات سال کے ہوجائیں انھیں نماز کا حکم دو اور تیرا سال کے ہوجائیں نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو۔

رواہ الدارقطنی والطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۷۰۸ وضعیف الاثر ۴۴

۴۵۳۳۶۔۔۔۔اولاد جب سات سال کی ہوجائے ان کے بستر الگ الگ کردو۔رواہ النسائی عن ابن عمرو

۴۵۳۳۷۔۔۔۔جس شخص کا لڑکا حد نکاح تک پہنچ گیا، اس کے پاس لڑکے کا نکاح کرانے کے لیے رشتہ بھی تھا لیکن اس نے لڑکے کا نکاح نہیں کرایا پھر اگر خلاف شرع واقعہ پیش آیا اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۴۵۳۳۸۔۔۔۔سات سال کا لڑکا سردار ہوتا ہے سات سال کا لڑکا خادم بھی بن جاتا ہے، سات سال کا لڑکا وزیر بھی ہوتا ہے، اگر تم اکیس سال کے معاملات حل کرنے سے راضی ہوجائے وگرنہ اس کے کاندھے پر تھپکی مارو، میں نے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں معذور پایا۔رواہ الحاکم فی الکنی والطبرانی فی الاوسط عن ابی جبیرۃ بن محمود بن ابی جبیرۃ عن ابیہ عن جدہ واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۷۶۱

بچوں کی پرورش کی فضیلت

۴۵۳۳۹......جس شخص نے بچے کو اس کے بچپن میں ایک گھونٹ پانی پلایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ستر گھونٹ حوض کوثر سے پلائیں گے۔
رواہ نعیم عن ابن عمر

تیسری فرع......تیراندازی اور تیراکی کے بیان میں

۴۵۳۴۰......بیٹے کا باپ پر حق ہے کہ وہ بیٹے کو لکھائی تیراکی اور تیراندازی سکھائے اور اسے صرف رزق حلال کھلائے۔
رواہ الحکیم وابو الشیخ فی الثواب وابن حبان عن ابی رافع

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۲

۴۵۳۴۱......اپنے بیٹوں کو تیراندازی سکھاؤ چونکہ تیراندازی دشمن کو مغلوب کرتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۲۸

۴۵۳۴۲......اپنے لڑکوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ اور لڑکی کو چرخہ کاتنا سکھاؤ۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۲۷ والکشف الالٰہی ۵۴۱

۴۵۳۴۳......اپنی اولاد کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ مومن عورت کا گھر میں اچھا مشغلہ سوت کاتنا ہے اور جب تمہیں ماں باپ دونوں بلائیں تو تو والدہ کی پکار کا جواب دو۔ رواہ ابن مندہ فی المعرفة وابوموسیٰ فی الذیل والدیلمی فی الفردوس عن بکر بن عبداللہ بن بن الربیع الانصاری

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۲۷ وضعیف الجامع ۳۷۲۶۔

اکمال

۴۵۳۴۴......وہی حقوق باپ کو بیٹے کے لیے لازم ہوتے ہیں جو بیٹے کو باپ کے لیے لازم ہوتے ہیں۔ رواہ ابن النجار عن ابی ھریرة

۴۵۳۴۵......اے ابورافع اس وقت (قیامت کے دن) تمہارا کیا حال ہوگا جب تم فقیر ہو جاؤ گے؟ عرض کیا: کیا میں اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہ کروں؟ فرمایا: ضرور کیوں نہیں، تمہارا کتنا مال ہے؟ عرض کیا: چالیس (۴۰) ہزار، اور وہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: نہیں۔ بلکہ کچھ صدقہ کرو اور کچھ روک لو۔ اور اپنی اولاد پر خرچ کرو عرض کیا: ہمارے اوپر ان کا حق ہے جس طرح ہمارا ان پر ہے؟ فرمایا جی ہاں اولاد کا باپ پر حق ہے کہ اسے کتاب اللہ کی تعلیم دے تیراندازی اور تیراکی سکھائے اور اسے حلال وطیب کا وارث بنائے۔
رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی رافع

چوتھی فرع......اولاد کے لیے عطیہ میں عدل وانصاف

عطیہ دینے میں بچوں میں برابری کرنا

۴۵۳۴۶......عطیہ کے حوالے میں اپنی اولاد میں مساوات قائم رکھو اور میں کسی کو فضیلت دیتا تو عورتوں کو فضیلت دیتا۔
رواہ الطبرانی والخطیب وابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۲۳ وضعیف الجامع ۳۲۱۵۔

۴۵۳۴۷ ..... عطیات کے حوالے سے اپنی اولاد کے درمیان عدل وانصاف کرو جیسا کہ تم پسند کرتے ہو کہ وہ احسان اور مہربانی میں تمہارے درمیان عدل کریں۔ رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۴۸ ..... اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد میں عدل کرو جیسا کہ تم پسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ احسان کریں۔ رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۱۔

۴۵۳۴۹ ..... اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد میں عدل کرو۔ رواہ البخاری ومسلم عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۰ ..... اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل وانصاف کرو یہاں تک کہ بوسے لینے میں بھی عدل کرو۔ رواہ ابن النجار عن نعمان بن بشیر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۱۲

۴۵۳۵۱ ..... بوسہ لینا نیکی ہے اور نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر

اکمال

۴۵۳۵۲ ..... اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد میں عدل رکھو جیسا تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے ساتھ احسان کریں۔ رواہ الطبرانی عن نعمان

۴۵۳۵۳ ..... اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔ رواہ البخاری ومسلم عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۴ ..... اپنی اولاد میں عدل قائم کرو اپنی اولاد میں عدل قائم کرو۔ رواہ البخاری ومسلم وابن النجار عن نعمان بن بشیر عن شیخ من اهل مكة

۴۵۳۵۵ ..... اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۶ ..... اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔ رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۷ ..... تمہارے اوپر حق ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو جیسا کہ تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے ساتھ احسان کریں۔ رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۸ ..... اولاد کا تمہارے اوپر حق ہے کہ تم ان کی درمیان عدل کرو جیسا کہ تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے ساتھ احسان کریں۔ رواہ الطبرانی والبخاری ومسلم عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۹ ..... اپنی اولاد میں مساوات قائم کرو اگر میں کسی کو فضلیت دیتا تو عورتوں کو فضلیت دیتا۔ رواہ سعید بن المنصور والطبرانی والبخاری ومسلم عن یحیٰی بن ابی کثیر عن عکرمة عن ابن عباس

۴۵۳۶۰ ..... عطیات کے متعلق اپنی اولاد کے درمیان مساوات قائم کرو۔ اگر میں کسی کو کسی پر ترجیح دیتا تو عورتوں کو مردوں پر ترجیح دیتا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن عساکر عن یحیٰی بن ابی کثیر مرسلاً

۴۵۳۶۱ ..... میں گواہی نہیں دوں گا اگرچہ ایک جلی ہوئی روٹی پر کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن النجار عن سهل بن سعد

کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے اس غلام کے متعلق گواہی دیں کہ وہ میرے بیٹے کے لیے ہے۔ ارشاد فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کے لیے اتنا ہی حصہ رکھا ہے؟ عرض کیا: نہیں تب آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

پانچویں فرع ...... بیٹوں کے ساتھ احسان اوران پر صبر کرنے کے بیان میں

۴۵۳۶۲ ...... جو شخص بیٹیوں میں مبتلا ہوجائے اور پھر وہ ان پر صبر کرے تو وہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ کی آگ کے آگے حجاب ہوں گی۔

رواہ الترمذی عن عائشۃ

۴۵۳۶۳ ...... جو شخص ان بیٹیوں میں مبتلا کردیا گیا اور پھر ان پر صبر کیا اس کے لیے دوزخ کی آگ سے وہ سترہ پردہ ہوں گی۔

رواہ الترمذی عن احمد بن حنبل و البخاری مسلم عن عائشۃ

۴۵۳۶۴ ...... جس کے ہاں بچی ہو اس نے بچی کو زندہ درگور نہ کیا اس کی توہین نہ کی اور اپنے لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۰۴۳ وضعیف الجامع ۵۸۰۷

لڑکی کے ساتھ احسان بڑا صدقہ ہے

۴۵۳۶۵ ...... اے سراقہ! کیا میں تمہیں ایک عظیم صدقہ کے متعلق نہ بتاؤں! بلاشبہ سب سے بڑا صدقہ بیٹی کے ساتھ احسان ہے وہ تمہیں پر لوٹا دیا جائے گا چونکہ تمہارے علاوہ اس کا کوئی کمانے والا نہیں ہے۔رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ و الحاکم عن سراقۃ بن مالک

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۱۸ وضعیف الجامع ۲۳۹۳

۴۵۳۶۶ ...... میری امت میں جس نے بھی تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کی اور ان کے ساتھ اچھائی سے پیش آیا تو یہ اس کے لیے آتش دوزخ کے آگے حجاب ہوں گی۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ

۴۵۳۶۷ ...... جس شخص کے پاس تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۲۴ وضعیف الجامع ۲۳۶۹

۴۵۳۶۸ ...... جس شخص کے ہاں تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے وہ اپنی وسعت کے مطابق انھیں کھلاتا پلاتا رہا اور کپڑا دیتا رہا قیامت کے دن وہ اس کے لیے آتش دوزخ کے آگے حجاب ہوں گی۔رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن عقبۃ بن عامر الجھنی

۴۵۳۶۹ ...... جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا اس کے لیے جنت ہے۔رواہ احمد بن حنبل و الترمذی و ابن حبان عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۰۸۔

۴۵۳۷۰ ...... جس مسلمان کے ہاں بھی دو بیٹیاں ہوں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا رہا، وہ دونوں اسے جنت میں داخل کریں گی۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری فی الافراد و الخرائطی فی مکارم الاخلاق و الحاکم و ابن حبان عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۱۶

۴۵۳۷۱ ...... جس شخص کے ہاں دو بیٹیاں ہوں اس نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا وہ دونوں اسے جنت میں داخل کریں گی۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

۴۵۳۷۲ ...... جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں۔

رواہ مسلم و الترمذی عن انس

۴۵۳۷۳..... جس شخص نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی ان کی تربیت کی اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اس کی لیے جنت ہے۔

رواہ ابو داؤد عن ابی سعید

۴۵۳۷۴..... بیٹیوں پر زبردستی مت کرو چونکہ وہ دل میں اُنس ومحبت رکھتی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن عقبہ بن عامر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۰۳۴ وضعیف الجامع ۶۲۶۸۔

۴۵۳۷۵..... لڑکی کے جب نو (۹) سال گزر جائیں وہ اسوقت عورت بن جاتی ہے۔

رواہ الخطیب والدیلمی فی الفردوس وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۳

۴۵۳۷۶..... الحمدللہ بیٹیوں کو دفن کرنا (جب اپنی موت مرجائیں) عزت ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۱۸۶ وضعیف الجامع ۲۷۹۲

۴۵۳۷۷..... بیٹیوں کو دفن کرنا (جب اپنی موت مرجائیں) عزت ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۶۳ وتحذیر المسلمین ۸۶۔

حصہ اکمال

۴۵۳۷۸..... جب کسی مرد کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتے ہیں جو زمین پر آ کر کہتے ہیں: السلام علیکم اے اہل بیت! اس بچی کو اپنے پروں تلے ڈھانپ لیتے ہیں اور بچی کے سر پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کمزور جان کمزور سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس بچی کا انتظام چلاتا ہے قیامت کے دن تک اس کی معاونت کی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن نبیط بن شریط

۴۵۳۷۹..... جب کوئی لڑکی پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں فرشتہ اسے برکت میں سجا دیتا ہے اور کہتا ہے کمزور بچی کمزور ماں سے پیدا ہوئی ہے اس بچی کا انتظام چلانے والا تا قیامت معان رہتا ہے اور جب بچہ پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ تجھے سلام کہتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۴۵۳۸۰..... بالاشبہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں کے باپ سے محبت کرتے ہیں جو بیٹیوں پر صبر کیے ہوئے ہو اور ثواب کا امیدوار ہو۔

رواہ ابوالشیخ عن ابی ھریرۃ وفیہ اسحاق بن بشیر

تین بیٹیوں کی پرورش پر جنت کی بشارت

۴۵۳۸۱..... جس مسلمان کی بھی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر خرچ کرتا ہو حتی کہ ان کی شادی کرادے یا وہ مرجائیں وہ باپ کے لیے دوزخ کی آگ کے آگے حجاب ہوں گی، کسی نے عرض کیا: اگر دو بیٹیاں ہوں؟ فرمایا: اگر دو بیٹیاں ہوں ان کا بھی یہی حکم ہے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والطبرانی عن عوف بن مالک

۴۵۳۸۲..... میں اور وہ عورت جس نے شادی اور زیب وزینت کو ترک کردیا ہو جو جاہ ومنصب والی ہو اور حسن وجمال کی مالکہ ہو اس نے اپنے آپ کو بیٹیوں کی نگہداشت کے لیے روک لیا ہو حتی کہ بیٹیوں کی شادی ہوجائے یا مرجائیں وہ عورت جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگی جیسے یہ دو انگلیاں۔

رواہ الخرائطی عن ابی ھریرۃ

۴۵۳۸۳..... جس شخص نے ایک بیٹی کی شادی کرائی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے سر پر بادشاہ کا تاج سجائیں گے۔

رواہ ابن شاھین عائشۃ

۴۵۳۸۴..... جس شخص نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا تین کی پرورش کی حتی کہ ان کی شادی کرادی یا وہ انھیں چھوڑ کر خود مر گیا میں اور وہ جنت میں یوں ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ رواہ عبد بن حمید وابن حبان عن ثابت عن انس

۴۵۳۸۵..... جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی حتی کہ ان کی شادی کرادی وہ اس کے لیے دوزخ کے آگے حجاب بن جائیں گی۔

رواہ الخطیب عن انس

۴۵۳۸۶..... جس شخص نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو خالاؤں یا دو پھوپھیوں یا دو دادیوں کی پرورش کی وہ جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں۔ اگر وہ (عورتیں) تین ہوں تو یہ اس کے لیے زیادہ باعث فرحت ہے اگر عورتیں چار ہوں یا پانچ ہوں اے اللہ کے بندو! اسے پاؤ اسے قرضہ دو اور اس کی مثال بنو۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن ابی المحبر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد المجموعۃ ۳۷۳۔

۴۵۳۸۷..... جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی ان پر خرچ کیا ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا یہاں تک کہ بیٹیاں اس سے بے نیاز ہوگئیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتے ہیں الا یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کر دے جس کی مغفرت نہ ہو کسی نے عرض کیا: جس کی دو بیٹیاں ہوں؟ ارشاد فرمایا: جس کی دو بیٹیاں ہوں اس کا بھی یہی حکم۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۴۵۳۸۸..... جس شخص کی تین بیٹیاں ہو یا تین بہنیں ہوں، وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا اور ان کی دیکھ بھال کرتا رہا وہ جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا۔ آپ ﷺ نے چاروں انگلیوں سے اشارہ کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلی وابوالشیخ والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۵۳۸۹..... جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی دیکھ بھال کرتا ہو اور ان پر رحم کھاتا ہو اس کے لیے جنت ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن جابر

دو لڑکیوں کی پرورش پر بشارت

۴۵۳۹۰..... جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں وہ انھیں کھلاتا پلاتا ہو اپنی طاقت کے مطابق انھیں کپڑا دیتا ہو اس نے ان پر صبر کر لیا وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب ہوں گی جس کی تین بیٹیاں ہوا وہ ان پر صبر کرے انہیں کھلاتا پلاتا ہو اور کپڑا بھی دیتا ہو وہ اس کے لیے دوزخ سے حجاب ہوں گی اس کے ذمہ صدقہ اور جہاد نہیں ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی عرش وقال سندہ مجھول ضعیف

۴۵۳۹۱..... جس شخص کے ہاں ایک بچی ہو اس نے اچھی طرح سے اس کی تربیت کی اچھی تعلیم سے اسے آراستہ کیا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی اس پر وسعت کی وہ بچی اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ اور پردہ ہوگی۔ رواہ الطبرانی والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود

۴۵۳۹۲..... جس شخص کی دو بہنیں ہوں اس نے ان کے اٹھنے بیٹھنے کا اچھا بندوبست کیا وہ ان دونوں کے درمیان جنت میں داخل ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۴۵۳۹۳..... جس شخص کی تین بیٹیاں ہو یا تین بہنیں ہو اس نے ان کی خوشی غمی پر صبر کر لیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا چونکہ ان عورتوں پر وہ رحم کھاتا رہا ہے کسی نے عرض کیا: جس کی دو بیٹیاں ہوں؟ فرمایا: جس کی دو بیٹیاں ہو اس کا بھی یہی حکم ہے عرض کیا گیا: جس کی ایک بیٹی ہوں؟ فرمایا: جس کی ایک بیٹی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۵۳۹۴..... جس کی دو بیٹیاں ہو یا دو بہنیں ہوں وہ ان کی دیکھ بھال کرتا ہو یہاں تک کہ ان کی شادی کرادی وہ جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا اور آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سبابہ اور وسطی کو جمع کیا۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن انس

۴۵۳۹۵..... جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں اچھی طرح سے ان کی دیکھ بھال کی میں اور وہ جنت میں یوں ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۵۳۹۶۔۔۔۔۔جس شخص کی ایک بیٹی ہو وہ تھکا ہوتا ہے، جس کی دو بیٹیاں ہوں وہ بوجھل ہوتا ہے، جس کی پانچ بیٹیاں ہوں وہ میرے ساتھ جنت میں یوں ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں اور جس شخص کی چھ بیٹیاں ہوں اس کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی وہ آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔رواہ ابوالشیخ عن انس

۴۵۳۹۷۔۔۔۔جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی دیکھ بھال کرتا رہا، ان پر رحم کھایا اور ان کی کفالت کی یقیناً اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اگر دو بیٹیاں ہوں؟ فرمایا اگر تین ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابن منیع والضیاء عن جابر

۴۵۳۹۸۔۔۔ جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اس نے ان کی پرورش کی انھیں ٹھکانا مہیا کیا اور ان کی کفالت کی اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔عرض کیا گیا: اگر دو ہوں؟ فرمایا: دو کا بھی یہی حکم ہے عرض کیا گیا اگر ایک ہو فرمایا: ایک کا بھی یہی حکم ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۴۵۳۹۹۔۔۔۔۔بیٹیاں شفقت کی دلدادہ ہوتی ہیں اور بابرکت ہوتی ہیں جس کی ایک بیٹی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ کے آگے پردہ کردیتے ہیں جس کی دو بیٹیاں ہوا سے جنت میں داخل کردیا جائے گا، جس کے یہاں تین بیٹیاں ہوں یا اتنی ہی تعداد میں بہنیں ہوں اس کے ذمہ سے جہاد اور صدقہ اٹھالیا جاتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابن انس

بیٹے کو بیٹی پر ترجیح نہ دی جائے

۴۵۴۰۰ جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اس نے بیٹی کو اذیت نہ پہنچائی اسے اچھائی سے نہ روکا اور بیٹے کو بیٹی پر ترجیح نہ دی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس

۴۵۴۰۱۔۔۔تم میں سے کوئی شخص اپنی بیٹی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ایک بدصورت گھٹیا شخص سے اس کی شادی کرادیتا ہے حالانکہ عورتیں بھی وہی کچھ چاہتی ہیں جو تم چاہتے ہو۔رواہ ابونعیم عن الزبیر

۴۵۴۰۲۔۔۔جس شخص کے ہاں دو بیٹیاں جوان ہوجائیں اور اس نے بیٹیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ہم اسے جنت میں داخل کریں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۴۰۳ میری امت میں جس شخص کے ہاں تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں وہ اچھی طرح سے ان کی پرورش کرے حتیٰ کہ انھیں بیاہ دے یا وہ مرجائیں وہ شخص جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں سبابہ اور وسطی جمع کرکے اشارہ کیا۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۴۵۴۰۴۔۔۔تم ان پر خرچ کرتی رہو ان پر جو تم خرچ کروگی اس کے بدلہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہے۔(رواہ البخاری ومسلم عن ام سلمۃ) کہتی ہیں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچ کروں تو کیا میرے لیے اجر وثواب ہوگا؟ وہ تو میرے بھی بیٹے ہیں اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔رواہ احمد بن حنبل عن رائطۃ امراۃ عبداللہ بن مسعود مثلہ

۴۵۴۰۵۔۔۔۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت واجب کردی ہے اور اس کھجور کے بدلہ میں اسے دوزخ کی آگ سے آزاد کردیا ہے۔(رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن عائشۃ) کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی اس نے اپنے پاس اپنی دو بیٹیاں اٹھا رکھی تھیں میں نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے ہر بچی کو ایک ایک کھجور دی اور ایک کھجور اپنے منہ کی طرف لے گئی تاکہ وہ بھی کھائے لیکن بچیوں نے اس کھجور کا بھی مطالبہ کردیا عورت نے کھجور دو حصوں میں تقسیم کی اور ایک ایک حصہ دونوں کو دے دیا۔میں نے یہ واقعہ رسول کریم ﷺ سے بیان کیا اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۵۴۰۶۔۔۔۔۔اس نے جو اپنے دو بیٹوں پر رحم کیا ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر رحم کردیا ہے۔(رواہ الطبرانی عن السید الحسن) کہتے ہیں: ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے پاس دو بیٹے تھے آپ ﷺ نے اسے تین کھجوریں دیں عورت نے اپنے دونوں بیٹوں کو

ایک ایک کھجور دی، جب بچوں نے اپنے حصہ کی کھجوریں کھالیں ماں کی طرف دیکھنا شروع کردیا ماں نے اپنے حصہ کی کھجور دو حصوں میں تقسیم کی اور بچوں کو دے دی۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

احادیث متفرقہ

۴۵۴۰۷ ... میں اور وہ عورت جس نے خاوند کے مرنے کے بعد اپنے بچے پر صبر کرلیا ہو اور بچے سے پیار کرتی ہو قیامت کے دن یوں ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں۔ شہادت کی انگلی اور درمیان کی انگلی سے اشارہ کیا۔ اور وہ جو جاہ ومنصب کی مالک ہو اس نے خاوند کے مرنے کے بعد یتیموں پر اپنے آپ کو روک لیا حتیٰ کہ یتیموں کی شادی کرائی یا مر گئے۔ رواہ ابوداؤد عن عوف بن مالک

۴۵۴۰۸ ... جس نے کسی چھوٹے کی تربیت کی حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے کے قابل ہو گیا اللہ تعالیٰ اس سے حساب نہیں لے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۰۹ وضعیف الجامع ۵۴۹۵۔

۴۵۴۰۹ ... اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرو انھیں تین چیزوں کی محبت دو نبی کی محبت، نبی کے اہل بیت کی محبت اور قرأت قرآن کی محبت۔ چونکہ قیامت کے دن حاملین قرآن اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوں گے انبیاء واصفیاء کے ساتھ جس دن کہ اللہ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

رواہ ابونصر عبدالکریم الشیرازی فی فوائدہ والدیلمی فی الفردوس وابن النحار عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۱ والضعیفۃ ۲۱۶۲

۴۵۴۱۰ ... اپنی اولاد کی عزت واحترام کرو اور اچھی طرح سے ان کی تربیت کرو۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۰۲ وضعیف الجامع ۱۱۳۳

۴۵۴۱۱ ... اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی عطیہ باپ بیٹے کو نہیں دے سکتا۔ رواہ الترمذی وحاکم عن عمرو بن سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۳ والضعیفۃ ۱۱۲۱

بارہ سال کے بعد شادی نہ کرانے کا گناہ

۴۵۴۱۲ ... تورات میں لکھا ہے: جس شخص کی بیٹی بارہ سال کی ہوگئی اور اس کی شادی نہ کرائی اور وہ کسی گناہ میں پڑ گئی اس کا گناہ باپ کے سر ہوگا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عمرو عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۷۲۔

۴۵۴۱۳ ... جس شخص کے ہاں لڑکا ہوا سے چاہئے کہ لڑکے کے لیے تختی بھی کرے۔ رواہ ابن عساکر عن معاویۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۶۹ وضعیف الجامع ۲۸۰۰

۴۵۴۱۴ ... جس شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا سے چاہئے کہ بچے کی دائیں کان میں اذان دے اور بائیں کان میں اقامت کہے۔ اس بچے کو ام الصبیان کی تکلیف نہیں ہوگی۔ رواہ ابویعلی عن الحسین

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۸۱ والکشف الالٰہی ۵۵۶

۴۵۴۱۵ ... ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے اور دل کا پھل بیٹا ہے۔ رواہ البزار عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۲۷

۴۵۴۱۶..... بیٹے کا باپ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے کتابت (لکھائی) سکھائے اور یہ کہ اس کا اچھا نام رکھے اور جب بالغ ہو جائے اس کی شادی کرائے۔

رواہ ابن النجار عن ابی هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۲۰۰۵

۴۵۴۱۷..... اللہ تعالیٰ اس باپ پر رحم کرے جو اپنے بیٹے پر احسان کرتا ہو۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۰۹ وتذکرۃ الموضوعات کچھ زیادتی کے ساتھ ۲۰۷

۴۵۴۱۸..... جب وہ جاہل تھا تم نے اسے تعلیم نہیں دی اور جب بھوکا تھا اسے کھانا نہیں کھلایا۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجه والحاكم عن عباد بن شرحبيل

۴۵۴۱۹..... اپنی اولاد کی نیکی کرنے پر مدد کرو جو چاہے اپنی اولاد سے نافرمانی نکال لے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۲۵ وضعیف الجامع ۹۷۳۔

۴۵۴۲۰..... لڑکا جب یتیم ہو تو اس کے سر پر آگے کی طرف ہاتھ پھیرو اور اگر لڑکے کا باپ موجود ہو تو اس کے سر پر ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف پھیرو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۳

۴۵۴۲۱..... چھوٹے قد والا بچہ جو قریب قریب قدم رکھتا ہو اپنی چھوٹی آنکھ سے دیکھتا ہے۔

رواہ وكيع فی الغرر وابن السنی فی عمل يوم وليلة والخطيب وابن عساكر عن ابی هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰۹۔

۴۵۴۲۲..... کیا میرے قابو میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت نکال دی ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجه عن عائشة

بچہ کے رونے کی وجہ

۴۵۴۲۳..... جب کوئی بری بات شیطان کی طرف سے بچہ سنتا ہے تو چیخنے لگتا ہے۔ رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی هريرة

۴۵۴۲۴..... مٹی بچوں کی بہار ہے۔ رواہ الخطيب فی رواية مالک عن سهل بن سعد وابوداؤد عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۷ واسنی المطالب ۵۱۷۔

حصہ اکمال

۴۵۴۲۵..... میں اور وہ عورت جس کا خاوند مر جائے اور وہ اپنے بچوں پر صبر کرے جب وہ اپنے بچوں پر مہربان ہو اور اپنے رب کی اطاعت کرتی ہو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو قیامت کے دن یوں ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں دو انگلیاں ملا کر اشارہ کیا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۴۵۴۲۶..... میں اور اپنے بچوں پر صبر کرنے والی عورت جو جاہ منصب کی مالکہ ہو اس نے اپنے آپ کو اپنی بیٹیوں پر روک لیا ہو حتیٰ کہ ان کی شادی کرا دے یا وہ مر جائیں (وہ اور میں) جنت میں ایسے ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ رواہ الخرائطی عن ابی هريرة

۴۵۴۲۷..... اے ابوامامہ! میں اور وہ عورت جس نے اپنے آپ کو اپنے بچوں پر روک لیا ہو اپنے بچوں سے پیار کرتی ہو اپنے رب پر ایمان لائی ہو، اپنی اولاد پر مہربان ہو (ہم) جنت میں ایسے ہی ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کا فخر ختم کر دیا ہے تم سب آدم اور حواء کی اولاد

ہو، جیسے صاع کا پاٹ، تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اگر تمہارے پاس ایسے رشتے آئیں جن کی دینداری اور امانتداری سے تم راضی ہو ان کی شادی کرادو۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان وضعفه عن ابی امامة

۴۵۴۲۸..... تمہیں وہ عورت کیوں پسند ہے چونکہ وہ اپنے بچوں پر رحمدل تھی اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس پر بھی رحم فرمایا۔ رواہ الحاکم عن انس

۴۵۴۲۹..... اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے ہر اس آدمی پر جو مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہونا چاہے۔ البتہ میں اپنی دائیں طرف دیکھوں اچانک ایک عورت ہوگی جو مجھ سے آگے جنت کے دروازے کی طرف بڑھ رہی ہوگی۔ میں کہوں گا: یہ عورت مجھ سے آگے کیوں بڑھ رہی ہے؟ مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! یہ حسین وجمیل عورت تھی اس کی یتیم اولاد تھی جس پر اس نے صبر کرلیا تھا حتیٰ کہ ان کا معاملہ اپنی حد تک پہنچ گیا اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے اسے یہ انعام عطا کیا ہے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی عن ابی هریرة

۴۵۴۳۰..... چھوٹے قد والا بچہ اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے دیکھتا رہتا ہے۔ یہ ارشاد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے ارشاد فرمایا تھا۔

رواہ وکیع فی الغرر والخطیب وابن عساکر عن ابی هریرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰۹۔

۴۵۴۳۱..... وہ چھوٹی آنکھ سے رحمت کی طرف دیکھتا ہے۔ رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی هریرة

۴۵۴۳۲..... اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی کرادو اور انھیں سونا اور چاندی کے زیورات پہناؤ ان کے لیے اچھے اچھے کپڑے بناؤ انھیں اچھے اچھے تحفے دو تاکہ وہ ایک دوسرے میں رغبت کریں۔ رواہ الحاکم فی تاریخه عن ابن عمر

۴۵۴۳۳..... اللہ تعالیٰ شیطان کو قتل کرے اولاد فتنہ ہے۔ بخدا مجھے علم نہیں تھا کہ میں منبر سے نیچے اترا بچہ میرے پاس لایا گیا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو منبر پر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا، آپ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ ٹھوکر کھا کر منہ کے بل گر پڑے آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تاکہ حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھالیں اتنے میں لوگ اٹھا کر آپ کے پاس لے آئے اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

۴۵۴۳۴..... بلاشبہ یہ بچی تو تمہارا پھول ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج

۴۵۴۳۵..... حسن ادب سے بڑھ کر کوئی والد اپنی اولاد کو وراثت نہیں دے سکتا۔ رواہ العسکری وابن النجار عن ابن عمر

۴۵۴۶۳..... بیٹے کا باپ پر حق ہے کہ باپ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے حسن آداب سے آراستہ کرے۔ رواہ ابن النجار عن ابی هریرة

۴۵۴۳۷..... ہر روز ایک صاع صدقہ کرنے سے بدر جہا بہتر ہے کہ تم اپنی اولاد کی تربیت کرو۔ رواہ العسکری فی الامثال عن جابر بن سمرة

۴۵۴۳۸..... ہر روز نصف صاع کسی مسکین پر صدقہ کرنے سے بدر جہا بہتر ہے کہ تم اپنی اولاد کی تربیت کرو۔

رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی هریرة

آٹھواں باب ..... والدین پر احسان کرنے کے متعلق

ماں کا احترام

۴۵۴۳۹..... جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ رواہ القضاعی والخطیب فی الجامع عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے احادیث القضاعی ۷۰ واسنی المطالب ۵۴۴

۴۵۴۴۰... اپنی ماں کے ساتھ بھلائی کرو پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ اس کے بعد پھر قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی واحسان کرو۔رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی والحاکم عن معاویۃ بن حیدۃ عن ابی ہریرۃ

۴۵۴۴۱... اگر جریج راہب بہت بڑا فقیہ وعالم ہوتا اسے ضرور یقین ہوتا کہ ماں کی دعا کی قبولیت رب تعالیٰ کی عبادت سے بدرجہا افضل ہے۔

رواہ الحسن بن سفیان والحکیم وابن قانع والبیہقی فی شعب الایمان عن حوشب الفہری

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۸۲ والتمییز ۱۳۶

۴۵۴۴۲... جس شخص نے اپنی ماں کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو یہ دوزخ کی آگ کے آگے پردہ ہوگا۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۲ وترتیب الموضوعات ۸۷۱۔

جنت ماں کے پاؤں تلے ہے

۴۵۴۴۳... اپنی والدہ کی ٹانگوں کے ساتھ چمٹ جاؤ چونکہ جنت ماؤں کی قدموں تلے ہے۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن فاطمۃ

۴۵۴۴۴... اپنی ماں کے قدموں کے ساتھ چمٹ جاؤ وہیں تمہیں جنت ملے گی۔رواہ ابن ماجہ عن فاطمۃ

۴۵۴۴۵... باپ اور ماں کے ساتھ بھلائی کرو میں تمہیں والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہوں۔رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۴۵۴۴۶... میں مرد کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی کرے میں اسے وصیت کرتا ہوں کہ والدہ کے ساتھ بھلائی کرے میں مرد کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ بھلائی کرے میں اسے وصیت کرتا ہوں کہ اپنے غلام کے ساتھ بھلائی کرے جو کہ اس کی ولایت میں ہے گو کہ غلام پر ایسی کوئی موذی چیز ہو جو آقا کو اذیت پہنچاتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابی سلامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۲۱۰

۴۵۴۴۷... تین مرتبہ فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں ماؤں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے اور دو مرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے والد کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے اور دو مرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے۔

رواہ البخاری فی الافراد وابن ماجہ والطبرانی والحاکم عن المقداد

۴۵۴۴۸... میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا اے محمد! جس شخص نے والدین میں سے کسی ایک کو پایا اور پھر وہ (ان کی خدمت نہ کرنے کی وجہ سے) دوزخ میں داخل ہوا وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہے کہو آمین۔ میں نے کہا آمین کہا اے محمد! جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور بدون مغفرت کے مرگیا اور پھر دوزخ میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور رکھے کہو آمین میں نے کہا آمین کہا: جس شخص کے پاس آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور کرے کہو آمین! میں نے کہا آمین۔

رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرۃ

۴۵۴۴۹... باپ کے مرجانے کے بعد اولاد کا اس کے لیے استغفار کرنا بھلائی واحسان میں سے ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابی اسید مالک بن زرارۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۲۱

۴۵۴۵۰... کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے باپ کی کمائی سے ہیں۔رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۴۵۴۵۱... تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے باپ کے ہیں بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی کا حصہ ہے لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ عن ابن عمرو

والدین پر خرچ کرنے کی فضیلت

۴۵۴۵۲.....اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجروثواب دیا ہے اور جو مال تم والدین پر خرچ کرتے ہو وہ میراث کی شکل میں تمہیں واپس مل جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن بریدة

۴۵۴۵۳.....والدین تمہاری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۹۸

۴۵۴۵۴.....والدین کے ساتھ احسان وبھلائی ہی عمر میں اضافہ کرسکتی ہے تقدیر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے، بسا اوقات آدمی کو رزق نصیب ہونا تھا لیکن گناہ کی وجہ سے اس سے محروم کردیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحکیم عن ثوبان

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۷۲ وضعیف الجامع ۶۳۴۹۔

۴۵۴۵۵.....کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ (وہ اس طرح کہ) یہ شخص کسی دوسرے آدمی کو باپ کی گالی دے وہ جواب میں اسے بھی باپ کی گالی دے یہ اس کی ماں کو گالی دے اور وہ بھی اس کی ماں کو گالی دے۔

رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۴۵۴۵۶.....کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے وہ اس طرح کہ ایک شخص کسی دوسرے آدمی کے باپ پر لعنت کرے وہ جواباً اس کے باپ پر لعنت کرے یہ اس کی ماں پر لعنت کرے اور وہ اس کی ماں پر لعنت کرے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو

۴۵۴۵۷.....جب کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے حج اس کی طرف سے بھی اور اس کے والدین کی طرف سے بھی قبول کیا جاتا ہے۔ اس سے ان کی روحیں آسمان میں خوش ہوتی ہیں۔ رواہ الدارقطنی عن زید بن ارقم

۴۵۴۵۸.....دو گناہ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ دنیا میں بہت جلدی سزا دیتے ہیں ایک بغاوت اور دوسرا والدین کی نافرمانی۔

رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی عن ابی بکرة

۴۵۴۵۹.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ نافرمانی کو پسند نہیں کرتا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۴۵۴۶۰.....اپنے والد کی محبت کی پاسداری کرو اسے منقطع مت کرو کہیں اللہ تعالیٰ تمہارے نور کو بجھا نہ دے۔

رواہ البخاری فی الافراد والطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۰

۴۵۴۶۱.....جب باپ اپنی اولاد کی طرف ایک نظر سے دیکھتا ہے تو باپ کی یہ نظر اولاد کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۷۔

۴۵۴۶۲.....سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی باپ کی وفات کے بعد اس سے محبت کرنے والوں سے صلہ رحمی رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الافراد ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابن عمر

۴۵۴۶۳.....یہ بات نیکی میں سے ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی رکھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۴۵۴۶۴.....جو شخص چاہتا ہو کہ وہ باپ کے ساتھ اس کی قبر میں بھی صلہ رحمی کرے اسے چاہیے کہ وہ باپ کے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتا رہے۔ رواہ اصحابہ السنن الاربعة وابن حبان عن ابن عمر

۴۵۴۶۵.....وہ بھلائی جس پر بہت جلدی ثواب مرتب ہوتا ہو احسان اور صلہ رحمی ہے اور وہ برائی جس پر بہت جلدی عذاب مرتب ہوتا ہو ظلم اور

قطع رحمی ہے۔رواہ الترمذی وابن ماجہ عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۲۳ وضعیف الادب ۹۶

۴۵۴۶۶..... (ابواب گناہ میں) دو ابواب ایسے ہیں جن پر بہت جلدی سزا ملتی ہے ایک ظلم اور دوسرا والدین کی نافرمانی۔رواہ الحاکم عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۴۰

فائدہ:......زبان نبوت سے نکلی ہوئی بات میں سرمو برابر بھی کمی نہیں ہوسکتی ان سطور کا ترجمہ لکھنے سے ٹھیک دو (۲) ماہ قبل اسلام آباد میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر خون کی ایسی ہولی کھیلی گئی جسے دیکھ کر بابا کو چنگیز کی روحیں بھی کانپ اٹھیں چنانچہ دو ہزار سے زائد مدرس کی طالبات کو آگ اور بارود میں تڑپا دیا اس کے بعد صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کو اپنی حکومت اور اپنی جان بچانے کے لالے پڑ گئے اتحادیوں کے سہارے کے لیے بھیک مانگنے لگے۔

والدین کی اطاعت سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے

۴۵۴۶۷......والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آدمی کی عمر میں اضافہ فرماتا ہے۔رواہ ابن منیع وابن عدی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۲۶

۴۵۴۶۸..... بلاشبہ آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۴۵۴۶۹..... آدمی کا چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔رواہ الترمذی عن علی والطبرانی عن ابن عباس

۴۵۴۷۰..... چچا بھی والد ہے۔رواہ الضیاء واصحاب السنن الاربعۃ عن عبداللہ بن الوارثی مرسلاً

۴۵۴۷۱..... تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے باپ کے ہیں۔رواہ ابن ماجہ عن جابر والطبرانی عن سمرۃ وابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۹۵ ذخیرۃ الحفاظ ۷۵۹

۴۵۴۷۲..... بھائیوں میں جو بڑا ہو وہ باپ کے مقام پر ہوتا ہے۔رواہ الطبرانی وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن کلیب الجہنی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۹۹ وضعیف الجامع ۲۲۸۸

۴۵۴۷۳..... بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ایسا ہی حق ہے جیسا باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن سعید بن العاص

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۳ وضعیف الجامع ۱۲۷۱

۴۵۴۷۴..... والدین کے ساتھ احسان کرنا جہاد کے مترادف ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ عن الحسن مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۲۶

۴۵۴۷۵..... والدین کے ساتھ احسان کرنا عمر میں اضافے کا باعث ہے، جھوٹ رزق میں کمی لاتا ہے، دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے چنانچہ مخلوق سے متعلق اللہ تعالیٰ کی دو طرح کی تقدیر ہے۔(۱) اللہ پر نافذ (۲) تقدیر ، بیدہ انبیاء کو علماء پر فضیلت کے دو درجے حاصل ہیں اور علماء کو شہداء پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے۔رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ وابن عدی عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۳۱ وضعیف الجامع ۲۳۴۷

۴۵۴۷۶..... اپنے آباء کے ساتھ احسان کرو تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ احسان کریں گے تم خود پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۵۴۷۷..... اپنے آباء (باپ دادا) کے ساتھ احسان کرو تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ احسان کریں گے عورتوں (کے فتنہ) سے اپنا دامن

پاکیزہ رکھو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی جس شخص کے پاس اس کے بھائی نے معذرت کی اور اس نے معذرت قبول نہ کی وہ حوض کوثر پر ہرگز وارد نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن جابر

45478 ...... اس شخص کی ناک خاک آلود ہو پھر اس شخص کی ناک خاک آلود ہو پھر اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا یا دونوں کو پایا (خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوسکا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

45479 ...... والد کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے اور والد کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع 3605۔

45480 ...... وہ شخص جو اپنے والدین اور اپنے رب کا فرمانبردار ہو وہ علیین کے اعلیٰ درجہ میں ہوگا۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع 3844

45481 ...... تمہارا جہاد والدین کی خدمت میں ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الثلاثۃ عن ابن عمرو

45482 ...... جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے والدین کی فرمانبرداری میں صبح کو اٹھتا ہے اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع 5477 والنوافح 2039

45483 ...... جو شخص اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرتا ہو اس کے لیے خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرماتا ہے۔

رواہ البخاری فی الافراد والحاکم عن معاذ بن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب 3 وضعیف الجامع 5502

والدین کی طرف سے حج کرنے کی فضیلت

45484 ...... جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کی طرف سے حج کیا اس کی طرف سے حج ادا ہو جاتا ہے اور کرنے والے کے لیے دس حجوں کی فضیلت ہوتی ہے۔ رواہ الدارقطنی عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع 5551۔

45485 ...... جس شخص نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا یا ان کا قرضہ ادا کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ابرار کے ساتھ اٹھائے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والدارقطنی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع 5552 والضعیفۃ 1435

45486 ...... جس شخص نے ہر جمعہ کے دن والدین کی قبر کی زیارت کی یا ان دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی اور ان کی قبر کے پاس سورت یٰس آپڑھی اس کی بخشش کر دی جائے گی۔ رواہ ابن عدی عن ابی بکر

45487 ...... جس شخص نے ہر جمعہ کے دن ایک مرتبہ والدین یا ان دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی اور اس کے پاس سورت یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیں گے اور اسے نیکوکار لکھیں گے۔ رواہ الحکیم عن ابی ھریرۃ

45488 ...... اولاد باپ کی پاکیزہ کمائی کا حصہ ہوتی ہے لہٰذا اپنی اولاد کے مال میں سے کھاؤ۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن عائشۃ

45489 ...... والد جنت کا درمیانی دروازہ ہوتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی الدرداء

45490 ...... بیٹا باپ کی کمائی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۵۴۹۱..... کوئی بیٹا اپنے باپ کا بدلہ نہیں چکا سکتا الا یہ کہ بیٹا باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ

۴۵۴۹۲..... اللہ تعالیٰ نے ان کا نام ابرار رکھا ہے چونکہ انھوں نے اپنے آباء ماؤں اور بیٹوں کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے جس طرح تیرے والدین کا تجھ پر حق ہے اسی طرح تیرے بیٹے کا بھی تجھ پر حق ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۸۵ وضعیف الجامع ۱۰۵۸

۴۵۴۹۳..... سوموار اور جمعرات کے دن اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں جبکہ انبیاء آباؤ اجداد اور ماؤوں کو اعمال جمعہ کے دن پیش کیے جاتے ہیں وہ ان کی نیکیاں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں ان کے چہروں کی سفیدی میں اضافہ ہوتا ہے اور چمکنے لگتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنے مردوں کو اذیت مت پہنچاؤ۔رواہ الحکیم عن ولد عبدالعزیز

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۴۶ والضعیفۃ ۱۴۸۰۔

۴۵۴۹۴..... جہاد نہیں کہ آدمی اللہ کی راہ میں تلوار لے کر دشمن کو مارے جہاد تو یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین اور اولاد کی دیکھ بھال کرے تو وہ آدمی جہاد میں ہوتا ہے۔جو شخص اپنی ذات کی دیکھ بھال کرے اور لوگوں کی طرف سے اس کی کفایت کرے تو وہ شخص بھی جہاد میں ہے۔

رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۸۳ والضعیفۃ ۱۹۸۹

۴۵۴۹۵..... واپس جاؤ اور اپنے والدین سے اجازت لو اگر وہ تمہیں اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ بھلائی کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابی سعید

والدین کی طرف نظر رحمت سے دیکھنا

۴۵۴۹۶..... جو شخص اپنے والدین کی طرف رحمت کی ایک نظر سے دیکھتا ہے اس کے لیے ایک مقبول ومبرور حج لکھ دیا جاتا ہے۔

رواہ الرافعی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۰۔

۴۵۴۹۷..... جس شخص نے اپنے والدین کو راضی کر لیا اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا، جس شخص نے اپنے والدین کو ناراض کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔رواہ ابن النجار عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۲ والمشتھر ۱۵۱

ماں کے ساتھ بھلائی کا بیان......از حصہ اکمال

۴۵۴۹۸..... جب تو نماز پڑھ رہا ہو اور تجھے تیرے والدین پکاریں تو اپنی ماں کو پکار کا جواب دو باپ کو جواب نہ دو۔رواہ الدیلمی عن جابر

۴۵۴۹۹..... اگر والدین تمہیں پکاریں اور تم نماز پڑھ رہے ہو اپنی ماں کو جواب دو باپ کو جواب نہ دو۔

رواہ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی عن جابر

۴۵۵۰۰..... اگر میں اپنے والدین کو پاتا یا ان دونوں میں سے ایک کو پاتا اور میں نے عشاء کی نماز شروع کر لی ہوتی اور سورت فاتحہ پڑھ لی ہوتی اتنے میں میری ماں مجھے پکارتی کہ: اے محمد! میں اپنی والدہ کو ضرور جواب دیتا۔رواہ ابوالشیخ عن طلق بن علی

۴۵۵۰۱..... تم سے پہلی امتوں میں ایک عبادت گزار آدمی تھا وہ گرجے کا پجاری تھا اسے جریج کہا جاتا تھا اس کی ماں زندہ تھی وہ اس کے پاس آ کر

اسے آواز دیتی جریج گرجے سے جھانک لیتا اور ماں سے باتیں کرتا۔ ایک دن ماں اس کے پاس آئی وہ نماز میں مصروف تھا، ماں نے جریج کو آواز دینی شروع کی ہاتھ پیشانی پر رکھا اور زور سے آواز دی۔ اے جریج، اے جریج تین بار آواز دی۔ ہر پکار کے بدلہ میں جریج کہتا اے میرے رب! میں اپنی ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ اتنے میں ماں کو غصہ آیا اور کہنے لگی: اے اللہ اس وقت تک جریج کو موت نہ آئے جبتک وہ فاجرہ عورتوں کے چہرے نہ دیکھ لے۔

چنانچہ اس بستی کے بادشاہ کی بیٹی بالغ ہو چکی تھی اور اسے (حرام کا) حمل ٹھہر چکا تھا اس نے لڑکا جنم دیا لوگوں نے لڑکی سے پوچھا: یہ برا فعل تیرے ساتھ کس نے کیا ہے؟ لڑکی نے جواب دیا: گرجے کے راہب جریج نے ایسا کیا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے جریج کے گرجے پر چڑھائی کردی اور کلہاڑوں سے گرجا گرانا شروع کر دیا۔ جریج نے لوگوں سے پوچھا: تمہاری ہلاکت تمہیں کیا ہوا؟ لوگوں نے اسے کوئی جواب نہ دیا: جب اس نے یہ حالت دیکھی فوراً ایک رسی کے ذریعے لٹک کر گرجے سے نیچے اترا لوگوں نے اسے بےعزت کرنا شروع کیا اور پٹائی کرنے لگے اور کہتے ہیں تم ریاکار ہو لوگوں کو دھوکا دے رہے ہو۔ جریج نے کہا: تمہاری ہلاکت مجھے بتاؤ تو سہی تمہیں کیا ہوا لوگوں نے کہا: بستی کے سردار کی بیٹی جو کہ بادشاہ کی بیٹی ہے اسے تو نے حاملہ کر دیا ہے۔ جریج نے کہا: میں نے ایسا نہیں کیا۔ لوگوں نے کہا: لڑکی نے ایک لڑکا جنم دیا ہے جریج بولا: لڑکا زندہ ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا جریج نے کہا: مجھے ساتھ لے کر واپس چلو لوگ واپس ہوئے جریج نے دو رکعتیں پڑھیں پھر بستی میں ایک درخت کے پاس پہنچا اس سے ایک ٹہنی لی اور پھر لڑکے کے پس آیا بچہ گود میں تھا جریج نے مذکورہ ٹہنی بچے کو ماری اور ساتھ کہا: اے سرکش عورت کے بیٹے! تیرا باپ کون ہے؟ لڑکا بولا: فلاں چرواہا میرا باپ ہے۔ لوگوں نے جریج سے کہا: تم اگر چاہو تو تمہارا گرجا سونے کا ہم بناڈالیں، اگر چاہو تو چاندی کا بناڈالیں: جریج نے کہا: جیسا تھا ویسے ہی بنادو۔

رواہ الطبرانی عن عمران بن حصین والطبرانی فی الاوسط عن ابی حرب بن ابی الاسود

۴۵۵۰۲..... کیا تمہارے والدین میں سے کوئی باقی ہے؟ عرض کیا: میری ماں باقی ہے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی والدہ کی بھلائی پیش کرو جب تم ایسا کرلو گے تم حاجی معتمر اور مجاہد ہوگے۔ جب تمہاری ماں تم سے راضی ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس سے احسان کرتے رہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۴۵۵۰۳..... تیری والدہ زندہ ہے اس سے بھلائی کرو یوں اس طرح تم جنت کے بہت قریب ہو جاؤ گے۔

رواہ الخطیب عن ابی مسلم رجل من الصحابة

۴۵۵۰۴..... اپنی ماں کو چھوڑ کر کہیں نہ بھٹکنے پاؤ یہاں تک کہ تمہیں اجازت دے دے یا موت اسے اپنی آغوش میں لے لے چونکہ ماں کی خدمت میں رہنا تمہارے لیے اجر عظیم کا باعث ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۵۰۵..... اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ماؤوں کی نافرمانی مکروہ قرار دی ہے۔ رواہ البخاری فی التاریخ عن معقل بن یسار

۴۵۵۰۶..... شاید وہ تو ایک مرتبہ کے درد زہ کا ہو سکتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بریدة

کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تقریباً دو (۲) فرسخ تک اپنی والدہ کو اٹھایا جبکہ گرمی شدت پر تھی بالفرض اگر گوشت کا ایک ٹکڑا گرمی کی تپش میں پھینک دیا جاتا وہ بھی پک جاتا۔ کیا میں اس کا شکر ادا کروں؟ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

والد کے ساتھ بھلائی کرنے کا بیان ..... از حصہ اکمال

غلام آزاد کرنے کے برابر اجر

۴۵۵۰۷..... جب والد اپنی اولاد کی طرف ایک نظر سے دیکھتا ہے تو اولاد کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوتا ہے کسی نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! اگر والدتین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھے؟ آپ نے فرمایا: اللہ اکبر۔ یعنی اللہ تعالیٰ اتنی ہی مرتبہ غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔
رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۷

۴۵۵۰۸ ...... اپنے باپ کی فرمانبرداری کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۴۵۵۰۹ ...... کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تم بھی اور تمہارا مال بھی تمہارے باپ کی کمائی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۵۱۰ ...... بلاشبہ تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکورا

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا فرماتا ہے۔

پس تمہاری اولاد اور ان کا مال تمہارا ہے بشرطیکہ جب تمہیں اس کی ضرورت پڑے۔

رواہ الحاکم والبخاری ومسلم والدیلمی وابن النجار عن عائشة

۴۵۵۱۱ ...... آدمی کا باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ باپ کے دوستوں کے ساتھ بھی بھلائی کی جائے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۴۵۵۱۲ ...... باپ کا بیٹے پر حق ہے کہ وہ غصہ کے وقت عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرے نیز بڑھاپے اور کمزوری کے وقت اسے ترجیح دے، بلاشبہ بدلہ چکانے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا البتہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہوتا ہے کہ جب اس سے قطع تعلق کردی جائے وہ صلہ رحمی کردے بیٹے کا باپ پر حق یہ ہے کہ باپ اس کے نسب کا انکار نہ کرے اور اس کی اچھی تربیت کرے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود وعن ابن عباس

۴۵۵۱۳ ...... باپ کا بیٹے پر حق ہے کہ بیٹا باپ کو اسی طرح پکارے جس طرح سے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو پکارا تھا یعنی "یابت" اے ابا جان البتہ ابراھیم علیہ السلام کے باپ کا نام نہ رکھے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۴۵۵۱۴ ...... اپنے والد کے آگے مت چلو اسے گالی دینے کا ذریعہ مت بنو باپ کے سامنے بھی مت بیٹھو اسے نام لے کر مت پکارو۔

رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی ھریرة والطبرانی فی الاوسط عن عائشة

۴۵۵۱۵ ...... جو شخص منہ پھاڑ کر والد سے بات کرے وہ والد کے ساتھ بھلائی نہیں کر رہا ہوتا۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن مردویة عن عائشة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۶۹

۴۵۵۱۶ ...... اے عبداللہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو اور اپنے باپ کی فرمانبرداری کرو۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۴۵۵۱۷ ...... والد کے مرجانے کے بعد بیٹا باپ سے صرف چار ہی صورتوں میں صلہ رحمی کرسکتا ہے: یہ کہ بیٹا باپ کی نماز جنازہ پڑھے، اس کے لیے دعائے خیر کرتا رہے، اس کے وعدوں کو پورا کرے، اس کے متعلق کو جوڑے رکھے اور اس کے دوستوں کا اکرام کرتا رہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی اسید الساعدی

باپ اور ماں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان ...... از حصہ اکمال

۴۵۵۱۸ ...... اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بہن، اپنے بھائی اور اپنا وہ غلام جو تمہاری ولایت میں ہو کے ساتھ حسن سلوک کرو یہ حق ہے جو واجب ہے اور رشتہ داری ہے جس کا جوڑے رکھنا ضروری ہے۔ (رواہ ابوداؤد والبغوی وابن قانع والطبرانی والبخاری ومسلم عن کلیب بن منفعة عن جدہ بکر بن الحارث الانماری کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے یہ حدیث

ارشادفرمائی۔)

۴۵۵۱۹.....اپنی والد کے ساتھ بھلائی کرو پھر اپنے والد کے ساتھ پھر بھائی کے ساتھ پھر بہن کے ساتھ۔رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۴۵۵۲۰.....والدین کے ساتھ بھلائی عمر میں اضافہ کرتی ہے دعا تقدیر کوٹال دیتی ہے جھوٹ رزق میں کمی لاتا ہے اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق کے متعلق دو طرح کی تقدیریں ہیں تقدیر نا پیدا اور تقدیر نافذ انبیاء کو علماء پر دو درجے فضلیت حاصل ہے اور علماء کو شہداء پر ایک درجہ فضلیت حاصل ہے۔

رواہ ابن عدی وابن صدی فی امالیہ وابن النجار والدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۳۱ وضعیف الجامع ۲۳۲۷

۴۵۵۲۱.....جو شخص پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو اسے چاہئے کہ وہ والدین کے ساتھ بھلائی کرے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس

والدین کا شکر ادا کرنے کی تاکید

۴۵۵۲۲.....اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جو تختیاں عطا کی تھیں ان میں لکھا تھا۔میرا شکر ادا کرو اپنے والدین کا شکر ادا کرو میں تمہیں محشر کے دن کی ہولناکی سے محفوظ رکھوں گا تمہاری عمر میں وسعت دوں گا تمہیں پاکیزہ زندگی دوں گا اور دنیا سے اچھا مقام عطا کروں گا۔

رواہ ابن عساکر عن جابر

۴۵۵۲۳.....کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ اولا دوالدین کو گالی دے:عرض کیا گیا:یارسول اللہ!ایسا بدبخت کون ہوسکتا ہے جو اپنے والدین کو گالی دے؟ارشادفرمایا:وہ اس طرح کہ ایک شخص کسی دوسرے کے باپ کو گالی دے اور دوسرا جواب میں پہلے کے باپ کو گالی دے یہ اس کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو گالی دے۔رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۴۵۵۲۴.....تمہارا چار پائی پر سوجانا دراں حالیکہ تم والدین کے ساتھ بھلائی کرتے ہوئے تم انہیں خوش کرتے ہو اور وہ تمہیں خوش کرتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بالسیف سے افضل ہے۔رواہ ابن لال عن ابن عمر

۴۵۵۲۵.....اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جس پر اس کے والدین ناراض ہوں الا یہ کہ اس پر ظلم نہ کرتے ہو۔

رواہ ابوالحسن بن معروف فی فضائل بن ھاشم عن ابی ھریرۃ

۴۵۵۲۶.....والدین کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی اولاد کے مال سے بھلائی کے ساتھ کھا سکتے ہیں جبکہ اولاد والدین کی اجازت کے بغیر ان کا مال نہیں کھاسکتی۔رواہ الدیلمی عن جابر

۴۵۵۲۷.....والدین کے نافرمان سے کہا جاتا ہے تم جو چاہے اطاعت والے اعمال کرو میں تمہاری بخشش نہیں کروں گا جبکہ فرمانبردار سے کہا جاتا ہے جو چاہو عمل کرو میں تمہاری بخشش کردوں گا۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

۴۵۵۲۸.....والدین کا فرمانبردار جو چاہے عمل کرے دوزخ میں داخل نہیں ہوگا:نافرمان جو چاہے عمل کرے جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

والدین کی طرف تیز آنکھوں سے دیکھنے کی ممانعت

۴۵۵۲۹.....اس شخص نے قرآن کی تلاوت نہ کی جس نے قرآن پر عمل نہ کیا اور والدین کے ساتھ بھلائی نہ کی جو نافرمانی کی حالت میں والدین کی طرف تیز آنکھوں سے دیکھتا ہو ایسے لوگ مجھ سے بری الذمہ ہیں میں ان سے بری الذمہ ہوں۔رواہ الدارقطنی عن ابی ھریرۃ

۴۵۵۳۰.....اپنے والدین کے پاس واپس لوٹ جاؤ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔رواہ مسلم عن زید بن عمر

۴۵۵۳۱..... تمہارا جہاد تمہارے والدین میں ہے۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن حبان عن ابن عمر

کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد کے لیے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا: تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا: آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۵۳۲..... واپس جاؤ جس طرح تم نے انھیں (والدین کو) رلایا ہے اب اسی طرح انھیں ہنساؤ بھی۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم وابن حبان عن ابن عمر

۴۵۵۳۳..... تم نے شرک چھوڑا ہے لیکن وہ جہاد ہے یمن میں تمہارا کوئی ہے؟ عرض کیا: والدین ہیں۔ فرمایا: انھوں نے تمہیں اجازت دی ہے؟ کہا نہیں فرمایا: واپس جاؤ اور ان سے اجازت لو، اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت میں لگے رہو۔

رواہ ابن حبان عن ابی سعید

۴۵۵۳۴..... بلاشبہ کسی آدمی کے والدین یا ان میں سے ایک مرجاتا ہے وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے وہ برابر ان کے لیے دعائیں کرتا رہتا ہے اور ان کے لیے استغفار کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے والدین کا فرمانبردار لکھ دیتے ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن انس وفیہ یحیی بن عقبۃ کذبہ ابن معین

۴۵۵۳۵..... جو فرمانبردار بیٹا والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر کے بدلہ میں مقبول حج کا ثواب لکھتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اگرچہ دن میں سو مرتبہ دیکھے تب بھی؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ عطا کرنے والا ہے اور پاکباز ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ وابن النجار عن ابن عباس

۴۵۵۳۶..... تین چیزوں میں نظر کرنا عبادت ہے والدین کے چہرے پر قرآن مجید پر اور سمندر میں۔ رواہ ابو نعیم عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۸۵۸

۴۵۵۳۷..... جس شخص نے والدین کو غمزدہ کیا گویا اس نے والدین کی نافرمانی کی۔ رواہ الخطیب فی الجامع عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۵۴

۴۵۵۳۸..... جس شخص نے والدین میں سے دونوں کو پایا یا کسی ایک کو پایا پھر وہ دوزخ میں داخل ہو گیا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے۔

رواہ الطبرانی وابو القاسم البغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع وابو نعیم والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی مالک البغوی ولا اعلم لہ غیرہ قلت ثان یاتی

۴۵۵۳۹..... جو شخص صبح کو اس حال میں اٹھا کہ اس کے والدین اس سے راضی ہوں اس کے لیے جنت میں دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس نے شام کی اس حال میں کہ اس کے والدین اس سے راضی ہوں شام کو اس کے لیے جنت میں دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس شخص کے والدین صبح کو اس پر ناراض ہوں اس کے لیے دوزخ کی دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جس کے والدین شام کو ناراض ہوں اس کے لیے شام کو دوزخ میں دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس کا والدین میں سے ایک ہو اس کے لیے ایک دروازہ کھلے گا کسی نے پوچھا! اگر والدین اس پر ظلم کرتے ہوں۔ فرمایا: اگرچہ ظلم کرتے ہو، اگرچہ ظلم کرتے ہوں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن زید بن ارقم الدیلمی عن ابن عباس

۴۵۵۴۰..... جس شخص نے والدین کی قسم پوری کی، ان کا قرض چکا دیا اور انھیں گالی نہ دی اسے والدین کا فرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ والدین کی زندگی میں نافرمان ہوا ہو اور جس شخص نے والدین کی قسم پوری نہ کی ان کا قرض ادا نہ کیا اور انھیں گالی دیتا رہا اسے نافرمان لکھ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ ان کی زندگی میں فرمانبردار کیوں نہ ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبدالرحمن بن سمرۃ

۴۵۵۴۱..... جس شخص نے والدین کا قرض ادا کیا ان کے مرنے کے بعد اور ان کی نذر پوری کی، انھیں گالی نہ دلوائی گویا وہ والدین کا فرمانبردار رہا اگرچہ وہ ان کا نافرمان کیوں نہ ہو۔ اور جس شخص نے والدین کا قرض نہ ادا کیا ان کی نذر پوری نہ کی اور انھیں گالی دلواتا رہا گویا اس نے والدین کی

نافرمانی کی اگر چہ وہ ان کی زندگی میں فرمانبرداری کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۴۵۵۴۲۔۔۔جنت کا درمیانی دروازہ والدین کی بھلائی کی وجہ سے کھولا جاتا ہے لہٰذا جو شخص والدین کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے اور جو شخص نافرمانی کرتا ہے اس پر دروازہ بند رکھا جاتا ہے۔ (رواہ ابن شاھین والدیلمی عن ابی الدرداء

۴۵۵۴۳۔۔۔جو شخص ہر جمعہ کو والدین کی قبر کی زیارت کرتا ہے اور ان کی قبر کے پاس سورۃ یٰسین پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلہ میں ان کی مغفرت فرماتا ہے۔ رواہ ابن عدی والخلیل وابوالفتوح عبدالوھاب بن اسماعیل الصیر فی فی الاربعین وابوالشیخ والدیلمی وابن النجار والرافعی عن عائشۃ عن ابی بکر

والدین کے قبر کی زیارت

۴۵۵۴۴۔۔۔جو شخص دونوں والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے ثواب کی نیت سے، تو اس کا یہ عمل حج مبرور کے برابر ہوتا ہے اور جو شخص والدین کی قبر کی زیارت کرتا ہے فرشتے اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں۔ رواہ الحکم وابن عدی عن ابن عمر

والدین کی نافرمانی کا بیان

۴۵۵۴۵۔۔۔اللہ تعالیٰ ہر گناہ پر مرتب ہونے والی سزا کو موخر کرتے ہیں بجز والدین کی نافرمانی کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نافرمان کو مرنے سے پہلے زندگی ہی میں سزا دے دیتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۱۳۔

۴۵۵۴۶۔۔۔جو شخص اپنے والدین پر لعنت کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو جو شخص کسی بدعتی کو ٹھکانا دے اس پر بھی لعنت ہو اور جو شخص زمین کی حدود میں تغیر کرے اس پر بھی لعنت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن علی

۴۵۵۴۷۔۔۔جو شخص منہ کھول کر غصہ میں والد سے بات کرے وہ فرمانبردار نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی وابن مردویہ عن عائشۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۶

۴۵۵۴۸۔۔۔جس شخص نے والدین کو غمزدہ کیا اس نے ان کی نافرمانی کی۔ رواہ الخطیب فی الجامع عن علی

۴۵۵۴۹۔۔۔جس بھلائی پر بہت جلدی ثواب ملتا ہے وہ والدین کے ساتھ بھلائی اور صلہ رحمی ہے جس شر پر جلدی عذاب ملتا ہو وہ ظلم اور قطع رحمی ہے۔

رواہ الترمذی والبیھقی عن عائشۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۲۳ وضعیف الادب ۹۶

۴۵۵۵۰۔۔۔دو ابواب ایسے ہیں جن پر دنیا میں سزا جلدی ملتی ہے ظلم اور نافرمانی۔ رواہ الحاکم عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۷۰

۴۵۵۵۱۔۔۔رب کی رضا والدین کی رضا میں ہے رب کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۵۵۲۔۔۔رب کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابن عمرو

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۱۱ والتمییز ۸۵

حصہ اکمال

دنیا عبادت گزاروں کی وجہ سے قائم ہے

۴۵۵۵۳...... اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اگر (زمین پر) لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے والا موجود نہ ہوتا میں اہل دنیا پر جہنم کو مسلط کر دیتا۔ اے موسیٰ! اگر میرے عبادت گزار بندے نہ ہوتے تو میں نافرمانوں کو پل جھپکنے کے بقدر بھی مہلت نہ دیتا۔ اے موسیٰ! جو شخص مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ میری مخلوق میں کریم ہوتا ہے اے موسیٰ! والدین کے نافرمان کے منہ کا ایک کلمہ دنیا کے پہاڑوں کی ریت کے برابر ہوتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یا رب! نافرمان کون ہے؟ حکم ہوا: جو شخص والدین کی پکار کا جواب نہ دے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ عن انس

۴۵۵۵۴...... جو شخص والد کو مارے اسے قتل کر دو۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن سعید بن المسیب عن ابیہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۱۶ والمتناھیۃ ۸۶۵۔۶۶۔

۴۵۵۵۵...... دوزخ میں عبداللہ بن خراش کی ران احد پہاڑ کے برابر ہے اور اس کی ڈاڑھ بضاء پہاڑ کے برابر ہے کسی نے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: وہ والدین کا نافرمان تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

۴۵۵۵۶...... آدمی جب اپنے والدین کے لیے دعا کرنی چھوڑ دیتا ہے اس کا رزق منقطع ہو جاتا ہے۔ رواہ الحاکم فی التاریخ والدیلمی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۲ وترتیب الموضوعات ۸۷۱

آٹھواں باب...... نکاح کے متعلقات کے بیان میں

۴۵۵۵۷...... عورت آخری شوہر کے لیے ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن عائشۃ

۴۵۵۵۸ جس عورت کا شوہر وفات پا جائے پھر وہ اس کے بعد شادی کر لے تو وہ آخری شوہر کے لیے ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

فائدہ:...... یعنی عورت جنت میں آخری شوہر کو ملے گی۔

۴۵۵۵۹...... عورتیں مردوں کی نظیر ہوتی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی عن عائشۃ والبزار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۶۴۹

۴۵۵۶۰...... آپس میں دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی گئی۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۱۹۴

۴۵۵۶۱...... مرد کا نطفہ سفیدی مائل گاڑھا ہوتا ہے اسی سے ہڈیاں اور پٹھے بنتے ہیں اور عورت کا نطفہ زردی مائل پتلا ہوتا ہے اس سے گوشت اور خون بنتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۲۰

۴۵۵۶۲...... مرد کا نطفہ سفید گاڑھا ہوتا ہے عورت کا نطفہ پتلا زردی مائل ہوتا ہے جس کا مادہ بھی خروج میں سبقت لے جائے بچہ اسی سے مناسب ہوتا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

۴۵۵۶۳...... مرد کا پانی سفید ہوتا ہے عورت کا پانی زردی مائل ہوتا ہے جب دونوں کا آپس میں ملاپ ہوتا ہے اگر مرد کی منی عورت کے منی پر غالب آجائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ رواہ مسلم عن ثوبان

۴۵۵۶۴　مرد کا نطفہ سفید گاڑھا ہوتا ہے عورت کا نطفہ پتلا زردی مائل ہوتا ہے چنانچہ جس کا نطفہ دوسرے کے نطفے پر غالب آجائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے، اگر نطفہ برابر رہے تو بچہ دونوں سے مشابہ ہوتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی العظمة عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۱۔

۴۵۵۶۵...... تم کسی مرد سے نہ پوچھو کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا اور جب سوؤ وتر پڑھ کر سو جاؤ۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۹ و ۶۲۰۰ والتخ ۲

۴۵۵۶۶　کسی مرد سے نہ پوچھا جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا۔ رواہ ابوداؤد عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابوداؤد ضعیف الجامع

۴۵۵۶۷　عورت اگر پہلا پہل بڑکی جنم دے یہ اس کی برکت کی ایک علامت ہے۔ رواہ ابن عساکر عن واثلة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۸۵ ضعیف الجامع ۵۳۶۳

۴۵۵۶۸　روزے رکھواور اپنے بالوں کو بڑھاؤ چونکہ ایسا کرنے سے شہوت کم ہوتی ہے۔ رواہ ابوداؤد فی مراسیله عن الحسن مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۵

۴۵۵۶۹　وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو خصی کرے یا خود خصی ہو جائے لیکن روزہ رکھو اور اپنے جسم کے بال بڑھاؤ۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۳۲ و الضعیفة ۲۰۰۔

حصہ اکمال

شب زفاف کو ملنے والی دعا

۴۵۵۷۰　یا اللہ ان دونوں میں برکت ڈال، ان پر برکت کر اور ان کی نسل میں برکت عطا فرما۔ یہ دعا آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شب زفاف کے موقع پر دی تھی۔ رواہ ابن سعد عن بریدة

۴۵۵۷۱...... (تمہارا نکاح) خیر و برکت میں ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت کرے اور تمہارے اوپر برکت کرے۔

رواہ ابن عساکر عن عقیل بن ابی طالب

کہ انھوں نے شادی کی لوگوں نے انہیں ''بالرفاء والبنین'' کہہ کر مبارکباد دی۔ انھوں نے فرمایا: اس طرح مت کہو بلکہ یوں کہو جس طرح رسول کریم ﷺ کہا کرتے تھے۔

۴۵۵۷۲...... یوں کہو بارک اللہ لکم وبارک علیکم اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اور تمہارے اوپر برکت کرے۔ رواہ الرافعی عن الحسن عن الصحابة

کہ ہم جاہلیت میں بالرفاء والبنین کہتے تھے جب اسلام آیا ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں یہ کلمات تعلیم کرائے۔

۴۵۵۷۳...... عورت کی برکت میں سے ہے کہ اس کا پیغام نکاح آسان ہو۔ اور اس کا مہر بھی آسان ہو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن عائشة

۴۵۵۷۴...... عورت کی برکت میں سے ہے کہ اس کے پیغام نکاح میں آسانی کی جائے اس کے مہر میں بھی آسانی پیدا کی جائے اور اس کے رحم میں بھی آسانی کی جائے۔ رواہ الحاکم والنسائی عن عائشة

۴۵۵۷۵　تیرے باتھ خاک آلود ہوں ماموں کے رشتہ کی مشابہت تو صرف اسی وجہ سے ہوتی ہے۔ دونوں نطفوں میں سے جس کا نطفہ رحم میں سبقت کر جائے اسی کی مشابہت اغلب ہوتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ام سلمة

۴۵۵۷۶ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں یہ مشابہت بچہ کہاں سے آتی ہے۔ رواہ مالک عن عروۃ والنسائی عن عائشۃ

۴۵۵۷۷ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر اس کا بچہ اس کے مشابہ کیوں نہ ہوتا۔ رواہ ابن ماجہ عن زینب بنت ام سلمۃ

۴۵۵۷۸ اس (عورت) کو چھوڑ دو بچہ کی مشابہت تو اسی وجہ سے ہوتی ہے جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو بچہ ماموؤں کی مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آجائے تو بچہ چچاؤں کے مشابہ ہوتا ہے۔ رواہ مسلم عن عائشۃ

۴۵۵۷۹ اے یہودی (مرد عورت میں سے) ہر ایک کے نطفے سے انسان کی تخلیق ہوتی ہے مرد کا نطفہ گاڑھا ہوتا ہے اس سے ہڈیاں اور پٹھے بنتے ہیں عورت کا نطفہ پتلا ہوتا ہے اس سے گوشت اور خون بنتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمۃ عن ابن مسعود

۴۵۵۸۰ عورت اپنے آخری شوہر کے لیے ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۴۵۵۸۱ پسند کرو اور ان دونوں میں سے اچھے اخلاق کا مالک ہو اسے اختیار کرو جو عورت کے ساتھ دنیا میں رہتا ہے اور وہ جنت میں بھی اس کا شوہر ہو جائے۔ اے ام حبیبہ! حسن اخلاق دنیا و آخرت کی بھلائی لیتا گیا ہے۔

رواہ عبد ابن حمید وسمویہ والطبرانی والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن لال عن انس

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت کے دنیا میں دو دو شوہر بھی ہوتے ہیں وہ جنت میں کس کے پاس ہوگی؟ یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

جنتی عورت اچھے اخلاق کو اختیار کرے گی

۴۵۵۸۲ اے ام سلمہ! عورت کو اختیار دیا جائے گا عورت اچھے اخلاق والے کو اختیار کرے گی کہے گی: اے میرے رب یہ دنیا میں اچھے اخلاق والا تھا اس سے میری شادی کرادے۔ اے ام سلمہ! حسن اخلاق دنیا و آخرت کی اچھائیاں لیتا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ام سلمۃ

حرف نون ...... از قسم افعال

کتاب النکاح ...... نکاح کے متعلق ترغیب کی بیان میں

۴۵۵۸۳ "مسند صدیق" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مالداری نکاح میں تلاش کرو۔ رواہ وکیع الصغیر فی الغرر

۴۵۵۸۴ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو نکاح کے متعلق اس کا جو حکم ہو وہ بجالاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ جو مالداری کا وعدہ کیا ہے وہ پورا کرے گا۔ چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ.

اگر فقیر ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انھیں مالدار کردے گا۔ رواہ ابن ابی حاتم

۴۵۵۸۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ شادی میں مالداری تلاش کرو اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی

ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ

ترجمہ: ...... اگر وہ فقراء ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انھیں مالدار کردے گا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۴۵۵۸۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بخدا میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں اس امید سے جماع کروں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کسی ایسی جان کو نکالے جو تسبیح کرتی ہو۔ رواہ البیہقی

۴۵۵۸۷ قتادہ کی روایت ہے ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا جو شادی میں مالداری

تلاش کرتا ہواور پھراسے مالداری نہ ملی ہو چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ کررکھا ہے"ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ"

رواہ عبدالرزاق وعبد ابن حمید

۴۵۵۸۸..... طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوزوائد سے فرمایا! تمہیں نکاح سے بجز عجز اور گناہ کے کس چیز نے روکے رکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۴۵۵۸۹ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کی اس عورت کے سر کے بال سفید ہونے لگے: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھر میں پڑی ہوئی چٹائی بچے نہ پیدا کرنے والی عورت سے اچھی ہے۔ بخدا میں شہوت کے مارے ہرگز تم سے قریب نہیں ہوتا ہوں لیکن میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے نکاح کرو تاکہ قیامت کے دن میں تمہاری کثرت پر فخر کرسکوں۔ رواہ الخطیب وسندہ جید

۴۵۵۹۰ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بخدا یہ بات سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کہ جوانی ہو اور عورت نہ ہو، اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ دنیا میں صرف تین دن زندگی ہے تب بھی ان تین میں بھی ضرور شادی کرتا۔ فی بعض الاجزاء الحدیثۃ المسندۃ ولم اقف علی اسم صاحبہ

۴۵۵۹۱ ..... قیس بن عبید، معاویہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد با اخلاق عورت سے زیادہ اچھی چیز کوئی نہیں عطا کی گئی، رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض عورتیں کثیر فائدہ بھی دیتی ہیں جس کا کوئی بدل نہیں اور بعض عورتیں گلے کا طوق ہوتی ہیں جس کا کوئی فدیہ نہیں دیتا۔ رواہ ابونعیم فی فضیلۃ الانفاق علی البنات

۴۵۵۹۲ ..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ قریش کے چند نوجوانوں کے پاس تشریف لائے میں بھی ان میں موجود تھا۔ ارشاد فرمایا: اے جماعت نوجوانان تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے چونکہ روزہ شہوت توڑنے کا ایک ذریعہ ہے۔ رواہ البغوی فی مسند عثمان

نکاح کے فضائل

۴۵۵۹۳ ..... علقمہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ عثمان رضی اللہ عنہ کی پاس تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بولے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ قریش کے چند غیر شادی شدہ نوجوانوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کرلینا چاہئے چونکہ نکاح نظر نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کی شہوت کو توڑ دے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی والبغوی فی مسند عثمان

۴۵۵۹۴ ..... ابن سیرین روایت نقل کرتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے اپنے بیٹے کو شادی کا کہا لیکن بیٹے نے شادی کرنے سے انکار کردیا۔ عتبہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا نبی کریم ﷺ نے شادی نہیں کی، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شادی نہیں کی عمر رضی اللہ عنہ نے شادی نہیں کی ہمارے پاس بھی عورتوں کے حقوق ایسے ہی ہیں جیسے ان کے ہاں ہیں۔ اس نے عرض کیا: امیر المومنین نبی کریم ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ جیسے اعمال کس کے ہوسکتے ہیں اور آپ جیسے اعمال کس کے ہیں۔ جب اس نے کہا: "آپ کے اعمال جیسے کس کے ہوسکتے ہیں" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جاؤ جی چاہے تو شادی کرو چاہے تو نہ کرو۔

رواہ ابن راھویہ

۴۵۵۹۵ ..... وکیع محمد بن محمد بن علی بن حمزہ، عبدالصمد بن موسیٰ یحییٰ بن حسین بن زید اپنے والد اور دادا کے واسطے سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام بایں طور پہچانے گا کہ اس نے اپنے کسی بیٹے کی موت سے قبل تربیت کی ہو جو اس کے لیے کافی ہو۔

۴۵۵۹۶۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ شادی کرنے کا حکم دیتے تھے اور شادی نہ کرنے سے سختی سے منع فرماتے تھے اور ارشاد فرمایا کرتے تھے: محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے شادی کرو، چونکہ قیامت کے دن میں انبیاء پر تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کرسکوں گا۔ رواہ احمد بن حنبل

۴۵۵۹۷۔۔۔ ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے ہاں ایک یتیم لڑکی ہے اسے دو آدمیوں نے پیغام نکاح بھیجا ہے ایک مالدار ہے اور دوسرا تنگدست ہے جبکہ لڑکی تنگدست سے شادی کرنے کی خواہشمند ہے اور ہم مالدار سے اس کی شادی کرنے کے خواہشمند ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دیکھی گئی۔ رواہ ابن النجار

۴۵۵۹۸۔۔۔ ''مسند مدلوک'' ابن عساکر کہتے ہیں کہ مدلوک کو صحابیت کا مقام حاصل ہے مدلوک روایت نقل کرتے ہیں کہ ضمضم بن قتادہ کے ہاں ایک عورت سے سیاہ فام لڑکا پیدا ہوا اس عورت کا تعلق بنو عجل سے تھا اس لڑکے نے ضمضم کو وحشت زدہ کردیا اسی وجہ سے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: ان کی رنگ کیسے ہیں؟ عرض کیا: سرخ اور سیاہ اس کے علاوہ اور بھی۔ ارشاد فرمایا: یہ کہاں سے آگئے؟ عرض کیا: کوئی رگ ہے جو نسل میں پھوٹ پڑے ہے ارشاد فرمایا یہ بھی ایک رگ ہے جو یہاں آکر پھوٹ پڑی ہے چنانچہ بنو عجل کی بوڑھی عورتیں آئیں انھوں نے خبر دی کہ اس عورت کی ایک دادی تھی جو سیاہ فام تھی۔

۴۵۵۹۹۔۔۔ ''مسند سھل بن حنظلیہ اوسی'' سعید بن عبدالعزیز کی روایت ہے کہ ابن حنظلیہ کی ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی اور وہ کہا کرتے تھے، اگر اسلام میں میرے لیے ایک ناتمام بچہ ہی پیدا ہوجائے وہ میرے لیے کائنات کی ہر اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۴۵۶۰۰ ''مسند ابی ہریرۃ'' اے ابوہریرہ شادی کرلو، بغیر شادی کے مت مرجا، خبردار! ہر وہ شخص جو غیر شادی شدہ ہو دوزخ میں جائے گا۔ اے ابوہریرہ شادی نہ کرنے کے عمل کو آخری زمانہ میں طلب کرو۔ اور وہ میری امت کے چنار میں سے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۵۶۰۱ ۔۔۔ عطاء بن ابی رباح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص شادی کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کرلے یا فرمایا کہ وہ نکاح کرے۔ اگر وہ شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے چونکہ روزہ اس کے لیے شہوت توڑنے کا ذریعہ ہے۔ رواہ ابن النجار

شادی سے پاکدامنی حاصل ہوتی ہے

۴۵۶۰۲۔۔۔ عمر بن صبیح ناجی بشر بن عطاء کے سلسلہ سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت منقول ہے کہ: ایک دن ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک آپ ﷺ کے پاس عکاف داخل ہوئے عکاف اپنی قوم کے سردار تھے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا: اے عکاف! تمہاری بیوی ہے؟ عرض کیا: میری بیوی نہیں ہے۔ حکم ہوا کوئی لونڈی بھی نہیں ہے؟ عرض کیا: نہیں فرمایا: کیا تم مالدار ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تب تم شیطان کے بھائی ہو۔ اگر تم نصرانیوں کے راہب ہو پھر بلاشبہ تم انہی میں سے ہو اگر تم ہم میں سے ہو تو پھر ہمارا طریقہ شادی کرنا ہے اے عکاف! تمہاری ہلاکت تمہارے بدترین لوگ وہ ہیں جو غیر شادی شدہ ہوں شیطان کا تیز ترین اسلحہ جو نیکوکاروں میں چل سکتا ہو وہ غیر شادی شدہ ہیں نہ کہ وہ جو شادی شدہ ہوں وہی لوگ تو پاک طنیت اور پاکباز ہیں۔ اے عکاف تمہاری ہلاکت! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ داؤد و یوسف کے پاس بھی عورتیں تھیں، اے عکاف تمہاری ہلاکت شادی کرو۔ ورنہ تم گناہ گار رہو۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! میری شادی کرادیجئے۔ چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپ ﷺ نے کلثوم حمیری کی بیٹی سے عکاف کی

شادی کرادی۔رواہ الدیلمی

۴۵۶۰۳......عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا شادی نہ کرنے کا ارادہ تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: میرے بھائی ایسا مت کرو۔ بلکہ شادی کرلو اگر تمہارے ہاں اولاد پیدا ہوئی تو تمہارے لیے باعث اجر وثواب ہوگی۔ اگر اولاد زندہ رہی تمہارے لیے دعائیں کرے گی۔رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۰۴......سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: شادی کرو میں نے عرض کیا: فی الحال مجھے اس کی حاجت نہیں ہے اگر تم یہی کہتے ہو تمہاری صلب میں جو اولاد ودیعت ہے وہ ضرور نکل کر رہے گی۔رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۰۵......سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا شادی کرو چونکہ اس امت کا بہترین شخص وہ ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۰۶......مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور کریب کو اپنے پاس بلایا اور ان سے کہا: تم مردوں کی اس حالت تک پہنچ سکتے ہو کہ عورتوں کو سنبھال سکو تم میں سے جو پسند کرتا ہو کہ میں اس کی شادی کردوں تو میں اس کی شادی کردوں گا جو شخص زنا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اسلام کا نور چھین لیتا ہے۔ پھر اگر چاہے تو نور واپس کردے چاہے تو نہ کرے۔رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۰۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عورتوں سے شادی کرو چونکہ وہ اپنے ساتھ مال لاتی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۴۵ او ضعیف الجامع ۲۲۴۲۷۔

۴۵۶۰۸......"مسند ابن عمر" بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تاخیر نہیں دیتا جب اس کی موت کا وقت پورا ہوجائے عمر میں زیادتی اگر ہوسکتی ہے تو وہ نیک اولاد کی شکل میں ہے جو کسی بندے کو عطا ہوجائے اور وہ مرنے کے بعد اس کے لیے دعا کرتی ہو بلاشبہ ان کی دعائیں قبر میں اسے پہنچتی رہتی ہیں۔ پس یہی عمر کی زیادتی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۴۵۶۰۹......"مسند عقیل" اے عکاف! کیا تمہاری کوئی بیوی ہے؟ عرض کیا نہیں: حکم ہوا: کیا باندی بھی نہیں؟ عرض کیا: نہیں فرمایا: تم مالدار ہو؟ عرض کیا جی ہاں فرمایا: تب تم شیطان کے بھائی ہو، اگر تم نصرانیوں کے راہبوں میں سے ہو پھر تم انہی میں سے ہو۔ اگر تم ہم میں سے ہو تو پھر ایسے کرو جیسا کہ ہم کرتے ہیں۔ اگر تم نصرانیوں میں سے ہو تو پھر نصرانیوں کے رھبانوں میں سے ہو۔ جبکہ ہماری سنت نکاح کرنا ہے۔ تم میں سے بدترین لوگ تمہارے غیر شادی شدہ لوگ ہیں۔ شیاطین لوگوں کے دین کے ساتھ کھیلتے رہتے ہیں، نیکوکاروں پر سب سے زیادہ شیاطین کا چلنے والا اسلحہ عورتیں ہیں۔ اس سے صرف شادی شدہ لوگ ہی بچ پاتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو پاکباز ہیں اور فحاشی سے دور رہنے والے ہیں: اے عکاف! تیری ہلاکت شادی کرلو، چونکہ عورتیں تو ایوب، داؤد، یوسف اور کرسف کے پاس بھی تھیں، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کرسف کون تھا؟ ارشاد فرمایا: وہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا جس نے ساحل سمندر پر تین سو سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا۔ پھر اس نے ایک عورت پر عاشق ہوجانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا کفر کردیا اور ساری عبادت ترک کردی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے کسی عمل کے ذریعے اس برائی کا تدارک کرنے کی توفیق دی اور پھر اس کی توبہ قبول فرمائی اے عکاف تماری ہلاکت شادی کرلو ورنہ تم گناہ گار ہو۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر وضعف وابویعلی والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن عطیۃ ابن بشر المازنی والدیلمی عن ابن عباس

۴۵۶۱۰......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اگر میری موت کو صرف دس دن باقی ہوں اور مجھے معلوم ہوجائے کہ آخری دن مرجاؤں گا اور مجھے نکاح کی طاقت حاصل ہوجائے میں فتنے کے خوف سے بچنے کے لیے ضرور نکاح کروں گا۔رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۱۱......"مسند علی" سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے شادی نہ کرنے کے ارادے کو رد کردیا تھا۔ اگر آپ ﷺ شادی نہ کرنے کو حلال قرار دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کردیتے۔رواہ عبدالرزاق

نکاح کے متعلق ترھیب

دنیا کی بہترین فائدہ مند چیز

۴۵۶۱۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بخدا اسلام لانے کے بعد آدمی کسی چیز سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا جتنا بخدا فائدہ خوبصورت، بااخلاق، محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے اٹھاتا ہے۔ بخدا شرک باللہ کے بعد آدمی اتنا زیادہ نقصان کسی چیز سے نہیں اٹھاتا جتنا کہ بدخلق تیز زبان عورت سے اٹھاتا ہے۔ بخدا عورتیں لڑکے بھی جنم دیتی ہے جس میں فائدہ مند عطیہ اور تحفہ ہوتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وھناد وابن ابی الدنیا فی الاشراف والبیھقی وابن عساکر

۴۵۶۱۳ ... اسود محمد بن اسود اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ پکڑے اور انھیں بوسہ دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: بلاشبہ اولاد بخل اور سستی کا ذریعہ ہے۔ رواہ البغوی وابن السکن والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر والبیھقی وقال البغوی وابن السکن: لیس للاسود غیر ھذین الحدیثین. قال فی الاصابة: وجدت له ثالثا ورابعا

۴۵۶۱۴ ... خولہ بنت حکیم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ گھر سے باہر تشریف لائے اور آپ نے گود میں حضرت حسن یا حضرت حسین کو لیا ہوا تھا اور آپ ارشاد فرمارہے تھے: بلاشبہ تم بخل اور جہالت لاتے ہو حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کے پھول بھی ہو۔ رواہ العسکری فی الامثال

آداب نکاح

۴۵۶۱۵ ... ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سرسبز ویرانوں سے گریزاں رہو۔ کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: عورت تو خوبصورت ہو لیکن بچے نہ پیدا کرتی ہو۔ رواہ العسکری فی الامثال والدیلمی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۱۰۸ واسنی المطالب ۶۱۳

۴۵۶۱۶ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے جلوہ افروز کی گئیں ان کے پاس جانے سے قبل۔

رواہ ابن عساکر

نکاح کا اعلان مسنون ہے

۴۵۶۱۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بنوزریق کے پاس سے گزرے آپ نے گانے اور کھیلنے کودنے کی آواز سنی پوچھا: یہ کیا ہے؟ اہل محلہ نے جواب دیا: یارسول اللہ! فلاں آدمی کا نکاح ہے، ارشاد فرمایا: اس نے اپنا دین مکمل کر دیا یہ نکاح ہے پانی بہانا نہیں ہے اور پوشیدہ نکاح بھی نہیں ہے حتیٰ کہ دف کی آواز سنی جارہی ہے یا دھواں دیکھا جا رہا ہے۔

رواہ البیھقی وقال تفرد به حسین ابن عبداللہ وھو ضعیف

خطبہ (پیغام نکاح) کا بیان

۴۵۶۱۸ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے کوئی چیز اتنی زیادہ دشوار نہیں لگتی جتنا کہ پیغام نکاح۔ رواہ ابوعبیدہ

۴۵۶۱۹ ...حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ایک انصاری لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے مجھے فرمایا: تم نے اس لڑکی کو دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا: حکم ہوا۔ اسے دیکھ لو۔ چونکہ ایک نظر اسے دیکھ لینا تم دونوں کے درمیان محبت کا باعث بنے گا۔

میں اس لڑکی کے پاس آیا اور اس کے والدین سے اس کا ذکر کیا۔ وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ میں اٹھا اور گھر سے باہر نکل گیا۔ لڑکی نے کہا اس آدمی کو میرے پاس بلاؤ میں واپس لوٹ آیا اور اس کی پردہ دری کے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ لڑکی بولی: اگر رسول کریم ﷺ نے تمہیں میری طرف ایک نظر دیکھنے کا حکم دیا ہے تو مجھے دیکھ لو ورنہ میں خود باہر نکلتی ہوں اور پھر مجھے دیکھ لو۔ چنانچہ میں نے اسے دیکھ کر اس سے شادی کر لی۔ میں نے کسی ایسی عورت سے شادی نہیں کی جو مجھے اس سے زیادہ محبوب ہو اور زیادہ باعث اکرام ہو حالانکہ میں نے ستر (۷۰) عورتوں سے شادی کی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن النجار

۴۵۶۲۰ ...ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سرسبز ویرانوں سے گریزاں رہو۔ کسی نے عرض کیا: یا نبی اللہ! سرسبز ویرانوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ خوبصورت عورت جو بچے نہ پیدا کرتی ہو۔

رواہ الرامھرمزی والعسکری معا فی الامثال وفیہ الواقدی

ولیمہ کا بیان

۴۵۶۲۱ ...ابن رومان کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ولیمہ کے کھانے سے متعلق سوال کیا گیا اور کسی نے کہا: اے امیر المومنین! کیا وجہ ہے شادی پر دیئے جانے والے کھانے کی بو ہمارے کھانے سے زیادہ عمدہ ہوتی ہے؟ فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ولیمہ کے کھانے میں جنت کی خوشبو میں سے ایک مثقال ڈال دی جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولیمہ کے لیے ابراہیم خلیل اللہ اور محمد ﷺ نے برکت و پاکیزگی اور عمدگی کی دعا کی ہے۔ رواہ الحارث والخطیب فی کتاب الطفلیین قال ابن حجر واسنادہ مظلم وقال الخطیب روی من وجہ آخری عن عمر عن النبی ﷺ ثم اخرجہ عن الشعبی: فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں نے ولیمہ کا ذکر کیا کہ آخر کیا وجہ ہے جو ذائقہ ولیمہ میں پایا جاتا ہے وہ کسی اور کھانے میں ہم نہیں پاتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ نے ولیمہ کے لیے برکت کی دعا کی ہے اور ابراہیم خلیل اللہ نے بھی اس میں برکت و عمدگی کی دعا کی ہے اور یہ کہ اس میں جنت کے کھانوں کی بھونی ہو)۔

۴۵۶۲۲ ...حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ سب سے برا کھانا ولیمے کا وہ کھانا ہے جس میں مالداروں کو مدعو کیا جائے اور مساکین چھوڑ دیئے جائیں۔ اور جو شخص ولیمہ کی دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول کی نافرمانی کی۔ رواہ سعید بن المنصور

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۹۴۴

۴۵۶۲۳ ...حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے برا طعام ولیمے کا ہے جس میں وہ لوگ مدعو کیے جائیں جنھیں اس کی حاجت نہیں اور جنھیں اس کی حاجت ہے انھیں روک دیا جائے۔ نیز مالدار اس میں مدعو کیے جائیں اور فقراء روک دیئے جائیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۲۴ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی سے نکاح کے موقع پر کھجوروں اور ستو سے ولیمہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

آداب متفرقہ

۴۵۶۲۵ ...حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو چونکہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں، زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں اور تھوڑے

پر راضی رہتی ہیں۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبة

۴۵۶۲۶..... ابوملیکہ کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بنی سائب! تم سن بلوغت کو پہنچ چکے ہو لہٰذا ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے خاندان سے اجنبی ہوں۔ رواہ الدینوری

کنواری عورتوں سے نکاح کی ترغیب

۴۵۶۲۷..... عاصم بن ابی النجود کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کنواری عورتوں سے نکاح کرنا چاہئے چونکہ وہ زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں شیریں دہن ہوتی ہیں اور تھوڑے پر راضی رہتی ہیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا

۴۵۶۲۸..... اشعث بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مہمان نوازی کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اشعث مجھ سے تین باتیں یاد کرلو جو میں نے رسول کریم ﷺ سے یاد کی تھیں۔ کسی مرد سے مت پوچھو کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا اور جب سونا چاہو تو وتر پڑھ کر سو تیسری بات میں بھول گیا ہو۔ رواہ الحاکم والبیہقی وسعید بن المنصور

۴۵۶۲۹..... ربیعہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے طبلہ کی آواز سنی فرمایا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: تقریب نکاح کا انعقاد ہو رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نکاح کا اعلان کرو۔ رواہ الضیاء المقدسی

۴۵۶۳۰..... ابو ہاشم اسدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوجوان عورت لائی گئی جس کی شادی لوگوں نے ایک بوڑھے شخص سے کرادی تھی عورت نے بوڑھے کو قتل کر دیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، مرد کو چاہئے کہ وہ اپنی ہم مثل عورت سے نکاح کرے اور عورت کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے ہمسر سے شادی کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۳۱..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب اپنی کسی بیٹی کا کسی شخص سے نکاح کرنا چاہتے تو بیٹی کی پردہ دری میں جاتے اور فرماتے: فلاں شخص تمہارا تذکرہ کررہا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۳۲..... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نکاح کرلیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: کنواری ہے یا ثیب (جس کا پہلے نکاح ہو چکا ہو) میں نے عرض کیا: بلکہ ثیب ہے۔ ارشاد فرمایا: کنواری سے شادی کیوں نہیں کی تاکہ تم اس کا جی بہلا سکتے اور وہ تمہارا جی بہلا سکتی۔ میں نے عرض کیا: میرے والد غزوہ احد میں شہید ہو چکے ہیں انھوں نے اپنے پیچھے نو (۹) بیٹیاں چھوڑی ہیں میری نو (۹) بہنیں ہیں، میں نہیں چاہتا کہ ان کے ساتھ ایک اور اناڑی عورت کو شامل کردوں۔ اور میں نے عرض کیا: وہ ایسی عورت ہے جو ان کی نگرانی اور دیکھ بھال کرے گی اور ان کے بالوں میں کنگھی کرے گی۔ ارشاد فرمایا: تم نے درست انتخاب کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۳۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جب ہم واپس لوٹنے لگے میں اپنے ایک اونٹ پر سوار ہوا اور اسے جلدی جلدی چھوٹے قدموں سے ہانکنے لگا اسی اثناء میں میرے پیچھے ایک سوار میرے قریب ہوا اور اس نے ایک چھوٹی چھڑی سے میرے اونٹ کے ماری چنانچہ میرا اونٹ تیز رفتار اونٹ کی طرح پھرتی سے چلنے لگا میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں میرے پیچھے نبی کریم ﷺ ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے نئی نئی شادی کی ہوئی ہے۔ (اس لیے جلدی میں ہوں) ارشاد فرمایا: کنواری سے شادی کی ہے یا ثیب سے میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ ثیب ہے۔ فرمایا: کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی۔ پھر فرمایا: جب تم اپنے اہل خانہ کے ہاں پہنچو تو عقلمندی کا مظاہرہ کرنا۔ چنانچہ ہم دن کے وقت مدینہ پہنچے آپ ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ حتیٰ کہ ہم عشاء کے وقت شہر میں داخل ہوں تاکہ پراگندہ بال عورت اپنے بالوں میں کنگھی کرے اور جس عورت کا شوہر گھر پر نہیں ہے وہ موئے زیر ناف صاف کرلے۔ رواہ سعید بن المنصور

کنواری سے شادی کے فائدے

۴۵۶۳۴ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے والد وفات پاگئے اور اپنے پیچھے نو (۹) بیٹیاں چھوڑ گئے چنانچہ میں نے ثیب (عورت) سے شادی کرلی۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! تم نے شادی کرلی میں نے عرض کیا: جی ہاں، ارشاد فرمایا: کنواری ہے یا ثیب؟ میں نے عرض کیا بلکہ ثیب ہے۔ فرمایا: کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں؟ کہ تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی میں نے عرض کیا: میرے والد وفات پاگئے اور اپنے پیچھے نو بیٹیاں چھوڑ گئے یا فرمایا کہ سات بیٹیاں چھوڑ گئے مجھے ناپسند تھا کہ میں انہی جیسی اناڑی عورت سے شادی کرلوں۔ ارشاد فرمایا: بہت اچھا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے آپ نے میرے لیے برکت کی دعا کی۔ رواہ ابن النجار

۴۵۶۳۵ ... نقل شیبانی کی روایت ہے کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ حدیث جو تمہیں زیادہ فائدہ پہنچائے گی اور جس میں ظریف الطبعی بھی ہے جس سے بڑھ کر تم نے کوئی حدیث نہیں سنی ہوگی۔ وہ حدیث ہمیں حماد بن ابی سلیمان، زید مُنی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے پہنچی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے زید! تم نے شادی کرلی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں فرمایا: شادی کرلو اور اپنی پاکدامنی میں مزید اضافہ کرلو اور پانچ قسم کی عورتوں سے شادی مت کرو۔ جو یہ ہیں: شھبرہ لھبرہ، نھبرہ، ھیدرہ اور لفوتا۔ میں نے عرض کیا: میں ان میں سے کسی کو نہیں سمجھا میں تو سب سے ناواقف ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا تم عرب نہیں ہو۔ چنانچہ شہبرہ وہ عورت ہے جو لاغر طویل القامت ہو۔ لھبرہ وہ عورت ہے جو نیلگوں آنکھوں والی اور بدزبان ہو نہبرہ وہ عورت ہے جو کوتاہ قد اور گھٹیاں پن کی مالکہ ہو ھیدرہ وہ ہے جو بوڑھی اور کوزہ پشت ہو اور لفوت وہ عورت ہے جس نے تمہارے علاوہ کسی اور سے بچے جنم دے رکھا ہو۔ رواہ الدیلمی

۴۵۶۳۶ ... ابوعیینہ ابو نجیح کے سلسلہ سے مروی ہے کہ مجاہد فرماتے ہیں: منی اولاد میں اضافہ کرتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۳۷ ... عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں قبیلے سے نکاح مت کرو اور بنی فلاں بنی فلاں، بنی فلاں اور بنی فلاں سے شادی کرو وہ خود بھی پاکدامن ہیں اور ان کی عورتیں بھی پاکدامن ہیں چونکہ فلاں قبیلہ بیہودگی کاموں والا ہے اور ان کی عورتیں بھی واہی تباہی ہیں لہٰذا تم پاکدامنی اختیار کرو۔ رواہ ابن النجار

احکام نکاح

۴۵۶۳۸ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب دروازہ بند کردیا جائے پردے لٹکا دیئے جائیں شوہر پر مہر واجب ہوجاتا ہے اور (بصورت فراق) عورت پر عدت واجب ہوجاتی ہے اور عورت کے لیے حق میراث بھی ثابت ہوجاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی وعبدالرزاق وابن ابی شیبة

۴۵۶۳۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو عورت دوران عدت نکاح کرلے اور شوہر نے ابھی تک اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے گی تاکہ اپنی بقیہ عدت پوری کرلے جب اس کی عدت پوری ہوجائے اور پھر اسے شوہر ثانی پیغام نکاح دے عورت کو اختیار ہے چاہے اس سے نکاح کرے یا اسے چھوڑ دے اگر اس نے ہمبستری کرلی ہو پھر دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے گی پھر وہ آپس میں کبھی جمع نہیں ہونے پائیں گے۔ وہ پہلے شوہر کی عدت پوری کرے گی پھر دوسری شوہر کی عدت گزارے گی۔

رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبة، وسعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۶۴۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت نے شادی کی اور اسے جنون کی شکایت تھی یا وہ جذام کی بیماری میں مبتلا تھی یا اسے برص کی بیماری لاحق تھی شوہر نے اس کے ساتھ ہمبستری کرلی پھر وہ اس بیماری پر مطلع ہوا تو عورت کے لیے مہر کامل ہوگا چونکہ شوہر نے اس کے ساتھ ہمبستری کی ہے البتہ ولی پر مہر واجب ہوگا چونکہ اس نے معاملہ پوشیدہ رکھ کر شوہر کو دھوکا دیا ہے۔

رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور والدارقطنی والبیھقی

۴۵۶۴۱ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد (شوہر) کوایک سال کی مہلت دی ہے اگر وہ ایک سال میں ہمبستری پر قادر ہو گیا تو بہت اچھا ورنہ عورت کو اختیار دیا جائے گا وہ چاہے نکاح بحال رکھے چاہے علیحدگی اختیار کرے۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی اشیبة والدارقطنی والبیہقی

۴۵۶۴۲ ..... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خصی کا معاملہ لایا گیا اس خصی نے ایک عورت سے شادی کررکھی تھی حالانکہ عورت کو اس کا علم نہیں تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کردی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۴۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نکاح کا انعقاد ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبة والبیہقی وصححہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۶۳

۴۵۶۴۴ عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاملہ نکاح میں ایک مرد کے ساتھ عورتوں کی گواہی جائز قرار دی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور و البیہقی وقال هذا منقطع وفی سنده الحجاج بن اطاة رلایحتج به

۴۵۶۴۵ ..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ اشعث بن قیس حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا: میں ایک عورت پر عاشق ہو گیا ہوں۔ کہاں کہ یہ ایک چیز ہے جو ہمارے قابو میں نہیں ہے پھر میں نے اس عورت کے حکم پر اس سے نکاح کرلیا پھر اس کے حکم سے قبل میں نے اسے طلاق دے دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: اس کا حکم کسی درجہ میں نہیں ہے۔ اس عورت کے لیے عام عورتوں کا طریقہ ہے۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۴۵۶۴۶ ..... عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المومنین میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کرلی ہے اور اسی کا گھر اس کے لئے مشروط کیا ہے۔ اور میں سوچ رہا ہوں کے فلاں جگہ کی طرف منتقل ہو جاؤں گا کہا: یہ اس کے لیے شرط ہے فرمایا: تب تو مرد بلاک ہوگئے کوئی عورت نہیں چاہتی کہ وہ اپنے خاوند کو چھوڑے الا یہ کہ وہ اسے چھوڑنے پر اتر آتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان جب اپنے حقوق منقطع ہوتے دیکھتے ہیں اس وقت اپنی شروط کا اعتبار کرنے لگتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

عورت شوہر کے تابع ہوتی ہے

۴۵۶۴۷ ..... "مسند عمر" سعید بن عبیدہ بن سباق کی روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی اور مرد نے یہ شرط لگادی کہ وہ عورت کو باہر نہیں نکالے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ شرط معدوم قرار دی اور فرمایا: کہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیہقی

۴۵۶۴۸ ..... عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں ایک عورت لائی گئی جس کے لیے شوہر نے اسی کا گھر شرط قرار دیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کے لیے اس کی شرط ہے: وہ آدمی بولا: اے امیر المومنین! تب تو یہ عورت ہمیں چھوڑ دے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حقوق کا انقطاع شروط کے وقت ہوجاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة والبیہقی

۴۵۶۴۹ ..... عباد بن عبداللہ اسدی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی اور عورت کے لیے اسی کا گھر مشروط کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کی شرط سے قبل اللہ تعالیٰ کی شرط کا اطلاق ہوگا۔

رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور والبیہقی

۴۵۶۵۰ ..... حارث بن قیس بن اسود اسری کی روایت ہے کہ جب انھوں نے اسلام قبول کیا تو ان کے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ ان میں سے چار عورتیں اپنے لیے پسند کرلو۔ رواہ ابونعیم

۴۵۶۵۱ ..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آزاد عورتوں سے حرام کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے لونڈیوں سے بھی حرام کیا ہے۔ الا یہ کہ انھیں کوئی مرد جمع کرے، اور کہتا ہو: میں تو چار لونڈیوں سے زیادہ رکھوں گا۔

۴۵۶۵۲... ''مسند ابن عباس'' نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو دو سال کے بعد ابوالعاص کے پاس پہلے ہی نکاح میں واپس لوٹا دیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۵۳... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی زینب اسلام لائی اور اس کا خاوند ابی عاص بن ربیع مشرک ہی تھا پھر اس کے بعد وہ اسلام لایا نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کو سابقہ نکاح پر برقرار رکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۵۴... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت اسلام لے آئی کچھ عرصہ کے بعد اس کا پہلا شوہر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں تو اس عورت کے ساتھ اسلام لایا تھا اور اسے میرے اسلام لانے کا علم بھی تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دوسرے شوہر سے عورت چھین کر پہلے کے سپرد کردی۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۳۹۱ والمعلة ۱۶۵

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ابوالعاص کے پاس واپسی

۴۵۶۵۵... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو چھ سال کے بعد اس کے خاوند ابی العاص بن ربیع کے پاس پہلے ہی نکاح میں واپس لوٹا دیا اور کوئی نیا کام نہیں کیا۔ رواہ ابن النجار

۴۵۶۵۶... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ جب اسلام لایا تو اس کے نکاح میں دس (۱۰) عورتیں تھیں رسول کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ان میں سے چار روک لو اور بقیہ کو علیحدہ کردو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب صفوان بن امیہ اسلام لائے ان کے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں رسول کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ چار عورتیں روک لو اور بقیہ چھوڑ دو۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۶۵۷... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو کسی عورت سے پہلے زنا کرے اور پھر اس سے نکاح کرے فرمایا کہ پہلے اس نے اپنا پانی فضول بہایا پھر نکاح کر لیا اس کا پہلا فعل حرام ہے اور دوسرا حلال ہے جان لو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے توبہ قبول کرنے والا ہے جس طرح الگ الگ ان سے توبہ قبول کرتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۵۸... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب بیوی بیٹی یا بہن کسی شخص کو اپنی لونڈی حلال قرار دے دے اور وہ اس سے ہمبستری کرے وہ اس کے لیے حلال ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۵۹... ''مسند ابن عمر غیلان بن سلمہ جب اسلام لائے تو ان کے پاس اٹھارہ عورتیں تھیں رسول کریم ﷺ نے انھیں چار عورتیں اپنے پاس رکھنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۴۵۶۶۰... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غیلان بن ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں رسول کریم ﷺ نے اس سے کہا ان میں سے چار کا انتخاب کر لو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں غیلان نے اپنی سب عورتوں کو طلاق دے دی اور مال اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کردیا۔ اسی اثناء میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ شیطان نے آسمانوں سے تیرے مرنے کی بات سن لی ہے اور وہ تیرے دل میں ڈالی ہے شاید تو تھوڑے عرصہ زندہ رہے، خدا کی قسم یا تو اپنی بیویوں کو واپس لوٹا یا اپنا مال واپس کرو ورنہ جب تو مر جائے گا تیری بیویوں میں تیرا مال میراث تقسیم کروں گا اور لوگوں حکم دوں گا کہ وہ تیری قبر پر اس طرح پتھر برسائیں گے جس طرح ابورغال کی قبر پر ہمیشہ برساتے تھے۔ نافع کہتے ہیں غیلان اس کے بعد صرف سات دن زندہ رہا کہ وہ مر گیا۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۴۵۶۶۱... شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی زینب ابوالعاص کے پاس واپس لوٹا دی تھی جب وہ اسلام لایا تھا پہلے ہی نکاح میں اور تجدید نکاح نہیں کی تھی۔ رواہ الطبرانی وابن ابی شیبة

۴۵۶۶۲... عکرمہ بن خالد کی روایت ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل فتح مکہ کے موقع پر بھاگ گئے تھے ان کی بیوی نے انھیں واپس آنے کا خط لکھا چنانچہ بیوی نے انھیں واپس کر دیا اور اسلام قبول کر لیا جبکہ بیوی ان سے قبل اسلام لا چکی تھی اور نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رکھا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۶۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص نے کسی ایسی عورت کے ساتھ نکاح کیا جو مجنون تھی یا اسے جذام تھا یا برص کی بیماری تھی یا اسے قرن تھا وہ بدستور اس کی بیوی شمار ہوگی چاہے اسے اپنے پاس روکے رکھے چاہے اسے طلاق دے دے۔

رواہ سعید بن المنصور ومسدد والدارقطنی

۴۵۶۶۴... مالک بن اوس بن حدثان کی روایت ہے کہ میرے پاس ایک بیوی تھی جو وفات پا گئی مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا اس عورت کی کوئی بیٹی بھی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں وہ طائف میں ہے فرمایا: وہ تمہاری پرورش میں تھی؟ میں نے کہا نہیں؟ فرمایا: اس سے نکاح کر لو میں نے کہا وہ کیسے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وربائکم التی فی حجورکم

اور تمہاری وہ پروردہ لڑکیاں یعنی وہ لڑکیاں جو بیوی کے پہلے خاوند سے ہوں) جو تمہاری پرورش میں ہوں وہ تمہارے اوپر حرام کر دی گئیں ہیں فرمایا: یہ لڑکی تو تمہاری پرورش میں نہیں ہے یہ حرمت تو تب ہوتی ہے جب لڑکی تمہاری پرورش میں ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی حاتم

۴۵۶۶۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے اور اس عورت میں برص، جنون، جذام، یا قرن کی بیماری ہو اس نے عورت کے ساتھ اپنے اختیار سے شادی کی ہو وہ چاہے اسے روکے رکھے یا چاہے تو طلاق دے دے ہاں اگر عورت سے ہمبستری کر لی پھر اس کے لیے پورا مہر ہوگا۔ چونکہ اس نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال سمجھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیہقی

۴۵۶۶۶... "مسند علی" خلاس کی روایت ہے کہ ایک عورت اپنے شوہر کے کسی جز کی مالک بن گئی یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اٹھایا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے کہا: کیا تم نے اس عورت کے ساتھ ہمبستری کی ہے؟ کہا نہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو نے اس کے ساتھ ہمبستری کی ہوتی میں تجھے سنگسار کرتا۔ پھر عورت کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ اب تمہارا غلام ہے اگر تم چاہو اسے بیچ ڈالو چاہو اسے ھبہ کر دو چاہو اسے آزاد کر دو اور پھر اس سے شادی کر لو۔ رواہ البیہقی

۴۵۶۶۷... "مسند علی رضی اللہ عنہ" عباد اسدی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب دروازہ بند کر دیا جائے پردے لٹکا دیئے جائیں اسوقت مہر اور عدت واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیہقی

خلوت صحیح سے مہر واجب ہو جاتا ہے

۴۵۶۶۸... "مسند علی رضی اللہ عنہ" احنف بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دروازہ بند کر دیا جائے پردے لٹکا لیے جائیں تو عورت کے لیے مہر واجب ہو جاتا ہے اور اس پر عدت گزارنا بھی واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ البیہقی

۴۵۶۶۹... "مسند علی رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین مہدیین کا فیصلہ یہ ہے کہ جب دروازہ بند کر دیا جائے پردے لٹکا دیئے جائیں مہر اور عدت واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیہقی

۴۵۶۷۰... "ایضاً" عطاء خراسانی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ جو شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور عورت پر شرط لگا دی جائے کہ فرقت کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے نیز جماع اور مہر بھی اس کے اختیار میں ہے دونوں حضرات نے فرمایا: تم سنت سے ناواقف ہو اور نااہل کو معاملہ سپرد کر دیا ہے، مہر تمہارے ذمہ واجب ہوگا، جبکہ فرقت (طلاق) و جماع کا اختیار بھی تمہارے ہاتھ میں ہے۔ رواہ ابویعلی والضیاء

۴۵۶۷۱...... ''ایضاً'' بحریہ بنت ھانی کہتی ہیں! میں نے قعقاع سے شادی کرلی، اس نے مجھ سے مطالبہ کیا میرے لیے جواہر کا ایک صندوق (مہر کے طور پر) رکھا اس شرط پر کہ وہ میرے پاس ایک رات گزارے گا چنانچہ اس نے ایک رات گزاری میں نے خلوق (خوشبو) سے بھرا ہوا خوشبودان اس کے پاس رکھا، چنانچہ جب وہ صبح کو اٹھا تو اس کا بدن خلوق کے رنگ سے آلودہ تھا قعقاع نے مجھ سے کہا: تو نے مجھے رسوا کر دیا میں نے کہا: مجھ جیسے پوشیدہ ہی رہتی ہیں۔ جب میرے والد آئے ان پر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ ہو گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قعقاع سے فرمایا: کیا تو نے ہمبستری کرلی ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ نکاح جائز قرار دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

مباح نکاح

۴۵۶۷۲...... ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی کے لیے پیغام نکاح دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ (ابھی) چھوٹی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دے کر بیٹی کے نکاح سے آپ کو منع کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق بات کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بیٹی کو آپ کے پاس بھیجوا دیتا ہوں۔ اگر آپ راضی ہو گئے تو وہ آپ کی بیوی ہوگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجوا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکی کی پنڈلی سے کپڑا ہٹایا لڑکی بولی: کپڑا پنڈلی پر گرا دو، اگر آپ امیر المومنین نہ ہوتے میں آپ کی آنکھوں پر طمانچہ مارتی۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۴۵۶۷۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی نابالغ لڑکی کو باہر (ظاہراً) چلنے پھرنے دو تا کہ اس کے چچازاد اس میں رغبت کرسکیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۷۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی لڑکی کے ساتھ اچھائی کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ لڑکی کے لیے سامان زیب وزینت کا بندوبست کرے اور اس کے ساتھ مہربانی وشفقت کرے تا کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا رزق تمہارے پاس آئے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۷۵...... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی آواز سنتے یا دف بجنے کی آواز سنتے پوچھتے: یہ کیا ہے: لوگ جواب دیتے: شادی ہے یا ختنیں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہو جاتے اور اس امر کی تقریر فرماتے۔

رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور ومسد دو البیھقی

۴۵۶۷۶...... حضرت ابو ہریرة رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے انصار سے کسی عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک نظر سے اس عورت کو دیکھ لو چونکہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہے۔ رواہ سعید ابن المنصور

محرمات نکاح

دو بہنوں سے ایک وقت وطی کرنا حرام ہے اگرچہ باندی ہوں

۴۵۶۷۷...... قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا گیا کہ ایک ہی ملک میں دو باندیاں جو آپس میں سگی بہنیں ہوں جمع کی جاسکتی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ قرآن مجید کی ایک آیت اس مسئلہ کو حلال قرار دیتی ہے جبکہ دوسری آیت حرام قرار دیتی ہے لیکن مجھے ایسا کرنا کسی طرح پسند نہیں آپ رضی اللہ عنہ کا یہ جواب نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کو پہنچا اس نے کہا، اگر مجھے مسلمانوں کے معاملات کسی حد تک سپرد ہوتے پھر میرے پاس یہ مسئلہ لایا جاتا میں اسے عبرت کا نشان بنا دیتا۔ زہری کہتے ہیں

میری دانست میں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہو سکتے ہیں۔

رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق وعبد بن حمید وابن ابی شیبۃ ومسدد وابن جریر والدار قطنی والبیہقی

۴۵۶۷۸... محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لونڈی اور اس کی بیٹی کو ایک ہی مالک میں جمع ہونا مکروہ سمجھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۷۹......ابن جریج اسلمی، ابن ابی زناد، عبداللہ بن دینار اسلمی روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کے پاس ایک لونڈی تھی اور لونڈی کی ایک لڑکی بھی تھی۔ وہ دونوں میرے والد کی ملکیت میں تھیں، جب لڑکی میں دوشیزگی آ گئی تو والد نے باندی کو چھوڑ دیا اور لڑکی کے ساتھ شب باشی کرنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان سے اس کے متعلق بات کی گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں اور میں خود ایسا نہیں کروں گا۔ ابوزناد کہتے ہیں: مجھے عامر شعبی نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلہ میں مذکور بالا کے علاوہ جواب دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۸۰......ابوعمر شیبانی کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو ہمبستری سے قبل طلاق دے دے کیا اس کی ماں کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں، چنانچہ اس شخص نے بیوی کو طلاق دے کر اس کی ماں کے ساتھ نکاح کر لیا اور بچہ بھی پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان فرقت کا حکم دیا، وہ شخص بولا: اب اس عورت سے تو اولاد بھی پیدا ہو چکی ہے؟ فرمایا: اگرچہ دس بچے کیوں نہ پیدا ہو جائیں پھر بھی فرقت ہوگی۔ رواہ البیہقی

۴۵۶۸۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو ایک باندی ہبہ کر دی اور بیٹے کو حکم دیا کہ اسے تم چھونے نہ پاؤ چونکہ میں اس کا ستر کھول چکا ہوں۔ رواہ مالک والبیہقی

۴۵۶۸۲......عبداللہ بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک ہی ملک میں باندی اور اس کی بہن کو رکھا جا سکتا ہے بایں طور کہ ایک کے بعد دوسری سے ہمبستری کی جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے پسند نہیں کہ میں دونوں کی اجازت دوں البتہ آپ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا۔ رواہ مالک والشافعی وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ ومسدد والبیہقی

۴۵۶۸۳...... عبداللہ بن سعید اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عجمیوں کے ممالک سے بہت سارا مال غنیمت سمیٹ کر تمہارے سامنے لا رکھا ہے عجمیوں کی عورتوں اور ان کی اولاد کو تمہارے سپرد کر دیا ہے حالانکہ یہ غنیمت رسول کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تمہیں نہیں ملی۔ میں جانتا ہوں کہ بہت سارے مردوں کو غنیمت میں عورتیں ملی ہیں جب تمہارے ہاں باندیاں اولاد جنم دے دیں تو پھر انھیں مت بیچو چونکہ وہ تمہاری امہات اولاد ہیں۔ چونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو کیا بعید کہ دوسرا شخص اس کی حرمت سے ہمبستری کر بیٹھے اور اسے شعور تک بھی نہ ہو۔

رواہ البیہقی

۴۵۶۸۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنی ایک باندی کو ننگا کیا اور اس کی طرف ایک نظر سے دیکھا اتنے میں اس باندی کے کسی بیٹے نے اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ یہ تمہارے لیے حلال نہیں ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۶۸۵......شعبی عبید بن نضلہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسئلہ لے جایا گیا وہ یہ کہ ایک عورت نے دوران عدت شادی کر لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے عورت سے پوچھا کیا تجھے معلوم ہے کہ تو نے دوران عدت شادی کی ہے عورت نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہیں اس کا علم ہوتا میں تمہیں ضرور رجم کرتا: چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کوڑے لگوائے اور پھر شوہر سے مہر لے کر فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا۔ پھر فرمایا: میں نہ تو مہر کو جائز قرار دیتا ہوں اور نہ ہی نکاح کو جائز قرار دیتا ہوں۔ فرمایا:

کہ یہ عورت تمہارے لیے کبھی بھی حلال نہیں ہوگی۔ رواہ البیھقی

۴۵۶۸۶...... شعبی مسروق سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق جو کہ دوران عدت نکاح کرے فرمایا: نکاح بھی حرام ہے اور مہر بھی حرام ہے آپ رضی اللہ عنہ نے مہر فی سبیل اللہ بیت المال میں رکھوا دیا اور فرمایا: جب تک یہ دونوں زندہ رہیں آپس میں اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۶۸۷...... شعبی مسروق سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالافتویٰ سے رجوع کرلیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے شوہر کے لیے مہر لازم قرار دیا چونکہ وہ مہر کے بدلہ عورت کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے اکٹھے ہونے کو جائز قرار دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ: ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پہلا فتویٰ تشدید پر محمول ہے چونکہ لوگوں کا رجحان اس طرف زیادہ ہونے لگا تھا سد اللباب آپ رضی اللہ عنہ نے پہلا فتویٰ صادر فرمایا تھا جب حالات معول پر آگئے تو آپ نے اس نکاح کو بحال رکھا اور مہر بھی لازم قرار دیا۔

۴۵۶۸۸...... سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوران عدت نکاح کرلینے والی عورت کو بطور تعزیر مارا ہے نہ کہ بطور حد۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۸۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایسی عورت کو نکاح میں لانے سے منع فرمایا ہے: جس کی پھوپھی یا خالہ پہلے سے کسی مرد کے نکاح میں موجود ہو۔ رواہ ابن وھب واحمد بن حنبل وابویعلی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۷۴۔

۴۵۶۹۰...... عمرو بن ھند کی روایت ہے کہ ایک شخص اسلام لایا اس کے نکاح میں دو بہنیں تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: ان میں سے ایک کو چھوڑ دو ورنہ میں تمہاری گردن اڑادوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح حرام ہے

۴۵۶۹۱...... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول دو بہنوں کے متعلق کہ انھیں ایک نکاح میں جمع کیا جائے تعجب میں ڈالتا تھا چونکہ انھیں ایک آیت حرام قرار دیتی ہے اور دوسری آیت حلال قرار دیتی ہے اور فرماتے تھے" الا ما ملکت ایمانکم "یعنی مگر وہ عورتیں جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... یہ حدیث مرسل ہے۔

۴۵۶۹۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلہ میں فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کے نکاح میں کوئی عورت ہو وہ اسے ہمبستری سے قبل طلاق دے دے یا وہ عورت مر جائے کیا اس کی ماں اس کے لیے حلال ہوگئی؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اس عورت کی ماں اس مرد کے لیے بمنزلہ ربیبہ (پروردہ) کے لیے۔ رواہ ابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن جریر وابب المنذر وابن ابی حاتم

۴۵۶۹۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا گیا کہ ایک آدمی کے ملک میں دو سگی بہنیں ہوں ایک کے ساتھ ہمبستری کرکے دوسری کے ساتھ ہمبستری کرسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنی ملک سے نہیں نکال سکتا۔ پوچھا گیا اگر دوسری بہن کی شادی اپنے غلام سے کرادے؟ فرمایا: نہیں۔ حتیٰ کہ اسے اپنی ملک سے نہ نکال دے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر وابن المنذر والبیھقی

۴۵۶۹۴...... ایاس بن عامر کہتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میری ملکیت میں دو بہنیں ہیں ان میں سے ایک کے ساتھ میں ہمبستری کرتا رہا ہوں حتیٰ کہ اس سے میری اولاد بھی ہوئی پھر مجھے دوسری میں رغبت ہونے لگی لہٰذا میں کیا کروں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس سے تم ہمبستری کرچکے ہو اسے آزاد کرو پھر دوسری کے ساتھ ہمبستری کرو۔ چونکہ باندیوں میں سے تمہارے او پر وہ رشتے

حرام ہیں جو آزاد عورتوں میں سے حرام ہیں صرف تعداد کا فرق ہے۔اسی طرح رضاعت میں بھی وہ رشتے حرام ہیں جو جونسب میں حرام ہیں۔

رواہ ابن جریر وابن عبدالبر فی الاستذکار

۴۵۶۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دومملوکہ بہنوں کے متعلق سوال کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آیت کی رو سے حلال ہے اور دوسری آیت کی رو سے حرام ہے، اگر انھیں مملوک بنالے تو آیت کی رو سے حرام ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۶۹۶..... ابوصالح کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے سوال کرلو بلاشبہ تم میرے جیسے کسی شخص سے سوال نہیں کرو گے اور تم میرے جیسے سے ہرگز سوال نہیں کرو گے۔ابن کسوار نے سوال کیا: مجھے دومملوک بہنوں کے متعلق خبر دیجئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھیں ایک آیت حلال قرار دیتی ہے کہ جبکہ دوسری آیت حرام قرار دیتی ہے۔میں اس کا نہ حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔نہ میں خود ایسا کروں گا اور نہ میرے گھر والے ایسا کریں گے، نہ میں اسے حلال سمجھتا ہوں نہ حرام۔

رواہ ابن ابی شیبۃ ومسدد وابو یعلی وابن جریر والبیھقی وابن عبدالبر فی العلم

۴۵۶۹۷..... براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے پاس اپنا قاصد بھیجا اس نے باپ کی بیوی سے شادی کرلی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا سر میرے پاس لاؤ۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۶۹۸..... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے پاس سے میرے چچا حارث بن عمرو کا گزر ہوا رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے جھنڈا نصب کیا تھا میں نے ان سے پوچھا: اے چچا جان رسول اکرم ﷺ نے آپ کو کہا بھیجا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کے پاس بھیجا ہے اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کرلی ہے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن اڑادوں اور اس کا مال ضبط کرلوں۔

رواہ احمد بن حنبل والحسن بن سفیان وابونعیم

۴۵۶۹۹..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو اپنے والد کی بیوی کی ماں کے ساتھ زنا کر بیٹھے۔ کہ وہ دونوں باپ بیٹے پر حرام ہوگئی ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۰۰..... دیلمی کی روایت ہے وہ جب وہ اسلام لائے ان کے نکاح میں دو بہنیں تھیں نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا ان میں سے جسے چاہو رکھو اور دوسری کو طلاق دے دو۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۰۱..... حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے انھیں ایک آدمی کی طرف بھیجا اس نے اپنے والد کی بیوی کے ساتھ شادی کرلی تھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا اور اس کا مال بطور غنیمت لے آئے۔رواہ ابونعیم

۴۵۷۰۲..... قیس بن حارث اسدی کی روایت ہے کہ جب میں اسلام لایا میرے پاس آٹھ بیویاں تھیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کرلو۔رواہ عبدالرزاق

باپ کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے

۴۵۷۰۳..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میرے ماموں سے میری ملاقات ہوگئی ان کے پاس جھنڈا تھا۔ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نبی کریم ﷺ کا جھنڈا تھا میں نے پوچھا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ جواب دیا کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کرلی ہے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن اڑادوں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن النجار

۴۵۷۰۴..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آقا اپنی باندی سے ہمبستری کرے اور پھر اس کی بہن سے ہمبستری کرنا چاہتا ہو۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حلال نہیں ہے۔حتی کہ وہ اسے اپنی ملک سے نہ نکال دے۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۰۵..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہوں کی طرف دیکھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۰۶..... حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے آزاد عورت پر لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۰۷..... ابن مسیب، شعبی اور زہری کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی شخص کے لیے ہبہ حلال نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۰۸..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جو شخص اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔ رواہ البیھقی

۴۵۷۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسی عورت سے شادی مت کرو جسے تمہارے بھائی کی بیوی نے یا تمہارے بیٹے کی بیوی نے دودھ پلایا ہو۔ رواہ عبیداللہ بن محمد بن حفص العیشی فی حدیثہ

۴۵۷۱۰..... ''ایضاً'' ایاس بن عامر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ایسی عورت سے نکاح مت کرو جسے تمہارے باپ کی بیوی نے دودھ پلایا ہو یا تمہارا بیٹے کی بیوی نے پلایا ہو یا تمہارے بھائی کی بیوی نے دودھ پلایا ہو۔ رواہ البیھقی

۴۵۷۱۱..... زبیر، سلیمان بن یسار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نیاز اسلمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک ہی ملک میں دو بہنوں کو جمع کرنے کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اور میری اولاد ایسا نہیں کریں گے۔ اس کے بعد نیاز کی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان دونوں سے یہی سوال کیا: دونوں حضرات نے ایسا کرنے سے منع کیا۔

رواہ ابن جریر

متعہ کا بیان

۴۵۷۱۲..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ابن حریث اور ابن فلاں نے متعہ کیا ہے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دونوں کی متعہ سے اولاد بھی ہوئی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۱۳..... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ عروہ بن زبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ ہلاک ہو گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ کیوں؟ عروہ بولے: آپ لوگوں کو متعہ کے حق میں فتویٰ دے رہے ہیں، حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرماتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تعجب ہے: میں تو متعہ کے متعلق رسول کریم ﷺ کی حدیثیں بیان کرتا ہوں اور آپ ابوبکر و عمر کی حدیث سناتے ہو عروہ بولے: وہ دونوں حضرات رسول کریم ﷺ کی سنت کے تم سے بڑے عالم تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما خاموش ہو گئے۔

رواہ ابن جریر

۴۵۷۱۴..... عمرو کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت کی ذمہ داری سونپی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! بلاشبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں تین دن تک متعہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی لیکن پھر آپ ﷺ نے متعہ (ہمیشہ ہمیشہ کے لیے) حرام قرار دیا: بخدا! میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص متعہ کرے اور پھر وہ محصن بھی رہے۔ البتہ میں ایسے شخص کو ضرور سنگسار کروں گا الا یہ کہ وہ میرے پاس چار گواہ لائے جو گواہی دیتے ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ کو حرام کرنے کے بعد حلال کیا ہے، مسلمانوں میں سے جس شخص کو بھی متعہ کرتے ہوئے پاؤں گا میں اسے ضرور سو (۱۰۰) کوڑے لگاؤں گا البتہ یہ کہ وہ میرے پاس چار گواہ لائے جو گواہی دیں کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ کو حرام قرار دینے کے بعد حلال قرار دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر وسعید بن المنصور وتمام

۴۵۷۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں متعہ کی دو قسمیں جائز تھیں۔ میں ان سے منع کرتا ہوں اور ان پر سزا بھی دوں گا۔ ایک عورتوں کا متعہ اور دوسرا متعہ حج۔ رواہ ابو صالح کاتب اللیث فی نسختہ والطحاوی

۴۵۷۱۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا نکاح متعہ کرنے لگ گئے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم ﷺ نے متعہ سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا میرے پاس جو شخص لایا گیا کہ اس نے نکاح متعہ کر رکھا ہو میں اسے ضرور رجم کروں گا۔ رواہ البیھقی

متعہ حرام ہے

۴۵۷۱۷..... عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ربیعہ بن امیہ نے ایک عورت کے ساتھ متعہ کیا ہے اور وہ عورت اس سے حاملہ بھی ہو چکی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ کے عالم میں گھر سے باہر نکلے اور آپ کے کپڑے غصہ کی وجہ سے گھسٹ رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے۔ یہ متعہ کیسے ہو گیا اگر مجھے پہلے خبر ہوتی میں اسے رجم کرتا۔

رواہ مالک والشافعی والبیھقی

۴۵۷۱۸... سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ نساء اور متعہ حج سے منع فرمایا ہے۔ رواہ مسدد

۴۵۷۱۹..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگ پہلے متعہ کرتے تھے پھر انھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کر دیا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں متعہ نساء اور متعہ حج کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا ہم باز آ گئے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۱... شفاء بنت عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے متعہ سے تختی کے ساتھ منع فرمایا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ متعہ کا حکم عارضی تھا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۲..... ابو قلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: متعہ کی دو قسمیں رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں تھیں میں ان سے منع کرتا ہوں اور ان پر مارتا بھی ہوں۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۴۵۷۲۳..... نافع کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ نساء کے متعلق سوال کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حرام ہے۔ اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما تو متعہ کے حق میں فتویٰ دیتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ابن عباس نے عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اس کی جرات کیوں نہیں کی۔ اگر متعہ کرتے ہوئے کوئی شخص پکڑا گیا میں اسے رجم کروں گا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۴..... ابو نضرہ کی روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما متعہ نساء اور متعہ حج کے حق میں تذکرہ کرتے ہوئے سنا پھر میں حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان سے میں نے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے فرمایا: رہی بات میری سو میں یہ دونوں کام رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کر چکا ہوں پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا اور میں ایسا کرنے سے باز رہا۔

رواہ ابن جریر

متعہ کی حرمت کی وضاحت

۴۵۷۲۵..... ابو نضرہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما متعہ کرنے کی اجازت دیتے تھے جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرماتے تھے۔ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں یہاں رہتے ہوئے متعہ کیا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے جو چاہا حلال کیا چونکہ قرآن ان کے گھر میں نازل ہو رہا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے تمہیں جیسے حکم دیا ہے ایسے ہی حج وعمرہ مکمل کرو اور ان عورتوں کے ساتھ نکاح بھی تمام کرو میرے پاس جو بھی ایسا شخص لایا گیا جس نے کسی عورت کے ساتھ نکاح متعہ کیا ہو میں اسے ضرور پتھروں کے ساتھ رجم کروں گا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۶...... سلیمان بن یسار، ام عبداللہ بنت خیثمہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ شام سے ایک آدمی آیا اور اس نے ام عبداللہ کے پاس قیام کیا، اس شخص نے کہا شادی کی حاجت شدت سے محسوس ہو رہی ہے لہٰذا تم میرے لیے کوئی عورت تلاش کرو جس سے میں متعہ کروں ام عبداللہ کہتی ہیں میں نے ایک عورت پر اسے دلالت کر دی چنانچہ عورت کے ساتھ شرط لگا کر چند عادل گواہوں کی موجودگی میں متعہ کر لیا کچھ عرصہ اس کے پاس ٹھہرا رہا اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی انھوں نے مجھے اپنے پاس طلب کیا اور مجھ سے پوچھا: جو تم کہتی ہو وہ سچ ہے میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ دوبارہ آئے تو مجھے اطلاع کرنا چنانچہ جب وہ شخص دوبارہ آیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع کر دی آپ رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر اسے اپنے پاس طلب کیا اور اس سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ وہ بولا میں نے رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں متعہ کیا ہے اور آپ ﷺ نے ہمیں اس سے منع نہیں کیا حتیٰ کہ دنیا سے رخصت ہو گئے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہم متعہ کرتے رہے انھوں نے بھی ہمیں منع نہیں کیا حتیٰ کہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے اب ہم آپ کے پاس موجود ہیں آپ نے بھی ہمیں اس سے منع نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہیں قبل ازیں اس سے باز رہنے کا علم ہوتا میں تمہیں ضرور رجم کرتا لہٰذا اس کی ممانعت کو دوسروں سے بیان کر دو حتیٰ کہ نکاح اور سفاح کا امتیاز ہو سکے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے خیبر کے موقع پر منع فرمایا ہے۔

رواہ مالک والطبرانی وعبدالرزاق والحمیدی وابن ابی شیبة، احمد بن حنبل والعدنی والدارمی وابن جریر وابن وھب والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجه وابویعلی وابن عساکر وابن الجارود وابوعوانة والطحاوی وابن حبان والبیهقی متفق علیه

۴۵۷۲۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر متعہ کی ممانعت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے نہ آ چکی ہوتی میں متعہ کا حکم دیتا پھر زنا کی جرأت صرف کوئی بدبخت ہی کرتا۔ رواہ عبدالرزاق وابوداؤد فی ناسخه وابن جریر

۴۵۷۲۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے متعہ قیامت کے دن تک حرام ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وقال تفرد به احمد بن محمد بن یونس وابن عساکر واحمد المذکور قال ابن صاعد فیه کذاب

۴۵۷۳۰...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے متعہ نساء کے متعلق سوال کیا گیا انھوں نے فرمایا: ہم رسول کریم ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کے زمانے میں متعہ کرتے رہے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۳۱...... حسن بن محمد بن علی، جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے، رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: متعہ کر لو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۳۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مٹھی بھر کھجوروں اور آٹے پر متعہ کر لیتے تھے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع کر دیا چنانچہ ہم متعہ کرنے والی عورت کی عدت کا شمار ایک حیض سے کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

گدھے کے گوشت کی حرمت

۴۵۷۳۳...... قیس کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے ہمیں بیویوں سے دور رہتے ہوئے کافی مدت ہو جاتی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول ﷺ ہم خصی نہ ہو لیں؟ آپ ﷺ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرمایا: پھر ہمیں مقررہ مدت تک کسی معمولی چیز کے بدلہ میں شادی کرنے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ نے ہمیں خیبر کے موقع پر متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۳۴...... سبرہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ نساء سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۳۵..... سبرہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ سے حجۃ الوداع کے لیے روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم عسفان پہنچے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عمرہ حج میں داخل ہو چکا ہے۔ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ایسی قوم جیسی دعوت دیجئے گویا کہ وہ آج ہی پیدا ہوئی ہو، ہمارا عمرہ اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ چنانچہ جب ہم مکہ پہنچے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان چکر لگایا پھر آپ ﷺ نے ہمیں عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کا حکم دیا، ہم آپ ﷺ کے؟ پاس واپس لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ! عورتیں تو متعہ کرنے سے انکار کر رہی ہیں۔ الا یہ کہ مقرر مدت تک کیا جائے ارشاد فرمایا: چلو ایسا ہی کرلو۔ چنانچہ میں اور میرا ایک ساتھی جس پر عمدہ چادر تھی چل پڑے اور ایک عورت کے پاس داخل ہوئے ہم نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کیا۔ عورت نے میرے ساتھی کی چادر کی طرف دیکھنا شروع کر دیا وہ اس کی چادر کو میری چادر سے عمدہ سمجھتی تھی۔ اس نے پھر میری طرف دیکھا اور مجھے اس سے زیادہ جوانی میں سمجھنے لگی۔ کہنے لگی: چادر کے بدلہ میں چادر۔ بہر حال اس نے میرا انتخاب کیا۔ میں نے چادر کے بدلہ میں اس کے ساتھ شادی (متعہ) کر لی۔ میں نے اسی کے ہاں رات گزاری صبح ہوتے ہی میں مسجد کی طرف چل دیا کیا دیکھتا ہوں رسول کریم ﷺ منبر پر خطاب فرما رہے ہیں چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جس شخص نے مقررہ مدت تک کسی عورت سے شادی کر لی ہو اسے چاہئے کہ طے شدہ مہر اس کے سپرد کر دے اور پھر دیئے ہوئے مہر سے کچھ بھی واپس نہ لے چونکہ متعہ کو اللہ تعالیٰ نے تاقیامت حرام کر دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۳۶..... سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے موقع پر متعہ کرنے سے منع کیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۳۷..... سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر متعہ سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۳۸..... حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر متعہ سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۳۹..... حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم مکہ پہنچے تو ہم حلال ہو گئے (یعنی احرام کھول دیا) آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ متعہ کرلو۔ تاہم عورتوں نے متعہ کرنے سے انکار کر دیا الا یہ کہ ہمارے اور عورتوں کے درمیان کوئی مدت مقرر کر لی جائے۔ ہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اور عورتوں کے درمیان اجل کو مقرر کرلو چنانچہ میں اور میرا ایک چچا زاد بھائی چل پڑے۔ میرے پاس بھی چادر تھی لیکن میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے عمدہ تھی جبکہ میں اس سے زیادہ جوانی میں تھا۔ ہم ایک عورت کے پاس سے گزرے اسے میرے ساتھی کی چادر بھلی معلوم ہوئی جبکہ میری جوانی نے اسے تعجب میں ڈال دیا۔ وہ بولی چادر آخر کیسی ہوں بالآخر وہ چادر رہی ہے۔ میں نے اس کے پاس یہ رات بسر کی پھر صبح ہوتے ہی میں چل پڑا کیا دیکھتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ بیت اللہ اور رکن کے درمیان لوگوں سے خطاب فرما رہے ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں کہ اے لوگو! میں نے ان عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی خبردار! اللہ تعالیٰ نے تاقیامت متعہ حرام کر دیا ہے لہٰذا جس کے پاس جو کچھ ہو وہ متعہ میں لائی ہوئی عورت کو دے کر اس کا راستہ آزاد کر دے اور دی ہوئی شے سے کچھ بھی واپس نہ لے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۰..... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اوطاس والے سال رسول کریم ﷺ نے ہمیں تین دن تک متعہ کی اجازت دی تھی پھر آپ ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۱..... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کے ساتھ شرط لگا کر نکاح کرے وہ اس کے ساتھ تین راتیں گزارے پھر اگر وہ دونوں مدت میں کمی کرنا چاہیں تو کمی کر لیں اگر مدت بڑھانا چاہیں تو مدت بڑھا لیں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں ہمارے لیے رخصت تھی یا پھر لوگوں کے لئے عام حکم تھا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۲..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کپڑے پر متعہ کر لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۳..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم برتن بھر ستو پر متعہ کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۴۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: متعہ نے منہدم کر دیا۔ یا فرمایا کہ حرام کر دیا ہے۔

طلاق عدت اور میراث کو۔ رواہ ابن النجار

۴۵۷۴۵ ... سالم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ متعہ حرام ہے۔ اس شخص نے کہا۔ فلاں تو متعہ کے حق میں فتویٰ دے رہا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! معلوم ہو جانا چاہئے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے موقع پر متعہ حرام کیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۶ ... ''مسند ابن عمر'' رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن متعہ نساء سے منع فرمایا۔

۴۵۷۴۷ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہر مطلقہ کے لیے متعہ (تھوڑا سا ساز و سامان) ہے بجز اس عورت کے جسے ہمبستری سے قبل طلاق ہو جائے اور اس کا مہر بھی مقرر ہو اس کے لیے نصف مہر ہوگا اور متعہ نہیں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۴۸ ... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم خصی نہ ہو لیں؟ آپ ﷺ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ اور ہمیں رخصت دی کہ ہم کپڑے پر کسی عورت کے ساتھ مقرر مدت تک متعہ کریں۔

رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۹ ... حسن کی روایت ہے کہ متعہ کبھی بھی حلال نہیں ہوا بجز عمرہ قضاء کے تین ایام کے نہ اس سے پہلے حلال ہوا نہ اس کے بعد۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۵۰ ... ''مسند علی'' نبی کریم ﷺ نے متعہ سے منع فرمایا ہے متعہ کی اجازت تو اس شخص کے لیے ہوتی تھی جو اپنی بیوی کو نہیں پاتا تھا۔ لیکن جب نکاح طلاق عدت اور میاں بیوی کے درمیان میراث کے احکام نازل ہوئے تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والبخاری ومسلم

۴۵۷۵۱ ... محمد بن حنفیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے متعلق گفتگو کی۔ حضرات علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم ہٹ دھرمی کرتے ہو رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر متعہ نساء سے منع فرمایا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

اولیاء نکاح کا بیان

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے

۴۵۷۵۲ ... ''مسند عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولی یا سلطان کی اجازت کے بغیر عورت سے نکاح نہ کیا جائے۔ اگر چہ وہ دس مرتبہ کیوں نہ نکاح کرے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی والبیھقی

۴۵۷۵۳ ... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم بغیر ولی کے نکاح کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

رواہ الشافعی وعبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۷۵۴ ... عبدالرحمٰن بن معبد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کا نکاح اس وجہ سے رد کر دیا کہ اس نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا تھا۔ رواہ الشافعی وعبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۷۵۵ ... ھشام بن عروہ ایک آدمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے بیٹے سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کی شادی کرا دے بیٹے نے اسے ناپسند کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب صبح ہوگی میں تمہارے پاس آؤں گا۔ چنانچہ صبح کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس عورت سے بات کی اور اس سے مختصر بات کی پھر اس کے بیٹے

کا ہاتھ پکڑ کر اس سے فرمایا: اپنی ماں کی شادی کرادو۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر خیثمہ بنت ھشام (یعنی حضرت عمر کی والدہ) مجھ سے شادی کروانے کا مطالبہ کرتی تھی اس کی ضرور شادی کرادیتا چنانچہ اس لڑکے نے اپنی ماں کی شادی کرادی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۷۵۶......زیاد بن علاقہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے بنولیث کی سردارہ جو کہ ثیب تھی کو پیغام نکاح بھیجا لیکن عورت کے والد نے نکاح کرانے سے انکار کر دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ پیغام نکاح بھیجنے والا شخص اگر عورت کا ہمسر ہے تو عورت کے والد سے کہو کہ اپنی بیٹی کی اس شخص سے شادی کرادے اگر انکار کرے تم لوگ خود اس کی شادی کرادو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۷۵۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کا نکاح اس کے اولیاء نہ کریں اور وہ خود نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔

رواہ البیھقی

۴۵۷۵۸......عکرمہ بن خالد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ راستہ سواروں سے اٹ گیا ان میں سے ایک عورت نے بغیر ولی کے ایک مرد سے نکاح کرانے کا عندیہ دیا چنانچہ اس مرد نے عورت کا نکاح کسی دوسرے سے کرادیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے نکاح کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو کوڑے مارے اور نکاح رد کر دیا اور دونوں کے درمیان تفریق کردی۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۷۵۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کا نکاح صرف اولیاء ہی کرائیں اور عورتوں کا نکاح صرف اکفاء (ہمسروں) کے ساتھ ہو۔

رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۶۰...... بکر کہتے ہیں میں نے ایک عورت سے بغیر ولی کی اجازت کے شادی کرلی اور نکاح میں گواہ بھی نہیں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف خط لکھا کہ تمہیں سو کوڑے مارے جائیں گے نیز آپ رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں میں خطوط لکھے کہ جو عورت بھی بغیر ولی کے شادی کرے گی وہ زانیہ کے درجہ میں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۷۶۱......شعبی کی روایت ہے کہ ایک لڑکی سے زنا کا ارتکاب ہوگیا اس پر حد قائم کی گئی پھر لوگوں نے اس کی طرف مطلق توجہ نہ کی جس کا اثر یہ ہوا کہ عورت نے توبہ کی اور اس کی توبہ خوب رنگ لائی چنانچہ اس کے چچا کو پیغام نکاح بھیجا جاتا اور وہ اس کو ناپسند کرتا حتی کہ وہ اس کے معاملہ کی خبر نہ کردے لیکن اس کا افشاء اسے ناپسند تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا معاملہ بیان کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس عورت کی شادی اسی طرح کراؤ جس طرح تم اپنے نیک وصالح بیٹیوں کی شادی کراتے ہو۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۷۶۲......سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کا نکاح ولی یا اس کے کسی قریبی رشتہ دار یا سلطان کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ رواہ مالک والبیھقی

۴۵۷۶۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔ کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! ولی کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے کوئی آدمی ہو۔ رواہ ابن عساکر وفیہ مسیب بن شریک متروک

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس میں مسیب بن شریک متروک راوی ہے۔

۴۵۷۶۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عورت بھی زانیہ ہے جو بغیر ولی کے خود ہی اپنا نکاح کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۶۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نکاح ولی یا سلطان کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا اگر کوئی بے وقوف شخص کسی عورت کا نکاح کرادے اس کا نکاح نہیں ہوگا۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۶۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کرادی حالانکہ وہ اس شادی کو ناپسند کرتی تھی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس نکاح کو رد کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۷۶۷......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ ماں اپنی بیٹی کی شادی کرا سکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں لیکن اس کے ولی سے کہو کہ اس کی شادی کرادیں۔ رواہ ابن عساکر

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح باطل

۴۵۷۶۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عورت بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے چونکہ نکاح صرف اور صرف ولی کی اجازت سے ہوتا ہے۔ رواہ البیھقی وصححہ

۴۵۷۶۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور بغیر گواہوں کے بھی نکاح نہیں ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۷۷۰......''مسند علی رضی اللہ عنہ'' شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑھ کر بغیر ولی کے ہوئے نکاح پر شدت کرنے والا کوئی نہیں تھا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ اس پر مارتے بھی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۷۷۱......''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ھذیل کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ماموں کی ولایت میں منعقد ہونے والے نکاح کو جائز قرار دیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۷۷۲......''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابو قیس ازدی کسی شخص سے روایت نقل کرتے ہے کہ ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی اس کی رضامندی سے کرادی یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کیا اس میں دخول نہیں ہوا لہٰذا نکاح جائز ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۷۷۳......''مسند علی'' حسن بن حسن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم کو پیغام نکاح بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: ام کلثوم ابھی چھوٹی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرمایا سنا ہے کہ قیامت کے دن ہر رشتہ اور ہر نسب ختم ہو جائے گا بجز میرے رشتہ اور نسب کے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ میرا بھی رشتہ اور نسب قائم رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنے چچا کی شادی کردو۔ ان دونوں نے جواب دیا کہ یہ بھی عورتوں میں سے ایک عورت ہے اسے بھی اپنے لیے اختیار کا حق حاصل ہے۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ کے عالم میں کھڑے ہوئے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ انھیں اپنے کپڑوں سے روکنے لگے اور کہا: اے ابا جان مجھے آپ کے چھوڑنے پر صبر نہیں ہوتا۔ چنانچہ دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شادی کرادی۔ رواہ البیھقی

۴۵۷۷۴......ابو قیس ازدی کسی شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹے کی رضامندی سے ماں کے منعقد کیے ہوئے نکاح کو جائز قرار دیا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۷۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی ایسا معاملہ لے جایا جاتا جس میں کسی مرد نے ولی کی اجازت کے بغیر کسی عورت سے نکاح کیا ہوتا تو اگر دخول ہو چکا ہوتا آپ رضی اللہ عنہ اس نکاح کو نافذ قرار دیتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

اجازت نکاح کا بیان

۴۵۷۷۶......شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ثیبہ عورت سے اس کی ذات کے متعلق اجازت لی جائے اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۷۷۷......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! کنواری عورت سے جب تک اجازت نہ لی جائے اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ ثیبہ عورت کا نکاح بھی نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے مشورہ نہ ہو جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! یا رسول اللہ! کنواری عورت تو حیاء محسوس کرتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کنواری عورت کا خاموش رہنا اس کی رضا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۷۷۸۔۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! عورتوں کا نکاح کرتے وقت ان سے اجازت لی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کنواری عورت سے اجازت لی جائے وہ حیاء محسوس کرتی ہے اور خاموش رہتی ہے۔ لہٰذا اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔
رواہ ابن عساکر

۴۵۷۷۹۔۔۔۔۔عبدالرحمٰن بن معاویہ کی روایت ہے کہ حزام نے ایک شخص سے اپنی بیٹی کی شادی کرادی حالانکہ لڑکی اس شخص کو ناپسند کرتی تھی وہ ثیبہ بھی تھی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا تذکرہ کیا۔ چنانچہ آپ نے یہ نکاح مسترد کردیا۔ رواہ الطبرانی

۴۵۷۸۰۔۔۔۔۔عبدالرحمٰن اور مجمع بن یزید بن جاریہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یتیم لڑکی کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور اس کی خاموشی اس کی رضامندی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۸۱۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیٹی کا اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک اس سے اجازت نہ لے لے۔
رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۸۲۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ثیبہ عورت کی شادی کرائی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی طرف سے اجازت نکاح ہوگی اور اگر ناپسندیدگی کا اظہار کرے تو اس کی شادی نہ کرائی جائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۷۸۳۔۔۔۔۔"مسند زبیر رضی اللہ عنہ" میمون بن مہران روایت نقل کرتے ہیں کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ام کلثوم بنت عقبہ تھیں۔ ام کلثوم نے کہا: مجھے ایک طلاق دے کر خوش کردو۔ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی۔ چنانچہ ام کلثوم حاملہ تھی بعد از طلاق اس نے وضع حمل کیا۔

خفیہ نکاح کا بیان

۴۵۷۸۴۔۔۔۔۔ابوزبیر مکی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نکاح کا معاملہ لایا گیا جس میں صرف ایک مرد اور ایک عورت بطور گواہ کے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ خفیہ نکاح ہے میں اس کی اجازت نہیں دیتا ہوں اور اگر تم اس میں پہل کرتے ہیں تمہیں رجم کرتا۔
رواہ مالک والشافعی والبیہقی

اکفاء (ہمسروں) کا بیان

۴۵۷۸۵۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ضرور حسب والی عورتوں کو نکاح سے روکوں گا الا یہ کہ وہ اپنے ہمسروں سے نکاح کرلیں۔
رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۸۶۔۔۔۔۔ابراہیم بن ابی بکر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکاح کے معاملہ میں کفوء ہونے پر سختی سے عمل کراتے تھے۔
رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۸۷۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ میں جاہلیت کی کوئی چیز باقی نہیں رہی بجز اس کے کہ مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے کن لوگوں سے نکاح کیا ہے اور کن لوگوں کا نکاح کراؤں گا۔ رواہ عبدالرزاق وابوسعید

۴۵۷۸۸۔۔۔۔۔"مسند علی رضی اللہ عنہ" عبدالرحمٰن بن بردان کی روایت ہے کہ ایک عورت کے ماموؤں نے اس کی شادی کرادی اس کے ماموں قبیلہ عائذ اللہ سے تھے اور وہ عورت قبیلہ ازد سے تھی۔ چنانچہ اس کے ماموں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے معاملہ ذکر کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ام کلثوم سے کہا: دیکھو کیا یہ جوان ہوچکی ہے؟ ام کلثوم بولی جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو خاوند کے پاس واپس لوٹا دیا اور فرمایا یہ کفو کی شادی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

مہر کا بیان

۴۵۷۸۹..... ابوعجفاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا خبردار عورتوں کے مہر میں غلومت کرو۔ چونکہ گراں مہر اگر دنیا میں شرافت کا باعث ہوتا یا اللہ تعالیٰ کے ہاں تقویٰ ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس پر ضرور عمل کرتے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی کسی بیوی کا مہر نہیں رکھا اور نہ ہی آپ ﷺ کا بیٹیوں میں سے کسی بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ رکھا گیا ہے۔ بلاشبہ آدمی کو بیوی کے مہر میں آزمایا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو عورت کا مہر خوب زیادہ مقرر کرتے ہیں حتیٰ کہ اس کے اپنے دل میں عداوت ہونے لگتی ہے۔ وہ عورت بھی کہتی ہے کہ تیری وجہ سے مجھے کلفت ہو رہی ہے اور قربت دوری میں بدل رہی ہے۔ جبکہ ایک دوسری عورت کے متعلق تم کہتے ہو: تمہارے مغازی میں کس کے لیے قتل ہوا یا مرا کہ فلاں شہید ہو یا فلاں شہید ہو کر مرا۔ ہو سکتا ہے اس نے اپنے اونٹ پر بوجھ لادا ہو یا اپنی سواری کو سونے یا چاندی سے بھرا ہو اور تجارت کی غرض سے جنگ میں گیا ہو لہٰذا یہ مت کہو۔ لیکن ایسے ہی کہو جیسا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص فی سبیل اللہ قتل ہوا یا مر گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی والحمیدی والضیاء وابن سعد وابوعبید الغریب وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والعدنی والدارمی وابوداؤد والترمذی وقال: صحیح والنسائی وابن ماجه وابویعلی وابن حبان وابن عساکر والدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی الحلیة والبیهقی و سعید بن المنصور وقال احمد شاکر اسناده صحیح

۴۵۷۹۰..... مسروق کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر تشریف لائے پھر فرمایا: اے لوگو! تم عورتوں کے مہروں کو کیوں کر بڑھا رہے ہو؟ حالانکہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں عورتوں کا مہر چار سو درہم سے کم ہوتا تھا۔ اگر مہروں کی زیادتی اللہ تعالیٰ کے ہاں باعث تقویٰ یا شرافت ہوتی تم ان سے آگے نہ بڑھ سکتے۔ رواہ سعید بن المنصور وابویعلی

۴۵۷۹۱..... عبدالرحمن بن بیلمانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے جو رنڈوے ہوں ان کی شادی کرادو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ان کے آپس کے درمیان کیا علائق ہو سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جس پر ان کے گھر والے آپس میں راضی ہوں۔ رواہ ابن مردویه و البیهقی وقال: لیس بمحفوظ قال: قدروی عن عبدالرحمن عن النبی ﷺ وروی عنه عن ابن عباس عن النبی ﷺ

۴۵۷۹۲..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم مہر مقرر کرنے میں رخصت دی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم کی رخصت دی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

چار سو درہم سے زائد مہر کی ممانعت

۴۵۷۹۳..... نافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار سو درہم سے زیادہ مہر مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۷۹۴..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صفیہ نامی عورت سے چار سو درہم پر شادی کی صفیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں یہ مہر کافی نہیں ہے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مخفی دو سو درہم کا اضافہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۷۹۵..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ صادر کیا تھا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے شادی کرتا ہے تو پردے لٹکا دینے پر مہر واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ مالک والشافعی والبیهقی

۴۵۷۹۶..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد خطاب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار عورتوں کے مہر میں زیادہ گرانی سے کام مت لو۔ چنانچہ مجھے جس شخص کے متعلق بھی خبر ملی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے چلائے ہوئے مہر سے زیادہ مقرر کیا تو زیادتی کر کے بیت المال کے حوالے کی جائے گی۔ پھر آپ منبر سے نیچے اتر آئے۔ اتنے میں قریش کی ایک عورت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی: اے

امیر المؤمنین! کیا کتاب اللہ اتباع کے زیادہ لائق ہے یا آپ کا قول؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کتاب اللہ اتباع کے زیادہ لائق ہے اور تم نے یہ سوال کیوں کیا؟ وہ بولی: آپ نے ابھی ابھی لوگوں کو عورتوں کے مہروں میں گرانی کرنے سے منع کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔

وآتیتم احداھن قنطارا فلا تا خذوا منه شیئاً.

عورتوں میں سے جس کو تم نے (مہر میں) ڈھیروں مال دیا ہو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کی بات میں عمر کی بات سے زیادہ فقاہت ہے آپ نے دو یا تین بار یہ بات فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ پھر منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور لوگوں سے فرمایا! میں نے تمہیں عورتوں کے مہروں میں گرانی کرنے سے منع کیا تھا لہٰذا آدمی جو چاہے اپنے مال میں کرے اسے پورا اختیار ہے۔رواہ سعید ابن المنصور والبیھقی

۴۵۷۹۷۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مہر آخرت میں رفعت بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ کی بیٹیاں اور آپ کی بیویاں اس کی زیادہ حقدار تھیں۔رواہ ابوعمر ابن فضالة فی امالیه

۴۵۷۹۸۔۔۔۔مسروق کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا! میں نہیں جانتا کہ کسی نے چار سو درہم سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپس میں مہر چار سو درہم ہوتا تھا۔ یا اس سے کم تھا مہور میں زیادتی اگر باعث شرافت یا تقویٰ ہوتی تم ان پر سبقت نہ لے جاسکتے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اتر آئے۔ اسی اثناء میں قریش کی ایک عورت آپ کے آڑے آ گئی اور کہنے لگی! اے امیر المؤمنین! آپ لوگوں کو مہروں میں چار سو درہم سے زیادتی کرنے سے منع کرتے ہیں فرمایا! جی ہاں۔ عورت بولی کیا آپ نے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا۔

واتیتم، احداھن قنطارا الآیة.

فرمایا! جی ہاں یہ آیت سنی ہے لوگوں میں ہر آدمی عمر سے زیادہ فقاہت کا مالک ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا! اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں کے مہر کے متعلق چار سو درہم سے زیادہ مقرر کرنے سے منع کیا تھا تم میں سے جو شخص اپنی دلی خوشی سے جتنا مال دینا چاہے دے سکتا ہے۔رواہ سعید بن المنصو وابویعلی والمحاملی فی امالیه

۴۵۷۹۹۔۔۔۔عبدالرحمٰن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کے مہر میں گرانی مت کرو۔ عورتوں میں سے ایک عورت بولی: اے عمر! آپ کو اختیار نہیں ہے۔ چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وآتیتم احداھن قنطارا من ذھب

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرآن میں یہی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت نے عمر سے ساتھ جھگڑا کیا اور وہ عمر پر غالب رہی۔

رواہ عبدالرزاق وابن المنذر

چالیس اوقیہ (۴۸۰ درہم) مہر

۴۵۸۰۰۔۔۔۔عبداللہ بن مصعب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کے مہور میں چالیس اوقیہ سے زیادہ بڑھوتری مت کرو۔ جس شخص نے اس سے زیادہ مہر مقرر کیا زیادتی کو میں بیت المال میں ڈلوادوں گا اتنے میں ایک عورت بولی: آپ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیوں؟ عورت بولی چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وآتیتم احداھن قنطاراً الآیة.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت نے درست کہا جبکہ مرد نے خطا کی۔رواہ الزبیر بن بکار فی الموفقیات وابن عبدالبر فی العلم

۴۵۸۰۱...... بکر بن عبداللہ مزنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گھر سے باہر نکلا تھا تاکہ تمہیں عورتوں کے مہور میں زیادتی وگرانی سے روکوں لیکن کتاب اللہ کی ایک آیت میرے آڑے آ گئی۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وآتیتم احدا ھن قنطارا الآیۃ. رواہ سعید بن المنصور وعبد بن وحید والبیھقی

۴۵۸۰۲...... ''مسند ابن حدرد اسلمی'' ابوحدرد اسلمی کی روایت ہے کہ میں نے نکاح کے معاملہ میں رسول کریم ﷺ سے استعانت لی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تم نے کتنا مہر مقرر کیا ہے میں نے عرض کیا: دوسو درہم آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بطحان کو جانتے مہر میں اسقدر زیادتی نہ کرتے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۴۵۸۰۳...... ''مسند سہل بن سعد ساعدی'' سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: چلے جاؤ میں نے تم دونوں کی شادی کرادی۔ اپنی اس بیوی کو قرآن مجید کی کوئی سورت سکھادو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۸۰۴...... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی ذات کو نبی کریم ﷺ کے حضور پیش کیا۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ اس نے پھر اپنے آپ کو آپ ﷺ کے لیے پیش کیا آپ رضی اللہ عنہ پھر خاموش رہے میں نے اس عورت کو تھوڑی دیر کھڑے دیکھا کہ وہ اپنے تئیں آپ ﷺ کو پیش کر رہی تھی لیکن آپ ﷺ بدستور خاموش رہے۔ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا میرے خیال میں وہ انصار سے تھا کہنے لگا: یارسول اللہ اگر آپ کو اس عورت سے شادی کرنے کی حاجت نہیں تو میری شادی کرادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ حکم ہوا۔ جاؤ تلاش کرو شاید کوئی چیز مل جائے گو کہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ وہ آدمی چلا گیا اور پھر واپس لوٹ آیا کہنے لگا بخدا! میں نے اس کپڑے کے سوا کچھ نہیں پایا جسے میں اپنے اور اس عورت کے درمیان نصف نصف کر دوں گا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا! یہ کپڑا تمہیں کسی طرح بے نیاز نہیں کرتا ہے۔ کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حکم ہوا کیا؟ عرض کیا: فلاں اور فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ میں نے یہ عورت تمہارے پاس موجود قرآن کی وجہ سے تمہارے ملک میں دے دی چنانچہ میں نے وہ آدمی چلتا ہوا دیکھا اور وہ عورت بھی اس کے پیچھے پیچھے جارہی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۰۵...... ''مسند عامر بن ربیعہ'' عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے جوتوں پر شادی کی تھی نبی کریم ﷺ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۸۰۶...... ''ایضاً'' قبیلہ بنوفزارہ کی ایک عورت نے جوتوں پر ایک شخص سے شادی کی یہ معاملہ حضور نبی کریم ﷺ کے عدالت میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان دو جوتوں پر راضی ہو؟ عرض کیا: میں نے اپنے لئے یہی بہتر سمجھا ہے۔ ارشاد فرمایا: میں بھی اسی کو تمہارے لیے بہتر سمجھتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۴۰ وضعیف الترمذی ۱۹۰

۴۵۸۰۷...... ''ایضاً'' قبیلہ بنوفزارہ کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے نعلین (جوتے) کے بدلہ میں ایک عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ آپ ﷺ نے عورت سے فرمایا: کیا تم نعلین پر راضی ہو؟ تمہارا حال اس عورت کے حال کے مطابق ہے۔

رواہ ابن عساکر

۴۵۸۰۸...... اسماعیل بن قعقاع بن عبداللہ ابن ابی حدرد کی روایت ہے کہ میرے دادا عبداللہ بن ابی حدرد نے ایک عورت کے ساتھ چار اوقیہ چاندی مہر پر شادی کی رسول کریم ﷺ کو اس کی خبر کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی پہاڑ کا دامن کھودلاؤ یا فرمایا کہ احد کھودلاؤ پھر بھی تم اس سے زیادہ اضافہ نہیں کر سکتے ہمارے ہاں اس کا نصف مہر ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں چل پڑا اور یہ رقم جمع کر کے عورت کے حوالے کر دی پھر میں نے رسول کریم ﷺ کو اس کی خبر کی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں ایسا نہیں کہا تھا کہ ہمارے ہاں اس کا نصف مہر ہے شاید تم نے میرے کہنے کی

وجہ سے ایسا کیا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ نہیں! میرے پاس بس یہی تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۸۰۹ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال پوچھا گیا کہ جو شخص کسی عورت سے شادی کرے اور اس کے لیے مہر بھی مقرر کر دے وہ مہر ادا کرنے سے پہلے اس عورت سے ہمبستری کر سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس کے ساتھ ہمبستری نہیں کر سکتا حتی کہ مہر ادا نہ کر دے اگر چہ اس کے جوتے ہی کیوں نہ ہوں۔ رواہ ابن جریر

ہمبستری سے پہلے مہر ادا کرے

۴۵۸۱۰ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اگر اس سے ہو سکے تو عورت کے ساتھ ہمبستری نہ کرے حتی کہ اسے کچھ دے دے، اگر وہ اپنے پاس کچھ نہ پاتا ہو سوائے ایک جوتے کے وہی اتار کر عورت کو دے دے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۸۱۱ ...... شعبی کی روایت ہے کہ عمرو بن حریث نے عدی بن حاتم کے پاس پیغام نکاح بھیجا: انھوں نے جواب دیا: میں اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح نہیں کراؤں گا مگر اپنے حکم کے مطابق عمرو نے کہا: وہ کیا حکم ہے؟ عدی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: البتہ رسول کریم ﷺ کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے میں تمہارے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مہر کا حکم تجویز کرتا ہوں چنانچہ ان کا مہر چار سو اسی (۴۸۰) درہم تھے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۸۱۲ ...... حمید بن ہلال کی روایت ہے کہ عمرو بن جریج رضی اللہ عنہ نے عدی بن حاتم کے ہاں پیغام نکاح بھیجا انھوں نے جواب دیا کہ میں تمہاری شادی نہیں کروں گا مگر اپنے ایک حکم پر عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے پتہ تو چلے آپ مجھ پر کیا حکم لگا رہے ہیں؟ عدی رضی اللہ عنہ نے عمرو رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ چار سو اسی (۴۸۰) درہم کا تمہارے لیے حکم صادر کرتا ہوں جو کہ رسول کریم ﷺ کی سنت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۸۱۳ ...... عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک باندی آزاد کی اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۱۴ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کل مہر کی کم از کم وہ مقدار جس سے کسی عورت کی شرمگاہ حلال ہوتی ہے وہ دس درہم ہے۔ رواہ البیہقی وضعفہ

۴۵۸۱۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہر دس درہم سے کم نہیں ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی وضعفہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے: دیکھئے الاباطیل ۵۳۲

۴۵۸۱۶ ...... "مسند علی" جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مہر کی مقدار بس اتنی ہے جتنی پر میاں بیوی آپس میں راضی ہو جائیں۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی

۴۵۸۱۷ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق فرمایا جس کا خاوند مر جائے اور اس کا مہر مقرر نہ ہو فرمایا کہ اس کے لیے میراث ہو گی، اس پر عدت واجب ہے اور اس کے لیے مہر نہیں ہوگا۔ نیز آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے دیہاتی کا قول قابل قبول نہیں ہوگا جو کتاب اللہ پر سینہ زوری کرتا ہو۔ رواہ سعید بن المنصور والبیہقی

۴۵۸۱۸ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گٹھلی کے برابر سونے پر شادی کر لی تھی اس سونے کی قیمت تین درہم اور تہائی درہم لگائی گئی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وھو صحیح

۴۵۸۱۹ ...... عطاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بشیر بن سعد انصاری نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم سے کچھ مانگو اور پھر اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ چنانچہ بشیر نے سوال کیا اور انھیں ایک قیراط سونا دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ اپنے گھر والوں کو دو وا، پھر ان کے پاس جاؤ۔ رواہ ابن جریر

غلام کے نکاح کا بیان

۴۵۸۲۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام دو عورتوں سے شادی کرسکتا ہے دو طلاقیں دے سکتا ہے اور لونڈی دو حیض عدت گزارے گی اگر باندی کو حیض نہ آتا ہو تو دو مہینے یا ڈیڑھ مہینہ اس کی عدت ہوگی۔ رواہ الشافعی والبیھقی فی شعب الایمان

۴۵۸۲۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غلام جب آزاد عورت سے نکاح کرتا ہے گویا وہ آزاد ہو جاتا ہے اور آزاد شخص جب باندی سے نکاح کرتا ہے گویا وہ آدھا غلام ہو جاتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والدارمی

۴۵۸۲۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ غلام جب اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیتا ہے اس کا نکاح حرام ہے۔ اس کے آقاؤں نے جب اسے نکاح کی اجازت دے دی تو طلاق کا اختیار اس شخص کی ہاتھ میں ہوگا جس نے شرمگاہ کو حلال سمجھا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۴۵۸۲۳...... حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے متعلق جس نے اپنے غلام سے شادی کرلی تھی حکم لکھا کہ ان دونوں میں تفریق کردی جائے اور عورت پر حد جاری کی جائے۔

۴۵۸۲۴...... قتادہ کی بروایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے غلام نے ایک عورت سے شادی کرلی، اس نے اپنے آپ کو آزاد ظاہر کر کے عورت کو دھوکا دیا اور ابوموسیٰ سے اجازت نکاح بھی نہ لی۔ چنانچہ وہ پانچ اونٹنیاں ہانک کر عورت کے پاس لے گیا عورت حضرت عثمان کے پاس خبر لگنے کے بعد معاملہ لے گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نکاح باطل کردیا اور عورت کو دو اونٹنیاں دیں اور بقیہ تین ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو واپس کردیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۲۵...... قتادہ کی روایت ہے کہ ایک شخص باندی سے نکاح کرے اور وہ اسے آزاد سمجھتا ہو پھر اس سے اولاد بھی ہو جائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی اولاد کے متعلق فیصلہ کیا کہ ہر غلام کے بدلہ میں دو غلام ہوں گے اور ہر لونڈی کے بدلہ میں دو لونڈیاں ہوگی۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۲۶...... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا: تم جانتے ہو غلام کتنے نکاح کرسکتا ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا جی ہاں میں جانتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: بتاؤ کتنے؟ اس نے جواب دیا: دو نکاح کرسکتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۴۵۸۲۷...... بکر بن عبداللہ مزنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے اپنے غلام سے شادی کرلی تھی، عورت کہنے لگی: کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نہیں فرمایا: "او ما ملکت ایمانکم" ترجمہ اور جو تمہاری ملکیت میں ہوں وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو مارا اور پھر ان کے درمیان تفریق کردی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں میں خطوط لکھ کر بھیجے کہ جو عورت اپنے غلام سے شادی کرے یا بغیر گواہوں کے یا ولی کے بغیر شادی کرے اس پر حد جاری کرو۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۸۲۸...... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی اس نے اپنے غلام سے شادی کرلی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں سخت سزا دی اور دونوں کے درمیان تفریق کردی اور عورت پر مزید شادی کرنا حرام قرار دیا اور یہ حکم بطور عقوبت کے تھا۔

رواہ سعید بن المنصور والبیھقی وقال: ھما مرسلان یو کدا حد ھما صاحبہ

۴۵۸۲۹...... ابن جریج کی روایت ہے کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ غلام کتنے نکاح کرسکتا ہے، چنانچہ لوگوں کا اس پر اتفاق رہا ہے کہ غلام دو سے زیادہ شادیاں نہیں کرسکتا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۰...... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے سوال کیا کہ غلام کے لیے کتنے نکاح حلال ہیں؟

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: غلام دو نکاح کر سکتا ہے (یعنی اپنے نکاح میں بیک وقت دو عورتیں رکھ سکتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر خاموش رہے گویا آپ رضی اللہ عنہ اس جواب سے راضی رہے اور اسے پسند فرمایا: ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بات میرے دل میں تھی اس کی موافقت ہوگئی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۱...... ابن جریج کی روایت ہے کہ بعض باندیاں لوگوں کے پاس آتی تھیں اور انھیں کہتیں کہ وہ آزاد ہیں لوگ ان سے شادی کر لیتے پھر اس سے اولاد پیدا ہوتی۔ میں نے سلیمان بن موسیٰ کو تذکرہ کرتے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جیسے مسئلہ میں اولاد کے آباء کے خلاف یہ فیصلہ کیا کہ ہر بچے کی بمثل اس کے لیے غلام سے ایک بالشت اور ایک ہاتھ کا اعتبار ہے میں نے عرض کیا اگر اس کی اولاد اچھی اور خوبصورت ہو؟ فرمایا: ان جیسے حسن میں مکلف نہیں بنائے جائیں گے ان جیسے ذرائع میں مکلف ہوں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۲...... جابر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس نے اپنے غلام سے نکاح کر رکھا تھا ہم مقام جابیہ میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو خوب ڈانٹ پلائی اور اسے رجم کرنے کا ارادہ کیا پھر فرمایا: اس کے بعد تمہارے لیے کوئی مسلمان مرد حلال نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

غلام سے نکاح جائز ہے

۴۵۸۳۳...... قتادہ کی روایت ہے کہ ایک عورت نے خفیہ طور پر اپنے غلام سے شادی کر لی میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے پوچھا: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے وہ بولی: میں یہی سمجھی کہ غلام عورتوں کے لیے حلال ہے جس طرح باندیاں مردوں کے لیے حلال ہوتی ہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا۔ صحابہ نے کہا: اس عورت نے کتاب اللہ میں تاویل کر کے استدلال کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں: بخدا! میں اسے کسی آزاد مرد کے لیے حلال نہیں سمجھتا ہوں۔ گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ حکم اس عورت پر بطور سزا کے لگایا اور اس سے حد کو ٹال دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے غلام کو حکم دیا کہ وہ عورت کے قریب نہ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۴...... قتادہ کی روایت ہے کہ ایک عورت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں اپنے غلام کو آزاد کر کے اس سے شادی کرلوں چونکہ اس کا خرچہ مجھ پر ہلکا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اور ان سے سوال کرو۔ چنانچہ اس عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو سخت مارا حتیٰ کہ اس کا پیشاب نکل گیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرب اسوقت تک مسلسل بھلائی پر رہیں گے جب تک اپنی عورتوں کو اس سے منع کرتے رہیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۵...... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس باندی کے متعلق سوال کیا گیا جسے بیچ دیا جائے اور اس کا شوہر بھی ہو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس کا شوہر ہی رہے گا حتیٰ کہ وہ اسے طلاق دے دے یا مر جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۶...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے غلام اور باندی کے متعلق فرمایا کہ ان کا آقا انھیں جمع بھی کر سکتا ہے اور ان کے درمیان تفریق بھی کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۷...... حسن مولیٰ ابن نوفل کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس غلام کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دے پھر وہ دونوں آزاد کر دیئے جائیں کیا وہ مرد اس عورت سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے یہی فتویٰ دیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۲۵۔

۴۵۸۳۸...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہ کے شوہر مغیث رضی اللہ عنہ انصار کے فلاں قبیلہ کے غلام تھے۔ بخدا!

گویا کہ میں ابھی ابھی مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں دراں حالیکہ وہ رو رہے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ سے کلام کیا کہ اپنے شوہر سے رجوع کرلو۔ وہ کہنے لگی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اس کی سفارش کررہا ہوں۔ بریرہ نے کہا: بخدا! میں کبھی بھی اس سے رجوع نہیں کروں گی۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو آزادی ملنے کے بعد خیار عتق ملا تھا یعنی وہ اگر چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ بدستور ازدواجی تعلقات بحال رکھیں چاہیں تو طلاق لے لیں۔ انھوں نے مغیث رضی اللہ عنہ سے طلاق کا مطالبہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے مغیث رضی اللہ عنہ کے حق میں سفارش کی لیکن بریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی سفارش رد کردی۔

۴۵۸۳۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ کوئی شخص اپنی لونڈی کا نکاح اپنے غلام سے بغیر مہر کے نہیں کراسکتا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام بیک وقت دو عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے اس سے زیادہ اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ کوئی حرج نہیں کہ غلام کسی لونڈی کو اپنی ہمخوابی کے لیے تجویز کرسکتا ہے۔

رواہ الشافعی وابن ابی شیبۃ والبیہقی

کافر کے نکاح کا بیان

۴۵۸۴۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسلمان مرد نصرانیہ عورت سے نکاح کرسکتا ہے لیکن نصرانی مرد مسلمان عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔

رواہ عبدالرزاق وابن جریر والبیہقی

۴۵۸۴۳...... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کرلیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم بھیجا کہ اسے طلاق دے دو چونکہ یہ آگ کا انگارا ہے خدیفہ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: کیا یہ حرام ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ تم یہودی عورتوں میں سے بدکار عورتوں کی بات ماننا شروع نہ کردو۔ رواہ عبدالرزاق و البیہقی

۴۵۸۴۴...... سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں اہل کتاب کی ایک عورت سے نکاح کرلیا تھا۔ خبر ملنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اس یہودیہ عورت سے علیحدگی اختیار کرلو چونکہ تم مجوسیوں کی زمین میں ہو مجھے خدشہ ہے کہ کہیں کوئی جاہل یہ نہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی نے کافرہ عورت سے شادی کرلی اور یوں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو اتنا عام سمجھنے لگے گا کہ لوگ پھر مجوسیوں کی عورتوں سے بھی نکاح کرنے لگیں گے۔ لہٰذا اس عورت سے علیحدگی اختیار کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۵...... سلیمان شیبانی کہتے ہیں مجھے اس عورت کے بیٹے نے خبر دی ہے کہ جس کے خاوند پر اسلام پیش کرنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کردی تھی اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی تھی۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۶...... زید بن وھب کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ مسلمان مرد نصرانیہ عورت سے نکاح کرسکتا ہے جبکہ نصرانی مرد مسلمان عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔ مہاجر اعرابیہ (دیہاتی) خاتون سے نکاح کرسکتا ہے جبکہ دیہاتی مرد یعنی اعرابی مہاجرہ عورت سے نکاح نہیں کرسکتا چونکہ وہ اسے دار الھجرت سے باہر نکال کرلے جائے گا جس شخص نے اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو ھبہ کیا اس کا ھبہ جائز ہے اور جس شخص نے غیر رشتہ دار کو ھبہ کیا اور وہ ھبہ کا بدلہ نہ دے سکا وہ خود اس ھبہ کا زیادہ حقدار سمجھا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۷...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں جبکہ ہماری عورتیں ان پر حرام ہیں۔

(رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۸..... "ایضاً" ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جس کی باندی مسلمان ہو اور غلام نصرانی ہو آیا باندی سے غلام کی شادی کراسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

اہل کتاب سے نکاح

۴۵۸۴۹..... معمر زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں میری قوم کے ایک شخص نے اہل کتاب کی ایک عورت سے نکاح کرلیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۵۰..... معمر، زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں عورتیں کسی جگہ اسلام لے آتی تھیں اور ہجرت نہیں کرتی تھیں جب وہ اسلام لاتی تھیں ان کے شوہر بدستور کافر ہوتے تھے۔ ایسی عورتوں میں سے ایک عاتکہ بنت ولید بن مغیرہ بھی ہے وہ صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھی چنانچہ عاتکہ فتح مکہ کے دن اسلام لے آئی اور اس کا شوہر صفوان بن امیہ اسلام سے بھاگ گیا اور سمندر کی طرف چلا گیا۔ اس کے چچازاد بھائی وھب بن عمیر بن وھب بن خلف نے صفوان کی طرف رسول کریم ﷺ کی چادر لے کر قاصد بھیجا کہ واپس لوٹ آؤ رسول ﷺ نے تمہیں امان دے دیا ہے اور رسول کریم ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی کہ اگر اسلام لانا چاہے تو اسلام لے آئے ورنہ آپ ﷺ اسے دو ماہ کے لیے جلاوطن کردیں گے چنانچہ جب صفوان بن امیہ رسول کریم ﷺ کے پاس آپ کی چادر لے کر واپس لوٹا تو اس نے سر عام گھوڑے پر سوار ہوئے ہوئے اعلان کیا کہ اے محمد! یہ وھب بن عمیر میرے پاس تمہاری چادر لایا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تم نے مجھے مکہ واپس آنے کی دعوت دی ہے اگر میں تمہاری بات سے رضامند ہو جاؤں تو اچھا ہے ورنہ تم نے مجھے دو مہینے کی مہلت دی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو وھب! نیچے اترو صفوان نے جواب دیا بخدا! میں اسوقت تک نیچے نہیں اتروں گا جب تک تم واضح نہیں کردو گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلکہ تمہیں چار ماہ کی مہلت ہے۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ لشکر کے ساتھ ھوازن کی طرف تشریف لے گئے اور صفوان کو پیغام بھیج کر اسلحہ عاریۃً طلب کیا صفوان نے کہا: کیا مجھ سے اسلحہ بخوشی طلب کیا جارہا ہے یا زبردستی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ ہمیں اسلحہ بخوشی چاہیے۔ چنانچہ صفوان کے پاس جس قدر اسلحہ تھا بخوشی نبی کریم ﷺ کو عاریۃً بھجوادیا۔ جب کہ صفوان بذات خود رسول کریم ﷺ کے ہمراہ چل دیا ابھی اس نے اسلام نہیں لایا تھا بدستور کافر ہی تھا۔ چنانچہ بحالت کفر وہ حنین وطائف میں شریک رہا جبکہ اس کی بیوی اسلام لاچکی تھی۔ رسول کریم ﷺ نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان اسی عرصہ میں تفریق نہیں کی ہے۔ بالآخر صفوان اسلام لے آیا اور سابق نکاح ہی میں اس کی بیوی اس کے پاس رہی۔

اسی طرح ام حکیم بنت حارث بن ھشام فتح مکہ کے موقع پر اسلام لے آئے جب کہ ان کے شوہر عکرمہ بن ابی جہل اسلام سے بھاگ کر یمن آچکے تھے۔ ام حکیم بنت حارث ان کے پیچھے سفر کر کے یمن آگئیں اور انھیں اسلام کی دعوت دی عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا ام حکیم انھیں لے کر رسول کریم ﷺ کے پاس آگئیں جب آپ ﷺ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو خوشی سے عکرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف کو دوڑ پڑے اور ان سے بیعت لے لی۔ ہمیں خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی ام حکیم کے درمیان تفریق کی ہو۔ بلکہ وہ دونوں سابق نکاح پر ہی قائم رہے۔ ہمیں یہ خبر بھی نہیں پہنچی کہ کسی عورت نے رسول کریم ﷺ کی طرف ہجرت کی ہو اور اس کا شوہر کافر ہو اور وہ دارالکفار میں ہو مگر ایسا ہوا ہے کہ عورت کی ہجرت نے اس کے اور اس کے کافر شوہر کے درمیان فرقت ڈال دی ہے البتہ اگر وہ بیوی کی عدت گزرنے سے قبل ہجرت کر کے دارالھجرت پہنچ جائے ہمیں یہ خبر نہیں پہنچی کہ کسی عورت اور اس کے شوہر کے درمیان فرقت ڈالی گئی ہو جب کہ اس کا شوہر بیوی کی عدت کے دوران ہجرت کر کے بیوی کے پاس پہنچا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۵۱..... ابن جریج ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن شہاب کہتے ہیں! نبی کریم ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہ اسلام لاچکی تھیں اور نبی کریم ﷺ کے بعد پہلی ہجرت میں مدینہ پہنچی تھیں جب کہ ان کے شوہر ابوعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ مشرک تھے اور مکہ ہی میں مقیم تھے۔ پھر ابوالعاص مشرک ہی جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ شریک ہوئے بدر میں مسلمانوں نے انھیں قیدی بنالیا تھا، مالدار تھے اس لیے فدیہ دے کر رہا

ہو گئے تھے پھر احد میں مشرک ہی شریک ہوئے احد سے مکہ واپس لوٹے پھر کچھ عرصہ مکہ ہی میں ٹھہرے رہے۔ پھر تجارت کے لیے شام کا سفر کیا اور راستے میں انصار کی کی ایک جماعت نے انھیں گرفتار کر لیا۔ زینب رضی اللہ عنہ (ان کی گرفتاری کی خبر پہنچی تو وہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: مسلمان مشرکین پر زیادتی کر رہے ہیں: ارشاد فرمایا: اے زینب کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا: میں نے ابوالعاص کو پناہ دے دی ہے۔ فرمایا: میں نے تمہاری پناہ کی اجازت دے دی پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے کسی عورت کی پناہ کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ ابوالعاص پھر اسلام لے آئے اور اپنے سابق نکاح پر ہی قائم رہے۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کو زینب رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح بھیجتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ بھی کیا تھا۔ زینب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تھا کہ یارسول اللہ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ابوالعاص آپ کے اچھے داماد ہیں، اگر آپ بہتر سمجھیں تو ان کا انتظار کریں۔ رسول کریم ﷺ اس موقع پر خاموش رہے تھے ابن شہاب کہتے ہیں: ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام مرالظہران کے مقام پر اسلام لائے تھے پھر یہ حضرات اپنی مشرکہ بیویوں کے پاس آئے تھے پھر انھوں نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا وہ اپنے سابق نکاح پر ہی قائم رہے تھے۔ چنانچہ مخرمہ کی بیوی شفاء بنت عوف تھیں جو کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب بنت عوام تھیں، ابوسفیان کی بیوی ھند بنت عتبہ بن ربیعہ تھیں صفوان بن امیہ کے نکاح میں دو عورتیں تھیں عاتکہ بنت ولید اور آمنہ بنت ابی سفیان چنانچہ عاتکہ کے ساتھ آمنہ بنت ابی سفیان بھی فتح مکہ کے بعد اسلام لے آئی تھیں ان کے بعد پھر صفوان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا اور وہ دونوں بیویوں کے نکاح پر قائم رہے تھے۔

۴۵۸۵۲...... "مسند زبیر" محمد بن حسین کی روایت ہے کہ معدان بن حواس تغلبی اور اس کی بیوی دونوں نصرانی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس کی بیوی تو اسلام لے آئی لیکن معدان نے اسلام قبول نہ کیا چنانچہ بیوی اس سے بھاگ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئی۔ حواس اپنی بیوی کی تلاش میں نکلا حتیٰ کہ مدینہ پہنچ گیا اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے پاس قیام کیا اور زبیر رضی اللہ عنہ نے انھیں پناہ دی زبیر رضی اللہ عنہ نے حواس سے کہا: کیا تمہاری بیوی کی عدت گزر چکی ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا چنانچہ حواس اسلام لے آئے اور صبح ہوتے ہی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی اسے واپس لوٹا دی۔ رواہ ابن عساکر

متعلقات نکاح

عاتکہ کے نکاح کا واقعہ

۴۵۸۵۳...... ابوسلمہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، عبداللہ، عاتکہ سے شدید محبت کرتے تھے چنانچہ انھوں نے عاتکہ کے لیے اس شرط پر کہ ان کے بعد وہ کسی سے شادی نہیں کریں گی ایک باغ بھی ان کے لیے مقرر کر رکھا تھا چنانچہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو غزوہ طائف میں تیر لگا اور رسول کریم ﷺ کی وفات کے چالیس دن بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے عاتکہ نے ان کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے۔

آلیت لا تنفک عینی سخینة　　　علیک و لا ینفک جلدی اغبرا

ترجمہ:...... میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھ تجھ پر ہمیشہ غمزدہ رہے گی اور میرا بدن ہمیشہ غبار آلود رہے گا۔

مدی الدھر ماغنت حمامة ایکة　　　وما طرد اللیل الصباح المنورا

ترجمہ:...... مدت ہو چکی کہ گنجان درخت کی کبوتری نے گانا نہیں گایا اور نہ ہی تاریک رات نے صبح روشن کی ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کو پیغام نکاح بھیجا عاتکہ نے جواب دیا: عبداللہ بن ابی بکر نے اس شرط پر کہ میں ان کے بعد شادی

نہیں کروں گی مجھے ایک باغ دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہلا وا بھیجا کہ کسی اور (صحابی) سے فتویٰ لے لو۔ چنانچہ عاتکہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فتویٰ لیا انھوں نے یہ کہا کہ باغ عبداللہ کے ورثاء کو واپس کر دو اور پھر شادی کر لو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ سے شادی کر لی۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے بھائی صحابی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے اجازت دیں میں عاتکہ سے بات کر لیتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ بات کر لیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عاتکہ۔

آليت لا تنفک عيني قريرة عليک و لا ينفک جلدی اصفرا.

میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھیں تم سے ہمیشہ ٹھنڈی رہیں اور میرا بدن ہمیشہ زرد رنگ میں آلود رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے، میرے خلاف میرے گھر والوں کو مت بگاڑو۔

رواه وكيع واخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى في ترجمة عاتكة ج. ٨

۴۵۸۵۴......عقیل بن ابی طالب کی روایت ہے کہ انھوں نے جب شادی کی تو کسی نے انھیں ان کلمات میں مبارک باد دی "بالدفاء والنبيين" عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا یوں مت کہو بلکہ اس طرح کہو جس طرح رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے ہیں:

علی الخير والبركة بارک الله لک وبارک عليک". رواه ابن عساكر

۴۵۸۵۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عورتوں کی چار قسمیں ہیں (۱) فریع (۲) وعوع (۳) غل (۴) جامعہ۔ فریع عورت ہے جو فیاض وسخی ہو، وعوع وہ عورت ہے جو بے وقوف ہو اور خواہ مخواہ شور مچاتی ہو۔ غل وہ عورت ہے جس سے کسی طرح خلاصی اور چھٹکارا نہ ملتا ہو جامعہ وہ عورت ہے جو تمام امور کو خاطر جمعی کے ساتھ طے کرے اور پراگندگی کو پس پردہ ڈال دیتی ہو۔ رواه الديلمی

۴۵۸۵۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عورتوں کے لیے دس طرح کے پردے ہیں چنانچہ جب عورت کی شادی ہو جاتی ہے اس کے لیے شوہر کا ستر بھی ایک پردہ ہے اور جو عورت مر جاتی ہے قبر کا ستر دس پردے ہیں۔ رواه الديلمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۸ والضعیفۃ ۱۳۹۷۹

۴۵۸۵۷......حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے وقت عزل کر دیتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ وہ شخص بولا: مجھے عورت کے بچے کا خوف ہے (چونکہ حاملہ ہو جانے پر اس کا دودھ خراب نہ ہو جائے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات باعث ضرر ہوتی تو اہل فارس اور اہل روم اس کے زیادہ سزاوار تھے ایک روایت میں ہے کہ اگر یہ بات ہے تو یہ نہیں ہو سکتی چونکہ یہ چیز اہل فارس و اہل روم کے لیے باعث ضرر نہیں۔

رواه مسلم والطحاوی

باب زوجین کے حقوق......شوہر کا حق

۴۵۸۵۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عورت نفلی روزہ اپنے شوہر کی اجازت سے رکھے۔ (رواه ابن ابی شيبة

۴۵۸۵۹......ابوغرزہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ابن ارقم کا ہاتھ پکڑا اور اپنے بیوی پر لگایا وہ بولے: کیا تم مجھ سے بغض کرتی ہو؟ وہ بولی: جی ہاں ابن ارقم نے ابوغرزہ سے کہا: بھلا تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے جواب دیا: میرے خلاف لوگوں کی باتیں زیادہ ہو رہی ہیں۔ چنانچہ ابن ارقم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور انھیں واقعہ کی خبر کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوغزرہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا۔ جب ابو غزرہ حاضر ہو گئے تو ان سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ جواب دیا: میرے خلاف لوگوں کی چہ میگوئیاں زیادہ ہونے لگی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوغرزہ کی بیوی کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا۔ چنانچہ جب وہ حاضر ہوئی تو اس کے ساتھ اس کی ایک اجنبی پھوپھی بھی تھی۔ وہ بولی کہ اگر تجھ سے سوال کریں تو جواب دینا کہ مجھ سے حلف لیا تھا لہٰذا میں نے جھوٹ بولنا ناپسند کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت سے پوچھا: جو کچھ تم

نے کہا وہ کیوں کہا؟ عورت بولی: چونکہ اس نے مجھ سے حلف لیا تھا لہٰذا مجھے جھوٹ بولنا ناپسند تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں تم عورتیں جھوٹ بولتی ہوں اور اسے خوبصورت بنا کر پیش کرتی ہو ہر گھر کی بنیاد محبت پر نہیں رکھی جاتی لیکن معاشرت کی بنیاد حسب اور اسلام پر ہے۔

رواہ ابن جریر

۴۵۸۶۰......کہمس ہلالی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک عورت آئی اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئی اور کہنے لگی: اے امیر المؤمنین میرے شوہر کی برائی بڑھ رہی ہے اور بھلائی میں کمی آ رہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا شوہر کون ہے وہ بولی: ابوسلمہ میرا شوہر ہے۔ فرمایا: اس شخص کو تو نبی کریم ﷺ کی محبت کا شرف حاصل ہے یہ تو سچا آدمی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے پوچھا: کیا بات ایسی ہی نہیں ہے؟ وہ بولا: اے امیر المومنین! ہم تو ابوسلمہ کو نہیں پہچانتے مگر اسی طرح جیسے آپ نے کہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: کھڑے ہو جاؤ اور ابوسلمہ کو بلا لاؤ۔ اس دوران عورت اٹھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جا بیٹی، تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ دونوں آ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو بیٹھ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ! یہ عورت جو میرے پیچھے بیٹھی ہوئی ہے کیا کہتی ہے؟ ابوسلمہ بولے: اے امیر المؤمنین! یہ کون عورت ہے؟ فرمایا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ عرض کیا کہ یہ کیا کہنا چاہتی ہے؟ فرمایا: اس کا دعویٰ ہے کہ تمہاری بھلائی کم ہو رہی ہے اور برائی بڑھ رہی ہے، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! اس نے جو کچھ کہا بہت برا کہا حالانکہ یہ بہت ساری عورتوں سے زیادہ بہتر اور اچھے حال میں ہے چنانچہ بقیہ عورتوں کی بنسبت اس کے پاس زیادہ کپڑے ہیں اور گھریلو آسودگی بھی اسے زیادہ حاصل ہے لیکن اس کا خاوند بوسیدہ (یعنی بوڑھا) ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت سے کہا: تم کیا کہتی ہو؟ وہ بولی: ابوسلمہ نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ڈنڈا لے کر عورت کی پٹائی کر دی اور پھر فرمایا: اے اپنی ذات کی دشمن! تو نے اس کا مال بھی کھا لیا اور اس کا شباب بھی فنا کر دیا اور پھر تم نے اس کے متعلق ایسی باتیں کرنا شروع کر دی ہیں جو اس میں نہیں ہیں۔ بولی: اے امیر المؤمنین! جلدی نہ کریں مجھے کچھ کہنے دیں۔ بخدا! میں اس مجلس میں کبھی بھی نہیں بیٹھوں گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے لیے تین کپڑوں کا حکم دیا اور فرمایا: جو کچھ میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے اس کے بدلہ میں یہ کپڑے لو اور اپنے بوڑھے شوہر کی شکایت سے گریز کرو۔ کہمس ھلالی کہتے ہیں گویا کہ میں ابھی اس عورت کو اٹھ کر جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں کہ اس کے پاس کپڑے بھی ہیں۔ پھر ابوسلمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میرے اس اقدام کی وجہ سے تم نے عورت کے ساتھ برائی نہیں کرنی: عرض کیا: میں ایسا نہیں کروں گا چنانچہ دونوں میاں بیوی واپس لوٹ گئے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ میری امت کا سب سے بہترین زمانہ میرا ہے پھر دوسرا اور تیسرا زمانہ اچھا ہے پھر ایسے لوگ آ جائیں گے جن کی قسمیں ان کی شہادتوں پر سبقت لے جائیں گی ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں ہوگا پھر بھی وہ گواہی دیں گے اور وہ بازاروں میں شور مچاتے ہوں گے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی والبخاری فی تاریخہ والحاکم فی الکنی وقال ابن حجر اسنادہ قوی

مرد کا عورت پر حق

۴۵۸۶۱......ابوادریس خولانی کی روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب اہل یمن کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ سے ایک عورت نے پوچھا: اے شخص تمہیں ہمارے پاس کس نے بھیجا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے رسول اکرم ﷺ نے یہاں بھیجا ہے۔ عورت بولی: اے رسول اللہ ﷺ کے قاصد! کیا آپ ہمیں حدیثیں نہیں سناؤ گے؟ فرمایا: تم کیا پوچھنا چاہتی ہو؟ عورت بولی: مجھے بتائیے کہ مرد کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہے خاوند کی بات سنے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔ عورت نے پھر کہا: آپ ہمیں یہ بتائیں کہ شوہر کے بیوی پر کیا حقوق ہیں؟ چونکہ میں ان چھوٹے چھوٹے بچوں کے باپ کو گھر میں چھوڑ کر آئی ہوں وہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں معاذ کی جان ہے۔ جس وقت تم واپس جاؤ اور اپنے

خاوند کو جذام کے مرض میں پاؤ کہ اس کی ناک ٹوٹ چکی ہے اور اس کی ناک کے سوراخوں سے پیپ اور خون آتا ہوا دیکھ پھر تم اپنے منہ سے اس کی ناک صاف کرو تاکہ تم اس کا حق ادا کرو پھر بھی تو اس کے حق کی ادائیگی تک نہیں پہنچ سکتی۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۸۶۲..... ''مسند عائشۃ'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ھند ام معاویہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! ابوسفیان بخیل آدمی ہے وہ مجھے اور میری اولاد کو کچھ نہیں دیتا الّا یہ کہ جتنا کچھ میں خود لے لوں اور یہ اس کے علم میں ہوا ہے اس میں مجھ پر کچھ مواخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوسفیان کے مال سے بدستور اتنا لے سکتی ہو جو تمہیں اور تمہارے بیٹیوں کو کافی ہو۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

شوہر کے مال سے بلا اجازت خرچ کرنا

۴۵۸۶۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ھند نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! سطح زمین پر کوئی ایسا نہیں تھا جس کی ذلت ورسوائی آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہو اور آج سے مجھے آپ کی عزت سے زیادہ کسی کی عزت محبوب نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا تمہاری اس عقیدت میں ضرور اضافہ ہوگا۔ پھر بولی: یارسول اللہ! ابوسفیان بخیل شخص ہے کیا مجھ پر کوئی حرج ہے کہ اگر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے اسی کے عیال پر خرچ کروں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اگر تم قاعدہ کے مطابق عیال پر خرچ کرتی رہو۔ رواہ عبدالرزاق ورواہ البخاری فی کتاب الاحکام باب من رائی القاضی ان یحکم بعلمہ ج ۲ ۱۰۶۰۰۱

۴۵۸۶۴..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی: میرے لیے حلال ہے کہ میں اپنے شوہر کے دراہم میں سے لیتی ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: کیا اس کے لیے حلال ہے کہ وہ تمہارے زیور میں سے کچھ لے؟ عورت نے نفی میں جواب دیا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حالانکہ تمہارے خاوند کا تم پر زیادہ حق ہے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... واضح رہے کہ مسئلہ مذکورہ بالا میں حتمی بات وہی ہے جو ہند زوجہ ابوسفیان کی حدیث میں آچکی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے کہ ہند والی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں پہنچی ہوگی یا یوں کہہ لیجئے کہ جو عورت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئی تھی ممکن ہے وہ خرچہ کے علاوہ فضول خرچی کے لیے خاوند کا مال لینے کے متعلق پوچھا ہو تو اس صورت میں مستفتی کے حال کے اعتبار سے مفتی کا فتویٰ سمجھا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب (من المترجم)

۴۵۸۶۵..... ''مسند عائشہ رضی اللہ عنہا'' اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کو ٹھکانا فراہم کرو۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ اگر خاوند اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ زردی مائل پہاڑ کو سیاہ رنگ میں تبدیل کرے یا سیاہ پہاڑ کو سفیدی میں تبدیل کرے عورت پر لازم ہے کہ وہ ایسا کرے۔ رواہ احمد بن حنبل

۴۵۸۶۶..... عبداللہ بن محصن اپنی ایک پھوپھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انھیں رسول کریم ﷺ سے کوئی ضروری کام تھا جب اپنے کام سے فارغ ہوگئیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو انھوں نے اثبات میں جواب دیا: آپ نے فرمایا: شوہر کے ساتھ تمہارا کیسا برتاؤ ہے جواب دیا: میں اس کی پرواہ نہیں کرتی چونکہ میں عاجز آجاتی ہو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ذرا خیال کرو تم کہاں جارہی ہو! چونکہ تمہارا شوہر تمہاری جنت بھی ہے اور دوزخ بھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۶۷..... ثوری اسماعیل بن امیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اپنی بیوی کی شکایت کرنے لگا۔ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے بے نیاز رہے اس کا شکر نہ ادا کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس عورت کی طرف نہیں دیکھیں گے۔ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک اور آدمی بیٹھا تھا وہ بولا: رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس عورت پر اس کا شوہر قسم اٹھائے پھر وہ اسے پوری نہ کرے اس عورت کے نامہ اعمال میں سے ستر نمازیں کم کردی

جاتی ہیں۔ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا ایک اور شخص بولا: رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو عورت ایسی قوم میں جاتی جو باعتبار نسب کے ان میں سے نہیں ہے اس عورت کے نامہ اعمال کا وزن قیامت کے دن ذرے کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۶۸......معمر، قتادہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لیے شوہر کے مال میں سے لینا حلال نہیں مگر وہی چیز جو رطب (تروتازہ) ہو قتادہ نے حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے کہا یعنی وہ چیز جو ذخیرہ نہ کی جاتی ہو جیسے روٹی گوشت اور سبزی وغیرہ۔ رواہ عبدالرزاق

شوہر کے ذمہ حقوق

۴۵۸۶۹...... "مسند لقیط بن صبرة" لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور میرے کچھ دوست رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کے لیے چلے لیکن آپ ﷺ گھر پر ہمیں نہ ملے تاہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں کھجوریں پیش کیں اور ہمارے لیے عصیدہ (آٹے اور گھی سے تیار کیا ہوا کھانا) تیار کیا اتنے میں نبی کریم ﷺ قوت کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے کچھ کھایا ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ اسی دوران چرواہا چراگاہ سے بکریاں واپس لایا اور اس نے ہاتھ میں بکری کا ایک نومولود بچہ اٹھا رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ نومولود ہے؟ راعی نے جواب دیا: جی ہاں فرمایا کہ ان لوگوں کے لیے ایک بکری ذبح کرو پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: تم ہر گز یہ گمان مت کرو کہ ہم نے تمہاری وجہ سے بکری ذبح کی ہے۔ ہماری سو بکریاں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ بکریوں کی تعداد سو سے زیادہ ہونے پائے جب بھی چرواہا بکری کا نومولود بچا لے کر آتا ہے ہم اسے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہمیں وضو کے متعلق آگاہ کریں۔ حکم ہوا: جب وضو کرو تو پوری طرح سے وضو کرو انگلیوں کا خلال کرو اور جب ناک میں پانی ڈالو تو اچھی طرح سے پانی ڈالو الا یہ کہ تم روزہ میں ہو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جو زبان دراز ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے طلاق دے دو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ میری محبت میں ہی ہے اور میری اس سے اولاد بھی ہے فرمایا: اسے اپنے پاس روک لو اور اسے اچھائی کا حکم دیتے رہو اگر اس میں بھلائی نہ بھی ہوئی تو عنقریب بھلائی پر آجائے گی اور لونڈی کی طرح اپنی بیوی کو مت مارو۔ رواہ الشافعی وعبدالرزاق و ابوداؤد و ابن حبان

۴۵۸۷۰...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ اپنی وسعت کے مطابق اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے رہو ان کے سر سے لاٹھی نیچے مت رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لیے ان پر مہربان رہو۔ رواہ ابن جریر

۴۵۸۷۱...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں دوسروں کو عطا کرتا ہوں میرا نفقہ بہتر ہو جاتا ہے۔ یعنی دوسری مرتبہ دینے تک بہتر ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۷۲...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے: آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں پر مہربان رہو اور ان کے سر سے لاٹھی نیچے مت رکھو۔ رواہ ابن جریر

۴۵۸۷۳...... عبداللہ بن زمعہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے خطاب کرتے ہوئے عورتوں کا تذکرہ کیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا بھی ہوسکتا ہے جو غلام کی طرح اپنی بیوی کو مارتا ہو عین ممکن ہے وہ اس دن اس کے ساتھ ہمبستری بھی کرتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۸۷۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ کہا: میں جاہلیت میں اپنے والد کے مال پر فخر کرتی تھی میرے والد کے پاس ایک لاکھ اوقیہ چاندی ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش رہو میں تمہارے لیے ابوزرع کی مانند ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں گیارہ عورتوں کا واقعہ سنایا جنھوں نے آپس میں یہ عہد کیا تھا کہ وہ اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوری حدیث ذکر کی۔ البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! بلکہ آپ تو ابوزرع سے بدرجہا بہتر ہیں۔ رواہ الرامهرمزی فی الامثال و ابن ابی عاصم فی السنة

۴۵۸۷۵......ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بندیوں کومت مارو چونکہ ایسا کرنے سے عورتیں نافرمان ہوجائیں گی اوران کے اخلاق بگڑ جائیں گے اوراپنے خاوندوں پر جری ہوجائیں گی۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شکایت کی کہ جب سے آپ نے ہمیں عورتوں کو مارنے سے منع کیا ہے تب سے عورتوں کے اخلاق بگڑ گئے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: چلو عورتوں کو مارو۔ اس پر لوگوں نے اپنی بیویوں کو اسی رات مارا بہت ساری عورتیں آئیں اور مارنے کی شکایت کرنے لگیں صبح ہوتے ہی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آج رات آل محمد کا ستر عورتوں نے چکر لگایا ہے وہ سب مارنے کی شکایت کررہی تھیں۔ بخدا! تم انھیں اپنے بہترین ساتھی نہیں پاؤ گے۔

رواہ عبدالرزاق والحمیدی والدارمی وابن جریر وابن سعد وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والطبرانی والحاکم والبغوی والباوردی وابن قانع وابونعیم والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور وقال البغوی ما لہ غیرہ

باری مقرر کرنے کا بیان

۴۵۸۷۶......عبدالملک بن عبدالرحمن بن حارث بن ھشام اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں نکاح کیا اوران سے صحبت بھی شوال کے مہینہ میں کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! سات راتیں میرے پاس گزاری جائیں۔ ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو سات راتیں تمہارے پاس گزاروں پھر سات راتیں تمہاری سہیلیوں کے پاس بھی گزاروں اگر چاہو تو تین راتیں تمہارے پاس گزاروں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: بلکہ تین راتیں آپ میرے پاس گزاریں پھر میرا دن مجھ پر آجائے۔ (رواہ البغوی والحاکم یہ حدیث بغوی نے اسی طرح عبدالملک کے ترجمہ میں روایت کی ہے حالانکہ بغوی کو وہم ہوا ہے چونکہ سندیوں ہے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن الحارث عن ابیہ ابی بکر" جب کہ ابوبکر نے نبی کریم ﷺ کو نہیں پایا۔ لہٰذا حدیث مرسل ہے اور عبدالرحمن کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے وقد اخرجہ ابن مندہ علی الصواب)

۴۵۸۷۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لونڈی پر آزاد عورت سے شادی کی جائے تو آزاد عورت کے لیے دودن اور باندی کے لیے ایک دن ہوگا۔ اور مناسب یہ ہے کہ آزاد عورت پر باندی سے شادی نہ کی جائے۔ رواہ البیھقی

۴۵۸۷۸......زہری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا اور جویریہ رضی اللہ عنہا کے لیے بھی پردہ ضروری قرار دیا اوران کے لیے بھی ایسے ہی باری مقرر کی تھی جس طرح باقی عورتوں کے لیے باری مقرر کی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۷۹......"مسند اسود بن عویم سدوسی" علی بن قرین، حبیب بن عامر بن مسلم سدوسی کے سلسلہ سند سے اسود بن عویم کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے آزاد عورت اور باندی کو جمع کرنے کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: آزاد عورت کے لیے دودن اور باندی کے لیے ایک دن ہے۔ رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن قرین کذبہ ابن معین

۴۵۸۸۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی پر آزاد عورت نکاح میں لائی جائے تو آزاد عورت کے لیے دودن اور باندی کے لیے ایک دن ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

مباشرت اور آداب مباشرت

جنابت کے بعد باوضو سونا

۴۵۸۸۱......ابوعثمان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور ابوسلیمان باہلی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوسلیمان نے نئی نئی شادی کی ہوئی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسلیمان سے فرمایا: تم نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ پھر کہا جب تم جنابت کی

حالت میں ہوتے ہو اور پھر سونے کا ارادہ ہو اس وقت تم کیا کرتے ہو؟ ابوسلیمان نے کہا: آپ ہی مجھے بتائیں اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اپنی بیوی کی پاس جاؤ اور پھر تمہارا سونے کا ارادہ ہو تو اپنی شرمگاہ اور ہاتھ منہ دھولو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسلیمان کے ساتھ سرگوشی کی۔ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے تو میں نے ابوسلیمان سے کہا: امیر المؤمنین نے تمہارے ساتھ کیا سرگوشی کی تھی؟ ابوسلیمان نے کہا: امیر المؤمنین نے مجھے کہا جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ (یعنی ہمبستری کرو) اور پھر تمہارا ہمبستری کرنے کا ارادہ ہو تو اپنی شرمگاہ ہاتھ اور منہ دھولو اور پھر ہمبستری کرلو۔ ہم نے ابوالمستھل کے پاس اس بات کا تذکرہ کیا وہ بولے: ہم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس اس حدیث کا تذکرہ کیا تھا انھوں نے جواب دیا تھا کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو شخص اپنی بیوی کے پاس (ہمبستری کے لیے) جائے وہ دوبارہ اسوقت تک ہمبستری نہ کرے جب تک شرمگاہ دھو نہ لے۔

رواہ المحاملی و ابن ابی شیبة

۴۵۸۸۲.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب تم اپنی بیوی سے ہمبستری کرو تو دوسری مرتبہ ہمبستری کرنے سے پہلے وضو کرو۔

رواہ ابن ابی شیبة و ابن جریر

۴۵۸۸۳.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس سے عاجز ہو کہ جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ اللهم جنبني الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتني.

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ یا اللہ! مجھے شیطان سے بچا اور جو اولاد تو مجھے عطا فرمائے گا اس سے شیطان کو دور رکھ۔

اگر میاں بیوی کے لیے اولاد کا فیصلہ ہو گیا تو اسے شیطان ضرر نہیں پہنچائے گا۔ رواہ البزار

۴۵۸۸۴.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انھوں نے عورتوں سے کہا: جب تمہارا خاوند تمہارے ساتھ ہمبستری کے لیے ائے تو اس کے لیے کپڑا تیار رکھا کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۸۸۵.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ عورت اپنے شوہر کے لیے ایک کپڑا لے لیتی ہے اور شوہر جب اپنی حاجت پوری کر لیتا ہے تو وہ خارج شدہ مادہ کو صاف کرتی ہے پھر شوہر کو کپڑا تھما دیتی ہے اور وہ صاف کرتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۸۸۶.....معروف ابوخطاب حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول کریم ﷺ جب اپنی کسی بیوی کے پاس جاتے اپنا ستر ڈھانپ لیتے اور آنکھیں بند کر لیتے اور جو عورت آپ کے نیچے ہوتی اس سے کہتے: تم سکون اور وقار میں رہو۔ رواہ ابن عساکر ومعروف منکر الحدیث

۴۵۸۸۷.....حسن ضبہ بن محصن سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عروہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت حکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں ان کی حالت پراگندہ تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے پوچھا: تمہاری یہ کیسی حالت ہے؟ وہ بولیں: میرے شوہر قیام اللیل اور صائم النہار ہیں اتنے میں نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا جب حضرت عثمان سے نبی اکرم ﷺ کی ملاقات ہوئی تو فرمایا: اے عثمان! رھبانیت ہمارے اوپر فرض نہیں کی گئی کیا تمہارے لیے میری زندگی میں بہترین نمونہ نہیں ہے۔ اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور اس کی حدود کی سب سے زیادہ رعایت کرنے والا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

ممنوعات مباشرت

۴۵۸۸۸.....حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کے نکاح میں ایک عورت تھی جوان سے کسی قدر دور رہتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ

جب بھی اس سے ہمبستر ہونے کا ارادہ کرتے وہ حیض کا بہانا کر کے ٹال دیتی آپ رضی اللہ عنہ سمجھے کہ یہ جھوٹ بول رہی ہے لیکن ہمبستر ہونے پر سچی پائی آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھیں خبر کی آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو پچاس دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

رواہ ابن راھو یہ وحسن

۴۵۸۸۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی ایک باندی کے پاس آئے اس نے حیض کا عذر ظاہر کیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ ہمبستری کر لی اور اسے سچ مچ حائضہ پایا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ ارشاد فرمایا: اے ابو حفص! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے نصف دینار صدقہ کردو۔ رواہ الحارث وابن ماجہ

۴۵۸۹۰.....عبداللہ بن شداد بن ھاد روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا۔ تم اپنی عورتوں سے پچھلے حصہ سے ہمبستری مت کرو۔ رواہ النسائی

۴۵۸۹۱.....خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اپنی بیوی سے پچھلے راستے سے ہمبستری کرتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا: اچھا، جی ہاں۔ پھر رسول کریم ﷺ بات سمجھے اور فرمایا: اگر تم پیٹھ کی طرف سے آگے کے راستے میں جماع کرو تو یہ صحیح ہے اور رہی بات عورتوں کے پیچھے حصہ میں جماع کرنے کی سو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عورتوں کے ساتھ پچھلے حصہ میں جماع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۸۹۲.....''مسند انس'' ابن نجار، ابو طاہر عطار ابو علی ھاشمی، ابوالحسن احمد بن محمد فیتقی ابو محمد سھل بن احمد دیباجی، محمد بن یحییٰ صولی ابو عیناء، محمد بن قاسم مولی بنی ھاشم، مسلم بن عبدالرحمن مسلم ابوالقاسم کاتب، کتابۃ ابراھیم بن مہدی، محمد بن مسلمہ ضبی، مہدی بن منصور امیر المومنین مبارک بن فضالہ حسن کے سلسلہ سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو بیت الخلاء میں جانے کی حاجت ہو وہ ہرگز ہمبستری نہ کرے چونکہ اس سے بواسیر ہو جانے کا خطرہ ہے اور جس شخص کو چھوٹے پیشاب کی حاجت ہو وہ بھی ہرگز ہمبستری نہ کرے چونکہ اس سے ناسور ہو جانے کا خدشہ ہے۔ رواہ سھل الدیباجی قال فی المغنی : قال الازھری: کذاب رافعی

عزل کا بیان

عزل کرنا مکروہ ہے

۴۵۸۹۳.....''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عزل کرنا مکروہ سمجھتے تھے اور عزل کر دینے پر لوگوں کو غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۸۹۴.....''مسند عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے آزاد عورت پر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے اگر عزل کرے بھی تو اس سے اجازت لے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والبخاری ومسلم

۴۵۸۹۵.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مردوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی باندیوں سے ہمبستری کرتے ہیں اور پھر ان پر عزل کر دیتے ہیں میرے پاس جو باندی بھی آئے جس نے اپنے آقا کا اعتراف کیا ہو دراں حالیکہ اس نے اس کے ساتھ جماع کیا ہو مگر یہ کہ اس باندی کے ساتھ اس کا بچہ لاحق کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد عزل کرو یا اسے چھوڑ دو۔

رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق والضیاء المقدسی والبیہقی

۴۵۸۹۶.....زہری سالم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عزل کو مکروہ سمجھتے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسے کچھ کچھ مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۹۷......سالم بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عزل سے منع فرماتے تھے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی عزل سے منع فرماتے تھے جبکہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ عزل کرتے تھے۔رواہ البیھقی

۴۵۸۹۸......ابونجیح، اہل مدینہ کے ایک آدمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی ایک باندی پر عزل کرتے تھے، چنانچہ باندی حاملہ ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر یہ گراں گزرا اور فرمایا: اے اللہ! آل عمر کے ساتھ اس بچے کو شامل نہ کر جوان میں سے نہ ہو لونڈی نے سیاہ فام بچہ جنم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: یہ بچہ فلاں اونٹوں کے چرواہے کا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوش ہوگئے۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۹۹......محمد بن حنفیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عورتوں پر عزل کے متعلق سوال کیا گیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یہ واد خفی (یعنی بچوں کو زندہ درگور کرنے کے مترادف) ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۰۰......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کچھ مسلمان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! ہم عورتوں پر عزل کر لیتے ہیں جب کہ یہود کا دعویٰ ہے کہ یہ ہلکے درجہ کا زندہ درگور ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہود نے جھوٹ بولا، یہود نے جھوٹ بولا: چونکہ اللہ تعالیٰ نے جس بچے کو پیدا کرنے کا ارادہ کرلیا ہو وہ اسے نہیں روک سکتے۔رواہ عبدالرزاق والترمذی

۴۵۹۰۱......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میری ایک باندی ہے جس سے میں عزل کر لیتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تقدیر میں جو لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ باندی حاملہ ہوگئی وہ شخص پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا وہ تو حاملہ ہو چکی ہے نبی کریم ﷺ نے اس پر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس جان کے پیدا ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۰۲......عطاء کی روایت ہے کہ لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق عزل کا تذکرہ کرتے تھے چنانچہ انھوں نے فرمایا: ہم رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں عزل کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۰۳......"مسند حذیفہ بن یمان" لوگ آپس میں عزل کے موضوع پر گفتگو کر رہے تھے رسول کریم ﷺ ان گفتگو سن کر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم لوگ عزل کرتے ہو؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس روح کو پیدا کرنا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔رواہ الطبرانی

۴۵۹۰۴......عبداللہ بن مرہ ابوسعید زرقی سے روایت نقل کرتی ہیں کہ قبیلہ اشجع کی ایک آدمی نے جس کا نام سعد بن عمارہ ہے نبی کریم ﷺ سے عزل کے متعلق سوال کیا۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ماں کے پیٹ میں جس بچے نے مقدر ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔رواہ البغوی

۴۵۹۰۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عزل کرنے کیلئے آزاد عورت سے اجازت لی جائے البتہ باندی سے اجازت لینا کی ضرورت نہیں اور اگر باندی آزاد شخص کے پاس ہو تو اس پر ضروری ہے کہ وہ اس باندی سے بھی اجازت لے جیسا کہ آزاد عورت سے اجازت لی جاتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی

نان ونفقہ کا بیان

۴۵۹۰۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امراء اجناد کی طرف خط لکھا کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے غائب ہو چکے ہیں۔(اور عرصہ سے ان کے پاس نہیں آئے) انھیں پکڑا جائے اور بیویوں کے نفقہ کا ان سے مطالبہ کیا جائے یا وہ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں، اگر اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں تو جتنا عرصہ یہ مطلقہ عورتیں ان کی بیویاں رہی ہیں اس عرصہ کا نفقہ بھجیں۔

رواہ الشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۹۰۷......ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کے عصبات میں سے عورتوں کے علاوہ مردوں پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ اس بچے پر خرچ کریں۔ رواہ عبدالرزاق وابوعبید فی الاموال وسعید بن المنصور وعبد بن حمید وابن جریر والبیھقی

۴۵۹۰۸......ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر زبردستی کی کہ وہ اپنے بھتیجے کو بیوی کا دودھ پلائے۔
رواہ عبدالرزاق والبیھقی

بچے کا خرچ کن پر لازم ہے؟

۴۵۹۰۹......زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے تین اشخاص پر بچے کا خرچہ لاگو کیا ہے جو بچے کے وارث بن رہے تھے۔
رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والبیھقی وقال ھذا منقطع

عنین کا بیان

۴۵۹۱۰......حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اس کا شوہر ہمبستری کے قابل نہیں ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ایک سال کی مہلت دی جب سال گزر گیا تو پھر بھی وہ جماع پر قادر نہ ہوسکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو اختیار دیا اور عورت نے اختیار قبول کرلیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی اور اسے ایک طلاق بائنہ قرار دیا۔ رواہ ابن خسرو

۴۵۹۱۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عنین کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر جماع پر قادر ہوگیا فبہا ورنہ دونوں میں تفریق کردی جائے گی۔ رواہ البیھقی

بیوی کے حقوق کے متعلقات

۴۵۹۱۲......ھانی بن ھانی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت دیکھی وہ کہہ رہی تھی کیا آپ کے لیے ایسی عورت میں گنجائش ہے جو رنڈوی بھی نہ ہو اور نہ ہی شوہر والی ہو اتنے میں اس کا شوہر اس کے پیچھے ڈنڈا اٹھائے آ گیا شوہر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم کچھ کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا: سحری کے وقت بھی نہیں؟ بولا نہیں، میں بہرحال تمہارے درمیان تفریق نہیں کرتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہ اور صبر کر۔ رواہ ابن السنی وابونعیم والبیھقی وقال: ضعفہ الشافعی فی سنن حراملة

۴۵۹۱۳......حکم کی روایت ہے کہ قبیلہ طی کی ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس کا شوہر بھی اس کے ساتھ تھا۔ عورت بولی: اس کا شوہر اس کے پاس نہیں آتا حالانکہ وہ اولاد کی خواہشمند ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شوہر سے کہا: کیا سحری کے وقت بھی نہیں چونکہ اسوقت بوڑھے میں قدرے تحرک پیدا ہوجاتا ہے؟ وہ بولا: سحری کے وقت بھی نہیں۔ فرمایا: تو بھی ہلاک ہوا اور یہ عورت بھی ہلاک ہوگئی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم صبر کرو حتی کہ اللہ تعالیٰ کوئی آسانی فرمائے۔ رواہ مسدد

حقوق متفرقہ

۴۵۹۱۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتوں کو قلیل کپڑے دو چونکہ عورتوں کے پاس جب کپڑے زیادہ ہوجاتے ہیں اس کی زینت نکھر آتی ہے اور گھر سے باہر نکلنے پر اتراتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۷ و تبییض الصحیفہ ۶۔

۴۵۹۱۵......اوس ثعلبی کی روایت ہے کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو حج کے موقع پر سواری کرایہ پر دی چنانچہ جریر بن عبداللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کچھ چیزوں کے متعلق دریافت کیا، جو کچھ ان سے پوچھا وہ یہ تھا کہ: اے امیر المؤمنین! میں طاقت نہیں رکھتا ہوں کہ میں اپنی کسی بیوی کو اس کی باری کے علاوہ میں بوسہ دوں میں جب بھی کسی کام کے لیے باہر نکلتا ہوں تو وہی کہتی ہے کہ تو فلاں بیوی کے پاس موجود تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کی اکثریت نہ ہی اللہ پر اعتماد کرتی ہے اور نہ ہی مؤمنین پر عین ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنی کسی بیوی کے کام میں لگا ہو یا اپنی کسی بیوی کے لیے بازار میں کوئی چیز خریدنے گیا ہو تو دوسری بیویاں اس پر تہمت لگانا شروع کر دیتی ہیں۔ اتنے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المومنین! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اللہ تعالیٰ سے حضرت سارہ کے اخلاق کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا: عورت پسلی کی مانند ہے اگر اسے چھوڑے رہو گے اس کی کجی میں اضافہ ہوتا جائے گا، اگر اسے سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے اس کجی میں رہتے ہوئے اس سے استمتاع کرتے رہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں غیر معمولی علم دکھ دیا ہے۔ رواہ ابن راھویہ

۴۵۹۱۶......شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں آپ سے اہل دنیا کے بہترین لوگوں کی شکایت کرتی ہوں بجز ایک شخص کے جو اپنے عمل کے اعتبار سے سبقت لے چکا ہے۔ جو رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور صبح تک کھڑا رہتا ہے۔ پھر صبح کو روزہ رکھتا ہے اور روزے ہی میں شام کر دیتا ہے۔ اتنا کہنے کے بعد عورت پر حیاء طاری ہوگئی اور پھر بولی: امیر المؤمنین! میری طرف سے اسی کو کافی سمجھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے تم نے بہت اچھی تعریف کی میں نے تمہاری بات کافی سمجھ لی جب وہ عورت اٹھ کر چل پڑی تو کعب بن سور بولے: اے امیر المؤمنین! اس عورت نے بڑے بلیغانہ انداز میں آپ سے شکایت کی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: بھلا اس نے کس کی شکایت کی ہے کعب بولے: اس نے اپنے شوہر کی شکایت کی ہے فرمایا عورت کو میرے پاس لاؤ۔ جب عورت واپس آگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے کعب کو حکم دیا کہ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو کعب بولے: میں آپ کی موجو گی میں کیسے فیصلہ کر سکتا ہوں فرمایا: تم وہ بات سمجھ گئے ہو جو میں نہیں سمجھ سکا ہوں۔ کعب کہنے لگے: فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع

عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں انہیں اپنے نکاح میں لاؤ دو دو کو تین تین کو اور چار چار کو۔

پھر کعب نے عورت کے شوہر کی طرف متوجہ ہو کر کہا) تین دن روزہ رکھو اور ایک دن اپنی بیوی کے پاس افطار کرو تین راتیں قیام اللیل کرو اور ایک رات بیوی کے پاس گزارو اس عجیب فیصلے کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: یہ فیصلہ میرے لیے تمہاری پہلی فطانت سے کہیں زیادہ تعجب خیز ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب بن سور کو اہل بصرہ کا قاضی مقرر کر کے بھیجا۔ رواہ ابن سعد

۴۵۹۱۷......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا۔

تطاول ھذا اللیل واسود جانبہ وارقنی ان لا حبیب الاعبہ.

ترجمہ:......یہ رات طویل تر ہوگئی ہے اور اس کا گوشہ تاریک تر ہوتا گیا ہے اور اس رات نے مجھے بیدار رکھا ہے چونکہ میرے پاس کوئی دوست نہیں جس سے میں اپنا جی بہلا سکوں۔

فواللہ لولا اللہ انی اراقبہ لحرک من ھذا السریر جوانبہ.

اللہ کی قسم! اگر مجھے اس کا انتظار نہ کرنا ہوتا تو اس چارپائی سے اس کے پہلو میرے لیے بہت اچھے ہوتے یہ اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: عورت اپنے شوہر سے دور کتنے عرصہ تک صبر کر سکتی ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: چار یا چھ ماہ تک عورت صبر کر سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس عرصہ سے زیادہ لشکر کو سرحد پر نہیں روکوں گا۔

رواہ البیھقی

۴۵۹۱۸..... ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے مرد کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ میں ایک بچے کی مانند ہو۔ جب بوقت ضرورت اس کی تلاش ہو تو وہ ایک مرد پایا جائے۔ رواہ ابن ابی الدنیا والدینوری وعبدالرزاق

۴۵۹۱۹..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اپنی بعض عورتوں کی ان سے شکایت کرنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی اپنے متعلق ایسا پاتے ہیں حتیٰ کہ میں اپنے کسی کام کے لیے باہر جانے کا ارادہ کرتا ہوں تو میری بیوی بھی کہتی ہے کہ تم فلاں قبیلہ کی لڑکیوں کی پاس جاتے ہو اور انھیں دیکھتے ہو۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: آپ کو حدیث نہیں پہنچی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہ کی بد خلقی کی اللہ تعالیٰ سے شکایت کی حضرت ابراہیم سے کہا گیا: عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے لہٰذا اس کی کجی کے ہوتے ہوئے اس کے ساتھ وقت گزارو جب تک اس میں تم کوئی دین کی خرابی نہ دیکھ لو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری پسلیوں میں علم کثیر رکھ دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عورتوں کو کم سے کم کپڑے دو چونکہ جب عورت کے پاس کپڑے کم ہوں گے وہ گھر میں ٹکی رہے گی۔ رواہ ابن ابی الدنیا

عورتوں کے حقوق ادا کرنا

۴۵۹۲۱..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میرا شوہر رات بھر عبادت میں مصروف رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے حکم دیتی ہو کہ میں اسے رات کے قیام اور دن کے روزے سے منع کروں۔ عورت واپس چلی گئی جب پھر واپس آئی وہی بات دھرائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی آگے سے وہی پہلا جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کعب بن سور نے کہا: امیر المومنین! اس عورت کا حق ہے۔ فرمایا: وہ کیسے: کعب نے کہا: چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مرد کے لیے چار عورتیں حلال کی ہیں لہٰذا چار میں سے ایک کا حصہ تو اسے دے لہٰذا چار راتوں میں سے ایک رات بیوی کے لیے مقرر کرے اور چار دنوں میں سے ایک دن اس کے لیے مقرر کرے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے شوہر کو اپنے پاس بلایا اور اسے حکم دیا کہ چار راتوں میں سے ایک رات اپنی بیوی کے پاس گزارو اور چار دنوں میں سے ایک دن اس کے نام کردو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۲۲..... زید بن اسلم کی روایت ہے کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اس کا شوہر اس سے ہمبستری نہیں کر پاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر عورت کے شوہر کو اپنے پاس بلایا اور اس سے یہی بات پوچھی، وہ بولا: میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری قوت ختم ہو چکی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مہینے میں ایک مرتبہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر سکتے ہو؟ جواب دیا: مجھے اس سے زیادہ مدت چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کتنی مدت میں کر سکتے ہو؟ بولا: میں ایک طہر میں ایک مرتبہ ہمبستری کر سکتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو حکم دیا: چلی جاؤ، اتنی مدت میں عورت سے جو جماع کیا جاتا ہے وہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۲۳..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: امیر المؤمنین! میں اپنے خاوند سے افضل کسی کو نہیں سمجھتی ہوں چونکہ وہ رات بھر قیام میں رہتا ہے اور سوتا نہیں دن بھر روزہ رکھتا ہے افطار نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جزاک اللہ خیرا تم نے اچھے انداز میں تعریف کی۔ پھر عورت اٹھ کر چلی گئی کعب بن سور اتفاقاً وہاں موجود تھے کہنے لگے: اے امیر المومنین! آپ اس عورت کو واپس نہیں بلاتے جب کہ ایک طرح سے وہ تیاری کر کے آئی تھی۔ فرمایا: عورت کو میرے پاس لاؤ عورت واپس لوٹ آئی۔ فرمایا: سچ سچ بات کہو اور حق واضح کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عورت بولی: امیر المؤمنین! میں ایک عورت ہوں میرا دل بھی وہ کچھ چاہتا ہے جو عام عورتیں چاہتی ہیں فرمایا: کعب ان کے درمیان تم فیصلہ کرو چونکہ یہ نکتہ تم ہی سمجھے ہو، میں نہیں سمجھ سکا ہوں۔ کعب کہنے لگے: امیر المؤمنین ایک مرد کے لیے چار عورتیں حلال ہیں لہٰذا اس کا شوہر تین دن اور تین رات جیسے چاہے عبادت کرے اور ایک دن ایک رات اپنی اس بیوی کے پاس گزارے حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: حق یہی ہے جاؤ میں تمہیں بصرہ کا قاضی مقرر کرتا ہوں۔ رواہ الشکری فی الشکریات

۴۵۹۲۴..... ابن جریج کی روایت ہے کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی ہے میں جس کی تصدیق کرتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہر میں چکر لگا رہے تھے اس دوران آپ نے ایک عورت کو کہتے ہوئے سنا

تطاول هذا الليل واسود جانبه وارقني ان لا حبيب الاعبه

یہ رات طویل تر ہوگئی اور اس کے گوشے زیادہ تاریک ہونے لگے، نیز میں رات بھر بیدار رہی چونکہ میرے پاس میرا کوئی دوست نہیں تھا جس سے میں اپنا دل بہلاتی۔

فلولا حذار الله شيء مثله لزعزع من هذا السرير جوانبه.

اگر اللہ تعالیٰ کا ڈر نہ ہوتا تو اس کی مانند کوئی چیز نہیں ہے پھر تو اس چارپائی کے کونے لگاتار حرکت میں ہوتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب دیا کئی مہینوں سے میرا شوہر مجھ سے غائب ہے حالانکہ میں اس کی مشتاق ہوں فرمایا: کیا تم نے کسی برائی (زنا) کا ارادہ کیا ہے؟ بولی: معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) فرمایا: اپنے نفس کو قابو میں رکھو میں قاصد بھیج کر اسے منگواتا ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کے شوہر کی طرف قاصد بھیجا پھر آپ رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں جس نے مجھے غمزدہ کر دیا ہے مجھے بتاؤ کہ کتنے عرصہ بعد عورت اپنے شوہر کی مشتاق ہو جاتی ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سر جھکا لیا اور حیا محسوس کرنے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے تین (۳) مہینے کا اشارہ کیا اور پھر اشارہ کیا کہ زیادہ سے زیادہ چار مہینے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے امراء کو خط لکھا کہ سرحدوں پر چار مہینوں سے زیادہ لشکر نہ روکے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۲۵..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں وصیت کی ہے کہ: اپنے گھر والوں کے سر سے نیچے لاٹھی نہ رکھو اور اپنی ذات سے اپنے گھر والوں سے انصاف کرو۔ رواہ ابن جریر

۴۵۹۲۶..... مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی شخص بھی اس وقت تک اپنے گھر والوں کا نگہبان نہیں ہوسکتا جب تک اسے پرواہ نہ ہو کہ اس کے گھر والوں نے کونسے کپڑے پہنے ہیں اور کونسا کھانا کھا کر گھر والوں نے بھوک مٹائی ہے۔ رواہ الدینوری

باب..... والدین، اولاد اور بیٹوں کے ساتھ احسان کرنے کے بیان میں

والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا بیان

۴۵۹۲۷..... قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میرا باپ میرا سارا مال اپنی ضرورت میں خرچ کرنا چاہتا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے والد سے فرمایا: تم اس کے مال سے اتنا ہی لے سکتے ہو جو تمہیں کافی ہو باپ بولا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! کیا رسول کریم ﷺ کا ارشاد نہیں ہے کہ تو بھی اور تیرا مال دونوں تمہارے باپ کا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اس سے نفقہ مراد لیا ہے تم اس سے راضی رہو جس سے اللہ تعالیٰ راضی رہا ہے۔

رواہ الطبرانی والاوسط والبیہقی

۴۵۹۲۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میرا باپ میرا سارا مال لینا چاہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو بھی اور تیرا مال بھی تمہارے باپ کا ہے۔ رواہ البزار و الدارقطنی فی الافراد

۴۵۹۲۹......شقیق بن وائل کی روایت ہے کہ میری والدہ نصرانیہ ہی مرگئی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:سواری پر سوار ہوکر اپنی والدہ کے جنازے کے آگے آگے چلتے رہو۔رواہ المحاملی وابن عساکر

۴۵۹۳۰......ابوسعید اعور کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پاس جب کوئی آنے والا آتا اس سے وہاں کے لوگوں کے حالات دریافت فرماتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اس سے دریافت کیا:تم کہاں سے آئے ہو؟اس شخص نے جواب دیا:میں طائف سے آیا ہوں۔اس سے دریافت کیا:تم کہاں سے آئے ہو؟اس شخص نے جواب دیا:میں طائف سے آیا ہوں۔فرمایا:رک جا میں نے وہاں ایک بوڑھے شخص کو کہتے سنا ہے۔

ترکت اباک مرعشة یداہ وامک ماتسیغ لها شرابا

میں نے تمہارے باپ چھوڑا ہے اس کے ہاتھ رعشہ کی وجہ سے کانپ رہے تھے اور تمہاری ماں کے گلے سے نیچے پانی بھی نہیں اتر سکتا تھا۔

اذا نغب الحمام ببطن وج علی بیضاته ذکرا کلابا

جب مقام بطن وج میں کوئی کبوتر اپنے انڈوں پر بیٹھ کر پانی پیتا ہے تو کلاب کو یاد کرتا ہے۔پوچھا کہ کلاب کون ہے۔فرمایا:وہ بوڑھے کا بیٹا ہے وہ غازی تھا۔رواہ الفاکهی فی اخبار مکه

۴۵۹۳۱......عروہ کی روایت ہے کہ امیہ بن اشکر نے اسلام پایا ہے اس کے دو بیٹے تھے جو باپ سے دور بھاگ گئے تھے۔امیہ بیٹوں کے بھاگ جانے پر اشعار پڑھ پڑھ کر روتا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے بیٹوں کو واپس کیا اور ان سے حلف اٹھوایا کہ اپنے باپ سے جدا نہیں ہوں گے،حتیٰ کہ وہ مرجائے۔رواہ الزبیر بن بکار فی الموبقات

۴۵۹۳۲......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے جھگڑا کرنے لگا:آپ ﷺ نے فرمایا:تو اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔رواہ ابن عساکر

۴۵۹۳۳......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا:یا رسول اللہ!میرا باپ میرے مال کو اپنے لیے مباح سمجھنا چاہتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:تو بھی اور تیرا مال بھی تمہارے باپ کا ہے۔رواہ ابن النجار

۴۵۹۳۴......"مسند ابی اسید"ابواسید کہتے ہیں:ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس موجود تھا اچانک آپ کے پاس انصار کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا:یا رسول اللہ!میرے والدین کے مرنے کے بعد میرے لیے ان کے ساتھ احسان کرنے کی کوئی صورت ہوسکتی ہے؟آپ نے فرمایا:جی ہاں چار صورتیں ہیں۔ان پر نماز جنازہ پڑھو،ان کے لیے استغفار کرتے رہو ان کے بعد ان کا وعدہ پورا کرتے رہو۔ان کے دوستوں کا اکرام کرتے رہو جب کہ تمہارے لیے کوئی صلہ رحمی نہیں بجز والدین کی صلہ رحمی کے۔یہی چیزیں ہیں جو ان کے مرنے کے بعد ان کے اوپر احسان کرنے کے متعلق ہوسکتی ہیں۔رواہ ابن النجار

۴۵۹۳۵......ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ بلوی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جب بدر جانے کا ارادہ کیا تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوگئے ابوامامہ کے ماموں ابوبردہ بن دینار کہنے لگے:اپنی والدہ کے پاس رہو ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:نہیں بلکہ تم اپنی بہن کے پاس رہو۔رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا آپ ﷺ نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو قیام کرنے کا حکم دیا اور ابوبردہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ بدر چلے گئے۔جب رسول کریم ﷺ واپس تشریف لائے تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ وفات پاچکی تھی آپ ﷺ نے اس پر جنازہ پڑھا۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۴۵۹۳۶......"مسند ابی ہریرۃ"ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص کہنے لگا:یا رسول اللہ!ہمارے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟فرمایا:تمہاری ماں،عرض کیا:پھر کون فرمایا:پھر تمہاری ماں۔عرض کیا:پھر کون؟فرمایا:پھر تمہارا باپ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی سمجھتے تھے کہ ماں کے لیے حسن سلوک کے دو تہائی حصے ہیں اور باپ کے لیے ایک حصہ ہے۔سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے تمہارے باپ کے لیے حدیث میں ہے؟جواب دیا:جی ہاں۔رواہ ابن النجار

۴۵۹۳۷۔۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں تھا اچانک میں نے ایک قاری کی آواز سنی میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بھلائی اسی طرح ہوتی ہے بھلائی اس طرح ہوتی ہے۔ چنانچہ حارثہ بن نعمان لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی والدہ سے احسان کرنے والے تھے۔ رواہ البیھقی فی البعث

۴۵۹۳۸۔۔۔۔۔''مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص'' ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میرا باپ میرے مال کو ہڑپ کرنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی اور تیرا مال بھی تمہارے باپ کا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۹۳۹۔۔۔۔۔''مسند ابن مسعودؓ'' نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے یہ رشتہ دار ہیں: باپ، ماں، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، دادا اور دادی، ان میں کون زیادہ حقدار ہے کہ میں اس سے حسن سلوک کروں؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی کرو پھر اپنے باپ سے پھر اپنے بھائی سے پھر اپنی بہن سے۔ رواہ الدیلمی وفیہ سیف بن محمد الثوری کذاب

۴۵۹۴۰۔۔۔۔۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تو بھی اور تیرا مال بھی تمہارے باپ کا ہے۔
رواہ ابن النجار

تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے

۴۵۹۴۱۔۔۔۔۔شعبی کی روایت ہے کہ انصار کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میرا مال بھی ہے اور عیال بھی ہے میرے باپ کا مال بھی ہے اور اولاد بھی ہے۔ بایں ہمہ میرا باپ میرا مال مجھ سے لینا چاہتا ہے۔ فرمایا: تو بھی اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔
رواہ ابن عساکر

۴۵۹۴۲۔۔۔۔۔محمد بن منکدر کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میرے باپ نے میرا مال غصب کر لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی اور تیرا مال بھی تیرے باپ کے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۹۴۳۔۔۔۔۔ابو الوفاء حفاظ بن حسن بن حسین قراۃ، عبد العزیز بن احمد، ابو نصر بن امحان، امحان، محمد بن احمد بن ابی ھشام قرشی، محمد بن سعید بن راشد، ابو مسہر صدقہ بن خالد، ابن جابر، مکحول کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اشعریوں کا ایک وفد آیا آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم میں سے ''وحرہ'' ہے وفد نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی ماں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی حالانکہ اس کی ماں کافرہ تھی مجھے اس کی جاہلی زندگی پر غیرت آتی ہے چونکہ اس نے جاہلیت کو بھی چھوڑ دیا اور اپنی ماں کو بھی چھوڑ دیا۔ یہ اپنی ماں کو پیٹھ پر اٹھا کر چلتی تھی۔ جب اس پر گرمی کا اثر بڑھ جاتا اسے گود میں لے لیتی اس پر اور زیادہ مہربان ہو جاتی وہ اسی حال پر رہتی حتیٰ کہ اسے ظلم سے چھٹکارا مل گیا ابو مسہر کہتے ہیں کہ اس کے متعلق کسی اشعری نے یہ اشعار بھی کہے ہیں۔

الا ابلغن ایھا المعتدی　　　بنی جمیعا وبلغ بناتی.

اے ستم گر! میرے سب بیٹوں کو خبر پہنچادے اور میری بیٹیوں کو بھی پہنچادے۔

بان وصاتی بقول الالہ　　　الا فاحفظوا ماحییتم وصاتی.

وہ خبر میرے معبود کا فرمان ہے جو میری خاص وصیت ہے جب تک زندہ رہو میری وصیت یاد رکھنا۔

وکونوا کوحرۃ فی برھا　　　تنالوا الکرامۃ بعد الممات.

احسان مندی میں وحرہ کی مانند ہو جاؤ یوں تم مرنے کے بعد عزت پاؤ گے۔

وقت امھا سبرات الرمیض　　　وقد اوقد القیظ نار الفلات.

وہ بیابانوں میں اپنی ماں کو تپش کی شدت سے بچاتی تھی حالانکہ تیز لو جنگلوں کو آگ لگا دیتی تھی۔

لترضي بهذا شديد القوى وتظفر من ناره بالفلات.

تاکہ اس جان کائی سے اس کی ماں راضی رہے اور کامیاب وکامران رہے اس آگ سے۔

فهذی وصاتي و کونوا لها طوال الحیاة رعاة وعاة.

میری اس وصیت کی عمر بھر رعایت رکھنا۔

۴۵۹۴۴..... عمرو بن حماد ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف سے فارغ ہوکر باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی نے پیٹھ پر اپنی ماں اٹھائی ہوئی ہے اور وہ یہ رجزیہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

انا مطیتها لاانفر واذا الرکاب ذعرت لاازعر

وما حملتني وارضعتني اکثر

میں اپنی والدہ کی سواری ہوں اور مجھے اس سے نفرت بھی نہیں ہے اسوقت کہ جب اچھی خاصی سواریاں بھی دہشت زدہ ہوجاتی ہیں میں دہشت زدہ نہیں ہوتا، حالانکہ میری ماں نے مجھے اتنا زیادہ اٹھایا ہے اور نہ زیادہ دودھ پلایا ہے۔

لبیک، اللهم لبیک.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوحفص! آیئے پھر طواف کے لیے چلتے ہیں، شاید ہم بھی رحمت میں غریق ہوجائیں چنانچہ اعرابی اپنی ماں کو لیے طواف کے لیے داخل ہوا اور یہ اشعار پڑھتا رہا۔

انا مطیتها لاانفرا واذا الرکاب ذعرت لاازعر

وماحملتني وارضعتني اکثر.

لبیک اللهم البیک.

حضرت علی کرم رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ شعر پڑھا۔

ان تبرها فالله اشکر یجزیک بالقلیل الاکثر.

اگر تم اپنی ماں کے ساتھ بھلائی کرتے ہوتو اللہ تعالیٰ بھی تم سے کہیں زیادہ پاسداری کرنے والا ہے اور تمہیں تھوڑے احسان کے بدلہ میں کہیں زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔

۴۵۹۴۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: مجھے جہاد میں جانے کا شوق ہے اور میں اس پر قدرت بھی رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عذر رکھا ہے چونکہ جب تم اپنی والدہ کی خدمت کروگے تم حاجی بھی ہو معتمر بھی ہو اور مجاہد بھی ہو بشرطیکہ تمہاری ماں اگر تم سے راضی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی کرو۔

رواه ابن النجار

اولاد پر شفقت اور مہربانی کرنے کا بیان

۴۵۹۴۶..... "مسند صدیق" حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب پہلے پہل ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی ہیں اور انھیں سخت بخار تھا۔ ان کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا: بیٹی! تم کیسی ہو؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رخسار کا بوسہ لیا۔ رواه البخاري وابوداؤد والبيهقي

۴۵۹۴۷..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر پر بوسہ لے لیتے تھے۔ رواه ابن ابي شيبة

۴۵۹۴۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے فرمایا کرتے تھے جب تم لوگ صبح کو اٹھو تو متفرق ہوجایا

کرو اور ایک ہی گھر میں جمع نہ ہو جایا کرو۔ چونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم آپس میں قطع تعلقی پر نہ اتر آؤ یا تمہارے درمیان کوئی شر نہ پھوٹ پڑے۔
رواہ فی الادب

۴۵۹۴۹..... محمد بن سلام کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کسی سرکاری کام کی ذمہ داری سونپی، اس شخص نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے ایک بچے کو بوسہ دے رہے ہیں وہ شخص بولا: آپ امیرالمومنین ہیں اور پھر بچے کا بوسہ بھی لے رہے ہیں کاش میں بھی ایسا کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں میرا کیا گناہ ہے کہ اگر تیرے دل سے رحمت چھین لی گئی ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے ایسے ہی بندوں پر رحمت کرتا ہے جو رحمدل ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو معزول کر دیا اور فرمایا: جب تم اپنی اولاد پر رحم نہیں کرتے ہو تو لوگوں پر کیسے رحم کرو گے۔
رواہ الدینوری

۴۵۹۵۰ ... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کس پر بھلائی کروں؟ فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرو عرض کیا: میرے والدین نہیں ہیں۔ ارشاد فرمایا، پھر اپنی اولاد پر بھلائی کرو۔ رواہ حمید بن زنحویہ فی ترعیبہ

۴۵۹۵۱ معمر، ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: اس شخص کے بیٹے نے کوئی چیز تیار کی تھی اور اس شخص نے اس میں عیب نکالا تھا فرمایا کہ یہ تو تمہارا ہی بیٹا ہے اور تمہارے ہی ترکش کا ایک تیر ہے۔ رواہ احمد بن حنبل

۴۵۹۵۲..... ابوامامہ، سہل بن حنیف کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ اپنے لڑکوں کو تیراکی سکھاؤ اور اپنے فوجیوں کو تیراندازی سکھاؤ۔ رواہ ابن وابن حیان والدارقطنی والبیھقی وابن الحارود والطحاوی

۴۵۹۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی اولاد کو طلب علم کا حکم دو۔ رواہ ابن عمشلیق فی جرنہ

۴۵۹۵۴..... "مسند بشیر بن سعد انصاری والد نعمان بن بشیر" حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اپنے والد بشیر بن سعد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنا ایک بیٹا اٹھائے ہوئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! میں اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دینا چاہتا ہوں اور اس عطا پر میں آپ کو گواہ بنانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس کے علاوہ کوئی اور بیٹا بھی ہے؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: تم نے سب کو اسی طرح غلام عطا کیے ہیں؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں اس پر گواہ نہیں بنتا ہوں۔ رواہ ابونعیم

۴۵۹۵۵..... "مسند خالد بن ولید" ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی اولاد کو تیراندازی اور قرآن سکھائیں۔ رواہ الطبرانی

۴۵۹۵۶..... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ والد صاحب نے انھیں غلام عطا کرنا چاہا، تاہم وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کو اس پر گواہ بنالیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسی طرح اپنے ہر بیٹے کو غلام عطا کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: لہذا اسے واپس لے جاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وعبدالرزاق

عطیہ دینے میں برابری کرنا

۴۵۹۵۷..... "ایضاً" حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے کچھ عطیہ دینا چاہا، میری والدہ عمرہ بنت رواحہ کہنے لگیں۔ میں اسوقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک آپ نبی کریم ﷺ کو اس پر گواہ نہ بنالیں۔ چنانچہ والد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے اپنے بیٹے جو کہ عمرہ سے ہے کو کچھ عطیہ دینا چاہا ہے عمرہ نے مجھے کہا ہے کہ اس پر میں آپ کو گواہ بنالوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ عرض کیا: نہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل قائم کرو میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۹۵۸ ... حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چھوٹا سا بچہ تھا جسے وہ چوم رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ عرض کیا: جی ھاں فرمایا: کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! بخدا مجھے اس سے محبت ہے فرمایا: کیا میں تمہاری محبت میں اضافہ نہ کردوں۔ عرض کیا: جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے چھوٹے بچے کو جو اس کی نسل سے ہو راضی رکھتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے راضی ہو جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے راضی کردیتے ہیں حتیٰ کہ وہ راضی ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۵۹ ...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ اپنے معصوم بچوں پر صبر کر کے بیٹھ جائے اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہو، اپنے رب تعالیٰ کی اطاعت کرتی ہو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو وہ جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگی جیسے یہ دو انگلیاں۔ (رواہ ابن زنجویہ وسندہ ضعیف

۴۵۹۶۰ ...... سہل بن سعد کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس کے پاس اس کا بیٹا اور ایک غلام تھا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیں کہ میرا یہ غلام میرے اس بیٹے کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کے لیے اسی طرح غلام رکھا ہے؟ عرض کیا: نہیں: فرمایا: میں گواہی نہیں دوں گا یہ تو بڑی چیز ہے جلی ہوئی ایک روٹی کے لیے بھی گواہی نہیں دوں گا۔ رواہ ابن النجار

۴۵۹۶۱ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی کرادو عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ ہمارے بیٹے ہیں ہماری بیٹیاں کیسے ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیٹیوں کو سونے اور چاندی سے آراستہ کرو اور انھیں اچھے اچھے کپڑے پہناؤ اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تا کہ ان میں رغبت کی جائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی

۴۵۹۶۲ ...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں والد پر کوئی گناہ نہیں وہ اپنی اولاد کو ادب سکھانے کے لیے خواہ جونسی صورت بھی اختیار کرلے۔

رواہ ابن جریر

بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک

۴۵۹۶۳ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنی بیٹی کی شادی کسی قبیح شخص سے کرادیتا ہے حالانکہ وہ بھی وہ کچھ چاہتی ہیں جو کچھ تم چاہتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۶۴ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بدصورت شخص کے ساتھ شادی کرنے پر اپنی بیٹیوں پر زبردستی مت کرو چونکہ وہ بھی وہ کچھ پسند کرتی ہیں جو کچھ تم پسند کرتے ہو۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

متعلقات اولاد

۴۵۹۶۵ ...... جمیل بن سنان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر چڑھتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چھوٹے چھوٹے قدموں والا اور کمزور بدن والا۔ اے چھوٹی آنکھوں والے اوپر چڑھتے جاؤ۔ رواہ وکیع الصغیر فی الغرر

فائدہ: ...... اس حدیث کے عربی الفاظ یوں ہیں حذقہ حزقہ + ترق عین بقہ۔ یہ بچوں کو سنانے کی لوری ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہ کو سناتے تھے۔

نام اور کنیت کا بیان

۴۵۹۶۶ ...... ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان لڑکوں کو اپنے پاس جمع

کیا جن کا نام کسی نبی کے نام پر تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سب کو اپنے گھر میں داخل کیا تا کہ ان کے نام تبدیل کر دیں اتنے میں ان لڑکوں کے باپ آگئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگے: ان میں سے عام لڑکوں کے نام جناب رسول کریم ﷺ نے خود رکھے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لڑکوں کا راستہ چھوڑ دیا۔ ابو بکر کہتے ہیں ان لڑکوں میں میرے والد بھی شامل تھے؟ رواہ ابن سعد وابن راھویہ وحسن

۴۵۹۶۷ ..... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبدالحمید کی طرف دیکھا ان کا نام محمد تھا جب کہ انھیں ایک شخص یوں کہتا'' فعل اللہ بک '' اور ان کلمات کو ایک طرح کی گالی بنادی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن زید! قریب ہو جاؤ میں نہیں چاہتا کہ تمہاری وجہ سے محمد کی گستاخی کی جائے۔ بخدا! جب تک میں زندہ ہوں تجھے محمد کے نام سے نہیں پکارا جائے گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کا نام عبدالرحمٰن تجویز کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو پیغام دے کر اپنے پاس بلایا وہ اسوقت سات تھے اور ان میں سے بڑا محمد بن طلحہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کا نام تبدیل کرنا چاہا اس پر وہ بولے۔ اے امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بخدا میرا نام محمد تو محمد ﷺ نے ہی رکھا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ چلے جاؤ جو نام محمد ﷺ نے رکھا ہو اس میں میرے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل وابو نعیم فی المعرفة

۴۵۹۶۸ ..... ابو بکر بن عثمان مخزومی جن کا تعلق آل یربوع سے ہے روایت نقل کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن حارث بن ھشام کا نام ابراہیم تھا۔ چنانچہ عبدالرحمٰن بن حارث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تا کہ ان کا نام بدل دیں چونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک وقت ایسے لوگوں کے نام بدلنے چاہے تھے جن کے نام انبیاء کے ناموں پر تھے چنانچہ آپ نے ابراہیم کا نام بدل کر عبدالرحمٰن رکھا ان کا نام اب تک یہی ہے۔ رواہ ابن سعد

۴۵۹۶۹ ..... ابو بکر بن عثمان یربوعی کی روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن زید عدوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت عبدالرحمٰن کا نام موسیٰ تھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا تو آج تک ان کا نام یہی رہا یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے نام تبدیل کرنا چاہے جن کے نام انبیاء کے ناموں پر تھے۔ رواہ ابن سعد

۴۵۹۷۰ ..... ''مسند علی'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیں اگر آپ کے بعد میرا کوئی بیٹا پیدا ہو میں چاہتا ہوں اس کا نام آپ کے نام پر رکھوں اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں چنانچہ رسول کریم ﷺ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ رخصت تھی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وقال صحیح وابویعلی والحاکم فی الکنی والطحاوی والبیھقی والضیاء المقدسی وابن عساکر

۴۵۹۷۱ ..... ابوالقاسم زاہر بن طاہر ابو بکر بیہقی ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی ابو اسحاق ابراہیم ابن عبداللہ اصبہانی ابو احمد محمد بن سلیمان بن فارس محمد بن اسماعیل، احمد بن حارث (تحویل سند) ابو غنائم محمد بن علی ابوالفضل بن ناصر احمد بن حسین ومبارک بن عبدالجبار ومحمد بن علی واللفظ لہ ..... ابو احمد۔ احمد نے یہ اضافہ کیا ہے محمد بن حسین، احمد بن عبدان، محمد بن سھل، محمد بن اسماعیل، عبداللہ بن جراد انھیں صحابیت کا شرف حاصل ہے۔ امام بخاری، احمد بن حارث، ابو قتادہ شامی۔ یہ حرانی نہیں ہیں ۱۶۴ھ میں انھوں نے وفات پائی ہے کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ موتہ کا ایک شخص میرے ساتھ ہولیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں بھی اس کے ساتھ تھا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ایک بیٹا پیدا ہوا ہے سب سے بہتر نام کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! سب سے بہترین نام حارث اور ھمام ہیں اور سب سے اچھے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں انبیاء کے ناموں پر نام رکھو لیکن فرشتوں کے نام مت رکھو۔ عرض کیا: آپ کے نام پر نام رکھ سکتے ہیں؟ فرمایا: میرا نام رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت نہیں رکھ سکتے ہو ابن سھل نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں نظر ہے۔

۴۵۹۷۲ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک مجلس میں تھے ایک شخص بولا: اے سعد! دوسرا بولا: اے سعد! تیسرا بولا: اے سعد! اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس مجلس میں تین سعد جمع ہوں اس مجلس والے نہایت خوش بخت ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۷۳ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بشیر بن صامت کا نام قلیل تھا رسول کریم ﷺ نے ان کا نام کثیر رکھ دیا مطیع بن اسود کا نام عاص

تھا نبی کریم ﷺ نے ان کا نام مطیع رکھا، ام عاصم بنت عمر کا نام عاصیہ تھا آپ ﷺ نے ان کا نام جمیلہ رکھا چنانچہ آپ ﷺ (برے) نام سے بدفالی لیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر و ابن مندہ

۴۵۹۷۴...... عتبہ بن عبدالسلمی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب کوئی شخص آتا جس کا نام آپ کو اچھا نہ لگتا آپ اس کا نام تبدیل کر دیتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ہم بنی سلیم کے نو (۹) آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہم سب میں بڑے تھے ہم سب نے اکٹھے ہی آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ رواہ ابن مندہ وابو نعیم وابن عساکر

۴۵۹۷۵...... یحیٰ بن عتبہ بن عبد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نوجوان لڑکا تھا مجھے رسول کریم ﷺ نے اپنے پاس بلایا مجھ سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام عتلۃ بن عبد ہے فرمایا: بلکہ تمہارا نام عتبہ بن عبد ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی تلوار دکھاؤ آپ ﷺ نے تلوار سونتی اور اسے دیکھا آپ نے تلوار میں قدرے رقت اور کمزوری دیکھی فرمایا: اس تلوار سے ضرب نہیں لگانی البتہ چوکا لگا سکتے ہو غزوہ بنو قریظہ و نضیر کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس قلعہ میں تیر داخل کرے گا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس قلعہ میں تین تیر داخل کیے۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن مندہ وابو نعیم وابن عساکر

ممنوع نام

۴۵۹۷۶...... ''مسند عمر'' اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو اس وجہ سے مارا کہ وہ ابو عیسیٰ اپنی کنیت کرتے تھے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی ابو عیسیٰ اپنی کنیت کرتے تھے تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں کافی نہیں کہ تم ابو عبداللہ اپنی کنیت رکھ لو؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ نے میری یہ کنیت رکھی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں ہم تو اپنی گن گن میں ہیں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ وابو عبداللہ کی کنیت سے پکارتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے۔

رواہ ابو داؤد والحاکم فی الکنی والبیهقی وسعید بن المنصور

۴۵۹۷۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اس کا نام انھوں نے ولید رکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے فرعونوں کے نام پر اس لڑکے کا نام رکھا ہے تاکہ اس امت میں ایک شخص ایسا ہو جسے ''ولید'' کہا جائے، جب کہ وہ فرعون سے بھی زیادہ اس امت کے لیے برا ہوگا۔ (رواہ احمد بن حنبل وابن حبان فی الضعفاء ابن حبان کہتے ہیں یہ حدیث باطل ہے جب کہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں وارد کیا ہے محدثین نے ابن حبان کے قول کو مستند قرار دیا ہے ۔ بہ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب ''القول المسدد فی الذب عن مسند احمد'' میں ابن حبان اور ابن جوزی کے کلام کو رد کیا ہے۔ جب کہ ان کے کلام کو کتاب ''اللآلی المصنوعۃ'' میں بھی ذکر کیا گیا ہے جب کہ اس حدیث کے اور طرق بھی ہیں جو موصول اور مرسلہ ہیں جو اس کتاب میں اپنی اپنی جگہ ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

وقد روی هذا الحدیث ابو نعیم فی الدلائل وزاد فیه بعد قوله باسماء فراعنتکم غیر واسمه فسموه عبدالله فانه سیکون و لبقیة سراه

کلام:...... بہر حال تحقیق بالا کے باوجود حدیث ضعیف ضرور ہے۔ دیکھئے الموضوعات ۲۶۲

۴۵۹۷۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے منیٰ میں ایک شخص کو پکارتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا: اے ذوالقرنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: یا اللہ، تیری مغفرت! تم لوگ انبیاء کے ناموں پر کیوں نام رکھتے ہو اور فرشتوں کے ناموں سے بھی پرہیز کرو۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن الانباری فی کتاب الاضداد

۴۵۹۷۹...... شعبی کی روایت ہے کہ جب مسروق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو؟

عرض کیا: میں مسروق بن اجدع ہوں فرمایا: اجدع تو شیطان کا نام ہے۔ لیکن تم مسروق بن عبدالرحمن ہو چنانچہ وہ مسروق بن عبدالرحمن لکھتے تھے۔ رواہ ابن سعد الخطیب

ابو حکم کنیت رکھنے کی ممانعت

۴۵۹۸۰......نافع کی روایت ہے کہ کثیر بن صامت کا نام قلیل تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا نام کثیر تجویز کیا۔ رواہ ابن سعد

۴۵۹۸۱......لیث بن ابی سلیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حکم نام مت رکھو اور نہ ہی ابوحکم کنیت کرو چونکہ حکم اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور راستے کو سکہ بھی مت کہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۸۲......ابن جریر، ابن بشار، ابواحمد زبیر، سفیان، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو نافع برکت اور یسار نام رکھنے سے ضرور منع کروں گا۔ (ابن جریر کہتے ہیں یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے اور اس کی سند میں کوئی علت نہیں جو اس کی کمزوری کا سبب بنے اور نہ ہی اس کے ضعیف ہونے کا کوئی اور سبب ہے جب کہ بعض دوسرے محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف اور غیر صحیح ہے اور اس کے ضعف کی چند علتیں بیان کی گئی ہیں۔)

۱......اس حدیث کی معروف روایت وہ ہے جس میں حضرت جابر پر اکتفا کیا گیا ہے اور جابر رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کی درمیان عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ نہیں ہے۔

۲......جب کہ اس حدیث کو سفیان کے علاوہ بقیہ راوی ابوزبیر سے روایت کرتے ہیں لہٰذا ان راویوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کے ترک پر ان راویوں کی موافقت کی ہے، جو سفیان سے روایت نقل کرتے ہیں، لہٰذا انھوں نے نبی کریم ﷺ اور جابر رضی اللہ عنہ کے درمیان عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ نہیں ذکر کیا۔

۳......جب کہ ابوزبیر ان راویوں میں سے ہیں جن کی روایتوں پر چند اسباب کی وجہ سے اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

۴......عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اس حدیث کا اس مخرج کے علاوہ اور کوئی مخرج نہیں ہے انتھی۔

۴۵۹۸۳......اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درے سے اپنے بیٹے عبداللہ کو مارا اور فرمایا تم نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ تجویز کی ہے کیا عیسیٰ علیہ السلام کا باپ تھا۔ رواہ الحاکم

۴۵۹۸۴......اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: اے امیر المومنین! ابوعیسیٰ کے متعلق مجھے انصاف دلائیے۔ فرمایا: ابوعیسیٰ کون ہے عرض کیا: آپ کا بیٹا عبداللہ ہے۔ فرمایا: کیا اس نے اپنے لیے ابوعیسیٰ کنیت تجویز کی ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اسلم! جاؤ اور اسے میرے پاس بلا لاؤ۔ اسے نہیں بتلانا کہ میں نے اسے کیوں بلایا ہے میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: اپنے والد کے پاس جاؤ انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ مجھے کیوں بلا رہے ہیں میں نے بتلانے سے انکار کر دیا تاہم عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے سمندری مرغی کا انڈا رشوت میں دیا میں نے انھیں بلانے کی وجہ بتا دی چنانچہ عبداللہ رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گھبرائے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تم نے اسے بتا دیا ہے؟ اس وقت جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا۔ لہٰذا میں نے صاف صاف اثبات میں جواب دیا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مارا پھر عبداللہ سے فرمایا: کیا تم نے ابوعیسیٰ کنیت تجویز کی ہے؟ کیا عیسیٰ کا باپ تھا؟ یہ کنیت عربوں کی کنیت میں سے نہیں چونکہ عربوں کی کنیت تو یہ ہیں ابوشجرہ ابوسلمہ اور ابوقتادہ وغیرہ الغرض آپ رضی اللہ عنہ نے بہت سارے نام گن دیئے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۸۵......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص دیکھا اس سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ کہا: جی ہاں، فرمایا: تو عبداللہ ہے۔ رواہ ابونعیم

۴۵۹۸۶......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارادہ کیا تھا کہ یعلیٰ برکت، افلح، یسار نافع اور ان جیسے دوسرے ناموں

سے منع کریں پھر میں نے آپ کو اس سے خاموش دیکھا اور آپ نے اس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا حتی کہ آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ناموں سے منع کرنا چاہا لیکن پھر اسے چھوڑ دیا۔ رواہ ابن جریر و صححہ

۴۵۹۸۷ ۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارادہ کیا تھا کہ میمون، برکت، افلح اور ان جیسے دوسرے ناموں سے منع فرمائیں لیکن پھر آپ نے اس خیال کو ترک کر دیا۔ رواہ ابن جریر و صححہ

۴۵۹۸۸ ۔۔۔علی بن جہم بلوی اپنے والد جہم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے ہماری ملاقات جمعہ کے دن ہوئی۔ آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ میں نے جواب دیا: ہم بنو عبد مناف ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم بنو عبداللہ ہو۔ رواہ ابو نعیم

۴۵۹۸۹ ۔۔۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک شخص کا نام اسود تھا رسول کریم ﷺ نے اس کا نام ابیض رکھا۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

آپ ﷺ نے بعض ناموں کو تبدیل فرمایا

۴۵۹۹۰ ۔۔۔عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی کی روایت ہے کہ میرا ایک دوست مر گیا ہم چند لوگ اس کی قبر پر موجود تھے جس میں میں اور عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن عمرو بن العاص تھے میرا نام عاص تھا اور ابن عمرو کا نام بھی عاص تھا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قبر میں اترو اور اپنے ساتھی کو دفن کرو تم عبیداللہ (عبداللہ کی جمع) ہو ہم قبر میں اترے اور اپنے ساتھی کو دفن کیا پھر جب ہم قبر سے باہر نکلے تو ہمارے نام بدل چکے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۴۵۹۹۱ ۔۔۔حکم سعید بن عاص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے بتایا میرا نام حکم ہے فرمایا بلکہ تمہارا نام عبداللہ ہے میں نے بھی اقرار کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! میں عبداللہ ہوں۔

رواہ البخاری فی تاریخہ و ابن مندہ و الدارقطنی فی الافراد و ابن عساکر

۴۵۹۹۲ ۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ''بادشاہوں کا شہنشاہ'' کہتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: بادشاہوں کا بادشاہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۵۹۹۳ ۔۔۔محمد بن عمرو بن عطاء کی روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ نے ان سے پوچھا تم نے اپنی بیٹی کا کیا نام رکھا ہے۔ محمد بن عمرو نے جواب دیا: میں نے اس کا نام ''برہ'' رکھا ہے۔ اس پر زینب بنت ابی سلمہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے اس نام سے منع فرمایا ہے میرا نام بھی زینب رکھا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اپنے نفسوں کا تزکیہ مت کرو اللہ تعالیٰ تم میں سے نیکوکاروں کو خوب جانتا ہے میرے گھر والوں نے عرض کیا: پھر اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا نام زینب رکھو۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۹۴ ۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کوئی برا نام سنتے اسے تبدیل کر دیتے تھے چنانچہ ایک آدمی کا نام ''مضطجع'' تھا آپ ﷺ نے اس کا نام ''منبعث'' رکھا۔ رواہ ابن النجار

فائدہ:۔۔۔مضطجع کا معنی لیٹنے والا ہے اور منبعث کا معنی بیدار رہنے والا ہے۔

۴۵۹۹۵ ۔۔۔ابراہیم کی روایت ہے کہ لوگ اپنے غلاموں کا نام عبداللہ ناپسند کرتے تھے چونکہ لوگ سمجھتے تھے کہ اس نام کی وجہ سے غلام آزاد ہی نہ کرنا پڑے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۹۹۶ ۔۔۔زہری کی روایت ہے کہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف کا نام نبی کریم ﷺ نے اسعد رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۹۷ ۔۔۔ابوبکر بن محمد کی روایت ہے کہ ان کے دادا عمرو بن حزم کے ہاں جب محمد بن عمرو پیدا ہوئے تو ان کا نام محمد رکھا اور اس کی کنیت ابو القاسم رکھی نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت استعمال نہ کرے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ابو عبدالملک ان کی کنیت تجویز کی۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۹۸......ابن اسحاق، عبداللہ بن ابی بکر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میرے والد کی کنیت ابوالقاسم تھی چنانچہ میرے والد بنی ساعدہ میں اپنے ماموں سے ملنے گئے انھوں نے کہا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے کہتے ہیں کہ میری کنیت تبدیل کردی گئی اور ابوعبدالملک رکھدی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۹۹......ابواسحاق عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں ابوالقاسم اپنی کنیت کرتا تھا میں اپنے ماموؤں کے پاس گیا انھوں نے میری کنیت سنی تو اس سے منع کردیا اور کہنے لگے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے میری کنیت تبدیل کردی گئی اور ابوعبدالملک رکھدی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۰۰۰......اسامہ بن اخدری کی روایت ہے کہ بنی شقرہ کا ایک شخص تھا جسے اصرم کہا جاتا تھا، نبی کریم ﷺ کے پاس آنے والی جماعت میں وہ بھی شامل تھا یہ شخص آپ ﷺ کے پاس ایک حبشی غلام لے کر حاضر ہوا جو اس نے ان علاقوں سے خرید رکھا تھا عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے یہ غلام خریدا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کا نام رکھیں اور اس کے لیے برکت کی دعا کریں، ارشاد فرمایا: تم بتاؤ تمہارا کیا نام ہے؟ عرض کیا: میرا نام اصرم ہے فرمایا: بلکہ تمہارا نام زرعہ ہے فرمایا: تم اس غلام سے کیا کام لینا چاہتے ہو؟ عرض کیا: میں اسے چرواہا بنانا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اس کا نام عاصم ہے اس کا نام عاصم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی ہتھیلی جوڑلی۔ رواہ ابوداؤد، والحسن بن سفیان والبغوی وابن السکن وقال لیس له غیر هذا الحدیث والباوردی وابن قانع والطبرانی والحاکم وابونعیم والخطیب فی المتفق والمفترق والضیاء

عقیقہ کا بیان

۴۶۰۰۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور فرمایا: اے فاطمہ! اس بچے کا سر مونڈھو اور بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ چنانچہ ہم نے حسین رضی اللہ عنہ کے بالوں کا وزن کیا جو ایک درہم یا اس سے کچھ کم وزن کے برابر تھے۔ رواہ الترمذی وقال: حسن غریب والحاکم والبیهقی

۴۶۰۰۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ حسین کے بالوں کا وزن کرو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو نیز آیا (دایہ) کو عقیقہ کی بکری کی ایک دستی دے دو۔ رواہ ابن عساکر والبیهقی

۴۶۰۰۳......"مسند جابر بن عبداللہ" جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقہ کیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۰۰۴......ابورافع کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت حسن اور حضرت حسین پیدا ہوئے تو ان کے کانوں میں اذان دی اور اس کا حکم بھی دیا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

۴۶۰۰۵......"مسند علی" محمد بن علی اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ساتویں دن حضرت حسن اور حضرت حسین کے بال مونڈھے۔ رواہ ابن وهب فی مسنده

باب......عورتوں کے متعلق ترغیبات وترھیات کے بیان میں

ترھیب

۴۶۰۰۶......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتوں کو دو سرخ چیزوں نے ہلاک کردیا ہے یعنی سونے اور زعفران نے۔

رواہ المسدد وعبدالرزاق وسعید بن المنصور

۴۶۰۰۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: امابعد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کے ہاں مسلمانوں کی کچھ عورتیں مشرکین کی عورتوں کے ساتھ حماموں میں داخل ہوتی ہیں یہ معاملہ آپ کے متعلق سخت ممانعت کا حامل ہے چونکہ کسی بھی عورت کے لیے حلال نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ اس کے ستر کی طرف اپنی ہی ملت کے علاوہ کوئی اور دیکھے۔

رواہ البیھقی وابن المنذر وابوذر الھروی فی الجامع

۴۶۰۰۸.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک عورت کو دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لیٹنے سے منع فرمایا ہے چونکہ (ان میں سے) کوئی عورت اپنے شوہر سے دوسری عورت کا حال بیان کرے گی تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اس کا شوہر اس کی طرف دیکھ رہا ہو۔ اور آپ ﷺ نے ہمیں اس سے بھی منع فرمایا کہ جب ہم تین اشخاص ہوں اور ہم میں سے دو آپس میں سرگوشی کریں تیسرے سے الگ ہو کر چونکہ ایسا کرنے سے تیسرا آدمی غمزدہ ہوگا حتیٰ کہ یہ سب ہی لوگوں کے ساتھ مل جائیں۔ رواہ البزار

۴۶۰۰۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! جب تم مہندی لگاؤ تو نقش و نگار اور صرف پوروں کو مہندی سے رنگنے سے گریز کرو تمہیں چاہیے کہ پہونچے تک مہندی لگاؤ۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۴۶۰۱۰.....یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک عورت خوشبو سے معطر ہو کر گھر سے باہر نکلی آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے خوشبو پائی تو درہ لے کر اس پر چڑھائی کردی پھر فرمایا: تم خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہو؟ کہ تمہاری خوشبو مرد سونگھیں حالانکہ مردوں کے دل ان کی ناک کے پاس ہوتے ہیں گھر سے اس حال میں نکلو کہ تم سے خوشبو نہ آتی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۰۱۱.....حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے سوال کیا: کون سی چیز عورت کے لیے سب سے زیادہ بہتر ہے؟ ہمارے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ جب میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس لوٹا تو میں نے کہا: اے بنت محمد! رسول کریم ﷺ نے ہم سے ایک سوال کیا ہے ہم اس کا جواب نہیں جانتے! فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: آپ ﷺ نے کس چیز کے متعلق سوال کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ ﷺ نے پوچھا ہے کہ عورت کے لیے کونسی چیز سب سے زیادہ بہتر ہے؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تم لوگوں کو اس کا جواب نہیں آیا؟ میں نے کہا: نہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: عورت کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ نہ وہ کسی مرد کو دیکھے اور نہ ہی کوئی مرد اسے دیکھے۔ چنانچہ عشاء کے وقت ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہم سے ایک سوال پوچھا تھا اس کے متعلق ہم نے کوئی جواب نہیں دیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ عورت کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ نہ وہ کسی مرد کو دیکھے اور نہ ہی کوئی مرد اسے دیکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جواب کس نے دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا بلاشبہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وقال ھذا حدیث حسن غریب من حدیث حسن البصری عن علی تفرد بہ ابوبلال الاشعری عن قیس بن الربیع

۴۶۰۱۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے پوچھا: کونسی چیز عورتوں کے لیے سب سے زیادہ بہتر ہے؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: عورتیں مردوں کو نہ دیکھیں اور مرد عورتوں کو نہ دیکھیں میں نے یہ جواب نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ رواہ البزار وابونعیم فی الحلیة ضعیف

۴۶۰۱۳..... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی عورت اپنے بالوں کے ساتھ کسی دوسری عورت کے بال لگائے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۱۴..... ''مسند جبلہ بن حارثة الکلبی'' قاضی ابن عمرو طفاوی کی روایت ہے کہ حبیب بن [illegible] اور ابوغادیہ دونوں ہجرت کرکے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ہمراہ ام غادیہ بھی تھیں۔ ام غادیہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے کچھ وصیت کریں آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسی بات سے بچتی رہو جو کانوں کو بری لگتی ہو۔ رواہ العسکری فی الامثال

۴۶۰۱۵..... جبلہ بن حارثہ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حج کیا اور

پھر ایک گھاٹی میں داخل ہوئے فرمایا: کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ اس گھاٹی میں تھے اچانک کوؤں کا ایک غول آگیا ان کوؤں میں ایک اعصم کو بھی تھا جس کی چونچ اور ٹانگیں سرخ تھیں کوؤں کو دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں اتنی ہی عورتیں داخل ہوں گی جنتی تعداد ان کوؤں میں اعصم کوے کی ہے۔ (رواہ احمد بن حنبل والبغوی والطبرانی وابن عساکر والحاکم

۴۶۰۱۶..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ''زور'' سے منع فرمایا ہے۔ یعنی عورتوں کو اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورتوں کے بال ملانے سے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۱۷..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے آپ ﷺ نے ہم سے خطاب کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کر ہمیں دکھایا اور فرمایا: میں کسی کو بھی ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھوں چونکہ یہ یہود کا فعل ہے جب کہ رسول کریم ﷺ نے اس فعل کو ''زور'' کا نام دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۱۸..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس عورت نے بھی اپنے بالوں میں مزید بالوں کا اضافہ کیا جو حقیقت میں اس کے اپنے بالوں کا حصہ نہیں ہوتے بلاشبہ وہ ''زور'' میں اضافہ کر رہی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو عورت بھی اپنے بالوں میں اور بالوں کا اضافہ کرتی ہے وہ زور ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۱۹..... ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں عورتوں کے بالوں کا ایک گچھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اس وقت عذاب دیا گیا جب ان کی عورتوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا تھا۔ رواہ ابن جریر

ملعون عورتیں

۴۶۰۲۰..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو بال ملانے والی اور ملوانے والی پر لعنت ہو چہرے کے بال اکھاڑنے والی پر اور اکھڑوانے والی پر، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو دانت باریک کرنے والی پر اور باریک کروانے والی پر۔
رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۱..... حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی اس عورت کے بال جھڑ گئے، اس شخص نے رسول کریم ﷺ سے بال جڑوانے کے متعلق سوال کیا: آپ ﷺ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورت پر لعنت کی۔
رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۲..... ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے گوندنے والی اور گوندوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورت پر لعنت کی ہے اسی طرح خال بنانے والی اور خال بنوانے والی عورت پر بھی لعنت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خال بنانے والی اور بنوانے والی، بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورت پر لعنت بھیجی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے گودنے والی اور گودوانے والی، دانت باریک کرنے والی اور باریک کروانے والی، بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، چہرے کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی، جادو کرنے والی اور جادو کروانے والی پر لعنت کی ہے۔
رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۶..... ام عثمان بنت سفیان، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کو سر مونڈھنے سے منع فرمایا ہے۔

نیز فرمایا کہ حلق مثلہ ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۷...... مجاہد کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سر مونڈ ھنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۸...... اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے بالوں میں بال ملانے کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے بال ملانے والی اور بال ملوانے والی پر لعنت کی۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۴۶۰۲۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک سائل نے ہم سے کچھ مانگا میں نے اس کے لئے خادم سے کھانا دینے کو کہا۔ خادم کھانا لے کر ہمارے پاس سے گزرا میں نے اسے بلایا تاکہ دیکھوں کہ سائل کو دینے کے لیے اس کے پاس کیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! گنو مت ورنہ تمہارے لیے بھی گنا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں یہ نہیں چاہتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتوں کی اکثریت دوزخ میں جائے گی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چونکہ تم عورتیں جب شکم سیر ہو جاتی ہو تو بے پرواہ ہو کر کودنے لگتی ہو اور جب تم بھوکی ہو جاتی ہو تو لجاجت سے مانگنے لگتی ہو اور یہ کہ تم کثرت سے لعنت کرتی ہو، اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو تم اچھے خاصے عقلمند آدمی کی عقل پر غالب آجاتی ہو، نیز تم عقل و دین میں بھی ناقص ہو۔ رواہ العسکری فی الامثال

نیکوکار اور بدکار عورت

۴۶۰۳۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جس عورت کا شوہر غائب ہو گیا اس دوران اس نے اپنے نفس کی حفاظت کی زیب وزینت چھوڑ دی اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور نماز قائم کرتی رہی وہ قیامت کے دن نوجوان دوشیزہ لڑکی کی صورت میں اٹھائی جائے گی اگر اس کا شوہر مومن تھا تو جنت میں بھی وہی اس کا شوہر ہوگا ورنہ کسی شہید سے اس کی شادی اللہ تعالیٰ کرا دیں گے اگر اس عورت نے اپنا بدن غیر کے سامنے کھولا غیر کے لیے زیب وزینت کی اپنے گھر میں فساد پھیلا دیا اور بدکاری پر اتر آئی وہ جہنم میں الٹی لٹکائی جائے گی۔

رواہ ابن زنجویہ وسندہ حسن

۴۶۰۳۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جو عورت بھی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے بستر سے الگ ہوئی وہ برابر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوتی ہے تاوقتیکہ اس کا خاوند اس کے لیے استغفار کرے اور جو عورت بھی اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر سے مشورہ لیتی ہے وہ دوزخ کا انگارہ لے رہی ہوتی ہے۔ جس عورت کا شوہر اس سے راضی ہوا اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی رہتا ہے اور جس کا شوہر اس سے ناراض ہوا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔ الا یہ کہ اس کا خاوند اسے کسی غیر حلال کام کا حکم دے۔ رواہ ابن زنجویہ

۴۶۰۳۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گوندنے والی اور گوندوانے والی، بال جوڑنے والی اور بال جوڑانے والی چہرے کے بال نوچنے والی اور بال نوچوانے والی عورت کے متعلق سوال کیا گیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ اس سے منع فرماتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۳...... سعد اسکاف ابن شریح سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: رسول کریم ﷺ نے بال جوڑنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: یا سبحان اللہ! بکھرے بالوں والی عورت اگر کچھ اون لے کر اپنے بالوں میں ملا لیتی ہے اور اپنے شوہر کے لیے زینت کر لیتی ہے اس میں کیا حرج ہے۔ رسول کریم ﷺ نے نوجوان عورت کو منع کیا ہے جو اپنی جوانی میں ایسا کرے حتیٰ کہ جب بوڑھی ہو جائے بال ملا سکتی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: گودنے والی۔ اور گودوانے والی، بال ملانے والی اور بال ملوانے والی عورت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۵...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ: تم بالوں کے ساتھ بال مت ملاؤ لیکن ایک اچھا کپڑا لو اس سے اپنے بالوں کو اوپر کر کے باندھ لو۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۶.....ام عطیہ کی روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بہن کا سر دیکھا کہ بالوں میں ایک کپڑا ملا ہوا ہے ام عطیہ نے کہا: بالوں میں کچھ نہ ملاؤ چونکہ رسول کریم ﷺ نے بالوں میں کوئی چیز ملانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۷.....عبدالرحمٰن بن شبل کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: فساق ہی اہل نار ہیں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! فساق کون لوگ ہیں؟ فرمایا: عورتیں، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا عورتیں ہماری مائیں بیٹیاں بہنیں اور بیویاں نہیں ہوتی ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن عورتیں جب آسودہ ہوتی ہیں ناشکری کرتی ہیں اور جب آزمائش میں ڈالی جاتی ہیں بےصبری کرتی ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۶۰۳۸.....عکرمہ کی روایت ہے کہ اس عورت پر لعنت کی گئی ہے جو اپنے بالوں میں دوسرے بال ملا کر فخر ونمائش کرے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۹.....''مسند ابی'' عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اور جابر بن عبداللہ سے اور طفیل بن ابی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ظہر یا عصر کی نماز میں ہم رسول کریم ﷺ کے پیچھے صف بستہ تھے اچانک ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے سامنے کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہیں آپ نے پھر ہاتھ بڑھایا تاکہ اسے پکڑ لیں پھر آپ کے اور اس چیز کے درمیان پردہ حائل ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ کے پیچھے ہٹے ہم بھی پیچھے ہٹ گئے جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آج ہم نے آپ کو وہ کچھ کرتے دیکھا ہے جو آپ اس سے قبل نہیں کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جنت پیش کی گئی بمعہ اس کی رونقوں اور شادابیوں کے میں جنت کے انگوروں کا ایک خوشہ توڑنا چاہ رہا تھا کہ میں تمہیں دکھاؤ اگر میں وہ لے لیتا تو زمین وآسمان کی مخلوق اسے کھاتی وہ کم نہ ہونے پاتا لیکن میرے اور اس کے درمیان پردہ حائل ہوگیا۔ پھر مجھ پر دوزخ پیش کی گئی جب میں نے دوزخ کے شعلے کی تپش پائی تو پیچھے ہٹ گیا میں نے دوزخ میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی ہے جن کے پاس اگر راز رکھا جائے تو اسے افشاء کردیتی ہیں، اگر سوال کرتی ہیں تو لپٹ جاتی ہیں، اگر انھیں عطا کردیا جائے تو شکر نہیں کرتی ہیں میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی بھی دیکھا وہ دوزخ میں اپنی اشرفیاں گھسیٹے جارہا تھا عمرو بن لحی کے مشابہ میں نے جسے دیکھا ہے وہ معبد بن اکثم ہے معبد رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ! اس مشابہت کے ہونے سے مجھ پر کوئی خدشہ ہے؟ فرمایا: نہیں چونکہ تو مؤمن ہے جب کہ وہ کافر وہ پہلا شخص ہے جس نے عربوں کو بتوں کی پرستش کے لیے جمع کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم وسعید بن المنصور

۴۶۰۴۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے بال ملانے والی اور بال ملوانے والی عورت کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا: یہ وہ عورت ہے جو جوانی میں زینت کی درپے ہو اور بڑھاپے میں اس کی خواہاں رہے۔ رواہ ابن عساکر

ترغیب

پاکدامنی کی ترغیب

۴۶۰۴۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے عورتوں کی جماعت! ہاتھوں کی مہندی پوشیدہ رکھو اور پاکدامنی اختیار کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۰۴۲.....مندل رشدین بن کریب، کریب کے سلسلہ سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! مجھے عورتوں نے آپ کے پاس بھیجا ہے، جو عورت بھی میری بات سنے گی وہ اسے تاقیامت صیغہ راز میں رکھے گی مردوں اور عورتوں کا رب اللہ تعالیٰ ہے مردوں اور عورتوں کا باپ آدم علیہ السلام ہیں مردوں اور عورتوں کی ماں حواء ہے اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے اگر جہاد میں شہید ہوجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہوتے ہیں اور انھیں رزق دیا جاتا ہے اگر مرجائیں ان کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ رہ جاتا ہے اور اگر زندہ واپس آجائیں تو اللہ تعالیٰ انھیں اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ ہم عورتیں مریضوں کی تیمارداری کرتی ہیں زخمیوں کو پانی پلاتی ہیں ہمارے لیے کونسا اجر وثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کی ایلچی! جس عورت سے بھی ملو اسے میرا یہ پیغام پہنچادو کہ شوہر کی اطاعت اور اس کے حق کو ادا کرنا ان سب اعمال کے برابر ہے۔ رواہ الدیلمی

۴۶۰۴۳..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی دایہ سلامہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مردوں کو ہر طرح کی بھلائی کی خوشخبری سناتے ہیں اور عورتوں کو خوشخبری نہیں سناتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری سہیلیوں نے تمہیں اس طرف بھیجا ہے سلامہ نے کہا۔ جی ہاں۔ مجھے عورتوں نے حکم دیا ہے۔ فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عورت راضی نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۰۴۴..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دایہ آئیں پھر راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۰۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علی! عورتوں کو حکم دو کہ بغیر زیور کے نماز نہ پڑھیں اور انھیں کہو کہ مہندی سے اپنی ہتھیلیاں متغیر کردیں اور اپنی ہتھیلیوں کو مردوں کی ہتھیلیوں کے مشابہ نہ کریں۔ رواہ ابن جریر

متعلقات نکاح

۴۶۰۴۶..... حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کی برکت میں سے ہے کہ وہ پہلے پہل بیٹی جنم دے۔ کیا تم نے فرمان باری تعالیٰ نہیں سنا۔

یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیٹوں سے پہلے بیٹیوں کا ذکر کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں عدی بن کثیر منکر حدیث ہے نیز دیکھئے الشذرۃ ۱۰۳۴ والکشف الالٰہی ۹۰۹

۴۶۰۴۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی شخص کو شادی کی مبارکباد دیتے تو یہ دعا دیتے تھے۔

بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر

اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت کرے اور تمہارے اوپر برکت نازل فرمائے اور تمہیں خیر و بھلائی میں جمع فرمائے۔ رواہ سعید بن المنصور

حرف واؤ

اس میں تین کتب ہیں۔

کتاب الوصیت کتاب الودیعت کتاب الوقف

کتاب الوصیت ...... ازقسم اقوال

ترغیب وصیت

۴۶۰۴۸　اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! دو چیزیں ایسی ہیں ان میں سے ایک بھی تیرے لیے نہیں ہوسکتی میں نے تمہارے لیے تمہارے مال میں حصہ رکھا ہے جب میں تمہاری روح قبض کرتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے تجھے طاہر کروں اور تیرا تزکیہ کروں اور تیری روح نکل جانے کے بعد میرے بندوں کی تجھ پر نماز ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۵۶

۴۶۰۴۹...... جس مسلمان مرد کے مال کے معاملہ میں کوئی بات قابل وصیت ہوتو اسے چاہیے کہ تین راتیں بھی نہ گزرنے پائیں الایہ کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہونی چاہیے۔ رواہ مسلم و النسائی عن ابن عمر

۴۶۰۵۰...... جو شخص وصیت کر کے مرا، وہ سیدھی راہ اور سنت پر مرا وہ تقویٰ اور شہادت پر مرا اور اپنے لیے بخشش کا سامان کر کے مرا۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر

۴۶۰۵۱...... حقیقت میں وہ شخص محروم ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۱۶

۴۶۰۵۲...... جس مسلمان مرد کے مال کے معاملہ میں کوئی بات قابل وصیت ہوتو اسے چاہئے کہ مال پر دو راتیں بھی نہ گزرنے پائیں الایہ کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہونی چاہیے۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن عدی عن ابن عمر

۴۶۰۵۳...... مسلمان مرد مرتے وقت اپنے مال کے متعلق کوئی بہتر فیصلہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کی زکوٰۃ ادا کردیتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرہ الموضوعات ۲۱۰ وضعیف الجامع ۱۴۴۸

حصہ اکمال

۴۶۰۵۴...... جس شخص نے مرتے وقت کتاب اللہ پر اپنی وصیت لکھ دی اس نے زندگی میں جس قدر زکوٰۃ ضائع کی ہوگی اس کا کفارہ ہوجائے گا۔

رواہ الطبرانی والخطیب عن معاویۃ بن فروۃ عن ابیہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ وترتیب الموضوعات ۱۰۷۳

وصیت کے متعلقہ احکام

۴۶۰۵۵...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے مال میں سے ایک تہائی حصہ مرتے وقت اعمال میں اضافہ کرنے کے لیے عطا کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن خالد بن عبیدالسلمی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۲۷۔

۴۶۰۵۶...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق عطا کیا ہے لہٰذا وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے بیٹے کا نسب صاحب فراش سے ثابت ہوگا جب کہ زانی کے لیے پتھر ہیں۔ رواہ الترمذی عن عمرو بن خارجہ

۴۶۰۵۷...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق عطا کیا ہے لہٰذا وارث کے لیے وصیت کا کوئی جواز نہیں بچے کا نسب صاحب فراش (باپ) سے ثابت ہوگا جب کہ زانی کے لیے پتھر ہیں ان کا حساب، کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ جس شخص نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا جس نے اپنے آقاؤں کے علاوہ حق ولایت کی غیر آقاؤں کی طرف نسبت کی تا قیامت اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی رہے۔ کوئی عورت بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے عرض کیا گیا۔ کیا عورت کھانے پینے کی اشیاء بھی نہیں لے سکتی۔ فرمایا: کھانے پینے کی اشیاء ہمارا افضل مال ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی امامۃ وروی ابو داؤد وابن ماجہ بعضہ

۴۶۰۵۸...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کے لیے میراث میں اس کا حصہ مقرر کیا ہے لہٰذا وارث لیے وصیت جائز نہیں ہے والد کا نسب صاحب فراش سے ثابت ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں جس شخص نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت کی یا جس نے اپنے آقاؤں کے علاوہ غیر کی طرف حق ولدیت کی نسبت کی اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں کی سب کے سب کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے نہ کوئی مال قبول فرمائیں گے اور نہ ہی

کوئی بدلہ۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن عمرو بن خارجة

۴۶۰۵۹...... دسویں حصہ کی وصیت کرو۔ (وہ نہیں تو پھر) ایک تہائی مال کی وصیت کرو اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

رواہ الترمذی عن سد بن ابی وقاص

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۱

۴۶۰۶۰...... آدمی اپنے بیٹے کو وصیت کا ذمہ دار بنا سکتا ہے، اسی طرح آدمی اپنے باپ کو بھی وصیت کا ذمہ دار بنا سکتا ہے آدمی اپنے آزاد کردہ غلام کو بھی وصیت کا ذمہ دار بنا سکتا ہے اگرچہ اس پر کوئی اذیت ہو جو اسے تکلیف پہنچا رہی ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم والبیهقی عن ابن سلامة

۴۶۰۶۱...... ایک تہائی مال کی وصیت کرو اور ایک تہائی بہت ہے۔ تم اپنے مال سے جو صدقہ کرو گے وہ بھی صدقہ ہے تم اپنے عیال پر جو مال خرچ کرتے ہو وہ بھی صدقہ ہے تمہاری بیوی تمہارے مال سے جو کچھ کھاتی ہے وہ بھی صدقہ ہے نیز یہ کہ تم اپنے گھر والوں کو بہتر حالت میں چھوڑو بدر جہا افضل ہے اس سے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھیریں۔ رواہ مسلم عن سعد

۴۶۰۶۲...... وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔ رواہ الدارقطنی عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۷۸۹ وحسن الاثر ۳۲۸

۴۶۰۶۳...... کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے الا یہ کہ ورثاء کسی وارث کے وصیت جائز قرار دے دیں۔

رواہ الدارقطنی والبیهقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۲۸ وضعیف الجامع ۶۱۹۸

۴۶۰۶۴...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مرتے وقت تمہارے اوپر تمہارے مال کے ایک تہائی حصے کا صدقہ کیا ہے تا کہ تم اپنے اعمال میں اضافہ کر سکو۔

رواہ ابن ماجه عن ابی هریرة والطبرانی عن معاذ عن ابی الدرداء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۰۳۷

۴۶۰۶۵...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیا ہے لہٰذا وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔ رواہ ابن ماجه عن انس

۴۶۰۶۶...... ایک تہائی مال کی وصیت ہے اور تہائی مال بھی زیادہ ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجه عن ابن عباس

۴۶۰۶۷...... وصیت ایک تہائی مال میں نافذ ہوتی ہے اور تہائی مال بھی کثیر ہے تم اپنے ورثہ کو لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے چھوڑ واس سے کہیں بہتر ہے کہ تم انھیں مالدار چھوڑ کر مرو۔ تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے جو مال بھی خرچ کرو گے اس پر تمہیں اجر و ثواب ملے گا حتیٰ کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس پر بھی تمہیں اجر ملتا ہے۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعه عن سعد

حصہ اکمال

۴۶۰۶۸...... تم اپنے ورثہ کو تنگدست لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے چھوڑ واس سے بدر جہا افضل ہے کہ تم اپنے ورثہ کو مالدار چھوڑ و تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے جو مال بھی خرچ کرتے ہو اس پر تمہیں اجر و ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ جو نوالہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔ (اس پر بھی تمہیں ثواب ملتا ہے)۔ رواہ الطبرانی عن شداد بن اوس

۴۶۰۶۹...... وصیت میں کسی کو ضرر پہنچانے کے درپے ہونا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم والبخاری ومسلم عن ابن عباس وصحح والبیهقی وقفه

۴۶۰۷۰...... اللہ تعالیٰ نے تمہارے مال کے ایک تہائی کو اعمال میں اضافے کا ذریعہ بنایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن سلیمان بن موسیٰ

۴۶۰۷۱...... وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے اور قرض کے متعلق اقرار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ رواہ البیهقی وضعفه عن جابر

۴۶۰۷۲......وارث کے لیے وصیت نہیں ہے ہاں البتہ ورثہ جائز قرار دیں تو تب۔ رواہ البخاری ومسلم عن عمرو بن خارجہ

۴۶۰۷۳......وصیت سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا حقیقی بھائی وارث ہوں گے باپ شریک کے علاوہ۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والترمذی وضعفہ وابن ماجہ والحاکم عن علی

۴۶۰۷۴......وارث کے لیے وصیت نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے زانی کے لیے پتھر ہیں جس شخص نے غیر کی طرف نسبت کی یا جس نے اپنے غیر آقا کی طرف حق ولایت کی نسبت کی اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں کی سب کی لعنت ہو، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی کوئی بدلہ۔ رواہ الطبرانی عن خارجہ بن عمرو الجمحی

۴۶۰۷۵......جب کوئی عورت اپنے شوہر سے کہے اس حال میں کہ وہ بیمار ہو۔ میں نے اپنے مہر تمہارے اوپر چھوڑ دیا ہے۔ اگر وہ مرگئی تو اس کے لئے کچھ نہیں ہوگا اگر زندہ رہی تو جو وہ کہہ چکی وہ نافذ ہو جائے گا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۴۶۰۷۶......اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے دو آدمیوں کو مال اور اولاد زیادہ سے زیادہ عطا کرے گا ایک سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں! عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے رب! حاضر ہوں حکم ہوگا: کیا میں نے تمہیں مال اور اولاد زیادہ سے زیادہ نہیں دیئے عرض کرے گا جی ہاں حکم ہوگا میرے دیئے ہوئے مال میں تم نے کیا کیا؟ بندہ عرض کرے گا میں محتاجی اور تنگدستی کے خوف سے اپنی اولاد کے لیے (سارا مال) چھوڑ آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تو علم حاصل کرتا ہنستا کم روتا زیادہ اور سن جس تنگدستی کا تجھے خوف تھا وہ میں نے تیری اولاد پر نازل کردی ہے۔ اور پھر رب تعالیٰ دوسرے آدمی سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں وہ عرض کرے گا: جی ہاں حاضر ہوں حکم ہوگا کیا میں نے تجھے کثیر مال اور کثیر اولاد نہیں دی تھی؟ عرض کرے گا: جی ہاں: حکم ہوگا: میرے دیئے ہوئے مال میں تم نے کیا کیا؟ عرض کرے گا: میں نے تیری طاعت میں خرچ کیا ہے اور اپنی طاقت کے مطابق کچھ اپنی اولاد کے لیے بھی بچالیا ہے حکم ہوگا: اگر تو علم حاصل کرتا ہنستا کم روتا زیادہ جس غرض کے لیے تو نے اولاد کے لیے مال روکا تھا وہ میں نے ان پر نازل کردی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

تارک وصیت اور وصیت میں ضرر کے خواہاں پر وعید

۴۶۰۷۷......کوئی مرد یا کوئی عورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ساٹھ سال گزار لیتے ہیں پھر مرتے وقت وصیت کے معاملہ میں ایک دوسرے کو ضرر پہنچا دیتے ہیں اور ان کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۶۰۷۸......ایک شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو ستر سال بھلائی کے اعمال میں گزارتا ہے اور جب وصیت کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے اس کا برے عمل پر خاتمہ ہو جاتا ہے اور یوں دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے ایک شخص ستر سال تک برے اعمال کرتا رہتا ہے وہ اپنی وصیت میں عدل سے کام لیتا ہے اور یوں اس کا خاتمہ بالخیر ہو جاتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابن ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۹۱ وضعیف الجامع ۱۴۵۸

۴۶۰۷۹......ترک وصیت دنیا میں باعث تنگی اور آخرت میں عیب ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۲۶۔

۴۶۰۸۰......جو شخص (مرتے وقت) وصیت نہیں کرتا اسے مردوں کے ساتھ کلام کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

رواہ ابوالشیخ فی الوصایا عن قیس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب وضعیف الجامع ۵۸۴۵

۴۶۰۸۱......وصیت کر کے کسی کو ضرر پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔ رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم فی التفسیر عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۹۹

۴۶۰۸۲..... جس شخص نے وارث کی میراث سے فرار اختیار کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت کی میراث سے محروم رکھیں گے۔

رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۹۰ وضعیف الجامع ۵۷۲۳۔

۴۶۰۸۳..... آدمی ایک درہم جو حالت محبت میں خرچ کرتا ہے مرتے وقت غلام آزاد کرنے سے بدرجہا افضل ہے۔ رواہ ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۶۸ والکشف الالٰہی ۳۸۷

۴۶۰۸۴..... آدمی جو ایک درہم اپنی زندگی میں صدقہ کرتا ہے مرتے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بدرجہا افضل ہے۔

رواہ ابو داؤد وابن حبان عن ابی سعید

۴۶۰۸۵..... سورت نساء کے نازل ہونے کے بعد جس مال کا رواج ختم ہو چکا ہے۔ رواہ البیھقی عن ابن عباس

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۸۲ والمشتھر ۱۰۰

حصہ اکمال

۴۶۰۸۶..... جو شخص (مرتے وقت) وصیت نہیں کرتا مردوں کے ساتھ کلام کرنے کی اسے اجازت نہیں دی جاتی۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مردے کلام کرتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں بلکہ مردے تو ایک دوسرے کی زیارت بھی کرتے ہیں۔ رواہ ابو الشیخ فی الوصایا عن قیس بن قبیصۃ

۴۶۰۸۷..... میں نے خواب میں دو عوتیں دیکھیں ایک باتیں کر سکتی تھی جب کہ دوسری باتیں نہیں کر سکتی تھی جب کہ تھیں وہ دونوں جنت میں میں نے باتیں کرنے والی سے کہا: تو باتیں کر سکتی ہے جب کہ یہ نہیں کر سکتی؟ اس نے جواب دیا: میں نے وصیت کی تھی جب کہ یہ بلا وصیت مرگئی یہ تا قیامت کلام نہیں کر سکے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ عن انس

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ وذیل اللآلی ۲۰۰

کتاب الوصیت..... از قسم افعال

۴۶۰۸۸..... "مسند صدیق" خالد بن معدان کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا ایک تہائی مال تمہارے اوپر مرتے وقت صدقہ کیا ہے۔ رواہ مسدد

۴۶۰۸۹..... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں پانچواں حصہ مال کا وصیت کروں مجھے چوتھائی حصہ وصیت کرنے سے زیادہ محبوب ہے میں چوتھائی حصہ وصیت کروں مجھے تہائی حصہ وصیت کرنے سے زیادہ محبوب ہے جو شخص ایک تہائی وصیت کرتا ہے وہ کسی چیز کو باقی نہیں چھوڑتا۔ رواہ بن سعد

۴۶۰۹۰..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وصیت کے متعلق رسول کریم ﷺ کے فرمان کے بارے میں پوچھا: میں نے ان دونوں کو خبر دی۔ چنانچہ ان دونوں حضرات نے لوگوں کو وصیت کرنے پر برانگیختہ کیا۔

رواہ ابو الشیخ فی الفرائض والضیاء

۴۶۰۹۱..... ھشیم، جویبر، ضحاک کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان رشتہ داروں کے لیے اپنے مال میں سے پانچویں حصہ کی وصیت کی جو وارث نہیں بن رہے تھے۔

۴۶۰۹۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تہائی مال کی وصیت کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تہائی مال کی وصیت متوسط ہے نہ کم ہے نہ ہی زیادہ۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۶۰۹۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنی وصیت کے متعلق جو چاہتا ہے کردیتا ہے حالانکہ اصل وصیت وہ ہے جو آخر میں کی جائے۔

رواہ عبدالرزاق والدارمی

۴۶۰۹۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وصیت ہو یا غلام آزاد کرنا ہو تو اس وقت رک جاؤ۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۶۰۹۵...... عمرو بن سلیم زرقی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں غسان کا ایک لڑکا ہے جو قریب البلوغ ہے اس کا ایک وارث شام میں ہے جو کافی مالدار ہے جب کہ یہاں اس کا کوئی وارث نہیں البتہ اس کی ایک چچازاد بہن ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اپنی چچازاد بہن کے لیے وصیت کردے چنانچہ لڑکے نے اسی کے لیے وصیت کردی۔ رواہ مالک وابن ابی شیبة

۴۶۰۹۶...... جب جنگ چھڑ جائے اور عورت دردزہ میں مبتلا ہو سوقت ان کے لیے صرف ایک تہائی مال کی وصیت جائز ہے۔

رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۴۶۰۹۷...... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات اولاد کے لیے چار ہزار دراہم کی وصیت ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۰۹۸...... علاء بن زیاد کی روایت ہے کہ ایک بوڑھا شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! میں بہت بوڑھا ہوچکا ہوں اور میرا مال بہت زیادہ ہے اور میرے مال کے وارث کلالہ ہونے کی وجہ سے گنوار ہی ہوں گے کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کرسکتا ہوں؟ فرمایا نہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے صرف دسویں حصے کی اجازت دی۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۰۹۹...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اپنی بیویوں کو طلاق دیکر سارا مال اپنے بیٹوں میں تقسیم کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے غیلان سے فرمایا: کیا تو نے اپنی بیویوں کو طلاق دے کر سارا مال بیٹوں میں تقسیم کردیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: بخدا! میں سمجھتا ہوں کہ شیطان نے تیری موت کے متعلق آسمانوں سے کوئی بات چرالائی ہے اور تیرے دل میں ڈال دی ہے شاید تو تھوڑی مدت ہی زندہ رہے اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تو نے بیویوں سے رجوع نہ کیا اور مال واپس نہ لیا میں تیرے مرنے کے بعد تیری بیویوں کو ضرور تیرا وارث بناؤں گا اور پھر میں انھیں حکم دوں گا تاکہ وہ تیری قبر پر اس طرح سنگباری کریں گی جس طرح ابورغال کی قبر پر سنگباری کی جاتی ہے چنانچہ غیلان نے بیویوں سے رجوع کیا اور مال بھی واپس لیا اس کے بعد وہ سات دن زندہ رہا پھر مرگیا۔

رواہ عبدالرزاق وقد مر الحدیث برقم ۴۵۶۴۰

فرض وصیت پر مقدم ہے

۴۶۱۰۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ محمد ﷺ نے وصیت سے قبل قرضے کی ادائیگی کا فیصلہ کیا ہے اگر تم لوگ قرض سے پہلے وصیت کا اقرار کرتے ہو اور یہ کہ حقیقی بھائی وارث بنتے ہیں نہ کہ باپ شریک۔ رواہ الترمذی وضعفه وابن ماجه وابن الجارود وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والدروقی وابو الشیخ فی الفرائض والدارقطنی والحاکم والبیھقی

۴۶۱۰۱...... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے پاس داخل ہوئے وہ اس وقت مرض الموت میں مبتلا تھا اور اس کے پاس سات سو (۷۰۰) دراہم تھے اس نے عرض کیا: کیا میں اپنے مال کی وصیت نہ کروں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ "ان ترک خیراً" اگر میت نے اپنے پیچھے (زیادہ) مال چھوڑا ہو اور تمہارے پاس زیادہ مال نہیں ہے اپنا مال ورثہ کے لیے باقی چھوڑ دو۔

رواہ عبدالرزاق والفریابی وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم والبیھقی

۴۶۱۰۲...... ابوعبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا۔ رسول کریم ﷺ میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے وصیت کی ہے میں نے عرض کیا: جی ھاں فرمایا: تم نے کس طرح وصیت کی ہے میں نے عرض کیا

کہ میں نے اپنے سارے مال کی وصیت کردی ہے فرمایا: تونے اپنے ورثہ کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: ورثہ مالدار ہیں: فرمایا مال کے دسویں حصہ کی وصیت کرو اور باقی ورثاء کے لیے چھوڑ دو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ورثا کو مالدار حالت میں چھوڑا ہے چنانچہ آپ ﷺ مسلسل کمی کرتے رہے حتیٰ کہ فرمایا: ایک تہائی کی وصیت کرو اور یہ بھی زیادہ ہے۔

ابوعبدالرحمن کہتے ہیں اسی وجہ سے علماء تہائی مال سے بھی کچھ باقی رکھنا مستحب سمجھتے ہیں۔ رواہ ابوالشیخ فی الفرائض

۴۶۱۰۳۔۔۔ حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں چوتھائی مال وصیت کروں اس سے مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں پانچواں حصہ وصیت کروں۔ میں تہائی مال وصیت کروں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں چوتھائی حصہ وصیت کروں۔ اور جو شخص ایک تہائی کی وصیت کرتا ہے وہ اپنے پیچھے کوئی چیز نہیں چھوڑتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۴۶۱۰۴۔۔۔۔ حکم بن عتیبۃ کی روایت ہے کہ ایک شخص سفر پر نکلا اور کسی شخص کے لیے اپنے مال میں سے تہائی مال کی وصیت کردی چنانچہ وہ شخص اس سفر میں خطاً قتل ہوگیا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے موصی لہ شخص کے لیے تہائی مال اور تہائی دیت دینے کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۰۵۔۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ لڑکے کا اسوقت تک وصیت کرنا جائز نہیں جب تک وہ بالغ نہ ہوجائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۰۶۔۔۔۔ زہری حسین بن سائب بن ابی لبابہ اپنے والد سے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمائی میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! جس گھر میں رہتے ہوئے میں گناہ میں مبتلا ہوا میں نے وہ گھر چھوڑ دیا ہے اور میں نے اپنا سارا مال اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی کے لیے صدقہ کردیا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابولبابہ! تمہاری طرف سے ایک تہائی مال (کا صدقہ) کافی ہے۔ چنانچہ میں نے تہائی مال صدقہ کردیا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

۴۶۱۰۷۔۔۔۔ ''مسند ابی ہریرۃ'' حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص کے چھ غلام تھے مرتے وقت اس نے سب غلام آزاد کردیئے بعد میں نبی کریم ﷺ نے قرعہ اندازی کی ان میں سے دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام ہی رکھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۶۱۰۸۔۔۔۔ جندب کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا غلام وصیت کرسکتا ہے فرمایا: نہیں الا یہ کہ اپنے آقاؤں کی اجازت سے وصیت کرے تو یہ جائز ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۰۹۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آدمی اپنے وصیت نامہ میں لکھتا ہے کہ اگر مجھ پر موت واقع ہوگئی میری اس وصیت کو تبدیل کرنے سے قبل۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۱۱۰۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا بعید کہ موت وصیت پر سبقت لے جائے۔ رواہ الحاکم

۴۶۱۱۱۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما وصیت کے متعلق فرماتے تھے: جب تم تہائی مال سے عاجز ہوجاؤ تو غلام آزاد کرنے سے ابتدا کرو۔ رواہ الضیاء

۴۶۱۱۲۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تہائی مال (کی وصیت) متوسط ہے نہ کم ہے نہ ہی زیادہ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۱۳۔۔۔۔ ابراہیم نخعی کی روایت ہے کہ حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کیا گیا کہ یہ دونوں حضرات وصیت کے معاملہ میں مردوں پر سختی کرتے تھے: ابراہیم نخعی بولے: ان پر ایسا کرنے پر کوئی حرج نہیں چونکہ رسول کریم ﷺ نے وفات پائی آپ نے وصیت نہیں کی تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی لہٰذا اگر وصیت کی جائے تو بہت اچھا ہے اگر وصیت نہیں کی گی تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۱۴۔۔۔۔ ابراہیم کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت کے معاملہ میں خمس ربع سے زیادہ پسند تھا اور ربع ثلث سے زیادہ پسند تھا اور یہ دونوں خصلتیں بری ہیں یعنی زندگی میں کنجوسی اور بخل سے کام لینا اور موت کے وقت فضول خرچی کرنا۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۱۱۵۔۔۔۔ طاؤس کی روایت ہے کہ وصیت کا حکم میراث کے نزول سے قبل تھا جب میراث کا حکم نازل ہوا تو وارث کے لیے وصیت کا حکم منسوخ ہوگیا اور غیر وارث کے لیے وصیت کا حکم باقی رہا اور یہ حکم اب بھی ثابت ہے۔ لہٰذا جس نے قریبی رشتہ دار وارث کے لیے وصیت کی اس کی

وصیت جائز نہیں۔ چونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وعبد الرزاق

۴۶۱۱۶.....ابن جریر کی روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا: کیا عطیہ کرنے کے معاملہ میں کتاب اللہ کی رو سے اولاد میں برابری کرنا واجب ہے؟ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: جی ھاں۔ ہمیں اس کے متعلق حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی اولاد میں برابری کی ہے؟ میں نے کہا کیا: یہ حدیث نعمان بن بشیر کے متعلق ہے؟ جواب دیا: جی ھاں۔ ان کے علاوہ اوروں کے متعلق بھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۱۷.....عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ کیا ہے کہ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے اور عورت کے مال میں شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ بھی جائز نہیں ہے۔ رواہ النسائی وعبدالرزاق

۴۶۱۱۸.....ابوقلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! دو خصلتیں میں نے تمہیں عطا کی ہیں ان میں سے ایک بھی تمہارے لیے نہیں ہے۔ میں نے تیرے مرتے وقت تیرے مال میں سے تیرے لیے ایک حصہ رکھا ہے جس کے ذریعے میں تجھ پر رحم کروں گا۔ یا فرمایا کہ جس کے ذریعے میں تجھے پاک کروں گا دوسری یہ کہ تیرے مرنے کے بعد میرے بندوں کی تجھ پر نماز۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۱۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وارث کے لیے وصیت نہیں ہے حقیقی بھائی وارث بنتے ہیں جب کہ باپ شریک بھائی وارث نہیں بنتے۔

رواہ ابو الحسن الحربافی الحربیات

ممنوعات وصیت

۴۶۵۱۲۰..... حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص وفات پا گیا اور مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کردیئے جب کہ اس شخص کا ان غلاموں کے علاوہ کوئی اور مال نہیں تھا۔ جب رسول کریم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو فرمایا: اگر میں اس شخص کو پالیتا اسے مسلمانوں کے ساتھ دفن نہ کیا جاتا، پھر آپ ﷺ نے غلاموں کے درمیان قرعہ ڈالا ان میں سے دو کی آزادی کو نافذ قرار دیا اور بقیہ چار کو غلام ہی رکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۲۱.....''مسند ابی ہریرۃ'' ایک شخص کے چھ غلام تھے اس نے مرتے وقت سب ہی آزاد کردیئے نبی کریم ﷺ نے غلاموں کے درمیان قرعہ ڈالا دو کو آزاد کردیا اور چار کو حسب سابق غلام ہی رکھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۴۶۱۲۲..... ھشیم منصور، حسن، عمران بن حصین کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کردیا جب کہ ان کے علاوہ اس کا کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں اس پر نماز نہ پڑھوں پھر آپ ﷺ نے غلاموں کو طلب کیا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا، پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا ان میں سے دو کو آزاد کردیا اور چار کو غلام رکھا۔

رواہ سعید بن المنصور

۴۶۱۲۳.....ھشیم خالد، ابوقلابہ، ابن زید انصاری کی سند سے نبی کریم ﷺ سے مثل بالا کے حدیث مروی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۱۲۴.....ابن عون، ابن سیرین نبی کریم ﷺ سے حدیث بالا کے مروی ہے۔

۴۶۱۲۵.....ابن مسیب کہتے ہیں ایک عورت نے یا کہا ایک مرد نے مرتے وقت اپنے غلام آزاد کردیئے جب کہ ان غلاموں کے علاوہ اس کا کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر کی گئی آپ نے غلاموں کے درمیان قرعہ ڈالا دو کو آزاد کردیا اور چار کو غلام رکھا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

وصیت کے معاملہ میں کسی کو نقصان پہنچانا گناہ ہے

۴۶۱۲۶.....ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وصیت کے معاملہ میں ظلم کرنا یا کسی کو ضرر پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۱۲۷ ..... طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نعمان رضی اللہ عنہ کے والد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے بشیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بیٹے نعمان رضی اللہ عنہ تھے بشیر رضی اللہ عنہ بولے آپ گواہی دیں کہ میں نے نعمان کو غلام۔ (یا لونڈی) عطا کیا: آپ نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی تمہاری اولاد ہے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیا اسی طرح انہیں بھی عطا کیا ہے عرض کیا: نہیں، فرمایا: میں سوائے حق کے گواہی نہیں دیتا ہوں میں اس پر گواہی نہیں دیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۲۸ ..... عکرمہ بن خالد کہتے ہیں ایک آدمی کے دو یا تین غلام تھے وہ اس نے آزاد کردیئے نبی کریم ﷺ نے غلاموں کے درمیان قرعہ ڈالا اور ان میں سے ایک آزاد کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۲۹ ..... ابن سیرین کہتے ہیں: بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے نعمان رضی اللہ عنہ کو لیکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ گواہی دیں کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو کچھ عطا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اسی طرح عطا کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد میں برابری کرو آپ ﷺ نے گواہی دینے سے انکار کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۳۰ ..... ''مسند انس'' مقاتل بن صالح صاحب حمیدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حماد بن سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوا چانک دروازے پر دستک ہوئی حماد بولے: اے بچی! ذرہ دیکھو دروازے پر کون ہے؟ بچی بولی! محمد بن سلیمان ھاشمی کا قاصد ہے۔ کہا: اس سے کہو کہ وہ اکیلا ہی داخل ہو چنانچہ قاصد داخل ہوا اور سلام کیا۔ اس کے پاس خط تھا پھر قاصد نے حماد کو خط پکڑا دیا۔ حماد نے مجھے پڑھنے کو کہا: خط کا مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! من محمد بن سلیمان الی حماد بن سلمہ اما بعد! اللہ تعالیٰ تمہیں اس نور سے روشن کرے جس سے اپنے اولیاء واہل طاعت کو کرتا ہے۔ ہمیں ایک مسئلہ پیش آیا ہے آپ ہمارے پاس آئیں تاکہ ہم آپ سے پوچھ سکیں حماد نے مجھے کہا: ورق الٹو اور اس پر لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: اللہ تعالیٰ آپ کو اس نور سے منور کرے جس سے اپنے اولیاء کو منور کیا ہے۔ ہم نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو کسی کی پاس نہیں جاتے تھے اگر تمہیں کوئی کام ہے تو ہمارے پاس آجاؤ اور ہم سے سوال کرلو اگر میرے پاس آؤ تو اکیلے ہی آؤ میرے پاس اپنے گھوڑوں اور پیادوں کے ساتھ مت آؤ تاکہ میں نہ تمہیں رسوا کروں اور نہ ہی تم مجھے رسوا کرو۔ والسلام۔ تھوڑی دیر گزری تھی اچانک دروازے پر دستک ہوئی حماد بن سلمہ نے بچی سے کہا: دروازے پر دیکھو کون ہے؟ بچی نے جواب دیا: محمد بن سلیمان ھاشمی ہیں۔ بولے: اس سے کہو: اکیلا ہی اندر داخل ہو چنانچہ محمد بن سلیمان اکیلے ہی داخل ہوئے اور سلام کیا اور پھر حماد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا: اے ابوسلمہ! کیا وجہ ہے جب میں آپ کی طرف دیکھتا ہوں مجھ پر رعب طاری ہوجاتا ہے: حماد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: چونکہ ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو کہتے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: جب عالم اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ارادہ کرتا ہے تو ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جب اپنے علم سے خزانے جمع کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ ہر چیز سے ڈرنے لگتا ہے۔ اس کے بعد محمد بن سلیمان نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے اس مسئلہ میں آپ کیا کہتے ہیں کہ ایک شخص کے دو بیٹے ہوں ایک سے زیادہ خوش ہو وہ اپنی زندگی میں اپنے پاس سے اس کو ایک تہائی مال دینا چاہتا ہو؟ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے: میں نے ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی مالدار کو اس کی مالداری کی وجہ سے عذاب دینے کا ارادہ کرتے ہیں تو موت کے وقت اسے جائز وصیت کی توفیق دیتے ہیں پھر وہ اپنے معاملہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۴۶۱۳۱ ..... مکحول کہتے ہیں: ایک انصاریہ عورت نے اپنے چھ غلام آزاد کردیے جب کہ ان غلاموں کے علاوہ اس کا اور مال نہیں تھا۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ سخت غصہ ہوئے اور اس پر عورت کو سخت وست کہا پھر آپ نے غلاموں کو اپنے پاس بلوایا اور ان کے درمیان قرعہ ڈالا چنانچہ ان مین سے جن دو کے نام قرعہ نکلا انہیں آزاد کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

کتاب الودیعت ...... از قسم اقوال

۴۶۱۳۲ ..... جس شخص کے پاس (کوئی چیز) ودیعت رکھی گئی (ضائع ہوجانے پر) اس پر ضمان نہیں ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ والبیھقی عن ابن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے النوافح ۲۰۲۸

۴۶۱۳۳.....جس شخص کے پاس امانت رکھی جائے اس پر ضمان نہیں ہوگا۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عمر

حصہ اکمال

۴۶۱۳۴.....جو شخص امانت کی ادائیگی کے لیے بے تاب رہتا ہو اللہ تعالیٰ اسے ادائیگی کی توفیق عطا فرمادیتے ہیں۔اگر وہ شخص مرجائے حالانکہ وہ امانت واپس ادا کرنے کے لئے بے تاب تھا اللہ تعالیٰ اس کے مرنے کے بعد کسی ایسے شخص کو کھڑا کردیتے ہیں جو امانت ادا کردیتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابی امامۃ

۴۶۱۳۵.....جس شخص کے پاس کوئی چیز بطور ودیعت رکھی گئی تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:.....حدیث ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۴۳۔

۴۶۱۳۶.....جس شخص کے پاس ودیعت رکھی جائے اگر وہ دھوکا دہی سے کام نہ لے اس پر ضمان نہیں ہوگا اور جس شخص نے عاریۃً کوئی چیز لی ہو اور دھوکے سے کام نہ لے اس پر بھی ضمان نہیں ہوگا۔رواہ الدارقطنی والبیھقی وضعفاہ عن ابن عمرو وصححا وقفہ علی شریح

کتاب الودیعت.....از قسم افعال

۴۶۱۳۷.....''مسند صدیق'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ودیعت کا قضیہ لایا گیا جو ضائع ہوچکی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر ضمان کا فیصلہ نہیں دیا۔رواہ مسدد

۴۶۱۳۸.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ودیعت کا ایک قضیہ لایا گیا چنانچہ ودیعت والی چیز تھیلے میں پڑی تھی تھیلا بوسیدہ ہونے پر وہ چیز ضائع ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے عدم ضمان کا فیصلہ کیا۔رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۶۱۳۹.....عبداللہ بن عکیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ودیعت ضائع ہونے پر ضمان کا فیصلہ نہیں کرتے تھے۔

رواہ مسدد

۴۶۱۴۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بیت المال سے ایک چیز جو بطور ودیعت رکھی ہوئی تھی چوری ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر اس کا ضمان عائد کیا۔رواہ المحاملی والبیھقی

۴۶۱۴۱.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے پاس کچھ مال بطور ودیعت رکھا گیا جسے میں نے اپنے مال کے ساتھ رکھ دیا، وہ مال میرے مال کے بیچ کہیں ضائع ہوگیا میں یہ قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میری ذات کے اعتبار سے امانتدار ہے لیکن مال تمہارے مال کے درمیان سے ضائع ہوا ہے لہٰذا تم اس کے ضامن ہو۔رواہ البیھقی

کتاب الودیعت از قسم اقوال

۴۶۱۴۲.....مال موقوف کی اصل اپنے پاس روکے رکھو البتہ اس کے منافع وقف کردو۔رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۴۶۱۴۳.....اگر چاہو تو مال موقوف کی اصل اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع صدقہ کردو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

حصہ اکمال

۴۶۱۴۴... مال موقوف کو اپنے قریبی رشتہ داروں کے لیے مقرر کردو۔ رواہ النسائی عن انس

۴۶۱۴۵... اے ابوطلحہ شاباش! یہ مال نفع بخش ہے ہم نے یہ مال تم سے قبول کیا اور پھر تمہیں واپس کردیا اب تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ (رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن انس کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا محبوب ترین مال یہ حاء کی جائیداد ہے میں اسے اللہ اور اس کے رسول کے واسطے وقف کرتا ہوں آپ میری اس جائیداد کو جہاں چاہیں صرف کریں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۶۱۴۶... اگر تم چاہو تو اصل مال اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع صدقہ کردو۔ (رواہ احمد بن حنبل والبخاری والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ جائیداد حصہ میں ملی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ اس جائیداد کے متعلق آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔)

۴۶۱۴۷... مال موقوف کے منافع اپنے پاس نہیں روک سکتے ہو۔ رواہ الطبرانی عن فضالۃ بن عبید

فائدہ:...... مذکورہ بالا چھ احادیث کا بظاہر کتاب الوقف کے سے تعلق ہے جب کہ ہمارے اس نسخہ میں یہ چھ احادیث کتاب الودیعت کے تحت لائی گئی ہیں جب کہ ان احادیث کے متون کا ودیعت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ناسخ کی غلطی ہے لہٰذا مذکورہ بالا چھ احادیث کو کتاب الوقف سے اعتبار کیا جائے۔ نیز ''کتاب الوقف از قسم اقوال ومعہ اکمال'' کا عنوان معنون نہیں ہے۔ فتاملو تشکر۔ من المترجم۔

کتاب الوقف از قسم افعال

۴۶۱۴۸... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خیبر میں مجھے کچھ جائیداد حصہ میں ملی میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے کچھ جائیداد حصہ میں پائی ہے جو مجھے بہت پسند ہے اور میرے نزدیک یہ بہت ہی نفیس اور عمدہ مال ہے اس کے متعلق آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حکم ہوا: اگر تم چاہو تو اس کی اصل اپنے پاس روکے رکھو اور اس کے منافع صدقہ کردو۔

رواہ مسلم والنسائی وابوعوانۃ والبیھقی

۴۶۱۴۹... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نے اپنے صدقہ کا رسول کریم ﷺ سے تذکرہ نہ کیا ہوتا میں اسے روک دیتا۔

رواہ الطحاوی

فائدہ:...... یعنی رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کرکے ایک طرح کا وعدہ ہوگیا ہے اب مجھے واپس لینے میں تھوڑی عار ہورہی ہے۔

۴۶۱۵۰... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے ثمغ کی جائیداد کے متعلق پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: اصل مال اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع جات صدقہ کرتے رہو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ پہلا مال ہے جو اسلام میں صدقہ ہوا۔ رواہ ابن جریر

۴۶۱۵۱... محمد بن عبدالرحمن قرشی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے اپنے وقف گھروں کو اپنے پاس روک رکھا تھا۔ رواہ ابن جریر

۴۶۱۵۲... ابومعشر کہتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے صدقہ میں شرط لگاتے تھے کہ وہ دیندار اور صاحب فضل کے لیے ہوگا جو ان کی بڑی اولاد میں سے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۱۵۳......عمرو بن دینار کی روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین کا کچھ حصہ صدقہ کیا اور ایک غلام بھی آزاد کیا اور ان پر شرط لگادی کہ تم اس مال میں پانچ سال کام کر سکتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۵۴......عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں میں نے مدینہ میں سنا ہے جب کہ اس وقت مدینہ میں مہاجرین وانصار کے مشائخ کی کثیر تعداد موجود تھی۔ یہ کہ نبی کریم ﷺ کے باغات جو مخریق کے مال میں سے وقف کے لئے ہیں۔ مخیریق نے کہا تھا: اگر میں نے جائیداد پائی تو وہ محمد ﷺ کی ہوگی جہاں چاہیں اسے صرف کریں۔ چنانچہ مخریق غزوہ احد میں شہید کردیئے گئے رسول کریم ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا: مخیریق یہود میں سب سے بہترین شخص ہیں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس باغ سے کھجوریں منگوائیں چنانچہ ایک تھال میں کھجوریں لائی گئیں پھر بولے: ابو بکر بن حزم نے مجھے خط لکھ کر خبر دی ہے کہ یہ کھجورس اس درخت سے لائی گئی ہیں جو رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں تھا اور آپ ﷺ اسی سے کھجوریں تناول فرماتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

عمدہ مال وقف کرنا

۴۶۱۵۵......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جائداد ملی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں جائیداد ملی ہے۔ بخدا! اتنا عمدہ اور نفیس مال میں نے کبھی نہیں پایا آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل مال اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع صدقہ کردو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جائداد صدقہ کردی کہ وہ نہ بیچی جائے گی نہ ہبہ کی جائے گی اور نہ ہی وراثت میں منتقل ہوگی۔ آپ نے یہ جائیداد (اس کے منافع) فقرا، مساکین، ابن سبیل (مسافر) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں اور ضعفاء پر صدقہ کی اور جو اس کا ذمہ دار ہوگا وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور غیر متمول دوست کو کھلا سکتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس جائداد کی (بوقت وفات) حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے لیے وصیت کردی تھی پھر اپنی اولاد میں سے جو بڑا ہو اس کے لیے وصیت کی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والعدنی

۴۶۱۵۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا: یارسول اللہ! مائۃ خیبر میں ایک حصہ ہے اس سے اچھا مال میں نے کبھی نہیں پایا میں چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ہاں قربت حاصل کروں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی اصل روک لو اور اس کے منافع صدقہ کرو۔ رواہ العدنی

۴۶۱۵۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس شخص نے مسجد بنائی وہ اب اسے نہ بیچ سکتا ہے نہ تبدیل کرسکتا ہے اور نہ ہی اس میں کسی کو نماز پڑھنے سے منع کرسکتا ہے البتہ ہر طرح کے بدعتی کو اس میں نماز پڑھنے سے روک سکتا ہے۔ رواہ الخطیب وسندہ ضعیف

۴۶۱۵۸......ابو جعفر کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے راستہ میں قیلولہ کا وقت ہوگیا دن کی تپش شدید ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ببول کے ایک درخت کی طرف بھاگے اس پر انھوں نے اپنا اسلحہ لٹکایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے جنگ میں فتح مند کیا تھا رسول کریم ﷺ نے ببول کے درخت والی جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں تقسیم کی راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دو غلاموں کو حکم دیا کہ اس زمین میں کنواں کھودو۔ چنانچہ وہاں اونٹ کی آنکھ کے برابر چشمہ نکل آیا چنانچہ ایک شخص اس کی خوشخبری سنانے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دوڑتا ہوا آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ زمین صدقہ کردی اور اس پر تحریر لکھ دی کہ یہ زمین تاقیامت صدقہ رہے گی جس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ پڑے ہوں گے تاکہ اللہ تعالیٰ اس دن مجھے دوزخ کی آگ سے دور رکھے یہ زمین ایسا صدقہ ہوگا جو یقینی اور بے مثل و بے تعلق ہوگا اور فی سبیل اللہ صدقہ ہے قریب کے لیے بھی اور دور کے لیے بھی حالت امن میں بھی، اور حالت جنگ میں بھی، یتیموں اور مسکینوں کے لیے بھی اور غلاموں کے لیے بھی۔

رواہ ابن جریر

حرف الھاء

اس میں دو کتابیں ہیں۔
۱.....کتاب الھبہ ۲.....کتاب الھجر تین۔

کتاب الھبہ ......از قسم اقوال

۴۶۱۵۹ جس شخص نے ھبہ کیا وہ (موھوب شے کا) اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک کہ عوض نہ لے لے۔

رواہ مالک والبیھقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۸۳ والضعیفۃ ۳۶۳۔

۴۶۱۶۰ .....آدمی موھوب شے کا زیادہ حقدار ہے جب تک اس کا عوض نہ لے لے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ابن ماجہ ۵۲۱ وضعیف الجامع ۳۱۵۱۔

۴۶۵۱۶۱ .....ہبہ کرنے والا موھوب شے کا زیادہ مقدار ہے جب تک اس کا عوض نہ لے لے۔ رواہ البیھقی عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۲۱ وضعیف الجامع ۳۱۵۱۔

حصہ اکمال

۴۶۱۶۲..... جس شخص نے (کسی کو) کوئی شے ھبہ کی وہ اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک اس کا عوض نہ لے لے، اگر اس نے ھبہ واپس کر دیا اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے قے کی ہو اور پھر اسے چاٹ لے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

ھبہ واپس لینے کا بیان

۴۶۱۶۳..... اس شخص کی مثال جو اپنے عطیہ کو واپس لے لے کتے جیسی ہے جو پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور پھر قے کر دیتا ہے پھر اس قے کو چاٹ لیتا ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۳۰۔

۴۶۱۶۴..... موھوب شے کو واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی قے کو چاٹ لینے والا۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداود والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

۴۶۱۶۵..... نہ ہی اپنے صدقہ (کیے ہوئے مال) کو خریدو اور نہ ہی اسے واپس لو اگر چہ وہ تمہیں درہم کے بدلہ میں کیوں نہ دے۔ چونکہ صدقہ واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی قے دوبارہ چاٹ لینے والا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداود والنسائی عن عمر

۴۶۱۶۶..... اگر ھبہ قریبی رشتہ دار کے لیے ہوا ہے واپس نہیں کیا جا سکتا۔ رواہ الدارقطنی والحاکم والبیھقی فی السنن عن سمرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۳۶۱ واللطیفۃ ۲۹۔

۴۶۱۶۷..... ہمارے لیے روا نہیں کہ ہمارے لیے کوئی بری مثال پیش کی جائے چنانچہ اپنے ھبہ میں رجوع کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ کتا قے دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری والترمذی والنسائی عن ابن عباس وابن عدی والخطیب عن ابی بکر

۴۶۱۶۸......اس شخص کی مثال جوصدقہ کرے اور پھراسے واپس لے کتے کی سی ہے جو قئے کرڈالے اور پھراسے چاٹنے لگے۔

رواہ مسلم والنسائی وابن ماجه عن ابن عباس

۴۶۱۶۹......جوشخص ھبہ واپس لے اس کی مثال کتے جیسی ہے جو قئے کرڈالتا ہے اور پھراسے چاٹنے لگتا ہے ھبہ کرنے والا موھوب شے جب واپس لے اسے چاہیے کہ توقف کرے تاکہ واپس لی ہوئے چیز پہچان لے پھراسے موھوب شئے دے۔رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو

۴۶۱۷۰......کسی شخص کے لیے یہ حلال نہیں ہے (یعنی از روئے مروت یہ بات مناسب نہیں ہے کہ) وہ عطیہ کرے یاھبہ کرے اور پھروہ اسے واپس لے البتہ باپ اپنے بیٹے سے (عطیہ یاھبہ) واپس لے سکتا ہے اور جوشخص کسی کو کچھ دے کر واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جس نے (پیٹ بھرکر) کھایا اور جب اس کا پیٹ بھرگیا تو قے کرڈالی اور پھراس قے کو چاٹنے لگا۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة والحاکم عن ابن عمرو وعن ابن عباس

۴۶۱۷۱......کوئی شخص اپنے ھبہ کو واپس نہیں لے سکتا البتہ باپ بیٹے سے واپس لے سکتا ہے ھبہ واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی قے کو چاٹنے والا۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه عن ابن عمرو

حصہ اکمال

۴۶۱۷۲......اپنے عطیہ کو واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھاتا ہے اور جب سیر ہوجاتا ہے قئی کرڈالتا ہے اور پھراپنی قے کو دوبارہ کھانے لگتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی هريرة

۴۶۱۷۳......جوشخص اپنے صدقہ کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو اپنی قئے کو دوبارہ چاٹنے لگتا ہے۔رواہ ابویعلی عن عمر

۴۶۱۷۴......جوشخص اپنی موھوب شئے کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھاتا ہے اور جب اس کا پیٹ بھرجاتا ہے تو قے کرڈالتا ہے اور پھراسے چاٹنے لگتا ہے۔رواہ الخرائطی عن ابی هريرة

۴۶۱۷۵......جوشخص اپنی موھوب چیز کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اپنی قے کو چاٹنے لگے البتہ والد اپنے بیٹے سے ھبہ واپس لے سکتا ہے۔رواہ عبدالرزاق عن عکرمة مرسلاً

۴۶۱۷۶......جوشخص اپنے ہبہ کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھاتا ہے اور جب اس کا پیٹ بھرجاتا ہے قے کرڈالتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔رواہ ابن النجار عن ابی هريرة

۴۶۱۷۷......جوشخص ھبہ کرتا ہے وہ اپنے ھبہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا عوض نہ لے لے اور اگر اپنا ھبہ واپس لے لے تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو قے کرڈالے اور پھراسے چاٹنے لگے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۶۱۷۸......جس شخص نے کوئی چیز ھبہ کی پھروہ واپس لے لی قیامت کے دن اسے اسی موھوبہ چیز پر کھڑا کردیا جائے گا۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو

۴۶۱۷۹......کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز ھبہ کرے اور پھروہ اس سے واپس لے البتہ والد (بیٹے سے) واپس لے سکتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن طاوس مرسلاً

۴۶۱۸۰......ہمارے لیے بری مثال نہیں پیش کی جاسکتی لہٰذا جوشخص اپنے ھبہ کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے جیسی ہے جو اپنی قے چاٹنے لگتا ہے۔

رواہ عبد الرزاق واحمد بن حنبل والبخاری والترمذی والنسائی عن ابن عباس وابن عدی والخرائطی وابن عساکر عن ابی بکر

۴۶۱۸۱......اپنے صدقہ (کیے ہوئے مال) کو واپس مت لو۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابن ماجه عن عمر واحمد بن حنبل عن ابن عمر

رقبی اور عمری کا بیان

فائدہ:...... رقبی کیا ہے؟ رقبی ''مراقبہ'' سے ہے اس کا معنی انتظار کرنا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے میں نے یہ گھر تمہیں ھبہ کر دیا اگر تم مجھ سے پہلے مر گئے تو گھر مجھے واپس ہو جائے گا اور اگر میں تم سے قبل مر گیا تو یہ گھر تمہاری ملکیت ہو جائے گا۔ رقبی کو رقبی اس لیے کہتے ہیں چونکہ اس میں دونوں اشخاص یعنی واہب اور موہوب ایک دوسرے کے مرنے کے انتظار میں رہتے ہیں۔

عمری کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص کسی سے یہ کہے کہ میں نے یہ مکان تمہیں تمہاری زندگی تک کے لیے دیا۔ رقبی اور عمری کے تفصیلی احکام کتب فقہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴۶۱۸۲ ...... رقبی جائز ہے۔ رواہ النسائی عن زید بن ثابت

۴۶۱۸۳ ...... اپنے اموال کا رقبی مت کرو جس شخص نے کوئی چیز رقبی کی وہ رقبی لینے والے کی ملکیت ہوگی۔ رواہ النسائی عن ابن عباس

۴۶۱۸۴ ...... رقبی کرو اور نہ ہی عمری کرو پس جس شخص نے کوئی چیز بطور عمری یا رقبی دی وہ اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء کی ملکیت میں چلی جاتی ہے۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان عن جابر

۴۶۱۸۵ ...... عمری ورقبی نہ کیا جائے سو جس شخص کو کوئی چیز بطور عمری یا رقبی دی گئی وہ اس کی زندگی وموت میں اس کی ملکیت ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه عن ابن عمر

۴۶۱۸۶ ...... عمری کا اعتبار نہیں چونکہ جس شخص کو کوئی چیز بطور عمری دی گئی وہ اس کی ملکیت ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه عن ابی هریرة

۴۶۱۸۷ ...... اے انصار کی جماعت! اپنے اموال اپنے پاس روکے رکھو اسے بطور عمری مت دو چونکہ جس شخص کو کوئی چیز اس کی زندگی کے لیے بطور عمری دی جاتی ہے وہ اس کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اس کی ملکیت ہوگی۔ رواہ النسائی عن جابر

۴۶۱۸۸ ...... تم اپنا مال اپنے پاس رکھو اس میں فساد مت ڈالو کیونکہ کوئی شخص کسی کو اپنی کوئی چیز بطور عمری دیتا ہے تو وہ چیز زندگی وموت دونوں حالتوں میں اس شخص کی ملکیت میں رہتی ہے جسے وہ چیز بطور عمری دی گئی ہے پھر اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد اس کی وارث ہوتی ہے۔

رواہ احمد حنبل ومسلم عن جابر

۴۶۱۸۹ ...... جس شخص نے کسی کو کوئی چیز بطور عمری دی وہ اسی کی ملکیت ہوگی (یعنی جسے عمری میں وہ چیز دی گئی ہو) اور اس کے بعد اس کے ورثاء کی ملکیت ہوگی۔ رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه عن جابر

۴۶۱۹۰ ...... جس شخص کو کوئی چیز بطور عمری دی گئی وہ اس کی زندگی اور موت دونوں حالت میں اس کی ملکیت ہوگی۔

رواہ النسائی وابن حبان عن جابر

۴۶۱۹۱ ...... جس شخص کو بطور عمری کوئی چیز دی گئی وہ لینے والے کی ملکیت ہوگی اس کی زندگی اور موت دونوں حالتوں میں، رقبی مت کرو۔ جسے رقبی کے طور پر کوئی چیز دی گئی وہ راہ میراث میں چلی گئی۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجه عن زید بن ثابت

۴۶۱۹۲ ...... جس شخص نے بطور عمری کوئی چیز دی وہ لینے والے کی ملکیت ہوگی اور اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد کی ہوگی، چونکہ وہ چیز۔ (جو بطور عمری دی جائے) اس شخص کی ملکیت ہوتی ہے جسے دی گئی ہو وہ دینے والے کو واپس نہیں ہوگی۔ رواہ مسلم والسنن الاربعة عن جابر

۴۶۱۹۳ ...... عمری اور رقبی دونوں کا معاملہ میراث کا معاملہ ہے۔ رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

۴۶۱۹۴ ...... عمری عمری والوں کے لیے جائز ہے (یعنی جنھیں کوئی چیز بطور عمری دی گئی ہو) اور رقبی، رقبی والوں کے لیے جائز ہے۔

رواہ ابن ماجه واصحاب السنن الاربعة عن جابر

۴۶۱۹۵......عمریٰ جائز ہے اس شخص کے لیے جس کی لیے عمریٰ کیا گیا ہو اور رقبیٰ جائز ہے اس شخص کے لیے جس کے لیے رقبیٰ کیا گیا ہو۔ اور اپنے ھبہ کو واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی قے کو دوبارہ چاٹنے والا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عباس

۴۶۱۹۶......عمریٰ، عمریٰ والوں کے لیے جائز ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن جابر واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ واحمد بن حنبل والترمذی وابوداؤد عن سمرۃ والنسائی عن زید بن ثابت وعن ابن عباس

۴۶۱۹۷......عمریٰ، عمریٰ والوں کے لیے میراث ہے۔ رواہ مسلم عن جابر وابی ھریرۃ

۴۶۱۹۸......عمریٰ کے طور پر دی گئی چیز اس شخص کی ملکیت ہوگی جیسے ھبہ میں دی گئی ہو۔ رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر

حصہ اکمال

۴۶۱۹۹......اپنا مال اپنے پاس رکھو اور کسی کو مت دو جسے کوئی چیز بطور عمریٰ دی گئی وہ اس کی ملکیت ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق عن جابر

۴۶۲۰۰......جس شخص کو کوئی چیز بطور عمریٰ دی گئی وہ اس کی ملکیت ہوگئی اور اس کے (مرنے کے) بعد اس کے ورثاء کی ملکیت ہوگی۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

۴۶۲۰۱......عمریٰ اور رقبیٰ میں میراث کا معاملہ ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۹۵

۴۶۲۰۲......عمریٰ جائز ہے اور جس شخص کو کوئی چیز بطور عمریٰ دی جائے وہ اس کا مالک بن جاتا ہے۔ جو چیز کسی کو بطور رقبیٰ دی جائے وہ بھی اس کا مالک بن جاتا ہے ان دونوں میں میراث کا حکم چلتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن الزبیر

۴۶۲۰۳......جو چیز بطور عمریٰ دی جائے وہ وارث کی ملکیت ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق عن زید بن ثابت

۴۶۲۰۴......جو چیز بطور عمریٰ دی جائے اس پر میراث کا حکم جاری ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن طاوس مرسلاً

۴۶۰۲۵......عمریٰ جائز ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن قتادۃ عن الحسن وغیرہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۳۷۲۔

۴۶۲۰۶......عمریٰ جائز ہے بطور عمریٰ دی گئی چیز وارثت میں منتقل ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عباس

۴۶۲۰۷......رقبیٰ اور عمریٰ حلال نہیں ہے لہٰذا جس شخص کو کوئی چیز بطور رقبیٰ دی گئی یا بطور عمریٰ دی گئی وہ اسی کی ملکیت ہوگی۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس وعبدالرزاق عن طاؤس مرسلاً وعبدالرزاق عن ابن عباس موقوفاً

۴۶۲۰۸......جو چیز بطور رقبیٰ دی جائے وہ لینے والے کی ملکیت ہوگی اور جو چیز بطور عمریٰ دی جائے وہ لینے والے کی ملکیت ہوگی۔

رواہ ابن الجابر وابن حبان عن جابر

۴۶۲۰۹......رقبیٰ اور عمریٰ حلال نہیں ہے جسے کوئی چیز بطور عمریٰ یا رقبیٰ دی گئی وہ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں اس کا مالک ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن ابن عمر

۴۶۲۱۰......عمریٰ کے متعلق فیصلہ صادر فرمایا کہ بطور عمریٰ دی گئی چیز کا وہ شخص مالک ہوگا جیسے وہ چیز ھبہ کی گئی ہو۔

رواہ البخاری ومسلم عن جابر

۴۶۲۱۱......رقبیٰ مت کرو سو جس شخص کو بطور عمریٰ کوئی چیز دی گئی اس چیز میں میراث کا حکم چلے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن زید بن ثابت

کتاب الھبہ ......از قسم افعال

احکام

۴۶۲۱۲ ... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے کسی چھوٹے نابالغ بچے کو کوئی چیز بطور عطیہ دی اور وہ بچہ اپنے عطیہ کی حفاظت نہ کر سکتا ہو تو اس عطیہ کا اعلان کر دینا چاہیے اور اس پر گواہ بنا دینا چاہیے یہ عطیہ اس طرح جائز ہوگا گو کہ اس عطیہ کا ولی بچے کا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ مالک

۴۶۲۱۳ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس شخص کو کوئی چیز عطا کی گئی حالانکہ اس نے اس چیز کا سوال نہیں کیا تھا اس چیز کا عوض نہیں لیا جائے گا۔ اور اگر وہ چیز سوال پر عطا کی گئی تو دینے والا اس چیز کا زیادہ حقدار ہوگا حتی کہ وہ اس کا عوض نہ لے۔ رواہ عبدالرزاق

ھبہ واپس لینے کا بیان

فائدہ: ...... کوئی چیز اگر بطور ھبہ کسی کو دی گئی ہو تو واہب (ھبہ کرنے والا) اسے واپس لے سکتا ہے بشرطیکہ موہوب اجنبی ہو اور واہب نے موہوب سے ہبہ کا عوض نہ لیا ہو اگر واہب نے عوض لے لیا یا کسی رشتہ دار بیٹے وغیرہ کو ہبہ کیا تو اسے واپس نہیں لے سکتا۔ جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ھبہ واپس نہیں ہو سکتا ہم بھی کہتے ہیں ھبہ واپس لینا مروت کے خلاف ہے لیکن فی نفسہ جائز ہے اس پر بے شمار دلائل ہیں جیسا کہ آرہے ہیں۔ (تفصیل مطولات میں دیکھی جاسکتی ہے)

۴۶۲۱۴ ..... "مسند صدیق" زہری، سعید بن مسیب سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے لیے بری مثال نہیں پیش کی جاسکتی لہٰذا ھبہ کو واپس لینے والے کی مثال کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔

رواہ ابن عدی والخطیب وابن عساکر

۴۶۲۱۵ ..... "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک گھوڑا فی سبیل اللہ تعالیٰ سواری کے لیے دیا لیکن گھوڑے کے مالک نے اسے بہت دبلا کر دیا میں نے اس سے گھوڑا واپس خریدنا چاہا لیکن میں نے گمان کیا کہ اسے بیچنے میں رخصت ہے حتیٰ کہ میں رسول کریم ﷺ سے اس کا سوال نہ کرلوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا (واپس) مت خریدو اگر چہ وہ تمہیں ایک درہم ہی میں کیوں نہ دیتا ہو۔ چونکہ جو شخص بطور صدقہ دی ہوئی چیز واپس لیتا ہے اس کی مثال کتے کی سی ہے جو پھر سے اپنی قے چاٹنے لگتا ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والعدنی والحمیدی والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابوعوانۃ وابویعلی والطحاوی وابن حبان والبیھقی

۴۶۲۱۶ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے فی سبیل اللہ ایک گھوڑا سواری کے لیے دیا۔ چنانچہ ہمارا یہ طریقہ تھا کہ جب ہم فی سبیل اللہ سواری دیتے تو سواری لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے، ہم آپ ﷺ کے سپرد کر دیتے اور آپ جہاں بہتر سمجھتے کام میں لگا دیتے، میں بھی آپ ﷺ کے پاس گھوڑا لے کر آیا اور آپ ﷺ کو پیش کر دیا آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کو سواری کے لیے دے دیا۔ پھر میں نے کچھ عرصہ بعد اس شخص کو یہی گھوڑا بازار میں بیچتے ہوئے پایا میں نے اس سے گھوڑا واپس خریدنا چاہا میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا اسے مت خریدو اور نہ ہی اپنے صدقہ میں سے کچھ واپس لو۔

رواہ ابویعلی وابوالشیخ فی الوصایا

۴۶۲۱۷ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک اونٹنی اللہ کی راہ میں دی پھر میں نے اس اونٹنی کی نسل سے ایک اونٹ خریدنا چاہا میں نے اس کے متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ قیامت کا دن آجائے یہ اونٹنی اور اس کی اولاد

تمہارے اعمال کی ترازو میں ہوگی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابوذر الھروی فی الجامع وسعید بن المنصور

۴۶۲۱۸..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا صدقہ کیا یا فرمایا کہ سواری کے لیے دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ایک بچہ بکتا ہوا پایا آپ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کیا میں اسے خرید سکتا ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ تم اسے اور اس کے بچے کو قیامت کے دن پالو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۱۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے کوئی چیز کسی قریبی رشتہ دار کو ھبہ کی یا بطور صدقہ دی وہ اسے واپس نہیں لے سکتا اور جس شخص نے کوئی چیز بطور ھبہ دی اور اس پر وہ ثواب کا خواہشمند ہے وہ اپنے ھبہ پر برقرار رہے گا اور اس سے راضی ہو واپس لے سکتا ہے۔

رواہ مالک وعبدالرزاق ومسدد والطحاوی والبیھقی

ہبہ واپس لینے کی صورت

۴۶۲۲۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے بطور ھبہ کوئی چیز دی اور اس کا عوض نہ لیا وہ اس چیز کا زیادہ حقدار ہے البتہ اگر کسی قریبی رشتہ دار کو ھبہ کیا ہو تو واپس نہیں لے سکتا۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۶۲۲۲..... اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا فی سبیل اللہ سواری کے لیے دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہی گھوڑا یا اس کی نسل میں سے کوئی گھوڑا بازار میں بکتا ہوا پایا آپ رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑا خریدنا چاہا اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو حتیٰ کہ قیامت کے دن اسے پالو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۲۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صدقہ میں دی ہوئی چیز صدقہ لینے والے کے علاوہ کسی اور کے پاس پہنچ جائے اسے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر

۴۶۲۲۴..... محمد بن عبداللہ ثقفی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم نامہ لکھا کہ عورتیں خوشی سے یا ناخوشی سے عطیہ کرتی رہتی ہیں لہٰذا جو عورت بھی اپنے خاوند کو عطیہ کرے پھر اگر وہ اسے واپس لینا چاہے تو لے سکتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۲۵..... شمیط کی روایت ہے وہ سوید بن میمون نے ایک گھوڑا سواری کے لیے عطیہ کیا پھر اسے واپس خریدنا چاہا ان سے ایک شخص نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنا کیا ہوا صدقہ خریدنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۲۲۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے قریبی رشتہ دار کو کوئی چیز بطور ھبہ دی اور اس کا عوض نہ لیا وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۲۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے عطیہ کو واپس لیتا ہے اس کی مثال کتے کی سی ہے جو پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور پھر قے کر دیتا ہے پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۶۲۲۸..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے بطور ھبہ کوئی چیز کسی کو دی پھر اسے واپس لینا چاہا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کتے کی مثال ہے جو کھاتا ہے اور جب سیر ہو جاتا ہے قے کر ڈالتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔

رواہ ابن اعساکر

۴۶۲۲۹..... طاؤس کی روایت ہے۔ میں سنتا رہتا تھا دراں حالیکہ میں لڑکا تھا اور اس وقت لڑکے کہتے رہتے تھے: جو شخص اپنا ھبہ واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو قے کر دیتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے جب کہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ مثال بیان فرمائی ہے حتیٰ کہ بعد میں مجھے اس کی خبر دی گئی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس شخص کی مثال جو ھبہ کرے اور پھر اسے واپس لے کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

قبضہ سے قبل ھبہ کا حکم

۴۶۲۳۰..."مسند صدیق" ابن جریج نے ہمیں خبر دی ہے کہ سلیمان بن موسیٰ کا کہنا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حکمنامہ صادر کیا تھا کہ جس شخص نے کسی ایسے آدمی کو ہبہ کیا جواس کی حفاظت کر سکتا تھا۔ لیکن اس کے قبضہ میں دیا نہیں تو یہ عطیہ باطل ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ عطیہ کیا تھا جو قبضہ میں نہیں دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات کے وقت یہ عطیہ رد کر دیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۱.....حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عطیہ پر جب تک قبضہ نہ کیا جائے وہ میراث ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۴۶۲۳۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ لوگ اپنی اولاد کو عطیات کرتے ہیں اور پھر ان عطیات کو اپنے پاس روک لیتے ہیں جب کسی کا بیٹا مر جاتا ہے تو اس کا باپ کہتا ہے یہ میرا مال ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ اور جب خود مرنے لگتا ہے کہتا ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کو عطیہ کیا تھا، عطیہ وہی ہوتا ہے جس پر بیٹے یا باپ کا قبضہ ہو جائے۔ اور جو مر گیا وہ اس کی میراث ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۳.....سعید بن مسیب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت کی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ والد اپنی اولاد کا عطیہ قبضہ کر لیتے ہیں جب کہ اولاد چھوٹی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۴.....نضر بن انس کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ جس عطیہ پر قبضہ کر لیا جائے وہ جائز ہوتا ہے اور جس پر قبضہ نہ کیا جائے وہ دینے والے کی میراث ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

عمری ورقبی کا بیان

۴۶۲۳۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رقبی عمری کی مانند ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۶.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عمری کی رسول کریم ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ دینے والا یوں کہے: یہ چیز تیری ملکیت ہے اور تیرے بعد تیری اولاد کی ملکیت ہے" اور اگر یوں کہے کہ جب تک میں زندہ رہا" تو اس کی ملکیت اس چیز کے مالک کو جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۷....."ایضاً" رسول کریم ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کو کوئی چیز بطور عمری عطا کرے وہ لینے والے کی ملکیت ہوگی اور اس کے بعد اس کی اولاد کی ملکیت ہوگی اور یوں کہے" میں نے یہ چیز تمہیں عطا کر دی اور تیرے بعد تیری اولاد کی ملکیت ہوگی" یہ عطیہ مالک کو واپس نہیں ہوگا چونکہ یہ ایسا عطیہ ہے جس میں میراث کا حکم چل پڑا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۸.....محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے عمری کے متعلق سوال کیا: میں نے جواب دیا: رسول کریم ﷺ نے بطور عمری دی گئی چیز کو اس شخص کی ملکیت قرار دیا ہے جسے وہ چیز دی گئی ہو۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسی کے قائل ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول کریم کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص کو بطور عمری کوئی چیز دی گئی وہ اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے بعد اس کی اولاد کو وارثت میں ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۲۳۹.....حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے رقبی میں دی گئی چیز اس شخص کی ملکیت قرار دی ہے جسے دی گئی ہو اور بطور عمری دی گئی چیز بھی اس شخص کی ملکیت قرار دی ہے جسے دی گئی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۴۰.....عطاء بن ابی رباب کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے عمری کو جائز قرار دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کتاب الھجرتین......از قسم اقوال

۴۶۲۴۱......سب سے افضل ہجرت ہجرت باتہ ہے اور ہجرت باتہ یہ ہے کہ تم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہو اور ہجرت بادیہ یہ ہے کہ تم اپنے بادیہ (گاؤں دیہات) کی طرف واپس لوٹ جاؤ تمہیں ہر حال میں اطاعت وفرمانبرداری کرنی چاہیے خواہ تم تنگدستی میں ہو یا آسائش میں کسی کے دباؤ تلے ہو یا کشائش میں، ہر حال میں فرمانبرداری تمہارے اوپر واجب ہے۔رواہ الطبرانی عن واثلة

۴۶۲۴۲......اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی نازل کی کہ ان تین جگہوں میں سے جس جگہ بھی تم اترو گے وہی تمہارا دار ہجرت ہوگا۔وہ یہ ہیں مدینہ منورہ، بحرین اور قسرین۔رواہ الترمذی والحاکم عن جریر

۴۶۲۴۳......اہل ہجرت، ہجرت کی برکات اپنے ساتھ لے کر چلے گئے۔رواہ الطبرانی وابن عساکر عن مجاشع بن مسعود

۴۶۲۴۴......اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتیں ہیں۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی موسیٰ

۴۶۲۴۵......ہجرت کی دو قسمیں ہیں: (۱) شہری کی ہجرت (۲) دیہاتی کی ہجرت۔دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے دعوت دی جائے تو وہ دعوت قبول کرلے۔اور جب اسے حکم دیا جائے وہ اطاعت کرے شہری کی ہجرت آزمائشوں سے بھرپور ہے اور اس کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ہے۔

رواہ النسائی عن ابن عمر

۴۶۲۴۶......تمہارا ناس ہو! ہجرت کا معاملہ بڑا سخت ہے کیا تیرے پاس اونٹ ہیں جن کا تو صدقہ دیتا ہے عرض کیا جی ہاں تم دیہاتوں کے ماوراء بھی عمل کرو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی سعید

۴۶۲۴۷......مجھے تمہارا دار ہجرت دکھا دیا گیا ہے جو سیاہ پتھریلی زمین کے درمیان شورزمین تھی یا وہ ''ھجر'' ہے یا یثرب۔

رواہ الطبرانی والحاکم عن صھیب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۹

۴۶۲۴۸......جب تک کفار کے ساتھ جنگ جاری رہے گی تب تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان عن عبداللہ بن وقدان السعدی

۴۶۲۴۹......ہجرت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک توبہ کا دروازہ نہ بند ہو جائے اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔رواہ مسلم وابوداؤد عن معاویة

۴۶۲۵۰......فتح کے بعد ہجرت نہیں رہی: لیکن جہاد اور خلوص نیت (ہجرت کا قائم مقام) ہے اور جب تم سے جہاد میں نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو جہاد کے لیے نکلو۔رواہ مسلم عن عائشة واحمد بن حنبل والنسائی عن صفوان بن امیة واحمد بن حنبل والنسائی والترمذی عن ابن عباس

۴۶۲۵۱......فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔رواہ البخاری عن مجاشع بن مسعود

۴۶۲۵۲......ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد ہے اور خلوص نیت ہے جب تم سے جہاد میں نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو جہاد کے لیے نکلو۔جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس دن سے اس شہر (مکہ مکرمہ) کو حرمت والا قرار دیا ہے۔اس شہر میں مجھ سے قبل جنگ حلال نہیں ہوئی اور اب میرے لیے دن کے کچھ وقت کے لیے حلال کی گئی ہے اس شہر میں تا قیامت جنگ حرام ہے۔اس شہر کے کانٹے بھی نہ کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ ہی اس شہر میں گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے البتہ وہ شخص اسے اٹھا سکتا ہے جو اسے پہچانتا ہو۔اور سوائے اذخر گھاس کی کوئی اور گھاس نہ کاٹی جائے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابن عباس

۴۶۲۵۳......جو شخص اسلام لانے کے بعد شرک کرے اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ وہ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان فرق نہ کردے۔رواہ ماجہ عن معاویہ بن حیدة

حصہ اکمال

۴۶۲۵۴..... اے ابووہب! بطحاء مکہ کی طرف واپس لوٹ جاؤ اور اپنے گھروں میں ٹھہرے رہو چونکہ ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے لیکن جہاد اور خلوص نیت باقی ہے۔ جب تم سے جہاد میں نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو جہاد کے لیے نکلو۔ رواہ البخاری ومسلم

۴۶۲۵۵..... اے عثمان! میں نے اسی کا پختہ ارادہ کررکھا ہے تم اپنا رخ حبشہ کے عظیم شخص یعنی نجاشی کی طرف کرو۔ چونکہ وہ بڑا وفادار شخص ہے اپنے ساتھ رقیہ کو بھی لیتے جاؤ اسے اپنے پیچھے مت چھوڑ کر جاؤ اور مسلمانوں میں سے جو لوگ تمہاری طرح کی رائے رکھتے ہوں وہ بھی وہیں کا رخ کرلیں اور وہ بھی اپنے ساتھ اپنی عورتوں کو لیتے جائیں انھیں اپنے پیچھے چھوڑ کر نہ جائیں۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن اسماء بنت ابی بکر

۴۶۲۵۶..... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ہجرت حبشہ پر چل پڑے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کے بعد یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے ہجرت کی۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن اسماء بنت ابی بکر

۴۶۲۵۷..... اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوط علیہ السلام کے بعد وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔ (رواہ ابویعلی والبیہقی فی..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۲۵۸..... کیا تم لوگ راضی نہیں ہو کہ لوگوں کے لیے ایک ہی ہجرت ہے اور تمہارے لیے دو ہجرتیں ہیں۔ (رواہ ابن قانع عن خالد بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص عن ابیہ۔ چنانچہ انھوں نے اپنے بھائی عمرو بن سعید کے ساتھ ہجرت حبشہ کی جب مدینہ واپس لوٹے تو سخت غمزدہ ہوئے کہ وہ بدر کی جنگ میں شریک نہ ہو سکے اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث فرمائی)

۴۶۲۵۹..... میں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی جگہوں پر ہیں اور لوگ بھی اپنے جگہوں پر ہیں فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد ہے اور نیت ہے۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والحاکم والبیہقی فی الدلائل عن ابی سعید وزید بن ثابت ورافع بن خدیج معا

۴۶۲۶۰..... اے لوگو! ہجرت کرو اور اسلام پر کاربند رہو جب تک جہاد باقی ہے ہجرت ختم نہیں ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابی قرصافۃ

۴۶۲۶۱..... مہاجر تو وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑ دے اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمرو

۴۶۲۶۲..... ہجرت کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ تم برائیوں کو چھوڑ دو، دوسری یہ کہ تم اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کرکے آجاؤ۔ جب تک توبہ قبول ہوتی رہے گی ہجرت ختم نہیں ہوگی اور ہجرت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا دلوں پر مہر لگا دی جائے گی اور لوگوں کے اعمال لپیٹ دیئے جائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن عبد الرحمن بن عوف ومعاویۃ وابن عمرو

۴۶۲۶۳..... سب سے افضل ہجرت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے مکروھات کو چھوڑ دو۔

رواہ احمد بن حنبل وعبد بن حمید عن جابر والنسائی والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۶۲۶۴..... سب سے افضل ہجرت یہ ہے کہ تم برائیوں کو چھوڑ دو۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن عبسۃ

گناہوں کو چھوڑنا بھی ہجرت ہے

۴۶۲۶۵..... سب سے افضل اسلام یہ ہے کہ دوسرے مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں اور افضل ترین ہجرت یہ ہے کہ تم اپنے رب تعالیٰ کے مکروہات کو چھوڑ دو۔ ہجرت کی دو قسمیں ہیں شہری کی ہجرت اور دیہاتی کی ہجرت۔ دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے دعوت دی جائے وہ اسے قبول کرلے اور جب اسے حکم دیا جائے وہ اطاعت بجالائے جب کہ شہری کی ہجرت آزمائشوں سے پر ہے اور اس کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ہے۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن ابن عمرو

۴۶۲۶۶..... اے فدیک! نماز قائم کرو، زکوۃ دیتے رہو برائیاں چھوڑ دو اور جہاں چاہو اپنی قوم کی سرزمین پر سکونت پذیر ہو اس طرح تم مہاجر ہو جاؤ گے۔ (رواہ ابن حبان والبیہقی وابن عساکر عن صالح بن بشیر بن فدیک کہ فدیک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ لوگوں کا خیال ہے کہ جس شخص نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہوگیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۲۶۷..... اے فدیک! نماز قائم کرو رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو مہمان نوازی کرو اپنی قوم کی سرزمین میں سکونت پذیر رہو۔

رواہ البغوی والباوردی عن صالح بن بشیر بن فدیک عن ابیہ وقال البغوی ولااعلم لہ غیر ھذا

۴۶۲۶۸..... تم لوگ کیوں غم کرتے ہو لوگوں کے لیے ایک ہجرت ہے جب کہ تمہارے لئے دو ہجرتیں ہیں ایک ہجرت تم نے اس وقت کی جب تم حبشہ کے بادشاہ کی طرف چل پڑے دوسری ہجرت تمہاری یہ ہوئی کہ تم حبشہ سے میری طرف آئے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن خالد بن سعید بن العاص

۴۶۲۶۹..... جس نے ایسا کہا اس نے جھوٹ بولا: تمہارے لیے دو ہجرتیں ہیں۔ ایک ہجرت تم نے نجاشی کی طرف کی ہے اور دوسری ہجرت میری طرف کی ہے۔ رواہ الطبرانی عن اسماء بنت عمیس

۴۶۲۷۰..... تمہیں ہجرت کرلینی چاہیے چونکہ ہجرت جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ رواہ النسائی عن ابی فاطمۃ

۴۶۲۷۲..... مہاجر کا عمل دیہاتی کے عمل پر ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے عالم کا عمل عابد کے عمل پر ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے پوشیدہ عمل اعلانیہ عمل سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور جس شخص کا ظاہر اور باطن برابر ہوا اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اس شخص پر فخر کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! یہ میرا سچا بندہ ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق والدیلمی عن ابن عباس وفیہ عمر بن ابی البلخی شیخہ الحکیم الترمذی ضعیف

۴۶۲۷۳..... جب تک کفار کے ساتھ قتال جاری رہے گا اسوقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن مندہ والبخاری ومسلم عن عبداللہ بن السعدی والبغوی وابن مندہ وابونعیم فی المعرفۃ عن عبداللہ بن السعدی المصری وقیل البصری

۴۶۲۷۴..... ہجرت اسوقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک دشمن کے ساتھ قتال جاری رہے گا۔ رواہ البغوی عن ابن السعدی

۴۶۲۷۵..... تیری ہلاکت ہو! ہجرت کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ کیا تیرے اونٹ ہیں جن کی تو زکوۃ دیتا ہو؟ عرض کیا: جی ھاں۔ فرمایا: دیہاتوں میں رہتے ہوئے عمل کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں کمی نہیں کرے گا۔ (رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن حبان عن ابی سعید کہ ایک دیہاتی۔ (اعرابی) نے نبی کریم ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۲۷۶..... جب تک توبہ قبول ہوتی رہے گی اس وقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوجائے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوجائے گا ہر دل پر مہر لگادی جائے گی اور لوگوں کے اعمال لپیٹ دیئے جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن عوف ومعاویۃ بن عمرو

۴۶۲۷۷..... فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، لیکن ایمان، نیت اور جہاد پھر بھی باقی ہیں اور عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ حرام ہے۔

رواہ الحسن بن سفیان والبغوی والباوردی وابن السکن وابن مندہ وابن قانع والطبرانی وابونعیم عن الحارث ابن غزیة الانصاری

۴۶۲۷۸..... فتح کے بعد ہجرت نہیں ہے۔رواہ عبدالرزاق عن انس

کتاب الھجرتین ......از قسم افعال

۴۶۲۷۹..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا دراں حالیکہ آپ ﷺ غار (ثور) میں تھے: یارسول اللہ! ان کفار میں سے اگر کسی کی نظر اپنے قدموں پر پڑ جائے تو یقیناً ہمیں دیکھ پائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔رواہ ابن سعد وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن الترمذی وابن جریر فی تھذیب الآثار وابن المنذر وابوعوانة وابن حبان وابن مردویہ وابونعیم فی المعرفة

۴۶۲۸۰..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک آدمی آیا حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرنے لگا میں نے عرض کیا! یارسول اللہ! کیا یہ آدمی ہمیں نہیں دیکھ پاتا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص ہمیں دیکھ سکتا تو وہ ہماری طرف منہ کرکے پیشاب نہ کرتا یعنی یہ دونوں حضرت اس وقت غار ثور میں تھے۔رواہ ابویعلی وضعف

۴۶۲۸۱..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ایک آدمی کو غار کی طرف آتے ہوئے دیکھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر اس شخص نے اپنے قدموں پر نظر ڈال دی یقیناً ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہرگز نہیں چونکہ فرشتوں نے اس کے آگے پردہ کر رکھا ہے تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ شخص ہماری طرف منہ کرکے پیشاب کرنے بیٹھ گیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر! اگر یہ ہمیں دیکھ سکتا ایسا ہرگز نہ کرتا۔رواہ ابونعیم فی الدلائل من طریق آخر

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قربانی

۴۶۲۸۲..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب وہ دونوں حضرات غار ثور میں پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا جس پر اپنے پاؤں رکھ دیئے اور عرض کیا: اگر کوئی بچھو یا سانپ ہو تو اس کے ڈسنے کا گزند مجھی کو پہنچے۔

رواہ ابن ابی شیبة وابن المنذر وابوالشیخ وابونعیم فی الدلائل

۴۶۲۸۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم غار ثور میں داخل ہونے کے لئے اوپر چڑھ رہے تھے میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ کے قدموں سے خون رس رہا تھا جب کہ میرے پاؤں چلنے کے عادی ہونے کی وجہ سے چٹان کی مانند تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم ﷺ ننگے پاؤں چلنے کے عادی نہیں تھے۔رواہ ابن مردویہ

۴۶۲۸۴..... عمرو بن حارث اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون سورت توبہ کی قرات کرے گا؟ ایک شخص بولا: میں قرات کرتا ہوں فرمایا: پڑھو۔ چنانچہ جب وہ شخص اس آیت پر پہنچا۔

''اذیقول لصاحبہ لاتحزن'' جب انھوں نے اپنے ساتھی سے کہا: غم نہ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم! ان کا ساتھی میں ہی ہوں۔رواہ ابن ابی حاتم

۴۶۲۸۵..... حبشی بن جنادہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر کوئی مشرک اپنا سر اوپر اٹھالیتا ہے تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! غم نہ کیجئے چونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔رواہ ابن شاھین وفیہ حصن بن مخارق واہ

۴۶۲۸۶.....حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے والد عازب سے تیرہ (۱۳) درہم کے بدلہ میں ایک زین خریدی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے والد صاحب سے فرمایا: براء سے کہو وہ اسے اٹھا کر میرے گھر تک پہنچا دے۔ والد نے کہا: نہیں۔ حتیٰ کہ آپ مجھے بتا دیں کہ جب آپ رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے تھے اسوقت اپ کے ساتھ کیا بیتی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم (اپنے گھروں سے) نکل پڑے ہم پورا دن اور پوری رات چلتے رہے حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہو گیا میں نے ادھر، ادھر دیکھا تا کہ مجھے کوئی سایہ نظر آئے جس کے نیچے ہم پناہ لے سکیں چنانچہ یکایک ہم ایک چٹان کے پاس پہنچ گئے میں اس کی طرف آگے بڑھا۔ دیکھا کہ اس کا کچھ سایہ نکل چکا ہے میں نے رسول کریم ﷺ کے لیے جگہ درست کی اور آپ کے لیے ایک کپڑا بچھا دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لیٹ جائیں چنانچہ آپ ﷺ لیٹ گئے پھر میں وہاں سے تھوڑا آگے چل دیا تا کہ میں دیکھوں کہ ہماری تلاش میں تو کوئی نہیں آرہا۔ اچانک بکریوں کے ایک چرواہے پر میری نظر پڑی میں نے اس سے پوچھا: اے چرواہے! تو کس کا غلام ہے؟ چرواہے نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا کہ میں اس کا غلام ہوں میں اسے جانتا تھا۔ میں نے کہا: کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم مجھے دودھ دوہ کر دے سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں میں نے اسے دودھ دوہنے کا حکم دیا اس نے ایک بکری پکڑی: پھر میں نے اس سے کہا کہ بکری کے تھنوں سے غبار اچھی طرح جھاڑ لو اس نے تھنوں سے غبار جھاڑ دیا پھر میں نے ہاتھوں سے غبار جھاڑنے کو کہا: اس نے ہاتھوں سے غبار جھاڑ دیا میرے پاس ایک برتن تھا جس کے منہ پر ایک کپڑا بندھا ہوا تھا چنانچہ اس نے میرے لیے کچھ دودھ دوہا، پھر میں نے برتن میں تھوڑا سا پانی ڈالا حتیٰ کہ برتن کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آیا۔ آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دودھ پی لیں آپ نے دودھ نوش فرمایا حتیٰ کہ میں راضی ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا: ہمیں یہاں سے کوچ کرنے کا وقت ہو چکا ہے۔ ہم وہاں سے کوچ کر گئے جب کہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ ہمیں بجز سراقہ بن مالک بن جعشم کے کوئی نہیں پاسکا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شخص ہماری تلاش میں نکلا ہے جو ہمارے قریب پہنچ چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: غم مت کرو چونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ حتیٰ کہ جب سراقہ ہمارے قریب ہو گیا حتیٰ کہ ہمارے اور اس کے درمیان ایک نیزے یا دو نیزوں یا تین نیزوں کا فرق رہ گیا تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شخص ہماری تلاش میں ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ میں رونے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا بخدا! میں اپنے لیے نہیں رو رہا ہوں میں تو آپ کے لیے رو رہا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے اسے بددعا دی اور فرمایا یا اللہ! ہماری طرف سے تو جیسے چاہے اس سے نمٹ لے۔ چنانچہ اسی وقت سراقہ کا گھوڑا گھٹنوں تک پتھریلی زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے فوراً گھوڑے سے نیچے چھلانگ لگادی اور بولا اے محمد! میں جانتا ہوں کہ یہ آپ کے بددعا کا اثر ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے اب دعا کرو کہ مجھے اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے اللہ کی قسم میں اپنے پیچھے کے جمع لوگوں کو آپ کی بابت عدم دستیابی کا یقین دلا دوں گا یہ رہا میرا ترکش اس سے ایک تیر نکال لیں اور یقیناً آپ کا گزر فلاں جگہ سے میری بکریوں کے پاس سے ہوگا ان بکریوں سے اپنی ضرورت پوری کر لینا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تیری بکریوں کی کوئی ضرورت نہیں پھر رسول کریم ﷺ نے اس کے لیے دعا کی اور وہ عذاب سے آزاد ہو گیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف واپس چلا گیا۔ رسول کریم ﷺ آگے چل پڑے میں آپ کے ہمراہ رہا حتیٰ کہ ہم رات کو مدینہ پہنچے آپ ﷺ سے لوگ ملنے لگے لوگ راستوں اور گلیوں میں نکل آئے الغرض خدام اور بچوں تک سب ہی ہجوم کر آئے اور اللہ اکبر کے نعرے بلند ہونے لگے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں محمد ﷺ آ گئے ہیں لوگ آپس میں جھگڑنے لگے کہ رسول کریم ﷺ کس کے یہاں تشریف لے جائیں اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج رات بنو نجار جو کہ عبدالمطلب کے ماموں ہیں کے پاس ٹھہروں گا تا کہ میں ان کا احترام کرسکوں۔ صبح کو جہاں کا آپ کو حکم ملا وہاں پہنچ گئے۔

رواه ابن ابی شيبة واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن خزيمة والبيهقی فی شعب الايمان والبيهقی فی الدلائل

۴۶۲۸۷.....حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں (ہجرت کے موقع پر) رسول کریم ﷺ کے ہمراہ چل پڑا ہم عرب کی بستیوں میں سے ایک بستی کے قریب پہنچے رسول کریم ﷺ نے بستی کی ایک طرف ایک گھر دیکھا آپ اس کی طرف چل دیئے جب ہم اس گھر میں

گئے وہاں صرف ایک عورت تھی وہ بولی: اے اللہ کے بندے! میں عورت ہوں میرے ساتھ کوئی نہیں ہے جب تم کسی بستی میں جاؤ تو تمہیں بستی کے کسی بڑے آدمی کے پاس جانا چاہئے۔ آپ ﷺ نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ یہ شام کا وقت تھا اتنے میں اس عورت کا ایک بیٹا بکریاں ہانکتے ہوئے آ گیا۔ عورت نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹا! یہ بکری اور چھری ان دو آدمیوں کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ میری امی کہہ رہی ہے کہ اس بکری کو ذبح کرو، خود بھی کھاؤ اور ہمیں بھی کھلاؤ۔ چنانچہ جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: چھری واپس لے جاؤ اور میرے پاس کوئی برتن لاؤ لڑکا بولا: یہ بکری بانجھ ہو چکی ہے اور اس میں دودھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ میرے پاس برتن تو لاؤ چنانچہ لڑکا گیا اور اپنے ساتھ برتن لیتا آیا۔ نبی کریم ﷺ نے برتن تھا لئے پھر دودھ دوہا حتیٰ کہ برتن بھر گیا پھر فرمایا کہ یہ دودھ اپنی ماں کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ اس عورت نے سیر ہو کر دودھ پیا لڑکا برتن لے کر واپس آ گیا آپ نے فرمایا: یہ بکری لے جاؤ اور دوسری لے آؤ آپ نے اس بکری کو بھی پہلی کی طرح دوہا پھر مجھے دودھ پلایا۔ پھر لڑکا ایک اور بکری لیتا آیا آپ نے اسے بھی پہلی کی طرح دوہا اور پھر خود نبی کریم ﷺ نے دودھ پیا ہم نے یہیں پر یہ رات گزاری پھر ہم (صبح ہوتے ہی) چل پڑے چنانچہ یہ عورت آپ کو بابرکت (مبارک) شخصیت کے نام سے پکارتی تھی اس عورت کی بکریاں بہت زیادہ بڑھ گئیں حتیٰ کہ مدینہ تک اس کی بکریوں کا شور وغل رہتا تھا (اس کے بعد) ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہیں سے گزر ہوا اس عورت کے بیٹے نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ کو پہچان لیا اور اپنی ماں سے کہنے لگا: اے امی! یہ وہی شخص ہے جس کے ساتھ وہ بابرکت شخصیت ہمارے یہاں ٹھہری تھی چنانچہ لڑکے کی ماں کھڑی ہوئی اور کہنے لگی اے اللہ کے بندے! تمہارے ساتھ وہ کون شخصیت تھی؟ جواب دیا: کیا تم انھیں نہیں جانتی ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: وہ نبی آخر الزماں ﷺ ہیں۔ عورت نے عرض کیا: مجھے ان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عورت کو آپ ﷺ کے پاس لائے آپ ﷺ نے اس عورت کو کھانا کھلایا اور عطیہ عنایت فرمایا جب کہ عورت نے آپ ﷺ کو کچھ پنیر اور دیہات کا کچھ سامان دیا آپ ﷺ نے عورت کو تحفہ میں کپڑے پہنائے اور عطیہ دیا۔ چنانچہ وہ عورت متاثر ہو کر اسلام آ گئی۔

رواہ البیہقی فی الدلائل وابن عساکر قال ابن کثیر مسندہ حسن

فائدہ:...... یہ حدیث مختلف طرق سے مروی ہے اس عورت کا نام ام معبد رضی اللہ عنہ ہے جو اسلام لے آئی تھی۔

۴۶۲۸۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد ہجرت نہیں ہے۔

رواہ النسائی وابویعلی وابن مندہ فی غرائب شعبہ وسعید بن المنصور

۴۶۲۸۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مدینہ میں سخت انتظار میں دیتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کب تشریف لائیں گے۔ انصار صبح کو ایک ٹیلے پر چڑھ جاتے اور اس پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ سورج بلند ہو جاتا جب سورج بلند ہو کر تپش دینے لگتا لوگ اپنے گھروں کو واپس لوٹ آتے اسی دوران ہم رسول کریم ﷺ کی انتظار میں تھے اچانک ایک یہودی جو ٹیلے پر کھڑا تھا پکارنے لگا: اے جماعت عرب! یہ ہیں تمہارے صاحب جن کی انتظار میں تم لگے ہوئے ہو۔ رواہ البزار وحسنہ الحافظ ابن حجر فی فوائد

۴۶۲۹۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روحاء کے ماوراء اپنا مال مت رکھو اور نہ ہی ہجرت کے بعد واپس لوٹو مکہ کے چھوڑے ہوئے لوگوں کی بیویوں سے نکاح مت کرو بلکہ اپنی عورتوں سے ان کے گھروں میں نکاح کرو۔ رواہ المحاملی فی امالیہ

۴۶۲۹۱...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرزمین ہجرت میں سات سو گنا زیادہ نفقہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۲۹۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے جبریل امین سے دریافت کیا: ہجرت میں میرے ساتھ کون ہونا چاہیے؟ جبریل نے کہا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ رواہ الحاکم

۴۶۲۹۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہجرت کے لیے نکلے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی نکلے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی پر اعتماد نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ غار میں داخل ہوئے۔ رواہ ابوبکر فی الغیلانیات

۴۶۲۹۴...... ''مسند براء بن عازب'' رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے یہ حضرات ہمارے پاس تشریف لائے

ہیں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، ابن ام مکتوم یہ دونوں حضرات ہمیں قرآن پڑھاتے تھے پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ سعید رضی اللہ عنہ آئے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس آدمیوں کے ہمراہ تشریف لائے۔ پھر رسول کریم ﷺ تشریف لائے میں نے اہل مدینہ کو اتنا زیادہ خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا کہ آپ ﷺ کی آمد پر خوش ہوئے تھے آپ اس وقت تشریف لائے جب میں نے سورت ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' پڑھ لی جو کہ اوساط مفصل میں سے ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

ہجرت نبوی ﷺ کا بیان

۴۶۲۹۵...... ''مسند بشیر بن فدیک'' ابونعیم کہتے ہیں: ان کی ایک ہی روایت ہے اوزاعی، زہری، صالح بن بشیر بن فدیک سے مروی ہے کہ ان کے دادا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں کا خیال ہے کہ جس نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے فدیک! نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو برائیاں چھوڑ دو اپنی قوم کی سرزمین میں جہاں چاہو رہو تم مہاجر ہو جاؤ گے۔

رواہ البغوی و ابن منده و ابونعیم وقال ذکره عبدالله بن عبدالجبار الخبائری عن الحارث بن عبیدة عن محمد بن ولید الزبیده عن الزهری فقال عن صالح بن بشیر عن ابیه قال جاء فدیک

۴۶۲۹۶...... جریر بجلی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قبیلہ خثعم کی طرف سریہ (لشکر) روانہ کیا لیکن لوگوں نے سجدہ کر کے اپنے آپ کو بچالیا۔ (یعنی یہ ظاہر کیا کہ ہم مسلمان ہیں) لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا عذر خاطر میں نہ لاتے ہوئی ان کا قتل عام شروع کر دیا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر کی گئی نبی کریم ﷺ نے لشکر کو مقتولین کی نصف دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں ہر اس مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکین کے درمیان مقیم ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیوں؟ فرمایا: کیا تم ان کی جلتی ہوئی آگ نہیں دیکھ سکتے تھے۔

رواہ العسکری فی الامثال والبیهقی فی شعب الایمان

۴۶۲۹۷...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی ایک روایت نقل کرتے ہیں۔ رواہ العسکری

۴۶۹۹۸...... جنادہ بن امیہ ازدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہجرت کی چنانچہ ہجرت کے متعلق ہمارا آپس میں اختلاف ہوگیا۔ ہم میں سے بعض کہنے لگے: ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے جب کہ بعض کہہ رہے تھے کہ ابھی منقطع نہیں ہوا۔ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی مسئلہ آپ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک کفار کے ساتھ قتال جاری رہے گا تب تک ہجرت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

بروز پیر مدینہ منورہ پہنچنا

۴۶۲۹۹...... حارث بن خزیمہ بن ابی غنم انصاری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ۱۴ ربیع الاول بروز سوموار (پیر) مدینہ منورہ تشریف لائے تھے جنگ بدر رمضان المبارک میں بروز سوموار ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے بھی پندرہ (۱۵) ربیع الاول بروز سوموار رحلت فرمائی۔ رواہ ابونعیم

۴۶۳۰۰...... ''مسند حبیش بن خالد بن اشعر خزاعی قدیدی جو کہ عاتکہ معبد کے بھائی ہیں۔'' حزام بن ھشام بن حبیش بن خالد خزاعی اپنے والد اور دادا کے واسطہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو آپ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مولائے ابوبکر عامر بن فہیرہ اکھٹے تھے ان حضرات کے رہبر عبداللہ بن اریقط لیثی تھے چنانچہ یہ حضرات ام معبد خزاعیہ کے خیمہ کے پاس سے گزرے ام معبد ایک قوی اور دلیر خاتون تھیں عموماً خیمے کے باہر چادر اوڑھ کر بیٹھ جاتی تھیں اور ادھر سے گزرنے والے مسافروں کو کھانا کھلاتی اور پانی پلاتی تھیں چنانچہ ان حضرات نے ام معبد سے دریافت کیا: کہ تمہارے پاس گوشت یا کھجوریں ہوں تو ہم خریدنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کے پاس کوئی چیز دستیاب نہ ہوسکی اتفاق سے زادِ راہ ختم ہو چکا تھا جب کہ اس بستی والے لوگ قحط کی حالت میں تھے ام معبد نے

کہا: بخدا، اگر ہمارے پاس کچھ موجود ہوتا تو میں ہرگز آپ کو کسی کا محتاج نہ پاتی اتنے میں رسول کریم ﷺ کی نظر ایک بکری پر پڑی جو خیمہ کے ایک کونے میں بندھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟ عرض کیا اس بکری کو تھکن نے پیچھے کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس میں کچھ دودھ ہے؟ عرض کیا: اس بکری کا دودھ دینا اس کے جنگل میں جانے سے زیادہ دشوار ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہوں۔ ام معبد نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگر آپ اس میں دودھ دیکھیں تو لیجئے، آپ ﷺ نے بسم اللہ کہہ کر تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ، ام معبد کو اس بکری سے برکت عطا فرما۔ چنانچہ بکری نے ٹانگیں پھیلا دیں کثرت سے دودھ دیا اور فرمانبردار ہوگئی آپ نے ان سے ایسا برتن مانگا جو ساری قوم کو سیراب کر دے چنانچہ برتن لایا گیا آپ نے اس میں سیلاب کی طرح دودھ دوہا یہاں تک کہ جھاگ برتن کے اوپر آ گئی چنانچہ وہ دودھ ام معبد نے پیا حتیٰ کہ وہ سیراب ہوگئیں پھر آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پلایا وہ بھی سیراب ہو گئے سب سے آخر میں آنحضرت ﷺ نے نوش فرمایا: (چونکہ قوم کے ساقی کو آخر میں پینا چاہیے) سب نے پینے کے بعد دوبارہ پیا اور سب سیر ہو گئے آپ نے پھر پہلے کی طرح دوبارہ دوہا اور اس مرتبہ کا دودھ ام معبد کے پاس چھوڑ دیا (اس کے بعد آپ ﷺ اپنے رفقاء کے ساتھ کوچ کر گئے) تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اتنے میں ام معبد کے شوہر ابو معبد اپنی بکریاں ہنکاتے ہوئے آ گئے، جو دبلی پتلی تھیں اور اچھی طرح چل بھی نہیں سکتی تھیں گویا ان کی ہڈیوں میں گودا ہی نہیں رہا۔ (اور نہ ہی ان میں چربی تھی ابو معبد نے خیمہ میں دودھ دیکھ کر تعجب کیا اور پوچھا: تمہیں یہ دودھ کہاں سے مل گیا جب کہ بکریاں چرنے کے لیے گھر سے بہت دور گئی ہوتیں اور نہ ہی گھر پر کوئی دودھ دینے والی بکری تھی ام معبد نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے سوا کچھ نہیں ہوا کہ ہمارے پاس سے ایک بابرکت بزرگ گزرے ہیں جن کی یہ برکتیں تھیں۔ ابو معبد نے کہا میرے خیال میں یہ وہی قریش کے صاحب ہیں جن کی تلاش کی جارہی ہے اے ام معبد مجھے ذرا ان کی صفات تو بتاؤ۔ ام معبد نے کہا: میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جن کی صفائی اور پاکیزگی کی مثال نہیں ملتی ان کا چہرہ نہایت نورانی ہے حسین وجمیل ہیں، آنکھوں میں کافی سیاہی ہے پلک کے بال خوب گھنے ہیں آواز میں بلندی ہے سیاہی کی جگہ میاں خوب تیز ہے سفیدی کی جگہ سفیدی تیز ہے آبروئیں باریک ہیں اور آپس میں ملی ہوئی ہیں بالوں کی سیاہی بھی خوب تیز ہے گردن میں بلندی اور داڑھی میں گھنا پن ہے، جب خاموش ہوتے ہیں تو ان پر وقار چھا جاتا ہے، اور جب ہنستے ہیں تو حسن کا غلبہ ہو جاتا ہے، گفتگو ایسی ہے جیسے موتیوں کی لڑی گر رہی ہو شیریں گفتار ہیں دوٹوک بات کرنے والے ہیں، ایسے کم گو نہیں کہ جن سے مقصد ہی پورا نہ ہو اور نہ ہی فضول گو ہیں، دور سے دیکھو تو سب سے زیادہ بارعب وحسین ہیں، قریب سے سب سے زیادہ شیریں گفتار اور جمیل ہیں ایسے متوسط اندام ہیں کہ تم درازی قدم کا عیب نہ لگاؤ گے اور نہ ہی کوئی آنکھ انھیں کوتاہ قد ہونے کی وجہ سے حقیر جانے گی، وہ دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ معلوم ہوتے ہیں دیکھنے میں وہ تینوں میں سب سے زیادہ بارونق اور مقدار میں حسین ہیں ان کے رفقاء انھیں گھیرے رکھتے ہیں، جب کچھ فرماتے ہیں تو لوگ بغور آپ کا کلام سنتے ہیں، جب کوئی حکم دیتے ہیں تو سب ان کا حکم بجالانے کے لیے دوڑ پڑتے ہیں وہ مخدوم ہیں وہ نہ ترش رو ہیں اور نہ ہی زیادہ گو ابو معبد نے کہا: واللہ یہ قریش کے وہی صاحب ہیں جن کا ہم سے تذکرہ کیا گیا تھا۔ اے ام معبد! اگر میں اس وقت موجود ہوتا ضرور درخواست کرتا کہ میں ان کی صحبت میں رہوں، اگر میں نے ایسا موقع پایا تو ضرور ایسا کروں گا۔

اسی دوران مکہ میں ایک غیبی آواز سنی گئی، جسے لوگ سنتے تو تھے لیکن آواز والے کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ کوئی یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

جزی الله رب الناس خير جزا ئه رفيقين قالا خيمتي ام معبد.

اللہ تعالیٰ جو پروردگار ہے تمام لوگوں کا بہترین جزا دے ان دونوں رفیقوں کو جو ام معبد کے خیموں میں اترے۔

هما نز لا لها با لهدى واهتد به فقد فاز من امسى رفيق محمد.

وہ دونوں ام معبد کے پاس ھدایت لے کر اترے اور وہ ہدایت یافتہ ہوگئی اور جو محمد کا رفیق ہوا وہ کامیاب ہو گیا۔

فيا لقصي ما زوى الله عنكم به من فعال لاتجازى وسؤدد.

اے قبیلہ قصی تمہیں کیا ہو گیا اللہ نے تمہیں ایسے کام اور ایسی سرداری کی توفیق نہیں دی جس کی جزا مل سکے۔

لیھن بنی کعب مکان فتاتھم . ومقعد ھا للمؤ منین بمرصد.

مبارک ہو بنی کعب کوان کی عورت کا مقام اور اہل ایمان کے لیے اس کے ٹھکانا کا کام آنا۔

سلوا اختکم عن شانھا وانا ئھم فانکم ان تسالوا الشاۃ تشھد.

تم اپنی بہن سے اس کی بکری اور برتن کا حال تو دریافت کرو اگر تم بکری سے بھی دیافت کروگے تو بکری بھی گواہی دے گی۔

دعا ھا بشاۃ حائل فتحلبت علیہ صریحا ضرۃ الشاۃ مز بد.

آپ نے اس سے بکری مانگی پس اس نے اس قدر دودھ دیا کہ کف سے بھرا ہوا تھا۔

فغادر ھا رھنا لدیھا بحالب یر ددھا فی مصد ر ثم مورد.

پھر وہ بکری آپ اسی کے پاس چھوڑ آئے جو ہر آنے اور جانے والے کے لیے دودھ نچوڑتی تھی۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو جب ہاتف کے یہ اشعار پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ اشعار فرمائے۔

لقد خاب قوم غاب عنھم نبیھم . وقدس من یسری الیہ ویغتدی.

البتہ خائب وخاسر ہوئے وہ لوگ جس میں سے ان کا پیغمبر چلا گیا اور وہ پاک ومقدس ہوگیا۔

تر حل عن قوم فضلت عقو لھم وحل علی قوم بنور مجدد.

اس نبی نے ایسی قوم سے کوچ کیا جن کی عقلیں گم ہو چکی ہیں جب کہ ایک دوسری قوم کے پاس ایک نیا نور لے کر اترے۔

ھدا ھم بہ بعد الضلا ل ربھم وارشد ھم من یتبع الحق برشد.

خدا نے گمراہی کے بعد اس نور سے ان کی رہنمائی کی اور جو حق کا اتباع کرے گا وہ ہدایت پائے گا۔

وھل یستوی ضلال قوم تسکعوا عمایتھم ھاربہ کل مھتد.

اور کیا ہدایت پانے والے اور گمراہی میں گھرے ہوئے برابر ہوسکتے ہیں۔

وقد نزلت منہ علی اھل یثرب رکاب ھدی حلت علیھم باسعد.

اور اہل یثرب پر ہدایت کا قافلہ سعادتوں اور برکتوں کو لے کر اترا ہے۔

نبی یری مالا یر ی الناس حولہ ویتلو کتاب اللہ فی کل مشھد.

وہ نبی ہیں جنھیں وہ چیزیں نظر آتی ہیں کہ جوان کے پاس بیٹھنے والوں کو نظر نہیں آتیں

اور وہ ہر مجلس میں لوگوں کے سامنے اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔

وان قال فی یوم مقالۃ غائب فتصد یقھا فی الیوم اوفی ضحی الغد.

اور اگر وہ کوئی غیب کی خبر سناتے ہیں تو آج ہی یا کل صبح تک اس کا صدق اور اس کی سچائی ظاہر ہو جاتی ہے۔

لیھن بنی کعب مکان فتا تھم ومقعد ھا للمؤمنین بمرصد.

مبارک ہو بنی کعب کوان کی عورت کا مقام اور اہل ایمان کے لیے اس کے ٹھکانا کا کام آنا۔

لیھن ابا بکر سعادۃ جدہ بصحبتہ من اسعد اللہ یسعد.

ابوبکر کو اپنے نصیب کی سعادت جو بوجہ صحبت آنحضرت انھیں حاصل ہوئی مبارک ہو جس کو اللہ تعالیٰ سعادت دیتا ہے وہی سعید ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی وابونعیم وابن عساکر

۴۶۳۰۱.....ایاس بن مالک بن اوس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں جب رسول کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے لیے نکلے، مقام جحفہ میں ہمارے اونٹوں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: یہ کس کے اونٹ ہیں؟ جواب دیا: کہ یہ قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کے ہیں، آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ان شاء اللہ سلامتی میں رہیں گے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے۔ جواب دیا: میرا نام مسعود ہے آپ نے

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ان شاء اللہ تم سعادت پالو گے۔ چنانچہ میرے والد آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ کو سواری کے لیے ایک اونٹ پیش کیا۔ رواہ ابن العباس السراج فی تاریخه وابو نعیم

۴۶۳۰۲..... خالد بن سعید بن عاص اور ان کے بھائی عمرو ہجرت کر کے حبشہ گئے ہو گئے تھے جب رسول کریم ﷺ کے پاس واپس (مدینہ) لوٹے تو آپ سے ملاقات کی جب کہ جنگ بدر کو ایک سال گزر چکا تھا۔ ان حضرات نے جنگ بدر میں غیر حاضری پر غم کا اظہار کیا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں غمزدہ ہوتے ہو چونکہ لوگوں کو ایک ہجرت کا ثواب ملا ہے جب کہ تمہیں دو ہجرتوں کا ثواب ملا ہے۔ تم نے ایک ہجرت صاحب حبشہ (نجاشی) کی طرف کی پھر تم صاحب حبشہ کے پاس سے میرے پاس ہجرت کر کے آئے ہو۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۴۶۳۰۳..... ''مسند خالد بن ولید'' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے قبیلہ خثعم کی طرف بھیجا۔ چنانچہ قبیلہ والوں نے سجدہ کر کے پناہ لینی چاہی۔ لیکن ہم نے ان کا قتل عام کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے نصف دیت کا فیصلہ کیا پھر فرمایا کہ میں ہر اس مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکین کے ساتھ رہ رہا ہو تم ان کی آگ اکٹھے جلتی ہوئی نہ دیکھو۔ رواہ الطبرانی

۴۶۳۰۴..... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اسلام لانے کی غرض سے اپنے گھر سے چل پڑا اور رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ اسوقت آپ ﷺ نے نماز میں تھے میں نے آخری صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی رسول کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے میرے پاس آئے میں آخری صف میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اسلام لانے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: اسلام تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔ فرمایا: کیا تم ہجرت کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں: فرمایا: دیہاتی کی ہجرت کی ہے یا یقینی ہجرت کی۔ ہے؟ میں نے عرض کیا: ان دونوں میں سے کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا یقینی ہجرت افضل ہے آپ نے فرمایا۔ یقینی ہجرت یہ ہے کہ تم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہو اور دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ تم واپس اپنے گاؤں میں چلے جاؤ۔ آپ نے فرمایا: تمہیں ہر حالت میں اطاعت کرنی چاہیے خواہ تنگی ہو یا آسانی من کو گوارا گزرے یا ناگوار گزرے۔ تم واپس چلے جاؤ۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا میں نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جب آپ نے دیکھا کہ میں اپنے لیے کسی چیز کو نہیں اپنا رہا ہوں فرمایا: تم کس چیز کی استطاعت رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا: میں کس چیز میں استطاعت رکھتا ہوں۔ آپ نے میرے ہاتھ پر مارا۔ رواہ ابن جریر

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ہمسفر تھے

۴۶۳۰۵..... محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری کہتے ہیں مجھے میرے والد نے دادا سے یہ حدیث سنائی ہے۔ میرے دادا سلیط بدری صحابی ہیں کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کے لیے تشریف لے گئے آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ تھے۔

رواہ ابن عساکر

۴۶۳۰۶..... ابن سعد، عمرو بن عاصم، حماد بن سلمہ، علی بن زید کی سلسلہ سند سے ابوطفیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غار ثور والی رات نبی کریم ﷺ کو تلاش کرنے والوں میں، میں بھی شامل تھا چنانچہ میں غار کے دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا، مجھے معلوم نہیں تھا اندر کوئی ہے یا نہیں۔ (رواہ ابن عساکر وقال ابن سعد: ھذ الحدیث غلط۔ چونکہ غار ثور والی رات تک یہ پیدا نہیں ہوئے تھے ممکن ہے یہ کسی اور کی روایت نقل کر رہے ہوں اور ان سے روایت نقل کرنے والے کو وہم ہو گیا ہو)۔

۴۶۳۰۷..... ابو معبد خزاعی کی روایت ہے کہ ہجرت والی رات رسول کریم ﷺ مکہ سے تشریف لے گئے۔ رواہ ابن سعد وابن مندہ وابن عساکر

۴۶۳۰۸..... ''مسند ابی موسیٰ اشعری'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حضرت اسماء بنت عمیس سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا: تم بہت اچھی قوم ہوتے اگر ہم ہجرت میں تمہارے اوپر سبقت نہ لے چکے ہوتے۔ حضرت اسماء نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: بلکہ تم نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے، ایک مرتبہ سرزمین حبشہ کی طرف اور دوسری مرتبہ مدینہ کی طرف۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم

۴۶۳۰۹......حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی مکہ سے نکل جانے کی خبر پہنچی ہم اسوقت یمن میں تھے، میں اپنے قوم کے دوستوں کے ساتھ چل پڑا ان کی تعداد باون یا ترپن (۵۲،۵۳) تھی جب کہ میں ان سب میں سے چھوٹا تھا ہماری کشتی نے ہمیں سر زمین حبشہ میں نجاشی کے پاس لا ڈالا۔ وہاں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے ہماری ملاقات ہوئی، جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور ہمیں یہیں اقامت کا حکم دیا ہے، لہٰذا تم بھی ہمارے ساتھ مقیم ہو جاؤ، چنانچہ ہم بھی ان کے ساتھ مقیم ہو گئے پھر ہم سب مدینہ ہجرت کر کے آ گئے اور فتح خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے ہماری ملاقات ہوئی آپ نے مال غنیمت سے ہمیں بھی حصہ دیا اور فرمایا: اے کشتی والو: تمہاری دو ہجرتیں ہو گئیں۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

۴۶۳۱۰......عبداللہ بن سعدی کی روایت ہے کہ میں بنی سعد بن بکر کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم سات یا آٹھ آدمی تھے جب کہ میں ان سب میں عمر میں چھوٹا تھا میرے ساتھی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے کام پورے کیے جب کہ انھوں نے مجھے اپنے سامان کے پاس پیچھے چھوڑ دیا تھا جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے میری حاجت کے متعلق خبر دیں، آپ نے فرمایا: تمہاری حاجت کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: لوگوں کا کہنا ہے کہ ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری حاجت ان سب کی حاجتوں سے بہتر ہے جب تک کفار کے ساتھ قتال جاری رہے گا ہجرت منقطع نہیں ہو گی۔

رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

۴۶۳۱۱......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سو گئے اور آپ ﷺ کی چادر اوڑھ لی جب کہ مشرکین رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں تھے اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آگے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چادر کے نیچے سے اپنا سر باہر نکالا اور کہا: میں رسول اللہ نہیں ہوں۔ رسول کریم ﷺ بیر میمون پہنچ چکے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے جب کہ مشرکین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تاڑ میں تھے اور حضرت علی برابر پیچ و تاب کھا رہے تھے جیسا کہ کسی کو بخار ہو۔ جب صبح ہوئی مشرکین کہنے لگے ہم تو محمد کی تاڑ میں تھے جب کہ انھیں تو پیچ و تاب کی شکایت نہیں تھی ہم تمہاری طرف سے اس بات کو اوپری سمجھتے تھے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفۃ وفیہ ابوبلج وقال البخاری: فیہ نظر

۴۶۳۱۲......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مکہ میں اوپر کے حصہ میں تھے ان سے کہا گیا کہ جو شخص ہجرت نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسوقت تک اپنے گھر واپس نہیں جاؤں گا۔ جب تک میں ہجرت کر کے مدینہ نہ پہنچ جاؤں۔ چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ مدینہ آ گئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے یہاں ٹھہرے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابووھب! تم کیوں آئے ہو؟ عرض کیا: مجھ سے کہا گیا ہے کہ جو شخص ہجرت نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابووہب! بطحاء مکہ واپس چلے جاؤ اور اپنے گھر میں رہو چونکہ ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ لیکن جہاد ہے اور نیت ہے لہٰذا جب تم سے جہاد میں نکلنے کے لے مطالبہ کیا جائے تو فوراً نکلو۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۳۱۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ کفار ایک جگہ جمع ہوئے اور آپس میں مشورہ کرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے کاش میں ایک شہر جسے دمشق کہا جاتا ہے میں مقام غوطہ میں ہوتا حتیٰ کہ میں موضع مستغاث انبیاء میں آتا، جہاں آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، میں اپنے رب سے سوال کرتا کہ میری قوم کو ہلاک کر دے چونکہ وہ ظالم ہیں اتنے میں آپ کے پاس جبریل تشریف لائے اور کہا: اے محمد! مکہ کی کسی غار میں جاؤ اور اس میں پناہ لو بلاشبہ غار تمہارے لیے قوم سے بچنے کی محفوظ پناہ گاہ ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکل پڑے، حتیٰ کہ پہاڑ پر پہنچ گئے جس میں ایک غار پائی جس میں کثرت سے حشرات الارض تھے۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۳۱۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ سر زمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور حبشہ ہی میں ان کے دو بیٹے عبداللہ اور محمد پیدا ہوئے تھے۔ رواہ ابن مندہ وقال غریب ھذا الاسناد و ابن عساکر

غار ثور میں دشمن کو نظر نہ آنا

۴۶۳۱۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جولوگ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تلاش میں تھے وہ پہاڑ پر چڑھے قریب تھے کہ غار میں داخل ہوجاتے انھیں دیکھ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: دشمن ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر غم نہ کرو یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے، چنانچہ آپ کا پیچھا نہ کرسکے اور دائیں بائیں چلے گئے۔ رواہ ابن شاھین

۴۶۳۱۶......اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور میرے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے ان کے پاس کھانا میں ہی لے کر جایا کرتی تھی، چنانچہ ایک دن عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں مشرکین سے آپ کے متعلق اذیت بھری باتیں سنتا ہوں، جنھیں سن کر صبر کا پیمانہ لبریز ہوجاتا ہے، لہٰذا آپ مجھے کہیں بھیج دیں تاکہ میں یہاں سے چلا جاؤں میں ان مشرکین کو محض اللہ کی خاطر ضرور چھوڑ دوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اے عثمان! تم نے پختہ عزم کرلیا ہے؟ عرض کیا: جی ھاں۔ فرمایا: تم حبشہ میں نجاشی کے پاس چلے جاؤ چونکہ وہ بڑا وفادار ہے اور اپنے ساتھ رقیہ کو بھی لیتے جاؤ اسے اپنے پیچھے مت چھوڑ کر جاؤ۔ اور مسلمانوں میں سے جس کی بھی تمہاری جیسی رائے ہو وہ بھی چلا جائے اور وہ بھی اپنے ساتھ اپنی عورتوں کو لے کر جائیں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو الوداع کہا اور آپ کے ہاتھ مبارک چومے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پیغام ملا وہ یہ کہ انھوں نے کہا: میں آج رات نکل جاؤں گا اور ہم ایک یا دو راتیں جدہ قیام کریں گے اگر آپ سے تاخیر ہوجائے تو میں جزیرہ باضع میں چلا جاؤں گا۔ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ پیغام میں ہی رسول کریم ﷺ کے پاس لے کر آئی تھی آپ نے مجھ سے فرمایا: عثمان اور رقیہ نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا: وہ دونوں جاچکے ہیں فرمایا: کیا وہ جاچکے ہیں؟ میں نے کہا: جی ھاں۔ پھر آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اسماء کہتی ہے کہ عثمان اور رقیہ جاچکے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ابراہیم اور لوط کے بعد وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے ہجرت کی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۳۱۷......حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کے لیے روانہ ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ اپنا سارا مال جو پانچ ہزار درہم تھا لیتے گئے ان کے چلے جانے کے بعد میرے دادا ابوقحافہ گھر میں داخل ہوئے ان کی بصارت ختم ہوچکی تھی کہنے لگے: بخدا! میں سمجھتا ہوں ابوبکر نے تمہیں اپنی جان کے ساتھ ساتھ اپنے مال سے بھی تکلیف پہنچائی ہے میں نے کہا: اے دادا جان! ہرگز نہیں وہ بہت سارا مال ہمارے لیے چھوڑ کر گئے ہیں چنانچہ میں نے کچھ کنکریاں لیں اور گھر میں اس جگہ ڈال دیں جہاں میرے والد مال رکھتے تھے، پھر میں نے کنکریوں پر ایک کپڑا ڈال دیا۔ اور دادا کا ہاتھ پکڑ کر لے آئی اور کہا: دادا جان اس مال پر اپنا ہاتھ رکھیں، دادا نے اپنا ہاتھ رکھا اور کہا: کوئی حرج نہیں جب تمہارے لیے اتنا مال چھوڑ گیا ہے تو اس نے بہت اچھا کیا، اس سے تمہارا اچھا خاصا گزارا چل جائے گا۔ حضرت اسماء کہتی ہیں اللہ کی قسم! ابوبکر ہمارے لیے کوئی چیز نہیں چھوڑ کر گئے تھے لیکن میں نے اس بوڑھے کو خاموش کرنا چاہا۔ چنانچہ جب رسول کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ جاچکے تو قریش کی ایک جماعت ہمارے پاس آئی جن میں ابوجہل بھی تھا، وہ دروازے پر آیا اور ابوبکر! ابوبکر پکارنے لگا۔ میں نے ان کی طرف گھر سے باہر نکلی ان لوگوں نے مجھ سے پوچھا: اے دختر ابی بکر تمہارا باپ کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم مجھے پتا نہیں کہ وہ کہاں چلے گئے ہیں ابوجہل فاحش مزاج اور خبیث سرشت انسان تھا اسنے جو اپنا ہاتھ اٹھایا تو مجھے ایک تھپڑ دے مارا جس سے میری بالی وہ جا لگی۔ پھر وہ لوگ واپس لوٹ گئے تین دن ہم نے بے خبری کے عالم میں گزارے ہمیں نہیں پتہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں چلے گئے حتیٰ کہ مکہ کے نشیبی حصہ میں کسی جن کی آواز سنائی دی جو عربوں کی لے میں اشعار گنگنارہا تھا جب کہ لوگ آواز سن سکتے تھے مگر آواز والے کو نہیں دیکھ سکتے تھے حتیٰ کہ آواز والا مکہ کے اوپر والے حصہ سے کہیں غائب ہوگیا۔ چند اشعار یہ ہیں:

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام معبد.

اللہ تعالیٰ جو کہ سب لوگوں کا پروادگار ہے دو رفیقوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جو ام معبد کے خیمہ میں اترے۔

هما نزلا بالبر ثم تروحا فا فلح من امسی رفیق محمد.

وہ دونوں خشکی میں اترے پھر کوچ کر گئے اور جو شخص محمد ﷺ کا رفیق سفر ہوا وہ کامیاب ہو گیا۔

لیهن بنی کعب مکان فتا تهم ومقعد ها للمؤمنین بمرصد.

مبارک ہو بنی کعب کو ان کی عورتوں کا مقام اور اہل ایمان کو ان کے مقام کا ٹھکانا۔ رواہ ابن اسحاق

۴۶۳۱۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت دیوار کے سائے تلے کھیل رہی تھی میں ابھی چھوٹی لڑکی تھی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں بھاگ کر اپنے والد صاحب کے پاس گئی اور کہا: یہ میرے چچا ہیں جو آ چکے ہیں۔ میرے والد رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے اور خوش آمدید کہا، آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا مجھے خبر نہیں دو گے کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہاں سے نکل جانے کی اجازت طلب کرتا رہا ہوں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: لو مجھے اجازت مل گئی ہے حضرت ابوبکر نے کہا: آہا پھر تو مزید ارصحبت ہو گی۔ میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنھیں میں چھ ماہ سے چارا کھلاتا رہا ہوں ایک آپ لے لیں آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ میں خریدوں گا چنانچہ آپ نے اونٹنی خریدی اور پھر دونوں گھر سے نکل گئے دونوں حضرات نے غار میں پڑاؤ کیا جب کہ عامر بن فہیرہ مولائے ابی بکر بکریاں چرایا کرتا تھا شام کے وقت وہ ان کے پاس دودھ اور گوشت لے کر حاضر ہو جاتا جب کہ عبداللہ بن ابی بکر بھی مکہ والوں کی خبریں لے کر ان کے پاس جاتے رہتے پھر واپس لوٹ آتے اور صبح کو مکہ سے اٹھتے، لوگ یہی سمجھتے کہ عبداللہ نے یہیں رات گزاری ہے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا حتیٰ کہ رسول اللہ وہاں سے کوچ کر گئے رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار رہتے جب کہ عامر بن فہیرہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلتے اور کبھی ابوبکر انھیں اپنے پاس بٹھا لیتے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں جب میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے زادراہ تیار کرتی تو ابو قحافہ روٹی پکنے کی بو سونگھتے، پوچھتے یہ کیسی بو ہے میں کہہ دیتی۔ کچھ نہیں: میں روٹی پکا رہی ہوں تا کہ اسے ہم کھائیں۔ پھر میں نے زادراہ باندھنے کے لیے کوئی رسی نہ پائی میں نے اپنے کمر بند کی رسی کھولی اور اس سے زادراہ باندھا (اسی وجہ سے حضرت سماء رضی اللہ عنہ کو ذات النطاقین کا لقب دیا گیا ہے) چنانچہ جب ابوبکر جا چکے تو ابو قحافہ نے انھیں تلاش کرنا شروع کر دیا اور کہتے ابوبکر چلا گیا اور اپنے عیال کا بوجھ مجھ پر ڈالتا گیا۔ شاید مال بھی اپنے ساتھ لیتا چلا گیا ہے ابو قحافہ نابینا ہو چکے تھے میں نے کہا: ایسا نہیں، میں نے ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑا اور ایک تھیلے کے پاس لے گئی جس میں پنیر کے کچھ ٹکڑے تھے ابو قحافہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور میں نے کہا: یہ رہا ابوبکر کا مال۔

رواہ البغوی وقال ابن کثیر حسن الاسناد

۴۶۳۱۹...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل مدینہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے تھے: مدینہ میں رشد و ہدایت کے ساتھ داخل ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تو لوگ راستوں اور گلیوں میں نکل آئے آپ جن لوگوں کے پاس سے بھی گزرتے وہ کہتے: یا رسول اللہ! ہمارے یہاں قیام کریں رسول اللہ فرماتے: اسے (یعنی اونٹنی کو) چھوڑ دو اسے اللہ کی طرف سے حکم ملا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ اونٹنی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جا بیٹھی۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۴۶۳۲۰...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس امت میں سب سے پہلے قریش کے دولڑکوں نے ہجرت کی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۳۲۱...... ابن ھشام نے سیرت میں نقل کیا ہے مجھے بعض اہل علم نے حدیث سنائی ہے کہ حسن ابن ابی الحسن کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کے وقت غار میں پہنچے رسول اللہ ﷺ سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے اور اندر سے اچھی طرح معائنہ کیا کہ کوئی درندہ نہ ہو یا کوئی سانپ نہ ہو اتنی دیر رسول اللہ ﷺ باہر کھڑے رہے۔

عبداللہ بن ابی بکر کا غار ثور میں کھانا لانا

۴۶۳۲۲..... عروہ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لاتے تھے جب کہ یہ دونوں حضرات غار میں تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۳۲۳..... حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت مدینہ کی تو راستے میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہدیہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملا جس میں کچھ کپڑے اور انڈے تھے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ میں داخل ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۳۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کی تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے بعد یہیں مکہ میں مقیم رہوں حتیٰ کہ لوگوں کی جو امانتیں آپ کے پاس تھیں وہ ادا کردوں۔ چنانچہ آپ کو امین کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ میں نے آپ کے بعد تین دن قیام کیا اور سرعام گھومتا پھرتا تھا۔ میں ایک دن بھی روپوش نہیں ہوا ہوں پھر میں بھی رسول اللہ کے پیچھے چل پڑا حتیٰ کہ بنی عمرو بن عوف کے پاس جا اترا اور رسول اللہ ﷺ مقیم ہو چکے تھے میں کلثوم بن الھدم کے پاس اترا اور یہیں رسول اللہ ﷺ قیام کئے ہوئے تھے۔

رواہ ابن سعد

۴۶۳۲۵..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قبل جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت کی وہ یہ ہیں ابوسلمہ بن عبدالاسد، ام سلمہ، مصعب بن عمیر، عثمان بن مظعون، ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ، عبداللہ بن جحش، عمار بن یاسر، شماس بن عثمان بن شرید، عامر بن ربیعہ اور ان کی بیوی ام عبداللہ بنت ابی حثمہ چنانچہ ابوسلمہ اور عبداللہ بن جحش اپنے ساتھیوں کے ساتھ بنی عمرو بن عوف میں اترے، پھر حضرت عمر بن خطاب اور عیاش بن ابی ربیعہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے گئے اور یہ بھی بنی عمرو بن عوف کے پاس جا اترے۔

رواہ ابن عساکر

۴۶۳۲۶..... نافع بن عمر جمحی، ابن ابی ملیکہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ غار ثور کی طرف نکلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی نبی کریم ﷺ کے آگے چلتے اور کبھی آپ کے پیچھے چلتے نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جب میں آپ کے آگے چلتا ہوں اسوقت مجھے خدشہ لاحق ہوتا ہے کہ آپ کو کوئی پیچھے سے نہ آن لے اور جب آپ کے پیچھے چلتا ہوں مجھے خدشہ ہوتا ہے کہ کہیں آپ کو کوئی آگے سے نہ آن لے حتیٰ کہ جب غار ثور تک پہنچے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ یہیں کھڑے رہیں میں اندر جا کر معائنہ کرلوں تا کہ اگر کوئی سانپ بچھو ہو آپ سے قبل مجھے گزند پہنچائے نافع کہتے ہیں: غار میں ایک سوراخ تھا جس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں رکھ دیا تھا کہ کوئی سانپ یا بچھو نبی کریم ﷺ کو اذیت نہ پہنچا سکے۔ (رواہ البغوی وقال ابن کثیر ھذا مرسل حسن قال وقد رواہ وکیع ابن الجراح عن نافع عن ابن عمر الجمحی المکی عن رجل لم یسمہ کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ جب غار ثور میں پہنچے تو غار میں ایک سوراخ تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سوراخ پر اپنا پاؤں رکھ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر بچھو یا سانپ ہو تو اس کا ڈس آپ کے علاوہ مجھے لگے)۔

۴۶۳۲۷..... ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹا! لوگوں میں کوئی نئی بات ہو جائے تو اس کی مجھے خبر دینے غار میں آجانا جس میں میں اور رسول اللہ ﷺ روپوش ہوں گے۔ یقیناً اس غار میں صبح شام تمہارا رزق پہنچتا رہے گا۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی المعرفة والبزار وفیه موسیٰ بن مطیر القرشی واہ

حرف الیاء

کتاب الیمین......از قسم اقوال

اس میں دو ابواب ہیں۔

باب اول......یمین کے بیان میں

اس میں سات فصول ہیں۔

فصل اول......لفظ یمن کے بیان میں

۴۶۳۲۸......جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔رواہ حمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۲۲۔

۴۶۳۲۹......ہر وہ قسم جو غیر اللہ کے نام سے اٹھائی جائے وہ شرک ہے۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

۴۶۳۳۰......اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھاؤ اور قسم پوری کرو سچائی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات محبوب ہے کہ تم اس کے نام کی قسم اٹھاؤ۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۴۶۳۳۱......جو شخص قسم اٹھائے وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائے۔رواہ النسائی عن ابن عمر

۴۶۳۳۲......جس شخص نے قسم کھانی ہو اسے چاہیے کہ وہ رب کعبہ کی قسم کھائے۔

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی فی السنن عن قتیلہ بنت صیفی

۴۶۳۳۳......اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ، دادا کی قسم کھاؤ جس شخص کو قسم کھانا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔رواہ مالک واحمد بن حنبل والبیھقی وابوداؤد والنسائی عن عمر

۴۶۳۳۴......یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے آباء کی قسم کھاؤ۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عمر

۴۶۳۳۵......اپنے آباء کی قسم مت کھاؤ۔رواہ البخاری والنسائی عن عمر

۴۶۳۳۶......نہ اپنے باپوں کی قسم کھاؤ اور نہ بتوں کی قسم کھاؤ۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ عن عبدالرحمن سمرۃ

۴۶۳۳۷......تم اپنے باپوں، ماؤں اور بتوں کی قسمیں مت کھاؤ۔اور اللہ کی قسم بھی مت کھاؤ الّا یہ کہ تم اسے سچ کر دکھاؤ۔

رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابی ھریرۃ

۴۶۳۳۸......اپنے باپوں کی قسم مت کھاؤ جو شخص اللہ کی قسم کھائے وہ اسے سچی کر دکھائے اور جس شخص کے لیے اللہ کی قسم کھائی جائے اسے چاہیے کہ وہ راضی رہے۔اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا وہ کسی درجہ میں نہیں ہوتا۔رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۴۶۳۳۹......جس شخص نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس شخص نے کسی کے خلاف اس کی بیوی یا اس کے غلام کو برانگیختہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن بردۃ

۴۶۳۴۰......مومن طلاق کی قسم نہیں کھاتا اور بجز منافق کے طلاق کی قسم کوئی نہیں لیتا۔رواہ ابن عساکر عن انس

حصہ اکمال

۴۶۳۴۱ ...جس شخص نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس شخص نے کسی کی بیوی یا غلام کو اس کے خلاف ابھارا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن بریدۃ

۴۶۳۴۲ ...جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۶۳۴۳ ...اپنے باپ کی قسم مت کھاؤ اور غیر اللہ کی قسم بھی مت کھاؤ چونکہ جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابونعیم فی الحلیۃ والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۶۳۴۴ ...بتوں کی قسم نہ کھاؤ اپنے آباء کی قسم نہ کھاؤ اللہ کی نام کی قسم کھاؤ چونکہ اس کے نام کی قسم کھانا اللہ کو پسند ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی قسم نہ کھاؤ۔ رواہ الطبرانی عن حبیبی بن سلیمان بن سمرۃ عن ابیہ عن جدہ

۴۶۳۴۵ ...اپنے باپوں کی قسم مت کھاؤ، جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم کھاتا ہے وہ شرک کرتا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۴۶۳۴۶ ...بتوں کی قسم نہ کھاؤ، اپنے باپوں کی قسم نہ کھاؤ اور نہ ہی امانت کی قسم کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق عن قتادۃ

۴۶۳۴۷ ...جس شخص نے قرآن مجید کی کسی سورت کی قسم کھائی اس پر ہر آیت کے بدلہ میں کفارہ ہے خواہ قسم پوری کرے یا نہ کرے۔

رواہ البیھقی عن الحسن مرسلاً والبیھقی ایضا عن مجاھد مرسلاً والدیلمی عن الحسن عن ابی ھریرۃ

۴۶۳۴۸ ...جس شخص نے قرآن کی کسی سورت کی قسم کھائی اس پر ہر آیت کے بدلہ میں یمین صبر ہے، چاہے قسم پوری کرے یا نہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن مجاھد مرسلاً

۴۶۳۴۹ ...تم میں سے کوئی شخص بھی کعبہ کی قسم نہ کھائے چونکہ یہ اسے چاہیے کہ یوں کہے رب کعبہ کی قسم۔

رواہ ابن عساکر عن یزید بن سنان

۴۶۳۵۰ ...جس شخص نے اللہ الذی لاالہ الا ھو کی جھوٹی قسم کھائی اس کی بخشش ہوگئی۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن الزبیر

دوسری فصل......یمین فاجرہ کے بیان میں

۴۶۳۵۱ ...جس شخص نے بھی جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارا تو یہ قسم اس کے دل میں نفاق کا سیاہ نکتہ بن جاتا ہے تا قیامت اسے کوئی چیز تبدیل نہیں کرتی۔ رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی والحاکم عن ثعلبۃ الانصاری

۴۶۳۵۲ ...یمین فاجرہ (جھوٹی قسم) وہ ہے جس کے ذریعے کوئی شخص کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے اور جو قسم صلہ رحمی کو توڑ دے۔

رواہ ابن سعد عن ابن الاسود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۳

۴۶۳۵۳ ...جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ واجب کر دیتے ہیں اور اس پر جنت حرام کر دیتے ہیں، اگرچہ معاملہ پیلو کے درخت کی شاخ کا ہی کیوں نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی امامۃ الحارثی

۴۶۳۵۴ ...جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی اور پھر اس پر پابند ہوگیا اور اس قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہتا ہے حالانکہ وہ اس قسم

میں جھوٹا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا دراں حالیکہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصہ ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن الا شعث بن قیس وابن مسعود

۴۶۳۵۵...... جو شخص بھی قسم کھا کر کسی کا مال اڑاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جب کہ وہ جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن الاشعث بن قیس

۴۶۳۵۶...... خبردار جس شخص نے مال ہتھیانے کے لیے قسم کھائی تاکہ ظلماً مال کھا جائے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جب کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کئے ہوں گے۔ رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن وائل ابن حجر

۴۶۳۵۷...... جس شخص نے جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی اور پھر اس پر پابند رہا تاکہ اپنے بھائی کا مال ہتھیا لے اسے چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن عمران بن حصین

۴۶۳۵۸...... اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں ایک مرغ کی حدیث سناؤں جس کی ٹانگیں زمین پر اور گردن عرش کے تلے ہے وہ کہتا ہے: **سبحانک ماعظمک!** اس تسبیح کا جواب اسے دیا جاتا ہے جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اس کا جواب نہیں دے پاتا۔

رواہ ابوالشیخ فی العظمة والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابی ہریرۃ

حصہ اکمال

۴۶۳۵۹...... اپنی قسم پوری کرو یقیناً گناہ قسم توڑوانے والے پر ہوتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عائشة

۴۶۳۶۰...... اگر وہ قسم توڑ دے گی اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۴۶۳۶۱...... جس شخص نے کسی آدمی پر قسم کھالی اور وہ سمجھتا تھا کہ وہ آدمی اس کی قسم پوری کردے گا لیکن وہ پوری نہ کر سکا اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے قسم پوری نہیں کی۔ رواہ البیہقی وضعفه عن ابی ہریرۃ

۴۶۳۶۲...... جس قسم کی ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیا یا جائے وہ قسم بخشی نہیں جاتی۔ رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۴۶۳۶۳...... جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال چھینا اسے چاہیے وہ اپنا گھر دوزخ میں بنالے۔

رواہ الطبرانی والبزار عن الحارث بن الر جاء

۴۶۳۶۴...... مسلمان کی قسم کے پیچھے بہت بڑا راز پوشیدہ ہوتا ہے اگر مسلمان جھوٹی قسم کھائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کردیتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن الاشعث بن قیس

پہاڑ زمین میں میخیں ہیں

۴۶۳۶۵...... اللہ عزوجل نے آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال قبل پہاڑ پیدا کیے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ یہ پہاڑ زمین میں میخوں کے طور پر گاڑھ دیئے جائیں اللہ تعالیٰ نے ابلیس اور فرعون اور جھوٹی قسم کھانے والے کے لیے ایسا کیا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۹۱۲ وذیل اللآلی ۱۶۴

۴۶۳۶۶...... جو شخص بھی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیتے ہیں اور دوزخ کی آگ اس پر واجب کردیتے ہیں اگرچہ معاملہ پیلو کے درخت کی مسواک ہی کا کیوں نہ ہو۔ رواہ البغوی عن ابی امامة بن سهل بن حنیف احد بنی بیاضة

۴۶۳۶۷...... جو شخص کی اللہ کی قسم کھاتا ہے اور اس میں مچھر کے پَر کے برابر بھی اگر جھوٹ کا شائبہ ہوہے تا قیامت تک اس کے دل میں ایک نکتہ بن جاتا ہے۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عبداللہ بن انیس

۴۶۳۶۸۔۔۔۔۔جو شخص کسی چیز پر جھوٹی قسم کھاتا ہے اوراس سے کسی مسلمان کا حق مارنا چاہتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے دراں حالیکہ اللہ تعالیٰ اس پرسخت غصہ ہوتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن الحارث ابن البرصاء

۴۶۳۶۹۔۔۔۔۔اگروہ قسم کھاکرظلم کرنا چاہتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھیں گے اور نہ ہی اس کا تزکیہ کریں گے اوراس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی موسیٰ

۴۶۳۷۰۔۔۔۔۔جس شخص نے قسم کھاکرکسی مسلمان کا حق مارا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ کی آگ واجب کردیتے ہیں اوراس پر جنت حرام کردیتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا:یارسول اللہ!اگرمعاملہ کسی چھوٹی سی چیز کا ہو؟آپ نے فرمایا:اگرچہ پیلو کے درخت کی شاخ کا ہی معاملہ کیوں نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والدارمی وابوعوانۃ والباوردی وابن قانع والنسائی وابن ماجہ وابونعیم والطبرانی عن ابی سفیان بن جابر بن عتیک عن ابیہ

۴۶۳۷۱۔۔۔۔۔جس شخص نے جھوٹی قسم کھاکراپنے بھائی کا حق مارا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے حاضرین کو چاہیے کہ وہ غائبین تک پہنچادیں۔

رواہ ابن حبان والبغوی والباوری وابن قانع والطبرانی والحاکم وسعید بن المنصور عن الحارث ابن البرصاء اللیثی وقال البغوی: لااعلم لہ غیر حدیثین ھذا وحدیث: لاتغزی مکۃ

۴۶۳۷۲۔۔۔۔۔جس شخص نے جھوٹی قسم کھاکرکسی مسلمان کا مال چھینا یہ جھوٹی قسم اس کے دل میں سیاہ نکتہ بن جاتا ہے،قیامت تک اسے کوئی چیز تبدیل نہیں کرتی۔رواہ الطبرانی والحاکم فی الکنی والحاکم عن ابی امامۃ الحارثی

۴۶۳۷۳۔۔۔۔۔جوشخص قسم کھاکرکسی مسلمان کا حق مارنا چاہے وہ للہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جب کہ اللہ تعالیٰ اس پرسخت غضبناک ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن الاشعث بن قیس

۴۶۳۷۴۔۔۔۔۔جھوٹی قسم کھانے سے گریزاں رہو چونکہ جھوٹی قسم گھروں کوخیروبھلائی سے خالی کردیتی ہیں۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن علی

۴۶۳۸۵۔۔۔۔۔جس شخص نے قسم کھاکرکسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہا،حالانکہ وہ قسم میں جھوٹا ہواللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جب کہ وہ جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔رواہ الحاکم عن الاشعث بن قیس

۴۶۳۷۶۔۔۔۔۔جس شخص نے قسم کھاکرکسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہا اوروہ اس قسم پرپابندرہا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جب کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصہ ہوں گے پھر اللہ چاہے اسے معاف کردیں یا اسے عذاب دیں۔رواہ الحاکم عن الا شعث بن قیس

۴۶۳۷۷۔۔۔۔۔جس شخص نے قسم کھاکرکسی مسلمان کا مال اڑانا چاہا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پرغضبناک ہوں گے عرض کیا گیا:یارسول اللہ!اگرمعاملہ کسی چھوٹی سی چیز کا ہو؟فرمایا:اگرچہ معاملہ کسی چھوٹی سی چیز کا ہی کیوں نہ ہو۔گوکہ پیلو کے درخت کی مسواک ہی کیوں نہ ہو۔رواہ الشافعی فی سننہ والنسائی عن معبد بن کعب عن ابیہ وابن عساکر عن ابن مسعود

۴۶۳۷۸۔۔۔۔۔جس شخص نے قسم کھاکراپنے مسلمان بھائی پرظلم کرکے اس کا حق مارنا چاہا،قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھیں گے نہ اس کا تزکیہ کریں گے اوراس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ والطبرانی ایضاء عن العرس بن عمیرۃ

۴۶۳۷۹۔۔۔۔۔جس شخص نے کسی چیز پرجھوٹی قسم کھائی تاکہ اس سے اپنے بھائی کا حق مارے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پرغصہ ہوں گے۔رواہ احمد بن حنبل وعبد بن حمید والنسائی والطبرانی والبیھقی فی السنن والبخاری ومسلم عن عدی بن عمیرۃ الکندی

۴۶۳۸۰۔۔۔۔۔جھوٹی قسم صلہ رحمی کوختم کردیتی ہے۔

رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس و عبد الرزاق والبغوی وابن قانع عن شیخ یقال لہ ابواسود واسمہ حسان بن قیس

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۰۲۰

۴۶۳۸۱ ... جھوٹی قسم سامان (تجارت) کورواج دیتی ہے لیکن کمائی کومٹادیتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو نعیم فی الحلیة وابن جریر والخرائطی فی مساوی الاخلاق والبخاری ومسلم عن ابی ہریرة

۴۶۳۸۲ ... جھوٹی قسم کھا کر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال ہتھیانا چاہے تو اس کی جھوٹی قسم رشتہ داری کوتوڑ دیتی ہے۔

رواہ احمد بن والطبرانی عن اسود

۴۶۳۸۳ ... یمین غموس (جھوٹی قسم) گھروں کوخالی کردیتی ہے۔

رواہ ابوالحسن خیثمة بن سلیمان بن حیدرة الاطرابلسی فی جزئه عن واثلة

۴۶۳۸۴ ... جھوٹی قسم سامان کورائج کرتی ہے جب کہ برکت کوختم کردیتی ہے۔رواہ ابن جریر عن ابی ہریرة

۴۶۳۸۵ ... جھوٹی قسم سامان (تجارت) کورائج کرتی ہے جب کہ منافع کوختم کردیتی ہے۔رواہ ابن جریر عن ابی ہریرة

۴۶۳۸۶ ... جھوٹی قسم مال کوچلتا بناتی ہے اور گھروں کوخالی کردیتی ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة

۴۶۳۸۷ ... جھوٹی قسم وہ ہوتی ہے جس کے ذریعے کوئی شخص اپنے بھائی کے مال کوہتھیالے یہی قسم تو گھروں کوخالی کردیتی ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی الدرداء

۴۶۳۸۸ ... جھوٹی قسم گھروں کوخالی کردیتی ہے صلہ رحمی (رشتہ داری) کوختم کردیتی ہی اور تعداد میں کمی کردیتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن معمر بلاغاً

تیسری فصل......موضوع یمین کے بیان میں

۴۶۳۸۹ ... مسلمانوں میں سے کوئی شخص بھی میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے حق میں اپنا استحقاق پیدا کرنا چاہے۔اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کریں گے اگرچہ معاملہ ہری مسواک ہی کا کیوں نہ ہوں۔رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۴۶۳۹۰ ... جوشخص بھی میرے اس منبر کے پاس کسی جھوٹے معاملہ میں قسم کھاتا ہے گوکہ ہری مسواک پرہی کیوں نہ قسم کھائے اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن حبان والحاکم عن جابر

۴۶۳۹۱ ... جوشخص بھی کسی جھوٹے معاملہ میں میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھاتا ہے اگرچہ معاملہ تازہ مسواک کا ہی کیوں نہ ہو اس کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہوجاتی ہے۔رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرة

۴۶۳۹۲ ... میرے اس منبر کے پاس جوشخص بھی جھوٹی قسم کھاتا ہے اسے چاہئے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے اگرچہ معاملہ تازہ مسواک کا ہی کیوں نہ ہو۔رواہ ابن ماجہ والحاکم عن جابر

حصہ اکمال

۴۶۳۹۳ ... جس شخص نے میرے اس منبر کے پاس قسم کھائی حالانکہ وہ قسم میں جھوٹا ہو اگرچہ مسواک کی ٹہنی پر قسم کھائے وہ اہل دوزخ میں سے ہوگا۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرة

۴۶۳۹۴ ... میرے منبر کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے لہٰذا جس شخص نے بھی میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی گو مسواک کی ہری ٹہنی پرہی کیوں نہ قسم کھائے اسے چاہیے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔حاضرین کوچاہیے کہ وہ غائبین تک پہنچادیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن جریج عن عمر بن عطاء عن ابن الجوزاء مرسلاً

۴۶۳۹۵ ... کوئی شخص بھی کسی جھوٹے معاملہ میں میرے اس منبر کے پاس قسم نہ کھائے اگرچہ معاملہ تازہ مسواک ہی کا کیوں نہ ہی ورنہ وہ

اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

رواہ مالک والشافعی واحمد بن حنبل وابن سعد وابوداؤد والنسائی وابن الجارود وابویعلی وابن حبان والحاکم والبیھقی والضیاء عن جابر

۴۶۳۹۶...... میرے اس منبر کے پاس کوئی بندہ یا کوئی بندی جھوٹی قسم کھاتا ہے اگر چہ معاملہ تازہ مسواک ہی کا کیوں نہ ہو اس کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہوجاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

مطلق قسم سے ممانعت کے بیان میں

۴۶۳۹۷...... قسم کا انجام بالآخر یا تو اسے توڑ دینا ہے یا اس پر ندامت اٹھانا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۵۷ وضعیف الجامع ۲۰۴۶

۴۶۳۹۸...... قسم کا انجام یا تو اس سے حانث ہوجانا ہے یا اس پر ندامت اٹھانا ہے۔ رواہ البخاری فی التاریخ والحاکم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۹۴ وضعیف الجامع ۲۷۸۸۔

۴۶۳۹۹...... قسم سامان کو رائج کردیتی ہے لیکن برکت مٹادیتی ہے۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۰۰...... آزمائش وبلا آدمی کے قول کے سپرد ہوتی ہے جب بھی کوئی شخص کسی چیز کی متعلق کہتا ہے: اللہ کی قسم میں یہ چیز کبھی نہیں کروں گا الا یہ کہ شیطان ہر طرح کی مشغولیت بالائے طاق رکھ دیتا ہے اور پوری دلچسپی کے ساتھ اسے گناہ میں مبتلا کردیتا ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان والخطیب عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۶۸ وضعیف الجامع ۲۳۷۸۔

پانچویں فصل ...... قسم توڑنے کے بیان میں

۴۶۴۰۱...... بخدا! اگر میں کسی چیز پر قسم کھاؤں اور پھر اس قسم کے خلاف کرنے ہی کو بہتر سمجھوں تو میں اپنی قسم توڑ دوں گا اور اس کا کفارہ ادا کروں گا اور وہ چیز اختیار کروں گا جو بہتر ہو۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابی موسیٰ

۴۶۴۰۲...... میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا لیکن اللہ تعالیٰ ہی تمہیں سواری دے گا۔ اللہ کی قسم! اگر میں کسی چیز پر قسم کھاؤں اور پھر اس قسم کے خلاف کرنے ہی کو بہتر سمجھوں تو میں وہ چیز اختیار کروں گا جو بہتر ہوگی اور میں قسم توڑ دوں گا۔ رواہ البخاری عن ابی موسیٰ

۴۶۴۰۳...... سطح زمین پر کوئی چیز نہیں جس پر میں قسم کھاؤں اور پھر اس کے خلاف کو کرنا بہتر سمجھوں تو میں وہی کروں گا اور قسم توڑ دوں گا۔

رواہ النسائی عن ابوموسیٰ

۴۶۴۰۴...... میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ ہی تمہیں سواری عطا کرے گا اللہ کی قسم! اگر میں کسی چیز پر قسم کھاؤں گا اور پھر اس کے خلاف کرنے میں بہتر سمجھوں گا تو میں قسم توڑ کر کفارہ دوں گا اور جو بہتر ہوگا اسے بجالاؤں گا۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی موسیٰ

۴۶۴۰۵...... جس شخص نے قطع تعلقی پر قسم کھائی یا کسی غیر مناسب کام پر قسم کھائی اور وہ اس قسم کو پوری کرنا چاہتا ہو وہ اسے پورا کرنے پر نہ اتر سکے۔

رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

۴۶۴۰۶...... اگر تم نے معصیت پر قسم کھائی ہے تو اسے چھوڑ دو اور جاہلیت کے کینوں کو پاؤں تلے روند ڈالو شراب نوشی سے بچتے رہو چونکہ اللہ تعالیٰ شرابی کو پاک نہیں کرتا۔ رواہ الحاکم عن ثوبان

۴۶۴۰۷......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف کرنے میں بھلائی سمجھی اسے چاہیے کہ بھلائی والا کام سرانجام دے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۰۸......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف میں بھلائی دیکھی اسے چاہئے کہ بھلائی والا کام بجالائے اور قسم کو چھوڑ دے بلاشبہ قسم کا ترک کرنا اس کا کفارہ ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابن عمرو واحمد بن حنبل عن ابی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۵۸ وضعیف الجامع ۵۵۶۳

۴۶۴۰۹......میں ایک غلام کے پاس اپنی پھوپھیوں کے ہمراہ گیا جس نے پاکبازوں جیسی قسم کھا رکھی تھی مجھے سرخ اونٹوں کی ملکیت خوش نہ کرتی کہ میں اس قسم کو توڑ دوں۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن عبدالرحمن بن عوف

حصہ اکمال

۴۶۴۱۰......بلاشبہ جب میں قسم کھاتا ہوں اور اس کے خلاف افضل دیکھتا ہوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دیتا ہوں اور وہ کام کرتا ہوں جو افضل ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم عن ابی الدرداء

۴۶۴۱۱......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھا لہٰذا جو کام بہتر ہو وہ بجالائے اور یہ اس کی قسم کا کفارہ ہوگا۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۱۲......جس شخص نے قسم کھائی اور پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھا وہ اس کے خلاف کرلے اور یہی اس کا کفارہ ہوگا بجز طلاق اور عتاق کے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۸۵ ۔

۴۶۴۱۳......اگر میں قسم کھاؤں اور پھر قسم کے خلاف کرنا بہتر سمجھوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہوگا۔

رواہ الحاکم عن عائشۃ

۴۶۴۱۴......اللہ کی قسم مت کھاؤ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائے اسے چاہیے کہ وہ سچا کر دکھائے اور جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف بہتر سمجھا اسے چاہیے کہ وہ کام کرے جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن سیرین مرسلاً

۴۶۴۱۵......میں اپنی قسم نہیں بھولا ہوں لیکن اگر میں نے کسی چیز پر قسم کھائی ہو اور پھر میں اس کے خلاف کرنے کو بہتر سمجھوں میں وہ کام کرتا ہوں جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردیتا ہوں۔ رواہ الطبرانی عن عمران بن حصین

چھٹی فصل......قسم میں استثناء کرنے کے بیان میں

۴۶۴۱۶......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی اور ساتھ انشاء اللہ کہہ دیا اس پر حنث نہیں ہے۔

رواہ البخاری ومسلم والحاکم عن ابن عمرو عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۱۷......جو شخص قسم کھائے اور ساتھ استثناء کردے وہ چاہے یہ کام کرے یا نہ کرے اس پر حنث نہیں ہوگا۔

رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

۴۶۴۱۸......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی اور ساتھ انشاء اللہ کہہ دیا تو اس کی قسم میں استثناء ہو جائے گا۔

رواہ ابو داؤد والترمذی والحاکم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۶۵۔

۴۶۴۱۹......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی اور ساتھ ان شاءاللہ کہہ دیا اسے اختیار ہے چاہے وہ کام کرے یا نہ کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۶۴۲۰......تم میں سے جب کوئی شخص قسم کھائے وہ یوں نہ کہے: جو اللہ چاہتا ہے وہ میں چاہتا ہوں لیکن وہ یوں کہے جو اللہ چاہتا ہے پھر میں بھی اسے چاہتا ہوں۔رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

حصہ اکمال

۴۶۴۲۱......جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائی کہ میں ضرور فلاں کام کروں گا اور دل میں ان شاءاللہ کہہ دیا پھر اس نے وہ کام نہ کیا جس پر اس نے قسم کھائی تھی یوں وہ حانث نہیں ہوگا۔رواہ ابن عساکر عن ابی حنیفۃ عن نافع عن ابن عمر

۴۶۴۲۲......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر (ساتھ ساتھ) استثناء کردیا پھر اس نے وہ کام کردیا جس پر قسم کھائی تھی تو اس پر کفارہ نہیں ہوگا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیہ وابن عساکر عن ابن عمر

۴۶۴۲۳......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے بعد انشاءاللہ کہہ دیا پھر اگر حانث ہوگیا تو اس کی قسم کا کفارہ انشاءاللہ ہوگا۔

رواہ البخاری وعن ابن عمر

۴۶۴۲۴......جس شخص نے قسم کھائی اور ساتھ انشاءاللہ کہہ دیا وہ حانث نہیں ہوگا۔رواہ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۲۵......آدمی قسم کھاتا ہے پھر اپنے دل میں استثناء کرلیتا ہے حالانکہ اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے جب تک کہ استثناء کو ظاہر نہ کردے جیسا کہ قسم ظاہر کی ہے۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

ساتویں فصل......احکام متفرقہ کے بیان میں

جاہلیت کی قسموں اور معاہدوں کا بیان

۴۶۴۲۶......نیت کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہوتا ہے۔رواہ مسلم وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۲۷......مجبور شخص پر قسم نہیں ہے۔رواہ الدارقطنی عن ابی امامۃ

۴۶۴۲۸......تمہاری قسم اس چیز پر ہے جسے تمہارا دوست تمہیں سچ کر دکھائے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۲۹......قسم اس چیز پر ہے جس میں تمہیں تمہارا ساتھی سچا کردے۔رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۳۰......تمہارے اوپر قسم نہیں آتی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور قطع رحمی میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور جس چیز کے تم مالک نہیں ہو اس کی بھی نذر نہیں۔رواہ ابوداؤد الحاکم عن عمران بن حصین

۴۶۴۳۱......جب دو شخص قسم کھانے سے انکار کرتے ہو یا دونوں قسم کھانے پر تیار ہوں تو ان میں قرعہ ڈالا دیا جائے تاکہ دونوں کا حصہ ظاہر ہوجائے۔

رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۳۲......اسلام میں قسم اور عہد و پیماں جائز نہیں ہے جو قسم بھی جاہلیت میں تھی اسلام نے اس کی شدت میں ہی اضافہ کیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جبیر بن مطعم

۴۶۴۳۳...... جاہلیت میں بھی کھائی ہوئی قسم پوری کرواورا سے پوری کرنے کا اہتمام بھی کرو اسلام میں قسم نہیں ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عمر

۴۶۴۳۴...... جاہلیت کی قسم پوری کرو اسلام اس کی شدت میں اضافہ کرتا ہے اسلام میں حلف نہ اٹھاؤ۔ رواہ احمد بن حنبل عن قیس بن عاصم

۴۶۴۳۵...... جو شخص قسم کھائے اور پھر اس کے خلاف نہ کرے جو قسم کھائی ہوئی چیز سے بہتر ہو یہ قسم اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ گناہ کی باعث ہے اس کفارہ سے جس کا اسے حکم ملا ہوا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۳۶...... اللہ کی قسم تم میں سے کوئی شخص کسی چیز پر قسم کھا کر اپنے گھر والوں کے پاس جائے اس کا قسم کھانا اللہ کے یہاں زیادہ گناہ کا باعث ہے بنسبت کفارہ دینے کے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے۔ رواہ احمد حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۳۷...... جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے اسے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لینا چاہیے اور جو شخص اپنے کسی دوست سے کہے: آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔ رواہ الشافعی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

حصہ اکمال

۴۶۴۳۸...... جو شخص کسی چیز پر قسم کھاتا ہے وہ ایسا ہی ہوتا ہے اگر قسم میں کہا وہ یہودی ہو تو وہ یہودی ہو جائے گا اگر کہا وہ نصرانی ہو تو وہ نصرانی ہو جائے گا اگر کہا وہ اسلام سے بری الذمہ ہے تو وہ اسلام سے بری الذمہ ہو جائے گا جس شخص نے جاہلیت زدہ دعویٰ کیا وہ جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے ہوگا اگر چہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۳۹...... جس شخص نے قسم کھائی کہ وہ اسلام سے بری الذمہ ہے پھر اگر وہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا اور اگر سچا ہو تو اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹے گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والبخاری ومسلم والحاکم وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

۴۶۴۴۰...... رہی بات اونٹ کے گوشت کی سو اسے کھالو اور رہی بات شراب کی سو شراب مت پیو۔ (رواہ البغوی وضعفہ والاسماعیل وابن قانع وابونعیم عن بشیر الثقفی: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مان رکھی تھی کہ میں اونٹ کا گوشت نہیں کھاؤں گا اور شراب نہیں پیوں گا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۴۴۱...... اسلام میں عہد و پیماں جائز نہیں ہے ہر وہ عہد و پیماں جو جاہلیت میں کیا گیا ہو اسلام نے اس کی مضبوطی میں اضافہ ہی کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۶۴۴۲...... جاہلیت میں کئے گئے عہد و پیماں کی پاسداری کرو اسلام اس کی شدت ہی میں اضافہ کرتا ہے اسلام میں کوئی نیا عہد و پیماں نہ کرو۔

رواہ ابن جریر عن ابن عمرو

۴۶۴۴۳...... اسلام میں عہد و پیماں جائز نہ کرو۔ رواہ ابن جریر عن ابن عمرو

۴۶۴۴۴...... اسلام میں عہد و پیماں نہیں ہے ہر وہ عہد و پیماں جو جاہلیت میں کیا گیا ہو اسلام نے اس کی شدت ہی میں اضافہ کیا ہے۔ مجھے یہ بات خوش نہیں کرے گی کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں اور میں اس عہد و پیماں کو توڑوں جو دار الندوہ میں ہوا تھا۔ رواہ ابن جریر عن ابن عباس

۴۶۴۴۵...... اسلام وعہد و پیماں مضبوطی میں شدت سے اضافہ کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن فرات بن حیان

۴۶۴۴۶...... اسلام تک جو عہد و پیماں بھی پہنچا ہے اسلام نے اس کی شدت میں اضافہ ہی کیا ہے اسلام میں عہد و پیماں کے خلاف کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ رواہ ابن جریر عن الزھری مرسلاً

۴۶۴۴۷...... جو شخص اپنے کسی بھائی سے قسم لینا چاہتا ہو حالانکہ وہ سمجھتا ہو کہ وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے کہ وہ قسم اٹھائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کردے گا۔ رواہ ابو الشیخ عن رافع بن خدیج

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸۵ اور الفوائد المجموعۃ ۵۸۰

۴۶۴۴۸...... لوگوں کو جس چیز کا علم نہ ہو اس پر قسم اٹھانے پر انہیں مجبور نہ کرو۔ رواہ عبدالرزاق عن القاسم بن عبد الرحمن مرسلاً

۴۶۴۴۹...... لوگوں کو جس چیز کا علم نہ ہو اس پر انہیں قسم دینے پر مجبور نہ کرو۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

۴۶۴۵۰...... جس شخص نے پیدل چلنے کی قسم کھائی یا ھدی کی قسم کھائی یا اپنا سارا مال فی سبیل اللہ یا مساکین کو دینے کی قسم کھائی یا کعبہ کی نذر کرنے کی قسم کھائی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۴۶۴۵۱...... اس نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلہ میں بیچ ڈالا ہے۔ (رواہ ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی بکری لیے ہوئے ان کے پاس سے گزرا ابوسعید رضی اللہ عنہ کو بکری بیچ دی اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۴۵۲...... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں قسم نہیں ہوتی جو چیز آدمی کی ملکیت میں نہ ہو اس میں بھی قسم نہیں ہوتی مسلمان پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے جس نے مسلمان کو کافر کہا گویا اس نے خود کفر کیا جس شخص نے جان بوجھ کر غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا: جس شخص کسی چیز سے اپنے آپ کو قتل کیا دوزخ میں اسے اسی چیز سے عذاب ہوتا رہے گا۔

رواہ الطبرانی عن ثابت بن ضحاک

گناہ کے کام کی قسم اور نذر بھی گناہ ہے

۴۶۴۵۳...... اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں نہ قسم ہوتی ہے اور نہ ہی نذر ہوتی ہے۔ قطع رحمی میں بھی نہیں ہوتی اور جو چیز اپنی ملکیت میں نہ ہو اس میں بھی قسم اور نذر نہیں ہوتی۔ رواہ البخاری ومسلم عن عمر

۴۶۴۵۴...... باپ کی قسم کے ساتھ بیٹے کی قسم نہیں ہوتی خاوند کی قسم کے ساتھ بیوی کی قسم نہیں ہوتی مالک کے ساتھ مملوک کی قسم نہیں ہوتی قطع رحمی میں قسم نہیں ہوتی نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی ملکیت سے قبل آزادی نہیں ہوتی ایک دن سے ایک رات تک کی خاموشی بلا اصل ہے صوم وصال کی کوئی حقیقت نہیں بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی دودھ چھڑانے کی عمر گزر جانے کی بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی ہجرت کے بعد جاہلیت نہیں رہی فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی۔ رواہ ابن عدی عن جابر وفیہ حرام بن عثمان الانصاری قال فی المغنی متروک بالاتفاق مبتد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۸۸۔

۴۶۴۵۵...... اے لوگو! جاہلیت میں ہونے والے عہد وپیماں کی اسلام نے شدت سے پاسداری کی ہے اسلام میں عہد وپیماں جائز نہیں ہے مسلمان غیروں پر ایک ہاتھ کی مانند ہیں ان کے خون برابر ہیں ان کا ادنیٰ مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے، اور وہ مسلمان بھی حق رکھتا ہے جو سب مسلمانوں سے کہیں دور ہو اور ان کا لشکر پیچھے بیٹھے ہوؤں کو بھی حقدار سمجھتا ہے مومن کو کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ کافر کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے اور زکواۃ وصول کرنے والا زکواۃ کے مویشیوں کو نہ کھینچوا منگوائے اور زکواۃ دینے والے اپنے مویشیوں کو کہیں دور لے کر نہ چلے جائیں زکواۃ ان کے گھروں پر ہی لی جائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمرو

۴۶۴۵۶...... میں کسی عہد وپیماں میں حاضر نہیں ہوا بجز قریش کے ایک عہد وپیماں کے جو مطیبین کا پیماں ہے مجھے پسند نہیں کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں اور میں اس پیماں کو توڑ دوں۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۵۷...... مجھے یہ چیز خوش نہیں کرتی کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں اور میں (جاہلیت کے) پیمان کو توڑوں۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۵۸...... مجھے یہ چیز خوش نہیں کرے گی کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں اور میں دارالندوہ میں ہونے والی قسم وپیماں کو توڑ دوں۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس

فائدہ: ...... لاحلف فی الاسلام یعنی اسلام میں عہد و پیاں جائز نہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ جاہلیت میں رواج تھا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے عہد و پیاں باندھ لیا کرتے تھے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے لڑائی جھگڑے کے موقع پر ایک دوسرے کی مدد کی جائے گی اگر ایک پر تاوان واجب ہوگا تو دوسرا تاوان ادا کرے گا۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس قسم کے عہد و پیاں سے منع فرمایا لیکن جاہلیت میں اس طرح کے عہد و پیاں بھی رہتے تھے کہ لوگ آپس میں جمع ہوجاتے اور عہد کرتے کہ سب مظلوم کی مدد کریں گے قرابتداروں سے حسن سلوک کریں گے انسانی حقوق کی حفاظت کریں گے اس صورت کو اسلام نے بھی جائز رکھا ہے اور بلکہ اسے مضبوطی سے پکڑنے کی تاکید کی ہے۔

از مترجم محمد یوسف تنولی

باب دوم ...... نذر کے بیان میں

فائدہ: ...... شرعی اصطلاح میں نذر کا معنی غیر واجب کو اپنے اوپر واجب کر لینا ہے جائز نذر کو پورا کرنا واجب ہے۔

۴۶۴۵۹ ...... نذر کی دو قسمیں ہیں ایک نذر وہ ہے جو اللہ کے لیے ہو اسے پورا کر لینا اس کا کفارہ ہے دوسری وہ جو شیطان کے لیے ہو اس کا پورا کرنا جائز نہیں ہے اس قسم کی نذر پر قسم کا کفارہ ہے۔ رواہ البیهقی عن ابن عباس

۴۶۴۶۰ ...... نذر کی دو قسمیں ہیں ایک نذر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا واجب ہے اور یہ نذر خالص اللہ کے لیے ہے۔ اور دوسری یہ کہ کوئی شخص گناہ کی نذر مانے یہ نذر شیطان کے لیے ہے اس طرح کی نذر کو پورا کرنا واجب نہیں ہے بلکہ ایسی نذر میں وہ کفارہ ادا کرے جو قسم توڑنے کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ رواہ النسائی عن عمران بن حصین

۴۶۴۶۱ ...... اپنی نذر پوری کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۴۶۴۶۲ ...... جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نذر مانے اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر مانے اسے اللہ تعالیٰ کی معصیت کا مرتکب نہیں ہونا چاہیے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری والحاکم عن عائشة

۴۶۴۶۳ ...... جو شخص غیر معین نذر مانے تو ایسی نذر کا کفارہ ایسا ہے جیسا کہ قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن عقبة بن عامر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۶۴۔

۴۶۴۶۴ ...... اپنی نذر پوری کرو اور جو نذر اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے جس کا ابن آدم مالک نہ ہو۔ رواہ ابن ماجه عن ثابت بن الضحاک

۴۶۴۶۵ ...... سبحان اللہ! تم اسے جو بدلہ دے رہے ہو بہت برا ہے تم نے اللہ کے لیے نذر مانی ہے بشرطیکہ اگر اللہ تعالیٰ اسے نجات دے دے تم اسے ضرور ذبح کرو گے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مانی گئی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے جو آدمی کی ملکیت میں نہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم کتاب النذر وابوداؤد عن عمران بن حصین

۴۶۴۶۶ ...... اپنی بہن کو حکم دو کہ سوار ہو کر حج کرے اور تین دن روزے رکھے یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجه عن عقبة بن عامر وابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۵۶۔

۴۶۴۶۷ ...... نذریں مت مانو چونکہ نذر تقدیر کو کچھ بھی نہیں ٹال سکتی البتہ نذر کے ذریعے بخیل کا کچھ مال ضرور خرچ ہوتا ہے۔

رواہ مسلم والترمذی والنسائی عن ابی هريرة

۴۶۴۶۸ ...... اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی ہوئی نذر کی کچھ حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی اس نذر کی کچھ اہمیت ہے جو ابن آدم کی ملکیت میں نہ ہو۔

رواہ ابوداؤد وابن ماجه عن عمران بن حصین

۴۶۴۶۹..... آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کی نذر اور قسم نہیں ہوتی نہ ہی اللہ کی معصیت اور قطع رحمی میں نذر ہوتی ہے جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنے میں بہتری سمجھے اسے بہتری والا کام کر لینا چاہیے اور قسم کو چھوڑ دینا چاہیے اور قسم کا چھوڑنا ہی اس کا کفارہ ہے۔

رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۷۱۴ وضعیف الجامع ۶۳۱۲۔

۴۶۴۷۰..... اس کی تقدیر اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۶۴۷۱..... اللہ تعالیٰ کے غضب میں مانی ہوئی نذر نہیں ہوتی اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن عمران بن حصین

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۴۶ وضعیف الجامع ۶۳۱۱۔

۴۶۴۷۲..... آدمی جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر نہیں ہوتی اور جو غلام اس کی ملکیت میں نہ ہوں اس کی آزادی بھی نہیں ہوتی۔

رواہ الترمذی عن عمران بن حصین

حصہ اکمال

۴۶۴۷۳..... نذر کسی چیز کو مقدم کر سکتی ہے اور نہ ہی مؤخر کر سکتی ہے البتہ نذر ماننے والا۔ (نذر کی مد میں کچھ خرچ کر کے) بخیل ہونے کی تہمت سے نکل جاتا ہے۔ رواہ النسائی عن ابن عمر

۴۶۴۷۴..... جس شخص نے کوئی غیر معین نذر مانی اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے جس شخص نے معصیت میں نذر مانی اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے اور جس شخص نے معصیت میں نذر مانی اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جو اس کی طاقت سے بالاتر ہے اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔ (رواہ ابوداؤد والبیہقی عن ابن عباس وزاد الطبرانی والبیہقی کہ جو شخص ایسی نذر مانے جو اس کی طاقت میں ہو وہ اسے پوری کرے)۔

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۶۲۔

۴۶۴۷۵..... اے خوات! تمہارا جسم صحتمند ہے تم نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو چونکہ جو شخص بھی مریض ہوتا ہے وہ نذر مان لیتا ہے یا کچھ خیرات کرنے کی نیت کر لیتا ہے خالص اللہ تعالیٰ کے لیے اس کا وعدہ پورا کرو۔ رواہ ابن قانع وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ والطبرانی والحاکم وسعید بن المنصور عن صالح بن خوات بن صالح بن خوات بن جبیر عن ابیہ عن جدہ خوات بن جبیر

۴۶۴۷۶..... نذریں نہ مانو چونکہ اللہ تعالیٰ رشوت پر کچھ نہیں عطا کرتا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۷۷..... قطع رحمی میں نہ نذر ہوتی ہے اور نہ ہی قسم جس غلام کا آدمی مالک نہ ہو اسے آزاد بھی نہیں کر سکتا جب تم قطع رحمی میں قسم کھاؤ یا ایسی چیز پر قسم کھاؤ جو تمہاری ملکیت میں نہیں ہے پھر تم اس کے خلاف کرنے میں بہتری سمجھو تو وہ کام کرو جو تمہارے لیے بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو حکمرانی کا سوال مت کرو چونکہ اگر سوال کر کے تمہیں حکمرانی مل گئی تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی کے سپرد کر دے گا اگر بغیر سوال کے تمہیں حکمرانی مل گئی تو اس پر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب عن عبد الرحمن بن سمرۃ

۴۶۴۷۸..... نذر صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہوتی ہے قطع رحمی میں نذر نہیں ہوتی اور غیر ملکیت میں طلاق وعتاق کا وقوع نہیں ہوتا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۶۴۷۹..... معصیت میں نذر نہیں ہوتی۔ رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن بدر

۴۶۴۸۰..... قطع رحمی میں نذر نہیں ہوتی اور جس چیز کا آدمی مالک نہیں اس کی نذر بھی نہیں ہوتی۔

رواہ الحاکم فی الکنی والطبرانی عن کردم بن قیس

۴۶۴۸۱.....غلط کام میں نذر نہیں ہوتی۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی ہریرۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳۶

۴۶۴۸۲.....معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کے غضب میں مانی ہوئی نذر بھی نہیں ہوتی اور ایسی نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

رواہ النسائی عن عمران بن حصین

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۵۰

۴۶۴۸۳.....جس چیز کے تم مالک نہیں ہو اس کی نذر نہیں ہوتی۔رواہ عبد الرزاق عن ثابت بن الضحاک

۴۶۴۸۴.....اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی ایسی نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

رواہ عبد الرزاق من طریق یحییٰ بن ابی کثیر عن رجل من نبی حنیفۃ وعن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن مرسلاً

۴۶۴۸۵.....اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور قطع رحمی میں بھی نذر نہیں ہوتی اور جو چیز آدمی کی ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر بھی نہیں ہوتی۔

رواہ ابن النجار عن انس

نذر مملوکہ چیز میں ہوتی ہے

۴۶۴۸۶.....اللہ تعالیٰ کی معصیت قطع رحمی اور جو چیز آدمی کی ملکیت میں نہ ہو اس میں نذر نہیں ہوتی۔رواہ ابن النجار عن انس

۴۶۴۸۷.....اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں بھی نذر نہیں ہوتی۔

رواہ مسلم وعبد الرزاق عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۸۸.....جو نذر اللہ تعالیٰ کی معصیت یا قطع رحمی یا غیر ملکیت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا واجب نہیں ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی ثعلبۃ

۴۶۴۸۹.....اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی گئی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہے اور ایسی نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

۴۶۴۹۰.....یہ نذر نہیں ہے نذر تو وہ ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود نظر ہو۔(رواہ احمد بن حنبل والخطیب وابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ رسول کریم ﷺ خطاب ارشاد فرما رہے تھے آپ نے ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا دیکھا اس سے دھوپ میں کھڑے ہونے کی وجہ دریافت کی اس نے جواب دیا: میں نے نذر مان رکھی ہے کہ دھوپ سے اسوقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک آپ خطاب سے فارغ نہ ہو جائیں۔ اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۴۹۱.....تم اپنی جوڑی بند چال کو ختم کر دو نذر تو اسی صورت میں ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔(رواہ النسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ واحمد بن حنبل عنہ) روایت کا پس منظر یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دو شخصوں کو اکٹھے جوڑی بنا کر بیت اللہ کی طرف چلتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا! تم نے یہ کیسی جوڑی بنا رکھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا ہم نے نذر مان رکھی ہی کہ ہم جوڑی بنا کر بیت اللہ تک پیدل جائیں گے۔اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۴۹۲.....نذر تو وہی ہوتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔رواہ البخاری ومسلم والحاکم عن ابن عمرو

۴۶۴۹۳.....تم اپنی نذر پوری کرو، وہ نذر جو اللہ تعالیٰ کی معصیت یا قطع رحمی یا غیر ملکیت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا واجب نہیں ہے۔

رواہ الطبرانی عن ثابت بن الضحاک

۴۶۴۹۴.....تم اپنی نذر پوری کرو۔(رواہ ابن حبان والبخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں نذر مان رکھی تھی

کہ وہ مسجد (حرام) میں ایک رات اعتکاف کریں گے اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے حدیث فرمائی)۔

۴۶۴۹۵۔۔۔۔تم اس اونٹنی کو بہت بڑا بدلہ دے رہی ہو اللہ تعالیٰ نے اسے اس اونٹنی پر نجات دی ہے اسے ذبح کرے اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر کا پورا کرنا واجب نہیں اور نہ ہی اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے کہ وہ جو غیر ملکیت میں مانی گئی ہو۔رواہ ابوداؤد عن عمران بن حصین

۴۶۴۹۶۔۔۔۔تم اسے بہت بڑا بدلہ دے رہی ہو۔یہ نذر نہیں ہے چونکہ نذر تو وہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے مانی گئی ہو۔

رواہ البخاری ومسلم

۴۶۴۹۷۔۔۔۔تم سات بکریاں ذبح کرو۔(رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے اونٹ ذبح کرنے کی نذر مان رکھی تھی لیکن میں اونٹ نہیں پاتا ہوں اس کے جواب میں آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۴۹۸۔۔۔۔دبلے لاغر اور کانے جانور کو نذر میں ذبح کرنا جائز نہیں ہے اور جس جانور کی دم کٹی ہو یا اس کے سارے تھن کٹے ہوئے ہوں اس سے بھی گریزاں رہو۔رواہ الطبرانی والحاکم وتعقب عن ابن عباس

۴۶۴۹۹۔۔۔۔اے بوڑھے! سوار ہو جاؤ، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم سے اور تمہاری نذر سے بے نیاز ہے۔رواہ مسلم وابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرۃ

۴۶۵۰۰۔۔۔۔یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی نذر سے بے نیاز ہے اسے چاہیے کہ سوار ہو کر حج کرے اور ایک جانور ہدی کے طور پر لائے۔

رواہ البخاری ومسلم

۴۶۵۰۱۔۔۔۔اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی نذر سے بے نیاز ہے اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے اور جانور بطور ہدی لائے۔

رر: احمد بن حنبل عن ابن عباس

۴۶۵۰۲۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اس عورت کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے، اسے حکم دو کہ سوار ہو جائے۔(رواہ الترمذی وقال حسن عن انس رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مان رکھی تھی نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا، اس موقع پھر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس)

۴۶۵۰۳۔۔۔۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اس شخص کو حکم دو کہ سوار ہو جائے۔(رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم، والترمذی والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان عن انس روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک بہت بوڑھے شخص کے پاس سے گزرے جو دو آدمیوں کے درمیان کھینچا چلا یا جارہا تھا آپ نے فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اس بوڑھے نے پیدل چلنے کی نذر مان رکھی ہے اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۶۵۰۴۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اس کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان عنہ

۴۶۵۰۵۔۔۔۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کی شقاوت وسختی سے کوئی سروکار نہیں ہے وہ سوار ہو جائے اور سر پر چادر اوڑھ لے اور تین دن روزہ رکھے۔(رواہ الترمذی وقال حسن والبخاری ومسلم عن عقبۃ بن عامر روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری بہن نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ بیت اللہ کی طرف ننگے سر اور ننگے پاؤں چل کر جائے گی۔اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۵۰۶۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کی سرکشی سے کوئی سروکار نہیں وہ سوار ہو کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عباس

۴۶۵۰۷۔۔۔۔بلاشبہ یہ صورت بھی مثلہ ہونے کی ہے کہ کوئی شخص اپنی ناک کاٹنے کی نذر مان دے اور یہ صورت بھی مثلہ ہونے کی ہے کہ کوئی شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے تم میں سے جب کوئی شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے اسے چاہیے کہ بطور ہدی جانور لائے (جسے حرم میں ذبح کرے) اور سوار ہو جائے۔رواہ الطبرانی والبیہقی عن عمران بن حصین

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۴۸۴۔

حرف الیاء...... کتاب الیمین والنذر...... از قسم افعال

یمین (قسم) کا بیان

۴۶۵۰۸...... "مسند صدیق" ضحاک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تو مجھ پر حرام ہے وہ اس پر حرام نہیں ہو جائے گی البتہ اس پر کفارہ ہوگا۔ رواہ ھناد بن السری فی حدیثہ

۴۶۵۰۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ حرام" کا استعمال قسم کے زمرے میں آتا ہے اس کا کفارہ دیا جائے گا۔

رواہ عبدالرزاق والدارقطنی والبیہقی

۴۶۵۱۰...... سالم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ علم کی نفی پر قسم کھاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایسی چیز پر قسم کھاؤ جس میں تمہارا ساتھی تمہیں سچا کر سکے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۷۱

۴۶۵۱۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ایک جرم ہے یا باعث ندامت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری فی تاریخہ وابو داؤد

۴۶۵۱۳...... حارث بن برصاء لیثی کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حج کے موقع پر ارشاد فرماتے سنا آپ جمرتین کے درمیان چل رہے تھے آپ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے بھائی کا کچھ حق جھوٹی قسم کھا کر چھینا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے حاضرین غائبین تک پہنچادیں، اور ایک دوسری روایت میں ہے "جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا کچھ مال چھینا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔

رواہ ابو نعیم

کفریہ قسم کھانے پر لعنت

۴۶۵۱۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو قسم میں یوں کہے کہ وہ یہودی ہے یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا اسلام سے بری الذمہ ہے یا اس پر اللہ کی لعنت ہو یا اس پر نذر ہے فرمایا کہ یہ یمین مغلظ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۵...... عثمان بن ابی حاضر کی روایت ہے کہ ایک عورت نے یوں قسم کھائی کہ میرا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ اور میری باندی آزاد اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں اس عورت نے ایسے کام پر قسم کھائی جسے اس کا شوہر نا گوار سمجھتا تھا چنانچہ اس مسئلہ کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: ان دونوں حضرات نے جواب دیا کہ باندی تو آزد ہوگئی اور رہی بات اس کے مال کی سو وہ اپنے مال کی زکوٰۃ صدقہ کردے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس شخص کے ذمہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی غلام کا آزاد کرنا ہو وہ اسے راسو نہیں کرتا مگر ہم سے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قسم اس چیز پر کھاؤ جسے تم سچ ثابت کر سکو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۸...... ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کہتے: میں تمہارے اوپر اللہ کی قسم کھاتا ہوں اس شخص کے لیے مناسب نہ سمجھا جاتا کہ وہ قسم توڑے اگر وہ قسم توڑ دیتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کا کفارہ ادا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۹...... ابو رافع کہتے ہیں: میری مالکہ نبلہ بنت عجماء نے قسم کھائی کہ اگر تم اپنی بیوی کو طلاق نہ دو اور اس کے اور اپنے درمیان تفریق نہ کرو تو اس کے سب غلام آزاد، اس کا سارا مال صدقہ اور یہودیہ اور نصرانیہ ہو میں زینب بنت ام سلمہ کے پاس آیا اور ان سے یہ مسئلہ

پوچھا۔(چونکہ اسوقت فقہ کے حوالے سے اگر کسی عورت کا تذکرہ ہوتا تو زینب کا نام لیا جاتا) زینب میرے ساتھ میری مالکہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: کیا گھر میں ہاروت وماروت ہیں؟ کہا: اے زینب! اللہ تعالیٰ مجھ آپ کے قربان کرے مالکہ نے قسم کھائی ہے کہ اس کے سارے غلام آزاد وہ یہودیہ اور نصرانیہ ہے زینب نے کہا: یہ یہودیہ اور نصرانیہ ہے اس شخص اور اس کی بیوی کا راستہ چھوڑ دو گویا انھوں نے اس کا عذر قبول نہ کیا: پھر میں اپنی مالکہ کے ساتھ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ام المؤمنین اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، میری مالکہ نے قسم کھائی ہے کہ اس کا ہر غلام آزاد اس کا سارا مال صدقہ اور وہ یہودیہ ونصرانیہ ہوا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ یہودیہ اور نصرانیہ ہے اس شخص اور اس کی بیوی کا راستہ چھوڑ دو گویا انھوں نے بھی قبول عذر سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ میرے ساتھ میرے گھر کی طرف تشریف لائے جب آپ رضی اللہ عنہ نے سلام کیا تو میری مالکہ آپ رضی اللہ عنہ کی آواز پہچان گئی اور بولی: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو پتھر کی ہے یا لوہے کی بنی ہوئی ہو یا پھر کسی چیز کی ہو تجھے زینب نے فتوی دیا، ام المؤمنین نے فتویٰ دیا لیکن ان کے فتووں کو تم نے قبول نہیں کیا عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے: میں نے قسم کھائی ہے کہ میرا ہر غلام آزاد میرا سب مال صدقہ اور میں یہودیہ یا اور نصرانیہ ہوں آپ نے فرمایا: یہودیہ اور نصرانیہ، اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو جب کہ اس آدمی اور اس کی بیوی کا راستہ آزاد کر دو۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۲۰ ...... ثوری، ابوسلمہ، وبرہ کی روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (راوی کہتا ہے مجھے یاد نہیں رہا آیا کہ وہ ابن مسعود ہیں یا ابن عمر ہیں) مجھے کہیں زیادہ محبوب ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھاؤں بنسبت اس کے کہ میں غیر اللہ کی سچی قسم کھاؤں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۲۱ ...... ابومکنف کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جب کہ وہ کہہ رہا تھا: سورت بقرہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ سے ابومکنف نے عرض کیا: کیا آپ اس پر کفارہ سمجھتے ہیں فرمایا: خبردار! اس پر ہر آیت کے بدلہ میں قسم آئی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۲۲ ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی بارے میں جو اپنے اوپر اپنی بیوی کو حرام کر دے فرمایا کہ اگر اس کی نیت طلاق کی ہو تو طلاق ہوگی ورنہ قسم ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

قسم توڑنے کا بیان

۴۶۵۲۳ ...... ''مسند صدیق'' زید بن وھب کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک عورت کے پاس آئے جو کسی طرح سے بھی باتیں نہیں کرنے پا رہی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اسے نہ چھوڑا حتیٰ کہ اس نے بات کی اور کہا: اے اللہ کے بندے! تم کون ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مہاجرین میں سے ہوں۔ عورت بولی: مہاجرین بھی تو بہت سارے ہیں تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟ فرمایا: میں قریش سے ہوں عورت بولی: قریش بھی بہت سارے ہیں ان کی کس شاخ سے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابوبکر ہوں عورت نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں: جاہلیت میں ہماری اور ایک قوم کے درمیان کچھ نزاع تھا میں نے قسم کھائی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عافیت بخشی میں اسوقت تک کسی سے کلام نہیں کروں گی جب تک کہ میں حج نہ کرلوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام نے اس رسم کو ختم کر دیا ہے لہٰذا تم باتیں کرو۔ رواہ البیھقی

۴۶۵۲۴ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اسے چاہیے جو بہتری والا کام ہو وہ کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۵۲۵ ..... یسار بن نمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں قسم کھالیتا ہوں کہ میں لوگوں کو عطا نہیں کروں گا پھر صورت حال مجھ پر ظاہر ہوتی ہے تو میں لوگوں کو عطا کرنے لگتا ہوں جب میں ایسا کرتا ہوں تو دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں ہر مسکین کو ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع گیہوں دیتا ہوں۔

رواہ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابو الشیخ

۴۶۵۲۶ ..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں جو شخص کسی چیز کی قسم کھائے یا اپنا مال مسکینوں کو صدقہ کرے یا مال کعبہ کی نذر کرے یہ قسم ہے اس کا کفارہ دیا جائے گا اور دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ رواہ البیہقی

۴۶۵۲۷ ..... ابن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! مجھے سواری دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں سواری نہیں دوں گا اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم آپ مجھے سواری دیں گے۔ چونکہ میں مسافر ہوں اور میری سواری مرگئی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سواری دے دی اور پھر فرمایا: جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور پھر اس کے خلاف میں بہتری سمجھے تو اسے بہتر کام کر لینا چاہیے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ رواہ البیہقی

۴۶۵۲۸ ..... شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قسم کھالیتا ہوں کہ میں لوگوں کو عطا نہیں کروں گا پھر میری رائے بن جاتی ہے کہ لوگوں کو عطا کروں جب میں ایسا کر لیتا ہوں تو میں اپنی طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں، ہر دو مسکینوں کو ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجوریں دیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۴۶۵۲۹ ..... "مسند بشر ابی خلیفہ" ابو معشر البراء نوار بنت عمر، فاطمہ بنت مسلم، خلیفہ بن بشر روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد بشر جب اسلام لائے تو نبی کریم ﷺ نے ان کا مال اور اولاد انھیں واپس کردی پھر نبی کریم ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی آپ نے انھیں اور ان کے بیٹے کو رسیوں میں جکڑے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا: اے بشر یہ کیا ہوا ہے؟ بشر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے قسم کھائی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرا مال اور میری اولاد مجھے واپس لوٹا دی تو میں رسیوں میں اپنے آپ کو جکڑ کر بیت اللہ کا حج کروں گا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ رسی پکڑ کر کاٹ دی اور ان دونوں سے فرمایا: تم دونوں حج کرو یہ طریقہ شیطان کی طرف سے ہے۔

رواہ الطبرانی وابن مندہ وقال: غریب تفرد بالروایة عن بشر ابنہ خلیفة ورواہ ابو نعیم

۴۶۵۳۰ ..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان کے ہاں ایک شخص مہمان ہوا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے تاخیر ہوگئی حتیٰ کہ مہمان بھوکا ہی سو گیا اور بچے بھی بھوکے سو گئے کچھ تاخیر کے بعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ آئے جب کہ بیوی سخت غصہ میں تھی کہنے لگی: آج رات آپ نے ہمیں سخت مشقت میں ڈال دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں مشقت میں ڈال دیا؟ بیوی نے کہا: جی ہاں۔ آپ تاخیر سے آئے حتیٰ کہ مہمان بھوکا سو گیا اور بچے بھی بھوکے سو گئے آپ رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور فرمایا: کوئی حرج نہیں: اللہ کی قسم میں کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک کہ تو نہیں کھائے گی۔ اتنے میں مہمان بیدار ہو گیا اور کہنے لگا: تمہیں کیا ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اس نے مجھے گناہ میں ڈال دیا ہے مجھے فلاں فلاں کام میں تاخیر ہوئی مہمان نے کہا: خدا کی قسم میں بھی کھانا نہیں کھاؤں گا حتیٰ کہ تم دونوں نہ کھا لو۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں کھانا رکھا ہوا دیکھا مہمان اور بچے بھی بھوکے ہیں یا رسول اللہ! میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور دوسروں نے بھی کھانے کے لیے ہاتھ بڑھا دیئے اور وہ اپنی قسم پوری کر چکے بخدا! یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم ان سے بہتر ہو اور تم ان سے زیادہ اپنی قسم کو پورا کرنے والے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۵۳۱ ..... زہدم جرمی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں آپ کے پاس کھانا لایا گیا، کھانے میں مرغی تھی قبیلہ بنی تیم اللہ کا ایک شخص کھڑا ہوا اور دسترخوان سے الگ ہو گیا حضرت ابوموسیٰ نے اس سے کہا: دسترخوان کے قریب ہو جاؤ میں نے رسول کریم ﷺ کو مرغی تناول فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا: میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا ہے تب میں نے قسم کھالی کہ میں مرغی نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ میں تمہیں تمہاری قسم کے متعلق حدیث سناتا ہوں میں ایک

مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میری قوم کے کچھ لوگ بھی تھے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں سواری دیں چنانچہ آپ ﷺ نے قسم کھالی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے پھر کچھ دیر کے بعد آپ کے پاس مال غنیمت آیا جو اونٹوں کی صورت میں تھا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے پانچ اونٹوں کا حکم دیا ہم آپس میں کہنے لگے: ہم تو رسول اللہ ﷺ کی قسم بھول گئے اللہ کی قسم اگر ہم اسی طرح واپس لوٹ گئے تو ہم فلاح نہیں پائیں گے ہم آپ کی طرف واپس لوٹ آئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری نہیں دیں گے لیکن پھر آپ نے ہمیں سواری دے دی آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں سواری عطا کی ہے اور اگر میں کسی چیز پر قسم کھالیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنے میں بہتری سمجھتا ہوں تو وہی کام کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۳۴ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوئی قسم نہیں توڑی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کا حکم نازل فرمایا: چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں جو قسم کھاتا ہوں اور پھر اس کے خلاف بہتری سمجھتا ہوں تو میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کرتا ہوں اور وہ کام کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

دوسرے کو قسم دینے کا بیان

۴۶۵۳۵ ...... عطاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخاصمت کی اور فیصلہ حضرت زید بن ثابت کے پاس لے گئے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قسم کا فیصلہ کیا لیکن ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی نہ مانے کہ وہ قسم کھائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پیلو کے درخت کی مسواک تھی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میرے ہاتھ میں پیلو کے درخت کی مسواک ہے۔ رواہ الصابونی

۴۶۵۳۶ ...... عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا لوگوں نے ان کے درمیان حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو منصف ٹھہرایا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قسم کا فیصلہ لاگو کیا، لیکن اس شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قسم لینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اصرار کیا کہ میں قسم ضرور کھاؤں گا آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پیلو کے درخت کی مسواک تھی آپ رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ قسم اٹھا کر کہا: یہ مسواک پیلو کے درخت کی ہے آپ رضی اللہ عنہ اس شخص کو یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ جب قضیہ برحق ہو اس پر قسم کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رواہ سفیان بن عیینہ فی جامعہ

۴۶۵۳۷ ...... ابن قسیط کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! تمہیں کس چیز نے روکا ہے جب تم میں سے کسی شخص کا حق ہو اس کے لیے قسم کھانا جائز ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری ہاتھ میں چھوٹی سی ٹہنی ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ٹہنی تھی۔ رواہ السلفی فی انتخاب احادیث القراء

۴۶۵۳۸ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سارہ ایک بادشاہ کی بیٹی تھی اور وہ بڑی حسین وجمیل عورت تھیں ابراہیم علیہ السلام نے ان سے شادی کر لی ابراہیم علیہ السلام سارہ کو لے کر ایک بادشاہ کی پاس سے گزرے وہ بادشاہ سارہ پر فریفتہ ہو گیا بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: یہ کون عورت ہے؟ آپ علیہ السلام نے اسے مناسب جواب دیا: جب ابراہیم علیہ السلام اور سارہ نے بادشاہ کی طرف سے زیادتی کرنے کا خوف محسوس کیا، دونوں نے اسے بد دعا دی جس کے اثر سے بادشاہ کے ہاتھ پاؤں سکڑ کر رہ گئے بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ تمہارا ہی عمل ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو میں ٹھیک ہو جاؤں اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ برائی کا خیال ترک کرتا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس کے لیے دعا کی جس سے اس کے ہاتھ پاؤں ٹھیک ہو گئے پھر بادشاہ نے کہا: اس عظیم خاتون کے شایان نہیں کہ یہ اپنی بھی خدمت کرے تب بادشاہ نے سارہ کو بی بی حاجرہ ھبہ کر دی اور وہ سارہ کی خدمت میں کرتی تھیں پھر ایک دن (کسی وجہ سے) سارہ کو ھاجرہ پر غصہ آ گیا

اور قسم کھائی کہ اس کی تین چیزوں کو ضرور تبدیل کرے گی حضرت ابرہیم علیہ السلام نے فرمایا: اس کی ختنیں کردوں اور اس کے کانوں میں چھید کردو (یوں دو کان اور ایک شرمگاہ ملا کر تین اعضاء ہوگئے) پھر سارہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس شرط پر حاجرہ ہبہ کردی کہ ان کے ساتھ بدسلوکی نہیں کریں گے چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے ھاجرہ کے ساتھ محبت کی علوق ہوا جس سے اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔

رواہ ابن عبدالحکم فی فتوح المصر ولیس فیہ عن علی غیر ھذاالحدیث وحدیث ذی القرنین

ممنوعہ قسمیں

۴۶۵۳۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں لوگوں کو ایک حدیث سنا رہا تھا میں نے کہا: میرے باپ کی قسم۔ اتنے میں میرے پیچھے سے کسی شخص نے کہا: اپنے ابا کی قسمیں مت کھاؤ۔ جو میں نے پیچھے مڑکر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں اور پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے اگر کوئی شخص عیسیٰ علیہ السلام کی قسم کھالے تو بلاشبہ وہ ہلاک ہوجائے گا حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام تمہارے آباء سے بہتر تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۶۵۴۰...... شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کہہ رہا تھا: میرے باپ کی قسم! آپ نے فرمایا: ایک قوم کو عذاب مل چکا ہے حالانکہ ان میں عیسیٰ علیہ السلام جو تمہاری باپ سے بدرجہا افضل تھے وہ ان میں موجود تھے، ہم تم سے بری الذمہ ہیں حتیٰ کہ تو واپس لوٹ آئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی غیر اللہ کی قسم کھا کر تو اسلام سے نکل گیا ہے اب توبہ کرکے اور کلمہ از سرنو پڑھ کر واپس لوٹ آئے۔

۴۶۵۴۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے سنا کہ میں اپنے باپ کی قسم کھا رہا تھا آپ نے فرمایا اے عمر! اپنے باپ کی قسم مت کھاؤ بلکہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی بعد میں نے صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۴۲...... ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ عسفان میں مقام مخمص میں پہنچے تو لوگوں نے دوڑ لگائی لیکن آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے آگے نکل گئے میں دوڑ لگانے کے لئے اٹھا اور میں آپ سے آگے نکل گیا اور میں نے کہا: کعبہ کی قسم میں عمر رضی اللہ عنہ سے آگے نکل گیا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور مجھ سے آگے نکل گئے اور بولے: اللہ کی قسم میں ابن زبیر سے آگے نکل گیا ہوں۔ پھر میں اٹھا اور دوڑ میں آپ سے آگے نکل گیا میں نے کہا: کعبہ کی قسم میں ان سے آگے نکل گیا ہوں۔ پھر تیسری مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور مجھ سے آگے نکل گئے آپ نے کہا: اللہ کی قسم میں اس سے آگے نکل گیا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ نیچے بٹھا دیا اور فرمایا: میں نے تمہیں کعبہ کی قسم کھاتے دیکھا ہے، بخدا! اگر مجھے قبل ازیں پتہ چلتا میں تمہیں ضرور سزا دیتا، اللہ کی قسم کھاؤ پھر خواہ قسم پوری کرو یا نہ کرو۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۴۶۵۴۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے قسم کھاتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے سن لیا میں نے قسم پوری کھائی تھی: میرے باپ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباء کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے سمجھ بوجھ کر آباء کی قسم کھائی نہ بھول کر۔ رواہ سفیان بن عیینہ فی جامعہ ومسلم والبیھقی

۴۶۵۴۴...... عطاء کی روایت ہے کہ خالد بن عاص اور شیبہ بن عثمان جب قسم کھاتے تو یوں کہتے میرے باپ کی قسم چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے انھیں منع کیا کہ آباء کی قسمیں مت کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۴۵...... "مسند ابی ہریرۃ" نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں پر قسم پیش کی چنانچہ دونوں فریق قسم کھانے کے لیے آمادہ ہوگئے۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے درمیان قرعہ ڈال دیا جائے کہ ان میں سے کون قسم کھائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۴۶...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی راویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہا وہ قیامت

کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصہ ہوں گے کسی نے عرض کیا؟ یارسول اللہ! اگرچہ معاملہ چھوٹی سی چیز کا ہو آپ نے فرمایا: اگر وہ معاملہ پیلو کے درخت کی مسواک کا ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۵۴۷..... عرس بن عمیرہ کندی کی روایت ہے کہ امراؤالقیس بن عابس کندی اور حضر موت کے ایک شخص کے درمیان جھگڑا ہوگیا حضرمی سے گواہ طلب کیے گئے مگر اس کے پاس گواہ نہیں تھے چنانچہ امراؤالقیس سے قسم لینے کا فیصلہ کیا گیا حضرمی کہنے لگا: یارسول اللہ! آپ نے اس شخص سے قسم لینے کا فیصلہ کیا ہے، وہ تو قسم کھالے گا اور یوں میری زمین میرے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مارا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصہ ہوں گے امراؤالقیس نے کہا: جو شخص اسے ترک کردے اس کے لیے کیا انعام ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اس کے لیے جنت ہے۔ عرض کیا: آپ گواہ رہیں میں زمین سے دستبردار ہوگا۔ چنانچہ جب اہل کندہ کثرت سے مرتد ہوگئے۔ تو امراؤالقیس رضی اللہ عنہ اسلام پر ڈٹے رہے اور مرتد نہیں ہوئے۔

رواہ ابن عساکر

۴۶۵۴۸..... "مسند عدی بن عمیرؓ" امراءالقیس اور حضر موت کے ایک شخص کے درمیان کچھ جھگڑا کھڑا ہوگیا وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فیصلہ کرنے حاضر ہوئے آپ ﷺ نے حضرمی سے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں تو پیش کرو ورنہ تمہارے مدمقابل سے قسم لی جائے گی حضرمی نے کہا: اگر اس نے قسم کھالی یہ تو میری زمین لے اڑے گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال چھینا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا دراں حالیکہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔ امراءالقیس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو شخص یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ اس کا حق ہے اسے چھوڑ دے اس کے لیے کیا انعام ہے؟ فرمایا: اس کے لیے جنت ہے عرض کیا: آپ گواہ رہیں میں نے زمین سے دستبرداری کردی۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

قسم کا کفارہ

۴۶۵۴۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اپنے غلام کو مارے گا اس کی قسم کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اپنے غلام کو نہ مارے اور یہ کفارہ کے ساتھ زیادہ اچھی ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کفارہ قسم کے متعلق فرمایا: ہر مسکین کے لیے گندم کا ایک مد ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص قسم میں استثناء کردے وہ حانث نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر کفارہ ہوتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنا سارا مال کعبہ کی نذر کردے یا فی سبیل اللہ صدقہ کردے حالانکہ وہ مال اس کے اور اس کی پھوپھی کے درمیان مشترک ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ قسم ہے اس پر قسم والا ہی کفارہ دیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب کوئی شخص قسم کے کفارہ میں کوئی چیز نہ پاتا ہو جو مسکینوں کو کھلائے تو وہ تین دن روزے رکھے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب کئی مرتبہ قسم کھائی جائے اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر مسکین کے لیے دو مد گندم دینی ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس شخص نے قسم کھائی اور ساتھ ان شاء اللہ کہہ دیا اس پر کفارہ نہیں آتا۔

۴۶۵۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت "فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین" (یہ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: مسکینوں کو صبح اور شام کا کھانا کھلانا ہے اگر چاہو تو روٹی اور گوشت کھلاؤ چاہو تو روٹی اور تیل کھلاؤ یا روٹی اور مکھن یا روٹی

اور کھجور۔رواہ عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم

۴۶۵۵۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ہر مسکین کو نصف صاع گندم دینی ہوگی۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ

۴۶۵۵۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم کا کفارہ ایک صاع جو یا نصف صاع گندم ہے۔رواہ عبدالرزاق

نذر کا بیان

۴۶۵۶۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا ایک روایت ہے میں کہ ایک دن اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والدارمی والبخاری مسلم والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابن الجارود وابو یعلی وابن جریر و البیهقی

۴۶۵۶۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے جاہلیت میں ایک نذر مانی تھی جب میں اسلام لایا تو نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۵۶۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی ہوئی تھی جب میں اسلام لایا تو میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے مجھے نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۴۶۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مانے تو اسے پیدل ہی چلنا چاہیے اور اگر تھک جائے تو سوار ہو جائے اور بطور ہدی کے اونٹ لیتا جائے۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۶۴......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۶۵......"مسند خوات بن جبیر" ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا رسول کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب میں تندرست ہو گیا تو آپ نے فرمایا: اے خوات تمہارا جسم تندرست ہو چکا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کیا ہے وہ پورا کرو میں نے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی وعدہ نہیں کیا: آپ نے فرمایا: جو مریض بھی حالت مرض میں کسی بھلائی کی نیت کر لیتا ہے وہ اس پر واجب ہو جاتی ہے لہٰذا اللہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کرو۔رواہ الطبرانی وابن عساکر

۴۶۵۶۶......خوات جبیر، سعید بن ابی سعید سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا میں کبھی نذر نہیں مانوں گا اور نہ ہی کبھی اعتکاف بیٹھوں گا۔ (رواہ عبدالرزاق)

۴۶۵۶۷......"مسند ابن عباس" حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ کے ذمہ ایک نذر ہے آپ نے انھیں نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۶۸......حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے استفتاء لیا کہ ان کی والدہ کے ذمہ ایک نذر ہے جب کہ وہ نذر پوری کرنے سے قبل ہی وفات پا چکی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔

رواہ ابن ابی شیبة والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه

۴۶۵۶۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے ایک نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی والدہ کے ذمہ واجب تھی اور اسے پوری کرنے سے قبل وفات پا چکی تھی آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔ ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۴۶۵۷۰......ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ گھٹنوں کے بل طواف کے سات چکر لگائے گا۔

عطاء نے جواب دیا: ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو گھٹنوں کے بل طواف کرنے کا حکم نہیں دیا گیا، البتہ اسے چاہیے کہ وہ دو مرتبہ طواف کے سات سات چکر لگائے (یوں کل ملا کر ۱۴ چکر ہو جائیں گے) یوں سات چکر پاؤں کی طرف سے ہو جائیں گے اور سات چکر ہاتھوں کی طرف سے میں نے کہا: کیا آپ اس شخص کو کفارے کا حکم نہیں دیں گے؟ جواب دیا: نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب کوئی شخص نذر کو غیر معین مان لے تو وہ سخت ترین قسم تصور کی جائے گی اور اس پر سخت ترین کفارہ ادا کرنا ہوگا اور وہ غلام آزاد کرنا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۳..... ''مسند عبداللہ بن عمر'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں نذر ماننے سے منع فرمایا ہے اور اس پر آپ نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو آگے پیچھے نہیں کرتی، البتہ بخیل آدمی کا کچھ مال خرچ ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نذر کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نذر افضل قسم ہے اگر پوری نہ کرے تو اس کا پہلے والا کفارہ ادا کرے اگر وہ نہیں پاتا تو اس کے بعد والا کفارہ ادا کرے، اگر وہ بھی نہیں پاتا تو اس کے بعد والا ادا کرے یعنی غلام آزاد کرے، اگر وہ نہیں پاتا تو دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے اگر وہ نہیں پاتا تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نذر نہ تو کسی چیز کو مقدم کرتی ہے اور نہ موخر کرتی ہے البتہ نذر کے ذریعے بخیل شخص کا کچھ مال نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی گئی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

نذر توڑنے کا بیان

۴۶۵۷۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ اپنے یتیم بھتیجوں کے ساتھ کھانا نہیں کھائے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان کے ساتھ مل کر کھانا کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے نذر مان رکھی ہے کہ میں اپنی اونٹنی ذبح کروں گا اور فلاں فلاں کام کروں گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: البتہ تم اپنی اونٹنی ذبح کر دو اور فلاں فلاں نذریں شیطان کی طرف سے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل

۴۶۵۷۹..... ''مسند بشیر ثقفی'' ابوامیہ عبدالکریم بن ابی مخارق حفصہ بنت سیرین سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بشیر ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں اونٹ کا گوشت نہیں کھاؤں گا اور شراب نہیں پیوں گا۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: البتہ اونٹ کا گوشت کھاؤ اور شراب مت پیو۔ رواہ البغوی والاسماعیلی وابونعیم وابوامیۃ ضعیف

۴۶۵۸۰..... ''مسند ابن عباس'' رسول کریم ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اسی اثناء میں آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک دوسرے شخص کو اس کی ناک میں رسی ڈال کر کھینچ رہا تھا نبی کریم ﷺ نے ہاتھ سے رسی توڑ دی پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ اس شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۱..... ''ایضاً'' نبی کریم ﷺ طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے رسی یا دھاگے کے ساتھ اپنا ہاتھ ایک دوسرے شخص کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے رسی توڑ ڈالی اور فرمایا: اسے ہاتھ سے پکڑ کر چلاؤ۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۴۶۵۸۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مکہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص پیدل چلے جب تھک جائے تو سوار ہو جائے پھر جب دوسرا سال آ جائے تو جتنا سفر اس نے سوار ہو کر کیا ہے وہ پیدل چل کر طے کرے اور جتنا پیدل چلا تھا اتنا

سوار ہو جائے اور اونٹ ذبح کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جو شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے اسے چاہیے کہ وہ مکہ سے پیدل چلے۔ رواہ عبدالرزاق

پیدل حج کرنے کی نذر

۴۶۵۸۴..... عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے نذر مانی ہے کہ میں مکہ پیدل چل کر جاؤں گا، لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جسقدر تم طاقت رکھتے ہو پیدل چلو اور پھر سوار ہو جاؤ حتیٰ کہ جب تم حرم کے قریب پہنچ جاؤ تو پیدل چلو حتیٰ کہ مکہ میں داخل جاؤ پھر کوئی جانور ذبح کر دو یا صدقہ کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مانے وہ پیدل چلتا رہے اور جب تھک جائے سوار ہو جائے اور اونٹ بطور ہدی ذبح کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۶..... عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے نذر مان رکھی ہے کہ میں ضرور اپنے آپ کو ذبح کروں گا۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔ آدمی بولا کیا میں اپنے آپ کو قتل کر دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو تم جہنم میں داخل ہو جاؤ گے۔ وہ آدمی بولا: آپ نے تو مجھ پر معاملہ مشتبہ کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تم نے خود اپنے اوپر معاملہ مشتبہ کر دیا ہے اتنی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے انھوں نے اس شخص کو دنبہ ذبح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۷..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مدینہ کے راستے میں ایسے دو آدمی دیکھے جنھوں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے سے باندھ رکھا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان سے باندھنے کی وجہ دریافت کی۔ انھوں نے جواب دیا: ہم نے نذر مان رکھی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے بندھے رہیں گے حتیٰ کہ ہم بیت اللہ کا طواف نہ کرلیں آپ نے فرمایا: تم اپنا جوڑی بندھن ختم کرو چونکہ نذر وہی ہو سکتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ رواہ ابن النجار

۴۶۵۸۸..... حسن کی روایت ہے کہ ایک عورت دشمن میں پھنس گئی جب کہ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی بھی دشمنوں کے پاس تھی چنانچہ وہ عورت اونٹنی کے قریب ہوئی اور اس پر سوار ہوگئی عورت نے نذر مان لی کہ اگر دشمن سے اسے نجات مل گئی تو یہی اونٹنی ذبح کرے گی چنانچہ عورت صبح صبح دشمن سے نجات پا کر مدینہ پہنچ گئی، نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر کی گئی آپ نے فرمایا: اس عورت نے اونٹنی کو بہت برا بدلہ دیا، اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس چیز میں نذر ہوتی ہے جو اپنی ملکیت میں نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۹..... ابن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دھوپ میں کھڑا تھا، آپ نے اس کی وجہ پوچھی اس نے کہا: میں نے دھوپ میں کھڑے ہونے کی نذر مان رکھی ہے۔

اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۹۰..... طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ابو اسرائیل کے پاس سے گزرے جب کہ ابو اسرائیل دھوپ میں کھڑے تھے آپ ﷺ نے اس کی وجہ دریافت کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس شخص نے دھوپ میں کھڑے ہونے کی نذر مان رکھی ہے اور یہ کہ وہ روزہ میں رہے گا اور کسی سے کلام بھی نہیں کرے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنا روزہ مکمل کرو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو اور سائے میں بیٹھو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۹۱..... طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے جب کہ ابو اسرائیل نماز پڑھ رہے تھے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو اسرائیل یہ رہا۔ نہ یہ بولتا ہے نہ لوگوں سے کلام کرتا ہے اور نہ ہی سائے میں بیٹھتا ہے اور یہ روزہ رکھنا چاہتا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ بیٹھتا جائے لوگوں سے کلام کرے کھڑا ہو جائے اور سائے میں بیٹھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۹۲..... عکرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو کھڑا دیکھا میرا گمان ہے کہ راوی نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ خطاب ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اس کے کھڑے ہونے کی وکیا وجہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ ایک دن دھوپ میں کھڑا ہوگا روزے میں رہے گا اور کسی سے کلام بھی نہیں کرے گا۔ آپ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے لوگوں سے کلام کرے سائے میں بیٹھے اور اپنا روزہ مکمل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۹۳..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ اس کے ہاں جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوگا وہ دودھ دوہے گا خود پیے گا اور پھر اپنے باپ کو پلائے گا اور باپ کو لیکر حج بھی کرے گا چنانچہ اس اس کے یہاں جو اولاد بھی پیدا ہوئی اس نے ایسا ہی کیا پھر اس کی ہاں ایک بچہ پیدا ہوا اس نے دودھ دوہا خود بھی پیا اور اپنے باپ کو بھی پلایا لیکن حج کرنے سے قبل ہی اس کا باپ مرگیا نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا آپ نے فرمایا: اپنی والد کی طرف سے حج کرو۔ رواہ ابن جریر

۴۶۵۹۴..... یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بال بکھیرے ہوئے اور ننگے پاؤں چل رہی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے پردہ کر کے فرمایا: اس عورت کی یہ کیسی حالت ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: اس عورت نے بکھرے بالوں کے ساتھ ننگے پاؤں چلنے کی نذر مان رکھی ہے نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ چادر اوڑھے اور جوتے پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۹۵..... یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مان رکھی تھی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: تو آپ نے فرمایا: وہ سوار ہو جائے عقبہ رضی اللہ عنہ نے دوسری بار پوچھا آپ نے فرمایا: سوار ہو جائے عقبہ رضی اللہ عنہ نے تیسرے بار پھر یہی سوال کیا آپ نے تیسری بار بھی فرمایا کہ سوار ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے۔

رواہ عبدالرزاق

خاتمہ..... متفرق از حصہ اقوال

کچھ اقوال جو کسی بھی بات سے متعلق ہو سکتے تھے وہ میں نے اس باب میں ذکر کردیئے ہیں:

از حصہ اکمال

۴۶۵۹۶..... جب تم صنعاء کی مسجد میں جاؤ تو اسے ایک پہاڑ جسے صبیر کہا جاتا ہے اس کی دائیں طرف رکھو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر بن عیسیٰ خزاعی

۴۶۵۹۷..... خبردار! اگر تم اسے قتل کرو گے تو یہ پہلا اور آخری فتنہ ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکر

۴۶۵۹۸..... آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس سے اس کے امام کا دل خوش ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۴۶۵۹۹..... عربی کا عجمی سے بغض رکھنا نفاق ہے۔ رواہ ابن لال عن انس

۴۶۶۰۰..... جرموقین (موٹے موزے) اور موزوں کے کھڑے حصہ پر بھی مسح کرو۔ رواہ الحاکم عن بلال

۴۶۶۰۱..... رکھ دو اور جلدی کرو۔ رواہ الحاکم والبیھقی عن ابن عباس

۴۶۶۰۲..... اللہ تعالیٰ نے معاشرت میں برکت رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو قمیص پہنائی اور انصار کے ایک آدمی کو بھی قمیص پہنائی اور ان سے ایک غلام بھی آزاد کیا: میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جو اس نے اپنی قدرت سے یہ سب کچھ ہمیں عطا کیا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۶۶۰۳..... اگر ابھی ابھی میں تمہاری بات مان لیتا اور اسے قتل کردیتا وہ آتش دوزخ میں داخل ہو جاتا۔ یعنی حکم بن کیسان۔

رواہ ابن سعد بن الزھری مرسلاً

۴۶۶۰۴......اے لوگو! یہ ہلکا پن کیسا ہے اور یہ خون کیسا نکلا ہوا ہے؟ کیا تم ایسا کرنے سے عاجز رہے جیسا کہ ان دو مومن مردوں نے کیا ہے۔

رواہ الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۶۶۰۵......زخموں کا فیصلہ کیا تھا۔رواہ احمد بن حنبل عن علی وابن مسعود

۴۶۶۰۶......زندگی بہت اچھی ہے اگر نہ ہوتو موت بن جاتی ہے۔واہ مسدد عن ام سلیم الاشجعیة

۴۶۶۰۷......اے کمینے اپنے پیچھے رہو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زینب بنت ام سلمة

۴۶۶۰۸......جس نے اس میں سے کوئی چیز نکالی تو وہ ضامن ہوگا۔رواہ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۴۶۶۰۹......اے اللہ! فلاں شخص پر لعنت کر، اس کے دل کو بدتر بنادے اور اس کے پیٹ کو دوزخ کے گرم پتھروں سے بھردے۔

رواہ الدیلمی عن عبداللہ بن شبل

۴۶۶۱۰......یااللہ! اس کے گناہ معاف فرمادے، اس کا دل پاک کردے اور اس کی شرمگاہ کو پاک رکھ۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامة

۴۶۶۱۱......تمہارے صاحب کا اسلام بہت اچھا رہا میں اس کے پاس داخل ہوا اس کے پاس حورعین میں سے دو بیویاں تھیں۔

رواہ ابن عساکر عن جابر

خاتمہ متفرقات کے بیان میں......از قسم افعال

۴۶۶۱۲......عثمان بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی سے وضو کیا اور ازار کے نیچے نیچے وضو کیا۔رواہ عبدالرزاق وابن وھب

۴۶۶۱۳......شیبہ کی روایت ہے کہ جس حالت میں ہم ہیں اس سے اچھی حالت نہیں دیکھی۔رواہ ابن سعد وابن عساکر

۴۶۶۱۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی بیوی یا بیٹی یا بہن اس شخص کو اپنی باندی حوالہ کردے، اس نے باندی لے لی وہ پھر بھی دینے والی عورت کی ہوگی۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۶۱۵......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ ابتدا کرے اور غلام آزاد کردے۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۶۱۶......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قسم کھا کر نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الحاکم

۴۶۶۱۷......صفوان بن معطل کی روایت ہے کہ ہم حج کرنے کی نیت سے گھروں سے نکلے جب ہم مقام "عرج" میں پہنچے یکا یک ہم نے دیکھا کہ ایک سانپ لوٹ پوٹ ہو رہا ہے دیکھتے ہی دیکھتے وہ مرگیا ہم میں سے ایک شخص نے اپنے تھیلے سے کپڑا نکالا اور سانپ کو اس میں لپیٹ کر زمین میں دفن دیا پھر ہم مکہ آگئے اور مسجد حرام میں تھے ایک شخص ہمارے سر پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: تم میں سے عمرو بن جابر کا ساتھی کون ہے؟ ہم نے جواب دیا ہم عمرو بن جابر کو نہیں جانتے اس نے پھر کہا: تم میں سے "جن" والا (یعنی سانپ والا) کون ہے؟ لوگوں نے کہا وہ یہ ہے۔اس شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے تو یہ ان نو (۹) جنوں میں سے آخری جن ہے جوان سب سے آخر میں مرگیا ہے۔جو رسول کریم ﷺ کے پاس قرآن مجید سننے آئے تھے۔رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل والباوردی والطبرانی والحاکم وابن مردویہ وابن عساکر

۴۶۶۱۸......زید بن اسلم کہتے ہیں: مسلمانوں نے رسول کریم ﷺ سے نماز میں کشادگی کی شکایت کی، مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ اپنی سواریوں سے مدد لو۔رواہ الطبرانی

۴۶۶۱۹......ابوجعفر کی روایت ہے کہ لوگوں نے خطابہ سے پوچھا انہوں نے کہا: رسول کریم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ رکوع میں تین تسبیحات ہیں اور سجدہ میں بھی تین تسبیحات ہیں۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۶۲۰......ابوعالیہ کی روایت ہے کہ ہم آپس میں بیٹھے باتیں کررہے تھے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس زمانے میں جو سب سے بہتر ہوگا وہ بھلائی کو دیکھے گا اور اسکے قریب پھٹک جائے گا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۶۶۲۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سائبہ یعنی آزاد چھوڑی ہوئی اونٹنی اور صدقہ ایام قیامت کے دن کے لیے ہے۔
رواہ سفیان الثوری فی الفرائض وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابوعبید فی الغریب والبیھقی

۴۶۶۲۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سجدہ مسجد میں ہوتا ہے اور تلاوت کے وقت ہوتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۶۶۲۳......قتادہ کی روایت ہے کہ خلفاء راشدین یعنی ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو مقابلہ کے لیے نہیں للکارا جاتا تھا۔ رواہ ابن سعد

۴۶۶۲۴......ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماموں کو راثت کا مال دیتے تھے۔رواہ الدارمی

ھذا آخر ترجمة الجزء السادس عشر وھو الجزء الاخير من كتاب كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ليلة يوم الاثنين من شهر ذی القعدة سنة ۱۴۲۸ الموافق ۱۸ من شهر نوفمبر سنه ۲۰۰۷ والحق اين نحن وهذا العلم الشريف عنی الحديث الشريف قدا حسن الله الينا بان وفقنا الترجمة هذا الكتاب ندعوه ان ينفعنا به فهو ربنا ولارب غيره ونصلی ونسلم علی نبينا محمد وآله وصحبه واجمعين وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

المترجم......محمد یوسف تنولی

❁❁❁❁❁❁❁